دفتر آفتاب شجاعت

منجملۂ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلہ جلد ہشتم لعل نامے سے ملتا ہے یعنے جلد مذکور مین یہانتک بیان ہوا ہے کہ صاحبقران ثانی معہ اکیسو چالیس سردارون کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہوئے ہین اور بدیع الملک کو لقب صاحبقرانی اور اپنا دنگل مرحمت فرماکر واسطے قتل آئینہ اندام جادو کے ہدایت کی ہے چنانچہ اس دفتر مین یہان سے سلسلہ سخن آغاز کیا گیا ہے۔

کہ بعد روانگی صاحبقران کے بدیع الملک بموجب حکم لوح جو عرصہ پہلے مادین خزانہ طلسمی سے دستیاب ہوئی ہے اور اُسکی مسرت مین جشن ملوکانہ کرکے عازم ایوان نہ طاق ہوئے ہین مع لشکر فیروزی اثر کے بعد ازان شہر صنوبریہ کا حال اور شہر آفتاب نما کا مذکور اور سرکار آئیان اور صنوبر مشیہ نشین و ثمر تیز با عیار و ہمنمد جادو وجناب جادو کی سحر طرازیان رستم ثانی کی داستانین اور شہریار عالیوقار کے کارنامے اور رنگ بن زمرد ثانی کا خروج اور فیروز بخت بادشاہ قلعہ قمر بخش کی صف آرائی و شہر زرین حصار کا بیان و دیگر داستانہائے متعلقہ کو نہایت عمدگی سے بیان کیا ہے اُسکی

جلد اول

جسکو بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت ماہر خوش بیان کامل شیوا زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے حسب الحکم رئیس عالیوقار ملک التجار نامدار قدر شناس علم و ہنر جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع کے زبان اردو فصیح و بلیغ مین ترجمہ کیا

بار اول

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۹۰۱ع

اعلان - حق تالیف اس دفتر کا بحق نولکشور پریس محفوظ ہو چکا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پلا ساقیا جام وحدت سے مجھے
کہ ہو جس سے غلبت مین کثرت مجھے
جدھر کو رکھون بیخودی مین قدم

نظر آئے حادث مین محکوم قدم
نہ بھولے سے آئے عدم کا خیال
رہون مست بیخود نہ کچھ اپنا حال

جہان ساغر لالہ گون دیکھ لون
جگر تھام کر بیخودی سے گزرون
کہون سرد کو قامت یار مین

رہون بیخودی مین بھی ہشیار مین
نہ لغزش رہ راست سے ہو کبھی
خدا گو دکھائے مری بیخودی

ملے معرفت اس قدر مین پیون
کہ کھاتے لگے رشک گردون دون
جھلادون مین طاؤس گردون کو نیں

سکون کے عوض ہو لبون پر سکون
کرون نشہ مین ایسی کیفیتین
کہ بدحال صوفی بھی جس سے رہین

رہون نشہ مین سے انبازمین
کرون بیخودی پر صدا نازمین
جو بہکون بھی تو تیری مدحت کرون

سوا تیرے اور دن سے نفرت کرون
رہون دوستون کا ترے یارمین
ترے دشمنون سے ہون بیزارمین

وہ مین کون ساقی کے میرے رفیق
نبی دولی ہادیان طریق
پلاتے تھے جو ساغر معرفت

دکھاتے تھے کیفیت شش جہت
وہ سب پاک و طاہر تھے معصوم تھے
ترے رند سرمست موسوم تھے

ہین آن سبکا آخر جو پیر مغان
آسے کہتے ہین خاتم مرسلان
اسی کے ہوئی فیض سے گلفشان

ہمیناے گردون جس کہکشان
ملے معرفت کو کیا اسنے عام
طوبےٰ کے جنت مین جسطرح جام

وصی نبی ہے جو افسر مراد
علی ہے وہ ساقی کوثر مراد
ہین بعد اسکے جو اور گیارہ امام

ہین سب ساقیے معرفت والسلام
درود اُنپہ لازم ہے شام و سحر
پڑھون بیخبر ہون مین یا باخبر

محمد اس نقش بند نہ طاق فلکی و شیرازہ بند ہفت طبقات ارضی کو سزاوار ہے جسنے طلسم عناصر چار گانہ کو باوجود ایک دوسرے کے ضد ہونے کے ارتباط دیا۔ اور نعت اس فخر موجودات افضل کائنات کے لیے درکار ہے جسنے کہ نیرنج دنیاے بے ثبات کو تکمیل ہدایت سے اور اسرار عجائبات مکنونات کو لوح کیاست و فطانت سے کھولا وہ کون یعنی محمد مصطفےٰ خاتم الانبیا صاحب القاب پاک لولاک لما خلقت الافلاک

اور منقبت اسکے وصی کی کہ جناب جمیع مکارم کل غالب علے ابن ابی طالب اور اُنکے گیارہ فرزندون کی کہ مشہور بآل اطہار ہین سب صاحب معجزہ بے شمار ہین حکیم اور دانائے اسرار کردگار ہین اللھم صل علے محمد و آل محمد بعد حمد و نعت کے کہتا ہی یہ خوشہ چین اہل سخن احقر کونین شیخ تصدق حسین کہ گو بہ سبب تارازی روزگار و تفرقہ اندازی گردون دوار اور نیز بہ سبب کم مائگی اور بے بضاعتی اپنی کے مجھکو بعد ترجمہ کرنے سابق کے سخن دون کی جرأت نہ ہوتی تھی کہ اس گوہر بے بہا اور عروس نوخواستہ کو صدف سینہ اور حجلہ خفا سے منہ آپ سخن فہمون کے پیش کرے لیکن بموجب مصرع کہ بے فکر سخن چارہ نہین ہر گز ندان کو ملا حسب ارشاد فیض بنیاد منبع جود و سخا معدن لطف و عطا کریم گستر شرفا پرور قدر دا لیم الاحسان فلک مرتبت آسمان رفعت سخن فہم معنی رس بری از ہوا و ہوس رئیس والا جاہ صاحب سے محترم اہل خرد پاک باطن جناب منشی پراگ نرائن صاحب رائے صائب نجوائے الامر فوق الادب دیر ہو کر خدا کا نام لیکر قلم اٹھایا اگر خدا نے چاہا تو اس دفتر کو ناظرین باتمکین جب دیکھین گے تب حسن و قبح معلوم ہوگا رنگینی عبارت و بندش مضامین و تسلسل فقرات کا لطف اٹھے گا کہ اس حقیر نے کیسے کیسے مضمون اور کن کن لفظون سے اس دفتر کو ترتیب دیا ہی اور یہ بھی ظاہر ہوگا کہ خلاف قاعدہ نہین ہوئے یا ہی اس امر کا بہت خیال رکھا ہی کہ جو عیاریان اور سحر اور جلدون مین تحریر ہو چکے ہین اُنکو اس دفتر مین جہانتک ممکن ہوا ہی نہین بیان کیا ہی اور جو جدتین کہ اس خاکسار نے اس دفتر آفتاب شجاعت مین کی ہین اور بہت سی عیاریان جو بطرز نو و آئین دلکش یہان لکھی ہین وہ بعد ملاحظہ ضرور پسند خاطر ناظرین ہونگین اور بروقت ملاحظہ اُنکا عیب و ہنر مضمون پر منکشف ہوگا اب ناظرین کی خدمت مین اس خبر کی یہ عرض ہی کہ بروقت ملاحظہ اس کمترین کی عرق ریزی اور سہر نہ گوئی کی داد عطا فرمائین اگر سہو آ کوئی عطا ہو گئی ہو اسکو دامن عطوفت سے چھپائین آپ لوگون کی کرم گستری اور ذرہ پروری سے بعید ہوگا

آغاز داستان روانہ ہونا بدیع الملک نوجوان کا بحکم لوح طرف طلسم نطاق کے واسطے قتل کرنے آئینہ اندام جادو کے مع لشکر فیروزی اثر اور بادشاہ لشکر کرنا دار ابن جمشید کو باقی حالات متعلق داستان ہذا — ساقی نامہ

آئی فصل بہار ساقی — سب رندہین بیقرار ساقی — اب کیا ہے بہت ہو کشہ ساقی
دے بادہ تیز و تند ساقی — اے ساقی گلبدن گل اندام — دے بھر کے مجھے سرور کا جام
دے بادہ خوشگوار ساقی — اب دیر ہی ناگوار ساقی — کھنکھور گھٹا کا دیکھہ جوبن
کیا مست اٹھا ہی ابر بہمن — کہتا ہی گرج کے رعد ہر بن — ہان بادہ کشون ہو ہشیار و متحل
کرنے کو کمین لپک رہی ہی — بجلی کیسی چمک رہی ہی — کیسا ہی گھرا سیاہ بادل
برسا تو بھرون گے آج مے مل — آنے ہی نہ دینگے رند و — قاضی مفتی محتسب کوئی ہو
قفل در میکدہ کھلا ہی — اک بھیڑ ہی بند راستہ ہی — ہر مست پڑا ہی پائے خم پر
بھٹی پہ ہی میکشون کا بستر — اصرار ہی میکشون کی محفل — سب لوٹ رہے ہین مثل بسمل
ہین بسکہ شباب کے یہ دن آن — رندون پہ چڑھا ہی ساقیا جن — یہ رند یہان نوذہ لعین ہے

ہوش اِک کا ایک کو نہین ہی — کہتا ہی کہ دے بے شراب انوکھی — ہان اور پلا دے مجھکو وہی
دے بادہ کہ روح کو ہو طاقت — اللہ رکھے تجھے سلامت — ساقی دینا ہو اور تو ہو
پوری ہو جو دل کی آرزو ہو — اے پیر مغان ترا بھلا ہو — تو رو دے زمین کا بادشاہو
ہان پردے حجاب کے اُٹھا دے — شکل نبت العنب دکھا دے — اب لوٹ اُسی پری پہ جی ہی
جو شیش محل سے جھانکتی ہی — بیٹھا ہون لگائے تاک جسپر — سینہ مین بٹھا دے اُسکو لاکر
اُس دختہ رز کا آشنا ہون — مین دیر سے اُسکو تاکتا ہون — خود سونگھ رہا ہی جسکی بو مشک
جسکا ہی لقب ختامہ مسک — جسکی ہی جہان مین چار سو دھوم — کہتے ہین جسے رحیق مختوم
آرام کرون جو مین محل مین — ہر شب ہو وہی مری بغل مین — ہر گام پہ دل کا کام لون مین
مستانہ روش پہ جان دون مین — غارت گر ہوش ہی سراپا — عشوہ غمزہ ادا کرشما ہو
ہی سر سے تا قدم برستی — شوخی جھلک تل ترنگ مستی — آواز بلی ہی کیا رسیلی
آنکھین پائی ہین کیا نشیلی — تھوڑا جام شراب سے ملا دون — بوسہ لب دختہ رز کا لون
آغوش مین کھینچ کر بٹھا لون — کچھ دل کے مین حوصلے نکالون — کیفیت مئے لالہ گون سوا ہو
سنی مین کچھ اور ہی مزا ہو — بو آئے شراب کی دہن سے — مستی ٹپکے مرے سخن سے
کچھ ہو نہ کمی ترے کرم مین — دے بادۂ عیش جام جم مین — ہان اور پلا دے مجھکو وہی

رحیق جراُت دہمت پیمانہ سخن کو صہبائے بیان سے لبریز کرکے صدر نشینان بزم قصہ خوانی و دقیقہ سنجان رموز سخندانی کو اس طرح تقسیم کرتے ہین بساط آرائے بازار معانی بیان آرد متاع نکتہ دانی ؛ ناظرین عالی فہم کو یاد ہوگا کہ بابر لعل نامہ مین یہانتک بیان ہوا ہی کہ صاحبقران ثانی نے ایک سو چالیس سردارون کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے ہین اور بدیع الملک کو جب صاحبقرانی کا عنا فرمایا ہی اور اپنا دنگل مرحمت کیا ہی اور واسطے قتل کرنے آئینہ اندام کے نصیحت کی ہی چنانچہ بعد روانہ ہونے صاحبقران کے بدیع الملک نے بموجب تحریر لوح خانہ طلسمی سے عرصہ چھ ماہ مین حاصل کی ہی اور آٹھون جشن ملوکانہ کرکے طرف ایوان نہ طاق کے مع لشکر ظفر اثر کوچ کیا ہی اور طی مراحل و تقطع منازل کرتے ہوے چلے جاتے ہین کہ گذر لشکر فیروزی اثر کا ایک صحرائے پر بہار مین ہوا کہ جہان کو سون سوائے گلہاے رنگا رنگ کے اور کوئی شی نظر نہین آتی تھی اور درختون پر طائران خوش الحان زمزمہ سرائی کر رہے تھے اور جابجا چشمہ سلسبیل جاری تھے اور گیاہ نو دمیدہ دیدہ تھی ؎ برگ ریحان سبز در نظر ہشیار ؎ ہر ورقے دفتر ے ست معرفت کردگار ؎ یہ سامان جو نظر آیا تو عاشق مزاجون کا دل دیکھکر باغ باغ ہونے لگا ہر ایک کو ہواے عیسی نفس مسیح دم نے فرحت تازہ سرور بے اندازہ بخشا جب یہ سامان نظر آیا تو بدیع الملک نے برق ثانی سے متوجہ ہوکر فرمایا بیت ؎ این سبزہ واین صحرا بوے زخوبی دارد ؎ دیوانگی و مستی امروز شگون دارد ؎ اور فرمایا کہ ذرا خبر تو لاؤ کہ یہ دشت فرحت افزا کسکے علاقہ مین ہی اور کیا نام رکھتا ہی ہمارا دل چاہتا ہی کہ یہان قیام کرین اور جشن کرین کہ بسر دیکھیے کب فتح طلسم سے فرصت ہو اور کب تم لوگون سے ملاقات ہو کیونکہ براے فتح طلسم نہ طاق کے حکم لوح سے تنہا جاؤنگا یہ حکم سنکر برق ثانی نے فوراً ہرکارون کو روانہ کیا وہ لمحہ ساعت بھر مین حاضر خدمت ہوے اور زمین ادب کو لب بوسی دیت

بوسہ دیکر اس طرح عرض پیرا ہوے۔ بیت تا سر زند آفتاب سر در باشی ✤ تا صبح دہد ہمدم ساغر باشی ✤ تا تاج حیات بر سر خضر نہند ✤ در خانۂ اقبال سکندر باشی ✤ شہریار عالم کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارہ اوج و اقبال ہو یہ سحرا قلمرو مین ایوان نہ طاق کے ہی اور نام اس صحرا کا صحرا ے بہار افزا ہی اور حاکم یہان کا خضر پیمبر مسند نشین ہی یہان سے ایوان نہ طاق دو تین منزل ہی یہ سنکر بدیع الملک نے حکم دیا کہ جاے مناسب دیکھکر بارگاہین استادہ کرو بموجب حکم والا کارپردازان دولت نے بارگاہین استادہ کین ہر ایک سردار اپنے اپنے خیمہ مین گیا شہزادہ سیر صحرا مین مشغول ہوا ہر سردار اپنے اپنے مقام پر راحت پذیر ہوا۔ شہزادہ سیر صحرا کر رہا ہی صنایع کون و مکان کی تعریف ورد زبان ہی بعد فراغ نماز مغرب خاصہ تناول فرما کر آرام کیا اور وہ شب باسحر بسر کی یہانتک کہ ستارہ سحری افق گردون پر چمکا اور غل خسرو سیارگان کا شہر سنان نیلی رواق سے اٹھا شہنشاہ ملک مغرب نے تخت فیروزہ رنگ پر جلوس فرمایا اور نسیم سحری نے نقیبانہ سب کو مژدہ فرحت افزا جان تازہ پہنچایا علم خطوط شعاع بلند ہونے کا وقت قریب آیا ہر اہل دل یہ کہتا ہوا اٹھا بیت علی الصباح چو عزم شکار دارند ✤ بلاکشان محبت بکوے یار روند ✤ ایک طرف سبزہ شبنم خوردہ ہوا سے ٹھنڈی ٹھنڈی کھا کر لہلہایا ایک طرف مرغان خوش الحان نے رنگ برنگ کے پھول شگوفہ و زرد تازہ کھلے دیکھکر شور عجب خوش آوازی سے مچایا اشجار مثل بادہ خوارون کے جھومے بلبلون نے گلون کے منہ چومے خادم نے آکر پاؤن پر ہاتھ رکھا بدیع الملک انگڑائی لیکر اٹھے بعد فراغ ضروریات وضو کرکے نماز سحری پڑھی دعا کی لباس پہنا کہ سامنے سے برق ثانی اور ہشام ابن عمر حاضر ہوے مجرا کرکے عرض کیا کہ آپ کے عموی بزرگوار شہزادہ نور الزمان و عین الزمان تیغ صاف باطن اور مریخ آفتاب علم گرگین درشت چنگال منتظر حضور کے اپنے اپنے دنگلون پر متمکن ہین یہ سنکر شہزادہ عالی مرتبت سوار ہوکر داخل دربار دربار ہوے سب سردار اپنے اپنے دنگلون سے اتھکر تعظیم اور آداب شاہی بجا لاے شہزادہ نے بھی بخندہ پیشانی سب کو جواب سلام دیا اور اشارے سے اجازت بیٹھنے کی دیکر خود اپنے دنگل زرین صاحبقرانی پر متمکن ہوے اس وقت نور الزمان و عین الزمان نے اس دربار کو دیکھکر فرمایا کہ ہمکو اس وقت دربار حمزہ صاحبقران کا یاد آگیا اور آنکھون مین آنسو بھر لاے یہ دیکھکر ایک ندیم قدیم نے دست بستہ عرض کیا۔ بیت غنیمت جان ازین صحبتین آنرا کی اے نادان ✤ دگرگون رنگ ہوجاتا ہی اک دم مین زمانے کا ✤ یہ صحبت بھی اس وقت کی غنیمت ہی خدا اسکو تفرقہ پردازی گردون سے بچاے یہ رنگ دیکھکر نور الزمان و عین الزمان نے باہن گفتگو کیا کہ لشکر مین ابتک کوئی بادشاہ نہین ہی لہذا بادشاہ کا ہونا ضروری ہی بقول سعدی کہ لشکر بے سر ترکش بے تیر تکیہ بے فقیر بیکار ہی اور حضور کو تخت نشینی سے انکار ہی یہ سنکر اور سردارون نے بھی عرض کیا کہ رائے آپ صاحبون کی بہت مناسب ہی جب اسپر اتفاق ہوگیا تب صاحبقران ثالث نے فرمایا کہ آپ ہی سب صاحب ملکر تجویز کرین نور الزمان و عین الزمان اور دیگر سردارون نے کہا کہ فی الحال دارا ابن جمشید کو کہ وہ مرد جری اور عاقل ہین انکے سوا اور کوئی شخص اس منصب جلیل کا نہین ہی کیونکہ انکے پدر بزرگوار و عم نامدار جد عالی تبار ہمیشہ بادشاہ و لشکر صاحبقرانی ہوتے آے ہین اور یہ منصب جلیل انہین کو سزاوار ہی اتفاق رائے اقدس سے ہونا درکار ہی صاحبقران نے فرمایا بہ بہ سبحان اللہ بہت خوب ہی مجکو بھی بدل مرغوب ہی آپ

سب صاحب انکو راضی کرین اور استمزاج لین یہ سنکر نورالزمان اور تمامی سردارون نے دارابن جمشید سے عرض کیا کہ حضور آپ اپنے قدوم میمنت لزوم سے تخت شاہی کو زینت بخشین اور ہم سب بدل و جان آپ کی اطاعت اور فرمان برداری کرین یہ سنکر دارابن جمشید نے کہا کہ آپ لوگ مجھکو معاف فرمائین کہ مین لائق اسکے نہین ہون مین ایک مرد گوشہ نشین ہون اور نہ مجھکو اسکی خواہش ہی اس امر مین سراسر کاہش ہی بیان لڑنے مرنے کا خیال ہر بار ہی شاہی سے کیا سروکار ہی مین کبھی اسکو نہ منظور کرونگا یہ بوجھ اپنے سر نہ لونگا یہ سنکر صاحبقران نے فرمایا کہ اب آپکا عذر و انکار بیکار ہی یہ امر آپ کو منظور کرنا ہوگا کیونکہ مین اپنے لشکر مین مستحق اور لایق اس منصب کے کسیکو نہین پاتا ہون دارابن جمشید نے کہا کہ آپکے لشکر مین قیصر ایسے شخص جہاندیدہ کار آزمودہ موجود ہین میرے مجبور کرنے سے کیا مقصود ہی اور یہ ایک عرصہ مدید تک بادشاہ طلسم بھی رہے ہین یہ امر آپ سے خوب سرانجام پائیگا یہ سنکر قیصر صاف باطن نے جواب دیا حضور نے جو کچھ ارشاد فرمایا یہ بمقتضاے قدردانی و خادم نوازی ہی بندہ مستحق معافی ہی میرا اب زمانہ پیرانہ سالی کا ہی اور یہ سن مرض لادوا ہی بھلا مین کہان اس بارگران کا متحمل ہو سکتا ہون تبکا منھ تکتا ہون اور میرا دل بھی سلطنت سے سیر ہو گیا ہی مجھے اب صرف خواہش سواے مآل بخیر ہونے کے اور کیا ہی یہ سنکر دارابن جمشید مرتبۂ آکتساب علم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میری خاطر سے آپ اس امر شاہی کو منظور کیجیے اور یہ بار اپنے سر لیجیے کیونکہ آپ بھی تو شاہزادے طلسم فیروزہ کے ہین اسنے بھی دست بستہ عرض کیا کہ غلام کو معاف کیجیے فدوی کا نام نہ لیجیے مجھکو سواے غلامی صاحبقران اور کسی امر کی تمنا نہین ہی یہ ہونا نہین ہی جب بے جواب صاف پایا اور شہزادہ بدیع الملک نے مجبور فرمایا تو شہزادہ مجبور خاموش ہو رہا اور سر جھکا کر فرمایا کہ خیر جو آپ لوگون کی مرضی مجھے جہانتک کہنا تھا مین نے کہا آیندہ آپ صاحبون کو اختیار ہی بندہ ناچار ہی جب یہ امر قرار پا چکا تب صاحبقران نے سردارون کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ آپ لوگ سامان تخت نشینی کرین کل لساعت سعید کرون شرف آفتاب کا ہی مین دارابن جمشید کو اپنے لشکر فیروزی اثر کا بادشاہ کرونگا یہ فرما کر دربار برخاست کیا ہر سردار اپنی اپنی بارگاہ کو روانہ ہوا بعد دربار برخاست ہونے کے کارپردازان سلطنت نے سامان تخت نشینی درست کرنا شروع کیا اور ہر شخص اپنے اپنے کام مین مصروف ہوا بارگاہ حشامی، دربارگاہ طلسم فیروزہ کی آرایش از سر نو ہونے لگی اور تمامی بارگاہ کو کشیشہ آلات سے درست و مزین کر کے ہر ہر کو اسکی جگہ پر آراستہ کیا اور تخت شاہی کو وسط بارگاہ مین قائم کر کے دنگل اور گرد سیان جواہر نگار گرداگرد تخت شاہی کے قرینے سے لگا دین اور صحن بارگاہ مین مخمل کا شانی فرش بچھوا دیا گیا بارگاہ سے لیکر تا حد لشکر دو رویہ شمیان چاندی سونے کی لگائین گئین اور اسپر بگلاس الماس نگار چڑھائے گئے اور درختان صحرا کو زر لفت اور تمامی سے آراستہ و پیراستہ کیا اور انکی شاخون مین قسمہ جواہر نگار آویزان کیے اور کل لشکر کی بازارون کو آئینہ بند کیا اور تمامی عملہ کوتوالی و میان زد بیتی اور باناتی عطا کی گئین منجمون کو شاہی کارخانجات سے چوبداران نے احکامات نوبہ نو پہونچائے مردہون نے ان سردارون کو جو حاضر دربار و دربار نہ تھے یہ خبر دی اس مژدہ اور خوشخبری نے جیب آرزو ہر ایک کی گل امید سے بھری شروع جشن ملوکانہ ہوا خوش اپنا و بیگانہ ہوا۔ ہفتم اور دہم و عالم ہی سبھون کی زبان پر یہ کلام ہی آج شب برات ہی اہل اسلام کی معراج کی رات ہی یعنی صبح کو

تہمتنشاہ اسلام کا جلوس ہی جو عدل و صفا سے مانوس ہی شیر دل ہی ہر فن مین کامل ہی یوسف عہد ہی جو سخن ہی
شہد ہی جو یز مصر خوبی ہی گل سرسبد محبوبی ہی صاحب قلب باصفا مرد باخدا خلیل کبہ الہی معنی باوصاف ناہناہی
وارث تاج و سیم صاحب طبع سلیم رشک مہ و خورشید یعنی داراین جمشید کے تخت نشینی کا جشن ہی یہ ذکر و
اذکار لشکر اسلام مین شب بھر رہے اور چرچے جابجا اکثر رہے ہر ایک نے وہ رات جاگ کر بسر کی۔
بصد خوشی و خرمی سحر کی ہا تک کہ وہ وقت آیا کہ آفتاب خاوری کی بیت الشرف مشرق سے شروع ہوئی
اور تمامی مخلوقات اپنے خالق کی طرف رجوع ہوئی ہر ایک شخص بستر راحت سے اٹھا یاد خدا کا سامان کیا
طائران خوش الحان نے صحرائے پر بہار مین بصد خوش بیانی ذکر صانع موجودات آغاز کیا بلبلون نے گلون
سے تمریون نے سرو سے ساز کیا فرش زمردین سبزہ نو دمیدہ کا للہا یا آسمان نے قطرہ شبنم سے اسپر
فرش موتیون کا بچھایا کشتی ماہتاب بحر اخضر مین دوبی نمایان ہوئی تخمہ خاک کی خوبی غنچہ ہاے سرابستہ ہنسے
خوشبو سے دشت و گلزار بسے عجب سماں تھا وجد مین طاؤس آسمان تھا لشکر ظفر پیکر صاحبقرانی مین ہر سردار نے
لباس پر تکلف زیب تن کیا اور اپنے اپنے خیمون سے نکلکر راستہ دربار شاہی کا لیا یہان صاحبقران
زمان نے نماز سحری اور وظیفہ سے فرصت کر کے طرف برق ثانی کے اشارہ فرمایا اسنے فورا صندوق
اسلحہ اور کشتیان ملبوس خاص کی پیش کش کین پوشاک زیب جسم فرما کر ہتھیار لگائے سوار ہوے
برق ثانی کو ساتھ لیا اور در دولت شاہی پر پہونچے عرض بیگی نے خدام شاہی کو ورود صاحبقران کی خبر
دی داراین جمشید مصلی پر سے اٹھے حمام تشریف لے گئے غسل کر کے لباس مکلل بہ جواہر زیب جسم انور فرمایا
تخت روان آیا بسم اللہ کہکر سوار ہوے کئی سو کہاران زرنگی لنگے پہنے ہوے پھلیان جڑاؤ الماس کار
ماتھے پر لگائے زرکار دوپٹون کی گاتیان باندھے ہوے حاضر ہوئین تخت کو تخت سلیمان کیطرح ہر ایک فیروز بخت
نے اپنے کاندھے پر اٹھایا مرتبہ پرلون کا بایا گرد غول کے خواصان ماہ جلعتی و خوبان خوبصورت منتقل ہاے
آتشین مین عود و عنبر جلاتی ہوئین رنگ رنگیلان مہاتی ہوئین کچھ جنگیر دانون مین عطر اور نالیہ طرح طرح کے
لبریز کیے ہوے فوارزن مین بھر بھر کر ملبوس کو جلو داردن کے بساتی ہوئین گلاب کیوڑہ کا چھڑکاؤ کرتی ہوئین
کچھ مغنیان خوش آواز میٹھے میٹھے سرون مین لیقبا ندیان نغمہ ہاے مبارکباد الہی بخت تو بیدار باد
تراطالع ہمیشہ یار باد + کچھ رقاصان پریچہرہ آگے آگے ناچتی ہوئین اور یہ غزل میر تقی میر کی گاتی ہوئین

ہمارا آنی نکلا وقت مجھے آگے گلستان سے	مرادامن نہ چھوٹے تو بانداہ دل کے گریبان سے	عدم ہجران سے شاید آگے ہی اس ماہ بن دلکو
سرآرستہ نکلے ہین ہماری چشم پریان سے	محبت مین کسو کی رنج و محنت سے گئے دونون	رہی شرمندگی ہی عمر بھر مجھکو دل و جان سے

آگے آگے روانہ ہوئین بعد انکے ترکین چستین قلماقیان اور تمام عملہ شاہی اپنے اپنے منصب اور عہدہ
باتھون مین لیے ہوئے ترتیب سے باادب ہمراہ ہوئین سواری شمل بادہاری آہستہ آہستہ دربارگاہ
محل خاص شاہی پر پہونچی لال پردہ چرخی پر کھچا بسم اللہ الرحمن الرحیم کی صدا بلند ہوئی نوجوان نوجوان
ملازمان خاص بالاختصاص شاہی کہارون نے تخت روان کو اپنے کاندھون پر لیا شاہ مجاہ مہر کلاہ تمر بارگاہ
فریدون حشمت سکندر شوکت بلجاے دارا اے ہوا آمد داراین جمشید شمل خورشید حلہ مغرب
سے طلوع ہوے یہان ہر سردار کو بارگاہ کی دوسری ڈیوڑھی پر انتظار تھا دل بیقرار تھا مصرع آہٹ پہ کان
در پہ نظر تھی ہر ایک کی خوشی سے حیرت تھی سبھون کی شادی مرگ ہونے کی حالت تھی لباس

برمین بنگ ہوا افسراہ شادی سے سرخ رنگ ہر آحد سے یہ دعا تھی ہردم التجا تھی کہ اے خالق زمین وزمان
اور اے نقش بند کون ومکان سایۂ عاطفت اس بادشاہ زمان کا سر پر ہمارے ہمیشہ قائم رکھنا تعالی اللہ کا دائم رکھنا
تفرقہ اندازی گردون سے بچانا نیرنگ حوادث زمانہ دون سے محفوظ فرمانا ہمین روز بد نہ دکھانا قید غم سے
چھڑانا یہ ذکر تھا کہ جاجبان در دولت نے دوسری ڈیوڑھی کا پردہ اٹھایا جلوس خاص نظر آیا بالیقین نوبت مودب
باش ہشیار باش کی صدا دی چوبداردن نے صاحبقران کو خبر کی کہ سواری ظل اللہ کی آپہونچی صاحبقران
زمان آگے بڑھے مجرا کیا بادشاہ نے ہاتھ سینہ پر رکھا اشارہ یہ تھا کہ تمھاری جگہ ہمارے دل مین ہے باہمی
محبت آب وگل مین ہے سواری کچھ آگے تھی کہ عین الزمان ونور الزمان مریخ آفتاب علم قیصر صاف باطن
گرگین درشت چنگال سردار ان نامی وگرامی کا یکے بعد دیگرے مجرا ہوا تخت شاہی برآمد ہوا سب سردار
حسب ارشاد فیض بنیاد سوار ہوے خرمی سے دوچار ہوے مردبے نے بڑھ کر عرض کیا ہر ایک کا نام لے لیکر
دکار آدیدار عام ہوا ہر خرد وکلان شاد کام ہوا عام حاضرین کا سلام ومجرا لیکر اشارہ فرمایا کہ ہر سردار اپنے اپنے
منصب اور مرتبہ کے موافق جلو مین آئے یہ اشارہ پاتے ہی تخت شاہی بڑھا صاحبقران نے اسپنے
اشہب تیز گام کو پہلوے تخت مین لگایا اور ہر سردار مودب اپنے اپنے محل وموقع سے پیش وپس
روانہ ہوا جلوس شاہی بڑھا نقیبان بلند آواز دور باش وبہ ادب باش کہتے ہوے آگے بڑھے
معلوم ہوتا تھا کہ چاند کے گرد ستارے ہین یا ایک گلدستہ مین چنے ہوے پھول باغ جہان کے سارے
ہین اس شان وشوکت اور عظمت وجلالت سے سواری شاہ کج کلاہ کی قریب بارگاہ دربار دربار
انجم نثار کے پہونچی داخل جشن نوروزی ہوئی کارپردازان پختہ کار نے شب سے سب سامان مہیا
اور درست کر رکھا تھا صاحبقران زمان بدیع الملک والاشان نے شہریار نجبتہ کردار کا ہاتھ تھام کے
تخت روان سے اتارا اور تخت جمشیدی پر بٹھایا تاج نوشیروانی سے سر اقدس کو مزین ومنور فرمایا شمشیر
الماس نگار مع ایک لولوے شاہوار ولوح الماس کار کے نذر دی ظل اللہ نے دست حق پرست اپنا اسپر
رکھا اور مع ایک خلعت گران بہا اور مہر ملقب صاحبقرانی عطا فرمائی اور دنگل صاحبقرانی پر بیٹھنے کا اشارہ
کیا پھر عین الزمان ونور الزمان قیصر صاف باطن مریخ آفتاب علم گرگین درشت چنگال سرسبتا
زبان ورزم صمصام آزما پیکر فقام بنگ اختر مقہور سرخ چشم قاہر گرز انداز حسام فیل زور محمود
بیگ خصال بہرام جنگ آزما دیگر سردلران بادفا نے یکے بعد دیگرے نذرین پیش کش کین بادشاہ
جمجاہ فریدون بارگاہ نے ہر ایک کی نذر کو قبول فرما کر خلعت سے سرفراز فرمایا اور اشارہ بیٹھنے کا فرمایا
پھر تو اور نذرین گذرنے لگین در خزانہ شاہی واہوا ہر ایک بقدر لیاقت انعام ومنصب وجاگیرین عطا
ہوئین ہر طرف خوشی کی دھوم دھام ہوئی نوبت خانون مین حکم شاہی پہونچا کہ نوبت سلامی کی فیر ہون
گولندازون نے جون ہی حکم شاہی پایا توپون کو سیدھا کیا اور سلامی کے ایک سو اکتیس فیر داغے ہر گولہ
کو خبر ہوئی انعام وخلعت گولندازون کو سرکار شاہی سے عنایت ہوا در بارگاہ پر ہر ایک کا ہجوم عام ہوا
بڑا ازدہام ہوا ہر شخص خوشحال تھا ہر ایک کا گذر نامحال تھا بیرون بارگاہ ہر ادنے واعلے کی طبیعت خوشحال تھی
سبھون کی زبان پر قیل وقال تھی کہ آج کا دن سعید ہے بہتر از روز عید ہے کہ حق حقدار کو پہونچا خدا نے اس
شخص کو حاکم کیا کہ جو عدالت مین مثل نوشیروان زمان ہے اور جرات اور ہمت مین ہمتاے حمزہ صاحبقران

ہو خدا اس شہریار جوان بخت کو ہمارے سر پر صد و سی سال سلامت و با کرامت رکھے اور نظر بد سے بچاوے
ایک بولا خدا صاحبقران زمان کو بھی ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور عمر نوح عطا فرماے کہ جنکی شب
سے یہ روز سعید بلکہ بہتر از روز نوروز عید ہمکو نصیب ہوا خوش دل ہر حبیب بچا یہ دونون آسمان صاحبقرانی
کے ماہ مین ہم تو ان دونون کے خیر خواہ مین ہر جگہ یہی ذکر کرتے ہی بنتا ہی مگر اندر بارگاہ فلک اشتباہ
کے تمامی سرداران و فاشعار بلند اقتدار و جان نثار اپنے اپنے ولکون کر سیون نیم تختون پر متمکن ہین
بدیع الملک و نگل صاحبقرانی پر جلوہ فرما ہین سب سرداران نامی گرامی راست و چپ بیٹھا ہین اتنے مین
داروغہ ارباب طرب کو حکم محکم ہوا کہ نازنینان ماہ جبین زہرہ تمکین حاضر ہون یہ حکم پاتے ہی سیڑھیون
نے ساز ملائے نوح شروع ہوا ایک نازنین مہ تمکین نے بصد دلربائی محفل مین آکر یہ غزل شروع کی غزل

قدح لیے ہوے گل مثل بادہ خوارا	خزان چمن سے کہی ہوکم بہار آیا	کسی طریق سے دل مین اگر غبار آیا
ہوا الیقین یہ مجھکو وہ شہسوار آیا	جو گوش گل نہ سنے باغ مین تو کیا حارا	قفس سے نالۂ بلبل ہزار بار آیا

ادھر لالہ رخسار نامی داروغہ میخانہ کو فرمان قضا جریان صادر ہوا کہ صراحیان مے ناب شراب دافع
رنج و محن کی حاضر کرین بمجرد فرمان واجب الاذعان ساقیان سیمین ساق اور مہروبان چست و چالاک حاضر
دربار عشرت آثار ہوے کشتبان شراب ناب کی طرح طرح کی قابین کباب کی حاضر کین ایک ساقی مہرو
صاحب جمال پری تمثال نے جام زرین اٹھایا اور بصد ناز معشوقانہ اور انداز محبوبانہ جام کو لبریز کرکے اور بطور
نذر ہاتھون پر رکھکے تخت شاہ فیروز بخت کے قریب اوب حاضر ہوا اور طرفہ انداز اور عجیب کرشمہ و
ناز سے ہاتھ آگے بڑھا کر بھی نظرون سے بادشاہ ممجاہ کی طرف مخاطب ہوکے یہ شعر پڑھے شعر مہرو مہ
جام ہو شہا تیرا ✦ دور دور از ہے سدا تیرا ✦ سے گلگون حضور حاضر ہی ✦ یہ شراب طہور حاضر ہی
بادشاہ نے جام بے اندیشہ انجام اپنے دست حق پرست مین لیا اور نوش کیا پھر ساقی نے دوسرا جام
صاحبقران سکے نذر کیا بدیع الملک والاشان نے بھی آداب شاہی بجا لاکر نوش کیا اور باری باری
سب سرداروں نے وہ شربت کہ جسے حکما نے حسب فرمایش صاحبقران اول تیار کیا تھا اور بجاے
شراب استعمال کرتے تھے اور موسوم بشراب طہور کیا تھا ایک ایک دور و جام پیے طبیعت کو سرور اور
فرحت ہوئی دور برسون کی کلفت ہوئی اتنے ساقیان سیم اندام اور امردان گلفام نے جام و صراحیان اٹھائین
اور اہل بزم کو ساغر شراب طہور سے مملو کرکے پلانا شروع کیا جام بادۂ ارغوانی گردش مین آیا فلک شعبدہ باز
نے یہ رنگ دیکھکر رنگ کھایا بادۂ صحبت عیش و عشرت برہم ہوئی جس سے مجمل بزم جم ہوئی ہر طرف
بادہ خوارون کا ہجوم جدھر دیکھو ایک خوشی کی دھوم تھی ایک طرف ساقیان گل اندام شراب ناب پلاتے تھے
دوسری طرف نازنینان مہ تمکین ناچ و گا کر دل کو لبھاتے تھے طبلے کی کمک سے گوش گردون بھی پر ہوے
جاتے تھے سارنگی کی آواز ایسی دلکش تھی کہ ساکنان عرش کے دل بھی لوٹ ہو گئے تھے وہ محفل
عشرت تھی یا بہشت برین بصد زیب و زینت تھی جسکے دیکھنے کو آسمان بھی با ین دبدبہ و شوکت جھکا ہوا تھا
فلک پر ستارے سحری نہ تھے نوشون نے جھانکنے کے لیے روزن کیے تھے ادھر وہ نازنین جو پہلے آئی تھی
اسنے اپنا مجرا ختم کیا اور دوسرا طائفہ حاضر ہوا اس نازنین پری تمثال خورشید جمال نے روبرو ظل الہ مالک اورنگ
سلیمانی نگینے دار ابن جمشید کے حاضر ہوکر اس طرح رقص و سرود شروع کیا کہ جس سے دل سب اہل بزم
کے بسنے لگے بعد رقص کرسنے کے اس نازنین نے یہ غزل گنگنا کر بصد ناز و انداز گانا شروع کی غزل

قیامت کے نشان بزم کردہ رخسار خوبان ہو	سوا نیزہ پہ خورشید آیگا جب ماہ جبین ہو	ترے مژگان کی پلکون کی طرح تیز اور نازک

شنا ہین جسکے اپنے موے تن سب زبان ہونگے	طیور گلستان جسپہ من تری شیرین گامی ہے	دہن کے وصف لیونکر عندلیبون سے بیان ہونگے
بشوخی ناز کی کہتی ہی آنے وقت آنیس	کہ ان آنکھون کو یہ سرمے کے دنبالے گران ہونگے	کل اینگے تمہرو تو ترس کھا کر کہا اسنے
بتا ای حسرت دیدار تو دا ہم کہان ہونگے		

+ جس وقت غزل نازنین پیش قتل اللہ فلک بارگاہ بنازو ادا گا چکی صاحبان بزم کمال خوش ہوے خصوصا شہریار ذیوقار نہایت شاد ہوے اور بہت سا جواہر بیش بہا اس مطربہ کو مرحمت فرمایا اور وہ نازنین یہ جبین جواہر بیش قیمت انعام مین پاکر اور خوش ہوکر اور غزلین عاشقانہ گانے لگی اور دل شاہ ذیجاہ کا لبھانے لگی اسی طرح ہر ایک نسرین قتنہ محشر اپنی اپنی باری آتی تھی اور اہل بزم کو خوش و مسرور کرکے انعام بے شمار پاتی تھی یہ رنگ محفل دیکھکر صاحبقران فلک جاہ نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور حاضرین جلسہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ کیون صاحبون اس زمانہ مین کوئی کسی کا نہین ہی عجب رنگ آسمان و زمین ہی حیف کا ہنگام ہی افسوس کا مقام ہی کہ ابتک خضران بن عمر سے ملاقات نہین ہوئی کتنا زمانہ منقضی ہوا کہ وہ اپنے والد ماجد کو طرف خانہ کعبہ کے رخصت کرنے کو گئے تھے مگر ابتک واپس نہ آئے نہین معلوم کیا واقعہ پیش ہی دل کو اندیشہ پیش ہی سچ ہی کہ کیا برا وقت ہی عجب زمانہ سخت ہی کسکا اعتبار کرین کسکی محبت کا دم بھرین ایک زمانہ وہ تھا کہ خضران بن عمر کو بغیر ہمارے ایک دم چین نہ آتا تھا جی گھبراتا تھا یہ وقت آیا زمانہ نے عجب رنگ دکھایا کہ وہ ہمکو چھوڑکر محبت سے منھ موڑکر طرف خانہ کعبہ کے چلے گئے ہماری محنت و الفت کو ترک کر گئے یہان کیا تھا کیونکہ والدین کی محبت و الفت کے آگے کسی کی کیا اصل ہی سبکی یہ اصل ہی ہم سمجھتے تھے وہ قدم بقدم اپنے باپ دادا کے ہونگے مگر کہان وہ لوگ کہان یہ اینمین زمین و آسمان کا فرق نکلا انھون نے یہ خیال کیا ہوگا کہ کون جاکر اپنے تئین آفت مین ڈالے بیکار سر بلا سے کیونکہ زمانہ پرآشوب و زبون ہی عالم عالم تشنہ خون ہی بیکار اقامتین نہیں ایسی حالت مین ساتھ دینا بالکل خلاف عقل ہی یہ بات اصل ہی شاید ایسے ایسے خیال دل مین کرکے وہ ہمراہ اپنے پدر بزرگوار عالی مقدار کی طرف بیت اللہ کے چلے گئے ہمکو داغ فراق دے گئے یہ سنکر سردار دن نے دست بستہ عرض کیا کہ حضور کا یہ خیال بجا ہی تصدیق ایسے تصورون کی ناروا ہی مگر مجکو انسے یہ امید نہین ہی کہ وہ آپ کی ہمراہی سے دست بردار ہون ہوفاتی اسے دوچار ہون انکو اسنکے پدر بزرگوار نے نصیحت دی ہوگی آنے کی اجازت نہ دی ہوگی نہین تو وہ حاضر خدمت ہوتے کیون گوہر مقصود کھوتے آپ اور وہ تو ایک روح دو قالب ہین آپ آنکے وہ آپ کے طالب ہین جس طرح صاحبقران اول کے خواجہ عمر مشیر عاشق و مصاحب تھے اسی طرح آنکے صاحبزادے عمر ثانی صاحبقران ثانی پر فریفتہ و شیدا تھے دل شیفتہ تھے مثل ان دونون بزرگوارون کے خضران بن عمر بھی آپ پر نثار ہونے کو موجود ہین انکو کہین چین نہ آئے گا دل راحت نہ پائیگا فورا رخصت ملتے ہی حاضر خدمت والا ہونگے حضور کچھ رنج و فکر نہ فرمائین اپنے دل کو بہلائین یہ سنکر صاحبقران نے فرمایا تمہارا کہنا سب صحیح ہی اسکی یہ تصریح ہی اگر وہ آجاتے تو اس جشن تخت نشینی مین شریک ہوتے اور کچھ محبت کا رنگ ہوجاتا جلسہ کا نیا ڈھنگ ہوجاتا انکو مین کرسی عباری پر جگہ دیتا اور بجاے خواجہ عمر تصور کرتا اور جو مرتبہ دربار صاحبقرانی مین خواجہ عمر کا تھا وہ سب انکو حاصل ہوتا یہ سنکر برق ثانی نے دست بستہ عرض کیا کہ وہ بھی تو مثل ان دونون صاحبون کے ہین اپنے والد ماجد سے بانداز عباری لیکر ضرور بالضرور آپ کی خدمت فیضدرجت مین اپنے تئین پہونچائین گے کیونکہ حضور اقدس کو صاحبقران ثانی نے صاحبقران زمان فرمایا اور اسلئے صاحبقرانی جناب والا کو عطا فرمایا انکو بھی لازم ہوا کہ وہ اپنے پدر

بزرگوار سے بانہائے عیاری حاصل کرکے آپ کے دربار مین عزت اور توقیر حاصل کرین آپ کے عیار ہونے کا دم بھرین صاحبقران زمان نے جبکہ یہ تقریر برق ثانی کی سنی فرمایا خیر جو کچھ خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا اس گفتگو سے رنگ چہرہ صاحبقران متغیر ہوگیا یہ نقشہ دیکھکر سردارون نے عرض کیا کہ حضور صحبت تاج اور رنگ کی طرف توجہ فرمائین اس وقت اس ملال کو بھلائین کیونکہ آج روز روشن نوروزی ہے وقت فیروزی ہے یہ سنکر بادشاہ فلک کلاہ نے داروغہ ارباب نشاط کو حکم دیا کہ طائفے نہایت عمدہ عمدہ حاضر کیے جائین معمولی طائفے بدل دیے جائین داروغہ ارباب نشاط نے حکم کے پاتے ہی فی الفور طائفے بدلوا دیے صاحبقران والا رتبہ بہت عالی منزلت بلند مکان نے ارشاد فرمایا یہ زبان کیفس ترجمان پر آیا لطف گانے کا تو بغیر خضر ان چین عمر کے کچھ نہین ہی سردارون نے دست بستہ عرض کیا یہ بات راست ہے بے کم وکاست ہے حضور چین تو سہی انمین بھی ایک ایک زہرہ جبین مہر تمکین نغمہ سرود آئین استاد ہے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ طائفہ ہائے مطلوب بدل مرغوب حاضر ہوئے مجرا گاہ سے مجرا کرکے آداب شاہی بجا لائے اشارہ ہوا ساز دون نے ساز نے ملائے ایک زہرہ جمال مشتری خصال نے اٹھ کے یہ مبارک باد گائی یہ اشعار آبدار زبان پر لائی

شہا یہ جشن ہو تجکو مبارک	مبارک ہو مبارک ہو مبارک	رہے آباد یہ بزم مطلے +
جلوس شاہ ہو تجکو مبارک	جہان ہو تابع فرمان والا	کہین دنیا مین سب اسکو مبارک

بعد مبارکباد گانے کے ناچنا شروع کیا ہر ایک کے دل کو اپنی طرف رجوع کیا جس وقت وہ پری جمال توڑا لیتی تھی دل رقاصہ فلک کا توڑ دیتی تھی چارون طرف سے صدائے تحسین و آفرین آنے لگی اچھے اچھے ٹکڑے لگائے خوب خوب ناچی پہلے محفل کی طبیعت رجھائی اور یہ غزل پر گانا کے شروع کی غزل

نسیم مصر کب آئی سواد شہر کنعان کو	کہ پھر جھولی زبان سے نے کی کلماے حرمان کو
فلک نے گر کیا رخصت مجھے سیر بیابان کو	نکالا سر سے میرے جاے موخار مغیلان کو
وہ ظالم ہے نوشتن نے کہ رکھا ہے ہمنے یارون سے	کہ گور سنان سے گاڑن جدا ہم اہل حرمان کو
گئے نا واقف شادی اگر ہم بزم عشرت مین	دہان زخم دل سمجھے جو دیکھا روے خندان کو
غم و اندوہ و بیتابی الم سے تا ابد حرمان	کہون ای ہم نشین تا چند غم ہاے فراوان کو
نہین ریگ روان مجنون کے دل کی بیقراری ہے	کیا ہے مضطرب ہر ذرہ گرد بیابان کو
نہین معلوم سینے مین ہوا اس دل کے کیا تا ہے	سحر خون ریز جو دیکھا تھا مین نے نی فرگان کو
کوئی کانٹا سر رہ کا ہماری خاک پر بس ہے	گل گلزار کیا درکار ہے گور غریبان کو
زبان بند گرہون مین قضا نے کیا بلایا تھا	مری طینت مین یارب سودہ دلہاے نالان کو
سمجھے گر چشم عبرت ہے تو آندھی اور بگولے سے	تماشا کر غبار افشانی خاک عزیزان کو
صداے آہ جیسے تیر دل کے پار ہوتی ہے	کسی بیدرد نے دیکھا کسی کے دل سے پیکان کو
غرور حسن سے آنکھین نہ کھولین اے جنون جبتک	ملا پاؤن تلے جب تک نہ چشم صد غزالان کو
ترے ہی جستجو مین گم ہوا ہے کہ کہان کھویا	جگر آشفتہ دل آزردہ میر انس خانہ ویران کو

اس نے اس غزل کو نہایت فدوہ سرون سے بہ نزاکت ادا کیا کہ سننے والون نے کلیجہ تھام تھام لیا اکثر لوگون پر عالم غشی طاری ہوا بلکہ کل محفل کو پامال کیا ہر ایک کو بے خودی حلال کیا کسی کی زبان پر آہ سرد دل پر درد تھی کسی کے لبون پر بے اختیار واہ واہ کی صدا تھی ہر ایک سردار کی زبان پر اسکی تحسین و آفرین تھی صاحبقران اور شہریار نے بھی اس زہرہ شمایل کی ازحد توصیف کی انعام بے شمار مرحمت فرما

نے رخصت فرمایا دوسرا طائفہ آیا اسطرح کئی طائفے شام تک آئے ناچ گا کر اپنا اپنا رنگ جما کر چلے گئے
اب وہ وقت آیا کہ یکہ تاز فلک اختر صبا سے قبہ مطلائی بارگاہ فلک اشتباہ سے اور رشک سے شعلۂ
غیرت بیناکار کے رشک کھا کر خجالت اٹھا کر طرف ظلمات مغرب کے گیا اور شہسوار میدان جادہ
کاہی نے تخت فلک اطلسی پر جلوہ پس فرمایا ستارون کا باری باری مجرا جمنے لگا چاندنی نکلی رات ہوگئی
بادشاہ اٹھے دربار برخاست فرمایا ہر شخص اپنے اپنے خیمہ کو گیا مخصوص لوگ ساتھ شہنشاہ کے
ایوان خاص مین آئے ضروریات سے فرصت کی آب وطعام سے مہلت کی تھوڑی دیر آسایش کرنے
کے بعد داخل دربار ہوئے جلوس فرمایا خاص وعام کو بزم عشرت مین بار ہوا سب آکر اپنے اپنے
دنگلون کرسیون نیم تختون پر بیٹھے داروغہ ارباب نشاط نے مطربہ کو بلایا رقاصہ نے حاضر ہو کر آداب
شاہی ادا کیا حکم گانے ناچ کا ملا سازندون نے ساز ملایا گت شروع ہوئی بعد گت ناچنے کے اس
زہرہ جمال خورشید تمثال نے یہ غزل عاشقانہ میر تقی میر صاحب کی نہایت خوش الحانی سے شروع کی غزل

اے سب جاہ والو جو آج تاجور ہی — کل اسکو بھولو تم نہ تاج ہی نہ سر ہی — ابکی ہوا ہے گل مین سیر لی ہی نہایت
جو لے چمن پہ سبزہ مژگان چشم تر ہی — اے ہم صفیر بے گل کسکو ہی دماغ نالہ — مدت ہوئی ہماری منقار زیر پر ہی
سب رحم پر اسی کے موقوف ہی کرنا تو — تو اشک مین سرایت نہ آہ مین اثر ہی — صید افگنو ہمارے دل کو جگر کو دیکھو
اک تیر کا ہدف ہی اک تیغ کا سپر ہی — کافی ہی ہر قاتل مخصر بہ خون کے سر ہے — جسکی جگہ بتاؤ اس جا ہی معتبر ہی
ہر دم قدم کو رکھنا ٹک احتیاط سے یان — یہ کارگاہ ساری دوکان شیشہ گر ہی — تیری گلی سے بچ کر کیون کر نکلیے
ہر کوئی جانتا ہی اس راہ مین خطر ہی — دھایا جنون نے اسکو اب نیر خرابی کی — جانا گیا اسی سے دل بھی کسکا گیر ہی

اسکے بعد غزل مذکور کو اس طرح گایا کہ اہل محفل کو وجد آگیا ہر شخص کا یہ حال تھا بلکہ فراموش دین و دنیا تھا
دل مین شکوہ تباں اشک آنکھون سے رواں جب وہ نازنین خاموش ہوئی اہل مجلس کو ہوش
آیا اب رات بھی قریب دوپہر کے ہو نکلی ہی تمام بارگاہ اور لشکر مین بسبب افراط چراغان کے اس قدر
روشنی تھی کہ ذرہ ہاے زمین مثل ستارہ ہاے فلکی کے نظر آتے تھے اور طعنہ زن ہوتے تھے کوسون
سواے چراغان کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا چشم خیرگی کرتی تھی محفل مین یہ رنگ تھا کہ جو مطربہ آتی تھی وہ
اہل بزم کو لبھاتی تھی اسکے گانے سے اہل بزم دنگ تھے انعام بے انتہا مل رہا تھا بادشاہ نے ملاے
سرور مدعا عنایت فرمایا اسنے مجرا کرکے لیا کہ یکایک صحن بارگاہ مین ایک تنق نور کا نظر آیا
برق چکی نرا نور ہوا سب نے پھر کر جو دیکھا تو کیا نظر آیا کہ ایک نازنین مہ جبین مہ تمکین بصد کرشمہ و ناز و ادا
مانند طاؤس طناز محبوبانہ مستوفانہ صحن بارگاہ سے طرف انجمن عشرت کے چلی آتی ہی چال مستانہ
سے دل اہل بزم کے لبھاتی ہی سب حیران جمال ہوے مثل سبزہ پائمال ہوئے یہانتک کہ وہ حور لقا
بصد کرشمہ و ادا داخل انجمن عشرت ہوئی اور مجراگاہ سے آداب شاہی بجالا گئی اور ایک لعل بے بہا
دست حنائی پر رکھ کر نذر شاہی کیا بادشاہ بمجاہ کیوان بارگاہ فریدون حشمت دارا منزلت نے تبسم کر
قبول فرمایا اور حکم بیٹھنے کا دیا خادمون نے کرسی جواہر نگار بچھادی وہ پری بصد عشوہ گری آداب بجالا کر
کرسی زرین پر جلوہ گر ہوئی اور اہل بزم اور انجمن عشرت کو دیکھکر بصد فصاحت یون گویا ہوئی کہ حضور
نوڑی مرے نے آج تک کبھی ایسی عجمت پردہ خفا مین نہین دیکھی کیا خوب بزم عشرت ہی بقول شاعر
عجب بارگہ ہی عجب گیر و دار ہی + تو گوئی کہ یک عرش و کرسی ہزار ہی + مین اکثر صحبت مین بلکہ قریشہ
سلطان اور بلکہ آسمان پری حاضر رہی ہون مگر یہ رنگ اور یہ بزم کبھی نہین دیکھی کیا کیا جوانان

رستم خصال زینت دہ صحبت ہین یہ گفتگو اس طرز بالیت اور تقریر شائستہ سے بیان کی کہ ہر ایک محو ہو گیا
خصوصاً صاحبقران زمان کا تو یہ حال ہوا کہ جس وقت سے اُس حور خصال خورشید جمال کو دیکھا ہے
دل قابو سے جاتا رہا ہے ہر دم لب پر آہ سرد ہے دل مین درد ہے عنان صبر و اختیار ہاتھ سے چھوٹی دل کی
کلی ٹوٹی نظر شوق سے اُسکے حسن عدیم المثال کو دیکھ رہے ہین دل پر جبر سہ رہے ہین سوائے اُسکے اور
کسی طرف نظر نہین کرتے ٹکٹکی بندھی ہوئی ہے ہر دم زبان پر آہ ہے خاموشی سے چاہ ہے ایک ہی ساعت
مین یہ حال ہوا لباس تن پر وبال ہوا بقول شاعر ہاتھ جانے لگا گریبان تک + چاک کے پہنچے پائون
دامان تک + ولولہ کرنے لگا طپیدن ناز + رنگ چہرہ سے کر چلا پرواز + تب نے اک جنون کی سیاہی
اشک نے رنگ خون کا پیدا + شوق اس درجہ بڑھا رنگ طبیعت دگرگون ہو گیا اضطراب دل نے
ستایا کلیجہ منہ کو آیا ناچ رنگ کا جلسہ پھر ہونے لگا لاکھ لاکھ ناچنے والون نے اپنا کمال دکھایا اور دگرگون
نے بھی پسند فرمایا مگر اُس پری کے خیال مین کچھ نہ آیا منہ بنایا بادشاہ نے اُسکے باعث کانتگی ہو گھنگرو کو
قریب بلایا اور مسکرا کر اپنی زبان فیض ترجمان سے یون ارشاد فرمایا کہ تمہارا کیا نام ہے سکونت کہان مقام
ہے بقول شاعر۔ اگر شاہی نشان از آدمی نام است + وگر ماہی ترا منزل کدام است + اور اس بزم طرب مین
باین شوق آکر دل گرفتہ ہو گئین اسکا کیا سبب ہے بھلا نہایت عجب ہے یہ سنکر استاد دست بستہ عرض کیا
کہ یہ کنیز پردہ قاف مین سروریہ کے نام سے مشہور ہے اور رہنے والی پردہ چہارم قاف کی ہے مطلب
یہ دار السرور ہے اکثر اوقات براے سیر صحرا باغ و دریا کو پردہ دنیا پر آتی ہون دل منتظر کو اپنے بلاتی
ہون آج بھی حسب معمول قدیم طرف پردہ دنیا کے نکل آئی آواز نغمہ ساز کی سنکر دل کو کل نہ آئی دوڑی
حضور مین آنے کی جرات کی خواہش دل کی اطاعت کی واقعی بقول مشہور مثل کے دور کے ڈھول سہانے
ہوتے ہین عجب دلکش نغمہ کی صدا تھی جو مجھے فرصت نیض درجت مین سنتے لائی دل مین آیا کہ چل کر گانا
ان زہرہ خصالون کا سنیے کل مراد بخش عیش سے بچے اب جو آکر دیکھا تو زینت بزم اور اہل مجلس کو
اپنے خیال سے بہتر پایا بہت عمدہ مجلس نظر آیا خواہ مخواہ فیروز بخت نیک اساس حق شناس اہل بزم کے
پاس یہ دیکھکر قلب کو سرور ہوا دہ سمان دیکھا کہ جو پیر فلک نے بھی باین کہنہ سالی نہ دیکھا ہوگا دل باغ باغ
ہوا رنج و غم سے فراغ ہوا خسنشاہ فیروز بخت نے پوچھا کہ تمہین بھی کچھ گانے مین دخل ہے عرض
کیا لونڈی کی کیا اصل ہے رونا گانا کسکو نہین آتا بقولیکہ ع شرط سلیقہ ہے ہر ایک امر مین ۔ زمانہ گذرا کبھی گاتی
تھی دل کو تنہائی مین بہلاتی تھی اب بالکل ترک کر دیا ہے نہ اسکا شغل ہے نہ چرچا ہے مین کیا جانون بھلا انکے
سامنے مین گا سکتی ہون زبان ہلا سکتی ہون یہ سرکاری گائینگے اور گوے ہین راگ رنگ انکے حصے مین
ہے یہ دل آویز نغمہ سنکر صاحبقران نے فرمایا کہ تمکو لازم کہ ہماری خاطر کر دکھ سناؤ بہت دنون سے
گانا پریزادون کا نہین سنا ہے خیر آج تمہارے ہی سبب سے سن لینگے اور جو کچھ سمجھ مین آئیگا داد دینگے
تمہاری ذات سے اس وقت ہماری محفل کا رنگ دوبالا ہو جاویگا دلچسپی کا پیدا ہو جاویگا
کیونکہ اکثر سردار اس صحبت مین ایسے موجود ہین کہ کبھی آج تک انھون نے پریزادون کا گانا نہین
سنا ہے ان سب کو اشتیاق حد سے سوا ہے وہ سب بھی سن لینگے تمکو دعا مین دینگے اور کیا یاد کرینگے
کہ کسی صحبت مین ہمنے پریون کا گانا سنا تھا اب آپکو لازم ہے کہ ان لوگون کے حال پر عنایت فرماے اور کوئی
چیز اپنی زبان مبارک سے گاے اور وہ ایسی چیز ہو کہ ان سبھون کے دلون کی لبھانے والی ہو تاکہ ان
سب کو یاد رہے کہ ہمنے کسی جلسہ مین پریزادون کا نغمہ سنا تھا ایسا بھی ایک جلسہ ہوا تھا

صاحبقران سے آنکھ ملا کر یا ناز دلکش جواب دیا اور سر جھکا کر یہ کہا کہ مرضی مولا از ہمہ اولیٰ مجھ ناچیز حقیر کو ارشاد حضور سے عذر کیا ہی اور سب سردار ہی صاحبقران کے دیکھا کیے جرأت کر سکے مصر ہوے اُس پری کے اخلاق و خوش بیانی کے مقر ہوے آخر کو اشارہ پا کر ساز ندون کو بلایا حسب خواہش اُسکے اُنون نے ساز ملایا اہل بزم کو بعد انداز معشوقانہ بہزار کرشمہ و ناز محبوبانہ اپنی طرف کل محفل کو متوجہ کر کے یہ غزل بعد نازیشود گانا شروع کی کہ ہر کس دناکس بر خودی مجھائی

غزل

کیا جاے شہر سے نکلے ہی کہان ہو — کہتا تھا کہ رہیگا سینہ مین دل کے مانند
تھر سے توڑ ڈالون آئینہ کو ابھی مین — گر دی خوبصورت تیرا نہ درمیان ہو
خاک چھی کے اوپر برگ خزان جہان ہو — ہم رہنوردان کے منزل رسان عدم اب
از خویش رفتہ دم رہتے ہو ہر کس مین — کہتے ہین لوگ کہ اسوقت تم کہان ہو

اے خرخ مت حریف اندوہ بیکسان ہو
اے اشک شوق اکدم خسار پر روان ہو
یہ جان لے کہ ہر اک دارہ دست بول
یا ہو صابر بس کی یا گرد کاروان ہو
اور ایسی ایسی تامین لگا مین کہ

اہل بزم کو محو کر دیا ہر شخص جو سننے لگا نازک حالت ہوئی خش کی نوبت ہوئی کوئی روتا تھا کوئی حسن دلفریب اور صدے دل شکیب ربی کہو تا تھا کسی کو سکتا تھا کوئی حیرت سے منہ آسکا تکتا تھا کسی کے ہاتھ پانون سرد تھے کسی کا منہ زرد تھا کوئی دل دکھا عاشق مزاج سراپا درد تھا کوئی اشعار عاشقانہ پڑھنے لگا کوئی حد صبر و تحمل سے بڑھنے لگا صاحبقران زبان سے حد کا ضبط کیا خود داری سے کام لیا یہ حالت دیکھکر وہ پری چپ ہو رہی کیونکہ تمام محفل نشل تصویر تھی دیر تک تمان ہند عمارہا خاموشی ہر پیرہن زبان رہا تن بدن کا کسی کو ہوش نہ تھا کون تھا جو خاموش نہ تھا بعد کچھ دیر کے ہوش بجا ہوے وحدت سے دماغ آشنا ہوے چاردن طرف سے صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی ہر ایک کے دل مین اُس پریوش کی محبت دو چند ہوئی ہر جا طرف سے واہ واہ کی صدا آنے لگی عاشقون کے دل دکھانے لگی شہنشاہ ذیجاہ اور صاحبقران دوران نے خلعت بیش بہا عطا فرمایا اور حسب مرتبہا اپنے انعام دیا دوسری غزل کی پھر ہالیان محفل سے اُس پری نازدلبری سے فرمایش کی اور کہا کہ برلے خدا ایک اور غزل اپنی زبان سے ہم مشتاقون کو سنایئے سرور پری نے بعد معذرت بسر و چشم ارشاد شہنشاہ عالی وقار مجبور زیادہ یہ غزل پھر گائی اور محفل کو اپنے رنگ پر لائی

غزل

آئینہ ہے تمنا مجھ جان کا نقصان ہی — دیکھو دھوئی دل سے ہین دل ہمکو دو
کھا لیا کھاتے تو زہر اسپہ ہوا اسپہ نہ سر — تو ہین افسوس ہی وہ بھی پشیمان ہی
رستے ہوے خیری ہی تو ارمان ہی — آنسے کہا وصل کو سمجھے خطا ہو گی
ہمکو سنج و تعب و غم و بیکسی — سیکڑون ہین تفتین ایک میری جان ہی
دل مرا کیا مال ہی جان بھی قربان ہی — واعظ گمرہ کردہ راہ کتاب ہی کر ترک عشق
دل نہ تو اُس سے لگا سایہ سے پرہیز کر — عشق ہی بد اک بلا تیرا لدھر دھیان ہی
مصحف رخ تو مرا دین ہی ایمان ہی — شیخ عجب شان سے آتا ہی بیجانہ مین
ہر بھی دل کی مرے ہنسکے وہ یون لے مین — آرسے ہین منہ پر دھوین زلف پریشان ہی
کوئی گھڑی کا شرر دہر مین مہمان ہی — وہ حور وش یہ غزل ایسی گائی کہ تمام اہل محبت پر بے حالی چھائی

دیکھو نہ کر عاشقی تو ابھی انسان ہی
جسنے کبھی کی ہمین جان نہ پہچان ہی
آپ مجھے دیکھ لین دیکھ لون مین آپکو
کوئی یہ کہتا نہین جاپنے دو انسان ہی
وہ غرض بوسہ دل مانگے تو مین یہ کہون
آدمی کا آدمی دیکھ تو شیطان ہی
قدمون کا تیری قسم کو بھی سمجھتا ہون کفر
سر پہ لیتے ہوے بادل کا تھا ان ہی
ایک نظر دور سے دیکھ کے ہو لو دواع

اور جو عاشق مزاج سنے الٹا یہ حال ہو کہ دل مضطر کا سنبھلنا محال ہو آنکھون سے آنسو جاری ہوے جان سے عاری ہوے آہ و زاری کیا بے قراری ہوے اپنے معشوقون کی یاد مین دل الصدا سبھون نے سنے اختیار اشک بہانے لگے منہ پر آہ سرد جاری کی گریبان پھاڑ ڈالنے کی تیاری

پیاری کی اور صاحبقران دوران کی تو یہ حالت ہوئی تب سے اہل نظر کو عبرت ہوئی جزو ہو گئے گویا کہ مر گئے
اسی حالت مین یہ شعر زبان پر جاری فرمایا اُس پری کو سنایا شعر ترس کھا شستگار دل خون ہوا
بلس اب برہم فرماہین مجنون ہوا طبیعت کے یہ رنگات ہوئی بالکل غیر حالت ہوئی ناچ رنگ برا
معلوم ہونے لگا جی گھبرانے لگا کسلمندی چھا گئی کا نا موقوف کیا کچھ دیر تک ایک سناٹا رہا جب یہ
حال اہل مجلس کا اُس سجدہ گر سراپا ہنر نے دیکھا اور صاحبقران زبان کو خوب سا رجھا لیا کمیت ناز
کو دوسری طرف معطوف کیا صاحبقران زبان کو اپنی طرف معروف کیا ہوش و حواس سب کے
درست ہوئے سب چاق و چست ہوئے شہریار کی طرف دیکھکر اُسنے عرض کیا کہ لونڈی رخصت
ہوتی ہی طالب مہلت ہوتی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ آپ کل صبح کو ہم سب پر کرم فرمایئے صاحبقران نے فرمایا
کہ اب آپ ہماری مہمان ہین ہم آپ کے میزبان ہین کچھ عذر نہ کیجیے ہمکو رنج نہ دیجیے پری نے عرض کیا
لونڈی کو کچھ عذر نہ تھا لیکن بسبب تکلیف راہ کے طبیعت کسلمند ہی اب آپ مجھکو رخصت کرین جانے کی
اجازت دین لیکن جب صاحبقران نے نبت اُس پری کو مجیہ کیا تو اُس خورشید ماہ طلعت نے منظور کیا
صاحبقران نے فرمایا کہ تم جاکر اُس خیمہ مین بیٹھو تھوڑی دیر آرام کرو تاکہ تکلیف راہ جاتے دل تمہارا
چین پائے کیونکہ ہم کچھ تمسے حالات مخالف سنے پوچھن گے کہ رنگ دہان کا دریافت کرین گے
یہ سنکر وہ سراپا ناز عرض پرداز ہوئی کہ خدا حضور کو دائم رکھے تا قیامت قائم رکھے لونڈی جاتی ہی دو گھڑی
مین واپس آتی ہی صاحبقران نے کہا تمھارے جانے کی کوئی ضرورت نہین بیان کی کوئی حاجت نہین
یہ کہکر اُٹھی اور اُس خیمہ زنگار کو ن مین جو بحکم صاحبقران زبان برق ثانی نے استادہ کیا تھا اور
آسے شبہ آلات سے آراستہ کیا تھا روانہ ہوئی بیان سحر ناج شروع ہوا ہر شخص کا دل اُدھر رجوع ہوا
ایک نازنین سراپا ناز آئی اور یہ غزل نہایت ناز سے گانا شروع کی غزل

دل لیکے وہ ستمگر خوبان ہوا ہی جان کا — کیا کہنا واہ برق ابر بہار تیرا — سلام نہ لو ہم غصہ اس عشق کے زبان کا
ہنگام نزع آنکو حیرت سے دیکھتا ہون — تاب سخن نہین ہی بہ حال ہی زبان کا — نکلا بھی اشک نہ چھوڑا اہل کے آشیان کا
منہ پھرنے مرنے جینے دیکھا یہ گلستان کا — اس چشمہ سے کوئی اتنا ذرا تو پوچھے — بیتاب اسیر ہوکر صیاد کے گھر آئے
حسرت بھری نظر کا ہی نزع ملن شارہ — اللہ ہی نگہبان ہوا ہندہ روستان کا — عاشق کو قتل کرنا یہ رسم ہی کہان کا
زخم جگر کا اچھے کیونکر رہیگا تانکا — اسیر چھوٹنے کی قید قفس سے کب ہی — نزہت کی شب مین گر جی نہی کرو نکالنا
روضہ شاہ دین کے سونحون جوانی سرمہ بنا دان ہلکر اس خاک آستان کا — تو ہی بتا دے مجھ حال گلستان کا

مگر اب کب صاحبقران کا جی
لگتا ہی دل کا ہے کو بہلتا ہی صحبت سے نفرت ہوئی جی کو وحشت ہوئی گھبراکر دنگل سے آئے اور بادشاہ کے
حضور مین آئے اور اس طرح عرض پیرا ہوئے کہ اس وقت خود بخود طبیعت غلام کی بہت ہی کچھ نادرست
ہی جی بے حال ہی دنگل پر بیٹھنا محال ہی اگر اجازت ہو تو غلام ایک دم کے لیے خیمہ کو جاکے
طبیعت اپنی بہلائے تاکہ درد سر وغیرہ رفع ہو یہ شکایت رفع ہو یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا یہ سخن
زبان پر آیا حکم ہوا کہ صحبت برخاست کی جاے ہر سردار بھی راحت و آرام پائے کیونکہ بغیر آپکے میرا بھی جی نہ لگیگا
رنگ صحبت نہ جمیگا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ صحبت برخاست نہ فرمائین مین ایک دم مین حاضر ہوتا ہون
بادشاہ نے حکم جانے کا دیا صاحبقران نے مجرا ادا کیا اور برق ثانی کو ہمراہ لیکر اپنے خیمہ مین تشریف لائے
مگر حالت یہ ہی کہ دل بیقرار ہی لبون پر جان زار ہی اشک مژگان مین دل حیران ہی ہر دم یہ شعر زبان پر ہی
محبت سے دل آشنا ہو گیا + مرا درد اب لادوا ہو گیا + بعد ایک دو گھڑی کے برق ثانی کو [illegible]

اشارہ سے بلایا اور اُس سے یہ ارشاد فرمایا کہ تم اُس حور وش کے خیمہ مین جاؤ اُسکو یہ میرا پیغام لیجاؤ کہ آپ کو بدیع الملک نے بلایا ہی کہ ایک دم کے لیے میرے خیمہ مین آ جیے اپنا جی بہلا جیے کیونکہ مجھکو تم سے کچھ حالات قاف کے دریافت کرنا ہین یہ سُنکر برق ثانی ذرا اُدھر روانہ ہوا اور اُس پری کے خیمہ مین گیا اور بدیع الملک والا شان کا پیغام دیا اُسنے نہ ناکر ناک بھون چڑھا کر جواب دیا کہ اُس کے خیمہ مین نہ جانی ہون نہ کسی کو جانے دی ہون اگر صاحبقران کو حال قاف کا دریافت کرنا تھا تو وہ یہان کیون نہ دریافت کیا یہان کیون پیغام بھیجا اب جب مین کل دربار مین رخصت ہونے کے لیے آؤن قاف جانے کی اجازت کے لیے حاضر ہون تو مجھسے وہان دریافت کرین جو کچھ مین سکون وہ بگوش دل سنین یہ سنکر برق ثانی واپس آیا جو کچھ اُس پری نے کہا تھا بیان کیا صاحبقران نے بڑی دیر تک سکوت کیا اور بعد لمحہ کے برق ثانی کی طرف دیکھکر کہا کہ اے برق ثانی کسی طور سے تم اُس غزال زبان آفت جان کو بھاؤ یہان تک لاؤ کیونکہ میرا دل اُسکی جدائی مین بیقرار ہی زیادہ اضطرار ہی لو مین ایک رقعہ شوقیہ تحریر کرتا ہون تمکو دیتا ہون یہ فرما کر قلمدان طلب کیا اور ایک رقعہ شوقیہ لکھا یہ رقعہ اے سرو بوستان محبوبی و اے بلبل گلستان خوبی یارجانی محبوب جادو ادائی نونہال گلشن عشرت قمری باغ الفت تھوڑی دیر کے واسطے اس بیخانہ کو منور فرماؤ رحم کھا کر تشریف لاؤ چند ضروری باتین ہین ہرگز نہ سن جاؤ کوئی مال خاطر اقدس پر نہ لاؤ کیونکہ بغیر تمہارے جی اُداس ہی ہجوم یاس ہی یہ رقعہ لکھا لفافہ بند کیا اور برق ثانی کو دیا اور زبانی بھی کہدیا کہ جہانتک ہو سکے اور سمجھے بن پڑے وہان تک اُسکو سمجھانا راہ پر لانا یہ سنکر برق نوحہ اُدھر روانہ ہوا ایوان درد دل کا بہانہ ہوا ٹھہرا اور عالی منزلت والا مرتبت سری نرلبٹ رہا وحشت نے گھیر لیا سو سو طرح کے خیال آنے لگے بیحال ہوئے جاتے تھے اُدھر برق ثانی اُس حور وش کے خیمہ مین آیا بدیع الملک کا رقعہ دیا اُس نازنین نے بہ ناز و ادا لیا اور کھولکر پڑھا جبکہ تمام دکمال پڑھ چکی تو برق کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ جزب القلوب صاحبقران نے بیمار عشق پیدا کیا کہ جسکو دیکھا عاشق ہوتے ہین کوئی زن بازاری ہون یا جان سے عاری ہون کہ جسنے بھاگے اور دور سول لون یہ جو سون یہ تو وہ مثل ہوئی ماں نہ جان مین تیرا مہمان اول صاحبقران کو یہ دریافت کرنا ضرور تھا کہ یہ کس قسم کی عورت ہی کیا صاحب عصمت ہی پھر رقعہ شوقیہ لکھا ہوتا اور بھیجا ہوتا اُنکو تو یہ امر نازیبا ہی اور ون کے نزدیک کب اچھا ہی وہ تو صاحبقران عالی مین ہر شخص کے دانی ہین یہ کہنا خلاف ادب ہی کہ یہ اُنکی بدنامی کا سبب ہی مین تو اُنکی خادمہ ہون جسطرح وہ کہین مین کرون مگر اگر کوئی غیر عورت ہوتی تو وقت کی فوت ہوتی یہ امر بالکل ناسزاوار ہی اُنکا اصرار بیکار ہی یہ کہکر رقعہ سے اٹھایا اور برق ثانی کے حوالہ کیا اور کہا کہ آگے لگے ایسی گھڑی کو کہ مین جس وقت اپنے گھر سے سیر کو چلی تھی فلک نے یہ رنگ دکھایا کہ غصہ سے کلیجہ منہ کو آیا برق نے جب ایسی تقریر سنی توجہ اُٹھکر عرض کیا کہ آپ اتنا غصہ نہ کرین میری طرف دیکھین جانے دہ چلنے کا تو آپ کو اختیار ہی بندہ اسمین مجبور و ناچار ہی یہ سُنکر اُسنے کہا کہ جو زبان مین آئے فرمائیے جو کچھ جی مین آئے وہ سنائیے یہ سنکر برق نے عرض کیا کہ میری کیا مجال ہی یہ سراسر آپ کا خیال ہی کہ مین آپ کی خدمت مین گستاخی کرون کچھ صاحب ادب سے بڑھکر کہون آپ بیشک مالک ہین راہ عشق کی سالک ہین مگر میری اتنی عرض ہی کہ اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو تھوڑی دیر کے لیے خدمت مین صاحبقران دوران کے چلیے جو کچھ وہ فرمائین وہ سنیے اسمین کوئی قباحت نہین وہ کوئی غیر صحبت نہین کہ جس آپ بدنام ہون دشمن شاد و کام ہون یہ شخص وہ ہی جسکا پاس

صاحبقران ثانی کرتے تھے اپنے سپاہ مین جگہ دیتے تھے اسکے برابر کوئی شخص لشکر فیروزی اثر مین نہین
ہی جری ہی بیغرض ہی صفت شکن ہی اسی کے دم سے یہ لشکر قائم ہی اقبال اسکا دائم ہی یہ صاحبقران
ثانی خانہ کعبہ تشریف لے گئے انکو لقب صاحبقرانی دے گئے اسکے سبب سے یہ دن تعجب ہوا
خوش ہر حبیب ہوا کہ اسقدر فوج دسپاہ ہی کرنہ جنکی کچھ تھاہ ہی اسلیے کہ صاحبقران ثانی تو قتل کفار سے
دست بردار ہوکے خانہ کعبہ تشریف لے گئے دنیا کے کافرون سے منہ موڑا اور انکو اپنے مقام پر چھوڑا
اگر یہ نوبوان قتل کفار پر کمر نہ باندھتا اور عزیزون کے خون ناحق کا عوض نہ لیتا تو اسلام کا نام باقی نہ رہتا
یہ رونق آنکے قدم سے ہی یہ سب زینت انکے دم سے ہی جسکو چاہے غنی کردین جسکو چاہے ملک و دین
ہزارون اسکی الفت کا دم بھرتے ہین جان و دل سے مرتے ہین مگر یہ اسکی طرف آنکھ اٹھا کر نہین دیکھتا
بات تک نہین سنتا ہے تعجب اسکے کہ یہ جس سے الفت کرے خود اسکی نسبت کرے یہ شکر اسکی
پری نے جواب دیا کہ یہان کسکو خواہش ہی یہ تو تمہارا کاہش ہی آپ بڑے چرب زبان معلوم ہوتے ہین یہ
کہنا آپکا لایعنی ہی سراسر بے معنی ہی یہان کون آنکا طلبگار ہی مجھکو تو خود اس بات سے صاف انکار ہی وہ
بڑے بے شعور ہین جو ایسے مغرور شخص سے امید الفت کی رکھین جب دوبارہ برق نے یہ تقریر سنی تو سوچا
کہ تیری بات کسی طرح پیش نہ جائیگی یہ یونہی صاحبقران کو جلائیگی دہان ہر گز نجاسی بدیع الممالک کو
انتظار ہوگا آنکا جی نہایت بیقرار ہوگا اب اور کوئی بات کرنا چاہیے اسکو کسی طرح اپنے دام مین لانا چاہیے
کہ جس سے یہ خورد شش رام ہو اور اپنا کام ہو یہ اپنے دل مین خیال کرکے دست بستہ اس پری کے
قدمون پر گر پڑا اور نہایت مایوس ہوکر یہ کلمہ زبان پر لایا کہ اگر آپ میرے ہمراہ تشریف نہ لیجیے گا تو
صاحبقران زمان کو اس سے زیادہ انتہا کا صدمہ ہوگا اور مورد عتاب بندہ ہوگا کیا عجب ہی کہ وہ آپکی تلاش
آوارہ و سرگردان ہوکر نکل جائین پھر لشکر مین نہ آئین وہان تشریف لے جانے مین کیا آپ کا نقصان ہی میرا
کیا زیان ہی آپ کی بدولت ایک شخص کی جان بچتی ہی جب آس خورد ش پری نے دیکھا کہ اب
جادو اثر کر گیا تو کہا کہ خیر مین چلتی ہون یہ کہکر سیری پر سے اٹھی اور یہ خبر صاحبقران ثانی کی طرف روانہ
ہوئی یہان صاحبقران کا یہ حال ہی ہر دم برق کا خیال ہی کہ کیا واقعہ ہوا جو برق ثانی ابتک نہین آیا کہ
اتنے مین خدمتگار نے بڑھ کر عرض کیا کہ برق آپہونچا صاحبقران یہ سنکر دل مین شاد ہوئے قید غم سے آزاد
ہوئے کہ اتنے مین برق مع سرور پری کے جسے مین آیا صاحبقران کو جاگتا پایا جون ہی نظر
صاحبقران کی اسپر پڑی دل سے بیساختہ یہ بیت پڑھی شعر ازآمدنت اگر خبر داشتے ✦ در رہ گل یاسمن کاشتے
اس شعر کے پڑھنے کے بعد اور ایک مصرعہ صاحبقران زمان نے اتنور زبان پر لاکے مصرعہ بنایا کہ ترا سنگ
در کنار کشم ✦ یہ فرما کر بے ساختہ اٹھ کھڑے ہوئے اور اسکی طرف بڑھے کہ اتنے مین وہ خود قریب
آئی اور یہ شعر زبان پر لائی شعر دیکھ نہ کر عاشقی تو ابھی انجان ہی ✦ اتنی اسے نا سمجھ جان کا نقصان ہی ✦
صاحبقران نے دوڑ کر اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور اسنے برابر مسند جواہر نگار پر بٹھایا اور یہ شعر زبان سے
ارشاد فرمایا شعر گر بر سر و چشم من نشینی ✦ نازت بکشم کہ نازنینی ✦ یہ شعر پڑھ کے فرمایا کہ آپنے بہت
دیر لگائی یہان یہ کہکر جان نثار آئی خوب عاشق کو تڑپایا شیدا کو رلوایا اسنے مسکرا کر جواب دیا
کہ مجھکو آنے مین کیا عذر مجھا جس وقت آپنے طلب کیا فوراً حاضر ہوئی اب صاحبقران زمان کا مارے
خوشی کے یہ حال ہی کہ جامے مین اپنے پھولے نہین سماتے ہین ہر دم اسکی طرف دیکھ دیکھ کر مسکراتے ہین
کبھی یہ شعر فرماتے ہین ✦ عشق پری مین حال ہر اہی چنین گیا آرام گیا و طاقت و ہوش گیا تمام رفت

کبھی یہ کہنے لگے شعر جب دلکش ہو پر دیکھو + آرزو ہی کہ تم اوسپر دیکھو جب یہ اشعار عشق آمیز دردانگیز اس
آفت جان قتال زمان نے سنے تو صاحبقران سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ مین یہ نہین سمجھتی کہ یہ آپ کیا
فرماتے ہین کیون خیال دل مین لاتے ہین اس سے باز آیئے بقول اس بیت کے شعر ہی تازہ کار و
تازہ فنون + ہر گھڑی اسکی اک نئی ہی چال + آپ کو یہ کب زیبا ہی یہ بالکل نارواہی جبکہ صاحبقران نے
یہ سنا تو یہ فرمایا کہ آپکو کیون اسقدر انکار ہی اسمین کیا اصرار ہی مین تمکو اپنی حرم محترم بناؤنگا - تمھاری
عزت بڑھاؤنگا یہ سنکر وہ برمزہ ہوئی طبیعت برخاست ہوئی ارادہ اٹھنے کا کیا صاحبقران
سے ہاتھ تھام لیا اور پھر مسند پر بٹھا دیا اور فرمایا کہ دو مین باتین اور سن لو پھر جانا اپنے عاشق دشیدا کو
ترڑپانا صاحبقران کی اس حرکت سے وہ اور برخاستہ خاطر ہوئی اور بدمزاج ہو کر کہنے لگی کہ یہ آپ کو
کیا ہوا ہی اور یہ امر آپ کے لیے بہت نازیبا ہی آپ کی شان کے بالکل خلاف ہی ایک زن غیر سے
اس طرح کی خواہش کرین اور یہ بھی نہ دریافت فرماین کہ آیا وہ صاحب شوہر ہی یا نہین بھلا یہ کس ملت
و مذہب مین روا ہی بلا دریافت ایسا ارادہ کب زیبا ہی آپ ہمین بہت بدنام ہونگے اور ہر ایک کی زبان
پر یہ کلام ہوگا کہ صاحبقران زمان کو یہ زیبا نہ تھا کہ ایک زن غیر سے ایسی خواہش کرین اور اس
امر مین کاہش کرین صاحبقران بہت خفہ ہوئے اور سر جھکا کر یہ سخن زبان پر لائے کہ تمھارے نہ شوہر
ہونے پر تمھاری آزادی دلیل ہی یہ سب عیش و تمتع ہی یہ کہکر برق کی طرف خطاب فرمایا کہ افسوس
ہی اگر خضران بن عمرو اس وقت ہوتا تو وہ اس بت کو رام کرتا و نخواہ کام کرتا یہ سنکر برق بولی اور یہ
بات زبان پر لائی کہ حضور کے نثار و فدائی پیشہ مین کٹنا پن کرتے ہین زوجہ ہیسہ مین خیر مجکو اپنے کام سے
کام ہی آپکا یہ خیال خام ہی صاحبقران نے برق کی طرف اشارہ کیا کہ تمھین سمجھاؤ اور اس شعلہ روا تش
مزاج کو راہ پر لاؤ برق یہ اشارہ پاتے ہی اس آتش خو سے یون عرض پیرا ہوا کہ آپ کو اس قدر بے اعتنائی
روا نہین ہی اس قدر اس شہریار پر ستم کرنا زیبا نہین اسکی تو قیر فرمایئے آپ کا جمال کدھر ہی اگر آپ پری ہین
تو وہ رشک سلیمان ہین پھر جنس جنسی ہین آج سے آپ بھی صاحبقران کی حرم محترم مین داخل ہو گئی
آسمان پری کے مقابل ہو گئی سب آپ کی عزت کرینگے لوگ منزلت سے نام لینگے بڑا رتبہ آپ کو
ملیگا ہر ایک ادنی و اعلی یہان سے قاف تک عزت کریگا یہ سنکر جواب دیا بس بس آپ
سفارش کر چکے اپنی زبان بند کیجیے دہن مین قفل لگا لیجیے اس قدر آپکی چرب زبانی اچھی نہین ہی کتنا پن
کر چکے خیر خواہی کا دم بھر چکے یہ باتین آپ کسی زن بازاری سے جا کر کیجے مجھکو یہ فقرے زد نہ کیجے جوان
باتون مین آپ کے آکر رانی ہو جاؤن سب اپنی عزت گنواؤن تب بڑی عزت پاؤن یہ سنکر صاحبقران
زمان نے فرمایا یہ سخن زبان پر آیا بموجب شعر واے بیدردی مرے قاتل کو رحم آتا نہین + کوئی
میرے دل کی حالت اسکو سمجھاتا نہین + اس طرح اغماض ہر بان بھی نہی جان پر + ستمگر پر بھی
تجھے ظالم ترس آتا نہین + ہماری قسمت مین وطن آوارہ اور عزیزون سے کنارہ کرنا لکھا تھا ہمسے انکی
جدائی مین صبر نہوگا دل پر صبر ہوگا خیر ہم کسی طرف کو دشت آوارہ ہینگے اور مثل مجنون کے جنگل کو آباد
کر چکے اور وہان بیٹھ کر فریاد کرینگے یہ سنکر برق نے عرض کیا کہ خدا وہ دن نہ لائے یہ روز بد نہ دکھائے
یہ کیون استعداد جناب ہوتے ہین خان صبر و تحمل کو دست اختیار سے کھوتے ہین صاحبقران نے
فرمایا پھر مین کیا کرون اور کونسا رستہ دل مضطر کو بہلاؤن یہ تو مجکو مورد ملال کرتی ہین دیدہ و دانستہ کند
چھری سے حلال کرتی ہین اب زندگی کا کچھ مزا نہی ایسے جینے سے مرنا بھلا ہی شعر آنکہ سفید دل ہے بھلا انتظار مین

کیا کچھ نہ تسے دیکھ چلے ہجر یار مین ✦ یہ کلام حسرت آمیز صاحبقران زمان نے تمام فرمایا کہ اس سنگدل سے کے بھی آنسو بھر آئے برق کے بھی آنسو جاری ہوے اور صاحبقران کی حالت تغیر ہوگئی وہ پری بھی دکھانے کو دلگیر ہوگئی جب یہ رنگ آسنے دیکھا اور صاحبقران کو بہت بیتاب پایا تو دست بستہ عرض کیا کہ آپ کیون اسقدر پریشان ہوتے ہین تمنوا تشکون سے دھوتے ہین مین تو آپ کی ایک ادنی کنیز ہون ایک خادمہ ناچیز ہون اسقدر رنج وملال نہ فرمایے میری بات خیال مین لایے یہ خیال دل سے دور کیجیے قلب مسرور کیجیے بھلا کوئی عقلمند اتنے سے امر مین یہ خیال کرتا ہے کہ دنیا کو ترک کردون گوشہ نشین ہون ایسے خیالات و ہیات سے ہاتھ اٹھایے یہ کہکر مسکرا دیا اور صاحبقران کی طرف سے منہ پھیر لیا اور کہا کہ آپ کی ان باتون نے مجھکو بھی یقین کردیا سچ ہے دلپر کسیکا اختیار نہین ہے اس معاملہ مین بے اختیار مین محبت سے سب مجبور و ناچار ہین مردون کی مکاری ظاہر ہوئی عورتون کے لیے زہر ہوئی یہ تقریر دلپذیر سنکر صاحبقران کے جان مین جان آئی دل نے کچھ تسکین پائی دور رنج وملال ہوگیا چہرہ فرط خوشی سے لال ہوگیا بے اختیار ارشاد فرمایا یکبت زبان پر آئی مرتا تھا جان بچائی مہربانی فرمائی تن بیجان مین جان تازہ آئی برق نے عرض کیا حضور محبت بے تمکنت ہے اگر اجازت ملے تشنگان شراب ناب کی حاضر ہون دور ملال خاطر ہون نرم شراب گرم ہو دل کو سرور ہو باہمی حجاب دور ہو یہ جو اسنے کہا صاحبقران نے اجازت دی تشنگان سرور ہوش ربائی اور تمامین کباب بامزا لائی عمدہ بہت جلد حاضر کین برق نے اشارے سے کہا حضور بسم اللہ صاحبقران نے جام اور صراحی اٹھا کر بے اندیشہ انجام شراب ناب سے جام مملو کرکے اس پری کی طرف بڑھایا اسنے وہ جام ہاتھ سے صاحبقران کے لیکر یہ شعر پڑھا گر یار مرا بلاے تو پھر کیون نہ پیجیے مے زاہد نہین مین شیخ نہین کہ دل نہین ✦ یہ شعر پڑھ کر جام فرحت انجام پی گئی اسنے ہاتھ سے دوسرا جام بھر کر صاحبقران نے سامنے پیش کیا یہ رنگ دیکھ کر برق تو ایک گوشہ مین ہٹ گیا جب یہان بالکل تخلیہ ہوگیا تو صاحبقران نے نشہ مئی ترنگ مین دست گستاخ بڑھایا خواہش دل کو جتایا یہ رنگ دیکھ کر وہ پری مسند کے ایک کونے پر ہٹ گئی یہ دیکھ کر صاحبقران بیتابانہ اسکی طرف بڑھے وہ پری دوڑ کر صاحبقران کے قدمون پر گر پڑی صاحبقران نے اسکا سر قدم پر سے اٹھا کر چاہا کہ شگانگ سینے سے اپنے اسے لپٹائین گلے لگائین اسنے عرض کیا حضور نے اتنک غلام کو نہ بچایا تو اگر اسی طرح خانہ زادون کو دل سے بھلا دینگے تو ہم لوگون کا ٹھکانا ہوگا جان نثار خضران بن عمرو آپ کا عیار ہے یہ تقریر دلپذیر سنکر صاحبقران نے اسکو گلے سے لگایا اور یہ فرمایا کہ تم مجھکو اپنی اصل صورت دکھاؤ تو مجھکو یقین آئے یہ سنکر خضران بن عمرو نے اپنی صورت بدلی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا خضران بن عمرو کو اپنے سامنے پایا یہ رنگ دیکھکر صاحبقران بہت خجل ہوے اور معترف اسکے کمال کے بدل ہوے اور خضران کی طرف دیکھکر ارشاد کیا کہ کیا خوب عیاری کی اجی مکاری کی پہلے ہمین کو دھوکا دیا آج ثابت ہوگیا کہ تم فرزند رشید شاہ عیاران عیار کے ہو واہ واہ کیا کہنا تمکو تو ہمارے ساتھ ایسا نہ چاہیے تھا خضران بن عمر عرض پیرا ہوا کہ اگر مین ایسی عیاری نکرتا تو پھر لطف ہی کیا تھا اور کیونکر آپ میری قدر کرتے محبت کا دم بھرنے اس لطیفے سے صاف اس امر کا اظہار ہے کہ غلام بھی مثل اپنے باپ دادا کے عیار ہے برق کو آواز دی کہ میدان برق فوراً ادھر آؤ اور اپنے صاحبقران کی حالت دیکھ جاؤ یہ آواز سنتے ہی برق فوراً دوڑ کر آیا یہان آکر یہ رنگ پایا کہ نہ وہ نازنین ہے صرف صاحبقران خضران بن عمرو سے باتین کر رہے ہین امید دیکھکر اسکو حیرت ہوئی سکتے کی نوبت ہوئی صاحبقران نے خضران کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ برق

تونے انکو بچایا یہ کون صاحب ہین یہ وہی بزرگ ہین جنہون نے ہمکو بچپن مین سکھایا تھا یہ عیاری
کی ہین بڑا دھوکا دیا مجھکو بہت پریشان کیا غنیمت ہے اگر اس وقت انھون نے اپنے کو ظاہر کیا
اس راز سے ماہر کیا ورنہ یہان تو اور کچھ خیال تھا (یہ بڑا حال تھا یہ سنتے ہی) برق نے دوڑ کر خضر ان
کے قدمون کو بوسہ دیا اور کہا کہ آج عیاری کا لطف ملا حضور کا صاحبقران پر بھی جوہر کھلا اب چراغ
عیاری لشکر اسلام مین روشن ہوگا اب یہ لشکر آپ کے قدمون سے روشن ہوگا خضر ان نے برق
سے کہا کہ تمنے بھی ہمکو نہ پہچانا اسی پر عیاری کا دم بھرتے تھے بہت اپنے کو چالاک خیال کرتے تھے
دیکھو عیاری اسکا نام ہے طراری بڑا مشکل کام ہے تمکو تو میرے آنے سے بڑا رنج ہوگا کیونکہ جب مین تھا تو
تم صاحبقران کے ملازم خاص تھے اور دسترخوان تمنے خوب خوب کھنچا پہ کر کے انعام لیا برق فرط خجالت
سے دل مین کہا اور سر جھکا کر خاموش ہو رہا صاحبقران نے فرمایا کہ اب تمسخر کو دور کرو اور مذاق
آمیز گفتگو کر کے زیادہ شوق نہ دلاؤ اپنے آنے کی کیفیت بیان کرو کہ کیونکر آنے کا اتفاق ہوا ہمکو
تو تمہارا فراق بہت شاق ہوا کس طرح عمر ثانی سے تمھین رخصت ملی اتنا عرصہ کیون گذرا خضر ان نے
دست بستہ عرض کیا کہ جب آپ صاحبقران ثانی سے رخصت ہو کر طلسم آئینہ کے آشریف
لے گئے اسوقت مین نے اپنے بزرگوار سے رخصت طلب کی مگر عمر ثانی نے کچھ عرصہ ملنا مین مجبور
ہو گیا یہانتک کہ صحرائے کاج باج کے قریب پہونچا تو پھر مین نے عرض کیا اور کہا کہ مجھکو اپنے
کے ایک دم چین نہین آتا ہے میرا دل اسکی جدائی سے بہت بیقرار ہے اگر مجھکو اسکی ملاقات کی
انھون نے فرمایا اگر ایسی تمکو اسکی محبت تھی تم کیون میرے ساتھ آئے وہین سے کیون نہ انکے ہمراہ
چلے گئے تب مین نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا کہ فدوی نے اسی وقت خدمت عالی مین گذارش کیا تھا
مگر جواب نہ پا کر خاموش ہو رہا خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اچھا بسم اللہ کرو تمہارا رستہ روکنے سے
کچھ سروکار نہین سن کی ہمرہی درکار ہین دست بستہ عرض کیا کہ اگر تمکو اور طبع عالی ہو تو ایک آرزو خدمت عالی
مین التماس کرون فرمایا کہو مین عرض پیرا ہوا کہ اگر بانہ سے عیاری عنایت ہون تو ان غلام کی تمام عیارون
مین عزت ہو اور شاہزادے کی نظر مین وقعت ہو کیونکہ اب وہ بمنزلہ صاحبقران والاشان کے ہین انکو
صاحبقران عالی شان نے اپنا اساسہ صاحبقرانی عطا فرمایا ہے اور اب انکو عیار شکل آپ کے درکار ہے
اور آپ کو اب عیاری سے عار ہے اور یہ سامان جناب کے پاس بیکار ہے ماسوا اسکے فدوی عقیدتمند رہے
اور جناب کے لطف و کرم کا امیدوار ہے کہ آپ بھی غلام کو شکل صاحبقران کے بانہ سے عیاری عطا کیجیے
دامن امید میرا گل آرزو سے بھر دیجیے یہ سنکر خواجہ نے فرمایا یہ تو ہوگا کہ مین تمکو اپنے بانے دونگا مین
یہ تقریر سنکر مایوس ہوا دام فکر و تردد کا مجنوس ہوا اس وقت صاحبقران ثانی نے لطف و مہربانی فرما کر
یون سفارش کی کہ اے خواجہ اب یہ بانے تمہارے کس کام کے ہین اب ہم جنگ کفار سے دست بردار
ہو کر خانہ کعبہ کو واسطے عبادت الہی کے جاتے ہین دنیا اور اہل دنیا سے منہ پھیرا لیتے ہین تم بھی ہمارے
ہمراہ ہو قدیمی دوست اور خیر خواہ ہو وہان ان چیزون کا اب کیا کام ہے یہ خیال تمہارا خام ہے اب تمکو لازم ہے
کہ شکل ہمارے تم بھی بانہ سے عیاری اپنے فرزند سعادتمند جوندکو دیدو اور لقب خواجگی سے ممتاز
کرو اسکی عزت ابنائے جنس مین بڑھاؤ اور سر افتخار اسکا آسمان ہفتم پر پہونچاؤ یہ سنتے ہی اور سردار
بھی صاحبقران کے ہمزبان ہوئے تب خواجہ صاحب بہت حیران ہوئے مجبور ہو کر تمام بانہ سے عیاری
شکل مذہبی و کنالی اور جمالی الیاسی اور زنبیل اور گلیم عیاری کے عطا فرمایا اور لقب سے خواجہ ثالث

کے رہبر وصاحبقران ثانی اور دیگر سرداران نامی کے ملقب فرمایا اور خلعت رخصت دیکر وداع کیا ہر سردار
اور صاحبقران ثانی نے بہت کچھ انعام عطا کیا اور فرمایا کہ جب تم خدمت مین اپنے آقا کے پہونچنا تو
ہماری طرف سے انکو دعا کہنا اور کہنا کہ تم اپنے کامون سے فرصت کرکے ہمسے آکر ملو اور دیگر سرداران
نامی نے بھی بعد اظہار شوق اور زیارت ملازمت کے آپ کو سلام اور مجرا عرض کیا ہی بندہ وہان سے
خوشی خوشی رخصت ہوکر طرف طلسم آئینہ کے گیا وہان جاکر معلوم ہوا کہ آپ نے بحکم لوح خزانہ طلسمی
حاصل کرکے یہان سے طرف ایوان نہ طاق کے کوچ فرمایا ہی خادم اسی وقت وہان سے طرف
ایوان نہ طاق کے روانہ ہوا سیر صحرا و باغ و کوہ و دریا کرتا ہوا یہانتک پہونچا جب یہان آیا تو یہان جشن
ملوکانہ اور بزم خسروانہ آراستہ و پیراستہ پائی لشکر مین خوشی دیکھی کہ یہ خواب مین بھی نہ دیکھی تھی خاص و
عام کو افراط شادی سے خنکفتہ پایا یہ دیکھکر بہت دل میرا مسرور ہوا رنج کلفت راہ دور ہوا لشکر کی سیر
کرنے لگا جدھر کو گیا اس طرف ایک عشرت کا وفور اور ہر کس و ناکس کو شراب عیش سے مخمور دیکھا فوراً
خیال مین آیا کوئی عیاری کرنا چاہیے فکر کرنے کرنے یہ عیاری ذہن مین آئی شام کے انتظار مین ادھر
ادھر پھرتا رہا اور سیر جشن کرتا رہا اور یہ بھی بعض لوگون سے سنا کہ آج روز سعید ہی بہتر از ہزار عید ہی
تخت نشینی شہریار کا جلسہ ہی باجگاہ و خورشید دار ایوان جمشید اورنگ نوشیروانی پر بیٹھا ہی یہ سنکر دل کو
زیادہ خوشی ہوئی وہ دن تو خدا خدا کرکے بسر کیا یہانتک کہ کشتی آفتاب دریاے اسود مین ڈوبی شام
ہوئی ظلمت شب عالم ہوئی اور ماہتاب مع تارون کے حبابون کی طرح سطح دریاے اخضر فلک پر ابھرا
بخوبی سامان عیاری درست کرکے اپنے کو چاق و چست بناکر داخل جلسہ ہوا اب جو کچھ کہ گذرا وہ آپ پر
ظاہر اور ہویدا ہی اسکے بیان کی کچھ حاجت نہین تکرار کی ضرورت نہین یہ سنکر صاحبقران ثانی نے اسکو
ایک خلعت بیش بہا مع اسپ بارگاہ کے کہ جو واسطے اس پری کے علیحدہ استادہ کرائی تھی مرحمت فرمائی
اور اپنے ہمراہ لیکر طرف انجمن عشرت شاہی کے روانہ ہوے جیسے ہی بزم عشرت مین پہونچے ہر سردار صاحبقران
کو دیکھکر واسطے تعظیم کے اٹھا شاہنشاہ کیوان جاہ نے بھی اظہار لطف فرمایا صاحبقران نے خضران بن
عمرو کو سامنے بادشاہ فریاجاہ کے پیش کیا اسنے نذر گذرانی حسب دستور قدیم قبول فرماکر مالا مردارید کا
مع بکبوس خاص کے بطور خلعت عنایت فرمایا حکم بیٹھنے کا دیا برق ثانی نے کرسی جواہر نگار بجاے کرسی
ہدہد کے بچھادی خضران بن عمرو صاحبقران اور ظل اللہ کو مجرا کرکے بیٹھ گئے جب سردار اپنی اپنی جگہ پر
بیٹھ چکے تو صاحبقران نے اہل بزم سے متوجہ ہوکر فرمایا کہ اب لوگون نے انکو پہچانا کہ یہ کون صاحب
ہین یہ وہی سرور پری ہین کہ جو قبل ازین اس دربار مین آئی تھین اور اہل بزم کو اپنے جمال بیمثال کا شیفتہ اور
فریفتہ کیا تھا اور گاکر تمام اہل محفل کو محو کردیا تھا انھون نے یہ عیاری کرکے ہمکو اپنا کمال دکھلایا جب تو سبھون
نے خضران کی طرف دیکھا اور کہا واہ کیا عیاری کی سبحان اللہ کیون نہو آپ فرزند رشید کسکے ہین جو شاہ چہاران
مشہور ہین پھر تو ہر سردار نے تعریف کی اور خواجہ کو انعام دیا بعد اس گفتگو کے ظل اللہ نے فرمایا کہ اے خضران
بن عمرو اپنے آنے کی کیفیت بیان کرو اسنے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ بہت خوب اور کل کیفیت جو کہ سنے
صاحبقران کے بیان کی تھی بے کم و کاست روبرو شہنشاہ کے عرض کی شہریار بہت خوش ہوے اور
طرف اہل جلسہ کے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم سے کوئی خضران بن عمرو کا سا [illegible] خواجہ کے اور کچھ
نہ کہے یہ سنکر سب نے دست بستہ عرض کیا کہ بہت بہتر اور اس روز سے تمام لشکر مین خضران بن عمرو خواجہ
کے لقب سے مشہور ہوے بعد اس تقریر کے بادشاہ نے خواجہ یعنی خضران بن عمرو سے فرمایا کہ

اب تم کچھ گاؤ اور محفل کا رنگ جماؤ اپنا کمال دکھاؤ صاحبقران اور دیگر سردارون نے بھی خواجہ کو بہت مجبور کرکے گانے پر آمادہ کیا تو خواجہ نے جوڑی ہفت پیوندی کی زنبیل سے نکالکر اور اسکی قفلیان درست کرکے یہ غزل میر تقی میر کی بہ لحن داؤدی گانا شروع کی غزل حسب مقام ہذا

شکل ہی ہے مجھے سیر و سفر پانی مین
ساتھ اس حسن کے دیتا تھا دکھائی وہ جو
گوہر مرجان کی طرح تھا یہ شجر پانی مین
مچھلی سے کسو دل صاف کے بہتر ہے نہ ہو
گرچہ لنکا سا تھا اس دیو کا گھر پانی مین
برد باری ہی مین کچھ قدر ہے گو جی ہو فنا
پھول رہتا ہے بہت نامزہ تر پانی مین
گریۂ زار مین ہیتابی دل طرفہ نہین
ڈوبنے ہی مین وہ ہے تخت جگر پانی مین
مرکہ آنکھ سے جاوے تو بھے السو سیر

شب نہاتا تھا جو وہ رشک قمر پانی مین
جیسے چمکے ہی پڑا گوہر تر پانی مین
موج گریہ کی وہ تشنہ ہے چمکے ڈر سے
ڈوب سا کرتے تامل تو اثر پانی مین
جوشش اشک مین غسل بھی کیا سیتے مین
خود بھر لیکڑی ہے ڈوبے نہ اگر پانی مین
رودن تو آتش دل شمع نہ بجھتی نہین
سیکڑون کرتے ہین پیدا کمر پانی مین
محو کرا کیون ہستی مین اسکی جیسے
انتارو یا ہون کہ ہون تا بہ کمر پانی مین

اشک کے جوش سے ہون تا بہ کمر پانی مین
کیسے مہتاب سے اٹھتی ہے لہر پانی مین
رونے سے بھی نہوا سبز درخت خواہش
جون کلف جسم پھپا زیر سپر پانی مین
آتش عشق نے راون کو جلا کر مارا
کچھ نہ معلوم ہوا ہائے اثر پانی مین
چشم تری مین ہے کاشوہ سے خوشتر
مجکو لجا کے ڈبو دیون مگر پانی مین
برگ گل جون گذر آب سے آتے ہین چلے
بوجہ پانی کے نہین آتی نظر پانی مین

رلایا کبھی ہنسایا سمان باندھ دیا ہر ایک کی حالت دگرگون ہوگئی لوبت مجنون ہوگئی سبنے بہت تعریف و تحسین کی صدائے تحسین و آفرین ہر چہار سمت سے باند ہوئی ساری محفل خورسند ہوئی اہل محفل نے موافق اپنی اپنی لیاقت کے انعام و اکرام بہت کچھ خواجہ کو دیا کہ خواجہ کو اٹھانا دشوار ہوا بہت خوشش ہوے ہر ایک کی تعریف و توصیف کی بادشاہ نے بھی بہت بھاری خلعت فاخرہ اور زر و جواہر خواجہ کو انعام مین عطا فرمایا یہانتک کہ باقی رات اسی محفل عیش و سرور مین بسر ہوئی گردون پر سپیدی سحر نمایان ہوئی موذنون نے صدائے اللہ اکبر بلند کی جانوران صحرائی نے حمد خدا اپنی اپنی زبانون پر بخوش الحانی جاری کی تارے تمان ہونے لگے خانوسین اور سمعین محفل کی جھلملانے لگین موافق اشعار

چھپا نور مین جادۂ کہکشان
ترنح شمع ہال پہ زردی ہوا
موذن اذان سے ہوے بہرمند
لباس فلک لاجوردی ہوا
لگے ہونے لشکر مین سے شادیان
ہوئی صوت اللہ اکبر بلند
آمد آمد حسرو خاور کی آئی بشارت سے

شروع ہوئی طرق خدا طاعت معبود مین رجوع ہوئی یہ رنگ آسمان کا دیکھکر اور صدائے اذان سنکر شاہنشاہ کیوان بارگاہ نے طرف اہل محفل کے متوجہ ہوکر خطاب کیا کہ جلسہ برخاست ہوا راحت و آرام سے ہر ایک نیک ذات ہو نماز سحر کا وقت قریب آگیا ہے اب سب صاحب اپنے اپنے خیمون مین جاوین بندگی خدائے عزوجل بجا لاوین تاکہ بعد فراغ نماز ہر ایک آرام پذیر ہو کیونکہ ایک دن اور ایک رات جاگتے ہوے گذر گئے ہین ایسا نہو کہ طبیعت کسی کی کسلمند ہو جاوے یہ حکم پاتے ہی سازندون نے ساز اٹھائے ہر طائفہ اپنے مقام کو روانہ ہوا ظل اللہ بھی اٹھکر اپنے خیمہ عبادت مین تشریف لے گئے بعد انکے تشریف لے جانے کے صاحبقران بھی مع خواجہ کے اپنے خیمہ کی طرف تشریف لے گئے پھر تو ہر سردار اٹھ اٹھکر اپنے اپنے خیمون کو روانہ ہوا آسودہ ہر اپنا و بیگانہ ہوا ادھر ظل اللہ نے نماز سے فراغ حاصل کرکے اوراد و وظائف سے فراغت کرکے دعا بدرگاہ قاضی الحاجات بصد انکساری مانگی اور سجادۂ عبادت سے اٹھکر اپنے خیمہ خاص مین تشریف لائے خادم اور خدمتگار اور یاری داران حاضر ہوئے مین اپنے اپنے عہدے لیکر استادہ ہوئے بادشاہ فلک بارگاہ نے چھپر کھٹ پر آرام فرمایا پہرہ چوکی معین اور مقرر ہوا ادھر صاحبقران نے

بھی اپنے خیمۂ خاص مین پہونچکر نماز سحر سے فراغت حاصل کرکے آرام فرمایا خواجہ نے پہرہ چوکی کے سوابق قاعدہ قدیم مقرر کیا اور سب بندوبست باطمینان تمام کرکے اپنے خیمہ کا راستہ لیا اور پہونچکر خود بھی آرام کیا اسی طرح ہر سردار اپنے اپنے خیمون مین آرام پذیر ہوا یہانتک کہ دو دن بہ راحت و آرام بسر ہوا اور سہ پہر کے دربار کا وقت آیا خادمان محل نے شہریار غازی جاہ کو بیدار کیا اور سلفچی و آفتابۂ طلائی حاضر خدمت ہوا کیا بادشاہ کیوان جاہ نے منہ ہاتھ دھوکر وضو کیا اور نماز ظہر سے فراغ حاصل فرماکر لباس دربار زیب جسم فرمایا اور مع خدم و حشم کے رخ دربار شاہی کا کیا ادھر صاحبقران کو خواجہ نے آکر بیدار کیا صاحبقران نے بعد فراغ امور ضروری کے پوشاک دربار زیب جسم کی اور اسلحہ جسم پر لگاکر طرف دربار فیض آثار مع خواجہ عمرو کے روانہ ہوئے ہر سردار بھی اسی طرح اپنے اپنے خیمون سے بعد فراغت امور ضروریہ کے لباس دربار مین پہن پہن کر طرف دربار کے روانہ ہوئے اور قبل آنے شاہنشاہ اور صاحبقران کے داخل دربار شاہی ہوکر اپنے اپنے دنگلون اور نیم تختون اور کرسیون پر تمکن ہوئے اور انتظار آمد صاحبقران اور شہریار فلک بارگاہ کا کرنے لگے کہ اتنے مین صاحبقران اور خواجہ داخل دربار ہوئے ہر سردار اٹھکر تعظیم صاحبقرانی بجا لایا صاحبقران سبکا مجرا لیتے ہوئے طرف اپنے دنگل زرین کے تشریف لائے اور سبکو اشارہ بیٹھنے کا فرماکر خود بھی بصد شوکت رونق دہ دنگل صاحبقرانی ہوئے اس عرصہ مین آمد آمد شہریار والا تبار کی شروع ہوئی سواری بادشاہ کی مثل بادبہاری نمودار ہوئی سب سردار مع صاحبقران والا شان کے واسطے استقبال شاہی کے اپنے اپنے دنگلون اور کرسیون سے اٹھے اور طرف بارگاہ کے روانہ ہوئے کہ تخت شاہی قریب آگیا صاحبقران نے بڑھکر مجرا کیا عرضبیگی نے عرض کی کہ جہان پناہ صاحبقران عالی جاہ نگہ رد بر بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا اس سے یہ اشارہ تھا کہ تمہاری جگہ ہمارے دل مین ہے بعد مجرۂ صاحبقرانی کے پھر تو ہر ایک سردار کا مجرا اور سلام ہوا بادشاہ سبکا مجرا اور سلام لیتے ہوئے طرف اور رنگ شاہی کے بصد شوکت و حشمت متوجہ ہوئے اور ہر سردار کو اشارہ بیٹھنے کا فرماکر خود بھی رونق بخش مسند شاہی ہوئے خادم و چوبدار حاجب و دربان اپنے اپنے قرینے اور قاعدے سے دست بستہ روبرو ہے شاہنشاہ مودب استادہ ہوئے جب دربار آراستہ و پیراستہ ہوچکا اور سب سردار اپنے اپنے مقامون پر بیٹھ چکے بادشاہ نے طرف خواجہ کے دیکھکر اشارہ فرمایا کہ اس وقت سراجہ بارگاہ کے آٹھ دو کہ ہمارا دل سیر صحرا کرنے کو چاہتا ہے بموجب حکم والا سراجہ بارگاہ کے اٹھ گئے شہریار مع صاحبقران و دیگر سرداران نامی کے سیر صحرا مین مصروف ہوئے اور طرح طرح کے گل سرخ و زرد کھلے ہوئے دیکھکر تو لیف در توصیف خالق ارض و سما کی زبان سے کرنے لگے کہ یکایک ایک جانب سے صحرا سے ہمارا فزا کے ایک بگولہ گرد و غبار کا بلند ہوا اور وہ قریب بارگاہ آکر مشق ہوا اور آئین سے ایک جوڑی ہرکارے کی گرمی کی آلودہ پسینے مین غرق پیدا ہوئی اور در دولت شاہی پر ہو نچکر بوساطت عرضبیگی عرض کرائی کہ خادمان عالی حاضر خدمت والا ہونا چاہتے ہین عرضبیگی نے انکی عرض خدمت شاہ اور صاحبقران مین پہونچائی بادشاہ نے اشارہ کیا کہ بلا لو عرضبیگی یہ حکم پاتے ہی فوراً باہر آیا اور ہرکارون کو ساتھ لیکر حاضر خدمت ہوا ہرکارون نے مقام مجرا گاہ سے آداب شاہانہ بجا لاکر دونون ہاتھ اٹھاکر یون عرض کیا شہریار عالم کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اوج و اقبال ہو دشمن صدا پائمال رہین دوست ہمیشہ خوشحال رہین خواجہ نے کہا کہ کیا خبر لائے ہو بیان کرو عرض کیا کہ غلام اس وقت بالا دوتی کو گئے تھے دونین کوس اس صحرا کے گرد و نواح مین پھرے ایک طرف کو جو گذر ہوا تو یہ دیکھا کہ خواجہ برجیس اختر شمار مع اپنے مصاحبان خاص اور

اور خادمان باختصاص کے طرف لشکر فیروزی اثر کے تشریف لاتے ہین یہ حال دیکھ کر غلامان عالی فوراً
واپس آئے تاکہ خدمت خادمان والا مین اس واقعہ کی اطلاع پہونچائین بعدہ جمیعا حکم حضور صادر ہو بجا
لائین یہ خبر خوش لشکر بادشاہ اور صاحبقران نے چند سرداران نامی اور گرامی سے حکم فرمایا کہ آپ
لوگ جاکر خواجہ برجیس اختر شمار کا استقبال کرکے داخل دربار کرین یہ حکم محکم سنتے ہی فوراً چند
سرداران نامی اپنے دنگلون سے آئے اور ہمراہ اُن ہرکاردن کے طرف خواجہ برجیس اختر شمار
کے روانہ ہوئے ادھر خواجہ برجیس اختر شمار شوق قدم بوسی شہریار اور صاحبقران عالی وقار
مین بہت جلد برداروی کرتے ہوئے چلے آتے ہین کہ سامنے سے سرداران نامی وگرامی جو کہ واسطے
استقبال کے گئے تھے نمودار ہوئے جبکہ قریب پہونچے ایک دوسرے سے بغلگیر ہوا اور بعد مزاج پرسی
کے خواجہ برجیس اختر شمار نے بادشاہ عالیجاہ اور صاحبقران کے مزاج کا حال دریافت کیا اور بعد دریافت
ہونے خیریت مزاج کے ہمراہ اُن سرداران نامی کے طرف دربار کے روانہ ہوئے یہان بادشاہ اور
صاحبقران کو خواجہ صاحب کا ازحد انتظار تھا کہ سامنے سے خواجہ برجیس اختر شمار مع اُن سرداران نامی
ونامدار اور اپنے مصاحبان خاص کے نظر آئے اور رانی سواریون سے اُترکر داخل دربار ہوئے اور
آداب شاہی بجالاکر نذر گذرانی بادشاہ نے قبول فرماکر ایک خلعت گران قیمت عطا فرمایا اور ایک نیم
تخت بیٹھنے کو بارگاہ مین مرحمت کیا وہ مجرا بجالاکر نیم تخت پر بیٹھے ہر دو انکے ہمراہیون کی نذرین یکے بعد دیگرے
گذرنے لگین اور سرکار شاہی سے ہر ایک کے مرتبہ اور لیاقت کے موافق خلعت ومنصب ملنے لگا اور
جگہ بھی موافق اُنکے مرتبہ کے دربار مین بیٹھنے کو عنایت ہوئی ہر ایک مجرا اور آداب بجالاکر اپنے قدر مراتب
اپنی جگہ پر بیٹھ گیا جب سب بیٹھ چکے اور دربار از سر نو آراستہ ہو چکا تو بادشاہ اور صاحبقران متوجہ ہوئے
طرف برجیس اختر شمار کے بعد دریافت کیفیت مزاج وکیفیت حال خواجہ بزرگ امید استفسار
فرمایا کہ آپ کو کس نے خبر اس جشن فیروزی اثر کی دی اور آپ کا تشریف لانا اس طرف کیونکر ہوا عرض کیا
کہ یہ خاکسار خدمت مین اپنے مدبر بزرگوار کے حاضر تھا اور دربار شاہی جمع تھا کہ ایک ہرکارے نے آکر
عرض کیا کہ ایک سوداگر بردہ ظلمات سے آیا ہے اور داخل شہر بصرہ ہوا ہے اُسکے آنے کی خبر سنکر والد ماجد
نے حکم دیا کہ سوداگر کو حاضر دربار کرو اُس سے کچھ حال لشکر صاحبقرانی اور دیگر اطراف کا دریافت کرنا
ہے بموجب حکم خادمون نے اُسے حاضر دربار کیا وہ آداب شاہی بجالایا حکم بیٹھنے کا ہوا جب وہ بیٹھ چکا تو
اُس سے استفسار نام ونشان کیا وہ یون گویا ہوا کہ اس خادم کو آپ کے سب خواجہ حشام بازرگان
کہتے ہین اور میرا حاضر ہونا اب پردہ ظلمات کی طرف سے ہوا ہے مدبر بزرگوار نے اُس سے پوچھا کہ تمین کچھ حال
لشکر صاحبقران کا بھی معلوم ہے عرض کیا کہ صاحبقران ثانی تو بعد روانہ کرنے چند سردارون کے طرف
آنکے ملکون کے سمت خانہ کعبہ کے مع ایک سو چالیس سردارون کے بدولت واقبال تشریف لے گئے
اور شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو منصب صاحبقرانی عطا فرمایا اور بعد روانہ ہونے صاحبقران کے
صاحبقران ثالث نے خزانہ طلسم آئینہ کا حاصل کرکے طرف ایوان نہ طاق کے کوچ کیا اور قریب
ایوان نہ طاق کے پہونچکر ایک دشت پربہار مین کہ اُسکو سب دشت بہار افزا کہتے ہین قیام فرمایا
اور شاہزادہ والا تبار مجید کو اپنے لشکر فیروزی اثر کا بادشاہ مقرر کیا ہے اور طیاری جشن تخت نشینی
مین مصروف ہین یہ خبر خیریت اثر لشکر صاحبقرانی کی یہ خبر سنکر والد بزرگوار بہت متردد اور متفکر ہوئے
اور میری طرف دیکھکر ارشاد کیا کہ اے برجیس تو خدمت صاحبقرانی مین جا اور اُنکے ہمراہ طرف ایوان

نطاق کے روانہ ہونا کیونکہ وہ صحرا اور وہ مقام بالکل سحر و ساحری سے مملو ہی اور وہان ہر ساحر غدار
ہر طرح کا ہی کہین ایسا نہو کہ صاحبقران کو وہان کچھ گزند پہونچے یہ امر تو ضرور ہی کہ وہ مویدمن اللہ ہین انکا
کوئی کچھ بنا نہین سکتا ہی مگر تیرا بھی ہونا اسکے ہمراہ اس مقام پر خوف و خطر مین ضرور ہی مین نے عرض کیا
بہت خوب جو حکم والا صادر ہوا ہی فورًا مین آپکے لبسر و چشم بجا لاؤنگا یہ حکم سنکے فرما کر اس سوداگر کی طرف
متوجہ ہوے اور فرمایا کہ کچھ حال اور اطراف و جوانب اور شاہ و شہریار کا بیان کر اسنے عرض کیا کہ تورج
بن بلدک حرامی کے بطن سے ملکہ بلقیس ثانی کے دو لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی اور
نام ان لڑکون کا لڑکے سے اہل عجم کے دیلم بن تورج اور سلیم بن تورج رکھا گیا تھا اور نام اس
دختر کا ملکہ گل اندام رکھا تھا کہ جنمین ایک لڑکا تو پہلوان ہوا اور اسکو فن سپہ گری کا شوق ہوا بعد حاصل
کرنے فن سپہ گری کے طاق ہوا شہرۂ آفاق ہوا اور دوسرے نے شوق سحر و ساحری کیا اور تھوڑے
عرصہ مین کمال حاصل کر کے چند ملک اپنے قبضہ مین کیے اور اب بجمعیت لشکر بیشمار اور ساحران غدار کے
فوج کیا ہی اور اسکا یہ ارادہ ہی کہ ملک فتح کردۂ صاحبقرانی کو تاخت و تاراج کرتے ہوے عازم ایوان نہ
طاق کے ہاوین اور اپنے کشتون اور مقتولون کے خون کا عوض لین اور اسکے پاس ان سردارون
اور ساحرون کی اولاد جمع ہوئی ہی جو کہ شمشیر بران صاحبقرانی سے کشتہ ہوے ہین انھین سکھاوا اور
بہکانے سے ان دونون نے خروج کیا اور دوسرا سبب یہ ہی کہ دختر تورج کی شادی بادشاہان ایوان
نطاق کی لڑکے سے قرار پائی ہی جس زمانے مین کہ مین انکے لشکر مین موجود تھا اور واسطے فروخت کرنے
چند اشیاے ضروری کے دربار مین جایا کرتا تھا ایک نامہ اسی زمانہ مین بادشاہان ایوان نطاق
کا بنام دیلم بن تورج اور سلیم بن تورج کے آیا تھا یہ غلام اس وقت بھی حاضر دربار تھا کہ وہ نامہ داروغہ
بہ آواز بلند پڑھا اور اسکا مضمون ہمرا ایک نے سنا خلاصہ مضمون یہ ہی اسمین یہ تحریر تھا کہ تمکو معلوم ہو
کہ بدیع الملک نے بجمعیت لشکر بیشمار و سپاہ آتشبار کے ایوان نطاق پر لشکر کشی کی ہی لہذا
تمکو ضرور ہوتا ہی کہ تم بھی بجمعیت لشکر بیشمار واسطے ہماری مدد کے طرف دشت بہار آفزا کے آؤ کہ لشکر
بدیع الملک کا اس دشت مین نزدیک ہی جو جاے دلکش ہی تمکو بھی لازم و لائق ہی کہ فوراً پہونچتے ہی اس
بات کے واسطے مقابلہ بدیع الملک کے طرف دشت بہار افزا کے مراجعت کرو اور یہ بھی بانی
اس سوداگر کے معلوم ہوا تھا کہ ارژنگ بن زمرد نے بھی خروج کیا ہی اور بیشمار لشکر مین لشکر و سپاہ
جمع کر رہا ہی اور ہمراہ اسکے سخنگان بن سنجگان بھی ہی اسکا بھی ایک نامہ پاس دیلم اور سلیم کے آیا تھا
اور اسمین یہ لکھا تھا کہ مین بھی مع سپاہ بیشمار اور فوج آتشبار اور ساحران آزمودہ کار سکو اپنے ہمراہ لشکر
آپ کی مدد کے واسطے آتا ہون آپ میرا انتظار فرمائین اس امر مین تعجیل نکرین جب مین آلون تو مین اور
آپ مکر بہ سپاہ کثیر واسطے مقابلہ سلطانان روانہ ہون تاکہ اہل اسلام سے عوض خون اپنے مقتولون
کا بخوبی لین جب یہ نامے پاس انکے پہونچے تو انھون نے اپنی ارادے کو فسخ کیا اور آواز ارژنگ
بن زمرد کا انتظار کیا یہ خبر ہی جو کہ مین نے آپکی خدمت مین عرض کی یہ خبر وحشت اثر اس سوداگر کی زبانی سنکر
والد نامدار اور زیادہ متردد و متفکر ہوے اور مجھے ارشاد کیا کہ اسی وقت سامان سفر درست کرو اور فورًا خدمت
مین شاہزادہ عالی وقار کے روانہ ہون مین نے یہ حکم سنکے اسی وقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا
اور شبانہ سامان کر کے بوقت صبح خدمت عالی مین روانہ ہوا الحمدللہ کہ آکر صحیح و تندرست پایا دل کو
نہایت مسرور ہوا خوشی کا نور ہرا صاحبقران نے فرمایا کہ خدا سے بزرگ است مجھے کچھ خوف و خطر

نہین ہی بقول شاعر شعر ہر رزمی ہجم زشیر جیب ہ ہرچہ آید برسرمن یا نصیب ہ اگر آتے ہین تو آئین کیا
ہوت ہی ہر جنگ معقول پاتیگے بہت ڈک کر بھاگنے والون کے مثل اپنے باپ دادا کے جو کہ ہمیشہ نہیب شمشیر صاحبقرانی
سے بھاگ گئے فرار پر کمر باندھ رکھی ہے یہ بھی انھین کے مثل فرار ہو گئے کیونکہ انھین کے تو ہیرو مین یہ فرما کر کہا
کہ یہ انکی محبت تھی جو کہ آپ کو یہ خبر سنکر روانہ فرمایا اور دل کو میرے شاد کیا کیونکہ میرے لشکر مین کوئی اہل
نجم مین سے نہ تھا اکثر اوقات آپ صاحبون کی بھی ضرورت ہوتی تھی کمدر طبیعت ہوتی تھی خوب ہوا کہ جو آپ
ایسا شخص متبرک اور بزرگ لشکر مین موجود ہو مین بہت شاد ہوا تم سے آزاد ہوا یہ فرما کر باشارہ بادشاہ عالی جاہ
مشاہرۂ معقول مقرر فرمایا اور خلعت گران قیمت مع ایک جمہ زرد لنگا کے عطا کیا خادمون نے خیمہ جا سے
مناسب دیکھ کر لشکر نیرزنی اثر مین برپا کیا اور اسکو شیشہ آلات وغیرہ سے سج دیا کہ اتنے مین شہنشاہ
میدان نیلی رواق خیمہ مغرب مین داخل ہوا اور دو رماہ کا مل ہوا بادشاہ نے دربار برخاست کیا اور اٹھکر محل
سلی مین رونق افروز ہوے بعد تشریف لے جانے بادشاہ کے صاحبقران بھی اپنے خیمۂ خاص کو تشریف
لائے بعد ان دونون صاحبون کے تشریف لے جانے کے ہر سردار اپنے اپنے مقام آرام کو روانہ ہوا
خواجہ برجیس اختر شماری بھی اپنے خیمے کو تشریف لے گئے جاکر آرام پذیر ہوے بادشاہ نے بعد خاصہ نوش
فرمانے کے آرام کیا ادھر صاحبقران نے بھی بعد فراغت نماز اور وظیفہ کے خاصہ نوش کیا اور پھر کھٹ پر
جاکر استراحت فرمائی خواجہ خضران بن نظر دنے سراجی کی حسب قاعدہ مقرر کرکے طلایہ دار کو طلایہ پر
معین کیا اور جاکر اپنے خیمہ مین آرام کیا اسی طرح ہر سردار بعد الفراغ امور ضروری کے آرام پذیر ہوا

اب چند کلمہ داستان شہر صنوبریہ کے تحریر ہوتے ہین

ناقلان آثار اور کاتبان اخبار اس داستان مجسنہ عنوان کو یون معنون قرطاس صداقت اساس پر رقم بنیا قسم
سے تحریر کرتے ہین کہ صنوبر ملکہ نشین اپنے شہر صنوبریہ مین تخت حکومت پر جلوہ افروز تھا راست و
چپ سردارون کا دربار تھا وزرائے سلطنت دبیران مملکت حاضر دربار اپنے اپنے دنگلون اور کرسیون
اور منبرون پر متمکن تھے اسی اثنا مین ایک جوڑی ہرکارے کی حاضر دربار ہوئی اور ہاتھ اٹھا کر یون گویا
ہوے کہ اقبال حضور کا قائم رہے اوج پر ستارۂ ترقی دائم رہے یہ خادم کچھ عرض کیا چاہتے ہین بادشاہ
نے فرمایا بیان کرو کیا کہتے ہو وہ یون گویا ہوے اور عرض پیرا ہوے کہ خادمان شاہی واسطے بالا دوڑا کے
شہر سے باہر گئے تھے اور پھرتے تھے گذر ہم خاکسارون کا دشت بہار افزا کی طرف ہوا وہان جاکر یہ
دیکھا کہ ایک لشکر بیشمار کہ جسمین ہزار ہا پیادہ اور سوار ہین دشت بہار افزا مین کوسون تک فروکش
ہی حد کی کشاکش ہی جہانتک نگاہ کام کرتی ہی خیمون اور بارگاہون کے سوا اور کچھ نظر نہین آتا ہی یہ حال
دیکھکر خادم داخل لشکر ہوے حد کے منضبط ہوے کہ یہ کسکا لشکر ہی اور کون اسکا افسر ہی بازار کو
ایسا آراستہ و پیراستہ پایا کہ کبھی دیکھا اور نہ سنا تھا سیر کرتے ہوے ایک مقام پر ہوے کہ وہان
ایک مجمع عام تھا خوش ہر ایک خاص و عام تھا بڑا اژدہام تھا ہر ایک کی زبان پر یہ کلام تھا کہ آج جشن
تخت نشینی شہریار ہی جس سے شاد ہر سردار ہی یہ رنگ دیکھکر خادم آگے بڑھے ہر ایک کو دیکھتے بھالتے
چلے تو کیا دیکھا کہ ایک بارگاہ فلک اشتباہ آراستہ و پیراستہ ہی کہ شمسہ کی چمک سے نظر خیرگی کرتی ہی
اور ازدحام دربارگاہ پر ہجوم ہی کہ جہان یک نظر کا جانا محال ہی بشر کی کیا مجال ہی یہ حالت دیکھ کر غلامون نے
ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کہان سے آیا ہی اور کس طرف کو جائیگا اور اس لشکر کے شہریار کا

کیا اسم مبارک ہی اور یہ آج کیسی خوشی ہی کیا کسی کی شادی ہی کہ اس جگہ پر ایسا اژدہام ہی خوش ہر خاص و عام
تو یہ سنکر اسنے جواب دیا کہ یہ لشکر ظفر پیکر صاحبقران ثانی ہی اور یہ خوشی تخت نشینی بادشاہ کی ہی کہ صاحبقران
عالم سے اپنے لشکر اژدہا کا بادشاہ شاہزادہ دارا بن جمشید کو فرمایا ہی اور اسی کے خوشی کا جشن ہی یہ لشکر
قہر طرف سے اسی آئینہ کے آیا ہی اور طرف ایوان نہ طاق کے جائیگا صاحبقران کو معلوم ہی کہ یہان آئینہ اندام
جادو بھاگ کر پوشیدہ ہوا ہی اسکے قتل کا صاحبقران نے قصد مصمم کیا ہی اور طلسم ایوان نہ طاق کو بھی
فتح فرمانیکے اسی ارادے سے اس طرف کو اشرف فرما ہوے ہین جب یہ دریافت ہوا تو یہ غلام وہان
سے آگے روانہ ہوے اور طرف اپنے لشکر کے چلے حضور یہ خبر تازہ ہی یہ سنکر بادشاہ نے رخ اپنا
جانب وزیر نیک تدبیر فرمایا اور کہا کہ تمنے سنا ان ہر کاردن نے جو کچھ بیان کیا اب اس امر مین تمھاری
کیا رائے ہی یہ سنکر وزیر نیک تدبیر نے عرض کیا کہ میرے نزدیک تو یہ بہتر ہی کہ پہلے حضور ایک نامہ اسکو
تحریر کرکے دریافت فرمائین کہ انکا کیا قصد ہی اور کیا ارادہ ہی اگر انکا قصد آپ سے جنگ و جدال
کا ہو تو آپ بھی سامان جنگ و جدال درست کرکے اسکے مقابلہ کو روانہ ہو جیے ورنہ ہمین کیا ضرورت ہی
کہ ناحق کو ایک قصہ اور فساد اپنے سر مول لین اور بوجہ اور بے سبب ایک زحمت شاقہ گوارہ کرین
اور ایک ایسے بادشاہ اولی العزم کو ناحق اپنا دشمن کرین کیونکہ کوئی حکم بادشاہان نہ طاق کا تو ہمارے
نام آیا نہین ہی کہ جسکے سبب سے ہمکو اسکے مقابلہ کی ضرورت درپیش ہو اور بے مقابلہ کے چارا نہو یہ
رائے وزیر نیک تدبیر کی بادشاہ کو بہت پسند آئی اور کہا کہ یہ رائے تمھاری بہت مناسب اور درست ہی
مگر ایک پہلوان نے کہ وہ دستہ جیب کی طرف سب پہلوانون سے بالا بیٹھا ہوا تھا عرض کیا کہ یہ امر تو بالکل
جوانمردی اور شجاعت کے خلاف اور آداب شاہی کے برعکس ہی کیونکہ وہ اسنے دل مین خیال کرینگے کہ بادشاہ
صفدر یہ ہماری سپاہ سے ڈر گیا کہ اسنے جنگ سے منہ موڑا اور دوسرے بادشاہان نہ طاق کو جس وقت
خبر ہوگی تو وہ یہ نفرمائین گے کہ جس وقت لشکر تمھاری حدود مین آیا تھا اور تمنے یہ بھی سنا تھا کہ ارادہ نہ طاق کا
رکھتا ہی تو تمنے اس وقت کیون نہ مقابلہ کیا اور ہماری طرف آنے دیا کہین ایسا نہو کہ عذاب خداوندی نازل ہو
اور قہر خداوندی مین ہم سب مبتلا ہون اور خداوند عذاب اپنا ہم سبھون پر نازل کرین اور سنگ سیاہ کردین
وزیر نے کہا کہ میرا یہ مطلب نہین ہی کہ بالکل جنگ سے ہم دست بردار ہون اور اسکے عجز کرین بلکہ یہ
غرض ہی کہ اگر وہ مقابلہ کرین تو ہم بھی اسکے لڑین ورنہ کیا فائدہ کہ ہم آپ سے اژدہاے دمان کو جھڑائین
کہ جسنے ہزارون اور لاکھون ملک اور طلسم فتح کئے ہون اور بہت سے پہلوانان نامی کو زیر کیا ہو اژدر
جسکے خون سے بادشاہ طلسم آئینہ نے ایوان نہ طاق مین آکر پناہ لی ہو تو اس حالت مین ایسے شیر زبان
سے مقابلہ کرنا بادشاہان نہ طاق کو زیبا ہی ہم کس قطار اور شمار مین جب ہمسے بادشاہان نہ طاق
دریافت فرمائین گے تو ہم جواب دے لینگے ابھی سے ہم اسکا کیون اندیشہ کرین مجھکو جو کچھ عرض کرنا تھا جسکے
بسبب خیراندیشی اور خیرخواہی کے عرض کیا آئندہ شہریار کو اختیار ہی اور جو آپ صاحبون کی رائے ہو بادشاہ
نے فرمایا ہمین تمھاری رائے بہت صائب ہی وزیر سے کہو کہ ایک نامہ ہماری طرف سے خدمت مین بادشاہ
اسلام اور صاحبقران عالی مقام کے تحریر کرین ہم اس نامے کو خدمت مین ان دونون صاحبون کے روانہ
کرینگے بہت جلد اس کام کو انجام دو ناچیز نمود وزیر نے بموجب حکم بادشاہ وزیر سے نامہ تحریر کرنے کا حکم
دیا مگر وہ پہلوان اپنے دل مین یہ خیال کرنے لگا کہ اب انکی زوال و ذلت کا وقت قریب آگیا یہ لوگ عنقریب
قہر خداوندی مین گرفتار ہونگے بیان رہنا بیکار ہی یہ وزیر انکا دوست دار ہی چلکر اسکی خبر دلیوانہ ہوتے اور دیوانہ

مبہوت کو کرنا ضرور ہی ورنہ عقل کا قصور ہی اور ارادہ مصمم جانے کا کرلیا مگر ساتھ ہی اسکے یہ خیال آیا کہ یہان کا رنگ
تو دیکھ لو کہ ہوتا کیا ہی اس نامہ کا کیا جواب آتا ہی اتنا تامل کرنا ضرور ہی یہ خیال کرکے وہ ارادہ اپنا فسخ کرنے لگا
اور منتظر وقت کا رہا بیان دبیر نے نامہ ہوا فق اس مضمون کے جو کہ بادشاہ نے فرمایا تھا تحریر کرکے سامنے
بادشاہ کے پیش کیا بادشاہ نے وہ نامہ مہر تیز پا عیار کو دیا اور فرمایا کہ یہ نامہ خدمت مین صاحبقران کے
پہونچا دے اُسنے وہ نامہ لیکر سر سے باندھا اور طرف لشکر صاحبقرانی کے بصد تیز رفتاری روانہ ہوا
کہ اب حال اسکا آئندہ تحریر ہوگا

اب کچھ حال لشکر صاحبقران کا بیان ہوتا ہی

کہ بیان صبح کو ہر سردار بیدار ہوا امور ضروری سے فراغت حاصل کرکے لباس درباری پہنا طرف
دربار دربار کے روانہ ہوا اور داخل دربار شاہی ہوکر اپنے اپنے دلکاون کرسیون پہ متمکن ہوے
یعنے دست چپ کے دست راستی طرف دست راست کے منتظر آمد صاحبقران
اور بادشاہ کے تھے ادھر صاحبقران نے بھی بیدار ہوکر امور ضروریہ سے فراغت پاکر وضو کیا نماز صبح بجماعت
وخشوع پڑھنے لگے کہ اتنے عرصے مین خواجہ یعنی خضران بن عمرو آئے اور منتظر اس امر کے
کھڑے ہوے کہ صاحبقران نماز سے فراغت کرلین تو دربار مین تشریف لے چلین صاحبقران
نے نماز سے فراغت پاکر طرف خواجہ کے دیکھا خواجہ نے عرض کیا کہ حضور دربار آراستہ ہی ہر شخص
منتظر آپ کا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ کیا شاہ نجباد بھی برآمد ہوے خواجہ نے عرض کیا کہ شہنشاہ کے
برآمد ہونے مین کچھ عرصہ نہین ہی برآمد ہوا ہی چاہتے ہین جلوس سواری سب در دولت پر موجود ہی صرف برآمد
ہونے کی دیر ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ہمارے اسلحہ کا صندوق لاؤ خواجہ نے حاضر کیا صاحبقران نے
پوشاک پہن کے ہتھیار لگائے برآمد ہوکے دربار کی طرف تشریف لے چلے جبکہ داخل دربار شاہی
ہوے ہر سردار صاحبقران کو دیکھ کر اپنی جگہ سے واسطے تعظیم کے اٹھا آداب شاہی بجا لایا
صاحبقران نے سبکا سلام بجا لیا حکم بیٹھنے کا دیا اور خود بدولت داقبال طرف دنگل صاحبقرانی کے
متوجہ ہوے اور رونق بخش دنگل صاحبقرانی ہوے اور منتظر آمد بادشاہ نجباد کیوان بارگاہ مین
بیٹھے ادھر بادشاہ فلک رفعت کو خادمان محل نے خواب راحت سے بیدار کیا اور عرض کیا کہ حضور نماز
سحر کا وقت قریب ہی حضور بیدار ہون نماز سے انفراغ فرماین بادشاہ بیدار ہوے خادمون نے پانی
واسطے وضو کے حاضر کیا بادشاہ نے بعد فراغ امور ضروری کے وضو کیا نماز صبح بصد ادب درگاہ
رب العزت مین بخشوع وخضوع ادا فرمائی اس عرصہ مین خادمان محل بھی اپنے اپنے عہدے لیکر
حاضر خدمت ہوئین آداب وبجا آشاہی بجا لائین اور قاعدہ سے دست بستہ کھڑی ہوئین کہ بادشاہ نے
اشارہ فرمایا کشتبان لوشاک خاص کی حاضر کرد وارد وغہ لوشک خانہ نے فوراً کشتبان حاضر کین بادشاہ
نے بہ تکلف زیب تن انور فرمائی تاج شاہی سر پہ رکھکر شمشیر الماس نگار کمر مین لگائی کہ محلدار نے آکر عرض کیا
جلوس شاہی در دولت پر حاضر ہی بادشاہ نے اشارہ کیا تخت روان حاضر ہوا کہار بان در دروش مربع
پوش جو لباس ہاے زربفتی اور زرہی سے آراستہ وپیراستہ تھین اور منتظر حکم شاہی کے تھے انھون نے تخت روان حاضر کیا
بادشاہ نے تخت کو رونق بخشی کہاربون نے تخت روان کو اس سلیمان تخت کے اپنے کاندھون پر لیا
اور رخ در دولت کا کیا محلدار نے بڑھکر حاجب چوبدارون اور خاص برداروں کو خبر پہونچائی بہ کلام زبان
پر لائی کہ ہر ایک قرینے اور قاعدے سے مودب ہوجائے کہ شہنشاہ گردون بارگاہ برآمد ہوتے ہین فوراً

فوراً یہ خبر پاتے ہی ہر ایک اپنے قاعدے اور قرینے سے مودب ہو گیا کہ اس ساعت مین سرخ پردہ چوبی پر
کھلا اور آمد آمد بادشاہ کی ہوئی جلوس شاہی بر آہونے لگا بعد گذرنے جلوس شاہی کے تخت اس فیروز بخت
کا نمودار ہوا ہر ایک کا مجرا اور سلام ہوا کہارون نے تخت بدلوایا زنانہ علہ والس گیا تخت شاہی طرف
دربار کے روانہ ہوا یہان صاحبقران زمان کو انتظار تھا کہ یکایک خبر آئی شہریار گیتی ستان تشریف لاتے
ہین صاحبقران والا شان مع تمام سردارون کے واسطے استقبال شاہی کے دربارگاہ کی جانب روانہ
ہوئے کہ سامنے سے تخت شاہی بعد گذر جانے جلوس شاہی کے نمودار ہوا صاحبقران کا مجرا ہوا عرض بیگی
نے عرض کی کہ جان پناہ صاحبقران عالی جاہ نگاہ روبرو بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا یہ اشارہ تھا کہ تمھاری
جگہ ہمارے دل مین ہی محبت آب و گل مین ہی پھر تو اور سردارون کا مجرا ہونے لگا عرض بیگی ہر ایک کا نام لے
لیکر عرض کرتا تھا بادشاہ سبکا مجرا اور سلام لیتے ہوئے اور اشارہ بیٹھنے کا کرتے ہوئے طرف تخت شاہی کے
تشریف لائے اور اورنگ نوشیروانی کو اس سلیمان حشمت نے اپنے قدم مبارک سے رونق بخشی پھر تو
ہر سردار بعد بیٹھنے بادشاہ اور صاحبقران عالی جاہ کے اپنی اپنی جگہ پر مؤدب بیٹھ گیا جب سب دربار آراستہ
پیراستہ ہو چکا تب شہریار فلک وقار متوجہ ہوئے طرف صاحبقران عالی جاہ کے اور بابت فتح طلسم ایوان
نہ طاق کے گفتگو آغاز ہوئی اور صلاح و مشورے ہونے لگے ابھی گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ بہمن گفتگو درگہ سالار
نے آکر عرض کیا کہ ایک عیار ہیئت نامہ دار در دولت شاہی پر آیا ہی اور امیدوار باریابی ہی شہنشاہ نے
حکم فرمایا کہ بلا تو درگہ سالار فوراً باہر آیا اور اس عیار کو اپنے ہمراہ لیکر خدمت شہنشاہ مین حاضر ہوا وہ آداب
شاہی بجا لایا اب جو اسکی نظر صاحبقران گیتی ستان اور دیگر سردارون نامی گرامی پر پڑی فوراً رعب شاہی سے
کانپنے لگا اور حیرت زدہ اور متوحش ہو کر ہر چہار جانب دیکھنے لگا جدھر نگاہ اٹھا کر دیکھا سوائے
سردارون اور پہلوانون کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا ہر سردار اپنے اپنے دنگلون اور کرسیون پر بیٹھا تھا آداب
شاہی اور رعب صاحبقرانی سے خاموش تھا چہرون پر جرأت کا جوش تھا قریب تخت شاہی کے
دیکھا کہ ایک جوان بعد شوکت و ہمت و تجمل شوکت پر تمکن ہی چہرہ مثل آفتاب درخشان کے روشن ہی چہرے
سے داب شاہی صولت جہان پناہی ظاہر و ہویدا ہی اور نشان دشوکت سے یہ پیدا ہی کہ کوئی سردار جلیل القدر
ہی شہنشاہ اسکی بڑی عزت کرتے ہین کیون نہو آسمان صاحبقرانی کا در ہی اور مقرب بارگاہ فلک
اشتباہ ہی بادشاہ کا پشت و پناہ ہی وہ اپنے دل مین خیال کرتا تھا کہ کیا بارگاہ اور کیسا باحشم شہنشاہ
ہی اس بارگاہ مین جو ہی اپنے وقت کا رستم و سہراب و افراسیاب دوران ہی اہل اسلام کی بڑی عظمت و شان
ہی کسکا حوصلہ ہی جو ایسے لشکر اور ایسے جوانان صف شکن سے مقابلہ کرے اور جو اسے لڑنے کا ارادہ کرے
وہ بڑا نادان ہی یہ رنگ دیکھ کر اسکو حیرت ہو گئی سکتے کی نوبت ہو گئی رعشہ تمام اندام مین پڑ گیا بند بند لرز
گیا ڈرنے ڈرتے آگے بڑھا درگہ سالار نے خدمت بادشاہ عالی جاہ مین عرض کیا کہ خداوند نعمت جہان
پناہ نگاہ روبرو یہ عیار حاضر ہی بادشاہ نے نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا کہ تم کہان سے آئے ہو تمھارا کیا نام
ہی اور یہان کیا کام ہی اسنے دست بستہ ہو کر بہت ادب سے مجرا ادا کیا اور عرض کیا کہ حضور کا اقبال
قائم رہے اوج پر ستارۂ ترقی حشمت دائم رہے یہ فدوی خاکسار شہر صنوبریہ سے آیا ہی اپنے
بادشاہ کا نامہ لایا ہی حضور اس فدوی کو شہر صنوبریہ مین ثمر تیز پاکہتے ہین مین عیار ہون بادشاہ صنوبریہ
کا حضور یہان آکر وہ سامان نظر پڑا کہ جو کبھی خواب مین نہ دیکھا تھا اور نہ سنا تھا فدوی کے ہوش گم ہو گئے
دربار صاحبقرانی کا حال اکثر زبانی سوداگرون کے سنا تھا جیسا سنا تھا اس سے بڑھکر دوچند

دسہ چند پایا یہ سنکر ظل اللہ نے فرمایا کہ وہ نامہ کہان ہی اُس نے یہ سنتے ہی فوراً نامہ بگڑی سے
نکال کر حضور شاہ مین دونون ہاتھون پر رکھکر پیش کیا بادشاہ نے دبیر کی طرف اشارہ کیا اُسنے
وہ نامہ اُسکے ہاتھ سے لیکر اور بحکم شاہی لفافہ کو چاک کر کے بہ آواز بلند پڑھنا شروع کیا اُسمین
بعد القاب اور آداب شاہی کے یون تحریر تھا کہ یہ نامہ ہی طرف سے بادشاہ صفدر جمشید نشین کے خدمت
مین ملازمان شاہی اور صاحبقرانی کے خلاصہ مدعا یہ ہی کہ زبانی ہرکارون کے معلوم ہوا کہ حضور نے بدولت
واقبال بصد جاہ وجلال دشت بہار افزا مین ورود اجلال ونزول اجلال فرمایا ہی اس خبر کو سنکر نہایت
خوشی حاصل ہوئی شگفتہ دل کی کلی ہوئی مگر یہ نہ ثابت ہوا کہ ارادہ قہرمان فلک اقتدار کا اس طرف
تشریف آوری سے کیا ہی آیا فقط سیر وتماشا اور تفریح طبع مدنظر ہی یا بقصد جنگ وپیکار اس طرف نہضت
فرمائی ہی اگر ارادہ ملازمان سرکار کا بقصد جنگ وجدال ہی تو بندہ بھی موجود ہی مجبور نہین ہی اور اگر بہ قصد عالی نہین
ہی صرف تفریح طبع مدنظر ہی تو خیر مجھکو بھی کچھ سروکار نہین ایک امر بہ نظر خیر خواہی ودوراندیشی اور عرض
کرنا ہون وہ یہ ہی کہ اگر حضور سیر فرما چکے ہون تو یہان سے جسطرف کا قصد وارادہ رکھتے ہون تشریف
لے جائین کیون زیادہ زحمت فرمائین کیونکہ اس دشت مین فریب دیو وغولے رہتے ہین وہ بہت شریر
ہین اور بڑے تیغزن اور صف شکن ہین آنھون نے اکثر فوجون کو شکست دی ہی بڑی جمعیت
کی ہی اکثر بادشاہان ایوان نہ طاق نے لشکر کشی کی اور فوج بیشمار بھیجی کہ کسی طرح یہ دیوانے زیر ہون
مگر کبھی کامیاب نہوے ہمیشہ شکست کھائی اور زحمت اُٹھائی وہ دیوانے کسی سے نہ زیر ہوے
بڑے بڑے پہلوانان نامی لشکر لیکر آئے اور شکست کھاکر چلے گئے بہت مرتبہ لشکر بیشمار کام آیا آخر کو
عاجز ہوکر بادشاہان نہ طاق نے وہ تمام کوہ وصحرا انھین دیوانون کو دیدیا کچھ بطور خراج کے آپسمین
مقرر کر لیا اور ایک اقرار نامہ باہم تحریر ہوگیا کہ ہمین تمھارے کوہ وصحرا سے کچھ کام نہین صرف اتنا چاہتے
ہین کہ جب کوئی لشکر دشت بہار افزا کی طرف سے ہمپر آئے تو تم اُس سے مقابلہ کرنا اور ہم تک
نہ آنے دینا اور مجکو بھی حکم اُنکی اطاعت کا دیا اتنا خیال ہی کہ اگر وہ حضور کے آنے کی خبر سن پائین گے
تو بجمعیت لشکر کثیر حضور کے مقابلہ کو آئین گے حضور کو مفت مین زحمت ہوگی یہ تو ظاہر ہی کہ وہ حضور کے
لشکر سے عہدہ برا نہوسکے مگر جنگ ودمدار وخدا جانے کیا پیش آئے اگر ناگوار طبع اقدس نہو تو جسطرف
کا حضور قصد رکھتے ہون تشریف لے جائین اور میری اس گستاخی کو معاف فرمائین یہ جو کچھ گستاخانہ
عرض کیا بسبب خیر خواہی اور انجام بینی کے عرض کیا آئندہ حضور کو اختیار ہی بندہ مجبور وناچار ہی جو کچھ مجھکو
عرض کرنا تھا عرض کر چکا بقول شاعر شعر منت انچہ حق بود گفتم تمام ✤ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ✤
جب تمام وکمال عبارت اُس نامہ کی ختم ہوئی تو صاحبقران نے وہار کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ہماری
طرف سے اپنے بادشاہ سے کہدینا کہ ہمنے تمھارا نامہ تمام وکمال سنا ہمنے جو کچھ تحریر کیا یہ سب درست
امر بجا ہی اسمین کچھ شک وشبہہ نہین کہ ہم یہان سیر وشکار کی غرض سے قیام پذیر ہوے تھے اور ایک
امر ضروری بھی تھا کہ ہمکو اپنے لشکر کا بادشاہ بھی کرنا منظور تھا لہذا اُس امر سے تو بحمد اللہ فراغت حاصل
کی اب یہ ارادہ تھا کہ دو ایک روز یہان قیام کر کے طرف ایوان نہ طاق کے کوچ کرونگا مگر اب مجکو
فرض ہوگیا بغیر مقابلہ دیوانون کے یہان سے نہ جاؤنگا کیونکہ تمھارے نامہ مین اُنکی جرأت اور بہادری کی بڑی
تعریف لکھی ہی مجھکو بھی دیکھنا ہی کہ وہ کیسے شیر بیشہ شجاعت اور نہنگ دریاے جرأت ہین یہان
آئین تو معلوم ہو مقابلہ پڑے تو حال کھلے ہمنے ایسی گیدڑ بھبکیان بہت سنی ہین جب وہ یہان آئین گے تو

انکو حال معلوم ہوگا انکو بہادرون سے کبھی سابقہ نہین پڑا ہی کہین کوئی شیرون سے لڑنا ہی خیال رکھنا اگر آئینگے تو ہر جنگ معقول پائین گے مثل روباہون کے سامنے سے ان شیر خصلتون کے بھاگ جائین گے اُنسے جنگ کا کیا لطف ہوگا وہ تو خود ہی دیوانے ہین اپنے ہوش و خرد سے بیگانے ہین اور یہ جو لکھا ہی کہ اگر ارادہ بقصد جنگ وپیکار ہوا ہی تو بہتر ہی خیر پہلے تو یہ ارادہ نہین تھا اگر انکو یہی منظور ہی کہ لڑائی ہو تو یہان ہم بھی اس امر سے باہر نہین ہین انکا جب جی چاہے لشکر لیکر آئین ہم ہر وقت موجود ہین خیر بعد الفراغ ان دونون مہمون کے ہم واسطے قتل آنمینہ اندام جاوہ کی طرف ایوان نہ طاق کے جائین گے یہ دو شہر راہ مین سخر ہو جائین شاید کہ یہ امر لکھا ہی مشت ایزدی مین مقرر ہوے تھے اور یہی سبب ہمارے یہان قیام کا تھا ہمنے اب ارادہ طرف ایوان نہ طاق کے فسخ کر دیا جنگ اب ہم اس سے فراغت نہین حاصل کرینگے اُس وقت تک یہان سے کوچ نہ کرینگے اور خیر یہ بھی کہدینا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو ہمسے ملاقات کرو ہمارے لشکر مین دو تین ساعت کے واسطے تشریف لاؤ ہمین کچھ دریافت کرنا ہی ہمارے آپ کے جنگ وپیکار ہوتی رہیگی ہمکو اشتیاق ملاقات بہت ہی اور اگر آپ کا قصد جنگ نہین ہی تو یہان بھی ہمکو آپ سے کوئی ضرورکار واسطے جنگ وپیکار کے نہین ہی مگر اب ہم بعد ہم دیوانون کے یہان سے جائین گے اس امر مین کبھی ہم آپکا کہنا نہ مانین گے اُنسے جنگ وپیکار کی ہمکو خواہش ہی آپ سے کوئی کاہش نہین ہی بقول شاعر شعر اگر جنگ جوئی نداری درنگ ۔ اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ ۔ یہ مضمون صاحبقران نے اس طرح کہا کہ اسکو کچھ عرض کرنے کی جرات نہ پڑی دست بستہ عرض کیا کہ جیسا حضور نے ارشاد کیا ہی غلام یہان سے جاکے اس طرح مفصل بیان کریگا صاحبقران نے فرمایا نہین یہ مضمون تحریر بھی کرائے دیتے ہین یہ فرماکر دبیر عطارد رقم بمضا قلم سے فرمایا کہ یہ جو مضمون ہمنے اسوقت اس عیار سے زبانی بیان کیا ہی تم اسکو ایک قرطاس پر تحریر کردو دبیر نے فوراً حسب ارشاد فیض بنیاد صاحبقران کے وہ سب مضمون بے کم و کاست تحریر کرکے پیش کیا صاحبقران نے جو غلطین خلاف شان پائین انکو کاٹ دیا اور دبیر سے فرمایا صاف کرکے جلد حاضر کرو دبیر نے فوراً صاف کر کے حاضر خدمت کیا صاحبقران نے پسند فرمایا ملفوف فرماکر عیار کے حوالے کیا اور فرمایا کہ یہ نامہ تم بادشاہ کو دیدینا اور ایک خلعت فاخر بیش بہا بھی مع ایک بدرہ زر سرخ کے مرحمت کیا عیار نے بجا آکر کے لیا اور رخصت ہوکر دربار سے باہر چلا چلتے وقت اسکی نظر ایک وقت بارگاہ کے پڑی دیکھتا کیا ہی کہ ایک کرسی جواہر نگار بچھی ہوئی ہی اور اُسپر ایک عیار طرار کلاہ عیاری سر پر اور بانہاے عیاری زیب بدن دربر سامنے صاحبقران کے دنگل کے بڑی شان و شوکت سے بیٹھا ہوا ہی اور ہزارہا عیاران طرار چست و چالاک خشت ہاے زرین پر زانسی دچپ تمکن مین بہ رنگ دیکھ کر اسکو اور حیرت ہوئی اور دیکھتا ہوا طرف دربارگاہ کے روانہ ہوا یہان تک کہ بیرون بارگاہ پہونچکر تمام سردارون کے خیمون اور اصطبلون کی طرف سے گذرتا ہوا اور سیر کرتا ہوا اور ہر بازار کو دیکھتا ہوا خدا شکر صاحبقرانی سے باہر ہوا اور طرف اپنے شہر کے بعجلت روانہ ہوا اور راہ سے شاطری مارتا ہوا بعد خوشی و خرمی یہ خیال دل مین کرتا ہوا آیا کہ کیا لشکر ہی اور کیسے کیسے جوانان رستم خصال ہین صاحبقران نے ان سبکو زیر کیا ہی کیا یہ بہادر صاحب اقبال ہی بڑا جاہ و جلال ہی یہ رعب و داب تو کبھی دربار خداوندی کا بھی سننے مین نہین آیا دیکھنا تو دیگر شی ہی بھلا ان بہادرون سے کون مقابلہ کرسکتا ہی جنکا ایک ایک سردار ہزارون ملکون کا مالک ہی جسکے دربار مین اسقدر عیار ہین کہ جنکی حد شمار نہین ہی

یہ تو اپنے دل مین یہ باتین کرتا ہوا چلا جاتا ہی اسکو تو راہ مین چھوڑ دیجے اور حال بارگاہ صاحبقران کا سنیے
کہ بعد روانہ ہونے اُس عیار طرار کے بادشاہ نے دربار برخاست کیا اور بادشاہ اور صاحبقران اپنے اپنے
خیمون مین تشریف فرما ہوے اور بعد نوش کرنے خاصہ وغیرہ کے بستر راحت پر آرام فرمایا اسی طرح
ہر سردار اپنے اپنے خیمون اور حولداریون کو گیا اور خواجہ بھی بعد برخاست ہونے دربار اور جملہ ضروریات سے
فارغ ہوکے کوتوالی چبوترے پر آے اور بندوبست کرنے حراست کی اور انتظام لشکر مین ہمہ تن مشغول و مصروف ہوے

اب یہان سے کچھ حال سہرا آفتاب نما کا تحریر ہوتا ہی

کہ جہان سلیم بن نورج اور دیلم بن نورج مقیم ہین اور سپاہ و لشکر واسطے مقابلہ صاحبقران کے جمع
کر رہے ہین پھر نے جاری ہی سوار اور پیادے ٹکر ہو رہے ہین اور یہان دونون کو انتظار ہی ارژنگ
بن زمرد کا کہ وہ یہان آئین تو ہم واسطے مقابلہ کے طرف دشت بہار افزا متفق ہوکر روانہ ہون ادھر ارژنگ
بن زمرد بھی کوچ و مقام کرتا ہوا طرف شہر آفتاب نما کے بسرعت تمام و بہ استعجال مالا کلام منزلین پے در پے
طے کرتا ہوا چلا آتا ہی یہانتک کہ قریب شہر کے پہونچا اور ادھر ہرکارون نے خبر دیلم اور سلیم کو آنے کی
دی ان دونون نے چند سردارون کو واسطے استقبال کے روانہ کیا ان سردارون سے راہ مین ملاقات
ہوئی اور بعد استفسار حال سب ملکر پاس دیلم اور سلیم کے دربار مین آئے اور لشکر کو بیرون شہر چھوڑا یہ دونو
بھائی دیلم اور سلیم نا دربار واسطے استقبال کے آئے اور استقبال کرکے لے گئے اور تخت پر بٹھایا باہم
کیفیت مزاج پوچھنے لگے بعد استفسار مزاج و حال کے اور گفتگو شروع ہوئی ادھر لشکر اسکا بیرون شہر جو کہ
قریب ایک لاکھ اسی ہزار کے تھا اترا اور خیمہ اور سراپردے چھولداریان اسپکین آراستہ ہوئین ہر ایک اپنے
اپنے مقام پر قیام پذیر ہوکر آسودہ ہوا بازار مین کھل گئین ادھر دربار مین مشورے واسطے جنگ و جدال کے
ہونے لگے سنجتگان بن بختگان جو لشکر کے ساتھ آیا تھا اسنے بھی بہت دور غلانا اور بہت بہکایا آخر کو یہ قرار
پایا کہ بعد ایک ہفتہ کے یہان سے کوچ کرینگے جب یہ رائے قرار پاچکی تو دربار برخاست ہوا اور ارژنگ
بن زمرد اپنے لشکر کو گیا اور یہ دونو بھی اپنے محل مین داخل ہوے اور جاکر اپنے اپنے مقام آرام پر سو رہے
سہ پہر کو بیدار ہوکر باہر آئے اور تخلیہ مین بیٹھکر یہ صلاح ہونے لگی سلیم نے دیلم سے کہا کہ بھائی میری
یہ رائے ہی کہ ارژنگ بن زمرد کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرین کیونکہ ہمکو تو دعواے پہلوانی ہی اور تمکو
دعواے سحر و ساحری ہی اس حالت مین مجھکو تخت نشینی سے انکار ہی اور یہ بھی خیال ہی کہ اس لشکر مین
بادشاہ کا ہونا ضرور ہی کیونکہ بغیر بادشاہ کے سپاہ و لشکر کچھ کام نہین کرتا ہی ایک شخص کا ہم سب پر حاکم ہونا
فرض ہی اس سے یہ غرض ہی کہ جب کوئی ہم پر حاکم ہوگا اور ہم اسکے تابع ہونگے تو کبھی کوئی کام خراب نہوگا
اگر مین کسی طرف کو جاؤنگا اور آپ بھی لشکر مین ہونگے تو اس وقت مین یہ تو ہوگا کہ اگر کوئی واقعہ درپیش ہو
تو لشکر کو تباہ ہونے سے بچالینگے ورنہ اس حالت مین کہ لشکر کا کوئی بادشاہ نہین ہی بغیر موجودگی ہمارے
اور آپ کے لشکر تباہ اور برباد ہوگا اس سے یہ بہتر ہی کہ ہم آپ ملکر ارژنگ بن زمرد کو بادشاہ کرین کیونکہ
آنکے پدر بزرگوار بھی ہمارے پدر بزرگوار کے لشکر کے بادشاہ رہے ہین اسنے جواب دیا کہ رائے تو
بہت اچھی ہی ضرور ایسا کرنا چاہیے کل جسوقت وہ آئین اُنسے بھی اسی امر کو بیان کرنا اور اُنکے وزیر
سنجتگان بن بختگان سے کہنا دیکھو وہ کیا جواب دیتے ہین ہمین تو جو کچھ مدنظر ہی وہ کہدیا اُنکا بھی
دستمزن لینا ضرور ہی یہ امر جب قرار پاچکا صبحت تخلیہ برخاست ہوئی ہر ایک سوار ہوکر واسطے تفریح طبع
کے روانہ ہوا اور وہان سے واپس آکر اپنے عیار لکمن تیز پا کو بلایا اور اُس سے کہا کہ تو لشکر

ارژنگ بن ژمرد ثانی مین اسی وقت جا اور ہماری طرف سے بعد تحفہ اسلام کے کہنا کہ ہمارے مالکون نے کہا ہی کہ کل جو آپ تشریف لائیے گا تو اپنے ہمراہ سختگان بن بختگان کو ضرور لائیے گا کہ ہمین آپسے کچھ رائے لینا ہی یہ سن کے عیار فوراً روانہ ہوا اور لشکر ارژنگ مین پہونچکر داخل بارگاہ ہوا ارژنگ کو مجرا کیا جو کچھ اپنے آقا کی زبانی سنا تھا بیان کیا جواب دیا کہ اچھا ہم اپنے ہمراہ لیتے آئین گے وہ رخصت ہوکر چلا آیا اور جواب پیام کہ سنایا یہ سنکر وہ داخل محل ہوے اور وہ رات بہ راحت و آسایش بسر کی یہانتک کہ فلک اطلسی پر آثار سحر نمایان ہوے ہر ایک واسطے عبادت الٰہی کے اٹھا اور موافق اپنے اپنے مذہب و مشرب کی بندگی اپنے معبود کی بجا لایا ادھر وہ دونو بیدار ہوکر دربار مین آئے کہ اتنے مین ارژنگ اور سختگان بھی آگئے سب واسطے تعظیم کے اٹھے اور ارژنگ کو لاکر تخت پر بٹھایا اور سختگان کو برابر تخت کے کرسی ملی جب سب بیٹھ چکے تو سیلم نے ارژنگ اور سختگان سے کہا کہ ہمارا بھی چاہتا ہی کہ ہم آپ کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرین اور ہم دونون بھائی سپہ سالار لشکر ہون اور دونون لشکر ایک ہوجائین ایک ہم مین سے سپہ سالار لشکر ساحران کا ہو اور ایک سپہ سالار لشکر غیر ساحران کا ہو یہ بندوبست کرکے طرف اہل اسلام کے چلین تاکہ کوئی تو سردار لشکر ہو اور یہی طریقہ ہمیشہ سے جاری ہی آپ کے پدر بزرگوار ہمیشہ ہمارے پدر بزرگوار کے لشکر کے بادشاہ رہے اور وہ سپہ سالار لشکر رہے وہی منصب و طریقہ ہم بھی چاہتے ہین یہ امر بہت بہتر ہی ارژنگ نے کہا جو آپ کی رائے ہو مین تو یہ ارادہ رکھتا تھا کہ آپکو اپنے لشکر کا بادشاہ کرونگا اور اکثر سختگان سے اس امر مین رائے لیا کرتا تھا وہ موجود ہی آپ بوجھ لین سختگان نے بھی اسکے کلام کی تصدیق کی اور ارژنگ نے کہا مین اسکو اس شرط سے قبول کرتا ہون کہ تم میرا وزیر ہونا قبول کرو تو مین اس امر شاہی کو قبول کرون اسنے جواب دیا کہ مین کب انکار کرتا ہون مجھکو اس منصب سے کب عذر ہی یہ تو میرا آبائی منصب ہی باپ دادا ہمیشہ وزیر ہوتے رہے ہین یہ تو میرے فخر و افتخار کی جگہ ہی مگر مجھسا نالایق ایسا منصب جلیل پائے وزیر شاہ کہلائے یہ کہکر سیلم سے کہا کہ آپ سامان کرین اور انکو اپنے لشکر کا بادشاہ کرین بس فوراً ان دونون نے اپنے ملازمان خاص کو حکم دیا کہ سامان جشن تخت نشینی مہیا کرو ملازمون نے موافق حکم کے سب سامان درست کیا اور خوب بندوبست کیا بڑی تیاری سے بارگاہ آراستہ کی تخت شاہی بچھایا پہلو مے بارگاہ مین دو دنگل ایک جانب راست اور ایک جانب چپ بچھائے لشکر کے سوار اور پیدلون کو ئی درمیان مین خادم اور بندوقچی لشکر اور سردار سب کے سب شمار ہوے مغنی نے آراستہ کیے گئے اطراف و جوانب سے گانے طلب کیے ہوئے آئے برطا جشن ہوا جب سب سامان درست ہوچکا ملازمون نے سیلم اور ویلم کو خبر کی انھون نے ارژنگ کو لباس فاخرہ سے آراستہ کیا اور بڑے جاہ و حشم سے لاکر تخت شاہی پر بٹھایا اور سختگان کو کرسی وزارت اور ملازمان سیلم اور ویلم نے نذرین گذرانین بعد قبول کرنے نذرون کے اشارہ بیٹھنے کا ہوا مجرا کرکے اپنے اپنے ٹھکانون پر بیٹھے بعد ازان اور سردارون کی نذرین گذرین انکو بھی قبول فرماکر حکم بیٹھنے کا دیا بعدہ شغل شراب شروع ہوا ساقیان سیمین ساق نے جام و صراحی لاکر جام کو شراب ناب سے مملو کرکے پہلے گردش شاہی کیا ارژنگ بن ژمرد نے وہ جام ہاتھ سے لیکر بے اندیشہ انجام پی لیا بعد بادشاہ کے پھر ساقی نے جام بھر کر ویلم کو دیا ویلم نے بھی اسے بے تکلف پی لیا اسکے پینے سے سرور ہوا رنج و غم دور ہوا ہر ایک نشہ مین جھومنے لگا بادشاہ نے حکم دیا کہ طائفہ حاضر دربار ہون یہ حکم پاتے ہی داروغہ ارباب نشاط نے ایک طائفہ حاضر کیا وہ مجرہ بجا لائی سازندون نے ساز ملایا اسنے گت ناچنا شروع کیا اہل بزم کو اپنی طرف رجوع کیا

جب ناچ چکی تو ارژنگ شاہ نے اس نازنین زہرہ جمال سے ارشاد فرمایا کہ کوئی عمدہ غزل گاؤ مگر بہت
برافروختہ ہو اور اسکے شعر بھی عاشقانہ ہون اسنے عرض کی کہ بہت خوب اور یہ غزل بہ خوش الحانی گانا شروع کی غزل

کل تا لب دامون سے خون کے دامن زین پاک تھا
آج نو گشتہ کوئی کیا زینت فتراک تھا

کیا جنون کو رد دن تروستی سے اسکے گل سط
سے گریبان سے رو دامن تک ایک ہی چاک تھا

رو جو آئی رونیکی مژگان نہ تھمری ایک پل
راہ مین اس رود سے گویا خس و خاشاک تھا

ایکبی ہی اس شعلہ خو کے لگنے ہی مین جل بجھا
جب تا لب ہوئے کوئی پروانہ عاشق خاک تھا

بادشاہ وقت تھا مین تخت تھا میرا دماغ
جبکہ چار دن اور اک جوش گل تریاک تھا

ڈھال تلوار اس جوان کے ساتھ اب رہتی نہین
وہ جفا آئین شلاحین لڑکا ہی بیباک تھا

تنگ پوشی تنگ درزی اسکی دل مین کب گئی
کیا ہی وہ محبوب خوش ترکیب خوش پوشاک تھا

بات ہی جی مارنا بازیچہ قتل عام ہی
ایتو ہی صد چند اگر وہ چند وہ سفاک تھا

غنچۂ دل وا ہوا نہ باغون باغون پھرا
اب بھی ہو ویسا ہی جیسا پیشتر غمناک تھا

دیکھ گیا اس درس گہ من میر عقل و فہم کو
کیسے تھے ان صورتون مین معنی کا ادراک تھا

بعد اس غزل گانے کے وہ خاموش ہو رہی یہان محفل کی یہ حالت ہوئی کہ جو تھا مدہوش تھا کسیکو
بھی نہ ہوش تھا ہر طرف سے آوازۂ تحسین و آفرین بلند تھا جو تھا خورسند تھا اسکو بہت کچھ انعام دلوا وہ طائفہ
بدا گیا اور دوسرا طائفہ حاضر دربار ہوا وہ بھی خوب ناچی خوب گائی خوب اہل بزم کو شاد کیا بہت کچھ انعام
لیا حسب خواہش بادشاہ کے اسنے بھی ایک غزل عاشقانہ سامنے بادشاہ کے گائی غزل

بھر دسا دیسری مین تھا بال دہر پر
تو پروا ہوئی نہ نفس کے بھی در پر
سوار ان شتالستہ گشتے مین تھے

نہ تیغ ستم کر صلم ہر نفس پر
کھلا پیش دندان نہ اسکا گریبان
کنھون نے بھی تھوکا نہ سنگ گہر پر

جلے کیون نہ چھاتی کہ اپنی نظر ہی
کسو شوخ پیکار رعنا پسر پر
زمخشر مین خونکا مرا خون خفتہ

رہی تھا یہ خوابیدہ اس خورد سر پر
کئی زخم کھا کر تڑپتا رہا دل
لسلی تھی موقوف زخم جگر پر

سنا تھا اسے پاس لیکن نہ پایا
چلے دور تک ہم گئے اس خبر پر
سر شب کیے تھا یہ طالب وہ

گھڑی ایک رات آئی ہوگی پہر پر
کوئی پاس بیٹھا رہے کب تلک تو
کہو ہوگی رخصت گئی اب سحر پر

جہان مین نہ کی میر اقامت کی نیت
کہ شعر تھا آنا مرا بان سفر پر

بعد اس غزل گانے اور داد لینے کے وہ بھی رخصت ہوئی پھر طائفہ آیا غرض کہ اسی طرح تمام دن طائفے آیا کیے اور ناچ گا کر اہل محفل کو
خوش کر کے اور انعام و خلعت لیکر رخصت ہوا کیے اسی طرح شب بھر صحبت رہی صبح ہو گئی تب ارژنگ
شاہ نے کہا کہ اب بزم است ہو یہ حکم پاتے ہی جلسہ برخاست ہوا ارژنگ شاہ اپنے خیمہ مین گیا اور جا کر
آرام کیا پھر سہ پہر کو بیدار ہوا دربار کیا کہ اتنے مین خبر آئی سیلم اور ویلم آتے ہین سردار فرنگ کو استقبال کو
بھیجا وہ استقبال کر کے دربار مین لائے دونون مجرا کر کے ذلکان پر راست و چپ بیٹھ گئے جب بیٹھ چکے
تو سخنگان نے کہا کہ اب کیا رائے ہی دلاسلے مقابلہ اہل اسلام کے کب کوچ فرمائیگا وہ ام اور سیلم نے
کہا کہ جب مرضی شاہ کی ہو کوچ فرمائین ہمکو اب دخل نہین ہی مرضی مبارک پر منحصر ہی یہ سنکر سخنگان نے کہا
کہ ایک رائے میری اور ہی اگر آپ سب صاحب بھی منظور فرمائین اور بادشاہ بھی قبول کرین تو مین عرض کرون
بادشاہ نے کہا کہ اگر لائق قبول ہوگی تو کیون نہ قبول کی جائیگی بیان کرو اسنے عرض کیا کہ وہ یہ ہی کہ آپ ایک
پہلوان زبردست کو مع لشکر کثیر طرف خانۂ کعبہ کے روانہ کرین کہ وہ جا کر صاحبقران سے مقابلہ کرے اور

انکو شکست دیکر سب مسلمانون کو تاخت و تاراج کرے جو ملک کہ اس درمیان مین آباد ہین اُنکو فتح کرتا ہوا
اور مذہب قدیم اُنمین رواج دیتا ہوا اور سکہ بنام آپ جاری کرتا ہوا بعد فتح مکہ طرف ایوان نوطاق کے
مراجعت کرے اور اسی طرح ملک اہل اسلام کے تباہ کرتا ہوا آپ سے آملے اور دوسرے پہلوان
کو آپ مع سپاہ ساحران اور غیر ساحران بجمعیت کثیر طرف اُن ملکون اور شہرون کے روانہ فرمائین جو کہ
فتح نہ ہوئے ہون اہل اسلام کے من مثل طلسم فیروزیہ اور ملحقات اُسکے کے اور یہ بھی مثل پہلوان اول
کے دین قدیم کو جاری کرے اور سکہ کو بھی رواج دے اور اسی طرح تاخت و تاراج کرتا ہوا طرف آپ
کے چلا آئے اس سے میری یہ غرض ہی کہ جب اہل اسلام چہار جانب سے گھر جائینگے تو ایک دوسرے کی
مدد کو نجائے گا اور لڑائی بہ آسانی فتح ہوجائیگی اور ملک بلا دردسر اور مشقت کے ہاتھ آجائین گے اور
دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ کوئی بدو بدیع الملک کو بھی نہ پہونچ سکیگی اور آپ بہ آسانی فتحیاب ہونگے مسلمان
بالکل نیست و نابود ہوجائینگے اور تہ سم بہت جلد آسان ہوجائیگی پھر تمام عالم مین آپکا دور دورہ ہوگا اہل
اسلام کا عمل اُٹھ جائیگا پھر آپ بھی مثل اپنے دادا کے قبول خدائی درست فرمائیے گا اور مثل اُنکے خدائی
کیجیے گا ایک عالم کو گمراہ کیجے گا کوئی آپکا ہمسر نہوگا جو آپ سے مقابلہ کرے بس یہ کلام خوش انجام
سنکر بادشاہ اور دیلم اور تیسلم نے کہا کہ رائے تمہاری خوب ہی ہمکو بدل مرغوب ہی پھر اب تمھین تجویز
بھی کرو کہ کون پہلوان طرف خانہ کعبہ کے روانہ کیا جاے اور کون طرف طلسمون کے اور کسقدر لشکر
ہمراہ ہو اور کتنی فوج سے ہم طرف بدیع الملک کے روانہ ہون اُسنے عرض کیا کہ پہلے آپ یہ فرمائین
کہ آپ صاحبون کے پاس کسقدر لشکر جمع ہی اور اُسمین کسقدر ساحر ہین اور کسقدر غیر ساحر ہین دیلم اور تیسلم
نے کہا کہ فی الحال تو ہمارے پاس قریب چار لاکھ اسی ہزار کے جمعیت ہی اور باقی فوج کی بھرتی جاری ہی لیقین
قریب چھ لاکھ کے ہوجائیگی آپ کے لشکر کا ہمین کچھ حال معلوم نہین ہی کہ کسقدر ہی سخنگان نے کہا کہ ہمارے
ساتھ بھی قریب دو لاکھ کے ساحر و غیر ساحر ہین مگر آپنے یہ نفرمایا کہ آپکے لشکر مین کتنے ساحر ہین
اُنھون نے کہا کہ ہمارے لشکر مین ساحر قریب دو لاکھ کے ہین جو کہ آزمودہ کار ہین سخنگان نے سب
کہا کہ سب لشکر قریب آٹھ لاکھ کے ہوگیا ہی لہذا اُسمین سے دو لاکھ لشکر تو ان دونون طرف کو روانہ
فرمائیے جو پہلوان کہ خانہ کعبہ کی طرف جائے اُسکے ساتھ اسی ہزار کی جمعیت ہو اور اُسمین ساحر کوئی نہو
کہ وہان ساحر کی کچھ ضرورت نہین ہی سحر وہان کچھ کام نہ دے گا وہ مقام سحر و ساحری سے بری ہی وہان سحر
بالکل فراموش ہوجاتا ہی اس حالت مین ساحر کا جانا بالکل بیکار ہی جو پہلوان کہ طرف اور ملکون اور طلسمون کے
جائے اُسکے ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار کی جمعیت ہو جسمین چالیس ہزار ساحر آزمودہ کار ہون اور اسی ہزار
سوار ان جرار ہون کیونکہ ان ملکون اور طلسمون مین اکثر ساحر ہین وہان لڑائی سحر کی بھی ہوگی اور باقی فوج
سے آپ طرف دشت بہار افزا کے کوچ کرین وہان سنکر بدیع الملک سے مقابلہ کرین بادشاہ
نے فرمایا کہ اچھا پھر سرداردن کو تجویز کرو سخنگان نے کہا کہ نخجور قتل جکر کو مع اسی ہزار سوار ان جرار
کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ فرمائیے اور طوفان کرگدن چشمالی کو مع ایک لاکھ بیس ہزار سواران جرار و
ساحران آزمودہ کار کے طرف اور ملکون اور طلسمون کے روانہ کیجیے اور یہ کہو کہ مین نے عرض کیا ہی بخوبی
اُسکو سمجھا دیجیے اور بعد اس بندوبست کے آپ بھی کوچ طرف دشت بہار افزا کے فرمائیے تامل کو راہ
مدیجیے بامین اس گفتگو کے جرار نے آکر عرض کیا کہ ایک ساحر بہیئت نامعلوم در دولت پر حاضر ہی اور کہتا ہی کہ
مین ایوان نوطاق سے آیا ہون اکوان تاجدار اور ایوان تاجدار کا نامہ لایا ہون دیلم نے کہا کہ بلاؤ

دوباہر گیا اسکو ہمراہ لیکر داخل دربار ہوا اسنے مجرا کیا اور عرض کیا کہ بادشاہان ایوان نہ طاق نے آپ کے مزاج کی کیفیت پوچھی ہی اور فرمایا ہی کہ کیا سبب ہوا جو آپ نے ابھی تک طرف دشت بہارافزا کے تعین کوچ کیا تاخیر کا کیا سبب ہوا اور یہ نامہ بھی دیا ہی قیلم نے فرمایا کہ ہمکو چند کام ضروری درپیش ہوگئے ہین جس سبب سے ہمنے کوچ نہین کیا یہ کہکر نامہ کھولا اور پڑھنا شروع کیا اسمین بھی ایسا ہی تحریر تھا کہ ہمکو بذریعہ سحر کے معلوم ہوا ہی کہ بدیع الملک نے دشت بہارافزا مین مقام کیا ہی اور اپنے لشکر کا بادشاہ دارابن جمشید کو کیا ہی اور آپ مشغول جشن عشرت ہی اور یہ ارادہ ہی کہ بعد فراغت جشن راہ سے دریاے سبز رنگ کے ایوان نہ طاق پر کوچ کرے اور یہان آکر فتح طلسم اور تلاش لوح مین جاے لہذا ہمکو لازم ہوتا ہی کہ جہانتک ممکن ہو بہت جلد کوچ کرو اور بہت جلد اپنے کو دشت بہارافزا مین پہونچاؤ کہ وہان سے طرف ایوان نہ طاق کے کوچ کرلے جائین کہ تم پہونچ جاؤ اور اسکے جواب سے ہمکو بدست اسی ساحر کے آگاہ کرو فقط زیادہ شوق ملاقات یہ نامہ پڑھکر قیلم نے اس ساحر سے کہا کہ ہم آٹھ روز مین یہان سے ضرور ضرور طرف ایوان نہ طاق اور دشت بہارافزا کے کوچ کرینگے اور بہت جلد وہان پہونچین گے کیونکہ جو کام ہمکو کرنا ہی ہمنے اُسے فرصت حاصل کرلی ہی صرف اب کسیقدر انتظام باقی ہی اور یہ بھی ہمارا ارادہ ہی کہ ہم چند سردارون کو طرف خانہ کعبہ اور آن ملکون اور طلسمون کے روانہ کرین کہ جو اہل اسلام کے قبضہ مین ہین وہان انکو تاخت و تاراج کرتے ہوے طرف ہمارے واپس آئین اس کام سے ہم فرصت کرکے بہت جلد دشت بہارافزا کی جانب کوچ کرتے ہین تاخیر نکرینگے یہ امر اپنے بادشاہون سے کہدینا اور یہی جواب نامہ مین تمکو تحریر کردیا ہی اسنے کہا کہ بہت خوب اب مین رخصت ہوتا ہون کہا آج بخاؤ گل جانا عرض کیا کہ مجھکو حکم تھا کہ فورا جواب نامہ لیکر واپس آنا قیام نکرنا کہ یہان ضرورت ہی اور ملکون کے شہریارون کو بھی نامہ لکھنا ہی اور انکو بھی واسطے روکے طلب کرنا ہی کیونکہ بہت بڑے شخص سے مقابلہ کرنا ہی اگر آج بخاؤ فلانا منصوب درگاہ خداوندی ہونگا کیا عجب ہی جو کسی قسم کا عذاب نازل ہو مین سنگ سیاہ ہوجاؤن یہ جو سختگان نے سنا تو کہا کہ یہ کیا تمنے کہا کہ شاہ عذاب خداوندی نازل کرینگے خداوند کون ہی اور کیسا عذاب اسنے جواب دیا کہ ہمارے خداوند جنکی ہم پرستش کرتے ہین وہی تو تمام روے زمین کے خداوند ہین انھین کی صنعت کا یہ سب چیزین پیدا ہوئی ہین زمین و آسمان گل و ثمر شجر و حجر باغ و صحرا و دریا ہوا آفتاب و مہتاب اور ستارے یہ سب خلق کیے ہوے ہمارے خداوند کے ہین وہ ایسے خداوند ہین کہ ایک جنبش لب مین جسکو چاہین خاک سیاہ کردین اگر وہ چاہین تو ابھی بھیجکر عذاب نازل ہوجاے یہ سنکر سختگان اپنے دل مین بہت خوش ہوا اور کہا کہ معلوم ہوتا ہی کوئی بہت بڑا ساحر ہی اسکے پاس چلنا ضرور ہی یقین ہی کہ وہان لشکر اسلام کا خاتمہ ہوجاے اور ہماری مراد دلی بر آئے ہمکو اسنے مطلب سے غرض ہی انکی خدائی سے کیا مطلب ہی اگر وہ خدا ہین تو ہمارا کیا بنالین گے ہم انکو دیتے ہی انکی پرستش کرینگے اور جو ہمارے دل مین ہی ہم اُسپر ہمیشہ قائم رہین گے یہ دل مین خیال کرکے اور اُس سے رخصت کرکے کہا اچھا یہ تو بتاؤ کہ تمنے کبھی اسنے خداوند کی صورت بھی دیکھی ہی اسنے کہا کہ مجھپر کیا منحصر ہی بڑے بڑے شاہ اور شہریارون نے انکی صورت نہین دیکھی سواے اُنکے برادر عزیز کے اور کون اُنکے جمال بیمثال کی تاب لا سکتا ہی وہی اُنکی خدمت مین جاتے ہین اور جو کچھ حکم ہوتا ہی اُسکو بجالاتے ہین وہ تو خداوند ہین سمتے آجتک اکوان تاجدار کی بھی شکل و شمائل تمین دیکھی ہی جو کہ خداوند کے بھائی ہین ہم صرف انکی تصویر کی پرستش کرتے ہین جو کہ جبکو ہمراہ مین ہمارے پاس خود بخود آجاتی ہی اور وہ جو ہمارے

پاس ہوتی ہی غائب ہوجاتی ہی ہم اُس ماہ سے اُسکی پرستش کرتے ہین یہی قاعدہ وہان ہمیشہ سے جاری ہی اور ہم لوگ تصویر پرست ہین ہمارا مذہب سب مذہبون سے قدیم ہی اور یہ سب مذہب باطل ہین فقط ہمارا مذہب حق ہی اور تیرے پاس وہ تصویر اس وقت بھی موجود ہی یہ کہکر اُسنے وہ تصویر سب کو دکھائی سبنے دیکھا کہ ایک مورت طلائی ہی اور آنکھین اُسکی یاقوت احمر کی ہین اور تمام جسم اُسکا زرنگار ہی یہ رنگ دیکھکر اور یہ تقریر سنکر سختگان تو خاموش ہورہا کہ اتنے مین جواب نامہ دلیم نے تحریر کرکے اُس ساحر کو دیا وہ رخصت ہوکر طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوا اب اسکا حال وقت پر تحریر ہوگا لیکن بعد روانہ ہونے اُس ساحر کے دلیم نے سلیم سے کہا کہ یہ تو آج نئی بات سننے مین آئی ہی یقین ہی کہ ہمکو بھی لکایف تصویر پرستی کی بجالانی ہم تو یہ کبھی نہ قبول کرینگے کہ ہم اپنے مذہب آبائی کو ترک کرین اور مذہب غیر کو کہ جسکی کچھ اصل نہین ہی اختیار کرین یہ تو بالکل خلاف عقل ہی ہم ایسی مدد کرنے سے باز آئے اب تو ہم کبھی اس طرف نجائین گے یہ جو تقریر سختگان نے سُنی بہت گھبرایا اور دل سے کہا کہ بنا بنایا کام بگڑ گیا کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیے کہ یہ دونون ہی بادشاہ اس طرف جانے کو راضی ہون اور چلے جائین یہ خیال کرکے فکر کرنے لگا اور سوچتے سوچتے یہ خیال مین آیا اور اس طرح اُسنے بیان کیا کہ آپ شوق سے تشریف لے چلین اور جب آپ سے واسطے تصویر پرستی کے کہا جاے تو آپ یہ جواب دیجیے گا کہ ہم بعد فتح جنگ سلطانان اس امر کو قبول کرینگے یقین ہی کہ وہ جب یہ تقریر آپ کی سنین گے تو سنتے ہی اس امر کو اس وقت پر اُٹھا رکھین گے اور اگر زیادہ بحد ہون تو آپ بھی بگڑ اُنکی اطاعت قبول کرین اور منتظر وقت کے رہین جب اہل اسلام قتل ہوجائین اور کوئی اُنمین سے نہ باقی رہے تو آپ پھر ایک جنگ مردانہ اُسے کرکے اور اُنکو شکست دیکر اُنکے ملکون اور طلسمون پر قبضہ کرلین کیونکہ اُنکو بھی معلوم ہوگا کہ ہمان کسی کے سنانے اور اپنے مذہب مین لانے سے یہ فائدہ ہوتا ہی اور اگر اہل اسلام کامیاب ہوجائین تو یہ ہوا کہ دشمن قوی کم ہوا پھر تو جو آپکا ارادہ ہی اُسکو پورا کیجیے گا اور اہل اسلام سے لڑکر اُنکو شکست دیجیے گا اور موافق اپنے قصد کے بنجیے گا یہ راے سبکو پسند آئی اُسی وقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا اور اُسی دن مخمور فیل پیکر کوہ اسی ہزار سواران جرار کے طرف خانۂ کعبہ کے روانہ کیا اور بہت تماشا کردی وہ بجمعیت کثیر اُسی روز کوچ کرکے طرف خانۂ کعبہ کے روانہ ہوا منزل بمنزل چلا جاتا ہی اسکو تو راہ مین چھوڑیے اُدھر بعد روانہ کرنے مخمور فیل پیکر کے طوفان کرگدن پیشانی کو مع ایک لاکھ تیس ہزار سواران جرار و ساحران غدار کے طرف طلسم فیروزیہ اور دیگر طلسمون اور ملکون کے روانہ کیا اور یہ بھی اُسی روز مع سپاہ و لشکر کے کوچ کرگیا بعد اسکے کوچ کرنے کے اُنھون نے بہ صلاح سختگان سات روز تک وہان قیام کیا اور اپنی طرف سے اپنے ایک عزیز کو کہ نام اُسکا بہزن سرخ چشم تھا اپنا نائب مقرر کیا اور کہدیا کہ جس وقت تمپر کوئی مہم پڑے اور کوئی شخص اس طرف رخ کرے تو تم ہمکو فوراً بذریعہ نامہ کے اطلاع دینا ہم کسی سردار کو واسطے تمہاری مدد کے بجمعیت لشکر روانہ کرینگے اور اگر اس طرف سے لشکر اسلام جانا چاہے تو اُسکو ہرگز ہرگز نہ جانے دینا روک رکھنا اور کہنا کہ ہمارے بادشاہ کا حکم نہین ہی کہ ادھر سے کوئی لشکر جاے اگر وہ آمادہ جنگ و پیکار ہون تو اُسے مقابلہ کرنا اور ہمکو اطلاع دینا کہ ہم اُسکا بندوبست کامل کردینگے اور اگر ہمارے پاس سے مدد آنے مین دیر ہو تو قلعہ بند ہوکر لڑنا جبتک کہ مدد آوے دیکھو بہت بہت خیال رکھنا کوئی امر فروگذاشت نکرنا یہانتک سمجھا کر اور اہل شہر کو اُسکی اطاعت اور فرمانبرداری پر حکم کرکے ساتوین روز مع پانچ لاکھ اسی ہزار سپاہ و لشکر اور فوج بیشمار کی طرف دشت بہار افزا کے کوچ کیا دیکھیے یہ اب کب وہان پہونچتے ہین

اور کب اُسسے مقابلہ ہوتا ہے

اب کچھ حال سردار کا بیان ہوتا ہی

کہ جو طرف طلسم فیروزہ کے کوچ کرکے گیا تھا اور منزل بمنزل چلا جاتا تھا جو دشت و صحرا اُسکو بھلا معلوم ہوتا تھا تو یہ دو ایک دن وہان قیام کرتا تھا صید و شکار مین مشغول رہتا تھا اور لشکر مین آسودہ ہوتا تھا پھر وہان سے کوچ کرتا تھا اور راہ کو ایک منزلہ دو منزلہ کرتا ہوا روانہ ہوتا تھا یہانتک کہ قریب شہر فیروزہ کے پہونچا اور لشکر کو ایک میدان پُرآب و گیاہ مین اُترنے کا حکم دیا اور واسطے دیکھنے شہر اور طلسم کے مع کل سردارون کے روانہ ہوا یہان لشکر قریب قلعہ آکر پہونچا اور اُسنے دیکھکر اور سردارون سے کہا کہ قلعہ تو مستحکم معلوم ہوتا ہی یقین ہی کہ یہ لوگ قلعہ بند ہوکر لڑین نا بدولت کو کیا بروا ہی ایک دم مین قلعہ پر یورش کرکے قلعہ لے لونگا مین ایسے ایسے قلعون کو کب خیال مین لاتا ہون لڑکون کا کھیل جانتا ہون ایسے بہت سے گھروندے مین نے مسمار کئے ہین یہ کیا چیز ہی مین پہلے ایک نامہ لکھکر انکو اپنی اطاعت کے لیے بلاتا ہون اگر انھون نے میری اطاعت منظور کی تو خیر ورنہ ایک کو بھی اہل شہر سے زندہ نچھوڑونگا اور شہر کو اس طرح پائمال کرونگا کہ یہ معلوم ہوگا کہ یہان کبھی کوئی شہر آباد ہی نہ تھا اور تمامی شہر کو تالاب بنادونگا یہ لشکر بعض لوگ جو کہ جہاندیدہ تھے اُنھون نے عرض کیا کہ بجا ہی حضور ایسے ہی جری اور بہادر ہین مگر وہ لوگ بھی بڑے بہادر معلوم ہوتے ہین کبھی آپ کی اطاعت نکرینگے کیونکہ اُنکا ہمیشہ کا دستور ہی کبھی وہ اپنا مذہب تبدیل نہین کرینگے اور نہ کسی کی سوائے اپنے بادشاہ کی اطاعت کرینگے اور لڑکر مرجائینگے یہ وہ خوب جانتے ہین اور اس مرنے کو حیات ابدی خیال کرتے ہین اور یہ بھی سُنا گیا ہی کہ وہ کہتے ہین کہ کافرون سے لڑکر مرجانا بہتر ہی اُنکی اطاعت کرنے سے اس مرنے سے غازیون مین نام ہوتا ہی شہید راہ خدا کہلاتے ہین درجہ شہادت پاتے ہین غازی اور جوانمرد مشہور ہوتے ہین السیون سے اطاعت کی امید رکھنا اور یہ خیال کرنا کہ وہ آکر ہماری فرمانبرداری کرینگے یہ بالکل خلاف عقل و دانائی ہی یہ بھی خیال کرنا کہ وہ قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرینگے غیر ممکن ہی یہ لوگ ہمیشہ سرکھلے ہوکر لڑتے ہین قلعہ بند ہوکر لڑنے کو عار جانتے ہین اور یہ ہین لڑکر مرجانے کو بہتر جانتے ہین اکثر جنگہاے سابق مین دیکھا ہی کہ اہل اسلام کام آتے ہین مگر کبھی سے باہر نہین ہوتے ہین یہ وہ لوگ ہین جو کہ جنگ کو کھیل جانتے ہین اور مرنے کو زندگی سمجھتے ہین ایک ایک ہین شیر بیشہ جنگ ہی ورباے شجاعت کا نہنگ ہی اُسنے یہ سُنکر اور موجھون پر تاو دیکر کہا کہ اب ہم دیکھینگے کیسے قلعہ بند ہوکر نہین لڑتے ہین اور کیسے بہادر ہین کہ سرکھلہ ہوکر مقابلہ کرے مین بھی بہادرون سے سابقہ پڑا ہوگا مجھسا بہادر کوئی نہوگا ہمیشہ کچ دلون اور بزدلون کا سامنا کیا ہوگا اب تم دیکھ لینا کہ مین کس طرح اُنکو شکست دیتا ہون اور کیونکر ایک دم مین قلعہ لیے لیتا ہون اور شہر کو تاراج کرتا ہون وہ اب اُن باتون کو جانے دین میری اگر اطاعت کرین یہ بہتر کرتا ہو اطراف اپنے لشکر کے چلا اور کہا کہ پہلے مین نامہ لکھکر اُنکا حال دریافت کرون اور دیکھون کہ کیا جواب آتا ہی پیشتر مین جانتا ہون کہ وہ کبھی اطاعت نکرینگے مجھے تو بجبت تمام کرنا ہی بعد اسکے تو جو کچھ ہوگا وہ تم دیکھ ہی لوگے ادھر تمام لشکر اُترا اور خیمے اور بیجوے اور چھولداریان استادہ ہوین ہر شخص اپنے اپنے خیمون مین فروکش ہوا کہ اتنے مین یہ بھی مع اپنے کل ہمراہیون کے قلعہ دیکھکر آیا اور داخل خیمہ ہوا پھر دوسرے دن صبح کو دربار کیا اور دبیرگون کو ایک نامہ بمضمون لکھکر فیروزہ کو بنام مریخ آفتاب علم کے کہ جو حمزہ کی طرف سے حاکم تھا لکھا کہ تمکو سلام ہو کہ مین بحکم سلیم بن نوح اور دلہم بن نوح لشکر سے از رنگ بن زمرد شاہ کے اسطرف کو آیا ہون لہذا حکم ہو کہ حاکم شہر فیروزہ تمھاری اطاعت کرے تو خیر ورنہ تم اُسکے

شہر کو بالکل نیست و نابود کر دینا اور باشندگان شہر کو زندہ نچھوڑنا اور عمارت شہر کو کھدوا کر پائمال کرنا لہذا
مین تمکو تحریر کرتا ہون اور آگاہ کرتا ہون کہ بہ غور دیکھنے اس نامے کے نم خاشیہ اطاعت کو دوش پر
رکھکے حاضر خدمت بادولت ہو اور غلامی بادولت کی اختیار کرو اپنی جانون کو ورطۂ ہلاکت سے بچاؤ اور
مذہب قدیم اپنا اختیار کرو ورنہ غیر قبول اطاعت مین خرابی ہی اور یہ نہ خیال کرنا کہ یہ قلعہ بہت مستحکم
ہی مین نے ایسے کئی قلعے بہت سے مٹا دیے ہین مین ایک دم مین قلعہ لے لونگا اور اس وقت
ایک کی نہ سنونگا قتل عام کرونگا پھر اس وقت جان بچانا سب کو دشوار ہوگا اور تمھارا پچھتانا بیکار ہوگا
اور اگر اطاعت منظور نہین ہی تو مین تمپر رحم کرتا ہون کہ تم اپنے زن و فرزند اور مال و متاع کو لیکر طرف لشکر
صاحبقرانی کے چلے جاؤ مین مزاحم نہونگا اور یہ دونون اگر منظور نہین ہین تو آمادہ مرگ و مہیاے قضا
ہو کر مجھسے مقابلہ کرو دیکھون تو کہ کیسی دلیری اور مردانگی دکھاتے ہو اور کیسے جری و بہادر ہو جو کچھ مجھکو لکھنا تھا
لکھ چکا اب مجھسے کچھ امید نہ رکھنا کہ مین پھر تمھے کسی طرح کی خواہش کرون یہ بھی مین نے رحم کھاکر تمکو آگاہ کیا
ورنہ بغیر آگاہی شہر مین در آنا اور قتل عام شروع کر دینا اور اپنا قبضہ کر لینا تم میرا شکریہ ادا کرو اور اپنی زندگی
غنیمت جانو آئندہ تمکو اختیار ہی شعر۔ منت انچہ حق بود گفتم تمام تو دانی دگر بعد ازین والسلام یہ نامہ
لکھکر اپنے عیار نسیم تیز پا کو دیا اور کہا کہ یہ نامہ حاکم شہر فیروزیہ کو پہونچا دے اور اسکا جواب لے آ وہ عیار
نامہ لیکر فوراً روانہ ہوا اور رخ شہر فیروزیہ کا کیا اسکو تو راہ مین چھوڑیئے اور کچھ حال شہر فیروزیہ کا سنیے
کہ یہان سہمتن جادو مرتع آفتاب علم اور صاحبقران کی طرف سے معین ہی عدل و داد سے کام کرتا ہی
رعایا شاہ ہی غم سے آزاد ہی ہر ادنے و اعلی اسکی خیر خواہی کا دم بھرتا ہی کہ اسکے نام پر مرتا ہی ایسا عدل و انصاف
کیا ہی کہ سب لوگ فیروز ستارہ پیشانی کو بھول گئے ہین اور اسکا نام کبھی بھولے سے بھی زبان پر نہین
لاتے ہین مردجری بھی ہی تیغزن بھی ہی صف شکن بھی ہی تیرون کو روباہ سمجھتا ہی میدان جنگ کو خانۂ امن
جانتا ہی و شمن کشی اسکا کام ہی تیغزنی مین اسکا بڑا نام ہی مرد صاحب دیدہ کار آزمودہ گرم و سرد عالم چشیدہ ہی عقیل
ہی فہیم ہی جو کام کرتا ہی پہلے اسکا انجام سوچ لیتا ہی مرد باخدا ہی مذہب مین کامل ہی احمد دینی سے خوب واقف ہی
مشکل مسائل کا عارف ہی حق مین و شمن کے گنج ہی ببر از غم و رنج ہی ہر روز دربار عام کرتا ہی عدل و انصاف سے کام کرتا ہی
اس روز بھی وہ دربار مین بیٹھا ہوا ذکر صاحبقران اور مرتع آفتاب علم کا اہل دربار سے کر رہا تھا کہ
ہرکارے دربار مین حاضر ہو کر مجرا گاہ سے مجرا بجا لائے اور یون عرض پیرا ہوے کہ حضور دوست شاد
ہون دشمن تباہ و برباد ہون یہ غلام کچھ عرض کیا چاہتے ہین اجازت ہو کے غلبگار مین سر اٹھا کر فرمایا کہ بیان
کرو کیا خبر لائے ہو عرض کیا کہ حضور ابھی ہم دو تنے ایک کار ضروری کے بیرون شہر گئے تھے تو ہمنے
دیکھا کہ ایک لشکر کثیر بیرون شہر پناہ فروکش ہی غلام گھبرا کر داخل لشکر ہوے وہان جا کر کیا دیکھا کہ علمہاے
لشکر سیاہ ہین اور نیز نعرہ زن مرد شاہ باختری کی مرقوم ہی یہ رنگ دیکھکر آگے بڑھے کہ دریافت
کرین کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اس طرف آنے سے انکا کیا مطلب ہی آگے جا کر یہ دیکھا کہ ایک خیمہ وسط لشکر
مین آراستہ ہی اور اسکے گرد سب سونے کے ہین اور اسمین سردار جاتے ہین اور در خیمہ پر ہزارہا لوگ ایستادہ
ہین ان غلامون نے ایک لشکری سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اس لشکر کے افسر کا کیا نام ہی
اور کدھر سے آیا ہی اور کہان جائیگا اسکے یہان فروکش ہونے کا کیا سبب ہی اور کسقدر سپاہ و لشکر ہی
اسنے میری صورت دیکھی اور کہا کہ شاید تم اس لشکر کے رہنے والے نہین ہو کوئی جاسوس ہو یہ کہکر اسنے
آواز دی ہزارہا لوگ ہم دونون پر ٹوٹ پڑے اور کشان کشان لاکر گرفتار کر لیا اور سامنے سردار لشکر کے

لے گئے ہم غلامون نے بکراہت اُسکو سلام کیا اور طرف دربار کے جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ چند سردار بیٹھے ہین اور دربار آراستہ ہی سردار لشکر نے اُن لوگون سے پوچھا کہ تم لوگ انکو کیون گرفتار کرلائے ہو کیا انھون نے کچھ چوری لشکر مین کی ہی اُنھون نے دفع کیا یہ چور نہین ہین صرف اس خطا پر انکو گرفتار کیا ہی کہ یہ حال لشکر اور اسم مبارک دریافت کرتے تھے ہمکو گمان ہوا کہ یہ ضرور جاسوس ہین جو کہ خبر لشکر دریافت کرنے کو آئے ہین یہ خیال کرکے ہمنے گرفتار کیا اور حاضر خدمت کیا اُس سردار نے رخ ہماری طرف کیا اور کہا کہ سچ سچ کہنا تم جاسوس ہو اگر سچ سچ کہو گے تو تمھاری جان بخشی کی جائیگی ہمنے بخوف ہوکر جواب دیا کہ ہم ضرور جاسوس ہین اور ضرور خبر لشکر دریافت کرنے تھے کہ ہمکو گرفتار کرلیا اور حاضر خدمت کیا اگر مجب نامرد لوگ ہین کہ دو آدمیون پر ہزار ہا ٹوٹ پڑے ورنہ ہمین کون گرفتار کرسکتا تھا ہم ضرور نکل جاتے سردار لشکر نے کہا کہ تم کہان کے جاسوس ہو ہمنے حضور کا نام لیا یہ سنکر اُسنے ہمسے کہا کہ اپنے سردار مالک سے کہدینا کہ ہوشیار ہوجاؤ ہم یہان ارادہ جنگ سے آئے ہین اور ضرور بالضرور ہم مقابلہ کرینگے اور ہمارا نام طوفان کرگدن مشانی ہی اور ہم عسکر آفتاب ثمانی کی طرف سے آئے ہین اور ہمارے مالک کا یہ حکم ہی کہ شہر فیروزیہ کو تاراج کرڈالو لہذا ہمنے بموجب اُسکے حکم کے کوچ کیا ہی اور یہان بیرون شہر لشکر خیمہ و پیکار مقام کیا ہی اور ایک نامہ بھی ہمنے تمھارے مالک کے نام تحریر کیا ہی وہ ہمارا عیار لیکر گیا ہی یقین ہی کہ داخل شہر ہوا ہوا اور نامہ تمھارے مالک کو دیا ہوگا لہذا اُسنے کیا سمجھا جادے اور نکو کیا ہی ارادی جاوے کیونکہ تم اپنے بیٹے کی نوکری کرتے ہو ہمنے تمھاری خطائین معاف کین اب تم فوراً یہان سے چلے جاؤ قیام نکرو اور اُن لوگون کی طرف دیکھ کر کہا کہ اُنکو رہا کردو اُنھون نے جیسے ہی رہا کیا ہم فوراً وہان سے روانہ ہوے اور اس طرف کو چلے آئے کیا حضور وہ عیار نامہ لایا تھا فرمایا کہ ابھی تک تو کوئی نامہ نہین لایا ہی نہ عیار آیا ہی ہرکارون نے عرض کیا کہ آتا ہوگا یہ کلام ابھی ختم نہوا تھا کہ چوبدار نے آکر عرض کیا کہ عیار بصورت نامہ دار حاضر دولت و شاہی ہی حکم ہوا کہ بلالو چوبدار نے اُسکو حاضر کیا وہ بیچارا لایا اور نامہ پیش کیا تہمتن جادو نے وہ نامہ اُسکے ہاتھ سے لیکر دبیر کو دیا اور کہا کہ یہ آواز بلند اُسکو پڑھو دبیر نے یہ آواز بلند پڑھا جب کل مضمون نامہ سے آگاہی ہوئی غیظ و غضب طاری ہوا تمام چہرہ سرخ ہوگیا کف منہ سے جاری ہوا جوش شجاعت سے جوشنے لگا قبضہ شمشیر جوشنے لگا تمام جسم مارے غصہ کے تھر تھر کانپنے لگا قبضہ شمشیر پر ہاتھ جانے لگا یہ غیظ و غضب دیکھکر مرزبان فلک تھرا اُٹھے نگارخانہ کے تمام بالکل کھڑے ہوگئے یہ حالت دیکھ کر تمام اہل دربار ڈرگئے اور مارے خوف کے دم بخود ہوگئے ہوش مارے غصے کے جانے لگا یہانتک چہالگے کہ نیلے ہوگئے آنکھین سرخ ہوگئین اور حالت غیظ و غضب مین عیار کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم اپنے سردار سے کہدینا کہ کیون فضا تین آئی ہین اور کیون تمارے منہ پر پڑے ہوئے ہو کیون کو سناتے ہو بیشک ہم نالائق ہین نمانتے ہین جسوقت ہمکو غصہ آجائیگا تو ہم کسی کی نہین سنینگے ناحق کا کشت و خون ہوگا اُسنے کہا کیا وہ کمزور ہمکو سمجھتا ہی جو ایسا تحریر کیا ہی وہ ہمپر کیا رحم کھائے گا ہمسے یہ فتح لینا آسان نہین ہی بہت سے لوگ کام آئین گے ہزارون کی جانین جائینگی اور تم ایسے کمزورون اور بیوقوفون سے کیا قلعہ بند ہوکر لڑینگے یہان اگر اُسکے بادشاہ آئے اور وہ ایسا گفتہ تو ویسا خاطر انکی کچھ خیال مین نہین لاتے ہین وہ کیا چیز ہین اور آپکی بھی کچھ حقیقت نہین ہی ایسی سزا سے مقتول پائیگا کہ تمام عمر یاد کریگا اور خواب مین بھی برسون ڈرتے گا اور کبھی اس طرف کا رخ کرکے بھی نہ سوئے گا

اور ہم اُسکے خوف سے کیا شہر چھوڑ کر اور زن و فرزندون کو لیکر چلے جائین بھلا مریخ فلک بھی تو ہمسے اگر شہر خالی کرائے اور ہمکو یہان سے نکال تو دے دیکھین تو سہی اگر وہ کچھ دل و جگر رکھتا ہی تو ہمسے آکر مقابلہ کرے وہ تو خود ہی ہم لوگون کے خوف سے آسمان پر جاکر گوشہ گیر ہوا ہی ارے کیا مجال کسی کی کہ بو قلعہ اور ہماری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے فوراً آنکھین نکال لی جائین اُس سے کہدینا کہ اب کبھی ایسی چرب زبانی نہ کرنا ورنہ آگرہ کی طرف سے زبان کھینچ لی جائیگی وہ اپنے دل مین سمجھا کیا ہی صاحبقران اور مریخ آفتاب علم کو دور سمجھے ہوے ہی وہ کچھ دور نہین ہن بہت قریب ہین اگر خبر ہوجائیگی تو جان بچانا دشوار ہوجائیگا بھاگنے کی راہ نہ ملیگی وہ اپنے دل مین سمجھا کیا ہی مین وہ نہین ہون کہ اسکی ان گیدڑ بھبکیون مین آجاؤن مین غلام صاحبقران ہون مین ایسی ایسی نوجون کی خیال مین بھی نہین لاتا ہون یہ فشکر کیا مال ہی شغالون سے بھی بدتر ہی ایک حملہ مین بھاگ جائیگا کہین پتہ بھی نہ ملیگا بس خیریت اسی مین ہی کہ یہان سے چلا جاے اور اس قلعہ سے ہاتھ اٹھائے ورنہ مین وہ گوشمالی دونگا کہ تمام عمر زبان پر جسکی لذت رہیگی اور حد کی خفت ہوگی بیکار کیون اپنے کو برباد کرتا ہی کیون خلق خدا کا خون ناحق اپنی گردن پر لیتا ہی ارے اس ارادے سے آجدھر سے آیا ہی اُس طرف کو پلٹ جا اور کسی کو بھیج جو جوانمرد ہو کچھ تو لطف جنگ ہو تیری جوانمردی ہمپر ظاہر ہوئی تیری سپاہ کو بھی دیکھ لیا کہ کیسی بزدل اور بودے ہین کیونکہ ہمارے ہرکارون کو ہزارہا آدمیون نے ملکر گرفتار کیا اسی جوانمردی اور سپاہ پر اتنا بڑا دعوی کرتا ہی کہ اگر ہماری اطاعت کرو قلعہ خالی کردو نہین تو ہم تاراج کر ڈالینگے پس معلوم ہوا کہ جو ایسا دعوے کرتا ہی وہ منھ کی کھاتا ہی بقول شخصے ہر کہ گردن بدعوے افراز د ✝ خویشتن را بگردن انداز د بقول شاعر شعر چلے ہین جتنے سانپ وہ ڈستے نہین کبھی ✝ گجے ہین جو بہت وہ برستے نہین کبھی ✝ ارے سفرور اتنا سر نہ اٹھا اور اسقدر اترانے کو دور نہ سمجھ بقول مصرعہ منھ کی کھائی جو سر اٹھا کے چلے ✝ دیکھ کہین سر موذی کی طرح کچل نہ جاے تو پھر کیا ترس کھائیگا ہم خود تجھ پر ترس کھاتے ہین اور کہے دیتے ہین کہ جلد یہان سے کوچ کر جاور نہ وہ سزا دینگے معقول دونگا کہ پھر سواے گوشہ قبر کے کہین پناہ نہ ملیگی ہم فوج و سپاہ لیکر باہر شہر کے آتے ہین دیکھین کہ تو ہمین کیونکر شکست دیکر قلعہ بند کردیتا ہی بس ہمکو تیری بہادری اور دلیری کا امتحان منظور ہی ارے ظالم یہ تیری عقل کا قصور ہی کہ ایسے مہم کا ارادہ کیا کیا کوئی مرد حر اور تیرے بادشاہ کے لشکر مین اور نہ تجھ ایسے بودے کو ترے مقابلہ کے واسطے بھیجا فیر دیکھا جائیگا جاتا ہون ہی مین خود اس امر کا منتظر تھا کہ اتنک کسی نے مجھ پر لشکر کشی نہ کی اب دل کا حوصلہ نکلے گا اور خوب مال غنیمت ہاتھ آئے گا بہت دنون سے کوئی لڑائی بھی نہین ہوئی تھی بعد مدت خدا نے بھوکے نکالے بھیجا اب کچھ دنون کو سلسلہ جنگ و پیکار شروع ہوا ہم تو سمجھے تھے کہ اب کوئی نہ مقابلہ کو آئے گا مگر غیرت آئی کہ ایک بار برائے جنگ و پیکار آمادہ ہوتے اور فرد فرد لڑنا شروع کیا اچھا ہوا کہ بیٹھے بیٹھے دم بھی بھرتا تھا اور دل بھی بہلتا تھا کہ مین تلوار چلے مقابلہ پڑے مرا دل بڑے مگر افسوس ہی کہ مقابلہ بھی ہوا تو بودون سے کہ جنکے ساتھ جنگ نہین خیر مکار بیٹھے رہنے سے تو بہتر ہی اب مین کہان تک تقریر کو طول دون تم ہی تقریر ہمارے طرف سے لکھ دو اور یہ بھی لکھدو کہ ہمکو جنگ منظور ہی اور ہم بعد ایک ہفتہ کے واسطے مقابلہ کے آئینگے گھبراؤ نہین یہ جواب نامہ لکھوا کر عیار کے حوالے کیا عیار نے جو یہ تقریر غیرت آمیز سنی سکا بند بند ڈھیلا ہوگیا اور فوراً سر پٹخون رکھکر بیرون دربار ہوا اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا اور یہ کہتا ہوا چلا کہ اگر مین یہ جانتا کہ نامہ پڑھکر ایسا برہم ہوگے تو کبھی نامہ لیکر

نہ آتا تو خدا وندر وشاہ باختری نے بچایا ورنہ آج جان گئی تھی یہ خیال کرتا ہوا اور شہر کے ہر کوچہ و
بازار کو طے کرتا ہوا چلا جاتا ہی وہان دیکھتا ہی خلقت شہر کا ہجوم ہی ہر گلی کوچہ مین یہ دھوم ہی کہ نوشان خدا
ہمارے مالک ذوالتجا سے ایک کافر لڑنے کو آیا ہی اور بیرون شہر اسکا لشکر اترا ہی قضا گھیر کر لائی ہی
موافق اس مثل کے کہ جب چیونٹی کے مرنے کے دن آتے ہین تو اسکے پر نکلتے ہین یہ تقریر ہر ایک کے
زبان سے سنتا ہوا اطراف شہر کے علا صرافہ بزازہ جوہری بازار چاندنی بازار سے گذرتا ہوا ہر اہل شہر کو
دیکھتا ہوا جس جا پر گذر ہوتا ہی تو دیکھتا ہی کہ شہر آباد ہی رعایا دل شاد ہی ہر گلی کوچہ صاف و شفاف ہی یہ
شہر اور اہل شہر کی تعریف کرتا ہوا قریب در شہر پناہ کے پہونچا اور شہر سے باہر نکلکر بسرعت تمام طرف
اپنے لشکر کے روانہ ہوا اسکو تو اب راہ مین جوڑا جاتا ہی خدا جانے اسکا ذکر اب کہان پر ہو اور
کب ہو مگر اب کچھ حال دربار نیمتن جادو کا لکھا جاتا ہی کہ اسنے بعد روانہ کرنے جواب نامہ کے اسے
اہل دربار سے کہا کہ میری یہ رائے ہی کہ ایک عرضی خدمت صاحبقران مین تحریر کرون اور کل کیفیت
اسمین لکھون اور یہ بھی مرقوم کرون کہ حضور مجکو تو اس سے کوئی خوف و خطر نہین ہی صرف یہ عرضی بطور
آگاہی بندگان عالی مین تحریر کی ہی اگر وہ آیا ہی تو غلامان حضور کا کیا بنا سکے گا شکست کھائے گا یہان
اسکے مقابلہ سے کوئی عاجز و مجبور نہین ہی صرف اس خیال سے خدمت حضور مین عرضی تحریر کی کہ آپ یہ نفرمائین
کہ ہمکو کیون نہ اطلاع کی قتالہ سرکار دولت مدار نہ کہین نازل ہوا اس خوف سے یہ ننگ گوارا کیا یہ بھی کوئی
ننگ ہی جسکی اطلاع حضور کو کرتا یہ تو ایک سردار ہی اگر خود اسکا بادشاہ آتا تو اس وقت مین بھی یہ خاکسار
حضور کو اطلاع نہ دیتا جبتک کہ وہ شکست کھاکر بھاگ نہ جاتا بلکہ خود حضور کو بروئے اخبار سے معلوم ہوجاتا
اور اب جو کچھ کہ ہوگا حضور سن ہی لینگے میری عرضی کی کوئی ضرورت نہوگی ہم غلامان عالی مریخ فلک کی کچھ اصل
حقیقت نہین جانتے ہین یہ کیا چیز ہین شاہزادہ عالی منزلت والا مرتبت یعنی مریخ آفتاب علم کی خدمت
مین اس عاجی کی طرف سے آداب بجا لیجے اور حضور کی خدمت مین بھی آداب و تسلیم زیادہ ہر ادب جب یہ
عرضی تیار ہوچکی تو ایک ساحر کو دے کر کہا کہ صاحبقران والاشان بادولت و اقبال طلسم آئینہ مین
تشریف رکھتے ہین یہ عرضی تو انکو ہو بجا دینا اور میری طرف سے بہت بہت آداب و تسلیمات عرض کرنا اور کہنا
کہ یہ غلام بھی بہت زیارت کا مشتاق ہی مگر حکم عالی سے ناچار ہی یہ کہکر اسکو طرف طلسم آئینہ کے رخصت کیا
اور آپ اہل دربار سے پھر مخاطب ہوکر کہا کہ کل سے سامان جنگ و جدال مہیا کرین اتین بعد سات روز کے
ضرور اسکے مقابلہ کو نکلونگا اور مقابلہ کرونگا مجھے کچھ خوف نہین ہی ایسے بہتسے سرے دیکھے بھالے ہین
آپ لوگ کچھ خوف نفرمائین خدا فتح عنایت کریگا ان لوگون کو غارت کرے گا یہ کیا مردود ہی خدائے بزرگ
است اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین جو غلام صاحبقرانی ہین وہ کہین ڈرتے ہین ہم وہ لوگ
ہین کہ اگر دریائے آتش ہو تو پھاند پڑین کبھی نہ ڈرین یہ سیاہ کیا چیز ہی ایک حملہ مین سب پسپا ہوجائینگے
غلامان شاہی فتح پائینگے تہتن جادو نے سبکی تعریف کی اور کہا کہ آپ لوگ ایسے ہی ہین آپ کے
بھروسے پر تو مین یہان کی حکومت کرتا ہون ورنہ مین کہان اور یہ منصب جلیل کہان یہ سب آپ لوگون کا
سبب ہی جو یہ مرتبہ عالی مجھکو نصیب ہوا خیر آپ لوگ سامان جنگ درست کرین اور بندوبست
جنگ کرین یہ حکم دیکر داخل محل ہوے اور یہان سب سامان جنگ درست کرنے لگے انکو تو سامان
جنگ مین مشغول رکھا جاتا ہی اور ادھر باہر شہر کے طوفان کرد لدن بیشانی انتظام لکھنے مین مقیم ہی بقول یکے

ازین قصہ یک دم فراموش کن ۔ نوا سے دگر داستان گوش کن ۔

اب کچھ حال صنوبر بیشہ نشین کا معرض بیان مین آتا ہی

کہ بیان شہر صنوبر یہ مین صنوبر بیشہ نشین کو تھر تیزہ کا انتظار ہی اور بار بار اہل دربار سے مخاطب ہوکر استفسار فرماتا ہی کہ ابھی تک تھر تیز یا نہین آیا آج دو پہر اور رات سکو کٹے کو ہوا ہی سردار عرض کرتا ہی کہ حضور آتا ہوگا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ دربار گاہ کی خوف سے تھر تیز یا نظر آیا اور سامنے بادشاہ کے آکے اور نامہ سر سے کھول کے بادشاہ کے سامنے پیش کیا اور جو کچھ زبانی صاحبقران کے کہا تھا وہ بھی بیان کیا بادشاہ نے وہ نامہ دبیر کو دیا اسنے سامنے اہل دربار کے پڑھا بادشاہ نے جواب نامہ لشکر عیار کی طرف متوجہ ہوکر پوچھا کہ کچھ دربار صاحبقرانی کا حال بیان کر اسنے عرض کیا کہ حضور مین کیا حال بیان کرون میری زبان مین طاقت نہین ہی کہ مین اس دربار جلالت آثار کی تعریف کر سکون میرا تو یہ حال ہوا تھا کہ رعب شاہی اور داب جہان پناہی سے بند بند کا بھنے لگا جدھر نگاہ جاتی تھی سوائے سردارون کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا جسمین ہر ایک رستم وقت اور اسفندیار زمانہ تھا یہ ادنی سی اس دربار کی آراستگی ہی کہ کئی ہزار تو دنگل ہائے جواہر نگار سجے تھے اور اسپر سرداران نامدار تمکن تھے جو کہ خود صدہا ملکون کے حاکم ہین وہ اس شہریار کی خدمت مین مثل غلامان حلقہ بگوش کے حاضر رہتے ہین کرسیون کا تو کچھ شمار نہین خلاصہ یہ کہ تمام دربار سردارون سے مملو ہی بادشاہ کے اوصاف کی کیا تعریف ہو ہمہ تن خلق مجسم ہین سخاوت کا یہ حال ہی کہ مجھے اوسنے انعام دیا کہ میری تمام عمر کفایت کریگا بلکہ سات پشت تلک نہ کم ہوگا کہان تک سخاوت کی تعریف کرون اگر حاتم واقف ہوتا تو اس شہریار کے سامنے سخاوت کا نام کبھی نہ لیتا اور صاحبقران کی تو تعریف کچھ ہو نہین سکتی زبان مین گویائی نہین ہی وہ مرد جری ہین بہادر دوست ہین قدردان ہین انھین کے زیر کردہ یہ سب پہلوان ہین خلیق ہین رحیم ہین کریم ہین ان کریم ہین خلق کی یہ حالت ہی اور ہر ایک سے اس طرح کلام کرتے ہین کہ جیسے تولی اپنے بزرگ سے کلام کرتا ہی حضور ایسے شخص کی اطاعت مین بڑی عزت ہی وہ برابر قسمت ہی جو ایسے کی اطاعت سے منہ پھیرے ہے مین کیا عرض کرون جو جو انھون نے کلام اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمائے ہین فصاحت ٹپکتی ہی شیرین زبانی ایسی پائی ہی کہ یہی جی چاہتا ہی کہ کلام کیے جا مین کسی طرح سیری نہین ہوتی ہی شوکت و صولت ایسی ہی کہ اگر مریخ فلک دیکھ لے تو کبھی زمین کی طرف رخ نہ کرے رعب و دبدبہ ایسا حق نے انکو عنایت کیا ہی کہ شیرون کے جگر انکی صورت دیکھکر خشک ہوتے ہین اور رستم و اسفندیار بھی ایسے شہریار کے آمد کی خبر سنکر گوشہ قبر مین کفن سے منہ چھپاکر روپوش ہوگئے ہین زبان معجز بیان پر ہر دم یہ کلام ہی کہ ہمکو سوائے اپنے خالق کے کسی کا خوف و خطر نہین ہی سپاہ و لشکر بھی کوئی چیز ہی مریخ فلک بھی جانے خوف سے گوشہ گیر ہی بات بات سے شجاعت ٹپکتی ہی ہر بار یہ کلام ہی کہ اگر تمھارے بادشاہ کو حوصلہ جنگ ہی تو یہان کیا دھرا ہی اگر ہم بھی موجود ہین حوصلہ نکال لین ہم دیکھ بھال لین وہ دیو اسے کیا چیز ہین جنکے خوف سے ہم بھاگے چلے جائین حضور انکی صورت پر صولت جرات آثار ہی انکے سامنے کیا کوئی شجاعت کا دم بھرے جو سیر صحرای کوہ و راہ سے کمتر سمجھے ہین شجاعت انھین لوگون کو زیبا ہی اور انھین کا حصہ ہی اگر کوئی شجاعت کا ارادہ کرے تو انکا نام بھی زبان پر نہ لائے یہ سنکر وہ پہلوان بہت اپنے دل مین جلا جسنے کہ بادشاہ کو نامہ لکھنے سے منع کیا تھا اور وہ جو کے کلام کی تردید کی تھی اسنے بادشاہ سے عرض کیا کہ جو کچھ اس عیار نے بیان کیا بالکل غلط معلوم ہوتا ہی اسنے کبھی آجتک شاید شاہون کا دربار نہین دیکھا ہی اور کبھی گذر اسکا بیشہ شیران مین نہین ہوا ہی یہ کیا جانے کہ شیر کیسے کہتے ہین

آج اسنے جو وہ دربار اور وہ صحبت دیکھی کہ جہان چند بہادر جمع ہین اور اسکا رعب شاہی اور دولت جہان پناہی سے یہ حال ہوا کہ لرزہ اندام مین پڑگیا اسنے خیال کیا کہ اب ایسے پہلوان اور اس رنگ کا دربار کسی بادشاہ کا ہوگا یہ اسکا حضور خیال خام اور تصور ناتمام ہی اس دنیا مین بڑے بڑے شاہ اور شہریار اور جوانان جرار ہین کہ جنکے نام سے بہادرون کو تپ آتی ہی ان لوگون کی کیا ہستی ہی کیا چند ملکون کے فتح کرنے سے تمام دنیا کی سلطنتین قبضہ مین آجاتی ہین یہ بالکل میرے نزدیک خلاف عقل ہی میری راے مین اُنسے جنگ کرنا بہتر ہی کہ اُنکو بھی معلوم ہو کہ ہم ہمیشہ شیران مین کہلاتے اور اس چرب زبانی اور خودی کا اُنکو مزا ملے شاید ابھی تک اُنکو سامنا کسی بہادر کا نہین ہوا ہی اگر ہوتا تو حال کچھ اور ہوتا سب بہادری اور جرات بھول جاتے اور کبھی بہادری کا نام زبان پر نہ لاتے صلح سے جنگ بہتر ہی بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ تمنے مضمون نامہ بھی سنا اور جو کچھ عیار نے بیان کیا وہ بھی سنا اب تمھاری کیا راے ہی وزیر نے دست بستہ عرض کیا کہ مین پہلے ہی حضور کو راے دے چکا ہون کہ اگر وہ آپ سے جنگ کرین تو آپ بھی اُنسے مقابلہ فرمائین ورنہ کیا ضرورت ہی سراسر زحمت ہی اُنکی تحریر اور تقریر سے یہ ثابت ہو گیا کہ اُنکو آپ سے جنگ نہین منظور ہی صرف وہ اس طرف سے جانتے تھے کہ یہ صحرا ملایان کی آب وہوا اور کیفیت وفضا بھلی معلوم ہوئی کچھ دنون کے واسطے یہان قیام کیا تو ایسی صورت مین آپ کو بھی اُنسے بیکار کی خصومت کرنا کیا حاصل سوائے کشت وخون کے اور کیا ملیگا یہ بہتر ہی کہ آپ اُنسے موافق اُنکی خواہش کے ملاقات فرمائین بادشاہ نے فرمایا کہ ہان یہ راستے تمھاری بہت خوب ہی اور مین بدل مرغوب ہوا مگر اب یہ بیان کرو کہ آپ اُنسے ملاقات کہان کی جاوے وہ تو اسنے لشکر مین بلاتے ہین وہان جانے مین ایک طرح کی قباحت ہی وزیر نے عرض کیا کہ آپ انکو یہان طلب فرمائین بادشاہ نے فرمایا یہ بھی غیر ممکن ہی کہ وہ یہان آئین میرے نزدیک تو کوئی ایسی جگہ ہو کہ دونون لشکرون کے درمیان مین واقع ہو وزیر نے عرض کیا کہ حضور بھی خیال فرمائین یہ خاکسار بھی فکر کرتا ہی بادشاہ نے قبول کیا اور دونون بادشاہ و وزیر فکر و غور کرنے لگے مگر پہلوان دست چپ کہ جسکی راے جنگ وجدال کی تھی اور خلاف وزیر کے تھا یہ رنگ دیکھکر دل مین جل گیا اور خیال کیا کہ جس وقت بادشاہ واسطے ملاقات کے جائینگے اُسی وقت مین بھی یہان سے طرفہ جستہ دیوانون کے جاؤنگا اور اُنکو اب حال سے آگاہ کرونگا یہ خیال کرکے اور دل مین پیچ وتاب کھاکر خاموش اپنے دنگل پر بیٹھ رہا اور صحبت دیکھا کیا کہ اس عرصہ مین بادشاہ نے وزیر سے بعد غور وفکر کے فرمایا کہ میرے نزدیک تو اگر اے سبز رنگ کے کنارے یہ جلسہ ہو تو بہتر ہی کیونکہ یہ جگہ خوب ہی اور وسط مین ہمارے اُنکے لشکر کے بھی واقع ہی وہان اُنکو بلائین یہان سے ہم جائین وزیر نے عرض کیا کہ یہ راے عالی بہت خوب ہی فدوی کو بھی مرغوب ہی بادشاہ نے فرمایا کہ جواب نامہ لکھنا چاہیے اور اُنکو بلوانا چاہیے یہ فرماکر دبیر سے فرمایا کہ ہمارے طرف سے جواب نامہ لکھو دبیر نے فوراً جواب جو کچھ کہ بادشاہ نے فرمایا تحریر کرکے بادشاہ کے روبرو پیش کیا بادشاہ نے ملاحظہ کرکے ملفوف کرنے کا حکم دیا دبیر نے ملفوف کرکے اور سربمہر لکھکر پیش کیا بادشاہ نے تمر تیز یا عیار کو دیا کہ یہ نامہ اُس شہریار لشکر ہوشیار کے عیار نے نامہ لیکر گاڑی مین رکھا اور بادشاہ کو سلام کرکے اور دربار سے نکل کے رخ لشکر اسلام کا کیا اسکو تو اُدھر جانے دیجئے اب کچھ حال دربار کا سنیے کہ بادشاہ نے بعد نامہ روانہ کرنے کے وزیر سے کہا کہ اب وہان سامان کرو کہ کل ہم بدولت واقبال اُس طرف کو کوچ کرینگے وزیر نے

غرض کیا بہت بسر بادشاہ نے بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست کیا اور داخل محل ہوے ادھر وزیر نے
کارپردازون کو طلب کیا اور حکم بادشاہ سے ہر ایک کو آگاہ کیا اور حکم دیا کہ دو خیمہ کنارے دریاے
سبز رنگ کے برپا کیے جائین اور کل سامان وغیرہ سے آراستہ ہون کسی شے کی ضرورت نہو کسی طرح کی زحمت
نہو اور جلوس شاہی مین کل سواری مع لشکر اور سپاہ کے حاضر در دولت ہو کہ کل قصد بادشاہ کا عزم
دریاے سبز رنگ کے کوچ کرنے کا ہی یہ حکم دیکر وزیر بھی اپنے مکان کو گیا دربار برخاست
ہو گیا ادھر کارپردازون نے فوراً دو خیمہ تو شک خانے سے نکال کر اور چھکڑون پر بار کرا کر طرف دریاے
سبز رنگ کے روانہ کیے اور اسباب ضروری شل دنگل اور کرسیون اور نیم تختون اور تخت شاہی کے
دہان بھیجا شیشہ آلات بھی بہت کچھ روانہ کیا بعد اس سب سامان روانہ کرنے کے خود بھی روانہ
ہوے یہان فراشون نے خیمے جانے مناسب برمقابل ایک دوسرے کے برپا کیے اور قناتین
اور سراپردے گرداگرد خیمون کے استادہ کیے جھاڑ اور کنول اور جھابے اور ہانڈیون سے آراستہ
کیے اور تخت شاہی ایک خیمے مین کہ وہ مخمل سرخ کا تھا اور زربفت وزری کام آسپر صناعان چابکدست
نے ساتھ صنعت اور خوبی کے بنایا تھا قائم کیا اور گرد تخت کے دنگل مرصع اور کرسیان جواہر نگار بچھاون
اور دربارگاہ سے تا ایوان شاہی فرش مخمل سرخ کا کیا اور خیمہ دیگر مین جو کہ مخمل سبز کا تھا اور اسپر بھی کام
زربفت بنا ہوا تھا اسمین بھی شیشہ آلات قرینے سے آویزان کیا اور فرش وفروش سے اسکو بھی
آراستہ وپیراستہ کیا اور ایک مسند زرنگار دریان مین ساتھ قرینے اور فاصلے کے بچھائی اور سپری
جواہر نگار بھی ساتھ سامان ضروری کے آراستہ کی اور اسمین بھی فرش مخمل سبز کا کیا اور صحن خیمہ مین بھی
فرش کیا اور میخانۂ شاہی بھی ایک سمت برپا کیا گیا جب سب سامان ہو چکا تو آکر وزیر نیک تدبیر کو
اطلاع کی اور پھر واپس ہو کر وہان آکر جو کچھ کام باقی رہگیا تھا اسکو درست کیا اور منتظر آمد شہریار کے بیٹھے
یہان بادشاہ اور وزیر نے بخیر وخوبی وہ رات ودن بسر کیا اور جبکہ پردۂ شب سے آثار سحر نمودار ہوے
اور شہنشاہ مغرب مع فوج جرار گان کے بخوف بادشاہ مشرق کے طرف اپنے مسکن کے کوچ کر گیا اور
پردۂ شب سے صبح برآمد ہوئی خسرو خاور کی آمد ہوئی شہنشاہ زرین علم نے تخت فیروزہ رنگ پر جلوس
فرمایا یعنے آفتاب عالمتاب نکل آیا ہر شخص اپنے اپنے بستر راحت سے اٹھا بعد فراغ امور ضروری
کے موافق اپنے مذہب وملت کے عبادت الٰہی بجا لایا ادھر بادشاہ محل مین بیدار ہوے موافق اپنے
مذہب کے عبادت خالق ادا کی بعدہ پوشاک پہنکر مجرا لیکر طرف در محل کے بارادہ سوار ہونے کے روانہ ہوے
ادھر در دولت شاہی پر تمام جلوس مع سواریون کے موجود تھا وزیر بھی آمد بادشاہ کا منتظر تھا کہ پردہ در دولت
کاچی پر کمیچا اور مجلدار نے بڑھ کر آواز دی کہ سب ہوشیار وخبردار ہو جائین بادشاہ برآمد ہوتے ہین
ہر شخص موجب ہو گیا کہ اتنے مین بادشاہ برآمد ہوے وزیر نے بڑھ کر مجرا کیا چوبدار نے عرض کیا کہ جہان پناہ
وزیر روشن دل نگاہ پر بادشاہ نے سر اٹھا کر وزیر روشن دل کا مجرا لیا پھر تو ہر سردار اور سالاردن کا
مجرا ہوا بادشاہ طرف تخت کے متوجہ ہوے اور تخت پر بیٹھ کر وزیر نے حکم کیا کہ قبل ہمارے
جانے کے چند سردار جائین کہ اگر صاحبقران وہان جائین تو آنکا استقبال کرکے بعزت وحرمت
بٹھائین تاکہ آنکا دم نہ گھبرائے یہ حکم پاتے ہی وزیر روشن دل نے تمار گردن دراز اور طوفان
بلند مشیل ہمصام بن جعفر بیت کوہ پیکر تہمتن کشتی گیر اور سرداران نامی کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ آپ لوگ
قبل ہو لیجیے شہر یار کے یہان تشریف لائین اگر صاحبقران تشریف لائین تو آنکو ارشاد شاہ سے

آگاہ فرمائین اور اُنکا استقبال کرکے بعزت و حرمت بٹھائین یہ سُنکر وہ سردار ان نامی اپنے اپنے مرکبون پر
سوار ہوکر بعجلت تمام طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ ہوے اور بادشاہ نے تخت شاہی بڑھنے کا
حکم دیا پہلے جلوس شاہی بڑھا پھر ہر سردار اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوکر گرد تخت شاہی کے آیا تخت شاہی
پھر کر طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ ہوے تخت شاہی تھوڑی دور چلا تھا کہ ایک چوبدار نے
بڑھکر مجرا کیا اور ایک عرضی مہین کی بادشاہ نے وہ عرضی لیکر وزیر کو دی اور کہا کہ پڑھو اور بیان کرو کہ یہ
عرضی کسکی ہی اسمین کیا لکھا ہی وزیر نے وہ عرضی ہاتھ سے بادشاہ کے لیکر پڑھی اور عرض کیا کہ حضور پرنور
ہی اسمین اژدرگیر سپہ سالار دست چپ کی آپنے عرض کیا ہی کہ حضور پہ خاکسار شب سے بہت علیل ہوگیا
ہی آج حاضری سے معاف کیا جاے بادشاہ نے یہ سُنکر چوبدار سے پوچھا کہ تمھارے مالک کیا علیل ہوگئے
ہین اُسنے عرض کیا کہ شب سے ازحد اُنکو تپ ہی ضعف کی نوبت ہی بادشاہ نے فرمایا کہ کچھ پروا نہین ہی اور
اشارہ تخت کے بڑھنے کا کیا ادھر بادشاہ تو طرف دریاے سبز رنگ کے جاتے ہین ابھی راہ مین ہین
اب کچھ حال سہمن اژدرگیر کا سنیے کہ یہ جو دربار سے آیا اُسنے خیال کیا کہ بادشاہ کل ضرور صاحبقران
کی ملاقات کو جائینگے اور مجھکو بھی اُنکے ہمراہ جانا ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ مین آج شب کو خدمت
مین دیوانون کے روانہ ہون اُنکو حال سے آگاہ کرون تاکہ وہ قبل ہونچنے بادشاہ کے صاحبقران
کو سزاے معقول دین کہ وہ بھی تمام عمر یاد کرین وہ نمک حرام یہ خیال دل مین کرکے اور مع اپنے اہل و
عیال اور مال و اسباب خادم و خدمتگار کے رات کو طرف بیشہ دیوانون کے روانہ ہوا اور بعجلت چلا
اور ایک عرضی اپنی علالت کی بدست چوبدار خدمت بادشاہ مین مشعر اپنی عدم حاضری کے تحریر کرکے
روانہ کردی اور کہدیا تھا کہ یہ عرضی تو اُس وقت دینا کہ جس وقت بادشاہ سوار ہوکر طرف دریاے
سبز رنگ کے روانہ ہون اگر استفسار کرین کہ کیا علیل ہین تو کہدینا کہ ازحد تپ ہی حالت بہت
خراب ہی وہان سے واپس ہوکر میرے پاس بیشۂ دیوانون مین آنا اور یہ خبر مکرر مہین مجھکو دہن مذکور
پہنچکر دلست کرکے رات ہی رات چلا گیا اور تین مقام بھی نہین کیا اور صبح ہوتے ہوتے بیشہ دیوانگان
کے قریب ہونچا اور داخل بیشہ ہوکر خدمت مین دیوانون کے کہلا بھیجا کہ جاکر عرض کرو کہ سپہ سالار
دست چپ بادشاہ صنوبر بیشہ لٹین کا آیا ہی اور دربارگاہ پر موجود ہی اجازت باریابی کی چاہتا ہی اُسکو
عموزبانی آپ سے عرض کرنا ہی چوبدار نے پیغام اُسکا جاکر سنایا دیوانون کے بیان کیا دیوانون نے سلام
دیا کہ بلاو یہ حکم پاتے ہی چوبدار باہر آیا اور اُسکو اپنے ہمراہ لیکر داخل دربار ہوا اُسنے دیوانون کو مجرا
اور سلام کیا اور نذر گذرانی دیوانون نے کرسی بیٹھنے کو زحمت کی وہ کرسی پر بیٹھ گیا دیوانون نے مزاج
کی کیفیت پوچھی اُسنے عرض کیا کہ شکر یہ شاہی اگر تمہون دیوانون نے کہا کہ بادشاہ صنوبر بیشہ اچھے ہی عرض
کیا بخیر و خوبی ہین دیوانون نے کہا کہ بیان کرو تمھارا آنا ادھر کیونکر ہوا اُسنے کل کیفیت آنا ہرکارون کا اور خبر
دینا اور دربار صاحبقران کا و سنت بہار افزا مین اور بادشاہ کا وزیر سے رائے لینا اور وزیر کا رائے دینا
اپنا تردید کرنا بادشاہ کا رائے وزیر کو قبول کرنا اور نامہ جانا اور جواب نامہ کا آنا اور عیار کا صاحبقران اور
اُسکے لشکر کی تعریف کرنا اور اپنا پھر اُسکی تردید کرنا بادشاہ کا لسنت ملاقات صاحبقران سے وزیر سے
رائے لینا اور اُسکا واسطے ملاقات کے رائے دینا اور پھر جگہ کا تجویز فرمانا بعد فکر کے دریاے سبز رنگ
کا اس جگہ کے واسطے قرار پانا اور وہان سامان شاہی جانا اور صاحبقران کو بمدلیہ نامہ دریاے
سبز رنگ پر طلب کرنا اور جانا وقت صبح طرف دریاے سبز رنگ کے اور اپنا یہ رنگ دیکر کمال

اکرنا کہ تو چلکر دیوانون کو خبر کر اور دربار برخاست ہونا اپنے مکان پر آنا موجب اپنی رائے کے عرضی اپنے
علالت کی بادشاہ کی خدمت مین روانہ کرنا اور اپنا مع اہل وعیال کے اس طرف آنا یہ سب واقعہ بہ تمامی
شائستہ بیان کیا دیوانون نے یہ تقریر جو سنی رگ دیوانگی نے جوش کھایا اور غیظ وغضب طاری ہوا لگے
منہ سے جاری ہوا باڑے غصہ کے بال بدن کے کھڑے ہوگئے آنکھین لال ہولین نشہ اجرات مین
جھومنے لگے اور قبضہ شمشیر چومنے لگے اور بہمن کی طرف متوجہ ہوے کہا کہ ہم کب چھوڑتے ہین کہ وہ زندہ
اور سلامت یہان سے جائے خیال کیا کہ مشہ شبران مین ہمنے یہان بے خوف وخطر قیام کیا ہے اگر آیا ہے
تو زندہ نہ جائیگا ہم دربار مین گھسکر قتل کرینگے اور بادشاہ سے بھی سمجھ لین گے دیکھین وہ ہمارا کیا کرلیتے ہین
اسپر بہمن یہ بھی تمکو کچھ معلوم ہے کہ لشکر اسکے ہمراہ کسقدر ہے اسنے عرض کیا کہ لوگ تو جمعیت کثیر بتاتے ہین
بہت خوف دلاتے ہین مگر اسقدر فوج کا ہونا سرے جبال مین نہین آتا ہے دیوانون نے کہا کہ اگر فوج
کثیر ہے تو کیا خوف ہے یہ سب طعمہ شمشیر ہونگے ہم ابھی جاتے ہین تو بھی ہمارے ہمراہ چل جنگ کا تماشا دیکھ
عرض کیا کہ مجھکو معاف فرماے مین یہان اہل وعیال کے رہنے کا بندوبست کرونگا انکو جاے مناسب
مین اتارونگا کیونکہ وہ سب کل سے جنگل مین ہے اب روانہ ہین اور قریب آپ کے پڑے ہین مین
صرف واسطے خبر کے چلا آیا ہون کہا اچھا تو بعد بندوبست کے وہان ضرور آنا اور شیر جنگ دیکھنا یہ کہکر
چوب رعنی اٹھاکر دونون اپنے دنگلون سے اٹھے اور مشہ مین آکر ایک چیخ ماری کہ جسکی صدا سے تمام
دشت وکوہ گونج گیا تمام بحر امین زلزلہ پڑگیا پہاڑ تھرانے لگے درختون پر سے جانور مارے خوف کے اڑگئے
اور نہ ڈرے وحوش مین یہ حالت ہوئی کہ ہر طرف سے دیوانے چوں چوں کرتے ہوے آنے لگے اور سامنے آنکے
استادہ ہونے لگے جب سب دیوانے آگئے اور وہ تمام بیشہ دیوانون سے بھر گیا تو وہ دونون دیوانے
کرگدن مست پر سوار ہوے اور سب اُن سب دیوانون کے جمعیت کثیر طرف دریاے سبز رنگ
کے روانہ ہوے انکو تو اب راہ مین چھوڑا جاتا ہے دیکھیے یہ اب کب وہان پہونچتے ہین اور کیا کرتے ہین
اس مقام پر پہونچکر برپا کرتے ہین

اب کچھ حال اُس عیار کا بیان کیا جاتا ہے جو کہ جواب نامہ لیکر چلا تھا

بیان کیا جاتا ہے کہ جب یہ نامہ لیکر بھر خدمت صاحبقران مین روانہ ہوا تو اس دفعہ داخل لشکر ہوا کہ دیکھا
برخاست ہوچکا تھا یہ رنگ دیکھکر بہت متفکر ہوا اور خیال کرنے لگا کہ اب کیونکر صاحبقران تک
گذر ہوگا اور کیونکر یہ نامہ پہونچے گا کیونکہ اس نامہ کا پہونچنا بہت ضروری ہے اگر یہ نامہ نجائیگا تو کیونکر کل
صاحبقران دریاے سبز رنگ پر تشریف لجائین گے اگر تشریف نہ لے گئے تو بادشاہ وہان
انکا انتظار کرینگے انکو زحمت ہوگی اور پھر عتاب شاہی نازل ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ ایسی تدبیر
کرنا چاہیے کہ کسی طرح تو یہ نامہ صاحبقران تک پہونچ جاے یہ خیال دل مین کرتا ہوا ایک طرف
کو روانہ ہوا بسبب اتفاق دو کوتوالی کیطرف گیا کیا دیکھتا ہے کہ چوم ہے چند چور جیب کٹ بندھے ہوے کھڑے
ہین بعض کو سزا مل رہی ہے کسی پر چیت پڑ رہی ہے کوئی دار پر کھنچا ہوا ہے کسیکے ہاتھ قلم کیے جاتے ہین
چوری کی سزا دیجاتی ہے کوئی فریاد کر رہا ہے دوہائی دے رہا ہے جو اسنے دیکھا تو ایک طرح کی دہشت
ہوئی اس عدل وانصاف پر حیرت ہوئی اور کھڑے ہوکر دیکھنے لگا غور کرکے جو دیکھا تو کیا دیکھتا ہے
کہ وہی عیار جو کہ دربار مین سامنے دنگا صاحبقرانی کے کرسی زرنگار پر بیٹھا تھا یہان موجود ہے اور چند

سردار عیار اُسکے راست وچپ استادہ ہین اور پیادے کوتوالی کے بھی موجود ہین اور وہ حکم احکام جاری کر رہا ہے
یہ دیکھکر اُسنے خیال کیا کہ کیا عجب ہے جو اس سے میرا مطلب نکلے اور خدمت صاحبقران مین نامہ پہونچے
چلے اب وہ تدبیر کرکہ اس تک گذر ہو یہ خیال کر رہا تھا کہ ادھر خواجہ کی اسپر نظر پڑی کیا دیکھا کہ وہی عیار
صبح کو نامہ لیکر دربار مین آیا تھا اس وقت بھر موجود ہے یہ دیکھکر خواجہ نے ایک پیادے سے کہا کہ وہ
جو شخص کھڑا ہے اور ادھر حیرت سے دیکھ رہا ہے اُسکو بلا لو وہ فوراً اس طرف کو روانہ ہوا اور اُسکے قریب
آکر کہا کہ آپکو ہمارے مالک و آقا بلاتے ہین اُسنے پوچھا کہ تمھارے مالک و آقا کا کیا نام ہے مجھسے انھین
کیا کام ہے اُسنے کہا کہ ہمارے مالک و آقا کا نام تو خواجہ خضران بن عمرو ہے وہ عیار ہین صاحبقران
کے مگر مجھے یہ نہین معلوم کہ انھین آپ سے کیا کام ہے یہ تو چاہتا ہی تھا کہ کسی طرح میرا گذر اُن تک ہو یہ
سنتے ہی فوراً اُسکے ہمراہ طرف خواجہ کے روانہ ہوا اور قریب پہونچکر مجرا کیا اور مودب کھڑا ہو رہا
کہنے مین خواجہ نے اُس سے پوچھا کہ اب تم کیون آئے ہو کیا مطلب رکھتے ہو اُسنے دست بستہ
عرض کیا کہ ایک نامہ اور خدمت صاحبقران مین لایا ہون اپنے شہریار کا فرستادہ ہون مگر یہان
آکر معلوم ہوا کہ دربار برخاست ہو گیا ہے اور صاحبقران اپنے خیمہ مین واسطے آرام کے تشریف
لے گئے ہین اور آرام فرمانے مین تم نقیبی سے قدبوسی نہ حاصل ہوئی شرف ملازمت سے محروم
رہا مگر نامہ جو لیکر آیا ہون بہت ضروری ہے یہ خیال کیا کہ یہ نامہ کیونکر خدمت صاحبقران مین پہونچے اور
کیا صورت ہو جو مین بھی ملازمت سے مشرف ہون اسی فکر مین تھا کہ یہان سے گذر ہوا اور آپکی ملازمت
سے مشرف ہوا اب براہ مہربانی کوئی تدبیر ایسی فرمائیے کہ مین اس غم سے آزاد ہون اور دل شاد ہون
اور یہ نامہ صاحبقران تک پہونچ جائے اور میرے آنے کی خبر ہو جائے خواجہ نے فرمایا کہ وہ نامہ
کہان ہے لاؤ مجھکو دو مین انکو جب بیدار ہونگے دیدونگا جواب حاصل کرکے اپنے عیار کے ہاتھ تمھارے
پاس بھیج دونگا اُسنے عرض کیا کہ یہ نامہ ضروری ہے اور مجھے کچھ زبانی بھی عرض کرنا ہے خواجہ نے فرمایا کہ اچھا
ٹھہر جاؤ جب وہ بیدار ہونگے تو تمھارے آنے کی خبر کی جائیگی اتنی دیر توقف کرو اور دم لو اُسنے عرض کیا
کہ بہت بہتر خواجہ نے ایک عیار سے فرمایا کہ ایک کرسی اسکے واسطے لاؤ وہ کرسی لیکر آیا اور بچھادی
اُسپر عیار ثمر تیز جا بیٹھ گیا اور خواجہ کا عدل و انصاف دیکھنے لگا یہانتک کہ خواجہ نے سب کامون سے
فرصت کی اور وہ وقت آیا کہ مسافر مغرب نے مین منزلین تکین یعنے سہرکا وقت ہوا خواجہ اپنی کرسی
پر سے اُٹھے اور طرف خیمہ صاحبقرانی کے روانہ ہوئے اور خیمہ مین داخل ہوئے یہان صاحبقران
بھی خواب راحت سے بیدار ہوئے اور نماز ظہر مین پڑھنے مین مشغول ہوئے کہ خواجہ بشست
صاحبقران پر آکر کھڑے ہوئے کہ صاحبقران نے نماز سے فرصت کرکے طرف خواجہ کے دیکھا
اور فرمایا کہ کون کیا کہتے ہو خواجہ نے عرض کیا کہ خمر تیز پا عیار نامہ بادشاہ صنوبریہ کا لیکر حاضر ہوا ہے اور
باریابی چاہتا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ بلا لو خواجہ نے چوبدار سے کہا کہ وہ کوتوالی مین موجود ہے اُسکو
بلا لا یہ سنکر چوبدار طرف کوتوالی کے گیا اور اُسکو اپنے ہمراہ لیکر داخل خیمہ ہوا اُسنے مجرا کیا اور نامہ
پیش کیا صاحبقران نے نامہ لیکر خود پڑھنا شروع کیا اسمین بعد القاب و آداب کے تحریر تھا کہ
حضور نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے بسبب درست بجا ہے اور کوئی شک و شبہ نہین یہ مین آپ کی عنایت ہے کہ
آپ نے مجھکو طلب فرمایا مجھکو آنے مین کچھ انکار نہین ہے مین حاضر ہون مگر بسبب چند وجوہ کے اسقدر قاصر
ہون اگر حضور کا جی چاہے اور تکلیف و زحمت نہو تو واسطے چند ساعت کے دریائے سبز رنگ پر کہ

درمیان اس صحرا کے واقع ہی تشریف لائیے اور یہ بندہ بھی وہین کل بوقت صبح حاضر ہوگا جو کچھ آپ کو اس
جفر سے دریافت فرمانا ہی وہان دریافت کر لیجئے گا جو کہ مجھکو معلوم ہوگا ضرور خدمت عالی مین عرض کرونگا
اور جو مجھسے آپ کی خدمت ہوسکے گی بجا لاؤنگا مگر اتنا امیدوار ہون کہ جو کچھ چرچہ آتش اس خاکسار کو ممکن
ہی ضرور نوش فرمایئے گا میری عزت بڑھ جائیگی تقصیرات کے معافی کا خواستگار ہون مجبور و ناچار ہون
میرے حاضر ہونے کی گستاخی کو معاف کیجئے زیادہ ادب کیا تحریر پروانی السلام فقط انجام صاحبقران جب نامہ
ملاحظہ فرما چکے اس عیار سے کہا کہ تم جاؤ ہم کل صبح کو ضرور ضرور آئین گے اور اپنے بادشاہ سے ہماری
طرف سے کہدینا کہ کل ہمارا انتظار کرین ہم ضرور بہمراہی خواجہ عمرو آئین گے یہ فرما کر خواجہ سے فرمایا
کہ اسکو خلعت گران بہا سے مخلع کرو خواجہ نے بموجب حکم ایک خلعت مرحمت کیا اسنے مجرا کرکے لیا
اور سلام رخصتی کرکے طرف اپنے شہر کے روانہ ہوا اور داخل شہر ہوا اور در دولت شاہی پر آیا تو معلوم
ہوا کہ بادشاہ آرام فرماتے ہین چونکہ رات زیادہ آگئی تھی بادشاہ کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا اپنے مکان
آیا کھانا کھا کر سامان سونے کا کیا چونکہ نشہ کا ہوا تھا لیتے ہی سوگیا یہ کہنا بھول گیا کہ مجھکو سویرے جگا دینا
یہانتک کہ صبح ہوگئی اور اچھی طرح دن نکل آیا اسکی آنکھ کھلی اب جو دیکھا کہ آفتاب نکل آیا ہی فوراً اٹھا اور
کپڑے پہنکر طرف در دولت شاہی کے روانہ ہوا اس وقت پہونچا کہ بادشاہ جم خدم وحشم کے دریاے
سبز رنگ کی طرف روانہ ہو چکے تھے جب یہ ملازمان شاہی سے معلوم ہوا تو فوراً اس طرف کو بصد
تیز گامی روانہ ہوا یہانتک کہ سواری بادشاہ کی راہ مین ملی اسنے بڑھ کر مجرا کیا اور بادشاہ سے کل حال جو کہ
صاحبقران سے سنا تھا بیان کیا بادشاہ نے سنکر جواب دیا کہ بھئی تم تیز جاتو اس وقت بہت
جلد طرف دریاے سبز رنگ کے جاؤ اور وہان صاحبقران کے آنے کا منتظر رہو جب وہ تشریف
لائین تو سردارون کو انکی تشریف آوری سے آگاہ کرنا کہ وہ استقبال کرکے لیجائین اور نہایت درجہ
انکی تیمارداری کرین کہ اتنے مین مین بھی وہان پہونچ جاؤنگا کیونکہ سوا تیرے کوئی انکو نہین پہچانتا ہی تو نے
انکو دربار مین بھی دیکھا ہی یہ حکم پاتے ہی تم تیز جا فوراً طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ ہوا اور
وہان پہونچکر منتظر آمد صاحبقران کا ہوا کہ دیکھیے کب صاحبقران تشریف لاتے ہین ادھر بادشاہ
نے بعد روانہ کرنے تم تیز پا کے حکم بہت جلد چلنے کا دیا یہ حکم پاتے ہی تخت شاہی روانہ ہوا اب اسکا
حال وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کچھ حال صاحبقران کا تحریر ہوتا ہی

کہ ادھر بعد جانے عیار تم تیز پا کے صاحبقران عالی شان نے امور ضروری سے فراغ حاصل کرکے
انتظام دربار مین جانے کا کیا پوشاک پہنکر اور ہمراہ خواجہ کو لیکر طرف دریا کے چلے ادھر سب سردار
حاضر دربار ہوے اتنے مین صاحبقران تشریف لاتے سبکا سلام و مجرا لیا اپنے دہنے بائین بیٹھے کہ بادشاہ
بھی تشریف لائے سب نے تعظیم کی بادشاہ تخت پر جلوہ فرما ہوے جب بادشاہ تشریف فرما ہو چکے تو بعد
صاحبقران نے عرض کیا کہ حضور ایک نامہ اور بادشاہ صنوبریہ کا میرے پاس آیا تھا اسنے مجھکو
دریاے سبز رنگ پر واسطے ملاقات کے بلایا ہی اور جو کچھ مضمون نامہ تھا وہ بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ
مین نے کل کا وعدہ اس سے کر لیا ہی بادشاہ نے فرمایا جو کچھ کہ آپ نے اس سے کہا بہت مناسب
ہی کل صبح کو مع چند سردارون کے تشریف لیجائیے گا صاحبقران نے کہا کہ مین نے وعدہ تنہا
جانے کا کیا ہی اور حضور مین تنہا جاؤنگا کسی سردار کی کچھ ضرورت نہین ہی بیکار زحمت دینے سے کیا حاصل

اگر ایسے ہی مرضی عالی ہی تو خواجہ کو ہمراہ لے لونگا اور کسی سردار کی کچھ ضرورت نہین ہی صرف خواجہ کافی ہین
بادشاہ نے فرمایا جو مرضی آپ کی میرے نزدیک سردارون کا ہمراہ لے لینا بہت مناسب تھا مگر جب آپ وعدہ
کر چکے ہین کہ مین تنہا جاؤنگا تو بسم اللہ صبح کو تشریف لیجائیے گا مگر بوقت تشریف لے جانے کے ہمسے
مل لیجیے گا صاحبقران نے عرض کیا کہ بہت بہتر لہذا اسکے اور گفتگو ہونے لگی یہانتک کہ وقت شام
کا آیا دربار برخاست ہوا بادشاہ اور صاحبقران اور سب سردار جاکر اپنے اپنے خیمون مین بعد فراغت
نماز و وظائف آرام پذیر ہوے یہانتک کہ صبح ہوئی حسب معمول دربار آراستہ ہوا جبکہ بادشاہ دربار
مین آچکے تو فوراً صاحبقران اپنے دنگل سے اٹھے اور سامنے تخت بادشاہ کے آئے اور عرض
کیا کہ اب غلام رخصت ہوتا ہی بادشاہ نے فرمایا بسم اللہ کہیے صاحبقران نے مجرا کیا اور خواجہ کو ہمراہ
لیکر طرف دربارگاہ تشریف لے چلے یہ دیکھکر چند سردار اپنے دنگلون اور کرسیون سے اٹھے اور قصد
چلنے کا کیا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگ تکلیف نکرین کوئی زحمت کرنے کی ضرورت نہین ہی
مین تنہا جاؤنگا صرف خواجہ کو حکم شاہی سے ہمراہ لیے جاتا ہون ورنہ انکی بھی کچھ ضرورت نہ تھی یہ فرماکر
اور سردارون کو منع فرماکر برآمد ہوے کہ سائیس نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا سوار ہوکر روانہ ہوے
خواجہ بھی گوشہ غاشیہ کا تھامکر مرکب کے برابر چلے صاحبقران کو طرف دریاے سبز رنگ کے
روانہ رکھا جاتا ہی دیکھیے کہ یہ کب پہونچتے ہین اور کیا کیا واقعات انکو درمیان درپیش آتے ہین

اب یہان سے کچھ حال اس ساحر کا تحریر ہوتا ہی کہ جو عرضی شمشن جادو کی لیکر
خدمت مین صاحبقران کے روانہ ہوا ہی

نقش کن نقش معنی بیان ۔ رقم کرد ایجا چنین داستان ۔ کہ وہ ساحر تخت سحر پر سوار ہوکر اور ایک
ابر نارنجی رنگ سر پر قائم کرکے پہلے طرف طلسم آئینہ کے آیا اور وہان آکر تخت سحر آتارا اور
زمین پر آکر بعض لوگون سے دریافت کیا کہ لشکر صاحبقران کا کہان ہی لوگون نے پوچھا کہ آپ
کہان سے آئے ہین اور لشکر صاحبقرانی کے دریافت کرنے سے کیا کام ہی اسنے جواب دیا کہ مین
ایک عرضی لیکر طلسم فیروزیہ سے پاس صاحبقران کے آیا ہون لوگون نے پوچھا کہ کون سے صاحبقران
پوچھتے ہو اسنے جواب دیا کہ کوئی اور بھی صاحبقران ہین مین جانتا ہون کہ سوا ے صاحبقران
ثانی کے اس عالم مین دوسرا صاحبقران نہین ہی کیونکہ صاحبقران اول تو خانہ کعبہ کو تشریف لے گئے
اور اپنی جگہ پر صاحبقران ثانی کو مقرر فرما گئے جب سے وہ صاحبقران کے لقب سے مشہور ہوگئے
وہی اب صاحبقران ہین یہ سنکر ان لوگون نے کہا کہ یہان تو بندوبست ہوگیا ہی یعنی شاہزادہ بدیع الملک
صاحبقران لشکر ہوے ہین اور صاحبقران ثانی بعد قتل ہونے افراسیاب جادو اور زمرد ثانی اور لوح
کے طرف خانہ کعبہ کے مع ایک سو چالیس سردارون کے تشریف لے گئے اور منصب صاحبقرانی
بدیع الملک کے سپرد کر گئے اب جب سے وہ صاحبقران ثالث کے نام سے مشہور ہوے اور بہت
سپاہ سے کوچ کرکے طرف ایوان نہ طاق کے واسطے مقابلہ اور قتل کرنے آئینہ اندام جادو کے
تشریف لے گئے ہین اور درست بہار افزا مین جو متعلق ایوان نہ طاق ہی فروکش ہین اور اپنے لشکر کا
بادشاہ دارا بن جمشید کو کیا ہی یہ حال ہمکو زبانی اکثر سوداگرون کے معلوم ہوا تھا جو ادھر سے آئے
تھے اب نہین معلوم کہ وہ وہین تشریف فرما ہین یا اور کہین کوچ کر گئے یہ سنکر وہ ساحر فوراً تخت سحر پر

ہوا اور طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوا اور اس وقت پہونچا کہ جس وقت صاحبقران بارگاہ سے
برآمد ہو چکے تھے اور اسپ صبا رفتار پر سوار ہو کر مع خواجہ کے واسطے ملاقات صنوبر مسند نشین کے
طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ ہوتے تھے کہ آسمان پر ابر نارنجی رنگ کا طرف سے طلسم
آئینہ کے آتے ہوے معلوم ہوا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ یہ کسی ساحر کی آمد
معلوم ہوتی ہے خواجہ نے عرض کیا جی ہان یہ کہکر جھٹ گلیم اوڑھ لی اور صاحبقران کے برابر آکھڑے
ہوے کہ اتنے مین وہ ابر قریب آیا اور طرف زمین کے مائل ہوا اور قریب زمین کے آکر تھم ہوا اور
آسمین سے تخت پیدا ہوا اور اسپر ایک ساحر بیٹھا ہوا تھا جیسے نظر اس ساحر کی صاحبقران پر پڑی
فورًا تخت برسے کود پڑا اور سامنے آکر مجرا کیا اور دست بستہ کھڑا ہو گیا صاحبقران نے اسکو
بچانا اور حال پوچھا اسنے عرض کیا کہ مین عرضی لایا ہون تہمتن جادو حاکم شہر فیروزیہ کی صاحبقران
نے کہا وہ عرضی کہان ہے اسنے عرض کیا کہ حاضر ہے اور یہ کہکر عرضی جھولی سے نکالکر پیش کی صاحبقران
نے فرمایا کہ کچھ زبانی بھی کہا ہے یہ سنکر جو کچھ تہمتن نے زبانی عرض کیا تھا وہ بھی عرض کیا اور آنا طوفان
کرگدن پیشانی کا مع لشکر اور آنا نامہ کا اور جواب لکھنا اسکا اور اسنے مین روانہ کرنا اس طرف کو اور جانا
اپنا طلسم آئینہ مین اور رہا نا لشکر کو ایک دو لشکریون سے یہ سب حال بیان کرنا یہ سنکر صاحبقران
عرضی کو ملاحظہ فرمایا اسکے مضمون کو اور جادوگر کی تقریر کو مطابق پایا بعد ملاحظہ عرضی خواجہ کی طرف
دیکھا خواجہ کو نہ پایا آواز دی کہ اے خواجہ تم کدھر گئے آواز دی کہ موجود ہون صاحبقران نے فرمایا
کہ تم کہان ہو مین نہین معلوم ہوتے ہو کہا کہ آپ کے پہلو مین ہون مین نے بخوف جادوگر گلیم اوڑھ لی ہے
صاحبقران نے فرمایا کہ گلیم اتار ڈالو یہ دشمن نہین مین عرضی تہمتن جادو کی لیکر شہر فیروزیہ سے آئے
ہین تمکو خوف نہ چاہیے خواجہ نے یہ سنکر گلیم اتار ڈالی ظاہر ہوے تب صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ
یہ کیا حماقت عرض کیا کہ حضور احتیاط شرط ہے آدمی کو چاہیے کہ اپنی جان کی حفاظت مقدم جانے جب
مین نے امر جادوگر کی دیکھی تو خیال کیا کہ اگر دشمن ہو تو ہم سکا کیا بنا لوگے جب گیر کود یا تمہارے پاؤن
زمین پکڑ لے گی تم بے حس و حرکت ہو جاؤ گے یہ تمکو پکڑ لیجائے گا اس سبب سے مین نے گلیم اوڑھ لی
اور آپ کی نسبت تو یہ خیال تھا کہ یہ آپ سے کچھ مزاحم نہوگا اور اگر ہوگا بھی تو آپ کا کیا بنا لیگا کیونکہ
آپ باطل السحر ہین مالک اسم اعظم مین جب وہ آپ پر حرکت کریگا آپ اسم اعظم پڑھینگے سحر اسکا زائل
ہو جائے گا آپ کو کچھ آسیب نہ ہوگا مفت جان جائیگی تو میری ہمایگی اچھا آپ خود انصاف سے
خیال فرمایئے کہ یہ خیال میرا بجا تھا یا نہین صاحبقران اس تقریر پر ہنس دیے اور فرمایا کہ اب تم بالکل
اپنے باپ کے قدم بقدم ہو گئے یہ فرماکر اس ساحر کو ہمراہ لیکر طرف بارگاہ کے مراجعت فرمائی جب داخل
دربار ہوے تو بادشاہ اور دیگر سرداروں نے جو صاحبقران کو واپس آتے ہوے دیکھا اور ایک
ساحر کو بھی ہمراہ آتے ہوے دیکھا تو استفسار کیا کہ خیریت تو ہے صاحبقران نے فرمایا کہ جی ہان خیریت
ہے اور اپنے دنگل پر آکر بیٹھ گئے اور اس ساحر کو ایک کرسی پر بیٹھنے کا حکم دیا وہ بادشاہ اور صاحبقران
اور مریخ آفتاب علم کو مجرا کرکے بیٹھ گیا جب وہ بیٹھ چکا تو صاحبقران نے وہ عرضی جو کہ تہمتن جادو نے
بھیجی تھی بادشاہ کو دی اور عرض کیا کہ ملاحظہ فرماکر اسمین جو ارشاد فرمائے ظل اللہ نے وہ عرضی لیکر
ملاحظہ کرنا شروع کیا ادھر صاحبقران متوجہ ہوے طرف مریخ آفتاب علم کے اور فرمایا کہ آپ نے
اس ساحر کو پہچانا کہ کہان سے آیا ہے اور کون ہے اسنے عرض کی کہ جی ہان مین نے پہچانا کہ یہ رویین جادو

ہین اور شہر فیروزیہ سے آئے ہین مگر یہ نہین معلوم کہ کس ضرورت سے آئے ہین صاحبقران نے فرمایا
کہ یہ تہمتن جادو کی خبر لائے ہین کہ اسکے اوپر بحکم سیلم دوم ایک پہلوان طوفان کردن مشائی
نے مع ایک لاکھ بیس ہزار پہلوانون کے لشکر کشی کی ہی آنے والے نے ان اطلاعا کو تحریر کی ہی مریخ نے
عرض کیا کہ حضور تہمتن جادو کا کوئی کیا کر سکتا ہی وہ ایسے دیسون کو کافی ہی بڑا دیو ہی دیو ہی صاحبقران
نے فرمایا نہین اسکو اطلاع کرنا ضرور تھا اور ہمکو اسکی مدد کرنا ضرور ہی کہ اس سے بادشاہ بھی ہار گئے
ملاحظہ فرما چکے ہو صاحبقران سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپ کسی سردار کو بھیجدیں کہ وہ جاکر تہمتن جادو
کی مدد کرے یہ سنکر صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے کہا کہ تم اسی وقت میرے فوج ساحران و غیر
ساحران واسطے مدد تہمتن جادو کے طرف شہر فیروزیہ کے کوچ کرو اور وہان پہونچکر تہمتن جادو کی مدد
کرو یہ کلام صاحبقرانی سنکر مریخ آفتاب علم نے کہا کہ غلام کو حضور معاف فرماوین اور کسی سردار کو
روانہ فرماوین غلام قدمون سے حضور کے جدا نہونگا یہ امر بہت مشکل ہی کہ میں جاؤن اور مدد کرون اور دوسرا
امر یہ بھی ہی کہ آپ کا ارادہ واسطے فتح ایوان نہ طاق کے ہی اور وہان کارخانہ سحر و ساحری ہی ایسی
حالت مین کیونکر حضور کو چھوڑکر چلا جاؤن میرا دل اس امر کو گوارہ نہین کرتا ہی اور وہان میرا کام کیا ہی
تہمتن جادو کا ہی نہین نہان سے کسی اور سردار کو روانہ کرو تب بھی میرا آپ کے ہمراہ فتح ایوان
نہ طاق مین ہونا ضرور ہی کیونکہ وہان کے ساحر بڑے سکلہ ہین سوائے تاروزیب کے کوئی کام نہین
کرتے ہین میرے نزدیک تو میرا ہمراہ لشکر رہنا ضرور ہی صاحبقران نے جواب دیا کہ یہ سب سچ ہی
مگر تمھارا جانا طرف شہر فیروزیہ کے ضرور ہی کیونکہ مثل تمھارے وہان کے حالات سے کوئی واقف
نہین ہی اور تہمتن جادو کی تحریر سے یہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ اسکے لشکر مین ساحر بھی ہین ایسی حالت مین
سوائے تمھارے اور کون ہی کیونکہ سحر مین تمھارا مثل و نظیر نہین ہی تم جاکر ایک دم مین اس لڑائی کو
فتح کرلوگے نہین معلوم کوئی اور سردار جائے اس سے لڑائی کیونکر ہو اگر وہ سحر سے کام لے تو کون
جواب دے لڑائی بگڑ جاوے اور پھر یہان سے مدد جانے کی ضرورت ہو اور جبتک یہان سے مدد
جاوے وہان قلعہ پر دشمنون کا قبضہ ہوجاوے اور شہر کو وہ تاخت و تاراج کرڈالین بعد جب یہان سے
لشکر چلے اور مقابلہ ہو اور اگر وہ میدان مین مقابلہ نکرین اور قلعہ بند ہوکر بیٹھین تو جنگ کا عرصہ ہوگا
اور سب بندگان خدا کے خون ناحق ہوتے تمھارے جانے سے یہ لڑائی بہ آسانی فتح ہوجائیگی اور طول نہوگا
اگر وہ سحر سے کام مین گے تو تم اسکا بھی بندوبست کرلوگے اور کوئی اس قابل نہین ہی کہ وہ تمدنون فن
کی لڑائی لڑے مناسب وقت یہ ہی کہ تم ہی جاؤ اور وہان کی لڑائی بہت جلد فتح کرکے ہم سے آملو اور
مین بھی یہان تا فیصلہ دیوانان نہو ہون جدا تم سے مقابلہ نہین ہوتا ہی یہان سے کوچ نہ کرونگا یقین
ہی کہ جنگ سے تم بھی وہان سے فرصت کرلوگے اور آجاؤگے دوسرے ابھی تو مین واسطے ہاتھ صنوبر
بیشہ نشین کے دریاے سبز رنگ پر جاتا ہون دیکھون کہ اس سے کیا گفتگو ہوتی ہی زیادہ اس سے
بھی جنگ ہوتی ہی یا صلح اگر جنگ دراز ہوگئی تو یقینی عرصہ لگے گا اور مقابلہ عظیم پڑیگا دیکھئے کب فرصت
ہو اور اگر جنگ نہ ہوئی تو مین بغیر فیصلہ جنگ دیوانان کبھی نہ کوچ کرونگا لہذا تمکو لازم ہی کہ تم میرے
کہنے کو قبول کرو اور جانب شہر فیروزیہ مع لشکر روانہ ہو مریخ نے بہت کچھ عذر و انکار کیا اور بہت
عجز و انکسار کیا مگر وہ صاحبقران نے نہ منظور کیا تب وہ مجبور ہوگیا اور دست بستہ عرض کیا کہ غلام
مجبور ہی کوئی عذر حضور نے نہ منظور فرمایا میرا تو جی قدمون کے چھوڑنے کو نہ چاہتا تھا مگر حکم عالی سے

مجبور ہو گیا مگر جب آب دریاے سبز رنگ سے واپس آئین گے تب مین اُس طرف کوچ کرونگا حمزہ صاحبقران نے فرمایا کہ نہین تم اسی وقت کوچ کا سامان کرو اور روانہ ہو کیونکہ تمکو اس امر مین بہت تعجیل منظور ہی تم وہان جاکر اس لڑائی سے جلد فرصت کرو اور پھر یہان آکر ہمکو بھی تمہارا اکیلا ہونا گوارہ نہین ہی مگر حالت مجبوری مین کیا چارہ ہی یہ کہکر اُس ساحر سے کہا کہ تم ٹھہر جاؤ ہمراہ مریخ آفتاب علم چلے جانا اُسنے عرض کیا کہ مجھے پہلے ہو نچنا چاہیے کہ مین اپنے حاکم کو شرلیف آوری شاہزادے کی خبر دون کہ وہ آگاہ ہون اور استقبال وغیرہ بجا لائین اور اگر مین نجاؤن گا تو اُنکو کون اطلاع دیگا وہ تو لاعلم ہین یقین ہی کہ وہ شہر مین بھی نہون مقابلہ کو چلے گئے ہون کیونکہ اُنھون نے سات روز کا وعدہ کیا تھا تو مجکو اُنسے رخصت ہوے آج پانچ روز ہوے ہین اور دو ایک روز اور راہ مین صرف ہو جائینگے یقین ہی کہ مین جو وہان پہونچونگا تو لڑائی شروع پاؤنگا مین جاکر اُنکو لڑائی سے منع کرون اور آمد شہزادے کی خبر دون عرض کرون کہ تا شرلیف آوری لڑائی موقوف کرو جب شاہزادہ عالی منزلت آجائین تب لڑائی ہو یہ سنکر صاحبقران نے اُسے خلعت رخصت دیا اور عرضی کی پشت پر تحریر کردیا کہ تمہاری عرضی ہمکو پہونچی ہم حال سے آگاہ ہوے ہمنے صرف بمزید احتیاط شاہزادہ مریخ آفتاب علم کو مع سپاہ کے تمہاری مدد کو روانہ کیا ہی یہ تو ہمکو یقین ہی کہ تم کافی ہو اور اس لڑائی کی ہستی کیا ہی ایسی ایسی ہزار لڑائیان ہون تو ہمکو خوف نہین ہی مگر بُرا وقت کیا کہین لیتے جاتا ہی انسان کو چاہیے کہ ہر وقت انجام کا خیال رکھے اور دشمن کو حقیر اور ناچیز نہ خیال کرے بقول شاعر دانی کہ چہ گفت زال بارستم گرد ہ دشمن خوان حقیرو بچارہ نمرد + لہذا تم تا پہونچنے اپنے شہزادہ کے لڑائی آغاز نہ کرنا وہ خود آکر بعرصہ قلیل مین لڑائی کو فتح کرلینگے تھوڑے لکھے کو بہت جانو یہ لکھکر اُس ساحر کو دیا وہ ساحر رخصت ہو کر طرف شہر فیروزیہ کے روانہ ہوا بعد اُسکے جانے کے صاحبقران نے مریخ آفتاب عالم کو مع لشکر بیشمار اور سپاہ بے انتہار کی طرف شہر فیروزیہ کے روانہ کیا بعد روانہ کرنے مریخ آفتاب علم کے آپ بھی بادشاہ سے رخصت ہو کر اور خواجہ کو ہمراہ لیکر دربار سے باہر آئے اور اسپ وقطار سوار ہو کر روانہ طرف دریاے سبز رنگ کے ہوے ادھر بادشاہ نے بندہ ہاردون سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ لوگ بھی واسطے مدد صاحبقران کے عقب صاحبقران مین جائین اور جنگل مین اور کوہ مین پوشیدہ رہین جس وقت آپ بہ دیکھین کہ کوچ شور وغل طرف دریاے سبز رنگ کے برپا ہوا تو اسی وقت فوراً باشمشیرہاے برہنہ مدد صاحبقران کو پہونچ جائیگا تو کہ مجکو یہ خوف ہی کہ کہین صنیو بر بیشہ نشین سے اور صاحبقران سے تکرار نہو اور نوبت جنگ و پیکار نہ پہونچ جاے کیونکہ یہ تو تحمل نہ کرینگے اور جواب سخت دینگے اور وہ خیال کریگا کہ یہ تنہا ہین اسپر دباؤ ڈالینگے وہ کبھی نہ دبینگے ضرور تکرار ہوگی اور نوبت بجنگ پہونچیگی اس حالت مین آپ لوگون کا پوشیدہ رہنا بہتر ہی اور چند ہرکاردن کو بلا کر حکم دیا کہ تم ہمکو وسیدم کی خبر دینے رہو اور جو کچھ وہان واقعہ گذرے اُس سے ہمکو آگاہ کرو اور سردارون کو بھی آگاہ کرنا مین یہان مستعد بجا ہون یہ کلام فیض ترجمان سُنکر سردار مثل قیصر صاف باطن گرگین درشت چنگال محراب گردشانی اور دیگر سرداران نامدار اپنے اپنے دنگلون اور گروہون سے اُٹھے اور مجرے کرکے باہر دربار سے آئے اور مرکبون پر سوار ہو کر روانہ ہوے ادھر ہرکارے سب طرف دریاے سبز رنگ کے چلے اور یہان بادشاہ بجا و کیوان بارگاہ مع دیگر سردارون اور عزیزون کے منتظر اس امر کے بیٹھے کہ اگر ہرکارے خبر لاکے دین تو ہم روانہ ہون

اگر اب حال صاحبقران کا تحریر کیا جاتا ہی

کہ خواجہ کو ہمراہ لیے ہوے طرف دریاے سبز رنگ کے چلے جاتے ہین کہ سامنے سے ایک تختہ زمرد کا
معلوم ہوا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ دیکھو تو یہ کیا چیز سامنے نظر آتی ہی خواجہ نے
بغور دیکھکر عرض کیا مجکو تو یہی دریاے سبز رنگ معلوم ہوتا ہی کیونکہ اس سبزی مین حرکت ہی صاحبقران
نے جو غور کیا تو فرمایا کہ ہان خواجہ سچ کہتے ہو یہی دریاے سبز رنگ ہی مگر خواجہ ہمنے آجتک دریاے
سبز رنگ نہین دیکھا اور نہ کسی کی زبانی سنا تیرے بڑے طلسم اور عجائب ہماری نظر سے گذرے
اور ہمارے عزیزون نے بہت بہت سے طلسم فتح کئے مگر کبھی یہ نہین بیان کیا کہ ہمنے دریاے سبز رنگ
دیکھا یہانتک کہ صاحبقران اول اور ثانی نے بھی تمام بردہ قاف کی سیر فرمائی اور اکثر دریا اور خشکی
اور عجائبات دیگر کا وہان کے ذکر فرمایا مگر یہ نہین فرمایا کہ کوئی سبز رنگ کا دریا تھا مجکو یہ کارخانہ
سحر کا معلوم ہوتا ہی ضرور یہ کسی ساحر کا سحر ہی اور یہان کسی طلسم کی حد ہی خیر معلوم ہوجائیگا یہ کلام کرتے ہوے
قرب دریا کے پہونچے اور کنارے دریا کے کھڑے ہوکے اسکی سیر فرمانے لگے پانی اس قدر
صاف اور شفاف تھا کہ زمین معلوم ہوتی تھی مگر سبز رنگ اور جو جانور آبی اس دریا مین تھے وہ بھی سبز
تھے اور چلتے ہوے معلوم ہوتے تھے صفائی کا یہ عالم تھا جو اور پانی کے شعاری کر رہے تھے یہ معلوم ہوتے تھے کسی کاریگر نے
انکو ٹیکڑہ زمرد کا تراش کر بنایا ہی اور اس پانی کا یہ حال تھا کہ ہر بار وہ طغیانی کرتا تھا اور جا در آسمان سے
اٹھتی تھی تمام صحرا اسکی رنگت سے سبز ہوجاتا تھا وہ پانی زمعلوم ہوتا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے زمرد
کو پیس کر بہا دیا ہی اور ایک قسم کی چمک آسمین تھی صاحبقران یہ رنگ دیکھکر خواجہ سے یہ فرمانے لگے
کہ سحر و ساحری کا بھی عجیب کارخانہ ہی ہمنے عجائب دیکھنے مین آتے ہین کہ جہان عقل نہین کام کرتی ہی
فرماکر چاہا کہ پانی کو اٹھاکر دیکھین کہ آیا یہ پانی بھی سبز ہی یا اصل مین سفید ہی اور اسکے نیچے کوئی پہاڑ یا زمین
سبز رنگ واقع ہوئی ہی جسکی وجہ سے یہ سبز رنگ معلوم ہوتا ہی یہ خیال کر چکے تھے اور جاہتے تھے کہ پانی
پیلون اٹھائین کہ ایک آواز مہیب آئی کہ اے شخص یہ کیا کرتا ہی کیون اپنے تئین عذاب مین مبتلا کرتا ہی یہ آواز
سنکر صاحبقران ادھر ادھر دیکھنے لگے اور خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ تمنے بھی کچھ آواز سنی خواجہ
نے عرض کیا کہ جی ہان سنی تو ہی مگر آواز دینے والا معلوم نہین ہوتا صاحبقران آپ سچ فرماتے تھے کہ یہ
کارخانہ سحر کا ہی ضرور بمشیہ نشین کے خیمہ کو تلاش کرین اور اس سے آپ کو یہ بھی حال معلوم ہوجائے گا
اور دریا کی بھی کیفیت اس سے دریافت کرلیجے تا صاحبقران نے فرمایا کہ مین ابھی اور آتا ہون
اگر ابھی کوئی ایسی آواز آئی تو مین وہان سے چلا جاونگا اور بعد دریافت حال اسکا تدارک کرونگا کیونکہ
اب مجھ فرض ہوگیا کہ اسکی ماہیت دریافت کرون اور یہ بھی دریافت کرون کہ یہ کون مقام ہی اور
کس ساحر کا سحر ہی اگر مجھکو ضرور بمشیہ نشین کی ملاقات کو جانا ہوتا تو مین یہان سے بغیر دریافت کے
نجاتا مگر مجبوری تو یہ ہی کہ اس سے وعدہ کرچکا ہون وہ یہ کہیگا کہ ڈر گئے اور بہانہ کردیا خیر دیکھا جائے گا
اور اگر خدا نے چاہا تو ضرور ہم اسکو دریافت کرینگے اور تمکو اور دیگر سردارون کو اس حال سے آگاہ کرینگے
اور ساحر کا سحر مٹا مین گے زمانہ صاف کرینگے یہ فرماکر چاہا کہ چلکے سے ہاتھ پانی مین ڈالین اور جلدی سے
کہ پھر وہی آواز اور زور سے آئی اور زیادہ ہیبت سے آئی صاحبقران کو معلوم ہوا کہ جیسے کوئی پانی
مین سے منع کرتا ہی خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تمنے کچھ سنا دیکھو وہی صدا پھر آئی ہی ضرور یہ دریا سحر کا ہی
اور ضرور یہ کسی طلسم کی سرحد گاہ ہی کیا عجب ہی کہ یہ سرحد طلسم ایوان نہ طاق کی ہو خیر معلوم ہوجائے گا

صنوبر بیشہ نشین سے دریافت کرین گے کیا عجب جو وہ بتادے یہ فرماکر خواجہ سے فرمایا کہ آؤ خواجہ
چلین اور خیمہ اور مقام ملاقات تلاش کرین خواجہ نے عرض کیا بہت بہتر اور دونون خادم اور مخدوم کنارے
کنارے اسی دریا کے تلاش مین صنوبر شاہ کی روانہ ہوئے تھوڑی کوس آدھ کوس گئے ہونگے کہ خواجہ
کو قبہ بارگاہ نظر آیا جسکی چمک سے نظر خیرگی کرنے لگی خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یا حضرت
صاحبقران دیکھیے وہ قبہ بارگاہ نظر آتا ہی یقین ہی کہ اسی مقام مہتاب کی دعوت کا سامان ہوا اور وہین صنوبر
بیشہ نشین بھی ہو اور یہ بارگاہین وہین کہ جنہین آپ کی دعوت کی جائیگی صاحبقران نے فرمایا کہ کیا عجب ہی
ایسا ہی ہو یہ فرماکر اور آگے بڑھے اتنو بالکل سامنے دکھائی دینے لگے صاحبقران نے جو ملاحظہ
فرمایا تو یہ دیکھا کہ دربارگاہین استادہ ہین ایک برنگ سبز اور ایک برنگ سرخ اور خوب آراستہ ہین
اور بہت کچھ سامان ہو رہا ہی اور کچھ لوگ بھی ٹہلتے ہوئے معلوم ہوتے ہین یہ دیکھکر صاحبقران نے فرمایا
کہ خواجہ ہمارا گمان درست تھا دیکھو وہ کچھ سردار اور اہل کار ہین جنکی منتظر ہین چلو دیکھین کہ کیونکر
بادشاہ صنوبر سے ملاقات ہوتی ہی اور کیا طرز گفتگو ہوتا ہی یہ تقریر خواجہ سے کرتے ہوئے اس طرف
کو روانہ ہوئے یہان تمرتیز یابکم بادشاہ وہان موجود تھا جیسے ہی اسکی نظر صاحبقران اور خواجہ پر
پڑی فوراً سرداردن کو خبر کی کہ صاحبقران تشریف لاتے ہین سردار فوراً بجرد سنتے اس خبر کے
واسطے استقبال کے روانہ ہوئے راہ مین صاحبقران سے ملے تمرتیز یابنے بڑھ کر مجرا کیا اور
عرض کیا کہ یہ سب سردار آپ کے استقبال کو حاضر ہین پھر ہر سردار نے صاحبقران کو مجرا کیا اور ہمراہ
لیکر طرف بارگاہ سبز رنگ کے چلے دربارگاہ پر حاجب و دربان جو کہ حاضر تھے سنتے مجرا اور فراخد
شاہی ادا کیا ایک شخص نے بڑھ کے گھوڑا صاحبقران اتر کر داخل خیمہ ہوئے اور سب سردار نگاہ
آکر تشریف فرما ہوئے اور جو سردار کہ واسطے استقبال کے آئے تھے وہ داخل بارگاہ ہوئے اور
اپنے قرینے سے مودب بیٹھے اور خواجہ بھی ایک طرف بیٹھ گئے کہ صاحبقران نے ایک سردار
کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ آپ کے شہنشاہ کہان ہین اسنے عرض کیا کہ وہ ابھی تشریف نہین لائے
ہین پہلے ہم لوگون کو آپ کی خدمت کے واسطے روانہ کر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ جلد ہم بھی آتے ہین
تم چلکر صاحبقران کو اگر وہ قبل ہمارے آنے کے تشریف لائین تو انکی خاطر و مدارات کرنا اور بٹھانا کہ
اس عرصہ مین ہم بھی آجائین گے لہذا ہم بموجب حکم شہنشاہ یہان حاضر ہوئے اور آپکی خدمت بجا لائے
یہ سنکر صاحبقران نے فرمایا کہ لیجیے کتنے عرصے مین تمہارے شہنشاہ تشریف لاتے ہین انھون نے
عرض کیا کہ ابھی تمرتیز یابیگ جو آپ کی خدمت مین نامہ لیکر گیا تھا آیا ہی اور بادشاہ نے اسکو اس واسطے
بھیجا ہی کہ ہم لوگ تو آپ کی صورت زیبا سے آشنا نہ تھے اور وہ آپ کے دربار مین ہو آیا تھا تو بادشاہ
نے یہان اسیواسطے بھیج دیا کہ جب آپ تشریف لائین تو ہمکو تشریف آوری سے آگاہ کرے
ہم آپکا استقبال کرکے بعزت و حرمت داخل خیر شاہی کرین ایسا ہی ہو جیسا کہ بادشاہ نے خیال
فرمایا تھا وہ یہ سکتے تھے کہ یکایک خبر آئی کہ شہنشاہ آگئے راہ مین ہین یقین ہی کہ قریب دشت کے گئے
ہون صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا جبتک وہ آئین پردے بارگاہ کے اٹھا دو ہم سیر دریا کرین
اور دل بہلائین جبتک تمہارے بادشاہ تشریف لائین اور ہم انکی سواری کا بھی سامان دیکھین گے یہ حکم
ہوتے ہی پردے اٹھ گئے اور جو حاجب و دربان خادم و خدمتگار سامنے عصے لیے ہوئے استادہ
تھے ہٹ گئے کیونکہ یہ خیمہ لب ساحل دریاے سبز رنگ کے تھا اور سامنے اسکے دوسرا خیمہ اور

برپا تھا اور وہ بھی لب ساحل تھا اس وجہ سے دریا کا سیر و تماشا زیادہ تھا دیکھنے لگے کہ یکایک جانب
شمال سے غبار بلند ہوا کہ جسنے چندسپہر دوار کو تیرہ و تاریک کر دیا یہانتک کہ وہ غبار قریب دریا آکر شق ہوا اسمین
سے جلوس شاہی نکلنا شروع ہوا بعد گذر جانے جلوس شاہی کے غول کے غول غٹ کے غٹ
تاجدار اور چوبداروں کے نظر آئے جب وہ بھی جا چکے تو تخت شاہی کو دیکھا کہ کہاران زرین دوش
کاندھون پر اٹھائے ہوئے اور گرد سردارون کا دورا اور وزیر شاہ پائے تخت پر ہاتھ رکھے چلے آتے
ہین یہ دیکھکر سردارون نے عرض کیا کہ لیجیے بادشاہ تشریف لائے اور یہ وزیر شاہ ہین کہ جو تخت
کے پائے کو پکڑے ہین یہان یہ ذکر تھا کہ ادھر تخت شاہی قریب خیمہ پہونچ گیا اور تمام ملازمون کا
جو کہ وہان موجود تھے مجرا ہوا تخت شاہی کو کہارون نے دوش سے اتارا بادشاہ داخل بارہ گاہ
ہوے اور تخت کو رونق بخشی بعدہ تجمر تیز ہا کو یاد فرمایا جو بدار نے اسکو خبر کی کہ بادشاہ یاد فرماتے ہین
اور فورا حاضر ہوکر مجرا بجالایا بادشاہ نے پوچھا کہ صاحبقران تشریف لائے اسنے عرض کی کہ حضور
تشریف لائے ہین اور ساتھ ان سردارون کے جو کہ حضور کی طرف سے واسطے استقبال کے آگے
تھے خیمہ سبز مین تشریف رکھتے ہین اور سیر دریا فرما رہے ہین بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ تم چند
سرداران معزز کو لیکر جاؤ اور انکو میرے آنے سے آگاہ کرو اور یہ عرض کرو کہ بادشاہ نے کہلا بھیجا کہ اگر
آپ کو تکلیف نہو تو یہان تشریف لائیے کہ مین بھی آپ کے جمال باکمال سے اپنی آنکھون کو منور کرون
اور زیارت حضور سے مشرف ہون تاکہ دل محزون کو سرور ہو اور رنج و کلفت دور ہو یہان قدم رنجہ
فرمائیے تاکہ ہم آپ ملکر خوش ہون جو آپ کو دریافت فرمانا ہو دریافت فرمائین جو کچھ مجھکو عرض کرنا ہے
وہ مین عرض کر دونگا دو گھڑی صحبت ہو دور آپس کی کلفت ہو وزیر فورا بحکم شاہی چند سردار ان
نامی کو ہمراہ لیکر طرف خیمہ صاحبقرانی کے روانہ ہوا یہان صاحبقران ان سردارون سے گفتگو فرما رہے
تھے اور سیر دریا مین مشغول تھے کہ سامنے سے وزیر آتے ہوے نظر پڑا صاحبقران نے اسکو جوانے
ہوے دیکھا ان سردارون سے فرمایا کہ وزیر تمہارے بادشاہ کا آتا ہے انھون نے عرض کیا جی ہان
صاحبقران نے فرمایا کہ نہین معلوم کیا مطلب ہے انھون نے عرض کیا کہ معلوم ہو جائیگا آنے تو دیجیے
یہان ابھی یہ ذکر تھا کہ وزیر ان سردارون کے داخل خیمہ ہوا اور آداب و مجرا بجالاکر جو کچھ بادشاہ
نے فرمایا تھا عرض کیا صاحبقران سنکر فورا مسند پر سے اٹھ کھڑے ہوے اور وزیر کے ہمراہ طرف
خیمہ سرخ کے روانہ ہوے خواجہ اور وہ سردار جو کہ حاضر تھے وہ سب عقب مین چلے جب قریب
در خیمہ کے پہونچے تو چوبدار نے بڑھکر صاحبقران کے آنے کی خبر بادشاہ کو دی اور عرض کیا کہ حمزہ
صاحبقران مع وزیر اور خواجہ و دیگر سردارون کے چلے آتے ہین کہ باہین خیمہ ملاقات ہوئی بادشاہ
نے سلام مین سبقت کی اور صاحبقران نے جواب سلام دیا بادشاہ نے ہاتھ صاحبقران کا اپنے
ہاتھ مین لیا اور طرف تخت شاہی کے چلے اور قریب آکر کہا کہ آپ تخت کو اپنے قدم مبارک سے
مشرف فرمائیے اور حکم دیا کہ دوسرا تخت ہمارے لیے حاضر کرو صاحبقران نے جواب دیا کہ آپ کا
تخت آپ کو مبارک ہو مین تخت پر نہین بیٹھون گا میرے واسطے دنگل بچھا دیا جاوے مین تاج بخش
ہون تاجگیر نہین ہون بادشاہ نے بہت اصرار کیا مگر صاحبقران نے منظور نہ فرمایا کہ اتنے مین خواصون
نے ایک دنگل جواہر نگار لاکر سامنے تخت مین بچھا دیا جبکہ دنگل بچھ چکا صاحبقران نے بادشاہ
کا ہاتھ پکڑ کر تخت پر بٹھایا اور آپ دنگل پر جلوہ فرما ہوے اور خواجہ نے بھی ایک کرسی بیٹھنے کو

عنایت کی خواجہ اور دیگر سردار اپنے اپنے مقامون پر بیٹھ گئے جب سب دربار آراستہ ہوچکا تو باہم مزاج پرسی ہوئی بعد فراغت مزاج پرسی کے بادشاہ نے فرمایا کہ مشغل شراب ہونا چاہیے وزیر نے عرض کیا بہت بہتر اور حکم دیا کہ ساقیان حور لقا حاضر دربار ہون یہ حکم ہوتے ہی ساقیان زہرہ جمال مع شیشون کے حاضر دربار ہوے کہ جن پر تو رے پوش زرلفتی اور کمخواب کی پڑے ہوے تھے بعد حاضر ہونے کے تو رے پوش اٹھے آسمین جام و شیشہ مے ناب کے رکھے ہوے تھے کہ اگر ذرا بھی دیر ہوے تو انکی رال ٹپک پڑے بادشاہ نے اشارہ کیا ساقی نے جام و شیشہ اٹھا کر جام کو مے ناب سے پر کیا اور دونون ہاتھون پر رکھ کر پیش خدمتی کیا بادشاہ نے اشارہ کیا کہ صاحبقران کو دے اسنے دوسرا جام اور شیشہ اٹھا کر جام کو پر کر کے روبرو صاحبقران کے پیش کیا صاحبقران نے فرمایا کہ مجکو اسکا شوق نہین ہی اور نہ مین عادی ہون مجکو معاف فرمایئے آپ شغل کیجیے مین اس سے محروم ہون جب بادشاہ زیادہ مصر ہوا تو صاحبقران نے فرمایا کہ صاف صاف یہ امر ہی کہ مین یہ شراب تو پیتا نہین ہون مجکو معاف فرمایئے آپ شغل کیجیے مین اس سے محروم ہون جب بادشاہ بہت مصر ہوا تو صاحبقران نے فرمایا کہ دراصل یہ بات ہی کہ مین یہ شراب تو پیتا نہین ہون کیونکہ میرے واسطے جکما اقدس نے بنائی ہی وہ استعمال کرتا ہون اور ہمیشہ صاحبقران اول اور ثانی بھی وہی شراب استعمال کرتے آئے ہین اور اونکے واسطے بھی وہی تیار کیا کرتے تھے اور وہ نوش فرماتے تھے اور وہ میرے لشکر مین ہی یہان نہین ہی مین کبھی یہ شراب نہ چولگا اگر استعمال بھی کرنا ہوتا تو کبھی یہان استعمال نکرتا بادشاہ نے کہا کہ نہ استعمال کرنے کی کیا وجہ ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اس وجہ کو نہ دریافت کیجیے اسکے دریافت سے آپ کو رنج ہوگا اور مجکو یہ منظور نہین ہی کہ مین گھڑی بھر کے واسطے آیا ہون آپ کو رنج دیکر جاؤن یہ میرا منشور نہین ہی کہ کسی کو ناخوش کرون یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ مجکو بھلا آپ سے رنج ہوگا آپ ارشاد فرمایئن سنون تو کہ کیا وجہ ہی اگر میرے دفع کرنے کی ہوگی تو مین ضرور اسکی تدبیر کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے آپ یہ فرمایئے کہ آپ کا مذہب و آئین کیا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ ہم لوگ تصویر پرست کہلاتے ہین اور خداوند عالمیان نہ طاق کرمانتے ہین وہ ہمارے خداوند ہین ہم انکے بندے ہین کہ جنہون نے یہ سب زمین و آسمان پیدا کیے ہین وہی سبکے خالق و مالک ہین ہم سب انکی عبادت کرتے ہین کیا آپ اور کسی کو خدا جانتے ہین جو آپ نے یہ فرمایا کہ تمھارا مذہب و آئین کیا ہی صاحبقران نے جواب دیا کہ ہم اسکی پرستش کرتے ہین جسنے تمام دنیا کو پیدا کیا اور تمھارے خداوند کو بھی پیدا کیا وہ کیا ہین جو زمین و آسمان پیدا کرسکے کہ جنکو اپنی پس پشت کا حال نہین معلوم ہوتا ہی وہ کیا کوئی چیز خلق کرینگے اس سبب سے مین تمھارے یہان کی شراب نہ پیونگا کہ تم کافر ہو ہمارے نزدیک اور ہمکو تمھارے یہان کا کھانا پینا حرام ہی اور تمھارے ہاتھ کی شے ہم بالکل نہین جانتے ہین یہ تقریر سنکر اہل دربار کا تو یہ حال ہوا کہ مثل مار سرد وم بریدہ کے پیچ و تاب کھانے لگے اور قبضون پر ہاتھ رکھ لیے اور سنبھل بیٹھے کہ ادھر بادشاہ حکم دین ہم سب ملکر ٹوٹ پڑین اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین کیونکہ تنہا مین اکیلے کیا کرسکینگے صرف ایک عیار ہمراہ ہی اسکی بھی کچھ ہستی نہین یہ بیچارہ کیا کرسکیگا اہل دربار کا تو یہ رنگ ہوا مگر بادشاہ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوگیا اور یہ حالت ہوئی کہ آدھا تا پاتالیسنے مین غرق ہوگیا ادھر صاحبقران نے یہ رنگ دربار دیکھ کر قبضہ شمشیر پر ہاتھ رکھا اور سیدھے ہو بیٹھے اور خیال کیا کہ انمین سے اگر ایک بھی اٹھے تو پہلے بادشاہ کا کام تمام کرو پھر گرفتار کرو جب سردار گرفتار رہ جائیگا تو پھر کیسکا ہوا ؤنہ پڑیگا یہ خیال کرکے بادشاہ کی طرف ہو بیٹھے ادھر خواجہ نے اپنا بندوبست کیا یہ رنگ دیکھا اور صاحبقران

کے تیور دیکھکر وزیر نے بادشاہ سے آہستہ کہا کہ یہ آپ کیسا کرتے ہین اہل دربار کو منع فرمائیے نہین تو بڑا کشت وخون ہوگا ایک بھی زندہ نہ بچیگا صاحبقران تنہا نہین ہین اُنکے ساتھ اُنکے سردار ضرور آئے ہونگے یہ خیال نہ کیجے گا کہ صرف ایک عیار سے آئے ہین اور لشکر بھی اُنکا یہان سے کچھ دور نہین ہے فوراً لشکر مین خبر ہوجائیگی تمام لشکر جرار دوڑیگا کون روکنے والا ہے جو اتنے بڑے لشکر کو روکیگا آپ کے ساتھ بھی تو کچھ لشکر نہین جبتک شہر مین خبر ہو اور لشکر مسلح ہوکر آئے تب تک یہان خاتمہ ہوجائیگا اپنے غصہ کو روکیے یہ غصہ کا مقام نہین ہے جوابر سمجھے سمجھ لوجھ کے کیجے اور دوسرے وہ آپ کے مہمان بھی ہین کچھ مہمان کا پاس ولحاظ فرمائیے اور دیکھیے کہ وہ بھی اہل دربار کو دیکھکر دست بقبضہ ہوبیٹھے ہین کوئی دم مین فساد ہوتا ہے جلد آتش فتنہ وفساد کو فرو فرمائیے آئندہ آپ کو اختیار ہے آپ کی لیاقت کے موافق عرض کردیا اور حق نمک سے ادا ہوگیا بادشاہ نے جو وزیر کی یہ تقریر سنی اور صاحبقران کو دست بقبضہ پایا اہل دربار سے اشارہ منع کیا کہ ابھی جلدی نکرو صبر کرو کہ تمھارے مہمان ہین مہمان کی خاطرداری ضروری ہے اہل دربار کو منع کرکے صاحبقران سے بخندہ پیشانی فرمایا کہ کیون مزاج مبارک کیسا ہے اور چہرہ کیون متغیر ہے تعجب دشمنان کیا کیفیت ہے صاحبقران نے فرمایا کہ طبیعت اچھی ہے مجکو کچھ اس وقت مٹھے بیٹھے صاحبقران ثانی یاد آگئے اور اُنکی وہ محبت اور وہ شفقت جو یاد آگئی تو کچھ طبیعت پر کلفت ہوگئی ہان لو مجھے مین اب سب کیفیت بیان کرتا ہون یہ باعث تھا کہ مین نے کہا تھا اگر مینا بخش ہوتا تو نہ پیتا تب بادشاہ نے کہا کہ اچھا اب اپنے لشکر مین سے اپنے خاصے کی شراب طلب فرمائیے اور اپنے یہان کے ساقی کو بلوائیے اُسکے ہاتھ سے نوش فرمائیے صاحبقران نے جواب دیا کہ کیا ضرورت ہے مین تھوڑی دیر کے واسطے وہان سے شراب منگاؤن ایسی کوئی ضرورت شدید نہین ہے کہ بیکار لوگون کو تکلیف دون جب لشکر مین جاؤنگا اور جی چاہے گا تو پی لونگا مجھے بغیر شراب کے کوئی تکلیف نہین ہوتی ہے بادشاہ نے جواب دیا کہ نہین آپ ہماری خاطر سے اس وقت شراب منگاکر شغل فرمائیے ہماری خواہش اس وقت یہ ہے کہ آپ ہمارے ساتھ اسوقت شریک شغل شراب ہون صاحبقران نے جواب دیا کہ کیسکو ہمارے لشکر مین بھیجا جائے کہ وہ جاکر ہمارے داروغہ میخانہ سے ایک شیشہ شراب کا اور ایک جام لے آئے اور ساقی کو بھی بلا تا لائے بادشاہ نے طرف ثمر تیز پا کے دیکھا اور کہا کہ ابھی ثمر تیز پا تو اسی وقت لشکر صاحبقران مین جا اور میخانہ سرکاری سے بموجب ارشاد صاحبقران شیشہ شراب اور ساقی کو بلالا کہ ہمارا دل اس وقت شراب خواری کو چاہتا ہے اور بغیر صاحبقران ہم پی نہین سکتے ہین یہ امر مروت اور آدمیت کے خلاف ہے کہ ایک شخص اپنا مہمان ہوکر چکا بیٹھے اور ہم شغل شراب وکباب کرین یہ امر بالکل خلاف اور نازیبا ہے ثمر نے کہا کہ مین جانتے کو موجود ہون مگر کوئی نشانی ضرور چاہیے کہ جسکے سبب سے وہ میرے کہنے کو یقین کرین یہ سنکر محو اجہ نے کہا کہ کوئی ضرورت نشانی کی نہین ہے جب تم صاحبقران کا نام مبارک لوگے اور کہوگے کہ صاحبقران نے ایک شیشہ شراب طہورا کا طلب کیا ہے اور ایک ساقی کو بلایا ہے تو فوراً وہ تمکو ایک شیشہ شراب طہورا کا دیدینگے کوئی عذر نکرینگے تم وہ شیشہ اور ساقی کو لیکر چلے آنا یہ سنکر وہ عیار فوراً بارگاہ سے نکل کر طرف لشکر صاحبقرانی کے روانہ ہوا یہان صاحبقران نے صنوبر شیشہ نشین سے فرمایا کہ اب آپ شغل فرمائین جب میری شراب آئیگی مین بھی شریک ہوجاؤنگا صنوبر نے عرض کی کہ بغیر آپکے مین کبھی شغل نہ کرونگا جب پہلے آپ نوش فرمالینگے تو مین اور میرے اہل دربار پینگے کیونکہ آپ ہمارے مہمان ہین اور ہمارے مذہب مین یہ قاعدہ ہے کہ پہلے مہمان کو شراب پلا لیتے ہین پھر آپ شغل کرتے ہین اسطرح

ہر امر مین مہمان کو مقدم سمجھتے ہین اور جہانتک ممکن ہوتا ہی اُسکی خاطر کرتے ہین یہان یہ رسم خاص و عام مین جاری ہی
صاحبقران نے فرمایا کہ یہ رسم ہر ملت و مذہب مین ہی ہمارے یہان تو رد دعوت بھی حرام ہی اگر ایک ادنی
بادشاہ کی دعوت کرے تو یہ ممکن نہین کہ بادشاہ اُسکی دعوت رد کردے اور قبول نہ کرے ضرور قبول
کرنا ہوگا بیشتر کہ وہ مسلمان ہو ہمارے یہان کافر تک کے احترام کرنے کا حکم ہی بادشاہ نے کہا کہ اب ان
باتون کو جانے دیجیے جب تک کہ شراب آوے اُس وقت تک اور باتین کیجیے صاحبقران نے کہا
کہ اچھا یہ بیان کیجیے کہ یہ جو دریاے سبز رنگ ہی یہ اصلی ہی یا کسی ساحر کا سحر ہی یا کسی طلسم کی سرحد ہی اور یہ
یہان سے الوان نہ طاق کسقدر دور ہی صنوبر شاہ نے جواب دیا کہ یہ کیا آپنے فرمایا کہ یہ اصلی ہی کیا دریا
بھی نقلی ہوتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے یہی پوچھا کہ یہ اصلی ہی یا کسی ساحر کا سحر ہی اکثر سحر سے
بھی ایسی ایسی چیزین بنتی ہین اور بعد مرنے اُس ساحر کے مٹ جاتی ہین یا جب وہ قتل کیا جاے تب وہ معدوم
ہوجاتی ہین صنوبر شاہ نے جواب مین کہا کہ جی نہین یہ تو اصل ہی جسمین نے ہوش سنبھالا ہی اُس وقت
سے مین یہین اُسے دیکھتا ہون اور اکثر بزرگون سے بھی اسکی یہی کیفیت سُنی گئی ہی کبھی اسمین تغیر
نہین ہوتا ہی ہمیشہ سے رواں ہی اور تا قیام دنیا رواں رہیگا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا یہان کی اور
کچھ کیفیت بیان فرمائیے بادشاہ نے کہا اس دریا کے کنارے ہر ایک ماہ کے پہلی تاریخ کو میلا ہوا
کرتا ہی اور اسمین ہر اطراف و جوانب کے لوگ آتے ہین بڑے بڑے شاہ و فرمانروا تاجر ہر ملت و مذہب کے
لوگ جمع ہوتے ہین مسلمان شجر پرست تصویر پرست زمرد پرست آفتاب پرست سب ہوتے ہین دور دور تو
میلے کے جمع ہونے مین گذرتے ہین جب تیسرے روز سب میلا جمع ہوجاتا ہی تو قدرت خداوندی سے ایک
درخت اس دریا کے کنارے خود بخود پیدا ہوتا ہی اور اُسکی ہیئت یہ ہوتی ہی کہ اصل تو اسکی نقرئی اور شاخین
اسکی طلائی اور برگ زمردین اور بجاے ثمر اسمین خوشۂ مروارید آویزان ہوتے ہین بعد اس درخت کے
پیدا ہونے کے اس دریا مین جوش بہت شدت سے ہوتا ہی اور پانی اسکا نیزون بلند ہوتا ہی بعد اس
حالت کے جب پانی ساکت ہوجاتا ہی تو اسمین سے ایک بادسبز رنگ برابر مرغ کے نکلتا ہی اور اُس
درخت پر بیٹھ کر بزبان انسانی اہل میلہ کو پند و نصیحت کرتا ہی اور ایک ماہ آئندہ کا حال جو کچھ کہ ہونے والا
ہوتا ہی بیان کردیتا ہی اور اہل میلہ سے مذہب تصویر پرستی کے قبول کرنے کو کہتا ہی اُسکی زبان مین یہ
تاثیر ہی کہ ہر میلہ مین بہت سے لوگ تصویر پرست ہوتے ہین بعد وعظ و پند ایک بارہ اُڑکر طرف آسمان
کے جاتا ہی اور اُسکے پرون سے اسقدر ہوا نکلتی ہی اور اس قدر زور سے چلتی ہی کہ جس قدر اہل جلسہ
ہوتے ہین بسبب کثرت ہوا کے سب بیہوش ہوجاتے ہین پھر اُنکو اپنے تن بدن کا ہوش نہین رہتا ہی
اور وہ لوگ جو کہ نئے مذہب تصویر پرستی اختیار کرتے ہین اُنکے گلون مین تصویرین آویزان ہوجاتی
ہین اور جو کہ تصویر پرست ہین اور اُنکے گلون مین تصویرین ہین وہ غائب ہوجاتی ہین اور نئی تصویرین
ملجاتی ہین بعد اُسکے وہ باز پھر درخت پر آکر بیٹھ جاتا ہی اُسکے بیٹھتے ہی سب کو ہوش آجاتا ہی پھر وہ
اسی طرح وعظ بیان کرتا ہی اور اُن تصویرون کی بندگی کی نصیحت کرتا ہی اور سبکو قواعد پرستش تعلیم
کرکے سب کو دوسرے میلہ کے آنے کی تاکید کرتا ہی اور اُڑکر داخل دریا ہوجاتا ہی بعد اُسکے اُڑجانے
کے ایک برق چمکتی ہی اور وہ درخت غائب ہوجاتا ہی بعد اُسکے میلہ برخاست ہوتا ہی ہر ایک اپنے شہر
اور ملک کو روانہ ہوتا ہی پھر مہینہ بھر تک ہم لوگ اُسی تصویر کی پرستش کرتے ہین بعد مہینہ بھر کے پھر میلہ
ہوتا ہی اور سب سامان اسی طرح ہوتا ہی پھر درخت پیدا ہوتا ہی اور پھر وہی باز دریا مین سے نکلتا ہی

اور پند و نصیحت کرتا ہی اور اُڑتا ہی اور سب بیہوش ہوتے ہین اور اسی طرح تصویرین غائب ہوجاتی ہین اور نئی تصویرین گلون مین آویزان ہوتی ہین پھر درخت پر آکر بیٹھتا ہی اور پھر سبکو ہوش آتا ہی اور نصیحت و تاکید کرکے چلا جاتا ہی یہ طریقہ ہمیشہ سے یہان جاری ہی ایکمرتبہ میلہ مین اُس جانور نے ہمارے آپ کی تشریف آوری کی خبر دی تھی اور بہت کچھ نصیحت کی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ اب عمر باشندگان ایوان طاق کی تمام ہوگئی اب یہان نئی قوم آباد ہوگی کیونکہ انھون نے بہت گناہ کیے ہین خداوند اُنسے ناراض ہین اب اُنکو غارت کرینگے اور یہان اور قوم کو آباد کرینگے جو کہ خدائے نادیدہ کی پرستش کرتے ہین کیونکہ خداوند اُنسے خوش ہین یہ قوتِ طاقت کسکو تھی جو کوئی دریافت کرتا کہ خداوند اُنسے کیون خوش ہین کیونکہ وہ تو خداوند کی پرستش کرتے نہین ہین خداوند کو برا جانتے ہین اور پھر خداوند اُنسے خوش اور محظوظ ہین اور راضی ہین اُنکو یہان آباد کرینگے اور جو لوگ کہ خداوند کی پرستش کرتے ہین اُنکو غارت کردینگے سب اُسکی تقریر خاموش ہوکر سنا کیے اور یہ امر کسی نے نہ دریافت کیا یہ کہ وہ چلا گیا اُسکے جانے کے بعد میلہ برخاست ہوگیا ہر شخص اپنے اپنے گھر کو گیا اُسکے اس بیان کو آٹھ دس دن نہ گذرے تھے کہ آپ کی تشریف آوری کی خبر مشہور ہوئی یہ ایک امر تو اُسکے بیان کے موافق ہوا اب آئندہ دیکھیے کیا ہوتا ہی اور جو امر کہ اُسنے بیان کیے ہین وہ بھی ظہور مین آتے ہین یا نہین مگر ان قرائن سے ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ یہان اُسکا سب کہنا سچ ہی اور عمر باشندگان ایوان طاق کی تمام ہوگئی ضرور تباہی اور بربادی ہوگی خداوند درگذر کرین اور ہمارے گناہون اور خطاؤن کو معاف کرین اور بخش دین تو بہت بہتر ہوگا اور کچھ اطمینان ہم لوگون کو ہوجائیگا **صاحبقران** نے یہ سنکر فرمایا کہ تمنے یہ بھی کسی سے دریافت کیا ہی کہ یہ بازکہان سے آتا ہی اور کہان کو جاتا ہی اور وہ خداوند کون ہین کہ جنکی یہ تصویرین ہین اور جنکی پرستش کرنا تمکو حکم ہی صنوبر مسبحہ نشین نے جواب دیا کہ جی ہان پہلے سالق مین اکثر بزرگون کی زبانی دریافت کیا اور سنا تو معلوم ہوا کہ یہ باز بہت قدرت ہی اور اُسکو بازِ قدرت بھی کہتے ہین اور یہ تصویرین خداوند ایوان تاجدار کی ہین وہ ہی خداوند ہین اور اُنھین کی پرستش کا حکم ہوتا ہی اور ہم سب اُنھین کی پرستش کرتے ہین اور دیکھیے وہ تقدیر اس وقت بھی میرے پاس گلے مین موجود ہی اور اسی طرح سب اہل دربار کے پاس ہی یہ کہکر **صاحبقران** کو وہ تصویر دکھائی **صاحبقران** نے جو وہ تصویر دیکھی تو ایک سونے کی مورت پائی اِس حالت کی کہ آنکھین اُسکی یاقوت سرخ کی ہین اور تمام جسم پر اُسکے ہیرے وغیرہ جڑے ہوئے ہین ہر ایک کے پاس اس قسم کی مورتین تھین **صاحبقران** یہ دیکھکر فرمانے لگے کہ یہ بیان کرو کہ تمنے کبھی اپنے خداوند کو بھی دیکھا ہی یہ سنکر صنوبر شاہ نے کہا کہ اُنکو کون دیکھ سکتا ہی وہ تو وہ جمال بے مثال رکھتے ہین کہ بشر کی کیا مجال ہی جو اُنکو دیکھ سکے اور تاب دید اُنکی لاسکے ہا تو بدین جمال و خوبی بطور اگر خرامی ما ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی تو خداوند کبھی کسیکو اپنی صورت نہین دکھاتے ہین صرف اپنے بھائی سے ملاقات کرتے ہین تو وہ بھی پردے سے کبھی کسی نے اُنکو بالمشافہ نہین دیکھا خداوند کا تو بہت بڑا مرتبہ ہی کہ وہ خداوند ہین اُنکے بھائی ایوان تاجدار کبھی نے نہین دیکھا ہی سوائے اُنکے وزیر **سفال جادو** اور رجال جادو تھے وہ بھی اپنی صورت کسی کو نہین دکھاتے ہین ہان منظور جادو کہ وہ سب کاروبار خداوند کے کرتا ہی اور جو کچھ حکم ہوتا ہی اُسکو بجا لاتا ہی یہ طریقہ اور قاعدہ مین نے اپنے بزرگون سے سنا ہی جو کہ مین نے اس وقت آپ کے سامنے بیان کیا **صاحبقران** نے فرمایا کہ یہ آپنے نہ بیان کیا کہ ایوان طاق یہان سے کتنی دور ہی جواب دیا کہ مین کبھی وہان گیا نہین ہون ہان اتنا جانتا ہون کہ دو تین منزل ہی اور مین راستہ بھی نہین جانتا ہون یہان جب وہان سے لشکر وغیرہ واسطے مقابلہ

دیوانون کے آتے تھے تو فوراً دفعتاً آجاتے تھے اور دن بھر مقابلہ کرتے تھے اور شب کو پھر واپس چلے جاتے تھے یہان قیام نہین کرتے تھے اور پھر صبح کو واسطے مقابلہ حریف آتے تھے مگر یہ ثابت نہین ہوتا تھا کدھر سے آتے اور کدھر کو چلے گئے تم یا آسمان پر سے آتے یا زمین سے پیدا ہوتے یہ حال آج تک نہ کھلا کیونکہ کھلتا کہ ایک راز خداوندی یہ بھی ہی کہین کوئی راز خداوندی سے آگاہ ہوا ہی جو ہم آگاہ ہوتے صرف اس قرب کے خیال سے یہ بیان ہوا کہ وہ زمین منزل ہوگا صاحبقران نے کہا کہ اب کچھ حال ان دیوانون کا بیان فرمائیے کہ جنکی کیفیت آپ نے نامہ مین تحریر فرمائی تھی کہ وہ کون ہین اور کیا مذہب و ملت رکھتے ہین جواب دیا کہ وہ بھی تصویر پرست ہین اور یہی مذہب رکھتے ہین اور خداوند الیوان تاجدار کو مانتے ہین مگر انکی اطاعت نہین کرتے ہین ہمیشہ جنگ وجدال رکھتے ہین اور فوج خداوند ہمیشہ آنسے شکست کھاتی ہی مگر اب ایک زمانے سے یہ امر طے ہو گیا ہی کہ ہمارے تمھارے کبھی جنگ برکار نہو باہم صلح ہو جاے اور کسی قسم کی پرخاش نہ رہے مگر ساتھ دو شرطون کے وہ یہ ہین کہ تم ہمکو سالانہ خراج سے بطور خود کچھ خراج دیا کرو اور ہمارے ماتحت رہو اور دوسرے یہ کہ جو شخص ہمرجانب الیوان نہ طاق اور دشت بہار الفزا کے لشکر کشی کر کے آئے تو تم اسکو روکنا اور اس سے مقابلہ کرنا اور الیوان نہ طاق سے ہم تک نہ آنے دینا یہی سبب ہی کہ کوئی اس طرف نہین آتا ہی اور نہ اس طرف سے راستہ الیوان نہ طاق کا ہی جو اگر کوئی آتا بھی ہی تو وہ مارا پڑتا ہی اور بھاگ جاتا ہی دوسرا راستہ الیوان نہ طاق کا ہی وہ مجھکو نہین معلوم ہی جبکہ صلح نامہ ہو گیا تو مجھکو بھی خداوند نے حکم آن دیوانون کی اطاعت کا دیا اور اس روز سے آج تک نوبت جنگ وپیکار کی دونون دیوانون اور خداوند سے نہین آئی صاحبقران نے پوچھا کہ وہ دیوانے تو ہمیشہ تمھارے خداوند سے منحراف ہوتے تھے پھر کیون انھون نے اطاعت قبول کی اور صلح باین شرط مستقرر کر کے خراج مقرر کیا اور وہ خداوند کیسے ہین کہ اپنے بندون سے بھاگتے ہین اور انکا کچھ نہین بنا سکتے ہین کہین ایسا بھی خدا ہوا ہی کہ جو اپنے بندون سے بھاگے اور انکا کچھ نہ بنا سکے واہ کیا خوب خداوند ہین جو اپنے بندون سے عاجز ہوتے ہین اور عاجز و مجبور ہو کر صلح کرتے ہین ایسے خداوند کی آپ اتنی بڑی اس حد کی تعریف بیان کرتے ہین اور بندگی بھی کرتے ہین خدا ہمارا خدا ہی کہ کبھی اپنے بندون سے کسی امر اور کسی وقت مین عاجز نہین ہی ہر امر مین قادر و مختار ہی اور ہم ہر وقت اسکے تابع حکم ہین اور محتاج ہین جو وہ چاہتا ہی وہ کرتا ہی بندے اسکا کچھ نہین کر سکتے ہین اور نہ اسکا بھائی ہی اور نہ بیٹا ہی نہ جورو ہی نہ ماں نہ باپ ہی وہ وحدہ لاشریک ہی اور نہ کسی شے سے پیدا ہوا ہی اور نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہی وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا یہ سب چیزین اسنے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کی ہین اور وہ ایک نور ہی کہ اسکو کوئی دیکھ نہین سکتا ہی صرف ایک مرتبہ امت حضرت موسی علیہ السلام نے اسکے دیدار کی خواہش کی تھی تو ایک برق ایسی چمکی کہ جو حضرت موسے علی نبینا علیہ السلام سب کو غش آگیا اور سب بیہوش ہو گئے اور جن لوگون نے اسکی خواہش کی تھی وہ سب جل گئے اور کوہ طور کہ جسپر حضرت موسی علیہ السلام جا کر کلام کرتے تھے وہ بھی جلکر خاک سیاہ ہو گیا ہمارا خدا ایسا ہی کہ جسکی ہم سب بندگی اور عبادت کرتے ہین یہ کلام معجز بیان اس طلاقت لسانی اور فصاحت و بلاغت سے فرمائے کہ اہل دربار دنگ ہو گئے اور ہوش و حواس باختہ ہو گئے ہر ایک اپنے دل مین کہنے لگا کہ کیا بہادر اور جری شخص ہی کہ جسکو مطلق کچھ خوف و خطر نہین ہی اور نہ یہ خیال ہی کہ ہم تنہا ہین اور یہان اسقدر لوگ ہین اور اسکے سامنے مین تعریف اپنے

خدا کی کرامات کہین ایسا نہو کہ فتنہ و فساد برپا ہو اور جنگ و جدال کی نوبت آوے اور مین قتل ہو جاؤن الہی آج تو ہمنے آجتک کسی کی نہ دیکھی نہ سنی اہل دربار تو یہ خیال کر رہے ہین ادھر صنوبر شاہ نے صاحبقران سے یہ سنکر جواب دیا کہ آپ یہ سب صحیح اور درست فرما رہے ہین اور یہی لوگون کے زبانی ہمنے سنا ہی مگر ہمارے خداوند بھی ایسی قدرت رکھتے ہین کہ اگر چاہین تو مثل آسمان اور زمین کے ایک آسمان اور زمین اس سے بہتر اور عمدہ بنا لین اور وہ خود تو آج تک کبھی واسطے مقابلہ دیوانگان آسمانے نہین اور نہ کبھی اکوان تاجدار آسمانے صرف آنکی طرف سے سپاہ و لشکر آیا کیا وہ اگر کسی دن آتے تو اسی روز لڑائی فتح ہو جاتی اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ باوجود فتح پانے کے دیوانون نے کیون خداوند کی اطاعت کی تو اسکی وجہ یہ ہی کہ خداوند سے بابت پرستش کے تو مقابلہ تھا نہین صرف بابت ملک کے تھا جب خداوند نے انکا ملک انکو بخشدیا اور انکا گناہ معاف کیا تو انھون نے پھر اطاعت قبول کر لی اور صلح ہو گئی یہان دربار مین یہ باتین ہو رہی تھین اور پردے بارگاہ کے اٹھے ہوے تھے کہ جانب جنوب سے ایک گرد اٹھی اور اس قدر گرد و غبار چھایا کہ زمانہ تیرہ و تاریک ہو گیا اور روے آفتاب پوشیدہ ہو گیا اور وہ گرد نہایت تیزی کے ساتھ چلی آتی تھی علامت لشکر کثیر کی تھی یہ رنگ دیکھ کر صنوبر نشین نے ہرکارون سے کہا کہ ذرا خبر تو لاؤ کہ یہ گرد و غبار کیسا ہی اور کسکے لشکر کی آمد ہی یہان بادشاہ ابھی یہ فرما رہے تھے کہ وہ گرد قریب دریاے سبز رنگ کے پہونچی اور شگافتہ ہوئی سبنے دیکھا کہ اس سے وہی دونون دیوانے مع اپنے لشکر بیشمار کے پیدا ہوے انکو دیکھ کر صنوبر شاہ تو دم بخود ہو رہا اور ایک سکتہ سا ہو گیا رنگ چہرہ کا زرد اور متغیر ہو گیا یہ رنگ دیکھ کر صاحبقران نے فرمایا کہ کیون خیریت تو ہی آپ کی بیٹھے بیٹھے یہ کیا حالت ہو گئی کچھ بیان تو کیجے اسنے جواب دیا کہ کچھ نہین مزاج تو اچھا ہی مگر بڑا غضب ہو گیا کہ وہ دونون دیوانے جنکا کہ ابھی ذکر ہو رہا تھا آگئے شاید انکو کسی دشمن نے ہمارے خبر کر دی اور وہ خبر پاتے ہی بڑے غیظ و غضب مین مع سپاہ دیوانگان چلے آتے ہین دیکھیے وہ کنارے دریا کے ہین یہ سنکر صاحبقران نے جواب دیا کہ اگر آتے ہین تو آنے دو کیا اندیشہ ہی مجھے پروا نہین ہی اگر یہان آ بھی گئے تو وہ سر چنگ اٹھا نہین گے کہ تمام عمر یاد کرینگے آپ کو خوف و خطر نہ کیجیے آپ میرے ساتھ آپ کا وہ کچھ نہین بنا سکتے ہین بادشاہ نے جواب دیا کہ مجکو اپنا تو کچھ اندیشہ اور فکر نہین ہی صرف آپ کا خیال ہی کہ کہین آنکے ہاتھ سے ایسا نہو کہ دشمنان حضور کو کچھ گزند پہنچے کیونکہ وہ بڑے جری و بہادر ہین اور آپ یہان تنہا ہین اور مہمان ہین اور آنکے ساتھ لشکر کثیر ہی اور نہین اور سردار میرے آنکے سامنے کچھ حقیقت نہین رکھتے ہین صرف تردد اسکا ہی کہ وہ میرا کہنا بھی نہا نہین گے جو انکے جی مین آئیگا وہ دشمنان حضور سے کرینگے یہ خیال کرتا ہون کہ ایسا نہو کہ میری بدنامی کا کوئی سبب پیدا ہو اور لوگ یہ کہین کہ صنوبر مبشہ نشین نے دغا کی اور صاحبقران کو تنہا بلا کر اور مقام تنہائی مین قتل کر ڈالا صاحبقران نے فرمایا کہ تم اسکا کچھ اندیشہ نکرو وہ بحمد خدا میرا کچھ نہین کر سکتے ہین مین تنہا انکی تمام فوج کو کافی ہون وہ کیا حقیقت رکھتے ہین مین تو خود خدا سے چاہتا تھا کہ کہین میرا آنکا سامنا ہو جاے اور یہ قصہ بھی جلد فیصل ہو جاے تو مین طرف ایوان نہ طاق کے باطمینان تمام جاؤن اور اسکی بھی تہم سے فراغت حاصل کرون خوب ہوا جو وہ اس وقت یہان آگئے میری مراد دلی بر آئی ہن ابھی ابھی آپ کے سامنے سب انکا دیوانہ پن نکالے دیتا ہون اور سب بہادری اور جوانمردی دیکھے لیتا ہون یہ فرما کر طرف دریا کے متوجہ ہوے تو کیا دیکھا کہ کنارے دریا کے ایک سپاہ کثیر کھڑی ہی مگر سب کے سب دیوانے ہین تو پیان سروون پر مہار دہین بال بکھرے

بھورے اُڑ رہے ہین گریبان چاک ہین آستینین کہنیون تک کشادہ ہین چہرون پر وحشت برستی ہی سب مسلح اور مکمل ہین اور دریا کو دیکھ رہے ہین اور اُن سب کے آگے دو دیو اسے کھڑے ہوے ہین کہ جنکے چہرے مثل آفتاب کے دمک رہے ہین قوی بازو ہین صف شکن معلوم ہوتے ہین اور اُنکے سرون پر خود آہنی ہین مگر بال جو باہر خود کے رہگئے ہین وہ اُڑ رہے ہین چہرون پر وحشت ہی آنکھون مین لعل لعل ڈورے ہین علامت دیوانہ پنے کی ظاہر ہی گریبان تا بہ دامن چاک چہرون پر راہ کی خاک پڑی ہوئی آستینین اُلٹے ہوے جو بدستی گران سنگ کاندھون پر رکھے ہوے کرگدان مست پر سوار دریا کی سیر کر رہے ہین اور یہ حالت وحشت کی معلوم ہوتی ہی کہ یہ دریا مین بھاند پڑینگے یہ حال دیکھکر صاحبقران نے فرمایا اور دل سے مشورہ کیا کہ اگر یہ زیر ہو جائین اور اطاعت میری قبول کرین تو لایق دربار مین بیٹھنے کے ہین اور قابل سردار بنانے کے ہین صاحبقران ابھی اپنے دل مین یہ خیال کر رہے تھے کہ وہ دونون دیوانے دریا کے تماشے سے فراغت کرکے تلوار مان مارتے ہوے ع کرگدنون کے خیمہ مین در آئے گئے چلے آتے کسی نے اُنکو نہ روکا اور اپنی فوج کو کہ جو قریب اسّی نوّے ہزار کے تھی باہر خیمہ کے کنارے دریا کے ٹھہرائی مگر جب فوج نے اپنے مالکون کو خیمہ مین جاتے دیکھا تو تمام خیمہ کو گھیر لیا اُدھر ان دیوانون نے اپنے تئین آگے قریب صحبت ٹھہرایا اور اپنے کرگدنون پر سے اُترے اور داخل جلسہ ہوے اور دنگلون اور کرسیون کو دیکھنے لگے مگر کوئی کرسی اور دنگل خالی نہ پایا جب یہ رنگ دیکھا تو چاہا کہ بادشاہ سے کچھ کہین مگر کچھ کہنے نہ پائے تھے کہ خادمون نے دو دنگل جواہر نگار لاکر بچھا دیے یہ دونون اِن دنگلون کو بادشاہ کے قریب کھینچکر بیٹھ گئے اور اہل دربار کو دیکھکر یہ شعر جو اُنکے جنون مین پڑھنے لگے شعر جنون پسند ہین بھاؤن ہی ہونون کی ؎ عجب بہار ہی ان نے دو دو بیتون کی ؎ یہ شعر پڑھکر چارون طرف دیکھنے لگے اور پھر مارے وحشت کے صاحبقران کی طرف دیکھکر یہ مصرعہ پڑھا مختصر عمر زندگی بھر ای جنون ہم کو سے جانان مین رہے ؎ پھر یہ شعر پڑھا شعر صدائے آہ جسے تیر دل کے پار ہوتی ہی ؎ کسی بیدرد نے کیجا ہمارے دل سے پیکان کو اور دیگر شعر عاشقانہ جوش وحشت مین پڑھے اب جو صاحبقران نے دیکھا تو دیوانون کو بالکل اپنی طرف مخاطب پایا آپ بھی سنبھل کر بیٹھ گئے ادھر دیوانے بعد پڑھنے ان شعرون کے متوجہ ہوے طرف صنو پر بیٹھنے کے اور نہایت غیظ و غضب مین آکر کہنے لگے کہ ہمنے سنا ہی کہ تمنے صاحبقران کی دعوت کی ہی جو کہ لشکر اسلام کا سردار ہی تمکو خداوند کا بھی خوف نہ آیا اور ایک غیر ملت و مذہب والے سے ملاقات اور دوستی پیدا کی اگر خداوند کو اسکی خبر ہو جائیگی تو تمپر بڑا غضب نازل ہوگا ہمین تو ہمن اتر در گیر نے اس حال سے اطلاع دی جو کہ تمہارا سپہ سالار دست چپ تھا اور اُسنے تمکو بہت سمجھایا اور سوقت خداوند سے ڈرایا مگر تمنے اسکا کہنا نہ سنا اور وزیر کی رائے کو پسند کیا اور اُسکے پابند ہوے یہ تمنے بہت بُرا کیا دیکھو اب بھی ایمین خیر ہی کہ جہان تمنے اسکو ہمارے خوف سے پوشیدہ کیا ہوا بتا دو کہ ہم اسکو سزا سے معقول دین کہ پھر وہ کبھی ایسی حرکت نہ کرے کہ برائی عملداری مین آکر ایسا عمل کرے تمکو تو یہ لازم تھا کہ جس وقت ہرکارون نے آکر خبر دی تھی تم فوراً سپاہ دشت لیکر اُسکے مقابلہ کو گئے ہوتے اور ہمکو بھی اطلاع دی ہوتی کہ تم اور ہم ملکر اُسکو یہانسے نکال دیتے جبکہ سنا تھا کہ وہ دشمن خداوند ہی اور اُسکا ارادہ خداوند سے مقابلہ کرنے کا ہی اور وہ مصداق ان زطاق کا رکھتا ہی تو ایسی حالت مین جبکہ وہ خداوند کا دشمن ہوا اور ہمکو خداوند کی طرف سے اجازت ہی کہ جب کوئی تمہارے شہر کی طرف سے

الوان نہ طاق پر لشکر کشی کرے تو اُسکو نہ آنے دینا اور وہین مقابلہ کرنا تو ہمکو کب زیبا ہی کہ ہم اُسکی دعوت
کرین اور اُس سے دوستی جتائین یہ سنتے ازحد خلاف مرضی خداوند کیا ضرور اُسکی سزا تمکو دینگی اور
اس وزیر کی تو وہ حالت کرینگے کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا اُسکے حال پر رحم کھائینگے مگر تمکو رحم
نہ آئیگا پہلے اِس مفسد کو سزا دے لین تو پھر میرے اور وزیر سے سمجھینگے لے اب جلد بتا کہ وہ کہان
ہی کیا اس پوشیدہ ہوجانے سے اُسکی جان بچ جائیگی اگر وہ زمین کی تہ مین ہوگا تو ہم اُسکو وہان جاکر
قتل کرینگے اگر وہ آسمان پر مقیم ہوجائیگا تو ہم وہان بھی جائینگے اور سزا پہونچائینگے اگر اُسکو تم ہمارے سامنے
رومال سے ہاتھ باندہ کر حاضر کردوگے تو تمھاری بھی خطا معاف کردینگے اور اُسکو بھی قتل نہ کرینگے زندہ
خدمت اکو ان تاجدارین روانہ کردینگے اور وہان جیسا خداوند کو منظور ہوگا ویسا حکم دینگے اُسکے لشکر کو
تو ہم ایک دم مین شکست دیکر بھگا دینگے جب اس طرح کی لاف وگزاف اُن دیوانون نے کی تو حمزہ
صاحبقران کو بھی غصہ آگیا اور بیحد غضب مین چہرہ سرخ ہوگیا فرمایا کہ کیا بیہودہ بکتے ہو وہ عبد ذلیل اُس
رسوا بیل کا ہین ہون کہ جسکی تمکو تلاش ہی میری طرف دیکھو مین ادھر بیٹھا ہون تمھارا مجھکو کیا خوف تھا جو مین
دزدیدہ ہوجاتا مین اپنے تئین یک مربع فلک کی تو کچھ حقیقت نہین جانتا ہون تم کیا مال ہو مین تمکو طفل
مکتب سے بھی کمتر اپنے خیال مین تصور کرتا ہون اور تمھاری یہ بھی حقیقت نہی کہ ہم تمھارے خوف
سے پوشیدہ ہوجاتے تم بھی اپنے تئین بہادرون مین شمار کرتے ہو تم کیا مجھکو سزا دوگے پہلے اپنی تو
خبر منگاؤ تو پھر ان بادشاہ اور وزیر اور مجھکو سزا دینا جب تم میرے ہاتھ سے بچنا تو یہ کلام کرنا اور وہ
تمھارا خداوند کیا چیز ہی اور کیا مال ہی کہ جسکے پاس تم ہمکو گرفتار کرکے بھیجوگے تمین نہین نہ گرفتار
ہوجاؤ اور اپنی اِس تخت زبانی کی سزا پاؤ کیون نمضاد اشکیر ہوئی ہی معلوم ہوا کہ قضا تمھاری تمکو تباہ
کھینچ لائی ہی شہزادون کے سلسلے اس طرح کے کلام بیہودہ اور واہیات کرتے ہو یہ سب دیوانہ پن ابھی
نکلا جاتا ہی اور معلوم ہوا جاتا ہی کہ کون زبردست ہی اور کون زبردست ہی تھوڑی دیر مین تم خود گوشہ
امان تلاش کروگے اور کہین جاے پناہ نہ ملیگی تم مجھکو کیا سمجھے ہو مین نے بڑے بڑے زبردست
دیو انون کو ایک دم مین ہلاک کیا ہی اور خاک مذلت پر گرا دیا ہی تمھاری اصل وحقیقت کیا ہی سن لیا
بس بہت لاف وگزاف ابھی نہین ہی اب اگر کچھ کہا تو گدی سے زبان کھینچ لونگا بس اگر اپنی خیریت
چاہتے ہو تو فوراً ہاتھ رومال سے باندھ کر میرے قدمون پر گرو اور بادشاہ اور وزیر سے بھی اپنی خطا
معاف کراؤ اور اپنے بیشہ کا راستہ لو نہین تو پھر دامن امن وپناہ تمکو نہ ملیگا مین تمپر رحم کھاتا ہون کہ کیا تم
ایسے بزدلون اور بودون پر ہاتھ اٹھاؤن اور مقابلہ کرون مثل تمھارے میرے لشکر مین لاکھون ہین اور
میرا تو خود یہ ارادہ تھا کہ تمھارے پیشہ مین جاکر وہین تمکو سزا دے معقول دون مگر تم خود یہان آئے اور قضا
تمھاری تمکو زیر تیغ جبدر نے لائی کیا تم مجھکو تنہا سمجھ کر ڈراتے ہو اور دھمکاتے ہو اور اپنی سپاہ ولشکر پر
ناز کرتے ہو مین نے اکثر تنہا لاکھون کے لشکر مین شمشیر زنی کی ہی اور اُنکو شکست دی ہی یہ اسی نوے ہزار
کیا ہین دو مین لاکھ تو ہوتے تب میری تیغزنی اور جرأت وبہادری کا حال کھلتا یہ سب ایک حملہ
مین بھاگ جائینگے تاب مقابلہ نہ لاسکینگے ان پر ناز نہ کرو بقول شاعر شعر تو جنگ دلیران کجا دیدۂ
ہی خویشتن را بایستدیدۂ یہ کلام بیخطا اتمام فرمایا کہ وہ صورت دیکھنے لگے اور اہل دربار کو حیرت بالاے
حیرت ہوگئی بادشاہ کی تو یہ حالت ہوگئی تھی کہ شمشیر تصویر خاموش تھا اور چپ بیٹھا ہوا سب تقریر
صاحبقران زبان کی سن رہا تھا باون مین حرکت نہین تھی عقل گم تھی دل مین یہ خیال تھا کہ دیکھے

کیا ہوتا ہی میری بدنامی کی بات ہی لوگ کہین گے کہ بادشاہ نے بڑی دغا کی صاحبقران کو بلاکر دیوانون کے ہاتھ سے قتل کر ڈالا یہ خبر جسوقت لشکر صاحبقرانی مین ہوگی لشکر جرار آئیگا بڑا گشت وخون ہوگا اُس لشکر مین ایک ایک بہادر ہی بڑا منجلا ہی دیکھیے کال کار کیا ہوتا ہی خیر سے ایک ایک کا منھ تکنا ہی وزیر سے یہ اشارہ ہی کہ یہ کیا ہوا کیونکر خبر ہو گئی ہائے سمین اتزدرگیر نے بڑی نمکحرامی کی اب کھلا کہ وہ جاسوس تھا صرف بھاند کیا تھا اور بھاگ کر انکے پاس گیا تھا اور انکو آغوا کرکے یہان بھیجدیا اور آپ جان بچاکر وہان بیٹھ رہا مفت ایک بہادر کی جان گئی وزیر نے اشارے سے کہا کہ سمین آپ کا کیا قصور ہی آپ کو کون بدنام کریگا اور وہ بھی کچھ جلوا نہین ہین آپ دیکھین تو کس دلیری سے اُنکے کلام کا جواب دیا ہی مجھے یقین ہوتا ہی کہ یہ بہادر ان دونون کو زیر کریگا یا قتل کیونکہ تیور کہے دیتے ہین بادشاہ اور وزیر مین تو یہ کنایہ اور اشارے ہو رہے تھے کہ ایک دیوانے نے آکر سمین سے بادشاہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ ہم سمجھتے تھے کہ تو نے اسکو کہین پوشیدہ کر دیا ہی اگر یہ ہم جانتے کہ یہی کوہ کن خورد سال ہی اور صاحبقران اسی کو لوگ کہتے ہین تو ہم کاہے کو اسقدر فوج و لشکر لیکر آتے ہم مین سے ایک چلا آتا اور گرفتار کرکے لیجاتا ہمکو خیال تھا کہ اُسکے ساتھ بڑا لشکر ہوگا ہم یہ نجانتے تھے کہ وہ تنہا تمھارے دربار مین ہوگا بڑی غلطی ہوئی فوج کو بیکار زحمت ہوئی ایک شخص کے لئے سامان کیا کرنا تھا افسوس ہی سمین اتزدرگیر نے ہمسے یہ نہ بیان کیا کہ وہ تنہا بادشاہ کی ملاقات کو آئے گا اے بادشاہ تو ٹھہر جا ہم ابھی اسکو زیر کرکے تیرے حوالے کیے دیتے ہین تو اسکے ہاتھ سے شراب پیا کرنا ہم اسکو کیا خداوند پاس بھیجین گے اگر کوئی قوی شخص ہوتا تو کیا مضائقہ تھا یہ تو لائق ساقی گری کے ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ اگر آپ منظور کرین تو مین کچھ عرض کرون دونون نے کہا کہ کہ بادشاہ نے کہا کہ میرے نزدیک تو یہ بہتر ہی کہ آپ اسقدر تاخیر کرین کہ یہ اپنے لشکر مین یہان سے چلے جائین تب آپ کو اختیار ہی کہ اُسے مقابلہ فرمائیے اسمین میری بدنامی کا باعث ہی لوگ یہ کہین گے کہ صنوبر شاہ خود تو صاحبقران سے مقابلہ کرنہ سکا دغا سے بلاکر دیوانون سے مقابلہ کروادیا وہ تنہا تھے گرفتار ہوگئے اور دوسرے آپ کی بھی بدنامی کا سبب ہی تمام خلقت کہیگی کہ دیوانہ ہوت اور دیوانہ بہوت بڑے بودے اور نامرد تھے کہ تنہا پاکر ہزار دل سے ملکر صاحبقران کو گرفتار کرلیا اگر وہ تنہا ہوتے تو کبھی گرفتار ہوتے بہتر اور مناسب یہ ہی کہ انکو اس وقت جانے دیجیے جب یہ اپنے لشکر مین پہونچ لین تو مین اور آپ ملکر اُنسے جنگ کرین کیونکہ اقلا لشکر بھی وہان موجود ہوگا اور یہ بدنامی بھی آئی اور میری جانی رہیگی اور جب آپ دونون لشکرون کے سامنے اُنکو زیر یا قتل کرینگے تو کسیکو کچھ کہنے کی جگہ نہ رہیگی یہ سُنکر اُن دونون نے جواب دیا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ یہان سے سلامت اپنے لشکر کو جائے ہم تو ضرور اسے قتل کرینگے چاہے یہ مہمان ہون چاہے نہون ہمکو کون بدنام کرسکتا ہی ہم کس طرح دشمن خداوند کو زندہ چھوڑدین اور وہ یہان سے صحیح وسلامت چلا جاے بادشاہ نے کہا کہ آپ ہمپر رحم کرین اور جان بچائین اس وقت تامل فرمائین یہ تو اسنے لشکر مین جاکر بھاگ نہ جائینگے انھون نے جواب دیا کہ ضرور بھاگ جائیگا کبھی اپنے لشکر مین نہ جائیگا مفت کی سوختی ہوگی اور کف افسوس ملنا ہوگا کیونکہ ہمارا خوف اسپر سب طاری ہی بیکار کی تکرار کرتے ہو جب لفظ بھاگ جانے کی صاحبقران نے سنی رگ ہاشمی نے جوش کھایا اور بتیغ وغضب فرمایا کہ او نامعقولون کیا بکتے ہو اگر کچھ دعوی جرأت ہی تو آؤ مین یہین موجود ہون اور یہ کہکر اپنے دنگل سے تلوار ٹیک کر اٹھ کھڑے ہوئے اور طرف صحن بارگاہ کے چلے اور کہا کہ آؤ

جسکو دعوے مردی ہو جانتک ہم ٹالتے ہین تم سمجھ پر چڑھے آتے ہو اور کلام بیہودہ زبان پر لاتے ہو ہمین صنوبر
شاہ کا خیال تھا کہ یہ کہینگے کہ صاحبقران نے بھی تامل نہ کیا اور فساد کیا نہین تو مین پہلے ہی تجکو اس سخت
کلامی کی سزا دیتا اور اب میرے ہاتھ سے کہان جاتے ہو دیکھون کہ تجھسے بہادر ہو تم دونون میرے اوپر
حملہ کرو اور میری بہادری دیکھو کہ مین تمھاری ضرب کیونکر رد کرتا ہون اور ابھی تجکو قتل کرتا ہون اور بدزبانی
کی سزا دیتا ہون دیکھون تو کیونکر بھاگتا ہی اور کسیر خوف طاری ہوتا ہی یہ فرماتے ہوئے صحن مین آئے
اور آمادہ پیکار ہوے یہ رنگ دیکھکر مہبوت ڈیوانہ اپنے دنگل پر سے اٹھنے لگا مہوت اسکے بھائی
نے اسکا ہاتھ پکڑلیا اور کہا کہ اب بیٹھ جایے مین اسکو گرفتار یا قتل کیے لیتا ہون آپ کی کچھ ضرورت نہین
مین کافی ہون اسنے کہا نہین بھائی مین اٹھ چکا ہون اگر نہ جاؤنگا تو وہ کہیگا کہ مہبوت ڈر گیا اور اپنے
بھائی کو بھیجا وہ کہتا تھا کہ نہین مین جاؤنگا آپ تکلیف نکرین یہان یہ بحث ہو رہی ہی اور وہان صاحبقران
انتظار مین کھڑے ہین جب صاحبقران نے دیکھا کہ کوئی نہین آتا اور ایک دوسرے کو رد کرتا ہی
تو ڈانٹ کر آواز دی کہ یہ کیا تکرار ہی اگر ایک ایک کو آنے مین انکار ہی تو تم دونون مکر آؤ مین تم دونون
سے ایک ہی مرتبہ مقابلہ کرونگا یہ سنکر دونون اپنے دنگلون پر سے اٹھ کھڑے ہوے اور چلنے کا
ارادہ کیا صنوبر شاہ نے خیال کیا کہ وہ ایک اور یہ دو فیل ہیئت اور دیو صورت ہین ایک سے تو کوئی
شخص مقابلہ کرنہین سکتا ہی نہ یہ کہ دو سے بڑا غضب ہوا خدا وند بجا ہین خیال کرکے اسنے کہا کہ آپ کی
خیر وعافیت کیا ہوگی کہ آپ ایک شخص پر دو شخص ملکر جاتے ہین یہ تو جوہر مردی اور مردانگی کے بالکل خلاف
ہی ارے صاحبون ایک ایک جانے اور مقابلہ کرے یہ سنکر انھون نے جواب دیا کہ وہ خود بلاتا ہی
اسکی قضا ہی آگئی ہی بادشاہ نے کہا کہ دو سب کچھ کہتے ہین آپ تو خیال کرین کہ یہ کب روا ہی بالکل نازیبا
ہی بادشاہ سے یہ بات سنکر مہوت نے چاہا کہ مین جاؤن کہ مہبوت آگے بڑھ گیا یہ دیکھکر صاحبقران
نے جو ایک کو آتے ہوے دیکھا تو فرمایا ارے یہ کیا ہی کہ ایک آتا ہی تمکو قسم ہی اپنے دین و مذہب کی
کہ تم دونون ملکر آؤ ورنہ مین خیال کرونگا کہ تم ڈرتے ہو اور اپنی جان بچاتے ہو اگر تم دونون نہ آؤگے تو مین
ایکسے مقابلہ نہ کرونگا اور تمکو نامرد تصور کرونگا یہ سنکر ان دونون نے بادشاہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم ہمکو
شیخ کہتے ہو اور اسکی نہین سنتے ہو کہ وہ کیا کہتا ہی ہمکو قسم ہی اپنے خداوند کی کہ ہم اب نہ مانینگے ضرور دونون
ملکر مقابلہ کرینگے یہ کہکر ایکبار دونون چلے ادھر بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ مفت مین اس
جوان کی جان گئی اور بدنامی بھی مفت مین ہوئی ارے کوئی جاکر اسکے لشکر مین بادشاہ کو خبر کردے تاکہ وہ
آکر انکو پھیر لیجائین وزیر نے عرض کیا کہ جبتک وہان خبر ہوگی یہان خاتمہ ہو جائیگا پھر لشکر آکے کیا
کریگا میرے نزدیک تو اس وقت یہ مفت کا فساد ہوا اور صاحبقران نے بھی اس وقت جہالت
فرمائی بھلا یہ کہین عقل مین آتا ہی کہ دو سے ایک مقابلہ کیا ہو ہمنے مانا کہ وہ بڑے بہادر اور جری ہین مگر یہ
عقل گوارا نہین کرتی کہ دونون سے مقابلہ کرکے دونون کو قتل یا زیر کر ڈالین ہان اگر ایک ایک
ہوتا تو کیا مضائقہ تھا جسکی پہلے چل جاتی وہی زبردست تھا اور اب میرے نزدیک صاحبقران کا
بچنا انکے مقابلہ مین ایسی صورت سے مشکل معلوم ہوتا ہی ضرور یہ قتل ہونگے اور نہ آخیتک سنا ہی کہ ایک
نے دو سے مقابلہ کیا ہو یہ تقریر وزیر کی سنکر خواجہ کوتاب نہ آئی بادشاہ سے عرض کیا کہ آپ کیون تردد
نہ فرمائین وہ بہادر ایک دم مین ان دونون کو مثل مگس پنج سالہ کے اٹھا لینگے اور انکا یہ ایک بانی بھی
بچا نہ سکینگے انکی کیا ہستی انکے سامنے ہی اور کیا حقیقت انکی ہی یہ وہ ہین کہ جنکے بزرگون نے

اکثر فوجون کو تہس نہس کر دیا ہی اور ایک ایک حملہ مین ہزارون کو تہ تیغ کیا ہی تمنے سنا ہوگا کہ امیر اول نے اٹھارہ
برس کے سن مین لندھور ایسے پہلوان زبردست کو اٹھا لیا اور بردۂ قاف مین جاکر عفریت ایسے
دیو کو قتل کیا اور اپنے دادا یعنے شاہزادہ خلد شاہ نے پانچ آدمیون سے جاکر فرنگستان کو فتح کیا اور
کپتان ایسے پہلوان کو قتل کیا اور قوی ہندی اور دو پیل ہندی کو مع فیل کے اٹھاکر خندق خضاد
قدرمین چینک دیا کہ جنکا مثل و نظیر ہندوستان مین نہ تھا اور لندھور سے بھی زیادہ کچھ تن و توش
تھا اور اپنے دادا شاہزادہ بدیع الزمان نے تنہا جاکر لشکر کنجاب بن کنجور بن ہرمان دلوکش
برابر سنجون مارے کہ اسکو جان بچانا دشوار ہوگیا اور آخر کو بھاگتے ہی بن پڑا انکے عم نامدار قاسم لیوتا
نے اٹھارہ روز تعاقب کر کے ترک نوشین یلتاق کو بارگاہ سرور تاجدار اور فرامرز بالکارمن جہان کو ایک
کرور سوار کا لشکر تھا ایک کا تو ہوا نہ پڑا کہ روکتا صاف قتل کر کے نکلے ہوے چلے گئے اپنے پدر بزرگوار
شاہزادہ نور الدہر نے پندرہ برس کے سن مین طہماس ایسے پہلوان زبردست کو کہ شون بارگاہ قدرت
تھا سے بے بقا کہلاتا تھا اٹھا کر کوہ پر شل پھول کے اٹھایا اور اپنے لشکر مین لوہن اٹھا لے چلے آئے
یہ بھی تو اسی خاندان سے ہین ان لوگون پر خدا کا ہمیشہ تفضل رہتا ہی یہ جو تمنے بیان کیا قصہ انکے
بزرگون کا تھا اب انکا قصہ سنو تو اور حیرت ہو یہ وہ شخص ہی کہ جسنے ہزارہا ملک فتح کیے اور اسی
شاہزادے نے بھی وہ کام کیے ہین کہ جسکے عوض مین مرتبہ صاحبقرانی پاتا اور پہلوانان گردستان
کو مثل گرگین در شست چنگال و محراب گردستانی کے ایک دم مین زیر کیا جو کہ مثل انکے نہ تھے جنکا
آجتک مثل و نظیر اس پردہ دنیا پر نہین ہی تو انکی کیا ہستی ہی آپ دیکھین تو کیا ہوتا ہی یہ موید من اللہ تائید
یافتہ ربانی اور مستند آرائے صاحبقرانی ہین انکا کوئی کیا کر سکیگا وزیر اور بادشاہ خواجہ کی یہ تقریر
سنکر خاموش ہو رہے ادھر وہ دونون دیو اتنے جب قریب صاحبقران کے پہونچے تو لڑنے ہو کر
گویا ہوے کہ لاؤ کچھ کہ حربہ رکھنا ہوتا کہ تیری حسرت دل مین نہ رہجاے کہ اگر مین پہلے اپنا وار کرتا تو قتل
کرتا اور یہ خلق نہ کہے کہ ایک کو دو نے ملکر قتل کیا اور پہلے وار بھی نہ کرنے دیا بعد تیرا حربہ رد کر کے ہم
اپنا حربہ کرینگے جو کہ غضب خداوندی ہی اور اس سے ہمنے بڑے بڑے پہاڑ ریزہ ریزہ کیے ہین انسان
کی کیا اصل و حقیقت ہی نیل مست بھی اسکی تاب نہین لا سکتا ایک ہی وار مین کام تیرا تمام ہوجائے گا
دوسرے وار کی نوبت بھی نہ آئیگی اگر تمام عمر خاک بھی چھانی جائیگی تو اس وقت بھی تیرے استخوان کا
پتا نہ ملیگا گوشت و پوست کا تو کیا ذکر ہی حیف ہی کہ ہمارا کہنا نہ سنا اور ہم ایسے شیرون سے مقابلہ کیا
ہمکو تیری جوانی اور صورت پر رحم آتا ہی کہ مفت مین بیچارا خوبصورت جوان ہمارے ہاتھ سے قتل
ہوگا یہ فقط تیری جہالت سے ہوا اگر رومال سے ہاتھ باندھ کر ہمارے سامنے آجاتا تو ہم کبھی نہ قتل کرتے
فقط گرفتار کر کے بادشاہ کے حوالے کر دیتے اور اپنے بیشہ کو چلے جاتے اور اب بھی کچھ نہین گیا ہی
آ ہمارے قدمون پر گر پڑ ہمنے تیری خطا معاف کی اور جدھر سے آیا ہی ادھر کو چلا جا ورنہ بیشک پچھتائیگا
صاحبقران نے ہنس کر جواب دیا کہ آپ مجھپر رحم نہ کھایئے اور نہ میری خطا معاف فرمایئے آپ کو
جو حربہ کرنا ہو وہ جیسے مین پہلے اپنا حربہ نہ کرونگا کہ میرے مذہب مین دشمن پر سبقت حرام ہی اور مین
صاحبقران بھی ہون مین یہ ننگ کبھی نہ گوارہ کرونگا جب تمہارے حربہ سے میرا خدا مجھکو بچائے گا
تو پھر مین بھی اپنا حربہ کرونگا آپ اپنے حربہ کا وار فرمایئن کہ جسکو آپ غضب خداوندی کہتے ہین یہ سنکر
مہوت نے چاہا کہ مین پہلے وار کرون ہوت نے اسے روکا اور کہا کہ پہلے مجھ حربہ کرنے دیجیے

جب میرے حربے سے یہ بھگا تو پھر آپ اپنا حربہ بھیجیے گا ایک شخص کے لیے آپ کیون اتنی زحمت کرین اسنے
کہا نہین پہلے مین حربہ کرونگا آپس مین تکرار ہونے لگی اس وقت صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کیسی تکرار ہے
تم دونون ملکر اپنے اپنے وار کرو میرا خدا تم دونون کے وار سے مجکو بچائے گا اور یہ معرکہ بھی یادگار
رہیگا اور لوگ یہ ذکر کرینگے کہ صاحبقران نے ایک دم مین دو پہلوانون نامی اور گرامی کو زیر کیا
تاقیام قیامت یہ امر ہر ایک کی زبان پر جاری رہیگا یہ سنکر ان دونون نے کہا کہ ہمتو چاہتے تھے
کہ تو کسی طرح راہ پر آجاے مگر تو نہین مانتا ہی یہ کہکر دونون نے چوبدستین اٹھائین جو کہ وہ باندھتے تھے
اور وزن مین نکاستر ہ ستر ہ سو من کا تھا ایک دہنی طرف آیا اور دوسرا بائین طرف اور ایکبار دونون
چلے ادھر یہ رنگ دیکھکر بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ تو اور غضب ہوا کہ حربہ بھی پہلے نہ کرنے دیا
یہ بھی ایک حماقت کی ارے ایسے وقت مین جبکا وار پہلے ہوجاتا وہی اچھا رہتا مگر اس وقت کو بھی ہاتھ
سے کھو دیا اور بجد ہوکر دونون کو حربہ کرنے پر آمادہ کیا دیکھیے اب کیا ہوتا ہی خدا خیر کرے یہ سنکر خواجہ
نے عرض کیا کہ آپ تھوڑی دیر مین ملاحظہ فرمائیے گا کہ اس شیر بیشہ صاحبقرانی نے کیونکر ان دونون
گبرون کو اٹھالیا اور وہ حربے انکے کیا ہوے اور وہ انکا زور و شور کیا ہوا اور وہ توت و طاقت کیا
ہوگی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ادھر انھون نے راست و چپ سے صاحبقران پر وار کیے
صاحبقران نے انکے حربون کو خیال مین رکھا جب قریب سر آئے تو خم بیلی دراکر کے ان دونون
کے بند دست دونون ہاتھون سے پکڑ لیے ایک کا دست چپ سے اور ایک کا دست راست
سے اور وہ دونون جو بین جہانتک آئی تھین وہین تک آکر خاتم ہوگئین اور اس زور سے پکڑا
کہ دونونکے ہاتھ کانپ کر کسقدر بلند ہوگئے اور جو بین بھی تھرا کر اونچی ہوگئین اور دونون کے کڑے
آپس مین مل گئے گویا کہ اس شہر یار پر سایہ فگن ہوے کہ اسکو آسیب سماوی سے بچاوین اور جو بلا
آوے وہ ہمپر آوے یہ شہر یار بچ جاوے ادھر صاحبقران نے گرفت مین لاکر اور جو بون کو مضبوط
تھام کر جھکا دیا کہ دونون واسطے سلامی کے زمین کی طرف آئین یہ ثابت ہوتا تھا کہ ہم سب انکے نافرمان
ہین جب جو بین زمین کی طرف جھک آئین تو صاحبقران نے اسقدر انکے بند دست کو فشردہ کیا کہ اگر وہ
چھوڑ نہ دین تو بند دست جوڑ سے اکھڑ جائے فوراً دونون نے چھوڑ دیا صاحبقران نے وہ دونون
جو بین ایک ہاتھ مین لیکر خواجہ کی طرف پھینک دین اور کہا کہ اے خواجہ انکو اٹھاؤ احتیاط سے رکھنا
کبھی یہ کام آئین گی ادھر خواجہ نے کرسی پر سے اٹھ کر اور جال الیاسی مار کر انکو تذنبہ قبل کیا
ادھر صاحبقران نے ان دونون کے کمر بند مین دونون ہاتھ ڈالکر اور جگر سے للکارا نعرہ اللہ
اکبر کھینچکر زور کیا اور پہلے ہی زور مین سر سے بلند کر لیا ادھر نعرہ صاحبقرانی سے یہ حال ہوا کہ تمام بارگاہ
اور صحرا گونج گیا بہادرون کے جگر ہیبت سے شق ہوگئے اور تھرا گئے شعر کیے نعرہ زد بر منزل
مصاف ملا کہ سیمرغ لرزید در کوہ قاف ملا اور سر سے بلند کر کے گرد سر دونون کو چرخ دیا کہ ہاتھون کے
دستانے کہین اور پاؤن کے موزے کہین اور خود سر کہین سپر و شمشیر کہین خواجہ نے یہ سب دوڑ دوڑ کے
اٹھانا شروع کیا اور یہ کہتے جاتے تھے کہ لشکر مین جاکر کسی کے ہاتھ نہ دکھا لین گے کوئی بہادر
ضرور مول لے لیگا بہت دنون سے کچھ ملا بھی نہ تھا خیر کچھ تو بوہنی ہوئی آج صبح کو کسی اچھے کا منہ دیکھا تھا
یہ کہتے جاتے تھے اور نذر قبول کرتے جاتے تھے یہانتک کہ سب اٹھا چکے تو پھر آکر کرسی پر بیٹھ گئے اور
تماشا دیکھنے لگے کہ ادھر صاحبقران نے چرخ دیکر فرمایا کہ ہر شرط تم دونون کو آپس مین ٹھہرا کر بتاؤ

پاش کر ڈالون اور زمین پر اس زور سے ماردن کہ نقش ہو جاؤ پھر کہین پتا نہ لگے کیون اسی زور اور طاقت پر
وہ کلام تھے بہادرون مین تمہارے بڑے نام تھے اب وہ زور و طاقت کہان گیا اور اب وہ سب لاف و
گذاف کیا ہوا تمنے مجھکو نقش زمین بنایا یا مین نے تمکو نقش زمین کیا ہی شہر کہ اس تقریر بیہودہ کی سزا
دون بلاؤ اپنے خداوند کو کہ جسکے پاس تم مجھکو گرفتار کر کے بھیجنے تھے وہ آئے اور تمہاری مدد کرے
ہم بھی تو دیکھین کہ وہ خداوند کیسا ہی اور کیا قدرت و طاقت رکھتا ہی اور اپنے لشکر کے سردارون کو آواز
دو کہ وہ آکر تمہاری مدد کرین جہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اور ادھر بادشاہ نخت پر مارے خوشی کے
اچھل پڑا اور اہل دربار مین ایک صدائے تحسین و آفرین ایسی بلند ہوئی کہ گوش گردون کر ہو گئے
اندر سے باہر تک بھال تھا کہ ہر ایک زبان پر سوائے تعریف کے اور کچھ کلام نہ تھا جو تھا وہ یہی کہتا تھا
کہ ہمنے آجتک ایسی قوت و طاقت بشر مین نہین دیکھی یہ کام احاطۂ بشری سے بالکل خارج ہی یہ سوائے
اسکے اور کسی مین قوت و طاقت نہین ہی کہ ایسے انسانون دیو پیکرون کو ایک آن مین اٹھا لے طاقت
خداداد ہی یہ سب خداوند ایلیان نہ طاق کی عنایت ہی کہ اس خستگی پر ایسے فیل پیکرون کو ایک
آن مین اٹھا لے ہم تو یقین کرتے تھے کہ یہ انکے ہاتھ سے ضرور قتل ہو جائینگے مگر کیا عنایت خداوندی
کہ وہی غالب آیا اگر ایسا نہ ہوتا تو کیون یہان اکیلا آتا اور اسنے بڑے لشکر کا صاحبقران ہوتا کہ جس
لشکر مین مثل ان دونون کے صدہا پہلوان ہین اور سب زیر کردہ اسی شخص کے ہین انمین یہ جسر
انکے لشکر مین ہو نہ سکی کہ تمہارے سردارون کو صاحبقران نے کس آسانی سے زیر کیا اور
انکے ہاتھون سر اٹھا سکے ہین یہ سنتے ہی جو افسر تھے وہ سب ایکبار طرف بارگاہ کے چلے اور دولہ
اندر کمس آکے آکر یہ رنگ دیکھا کہ ہمارے دونون سردار صاحبقران کے دونون ہاتھون پر
بلند ہین اور صاحبقران انکو چرخ دے رہے ہین یہ دیکھکر جا ہا تھا کہ تلوارین کھینچکر صاحبقران پر
جا پڑین مگر بادشاہ نے منع کیا کہ کیا غضب کرتے ہو ابھی تو یہ تمہارے سردارون کو مار ڈالینگے
اور تمکو بھی ایک دم مین ہلاک و قتل کرینگے کیون اپنی قضا مین بلاتے ہو کیا دیکھتے نہین ہو کہ جس
شخص نے ایسے پہلوانون کو یون اٹھا لیا تو تمہاری کیا حقیقت ہی ایسے تیر قہر ان اور اژدہا سے
دہان کے منہ پر بخاؤ تمہارے سردارون نے تو غوطہ کھا کے اپنا یہ حال کیا اور یہ روز بد دیکھا کوئی دم مین
تمہاری بھی یہی حالت ہوگی اور یہ بارگاہ خون سے رنگین ہو جائیگی اور تمام بارگاہ مین سر ٹوٹتے دکھلائی
ہونگے ایسا غضب نکرنا اس شہر یار پر ہاتھ نہ اٹھانا وہ سب یہ سنکر رک گئے اور تلوارین نیام مین
کر لین ادھر ان دونون نے عرض کیا کہ امان یا صاحبقران صاحبقران نے فرمایا کہ بشرط ایمان ان
دونون نے عرض کیا کہ آپ ہمکو جو چاہین صاحبقران نے آہستہ سے انکو زمین پر رکھ دیا اور وہ
دونون دوڑ کر قدمون پر گر پڑے صاحبقران نے انکے سر اٹھا کر سینے سے لگائے اور فرمایا کہ اب بیٹھو تو تمین تو اعد
مذہب تعلیم کرین یہ سنکر وہ دونون صاحبقران کے ہمراہ طرف دریا کے چلے اور اپنے سردارون سے
ان دونون نے کہا کہ تمکو کسنے دربار مین بلایا تھا جو تم چلے آئے جاؤ اپنے لشکر مین انھون نے عرض کیا کہ
ہمنے جب خبر گرفتار ہونے کی آپکے سنی تو ہمارے دل بیتاب ہو گئے ہمکو قرار نہ آیا ہم فوراً دربار مین چلے
آئے کہ دیکھین یہ خبر صحیح ہی یا غلط یہان آکر جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا ہمنے تو چاہا تھا کہ آپ کی مدد کرین
مگر بادشاہ مانع ہوئے ہم رک گئے ان دونون نے کہا کہ تمنے اچھا کیا کہ بادشاہ کا کہنا مان لیا اچھا اب
تم اپنے لشکر مین جاؤ یہ کہکر اپ عقب صاحبقران مین چلے صاحبقران کو جو بادشاہ نے آتے ہوئے

دیکھا تو دوڑکر صاحبقران کا ہاتھ پکڑلیا اور قریب تخت آکر عرض کیا کہ آپ تخت پر تشریف رکھین تخت و تاج آپ کو زیبا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ مین پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ مین تاج بخش ہون تاج گیر نہین ہون تاج و تخت تمھارا تمکو مبارک رہے یہ کہکر اس دنگل پر بیٹھ گئے جسپر کہ پہلے تشریف رکھتے تھے اور وہ دونون سامنے صاحبقران کے آکر دست ادب جوڑکر کھڑے ہوے صاحبقران نے جو دیکھا تو فرمایا کہ جاکر اپنے دنگلون پر بیٹھو ادھر بادشاہ بھی اپنے تخت پر بیٹھے جب سب بیٹھ چکے تو بادشاہ نے عرض کیا کہ خداوند نے اپنا بڑا فضل کیا کہ آپ دونون دیوانون پر فتحیاب ہوے اور جیسا کہ ہم آپ لوگون کی تعریف سنتے تھے اُس سے بڑھکر پایا جائے شجاعت خداوند نے آپ ایسے لوگون کے واسطے قطع کیا ہی تاج جرات و دلیری آپ ہی کے سر مبارک کے واسطے زیبا ہی اگر شجاعت اور بہادری کا دعوی کرے تو پہلے آپکا نام لے بعد اسکے میدان شجاعت مین قدم رکھے اور جو لوگ کہ دعوی بہادری کا کرتے ہین وہ صرف منھ چڑھاتے ہین اگر رستم و اسفندیار زندہ ہوتے تو وہ آپکی اطاعت کا حلقہ اپنے کان مین ڈالتے اور مثل ادنی ملازمون کے آپ کی خدمت مین حاضر رہتے مجکو تو حضور کی زندگی سے یاس ہو گئی تھی کہ جب ایسے بڑے پہلوانان نامی سے مقابلہ ہو کہ جنھون نے اکثر خداوند کو شکست دی ہو اور تمام جہان کے بہادر اُنکی نیچہ شمشیر سے ڈرتے ہون اور اُنکے خوف سے ادھر کا رخ نکرتے ہون اُنکو یون بہ آسانی آپ زیر کرین اور اُنکی جبین پر شکن تک نہ آئی پسینہ تو شے دیگر ہی بہ آنچنین خداوند دیوان نہ طاق کی قدرت ہی کہ آپ ایسا شخص اور یہ طاقت کہ ایسے انسان دیو پیکرون کو زیر کرے اور پھر آپ اُن خداوند کو برا کہتے ہین صاحبقران نے متبسم فرمایا کہ آپ کو بار بار خداوند کہنا ایک بندۂ خدا کو کہ جو کافر ہو نہین زیبا ہی کیونکہ آپنے ملاحظہ فرمایا کہ اس بندۂ ذلیل کو خداوند جلیل نے کسقدر زور و طاقت عنایت فرمایا ہی کہ باین تنگی اور تنگ نامی ان پہلوان مست کو کہ جنکو مین نے اٹھا لیا یہ سب اُسکی قدرت و جلالت تھی اور اُسکی عطا کی ہوئی طاقت تھی خداوند دیوان نہ طاق کیا قدرت رکھتا ہی وہ بھی ایک بندہ ہی مگر معلوم یہ ہوتا ہی کہ ساحر زبردست ہی جس طرح کہ آئینہ اندام جادو طلسم آئینہ مین خدائی کرتا تھا اور اشراق بادشاہت کرتا تھا جبکہ بادشاہ طلسم فیروزیہ شکست کھاکر بھاگا اور آئینہ اندام نے اُسکو پناہ دی اور گذر اُسکے عقب مین ہمارا ہوا اور وہ ایک مرحلہ ہمنے فتح کیے تو وہ عاجز ہو کر امر خدائی کو وہین چھوڑکر اور اپنے بندون کو بھی وہین چھوڑکر ایوان نہ طاق مین آکر پوشیدہ ہوا ہی ویسا ہی کچھ یہ بھی خدا ہوگا بندگی اُس خدا ے یکتا کو زیبا ہی جو کہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ پاک رہیگا جیسا کہ مین نے پہلے بیان کیا ہی مگر اب پھر مین آپ کو اور اُن دیوانون کو سمجھاتا ہون اور چند کلمہ وحدانیت باری تعالی مین بیان کرتا ہون ذرا بگوش ہوش سماعت فرمایئے اور بسری طرف متوجہ ہوجیے یہ وہ خدا ے یکتا ہی کہ جسنے ایک لفظ کن سے زمین و آسمان شجر و حجر جن و انس ملک و بشر کوہ و صحرا آب و ہوا خاک و دریا بہشت و دوزخ پیدا کیے آسمان کو ستارون سے مزین کیا رات آرام کے لیے بنائی اور روشنی کے واسطے مہتاب کو پیدا کیا اور دن واسطے کاروبار کے بنایا کہ بشر اپنے اپنے حوائج ضروری اور دنیوی سے فراغت حاصل کرین اور دن کے لیے آفتاب بنایا کہ اُسکی روشنی مین یہ سب کام اپنے درست کرین حیوانات خوش رنگ و خوش الحان پیدا کیے بعض انمین سے حلال کیے مثل گوسفندون وغیرہ کے اور بعض حرام کیے مثل سور وغیرہ کے اور اسی طرح پرندون مین بھی بعد اسکے تمھاری ہدایت کے

واسطے نبی اور پیغمبر بھیجے تاکہ وہ ہمکو راہ نیک بتادین اور ہم اُسپر عمل کرین تاکہ تمکو کوئی حجت دیکر باقی نرہے اور کوئی یہ نہ کہے کہ ہمکو معلوم کیا تھا کہ یہ راہ نیک ہی اور یہ راہ بد ہی اُنھون نے آکر ہم کو سب سے آگاہ کیا جو لوگ اُسکے کہنے پر چلے وہ اُسکے بندے کہلائے اور جو نہ چلے وہ گمراہ مشہور ہوے یہان دنیا مین تو وہ کچھ نہ کرسکے جب روز قیامت قائم ہوگا اور ہر ایک کا نامۂ اعمال دیکھا جائے گا جسکے نامۂ اعمال نیک ہونگے اور وہی ہاتھ مین نامۂ اعمال دیا جائیگا اور وہ داخل بہشت کیا جائیگا اور جسکے کہ اعمال نیک نہونگے اُس سے دریافت کیا جائیگا کہ تو نے دنیا مین جاکر کیا کیا باوجودیکہ ہمنے تمھاری ہدایت کی تھی اور نبی بھیجے تھے تمنے اُنکے کہنے پر عمل نہ کیا اور اُلٹا ظلم و ستم کیا کہ وہ عاجز ہوے اور تمھارے لیے دعاے بد کی باوصف کہ تم جانتے تھے کہ یہ جو کچھ ہدایت کرتے ہین سب صحیح اور درست ہی مگر اُسپر بھی تمنے ہماری پرستش اور بندگی ترک کی اور ہمارا بندہ جو کہ مثل تمھارے تھا اُسکو خدا مانا اور اُسی کو سجدہ کیا باوجودیکہ تم جانتے تھے کہ یہ بھی مثل ہمارے ناک کان ہاتھ پاؤن رکھتا ہی کھاتا ہی پیتا ہی سوتا ہی اور کل حوایج ضروری و غیری سے سروکار رکھتا ہی اُسپر تمنے اُسکو سجدہ کیا اور اُسکو خدا جانا کہ تم مین سے کوئی زر مرد پرست ہی جو کہ ہمارا ایک بندہ تھا اور کوئی تم مین سے تصویر پرست ہی جسکو تم اپنے ہاتھ سے بناتے تھے اور کوئی شجر پرست ہی جو کہ ہمارا خلق کیا ہوا تھا ہمارے مخلوق کو تمنے خدا جانا اور ہمکو بھول گئے اب کوئی خدا تمھارا تمھاری اس وقت مدد نہین کرتا ہی جس وقت آپ سے سوال ہونگے تبین معلوم آپ کیا جواب اُس وقت دینگے سنا تو یہ ہی کہ کچھ بھی جواب نہ دینگے خاموش کھڑے رہین گے اور اپنے دلون مین نادم ہونگے اُس وقت حکم ہوگا کہ اُنکے نامۂ اعمال اُنکے بائین ہاتھون مین دو اور اُنکو داخل دوزخ کرو جس وقت یہ حکم ہوگا فوراً فرشتگان عذاب آئینگے اور اُنکی شکلین ایسی مہیب ہونگی کہ اہل محشر کے کلیجے ہل جائینگے اور اُنکے ہاتھون مین گرز آتشین ہونگے وہ اُن گرزون سے اُنکو تکلیف پہونچائینگے اہل محشر مین خوف چھا جائیگا اور ہر ایک یہ کہیگا کہ دنیا مین خدا کو نہین مانتے تھے اور بندون اور بتون کی پرستش کرتے تھے اور اُنکو خدا مانتے تھے اور سجدہ کرتے تھے یہ وہ لوگ ہین کہ جنکو فرشتگان عذاب طرف دوزخ کے لیے جاتے ہین یہانتک کہ وہ داخل دوزخ کیے جائینگے اور اس طرح بھی پوچھا جائیگا اچھا بیان کرو تو کیا بیان کروگے اور کیا جواب دوگے یہ سنکر سب نے مع بادشاہ اور وزیر کے سر جھکا لیا خاموش بیٹھے رہے صاحبقران نے فرمایا کہ تمنے مجھکو کچھ جواب نہ دیا جس وقت قہار و جبار سوال کریگا تو کیا جواب دوگے غل اُنکے دوزخ مین تم بھی داخل کیے جاؤگے افسوس کا مقام ہی کہ عقل و شعور رکھتے ہو اور پھر اُسکے بندے کو خدا جانتے ہو ہوش مین آؤ اور اُسکو بخدائی مانو راہ ضلالت چھوڑو اور راہ نیک اختیار کرو کیون اپنے ہاتھون اپنے تئین دوزخ مین ڈالتے ہو میرے کہنے پر عمل کرو اور اس گمراہ پرستی سے باز آؤ کہ وہ کوئی ساحر ہی جسنے تمکو گمراہ کیا ہی دیکھ لینا وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا اور میرا کچھ نہ کرسکیگا اور یہ سب کارخانہ مٹ جائیگا وہ ایسا خدا نکلا کہ اُن دونون کو میرے ہاتھ سے زیر کرادیا اور مدد نہ کی ارے ابھی توبہ کرو کہ تمھاری توبہ قبول ہوگی وہ بڑا رحیم ہی اور اپنے بندون پر بڑا مہربان ہی دیکھو وہ پتھر کے کیڑے کو بھی رزق دیتا ہی پھر تم اپنے خداوند سے کہو کہ تمام مخلوق کو رزق کی رسد پہونچائے اور کوئی چیز تو اُس سے طلب کرو دیکھین کیونکر وہ دیتا ہی تمھارے پاس تمھارے خدا موجود تو ہین وہ ایسا

خدا ہی کہ قبل ولادت طفل پستان مادر مین تین دن قبل دودھ پہونچا دیتا ہی تم اپنے خدا سے کہو کسی مردے کو زندہ کردے یا کسی مرض کو دفع کردے یہ ہمارے بس خطا مین قدرت ہی اگر وہ چاہے تو مردہ صد سالہ بھی اٹھے اور ابھی زندہ ہوجاے اگر وہ چاہے فورا ہی مرض دفع ہوجاے جیف کی بات ہی کہ جانور بھی جو کہ زبان اور عقل مثل ہمارے اور تمہارے نہین رکھتے ہین وہ تو اسکی وحدانیت کے قائل ہون اور اپنی زبان مین اسکی حمد وثنا کرین اور یون نہین کہ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار + اور گھاس جو زمین سے اگے اور بزبان بے زبانی اسکی وحدانیت کی یون گواہی دے اور یکسو ہوگیا ہے کہ از زمین روید + وحدہ لاشریک لہ گوید + اور تم لوگ اشرف مخلوقات ہوکر اسکے بندون کی پرستش کرو اور انکو خدا خیال کرو اور انکو سجدہ کرو اور اپنے اپنی مطلب روائی کی امید رکھو جو کہ خود محتاج ہی اور اس سے اپنی حاجت روا ہو نہین سکتی دوسرون کی کیا حاجت روائی کریگا یہ قدرت اسی خالق برحق اور مطلق مین ہی کہ دوست اور دشمن کو برابر جانتا ہی اور سبکو رزق دیتا ہی گدا اور شاہ اسکے سامنے برابر ہین وہ ایسا فیاض بیمثل ہی کہ آپ کو اپنی قدرت کاملہ سے رزق پہونچاتا ہی بقول شاعر شعر اے کریمے کہ از خزانہ غیب + گبر و ترسا وظیفہ خور داری + دوستان را کجا کنی محروم + تو کہ با دشمنان نظر داری + اسکی درگاہ مین دوست اور دشمن کا ایک رتبہ ہی بخلاف تمہارے خداؤن کے کہ جو دوست ہین وہ مقرب بارگاہ ہین اور جو دشمن ہین وہ مغضوب بارگاہ ہین یہ کہین خدا کا طریقہ ہی تمہین اپنے دل مین خیال کرنا کہ وہ اپنے بندون سے عاجز ہوکر صلح کرے اور انکا کچھ نہ کرسکے یہ بالکل خلاف خدائی کے ہی اور اسی طرح کے ہزارہا عیب ہین جنکو کہ خود تم لوگ سمجھ سکتے ہو تمکو بیان کی کچھ ضرورت نہین ہی اور یہ مختصر اوصاف تھے جو کہ مین نے بیان کیے اور وہ ایسا خدا ہی کہ جسنے آگ کو ابراہیم خلیل اللہ پر گلزار کردیا اور حضرت یونس کو مچھلی کے شکم مین پناہ دی اور جناب موسی کو فرعون ملعون کے شر سے بچایا ہی مین کہان تک بیان کرون اگر تمام عمر بھی بیان کرون تو یہ ختم نہون یہ تقریر سن کے ہر ایک کے آئینہ دل سے زنگ کفر دور ہوا بادشاہ سے عرض کیا کہ جو کوئی آپ کے مذہب مین آوے تو وہ کیسکے صاحبقران نے کہا فصیح زبان سحر بیان پر جاری فرمایا بادشاہ مع اہل دربار کے کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوگیا اور وہ دونون دیوانے تو ایسے محو اور بیخود ہوے کہ دوڑکر صاحبقران کے قدمون پر گر پڑے اور کہنے لگے کہ اب ہم دونون کی خطائین معاف فرمائین اور اگر قابل معافی نہ ہون تو ہمکو اپنے ہاتھ سے قتل فرمائین کہ ہم اس کشمکش دنیا سے نجات پائین صاحبقران نے دونون کے سر اٹھاکر گلے سے لگایا اور فرمایا کہ تم آج سے ہمارے دینی بھائی ہوگئے اب تم کچھ رنج وغم نہ کرو تمہارے گناہ سب بخش دیے گئے کیونکہ تمنے ادیان باطلہ پر لعنت کی اور جسنے خداؤن کی بندگی ترک کی بادشاہ نے عرض کیا کہ کوئی شخص ایسا جو مزرا بتائے کہ وہ تمہین قواعد آپ کے مذہب کے تعلیم کرے یہ سنکر صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ وہ کتابین جو تمہارے پاس ہین قواعد مذہب کے موجود ہین انمین سے دو کتابین ہمکو دو کہ ہم ایک کتاب بادشاہ کو دین اور ایک ویزانون کو خواجہ نے عرض کیا کہ وہ کتابین تو لشکر کے کتب خانہ مین ہین میرے پاس نہین ہین صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ جسنے تو خود تمہارے پاس دیکھی تھین خواجہ نے جواب دیا کہ ایک تاجر کی تھین اسنے واسطے بیچنے کے دی تھین کہ کسی کے ہاتھ فروخت کردیجیے گا مین نے وہ فروخت کرکے اسکی قیمت بھی اسکو دیدی صاحبقران نے فرمایا خواجہ دیکھو تو شاید دو تین جلدین ہون خواجہ نے

کہا اگر ہونگی بھی تو کیا مین آپ کو برے چندے دیدونگا اگر وہ مجھسے قیمت طلب کریگا تو اسکو کیا جواب دونگا بیکار قرضدار ہوجاؤنگا ایک تو یونہین قرضداروں سے جان نہین بچتی ہی دوسرے اور قرضدار ہوجاؤن اور میرا نکلنا بھی بند ہوجاے نہین معلوم نکلنا کیونکر ہو نہ چھپا کر تو نکلتا ہون اگر نہ نکلون تو کھاؤن کہان سے آپ بھی تو ایسے نہین ہین کہ مجھکو گھر بیٹھے مہینہ دین جب مین آپکا کام کرتا ہون تو مین روپے پاتا ہون اسمین بھی اگر کبھی ناغہ ہوجاتی ہی تو وہ کاٹ لی جاتی ہی چھ چھ مہینے تنخواہ نہین ملتی ہی قرض لے لے کے بسر کرتا ہون جب تنخواہ ملی وہ صرف ہوگئی مہاجنون کا قرضہ رہا مین سود ہی دیتے دیتے تباہ ہوا جاتا ہون اسپر مین پرائی چیز بھی دیدون اور انکا تقاضا اٹھاؤن ہان آپ کو ایسی خواہش ہی تو قیمت دیکر خریدفرمائین تاکہ آسکا مال مین دیدون صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ تم دو جلدین یہان ہمکو دیدو لشکر مین جلد اسکے عوض کی جلدین لے لینا خواجہ نے عرض کیا کہ واہ حضرت واہ کہان بکری کی چیز اور کہان غیر بکری کی چیز اسنے ایک ایک کی لکھائی دو دو سو روپیہ دیا قریب پانسو روپیہ کے اس تاجر کا صرف ہوگیا ہی اگر مین آپ کو دیدون اور آپ کے کتب خانہ سے اور جلدین لیلون اور اگر وہ نہ بکین تو مین کیا جمع اسکو دون یہ یقین ہی کہ جو قیمت اسنے کہی ہی اس قیمت کو وہ آپ کی جلدین بکین گی تو مین بیچ مین مفت کا پسینہ ہونگا کچھ حاصل وصول نہوگا مین ایسے دینے سے باز آیا قیمت دیجیے اور مجھسے جلدین لیجیے اگر لشکر مین ہین تو اور کبھی کام آئین گی نہین اور کسی کو دیدیجیے گا صاحبقران نے کہا اچھا آپ اسکی قیمت تو فرمائیے خواجہ نے عرض کیا کہ ایک ہزار روپیہ ہی کہ اسنے بارہ سو کہے تھے مگر صرف آپ کی وجہ سے دو سو مین نے کم کردیے اگر کوئی غیر خریدتا تو مین سو روپیہ اور زیادہ کردیتا اپنا بھی کچھ نفع اور حق المحنت لیتا یا نہ لیتا خیر اب مین سمجھا بجھا کر اسکو راضی کرلونگا صاحبقران نے فرمایا کہ بھائی خواجہ یہ قیمت تو بہت ہی ہم نہ دینگے تم ہمارے لشکر مین جاکر ہمکو دو جلدین لادو خواجہ نے عرض کیا کہ آپ نے تو میرے گرفتار کرنے کی تدبیر کی ہی مین نے ابھی ابھی دیکھا کہ دو تین مہاجن باہر ٹہل رہے ہین وہ مجھکو دیکھتے ہی گرفتار کرلینگے اس وقت میرے پاس روپیہ کہان سے آئیگا جو مین انھین دیکر اپنی جان بچاؤنگا اور انکے ہاتھ سے چھوٹونگا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا ہم قیمت دینگے تم جب لشکر مین جائین گے کیونکہ یہان ہمارے پاس روپیہ نہین ہی خواجہ نے عرض کیا کہ یہ کبھی نہوگا کیونکہ وہان جب آپ سے روپیہ طلب کرونگا تو آپ یہ فرمائین گے کہ مین نے کب لیا تھا کوئی نوشتہ دکھاؤ تو مین کیا جواب دونگا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا خواجہ تم سٹک لکھا لو خواجہ نے کہا کہ اچھا سٹک لکھ دیجیے مگر بارہ سو روپیہ کا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کیا جلکہ ہمارے تمھارے قیمت طے ہوگئی تو اب دو سو کیون آپ کو زیادہ دیدیے جائین خواجہ نے عرض کیا کہ اگر نقد دیجیے تو ہزار اور اگر قرض خرید کیجیے گا تو پوری قیمت لیجائیگی کمی نہوگی کیونکہ جب آپ لشکر مین تشریف لے جائینگا جب روپیہ عنایت فرمائے گا اسمین زیادہ کا کچھ نفع بھی ہونا چاہیے یا نہین چنانچہ صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ نفع اسقدر کافی ہی ارے بھئی اتنا نفع کہ دو سو پر خیر پانچ چار روپیہ لے لو خواجہ نے عرض کیا کہ اسقدر نفع گران ہی تو آپ نقد روپیہ کیون نہین دیدیتے مین وقت اور ضرورت پر کو سو روپیہ کی چیز کے پانسو روپیہ دیتا ہوتے ہین اگر آپ کو ضرورت ہو تو بارہ سو دیجیے اور جلدین مجھے اسی وقت دیجیے نہین تو جانے دیجیے اور اگر نقد دیجیے تو ہزار روپیہ جو کہ پہلے طے ہوگیا ہی وہ عنایت کیجیے اسمین میرا کچھ نفع نہین ہی جو کچھ آپ دیجیے گا مین مالک کو دیدونگا اگر یہان

روپیہ آپ پاس نہین ہی تو بادشاہ صنوبر یہ سے قرض لے بھیجے لشکر مین جاکر اُنکا روپیہ بھیجہ بھیجے گا کیون
اسقدر نفع دیجیے اور بیکار کا نقصان اُٹھائیے اگر یہ نہین منظور ہی جانے دیجیے جب لشکر جائیگا
تب کتابین اُن دونون صاحبون کو بھیج دیجیے گا مین تو بغیر قیمت کے نہین دے سکتا ہون اگر میرا
مال ہوتا تو آپ پر سے صدقے تھا مین قیمت بھی نہ لیتا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا کاغذ لائیے مین
تمسک لکھ دون خواجہ نے عرض کیا اسٹامپ منگائیے اُسپر تحریر کر دیجیے جو کہ تمسک کا قاعدہ ہی
مین سادے کاغذ پر نہین لکھاؤنگا اگر مین سادے پر لکھاؤن اُس وقت آپ یہ فرمائین کہ یہ تمسک
بنالیا تو مین کیا کرونگا مکمل طور سے تحریر کر دیجیے تو کیا مضائقہ ہی میرے نزدیک ان باتون سے
تو یہ بہتر ہی کہ نقد قیمت دیجیے کیون نقصان گوارہ کیجیے اگر کسی محتاج کو دیجیے تو وہ دعائین دے
ایک غیر شخص کے دینے سے کیا فائدہ اگر مجھکو اسقدر دیدیجیے تو مین صاحبون کے سودے سے ادا
ہوجاؤن میری جان بچ جائے ہم لوگون کے تقاضے سے نجات پاؤن مہینہ بھر تک آپ کی خدمت مین بلا خوف
و غدغہ حاضر رہون میرے اہل و عیال آپ کو دعائین دین یہ باتین خادم و مخدوم کی سنکر بادشاہ
صنوبر یہ نے کہا کہ اے خواجہ مین آپ کو اپنی روپیہ منگائے دیتا ہون مین بھی صاحبقران کا خادم
ہون یہ روپیہ سب اُنھین کا ہی اُنکو قرض لینے کی کیا ضرورت ہی جو وہ مجھسے قرض لین میری جان تک
حاضر ہی مال و دولت کیا چیز ہی صاحبقران نے فرمایا اے صنوبر شاہ تم تکلیف نہ کرو روپیہ مین اُنکے
لشکر مین جاکر دیدونگا یہان تمسک لکھے دیتا ہون خواجہ نے عرض کیا کہ اب مین نقد لونگا قرض نہین
بھیجونگا جبکہ آپکو روپیہ ملتا ہی تو قرض لینے کی کیا ضرورت ہی مین یہ نہین چاہتا ہون کہ آپ زیر بار ہون
اور ایک شخص کا احسان ہو بادشاہ تو روپیہ دیتے ہین اور یہ فرماتے ہین کہ مین بھی صاحبقران کا غلام
ہون اور یہ روپیہ بھی اُنھین کا ہی ایسی حالت مین ایک کم حوصلہ آدمی کا احسان لینا کیا ضرور ہی یہ کہکر
صنوبر شاہ سے کہا کہ ہان آپ روپیہ طلب کرین صاحبقران نے فرمایا کہ اے صنوبر شاہ تم خواجہ کو
کہنے دو روپیہ نہ منگاؤ روپیہ کی کوئی ضرورت نہین ہی مین قرض نہونگا صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ خادم
کے مال سے آپ کو انکار ہی جبکہ مین نے آپ کی غلامی اختیار کی تو مال و دولت سب آپہی کا ہی جب چاہیے گا
اُس سے دوچند مجھکو عنایت فرمائیے گا مجھکو کچھ عذر لینے مین نہوگا اور جب مجھکو احتیاج ہوگی فوراً مانگ
لونگا صاحبقران نے کہا نہین یہ بات نہین ہی کہ مجھکو تمہارے روپیہ سے انکار ہو صرف اس بات کا خیال
ہی کہ خواجہ نے ہمارا اعتبار نکیا اور ہمکو بے ایمان خیال کیا افسوس کا مقام ہی کہ غیر شخص تو اعتبار کرے اور
جس سے ہمیشہ سابقہ رہے وہ نہ اعتبار کرے ہزار روپیہ کی کچھ بات نہین خواجہ نے عرض کیا کہ مین پہلے ہی
عرض کر چکا ہون کہ یہ مال میرا نہین ہی غیر تاجر کا ہی اگر میرا ہوتا تو قیمت کی بھی کچھ ضرورت نہ تھی مین یون ہی
آپ پر سے نثار کرتا مگر غیر کے مال پر میرا اختیار نہین اور یہ تو معاملہ ہی ایسا نہین کہ اُسمین بُرا ماننا بیکار ہی معاملہ صاف
اچھا ہوتا ہی بعد کو اُسمین رنج نہین ہوتا حضور یہ روپیہ کا معاملہ ہی ایسا نہین کسی کا اعتبار کرتا اور قرض دینا دونون
برابر ہی آپنے نہین سنا الفرض مغرافی الجبت بھلائین قرض دیکر مجھت قطع کرون تو مجھکو کیا فائدہ ہی دوسرے
اُس جگہ دینا چاہیے کہ جہان روپیہ ممکن ہو جبکہ روپیہ ممکن ہی تو قرض دینا لینا بیکار ہی آپ کیون نہین
صنوبر شاہ سے روپیہ بے لیتے مین کیا ہرج ہی اُدھر خواجہ نے کہا اُدھر صنوبر شاہ نے بہت مجبور
کیا تب تو صاحبقران نے فرمایا کہ اے صنوبر شاہ اچھا روپیہ خواجہ کو منگا دو صنوبر شاہ نے
فوراً ایک چوبدار سے کہا کہ جاکر خزانہ شاہی سے ایک ہزار روپیہ خواجہ کو لادے چوبدار بسنکر

فوراً روانہ ہوا ادھر صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ جیسے روپیہ آتا ہو اتنو کتابین نکالتے اور دیجیے
خواجہ نے عرض کیا کہ جب روپیہ میرے ہاتھ مین آجائیگا تب مین کتابین نکالونگا اور آپ کو دونگا اسپر
صاحبقران نے فرمایا یہ کیا ہو خواجہ اتنو روپیہ آیا جاتا ہو اب تمکو کس بات کا تامل ہو کیا اب بھی کوئی
دغدغہ ہو کہ مین روپیہ نہین دونگا خواجہ نے عرض کیا کہ کیا عجب ہو کہ جب جلدین آپ پاس آجائین
تو آپ چوبدار کو منع کردین کہ روپیہ خواجہ کو نہ دینا تو مین کیا آپ سے لڑونگا اگر لڑون بھی تو مین آپ
سے سربرنہین ہوسکتا ہون ابھی آپ ان دیوانون سے اشارہ کردین کہ خواجہ کو باہر بارگاہ کے
نکال دروہ میری گردن مین ہاتھ دیکر ابھی نکال دینگے اگر مین نکلنے مین تامل کرونگا تو بیکار کی مار پٹ
ہوگی میرا ہاتھ منہ ٹوٹ جائیگا تو اور بھی برا ہوگا ایک تو نقصان ہوا دوسرے جان پر بنے اور
اور پھر تابر کا تقاضا ہو تو مین خانہ نشین ہون اور علاج کردن اگر اچھا ہوگیا تو بہتر ورنہ فاتحے کردن
کیونکہ جبتک حاضر دربار ہونگا تنخواہ نہ ملیگی جب یہ حالت ہوگی تو ساہوکار تنگ کرینگے گھر مین بیٹھنا دشوار
ہوگا جینا ناگوار ہوگا سر سے نکلنے سے تو اسکو سارا ہو کہ خواجہ اگر کہین سے روپیہ پائین تو تمکو
دینگے اور جب مین علیل ہوکر گھر مین بیٹھونگا تو وہ یہ خیال کرینگے کہ اب خواجہ ہمارا روپیہ نہین دینگے مہتاب
ہوجائینگے تقاضا شروع کردینگے ایسی حالت مین دیدہ دانستہ کیون اپنے تئین عذاب مین ڈالون صاحبقران نے
نے فرمایا کہ خواجہ تمنے ہمکو بالکل بے ایمان اور رحل ساز تصور کرلیا اور خوب ہمکو فہمیت مین ذلیل
کیا خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے آپ کو کب جعلساز کہا اور یہ تو ذلیل ہونے کی کوئی بات نہین ہو مین نے
ایک مثل کہی کہ اگر ایسا کردن تو آپ میرے ساتھ ایسا کیجے گا تمنے کیا بری بات کہی جعلساز سے ایمان سے تین
آپ خود کہتے ہین مین نے تو کچھ نہین کہا ایک بات معاملہ کی کہی اگر ایسی باتون کو جعلسازی اور بے ایمانی
آپ تصور کرتے ہین تو اب مین روپیہ بھی نہین لیتا کیجیے یہ طلبدین حاضر ہین روپیہ مین خود اپنے پاس سے
دیدونگا جہان اتنا قرضدار ہون ایک ہزار روپیہ کا اور سہی مگر آپ ناراض فرمائین صاحبقران نے
کہا کہ نہین جب روپیہ آئیگا بھی دینا خواجہ نے کہا نہین اب ابھی کیجیے کیجے کوئی عذر نہین ہو یہ کہکر چاہا
تھا کہ زنبیل سے نکالکر دین کہ اتنے مین چوبدار روپیہ لیکر آگیا صاحبقران نے فرمایا خواجہ کو روپیہ
دے دو اسنے خواجہ کے سامنے توڑہ رکھ دیا خواجہ نے توڑہ کھولکر ایک ایک روپیہ کو غور سے
دیکھنا شروع کیا جب ہم پر کہ چکے تو شمار کرکے نذر زنبیل کیا اور خاموش ہورہے بعد تھوڑی دیر کے
صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اتنو روپیہ بھی پاچکے کتابین لائیے اب بھی دینے مین کچھ
تامل ہو خواجہ نے عرض کیا کہ مذاق فرمائیے سچ کہیے کہ کیا کتابین مین نے نہین دین صاحبقران
نے فرمایا کہ یک نہ شد دو شد یہان کتابین دکھائی تک نہین دینا تو درکنار تھی ہو بس لے بس یا کتابین
دیجیے یا روپیہ واپس کیجیے یہ سنکر پھر خواجہ نے زنبیل مین دیکھا اور عرض کیا کہ مین کتابین شاید
مکان پر بھول آیا ہون دیکھیے ملتی ہین یا نہین اگر نہ ملین تو میرا نقصان ہوا اور منت کی زیرباری
ہوئی جلدی کا کام اسی واسطے خراب ہوتا ہو دن چڑھ گیا تھا اور دربار کا وقت قریب آگیا تھا اور
یہی خوف تھا کہ اگر دیر ہوجائیگی تو غیر حاضری لکھ لی جائیگی اور صاحبقران دریاے سبز رنگ کو
چلے جائینگے مجھے انکے ہمراہ جانا ہو کتابین لیکر رکھین مگر اس جلدی مین وہ بھولکر وہین چلا آیا اگر
کسی ایماندار نے پائین ہین تو وہ دیدے گا ورنہ گئین ایسی نوکری سے باز آیا کہ جسمین سرکار کا نقصان
ہو اگر دیر ہوجائے غیر حاضری لکھ لی جائے آپ لشکر مین چلکر میرا حساب کردیجیے گا اور وہین کتابین بھی لیجیے گا

مجھے کتابین دینے مین کوئی عذر نہین ہی اگر مل گئین تو حاضر کرونگا ورنہ آپکا روپیہ واپس کردونگا صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ بہت باتین نہ بناؤ لاؤ کتابین دو ورنہ روپیہ واپس کرو مین کیا جانون کہ کتابین ہین بھی یا نہین پہلے ہی دیکھ لیا ہوتا اسکے بعد روپیہ لیا ہوتا روپیہ تو تم نے لیا اب چیز نہین دیتے ہو تم ایسا ایسا کرتے ہو تمنے مجھکو عاجز کرکے روپیہ لیا اور اب چیز دینے مین تامل کرتے ہو تمکو مال دینا ہوگا یا روپیہ مین نہ مانونگا خواجہ نے ناک بھوون کو چڑھاکر عرض کیا کہ آپ اسقدر گھبراتے کیون ہین مین کہین بھاگا تو نہین جاتا ہون آپکے سامنے موجود ہون اور لشکر مین میرا مال و اسباب سب ہی اگر تقاضا ہی جاؤنگا تو اسکو تو پیٹھ پر لاد کر نہ لیجاؤنگا اب کا روپیہ کہین نہین جائیگا آپ اطمینان رکھیے صاحبقران نے فرمایا خواجہ ہمکو تو ضرورت اس وقت ہی لشکر مین تو خود ہمارے یہان کتابین موجود ہین اگر لشکر مین جاکر بھیجنا ہوتین تو تمسے کیون خرید کرتا اور اسقدر قیمت کیون دیتا اور وہ بھی مانگ کر میری کتابین دیجیے نہین تو روپیہ دیجیے خواجہ نے عرض کیا کہ روپیہ تو نہین مل سکتا ہی ہان مال ملیگا قیمت مین جو پائی اگر بھر قیمت طلب کرون تو لینگا رہون مگر ہان مال آپکا جب ملے گا کہ جب آپ لشکر مین تشریف لیجائین گے مجھے قیمت کی رسید لے لیجیے اور بابت کتابون کے رقعہ لکھا لیجیے مین کوئی بے اعتبار نہین ہون جسکی سے کہیے ضمانت دلادون اسقدر تو شاہون کو مقرار ہونا چاہیے اگر کوئی آدمی نہ ہوتا تو کیا مضائقہ تھا جسقدر چاہتا حساب ہوتا اسکو زیبا تھا آپ تو صاحبقران کہلاتے ہین آپ کے سخاوت کی بڑی دھوم ہی آپ کے آگے اسقدر روپیہ کی کیا اصل و حقیقت ہی ایسا ایسا روپیہ تو اکثر برباد ہوجایا کرتا ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تمھین کہہ چکے ہو کہ یہ معاملہ ہی تمسے اعتبار کرنا بالکل خلاف عقل ہی دین لین کا معاملہ مقرانہ محبت ہی تو مین کیونکر اسکے خلاف کرون اگر تم لشکر مین جاکر کتابین بار روپیہ نہ دو تو مین تمھارا کیا کرونگا کیا تمھین گرفتار کرالونگا اگر ایسا کرونگا تو تمھی کو لوگ بدنام کرینگے کہ صاحبقران نے تھوڑے سے روپیہ کے لیے خواجہ پر زیادتی کی انسے ڈرنا چاہیے اس سے یہی بہتر ہی کہ ابھی معاملہ تازہ ہی اور سب موجود بھی ہین اور روپیہ بھی تمھارے پاس موجود ہی واپس کردو جسوقت کتابین لے آنا تو پہلے روپیہ لے لینا بعد اسکے کتابین دینا مگر اسوقت روپیہ دیدو تم یہ نہ خوف کرو کہ مین لشکر مین جاکر کتابین نہ لونگا وہ تو اب میرا مال ہوچکا اب مین انکو ضرور لونگا خواجہ نے عرض کیا کہ آپ کو اب مال سے مطلب ہی روپیہ بار بار کیون طلب فرماتے ہین اچھا اسقدر تامل فرماتے اور مجھکو مہلت دیجیے کہ مین لشکر مین جاکر کتابین آپ کو لادون صاحبقران نے فرمایا کہ آپ تو صاحبون کے خوف کے مارے نکل نہین سکتے ہین کیا اتنی دیر مین مہاجن چلے گئے ہونگے جو آپ لشکر مین جاکر کتابین لادینگے گا اور وہ آپ کو نہ روکینگے اور نہ تقاضا کرینگے یا صرف اس وقت نہ جانے کا بہانا تھا معلوم ہوا آپ جو اپنا مال بیچنا تھا اور بگڑا کرتا تھا مجھے اس سے کیا مطلب ہی کہ مہاجن ہین یا نہین آپ جاکر کتابین لادینگے مگر روپیہ یہین چھوڑنے جایئے مین روپیہ نہ لے جانے دونگا آپنے میرا اعتبار نہین کیا مجھے بھی آپکا اعتبار نہین ہی خواجہ نے جواب دیا کہ آپکو اسقدر میری بے اعتباری ہوگئی اچھا ضمانت لے لیجیے صاحبقران نے فرمایا کہ کسکو ضامن دیتے ہین خواجہ نے حضور شاہ سے کہا کہ ذرا آپ میری ضمانت فرمالین کہ مین جاکر کتابین لادون اگر آپ کو میرا اعتبار ہو کیونکہ صاحبقران کے تو ہم چور ہین حضور شاہ نے جواب دیا اور صاحبقران سے عرض کیا کہ حضور خواجہ نہ جائینگے

یا کتابین نہ دینگے اور نہ روپیہ واپس کرینگے تو مین روپیہ آپ کو حاضر کرونگا صاحبقران نے کہا کہ اچھا صنوبر شاہ تم اسکے درمیان مین نہ پڑو یہ نہ کتابین دینگے اور نہ روپیہ اگر یہ چلے گئے تو پھر آئین گے بھی نہین مفت مین تمکو روپیہ دینا ہوگا اسنے عرض کیا کہ آپ میری خاطر سے انکو جانے دیجئے یہ ضرور حاضر ہونگے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا خواجہ جاؤ اور کتابین لے آؤ خواجہ یہ سنکر اپنی کرسی سے بڑبڑاتے ہوئے اٹھے اور باہر خیمہ کے چلے جب خواجہ چلے گئے تو صاحبقران نے صنوبر شاہ سے فرمایا کہ تمنے خواجہ کی حرکت دیکھی اور اب وہ کبھی نہ آئین گے اور اگر آئین گے بھی تو کوئی فقرہ کرینگے صرف انکو مجھے عاجز کرنا منظور تھا ورنہ خواجہ سے بڑھکر کوئی شخص صاحب اعتبار نہین ہے جب انھون نے مجھکو عاجز کیا دیسا مین نے بھی انکو عاجز کیا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین کہ ادھر خواجہ خیمے کے باہر گئے اور تھوڑی دیر کے بعد رنجیدہ شکل بناتے ہوے واپس آئے اور آن کرسی پر بیٹھ گئے اور کچھ بڑبڑانے لگے اتنے مین صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ کتابین لائے یا نہین خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا صاحبقران خاموش ہو رہے اور صنوبر شاہ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ مین نہ کہتا تھا کہ وہ کوئی نہ کوئی فقرہ بنائین گے دیکھیے اب کوئی فقرہ کرتے ہین صنوبر شاہ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کتابین نہین ملین گم ہوگئین صاحبقران نے فرمایا نہین وہانتک گئے نہین کتابین گم ہونا کیسی اور بھول آنا کیسا کتابین انکے پاس موجود ہین یہ بھی ایک قسم کا مذاق تھا اور صرف مجھے پریشان کرنا تھا اور روپیہ مجھسے لینا تھا کیسا تاجر کسی کتابین خود انھین کی ہین زنبیل مین موجود ہوتی اب کوئی اور فقرہ باہر جاکر تجویز کرلیا اور چلے آئے دیکھیے ابھی معلوم ہوا جاتا ہے یہ فرماکر خواجہ سے پوچھا کہ خواجہ کتابین لائے یا نہین اگر نہین لائے تو روپیہ واپس کردو ہمین اب کتابون کی ضرورت نہین ہے یہ سنکر خواجہ نے بہت برہم ہوکر کہا کہ بیشک آپنا روپیہ جاہے کوئی لے جاے کوئی جیسے آپکو اپنے روپیہ کی بڑی ہے ہمکو نہین معلوم کہ کیا مصیبت گذر گئی یہ تو در بات کیا ہین کہ خواجہ تم رنجیدہ کیون ہو اور اسقدر جلد واپس کیون آئے اپنی کتابون کا تقاضا شروع کردیا مین باز آیا ایسے مال فروخت کرنے سے مین تو پہلے ہی خیال کیے ہوے تھا کہ آپ یہی فرمائینگے کہ فقرہ کردیا تو ہم فقرے باز ہوگئے اور آپ سے فقرے کرکے سب کچھ لے لیا ہے اور آپ میرے فقرون مین آگئے اور آپنے روپیہ مجھکو دیدیا ابھی جب سو روپیہ کا کام لیا تو آپنے اسکے عوض مین بجاس دینے کبھی نہین روپیہ سے کسی معاملے مین سوا نہین دیتے اور آپکین بھی فیر حاضری کٹ جاتی ہے اسپر یہ باتین ہین کہ فقرے سے روپیہ لیتے ہین جی ہان میرے پاس کتابین موجود ہین وہ میری ہین کسی تاجر کی نہین ہین مگر مین بغیر قیمت کے نہین دیتا کوئی گناہ تو نہین کرتا ہون جو شخص کوئی شے بناتا ہے تو اپنے نفع کے لیے نہ کہ بانٹنے کے واسطے جسکا جی چاہے قیمت دیکر لے صاحبقران نے فرمایا تو کیا مین نے قیمت نہین دی ہے جو آپ میری کتابین نہین دیتے مین خواجہ نے جواب دیا کہ مین یہ کب عرض کرتا ہون کہ آپنے قیمت نہین دی ہے بیشک قیمت پا چکا ہون مین مال بھی دیتا ہون آپ کو اپنے مال سے غرض ہے یا شہر بھر کے قصون سے مطلب ہے صاحبقران نے فرمایا کہ اسقدر غصہ نہ کیجئے اچھا اچھا یہ تو بیان کیجے کہ آپ پر کیا مصیبت گذری اور کیا امر واقع ہوا خواجہ نے عرض کیا کہ آپ کو کیا مجھ بیچارے پر جو گذرا سو گذر گیا آپ اپنی کتابین لیجے اور جان چھوڑیے صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ جسکو ہمارے سر کی قسم بیان نہ کرو کہ کیا ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ آپ قسمین دیتے ہین مین بیان کیے دیتا ہون

مگر آپ یہی خیال کرینگے کہ فقرہ ہے یہ کہکر عرض کیا کہ مین نے پہلے آپ سے عرض کیا تھا کہ مہاجن میری فکر مین آئے ہین اور پھر رہے ہین کہین جاؤنگا تو مفت مین فساد ہوگا ہی ہے ہی مین باہر نکلا اور دو تین قدم چلا تھا کہ مہاجنون نے آکر گھیر لیا اور تقاضا شروع کیا مین نے بہت عجز و انکسار کیا اور کہا کہ ہتھی مین تھا یا روپیہ دیتا ہون انھون نے ایک نہ سنی اور کہا کہ تمکو صاحبقران نے ابھی ابھی ہزار روپیہ دیا ہی تو تم ہمسے پوشیدہ کرتے ہو نہین معلوم انکو کسنے خبر کردی کہ انکو معلوم ہوا آپ ہی بتا سکتے ہین کہ آپنے مجھکو کب روپیہ دیا صاحبقران نے فرمایا کہ ہان بھی یہ تو سچ ہی کہ ہمنے تمکو تو نہین دیا ہی مگر اپنے کام کو دیا ہی ہان خواجہ پھر کیا ہوا خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے بہت کہا کہ میرے پاس روپیہ نہین ہی مگر انھون نے نہ مانا اور میری گرمن ہاتھ ڈال دیا جب مین نے یہ رنگ دیکھا تو خیال کیا کہ مفت مین آبرو جاتی رہیگی اور سب تمھین کو برا کہین گے اس سے کیا فائدہ کہ فساد ہو مین نے روپیہ نکالکر انکو دیدیا وہ روپیہ لیکر چلے گئے مین پریشان ہوکر اپنا سا منھ لیکر چلا آیا یہ آپکی جلدی نے کیا کہ مفت مین آپ بھی قرضدار ہوے اور مجھکو بھی قرضدار کیا اور پھر بھی کام نہ نکلا پھر مین قرضدار ہوگیا اور وہ مہاجنون کو مل گیا وہ کیسے خوش خوش سنکر ہنسے مین کیا بیان کرون اپنی آبرو میری ہو گئی وہ گانے مین کئی یہ سنکر صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ اسقدر کیون فقرے کرتے ہو صاف صاف کہو کہ روپیہ بھی ہم نہ دینگے اور نہ کتابین دینگے اس سے کیا فائدہ کہ بیکار کا جھوٹ بولتے ہو صاف معلوم ہوگیا کہ آپ سے کچھ نہین ملے گا خیر جاتے دیجے خواجہ نے عرض کیا کہ کتابین دینے کو موجود ہون مگر اتنا امیدوار ہون کہ آپ مجھکو ایک ہزار روپیہ اور دیدین تو کتابون کی ادا کردون تو مجھے کوئی عذر نہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ مین کتابون سے بھی دست بردار ہوا اور روپیہ سے بھی اب میرے پاس روپیہ نہین جو مین دون اور لیجے کتابین لون مین جب لشکر مین جاؤنگا تو کتابین ان لوگون کو بھیج دونگا صنوبر شاہ نے خواجہ سے کہا کہ آپ مجھسے روپیہ لیکر صاحبقران کی کتابین لا دیجیے خواجہ نے کہا کہ لا سکتے صنوبر شاہ نے فوراً خزانہ سے روپیہ منگا دیا خواجہ نے روپیہ دیکھ بھالکر تمام وصول کیا خیمہ سے باہر آکر تھوڑی دیر ٹھہرکے اور خیمہ کے گئے اور دو کتابین لاکر صاحبقران کو دین اور عرض کیا کہ یہ لیجے کتابین حاضر ہین صاحبقران نے دو کتابین لیکر ایک صنوبر شاہ کو دی اور فرمایا کہ تم بموافق اسکی تحریر کے عمل کرنا جو کچھ اسمین لکھا ہی اسمین فرق نہو اور بہت سی جلدین طبع کراکر اہل شہر کو تقسیم کرا دینا اور حکم دینا کہ بموافق تحریر ان کتابون کے امور مذہبی عمل کرین اور اسمین جو نقشہ مسجد کا بنا ہوا ہی اسکے موافق شہر مین مسجدین تعمیر کرا دینا اور دوسری کتاب ان دیوانون کو دی اسنے بھی وہی کلمات ارشاد کیے جو صنوبر شاہ سے فرمائے تھے ان دونون نے عرض کیا کہ ہمکو کیا ضرورت ہی ہم تو حضور کے ہمراہ رکاب مین صاحبقران نے فرمایا نہین تم اپنے بیشہ کو جاؤ جب ہم تمھین طلب کرینگے تو تم حاضر ہونا ہمکو سامان چلنے کی کوئی ضرورت نہین ہی ابھی جاکر اپنے بیشہ مین رہو انھون نے عرض کی کہ غلامون کی تو یہ خواہش تھی کہ قدم مبارک سے جدا نہون اور تمام عمر آپ کے زیر سایۂ زندگی بسر کرین ہم تو آپ کے قدم مبارک کو نہ چھوڑین گے صاحبقران نے فرمایا کہ دوست تو آئے دو مین ابھی تو یہان موجود ہون مگر تمکو اتنا لازم ہی کہ تم اپنے لشکر مین جاکر افسران فوج اور پیادون سواردن کو تو مسلمان کرو اور اپنے بیشہ کو بھی اسلام آباد کرو اسکے بعد میرے پاس آنا ان دونون نے عرض کیا کہ تھوڑی دیر تو اور ہمکو جمال باکمال دیکھ لینے دیجیے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا بیٹھو یہ فرماکر صنوبر شاہ سے کہا کہ جلسہ آراستہ ہونے کا حکم دو اور جس طرح کہ سب حاضر تھے

حاضر ہون اب بتغل شراب وکباب شروع کردو تم سب مسلمان ہوگئے ہو اور دریافت تو کرو کہ تمہارا
عیار تم تیز یا شیشے شراب کے اور ساقی کو لایا یا نہین دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ ابھی نہین آیا
ہے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا جبتک تم لوگ بتغل کرو میری کوئی ایسی خدا ان ضرورت نہین ہے
مین تماشا دیکھون گا مگر اسکے ساتھ ناچ گانے کا بھی لطف ہے صنوبر شاہ نے جو یہ حکم سنا
فوراً داروغہ ارباب نشاط کو بلا کر حکم دیا کہ وہ طائفے جو کہ بہت عمدہ ہون اور خوش گلو ہون جلد حاضر دربار
کرو کہ صاحبقران ناچ گانا ملاحظہ فرمائین گے یہ حکم شاہی سنتے ہی وہ روانہ ہوا اور جاتے ہی فوراً طائفے
عمدہ عمدہ خوش گلو مع ساز وسامان کے حاضر کیے ادھر ساقیان سیمین ساق مع جام وصراحی کے حاضر
دربار ہوئے اور جام شراب سے ارغوانی کا مملو کر کے پیش کش شاہی کیا صنوبر شاہ نے طرف
صاحبقران کے دیکھا صاحبقران نے فرمایا بسم اللہ کیجیے آپ مرا خیال نفرمائیے بادشاہ نے
صاحبقران کو سلام کر کے وہ تمام سے ناب ساقی کے ہاتھ سے لے لیا اور لاجرعہ اور لے جرعہ کہہ کے
بے اندیشہ انجام پی لیا پھر تو جام تحفل مین چلنے لگا دور بندہ گیا ادھر سازندون نے ساز ملایا اور
ایک مطربہ خوش جمال زہرہ خصال تعمیر سن پندرہ یا کہ سولہ کا سن + جوانی کی راتین مرادون کے دن +
پوشاک رنگارنگ اور زرو جواہر سے آراستہ اور پیراستہ ہو کر اور اوپر سے پیشواز بہت بھاری
پہنکر گھنگرو وغیرہ باندہ کر سامنے بادشاہ اور صاحبقران کے جلسہ نشاط زمہ درمین حاضر ہوئی اور
گت ناچنا شروع کی رقص سے اس زہرہ خصال کے رفتار مین نمک ونگ اور شدت ہو گیا
اور دل زہرہ فلک کا پائمال ہو گیا بعد فراغت ناچ کے ٹھمری اور ایک غزل بخوش الحانی بھنی
بھنی آواز اور رچھوے چھوٹے سروں سے گانا شروع کی غزل

کہ کھو سکتی نہین تصویر میری	یہی کہتا ہے کوئی ماہ پیکر	کہ ہے اک تیر مین ہر تصویر میری
کسی کے آنکھ کا ہے یہ اشارہ	نگہ برچھی مژہ ہے تیر میری	مسلم ہر شوق سے پیرای وہ رام
کوئی ثابت بھی ہے تقصیر میری	مین اس اچھی محبت کے تصدق	کہ اب کچھ بھی نہین تو تیر میری
نکلتا ہی نہین اب بسمل سے کام	بھرے آہ پر تا تیر میری	کہون کیا گردش تقدیر عاشق
کہ بہت تنگ ہوئی تشہیر میری	بجھت مین امید نفع و راحت	خلاف عقل ہے تدبیر میری
نہ سب کے سامنے تحفل سے اٹھوا	مکرر ہو فا تحفہ ہے میری	وہ پوچھے جبکہ میرا حال قاصد
دکھا دینا اسے تصویر میری	ابھی رونے لگے جسکو سناؤن	وہ برگشتہ ہوئی تقدیر میری
جو مجھسے یون مرا منہ پھیر کر جا	خطا اے آسمان ہے میری	جو مجھکو بے وفائی کا ہے دعوے
تو ہے بیان ہے زبان تصویر میری	بھلے صورت قیامت ہے بیان ہے	جو آہستہ چلے تو تیر ہے میری
ہے قطع امید و حسرت دل	وہ بولے ہے زبان شمشیر میری	کہین ہے ترا کہین نشانہ ترا
اگر کھینچی گئی تصویر میری	ہزارون بنتن کر کے سنا یا	اب آگے اسکے تقدیر میری

بعد گانے اس غزل کے وہ مطربہ چلی گئی اور دوسرا طائفہ ایک نازنین مہ جبین کا آیا اور ناچ شروع
ہوا ادھر صاحبقران تو ناچ و رنگ مین مشغول ہین اور بزم نشاط گرم ہے مگر حال تحریر پاگا سنیے۔

اب کچھ حال تحریر پاعیار کا تحریر ہوتا ہے اور معروض بیان مین آتا ہے کہ یہ شیشہ
شراب کا سر لینہ نشاط صاحبقران مین گیا تھا

محران خوش گفتار وحاکیان شیرین کار در ادیان اخبار اس داستان خوش بیان کو یون تحریر

کرتے ہین اور میدان فصاحت و بلاغت مین یون قدم دھرتے ہین کہ جب خمر تیز پا عیار بحکم صاحبقران
واسطے لینے شیشۂ شراب اور ساقی کے جانب لشکر صاحبقران گیتی ستان روانہ ہوا تو ادھر خبر
جانے اسکے یہ واقعہ درپیش ہوا جو کہ مین ابھی تحریر کر چکا ہون یعنے جنگ دیوانگان و گفتگوے خواجہ
بعد اسکے پھر صحبت عیش برپا ہوئی اور ادھر وہ عیار یعنے خمر تیز پا بعد طے کرنے مسافت راہ کے داخل
لشکر صاحبقران گیتی ستان ہوا اسکے آنے کی خبر بادشاہ جمجاہ داراین جمشید عالی جاہ کو ہوئی
اس وقت شہنشاہ نے حکم دیا کہ اسکو بلا لو چوبدار اسکے بلانے کو روانہ ہوا ادھر خمر تیز پا عیار
بادشاہ صنوبر بیخانہ صاحبقرانی تلاش کرتا ہوا اور تمام لشکر کو طے اور پار کرتا ہوا قریب مے خانہ
شاہی کے پہونچا وہان جا کر کیا دیکھا کہ دروازۂ میخانہ پر ہزارہا چوبدار اور خدمتگار حاضر ہین مگر اندر
کوئی نہین جانے پاتا یہ رنگ دیکھکر اسنے ایک چوبدار سے کہا کہ مین داروغہ شراب خانہ پاس
آیا ہون تم نے جواب دیا کہ کہان سے آئے ہو اور داروغہ صاحب کے پاس کیا کام رکھتے ہو جواب
دیا کہ مین دریاے سبز رنگ پر سے آتا ہون اور داروغہ صاحب سے میرا یہ کام ہی کہ مجھکو
صاحبقران نے بھیجا ہی اور کہا ہی کہ ہمارے لشکر سے ایک شیشہ شراب جو کہ ہمارے پینے کی ہی
اسمین سے لے آؤ وجہ اسکی یہ ہی کہ صاحبقران نے ہمارے بادشاہ کے یہان کی شراب نہین پی پہلے
تو انکار فرمایا جب بادشاہ نے بہت مجبور کیا تو فرمایا کہ تم کافر ہو مین تمہارے یہان شراب نہ پیونگا ہمارے
شاہ نے فرمایا کہ اچھا اگر اس سبب سے آپکو انکار ہی تو آپ اپنے لشکر سے شراب منگائین اور
نوش فرمائین اسپر بھی صاحبقران نے انکار فرمایا ناچار جب بادشاہ بہت بجد ہوے تو مجبور ہو کر
صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا آپ اپنے کسی ملازم کو بھیج کر میرے لشکر سے ایک شیشہ شراب اور ایک
ساقی کو بلوا بھیجے جب بادشاہ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ اے خمر تیز پا تو لشکر مین صاحبقران کے جا اور
وہان سے شیشہ شراب لے آ اور ساقی کو بھی بلا تا لا جب چلنے لگا تو خود صاحبقران نے اپنی زبان مبارک
سے ارشاد فرمایا کہ تو داروغہ میخانہ سے کہنا کہ صاحبقران نے ایک شیشہ شراب طہورا کا مانگا ہی اور
ساقی کو بھی بلایا ہی چوبدار یہ سنکر اندر گیا اور داروغہ صاحب سے کل کیفیت بیان کی داروغہ صاحب نے
کہا کہ بلا لاؤ مین خود اس سے کیفیت دریافت کرونگا چوبدار واپس آیا خمر تیز پا کو اپنے ہمراہ لیکر
اندر گیا خمر تیز پا نے دیکھا کہ ایک مرد خوش رو جوان لباس جواہر نگار پہنے ہوے ایک کرسی مرصع
کار پر بیٹھا ہی اور چند خادم و خدمتگار سامنے دست بستہ باادب استادہ ہین اور وہ بیٹھا ہوا کچھ کتاب
دیکھ رہا ہی اور بہت سے شیشہ کی الماریان لگی ہوئی ہین اسمین ہزارہا صراحیان اور جام اور بوتلین رکھی ہوئی
ہین اور ایک طرف خم کے خم شراب کے رکھے ہین ایک ایک طرف کچھ لوگ بیٹھے ہوے کاروبار
کر رہے ہین شراب کی کشید ہو رہی ہی سیکڑون دیگین اور بھبکے چڑھے ہوے ہین یہ دیکھتا ہوا
قریب داروغہ صاحب کے پہونچا سلام کیا داروغہ صاحب نے جواب سلام دیکر کل کیفیت دریافت
کی اسنے وہی کیفیت جو چوبدار سے بیان کی تھی داروغہ صاحب سے بھی بیان کی داروغہ صاحب نے
کہا کہ اچھا ٹھہرو ہم تمہارے ساتھ چلتے ہین یہ کہکر کرسی پر سے اٹھے اور چلے گئے مگر
ایک خادم سے یہ کہگئے کہ اسکو اچھی طرح بٹھاؤ مین آتا ہون شہنشاہ پاس ہو آؤن عیار تو یہان ٹھہرا
ہی اور داروغہ صاحب در بار کو جاتے ہین ادھر چوبدار کہ جسکو بادشاہ نے خمر تیز پا کو بلانے کے
واسطے بھیجا تھا واپس آیا اور عرض کیا کہ وہ عیار نہین ملا نہ معلوم کس طرف کو چلا گیا بادشاہ یہ سنکر

چپ ہو رہے مگر آج بسبب اسکے کہ خبر صاحبقران کی دریافت ہوئی ہے دربار نہین برخاست کیا ہی
سب لوگ حاضر دربار ہین سوائے صاحبقران اور خواجہ عمرو اور مریخ آفتاب علم اور وہ سردار
جنکو کہ خود بادشاہ نے واسطے صاحبقران کے طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ کیا ہی
باقی اور سب حاضرین دربار موجود ہین اتنے مین ایک چوبدار نے آکر عرض کیا کہ داروغہ میخانہ
حاضر درولت ہی بادشاہ نے فرمایا کہ بلا لاؤ چوبدار اسکو بلانے گیا وہ اندر آیا اور مجرا گاہ سے
مجرا کیا حکم بیٹھنے کا ملا مجرا کرکے بیٹھ گیا بادشاہ نے کہا کہ اس وقت کیون آئے اسنے کل کیفیت یعنی آنا
عیار کا اور کہنا چوبدار کا اور اپنا اس عیار کو اندر بلانا اور اسکا شیشہ شراب اور ساقی حسب فرمایش
صاحبقران طلب کرنا سب بیان کیا بادشاہ نے فرمایا کہ وہ عیار کہان ہی اسنے عرض کیا کہ مین اسکو
میخانہ مین ٹھہرآیا ہون فرمایا کہ ہمراہ کیون نہ لیتے آئے عرض کیا کہ مین نے خیال کیا کہ ہمراہ لیجانا
بیکار ہی مین خود جاکر دریافت کرلون بادشاہ نے ایک چوبدار سے فرمایا کہ میخانہ مین جو عیار بیٹھا ہی اسکو
بلا لاؤ ہمین اس سے کچھ کیفیت صاحبقران کی اور دربار صنوبر شاہ کی دریافت کرنا ہی یہ سنکر
وہ چوبدار طرف میخانہ کے روانہ ہوا ادھر بادشاہ نے داروغہ سے ارشاد فرمایا کہ ہمسے پوچھنے کی
کیا ضرورت تھی جو تمنے ہمسے پوچھا کیا کسی غیر نے طلب کی تھی ارے وہ تو ہم سبکے مالک و مختار ہین
اسکے واسطے کوئی استفسار کی ضرورت نہین ہی اسنے دست بستہ عرض کیا کہ مجھے صرف خبر کرنا منظور
تھا اور زیارت جہان پناہی سے مشرف ہونا مدنظر تھا اسی سبب سے مین حاضر دربار ہوا بادشاہ
نے فرمایا کہ خیر ادھر چوبدار میخانے مین گیا اور لوگون سے دریافت کیا کہ وہ عیار صاحب کہان ہین
کہ جو شیشہ شراب کا لیکے آئے ہین جلین انکو ہمارے بادشاہ نے یاد فرمایا ہی یہ سنکر لوگون نے
شمر تیز پاسے کہا کہ جایئے آپ کو بادشاہ نے یاد فرمایا ہی وہ فوراً اس چوبدار کے ساتھ طرف دربار
شاہی کے روانہ ہوا راہ مین جاتے جاتے پوچھا کہ میان صاحب آپکا کیا نام ہی اسنے جواب دیا کہ
مجھکو گلزار خان کہتے ہین پوچھا کہ آپ ملازم کسکے ہین اسنے جواب دیا کہ خاص بادشاہ کا چوبدار
ہون پوچھا کہ آج بادشاہ نے دربار نہین برخاست فرمایا اسکی کیا وجہ ہی کہا مجھے نہین معلوم امور
سلطنت مین مجھے کیا دخل ہی اس طرح کی باتین آپس مین کرتے ہوے دونون داخل دربار
ہوے یہان آکر دیکھا تو دربار آراستہ ہی بادشاہ تخت حکومت پر جلوہ گر ہین سامنے بادشاہ
کے آکر دست ادب باندھ کر مجرا گاہ پر سے مجرا کیا بادشاہ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ جب یہ بیٹھ چکا تو احوال
فرخندہ فال صاحبقران کا دریافت فرمایا اسنے کل حال جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی عرض کیا بادشاہ نے
فرمایا کہ تمہارا بادشاہ کیا مذہب رکھتا ہی عرض کیا کہ تصویر پرست ہی بادشاہ نے کل حال دریافت فرماکے
داروغہ سے ارشاد کیا کہ ساقی کو اور شیشہ شراب طہورا کا اسکے ہمراہ کردو کہ صاحبقران کو انتظار ہوگا
یہ فرماکر اہل دربار سے کہا کہ ابتک سرکار سے کچھ خبر لشکر نہین آئی کیا سبب ہی کچھ حال نہین معلوم ہوا
فقط اسقدر عیار کی زبانی کھلا اور معلوم ہوا کہ صاحبقران سے اور بادشاہ صنوبر سے ملاقات ہوئی
صحبت شراب و کباب شروع ہوئی مگر اسکے آنے کے بعد کا کچھ حال نہ معلوم ہوا کہ کیا ہوا یہ سنکر علی الزمان
اور نور الزمان نے جواب دیا کہ وہ کیا خبر لائے اگر کچھ واقعہ درپیش ہوتا تو وہ خبر دیتے کسی قسم کے
فساد کا تو خوف ہی نہین آپ اطمینان رکھین کچھ فکر و تردد نہ فرمائین سب خیریت ہی اور بھی چند سوار اسنے
عقب مین اسکے روانہ کیے ہین اگر کوئی فساد ہوگا تو وہ سب جاکر شریک ہونگے اور اگر نہ بھی پہونچین گے تو

کیا مضائقہ ہی اور کیا خوف ہی کیونکہ وہ صاحبقران زمان ہین اُنکی مدد خداوند کریم خود کریگا اور وہ تمہارے عنایت خدا سے فیضیاب ہونگے اور ہرکارے بھی اسی وقت آپ کو اطلاع دینگے یہان سے آپ معہ لشکر روانہ ہوجیگا اگر خدا نے چاہا تو اسکی نوبت بھی نہ آئیگی کہ خود صاحبقران تشریف لے آئین گے اُنکو کچھ خوف فساد کا نہین ہی جب وہ اکیلے تشریف لے گئے ہین اگر خوف فساد ہوتا تو وہ ضرور کچھ لشکر سردار ساتھ لے جاتے گو کہ کوئی ضرورت سردارون کی نہین تھی مگر احتیاط کرنا ضرور تھا دوسرے خواجہ بھی اُنکے ہمراہ گئے ہین وہ بھی تو بڑے عقلمند ہین اگر جنگ وجدال کا رنگ دیکھین گے تو وہ فوراً یہان آکر اطلاع کرینگے ہمین تو اطمینان ہی بادشاہ نے فرمایا یہ سب درست اور بجا ہی مگر اُنکو خبر کرنا یہان کی ضرور تھی کیونکہ ہمنے اُنکو اسی واسطے مقرر کیا تھا اُنکو اپنی خدمت بجالانا فرض تھا کیونکہ وہ نوکر اسی کام پر ہین یہ ذکر تھا کہ ایک جوڑی ہرکارون کی حاضر دربار ہوئی اور ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثنا سے بادشاہی بجالائے اور یون گویا ہوے کہ حضور ہم صاحبقران کی خبر کے واسطے جو دریاے سبز رنگ پر گئے تو ہمنے وہان جاکر یہ دیکھا کہ صاحبقران اور صنوبر شاہ ایک خیمہ مین تشریف رکھتے ہین اور کچھ گفتگو بابت مذہب اور شراب کے ہورہی ہی ہم ٹھہرے رہے کہ اسکا نتیجہ دریافت کرلین تو جاکر عرض کرین کہ اس عرصہ مین یہ خبر پایا کہ لشکر سے شراب اور ساقی آئے اور یہ عیار کہ جو حاضر دربار رہا واسطے لینے کے روانہ کیا گیا ہم اسکے آنے کے بعد وہین حاضر رہے کہ پھر صاحبقران نے بابت مذہب کے گفتگو شروع کی یہانتک کہ صاحبقران اور صنوبر شاہ مین کچھ دلیل ہوئی وہ ہمنے نہین سنی مگر اس گفتگو سے یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ جبسے اہل دربار کے متغیر ہوگئے اور طور سے اُسکے بابت ہوا کہ فساد ہوگا اور رنگ بادشاہ کا بھی متغیر ہوگیا تھا مگر وزیر نے کچھ بادشاہ کو آہستہ کہا دیا جسے کہ وہ حالت جاتی رہی اور پھر بخندہ پیشانی گفتگو ہونے لگی یہانتک کہ بعد تھوڑی دیر کے ہمنے دیکھا کہ بیابان سے ایک گرد اُٹھی اور اُسمین سے فوج دیوانون کی پیدا ہوئی اور وہ آکر لب دریاے سبز رنگ کے ٹھہری سردار جو دیوانون کی فوج کے تھے وہ سیر دریا کرنے لگے بعد سیر کرنے کے وہ دونون طرف خیمہ کے روانہ ہوے اور داخل خیمہ ہوے یہانتک تو ان غلامون نے اپنی آنکھون سے دیکھا بعد اسکے یہ غلام اطلاع کرنے کے واسطے خدمت شاہی مین حاضر ہوے اور ہرکارون کو وہان چھوڑ گئے اب باقی کیفیت جو بعد آنے ہم غلامون کے گذری ہوگی وہ اگر عرض کرینگے بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا اب تم پھر جاؤ اور وہان کی خبر لاؤ اُنھون نے سلام کیا اور قصد چلنے کا کیا تھا کہ وہ دوسری جوڑی جو کہ وہان موجود تھی حاضر ہوئی اور مجرا شاہی بجاکے گویا ہوئی کہ جہان پناہ بعد آنے ان ہرکارون کے یہ واقعہ درپیش ہوا کہ وہ دونون دیوانے بعد داخل ہونے خیمہ کے بادشاہ پر بہت ناراض ہوے اور کہنے لگے کہ تمنے دشمن خداوند سے دوستی پیدا کی اور اُسکو اپنا مہمان کیا ہی لہذا ہم اُسکو سزا دینے آئے ہین کہ وہ کیون بغیر ہمارے حکم کے دشت ہمارا فرامین فرو گذاشت ہوا بہت جلد ہمکو بتادے کہ تونے کہان اُنکو ہمارے خوف سے پوشیدہ کیا ہی اور اسی طرح کے کلام واہیات شان مین صاحبقران کے بھی کہے خداوند نعمت صاحبقران کو کب ایسے کلام سننے کی تاب تھی فوراً آواز بلند اُن دیوانون سے فرمایا کہ مین موجود ہون جو تمکو سزا دینا ہو مجکو دو مین تمہارے خوف سے پوشیدہ نہین ہوا ہون اور اسی طرح کے کلام غیظ آمیز زبان معجز بیان سے فرمائے جسکے سبب سے وہ اور زیادہ برہم ہوے اور بادشاہ سے کہا کہ ہمتو جانتے تھے کہ تو نے اُسکو ہمارے خوف

پوشیدہ کر دیا ہی اور وہ کوئی بڑا جوان بہادر ہی مگر یہ نہ معلوم تھا کہ وہی جوان ہی یہ تو لائق ساقی گری کے ہی ہم اسکو زیر کرکے بادشاہ اور خداوند ایران نہ طاق کے پاس بھیج دینگے اور اُسکے زیر کرنے کے بعد اس وزیر کو اور تمکو بھی سزا دینگے بادشاہ نے بہت کچھ سمجھایا مگر انھون نے کسی طرح نہ مانا اور اسی طرح وہ کہا کیے یہانتک کہ یہ کلام زبان پر لائے کہ اگر تمکو اسکی بڑی محبت ہی تو ہمنے تمھاری خطا معاف کی اسکو ہم گرفتار کرکے تمھارے حوالے کر دینگے تم اسکو اپنا ساقی بنانا اچھا خداوند پاس نہ روا رکھینگے بادشاہ نے کہا کہ میرے نزدیک تو اُنکو اپنے لشکر مین جانے دیجئے جب یہ وہان جائین تو مین اور آپ اُنسے مقابلہ کرین اور اگر آپ وہان زیر کرین تو آپ کی بدنامی نہوگی اور مین بھی بدنامی سے بچونگا اُنھون نے جواب دیا کہ یہ بھاگ جائینگا یہ کبھی لشکر مین نہ جائیگا جہان پناہ یہ کلام سنکر صاحبقران کو تاب نہ رہی اور فوراً اپنے دنگل سے اُٹھے اور اُنسے کہا کہ اگر یہ دعوے شجاعت ہی تو آؤ اور مقابلہ کرو وہ بھی یہ سنکر آمادہ ہوے اور اسقدر جرات کی کہ ایک آئین سے اپنے دنگل سے اُٹھا مگر بادشاہ نے بیچ مین یہ کہکے منع کیا کہ نہ مقابلہ کرنا مگر دوسرے نے اُسکو روکا اور کہا کہ مین مقابلہ کرونگا اُسنے اُسکو جب یہ بحث آپس مین ہونے لگی تو صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک کا سہارا ایک پکڑتا ہی یہ دیکھکر فرمایا کہ تم دونون مقابلہ کرو اور باہم ملکر آؤ کیون آپس مین بحث کرتے ہو مین تم دونون سے ایک مرتبہ مقابلہ کرونگا یہ حال دیکھکر تمکو تاب نہ رہی اور ہرکارون کو چھوڑ کر ہم حضور کو اطلاع دینے آئے ہین اب ہمین وہان کا حال نہین معلوم کہ ہمارے آنے کے بعد کیا ہوا شہنشاہ نے یہ سنکر فوراً حکم صادر فرمایا کہ جلد لشکر ہمارا طیار ہو ہم اسی وقت طرف دریاے سبز رنگ کے واسطے مدد صاحبقران کے جائینگے یہ حکم شاہی سنتے ہی تمام لشکر مین ہرکارون نے خبر منادی کی ہر ایک جلد جلد مسلح اور مکمل ہونے لگا اور ہر ایک سوار و پیادہ اپنے اپنے بستر دن سے اُٹھا اور سلاح جنگ سے درست ہونے لگا جو جس کام مین تھا اُسکو وہین چھوڑ دیا اور سب آراستہ ہو گئے ادھر ہرکارون نے بادشاہ کو حاضر ہو کر خبر دی کہ حضور سب لشکر تیار ہو گیا ہی ظل اللہ نے قصد اُٹھنے کا کیا تھا کہ تیسری جوڑی ہرکارون کی پسینے مین غرق سانس پھولی ہوئی حاضر دربار ہوئی اور بعد دعا ثنا کے بادشاہی یون گویا ہوے کہ جہان پناہ کیوان بارگاہ کو معلوم ہو کہ بعد آنے ان ہرکارون کے جو کہ حاضر حضور شاہی ہین ہم غلامان نے یہ واقعہ دیکھا کہ جب دونون دلوانے سامنے صاحبقران کے پہنچے تو یون کہنے لگے کہ اگر کوئی حربہ رکھتا ہوتا کہ یہ نہ کہنا کہ ہمین خبر بھی نہ کی ورنہ ہم قتل نہ ہوتے اور ان حربون سے تیری جان نہ بچتی بڑی مشکل پڑے گی اور بہت کچھ لاف و گزاف کیا صاحبقران نے جواب دیا کہ ہمارے مذہب مین پیشدستی ناجائز ہی تم اپنے حربے کرو جب ہمارا خدا ہمکو تمھارے حربے سے بچائیگا تو ہم بھی حربہ کرینگے یہ سنکر انمین سے ایک نے اپنی چوبدست اُٹھائی کہ دوسرے نے اُسکو روکا اور خود ارادہ کیا اسپر بھی آپس مین تکرار ہونے لگی جب یہ تکرار آپس کی صاحبقران نے ملاحظہ فرمائی تو ارشاد کیا کہ تم دونون ایک مرتبہ بیچ حملہ کرو آخر کو وہ دونون ایک مرتبہ حملہ آور ہوے اور چوبین اُٹھا اُٹھا کر صاحبقران پر مارین واہ ری بہادری اور چابکی قربان اس زور و قوت اس شیر منش صاحبقرانی کے کہ دونون چوبون کو آتے ہوے جال مین کرکے دونون دست زبردست اپنے اُنکے بندستون پر ڈال دیے اور اس زور سے اپنی طرف مین کھینچے کہ ہم خاکسار دیکھتے تھے کہ دونون ایک بار بلند ہو گئین اور صاحبقران کے سر پر سایہ افگن ہوگئین بعد اسکے صاحبقران نے اس قوت و طاقت

سے بیچ دیا کہ اگر وہ چوبین چھوڑ دین تو اُنکی کلائیان بیکار ہوجائین اُنھون نے چلا کر چھوڑ دیا صاحبقران نے دونون چوبون کو ایک ہاتھ مین لیکر طرف خواجہ کے پھینکدیا اور فرمایا کہ اے خواجہ انکو اٹھالو اور انکو احتیاط سے رکھو ہم غلام دیکھتے تھے کہ بعد چھین لینے چوبون کے صاحبقران نے آگے کمر بند تمام کر اور لعرۂ صاحبقرانی کرکے اُن دونون کو سر سے بلند کر لیا اور گرد سر چرخ دینا شروع کیا کہ تمام تنبو کھل کر گر پڑے خواجہ نے اٹھا کر زنبیل کر لیے جب اس واقعہ کی خبر اُنکے لشکر مین پہونچی تو تمام افسران فوج نے خبر سنکے اپنی اپنی تلوارین کھینچکر طرف خیمہ کے چلے یہ رنگ جو انہنے دیکھا تو یہ خیال کیا کہ اب حاضر ہو کر خبر کرین کہ یہ وقت مدد کا ہے ہم وہان سے اور ہرکارون کو بھیجکر حاضر خدمت ہوے بادشاہ یہ سنتے ہی تخت پر سے اُٹھ کھڑے ہوے بادشاہ کا اُٹھنا تھا کہ تمام سردار اپنے اپنے دنگلون پر سے کرسیون پر سے تلوارین ٹیک ٹیک کر اُٹھ کھڑے ہوے اور طرف درباہ گاہ کے چلے وہ سب بہادر مع بادشاہ کے باہر تشریف لائے اور مرکب واسطے سواری کے طلب فرمایا سائیس نے مرکب لاکر حاضر کیا بادشاہ گھوڑے پر جلوہ فرما ہوے تمام سردار اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوے کہ پھر ایک بگولہ گرد کا طرف سے دریاے سبز رنگ کے اُٹھا بادشاہ نے علی الزمان اور نور الزمان سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے ہرکارے واسطے خبر دینے جنگ کے آتے ہین اچھا اسنے بھی حال سن لین تو پھر چلین ابھی بادشاہ یہ فرما رہے تھے کہ وہ ہرکارے سامنے سے نمودار ہوتے اُنکے چہرون سے علامت خوشی کی معلوم ہوتی تھی اور فرط خوشی سے اُنکے منھ لال تھے قریب اسپ شاہی کے آکر کورنش عرض کرنے لگے احضور کو مبارک کرے کہ صاحبقران نے ان دونون دیوانون کو زیر کر لیا امیدوار انعام سے ہین اور اب بخوشی وخرمی صاحبقران خیمہ مین حضور بادشاہ کے تشریف رکھتے ہین اور وہ دونون دیوانے بھی غلام حلقہ بگوش ہوگئے ہین یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ اب کوئی ضرورت جانے کی نہین ہے اور حکم دیا کہ فوج کر بند خدا نے اپنا فضل وکرم کیا صاحبقران فتحیاب ہوے یہ فرما کر اور ہرکارون کو ہمراہ لیکر داخل بارگاہ ہوے اور تخت پر جلوہ فرما ہوے سردار سب راست وچپ بیٹھ گئے شمر تیز پا عیار اس وقت تک اسی مقام پر موجود رہا کیونکہ اسکو شیشۂ شراب نہین لاتا صرف حکم ہوا تھا کہ ہرکارون سے یہ خبرین دریافت کرین اُسنے خیال کیا کہ جب وہان فیصلہ ہوجائیگا تو مین جاؤنگا دیکھون کہ بادشاہ لشکر اسلام کیا کرتے ہین اگر یہ لشکر واسطے مدد کے جائین تو مین بھی اپنے شہر مین جاکر تمام لشکر کو واسطے مدد کے لاؤن کیونکہ بادشاہ کے ساتھ کچھ ایسا لشکر نہین آیا ہے اور یہان سے بادشاہ لشکر اسلام مع فوج بیشمار کے واسطے مدد صاحبقران کے جاتے ہین یہ خیال کرکے اپنا بھی ارادہ جانے کا کیا تھا کہ وہ ہرکارے آئے اور بادشاہ اس خبر خوش کو سنکر داخل بارگاہ ہوے یہ بھی ہمراہ بادشاہ کے اندر بارگاہ کے آیا کہ سنون تو اور کیا واقعہ ہے اور اپنی جگہ پر بیٹھ گیا جب سب سردار بیٹھ چکے تو بادشاہ نے اُن ہرکارون سے فرمایا کہ بیان کرو کیا واقعہ ہوا اور اُنھون نے عرض کیا کہ حضور بعد آنے اُن ہرکارون کے جو کہ پہلے حاضر ہوے تھے یہ سانحہ گذرا کہ جب صاحبقران نے اُن دونون دیوانون کو سر سے باندھ کیا اور یہ خبر اُسکے لشکر مین پہونچی اور افسران فوج نے تلوارین لیکر خیمہ مین گھس آئے اور چاہا کہ صاحبقران پر حملہ کرین مگر صنوبر شاہ نے منع کیا اور نصیب وفرازد کہا باز رکھا بادشاہ کے منع کرنے سے وہ لوگ رک گئے اور تماشا دیکھنے لگے ادھر اُن دونون دیوانون نے امان مانگی صاحبقران نے فرمایا کہ امان لیکر مسلمان ہوجاؤ دونون نے عرض کیا کہ آپ ہمین چھوڑ دین ہمنے آپ کی اطاعت بدل وجان قبول کی صاحبقران

انکو زمین پر رکھدیا وہ دونون اٹھکر قدمون گر پڑے صاحبقران نے انکے سر اٹھا کر سینے سے لگائے
اور اپنے ہمراہ لیکر داخل دربار ہوے بادشاہ نے عرض کیا کہ آپ رونق بخش تخت ہون صاحبقران
نے انکار کیا اور یہ فرما کر انکا تخت انکو بخش دیا کہ مین تاج بخش ہون تاجگیر نہین ہون اور اپنے دنگل پر
جو کہ انکے واسطے بچھا تھا اور پہلے اسپر تشریف رکھتے تھے زینت دہ ہوے اور وہ دونون دیو اپنے بھی حکم
صاحبقران اپنے اپنے دنگلون پر متمکن ہوے یہانتک ہرکارون کو معلوم ہوا اسکے بعد ہرکارے چلے اسے حضور
اور ہرکارے دیان ہین وہ آکر اب تک واقعہ بیان کرینگے بادشاہ نے حکم دیا کہ انکو خلعت و انعام
دیا جاے حکم شاہی سے انکو خلعت و انعام دیا گیا وہ آداب بجا لاے اور خلعت و انعام لیکر پھر
واسطے خبر کے روانہ ہوے ادھر تمر تیز پانے عرض کیا کہ حضور سے بابت کیا حکم شاہی ہوتا ہے کہ دیان
صاحبقران اور میرے بادشاہ کو میرا انتظار ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ کیا تمکو شیشہ شراب نہین ملا اسنے
عرض کیا کہ حضور ابھی کہان عنایت ہوا بادشاہ نے داروغہ شراب خانہ سے فرمایا کہ تجھے ابتک شیشہ شراب
اور ساقی کو ابتک اسکے ہمراہ نہین کیا اسنے عرض کیا کہ مین نے قصد جانے کا کیا تھا کہ بیان ہرکارون نے
یہ خبر بیان دیا شرع کین مین بھی ٹھہر گیا کہ ذرا سن لون کہ کیا واقعہ گذرا الحمدللہ سب طرح خیریت سن لی اب
جاکر اسکے ہمراہ کیے دیتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ فوراً روانہ کر دیر نہونے پاے کتنے بڑی دیر لگائی
سچ ہے دیان صاحبقران کو انتظار ہوگا وہ فوراً آداب شاہی بجا لاکر رخصت ہوا اور اس عیار کو ہمراہ لیکر
تمبا نے مین آیا ایک شیشہ جواہر نگار اور ایک جام مع ایک ساقی کے اسکے ہمراہ کر دیا وہ لیکر طرف
دریاے سبز رنگ کے روانہ ہوا اسکو تو اب راہ مین چھوڑ دیجے اور کچھ حال بارگاہ کا سنیے کہ بیان بعد جانے
عیار کے اور آنے خبر خیریت صاحبقران کے بادشاہ مجاہ نے فرمایا کہ آج بڑی دیر ہوگئی کہ دربار
برخاست نہین کیا واسطے خبر صاحبقران کے بیٹھے رہے لہذا اب خبر خیریت معلوم ہوگئی اور یہ بھی معلوم
ہوگیا کہ وہ دیو اسنے جو آنے تھے زیر ہوگئے لہذا اب کوئی ضرورت نہین ہے کہ دربار آراستہ رہے اور جو
کچھ حال وہان گذریگا وہ ہرکارے واسطے خبر کے بیان آئین گے تو سپہر کو معلوم ہوجائیگا دوسرے
صاحبقران بھی سہ پہر تک تشریف لے آئین گے اب کوئی جگہ خوف کی نہین ہے تیسرے یہ کہ مین نے
چند سردار بھی تو عقب مین روانہ کر دیے ہین وہ بھی وہان موجود ہین مگر انکی کیفیت ہرکارون نے نہین
بیان کی کہ وہ اس ہنگامہ کی خبر سن کے خدمت صاحبقران مین کیون نہ پہونچے اسکا کچھ حال نہین
کھلا خیر اب آپ سب صاحب تشریف لیجائین اور مین بھی جاتا ہون یہ فرما کر تخت سے اٹھے اور چاہا
کہ سوار ہوکر طرف محل بعلے کے روانہ ہون کہ بھر جوڑی ہرکارے کی سامنے سے نمودار ہوئی اور ہاتھ
اٹھا کر دعا و ثناے بادشاہی بجا لاے اور نجرا کر کے عرض رسا ہوے کہ شاہ مجاہ کی عمر دراز ہو اور ترقی
جاہ و جلال ہو ہم اس وقت وہ خبر خوش لاے ہین کہ ہمارے منہ موتیون سے بھرے جائین تو عجب
نہین شہریار ذی اقتدار نے فرمایا کہ بیان کرو کیا خبر خوش لاے ہو جلد کہو انھون نے عرض کیا کہ حضور بعد
پہونچنے ان ہرکارون کے جب دربار آراستہ ہوا اور صاحبقران اپنے دنگل شوکت پر جلوہ فرما ہوے
تو پھر گفتگو بابت مذہب وغیرہ کے شروع ہوئی صاحبقران نے بعد ختم کرنے گفتگو کے مدح و ثنا خداے
لایزال کے بیان کرنا شروع کی اسکے سننے سے بادشاہ صنوبریہ اور وہ دو دیو اسنے اور جو کہ حاضر صحبت تھے
سب محو ہوے اور زنگ کفر سب کے دلون سے چھوٹا اور راہ راست کی طرف راغب ہوے یہانتک کہ سب
مع بادشاہ کے مسلمان ہوے اور اسلام قبول کیا ابتک چھوڑ رہا ہے اور جو کہ سردار حضور نے عقب صاحبقران مین روانہ

فرمائے تھے وہ سب اس ہنگامہ کی خبر سنکے پہاڑون سے اور گوشون سے نکل کے چلے تھے کہ یہان سب امڑ ہوئے
اور صاحبقران فتحیاب ہوئے وہ سب راہ سے پلٹ گئے جنے انکو دیکھا تھا یقین ہو کہ وہ حضور مین آئے ہونگے
پس یہ خبر نیک بادشاہ نے سنکر انکو خلعت دیے اور خوش خوش داخل محل ہوے ادھر لشکر مین ہو کہ نبکھا
ہو گئی تھی سب نے کر بند کھولین اور اپنے اپنے کامون مین مصروف ہوے انکو تو اسی حال مین چھوڑیے

اب کچھ حال اُدھر کا سنیے کہ وہان کیا واقعہ گذرا

ناقلان آثار و حاکیان رنگین خیال اس داستان حیرت بیان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جب صاحبقران
بعد زیر کرنے دیوانون اور مسلمان کرنے صنوبر شاہ وغیرہ مدنی بخش جلسہ ہوے اور صحبت ناچ و رنگ
و شراب و کباب شروع ہوئی ہر ایک شاد و شاد بیٹھا ہوا لطف دیکھ رہا ہی کہ اتنے مین ثمر تیز پا عیار مع ساقی
اور خمیازہ شراب کے حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ یہ شیشہ شراب اور ساقی حاضر ہی صاحبقران نے فرمایا
کہ اچھا اور ساقی سے اشارہ کیا کہ لاؤ شراب دو اُسنے جام مملو کر کے حاضر کیا صاحبقران نے جام لیکر
پی لیا اور معروف تماشاے ناچ و رنگ ہوے لیکن مین وہ طائفہ برخاست ہوا اور دوسرا طائفہ آیا اور اُسنے
گت ناچنا شروع کیا بعد ازان نہایت خوش آوازی سے غزل گائی جب غزل گا چکی تو صاحبقران متوجہ
طرف خواجہ کے ہوئے اور فرمایا کہ اے خواجہ اس وقت تم بھی کچھ گاؤ کہ ہمارا جی چاہتا ہی اور تو بھی چاہو
ہم سننے کے مشتاق ہین کیونکہ دریا کا کنارہ ہی اور میدان بھی وسیع ہی اور صحراے سبزہ زار بھی ہی یہان
خوب لطف گانے کا ہوگا اور یہ لوگ بھی جو کہ نئے مسلمان ہوے ہین تمہارا گانا شکر بہت خوش
اور محظوظ ہونگے کیونکہ انھون نے ایسا گانا کبھی نہ سنا ہوگا تمکو کیا یاد کرینگے کہ ہمنے تمام عمر ایسا گانا
نہین سنا خواجہ نے جواب دیا کہ آپنے کیا مجھکو کوئی گویا متصور کیا ہی کہ جہان چاہا فرمایش کر دی اگر ایسا
گانے کے سننے کا شوق ہی تو لشکر سے طائفے طلب فرمایئے وہ آ کر گائین اور آپ سنین یہان بھی تو طائفے
عمدہ عمدہ ہین انھین کو سنیے میرے گانے کی کیا ضرورت ہی صاحبقران نے فرمایا کہ میرا جی اسوقت
تمہارے سننے کو چاہتا ہی مین نہ مانونگا تمین اس وقت کا ناضرور ہوگا چاہے کچھ فرمایئے کیونکہ میرا دل
تمہارے گانے کے سننے کو چاہتا ہی اور کسی کے گانے مین جی نہین لگتا ہی ادھر صنوبر شاہ نے بھی
خواجہ سے کہا کہ اے خواجہ ہم کچھ گاؤ تو ہم بھی سنین کہ ہمارا دل تمہارا گانا سننے کو بہت چاہتا ہی اور بہت
مشتاق ہی اسوقت ہماری خاطر سے گاؤ کہ ہم بھی کچھ محظوظ ہون خواجہ نے کہا کہ اُس شخص کا دل گانے مین
کیونکر لگیگا کہ جسکی طبیعت فکرمند ہو اور ہر وقت فکر معیشت مین گرفتار ہو بھلا وہ کیا گائیگا جو اپنی حالت
مین مبتلا ہو صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ باتین نہ بناؤ اب گاؤ ہم تمکو ایک ہزار روپیہ لشکر مین چلکر دینگے
خواجہ نے کہا کہ قرضہ پر نہین گایا جاتا ہی نقد دیجیے تو یہان ایک دو چیز گاؤن اور آپکو اپنا گانا سناؤن
صاحبقران نے فرمایا کہ یہان میرے پاس کہان ہی مین تنہا آیا ہون کچھ اپنے ساتھ نہین لایا ہون اگر
مجھکو یہ معلوم ہوتا تو لیتا آتا کہ تمکو روپیہ خواجہ کو دینا ہوگا خواجہ یہ تو نہ گانے کا بہانہ ہی خواجہ نے عرض
کیا کہ یہ قدر آپکا بیکار ہی آپکو روپیہ کی کسی جگہ کمی نہین ہی بقول شخصے شعر منعم بکوہ و دشت و بیابان غریب نیست
ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت تم یہان بھی آپکو روپیہ ممکن ہی جہان کنایون کے واسطے ایک ہزار
روپیہ قرض لیا ہی وہان ایک ہزار اور طلب کر لیجیے لشکر مین چلکر بھیج دیجیے گا بموجب اس مثل کے ہے
کہ مزدور خوش دل کند کار بیش بموجب مین روپیہ پائونگا تو میرا دل لبھا ہوگا اور مین خوب خوش ہونگا
آپکا بھی دل محظوظ ہوگا اہل محفل بھی خوش ہونگے اور آپکی داد و دہش کی تعریف ہوگی اور کہینگے

کہ یہان سب کسی کو سنا تھا اور کسی نے ہمکو اپنا روپیہ صرف کرکے گانا سنوایا تھا میری بھی تعریف ہوگی اور آپکی بھی توصیف ہوگی صاحبقران نے صنوبر شاہ سے فرمایا کہ آپ انکو ایک ہزار روپیہ منگا دین مین نشتر مین جاکر آپ کا کل روپیہ بھیج دونگا صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین مین بھی آپکا ہون اور روپیہ بھی آپکا ہی مجھے کوئی عذر نہین ہی یہ کہکر ایک خواجہ سرا سے کہا کہ دو ہزار روپیہ خواجہ کو لا دو ایک ہزار ہماری طرف سے اور ایکہزار صاحبقران کی طرف سے خواجہ سرا فورًا گیا اور دو ہزار روپیہ لیکر حاضر دربار ہوا اور خواجہ کو روپیہ دیا خواجہ نے دو روپیہ بادشاہ اور صاحبقران کو مجرا کرکے لیا اور جوڑی ہفت ہوندی ڈگی لگا کر اور نقلیان درست کرکے نے بجانا شروع کی اور یہ غزل گائی غزل

وفا کا پاس ہی اپنا خیال کچھ بھی نہین	ہین دیکھنے ہی کی ظاہر مین خوبان کی	جفا مین سب سے ہین آگے ملال کچھ بھی نہین
طلب جسنے کیا بوسہ دہن اسنے	دیا جواب کہ یہ تو سوال کچھ بھی نہین	مگر لبون مین یہ خوشحال کچھ بھی نہین
تو پھر یہ صرف ہی درد و ملال کچھ بھی نہین	نظر مین ہے کچھ اپنے نہین دل نوسف	فساد اسی کے ہین سب دل ہو جو ملال کچھ
		حضور سچ ہی کہ مفلس کا مال کچھ بھی نہین

یہان دورنگ جما ہوا تھا اور سمان بندھا ہوا تھا ہر شخص مثل تصویر خاموش خواجہ کا گانا سن رہا تھا اور ہر ایک کا یہ حال تھا کہ آنسو جاری تھے اور ایسے محو تھے کہ کچھ بات نہ کرتے تھے دربار کیا تھا گویا کہ مرقع تصویر تھا اتنے مین دیکھتا کیا ہے کہ یکایک دریا مین ایک تلاطم کا جوش پیدا ہوا اور پانی بیحد بلند ہونے لگا اور تمام جانوران آبی باہر سے آب نظر آنے لگے اور ایک سمت کو بھاگنے لگے یہان بھی کسیکو خبر نہ تھی کہ کیا ماجرا ہی ہر ایک خواجہ کا گانا سننے مین مصروف تھا کہ ناگاہ صاحبقران کی نظر دریا پر پڑی اور یہ واقعہ دیکھا اور خواجہ کو اشارہ سے فرمایا کہ ذرا ٹھہر جاؤ اور دریا کی طرف اشارہ کیا کہ دیکھو یہ کیا شامت ہی یہ سنکر خواجہ نے ہاتھ سے ذرکھدی اور طرف دریا کے دیکھنے لگے ادھر جب ذی خواجہ نے رکھدی اور گانا موقوف کیا بعد تھوڑے عرصہ کے ہر ایک کی وہ محویت دفع ہوئی اور جب ہوش بجا ہوے تو بادشاہ اور اہل دربار نے کیا دیکھا کہ صاحبقران اور خواجہ نظر غور سے دریا کی طرف دیکھ رہے ہین یہ بھی سب اسی طرف متوجہ ہوے اور دیکھنے لگے کہ صاحبقران اور خواجہ کیا دیکھ رہے ہین اور کیا واقعہ ہی کہ خواجہ نے گانا موقوف کردیا اور ادھر دیکھنے لگے یہ سب بھی متوجہ ہوے اور دیکھنے لگے وہی واقعہ دیکھا جو پہلے تحریر ہوچکا ہی مگر جوش دریا کا ترقی کرتا جاتا ہی اور پانی زیادہ بلند ہوہوکر گرتا ہی اور ہر جا پر بھنور نظر آتے ہین دریہ حالت ہی کہ اگر کوئی چیز پانی مین گر پڑے تو پرزے پرزے ہوجاے مگر اسی حالت مین دیکھا کہ ایک حباب بیضۂ قاز کی برابر آگے آگے اور بہت سے حباب مثل بچۂ مرغ کی اسکے عقب مین بہتے ہوئے چلے آتے ہین اور اس تلاطم مین انکو کسی قسم کا ضرر نہین ہی اور وہ برابر بہتے ہوے چلے آتے ہین یہ حال دیکھکر کہ صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ سمجھے یہ تماشا بھی دیکھا کہ دریا کی کیا حالت ہو رہی ہی کہ اگر اسمین کسی درخت کوئی جہاز یا کشتی آئے تو پاش پاش ہوجاے اور تباہ ہلے مگر حباب جو سامنے چلے آتے ہین انکو کسی قسم کا ضرر نہین پہونچتا ہی گو کہ یہ بھی اسی پانی کے بلبلے ہین مگر ایسی حالت مین حباب کیونکر قائم ہوسکتا ہی اور دوسرے یہ بات دیکھنے کے لایق ہے کہ رنگ حبابون کا مثل دریا کے پانی کے نہین ہی سب گلابی رنگ کے ہین سوا اس حباب کے جو کہ سب کے آگے ہی اور بہت بڑا ہی اتنا بڑا حباب بھی ہمنے آجتک نہین دیکھا تعجب کا مقام ہی کہ سب حباب اسکی عقب مین چلے آتے ہین آگے نہین آتے ہین گویا کہ اس سے بندھے ہوے ہین اور رنگ حباب کلان کا دیکھو بالکل گلنار ہی معلوم ہوتا ہی کہ خون تازہ اسمین بھرا ہوا ہی اور کیا اچھا معلوم ہوتا ہی سبز پانی مین سرخ اور گلابی حباب بیتحاشے ہوے آتے ہین ابھی

صاحبقران یہ فرما رہے تھے کہ وہ حباب بہتے ہوے کنارے دریا کے سامنے خیمۂ سرخ کے آئے جسمین کہ صاحبقران اور تمام لوگ تھے اور وہ زور شور بھی دریا کا کم ہوگیا اور پانی بلند ہونا بالکل موقوف ہوگیا اور پانی روانی سے ساکت ہوگیا یہ واقعہ دیکھکر صاحبقران نے فرمایا کہ بھئی خواجہ یہ مقام حیرت ہے کہ یہ حباب کنارے آکے سامنے ہمارے خیمہ کے تھم گئے اور وہ حالت انکے تھمتے ہی موقوف ہوگئی اور پانی بھی ساکت ہوگیا دیکھو پانی مین بالکل حرکت نہین ہے اور وہ تلاطم بھی جاتا رہا۔ ہا مجھکو تو یہ سب کارخانہ سحر کا معلوم ہوتا ہے ابھی یہ تقریر ختم نہ ہوئی تھی کہ وہ حباب جو کہ سب سے بڑا تھا اور سبکے آگے تھا اسمین سے ایک آواز ہولناک پیدا ہوئی جس سے کہ تمام صحرا گونج گیا اور دریا کی پھر وہی حالت ہوگئی جو کہ سابق مین تھی اور جسقدر حباب اسکی قعب مین تھے وہ سب یکبارگی ٹوٹ گئے اور اسمین سے شعلے پیدا ہوے اور سب شعلے ایک ہوکر طرف خشکی کے آئے اور دفعتاً طرف خیمہ کے چلے اور داخل خیمہ ہوکر رخ صاحبقران کی طرف کیا خواجہ نے یہ رنگ دیکھکر عرض کیا کہ یا صاحبقران اسم اعظم بہت جلد پڑھیے دیکھیے یہ کسی ساحر کا سحر ہے یہ سننا تھا کہ صاحبقران نے اسم اعظم ورد زبان کیا اسم اعظم کا شروع ہونا تھا کہ وہ شعلہ ایک جگہ قائم ہوگیا ادھر اسم اعظم ختم ہوا اور صاحبقران نے دم کیا وہ شعلہ یک بیک بجھ گیا اور خاکستر ہوکر وہ بارگاہ مین گر پڑا اور ایک آواز مہیب آئی یہ حالت دیکھکر سب اہل دربار دنگ ہوگئے اور مارے خوف کے کانپنے لگے مگر صاحبقران اسی طرح بیٹھے رہے ادھر خواجہ نے بجلدی تمام گلیم اوڑھ لی اور سب کی نظرون سے پوشیدہ ہوگئے ادھر اس بڑے حباب مین ایک شعلہ چمکا کہ جسکی گرمی سے تمام دریا کا پانی کھولنے لگا اور اس وقت تلاطم سے زیادہ زور و شور ہوا اور پانی بھی اس وقت سے زیادہ بلند ہوا اور وہ حباب ٹوٹا اور اسمین سے شعلہ نکل کر خشکی پر آیا اور زمین پر گر کر ایک شیر نر کی صورت سے متشکل ہوا اسکی ہیبت یہ تھی کہ دونو آنکھین اسکی مثل انگارہ آتش کے دہکتی ہوئی اور منہ سے شعلہ آتش نکلتے تھے طرف خیمہ کے چلا جسنے دیکھا مارے دہشت کے گر پڑا اور بیہوش ہوگیا یہی حالت سب دربار کی تھی مگر صاحبقران بسبب تبرکات کے محفوظ رہے اس شیر نے رخ صنوبر شاہ کی طرف کیا جبتک صاحبقران دنگل سے اٹھین اٹھین اس شیر نے ایک جست کی اور قریب تخت کے پہونچا اور صنوبر شاہ پر حملہ مارا اسکی تو پہلے ہی حالت دگرگون ہوگئی تھی اور دہشت سے غش آگیا تھا بھاگتا کون اس شیر نے صنوبر شاہ کو اٹھا کر اپنی پیٹھ پر ڈالا اور لیکر باہر بارگاہ کے جانے کا قصد کیا یہ اس عرصہ مین صاحبقران بھی دنگل سے اٹھ چکے تھے پس عقب سلیمانی کھینچکر چلے اور ڈانٹ کر فرمایا کہ کہان جاتا ہے بس اس شیر نے جیسے ہی اس شیر صاحبقرانی کو دیکھا ٹھہر کر ایک شعلہ منہ سے چھوڑا کہ جس سے تمام بارگاہ مین اندھیرا ہوگیا اور اس شعلہ نے چارون طرف سے صاحبقران کو گھیر لیا مگر بسبب اسم اعظم اور برکات کے کچھ ضرر نہ پہونچا سکا صاحبقران نے اسم اعظم پڑھنا شروع کیا ببرکت اسم اعظم وہ سب آفت برطرف ہوگئی روشنی جو ہوئی تو صاحبقران نے دیکھا کہ وہ شیر نہین ہے صاحبقران فوراً باہر بارگاہ کے آئے ادھر شیر نے بھی شعلہ چھوڑنے کے جست کی اور باہر بارگاہ کے آکر رخ صحرا کا کیا کہ اسنے مین صاحبقران آگئے کیا ملاحظہ فرمایا کہ وہ شیر جست و خیز کرتا ہوا طرف صحرا کے چلا جاتا ہے اور صنوبر شاہ مثل مردۂ صد سالہ کے اسکی پشت پر پڑا ہے یہ ملاحظہ فرما کر تاب نہ رہی دہن نعرہ کیا کہ کہان جاتا ہے مین آن پہونچا بیٹھے ہوے جب قریب پہونچے تو اس شیر نے پھر شعلہ منہ سے چھوڑا پھر وہی حالت ہوگئی مگر صاحبقران نے بہت جلد اسم اعظم پڑھ کر اسکو دفع کیا اور اسکے عقب مین چلے

ادھر خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوے عقب مین صاحبقران کے چلے آتے ہین بیان یہ رنگ ہے کہ جب
صاحبقران قرب پہونچ جاتے ہین اور جانتے ہین کہ عقرب کا وار کرین وہ شیر شعلہ منہ سے چھوڑ دیتا ہے
شعلہ صاحبقران کو گھیر لیتا ہے صاحبقران اسکے دفع کرنے مین رہ جاتے ہین وہ آگے بڑھ جاتا ہے یہ رنگ
دیکھکر صاحبقران نے جھک کر ایک مشت خاک زمین سے اٹھائی اور اسپر اسم اعظم دم کرکے
آگے بڑھے کہ ادھر شیر نے جو یہ رنگ دیکھا کہ صاحبقران کسی طرح قابو نہین چھوڑتے ہین کھانے کا
سحر کیے مگر انکو کچھ ضرر نہ ہوا سب دفع ہوگیا اب کسی طرح جان بچتی نہین معلوم ہوتی یہ خیال کرکے فوراً
کچھ اسم سحر پڑھا اور دونون شانون پر دم کیا کہ دو پر نور آبدار ہوگئے اور طرف آسمان کے اڑنے کا قصد
کیا کہ اس عرصے مین صاحبقران اس شعلہ کو دفع کرکے اور مشت خاک پر اسم اعظم دم کرکے قریب
پہونچ گئے اور اسکا قصد دیکھکر کہ وہ اڑا چاہتا ہے وہ خاک اسپر پھینک دی خاک پھینکنا تھا کہ ایک
آواز آئی اور تاریکی چھاگئی صاحبقران نے اسم اعظم پڑھا وہ تاریکی دفع ہوئی اب جو دیکھا تو یہ پایا
کہ صنوبر شاہ تو میوبش پڑا ہے اور وہ شیر نہین ہے مگر ایک جادوگر ہیبت ناک ایک طرف بھاگا
جاتا ہے صاحبقران نے صنوبر شاہ کو تو وہین چھوڑ دیا اور آپ اسکے عقب مین نعرہ کرکے چلے اسنے
جب یہ رنگ دیکھا کہ یہ شخص میرا پیچھا نہین چھوڑتا ہے اور چلا ہی آتا ہے پلٹ کر اسنے ایک سر کا بال
توڑ کر اسپر اسم سحر دم کیا کہ وہ ایک اژدر آتش بنگیا اور طرف صاحبقران کے تلا بہ آتش دہن منہ سے
چھوڑتا ہوا چلا صاحبقران نے یہ دیکھکر اسم اعظم پڑھ کر دم کیا کہ وہ مشعل اژدر مٹ گئی اور خاک ہوکر
رہگئی ادھر وہ ساحر پھر سحر کرکے بھاگا کہ صاحبقران نے نعرہ کیا کہ مین آیا اور یہ کہکر عقرب کھینچکر
دوڑے کہ جب صاحبقران کو آتے ہوے دیکھا تو پلٹ کر کھڑا ہو رہا اور کہا کہ تو نہین مانے گا لے
یہ سحر تو رد کر اور یہ کہکر جیبی مین سے ایک نارنج نکالا اور اپنے ماتھے پر نوک خنجر سے چرکا دیا اور خون
جو نکلا وہ لیکر اسپر ٹپکا دیا اور اسم سحر دم کرکے اور سبنہ بکینہ صاحبقران کو تاک کے کہا کہ دیکھون
تو کیسا ساحر زبردست ہے اسکو تو رد کر اور صاحبقران پر کینہ مارا ادھر صاحبقران بھی آسکے
قریب آگئے جسے نارنج کو آتے دیکھا فوراً اسم اعظم دم کیا کہ وہ نارنج پھٹ کر گر پڑا اور خاک ہوکر
رہگیا یہ رنگ دیکھکر وہ ساحر بہت گھبرایا اور قصد کیا کہ اڑکر بھاگ جاؤن یا غرق زمین ہوجاؤن مگر
صاحبقران اب کب مہلت دیتے ہین کہ وہ سحر کرے یا بھاگ جائے فوراً عقرب سلیمانی پر اسم اعظم دم
کرکے ایک ہاتھ مارا کہ یا تو تلوار سر پر چمکی تھی یا زیر زمین جھک کر پہونچا لا کہا کہ اسنے سر سمیت اپنی ہر تین
جان بچانے کی کین مگر کہین نہ بچ سکا دو ٹکڑے ہوکر گر پڑا گرتے ہی ایک صدائے مہیب آئی
اور برف باری شروع ہوئی اور ایک آندھی آئی کہ جس سے تمام جہان تاریک ہوگیا آسمان سے انگارے
برسنے لگے صدائین مہیب آنے لگین اسکے بیر سب تدبیر بھول گئے اور غل مچانے لگے بعد تھوڑی دیر کے
آواز آئی کہ کشتی مرا نام من حباب جادو بود جیف مردم وجان دادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم بعد اس
آواز آنے کے وہ سب آفتین دفع ہوگئین اور روشنی ہوگئی جب تاریکی کی طرف ہوئی تو صاحبقران نے
ملاحظہ فرمایا کہ ایک ساحر مرا ہوا پڑا ہے کہ جسکا قد کوئی پچاس ارش کا ہوگا اور دانت آگے کے مثل گوزن کے
باہر نکلے ہین بال بڑھے ہوے ہین اور تصویر خداوند الوان خلاق کے گلے مین پڑی ہے یہ دیکھکر صاحبقران
نے لاحول پڑھی اور پلٹنے کا قصد کیا تھا کہ ایک طرف سے ایک بگولہ گرد کا اٹھا صاحبقران نے خیال
فرمایا کہ کوئی ساحر آتا ہے صاحبقران تو ادھر متوجہ ہوے ادھر ایک غبار زمین سے پیدا ہوا اور

پلٹ کر اس ساحر کی لاش سے اسکو ے اڑا قریب دریا جا کر دریا مین گرپڑا ادھر جو گولہ اٹھا تھا وہ خسگافتہ ہوا
اور اسمین سے ایک خرس پیدا ہوا اسکی شکل بہت ہیبت ناک تھی اور قد اسکا بڑا برفیل کے تھا اور وہ مخ اپنا طرف
صنوبر شاہ کے کر کے چلا ادھر صنوبر شاہ کو بعد قتل ہو جانے اس ساحر کے ہوش آیا تو اپنے کو زمین پر تک
صحرا مین پڑا ہوا پایا یہ دیکھکر بہت حیران ہوا کہ مجکو یہان کون لایا مین تو اپنی بارگاہ مین پاس صاحبقران کے
بیٹھا ہوا تھا خواجہ عمر وکاسن رہا تھا یہان کیونکر آیا یہ خیال دل مین کر کے چار طرف دیکھنے لگا ایک طرف
کیا دیکھتا ہے کہ صاحبقران عقب سلیمانی لئے ہوے چلے آتے ہین قصد کیا تھا کہ کچھ صاحبقران سے دریافت
کرے کہ اسکی نظر اس خرس پر پڑگئی کیونکہ ایسا خرس کبھی تمام عمر نہ دیکھا تھا دیکھتے ہی خوف طاری
ہوا اور کانپنے لگا لیکن دیکھا کہ وہ خرس میری طرف چلا آتا ہے جان نکل گئی فورًا چلایا کہ یا صاحبقران
مجھے اس خرس سے بچایئے یہ مجھے پکڑنے آتا ہے صاحبقران نے یہ آواز سنکر فرمایا کہ صنوبر شاہ
گھبراؤ نہین مین آیا یہ کہکر جلدی جلدی قدم اٹھانا شروع کیا جبتک صاحبقران آئین آئین وہ خرس قریب
صنوبر شاہ پہونچ گیا اور اسکی ٹانگون مین سر ڈالکر اسکو اٹھا لیا اور اپنی پشت پر لاد کر کے لے بھاگا
راستہ جنگل کا لیا اور بھاگا صنوبر شاہ چلانے لگا کہ یا صاحبقران اس غلام تازہ کو بچایئے یہ خرس
بھگا پکڑے لیے جاتا ہے مین تو تازہ مسلمان ہون میری خبر لیجیے یہ سنکر صاحبقران ہنسے جب اس خرس نے
دیکھا کہ صاحبقران قریب پہونچا چاہتے ہین خیال دل مین کیا اگر صاحبقران پہونچ گئے تو ابھی مثل حباب
جا دو کے قتل ہوگا اور سخت مین تیری جان جائیگی کوئی تدبیر ایسی کر کہ یہان سے جلد بھاگ جا کہ صاحبقران
قریب نہ پہونچنے پائین یہ سوچکر اسنے فورًا سحر کیا کہ دو پہاڑ پیدا ہوے اور اڑکر چلا یہ رنگ خواجہ نے دیکھا
کیونکہ یہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے عقب مین صاحبقران کے آتے تھے اور قریب صنوبر شاہ کے پہنچے
ہوے تھے جب خرس صنوبر شاہ کو اٹھا کر طرف صحرا کے لے چلا اور اسنے فریاد کی صاحبقران کو
پکارا کہ اس غلام تازہ کو بچایئے صاحبقران جھپٹے مگر وہ اڑکر چلا تو خواجہ نے دل مین خیال کیا کہ نہوس
سنت مین ایک مسلمان کی جان گئی یہ ساحر بیجا کر اسکو مار ڈالیگا تو بھی کچھ اس وقت کام کر فورًا گلیم اتاری
اور نعرہ کیا کہ خبردار کہان جاتا ہے اور زنبیل سے جال الیاسی نکالا اور جھٹ کر اس ساحر پر مارا کہ وہ ساحر اور
صنوبر شاہ دونون اس جال مین پھنس گئے پس فورًا خواجہ نے چھڑا دیا کہ وہ اور صنوبر شاہ دونون
زمین پر آئے خواجہ نے صنوبر شاہ کو جال سے نکال لیا اور اس خرس کو داخل زنبیل کیا کہ صاحبقران
کی نظر خواجہ پر پڑی اور یہ دیکھا کہ خواجہ نے جال ڈالکر دونون کو گرا لیا اور صنوبر شاہ کو نکال لیا
اور اس خرس کو داخل زنبیل کیا صاحبقران نے آواز دی کہ اے خواجہ واہ کیا کہنا تمنے اس وقت
وہ چالاکی کی جیسے خواجۂ اول اور خواجہ ثانی کرتے تھے آج تمنے بھی وہی کام کیا کیون نہو کہ کسکے بیٹے
ہو اور کسکے پوتے ہو تمنے اسوقت صنوبر شاہ کو خوب بچایا ورنہ وہ کافر تو مے ہی گیا تھا مین ابھی
پہونچتا اور ندارک کرتا وہ اڑجاتا مین ہاتھ ملکر رہجاتا یہ فرماتے ہوے قریب آکے چلے سے
صنوبر شاہ سے کہا کہ تمنے سحر و ساحری کو دیکھا اسی طرح وہ بھی کوئی ساحر ہوگا جسکو تم خداوند کہتے تھے
یہ فرماکر کہا کہ آؤ چلو وہان بارگاہ مین نہین معلوم سرداروں کو ہوش آیا یا نہین خواجہ نے عرض کیا کہ آگئے
بھی ہوش آگیا ہوگا کیونکہ جب وہ ساحر قتل ہوا تو صنوبر شاہ کو ہوش آگیا ادھر خرس اٹھا کر لیگیا
صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم کیونکر آئے اور خواب اچھے وقت ہو گئے تھے تو تمکو بعد اس
شعلے کے کہ جو دریا سے نکل کر ہمپر آیا تھا اور تمنے ہمسے کہا تھا کہ یا صاحبقران اسم اعظم پڑھیے اور

ہمنے اسم اعظم پڑھ کر دفع کیا اب جو دیکھا تو تمکو نہین پایا ہم سمجھے کہ تم کہین چلے گئے معلوم ہوا کہ تم ہمین چھلے آئے تھے خواجہ نے جواب دیا کہ جی نہین مہین موجود تھا سب واقعہ میرے سامنے گذرا اور جب وہ شیر صنوبر شاہ کو لیکر چلا اور آپ اسکے عقب مین چلے اسنے شعلہ چھوڑا اور تمام بارگاہ تاریک ہوگئی اسی تاریکی مین مین بھی نکل آیا کہ اتنے مین آپنے وہ تاریکی دفع کی اور آپ اسکے عقب مین ہوے یہ رنگ دیکھکر مین بھی آپ کے عقب مین کاہیر اوڑھے ہوے روانہ ہوا مین نے دیکھا کہ صنوبر شاہ بیہوش پڑا ہے مین اسکے پاس کھڑا ہوگیا کہ اگر اسپر کوئی آفت آئے تو مین انکو تدرز نبیل کرلون کہ آپنے اسکو قتل کیا مرنے سے اسکے انکو غش آگیا کہ کھڑہ خرس بلا ہوا اور انکو نچلا اس وقت آپ دوڑے اور انھون نے فریاد کی اور آپ مجھکے جب اسنے دیکھا کہ آپ آتے ہین اسنے پر مارا کیے اور جلد اڑکر چلا تو مین نے خیال کیا کہ حقیقت مین انکی جان گئی بس مین نے جال مارکر اسکو گرفتار کرلیا انکو تو نکال لیا اور اسکو تدرز نبیل کرلیا یہ سنکر صاحبقران نے بہت تعریف کی اور خواجہ اور صنوبر شاہ کو ہمراہ لیکر راہ بارگاہ کے یہ باتین کرتے ہوے چلے اب کچھ حال بارگاہ کا سنیے کہ ادھر بعد آنے صاحبقران اور خواجہ اور صنوبر شاہ کے اور اس ساحر خباب جادو کے بیان سب اہل دربار بیہوش پڑے رہے جب صاحبقران نے اسکو قتل کیا تو سب کو بعد اسکے مرنے کے ہوش آیا اب جو سب نے دیکھا تو نہ صاحبقران ہین اور نہ صنوبر شاہ ہین اور نہ خواجہ ہین دربار مین انمین سے کوئی نہین معلوم ہوتا سبکو ایک حیرت ہوئی اور خیال کرنے لگے کہ یہ کیا سب کہان گئے اور ہماری کیا حالت ہوگئی تھی ہمکو خبر نہوئی یہ سب اسی حیرت مین بیٹھے تھے کہ صاحبقران اور صنوبر شاہ مع خواجہ کے داخل بارگاہ ہوے خواجہ نے کہا کہ دیکھے مین نے پہلی ہی عرض کیا تھا کہ بعد قتل ہونے اس ساحر کے سب ہوش مین آجاینگے ہوگئے دیکھے ویسا ہی ہوا جو مین نے کہا تھا دیکھے ہوش مین ہین ہوش نہین ہین صاحبقران دیکھتے ہوے طرف اس دنگل کے آئے اور آپنے دنگل پر بیٹھ گئے صنوبر شاہ اپنے تخت پر بیٹھا اور خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے جب یہ تینون بیٹھ چکے تو اس وقت دیوانون نے عرض کیا یا صاحبقران آپ کہان تشریف لے گئے تھے کیا یہ دونون صاحب بھی آپ کے ہمراہ گئے تھے صاحبقران نے کل واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ تم لوگون کو کیونکر ہوش آیا اور پھر کیا گذری ان سب نے عرض کیا کہ جب ہمنے اس شیر کی صورت دیکھی اور اس سے آنکھ ملی ہر ایسا خوف غالب ہوا کہ غش آگیا تاب ضبط نہ رہی حضور نہ معلوم اسکی آنکھون مین کیا تاثیر تھی کہ جیسے ہی اسنے ہمکو دیکھا اور ہمنے اسکی آنکھون پر نظر کی فوراً تمام جسم بے حس و حرکت ہوگیا طاقت اٹھنے کی نہ رہی کہ ہم لوگ بھاگ جاتے صاحبقران نے فرمایا کہ وہ ساحر تھا شیر نہ تھا خدا نے اپنا بڑا فضل کیا تمہارے بادشاہ کی جان بچ گئی ورنہ وہ لیجا کر نہ معلوم کیا حال کرتا سب نے عرض کیا خدا نے تو اپنا فضل کیا مگر ہمنے آپ کے سبب سے یہ دن دیکھا نہین تو وہ ساحر ہم سب کو قتل کرتا اور بادشاہ کو تو وہ لے ہی گیا صاحبقران نے کہا کہ خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا اور جو کچھ ہونا ہوگا وہ ہوگا یہ فرماکر خواجہ سے کہا کہ اب پھر گاؤ خواجہ نے عرض کیا کہ گاکر تو ایک مرتبہ یہ آفت برپا ہوئی کہ جان گئی تھی اب پھر گانے کی فرمایش ہوتی ہے کیا کوئی اور آفت برپا کرنے کو جی چاہتا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ پر کیا آفت ہوئی جو کچھ ہوئی صنوبر شاہ پر ہوئی یا مجھپر ہوئی آپ پر کیا ہوئی اچھا لے اچھا گاتے ہین بہت باتین نہ بنائیے کچھ گانا سن لین تو پھر لشکر کو چلین کہ وہان بادشاہ کو انتظار ہوگا اور وہ متفکر ہونگے اب دیر نکرو

اس وقت گانا خوب لطف پر تھا کہ یہ امر واقع ہوا اور سب لوگ بھی صاحبقران کے ساتھ ہمزبان ہوے
تب خواجہ نے مجبور ہوکر پھر نی نکالی اور قضیان درست کرکے بالحان داؤدی یہ غزل گانا شروع کی

جو اشک گرم پیہم چشم قاتل سے نکلتے ہین
دھوین کتھے ہین سینے سے شرر دل سے نکلتے ہین

نہ معلوم آج یہ گلزار مین کیا حادثہ گذرا
کہ انداز غنچگان فصور عنا دل سے نکلتے ہین

سسکتے ہین پڑے ہم جان وارمان کی کشاکش سے
نہ یہ تن سے نکلتے ہین نہ وہ دل سے نکلتے ہین

کوئی اندوہگین ہوگا نہ جیسا بھی زمانے مین
ہزارون غم کے پہلو اک مرے دل سے نکلتے ہین

یقین ہی آج یوسف آگئے کچھ بدگمان ہوکر
سراسیمہ جو اغیار اسکی محفل سے نکلتے ہین

خواجہ نے یہ غزل خوب گائی کہ سب اہل دربار کی پھر وہی حالت ہوگئی خصوصا جو کہ عاشق مزاج تھے انکی تو یہ حالت ہوئی کہ تصویر معشوق سامنے پھرنے لگی اور شعر عاشقانہ پڑھنے لگے کوئی پکار اٹھا کہ یہ کیسا پردہ ہے کہ تلمین سے لگے بیٹھے ہو صاف ملمن مین سے دکھائی دیتا ہے اب سامنے آنے مین کیا عذر ہے یہ کہکر شعر پڑھنے لگا شعر ہنوز تمام نہوا تھا کہ سامنے بھی محرم وصل یار کوئی نہ تھا کہ خواب ہی کبھی دکھاتا ایسی باتون کا اسی طرح ہر ایک شعر پڑھنے لگا اور آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے جب یہ رنگ محفل کا ہوا تو خواجہ نے گانا موقوف کیا ادھر جب سبکی حالت درست ہوئی تو خواجہ کی بہت تعریف کی اور چہار طرف صدا سے تحسین آفرین بلند ہوئی اور خواجہ کو اسقدر سبز دیا کہ خواجہ بہت خوش ہوے آپ صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ چلو لشکر کو کہ وہان سب منتظر ہونگے خصوصا شہریار بہت متردد ہونگے جب یہ صاحبقران نے فرمایا تو خواجہ نے سب روپیہ اٹھا کر نذر زنبیل کیا ادھر ان دونون دیوانون نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو ہم اپنے لشکر مین جاکر سبکو مسلمان کرین اور سبکو لیکر حاضر خدمت ہون صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ اور سبکو مسلمان کرو یہ جو کتاب تمکو دی گئی ہے اسکے موافق سبکو تعلیم کرنا اور یہ جو نقشہ ہے اسکے موافق اپنے ہیشہ مین مسجدین بنا کرنا اور اسمین موذن نوکر رکھنا اور سکہ بنام شہریار وارابن جمشید کے اپنے ہیشہ مین جاری کرنا وہ دونون یہ لشکر اور مجرا کرکے اپنے ہیشہ کو روانہ ہوے بعد ان دیوانون کے جانے کے صاحبقران نے فرمایا کہ اے صنوبر شاہ آپ بھی اپنے شہر کو جایئے اور تمام شہر کو اسلام آباد کیجیے اور مسجدین بنوایئے اور جو کچھ کہ بابت سکے کے دیوانون سے فرمایا تھا وہ صنوبر شاہ سے فرمایا صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ مین یہ چاہتا تھا کہ حضور کے قدمون سے جدا نہون اور کسیکو روانہ فرمایئے کہ وہان کر بندوبست کرے مین آپکے ہمراہ چلون صاحبقران نے فرمایا کہ آنیکا جانا اور سے بہتر ہے کیونکہ وہ آپ کی رعایا ہین جو آپ آگے کہین گے وہ قبول کرینگے اور دوسرے کے جانے مین یہ بات ہوگی تمام رعایا اسکا کہنا نہ مانے گی اسکو بہت مشکل ہوگی آپ سب بندوبست کرکے میرے لشکر مین چلے آیئے گا صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ اچھا حضور بھی ایک روز کے واسطے تشریف لیچلین تو یہ ہوگا کہ مین تمام رعایا کا بندوبست کرکے اور شہر کو مسلمان کرکے اور کسی کو اپنی طرف سے بجائے انتظام سفر کے آپ کے ہمراہ چلا آؤنگا صاحبقران نے فرمایا کہ مین چلتا ضرور مگر مجھکو بادشاہ کا خیال ہے کہ مین اسے تھوڑی دیر کا وعدہ کرکے آیا تھا اسی واسطے کسی سردار کو نہین لایا تھا اب مجھے یہان بہت عرصہ ہوگیا انکو تشویش کمال ہوگی کہین ایسا نہو کہ وہ خود گھر کر تشریف لے آئین تو مجھکو سخت ندامت ہوگی اور انکو زحمت ہوگی آپ کو اس سے کیا حاصل ہوگا آپ اپنے شہر کو تشریف لیجایئے مین بھی بعد فتح الوان نہ طاق آپکے شہر مین انشاء اللہ تعالی آؤنگا اسمین آپکی مرضی کے موافق تمام پذیر ہونگا یہ سنکر دنگل سے اٹھ کھڑے ہوے خواجہ نے فرمایا کہ چلو فورا

نوراً خواجہ یہ سنتے ہی اٹھ کھڑے ہوے اور ہمراہ صاحبقران کے طرف لشکر کے روانہ ہوے صاحبقران
اپنے اسپ تیز گام پر سوار چلے جاتے تھے کہ سامنے سے گرد اڑتی صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ شاید
کوئی آتا ہی کہ اسنے مین اس گرد مین سے قیصر صاف باطن اور گرگین درشت چنگال محراب گوں تاتاری
سہراب پال اور چند سرداران نامی پیدا ہوے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ دیکھو
آخر کو بادشاہ نے کہرا کے ان سردارون کو روانہ فرمایا ہم نہ کہتے تھے کہ وہ متردد ہوگئے ادھر ان سرداران
نے بھی خواجہ اور صاحبقران کو آتے ہوے دیکھا تو گھوڑے اپنے تیز کر دیے یہانتک کہ قریب پہونچکر
گھوڑون سے اترے اور پیادہ پا طرف صاحبقران کے بڑھے کہ صاحبقران نے بھی گھوڑے کو روک لیا
اور انسے پوچھا کہ آپ لوگ کہان اسوقت چلے تھے جو مجھکو دیکھکر میری طرف تشریف لے آئے ان سردارون
نے صاحبقران سے عرض کیا کہ ہم حضور کی تلاش مین جاتے تھے اور ایک عرصہ سے سرگردان پھر رہے تھے
صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا آپ لوگ اپنے گھوڑون پر سوار ہوجاے اور میری ہمراہی مین چلیے راہ مین
باتین ہونگی انھون نے عرض کیا کہ ہم پیادہ پا رکاب دولت انتساب مین چلینگے کیونکہ یہ ہمارا فخر ہی
ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اگر آپ اپنے مرکبون پر نہ سوار ہوجاے گا تو مین بھی گھوڑے پر سے اتر پڑونگا
یہ فرماکر قصد اترنے کا کیا ان سرداروں نے عرض کیا کہ حضور یہ زحمت فرماین یہ فقط غلام نوازی
اور ذرہ پروری ہی ہم ابھی بموجب حکم والا اپنے مرکبون پر سوار ہوتے ہین یہ عرض کرکے سب اپنے مرکبون
پر سوار ہوے اور ہمراہ صاحبقران طرف لشکر فیروزی اثر کے روانہ ہوے صاحبقران نے فرمایا
کہ اب آپ لوگ اپنے تشریف لانے کا حال بیان فرماین کہ کب سے لشکر سے جدا ہوے ہین اور
کہان تشریف رکھتے تھے انھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ اسی وقت سے جس وقت سے حضور طرف
دریاے سبز رنگ کے بادشاہ سے رخصت لیکر تنہا تشریف لیگئے تھے بعد آپ کے جانے کے ظل اللہ
کیوان بارگاہ نے ہم غلامون سے ارشاد فرمایا کہ آپ لوگ تشریف لیجائین اور کنارے دریاے
سبز رنگ کے ٹھہرین کیونکہ شاید اگر کوئی فساد ہو تو فوراً شریک جنگ ہون غلام ہم لوگ اسی وقت سے کنارے
دریا کے حاضر تھے شہنشاہ فلک قدر نے چند جوڑیان ہرکارون کی بھی مقرر فرمائی تھین کہ تم ہمکو وسیدم کی
خبر دینا اور یہ فرمایا تھا کہ ہم آج دریا پر نہ بر خاست کرینگے جبتک صاحبقران کی خبر خیریت نہ سن لینگے حضور
یہ غلام جیسے حاضر ہین یہانتک کہ آپ کے نعرہ کی آواز ہمنے سنی اور ہم متاب ہوکر چلے تھے یہ ہرکارے جو کہ
بادشاہ عالی مرتبت نے مقرر فرماے تھے واسطے خبر کے ہمکو راہ مین ملے ہمنے ان سے حال دریافت کیا تو
معلوم ہوا کہ ایسے اور ویسے اورون سے مقابلہ ہوا ہی اور آپنے بمدد خدا انکو شکست دیا ہی اور ایک مرتبہ دونون
کو زیر کیا ہی یہ نعرہ اسی وقت کا تھا ہم سنکر بہت خوش ہوے اور قصد کیا کہ حاضر خدمت ہون مگر پھر یہ خیال آیا
کہ ایسا نہو خلاف مرضی عالی ہو اس خوف سے نہ حاضر ہوے یہ سماعت فرماکر صاحبقران نے فرمایا کہ مین
آپ لوگون کا از حد ممنون ہون کہ میری وجہ سے آپ کو اسقدر تکلیف ہوئی اور آپ نے زحمت کو اٹھا کی
خداوند کریم ظل اللہ کو بھی قائم رکھے کہ جنکو ہر وقت ہمارا خیال ہی اور آپ کو بھی اسی قسم کی گفتگو کرتے ہوے

طرف لشکر کے چلے انکو تو راہ مین چھوڑ دیجیے

اور حال لشکر ہمایون فرمایئے

اخبار نویسان خوش تقریر اس داستان مسرت عنوان کو یون تحریر کرتے ہین کہ ادھر بادشاہ لشکر
اسلام بعد پانے خبر صاحبقران کے دربار برخاست فرماکر داخل محل ہوے اور خاصہ نوش

فرما کر آئیم نذر ہوے یہانتک کہ وقت سہ پہر کا قریب آیا اور بادشاہ بیدار ہوے امور ضروری سے فراغت
فرمائی اور پوشاک شاہی پہنکر مع خدم وحشم طرف دربار دربار کے تشریف فرما ہوے ادھر سب سردار اپنے
اپنے غمیون سے لباس درباری پہنکر حاضر دربار فیض آثار ہوے اپنی اپنی جگہ پر متمکن ہوے کہ اس عرصہ مین
سواری بادشاہ کی بھی آئی ہر سردار واسطے استقبال کے اٹھا اور استقبال کرنے لگا بادشاہ نے تخت کو رونق
بخشی اور حکم فرمایا کہ دریافت کرو کہ جو ہرکارے واسطے خبر صاحبقران کے گئے تھے وہ واپس آئے یا نہین اگر آئے
ہون تو انکو فوراً حاضر دربار کرو بحکم سنتے ہی چوبدار دوڑا ہوے جا کر لشکر مین دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ
آئے ہین فوراً چوبدار انکو ہمراہ لیکر داخل دربار ہوے وہ ہرکارے بجا لاے تسلیم فرمایا کہ کہو خبر صاحبقران
کی بیان کرو انھون نے عرض کی کہ ظل اللہ کی عمر دراز ہو بڑے جاہ و دولت قدم بقدم ہان غلامون نے دیکھا
دیکھا کہ صاحبقران نے بعد زیر ہونے دیوانون کے دنگل پر جلوس فرمایا اور دیوانے بھی اپنی جگہ پر بیٹھے بادشاہ
بھی تخت پر جلوہ گر ہوے سب نے صاحبقران کے زور و طاقت کی تعریف کرنا شروع کی یہانتک کہ کچھ اپنے خدا
کا بھی ذکر کیا صاحبقران نے یہ سنکر کچھ کلمے وحدانیت خدا مین سامنے بادشاہ اور اہل دربار کے فرمائے جسکے
سبب سے زنگ کفر کے آئینہ دل سے دور ہوا بادشاہ مع وزیر اور اہل دربار کے مسلمان ہوا اور
صاحبقران کی اطاعت اور فرمانبرداری قبول کی وہ دیوانے بھی مطیع اسلام ہوے بادشاہ نے صاحبقران
سے اس امر کی درخواست کی کہ کوئی شخص ایسا مقرر کیا جاے کہ جو ہمکو اور اہل شہر کو قواعد اسلام تعلیم کرے
صاحبقران نے قبول فرمایا اور خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ وہ جو کتابین قواعد اہل اسلام کی تحریر ہوئی ہین انمین
سے دو جلدین ہمکو دو تاکہ ہم بادشاہ اور دیوانون کو دین کہ وہ موافق اسکے عمل کرین خواجہ نے عرض کیا وہ
جلدین میرے پاس نہین ہین لشکر مین ہر جو دہین بہت تجسس و تکرار کے خواجہ نے عرض کیا کہ ہان میرے پاس کچھ
کتابین ایسی قسم کی ایک تاجر کی ہین اگر تم بعنایت ہو تو مین حاضر کرون صاحبقران نے قبول کا اقرار فرمایا
خواجہ نے قیمت مانگی صاحبقران نے فرمایا کہ جب لشکر مین چلین گے تو قیمت دینگے خواجہ نے منظور نہین کیا
بعد گفتگوے بسیار صاحبقران نے قیمت صنوبر شاہ سے لیکر انکو دیدی خواجہ نے وہ قیمت نذر ذلیل
کی اور کتابین دینے مین تامل کیا اور عرض کیا کہ کتابین یہان نہین ہین مین لشکر مین بھول آیا ہون جب لشکر مین
جاؤنگا تو حاضر کرونگا اسپر بہت بہت بحث رہی آخر کو خواجہ مجبور ہو کر آیا وہ لشکر مین آنے کو ہوے اور باہر
آئے اور پھر واپس گئے اور خاموش اپنی جگہ پر بیٹھ گئے صاحبقران نے خواجہ سے دریافت کیا کہ
کتابین لائے خواجہ نے فقرہ کیا کہ روپیہ حاجتون نے چھین لیا مین لشکر مین چلکر کتابین خواہ روپیہ کسی سے
سے قرض لیکر حاضر کرونگا یہانتک گفتگو ہوئی کہ اور روپیہ صنوبر شاہ نے دیا خواجہ نے کتابین ذنبیل سے
نکالکر دین صاحبقران نے وہ کتابین بادشاہ اور دیوانون کو دین اور سب قواعد اور طریقے تعلیم فرمائے
بعد اسکے صحبت شراب و کباب گرم ہوئی نوج گانا ہونے لگا ہر کاون سے عیار کا شراب لیکر جانا اور خواجہ کا موافق
خواہش صاحبقران اور اہل دربار کے روپیہ لیکر گانا اور دریا مین تلاطم کا ہونا اور حبابون کا پیدا ہونا اور
انکا قریب جیرا کر شق ہونا اور شعلہ کا پیدا ہونا اور دربار مین اس شعلہ کا آنا اور صاحبقران کا خواجہ کے
کہنے سے اسم اعظم پڑھنا اور شعلہ کا دفع ہونا پھر حباب بزرگ کا شق ہونا اور شعلہ کا نکلنا اور شکل شیر پیدا کرنا
دربار مین جاکر سب اہل دربار کا بیہوش ہونا صاحبقران کا بسبب اسم اعظم و برکات کے بچنا شیر کا صنوبر شاہ
کو اٹھا لیجانا صاحبقران کا تعاقب کرکے اسکو قتل کرنا اور معلوم ہونا کہ حباب جادو تھا اسکی لاش
بذریعہ غبار کے دربار مین جانا اور خرس کا آنا اور پھر صنوبر شاہ کو اٹھا لیجانا اور اسکا قسر بادکرنا

صاحبقران کا اسکا تعاقب کرنا اسکا پیدا کرکے اڑنا خواجہ کا اسکو جال سے گرفتار کرنا صاحبقران کا
داخل دربار ہونا اہل دربار کا ہوش مین آنا پھر صحبت کا گرم ہونا خواجہ کا گانا اور سبکا خوش ہوکر خواجہ کو
روسہ دینا بعد اسکے صاحبقران کا دیوانون کو رخصت کرنا اور صاحبقران کا صنوبر شاہ سے رخصت ہوکر
طرف لشکر کے تشریف لانا اثنائے راہ مین سردارون کا ملنا جنکو کہ حضور نے واسطے مدد صاحبقران کے روانہ
فرمایا تھا سب بیان کیا بادشاہ اور اہل دربار بہت خوش ہوے بادشاہ نے فرمایا کہ اب آپ
سب لوگ واسطے استقبال کے جائین اور صاحبقران کا استقبال کرین اور انکو اپنے ہمراہ لائین یہ سنکر
سب سردار استقبال کو روانہ ہوے راہ مین جمال صاحبقران سے مشرف ہوے آداب و مجرا بجا لاے
اور ہمراہ صاحبقران کے داخل دربار ہوے صاحبقران نے بادشاہ کو مجرا کیا بادشاہ نے ہاتھ سینے
پر رکھا اور بہت مہربانی سے فرمایا کہ آیے تشریف لایئے آپنے بڑی دیر کی صاحبقران سلام کرکے اپنے
ولکل صاحبقرانی پر جلوہ گر ہوے اور تمام سردار بھی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے بادشاہ نے صاحبقران
سے کیفیت دریافت فرمائی صاحبقران نے کل کیفیت جو کچھ کہ گذری تھی عرض کی بادشاہ نے کل کیفیت
سنکر فرمایا کہ آپنے ہمارا کہنا نہ مانا اور تنہا تشریف لے گئے بڑی زحمت اٹھائی خدا نے اپنا فضل کیا کہ آپ
صحیح وسلامت تشریف لائے اب کبھی ایسی حرکت نفرمائیگا صاحبقران نے عرض کیا کہ خدا ہر حال مین
حامی و مددگار ہی وہی بچانے والا ہی اور ہر وقت مدد کرنیوالا ہی بادشاہ نے فرمایا یہ سب بجا ارشاد ہوا مگر بندے
کو بھی اپنی حفاظت ضرور ہی کہ وہ ہر وقت مجبور ہی صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کہ یہ بجا ارشاد ہوا
مگر سنے جانے سے کسقدر بندگان خدا راہ ضلالت سے شاہ راہ ہدایت پر لگے اور اتنی بڑی مہم
دیوانون کی کس آسانی سے سر ہوگئی کہ جسکی وجہ سے ہمین یہان قیام کرنے کی ضرورت تھی وہ بون سر ہوئی
شکر ہی اسکا کہ اس بندۂ عاجز پر اسنے کتنا بڑا اپنا فضل و کرم کیا بادشاہ نے فرمایا یہ سب صحیح اور درست ہی
اگر خدانخواستہ کوئی چشم زخم ہوجاتا تو ہمکو خبر بھی نہوتی نہ معلوم وہان دشمنون پر کیا گذرتی کہ جہان سوائے
دشمنون کے اور کوئی دوست نہ تھا ہم بالکل بے دست و پا ہوجاتے میری شاہی اور لشکر سب آپ کے
دم سے آباد ہی ورنہ مین کہان اور یہ لشکر اور تخت شاہی کہان اگر خواجہ آپ کے ہمراہ نہوتے تو وہ خرس
بادیۂ ضلالت اپنا کام کرچکا تھا مگر کیا فضل خدا ہوا کہ خواجہ نے اسکو گرفتار کرلیا اور صنوبر شاہ کو اسکے
پنجہ سے بچایا یہ تو فرمایئے کہ وہ خرس گیا کہان ہی صاحبقران نے فرمایا کہ وہ خواجہ کے پاس زنبیل
مین موجود ہی خواجہ سے فرمایئے کہ وہ اسکو نکالین بادشاہ طرف خواجہ کے متوجہ ہوے اور فرمایا کہ
کہ ای خواجہ اس خرس کو نکالیئے خواجہ نے دست بستہ عرض کیا کہ اس وقت سے صاحبقران کی
تعریفین ہو رہی ہین مجھکو کوئی بھی نہین پوچھتا کہ جسکے سبب سے جانین بچ گئین اگر مین سوتا تو صاحبقران
بھی گرفتار ہوجاتے کیونکہ بے خوف و خطر تشریف رکھتے تھے مین نے اسم اعظم یاد دلایا ورنہ وہ تو اپنا
کام کرچکا تھا اور پھر دوبارہ اس خرس کو گرفتار کیا کہ جسکے گرفتار کرنے مین میری جیب سے ایک گرانبہا
لعل بے بہا کی گرگئی جو ایک تاجر نے واسطے فروخت کے دیا تھا مین نے اسکو جیب مین رکھ لیا کہ بعد
دربار کے حضور مین پیش کرونگا اگر پسند خاطر ہوگا تو فروخت کرکے اسکا روپیہ اسکو دیدونگا مگر جلدی
مین بھول گیا اور ہمراہ صاحبقران کے طرف دریاے سبز رنگ کے چلا گیا وہان بھی نہ یاد آیا
کہ مین زنبیل مین رکھ لیتا وہ اس معرکہ مین گر گئی اب مجھکو اسکا روپیہ دینا پڑیگا آپین جانتا کہ وہ گرجانیکی
تو کاہے کو لیکر آتا کل دیکھا جاتا افسوس ہی کہ مین اس معرکہ مین بہت قرضدار ہوگیا اب وہ سوداگر

اگر روپیہ ملیگا تو کہان سے دونگا کہ مین پیسہ پیسہ کو محتاج ہون اسقدر روپیہ کہانسے لاؤنگا میرا تو نقصان ہوا کچھ فائدہ بھی نہوا انعام کون دیتا ہی صرف میری نسبت زبان ہلانے مین بھی انکار ہی کام کوئی کرے نقصان کسیکا ہو تعریف توصیف کسیکی ہو مین تو جیتے جی مرگیا اور کسی سے یہ بھی نہوا کہ میری تعریف کرکے دل بڑھاتا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ سب تعریف آپ ہی کی ہی آپ کیون آزردہ ہوتے ہین خواجہ نے عرض کیا کہ آپ ایسا نہ فرمائیگا تو کون کہیگا صاحبقران کے نزدیک ہم بے ایمان ہین کہ اُس دن انھون نے ہمارا ہزار روپیہ کا اعتبار نکیا اور ہمسے وہی کہا ہین جبر سے لین مین صرف صاحبقران کی محبت دیکھتا تھا معلوم ہوا کہ کچھ بھی محبت نہین ہی اور ہمارا اُنکی محبت مین اتنا بڑا نقصان ہوگیا یہ بھی اپنی اپنی تقدیر صاحبقران نے فرمایا کہ تمنے کب میرا اعتبار کیا اور بغیر قیمت کے مجھے کتابین دیدین تمنے بابت قیمت کے ایسی تکرار کی کہ مجھکو عاجز ہوکر صندوقچہ شاہ سے روپیہ لینا پڑا اور پھر بھی تمنے کتابین ندین فقرہ کرکے اور روپیہ لیا جب کتابین دین ان باتون کو تو جانے دو اب اُس خرس کو نکالو خواجہ نے عرض کیا کہ مین تو اسکو اپنے خیمہ مین لیجاکر چھوڑ دونگا اور اُس سے کچھ روپیہ لونگا کہ یہ جو میرا نقصان ہوا ہی کچھ تو ملے مین آپ کو دیدون آپ اسکو قتل کرڈالیے گا تو مین کیا کرونگا یہ تمہارا جانور ہیگا بادشاہ اور اہل دربار نے فرمایا کہ تم اسکو لگا لو ہم تمکو روپیہ دینگے خواجہ نے عرض کیا کہ لائیے یا صرف کہکر دل خوش کردیا بادشاہ نے فرمایا کہ نہین ہم ضرور دینگے خواجہ نے عرض کیا کہ پھر دیر کیون کی ہی بادشاہ نے پانچہزار روپیہ خواجہ کو اُسی وقت منگا دیا پھر تو خواجہ نے ہر سردار سے کہا کہ جن صاحب کو خرس کی صورت دیکھنا منظور ہو وہ مجھکو روپیہ دین اور دربار سے تشریف لیجائین پھر تو ہر سردار نے علی قدر مراتب خواجہ کو روپیہ دینا شروع کیا جب سب سے لے چکے تو صاحبقران سے عرض کیا کہ آپنے کچھ نہ دیا کیا آپ اُس خرس کو نہ دیکھینگے صاحبقران نے فرمایا کہ مین تو دیکھ چکا ہون مجھکو کیا ضرورت ہی جو مین بیکار روپیہ صرف کرون خواجہ نے عرض کیا کہ کب اُسوقت کے دیکھنے کی کوئی سند نہین ہی کیونکہ آپ سے اور اُس سے بہت فاصلہ تھا مین نے اُسکو تر قطار کیا اور نذر نہیں کیا اگر آپ کو روپیہ صرف کرنا ہو تو تشریف رکھیے ورنہ اپنی بارگاہ کو تشریف لیجایئے جبتک آپ یہان تشریف رکھینگے مین کبھی اُس خرس کو آپکے سامنے نہ لاؤنگا جب خواجہ سے سنا یہ سنا تو صاحبقران سے عرض کیا کہ حضور بھی انکو روپیہ دین تاکہ ہم لوگ بھی اُسکو دیکھین اور بادشاہ نے بھی صاحبقران کو مجبور کیا آخر مجبور ہوکر صاحبقران نے بھی خواجہ کو دیا خواجہ روپیہ لیکے چلے نوراً نہیں سے اُس خرس کو نکالا اور اُسکو ایک نظر دکھاکر جلدی سے نذر نہیں کرلیا بادشاہ اور صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ لاؤ اُس خرس کو ہمکو دو تاکہ ہم اُسکو ہوشیار کرکے اُس سے اسلام قبول کرنے کو کہین اگر وہ قبول کرے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرین خواجہ نے عرض کیا کہ واہ حضرت میرے آپکے صرف دکھانے کا اقرار تھا تو مین نے اُسکو دکھا دیا اُسکا اقرار نہین تھا کہ مین آپ کو دیدونگا کہ آپ اُسکو قتل کرین مین تو اُسکو کسی تماشے والون کے ہاتھ بیچونگا اور اُس سے اُسکے دام لونگا بادشاہ نے فرمایا کہ خواجہ یہ تو جبر ہی ہمین سے اُسکے دام لیلو ہمارے ہاتھ فروخت کردو تو خواجہ نے عرض کیا کہ لائیے چھ ہزار روپیہ عنایت کیجیے تو البتہ آپکو دیدونگا ورنہ جیسا مین آپ سے قبل مین عرض کرچکا ہون ویسا ہی کرونگا خواجہ کی یہ گفتگو سنکر بادشاہ نے پوچھا کہ آخر اُس خرس کی قیمت کیا ہی خواجہ نے چھ ہزار روپیہ بادشاہ سے کہے بادشاہ نے کہا کہ چھ ہزار خواجہ نے عرض کیا کہ جی ہان اُسکی یہی قیمت ہی بلکہ مین تو بھول گیا اُسکی قیمت آٹھ ہزار روپیہ تھی خیر آپکو چھ ہزار دیتا ہون تو دیجیے ورنہ خرس سے ہاتھ دھویئے بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا ہم چھ ہزار

روپیہ دیجئے اور اسوقت منگا دیجئے خواجہ نے داخل زنبیل کیئے اور عرض کیا کہ ابتو شام ہوگئی ہے کل صبح کو منگا دیجئے فرمایا نہیں گا اور اسکو خواہ قتل کیجئے گا خواہ رہا فرمایئے گا بادشاہ نے فرمایا کہ اگر خواجہ کل تم نہ دو اور کہو کہ اپنے قیمت کسکو دی ہے تو میں کیا کرونگا خواجہ نے کہا جی نہیں اگر آپ کو میرا اعتبار ہو تو روپیہ میرے پاس رہنے دیجئے اور مجھے اپنا لیجئے کیوں میرے آنے کے حجت ہو میں کل صبح کو لیلونگا اور کہو خرچ دلادونگا بادشاہ نے فرمایا اگر تم روپیہ اپنے پاس رہنے دو اچھا صبح کو دینا ہاں صبح کہتے ہو اسوقت تو شام ہوگئی یہ فرما کر دربار برخاست کیا ہر ایک اپنے اپنے خیمہ کو روانہ ہوا صاحبقران بھی اپنے خیمہ کو تشریف لے گئے اور بعد فراغت غذا خاصہ آرام فرمایا خواجہ نے بھی سب کاموں سے فرصت کرکے سر پر چوکی طلایہ مقرر کیا اور اپنے خیمہ میں آکر آرام کیا ادھر بادشاہ نے بھی سب امرا کو رخصت فرمایا اور استراحت فرمائی ان سبکو بعیش و آرام استراحت فرمانے دیجئے۔

اب کچھ حال صنوبر شاہ کا سنیئے کہ کیا ہوا

راویان اخبار اس داستان رنج و غم کو یوں تحریر کرتے ہیں کہ جب صاحبقران صنوبر شاہ سے رخصت ہوکر اپنے لشکر کو تشریف لیچلے تو بعد تشریف لے جانے صاحبقران کے صنوبر شاہ بھی مع اپنے وزیر اور سرداروں کے اپنے شہر صنوبریہ میں گیا اور داخل شہر ہوکر اپنے محل میں تشریف لیگیا اس روز دربار نکیا اور جا کر بعد سب کاموں کے آرام کیا اور سب سردار اور وزیر اپنے مکان پر گئے وہ بھی راحت گزین ہوئے اور صرف چند ہمکاروں لشکر اسلام کے اس خیال سے اسکے ہمراہ ہو شنیدہ گئے تھے کہ دیکھیں صنوبر شاہ صدق دل سے مسلمان ہوا ہے یا صرف فوت جان سے اسلام قبول کیا ہے یہ بھی داخل شہر ہوئے شہر کو بہت آباد پایا ہر جگہ کثرت رونق نظر آیا ہر طرف بازار کھلا ہوا ہے جو ہے جانا چاندی بازار آراستہ ہے کسبیان اپنے اپنے کردی پہناؤ سنگار کیے ہوئے بیٹھی ہیں اور تماشا چوک کا دیکھ رہی ہیں اور چوک آراستہ ہے کسی جگہ ساقنیں اپنے اپنے تختوں پر بیٹھیں ہیں وہاں دم بازوں کا ہجوم ہے کہیں کبڈی بنی ہوئی ہیں بہت آبادی اور رونق ہے کہیں ہر قسم کے لوگ [illegible] ہیں غریب امیر سب قسم کے لوگ آباد ہیں ہر قسم کے لوگ ہیں کہیں شطرنج و چوسر بچھی ہوئی ہیں کہیں گنجفہ کھیلا جاتا ہے کہیں نرد بازی ہو رہی ہے کہیں تاش کھیلا جاتا ہے کہیں بٹیر بازی ہو رہی ہے کہیں مرغ بازی ہو رہی ہے کہیں تیتر بازی ہو رہی ہے کہیں بلبل بازی ہو رہی ہے کہیں کبوتر بازی ہو رہی ہے کہیں بٹیر بازی ہو رہی ہے کہیں مینڈھا لڑ رہے ہیں کہیں دنبہ لڑ رہے ہیں کہیں بھینسا لڑ رہے ہیں کہیں اونٹ لڑ رہے ہیں کہیں ہاتھی لڑ رہے ہیں کہیں گینڈا لڑ رہے ہیں کہیں شیر لڑ رہے ہیں کہیں ببر لڑ رہے ہیں کہیں چیتا لڑ رہے ہیں کہیں ریچھ لڑ رہے ہیں کہیں بھیڑیا لڑ رہے ہیں کہیں سانڈ لڑ رہے ہیں کہیں بیل لڑ رہے ہیں کہیں بکرا لڑ رہے ہیں

کاروان سرا مین بیٹھے تھے اور ارادہ دربار جانے کا تھا کہ یہ حکم سنا اور دیکھا کہ تمام شہر اُمڈا چلا آتا ہی کوئی ایسا نہین ہی کہ جو نجاتا ہو
ہر گلی کوچہ مین بھیڑ ہی راستہ چلتا دشوار ہی کوچے سے کھوا چھلتا ہی نشستن ملنا ہی یہ بھی اُسی مجمع کے ہمراہ در دولت پر پہونچے
جب سب اہل شہر جمع ہو گئے تو وزیر نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور سب در دولت پر حاضر ہین بادشاہ نے
فرمایا کہ ہمارا تخت روان حاضر کرو وزیر نے تخت روان طلب کیا کہار فوراً تخت روان لیکر حاضر ہوے بادشاہ تخت پر
جلوہ فرما ہوے اور حکم باہر چلنے کا دیا ہر شخص حیران تھا کہ دیکھیے آج بادشاہ کیا حکم سناتے ہین تمام مجمع مین یہی چرچا تھا
کہ اتنے مین تخت شاہی سامنے سے نمودار ہوا ہر ایک نے بجرا کیا دربار عام ہوا بادشاہ سبکا مجرا اور سلام لیتے ہوے
ایک بلندی پر تشریف فرما ہوے کہ جہان سے تمام مجمع پیش نظر تھا وہان تخت شاہی رکھا گیا وزیر اپنے قاعدے سے کھڑا
ہوا کہ بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ تم مجمع سے دریافت کرو کہ آپ سب لوگ میری شاہی سے خوش ہین اور رعیت کے
ساتھ کسی قسم کی برائی توہین کی ساتھ عدل و انصاف کے کبھی بات بے انصافی اور خلاف عدل کیا ہو کسی پر رعایا سے ظلم کیا
ہو تو وہ بیان کرے کہ مین اُسکی مفلوت کردان کیونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہین ہی جو کہ زندہ ہین اور آنکھون کے سامنے
موجود ہین وہ کل نظرون سے مفقود ہین اور ایسی جگہ چلے جاتے ہین کہ پھر ایسے ملاقات میسر نہین ہوتی ہی نہ وہ ہمسے مل سکتے
ہین اور نہ ہم اُن تک جا سکتے ہین ایسی حالت مین انسان کو لازم ہی کہ اپنے گناہون سے توبہ کرے اور ہر وقت اپنے
خدا سے خوف کرے کہ نہین معلوم کب قضا آجاے کیونکہ جب موت آتی ہی تو ایک دم کی مہلت نہین ملتی فوراً روح قالب
سے بردار کر جاتی ہی کوئی حشمت و دولت کام نہین آتی ہی صرف تھوڑے سے اعمال اور کچھ کپڑا ساتھ جاتا ہی اپنے
اپنے اعمال ساتھ ہوتے ہین بعد مرنے کے بادشاہ اور گدا برابر ہوتا ہی پھر کوئی فرق نہین رہتا ہی یہ جاہ و حشم صرف
دنیا ہی کا ہی یہ حکومت اور فرمانبرداری صرف واسطے دنیا کے ہی عقبیٰ مین سب برابر ہین کوئی بادشاہ ہی نہ وزیر ایک فقیر
اسکے سامنے فقیر ہی وہ غفار و جبار ہی اور بڑا رحم و کریم ہی تو آپ سب لوگ یہ خیال کرین کہ کیسے بادشاہان اقلیم
ایک دم مین فنا ہو گئے اور سوائے حسرت دنیا سے کچھ نہ لیگئے بقول شاعر شعر میرا اُسکو اسباب ملکی
اور مالی تھے سکندر جب گیا دنیا سے دونون ہاتھ خالی تھے جمشید ایسا بادشاہ کہ جو تمام روے زمین کا بادشاہ
ہوا تھا کس خرابی کے ساتھ قتل ہوا کہ ضحاک نے اُسے آرے سے چروا ڈالا اور فریدون نے پھر کیقباد کیکاؤس
کیخسرو یہ سب بادشاہان اولوالعزم تھے یہ سب ایک دم مین فنا ہو گئے اور سب مال و دولت چھوڑ گئے اور سکندر
نے ایسا بہشت بنایا کہ وہ بھی اُسکے کام نہ آیا دیکھنا نصیب ہوا کہ موتے اُسکو مجبور کیا اور چلا گیا اسی طرح جہت سے
بادشاہ جو کہ دعوی خدائی کا کرتے تھے جب موت آئی چلے گئے کچھ خدائی کام نہ آئی یہ تو بادشاہ تھے جبکہ پیغمبر اور نبی
اس امر مین مجبور رہین تو مین کیا ہون اور وہ کیا تھے پھر آپ سب صاحب خیال کرین کہ جب ایسے ایسے بادشاہان
اور پیغمبران عالی مرتبت اسقدر ناچار اور مجبور ہوے اور ہمیشہ اُسکی رضا پر راضی رہے تو بندے کو اُسکے
کیون نہ لازم اور سزاوار ہی کہ اپنے گناہان گذشتہ سے توبہ کرے اور اُسکو بخدائی مانے مین نے خیال کیا کہ میرا
زمانہ پیرانہ سالی کا آیا اور مین نے اپنے زمانے تک شاہی کے اور ہزارہا خون کیے کہ جنکا مجھکو بالکل علم نہ تھا
اور ہزارہا ایسے امر ہوے ہونگے کہ جنسے مین بالکل واقف نہ تھا لہذا مین آپ لوگون سے اپنی خواہش
رکھتا ہون کہ جو کچھ مین نے ظلم و ستم آپ لوگون پر کیا ہو از براے خدا اُسکو آپ لوگ معاف فرمائین کیونکہ میری
زندگی کا کوئی بھروسا نہین ہی اور دوسرا امر یہ ہی کہ اگر آپ لوگ میرا کہنا مانین تو اور کچھ بھی کہون کہ جسکے
مین نے آپ لوگون کو زحمت دی ہی یہ فرما کر بادشاہ خاموش ہو رہا کہ وزیر نے مخاطب مجمع کو اپنی طرف مخاطب
کر کے کہا اور کل تقریر بادشاہ کی سنائی کل مجمع مین ایک شور گریہ بلند ہو گیا اور سب نے ایک زبان ہو کر
عرض کیا خداوندا آپکو سلامت و باکرامت ہم سبکے سر پر رکھے کہ ہمنے آجتک ایسا بادشاہ با انصاف عدل گستر آنکھ سے

نہین دیکھا وہ جو بادشاہ کہ جنکا نام حضور نے لیا تھا وہ سب بلا شک بادشاہ اولوالعزم تھے مگر یہ عدل و داد انکو کہان
نصیب تھا جو حضور فرماتے ہین کہ ہم لوگ شام سے بلا خوف و خطر اپنے اپنے مکانون مین سوتے ہین نہ ہمکو چوری کا
ڈر ہی نہ قتل اور لوٹ کا خوف ہی ہم سب آپکے سب سے بہت امن و امان سے بسر کرتے ہین آپنے ہمپر کونسی ظلم نہین
کیا اپنے ہمپر کسطرح کا کونسی جبر نہین کیا ہم آپکے سب خیر خواہ ہین اور شب و روز دعا گو ہین خداوند آپ ہمارے
مالک ہین جو کہ ہمسے خطائین سرزد ہوئی ہون انکو معاف فرمائین کہ ہم سراسر خطاوار ہین بلکہ امیدوار ہین کہ ازراہ
رعیت پروری اور کرم گستری کے جو کچھ قصور ہمسے ہوے ہون معاف فرمائے جاوین اور اس امر سے بھی ہمکو
آگاہ فرمائین کہ جسواسطے آپنے ہمکو طلب فرمایا ہی اور سرفراز کیا ہی وزیر نے سب اہل شہر کا قول بادشاہ سے عرض
کیا بلکہ بادشاہ خود سن رہا تھا جبکے بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ تم اہل مجمع سے بیان کرو کہ بادشاہ کہتے ہین کہ ہمنے
آپ لوگون کو اسواسطے تکلیف دی ہی اور وہ امر یہ ہی کہ مین چاہتا ہون کہ آپ لوگ بھی میری طرح طاعت و فرمانبرداری
صاحبقران عالی مرتبت کے قبول کرین کیونکہ آنکے سبب سے مین اس راہ ضلالت سے نکلا اور راہ شاہراہ
ہدایت کے پہونچا تصویر پرستی سے یزدان پرست ہوا شکر ہی اس خدائے برتر کا کہ جسنے ایسے شخص نجیب و
عابد و زاہد و جری بہادر کو واسطے ہماری ہدایت کے بھیجا ہمکو لازم ہی کہ ہم اسکی اطاعت بدل و جان قبول کرین اگرچہ
مین آپ لوگون پر جبر نہین کرتا بلکہ میرا منشا ہی کہ اگر آپ سبکے دل چاہین تو اپنی جگہ پر آپ خود خیال کرین تاوقتیکہ
کوئی کام بھی ہمارا اس تصویر پرستی سے نہ نکلا سوا اسکے کہ آزاد رہے اور وہی آزادی اس مذہب مین بھی ہی کسی
قسم کی پابندی نہین ہی تو پھر ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم ایک مذہب بے بنیاد کے پیرو رہین اور جو مذہب حق ہی اسکو
نا اختیار کرین اور اس گمراہی مین ہمیشہ پڑے رہین جو کہ ہمین جہنم مین لیجائیگی اور وہ سب کلمہ جو کہ صاحبقران نے اپنی
زبان سے سامنے صنوبر شاہ کے اور اہل دربار کے بیان فرمائے تھے حرف بحرف بیان کیے اور بہت کچھ انفاظ
اپنی طرف سے بھی فہمایش کیے کہ جسکے بیان سے یہ حالت ہوئی کہ تمام اہل مجمع کی زبان پر یہ جاری تھا کہ جو آپنے
ارشاد فرمایا ہمنے بگوش رہوش سنا ہم وہ لوگ ہین کہ جسکو آپ حکم فرمائین تو ابھی اپنے سر اپنے ہاتھون سے
کاٹ کر آپکے قدمون پر ڈالدین اور کچھ عذر نکرین اور اگر آپ فرمائین تو ہم لوگ ابھی اگر دریاے آتش ہو تو
اسمین بھاند پڑین اور اپنی جان کا خوف نکرین یہ امر کیا ہی اگرچہ مذہب تصویر پرستی ایک مدت سے یہان جاری ہی
اور یہی مذہب آبا و اجداد کا تھا مذہب آپ ایسے شخص نے جو کہ ہم سبکا مالک اور آقا ہی اور ہم سب اسکے
تابعدار ہین قبول کیا تو ہماری کیا حقیقت ہی کہ ہم سب نے بھی بدل و جان قبول و منظور کیا اور اسیوقت وہ تصویرین
جو کہ گلے مین تھین اتار کر پھینکدین اور یہ کلام زبانون پر جاری کیا الناس علی دین ملوکہم اور ایک زبان ہوکر عرض
کیا کہ طریقہ آپکو بابت قواعد مذہب کے صاحبقران نے ارشاد فرمایا ہو وہ ہمکو بھی آپ تعلیم فرمائیے اور خدا آپکو
اور صاحبقران کو تا صد و سی سال ہم سب غلامون کے سر پر سلامت و باکرامت و با اقبال رکھے کہ جنکی وجہ سے ہم اس
تاریکی سے راہ راست پر پہنچے تا زندہ ایم بندہ ایم یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ مجھکو آپ لوگون سے اس سے بڑھکر
امید تھی اور ہی آپ لوگون کے کچھ بیان کی ضرورت نہین ہی مین ضرور بھیجتا ہون کہ جہان پر میرا پسینہ گرے
وہان پر آپ لوگ اپنا خون گرانے کو موجود ہین اور میری شاہی صرف آپی لوگون کے بھروسے پر ہی اور کرتا ہون
ورنہ میری بھی یہی لیاقت تھی کہ مین ایسے امر جلیل کو سرانجام دیتا یہ سب آپ لوگون کے سبب سے تھا اور ہی
کیونکہ آپنے مجھکو بہ بادشاہت منظور کیا اور میرے حکم کو مانا مین نے جو ظلم کیا آپنے گوارا کیا اچھا ہمکو
عدل خیال کیا مصرعہ رعیت چو بیخ است سلطان درخت و جب اصل پختہ ہوتی ہی تو درخت قائم رہتا ہی
اور جب اصل کمزور ہوئی تو درخت کا قیام مشکل ہی اسی طرح حکومت کا قاعدہ ہی کہ جبتک رعیت اپنے

بادشاہ سے خوش ہی جبتک اُسکی سلطنت بھی ہی جب رعیت ناخوش ہوئی تو پھر سلطنت قائم رہنا مشکل اور دشوار
ہی مین جبر نہین کرتا ہون کہ نہین ضرور ایسا ہی کیجیے مجھکو اپنے فعل کا اختیار تھا مین کسی پر حکومت اس حکم کو نہین جاری
کر سکتا تھا اگر آپ لوگ قبول کرینگے تو میری عین خوشی ہی ورنہ مین ناراض ہونگا اور نہ جبر کرونگا مگر یہ خیال
کرونگا کہ آپ لوگ میرے شاہی سے ناخوش ہین جو میرے کہنے پر عمل نہین کرتے ہین اور یہ بھی خیال کرونگا
کہ اب میری حکومت کا زمانہ ختم ہوگیا کہ اہل شہر میرے کہنے پر عمل نہین کرتے ہین اور مجھکو آپ لوگون پر بہت
بڑا بھروسا ہی ایسا ہی کچھ خیال تھا جو مین نے آپ لوگون کو زحمت دی ورنہ مین آپکو تکلیف دیتا آیندہ اختیار
ہی مین نے اپنی تقریر کو ختم کیا اب کچھ نہ بیان کرونگا اب جو کچھ آپ لوگون کو منظور ہو وہ کیجیے مین اپنے اسکان پر
سمجھا چکا یہ کلام بادشاہ کا سنکر تمام مجمع نے وہی کلام زبان نثر جاری کیے جو پہلے کہے تھے اور بہت خوشی کے ساتھ
بادشاہ کا شکریہ ادا کیا بادشاہ نے جب یہ دیکھا تو سبکو رخصت فرمایا اور اسی وقت داروغہ عمارت کو بلاکر اسنے
اہل مجمع کے لیے مساجد اور مدارس کا حکم دیا اور فرمایا کہ تمامی اہل شہر کے اطفال ان درسون مین تعلیم کیے جاہین
یہ حکم فرماکر تمام رعایا کو رخصت کیا اور آپ بھی داخل دربار ہوا اور تخت پر متمکن ہوکر حکم علاقہ جات پر جاری کیے
کہ سب فوراً حاضر دربار ہون بیان انکو حکم احکام مین مشغول رکھا جاتا ہی اب کچھ حال اُس نقش کا لکھا جاتا ہی کہ جسکو فرہاد اٹھا

اب یہان سے حال سمندر جادو اور جناب جادو کی لاش کا تحریر ہوتا ہی کہ انکی لاش جانے کے بعد کیا واقعہ ہوا

محو ان رنج وغم اس داستان حسرت وغم کو یون تحریر کرتے ہین اور یہانتک بیان ہوا ہی کہ جب صاحبقران
با اقبال نے جناب جادو کو قتل کیا اور اُسکی لاش کو غبار زمین سے اُٹھا کر لیگیا دریا مین اب حال
بیان کیا جاتا ہی کہ وہ لاش سامنے ماہیان طوفان کے گئی اور اُسنے دریافت کیا کہ اسکو کیا ہوا اور کسنے
اُسے قتل کیا بیرون نے کل حال بیان کیا اُسنے فوراً اُسکے عزیزون کو بلایا اور اُنکے سپرد وہ لاش کردی اور کہا
کہ اسکو سمندر جادو پاس لیجاؤ اور یہ سب حال بیان کرنا اور بہت داد و بیداد کرنا اور اُسسے اپنے اس خون
ناحق کے انتقام لینے کا اقرار کرالینا تب اس لاش کو جلانا وہ سب فوراً طرف دربار سمندر جادو کے روانہ ہوے
یہان دربار مین سمندر جادو تخت حکومت پر بیٹھا ہی اور گرد و پیش تمام جادوگر اپنے اپنے دنگلون اور کرسیون پر
بیٹھے ہین ہر ایک کی ہیت یہ ہی کہ کسیکے گلے مین تمامے کوڑیالے پڑے ہین کسیکی پیشانی پر عقرب بیٹھے ہین وہ عقرب
جھکے تیش زنی کر رہا ہی کسی کے آنکھون سے شعلہ نکل رہے ہین کسیکی دسون انگلیان مثل پنجہ خون
بدشن ہین کوئی بیٹھا ہوا اپنے سر سے دریا جاری کرتا ہی کوئی اپنا تخت اژدر آتشین پر رکھے ہوے ہی کسی کے
دنگل مین شیر نشین گلے ہین وہ اسپر مقیم ہی اور سمندر جادو بڑے کروفر سے تخت پر بیٹھا ہی اور اُسکے
تخت کے چارون پاؤن کی جگہ چار شیر آتشین بنے ہین اور اُنکے منہ سے شعلے نکل رہے ہین اور چارون
کونون پر چار پتلے بنے ہوے ہین جو کہ تمام سنگ سیاہ کے ہین اور وہ بیٹھا ہوا حکم احکام جاری کر رہا ہی کہ یکایک
دروازے کی طرف سے صدائے گریہ وزاری بلند ہوئی اسنے گھبراکر پوچھا کہ یہ کیا واقعہ ہی اور کیسا شور و غل
ہی ذرا دریافت تو کرو کیونکہ میری طبیعت یہ شور و غل سنکر بہت گھبراتی ہی یہ حکم پاتے ہی چوبدار دوڑے
اور باہر جاکر دریافت کیا اور واپس آئے اور عرض کیا کہ حضور چند جادوگر ایک لاش لیکر آئے ہین اور وہ
یہین کے باشندے معلوم ہوتے ہین یعنی دریاے سبز رنگ پر بسنے اُسکے مکانات دیکھے ہین اور وہ
کہتے ہین کہ ہم ماہیان طوفان کش کے پاس سے آئے ہین اور ہمین بادشاہ سمندر جادو سے کام ہی یہ سنکر اُسنے
حکم دیا کہ فوراً انہین داخل دربار کرو میرا خود بخود دم گھبراتا ہی یہ حکم دیکر اہل دربار سے کہا کہ خداوند تصویر

خبر کرین آج لچھمی سے مجھکو بڑا معلوم ہوتا ہی ضرور کسی ساحر زبردست کی یہ لغش ہی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ اُس چوبدار کے ساتھ
داخل دربار ہوے اور سمندر جادو کو دیکھکر اور زیادہ فریاد کرنے لگے سمندر جادو نے کہا کہ کچھ بیان تو کرو کہ تمپر
کیا آفت آئی اور یہ لاش کسکی لاے ہو انھون نے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ ہمپر آسمان پھٹ پڑا کوہ غم ٹوٹ پڑا
ہمارا سردار ہمارا ملک بے گناہ قتل ہو گیا اب ہم کسکے سہارے جینگے خداوند کریم جلد ہمکو بھی موت دین کہ جب
ایسا سردار ہاتھ سے جاے تو ہماری زندگی کا کیا مزا ہی سمندر جادو نے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو کہ معلوم ہو
انھون نے سر پر ہاتھ مارکے کہا کہ حضور جناب جادو اور یہ کہکر پھر رونے لگے اور چیخیں مارنے لگے جب
سمندر جادو نے بہت اکر پوچھا تو گریہ و بکا کو ضبط کرکے اور اپنے دلپر کو تھام کے تمام کیفیت بیان کی اور
جس طرح جناب جادو قتل ہوا تھا سب بیان کیا یہانتک کہ آتا لاش کا پاس طوفان کش کے اور اسکا
ان سبکو بلا کر لاش کا دینا اور کہنا کہ تم سمندر جادو پاس لیجاؤ اور اُس سے اپنی داد طلب کرو اور جیسا وہ حکم
دین ویسا کرو یہ سب بیان کیا یہ حال سُنکر سمندر جادو کی آنکھون میں خون اُتر آیا اور اہل دربار سے کہا
کہ بہت بڑا ساحر قتل ہوا کہ جسکی وجہ سے تمام دریا کی نگہبانی تھی کیونکہ ماہیان طوفان کش نے اپنی ہن سہان
سہ لوش کو مقرر کیا تھا اور اُسنے دریان دریا کے قصر بنایا تھا اُسمین رہنے کے واسطے اُسنے اپنی طرف سے
اسکو مقرر کیا تھا یہ بہت بڑا اسکا شاگرد تھا اور اُسکو اسکا بھروسا تھا وہ بون قتل ہو گیا اب بڑی خرابی واقع
ہوئی کیونکہ اب پھر نئے سرے سے انتظام کرنا پڑیگا اور کوئی شخص ماہیان طوفان کش کیا اُسکی جگہ پر مقرر کرنا
پڑیگا یہ کہہ رہا تھا کہ اُن جادوگرون نے پھر فریاد شروع کی اور عرض کیا کہ حضور ہماری داد کو پہونچئے یہ سنکر
سمندر جادو نے دستک دی کہ فوراً ایک ہاتھ پیدا ہوا اور اُسمین کتاب تھی اُسنے وہ کتاب لی اور
کھولکر کچھ دیکھا اور سر ہلایا اور کہا کہ کہان جاتا ہی میرے ہاتھ سے بچکر اور یہ کہکر دستک دی کہ پھر ہاتھ پیدا
ہوا وہ کتاب اُسنے اُس ہاتھ مین دیدی اور بعد کتاب دینے کے اُسنے پھر دستک دی کہ فوراً زمین شق ہو گئی
اور اُسمین سے ایک ساحر پیدا ہوا اور سمندر جادو کو سلام کیا اور عرض کیا کہ غلام کو کیا حکم ہوتا ہی اور کیون
طلب کیا ہی سمندر جادو نے کہا کہ ای ساحر جادو مین نے کتاب ساحری مین دیکھا ہی کہ حضور پر شاہ اپنے ملک
مین بیٹھا ہوا حکم و احکام جاری کر رہا ہی تو جاکر اُسکے تمام شہر کو غارت کردے اور تمام لوگون کو پتھر بنا دے حضور پر شاہ
اور اُسکے وزیر اور اہل و عیال کو گرفتار کرلا کیونکہ اُسنے اپنا دین آبائی ترک کر دیا ہی اور خدا پرست ہو گیا ہی اور
اُسکی وجہ سے جناب جادو و لازم ماہیان طوفان کش قتل ہوا تھا وہ سردار مسلمانان یعنی صاحبقران سے ملاقات
کرنا تھا وہ کنارے دریاے سبز رنگ کے آتا تھا یہ واقعہ پیش آنا لہذا مجھکو لازم ہی کہ فوراً اس وقت جا اور
اُس مفسد کی خبر لیکر وہ سب بندوبست کرکے جلد تر اسلام تک چلا جائیگا اور پھر اُسکا ہاتھ آنا دشوار ہوگا
اس سے بہتر یہ ہی کہ اسکا بندوبست بیلے سے کیا جاوے اور مین تیرے ہمراہ سیماب جادو کو بھی بھیجے
دیتا ہون تم دونون ملکر اسکا بندوبست کرو یہ کہکر اُس نے دستک دی کہ ایک ابر آسمان پر پیدا ہوا
اور قریب دربار آکر شق ہوا سبنے دیکھا کہ اُسمین سے ایک جادوگر نکلا کہ بہ منظر بصورت ہیبت ناک بڑے
بڑے بال و دو دو دانت آگے کے نکلے ہوے مثل فیل پیشانی پر سینگ دو کا ٹیکہ دیا ہوا تصویر خداوند ذوالجلال
نہ طاق کے گلے مین پڑی ہوئی جھولی اسباب سحر کی مالمین شانے پر سامنے سمندر جادو کے آیا اور
سلام کیا اور عرض کیا کہ غلام حاضر ہی سمندر جادو نے کل کیفیت بیان کی اور کہا کہ تم اور سیماب جادو جاکر حضور پر شاہ
سمیت اُسکے وزیر اور اہل و عیال کے گرفتار کرلاؤ اور تمام شہر کو اُسکے غارت کردو اور باشندگان شہر کو پتھر بنا دو
یہ سُنکر اُسنے سلام کیا اور سیماب جادو سے کہا کہ آؤ بھائی چلین اُسنے جواب دیا کہ اچھا اور یہ دونون ملکر باہر

آئے اور ایک ابر سحر بنایا اور تخت سحر آراستہ کیا اسپر سوار ہو کر طرف شہر صنوبریہ کے روانہ ہوے بیان صنوبر شاہ
تمام باشندگان شہر کو مسلمان کر کے داخل دربار ہوا ہی اور پرداختے اور حکمنامہ اور علاوجات کے تحریر کرا کر روانہ کرا
ہی اور تعمیر مساجد اور مدارس کا حکم جاری کر چکا ہی کہ یکایک ایک طرف سے لکہ ابر نمودار ہوا اور رعد کی گرج اور
برق کی چمک پیدا ہوئی وہ ابر آناً فاناً بڑھتا ہوا چلا آتا ہی یہانتک کہ تمام شہر صنوبریہ کو گھیر لیا اور محیط ہو گیا
یہ رنگ دیکھ کر جو عاشق مزاج تھے انکے دل واسطے سیر کے بیتاب ہوے اور ایک نے دوسرے سے کہا
کہ دیکھنا کیا ابر اٹھا ہی یہ وقت سیر صحرا اور شراب خواری کا ہی ہمنے آجتک گذشتہ بہار مین ایسا ابر آتے نہین دیکھا سو
دل نہایت بیتاب ہی اور سیر کو چاہتا ہی ادھر بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ دربار برخاست کرو اور سبکو حکم دو کہ اپنے
اپنے مکانون کو جائین کل جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا اور چونکہ احکام باقی رہگئے ہین صادر ہو لے کیونکہ اس ابر کو
دیکھ کر میرا دل بہت گھبراتا ہی اور یہ چاہتا ہی کہ کسی طرف کو نکل جاؤن اور پھر شہر مین نہ آؤن اور تمام موت کا سمان
پیش نظر ہی خدا خیر کرے مجھکو تو اور کچھ رنگ معلوم ہوتا ہی وہی سبکو بچانے والا ہی اور وہی سبکا حافظ اور
مددگار ہی ہم سب اسکے بندے شرمسار اور نومسلم ہین جو وہ بہتر جانے گا وہ ہمارے حق مین کریگا مین نے تو اس
قسم کا ابر کسی فصل بہار مین نہین دیکھا ہی اس ابر سے تو مجھکو یہ معلوم ہوتا ہی کہ میری قضا کا پیام ہی بارش اس سے
زیادہ تند و تیز کبھی نہین آئی ہین اور بارش ہوتی ہی اور آٹھ آٹھ دن اور پندرہ پندرہ دن نہین کھلتا ہی مگر
میری یہ حالت نہین ہوئی جو آج ہی دل چاہتا ہی کہ کسی گوشۂ امین مین جا کر پوشیدہ ہو رہون وزیر نے عرض
کیا کہ خداوندیہ فصل گذشتہ بہار کی ہی ارسین ایسے ایسے ابر آتے ہین آپ کیون اسقدر ہراس فرماتے ہین اچھا
محل مین تشریف لیجائیے ہم سب غلام در دولت پر حاضر رہینگے جب پانی برس چکیگا تو ہم سب اپنے اپنے
مکانون پر جائینگے بادشاہ نے فرمایا نہین تم سب بھی اپنے اہل و عیال مین جاؤ اور انسے ملو کیونکہ یہ کسی قسم کا
عذاب ہی اتنی مدت جو ہمنے تصویر پرستی کی ہی یہ اسکی پاداش ہی مگر اب ہمنے راہ ضلالت ترک کر دی ہی اور راہ
نیک اختیار کی ہی اب ہمپر عذاب کیسا کیونکہ تمہارے خدا نے فرمایا ہی کہ تم سچے دل سے توبہ کرو گناہ معاف ہو گئے نہ معلوم کونسا
گناہ ایسا اتنے عرصہ مین سرزد ہوا ہی کہ جسکی سزا یہ ہی مین تو کبھی اس راہ نیک سے نہ پھرونگا چاہے کیسی ہی سزا
ملے وہ بڑا رحیم و کریم ہی اور ذرہ پرور ہی پلک نوازی اسکی طرف میری طبیعت رجوع ہی اور وہی سب گناہ بخشیگا
ہی ہم بیکسون کا وہی سہارا ہی تم سب بھی جا کر دعا مین کرو اور مین بھی محل مین جاتا ہون یہ کلام بادشاہ نے
اسطرح فرمایا کہ ہر ایک کو عبرت ہوئی اور سامان برہم نظر ہو گیا اور ہر ایک نگاہ حسرت سے بادشاہ کی صورت
اور اس ابر کو دیکھنے لگا اور ہر بادشاہ گھر اکر تخت سے اٹھا اور یکبارگی تمام طرف محل کے چلا پھر تو وزیر اور امرا
نے آپس مین گفتگو شروع کی کہ بادشاہ کبھی آجتک ایسا متفکر الحواس نہین ہوے ہین جیسا کہ اس ابر کو دیکھکر
ہوے ہین بڑے بڑے سانحے عظیم گذرے بڑے بڑے غنیم حملہ آور ہوے مگر ہمنے کبھی بادشاہ کو ایسا بدحواس
نہین پایا آج کیا وجہ ہی کہ اس ابر کو دیکھ کر ایسا بدحواس ہو گئے کہ گھبرا کر محل مین تشریف لیگئے ارے بھی
یہ تو کوئی ایسا امر نہین ہی ایسے ایسے ابر آتے ہین اور برس کر نکل جاتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ کا دل اب
رفیق ہو گیا ہی ذرا صدمہ نہین اٹھ سکتا ہی یہی باتین کرتے ہوے سب اپنے اپنے مکانون کو روانہ ہوے
ادھر وہ ہرکارے جو بابر جاسوسی یہان موجود تھے انھون نے جو ابر کو دیکھا تو آپس مین صلاح کی کہ چلو ہر فصل
گذشتہ بہار کی ہی سیر و شکار کوہ و صحرا کرتے ہوے یہان دربار برخاست ہو گیا ہی اور کل حالات بھی دریافت ہو گئے
ہین اگر سیر مین شام ہو گئی تو پھر یہان واپس آئینگے ورنہ لشکر کو چلے چلینگے یہ کہکر وہ ہرکارے طرف صحرا کے
واسطے سیر کے روانہ ہوے ادھر اس ابر مین سے ہلکی ہلکی بوندیان پڑنے لگین اور ہوا بھی چلنا شروع ہوئی

تھوڑے عرصہ مین زور و شور سے پانی پڑنے لگا اور ہوا بھی شدت سے چلنے لگی ہوا کا یہ حال تھا کہ معلوم ہوتا تھا
کہ ایکی مرتبہ جھونکا آیا تو تمام عمارت گر جائیگی یہانتک کہ بڑے بڑے اولے اور سلین برف کی گرنے لگین اور ٹھنڈی
کا یہ حال ہوا کہ ہر ذی روح مارے برودت کے کانپ رہا تھا اور جو کہ امیر تھے آتش خانے انھون نے گرم کرا دیے
تھے اور اسمین بیٹھے تھے مگر سردی کم نہین ہوتی تھی اور جو کہ غریب تھے وہ بیچارے انگیٹھیان روشن کیے ہوے
آگے رکھے تھے اور بیٹھے ہوے تھے مگر سردی ترقی کرتی جاتی تھی یہانتک کہ یہ نوبت ہوئی کہ سب کے سب
سرد ہو گئے بعد اسکے سرد ہونے کے ایک ہوا اس زور سے چلی کہ جسقدر عمارت بنی تھی سب منہدم ہو گئی مگر کوئی
وبا نہین تمام شہر کی عمارت گر گئی اور میدان ہو گیا سوائے عمارت شاہی کے اور زیر و دیگر سرداران کے کہ وہ
باقی رہے اور باقی اہل شہر سے کسی کے مکان برقرار نہ رہے صاف میدان ہو گیا اور سب لوگ باشندے جو کہ
سرد ہو کر غش کر گئے انکی یہ حالت ہوئی کہ بعد تھوڑی دیر کے مثل درختون کے ہو گئے کیا جوان کیا بڈھا کیا مرد
کیا عورت سبکی ایک حالت تھی سب مثل درختون کے تھے باشندگان شہر کی تو یہ حالت تھی ادھر بادشاہ اور
وزیر کا حال سنیے کہ بادشاہ جو داخل محل ہوے اور سلیے بادشاہ کی رنگت زرد دیکھی تو استفسار حال کیا
بادشاہ نے کسی کو کچھ جواب نہ دیا اور بارہ دری مین آکر حکم ہوے چھوڑ دینے کا دیا اور خود سجادہ بچھا کر
مشغول دعا ہوے ادھر بادشاہ مشغول دعا تھے کہ ادھر وہی حالت اہل محل کی مارے سردی کے ہونے لگی
اور ہر ایک عورت گوشۂ عافیت تلاش کرنے لگی مگر کہان جائے کہین سردی سے امن نہین ہر محل بسر مین
ایک تلاطم پڑ گیا ہر ایک بے سردی کے خوف کے بیتاب تھا ہر ایک پر طاری حالت اضطراب تھا کوئی
دعائین مانگتی تھی کوئی خاموش پڑی تھی عجب حالت تھی جو کہ قلم سے تحریر نہین ہو سکتی ہے مگر ادھر بادشاہ کو
بھی سردی نے جب بہت ستایا تو فرد آتش سلگانے کا حکم دیا مگر اس وقت مین کون سنتا ہے ہر ایک کو اپنی
جان کی پڑی تھی بڑی مصیبت کی گھڑی تھی یہانتک کہ یہی نوبت مع بادشاہ کے اہل محل کی ہوئی کہ مارے
سردی کے سب بیہوش ہو گئے ادھر وزیر کے یہان بھی وہی نوبت ہوئی اسی طرح ہر سردار اور افسر کے یہان حالت
ہوئی بعد تھوڑے عرصہ کے اس ابر مین سے دو ساحر پیدا ہوے اور ایک طرف محل وزیر و دیگر سرداران و افسران
کے گیا اور دوسرا طرف محل شاہی کے گیا اور قریب ان دونون کے پہونچکر اور جھولی مین سے کچھ دانے گاش اور
رائی کے نکالے اور کچھ کاغذ تل بھی نکالے اور اسپر کچھ پڑھ کر دم کیا اور چاروں طرف عمارت شاہی اور عمارت
اور دیگر سردارون کے پھینکا بعد اسکے ایک اسم سحر پڑھ کر دم کیا اور پھر جھولی مین سے ان دونون ساحرون نے
دو ناریل نکالے اور اسپر سیندور سے ٹیکے دیے اور اپنی ران مین خنجر مار کر خون نکالا اور اس ناریل پر ٹیکہ
دیا اور کچھ پڑھ کر اسکو طرف زمین کے زور سے پھینکدیا کہ ایک تڑاقا پیدا ہوا اور وہ ناریل غرق زمین ہوا
بعد تھوڑے عرصہ کے وہ طبقہ زمین کا بلند ہونے لگا اور سناٹا بھر کر بلند ہو گیا طرف دریاے سبز رنگ کے
بلند ہو کر روانہ ہوا اسی طرح وہ دونون ساحر بادشاہ اور وزیر اور دیگر سرداران نامی کو گرفتار کر کے لیچلے اور یہ
خود دونون ساحر اسی طرح ابر سحر مین پوشیدہ ہو کر روانہ ہوے بعد روانہ ہونے ان دونون ساحرون کے وہ
ابر تھانہ ہوا تھی نہ وہ پانی تھا صرف تمام شہر سمار ہو گیا تھا اور تمام باشندگان شہر درخت بن گئے تھے اور عمارت
شاہی اور مکانات وزیر و دیگر سردارون کے تمام ہر تالاب بنگئے تھے یہ ساحر تو یہ حالت تمام شہر اور اہل شہر کی
کر کے روانہ ہوے آئندہ دیکھیے اب کب انکا حال بیان ہوتا ہے اب کچھ حال ان ہرکارون کا بیان ہوتا ہے کہ جو ابر
کو تکمہ کر واسطے سیر صحرا کو گئے تھے جب وہ باہر شہر کے نکلے اور کوئی ایک میل بھر راستہ طے کیا تو کہین
اس ابر کا نشان بھی نہ پایا دھوپ نکلی ہوئی دیکھی ایک نے دوسرے سے کہا کہ ذرا دیکھنا جب ہم تم

شہر سے چلے تھے تو اس قدر ابر تھا اور ایسی گرج اور چمک ہو رہی تھی کہ جسکو دیکھکر بے اختیار دل جنگل کی سیر کو چاہتا تھا اور ادھر آن بیابان میں تو کہیں ابر کا نام و نشان بھی نہین ہے بھائی بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسا ابر اٹھے اور یون دغا دیکر نکل جاوے چلو ذرا چلکر شہر کی طرف دیکھین کہ وہان بھی ہے یا نہین اسنے جواب دیا کہ چلو بھی لشکر کو چلے چلین اب شہر مین جاکر کیا کرین جو دریافت کرنا تھا وہ تو دریافت ہو گیا بیکار کی زحمت سے کیا فائدہ شہر تک جاتے جاتے تمام ہو جائیگی پھر لشکر مین کل چلنا ہوگا دوسرے نے جواب دیا کہ اگر شام ہو جائیگی تو کیا ہرج ہے صبح کو چلے چلیے گا آج رات بھر کاردان سر مین بسر کر لینگے ذرا سی تکلیف سے کیا نقصان ہوگا حال بھی معلوم ہو جائیگا اسنے پھر جواب دیا کہ آپ بھی بڑے احمق معلوم ہوتے ہین ارے بھئی وہ ایک لکہ چھوٹا سا تھا چلا گیا یہ بھی کوئی امر دریافت کرنے کے قابل ہے بیکار اتنی تکلیف راہ اٹھانا اور وہان جانا فضول ہے اسنے اسکے جواب مین آزردہ ہو کر کہا کہ اچھا آپ لشکر کو جایئے مین تو ضرور جاؤنگا اور صبح کو لشکر مین آؤنگا یہ کہکر اسنے رخ شہر کا کیا جب دوسرے نے دیکھا کہ یہ نہین مانتا ہے تو کہا کہ اچھا بھائی جلو یہ کب ہو سکتا ہے کہ ہم تمہارا ساتھ ترک کر دین لو لشکر کو چلے جاوین اور تمکو شہر مین جانے دین جہان کٹ جن کی تکلیف اٹھائی وہان آج اور صبح یہ کہکر اسکے عقب مین چلا اسنے پھر کر جواب دیا کہ نہین تم جاؤ مین بھی صبح کو ضرور آؤنگا وہ سرے نے جواب دیا کہ اگر افسر صاحب پوچھین کہ وہ کہان ہے تو مین کیا جواب دونگا اگر یہ کہون کہ وہ نہین آئے تو وہ مجھپر خفا ہونگے اور میری شکایت خواجہ صاحب سے کرینگے اور خواجہ صاحب سے تم واقف ہو کہ وہ ذرا سی خطا پر جرمانہ کر دیتے ہین اگر مین لاکھ عذر بھی کرونگا مگر وہ کبھی نہ سنینگے اور یہی کہین گے کہ تم کیون آئے اپنے ساتھی کو اکیلا چھوڑ کر چلے آئے اس سے یہی بہتر ہے کہ ایک رات کی تکلیف گوارہ کرون اور تمہارے ساتھ چلون اسنے جواب دیا کہ خیر تمہین اختیار ہے یہ کہا وہ تو چل کھڑا ہوا یہ بھی اسکے ہمراہ چلا مگر بہت جلد راہ طے کرنا شروع کی جب قریب شہر کے پہونچے تو دیکھا کہ وہ ابر اور یہان موجود ہے اور پانی خوب دھوان دھار شدت سے برس رہا ہے اور ہوا بھی مثل طوفان کے چل رہی ہے اور یہ حالت ہے کہ سردی کے مارے بند بند کانپا جاتا ہے اسنے پھر کر کہا کہ دیکھنا بھائی یہان تو پانی کسقدر برس رہا ہے اور وہان جنگل مین کچھ بھی نہین معلوم ہوتا تھا کیا اسکی قدرت ہے اور کچھ ایسا فاصلہ بھی نہین ہے صرف ایک میل کا فاصلہ ہوگا اگر زیادہ فاصلہ ہوتا تو یہ کہا جاتا کہ اتنا فاصلہ ہے اس وجہ سے یہ حال ہے اچھا آؤ آگے چلین کیونکہ جہان یہ کھڑے تھے وہان بھی ہوا تیز چل رہی تھی اور مینہ بہت شدت سے برس رہا تھا کہ قدم آگے بڑھانے کی مہلت نہین تھی اور سردی کا یہ عالم تھا کہ پناہ بخدا شاید یہ کیفیت باہر شہر کے نہو اسنے کہا اچھا ادھر ہی واپس چلو کہ کپڑے تر ہوے جاتے ہین اور سارے سردی کے بند بند کانپا جاتا ہے یہ کہکر اور شہر پناہ کے پھاٹک پر اسکا ہاتھ پکڑ کر چلا دیکھا تو یہان باہر بھی بوندیان پڑ رہی ہین یہ دونون بخوف کپڑون کے تر ہونے کے جلدی جلدی قدم اٹھا کر وہان سے بھاگے جب حد سے اسکی نکل آگے تو نہ سردی تھی نہ وہ ہوا تھی نہ وہ بوندیان تھین یہ دیکھکر اسنے کہا کہ لو بھائی یہان آتے ہی وہ حالت برطرف ہو گئی نہ اب سردی معلوم ہوتی ہے نہ ہوا شدت سے چلتی ہے نہ وہ پھوار ہے بھائی یہ کیا بات ہے اسنے جواب دیا کہ وہان پانی برستا تھا اس سبب سے یہ حالت ہو گئی تھی یہان پانی نہین برستا ہے اس سبب سے وہ حالت جاتی رہی اسکا تعجب کیا ہے اسنے جواب دیا کہ بھائی سمجھا یہ واقعہ سحر کا معلوم ہوتا ہے ایسا اکثر ہوا ہے اگر یہ پانی اصلی ہوتا تو یہان بھی برستا اور وہی حالت سردی کی یہان بھی ہوتی اور ہوا کی بھی باوجودیکہ یہ جنگل ہے اور ترائی کے بھی قریب ہے مگر وہ سردی نہین ہے کہ بند بند کانپے جیسی سردی اصل فصل مین ہوتی ہے ویسی ہے پس اس وجہ سے ثابت ہو گیا کہ یہ کارخانہ سحر کا ہے یہ پانی اصل نہین ہے اسنے جواب دیا کہ تمکو ایسے خیالات بیجا سے ہوتے ہین بھلا یہان سحر کا کیا کام ہے اگر اصل ہے تو نہین کیا اور اگر سحر کا

ہی تو ہمین کیا اب یہ بتاؤ کہ رات کہان بسر کرین اُسنے جواب دیا کہ شہر مین اُسنے کہا کہ یہ پانی تو بجھا دکھلتے نہین معلوم ہوتا
کیونکہ بہت گہرا ہوا ہی اُسنے کہا اچھا تو ہمین جنگل مین کسی درخت کے سایہ مین خواہ اوپر یہ رات بسر کرینگے اُسنے
کہا کہ کیون وہی تکلیف ہوئی یا نہین جسکا کہ ہمکو خوف تھا کہ شیر مین ہوتے تو کچھ لیکر کھاتے اور سرا مین
شب بسر کرتے اب یہان کھانے کی کہان سے فکر ہوگی جواب دیا کہ اگر پانی تھوڑی دیر مین کھلا جاتا ہی یا کم
ہوا جاتا ہی تو ہمین جاکر کھانے کی فکر کیے لاتا ہون نہین تو خود وہان چلین گے ورنہ اگر یہی حالت رہی تو بھی ہمین
جاکر کچھ نہ کچھ فکر کرونگا تم ہمین درخت پر بیٹھے رہنا میرے کپڑون کی محافظت کرنا ہمین ننگا جاکر کچھ کھانے کو
لاؤنگا یہ کہکر یہ دونون ایک بہت بلند درخت پر چڑھ گئے کہ جہان سے شہر کے اندر کا حال بخوبی معلوم ہوسکتا
تھا اور اپنے تین تیون اور ڈالیون تک بچا لیا اس خیال سے کہ اگر یہ معاملہ سحر کا ہو تو اسکی نگاہ سے تو ہم پوشیدہ
رہین اور طرف شہر کے دیکھنے لگے انکے باہر نکل آنے کا یہ سبب تھا کہ ان ساحرون نے یہ بندوبست نہین
کیا تھا کہ کوئی نکل نجا سکے کیونکہ انکو یہ منظور نہ تھا کہ تمام شہر تباہ اور برباد ہو جائے جو نکل جائین وہ نکل جائین
یہی سبب تھا کہ وہ پہلے نکل گئے اور اب بھی اگر شہر سے باہر نکل گئے اب یہ بھی بیٹھے ہوئے شہر کی طرف دیکھ رہے
ہین کہ انھون نے دیکھا کہ تمام شہر کی عمارت گرنے لگی اور ایک دم مین سب عمارت گر کر منہدم ہوگئی صرف
مکانات شاہی اور وزیر اور اکثر سردارون نامی کے باقی رہے ایک نے دوسرے سے کہا کہ بھائی یہ کیا واقعہ ہوا
کہ تمام عمارت گر گئی شہر کے اندر کسقدر شدت سے پانی برسا ہی یہ سنکر اُسنے جواب دیا کہ بھائی اب مجھکو بھی یہ
ہی اور یقین ہوگیا کہ ضرور یہ کارخانہ سحر و ساحری کا ہی یہان یہ باتین ہو رہی تھین کہ ناگاہ ایک آواز بڑے زور
و شور سے پیدا ہوئی کہ تمام صحرا ہلگیا اور وہ درخت بھی ہلنے لگا اب جو انھون نے دیکھا تو ایک غبار بلند ہوا
اور ایک گنبد سا بہت بڑا نمودار ہوا اور جس طرف سے وہ ابر آیا تھا اُس طرف کو وہ غبار اور گنبد چلا اور
اُسکے عقب مین وہ ابر بھی روانہ ہوا یہ رنگ دیکھکر اُسنے کہا کہ کیون بھائی تمنے دیکھا کہ یہ کیا ہوا اب تو تمکو
یقین ہوا کہ یہ کارخانہ سحر کا ہی اور یہ ابر سحر تھا اُسنے کہا کہ بھائی تم سچ کہتے تھے اب ذرا شہر کی طرف تو دیکھو نہ وہ
عمارت شاہی ہی نہ وہ مکانات اہل شہر مین نہ وہ ابر ہی دیکھو کیسا مطلع صاف ہوگیا اور کہین ابر کا نام و نشان نہین ہی
اُسنے جو دیکھا تو موافق اُسکے کہنے کے پایا اور جب دیکھا تو سوائے درختون کے اور کچھ نہ پایا کیونکہ کسیقدر
دن ابھی باقی تھا ان دونون نے صلاح کی کہ ذرا چلکر اہل شہر کی تو خبر لین دیکھین کہ کون بچا اور کون دبگیا
اور یہ واقعہ کیا ہوا یہ عمارت شہر اور عمارت شاہی کیا ہوئی دیکھین کہ صنوبر شاہ بھی بچا یا نہین یہ صلاح
کرکے دونون درخت پر سے اترے اور طرف شہر کے چلے جب داخل شہر ہوئے تو کیا دیکھا کہ تمام عمارت
منہدم پڑی ہی اور کوئی آدمی نظر نہین آتا ہی سوائے درختون کے جہانتک نگاہ کام کرتی ہی درخت ہی درخت
نظر آتے ہین جہان دوکانین اور عمارت تھی وہان بھی درخت ہین کوئی متنفس نہین ہی انھون نے خیال
کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ سب دب گئے مگر تعجب یہ ہی کہ یہ درخت کہان سے اتنی جلد پیدا ہوگئے ضرور یہ سحر تھا اور یہ
درخت وہی آدمی ہین ذرا چلکر عمارت شاہی اور مکانات وزیر اور دیگر سردارون کی تو خبر لین کہ وہان کیا گذری
جب اُن مقامون پر پہونچے تو کیا دیکھا کہ عمارت کی جگہ پر تالاب بنے ہین یہ دیکھکر انکو حیرت ہوئی اور خیال
کیا کہ یہان ٹھہرنا اب بیکار ہی جلد یہان سے چلو کہ یہ شہر تو بسبب سحر کے بالکل تباہ اور برباد ہوگیا اور کوئی
باقی نہین رہا کہین ایسا نہو کہ ہمپر بھی کوئی آفت آئے اور ہم بھی مثل اُن لوگون کے غارت ہون یہ خیال کرکے
اور افسوس کرتے ہوئے وہان سے چلے اور راہ مین کہا کہ اسکی خبر کرنا صاحبقران کو ضرور ہی تاکہ وہ کوئی انتظام
کرسکین کیونکہ اتنے اہل اسلام کی جانین تلف گئین ابھی تو یہ ابھی طرح مسلمان بھی نہ ہونے پائے تھے اوپر

یہ کیا آفت نازل ہوئی اور نہ معلوم کس ساحر کا یہ سحر تھا بادشاہ کا تو کچھ پتا اور نشان بھی نہین پھر افسوس کرتے ہوے
باہر شہر کے آئے تھوڑی دور راستہ چلے تھے کہ شام ہوگئی اور انھون نے وہین بسری جنگل مین درخت پر چڑھ
گئے اور بھوکے پیاسے رات بھر جاگا کیے یہانتک کہ صبح ہوگئی یہ دونون درخت سے اتر کر اپنے لشکر کی
طرف روانہ ہوے انکو تو اب راہ مین چھوڑا جانے دیجئے کب تک وہان پہونچتے ہین ملک

اب یہان سے کچھ حال لشکر اسلام کا سنیے ہر مو تماشہ یہ یہان کیا گذری

مخبران اخبار اسطرح تحریر کرتے ہین کہ یہان لشکر اسلام مین جب صبح ہوئی اور بادشاہ مجاہد اور صاحبقران
گردن نشان و دیگر سرداران عالی جاہ بیدار ہوے اور سب امرون سے فراغت حاصل کرکے داخل دربار ہوے
بعد آنے سردارون کے صاحبقران بھی مع خواجہ عمرو کے تشریف لاے اور اپنے دنگل پریشان و شوکت
جلوہ فرما ہوے بعد تشریف لانے صاحبقران کے بادشاہ عالی جاہ کیوان بارگاہ بھی تشریف لاے اور تخت
سلطنت کو بعد جاہ و حشم رونق بخشی بادشاہ نے جب سب دربار آراستہ ہوچکا تو خواجہ سے ارشاد فرمایا
کہ خواجہ لاؤ اس نرس کو نکالو کہ ہم سے دیکھین اور اس سے سوال اسلام کرین خواجہ نے عرض کیا کہ وہ
رات کو نکل گیا مجھکو بڑا تعجب ہے آپکا روبرو محافظ ہی مین مجبور ہون کیا کرون جسے ذرا غفلت ہوگئی وہ نکل بھاگا مگر مین
اقرار کرتا ہون کہ اگر آپ اور کچھ روز مرحمت فرمائین تو مین بھی کچھ ساحرون کو لیکر جاؤن اور اسکو تلاش کرون شاید
وہ کہین ملجاے تو اسکو گرفتار کر لاؤن بادشاہ نے فرمایا کہ خیر جانے دیجئے اسکی ابھی قضا نہین تھی مگر صاحبقران
بہت برہم ہوے اور فرمایا کہ اے خواجہ تمنے اس سے کچھ رشوت لیکر اسکو چھوڑ دیا کیون کہ تمھاری زنبیل سے
کوئی نکل نہین سکتا ہے یہ کیا کہ وہ بھاگ گیا یہ امر بالکل خلاف عقل ہے مین کبھی نہ مانونگا اور اسکا بھی ابھی تمسے لونگا
کیونکہ بیچ چکے ہو اور بادشاہ اسکی نیت تمکو غایت کر چکے ہین یہ فقرہ تمھارا اب نہ چلیگا مین ہرگز ہرگز نہ مانونگا
تمکو دینا ہوگا خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے کوئی آپسے روپیہ نہین لیا ہے مجھکو بادشاہ نے روپیہ دیا ہے اور مین نے
اسکے ہاتھ فروخت کیا تھا آپ کیون خفا ہوتے ہین اگر بادشاہ مجھکو اور کچھ روپیہ دین تو مین ابھی اسکو پیدا
کردون بقول آپکے مین نے اسکو رشوت لیکر رہا کر دیا ہے تو کوئی اسکا قید و بست بھی کر لیا ہوگا اور اب تک
ایسا ہوگیا کہ رشوت بھی کھانے لگا اور کافر سے صاحبقران نے فرمایا کہ کیا ہوا ہمیشہ آپکے باپ اور دادا
ملک الموت کو رشوت دیا کرتے تھے آپنے خود یہ پیشہ اختیار کیا کہ آپ کسی کو نہین دیتے خود کھاتے ہین خواجہ
نے جواب دیا کہ جو کام ہے سیدھا بگڑا ہے اور فقرہ ہے مجھے اس سے کیا کام ہے اگر آپکو وہ نرس لینا ہے تو مجھکو ایکہزار
روپیہ اور دیجئے مین ابھی منگادون کیونکہ مین نے اسے سات ہزار کو ایک تماشے والے کے ہاتھ فروخت کیا ہے
اور وہ روپیہ میرے پاس صرف ہوگیا ہے مین اسکا روپیہ اسکو دیکر واپس کردون صاحبقران نے
فرمایا کہ یہ سب باتین اسی واسطے ہین اور کل آپنے اسی واسطے نہین دیا تھا خیر مجھے تو کوئی ضرورت نہین ہے
اگر فروخت کر ڈالا ہے تو وہ جادوگر ہے ضرور اسکے پاس سے چلا جائیگا اور اگر آپکو ضرور گرفتار کرلیجائیگا
کیونکہ آپکے باپ دادا ہمیشہ سے قاتل کفار مشہور ہین اور تمام زمانے بھر کے ساحر آپکے دشمن ہین اگر وہ
نہین ہین تو آپ انکی جگہ پر موجود ہین وہ آپسے اپنے دل کا غبار نکالین گے اور آپکو گرفتار کرینگے اسکا
عوض لینگے خواجہ نے جواب دیا کہ اچھا آپ کی بلا سے جب مین آپکو پکارون اور مدد کو بلاؤن تو آپ تشریف
لائیگا اور آپکو گرفتار کر بجانے دیجئے گا صاحبقران نے فرمایا کہ بہت بہتر اور خاموش ہورہے اور جب
بادشاہ نے دیکھا کہ خواجہ مرون ایک ہزار روپیہ لیے ہوے اس نرس کو نہین دیتے تو فرمایا کہ اے خواجہ
اب سچ سچ بتاؤ کہ کیا وہ بھاگ گیا عرض کیا کہ جی نہین وہ واقع مین مرگیا مین نے ایک تماشے والے کے ہاتھ بات

ہزار کو فروخت کر ڈالا مگر آپ ۔ روپیہ ایکہزار اور مرحمت فرمائین تو مین اُس سے اسکو لادون کیونکہ ایک ہزار روپیہ
میرے پاس صرف ہو گیا بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا آپ تماشے والے کو بلائیے اور دریافت کیجیے کہ وہ اُسکے پاس
رکھا یا نہین لیا نہو کہ وہ چلا گیا ہو خواجہ نے عرض کیا کہ وہ گیا نہین ہوگا آپ روپیہ منگا دیجیے مجھے ابھی اسکو
لیجیے بادشاہ نے فوراً ایک ہزار روپیہ خواجہ کو منگا کر دیا خواجہ نے دعائین دیتے کے اور تعریفین کر کے
وہ روپیہ زنبیل مین لیا اور کرسی سے اُٹھے اور دربار گاہ کی طرف چلے **صاحبقران** نے فرمایا کہ آپ کہان تشریف
لیے جاتے ہین کیا کوئی اور فقرہ کرنا منظور ہی روپیہ لینا ہی تو ایک ہی مرتبہ کیون نہ لیجیے بار بار کیون فقرے کیجیے
خواجہ نے جواب دیا کہ آپ کیون برہم ہوتے ہین مین نے اگر فقرہ کیا تو بادشاہ سے اور روپیہ لیا تو بادشاہ
سے آپ سے فقرہ کرتے تو نہین لیا صاحبقران نے فرمایا کہ مین آپ کے فقرے مین کب آتا ہون جو آپ
مجھسے فقرہ کرین اور روپیہ لین یہ ظل اللہ ہین جو بار بار فقرے مین اگر روپیہ عنایت کر دیتے ہین خواجہ نے
جواب دیا کہ اگر ایسے نہوتے تو اسقدر غریب کیونکر پرورش پاتے اور کیونکر انکی بسر ہوتی صاحبقران
نے فرمایا کہ بس خواجہ مذاق ہو چکا لاؤ اسکو اسکا دربار بھجا جاے اگر وہ راہ راست پر آجاے تو بہتا
ورنہ قتل کرین اور اپنا کام دیکھین بیکار کی دیر سے کچھ فائدہ نہین ہی خواجہ نے کہا کہ پھر آپنے وہی فرمایا
میرے پاس ہو تو دیدون نہین تو کہان سے لاؤن مین جاتا تھا آپ نے باتون مین لگا لیا آپ خود دیر
فرمائیے ہین مین جاتا ہون اگر وہ ملگیا تو لاتا ہون اور نہ ملا تو بسمت روپیہ واپس کر دونگا یہ عرض کیا اور باہر
بارگاہ کے گئے اور بعد تھوڑے عرصہ کے فوراً واپس آئے اور اپنی کرسی پر بیٹھ گئے بادشاہ نے
دریافت فرمایا کہ خواجہ لائے عرض کیا کہ وہ ملا نہین تھوڑی دیر مین جاکر لادونگا **صاحبقران** نے فرمایا کہ تو
کیا نہ ہمکو تو پہلے ہی یقین تھا کہ کوئی نہ کوئی فقرہ آنکر کر دیگے شاید ابھی آپ کو روپیہ کی درکار ہی صاف صاف
کیون نہین کہتے ہو کہ اسقدر روپیہ اور دیجیے تو ٹوٹے خواجہ نے ناک بھوہ مین چڑھا کر جواب دیا کہ جی ہان
شہنشاہ تو روپیہ دیچکے اب آپ تحریر دین تو مین دون اُسکے مجھے کچھ اب لینا نہین ہی صرف ایسے باقی ہی صاحبقران
نے فرمایا مین تو نہی نہ دونگا خواجہ نے جواب دیا تو وہ ملیگا بھی نہین **صاحبقران** نے فرمایا نہ ملیگا تو میرا کیا
نقصان ہوگا آپکو خود ہی روپیہ موافق اپنے اقرار کے واپس دینا ہوگا خواجہ نے جواب دیا کہ روپیہ بھی
اب نہین مل سکتا کیونکہ وہ تو تم نے ملازمون کو رشوت کا حق دیدیا کہ وہ اُسکو سمجھا کر دیدین صاف تو
یہ ہی کہ وہ واپس نہین کرتا ہی وہ روپیہ جو کہ شہنشاہ نے دیا تھا وہ تو رشوت وغیرہ مین صرف ہو گیا اب بھر
وہی ہزار روپیہ کی کسر باقی ہی اب وہ ہزار روپیہ آپ دین تو بھجا دے مین نے صرف آپکے خوف سے کہدیا
کہ وہ نہین بلا صاف صاف تو یہ ہی جو کہ اب مین نے آپسے عرض کیا **صاحبقران** نے فرمایا کہ مجھکو معاف
رکھیے مین کبھی نہ دونگا وہ بھی بادشاہ دین بادشاہ نے فرمایا کہ اے خواجہ تو وہ کبھی ہزار روپیہ بھی نہ لیگا مگر تین
جلدی اسکو لاؤ یہ فرماکر تو راہ ایک ہزار روپیہ منگا دیا جب خواجہ وہ روپیہ لے چکے تو فوراً باہر آئے اور کتنے
ہی عرصہ کے واپس گئے اور عرض کیا کہ لیجیے یہ حاضر ہی مگر بڑی دقتون سے ملا اگر آپ نہ اتنا روپیہ صرف
فرماتے تو نہ ملتا یہ کہکر زنبیل سے نکالا اور سامنے بادشاہ کے پیش کیا اور عرض کیا کہ جہان پناہ یہ حاضر ہی
سبنے دیکھا کہ ایک خرس ہی مگر بہت بڑا اور بہت بڑے بڑے بال ہین اور عجیب ہیبت ناک شکل ہی
صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ اسکو ستون بارگاہ سے باندھ دو کہ ہم اس سے بابت مذہب و ملت کے
سوال کرینگے خواجہ نے اسکو ستون بارگاہ سے کسدا آصفا اور باصفا بسکے بدین خیال کہ یہ ساحر ہی کہین ایسا
نہو کہ سحر کر کے نکل جاوے باندھ دیا بعد اسکے صاحبقران نے تھوڑے پانی پر اسم اعظم دم کر کے خواجہ

کو دیا کہ اسکا چھینٹا اسکے منہ پر دو کہ یہ اصلی صورت پر آجاوے خواجہ نے ایسا ہی کیا جیسے ہی چھینٹا دیا فوراً
اسکی صورت بدل گئی سب نے دیکھا کہ ایک جوان نہایت حسین ہی اور اسکی پیشانی پر سیندور کا ٹیکہ دیا ہوا
ہی جھولی سحر کی باہین شانے پر پڑی ہوئی ہی اور گلے مین تصویر الوان نطاق یعنی اسکے خداوندکی پڑی
ہوئی ہی جب یہ حالت دیکھی تو صاحبقران نے اسکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تمھارا نام کیا ہی اسنے
جواب دیا کہ مجھکو سہراب جادو کہتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ تمھارا مذہب کیا ہی اسنے جواب دیا کہ
مین خداوند الوان نہ خاک کی تصویر کی پرستش کرتا ہون وہی میرے خداوند ہین صاحبقران نے فرمایا کہ تو
بھی بندہ ہی مثل ہمارے تمھارے اور جادوگر ہی جیسے کہ تم ہو میرے نزدیک بہتر ہی کہ تم بھی مثل صنوبر شاہ
کے مذہب تصویر پرستی ترک کرو اور ملت بیضاے اسلام مین داخل ہو اور وہ خداوند کریم جو کہ سچا مالک و مختار ہی
اسکی پرستش اختیار کرو اور چند کلمے وحدانیت خدا مین بیان فرمائے وہ سنکر مثل بھدے کا ہنسنے لگا اور چاہا کہ کچھ
سحر کرے مگر سحر بالکل فراموش تھا ایک حرف بھی یاد نہ تھا وجہ اسکی یہ ہی کہ جس بارگاہ مین یہ سب تھے اسکی یہ
خاصیت تھی کہ اسمین ساحر کو سحر فراموش ہوجاتا تھا اسکو حیرت ہوئی اور صاحبقران کی طرف مخاطب ہوکر کہا
کہ مجھکو معلوم ہوا آپ بہت بڑے ساحر زبردست ہین اور یہان جتنے بیٹھے ہین یہ سب ساحر ہین کیونکہ مجھکو سحر یاد
نہین آتا ہی بالکل فراموش ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ہم نہ ساحر ہین نہ سحر جانتے ہین سحر کو کفر اور ساحر کو
کافر جانتے ہین ہمارے مذہب مین سحر کرنا گناہ ہی اور سحر کرنے والا گنہگار رہتا ہی یہ خیال تمھارا بیجا ہی کہ
یہان ساحر ہین اس سبب سے ہمکو فراموش ہوگیا یہ اس بارگاہ کی تاثیر ہی اور مین مالک ہون اسم اعظم
کا اس سبب سے تمکو سحر فراموش ہی یہ دوسرا قصہ ہی تم یہ بیان کرو کہ بابت مذہب کے کیا کہتے ہو اسنے
بہت برہم ہوکر کہا اور جواب دیا کہ مین کبھی نہین اپنا مذہب ترک کرونگا مذہب ترک کرکے مین عذاب
خداوند مین گرفتار ہون اور یہ بھی کبھی ہوگا کہ آپکا شریک ہون اور کل بھیدون سے آپ لوگون کو آگاہ
کردون صاحبقران نے فرمایا کہ پھر قتل کیے جاؤگے اسنے جواب دیا کہ جان سے جانا گوارہ ہی مگر مذہب کا
دینا گوارہ نہین ہی صاحبقران نے خواجہ سے اشارہ کیا کہ اے خواجہ تم اسکے سر پر تلوار برہنہ لیکر کھڑے
ہو شاید یہ اسکے خوف سے مذہب تصویر پرستی ترک کرے اور دائرہ اسلام اختیار کرے خواجہ
قی الفور موافق ارشاد صاحبقران کے تلوار برہنہ لیکر کھڑے ہوے اور اس سے کہا کہ اگر تو مذہب
اسلام اختیار نکریگا تو مین ابھی تجھکو بحکم صاحبقران قتل کرونگا اسنے پھر وہی جواب دیا ایکی مرتبہ
صاحبقران نے خواجہ سے حکم دیا کہ اسکو بیرون بارگاہ لیجاکر قتل کرو خواجہ نے عرض کیا کہ یہ باہر بارگاہ کے
جاکر بھاگ جاویگا کیونکہ وہان اسکا سحر اسکو یاد آجاویگا صاحبقران نے فرمایا کہ تم اسے طریقے پر اسکا بندوبست
کرو کیونکہ یہ کہنے کو ہوگا کہ ہمکو بارگاہ مین کہ جہان سحر فراموش ہوجاتا ہی قتل کرایا اگر باہر ہوتا تو مین ضرور سحر کرتا
یہ سنکر خواجہ نے فوراً آگے بڑھکر اسکے منہ سے زبان نکالی اور سونان دیدیے اور اسی طرح کمند اصفا
باصفا مین بندھا ہوا لیکر باہر بارگاہ کے آئے اور بلاکر جلاد کو حکم دیا کہ اسکو قتل کرو ادھر جلاد نے ریگ کا چبوترہ
بنایا اسپر اوریہ ہلاکت بچھایا ادھر خواجہ نے اسکو فہمایش کرنا شروع کیا کہ کیون نہین صاحبقران کے کہنے کو
قبول کرتا ہی کیون اپنے تئین ورطۂ ہلاکت مین ڈالتا ہی ارے مذہب اسلام قبول کرنے مین بہت سے فائدے
ہین اور تو نے ابھی اپنی آنکھون سے دیکھا کہ کیسے کیسے پہلوان زیردست اسکے سطیع ہوے ہین اسیطرح بہت
ساحران نامی و گرامی مثل شاہزادۂ مریخ آفتاب علم کہ جسکے سحر کا اس دنیا مین کوئی جواب دینے والا نہین
ہی وہ بھی تو مثل غلامون کے اس شہریار کا کمرین چار ہی اسمین تیرا فخر و افتخار ہی اور مذہب اسلام قبول کرنے

مین بہت نیک نامی ہی اور تم جسکو خدا کہتے ہو دیکھنا کہ وہ بھی شمل اور خاوندون کے بھاگے گا یا قتل ہوگا وہ یقینی
کوئی ساحر ہی اپنی جوانی پر رحم کھاؤ اور اس خیال خام سے باز آؤ یہ سنکر اُسنے سر ہلایا کہ مین ہرگز ہرگز نہ قبول
کرونگا اُدھر جلاد نے اُسکا ہاتھ پکڑکر اُسکو چبوترے پر بٹھایا اور پیچھے سے کھڑا ہوا کہ خواجہ نے ایک حکم دیا جاد
نے اُسکی آنکھون پر پٹی باندھی اور کہا کہ جو کچھ کہنا ہو کہدے جو کچھ چھپا ہو بتلے اور جو کہنا ہو کہ لے کہ پھر یہ
نہوگا اُدھر خواجہ نے دوسرا حکم دیا کہ اُسنے گردن پر کوے کا خط کھینچا اُدھر اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ
کیون جان دیتا ہی اپنی زندگی کو غنیمت جان اگر قتل ہوجاونگا تو کون معشوق کی وصل سے کامیاب ہوگا شاید
کہ یہ جوان اس طلسم کو فتح کرے اور سمندر جادو قتل ہو اور تیرے معشوق اسکے ہاتھ آئے تو شاید
تجھکو دے اس سے بہتر یہ ہی کہ اسکی اطاعت قبول کر اور وقت کا منتظر رہ اگر موافق تیرے خیال کے یہ امر
ہوا تو بہتر ورنہ بعد قتل ہونے کے سمندر جادو کے پھر تجھکو اسنے فعل کا اختیار ہی کہ جہان جا ہنا چلے جانا کیونکہ
اس وقت مین آزاد ہوگے اور اگر یہ جوان قتل ہوگیا تو بھی تیرا مطلب حاصل ہی اور خدائی خداوندی الیوان نہ طاق
کی درست ہی اور صحیح ہی ورنہ خدائے نادیدہ سچا خدا ہی اگر صاحبقران مجیب ہوے تو جلکر اُس سے یہ تیر کر
کہ اگر آپ میری مشکل حل کردین اور میری داد کو پہونچین تو مین مذہب اسلام قبول کرتا ہون یقین ہی کہ وہ قبول
نہ کرین اور پھر مین یہ حجت پیش کرونگا کہ آپ مجکو قتل نہ کرین کہ آپ سے میری شرط پوری نہین ہوتی ہی اور آپکے
بزرگون کا یہ قاعدہ تھا کہ جو کوئی شرط کرتا تھا وہ اُسکی شرط کو پورا کرتے تھے اور اُسکا مسلمان ہونا اوسے
خیر پر رکھتے تھے ورنہ اُسکو چھوڑ دیتے تھے اگر آپ بھی میری شرط پوری کرین تو مین قبول اسلام مین عذر نکرونگا
یہ خیال کرکے اُسنے اشارہ کیا خواجہ نے کہا کہ کیا اشارہ کرتے ہو اُسنے پھر ہاتھ سے اشارہ کیا کہ میری ہی
کھول دو خواجہ نے جلاد سے کہا کہ اسکی پٹی کھول دے اُسنے پٹی کھول دی اُسنے اشارہ کیا کہ مجھکو قید
سے نکرو بارگاہ مین لیچلو خواجہ اُسکو بارگاہ مین لائے اور پھر ستون سے باندھ دیا اُدھر اُسنے اشارہ کیا کہ بیون
میری زبان سے نکال لو تو مین کچھ عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ سوزن نکال لو خواجہ نے بڑھکر نکال
نکال لیا جب اُسکو فی الجملہ تسکین ہوئی اُسنے صاحبقران سے عرض کیا کہ مین مذہب اسلام قبول کرتا ہون
مگر ایک شرط سے کہ آپ میری مشکل کو حل کردین تو مین قبول کرون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو
شرط کیا ہی اُسنے عرض کیا کہ حضور مین عاشق ہون ملکہ نسیم جادو دختر سمندر جادو پر کہ جو تمام حسینان جہان
سے بہتر ہی اور اُسکے حسن کے آگے حور و پری کی کوئی اصل و حقیقت نہین ہی اگر آپ اُسکا عقد میرے ساتھ کرادینگے
اور یہ عقدہ حل کردین تو مین اسلام قبول کرون صاحبقران نے فرمایا کہ ہم ضرور کوشش کرینگے اور تمھارا
عقد اُس زہرہ جمال کے ساتھ کرادینگے اُسنے عرض کیا کہ مین بھی آج سے آپکا غلام ہون اور جو آپ کے
مذہب مین آئے وہ کیا کہے صاحبقران نے کلمہ طیبہ زبان پر جاری کیا اُسنے عرض کیا کہ اور ایک میری
درخواست ہی اگر قبول ہو تو مین عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو اُسنے عرض کی کہ مین نے
سنا ہی کہ جو کوئی دین اسلام قبول کرتا ہی اُسکو سحر فراموش ہوجاتا ہی لہذا اگر مین بھی دین اسلام قبول کرونگا
تو مین بھی سحر بھول جاونگا اُسکی تدبیر کیا کرون کیونکہ جو مجھکو خیال ہی اور جو حضور کا ارادہ ہی کہ سمندر جادو
سے لڑکر میرا عقد کرادین تو اُس حالت مین سحر کی ضرورت ہوگی اُس وقت بڑی مشکل ہوگی لہذا اگر آپ
کوئی تدبیر ایسی فرمائین کہ مین اس تصویر پرستی سے باز رہون اور سحر بھی نہ بھولون جب اس امر سے فراغت
فرمائینگے اُسی وقت مین کلمہ پڑھکر مسلمان ہونگا صاحبقران نے فرمایا کہ تم عرف مطیع اسلام ہو مثل مریخ آفتاب
علم وغیرہ کے یہ سنکر عرض کیا کہ بہت بہتر جب یہ طے ہوگیا صاحبقران نے حکم دیا کہ اسکو کھول دو

خواجہ نے کہول دیا اور طرف پیشانی کے جو نگاہ کی تو نور اسلام سے روشن پائی خواجہ کو یقین ہوگیا کہ یہ ضرور طوع اسلام صدق دل سے ہوگیا ہی جب کہول دیا تو آپنے صاحبقران اور بادشاہ اسلام کو مجرا لیبا کرسی بیٹھنے کو عنایت ہوئی جب بیٹھ چکا تو اسنے عرض کیا کہ مجھکو بڑا تعجب ہی کہ آپنے میرے کہنے پر مجھکو چھوڑ دیا اگر مین بدی کرون تو کیا ہو صاحبقران نے فرمایا کہ اگر تم بدی کرتے تو کیا ہوگا شل اور ساحرون کے قتل ہوگے تمھارا ہی نقصان ہوگا ہماری تو نظر خدا کے کریم پر ہی جیسا وہ چاہے گا وہ ہوگا یہ سنکر وہ دوڑکر صاحبقران کے قدمون پر گرپڑا اور عرض کیا کہ بیشک آپ مرد دانا اور شیر فرزانہ ہین آپکا دین برحق ہی اور سب مذہب باطل ہین یہ کہکر وہ تصویر گلے مین پڑی ہوئی تھی وہ اتار کر پھینکدی ادھر صاحبقران نے اسکو گلے سے لگایا اور حکم دیا کہ جاؤ اپنی کرسی پر بیٹھو وہ ادھر سے پھر کر بادشاہ کے قدمون پر گرا بادشاہ نے بھی اسکو بہت کچھ نصیحت کی اور اسکا سر قدمون سے اٹھایا اور فرمایا کہ جاؤ بیٹھو اب تم ہمارے برادر دینی ہو یہ سنکر وہ آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا صاحبقران نے فرمایا کہ بھائی سہراب جادو کچھ حال دریاے سبز رنگ اور ایوان نہ طاق کا بیان کرو اور اپنے عاشقی کا بھی قصہ بیان کرو اسنے عرض کیا کہ بیشک یہ آپ فرماتے ہین کہ آپ حال دریاے سبز رنگ اور ایوان نہ طاق کا کیون دریافت کرتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ میرا ارادہ یہ ہی کہ مین اس طلسم کو فتح کرون کیونکہ اس طرف کو واسطے فتح طلسم قتیل آئینہ اندام جادو کے آیا ہون اسنے عرض کیا کہ حضور یہ عجب مقام ہی کہ یہان کل ایک ایک مقام برابر ایک طلسم کے ہی یہ ایوان نہ طاق بڑے غضب کا مقام ہی یہان کے ساحرہ ساحر ہین کہ جنکے سامنے تمام جہان کے ساحر طفل مکتب ہین یہان اگر سامری و جمشید بھی آتے تو وہ بھی ان ساحرون سے عہدہ برا نہوتے یہ وہ مقام ہی کہ جہان ساحر کا سحر بالکل بیکار ہوتا ہی اور وہ رد ہو یہان کے ساحرون کے لاعلم قرار پاتا ہی ابھی کچھ دنون کا ذکر ہی کہ آئینہ اندام جادو جسکا کہ حضور نے نام لیا ہی یہان بھاگ کر آیا تھا تو اسکو پناہ نہ دی مگر سحر بالکل نہ جانتا تھا اور وقت امتحان کے اس سے کچھ نہو سکا مگر ایوان تاجدار رحم دل ہی اسنے یہ حکم دیا کہ اسکو ایک سال بسحر تعلیم کیا جاے بعد ایک سال کے اسکے واسطے کوئی مرحلہ بیرون طلسم قرار دیا جائیگا جسکا کہ اسکو حاکم کر دیجیے اور مرحلہ بھی تعلق کر دیا جائیگا ایوان نہ طاق سے تو بحکم ایوان تاجدار کے ان تاجدار نے اسکی تعلیم کے لیے دو ساحر مقرر کیے اور اسکو طرف صحراے ہولناک کے روانہ کیا اور وہ دونون کہ جنکے نام دو دمان جادو اور سبز رنگ جادو ہین بڑے ساحران نامی وگرامی سے ہین اور سن رسیدہ ہین یقین ہی کہ ایک سال ہوگیا ہوا اور وہ تعلیم بھی پاچکا ہوگا اور اسکا امتحان بھی ہوگیا ہوا اور مرحلہ بھی تیار ہوگیا ہوگا مجھے تو یقین ہی کہ اگر انکا ارادہ مصمم فتح طلسم کا ہی تو پہلے وہی مرحلہ آپکو ملیگا جو کہ واسطے آئینہ اندام کے قرار دیا گیا ہی کیون کہ اسکے بعد اور مرحلہ مین کے کیونکہ یہ سنا گیا تھا کہ یہ مرحلہ بیرون طلسم بنایا جائیگا حضور میرے نزدیک تو یہ بہتر ہی کہ آپ اس طرف تشریف نہ لیجائین کیونکہ وہان بڑے بڑے سحر کہ پڑینگے اور بڑے بڑے ساحرون سے مقابلہ ہوگا کہ جنکا یہ حال ہی کہ وہ اپنے خیال مین سامری و جمشید کو طفل ناکردہ کار جانتے ہین اور انکے خیال بھی درست ہین بڑے ساحر زبردست ہین ادنی سایہ اور ہی کہ جو کہ ایک مدت تک بادشاہ طلسم رہے اور دعوی خدائی کا کیا کیے اور ایک خلقت نے انکو خدا ئی مانا اور طلسم بھی انکا کوئی چھوٹا سا طلسم نہ تھا وہ یہان اگر طفل مکتب سمجھا جاوے بیجا نہ ہی یہان کے ساحرون کا جو مین نے عرض کیا آگے اسکے اور مجھے وہان کی کیفیت نہین معلوم یہ بھی مین نے اگر زبانی سمندر جادو کے سنا تھا جو عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ انجا کچھ حال دریاے سبز رنگ کا بیان کرو اسنے عرض کیا کہ دریاے سبز رنگ کی یہ حالت ہی کہ یہان کا حاکم اور مالک تو سمندر جادو ہی جو کہ ایک زمانے مین غلام تھا ایوان تاجدار کا مگر اب بکثرت سے غضب مین گرفتار کیا گیا ہی اور سامنے سے نکالا گیا اسکو بحکم ایوان نطاق

مین جانیکا نہین ہو مگر اپنے اپنی عنایت سے اسکو یہان کا حاکم کر دیا ہو اور تمام اختیار دیا ہو کہ اگر یہ مرجائے تو دریا
نیست و نابود ہو جائے مگر اس تک گذرنا ممکن ہو کیونکہ اسنے یہ بندوبست کیا ہو کہ مکر ماہیان طوفان کش
جادو کو اپنی طرف سے اس مرحلۂ دریاے سبز رنگ کا حاکم کیا ہو اور ماہیان طوفان کش کی ایک بہن ہو
جسکا کہ نام ملکہ سحران سیہ پوش ہو بڑی آفت کی ساحرہ ہو اپنے سامنے سامری و جمشید کی کچھ حقیقت نہین
جانتی ہو سبکو طفل مکتب خیال کرتی ہو اور ہمیشہ بحکم ماہیان طوفان کش منتظم دریا رہتی ہو اور ایک قصر وسط
دریا مین سحر سے تعمیر کیا ہو اسمین قیام پذیر ہو کبھی کبھی اپنی بہن پاس جاتی ہو اس مرحلہ کی طرف سے ماہیان
طوفان کش کی وہ مالک ہو اور ماہیان طوفان کش طرف سے سمندر جادو کے یعنی غلام شہنشاہ ایران
تاجدار کی ہو اور اس دریا مین قصر جمشید و سامری ہو جسپر ہر ماہ مین عرس کا میلہ ہوتا ہو اور ایک باز سبز رنگ
نکلکر طرف سے سمندر جادو کے بابت مذہب تصویر پرستی کے ہدایت کرتا ہو اور جو کچھ کہ حال صنوبر شاہ نے بیان
کیا تھا وہ حرف بحرف اسنے بھی بیان کیا مگر اسقدر زیادہ جو کہ تحریر ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ یہی حال صنوبر شاہ
نے بیان کیا تھا کہ یہان قبر سامری ہو اور اسپر میلہ ہوتا ہو صرف میلہ کی کیفیت اور باز سبز رنگ کا نکلنا اور
نصیحت کرنا اور وہان سے اڑنا یہ بھی سب بیان کیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ وہ سمندر جادو کی طرف سے نصیحت
کرتا ہو اور یہ بھی کہا تھا کہ خداوند کی طرف سے بھی نصیحت کرتا ہو اسنے عرض کیا کہ جی ہان ہیرون طلسم والون کو
بھی بتایا گیا ہو وہ کیا جانین کہ سمندر جادو کون ہو اور ماہیان طوفان کش کون ہو وہ تو یہ جانتے ہین کہ سب
کارخانے اصلی ہین ہان حضور اس دریا کی یہ حالت ہو کہ کوئی شخص اس مارجا نہین سکتا ہو نہ شناوری کرکے
نہ بذریعہ کشتی کے کیونکہ ادھر اترا اور حباب پیدا ہوے اور کسے لیکے اسی طرح کشتی کو بھی حباب پاش پاش
کرکے ڈبو دیتے ہین یہ سحر ہو سحران سیہ پوش جادو کا اور وہ حباب جادو کہ جسکر آپنے قتل فرمایا وہ
غلام تھا سحران سیہ پوش کا اور یہ سب سحر اسکا تھا جو کہ اپنے بھائی کی امداد کیلئے اسکی پاس ماہیان طوفان کش
جادو آگئی ہو گی سحران کے پاس نہین جا سکی لو کہ وہ غلام سحران سیہ پوش کا تھا مگر علم سحر مین عجیب دستگاہ رکھتا تھا
آپ خود اسکے سحر کا تماشا دیکھ چکے ہین جہان کسی دریا مین چلے حباب پیدا ہوئے کشتی خود بخود شناوری کرنے لگی اور غرقا
ہو گئی اول جاکر سحران سیہ پوش کا تھا اسنے اختیار ماہیان طوفان کش کو ہو اسنے وہ لاش پاس سمندر جادو
کے روانہ کی ہو گی جیسا وہ حکم دیگا ویسا کیا جائیگا اور حضور سیر سے عشق کا واقعہ یہ ہو کہ مین سپہ سالار تھا سمندر
جادو کا ایکدن مین نے ملکہ سحران سیہ پوش جادو کو گشت چمن مین دیکھ لیا میرا دل بیتاب ہو گیا اور اس روز سے
اسکے عشق نے دل پر تاثیر کی جنگ مجھسے ضبط ہو سکا مین نے ضبط کیا جب بہت بیقراری پر بڑھی تو مین نے
بذریعہ ایک عرضی کے سمندر جادو کو درخواست دی کہ اسنے اس عرضی کو پڑھکر اس وقت تو خاموشی
اختیار کی اور فکر مین رہا اور ایک رقعہ پوشیدہ ماہیان طوفان کش کو بھیجا اور اسمین تحریر کر دیا کہ مین سہراب
جادو کو تمہارے پاس بھیجتا ہون کیونکہ یہان اس سے ایک خطا سرزد ہوئی ہو اور اسکی سزا دینا مجھکو منظور نہین
یہان سزا دینے مین میرے فضاحت یہ ہو کہ یہان کا سپہ سالار ہو اور تمام فوج کا مالک ہو ایسا نہو کہ یہ یہان
کچھ فساد برپا کرے لہذا تم اسکو اپنی راے کے موافق سزا دینا مگر جان سے نہ مار ڈالنا کوئی ایسی خدمت
یا سزا دینا کہ یہ سزا اٹھا سکے یہ تحریر کر بھیجا اور بعد ایک ہفتہ کے مجھسے کہا کہ سہراب جادو تمہاری
عرضی ہمکو ملی ہم اسکا جواب مناسب سوچکر تمکو دینگے مگر ابھی میرے پاس ایک عرضی ماہیان طوفان کش
کی آئی تھی کہ کوئی ساحر زبردست میرے پاس بھیجدیجیے مجھکو کچھ کام ہو میرے خیال کیا کہ سواے تمہارے
اور کون ہو اور آج کل کوئی مہم بھی نہین ہو لہذا چند روز کے واسطے تم ماہیان طوفان کش کے پاس جاؤ

دیکھو کہ اسکا کیا کام ہی بعد فراغت وہان سے چلے آنا حضور مجھکو تو ایک غرض تھی مین فوراً وہان سے روانہ ہوا
اور پاس ماہیان طوفان کش کے پہونچا اسنے میری بہت خاطر کی اور مجھسے بعد ایک ہفتہ کے کہا کہ
اس طرح کا ایک رقعہ میرے پاس سمندر جادو کا پہلے آیا تھا اور اب تمکو انھون نے میرے پاس بھیجا ہی آیا
تمسے ایسی کیا خطا سرزد ہوئی ہی کہ جسکی بابت اسقدر تاکید ہی مینے بیان کیا کہ مجھسے بظاہر تو کوئی خطا نہین سرزد
ہوئی مگر باطن کا حال نہین معلوم کہ انکو مجھسے کیا عداوت ہوگئی ہی مگر مین دل مین سمجھ گیا کہ یہ اسی عرضی کا
پیچ ہی جو کہ مین نے واسطے عقد ملکہ کے تحریر کی تھی انھون نے جواب صاف تو دینا مناسب نہ جانا مگر حیلے
سے مجھے وہان سے ٹال دیا خیر اگر زندہ رہا تو دیکھا جائیگا یہ مین نے اپنے دل مین خیال کیا مگر حضور گو کہ
مین ساحر زبردست ہون اور ایسا ہون کہ سپہ سالار تھا مگر ماہیان طوفان کش اور اسکی بہن کے سامنے طفل
کتاب ہون ہمارے [illegible] نہ ہوئی کہ اسکے پاس سے چلا جاؤن مین خاموش ہو رہا مگر قدرت نے اسکی مجھے
[illegible] پوشیدہ طور سے اسکو دیکھنیکی بہانت وہان لیگیا تو یہ امر بھی جانا رہا اگر مجھکو یہ
معلوم ہوتا [illegible] سے ماہیان سے لگانا منظور ہی تو مین ہرگز نہ آتا مگر مجبور ہوگیا مین اسی طرح
دن [illegible] کرتا تھا اور آہ سرد دل پر درد سے بھرا کرتا تھا ایک دن ماہیان طوفان کش نے
مجھسے کہا کہ کل سہراب [illegible] ایک رقعہ سمندر جادو کا آیا ہی اور اسمین یہ مضمون لکھا ہی کہ تمنے مین
تحریر کیا کہ تمنے کہ سہراب جادو کو دی مگر اسکا مجھے بڑا تعجب ہی کہ تمسے کونسی ایسی خطا سرزد
ہوئی ہی کہ تم ظاہر کرتے ہو اور نہ وہ ظاہر کرتے ہین مگر سزا کی تاکید پر تاکید ملی آتی ہی تم مجھسے تو بیان کرو
کہ مین تمہارا [illegible] اور تمہارے اور سمندر جادو کے صفائی کرا دون کیونکہ تم انکے بہت پرانے
دوست اور نیز خواہ ہو اور وہ تمکو اپنے عزیزون سے بڑھ کر جانتے تھے یہ سنکے مینے کیا ہوا کہ یکایک وہ
آپ کے ایسے رنجیدہ ہوگئے کہ اپنے سامنے سے جدا کر دیا اور اسپر تاکید سزا کی جب اسنے بہت بیحد ہو کر پوچھا
تو مین نے اسی دن کل کیفیت بیان کر دی اسنے جواب دیا کہ تمنے بہت برا کیا جو اپنے ولی نعمت پر نگاہ بد
ڈالی اور اس قسم کی خواہش کی تمکو شرم بھی نہین آتی ہی اور میرے سامنے کہتا ہی کہ مین نے کوئی ایسی
خطا نہین کی اب اس سے بڑھکر اور کیا خطا ہوگی سمندر جادو نے تو بڑی عنایت کی کہ تمکو جان سے
نہین مارا اگر مین اسکے مقام پر ہوتی تو فوراً قتل کر ڈالتی خیر پہلے تو مجھکو تمپر رحم آگیا تھا جسسے یہ سنا ہی مجھے بڑا
غصہ ہی اب تمکو ایسی سزا دونگی کہ تمام عمر یاد کرینگے تو مین تیری سفارش کر کے ضرور تیرا قصور معاف
کرا دیتی مگر یہ وہ قصور نہین ہی کہ جسکا لائق عفو ہوا چاہیے جو تمکو سمندر جادو نے یہان بھیج دیا کیونکہ وہ
بدنامی سے بچا اور تمکو سزا بھی مل گئی بڑی عقلمندی کی اگر وہان سزا دیتا تو ضرور انکو مطعون کرتا کہ مین
انکی منکی پر عاشق ہوا تو یہ اسکے عوض مین مجھے سزا دیتی ہین یہ کہکر وہ لکاتہ چلی اور کچھ پڑھ کر میرے گرد ایک
دائرہ کھینچ گئی حضور بیچارے اسکے مین نے لاکھ چاہا کہ اس دائرہ سے نکلون مگر ممکن نہ ہوا گو کہ ساحر تھا مگر
سحر کے بھی کام نہ کیا مجبور ہو کر رہگیا اسی زمانے مین سحران سیہ پوش اسکی بہن آئی اور اپنی بہن سے ماہیان طوفان
نے اس سے میری کیفیت بیان کی اسنے جواب دیا کہ آپ میرے ہمراہ کر دین مین اسکو دریائے سبز رنگ
مین قید کرونگی کہ وہان سے بچ نہ رہا ہوگا یہ سنکر اسنے اسی وقت مجھکو اسکے ہمراہ کر دیا حضور اسنے مجھکو
وہان لیجا کر قید کیا ایک زمانے تک مین قید رہا مگر بعد تھوڑے عرصہ کے مجھکو خیال آیا کہ اے سہراب
اب کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیے کہ جس سے جان بچے اور اپنا کام نکلے بس سوچتے سوچتے یہ خیال مین آیا کہ تو
سحران سیہ پوش پاس کہلا بھیج کہ مین اب توبہ کرتا ہون کہ کبھی ایسی حرکت نہ کرونگا آپ میرا قصور اپنی

بین سے معاف کرادیجیے اور وہ میری خطا سمندر جادو سے معاف کرادین اور مین ہمیشہ آپکی خدمت مین رہا
کرونگا یہ خیال کرکے مین نے اس شخص کی زبانی کہلا بھیجا جو کہ روز مجھکو کھانا دیتے آتا تھا اسنے میرا پیام
سحران سیہ پوش سے کہدیا اسنے مجھکو اسیوقت طلب کیا اور کہا کہ اگر تجھکو یہ منظور ہو کہ مین تجھکو
چھوڑدون تو تو مجھکو قبول کر مین نے جواب دیا کہ یہ تو کبھی نہوگا کیونکہ ایک مرتبہ تو اسی امر سے میری یہ
حالت ہوئی اور اسپر یہ خطا کرون اگر آپکی ہمشیرہ صاحبہ کو خبر ہوجاے تو وہ نہ معلوم میرا کیا حال کرین
جواب دیا کہ تو خاطر جمع رکھ میرے مارنے مین وہ کچھ نہ بولینگے مین انکو سمجھا دونگی یہ سنکر مین نے
جواب دیا کہ اچھا آپ مجھکو اسقدر مہلت دین کہ مین اچھا ہوجاؤن کیونکہ اتنی قید مین مین نے بہت تکلیف
اٹھائی ہے اسنے جب یہ سنا تو مجھکو رہا کردیا اور مکان میرے رہنے کو مقرر کیا مگر حضور وہ ہر روز میرے
پاس آتی ہے اور تھوڑی دیر ٹھہرکر چلی جاتی ہے یہانتک اسکو بھی ایک ہفتہ گذرا تھا کہ آپ کے آنے کی خبر ہوئی
اس روز جو وہ آئی تو کہنے لگی کہ ای سہراب جادو بڑا غضب ہوا کہ کوئی شخص صاحبقران کے نام
سے مشہور ہے اور وہ دشت بہار افزا مین جو کنارے دریاے سبز رنگ کے ہے مقیم ہوا ہے ہم سنتے تھے مین
کہ وہ بہت بڑا زبردست شخص ہے اسنے بہت سے طلسم فتح کیے ہین خدا وند خبر کرین مجھکو بہت بڑا خدشہ
ہے یہ خبر دیکر وہ چلی گئی مگر حضور کے آنے کی خبر سنکر تمام دریا مین تلاطم پڑگیا تھا یہانتک کہ آپکی ملاقات
کی خبر اور صنوبر شاہ کا دعوت کرنا یہ سب ہوچکی اس روز اسنے مجھسے کہا کہ ای سہراب جادو تجھسے
ہوسکتا ہے کہ تم جاکر اس صاحبقران کو گرفتار کرلاؤ اگر تم یہ اور جسپر خواہش میری کرو تو مین تمھاری
خطا سمندر جادو سے معاف کرادون اور تمھارا منصب تمکو دلادون مگر یہ شرط ہے کہ مجھکو ضرور قبول کرنا
ہوگا مین نے جواب دیا کہ یہ بہت مشکل ہے کہ مین صاحبقران کو گرفتار کرلاؤن مگر ہان اور جسکو کہو مین
گرفتار کرلاؤن کیونکہ سنا گیا ہے کہ وہ قاتل ساحران ہین اور مالک اسم اعظم ہین اور دیگر تبرکات بھی
انکے پاس ہین جو مین جب مین نے یہ کہا تو اسنے جواب دیا کہ اچھا تم جاکر صنوبر شاہ کو گرفتار کرلاؤ مین نے کہا
کہ اسکی کیا خطا ہے اسنے جواب دیا کہ وہ مسلمان ہوگیا ہے اور صاحبقران کی مین اور تدبیر کرونگی مین نے
اقرار کیا اسنے کہا کہ جاؤ مین نے کہا کہ اچھا اسنے اسی وقت میرے اوپر کچھ دم کیا کہ مجھکو غش آگیا
بعد تھوڑی دیر کے جو آنکھ کھلی تو اپنے کو مین نے اس جنگل مین پایا کہ جہان سے مین خرس بنکے نکلا تھا
اور فکر مین صنوبر شاہ کی چلا تھا اوسوقت معلوم ہوا کہ اسنے آپکی گرفتاری کے واسطے جو اب جادو
کو بھیجا تھا جب وہ آپ پر غالب نہ آیا تو وہ صنوبر شاہ کو گرفتار کرکے لیچلا کہ اسنے اسکو قتل کیا اور
مجھکو نمی خواجہ نے گرفتار کیا صاحبقران نے فرمایا کہ ای سہراب جادو تمکو راستہ تو دریاے سبز رنگ
کا معلوم ہوگا مین اسی راستے سے لیچلو کہ ہم جلکر سمندر جادو اور سحران سیہ پوش اور ماہیان طوفان کش
کو قتل کرین اور اس دریا کو فتح کرین اور تمھارا منصب اور تمھاری معشوقہ تمکو دین بعد اسکے واسطے فتح ایوان نوطاق
کے روانہ ہون اسنے عرض کیا کہ حضور مین آپکا دشمن نہین ہون کہ مین آپکو دیدہ و دانستہ ورطۂ ہلاکت مین
ڈالون اور ایسی بلاے سخت مین مبتلا اور گرفتار کراؤن کہ جہان ایسے ایسے ساحر ہین کہ جنکے سامنے
تمام جہان کے ساحر کچھ حقیقت نہین رکھتے ہین مین پہلے ہی عرض کرچکا ہون کہ یہ سحران سیہ پوش اتنی
بڑی ساحرہ ہے کہ جسکے سامنے سحر سامری و جمشید کی کچھ اصل و حقیقت نہین ہے مین یہ خیال کرتا ہون کہ
وہان جاکر واپس آنا بہت دشوار ہے اول تو آسانی راستہ کسی کو نہین معلوم ہے باوجودیکہ مین بھی ساحر ہون مگر
مین راستہ سے محض ناواقف ہون مجھکو بھی نہین معلوم ہے آپنے میرے آنے کی کیفیت سنی کہ مین اس طرح باہر نکلا تھا

دریا کے آیا کہ مجھکو معلوم بھی نہ ہوا کہ کیونکر آیا دوسرے اس دریا مین نہ کشتی کام کرتی ہی نہ شناوری جیسا کہ مین پہلے عرض کیا کہ جناب اُسکو گرفتار کر لیجاتے ہین ایسی حالت مین ایسی جگہ جانا اچھا نہین ہی صاحبقران نے کہا کہ مین ضرور جاؤنگا اگر راستہ نہین ہی تو پیدا ہو جائیگا ہمارا خدا مالک ہی وہ کوئی نکوئی سبیل نکال دیگا مین نے تو اب وعدہ کر لیا ہی کہ مین تمھاری معشوقہ تمکو دونگا اور دوسرے بغیر فتح کیے ہوئے اس دریا کے ایوان نہ طاق تک پھر جاتا ہوگا اور مجھکو ایوان نہ طاق مین جانا فرض ہی کیونکہ وہان ایک تو آئینہ اندام جادو پوشیدہ ہی دوسرے ایوان تاجدار نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہی بغیر اُسکے قتل کیے مین یہان سے واپس نہین جا سکتا ہون اور یہ دریا بیچ مین حائل ہی اسکا بندوبست ضرور ہی اگر تم نہ بتاوگے تو مین بدون دریافت کیے ضرور جاؤنگا اُسنے عرض کیا کہ حضور مین اپنی معشوقہ سے باز آیا مین یہ نہین چاہتا ہون کہ آپ میرے سبب سے کسی آفت مین گرفتار ہون مین تو کبھی یہ نہ کرونگا کہ آپ وہان تشریف لیجائین کہ جہان جان کا خوف ہو اور مین تو بالکل اس راہ سے واقف نہین ہون صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے تمنے یہ کیون کہا تھا کہ مجھکو یقین ہی کہ آپ سے اور سمندر جادو سے لڑائی ہوگی تم تو یہ جانتے تھے کہ وہان جانا مشکل ہی اور تمنے اس وقت تک نہ کہا تو یہ بھی نہین کی اور یہ بھی عذر کیا کہ مجھکو سحر فراموش ہو جائیگا اسکا کیا سبب ہی کہ اب تم مجھکو منع کرتے یا تو تم اُس وقت صرف اپنی جان بچانے کے واسطے جھوٹھ بولے اور یہ خیال کیا کہ جب یہ مجھکو رہا کر دینگے تو مین بھاگ جاؤنگا یا یہ غلط بیان کرتے ہو صرف ہمکو خوف دلاتے ہو کہ یہ وہان نہ جائین اُسنے جواب دیا کہ بھلا یہ میری طاقت ہی کہ مین آپ کے سامنے دروغ گوئی یا آپ کو خوف دلاؤن اُسوقت مین نے صرف اس خیال سے یہ امر کہا تھا کہ آپکو سمندر جادو سے لڑکر میری معشوقہ کو دلانا ہوگا یا عقد کرانا ہوگا تو اُس وقت سحر کی ضرورت ہوگی اُس وقت تک ضرور میرے دل مین یہ خیال تھا کہ جب آپسے مین یہان کی کیفیت بیان کرونگا تو آپ ضرور جانے سے انکار کرینگے تو پھر مین یہ عرض کرتا کہ اگر آپ میری مشکل نہین حل کرتے ہین تو مین جاتا ہون مگر مین نے آپکو مستعد پایا اور اب آپکی محبت میرے دل مین پیدا ہو گئی تو مین یہ نہین چاہتا ہون کہ آپ کسی بلا مین مبتلا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ ہم اہل اسلام جو منھ سے کہتے ہین وہ ضرور کرتے ہین بقول شاعر شعر سرکی ہم زشمشیر چہ باک ✦ ہرچہ آید بر سرمن باد باد اب جو زبان سے کہا کہا اور جو ارادہ کیا وہ کیا جوانمرد دونکا بتیوہ نہین ہی سر کٹ جائے مگر بات نہ جائے ہلاکو سر کو ہتھیلی پر رکھے رہتے ہین تم کچھ خوف نکرو ہمین راستہ بتا دو ہمارا خدا مالک ہی وہ ہر وقت حافظ ہی ہر بلا سے بچانے والا ہی اُسنے جواب دیا مین حضور سے سچ عرض کرتا ہون کہ مجھکو راستہ نہین معلوم ہی مگر ایک بات میرے خیال مین آئی ہی اگر حضور بھی قبول فرمائین تو مین عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو اُسنے عرض کیا کہ اگر حضور مجھکو مہلت دین اور میرے قول کا اعتبار کرین تو مین جاکر کسی نہ کسی صورت سے دریا کی راہ دریافت کر آؤن تاکہ حضور کو وقت جانے کے وقت نہو صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے تم یہ بیان کرو کہ جب تمکو راہ معلوم نہین ہی تو تم جاؤگے کیونکر اور اگر معلوم ہی تو تمکو بھی اسی راہ سے لیجاؤنگا اُسنے عرض کیا جی نہین مجھے نہین معلوم ہی مگر جب مجھکو سحران سیہ پوش نے واسطے گرفتاری صنوبر شاہ کے بھیجا تھا تو مین نے کہا تھا کہ مجھکو راستہ نہین معلوم ہی اُسنے کہا تھا کہ ہم پہونچا دیتے ہین مین نے کہا کہ آؤ نکا کیونکہ اُسنے جواب دیا کہ جب تم صنوبر شاہ کو گرفتار کرنا بالخاری پھر تا تو دریا کے کنارے آنا اور آواز دینا کہ اے نگہبانان دریا سحران سیہ پوش پاس پہونچا دو تم فوراً میرے پاس چلے آوگے حضور مین اسی تدبیر سے جاؤنگا اور اُس سے راہ دریا کی کسی نہ کسی فقرے سے دریافت کرونگا اگر اُسکو معلوم ہوگی تو وہ ضرور بیان کردیگی اگر اُسنے بھی

معلوم ہوگی تو وہ اپنی بہن سے دریافت کرکے مجھسے کہدے گی اسکو ضرور معلوم ہوگا کیونکہ وہ تمام کاموں کی منتظم طرف سے سمندر جادو کے ہی اور سمندر جادو اسکو اپنے سے زیادہ جانتا ہی اور ہر امر مین اسکی صلاح لیتا ہی بغیر اسکے کوئی کام نہین کرتا ہی گویا وہ سمندر جادو کی ماں ہی ماں کا بھی کوئی کہنا اسقدر نہ مانے گا جسقدر وہ طوفان کش کا کہنا مانتا ہی وہ ضرور واقف ہوگی اور ماجیان طوفان کش اپنی بہن سحران سیہ پوش سے بہت محبت رکھتی ہی اسکا کہنا بہت مانتی ہی میرے بارے مین اگر سمندر جادو آپ خود سفارش کرتا اور مجھکو طلب کرتا تو وہ کبھی نہ مانتی مگر سحران کے ایک مرتبہ کہنے سے مجھکو اسکے سپرد کردیا اور اسکا کہنا نہ ٹالا اور سحران مجھپر جان دیتی ہی اور مجھسے طالب وصل ہی پس یہ سبب ہی جو مجھکو دریافت ہوجائے گا جب دریافت ہوگیا تو مین کسی دن موقع پاکر اسی راہ سے آپکی خدمت مین حاضر ہونگا اور آپکے ہمراہ چلونگا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ جو تمنے بیان کیا بہت ٹھیک ہی مگر یہ تو بتا کہ آوے کو دن ہین کیونکہ ہمکو بہت جلدی منظور ہی اور دوسرا امر یہ ہی کہ آج تمکو آئے ہوسکتے دن ہوگئے ہین وہ نہ دریافت کریگی کہ کہان تھے اور اگر اسکو نہ بھی سحر کے معلوم ہوگیا تو کیا عجب ہی وہ کیون بلانے لگی اسنے عرض کیا کہ جی نہین اگر وہ دریافت کریگی تو مین صاف صاف کہدونگا کہ مین گرفتار ہوگیا تھا اس سبب سے دیر ہوئی اور یہ بھی کہدونگا کہ مین دم دیکر اور فقرے سے مسلمان ہوکر اپنی جان بچاکر تمھارے پاس چلا آیا کیونکہ مجھکو تمھاری جدائی بہت شاق تھی وہ یہ سنتے ہی مرجائیگی اور پھر کچھ نہ کہیگی یہ سنکر صاحبقران نے کہا تو کام بن جائیگا مگر بات آنے کے تمنے کچھ جواب نہ دیا عرض کیا کہ آپ میرا انتظار کرین دس مدت مین مین ضرور بالضرور حاضر خدمت ہونگا اور جہانتک ممکن ہوگا تعجیل کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ پندرہ روز تو بہت ہین کچھ کم کردے اسنے عرض کیا کہ حضور مین نے بہت کم کرکے عرض کیا ہی آپ اطمینان رکھین مین بہت جلد حاضر ہونگا صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ خدا حافظ ہی مگر جلد آنا یہ فرماکر اسکو خلعت رخصت و زیادہ خلعت لیکر اور سلام کرکے طرف دریاے سبز رنگ کے دربار سے نکلکر روانہ ہوا دیکھیے کہ یہ اب کب آتا ہی اور کیا اسکا حال بیان کرتا ہی اور کیونکر کیفیت راہ دریافت ہوتی ہی اسکو تو روانہ کیا جاتا ہی اب کچھ حال دربار کا تحریر ہوتا ہی کہ بعد جانے اس ساحر کے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ جب وہ راہ دریافت کرکے آئیگا تو تمکو ہمارے ہمراہ چلنا ہوگا خواجہ نے عرض کیا کہ جی ہان مین ضرور چلا اجی حضرت اب وہ آئیگا نہین فقرہ دیکر چلا گیا اور آپ اسکے فقرے مین آگئے وہ مکر سے مطیع اسلام ہوا تھا اب وہ جاکر اور ساحرون کو لائیگا اور آپ سے مقابلہ کریگا اگر فرض کرو وہ آیا بھی تو مین کبونکر دیدہ و دانستہ اپنے تئین عذاب مین گرفتار کرونگا جبکہ مین نے سن لیا کہ وہان کے ساحر بڑے زبردست ہین اور کسی ساحر کی حقیقت نہین جانتے ہین تو میری کیا اصل ہی مین تو ایک معمولی ساحر ہون کیا اصل و حقیقت رکھتا ہون مین تو پہلے ہی سے بدست و پا ہون کیونکہ آپ مجھسے کسی طرح کی امید نہ رکھیے گا کہ مین ایک ساتھ چلون یہ ہرگز نہوگا کہ مین ساحرون مین جاکر اپنے کو گرفتار بلا کراؤن کیونکہ مین ساحرون سے بہت ڈرتا ہون کہ جہان انھون نے گیر کہا زمین نے پاؤن پکڑ لیے اور جہان انھون نے تاش سرون یارائی کے دانے پڑھکر پھینکے آدمی سے حیوان ہوگیا انسون سے مقابلہ کرجانا آپہی کا کام ہی کیونکہ آپ اب صاحبقران کی جگہ پر ہین اور خود صاحبقران ہین اور انکا منصب پایا ہی جیسے وہ ہوتے ویسے آپ بھی ہوگئے یہ امر آپ کو زیبا ہی کہ آپ جائین بندہ کہین نہین جائیگا بیکار آپ میرا بھروسا کرتے ہین مین ایسے مقام پر جاتے ہوئے ڈرتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ آپنے بھی منصب خواجہ عمر کا پایا ہی آپکو بھی لازم ہی کہ انھی طرح کام کرین اور وہ ہمیشہ صاحبقران کے ساتھ رہتے ہین اور ہرجگہ سینہ سپر ہوتے ہین

اب آپ بھی مثل اُنکے ہین اگر مین صاحبقران ہون تو آپ خواجہ عمر وہن مگر اتنا فرق ہی کہ وہ لالچی کہ تھے آپ
مین بضعف اُنسے زیادہ ہی خیر معلوم ہوگیا کہ آپ بدون کچھ لیے ہوے اقرار چلنے کا نکرینگے خیر جب وقت آئیگا
تو دیکھا جائیگا ہمکو بھی دیکھنا ہی کہ آپ کیونکر لنکن چلتے ہین یہی گفتگو رہی یہانتک کہ دربار برخاست ہوا اور
ہر ایک اپنے اپنے مقام پر گیا وہ دن اور رات تمام تمام بسر کی یہانتک کہ صبح ہوئی مسافر آسمان شب زدہ
نے اپنا ہتاب فلک قدر نے منزل کو طے کیا اور داخل مغرب ہوا بخوبی آثار صبح ظاہر ہوے اور مسافر صبح نے
اسباب سفر اپنا درست کیا اور آمادہ سفر ہوکر جانب مغرب روانہ ہوا یعنے صبح ہوئی آفتاب عالمتاب نے
رخ اپنا ظاہر کیا اور اپنے حجرہ سے برآمد ہوا اور ادھر سائمی اُنکے برآمد ہونے لگے ہر ایک بستر راحت سے
اُٹھا اور بیدار ہوا اور آپنے اپنے کامون مین مصروف ہوا ہر جانور اپنی اپنی زبان مین حمد و ثنا خدائے لایزال
کے بصد خضوع و خشوع بجا لایا اور ہر ذی روح نے عبادت الہی سے فرصت پائی ادھر صاحبقران اور
بادشاہ جمجاہ نے بیدار ہوکر امور ضروریہ سے فراغت کرکے لوشاک بہنی اور دربار کو روانہ ہوے ادھر
سب سردار بھی حاضر دربار ہوے اور اپنے مقام پر بیٹھے کہ صاحبقران گیتی ستان تشریف لائے حسب قاعدہ
سب نے تعظیم و تکریم کی بعد صاحبقران کے بادشاہ جمجاہ شہریار ذوی الاقتدار یعنی دارا بن جمشید فلک قدر
تشریف لائے سبکا مجرا اور سلام لیکر تخت کو رونق بخشی جب سب دربار آراستہ ہوچکا تو صاحبقران نے فرمایا کہ ابھی تو
کوچ کرنے مین دیر ہی جبتک سہراب جادو نہین آتا ہی تب تک یہان سے کوچ نہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ اتنے
دنون صید و شکار مین بسر کرین اور دلکو بہلائین تاکہ وہ آجاے تو پھر کوچ کرین اور فتح طلسم مین مصروف
ہون خدا جانے کہ پھر کب فرصت ہو اور کیا گذرے یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین کہ درگہ سالار نے آکر
مجرا کیا اور عرض کیا کہ ایک جوڑی ہرکارے کی در دولت پر حاضر ہی اور باریابی چاہتی ہی اگر حکم ہو تو اُنکو اجازت
دیجاوے بادشاہ نے فرمایا کہ بلا بر درگہ سالار جاکر لے آیا اُنھون نے مجرا گاہ سے مجرا کیا اور دعا و ثنا بادشاہ
جمجاہ کی بجا لائے اور یون عرض کرنے لگے کہ یہ غلام واسطے خبر کے صنوبر شاہ کے ہمراہ شہر صنوبریہ کو
گئے تھے کہ دیکھین صنوبر شاہ صدق دل سے سلمان ہوا ہی یا بمکر و کید مگر حضور وہ بڑا سچا اور دیندار تھا اور
اور جیسی اُسپر افت پڑی ہی خدا کسی پر نہ ڈالے صاحبقران نے فرمایا کہ صاف طور سے بیان کرو اُنھون
صنوبر شاہ کا شہر مین جانا اور دوسرے دن دربار کرنا اور تمام شہر کے باشندون کو جمع کرنا اور سب سے
وہ تقریر کرنا جو کہ تحریر ہوچکی ہی اور سبکا مسلمان ہونا اور واسطے تعمیر مساجد اور مدارس کے حکم دینا اور بروے
علاوجات پروانہ کرنا اور اُس ابر کا اُٹھنا اور بادشاہ سے کلام یاس کرنا اور دربار برخاست کرنا اور
واسطے سیر کوہ و صحرا کے جانا اور وہان ابر کا نہ دیکھنا اور آپس کی تقریر اور پھر آنا شہر کو اور پانی کا برسنا
اور اتنا پانی برسنے دیکھنا اور پھر اپنا داخل شہر ہونا اور بسبب شدت پانی کے نہ جا سکتا اور واپس آنا
اور درخت پر بیٹھنا اور دیکھنا آتش کیفیت کا کہ شہر تباہ ہوا اور عمارت وغیرہ منہدم ہوگئی اور پھر ابر کا نکل جانا
اور گنبد کا ساتھ ابر کے جانا اور اپنا بعد نکلنے ابر کے شہر کے اندر جانا اور شہر کو تباہ پانا اور آدمیون کو مثل
درختون کے دیکھنا اور عمارت شاہی و مکانات وزیر و دیگر سردارون کی جگہ پر تالابون کا بن جانا اور اُن
سبکا غائب ہوجانا اپنی یہ حالت دیکھکر واپس آنا اور شام کا جنگل مین ہوجانا اپنا درخت پر چڑھکر اُس
رات کو بسر کرنا صبح کو وہان سے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہونا اور پہونچنا لشکر مین سب بیان کیا یہ سنکر
صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بھی کچھ معلوم ہوا کہ یہ کیا واقعہ تھا جو کہ گذرا یہ بھی کچھ معلوم کہ یہ کسکا سحر تھا اور کون
جادوگر آیا تھا اُنھون نے عرض کیا کہ یہ تو ہمکو نہین ثابت ہوا اور نہ دریافت ہوسکا کیونکہ وہان کوئی متنفس پانی

نہ تھا صاحبقران نے فرمایا کہ اب کیا تدبیر کیجاوے کیونکہ جب یہ نہین معلوم ہو کہ سحر کرنیوالا کون تھا اور وہ کہان گیا جیکہ یہ نشان باقی نہین معلوم ہو تو کیا ہو سکتا ہو اگر یہ معلوم ہوتا تو مین ضرور اُنکی رہائی کی تدبیر کرتا مگر جب وہ زندہ بھی ہوتے اور اگر قتل بھی کیے گئے ہوتے تو اُنکے خون ناحق کا عوض اُنکے ظالمون سے ضرور لیتا مگر ایسی حالت مین مجبور ہون کہ جہان تک کسی شخص کا معلوم نہین ہو سکتا کہ کون تھا اور یہ فعل کیسکا تھا اور خود اُس کرنیوالا کا یہ فعل تھا یا کسیکا بھیجا ہوا وہ آیا تھا خیر جو مرضی معبود حقیقی کی ہم بندے گنہگار مین ہمارا کیا اختیار ہو اگر کبھی ظاہر ہوا اور اُسکی کیفیت دریافت ہوئی اور موقع بھی دستیاب ہوا تو دیکھا جائیگا اسکا بھی انتقام اور بدلہ لینا پر ضرور ہوگا کیونکہ وہ سب راہ راست پر آ گئے تھے اور دین برحق کو مانا تھا اور اُسکی خدائی کے قائل ہو چکے تھے یہ کہکر صاحبقران بہت دل افسردہ ہوے اور نسبت خدا پر اس امر کو محول کرکے خاموش ہو گئے اور اُن سکی مظلومی اور بیکسی پر چشم انسو نم کرنے لگے جب بادشاہ جمجاہ شہریار والا یعنی داراں جمشید نے صاحبقران کی یہ کیفیت دیکھی تو آپکی بھی یہی حالت ہوئی غرض دربار افسوس اور گریہ و بکا کرنے لگا اُس وقت دربار مین عجیب ہنگامہ برپا ہو گیا بعد تھوڑی دیر کے وہ کیفیت کسیقدر برطرف ہوئی لیکن صاحبقران کی وہی کیفیت تھی صاحبقران کی حالت پر بعض غمگین و مضطر تھا آخر کو بعد فکر بسیار کے بادشاہ عالی جاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ آپ بہت اسقدر ملول و غمگین ہوتے ہین اگر مناسب ہو تو خواجہ برخیس اختر شمار کو طلب فرماتے اور اُسنے کیفیت دریافت کیجے یقین ہو کہ جو کچھ واقعہ ہوگا اُسنے دریافت ہو جائیگا اور اکثر ایسے وقتون پر ہمارے اور آپکے نزدیک ایسا ہی کیا کرتے تھے اور وہ واقعہ صحیح نکلتا تھا جب بادشاہ نے یہ فرمایا تو صاحبقران کو بھی اسکا خیال آیا اور بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور نے بہت سچ فرمایا یہ رائے حضور کی بہت مبارک ہو اچھا خواجہ صاحب کو طلب فرمائیے اور اُسنے کیفیت دریافت کیجیے دیکھیے کہ وہ کیا بیان فرماتے ہین بعد دریافت حال کے جیسا مناسب ہوگا ویسا کیا جائیگا شاید کہ یہ لوگ زندہ ہون اور گرفتار ہو جاون تو کچھ عجب نہین ہو بادشاہ نے فوراً خواجہ برخیس اختر شمار کو طلب فرمایا اور وہ اُسی وقت دربار مین تشریف لائے سب اہل دربار واسطے تعظیم کے اُٹھ کھڑے ہوے وہ کریم بخت پر تشریف فرما ہوے بعد اُنکے تشریف رکھنے کے صاحبقران اور بادشاہ نے مزاج پرسی کی بعد ان سب امرون کے بادشاہ اور صاحبقران نے سوال کیا بابت واقعہ شہر صنوبریہ کے اور عرض کیا کہ ذرا حضور ملاحظہ تو فرماوین کہ آیا یہ کیا واقعہ ہو اور وہ لوگ زندہ ہین یا نہین اور اگر زندہ ہین تو اُنکی کچھ تدبیر بھی ہو سکتی ہو یا نہین یہ سنکر خواجہ صاحب نے قواعد رمل سے دریافت کرنا چاہا اور اسطرلاب غیرہ درست کرکے بانسے لگا لگا کر اسپنر پھینکے اور قاعدون کو خوب غور و فکر سے دیکھا اور دریافت کرکے ارشاد فرمایا کہ قاعدے سے یون معلوم ہوتا ہو اور یہ واقعہ اس طرح ہوا ہو کہ جسوقت اپنے دریاے سبز رنگ جناب جادو کو قتل کیا اور لاش اُسکی نگہبانان دریاے سبز رنگ پاس مالک یعنی ماہیان طوفان کش کے لے گئے تو اُسنے وہ لاش پاس اپنے بادشاہ اور مالک دآقا یعنے سمندر جادو کے روانہ کردی سمندر جادو کو جب یہ سب کیفیت من و عن معلوم ہوئی اور حقیقت حال سے آگاہی ہوئی تو اُسنے کتاب سامری مین دیکھا اسکو اُس کتاب سے یہ معلوم ہوا کہ اب تو اُسنے لشکر مین تشریف رکھتے ہین مگر یہ سارا فساد صنوبر شاہ کی وجہ سے ہوا ہو کیونکہ اُسنے صاحبقران کی دعوت کی تھی اگر وہ صاحبقران کو نہ بلاتا اور اُنکی دعوت نکرتا تو وہ کیون تشریف لاتے اور جناب جادو کیون اُنکے ہاتھ سے قتل ہوتا اور یہ بھی حال اُس کتاب سے ظاہر ہو گیا کہ وہ مسلمان بھی ہو گیا ہو پس یہ دیکھکر اُسکو غصہ آ گیا اور اُسی وقت شجر جادو کو اور سحاب جادو کو بلا کر روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ تم جاکر اسی وقت شہر صنوبریہ کو تباہ و غارت کردو اور تمام باشندگان شہر کو

درخت بنا دوا در صنوبر شاہ کو مع اسکے وزیر و دیگر سردار و اہل و عیال کے گرفتار کرلاؤ اور عمارات شہر کو منہدم کردو یہ حکم سنتے ہی وہ جادوگر فوراً آئے اور جو کچھ سمندر جادو نے کہا تھا انھون نے اسی پر عمل کیا اور صنوبر شاہ کو مع اسکے وزیر و دیگر سردلان و اہل و عیال کے گرفتار کرکے طرف سمندر جادو کے لیگئے اب وہ سب زندہ ہین اور سمندر جادو تک نہین پہونچے ہین اگر کوئی کوشش کرے تو وہ زندہ پہنچینگے اور انکی زندگی ہوگی ورنہ سمندر جادو انکو ضرور قتل کرڈالیگا اسمین ذرا دریغ نہ کریگا میرے قاعدے سے یہ بات ثابت ہوتی ہی آگے خدا کو علم ہی بقول شاعر مصرعہ علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار + واللہ اعلم بالصواب جب یہ سب واقعہ صاحبقران نے سنا اور کل حال سے واقف ہوے تو خواجہ برخیہ اختر شمار کو حسب قاعدہ مذکور خلعت و انعام و کشتنان جواہرات وغیرہ کی دیکر رخصت کیا اور کسیقدر اطمینان ہوا اور فکر درد دفع ہوا اور خیال کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے اور تمام اہل دربار سے کہا کہ جو کچھ خواجہ صاحب نے بیان فرمایا وہ سب صحیح اور درست معلوم ہوتا ہی اور ہمارا ارشاد انکا ہی مگر دریاے سبز رنگ کا تو راستہ بھی معلوم نہین ہی میں کیونکر وہان جاؤن کہ جاکر سمندر جادو کو قتل کرون اور ان سب گرفتاران بلا کو اس عذاب الیم سے رہائی کراؤن کیونکہ جبتک سہراب جادو نہین آتا ہی اس وقت تک وہانکے راستہ کا حال نہین معلوم ہوسکتا ہی اسمین آپ سب صاحبون کی کیا راے ہی سنیے عرض کیا کہ ہم کیا راے دیسکتے ہین یہ تو صفات صفات ظاہر ہی صاحبقران نے فرمایا چاہیے راستہ ملے اور چاہیے نہ ملے میں تو ضرور اسکے رہائی صنوبر شاہ کے طرف دریاے سبز رنگ کے جاؤنگا بادشاہ نے فرمایا کہ اتنی جلدی نفرمائیے کیونکہ جلدی مین کام خراب ہوتا ہی اور بیوقوف و جاہل بنا پڑتا ہی پہلے یہ بندوبست کرلیجیے کہ جو لوگ شہر صنوبریہ مین مثل درخت کے ہوگئے ہین ہم انکو اصلی حالت پر لانے کی تدبیر فرمائیے کہ استدعا بندگان خدا بیگناہ بلاوجہ اور بلا سبب کے مبتلاے بلا ہین اور آنکا اس حالت مین مبتلا رہنا اچھا نہین ہی یہ آپکی فکر کے آپکو اختیار ہی اور یقین ہی کہ جبتک سہراب جادو بھی آجائیگا اور اگر نہ آیا تو جاہے اسکا انتظار نہ کیجیگا اور جاہے دریاے سبز رنگ کو تشریف لیجائیے گا سہراب جادو کا انتظار نفرمائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ تدبیر بہتر ہی یقین تو ہی کہ اسکے عوض مین سہراب جادو بھی ضرور آجائیگا یہ فرماکر خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ صاحب چلیے اور سامان سفر درست کیجیے اور شہر صنوبریہ کو ہم آپ ملکر چلین خواجہ نے عرض کیا کہ پھر آپنے وہی فرمایا مین تو کبھی اس طرف کو نجاؤنگا کہ وہان کچھ خوف و خطر ساحر و نکا نہین ہی مگر پھر بھی ایسے مقام خوفناک پر جانا عقل کے خلاف ہی کیونکہ وہان سے اسقدر قریب ہی کہ ایک دم مین وہ آسکتے ہین اور اگر قریب بھی نہوتے تو آگے نزدیک قریب دور سب یکسان تھا اور اگر اتنے قریب نہوتے تو کیونکر ایک پل مین آکر تمام شہر کو غارت کرجاتے اسی قربت کے باعث سے تو ایک پل مین آکے تمام شہر کو تباہ و برباد کرگئے پھر انکو خبر کیونکر نہ ہوگی صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ اسقدر خوف نکرو ساحر وہان کوئی نہین ہی اور نہ وہان سے قریب ہین یہ جو تم نے کہا کہ اگر وہان سے قریب نہ تھے تو کہان سے آگئے تو اے خواجہ اسکی وجہ یہ ہی کہ جب لاش اسکی یعنے جناب جادو کی پاس سمندر جادو کے بذریعہ سحر کے پہونچی اور اسنے سحر سے دریافت کیا بذریعہ کتاب سامری کے تو یہ حال معلوم ہوگیا بخوبی ظاہر ہی کہ بذریعہ سحر اور کتاب سامری کے یہ امر دریافت ہوسکتا ہی تو وہ بھی بذریعہ سحر کے بقول تمھارے بہت جلد آگئے اور سب کام کرکے چلے گئے اور اگر وہ قریب بھی ہین تو تمھین کیا خوف ہی تمھین تو موجود ہون تمھارا وہ کیا بنا سکتے ہین خواجہ نے عرض کیا کہ آپ انکا کیا کرینگے جب وہ مجھکو سحر سے گرفتار کرلیجائینگے تو کیا ہوگا مین جبتک آپکو پکارون پکارون اور آپ اسم اعظم پڑھین جبتک وہ مجھکو لے بھاگین گے اور دوسری وہان کوئی عمارت بھی باقی نہین رہی ہی یہ سب کل حال ہرکارون سے معلوم ہوچکا ہی تو پھر قیام کہان

کرینگے کھلے میدان مین لڑا دینگے اور سنا ینگے مین تو نہین جاؤنگا صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم اسقدر کیون خوف کرتے ہو ہمارے بھی سب انتظام ہوجائیگا کرنی جادوگر تمکو نہین سنائیگا اور جادوگر کا تو وہان نام بھی نہین خواجہ سنکے عرض کیا کہ چاہے آپ ناراض ہون چاہے خوش ہون مین دیدہ ودانستہ اپنے تئین عذاب مین نہین ڈالونگا یہ سنکر صاحبقران نے پانچ ہزار روپیہ کا رقعہ لکھکر صحن بارگاہ مین ڈالدیا اور کہا کہ جو کوئی ہمارے ہمراہ چلے وہ یہ رقعہ لے لے اور عبارد نی نے قصد اٹھنے کا کیا تھا کہ خواجہ نے دوڑکر وہ رقعہ اٹھا لیا اور یہ کہا کہ خبر کچھ فرضہ تو ادا ہوجائیگا اگر جان جائیگی تو جاے عذاب دنیا سے تو چھوٹینگے اور صاحبقران سے عرض کیا کہ آپ ضرور میری جان لیجئے خیر بہتر ہی ہمکو یک قرار سے مین چاہتا ہون کہ آپ میرے گروہ حصار اسم اعظم کا کردیا کیجئے گا اور یہ روپیہ اسی وقت نقد منگا دیجئے کہ مین اپنے قرضہ اردن کو دیتا جاؤن اور کچھ گھر مین واسطے کھانے کے رکھتا جاؤن کیونکہ نہین معلوم وہان سے کب آتا ہو صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ اگر تمہارا چلنے کو جی نہین چاہتا ہی تو تم نہ چلو کیا ضرورت ہی مین اور کسی کو اپنے ہمراہ لیلونگا وہ چلا جائیگا تم کیون تکلیف کرو خواجہ نے عرض کیا کہ اب کب میرا اقبال یاور کرتا ہی کہ آپ تنہا جائین اور بلا اور کسکو لیجائین اور مین آپ کو جانے دون اور خود یہان منہ چھپا کر بیٹھ رہون خیر جو آپکا حال ہوگا وہی میرا بھی حال ہوگا اور بقول آپ کے کہ وہان ساحر بھی نہین ہین صاحبقران نے فرمایا کہ اب کب یہ ممکن ہی کہ کوئی دوسرا یہ روپیہ لے لے اور آپ خالی رہجائین صرف دو حجت و تکرار اسی لمحہ کی تو تھی اے خواجہ تم کسقدر لالچی ہوگئے ہو یہ فرماکر کہا کہ اچھا پھر سامان سفر درست کرو ایک خیمہ ہمراہ لیلو اور بعض ملازم خواجہ نے عرض کیا کہ بہت مناسب اور یہ عرض کرکے باہر بارگاہ کے آئے اور سامان سفر درست کرکے صاحبقران سے عرض کیا کہ سب انتظام ٹھیک ہی یہ سنکر صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کہ مین آپسے رخصت ہوتا ہون اور شہر صنوبریہ کو جاتا ہون کہ وہان جاکر وہ سب لوگ جو کہ مانند بھیڑ کے ہوگئے ہین انکو اس بلاے عظیم سے نجات دون بعد اسکے شہر کو آباد کرکے پھر حاضر خدمت ہون کیونکہ اتنے عرصے مین وہ جادوگر نیچے سہراب جادو بھی ضرور آجائیگا بادشاہ نے فرمایا کہ تنہا جانے کی کیا ضرورت ہی لشکر کے کوچ فرمایئے صاحبقران نے عرض کیا کہ لشکر کی کوئی ضرورت نہین ہی آپ نہین تشریف رکھین اور لشکر بھی یہین مقیم رہے زیادہ زحمت کرنے سے کیا حاصل ہی مین بہت جلد اس کام کو سرانجام دیکر حاضر خدمت ہونگا بادشاہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ تنہا جانے مین تو یہ واردات ہوئی کہ جسکا نتیجہ یہ ہوا صاحبقران نے عرض کیا کہ آپ ذرا خیال تو فرمایئے کہ کسقدر لوگ دائرہ اسلام مین آئے اور کتنا بڑا یہ کام نکلا کہ سہراب جادو ایسا ساحر گرفتار ہوا کہ جسکے ذریعہ سے بہت سے کام انجام پائینگے اور وہان تو کوئی تنہا جانے مین خوف نہین ہی کہ آپ مجھکو تنہا رخصت فرمائین اور مین اسی واسطے تو خواجہ کو مع چند ملازمون کے لیے جاتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ میرا تو جی نہین چاہتا ہی مگر آپکے فرمانے کو ٹال بھی نہین سکتا ہون جیسے آپکی مرضی کہ اتنے مین پھر خواجہ نے عرض کیا کہ حضور سب سامان درست ہی یہ سنکر صاحبقران اٹھ کھڑے ہوئے اور ساتھ تخت شاہی کے آئے اور مجرا بجالائے اور عرض کیا کہ اب جاتا ہون بادشاہ بے مایوس ہوکر فرمایا کہ خدا حافظ ہی اور یہ فرماکر خاموش ہورہے صاحبقران نے عرض کیا کہ آپ کسی طرح کا رنج و غم نکرین اگر خدا نے چاہا تو مین بہت جلد حاضر خدمت ہونگا اور جلد واپس آتا ہون یہ عرض کرکے طرف دربارگاہ کے روانہ ہوے اور سرداران نے بھی ہمراہ چلنے کا قصد کیا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگ کیون زحمت فرماتے ہین مین کسیکو ہمراہ نہ لیجاؤنگا آپ لوگ یہین تشنشاہ کے پاس تشریف رکھین کیونکہ وہ ست گھر اٹھینگے بعد سرے جانے کے اگر آپ لوگ بھی میرے ہمراہ چلین گے تو وہ اور زیادہ پریشان ہونگے اور مین کسی مہم پر نہین جاتا ہون صرف چند دن کے واسطے

جاتا ہون کہا کرون بندگان خدا کی جان بچاؤ جو کچھ تا حال ایک بلا مین گرفتار ہو گئے ہین یہ کوئی ایسا کام نہین ہے کہ جہان سپاہ اور لشکر کی ضرورت ہو آپ لوگون کا اگر کام ہوتا تو مین پہلے ہی آپ لوگون کو اپنے ہمراہ لے لیتا یہ فرما کر باہر بارگاہ کے تشریف لے گئے ادھر سب سردار مایوس ہو کر رہ گئے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے ادھر صاحبقران نے باہر آکر اسپ عبا رفتار پر سوار ہو کر اور خواجہ کو ہمراہ لیکر مع چند ملازمون کے طرف شہر صنوبریہ کے کوچ فرمایا اب انکو طرف شہر صنوبریہ کے روانہ کیا جاتا ہے دیکھیے کب انکی داستان بیان ہوتی ہے اور باشندگان صنوبریہ کو بلا مین گرفتار اور شاہ کو مع وزیر و سرداران وغیرہ قید ساحران مین گرفتار و سلب جاہ و کو واسطے دریافت راہ کے جو کہ صاحبقران سے رخصت ہو کر طرف دریاے سبز رنگ کے گیا ہے مشغول و معروف رکھا جاتا ہے اب یہ سب داستانین آیندہ دیکھیے کب معرض بیان مین آتی ہین لنوبے شاعر ؎ ازین قصہ بگذر مرا خموش کن ۔ بزاے دگر داستان گوش کن

اب چند کلمہ داستان رستم ثانی نامدار کے تحریر ہوتے ہین جو کہ ہمیشہ شہران کو صاحبقران سے رخصت ہو کر گئے تھے ساقی نامہ

بادہ کا لمون لا تا ساقی	رنگ بہار دکھا تا ساقی	جام بلورین بھر کر لا دے
بادہ صافی بھر کر لا دے	نوبت بہو نچی تا بہ خمار اب	ہوتی ہے رخصت فصل بہار اب
پھول کھلے کھلائے ہوے ہین	رندون کے دل مرجھاے ہوے ہین	پیر مغان کا صدقہ دیدے
اپنی دوکان کا صدقہ دیدے	ساغر کیا شیشہ لا تا	کم ظرفی سے ہاتھ اٹھا تا
گاگم اڑا دے شیشہ و کا	کیونکہ زمانہ ہے سردی کا	آب آتش رنگ پلا تا
پہونچا سردی کا زمانا	کیف ذرا کم ہونے پاے	دامن عصمت دھونے پاے
مجھکو بیخود ہونا سوجھے	ابر ترکو رونا سوجھے	نخل جو کوئی جھوم کے اٹھے
سبزی کا منھ چوم کے آئے	جام سے یون مے چھلکے	چرخ سے جیسے شبنم ٹپکے
رنج و غم سے دے آزادی	بنت عنب سے کردے شادی	دختر رز کی شکل دکھا دے
جلوۂ مے سے غش مین گرا دے	رندون پر توفیض نہ کم کر	خم سب میرے نام پر رقم کر
نشۂ مے سے بیخود ہون مین	عقل کو اپنے ہاتھ سے دون مین	دھومین مچاؤن شور کرون مین
ہوش و خرد سے دور کرون مین	نشہ کی جب کچھ کیفیت ہو	حال پر اپنے خود حسرت ہو
بیہوشی سے رنگ دکھائے	گذری جوانی پھر آجائے	دختر رز ملجائے جو تنہا
کیسی تو بہ کیسا تقوے	منھ سے منھ کو ملا ہی دیجے	مستی دکھلا ہی دیجے
نشۂ میرا سخت بلا ہے	زال دسام دزیمان کیا ہے	بیٹھا ہی رندون کا اکھاڑا
جو یہان آیا اسکو پچھاڑا	کھیل نہین ہے مے کا پینا	مشکل ہے کم ظرف کا جینا
سب سے بہتر ہے بدمستی	خوب ہے شکل بادہ پرستی	کاگ اڑے جب شیشہ و کا
ہو آواز بوسہ پیدا	خم کے خم بی لون نہ چھکو نہین	منھ مین جو کچھ آئے بکون مین
بادہ حریفانہ جو بھرون مین	پی کے بتون کو زیر کرون مین	باز نہ آؤن شور و فغان سے
چھک کے چلون تو پیر مغان سے	سیے رنج خمار کہان تک	نشۂ مے کا اتار کہان تک
دختر رز قبضہ مین آئے	جو ہونا ہو ہو ہی جاے	تحریران درد و غم دکانبان رنج والم

اس داستان حیرت عنوان کو صفحۂ قرطاس پر رقم حیرت رقم سے یون تحریر کرتے ہین کہ بعد فتح طلسم آئینہ و قتل نوریہ و زمرد ثانی و عقد لکہ ضومان کے رستم ثانی صاحبقران ثانی سے رخصت ہو کر طرف ہمیشہ شہران

کے روانہ ہوے تھے اور اُنکے دل مین کسیقدر رنج اس بات کا تھا کہ صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کی ازحد تعریف و توصیف کی اور میرا کچھ خیال نکیا باوجودیکہ توریج کو مین نے قتل کیا اور اسکے سبب سے میرے اور بدیع الملک کے کسیقدر رنج بھی واقع ہوا اسپر بھی صاحبقران ثانی کو میرا خیال کچھ نہوا ایسی حالت مین لشکر صاحبقران مین رہنا بیکار ہوا یہ سوچ دل مین کر کے مع اپنے سرداروں مثل سہراب بن لندھور شاہزادہ بہمن مازندرانی و گرشاسپ شبستانی و بیژن ترکستانی و عقیل بن مقبل و شکیل بن عادی و صمصام بن بہرام ملوک بن مالک و دیگر سرداران نامی و گرامی مع ناموس کے روانہ ہوے تھے اب اُنکا ذکر کیا جاتا ہی کہ یہ ابدلی مراحل و قطع منازل کے جب بیشہ شیران مین پہونچے تو انکو ایک صحرا ے پرفضا نظر پڑا کہ کوسون تک سوا ے گلہا ے رنگارنگ و اشجار پر از ثمر گونا گون کے اور کچھ نظر نہآتا تھا اور گیاہ نو دمیدہ روئیدہ تھی وہ سبزہ نہ تھا بہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا قدرت صانع سے فرش مخمل کا بچھا ہوا ہی اور ایک سمت اُس صحرا ے پربہار کے ایک کوہ زمردی واقع ہی اور اُسکی یہ حالت ہی کہ قلہ کوہ سے تا پائین کوہ اشجار نوخاستہ روئیدہ ہین مثل زرجرم کوہ تا بدامان مخمل کشیدہ خط مخمل طرا بہ طرا و چارون حدین اُس صحرا کی مثل گنبد اخضر کے ہین اور ایک آبشار اُس پہاڑ سے گر رہی ہی جس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا موتی برس رہے ہین اور پانی اُن چشمون اور جھرنون کا اسقدر صاف و شفاف ہی کہ تہ تک کے جانور نظر آتے ہین اور گل خودرو جو کھلے ہوے ہین تو اُنکی خوشبو سے دماغ جان معطر ہوا جاتا ہی نسیم جو اُسسے ملکر آتی ہی تو ایک قسم کی اُس سے فرحت تازہ اور سرور بے اندازہ حاصل ہوتا ہی اور اُن چشمہاے صاف و شفاف کو دیکھکر آنکھون مین طراوت پیدا ہوتی ہی طائران خوش الحان درختون پر بیٹھے زمزمہ سرائی کر رہے ہین اپنے معبود کی صفت و ثنا مین مشغول ہین کہین قمری کی آواز آتی ہی کہین فاختہ تقریر کر رہی ہی کہین بلبلین خوش غلیان کر رہی ہین کسی مقام پر نر و ماده خوش رفتار اپنی رفتار سے دل اہل دشت کے پامال کر رہے ہین کسی مقام پر طاؤس بصد کرشمہ و ناز رقص مین مشغول ہین ہر طرف ایک عجب سماں ہی عجب رنگ آسمان ہی بموجب اشعار مقام ہذا

اک صل سے تلے شباب گلشن	ہو بجا ہی بہار کا جو مژدہ	کچھ اور ہی رنگ ہی چمن کا
دیوانی ہی خود بہار اقبال	گدرا تا ہی کیا گلون کا جوبن	ہی اوج پہ کیا چمن کا اقبال
پھولون کی طرف نظر نہین ہی	مستون کی روش ہی آنی جانی	پھرتی ہی نسیم لڑکھڑاتی
غنچون کے چٹکنے کی صدا مین	اپنی بھی اُسے خبر نہین ہی	گلشن سے جو آتی ہین ہوا مین
جب دیکھتی ہی نسیم گلشن	گونجی ہین فضاے آسمان مین	ہین پنبہ بگوش سب جہان مین
ہوتی ہی ہزار بار قربان	اُبھرا اُبھرا گلون کا جوبن	کس شوق سے ولولے سے ہر گل
صد برگ کی ہی قبا بسنتی	داماں نظر جدا بسنتی	جسطرح پھرے کوئی براتی
لیتے ہین گلون کے نہ کے بوسے	لالہ کی قبا وہ ارغوانی	ہر شاخ پہ بلبلون کے غنچے
سوسن کی وہ سوسنی قبا تنگ	ہر گل کے لباس کا ہجار رنگ	چنپا کا لباس زعفرانی
آتی ہی نظر خدا کی قدرت	نسرین کہین یاسمن کہین ہی	جس پھول کی دیکھتا ہون نکہت
کیا لکھے قلم گلاب کا حال	ہی وصف گلاب مین زبان لال	شبو کہین نسرین کہین ہی
دادی دکینکی کا عالم	جوبی ہی چنبیلی موتیا کی	دیکھا کرے ہر بشر ہر اک دم
سنبل کے وہ پیچ اور وہ خم	معشوق کی جیسی زلف برہم	ہلا کیوڑا مہک رہا ہی
		ہر غنچہ چمن کا وہ چٹکنا

پھولون کا وہ دمبدم مہکنا	زردی جس پھول کی نظر آئے	سرسون آنکھون مین پھول جائے
آنکھون مین کبھی ہی زیر افلاک	سبزے کی بدن کی دھانی پوشاک	خوشے انگور کے وہ رنگین
جسطرح فلک پہ عقد پروین	نرگس کے اشارے وہ گلون سے	وہ نازگلون کے بلبلون سے
سوسن کا وہ پیرہن کبودی	مستی وہ لبون کی اودی اودی	دیتے ہین بہار روے گل پر
بوندین شبنم کی مثل گوہر	وہ نہر روان کی آبشا - ین	بنفون کی ہین کنڈ جیسی ھارین
لیتی ہین دل و جگر مین چٹکی	دلکش وہ صدائین قمریون کی	موردن کا وہ رقص آفت جان

یہ عالم ہی کہ صحرا پھولون سے بھرا ہوا ہی لالہ داغدار کھین کھلا ہوا ہی سوسن کی کھین بہار طاؤسان دشت کی کسی جا بیکار کل صدبرگ کے جابجا اشجار کسی طرف کیوڑا کسی طرف سوتیا ایک طرف گلاب کے درخت بیحد ہوی اور چنبلی کی تو کوئی حد نہین یہ دشت وہ ہی کہ تبکے اوپر لاکھ لاکھ چمن نثار ہین یہان ہر قسم کی بہار چادر آبشار بہار سے اس طرح گرتی ہی کہ بے برسات کی برسات معلوم ہوتی ہی عجب قدرت صانع حقیقی ہی یہ سمان یہ رنگ دیکھکر رستم ثانی بھی حیرت زدہ ہوکر دیکھنے لگے اور اپنے سرداردن سے فرمانے لگے کہ یہ عجب دشت ہی اگر اسکو گلشن شداد کہین تو زیبا ہی بیشک اگر فردوس بروے زمین است ہمین است وہمین ست ہمین ست یہ عجب مقام دلکش ہی کہ جان روح کو تازگی اور قلب کو سرور حاصل ہی یہ بہار کا ہی تو دیکھو کیا رنگ ہو رہا ہی اور کیا اچھا وقت ہی کہ دل یہی چاہتا ہی کہ یہان قیام کرین صید و شکار مین مشغول رہین کیونکہ یہان شکار بھی بیحد ہوگا بعد کو دیکھا جائیگا سرداردن نے عرض کیا جو مرضی مبارک ہمارا تو یہ حال ہی اور یہ دل چاہتا ہی کہ یہ سمان ہمیشہ دیکھا کرین طبیعت کسطرح سیر نہین ہوتی ہی رستم ثانی نے فرمایا پھر دیر کاہیکی ہی کوئی مقام مناسب دیکھ کر خیمہ وغیرہ برپا کرو اور خود مع چند سرداردن کے ایک طرف سیر کرتے ہوے چلے جو کہ محو مزاج تھے انکی تو یہ حالت ہوئی کہ ہوا جو ٹھنڈی ٹھنڈی بدن مین لگی تو بند بند کھول دیے کہ جسکی وجہ سے تمام جسم کو ایک فرحت ملی اور جو کہ عاشق مزاج تھے انھون نے جب یہ سمان دیکھا فوراً طبیعت نے وحشت کی لی اور شعر عاشقانہ پڑھنے لگے کوئی پڑھنے لگا شعر مرا در دلست اندر دل اگر گویم زبان سوزد + دگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد + کوئی کہنے لگا اندنون جوش جنون ہی ترے دیوانے کو + لوگ ہر سو سے چلے آتے ہین سمجھانے کو + آہ کچھ انکو خبر عاشق بیدل کی نہین + آتا ہی بیک اجل اب اسے لے جانے کو اور اسی طرح ہر عاشق تن شعر عاشقانہ پڑھ رہا تھا کوئی کچھ شعر عبرت آمیز جوش وحشت مین زبان پر لاتا +

صبح دم طائران خوش الحان	پڑھتے ہین کل سن علیہا نان	کل جہان پر شگوفہ و گل تھے
آج دیکھا تو خار ہا بالکل تھے	کل تھا جسجا یہ بلبلون کا ہجوم	آج اس جا ہی آشیانہ بوم

یہ رنگ یہ ڈھنگ ہر سردار کا تھا کوئی مدحت ثنا کر رہا تھا کوئی یاد محبوب مین سر دھن رہا تھا کوئی خیال معشوق مین رو رہا تھا اور اسکو اپنے پیش نظر کر رہا تھا اور یہ اشعار پڑھ رہا تھا اشعار

کہان مین کہان سا شا یار کا	کہان گل کہان مرتبہ خار کا	مرے بخت برگشتہ سے ہی ایسد

کہ دیکھون ان آنکھون سے پھر وہ + ہر ایک کی یہی حالت تھی ادھر سب ملازمان شاہی نے ایک مقام عمدہ اور پر فضا دیکھ کر قریب پہنچ شاہی دناموس نے برپا کیا ہین یہ حالت ہوگئی کہ جابجا بارگاہین اور اسکین و چوبے چوبلے روشان پھر اداران استادہ ہونے لگین اور خیامین کھینچی گئین فوج بھی اترنے لگی کوسون تک سوائے خیمون اور بارگاہون کے کچھ نظر نہین آتا تھا بازارین لگنے لگین کٹورا بجنے لگا ہر طرف خرید و فروخت جاری ہوگئی ادھر کارپردازون نے بارگاہ واسطے شاہزادہ رستم ثانی کے محل کاشانی کہ

جسپر کام زردوزی کیا ہوا تھا بصد زیب و زینت آراستہ کی کہ جسکا قبہ اکلس قبۂ فلک سے ہمسری کرتا تھا اور شعاع اُس قبہ کی شعاع آفتاب پر چمک زن تھی جب سب سامان درست ہو چکا خیمہ ناموس مین ناموس کو اُتروایا ادھر اُس بارگاہ کو آراستہ کیا کہ شاہزادہ سیر صحرا کرکے مع سردارون کے داخل بارگاہ ہوا سب اپنے مقام پر متمکن ہوے کہ شاہزادہ رستم ثانی نے اپنے سردارون سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ کیا رنگ دیتا ہی کہ ہمنے کسقدر جانفشانی کی اور کسقدر ملکون کو فتح کیا مگر صاحبقران ثانی نے کبھی ہماری جانفشانی کی داد ندی سوائے بدیع الملک کے اور کوئی اُنکے سامنے حقیقت نہین رکھتا ہی بھلا ایسی حالت مین کیا کسی کو امید ہوا دیدار بھی آپ سب پر ظاہر ہی کہ اُنکو ہمیشہ دستارجیون سے محبت اور رغبت رہی اور دست چپی چاہین کہ ہم اپنی جان دیدین تلکہ وہ تعریف کرین تو یہ کبھی نہوگا اور نہ ہوا ہی ہمیشہ جو کچھ کیا وہ دست چپیون نے کیا جسقدر ملک اسلام آباد ہوے وہ سب اُنکی کوشش دستی سے ہوے ورنہ کبھی نہ ہوتے خیر یہ سب تو ظاہر و ہویدا ہی اسی سبب سے مین اُنکے لشکر سے نکل آیا ہون اور علحدہ ہوگیا ہون کہ جبتک کوئی کارنمایان نہ کرلونگا کہ جو دست چپیون کے امکان سے خارج ہو اور جسکے سبب سے میری قدر ہو اور وہ بھی یہ خیال کرین کہ ہان رستم بھی برابر ہو بدیع الملک کے ہی جبتک لشکر مین نہ جاؤنگا یہ سنکر سردارون نے عرض کیا کہ کیا آپنے کوئی ایسے کام نہین کیے ہین جو کرلائق تعریف ہون حضور وہ تو بدیع الملک کی موجودگی مین کسی کو کچھ جانتے ہی نہین حضور نے بھی وہ وہ کام کیے ہین کہ اگر بدیع الملک اُن کامون کو کرتے تو کبھی نہ ہو سکتے حضور نے کیے طلسم فتح کیے ہین کہ جنکا مثل و نظیر اس صفحۂ ہستی پر نہین تھا شاہزادہ نے ایک آہ سرد کھینچی اور کہا کہ اب اس ذکر کو دور کرو اور کچھ ذکر کرو کہ اُسکے سننے سے رنج ہوتا ہی جو کچھ کیا وہ ہمنے دین اسلام کے رواج اپنے کو کیا ہمکو کسیکی قدر کرنے اور نہ کرنے سے کچھ علاقہ نہین ہی سردار خاموش ہورہے ایک عرصہ تک محفل سکوت مین رہی سب خاموش بیٹھے رہے کہ بعد ایک لمحہ بھر کے شاہزادے نے سردارون سے فرمایا کہ آج تو ہمنے بسبب کسل راہ کے قصد صید افگنی کا نہین کیا کل صبح کو ضرور واسطے صید و شکار کے چلینگے لہذا اے سیارہ ثانی تمکو حکم دیا جاتا ہی کہ کل صبح کو سامان شکار درست کرو اور سب اسباب شکار موجود ہو تا کہ ہم شکار کو جائین اور اپنا دل بہلائین ہمارا قصد ہی کہ چندے یہان قیام کرین اور بعد کو یہان سے کسی طرف کو کوچ کرین آئندہ جو اُسکی مصلحت ہو ہر طرح مین میسر ہی جو وہ چاہیگا وہ ہوگا یہ فرماکر سب سردارون کو اپنے پاس بلاکر یہ فرمایا کہ کل صبح کو آپ لوگ سامان شکار سے درست ہوکے تشریف لائینگا کیونکہ اس صحرا مین شکار بہت ہی چندے سیر و شکار مین بسر کرین سنکے عرض کیا کہ بہت بہتر مرضی مولی از ہمہ اولی اتنے مین شام ہوگئی کیونکہ قریب شام تو وہان پہونچے تھے شاہزادے نے دربار برخاست کیا ہر سردار اپنے مقام قیام پر گیا شاہزادہ بھی اپنے خیمۂ ناموس مین تشریف لیگیا بعد فراغت نماز و خاصہ سہری پر آرام فرمایا ہر عہدہ دار اپنے اپنے عہدے پر مقرر ہوا ادھر ستارہ نے بعد برخاست ہونے دربار کے باہر آکر داروغۂ جانوران شکاری کو حکم دیا کہ کل صبح کو سب جانور لیکر حاضر دردولت ہونا کیونکہ شاہزادے کا ارادہ شکار کا ہی یہ حکم دیکر لشکر کا پہرہ چوکی مقرر کیا اور ان سب کامون سے فرصت کرکے اپنے مقام آرام پر گئے ادھر یہ مین بارام بستر راحت پر آرام کیا ہر سردار بھی اپنے اپنے خیمون مین آرام پذیر ہوا یہان صدا سے حاضر باش بیدار باش بلند ہوگئی طلایہ پھرنے لگا چونکہ کسی غنیم کا تو خوف تھا نہین تمام لشکر تھکا ماندہ راہ کا تھا خوب آرام سے اپنے اپنے بستردن پر سویرے سے راحت کرین ہوا یہانتک کہ غزال شب نے طرف صیاد آذری کے رم کیا اور شہنشاہ شب ہمراہ اپنے رفیقون کے جلوخانہ مغرب مین گیا یعنے وہ وقت آیا کہ ستارۂ سحری آسمان پر

چمکا اور ہر ذیروح خواب راحت سے بیدار ہوا ادھر لشکر مین صدائے اذان بلند ہوئی ہر سردار اُٹھا اور وضو
کرکے مصروف عبادت پروردگار ہوا اُدھر شاہزادے کو خواصان محل نے بیدار کیا شاہزادہ نے بعد فراغت
امور ضروری وضو کیا اور طرف خیمۂ عبادت کے روانہ ہوے ادھر شاہ خاور تیغ شعاعی کو حائل کرکے واسطے
صید افگنی بذر کے میدان فلک مین کاشانۂ خرق پر برآمد ہوا اور اپنے نور سے تمام عالم کو روشن کیا اُدھر
طائران خوش الحان درخت صحرا پر بیٹھے ہوے بالحان داؤدی حمد معبود حقیقی کر رہے ہین اور زبانون مین اسکی
وحدانیت کا دم بھر رہے ہین اِدھر سیارہ بھی بستر خواب سے اُٹھا وضو کرکے عبادت خدا ادا کیا اور لباس
پہنکر طرف خیمہ شاہزادہ کے روانہ ہوا اُدھر شاہزادے نے نماز سے فراغت کرکے وظائف مین مشغول
ہوے کہ اتنے مین سیارہ حاضر ہوا اور خاموش عقب مین استادہ ہو رہا کہ شاہزادہ نے وظیفہ ختم فرمایا
اور دعا کرنے مین مصروف ہوے بعد دعا کے سجدۂ شکر ادا فرمایا اور سر اٹھا سجدہ سے اُٹھایا اور سیارہ
کی طرف دیکھا اُسنے جھک کر مجرا کیا شاہزادہ نے فرمایا کہ ہمارا صندوق اسلحہ حاضر کر کیونکہ یہی وقت تو شکار
کا ہے سیارہ نے فوراً صندوق اسلحہ حاضر کیا شاہزادے نے لباس شکاری زیب جسم فرمائی اور سلاح جسم پر
آراستہ کیے ادھر سب سردار اپنے اپنے خیمون سے نکلے اور اپنے ترکیان تیز رفتار پر سوار ہوکر طرف خیمۂ عبادت کے
چلے اور وہان آن کر منتظر آمد شاہزادہ کے ہوے اُدھر سیر شکار نے سب سامان شکار کا حاضر کیا کہ اس
عرصہ مین شاہزادہ برآمد ہوا سبکا مجرا اور سلام ہوا ہر سردار سے بخندہ پیشانی شاہزادہ نے کلام کیا کہ سائیس نے
اسپ خاص حاضر کیا شاہزادہ سوار ہوا اور رخ میدان کا کیا اور سب اپنے سرداران نامدار و سیارۂ نامی
کے واسطے شکار کے روانہ ہوے وہ وقت ہے کہ آفتاب ابھی کم بلند نہین ہوا ہے سہانہ سہانہ وقت ہے جا بجا
دھوپ معلوم ہوتی ہے طائر اپنے اپنے نشیمنون مین بیٹھے ہین نسیم سحری چل رہی ہے گلہاے رنگارنگ مہک
رہے ہین جب جھونکا باد صبا کا آتا ہے دماغ جان معطر ہوجاتا ہے ایک طرف طائران صحرا زمزمہ سنج ہین ایک
جانب قمریان دشت نغمہ زن ہین ایک جانب بلبلین گلون سے خوش خلیان کر رہی ہین ایک مقام پر
طاؤسان مستانہ بصد کرشمہ و ناز رقص کر رہے ہین قاقہ کی صدائے کوکو جلی آتی ہے قریان اپنی زبان مین حمد
کہہ رہی ہین سبزہ پر قدرت باری ہے تمام صحرا خوشبوئے گل سے مہکا ہوا ہے کہین موتیا کھلا ہے کہین موگرا کہین لالہ کی
بہار ہے کہین گل سدبرگ کھلے ہوے ہین یہ حالت دلکشا ہے ادھر شاہزادہ سیر صحرا کرتا ہوا ہمراہ اپنے گرگون
کے چلا جاتا ہے ہوائے خنک جو چل رہی ہے دل ہر اک کا خوش ہے وجد کی حالت پیدا ہے طائرون نے ایسا محو کر دیا
ہے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہین شاہزادے نے یہ رنگ دیکھا کمر بند قبا کھول دیئے ہر ایک سردار نے بھی اپنی
قباؤن کے بند کھول دیے ہین ہوا جو لگتی ہے دل باغ باغ ہوا جاتا ہے روح کو تازگی ہوتی ہے مارے خنکی کے
آنکھین بند ہوئی جاتی ہین ایک عالم سرور ہے رنج و کلفت دور ہے اور عقب مین سب سامان شکاری موجود
ہے یعنی تانگون پر چیتے چاندی سونے کی زنجیرون مین بندھے ہوے بیٹھے ہین ملازم انکی خوشکو دو دیان
کارچوبی پہنے ہوے ہمراہ ہین اُنکے لبہ دوپہ دردیان کارچوبی پہنے ہوے اور ڈوریان تازی کتون کی
ہاتھون مین جو کہ کلابتو کی بٹی ہوئی ہین اور بھنور کلیان سونے کی اُنکے گلون مین پڑی ہوئی ہین اُنکے بازدار
بازون کو ہاتھون پر بٹھائے ہوے اُنکے پاؤن مین تہی تہی طلائی زنجیرین پڑی ہوئی اور اسی طرح شکاری جانور
مثل شاہین وغیرہ کے لیے ہوے چلے آتے ہین اور شاہزادہ سیر کرتا ہوا چلا جاتا ہے یہانتک کہ ایک جگہ بہت سے
درخت گنجان تھے وہان جو پہنچے تو کیا دیکھا کہ دریان اُن درختون کے ایک چبوترہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے
اور اُسکے برابر ایک حوض بہت پاکیزہ آب شفاف سے بھرا ہوا ہے اور لب گردان اسکی بلور کی ہے اور دہ دس گز

سے دس گز مدور معلوم ہوتا ہی یہ دیکھکر شاہزادے نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی یہ کسی بادشاہ کی شکارگاہ ہی کہ وہ یہان آکر بعد فراغت شکار بیٹھتا ہی اور شغل شراب وکباب کرتا ہی یہ فرماکر اپنے باز کو ملازم سے لیا اور شکار پر چھوڑا ہموجب شعار چو در تالیدن د طبلک باز ۔ در آمد مرغ صید افگن بہ پرواز ۔ روان شد بر ہوا باز سبکتر ۔ جہان خندخالی از کبک و کبوتر اسی طرح ہر سردار نے باز کو چھوڑا باز ہوا پر گئے اور بصد تیز پروازی جاکر اپنے نچون مین طائران بلند پرواز کو گرفتار کرلائے مثل کبوتر و کبک کے تا دیر جانوران پرند کا شکار کھیلا کہ اتنے مین چند فراول دوڑے ہوے حاضر خدمت ہوے اور مجرا کرکے عرض کیا کہ حضور یہان سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک دہانون کا کھیت ہی اسمین بہت سے ہرن چرا کرتے ہین یہ سنکر شاہزادے نے سردارون سے ارشاد کیا کہ اب پرندون کا شکار ہوچکا اب چلو چرندون کا شکار کھیلین یہ فرماکر گھوڑے کی باگ لی اور ہمراہ اُن فراولون کے طرف اُس کھیت کے روانہ ہوے ادھر سب سردار بھی عقب مین گھوڑے اُٹھاکر چلے یہانتک کہ جب قریب کھیت کے پہنچے تو دیکھا کہ واقعی ہزارہا ہرن چرا مین مشغول ہین اُنھون نے جو گھوڑے کی ٹاپون کی آواز سنی فوراً نے کان کھڑے کیے اور چوکڑیان بھرتے ہوے ایک طرف جست وخیز کرتے ہوے بھاگے یہ دیکھکر شاہزادے نے گھوڑا اُٹھایا اور کمان دوش سے اور تیر ترکش سے یازدہ مشتی زرنگ خدنگ سفتہ سوفار عقاب پر لیکر بہرہ کمان مین پیوستہ کیا اور عقب مین اُسکے گھوڑا ڈالا اسی طرح ہر سردار نے ایک ایک ہرن کو تاک لیا اور گھوڑا اُسکے پیچھے ڈالا مگر وہ ہرن کہ جسکے عقب مین گھوڑا شاہزادے نے ڈالا تھا جست وخیز کرتا ہوا ایک طرف کو روانہ ہوا یہ گھوڑا ڈالے ہوے چلے جاتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ یہ کہین ٹھہرے تو مین شکار کرون یہانتک کہ سب سردار پیچھے رہگئے اور یہ دور نکل گئے اور بہت عاجز ہوے مگر تعاقب نہ چھوڑا یہانتک کہ خود بھی عرق عرق ہوگئے اور گھوڑا بھی پسینے مین غرق ہوگیا کہ وہ ہرن ایک مقام جاکر ٹھہرا تھا کہ اُنھون نے خبر پائی کہ اُسکے دہنے پیچھے پر پڑا اور بائین کو توڑ کر نکل گیا وہ لڑکھڑاکر گرا یہ فوراً گھوڑے سے کودے اور اُسکو بقربانی پہونچایا اور اُس انتظار مین ٹھہرے کہ کوئی ملازم آئے تو اسکو لشکر مین لے چلین یہ خیال کرکے چونکہ بہت تھکے تھے اور گھوڑا بھی تھک گیا تھا زین پوش کو ایک درخت کے سایہ مین بچھا دیا اور گھوڑے کو چھوڑ دیا کہ وہ چرا کرے لگا اور آپ اُس زین پوش پر بیٹھ گئے اور انتظار کرنے لگے کہ سنتے سے ایک اور ہرن جست وخیز کرتا ہوا پیدا ہوا جیسے ہی وہ سامنے شاہزادے کے پہونچا شاہزادے نے کمان اُٹھاکر اور تیر گوشہ کمان مین پیوستہ کرکے مارا اور وہ تیر کھاکر کوئی دو قدم چلا تھا کہ گر پڑا شاہزادے نے اسکو بھی بقربانی پہونچایا اور کھینچکر اُسے ہرن کے پاس لاکر ڈال دیا اب انکی نظر جو اسپر پڑتی ہی تو دیکھا کہ ایک تیر اُسکے بائین پہلو پر پڑا ہی مگر کاری نہین لگا ہی اس سبب سے یہ ہرن نہین گرا شاہزادے نے وہ تیر کھینچا کہ دیکھون یہ تیر کسکا ہی شاید ہمارے کسی سردار کا ہو یہ ابھی اچھی طرح اُسکو دیکھنے نہ پائے تھے کہ جس طرف سے وہ ہرن آیا تھا ایک بگولہ گرد کا اُس طرف سے بلند ہوا یہ اُس طرف دیکھنے لگے کہ یکایک وہ بگولہ شق ہوا اور اُسمین سے ایک سوار پیدا ہوا قبا سے سبز قلمکار در بر تیر و کمان ہاتھ مین گھوڑے کو بگٹٹ بھگاے ہوے چلا آتا ہی اور خود غرق عرق مین ڈوبا ہوا ہی اور گھوڑا بھی از سر تا پا پسینے مین غرق ہی اور یہ حالت ہی کہ ہانپ رہا ہی مگر دم نہین لیتا ہی چلا آتا ہی کہ وہان پہونچکر آسنے چارون طرف نگاہ دوڑائی اور اپنے صید کو تلاش کیا جب کہین نہ پایا تو آگے بڑھا جب قریب شاہزادے کے آیا تو اپنے صید کو آگے سامنے بدین صورت پایا یہ دیکھکر بہت طیش آیا کہ تمام چہرہ سرخ ہوگیا اور منہ سے کف جاری ہوا اور بلفظ و غضب شاہزادے سے کہا کہ اے اجل رسیدہ تو نے بڑا غضب کیا کہ میرا شکار صید کیا مین اُسکے پیچھے بڑی دیر سے سرگرداں تھا اور یہ تیر بھی کھاکر بھاگا تھا اگر تو نہ شکار کرتا تو

کہین نہ کہین گری پڑتا مین اسکو ضرور شکار کرتا مین بھی بہت ہلکان ہوا اور میرا گھوڑا بھی شاہزادے نے جواب دیا کہ
اجی عزیز یہ شکار موجود ہی تم لیجاؤ بلکہ یہ دوسرا شکار بھی لیلو کہ مین تمھارے لطف مین خلل انداز ہوا ہون اور مجھکو
نہین معلوم تھا کہ یہ تمھارا صید ہی ورنہ کبھی نہ اسکو شکار کرتا بھائی مجھسے خطا ہوئی اسنے جواب دیا کہ واہ کیا خوب
ایک تو میرے لطف مین خلل انداز ہوا اور دوسرے مجھکو حال بنایا اور محتاج خیال کیا کہ دوسرا شکار مجھے دیتا ہی
مین کیا گوشت کا محتاج ہون مین تو کمان سے نہین معلوم آتا ہون کہ میرا لشکر بھی چھوٹ گیا اور ہمراہی بھی
رہگئے اور مین اسکے عقب مین چلا آیا یہان آکر اسنے تیر کھایا تھا مگر کاری نہین پڑا تھا ورنہ وہین گر پڑتا مین اسکو
تو نے مردہ جانکر شکار کرلیا مجھکو مردہ کشی کی عادت ہی شاہزادے نے سنکر جواب دیا اسقدر غصہ نفرمائیے
آپکے تشریف لائیے آپکے ملازم آتے ہونگے آگے ہمراہ دونون کو لیجا ینگا مین کب کہتا ہون کہ آپ محتاج ہین
مین تو نہین جانتا تھا کہ یہ تیر خوردہ ہی ورنہ کبھی اسکو تیر نہ مارتا جب اسکو شکار کرلیا تب دیکھا کہ ایک تیر اسکے
بازو سے نکلا ہین لو اپنے صید کو لیجاؤ مین نے پایا تھا کہ آپ آگئے مین نے حاضر کردیا مجھے کوئی عذر نہین ہی اسنے پھر
ترش ہوکر جواب دیا کہ پھر وہی سکے جاتا ہی اگر تجھکو اپنی جان بچانا ہی تو ان دونون شکارون کو اٹھاکر میرے
ہمراہ لے چل اور میرے لشکر مین پہونچادے ورنہ مین تجھکو بہت سخت سزا دونگا شاہزادے یہ سنکر جواب دیا
کہ جنابمن تجھسے عجز کرتا ہون تم یہ جانتے ہو کہ یہ دب گئے ہین مین صرف اس وجہ سے تجھسے عجز کرتا ہون کہ کیا فائدہ
جو فساد ہو کیا تمنے مجھکو مزدور خیال کیا ہی جو یہ کہتے ہو کہ دونون شکار میرے لشکر مین پہونچادو ذرا ہوش مین
آؤ کسیکا جنگل پر اجارا نہین ہی جو آپ اتنا قرق تمام جنگل پر بٹھاتے ہین بس بے بس اپنی زبان کو روکیجے
ادھر ادھر سے آتے ہین اس طرف کو چلے جائیے مین نے کیا گناہ کیا جو ہرن کو شکار کرلیا وہ جب میرے سامنے
آیا تیر مارا وہ گر پڑا مین نے اسکو لقربانی پہونچایا مجھے کوئی علم غیب نہ تھا کہ یہ تمھارا شکار ہی اگر مین تمھارے
سامنے سے اسکو بھگا کر شکار کرتا تو تمکو یہ زیبا تھا کہ ایسے کلمات مکتفہ اور تم کیا مجھکو سزائے سخت دوگے تم
ایک ہرن تو شکار ہو نہ سکا اور وہ تیر کھاکر بھاگ آیا تم شیرون کو کیا سزا دوگے بس اسمین خیریت ہی کہ اپنا شکار لیکر
چلے جاؤ کیون زیادہ گفتگو کو طول دیتے ہو اگر مجھکو غصہ آجائیگا تو مین ایک بال بھی سر نہ دونگا اور ہمکار کا فساد ہوگا
یہ تقریر اسنے سنکر نہایت غیظ مین آکر جواب دیا کہ کیجیے ابھی کل دیکھ لیجائیگا کہ آپ کو ابھی تک غصہ نہین آیا ہی
اجی حضرت اسمین خیریت ہی کہ آپ اسکو اٹھاکر لیجئے بہت تقریر نہ کیجیے کیا آپنے مجھکو بھی کوئی بودا تصور کیا ہی
جو یہ کہتے ہین کہ مین ایک بال بھی نہ دونگا اجی یہ خیال خام ہی آپ کو یہ لے چلنا ہوگا اگر تقریر کیجیے گا تو مین اس شکار
کے عوض مین آپ کو شکار کرونگا اپنی جوانی پر رحم کھائیے اور یہ جنگل تو ہمارا نخچیر گاہ ہی بڑے بڑے بہادرون کا
میرے نوف سے زہرہ آب ہوتا ہی آجتک یہان کبھی کسی نے شکار نہین کھیلا ہی سوائے میرے ایک تو یہ کہ
میری صیدگاہ مین شکار کھیلو اور دوسرے میرے صید کو شکار کیا اوسپر یہ تقریر مجھکو آپ بڑے بہادر معلوم ہوتے
ہین دیکھون کہ کیونکر اس شکار کو آپ نہین لے چلتے ہین مین نے بڑے بڑے بہادرون کو دیکھا ہی کہ پہلے وہ
یونہین لاف وگزاف کرتے ہین مگر جب کڑی پڑتی ہی تو وہ جانتے ہین کہ یہان ہمسے بھی کوئی بہادر ہی کیا آپ اسکو
نہ لیجائینگا اتنا تامل نہ کیجیے گا ورنہ بزور شمشیر لیجانا ہوگا یہ کلام غیظ آمیز سنکر شاہزادے نے ہنسکر جواب دیا
کہ آپ تو خود بخود بگڑے جاتے ہین اگر ایسی شمشیر میان سے نکلی پڑتی ہی تو پھر انتظار کیسا ہی گویہی میدان
آیئے بسم اللہ اور یہ جو آپنے فرمایا کہ مین نے بڑے بڑے بہادرون کو دیکھا ہی کہ پہلے وہ یونہی بکتے ہین مگر جب
مشکل پڑتی ہی تو وہ جانتے ہین کہ یہان ہمسے بھی کوئی بہادر ہی بزور شمشیر لیجائینگا تو یہ امر صحیح ہی مگر مین نے تو
ابھی تک کچھ لاف وگزاف نہین کیا اور نہ ہمارا قاعدہ ہی کہ ہم لاف وگزاف کرین لاف وگزاف کو ہم ہمیشہ خراب

بہادر سنتے ہین اور جو بہادر ہونگے اُنکے نزدیک بھی یہ امر بالکل خلاف ہوگا اور جو کچھ لاف وگزاف کیا ہے وہ آپ ہی نے کیا ہے اور اسکا خیال کرنا کہ ہمسے بڑھکر کوئی بہادر نہین ہے یہ بھی خلاف ہے بلکہ عین حماقت کی دلیل ہے کیونکہ خداوند تعالے نے ایک سے ایک بہادر اور افضل خلق کیا ہے اور یہ اسکی دلیل مین ہے فضلنا بعضکم علی بعض مین تو یہ بھی نہین کہتا ہون کہ مجھ سے کوئی بہادر نہین ہے آپ خود بیکار دباؤ ڈالتے ہین اور یہ جو قول آپکا ہے کہ بزور شمشیر لے چلونگے تو غیر ممکن ہے کیونکہ کوئی ہمارے سامنے تلوار کا نام تک نہین لے سکتا ہے تلوار کا بیان سے کیجیے تو ایک امر مشکل ہے ہم اُس بیشہ کے رہنے والے ہین جو تلوار کو آری اور گرز کو بیکار اور تیرون کو تنکا خیال کرتے ہین اور جو تلوار باندھتا ہے پہلے اُنکا نام لیتا ہے پھر تلوار باندھتا ہے یہ آپکا بالکل خیال خام اور تصور ناتمام ہے مین جہانتک آپکا پاس کرتا ہون اور یہ خیال کرتا ہون کہ آپ سے کیا لڑون وہانتک آپ زیادتی کرتے ہین اپنی جوانی پر رحم کھائیے شیر دل کے سمنے پر نہ آیئے ورنہ زک اُٹھائیگا یہ نہ خیال کیجیے کہ یہ دب گئے مین دبا نہین ہون آپکی تو کیا مجال ہے کہ آپ مجھے اٹھوا کر بجائیے مریخ فلک بھی تو یہان آکر اپنا زور دکھادے تو وہ بھی ہم خیال مین نہین لاتے ہین اُسکو طفل مکتب جانتے ہین انسان کی کیا حقیقت ہے ہمارے سامنے کچھ حقیقت نہین رکھتے ہین اور ہماری تلوار کا لوہا مانے ہوئے ہین ہمارے نام سے تپ لرزہ انکو آتا ہے تو وہ بھی تو ہمارے سامنے بہادری کا نام نہین لیتے ہین اسنے جواب دیا کہ مین نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ مجھے بہت شہ زور اور بڑے بہادر معلوم ہوتے ہین جی ہان دیو ضرور آپ کے نام سے کانپتے ہونگے اور آپکی تلوار کا لوہا مانتے ہونگے یہ دباؤ آپ کسپر ڈالتے ہین یہان کوئی اسکو خیال مین بھی نہین لاتا ہے بس بس زیادہ میرے اوپر رحم نہ کیجیے مین کیجیے یہان موجود ہون ذرا مین بھی آپکی بہادری دیکھون یہ زبانی گفتگو ہے مین نے تو آجتک کسیکو نہین دیکھا جو میرے سامنے آئے اور بہادری کا نام لے اب خاہزادہ رستم ثانی سے ترش ہوکر جواب دیا کہ زیادہ بہودہ نہ بکیے اپنی راہ لیجیے کیون بیکار غصہ دلاتے ہین اب آپ مجھکو یہان سے اٹھا ہی تو لے جائینگے مین موجود ہون دیکھون تو سہی مگر یہ خیال کرتا ہون کہ اب آپ ایسے طفل کے مقابلہ کو کیا آئے اور کیون بیکار زحمت کروں آپکے جی مین آئے وہ حربہ بھیر کیجیے دیکھیے مین کیونکر اُسکو روکتا ہون اور آپ کو بھی زیر کرتا ہون وہ لوگ بہادر نہونگے جو آپ کے سامنے بہادری کا نام بھی لیتے ہونگے ہم تو رستم وقت سے بھی نہین ڈرتے ہین جو آپکی ان باتون سے ڈر جائینگے ہم لاکھون کی تو کچھ حقیقت نہین جانتے ہین یکہ و تنہا لاکھون مین شمشیر زنی کرتے ہین اور انکو شکست فاش ایک دم مین دیتے ہین تو ہم ایک دو کی کچھ اصل نہین سمجھتے آپ یہ کیا کہتے ہین کہ تمکو یہان سے فکار سے نکلنا ہوگا شاید آپ سے بہادرون سے سابقہ نہین پڑا ہے اُسنے جو یہ تقریر سنی نہایت پیچ وتاب کھایا اور غیظ مین آکر یہ کہا کہ ہمنے بھی اکثر سنا تھا کہ کچھ لوگ ایسے بہادر ہین کہ جو لاکھون مین تنہا شمشیر زنی کرتے ہین مگر دیکھا نہ تھا آج معلوم ہوا کہ وہ لوگ آپ ہی ہین خیر اس سے مجھے کچھ مطلب نہین اور نہ غرض ہے شاید ایسا ہی ہو مگر میرے خیال مین یہ آتا ہے کہ جنمین آپ شمشیر زنی تنہا کرتے ہین وہ لاکھون نہ ہونگے بلکہ کروڑون ہونگے آپ فرامرش کرگئے مین یہان آپکی وہ شمشیر زنی اُس وقت معلوم ہوگی کہ جس وقت یہ دونون آپ کو یہان سے اٹھا کر لیجانا ہونگے اُس وقت ہم دریافت کرینگے کہ اب بتایئے وہ شمشیر زنی آپکی کہان ہے اور کدھر گئی اسی حجت وتکرار وتقریر بیکار مین وہ سردار جو اُسکے عقب مین چلے آتے تھے پہونچ گئے انھون نے دور سے جو دیکھا کہ ہمارے شاہزادے سے اور ایک شخص غیر سے کچھ گفتگو ہو رہی ہے اور شاہزادہ ہر بار طرف قبضہ شمشیر کے دیکھتا ہے اور رہجاتا ہے انھون نے یہ خیال کیا کہ یہ کیا بات ہے فوراً گھوڑے دوڑا کر قریب آئے یہان آکر یہ دیکھا کہ ایک شخص ہے کہ جسکا

مثل آفتاب جہانتاب کے روشن ہی اور چہرے سے شان بہادری اور دلاوری پیدا ہی اور زین پوش پر بیٹھا ہی مگر
یہ حالت ہی کہ اسکو کچھ پروا نہین ہی بے اندیشہ بیٹھا ہوا ہی اور ہر بات کا جواب مسکرا کر دیتا ہی مگر شاہزادہ بہت برہم
ہو رہا ہی انھون نے قریب آکر شاہزادے سے کہا کہ کیا واقعہ ہی بیان فرمائیے کہ ہم بھی سنین آپنے انکی
طرف دیکھکر جواب دیا کہ یہ جو بیٹھے ہین انھون نے میرے شکارگاہ مین شکار کھیلا ہی ایک تو یہ خطا کی دوسرے
اسپر یہ طرہ کیا کہ میرے شکار کو کہ جسکو مین نے تیر مارا تھا وہ تیر کھا کر بھاگا تھا مردہ جانکر شکار کر لیا معلوم
ہوا کہ انکی عادت مردہ کشی کی ہی اگر مین نہ آجاتا تو یہ دونون بھلے جاتے یہ بڑی خیر ہوئی کہ مین آگیا ورنہ آج
سارے دن مین اپنے شکار کی تلاش مین پریشان ہوتا جب مین نے اتنے کہا تو یہ جواب دیا کہ مجھکو معلوم نہین تھا
اور اسکا علم نہ تھا کہ یہ شکار آپکا ہی ورنہ مین شکار نہ کرتا اگر آپکا ہی تو موجود ہی لیجائیے اور اسکے عوض مین کہ جسنے
اسکو شکار کر لیا ہی یہ دوسرا شکار بھی لیجائیے یہ کہنا انکا مجھکو ازحد ناگوار گذرا کہ گویا ہم محتاج ہین اور انکے
شکار کے بھوکے ہین اسکے عوض مین اتنے یہ کہا کہ آپ یہ دونون شکار اٹھاکر میرے لشکر مین سوغات بھیجدیجئے اسکے
جواب مین انھون نے یہ جواب دیا کہ یہ تو کبھی نہوگا اسکی سیری انکی محبت و تکرار ہی ان سنے یہ سنکے شاہزادہ رستم
ثانی سے کہا کہ آپین آپکا کیا حرج ہی جو شاہزادہ فرماتا ہی وہ کیون نہین کرتے ہین بیکار کی تکرار کرتے ہین اور
قصہ کو طول دیتے ہین اسمین فساد ہوگا اور نوبت تیغ زنی کی ہونیکی کیونکہ یہ جو زبان سے کہتے ہین وہی
کرتے ہین چاہے اسمین کچھ ہوجاے یہ کسی سے خوف و خطر نہین کرتے ہین انکی شمشیر زنی اور جانمردی
کی شہرت چہار طرف ہی انکی ہیبت شمشیر سے سب خوف کرتے ہین انکا نام لیتے ہوے کانپتے ہین کیون جہالت
کرتے ہو اور انکے سامنے تلوار کا نام لیتے ہو شاہزادہ رستم ثانی نے جواب دیا کہ آپ مجھکو بڑے خیر خواہ
معلوم ہوتے ہین اور انکو آپسی لوگون نے بہادر بنایا ہی وہ نامرد ہونگے جو انکے سامنے تلوار کا نام نہ لیتے ہونگے
اور انکے نام سے کانپتے ہونگے اسمین کیا حرج ہی کہ یہ خود ان دونون ہرنون کو اٹھاکر میرے لشکر تک پہنچا دین
کوئی انکو تکلیف نہوگی صرف زحمت راہ ہوگی اور مین تو اب یہان سے ایک قدم نہین چل سکتا ہون اگر انکو
یہ دعوی ہی کہ مین جوانمرد ہون تو مین بھی کوئی نامرد اور ذلیل قوم کا نہین ہون اگر انکو یہ عادت ہی کہ جو کہتے ہین وہی
کرتے ہین تو یہان بھی یہی عادت ہی کہ سرکٹ جائے مگر بات نجاے اتنو آپ اتنے ہین بھلا یہان سے مجھکو
اٹھا تو لیجائیے مین دیکھون تو کیسی آپ مین جرات ہی میرا اٹھنا تو ایک امر مشکل ہی ان ہرنون مین سے کسیکو
ہاتھ لگا کر دیکھ لیجیے کہ کتنون کے یہان سر لوٹتے پھرتے ہین اور کتنے مجروح مثل بسمل پھڑکتے ہین مین تو
تنہا ہون آپ لوگ اسقدر ہین اب انکا اور جرات ہوگئی ہوگی یہان کچھ خوف و اندیشہ نہین ہی آپ لوگون کا اگر
جی چاہے تو ایک ایک مقابلہ کرلے ورنہ اگر خوف ہو تو سب ملکر ایکبار حملہ کرین مین کسی طرح عاجز و مجبور نہین ہون
مین مثل پروانون کے جانتا ہون شمع کو ہجوم پروانہ گان سے کیا ضرر ہوتا ہی وہ آپ جلکر خاک ہوجاتے ہین
مین جانتک ٹالتا ہون آپ لوگ وہان تک سنہ پر چڑھے آتے ہین پھر مین کہتا ہون کہ جنگل پر کسکا اجارا
نہین ہی جو آپ لوگ اسقدر فرق بٹھاتے ہین یہ اچھا فرق ہی زمین خدا پر کہ جسکا کوئی سواے خدا کے مالک
نہین ہی اور اگر یہ کہا جاے کہ یہ ہمارا شکارگاہ ہی تو کوئی اسپر آپکا نام نہین تحریر ہی کہ جسکی وجہ سے آپ کی
ثابت ہو اگر ایسا تھا تو نشان مقرر کیے ہوتے کہ وہ بیٹھے ہوے ہر آیندہ و روندہ کو منع کرتے کہ یہان نہ آوے یہ
شکارگاہ ہی ہمارے شاہزادے کی اگر یہ نہین ہی تو جسکا جی چاہیگا وہ آکر ضرور شکار کھیلیگا ان سب نے
جواب دیا کہ اٹھیے اور چلیے ورنہ بہت خرابی ہوگی کیون اسقدر آپ نصیحت و نمایش کرتے ہین دیر ہوتی
ہی دن چڑھ رہا ہی غارت آفتاب زیادہ ہوتی ہی ہمارے شاہزادے کو تکلیف ہوگی اگر نہ اٹھیگا تو پھر

تم آپکو بزور اٹھا لیجائینگے اور لے چلینگے یہ کہکر ایک سوار انمین سے جو اپنے کو بہت بہادر خیال کرتا تھا تلوار کھینچکر
آگے بڑھا شاہزادہ اسی طرح بیٹھا رہا یہ دیکھکر اُسکے شاہزادے نے اسکو منع کیا اور کہا کہ تم ٹھہر جاؤ مین اُنسے سمجھے لیتا ہون
کیونکہ پہلے سے مجھسے اور اُنسے تکرار ہو رہی تھی یہ خیال کرینگے کہ یہ صرف اپنے بھروسے پر بہادری کا نام لیتے ہین اور
دم بھرتے ہین اور اسی سبب سے اب تک حجت و تکرار کرتے رہے تو مین کسیکے بھروسے پر نہین بیٹھا ہون صرف مجھکو اپنی
قوت بازو پر ناز ہے یہ کہکر اور وہ نیزہ جو کہ ہاتھ مین تھا اُسکو سیدھا کیا اور کہا کہ مین تلوار کیا سان سے لون اُسے
نیزے پر اُٹھائے لیتا ہون اور آواز دی کہ ہوشیار ہو جائیے آخر ہمکو تکلیف دی یہ سنکر وہ سردار ہٹ گیا اور تماشہ
دیکھنے لگا ادھر اُسنے نیزے کو تکان دیکر اور گھوڑے کو مجھے ہٹا کر شاہزادہ پر نیزہ مارا شاہزادہ اسی طرح
بیٹھا رہا اور اپنی سنان سے اُنکو لڑتا رہی جب دیکھا کہ سنان نیزہ قریب آئی تو فوراً ہاتھ بڑھا کر اور سنان کو جھکا
ہاتھ ڈال دیا اور گرفت مین لاکر اس زور سے جھٹکا دیا کہ اگر وہ چھوڑ نہ دے تو اُسکا ہاتھ شانے پر سے اکھڑ جائے
گھبرا کر چھوڑ دیا اُنھون نے وہ نیزہ قبضہ مین لاکر یہ کہا کہ اسے کس بی برا کو بڑا بھروسا تھا اسکی کیا اصل ہے ایسے
ایسے تکلے مین نے بہت سے توڑ ڈالے ہین یہ تو طفل نا آزمودہ کار کا کھیل ہے یہ کہکر اُسکو مسل تکلے کے توڑ ڈالا
اور پھینکدیا یہ دیکھکر وہ جو سردار پہلے بڑھا تھا اُسکی مرتبہ پھر تلوار میان سے لیکر بڑھا اور کہا کہ آپ ہٹ جائیے
مین سمجھ لیتا ہون یہ سنکر انمین سے ایک تلوار سے اکا کام تمام کیے دیتا ہون اُسنے جواب دیا نہین
تمھاری کوئی ضرورت نہین ہے مین نے یہ خیال کیا تھا کہ ان ہتھیار کا اُٹھانا نیزے سے کام نکال لون مگر یہ
بھی کچھ ان سپہ گری جانتے ہین دیکھون کہ اب تلوار سے کیونکر نبٹتے ہین یہ کہکر تلوار میان سے لی اور علم کرکے
شاہزادے پر لگائی اُنھون نے اُسکو خیال مین لاکر جب قریب سر پہونچی تو وہان سے جست کی اور اُسکے کرکے
پیچھے اُسکو دونون پاؤن اگلے ایک ہاتھ سے اور دونون پاؤن پچھلے دوسرے ہاتھ سے پکڑ کر زور کیا اور
یا حیدر کرار کہکر اُسکو مع گھوڑے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کر لیا یہان جب اُسکا وار خالی گیا اور اُسنے اپنے
کو زمین سے مع گھوڑے بلند پایا بیشیب و فراز دنیا نظر آیا تو بہت گھبرایا اور خیال کرنے لگا کہ یہ کیا واقعہ ہوا
اب جو بغور دیکھا تو اُنکو بھی جگہ پر نہ پایا تو بہت متعجب ہوا ادھر اُنھون نے آواز دی کہ ہوشیار کہ تجھکو اسطرح
زمین پر ٹیکون کہ مع گھوڑے سرمہ سا ہو جاے اور یہ کہکر چاہا کہ گرد سر چرخ دون جب اُسنے یہ رنگ دیکھا
اور خیال کیا کہ لنگر مارون بھر یہ خیال کیا کہ اگر لنگر مارا اور اس جوان نے اسکو ہوا مین زمین پر دے مارا
تو استخوان چورہ چورہ ہو جائینگے بہتر یہ ہے کہ کود پڑ بس فوراً گھوڑے پر سے کود پڑا زمین پر آکر بدحواس ہو گیا
ادھر اُنھون نے گھوڑے کو ہلکا پاکر خیال کیا کہ وہ کود پڑا اپنی جان بچا گیا مگر تم بھی کچھ زور رکھا دو یہ خیال
کرکے شاہزادے نے گھوڑے کو گرد سر چرخ دیا اور اس زور سے زمین پر مارا کہ نقش زمین ہو گیا اور
اُسکے استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے اور ہچکی لیکر مر گیا آواز دی کہ دیکھ ہمارے زور کو کیا کہون کہ اگر کود
نہ پڑتا تو معلوم ہوتا ساری جوانمردی کا حال کھل جاتا بہت زورون پر چڑھا ہوا تھا کہان جاتا ہے میرے
ہاتھ سے مین اب کب چھوڑتا ہون یہ کہکر سنبھل کر کھڑے ہو گئے ادھر اُن لوگون نے جو یہ قوت و طاقت
دیکھی بدحواس ہو گئے طائر روح قفس جسم سے مارے خوف کے پرواز پر آمادہ ہو گئے اور حیرت سے آپسمین
کہنے لگے کہ زہے قوت و زہے طاقت یہ زور آجتک سنا ہی نہ تھا آنکھ سے دیکھا تو دیگر شے ہے مگر آج دیکھا
ایسے جوان کہان پیدا ہوتے ہین ہمارا شاہزادہ بھی کوئی کم نہین ہے مگر یہ جوان تو کچھ اس سے بھی زیادہ معلوم ہوتا ہے
دیکھو تو مع گھوڑے اُٹھا لیا اگر وہ کود نہ پڑتے تو بڑی خرابی ہوتی خداوند نے خوب بچایا ایک نے جواب دیا
کہ یہ کیا معلوم تھا کہ وہ یہ چالاکی کرینگے ورنہ وہ ہوشیار رہتے کبھی غافل نہوتے وہ بھی ایسا لنگر مارتے کہ

کہ یہ گھوڑے کے نیچے دب جاتے پھر باہر آنے کی نوبت نہوتی سب جوانمردی کھلاتی مگر کیا تھیرتی کی ہی مگر اب نہ بچینگے ضرور قتل ہونگے میان گھوڑے کی مفت جان گئی اسکی قضا ہی آئی تھی اسپر اس شاہزادے نے حواس درست کرکے آواز دی کہ ارے تو نے مفت مین ایک بیزبان کی جان لی اگر یہ مجھکو معلوم ہوتا کہ یہ حرکت ہوگی تو کبھی نہ گھوڑے پر سے وار کرتا زمین پر آکر اتنا ہنر کرتا ایسا گھوڑا اب مجھکو ملیگا نہ ہوگا خبردار ہوجا اور یہ نہ کہنا کہ خبردار نہکیا تھا اب میرے وار سے بچ تو جا یہ کہکر پھر وہی تلوار علم کی اور بقوت تمام شاہزادے پر لگائی ادھر شاہزادے نے وہار تلوار کی بچاکر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اور پنجہ مروڑ کر تلوار چھین لی اور مکر بند مین ہاتھ ڈالکر اور جگر سے نعرہ اللہ اکبر کھینچکر پہلے زمین سر سے بلند کرلیا اور کہا کہ دیکھا تشبب و فرار عالم تھا تو جوانمرد ہی یا ہم یہ کہکر چاہا کہ گرد سر خرخ دون کردہ جو سردار ہر مرتبہ بڑھنے کا قصد کرتا تھا اور اسکو اسکا شاہزادہ منع کرتا تھا اسکو تاب نہ ہی فور آ تلوار میان سے نکلکر چلا اور آتے ہی وار کیا شاہزادے نے اسکے وار کو بھی ترچھا ہوکر خالی دیا اور بایان ہاتھ اسکے کمر بند مین ڈالکر اسکو بھی اٹھالیا اور سر سے بلند کیا اور کہا کہ ہی شرط کہ دونون کو آپس مین لڑاوون کہ دونون کے مغز پاش پاش ہوجائین اور اس طرح زمین پر ماروں کہ پیوند زمین ہوجاؤ اس وقت تو چالاکی سے بچ گئے ورنہ اسی وقت کام تمام تھا اب معلوم ہوا کہ اب تم دونون کی قضا ساتھ تھی یہ کہکر گرد سر خرخ دینا شروع کیا یہ حال دیکھکر اور لوگ جو جو کہ کھڑے تھے وہ تلوارین لیکر شاہزادے کی طرف چلے اور چاہا کہ حملہ کرین شاہزادے نے کہا کہ کیون اپنی جانون کے دشمن ہوا اور کیون انکو قتل کرنا چاہتے ہو آؤ اپنے اپنے وار کرو یہ کہکر ان دونون کو انکے سامنے کردیا کہ لو اپنے اپنے ہاتھون کی صفائی دیکھو اور مین بھی دیکھون کہ تمھارے ہاتھون مین کیسی قوت ہی یہ جو انھون نے دیکھا تو سب کچے ہٹ گئے اور تلوارین میان مین کرلین اور آپس مین کہنے لگے کہ بڑا غضب ہوا تھا کہ ہمنے اپنے دلی دشمن سے دشمنانہ کیا تھا تو ہین وہ ہاتھ جو اسپر اٹھین اب کیا تدبیر کرین کہ یہ دونون صاحب انکے ہاتھ سے بچین اگر ہم حملہ کرتے ہین تو وہ انکو سپر بناتے ہین ایسی حالت مین ہم مجبور ہین ادھر ان دونون نے لاکھ لاکھ تدبیرین کین کہ کسی طرح تو رہائی پائین مگر شیر کے پنجون سے کب چھوٹتے ہین جان کشاکش مین پڑگئی ہی زندگی کی امید جاتی رہی ہی آخر عاجز ہوکر پکارے کہ الامان الامان شاہزادے نے جواب دیا کہ ان شرط ایمان آنجون نے جواب دیا کہ آپ ہمکو چھوڑدین ہم اپنی سزا کو پہونچ گئے جو کچھ آپ فرمائین گے ہم بسر و چشم منظور کرینگے جیسی ہمنے گستاخی کی ویسی سزا پائی ہم یہ نہ جانتے تھے کہ آپ ایسے جوانمرد ہین شاہزادے نے ہاتھ سے آہستہ زمین پر رکھ دیا اور کہا کہ تو اٹھو اور اپنے حواس درست کرو اب کبھی کسی سے ایسی سخت کلامی نکرنا ادھر جب ان لوگون نے دیکھا کہ ان دونون کو انھون نے زمین پر رکھ دیا تو وہ سبکے سب تلوارین لیکر دوڑے اور حملہ آور ہوے کہ انکے شاہزادے نے اشارے سے منع کیا کہ خبردار ایسی حرکت نکرنا مین نے اطاعت اس شخص کی اختیار کی ہی ایسا جوانمرد صفحہ ہستی پر کوئی نہین ہی کہ جو اسے مقابلہ کرسکے کیون اپنی جانین مفت رائگان کرتے ہو مین تو انکا غلام حلقہ بگوش ہون جو یہ فرمائین گے وہ مین قبول کرونگا بلکہ اب مین اپنے ملک کو بھی واپس ہوکر نجاؤنگا انکی غلامی مین ہمیشہ خدمتگاری کرتا رہونگا یہ اشارہ وہ لوگ سنکر ٹھہر گئے ادھر شاہزادہ دوڑکر شاہزادہ رستم ثانی کے قدمون پر گرا شاہزادے نے اسکا سر اٹھاکر اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا کہ کیون اسقدر مدحواس ہوتے ہو مجھے تمسے کسی قسم کا کینہ نہین ہی بھائی بہادر جنگ لڑنے سے زبردست نہین دیکھتے ہین انکی اطاعت نہین کرتے ہین تمنے کیا نقصان کیا بہت اچھا کیا جو کچھ کہ مجھکو کہا اسنے عرض کیا کہ آپ میری خطا معاف کرین اور اب بار بار اسکا ذکر نہ فرمائین مین مجرم ہوتا ہون اور آپ یہ تو فرمائیے کہ آپکا مذہب کیا ہی کیونکہ ابھی آپنے یہ فرمایا کہ امان الامان شرط

ایمان یہ کیونکر آپ کو ثابت ہوا کہ میرا مذہب دوسرا ہی شاہزادے نے جواب دیا کہ مین مسلمان ہون اور تمھارے
مذہب کا حال اس سے ثابت ہوا کہ تم مسلمان نہین ہو اور تمھارے گلے مین ایک تصویر بڑی ہی پہلے تو
مین نے یہ خیال کیا کہ شاید یہ تصویر کسی معشوق کی ہی جو تم اسکو گلے مین ڈالے ہو مگر جب مین نے دیکھا کہ اسی
قسم کی تصویرین ان سبھی کے گلون مین ہین اور یہ تصویر سبکو بہت عزیز ہی اور سب بہت عظمت اسکی کرتے
ہین تو خیال کیا کہ یہ لوگ تصویر پرست ہین مین نے خیال کیا کہ اب انسے مقابلہ کرنا فرض ہی اور انکو
مسلمان کرنا واجب ہی یہ وجہ تھی سے آؤ اب چلو جبتک کہ ہمارے لشکر کے لوگ آجائین یہ کہکر اسکا
ہاتھ پکڑ کر لے آئے اور اسے زین پوش پر بٹھایا اور آپ بھی اسکے برابر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اب تو کوئی
حجت و تکرار نہین باقی ہی جو ہم کہین وہ قبول کرو پہلے تو دین اسلام قبول کرو اور بعد اسکے اپنے نام و نشان
سے آگاہ کرو اور یہ بیان کرو کہ یہ کیا مذہب ہی بعد اسکے اپنے شہر کو جاؤ اور اپنے لشکر اور باشندگان شہر کو
مسلمان کرو مسجدین بناؤ اسنے جواب دیا کہ غلام کو سب کچھ منظور ہی اور سب باتین عرض کرونگا مگر آپ
یہ فرمایئے کہ آپ کون صاحب ہین اور کیا اسم مبارک ہی شاہزادے نے فرمایا کہ مین ایک عبد ذلیل اس
رب جلیل کا ہون اور میرا نام رستم ثانی ہی اور مین فرزند رشید ہون شاہزادہ ملک ایرج تاجدار کا اور وہ
فرزند ارجمند مین ملک قاسم لعل ختنان خوشرخاوری کے اور وہ فرزند دلبند تھے شاہزادہ علمشاہ نوجوان کے
جو کہ فرزند رشید تھے امیر حمزہ صاحبقران زلزلہ قاف ثانی سلیمان کے کہ جنکی ہیبت شمشیر سے پردہ قاف
مین اتنک و لیوان فیل سپکر کو خواب نہین آتا ہی اور پردہ قاف بالکل کفار و اشرار سے صاف و پاک ہوگیا
ہی اور اب کوئی دیو وہان سرکشی نہین کرسکتا ہی مین اس خاندان کا ادنے ایک گل ہون ابھی کل کا ذکر ہی کہ مین نے
تو رج ایسے پہلوان کا ایک ضرب شمشیر سے سر جدا کیا ہی مین ادھر انقاق سے چلا آیا ہون مجھے کچھ رنج ہوگیا
ہی امیر ثانی سے مگر مین نے وہ رنج اپنے ظاہر نہین کیا ہی اور بہانہ سیر و شکار کا کرکے چلا آیا ہون تمام لشکر و ماموریت
سب ہمراہ ہی اور انکا لشکر اجکل سرحد طلسم آئینہ مین ہی کیونکہ وہ طلسم فتح ہوگیا ہی اور اشراق جادو اور
زہرہ ثانی اور بختگان اور تورج قتل ہوے اور آئینہ اندام جادو جو کہ اس طلسم مین خدائی کرتا تھا قبل
فتح ہونے طلسم کے خون سے ہم لوگون کے طلسم ایوان نہ طاق من بھاگ گیا ہی اب یقین ہی کہ امیر ثانی
اس طرف کو کوچ کرین مین اس طرف اس ارادے سے چلا آیا کہ اب آگے لشکر سے علیحدہ ہوکر ملک
گیری کرون گا کیونکہ اس لشکر مین میرا ایک ہم چشم ہی اس سے مجھے ہمیشہ بگاڑ رہتا وہ اپنے کو بہت بہادر خیال
کرتا ہی اور صاحبقران ثانی بھی اسکا بہت خیال کرتے ہین اور پاس و لحاظ رکھتے ہین ایسی حالت مین مین نے یہان پڑا
رہنا وہان مناسب نجانا یہ جنگل مجھکو اچھا معلوم ہوا یہان قیام کیا چونکہ یہان صید و شکار بہت تھا اس وجہ
سے مین یہان مقیم ہوا بعد ایک ہفتہ عشرے کے یہان سے کوچ کرونگا یہ میری حقیقت ہی جو یہان کی اب تم
اپنی کیفیت بیان کرو اسنے عرض کیا کہ مین بھی شہزادہ ہون شہر زرنگار کا اور نام میرا سلیمان زرنگاری ہی
اور فرزند ہون مین زرنگار شاہ کا اور شہر میرا یہان سے قریب ہی اور متعلق ہی ایوان نہ طاق سے اور
ہم سب تصویر پرست ہین اور خداوند ایوان نہ طاق کے بندے کہلاتے ہین ہم سب انکی تصویر کی بندگی
کرتے ہین اور انکی تصویر کو سجدہ کرتے ہین اور یہان کا طریقہ یہ ہی کہ یہان سے قریب ایک دشت ہی کہ اسکو
دشت بہار افزا کہتے ہین اور اسمین ایک دریاے سبز رنگ ہی اسی کے کنارے ایک ماہ کے بعد
ہر ماہ کی پہلی کو میلہ ہوتا ہی اور اسی میلہ مین تمام اطراف و جوانب کے لوگ آتے ہین ہر مذہب کے لوگ ہوتے ہین
ہین شہر کے باشندے جمع ہوتے ہین اس میلہ مین ہم سب بھی جاتے ہین تین دن کے میلہ جمع ہوتا ہی میسرے

دن جب میلہ کا خوب مجمع ہو جاتا ہی تو کنار دریا کے خود بخود ایک درخت پیدا ہوتا ہی اور وہی سب حقیقت اُس درخت
کی بیان کی جو کہ صنوبر شاہ نے صاحبقران گیتی ستان یعنی بدیع الملک سے بیان کی تھی اور باز سبز رنگ کا لکھا
اور سکو پند نصیحت کرنا اور تصویرون کا گلون سے غائب ہونا اور دوسری تصویرون کا خود بخود گلون مین آنا
اور باز کا انکو پرستش کی جانب نصیحت کرنا اور پھر دریا مین جانا اور درخت کا غائب ہو جانا میلہ کا برخاست ہونا
بیان کیا اور یہ بھی بہ آواز بیان کیا کہ اب کی جو میلہ ہوا تھا تو اس باز نے یہ بھی کہا تھا کہ اب کی ایک نئی قوم آباد
ہوگی اور یہ قوم تباہ و برباد ہوگی خداوند کا حکم ہی کہ جسکی وجہ سے تمام میلہ مین تہلکہ پڑ گیا تھا مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ
وہ نئی قوم کون ہی وہ باز یہ خبر دیکر چلا گیا ہم لوگون نے جوگا ہنون اور رمالون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا
کہ کوئی بدیع الملک نامی صاحبقران ہوگا اور وہ اس طلسم الوان نطاق کو فتح کریگا اور اُسکا مذہب
یہان جاری ہوگا اور وہ خداوند کی خدائی کو تباہ و برباد کریگا اور آئینہ اندام جادو اُسکے خون سے یہان آکر
پوشیدہ ہوا ہی یہ سارا فساد اُسکی ذات سے یہان پیدا ہوگا اسی کی خبر شاید خداوند نے دی ہی اب آب کی زبانی
بھی معلوم ہوا کہ آئینہ اندام جادو اپنے طلسم سے بھاگ کر الوان نطاق مین بھاگ آیا ہی اور صاحبقران
کا قصد بھی ہی کہ اس طلسم کو فتح کرین شاید وہی بدیع الملک ہون جو آپکے ہم چشم ہین یہ انھین کی خبر خداوند
اور رمالون نے دی ہو شاہزادے نے جواب دیا کہ اول تو وہ صاحبقران کب ہین دوسرے اُنکو یہ زور و
طاقت کیا ہی کہ وہ تنہا طلسم فتح کرین وہ ہمیشہ صاحبقران اور ہم لوگون کے بھروسے سے لڑا کرتے ہین شاید
دونون سے نام مین غلطی ہوئی ہو وہ امیر شاہی کچھ نا کچھ بھول گئے اور بدیع الملک کو صاحبقران سمجھے کیونکہ
بدیع الملک بھی تو صاحبقران کے ہمراہ ہوگے تھے اب تم کلمہ پڑھو اور مذہب باطل پرستی ترک کرو یہ سنکر اُسنے
عرض کیا کہ جو آپکے مذہب کو اختیار کرے پہلے وہ کرے رستم ثانی تو جوان نے اُسکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا وہ از سر صدق
مع اپنے ہمراہیون کے کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا بعد اسکے مسلمان ہونے کے شاہزادے نے چند کلمہ وحدانیت خدا
یعنی فصاحت و بلاغت بیان فرمائے کہ زنگ کفر اُسکے آئینہ دل سے بالکل دور ہو گیا اور وہ بڑا مسلمان پیدا
ہوا اسی اثنا مین دو سردار جو ہمراہ شاہزادہ رستم ثانی کے شکار کھیل رہے تھے اور ہرنون پر گھوڑے ڈالے تھے
اور سب متفرق ہو گئے تھے اور شاہزادہ اس طرف کو تعاقب مین ہرن کے چلا آیا تھا اور یہان آکر ہرن کو صید
کیا اور دوسرا ہرن بھی شکار کیا تھا اور ان سردارون کے انتظار مین بیٹھا تھا کہ یہ واقعہ پیش ہوا اب وہ سردار شاہزادے
کو تلاش کرتے ہوے اور اپنے صید شکار کیے ہوے اور شکار بند سے باندھے ہوے اس خیال مین چلے آتے
ہین کہ جہان شاہزادہ ملیگا وہان اُسکے کباب لگائینگے پہلے شاہزادے کو کھلائینگے بعد اسکے آپ کھائینگے
اسی خیال مین یہ وہان پہونچے دور سے کیا دیکھا کہ کچھ لوگ درخت کے سایہ مین بیٹھے ہین اور کچھ لوگ کھڑے
ہین اور چند گھوڑے چرا کر رہے ہین یہ دیکھکر انھون نے خیال کیا کہ شاید ہمارا شاہزادہ ہوا اور کچھ لوگ
انکو لشکر کے مثل ہمارے دل گئے ہون وہ اُنکے ہمراہ مشغول ہون یہ خیال کرتے ہوے آگے بڑھے
جب بقدر فاصلہ رہا تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ سب لاشے ہین جنکو ہم پہچانتے نہین اور وہ جو گھوڑے چرا کر رہے ہین
انمین ایک گھوڑا شاہزادے کا بھی ہی اب جو غور سے دیکھا تو ایک گھوڑے کو زمین پر مردہ پایا کہ جسکے استخوان
بالکل چورہ ہو گئے تھے یہ دل مین خیال کرنے لگے کہ یا الٰہی یہ کیا واقعہ ہی اگر یہ نہین کہ شاہزادے سے اور
کسی سے جنگ ہوئی تو پھر گھوڑا شاہزادے کا خالی کیون ہی کیونکہ وہ شیر بیشہ شجاعت ایسا نہین ہی کہ کوئی
اُسکو زیر کر سکے اگر دو زخمی ہو جاتے تو گھوڑا اُنکو ضرور نکال لیجاتا یہ عجب واقعہ ہی یہ خیال کرتے ہوے جب
بالکل قریب پہونچے تو یہ دیکھا کہ شاہزادہ صحیح و سالم زین پوش بچھائے زیر درخت بیٹھا ہی اور ایک جوان کہ

کہ جسکے چہرے سے فرشاہی ہویدا ہی وہ آسکی خدمت مین حاضر ہی اور چند سردار معزز بھی خدمت مین بیٹھے ہین
اور بہت سے شکل مازیون کے دست بستہ استادہ ہین یہ دیکھکر انکی جان مین جان آئی اور شکر خدا کیا کہ
اتنے مین شاہزادے کی نگاہ انپر پڑگئی پکار کر فرمایا کہ اے سہراب بن لندھور جبی ادھر آؤ مین تمھارا
بڑی دیر سے انتظار کر رہا تھا تمنے اسقدر دیر کہان لگائی اور باقی سردار کہان ہین سہراب بن لندھور
نے بڑھکر مجرا کیا اور عرض کیا کہ وہ بھی حاضر ہین یہ عرض کرکے بصد عجلت آگے بڑھے کہ غضب سے اور
سردار بھی آئے شکل شاہزادہ مازندرانی وبیژن ترکستانی و گرشاسپ شبستانی مملوک بن مالک وعقیل
بن مقبل وشکیل بن عادی وصمصام بن بہرام یہ بھی سب کے سب مجرا کرکے آگئے ورانکو بھی اشارہ
ہوا بیٹھنے کا سب اپنے اپنے زین پوش بچھا کر بیٹھ گئے ایک طرف سے ستارہ ثانی بھی تلاش کرتا ہوا نکلا
جب یہ سب آچکے تو شاہزادے نے ان لوگون سے کہا کہ آپنے میرے سرداروں کو دیکھا یہ سب
میرے ہاتھ پیر ہین ان سبکے بھروسے پر پہلوانی کرتا ہون ان سبنے جواب دیا کہ ہم سب آپ کے
غلام حلقہ بگوش ہین اور آپ ہمارے مالک وسردار ہین یہ آپ کیا فرماتے ہین ہم غلامون کو کیون شرمندہ
کرتے ہین مگر شاہزادہ سلیمان نے اور اسکے ہمراہیون نے جو ان سبکو دیکھا تو ہر ایک کو اپنے اپنے
وقت کا رستم اور اسفندیار پایا دل مین خیال کیا کہ جب انکے سردار ایسے ہین کہ جو ایک ایک لاکھ لاکھ کو کافی
ہو تو یہ ضرور ایسے ہین جیسا کہ انکو سنا اور اب اپنی آنکھ سے دیکھا ان سرداروں کے سامنے ہمارے شاہزادے
کی بساط ہی کیا ہی جب انھون نے انکو زیر کیا تو ہمارے شاہزادے کے زیر کرنے مین کتنی بڑی بات ہی اور یہ
خیال سلیمان نے بھی اپنے دل مین کیا جب یہ سب آچکے تو شاہزادے سے عرض کرنے لگے کہ حضور
کچھ انکی صفت وثنا بیان کرین کہ یہ کون صاحب ہین شاہزادے نے ابتدا سے انتہا تک کل کیفیت بیان
کی اور یہ فرمایا کہ یہ شاہزادے ہین شہر زرنگار کے یہ شکار کھیلنے یہان آئے تھے مجھسے ملاقات ہوگئی
دو گھڑی کے واسطے یہان بیٹھ گئے ہین چلے جائینگے اس بیان مین یہ نہین بیان کیا تھا کہ مجھسے ایسے
تکرار ہوئی اور نوبت بجنگ پہونچی اور مین نے انکو زیر کیا ہی یہ چھوڑ دیا تھا وہ سب سنکر خاموش ہو رہے کہ اتنے
مین شاہزادے نے سیارہ سے فرمایا کہ اے بھائی سیارہ تم یہ شکار اٹھالو اور طرف لشکر کے لے چلو ہم سب
بھی چلتے ہین کہ یہان وحوب بہت ہی اور وقت ظہر دوپہر کے گذرا ہی اور کچھ ہمنے کھایا پیا بھی نہین ہی اب
تشنگی بہت تشدد سے معلوم ہوتی ہی لشکر مین چلکر انکے کباب کھائینگے اور یہ بھی اپنے مسکن کو جائینگے کہ انکو
یہان بڑی دیر ہو رہی ہی اپنے لشکر مین سبکو انکا انتظار ہوگا یہ سنکر سلیمان زرنگاری نے عرض کیا کہ
یہ آپنے کیا فرمایا کہ یہ اپنے مسکن کو جائینگے مین تو اب حضور کے قدمون سے جدا نہین ہونگا کیسا لشکر کیسا شہر کیسے
ماں باپ مین نے سبکو چھوڑا حضور کی غلامی اختیار کی اگر میرے لشکر کو میرا ساتھ دینا ہوگا تو میرے پاس چلا
آئیگا اور جسکو میری ہمراہی نہ منظور ہوگی وہ اپنے شہر کو چلا جائیگا مین تو اب کبھی آپ کے قدمون سے جدا
نہ ہونگا یہ کہکر ان لوگون سے کہا کہ جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے ساتھ چلے اور جسکو میری ہمراہی نہ قبول ہو
وہ لشکر مین جاے اور لشکر کو بھی میرے حال سے آگاہ کرے اسمین بھی جن لوگون کو میری ہمراہی منظور ہو
اسی شہریار کے لشکر مین خیمہ و خرگاہ لیکر چلے آئین اور اگر نہ آئین تو سب میرا مال واسباب لیکر چلے جائین مجھے
کوئی غرض نہین ہی مجھے میرا خدا اور دیدار بس ہی مجھے کچھ روا نہین ہی مین اب کسیکا محتاج نہین ہون خدا میرے
شہریار کو قائم رکھے مجھے سب کچھ بجا ہی بلکہ میرے تخت سلطنت سے بھی ہاتھ اٹھایا انکا جسکو جی چاہے وہ دین
مجھے کچھ علاقہ نہین ایسی ایسی سلطنتین مجھکو بہت بجائین گی مگر ایسا قدردان سردار نہ ملیگا اور میرے باپ سے

میری کل کیفیت بیان کردینا اور اُسسے کہدینا کہ دین اسلام قبول کرین کہ اس سے بڑھ کر کوئی دین نہین ہی عجب روشن اور متبرک دین ہی مین بہت خوش ہوا اس دین مین آکر مین نے توبا علی پرستی ترک کی ان لوگون نے جواب دیا یہ آپ کیا فرماتے ہین ہم کب اسلیے قدردان کے قدم چھوڑتے ہین اور کب رنگ رفاقت ترک کرتے ہین ہمین اُنسے کیا کام ہی ہم تو ہمیشہ آپکے مطیع رہے اور آپ کو اپنا مالک جانا ہمسے تو یہ ہوگا کہ ہم اُنکے پاس جائین اور ایسے دین روشن کو ترک کرین اور ہمیشہ گمراہ رہین ہم وہ لوگ ہین کہ اگر آپ کا کہین پسینہ گرے تو ہم اپنا خون گرادین آپ کو ہماری طرف سے ایسا خیال کرنا نہ چاہیے ہمکو آپ سے بڑا تعجب ہوا شاہزادہ سلیمان نے جواب دیا کہ مین کب کہتا ہون کہ تم ضرور جاؤ اور میری رفاقت ترک کرو اچھا اتنا تو کرو کہ میرے لشکر مین جاکر جو مین نے کہا ہی وہ تو کہدو اور میرا مال و اسباب توسے آؤ اور جو لشکر آئے اُسکو بھی لیتے آؤ کہا تھے مین رستم ثانی عالی حضرت نے فرمایا کہ اے شاہزادہ سلیمان تم اپنے شہر کو جاؤ اور اپنے باپ کو مسلمان کرو پھر میرے پاس چلے آنا مین ابھی کہین کوچ نہین کرونگا جبتک کہ مجھکو خبر لشکر صاحبقران کی نہ معلوم ہوگی مین لشکر مین جاکر ہرکارے واسطے خبر کے روانہ کرونگا جب وہ کر خبر آکر دینگے جب مین کوچ کرونگا اس وقت تک تم بھی آجاؤگے اُسنے عرض کیا کہ یہ تو غلام سے ہوگا کہ مین حضور کو چھوڑکر چلا جاؤن اگر آپکی تقدیر مین مسلمان ہونا ہی تو وہ بھی دائرہ اسلام مین آجائیگے حضور جسوقت اس طرف کو نہضت فرمائین گے اور بہت سے ملک دائرہ دولت مین آویگے تو وہ ملک بھی اسلام آباد ہوجائیگا شاہزادہ سلیمان نے فرمایا کہ اب ہمکو فرض ہوا کہ ہم اُس طرف کو کوچ کرین خبر بعد دریافت خبر لشکر صاحبقرانی پہلے اسی طرف کو کوچ کرینگے بعد اور ملکون کو خبر لینگے یہ فرماکر گھوڑے پر سوار ہوے اور طرف لشکر کے نشر یف لے چلے راہ مین شاہزادہ سلیمان نے کل کیفیت اپنے زیر ہونے کی سب سرداران شاہزادہ سے بیان کی اور کہا کہ نہ معلوم شہزادے نے کیون پوشیدہ کیا انھون نے جواب دیا کہ یہ ان لوگون کا قاعدہ نہین ہی کہ کسی کو ذلیل کرین اور اپنی شان و شوکت بڑھائین یہ کبھی زبان کھولے مگر ہم پہلے ہی سمجھ گئے تھے بعد اسکے اُسنے اپنے چند سردارون کو یعنے سلیمان زرنگاری نے اپنے لشکر کو روانہ کیے کہ تم جاکر میرے لشکر کو لے آؤ وہ اُدھر کو روانہ ہوے کہ اُنکا ذکر بھی ہوگا اُدھر شاہزادہ مع اپنے سرداروں کے شاہزادہ سلیمان اور اُسکے سردارون کے لشکر مین پہونچے اور جو ملازم و خدمتگار وغیرہ مل گیا وہ بھی ساتھ ہولیا تھا دن بھی قریب ڈھائی پہر کے گذر چکا ہی کہ یہ سب کے سب لشکر مین داخل ہوے شاہزادہ بارگاہ مین تشریف فرما ہوا ہر سردار آکر اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گیا شاہزادہ سلیمان اور اُسکے رفیقون کے واسطے دنگل درکر یعنی علی قدر مراتب بچھ گئین شاہزادہ سلیمان نے اتنا بڑا لشکر دیکھا کہ کبھی خواب مین نہ دیکھا تھا اسکو اپنے باپ کا رعب و جلال فراموش ہوگیا تھا اسکو بڑی حیرت ہوئی کہ خدا نے انکو اتنا بڑا لشکر دیا ہی کہ کوسون سوائے خیمہ اور بارگاہون کے اور کچھ نظر نہین آتا ہی اور کیسے کیسے سردار مین اب یہان وہ سردار کمی آگئے ہین جو ہمراہ شاہزادے کے شکار کو نہین گئے تھے اسکو ان سردارون کو دیکھ کر اور حیرت ہوئی تمام بارگاہ کو جو نظر اٹھا کر دیکھا تو دنگلون اور کرسیون سے بھرا ہوا پایا کہین بھی نظر کو پاؤن رکھنے کی جگہ نہ تھی ہر دنگل اور کرسی پر سردار کو بیٹھے ہوے دیکھا اپنے دل مین کہا کہ بیشک انکو زیبا ہی جو کچھ نہ کہین من کس شمار و قطار مین ہون مین ایسا نہ جانتا تھا یہ عرصہ شان تو بادشاہ ہفت کشور کو بھی نہ میسر ہوگا جو انکو ہی یہ سب خدائے کریم کی عنایت ہی جسکی یہ پرستش کرتے ہین شکر ہی کہ ایسا قدردان آقا ہمکو ملا یہ لطف تو کبھی سلطنت مین بھی نہ ہوتا جو یہان ہوا یہ تو ابھی یہ اپنے دل مین خیال کر رہا تھا کہ اتنے مین بکاول نے آکر عرض کیا کہ حضور خاصہ بڑی دیر سے تیار ہی دسترخوان چنا ہوا ہی شاہزادہ مع خاص خاص رفیقون کے اور شاہزادہ سلیمان اور اُسکے رفیقون کے لعت خانے مین تشریف لائے

اور خاصہ نوش کرنے مین مشغول ہوے کہ اتنے مین سیارہ نے وہ کباب بھی حاضر کیے جو کہ ہرن کے گوشت کے تیار کیے تھے سب نے ہمراہ شاہزادے کے خاصہ نوش کیا بعد فراغت خاصہ ہمراہ شاہزادے کے پھر بارگاہ مین تشریف لاکے کتنے عرصہ مین وقت سہ پہر کا آگیا تھا کہ شاہزادہ بارگاہ مین آکر اپنے دلگل پر بیٹھا اور سیارہ سے حکم فرمایا کہ ذرا ارباب نشاط کو لاؤ کچھ دیر دل بہلاؤن بعد اسکے جاکر آرام کرین کہ آج دن بھر کے تھکے ماندے ہین اور عرصہ دراز سے کچھ چاسہ وغیرہ بھی نہین ہوا ہی آج موقع بھی ہی اور سیر اول بھی چاہتا ہی لہذا کوئی طائفہ خوش گلو کو بلواؤ کہ وہ آکر گاوے فوراً سیارہ ثانی نے دار وغۂ ارباب نشاط کو حکم فرمایا وہ فوراً طائفہ خوش گلو لیکر حاضر ہوا اور مطرب نے یہ غزل گانا شروع کی غزل

اگر نہ یہ بس دلدار بارگاہ رہے	خراب ہو کوئی الفت مین تا تباہ رہے
یہ میرے شانہ مرا مجمع گناہ رہے	تو پھر حضور کہان جاکے خیر خواہ رہے
مزا ملے تو کچھ ایجان و دل کے ملنے کا	رہین تباہ نہ دار نشان الفت پھر
کہ جسکے واسطے ہم مدفون تباہ رہے	ذرا نگاہ سے لڑنی ہوئی نگاہ رہے

اہل محفل تو اسکی آواز ہی معلوم ہوئی اس سے دوسری غزل کی فرمائش کی اسی طرح چند غزلین گائے اور ناچے اور گائے کہ شاہزادے کو خیال آیا کہ چند ہرکارے واسطے خبر صاحبقران کے روانہ کرنا چاہیے یہ خیال کرکے سیارہ ثانی سے حکم کیا کہ چند ہرکارے واسطے خبر لشکر صاحبقرانی کے اسی وقت روانہ کرو اور یہ اسلئے کہا کہ وہ فوراً خبر لشکر صاحبقرانی کی دریافت کرکے آئین کہ عرصہ دراز سے کچھ خبر لشکر صاحبقرانی کی نہین معلوم ہوئی ہی اس وجہ سے سیر دل بہت پریشان رہتا ہی یہ سنکر شاہزادہ پھر تماشاے ناچ و رنگ مین مصروف ہوا شاہزادے کو مشغول ناچ و رنگ رکھا جاتا ہی اور ذکر ان سرداروں کا ہوتا ہی کہ جنکو شاہزادہ سلیمان نے واسطے لانے بیٹی کے راہ سے روانہ کیا تھا ۔

اب کچھ حال ان سردارون کا بیان ہوتا ہی کہ جنکو راہ سے شاہزادہ سلیمان نے بھیجا تھا

کہ جب وہ سردار شاہزادہ سلیمان سے رخصت ہوکر لشکر مین پہونچے کل کیفیت اہل لشکر سے بیان کی اور جو پیغام کہ شاہزادے نے دیا تھا بیان کیا تمام لشکر نے یکزبان ہوکر جواب دیا کہ ہمکو تو شاہزادے سے غرض ہی ہمین نہ بادشاہ سے مطلب ہی نہ شہر زرنگار سے ہمنے بھی آج سے دین اسلام اختیار کیا اگر ہمارے شاہزادے نے اختیار کیا ہی تو ہم بھی اسکے مطیع و فرمانبردار ہین جہان وہ ہونگے وہان ہم بھی رہینگے جو مذہب وہ اختیار کرینگے وہ ہم بھی اختیار کرینگے مگر خدا سیاہ قلب ایسے تھے کہ انھون نے یہ خیال کیا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ شاہزادہ مسلمان ہوگیا اور اپنا دین آبائی ترک کیا اور اس شاہزادے کا مطیع ہوگیا اور ہمکو بھی اپنے ساتھ یہ مذہب کرنا ہی ہم کبھی یہ گوارہ نہ کرینگے اگر زیر ہوگئے تھے تو بیشک مسلمان ہوے ہوتے اور لشکر مین آکے اور شہون سے دو طلب کرکے مقابلہ کیا ہوتا فرور فتحیاب ہوتے صرف اپنے زیر ہوجانے پر یہ گمان کیا کہ انکا دین برحق ہی اپنے لشکر مین بہت بڑے بڑے پہلوان موجود تھے کوئی ہمکو فرور زیر کرتا علاوہ اسکے یہ کیسے بزرگ لوگ تھے کہ جنھون نے انھین نہ سمجھا یا وہ تو پھر لڑکے تھے تم تو کبھی نہ اسکا مذہب اختیار کرتے ہم بادشاہ کو اسکی خبر کردینگے یہ خیال کرکے وہ سب کے سب اسی وقت نگاہون سے بچے پوشیدہ ہوکر بھاگ گئے دیکھیے پاس بادشاہ کے جاکر کیا فساد کرتے ہین انکی داستان پھر بیان ہوگی ادھر کل لشکر مع افسران فوج کے اسی وقت ان سردارون کے ہمراہ طرف شاہزادے کے روانہ ہوا اور جلد راہ طے کرکے داخل لشکر فیروزی اثر ہوا یہان آکر وہ لشکر دیکھا کہ کبھی وہم و گمان نے بھی نہ دیکھا تھا اور نہ کبھی سنا تھا اور نہ کبھی خواب مین دیکھا تھا سواے بارگاہون اور خیمون کے کوئی شے نظر نہ آتی تھی بازارین آراستہ تھین

آمد لشکر جو جاسوسان لشکر شاہزادہ نے دیکھی بڑھکر اپنے افسر کو خبر کی کہ ایک لشکر کثیر ہمارے لشکر کی طرف چلا آتا ہی ترتیب سے معلوم ہوتا ہی کہ قصد اسکا جنگ و پیکار کا نہین ہی کیونکہ علم لشکر سرنگون ہین مگر جمعیت کوئی اتنی ہزارے قریب ہوگی کیا حکم ہوتا ہی اسنے حکم دیا کہ جاکر دریافت کرو کہ اسکے افسر کا کیا قصد ہی یہ خبر آوردہ ہو دوسرے افسرون نے جو اس لشکر کو فرودگش دیکھا تو کہا کہ نہین معلوم یہ لشکر کسکا ہی کیونکہ دریافت نہین دوسرے جو سردار کہ انکو لینے گئے تھے وہ بھی راہ سے لوٹے نہین جانتے تھے اس سبب سے انھون نے بھی ہرکارے روانہ کیے کہ دریافت کرو کہ یہ لشکر کس شاہ کا ہی اگر ہی لشکر ہی تو ہم اپنے آنے کی خبر کرین اور اگر دوسرا لشکر ہی تو ہم اس لشکر کو تلاش کرین ہمارے گمان مین تو یہ لشکر اسی شہریار کا معلوم ہوتا ہی مگر دریافت کر لینا ضرور ہی ہرکارے فورا روانہ ہوے ادھر سے جاسوسان لشکر اسلام روانہ ہوے اسلیے راہ مین ملاقات ہوئی ایک دوسرے کو دیکھکر مشعف ہوا انھون نے کہا کہ ہم جاتے ہین اس لشکر کے دریافت حال کو کہ یہ لشکر کسکا ہی اگر یہ لشکر ہمارے شہریار کا ہی کہ جسکی ہمکو تلاش ہی تو ہمین ہماری خوشی ہی اور اگر یہ لشکر کسی دوسرے بادشاہ کا ہی تو ہمکو کوئی سروکار نہین ہی تم بتاؤ کہ اب تم کہان جاتے ہو انھون نے جواب دیا کہ ہم اس لشکر کے دریافت حال کو جاتے ہین جو کہ چلا آتا ہی اگر اسکا قصد رزم و پیکار کا ہی تو ہم بھی اپنے سردار کو خبر کرین کہ وہ بھی تیار ہو جائین کو کہ دفعت جنگ کا نہین ہی ہر کیا حریف سے عجب ہی کہ وہ موقع پاکر یورش کردے تو اسوقت کیا ہوا انھون نے پوچھا کہ تمھارے سردار کا کیا نام ہی انھون نے جواب دیا کہ ہمارے سردار کا نام رستم ثانی ہی اب بتاؤ کہ تم کسکو تلاش کرتے ہو انھون نے جواب دیا کہ ہم اسی لشکر کے تلاش مین آئے تھے اب ہم ہمارے ساتھ چلو انھون نے جواب دیا کہ ہم جاکر اپنے سردار کو خبر کرین کہ یہ لشکر جنگ نہین آتا ہی بلکہ یہ اسی لشکر کا متلاشی ہی یہ کہکر وہ ادھر سے پلٹے ادھر سے پلٹے انھون نے آکر اپنے افسر سے کہا کہ یہ جو لشکر آتا تھا وہ متلاشی تمھارے لشکر کا اور قصد جنگ نہین ہی اسکی خبر کرنا شاہزادے کو ضرور ہی وہ افسر جاسوسان فورا بارگاہ کی طرف روانہ ہوا اور داخل بارگاہ ہوا یہان تاج و رنگ ہو رہا تھا کہ اسنے ہجوم گاہ سے جدا کیا اور عرض کی کہ حضور ایک لشکر اس طرف سے آتا تھا ہمنے خیال کیا کہ شاید لقصد جنگ آتا ہی ہمنے جاسوسون کو واسطے خبر کے روانہ کیا انھون نے دریافت جو کیا تو یہ معلوم ہوا کہ یہ لشکر حضور کے لشکر کا متلاشی ہی جیسا حکم ہو بجا لائین حکم ہوا کہ دریافت کرو کہ یہ لشکر کسکا اور کیون ہمارے لشکر کا متلاشی ہی بہت جلد آن کر بیان کرو وہ افسر فورا باہر آیا اور ہرکارون کو اسی خبر کے واسطے روانہ کیا ادھر اس لشکر کے ہرکارون نے آکر ان لشکر کو خبر دی کہ یہ لشکر وہی ہی کہ جسکی خواہش رکھتے تھے جلد چلیے یہ لشکر فورا روانہ ہوئے اور جب قریب لشکر پہونچے تو ہرکارون نے آکر پوچھا کہ یہ لشکر کسکا ہی یہ تو معلوم ہوا کہ ہمارے لشکر کا متلاشی ہی مگر یہ تو معلوم ہو کہ کیون متلاشی ہی اس لشکر کے افسرون نے جواب دیا کہ ہمارے شاہزادے نے اس شہریار کی اطاعت قبول کی ہی اور وہ اسی لشکر مین موجود ہی اور ہمکو بھی بلانے کے اسی سبب سے ہم آئے ہین ہمارے شاہزادے کا نام سلیمان زرنگاری ہی لشکر ان ہرکارون نے کہا کہ آپ لوگ دم بھر یہان ٹھہرین ہم عرض کرین جیسا کہ حکم ہوگا ہم آپکو فورا حکم دینگے یہ لشکر والے تھم گئے ادھر یہ ہرکارے دوڑے ہوے آئے اور جو کچھ دریافت کیا تھا وہ افسر سے بیان کیا وہ فورا بارگاہ مین گیا حسب قاعدہ اپنی جگہ پر کھڑا ہوا اور دہان وہی صحبت تاج و رنگ تھی اور جو کچھ ہرکارون سے سنا تھا عرض کیا شاہزادہ نے سلیمان سے کہا کہ لو بھئی تمھارا لشکر بھی آگیا تم جاکر اپنے لشکر کو جاے مناسب دیکھکر فرودگش کرو کیونکہ وہ تھکا ہوا ہوگا وہ فورا بجا لایا اور روانہ ہوا ادھر شاہزادے نے اور سردارون سے فرمایا کہ تم جاؤ اور اپنے لشکر کو اچھی طرح اتارو اب صحبت تاج و رنگ بھی موقوف ہو کیونکہ شام بالکل قریب ہی مین بھی

اب دربار برخاست کرتا ہون اور آرام کرونگا یہ کہکر دنگل سے اٹھ کھڑے ہوے اور تشریف لے گئے ادھر
سب سردار بھی اٹھکر باہر آئے اور سوار ہوکر عقب مین روانہ ہوے ادھر سلیمان سوار ہوکر جب قریب اپنے
لشکر کے پہونچا تو اسکے لشکر کے افسرون نے اپنے شاہزادے کو دیکھکر لشکر کو قرینہ سے صف بستہ کیا
اور سلامی کی اور سب پیادہ ہوکر روانہ ہوے یہ ابھی قریب نہ پہونچے تھے کہ وہ سردار جنکو حکم شاہزادے
نے آنکے پاس جانے کا دیا تھا پہونچ گئے سلیمان نے کہا کہ آپ نے کیون زحمت فرمائی مین تو آگیا تھا
جواب دیا کہ آپ کے آنے کے بعد شاہزادے نے ہمسے فرمایا کہ تم لوگ بھی جاؤ اور معقول لشکر دیکھکر
سب لشکر کو آنے دو اور خود دربار برخاست کرکے تشریف لے گئے وہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ وا
رے نصیب میرے کہ مجھکو ایسا آقا ملا کہ جو کہ ہمہ تن خلق ہے اور کیا تقدیر میری ہے کہ مین راہ ضلالت سے
اسکے قدمون کی بدولت راہ نیک پر آیا ان سب نے جواب دیا کہ ہم بھی تو اسکے سبب سے اپنا ملک
مال چھوڑکے اسکی خدمت مین حاضر ہین کہ ایسا آقا مناسبت دشوار ہی سے ملتا ہے وہ آگے بڑھے فرد
افسر قریب آگئے اور سلام و مجرا بجا لائے ان سب نے بھی جواب سلام دیا سلیمان اپنے لشکر مین
آیا اور اسب لشکر کو لیکر اسی وقت داخل لشکر ہوا شاہزادے نے اسکا بھی خیال نہ کیا کہ شام ہوگئی ہے
اسی وقت لشکر مین روشنی کرادی اور جاے عمدہ دیکھکر پڑاو ہونے کا حکم دیا ادھر جا بجا جلد خانسون نے
بارگاہ واسطے شاہزادے کے استادہ کی اور تمام لشکر کے خیمہ وغیرہ برپا ہونے لگے جب بارگاہ استادہ
ہوچکی تو سلیمان زرنگاری بھی اپنی بارگاہ مین داخل ہوا ادھر تمام لشکر کے بھی خیمہ و شامیانہ برپا ہوگئے کہ
زلف لیلاے شب تاکمر ہوچکی اس وقت لشکر شاہزادہ رستم ثانی مین طلایہ پھرنے لگا اس خیال سے کہ لشکر
غنا آیا ہوا ہے کہین اسمین پوشیدہ ہوکر کوئی چور چکار نہ آگیا ہو اور ہر سے جا بجا مقرر ہوگئے تمام لشکر مین صبح تک
ہوشیار باش اور بیدار باش کی بلند ہوگئین ہر ایک آسودہ ہوا یہانتک کہ زمانہ شب کا برطرف ہوگیا اور
خانۂ شب سے صبح برامد ہوئی ہر ایک لشکر مین بیدار ہوا شاہزادہ بھی خواب راحت سے بیدار ہوا نماز
وغیرہ سے فراغت کرکے پوشاک پہنکے بارگاہ مین تشریف لایا ہر سردار بھی اپنے خیمون مین بیدار ہوکر آنے
لگے شاہزادۂ سلیمان بھی اپنی بارگاہ سے آیا جب سب جمع ہوگئے تو حکم سے شاہزادے کے سراپے
بارگاہ کے اٹھا دیے گئے اور سب سر صحرا کر رہے ہین اور کچھ ذکر لشکر صاحبقران کا ہو رہا ہے کہ کوئی سیر دن
آیا ہوگا کہ بیابان کی طرف سے تنق گرد کا بلند ہوا شاہزادے نے سیارہ سے حکم فرمایا کہ ذرا خبر لاؤ
یہ گرد کیسی بلند ہوئی ہے کیا کوئی لشکر آتا ہے وہ بہت خوب کہکر باہر آیا اور ہرکارون کو واسطے خبر کے روانہ
کیا ہرکارے فوراً گئے جب قریب پہونچے تو دیکھا کہ ایک قافلہ سوداگرون کا چلا آتا ہے بخبر دریافت
کرکے واپس آئے سیارہ سے عرض کیا کہ لشکر تو نہین ہے قافلہ تجار ہے سیارہ ثانی نے آکر خدمت شاہزادہ
مین عرض کیا کہ حضور لشکر نہین ہے قافلہ سوداگر ہے حکم ہوا کہ اس قافلہ کے سردار کو ہمارے پاس لاؤ ہم کچھ
اشیا بھی خریدین گے اور کچھ خبر بھی لشکر صاحبقران کی دریافت کرینگے کہ ہمکو بہت فکر ہے سیارہ ثانی
فوراً یہ حکم پاتے ہی خود پاس قافلہ سالار کے روانہ ہوا ادھر وہ قافلہ بھی قریب لشکر آگیا تھا سیارہ داخل قافلہ
ہوا اور ایک شخص سے دریافت کیا کہ تمہارا سردار کون ہے اسنے نشان دیا وہ فوراً پاس قافلہ سالار کے گیا اسکو
ایک مرد بزرگ پایا اسکو سلام کیا اسنے جواب سلام دیا اور مزاج پرسی کی سیارہ نے کہا کہ شکر کرتا ہون یہ
کہکر سیارہ نے نام دریافت کیا اسنے جواب دیا کہ مجھکو خواجہ خورشید بازرگان کہتے ہین اور
سیارہ سے کہا کہ آپ اپنے نام سے مجھکو آگاہ فرمائیے جواب دیا کہ مجھکو سیارہ ثانی کہتے ہین پھر

آسنے دریافت کیا کہ آپکو میرے پاس آنے سے کیا مطلب تھا سیارہ نے کہا کہ ہمارے شاہزادے نے آپ کو طلب فرمایا ہی آپکو کچھ اشیا نادر مطلوب ہین ابھی آپ تشریف لے چلین اسنے جواب دیا کہ مین لشکر مین ہونچکر اور اپنا بندوبست کرکے ابھی حاضر ہوتا ہون سیارہ نے کہا کہ آپ اسی وقت کچھ اشیاے نادرہ ہمراہ چند ملازمون کے لیکر چلیے ہمارے شاہزادے کو بہت ضرورت ہی اور یہ سب لوگ لشکر مین ہونچکر بندوبست کرلینگے اسنے کہا کہ آپ نام نامی سے تو اسنے شاہزادے کے آگاہ کیجیے سیارہ نے جواب دیا کہ ہمارے شاہزادہ کا نام نامی نجاہ کا اسم مبارک شاہزادہ رستم ثانی ہی اور یہ فرزند مین ابھی نوجوان ہے وہ یہ سنکر فوراً چند صندوقچہ جواہر کے ہمراہ ملازمون کے لیکر اور اپنے ہمراہیون کو یہ حکم دیکر کہ تم لوگ لشکر مین شاہزادے کے آؤ اور کوئی جگہ دیکھ کر اترو مین خدمت مین اس شہریار کی جاتا ہون یہ کہکر ہمراہ سیارہ کے طرف بارگاہ کے روانہ ہوا اور داخل بارگاہ ہوکر مجرا گاہ سے مجرا بجالایا کرسی پیمنے کو مرحمت ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا جب بیٹھ چکا تو شاہزادے نے اشیا طلب کین اسنے صندوقچہ کھولکر چیزین دکھانا شروع کین چند چیزین جواہر نگار پسند خاطر ہوئین اسکی قیمت فوراً عنایت کی گئی بعد اسکے شاہزادے نے دریافت فرمایا کہ آپ کا آنا کدھر سے ہوا اسنے عرض کیا کہ غلام سفر فتوحات سے واپس ہوکر طلسم آئینہ مین گیا تھا اور پھر وہان سے واپس ہوکر شہر افتاب نامین گیا اور وہان سے یہ قصد سیر کرتا ہوا کہ راہ سے واپس ہوکر دشت مہار افزا کو گیا اس درمیان مین مین نے جو کچھ سفر کیا بیان اور عجائبات اٹھائے ہین وہ کیا حضور سے بیان کرون جب نہایت اخیر ہوا تو پریشان ہوکر تا بعد ہر جگہ سے پھرتا ہوا اور مین سے آتا ہون اور اب میرا قصد شہر زرنگار کا ہی اسی طرح گشت کرتا ہوا اپنے دلمن کو جاؤنگا شاہزادے نے دریافت فرمایا کہ آپ طلسم آئینہ مین کس زمانے مین گئے تھے اسنے عرض کیا کہ مین اس وقت مین وہان گیا تھا کہ جب طلسم فتح ہوچکا تھا اور یوسرج وغیرہ قتل ہوچکے تھے اور صاحبقران ثانی شاہزادگان کے عقد کے سامان مین مشغول تھے اور بعد اتمام عقدون کے صاحبقران نے چند سردارون کو چند ملک دیکر انکو ان ملکون کی طرف روانہ کیا اور خواجہ زادون کو طلب فرماکر دریافت فرمایا تھا کہ مین کتنے آدمیون سے خانہ کعبہ کو جاؤن انھون نے ازروے حساب بیان کیا تھا کہ آپ بہتر آدمیون سے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیجائین صاحبقران نے بصرے کی حکومت انکو دیکر رخصت کیا مگر یہ خیال ہوتا ہی کہ اس زمانے مین آپ بھی وہان تشریف رکھتے تھے شاہزادے نے فرمایا کہ ہان مین بھی موجود تھا جب صاحبقران ثانی نے عقدون سے فراغت پائی ہی تو مین آپسے رخصت ہوکر ادھر کو چلا آیا تھا کیونکہ میری طبیعت ہمیشہ سے شکار دوست ہی۔ من واسطے سیر و شکار کے چلا آیا اب مجھکو کچھ نہین معلوم ہوا کہ وہان کیا ہوا ہان اب آپ بیان فرمائین کہ جناب صاحبقران نے کیا کیا آیا خانہ کعبہ تشریف لے گئے یا نہین اور امور صاحبقرانی کسکو دیے گئے اور بدیع الملک بھی لشکر مین موجود تھے یا نہین اسنے عرض کیا کہ مین بیان کرتا ہون کہ جو کچھ واقعہ گذرا ہی جب ان امورون سے صاحبقران فراغت حاصل کرچکے تو ایک جشن آراستہ کیا اعیان سبکو جمع کیا اس جشن مین یہ حقیر بھی موجود تھا کیونکہ وہ جشن عام تھا اور سب اہل جلسہ سے متوجہ ہوکر فرمایا کہ مینے قسم کھائی تھی کہ مین بعد قتل زمرد ثانی خانہ کعبہ چلا جاؤنگا بحمداللہ مین نے اس سے فراغت پائی اور خواجہ زادون نے بھی حکم لگایا ہی کہ آپ بہتر آدمیون سے خانہ کعبہ تشریف لیجائین لہذا ابھی بعض کفار سے بخکر عیوض خون عزیزان لینا ہی اور مین جنگ کفار سے دست بردار ہوا ہون اور کسیکو اس لائق نہین پاتا ہون کہ وہ خون عزیزان کا عوض ان کفارون سے لے مگر یہان ایک شخص کو کہ جو مثل میرے

ہو اور اس سے امید ہی کہ وہ عیونس خون عزیزان لیگا یہ فرماکر اور شاہزادہ بدیع الملک کا بازو پکڑکر فرمایا کہ
سوائے انکے کوئی نہین ہی یہ ضرور عیونس خون ناحق لینگے مین انکو اپنی جگہ پر چھوڑے جاتا ہون آپ
سب صاحب انکی صاحبقرانی منظور کرین اور بجاے میرے انکو قبول کرین جس طرح میری اطاعت کرتے
تھے وہی طریقہ انکے ساتھ برتین یہ فرماکر کل اسباب صاحبقرانی سوائے بارگاہ سلیمانی کے شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان کو مرحمت فرماے اور لقب صاحبقران ثالث کا عنایت فرمایا اور حکم فرمایا کہ جو جو
صاحب میرے ہمراہ خانہ کعبہ تشریف لے چلین وہ علحدہ اپنا خیمہ استادہ کرین مجھکو دیکھنا ہی کہ کس قدر
لوگ میرے ہمراہ چلتے ہین گو کہ یہ امر بہت صاحبون کو گران گذرا تھا اور اسکے چہرون پر ملال کے
آثار ظاہر ہوے تھے مگر بشوق زیارت خانہ کعبہ مین سب خاموش ہو رہے اور صاحبقرانی ثالث
نوجوان کو ملکیا بعد اسکے وہ جلسہ برخاست ہوا اور ہر ایک اپنے اپنے مقام پر گیا وہ میرے
شمار کیا تو ایک سو چالیس آدمی جانے کو ہمراہ صاحبقران کے موجود اور آمادہ تھے شاہزادے
نے دریافت فرمایا کہ آپ کو انکے نام بھی یاد ہین عرض کیا کہ نام تو نہین یاد ہین مگر یہ جانتا ہون کہ وہ عزیزان
صاحبقرانی سے تھے اور سرداران نامی تھے بس حضور صاحبقران ثالث اسی روز مع ان سردارون اور بارگاہ
سلیمانی کے لشکر سے طرف خانہ کعبہ کے کوچ فرماہوے بدیع الملک بھی کئی منزل تک انکے ہمراہ تشریف
لے گئے بعدہ رخصت ہوکر لشکر مین تشریف لائے اور بحکم ثالث خزانہ طلسمی حاصل کرنے مین مشغول ہوے
میرے سامنے پندرہ روز تک تو خزانہ نکل رہا تھا اور سنا جاتا تھا کہ ابھی بہت ہی کئی مہینون تک نکلیگا یہ
خاکسار وہان سے شہر آفتاب نما مین گیا وہان جاکر یہ سنا کہ ارژنگ بن زمرد نے خروج کیا ہی اور
سنجگان بن بنجگان اسکے ہمراہ ہی اور شہر آفتاب نما مین نورج کے دولڑکے مین کہ انھون نے سامان
جنگ کیا ہی اور فوج کی بھرتی مین مصروف ہین اور لڑکی بھی ہی کہ جسکی شادی ایلوان نہ طاق کے شاہزادے
سے قرار پائی ہی اور اسی زمانے مین جب مین وہان موجود تھا تو ایک نامہ بھی وہان ایلوان نہ طاق
کا آیا تھا کہ تم ہماری مدد کو آؤ کہ یہان سنا گیا ہی کہ کوئی بدیع الملک ہی وہ لشکر کشی کرکے ادھر آنے والا
ہی اور اسی دن ایک نامہ اور آیا تھا وہ ارژنگ بن زمرد کا تھا اسمین یہ تحریر تھا کہ آپ لوگ میرا انتظار نہ
کرین مین بھی آتا ہون اور مین ملکر دونون لشکر اہل اسلام سے مقابلہ کرین اور اخیر لشکر کشی کرین اور
حیوض خون بزرگان لین گو کہ انکا ارادہ واسطے مدد شاہان ایلوان نہ طاق کے تھا مگر انھون نے انکو
دشت بہار افزا مین بلایا تھا مگر آنے سے اس نامے کے اس قصد کو معطل کیا جب یہ نامے آئے ہین
مین دربار مین موجود تھا میرے سامنے پڑھے گئے تھے پہلے صلاح چلنے کی ہوئی تھی بعد اس نامہ کے وہ
صلاح نسخ ہوگئی اور یہ قرار پایا کہ جب ارژنگ بن زمرد آلینگے تب کوچ کرینگے جب دربار برخاست
ہوا مین بھی کاروان سرا مین وہان سے چلا آیا اور وہان سے طرف بصرے کے کوچ کیا راہ مین چند سوداگر
ملے انکی زبانی معلوم ہوا کہ صاحبقران ثالث نے سب خزانہ عرصہ ۲ ماہ مین نکلوا لیا اور اب طرف ایلوان
نہ طاق کے کوچ کیا مین نے بصرے کا ارادہ فسخ کیا اور مین بھی طرف ایلوان نہ طاق کے گیا وہان
جاکر دشت بہار افزا مین دیکھا کہ لشکر صاحبقران فروکش ہی اور سامان جشن ہو رہا ہی مین نے
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صاحبقران کا قصد ہی کہ اپنے لشکر کا بادشاہ داراب ابن جمشید کو کرین مین نے
جشن کا بھی نہ انتظار کیا چند اشرفی فروخت کرکے وہان سے کوچ کیا مجھکو ایک ماہ سے زیادہ سفر مین
گذرا اب مجھکو کچھ حال نہین معلوم کہ کیا ہوا یہ سب واقعات تو میرے چشم دید ہین شاہزادہ یہ لشکر جنگ کیا

اور بہت بڑا صدمہ ہوا مگر اُس وقت تو خاموش ہو رہا اور خواجہ خورشید سے دریافت فرمایا کہ تمنے یہ نہ بیان کیا کہ اُن لڑکون کے جو کہ تورج کے بہان پیدا ہوے کیا نام ہین اور کسکے بطن سے ہین اور اُس لڑکی کا کیا نام ہی اور کسکے بطن سے ہی اُسنے عرض کیا کہ یہ دونون لڑکے اور لڑکی بطن سے ملکہ بلقیس ثانی دختر فرعون ثانی کے ہین ایک لڑکے کا نام اسلم بن تورج ہی اور دوسرے کا نام دیلم بن تورج ہی اور لڑکی کا نام ملکہ سمین بن ہی جسمین ایک تو ساحر ہی اور ایک پہلوانی کا دعوے رکھتا ہی شاہزادے نے فرمایا کہ خیر دیکھا جائیگا اب تو بدیع الملک صاحبقران ہوے ہین اب اُنکی صاحبقرانی دیکھین کہ کیونکر انسے مقابلہ کرتے ہین مین تو کبھی اب اُس لشکر مین نجاؤنگا مجھسے اُنکے زبردست نہ بیٹھا جائیگا خوب ہوا جو مین لشکر مین نہ تھا ورنہ بڑا فساد ہوتا یہ فرماکر خواجہ خورشید کو خلعت دیا وہ تعریفین کرنے لگا اور رخصت ہوکر بجا کر کے اپنے قافلہ کو روانہ ہوا بعد جانے سوداگر کے شاہزادے نے طرف اپنے سرداروں کے دیکھا اور فرمایا کہ آپ لوگون نے سُنا جو کچھ اس سوداگر نے بیان کیا بڑا غضب ہوگیا کہ صاحبقرانی بدیع الملک کو ملگئی اب تو کاہے کو دماغ ملنے ہونگے ہمارے کبر غرور کے قدم زمین پر نہ ٹکتے ہونگے پہلے ہی یہ حال تھا کہ کسی کو وہ اپنے سامنے کچھ نہ خیال مین لاتے تھے صرف اتنی بات پر کہ صاحبقران کی نظر عنایت تھی اور زیادہ تر صاحبقران نے اُنکی تعریفین کرکے اُنکو آسمان پر چڑھا دیا تھا وہ یہ خیال کرتے تھے کہ ہم سے نیست ابنوا اور بھی عرش اعلی پر پہونچ گئے ہونگے ابھی مجھکو لشکر سے نکلے ہوے کچھ عرصہ نہین ہوا اور یہ رنگ ہوگیا صرف چھ سات ماہ مین گذرے ہین کہ یہ انقلاب سننے مین آیا مین تو پہلے ہی جانتا تھا کہ ضرور کوئی نکوئی امر تو ہونے والا ہی مگر مجھکو اس امر کا عجب ہی کہ والد بزرگوار اور دیگر عزیزان نامدار نے کیونکر اُنکی اطاعت قبول کی سہراب بن لنڈھور نے عرض کیا کہ وہ بھی ہمراہ صاحبقران کے خانہ کعبہ چلے گئے ہونگے کیونکہ وہ کبھی بدیع الملک کی اطاعت نکرینگے یا تو کسی طرف کو چلے گئے ہونگے ہین کبھی اُنسے یہ امید نہین ہی یہ تو ترک ادب ہی تو کہین انھون نے اطاعت کی شاہزادے نے فرمایا کہ تمھارا گمان درست ہی کیونکہ یہ بھی خواجہ خورشید سے بیان کیا تھا کہ چند عزیزان قریب خانہ کعبہ کے ساتھ تشریف لیگئے ہین یقین ہی کہ وہ بھی اُنھین لوگون مین تشریف رکھتے ہونگے خیر یہ بھی دریافت ہو جائیگا ہرکارے تو گئے ہین مگر مجھکو آج بڑا صدمہ ہوا اور مجھکو صاحبقران کی ذات عالی سے یہ امید نہ تھی کہ وہ صاحبقران بدیع الملک کو کرینگے افسوس ہی کہ مین نہوا ورنہ ضرور خلل انداز ہوتا اور بدیع الملک کی طاقت کا ضرور امتحان کرتا یا وہ رہتے یا مین دو مین ایک ضرور قتل ہو جاتا پھر اطمینان تمام صاحبقرانی ایک کو ملتی اب مین کیا انکو راحت سے امور صاحبقرانی سرانجام دیتے دونگا دیکھو کیا کیا فساد برپا کرتا ہون اگر اُنکو دعوے صاحبقرانی کا ہی تو پہلے مجھسے مقابلہ کرلین اگر مجھکو زیر کرین تو پھر صاحبقرانی کو انجام دین کیونکہ مجھکو بھی ہمیشہ سے دعوے صاحبقرانی کا ہی مین بغیر فیصلہ اس امر کے کبھی نہ مانونگا مگر افسوس ہی کہ ہمیشہ نظر صاحبقران کی دست راستیون پر رہی اور اُنھین کی جنبہ داری کی اور ہمیشہ دست چپیون کے وہ خلاف رہے مگر کوئی کام دست راستیون سے ایسا نہ نکلا کہ جس سے وہ نام پیدا کرتے یہ جو کچھ نام ہوا صاحبقران ثانی کی نظر عنایت سے ہوا صاحبقران اول کے زمانے مین سنتے ہین کہ دست راستیون اور دست چپیون نے بڑی بڑی مہمین سر کین مگر صاحبقران نے دونون کو ایک نظر سے دیکھا کسیکا دفاتر کم نہ کیا اگر دست راستیون کو کوئی ملک عطا فرمایا تو اُسی وقت دست چپیون کو بھی مرحمت کیا لنڈھور کو اگر دست راست کی طرف جگہ دی تو مالک کو دست چپ کی جانب اگر شاہزادہ بدیع الزمان کو دنگل دست راست مین عنایت ہوا تو شاہزادہ قاسم نوجوان کو دست چپ

مین اور اگر شاہزادۂ نورالدہر کو دست راست مین سب سے بالا جگہ ملی تو پدر بزرگوار ملک ایرج تامدار کو بھی
دست چپ مین سب سے بالا بمقابلۂ دنگل شاہزادۂ نورالدہر جگہ ملی اسیطرح ہمیشہ آپکے دربار و دربار مین
ہوتا رہا کبھی یہ نہین ہوا کہ دست راست والے دست چپیون سے کسی رتبہ مین بڑھ گئے ہون آپ لوگ
خیال فرمائین کہ دنگل رستم کا جھگڑا برسون شاہزادۂ ملک قاسم اور شاہزادۂ بدیع الزمان مین رہا اور
وہی قصہ پدر بزرگوار اور شاہزادۂ نورالدہر مین ہا مگر یہ ہوا کہ صاحبقران ایک کو دیدیتے اور دوسرے
کو رنجیدہ کرنے ہمیشہ حیلہ وحوالے مین رکھا اور کبھی کو نہین دیا اگر صاحبقران ثانی کے زمانے مین ہوتا تو
وہ ضرور دست راست والون کو دیدیتے کیونکہ وہ ہمیشہ طرف دار انکے رہے اور اسی سبب سے جد
عالی تبار یعنی علم شاہ نامدار و قاسم عالی شان و پدر بزرگوار انکے ان امرون کے شاکی رہے اور دل برخاستہ
رہے کیا کیا کارنمایان ان صاحبون نے کیے ہین کیسے کیسے طلسم فتح کیے ہین کہ بدیع الملک نے
کبھی خواب مین بھی نہ دیکھے ہونگے اور ان صاحبون کے آگے کیا حقیقت ہے بدیع الملک کی وہ جو کہ انکے
ہم پلہ تھے وہ تو کبھی سر نہ اٹھاتے تھے یہ کیا سر اٹھاتے افسوس ہے کہ فلک نے انکو پیوند زمین کردیا ایک نقطہ
دم پدر بزرگوار کا باقی ہے کیا زمانے کی گردش ہے کہ انکی موجودگی مین صاحبقران بدیع الملک کو صاحبقران
کرین یہ بھی ایک گردش فلکی ہے اور جو حقدار ہون لہ محروم رہین تو یہ کہنا ترک ادب ہے کہ صاحبقران نے
خلاف انصاف کیا مگر جب بات آتی ہے تو کسی ضرور جانی ہے صرف طرفداری کی یہ بات ہے یہ گمان کرنا بالکل نامین
ہین بالکل خلاف ہے اور سراپا منشا نہین ہے آپ لوگ یہ نہ خیال فرمائین اور بھلا پیری کیا حقیقت ہے جو مین ایسا
کلمہ زبان سے نکالتا مگر مجھکو اس امر کا خیال ہے کہ مین نے بھی بڑے بڑے ملک فتح کیے اور تمام
دین اسلام کو مین نے بزور تیغ شائع کیا اور مذہب اسلام کی تمام دنیا مین منع نصب کی بدیع الملک
کو یہ کب نصیب ہوا وہ تو سوائے فتاحی طلسم کے اور کوئی کام نہین جانتے وہ بھی چند چیزون کے
بھروسے پر جو کہ انکو بزرگون سے مل گئی ہین کہ جنکی وجہ سے سحر تاثیر نہین کرتا ہے اور طلسم کا فتح کرنا
کوئی امر مشکل نہین ہے جب لوح ملکی بھر اسکی فتاحی کیا مشکل ہے مین نے بہت سے طلسم فتح کیے مگر ان
میدان مین مقابلہ کرنا بہت مشکل امر ہے اگر جو تبرکات آپکے پاس موجود ہین اگر وہ نہوتے اور وہ طلسم
فتح کرتے تو ایک بات تھی جسطرح مین نے اکثر طلسم فتح کیے اور نام کیا اگر میرے پاس یہ چیزین ہوتین
تو مین تمام عالم کو اپنا مطیع کرلیتا اور آجتک کوئی طلسم باقی نہ رہتا باوجود نہونے ایسی چیزون کے جو کام
مین نے کیے ہین کبھی بدیع الملک سے نہوتے اور آپ دیکھتے ہین کہ کیونکر وہ بغیر ہمارے صاحبقرانی
کرتے ہین افسوس کچھ زمانے کا اعتبار نہین ہے یہ فلک ہر ایک نہ ایک رنگ پیدا کرتا ہے اور کوئی ساعت
ایسی نہین کہ بغیر رنج کے نہین گذرتی ہے جبتک کہ لشکر مین رہتے یہ رنج اٹھایا کیے کہ ہمیشہ انکی تعریف ہوتی
کام ہمنے کیا اور جب لشکر سے نکل آئے تو یہ واقعہ لشکر از حد صدمہ ہوا مین تو اس روز قلعہ ہی پاک
کیے دیتا تھا جس روز بات قتل تورج کے سمجھے اور بدیع الملک سے فساد شروع ہوا تھا مگر کیا کرون
کہ صاحبقران ثانی نے آکر بیچ بچاؤ کردیا اس روز مین ہوتا یا بدیع الملک ابھی ہم دونون کا رشتہ
حیات باقی تھا اس سبب سے اس روز تک سونہوا اگر یک سو ہوجاتا تو یہ امر آج کیون سننے مین آتا میرا
جی چاہتا ہے کہ مین اپنا گلا کاٹ کر مرجاؤن کہ افسوس کوئی کیسکا نہین ہے یہ خیال کرتا ہون کہ اگر ایسی حرکت کی
تو ایک تو گنہگار خدا ہوتے دوسرے اپنا خون اپنی گردن پر لیا غیر دشمن خوش ہونگے اس سے
بہتر یہ ہے کہ کسی طرف فقیر بنکر نکل جاؤن اور اگر خدا کو منظور ہو تو اسی حالت فقیری مین وہ خان و سوکت

پیدا کرونگا کہ بدیع الملک دیکھکر رشک کرینگے یہ فرماکر آبدیدہ ہوگئے اور سب اپنے بزرگون کو یاد کرکے
آہ سرد بھرنے لگے یہ حالت دیکھکر سرداروں نے عرض کیا کہ آپ کیون اسقدر رنج وغم فرماتے ہین آپکے
پاس بھی وہ سامان موجود ہی جو کبھی بدیع الملک کے پاس اس حالت صاحبقرانی مین تھا اگر انشاءاللہ صاحبقرانی
آپکے پاس ہی تو وہ کیا بیڑا ہی جب آپ چاہینگے کا ان سے چھین لیجیگا آپکو خدائے کریم نے خود صاحبقران
کیا ہی آپ کسی کے صاحبقران کے بنانے کے کب اسیدوار ہین یہ تو امرا کو چاہیے کہ جو صاحبقران نہون
کیونکہ جب کسی نے بنایا تو اپنے آپ تو خدا کی جانب سے صاحبقران ہین اور اپنے وہ وہ کارنمایان کیے ہین
کہ بدیع الملک کا دل جانتا ہوگا اور اپنے دل مین انصاف کرتے ہونگے گو ظاہر نہ کرین اور آپ سے
دشمن گلا کاٹ کر کیون جان دین یہ کیا خیال آپ کے دل مین آیا ہی ایسے خیالات نفرمایا کیجیے ایسے خیالون
سے اور کلمون سے ہم غلامون کے دل بیچین ہوجاتے ہین اگر آپ خدانخواستہ نہ ہوئے تو ہم کسکے بھروسے
زندگی بسر کرینگے یہ تو ہمسے نہوگا کہ ہم جاکر بدیع الملک کی اطاعت کرین ہم بھی اپنی جانین دیدینگے اور
آپ کے ساتھ داخل عدم ہوجائینگے ہم غلامون کا آپ کے بعد کون پوچھنے والا ہی اور اگر یہ خیال نہ کرین۔ من
آیا ہی کہ مین کسی طرف کو نکل جاؤن تو ہم غلامون کو بھی ہمراہ لے چلیگا ہم آپ کے ساتھ لڑائی
کرینگے اور جو حال آپکا ہوگا وہ ہمارا بھی ہوگا ہم غلام جانبازہین خدا وہ دن نہ دکھائے کہ بغیر آپکے اپنے
لشکر مین رہین اور وہ گھڑی نہ لائے کہ یہ لشکر آپ کے قدمون سے خالی ہو حسین دشمن ہمپر طعن کرین کہ
شاہزادہ تمہارا ہمارے صاحبقران کے خوف سے فقیر ہوگیا یا گلا کاٹ کر مرگیا خدا نہ کرے ہم غلامون سے یہ طعنے
نہ سنے جائینگے از براے خدا ان خیالون کو دل سے دور کیجیے اور مسرور ہوجیے لشکر کشی کرکے بدیع الملک
سے مقابلہ فرمایئے ہم جانبازانی جانین لڑا دینگے اور جہانتک ممکن ہوگا اسکے انشاءاللہ صاحبقرانی واپس
لینگے اور آپ کو صاحبقران کردینگے اور اگر ایسا نہوا تو ہم سب اپنی جانین آپ کے قدمون پر نثار کردینگے
بعد ہم غلامون کے آپ کو اختیار ہی یہ امر بھی کوئی دشوار ہی اگر آپکو صاحبقران ثانی صاحبقران کرگئے
ہین تو آپ بزور شمشیر صاحبقران ہون اور کوس صاحبقرانی بجائین کیونکہ آپ کے بزرگ ہمیشہ سے
صاحبقران ہوتے آئے گو کہ وہ بھی اسی خاندان سے ہین اور ہمارے نزدیک آپکا اور انکا مرتبہ
ایکسا ہی جسنے آپکے باپ دادا کا نمک کھایا ہی تو اسکے بھی باپ دادا کا نمک کھایا ہی مگر آپ ہمکو اب اسکے زیادہ
ہین کیونکہ ہمکو آپ کی خدمت مین ایک زمانہ ہوا اور ہم آپ کے خیرخواہ کہلاتے ہین اور آپکے نمکخوار ہمپر
حشمتگ کرتے ہین آپ خیال فرمائین کہ آپکے جد بزرگوار نے ایک مدت تک جنگ وجدل راہ خدا مین کی
کیسے کیسے پہلوان مثل دول ہندی وقول ہندی وکپتان فرنگی کو تہ تیغ کیا اور لنڈ صورا ایسے پہلوان
کو مع فیل میمونہ مبارک و نرہ خوردی مردی اٹھا لیا اور دریا کی طرف لے چلے کہ پھینک دون اگر
صاحبقران نہ آجاتے تو وہ کام تمام کرچکے تھے نعرۂ امیر کی صدا سنکر انکا خیال بٹ گیا جو انکے گردے شق
ہوگئے ورنہ وہ کیا لیاقت رکھتے تھے کہ لشکر مارتے مگر خدا نے اس تہلکہ سے شفا دی اور پھر کتنی مدت
تک جنگ وجدل راہ خدا مین کیا کیے صاحبقران ثانی کے زمانے مین کیسے کیسے لڑے اور جب سمجھ
ہوئے ہین تو کس جوانمردی سے کہ ساٹھ لاکھ کی فوج مین گھس کر شمشیر زنی کی اور رستم کو رہا کیا مگر ہزارہا
ستم ایک کیے تھے وہ سنبھل نہ سکے ورنہ جو انھون نے قصد کیا تھا ضرور پورا کرتے اور تخت فرعون ثانی
کمسن پر بیٹھ گئے تھے مگر ہمارے مترکذاب نے اپنا وزیر منصب سے کیا اور نہ وہ اس ملعون کو یعنے فرعون ثانی
کو ایک دم مین جہنم واصل کرتے مگر مجبور ہوگئے قضا آگئی خداوند کہین ایسے لوگ بھی پیدا ہوتے ہین

اُسکے بعد اُنکے فرزند ملک قاسم کس جوانمردی سے لاش بچاکر لائے ہین کہ دشمنون کے دانت کھٹے ہوگئے اسکے علاوہ بڑے بڑے کارنمایان کیے ہین بارہ برس کے سن مین ترک توسن یلتاقی کو بارگاہ خسروی مین گھس کر اٹھارہ روز تعاقب کرکے مارا اور طلسم افراسیابی فتح کیا اور بہت سے معرکے ایسے سر کیے کہ جنکا سر کرنا انسان کا کام نہ تھا آپ کے پدر بزرگوار امیر حمزہ نامدار نے وہ وہ معرکے اور طلسم فتح کیے ہین کہ جو طاقت بشری سے خارج ہین کسی بیٹے اور پوتے کے مقابلہ مین یہ واقعہ نہین گذرا کہ اُسکے دادا کے دانت کھٹے کیے ہون گو کہ نور الدہر کے مقابلہ مین بھی بہت سختی درپیش ہوئی تھی اور مقابلہ اُنسے بہت سخت ہوا تھا مگر یہ نہین ہوا کہ دانت اشنقر کے ٹوٹ گئے ہون مگر ہان اُنکے مقابلہ مین یہ ہوا کہ اُسکے دانت ٹوٹ گئے اور آجتک کس جوانمردی سے لڑتے آئے ہین آپ بھی تو اُنکے فرزند ہین کیون اسقدر ہراس کرتے ہین اگر بدیع الملک صاحبقران ہوگئے تو ہوجائین آپ بھی صاحبقران ہین آپ کیون فقیر ہون شاہزادے نے جواب دیا کہ اُن صاحبون کا ذکر نہ کیجیے یہ سب واقعہ امیر اول کے زمانے مین ہوا تھا اور انمون نے کیے قصد کیے اُنکے زمانے مین تو لوگ ہمیشہ شاکی رہے اور مین کچھ بدیع الملک سے خوف کرکے فقیری نہین اختیار کرتا ہون صرف اسی خیال سے کہ مجھ سے یہ ہوگا کہ مین اُنکی اطاعت قبول کرون اور اُنکو صاحبقران سمجھون اور وہ میرے سامنے ہمرتبہ صاحبقرانی کھڑے ہون اور دنیا اُنکا جاے صاحبقرانی پر سمجھے وہ اثانہ صاحبقرانی اپنے کام مین لائین اور مین دیکھون مجھسے اُس وقت رہا نہ جائیگا بیکار کا فساد ہوگا اور ایک خلق خدا کا خون ناحق ہوگا اور بیکار اسلام مین کمی ہوگی اور دشمنون کا مطلب نکلیگا میرے اُنکے لڑائی برابر کی ہے نہ وہ کم ہین نہ مین دونون ایک درخت کے ثمر ہین اور ایک گلستان کے پھول ہین ایک بیشہ کے شیر ہین اور یہ جو آپ لوگون نے کہا کہ چلکر اثانہ صاحبقرانی واپس لے لیجیے اور آپ صاحبقران بنیے تو مجھکو اسکی کچھ پروا نہین ہے مین آپ لوگون کو ایسا ہی جانتا ہون اگر مین فقیر ہوجاتا ہونگا تو آپ لوگون کا پہلے بندوبست کرونگا مجھے خود یقین ہے کہ آپ لوگ اُنکی اطاعت کبھی نہ قبول کرینگے اور بیشک اپنی جان دیدینگے اگر شاید کہین ایسا ہو تو یہ غضب کیجیے گا آپ لوگ فوراً مع کل سامان اور لشکر کے برادر عزیز شہریار ذیوقار کے پاس شہر فرنگستان مین چلے جائیے گا اور اُنکی اطاعت کیجیے گا اور اُنکو مثل میرے خیال فرمائیے گا وہ آپ کی بہت قدر کرینگے مثل میرے بلکہ مجھسے زیادہ وہ بڑے جری ہین اور بڑے بہادر ہین اُنکی شجاعت سے آجتک ڈنکے بج رہے ہین آپ لوگ اُنکو میرے خیال سے بھی آگاہ کیجیے گا اور کہیے گا کہ وہ اس خیال سے فقیر ہوگئے جو کہ مین نے بیان کیا اور آپ لوگون کی جانبازی مین کچھ شک و شبہہ نہین ہے بیشک آپ لوگ جانباز اور سرفروش ہین ایک تو مجھی ایسا ہوگا کہ مین آپ لوگون کو چھوڑکر چلا جاؤن یہ اسطرح فرمایا کہ سب محفل کے آنسو نکل پڑے اور ایک سناٹا سا ہوگیا ہر ایک آہ سرد بھرنے لگا اور صحبت صاحبقران اول کو یاد کرنے لگا اور اُنکا وہ لطف و کرم یاد آگیا شاہزادے نے ایک ایک کو بلا بلا کر گلے سے لگایا اور فرمایا کہ آپ لوگ کیون اسقدر ہراس کرتے ہین مین نے اپنے ارادے کو فسخ کر دیا ہے بھلا مجھے کہان آپ ایسے رفیق جانباز ملینگے یہ فرماکر فرمایا کہ ایک بات مجھے اور یاد آئی ہے سنا گیا ہے کہ جبکہ صاحبقران اول غم مین ملکہ مہرنگار اور قباد شہریار کے فقیر ہوگئے تھے اور سب سردارون کو اُنکے ملکون کی طرف روانہ کیا تھا تو اثانہ صاحبقرانی مع علم اژدہا پیکر بلکہ مع بارگاہ سلیمانی کے جد بزرگوار علمشاہ نامدار کو دے گئے تھے اور اشنقر دیو زاد و عقرب سلیمانی وغیرہ باوصف کہ عمر بن حمزہ ثانی ایسے جوانمرد اور فرزند رشید موجود تھے مگر یہ سب علمشاہ نوجوان کو مرحمت کیا اس طریقے سے تو حقدار

مین تھا کیونکہ انھین کا لوتہ پرورتا ہون اگر انکی نسل مین کوئی ہوتا تو ہان انکے بھائی کی اولاد کو پہونچتا تھا جبکہ
مین موجود ہون تو کیونکر انکو پہونچتا ہی اسکو امیر اول بھی نہ ذکر کرگئے یہ قصہ ہمیشہ یونہین چلا جائیگا جو صاحبقران
ہوگا اسکو اختیار ہی جسطرح چاہے صاحبقران کرے جیسا کہ امیر اول نے حمزہ ثانی کو صاحبقران کیا مگر انکو
صاحبقرانی نہ ملی بدیع الملک کو کسی طرح زیبا نہین ہی مین پہلے ہی اسکا جواب تمکو دیتا ہون تاکہ تم
یہ سوال نکرو کہ امیر اول کیون نہ ذکر کئے اسکا یہ سبب تھا جو مین نے بیان کیا مگر اب مین ہر طرح سے
حقدار ہون اگر میرا خدا تمکو دلائیگا تو مین لونگا اب اس قصہ کو جانے دو اور کچھ ذکر شروع کرو یہ سنکر سیارہ نے کہا کہ کچھ شغل شراب و کباب ہو اور تم کچھ گاؤ اسنے جو شاہزادے کی طبیعت کا کیفیت
دیکھی تو کچھ حذر نکیا فوراً گشتیان شراب طہورا کی حاضر کین اور خود بھی پلانے لگا پہلے شاہزادے کو جام دیا بعد
اسکے اور سرداردن کا دور باندھ دیا بعد پلانے شراب کے خود بھی اور بھرنی لیکر گانے لگا اور یہ غزل شروع کی

دل مضطر کو شہادت کا جو مائل دیکھا — ہمنے حسرت کی نظر سے رخ قاتل دیکھا — ظلم پر ظلم سے اپنے پر ندامت بھی نہ کی
پر انصاف سے کیگا مرا دل دیکھا — روز ہوتا ہی شفق جنکے فلک پر ظاہر — خون ناحق کا تماشا ارے قاتل دیکھا
ہوگا دیدار کسی ماہ جبین کا حاصل — رات کو خواب مین ہمنے یہ کمال دیکھا — اب کھنچے گا نہ کسی طرح مرے پہلو مین
نگہ ناز سے کیون تیغ سے دل دیکھا — اگر شاہزادے کا دل اسی طرح نہ لگا طبیعت بے لطف زیادہ ہونے لگی اور
رنج زیادہ بڑھنے لگا صاحبقران کی ان باتون کا خیال آنے لگا اور طبیعت کو طیش زیادہ ہونے لگا جب
طبیعت کیفیت زیادہ ہو گئی تو مگر اکر اٹھ کھڑے ہوے اور فرمایا کہ اس وقت خود بخود میری طبیعت بہت
بے لطف ہو گئی لہذا مین تو جاتا ہون آپ لوگ سبھے رہین مین پھر تھوڑی دیر مین آؤنگا اور اگر آپ لوگون کا
بھی دل گھبرا گیا ہو تو دربار برخاست کیجیے وقت سہ پہر پھر جلسہ ہوگا یہ کہکر آپ اٹھ کر خیمۂ ناموس مین
چلے گئے اور کچھ خاصہ نوش فرماکر آرام کیا ادھر تھوڑی دیر سب نے انتظار کیا جب شاہزادہ باہر تشریف
نہ لایا تو سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوے اور راہ مین یہ گفتگو کرتے ہوے چلے کہ آج شاہزادے کو
نہایت صدمہ ہی اور واقعی کہ جگہ صدمہ کی ہی یہ بھی بدیع الملک سے کم نہین ہین واقعی انھون نے بڑے
بڑے کارنمایان کیے ہین باوجود یکہ انکے پاس کوئی تحفہ وغیرہ نہ تھا مگر ایسے ایسے طلسم فتح کیے کہ جنکا مثل و
نظیر نہ تھا بقول شاہزادے کے اگر میرے پاس یہ تحفہ ہوتے تو دیکھتے کہ مین کیسے کیسے طلسم فتح کرتا
ہمین اس رنج کا نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ یا تو شاہزادہ واقعی فقیر ہو کر نکل جائیگا یا ایک جنگ عظیم بدیع الملک
سے ہوگی پھر جسکی فتح اور شکست ہو اور جسکو خدا دے اور اس جنگ مین بڑا کشت و خون ہوگا اس سے
یہ بہتر ہی کہ وہ فقیر ہونیکا فیصلہ کرلین ہم بھی جائین لڑاوینگے یہی گفتگو کرتے ہوے سب اپنے اپنے خیمہ کو گئے
جب جسکا خیمہ تھا وہ چلا گیا یہانتک کہ جب سب اپنے مقام پر گئے ہر ایک نے آب و طعام سے فراغت کی اور
آرام پذیر ہوا یہانتک کہ وقت سہ پہر کا آیا ہر سردار فراغت کرکے اپنے خیمہ سے نکل کر بارگاہ مین آیا اور شاہزادے
کا انتظار کرنے لگا ادھر شاہزادہ بیدار ہوا مگر باہر تشریف نہ لایا محل مین رہا جب وقت آنے کا گذر گیا تو
سیارہ سے کہا کہ دریافت تو کرو کہ شاہزادے کا مزاج کیسا ہی صحت تو ہی یا خدانخواستہ کچھ ناسازہ ہو گیا
ہی کہ اس سبب سے نہین تشریف لاے ہین سیارہ ثانی فوراً محل مین آیا کیونکہ ان عیارون سے ناموس
مین پردہ نہین ہوتا ہی کیونکہ یہ لڑکپن سے ساتھ کھیل کر بڑے ہوے ہین اس سبب سے سب سلسلے
ہوتے ہین سیارہ نے آکر دریافت کیا کہ شاہزادے کہان تشریف رکھتے ہین محلداری نے بتایا یہ مین
آیا اور سلام کیا اور عرض کرنے لگا کہ حضور کا مزاج مبارک کیسا ہی کیون اس وقت باہر نہین تشریف

لاسے سب سردار منتظر بارگاہ مین بیٹھے ہین شاہزادے نے فرمایا کہ طبیعت تو اچھی ہے مگر کچھ درد سر ہو رہا ہے
اس سبب سے نہین آیا سب سے کہدو کہ کل صبح کو دربار ہوگا سب جاکر آرام کرین مین اس وقت باہر
نہین آؤنگا سیارہ یہ سُنکر باہر آیا اور جو کچھ شاہزادے نے فرمایا تھا وہ سب سے بیان کیا سب یہ سُنکر
اپنے اپنے خیمون کو چلے گئے شاہزادے نے ادھر دل سے خیال کرنا شروع کیا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ
تمھارے ہوتے صاحبقرانی بدیع الملک کو مل گئی اب دو اور زیادہ چمک کرینگے اور مافخار کہینگے
کہ ہم صاحبقران ہین مین کبھی آنکی اطاعت نکرونگا چاہے کچھ ہوجائے جب اطاعت نکرونگا تو
فساد ہوگا اور جنگ عظیم واقع ہوگی اور ہزارہا بندگان خدا کا خون ہوگا کہ جو کہ مسلمان ہین اور یہ تو مجھے گوارہ
نہوگا کہ وہ صاحبقران ہون اور مین آنکا ماتحت ہون اور زیردست آنکے بیٹھا کرون صاحبقران کہکر
خطاب کرون جو کہ ہمیشہ میرے مقابلہ پر دست راست بیٹھے تھے اب وہ مجھسے بالادست بیٹھین اور صاحبقران
کہلائین یہ ننگ تو مین کبھی گوارہ نہ کرونگا اور نہ کشت وخون مسلمانون کا کرونگا سب سے بہتر یہ ہے کہ
فقیر بنکے آج دوسری رات گئے کسی طرف کو نکل جاؤ یہ خیال کرکے اور یہ امر دل مین قرار دیکر انتظار شب مین
بیٹھ رہے پھر بیٹھے بیٹھے یہ خیال آیا کہ کہین ایسا نہو کہ بعد تمھارے تمھارا لشکر تباہ ہوجائے اور کسی طرف
نکل جاوے یا سردار تمھارے غم مین اپنی جانین دیدین تو مفت اتنے بندگان خدا کا خون تمھاری گردن
پر ہوگا اسکا بھی کچھ بندوبست کرتے جاؤ یہ خیال کرکے فوراً قلمدان طلب کیا اور ایک رقعہ مین مضمون
سہراب بن لنڈھور کے نام تحریر کیا کہ تمکو معلوم ہو کہ میرے دل نے یہ گوارہ نہ کیا کہ مین لشکر کشی کرکے
بندگان خدا کا خون ناحق کرون یا بدیع الملک کی فرمانبرداری کرون مین نے اپنی طبیعت بہت بہت خیال
کیا مگر کوئی امر میرے خیال مین ایسا نہین آیا کہ جس سے مین ان دونون امرون سے بچون سوا
اسکے کہ فقیر ہوکر نکل جاؤن لہذا وہی مین نے کیا اب آپ لوگون کو لازم ہے کہ بموجب ہماری تحریر کے
آپ فوراً اس برادر عزیز القدر شہریار بلند وقار کے مع کل لشکر وسپاہ ومال ومتاع کے کوچ کیجئے کہ وہ
آپ کی بڑی قدر ومنزلت کرینگے اور مثل میرے برتاؤ کرینگے آپ لوگ کچھ رنج وغم نہ کرین میرا خدا
حافظ ہے اب جب وہ چاہیگا تو ملین گے ورنہ اتیوقت فقیر ہوے ہین میری تحریر سے خلاف نہ کیجئے گا اور میرے
حال سے بھی انکو اطلاع نہ کیجئے گا اور میری تلاش وجستجو مین کوشش نہ کیجئے گا مین اب نہ ملونگا یہ تحریر کرکے
اس رقعہ کو زیر تکیہ رکھ دیا یہانتک کہ شام ہوگئی اس وقت خاصہ بھی نہ نوش فرمایا اور کہدیا کہ دردسر
بہت ہے اور بستر پر لیٹ رہے اور انتظار دوسری رات کا کرنے لگے یہانتک کہ زائد از پہلے سے شب تاکر
ہوگئی اور لشکر مین سناٹا ہوگیا جب یہ بستر سے اٹھے تو دیکھا کہ تمام پہرے والے ان غفلت سے سو رہے ہین
اور تمام محل ہین سناٹا ہے جابجا کی شمعین بھی گل ہوگئی ہین اسکو انھون نے غنیمت جانا اور دبے پاؤن
باہر آئے اور پردہ اٹھاکر بیرون خیمہ آئے اور وہ گھوڑا جو کہ چوکی پر تھا اسپر سوار ہوکر پشت لشکر کی
طرف چلے آج لشکر کی یہ حالت تھی کہ سب سو رہے تھے اور ایسا سناٹا تھا کہ گویا لشکر کو کوئی لوٹ لیگیا
ہے دو ایک پہرے والے جو جاگ رہے تھے وہ اونگھ رہے تھے انکو بھی خبر نہوئی اور وہ جو سائیس
گھوڑا لیے تھا وہ بھی سوگیا تھا اسقدر غفلت کا سبب یہ تھا کہ کوئی لشکر حریف ومخالف تو مقابلہ مین
تھا نہین اسقدر جو کسی اور ہوشیاری کی کچھ ضرورت نہ تھی صرف دو چار مقام پر پہرہ مقرر کردیا تھا اور تلاش یہ
بھی نہ تھا اس روز موقوف تھا یہ سب پہرے والون سے بچتے ہوے حد لشکر سے نکل گئے جب حد لشکر سے
نکلے تو گھوڑے کو تیز کیا اور خیال کیا کہ کسی شہر مین پہونچکر لباس فقیری پہن لینگے اور کچھ ہتھیار وغیرہ

بھی نہین لیے تھے صرف واسطے کھنے راہ کے گھوڑا لیا تھا اور وہ بھی کپڑے شب خوابی کے پہنے ہوے تھے انکو
تو آوارہ دشت غربت رکھنا چاہیے

اب کچھ حال لشکر کا تحریر ہوتا ہی کہ یہان کیا گذری ؛

یہان کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جب وہ رات گذری تو سپیدہ سحری نمودار ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی کے آوارہ
ہونے کے غم مین گریبان سحر چاک ہی اور اُدھر آفتاب عالمتاب بھی لباس قاقمزانہ سمن کے میدان فلک
مین اپنے کاشانے سے نکل کر آوارہ بصبست ہوا اور سفر مغرب شروع کیا جب وہ وقت آیا کہ ہر ایک بیدار
ہوا اور سب کامون سے فراغت حاصل کرکے اپنے اپنے خیمون سے نکل کر بارگاہ کو روانہ ہوے اور بارگاہ
مین آکر اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے کہ اتنے مین سیارۂ ثانی بھی آیا اور اپنی کرسی عیاری پر بیٹھ گیا اور انتظار
آمد شاہزادے کا کرنے لگا اُدھر خیمۂ ناموس مین جب سب بیدار ہوے اور واسطے بیدار کرنے شاہزادے
کے جو خواب گاہ مین محلدار گئی تو دیکھا کہ پہرے والیان تو بیخبر سو رہی ہین اور شاہزادہ بستر خواب پر
نہین تشریف رکھتا ہی اسکو بڑا تعجب ہوا اور اُن پہرے والیون کو جگایا اور اُنسے دریافت کیا کہ
شاہزادۂ عالم کہان ہین انھون نے جواب دیا کہ جب ہم پہرے پر آئے تھے تو ہمنے انکو آرام کرتے
پایا تھا اُسکے بعد کچھ دیر ہم جاگے بعد اسکے ہمکو نیند آگئی ہم سوگئے آج کوئی پہرا بھی بدلوانے نہین آیا
جسسے ہم نہین جاگے جب آپنے ہمکو جگایا تو ہم اُٹھے اتنو تمام محل مین ہلچل پڑگئی کیونکہ ملکہ ضوماں بی بی دون
کے ہمراہ ہین انھون نے فوراً حکم دیا کہ ستارہ کو تو لاؤ محلدار نے پہرے پر آکر کہا کہ ذرا سیارہ
کو تو بلا لاؤ ملکۂ عالم یاد فرماتی ہین کہنا سنکر جلد چلیے کچھ ضرورت ہی پہرے والا یہ سنکر فوراً خیمہ سیارہ کی طرف
روانہ ہوا وہان جاکر معلوم ہوا کہ وہ بارگاہ مین گئے ہین یہ بجلدی تمام طرف بارگاہ کے چلا اُدھر ہر سردار کو
انتظار ہی بار بار دربارگاہ کی طرف نظرین اُٹھا کر دیکھتے ہین اور سیارہ تو سب سے زیادہ بیتاب
ہی ہر سردار سیارہ سے کہہ رہا ہی کہ کیا سبب ہی جو ابھی تک شہریار عالی وقار نہین برآمد ہوے ہین ذرا
دریافت تو کرو کچھ خود بخود دل گھبراتا ہی سیارہ کہتا ہی کہ بھئی مرا بھی یہی حال ہی کیا بیان کروں کچھ کہہ نہین سکتا
ابھی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ پہرے والا آیا اور سبکو سلام کرکے سیارہ سے کہنے لگا کہ جلدی چلیے آپکو
ملکہ عالم یاد فرما رہی ہین اور طلبی ہی کچھ ضروری کام ہی سیارہ یہ سنکر دنگ ہوگیا اور اُس سے پوچھا
خیر تو ہی اُسنے جواب دیا کہ جی ہان خیریت ہی سردارون نے کہا کہ جلد جاؤ ذرا دریافت تو کرو کہ ملکہ عالم
نے کیون یاد فرمایا ہی اور کیون طلب کیا ہی اور شہریار کا مزاج کیسا ہی جو ابھی تک تشریف نہین لائے
یہ سنکر سیارہ فوراً اُٹھ کے روانہ ہوا اور قریب خیمۂ ناموس پہونچا تو ایک ہلچل برپا دیکھی یہ فوراً
خیمہ مین داخل ہوا تو کیا دیکھا کہ ملکہ عالم صحن مین کھڑی ہین اور خواصین گرد و پیش ہین ہر رنگ رو متغیر
ہوا پریشان اڑ رہی ہین سیارہ نے قریب آکر سلام کیا ملکہ نے کہا کہ بھائی سیارہ ہم لٹ گئے تباہ ہوگئے
اور یہ کہکر سر کے بال کھول دیے سیارہ حیران ہوگیا اور منہ حیرت سے تکنے لگا عرض کیا صاف صاف
فرمائیے کہ کیا واقعہ ہوا اسقدر بدحواس نہ ہوجیے مجھکو بتائیے ملکہ نے کہا کہ آج شہریار کا پتا نہین
ہی کیا آج باہر شب کو سوے تھے اُسنے عرض کیا کہ کیا فرمایا ذرا وقت کو ضبط کرکے بیان فرمائیے
ملکہ نے ضبط کرکے فرمایا کہ شاہزادہ کا آج صبح سے پتا نہین ہی مین پوچھتی ہون کہ کیا رات کو باہر
تشریف فرما رہے ہین اُسنے عرض کیا کہ جب سے یہان تشریف لائے ہین کبھی باہر نہین شب کو تشریف
فرما ہوے ہین سوا خیمۂ ناموس کے ملکہ یہ سنکر اور دنگ ہوگئی اور کہنے لگی کہ مین پہلے ہی جان گئی تھی

کہ وہ کسی طرف شب کو چلے گئے کل جیسے دربار سے آئے تھے رنجیدہ تھے نہ معلوم کیا ہوا تھا جو اسقدر غمگین
تھے شب کو فاصلہ بھی نہین نوش فرمایا تھا ہائے میرے وارث پر تو نبی ہو تنہا نکل گئے کیا صدمہ ایسا ہوا جو کسیکو
اطلاع بھی نہ کی یہ کہکر چیخین مار مار کر رونے لگین سیارہ خواب گاہ مین گیا ادھر ادھر دیکھنے لگا اتنے مین
ملکہ بھی آگئی اور پلنگ پر بچھاڑین کھانے لگی تکیہ اٹھا اٹھا کر سر ٹکرانے لگی اور سینہ کو کوٹنے لگی اب جو سیارہ
کی نگاہ پڑتی ہے تو ایک رقعہ ملفوف دیکھا اسکو اٹھا کر لفافہ چاک کیا اسمین وہی مضمون تحریر تھا جو پہلے بیان
ہو چکا ہے ملکہ سے سیارہ نے عرض کیا کہ آقا ہمکو تباہ کر گئے ہمکو کہین کا نہ رکھی ہماری زندگی بغیر آپکے خاک
ہے افسوس مجھکو بھی ہمراہ نہ لیا کہ مین خدمت کرتا اور آپکے ہمراہ فقیر بنتا مین تو اب جی چکا میرا جینا بیکار ہے آپ
کے جینا موت سے بدتر ہے ملکہ یہ تقریر سنکر حیران ہو گئی اور آنسو خشک ہو گئے اور سیارہ سے کہا کہ ہائے
تم مجھکو تو منع کرتے تھے کہ کیون اسقدر آپ بدحواس ہوتی ہین اب اپنی تو خبر لو کہ مجھسے زیادہ بدحواس ہوئے
جاتے ہو ذرا میری طرف خیال کرو کہ مین تو کسی طرف کی نہ رہی اپنے والدین سے بھی جدا ہوئی خبر آپکے
سہارے زندگی بسر کرتی تھی یہان وہ بھی جدا ہو گئے کاش مجھ کمبخت سے مرتو گئے کہ میرا یہ قصد ہے مجھکو تو
کسی طرف کا نہ رکھا آپ آوارہ دشت غربت ہوئے میری اب کون خبر لے گا مجھکو کاش لشکر صاحبقران
مین بھیج دیا ہوتا کہ مین وہان بیٹھکر اپنی مصیبت کا ماتم جب لشکر صاحبقران کا نام سیارہ نے سنا تو اپنے
سر پر ہاتھ مار کر کہا کہ ای ملکہ لشکر صاحبقران کا نام نہ لو یہ وہی دشمن ہے جسپر یہ ساری مصیبت کیون آئی
یہ اسی لشکر کی وجہ سے آئی ای ملکہ وہ کیونکر لشکر صاحبقران مین تمکو بھیجتے وہان تو کچھ اور ہی رنگ ہو گیا
وہ ورق ہی الٹ گیا وہ دفتر ہی ابتر ہو گیا سارا کارخانہ مٹ گیا یہ وہی تو سبب ہے کہ جسنے ہمارے
شہریار کو فقیر بنا دیا ای شاہزادی مین انکو کہان تلاش کرون ملکہ نے فرمایا کہ تو کہتے دوسرا فقرہ غم انگیز
سنایا یہ تو بیان کرو کہ لشکر صاحبقران پر کیا آفت آئی کیا خدانخواستہ وہ بھی تباہ ہو گیا سیارہ نے کہا کہ جی
نہین وہ تو نہین تباہ ہوا مگر ہمکو تباہ کر دیا کہ ہم بے آقا کے ہو گئے میرسامان حواس ٹھکانے ہون تو مین
عرض کرون میرے دل کو تو کوئی سٹے ڈالتا ہے یہ کہکر اور بہ آواز بلند رونا شروع کیا یہ حال دیکھ کر تمام عورتین
بھی رونے لگین ملکہ کی تو یہ حالت ہوئی کہ بدستور روتے روتے غش کر گئی جب خواصون نے یہ حالت دیکھی
تو کوئی کیوڑا لائی کوئی بید دل ملی لائی کسی نے پانی کا چھڑکا ملکہ کے منہ پر مارا شی پر کیوڑا ڈالکر سونگھایا
جب ذرا ہوش آیا تو یہ کہکر رونے لگی کہ ہائے میرا راج سہاگ سب لٹ گیا میرا دالی مجھسے چھٹ گیا
مین اب جی کر کیا کرونگی یہ کہکر چوٹی بان بڑھانے لگی خواصون نے عرض کیا کہ ای ملکہ [illegible] بدحواس
نہ ہو جیئے اپنی جان نہ دیجیے دیکھیے تو کرتا کیا ہے سیارہ ثانی سے ضرور آگے تلاش کے واسطے
لوگ روانہ کیے ہونگے اور بہت سے سردار خود انکی تلاش کرینگے جب وہ نہ ملینگے تو یہ حال بتائینگے
یقین ہے کہ ابھی وہ دور نہ گئے ہونگے ابھی کوئی ایسا زمانہ بہت نہین گذرا ہے صرف دو پہر رات گذری ہے
ملکہ نے کہا چلو بہنون تم مجھکو نقرے ندو اگر انکو واپس آنا ہوتا تو وہ کاہے کو فقیر بنکے بدون اپنے سرداروں
کی اطلاع کے چلے جاتے وہ اپنے سردارون کو ضرور ہمراہ لے جاتے انھون نے تو اب ترک دنیا کی ہے اور
ہمسر کوہ بلا توڑا ہے ای خدا تو مجھکو اسی وقت پیوند زمین کرے کہ مجھے انکو جدائی کی مصیبت نہ اٹھانی پڑے کاش
مجھکو موت آجاتی کہ مین یہ روز بد نہ دیکھتی ادھر ملکہ تو یہ کہکر رو رہی ہے اور ادھر سیارہ فریاد کر رہا ہے اور
یہان بارگاہ مین سردارون کو سیارہ کا انتظار ہے کہ کیا سبب ہوا جو سیارہ ابھی تک نہین آیا
اور نہ شاہزادہ تشریف فرما ہوا کیا خدانخواستہ شاہزادے پر کوئی واقعہ گذرا یہ تو آپس مین یہ گفتگو

یہ گفتگو کر رہے تھے کہ یکایک خیمۂ ناموس کی طرف سے رونے کی صدا آئی یہ سب گھبرا گئے اور سننے ایکبارگان لگا کر سنا تو وہ صدا اب انکو بخوبی محسوس ہوئی کہ یہ تو خیمۂ ناموس سے آتی ہی سہراب بن لنڈھورے مملوک بن مالک سے کہا کہ بھائی تمنے بھی کچھ سنا کہ یہ رونے کی صدا کیسی خیمۂ ناموس سے آتی ہی خدا خیر کرے ہمین کچھ اور ہی معلوم ہوتا ہی شاید کہ شاہزادے نے اس رنج و غم مین اپنی جان دیدی یا کسیکو رات کو چلے گئے مین پہلے تعجب من تھا کہ آج مکہ عالم نے کیون سیارہ کو طلب فرمایا آج کوئی نہ کوئی بات ضرور ہی پھر مین نے خیال کیا کہ کوئی ضرورت ہوگی مگر اس صدا سے ثابت ہوگیا کہ ضرور ان واقعون مین سے ایک نہ ایک واقعہ ضرور ہی آؤ ہم سب ملکر چلین اور دریافت کرین کہ کیا بلا ہیر نازل ہوئی خدا کوئی خبر بد نہ سنائے یہ کہکر سہراب بن لنڈھور وغیرہ اپنے اپنے دلگون سے اٹھے ظلم سے اٹھے ہی اور تمام خبردار بھی اٹھے اور باہر آکر طرف خیمۂ ناموس کے چلے جون جون قریب ہوتے جاتے ہین دون دون صدمے گریہ وزاری زیادہ ہوتی جاتی ہی انکے دلون کو ہلاے دیتی ہی یہانتک کہ یہ سب قریب درخیمہ کے پہونچ گئے اب جو سنا تو یہ واقعہ سنا کہ اندر خیمے کے ایک کہرام مچا ہوا ہی انھون نے پہرے والون سے دریافت کیا کہ یہ ماجرا کیا ہی کیسا یہ رونا پیٹنا ہو رہا ہی انھون نے جواب دیا کہ ہمکو اندر کی کیا خبر ہم بڑی دیر سے حیران ہین کہ یہ کیا ماجرا ہی جو ایسی گریہ وزاری ہو رہی ہی سوائے ہاے شہریار اور وائے شہریار کے کچھ اور سمجھ مین نہین آتا ہی یہ سنکر سہراب پلٹ کر پھر آیا سرداروں سے کہا کہ جو ہم کہتے تھے وہی نکلا ضرور کوئی نکوئی واقعہ شاہزادے نے کیا اگر فقیر بنکر چلے گئے ہین تو پھر امید ملنے کی ہی اور اگر جان دیدی تو مین بھی اپنی جان ابھی دیدونگا ذرا دریافت کرون یہ کہکر خیمہ کرسے نکالا اور کہا کہ بھائیون تمھارا جدھر جی چاہے چلے جانا خواہ لشکر بدیع الملک مین خواہ انکے بھائی کے پاس فرنگستان مین خواہ اپنے اپنے وطنون کو مین تو انکا ساتھ دونگا مین انکو تنہا نہین چھوڑونگا کوئی تو خدمت کے واسطے پاس ہو یہ سنے جواب دیا کہ کیا ہم نمک حرامی کرینگے ہم بھی آنکے ساتھ عدم مین چلین گے کیا اسی دن کے لیے انکا ساتھ دیا تھا جہان وہ ہونگے وہان یہ غلام بھی ہونگے ہم ایسے نہین پہلے اپنی جانین دینگے سہراب نے کہا کہ کوئی تو ایسا ہو کہ آنکے ناموس کو انکے بھائی کے پاس پہونچادے اور انکے سپرد کرکے پھر اختیار ہی جو چاہے سو کرے اگر ہم سبنے جانین دیدین تو یہ جنگل مین بے دست و پا کدھر تباہ و برباد ہونگی راہ مین انکو دہانتک لیجانے گا اے بھائیون تم مین سے کوئی ایسا کرے کہ انکو دہانتک پہونچا کر اپنی جان دیدے تاکہ یہ تو برباد ہونے سے بچین کیونکہ یہ ناموس ہی شاہزادے کا سن کر سب نے جواب دیا کہ یہ کام تمسے نہوگا بہ سوائے آپ کے اور کوئی نکر لیگا ہمسے بغیر آنکے ایک دم زندہ نہ رہا جائیگا سہراب نے کہا کہ خیر وہ وقت خدا نہ دکھائے یہ کہکر دربانون سے کہا کہ ذرا محلدار کو تو آواز دو کہ ہم خبر تو دریافت کرین کہ یہ کیا واقعہ ہی پھر تو جو تقدیر مین لکھا ہی وہ ہوگا اور جو قسمت ہی وہ کرینگے یہ سنکر دربانون نے چلانا شروع کیا کہ بی محلدار یہان آؤ محلدار اندر سے روتی ہوئی آئی اور کہا کہ کیا ہی محلدار مرجاتی یہان تو نہ دیکھتی دربانی نے کہا کہ ہمکو کچھ کام نہین ہی یہ چند سردار تمکو بلاتے ہین محلدار نے کہا کہ کہان ہین کہ اتنے مین سہراب نے بڑھکر کہا کہ اے محلدار یہ کیا واقعہ ہوا ذرا کچھ بیان تو کرو ہمارے ہوش اڑے جاتے ہین کیون خیر تو ہی شاہزادے کا مزاج تو اچھا ہی محلدار نے رونے کو ضبط کرکے کہا کہ خیر کہان اسمیان سہراب تم کسکو لوگ سمجھتے ہو وہ گئے سہراب نے کہا کہ صاف بیان کرو کہ کون گئے محلدار نے جواب دیا کہ شاہزادے رات کو غائب ہوگئے

ملاقات کے کسی طرف نکل گئے۔ لشکر سہراب نے ایک چیخ ماری اور رونے لگا اور سب سردار بھی رونے لگے
وزیر پر ایک حشر برپا ہو گیا سب ہائے آقا ہائے آقا کہکے رونے لگے اور یہ کہنے لگے کہ ہم اب ایسا آقا کہان پائینگے اور کیونکر
کہ ای آقا ہم آپ کو کہہ ڈھونڈنے جائین یہ بھی نہ فرما گئے کہ ہم فلان جگہ جاتے ہین ہم سب بھی وہین آتے
ہائے ہم آج سے بے آقا کے ہو گئے ادھر سیارہ نے جو رونے مین ان سردارون کی آواز سنی تو روتا ہوا
باہر آیا یہان آکر دیکھا کہ سب سردار رو رہے ہین اور مجھسے زیادہ بیتاب ہین مگر سہراب کا یہ حال ہی کہ چاہتا
ہی کہ اپنے خنجر مارلے اور سردار اسکو روکے ہین یہ دیکھکر سیارہ تو روتا بھول گیا اور پاس سہراب
کے آیا اور کہا کہ کیا کرتے ہو ذرا اپنے حواس مین آؤ اور کچھ تدبیر کرو تمکو تو وہ ایک رقعہ بھی لکھکر دے
گئے ہین اسکو دیکھو دل کو سنبھالو اگر خدا چاہیگا تو پھر ملین گے مرد ہو کر ایسی بے صبری کرتے ہو عاقل ہوکر
اپنا خون اپنی گردن پر لیتے ہو ارے یہان آنکی تلاش کرو ہرکارون کو روانہ کرو فال دکھواؤ اندر ملکہ کی
عجب حالت ہی اگر وہ یہ سینگی کہ سب سردار اپنی جانین دیدے دیتے ہین تو وہ عورت ہین ایسا ہو کہ گھبرائین
اور وہ بھی اپنی جان نہ دیدین تو اور غضب ہو جائے اگر کہین شاہزادہ مل گیا اور دریافت کیا کہ ناموس
میرا کہان ہی اچھی طرح تو ہی تو پھر اس وقت مین کیا جواب دونگے اس وقت مین سوائے ندامت کے
اور کچھ حاصل نہوگا یہ جو سیارہ نے کہا اور ادھر اور سردارون نے بھی سمجھایا تو کچھ افاقہ ہوا اور حواس
اپنے درست کو ضبط کرکے درست کیے سیارہ سے کہا کہ بھائی سیارہ یہ واقعہ تو بیان کرو کہ کیا امر ہوا
اور کیونکر شاہزادہ غائب ہوا سیارہ نے کل واقعہ بیان کیا اور وہ رقعہ جو خواب گاہ سے پایا تھا دیا
اتنے مین محلدار نے آن کر کہا کہ سیارہ کو ملکہ یاد فرماتی ہین سیارہ نے سہراب سے کہا کہ آپ لوگ
بارگاہ مین چلین مین آتا ہون وہان چلکر جو کچھ تدبیر ہوگی وہ کی جاویگی کچھ ہرکارے وغیرہ واسطے جستجو
کے روانہ کیے جائینگے مین خود بھی جاونگا یہ کہکر اندر گیا سب سردار طرف بارگاہ کے گئے اور وہان
پہونچکر بیٹھے کہ سیارہ آئے تو کچھ انتظام کیا جاے ادھر یہ خبر تمام لشکر مین پھیل گئی کہ شاہزادہ فقیر
ہوکر نہ معلوم شب کو کس طرف نکل گیا اس خبر کا منتشر ہونا تھا کہ تمام لشکر مین ایک غلغلہ پڑ گیا ہر ادنی
و اعلی سوار و پیادہ سب بدحواس ہو گئے اور ایک بار سب جمع ہوکر دربارگاہ پر آئے یہان سب سردار
بارگاہ مین جمع تھے اور سیارہ کا انتظار کر رہے تھے اور سہراب وہ رقعہ پڑھ رہا تھا یہ سب بھی اندر بارگاہ
کے چلے آئے کہین تل رکھنے کی جگہ نہ رہی ایک مجمع عام ہو گیا ہر ایک کی زبان پر یہ کلام تھا کہ اب تمام
لشکر تباہ و برباد ہوا کیونکہ کوئی سردار ہمارا نہ رہا یہ کیا غضب ہوا یہ کیا رنگ فلک نے ہمکو دکھایا ادھر تو
یہ سب بارگاہ مین یہ گفتگو کر رہے تھے ادھر سیارہ جو داخل خیمہ ہوا تو ملکہ نے فرمایا کہ ای سیارہ
ثانی سنے وہ واقعہ نہ بیان کیا کہ جسکی وجہ سے شہریار نے یہ سفر اختیار کیا اور ہمکو متعدی رنج و غم کیا اور
یون بے سروپا فقیر بنکر آوارۂ دشت غربت ہوے سیارہ نے عرض کیا کہ وہ واقعہ جانکاہ یہ ہی بھر تو
تمام کیفیت یعنے شاہزادے کا صبح کو بارگاہ مین آنا اور سردارون کا حاضر ہونا اور سراپۂ بارگاہ کا
اٹھنا اور گرد کا پیدا ہونا اور ہرکارون کا حکم سے شاہزادے کی خبر کو جانا اور دریافت کرکے آنا
کہ قافلہ ہی اور اپنا بحکم شاہزادہ پاس قافلہ سالار کے جانا اور اسکو اپنے ہمراہ لانا اور شاہزادے کو کچھ
اشیاء خرید کرنا اور اس سے کیفیت دریافت کرنا اور اسکا کل حال بیان کرنا شاہزادے کا وہ حال
سنکر رنج و غم کرنا سوداگر کو خلعت دیکر رخصت کرنا اور شاہزادے کا سب سے وہ تقریر غم انگیز کرنا
سبکا شاہزادے کو سمجھانا بعد اسکے شاہزادے کا واسطے دفع ہونے رنج و غم کے مشغل شراب

وکباب کرنا اور اپنا سبکو شراب پلانا اور گانا اپنا بحکم شاہزادہ شاہزادے کا اُسپر بھی کلفت ہونا اور گھبراکر اُٹھ آنا
اور سب سے کہنا کہ میری طبیعت کو کلفت ہوگئی ہے مین ابھی تھوڑی دیر مین آتا ہون آپ سب صاحب انتظار کرین
یہ فرماکر اندر آنا اور پھر باہر نجانا اور دربار کا برخاست ہونا سہراب کو سبکا آنا اور شاہزادے کا اُس وقت بھی
برآمد ہونا اپنا اُس وقت پاس شاہزادے کے آنا اور دریافت کرنا کہ کیا سبب ہے جو اُس وقت آپ برآمد نہین
ہوے اور اُنکا بیان کرنا کہ درد سر ہے اور اپنا واپس جانا سب سردارونکا بھی اپنے اپنے خیمون مین جانا
یہ سب بیان کیا اور عرض کیا کہ یہ وجہ ہوئی اُنکے فقیر بن کے نکل جانے کی ملکہ نے جواب دیا کہ انکو اس
غم کرنے سے کیا حاصل ہوا وہ خود ایک بادشاہ عظیم تھے اور اُنکو کسی کی پروا تھی اُنھون نے خود بکر دن
ملک وطلسم فتح کیے اگر بدیع الملک کو صاحبقران نے صاحبقران کیا تو اُنکی بلا سے کیا وہ اُس لشکر مین
نجاتے آپ علی العموم حکمرانی کرتے اُس لشکر مین کیا رکھا تھا کہ مفت مین آپ بھی برباد و سرگردان ہوے اور ہم
سبکو بھی تباہ وخراب کیا اے سیارہ اب کیا ہوگا وہ کیونکر لشکر مین آئینگے اور کیونکر اُنکا پتہ ملے گا افسوس ہم
تباہ ہوگئے سیارہ نے کہا کہ آپ اسقدر پریشان نہون یہ اولاد صاحبقران ہین ایسے ایسے واقعہ اکثر
ہوتے ہین اور پھر بخشم وخدم آکر اپنے لشکر سے ملتے ہین اب مین جاکر اور صلاح کرکے نجومیون کو بلاتا ہون
اور اُنکی خبر کے واسطے لوگ روانہ کرتا ہون اور ایک ہفتہ یہان انتظار کرتا ہون بعد ایک ہفتہ کے موافق
اُسکے تحریر کی سب لشکر کو لیکر شاہزادہ شہریار عالی وقار کے پاس چلتا ہون آپ سب صاحبون کو اُنکے سپرد
کرکے خود بھی تلاش مین نکلون گا آپ بہت گھبرائین نہین خدا جامع الشتتین ہے وہ ضرور اُنسے ملائیگا غنچۂ
آرزو کھل جائیگا اور ملکہ چونکہ یہ واقعہ نسبت مین یون ہی مرقوم تھا شاید اسی مین کوئی مصلحت ہو اور یہ جو
آپنے فرمایا کہ وہ خود بادشاہ عظیم تھے اُنکو کیا پروا تھی یہ سب بجا ہے مگر یہ اور ملکی ہین سوائے اُنکے کوئی نہین
جانتا ہے یہ اُنکے قصہ مین اُنکو کوئی فیصل نہین کرسکتا ہے یہ ہمیشہ اسی طرح رہینگے شعر اور ملکست
خویش خسروان دانند گدائے گوشہ نشینی تو حافظ مخروش ۔ ملکہ عالم بھی شاہزادے کے
اردون مین کیا داخل ہے جو کچھ اُنکے مزاج مبارک مین آیا وہ کیا اب آپ گریہ وزاری کم کرین اور اطمینان سے
بیٹھین اور انتظار کھین دیکھیے کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے سیارہ ملکہ کو سمجھاکر باہر آیا اور دربارگاہ مین پہونچکر
اب کیا دیکھتا ہے کہ تمام لشکر جمع ہوگیا ہے سبکو سمجھاتا ہوا تسلی اور دلاسا دیتا ہوا بارگاہ مین آیا اور سہراب بن
لنڈھور سے کہا کہ آپنے رقعہ شاہزادے کا پڑھا اُسنے جواب دیا کہ پڑھا مجھکو حکم عالی ہے کہ مین تمام لشکر
کو لیکر فرنگستان مین جاؤن اب تمھاری کیا رائے ہے سیارہ نے جواب دیا کہ میرے نزدیک ایک ہفتہ یہان
انتظار کرین اور چارون طرف ہرکارے واسطے خبر کے روانہ کرین اور اُنسے کہدین کہ بہت تلاش کرکے آئین
اگر کہین شہریار رستم ثانی ملجائین تو نبہادر نہ بعد ایک ہفتہ کے یہان سے عزم فرنگستان کے کوچ کرین اور
وہان چلکر اُنکے برادر عزیز القدر کو خبر کرین اور آپ سب صاحب وہان مقیم ہون اور مین تلاش کو جاؤن
سہراب نے کہا کہ جو رائے آپکی مگر اہل نجم کو تو بلاکر دریافت کیجیے دیکھے وہ کیا حکم لگاتے ہین سیارہ نے
جواب دیا کہ پہلے ہی میری رائے تھی اُسی وقت اہل نجم حاضر ہوے سب سردارون نے کہا کہ آپ لوگ حکم
لگائین کہ ہمسے اور شاہزادے سے ملاقات ہوگی یا نہین اور ہوگی تو کہان ہوگی اور کب ہوگی اُنھون
نے موافق قاعدہ کے دریافت کرکے اور بعد غور وفکر کے جواب دیا کہ ملاقات تو ضرور ہوگی مگر ہم زمانے کی
تعین نہین کرسکتے ہین اور نہ مقام ملاقات بیان کرسکتے ہین کیونکہ ہمارے احکام سے یہ خبر نہین معلوم ہوسکتی ہے
مگر ملاقات بہت جلد ہوگی اور شاہزادہ بخیر وخوبی ملیگا اور ساتھ جاہ وحشم کے پھر سوال کیا کہ اچھا یہ ملاحظہ فرمایئے

کہ ہم یہین مقیم رہین یا یہان سے طرف فرنگستان کے کوچ کرین اور یہ بھی دریافت فرمائے گا کہ ہم جو ہرکارون
کو واسطے خبر کے روانہ کرتے ہین تو وہ کچھ خبر خوش لائینگے انھون نے خوب غور و فکر کی اور بعد
تامل بسیار کے حسب دستور قاعدہ دیکھکر بہت عرصہ دراز کے بعد جواب دیا کہ آپ کا یہان مقیم رہنا اچھا نہین
ہی یہ بہت بہتر ہوگا کہ آپ فرنگستان کو کوچ کرین اور جو ہرکارے آپ خبر کو روانہ کرتے ہین وہ کچھ
خبر نہین لائینگے بے نیل مرام واپس آئینگے انکی خبر کا آنا ایک وقت معین پر ہی وہ خود بخود آجائینگے
ہم لوگون کے نزدیک تو یہ بہتر ہی کہ آپ آج ہی کوچ کرین سیارہ و سہراب نے انکو کچھ انعام دیکر
رخصت کیا اور واپس مین صلاح کی کہ ایک ہفتہ یہان انتظار کرنا ضرور ہی اور ہرکارون کو بھی روانہ کرنا
واجب ہی یہ صلاح کرکے چند جوڑیان ہرکارون کی اور چند سانڈنی سوار روانہ کیے اور انکو انعام واکرام
کا بہت کچھ امیدوار کیا وہ روانہ ہوے دیکھیے اب کب خبر لاتے ہین اور بعد اسکے یہ سب لوگ اپنے
اپنے مقام کو گئے اور اسی وقت سہراب کو شہزادے کا جانشین راے سے سب سردارون کی
قرار دیا کیونکہ انکے باپ بھی جانشین حمزہ صاحبقران کے تھے یہ بندوبست کرکے کہ لشکر تباہ شدہ
سب انتظار مین ہرکارون کے وہان مقیم ہوے انکو تو اب یہین چھوڑا جاتا ہے

اب کچھ حال آوارۂ دشت غربت یعنی شاہزادۂ رستم ثانی کا تحریر ہوتا ہی کہ انپر کیا مصیبت گذری اور کیا واقعہ درپیش ہوا

کاتبان مصیبت اس داستان رنج و غم و سفر غربت موجب کرب و الم کو صفحۂ قرطاس پر یون تحریر کرتے ہین کہ جب
شاہزادہ دوپہر رات کو بغیر اطلاع سردارون کے بہ ارادۂ فقیری لشکر سے نکل کر آوارۂ دشت غربت ہوا
تو گھوڑے کو سرپٹ ڈواتے ہوے چلا جاتا تھا یہانتک کہ تاریکی شب مین راہ روی کرتا چلا گیا اور کچھ خوف نہ کیا
بسبب تاریکی شب کے راہ مقصود گم کی اور قریب ایک شہر کے پہونچا جب سواد شہر صبح کو نظر آیا تو بہت
حیران ہوا کہ ہمارا تو ارادہ کوہ و دشت کا تھا تم ادھر کہان چلے آئے شاید رات کو بسبب تاریکی شب کے گم کرگئے
نہ معلوم یہ شہر کسکا ہی اور یہان کا بادشاہ کون ہی اور کیا مذہب رکھتا ہی پھر یہ خیال کیا کہ تمکو اسکے مذہب
وملت سے کیا سروکار ہی تم اپنی راہ لو کوئی ہوگا مگر اتنا تحقیق ضرور کرنا ہی کہ شہر مین جاکر لباس
قلندرانہ تو نہین لوگے یہ خیال کرکے طرف شہر کے چلے پھر خیال آیا کہ کہین ایسا نہو کہ یہان کے باشندے
دقیف ہون تو پھر بڑی خرابی ہو پھر یہ بھی اپنے دل مین خیال کیا کہ جب ہمنے فقیری اختیار کی تو پھر کون
روک سکتا ہی بہت یہ کہ رنج ہوگا جب ہمنے اپنے ان سردارون کا رنج گوارہ کیا تو یہ کون ہونگے جو ہم
انکے کہنے سے باز آئین گے اور اپنا ارادہ فسخ کردینگے یہ خیال کرکے داخل شہر ہوے اور بازار مین
آکر ایک تہمد خریدی اور اسکو اسی وقت گیروا رنگوایا اور ایک کرتہ بھی اور ایک کلاہ آزادی خریدی
اور سر پر رکھی اور وہ تہمد باندھی اور کرتہ پہنکر اور ایک ہرا لکڑی ہاتھ مین لیکر شہر کے باہر بیابان مین
آئے اور اس خیال سے اس شہر کا نام بھی نہ دریافت کیا کہ کہین ایسا نہو کہ کوئی دیکھ لے اور پہچان لے
تو خرابی ہو یا کوئی ہرکارہ ہمارے لشکر کا بامرجاسوسی یہان موجود ہو تو دیکھ لے پھر یہ خیال کیا
کہ گھوڑے کا فقیر کو کیا کام ہی یہ تو تڑک و چمک شاہون کو زیبا ہی جب ہمنے گدائی اختیار کی تو اسکی کیا ضرورت
ہی پیادہ پا چلنا اچھا پھر یہ خیال کیا کہ ابھی کچھ دور نہین آئے ہونگے کہین ایسا نہو کہ کوئی ہرکارہ پہنچ جاے کیونکہ
سردارون نے ضرور واسطے تلاش کے بھیجے ہونگے عجب نہین کہ خود کچھ سردار ملنے ہون اس سے بہتر

کہ گھوڑے کو نہ ترک کرو اور تم کبھی پیادہ پا بھی نہین چلے ہو ایسا نہو کہ بسبب کسل راہ کے تھک جاؤ تو بڑی مشکل ہو پس فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر ایک طرف کو چل کھڑے ہوے اور راہ روی کرتے کرتے سیدھا راستہ چھوڑ کر کوہ اور صحرا کی راہ لی یہان تک کہ وہ دن بدقت تمام ہوا اور ایک صحرا مین شام ہو گئی گھوڑے سے اُتر کر گھوڑے کو چھوڑ دیا کہ شاید کوئی درندہ آئے تو یہ تو اپنی جان بچا کر بھاگ جاے اگر وہ مجھکو کھاے تو قصہ پاک ہو جاے اور اس کشاکش دنیا سے چھوٹون یہ خیال کر کے لیٹ رہے کوئی تھوڑی دیر آنکھ لگی تھی کہ پھر آنکھ کھل گئی اب نیند نہین آتی ہے دل سے باتین کرنے لگے اور فلک کی طرف دیکھ کر کہا کہ کیون اے گردون دوار دای فلک تفرقہ پرداز تجھکو میرا چین سے رہنا ناگوار ہوا کہ یہ واقعہ کا نون سے سنایا کہ جسکی وجہ سے مین نے وطن آوارہ اور عزیزون سے کنارہ کرنا قبول کیا اور مجھے یہ نہوا کہ مین اپنی صورت اُنکو دکھاتا اور اُنسے کہکر جلا آتا کیون اے ہیرحم یہ کیا ظلم کیا کہ مجھکو یہان اور اُنکو وہان تباہ و برباد کیا سچ ہے کسی شاعر کا قول شعر یہ دو دل کو اک جا بیٹھنا نہین کسکا اسے وصل بھاتا نہین ۔ ایسی ایسی باتین فلک کی طرف اشارہ کر کے کین اور وہ باقی رات اسی جنگل مین بسر کی کبھی یہ کہتے تھے کہ خدا ایسا کرے کہ کوئی جانور صحرائی نکل آئے اور مجھکو کھا جاوے ابھی کل کا ذکر ہے کہ تمھارے سیکڑون لوگ خدمت پر مقرر تھے یا آج یہ حالت ہے کہ تم تنہا ہو خدا بھلا کرے اس فلک دونکا کہ جسنے یہ رنگ کیا اور ہمکو سرگردان اور برباد کیا پھر آپہی کہنے لگے کہ ہاین رستم تم بیکار کی فلک کی شکایت کرتے ہو اور اُسکو الزام دیتے ہو یہ جو کچھ کیا تمھارے دل نے اور غیرت نے کیا اسمین اُسکی کیا خطا ہے اسی خیال مین وہ رات تمام ہوئی اور ستارہ سحری آسمان پر چمکا گریبان صبح غم مین اُس شہریار کے چاک ہوا ادھر آفتاب نے بھی اسباب سفر درست کیے اپنے مسکن سے نکلا اور عازم سفر مغرب ہوا ادھر شاہزادے نے نماز صبح پڑھی اور گھوڑے پر سوار ہو کر روانہ ہوے جب بھوک لگتی تھی نباس پتی کھاتے تھے اور کسی جھیل یا تالاب سے پانی پی لیتے تھے اور گھوڑے کو چھوڑ دیتے تھے کہ وہ بھی گھاس چر کر اپنا شکم سیر کر لیتا تھا اور پانی پیکر تشنگی بجھا لیتا تھا جب پھر یہ اُسپر سوار ہو کر روانہ ہوتے تھے اسی طرح وہ دن بھی تمام ہوا اور ایک جنگل مین گذر ہوا یہ جنگل اُس جنگل سے بھی زیادہ وسیع اور خوفناک تھا وقت سہ پہر کے اُنھون نے ایک جھیل پر پہونچکر چونکہ اُس جنگل مین واقع تھی وضو کیا اور نماز ظہر ادا کی اور خیال کیا کہ نماز مغرب بھی یہین ادا کرنا چاہیے پھر نجانے مقام ایسا نہ ملیگا شاید کہ کہین پانی نہ ممکن ہو اور وہان وضو کی ضرورت ہو تو پھر بڑی مشکل ہو گی اس سے بہتر یہ ہے کہ وقت مغرب تک یہین قیام کرو پھر اسکے روانہ ہونا یہ خیال کر کے ٹھہر گئے کہ اتنے مین آفتاب غروب ہونے لگا مسافر شب نے اپنا بندوبست کیا جانور آکر درختون پر بسیرا لینے لگے یہ دیکھ دیکھ کر کہنے لگے کہ ہمنے تو جانور اچھے ہین کہ وہ بسیرا تو لیتے ہین ہم تو اس سے بھی گئے سوا ے راستہ چلنے کے کوئی کام نہین ادھر آفتاب بالکل غروب ہو گیا نماز مغرب کا وقت آگیا رستم ثانی نے نماز ادا کی اور بعد فراغت نماز کے گھوڑے پر سوار ہو کر راستہ لیا دنیا کا قاعدہ یہ ہے کہ ہر مسافر رات کو قیام کرتا ہے یہانتک کہ آفتاب بھی دن بھر چلتا ہے مگر رات کو اہل دنیا کی نظرون سے پوشیدہ ہو جاتا ہے جسکو کہ ہم سب جانتے ہین کہ اسنے سفر تمام کیا مگر در اصل وہ دن اور تمام رات گردش مین رہتا ہے اسی طرح شاہزادہ بھی تمام رات دن راہ روی کرتا ہے کہین قیام نہین کرتا ہے سوا ے اتنی دیر کے کہ جتنے عرصے تک گھوڑا دانہ پانی اور گھاس وغیرہ سے فراغت کرے اور سیر ہو جاوے اور خود بھی کچھ نباس پتی کھاے یا واسطے نماز کے یا اُس قدر رات کو کہ جب

کہ جب نیند کا غلبہ زیادہ ہوتا ہی تو لیٹ رہتا ہی بس اتنا زمانہ اُسکے سکون کا ہی باقی رات دن سوائے راستہ
چلنے کے کچھ کام نہین ہی اسی طرح ایک ہفتہ گذرا راہ طی کرنے مین ایک دن اُنکا گذرا ایک ایسے دشت
ہولناک مین ہوا کہ جہان دیو بھی جاے تو مارے خوف کے زہرہ آب ہوجاے اور کانپنے لگے اور بدن
تپ لرزہ مین گرفتار رہے انسان کی کیا حقیقت ہی وہ تو ضعیف البیان کہلاتا ہی وہ صحرا ایسا تھا کہ جہان
کہ سون سایۂ کا نام ونشان نہ تھا پانی ایلب کو سون تحط آب نہ کوئی چشمہ نہ چاہ نہ جھیل نہ دریا صاف میدان
کہ جہان بقول شخصے کف دست میدان ہیہات خدا کی ذات چونکہ صبح کا وقت تھا اُنھون نے خیال کیا
کہ جلد اس راستہ کو طے کردیہ سوچکر بجلدی تمام گھوڑے کو سرپٹ ڈالے ہوے چلے جاتے ہین مگر جون
جون آفتاب بلند ہوتا ہی وہ وہ گرمی اور تپش زیادہ ہوتی جاتی ہی اور دھوپ کی حدت بڑھتی جاتی ہی اور تیزی
دھوپ سے انکی یہ حالت ہوئی کہ نہایت غلبہ تشنگی کا ہوا اور بسبب اُس جنگل کے کوئی برگ درخت
یا جنگلی ثمر یا گھاس پتی کھاتے تھے وہ بھی نہین ملی صبح ایسے جنگل مین ہوئی کہ جہان ان چیزون کا نام ونشان
بھی نہ تھا گرمی نے غلبہ کیا اور یہ وہ جنگل ہی کہ جہان حضرت الیاس ایسے پیغمبر بھی سرگردان پھرے بڑے
بڑے ایسی راہ روی بیدان سے ڈرتے ہین بسبب نایابی آب کے سر پٹک کر مرجاتے ہین ابھی کوئی
کوس دو کوس راستہ کٹا تھا کہ آفتاب بالکل بلند ہوگیا اور اب وہ تیزی دھوپ مین ہوگئی کہ مارے
شدت کے غش آگیا اور پھر ہوشیار ہوے اور گھوڑے پر سوار ہوکر چلے اور گرمی اور تشنگی نے اسقدر
غلبہ وپر نشان کیا کہ اب پھر گھوڑے پر بیٹھا نہین جاتا ہی ادھر گھوڑے کی یہ حالت ہی کہ مارے پیاس
کے زبان لٹکاے ہوے ہی اور راستہ نہین چلا جاتا ہی اور اُسپر یہ غضب ہی کہ سواری بھی پیٹ پر موجود ہی
عجب صحرا ہی کہ جہان سوائے دریاے ریگ کے اور کوئی شی نظر نہین آتی ہی اگر کوئی درخت دور سے
دکھائی دیا تو یہ اس امید مین جلد جلد قدم بڑھاے ہوے اسکے طرف چلے کہ اسکے سایہ مین کوئی دم
لینگے اور قرار پکڑینگے جب قریب اُسکے پہونچے تو دیکھا کہ وہ بھی بسبب نہ ہونے پانی کے جل گیا ہی اور
برگ ویار کچھ نہین ہین خالی تنہ کھڑا ہی وہ بھی خشک کہین تری کا نام نہین اگر کوئی چشمہ نظر پڑا تو یہ خیال
کیا کہ شاید اسمین پانی ہوگا جب اُسکے قریب گئے اول تو پانی نپایا اور اگر پایا بھی تو ایسا خراب کہ
جسکو دیکھکر قے آنے لگی اور اسمین دیکھا کہ سانپ اژدہے لوٹ رہے ہین اور بسبب شدت
گرمی کے اپنا زہر اسمین اُگل رہے ہین یہ دیکھکر وہان سے بھی آگے بڑھے اور ہوا جو چلتی ہی تو
اُسکے چلنے سے جو ذرے وغیرہ اُڑکر جسم پر پڑتے ہین تو اُس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی نے
آگ کی چنگاری ڈال دی اور گھوڑا تو مارے تشنا کے مراجاتا ہی یہ رنگ وحالت گھوڑے کی
دیکھکر اوپر سے اتر پڑے اور اُسکی باگ ڈور پکڑکر آگے چلے مگر زمین اسقدر تپ رہی ہی اور یہ
معلوم ہوتا تھا کہ تا وہ آہنی کو گرم کرکے رکھ دیا ہی جہان پر قدم رکھو دیا وہان پر تلوے مین چھالہ پڑگیا
وہ جنگل نمونۂ روز محشر تھا کیونکہ سنتے ہین کہ وہان بھی ایسی ہی گرمی ہوگی مگر وہ آوارۂ دشت غربت
ومصیبت باگ ڈور گھوڑے کی ہاتھ مین لیے ہوے چلا جاتا تھا جہان پر زیادہ تھک جاتا ہی پھر
مجبور ہوکر گھوڑے پر سوار ہولیتا ہی جب گھوڑا زیادہ بحال ہوجاتا ہی تو پھر شاہزادہ اتر پڑتا ہی گرمی کی
یہ حالت ہی کہ راستہ نہین چلا جاتا ہی زمین سے شعلہ نکلتے ہین آسمان سے آگ برستی ہی ہوا سے گرم جل رہی
ہی اگر کوئی جھونکا آگیا تو یہ معلوم ہوا کہ استخوان تک جل گئے وہ صحرا نہ تھا نمونۂ دوزخ تھا اسی طرح دوپہر
ڈھلی اور وہ حدت وتیزی دھوپ کی کم ہونے لگی اور ہوا بھی چلنا موقوف ہوگئی مگر مارے بھبک اور

پیاس سے یہ حالت ہی کہ ایک قدم راہ چلنا دشوار ہی اور گھوڑے کی ایسی بتر حالت ہی کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ تو
کوئی دم کا مہمان ہی مگر اس جنگل مین دانہ گھاس کہان کہ جہان انسان کا گیاذکر ہی جنرند درند تک نظر نہین
آتے ہین اور اگر کوئی جانور مثل چیل باگدہ وغیرہ کے آفت کا مارا بھولے سے آبھی گیا تو آسکے پر جل گئے اور
وہ خود بھی جلکر کباب ہوگیا اور اگر کوئی بچا بھی تو اسکے استخوان سوکھے ہوئے پڑے ہین اور پرندازسے
عاجز ہوکر کہین گر پڑا ہی کہین آدمی کی ہڈیان پڑی ہین معلوم ہوتا ہی کہ وہ یہان آکر مارے بھوک وپیاس
و گرمی کے مرگیا ہی کہین درندون کی ہڈیان ہین کہین باز دہے کے رہنے کے غار ہین کسی مقام پر غولون
کے قیام کی جگہ ہی بڑے بڑے غار ہین سوائے ان چیزون کے اور وہان کوئی جگہ رہنے کی نہین ہی جہانتک
کہ آفتاب برنگ زرد لرزان و ترسان آشیانۂ مغرب مین پنہان ہونے لگا انھون نے تیمم کرکے نماز ظہر عصر
ادا کی اب جو انھون نے دیکھا کہ گھوڑے کی یہ حالت ہی کہ وہ چارون ہاتھ پانون پھیلائے ہوئے پڑا ہی
اور مارے پیاس کے ہانپ رہا ہی اور زبان نکالے دیتا ہی تو اسکی ایسی بری حالت دیکھ کر اپنی بھی بھوک
اور پیاس بھول گئے اور اسکی حالت پر افسوس کرنے لگے اور اسکی حالت نہ دیکھی گئی اٹھے کہ چلکر کہین سے
تھوڑا پانی تلاش کرین مگر راستہ نہ چلا گیا بیٹھ گئے اور شکر خدا کرنے لگے کہ اتنے مین نماز مغرب کا وقت آگیا نماز
پڑھی اور خیال کیا کہ رات کو راستہ چلو شاید جنگل تمام ہوجاوے یہ خیال کرکے گھوڑے کو اٹھایا تو کیا دیکھا
کہ وہ مرگیا ہی نہ اسکی سانس باقی ہی مگر زبان اسی طرح باہر نکلی ہوئی ہی یہ دیکھ کر افسوس کیا اور اسکو
وہین چھوڑ کر اس طرف کو روانہ ہوے مگر بسبب بھوک اور پیاس کے راستہ طی نہین ہوتا ہی ایک ایک قدم پر
بیٹھ بیٹھ جاتے ہین اور شکر خدا کرتے ہین یہانتک کہ اسی صورت سے کوئی ایک میل تک آئے اب سیرون
نے بالکل جواب دیدیا اور طاقت جاتی رہی آخر تھک کر ایک جگہ بیٹھ گئے اور فلک کی شکایت کرنے لگے کہ کیون
اے بخت ناہنجار واے گردون تفرقہ انداز یہ کیا تیری ترکتین ہین کہ مجھ بیٹھے بٹھائے کو ناحق آوارہ دشت گردان
کیا اور ایسے دشت ہول خیز وحشت انگیز مین لاکر تباہ کیا اور اسپر بھی تجھکو رحم نہ آیا وہ ایک گھوڑا جو
تھا وہ بھی مارے بھوک اور پیاس کے مرگیا ارے مین اب راستہ کیونکر چلونگا اور کیونکر یہ جنگل طی ہوگا ارے
ظالم ذرا تو رحم کر میرے حال پر تجھکو اس آفت سے نکال راہ راست پر لا تیری یہ بدخوی اچھی نہین ہی کیون
ظلم کرتا ہی مین خود اپنی جان سے تنگ ہون اسپر تیرے یہ ستم ارے کچھ حد بھی ہی بس ظلم ہوچکا مین نے
اسی واسطے سب جاہ وحشم ترک کردیا اور فقیر ہوگیا اسپر بھی تجھکو مجھپر رحم نہ آیا اور اس بلا مین پھنسایا تیرے
ظلم سے ہمیشہ بادشاہان بخت کشور دم سلطان اولوالعزم پریشان رہے اپنے تو لے ظلم وستم کیے اور وہ تیرے
سبب سے بلا مین مبتلا ہوے مگر وہ بندگان خاص تھے انھون نے شکایت نہین کی مگر مجھے یہ تکلیف نہین
اٹھ سکتی ہی یا خداوند کریم مجھکو موت دے کہ مین اسکے جور سے رہائی پاؤن ارے سفلہ پرور تو نے یہ کیا
کیا کہ مجھکو سرگشتہ و پریشان کیا اور تجھکو شرم بھر بھی رحم نہ آیا تو نے جمشید ایسے بادشاہ کو جب تباہ کیا اور
اسکی برسون آوارۂ دشت ادبار رکھا پھر ایک دم مین ضحاک ایسے ظالم کے قبضہ مین کرادیا کہ اسنے
کس بیدردی سے آرے مین رکھکر چیر ڈالا مگر سنتے ہین کہ اسنے غرور کیا تھا تو اسکو اسکی سزا ملی مین نے تو
کبھی غرور نہین کیا تھا کہ جسکی یہ سزا مجھکو ملی اے پروردگار میرے مجھپر رحم کر اور اس آفت سے نکال مین نے
تیری راہ مین برسون جہاد کیا ہی اور تیرے دشمنون کو قتل کیا ہی تو نے آگ سے جناب خلیل اللہ کو نجات
دی اور حوت کے شکم مین حضرت یونس کی مدد کی اسی طرح ہی کی وقت مشکل مدد کی اور آفت سے
بچایا اور ہر بار دکی فاسطہ مجھکو اپنے پیغمبران برحق کا مجھکو بھی اس رنج ومصیبت سے نجات دے

یا ملک الموت کو قبض روح کا حکم دے کہ وہ آکر قبض روح کرین مجھسے اب یہ شدید گرمی و بھوک پیاس کی تکلیف نہین اٹھ سکتی ہی اور یہ مناجات کرنے لگا شعر لو لگتی ہی آنکس کہ در رنج و تاب + دعاے کند من کنم مستجاب چرا عاجز رہا بندہ دائم ترا + ہ درین عاجزی چون نخواہم ترا اے میرے مولا میری مدد کر مجھکو اس دشت ہولناک سے نکال چونکہ ابھی دعا کے مستجاب ہونے کا وقت نہین آیا تھا اسی طرح آہ و زاری اور حالت بیقراری مین وہ شب گذری مگر رات بھر یہ حالت رہی کہ کبھی غول صحرائی ڈراتے تھے کہین درندون کی صدائین آتی تھین کہین شیر ڈکارتا تھا کہین اژدہے کے دم چھوڑنے کی صدا آتی تھی مگر یہ شیر بیشۂ صاحبقرانی بے خوف و خطر اسی طرح بیٹھا ہوا دعا مین کر رہا تھا کہ آثار سحر نمایان ہوے اور آفتاب بھی بارنگ سرخ لرزان و حزین کاشانۂ مشرق سے نکلا مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی کے غم مین خون کے آنسوون سے منھ دھویا ہی اس سبب سے چہرہ لعل ہو رہا ہی اور اپنی منزل کو روانہ ہوا ادھر شاہزادے نے نماز پڑھی اور اٹھکر ایک طرف کو روانہ ہوے آج ابھی سے بہت گرمی ہی اور لو چل رہی ہی باوجودیکہ ابھی آفتاب بلند نہین ہوا ہی مگر حدت اور گرمی بہت ہی اور اب انکی یہ حالت ہی کہ غش آیا جاتا ہی راستہ نہین چلا جاتا ہی مگر تاکیانہ کرتا جس طرح ہو سکتا ہی راستہ چلتے ہین اور پیرون مین آبلہ پڑگئے ہین پیر سوج گئے ہین اور راہ مین جو کانٹے پڑے ہین وہ چبھ چبھ گئے ہین آبلے کانٹے حال زار پر ہوٹ ہوٹ کر روتے ہین اور کانٹون سے خون جاری ہی یہ حالت ہو رہی ہی کہ جا بجا تلوے خون کے بھر جاتے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ زمین بھی اس شہریار کے حال زار پر خون رو رہی ہی اور جو خون انکے پیر سے گرتا ہی تو وہ مثل آنسوون کے معلوم ہوتا ہی اور اب یہ حالت ہو گئی کہ آفتاب بھی خوب بلند ہو گیا ہی اور وقت نصف النہار کا قریب ہی مگر یہ بے سواری کے راستہ طے کیے چلے جاتے ہین کہین بیٹھ جاتے ہین پھر دو قدم چلتے ہین پھر بیٹھ جاتے ہین اور فرد پیر کے آبلون سے بیٹھا نہین جاتا ہی اور خار صحرائی تلوون مین یا پوٹن کو توڑ توڑ کر نکل آتے ہین آخر کو عاجز ہو کر جوتا بھی اتار کر پھینک دیا ہی اور آپ برہنہ پا ہو گئے ہین اور زیادہ تکلیف ہونے لگی بقول سعدی قفر و درویش بر جان درویش کون سنتا ہی فغان درویش یہ قول مصداق و حسب حال ہی اونٹ کی کیا کیفیت ہی کہین سایہ کا نام نہین جا بجا نشیب و فراز ہی اور غار اژدہون کے ہین کہین کوئی درخت سایہ دار نہین آج کا جنگل تو کچھ کل کے جنگل سے بھی زیادہ ہولناک اور وحشت انگیز معلوم ہوتا ہی اشعار جب مقام ذرا

اٹھا تھا دھوان مرکز خاک سے	پرستی تھی اک اک افلاک سے
درخت اس جگہ پر نہ تھا سایہ دار	عجب وحشت انگیز تھا وہ مکان
تھے انہار کانٹون کے ہر سو پڑے	کسی جا پہ تھے ڈنڈ سوکھے کھڑے
کہ رستم کو تن پر گران تھا لباس	کسی سمت پانی کا دریا نہ تھا
گھڑی کا ہوا دیکھ پر عمل	کئی کوس جون تون جب آئے نکل

جہانتک نظر کام کرتی تھی واں
نہ آتا نظر تھا کہین برگ و بار
کہین سایہ ڈھونڈھا تو بیدار تھا
ہوئی زیست سے شاہزادہ دلگیر
شاہزادہ رستم تالی کی یہ حالت ہوئی کہ اب قدم اٹھانا دشوار ہو گیا غش طاری ہونے لگا مگر جرأت کے مارے چلے جاتے ہین بھوک و پیاس کی شدت سے یہ حالت تھی کہ زبان مین کانٹے پڑے جاتے ہین ہونٹ خشک ہو گئے ہین اور رطوبت تمام جسم کی خشک ہو گئی ہی اس صحرا مین سوا ے قرص آفتاب کے کہین گرد و نان نہین ہی اور وہ بھی اسقدر بلند ہی کہ وہان تک پہونچنا دشوار ہی اور سوا ے پسینہ اور آنسوون کے اور خون جگر کے پانی کا قطرہ ممکن نہین مگر آج وہ بھی نہین نہ آنسو نکلتے ہین مارے پیاس کے منھ خشک ہوا جاتا ہی اور گرمی آفتاب اور گرمی صحرا کے سبب سے خون بھی خشک ہو گیا ہی باوجودیکہ گرمی اور دھوپ مین پسینہ بشدت نکلتا ہی مگر یہان وہ بھی نہین کہان سے

نکلے آج دوسرا روز ہوے کہ بے آب و غذا ہین سب رطوبت خشک ہوگئی ہی اسپر یہ غضب ہوا کہ میدان بیگ
مین بیٹھ گئے اب قدم اٹھانا دشوار ہوگیا اور آفتاب سر پر آگیا ایک قدم بمشکل اگر اٹھا تو دوسرا قدم تا بہ
زانو ریگ مین دھنس گیا یہانتک کہ عاجز ہوکر کھڑے ہوگئے اور تا بہ ران غرق ہوگئے راستہ بھی چلنا
موقوف ہوگیا اس دھوپ کی شدت اور بھوک پیاس کی گرمی سے غش طاری ہونے لگا ہاتھ اٹھاکر برجوع
قلب یہ دعا کرنے لگا اے خالق برحق و اے رازق مطلق میری مدد کر مجھکو اس بلا سے نجات دے میری مشکل
آسان کر تو نے اکثر اس بندۂ عاجز کی وقت مشکل مدد کی ہی ہر بلا کو رد کیا ہی اب تو سخت بھوک اور پیاس کی اور
شدت گرمی اور تکلیف راہ اٹھا نہین سکتی ہی بیچ دے اپنے کسی بندہ خاص کو کہ وہ آکر میری مدد کرے
اور رہبری کرکے مجھکو اس جنگل پر آفت سے نکالے اے حافظ حقیقی رب تحقیقی جانتا ہی کہ مین نے تو کوئی
ایسا گناہ بھی نہین کیا ہمیشہ تیری راہ مین سر ہتھیلی پر لیے پھرا کفرستان کو اسلام آباد کیا اور تیرے بندون
کی مشکل مین کام آیا کبر و غرور کا کبھی خیال بھی ذہن مین نہین آیا پھر کس لیے یہ سزا مجھکو ملی مجھکو تو یہ امید
تھی کہ مین مسلمان ہون جب مرونگا تو میرے عزیز میرے بالین پہ ہونگے وہ مجھکو گور کفن دینگے اسکی
خبر نہ تھی کہ جب مرونگا تو کوئی نہوگا سوائے تیری ذات کے یا کف دست بیدان کے کہ جہان کو کوئی پانی
دینے والا بھی نہوگا اور تن میرا لقمۂ جانوران صحرائی ہوگا اے کریم میرے مجھکو بجائے اس بلائے عظیم سے
کیونکہ مین مسلمان ہون مجھکو جانوران صحرائی نہ کھائین یہ کہتا تھا اور ہاتھ اٹھائے ہوے دعا کر رہا تھا
اور یہ چند شعر مناجات کے ورد زبان تھے ۔ شعر حسب مقام ہذا

اس بلا سے رہائی دے یارب	گر نہ عزت مین بہر سے تو خامی	تجھے ہی التجا یہ اے یارب
راز دل تجھپر ہی مرا اظہار	وہی حافظ ہی اسے رے غفار	کوئی میرا یہان نہین حامی
زندگی ہوگئی وبال مجھے	گن بگار ہون روز شمار کیا ہوگا	اس تلاطم سے تو نکال مجھے
تری تو رحمت بیحد کا کچھ حساب نہین	کریم میرے گنہ کا شمار کیا ہوگا	یہ ڈر ہی اے مرے پروردگار کیا ہوگا
برس پڑے گا جو ابر بہار کیا ہوگا	بدون تیرے قہر سے نیکو ملک ضرر نہ جا	نہ ہوسکیگا مقابل وہ چشم تر سے ترے
دیگر اے کریمے کہ از خزاز غیب	کبر و تر سا وظیفہ خوردارے	گلون کے گرد جو رہتے ہین خار کیا ہوگا
تو کریم دشمنان نظر داری	دوستان را کجا کنی محروم	

دعا کر رہا ہی اور رو رہا ہی اور کہتا ہی کہ اے خالق کون و مکان مین تیرا بندہ
بہت گنہگار ہون بخش دے گناہ میرے اسی حالت مین غش آگیا اور آنکھین بند ہوگئین اور خبر کچھ نرہی کہ اب
کیا حالت ہی ادھر دریاے رحمت الٰہی موج زن ہوا اور تیرا دعا ہدف اجابت پر جاکر بیٹھا کیونکہ اب تکلیف کو
بھی ایک زمانہ گذر چکا تھا کہ یکایک اس صحرا سے ایک مرد بزرگ بارلش سفید عمامہ سر پر لباس سفید
پہنے ہوے ایک گھوڑے پر سوار قریب شاہزادے کے آئے شاہزادے کو غش مین پایا دست مبارک
اپنا پشت پر رکھا کہ جسکے رکھنے سے یہ اثر پیدا ہوا کہ شاہزادے کی آنکھ کھل گئی اب جو دیکھا تو کیا دیکھا
کہ ایک مرد بزرگ میرے پاس کھڑے ہوے ہین جان مین جان آئی اور جھک کر بہت ادب سے سلام
کیا انھون نے جواب سلام دیا اور فرمایا کہ اے رستم ثانی تو اسقدر کیون بدحواس ہی اور کیون بیتاب ہی
حکم کیا خدا نے تجھپر اور مجھکو بروقت پہونچا دیا ورنہ بڑا غضب ہوا تھا کہ اگر مین ایک گھڑی بھر نہ آتا تو تیرا کام
تمام تھا رستم ثانی نے اشارے سے عرض کیا کہ آپ کا اسم مبارک کیا ہی انھون نے فرمایا کہ پہلے تم
اس آفت سے تو نکلو پھر اور کچھ پوچھنا تمکو اس سے کیا مطلب ہی مین بھی ایک بندۂ خدا ہون مثل
تمھارے ہے اب تم اپنی آنکھین بند کرو کہ مین تمکو راہ پر لگا دون رستم ثانی کو یہ جرأت نہوئی کہ کچھ کلام کرین

فوراً آنکھین بند کرلین بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کہ آنکھین کھول دو اور یہی سیدھی راہ سے چلے جاؤ آگے ایک جنگل ملیگا وہان کچھ کھانا پینا اسکے بعد جدھر کا ارادہ ہو چلے جانا انھون نے آنکھین جو کھولین تو اپنے تئین ایک وسیع راستے پر پایا نہ وہ جنگل تھا نہ وہ ریگ تھی نہ وہ گرمی تھی نہ دھوپ کی شدت تھی مگر اب جو دیکھا تو ان مرد بزرگ کا کہین پتا بھی نہ تھا یہ شکر خدا بجالائے اور اب اپنے مین طاقت چلنے کی بھی پائی بہت حیران ہوے تھوڑی دور رہ طی کی تھی کہ چند درخت دکھلائی دیئے اب یہ قدم اٹھا کر چلے کہ ایک صحرا دکھائی دیا کہ جو تمام درختان باثمر سے بھرا ہوا تھا اور ہزار ہا قسم کے درخت ہین انمین کچھ میوے کے بھی درخت تھے ہر قسم کے گلرنگ درخت تھے اور جا بجا چشمے جاری تھے مچھلین وغیرہ پانی سے مسلو تھین یہ شکر خدا بجالائے اور قریب درختان میوہ دار کے گئے کچھ میوہ وغیرہ توڑ کر کھایا اپنی اشتہا کو بجھایا اور اور کنارے جھیل کے آکر پانی پیا اور منھ ہاتھ دھویا وضو کیا دو رکعت نماز شکرانہ پڑھی بعد اسکے سیر صحرا کرنے لگے ایسا صحرا نہ کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا تھا ہر طرف پھول کھلے ہوے جانوران خوش الحان شاخون پر بیٹھے ہوے زمزمہ سرائی مجن داؤدی کر رہے ہین انھون نے دل مین کہا کہ یا تو وہ صحرا یا جنگل کہ جو نمونہ باغ شداد ہو گیا قدرت باری ہے کہ ابھی میرے مارے بھوک کے اور پیاس کے اور گرمی کے کیا حالت تھی کہ قریب مرگ ہو گیا تھا ابھی یہ حالت ہو گئی کہ پھر وہی طاقت و قوت عود کر آئی اگر مین چاہون تو ابھی دس کوس پیدل چلا جاؤن مگر افسوس ہے کہ گھوڑا میرا مفت مین ضایع ہوا اگر وہ سرے پاس ہوتا اور مر نگیا ہوتا تو مین اسکو یہان کے پانی اور گھاس سے سیراب کرتا کیسی سبز دوب لگی ہے وہ تو ناحق میری گردن پر ہوا کاش مین اسکو اسی شہر کے باہر چھوڑ دیتا کہ وہ اپنی زندگی بسر کرتا وہ مر تو نہ جاتا مین پیادہ پا چلا آتا کیونکہ پیادہ پا تو تقدیر مین تھی یہان تو یہ باتین سوچ رہے ہین ادھر جانور درختون پر بیٹھے ہوے نغمہ سرائی کر رہے ہین کہ اتنے مین نماز ظہر کا وقت قریب آیا انھون نے وضو کیا نماز ادا کی اور بگریہ و زاری دعا کی بعد فراغت نماز پھر سیر مین مشغول ہوے کیونکہ تھکے بہت تھے اس روز وہان سے کوچ نہ کیا صبح پر موقوف رکھا کہ آفتاب بھی صحراے سفر کو تمام کرکے اپنے مسکن کو گیا یعنی شام ہو گئی شاہزادے نے نماز مغرب پڑھی اور کچھ میوہ ان درختون سے توڑ کر کھایا اور سو رہے انھین درختون کے لیٹ کر سو رہے کوئی خوف کسکا تھا کیونکہ دو دن کے تھکے ہارے تھے تکلیف راہ کی اٹھاے ہوے تھے دوسری وہ مصیبت اٹھائی تھی کہ جو کبھی عمر بھر نہ اٹھائی تھی یہان ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جو لگی اور کچھ کھایا بھی تو خوب غفلت کی نیند سے سوے یہانتک کہ عابد فلک نے واسطے نماز صبح کے بجا دہ بچھایا اور وقت نماز کا قریب آیا شاہزادے کی خود بخود آنکھ کھل گئی ہوشیار اٹھا کر دیکھا تو صبح قریب تھی نماز وقت بہت تنگ تھا جلدی تمام آنکھ کر وضو کیا اور نماز پڑھی بعد پڑھنے نماز کے کچھ میوہ وغیرہ کھایا اور کچھ توڑ کر کسوت مین رکھا اور کچھ بہل اس صحرا کے اور پاس تھی کہ شاید کہین ضرورت ہو اور کہین بیرون صحرا نہ ملے تو کھانے کو تو ہو پاس اپنے رکھکر ایک طرف کو روانہ ہوے جہانتک ممکن ہو راستہ طی کرتے چلے جاتے ہین سواے اس صحرا کے دوسرا صحرا نظر نہین آتا ہے ہر جگہ پر ایک ایک درخت عمدہ سے عمدہ پھولون کے نظر آتے ہین اور ہر جگہ پر جانوران خوش الحان زمزمہ سرائی کرتے ہوے ملتے ہین انھون نے کوئی بہر بھر راستہ اس صحرا کا طی کیا ہوگا کہ اب وہ صحرا تمام ہوا اور ایک سڑک پختہ نظر آئی یہ اس سڑک پر گئے اور راہ طی کرنے لگے ایک دوراہا ملا انھون نے خیال کیا کہ نہ معلوم یہ دونون راستے کدھر گئے ہین بنام خدا ایک طرف کو روانہ ہوے قریب دوپہر

گذرا تھا کہ ایک سواد شہر نظر پڑا اور عمارت دکھائی دی یہ اب اُس طرف کو چلے اور دل مین کہنے لگے کہ تم
اکیلے فقیر بنے ہو اور نہ معلوم کتنی کوس نکل آئے ہو اور تمکو ایک مہینہ سے زیادہ گذر گیا ہی کہ تم لشکر سے
نکلے ہو وہ لوگ تلاش کرکے بھی بیٹھ رہے ہونگے صبر بھی کر لیا ہوگا اور دوسرے یہان کون آتا ہی
کسکو غرض ہی جو یہان آئیگا چلو کچھ دنون اس شہر کی سیر کر پھر اور کسی طرف چلنا اتو تمکو سوا گدائی کے
اور کیا ہی یہ خیال کرکے شہر کی طرف روانہ ہوے جب قریب اسکے پہونچے تو دیکھا کہ گرد شہر کے
شہر پناہ ہی اور اسکے چارون طرف خندق ہی اور خندق کے اُس طرف بڑے بڑے جنگل ہین جا بجا
انمین درخت ہین اور باقی صاف میدان ہی گیاہ ملی ہوئی ہی اور پل تختہ لگا ہوا ہی شہر پناہ کا پھاٹک کھلا ہوا
ہی باشندگان شہر آتے جاتے ہین یہ بھی آہستہ آہستہ طرف شہر کے چلے اور داخل شہر ہوے شہر کو بہت
آباد پایا ہر گلی کوچہ صاف و شفاف دیکھا یہ شہر کی سیر کرتے ہوے اور کاروان سرا دریافت کرتے ہوے
جو وہان سے حج کو گئے تھے پوچھے وہان پہونچکر دیکھا تو متعدد کمرے ہین اور کوٹھریان ہین مجاذی مین
بھی عمارت بنی ہی بھٹیاریان اپنی اپنی کوٹھری کے آگے بیٹھی ہین جسسے انکو دیکھا ایک بھٹیاری دوڑی
کہ شاہ صاحب کیا کوئی کوٹھری چاہیے گا انھون نے جواب دیا کہ بھائی ہمکو کوئی کوٹھری درکار نہین ہی ہم فقیر
لوگ ہین کسی نہ کسی درخت کے نیچے پڑ رہین گے ہمکو ننگ دنیا سے کیا کام ہی شعر فقیرون کی کیا موت
کیا زندگی ✦ جا جس جگہ پہ گئی پڑ رہے ✦ بھائی آج یہان ہین کل نہ معلوم کہان بسیرا ہو ہم تم تو اسکے دور
سے کہتے ہین وہ جہان کیگا وہین پڑ رہین گے اسنے کہا کہ شاہ صاحب اِدھر آیئے میرے غریب خانے کو
اپنے قدم سے روشن فرمایئے بھٹیاری نے جو دیکھا کہ شاہ صاحب جوان ہین باوجود یکہ لباس
قلندرانہ زیب تن کیے ہین مگر شان سے پایا جاتا ہی کہ کسی شہر کے شاہزادے ہین کسی نہ کسی سبب سے
یہ فقیر ہوے ہین اسنے کہا کہ یا شاہ صاحب یہ جوگ آپکے لیے گوارہ کیا ہی یہ تو فرمایئے مجھکو تو
آپ کسی کے شاہزادے معلوم ہوتے ہین شاہ صاحب نے جواب دیا کہ فقیرون سے اور شاہزادون
سے بڑا فرق ہی وہ کاہیکو فقیری اختیار کرتے لگے وہ دنیا کے جھگڑے مدہوش ہین اور انکو فراموش ہین انکو
کیا ضرورت کہ وہ ترک سلطنت کرین یہ تو ہم لوگ ہین کہ سلطنت کو اسکی راہ مین اور اسکے عشق مین
خاک سے بدتر جانتے ہین لو یہ سارا جوگ اسکے لیے گوارہ کرتے ہین وہ فقیر اور ہوتے ہین جو سوائے
اُسکے اور کسی کے لیے جوگ اختیار کرتے ہین وہ جھوٹے فقیر ہین ہاں ہم تو اسکے خاص بندون کی برابری
بھی نہین کر سکتے ہین اگر وہ قبول کرلے تو اسکی رحمت سے کیا دور ہی ہین تو اسکا ایک بندہ گنہگار ہون
اور اسکے در کے کتے سے بدتر ہون کچھ ٹکڑا یا پارچہ مانگ لیتا ہون اگر ملگیا تو اسکو باٹ لیا اسنے کہا
کہ نہین آپ مجھسے بڑے کامل معلوم ہوتے ہین جواب دیا کہ اگر کامل ہوتے تو تم لوگون مین کیون آتے کہین
گوشہ مین بیٹھے ہوے اسکی بندگی بجا لاتے یا یون در بدر پھرتے نام بدنام کرنے والے ہین ہم فقیری کیا
جانین جو خاص فقیر ہین وہ کبھی اپنی جگہ سے ہلتے نہین ہین خدا انھین وہین رزق پہونچاتا ہی وہ بیٹھے ہوے
عبادت کرتے ہین انکو کچھ کام اہل دنیا سے نہین رہتا ہی وہ اہل دنیا کو ننگ ناپاک سے بھی بدتر جانتے
ہین ہم تو اسکی پرورش کے لیے یہ دلق مکاری ہنکر اہل دنیا کو دھوکا دیتے ہین اور کچھ پیدا کرکے
اُسکو بھر لیتے ہین یہ کہکر ایک برگد کا درخت تھا اُسکے گرد چبوترہ تھا سیر بیٹھ گئے اور آوازین یا حق
یا حق کی لگانے لگے یہ رنگ دیکھ کر تمام سرائیکی بھٹیاریان اور مسافر جمع ہوگئے کوئی کہتی تھی کہ شاہ صا
ہمارے یہان قدم رنجہ فرمایئے کوئی کہتی تھی کہ مجھکو سرفراز فرمایئے انکی جان ایک آفت مین پڑ گئی

یہ دل مین کہتے مین کہ ہمکو کیون آیا جواب سے عذاب مین مبتلا ہوا مگر خاموش بیٹھے ہین سبکی سن رہے ہین
کبھی دل مین کہتے مین کہ اے رستم تجکو جب فقیری کا طریقہ نہین معلوم تھا تو کیون فقیر بے بیان یہ بھی کوئی
آسان نہین ہی پہلے کسی کے شاگرد ہوتے پھر یہ طریقہ اختیار کیا ہوتا ایسے ایسے خیال دل مین
کر رہے ہین اور وہ سبکی سب عجز و انکسار کر رہے ہین جب بہت عاجز کیا تو انھون نے جواب دیا کہ مین پہلے ہی
کہہ چکا ہون کہ مجھے کچھ درکار نہین ہی مین کہین نہ کہین بڑے ہونگے تم لوگ بیکار عاجز کرتے ہو اگر فقیر کو بہت
پریشان کروگے تو فقیر یہان سے اٹھ کر چلین اور چلا جائیگا فقیر کو عاجز کرنے سے کیا حاصل نہ معلوم
تم اپنے کس خیال مین ہو اور تم لوگ ہمکو پریشان کرتے ہو یہ جو سنے سنا تو ایک نے دوسرے سے
کہا کہ بیچارے سچ کہتے ہین نہ عاجز کرو کہین ایسا نہو کہ بددعا کرین کوئی کامل معلوم ہوتے ہین یہ سنکر سب
چلے گئے یہ اسی چبوترے پر بیٹھے رہے اور دل سے یاسین کرنے لگے یہانتک کہ شام ہوگئی اور مسافر بھی
آنے اور اپنی اپنی کوٹھریون مین رہے یہ وہین بیٹھے رہے یہانتک کہ کئی بھٹیارن اور مسافر کھانا
لیکر آئے کیونکہ اس ملک کے مرد و عورت فقیر کو بہت مانتے تھے اور اب بھی بعض تو مین مانتے ہین خصوصاً
عورتین تو علی العموم سب قوم کی انکو خدا کا بندہ خاص جانتے ہین شاہ صاحب کے روبرو سب مل کر کھانے
لے لیکے آئے اور منت کرنے لگے انھون نے پھر وہی جواب دیا اور کسوت سے کچھ بیوہ جو وہان اس
صحرا سے توڑ کر رکھ لیا تھا نکالا جسمین کہ کچھ بیوہ تھا اور کچھ ثمر جنگل کے تھے کچھ بناس پتی تھی وہ سب انکے
روبرو رکھا یا اور اسی طرح خاموش ہو رہے انھون نے خیال کیا کہ خاموشی مین پردہ خوب رہیگا اور
کوئی اس راز سے آگاہ نہوگا جبتک تم کسی کامل کے شاگرد نہو تو اور اب اسکی فکر کرو کہ کسکی شاگردی
اختیار کرو اور اسکی تلاش کرو دوپہر رات تک تو مجمع رہا بعد دوپہر کے سب اپنے اپنے مقام پر سو رہے
جب انھون نے دیکھا کہ سب سو رہے ہین تو اٹھے انھون نے نماز پڑھی اور اسی چبوترے پر سو رہے یہانتک
کہ صبح ہوگئی قبل اٹھنے مسافرون کے یہ اٹھے اور نماز صبح پڑھی اور یہانتک سرائے کا حکم ملکر ایک طرف
کو چلے گئے بعد انکے جانے کے یہان جو لوگ بیدار ہوئے اور باہر جو آئے تو شاہ صاحب کو
چبوترے پر نہ پایا بہت حیران ہوئے ایک نے دوسرے سے کہا کہ کل تمنے انکو عاجز تو کیا تو
دیکھو وہ چلے گئے کہین مرد خدا کو ایسا عاجز کرنے نہین یہان بقول شاعر شعر مردان خدا خدا نہ باشند
لیکن ز خدا جدا نہ باشند وہ لہری بندے تو ہوتے ہین جدھر کی لہر آگئی ادھر چلے گئے کل انکو
ادھر کی لہر آگئی تھی ادھر چلے آئے تم لوگون نے عاجز کیا پھر کر چلے گئے ورنہ دو چار دن یہان ضرور رہتے
جب یہان رہتے تو ایک نہ ایک روز کچھ نہ کچھ کام سبکا نکلتا انمین سے ایک نے جواب دیا کہ یہان ہمکو
تو یہ کسی ملک کا شاہزادہ معلوم ہوتا ہی یا تو کسی کے عشق مین فقیر ہوا ہی یا اور کوئی وجہ ہی سوائے اسکے
تو اور کوئی صورت نہین ہی مردان خدا کو کہ اہل دنیا سے نفرت کرتے ہین مگر جب آنکلتے ہین تو پھر
اسقدر مداخلت نہین کرتے ہمکو تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ ضرور کوئی نہ کوئی شاہزادہ ہی بعض انمین سے
اسکے کلام کی تائید کرنے لگے اور بعض نے جھگڑ جواب دیا کہ اسکا جو کام انھون نے نہین کیا اور کہنا
نہ سنا تو اسنے انکو بنا ہوا فقیر بنا دیا یہان کسی ایسے شاہزادے کو کیا غرض ہی کہ وہ سلطنت ترک
کرکے فقیر ہوجائیگا اگر عشق ہوتا بھی تو کوئی عشق مین فقیر نہین ہوجاتا ہی وہ اور نوک و مشق اپنا اپنے
معشوق کو دکھالے گا نہ یہ کہ بالکل فقیر ہوکر اپنے کو خاک سیاہ کر دیگا کہ جسمین معشوق کو نفرت ہوجائے
آپکی بھی کیا عقل ہی قربان آپکی عقل کے خوب اپنے انکی فکر کی اگر بفرض آپکے شاہزادہ بھی ہو تو کیا

ہی کوئی تو ایسا سبب ہوگا کہ جسکی وجہ سے فقیری اختیار کی (خیر اس قصہ سے کیا فائدہ آپ لوگون نے انکو عاجز کرکے یہان سے اٹھادیا نہ معلوم وہ کدھر گئے بعد اس گفتگو کے ہر ایک اپنے اپنے مقام کو چلا گیا اُدھر شاہ صاحب یعنی شاہزادہ جو شہر مین آیا اور پھرنے لگا تو دیکھا کہ ایک طرف کچھ لوگ چلے جاتے ہین یہ بھی اسی طرف کو روانہ ہوئے جب آگے بڑھ کر گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک مجمع کثیر اور جم غفیر ہے کہ چلے جاتے ہین غول کے غول غٹ کے غٹ گروہ کے گروہ تمام شہر کے چلے جاتے ہین انھون نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ لوگ کہان جاتے ہین اسنے جواب دیا کہ اے شاہ صاحب یہ سب لوگ اکھاڑے کو جاتے ہین آج کشتی ہوگی ہمارے بادشاہ کے پہلوان سے اور ایک پہلوان سے کہ وہ یہان ایک ہفتہ سے آیا ہوا ہے اور اسکے پاس ایک خط منشوری ہے وہ یہ کہتا ہے کہ اگر آپ کے یہان کوئی پہلوان ہو تو مجھسے کشتی لڑے اگر مجھکو زیر کرلے تو مین اسکی اطاعت کرون اور اسکا مذہب اختیار کرون اور اگر مین اسکو زیر کرون تو وہ میری اطاعت قبول کرے اور مع اپنے بادشاہ کے میرا مذہب اختیار کرے اور اسکا بادشاہ اس خط منشور پر مہر کردے کہ ہمارے یہان کوئی پہلوان اور نہین ہے جو آپ سے لڑے ایک تھا وہ زیر ہوگیا اور آپ سے لڑا اب ہمنے آپ کی اطاعت قبول کی اور مذہب بھی اختیار کیا اسطرح سے بہت سے ملکون مین ہوتا ہوا آیا ہے ابھی تک تو کسی ملک مین اس سے کوئی نہین لڑا ہے اور اگر کوئی مقابلہ نہ کرے تو تو بھی مہر کردے اور اس ملک کا بادشاہ یہ عذر پیش کرے کہ ہمارے یہان کوئی پہلوان آپسے لڑنے والا نہین ہے اور ہمنے آپ کا مذہب قبول کیا اسکے کاغذ پر ابھی تک تو اسی طرح کی مہرین ہین سب نے اسکا مذہب بغیر لڑے اختیار کرلیا ہے اور یہ بھی تحریر کردیا ہے کہ ہمارے ملک مین کوئی لڑنے والا نہین ہے مگر ہمارے بادشاہ نے اقرار کیا ہے کہ ہمارے یہان کا پہلوان تمسے مقابلہ کریگا اگر تمکو زیر کرلیا تو تمکو موافق اپنی تحریر کے کرنا ہوگا ورنہ ہم موافق تمہارے کہنے کے عمل کرینگے تو وہ آج کشتی لڑیگے اسی تماشے کو شب کو دیکھنے جاتے ہین دوسرے بادشاہ کا حکم بھی ہے کہ سب خلایق اگر تماشہ دیکھے اور موافق ہمارے اقرار کے کوئی اگر ہمارا پہلوان زیر ہوجائے تب شاہ صاحب نے پوچھا کہ تمہارے بادشاہ کا کیا نام ہے اور اس شہر کا کیا نام ہے اور اس پہلوان کا کیا نام ہے اور کیا مذہب ہے اور تمہارے بادشاہ کا کیا مذہب ہے اور تمہارے بادشاہ کے پہلوان کیا نام رکھے ہین اسنے جواب دیا کہ اس شہر کو زرین حصار کہتے ہین اور بادشاہ کا اسم مبارک زرد مان تاجدار ہے اور ہم سبکا مذہب ہے بادشاہ تصویر پرست ہے اور ہمارے پہلوان کا نام نقیل دیو صورت ہے اور اس پہلوان کا نام جو کہ خط منشور لایا ہے صبقل کشتی گیر ہے اور مذہب اسکا زمرد پرستی ہے اور ایک تصویر اسکے پاس ازرنگ بی مرد کی ہے اسکو سجدہ کرتا ہے اور یہی مذہب سب ملکون مین رواج دیتا آتا ہے انھون نے دریافت کیا کہ وہ اکیلا ہے یا اسکے ساتھ کچھ لوگ بھی ہین اسنے جواب دیا کہ اسکے ہمراہ بہت کچھ سامان ہے سیکڑون اسکے شاگرد ہین اور ملکون کے لوگ ہین گھوڑے وغیرہ بھی ہین وہ بڑے جاہ وحشم سے آیا ہے یہ سنکر شاہ صاحب خاموش ہو رہے اور دل سے کہا کہ دونون کافرمن مگر ہمکو کیا جنہون نے ملک الدنیا ہوگئے تو ہمکو اس سے کیا غرض ہے جو مذہب رکھتے ہون اگر ہم جہاد کرتے ہوتے تو کچھ بحث کرتے ہمتو بالکل بیکار ہین جب یہ خبر بدیع الملک کو ہوئی تو دیکھین وہ کیا کرتے ہین اب یہ قصہ پیدا ہوا ہے اور سنتے سنتے مذہب سنتے ہین آتے ہین کوئی تصویر پرست ہے کوئی زمرد پرست یہ مذہب ایک مدت سے چلے آتے ہین اچھا لوگون کو اختیار ہے مرضی کیا اسپر بھی پرستش کرنے والے پیدا ہوتے ہین اب اسکے

پوتے کی تصویر کو لے لیا اور اسکو سجدہ کراتے پھرتے ہین اب کوئی ارژنگ بن زمرد ثانی پیدا ہوے ہین
شاید یہ اسی کی تصویر ہی جسکا ذکر کہ خواجہ خورشید اجر نے کیا تھا اور جو اسلم اور دیلم کے بیچ جانیوالا
ہی یہ فساد سارا اسیکا ہی اور یہان کے لوگ اسی خداوند الوان نہ طاق کی پرستش کرتے ہین جسکی شان
سلیمان زرنگار سی کرتا تھا اور جو مذہب زرنگار مین رائج ہی ہمکو مہلت نہوئی اور ہم فقیر ہوگئے ورنہ زرنگار
والون کو بھی مسلمان کرتے وہان کے عمل پر اپنا قبضہ کرتے مگر اتنے ہم فقیر ہوگئے ہین اب ہمکو ملک اور
حکومت سے کیا مطلب ہی اب شکول گدائی درکار ہی چاہے کوئی مذہب رکھے ایسی ایسی باتین دل
سے کرتے ہوے مجمع نے ہمراہ چلے کہ ایک طرف سے وہ لوگ جو کہ سرا مین تھے وہ ملے اور انمین
سے چند شخص انکے پاس آگئے اور کہا کہ شاہ صاحب آپ کہان سویرے چلے گئے تھے جواب
دیا کہ بابا گدائی کو ہم تو دریوزہ گر ہین اپنی تدبیر مین نکلے تھے یہان شہر مین جو آئے تو یہ مجمع اس طرف
کو آتے ہوے دیکھا یہ خیال کیا کہ چلو دیکھو تو یہ مجمع کیسا ہی شاید وہین کچھ مل جائے کہ یہ شکم سیر ہوجاے
انھون نے جواب دیا کہ آپ کو جو دریوزہ گو کہے وہ آپ دریوزہ گر ہی آپ بڑے کاملین مین سے ہین
یہ انکی باتین سنتے ہوے خاموش چلے جاتے ہین کچھ جواب نہین دیتے ہین یہانتک کہ اس مقام پر
پہونچے کہ جو مقام واسطے کشتی کے مقرر ہوا تھا اور مجمع ہو رہا تھا اور ہزارہا آدمی جمع تھے اور سیکڑون
تنبو قنات اور چھولداریان استادہ تھین اور جو جو بے وغیرہ بھی برپا تھے امیر غریب اپنے اپنے مقام پر
سویرے سے آکر بیٹھ گئے تھے اور ایک میدان وسیع مین بہت بڑا خیمہ مثل بارگاہ کے استادہ تھا
اور اسکے چارون طرف قناتین گھری تھین اور اسکے چار دروازے قرار دیے تھے اور چار
سڑکین سرخی کی بنائی تھین اور ہر سڑک کے گرد لیتے دونون طرف تا مدے چنی کے لگائے تھے تھین
ہر قسم کے پھولون کے درخت لگے ہوے تھے اور وہان پر ایک میلہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر قسم کے دوکاندار
اپنی دوکانین آراستہ کیے ہوئے بیٹھے تھے ایک سمت حلوائی عمدہ عمدہ شیرینی برنجی تھالون مین لیے
ہوے بیٹھے تھے مثل برفی گلاب جامن امرتی بالوشاہی وغیرہ کے اور کچھ تھالون مین حلوا سوہن ہر قسم کا
جما ہوا تھا اور ایک سمت کو کنجڑنین عمدہ عمدہ گلبدن کے لہنگے پہنے ہوے اور قمل کے ڈوپٹے
اوڑھے ہوے کچھ جھابون مین ترکاری مثل لیمون نارنگی و رنگ ترہ و کولا و ناشپاتی مثل پستان محبوب
کے اور سیب مثل ذقن کے لیے ہوے بڑے بناؤ سنگھار سے بیٹھی ہین کہ دیکھنے والون کی
طبیعت دیکھکر لوٹ ہوجاے کیسی کیسی جوانین کہ خود بخود طبیعت ہاتھ سے نکل جاے کس نازو ادا
سے صدائین دے رہی تھین کہ مزا انکو رکا رنگترون مین ایسی ایسی پیاری صدائین اور ایسی پیاری
آوازین ہین کہ انسان تو کیا ہی اگر فرشتہ بھی دیکھے یا آواز سنے مثل ہاروت و ماروت کے
اندھے چاہ ذقن مین غرق ہوجاے اور پھر نہ ابھرے وہان ہر ایک عاشق مزاجون کا مجمع ہی اور
سب انکی خوبی کو دیکھتے ہین اور وہ انکے دل بیحال کرنے کو اور ناز و ادا سے صدائین لگاتی ہین
ایک طرف کو بنجارن اپنی دوکانون کو آراستہ کیے ہوے بڑی آب و تاب سے گلوریان لگا کر جو آنے
کو دے رہی ہین برنجی تھالیان دکان پر رکھی ہین کسی مین ڈلی مثل باجرے کے کٹی ہوئی رکھی ہی کسی مین
الائچیون کے دانے رکھے ہین لال شالیانہ کی ٹکلی اسپر لگا ہوا ہی اور وہ کان تصویرون سے
آراستہ ہی اور خود عمدہ عمدہ کپڑے پہنے ہوے بیٹھے ہین وہان پر جوتیون کا جاؤ ہی ایک جانب جوہری عمدہ
عمدہ جواہر پہنے ہوے اور مخملی بگیردن کے نیچے ہر کہ کارچوبی بنے ہوے مین بیٹھے ہین خوب صورت خوبصورت

تمام جواہر نگار گہنا اور کپڑے نفیس نفیس زیب تن کیے ہوے ہین اور میلہ کا تماشا دیکھ رہے ہین ایک
مقام پر کچھ ساقنون کے تخت بچھے ہین اور اُنپر کارچوبی ہمگیر سے لٹکے ہوے ہین اور کڑا کڑیان چاندی سونے
کی لگی ہین اور خود زرد و سرخ جوڑے پہنے ہوے بیٹھی ہین اور ملازمین کا روبار مین مصروف ہین اور
سر سے پاؤن تک جواہر نگار گہنے مین غرق ہین اور بڑے ناز و غمزہ سے بیٹھی ہین اور عاشق مزاجون اور
تشہ بازون کا جمگھٹا ہی کسی سے اشارے بازی ہو رہی ہی کسی سے وعدہ وفائی کا تسکوہ اشارتاً و کنایتاً
ہو رہا ہی کوئی کہہ رہا ہی بی بی ساقن کے دم کی خیر ہے ہمین تو دم بدم بغیر رہے ہ مونڈھے کرسیان بچھی ہوئی
ہین اُنپر امیر لوگ عاشق مزاج بیٹھے ہین بی بی ساقن کے جمال بیمثال کی گل چینی کر رہے ہین کوئی اس سے بچی
تو دم ہی صرف دور کھڑا ہوا آنکھین سینک رہا ہی اور یہ امیدوار ہی کہ بی بی ساقن ذرا ادھر بھی دیکھین تو دل کو
تسکین ہو جائے مگر وہ دیکھتی ہی نہین کہ یہ کون ہی اور کون نہین ہی کچھ انکو پروا بھی نہین وہ اپنے حسن کے
اوپر مغرور ہین مگر یہ دل سے مجبور ہین اگر پاس نہین آسکتے ہین تو دور ہی سے نظارہ کرتے ہین اور اپنے دل
مضطر کو تسکین دے لیتے ہین اور چونکہ بالکل مفلس ہین مگر دلی سے مجبور ہین اور جنکو دور سے بھی نظارہ نہین
نصیب ہی وہ صرف آواز کے مشتاق سب کے عقب مین کھڑے ہین کہ شاید بی بی ساقن کسی سے کچھ کلام کرین
تو انکی آواز ہی ہمارے کان تک آجاے کہ یہ دل مضطر تسکین پاے ایک طرف کو کچھ طوائفان شہر اپنے
شاگردون کے بچے بیٹھی ہین کمخواب واطلس کے پاؤن مین پائجامہ ہین کامدانیون کے سر دن پر ڈوپٹے ہین
ہاتھون مین الماس نگار کڑے اور ہر قسم کے زیور سے آراستہ ہین اور انکی تختون کے چوکے پر کہ جسپر سفید
چاندنی اس آب و تاب سے بچھی ہی کہ پاے نظر بھی پھسلتا ہی اور ایک مسند زرنگار بچھی ہی اور اُسپر بڑی
تمکنت سے بیٹھی ہین اور انکے عاشق لوگ انکے پاس کرسیون اور تختون پر بیٹھے ہوے ہین انسے کلام
کر رہے ہین چند جوان الماس نگار گہنے ہوے ہین پاندان طلائی کھولے ہوے ہین اُنمین سے خوشبو
چلی آتی ہی اور سفید سفید پان لال لال صافیون مین رکھے ہوے ہین اور پان بنا بنا کر اپنے عاشقون کو
دے رہی ہین وہ ہنس ہنس کر لیتے ہین اور کھا جاتے ہین اور کچھ عاشق تن سامنے انکے نگاہ روبرو کے
ٹہل رہے ہین اور نظارہ انکے حسن خداداد کا کر رہے ہین اور زلفون کو اپنے ہاتھون سے بکھرے
ہوے ہین مگر بسبب کم مایگی کے پاس رسائی نہین ہی کیا کرین مجبور ہین اور وہ چشم حقارت سے دیکھتی
ہین اور جو کہ زیادہ منہ چڑھے ہین اور اہل دول ہین وہ زانو سے زانو ملائے بیٹھے ہین اور کلام مذاق آمیز
کر رہے ہین جب انھون نے کسیکو پان دیا تو دوسرے نے ازراہ مذاق یہ شعر پڑھا شعر گل پھینکے ہین
غیرون کی طرف بلکہ تمر بھی ہاے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی ایک جا پر کچھ افیونی دریان ڈالے ہوے
درختون کے سایہ مین بیٹھے ہین اور آگے افیون کی ڈبیا اور چینی کی پیالی اور لیمبا پانی کی رکھے ہوے
ہین اور گنجا چھل رہا ہی اور افیون گھولی جا رہی ہی اور ایک صاحب بیٹھے ہوے داستان کہہ رہے ہین
سب خاموش بیٹھے ہوے سن رہے ہین اور ایک جانب کو کچھ لوگ بیٹھے ہوے نگہبان کے تختون
کے چوکون پر دسترخوان بچھانے کے اور اس انتظار مین کہ جبتک بادشاہ آوین اور کشتی شروع ہو بادشاہ
چنگ تناول رہے ہین کہین فرد ہو رہی ہی کہین خوان کہین سوخت کا چرچا ہی غرض عجب نقشہ ہی جدھر جاؤ ایک
مجمع ہی کہ وہان سے اٹھنے کو جی نہ چاہے یہ شاہ صاحب بھی چارون طرف گشت لگا چکے اور
تماشا دیکھا کیے ایک مقام پر پہونچے تو کیا دیکھا کہ کچھ خوانچے والے برنجی خوانچون مین دال موٹھ سیو
سہال نمکین لیے ہوے آوازین لگا رہے ہین کہ کیا عمدہ اور خوش ذائقہ دال موٹھ ہی کہین پر کڑھا

چڑھا ہوا ہی اور یہان کہانیان دہی بڑے تلے جاتے ہین کسی مقام پر کلیجی کے کباب والے بیٹھے ہین اور آوازین لگا رہے ہین کسی جگہ کبابی دوکانین لگائے ہوے بیٹھے ہین کہین سیخون پر کباب گولہ ہر قسم کے چڑھے ہوے ہین تشتری مین لال لال مرچین کٹی ہوئی اور ک کا لچھا کترا ہوا رکھا ہی اور لیمون نارنج بھی موجود ہین ایک سمت کو نان بائی تنور روشن کیے ہوے خمیری روٹیان کیسی گرما گرم پھولی پھولی لگا رہے ہین اور پتیلا نہاری کا بھی چولہے پر چڑھا ہوا ہی اور دوکان کے ایک سمت قلیہ وارسنی کیسی سرخ سرخ شلغمین بالزخوانیان رکھی ہین کہ انمین سے گھی ٹپک رہا ہی اور اسپر کپڑا پڑا ہی مگر یہ نقشہ ہی کہ رنگت بھی کپڑے کے اوپر چھوٹی ہوئی ہی اگر شکم سیر دیکھے تو بھوک لگ آوے اور بغیر کھاے طبیعت نہ سیر ہو اور خستہ ایسی کہ ہونٹھون سے لوہین دانت لگانے کی کوئی ضرورت نہو امیرون کے خدمتی موجود ہین خرید خرید کر لے جاتے ہین نہاری مسکے گھی اور پیاز سے بگھری ہوئی ہی ایسی خوشبو اڑ رہی ہی کہ جب پتیلا کھلا دماغ جان معطر ہو گیا ایک جانب کو صراف کھا ہوا ہی صراف بھی بیٹھے ہین پیسہ روپیہ اشرفیون کے ڈھیر لگے ہوے ہین ایک طرف کچھ گنڈیری والے بیٹھے ہین گنڈیریان فروخت کر رہے ہین گردن پر سفید سفید صافیان پڑی ہوئی ہین اسپر پانی چھڑکا ہوا ہی اور آوازین لگا رہے ہین گنڈیریان پونڈے کی کیوڑے مین بسائی ہوئی ہین اس مقام پر اقبونیون اور نشہ بازون کا مجمع ہی ایک طرف سے آوازین آرہی ہین کہ کیا خستہ بسکٹ ہین ایک طرف بیوسے والے بیٹھے ہین ٹوکرون مین پستے بادام اخروٹ چلغوزے کشمش جردلی کھوپرا ناریل سب وغیرہ لگائے ہوے بیٹھے ہین ایک مقام پر کچھ تماشا گر تماشے کر رہے ہین کہین نٹ کا تماشہ ہو رہا ہی کہین سانپ والے سانپ نکال رہے ہین کہین مٹیان گا رہی ہین کسی تمگرے کے نیچے صاحب شوق لوگ جمع ہین سنا رہا ہی طبلے پر تھاپ پڑ رہی ہی کہین بین بج رہی ہی کہین پر تار مونیم چھڑ رہا ہی کوئی شوقین گا تا سن رہا ہی کسی امیر کے تمگرے مین ناچ ہو رہا ہی کہین پر پٹہ ہو رہا ہی کہین کھاڑا بنا ہوا ہی لبزم مل رہی ہی پہلوان جٹ لنگوٹ کسے ہوئے بیٹھے ہین کشتی ہو رہی ہی کوئی ڈنڈ پیل رہا ہی غرض شاد صاحب سب جگہ کا تماشا دیکھتے ہوے اور دل مین کہتے ہوے کہ کبھی ہم بھی آدمی تھے ایسے ایسے جلسون مین بیٹھتے تھے اب تو حیوان سے بدتر ہو گئے کہ سب باتون سے نفرت ہو گئی اب کسی کو جی نہین چاہتا ہی اچھا ہوا ہمکو تو فقیری سے کام ہی ان جلسون سے کیا مطلب ہی جب آدمی تھے تو ایسے ایسے میلے بہت سے دیکھے مگر یہ میلہ اچھا ہی یہ کہتے ہوے اور دل سے خطاب کرتے ہوے کہ تو نے ہمکو اچھا کر دیا کہ اب کسی چیز سے غرض نہین ہی اگر اندر کا اکھاڑا بھی ہو تو کچھ کام نہین یہ کہتے ہوے اس جمگے کے پاس آئے کہ جہان اکھاڑا تھا دیکھا کہ لوگ اندر آ جا رہے ہین کسی کی روک ٹوک نہین ہی عام اجازت ہی یہ بھی اسی خیال سے کہ چلو ذرا اندر کا نقشہ تو دیکھو کہ کیا رنگ ہی باہر تو خوب خوب مجمع ہی اور خوب میلہ لگا ہی کہ عید کا روز معلوم ہوتا ہی اندر داخل ہوے دیکھا کہ خیمہ اندر سے بہت وسیع ہی اور سبز مخمل کا ہی اور اسکی چھت اور قناتون پر کام زردوزی بنا ہوا ہی کہین پر چھت مین خیمہ کے نقشہ شکارگاہ کا بنا ہی کہین میدان جنگ کا نقشہ ہی کہ جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی ہزارہا سر کٹے ہوے پڑے ہین اور لاشین پڑی ہین کہین دربار شاہی کا نقشہ ہی کہ بادشاہ تخت پر بیٹھا ہی اور گرد و اطراف اسکے سب وزیر و امیر سردار و پہلوان اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہین کہین خیمہ کی چھت مین یہ تصویرین بنی ہین ایک میدان مین دو پہلوان کشتی لڑ رہے ہین اور اسکے گھوڑے کھڑے ہوے ہین بعض جگہ اسین

باغ کی تصویرین ہین کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا اصل باغ ہی ہر قسم کے درخت بھائے ہین یہانتک کہ انکے
ثمر اور برگ اور رگین تک ثابت کہین ہین اور حوض نہرین اور جانورون کے پنجرے تک درختون
مین آویزان دکھائی دیتے ہین اور کہین بہ صحبت رقص و سرود کی بنائی ہی کہ بادشاہ بیٹھا ہوا مع اہل
جلسہ کے شراب پی رہا ہی اور ایک سطر بہ گا رہی ہی کہین بہ جنگل کا نقشہ بنایا ہی کہ کوسون تک جنگل
ہی اور اسمین جا بجا چشمہ اور جھیلین ہین اور دریا بہ رہا ہی اور گیاہ سبز زمین پر روئیدہ ہی درخت پر از فرو
برگ لگے ہین اور کہین قلعہ کا نقشہ بنایا ہی کہ فوج قلعہ کو گھیرے ہی اور قلعہ پر گولہ پڑ رہا ہی ایک پہلوان
گرز ہاتھ مین لیے ہوے واسطے فتح کرنے قلعہ کے جاتا ہی دو پہلوانون کو دکھایا ہی کہ وہ آپس مین خنجر
کر رہے کہین رستم و سہراب کے جنگ کی تصویر بنائی ہی اور فنا قون پر آگے چارون طرف بادشاہ
گذشتہ کی صحبت کی تصویرین بنی ہین وہ جیسا اس آب و تاب کا ہی کہ کبھی چشم فلک نے بھی نہ دیکھا ہوگا کسی
آسکے دیکھنے سے سیری نہین ہوتی ہر بھی جی چاہتا ہی کہ دیکھا کرو اور بیچون بیچ مین اس خیمہ کے
ایک اکھاڑا بہت بڑا کھدا ہوا ہی اور اسمین کنکر بال چھڑکی ہوئی ہین اور اسپر ہلکا ہلکا پانی واسطے
گرد دبانے کے چھڑک دیا ہی تاکہ وقت کشتی لڑنے کے گرد سے پہلوانون کے گرد نہ اڑے
اور اہل جلسہ پر پڑے صدر مین خیمہ کے تخت شاہی قایم کیا ہی گرد تخت کے وزیرون کی کرسیان
بچھی ہوئی ہین بعد انکی کرسیون کے اور سردارون کے دنگل ہین اور کرسیان بچھی ہوئی ہین اور
صدر کے عام لوگون کے لیے مقام قرار دیا ہی اور اسمین بھی جو کہ ذی عزت ہون انکے لیے کرسیان
بچھائے ہین اور دست راست کی طرف خیمہ کے بادشاہ کے عزیزون لگانون کے لیے مقام آراستہ
کیے ہین انکے ملازمین اور اہل خدمت انکی محافظت کر رہے ہین کہ کوئی غیر یہان نہ آسکے اپنے
اپنے تابک کے مقام موافق قاعدے کے کہ انکو تماشہ دیکھنے مین دقت نہو مقرر کر لیے ہین دست
چپ اس خیمہ کے اہل شہر اور تاجر لوگون کے اور اہل پیشہ کے لیے مقام قرار دیے ہین کہ جہان تمام
شہر کے امیر و تاجر و زیردست ہوا گرچہ کہ غیر شہرون کے ہون اور اپنے شہر کے بھی ہون وہ یہان بیٹھکر
تماشا کشتی کا دیکھین اور انکے ملازم انکے حکم سے پہلے ہی سے آگئے ہین اور اپنے اپنے آقاؤن کی
جگہ تجویز کر لی ہی وہان خود کھڑے ہین مگر یہ سب کے آگے آگے آئے اور انکو بیٹھنے خود فقیر کال جاکر
جگہ بیٹھنے کو دیدی ہے مگر یہان اب سب کو انتظار بادشاہ کے آنے کا ہی وہ پہلوان بھی ابھی تک
نہین آیا ہی جو کشتی لڑنے کو اور خط منشور پر مہر کرانے کو آیا ہی سب بار بار طرف دروازے
کے سر اٹھا اٹھا کر دیکھتے ہین اور آپس مین گفتگو کرتے ہین کہ ابھی تک بادشاہ صاحب اپنے
پہلوان کے تشریف نہین لائے دن بہت چڑھ آیا ہی دوسرے نے جواب دیا کہ ابھی وہ پہلوان
صاحب بھی تو نہین تشریف لائے ہین اگر وہ آگئے ہوتے تو انکے شاگردون کی کشتی کا جبتک تماشا
دیکھتے کہ اسمین ہلڑ ہوا کہ وہ صیقل کشتی گیر آگیا یہ سنکر شاہ صاحب بھی دیکھنے لگے جب وہ
سامنے آیا تو کیا دیکھا کہ وہ پہلوان ہی بالائے لب انسان مین ریو ہی بڑا قد آور جوان ہی کوئی ساڑھے
ساڑھے چار ہاتھ کا قد ہوگا دونون ہاتھ مانند شاخ برگ کے ہین سینہ مثل کوہ کے چوڑا ہی سر مانند ایک
گنبد کے بیر مثل ستون بلند کے رنگ مثل شب تاریک کے سیاہ پیشانی مانند تک فیل کے
کشادہ مگر اسپر شکن پڑی ہوئی دونون آنکھین وحشی خون معلوم ہوتے ہین لب بالا تھوڑی
سے گذرا ہوا ہی لب زیرین نیچے ٹھوڑی سے بلند اگر کوئی شب تار مین دیکھے تو مارے خوف کے تھرا

گر پڑے اور مرجاے دوہری زنجیرون سے کر کسے ہوے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اتھی دراز سیاہ رنگ
کرتے پہنے ہوے ہین اور بند تڑکے کم سن کم سن لڑکے شراب پلاتے چلے آتے ہین وہ بڑے کبر و غرور
سے جام لیکر پیے جاتا ہی مگر جام بھی ہانڈی سے کم نہین ہی سیکڑون شاگرد اسکے بھی توشل اسکے بعض
کچھ کم عقب مین چلے آتے ہین وہ آکر وہان ٹھہرا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ اس عرصے مین ملازمین شاہی
نے بڑھ کر عرض کی کہ ادھر تشریف لاے یہ مقام آپ کے واسطے مقرر فرمایا ہی وہ گبرا ہنی رہ بڑے
کبر و غرور سے قدم اٹھاتا ہوا ادھر کو چلا جب پیر اٹھا کر رکھتا تھا تو ایک گز ہا وہان پڑجاتا تھا اسنے رفتہ
رفتہ تخت سلیمان تھا کہ اس دفعل پر پہنچ گیا جو اسکے واسطے مقرر تھا بڑھکر پوچھا کہ بادشاہ ابھی تک نہین
تشریف لاے اس آواز سے یہ معلوم ہوا کہ تمام خیمہ ہل گیا بعض لوگ دل کر گرنے لگے کہ اور لوگون نے
انکو دلاسا یہ معلوم ہوا کہ رعد گرجا آواز کا سنے کی تھی اور سر اٹھایا تھا انہی لوگون نے جو کہ اسکے
پاس کھڑے تھے لرز کر جواب دیا کہ جی نہین ابھی تو وہ تشریف نہین لاے ہین آتے ہونگے اسنے
پھر اسی آواز سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ ڈر گیا اور وہ پہلوان میرے خوف سے فرار کر گیا جہان
تا بدولت کا قدم جاے وہان کوئی پہلوان ٹھہر سکتا ہی اور تا بدولت سے مقابلہ کر سکتا ہی یہ بھی ایک
قسم کا بادشاہ کا فقرہ تھا اگر یہان نہ آتے اور میرا مذہب نہ اختیار کیا اور مہر میرے خط منشور پر نہ کی
تو مین تمام ملک کو تباہ و برباد کر دونگا اور یہ کہکر ایک تصویر جو کہ گردن مین پڑی تھی اتار کر اور
سامنے سب لوگون کے سجدہ کیا اور کہا کہ با فرزند خداوند و نیز خداوند کہ آپ بھی اور آپ کے لوگون
کی میرے اوپر عنایت ہی کہ بغیر لڑے آجتک سب زیر ہوے اور سب نے آپ کو سجدہ کیا اور
مہرین کر دین اور آپ کے باپ دادا کو خدائی مانا اور میری اطاعت قبول کی یہان پر بھی یہی رنگ معلوم
ہوتا ہی اگر یہان کے بادشاہ نے بخوشی میرا دین اختیار کیا اور مہر کر دی تو خیر ورنہ قسم ہی آپ کے عزت
جلال اور آپ کے بزرگون کے خداوندون کی کہ اہل شہر مین سے ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا مع زن و مرد
طفل و کودک صغیر و کبیر برنا و پیر سب کو تہ تیغ کر دونگا اور بادشاہ کو تو اس طرح قتل کر دونگا کہ مرغان
ہوا اور ماہیان دریا رحم کھائین اور مجھکو رحم نہ آے اگر میری خواہش کے موافق برتاؤ کیا تو مین
یہان سے اور طرف کو جاؤنگا اور وہان کے بادشاہ سے اس امر کی خواہش کر دونگا دیکھون کہ
کون تا بدولت کا مقابلہ کرتا ہی اور کون بیچین مذہب اختیار کرتا ہی مین تو ایک عالم مین پھر دونگا تمام
دنیا کو زمرد پرست کر دونگا بعد اسکے لشکر حمزہ ثانی مین جاؤنگا سنا گیا ہی کہ وہان بڑے بڑے
زبردست پہلوان ہین حمزہ اول و حمزہ ثانی نے زیر کیے ہین اور انکی اولاد نے بھی بہت سے
طلسم و ملک فتح کیے ہین پہلوانون کو اپنا حلقہ بگوش کیا ہی مگر افسوس ہی کہ آج کل حمزہ اول
تو خانہ کعبہ کو چلے گئے ہین اور حمزہ ثانی بھی سنا گیا ہی کہ چلے گئے اور لشکر صور بادشاہ ہند و ستان
نے بھی قضا کی اور رستم یعنی علمشاہ رومی فرزند حمزہ اول نے بھی قضا کی ہان اگر یہ لوگ زندہ ہوتے
تو مزا تھا اور لطف تھا کہ کبھی ان سے مقابلہ ہوا اب اس لشکر مین صرف دو شخصون کی شہرت ہی ایک رستم ثانی
دوسرے رستم ثانی مگر بدیع الملک کو سب زبردست کہتے ہین مین اسنے مقابلہ کر دونگا اگر وہ
تو پھر حمزہ ثانی سے مقابلہ کر دونگا اور انکو زیر کر کے زمرد پرست کر دونگا اگر وہ نہ قبول کرینگے تو تمام لشکر
کو تباہ کر دونگا اور وہان سے پھر کر طرف خانہ کعبہ کے جاؤنگا حمزہ اول سے مقابلہ کر دونگا وہ اسے
پیر ہو گئے ہین انکو بھی زیر کر دونگا جب اس طرح کی لاف و گذاف اسنے سامنے اس تصویر کے

کی اور تمام اہل جلسہ نے بھی سنی لاحول پڑھنے لگے اور کہنے لگے کہ بڑا مغرور ہی خدا اسکے شر سے بچاوے
اور لوگون کی تو یہ حالت ہوئی جو کہ قریب کھڑے ہوے تھے منھ کے بل گر پڑے اس ہیبت ناک
آواز سے اسنے یہ کلام کیے مگر یہ خود ہی سنبھل سنبھل کر اٹھ کھڑے ہوے ادھر رستم ثانی جو کہ فقیر بنے
ہوئے یہان موجود تھے اپنے دل مین کہنے لگے کہ اسنے بڑے بڑے بزرگون کے نام لیے مین اور بہت
سخت و سست کہا ہی اسکو سزا دینا لازم ہی یہ حمزہ اول و ثانی تک پہونچ گیا اور جد بزرگوار تک کا
اسنے نام لیا بڑے غضب کی بات ہی کہ تم موجود ہو اور یہ ایسے کلام کرے جبن کا مقام ہی کچھ جواب
دینے کا قصد کیا تھا کہ ساتھی خیال آگیا کہ اے رستم یہ کیا کرتے ہو تمنے تو دنیا کو ترک کر دیا اور اہل دنیا سے
کنارہ کش ہو گئے ہو پھر تمین کیا ضرور ہی کہ تم اسکو سزا دو اور خواہ مخواہ اپنے کو آفت مین ڈالو کیون
لباس فقیرانہ کو ترک کرتے ہو اسکو دیکھنے دو کہین نہ کہین سزا پائیگا اگر لشکر مین جائے گا
تو کوئی نکوئی قتل کریگا سارا غرور نکل جاویگا سب اس لاف و گزاف کا مزا مل جائیگا تم بیکار برہم
ہوے ہو یہ تو ادھر یہ خیال کر رہے تھے اور وہ ہرکارے مین شاہی سے کہہ رہا تھا کہ بادشاہ کو جلد لاؤ
وہ کہتے تھے کہ تشریف لاتے ہین آپ گھبرائین نہین برآمد ہو چکے ہین ابھی ہرکارے بھیجدے گئے ہین
ہمنے عرض کر بھیجا ہی کہ پہلوان دوران گرشاسپ جہان تشریف لاتے ہین آپ کی تشریف آوری کے
منتظر ہین جلد تشریف لائیے وہ بہت گھبراتے ہین مگر اسکا غصہ بڑھتا جاتا ہی اور پیشانی کی شکنین زیادہ
ہوتی جاتی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ کھنکھورے پیشانی پر بیٹھے ہین اور یہ وہ تفتگو کر رہا ہی اور ادھر یہ فقیر
ہر بار ارادہ کرتے ہین کہ جواب دون مگر پھر خیال فقیری کا آجاتا تھا تھم جاتے تھے جب پھر وہ نام بزرگون
کا لیتا تھا تو یہ برہم ہو جاتے تھے اور تاؤ پیچ کھاتے تھے خاموش ہو جب فقیر ہونے کے رہتے تھے کہ اتنے
مین غل ہوا کہ بادشاہ تشریف لاتے ہین سب اس طرف دیکھنے لگے وہ پہلوان بھی خاموش ہو کر
دیکھنے لگا شاہزادہ بھی متوجہ ہوا کہ سواری بادشاہ کی قریب آئی اور بادشاہ تخت سے اتر کر مع وزیر
و دیگر سردارون کے داخل خیمہ ہوا بادشاہ کو دیکھکر تمام اہل خیمہ جو کہ بیٹھے تھے کھڑے ہو گئے اور وہ پہلوان
بھی واسطے تعظیم کے اٹھ کھڑا ہوا اسکے عقب مین وہ پہلوان کہ جسکو بادشاہ لڑوانے کو لایا تھا وہ اور
اسکے سب شاگرد عقب مین تھے شاہزادے نے دیکھا کہ بادشاہ ایک جوان وجیہ ہی اور خوبصورت
ہی پھریرے بازو مین سینہ چوڑا ہی لباس فاخرہ پہنے ہوے تاج شاہی سر پر رکھے ہوے
گلے مین مالے مروارید کے پڑے ہوئے ایک الماس نگار بازو پر بندھے ہوے بخندہ پیشانی وزیر سے
باتین کرتا ہوا قریب تخت کے آیا اور تخت پر جلوس کیا بعد بادشاہ کے بیٹھنے کے سب سردار بھی بیٹھ
گئے سب لوگون نے کہا کہ یہ جو پہلوان عقب مین بادشاہ کے آیا ہی یہی ہی کہ جو اس سے کشتی لڑے گا
اور بادشاہ اسی کو کشتی لڑوانے کے لیے لائے ہین وہ بھی کچھ اس سے کم نہین ہی اور ہمارے تو خداوند
سے یہی دعا ہی کہ ہمارے بادشاہ کا پہلوان جیتے اور اسکو زیر کرے کیونکہ یہ بڑی دیر سے لاف و
گزاف کر رہا ہی اور بڑے بڑے پہلوانون کا نام بے ادبی سے لے رہا ہی شاہزادے نے بھی اس
طرف دیکھا تو یہ پایا کہ واقعی یہ بھی مثل اسی کے ہی مگر اسقدر بدصورت اور بدشکل نہین ہی قد اسکا بھی کوئی
چالیس پچاس ارش کا ہوگا سینہ بھی چوڑا ہی ہاتھ بھی موافق قد کے ہین بازو دونون بھرے ہوے
ہین ایک جوان خوبصورت ہی انسان معلوم ہوتا ہی دوسرے یہ کہ جیسا نام ہی کہ نقبل دیو صورت
سکتے ہین تو واقعی صورت ویسی ہی مگر انسان معلوم ہوتا ہی ایسا بدشکل نہین ہی کہ انسان دیکھکر ڈرے

اکثر دیو بھی خوبصورت ہوتے ہین ویسے ہی اسکی بھی صورت ہی اور دوہری بھیرون سے کمر بندھی ہوئی ہی
پوشاک بھی نفیس پہنے ہوے ہی جوان خوب دار ہی شاہزادے کے بہت پسند آیا دل مین کہا کہ اگر
ہم فقیر نہوتے تو اسکو زیر کرکے اپنی بارگاہ مین جگہ دیتے مگر افسوس ہی کہ یہ جوان اس دیو سے
لڑیگا مجھکو یقین نہین آتا کہ یہ اسکو زیر کرسکے کیونکہ یہ بہت قوی ہی اور بڑا زور آور معلوم ہوتا ہی وہ بادشاہ
نے صفت اسکی آبروی یہ عزت دار معلوم ہوتا ہی اگر کہین زیر ہوگیا تو اپنی جان دیدیگا اور وہ تو بیغیرت
ہی اگر اس سے زیر بھی ہوجائے گا تو بھی بادشاہ کی اطاعت قبول نہ کریگا ضرور کچھ نہ کچھ فساد برپا
کریگا خدا ان سبکو اسکے شر سے بچاوے اور اس دیو کے پنجے سے اسکی جان بچاوے خدا کرے یہ
حرامزادہ زیر ہو اسنے بہت لاف وگزاف کیا ہی مغرور بھی بہت ہی ایسے موذی کا سر کچلنا اچھا
ہوتا ہی کچھ عجب نہین جو خدا کو اسکا غرور ناپسند ہوا ہو اور اسکو اس سے زیر کرادے ادھر تو یہ باتین
دل سے کر رہے تھے ادھر وہ سب لوگ جو اسلئے تعظیم کے کھڑے ہوے تھے بیٹھ گئے اور لوگ
باہر سے آنے لگے جن لوگون کو انھون نے باہر دیکھا تھا وہ سب آگئے اب جو غور کرکے دیکھا تو تمام
خیمہ بھرا پایا کہین تل رکھنے کی جگہ نہ تھی سوائے اکھاڑے کے اسکے بھی سوندھون پر لوگ بیٹھے تھے
اور وہ لوگ بھی آئے کہ جنکے ملازم پہلے سے جگہ لے چکے تھے وہ بھی اپنی جگہ پر آکر بیٹھے ملازم پس پشت
کھڑے ہوگئے جب سب لوگ آچکے اور مجمع بخوبی ہوگیا تو بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ اب اہل
مجمع سے دریافت کرو کہ کشتی شروع ہو کوئی باہر باقی تو نہین ہی کیونکہ اگر درمیان کشتی کے آئے گا تو
کشتی کا لطف جاتا رہیگا دوسرے اسکو حسرت رہجائیگی اور یہ بھی کہدو کہ بادشاہ فرماتا ہی کہ اگر ہمارے
پہلوان نے انکو زیر کرلیا تو تو کچھ نہین اور اگر خدانخواستہ ہمارا پہلوان زیر ہوگیا تو آپ صاحبون کو
اسکے مذہب پر صبر کرنا ہوگی اور مین بھی اپنی مہر کرونگا اور انکا دین بھی قبول کرنا ہوگا اس وقت کوئی حجت
و تکرار نہ کرے مین نے اسی واسطے مجمع عام مین کشتی مقرر کی ہی اور کسی کو آنے سے منع نہین کیا ہی
مین تو فوراً انکا مذہب اختیار کرونگا اگر کوئی عذر کریگا تو اس وقت مین دخل نہ دونگا انکو اختیار ہی جس طرح
چاہے اس سے پیش آئین مجھکو کوئی سروکار نہوگا اگر کوئی حجت و دلیل باقی رہگئی ہو اور جن صاحب کو کچھ
عذر ہو ایسے مین پیش کرین کہ وہ بھی طے ہوجائے بعد کو کوئی عذر نہ ہے اور بلا وغدغہ سب انکا مذہب اختیار
کرلین وزیر نے پکار کر وہ تقریر بادشاہ کی اہل جلسہ کے روبرو بیان کی سب نے جواب دیا کہ ہمکو
کوئی حجت و تکرار نہین ہی جو کچھ بادشاہ نے فرمایا ہمنے سب سنا اور بدل منظور کیا جو بادشاہ کریگا وہ ہمکو
قبول و منظور ہی کیونکہ جو دین بادشاہ کا اب ہی وہی ہمارا بھی ہی اگر بادشاہ اپنا مذہب تبدیل کرینگے اور دوسرا
مذہب اختیار کرینگے تو ہمکو کوئی عذر نہوگا کیونکہ جو کچھ تو وہ بہتر جانتے ہونگے جو وہ مذہب تبدیل کرینگے
اور اپنے مذہب آبائی کو ترک فرمائین گے جب سب یہ اہل جلسہ کہہ چکے اور خاموش ہوگئے تو ایک
عزیز بادشاہ اٹھ کھڑا ہوا اور اسنے بادشاہ کی طرف دیکھ کر عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہمکو
سب قبول و منظور ہی اور آپ کے حکم سے ہم کسی طرح باہر نہین ہین مگر اتنا چاہتے ہین کہ اگر یہ
زیر ہوجائین اور آپ کا پہلوان انکو زیر کرے تو اس وقت مین تو یہ کچھ عذر و انکار اور حجت و تکرار نکرینگے
اور ہمارا مذہب اختیار کرینگے کیونکہ جب دو سردار اور اگر یہ حجت و تکرار کرین تو انکو کیا سزا
دیجائیگی بادشاہ نے فرمایا کہ وہ بھی موجود ہین اور مین بھی انکی تقریر بیان کیے دیتا ہون جو کہ انھون
نے مجھ سے بیان کی ہی وہ یہ ہی کہ انھون نے اقرار کیا ہی کہ اگر آپ کا پہلوان مجھکو زیر کریگا تو مین

مع اپنے شاگردون کے آپ کا مذہب اختیار کرونگا اور آپ کی غلامی سے باہر نہونگا جبتک کہ زندہ رہونگا
یہ انکا قول ہی جو مین نے بیان کیا اور اب وہ بھی موجود ہین آپ بھی دریافت کرلین اُسنے یہ تقریر بادشاہ کی
سنکر اُس پہلوان سے کہا کہ آپ اپنے قول پر پابند رہینگے تو پھر محبت و تکرار تو کرینگے اُسنے برہم ہوکر
جواب دیا کہ مابدولت کو اول تو زیر کون کرسکتا ہی اور اگر مابدولت زیر ہوگئے تو جو مابدولت نے کہدیا ہی کبھی
اُس سے نہ پھرینگے یہ بار بار کیا تقریر ہوتی ہی ایک بار کہدیا اب کبھی ایسی تقریر مابدولت کے سامنے کرنا
مابدولت کے گوش ان باتون کے آشنا نہین ہین مابدولت اپنے ملکون مین گئے کہین یہ تقریر نہین
سنی جو یہان سُنی اُسنے جواب دیا کہ آپ اتنا برہم نہون یہ بات معاملہ کی تھی جب ہمسے بادشاہ نے ایک
امر دریافت کیا تو ہمنے بھی اپنے اطمینان خاطر کے لیے اُسسے دریافت کیا جب اُنھون نے ارشاد
فرمایا کہ وہ خود موجود ہین دریافت کرلو تو ہمنے آپ سے دریافت کیا آپ برہم کیون ہوتے ہین یہ تو
جانتے ہین کہ آپ زیر نہونگے مگر ہم بھی تو اپنا اطمینان کرلین تب اُسنے جواب دیا کہ دریافت کرچکے
اُسنے کہا کہ ہان پھر اُسنے بادشاہ سے کہا کہ حکم ہو مجھے اپنے پہلوان کو کہ چٹ لنگوٹ کسے بادشاہ
نے طرف تقبیل دیو صورت کے دیکھا اُسنے عرض کیا کہ غلام کو کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ
کشتی لڑو اُسنے مجرا کیا اور چٹ لنگوٹ باندھنے لگا ادھر اُسنے اپنے صیقل کشتی گیر نے جھٹ
پٹ لنگوٹ باندھکر اکھاڑے مین اپنی جگہ سے کودا اور ڈنڈ پیل کر سیدھا ہوا اور لاف و گزاف بہ آواز
بلند کرنے لگا اور کہنے لگا کہ کمان ہی رستم اور کمان ہی سہراب و اسفندیار اور کمان ہی سام بن نریمان اور
کمان ہی ہیزن دبرزو اگر میری غلامی اختیار کرین معلوم ہوا کہ سر سے خوف سے وہ گوشۂ قبرین پوشیدہ
ہوگئے ہین اگر آج ہوتے تو وہ میری غلامی کا حلقہ کان مین ڈالتے اور مین اُنکو زیر کرتا اور کہان ہین حمزہ
اول و حمزۂ ثانی آئین اور مجھسے مقابلہ کرین مین بھی تو دیکھون کہ وہ کیسے بہادر ہین میری ہیبت سے
حمزۂ اول خانۂ کعبہ مین پوشیدہ ہوے ہین مین تب اُنکو چھوڑتا ہون وہین جاکر اُنکو زیر کرونگا کہان ہین
لندھور و علشاہ و ظہماس ذرا آئین تو میرا مقابلہ کرین معلوم ہوتا ہی مابدولت کی دہشت سے وہ بھی
گوشۂ قبر مین منھ چھپا کر بیٹھ رہے اگر ہوتے تو اُنکی جوانمردی کی قدر معلوم ہوتی اور مین اپنا غلام اُنکو زیر
کرکے بندگی خیر اگر وہ نہین ہین تو اُنکی اولاد مین سے تو کوئی ہوگا وہ آئے ہم آج کل بہت شور سنتے ہین
بدیع الملک اور رستم ثانی کی دلاوری کا وہان آئین اور مجھسے مقابلہ کرین اور میری غلامی اختیار
کرین کہان ہین حمزہ ثانی وہ اپنے کو بہت جوانمرد خیال کرتے ہین وہی آئین تو دیکھین کہ مین کیونکر اُنکو
ایک دم مین زیر کرتا ہون کہ تمام عمر یاد کرینگے یہ جو لاف و گزاف اُسنے بکا اور بار بار حمزہ ثانی و
حمزہ اول کا نام حقارت سے لیا تو اُنکو تاب نہ رہی مگر یہ خیال آیا کہ اے رستم تم تو فقیر ہو تمکو اتنا غصہ
زیبا نہین ہی بکتا ہی بکنے دو اپنے منھ سے بکتا ہی کہین چاند پر خاک ڈالنے سے پڑ سکتی ہی وہ کہان اور
یہ روک کہان اگر وہان جائیگا تو بدیع الملک کو لیکر گئے اسی طرح بہت سے دعوے کیا کرتے تھے
جب آئے تو حال کھلا زیر ہوکر قتل ہوے یا حلقہ بگوش ہوے تمکو کیا مطلب ہی جو صاحب اقتدار ہوے
سمجھے جیسا یہ لاف و گزاف بکتا ہی ویسی سزا پائیگا تم تو فقیر ہو یہ خیال کر رہے تھے کہ پھر اُسنے
وہی کلام زبان پر جاری کیے پھر نام اُن بزرگون کا لیا اب کی مرتبہ اُنکو تاب باقی نہ رہی اور سب فقیری وغیرہ
بھول گئے اور پکار اُٹھے کہ کیون اسقدر لاف و گزاف بکتا ہی اور اُن لوگون کا نام لیتا ہی اُنکا نام
نہ لے وہ لوگ ایسے نہین ہین کہ جنکا تو نام اس حقارت سے لیتا ہی اگر کوئی عزیز اُنکا یہان موجود ہو

تو قدر و عافیت معلوم ہوتی اور بھگتا تا اور اس سخت کلامی کی سزا دیتا اور کیون اُن لوگون کا نام لیتا ہی
جو کہ مر گئے ہین اور کیون اُنکا نام لیتا ہی جو کہ خانہ کعبہ مین تشریف رکھتے ہین ارے اُن بزرگان دین کا
نام نہ لے ارے اُنکے نام سے دیوان قاف کانپتے ہین اور اُنکی شمشیر کے سکہ پڑے ہوے
ہین کیون اُنکا نام لیتا ہی ارے ظالم اگر اس بے ادبی سے نام لیگا تو زبان جل جائیگی اگر وہ لوگ
زندہ ہوتے یا ہو کہ زندہ ہین یہان موجود ہوتے تو تجھکو یہ کلام کرنا زیبا تھے اُنکی غیبت مین یہ لاف و
گذاف زیبا نہین ہی اُنکے ترشے کیا کہنے ہونگے وہ بڑے دلاور اور بہادر تھے اور جو موجود ہین
وہ ایسے ہین کہ جنکے نام سے مریخ فلک کانپتا ہی اور پناہ مانگتا ہی دیکھ بہت بہبود ہو نہ بک ورنہ سزا
پائیگا یہ آواز جو اُسکے کان مین پہونچی تو اُسنے کان کھڑے کیے کیونکہ ایسے کلام کبھی نہ سنے تھے
بھلا کہان تاب جا رون طرف دیکھنے لگا اور پکارا کہ کون اجل رسیدہ ہی کہ جسنے ایسے کلام کہے مین میرے
سامنے تو آئے مین بھی تو ذرا اُسکی صورت دیکھون وہ مجھکو بڑا اعتبار معلوم ہوتا ہی اُن لوگون کا اور اُن
سے کیا اسکو خبر نہین ہی کہ مین ہون تقبل کشتی گیر کہ جسکی ہیبت شمشیر سے صاحبقران خانہ کعبہ چلے گئے
تھے اور وہ یون میرے سامنے کلام کرے یہ کب اُسکی اس لاف و گذاف کو خیال مین لاتے ہین رگ
ہائی جوش کھا چلی ہی فوراً پکارا اے وہ ہم مین ارے تیری خود اجل آگئی ہی جو تو ایسے کلام بیہودہ اپنی
زبان پر لاتا ہی دیکھو دیکھو سنبھل اپنے ہوش مین آ ورنہ بہت سخت سزا پائے گا اُسنے دیکھا کہ ایک جوان
درویش صورت ہی مگر بھرے بھرے بازو بھری بھری چھاتیان نخص مخروطی سینہ کشادہ بلند بالا زلفین
دوش پر پڑی ہوئی چہرہ تابان آفتاب سے روشن عارض دونون گلاب سے جوان رعنا مگر فقیری وضع
مجمع عام سے نکلا بادشاہ اور وزیر و دیگر اہل جلسہ و پہلوان تعجب دلو صورت پہلے بھی آواز سنکر حیران تھے
اب جو واقعی دیکھا تو اور حیرت زدہ ہوے اور متحیر ہو کر دیکھنے لگے بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ تو اور
دیکھو ان شاہ صاحب کو کیا سودا ہی کیا یہ دیوانے ہین کہ اس ڈیل ڈول پر ایسے پہلوان
سے مقابلہ کرنے ہین اور فقیر ہو کر یہ کیا پہلوانی جانین یہ کشتہ تو بیذلیتہ جانین یا کشتی لڑنا جانین
مفت انکی قضا آگئی ہی کوئی انکو منع کرے کہ اب کیون ان پہلوانون کے مقابلہ مین دخل دیتے
ہین اور اگر اُنھون نے اُنکا نام لیا تو بیچارے دو جانین یہ جانین آپ کو کیا آپ اپنا کام دیکھئے
ادھر اُن لوگون نے جو کہ سراہین اترے ہوے تھے اور انکو کل سراہین دیکھا تھا اب جو قبور دیکھا تو کہا
ارے بھائیو یہ تو وہی شاہ صاحب ہین جو کہ کل سراہین اترے تھے اور شب بھر وہان رہے تھے صبح کو
بہت تڑکے ہم سب کے اُٹھنے سے قبل چلے آئے تھے یہان کہان سے آگئے دو ایک نے جرابرا
کہ فقیر تو ہین ادھر بھی نکل آئے ہونگے یہان جو مجمع دیکھا چلے آئے مگر شاید قضا لائی ہی یہان قضا اسکو
کہنے ہین نہ معلوم کہان سے قضا کھینچ کر لائی ہی کیونکہ یہ جب ایسے پہلوان سے ایسی گفتگو سخت کرینگے
تو وہ کاہیکو زندہ چھوڑے گا ضرور قتل کرڈالے گا ادھر اُسنے جو اُنکو دیکھا تو فوراً پکارا کہ ای فقیر
تجھکو کیا ہی جو تو پہلوانون کے اوزون مین دخل دیتا ہی اور بولتا ہی کیا اپنی جان سے عاجز ہی اگر ایسا
عاجز ہی تو خود اپنی جان دیدے کیون کسی کے سر اپنے خون کا مظلمہ رکھتا ہی تجھکو سوائے دریوزہ گری
کے اور کیا آتا ہوگا جا گدائی کر اور اپنی قوت کی فکر مین مشغول ہو کیون دلاورون کے منہ چڑھتا ہی کیون
پرائی آفت اپنے سر لیتا ہی تیری بھی یہ بیاقتی ہوئی کہ بادولت کو جلا دے ارے تجھکو کیا خبر حمزہ اول
میری ہیبت شمشیر سے خانہ کعبہ چلے گئے اگر نہ گئے ہوتے تو ابتک مین اُنکو اپنا غلام حلقہ بگوش کر چکا ہوتا

اور لب کب مین در گذر کرونگا جا کر خانہ کعبہ مین اُنکو زیر کرونگا اب یہان سے فرصت کرون تو پہلے امیر تیمور
سے مقابلہ کرون اور اُنکے تمام لشکر کو مع اُنکے اور اُنکے عزیزون اور پہلوانون کے زیر کرون اور
اپنا حلقہ غلامی اُنکے کان مین ڈالون اور اُنکو مذہب زردشتی مین لاؤن تب اُسکے بعد خانہ کعبہ کو جاؤنگا
وہان امیرلوں کو زیر کرکے اپنا مطیع کرون اور اُنکو بھی زیر و زبر کرون اور خانہ کعبہ کو تباہ و برباد کرون
تو کیون امور سلاطین مین دخل دیتا ہی تو گدائی کرتا جانے یا امور حکومت بقول شاعر شعر امور مملکت
خویش خسروان دانند ۔ گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش ۔ یہ جوانمردی کہ میرے سامنے
چلا آیا کچھ خوف یا بدولت کا نکیا ارے فقیر بیکار تو اُنکی طرفداری کرتا ہی وہ سب لوگ ضرور میری تسخیر کے لئے
ہونگے یا میری غلامی قبول کرینگے کیونکہ بہت سے دین اُنھون نے باطل کیے ہین اور خداوند ذوالجلال
و ثنا کی کو بہت برا بخشان کیا ہی اور اُنکو عاجز کرکے قتل کیا ہی مین اُنکے خون کا عوض ضرور اُنسے لونگا اور
عالم مسخر کرونگا شاہ صاحب یہ کلام سنکر جواب دیا کہ لعین ہو دیکھ تو کیا اُنکو اپنا حلقہ بگوش کریگا اور تو کیا
خانہ کعبہ کو برباد کریگا بڑے بڑے یہ دعوے کرکے گئے اور قتل ہوئے تو کیا اُنکو ایسا کمزور تصور
کرتا ہی وہ مجاہد راہ خدا ہین اُنکی مدد غیب سے ہوتی ہی تیرے باپ دادا تو اُنکا کچھ بنا نہ سکے اور وہ تیرے
خداوند جو کہلاتے تھے وہ تو ایک بال اُنکا کم نہ کرسکے تو کیا اصل و حقیقت رکھتا ہی اُنمین ایک ایک شیر
اور اژدہاے دمان ہی جسکے نام سے دلوان خاف کانپتے ہین اور جب اُنکو خیال آتا ہی تو بہ سون راتون
کو سوتے نہین اور تو اُنکا نام اس بے ادبی سے لیتا ہی کہین تیری زبان نہ خشک ہوجاے تو اپنے
ان ہاتھ پیرون اور قوت پر بہت بھروسا ہی ارے یہ کچھ کام نہ آئیگی یہ تن و توش بالکل بیکار ہی اُنکے مقابلہ
مین طفل مکتب سے بھی کم ہی بیکار اتنا غرور کرتا ہی اسی غرور کے سبب سے عزازیل جو کہ فرشتہ مقرب بارگاہ
تھا کیسا راندۂ درگاہ ہوا اور آج تک اُسپر لعن ہوتی ہی بقول شاعر شعر تکبر عزازیل را خوار کرد کہ نفرین
لعنت گرفتار کرد ۔ یہ تیرا غرور تجھکو اور پست کردیگا اور پست ذلیل ہوگا اسقدر سر اُٹھا کر نہ چل تو نے
نہین سنا ہی مصرعہ اُنھون نے کھائی ہی ٹھوکر جو سر اُٹھا کے چلے ارے ظالم غرور و تکبر خداوند کریم کو
پسند نہین ہی یہ سب اُسکی ذات کو زیبا ہی تو کیون اتنا سر اُٹھاتا ہی اور کیون اسقدر باسلاتا ہی اگر وہان
جائیگا تو حال معلوم ہوجائیگا وہ سنکھ کی کھائیگا کہ تمام عمر یاد کریگا یہ جو سنتا تو ایکبارگی اُٹھا کہ کیون شائستین
آئین مین یہ سب بیہودی اور حرب زبانی ابھی نکال دو نگا ارے تو میرے روبرو خداے نادیدہ کی توہین
کرتا ہی مجھسے نہین ڈرتا ہی جواب دیا کہ ہم فقیر ہین ہم نہ خداے نادیدہ کو جانتے ہین نہ خداے دیدہ کو ہم
آزاد ہین جو جس سے سنا یاد کرلیا ہمنے تو مسلمانون کا قول بیان کیا اور کیا تیرے مذہب مین یہ نہین ہی کہ کبر و
غرور اچھا نہین ہی تیرے خداوندون کا خود قول تھا کہ جسنے غرور کیا اُسکو ہمنے قتل کیا ہی کاہ نہ اس سے
غرض ہی نہ اس سے مطلب ہی ہماری تو یہ مراد ہی کہ جو لوگ کہ یہان موجود نہین ہین اُنکو تو کیون بُرا بھلا
کہتا ہی اور اُنکی نسبت کیون کلام لایعنی زبان پر لاتا ہی چاہیے مسلمان ہون چاہے کافر میرا یہ مطلب ہی
کہ جب وہ یہان موجود نہین ہین تو تو کیون اُنکی مزمت کرتا ہی یہ سنا تو وہ اور برہم ہوا اور زیادہ کچھ بُرا کہنے لگا
اُنھون نے پکار کر کہا کہ بس زبان روک نہین تو دیکھ سزا ملتی ہی اس گستاخ نے اسقدر طول کھینچا کہ تمام
اہل مجمع اُنکی گفتگو سننے لگے اور افسوس کرنے لگے کہ غضب ہوگیا کہ یہ فقیر اسکے ہاتھ سے قتل ہوا افسوس
جوان تھا اور جمیل و خوبصورت بھی حیران ہوگیا اور دیکھنے لگا بادشاہ اور وزیر و دیگر سردارون سے
کلام افسوس کرنے لگا اور کہنے لگا کہ فقیر دیوانہ ہی یہ تو کبھی خداے نادیدہ کی صفت و ثنا بیان کرتا ہی کبھی

کبھی خداوندون کو بڑ کہتا ہی یہ کیا سبب ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ مسلمان ہی وزیر نے جواب دیا کہ فقیر آزاد تو ہوتے ہین جو آگے دل مین آتا ہی وہ کہتے ہین بسبب اپنے کامل ہونے کے کسی سے نہین ڈرتے ہین اُنکو اُنکی گفتگو نا زیبا اور غرور بیجا برا معلوم ہوا بطریق فہمایش کچھ کلام کیا اس رو مین جو کچھ دل مین آیا بیان کیا واقعی یہ امر ہی کہ بیشبہہ مغرور معلوم ہوتا ہی اسکو کیا ضرور تھا کہ جو لوگ یہان موجود نہین ہین اور وہ مر بھی گئے ہین اُنکا نام لیتا اور جو زندہ ہین اور وہ اسوقت یہان نہین ہین اُنکی مزمت کرنا یہ بالکل خلاف جوانمردی ہی جس وقت اُسکے مقابلے مین جاتا تو جو چاہتا کہتا جوانمردون اور بہادرون کا یہ شیوہ نہین کہ پیٹھ پیچھے کسی کو کچھ کہین بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ تو سب درست اور بجا ہی مگر انسان کو اپنی قوت و طاقت پر بھی خیال کرنا چاہیے کہ ہم کس پایہ کے آدمی ہین اگر بیشہ فیل کا مقابلہ کرے تو اسکو زیبا ہی کبھی نہین زیبا ہی اُنکو خیال کرنا تھا کہ مین فقیر اور کمزور یہ پہلوان زبردست جو کچھ کہتا ہی کہنے دو جب اُس سے مقابلہ ہوگا تو معلوم ہو جائیگا ہم اپنی جان کیون مفت کھوا ئین وزیر نے عرض کیا کہ اگر قضا آئی ہو تو کیا کرین ادھر تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ پھر اُسنے کچھ کلام سخت کہا اُنھون نے جواب دیا کہ اگر ابکی کہا تو پھر تیرا سر گردن پر نہوگا یہ کلام سنکر اُسکو بہت غصہ آیا اور کہا کہ تو میان فقیر در بوزہ گر کو بہ دن کہتے اور یہ خیال پیدا ہوا مین کیا گردن لاکھ لاکھ چاہا تھا کہ تو سرے ہاتھ سے قتل ہو کہ خلق مجھکو بدنام کریگی کہ یہ تو پہلوان تھے اُنکو کیا ضرور تھا جو یہ ایک فقیر کے منہ لگے اُسکو ایسی جرأت ہوئی کہ وہ اُسے لڑا اور اُسکے ہاتھ سے قتل ہوا مگر کیا کرون کہ تو نے کلیجہ خون کر دیا ہی اب مجھکو تاب نہین ہی اگر ابکی کچھ کہا تو مجھسے برا کوئی نہین ہی شاہ صاحب نے جواب دیا کہ تو کیا حقیقت رکھتا ہی کہ مجھسے بحث کریگا اور در گذر کرلگا مین خود تیرا پاس کرتا ہون کہ اگر تو میرے کہنے کو مان لے تو کیا ضرورت ہی کہ مین زحمت کرون ارے کیون شامت بلاتا ہی اور فقیرون کے منہ لگتا ہی ایسی سزا پائیگا کہ پھر ایسے کام کبھی بھولے سے بھی زبان پر نہ لائیگا اور دیکھ اب اِن لوگون کو برا نہ کہنا یہ سننا تھا کہ اُسنے پھر کچھ کلام بیہودہ و سخت زبان پر جاری کیے اور کہا کہ دیکھون تو میرا کیا کرتا ہی یہ سننا تھا کہ انکو تاب نہ آئی فوراً اکھاڑے مین کود پڑے اور سامنے آکے آکر کہا کہ دیکھون تو میرا کیا کرتا ہی اب تو کچھ اُن لوگون کی شان مین کہ جبتک ہم لحاظ کرتے ہین دبا تک تو نہین سنتا ہی اگر ابکی کچھ کہا تو ایسا طمانچہ مارونگا کہ منہ پھر جائیگا اور تمام دانت حلق مین جا رہینگے اور تڑپ کر ابھی تمام ہو جائیگا سوائے ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا ارے ہمارے سامنے انکا بڑا کہنا ہی ہمنے ایک مدت تک اُنکے لشکر مین رہکر اور گدائی کر کے اُنکا نمک کھایا ہی ہم اُنکے نمک کا پاس کرتے ہین ہم نمک حرام نہین ہین جو کوئی اُنکو ہمارے سامنے برا کہیگا ہم اُسکو ضرور سزا دینگے یہ کلام اِس دلاوری سے کہے کہ سب دنگ ہو گئے اور حیرت زدہ ہو کر دیکھنے لگے اب جو بغور دیکھا تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا شیر ژیان اکھاڑے مین کھڑا ہی چہرہ مارے غیظ و غضب کے سرخ ہو گیا تھا تمام جسم کے بال کھڑے ہو گئے تھے منہ سے کف جاری تھا جسنے وہ صورت دیکھی کانپ گیا دل مین کہا کہ یہ فقیر کوئی بہت بڑا بہادر ہی پہلے تو اسکی یہ حالت نہ تھی اُدھر بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ اے وزیر تھے شاہ صاحب کو دیکھا کہ کس دلاوری اور جرأت سے اکھاڑے مین کودے ہین اور کیا چہرے کی رنگت ہو گئی ہی یہ تو وہ شاہ صاحب اب نہین معلوم ہوتے ہین یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا کوئی شیر ژیان اکھاڑے مین کھڑا ہی ادھر تو یہ گفتگو وزیر اور بادشاہ مین ہو رہی تھی اُدھر اُسنے جو اُنکو سامنے پایا اور یہ حالت دیکھی تو کہنے لگا کہ قضا ہی آئی ہی مین تیرے اوپر کیا پانچ بانہ ہون صرف ایک ہاتھ سے

اٹھا کر تجھکو زمین پر اس زور سے مارتا ہون کہ پوند زمین ہو جائیگا استخوان تک کا پتہ نہ ملیگا یہ کہکر ہاتھ بڑھایا
انھون نے بھی اپنا ہاتھ بڑھا کر اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اس زور سے جھٹکا دیا کہ وہ منھ کے بل آ رہا انھون
نے ہاتھ اسکا چھوڑ دیا اور کہا کہ سنبھل دیکھا ہماری تلافت وجرات کو وہ یہ سنکر سنبھلا اور اسکی طرف بڑھا یہ
بھی بڑھے اب اگلی آگی کشتی ہونے لگی انھون نے اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھا تو اسکو یہ معلوم ہوا کہ گویا آسمان
پھٹ پڑا اور چھٹی کا دودھ یاد آگیا اور زبان پر لذت آگئی اور جب اسنے انکی گردن پر ہاتھ رکھا تو انکو معلوم ہوا کہ ان
کبھی کبھی ایسے بھی ہاتھ آئے ہین پہلے تو سلسلے کے داؤن پیچ ہونے لگے جو وہ بند باندھتا ہے یہ فوراً کھول
دیتے ہین اور جو یہ بند باندھتے ہین اسکو کھولنا مشکل ہوتا ہے جراثقال کا کشتی کا بندھا ہوا ہے سب دیکھ رہے
ہین کہ شاہ صاحب بڑے ہنر سے کشتی پڑھ رہے ہین اور کہین یہ کمی نہین کرتے ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ کشتی
گیر ہین بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ یہ تو رنگ دوسرا ہو گیا یہ تو وہ فقیر نہین ہے بڑے کشتی گیر نکلے اسکو
دم لینا مشکل کر دیا بالفعل دلو صورت بھی عرض کر رہا ہے کہ حضور وہ کمی کرنے لگا ہے اور اسکی سانس پھولنے
لگی ہے مگر شاہ صاحب کی ابھی تک وہی حالت ہے مجھکو تو رنگ کشتی کا خلاف معلوم ہوتا ہے مین تو یہ جانتا ہون
کہ یہ پہلے پہلوان تھے اب کسی وجہ سے فقیر ہو گئے ہین دیکھیے تو کس خوبصورتی سے داؤن پیچ کرتے ہین
وہ جو پیچ باندھتا ہے کس چالاکی نکل جاتے ہین اور اپنا پیچ کس سبکی سے باندھتے ہین کہ اسکو اسکا توڑ کرنا
مشکل ہوتا ہے اور بہر دن رگڑے کھاتا ہے یہان تو سب خیران ہین ادھر انکے اور اسکے کشتی ہو رہی ہے ایک
گھنٹہ بھر کا کل کشتی کو گذرا تھا کہ نہ ان را خدر نہ اور نہ ظفر نہ ان را ظفر مگر اب یہ زیادتی کرنے لگے
اور جب اسکو پکڑ لاتے تھے تو وہ بڑی مشکل سے نکلتا تھا اور وہ جب انکو پکڑ لیجاتا تھا تو یہ بہت جلد اور چالاکی
سے نکل جاتے تھے کہ دیکھنے والون کے زبان سے بے اختیار صدائے تحسین و آفرین نکل جاتی تھی جب
کوئی ڈیڑھ گھنٹہ کا زمانہ گذرا تو انھون نے خیال کیا کہ اجی رستم بڑی دیر ہوئی کیا آج دن بھر اس سے کشتی لڑتے
رہیں گھلا چکے یہ خیال کر کے ایکی جو زور کیا تو اسکو اکھاڑے سے اس سرے تک ریل لے گئے اور وہان جا کر کہا
کہ ہوشیار ہو جا یہ نہ کہنا کہ ہوشیار نہ کیا تھا اب تیرا زمانہ مرگ قریب آگیا ہے اسنے جواب دیا کہ مین ہوشیار ہون
جو تیرا جی چاہے کر یہ سننا تھا کہ انھون نے اسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر جو کہ وہ کمر مین باندھے تھا جکڑ سے نعرہ
اللہ اکبر بلند کیا اور دل مین نام خدا لیکر زور کیا اور ایک ہی زور مین سر سے بلند کر لیا اور گردش دی اس زور سے
زمین پر چرخ دیکر مارا کہ زمین مین دھنس گیا مگر بہت بڑا سخت جان تھا کہ دم نہ نکلا چاہا تھا کہ ہونڈے کی کھا کر
سنبھلے یہ کب سنبھلنے دیتے ہین ساتھ ہی انھون نے ٹھوکر ماری کہ گرد برد ہو گیا اور پھر سنبھلنا مشکل ہوا مگر
بدقت چاہا تھا کہ سنبھل کر لپٹ جاؤن یکبارگی آسکے سینہ پر سوار ہو گئے اور دونون گھٹنون سے سینہ دبا کر
آہستہ سے کہا کہ دیکھا تو نے اس غرور کا مزا اب وہ تیرا زور و طاقت کیا ہوا دیکھا تو نے ہماری فقیری کو بہت
رو رو لیا اب بلا کسی کو اپنی مدد کو کیون نہین اسنے زور مروڑے تھا کہ مین صاحبقران سے مقابلہ کرونگا
اور انکو اپنا غلام حلقہ بگوش کرونگا مجھکو شاید اس دن کی خبر نہ تھی کہ یون ایک فقیر کے ہاتھ سے ذلیل ہو گا
مین ایسے تجھکو زندہ چھوڑتا ہون یہ کہکر آہستہ سے کہا کہ جا لاد رشناختن پروردگار عالم چہ گوئی آسنے سمجھا
سخت کہا اور ارادہ کیا کہ پکار کر ظاہر کر دونگا مگر انھون نے اس زور سے ایک طمانچہ اسکے منھ پر مارا کہ اسکے
تمام دانت حلق مین جا رہے اور یہ سینہ سے اٹھے اور ایک پیر کو دونون ہاتھون سے پکڑا اور
دوسرے پیر کو ایک پیر سے دبا دیا اور زور کے مثل کر پاس کشتہ کے چیر کر از سر تا پا دو کر دیا اور دونون ٹکڑون کو
اٹھا کر اس زور سے سامنے بادشاہ کے پھینکا کہ اکھاڑے مین گر کر استخوان ریزہ ریزہ ہوئے اور ایک غبار

بلند ہوا اور زمین سیمہ پھٹ گئی اور چارون طرف غلغلہ تحسین و آفرین بلند ہوا ہر شخص دنگ ہو گیا بادشاہ کا تو رنگ اڑ گیا دزیر سے فرمایا کہ بڑا غضب ہوا کہ اب بڑا فساد عظیم ہوگا شاہ صاحب نے تو اسکو جان سے مار ڈالا اب دیکھیں اسکے شاگرد کیا فساد کرتے ہین ادھر یہ رنگ جو اسکے شاگردون نے دیکھا اور اپنے استاد کی لاش سامنے پڑی ہوئی دیکھی تو آنکھون مین خون اترآیا فوراً سب کے سب ملکر ایکبار بڑھ کر کہنے چلے کہ ہم اس فقیر کو قتل کر ڈالینگے تمنے ہمارے استاد کو قتل کیا ہے نہ معلوم کون ایسا بہادر ہوا اور جی بڑا کہ وہ اس سے زیر ہو گئے اور اسنے چیر کر پھینک دیا ہمکو کبھی یقین نہین آتا ہے کہ یہ کوئی فقیر ہے کوئی نہ کوئی بہلوان زبردست ہے بادشاہ زرین حشم نے یہ خیال کیا کہ ہمارا پہلوان تو اس سے زیر ہو جائے گا کسی اور ملک سے پہلوان طلب کیا اور اسکو فقیر کے بھیس مین یہان موجود رکھا اور کہدیا تھا کہ جب وہ اکھاڑے مین اترین اور کچھ گفتگو کرین تو تم اس مجمع سے بوضع فقیرانہ نکلنا اور مقابلہ کرنا ہمکو ثابت ہو گیا کہ یہ سب کی سانٹھ گانٹھ تھی یا یہ کوئی بہت بڑا ساحر زبردست ہے کہ اتنے سحر کرکے انکو زیر کیا اور پھر بزور تیغ قتل کر ڈالا ہم ضرور اس سے خون کا عوض لینگے یہ کہتے ہوئے بڑھے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ تم مین سے جسکا جی چاہے آئے اور میرا امتحان کرے مین نہ ساحر ہون نہ پہلوان زبردست نہ سمجھا بادشاہ نے کہین سے طلب کیا ہے مین ایک مرد درویش ہون سیر کرتا ہوا ادھر بھی چلا آیا یہان یہ مجمع دیکھا اور سنا کہ بادشاہ کے پہلوان کفیل دیو صورت سے اور پہلوان صیقل کشتی گیر سے کشتی ہوگی مین نے خیال کیا کہ ذرا چلکر کشتی دیکھون یہان آیا تماشا دیکھنے لگا جب اسنے غرور کیا اور ان بہادرون کا نام لیا کہ جنکا مثل و نظیر اس دنیا مین نہین ہے اور نہ تھا اور انکو برا بھلا کہا اور بہت اہنسے مین کہ وہ زندہ مین اور بہت سے مر گئے ہین تو مجھکو برا معلوم ہوا مین نے پہلے نصیحت کی اور بہت تماشا کی اسنے زیادہ غرور کرنا شروع کیا آخر اسکے غرور نے اسکو یہ روز بد دکھایا اور مجھسے پست کرایا اور مجھکو خطاب کیا لڑائی مین اور کیا ہوتا ہے اگر بہتر خطاب ہوتا تو کیا وہ مجھکو زندہ چھوڑ دیتا ضرور قتل کرتا تمھارا جی چاہے مجھسے مقابلہ کرو مین باہر نہین ہون وہ سب یہ کہتے ہوئے چلے کہ چاہے کچھ ہو ہم ضرور تجھکو قتل کرینگے ادھر بادشاہ نے جو یہ غلغلہ سنا اور دیکھا کہ سب اسکے پہلوان و شاگرد ایکبار حملہ کرکے چلے یہ آواز بلند پکار کر کہا کہ آپ لوگ ذرا صبر کرین مین انکو اپنے پہلوان سے زیر کرائے لیتا ہون آپ تامل کرین اور اتنی جلدی نکرین اور میری طرف یہ خیال نکرین کہ انمین میری سازش ہے مین قسم کھاتا ہون کہ بالکل مجھکو اسکا علم نہ تھا مین اس فقیر کو اس بے ادبی کی سزا دیتا ہون انھون نے جواب دیا کہ ہم سب ابھی ابھی اسکو قتل کرتے ہین اور بعد اسکے تم سے سمجھینگے ضرور آپ کی انمین سازش ہے اگر سازش نہوتی تو آپ ہمکو منع نہ کرتے بادشاہ نے کہا کہ اتنا صبر کرو کہ مین اپنے پہلوان سے اور اس سے مقابلہ کراؤن اگر وہ بھی مثل تمھارے استاد کے زیر ہو جائیگا تو تمکو اختیار ہے اگر اسنے اس فقیر کو زیر کر لیا تو مین تمھارے حوالہ کر دونگا تم لوگ اپنے استاد کے خون کا عوض لے لینا یہ سنکر وہ کسقدر رکے اور کہنے لگے کہ اے بادشاہ جلد بھیج اپنے پہلوان کو وہ اس سے کشتی لڑے اور زیر کرے تاکہ ہم بند بند اسکا جدا کرین اور اپنے دل کی آگ بجھائین کہ ہمکو صبر آئے ہم جب اپنے استاد کی لاش دیکھتے ہین ہماری آنکھون مین خون اترتا ہے اور یہ جی چاہتا ہے کہ ہم سب اسکے پرزے پرزے کرکے نزاع و زخم تن تو دین تاکہ کچھ تو تسکین ہو یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ صبر کرو مین بھیجتا ہون یہ کہکر طرف قتل دیو صورت کے دیکھا اور فرمایا کہ جاکر اس فقیر کو زیر کر یا قتل کر یہ فساد تو برطرف ہو وہ جٹ لنگوٹ کسے ہوئے بیٹھا تھا مگدر دھن کہتا تھا کہ کون اس سے مقابلہ کر سکتا ہے مگر بادشاہ کے حکم سے مجبور ہو گیا اور فوراً اکھاڑے مین

آیا اور خم پر خم مار کر کہا کہ اے درویش آ مجھسے مقابلہ کر مین بھی تو دیکھون کہ تجھ مین کسقدر قوت وطاقت ہی صیقل اسکی کل
کے زیر کرنے مین اتنا غرور نکر مین خود اس سے مقابلہ کرنے کو موجود تھا اگر ایسا نہوتا اور پہلوان زبردست ہوتا تو وہ
یون زیر ہوجاتا اب حال معلوم ہوگیا جب مجھسے مقابلہ پڑیگا اے درویش تو نے تو اسکو ڈیڑھ گھنٹہ مین زیر کیا اگر
مجھسے مقابلہ اس سے ہوتا تو مین ایک گھنٹہ مین اسکو زیر کرتا ایسے کمزور کو زیر کرکے مغرور نہو شاہ صاحب
نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ تو اس سے بھی زیادہ مغرور ہی اگر اسکو ڈیڑھ گھنٹہ مین زیر کیا ہی تو مجھکو بقول
تیرے ایک گھنٹہ مین زیر کرلیگا اور مثل اسکے تجھکو بھی چیر کر چنک دونگا یہ سنکر وہ یکبارگی بلدی تمام لپیٹ پڑا
اور کشتی لڑنے لگا پہلے تو یہ کچھ خیال مین بھی نہ لایا جب وہ خوب زور کرنے لگا تو انکو خیال ہوا اب یہ بھی
سنبھل کر لڑنے لگے اور اسکے زور کو روکنے لگے اور جو وہ بند باندھتا تھا یہ بجستی دیکر اسکو کھول دیتے
تھے اور اب اسپیچ باندھتے تھے وہ بمشکل کھولتا تھا پہلے تو سامنے کے داؤن پیچ ہوا کیے اب کچھ عمدہ عمدہ پیچ
ہونے لگے مگر یہ جہان اسکو پکڑ لاتے ہین خوب خوب رگڑے دیتے ہین اور وہ جہان انکو پکڑ لاتا ہے
یہ فوراً نکل آتے ہین یہانتک کہ وہ عرق عرق ہوگیا اور اسکا دم چڑھنے لگا دیکھنے والون نے دیکھا کہ وہ کمی کرتے
سنبھلے جاتا کہ شاہ صاحب نے اسکو بھی زیر کیا بادشاہ نے خیال کیا کہ یہ ضرور کوئی ساحر ہی یا اسکے پاس
کوئی تعویذ ایسا ہی کہ جسکے بھروسے پر یہ لڑتا ہی یا کوئی جن قابو مین ہی کہ وہ اسکی مدد کرتا ہی ان باتون مین سے
ایک نہ ایک ضرور ہی وزیر نے عرض کیا کہ یہ کچھ بھی نہین ہی مین پہلے ہی عرض کرچکا ہون کہ یہ کوئی پہلوان یا شاہزادہ
کسی ملک کا ہی کسی وجہ سے اسنے یہ وضع اختیار کی ہی اچھا دیکھئے ابھی حال کھل جائیگا یقین ہی کہ بقتیل دلو
صورت زیر کرے بادشاہ نے فرمایا کہ مجھکو بقتیل کی جان کی پڑی ہی یہ اسکے لیے لقمۂ بقتیل ہی بقتیل کبھی
نہ اسکو نگل سکیگا درویش ضرور بقتیل کو بھی زیر کریگا اور سالا بقتیل بنا نکال دیگا تم خیال کیا کرتے ہو کہ
تو بقتیل اب آلیج آلیج کرتا ہی کوئی دم مین گرا جاتا ہی اگر اس درویش نے بقتیل کو بھی زیر کیا
تو مین بھی اسکو اپنے شہر سے نکالے دونگا اور اگر میرا کہنا نا توانی فوج کی سپہ سالاری دونگا اگر شاگرد
صیقل کشتی پھر کچھ فساد کرینگے تو انکو ابھی نکال دونگا اور قتل کرون گا مجھے اس سے کچھ محبت ہوگئی ہی وزیر نے عرض کیا کہ یہ ایسا ہی شخص ہی کہ اسکو محبت کے ہرگز معلوم ہوتا ہی کہ وہ کبھی نہ سپہ سالاری اختیار
کریگا بلکہ اپنا درویش ہونا نہ ترک کریگا کیونکہ کوئی ایسی ہی وجہ ہی جو وہ فقیر ہوا ہی کبھی یہ نہ کرتا کہ وہ فقیری
فقیری ترک کرے آپ کا خیال کدھر ہی اچھا کشتی ملاحظہ فرمایئے یہ قصہ تو بعد کو فیصل ہوگا بادشاہ یہ وزیر سے
سنکر کشتی کی طرف متوجہ ہوا اور کشتی دیکھنے لگا ادھر شاہ صاحب یعنے شاہزادے نے بڑے زور وشور
سے اسکے بند کھولے اور اپنے بند باندھے جب شاہزادہ بند کھولتا تھا تو تمام اہل مجلس صدائے تحسین آفرین
بلند کرتے تھے اور جب بقتیل دلو صورت بند کھولتا تھا تو ہر سب صدائے آفرین بلند کرتے تھے یہانتک
کہ کوئی گھنٹہ بھر گذرا تھا کہ خیال آیا کہ تمنے اس سے وعدہ کیا تھا کہ مین تجھکو گھنٹہ بھر مین زیر کرونگا یقین ہی
کہ گھنٹہ بھر ہوگیا ہوگا یہ خیال کرکے اور سر سینے مین دیکر سے دوڑے دس بارہ قدم پر لاکر کہا کہ ہوشیار ہو اب
اب تیرا زمانہ موت قریب آگیا اسنے جواب دیا کہ مین ہوشیار ہون انھون نے فوراً توڑہ کمر مین باندھا اور پھر
زور مین سر سے بلند کرلیا اور گرد سر چرخ دیکر زمین پر مارا کہ نقش زمین ہوگیا دوڑ کر مٹھ ماری کہ چت ہوگیا اور کود کر
سینہ پر سوار ہوگئے اور زانو سے دبا کر ارادہ کیا کہ گردن اسکی تیغ سے کاٹ لین بادشاہ نے جب یہ ماجرا دیکھا
اور اسکے قصد سے بھی واقف ہوگیا فوراً پکار کر آواز دی کہ شاہ صاحب اسکو رہا کردیجیے یہ اپنی سزا کو
بخوبی پہونچ گیا اسکو نہ قتل کیجیے اسپر شاہ صاحب نے فرمایا ہم سب نے آپ کا کمال دیکھ لیا واقعی آپ بڑے

کامل ہین اور آپ کے جوانمرد ہونے مین کچھ شک نہین ہی ہمکو یقین ہو گیا کہ آپ مردجری ہین گو بوضع درویش عقیدت کیش ہین اسپر خصہ نفرمایئے یہ میرے حکم سے آپ کے مقابلہ کو آیا تھا اور جو کچھ اسنے آپ کی خدمت مین گستاخی کی ہی معاف فرمایئے مین آپ سے اسکی سفارش کرتا ہون اسطرح جو بادشاہ نے کہا اور اُنکو بھی اسکا قتل کرنا منظور نہ تھا فوراً سینے پر سے اُتر پڑے اور کہا کہ تجھکو بادشاہ کے کہنے سے چھوڑدیا ورنہ مثل اُسکے تجھکو بھی قتل کرتا جلد چلا جا مین پھر سن پاؤن کہ تو نے یہان آکر بھاگا اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا ادھر تمام مجمع مین صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی اور ہر ایک کہنے لگا کہ شاہ صاحب بڑے بہادر ہین تین چار گھنٹہ کے عرصہ مین دو پہلوانون کو زیر کیا جو کہ اپنا مثل و نظیر نہ رکھتے تھے ایک کو تو جان سے مار ڈالا دوسرے کو بھی قتل کیا چاہتے تھے کہ بادشاہ نے بچالیا ادھر شاگرد صیقل کشتی گیر کے پہلوان کر کے چلے بادشاہ نے آواز دی کہ کیا کرتے ہو کیا فساد برپا کرو گے اب شاہ صاحب سے نہ بولنا ورنہ مین ابھی اُسنے ملازمون سے کہہ کے تم سبکو گرفتار کرا لونگا اُسکی یہی سزا تھی اُسنے بہت سر اُٹھایا تھا ایک خلق خدا کو گمراہ کر رکھا تھا خوب ہوا جو وہ قتل ہوا اگر اپنی جانون کی خیر چاہتے ہو تو یہ دونون ٹکڑے اُسکی لاش کے اُٹھا لو اور اپنی راہ لو ورنہ تم سب ابھی قتل ہو جاؤ گے ایک بھی زندہ نہ بچیگا یہ جو اُن سبھون نے سنا تو خیال کیا کہ ہم تو کم ہین اور یہ ملک آپ کا ہی بیکار کو جانین برباد ہو ملی کچھ حاصل ہوگا مثل اُستاد کے قتل ہونے سے بہتر یہ ہی کہ یہان سے چلے چلو وہ سب کے سب یہ صلاح کر کے آپس مین اور اپنے دل مین سوچ کر اُسکی لاش کے ٹکڑے اُٹھا کر روتے ہوے اُسکے وطن کو روانہ ہوے اُنکو جاتے دیکھیے دیکھیے کہ یہ کیا فساد برپا کرتے ہین اور کب اُنکا حال تحریر ہوتا ہی اب ادھر کا حال سنیے کہ بعد اس گفتگو کے بادشاہ اپنے تخت سے اُٹھا اور وزیر کو ہمراہ لیکر اکھاڑے مین پاس شاہ صاحب کے آیا اور کہنے لگا کہ آپ کو خداوند ذوالجلال نے طاق نے وہ زور و طاقت عنایت فرمایا ہی کہ ہمنے آج تک کسی بشر مین نہین دیکھا دل مین شاید ہو ہمنے تو نہین سنا دیکھا تو کبھی دیکھا ہی اب مین امیدوار ہون کہ آپ سپہ سالاری میرے لشکر کی قبول فرمایئے اس کسوت فقیری کو دور فرمایئے اور یہ تخت سلطنت بھی حاضر ہی اگر سپہ سالاری کے قبول فرمانے مین کچھ عذر ہو تو تخت حکومت پر تشریف رکھیے کیونکہ یہ آپ ایسے شخص کو زیبا اور سزاوار ہی مین اسکے لائق نہین ہون شاہ صاحب نے کہا کہ یہ تو کبھی ہونیکا مجھ سلطنت سے کیا غرض ہی اور کیا مطلب ہی بھلا مین کیا سلطنت کرونگا اور آپ کے لشکر کی سپہ سالاری اختیار کرونگا جو آپ کا سپہ سالار ہوا اسکو مبارک ہو مین اسکو قبول نہین کر سکتا ہون مین تو درویش ہون اور تخت آپکا آپ کو مبارک رہے بادشاہ نے فرمایا کہ مین نہ مانونگا ان دو امرون مین سے ایک کو قبول کرنا ہوگا کیونکہ مین سوائے آپ کے اور کسیکو اسکے لائق نہین جانتا ہون میرے کہنے کو قبول فرمایئے شاہ صاحب نے فرمایا کہ آپ کا مذہب کیا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ مذہب ہم لوگون کا نیچر پرست ہی ہم سب ایلوان نہ طاق کو سجدہ کرتے ہین اور اُنکی پرستش اور بندگی کرتے ہین بعد ایک ماہ کے دشت بہاراں مین میلہ ہوتا ہی وہان ہم سب جاتے ہین اور تین روز تک وہان میلہ رہتا ہی اور اُس دشت مین ایک دریا ہی اُسکو سب دنیا سے سبز رنگ کہتے ہین اور یہ میلہ کنارے اُسی دریا کے ہوتا ہی اُسکے کنارے ایک عجیب الخلقت درخت فوراً پیدا ہوتا ہی جب درخت پیدا ہو لیتا ہی تو اہل میلہ کی نصیحت کو اُس دریا سے ایک بار سبز رنگ ظاہر ہوتا ہی اور اُسی درخت عجیب پر بیٹھ کر پند و نصیحت کرتا ہی اور یہ جو تصویر آپ میرے گلے مین دیکھتے ہین ہر ماہ مین اُس میلہ مین عنایت ہوتی ہی

سابق دالی خود بخود گلے سے غائب ہوجاتی ہی شاہ صاحب نے دریافت کیا کہ یہ کچھ ثابت ہوا کہ یہ تصویر کسکی
ہی اس بادشاہ نے کہا کہ یہ دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ تصویر خداوندا ایوان نہ طاق کی ہی کہ وہ سب سے
خدا ہین حضور پھر وہ باز بعد چند روز بصحت کے اسی دریا مین چلا جاتا ہی اور وہ درخت بھی غائب ہوجاتا ہی میلہ
متفرق ہوتا ہی سب اہل میلہ اپنے اپنے ملکون کو چلے جاتے ہین زردبان شاہ نے وہ کل کیفیت جو کہ حضور شاہ
نے سامنے بدیع الملک نے بیان کی تھی کہ وہ باز کا اڑنا اور لوگون کو غش آنا اور پھر درخت پر باز کا بیٹھنا
اہل میلہ کو ہوش آنا اور وہ تقریر جو کہ شاہزادہ سلیمان زرلنگاری نے بیان کی تھی کہ ایک باز یہ خبر دیگیا
ہی کہ خداوند اس سال مین یہان اور قوم آباد کرینگے اس قوم کو برباد کرینگے بیان کیا اور اپنا آنا اپنے شہر مین اور
اہل رل سے دریافت کرنا اور انکا جواب دینا کہ واقعی اس سال مین وہان کا رنگ بدل جائیگا کوئی بدیع الملک
نامے صاحبقران کے نام سے مشہور ہوگا وہ اور اسکے لوگون کو خداوند وہان آباد کرینگے اور یہ تمام
روے زمین جو کہ ملحق اور متعلق ہی ایوان نہ طاق کے اسکے اور اسکے عزیزون کے قبضہ مین ہوگی اور
اسکا مذہب بھی جاری ہوگا ہلوگ یہ سنکر خاموش ہورہے کہ ہمکو خدائی کاروبار مین کیا دخل ہی جو خداوند چاہینگے
وہ کرینگے شاہ صاحب نے فرمایا کہ بھئی تمنے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ اسکا مذہب کیا ہوگا بادشاہ نے کہا کہ
جی ہان یہ بھی دریافت کیا تھا انھون نے بیان کیا کہ وہ خدائے نادیدہ کی پرستش کرتا ہوگا شاہ صاحب
نے دریافت کیا اور فرمایا کہ وہ دشت اور دریا یہان سے کتنی دور ہی بادشاہ نے عرض کیا کہ یون تو
تین مہینے کا راستہ ہی مگر ہم لوگ ایک گھنٹہ مین وہان پہونچ جاتے ہین شاہ صاحب نے کہا یہ کیونکر
تین مہینہ کی راہ ایک گھنٹہ مین طی ہوتی ہی بادشاہ نے بیان کیا کہ جس روز میلہ کا پہلا دن شروع ہوتا ہی اسسے
جتنے لوگ ایوان نہ طاق کی بندگی کرتے ہین پہلی رسم مین نہین پہونچ سکتے ہین انکے لیے یہ قاعدہ مقرر ہی کہ پہلے
دن میلہ کے بوقت حج آنکی آنکھین لگتی ہین خواہ غریب ہو خواہ امیر اپنے کو دشت پرخار مین پاتا ہی اب جیسے کہ
میرے شہر کے باشندے میرے گرد و اطراف مین موجود ہوتے اسی طرح ہر شہر اور ہر ملک کے باشندون کو
خیال کرنا چاہیے یا اس شہر مین چند لوگ آئی بندگی کرنے ہین وہ ہونگے اور باقی باشندگان اپنے شہر مین
رہینگے یہ قاعدہ مقرر ہی کہ کل بندگی کرنے والے خداوند کے اس میلہ مین ضرور ہوتے ہین کہین ہون سوائے
ان لوگون کے جو کہ مر گئے ہون اگر وہ لوگ ایک برس کی راہ پر ہونگے مگر ہر میلہ مین وہ ضرور موجود ہونگے
یہ بھی قدرت خداوندی ہی اسی سے ہم انکو خداوند کہتے ہین اور جانتے ہین مانتے ہین کیونکہ یہ کام اختیار
بشر سے بالکل خارج ہی شاہ صاحب نے فرمایا کہ خیر معلوم ہوا کہ آپ لوگ تصویر پرست ہین بیشک یہ دین
سچا ہی یہ سنکر کہا کہ مین آپکا بہت ممنون ہوا کہ آپنے اسقدر زحمت فرمائی اور اپنے مذہب کی کیفیت سے آگاہ
کیا مین آپ کو تکلیف نہین دینا چاہتا ہون لہذا اب آپ اپنی دولت سرا کو تشریف لیجاییے یہ فقیر بھی اپنا راستہ
لیتا ہی جہان جی چاہیگا رات بسر کریگا دو چار دن اس شہر مین رہ کر اور کسی طرف چلا جائیگا بادشاہ نے کہا کہ
یہ کبھی نہوگا آپ کو میری سپہ سالاری قبول کرنا ہوگی بلکہ میری تو یہ خواہش ہی کہ آپ تخت حکومت کو
اپنے قدم مبارک سے زینت بخشین کیونکہ یہ آپ کو سزاوار ہی اور آپ ایسا شخص اسکے لایق ہی شاہ صاحب
نے فرمایا کہ یہ کیا آپ بار بار کہتے ہین فقیر بھی بادشاہ یا سپہ سالار ہوا ہی اگر اسکو بھی منظور ہو تو وہ فقیر کا ہیکو
ہو مجکو آپ جانے دین بہت فقیر کو پریشان نکرین بادشاہ نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ مجھپر رحم کرین
ان دو امرون مین سے ایک امر ضرور قبول کرین اور اب آپ یہان سے تشریف نہ لیجائین اپنے قدم سے
اس شہر کو آباد فرمائین اور مین تمام پذیر ہون تاکہ مین آپ کی خدمت کرون اور جس طرح ممکن ہو آپ

شاہی کو قبول کرین مین اب آپ سے سپہ سالاری کو بھی نہ کہونگا میری خوشی اور غرض یہ ہی کہ آپ یہان سے
کہین اور نہ تشریف لیجائین جسطرح ممکن ہو یہین تشریف فرما ہون یہ کلام سنکر شاہ صاحب چپ ہو رہے جب
کہ شاہ صاحب نے دیکھا کہ کوئی چارہ نہین ہی اور بادشاہ بہت مجبور کرتا ہی تو یہ فرمایا کہ یہ تو نہین کہتا ہون کہ مین ان
دو امرون مین سے ایک کو قبول کرونگا اگر آپ فرماتے ہین اور آپ کی خواہش ہی تو مین چند روز یہان قیام
کرونگا مگر باہر شہر کے کوئی مقام ہو تو بہتر ہی کیونکہ مین آدمیون مین رہنا پسند نہین کرتا ہون اور مجھے بالکل
نفرت ہی بادشاہ نے خیال کیا اپنے دل مین کہ جب شاہ صاحب نے تمہارے کہنے سے اسقدر قبول
اور منظور فرمایا ہی کہ مین تمہاری خواہش سے کچھ دنون یہان قیام کرنا منظور کرتا ہون تو سمجھانے اور
بجھانے سے کچھ روز مین سپہ سالاری بھی قبول کرینگے جب یہ امر طے ہو گیا تو بادشاہ نے فرمایا کہ ایک غرض
اور میری ہی اگر وہ بھی قبول ہو تو بہتر ہی شاہ صاحب نے فرمایا کہ بیان کرو اگر لائق قبول کرنے کے
ہوگی تو قبول کیجائیگی ورنہ کوئی شکایت فقیر سے نکرنا فقیر نے اسقدر کہنے سے آپ کے یہ خیال کیا کہ یہ
لوگ اپنے دل مین خیال کرینگے کہ اس فقیر کو اپنے کمال پر غرور ہی اور بہت بدخلق ہی کہ بادشاہ نے کس کس طرح
فرمایا اور کن کن امرون کی خواہش کی مگر اس فقیر نے ایک بھی نہ قبول کی اور بدخلقی اور غرور سے کام لیا
اس خیال سے مین نے یہ قبول کیا کہ خیر چند روز بطور سزا کے بسر کرون کیونکہ یہ دنیا خود سزا سے خالی ہی
جو دم کہ یہان گذرتا ہی اسکا گذرنا اہل دنیا غنیمت جانتے ہین اور ہم تو فقیر ہین ہمکو کیا ہی اگر مر گئے تو کچھ
نہین اور زندہ ہین تو کچھ نہین اچھا آپ اپنی وہ بھی خواہش بیان کیجئے فقیر سنے تب بادشاہ نے فرمایا کہ میری
خواہش یہ ہی کہ آپ میرے یہان کا کچھ نوش فرمائیے تاکہ مجھکو برکت ہو اور میرے گناہ کی بخشش ہو
آپ میرے غریب خانے پر تشریف لے چلین مین وہان جاکر آپ کی کچھ خدمت کرون شاہ صاحب نے
جواب دیا کہ یہ امر تو بہت مشکل ہی کہ مین کچھ کھاؤن کیونکہ مین نے کل لذات دنیا ترک کر دیے ہین صرف
صبح و شام مین کچھ خشک میوہ کھا لیتا ہون اور پانی تو بالکل ترک کر دیا ہی یہ امر اس خیال سے کہا کہ یہان کا
کھانا پانی بالکل حرام ہی کیونکہ کافرین اور تم مسلمان ہو انکے ہاتھ کی چیز تمہیں حرام مطلق ہی اور یہ بھی خیال کیا کہ یہ
نہ مانے گا ضرور دعوت کرے گا اور رد دعوت ہمارے مذہب مین بالکل حرام ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ پہلے
اس سے عذر کر دا گر مان جائے تو بہتر ورنہ کچھ خشک میوہ کی قسم سے کھا لینا کہ اسمین کوئی ہرج نہین ہو
خشک چیز کافر کے یہان کی ممنوع نہین ہی یہ خیال کر کے وہ تقریر بیان کی جو کہ اوپر تحریر ہوئی ہی لہذا اس سے
بہتر یہ ہی کہ آپ میری دعوت سے دست بردار ہون میری سب سے آپ کو بھی تکلیف ہوگی کیونکہ جب
مین کھانا نہین ہون تو کیا ضرور ہی کہ دعوت میری ہو اور آپ کو زحمت ہو مجھکو یہ گوارہ نہین ہی بادشاہ نے
جواب دیا کہ یہ سچ ہی کہ آپ کچھ نہین نوش فرماتے ہین خیر مگر آپ کے میرے غریب خانے پر تشریف لیجانے
اور دستر خوان پر بیٹھنے سے رونق اور برکت ہو جائیگی شاہ صاحب نے جواب دیا کہ اچھا مین چلتا ہون
اور دستر خوان پر بھی بیٹھونگا مگر سوائے خشک میوہ کے اور کچھ نہ کھاؤنگا اس وقت آپ مجھکو مجبور
نکرین مین کبھی کوئی چیز از قسم طعام نہ کھاؤنگا اور جب نہ کھاؤنگا تو آپ کو ملال ہوگا اس سے بہتر یہ ہی
کہ آپ مجھکو اس امر سے معاف فرمائین بادشاہ نے جواب دیا کہ نہین آپ کو اختیار ہی جو جی چاہے گا
نوش فرمائیگا مین کسی امر مین مجبور نکرونگا یہ کہکر شاہ صاحب کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ آپ تشریف لے چلیے
شاہ صاحب نے بہت عذر کیا مگر بادشاہ نے ایک نہ سنا بہ زبردستی اپنے ہمراہ لیکر چلا اور وہ سب
مجمع بھی برہم ہوا ہر ایک اپنے اپنے مکان کو چلا مگر پانچ چار سو آدمیون کے ملازم ببردن خیمہ مارے رہے

کہ جب شاہ صاحب بیرون خیمہ تشریف لائینگے تو ہم اُنسے کچھ عرض کرینگے اور اُنکی غلامی اختیار کرینگے ایسے شخص کی غلامی مین افتخار ہی اور باعث برکت ہی یہ سب اِس خیال مین کھڑے ہوے تھے کہ بادشاہ مع شاہ صاحب ووزیر وہ دیگر سرداران نامی وغیرہ وعزیزان گرامی مع لقبیل ولوصورت کے باہر آیا جیسے ہی اُن لوگون نے شاہ صاحب کو ہمراہ بادشاہ کے دیکھا فوراً دوڑکر شاہ صاحب کے قدمون پر گر پڑے کوئی دست بوسی کرتا تھا کوئی قدم چومتا تھا کوئی پاؤن پر آنکھین ملتا تھا کوئی زیر قدم کی خاک اُٹھا کر آنکھون سے لگاتا تھا اور یہ سخن سبکی زبان پر جاری تھا کہ ہمنے آجتک ایسا بشر نہین دیکھا یہ ضرور فرشتہ خداوندی ہی کہ شکل انسان مین ظاہر ہوا ہی کسواسطے کہ ایسی شکل دیکھنے مین آئی نہ یہ قوت وطاقت ہی شاہ صاحب ہمپر رحم فرماے اور اپنی غلامی مین قبول فرماے ہم سبکے سب آپکے چلے ہونے مین اسقدر مجمع ہوگیا کہ بادشاہ کو راہ چلنا دشوار ہوگیا اور شاہ صاحب تو قدم نہ اُٹھا سکتے تھے جب یہ حالت بہم پہونچی اور راہ نہ ملی تو شاہ صاحب نے اُن سب سے کہا کہ تمھارا کیا مطلب ہی اُن سب نے عرض کیا کہ ہمارا یہ مطلب ہی کہ ہم آپ کی غلامی اختیار کرتے ہین اور آپ کے چلے ہوتے ہین آپ اسکو قبول فرماین شاہ صاحب نے جواب دیا کہ بابا یہ نعمت مشکل ہی اسمین کشمکش کرنا پڑتا ہی گرم وسرد کلام سننا پڑتے ہین ترک لذات کرنا ہوتا ہی ہر قسم کے دنیوی کامون سے پرہیز کرنا ہوتا ہی اہل دنیا سے نفرت چاہیے تنہائی سے رغبت درکار ہی مجھکو دیکھو کہ خواہ مخواہ مین گنہگار ہوا اگر یہان نہ آتا تو کیون ایک شخص میرے ہاتھ سے قتل ہوتا اور کیون بادشاہ مجھکو مجبور کرتا اگر مین گوشہ مین بیٹھا ہوتا تو ان سب باتون سے بچتا اب مجھکو اسکا کفارہ دینا پڑا کہ اگر وہ ایسے کلام نکرتا اور نہ مجھکو برا معلوم ہوتا نہ یہ واقعہ ہوتا مین جدھر سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا جاتا کسی کو خبر تک بھی نہ ہوتی کہ کون آیا اور کون نہین ہم یا افسوس ہی کہ مین کیون یہان آیا جو اس بیکار کی زحمت مین گرفتار ہوا باوجودیکہ یہ سب باتین مین جانتا تھا اسپر تو صبر نہو سکا بھلا اور کوئی کیا صبر کریگا مجھ ایسا تو ذرا سے امر مین گنہگار ہوا بابا تم دونون سے فقیری نہوگی بیکار زحمت نکرو اور نام فقیری کا بدنام نہ کرو اور مجھکو الزام خلق سے بچاؤ ایسا خیال دل مین نہ لاؤ ان سب نے جواب دیا کہ جی نہین ہم سب کچھ کرینگے جو کچھ آپ فرماینگے بسروچشم بجا لائینگے آپ کی غلامی سے باہر نہونگے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ اول تو مین رہنے والا نہین ہون دوسرے مجھکو انسان سے بالکل نفرت ہوگئی ہی تنہائی پسند ہی تیسرے یہ کہ اہل دنیا سے ملنے مین عبادت خداوندی مین فرق آتا ہی جب مین تمکو اپنے پاس رکھونگا تو ضرور ہی کہ بات چیت اور کلام کرون تو وہ وقت ضایع ہوگا کہ عبادت مین فرق ہوگا ایسی حالت مین کیونکر تمسے کہون کہ تم لوگ ہمراہ رہو مین بادشاہ کی خوشی سے دو ایک روز یہان رہونگا وہ بھی اگر میرے رہنے کا انتظام میرے حسب دلخواہ ہوگیا اگر بادشاہ نے کسی صحرا مین کہ جہان نام انسان کا نہ ہو وہان میرے رہنے کے واسطے کوئی مقام درست کردیا تو وہان البتہ دو چار روز شاید قیام ہوجاے ورنہ مشکل ہی پھر مین کیون تمکو زحمت دون ان سب نے جواب دیا کہ ہم آپ کے پاس ہرگز نہ موجود رہین گے ایک وقت جب آپ ارشاد فرماینگے تب حاضر ہوا کرینگے اور آپکی خدمت کیا کرینگے پھر جب آپ ارشاد فرمائین گے چلے جائین گے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ جب مین یہان رہونگا تم بھی ہون تو تم لوگ میرے پاس رہوگے اور میری خدمت کروگے اور جب مجھکو یہ امر منظور بھی ہوگا تو پہلے ہی کہہ چکا کہ مجھکو تنہائی پسند ہی انسان سے نفرت گوشہ عافیت سے رغبت ہی پھر وہ خدمت کا کون وقت ہوگا دوسرے تیسرے کوئی خدمت کرنے والے کی ضرورت نہین ہی آب وغذا مین نے ترک کردی ہی صرف صبح وشام کچھ خشک میوہ کھا لیتا ہون اور پھر عبادت الہی مین مشغول ہوتا ہون ایسی حالت مین نہ چیلے کی ضرورت ہی نہ خادم کی

اُن سب نے جواب دیا کہ ہم تو اب آپ کا دامن نہ چھوڑینگے جبتک آپ ہماری التجا کو نہ قبول فرمائینگے جب
اُن سب نے بہت مجبور کیا تو شاہ صاحب نے فرمایا کہ اچھا اگر مین یہان رہا تو تم لوگ جس جنگل مین مین
مقیم ہونگا آٹھوین روز آیا کرنا مین تم سب سے ملا کرونگا اگر اُس درمیان مین آؤنگے تو کبھی ملاقات نہوگی
کیونکہ اگر بادشاہ نے مقام درست کرادیا اور میرا بھی جی لگ گیا تو شاید مہینہ پندرہ یوم قیام ہوجاے ارادہ
تو میرا دو ہی چار روز کا ہی اگر مین یہان مہینہ پندرہ روز رہا تو تم لوگ آٹھوین روز میرے پاس آنا ورنہ مین
مجبور ہون تم لوگون کے واسطے مین ایک دن عبادت نہ کیا کرونگا جانونگا ایکدن مین زندہ نہین ہون
کیونکہ مین اہل دنیا سے ملنے کو بدتر از موت جانتا ہون اور جب اُنسے ملاقات ہوجاتی ہی اور جبتک مین
اور وہ ساتھ رہتے ہین تو جانتا ہون کہ مین زندہ نہین ہون اور جب مین مقام پر بیٹھا ہوا عبادت کرتا ہون
تو جانتا ہون کہ حیات ابدی مجھکو مل گئی اور مین زندہ ہوگیا اور اب مین صبح سے اپنے کو مردہ خیال کیے ہوے
ہون اُن لوگون نے عرض کیا کہ بہت بہتر ہی مگر جب آپ یہان سے خواہ بعد ایک ماہ کے خواہ بعد پندرہ
روز کے خواہ دو چار روز کے تشریف لیجائینگا تو ہم سب کو بھی ہمراہ اپنے لیتے چلیے گا کہ ہم آپ کی خدمت
جس طرح یہان آٹھوین روز بجا لاتے ہین اسی طرح وہان بھی بجا لایا کرینگے اور آپ جہان فروکش
ہونگے خواہ صحرا ہو خواہ شہر آباد ہو آپ سے علیحدہ نہ اترا کرینگے اور حسب معمول حاضر ہوا کرینگے اتنی ہماری
ہم لوگون کی اور قبول فرمائی جاوے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ ابھی دیکھو تو کیا ہوتا ہی اور فرمایا کہ اب
تم لوگ جاؤ اور اپنے اپنے مکانون کو جاؤ کہ مجکو بادشاہ کے ہمراہ جانے مین تاخیر ہوتی ہی وہ سب لوگ
روتے ہوے چلے گئے بعد وقت رخصت انکا دریافت کیا کہ ہمکو کیونکر معلوم ہوگا کہ آپ یہان کہان تشریف
فرما ہین اور کس دن ہمسے خدمت لیجے گا اور ہم کب خدمت مین حاضر ہون یا آپ تشریف کب لیجاے گا
شاہ صاحب نے جواب دیا کہ یہ کل صبح کو تمکو درد ولت پر معلوم ہوجائیگا اگر مین یہان مقیم ہوا تو اُس
مقام کا پتہ اور دن ملاقات کا بتلا دونگا اور اگر چلا گیا تو وعدہ کرجاؤنگا جبکہ آؤنگا اُس وقت جہان
اُترونگا تمکو بلا لونگا کیونکہ مجھکو یقین ہی کہ اتنے عرصہ مین میرے رہنے کے واسطے کوئی مقام تیار
نہ ہوسکیگا اور اب مین زیادہ لوگون مین رہ نہین سکتا ہون کیونکہ دو روز ہوگئے ہین کہ مین نے اپنے
خداوند کی عبادت نہین کی ہی کل رات دن مجھکو سرا مین گذرا اور وہان کی بھٹیارین اور مسافرون نے
بہت پریشان کیا صبح سے یہان اس بلا مین مبتلا ہون بہت زمانہ ہوا بھلا مین اسقدر السانون مین قیام
کرنا کیا جانون تو ضرور ہوا کہ جب مقام درست نہوا تو مین ضرور چلا جاؤنگا کہ پھر اس شہر مین مین جب
آؤن اور بادشاہ بھی میرے واسطے مقام تجویز کر رکھین گے تو مین وہان آکر مقیم ہونگا اس زمانہ
سے پھر جو دن اور قاعدہ مقرر ہوجائے گا وہی مقرر رہیگا یہ سنکر اُن سب نے بادشاہ سے عرض کیا
کہ حضور بہت جلد ابھی مقام شاہ صاحب کے فروکش ہونے کے لایق جہان وہ پسند فرمائین درست
فرما دیجیے انشاہم غریبون پر احسان فرمائیے ہم سب کے سب آپ کے غلام بے دام و درم ہوجائینگے
بادشاہ نے جواب دیا کہ تمھارے کہنے کی کوئی ضرورت نہین ہی مین خود شاہ صاحب کو
تشریف لیجانے دونگا مین ابھی دربار مین جاکر حکم جاری کرتا ہون کہ جو جنگل قریب شہر ہو اسمین
واسطے قیام شاہ صاحب کے جگہ مقرر کی جاوے تم لوگ اطمینان کلی رکھو اب شاہ صاحب
یہان سے تشریف نہین لیجائینگے جو کچھ فرمائین گے مین بسر و چشم بجا لاؤنگا مجھے خود شاہ صاحب
سے ایک قسم کا اُنس ہوگیا ہی اور دوسرے ایسا صاحب کمال نہ ملیگا اگر لاکھ مین خاک

چھانون گا تو بھی تو نہ پاؤنگا یہ کہکر اُسسے کہا کہ اب تم لوگ شاہ صاحب کا دامن چھوڑدو تم لوگ شاہ صاحب
کو مجھسے لینا یا مین تمکو اُنکی جاسے ابھی پہونچادونگا یا مین تمکو ملا ونگا کہ جب شاہ صاحب موصوف
جاسکے مین سمجھے اول تو ایسا ممکن ہی نہین ہی کہ یہان سے آپ تشریف لیجائین جبتک میرے
دم مین دم ہی تبتک تو مین خدمت سے باہر نہین ہون بعد میرے اختیار ہی یہ کہکر اُنکو رخصت کیا اور
شاہ صاحب کو لیکر طرف عمارت شاہی کے چلے جب داخل دارالعمارہ ہوے تو دربار آراستہ
ہونے کا حکم دیا جب دربار آراستہ ہوگیا تو شاہ صاحب کا ہاتھ پکڑکر عرض کیا کہ اب آپ تخت پر قدم
رنجہ فرمائین کہ یہ آپ کو زیبا ہی شاہ صاحب نے تیور بدل کر جواب دیا کہ مین پہلے ہی کہ چکا ہون کہ
مین درویش ہون مجھکو سلطنت سے کام نہین ہی لہذا آپ کیون ایسے امر کی امید رکھتے ہین کہ جس سے
مین انکار کرچکا ہون اور اپنی بات کو بیکار ضایع کرنے سے کیا حاصل اور اگر ایسی باتین ہوئین تو مین یہان سے
اور اب یہان خاطر کرچکے پہلے ہی بسم اللہ غلط آپنے ہی آپنے وہ سوال کیا کہ مجھکو امید بالکل جاتی رہی کہ
مین ایک دم بھی یہان ٹھہر سکون رہنا تو دیگر شی ہی مین اب یہ امید کرتا ہون کہ مین یہان سے چلا جاؤن تو تم
ابھی تک خیر ہی اور مجھکو کسی قسم کا رنج نہین ہوا ہی اگر شاید رنج زیادہ ہو تو کیا فائدہ مین سمجھ گیا کہ آپ مجھکو
فقرہ دیکر لاے ہین اب اس قسم کی باتین کرنے سے کچھ حاصل نہوگا اسوقت چلا جاؤنگا اگر ایسی باتین کیجیے گا تو
مجھکو بڑا رنج ہوگا اگر ایسے امور ہوگئے تو مین قیام کرچکا بندہ جاتا ہی جناب کا تخت شاہی جناب کو مبارک
رہے خانہ آباد دولت زیادہ ہم فقیرون کو کب یہ زیبا ہی کہ ہم شاہی کرین بادشاہ نے جواب دیا کہ آپ
آزردہ نہون اب مین کبھی ایسی خطا نکرونگا آپ تشریف رکھین برہم نہون شاہ صاحب نے جواب دیا
کہ آپ کو خود ہی سرار رہنا منظور نہین ہی مین تو چاہتا تھا کہ یہان دربار قیام کرون مگر اب یہ امر قیام غیر ممکن
ہوگیا بادشاہ نے بہت عذر و معذرت کی اور نہین دیکر شاہ صاحب کو راضی کیا اور کرسی بیٹھنے کو دی جب
شاہ صاحب بیٹھ چکے تو آپ بھی تخت پر بیٹھا اور بیٹھتے ہی وزیر کو حکم دیا کہ آج شام تک اس جنگل
مین جو قریب شہر کے ہی شاہ صاحب کے قیام کے لیے جگہ درست کراؤ کیونکہ شاہ صاحب کو تنہائی پسند
ہی کہ یہ وہان جاکر قیام کرین تاراض نہون ادھر بادشاہ نے بعد دینے اس حکم کے دوسرے سردار
سے حکم فرمایا کہ تم واسطے ضیافت شاہ صاحب کے بندوبست کرو وہ بھی فوراً روانہ ہوا اور بندوبست
کرنے لگا کہ اسکا ذکر پھر ہوگا اولاً وزیر کا حال سنیے کہ یہ فوراً باہر آیا اور بلا کر داروغہ عمارت کو
حکم شاہی دیا کہ فوراً اس جنگل مین جو کہ بیرون شہر ہی جاکر ایک مقام بہت صاف کرکے ایک بنگلہ جس
کا احاطہ قریب چشمہ ڈال دو اور اسکو کل سامان سے درست کردو یہ حکم دیکر پھر دربار مین داخل ہوا
ادھر وہ داروغہ فوراً معمار اور بیل دار اور دیگر کارکنون کو لیکر روانہ ہوا اور اس جنگل مین پہونچکر
اور ایک مقام وسط صحرا مین تجویز کرکے فوراً وہ درخت جو کہ وہان پر بیکار تھے کھدوا ڈالے اور
چھوٹے چھوٹے پودے جو کہ تھے وہ رہنے دیے بعد ایک چبوترہ مدور سولہ گز سے سولہ گز تک
بنوادیا اور اسپر ایک بنگلہ جس کا احاطہ ڈالا اور اسکو کل سامان سے آراستہ کیا بعد گرد چبوترہ کے
کہ جسمین ہر قسم کے پھولون کے درخت لگے ہوے تھے رکھے ایک سڑک اس بنگلہ سے لیکر
تا سڑک شاہی جو کہ شہر کو گئی تھی بنوادی اور ان درختون مین جو کہ نئے پودے رہنے دیے تھے پنجرے
جانورون کے کہ جنمین قسم بقسم کے طائر مختلف رنگ مین بند ہین اور آنبر بستنیان چڑھی ہوئی کرنے
سے آویزان کیے اور ایک گھڑنچی بھی رکھی اور کل سامان عرصہ چار پہر مین کارپردازان شاہی نے

بہت چستی اور چالاکی سے درست کیا اور وہان چند آدمی واسطے حفاظت کے چھوڑ کر واسطے اطلاع کے روانہ ہوا اور ادھر کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جب وزیر واپس آیا تو بادشاہ نے دریافت کیا کہ سب بندوبست کرآئے آسنے عرض کیا کہ مین داروغۂ عمارت کو حکم سرکار دولتمدار دے آیا وہ نور آواسطے تعمیل حکم کے روانہ ہوا ہی جب وہ روانہ ہوچکا تو مین حاضر خدمت ہوا بادشاہ نے یہ سنکر شاہ صاحب سے فرمایا کہ شاہ صاحب مین نے آپ کے قیام کے واسطے انتظام کردیا اب آپ پر بشان نہون اگر آپ کے خلاف مزاج نہو تو مین کتنا نہ عرض کرون شاہ صاحب نے فرمایا کہ بیان فرمائیے بادشاہ نے عرض کیا کہ میری یہ عرض ہی کہ میرے فرزند دلبند کو آپ اپنا شاگرد فرمائین اور اسکو ہنر سپہ گری سکھائین کہ یہ آپ کی بدولت جہان جانے اور کچھ نام پیدا کرے اور یہ مشہور رہو کہ یہ تعلیم کردہ شاہ صاحب . یہ سنکر ایک امر کا مجھکو بڑا تعجب ہی کہ آپنے اب تک مجھسے اپنے نام نامی واسم گرامی سے آگاہ نفرمایا اور محروم رکھا یہ سنکر شاہ صاحب نے جواب دیا کہ مین اپنا نام کیا بتاتا ایک بدنام گمنام بدنام کرنے والا فرزند درویشان کا ہون مین کیا بتاؤن مجھکو درویش تباہ کہتے ہین یہ جو آپنے فرمایا کہ میرے فرزند کو فنون سپہ گری تعلیم کیجیے بھلا مجھکو کب فرصت ہی کہ مین اس امر کو گوارا کرسکون دوسرے مجھکو آتا ہی کیا ہی یہ جو آپنے دیکھا کہ مینے کشتی لڑکر ان دونون پہلوانون کو زیر کیا یہ بھی ایک باعث تھا کہ مین نے کبھی اپنے استاد سے کچھ حاصل کیا تھا کہ وہ آج کام آگیا یہ بھی صرف اس واسطے کہ شاید کبھی کسی جنگل مین فرانسیون سے سامنا ہوجائے اور وہ تکالیف دین تو یہ فن اس وقت کام آوے وہ فرماتے تھے کہ فقیر کو لازم ہی کہ ہر فن مین کچھ نہ کچھ مداخلت رکھے اور ضرور ہی کہ کچھ حاصل کرے یہ بھی انکے قدمون کی برکت سے آگیا اور انمین کی تعلیم کا یہ نتیجہ تھا کہ مین نے ایسے پہلوانون کو ایک دم مین زیر کرلیا ورنہ نفر کو ایسے کامون سے کیا غرض مجھ سے اسکا لاف و گزاف نہ سنا گیا کہ حسب آگئی مقابلہ کرکے زیر کیا اگر وہ ایسی لاف وگزاف نکرتا تو مین کبھی اس سے مقابلہ کرنا مجھکو کیا ضرورت تھی مگر سنئے جب ایسے لوگون کو برا بھلا کہا کہ جو کہ بعض مرگئے ہین اور بعض زندہ ہین اور اپنے معبد کو چلے گئے ہین انکو بلکہ مجھ سے صبر نہوا مین نے اسکو قتل کرڈالا بادشاہ نے جواب دیا کہ مین نہ مانونگا ضرور اسکو تعلیم کرنا ہوگا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ مجھکو مصلحت نہین ہی اور بھلا میرا قیام یہان کب رہیگا جو مین تعلیم دون بادشاہ نے جواب دیا کہ جبتک آپ یہان ہین اس وقت تک اور جب آپ کہین اور یہان سے تشریف لیجائین تو اسکو اپنی خدمت مین لیتے جائین یہان تعلیم دیجیے گا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ بھلا وہ کہان میرے ساتھ ساتھ پھر سکتا ہی اگر اسکو ساتھ لیجاؤن بھی تو بعد دم کہان کہان اور کس کس شہر مین تباہ برباد پھرتا رہیگا وہ کیونکر میرا ساتھ دیسکے وہ شاہزادے ہین مین فقیر میرا نکا ساتھ کہان نبھ سکتا ہی بادشاہ نے کہا کہ جو کچھ ہو یہ تو آپ کو ضرور منظور کرنا ہوگا شاہ صاحب نے جب دیکھا کہ بادشاہ نہ مانے گا تو مجبور ہوکر جواب دیا کہ اچھا اس طرح ہوسکتا ہی کہ جب آٹھوین دن وہ لوگ آوین گے جنھون نے وہان مجھکو باہر خیمہ کے عاجز کیا تھا اور مین نے وعدہ کیا ہی کہ اگر مین یہان رہا اور دو چار دن سے زیادہ قیام کیا تو تم لوگ آٹھوین دن میرے پاس آیا کرنا اسی طرح شاہزادہ بھی آٹھوین روز میرے پاس تشریف لائے اور بابت تعلیم کے جو آپنے فرمایا تو اسکا طریقہ یہ ہوا کہ آپ کا پہلوان نقیل دیو صورت جو ہی وہ تعلیم کیلئے مین بھی دیکھ لیا کرونگا روز تو یہان مکان پر اور آٹھوین دن وہان جہان مین مقیم ہون میرے روبرو جو کچھ نقص ہوا کریگا مین اسکو زبانی شاہزادے کو خوب سمجھا دیا کرونگا کیونکہ نقیل بھی پہلوان زبردست اور کامل ہی مجھکو اسکا حال معلوم ہوگیا بادشاہ نے جواب دیا

کہ شاہ صاحب معلم اہل ہنر وغیرہ تو اسکی تعلیم کے لیے لازم ہین اور وہ ہر فن کی تعلیم دیتے ہین میرا تو منشا یہ تھا کہ آپ کچھ اسکو اپنی طرف سے تعلیم کرین کیونکہ آپ کا تعلیم کرنا اسکی کل تعلیم کو برکت بخشیگا اور وہ بہت جلد درست ہوجائے گا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ جو صورت مین نے بیان کی ہے سوا اسکے اور کوئی صورت نہین ہے بادشاہ نے مجبور ہوکر جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی مبارک ہے اسی طور صحیح اچھا مین ذرا اسکو بلاتا ہون آپ اسکا چہرہ تو ملاحظہ فرمائیے کہ وہ کچھ جانتا بھی ہے یا نہین اور اسکو آپ کی زیارت بھی نصیب ہوگی شاہ صاحب نے جواب دیا کہ بہتر ہے بلائیے دل مین کہا کہ عجب صفقے مین جان پڑگئی انھون نے تو فرمایش پر فرمایش کردی کہ یہ کام کردیجیے وہ کام کردیجیے مین کہانتک انکار کرون بہتر یہ ہے کہ یہان سے چلا جاؤن پھر دل مین کہا کہ بغیر اسلام آباد دیکھے یہان سے جانا مین خلاف ہے کہ اسقدر لوگ بیکار گمراہ ہین اور مین یہان آؤن پھر بھی یہ شہر اسلام آباد نہو کہ مین فقیر ہون مجھکو کیا کام ہے مگر یہ تو اب لینا ضرور ہے کہ جب اسقدر لوگ دائرۂ اسلام مین آجینگے تو خدا تجھسے کسقدر خوش ہوگا کیا عجب ہے جو تیرے ارادے مین برکت ہو خدا تجھکو اس حالت فقیری مین درجۂ اعلے کو پہونچادے مگر اس امر مین جلدی کرنا عقلمندی نہین ہے کچھ دنون یہان رہکر اسکا بندوبست کرنا گو کہ ممکن ہے کہ ابھی مین اگر بگڑ جاؤن اور آمادہ فساد ہوجاؤن تو کولی یہان ایسا نہین ہے جو مجھسے روکے اور مجھ سے مقابلہ کرسکے یہ ضرور ہے کہ ہزارہا آدمیون کا خون ہوگا تب کہین یہان اسلام رائج ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ کچھ دنون یہان قیام کرکے دیکھو تو کہ کیا ہوتا ہے اگر بغیر کشت وخون کے یہ امر طے ہوجاوے تو خیر ورنہ پھر بھی ممکن ہے شاید یہ فقیری کچھ کام دے اور اسمین بدنامی بھی ہے کہ ہمکو دھوکے سے مسلمان کیا اور پھر جبر کیا اور جب وہ اپنی مرضی سے خوش ہوکر قبول کرینگے تو خوب ترقی کے ساتھ ہوگا یہ خیال کرکے خاموش ہورہے انکو تو اسی خیال مین مصروف رکھا جاوے تو

چند کلمہ داستان کیفیت شکار شاہزادۂ نومان کے بخدمت شائقین دالا تمکین بیان کیے جاتے ہین

راوی خوش تقریر کا بیان ہے کہ ایک روز شاہزادہ نومان اپنے رفیقون اور ندیمون کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور تمام سرداران عالی وقار و رفیقان نامدار گردم کے حلقہ کیے ہوئے حاضر تھے جیسے ستارے ماہتاب کے گرد پرتو فگن ہوتے ہین اسی طرح یہ لوگ بھی رونق بخش انجمن تھے جام مے ارغوانی گردش مین تھا آواز نوشا نوش وشاباش بلند تھی مطرب ترانہ مسرت سے ترنم سرا تھا مغنی چنگ ورباب سے اہل مجلس کے دل کو مضراب اشتیاق سے زخمہ زن ذوق وشوق کرکے وجد مین لارہا تھا ساقی بچہ یہ غزل بہ لحن داؤدی بہ نغمہ داد گارہا تھا اور اہل محفل کے دلون کو لبھا رہا تھا

داد ہین ہر کب سے اپنا صورت پیمانہ دیکھ	آنکھ بھر کر تو ادھر اے ساقیے یکتا نہ دیکھ
بن گیا ہے آبلہ میرا دل دیوانہ دیکھ	چھیڑ دے اسکو ذرا پھر میرا ہے جانا نہ دیکھ
کوچ اٹھا دشت سارا ہوگیا مجنون ہرن	ہوش اب باقی نہین اے لعرۂ مستانہ دیکھ
اسقدر کیون مست جام بیخودی رہتا ہے تو	عمر کا لبریز ہے غافل تری پیمانہ دیکھ
اے صنم قتل اب دل کو نہین ہے تاب دید	پھیر دے خنجر گلے پر میرے جانب یا نہ دیکھ
بحر مون کی بھر ذرا میرے اگر دیکھی تو	گرد شمع محفل آکر مجمع پروانہ دیکھ

لقد دل دیتا ہون تجھکو لے اگر منظور ہو
قیمت یوسف سے ہی وہ چشم بینا دیکھ

داغ سودا ہی نہین ڈر سرد مہری کا تری
شمع کی صورت پیان سر پر ہی آتش خانہ دیکھ

آسمان سے بادۂ عشرت کا کیا طالب ہی تو
واژگون روز ازل سے خود یہ ہی پیمانہ دیکھ

ایک تیری دوستی نے اوبت نا آشنا
کر دیا ہی سارے عالم سے تجھے بیگانہ دیکھ

زاہد استون کی صحبت سے تجھے کیا کام ہی
نقل محفل ہو بجائے سبحۂ صد دانہ دیکھ

بعد مدت چین آیا ہی لحد مین نشین
کیون بلاتا ہی دم تلقین ہمارا شانہ دیکھ

بادۂ عشرت سے بھر دے ساقیا دل کو مرے
روزہ داردن کی طرح ہی خشک لب پیمانہ دیکھ

بے کہانی ابتدا ہی غائل نہین آتی ہی نیند
ایک دن تو بھی نہو جائے کہین افسانہ دیکھ

جسم سب ٹھنڈا ہی پر جلتا ہی ہر دم دل مرا
سرد ہی حمام اور ہی گرم آتش خانہ دیکھ

حال تیرا بھی برنگ موی عمران نہو
بار کو ای شوق دل اتنا نہ بیتابانہ دیکھ

آسیا کی طرح گردش چاہیے انسان کو
وا کبھی ہوتا نہین بے سعی تفل دانہ دیکھ

آیۂ لا تقنطوا کا سر بسر مضمون ہے
ہی اگر یوسف سوار آ کر خط پیمانہ دیکھ

جب یہ غزل ساقی بچہ کا چکا تو فی الفور یہ رباعی زبان پر جاری کی ؎

آہ کی تھیں آبلۂ دل توڑا | میری وحشت پہ جو کچھ بارنے کی من لی | اک شیشہ نہین اہی رونق محفل ٹوٹا
آبلہ شکل حباب لب ساحل ٹوٹا

غرضکہ شہزادہ مجمع احباب مین نہایت شادان و فرحان بیٹھا ہوا ہی کہ دفعتہ ہلکا ہلکا ابر آسمان پر نمودار ہوا اور ہوائے خنک سے روح کو بالیدگی ہونے لگی ؎ ابر چھایا ہوا ہلکی سی پھوار تن تن شیشہ چھلکا ہوا ساقی بھی پر خمیدا ؎ یہ سمان اور فضائے صحرا دیکھکر اُسکے دل مین شکار کا شوق پیدا ہوا ہمنشینون سے فرمانے لگا کہ کیا ہوا ہے عیسی دم مسیحا نفس مل رہی ہی کہ فیخۂ دل کو شگفتہ کر رہی ہی ابر خفیف کا سایہ فگن ہونا اور کسی قدر ترشح ہو جانا طراوت بخش فضائے صحرا ہی کو سبزہ فرش زمردین بچھا ہوا ہی ایسے خوشگوار موسم مین شکار کو جی چاہتا ہی رفقا نے کہا حضور بہت ہی مناسب ہی واقعی موسم کی شگفتگی ابر بہاری سے ترشح نسرات باران ہوتا ہوا سرد کا جانا عجب مزا دیرہا ہی یہ وقت شکار کے لیے نہایت ہی موزون ہی شہزادہ نے حکم دیا کہ میر شکار کو بلاؤ سامان شکار مہیا کرے کل علی الصباح ہم شکارگاہ مین جا کر شکار چرند و پرند مین مصروف ہونگے میر شکار حاضر ہوا آداب و تسلیمات بجا لا کر شہزادہ نے اپنا عزم صید گیری کا ظاہر فرمایا اُسنے عرض کیا بہت خوب غلام ابھی سے جملہ انتظام شکار کا درست کرتا ہی علی الصباح حضور سوار ہون شوق سے سیر و شکار مین دل بہلائین اور موسم کی طراوت سے سرور قلب حاصل فرمائین یہ حکم دیکر شاہزادہ نے تو جا کر آرام کیا اُدھر میر شکار نے جا کر صید گیری کا انتظام و اہتمام کیا صبح کو شہزادہ نوبان بیدار ہوا اور بعزم شکار سوار ہو کر بمراہی رفقاے جان نثار و سرداران عالی وقار کے جانب صحرا بہ شکارگاہ روانہ ہوا تمام جانوران صید گیر ہمراہ تھے باز چرہ تری شکرا باز باشہ لگڑ بھگڑ بحری وغیرہ نظم سیہ گوش چیتے وہ تھے آہو شکار + ہرن وہ کہ شیرون کا کرین شکار + وہ کتون کی نخچیر جوڑیان لاجواب + دل شیر دہشت سے ہو جنکے آب + کسی سمت جرّے کہین ببر بان + پرندون کا چھوڑین نہ نام و نشان + لیے باز ہاتھون پر تھے بازدار + کہ ہو طائر روح جنکا شکار + پہلے تر اول میر شکار پورے باز دار جانور ہاتھون مین لیے ہوئے ساتھ ساتھ چلے آتے تھے صبح صادق کا وقت تھا جب صحرا مین پہونچے دیکھا تو دشت مین

مین سبزہ لہلہا رہا ہی ہزارہا جانوران خوش الحان درختون پر زمزمہ سرائی کر رہے ہین گلہائے رنگارنگ سے جنگل نمونہ بہشت برین ہی کہین لالہ صحرائی کی عجیب وغریب بہار ہی دامن کوہ رشک دامن گلچین معلوم ہوتا ہی خالق کائنات نے تمام نباتات کو لباس زمردین عطا کیا ہی یعنی پیراہن سبز پہنایا ہی شاخہاے درخت پر اثمار مصروف تسبیح پروردگار ڈالیان مجوم مجوم کر وجد کے عالم مین حمد خدا کر رہے ہین ؎ ہر نہال دشاخ ہی مصروف شکر کردگار ۔ خاک پر ہر شاخ سجدہ کر رہی ہی بار بار ۔ اور سبزہ بھی وہ سبزہ تھا کہ اگر زمرد رشک سے ہزار بار زہر کھائے تو بھی اسکی سبزی کو نہ پاوے ۔ چادر آبشار پہاڑ سے گر رہی ہی رنگ رنگ کی پتھریان اسمین جو غلطان معلوم ہوتی ہین ظرفہ لطف دکھاتی ہین ہواے خوش صبح دم چل رہی ہی عجب کیفیت ہی طرفہ سماں ہی اگر مردہ صد سالہ اس صحراے روح افزا کی ہوا کھاوے تو اسمین بھی جان آجاوے ہر طرف قدرت پروردگار کا جلوہ نظر آیا ؎ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ۔ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ۔ جب کیفیت صحراے سبزہ زار دیکھ چکے حکم ہوا شکار شروع ہو چنانچہ میر شکار سب حاضر ہوے انھون نے بموجب حکم اپنے آقاے نامدار ولیعہد زادہ ذی افتخار کے جھاڑی جھنڈی کو ڈھونڈھنا شروع کیا میسر ہوے بٹیر کا شکار ہونے لگا جب پرندون کا شکار بخوبی ہو چکا اس وقت شاہزادہ عالی شان نے حکم دیا کہ اب چرندون کو تلاش کرو بموجب حکم سوار دوڑا دے تھوڑی مین چرندون کے روانہ ہوے ایک ساعت ابھی نہ گذری تھی کہ جوڑی ہرکارون کی گرد مین آلودہ پسینہ مین غرق حاضر ہوئی لب عبودیت سے زمین ادب کو بوسہ دیکر عرض کیا کہ یہان سے تھوڑی دور پر ایک چراگاہ ہی وہان سب طرح کے جانور مثل چنکارہ بیل گاؤ وہرن وغیرہ کے چرنے مین مصروف ہین شہزادہ نے سرکاردن کو انعام مرحمت فرماکر اسی جانب روانہ ہونیکا قصد کیا تمام ہمراہی بھی اسی سمت عازم ہوے جبکہ قریب اس چراگاہ کے ہوے پہنچے سم مرکب کی آواز سے ان چرندون نے کان کھڑے کیے اور ارادہ کیا کہ چوکڑی بھر کر فرار ہو جاوین اس وقت شاہزادہ لوہان نے اپنے رفیقون اور ہمراہیون سے کہا کہ خبردار یہ چرند جانے نہ پاوین بموجب فرمانے شہزادہ کے سوارون نے گھوڑے ڈال دیے شہزادہ نے بھی ایک ہرن کا تعاقب کیا وہ ہرن سامنے سے بھاگا جاتے جاتے ایک مقام پر دریا نمودار ہوا پانی کو دیکھکر ہرن جھجکا اسی وقت شہزادہ لوہان نے تیر کو بترہ کمان مین پیوستہ کرکے ہرن پر مارا آواز زہ کی بلند ہوئی ع فلک گفت اس کو گفت نہ ۔ تیر ہرن کے شانے پر ایسا پڑا کہ دوسرے شانے کو توڑ کر پار گذر گیا ہرن گرا شہزادہ نے گھوڑے سے اتر کر اسے ذبح کیا اور کباب تیار کرنے کا حکم دیا ملازمون نے چقماق سے آگ نکال کر جھاڑی جھنڈی سے کچھ لکڑیان جمع کرکے آگ روشن کی اور ہرن کو صاف کرکے سیخ پر کباب لگانے لگے رفقا و مصاحبین اپنی اپنی جانب شکار مین مصروف تھے کسی نے ہرن میسر کیا کسی نے نیل گاؤ مارا کسی نے چنکل و پاڑے وغیرہ کا شکار کیا غرضکہ سب جان نثاران شاہزادہ عالی وقار نے بھی اپنے اپنے شکار کیے ہوے جانور حاضر کیے صبح سے شکار کے تعاقب مین اور اسمین دوا دوش مین ہر ایک ہمراہی نہایت تھک گیا تھا اور حرارت آفتاب اس درجہ تھی کہ الحفیظ اللہ ہر بخش جنبش سے مضطرب الحواس تھا غرضکہ سب نے ملکے خوب کباب کھاے جب خلق سیر ہوا چندے استراحت فرماکر پھر شکار کھیلتے ہوے مقام فرودگاہ پر آے یہان جیسے وغیرہ آسودہ تھے شہزادہ نے اپنی بارگاہ مین اور رفقا نے اپنے اپنے خیمون مین آرام کیا جبکہ صیاد صبح نے مرغزار فلک پر

مہتاب و نجوم کا شکار کیا اور آفتاب عالمتاب کی ضیا باری سے صحراے سبزہ زار مین چہار طرف شعاع نورانی پھیلی شہزادہ بیدار ہوکر پھر عازم صید و شکار ہوا دوپہر تک صید گیری کا لطف رہا جب دھوپ تیز ہونے لگی اپنے اپنے خیمون مین استراحت کی غرضکہ تین روز تک شہزادہ عالی وقار نے سیر و شکار کا لطف اٹھا کے دار دولت پر مراجعت فرمائی اپنے اپنے مقام پر سب شادان و فرحان بیٹھے تھے کہ ادھر بادشاہ نے چوبدار سے حکم فرمایا کہ تو جا اور دیکھ کہ اگر شاہزادہ نومان شکار پر سے آگئے ہون تو کہنا کہ آپ کے والد نے آپ کو دعا فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ تھوڑے عرصہ کے واسطے ہمارے دربار مین آؤ کہ ہمنے آج کئی دن سے تمکو دیکھا نہین ہے اور اگر شکار کی تکلیف سے راحت مین ہو تو دم بھر کے واسطے چلے آؤ کہ ہمارا دل تمھارے دیکھنے کو بہت چاہتا ہے جہانتک ممکن ہو اپنے ہمراہ لیتے آنا چوبدار یہ حکم پاتے ہی فوراً روانہ ہوا ادھر شاہزادہ نومان بن زردمان تاجدار اپنے رفیقون مین بیٹھا ہوا یہ ذکر کر رہا تھا کہ آج والد بزرگوار نے واسطے دیکھنے کشتی کے تشریف شریف لے گئے مگر مجھکو نہ یاد فرمایا نہ معلوم اسکا کیا سبب ہے ایک رفیق نے عرض کیا کہ حضور واسطے شکار کے کئی روز قبل تشریف لے گئے تھے اسکی خبر تو بادشاہ کو بھی اور اجازت بھی دے چکے تھے انھون نے خیال فرمایا ہوگا کہ ابھی شکار پر سے نہین آئے ہین کیونکہ آپ انکی خدمت مین بھی تو اس روز سے نہین تشریف لے گئے ہین وہ سمجھ گئے کہ ابھی شکار پر سے نہین آئے اور اپنے عرصہ مین یہان یہ امر قرار ہوگیا اور اس پہلوان کو سنا ہے کہ بہت جلدی تھی اس وجہ سے انھون نے آپ کو نہین بلایا ہے کہ جبتک لوگ جاکر خبر کرینگے اور وہ آئینگے تب تک یہان وہ دن آجائیگا کہ وہ نہ آنے پائینگے کہ یہان فیصلہ ہوجائیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ نہ بلاؤ صید و شکار کے شغل مین مصروف رہنے دو یہ سبب تھا کہ جو آپ کو نہ بلایا اور نہ ہمراہ اپنے لے گئے اور جب وہ تشریف لیجا چکے ہین جب آپ تشریف لائے ہین بسبب اسکے کہ آپ ابھی شکار پر سے زحمت اٹھائے ہوئے تشریف لائے ہین کیا ضرور ہے کہ ہم اطلاع کرین ہم لوگ بھی خاموش ہورہے مگر حضور نہ معلوم کہ نتیجہ کیا ہوا دوسرے یہ امر ہے کہ مین نے سنا ہے کہ وہ پہلوان ہاتھ سے ایک فقیر کے اکھاڑے مین قتل ہوا ہے اور آپکا پہلوان لقیل دیو صورت بھی زیر ہوا ہے شاہزادے نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو یہ جملہ میری سمجھ مین نہین آیا ہے ارے فقیر کے ہاتھ سے قتل ہونا کیسا لقیل کا زیر ہونا کیا معنی ذرا صاف طور سے بیان کرو اسنے عرض کیا کہ ابھی مین جو حضور عالی کی خدمت مین آتا تھا تو تمام شہر مین غلغلہ تھا ہر کوچہ و گلی مین یہی چرچا تھا کہ کیا قدرت خداوندی ہے کہ ایک درویش نے اتنے بڑے پہلوان کو زیر کرکے قتل کیا لقیل ایسے دیو صورت کو زیر کیا بھائیون یہ ماجرا تو ہمنے آج تک سنا ہی نہین دیکھنا تو شے دیگر ہے حضور دوسرے نے جواب دیا کہ اتو بچشم خود دیکھا اگر کوئی دوسرا بیان کرتا تو ہمکو کبھی یقین نہ آتا بڑے عجب کی بات ہے کہ فقیر ہوکر یہ امر عجیب اس سے واقع ہوا مین نے اس شخص سے دریافت کیا تو اسنے کل کیفیت بیان کی اور اس رفیق نے رد بدر شاہزادے کے وہ کل حال اس شخص سے سنا تھا بیان کیا کہ آج صبح کو بادشاہ کے حکم سے میدان بہار مین مجمع ہوا اکھاڑا تیار تھا اور سب کیفیت میلہ کی اور بادشاہ کا آنا اور اکھاڑے کا درست ہونا اور صیقل گیر کا لاف و گزاف کرنا اور درویش کا اسکی لاف و گزاف سنکر جواب دینا اور پند و نصیحت کرنا اسکا برہم ہونا شاہ صاحب کا تامل کرنا اور فہمایش کرنا اسکا انکو فقیر جانکر زیادہ برہم ہونا یہان مقابلہ ہونا اور شاہ صاحب کا اسکو زیر کرنا اور چیر کر چیک دینا اور اسکے شاگردون کا برہم

ہوکر حملہ کرنا بادشاہ منع کرنا **قفیل** دیوصورت کو اُسکے مقابلہ کے واسطے روانہ کرنا اور **قفیل** کا بھی لات وگزاف کرنا آخر زیر ہونا بادشاہ کا قتل سے مانع ہونا شاہ صاحب کا اُسکو چھوڑ دینا **صیقل** کے شاگردون کا پھر حملہ کرنے پر آمادہ ہونا بادشاہ کا پھر منع کرنا اُنکو وہان سے جانے کا حکم دینا اُنکا اُسکی لاش لیکر چلا جانا بادشاہ کا خود آکر شاہ صاحب سے ملنا اور باہم گفتگو کا ہونا اور بعد حجت وتکرار بسیار کے شاہ صاحب کا رضی ہونا بادشاہ کا شاہ صاحب کو ہمراہ لیکر باہر آنا مجمع کا برخاست ہونا باہر پانچ چار سو آدمیون کا رہنا اور شاہ صاحب سے وہ تقریر کرنا جو کہ تحریر ہوچکی ہے شاہ صاحب کا وہی جواب دینا بعد حجت وبحث کے شاہ صاحب سے اقرار لینا بسکا ملکر جانا بادشاہ کا شاہ صاحب کو ہمراہ لیکر دارالامارہ کو تشریف لے جانا **نسب حرف بحرف** جو کچھ کہ اُس شخص سے سنا تھا بیان کیا شاہزادے نے بیان فرمایا کہ وہ شاہ صاحب اب کہان تشریف رکھتے ہین وہ تو بڑے کامل معلوم ہوتے ہین میرا دل چاہتا ہے کہ مین بھی اُنسے ملاقات کرون اور اُنکی زیارت سے مشرف ہون اُسنے عرض کیا کہ حضور آپکے پدر بزرگوار پاس تشریف رکھتے ہونگے کیونکہ یہ وہ بیان کرتا تھا کہ شہنشاہ نے اقرار کرلیا ہے کہ مین آپ کے قیام کے واسطے جگہ مقرر کردونگا ضرور شہنشاہ نے اقرار کے موافق بندوبست کیا ہوگا جسوقت وہ اُنکے پاس تشریف رکھتے ہونگے جب مقام مقرر ہوجائیگا تو وہ وہان چلے جائینگے آپکا اگر دل چاہتا ہے کہ مین اُنکی زیارت کرون تو آپ بادشاہ کے پاس تشریف لیجائیے وہان زیارت ہوجائیگی شاہزادے نے فرمایا کہ وہ محل مین تشریف رکھتے ہونگے اور نہ معلوم شاہ صاحب کہان مقیم ہونگے یہان یہ گفتگو درمیان مین ہورہی تھی کہ چوبدار حاضر ہوا اور مجرا گاہ سے مجرا بجا لایا اور عرض کیا کہ حضور کی عمر دراز ہو بادشاہ سلامت نے دعا حضور کو فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ جب سے تم شکار کو گئے ہو مین نے کھانا نہین دیکھا ہے تمھارے دیدار کے واسطے آنکھین ترستی ہین اگر راہ کی زحمت کی کسل ہو تو تھوڑی دیر کے واسطے ہمارے پاس چلے آؤ شاہزادہ یہ سُنکر کہنے لگا کہ میری طرف سے خدمت عالی مین عرض کردینا کہ مین خدمت حضور مین بہت جلد حاضر ہوتا ہون اگر آپ مجھکو طلب بھی نہ فرماتے تو مین ضرور بالضرور حاضر خدمت والا ہوتا تاخیر حاضری مین اس سبب سے ہوئی کہ مین نے سُنا تھا کہ حضور دریا سے دیکھنے کشتی کے گئے ہین دوسرے غلام کو کسی قدر کسل راہ بھی تھا مگر مین اُسکا کچھ خیال نکرتا حاضر ہوتا حضور خدمت عالی مین حاضر ہوتا ہلکہ ابھی ابھی حاضر ہوکر نجرہ دارین حاصل کرتا ہون ایسمین سر ہو تاخیر ہوگی اُس چوبدار نے معافی تلاشی چاہکے عرض کیا کہ اگر خلاف مزاج وہاج حضور پُرنور نہ ہو تو وہ بھی عرض کرون جو مجھکو حکم ہے شاہزادے نے جواب دیا کہ بیان کر اُسنے مودب ہوکر دونون ہاتھون کو باندھکر عرض کیا کہ فرمایا تھا کہ تو اپنے ہمراہ شاہزادے کو لیتے آنا اگر اس قدر مہربانی ہو کہ آپ ابھی بلکہ اسی وقت تشریف شریف لے چلین اور غلام بھی ہمراہ رکاب ہو تو حضور کے قدمون کی بدولت اور برکت سے اس غلام کی عزت ہوجائیگی اور شہنشاہ غلام سے خوش ہونگے شاہزادے نے فرمایا کہ اچھا ٹھہر جاؤ مین چلتا ہون جہان پناہ کیا محل مین تشریف فرما ہین یا دربار مین اُسنے عرض کیا کہ جی نہین آج محل مین تشریف نہین لے گئے ہین جب سے کشتی دیکھکر تشریف لائے ہین دربار مین تشریف فرما ہین شاہزادے نے دریافت فرمایا کہ آج دربار ابھی تک آراستہ ہے اُسنے عرض کیا کہ جی ہان ابھی تک آراستہ ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ جہان پناہ آن شاہ صاحب کو اپنے ہمراہ لائے ہین جنھون نے صیقل کشتی گیر کو زیر کرکے قتل کیا ہے

اور تعمیل دیوصورت کو زیر کیا ہی جہان پناہ کی خاطر سے اُسکو قتل نہین کیا جہان پناہ اُنکو اپنے ہمراہ بہت کوشش کرکے لائے ہین وہ آتے نہین تھے انکار کرتے تھے کہ مجھکو تنہائی پسند ہی آدمیون کی صحبت سے نفرت ہی جہان پناہ نے اُنسے اقرار کیا ہی کہ آپ کو جنگل مین رہنے کو جگہ دونگا تب وہ تشریف لائے ہین اب بادشاہ اُنکی خاطر و مدارات مین مصروف ہین میرے سامنے وزیر کو حکم ہوا تھا کہ شاہ صاحب کے قیام کے واسطے مقام درست کرو وزیر نے فوراً تعمیل حکم کی اور داروغہ عمارت کو حکم شاہی پہونچایا وہ فوراً اسکے بندوبست کے روانہ ہوا یہان بادشاہ سلامت اور سردارون نے اُنکی دعوت کا سامان مہیا کرنے کا حکم دیا اور ساتھ ہی حکم دینے کے یہ بھی فرمایا کہ شام کے وقت دو ایک طائفے جو کہ عمدہ ہون وہ بھی حاضر ہون کیونکہ عرصے سے کچھ جلسہ ناچ گانے کا بھی نہین ہوا ہی آج افضل سب طرح کا اطمینان ہی اور کیا عجب ہی کہ ہمارا شاہزادہ بھی شکار پر سے آگیا ہو اُسکو بھی طلب کیا ہی یقین ہی کہ وہ آتے ہونگے وہ بھی راہ کی زحمت اُٹھائے ہوئے ہونگے تھوڑی دیر میرا اور شاہزادے کا اور جناب شاہ صاحب کا جلسے کی وجہ سے خوب دل بہلیگا وہ سردار اس حکم کے پاتے ہی واسطے بندوبست ضیافت و مجلس سامان جلسہ وغیرہ کے حکم شاہ سے چلا گیا اُسکے بعد بادشاہ نے اور کچھ باتین کین کہ اس اثنا مین وزیر صاحب تشریف لائے بادشاہ سلامت نے دریافت فرمایا کہ انتظام کر آئے انھون نے عرض کیا کہ جی ہان پھر کچھ حضور کا ذکر آگیا بادشاہ سلامت نے کچھ آپ کی بابت شاہ صاحب سے ارشاد فرمایا اب مجھے نہین معلوم کہ کیا تقریر ہوئی کچھ بڑی دیر تک گفتگو ہوا کی کیونکہ مین فاصلہ سے کھڑا تھا اس سبب سے کچھ سمجھ مین نہین آیا بعد اُس گفتگو کے جہان پناہ نے مجھ سے فرمایا کہ تو جاکر شاہزادے کو دیکھ اگر وہ شکار پر سے آگئے ہون تو اپنے ہمراہ لے آ کہ مین نے کئی دن سے نہین دیکھا ہی میرا دل دیکھنے کو بہت چاہتا ہی مین بموجب حکم فوراً روانہ ہوکر حاضر خدمت ہوا شاہزادے نے فرمایا کہ یہ تو تو نے خوب مژدہ سنایا کہ میرا خود دل اُن شاہ صاحب کی زیارت کو چاہتا تھا یہ فرماکر درباری پوشاک طلب کی داروغہ نے حاضر کی زیب تن فرماکر اپنے مصاحبون کو بھی حکم دیا کہ تم بھی درباری لباس سے درست ہوکر ہم خدمت جہان پناہ مین چلتے ہین ہر رفیق بھی بموجب حکم درست ہوا شاہزادہ مع اپنے رفیقون کے داخل دربار ہوا اور مجرا گاہ پر سے مجرا کرکے سامنے اپنے باپ کے استادہ ہوا بعد اسکے اُسکے سب رفیقون کا مجرا ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ شاہ صاحب تو بھی مجرا کر جو کہ سامنے کرسی پر تشریف رکھتے ہین یہ بہت بڑے صاحب کمال ہین انکی مین تعریف نہین کر سکتا ہون انھون نے وہ کام کیا ہی کہ کبھی کسی درویش نے نکیا ہوگا تمکو لازم ہی کہ قدم بوس ہو ہاتھ چومو کیونکہ ان ایسا شخص ہمنے آجتک نہین دیکھا یعنی یہ کوئی فرشتہ مقرب بارگاہ خداوندی ہین انکی خدمت کرنے سے بڑی عزت ہوگی شاہزادے نے یہ سنکر دربار مین چارون طرف دیکھا اب کیا دیکھتا ہی کہ ایک شخص جوان کہ جسکے رخ سے شان جوانمردی اور بہادری کی پیدا ہی مثل شیر نر کے کرسی پر بیٹھا ہوا ہی اور چہرہ مثل آفتاب درخشان کے روشن ہی مگر سب لباس فقیرانہ ہی یہ حال دیکھ کر شاہزادے نے سلام کیا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ بچا اچھے رہو شاہزادے نے آگے بڑھ کر شاہ صاحب کے ہاتھ چومے اور آنکھون سے لگائے اور چاہا تھا کہ قدمون کو بھی بوسہ دون اور جھکا تھا کہ شاہ صاحب نے اُسکا سر اٹھا کر سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ بچہ کیا کرتا ہی اور ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس کرسی پر بٹھا لیا شاہزادہ پھر سلام کرکے بیٹھ گیا شاہ صاحب نے شاہزادے کی پیٹھ ٹھونکی اور کہا کہ بچہ خوش رہو سلامت رہو بعد اس دعا دینے کے شاہ صاحب

مجے دریافت فرمایا کہ بچہ کہان تھے شاہزادے نے عرض کیا کہ مین آج کئی دن سے شکار پر گیا تھا
شاہ صاحب نے فرمایا کہ بچہ کب آئے اور کچھ شکار بھی لائے عرض کیا کہ آج صبح کو حاضر ہوا اسی سبب
سے مین کشتی کا تماشا دیکھنے نہین پہونچ سکا کیونکہ جب جہان پناہ تشریف لیجا چکے تھے جب مین
حاضر ہوا تھا ورنہ مین بھی ضرور حاضر ہوتا گو کہ مین کسلمند بھی تھا مگر مجھکو بہت شوق ہی کشتی کا اور نہ
جہان پناہ نے مجھکو اس واقعہ کی خبر کی ورنہ مین شکار کو چھوڑکر ضرور آتا حضور کچھ شکار بھی ہاتھ
نہین آیا گو کہ مین کئی روز سے وہان تھا شاہ صاحب یہ شکر خاموش ہو رہے بادشاہ نے بعد
گفتگو شاہزادہ و شاہ صاحب کی ختم ہونے کے اُس سردار کو طلب کیا کہ جسکو سامان دعوت و
انتظام رقص وغیرہ کا حکم عنایت کیا تھا وہ حاضر ہوا اُس سے ارشاد فرمایا کہ اب تم اہتمام رقص و سرود
و انتظام محفل مین سرگرم ہو تھوڑی دیر جلسہ دیکھکر پھر سامان دعوت کا کرنا سردار نے فوراً حکم کی تعمیل کی
اور نازنینان پریوش زہرہ شمائل کو دربار مین طلب کر کے صحبت رقص و سرود وغیرہ کی شروع کرادی
چنانچہ ایک نازنین دربار مین آئی اور مجرا کر کے رقص کرنا شروع کیا جب کل گتین ختم ہو چکی تو تھوڑی دیر دم لیکر
یہ غزل شروع کی۔ غزل

سارے جہان کو گردش مجنون کی ہو خبر	افسوس ہی کہ دل کی نہین دل کو اطلاع
میری نہین ہی رہبر منزل کو اطلاع	مین ناتوان چلا ہون دبے پاؤن اسطرح
جانکاہ عاشقون کو ہی بون ہجر کی خبر	ہوجاے خوب مرتعابل کو اطلاع
مرجاے گر ذرا بھی ہو غافل کو اطلاع	ہی آدمی کی پردہ غفلت سے زندگی
ہم تشنہ کام بزم سے اٹھ آئے لاکھ بار	ہوتی ہی خود بخود دل سائل کو اطلاع
قاتل کو کچھ خبر ہی نہ بسمل کو اطلاع	مرتا ہی کون عشق مین کہنے کیا سے وا
راتون کو نیند جب وہ گئی ہین عدو کی گھر	دے اے فغان پکار کے غافل کو اطلاع

اس شوق کی نہین ہی قاصد کو اطلاع
لیکن ہو تو صاحب محمل کو اطلاع
صورت دکھا کے آئنہ کو نام بھی بتاؤ
جسطرح ہو خزان کی غافل کو اطلاع
چھپتی ہی کب چھپاے سے اہل کرم کی
اسکی نہین ہی ساقی محفل کو اطلاع
ہی پیلو رقیب مین ہی مست فی خبر
اے داغ ہو گئی ہی ہر بدل کو اطلاع

بعد ختم ہونے غزل کے اہالیان محفل نے اسکے گانے کی نہایت تعریف کی بادشاہ نے بھی خوش ہو کر اس نازنین کو بہت کچھ انعام دیکر رخصت کیا
اور فرمایا کہ یار زندہ صحبت باقی انشاء اللہ پھر کسی روز تمکو تکلیف دیجائیگی نازنین سلام کر کے رخصت ہوئی ادھر سامان
دعوت ہونے لگا کل اہالیان محفل نے خوب دعوت نوش فرمائی بعد فراغت دعوت کے بادشاہ نے شاہزادے سے
فرمایا کہ شاہ صاحب فن کشتی خوب جانتے ہین انھون نے آج وہ کام کیا ہی کہ اگر رستم بھی ہوتا تو وہ انکی غلامی کا
حلقہ اپنے کان مین ڈالتا اور کبھی اطاعت سے قدم باہر نہ رکھتا یہ کہکر کل واقعہ بیٹے کے روبرو بادشاہ
نے بیان فرمایا شاہزادے نے عرض کیا کہ جی ہان حضور کچھ مین نے بھی اپنے رفیقون کی زبانی سنا تھا صحیح ہی اور
اور بہت بجا اور درست ہی حالانکہ حسوقت سے مین نے یہ واقعہ سنا تھا اُسیوقت سے شاہ صاحب کی
زیارت کا اشتیاق پیدا ہو گیا تھا مگر اس لحاظ سے حاضر نہوا کہ شاید آپ بھی تشریف نہ لائے ہون یا تشریف
لائے ہون تو محل مین تشریف لیگئے ہون مین ہی باتین اپنے رفیقون سے کر رہا تھا کہ اس عرصہ مین حکم والا لیکر
چوبدار خاص پہونچا یہ خادم اسیوقت اسکے ہمراہ چلا آیا کیونکہ اسکا تو میسر دار ہی تھا بادشاہ نے فرمایا
کہ مین نے تمھارے واسطے پہلے عرض کیا تھا مگر پہلے تو آپنے بہت انکار کیا جب مین نے بہت اصرار کیا تو فرمایا کہ اگر
میرا مہمان تیام میں پندرہ روز رہا تو مین انکو بتا دونگا تمکو اس واسطے بلایا ہی کہ تم خود بھی عرض کرو شاہزادے نے
بموجب ارشاد پدر بزرگوار عرض کیا کہ اگر آپ مجھکو اپنی غلامی مین قبول کرین اور مجھکو کچھ ہنر خیگ تعلیم کرین
تو میرے واسطے بڑے فخر کی جا ہی مین بھی کچھ آپ کی عنایت سے واقف ہو جاؤنگا شاہ صاحب نے بھی جواب دیا جو پہلے

بادشاہ کو دیا تھا اور اسقدر اور فرمایا کہ سوائے اسکے کوئی ضرورت اور نہین ہی کیونکہ مجکو فرصت ایکدم بھر نہین ہی بھی اپنی عبادت مین ایکدن فرق کرونگا تو اسقدر امر ہوگا گو کہ اسکی بہت مجکو زحمت ہوگی مگر ہو یہ بھی تو مین نہین کر سکتا ہون کہ آپ لوگ ناخوش ہون اور مجسے ناراض ہون کیا فائدہ کہ آپ لوگ میری ذات سے ناخوش ہون کیونکہ مین ہمیشہ تو قیام نہین کرونگا چندے کے واسطے ناخوش کرنا اور ناراض کرنا بالکل خلاف حمیت وآدمیت ہی اور میرے فن فقیری کے خلاف ہی خیر اتنی زحمت گوارہ کرلی مگر اب آپ لوگ بھی میری خاطر کرین جو مین کہتا ہون اوسکو قبول کرین اگر میرا ایمان رہنا منظور خاطر ہو ورنہ مین ضرور ضرور چلا جاونگا اور ایکدم نہ ٹھہرونگا اسوقت آپ صاحبون کو بڑا ملال ہوگا شاید برا بھلا بھی کہیے تو کچھ عجب نہین بادشاہ نے شاہزادے سے فرمایا کہ اب کچھ نہ عرض کرو جو شاہ صاحب فرماتے ہین اوسکو قبول کرو کہین ایسا نہو کہ ناراض ہوجائین شاہزادہ نے دست بستہ عرض کیا کہ بادشاہ صاحب آپ میری خطا کو معاف فرمائین اب ایسی گستاخی نہوگی شاہ صاحب نے جواب دیا کہ آپ نے میری خطا کیا کی ہی کیون آپ اسقدر مجکو محجوب کرتے ہین بعد اس گفتگو کے سب خاموش ہوگئے کہ اس عرصہ مین وہ سردار حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور سب سامان دعوت درست ہوگیا حضور تشریف لیچلین بادشاہ نے شاہ صاحب سے فرمایا کہ آپ تشریف لے چلیے کچھ اولش فرمائیے کیونکہ بہت عرصہ ہوا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ مین پہلے ہی عرض کرچکا ہون پھر میرے چلنے کی کیا ضرورت ہی کیونکہ مین کچھ نہین کھاونگا بادشاہ نے فرمایا کہ صرف آپکا دسترخوان پر تشریف رکھنا باعث برکت ہی یہ بھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ مین خشک میوہ کھاتا ہون لہذا آپ میوہ نوش فرمائینگا شاہ صاحب نے فرمایا کہ آپ بہت ہر امر مین مجبور کرتے ہین خیر تشریف لیچلیے مین آپکی خوشی بجالاونگا مگر اتنا خیال رہے کہ اگر آپ مجسے کسی قسم کے طعام کے کھانے کی کوشش فرمائینگا تو مین ہرگز ہرگز نہ منظور کرونگا اسوقت آپکی بات ضائع ہوگی اور آپ کو ملال ہوگا اور مجکو بھی از حد رنج ہوگا اس سے مین پہلے سے عرض کیے دیتا ہون کہ وہ امر نہو جس سے کہ فقیرون کو ملال ہو بادشاہ نے فرمایا کہ جی نہین ایسا نہوگا آپ خاطر جمع فرمائیے شاہ صاحب نے فرمایا کہ اچھا آپ تشریف لیچلیے مجکو کچھ عذر نہین ہی بادشاہ یہسنکر اٹھ کھڑے ہوئے اور شاہ صاحب شاہزادے وچند مصاحبان خاص کو ہمراہ لیکر طرف اُس کمرے کے تشریف لیگئے کہ جہان دعوت کا سامان تیار تھا بادشاہ جمجاہ داخل کمرہ ہوئے جہان کارپردازون نے سب دسترخوان جنکر درست کر رکھا تھا ہر قسم کا طعام لذیذ وعمدہ قابون اور پلیٹون اور طشتریون مین چنا ہوا تھا اور ہر قسم کے میوے خشک وتر سے بھی آراستہ تھا بادشاہ مع شاہ صاحب دسترخوان پر تشریف لائے ہر سردار و مصاحب اپنے اپنے قرینے سے بیٹھا بادشاہ کے ایک پہلو مین شاہ صاحب اور دوسرے پہلو مین شاہزادہ تھا بادشاہ نے شاہ صاحب سے فرمایا کہ نوش فرمائیے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ آپ نے پھر وہی سوال کیا کہ جسکا میرے اور آپ کے اقرار نہ تھا آپ نوش فرمائین مین بھی کچھ قسم میوہ سے جسپر کہ میری طبیعت خواہش کریگی اور رغبت ہوگی تو کھاونگا بادشاہ نے دریافت کیا کہ واقعی آپ نے ترک لذات کردیا ہی آپ کچھ نوش نہین فرماتے ہین شاہ صاحب نے عرض کیا کہ مجکو دروغ بیان کرنے سے کیا حاصل تھا فقیر کو کسی کا خوف تو نہ تھا جو فقیر جھوٹ بولتا اور نہ درویش جھوٹ بولتے ہین نہ کذب انکا طریقہ ہے بادشاہ یہ سنکر خاموش ہورہا اور سردارون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ہان آپ لوگ شروع کرین انھون نے عرض کیا کہ پہلے

حضور نوش فرائین بعدہ ہم غلام بھی آغاز کرینگے یہان تک کہ بادشاہ نے مع سرداران وشاہزادے کے
خاصہ نوش فرمایا **شاہ صاحب** نے بھی بلحاظ بادشاہ کے کچھ میوہ خشک مثل بادام وپستہ واخروٹ وغیرہ
کے کھایا بعد فراغت طعام دسترخوان پرسے بادشاہ اٹھا اور منہ دھوکر باہر مع کل متخصوصکے رونق افروز ہوا
آج دن بھر بادشاہ نے دربار کیا اور محل مین تشریف نہین لائے باوصف کہ اُسے خاطر ومدارات **شاہ صاحب**
مین شام ہوگئی کہ کسی طرح **شاہ صاحب** ناخوش نہون اور کبھی حکم دعوت کا دیا کبھی مقام قیام درست ہونیکا
دیا کبھی **شاہ صاحب** سے گفتگو شروع کی اسی بندوبست مین شام ہوگئی اور فریب پہر بھر کے وقت گذرگیا
کہ **شاہ صاحب** کو خیال آیا کہ آج ہماری نماز ظہر مین سفت مین قضا ہوگئی اور اُسوقت پھر نہی حالت
معلوم ہوتی ہو کہ عصر مین بھی قضا ہوگی اور دوسرے بادشاہ بھی محل مین نہین گیا تمھاری وجہ سے جب سے
کہ کستی دیکھکر آیا ہو بسبب تمھارے باہر رہا اب کوئی ایسی تدبیر کرنا چاہیے ہو کہ بادشاہ محل مین جاے
اور ہر شخص آسودہ ہو اور تم بھی اپنے دینی فرض سے ادا ہو جب تک تنہائی نہوگی جب تک تم نماز
وغیرہ سے کسی طرح فرصت نہین حاصل کرسکتے ہو یہ خیال کرکے بادشاہ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ آپنے
ابھی تک میرے قیام کے واسطے کوئی مقام تجویز نہین فرمایا کیونکہ اب مجکو بڑی تکلیف ہوتی ہی اور
میری عبادت مین فرق ہوتا ہی بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ ابھی تک داروغہ عمارت نے آکر بیان
نہین کیا کہ مین سامان درست کرچکا ہون یا نہین ہان واقعی **شاہ صاحب** کو تکلیف تو ضرور ہوتی
ہوگی کیونکہ جب آنکی تنہائی کی عادت ہی اور آج خلاف عادت یہان تشریف فرما ہین تو ضرور تکلیف
ہوتی ہوگی اُسنے عرض کیا کہ حضور مین نے فوراً حکم والا داروغہ عمارت کو پہونچا دیا تھا اور وہ فوراً
مع کل سامان کے روانہ ہوا تھا شاید بندوبست درست کرنے مین عرصہ ہوگیا ہوگا وہ بغیر بندوبست
کیے ہوے واپس نہ آئیگا چاہے رات گذر جاے حکم شاہی ایسا نہین ہو کہ صادر ہو اور اُسکی تعمیل
فوراً نہ کیجاوے یہ بھی مجال ہی ہم غلامون کی بادشاہ نے فرمایا کہ پھر اب کیا کیا جاے **شاہ صاحب**
بڑی تکلیف ہوتی ہو وزیر نے عرض کیا کہ اگر **شاہ صاحب** منظور فرمائین اور آپ کی بھی مرضی ہو
تو ایک کمرہ شب بھر کے واسطے خالی کرادیا جاے اور جناب **شاہ صاحب** آسمین شب بھر قیام
فرمائین یقین ہو کہ صبح تک ضرور سب سامان درست ہوجائیگا کل وہان تشریف لیجلین ادھر بادشاہ اور وزیر
مین یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی اودھر **شاہ صاحب** نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ یہ تو بڑا غضب
ہوا کہ یہان قیام کرنے کی صورت ہوتی ہو مین کیونکر نماز وغیرہ سے فراغت حاصل کرونگا خیر
دیکھا جائیگا مقام تو ہوجانے دو اور بندوبست تو ہونے دو ادھر تو **شاہ صاحب** اپنے دل مین
یہ خیال کر رہے تھے کہ اودھر بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا **شاہ صاحب** سے دریافت کرو جیسا وہ
فرمائین اُسپر عمل کرو وزیر نے **شاہ صاحب** سے دست بستہ عرض کیا کہ اگر آپ کی مرضی مبارک ہو
تو شب بھر کے واسطے یہان تشریف رکھین صبح کو وہ مقام جو کہ ہمان پناہ نے واسطے آپکے قیام کے
درست کرایا ہو اور بیرون شہر ہو وہان تشریف لیجائیگا مین آپ کے قیام کے لیے یہان ایک کمرہ
ایسا خالی کرادونگا جو کہ بالکل تنہا ہو اور آواز مردم سے بھی دور ہو آپ شب بھر آسمین قیام کرین
شاہ صاحب نے فرمایا کہ یہ تو بہت درست کہا مگر مین یہ خیال کرتا ہون کہ شہر مین تو کوئی ایسا مقام

نہوگا کہ جہان صدائے انسان نہ آتی ہو مین یہان آکر بہت زحمت مین گرفتار ہوا بڑا میرا ہرج عبادت مین واقع ہوا اب یہ کہانتک ہو کہ شب بھر یہان عبادت کرون اور صبح کو وہان اٹھکر جاؤن یہ خالی از زحمت نہوگا مجکو کسی صحرا مین میدان مین بناد و مین آٹھ روز تک وہین قیام کرونگا اور جب آٹھوین دن یہ سب لوگ آوینگے تو مین اپنے مقام سے اٹھکر اس مقام پر جو کہ واسطے میرے مقرر کیا گیا ہی چلا جاونگا اگر میرا دل وہان لگ گیا تو خیر ورنہ مین اُسی روز وہان سے اور کسی طرف کو کوچ کر جاؤنگا وزیر نے عرض کیا کہ یہ تو بجا ارشاد ہوا کہ یہان کوئی مقام ایسا نہوگا کہ جہان صدائے انسان نہ آئے مگر شب بھر مین تو میرے نزدیک کوئی ہرج نہوگا اور دوسرے یہ بھی تو وجہ ہی کہ اہل شہر شب بھر تو اپنے اپنے گھرون مین آرام کرتے ہونگے آواز کا آنا غیر ممکن ہی اور یہ جو آپنے فرمایا کہ یہ کہان ہو سکتا ہی کہ رات بھر یہان رہون اور صبح کو وہان جاؤن اگر مرضی مبارک ہو تو وہ عبادت آج شب بھر اور موقوف فرمایئے کہ جسمین آٹھ روز تک اٹھنا غیر ممکن ہو صرف آج کی رات بھر کچھ عبادت فرمایئے کل سے باطمینان تمام اپنے مقام پر عبادت فرمایا کیجیے گا کہ وہان تو کسیکا گذر نہوگا شاہ صاحب نے دل مین خیال کیا کہ وزیر درست کہتا ہی اور مجکو تو صرف نماز مغرب مین پڑھنا ہی بعدہٗ تو آرام کرونگے صبح کو دیکھا جائیگا یہ خیال کرکے کہا کہ اچھا مگر بہت جلد بندوبست کرو وزیر یہ سنکر فوراً واسطے بندوبست کے بادشاہ سے اجازت لیکر گیا اور وہ کمرہ جو کہ تمام عمارت شاہی کے وسط مین واقع تھا وہ منجونز کیا اور وہان بندوبست کرکے خود واپس آیا اللہ اکبر یہ لوگ کسقدر فقیرانی خاطر کرتے ہین خیال کرنے کی جگہ ہی کہ وزیر خود جاکر کمرہ بندوبست کر آیا اور پھر واپس آیا اور بادشاہ نے پھر دن بھر دربار برخاست نہین کیا یہ سب سبب درویش ہونیکی خاطر و مدارات ہی اور دوسرے ایسا درویش کہ جس سے یہ کمال ظاہر ہوتے ہون کہ جسنے دیو پیکر دو پہلوانون کو دو پہر کے عرصہ مین زیر کیا ہو بھلا کیونکر نہ وہ اُسکی خاطر کرین لہذا وزیر نے واپس آکر عرض کیا کہ اگر مرضی مقدس مین آئے تو تشریف لیجایئے یہ بندہ بندوبست کر آیا ہی شاہ صاحب فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور بادشاہ سے فرمایا کہ ای شاہ آپ بھی محل مین تشریف لیجائین کیونکہ صبح سے بڑی زحمت مین ہین دن بھر بیٹھے ہوے گذر گیا ہی مین آپ کی خاطر و مدارات سے بہت خوش ہون اگر زندہ رہا تو صبح کو پھر ملاقات کرکے اپنے مقام پر جو کہ میرے قیام کے لیے درست ہوا ہوگا جاؤنگا اگر رہگیا تو پھر آٹھوین دن آپ سے ملاقات ہوا کریگی یہ کہکر وزیر کے ہمراہ اُس مقام پر آیا جو کہ وزیر نے تجویز کیا تھا اب جو شاہ صاحب نے اگر دیکھا تو واقعی ایک کمرہ نہایت وسیع و پر تکلف سب سامان سے درست ہی فرش و فروش شیشہ آلات وغیرہ سے آراستہ ہی یہ دیکھکر وزیر سے فرمایا کہ مجکو اس سامان کی کچھ ضرورت نہین ہی یہ تمنے کیون کیا بیکار ہی مجکو صرف ایک بوریا درکار ہی وزیر نے عرض کیا کہ حضور آج تو یہین قیام فرمایئے کل جو کچھ کہ آپ فرمائینگے وہ بندوبست کر دیا جائیگا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ تم مجکو ایک بوریا لا دو جہان سے ممکن ہو اور سب فرش و فروش اُٹھا ڈالو اور روشنی گل کر دو صرف ایک شمع روشن رہنے دو وزیر نے اُسیوقت ملازمون کو بلاکر ایک بوریا لانے کا حکم دیا اور فرش اٹھوا ڈالا اور روشنی گل کرا دی صرف ایک شمع روشن رہنے دی اور وہ خادم بوریا لیکر حاضر ہوا شاہ صاحب نے بوریا بچھوایا اور اُسپر تشریف فرما ہوئے وزیر اور سب

لوگون سے کہا کہ اب آپ لوگ جائین کیونکہ اب مین عبادت مین مشغول ہونگا وہ سب لوگ مع وزیر کے
چلے آئے ادھر شاہ صاحب نے اٹھکر تمام کمرے کے دروازے بند کیے اور اُس بوریے پر بخیال
اُس بات کے کہ یہ تمام فرش نجس ہوگا کیونکہ یہ کافر کے ہاتھ کا دھویا ہوا ہی بیٹھے پہلے نماز ظہرین بہ نیت
قضا تیمم کرکے ادا کی بعدہٗ نماز مغرب پڑھی اور بآرام تمام اُس بوریہ پر آرام کیا ادھر بادشاہ بعد جانے
شاہ صاحب کے اٹھا اور داخل محل ہوا اور شاہزادہ بھی ہمراہ گیا ہر سردار اپنے اپنے مقام قیام پر روانہ
ہوا اور وزیر بھی بعد کل انتظام کے اپنے مکان کو گیا اور شاہ اور کل سرداران نے اپنے مقام پر
آرام کیا یہانتک کہ صبح ہوگئی اور وقت نماز قریب آگیا عابد شب زندہ دار نے سجادۂ عبادت اپنا اُٹھایا
اور فلک اطلسی پر آثار سحر ظاہر ہوئے انکی خود بخود دفعۃً آنکھ کھل گئی یہ اُٹھے اب خیال ہوا کہ موہنہ ہاتھ
کیونکر دھوؤن کہ پانی تو یہان کا سب نجس ہی شاہ صاحب نے پہلے تو نماز پڑھی تیمم کرکے بعدہ کچھ وظیفہ
شروع کیا کہ ادھر بادشاہ بھی بیدار ہوکر برآمد ہوا اہل دربار بھی سب جمع ہوگئے مگر ابھی تک شاہ صاحب
نہین آئے تھے کہ اس عرصہ مین داروغۂ عمارت آگر حاضر ہوا مجرا گاہ سے مجرا بجالایا اور یون عرض کرنے لگا
کہ مین بموجب حکم سرکار اُس صحرا مین گیا اور وہان پہونچکر جو کچھ کہ وزیر صاحب نے فرمایا تھا سب سامان درست
کرآیا ہون رات کو وہان سے فرصت کرکے حاضر خدمت ہوا مگر اُسوقت پہونچا کہ جب حضور دربار برخاست
کرکے داخل محل ہوچکے تھے مین نے یہ بھی سنا تھا کہ حضور نے آج صبح سے دربار برخاست نہین فرمایا تھا اُسوقت
دربار برخاست فرمایا ہی لہذا آرام فرما رہے ہین اس وجہ سے مین نے عرض کرا بھیجنا مناسب نجانا خیال کیا
کہ صبح کو دربار مین عرض کرونگا بادشاہ نے یہ سنکر جواب دیا کہ اچھا ٹھہر جاؤ وہ اپنے مقام پر ٹھہر گیا ادھر
بادشاہ نے وزیر سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ذرا خبر تو لاؤ کہ شاہ صاحب نے عبادت سے فراغت پائی اگر
فراغت پاچکے ہون تو عرض کرنا کہ بادشاہ نے کہا ہی کہ اگر مزاج مبارک مین آئے تو تشریف لائے کچھ دیر
دربار مین تشریف رکھکر پھر اپنے اُس مقام پر تشریف لیجائیگا جو کہ آپکے قیام کے واسطے مین نے مقرر کیا ہی وزیر
یہ سنکر روانہ ہوا اور قریب گھر کے آواز دی کہ جناب شاہ صاحب اگر آپ عبادت خداوند تعالی فرماچکے
ہون تو مین حاضر ہون یہان تو فرصت کب کی ہوچکی تھی آواز دی کہ آؤ دروازہ کھولدو وزیر اندر داخل
ہوا اور سلام و مجرا بجالایا شاہ صاحب نے اشارہ بیٹھنے کا کیا وہ بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ بادشاہ نے
فرمایا ہی کہ اگر آپ عبادت خداوند تعالی سے فارغ ہوچکے ہون تو تھوڑے عرصہ کے واسطے دربار مین
تشریف لائیے یہان قیام فرماکے آپ اُسطرف تشریف لیجائیگا کہ جو مقام آپ کے قیام کے واسطے مقرر ہوا ہی
بموجب آپ کی خواہش کے شاہ صاحب یہ سنکر فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے اور ہمراہ وزیر دربار کی
طرف چلے اس عرصہ مین وہان دربار مین شاہزادہ تو یہان تاجدار بھی آگیا اور وہ سب لوگ بھی در دولت پر
حاضر ہوئے جنھون نے شاہ صاحب کو کل روکا تھا اور شاہ صاحب نے اُنسے وعدہ کیا تھا کہ تم
لوگ اٹھوین روز میرے پاس آیا کرنا اُنھون نے عرض کیا تھا کہ ہمکو کیونکر معلوم ہوگا کہ آپ تشریف
فرما ہین اور فلان مقام پر قیام ہی یا تشریف لیگئے ہین شاہ صاحب نے فرمایا تھا کہ تم در دولت پر آکر
دریافت کرلینا تو وہ لوگ سبکے سب جمع ہوکر آئے ہین کہ دریافت کرین کیا واقعہ ہوا آیا شاہ صاحب
ہین یا تشریف لیگئے اور اگر ہین تو کس مقام پر ہین ادھر لوگ انتظار مین کھڑے ہین اور چند چوبدار دن سے

دریافت کیا کہ وہ شاہ صاحب تشریف لیگئے یا تشریف فرما ہین اُنھون نے جواب دیا کہ وہ تشریف رکھتے ہین اور آج اسوقت بعد دربار کے اُس مقام پر تشریف لیجائینگے جو کہ بحکم بادشاہ بیرون شہر اُنکے قیام کو مقرر ہوا ہی وہ لوگ یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور دل مین کہنے لگے کہ یہ تو اچھا ہوا کہ ہمارے سامنے وہ یہان تشریف لیجائینگے ہم بھی ہمراہ جائینگے اور وہ مقام دیکھ لینگے اب جب تک وہ یہان سے تشریف نہین لیجاتے ہین جب تک ہم بھی واپس نہ جائینگے یہ تو یہان ایسے خیال کر رہے ہین اُدھر زید شاہ صاحب کو ہمراہ لیکر داخل دربار ہوا اہل دربار سب تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوے اور بادشاہ بھی بہ تعظیم کھڑا ہوگیا اور ہاتھ پکڑ کر اپنے تخت کے برابر کرسی بٹھالیا جب شاہ صاحب بیٹھ چکے تو بادشاہ نے فرمایا کہ آپکا مزاج تو بخیریت ہی شاہ صاحب نے جواب دیا کہ زندہ ہون بعد مزاج پرسی کے بادشاہ نے فرمایا کہ مقام تو آپ کے قیام کے واسطے درست ہوگیا لہذا آپکا جسوقت جی چاہی تشریف لیجایئے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ میرے نزدیک یہ بہتر ہوگا کہ مین اسی وقت چلا جاؤن کیونکہ ابھی کچھ دن نہین چڑھا ہی اور دھوپ بھی تیز نہین ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ بہت بہتر تشریف لیجایئے بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ جلد سامان چلنے کا کرو سواری منگاؤ وزیر نے فوراً حکم دیا کہ سواری بادشاہی لاؤ یہ حکم سنتے ہی چوبدار گئے اور فوراً حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا سواری جلوخانہ مین حاضر ہی بادشاہ نے یہ سنکر شاہزادے سے فرمایا کہ تم بھی چلو اور وزیر و دیگر سرداروں کو بھی ہمراہ لیا اور داروغہ عمارت کو بھی بادشاہ یہ فرما کر تخت سے اُٹھ کھڑا ہوا یہ حکم دیا بادشاہ کا اُٹھنا تھا کہ سب سردار بھی اُٹھ کھڑے ہوئے بادشاہ نے شاہ صاحب کا ہاتھ پکڑ کے اپنے برابر کر لیا اور طرف دربار کے روانہ ہوئے عقب مین وزیر و دیگر سردار چلے اور باہر آکر تخت روان پر سوار ہونے کا قصد کیا کہ شاہ صاحب نے عرض کیا کہ حضور کا کیا ارادہ ہی حضور یہین تشریف رکھین بندہ کو ہمراہ کسی ملازم کے کر دین کہ وہ پہونچا آئے آپ کیون تکلیف کرین بیکار زحمت اُٹھائین ایک ملازم کافی ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ کبھی نہوگا کہ مین آپ کے ہمراہ نہ چلون اسمین آپ اصرار نہ فرمائین جب یہ کلام بادشاہ کا شاہ صاحب نے سنا تو خاموش ہو رہے یہان تک کہ بادشاہ سوار ہوئے ایک پہلو مین شاہزادہ اور دوسرے پہلو مین شاہ صاحب کو بٹھایا اور وزیر بمدہ وزارت قائم ہوا تخت روان جلوخانے سے بڑھا اور باہر آیا یہان ہر سردار آکے اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوئے جیسے ہی تخت بادشاہ کا باہر آیا فوراً اُن لوگون کا مجرا ہونے لگا جو کہ پہلے سے اس انتظار مین کھڑے تھے کہ شاہ صاحب آلین تو اُنکے ہمراہ ہم سب اُس مقام تک جائین کہ جہان وہ قیام کرینگے بادشاہ سب کا مجرا و سلام لیتا ہوا طرف پھاٹک شہر پناہ کے چلا اور سب سردار عقب مین روانہ ہوئے اور وہ لوگ بھی روانہ ہوئے کہ جنکا ذکر ہو چکا ہی یہانتک کہ جون شہر تشریف لیگئے داروغہ عمارت بھی ہمراہ تھا وہ آگے آگے روان ہوا جب بادشاہ قریب اُس جنگل کے پہونچا تو داروغہ نے عرض کیا کہ حضور یہین اس خاکسار نے وہ مقام درست کیا ہی اور بادشاہ کی سواری کو اُس سڑک پر لایا کہ جو نئی بنائی تھی بادشاہ و شاہ صاحب چارون طرف کی سیر کرتے ہوئے چلے صحرا کو بہت سرسبز و شاداب پایا ہر طرف درخت گنجان تھے اب جو غور کر کے

شاہ صاحب نے دیکھا تو یہ دیکھا کہ وہی جنگل ہی جسمین مجکو وہ بزرگ پہونچا گئے تھے داروغہ بادشاہ کو وہان لایا کہ جہان سب سامان درست کرایا تھا اب جو اس مقام پر پہونچے تو دیکھا کہ ایک چشمۂ آب ہی اور اسکے کنارے ایک چبوترہ بنایا ہی اور اُسپر ایک بنگلہ خس کا پڑا ہوا ہی اور جو سامان کہ تحریر ہو چکا ہی سب پایا بادشاہ تخت سے اُتر کر مع شاہ صاحب و شاہزادہ و وزیر و دیگر سردار ان مقرب کے داخل بنگلہ ہوا بنگلہ کو بھی آراستہ پایا بادشاہ نے شاہ صاحب سے فرمایا کہ یہ مقام تو حضور کے پسند آیا یا نہین شاہ صاحب نے جواب دیا کہ یہ مقام تو اچھا ہی مگر میرے واسطے اس سامان کی کوئی ضرورت نہین ہی یہ بادشاہون کو زیبا ہی یہانتک تو کچھ مضائقہ نہ تھا کہ بنگلہ خس کا بنا تھا اور گرد نا مذے لگے ہوئے تھے اور جانور درختون مین آویزان تھے کیونکہ یہ سامان اکثر فقیرون کے پاس دیکھا گیا ہی اور یہ جو سامان اندرون بنگلہ ہی بالکل بیکار ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ ایک چوکی چولی اور بوریا بہتر ہوگا اور یہ سب سامان آپ منگا لیجیے بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ سب درست اور بجا ہی مین چوکی اور بوریا بھی منگوا دیتا ہون مگر آپ اسکو بھی رہنے دیجیے آپکا کیا حرج ہی شاہ صاحب نے جواب دیا کہ اسکی حفاظت کون کریگا بادشاہ نے کہا کہ ملازم شاہ صاحب نے جواب دیا کہ ملازم میرے کہان ہین مین تو تنہا یہان رہونگا بادشاہ نے جواب دیا کہ میرے ملازم تو آپ کی خدمت مین حاضر رہینگے کہ اگر کسی بات کی ضرورت ہو تو تکلیف نہو وہ فوراً اُسکا بندوبست کر دینگے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ پھر وہی آپ نے تقریر بیان کی جو کہ غیر ممکن ہی بھلا یہ کہان ہو سکتا ہی کہ میرے پاس آدمی رہین اور مین اُنکی موجودگی مین عبادت کر سکون کیونکہ اگر یہی منظور ہوتا تو مین تنہائی کیون پسند کرتا مجکو تو بالکل نفرت ہی مین صحبت انسان کو صحبت ملک الموت خیال کرتا ہون بلکہ ملک الموت کی صحبت کو اُنکی صحبت سے بہتر جانتا ہون مگر اسکو بہ تراب کبھی ایسا نہ کہیے گا کہ کسی کو یہان مقرر کر دون ورنہ مجکو بڑا رنج ہوگا اور پھر مین کسی صورت یہان قیام نکرونگا ہان اُس روز کچھ مضائقہ نہین ہی کہ جس روز یہان سب جمع ہون جسکا دل چاہے آوے مین مانع نہونگا اس درمیان مین اگر کوئی بھی میرے پاس آئیگا تو مجھے بڑی تکلیف ہوگی اور صدکا ملال ہوگا بادشاہ نے جواب دیا کہ جو لوگ یہان نگہبانی کو مقرر ہونگے وہ آپ کے پاس بار و بہرہ نہ آئینگے صرف نگہبانی کرینگے کیونکہ یہ صحرا کا مقدمہ ہی اسمین آپ کچھ تکرار نفرمائین آپ کی عبادت مین فرق نہ آنے پائیگا شاہ صاحب نے کہا کہ یہ سب سچ ہی مگر اُنکے یہان رہنے سے یہ تو ہوگا کہ جب وہ یہان مسکن کرینگے تو ہر قسم کا یہان آنکا سامان مہیا ہوگا اور آپسمین گفتگو کرینگے وہ میری عبادت مین خلل انداز ہونگے اس سے بہتر یہ ہی کہ اگر آپکی یہی مرضی ہی تو دو ایک نگہبان بوقت شام آیا کرین اور شب بھر حفاظت کرین اور بوقت صبح یہان سے نوراً چلے جائین مگر یہ سب اسباب یہان سے آپ ضرور منگا لین مجکو اسکی کوئی ضرورت نہین ہی مجکو صرف ایک چوکی کافی ہوگی بادشاہ نے جواب دیا کہ اس سے آپ کو کچھ غرض نہین ہی آپ کے لیے چوکی آئی جاتی ہی یہ سب سامان مین نے اسواسطے یہان رکھا ہی کہ جب مین آٹھوین روز یہان آپ کی قدمبوسی کے لیے آؤنگا تو مجکو ضرورت ہوگی اسوقت تکلیف ہوگی اسکے نہونے سے اسواسطے یہ سب بندوبست پہلے سے کر دیا کہ اُس روز تکلیف نہو اور یہ ممکن نہ تھا کہ اسی روز یہ سب سامان موجود ہو جاتا

کیونکہ میرا ارادہ ہی کہ مین یہان آٹھوین دن ایک میلہ کیا کرون کہ جسمین تمام شہر کے بلکہ ہر ایک ملک کے صاحب ہنر
جمع ہون اور مجمع کثیر جیسا کہ کل دنگل ہوا تھا اور وہ میلہ دن بھر رہے اور قریب شام ختم ہو جاے
اور ایک متنفس نرہے کہ انتی اور اجازت چاہتا ہون کہ اہل میلے کے لیے جو سامان کیا جاے یا وہ اپنا
سامان یہان کرین تو ہر دفعہ انکو یہان لانے مین دقت واقع ہوگی اگر آپ کی مرضی ہو تو وہ سب یہین
چھوڑ جایا کرین کہ پھر لانے کی ضرورت نہو شاہ صاحب نے جواب دیا کہ دیکھیے پھر وہی جھگڑے اپنے
نکالے اسکی کیا ضرورت ہی کہ میلہ ہو اور اگر میلہ بھی ہو تو کل سامان صبح کو آئے اور شام کو چلا جاے
بادشاہ نے جواب دیا کہ ایکدن مین کہان بندوبست ہو سکتا ہی ایک دو دن تو اسکی ترتیب شروع کا
ہونگے اور دن بھر مین تو سب بندوبست ہوا کریگا پھر میلے کا وقت کہان باقی رہیگا اور اسمین یہ
فائدہ ہی کہ جب سب سامان موجود ہوگا تو بہت سہولت ہوگی صرف تو سے چلے گئے دن بھر یہان رہین قریب شام چلے
خیمون وغیرہ کے جو کہ اسباب ضروری ہی سب لیجایا کرین اس انتظام سے یہ مقصود ہی کہ اہل شہر اور صاحب ہنر
سب آیا کرینگے اور خوب مجمع ہوگا اسمین آپکا دل بہلے گا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ مجکو تو مجمع
سے بالکل نفرت ہی اور آپ پھر وہی بندوبست کرتے ہین دوسرے جب یہان اسباب موجود ہوگا تو
کوئی یہ گوارہ نہ کریگا کہ یہان بغیر کسی محافظ کے چھوڑ جائے کیونکہ یہ خیال ہوگا کہ اگر چھوڑ گئے تو شاید
کوئی چرا لیجائے ایسی حالت مین یہان ضرور دو ایک شخص ہر دوکاندار و صاحب مال کی طرف سے
مقرر ہونگے پھر وہی خرابی واقع ہوگی کہ جس سے مجکو نفرت ہی اور ہر وقت ایک مجمع عام رہا کریگا
اور میری عبادت مین فرق آیا کریگا بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ نہین ہوگا بموجب آپ کے فرمانے
کے چند کس ملازمان شاہی سے واسطے نگہ داشت کے شب کو یہان آیا کرینگے اور قریب صبح کو
واپس جایا کرینگے وہ بھی اس سب مال کی کچھ حفاظت کرینگے اور صاحب مال سے کہدیا جائیگا کہ اگر
کوئی چیز تمھاری اس صحرا سے تلف ہو جائیگی تو اسکی قیمت سرکار سے ملیگی آپ لوگ خاطر جمع رکھین
شاہ صاحب نے خیال کیا کہ ہمارا کیا ہرج ہی ہر بات مین انکار کرنا بھی نہیں چاہیے جو بادشاہ کہتا ہی
منظور کرو کیونکہ تمکو یہان رہنا ہی اور اسلام آباد کرنا ہی یہ سمجھ کے جواب دیا کہ اچھا جو آپ کی مرضی ہی
وہ بندوبست فرمائیے مگر میری باتون کا خیال رہے اور میری عبادت مین فرق نہ آئے بادشاہ نے
جواب دیا کہ آپ مطمین رہین ایسا کبھی نہوگا اور ایک چوبدار سے کہا اور حکم دیا کہ فورا ایک چوکی
بہت جلد جاکر لے آوہ چوبدار یہ حکم سنکر فورا روانہ ہوا اور شہر مین جاکر ایک چوکی خرید کر کے لایا یہان
بادشاہ نے بہت کچھ بندوبست وہان کر دیا اور پندرہ آدمی وہان کی حفاظت کے واسطے مقرر کر دیے
اور انسے حکم کیا کہ تم ایک میل کے فاصلے سے یہان گشت لگایا کرنا مگر اسکا خیال رہے کہ شاہ صاحب
کو تکلیف نہو اور انکی عبادت مین فرق نہ آئے ورنہ تمکو سخت سزا ملیگی انھون نے عرض کیا کہ کیا مجال
غلامون کی کہ خلاف حکم واقع ہو ہم قریب شام یہان کوئی سات آٹھ بجے تک آیا کرینگے اور قبل صبح یہانسے
چلے جایا کرینگے اسمین فرق نہوگا کہ اتنے مین وہ چوبدار چوکی لیکر آیا بادشاہ نے وہ چوکی شاہ صاحب
دی اور کہا کہ یہ چوکی موجود ہی شاہ صاحب نے وہ چوکی ایک گوشے مین بچھوائی اور کہا کہ اب آپ
سب صاحب تشریف لیجائین میری عبادت مین فرق ہوتا ہی یہ سنکر بادشاہ مع شاہزادہ و وزیر و دیگر

سردارون کے اور وہ لوگ جو کہ مریض ہوگئے تھے شاہ صاحب سے رخصت ہوکر طرف شہر کے روانہ ہوئے اور آپس مین کہتے جاتے تھے کہ اب جلد کہین وہ دن آئے کہ پھر شاہ صاحب کی خدمت مین حاضر ہون انکو تو شہر کیطرف روانہ کیا جاتا ہی اور اب کچھ حال شاہ صاحب کا خبر ہوتا ہی کہ بعد جانے بادشاہ اور سب لوگون کے شاہ صاحب نے چشمۂ آب پر مونھ ہاتھ دھویا اور اُس صحرا کے درختون سے پھل توڑکر کھائے اور چشمہ سے پانی پیا اور بنگلہ مین آکر راحت سے پلنگ پر لیٹ رہے اور پردے چھوڑ دیے انکو تو یہان صحرا مین مشغول عیش و راحت و عبادت مین رکھا جاتا ہی ادھر بادشاہ اور وہ سب لوگ داخل شہر ہوئے اور منتظر آنے روز میلے کے رہے اور بادشاہ نے حکم دیا کہ تمام شہر مین چارجی چارجے کہ دشت گلشن مین جو کہ بیرون شہر واقع ہوا ہے آٹھوین دن میلہ ہوا کریگا ہر دوکاندار و تاجر و سوداگر کو لازم و لائق ہی کہ وہان آیا کرے اور دن بھر وہان رہا کرے اور قریب شام چلا آیا کرے اور جو کچھ کہ سامان یہان سے از قسم خیمہ وغیرہ کے لیجائیگا وہ اُسکو وہین چھوڑ آنا ہوگا اور اُسکی حفاظت ہمارے ذمہ ہوگی اگر وہ شی چوری ہوجائیگی تو ہم ذمہ دار ہین سرکار شاہی سے طبلچی اور باشندگان شہر کو معلوم ہو کہ وہ سب اُس میلے مین آیا کرین کیا امیر و وزیر کیا عمدہ پیشے فقیر کیا صاحب زر کیا اہل حرفہ پیشہ سب کو سزاوار ہی اور اسی طرح جبکا جو مال وہان رہیگا اُس سب کے ذمہ دار ہم ہین یہ حکم سنکر چارجی نے چارجے دینا شروع کیا تمام شہر مین بندوبست میلے کے جانے کا ہوگیا اُنکو تو یہان میلے کے بندوبست مین چھوڑیئے اور شاہ صاحب کو عیش و آرام و عبادت مین مشغول رہنے دیجیے اب یہ داستان کب بیان ہوگی ۔

اب شمہ حال لشکر رستم ثانی کا تحریر ہوتا ہی غزل بجاے ساقی نامہ

کچھ گل ہی باغ مین نہین ہنستا شکستہ دل
ہر غنچہ دیکھتا ہون تو ہی کا شکستہ دل
ہاتھون سے مخسب ہین یہ سیکڑون کے جی
ساغر شکستہ خاطر و مینا شکستہ دل
شادی کی او غم کی ہی دنیا مین ایک شکل
گل کو شکستہ دل کیا ہم نے شکستہ دل
یارب درست کو نہ ہون تیرے عہد پر
بندے سے پھر ہو کوئی بند شکستہ دل
کی جسکی جون حباب نے تو نے دلہی
چھوڑا نہ پھر اُسنے کہیں کا شکستہ دل
لازم ہی گوشہ شکن زلف ہین ترے
ظالم کوئی ہزار ہے جیسا شکستہ دل
سب خون دل ٹپک ہی گیا بوند بوند کر
اے درد بسکہ عشق سے ہین تجھا شکستہ دل

نغمہ سرایان گلزار معانی زیر زمزمہ سنجان گلشن سخندانی بلبل شاخسار خوش بیانی کو گلزار ادراک مین یون زمزمہ سنج کرتے ہین ناظرین والا تمکین و عالی فہم کو یاد ہوگا کہ یہ داستان یہان تک بیان ہوئی ہی کہ سہراب بن لندھور و سیارۂ ثانی و دیگر سردار انکی تلاش مین شاہزادۂ رستم ثانی کے چند جوریان ہر کاردن کی اور اُنکی روانہ کیے ہین اور خود انتظار مین اس گل صاحبقرانی کے اُسی دشت بلا مین کہ جہان یہ کوہ غم اُنپر ٹوٹا ہی مقیم ہوئے ہین کہ شاید کچھ خبر آجاے اور سہراب بن لندھور کو جانشین اُس شیر بیشۂ صاحبقرانی کا کل سردارون کی راے سے مقرر کیا ہی اب کچھ حال یہان کا بیان ہوتا ہی کہ یہ لوگ بعد روانہ کرنے ہر کاردن کے آٹھ روز تک وہان مقیم رہے کہ اس عرصہ مین وہی ہر کارے وساڈنی سوار واپس آئے اور کچھ خبر اُس شہر یا کی نہ لائے جب سب اس امر سے مایوس ہوگئے کہ اب معلوم ہوتا ہی کہ مجھے تا بہ زندگی کو ہر درج صاحبقرانی سے ملاقات نہوگی ناچار سیارۂ ثانی و

حسب تحریر آقائے خود سبنے یہ قصد کیا کہ اب یہان سے طرف فرنگستان کے خدمت مین شاہزادہ صاحب عالی وقار کے چلو اور اُنسے کل واقعہ بیان کرو یقین ہی کہ وہ کوئی نکوئی تدبیر کرین جب یہ قصد مصمم ہوچکا تو سیارہ ثانی نے یہ راے سردارون کے سامنے اُس بلا نصیب یعنے ملکہ خوبان کی بیان کی ملکہ نے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہی مین تو بالکل مجبور ہون جہان لیجاؤگے مین غمدیدہ رنج کشیدہ چلی چلونگی میرا کیا اختیار ہی وہ تو مجھکو جیتے جی قتل کرگئے سیارہ نے عرض کیا کہ حضور اہل رمل و نجوم سمجھتے ہین کہ ضرور ضرور اُس شہریار عالی وقار سے اور ہمجولیون سے ملاقات ہوگی اسی سبب سے ہم سب پاس آئے برادر عزیز القدر کے آپکو لیے چلتے ہین ورنہ اگر امید ملاقات نہوتی تو ہم سبکے سب اپنی جانین ابھی تلف کرتے مگر حضور دنیا امید پر قائم ہی اس امید پر تک زندہ ہین اور دیکھتے ہین کہ کب تک ملاقات ہوتی ہی اگر عرصہ زیادہ ہوا تو پھر اُسوقت ہر ایک کو اختیار ہی جو چاہے وہ کرے ملکہ نے جواب دیا کہ اے سیارہ یہ تو تنے سچ کہا کہ دنیا امید پر قائم ہی مگر ہر فرد بشر کو لازم ہی کہ یہ بھی تو خیال کرے کہ ہم کس امر کی امید کرتے ہین ایک امر موہوم کی امید کرنا بالکل خلاف قیاس ہی سیارہ نے عرض کیا کہ اے ملکہ عالم یہ امر موہوم نہین ہی کہ جسکی تم امید کرتے ہو بلکہ قیاس مین آتا ہی کہ اسوقت بسبب رنج و ملال کے ایک واقعہ ہوگا جب وہ دفع ہوجائیگا یعنی ملاقات ہوگی ملکہ نے جواب دیا کہ یہ تو سب باتین سنی ہوئی ہین جب کچھ اُسکا ظہور ہو تو یقین آئے بقول شاعر شعر

شنیدہ کے بود مانند دیدہ ✣ ترا دیدہ دیوسف را شنیدہ ✣ کے مصداق ہی خیر جاؤ جو تمھارے ارادے مین ہو اور قصد کرلیا ہی وہ کبھی نہ کبھی پورا ہوگا مین بھی تھوڑے عرصہ تک انتظار کرتی ہون آیندہ جو مرضی الٰہی کیا چارہ ہی یونہین قضا آئی ہی تو مجبوری ہی سیارہ یہ سنکر عرض کرنے لگا کہ خداوند دن نہ لائے گئین جلد اُس شہریار کو آپ سے ملائے یہ کہکر عرض کیا کہ حضور اپنے خواصون اور مصاحبون کو حکم دین کہ سب سامان سفر درست کرین کیونکہ بفضل الٰہی انشاء اللہ تعالے کل صبح کو یہان سے طرف شہر فرنگستان کے کوچ کرینگے ملکہ نے اُسیوقت سبکو بلاکر حکم دیا کہ تم سب لوگ اپنا اپنا سامان درست کرو کل لشکر یہان سے کوچ کریگا ہر ایک یہ سنکر اپنی اپنی سامان کے درستی مین مصروف ہوئی پہلے کل اسباب ملکہ کا درست کرکے باندھا بعدہ اسباب آپنا آپنا باندھا ادھر سیارہ نے حکم تمام لشکر مین دیا کہ کل لشکر کا کوچ طرف فرنگستان کے ہوگا ہر شخص اپنے سامان سے صبح کو درستار ہے ورنہ عتاب شاہی نازل ہوگا یہ حکم دیکر خود بھی اپنے بندوبست مین مصروف ہوا یہان سب کارپردازون نے بارگاہ و خیمہ جو کہ شاہی تھے چھکڑون اور اراببون پر بارکیے اور کل سامان سوائے خیمہ ناموس و سردارون کے بارکیا اُدھر ملازمان شاہی نے تو یہ بندوبست کیا اِدھر سردارون کے ملازمون نے اپنے اپنے مالک کے اسباب کا بندوبست کیا ہر سوار بیاڈہ مستعد ہوگیا اور سامان سفر درست کرنے لگا یہانتک کہ کل سامان دوپہر رات تک درست ہوگیا ہر ایک آمادہ ہو بیٹھا کہ صبح ہو تو ہم سفر کرین یہان تک کہ سحر نمودار ہوئی ہر سردار اپنے اپنے ٹھکانے سے فراغت کرکے طرف خیمہ سہراب بن لندھور کے روانہ ہوا سیارہ بھی اپنا سامان درست اور اراکر کے خیمہ سہراب کی طرف چلا ادھر سہراب بن لندھور بھی بیدار ہوکے اور نماز وغیرہ سے

فراغت حاصل کرکے منتظر اس امر کے ہوئے کہ جملہ سردار جمع سیارہ کے آئین تو بکر بندوبست کرکے اموتا شاہزادہ کو سوار کرائین یہ تو انتظار کر رہے تھے کہ اس عرصہ مین سیارہ آگیا سلام کیا سہراب نے جواب سلام دیا اور کہا کہ اے سیارہ چلو بندوبست کرکے ناموس شہزادہ کو سوار کرین کہ ان بہت چڑھ گیا ہی کوچ سویرے سے ہوجاے سیارہ نے جواب دیا کہ اور سردار تو آئین اتنے مین ناموس آگئے یہ سب ملکر تو ناموس کو سوار کرنے لگے ادھر فراشون نے خیمہ سردارون کے کھینچ لیے ادھر سیارہ نے خیمہ مین جاکر ملکہ سے عرض کیا کہ حضور سوار ہون ملکہ نے ان کو دیکھ کر انتظار مین تھی کہ سیارہ آئے تو سواری کا بندوبست ہو ملکہ نے سیارہ سے کہا کہ کیا دیر ہی اسنے عرض کیا کہ حضور چلین یہان سردارون نے بندوبست پردے کا کیا یہانتک کہ کل ناموس کا عمارہ و خیمہ تیار ہوگیا بعدہ وہ بھی خیمہ تیار ہوا اور نقارہ کوچ کا بجا پھر تو ہر ایک اپنا اپنا اسباب اٹھا کر روانہ ہوا سردار بھی قریب قریب سوار ہوکر ناموس کے پیچھے عقب مین تمام لشکر مع شاہزادہ سلیمان زرنگار کے بھی ان سبکو ہمراہ لیکر روانہ ہوا کہ سہراب بن لشکور نے کہا کہ اب آپ اپنے شہر زرنگار کو تشریف لیجاین جب شاہزادہ تشریف لائیگا تو آپکو اطلاع ہوگی اسوقت چلا آئیگا انہون نے منظور کیا اور کہا کہ مین بھی آپ لوگون کے ہمراہ ہون سہراب وہان کیا کام ہی وہ کفرستان ہی جہان آپ لوگ جاتے ہین بھی آپ کے ہمراہ چلونگا مین اب ہرگز ہرگز لشکر سے جدا نہونگا سہراب بن لشکور نے جواب دیا کہ آپکو اختیار ہی بس وہ بھی مع لشکر کے ہمراہ ہولیا اتبو راہ مین کئی جگہ ایسی آتی ہی کہ جہان لشکر اترے اور چھکڑے وارابی وغیرہ سیکڑون ہین کہ جنپر بارکا ہین خیمے وغیرہ لدے ہین اونپر سیکڑون ارابون پر صندوق مال و اسباب کے بار ہین کہ جنکے گرد سواران خاص کا پہرہ مقرر ہی اور وہ انکے حفاظت مین رہتے ہین یہ تو یہانسے کوچ کرکے طی منازل و قطع مراحل کرتے ہوے داخل فرنگستان کے جاتے ہین انکو تو اتنا سے راہ مین چھوڑے اور دیکھیے کہ کب فرنگستان مین پہونچتے ہین اب راہ مین اونپر کوئی بندہ نازل ہوتی ہی خدا خیر کرے

اگر اب کچھ خیال شہر یار عالی وقار کا لکھا جاتا ہی تو خلل

سے پہلے نہاد خلل یہ دلدار ترسے کوچے مین	کہ صبا کو بھی نہ کھا بار ترسے کوچے مین
ہوتی ہی جمع اغیار ترسے کوچے مین	روز ہی گرمی بازار ترسے کوچے مین

جمع ہین ترسے خریدار ترسے کوچے مین

نوشتہ غمزے سے جو کچھ ہمکو دکھایا بھا گیا	ہوگئے بیخود بیہوش ہم ایسے ہوش ربا
اب کہان جاین کدھر جائین ترے در کے سوا	دیکھتا ہی قدم کچھ نہین سکتا اپنا

پھرتے ہین صورت دیوار ترسے کوچے مین

تم محبت بھی کرو تو خدا سخت خدا ہے	کر دیا کس نے کہا تھا کہ اسی سے جتنا ہے
کافر دل اسلام ہوا دونون بگڑ رہے ہین	اور برا ترسے تجھ مین یہ ہی برا ہے

جمع ہین کافر و دیندار ترسے کوچے مین

کیا خبر ہی تجھے کس حال مین ہون کیسا ہون	جادہ راہ کرین نقش قدم ہون کیا ہونا

	آسمان تو شیشہ ہے جسپہ جو اڑنا چاہون		پانون پھیلائے زمین پر مین پڑا رہتا ہون
	صورت سایہ دیوار ترے کوچے مین		

راویان شیرین گفتار اس داستان کو یون تحریر کرتے ہین کہ شاہزادہ شہریار عالی وقار مین ایرج نامدار شہر فرنگستان مین تشریف فرما تھے کہ ایکدن کچھ ابر آسمان پر نمایان ہوا اور پھوار پڑنے لگی یہ رنگ دیکھکر شاہزادے نے اپنے سرداروں سے فرمایا کہ دیکھو تو کیا اچھا ابر آسمان پر آیا ہے کہ جسکو دیکھکر دل نے اختیار شکار کو چاہتا ہے سرداروں نے دست بستہ عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے کیونکہ آجکل تو کوئی تعطیل بھی نہین ہے آپ شہر مین تشریف فرما ہین رائے عالی تو بہت خوب ہے یہ سنکر شاہزادے نے فوراً حکم دیا کہ سامان شکار درست ہو ہم شکار کے لیے کل صبح کو جائینگے یہ حکم سنتے ہی چوبداروں نے خبردار بکار ہونیکی ندا دی وہ بندوبست شکار کا کرنے لگے ادھر شاہزادے نے سرداروں سے فرمایا کہ آپ لوگ سامان درست کرین انھون نے کہا کہ بہت خوب یہ حکم دیکر شاہزادہ محل مین تشریف لیگیا ہر سردار اپنے اپنے مقام کو گیا سامان شکار درست کرنے لگا یہانتک کہ سامان شکار درست کرنے مین صبح ہو گئی مسجدون نے آنکھ دفعہ لبانماز صبح ادا کی ادھر شاہزادہ بھی بیدار ہوا نماز و وظیفہ سے فراغت پاکر پوشاک شکاری زیب جسم فرمائی اور باہر محل کے تشریف فرما ہوئے ادھر جملہ سردار اپنے اپنے سامان سے درست جلو خانہ شاہی پر آکر منتظر آمد شاہزادہ عالی وقار ہوئے اتنے مین کل سامان شکار مثل تازی کتون کے چیتون و پرند جانورون وغیرہ کے درد دلسے بھرکر مکمل ہوگیا آخر مین شاہزادہ برآمد ہوا نامدار محل نے صدائے بسم اللہ بلند کی ہر سردار نے صدا سنکر آداب بجا لایا شاہزادہ بھی سنتا ہوا طرف سمند تیز گام کے بڑھا اور سوار ہوکر در شہر پناہ کی جانب روانہ ہوا ہر سردار بھی اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوکر عقب مین شاہزادہ کے چلے جو سردار کہ مقرر تھے وہ دہنے بائین گھوڑے بڑھاکر آگے بڑھے اور باقی پس پشت روانہ ہوئے بعد انکے سوارون کے پرچے پرے غول کے غول خاص برداروں کے چلے ان سب کے بعد سامان شکار بھی روانہ ہوا یہانتک کہ شہر سے باہر آئے اور رخ طرف صحرا کے کیا بعد تھوڑی مسافت کے ایک صحرائے پر بہار مین پہونچے کہ ہر سمان کو سوا سبزہ زار تھا اور کوئی جگہ خالی از سبزہ نہ تھی بہت بافضا صحرا تھا ہر جگہ چشمہ چیقر چھلین ابر بہتین اشجار بہت عمدہ اور بہت باثمر تھے اور ہر طرف صحرا کے ہزارہا جانوران شکاری از قسم ہر پرند موجود تھے درختون پر بعض بیٹھے ہوئے تھے مثل قمریان کبوتر وغیرہ کے بعض زمین پر چگ رہے تھے مثل کبک وغیرہ کے اور بعضے کنارے چشمون کے تھے مثل مرغ آبی وغیرہ کے اور اسی طرح جانوران چرند بھی چرائی مین مصروف تھے مثل نیل گاؤ و چیتل و پاڑے کے اور ہزارہا پرندون کو دیکھا کہ وہ چرائی مین مشغول ہین اور بعض چارون طرف چوگرد ہا بیٹھے وحشتین کرتے پھرتے ہین یہ رنگ دیکھکر شاہزادے نے پہلے پرندون کا شکار کیا اور بعد و چرندون کی طرف متوجہ ہوئے ہزارون نیل گاؤ و چیتل و پاڑے وغیرہ شکار کیے اور یہ اشعار پڑھے اشعار

وہ کرنے لگے جاکے صید افگنی	درندون پرندون پہ تھی آہنی	کیے صید اس قدر کوہ و کوزن
کہ میزان گردون مین ہو جگہ نہ لین	بہت شیر مارے بہت پیل مست	ہوئے کرگدن زور بازو سے پست

وہ کھیلا کیا دوپہر تک سب شکار ہوا جس گھڑی وقت نصف النہار شاہزادے نے سرداروں سے
فرمایا کہ لیجیے آج تو کچھ بھی ہو گو کہ وقت دوپہر کا آگیا ہو مگر دل شکار سے سیر نہیں ہوا ہو کچھ ایسی بھوک
بھی نہیں ہو اور ابھی تک کوئی ہرن شکار نہیں کیا ہو سوائے درندوں کے لہذا آؤ چلو کچھ ہرن
بھی شکار کرلیں انھوں نے عرض کیا کہ جو مرضی مبارک ہو ہمیں عذر کیا ہو صرف آپ کی تکلیف کا
خیال ہو شاہزادے نے فرمایا کہ مجھے کچھ تکلیف نہیں ہوگی کیونکہ یہ تو میرے شوق کی چیز ہو میں شکار
کو بہت دوست رکھتا ہوں یہ فرماکر صید افگنی میں مشغول ہوا اور گھوڑے کی باگ اٹھاکر ہرنوں کے شکار
چلا آگے بڑھکر دیکھا کہ کچھ ہرن ایک کھیت میں غول باندھے ہوئے بیٹھے ہیں اور کچھ کھڑے ہیں سرداروں
بھی تیر چلہ کمان میں پیوستہ کیے اور گھوڑوں کو اٹھایا یہاں جو ہرنوں کے کان میں آواز سُم اسپان کی
گئی تو کان کھڑے کیے اور چاروں طرف دیکھنے لگے کہ یکایک انکو ایک طرف جو گھوڑے دکھائی
نظر آئے فوراً چوکڑیاں اور جستیں بھر بھر کے ایک طرف کو روانہ ہوئے ان سب نے بھی گھوڑے اٹھائے
اور عقب میں چلے تھوڑی دور جاکر ایک ایک ہرن سب نے شکار کرلیا اور شکار بندھے باندھ کر
چلے اور آگے بڑھ کر ایک ہرن شاہزادے نے بھی شکار کیا اور گھوڑے سے اتر کر بقربانی پہونچایا
اور اس انتظار میں ٹھہرے کہ اور سردار آلیں تو چلیں اتنے میں سب سردار آگئے شاہزادے کو دیکھکر سب
گھوڑوں پر سے اتر پڑے شاہزادے نے فرمایا کہ بس اب واپس چلو اور اپنے مقام پر پہونچکر شکار کے
کباب بنوائیں سبھوں نے کہا بہت بہتر اور شاہزادے کے ہرن کو ایک سردار نے شکار بندھا
باندھا شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہوکر طرف اپنے لشکر کے چلا ادھر جب شاہزادہ شکار کو تشریف
لے گیا تھا تو بعد تشریف لیجانے شاہزادے کے اہلکاروں نے یہاں اُس مقام پر خیمہ وغیرہ برپا کیے اس
خیال سے کہ جب شاہزادہ شکار کھیل کر تشریف لائے گا تو کہاں قیام کریگا یہاں سب سامان اسنے
عرصہ میں درست ہوگیا تھا کہ شاہزادہ مع اپنے سرداروں کے گھوڑے ڈالے ہوئے تشریف لایا
اور گھوڑے سے اُتر کر داخل خیمہ ہوا پھر سردار بھی اپنے اپنے مرکبوں سے اترا اور داخل خیمہ ہوا
شاہزادہ یہاں آکر ایک مسند زرنگار پر متمکن ہوا کہ سب سردار بھی آگئے اور سب اپنے اپنے قرینے
سے بیٹھنے لگے اُدھر لوگوں نے گھوڑوں پر سے شکار کو کھولکر داروغہ باورچی خانہ کے سپرد کیا اسنے
کباب پکانے کا بندوبست کیا یہاں تک کہ کباب درست کرکے قابوں میں لگاکر حاضر خدمت
ہوا شاہزادے نے بخوشی نوش فرماکے اور سرداروں سے ارشاد کیا کہ اب ہم یہاں پندرہ روز
تک شکار میں مشغول رہینگے اور اگر دل لگ گیا تو شاید اور عرصہ ہو جاوے لہذا کچھ طائفے شہر سے
بُلالو اور دو ایک ساقی بچے اور جسقدر شراب بھی طلب کرلو کیونکہ جب شکار سے فراغت ہوگی تو خالی
دل بہلائینگے گانا سُنکر ہنسینگے اور بادہ پیمائی کرینگے کیونکہ بعد عرصہ دراز کے یہ دن نصیب ہوئے
ہیں ورنہ سوائے جنگ و پیکار کے کچھ کام نہ تھا اب تو کچھ دنوں دل کو بہلالیں نہیں معلوم آئندہ
کیا ہو کیا نہو سرداروں نے عرض کیا کہ یہ رائے آپ کی بہت خوب ہو اسیوقت چوبدار کو طلب
کرکے حکم شاہزادے کا سنایا وہ بموجب بلا کر فوراً طرف شہر کے روانہ ہوا یہاں شاہزادے نے سرداروں
سے فرمایا کہ بہت دنوں سے کچھ حال لشکر صاحبقرانی کا نہیں معلوم ہوا کہ کہاں ہو اور لڑائی کیسی

کچھ کیفیت معلوم ہوئی اُن دنون مین زبانی چند مسافرون کے معلوم ہوا تھا کہ لشکر صاحبقرانی طلسم آئینہ
مین ہی اور وہان جنگ جدل ہو رہی ہی بعد اُسکے پرچۂ اخبار سے یہ ثابت ہوا تھا کہ طلسم آئینہ فتح
ہوگیا اور اب ارادہ صاحبقران کا طرف خانۂ کعبہ کے تشریف لیجانے کا ہی پھر جب کچھ حال نہین
معلوم ہوا اور نہ کچھ حال اخبار نویس نے لکھا بھول گئے کہدیتے کہ اگر اخبار آیا ہو تو وہ لیتے آتا شاید کچھ
حال لکھا ہو خیر پھر دیکھا جائیگا کیونکہ شہر مین تو دو ایک آدمی روز جایا کرتے ہین یہان تو یہ گفتگو ہوا کی
اُدھر چوبدار داخل شہر ہوا اور داروغۂ ارباب نشاط کو یون حکم پہونچایا کہ شاہزادۂ عالم نے چند طائفے
خوش گلو شکارگاہ مین طلب فرمائے ہین جلد لیکر روانہ ہو وہ یہ حکم پہونچکر میخانہ کی طرف روانہ ہوا اور
داروغۂ میخانہ کو بھی حکم شاہی سے آگاہ کیا اور کہا کہ چند شیشے شراب طہورا کے اور دو ایک ساقی بچے
ہمراہ لیکر طرف صید گاہ کے جاؤ کیونکہ تمھاری طلبی ہی یہ کہکر فوراً وہان سے اپنے گھر کی طرف آیا اور تھوڑی
دیر ٹھہرکر اُسنے قصد کیا کہ چلون کہ یہ خیال آیا کہ چلکر دربار کی تو خبر لون کہ وہان کیا ہو رہا ہی فوراً دربار مین
دربار مین آیا یہان کیا دیکھا کہ بادشاہ تخت حکومت پر بیٹھے ہین اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر
متمکن ہین اور دنگل شاہزادہ پر غاشیہ پڑا ہوا ہی بلکہ جو سردار کہ شاہزادے کے ہمراہ گئے ہین اُنکے
دنگلون پر بھی غاشیے پڑے ہوے ہین بادشاہ سے شہاے فرنگی نے جو اُس چوبدار کو دیکھا تو فرمایا
کہ تو یہان کہان کیا شاہزادہ تشریف لاتا ہی اُسنے عرض کیا کہ جی نہین شاہزادے تو صید گاہ مین تشریف
فرما ہین اور اُنکا قصد ہی کہ ابھی کچھ دنون وہان قیام فرمائین لہذا مجکو اسواسطے یہان روانہ کیا کہ تو جاکر چند
طائفے اور ساقی بچے و چند شیشے شراب کے لے آئین بموجب حکم کے آیا اور حکم شاہی داروغۂ میخانہ و ارباب نشاط
کو دیکر قصد کیا کہ شاہزادے کی خدمت مین جاؤن پھر خیال آیا کہ شاید شاہزادے کچھ دربار کا حال دریافت فرمائین تو مین کیا بیان
کرونگا اس سے بہتر ہی کہ دربار مین بھی حاضر ہوکر کیفیت دیکھ لو اسوجہ سے حاضر ہوا بادشاہ نے جواب دیا کہ تو
اب کہان جائیگا اور کب شاہزادے کے پاس جائیگا اُسنے عرض کیا کہ غلام ابھی خدمت والا مین جائیگا بادشاہ
نے فرمایا کہ اچھا تو یہ اخبار لیتا جا اور وزیر سے فرمایا کہ اسکو پرچہ اخبار دیدو کہ یہ لیجائے کیونکہ اُسمین کچھ حال لشکر
صاحبقران کا تحریر ہو کیونکہ شاہزادے کو فکر تھی کہ نہین معلوم کہ لشکر صاحبقران کی کیا کیفیت ہی اُنکو
ضرور یہ پرچۂ اخبار جانا چاہیے اور اُسمین ایسی ایسی چیزین تحریر ہین کہ جنکے پڑھنے سے شاہزادہ بہت خوش ہوگا
یہ سنکر وہ پرچۂ اخبار وزیر نے بحکم بادشاہ چوبدار کو دیا وہ تو اعد شاہی بجالاکر روانہ ہوا ادھر داروغۂ ارباب نشاط
چند طائفے خوش گلو نازک اندام ہمراہ لیکر طرف صحرا کے روانہ ہوا اسی طرح داروغۂ میخانہ بھی چند شیشے
شراب طہورا کے اور ساقیان گلبدن و سیمین تن ہمراہ لیکر چلا یہانتک کہ سب سامان وہان پہونچ گیا کہ
اس عرصہ مین وہ چوبدار بھی پہونچا اور حاضر خدمت ہوکر عرض کیا کہ جو کچھ حکم شاہی صادر ہوا تھا غلام بجالایا
سب سامان حاضر ہی اور وہ پرچۂ اخبار بھی پیش کیا شاہزادے نے فرمایا کہ یہ کیا ہی اُسنے عرض کیا کہ
حضور یہ خادم اُن سب کو حکم والا پہونچاکر دربار مین گیا تھا کہ کچھ حال وہان کا بھی دریافت کرون شاید
حضور دریافت کرین جب وہان پہونچا تو بادشاہ نے حال دریافت کیا اور فرمایا کہ کیا شاہزادے صاحب
تشریف لاتے ہین مین نے کل کیفیت عرض کی تب شاہ نے وزیر سے فرمایا کہ پرچۂ اخبار شاہزادے کو
بھیجدو کیونکہ وہ کیفیت لشکر صاحبقران کے بہت جویان رہتے تھے اور فکرمند تھے اسمین کچھ حال تحریر ہی کیونکہ

وہ پرچہ مجکو دیا مین لیکر حاضر خدمت ہوا شاہزادے نے خوش ہوکر اس خدمت کے صلہ مین اسکا انعام مرحمت فرما
وہ آداب شاہی بجالایا اور شاہزادے نے پرچہ اخبار پڑھنا شروع کیا اسمین کل خبرین تحریر تھین کہ فتح ہونا طلسم آئینہ کا اور قتل ہونا زمرد ثانی و تورج کا فساد ہونا بدیع الملک اور رستم ثانی مین بہت قتل تورج کے اور رفع ملال کرنا صاحبقران کا اور صاحبقران کا سب شاہزادون کا قصد کرنا جانا صاحبقران کا طرف خانہ کعبہ کے مع ایک سو چالیس سردارون کے اور صاحبقران کرنا بدیع الملک کو اور بدیع الملک کا خزانۂ طلسمی حاصل کرکے کوچ کرنا طرف ایوان نہ طاق کے اور دشت بہار افزا مین پہونچکر جشن تخت نشینی دارا ابن جمشید کرنا یہ سب تحریر تھا شاہزادہ دیکھکر متوجہ ہوا اپنے سردارون کی طرف اور فرمایا کہ لشکر صاحبقران مین برا انقلاب ہوگیا اور ایسا انقلاب ہوا کہ جس سے مجھے خوف ہے کہ کہین آپس مین جنگ و جدال کی نوبت نہ آئے کیونکہ طلسم آئینہ فتح ہوا اور زمرد ثانی و تورج قتل ہوئے بعد اس واقعہ کے صاحبقران ثانی مع ایک سو چالیس سردارون کے خانہ کعبہ کی طرف تشریف لیگئے یہانتک تو کوئی امر فساد کا نہ تھا مگر یہ غضب کیا صاحبقران ثانی نے کہ بدیع الملک کو صاحبقران کیا یہ امر بھائی صاحب کو نہایت گران گذرا ہوگا مگر اسوقت تو بھائی صاحب لبسبب ادب صاحبقران کے دم بخود ہو رہے ہونگے بعد کو اسکا ضرور فساد کرینگے کیونکہ ہمیشہ آنکے اور بدیع الملک کے چشمک چلی آتی ہے اور یہ دونون صاحب ہمیشہ ایک دوسرے کی ضد مین بڑے بڑے کارنمایان کرتے آئے ہین کبھی نہ وہ کم رہے نہ یہ پھر کیا سبب تھا کہ صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کو صاحبقران کیا ہم تو اسی وجہ سے لشکر سے چلے آئے کہ وہان سوائے دست راستیون کے اور کسکی قدر و منزلت نہین ہے اگر دست چپی کچھ بھی کارنمایان کرین تو کچھ نہین کیا جہان دست راستیون مین ایک ادنی سی کام کیا تو بہت کچھ کیا اور بھلا بدیع الملک دست چپون کا کیا مقابلہ کرسکتے ہین یہ جو کچھ انکو نصیب ہے دو وجہون سے ہے ایک تو یہ کہ صاحبقران بہت کچھ عزت کرتے ہین دوسرے تخت جات اگر یہ دونون نہوتے تو ہم دیکھتے کہ کس طرح ہم لوگون سے برابر رہتے ہلوگ تو صرف قوت بازو پر کام کرتے ہین اور کسی مقام پر خوف نہین کرتے ہین اور ہمیشہ ہمارے والد بزرگوار جدعالی مقدار ناراض اور رشاکی ہے چنانچہ ایسے ہی ایسے امرون سے مین لشکر سے چلا آیا ہون مگر نہین معلوم بھائی صاحب کو کیا خیال ہے جو لشکر سے علیحدہ نہین ہوجاتے ہین انکی عقل سے بعید ہے یقین ہے کہ اب کچھ نہ کچھ فساد ہو خیر دیکھا جائیگا مگر بڑی خرابی ہوئی دشمنون کی بنے گی وہ یہ فساد دیکھکر واسطے مقابلہ کے موجود ہونگے یہان آپس مین جنگ و جدل ہوگی انکو کون جواب دیگا وہ دباؤ ڈالینگے یہ تو اچھا نہین کیا صاحبقران ثانی نے انکو سب کو ایک نظر سے دیکھتا تھا ایک کو دوسرے پر فوقیت نہ دیتا تھا مگر نہ معلوم اسوقت کیا خیال تھا وہ تو ایسے نہین ہین کہ انجام کا خیال نہ کرین بغیر سمجھے بوجھے کوئی امر کرین مجکو اسوقت سے برا استعجاب ہے ہر وقت یہی خیال آتا ہے کہ دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہے سردارون نے عرض کیا کہ آپ کچھ تردد نفرمائین صاحبقران نے تو کوئی ایسا بندوبست کرلیا ہوگا کہ آپس مین فساد نہو جب تو یہ امر کیا ہوگا کیونکہ وہ خود آپکے بھائی صاحب کے مزاج سے واقف ہین یقین ہے کہ صاحبقران ثانی نے آپ کے بھائی صاحب سے بھی کسکر یہ کام کیا ہوگا اور انھون نے بھی منظور کرلیا ہوگا اسواسطے حکم صاحبقران کے پابند ہوگئے ہین شاہزادے

سنے جواب دیا کہ یہ توسچ ہی مگر یہ بھی تو پرچۂ اخبار مین لکھا ہی کہ بابت قتل تورج کے بدیع الملک اور بھاجمعہ صاحب مین نوبت فساد آگئی تھی اگر صاحبقران نہ آجاتے تو اُسی روز فساد ہوگیا تھا مگر صاحبقران نے کہ پسمین رفع شر کرادی اُسکے بعد یہ امر وقوع مین آیا اُس سے اور زیادہ مجکو خوف ہی جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا اب کچھ ناچ وگانا ہو ایک ایک دو دو جام شراب طہورا کے چلین کیونکہ اس اخبار کے پڑھنے سے طبیعت کلفت ہوگئی ہی یہ کلفتگی دور ہو دل مسرور ہو یہ حکم جو فرمایا فوراً ساقی جام و شیشہ لیکر حاضر ہوا اور جام مے ارغوانی بھر کر سامنے شاہزادے کے پیش کیا شاہزادے نے بیک جرعہ پی لیا تب وہ آستے دور اباندھ دیا جام چلنے لگا اتنے مین مطربہ مع سازہ سامان کے آئی باشارۂ شاہزادہ ناچنے پر مستعد ہوئی مشیوار مہینی ادھر سے پڑوائیون نے ساز ملائے اُسنے گت شروع کی خوب ناچی بعد ناچنے کے ایک غزل گانا شروع کی **غزل**

تنگ آئے ہین بہت عشق کی بیدادگی سے	دل سنبھالا نہین جاتا ترے ناشادون سے	خضر سے ای خرج جفا کار نکل جائیگا دم
تنگ آئے ہین بہت اب تری بیدادگی سے	بوسۂ لب نہ ہوئے حاصل نہ ہوا وصل نصیب	کام اپنا کوئی نکلا نہ پریزادون سے
ظلم تو یہ ہی سمجھتے ہین اسے بھی شکوہ	حال دل اپنا کہین کیا ستم ایجادون سے	لیجیے ذبح کی لذت سے بھی محروم رہا
کہہ رہے ہین وہ مرے قتل کو جلادون سے	آپ کیا بولنے ای حضرت ناصح یہ مذاق	پوچھیے غم کا مزا عشق کے ناشادون سے
ضبط کہتا ہی کہ دشوق سے غل کر یوسف	دل پر درد کو تسکین ہو جو فریادون سے	بعد غزل کے پھر گت ناچی یہانتک

کہ وقت آرام کا آگیا شاہزادہ مقام آرام گاہ پر تشریف لیگیا اور آرام فرمایا صبح کو بیدار ہوکر نماز پڑھی ہمراہ لشکر کے شکار کو تشریف لیگیا بعد صید افگنی کے پھر خیمہ مین تشریف لایا موافق کل کے آج بھی ناچ گانا ہونے لگا انکو مشغول صید و شکار و عیش و عشرت رکھا جاتا ہی اب دیکھئے انکا کب حال تحریر ہو لہذا یہ قصہ یہان موقوف کیا جاتا ہی وہ سرفسانہ بطرز جدید شروع ہوتا ہی۔

شمہ حال اُس پہلوان کا تحریر ہوتا ہی جو کہ ارژنگ بن زمرد ثانی کی طرف سے خانۂ کعبہ کو مع لشکر کے کوچ کرکے چلا تھا و متفرق حال متعلق داستان ندا ساقی نامہ

کہان ہی تو ای ساقیِ روزگار	لیا لب پہ جام مے خوشگوار	صدا ایسی قلقل کی ہی یان بلند
مجھے بھی عطا کر یہی دل پسند	گلابی پلا پھول سے خوشگوار	کہان باغ مینا و مے بہر بار
بہار آئی ساقی وہ دے جام نور	کہ ہو غنچۂ دل کو ہر دم سرور	پلا دے وہ جام مے لالہ فام
کہ زاہد بھی ہوا جسکا شائق مدام	مجھے چاہیے وہ مے خوشگوار	کہ ہو دور گردون بھی جسپر نثار
نہ کر دیر ای ساقی مہ نظیر	نگا مونہہ سے جام مے دلپذیر	اُسیکا ہون مشتاق مین دل کباب
کہ جس مے سے شرمندہ ہو آفتاب	مجھے دے تو وہ بادۂ سرخ فام	نظر آئے مضمون رنگین تمام
بیت تو سن کلک بادیہ پیما	یون ہی راہ سخن کو طی کرتا	عبارت آسمان دشت نوردی

سخنوری و سلسلہ پیدان تقریر مسلسل کو ہر مضامین دلپذیری اس داستان نخبستہ بیان کی صفحۂ قرطاس پر یون تحریر کرتے ہین کہ ناظرین حال فہم کو یاد ہوگا کہ ارژنگ بن زمرد نے بصلاح سخنگان بن بخنگان مجموعہ فتین بیکر کو مع اسی ہزار سواران جرار کے طرف خانۂ کعبہ کے روانہ کیا تھا اور کہدیا تھا کہ تو راہی سے تسخیر ممالک کرتا ہوا جانا اور صاحبقران سے خانۂ کعبہ مین مقابلہ کرنا اور اُنکو قتل یا زیر کرنا اب حال اُسکا بیان اور تحریر ہوتا ہی کہ وہ پہلوان مع سپاہ کے کوچ اور مقام کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ

کہ دور سے ایک اسکو سیاہی معلوم ہوئی اسنے سردارون سے کہا کہ نہین معلوم یہ سیاہی کیسی ہی ذرا اسکو دیکھنا چاہیے
یہ کہکر اور آگے کو روانہ ہوا جب بہت قریب پہونچا تو دیکھا کہ ایک شہر ہی اور اُس شہر کی شہر پناہ ہی اُسکے دیوار
کی سیاہی ہی اور وہ دیوار اسقدر سیاہ تھی کہ ثابت ہوتا تھا کہ سنگ موسیٰ کی بنی ہوئی ہی مخمور فیل پیکر نے
سردارون سے کہا کہ دیکھا تمنے وہ جو سیاہی دور سے نظر آتی تھی وہ اسی دیوار کی تھی نہین معلوم یہ شہر کسکے
قبضہ مین ہی اور حاکم کا یہان کے کیا نام ہی اور کیا مذہب ہی اور اس شہر کا کیا نام ہی لوگون نے جواب دیا
کہ جاسوس روانہ کرکے دریافت فرمالیجیے پھر آگے بڑھیے اُسنے جواب دیا کہ اچھا چلو یہانتک کہ شہر پناہ
کے سامنے چلکر خیمہ زن ہوا اور ہرکارون کو واسطے خبر کے روانہ کرین اگر یہ شہر اہل اسلام کے قبضہ مین
ہو تو پہلے اُنسے مقابلہ کرکے اس شہر پر قبضہ کرین بعدہ یہان سے کوچ کرکے اور جو شہر اسلام آباد ہین
اُنکو تباہ اور برباد کرتے ہوئے خانۂ کعبہ پر چلین اور اگر بادشاہ یہان کا مسلمان نہو اور کوئی مذہب رکھتا ہو
تو اُس سے مقابلہ کرکے اُسکو بھی اپنے مذہب مین لائین اور ہمراہ لیکر اسکو چلین اگر مذہب زمردپرستی رکھتا ہو
تو پھر اپنے ہمراہ لے لین یہ کہکر طرف شہر پناہ کے چلے اور کسی طرف کا رخ نکیا جب اُسطرف پہونچے تو یہ دیکھا
کہ اُس جانب شہر کے ایک بہت بڑا پھاٹک لگا ہی گروہ بھی سیاہ ہی انھون نے سامنے اُسکے میدان
وسیع دیکھکر اور فاصلہ دیکر کہ شاید جنگ ہو قیام کرنے کا بندوبست کیا اور ہرکارون کو واسطے خبر لانے
شہر کے روانہ کیا ہرکارے تو اُسطرف کو چلے ادھر حکم مخمور فیل پیکر خیمہ وغیرہ کے استادہ کرنے کا انتظام کیا
یہانتک کہ بارگاہین وخیمہ وغیرہ استادہ ہوئے اور لشکر اُترنے لگا پہلوان دودمان مخمور فیل پیکر کی
بارگاہ جب استادہ ہو چکی تو وہ گھوڑے سے اُترکر داخل بارگاہ ہوا اور تمام سردار بھی ہمراہ داخل ہوئے
اور دنگل اوسکر سبون پر بیٹھنے لگے ادھر تمام لشکر اُترا اور خیمہ سردارون کے استادہ ہونے لگے یہانتک
کہ تھوڑے عرصہ مین سب خیمے استادہ ہوگئے اور لشکر کی بازارین آراستہ ہوگئین یہان تو یہ انتظام ہوا
ہی اُدھر ہرکارے داخل شہر ہوئے اور تماشا شہر کا دیکھتے ہوئے چلے شہر کو بہت آباد پایا ہر جگہ مجمع
اہل شہر کا دیکھا رعایا کو شاد پایا مگر ہر گلی کوچے مین عمارت سب سیاہ تھی یہ دیکھتے ہوئے دارالعمارہ تک
گئے ایک جگہ مجمع لوگون کا دیکھا اس مجمع مین جاکر ایک شخص سے دریافت کیا کہ اس شہر کا کیا نام ہی اور
یہان کے شہریار کا کیا لقب ہی اور مذہب اور ملت کیا ہی اُس شخص نے اسکو سر سے پیر تک بہ نظر
غور دیکھا اور کہا کہ کیا آپ یہان کے باشندے نہین ہین کسی اور ملک کے رہنے والے ہین اُنھون
نے جواب دیا کہ جی ہان ہم یہانکے رہنے والے نہین ہین بلکہ مسافر ہین اُس شخص نے جواب دیا کہ اس
شہر کو قلعہ سیاہ تاب کہتے ہین اور اسکی وجہ یہ ہی کہ یہ آباد کیا ہوا بادشاہ سیاہ تاب کج گردن کا ہی
اور اُسکے وسط مین ایک قلعہ ہی کہ وہ ہمیشہ سے ہی اور سنگ سیاہ کا ہی اور اسمین بادشاہ
سیاہ تاب کج گردن رہتے ہین مگر جب سے کہ اُنھون نے انتقال کیا اور ہمارے شہریار
سیہ پوش کج گردن جو اُنکے پوتے ہین مالک وحاکم ہوئے اُنھون نے اُس قلعہ کا رہنا چھوڑ دیا
اور یہ شہر گرد اُس قلعہ کے آباد کیا مگر نام سے قلعہ سیاہ تاب کے مشہور کیا کیونکہ قلعہ کے گرد
واقع ہے مذہب اُنکا ہمیشہ سے زمردپرستی ہی کیونکہ یہی مذہب اُنکے آباواجداد کا تھا یہان کے
باشندے سب زمردپرست ہین اور بادشاہ بڑا جری اور بہادر نہایت منصف وعادل ہی

اور اُسکے دو سپہ سالار ہین کہ جنکے قبضہ مین تمام لشکر ہی اُن ہرکارون نے پوچھا کہ بادشاہ کے پاس سپاہ و لشکر کسقدر ہوگا اُسنے جواب دیا کہ بادشاہ کے پاس لشکرون تو بہت ہی کیونکہ کل رعایا و قاطنین شہر سب قواعد دان ہین مگر ہمہ وقت جو لشکر کہ موجود رہتا ہی اور کہین جنگ پر جاتا ہی تو وہ لشکر قریب چھ لاکھ اسی ہزار کے ہوگا کہ جنمین ایک ایک جوان رستم وقت اور افراسیاب دوران ہی آج تک ہمارے بادشاہ کے شہر پر کوئی غنیم نہین آیا ہی اور جسکی مدد کو یہ لشکر گیا وہان سے فتح حاصل کرکے آیا ابھی چند روز کا زمانہ ہوا کہ یہ لشکر مدد کو سبز پوش کیخ گردن کی جو کہ بھائی ہین شہنشاہ کے اور خراج گذار بھی ہین شہر مینا کو گیا تھا اُنکے اوپر کوئی غنیم چڑھ آیا تھا اُنکی خواہش کے موافق بادشاہ نے یہان سے فوج روانہ کی تھی وہ جاکر مقابلہ کرکے فتحیاب ہوئی اور اُس غنیم کو شکست دیکر واپس آئی ہمارے بادشاہ کا اکثر ارادہ ہوا کہ واسطے مدد خداوند کے جائین مگر چند در چند وجہون سے نہین گئے کہ جسکی ہمکو خبر نہین ہی اُن ہرکارون نے دریافت کیا کہ سپہ سالارون کا کیا نام ہی اُسنے جواب دیا کہ ایک کا نام تہمار فیل زور گردن پیشانی ہی اور یہ سپہ سالار ہی دست راست کا مگر بڑا بہادر اور شجاع ہی اُسکے نام سے تمام بہادران زمانہ کانپتے ہین یہ اکیلا ہزارون سے جنگ کرتا ہی اور دوسرے کا نام ببران شیر زور دیو پیکر ہی یہ ہمیشہ شیر سے زور کیا کرتا ہی اور اُسکی کلائیون کو توڑ ڈالتا ہی ہمیشہ زندہ شیر جنگل سے گرفتار کرلاتا ہی اور یہ بھی تنہا ہزارون سے مقابلہ کیا کرتا ہی اسکے بھی نام سے تمام زور آوران روے زمین کانپتے ہین اور لرزتے ہین یہ دست چپ کا سپہ سالار ہی ہمارے بادشاہ کے جو وزیر نیک تدبیر ہین یہ دونون اُنکے فرزند رشید و سعید ہین اور وزیر صاحب خود بڑے جری ہین اور زمانہ سابق مین وہ بادشاہ سپہ تاب کیخ گردن کے سپہ سالار تھے جب سے ضعیف ہوگئے ہمارے بادشاہ نے اُنکو اپنا وزیر مقرر کیا اور عہدہ وزارت اُنکو عنایت فرمایا یہ کام بھی وہ بہت دانائی اور ہوشیاری اور عقلمندی سے سرانجام دیتے ہین گویا بادشاہ کی عقل ہین بادشاہ بغیر اُنکی رای کے کوئی کام نہین کرتے ہین اُن جاسوسون نے پوچھا کہ وزیر صاحب کا کیا نام ہی اور بادشاہ کے کوئی اولاد بھی ہی اُس شخص نے جواب دیا کہ وزیر صاحب کا نام صمصام زور آور عقرب پیشانی ہی اور بادشاہ کے ایک فرزند ہین کہ جنکو بادشاہ نے ولیعہد کردیا ہی اور وہ بڑے زور آور پہلوان اور کمال جری اور دلاور ہین کہ سب اُنکے انگشت ہین اور اکثر فیلان مست کو کہ جو جنگل سے گرفتار ہوکر آتے ہین فوراً اُنکو ایک ضرب مشت سے مار ڈالتے ہین ایک کی تو کچھ حقیقت ہی نہین ہی بلکہ دو دو کو ایک ہی ضرب سے ہلاک کرتے ہین اور اکثر اُنکو اٹھاکر بقوت بازو زمین پر مارتے ہین کہ وہ ہلاک ہوجاتے ہین اُنکو بہانکے باشندے رستم قلعہ سپہ تاب کہتے ہین اور اصل نام اُنکا شاہزادہ مہران کیخ گردن ہی اور چشم و چراغ وہ شاہزادہ ایسا خوبصورت ہی کہ آج تک کسنے ایسا حسین آدمی نہین دیکھا وہ مانند آفتاب کے روشن ہی اور شاہزادے کو اسقدر شوق سپہ گری ہی کہ دن رات سوا شغل سپہ گری اور کثرت وغیرہ کے کچھ کام نہین ہی صرف دربار کے وقت تو دربار مین تشریف لاتے ہین ورنہ دن رات قلعہ سپہ تاب مین ایک میدان وسیع کے گرد چاردیواری بنوائی ہی اور اُسمین ایک بارہ دری عمدہ بنوائی ہی اور اُسکو آراستہ کیا ہی

وہین رات دون تشریف رکھتے ہین اور یہ دونون سپہ سالار بھی اُنکے پاس رہتے ہین اور زر و کثرت ہوا کرتی ہی پھر اُن ہرکارون نے پوچھا کہ یہ بھی معلوم ہی کہ ان صاحبون کو **کج گردن** کیون کہتے ہین اُسنے جواب دیا کہ سنیتاب **کج گردن** جو کہ اُنکے جدا علے تھے اُنکی گردن مین کچھ وا قع ہو گئی تھی اس سبب سے وہ کج گردن کے نام سے مشہور ہو گئے تھے اب جو اُنکے خاندان مین پیدا ہوتا ہی اور یہان کا بادشاہ ہوتا ہی وہ لقب کج گردن سے مشہور ہوتا ہی یہی وجہ ہی کہ سب مین لفظ کج گردن موجود ہی باوجودیکہ انکی گردنین کج نہین ہین چونکہ لقب ہو گیا ہی اس سبب سے اسی نام سے مشہور ہین اور ہمارے بادشاہ ہمیشہ سیہ پوش رہتے ہین اس سبب سے اُنکو شہریار سیہ پوش **کج گردن** کہتے ہین ورنہ اصلی نام اُنکا شہنشاہ مہران **کج گردن** ہی یہ سب حال جب دریافت ہو گیا تو اُن ہرکارون نے استفسار کیا کہ یہان کوئی سرائے بھی ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ہان بہت سی سرائین ہین جہان آپ لوگون کا جی چاہے فروکش ہو جیے اُس سے اُنھون نے پوچھا کہ کیا آپ بھی ملازم شاہی ہین اُسنے جواب دیا کہ مین تو ملازم شاہی نہین ہون ہان مگر باشندہ ہون یہ سُنکر اُنھون نے کہا کہ اب ہم جاتے ہین سرائے دریافت کرکے وہان مقیم ہونگے یہ کہکر وہ ایک طرف کو روانہ ہوئے اور یہ شخص اپنے مکان کو گیا یہ سیر کرتے ہوئے بیرون شہر آئے یہان آکر جو دیکھا تو سب لشکر اُتر چکا ہی اور سپاہیان جہان مخمور فیل پیکر داخل بارگاہ ہو چکا ہی ہرکارے بھی بارگاہ مین آئے اور فوج شاہی بجا لاکے اور عرض کیا کہ غلام مشتمل حال دریافت کرکے آئے آپنے حکم دیا کہ بیان کرو ہرکارون نے کل کیفیت جو کہ اُس شخص سے سنی تھی حرف بحرف سامنے مخمور فیل پیکر اپنے سردار کے بیان کی جو اُسنے یہ سنا کہ یہانکا بادشاہ زمرد پرست ہی اور تمام شہر زمرد پرست ہی بہت خوش ہوا اور یہ بھی سُنا کہ چھ لاکھ اسی ہزار سوار و پیادون کا افسر ہی اور سپہ سالار بھی بہت زبردست ہی اور شاہزادہ شہر بھی بہت جری اور بہادر ہی یہ سنو چکر دل مین خیال کیا کہ انکو نامہ لکھکر مدد طلب کرو کیونکہ خداوند نے تو میرے ساتھ سپاہ بہت کم کی ہی اور مقابلہ ایسے شخص سے ہی اور یہ بھی حکم ہی کہ اور شہرون پر بھی قبضہ کرتے جانا جو کہ اسلام آباد ہون پھر اگر کہین کہ مقابلہ پڑ گیا اور فوج کام آئی تو فوج اور بھی کم ہو جائیگی پھر مدد اُنسے طلب کرنا پڑے گی اور یہ ممکن نہین مسلمانون سے بغیر جنگ و جدال کے ملک ہاتھ آئے یہ خیال بالکل ناقص ہی بہتر یہ ہوگا کہ اس بادشاہ سے یہان کے کچھ سپاہ واسطے مدد کے طلب کرون یہ خیال کرکے اپنے ہمراہ کے سردارون سے بیان کیا اور کہا کہ اسمین تمھاری کیا رائے ہی اُنھون نے جواب دیا کہ بہتر تو ہوگا کہ آپ اُنکو بذریعہ نامے کے اپنے آنے کی اطلاع دین اور فوج واسطے مدد کے طلب فرمائین اُسنے جواب دیا کہ کل صبح کو مین نامہ تحریر کرونگا دیکھون کیا جواب آتا ہی وہ یہ کہکر خاموش ہو رہا بعد تھوڑی دیکے وہ اُٹھکر اُس خیمہ مین گیا جو کہ واسطے آرام کے مقرر ہوا تھا کیونکہ لشکر کے اُترنے اور بارگاہ وغیرہ کے برپا ہونے مین سہ پہر ہو گیا تھا اور بعد اُسکے اُسنے ہرکارون کا انتظام کیا اور جب ہرکارے آئے تو شام کا وقت قریب تھا ہرکارون سے سب حال دریافت کیا اور صلاح مشورہ کرنے مین پہر رات آگئی چونکہ کسل راہ اور تکلیف سفر سے طبیعت نہایت کسلمند ہو رہی تھی اس سبب سے اُٹھکر بہت جلد خیمہ آرام گاہ مین چلا گیا اور خوب آرام سے سویا اتنے مین صبح ہو گئی اور زمانہ شب کا برطرف ہو گیا اور خاتمہ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلنے لگے اور مرغان خوش آواز اپنی اپنی نغمہ سرائی بلند کرنے لگے کہ اتنے مین مخمور فیل پیکر بیدار ہوا اور صباح

ضروری سے فراغت کرکے اپنی بارگاہ مین آیا اور سب سردار بھی اکٹھے اکٹھے آنے لگے جب سوار
آئے اور دربار جمع ہوچکا تو مخمور فیل پیکر نے دبیر کو طلب کیا اور کہا کہ ایک نامہ شہنشاہ
سیہ بوبن بج گردن کو اس مضمون کا تحریر کرو کہ اے شہنشاہ مین بموجب حکم ارژنگ بن
زمرد ثانی جو کہ ہمارے اور آپ کے خداوند ہین اور یہ اُنکے فرزند ہین چونکہ ہمارا آپ کا مذہب بھی
ایک ہے لہذا ہم امیدوار ہین کہ ہم تو بموجب حکم خداوند واسطے مقابلہ مسلمانان جاتے ہین اور
مقابلہ اُس شخص سے ہے جو کہ صاحبقران زمان مشہور ہے اور فوج خداوند نے ہمارے ہمراہ
بہت کم کی ہے صرف اسی ہزار سوار و پیادہ کا لشکر ہے اور یہ بھی حکم ہے کہ جو ملک درمیان راہ ملتے
جائین اور اسلام آباد ہون اُنکو بھی فتح کرتے جانا یہانتک کہ خانہ کعبہ پر پہونچکر صاحبقران
سے مقابلہ کرنا جب مین آپ کے ملک کے قریب پہونچا اور دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ آپ
بھی مذہب زمرد پرستی رکھتے ہین تو مین نے یہان قیام کیا اور یہ عریضہ آپکو تحریر کیا کہ اگر آپ
سے ہوسکے تو ہماری مدد کیجیے ہمکو کچھ فوج دیجیے کہ ہم مع اُس سپاہ کے واسطے مقابلہ اہل
اسلام کے جائین ہمین یہ خیال ہے اور اس سبب سے مدد طلب کرتے ہین کہ جسقدر فوج ہمارے
پاس ہے اگر مسلمانون سے کہین کسی شہر پر مقابلہ ہوگیا اور جنگ کی نوبت آئی تو یہ فوج یقین ہے کہ
کچھ نہ کچھ کام آئیگی تو اور بھی کم ہوجائیگی اور یہ بالکل خلاف عقل معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان بغیر جنگ
جدل ملک پر قبضہ دیدین پھر اُسوقت مجکو خداوند سے فوج طلب کرنا ہوگی جب تک وہ اور فوج
برائے کمک کے اسطرف روانہ فرمائینگے یہان دیر ہوگی لہذا آپ براہ مہربانی دو پاس دیدی
کرکے ہماری مدد فرمائیے کسواسطیکہ آجتک آپ نے کبھی خداوند کی مدد نہین کی یہانتک کہ
خداوند قتل ہوگئے اور اُنکے فرزند زمرد ثانی زیبا بادشاہی اور خدائی کی اور وہ بھی دست اہل اسلام
سے قتل ہوئے اب اُنکے فرزند ارژنگ بن زمرد ثانی خدائی کرتے ہین آپ کے سوا
اور سب بادشاہون نے خداوندان گذشتہ کی مدد کی اور اب آپکو لازم و واجب ہے کہ جسطرح
ہوسکے آپ ہماری مدد کرین اور دل خداوند کا خوش کرین اور دوسرے یہ بھی آپ کو معلوم
ہو کہ ہم جس سے مقابلہ کرنے جاتے ہین وہ بڑے بہادر اور جری ہین اور اُنکی شمشیر زنی کے
سکے پڑے ہوئے ہین اور اُنکے ہاتھون سے ہمیشہ خداوندان گذشتہ عاجز رہے اور ملک بملک
پناہ لیتے پھرے اور قیصول خدائی برباد ہوگئے ایسون کے مقابلہ کو خداوند نے اسقدر قلیل
فوج میرے ہمراہ کی ہے اب مین آپ کے پاس اس غرض سے آیا ہون کہ آپ میری مدد فرمائین
سوائے اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر ذہن مین نہین آتی ہے کیونکہ خداوند خود واسطے مقابلہ مسلمانان
اور واسطے مدد شاہان ایوان مُنہ طاق کے طرف دشت بہار افزا کے تشریف لیگئے ہین
کسواسطیکہ اُنکا قصد تھا اب وہان سے بھی فوج نہین آسکتی ہے اور مین اُنکا سپہ سالار دست بستہ
ہون اگر مین آپکی تعریف کرونگا تو حسد اور رنج اُنکے دل مین اس بات کا ہے کہ اُنکے پاس
اسقدر سپاہ اور پہلوان تھے اور پھر انھون نے اگر ہماری مدد نہ کی اور ہمارے باپ دادا
کی بھی مدد نہ کی وہ سب برطرف ہوجائیگا اور اگر آپ ہماری مدد فرمائینگے تو اور زیادہ دل مین اُنکے
ہوگا اور پھر کوئی صورت صفائی کی نہ ہوگی اس بات سے آپس مین صفائی ہوئی جاتی ہے اور ہمیشہ
صفائی رہیگی اور آپ کو یہ بھی خیال رہے کہ اگر صاحبقران کو قتل کیا یا زیر کرلیا تو تمام عالم مین

ہم لوگون کی بہادری کا شہرہ ہوجائیگا اور پھر تمام ملکون مین دین زمرد پرستی کا پھیل جائیگا اور پھر کہین اہل اسلام کا نام بھی باقی نرہیگا آپ کے مدد کرنے سے کسقدر فائدے ہین گو کہ مین اکیلا کافی ہون جہانتک ہوگا مین انکی مٹانے مین کوشش کرونگا اور میرا نام مخمور فیل پیکر نہین ہے صاحبقران کو نہ قتل کرون مگر یہ چاہتا ہون کہ جہانتک ممکن ہو مدد وغیرہ ہمراہ لیلون کیونکہ مقابلہ بہت بڑے شخص سے ہے اسکے مقابلہ کے لیے جہانتک ہوسکے فوج کثیر ہو یہ مضمون لکھوا کر اور لفافہ بند کرکے بدست عیار روانہ کیا اور کہا کہ زبانی بھی کہدینا اور بہت کچھ سمجھا دیا کہ یہ سب زبانی کہنا اور جہانتک ہوسکے مدد پر راضی کرنا اور فوج کے روانہ کرنے کا اقرار لے آنا وہ عیار تیز رفتار وہان سے طرف شہر سیہ تاب کے روانہ ہوا بعد روانہ ہونے اس عیار کے مخمور فیل پیکر نے سرداروں سے کہا کہ دیکھیے اب کیا جواب آتا ہے انھون نے جواب دیا کہ یقین ہے کہ ضرور مدد کرینگے یا خود آپ کے ہمراہ چلین گے یا فوج ہمراہ کرینگے یہان تو یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی اور انتظار آمد عیار کا تھا ادھر عیار وہ نامہ لیکر داخل شہر ہوا اور طرف دربار کے چلا یہانتک کہ در دولت شاہی پر پہونچا درگہ سالار سے عرض کیا کہ میری خبر بادشاہ سے کردیجیے کہ ایک نامہ دار پہلوان مخمور فیل پیکر کا نامہ لایا ہے اور باریابی چاہتا ہے یہ سنکر درگہ سالار نے دریافت کیا کہ کون ہے پہلوان مخمور فیل پیکر اسنے جواب دیا کہ سپہ سالار ارژنگ بن زمرد ثانی جو کہ خداوند ہین اور انھون نے شہر آفتاب نما سے انکو واسطے قتل کرنے صاحبقران کے طرف خانۂ کعبہ کے روانہ کیا ہے اتفاق سے انکا گذر یہان ہوا سنا کہ یہانکا شہریار بھی زمرد پرست ہے خیال کیا کہ آپس مین ملاقات ہو تو اس سبب سے یہ نامہ تحریر کیا ہے یہ سنکر درگہ سالار اٹھکر آمد کیا اور قواعد شاہی بجالاکر عرض کیا کہ ایک نامہ دار در دولت شاہی پر آیا ہے اور عرض کرتا ہے کہ مین نامہ لایا ہون پہلوان جہان گرشا سب دوران مخمور فیل پیکر سپہ سالار خداوند ارژنگ بن زمرد کا جو کہ بیرون شہر مع لشکر وسپاہ خیمہ زن ہین بادشاہ سیہ پوش کج گردن نے فرمایا کہ بلاؤ درگہ سالار باہر آیا اور اس نامہ دار کو لیکر خدمت مین بادشاہ سیہ پوش کج گردن کے حاضر ہوا وہ آداب شاہی بجالاکر منتظر رہا کہ دیکھیے کیا حکم ہوتا ہے بعد تھوڑے عرصہ کے بادشاہ نے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ وہ ایک کرسی پر آداب وتسلیمات عرض کرکے بیٹھ گیا بحکم بادشاہ وزیر نے دریافت کیا کہ کہان سے آئے ہو اسنے عرض کیا کہ حضور یہ خاکسار عیار ہے مخمور فیل پیکر کا اور کہ نامہ لیکر حاضر حضور ہوا ہون بادشاہ نے ایکی مرتبہ زبان مبارک سے خود پوچھا کہ مخمور فیل پیکر کون شخص ہین اور انھون نے ہمکو کیون نامہ لکھا ہے اسنے عرض کیا کہ حضور مخمور فیل پیکر سپہ سالار ہین خداوند ارژنگ بن زمرد کے اور وہ بیرون شہر سامنے شہر پناہ شاہی کے خیمہ زن ہین یہ نامہ انھون نے حضور پرنور کو تحریر کیا ہے اور کچھ زبانی بھی عرض کیا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ وہ نامہ کہان ہے اسنے عرض کیا کہ حاضر کرتا ہون فوراً نامہ دونون ہاتھون پر رکھکر پیش کیا بادشاہ نے وہ نامہ لیکر دبیر کو دیا کہ پڑھو کیا لکھا ہے منشی نے تمام وکمال اس نامہ کو پڑھکر سنایا جب وہ نامہ ختم ہو چکا بادشاہ نے فرمایا کہ کہو زبانی کیا کہا ہے ہم مضمون نامہ سے تو آگاہ ہوگئے ہین پیام زبانی بھی سن لین کہ کیا کہا ہے اسنے عرض کیا کہ زبانی پیام یہ دیا ہے کہ مین نے سنا ہے کہ آپ اور ہم ایک مذہب رکھتے ہین آپ مرد پرست ہین اور ہم بھی خداوند ارژنگ بن زمرد کے حکم سے واسطے مقابلہ اہل اسلام کے خانۂ کعبہ کے طرف

جاتے ہین گر خداوند نے ہمارے ہمراہ فوج بہت کم کی ہی اور مقابلہ صاحبقران سے ہی اور یہ بھی
حکم ہی کہ جو ملک یا شہر نکلوا اسلام آباد کا درمیان راہ ملتا جاے تو اُسکو فتح کرتے ہوئے خانہ کعبہ کو
جانا اگر فوج بہت کم ہی مین جانتا ہون کہ آپ لسبب پاس دینی و مذہبی کے ہماری مدد فرمائیے اپنے
سپاہ مین سے کچھ ہمارے ہمراہ کر دیجیے کیونکہ ہمسایہ کچھ تو مقابلہ کے واسطے لشکر ہوا گر کہین راہ مین مقابلہ
اہل اسلام سے ہو گیا تو فوج اور بھی کم ہو جائیگی اور یہ ضرور ہونا ہی کہ بغیر جنگ و جدل کے اہل اسلام سے
ملک ہاتھ نہ آئینگے ایسی حالت مین اگر فوج راہ مین کام آئی تو پھر صاحبقران کے مقابلہ کے واسطے
فوج کہان سے آئیگی لہذا اگر آپ چند سردار نامی و گرامی اور سپاہ آتش بار سے میری مدد کرین تو
بعید از عنایت نہوگا بادشاہ نے یہ تقریر دلپذیر سنکر جواب دیا کہ اچھا ہم اسکا جواب صلاح اور مشورہ کرکے
کل دینگے چاہے تم جاؤ چاہے یہان قیام کرو اگر چلے جاوگے تو ہم اسکا جواب اپنے کسی سردار یا کسی
ملازم کے ذریعہ سے تمھارے آقا کے پاس روانہ کر دینگے اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب اب یہ خادم رخصت ہوتا
ہی بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا کہدینا کہ بعد مشورہ کے جواب نامہ تمھارے پاس آئیگا یہ کہکر حکم کیا کہ انکو خلعت
سے سرفراز کرو لوگون نے اُسکو خلعت دیا وہ سلام و مجرا کرکے رخصت ہو کر طرف اپنے لشکر کے روانہ
ہوا یہان پہلوان مخمور فیل پیکر بیٹھا ہوا انتظار اُسکا کر رہا تھا کہ تھوڑے عرصہ مین وہ نامہ بر یعنے
اُسکا عیار آیا اور سلام کرکے اپنی جگہ پر بیٹھ گیا مخمور فیل پیکر نے عیار سے پوچھا کہ جواب نامہ لایا اُسنے
دست بستہ عرض کیا کہ ابھی نہین فرمایا کہ ہم آپسمین صلاح کرکے کل اپنے ملازم کے ہاتھ بھیجدینگے مخمور فیل پیکر
دریافت کیا کہ تونے دربار کی کیفیت دیکھی کہ کیسے کیسے پہلوان ہین عیار نے کہا کہ میں نے بیان تو کرا سنے عرض کیا کہ حضور
مین کیا عرض کرون واقعی دربار خوب آراستہ ہی اور جوانان زبردست اُنکے دربار مین بہت ہین لیکن
یہ رنگ دربار کبھی خداوند کا بھی نہین دیکھا اور ایسے جوان بھی نہین دیکھے واقعی جیسا کہ کل اُس شخص نے
مجھسے بیان کیا تھا سب ظہور مین آیا اول تو یہ کہ بادشاہ بہت ظریف ہی اور جری ہی اور اُسکے چہرہ سے آثار
بہادری ہویدا ہین اور وہ دونون سپہ سالار جو دست و چپ بیٹھے تھے گویا ثابت ہوتا تھا کہ دو بیٹھے ہین
اُنکی صورتین دیکھکر دم نکلا جاتا تھا اور وہ شاہزادہ بھی دربار مین موجود تھا جسکو کہ بادشاہ نے اپنا ولیعہد
کیا ہی مگر عجب شان و شوکت رعب و صولت رکھتا ہی اور حسن بھی ایسا پایا ہی کہ ضیاے حسن سے
تمام دربار روشن تھا اُسکی شان و شوکت کے آگے یہ سب پست تھے اور اُسکے روبرو وہ دونون
سپہ سالار بھی کچھ حقیقت نہین رکھتے ہین دربار گویا کہ دربار پہلوانان تھا وزیر بھی باوجودیکہ بڈھا
ہو گیا ہی مگر اُسکی بھی وہ ہیبت ہی کہ اگر دیو دیکھ لے تو مارے خوف کے کانپ اُٹھے ہان کسی زمانے
مین ایسا دربار زمرد شاہ باختری کا ہوگا کہ جو خداوند اصل تھے نہ اب ہے سب مال رہا نام خدا کا مخمور
یہ سنکر خاموش ہو رہا بعد تھوڑی دیر کے اُسنے دربار برخاست کیا اور اپنے خیمہ آرام مین گیا ادھر کا
حال سنیے کہ بعد جانے اُس نامہ بر کے سپہ پوش کج گردن نے وزیر سے کہا کہ تمنے مضمون
نامہ سنا اور جو کچھ اُسنے زبانی کہا وہ بھی سنا اب آپسمین تم لوگون کی کیا راے ہی اور شاہزادہ مہران
کج گردن اور دونون سپہ سالاردن سے بھی راے لی اور کہا کہ اس امر مین تمھاری کیا راے
ہی آیا مین مدد کرون یا جواب صاف دیدون جیسی تم سبکی راے ہو ویسا کیا جاے مگر یہ خیال
کر لینا اور خوب سمجھ لینا کہ مقابلہ اُن لوگون سے ہی کہ جنھون نے ہزاردن خدائیان اور طلسم مسخر کیے
ہین اور بڑے بہادر اور جری ہین اور یہ پہلوان جنکے مقابلہ کو جاتا ہی وہ صاحبقران اول ہین کہ

جنکے زیر کرنے کو وہ اسوقت تک موجود تھے اب نہین معلوم کہان ہین اور کیا ہوئے یعنے لشکور
و مالک اژدر وغیرہ مین یہ نہین کہتا ہون کہ ہمین اُنسے مقابلہ کرنے مین عار ہی مگر سوچکر اور بہت
سمجھکر راے دینا ایسا نہو کہ تم بھی مثل خداوند ارژنگ بن زمرد کے یکایک کہدو کہ اچھا تھوڑا
سا لشکر دیکر مدد کیجیے میرے نزدیک بہتر تو یہ ہوگا کہ مدد کیجاے ضرور ضرور کیونکہ ہمارا اور اُنکا ایک
مذہب ہے اور مذہبی اور دینی لڑائی ہی اگر ہم فتحیاب ہوئے تو بڑے نام ہونگے اور اسی وجہ سے اجتک
ہم خداوند کی مدد کو نہین گئے کہ جب تک خداوند ہمسے مدد طلب نکرینگے ہم نجائینگے یہانتک کہ خداوند
قتل بھی ہوگئے اور اُنکے فرزند خداوند ہوے اُنکو بھی ہمارا کچھ خیال نہ آیا وہ بھی قتل ہوگئے لو
مدد نہ کی اور اگر ہم مدد کو جاتے تو ضرور تھا کہ فتحیاب ہوتے کیونکہ ہمارے یہان بھی بڑے بڑے
پہلوان زبردست لشکر اُنکے موجود تھے اور ہین جو کہ ستون بارگاہ شاہی کہلاتے ہین مگر اب
ایسی حالت مین مدد کرنا ضرور ہی گو کہ یہ مدد کوئی خداوند کے خواہش سے نہین ہی اور نہ اُنھون نے
طلب کی ہی مگر ہمکو مذہبی پابندی کرنا لازم و واجب ہی اب وہ زمانہ نہین ہی کہ ہم یہ انتظار کرین
کہ اگر خداوند ہمکو واسطے مدد کے طلب کرین تو ہم جائین اور دوسرے یہ بھی ہوتا ہی کہ ایک پہلوان
پر اپنا احسان ہوتا ہی اور خداوند بھی اس خبر کو سنکر بہت خوش ہونگے اور کہینگے کہ ہمارے پہلوان
کے گئے اور مدد کرنے سے مدد کی بقول مخمور فیل پیکر کے جو کہ ملال خداوند کے دل مین ہوگا کہ اُنے
ہمارے پہلے خداوندون کی مدد نہین کی وہ اس مدد کرنے سے بالکل رفع ہوجائیگا اب تم لوگ
یہ بتاؤ کہ یہ راے میری صائب ہی یا نہین اور جو کچھ تمھاری عقل مین آئے بیان کرو کیونکہ اسمین
بغیر صلاح کے کوئی کام کرنا اچھا نہین ہی یہ تقریر بادشاہ کی مہران سپہ پوش کج گردن نے
سُنی اور وزیر و دیگر سردارون نے بھی سُنی اور جواب دیا کہ ہمارے نزدیک بھی بہتر ہوگا کہ حضور
ضرور بالضرور مدد لین کسواسطیکہ بہت بڑا احسان خداوند پر ہوگا اور مفت کا احسان ہی اور پھر
حضور والا نے فرمایا کہ سامنا بہت بڑے شخص کا ہی جو کہ صاحبقران ہی یہ کہنا آپکا بجا ہی مگر حضور
یہان بھی وہ زبردست لوگ ہین کہ اگر مریخ فلک بھی آئے تو اُس سے بھی خوف نہ کرین صاحبقران
کیا چیز ہین آپ شوق سے مدد کرین ہم لوگ صاحبقران سے مقابلہ کرینگے بادشاہ نے سپہ
پوچھا اب یہ بتاؤ کہ کسقدر لشکر سے اُنکی مدد کیجاے آیا کل لشکر سے یا کسقدر لشکر یہان چھوڑ
دیا جاے اُسوقت شاہزادہ مہران نے عرض کیا کہ میرے نزدیک تو یہ بہتر ہوگا کہ مین قریب
تین لاکھ کے فوج لیکر جاؤن اور پہلوان قہار فیل زور کرگدن پیشانی میرے ہمراہ چلین
اور آپ اور باقی فوج اور سپہسالار دست چپ یہان موجود رہین اگر اُسوقت معرکہ مین
ضرورت ہوگی تو مین فوراً اطلاع خدمت حضور مین کرونگا اُس وقت آپ فوراً اُنکو یہان سے
واسطے مدد کے مع سپاہ و لشکر کے روانہ فرمائین بادشاہ نے جواب دیا کہ نہین میرے نزدیک
یہ بہتر ہوگا کہ تم یہین موجود رہو اور مین بھراہی سپہ سالار دست چپ مع تین لاکھ سپاہ و پہلوانان
زبردست کے جاؤن اور اُنکی مدد کرون اگر بقول تمھارے ضرورت مدد کی اور ہوگی تو اسوقت
تم مع فوج باقی کے اور سپہ سالار دست راست کے یہان سے کوچ کرکے چلے آنا اور
ایک انتظام یہ اور کرنا کہ بھرتی فوج کی شروع کردینا یہ سنکر شاہزادہ خاموش ہورہا وزیر باتدبیر
نے راے بادشاہ کی بہت پسند کی اور کہا کہ آپکا جانا بنسبت شاہزادہ کے جانیکے بہت اچھا ہی جب یہ

راسے قرار پائی بادشاہ نے دبیر کو بلا کر نامہ کا جواب یون تحریر کیا کہ اے پہلوان **مخمور فیل پیکر** تمکو معلوم ہو کہ نامہ تمھارا ہمکو پہونچا حال معلوم ہوا تمنے جو اپنی جگہ پر خیال کیا اور رائے قائم کی تو بہ رائے قرار پائی کہ ہم تمھاری ضرور مدد کرینگے کیونکہ واقعی تمنے آجتک خداوند گذشتہ کی مدد نہین کی اور اسی خیال مین رہے کہ خداوند ہمکو طلب کرین تو ہم مدد کو جاوین نہ اُنھون نے کبھی طلب کیا اور نہ ہم گئے یہانتک کہ وہ قتل بھی ہوگئے اور اُنکے بعد اُنکے فرزند خداوند ہوئے اُنکو بھی کبھو ہمارا خیال نہ آیا اور تمنے بھی چندان اُنکی جانب خیال نہین کیا ہم اپنی پہلی رائے پر قائم رہے یہان تک کہ وہ بھی مارے گئے مگر اب آپ کے یہان آنے سے اور مدد طلب کرنے ہی سے ہمکو یہ لازم ہوا کہ ہم آپکی مدد ضرور کرین کیونکہ یہ مذہبی لڑائی ہی اگر برائے ملک و مال ہوتی تو کبھی مدد نہ کرتے ہمارا کیا فائدہ تھا دوسرے ہمکو جب خداوند نے طلب نہ کیا تو ہمکو کیا ضرورت تھی کہ ہم ہمکا رحمت کرتے مگر صرف آپکے یہان آنے سے ہمکو بھی خیال آیا کہ واسطے مذہب کے لڑنے جاتے ہین تمکو بھی مدد کرنا ضرور چاہیے اب ہم آپکی مدد مین لاکھ سپاہ سے کرینگے ہمارے یہان وہ پہلوانان زبردست ہین کہ یقین ہی کہ اگر حمزہ اول سے مقابلہ پڑے تو اُنکو وہ قتل کرین خصوصاً ہمارے دونون سپہ سالار و فرزند عالی وقار کہ جنکا مثل و نظیر صفحہ دنیا پر نہین ہی اور یقین کہ ہونگے کہ کوئی اُنکے مقابلہ نہو گا مگر بالفعل تو مین صرف سپہ سالار دست چپ کو ہمراہ لیکر آپکے ہمراہ چلتا ہون امید ہی کہ وہی کافی ہو ورنہ اگر ضرورت ہوگی تو پھر مین اپنے فرزند ارجمند اور سپہ سالار دست راست کو طلب کرلونگا فی الحال اُسکو شہر کے بندوبست کے واسطے چھوڑ جاؤنگا مین یہ چاہتا ہون کہ آپ میرے پاس تشریف لائیے کہ مین آپکی دعوت کرون تو یہان سے کوچ کرنا یہ لکھکر اور لفافہ مین بند کرکے اپنے عیار **طیران تیز رفتار** کو دیا کہ کل اس نامے کو **مخمور فیل پیکر** کو پہونچا دینا کہ لشکر اُنکا بیرون شہر اُترا ہوا ہی اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب بعد اُسنے وزیر سے حکم دیا کہ تم اور سپہ سالار دست چپ کل سے یہ بندوبست کرو کہ فوج مین سے تین لاکھ سوار و پیدل چیدہ چیدہ چن لو اور انتخاب کرلو اور باقی کو یہان رہنے کا حکم دو کہ وہ اگر ضرورت ہوگی تو ہمراہ شاہزادے کے آئینگے ورنہ کیا ضرورت ہی کہ کل ہمارا لشکر جائے قریب تین لاکھ اسی ہزار کے یہان شہر مین رہے وزیر نے عرض کیا کہ اگر آپکی یہی مرضی ہی تو بہت بہتر ورنہ میری رائے ناقص مین یہ آتا ہی کہ قریب چار لاکھ کے لشکر ہمراہ ہوتا بادشاہ نے جواب دیا کہ کچھ ضرورت نہین ہی اتنی ہی فوج بہت ہی اگر خدانخواستہ ضرورت ہوگی تو طلب کرلینگے وزیر لشکر خاموش ہو رہا بادشاہ دربار برخاست کرکے اندر محل کے چلا گیا شاہزادہ مع دونون سپہ سالارون کے قلعہ **سپہ تاب** مین گیا اور وزیر اپنے مکان کو روانہ ہوا بعد فراغت امور ضروری کے وزیر نے چوبدار بھیجکر سپہ سالار دست چپ کو بلایا اور جب وہ آگیا تو وزیر نے اُس سے کہا کہ چلو ہم تم لشکر مین سے فوج کو انتخاب کرین کسواسطیکہ بادشاہ کا ارادہ بہت جلد یہان سے کوچ کرنے کا ہی اُسنے جواب دیا کہ بہت بہتر ہی جیسا مناسب ہو ویسا انتظام فرمائیے بندہ کو کچھ عذر نہین ہی اور آپ بھی جو امور ضروری کہ آپ کے متعلق ہین اُنکا سرانجام بہت جلد کیجیے یہ کہنے کو تو کہ وزیر کی وجہ سے اتنی دیر ہوئی اور اُسوقت تک کوچ نہو سکا اگر وزیر سب انتظام کرچکا ہوتا تو کاہیکو اتنی دیر ہوتی یہ سب وزیر کی وجہ سے ہوئی اب آپ کو لازم ہی کہ قبل بادشاہ کے آپ تیار ہو رہیے اور چلکر

لشکر کو بھی اسی وقت انتخاب کر لیجیے یہ سنکر وزیر مع سپہ سالار دست چپ کے اُٹھا اور دونون ملکر چھاؤنی مین آئے اور مین لاکھ جوانون کا انتخاب کرنا شروع کیا یہانتک کہ ان دونون نے وہ پہلوان اور سوار و پیادے انتخاب کیے جو آزمودہ کار اور بڑے جری اور بہادر اُنکے خیال مین تھے یہ تواس روز سے انتخاب مین مشغول ہوئے اُدھر شام ہو گئی اور بعد گذرنے شب کے جب صبح ہوئی تو اپنی بارگاہ مین مخمور فیل پیکر آکر بیٹھا اور اُسکے سردار بھی آئے کہ بعد تھوڑی دیر کے وہ عیار اُسکے نامہ کا جواب دیکر بادشاہ نے روانہ کیا تھا آیا اور اپنے آنے کی خبر کرا کے سامنے مخمور فیل پیکر کے گیا اور سلام کرکے استادہ ہوا کہ مخمور فیل پیکر نے کرسی پر بیٹھنے کی اجازت دی وہ آداب بجالاکر کرسی پر بیٹھ گیا مخمور فیل پیکر نے سبب آنے کا دریافت کیا اور کہا کہ آپکا نام کیا ہی اُسنے عرض کیا کہ مجکو طیران تیز رفتار کہتے ہین اور مین عیار ہون بادشاہ قلزم سیہ تاب کا آپ کے نامے کا جواب لایا ہون وہ یہ سنکر خوش ہوا اور کہا کہ لاؤ کہان ہی اُسنے وہ لفافہ نکالکر سامنے رکھدیا اُسنے لیکر خود کھولا اور پڑھنا شروع کیا جب نامہ پڑھ چکا تو عیار کی طرف دیکھکر کہا کہ ہماری طرف سے اپنے بادشاہ کو سلام کہنا اور یہ کہنا کہ دعوت کی تو کوئی ضرورت نہین ہی بس آپکی اتنی عنایت کافی ہی کہ آپ ہماری مدد کو موجود ہین مگر جب آپ نے یہ فرمایا کہ مجنے تمھاری دعوت کی ہی تو مجبوری ہی رد دعوت کرنا نہین چاہیے لہذا مین آج سہ پہر کو ضرور بالضرور حاضر خدمت ہونگا یہ کہکر ایک خلعت عیار کو دیا اور رخصت ہوکر اپنے شہر کو روانہ ہوا یہان بادشاہ قلزم سیہ تاب اپنے دربار مین موجود ہی اور وزیر و سپہ سالار و شاہزادہ بھی اپنے اپنے مقامون پر بیٹھے ہین اور یہ بھی ذکر ہو رہا ہی کہ مخمور فیل پیکر اگر آج آجائے تو آج ہی اُسکی دعوت کرین اور کل کے دن سے تیاری و سامان سفر کرین اور پرسون کے روز یہان سے کوچ کرین اگر سامان سفر کل تک درست ہو جاے تو بہت اچھا ہوگا وزیر نے عرض کیا کہ کل مین نے اور سپہ سالار دست چپ نے قریب دو لاکھ سوار و پیادے واسطے ہمراہی کے منتخب کر لیے ہین آج وہ ایک لاکھ بھی انتخاب کر لینگے آپ لوگ تیار ہو جاہے کل ہی کوچ فرمائین اور چاہے پرسون بادشاہ نے جواب دیا کہ کل ہمارا تین خیمہ سپہ سالار دست چپ لیکر بیرون شہر قیام کرے ہم پرسون صبح کو ضرور کوچ کرینگے یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ وہ عیار جو جواب نامہ لیکر گیا تھا واپس آیا اور قواعد شاہی بجاکر جو کچھ کہ مخمور فیل پیکر نے پیغام دیا تھا بیان کیا بادشاہ نے سنکر وزیر کو حکم سامان دعوت کرنے کا جملہ اہلکارون کو دیا اور فرمایا کہ بہت اچھی طرح سے انتظام دعوت کرو یہ کہکر خود تھوڑی دیر کے بعد دربار برخاست کرکے اندر محل سے چلا گیا اُدھر ہر شخص اپنے مقام کو گیا حاضر قاعدے کے شاہزادہ بھی اپنے مقام کو گیا وزیر ذی شعور نے اُسی سپہ سالار دست چپ کو طلب کیا کہ جسکو اپنے ہمراہ لیکر چھاؤنی کو گیا تھا اُسی کو ہمراہ لیکر گیا اور وہان جاکر فوج کو منتخب کرنا شروع کیا اور اُدھر داروغہ مطبخ نے بحکم بادشاہ و جملہ اہل کاران کے سامان دعوت کرنا شروع کیا اور کارپردازان حکومت نے واسطے دعوت کے ایک مکان آراستہ کیا یہان تو یہ سامان دعوت ہو رہا ہی اُدھر مخمور فیل پیکر نے بھی اپنا دربار برخاست کیا یہانتک کہ وقت سہ پہر قریب آیا بیدار ہوکر سامان جانے کا کیا اور مع چند صاحبان خاص و پہلوانان نامدار کے لباس وغیرہ سے آراستہ ہوکر شہر کی طرف رخ کیا اور قبل اُسنے جانے کے ایک چوبدار کو روانہ کیا کہ وہ خبر کردے کہ مین آتا ہون اور بادشاہ بیدار ہوکر دربار مین بوقت سہ پہر آیا اور وزیر بھی مع سپہ سالار دست چپ انتخاب سے

کرکے سیدھا دربار مین آیا اور شاہزادہ بھی مع سپہ سالار دست راست کے آیا دربار جمع ہوا کہ وہ چوبدار در دولت پر آیا اور عرض کرا بھیجا کہ مین پاس سے پہلوان مخمور فیل پیکر کے آیا ہون درگہ سالار نے جاکر عرض کیا کہ ایک چوبدار مخمور فیل پیکر کے پاس سے حاضر ہوا ہی بادشاہ نے حکم دیا کہ بلا لو وہ فوراً جاکر بلا لایا چوبدار نے قواعد شاہی بجا لاکر عرض کیا کہ ہمارے پہلوان مخمور فیل پیکر نے کہلا بھیجا ہی کہ مین حاضر خدمت ہوتا ہون بادشاہ نے پوچھا کہ وہ کب آئینگے اسنے عرض کیا یقین ہی کہ وہ داخل شہر ہوگئے ہون جب مین چلا تھا تو وہ خود بھی عازم ادھر کے ہوئے تھے بادشاہ نے یہ سنکر حکم دیا کہ سردار واسطے استقبال کے جائین اور انکا استقبال کرکے لائین یہ کلمہ سنکر چند سردار نامدار اسیوقت واسطے استقبال کے گئے اور مخمور فیل پیکر مع اپنے مصاحبون کے داخل شہر ہوا اور شہر کی سیر کرتا ہوا دربار کیطرف چلا آتا تھا کہ وہ سردار جو کہ واسطے استقبال کے چلے تھے راہ مین ملے اور باہم ملاقات ہوئی ایک دوسرے سے بغلگیر ہوا اور باہم ملکر دربار کی طرف چلے اور داخل دربار ہوئے بادشاہ اور مخمور فیل پیکر سے ملاقات ہوئی اسنے آداب و تسلیمات عرض کیا بادشاہ نے اسکا سلام لیکر وہ کرسی جو کہ اسکے لیے مقرر کی تھی عنایت کی اسی طرح ہر سردار اور مصاحب کو جگہ بیٹھنے کی ملی ہر ایک اپنے مقام پر آداب بجا لاکر بیٹھ گیا اور وہ سردار بھی اپنے مقام پر متمکن ہوئے جو کہ واسطے استقبال کے گئے تھے جب دربار از سر نو درست ہوگیا تو بادشاہ مخمور فیل پیکر کی طرف متوجہ ہوا اور مزاج پرسی کی اور حال دریافت کیا اسنے جو کیفیت گذری تھی اور جو کچھ کہ نامے مین تحریر کی تھی شرح بیان کی اور بہت کچھ دنیا سازی اور چاپلوسی کی باتین سنائین بعدہٗ بادشاہ نے ساقی کو حکم کیا کہ محفل شراب شروع کر ساقی نے حکم سنتے ہی فوراً جام و صراحی اٹھائی اور دربار مین حاضر ہوا اور بادشاہ کو دست بستہ آداب کیا اور جام بھرکے بادشاہ کو دیا بعد اسکے مخمور فیل پیکر کو دیا پھر اور سردارون کو دینا شروع کیا دور شراب بند ہوا جام گردش مین آنے لگا جب خوب سب کو نشہ ہوا اور بادشاہ و سردار کو بھی سرور ہوا تو حکم کیا کہ ارباب نشاط حاضر ہون بموجب حکم فوراً ارباب نشاط حاضر ہوئے اور موافق قاعدہ کے قواعد شاہی بجا لاکے اشارہ ہوا کہ کچھ گاؤ اسنے ساز درست کیے اور ایک مطربہ خوش گلو نے پہلے توگت ناچی بعد گت ناچنے کے یہ غزل اسنے شروع کی غزل

ہمارے دل کی تپش نے ذرا اثر نکیا	کہ تیر ناز نے رخ بھی کبھی ادھر نکیا	
حضور کونسا تھا معرکہ جو سر نکیا	مکان جہانمین سنا کے خراب ہوسکو	
پھرا کیا مری آنکھون ہی مین تو او بیدرد	مکان دلنشین کسی ذرہ بھی گذر نکیا	
کہو گے پھر کہ تری آہ نے اثر نکیا	تمھارے صدمے کا بھی بھیجمین کچھ غم نہ تھا	
جفائین تم نے کیا کیا تو بولے کمن پوچھ	وفا کا پاس تو کیسا خدا کا ڈر نکیا	

جب وہ مطربہ یہ غزل گا چکی اور محفل کو خوش اور محظوظ کرکے چلی گئی یہانتک کہ شام ہوگئی اور وقت خاصے کا آگیا داروغہ مطبخ نے آکر عرض کیا کہ حضور خاصہ تیار ہی اگر حکم ہو تو دسترخوان چنا جاے ارشاد ہوا کہ بہتر ہی وہ فوراً گیا انتظام دسترخوان چننے کا کرکے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ دسترخوان شاہی درست ہوگیا بادشاہ مع اپنے سردارون اور مخمور فیل پیکر کے اور اسکے سردارون کے اٹھا اور اس مقام پر آیا کہ جہان خاصے کا انتظام تھا جب سب آچکے اور ہر ایک اپنے مرتبے کے موافق بیٹھ چکا تو بادشاہ نے ہمراہ سب کے خاصہ تناول کیا بعد فراغت خاصے کے پھر دربار مین آیا

اور موافق سابق کے شغل شراب کا شروع ہوا اور بعد اُسکے ناچ گانا شروع ہوا دو پہر رات تک یہی
جلسہ رہا بعد اُسکے جلسہ برخاست ہوا بادشاہ اپنے محل مین گیا اور مخمور فیل پیکر اُس مقام پر
گیا جو اُسکے آرام کے واسطے مقرر کیا گیا تھا وہان جاکر آرام کیا اور سردار بھی اپنے اپنے
مکانون کو گیا اتنی دیر مین صبح ہوگئی بادشاہ مہران سیہ پوش سج گردون بیدار ہوا اور
بعد فراغت ضروری کے محل سے برامد ہوا اور سب ارکین سلطنت آداب اور تسلیمات
بجا لائے اور سب سردار بھی آئے دربار جمع ہوا مخمور فیل پیکر بھی آیا جب دربار جمع ہوچکا
تو مخمور فیل پیکر نے عرض کیا کہ مین رخصت ہوتا ہون کہ جاکر اپنے لشکر کا بندوبست کرون
اور حکم دون کہ سامان سفر درست کرو کہ کل یہان سے کوچ ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا
مخمور فیل پیکر رخصت ہوکر اپنے سردارون کے لشکر کی جانب روانہ ہوا ادھر بادشاہ
نے حکم کیا کہ انجی مہران شیر زور و پیکر تم ہمارا پیش خیمہ لیکر بیرون شہر جاؤ اور مخمور فیل پیکر
کے لشکر مین شامل ہوکر ہماری آمد کے منتظر رہو وہ یہ سنکر فوراً اٹھا اور آداب بجا لاکر فوراً
دریا سے باہر آکے کہا کہ مین ذرا مکان کو جاتا ہون تا آنے میرے سب سامان سفر درست ہو
اور پیش خیمہ بادشاہی اونٹون اور چھکڑون پر لادا جاوے یہ حکم دیکر اپنے مکان کو گیا ادھر
سب لوگون نے بموجب حکم اپنے سردار کے سب اسباب بار کیا اور چھاؤنی مین بھی اطلاع
کرائی کہ اسی ہزار سوار و پیادے تیار ہون اور ہمراہ پیش خیمہ کے چلین یہ خبر جب چھاؤنی مین
پہونچی تو فوراً سوار و پیادے اُٹھے اور سامان سفر درست کرنے لگے اور آپسمین کہا کہ جب تک
وہ اپنے مکان سے برامد ہو یہان اُسوقت تک سب سامان درست ہوجاوے اتنے مین بہت
جلد سامان درست ہوگیا اور سب آمادہ سفر ہوئے کہ سپہ سالار آئین تو روانہ ہون کہ اس عرصہ مین وہ
عزیزون سے ملکر باہر آیا اور اسپ تیز رفتار پر سوار ہوکر مع اپنے مصاحبون و سردارون
سپاہ اور رسالہ وغیرہ کے شہر سے روانہ ہوا ادھر مخمور فیل پیکر جو دربار سے اپنے لشکر مین
آیا تو فوراً حکم دیا کہ سب لوگ سامان سفر کرین کل ہم یہانسے طرف خانہ گھیہ کے کوچ کرینگے یہ حکم
دیکر اپنی بارگاہ مین گیا تھوڑی دیر بیٹھکر پھر اپنے خاص مین گیا کیونکہ دو پہر رات کا ہنگام
تھا سو رہا تھوڑے کے بعد بیدار ہوکر بارگاہ مین آیا اور سردار وغیرہ بھی حاضر ہوئے پردے
بارگاہ کے اٹھا دیے گئے اور سیر صحرا کر رہے تھے کہ یکایک شہر کی طرف سے گرد اٹھی اور
اسی علم اسی ہزار سوار و پیادے کی علامت نمودار ہوئے اسنے اپنے سردارون سے کہا کہ معلوم
ہوتا ہی کہ بادشاہ قلوسیہ تاب تشریف لاتے ہین کہ وہ گرد قریب آکر شق ہوئی اور اُسمین سے
سپہ سالار دست چپ پیدا ہوا یہ دیکھکر وہ مع اپنے سردارون کے اٹھا اور بیرون بارگاہ آکر
استقبال کیا جب وہ قریب آگیا تو دونون باہم ملے اور یہ اُسکو اپنے ہمراہ لیکر اپنی بارگاہ مین
آیا اور معقول جگہ پر بٹھایا اور سب اُسکے سردارون کو بھی جگہ بیٹھنے کی ملی وہ سب بیٹھ گئے
کہ مخمور فیل پیکر نے دریافت کیا کہ کیا بادشاہ بھی آج ہی تشریف لائینگے اُسنے جواب دیا
کہ جی نہین وہ کل تشریف لائینگے مجکو حکم دیا ہی کہ تم ہمارا پیش خیمہ لیکر آج ہی بیرون شہر جاؤ اور
لشکر مخمور فیل پیکر مین جاکر مقیم ہو اور کل ہم بھی آئینگے مخمور فیل پیکر نے جواب دیا
کہ بہت خوب اور اُسکی دعوت کے سامان کرنے کا حکم دیا اور اُس سے کہا کہ آج آپ ہمارے

ہمارے مہمان ہین یہین تشریف رکھیے اُسنے جواب دیا کہ کیا ضرورت ہی میرے ساتھ بھی سب سامان
موجود ہی اسنے جواب دیا کہ ہماری یہی خوشی ہی آخر کو منظور کیا یہان بموجب حکم مخمور جام
شراب گردش مین آیا بعد اُسکے ناچ گانا شروع ہوا اُدھر تمام لشکر اُترا خیمے وغیرہ بار
رہنے دیے کہ کل صبح کو تو کوچ ہوگا شب بسر ہوجائیگی اور لشکر مخمور فیل پیکر کے بھی خیمے وغیرہ
بموجب حکم اُسکے تیار ہوگئے تھے صرف چند خاص خاص خیمے باقی تھے کہ اسی بندوبست مین شام
ہوگئی یہان مخمور نے مع سپہ سالار دست راست اور دیو پیکر اور اُسکے سردارون کے خاصہ
کھایا اور دوپہر رات تک ناچ گانے کا جلسہ رہا بعد اُسکے جاکر اپنے خیمہ مین آرام کیا یہانتک کہ
صبح ہوئی اُدھر بادشاہ بھی بیدار ہوا اور ہاتھ مونھ دھوکر لباس شاہانہ پہنکر محل سے برامد ہوا
اور دربار مین آیا کہ اس عرصہ مین وزیر و شاہزادہ و سپہ سالار دست راست و دیگر سردار بھی حاضر ہوئے
بادشاہ نے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو تاکہ سویرے سے ہم یہان سے کوچ کرین اور باہر شہر کے پہنچکر
مع لشکر مخمور فیل پیکر و اپنی فوج کے طرف خانۂ کعبہ کے کوچ کرین کیونکہ بہت دیر کرنا اچھا
نہین ہی وزیر حکم پاکر باہر آیا اور فوراً حکم شاہی اُن لوگون کو سنایا جو کہ ہمراہ جانے والے تھے بعدہٗ
حکم چھاونی مین بھی بھیجدیا کہ وہ سب سپاہ تیار ہوجاے جو کہ ہمراہ بادشاہ کے جائیگی یہ حکم دیکر
پھر دربار مین آیا کہ بیرون دربار سب سامان بہت جلد تیار ہوگیا اور سب درست بھی ہوگیا
اُدھر چھاونی مین بھی دو لاکھ بیس ہزار سوار و پیادے بہت جلد آراستہ ہوگئے اور اُنکے رسالدار
وغیرہ بھی درست ہوگئے اور درد ولت شاہی پر حاضر ہوئے کہ یہان بادشاہ نے دربار برخاست
کیا اور ایک تخت واسطے سواری کے طلب کیا لوگون نے فوراً تخت حاضر کیا بادشاہ تخت پر
سوار ہوا اور چلا وزیر نے تخت کے پائے کو اُٹھایا اور شاہزادہ و سپہ سالار دست چپ بھی
ہمراہ رکاب چلے اور باہر دربار کے آئے وہان سے جلوخانے کی طرف گئے اُسکو بھی ملاحظہ
فرماکے باہر آئے اور سب کا مجرا و سلام ہوا بادشاہ اُس تخت سے اُترکر دوسرے تخت پر
سوار ہوا جو کہ چار ہاتیون مست پر زنجیر آہنی سے کسا ہوا تھا اور کچھ زنجیرین اُسمین طلائی بھی
تھین اور وزیر خواصی مین بیٹھا اور شاہزادہ و سپہ سالار بھی دونون اپنے اپنے گھوڑون پر سوار
ہوئے بعدہٗ جملہ سردار گھوڑون پر سوار ہوکے جلوس شاہی کے ساتھ روانہ ہوے بعد جلوس
کے اور سامان بھی چلا اُسکے بعد تخت شاہی اور اُسکے پیچھے دو لاکھ بیس ہزار سوار و پیادے
قطار در قطار روانہ ہوکے اس شان و شوکت سے بادشاہ نور روانہ ہوا اُدھر مخمور فیل پیکر و
سپہ سالار دست چپ بھی بیدار ہوکر اپنی بارگاہ مین آئے اور حکم دیا کہ سب درست
ہوجائین کہ شہنشاہ آتے ہونگے یہ حکم دیکر آپ بھی سب سامان کرنے لگے اور آراستہ ہوکر
باہر بارگاہ کے آئے اُدھر سب سپاہ اور دونون پہلوان فوج کے مسلح اور مکمل ہوکر آئے
اور عقب مین اُنکے صف بستہ ہوئے اور وہ بارگاہین اور خیمے وغیرہ جو کہ استادہ تھے اُنکو بھی
بار کیا اور سب لوگ مع دونون پہلوانون کے اس امر کے منتظر ہوئے کہ بادشاہ نشیب لقا لائین تو
یہان سے کوچ کرین کہ اتنے مین آواز نقارون اور نوبت کی آنے لگی یہانتک کہ گرد اُڑی دریا کی
نشان کے نمودار ہوئے دو سو بیس نشان کہ جنپر لطیف لقا اور زمرد ثانی کی تصویر بنی تھی
آگے آگے اُنکے سینے جھکا دکر تے ہوئے اور اُسکے بعد گھوڑے ماے کے بعد اُنکے جوہار

وخاص بردار وطبوس شاہی بعدان سکے دیکھا کہ چار فیلان مست پر تخت شاہی کسا ہوا
اُسپر بادشاہ اور خواصی مین وزیر بیٹھا ہوا سواری چلی آتی ہی اور دہنے جانب ہاتھی پر
شاہزادہ وسپہ سالار دست راست اسپان تیز رفتار پر سوار ہین اور عقب مین اُنکے
کل سبرداران نامی وگرامی وسپاہ جرار ہمراہ رکاب ظاہر ہوے ہیران شیر زور دیو پیکر
ومخمور فیل پیکر دیگر سردارون نے بڑھکر مجرا کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ اے ہیران شیر زور تم ہماری
سواری کے قریب آؤ اور کسی سپہ دار کو حکم دو کہ وہ پیش خیمہ لیکر روانہ ہو یہ حکم پاتے ہی
ہیران شیر زور نے اپنے برادر سے سیہ بند دراز گردن کو پیش خیمہ شاہی دیکر روانہ
کیا اور آپ دست چپ کی طرف گھوڑا بڑھا کر آگیا ادھر بادشاہ نے مخمور فیل پیکر
سے حکم کیا تم بھی اپنی فوج کو ہماری فوج مین شامل کر دو اور تم بھی ہمارے ہاتھی کے
قریب آجاؤ اسنے بھی موافق بادشاہ کے کہنے کے کیا اور یہ بھی قریب سواری کے آگیا
اور تمام لشکر ایک ہو گیا ادھر تیر بند دراز گردن مع پیش خیمہ واستی ہزار سوار وپیادہ
کے روانہ ہوا بعد اس انتظام کے بادشاہ نے شاہزادے سے فرمایا کہ اب تم شہر کو واپس جاؤ
ہم یہان سے کوچ کرتے ہین وہ یہ سنکر مع سپاہ وسپہ سالار دست راست کے دو کوس ہیران
نامی کے طرف شہر کے کوچ کرکے واپس آیا ادھر بادشاہ مع کل سپاہ ومخمور فیل پیکر
خانہ کعبہ کی طرف کوچ کرکے روانہ ہوا اب اُنکے ہمراہ جمعیت سپاہ کی تین لاکھ اسی ہزار تھی
یہ کوچ ومقام کرتے ہوئے چلے جاتے ہین ایک کوس آگے پر مقام کے پیش خیمہ شاہی جا کر
قایم ہوتا ہی بیابان اتفاقا انکا گذر طرف ایک قلعہ کے ہوا کہ وہ قلعہ قبضہ مین اہل اسلام کے
تھا جب پیش خیمہ اُسکے مقابل پہونچا اور وہ قلعہ سامنے سے نمودار ہوا تیر بند دراز گردن
نے وہین قیام کیا اور چند ہرکارون کو واسطے خبر کے روانہ کیا کہ خبر لاؤ کہ یہ قلعہ کسکے
مین ہی اور کیا نام ہی اور حاکم قلعہ کا کیا طریقہ ہی اور کیا مذہب رکھتا ہی کیونکہ نشہ لب آبدی
بادشاہ تک مین اس قلعہ مین داخل ہون اور بیانسے غلہ وغیرہ بھی خرید کرون اگر یہ لوگ ہم
ہون تو بہتر ہی اگر غیر مذہب ہون تو اُسکا انتظام کیا جاے یہ سُنکر ہرکارے فورا روانہ ہو
اور داخل قلعہ ہوے دروازہ قلعہ کا کھلا ہوا تھا اور نہ کوئی غنیم اُس جگہ تھا مگر قلعہ سامان حرب
ضرب سے خوب آراستہ وپیراستہ تھا جابجا توپین برجون پر قلعہ کے چڑھی ہوئین تھین یہ دونون
ہرکارے قلعہ کا انتظام دیکھتے ہوئے اور چوکی پہرے کا بندوبست بھی اپنی آنکھون سے دیکھتے ہوئے
اور انتظام کی تعریف کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ اُنکا گذر ایک مقام پر ہوا کہ وہان چند
آدمی آپسمین گفتگو کر رہے تھے اور خوشی خوشی ادھر اُدھر پھر رہے تھے اُنمین سے ایک شخص جو
قلعہ مین رہتا تھا اُس سے ہرکارون نے دریافت کیا کہ یہ قلعہ کونسا ہی اور حاکم قلعہ کا کیا نام ہی اور
کیا مذہب وملت رکھتا ہی اُسنے ہرکارون کو سر سے پیر تک دیکھا اور کہا کہ شاید تم لوگ یہان کے
باشندے معلوم نہین ہوتے ہو معلوم ہوا کہ تم بامر جا سوسی یہان آئے ہو اور یہ کہکر اُنکو گرفتار کیا
اور سامنے حاکم قلعہ کے لیگئے اور عرض کیا کہ حضور اسوقت ہلوگ قلعہ کی سیر کو نکلے تھے اور
آپس مین باتین کر رہے تھے کہ یہ دونون ہمارے پاس آئے اور دریافت کیا کہ اس قلعہ کا
کیا نام ہی اور یہان کا حاکم کون ہی اور کیا مذہب رکھتا ہی ہمکو یقین ہوا کہ یہ کوئی جاسوس ہین اور جسبہ

دریافت کرنے کو آئے ہین ہلوگون نے فوراً انکو گرفتار کرکے حاضر خدمت کیا ہے حاکم قلعہ نے
کہا کہ انکو چھوڑ دو اور فرمایا کہ تمنے کیون گرفتار کیا اگر یہ دریافت کرتے تھے تو بتا دیا ہوتا کیا حرج
تھا اگر جاسوس ہین اور حال دریافت کرنے کو آئے ہین تو کیا خوف ہی خدا ہمارا ہماری حفاظت
کریگا وہ لوگ یہ سنکر خاموش ہو رہے اور انکو چھوڑ دیا اور کہا کہ دعا دو ہمارے مالک کو کہ جسکی
وجہ سے تم رہا ہوگئے اور بچ گئے یہ دونون فوراً عدر شاہی بجالائے حاکم قلعہ نے بیٹھنے کا حکم دیا
وہ بیٹھ گئے تب حاکم قلعہ نے دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو انھون نے عرض کیا کہ ہم مسافر
ہین اتفاق سے یہان بھی چلے آئے جب اہل شہر کو یہان کے دیکھا تو ہمنے یہ خیال کیا کہ یہان کے
حالات بھی دریافت کرلین کہ یہان کے حاکم اور والی ملک کا کیا اسم مبارک ہی اور اس قلعہ کا
کیا نام ہی اور کیا مذہب یہان جاری ہی ہمنے ان لوگون کو ایک مجمع جمع دیکھا تو انسے دریافت کیا
انھون نے صرف اسقدر کہا کہ تم یہان کے باشندے نہین ہو جاسوس معلوم ہوتے ہو یہ کہکر
ہم دونونکو گرفتار کرلیا اور آپکی خدمت مین حاضر کیا اب ہم امیدوار ہین کہ آپ اپنے نام نامی اور اسم
گرامی سے آگاہ فرمائیے کہ ہم اس بات کے دریافت کرنے مین گرفتار ہوئے تھے جہان یہ مہربانی
حضور نے کی وہان اسقدر اور پرورش فرمائیے کہ ہم بھی آگاہ ہون اور ہر ملک اور ہر دربار مین آپکی
تعریف کرین اب ان دونون نے اسقدر مکاری اور چاپلوسی کی کہ حاکم قلعہ بہت خوش ہوا اور فرمایا
کہ تم لوگ گھبراؤ نہین ہم خود بیان کیے دیتے ہین تم کچھ فکر نہ کرو یہ کہکر فرمایا کہ یہ قلعہ فیروز بخت ہی اور مین
یہان کا حاکم ہون اور میرا نام فیروز بخت ہی اور یہ قلعہ تمام اسلام آباد سے ہے اور قبضے مین صاحبقران
ثانی کے ہی اور مین انکی جانب سے یہان حکومت کرتا ہون یہ سنکر وہ دونون خوش ہوئے اور دل مین
کہنے لگے کہ خوب دریافت ہوا اور جان بھی بچ گئی اب جلکر اپنے سردار سے کل واقعہ بیان کرینگے
یہ کہکر خوب پیش آیا ادھر حاکم قلعہ نے انسے کہا کہ اب تو تم لوگ خوش ہوگئے انھون نے عرض کیا کہ
آپکی پرورش ہوئی مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ حضور کے پاس کسقدر لشکر ہی حاکم قلعہ نے فرمایا کہ تمکو اس
امر کے دریافت کرنے سے کیا کام ہی کہ ہمارے پاس کسقدر فوج ہی انھون نے جواب مین عرض کیا
کہ ہمارا یہ مطلب ہی کہ جب یہان سے اور کہین جائینگے اور کوئی ہمسے دریافت کریگا کہ تم کہان سے
آئے ہو تو ہم یہانکا پتہ دینگے اگر وہان کے باشندون نے یہ دریافت کیا کہ وہان کا حاکم کسقدر سپاہ
اور لشکر رکھتا ہی تو ہم کیا جواب دینگے یہ سنکر فیروز بخت حاکم قلعہ نے کہا کہ تم ضرور جاسوس ہو
اب ہمکو یقین ہوگیا اور تم بیکار جھوٹ بولتے ہو ہمکو تو کبھی ذرا بھی خوف نہین ہی سوائے اپنے پروردگار
کے تم بیشک کسی کے لشکر سے آئے ہو اور حال دریافت کرتے پھرتے ہو خیر جو کچھ گذشت سو گذشت تم لوگ
میرے پاس اسوقت اسی ہزار سوار اور پیادے ہین مین جاہون تو اس سے زیادہ لشکر ہوجائے
کیونکہ مین صاحبقران ثانی کا ماتحت ہون اور آپکے لشکر ظفر پیکر کی حد و انتہا نہین ہی اگر
ابھی عرضی آنکی خدمت مین روانہ کرون تو فوراً اور فوج کو میری مدد کے واسطے روانہ کرین مگر
ہمکو کچھ خوف و خطر نہین ہی جب کوئی میرے مقابلہ کو آئیگا تو دیکھا جائیگا انھون نے عرض کیا کہ حضور
ہمسے قسم لے لین کہ ہم جاسوس نہین ہین بلکہ مسلمان ہین فیروز بخت نے کہا کہ بیکار اپنے کو پوشیدہ
کرتے ہو تم خوف نکرو کوئی تمکو تکلیف نہ دیگا غرضکہ وہ انہی ہی کہے گئے یہان تک کہ حاکم قلعہ نے انکو رخصت کیا
دہان سے وہ دونون بہت جلد اہل قلعہ کی نظرون سے پوشیدہ ہوکر باہر قلعہ کے آئے تب حاکم

قلعہ نے اپنے سرداروں سے کہا کہ ضرور یہ دونوں جاسوس تھے مگر مجکو مناسب نہ تھا کہ وہ تو انکار کرتے ہین اور مین اُنکو گرفتار کرلیتا اگر وہ اقرار بھی کرتے تب بھی مین اُنکو گرفتار نہ کرتا بلکہ اب جسطرح وہ چلے گئے اُسی طرح چلے جانے دیتا اُنکا مکر کرنا بیکار تھا لوگون نے عرض کیا کہ بیشک آپکی رحم دلی ایسی ہی ہے کہ تعریف نہین ہوسکتی حاکم قلعہ نے فرمایا کہ اسمین دو امر تھے اول تو یہ کہ وہ بیچارے اسی پر ملازم ہین اسمین اُنکی کیا خطا اگر وہ یہان دریافت کرین تو اُنکو کون نوکر رکھے دوسرے کہ میری بدنامی تھی اور لوگ یہ کہتے کہ فیروز بخت حاکم قلعہ قمر بخش ڈر گیا اور جاسوسون کو گرفتار کرلیا اس سبب سے کہ بادشاہ کو خبر نہ کرین کہ وہ پھر لشکر کشی نہ کرسکے اس ننگ کو کبھی مین گوارہ نکرتا میری دلاوری اور ہمت کے بالکل خلاف تھا وہ لوگ یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ بہت درست فرما رہے ہین یہان بعد اس گفتگو کے حاکم قلعہ نے دربار برخاست کیا اور اپنے محل مین گیا اُدھر وہ دونون سرکارے بہت جلد اپنے لشکر مین آئے اور تیربند دراز گردن کے پاس گئے اور کل حال اور کیفیت وہان کی بیان کی جو کہ گذری تھی اُسنے یہ سب حال سنکے کہا کہ افسوس ہے سردار کا حکم نہین ہے ورنہ مین ابھی قلعہ خالی کرالیتا کیونکہ دروازہ قلعہ کا کھلا ہے بادشاہ کو اسنے وہ قلعہ جاتا کہان ہے اگر وہ اس قلعہ کی بنیاد تک نہ مٹادین تو تم کہنا کہ یہ کیسے لوگ تھے کہ انکی جنس قلعہ والون کے نزدیک کچھ نہین ہے صرف بادشاہ کے آنے کی دیر ہے اسکا مزہ اس وقت اُنکو بھی معلوم ہوجائیگا کہ جیسے اُنھون نے تم لوگون کو گرفتار کیا تھا خبر اسمین ہوئی کہ اُنھون نے چھوڑ دیا ورنہ تمھارے قید ہوجانے یہان خبر آتی تو مین اسیوقت حملہ کردیتا اور تیور کرکے قلعہ کو لے لیتا اور تمھاری رہائی اسیوقت کرادیتا کیونکہ اب ہمپر لازم ہوگیا ہے کہ ہم ضرور اس قلعہ کو لے لین کسواسطیکہ باشندے یہان کے حاکم تک مسلمان ہین اور بادشاہ کو حد سے زیادہ عداوت ان مسلمانون سے ہے اُنھون نے ہمارے خاندان کو بہت پریشان کیا تھا اور یہانتک کہ قتل بھی کیا ہے ہمکو اس امر کا بہت خیال ہے کہ یہان سے اور خانۂ کعبہ تک جسقدر ملک اہل اسلام کے ملینگے ہم یونہین تباہ اور برباد کرتے ہوئے جائینگے یہ تو یہان یہ گفتگو کررہا تھا کہ اُدھر خیمہ وغیرہ لوگون نے استادہ کیے اور اسکے حکم سے بارگاہ شاہی بھی برپا ہوئی وہ دن تو اسی انتظام اور گفتگو مین گذرا اور شام ہوگئی سب نے آرام کیا جب صبح ہوئی سب بیدار ہوئے اور بندوبست کرنے لگے کہ قریب دوپہر کے گرد بلند ہوئی اور آمد لشکر شروع ہوئی یہانتک کہ سواری بادشاہ کی نمودار ہوئی تیربند دراز گردن نے بڑھکر مجرا کیا بادشاہ سیاہ پوش کج گردن نے کہا کہ تمنے کیون یہان خیمہ برپا کیا ہے کیا سبب ہے وہ جو قلعہ سامنے ہے اُسمین کیون نہین اترے عرض کیا کہ آپ بارگاہ مین تشریف لیچلین تو مین عرض کرون بادشاہ مع محمود فیل پیکر اور اُسکے سردار اور اپنے سپہ سالار و سرداروں کے داخل بارگاہ ہوا اور موافق قاعدے کے دربار آراستہ ہوا تب بادشاہ نے تیربند دراز گردن سے پوچھا کہ کیا واقعہ ہے بیان کرو اُسنے کل ماجرا عرض کیا بادشاہ و محمود سنکر بہت برہم ہوئے اور کہا کہ تو سمجھ جو اس قلعہ کو کھود کر پامال نہ کیا ہو اور باشندون کو اس طرح قتل نہ کردن کہ جنکے حال پر مرغان ہوا و ماہیان دریا تک کھائین اور مجکو ترس نہ آئے اگر ان لوگون نے میری اطاعت نہ کی تو اور

اگر میری اطاعت قبول کی اور مذہب اپنا ترک کرکے مذہب آبائی کو اختیار کیا تو تجھے
کچھ سروکار نہین ہی مین یہان سے کوچ کرجاؤنگا یہ کہکر کہا کہ اے مختار فیل بیکر بیان کرو
کہ تمھاری کیا راے ہی اگر یہی راے قرار پائے تو اسیوقت اس قلعہ کو جاکے تباہ اور برباد
کردون مین اس بات پر آمادہ اور مستعد ہون جسقدر کہ لشکر موجود ہی اسکو لیکر جاؤن اسنے
جواب دیا کہ میری تو یہ راے ہی کہ آپ ابھی تکلیف نکرین مین آپسے خود پہلے مقابلہ کرونگا
اگر مین نے آپکے اقبال سے لڑائی فتح کرلی تو آپکو کوئی زحمت نہ ہوئی اور اگر خدانخواستہ
کچھ مقابلہ مین حال دگرگون ہوا تو آپ میری دیکھیے گا ورنہ تماشا دیکھیے گا مین یہ چاہتا ہون کہ پہلے نامہ
اس مضمون کا لکھیے کہ اپنے مذہب کو ترک کرو اور ہمارا مذہب اختیار کرو اگر وہ اس بات
قبول کرلین تو کیون جنگ و جدل کیجاے اور بیکار کیون کشت و خون ہو انھین کو یہانکا حاکم
رہنے دون اور مین آپکے روانہ ہوتا ہون آپ اس نامہ کو تحریر کرکے اُنکے پاس بھیجیے اگر
اُنھون نے خلاف ہماری تحریر کے کیا تو مین اُنسے لڑونگا آپ میرے وقت بمشکل مدد کرین
ابھی سے کیون زحمت گوارہ کرین بادشاہ نے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہی جو مناسب ہو
وہ کرو مین تمھارے ہمراہ ہون اور تمھاری مدد کرونگا مختار فیل بیکر نے جواب دیا کہ
کل اُنکو نامہ تحریر کیا جائیگا دیکھیے کہ جواب کیا تحریر کرتے ہین یہ گفتگو آپس مین ہو کر دربار
برخاست ہوا ہر ایک اپنے خیمہ مین گیا اور آرام پذیر ہوا اب ادھر قلعہ کا حال سنیے کہ
چند لوگ اہل قلعہ کے واسطے کسی ضرورت کے باہر قلعہ کے جو آئے تو دیکھا کہ ایک لشکر
بہت بڑا قلعہ کے سامنے اُترا ہوا ہی اور جہانتک کہ نگاہ کام کرتی ہی سوائے سیاہ کے
اور کچھ نظر نہین آتا ہی وہ لوگ لشکر مین آکے اور دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی دریافت کرنے
سے اُنکو کل حال معلوم ہوا اسیوقت وہ لوگ واپس گئے اور داخل شہر ہو کر اب اس
فکر مین ہوئے کہ کسیطرح حاکم قلعہ کو اسکی خبر ہوجاے آپس مین یہ صلاح کی کہ پہلے کوتوال
قلعہ کو خبر کرین اُنکے ذریعہ سے حاکم قلعہ تک بھی اطلاع ہوجائیگی یہ راے قرار پاکے سب
سب کوتوال کے پاس گئے وہان پیادون نے اُنکو روکا اُنھون نے کہا کہ ہمکو کوتوال کے پاس
جانے دو ہمکو کچھ عرض کرنا ہی ہماری اطلاع کردو ایک پیادہ اُنھین سے کوتوال صاحب کے
پاس گیا اور عرض کی کہ چند باشندے قلعہ کے دروازہ کوتوالی پر آئے ہین اور کہتے ہین کہ ہمکو
کچھ عرض کرنا ہی ہماری اطلاع کردو جیساحکم ہو بجالائین پر جیسن کوتوال نے کہا کہ اُنکو اندر
بھیجدو وہ کیا کہتے ہین اور کیا ایسی ضرورت ہی وہ پیادہ باہر آیا اور کہا کہ جایئے آپکو کوتوال صاحب
نے اندر بلایا ہی وہ لوگ اندر گئے کوتوال کو دیکھا کہ وہ کرسی پر بیٹھے ہین اور چند مصاحب گرد
کرسیون پر متمکن ہین یہ لوگ جب سامنے پہونچے تو کوتوال کو سلام کیا کوتوال نے جواب سلام دیا اور
کرسیان بیٹھنے کو دین وہ لوگ جب بیٹھ چکے تو کوتوال نے دریافت کیا کہ آپ لوگون نے کیون تکلیف
فرمائی ہی کیا ارشاد ہوتا ہی فرمایئے اُنھون نے جو کچھ کہ دیکھا تھا اور دریافت کیا تھا سب بیان کیا کوتوال
نے کہا کہ آپ لوگون نے خوب دانائی کی جو مجکو اطلاع دی مین آج [illegible] بادشاہ
قلعہ سے عرض کرونگا وہ رخصت ہوکر چلے آئے جب وقت [illegible] کوتوال دربار مین گیا
اور اپنے مقام پر بیٹھ گیا جب دربار جمع ہوچکا اور بادشاہ فیروزجنگ بھی آکے کوتوال نے

عرض کیا کہ مجکو کچھ حضور سے عرض کرنا ہی فیروز بخت نے فرمایا کہ بیان کرو کوتوال نے آنا اُن
لوگون کا اور بیان کرنا اُس واقعہ کا بیان کیا کہ آج میرے پاس چند ساکنان قلعہ آئے تھے
اور وہ یہ بیان کرتے تھے کہ آج ہملوگ واسطے ایک کام کے بیرون قلعہ گئے تھے تو وہان یہ دیکھا
کہ ایک لشکر کثیر فروکش ہی ہملوگ جب اُس لشکر مین گئے اور اہل لشکر سے جو دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ یہ لشکر قلعہ سیاہ تاب دستہر آفتاب نما سے آیا ہی اور جاتا ہی طرف خانہ کعبہ کے واسطے
مقابلہ کرنے امیر کے مخمور فیل پیکر کو خداوند ارژنگ بن زمرد نے بھیجا ہی کہ تو جاکر خانہ کعبہ
مین امیر کو قتل کریا گرفتار کر اور جو شہر کہ اسلام آباد ہون اُنکو تاخت وتاراج کرتا جانا اگر وہ آئین
زردپرستی اختیار کرین تو اُنسے مقابلہ کرنا پہلے وہ قلعہ سیاہ تاب پر آیا اُسنے جب دریافت کیا تو
معلوم ہوا کہ یہانکا بادشاہ زمرد پرست ہی نامہ لکھکر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب سے مدد طلب کی
بادشاہ مہران سیاہ پوش سج گردن نے موافق اُسکی خواہش کے مدد کی اور آپنے ہمراہ
خود مع سپہ سالار دست چپ ودہین لاکھ سوار وپیادے کے طرف خانہ کعبہ کے کوچ کیا تیرہ
در از گردن کو ہراول لشکر کرکے آگے کو روانہ کیا جب اُسکا گذر یہان ہوا تو یہ قلعہ جو سامنے
سے نمودار ہوا وہ یہان مقیم ہوا اور چند ہرکارون کو واسطے خبر کے روانہ کیا وہ خبر لائے کہ یہ قلعہ
اہل اسلام کے قبضے مین ہی جب وہ گئے اور دریافت کرنے لگے تو اہل قلعہ نے اُنکو گرفتار کرلیا تھا
مگر حاکم قلعہ نے اُنکو رہا کردیا جب یہ معلوم ہوا کہ یہ قلعہ اہل اسلام کا ہی تو تیرہ بند در از گردن
یہان مقیم ہوا یہانتک کہ آج صبح کو قریب دوپہر کے بادشاہ بھی آگیا یہ لشکر وہی ہی اب کل اہل
سے نامہ وپیام ہوگا اگر انھون نے دین زردپرستی قبول کرلیا تو خیر ورنہ نوبت لڑائی کی آئیگی ہمارا
لشکر اس قلعہ کو ایک دم مین فتح کرلیگا بعد اُسکے طرف خانہ کعبہ کے جائیگا کیونکہ یہ پہلا قلعہ ہی اہل
اسلام کا اسی طرح جو قلعہ یا شہر راہ مین اسلام آباد ملتا جائیگا فتح یا ماکت ہوجائیگا وہ لوگ بیشتر
قلعہ مین میرے پاس آئے اور مجھسے ملاقات کرکے تمام واقعہ بیان کیا مین نے حضور کی خدمت
مین عرض کردیا کہ حضور بھی اپنا بندوبست فرمائین فیروز بخت حاکم قلعہ نے فرمایا کہ مجکو کچھ خوف
نہین ہی خدائے ما بزرگست جب کچھ نامہ وپیام ہوگا اُسوقت جیسی صلاح آپ سب صاحبون کی
ہوگی ویسا کیا جائیگا سوائے ترک مذہب واطاعت کے اگر لڑائی ہوگی تو قلعہ سے چلکر مقابلہ کرینگے
کوتوال یہ سنکر خاموش ہورہا اور ذکر ہونے لگے یہانتک کہ شام ہوگئی سب اپنے اپنے مقام کو
چلے گئے دربار برخاست ہوا سب آرام پذیر ہوئے کہ وہ رات گذری اور صبح پردۂ شب سے
برآمد ہوئی ہر ایک اندرون قلعہ وبیرون قلعہ بیدار ہوا اُدھر دربار فیروز بخت بادشاہ قلعہ قمربخش کا
آراستہ ہوا ادھر بیرون قلعہ دربار سیہ پوش سج گردن بادشاہ قلعہ سیہ تاب کا آراستہ ہوا جب بادشاہ
دربار مین آیا تو مخمور فیل پیکر نے دبیر سے کہا کہ ایک نامہ تحریر کر بنام بادشاہ قلعہ قمربخش
کے اور مضمون نامہ بتادیا اُسنے فوراً نامہ تیار کیا اُسنے ایک پہلوان کو نام اُسکا احول گرد
تھا اُسکے ہاتھ نامہ بھیجکر قلعہ قمربخش کے پاس بھیجا وہ نامہ لیکر چلا اور تھوڑے ہی عرصہ مین داخل قلعہ ہوا
یہ خبر بادشاہ کو پہونچی کہ ایک پہلوان نامہ لیکر آیا ہی اُسنے یہ سنکر اپنے دربار کو خوب آراستہ کیا کہ اتنے
مین وہ پہلوان دربار گاہ پر پہونچا درگہ سالار نے روکا اور کہا کہ مین خبر کرون تو آپ جائینگا اور
اپنے نام سے آگاہ فرمایئے اُسنے جواب دیا کہ مین پہلوان ہون بادشاہ سیاہ پوش سج گردن

نامہ لیکر آیا ہون یہ کہکر دربار کی جانب روانہ ہوا اور نہ رُکا کہ درگہ سالار نے کہا کہ آپکو لازم ہی
کہ میرے کہنے پر عمل کیجیے کیونکہ میری نوکری پر آنے گی اور آپکا کچھ فائدہ نہوگا مین ابھی جاکر
خبر کیے دیتا ہون یہ کہکر وہ اٹھا اور وہ پہلوان تھم گیا ادھر وہ درگہ سالار اندر آیا اور عرض کی
کہ ایک پہلوان نامہ لیکر بادشاہ سیاہ پوست کج گردن کا درِ دولت پر حاضر ہی حکم باریابی
چاہتا ہی حکم ہوا کہ بھیجدو وہ باہر آیا اور کہا کہ اب آپ شوق سے جائیے کیونکہ آپکی طلبی ہی
یہ سنکر وہ فوراً داخل ہوا اور بطریق زمرد پرستان سلام کیا کسینے جواب سلام نہ پایا کہ اتنے مین
خادم نے ایک کرسی حاضر کی وہ کرسی ملتے بادشاہ قلعہ کے بچھا کر تیار کیا بادشاہ نے اشارہ طرف ساقی
کے کیا اُسنے جام لبریز کرکے اُسکو دیا وہ پی گیا جب دماغ اُسکا بادۂ ناب سے گرم ہوا تو پکارا
کہ منعم نامہ دار نعم نامہ دار بادشاہ قلعہ نے پوچھا کہ کسکا نامہ لائے ہو اُسنے کہا کہ مین لایا ہون بادشاہ
قلعہ سیاہ تاب کے نام سے ایک سپاہ جلیل مخمور فیل پیکر کا بادشاہ قلعہ نے کہا کہ لاؤ وہ نامہ کہان ہی اُسنے
وہ نامہ نکالکر دیا بادشاہ قلعہ نے وہ نامہ لیکر وزیر کو دیا اور کہا کہ پڑھو اُسنے باآواز بلند پڑھنا شروع
کیا اُسمین یہ تحریر تھا کہ تمکو معلوم ہو کہ مین بموجب حکم خداوند ارژنگ واسطے فتح کرنے قلعہ کے جاتا
ہون اور حکم تھا کہ جو کوئی قلعہ یا شہر راہ مین اسلام آباد ملجائے تو اُسکو فتح کرتے ہوئے جانا اگر
وہ مذہب زمرد پرستی اختیار کرلین تو کوئی اُنسے لڑنے کی ضرورت نہین ہی ورنہ سبکو قتل کرنا
لہذا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ تم فی الفور دیکھتے اس نامے کے حاشیۂ اطاعت دوش پر رکھکر
آؤ اور مذہب زمرد پرستی اختیار کرلین ورنہ مین تمسے کہے دیتا ہون کہ اگر تمنے عذر کیا تو مین پھر نہ سنونگا
اور قلعہ کے اندر آکر سب کو قتل کر ڈالونگا باشندگان قلعہ مین سے کسیکو زندہ نچھوڑونگا کیونکہ میرے ہمراہ
بادشاہ قلعہ سیاہ تاب مع تین لاکھ سواران جرار کے موجود ہین اور وہ بادشاہ ہین اور
پہلوان ہین کہ جنکی نہیب شمشیر کی سپاہ نہین ہی آیندہ تمکو اختیار ہی ابھی خبریت ہی کہ موافق
تحریر نامے کے عمل کرو اگر تم لوگ پہلوان مخمور فیل پیکر کی اطاعت سے درگذرہ کرو تو یہ جانتا
کہ میرا ایک پہلوان تمام قلعہ کی فوج کو کافی ہی کیونکہ سنتا ہی کہ تم لوگ سوائے فوج کے بہت
قلیل ہو اپنی جانین بندو اور فوج بھی قلعہ مین صرف اسی ہزار ہی اُسکی کیا حقیقت ہی بیا تمی
سپاہ ایک حملے مین فتح کرلیگی کیونکہ یہان تین لاکھ اسی ہزار سپاہ ہو آیندہ اختیار ہی فقط والسلام
یہ مضمون نامہ سنکر بادشاہ قلعہ بہت برہم ہوا اور منشی سے نامہ لیکر پھاڑ ڈالا اور کہا کہ تمکو ہماری
طرفسے کہہ دو کہ بیہودہ بکا ہی اگر اپنی خیر چاہتے ہو تو فوراً یہان سے کوچ کرجاؤ ورنہ ایسی تلوار تمپر
مارونگا کہ تم لوگون کو بھاگنے کی راہ نہ ملیگی تم اپنے دل مین خیال کرتے ہو کہ قلعہ مین فوج بہت کم ہی بیا
جتنی فوج ہی سب بارہا قلعہ فتح کرچکی ہی اور تم ایسے بودون کو بھگا چکی ہی اور تمھاری کیا المل
ہی ہم مریخ فلک سے نہین ڈرتے ہین اس سپاہ کی کیا حقیقت ہی کیون قضا آئی ہی اگر تم دونو
ملکر آئے ہو تو کیا خوف ہی اور اس سے زیادہ جمع ہوکر آتے تو کیا ڈر تھا مین تمھاری تین لاکھ
اسی ہزار سپاہ سے نہین ڈرتا ہون اگر اسکا دونا لشکر ہوتا تو کچھ لطف جنگ کا ہوتا اگر
تم ایسی ایسی سپاہ اور پہلوانون سے ڈرین تو کاہے کو قلعہ کی حکومت کرین اور بموجب اسکے
ترک مذہب کے لکھا ہی تو کہین اسلام نے بھی ترک مذہب کیا بلکہ یہ امر تمکو لازم اور واجب ہی
کہ تم ترک مذہب باطل زمرد پرستی کرو اور ملت بیضا یعنی اسلام کو قبول کرو ہمسے یہ امید نہ رکھنا کہ

ہم تمھاری اطاعت کرین اس خیال فاسد کو دل سے دور کرو یہان سے بہت جلد چلے جاؤ ورنہ بہت پچھتاؤگے آیندہ تمکو اختیار ہو دبیر نے یہ مضمون لکھکر نامہ تیار کیا اُدھر اُس پہلوان نے جو یہ تقریر سنی اور نامہ چاک ہوتے دیکھا تو بہت تاو پیچ کھایا اور غصہ مین آکر کہا کہ بڑا غضب کیا کہ نامہ بادشاہ سیاہ پوش کا گردن کا چاک کرڈالا اسی مین خیر ہی کہ فوراً اطاعت ہمارے بادشاہ کی کرو ورنہ مین ابھی تمام بارگاہ کو خون سے تر کردونگا تمھاری بھی یہ حقیقت ہوئی کہ تم اتنے بڑے بادشاہ کا نامہ چاک کرو اور اُسکو ایسا جواب سخت لکھو ایک قلعہ دار ہوکر یہ کہکر چاہتا تھا کہ تلوار میان سے کھینچے کہ باشارہ بادشاہ قلعہ کے ایک پہلوان نے جو کہ اُسکے دہنے چپ کی طرف بیٹھا تھا ہاتھ اُسکا پکڑلیا اور کہا کہ بس اسی مین خیر ہی کہ تم چلے جاؤ ورنہ جان سے جاؤ گے کچھ حاصل نہوگا ہمارے بادشاہ کا یہ حکم ہی کہ جان سے نہ مارو صرف اسکو قلعہ سے باہر کردو اور جواب نامہ اسکے ہاتھ مین دیدو اب بہتر ہوگا کہ تم یہان سے چلے جاؤ کیون اپنی آبرو اور جان دیتے ہو اگر ایسے بہادر ہو اور اپنی جان دینے پر آمادہ ہو اور تلوار بھی میان سے نکلی پڑتی ہی تو اسوقت یہان سے جاو بروز مقابلہ پہلے تمھین میدان کارزار مین آنا اور جسکو جی چاہے اپنے مقابلے کو طلب کرنا یہان کسی کو عذر نہوگا جب یہ تقریر اُسنے اُس پہلوان کی سُنی اُس پہلوان نے دل مین خیال کیا کہ بیشک یہ سچ کہتا ہی کہان تک مقابلہ کروگے یہان سیکڑون ہین اور تم اکیلے ہو جو یہ کہتا ہی بہت ٹھیک ہی یہ خیال کرکے اپنے ارادے کو فسخ کیا اور کہا کہ بہت اچھا جیسا آپ فرماتے ہین ویسا ہی ہوگا بروز مقابلہ پہلے آپ ہی میرے مقابلے کو آئیگا یہ کہکر قصد جانیکا کیا اُسوقت فیروز بخت نے کہا کہ ہماری طرف سے زبانی بھی کہدینا کہ ہمکو اب کوئی نامہ وغیرہ نہ تحریر کرنا ہم کل ضرور ضرور قلعہ کے باہر واسطے مقابلے اور جنگ وجدل کے آئینگے یہ سنکر وہ پہلوان وہان سے روانہ ہوا اور اور بہت جلد اپنے لشکر مین داخل ہوا اور وہ جواب نامہ اپنے بادشاہ مخمور فیل پیکر کو وہ جو کچھ زبانی کہا تھا وہ بھی بیان کیا اور کل واقعہ بھی کہہ سُنایا یہ ماجرا سنکر بادشاہ اور مخمور فیل پیکر نے کہا کہ واقعی ان لوگون کی قضا آگئی ہی بقول شخصے کہ جب چیونٹی کے مرنے کے دن آتے ہین تو اُسکے پر نکلتے ہین یہان بھی وہی سامان نظر آتا ہی کہ مجھ اکیلے پہلوان و بادشاہ سے یہ گفتگو کی خیر دیکھا جائیگا آنے تو دو یہ کہکر دربار برخاست کیا ادھر بعد جانے اُس پہلوان کے فیروز بخت نے اپنے مشورہ کارون سے کہا کہ اب کیا صلاح ہی آیا قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرون یا باہر نکل کے اُنھون عرض کیا کہ جیسی آپکی مرضی ہو ویسا کیجیے مگر ہمارے نزدیک یہ بہتر ہوگا کہ ایک عرضی لکھکر آپ صاحبقران کی خدمت مین روانہ کرین کہ شاید وہ کچھ مدد کو فوج روانہ فرمائین کیونکہ آپکے پاس عرضی بھیجنا ضرور ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ آپ کے پاس لشکر بہت قلیل ہی صرف اسی ہزار سپاہ ہی اور اُس بادشاہ اور پہلوان کے پاس قریب چار لاکھ کے جمعیت ہی ایسی حالت مین اسقدر قلیل جمعیت سے مقابلہ کرنا خلاف عقل ہی اور تا آنکہ مدد کے آپ باہر قلعہ کے بھی بجا نہین سے مقابلہ کرین جب مدد آجاوے تو اُسوقت اختیار ہی باُنسے مہلت طلب کرین یہ تقریر سنکے فیروز بخت نے جواب دیا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ مین قلعہ بند ہوکر بیٹھون اور مقابلہ کردن اور یہ بھی نہوگا کہ مین کافر سے مہلت طلب کرکے عجز کردن اگر وہ مہلت نہ دے تو اسوقت میرا کلام بیکار ہوگا مگر تمھاری سب کی رائے سے عرضی تو خدمت

صاحبقران مین روانہ کیے دیتا ہون گرجی تو نہین جانتا ہی کہ مین اُنسے اپنے لشکر کے مقابلے کیواسطے مدد طلب کرون اگرچہ یہان لشکر قلیل ہی مگر اِس لشکر کثیر کی اصل حقیقت ہمارے پہلوان بہادرون کے سامنے کچھ نہین ہی اُن سبنے عرض کیا کہ یہ تو بجا ارشاد ہوا مگر ہر وقت انسان کو انجام کا خیال رکھنا چاہیے دشمن کو کبھی حقیر نہ خیال کرے بقول شاعر کے **بیت** ۔ دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد ۔ دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد ۔ دشمن کو ہر وقت اپنے اوپر زبردست جانے یہ لشکر بادشاہ قلعہ نے جواب دیا کہ یہ سب درست ہی مگر اُسکے ساتھ یہ بھی تو قول ہی مقرعہ ۔ دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر ست ۔ وہ حافظ حقیقی سے ہر وقت اپنی مدد کا طلبگار رہے بیکار گو یہ تقریر و تکرار کر رہے ہو بقول شاعر **بیت** اگر تیغ عالم بجنبد ز جاے ۔ نبرد رگے تا نخواہد خداے ۔ اگر ہماری قضا اسیطرح آئی ہی تو ہمین کیون پس و پیش ہوا اگر ہم قلعہ آہنی مین بند ہونگے تو ضرور وہان بھی قضا ہمکو پھونڑیگی اگر قضا نہین ہی تو کوئی ہمارا کچھ نہین بنا سکتا ہی وہ لوگ یہ سنکر خاموش ہو رہے مگر بادشاہ **فیروز بخت** نے ایک عرضی مین اُن لوگون کی راے کے موافق کل کیفیت تحریر کرکے خدمت صاحبقران مین بدست ایک سانڈنی سوار کے طرف طلسم آئینہ کے روانہ کی اسمین مدد کے واسطے تحریر کیا اسوجہ سے کہ یہ لوگ شکستہ دل نہون وہ سانڈنی سوار اُسیوقت عرضی لیکر طرف طلسم آئینہ کے روانہ ہوا اب اسکا حال آیندہ لکھا جائیگا بعد روانہ کرنے عرضی کے حکم دیا کہ ہماری فوج تیار ہو کل ہم قلعہ سے واسطے مقابلہ کے نکلینگے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا اور داخل محل ہوے یہان تمام لشکر مین خبر منتشر ہو گئی کہ کل بادشاہ واسطے مقابلے لشکر حریف کے قلعہ سے باہر تشریف لیجائینگے یہ خبر جو لشکر مین پھیلی تمام فوج اُسیوقت سے تیار ہونے لگی اور گربزی شروع ہو گئی یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا اور رات ہو گئی تمام رات فوج کے لوگون کو اسی بندوبست مین تمام ہوئی نشان سحر آسمان پر ظاہر ہوے یہانتک کہ فریب پہر بھر کے دن آگیا اُسوقت تمام افسران فوج جمع ہو کر در دولت شاہی پر آئے یہ خبر جب **فیروز بخت** کو ہوئی لباس رزمی سے آراستہ ہو کر برآمد ہوے سب کا سلام و مجرا لیا اور اپنے ایسپ برق رفتار پر سوار ہو کر باہر قلعہ کے آئے اور لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے اور پیش خیمہ ایک پہلوان تہمتن فیروزنی کو دیا وہ خیمہ لیکر باہر قلعہ کے آیا اور میدان جنگ مین مقابل لشکر حریف کے استادہ کیا یہ خبر لشکر حریف مین پہونچی کہ فوج قلعہ کے باہر آرہی ہی یہان بوقت صبح بادشاہ قلعہ سیاہ تاب و مخمور فیل پیکر دربار مین بیٹھے ہوے تھے کہ یہ خبر اُنکو بھی ہوئی وہ بھی یہ خبر سنکر مع اپنے سپہ سالار و مخمور رود پیکر افسران فوج کے بیرون بارگاہ واسطے دیکھنے لشکر حریف کے آکر کھڑے ہوے کہ اتنے مین لشکر حریف کی شروع ہوئی پہلے کل سامان شاہی گذر گیا بعد اُسکے فوج کی آمد ہوئی یہانتک کہ فیروز بخت مع افسران فوج کے بیچ مین لشکر کے نمودار ہوا اور فریب اپنی بارگاہ کے آگے گھوڑے سے اُترا اور داخل بارگاہ ہوا بعد اُسکے سب فوج فروکش ہوئی اُنھون نے جو دیکھا کیا اور نشان لشکر بھی دیکھا تو معلوم ہوا کہ اسّی ہزار سپاہ ہی یہ دیکھکر ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس سپاہ پر انکو اتنا غرور ہی ہم یہ سمجھتے تھے کہ فریب دو تین لاکھ کے ہونگے یہ تو ایک حملے مین پسپا ہو جائینگے مخمور فیل پیکر نے جواب دیا کہ جی ہان اسی سبب سے مینے عرض کیا کہ آپ صرف تماشا دیکھین مین مقابلہ کرونگا ہان آپ کو بمقابلہ صاحبقران زحمت کرنا ہوگی مگر یہ لوگ

بڑے دلیر معلوم ہوتے ہین باوجودیکہ اسقدر قلیل لشکر ہی اُسپر بھی اتنی بڑی سپاہ سے مقابلہ کرنے کو قلعہ کے باہر آگئے ہین مین یقین کرتا ہون کہ انکو موت کھینچ لائی ہی ایک افسر نے کہا کہ حضور راہ خدا مین یہ سرفروش حیات ابدی جانتے ہین سپاہ اور لشکر کو کچھ نہین سمجھتے ہین کہ ہمارا خدا ہماری مدد کرتا ہی ہم اُسکے بھروسے لڑتے ہین فتح و شکست اُسی کے ہاتھ ہی جو وہ چاہیگا ہمارے حق مین کریگا یہ سُنکر اُسنے جواب دیا کہ ہم دیکھتے ہین کہ کیونکر اُنکا خدا اُنکی مدد کرتا ہی آخر عقل بھی کوئی شی ہی یا نہین یہ قول اُنکا بالکل خلاف ہی گفتگو کرتے ہوئے اپنی بارگاہ مین گئے اور ایک عیار کو بلا کر کہا کہ تو فوراً لشکر اسلام مین جا اور ہماری طرف سے سردار لشکر سے کہنا کہ ہمارے آپکے کب مقابلہ ہوگا جیسا وہ جواب دین ویسے آکر کہنا وہ عیار سنے الفور لشکر اسلام مین آیا اور بارگاہ مین داخل ہوکر سلام و مجرا وغیرہ سے فراغت کرکے پیام اپنے بادشاہ کا بافیروز بخت نے جواب دیا کہ آج تو ہم تھکے ماندے ہین کل انشاء اللہ مقابلہ کرینگے وہ یہ جواب پیام سنکر رخصت ہوا اور اپنے لشکر مین آیا جو کچھ کہ جواب لایا تھا اپنے بادشاہ سے عرض کیا اُسنے فوراً نقارۂ جنگی کے بجنے کا حکم دیا اُدھر نقارۂ رزمی پر خوب پڑی تمام لشکر آگاہ ہوا کہ کل اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا یہ خبر لشکر اسلام مین پہونچی کہ لشکر حریف مین کوس حربی بجا ہی فیروز بخت نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید سرمدی کوس حربی بجے بموجب حکم کوس رزمی پر خوب پڑی آواز نقارہ سے گوش گردون بھی گران گوش ہوگئے بقول کسی شاعر کے شعر

ز نقارہ آہ از آمد بروں ۔ کہ دون ست دون ست گردون دون

لشکر اسلام مین بھی خبر ہوگئی کہ کل صبح کو مقابلہ ہی گو کہ یہ لوگ کسل راہ سے اچھی طرح آسودہ بھی نہین ہوئے تھے مگر سامان جنگ کرنے لگے اُدھر لشکر کفار مین صفائی آلات حرب و ضرب کی ہونے لگی وہ دن اسی بندوبست مین ختم ہوا شام ہوگئی دونون لشکرون مین تلایہ حسب قاعدہ پھرنے لگا کوئی تلوار کی باڑھ دیکھتا تھا کوئی سنان کی انی کو درست کرتا تھا کسنے ترکش مین سے تیر خراب خراب چنکر پھینکدئے اور عمدہ عمدہ تیر ترکش مین رکھ لیے اور کمانین جو بگڑ گئی تھین اونکو درست کیا اور زرہ و خود وغیرہ کو بھی صیقل سے صاف کیا کوئی شخص گرد گران کو تول کر کہتا تھا کہ کل یہ سر دشمن پر پڑیگا اور اسکو پیوند زمین کردیگا اور جو کہ بزدل اور نامرد لشکر مین تھے وہ رات کو گوشۂ امن ڈھونڈھکر پوشیدہ ہوگئے اس خیال سے کہ اگر لشکر حریف کی فتح ہوگئی تو ہم پہلے سے فرار ہوجائینگے اگر ہمارے لشکر کی فتح ہوئی اور اہل قلعہ کی بھی شکست ہوئی تو ہم پھر لشکر مین شریک ہوجائینگے اور یہی خیال اہل اسلام کے بزدلون مین تھا گریبان بزدل لوگ کہان یہ تو سب لوگ تلوار کے دھنی ہین کیونکہ صاحبقران کے امتحان کیے ہوئے یہ لوگ ہین گرد و چار آدمی جو اِدھر اُدھر سے بھاگ کر آگئے ہین اور بڑی بہادری سے نوکری کی ہی اور اپنے کو بہادر اور جوانمرد کہتے ہین اُنکا ذکر ہی کیا ہی دونون لشکرون مین تمام رات نقارۂ رزمی بجا کیا اور سب اپنے اپنے بسترون پر جاگا کیے کسواسطے کہ جو بہادر تھے اُنکو تو مارے خوشی کے رات بھر نیند نہ آئی یہ خیال تھا کہ کل روز عید ہے اور ہماری یاد آوری ہوگی اور جو لوگ نامرد تھے اُنکو تو خوف کے مارے نیند نہ آئی اور رات بھر یہی خیال رہا دیکھیے ہمارے لوگ زندہ رہتے ہین کہ مارے جاتے ہین یہانتک کہ زمانہ شب کا برطرف ہوا اور آفتاب اپنے برج سے جلال کا بھرا ہوا برآمد ہوا آثار سحر نمودار ہوئے لشکر اسلام مین آواز اذان بلند ہوئی صوت اللہ اکبر گردون پر جانے لگی ہر ایک اپنے اپنے بستر سے

اگر اُسیان لیتا ہوا اُٹھا ہاتھ مونہہ دھوکر وضو کیا اور نماز صبح کی پڑھی اور بعد خضوع وخشوع
دعاے فتح مانگنے لگا اُدھر لشکر کفار مین بھی موافق اُنکے مذہب کے گھنٹے اور ناقوس بجنے لگے
ہر ایک شخص اپنے اپنے طریقے سے عبادت خدا مین مشغول ہوا بعد فراغت عبادت کے دونون
جانب کی فوج نے سلاح اپنے اپنے تن پر آراستہ کیے اہل اسلام کی فوج آراستہ ہوکر طرف
میدان جنگ کے آئی اور اُدھر طرف دربارگاہ کے آئے اور انتظار فیروز بخت اپنے سردار کا
کرنے لگے اور فیروز بخت نے بھی نماز وغیرہ سے فراغت کرکے لباس جنگ زیب تن
کیا اور سلاح لگاکر برامد ہوا ہر ایک اہل اسلام آداب بجا لایا وہ سبکا سلام لیتے ہوئے
اپنے مرکب کی طرف چلے اور مرکب پر سوار ہوکر راستہ میدان جنگ کا لیا مگر جو خوشی سبکے
سے ہر ایک کے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا تھا ہر ایک کے چہرے سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ
آج کوئی بہت بڑی عید ہے فیروز بخت کا تو یہ حال تھا کہ چہرہ اُنکا مثل لعل بدخشان کے
سرخ تھا بلکہ ایک قسم کی ضو دیتا تھا اور افسران فوج کے بھی ایسے تھے اور یہ ثابت ہوتا تھا
کہ درمیان سیارگان ماہ کامل ہے اور ماہین مین گلہاے رنگا رنگ کے گل لالہ کھلا ہوا ہے یا درمیان براتیون کے
نوشاہ واسطے بیاہ لانے عروس نو کے جاتا ہے غرض کہ اس شان وشوکت کے ساتھ سواری
چلی جاتی تھی یہانتک کہ میدان جنگ مین پہونچا اور صفین لشکر کی آراستہ ہونے لگین میمنہ
کہین گاہ میسرہ قلب لشکر مین گھوڑا فیروز بخت کا قائم ہوا صف آراون نے نکلکر
سب صفین درست کین یہان تو یہ سامان ہو رہا تھا کہ اُدھر لشکر کفار مین سب امور مذہبی سے
فراغت پاکر اُٹھے اور ہتیارون سے درست ہوکر افسران فوج لشکر کو طرف میدان کارزار کے
جانب روانہ کیا اور آپ دربارگاہ پر آئے کہ اتنے مین مہران سیاہ یوسن جی گرو
بھی باہر آیا بعدہ ببران شیر زور اُسکا پہلوان سپہ سالار بھی اور مخمور فیل پیکر بھی اپنے
اپنے خیمون سے نکلکر آئے سب ہمراہ ہوکر طرف میدان جنگ وجدل کے چلے اور وان
پہونچکر صفین لشکر کی مخمور فیل پیکر کے سامنے آراستہ ہوئین موافق قاعدے کے عقب
مین صفین لشکر قلعہ سیاہ تاب کی آستادہ ہوئین اور قلب لشکر مین تخت بادشاہ قلعہ
سیاہ تاب کا قائم ہوا طرف میسرے کے ببران شیر زور اور طرف میمنہ کے مخمور فیل پیکر
قائم ہوا اور تیرنہ دراز گردن ہراول لشکر ہوا جب کہ صفین دونون لشکرون کی جم گئین
نقیبون نے نکلکر نقابت کی آب پاشون نے آب پاشی کی گرد وغبار کو دبایا تیر دارون نے
زمین پست وبلند کو برابر کیا اور جو درخت کہ حائل نظر تھے اُنکو کاٹ ڈالا جب یہ سب
انتظام ہو چکا اور نقیب نقابت کر چکے تو لشکر علم خوک پیکر جلوہ گری پر آئے اور مبارز لشکر
سے وہی پہلوان جو کہ نامہ لیکر آیا تھا سامنے تخت شاہی کے آیا اور اجازت لیکر پاس
مخمور فیل پیکر کے آیا اُسنے بھی رخصت کیا وہ اپنے گھوڑے کو اُٹھاکر میدان مین آیا اور سلطنت
کرنے کے بعد اپنے برچھے کو زمین مین گاڑکر دم اپنا راست کرنے لگا اور آواز دی کہ ہے
کوئی جو کہ میرے مقابلے کو آئے اور میرا ہم سر ہو اور مزہ موت کا چکھے یہ سنکر لشکر اسلام کے
پہلوانون نے جوش کھایا اور خون تمام پہلوانون کے بدن مین دوڑنے لگا ہر ایک یہ چاہتا تھا
کہ پہلے ہم جائین ایک دو سر پر سبقت کرتا تھا کہ اُسنے دو بارا صدا دی کہ میرے مقابلہ کو وہ شخص آئے

کہ جسنے کل مجکو سر دربار یہ کہا تھا اور میرا ہاتھ پکڑ لیا تھا مین اُسی سے مقابلہ کرونگا اور وہ میرا مقابلہ کو آیا ہے
یہ سنکر دست چپ کیطرف سے اُسی سردار نے پورا باگ کالیا اور سامنے فیروز بخت آکر اجازت چاہی فیروز بخت
فرمایا کہ تمنے جلدنی کیون کی کوئی اور مقابلے کو جاتا اُسنے جواب دیا کہ وہ مجکو طلب کرتا ہی فرمایا
جاؤ سپرد خدا کیا وہ سلام کرکے گھوڑے کو گرما کر میدان مین آیا اور مقابل ہوکر رجز پڑھی
بعد رجز پڑھنے کے کہا کہ کیون مجکو طلب کیا ہی اُسنے جواب دیا اور یہ شعر زبان پر لایا شعر
بگو نام خود را و رین انجمن ۞ کہ بسیار تند آدمی سوے من ۞ انھون نے کہا کہ مجہ بندہ ناچیز
وحقیر کو بہزاد طوسی کہتے ہین اُسنے کہا کہ آپکو یاد ہوگا کہ جب آپنے میرا ہاتھ دربار مین پکڑا
اپنے بادشاہ کے پکڑا تھا اور فرمایا تھا کہ بروز مقابلہ جسکو جی چاہے طلب کرنا مین نے اسوقت
یہ دلمین تجویز کرلیا تھا کہ مین پہلے نکلونگا اور آپکو اپنے مقابلے کو بلاؤنگا لہذا اب مین موجود
ہون آیئے اپنا حربہ میرے اوپر کیجیے پھر اُسنے جواب دیا کہ یہ ہمارا طریقہ نہین ہی کہ ہم پیش دستی
کرین جب ہمارا خدا ہمکو تیری ضرب سے بچائیگا اُسوقت مین ہم بھی اپنا وار کرینگے اور ضرب
لگائینگے یہ سنکر اُسنے فوراً نیزہ اٹھایا اور تاک کر سینہ بلکنیہ پر مارا اُسنے بھی نیزہ نیزے پر
روکا اور نیزہ بازی ہونے لگی چند طعن مین نیزہ اُس گبر کا اُسنے ہوائی کیا وہ نیزہ بھر آب خجالت
مین غرق ہوگیا اور سامنے دونون لشکرون کے بہت خفیف ہوا اُس غیظ و غصہ مین تلوار سیان سے
کھینچ لی اور دو دستی لگائی اُنھون نے اُسکی شمشیر آبدار اپنی سپر پر روکی اب دونون مین رد و بدل
ہونے لگی تھوڑے عرصہ تک تو رد و بدل ہوا کی آخر کو اُسنے سر کی ضرب بتاکر کر پر لگائی مگر
رکیب چوٹ کھاتے مین فن سپہ گری مین بہت ہوشیار تھے اُنھون نے اُسکو بھی رد کیا اور اپنی ضرب
اُسکے سپر پر لگائی اُسنے بھی سپر کو سر کی پناہ کیا مگر اُنکی تلوار کب رکتی ہی سپر کو مثل قرص پنیر
کے دو ٹکڑے کرکے اور خود و جوشن چیر دو بلغہ کو کاٹتی ہوئی سر پر آئی وہان سے گذر کر حرامی گردن
وصندوق سینہ کو چاک کرتی ہوئی صاف کر مرکب پر گذر گئی مع راکب و مرکب اُسکے کے چار ٹکڑے
کیے اہل اسلام مین ایک نعرۂ تکبیر اور خوشی کا بلند ہوا یہ رنگ دیکھکر اُسکا بھائی آیا وہ بھی قتل
ہوا دوپہر تک کئی پہلوانون کو اُنھون نے قتل کیا اب مخمور فیل پیکر کو تاب نہ آئی اُسنے فوراً
اپنے گینڈے کو بڑھایا اور مقابل ہوکر بغیر خبردار کیے ہوئے ضرب تیغ بیدریغ سر پر لگائی اُنھون
نے جھک تلوار کی دیکھکر سپر اُٹھائی سپر جب تک سر پر جاے جاے کہ ضرب اُسکے سر پر لگی خود
دو بلغہ جوشن چیرتا و ابر و اثر آئی اُنھون نے دستانہ اما تلوار تو جھنجھنا کر نکل گئی مگر ایک
چادر خون سر سے جاری ہوئی انکو غش آنے لگا اُسنے چاہا تھا کہ کام تمام کرین کہ اُدھر بہزاد طوسی
چند عیار دوڑ کر آئے اور باس ہوکر بہزاد طوسی کو پھیر کر لیگئے اُسنے پھر مبارز طلب کیا اور
ایک پہلوان لشکر ہمہ مقابلے کو آیا وہ قتل ہوا اسیطرح تا پانچ چار پہلوان قتل ہوئے اور دو چار زخمی ہوئے
یہانتک کہ شام ہوگئی طبل بازگشت بجا دونون لشکر اپنے اپنے قیام گاہ کو گئے جاتے ہی مخمور نے پھر
طبل جنگ بجوا دیا ادھر بھی لشکر اسلام مین طبل جنگ بجا رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ
بجا کیا اور تمام رات دونون لشکرون مین سامان حرب ہوا کیا یہانتک کہ صبح ہوگئی اور دونون
لشکر میدان مین آئے صفین آراستہ ہوئین جب نقیب نقابت کرکے چلے گئے لشکر کفار سے ایک
پہلوان آیا ادھر سے بھی ایک پہلوان نکلا دونون سے مقابلہ ہوا کفار کے لشکر کا پہلوان قتل ہوا بعد

دوسرا پہلوان لشکر کفار سے بڑے کروفر سے میدان کارزار مین آیا آتے ہی وہ بھی قتل ہوا اسی طرح کئی پہلوان قتل ہوئے یہ رنگ دیکھکر مخمور فیل پیکر نے جنگ مغلوبہ کا حکم دیدیا اور یہ خیال کیا کہ تا شب ایک ایک دو دو مقابلہ کرینگے اسمین بہت عرصہ ہوگا یہ لوگ تھوڑے سے ہین انکو ابھی قتل کر لینگے اور شکست دیکر یہ حکم سنتے ہی تمام لشکر کفار ایکبارگی جنبش مین آیا اور طرف لشکر اسلام کے چلا یہ دیکھکر فیروز بخت نے بھی حکم دیا کہ تم لوگ بھی حملہ کرو یہ سنتے ہی تمام لشکر اسلام بھی بڑھا اور فوج کفار مین گھسا اور جنگ مغلوبہ شروع ہوگئی تلوار چلنے لگی چاوشان لشکر اہل فوج کا دل بڑھانے لگے صدائین لگانے لگے کہ ای جوانان کوشید تا جامہ زنان نپوشید ایک سمت سے مخمور فیل پیکر لشکر اہل اسلام کو قتل کرتا ہوا چلا دوسری جانب سے لشکر قلعہ سیاہ تاب نے یورش کیا اور انکا سپہ سالار بھی لشکر اپنا لیکر بڑھا اور قلب لشکر مین مہران سیہ پوش نے لشکر کا دل بڑھانا شروع کیا سب کفار ایکبار حملہ آور ہوکے ادھر سے بھی سردار لشکر اسلام قتل کرتے ہوئے بڑھے فیروز بخت خود دو دستی تلوار مین مارتا ہوا بڑھا جب اہل لشکر نے دیکھا کہ ہمارا سردار خود جان لڑا کے ہوکے لڑ رہا ہے تو ایک مرتبہ ایسا حملہ کیا کہ پانون لشکر کفار کے اکھڑ گئے قریب تھا کہ فرار ہو جائے مگر مخمور فیل پیکر دبران شیر زور اور چاوشان لشکر نے پھر انکو آمادہ کیا اور ایکبار وہ سیاہ جو کر قلب مین بھی آسکو خود مہران سیہ پوش لیکر بڑھا اور لشکر اسلام پر ٹوٹ پڑا مگر اہل اسلام جان لڑا کے ہوکے لڑ رہے تھے کہ فیروز بخت اور مخمور کا سامنا ہوگیا چونکہ اہل اسلام کا ستارہ گردش مین تھا فیروز بخت کے ہاتھ سے زخمی ہوا ادھر مہران شیر زور نے اسقدر شمشیر زنی کی اور قتل کرتا ہوا بڑھا اور بر یہ معرکہ ایسا تنگ کہ سردار لشکر زخمی ہوگئے مثل چلی آتی ہے کہ لشکر بے سردار ترکش سے تیر دنکیہ تے فقیر کے بیکار ہے لشکر اسلام نے شکست کھائی کیونکہ فیروز بخت بہت مجروح ہوگیا تھا اور جو سردار کہ نامی و گرامی تھے وہ بھی زخمی ہوگئے تھے ایکبار لشکر اسلام کے پانون اکھڑ گئے یہ رنگ دیکھکر لشکر کفار نے دباؤ دان شروع کیا اور یلپیا ہونے لگے پیر نہ تھمے اور طرف قلعہ کے بھاگے جب قریب قلعہ کے پہونچے تو ٹھہرے کہ دیکھا لشکر کفار بڑھا چلا آتا ہے کچھ لشکر تو ٹوٹ گیا اور باقی لشکر عقب مین لشکر اسلام آ چلا اس ارادے سے کہ چلکر ابھی قلعہ پر قبضہ کر لین کیونکہ یہ لوگ ابھی شکست خوردہ ہین وہان بھی نہ ٹھہر سکینگے اور اگر کہین قلعہ مین پہونچ گئے اور در قلعہ بند کر لیا تو پھر بڑی مشکل ہوگی گو کہ قلعہ فتح ہو جائیگا مگر ساتھ زحمت کے اور یہ بھی خیال کیا کہ زدہ را میتوان زد یہ ایسے ایسے خیال کرکے تعاقب مین چلے وہان لشکر اسلام نے جو انکو آتے دیکھا اور قلعہ کو اتنے کسیقدر دور پایا تب یہ خیال کیا کہ جب تک ہم قلعہ مین پہونچینگے اسوقت تک یہ سب آجائینگے پھر جنگ ہونے لگی اس سے بہتر یہ ہے کہ انسے پھر مقابلہ کرو کہ کہین ایسا نہو کہ قلعہ ہاتھ سے جاتا رہے اور ہمارا بادشاہ گرفتار ہو جائے کیونکہ بہت مجروح ہے اور کل سردار اور افسر نامی بھی مجروح ہین یہ خیال کرکے آپس مین صلاح کی کہ کچھ لوگ تو ایسے مقابلہ کرین اور انکو روکین اور باقی لشکر مع بادشاہ کے داخل قلعہ ہو جائے یہ صلاح کرکے کچھ فوج تو انکے سامنے رہی اور باقیماندہ فوج قتل ہونے سے بچی تھی مع فیروز بخت کے بہت جلد داخل قلعہ ہوئی لشکر کفار جب قریب آگیا وہ لوگ جو کہ رہ گئے تھے وہ کچھ بڑے اور لڑنے لگے جب تک یہ لڑا کیے ادھر وہ لوگ قلعہ مین داخل ہوگئے اور در قلعہ بند کر لیا جب ان لوگون نے دیکھا کہ وہ سب داخل قلعہ ہوگئے اور دروازہ قلعہ کا بند ہوگیا یہ بھی ایک سمت کو بھاگے جو قتل ہونے وہ تو ہوئے باقی کنارہ کچھ

کہ کہنے قلعہ اب لے لیا اور بادشاہ قلعہ کو بھی اسیر کر لیا جب میدان صاف ہو گیا تو دیکھا کہ در قلعہ
بند ہے اور پل تختہ اُٹھا ہوا ہے اور خندق پانی سے لبریز ہے قلعہ آلات حرب ضرب سے آراستہ ہے کیونکہ
جب مقابلے کو بیرون قلعہ آئے تھے تو قلعہ کو پہلے درست کر آئے تھے کہ شاید قلعہ بند ہو کر لڑنا
پڑے آدھ اندرون قلعہ پہونچکر سپاہ نے کیا کیا کہ بادشاہ کو تو دربار مین داخل کیا اور جو ہیرو اپنکے
کہ بہت زخمی تھے اُنکو وہان چھوڑا کہ جہان معالجہ ہوتا تھا اور باقی تمام فوج اور سردار جو کہ زخمی تھے
قلعہ کے فیلبند دروازے پر آئے چونکہ دروازہ بند تھا بہت جلد اُنپے تئین پہونچایا اور تمام برجون پر چوکی
پہرا قائم کیا اور گولہ اندازونکو توپون پر مقرر کیا یہ انتظام اسقدر جلدی کیا کہ لشکر کفار قریب قلعے نہ آنے
پایا کہ یہان بندوبست ہو گیا دیوان نے کہا کہ وہ جو فوج آپکی لڑ رہی تھی جنگل کی طرف فرار ہو گئی
اور کفار کا رخ اسطرف کو ہے جو لوگ کہ بندوبست کر رہے تھے اُنھون نے کہا آؤ دیکھا جائیگا یہ تو
یہان یہ انتظار کر رہے تھے کہ وہ زد پر آئین تو فیر کرین اُدھر کفار نے یہ خیال کیا کہ یہ لوگ ابھی تو
داخل قلعہ ہوئے ہین اور بادشاہ کی تیمارداری مین مشغول ہونگے اور دوسرے شکست کھا کر آئے
ہین کسیکے حواس بھی درست نہ ہونگے یہ موقع بہت اچھا ہے اسیوقت حملہ کر دو یہ تو یہ سمجھکر چلے اور
حملہ کرنے کے قصد سے آگے بڑھے نصف میدان نکلے ہونگے چلے آئے کسی قسم کا خوف و خطر
نہوا خیال کیا کہ بڑی دانائی اسوقت کی جب نزدیک آ پہونچے تو دیوان نے عرض کیا کہ اب وہ لوگ
زیادہ بڑھ آئے ہین اگر اسیطرح چلے آئینگے تو قلعے لینکے یہ سننا تھا کہ ایک سردار لشکر نے ہوائی
داغی ہوائی کا داغنا تھا کہ گولہ اندازون نے بھی توپین جھکا جھکا ایک مرتبہ فیر جو کین تو گولے مثل اولے کے
گرنے لگے ہزارہا کفار انکی فیر مین آ کر گئے اور باقی ماندہ کے پانون اُکھڑ گئے اور دوڑ بھاگ کر کھڑے ہو گئے
یہان گولہ اندازون نے ہاتھ روکا تو یہ دیکھا کہ ہزارہا لاشین خاک پر پڑی ہوئی ہین اور مثل بسمل تڑپ
رہی ہین یہ دیکھکر سجدہ شکر کیا اُدھر کفار جو ہٹ گئے تو مخمور فیل سپکر نے کہا آج رہنے دو
کل دیکھا جائیگا کیونکہ اب شام بھی قریب آگئی ہے چلو پڑاؤ پر شہرین مہران تسیاہ پوش نے
کہا کہ ایسا نہو کہ ہم یہان سے ہٹ جائین اور یہ میدان خالی پاکر قلعہ کو خالی کر دین اور کسی طرف
چلے جائین ایک پہلوان لشکر نے عرض کی یہ لوگ کبھی ایسا نکرینگے جب تک انکی جان مین جان
ہے یہ قلعہ کو خالی نکرینگے میرے نزدیک تو آپ صبح کو آکر قلعہ کا محاصرہ کر لینگے اُس پہلوان کے
کہنے سے مخمور فیل سپکر اور بادشاہ واپس ہو گئے اور اپنے پڑاؤ پر آکر حکم دیا کہ صبح کو کل فوج تیار
رہے ہم بہت دن سے قلعہ کا محاصرہ کر رہے ہین یہ حکم دیکر داخل بارگاہ ہوئے اُدھر فوج کی کمر کھلی
اُدھر بارگاہ مین بادشاہ دھیرے داخل ہو کر حکم کیا کہ حساب تو کرو کہ کسقدر فوج کام آئی بحاسب نے
اور شمار کر کے بادشاہ سے عرض کیا کہ خداوندنعمت تیس ہزار تو ہمارے لشکر کے لوگ قتل ہوئے
اور قریب پچاس ہزار کے مجروح ہین اور دس ہزار اہل اسلام کی لاشین میدان جنگ مین
پڑی ہین یہ سنکر وہ لوگ دنگ ہوئے اور کہنے لگے کہ بڑے یہ لوگ بہادر ہین کہ جنکی تعداد اسقدر
کم ہو وہ نو دس ہزار قتل ہون اور جو فوج کہ کثیر ہو وہ تیس ہزار بڑے تعجب کا مقام ہے یہ کہکر اپنے
خیمہ آرام مین گئے اہل قلعہ کا حال سنیے کہ جب وہ لوگ کفار کو قتل کر چکے اور قلعہ پر سے بھاگ چکے تب
ہر صورت سے اطمینان ہوا کہ اب رات ہو گئی ہے کفار اسوقت یورش نکرینگے اور سر جنگ بھی معلوم
پائی ہے لہذا وہ لوگ اسوقت کبھی اِدھر کا رخ بھی نکرینگے پس یہ سب پہرہ چوکی مقرر کر کے دربار مین

آئے کہ چلکر اُن لوگون کی تو خبر لین کہ آخر کیا گذری ہوش بھی ہی یا نہین یہ سنکے سب دربار مین آئے
یہان آکر یہ دیکھا کہ سب اسی طرح بیہوش پڑے ہین کسیکو ہوش نہین ہی انھون نے فوراً حکیمو
بلایا سبکے زخمون مین ٹانکے دلوائے بعدہٗ اپنے زخمون مین ٹانکے دلوائے کیونکہ یہ لوگ ایسے زخمی تھے
کہ تب زخمون کے بیہوش ہو جاتے بعد فراغت ٹانکون کے اب یہ فکر کی کہ کسی طرح یہ لوگ ہوش
مین آئین یہانتک فکر کی کہ سبکو ہوش مین لائے جب وہ سب ہوش مین آئے تو وہ لوگ پاس
فیروز بخت کے آئے اور پوچھا کہ آپکا مزاج کیسا ہی جواب دیا کہ شکر ہی خدا کا کہ زندہ ہون مگر یہ تو
بیان کرو کہ مین قلعہ مین کیونکر آیا اور میرے سب سردار تو زندہ ہین اور لشکر بھی ہی یا نہین انھون
نے عرض کیا کہ ہم سب لشکر کو لیکر اور آپکو مع سرداران زخمی کے داخل قلعہ ہوئے اور کل کیفیت
جو کہ گذری تھی بیان کی یہ سنکر فیروز بخت بہت خوش ہوا اور سجدۂ شکر کیا یہ خبر کیا تھی گویا کہ وہ
دوائے شفا تھی باتو لیٹے تھے یا تھکے بیٹھے لوگون نے کہا کہ آپ ابھی نہ اٹھین لیٹے رہین ایسا نہو کہ
ٹانکے ٹوٹ جائین جواب دیا کہ تم کچھ خوف نہ کرو مین اچھا ہون یہ کہکر اٹھ بیٹھے ہر ایک سردار تعریف کرنے
لگے اور جانفشانی اور کارگذاری کی صفت و ثنا کی اور کہا آپ لوگون نے بہت زحمت اُٹھائی ہی
اب آپ لوگ جاکر آرام کرین صبح کو دیکھا جائیگا انھون نے عرض کیا کہ جی نہین ہم یہین رہینگے ہمکو
کوئی زحمت نہین ہوئی ہمین آپکی صحت سے بہت خوشی ہوئی ہمکو بڑی فکر تھی کہ دیکھیے خدا کیا کرتا ہی اب
آپ کہین جلد اچھے ہو جائیے پھر ہم لوگ جی بھر کے آرام کرینگے کہین آپکے اور ان سب سرداران نامی
وگرامی کے زخم اچھے ہو جائین اب یہ فرمائیے کہ اگر کل وہ لوگ یورش کرین تو کیا بندوبست کیا جائے
جواب دیا کہ مین ابھی اپنے مین اتنی طاقت نہین پاتا ہون کہ مین کل دروازۂ قبل بند پر جاکر بیٹھ سکون لہذا
جو آپ کی رائے ہو دیجیے یہ سنکر اُن سردارون اور اہلکارون نے جواب دیا کہ ہمارے نزدیک
یہ بہتر اور انسب ہوگا کہ اگر وہ مہلت دین تو ایک ہفتہ کی اُنسے مہلت لے لین کہ اُس عرصے مین
آپ کے اور سردارون کے زخم اچھے ہو جائینگے اور دوسرے یہ بھی ہوگا کہ مدد بھی صاحبقران
کے پاس سے آجائیگی اُسوقت آپکا جو جی چاہے کیجیے گا اگر مدد آگئی تو پھر باہر نکلکر مقابلہ کیجیے گا اگر
نہ آئی تو قلعہ بند ہوکر مقابلہ کیجیے گا فیروز بخت نے جواب دیا کہ یہ جو تمھارا خیال ہی کہ ہفتہ عشرہ
مین صاحبقران کے پاس سے مدد آجائیگی یہ بالکل بیکار ہی کیونکہ وہ طلسم آئینہ پر ہین اور یہان سے
طلسم آئینہ بہت دور ہی بلکہ ایک مہینے کی راہ ہی عرضی ایک مہینے مین پہونچیگی اگر انھون نے عرضی
کے پہونچتے ہی مدد کے واسطے فوج کو روانہ کیا تب بھی دو مہینے مین یہانتک آئیگی ایسی حالت مین
امید مدد کرنا بالکل عبث ہی اسوقت آپ لوگون کے کہنے سے مین نے یہ امر کیا کہ آپ لوگ ملول نہون
ورنہ مجھکو پہلے ہی سے اسکا خیال تھا یہ خیال آپ لوگونکا بہت درست ہی کہ زخمی لوگ اچھے
ہو جائین اور مین بھی صحت پا جاؤن تب مین قلعہ بند ہوکر لڑونگا جہانتک مجھمین طاقت ہوگی قلعہ تو
اپنی زندگی مین نہ دونگا مگر ہان ایک اور امر میرے خیال مین آیا ہی کیا عجب ہی کہ آپ لوگ بھی اسکو پسند کرین مہلت
تو آپنے ضرور لیجائیگی مگر ایک عرضی اس واقعہ کی مین شاہزادہ شہریار عالی وقار بن ملک ایرج نامدار
کو تحریر کرکے روانہ کرون کہ اسواسطے کہ انکا ملک یہان سے قریب ہی اگر وہ فرنگستان مین تشریف
رکھتے ہونگے اور صاحبقران پاس نہونگے تو وہ ضرور مدد کرینگے اور وہ ایک ہفتہ عشرہ مین تشریف
لے آئینگے اگر مہلت ہو جائیگی تو ہم یہان کچھ دن قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرینگے کہ اتنے مین شہزادہ تشریف لے آئیگا

سب لوگون نے جواب دیا کہ یہ رائے آپکی بہت خوب ہی اسوقت عرضی لکھکر روانہ فرمائیے پھر جواب یا
کہ کل صبح کو مہلت لیون تو پھر عرضی تحریر کرونگا اُن لوگون نے کہا کہ بہت خوب یہان تو یہ بندوبست
ہو رہے ہین اُدھر وہ لوگ لڑائی سے جنگل کی طرف فرار ہوگئے تھے اور پوشیدہ تھے جب اُنھون
نے دیکھا کہ میدان صاف ہی اور فوج غنیم گرد قلعہ کے نہین ہی وہ لوگ جنگل سے باہر نکلے اور طرف
قلعہ کے آئے اور دروازہ قلعہ پر آکر باسبانان قلعہ سے کہا کہ دروازہ قلعہ کا کھولدو تاکہ ہم اندر قلعہ کے
چلے آئین ایسے مین لشکر حریف کا کوئی آدمی گرد قلعہ کے نہین ہی اُنھون نے دریافت کیا کہ تم لوگ
کون ہو جو اسوقت در قلعہ کھلوانے ہو اور کون ہو کہان سے آئے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ
وہ ہین جو کہ باہر رہگئے تھے اور غنیم کی فوج کو روکے ہوئے تھے اور کل لشکر ہمارا داخل قلعہ ہوگیا اور دروازہ
قلعہ کا بند ہوگیا تھا اسوقت ہملوگ مفرور ہوائے تھے اور جنگل مین پوشیدہ ہوگئے تھے اب رات ہوئی ہی تو آئے ہین پاسبانون نے
جواب دیا کہ ہم کس طرح جانین کہ تم وہی لوگ ہو جو کہ مفرور ہوگئے تھے ہم اپنے مالک کو بھی خبر کرین
اگر وہ حکم دینگے تو ہم دروازہ کھولدینگے کہین ایسا تو نہین ہی کہ ہمکو دھوکا دیکر دروازہ قلعہ کا کھلوا
ہو بھگو ہم قلعہ کھولدین اور تم داخل ہوکر قلعہ پر قبضہ کرلو ہمکو تو تمپر حریف کا گمان ہوتا ہی یہ سنکر اُن
لوگون نے اپنے نام بتائے اور اپنے مکانون کے نشان دیے جب یقین کامل ہوگیا کہ یہ وہ ہی لوگ
ہین تو پاسبان پاس اُن سردارون کے آئے اور کل کیفیت بیان کی یہان سردار پاس فیروزبخت
کے بیٹھے ہوئے تھے اور مشورہ کر رہے تھے کہ دربان سے فیروزبخت نے پوچھا کہ یہ کیا کہتے ہین
اُنھون نے کل واقعہ بیان کیا فیروزبخت نے کہا کہ اچھا بلاؤ کچھ خوف نہین دشمن کے لوگ سے
نہین آسکتے ہین وہ اپنی خوشی سے ہونگے اُنکو کیا فکر کہ وہ یہ دھوکا دین اگر اُنکو یہ امید نہوتی کہ
قلعہ نہ ہاتھ آئیگا تو وہ ایسا بھی کرتے اُنکو تو یقین ہی کہ حملہ کرکے قلعہ کو ایک دم مین فتح کرلینگے نہیں
اُنکو کیا غرض جو وہ فریب کرین یہ سنکر اُسمین سے چند سردار اُٹھکر چلے گئے اور خوب دریافت کیا
جب بالکل اُن سردارون کو بھی معلوم ہوگیا کہ یہ لوگ وہی ہین جو کہ بروقت لڑائی کے بھاگ گئے
تب دروازہ قلعہ کھولدیا وہ لوگ قریب پانچ ہزار کے تھے فوراً داخل قلعہ ہوئے جب سب آگئے
تو پھر دروازہ قلعہ کا بند کرلیا وہ لوگ اپنے اپنے مقام کو گئے اور سردار بھی وہان پلٹ کر بہت جلد
پاس فیروزبخت کے آئے وہ شب اسی صلاح و مشورے مین گذر گئی یہانتک کہ صبح ہوئی
چند سردار پاس فیروزبخت کے رہگئے تھے اور جو صحیح تھے وہ میلبند دروازہ پر گئے اور
بحکم فیروزبخت یہ رائے قرار پائی کہ آنسے ایک ہفتہ کی مہلت مانگو اگر وہ مہلت دیدین تو
خیر ورنہ ہملوگ جنگ کرینگے خدا مالک ہی وہ لوگ تو ادھر واسطے اس انتظام کے گئے اِدھر
فیروزبخت نے اُسیوقت ایک عرضی کل واقعہ کی تحریر کرکے خدمت مین شہریار کے ایک سانڈنی سوار کو دیکر
روانہ کی اور فرمایا کہ بہت جلد اپنے کو اُنکے پاس پہونچاؤ اور زبانی بھی کہدیا کہ کل واقعہ بیان کردینا وہ
سانڈنی سوار دوسرے دروازے سے نکلکر طرف فرنگستان کے روانہ ہوا اسکا حال آئندہ لکھا جائیگا
اب اُدھر کا حال سنیے کہ کیا ہوا جسوقت سانڈنی سوار کے فیروزبخت اس انتظار مین
یہان بیٹھا ہوا ہی کہ دیکھیے مہلت بھی وہ لوگ دیتے ہین یا نہین خداوند تعالے ایسا کرین کہ مہلت
وہ لوگ دیدین یہ تو اس قسم کی گفتگو اُن سردارون سے کر رہے ہین اور اُدھر سپاہیان خیمہ
کو اُن سردارون نے شفاخانہ شاہی مین روانہ کرکے قفل بند دروازے پر آکر مقیم ہوئے کہ

لشکر کفار آئے تو اُس سے مہلت طلب کرین یہ اس فکر مین بیٹھے تھے اُدھر صبح کو لشکر کفار مین بلند ہونے لگا اور سب سامان درست ہوگیا کہ اس عرصہ مین بادشاہ اور مخمور فیل پیکر و سپہ سالار دست چپ بیدار ہوکر امور ضروریہ سے فراغت کرکے سب سامان سے درست ہوکر برآمد ہوئے یہان لشکر سب تیار تھا سب کو ہمراہ لیکر طرف قلعہ کے چلے بعدہ انکے ادھر فراشون نے بارگاہین اور خیمہ وغیرہ اکھاڑ کر بار کیے اور وہ بھی اُسی طرف کو روانہ ہوئے یہان وہ لشکر قریب قلعہ کے پہونچا تو دیکھا کہ واقعی قلعہ خوب آراستہ ہی یہ لوگ نزدیک دور کھڑے ہوگئے اور ایک پہلوان کو روانہ کیا کہ جاکر اہل قلعہ سے کہہ کہ کیون جانین اپنی کھوتے ہو اگر ہماری اطاعت کرو تو ہم تمھارے قصور معاف کردین ورنہ جب قلعہ ہم لڑکر لینگے تو ایک کو زندہ نچھوڑینگے اُسوقت کسکی فریاد نہ سنینگے اور اس قلعہ کا لے لینا ہمارے نزدیک کوئی امر مشکل نہین ہی ہمنے سیکڑون ایسے گڑھ ڈھدے مٹا ڈالے ہین اسکی کیا اصل حقیقت ہی دیکھو کہ وہ کیا جواب دیتے ہین وہ یہ سنکر طرف قلعہ کے رومال ہلاتا ہوا چلا اُدھر وہ لوگ جو کہ بارگاہین وغیرہ لیکر عقب سے آئے تھے وہ بھی آگئے اور بادشاہ سے اجازت لیکر اس مقام پر ستادہ کرنا شروع کیے جہان لشکر اسلام کا پڑاو تھا اُدھر اہل قلعہ دیکھ رہے تھے کہ یہ گرد اڑی کہ جسکے باعث سے منہ آفتاب کا پوشیدہ ہوگیا تھا وہ قریب قلعہ آکر گرد شق ہوئی تو دیکھا کہ لشکر کفار نمودار ہوا اور نزدیک علیحدہ ٹھہرا اور پھر دیکھا کہ عقب مین اسباب خیمہ وغیرہ کا آیا اور اُس مقام پر خیمہ استادہ کیا کہ جہان ہمارے خیمے تھے پھر یہ دیکھا کہ لشکر کفار سے ایک پہلوان رومال ہلاتا ہوا چلا آتا ہی یہ سمجھے کہ کچھ ضروری لاتا ہی یہ لوگ خاموش ہو رہے جب وہ قریب قلعہ آیا تو اُسنے پکار کر کہا کہ تم مین سکا سردار کون ہی وہ میرے روبرو تو آئے مین کچھ پیغام لایا ہون کہ نہین سے جو سکا سردار تھا وہ سنتے آیا اور کہا کہ کیا پیام لائے ہو بیان کرو اُسنے وہ سب تقریر جو کہ اپنے بادشاہ سے سنی تھی بیان کی یہ سنکر کہنے لگا کہ تم ہمارے بادشاہ کی جانب سے اُس کہنا سنیار اپنے بادشاہ کو یہ جواب دیکر کہ کیا بیہودہ بکتا ہی قلعہ تو جب تک مین زندہ ہون نہین لیتا ہی مگر ہان تم لوگ مجکو ایک ہفتہ کی مہلت دیدو تو مین غسل کرکے پھر تمسے مقابلہ کرون اگر خدا جسکو فتح دے وہ یہ قلعہ بغیر اسکے تو چارہ نہین ہی اور کیا اس قلعہ کا لے لینا آسان ہی دانت کھٹے ہوجائینگے قلعہ مثل اور قلعون کے نہین ہی بڑے بڑے بادشاہ اور شہریار تو اس قلعہ کو لے نہین سکتے بلکہ آنکھ اُٹھا کر تو دیکھ نہین سکتے تمھاری تو کیا حقیقت ہی یہ دل دھگڑا اور جرأت صاحبقران کی تھی کہ اُنھون نے یہ قلعہ لے لیا ورنہ اور کسیکا یہ حوصلہ نہین ہی کہ اس قلعہ کو لیلے اس سے بہتر یہ ہی کہ ہمکو مہلت دو کہ ہم خون سے صحت پا جائین تو پھر باہر قلعہ کے آکر تمسے مقابلہ کرین گے اگر مہلت نہ دوگے تو یاد رکھنا کہ یہ قلعہ کبھی فتح نہوگا آئندہ تمکو اختیار ہی وہ پہلوان یہ پیام سنکر طرف اپنے لشکر کے پلٹا اور چلا گیا اُدھر اہل قلعہ نے ایک آدمی فہیم دروازے سے پاس فیروز بخت کے کہا اور عرض کرا بھیجا تھا کہ ایک پہلوان پیام لیکر آیا تھا اور جو کچھ کہ اُسنے پیام دیا تھا وہ کہا اور جو خود جواب دیا تھا اُس شخص نے جاکر بادشاہ سے بیان کیا فیروز بخت نے فرمایا کہ اُنکو اختیار ہی چاہے مہلت طلب کرین چاہے جنگ کرین ہمین تو تا صحت زخم مجبور ہین یہ فرماکر اُسکو رخصت کیا اور واسطے اہل قلعہ و دیگر زخمیون اور اپنی تندرستی از سر صحت کے دعا مین مشغول ہوا ادھر اُس

شخص نے وہی جواب آکر یہان بیان کردیا یہ لوگ منتظر اُس جواب کے ہوئے جو کہ اُس پہلوان کے ذریعہ سے پاس پہلوان مخمور فیل پیکر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب کے اُسکے سوال کے جواب مین بھیجا تھا اُدھر وہ پہلوان پاس اُن صاحبون کے گیا اور جواب و پیغام دیا مخمور فیل پیکر یہ جواب سنکر بہت برہم ہوا اور کہا کہ مین مہلت ہرگز ہرگز نہ دونگا آج تو اس سوال و جواب مین شام ہوگئی لہذا مین اسوقت انکو نہین ستاتا ہون مگر صبح کو یہ قلعہ ضرور کھڑی سواری لیلونگا یہ مین کیا جانون کہ وہ لوگ زخمی ہین مجکو اس سے کچھ غرض نہین ہی مہلت دینا مجکو منظور نہین مہلت دیکر پھر اُنکو زور دون کہ وہ صحت پاکر پھر جنگ و جدل کرین یا اتنے عرصے مین کوئی نکوئی مددگار اُنکا آجاوے تو پھر اور عرصہ ہو مجکو تو یہان تعجیل منظور ہی نہ یہ کہ تاخیر مین یہ چاہتا ہون کہ کہین جلد اس مہم سے فراغت ہو تو مین یہان سے طرف خانۂ کعبہ کے جاؤن اور وہان سے فراغت کرکے پاس خداوند کے جاؤن یہ کہکر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب سے کہا کہ آپ یہ کہلا بھیجے کہ مجکو مہلت دینا منظور نہین ہی اسی مین بہتر ہی کہ تم لوگ حاضر خدمت مابدولت ہو ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ تقریر سنکر سپہ سالار دست چپ یعنے ببران شیر زور نے کہا کہ ای پہلوان جہان ذرا نظر انصاف و غور سے خیال کرو کہ بھلا کس طرح وہ لوگ تمکو قلعہ دیدین اور اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالین اور دین بھی اپنا دین اور اپنے مالک کے خلاف کرین اُنکا یہ کہنا بہت درست ہی کہ ہم صحت پاکر مقابلہ تم لوگون سے پھر کرینگے اُنکی عین بہادری اور جراری و دلیری کی دلیل ہی اور وہ لوگ مجبور ہوکر قلعہ بند ہوئے ہین اور نہ سے مہلت طلب کرتے ہین ورنہ وہ کبھی قلعہ بند نہ ہوتے اور نہ مہلت طلب کرتے یہ خیال کرنے کا مقام ہی کہ قبل اسکے وہ کس بہادری اور دلیری سے تمھارے مقابلے کو آئے اور کچھ خوف و خطر نکیا بلکہ ہزار سے چار لاکھ کا مقابلہ کیا ایسے لوگون سے ہم بہت خوش ہین اور مین یقین کرتا ہون کہ اگر لاکھ دو لاکھ ہوتے تو یقینی ہماری فوج کو تباہ اور برباد کردیتے ایسے بہادرون کو یون بے سبب مجبور کرکے قتل کرنا میرے نزدیک مناسب نہین ہی اُنکو مہلت ایک ہفتہ کی دینا ضرور ہی اور یہ مہلت دیجاے وہ لوگ ایسی حالت مین قابل رحم کے ہین اگر آپ کو یہ خیال ہی کہ شاید وہ رات کو موقع پاکر پوشیدہ ہوکر فرار ہوجائین تو بھی ہمارا مطلب حاصل ہوجائیگا اور قلعہ پر ہم قبضہ کرلینگے اور اگر اُنکی مدد بھی آجائیگی تو اسوقت مین بھی کوئی مقام اندیشہ کا نہین ہی بلکہ اور زیادہ لطف کے ساتھ جنگ ہوگی ایسی حالت مین وہ لوگ جو کہ بہادر مزاج ہین وہ طعنہ کرینگے کہ دیکھو باوجودیکہ سپاہ اور لشکر بھی کثیر تھا اور لوگ زخمی ہوکر قلعہ بند ہوئے تھے یہ لوگ کیسے بےرحمیت تھے کہ اُنکی کچھ رحم نہ کیا اور اُن زخمیون سے مقابلہ کیا اور اُنکو عاجز کرکے قتل کیا ورنہ وہ لوگ کبھی قتل نہوتے اگر زخمی ہوکر اپنے کو قلعہ بند نکرتے اب مین کبھی اس ننگ کو گوارا نکرونگا تمسوا اسطے کہ وہ لوگ تو آپ سے مہلت مانگین اور ہم لوگ اُنکو مہلت نہ دین یہ تو بالکل خلاف معلوم ہوتا ہی اس جوانمردی اور بہادری کے یہ سنکر مخمور فیل پیکر نے کہا کہ آپ تو بالکل اُنکی طرف داری کرتے ہین یہ کیا آپکو تو یہ کہنا لایق و سزاوار نہین ہی کہ دشمن کی طرفداری کیجیے یہ کہکر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب سے کہا کہ آپ کے سپہ سالار کی تو یہ راے ہی کہ اُنکو مہلت دین آپ اسمین کیا فرماتے ہین مین کبھی مہلت نہ دونگا اگر آپکی بھی راے موافق اُنکی راے کے ہو تو آپ بھی اس امر مین دخل نہ دین صرف میرے ہمراہ رہین مین خود اُنسے جنگ کرکے قلعہ کو لیلونگا یہان جسوقت صاحبقران سے مقابلہ ہوا اسوقت آپ

میرے شریک ہون بادشاہ قلعہ سیاہ تاب نے کہا کہ جو رائے میرے سپہ سالار کی ہو وہی میری بھی ہو میرے نزدیک بھی مہلت دینا ضرور ہی مخمور فیل پیکر نے جواب دیا کہ مین تو ہرگز ہرگز مہلت نہ دونگا ضرور ضرور کل صبح کو اُس قلعہ کو مع اُس سپاہ کے فتح کرلونگا یہ سُنکر ہیران شیر زور نے کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ تم اُن بے دست و پا پر ظلم کرسکو اور اُنکو زحمت دو اور قتل کرو مین تو تمکو بہادر خیال کرتا تھا مگر معلوم ہوا کہ تم قابو پرست ہو اُسنے جواب دیا کہ آپ تو ہمارے شریک ہین آپ کو لازم اور واجب ہی کہ ہماری طرفداری کرین نہ کہ ہمکو سودائی اور قابو پرست کہین اسمین آپ کچھ دخل ندین جو مین کرتا ہون اُسکو صرف دیکھتے جائین مین تو کہ چکا ہون کہ کل ضرور صبح کو قلعہ فتح کرونگا اسمین شک نہین ہی ہیران شیر زور نے جواب دیا کہ جب تک وہ لوگ زخمی ہین جب تک تو اُنپر کوئی ظلم نہین کرسکتا ہی بعد تو اختیار ہی جب وہ صحت پالین مخمور فیل پیکر نے کہا کہ کیا آپ اُنکی طرف سے لڑینگے اُسنے جواب دیا کہ جب آپ کل قلعہ پر جائینگے تو آپ کو معلوم ہوجائیگا اگر بادشاہ بھی کہے گا تو کبھی نہ مانونگا مین ضرور مقابلہ کرونگا اور اُنکی حفاظت کرونگا مین بہادر دوست ہون اور خود بھی بہادر ہون مین اُنکی عزت لینے کا خواہان نہونگا یہ جو تقریر مخمور فیل پیکر نے سُنی اور اُسکے چہرے کو متغیر پایا تو بادشاہ سے کہا کہ آپ انکو سمجھائیے یہ کیون ضد کرتے ہین یہ نہ بولین مین سمجھ لونگا بادشاہ نے جواب دیا کہ مین اُنکے معاملہ مین دخل نہین دے سکتا ہون اُنکو اختیار ہی اور مین بھی ایسی حالت مین تمھارا شریک نہین ہون بلکہ جو میرا سپہ سالار کہتا ہی وہ بہت ٹھیک کہتا ہی کہ مین بہادر ہون کبھی یہ نہوگا کہ زخمیون کو سنا ون اُسنے جو یہ حالت دیکھی اور خیال کیا کہ اگر مین زیادہ کد کرتا ہون تو مفت کی آپس مین جنگ و جدل کی نوبت آتی ہی اور خونریزی ہوگی اس سے بہتر یہ ہی کہ جو یہ لوگ کہتے ہین قبول کرنا چاہیے کیون لڑمین لڑکر اپنی قوت کم کرین اور کوئی نتیجہ بھی اچھا نہوگا بلکہ یقیناً بدنامی ہوگی اور لوگ خندہ کرینگے پس یہ سوچکر اور دلمین خیال کرکے جواب دیا کہ اگر پہلوان جہانمین صرف تمھارا استیصال لیتا تھا تجھے خود منظور تھا کہ اُنکو مہلت دیجائے کیونکہ ضرور بہ قاعدہ بہادری کے خلاف ہی کہ ایسا اس شرط کے مہلت دیتے ہین کہ ہم بعد ایک ہفتہ کے چاہے صحت پاچکے ہون یا نہین پھر ضرور مقابلہ کرنا ہوگا پھر مہلت مانگوگے تو ہرگز مہلت نہین ملیگی اُسنے کہا کہ اسمین کچھ حرج نہین ہی جب یہ امر قرار پاچکا تو اس پہلوان سے کہا کہ اب تو جاکر اُن لوگون سے کہدے کہ ہمنے تمپر رحم کیا اور ایک ہفتہ کی مہلت دین شرط تمکو دیتے ہین کہ اگر اس ہفتہ مین تمھارے سردار اچھے ہوگئے تو مقابلہ کرنا اور اگر نہ اچھے ہوئے تو مقابلہ کرنا پھر تمکو مہلت نہ ملیگی وہ پہلوان اُسی طور سے رومال ہلاتا ہوا آیا اور جو کچھ کہ اُس سے کہا تھا اُسنے بیان کیا جواب ملا کہ اچھا ہمکو قبول ہی یہ کہکر اسکو رخصت کیا وہ چلا گیا یہ سب کیفیت آکر اُن سردارون نے فیروز بخت سے بیان کی اور عرض کیا کہ ہمنے ایک ہفتہ کی مہلت لی ہی فیروز بخت نے فرمایا کہ اچھا کیا یہان قلعہ مین اہل قلعہ اور زخمیون کا علاج ہونے لگا اور فیروز بخت کا بھی علاج شروع کیا اور بیرون قلعہ لشکر مخمور فیل پیکر و سپاہ بادشاہ قلعہ سیاہ تاب محاصرہ کرکے فروکش ہوئے اس قصد سے کہ زمانہ مہلت کا گذر جائے اور جنگ شروع ہو یہ سب تو عیش و عشرت مین زمانہ مہلت بسر کرنے لگے اور اندرون قلعہ علاج ہونے لگا اب دیکھیے کہ کب یہ داستان بیان ہوتی ہی

اب کچھ حال اُن دونون عرضیون کا تحریر ہوتا ہی جو کہ خدمت مین صاحبقران وشاہزادۂ شہریار کے روانہ کین تھین پہلے حال اُس سانڈنی سوار کا لکھا جاتا ہی جو کہ عرضی لیکر خدمت صاحبقران مین گیا تھا اسکے حال دوسرے کا تحریر ہوگا

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ایک عرضی فیروزبخت حاکم قلعہ نے قبل جنگ کرنیکے اپنے مشورہ کارون کی رای سے خدمت صاحبقران ثانی مین بذریعہ ایک سانڈنی سوار کے روانہ کی تھی اب اُسکی کیفیت ملاحظہ فرمائیے کہ سانڈنی سوار سانڈنی کو اُڑائے ہوئے چلا جاتا ہی یہانتک کہ وہ کئی سو کوس جب نکل گیا تو اُسنے ایک جگہ مقام کیا اور وہ رات اُسی جنگل مین بسر کی اور صبح کو اُٹھکر پھر منزل مقصود کی طرف روانہ ہوا اِدھر تو یہ منزلین طے کرتا چلا جاتا ہی اسکو تو راہ مین چھوڑیئے اب کچھ حال لشکر رستم ثانی کا بیان ہوتا ہی کہ یہ جو بعد تلاش شاہزادے کے وہان سے کوچ کرکے خدمت مین شاہزادۂ شہریار کے مع ناموس شاہزادہ کے چلے تھے یہ بھی منزلین بہت جلد طے کرتے طرف فرنگستان کے چلے آتے تھے اور کئی دن سے مقام بھی نہین کیا تھا کہ ایک صحراے پربہار ملا یہ لوگ اُسمین واسطے ایک رات کے مقیم ہوئے کیونکہ بہت تھک گئے تھے یہانتک کہ وہ رات وہان بسر کی اور صبح کو قصد روانہ ہونے کا کیا کہ ایک سمت سے ایک بولا گرد کا اُٹھا یہ لوگ بہت حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی اور ہرکارے واسطے خبر کے روانہ کیے کہ خبر لاؤ یہ کیا ماجرا ہی وہ ہرکارے گئے اور فوراً آدمی نے اور عرض کیا کہ ایک سانڈنی سوار چلا آتا ہی اور اُسکا رخ اسی طرف کو ہی وہ لوگ یہ سنکر خاموش ہو رہے مگر سہراب بن لنڈھورے سیارۂ ثانی سے کہا کہ بھائی تم خود جاکر دریافت کرو کہ یہ سانڈنی سوار کہان سے آتا ہی اور کہان کو جائیگا وہ یہ سنکر روانہ ہوا اُدھر وہ سانڈنی سوار سانڈنی کو اُڑائے ہوئے چلا آتا تھا اُسنے جو دور سے دیکھا کہ ایک لشکر کثیر اس جنگل مین فروکش ہی خیال کیا خدا جانے یہ لشکر کسکا ہی اور معلوم نہین یہ لوگ کون ہین اور کیا مذہب رکھتے ہین اور کیا عقیدہ ہی اب ادھر سے جانا بہتر نہین ہی اب دوسری راہ سے چلو نہ معلوم کیا واقعہ ہی اور ہماری منزل بھی کھوٹی ہو یہ خیال کرکے اُسنے سانڈنی کو اور تیز کیا اور جلد جلد راہ طے کرنا شروع کیا کہ ادھر سے سیارۂ ثانی نے جو اُسکا یہ قصد دیکھا تو پکارکر آواز دی کہ او بھائی ذرا ٹھہر جاؤ مجھے تمسے کچھ دریافت کرنا ہی تم اپنے دل مین خوف نہ کرو ہم لوگ مسلمان ہین وزد و مکار و راہ زن نہین ہین جو تم ہمسے ڈرتے ہو اور دوسرا راستہ اختیار کرتے ہو صرف ہماری دو باتین سُن لو پھر تمکو اختیار ہی جس طرف تمھارا جی چاہے چلے جانا یہ آواز لشکر اُسنے سانڈنی پر سے پھر کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک شخص عیار وضع مگر نہایت چست و چالاک اور لباس وغیرہ سے بہت درست یہ کہتا ہوا چلا آتا ہی کہ جو بیان اوپر ہو چکا ہی مگر اُسکے چہرے سے آثار اسلام کے پیدا ہین چونکہ یہ بھی مسلمان تھا اسنے دل مین کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ لشکر اہل اسلام کا ہی اور یہ عیار اُسی لشکر کے سردار کا ہے اور مین یقین کرتا ہون کہ یہ لشکر خدمت مین صاحبقران کے جاتا ہی اچھا ابھی دریافت ہو جائیگا ذرا ٹھہر جاؤ کوئی حرج نہین ہی یہ سوچکر وہ سانڈنی سوار ٹھہر گیا کہ اتنے مین سیارہ ثانی بھی قریب آگیا سیارہ ثانی نے

جو خیال کیا تو اسکو مسلمان پایا کہا کہ بھائی ذرا ساونڈنی پر سے اُترو تو ہم تمسے بغلگیر ہون کہ ہم بھی تو مسلمان ہین یہ سُنکر وہ ساونڈنی پرسے اُترا اور دونون بغلگیر ہوے اب سیارہ ثانی نے دریافت کیا کہ بھائی تم کہان سے آتے ہو اور کہان جانے کا قصد ہی اُسنے جواب دیا کہ مین تو اپنی کیفیت بیان کرونگا پہلے تم بتاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی اور سردار لشکر کا کیا نام ہی یہ سُنکر سیارہ ثانی کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور کہا کہ بھائی مین کیا بیان کرون کہ ہم غریب کون لوگ ہین اور یہ لشکر کسکا ہی ارے بھائی ہمارے اوپر غضب الٰہی ٹوٹ پڑا اور ہم تباہ ہوگئے ہمارا سردار ہمسے چھوٹ گیا ارے بھائی یہ لشکر اُس شخص کا ہی کہ جسکا مثل دنیا مین نہین ہی مگر وہ شہریار جب سے جدا ہوگیا ہی اور ہمکو آفت مین مبتلا کر گیا ہی یعنے یہ لشکر شاہزادہ رستم ثانی کا ہی اور مین اُنکا عیار ہون یہ لشکر فرنگستان کو جاتا ہی کیونکہ وہ شہریار بیشہ شیران سے غائب ہوگیا ہی جب کل کیفیت سیارہ ثانی نے اُس سے بیان کی اُسنے بیان کیا کہ رستم ثانی صاحبقران کے کون ہین یہ سُنکر سیارہ ثانی نے جواب دیا کہ وہ فرزند ارجمند ہین ملک ارج نوجوان کے اور ہمشیرہ ہین ملک قاسم لعل خفتان خونریز خاوری کے اُسنے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ آپ لوگ سب عزیزدار صاحبقران کے ہین سیارہ ثانی نے کہا کہ مین عزیزدار ہون خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کا اور میرا سردار عزیز ہی صاحبقران کا اب تم اپنی کیفیت بیان کرو اُسنے جواب دیا کہ مین قلعہ قمر منجنس سے آتا ہون کیونکہ ہمارے سردار نے ایک عریضہ صاحبقران کی خدمت مین روانہ کیا ہی وہ لیکر خدمت مین اُس شہریار کے جاتا ہون اور اُس عالی وقار کا خواہان ہون اور کل کیفیت اُس عریضہ مین تحریر ہی کہ جرجگز آنا پہلوان مخمور فیل پیکر کا اور بادشاہ قلوسیاہ تابک اور نامے کا آنا اور فیروز بخت کا قصد جنگ کرنا اور رائے سے مشیرون کے عریضہ لکھنا صاحبقران کو سب بیان کیا سیارہ ثانی نے کہا کہ تم ہمارے ساتھ چلو ہمارے سردار لشکر کے پاس اُسنے کہا کہ ابھی تو تم کہہ چکے ہو کہ ہمارے لشکر کا سردار غائب ہوگیا ہی کبھی یہ کہتے ہو کہ ہمارے سردار لشکر کے پاس چلو یہ کیا امر ہی سیارہ نے کہا کہ مین نے بعد جانے شاہزادے کے اپنے لشکر کا سردار سہراب بن لنددھور کو کر دیا ہی اب وہی سردار لشکر ہین اُنکے پاس تمکو لیے جاتا ہون تم چلکر اُنسے بھی کل کیفیت بیان کرو وہ ساونڈنی سوار ہمراہ سیارہ پاس سہراب بن لنددھور کے آیا یہان سہراب بن لنددھور کرسی پر بیٹھے ہوے تھے اور کل سردار گرد و اطراف جمع تھے اور سب بندوبست سفر درست تھا اور یہ ارادہ تھا کہ سیارہ آئے تو یہان سے کوچ کرین اُسنے مین سیارہ اسکو اپنے ہمراہ لیے ہوے آپہونچا اُسنے سلام کیا اور سیارہ نے کل حال بیان کیا سہراب بن لنددھور نے اُس ساونڈنی سوار سے کہا کہ صاحبقران ثانی نے طرف خانۂ کعبہ کے تشریف لیگئے ہین اور اپنی صاحبقرانی بدیع الملک نوجوان کو دیگئے ہین اس رنج و غم مین ہمارا شاہزادہ عالی وقار لباس فقیرانہ زیب بدن کرکے کسی طرف کو چلا گیا ہی اب ہم لوگ نئے سردار کے ہوگئے ہین بعد جانے صاحبقران کے بدیع الملک مع لشکر فیروز اثر کے اطلسم آئینہ سے کوچ کرکے طرف ایوان خلافت کے تشریف لیگئے ہین ہم لوگ بعد گم ہوجانے اپنے مالک کے اب پاس اُنکے برادر عزیز القدر گرامی منش کے فرنگستان کو جاتے ہین مگر اب

اب تم جو پاس صاحبقران کے جاتے ہو تو جب تک کہ تم خانۂ کعبہ کو جاؤگے اور انکو عرضی دوگے اور وہ بدیع الملک کو تحریر کرینگے اور بدیع الملک مدد روانہ کرینگے وہان قلعہ والی تمام اس عرصہ مین قتل اور غارت ہوجائینگے میرے نزدیک یہ بہتر ہوگا کہ تم میرے ہمراہ چلو مین وہان چلکر اس لشکر سے مقابلہ کرونگا ایک دم مین شکست دونگا اسنے کہا کہ مین اب صاحبقران کے پاس نجاؤنگا اب بدیع الملک کے پاس جاؤنگا اور انکو اس حال سے آگاہ کرونگا وہ ضرور میری مدد کرینگے اور فوج کو واسطے مدد کے روانہ کرینگے سہراب بن لنددھور نے جواب دیا کہ اسقدر عرصہ اس امر مین ہوگا کہ جسکے سبب سے قلعہ تاراج ہوجائیگا تم میرے ہمراہ ضرور چلو یہ سنکر اسنے ساکت کیا اور دل مین خیال کیا کہ یہ جو کہتے ہین سچ اور درست کہتے ہین ضرور عرصہ ہوگا اور وہان قلعہ تاراج و برباد ہوجائیگا اور اہل قلعہ تمام قتل ہوجائینگے بہتر یہ ہوگا کہ انکے ہمراہ چلو اور انکو چلکے مقابلہ کرینگے کیونکہ انکے ہمراہ بھی فوج کثیر ہی یہ لوگ بھی لشکر صاحبقران کے ہین انمین بڑے بڑے بہادر ہین یہ لشکر بھی عزیز صاحبقران کا ہی انمین بھی اولاد لنددھور مالک ہی کسی غیر کا لشکر نہین ہی یہ سب امر سوچکر اسنے جواب دیا کہ اچھا مین آپکے ہمراہ چلتا ہون مگر اب آپ بہت جلد کوچ کرین اب مین صاحبقران کی خدمت مین نجاؤنگا سہراب بن لنددھور نے اسیوقت نقارہ کوچ کا حکم دیا فوراً لشکر نے وہان سے کوچ کیا اور طرف قلعہ قمرتبخش کے روانہ ہوا اور وہ سانڈنی سوار بھی ہمراہ لشکر کے چلا انکو طرف قلعہ کے روانہ کیا جاتا ہی دیکھیے یہ اب کب وہان پہونچتے ہین اب کچھ حال

دوسرے سانڈنی سوار کا سنیے

اب کچھ حال اس دوسرے سانڈنی سوار کا تحریر ہوتا ہی کہ جو عرضی لیکر پاس شاہزادۂ عالی وقار شہریار نامدار کے از جانب فیروزبخت بادشاہ قلعہ قمرتبخش کے گیا تھا

سامعین نکتہ سنج کو معلوم ہو کہ وہ دوسرا سانڈنی سوار جو کہ بعد شکست کھانے کے قلعہ مین آکر سردار دونی رائے سے شہریار عالی وقار کے پاس گیا تھا اور بادشاہ نے عرضی دیکر روانہ کیا تھا اسکا ذکر ہوتا ہی کہ وہ سانڈنی سوار بہت تیز رفتاری کے ساتھ طرف فرنگستان کے چلا جاتا تھا دو منزلہ سہ منزلہ طی کرتا ہوا راہ مین کہین دم نہ لیتا تھا تیسرے روز داخل شہر فرنگستان ہوا ایسے وقت داخل ہوا کہ وہ وقت دربار کا تھا فوراً دولت پر آیا اور بذریعہ چوبدار کے عرض کرا بھیجا کہ ایک سانڈنی سوار قلعہ قمرتبخش سے ایک عرضی بادشاہ قلعہ قمرتبخش یعنے فیروزبخت کی لیکر آیا ہی اور باریابی چاہتا ہی چوبدار نے جاکر عرض کیا حکم ہوا کہ اسکو حاضر خدمت کرو فوراً حاضر ہوا اور ہرکارہ نے مجرا کیا بادشاہ نے حسب قاعدہ دریافت کیا کہ کہان سے آئے ہو اسنے عرض کیا کہ قلعہ قمرتبخش سے اور بھیجا ہوا فیروزبخت حاکم قلعہ کا ہون اور ایک عرضی انکی لایا ہون بادشاہ نے کہا کہ وہ عرضی کہان ہی لاؤ دیکھین کسکے نام کی ہی اسنے وہ عرضی بادشاہ کے روبرو پیش کی نگاہ ارشاد والا ہوا اور حضور زبان مبارک سے فرمائین کہ شاہزادہ شہریار عالی وقار نے لکھا ہی کن صاحب کا نام ہی اور کون صاحب ہین کیونکہ یہ عرضی حاکم قلعہ نے انکے نام تحریر کی ہی اور بہت ضروری ہی بادشاہ نے فرمایا کہ وہ تو دو بیٹے شکار کے گئے ہین لاؤ عرضی ہمکو دو ہم انکے پاس بھجوا دینگے اسنے عرض کیا کہ گر خلاف ادب مرتکب نہ ہو تو کچھ عرض کرون بادشاہ نے فرمایا کہ بیان

کر دعرض کیا کہ مجکو حکم تھا کہ یہ عرضی دست مبارک مین شاہزادے کے دیناور کچھ زبانی بھی عرض
کرنا ہی لہذا اگر آپ مجکو اُنکی خدمت مین بھجوادین تو بہتر ہوگا بادشاہ نے کہا کہ اچھا ہم تمکو
وہان بھجوائے دیتے ہین مگر کچھ حال تو بیان کرو کہ کیا واقعہ ہی اُسنے مجبور ہوکر کل واقعہ بیان
کیا جو کچھ کہ گذرا تھا بادشاہ یہ سُنکر خاموش ہو رہا اور کہا کہ انکو شاہزادے کی خدمت مین
لیجاؤ کہ واقعی یہ بہت مشکل امر ہی اور بغیر شاہزادے کے یہ امر حل نہوگا اسکا حل ہونا اُنھین پر
موقوف ہی اگر دیر ہوگی اور وہان خدانکردہ کچھ نوع دیگر ہوگیا تو شاہزادہ بہت ناخوش ہوگا اور
کہیگا کہ تم لوگون نے عرصہ کرکے یہ واقعہ کرایا اور مجکو اطلاع نہ کی فوراً ایک چوبدار کے ہمراہ
اُس سانڈنی سوار کو پاس شاہزادہ کے روانہ کیا وہ چوبدار ہمراہ لیکر اُسکو طرف شکارگاہ کے
چلا ان دونون کو تو اثنای راہ مین رکھا جاتا ہی اب شاہزادہ کا کچھ حال تحریر ہوتا ہی کہ یہان
صیدگاہ مین روز دو پہر تک صید و شکار مین مصروف رہتے ہین دوپہر سے صحبت ناج و رنگ
آراستہ کرتے ہین یہ صحبت تین پہر تک رہتی ہی پھر صبح کو صید و شکار مین مصروف ہو جاتے
ہین آج موافق قاعدے کے صید و شکار مین مشغول ہین کہ وہ چوبدار سانڈنی سوار کو لیکر
صیدگاہ مین پہونچا اور دریافت کیا کہ شاہزادہ کہان ہی تو معلوم ہوا کہ شاہزادہ صید و شکار
مین مشغول ہی یہ فوراً اُس مقام پر گیا کہ جہان شاہزادہ تھا شاہزادے کے قریب پہونچکر
آداب و تسلیمات بجا لایا شاہزادے نے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہان سے تمہارا آنا ہوا اُسنے مفصل
اپنا آنا قلعہ قمر بخش سے عرض کیا اور عرضی لکھنا فیروز بخت کا اور شہر فرنگستان مین پہونچنا
اور دربار مین جانا اپنا اور معلوم ہونا وہان پہونچکر کہ شاہزادہ صیدگاہ مین ہی یہ سکر ادھر آنا
سب بیان کیا شاہزادے نے عرضی مانگی اُسنے وہ عرضی پیش کی شاہزادہ نے عرضی کو پڑھا
اسمین کل حال تحریر تھا لیکن پہلے عرضی لکھنا صاحبقران کو اور نامہ برکا آنا لشکر مجتمع ہونے
اور اُسکا واسطے ترک مذہب کے تحریر کیا اپنا جواب صاف دینا اور واسطے جنگ قلعہ سے
باہر نکلنا اور جنگ کرنا سب سردارون کا زخمی ہونا اور اپنا زخمی ہوکر قلعہ بند ہونا اُسکا قلعہ پر
پورش کرنا اور صلاح سے سردارون کے عرضی لکھنا اور ادھر کو روانہ کرنا تحریر تھا شاہزادہ
عرضی پڑھکر اُس سے کہا کہ کچھ واقعہ زبانی بھی بیان کرو اُسنے کل واقعہ جو کہ عرضی مین تحریر
تھا بیان کیا یہ سنکر شاہزادہ نے فوراً شکار کو ترک کیا اور طرف بارگاہ کے آئے اور داخل
بارگاہ ہوکر لباس رزم تن پر آراستہ کیا مسلح اور مکمل ہوکر بارگاہ سے باہر نکلے اور اپر
آکر گھوڑا طلب کیا چاکرنے گھوڑا حاضر کیا کہ اس عرصہ مین کل سردار بھی آگئے کہ اُنکو خبر ہوگئی
تھی اور عرض کیا کہ ہم سب آپ کے ہمراہ ہین مگر اسقدر توقف فرمائیے کہ ہملوگ آلات حرب
و ضرب سے درست ہولین شاہزادہ نے کہا کہ مین اب نہین ٹھہر سکتا ہون مین جاتا ہون تم
لوگ بعد کو آنا یہ کہکر اُس سانڈنی سوار کو ہمراہ لیکر طرف قلعہ قمر بخش کے روانہ ہوئے بعد جانے
شاہزادے کے کل سردار بھی مسلح اور مکمل ہوکر یکے بادیگرے عقب مین شاہزادے کے
چلے اور ایک عیار کو طرف شہر کے روانہ کیا اور بادشاہ سے کہلا بھیجا کہ آپ بھی لشکر لیکر طرف
قلعہ کے تشریف لائیے کیونکہ شاہزادہ تنہا وہ عرضی پڑھکر واسطے مدد فیروز بخت کے تشریف
لیگیا ہی اب ہمکو بھی جانے ہین آپکو بھی اطلاع کردی ہی بہت جلد آئیے تاخیر نفرمائیے یہ لوگ بھی

عیار کو روانہ کرکے چلے گئے انکو توراہ مین رکھا جاتا ہے اور شاہزادہ سے بھی مگر وہ عیار بہت جلد داخل شہر ہوا اور فوراً دربار مین آیا معلوم ہوا کہ بادشاہ محل مین تشریف لیگئے ہین محلدار کے ذریعہ سے خبر کرائی کہ عیار صیدگاہ سے آیا ہی کچھ عرض کرتا ہی بادشاہ فوراً محلدار سے سنکر باہر تشریف لائے عیار نے قواعد شاہی بجالاکر عرض کیا کہ حضور کو معلوم ہو کہ شاہزادہ تنہا واسطے مدد فیروزبخت کے وہ عرضی پڑھکر روانہ ہوا اور باقی سردار بھی عقب سے گئے ہین اور آپ سے اُن سرداردن نے عرض کرا بھیجا ہی کہ آپ کل لشکر لیکر آیئے کیونکہ شاہزادہ اکیلا گیا ہی یہ پیغام آنکو سرداران لشکر نے دیا ہی اور خود چلے گئے ہین یہ سُنکر بادشاہ نے فوراً وزیر کو طلب طلب کیا اور اُسکو حکم دیا کہ اسیوقت کل فوج ہماری تیار ہوجائے ہم واسطے مدد شاہزادے کے جائینگے یہ حکم سنکر وزیر نے حکم فوج مین پہونچا دیا فوج اُسیوقت سے تیار ہونے لگی تمام فوج مین یہ خبر منتشر ہوگئی کہ خود قمر بخش کی جانب لشکر فیروزی اثر کا کوچ ہی سب سوار و پیادے اپنا اپنا سامان درست کرنے لگے تھوڑے عرصہ مین کل سامان سفر درست ہوگیا ادھر بادشاہ بھی محل سے کل بندوبست کرکے برامد ہوا ادھر وزیر بھی اپنے مکان سے کل سامان کرکے آیا ادھر تمام افسران فوج بھی بہت جلد اپنے اپنے کامون سے فراغت حاصل کرکے درودولت پر آئے کہ بادشاہ نے تخت طلب کیا تخت حاضر ہوا بادشاہ سوار ہوکر چلا وزیر بھی قاعدے سے ہمراہ چلا سردار و افسران لشکر بھی سوار ہوہوکر چلے یہانتک کہ کل سپاہ بھی تیار ہوگئی تھی وہ بھی روانہ ہوئی یہ لوگ تو بصد عجلت طرف قلعہ قمر بخش کے جاتے ہین دیکھئے کہ کب پہونچتے ہین اور انکا ذکر کیا ہم

لیکن اب کچھ حال قلعہ قمر بخش کا تحریر ہوتا ہی کہ اُنپر کیا گذری

کہ یہان بعد گذرنے ایام مہلت کے پھر پیغام آیا کہ اگر اپنی بہتری چاہتے ہو تو قلعہ خالی کردو ورنہ اب مہلت نہ دینگے اور ایک دم مین قلعہ خالی کرالینگے یہ پیغام مخمور فیل بیگ نے اپنے ایک سردار کے ہاتھ کہلا بھیجا اور سردار کو روانہ کیا کیونکہ اُسکو بہت جلدی تھی اور بادشاہ و فوج سیاہ تاب سے پوشیدہ بھیجا تھا ادھر اہل قلعہ کا حال سنیے کہ جب انکو مہلت ملی تو یہ لوگ اپنے اپنے علاج مین مصروف ہوئے یہانتک کہ کسیقدر زخمون مین صحت ہوئی تھی کہ زمانہ مہلت ختم ہوگیا اور زخم اچھی طرح اچھے نہین ہوئے تھے انکو فکر ہوئی کہ اب کیا تدبیر ہونا چاہیے کہ اب مہلت ختم ہوگئی اور ہمکو صحت نہین ہوئی اور نہ ہو آئی سب لوگون کو جمع کیا اور صلاح کی کہ اب کیا کرین معلوم ہوتا ہی کہ ہماری قضا آگئی ہی کہ ایسے سخت کو عرضی لکھی ہی اور ابتک کچھ حال معلوم نہوا اور اسی سبب سے مہلت بھی بغیر لئے سے ہانکی تھی مگر کیا زور ہمارا ہی ابھی تک عرضی کا جواب نہ آیا اور نہ ہمکو صحت ہوئی اب کیا تدبیر کیجاوے لوگون نے جواب دیا کہ ہم تو بالکل اچھے ہوگئے کیونکہ کچھ زخم ایسے کاری نہین تھے اور اُن لوگون نے بھی یہ کہا جو کہ کسیقدر علیل تھے کہ لڑکر جان دیدینگے مگر قلعہ بغیر لڑے ہوئے نہ دینگے اور نہ اب مہلت طلب کرینگے جب وہ یورش قلعہ پر کرینگے تو ہم یہان سے ایسے گولے مارینگے کہ اُنکے آگے قدم نہ بڑھ سکینگے آپ خاطر جمع رکھیے اگر ہماری قضا بھی آگئی تو کچھ چارا نہین ورنہ ہم حریف کو قلعہ تک آنے نہ دینگے فیروزبخت نے کہا کہ خدا تمھارے ارادے مین برکت دے یہان تو یہ فکر ہو رہی تھی اُدھر وہ سردار قریب قلعہ کے آیا اور اہل قلعہ سے پکار کر کہا کہ ہمکو کچھ پیغام کہنا ہی

جو کوئی سردار یہان ہو وہ سامنے آئے جو لوگ کہ وہان بطریق نگہبانی موجود تھے وہ سامنے آئے
اور کہا بیان کرو اُسنے کہا کہ کسی سردار کو بلاؤ ہم اُس سے پیغام کہینگے یہ سنکر وہ لوگ بارگاہ مین
آئے اور کہا کہ ایک سردار لشکر مخالف سے آیا ہے اور کسی سردار معزز کو سامنے بالاے قلعہ بلاتا
ہے کیونکہ اُسکو کچھ پیغام عرض کرنا ہے فیروز بخت نے کہا کہ تم مین سے کوئی سردار چلا جاے جو لوگ
اُسوقت وہان موجود تھے اُنمین سے ایک سردار اُٹھا اور چلنے کا قصد کیا اسوقت فیروز بخت
نے کہا کہ اگر وہ واسطے خالی کرنے قلعہ کے کہے تو ہم یہ کہنا کہ ہم اپنی زندگی مین تو قلعہ کبھی نہ دینگے
اگر یہان قتل بھی ہو جائینگے تو کچھ مضائقہ نہین ہے تمکو اختیار ہے اور ہم ابھی تک اچھی طرح گو کہ
اسلحے نہین ہوے ہین مگر اب بھی موجود ہین جس طرح تمہارا جی چاہے قلعہ ہمسے لیلو ہم باہر سطرح
نہین ہین ہم بغیر جنگ و جدل کے قلعہ کو نہ دینگے اور اسطرح کے چند کلام درشت کہے کہ جو لائق
اُسکے تھے وہ سردار یہ سنکر فوراً وہان سے فیلبند دروازے پر آیا اور پکار کر کہا کہ وہ کون شخص
آیا ہے جو کہ ہمکو بلاتا ہے وہ یہ صدا سنکر سامنے آیا اور کہا وہ مین ہون مین نے آپ کو تکلیف دی
ہے اور آپ کو ایک پیغام مخمور فیل پیکر نے بھیجا ہے اُس سردار نے کہا کہ بیان کرو وہ پیغام
کیا ہے اُسنے کہا کہ ہمارے سردار نے حاکم قلعہ کو پیام دیا ہے کہ زمانہ مہلت تو گذر گیا اب تمھارا
کیا ارادہ ہے بہتر ہوگا کہ قلعہ خالی کر دو اور دست بستہ خدمت بابدولت مین حاضر ہو اور مذہب
زمرد پرستی قبول کرو ورنہ اگر ہمارے حکم کی تعمیل مین دیر کروگے تو تمکو وہ سزا دینگے سخت دیکھوگے
کہ تمام عمر یاد کروگے اور مین تمھارا عذر ہرگز قبول نکرونگا اور نہ مہلت دونگا گھڑی سواری قلعہ کو
لیلونگا جو کچھ کہ تمکو کہنا تھا وہ کہلا بھیجا اب اگر تم کچھ جواب بھی دوگے تو مین اُسکا کچھ جواب بھی
نہ دونگا اور اُسکے جواب مین جنگ کرونگا بس اُسکا یہی جواب سمجھا صرف بادشاہ قلعہ سیاہ تاب
و سپہ سالار شیر زور کو دعا ئین دو کہ جنکی بدولت تمکو ایک ہفتہ کی مہلت ملگئی ورنہ مین ایک
شب کا قلعہ کو فتح کر چکا ہوتا اب تم کو لازم یہ ہے کہ میرے کہنے کو مان لو اور قلعہ کو چھوڑ دو یا
میری اطاعت کرو آیندہ تمکو اختیار ہے اُس سردار نے یہ سنکر وہی پیغام جو کہ فیروز بخت نے
دیا تھا اُسکے جواب مین بیان کر دیا اور یہ کہدیا کہ اپنے سردار سے کہنا کہ ہمکو خود جنگ منظور ہے
جو تمھارے جی مانے ہو سکے قصور نکرو ہم اب کبھی مہلت نہ طلب کرینگے گو کہ ہمارے سرداران
معزز ابھی تک اچھے نہین ہوے ہین مگر ہمکو اب کچھ خوف نہین ہے اور نہ اُسوقت تھا یہی
ایک طریقہ جنگ کا تھا کیونکہ ہمارے پاس اُسوقت تک سامان جنگ درست نہ تھا اور ہمارے
سردار سب زخمی تھے یہ سنکے دیتا ہون کہ قلعہ بغیر ہزارہا لوگون کے قتل ہوے ہاتھ نہ آئیگا جانکے
ہمسے کوشش ہو سکے گی ہم قلعہ پر جنگ کرینگے یہ جواب سنکر اُسنے کہا کہ کیون مفت اپنی جانین
برباد کرتے ہو اپنے اوپر رحم کھاؤ اگر ہمارے سردار کو غصہ آجائیگا تو پھر وہ کسیکی نہ سنینگے اگر تم
لوگ امان بھی طلب کروگے تو پھر وہ امان بھی نہ دینگے اوس سردار نے کہا کہ وہ گیدی خر
کیا ہے جو ہم اُس سے امان طلب کرینگے ہمارا خدا ہمکو بچا لیگا اگر ہماری قضا نہین آئی ہے تو ہمارے
واسطے کچھ نہوگا اگر آپہونچی تو تمو ہمکو کوئی بچا نہین سکتا ہے تم جاکر یہی کہدینا اور کہنا کہ اب ہمکو
پیام نہ بھیجنا ہمکو جنگ ہی سے منظور ہے وہ سردار یہ جواب سنکر اپنے لشکر کی طرف واپس آیا
اور مخمور فیل پیکر سے کل حقیقت بیان کی وہ یہ حال سنکر بہت برہم ہوا اور اُسیوقت پاس

ببران شیر زور اور مہران سیاہ پوش کے آیا اور کہا کہ اب آپکی کیا راے ہی زمانہ مہلت کا
ختم ہوگیا ببران شیر زور نے کہا کہ کسیکے ہاتھ اُسکو پیام بھیجو کہ قلعہ خالی کردو یا اطاعت کرو یا جنگ
کرو اُسنے کہا کہ مین نے بغیر آپکی اطلاع کے ایک سردار کو پیام دیکر بھیجا تھا وہ لوگ بہت
زور و زر ہین اور بہت سخت و سست کہا اور یہ کہا کہ ہمکو جنگ منظور ہی نہ قلعہ خالی کرینگے نہ اطاعت
قبول کرینگے گو کہ ہم ابھی تک اچھی طرح اچھے نہین ہوئے ہین مگر ہمکو تمھارا کچھ خوف نہین ہی
ببران شیر زور نے کہا کہ میرے نزدیک تو دو ایک روز اور تامل کرنا اچھا ہی کہ یہ بھی اُنکا
عذر جاتا رہے کہ ہم بخوبی تمام اچھے ہین اُسکے بعد جس طرح وہ قلعہ دین اُنسے قلعہ لیا جاے
اُسنے کہا کہ مین اب کبھی نہ مانونگا ضرور ضرور کل قلعہ پر یورش کرونگا لاکھ لاکھ بادشاہ و وزیر و
سپہ سالار نے سمجھایا مگر اُسنے نہ مانا اور کہا کہ آپ لوگ علحدہ کھڑے ہوکر تماشا دیکھیے گا کہ مین
قلعہ کو کیونکر لیتا ہون میری فوج صرف کافی ہی بڑی حجت و تکرار رہی آخر کو یہ قرار پایا کہ کل قلعہ پر
حملہ صرف مخمور فیل پیکر کرے اگر قلعہ فتح ہوجاے تو خیر ورنہ پھر بعد ایک ہفتہ کے بادشاہ
قلعہ سیاہ تاب مع کل فوج کے حملہ کریگا جب یہ امر قرار پاچکا تو اُسوقت مخمور فیل پیکر نے
اپنے نام کا طبل جنگ بجوایا اور کہا کہ کل مین ضرور ضرور قلعہ لیلونگا دیکھون کیونکر کل قلعہ بچتا ہی
کہکر اپنے خیمے مین گیا اور وہان جاکر اپنے افسران فوج کو طلب کیا اور اُنسے کہا کہ بھائیو مین نے
سامنے بادشاہ قلعہ سیاہ تاب کے اقرار کیا ہی کہ مین کل قلعہ کو ضرور لیلونگا تو بھائیو تمکو لازم
ہی کہ کل جانین لڑا دو اور جس طرح ممکن ہو قلعہ کو فتح کرو اُنھون نے جواب دیا کہ حضور کل ملاحظہ
فرمالین کہ کیونکر کل قلعہ کو ایک آن مین فتح کرتے ہین ہلوگ اہل قلعہ سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑینگے
یہ سنکر مخمور فیل پیکر نے جواب دیا کہ اچھا اب تم لوگ جاکر اپنے لشکر کو علحدہ کرو لشکر بادشاہ
قلعہ سیاہ تاب سنتے اور حکم دو کہ کل صبح کو سامان قلعہ شکنی درست رہے اور میدان جنگ مین
موجود ہون جب مین آون فوراً یورش کردون یہ تقریر سنکر وہ لوگ واپس آئے اور جسوقت
اُسکے حکم کے حکم دیدیا ادھر تمام فوج کو لشکر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب سے علحدہ کرلیا
وہ لوگ تو سامان جنگ مین مشغول ہوئے اُدھر وہ ہرکارے جو کہ بامر جاسوسی مقرر تھے اور
ہر وقت لشکر اسلام کو یہان کی خبر دیا کرتے تھے یہ رنگ دیکھکر فوراً چور دروازے سے داخل
ہوئے اور بارگاہ فیروز بخت مین آکر کل حال بیان کیا اور کہا کہ طبل جنگ بجگیا ہی اور
اُسکا ارادہ کل صبح کو یورش کرنے کا ہی باقی خیریت ہی فیروز بخت نے بھی حکم دیا کہ ہمارے قلعہ
مین بھی طبل جنگ بیدرنگ بفصل انیزدی بجے اور ہم کل صبح کو خود فیلبند دروازے پر جاکر
تماشاے جنگ دیکھینگے یہ حکم دیکر اپنے افسران فوج کو طلب کیا اور اُنسے کہا کہ کل دن تمام
کا ہی آپ لوگ اپنی جانین لڑا دین اور دشمن کو قلعہ تک نہ آنے دین جہانتک ممکن ہو اگر
آپ لوگ اس لڑائی کو فتح کرلین گے تو تمام زمانے مین نام ہوجائینگے مین بسبب زخمون کے
مجبور و لاچار ہون مگر جہانتک مجھمین قوت ہی مین بھی آپ لوگون کی مدد کرونگا اُن لوگون نے
جواب دیا کہ آپ ملاحظہ فرمائینگا کہ کیسی ہم لوگ جان لڑاتے ہین ایسی تو پین مارینگے کہ وہ
لوگ تمام عمر یاد کرینگے فیروز بخت نے اُن لوگون کو انعام کثیر کا امیدوار کیا اور کہا کہ اب آپ
لوگ جاکر بندوبست کرین اور قلعہ کو آراستہ و پیراستہ کرین مین صبح کو در قلعہ پر آونگا ادھر وہ

رخصت ہوکر آئے اور نقارہ رزمی بجنے کا حکم دیا نقارہ بجا تمام اہل قلعہ و افسران سپاہ کو معلوم ہوا کہ کل صبح کو قلعہ پر یورش ہوگی لڑائی شروع ہوگی ہر ایک اپنا اپنا بندوبست کرنے لگا ادھر سرداروں نے آکر تمام قلعہ کو مثل عروس شب اول کے آراستہ کیا ہر فصیل و برج کو درست کیا جہان ایک ضرب توپ تھی وہان دس ضرب چڑھائی گئین اور جس دروازے پر پچاس سوار و پیادے تھے وہان پانچ سو مقرر کیے اسیطرح کل سامان درست کیا جہان تک ہوسکا انتظام کیا اور وہ رات اسی انتظام و فکر و نردد میں بسر کی یہانتک کہ صبح ہوگئی ہر سردار اپنی اپنی جگہ پر آکر فصیل اور برجون پر قائم ہوا اور فیروز بخت بھی مع اُن سرداران زرہی کے فیلبند دروازے پر آکر پلنگ جواہر نگار پر لیٹ رہا اور سپر و شمشیر روبرو صندلی پر رکھ لی اسیطرح ہر سردار نے اپنے اپنے آلات جنگ اپنے سامنے رکھ لیے اور یہ ارادہ کیا کہ اگر خدانخواستہ نوع دیگر ہو تو ہملوگ اسی حالت مین لڑکر اپنی جانین دیدینگے یہی سب کا مقصد تھا ادھر گولہ اندازون نے توپون کو بھی درست کرلیا اور مستعد ہوکر بحکم استادہ ہوئے ادھر لشکر حریف مین مخمور فیل پیکر بیدار ہوا اور تمام لشکر بیدار ہوکر قبل سے سب سامان قلعہ گیری لیکر میدان جنگ مین قلعے کے سامنے آکر استادہ ہوئے اور کل افسران فوج آکر دربارگاہ مخمور پر استادہ ہوئے ادھر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب بھی بیدار ہوکر مع اپنے وزیر و سپہ سالار و لشکر بیشمار کے ایک جانب میدان جنگ مین واسطے تماشے کے قبل کرنے مخمور فیل پیکر کے آکر سامنے قلعے کے استادہ ہوا اور دل مین قصد کرلیا کہ اگر مخمور فیل پیکر نے قلعہ لیلیا اور داخل قلعہ ہوا تو ہم لوگ بھی اسکی مدد کرینگے اور اگر خلاف اسکے ہوا تو تماشا دیکھکر بعد کئی روز ہم بھی اسکے شریک ہوکر یورش کرینگے موافق اقرار یوم گذشتہ کے یہان تو یہ رنگ تھا کہ ادھر سے مخمور فیل پیکر اپنی بارگاہ سے نکلا اور آلات قلعہ گیری سے آراستہ ہوکر از سرتاپا اسباب آہنی مین غرق گینڈے پر سوار ہوکر مع افسران فوج کے میدان جنگ مین آیا اور اپنے افسران فوج کو لشکر میمنہ و میسرہ پر قائم کیا اور خود مع دیگر لشکر قلعے کے سامنے کھڑا ہوا جب سب لشکر درست ہوچکا تو اُسنے طرف بادشاہ قلعہ سیاہ تاب کے دیکھکر کہا کہ اب کیا اجازت ہے اُسنے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہے یہ سُنکر اُسنے تمام فوج سے کہا کہ ہان حملہ کرو یہ سنتے ہی تمام لشکر قریب اسی ہزار کے ایکبار جنبش مین آیا اور طرف قلعے کے شور کرکے چلا اور مخمور فیل پیکر خود بھی عقب مین لشکر کا دل بڑھاتا ہوا چلا اُدھر قلعہ پر جو لوگ کہ بامر دیدبانی معین تھے اُنھون نے فیروز بخت سے عرض کیا کہ حضور قریب اسی نوے ہزار کے لشکر ہے اور قلعہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا ہے اور سپاہ جو کہ بہت کثیر معلوم ہوتی ہے وہ ایک جانب کو استادہ ہے معلوم یہ ہوتا ہے کہ آج صرف یہ لشکر حملہ کریگا جو ماتحت مخمور فیل پیکر کے اور اب وہ یورش کرتے ہوئے چلے آتے ہین فیروز بخت نے جواب دیا کہ آنے دو خدا ہمارا مالک ہے اور وہی ہر آفت سے ہمکو بچائیگا خوف کسکا ہے اپنے خداوند تعالے کو یاد کرو ہان جب وہ لوگ زد پر آجائین تو ہمکو فوراً آگاہ کرنا یہ لوگ پھر دیکھنے لگے اُدھر وہ لشکر بخوف و خطر حملہ کرتا ہوا میدان زد پر آیا جب ادھر سے کوئی گولہ اور گولی نہ چلی تو وہ لوگ باطمینان تمام بہت جلد کل لشکر اُس میدان مین جو کہ قلعہ کے سامنے تھا آگیا اور قلعہ کچھ فاصلے پر رہگیا اُسوقت یہ ارادہ کیا کہ ایک حملہ جو کیا تو قلعہ لیلیا یہ تو اس قصد سے آمادہ اور مستعد ہوکر خوشی خوشی آگے بڑھے اُدھر دیدبانون نے عرض کیا حضور اب لشکر قریب

قلعہ کے آگیا اور نصف میدان زد کھی طے ہوگیا کہ حکم ہوا ہی بسنکر فیروز بخت نے ہوائی داغی
جب توپ کی آواز بلند ہوئی اور گولہ اندازون نے دیکھا تو فوراً توپون کو جھکا جھکا کر اور
سیدھ باندھکر سب توپون مین آگ بتاتی کمیارکی یہ معلوم ہوا کہ تمام زمانہ اسکے دھوئین سے
تیرہ اور تاریک ہوگیا اور وہ صدائے مہیب پیدا ہوئی کہ عیاذاً باللہ اہل دنیا کو یہ معلوم ہوا
کہ گویا آسمان پھٹ پڑا یا سرافیل نے صور قیامت کا پھونکا اُس سیاہ کا یہ حال ہوا کہ توپ
نصف کے اُڑ گئی کسیکا پتا بھی نہ لگا کہ کیا ہوئے اور باقی کل زخمی ہوکر اور بھاگ کر دور جاکر
کھڑے ہوئے اور لشکر مہران سیہ پوش کے گھوڑے اپنے اپنے سوارون کو پٹک کر
بھاگے تمام لشکر مین تہلکہ پڑگیا گرد و غبار و دھوئین سے تمام آسمان و زمین پوشیدہ ہوگئے
اور منہ آفتاب کا چھپ گیا دنکی رات ہوگئی اور اس حالت مین جو کہ سر اور ہاتھ اڑ کر آسمان پر
گئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارہا جانور شکاری پرند اڑتے تھے اور اڑتے ہین اتنا بڑا کھیت ہوا کہ
زاغ و زغن برسون وہان اگر گوشت کھائین اسپر بھی کم نہو اور مخمور کی تو یہ حالت ہوئی
کہ الٹا بدحواس ہوا کوٹری دور جاکر دم لیا اور حواس درست کیے ادھر قلعہ پر فیروز بخت نے
حکم کیا کہ اب ہاتھ روک لو دیکھو تو کیا حالت ہوئی گولہ اندازون نے ہاتھ روک لیا جب دھوان
کم ہوا تو یہ دیکھا کہ تمام میدان لاشون سے پٹا ہوا ہی اور باقی ماندہ لشکر دور کھڑا ہی گرد اسکی
کیلی درست نہین ہین ایسی سراسیمہ پائی ہی یہ رنگ دیکھکر فیروز بخت نے سجدہ شکر ادا کیا
اور نماز شکر پڑھی اور بہت عجز و انکسار سے اسکی درگاہ مین دعا کی اور اہل قلعہ کو بہت
بڑی خوشی حاصل ہوئی جب مخمور کے ہوش درست ہوئے تو اُسنے خیال کیا کہ اہل قلعہ نے
بہت زک دی اور نور و بردبران شیر زور اور بادشاہ قلعہ سیاہ تاب کے ذلیل ہوا اور
اسقدر تیرے لشکر کے لوگ کام آئے کہ لشکر ترا نصف رہگیا اب لازم ہی کہ تنہا چلکر قلعہ لیلے
اگر قضا آگئی ہی تو کیا چارہ ہی ورنہ قلعہ آسانی سے لیلینا کوئی مشکل امر نہین ہی یہ سوچکر اپنے
آلات حرب و ضرب درست کیے اور میدان فراخ دامن دگرز ہشت پہلو پر جو الماس کا ہاتھ مین
لیا اور اپنے کو تمام آلات آہنی مین غرق کیا اور برخ قلعہ کا کیا اور پکارکر اہل لشکر سے کہا
کہ تم لوگ ٹھہرو مین اکیلا قلعہ لیلونگا اور بران شیر زور کی طرف دیکھکر کہا اور آواز دی کہ
اے سپہ سالار آپ بھی ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ مین کیونکر جاکر اکیلا قلعہ کو لیتا ہون یہ کہکر گینڈے
کو طرف قلعہ کے مہمیز کیا اور چلا ادھر گولہ اندازون نے اس عرصے پھر توپون کو درست کر لیا
تھا اور دیدبان دیکھ رہے تھے عرض کیا کہ حضور کہ سوار آتا ہی اور انداز سے معلوم ہوتا
ہی کہ خود مخمور فیل پیکر ہی فرمایا کہ آنے دو جب نزدیک آئے تو فیر کرنا یہ تو منتظر حکم کے
تھے اُدھر وہ گبرنا ہنجار گینڈے کو مہمیز کیے ہوئے چلا آتا ہی اور اپنی فوج کے کشتون کو دیکھتا
ہی تو اور زیادہ تاؤ پیچ کھاتا ہی یہانتک کہ نصف میدان طے کیا کہ دیدبانون نے کہا کہ وہ
میدان طے کر چکا ہی اور برابر چلا آتا ہی اب کیا حکم ہوتا ہی جلد زبان مبارک سے ارشاد فرمائیے کہ
تعمیل ارشاد بجالائین فیروز بخت نے حکم فیر کرنے کا دیا گولہ اندازون نے نشانہ باندھکر
توپون مین آگ دی گولہ مثل اودے کے اُسپر برسنے لگے مگر وہ بہادر چالاکی سے گولون کو رد
کرتا ہوا کسی گولے کو گرز سے بچش کر دیا کسیکو سپر سے رد کیا اور جو ادھر اُدھر آیا اسکو خالی

اسیطرح گولون سے بچتا ہوا تالب خندق پہونچ گیا اور ایک کو بھی [illegible] جاکر
آواز دی کہ اے اہل قلعہ کیون مال سرکاری کو برباد کرتے ہو اپنے جانون کے دینے کی فکر کرو
مین نے قلعہ لے لیا اب یہ قلعہ میرا ہوگیا اب مین ایک کو بھی زندہ نچھوڑونگا یہ تو یہ دھمکا رہا
تھا اُدھر فیروز بخت نے کہا کہ ذرا ہاتھ تو روکو اور کہا کہ دیکھو کوئی گولہ قضا کا بھی لگا ہے
یا نہین اب جو ہاتھ روکا اور گرد و غبار برطرف ہوا تو یہ دیکھا کہ مخمور فیل پیکر برلب خندق
ٹہل رہا ہے اور کلام لاف و گزاف کر رہا ہے یہ دیکھکر سبکے ہوش جاتے رہے [illegible] دل
پڑ گئی اور سبکو یقین مرگ ہوگیا وہ جو سردار کہ قریب فیروز بخت کے زخمی بیٹھے تھے سنبھلکر
سپر و شمشیر سنبھالی اور قصد اُٹھنے کا کیا مگر بسبب ضعف کے چکر آگیا بیٹھ گئے اُدھر یہ رنگ
دیکھکر اُسکی سپاہ نے خیال کیا کہ ہمارے مالک نے قلعہ لیلیا اپنی جگہ سے حرکت کی اُدھر اہل
قلعہ نے قلعہ پر سے ہاتھ منوالا بارود کی ہانڈیان تیل کے کڑھاؤ اوپر سے ڈالے مگر اُسکو
کیا اثر ہوتا جو کہ گولون سے بچ گیا وہ اس سے کیا رکتا اب اسنے دامن گرد اسنے اور گرز کو
اُٹھا کر چاہا کہ پار خندق کے جاؤن اور گرز کو پھینکدون یہ اس بندوبست مین تھا اُدھر
قلعہ پر فیروز بخت نے تاج سر سے اُتارا اور ہاتھ اوپر رکھکر بدرگاہ قاضی الحاجات محتاج
ہوکر دعا کرنا شروع کی اور سب سردار بھی دعا کرنے لگے کوئی کہتا تھا کہ صدقہ اپنے پیمبران
خاص کا مجکو اس آفت سے بچا اور کوئی مددگار ہمارا بھیج اور کوئی کہتا تھا کہ تو نے نار پر خلیل
کو نجات دی ہے ہمکو اس بلا سے نجات بخش اور فیروز بخت تو رو رو جاتا تھا اور یہ دعا کر رہا
تھا کہ تو ہی خالق برحق ہے مجکو جلد اس مصیبت سے رہائی دے بھیج اپنے کسی بندے
خاص کو کہ وہ اس وقت بدین میری مدد کرے واسطے تجکو اپنے عزت و جلال کا سوائے
تیرے کوئی ہمارا مددگار نہین ہے تو ہی مدد کرنے والا ہے تو ہی بچانے والا ہے بقول شاعر شعر

تو گفتی برآنکس کہ در رنج و تاب	دعائے کند من کنم مستجاب		چو عاجز رہا ندہ دائم ترا
در ان عاجزے من نخوانم ترا			

ای بار خدایا میری مدد کر تو نے سلیمان کو شیر سے بچا لیا تو نے
یوسف کو شکم ماہی سے رہائی بخشی آگ کو ابراہیم پر گلزار کر دیا مجھ پر رحم کر ورنہ اسقدر تیرے
بندے جو کہ بیگناہ ہین اس گبر کے ہاتھ سے قتل ہونگے اور کبھی دین زردی قبول نہ کرینگے
اسطرح بلک بلک کر دعا مانگی کہ سب کے دل ہلگئے وہ وقت وہ تھا کہ دریچہ آسمان کے وا تھے
اور یہ دعا تہ دل سے تھی تیر دعا ہدف مراد پر جاکر بیٹھا اور دعا قبول ہوئی یعنے مراد بر آئی اُدھر
تو یہ لوگ دعا مین مصروف تھے اور وہ گبر یہ قصد کر رہا تھا کہ مین گرد کو پھینک کر خود بھی پار خندق
کے جاؤن ابھی گرز پھینکا نہین تھا کہ یکایک جانب میدان سے ایک بگولہ گرد کا پیدا ہوا کہ جس
سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ کوئی سوار آتا ہے اور اُس بگولے سے کچھ صدائے ہیبتناک آتی تھی کہ جس
سے لوگون کے دل دہلے جاتے تھے اور یہ کہتے تھے مصرعہ

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہ رنگ دیکھکر اہل قلعہ و مخمور فیل پیکر و سپاہ و لشکر مہ ان سیاہ پوش و دیگر سردار اس
بگولے کو دیکھنے لگے کہ یہ کیا ماجرا ہے بگولہ بہت جلد بلند ہوتا ہوا چلا آتا تھا اور رخ اُسکا
قلعہ کی طرف تھا فیروز بخت [illegible] کو متوجہ ہوا کیا اور سردارون سے کہا کہ ضرور یہ خبر دیتا ہے
کہ ہماری دعا قبول ہوئی اور کوئی مددگار ہمارا آگیا کیونکہ اب دل کی وہ حالت نہین ہے اور نہ وہ

اضطراب ہو لاکھ پاہتا تھا ہون کہ تر بکر دعا کرون مگر مارے خوشی کے کچھ بات نہون آجاتی ہو اُن لوگون نے
جواب دیا کہ خدا یہ چنین کند اُدھر بگولہ قریب میدان کے اٹھا اور اُسمین ایک آفتاب درخشان
نمودار ہوا سینے دیکھا کہ ایک شاہزادہ عالی وقار ایک اسپ صبا رفتار پر سوار سر سے پانکھ تمام
آلات حرب و ضرب سے آراستہ یکہ و تنہا چلا آتا ہو جیسے ہی قریب قلعہ کے پہونچا نو دیکھا کہ ایک
گہرا پہنوا رہ لب خندق استادہ ہو اور قصد اُس پار جانے کا رکھتا ہو یہ دیکھکر وہین سے آواز
دی کہ او کافر کس ارادے مین ہو اور تو کیا کرتا ہو دست خود را نگہ دار مین تیرا حریف اب پہونچا
قلعہ پر ابھی سنبھال پہلے مجھسے تو مقابلہ کرلے بعد کو اختیار ہو یہ فرماکر اور نعرہ کرکے اُسکی طرف گھوڑا
دوڑا یا سینے دیکھا کہ ایک شیر غضبناک ہو کہ چلا آتا ہو اور واقعی یہ ہوا تھا کہ یہ جو عرضی کو پڑھکر
اور صید گاہ سے تنہا ہمراہ اُس سانڈنی سوار کے چلے راہ مین کہین نہ ٹھہرے اور برابر دوڑی
کرتے ہوئے چلے آئے جب قریب صبح پہان پہونچے اور کچھ فاصلہ رہگیا تو آواز توپون کی کانون مین
آئی انھون نے خیال کیا کہ یقین ہو قلعہ پر یورش ہو گیا جب آواز آنا موقوف ہوئی تو سانڈنی سوار
سے کہا کہ غضب ہوا قلعہ فتح ہو گیا کیونکہ صدا توپ کی بند ہو گئی ہو یہ کہکر گھوڑے کو تیز کیا اور
چلے کہ بعد تھوڑی دیر کے پھر صدا توپ کی آئی آگے سانڈنی سوار نے کہا کہ اسوقت قلعہ فتح نہین ہوا
تھا یعنے لشکر نے حملہ کیا تھا جو توپ کی صدا آئی تھی معلوم ہوتا ہو کہ پھر حملہ کیا ہو بھی جلدی چلو
ایسا نہو کہ اہل قلعہ قتل ہو جائین اور قلعہ پر اپنا قبضہ کرلین یہ خیال کرکے اور گھوڑے کو مہمیز کیا یہانتک
کہ وہ صدا بند ہو گئی یہ خیال کیا کہ ابکی بار ضرور قلعہ فتح ہو گیا پھر گھوڑے کو اُڑایا
کہ جسکو کبھی نہ مارا تھا یکایک آسیب جو مار پڑی تو وہ مثل ہوا کے اُڑا اور عین وقت پر پہونچا
وہ وقت تھا جو کہ بیان ہوا جب یہان پہونچے تو یہ رنگ دیکھا گھوڑے کو تیز کرکے قریب آگئے
اور وہ تقریر کی جو قبل مین بیان کی گئی ہو اہل قلعہ تو یہ دیکھکر سجدون مین جھک گئے اور اُسکا
شکر ادا کرنے لگے ادھر وہ شاہزادہ عالی جناب قریب اُسکے آگیا اور ایک نعرہ بڑے زور شور سے
مارا جب نعرہ شہریار کا سنا تو اُدھر مخمور فیل پیکر چنگھاڑا اور کہا کہ معلوم ہوتا ہو کہ اب میری
قضا آئی ہو اور تجکو یہان کھینچکر لائی ہو پہلے مین تجھسے مقابلہ کرلون اور تجھے قتل کرلون
تو پھر اہل قلعہ سے مقابلہ کرونگا اور قلعہ کو فتح کرونگا شاہزادے نے جواب دیا کہ مین تیری جان
کا ملک الموت ہون تیری روح قبض کرنے کو آیا ہون تو کیا مجکو قتل کریگا اور اہل قلعہ
سے تو کیا لڑیگا یہ سنکر وہ بہت برہم ہوا اور ایک گرز جھپٹ کر مارا اور کہا کہ لے یہ ضرب
میری ہو اس سے اپنے کو بچا اور کہا کہ وہی گرز ہو جو کہ مین واسطے توڑنے در قلعہ کے لیکر چلا تھا
پہلے مین تیرا کام اس گرز سے تمام کرلون پھر در قلعہ توڑونگا یہ کہکر گرز کو چرخ دیکر مارا شاہزادے
نے گرز کو خیال مین رکھا جب وہ قریب سر کے آیا تو کلہ خود پر ہاتھ ڈالدیا اور پنجہ دراز کرکے
خوب زور سے پکڑا اور جھٹکا دیا اگر چھوڑ نہ دے تو کلائی پر سے ہاتھ ٹوٹ جاوے نہایت مجبور ہوکر
چھوڑ دیا شاہزادے نے اُسکو قبضہ مین لاکر اور اُٹھاکر ایک سمت دے مارا اور کہا کہ اسی گرز
پر تجکو ناز تھا کہ مین قلعہ توڑونگا ارے یہ تو بالکل ہلکا ہے اس سے کیا ہوتا ہو اور کیا در قلعہ
شکست ہوتا اور تیرا زور و طاقت بھی معلوم ہو گیا کیون اپنی قضا بلاتا ہو جا اور کسی بہادر
زبردست پہلوان کو میرے مقابلے کو بھیج کیون تو اپنی جان سفت مین ضایع کرتا ہو یہ سنکر وہ مدعے

برہم ہوا اور خبردار بھی نہ کیا میان سے تیغ گران بار کھینچکر سر شاہزادے پر لگائی چونکہ شاہزادہ چالاک اور ہشیار تھا ضرب تیغ کو خیال مین کرکے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اور پنجہ بلی دراز کرکے ہاتھ قبضۂ تیغ پر ڈالدیا اور زور کرکے قصد کیا کہ چھین لون مگر وہ بھی دست و گریبان ہوگیا انھون نے بھی مہلت نہ دی فوراً قبضہ تیغ کو چھوڑ کر اسکے ہاتھ کے دست چپ سے پکڑا اور دست راست سے اسکی کمر زنجیر پکڑ کر ایک جھٹکا دیا کہ وہ صدر زین سے اٹھا اور فوراً ادھر اسکے ہاتھ کو دست چپ سے فشردہ کیا وہ بیچین ہوگیا آخر کو ہاتھ سے قبضہ چھوڑ دیا جسکو اپنے ہاتھ مین اٹھا لی تو زور کرکے اسکو سر سے بلند کر لیا اور گرد سر چرخ دیکر اس زور سے زمین پر دے مارا کہ نقش زمین ہوگیا اور فوراً گھوڑے سے کود کر اور بھوکر مار کر کہا کہ حالا درشناختن پروردگار چہ میگوئی اتنے کہہ جواب سخت دیا بس غصہ آگیا ایک پیر کو ایک ہاتھ سے پکڑا اور دوسرے پیر کو موزے سے دبایا اور چیر کر مثل کرپاس کمر کے پھینک دیا یہ دیکھکر تمام لشکر کفار کے ہوش جاتے رہے اور وہ لوگ جو کہ آجتک اپنے شاہزادے کے اس خیال سے چلے تھے کہ اب قلعہ فتح ہوگیا ہے چلو مدد کرین جب شاہزادہ آیا تھا تو وہ قریب میدان کھڑے ہوگئے تھے اور تماشاے جنگ دیکھنے لگے تھے یہ حالت اپنے سردار کی دیکھکر سبکی آنکھون مین خون اتر آیا اور اکبارگی سبکے سب لینا لینا پکڑنا جانے نہ دینا کہکر دوسرے اور چارون طرف سے شاہزادے کو گھیر لیا ادھر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب نے جو یہ رنگ دیکھا اور مخمور فیل مکبر کو کشتہ پایا بزیر سے کہا کہ یہ تو بڑا غضب ہوگیا کہ ایسا پہلوان جری اور دلاور یون قتل ہوگیا بہت افسوس کیا اور کہا کہ مین اب اسکو کب یہان سے زندہ جانے دیتا ہون یہ کہکر اپنی فوج کو حکم دیا کہ یان مارلو اس یکہ و تنہا سوار کو یہ حکم سنتے ہی کل فوج قلعہ سیاہ تاب بڑھی اور بادشاہ خود مع اپنے وزیر و سپہ سالار کے عقب مین فوج کے دل کو قوی کرتا ہوا چلا اور ہر طرف سے اس بہادر کو مثل نگینہ انگشتری کے گھیر لیا شاہزادہ بھی فوراً حیت کرکے پشت رکب پر آیا اور تلوار میان سے کھینچکر جنگ کرنے لگا ادھر اہل قلعہ نے جو غور سے دیکھا اور فیروز بخت نے خود دوربین سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ شاہزادۂ شہریار عالی تبار ہین اور اس ساندنی سوار نے بھی زیر قلعہ آکر آواز دی کہ اے اہل قلعہ جلد مدد کرو اپنے شاہزادے کی جو بہادر ہے کہ بسکی پاس مجکو عرضی دیکر فرنگستان مین روانہ کیا تھا یہ صدا جو اہل قلعہ نے سنی فوراً فیروز بخت سپر و تلوار لیکر اٹھ کھڑا ہوا اور زخمون کا کچھ خیال نہ کیا اور زرہ فعیل آکر اسپ صبا رفتار پر سوار ہوکر اور کل اپنی فوج کو ہمراہ لیکر در قلعہ سے باہر آیا اسیطرح ہر سردار نے اپنے زخمونکا کچھ خیال نکیا مستعد جنگ ہوکر چلے اور در غلو غلو کرکے سب کیسار نکلے اور فوج کفار پر حملہ آور ہوئے اور تلوار چلنے لگی اس خوشی سے ایسی قوت جسمون مین آگئی تھی اور وہ ضعف و نقاہت بالکل جاتا رہا تھا گویا کہ کسیکے زخم کاری نہ لگا تھا یا تو وہ حالت تھی کہ جب تلوار ٹیک کر اٹھنے کا قصد کیا چکر آگیا گر پڑے یا اب یہ حالت ہوئی کہ جنگ کو آمادہ ہوگئے اور لڑنے لگے شاہزادے نے اسقدر شمشیر زنی کی اور اسقدر کفار قتل کیے کہ جسکی کچھ حد و انتہا نہ تھی اور باقی اہل اسلام نے بھی خوب خوب شمشیر زنی کی مگر وہ لوگ بہت تھے اور یہ لوگ کم تھے انکا یہ حال ہوا کہ چارون طرف سے گھر گئے ایک ایک پر دس دس آپڑے مگر اسپر بھی یہ کمی نہین کرتے تھے لڑتے

تھے قریب تھا کہ شکست کھاکر بھاگین کہ قدرت خدا سے پردۂ بیابان سے گرد آلودی جسنے سپہر دار کو پوشیدہ کردیا اور قریب آکر شق ہوئی اور اُسمین سے ایک ہزار علم کہ جنپر تعریف خداوند کریم کی تحریر تھی پیدا ہوئے جس سے یہ تا بتہ ہوتا تھا کہ دس لاکھ کا لشکر ہے یہ لشکر ہی جو کہ اُس سانڈنی سوار کے ہمراہ خبر یورش سنکر چلا تھا جب قریب پہونچا اور صدائے توپ سنی تو اُسکے سردار سہراب بن لنڈھور نے جو کہ مالک لشکر بعد شاہزادے کے تھا اور فرنگستان کو بموجب تحریر شاہزادہ عالی وقار جاتا تھا راہ مین یہ سانڈنی سوار ملا بسبب مذہب اسلام کے اور حمیت بہادری و غیرت کے فرنگستان کو نہ گیا ادھر کو چلا آیا یہ صدا سنکر اپنے فوج کے افسرون و سردارون سے کہا کہ جلد چلو تلنے پر یورش ہوگیا اور نہایت عجلت کے ساتھ آیا جبیکہ قریب پہونچا اور صدائے نعرہ شہریار عالی وقار سنی تو اور زیادہ بیتاب ہوا مع لشکر کے عین وقت پر پہونچا اور دریافت کرکے یکبار لشکر کفار پر گرا اور سبکو گھیر کر قتل کرنا شروع کیا اب یہ حالت ہوگئی ہے کہ لشکر کفار کو دم لینے کی مہلت نہین ہے یا تو وہ زور و شور تھے یا اب انکی قوت کم ہوگئی اس اثنا مین شاہزادہ مظفر یار کے بھی سردار جو کہ عقب مین شکارگاہ سے چلے تھے وہ بھی لشکر بعد لشکر آنیکے پرسپای فرنگی مع فوج ظفر موج آیا اور شریک جنگ ہوا اب تو قوت دونی ہوگئی اور خوب گھمسان کی تلوار چلنے لگی باپ بیٹے کو اور بیٹا باپ کو بھائی بھائی کو پہچانتا نہ تھا جو سامنے آیا ہاتھ چلکیا اب تہلکۂ عظیم تھا کسکو کسیکی خبر نہ تھی جب طرح کی جنگ ہو رہی تھی ایک طرف سہراب بن لنڈھور جنگ رستمانہ کر رہے تھے ایک جانب مملوک بن مالک اور اسپیطرح اور سردار اور ایک طرف سرداران فرنگستان جانباز شیرانہ کر رہے تھے شہریار عالی وقار قلب لشکر مین شمشیر زنی مین مشغول تھے لشکر کے نامی و نامور پہلوانون سے مقابلہ ہو رہا تھا اس حالت مین ایک طرف سے بہران شیر زور لڑتا ہوا اور اہل اسلام کو قتل کرتا ہوا آتا تھا کہ سامنا شاہزادہ کا ہوگیا اُسنے بڑھکر شاہزادے کے تلوار ماری شاہزادے نے بچالا کی تمام باڑھ کو بچاکر قبضے پر ہاتھ ڈالدیا اور تلوار کو چھین لیا اور کمر بچہ مین ہاتھ ڈالکر اُسکو اُٹھالیا اور بجائے سپر کے قائم کیا یہ رنگ دیکھکر کفار دن نے چاہا کہ حملہ کرکے چھین لین مگر ممکن نہوا یہ اسپیطرح لڑتے ہوئے قریب اپنے عیار کے پہونچے جو کہ ایک جا پر کھڑا ہوا تھا چونکہ بعد کو آیا تھا اور یہ قصد تھا کہ مین کسی صورت سے اپنے شاہزادے تک پہونچ جاؤن یہ بھی لڑتا ہوا آتا تھا اپنے شہزادے کی صدا پر گر لشکر حریف مین گھر گیا تھا جبکہ نکلنے کا کہین سے راستہ نہ ملا تو اُسنے شہزادے کو پکارا شاہزادہ اُسکی صدا پر آیا اور مجمع کفار کو برہم کیا اور اپنے عیار کو بچایا اور بہران شیر زور کو اُسکے سپرد کیا وہ اُسکو کمندون سے باندھکر اور اشارہ بناکر لشکر سے لڑتا ہوا بحالت تمام ایک جانب کو نکل گیا چونکہ قریب صف لشکر کے تھا جبکہ وہ نکلگیا تب شاہزادہ دلاوری سے آگے بڑھا اور سہراب بن لنڈھور اور وزیر سے مقابلہ ہوگیا چونکہ وزیر قبیل مین سپہ سالار لشکر تھا اور اپنے کو جوانمرد خیال کرتا تھا مگر اب بسبب ضعف اور پیرانہ سالی کے قہرمان سیاہ پوش نے عہدۂ وزارت پر ممتاز کردیا تھا مگر اسوقت اُسکو بھی جوش آگیا اور لڑنے لگا جب سہراب بن لنڈھور سے سامنا ہوا تو تلوار ماری سہراب بن لنڈھور نے خالی دیکر جو ہاتھ مارا تلوار نے خود پر چمک کر زبرگ جاکر زین کو

بو سہ دیا وہ دو ہو کر گرا ادھر مملوک بن مالک نے علمدار لشکر کو قتل کیا علم لشکر گرا
اُدھر شاہزادے اور قہران سے مقابلہ ہو گیا اُسنے تلوار ماری شاہزادے نے خالی دیکر
جو تیغہ کا ہاتھ مارا تو مع راکب و مرکب چار ٹکڑے ہوئے اور سرداران نامی و گرامی نے دیگر
سرداران لشکر کفار کو قتل کیا جب لشکر نے سردار ہو گیا مثل ہی کہ لشکر بے سر و تر کش بے تیر
نے فقیر بیکار ہی لشکر کے پیر اُکھڑ گئے اور فرار پر قرار لیا یہ لوگ پڑاو پر بھی گئے وہان بھی
ٹھہرنے دیا خوب قتل کیا لشکر کفار وہان سے بھی بھاگا بڑی دور تک تعاقب کیا شاہزادے
فرمانے سے تعاقب اُنکا ترک کیا اور واپس آکر خیمہ اور اسباب وغیرہ لشکر حریف کا خوب
لوٹا اور برباد کیا جب سب کاموں سے فراغت ہوئی تو بموجب حکم شاہزادہ اُسی جنگل مین اور نزدیک
خیمہ و غیرہ استادہ ہونے لگے اس جنگ مین تین شبانہ روز گذرے چوتھے روز بوقت سہ پہر
لشکر کفار مفرور ہوا اس سبب سے وہ باقی دن تو بارگاہین وغیرہ برپا ہونے مین تمام ہوا اور
شام ہوئی یہ لوگ تو تھکے ماندے تین روز کے تھے اور دوسرے کسل راہ سے بھی پریشان
تھے اس سبب سے سب اپنے اپنے خیمون مین واسطے آرام کرنے کے گئے اس جنگ مین
بہت لشکر کفار کے سردار اہل اسلام نے اسیر کیے تھے اُنکو بھی مع ہران شیر زور
دیو پیکر کے ایک خیمے مین مطوق و مسلسل کر کے قید کیا اور چوکی پہرہ مقرر کیا اسوقت
جبکہ شاہزادہ داخل خیمہ ہوا اور سب لشکر مین امن چین ہوئی سب راحت اور چین سے اپنے
اپنے مقامون پر بیٹھے شاہزادے کو یکبارگی خیال آیا کہ یہ کیا سبب ہی کہ بھائی صاحب کا لشکر
تو آیا مگر بھائی صاحب نہ آئے یہ خیال دل مین کر رہے تھے کہ اس عرصے مین چوبدار نے آکر عرض کی
کہ فیروز بخت دربار گاہ پر مع اپنے سرداران کے حاضر ہی کیا حکم ہوتا ہی فرمایا کہ بلا لو
فیروز بخت داخل بارگاہ ہوا کہ اس اثنا مین بادشاہ فرنگستان بھی اپنے خیمے سے آئے
شاہزادے نے تعظیم کی وہ بیٹھ گئے یہ ابھی بخوبی بیٹھے نہ تھے کہ سہراب بن لندھور
مع مملوک بن مالک و ستارہ ثانی و دیگر سرداران نامی گرامی کے داخل بارگاہ
ہوئے بعد انتظام کرنے فوج کے لشکر کو جائے معقول پر مقیم کیا اور خود خدمت شاہزادے
مین گئے شاہزادے نے سبکو دیکھا اور ایک جگہ مناسب بیٹھنے کو دی جب بیٹھ چکے
تو اسوقت شاہزادہ سہراب بن لندھور کی طرف متوجہ ہوا اور فرمایا کہ جلد بیان کرو کہ
یہ کیا سبب ہی کہ تمام لشکر تو آگیا ہی مگر بھائی صاحب ابھی تک تشریف نہین لائے ہین مجکو
اس راز سے جلد آگاہ کرو کیونکہ میرا دل بہت بیتاب ہی اور گھبراتا ہی یہ سنکر سہراب
بن لندھور نے ایک سرد دل پر درد سے بھری اور آنکھون مین آنسو بھر لائے اور کہا
کہ مین کیا عرض کرون کہ یہ کیا واقعہ ہی ہم سب تباہ اور پریشان کیے ہوئے انھین کے
ہین شاہزادہ مجکو جنی جی اپنی زندگی مین ہلاک کر گئے اور زندہ در گور کر گئے ہم سب تباہ
کیے ہوئے آگے آپکی خدمت مین آئے ہین شاہزادے نے فرمایا کہ خیر تو ہی مجسے حال
مفصل کہو اسوقت سہراب بن لندھور نے عرض کیا کہ آپ نے سنا ہوگا کہ عرصہ
ہوا صاحبقران ثانی نو خانہ کعبہ کی طرف تشریف لیگئے اور عہدہ صاحبقرانی مدبع الملک
نوجوان کو دے گئے اس رنج و غم مین آقا ہمارا فقیر ہو کر کسی طرف کو نکل گیا اور

کل واقعہ آنا سودا گر کا اور یہی واقعہ بیان کرنا اور شاہزادہ سے کار رنج و غم کرنا اور شکایت
صاحبقران کی کرنا اور کہنا کہ مین فقیر ہو جاؤنگا اور سب کو گونگا سمجھانا اُسوقت تو شاہزادہ کا
کہنا کہ اچھا اور شب کو فقیر ہو کر نکل جانا اور رقعہ کا تحریر کرنا کہ تم لوگ بعد میرے پاس میرے
برادر عزیز القدر کے مع ناموس کے لشکر کے چلے جانا اور اُنکو میرے حال سے آگاہ کرنا
بعد تلاش کے اپنا طرف فرنگستان کے روانہ ہونا اور راہ مین ساندنی سوار کا ملنا اور
اپنا اُسکے ہمراہ یہ خبر سنکر ادھر کو آنا اور اُسکو صاحبقران کے پاس جانے سے منع
کرنا اور یہان عین وقت پر پہونچنا سب بیان کیا یہ سنکر شہریار نے فرمایا کہ بڑا غضب
ہو گیا کہ بغیر اطلاع کیے یہ امر کیا اگر اُنکو یہ امر گران گذرا تھا تو مجکو آگاہ کیا ہونا مین اور وہ
ملکر بدیع الملک سے مقابلہ کرتے کیونکہ ہم بھی تو اولاد صاحبقران مین ہین کچھ اُنسے
کم نہین ہین بدیع الملک سے لڑکر صاحبقرانی چھین لیتے اور یہ تو ہمیشہ کا قاعدہ ہے
کہ صاحبقران دست راستیون کو بہادر جانتے ہین اور اُنکی خاطر کرتے ہین اگر یہ کیا
تو کوئی بری بات نہین کی اُنکو لازم تھا کہ مجسے صلاح کرتے ہین اور وہ دونون کو کی نہ کچھ
ایسی تدبیر کرتے کہ یہ رنج و غم دور ہو جاتا مگر اب یہ بہت برا کیا خیر یہ بتاؤ کہ ناموس
بھائی صاحب کہان ہے ہمراہ مین سہراب بن لنڈھور نے عرض کیا کہ جی ہان فرمایا
کہان ہے عرض کیا کہ لشکر مین خیمہ برپا کرا کے فروکش کیا ہے یہ سنکر اُسیوقت اُٹھ کھڑے
ہوئے گو کہ بہت تھکے تھے مگر کچھ خیال نکیا اور سبکو وہین چھوڑ کر خود ہمراہ سہراب بن
لنڈھور کے لشکر ستم ثالی مین آئے اور خیمہ ناموس مین داخل ہوئے اُدھر ملکہ
خصوصان کو مخلد ارنے خبر کی کہ شاہزادۂ شہریار عالی وقار آپ کے پاس تشریف لاتے
ہین ملکہ یہ سنکر فرمانے لگی ارے لوگو اب مین کیا کرون مین نے تو کبھی شاہزادے کو نہین
دیکھا ہے اُنسے مین کیونکر کلام کرون کی خواصون نے کہا کہ بی بی وہ تو آپ کے خسر ہین آپ
اُنکی بزرگ ہین وہ خود آپ کو تسلیم کرینگے اور آپ اُنکو دعا دیکر بٹھائیگا دیکھئے کہ وہ کیا
فرماتے ہین یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے مین شاہزادہ سامنے سے آتے ہوئے
دکھائی دیا ملکہ خاموش ہو رہی کہ قریب آکر شاہزادہ نے جھککر سلام کیا ملکہ نے آہستہ سے
دعا دی اور اشارہ بیٹھنے کا کیا شاہزادہ مؤدب بیٹھ گیا اور کہا کہ بھابھی صاحبہ مزاج مبارک
آپکا کیسا ہے جواب دیا کہ بھیا اچھی ہون اور آہستہ سے کہا کہ تمھارا مزاج کیسا ہے کہا حضور
کی جان و مال کو دعا کیا کرتا ہون مگر یہ فرمائیے کہ بھائی صاحب نے یہ کیا غضب کیا کہ بغیر
میرے خبر کیے ہوئے فقیر ہو گئے مین موجود تھا اگر وہ فرماتے تو مین ضرور اُنکا شریک
ہو کر جنگ کرتا اُنکو لازم تھا کہ بدیع الملک سے ضرور مقابلہ کرتے کیونکہ ہم بھی اولاد
صاحبقران مین ہین ہمکو کیا خوف ہے ہم ضرور لڑتے مگر نہ معلوم اُنکو کیا خیال آیا جو ایسا
امر کیا ہمارے باپ دادا ہمیشہ دست راستیون پر فوق لیگئے اور ہمیشہ اُنسے زیادہ جزا
لی مگر بھا صاحبقران ثانی کی توجہ نہوئی خیر مین مجبور ہون کیا کرون اگر وہ ہوتے تو مین
ضرور بدیع الملک سے مقابلہ کرتا کیا اُنسے کسیطرح کم ہین مگر میری اب یہ رائے ہے کہ
آپ تلوہ قمر مجلس مین تشریف رکھین اور آپکا لشکر بیرون قلعہ فروکش ہو مین بھائی صاحب کی

ہین بھائی صاحب کی تلاش مین ہرکارے روانہ کرتا ہون اور خود بھی یہین مقیم ہوتا ہون
یہ کہکر وہان سے اُٹھے اور باہر آئے اور اپنی بارگاہ مین آکر اپنے دنگل شوکت پر تشریف فرما
ہوگئے گو رات قریب دوپہر کے آگئی تھی مگر سب سردار انکے مع بادشاہ و سردار لشکر رستم ثانی
و فیروز بخت مع اپنے سردارون کے حاضر تھے شاہزادے نے آکر فرمایا کہ اے فیروز بخت
تمنے محکو کیون اطلاع نہ دی کیون ایسے وقت مین آگاہ کیا جبکہ قلعہ بند ہوگئے اور خود بھی زخمی
ہوئے اور دیگر سردارون کو بھی مجروح کرایا اور اسقدر تکلیف اُٹھائی اگر پہلے اطلاع
کرتے تو مین آجاتا اور اسقدر طول نہوتا لڑائی پہلے ہی معرکہ مین سر ہوجاتی دشمن کو
اسقدر طاقت نہوتی معلوم نہین کہ وہ باقی ماندہ لوگ فرار ہوگئے ہین فیروز بخت نے کہا
کہ حضور والا نے بہت بجا اور درست ارشاد کیا نہایت مجھے غلطی ہوئی مین نے یہ خیال
کیا تھا کہ یہ لوگ کیا ہین انکو میری فوج کافی ہے مگر قسمت سے ناچاری ہے کیا معلوم تھا
کہ یہ ہوگا جو اُسکی مشیت بندہ مجبور ہے حضور مین تو صاحبقران ثانی کو بھی عرضی لکھتا
لکھتا تھا مگر سردارون کے کہنے اور اصرار کرنے سے مجبور ہوگیا اور عرضی تحریر کی معلوم
ہوا کہ خداوند کریم کی یہی مصلحت تھی جو سردار اسقدر مقر ہوئے اور وہ جیالے
تھے اُسکی مشیت یونہین جاری ہوئی تھی کہ جب یہان سے جائینگے تو راہ مین یہ لشکر
ملیگا آپکو خبر ہوگی اور آپکا یہان تشریف لانا ضرور تھا کیونکہ جب ہمپر وقت تنگ ہوا تو ہمنے
آپکی خدمت مین عرضی واسطے مدد کے روانہ کی جب آپ یہان تشریف لاتے تو یہ لوگ
وہان جاتے اور زیادہ پریشان ہوتے کیونکہ آپ تو یہان تشریف فرما تھے یہ سب تھا
کہ جو پہلے مین نے اصرار سے سردارون کے وہان عرضی روانہ کی نہین تو میرا ارادہ
نہ تھا حضور اسکی مشیت مین کسے دخل تھا کہ یہ لوگ آپکے ہاتھ سے شکست پائینگے اسمین کیا چارہ تھا
مین نے لاکھ لاکھ کوشش اور پیروی کی مگر کچھ نہوا شاہزادے نے فرمایا کہ خیر یہ تو جو کچھ
ہوا وہ ہوا مگر اب تم کل صبح کو اپنے قلعہ مین جاؤ اور وہان کوئی مقام ایسا تجویز کرو کہ
جہان ناموس جناب بھائی صاحب کے مع لشکر مقیم رہے جب تک جناب بھائی صاحب
تشریف فرما نہون اب میرا قصد یہ ہے کہ مین بھی یہین مقیم رہون اور واسطے تلاش کے
کچھ لوگ روانہ کرون مگر مین قلعہ کے اندر رہونگا صرف ناموس کو وہان بھیجدونگا مین مع
لشکر جناب بھائی صاحب کے بیرون قلعہ مقیم رہونگا فیروز بخت نے عرض کیا کہ بہت
خوب غلام کل صبح کو جاکر کمک غلام کے واسطے بندوبست کریگا اور وہان سے واپس آکر
حضور کی خدمت مین عرض کرونگا شاہزادے نے فرمایا کہ کل ہی یہ سب انتظام ہوجاے
اور ناموس داخل قلعہ ہوجاے فیروز بخت نے عرض کیا کہ جیسا ارشاد ہوا ہے ویسا ہی ہوگا
بعدہ شاہزادہ متوجہ ہوا بادشاہ فرنگستان کی طرف اور فرمایا کہ آپ نے کیون تکلیف فرمائی
بندہ کافی تھا اور وہ سردار جو کہ میرے ہمراہ صید گاہ مین تھے آپ کو بڑی زحمت ہوئی اب آپ
اب کل تک لشکر شہر فرنگستان کو تشریف لیجائین کیونکہ وہ شہر آجکل خالی ہے کہین انسانو
رلولی مقیم خبر پاکر چڑھائی کرے تو پھر بڑی دقت ہوگی کیونکہ وہان کوئی ایسا سردار نہین ہے
جو کہ روکے آپکا جانا وہان پر ضرور ہے مگر مین تو یہان مقیم رہونگا ایک تو یہ وجہ ہے کہ بھائی صاحب

کا لشکر و ناموس میرے پاس آگیا ہی اور اب یہ نہین ہو سکتا کہ مین انکو تکلیف دون اور انکو
ہمراہ لیکر فرنگستان کی طرف جاؤن دوسرے میرا یہ ارادہ ہی کہ مین کچھ لوگ واسطے خبر کے
بھی روانہ کرون اگر مجکو کچھ خبر بھائی صاحب کی معلوم ہو جاے اور دریافت ہو کہ فلان مقام
ہین اور وہان تشریف رکھتے ہین تو انکو مین جاکر لاؤن یہان رہنے مین یہ مصلحت بھی ہی کہ
یہ جو لشکر بھاگ کر گیا ہی یہ ضرور پھر اس قلعہ پر یورش کریگا اور یہان کوئی ایسا سردار نہین
ہی جو کہ مقابلہ کرے یہ چند بندگان خدا کی جانین مفت مین برباد ہونگی اور قلعہ قبضہ سے
جاتا رہیگا تا وقتیکہ یہ اطمینان نہو جاے کہ وہ لوگ اب نہ آئین گے تو کچھ مضائقہ نہین ہی مگر
مجکو یقین ہی کہ ضرور کچھ نہ کچھ فساد کرینگے کیونکہ مین نے سنا تھا کہ قلعہ سیاہ تاب کے بادشاہ
کا ایک لڑکا اور ایک سپہ سالار بہت جری اور بہادر اسنے قلعہ سیاہ تاب مین موجود ہی
یہ لوگ جب اُسکے پاس جائینگے اور اُسکو خبر ہو گی کہ ہمارے لشکر نے شکست کھائی اور
باپ اور وزیر قتل ہوے اور سپہ سالار ہمارا گرفتار ہو گیا اور چند سردار بھی گرفتار ہوے
تو وہ دونون ضرور قصد کرینگے اور ضرور قلعہ پر چڑھائی کرینگے اسوقت انکو کون جواب دیگا
یہ سنکر بادشاہ خاموش ہو رہا اور بعد کچھ دیر کے کہا کہ میرا تو جی نہین چاہتا ہی کہ مین جدا ہون مگر
آپ کے کہنے سے مجبور ہون اچھا کل مین ضرور یہان سے کوچ کر جاؤنگا مگر اتنا امید وار ہون
کہ آپ چند سردار اپنے یہان کے مع کچھ لشکر کے اپنے پاس رہنے دیجیے شاہزادے
نے فرمایا کہ اسکی کچھ ضرورت نہین ہی کیونکہ میرے بھائی صاحب کا لشکر اور انکے سردار
موجود ہین مگر خیر آپکے ارشاد سے مین اسکو بھی منظور کرتا ہون بعد اسکے سہراب بن
لنڈھور سے فرمایا کہ تم صبح کو ناموس کو قلعہ مین داخل کرنا اور وہان چوکی وپہرہ اپنا مقرر کرنا اور
خود مع لشکر کے بیرون قلعہ مقیم رہنا اسنے عرض کیا کہ بہت خوب اسی بندوبست اور انتظام
مین تین پہر رات گذر گئی جب اسقدر رات گذر گئی تو شاہزادے نے دربار برخاست کیا
اور اپنے خیمے مین جاکر آرام کیا ہر سردار اپنے اپنے خیمون مین گیا اور خواب غفلت مین
سوا اسنے عرصہ مین وہ باقی ماندہ رات بسر ہوئی اور صبح ہو گئی ہر شخص اپنے بستر سے اٹھا
فریضۂ سحری ادا کیا شاہزادہ بھی بیدار ہوا اور مونہہ ہاتھ دھوکر وضو کیا اور نماز سحر ادا کی
بعد فراغ نماز کے باہر تشریف لائے اور ہر سردار بھی مع بادشاہ کے بارگاہ مین آیا سہراب
بن لنڈھور بھی مع اپنے سردارون کے آیا اُدھر فیروز بخت نے سوار ہو کر اپنے لشکر
کو لشکر شاہزادے سے علیحدہ کیا اور کہا کہ سب تیار رہین مین شاہزادے سے رخصت
ہو کر آتا ہون اور قلعہ مین چلتا ہون یہ کہکر خود دربار مین آیا جب سب لوگ آ گئے تو شاہزادے
نے فرمایا کہ اُس پہلوان کو میرے سامنے لاؤ اور اُن سرداران اسیر شدہ کو بھی حاضر کرو چوبدار
دوڑے گئے اور خیمۂ زندان پر آئے اور داروغۂ زندان خانہ سے کہا کہ شاہزادے نے
اسیرون کو طلب کیا ہی بہت جلد لیچلو داروغۂ محبس نے چوبدار سے کہا کہ پہلے میری جانب سے آداب
عرض کرنا اور یہ کہنا کہ مین پہلوان اور سردارون کو لیکر ابھی حاضر ہوتا ہون چوبدار یہ سنکر
واپس آیا اور حاضر ہو کر جو کچھ کہ داروغہ نے عرض کیا تھا دست بستہ بیان کیا ادھر داروغہ
زندان مین گیا اور اسیرون کو دیکھا کہ سر جھکائے چپ بیٹھے ہین داروغہ نے آواز دی کہ اسیرو چلو

تمھاری طلبی ہی یہ آواز دیکر سرانجہ کا پکڑا اور اسیرون کو لیکر چلا گو کہ **ہیران شیر زور** نے ارادہ کیا تھا کہ مین بچاؤن مگر خیال کیا کہ چلکر ذرا رنگ دربار تو دیکھو کہ کیا طریقہ ہی اور کسواسطے طلب کیا ہی اور کیا کہتے ہین اس سبب سے وہ چپکا چلا گیا اسکی وجہ سے اور سردار بھی کچھ نہ بولے سر جھکائے چلے آئے اور داخل بارگاہ ہوئے اور سامنے شاہزادے کے استادہ کیے گئے جب سب آچکے تو شاہزادے نے **ہیران شیر زور** سے کہا کہ مین نے تمکو کیونکر زیر کیا اُسنے جواب دیا کہ جس طرح بہادر بہادرون کو زیر کرتے ہین اُسی طرح آپنے بھی مجکو زیر کیا ہی شاہزادے نے فرمایا کہ تم ہمارا مذہب قبول کرو اور دائرۂ اسلام مین آؤ اُسنے جواب دیا کہ مین دین آپکا قبول نکرونگا جب تک میرا بادشاہ نہ قبول کریگا شاہزادے نے فرمایا کہ بادشاہ تو مع وزیر کے قتل ہوگیا یہ سنکر اُسنے جواب دیا کہ یہ خبر تو مجکو قید خانے مین معلوم ہوئی تھی اگر وہ قتل ہوگئے تو اُنکے فرزند ارجمند شاہزادہ عالی وقار **مہران تو شہر سیاہ تاب** مین مع میرے برادر بزرگوار کے تشریف فرما ہین جس وقت اُنکو یہ خبر دریافت ہوگی اور لشکر شکست خوردہ اُنکی خدمت مین جائیگا اور وہ یہ سُنینگے کہ بادشاہ مع وزیر کے قتل ہوا اور سپہ سالار ہمارا گرفتار ہوگیا اور چند سردار تو وہ فوراً لشکر لیکر جنگ کو تشریف لائینگے اگر اُنکو آپ زیر کرلینگے اور وہ دین اسلام قبول کرینگے تو مین بھی قبول کرلونگا پھر مجکو کوئی عذر نہوگا شاہزادے نے فرمایا کہ اچھا تم تو اُسوقت دین اسلام قبول کروگے اور ان سب سردارون کے بارے مین کیا کہتے ہو عرض کیا کہ ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہی آپ اُنسے دریافت فرمائین شاہزادے نے اُنسے دریافت کیا اُنھون نے عرض کیا کہ جب شاہزادہ اور سردار دین اسلام قبول کرینگے اُسیوقت ہم سب اختیار کرینگے شاہزادے نے فرمایا کہ بہتر ہی اور **فیروز بخت** سے فرمایا کہ تم لوگون کو اپنے ہمراہ لیتے جاؤ اور کسی جگہ معقول پر ان لوگون کو قید کرو اور کسی قسم کی ایذا و تکلیف نہونے پائے اور بہت حفاظت مین رکھنا اور جس طرح شاہ و شہریار قید کیے جاتے ہین وہ طریقہ ان قیدیون کا رہے وہ فوراً اُٹھا اور آداب و تسلیمات بجالایا اور اپنے ہمراہ اُن سبکو لیکر باہر خیمے کے آیا اور اپنے لشکر کو لیکر قلعہ کی طرف روانہ ہوا اور داخل قلعہ ہوکر اُن لوگون کو بہت عمدہ جگہ پر کیا اور واسطے حفاظت کے چوکی پہرہ مقرر کیا اور خود دارالامارۃ مین آیا اور ایک محل واسطے ناموس **رستم ثانی** کے نہایت عمدہ اور نفیس تجویز کیا اور اپنے ایک سردار کو خدمت مین شاہزادۂ شہریار کے روانہ کیا اور عرض کرا بھیجا کہ اب آپ ناموس کو اندر قلعہ کے بھیجدین اور خود درستی محل مین مصروف ہوا اُسکو فرش اور شیشہ آلات وغیرہ سے آراستہ کیا اور آپ بعد درستی کل سامان کے منتظر ہوکر بیٹھ رہا کہ دیکھیے کیا جواب آتا ہی ادھر شاہزادے نے بعد رخصت کرنے **فیروز بخت** کے بادشاہ فرنگستان یعنے **پرسیسا فرنگی** کو سمجھا بجھا کر رخصت کیا وہ بھی اُسوقت مع اپنی کل فوج کے فرنگستان کیطرف روانہ ہوگیا اور چند سردار معزز کو جو کہ شاہزادے عالی تبار کے زیر کردہ تھے اُنکو شاہزادے کے پاس چھوڑ دیا اور کچھ سپاہ کو اُسیوقت نقارہ کوچ بجانے کا حکم دیا جو کہ فوج ہمراہ جانے کے واسطے مقرر ہوئی تھی فوراً درست اور آراستہ ہوگئی اور ہمراہ بادشاہ فرنگستان کے چلی گئی بعد جانے بادشاہ فرنگستان کے شاہزادہ نے **سہراب بن لنڈھور** سے کہا کہ تم جاکر اپنا بندوبست کرو اور

اپنا لشکر گرد قلعہ کے فرو کش کر دو سہراب بن لندھور بھی اپنے لشکر مین آیا اور کل لشکر کو بموجب
حکم شہریار قرینے اور قاعدے سے مقرر کیا ادھر وہ سردار فیروزبخت مین شاہزادے کے آیا اور
پیغام فیروزبخت کا خدمت مین عرض کیا شاہزادہ اسیوقت اپنے خیمہ ناموس مین آیا اور
ملکہ نوشمان سے فرمایا کہ ای بھابھی صاحبہ اب آپ روانہ ہوکر قلعہ مین تشریف لیجائے
اور وہان جاکر قیام فرمائیے تا تشریف آوری بھائی صاحب مین انکی تلاش مین لوگ روانہ
کرتا ہون اور خود بیرون قلعہ مقیم رہونگا بلکہ آپکا لشکر بھی یہین مقیم رہیگا چند معتبر سردار آپکے
ہمراہ قلعہ مین مثل سیارہ ثانی وغیرہ کے رہینگے ملکہ یہ سنکر ناموس مین آئی شاہزادہ
آیا اور حکم دیا کہ سواریان لگا دیجائین اور اس سردار سے کہا کہ تو جاکر فیروزبخت سے کہو
کہ سواریان آتی ہین وہ سردار روانہ ہوا ادھر سواریان در خیمہ پر لگا دی گئین اور
سواریان سوار ہونے لگین بڑے تزک اور احتشام سے ناموس کو سوار کرکے اور
سہراب بن لندھور و دیگر سردارون کو ہمراہ لیکر خود شاہزادہ بھی ہمراہ ہوا اور قلعہ کی
طرف تشریف لیچلا ادھر اس سردار نے فیروزبخت کو خبر کی کہ ناموس آتی ہی لشکر
کہ شاہزادہ بھی ہمراہ ہو وہ یہ سنکر مع اپنے سردارون کے واسطے استقبال کے در قلعہ
کی طرف روانہ ہوا ادھر شاہزادہ مع اپنے سردارون کے داخل قلعہ ہوا اور عقب مین
سواریان تھین جیسے ہی فیروزبخت نے شاہزادے کو دیکھا گھوڑے سے اترا آداب بجالایا
اور اسکے کل سردار بھی پیادہ پا ہوئے شاہزادے کو ہمراہ لیکر داخل دارالامارہ ہوئے
ناموس کو اس محل میں اترواکر جو کہ اسکے واسطے مقرر کیا تھا جب سب سواریان
اور ناموس اتر چکے تو شاہزادہ محل مین گیا ملکہ سے عرض کیا کہ بھابھی صاحبہ اب آپ
یہان تشریف رکھین مین روزانہ آپکے سلام کو حاضر ہوا کرونگا اگر کسی امر کی تکلیف ہو
تو آپ مجھے ارشاد کرین مین وہ بھی رفع کردون ملکہ نے فرمایا کہ بھائی کوئی تکلیف نہین ہے
جہان تم ایسے بھائی موجود ہون وہان کیونکر مجکو تکلیف ہوسکتی ہی مگر بھائی جانتک
ممکن ہو بہت جلد شاہزادے کی خبر منگا دینا کہ وہ کہان ہین شاہزادے نے فرمایا کہ
خود فکر ہی میں غفلت نکرونگا یہ فرماکر اپنے سیارہ اور چند سردارون کو واسطے
حفاظت کے وہان مقرر فرمایا اور کہا کہ تم یہان مقیم رہو کسی قسم کی تکلیف نہونے پائے
اور خود اسیوقت مع دیگر سردارون کے باہر قلعہ کے تشریف لائے لاکھ لاکھ فیروزبخت
نے روکا اور بہت سمجھایا مگر ایک سمجھ مین نہ آیا فیروزبخت قلعہ کے دروازے تک ہمراہ آیا
اسکو بھی رخصت کیا اور بہت کچھ سمجھا دیا اور تاکید کردی کہ خبردار کسیطرح کی ناموس
شاہزادے کو تکلیف نہو وہان سے بہت جلد پھر کر اپنی بارگاہ مین آئے اور رستم ثانی کا
ذکر کرنے لگے بہت افسوس کیا اور کہا کہ ہمکو بھائی صاحب نے بہت رنج دیا خیر کیا کرین
یہ کہکر یہ مصرعہ زبان پر لائے مصرع جس جگہ بس نہ چلے وہان کیا کیجے یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ یکایک
خیال آگیا اور بہت پریشان ہوئے اور دل مین قصد مصمم کیا کہ اگر بھائی فقیر ہوگئے
تو ہم بھی آج ہی سے فقیر ہوگئے اب جب تک انکو تلاش کرکے نہین لاتے ہین جب تک

ہم بھی فقیر رہینگے بغیر اُنکے کچھ لطف زندگی نہین ہی بادشاہی کرکے کیا کرین جہان وہ ہین
وہان ہم بھی ہین بیچ تو یہ ہی کہ ایسی بیغیرتی سے فقیر ہوجانا اچھا ہی اُنھون نے خوب کیا
جو فقیر ہوگئے واجبی امر ہی کہ جب ہمارے برابر دار صاحبقرانی کرین اور ہم اُنکے ماتحت
ہون تو اس بیعزتی سے فقیر ہوجانا بہتر ہی اور تم کل بندوبست بھی کرچکے ہو اور ناموس
بھائیصاحب کو بھی اچھی طرح مقیم کرچکے ہو اگر وہ فوج شکست خوردہ بھی اُنہنے بادشاہ کے
بیٹے کو لیکر آجائیگی تو بھائیصاحب سردار جواب دے لینگے اسکی بھی کچھ فکر نہین ہی آج رات کے
تم بھی فقیر ہوکر نکل چلو یہ قصد دل مین مصمم کرکے دربار برخاست کیا کیونکہ شام تو اسی بندوبست
مین ہوگئی تھی اور یہ اپنے بستر پر جاکے لیٹ رہے یہانتک کہ جب سب پہرے والے
اندر اور باہر کے غافل ہوگئے اور لشکر کے بھی پہرے چوکی کے لوگ سوگئے تو شاہزادہ اٹھا
اور اُسی لباس شب روی سے باہر آیا اور چوکی کے گھوڑے پر سوار ہوکر ایکطرف کو
روانہ ہوا اور بیرون لشکر آکے وہ بھی لباس دور کیا اور یہ بندوبست قبل سے کرلیا تھا
کہ ایک گیروا تہمت ہر وقت اپنے پاس رکھتے تھے جب سے کہ مسلمان ہوئے تھے اور
اُسکو باندھکر نماز وغیرہ پڑھتے تھے اسکو باندھا اور گھوڑے کو مہمیز کرکے ایک طرف کو روانہ
ہوگئے اب دیکھیے کہ انکا کیا انجام ہوتا ہی اور کب خبر معلوم ہوتی ہی انکو تو حالت فقیری مین مزا
جاتا ہی ادھر وہ رات جو تمام ہوئی سب سردار حسب معمول بارگاہ مین آئے بڑی دیر تک
شاہزادے کا انتظار کیا جب شاہزادہ نہ آیا تو وہ سردار خیمۂ خواب گاہ مین آئے یہان آکر
یہ دیکھا کہ پہرے والے تو بیخبر سو رہے ہین مگر شاہزادہ پلنگ پر نہین ہی سب بہت پریشان
ہوئے خیمۂ عبادت مین جاکر دیکھا وہان بھی نہ پایا پھر خیمۂ خواب گاہ مین آئے اور
متفکر ہوکر ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ ایک شخص کی نظر پلنگ پر جو پڑی تو دیکھا کہ ایک کاغذ
پلنگ پر پڑا ہوا ہے اُسکو آہستے دوڑکر اُٹھا لیا اب جو پڑھا تو اُسمین تحریر تھا کہ مین نے
جو خیال کیا کہ بعد بھائیصاحب کے زندگی بسر کرنا ساتھ راحت کے بہت بُری بات ہی کیونکہ
وہ تو نہ معلوم کدھر فقیر ہوکر چلے گئے اور مین یون عیش وعشرت سے بسر کرون اور وجہ
یہی امر ہی کہ اس بیعزتی سے دنیا مین رہنا خلاف ہی کہ ہمارے برابر والے تو صاحبقرانی
کرین اور ہم یون اُنکے ماتحت رہون مجکو بھی بھائیصاحب کی بات پسند آئی لہذا مین بھی
فقیر ہوکر نکل گیا پس تم لوگ جو لہ میرے سردار ہین وہ سب پاس بادشاہ فرنگستان
کے چلے جائین اور سرداران بھائی صاحب کو لازم ہی کہ وہ بیرون ظلو مقیم رہین اور
ناموس بھائی صاحب اندرون ظلو اگر قبلہ پذیر ہون اگر فضل خدا ہوا اور بھائی صاحب
شاید مجکو کہین سکے تو مین اُنکو لیکر آونگا ورنہ انتو فقیری اختیار کی ہی آیندہ جو مشیت خدا
اُسمین کیا چارہ ہی یہ رقعہ شہریار عالی وقار نے چلتے وقت تحریر کرکے پلنگ پر ڈال دیا تھا تو اس
رقعہ کو اُس سردار نے اُٹھاکر پڑھا جو پڑھنے کے تمام سردارون مین تسلکہ پڑگیا اور ایک
قیامت برپا ہوگئی اور سردار شاہزادہ شہریار عالی وقار مثل ماہی بے آب تڑپنے لگے اور
خاک پر مثل نسیم کے بچارین کھانے لگے اور سرداران رستم ثانی تو مثل تصویر بیحس
بیحس وحرکت ہوگئے سکتے کی سی نوبت ہوگئی دل مین کہنے لگے کہ افسوس ہی ہماری تو وہ مثل ہوئی

اور ہم زندہ رہین شعر	قدم نامبارک و مسعود		گر بر بار دو دیر آرد دود

ہملوگون کی ایسی سنر قدی تھی کہ یہان بھی جو آئے تو وہ بھی فقیر ہوکر نکل گئے اور برباد کر گئے افسوس جسکا کہ سہارا تھا وہ یون ہمکو چھوڑ جاے اب ہمکو لازم ہکہ ہم اپنے گلے کا ٹکر بر جائین یہ لوگ تو ایسے ایسے خیال کر رہے تھے ادھر سردار ان شاہزادہ شہریار نے جب رونے سے آفاقہ پایا تو ان لوگون سے کہا کہ واہ کیا خوب آپ لوگ آئے کہ ہمارے آقا کو بھی دربدر کرکے فقیر بنا دیا کیا آپکے قدم مبارک تھے یہ کہکر اُسیوقت مع اپنے خیمے و خرگاہ کے اور مع اُس فوج کے جو کہ بادشاہ فرنگستان پاس شاہزادے کے چھوڑ گیا تھا وہ سردار اپنے ہمراہ لیکر چلے گئے چلتے وقت یہ کہہ گئے کہ ہم یہان نہین ٹھہر سکتے ہین ہمکو اب یہ خوف ہی کہ کہین ایسا نہو کہ آپ لوگون کے سبب سے ہمپر کوئی آفت آئے اور ہم بھی مفت مین مبتلاے بلا ہون یہ لوگ سنکر محجوب سے ہوگئے وہ لوگ فوراً اُسیوقت کوچ کرکے چلے گئے یہ بھی نہ کیا کہ کچھ دن اِن ہر مکر تلاش تو کرتے آپسمین یہ صلاح کرلی کہ فرنگستان مین پہونچکر بادشاہ کو اطلاع کرین جو کچھ اُنکے نزدیک مناسب ہوگا ویسا وہ کرینگے ایسی صلاحین کرکے چلے گئے ادھر ان لوگون نے اُسیوقت اس واقعہ کی خبر ملکہ کو پہونچائی وہ سنکر اور زیادہ بیتاب ہوئی مگر کیا کر سکتی ہی ناچار ہوکر رہگئی مگر سیارہ نے ملکہ سے عرض کیا کہ اے ملکۂ عالم اب آپ اطمینان سے یہان تشریف رکھین کیونکہ کوئی مقام خوف نہین ہی یہ قلعہ بھی اہل اسلام کا ہی اور آنکا لشکر بھی موجود ہی آپ کسی قسم کا خطرہ نہین ہی جو کوئی مہم ہوگی یہ سب لوگ اسکو ملکر دفع کرینگے اب مین تلاش مین شاہزادہ کے جاتا ہون اگر چاہا خدا نے تو تلاش کرکے لاتا ہون ہمکو آپ رخصت کیجیے ملکہ نے کہا کہ اے سیارہ تم بھی اب ہمکو مثل شاہزادے کے چھوڑے جاتے ہو مین کیونکر یہان رہ سکتی ہون کیونکہ کوئی یہان اپنا نہین ہی سیارہ نے عرض کیا کہ سب تو آپکا یہان موجود ہی آپکو کبھی کسی امر کی تکلیف نہوگی اور فیروز بخت آپکی بہت خاطر کریگا آپ اسمین کوئی اندیشہ اور فکر نکرین مجکو جانے دین ملکہ مجبور ہوگئی سیارہ وہان سے واپس ہوکر پاس فیروز بخت کے آیا اور اُسکو کل واقعہ سے آگاہ کیا وہ بھی بہت پریشان ہوا اور کہا کہ یہ بڑا مخمصہ ہوگیا کیونکہ بادشاہ قلعہ سیاہ تاب کا فرزند بشکر لشکر ضرور آئیگا اُسکو کون جواب دیگا کیونکہ مین اپنے مین اسقدر قوت نہین پاتا ہون سیارہ نے کہا کہ یہ سب سردار جو کہ بیرون قلعہ مقیم ہین یہ سب بہادر ہین آپ کچھ فکر نکرین یہ سب جواب دے لینگے اور آپکو اسقدر لازم ہی کہ جہانتک ممکن ہو ناموس شاہزادے کی حفاظت کرین مین تلاش مین دونون شاہزادون کے جاتا ہون اُسنے جواب دیا کہ بہتر ہی جہانتک مجھسے ممکن ہوگا مین خاطر مین کوتاہی نکرونگا آپ شوق سے جائین سیارہ بہت کچھ پند و نصیحت کرکے بیرون قلعہ آیا اور پاس سہراب بن لنڈھور کے ہوکر اُنسے بھی کہا کہ اب مین تلاش مین شاہزادے کے جاتا ہون کیونکہ آپ لوگ تو اطمینان سے ایک جگہ بیٹھ گئے ہین اور ایک مقام بھی آپکا مقرر ہوگیا ہی لہذا اب مجکو اطمینان ہوگیا ہین اب تلاش شاہزادون کے ضرور جاونگا آپ کو لازم ہی کہ اب آپ حفاظت مین ناموس کے مصروف رہین اور مع لشکر کے آپ تا آنے میرے یہین مقیم رہین سہراب بن لنڈھور نے کہا کہ اچھا جو آپکی مرضی ہو سیارہ ثانی سب سے رخصت ہوکر اور سبکو واسطے حفاظت ناموس کے تاکید

کرکے اور لشکر کو مقرر کرکے آپ لباس فقیرانہ پہنکر ایک طرف کو روانہ ہوا اب دیکھیے کہ اسکا ذکر کہان ہوتا ہی اور کب ہوتا ہی اُدھر شاہزادہ شہریار فقیر ہوکر ایک طرف کو جاتے ہین کہ اُنکا کسیکو نشان نہین معلوم ہی اور سب سے پوشیدہ ہوکر چلے گئے ہین اور سیارۂ ثانی بھی فقیر ہوکر ان دونون شاہزادون کی تلاش مین روانہ ہوا ہی اب اُنکا ذکر آیندہ ہوگا ادھر لشکر شہریار طرف فرنگستان کے جاتا ہی اُنکو اثنائے راہ مین چھوڑیئے اور لشکر رستم ثانی مع ناموس کے قلعہ قمر بخش پر مقیم ہی سیارہ و شاہزادے کے انتظار مین ہی ان سبکو اپنے اپنے مقام پر چھوڑیئے اور وہ لشکر مفرد بھی ایک سمت کو جاتا ہی اب حال تلوسیاہ تا بآیندہ تحریر ہوگا کہ اُس لشکر نے اپنے شاہزادے پاس جاکر کیا کیا اور اُسنے کیا تدبیر کی ان سب واقعات کا حال حسب قاعدہ تحریر ہوگا اب یہ داستان مین بیان موقوف رکھی جاتی ہین اور حال دوسرا شروع ہوتا ہی

اب کچھ حال شاہزادۂ رستم ثانی کا تحریر ہوتا ہی جو کہ فقیر بنے ہوئے شہر زرین حصار مین مقیم ہین اب اُنکی حالمین نامہ فرسائی کیجاتی ہی

رقمطرازِ کیفیت داستان نوشتند باطرز نو این چنان فراویان قصص خوش بیانی اس کیفیت کو یون تحریر کرتے ہین کہ یہان شہر زرین حصار مین شاہزادہ رستم ثانی برون شہر ایک جنگل پرخار مین فقیر بنے ہوئے مقیم ہین اور یہ قرار پایا ہی کہ آٹھوین روز یہان میلہ ہوا کریگا اور کل اہل شہر آکر سیر و تماشا کرینگے یہان تو یہ سامان میلا ہو رہا ہی کہ بعد آٹھ روز کے میلا ہوگا یہانتک کہ دن میلے کا آیا قبل ایکدن میلے کے اُس صحرا مین بمقام قیام شاہ صاحب خیمہ وغیرہ دوکانداردن اور امیران شہر کے آگئے تھے اور بندوبست ہوگیا تھا جیسے صبح ہوئی اور آفتاب برآمد ہوا لوگ آنے لگے اور دوکانداردن نے اپنی اپنی دوکانین آراستہ کین اور امیران شہر بھی واسطے دیکھنے تماشے کے آئے طوائفان شہر بھی اپنے اپنے خیمون مین آکر بیٹھین جب خوب میلہ جمع ہوگیا تو اُدھر شاہ صاحب بھی اپنے جنگل سے نکلکر باہر چبوترے پر آکر مقیم ہوئے کہ اس اثنا مین ڈنکے کی صدا آنے لگی سب نے دیکھا کہ بادشاہ مع وزیر و نقیل دیو صورت اور شاہزادے کے چلا آتا ہی بعد گذر جانے جلوس وغیرہ کے سواری شاہزادہ کی مع تخت شاہی کے قریب چبوترے کے آئی اور بادشاہ تخت سے اُترا اور قریب شاہ صاحب کے گیا اور خدمت قدمبوسی بجا لایا اور ہاتھ وغیرہ جوڑے اسیطرح نقیل دیو صورت و شاہزادہ بھی پیش آیا اور قدمبوسی حاصل کی بعد اسکے وہ پانچ سو آدمی جو کہ چلتے وقت لے تھے وہ آئے شاہ کے گرد پھرے اور قدمبوس ہوئے شاہ صاحب نے سبکی پشت پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ بچہ اچھے رہے بعد اسکے نقیل سے فرمایا کہ ہان شاہزادے کو ہنرسپہ گری جو کچھ کہ تمنے اس زمانے مین تعلیم کیے ہین ہمارے سامنے ایسے انکو دکھاؤ کہ یاد ہین یا نہین نقیل یہ سنکر فوراً اُس اکھاڑے مین آیا جو کہ زیر چبوترہ تیار تھا اور اُس اکھاڑے پر خیمہ بھی استادہ تھا اور چار طرف قناتین لگائی گئین تھین صرف

چبوترے کی طرف کھلا تھا اور شاہزادہ بھی آیا اور فن کشتی جو کہ شاہزادے کو تعلیم کیا تھا وہ دکھانا شروع کیا یہانتک کل ہنر جو کہ تعلیم کیے تھے سب دکھائے شاہ صاحب نے بہت تعریف کی اور کچھ اپنی زبان مبارک سے بھی ارشاد کیا اور زبانی بھی تعلیم کیا بعد اسکے اُن پانچ سو آدمیون کو بھی کچھ زبانی تعلیم کیا اور فرمایا کہ تم لوگ اسیطرح آٹھوین روز آیا کرو جبتک میں یہان موجود ہون یونہین تمکو زبانی سب ہنر لڑائی کے تعلیم کرونگا ان سبنے منظور کیا ادھر میلہ خوب آراستہ ہوگیا ہر جگہ ایک چہل پہل ہو رہی تھی جگہ جگہ میلے کے خیمے مین طبلہ بج رہا ہی گانا ہو رہا ہے کسی کے یہان ستار بجتا ہی کوئی بادشاہ چنگ کھیل رہا ہی کہین چوسر ہو رہی ہی رئیسون کے خیمون مین تو یہ رنگ تھا اور طوایفان شہر بھی اپنے خیمونمین آراستہ و پیراستہ بیٹھی ہوئین ہین اور تجونون کے چوکے نہایت تکلف سے بچھے ہین پاندان کھلے ہوئے ہین اپنے اپنے اُستادونکو گوریان دے رہی ہین بیسیان بیٹھے ہوئے ہین ایک سمت سائلین بیٹھی ہوئی ہین بڑے بڑے مجمع ہو رہے ہین ہر طرف لوگ رہی ہی ہر ایک یہ کہہ رہا ہی کہ جسنے کل گانے مین اس لڑکے سے لڑی بھلی خوب دھوان دھار ہو رہا ہی دائرہ بج رہا ہی ایک طرف اکھاڑا کھدا ہوا ہی دھول بج رہا ہی لیزم ہل رہی ہی غرضکہ ہر اہل فن کا جماؤ ہی ایک جانب کبڈی مین سامی کنواب کے بیٹے ہوئے طمانون کے دوپٹے اوڑھے ہوئے بیٹھے ہین امرود کولے رنگترے وغیرہ ٹوکرون مین فرنیے سے سجے ہوئے ہین ایک طرف گل فروش ہین ایک طرف عطر فروش ہین ایک جانب حلوائی ایک طرف میوہ فروش ایک مقام پر جوہریون کا جمگھٹا ہی انکی دوکانین آراستہ ہین صراف ایک طرف اپنا روپیہ پرکھ رہے ہین پان والون کی دوکانین خوب آراستہ ہین ایک جانب بزاز خوب عمدہ عمدہ کپڑون کے تھان لیے ہوئے بیٹھے ہین اہل میلہ خرید فروخت کر رہے ہین میلہ خوب آراستہ ہی یہانتک کہ شام ہوگئی بموجب حکم بادشاہ میلہ برخاست ہوا بادشاہ بھی شاہ صاحب سے رخصت ہوکر مع اپنے خدم و حشم کے شہر کیطرف چلا گیا اور حکم دیگیا کہ آٹھوین دن پھر یہان میلہ یونہین ہوگا اور یہی طریقہ ہمیشہ ماثر رہے شاہ صاحب کے جاری رہیگا ہر شخص آٹھوین دن یہان آیا کرے اور یہ میلہ کیا کرے اہل میلہ اپنے اپنے مکانون کو واپس گئے یہ طریقہ وہان کوئی ایک ماہ تک جاری رہا تھا دیہانچہ ان میلہ تھا چنانچہ اُس روز میلہ خوب آراستہ تھا اور اہل شہر مین کوئی باقی نہین رہا تھا کہ جو نہ آیا ہو غرضکہ خوب میلہ جمع ہوا تھا کہ بادشاہ موافق دستور کے آیا اور بعد فراغت قدمبوسی کی ایک تصویر خادمون نے طلب کی جسکو کہ وہ لایا تھا اپنی ہمراہی مین خادمون نے فی الفور حاضر کی اسنے اُسکو روبرو شاہ کے نصب کرنا چاہا یہ جو شاہ صاحب نے دیکھا تو بادشاہ سے دریافت کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی اُسنے عرض کیا کہ یہ تصویر ہمارے خداوند یعنی معبود کی ہی کہ جسکی ہم پرستش کرتے ہین مین یہ چاہتا ہون کہ یہ تصویر آپکے سامنے ہر وقت رہے اور اہل میلہ بھی آٹھوین دن یہان آکر زیارت کرین شاہ صاحب یہ سنکر چین برجبین ہوئے اور کہنے لگے کہ تم لوگ کس قسم کے ہو کہ ایک تصویر کی پرستش کرتے ہو بھلا کوئی سوال تو کرو دیکھین یہ تصویر کیونکر اُسکو پورا کرتی ہی اور کیونکر تمھاری امید بر لاتی ہی کیون اپنے کو تمنے راہ ضلالت مین ڈالا ہی کیون گمراہی اختیار کی ہی جلد اس راہ ضلالت سے پرہیز کرو اور اے بادشاہ اب راہ نیک پر آؤ ورنہ تم سبکے سب واصل جہنم کیے جاؤ

خدائے آسمان کی پرستش کرو جو کہ سب کا صانع ہی جسنے کل مخلوقات کو پیدا کیا ہی یہ بت جنکی تم پرستش کرتے ہو
سب بندے ہین کسی مین کیا قدرت ہی جو اُنکی تخلیق کرسکے یا اُسکو پہچان سکے بڑے بڑے عاقل اس
راہ مین ہمیشہ سرگردان رہے مگر اُسکی قدرت کاملہ کو بھونچ نہ سکے بشر کی کیا مجال ہی جو اُسکے کسی
امر کی ماہیت کو دریافت کرسکے تمکو جسکی پرستش کرتے ہو یہ تصویر بھی کسی شیطان کی ہوگی
اور کسی شیطان نے تمکو گمراہ کیا ہی سوائے اُسکے اور کوئی خدا نہین یاد رکھو جو کہ اپنے کو خدا
کہلاتا ہی کوئی ساحر ہی اور بہت سے کلمہ وحدانیت خدا مین اپنی زبان سے بیان کیے اور ایسی
کہی کہ بادشاہ کے دل پر سے زنگ کفر دور ہونے لگا اور مع اپنے وزیر و شاہزادے ذلیل
و بیصورت دو بڑے سرداران نامی اور اُن پانچ سو آدمیون کے صدق دل سے مسلمان ہوگیا اسوقت
اُس تصویر کو توڑ کر پھینکدیا جو تصویرین کہ اُنکے گلو مین پڑی ہوئین تھین اُنکو اُتار اُتار کر پھینکدیا
اور ہزار ہزار لعنت ایوان تاجدار پر کی اور اسیوقت اہل میلہ کو جمع کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ
اسیوقت ایک چارچی جارج دیدے کہ سب اہل میلہ کیا فقیر کیا امیر و غریب و رئیس و اعلیٰ ادنیٰ
غرباتاجر صغیر و کبیر عورت و مرد دوکاندار و غیر دوکاندار مسافر و غیر مسافر سب کے سب زیر چبوترہ آکر
اُسکے صحن مین آکر جمع ہون کیونکہ شاہ صاحب آج کچھ وعظ فرمائینگے اور پند و نصیحت کرینگے جو کوئی
حاضر نہوگا بعد کو معلوم ہوگا کہ فلان شخص نہین آیا تو اُسکو سخت سزا دیجائیگی آیندہ اختیار ہی یہ حکم
تمام میلے و شہر مین بذریعہ دہل منکے پہونچادی اسیوقت کل میلہ اور کل باشندے شہر کے مع مسافر
تک زیر چبوترہ حاضر ہوئے اب جہانتک نگاہ کام کرتی تھی سوائے انسان کے زمین معلوم ہوتی
تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ جنگل آدمیون کا ہی یعنے بجائے درختون کے اس صحرا مین انسان پیدا
ہوئے ہین اُسوقت بادشاہ نے خود بالائے چبوترہ استادہ ہوکر فرمایا کہ مین نے آجتک آپ
لوگون سے کسی قسم کا سوال نہین کیا ہی اور نہ مین نے آپ لوگون پر کبھی ظلم و جور کیا آجتک مین نے
عدل و انصاف سے حکومت کی مین یہ چاہتا ہون کہ آپ لوگ میرے اوپر مہربانی فرماکر وہ کچھ کہ
یہ شاہ صاحب فرمائین اُسکو منظور کرین کیونکہ آسمین آپ کی بہتری معلوم ہوتی ہی مین نے تو
بموجب اُنکے کہنے کے اور بعد غور کرنے کے اُنکے ارشاد کو قبول کیا اب آپ بھی قبول کرین یہکر
بیٹھ گیا بادشاہ کے بیٹھنے کے بعد شاہ صاحب اُٹھے اور اہل مجمع کو اپنی طرف مخاطب کرکے فرمانے
لگے کہ اے صاحبان جلسہ آپ آگاہ ہون کہ آجتک تو تملوک شیطان کے اغوا سے گمراہ رہے لہذا
اب میری طرف متوجہ ہو اور اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانو اور اُسکی درگاہ مین اپنے گناہون کی معافی
مانگو اور توبہ کرو اور آج سے اُسکی بندگی کرو اور کفر کو ترک کرو اور اس تصویر پرستی سے باز رہو
جس سے کچھ تمکو فائدہ نہین ہی یہ بھی ایک تصویر ہی کہ جسکو تم خود اپنے ہاتھ سے مثل اور تصویرون کے
بنا سکتے ہو آسمین ایسی کیا فوقیت ہی کہ اُسکو سجدہ کرتے ہو اور اپنے خداوند کی تصویر مانتے ہو اور یہ
کہتے ہو کہ یہ تصویر خداوند ایوان ہ طاق کی ہی وہ بھی کوئی شیطان یا دیو یا ساحر ہوگا جسکی یہ تصویر
ہی اب اپنے خدا کو جانو یہ فرماکر چند کلمہ وحدانیت خدا مین ایسے فرمائے کہ تمام اہل مجمع کے دل
ایکبارگی برغبت اسلام کی طرف رجوع ہوئے اور اثنائے گفتگو مین شاہ صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا
کہ مثل اپنے بادشاہ و وزیر اور شہزادے کی راہ ضلالت سے نکلو جیسے کہ وہ لوگ میری نصیحت
سے اس دین مین آئے اور اپنا مذہب ترک کیا اب خدا اُسکو اپنے دامان رحمت مین پناہ دیگا جب

اپنے ایسے کلمات اہل مجمع نے سنے تو ایک مرتبہ سبکے سب بیکار اُٹھے کہ اگر ہمارے بادشاہ نے دین اسلام قبول کیا اور دین تصویر پرستی کو ترک کیا تو ہمکو گون نے بھی تصویر پرستی کو چھوڑ دیا یہ کہکر فوراً سب نے وہ تصویرین اپنے اپنے گلونمین سے اُتار کر پھینکدین اور توڑ ڈالین اُسیوقت سے سب صدق دل سے دائرۂ اسلام مین آگئے اور کہنے لگے جو کہ دین اسلام قبول کرے وہ کیا کہے شاہ صاحب نے کلمہ طیبہ اپنی زبان سے سبکو تعلیم کیا اور فرمایا کہ آٹھوین دن جو یہان میلہ ہوتا ہی وہ ہوا کرے مین آپ سب لوگون کو عقاید دین اسلام تعلیم کیا کرونگا یہ کہا بیٹھ گئے اور اہل مجمع اُسیوقت سبکے سب اپنے اپنے مکانون کو واپس گئے میلہ برخاست ہوگیا بادشاہ رخصت ہوکر جانے لگا اُسوقت شاہ صاحب نے فرمایا کہ ای بادشاہ تم شہر مین جاکر مسجدین بناؤ اور تمام شہر کو اسلام آباد کرو اور اُسمین جابجا مدرسے قائم کرو اور وہ لوگ جو کہ آٹھوین دن یہان میلہ مین آیا کرین تو قواعد دین تعلیم پاکر جایا کرین وہ اگلے روز تک اُن مدرسون مین اور لوگون کو تعلیم کیا کرین اور مسجدون مین جاکر مؤذن نوکر رکھین کہ وہ اذانین دیا کرین اُن شہرون سے جو کہ اسلام آباد ہین لوگ بلاکر نوکر رکھو اُنسے سب قواعد تعلیم کراؤ تاکہ اہل شہر عقائد دین سے ماہر ہوجائین ان باتون مین سے کوئی بات فراموش نہو بادشاہ نے عرض کیا کہ بہت خوب اور رخصت ہوکر شہر مین آیا رات تو مشکل سے بسر کی اور صبح کو دربار مین آکر حکم دیا کہ مسجدین بنائی جائین کیونکہ چلتے وقت شاہ صاحب نے ایک نقشہ اپنے ہاتھ سے بناکر بادشاہ کو دیدیا تھا اور فرمایا تھا کہ اُسکے موافق بندوبست کرنا بادشاہ نے وہ نقشہ صبح کو داروغۂ عمارت کو بلاکر دیا اور فرمایا کہ موافق اس نقشہ کے مسجدین شہر مین بنائی جائین اور مدرسے قائم کیے جائین اور لوگ روانہ کیے کہ تمام جاکر اُن ملکون سے جو کہ اسلام آباد ہین وہان کے لوگون کو لاؤ کہ وہ آکر یہان اہل شہر کو عقائد اسلام تعلیم کرین داروغۂ عمارت نوہ نقشہ لیکر گیا اور تعمیر مساجد کا بندوبست کرنے لگا اور وہ لوگ طرف شہر اسلام آباد کے روانہ ہوئے یہان اب یہ طریقہ ہوگیا کہ آٹھوین دن اُسیطرح میلہ ہوتا ہی اور اب شاہ صاحب نے تخمیناً پچاس آدمیون کو قواعد دینی سوائے بادشاہ اور وزیر و شاہزادے کے تعلیم کرنا شروع کیے ہین بروز میلہ بادشاہ کو مع اُنکے ہمراہیون کے تعلیم کرتے ہین اور بعد اُن پچاس شخصون کو تعلیم کیجاتی ہی اب یہی قاعدہ مقرر ہوگیا ہی کہ آٹھوین دن جو میلہ ہوتا ہی تو قواعد دین شاہ صاحب تعلیم کرتے ہین اور وہ پچاس سات دن تک اہل شہر کو تعلیم کرتے ہین جو کچھ کہ شاہ صاحب سے تعلیم پاتے ہین یہان تو یہ قاعدہ ہوگیا ہی مگر شاہ صاحب کا یہ قصد ہی کہ کسیطرح یہان سے چلا جاؤن کیونکہ یہ شہر بھی اسلام آباد ہوگیا اور جو تمہارا انتشار تھا وہ پورا ہوگیا یہ تو اس قصد مین ہین اور یہ ارادہ ہی انکو تو یہان اسی قصد مین چھوڑا جاتا ہی دیکھیے کہ اب کب انکا ذکر ہوتا ہی اور انپر یہان کیا گزرتی ہی

اب کچھ حال پردۂ پنجم قاف مین قلم فرسائی کیجاتی ہی بجای ساقی نامہ غزل

دل مین سے سیر دم سنجیے گا	یک بیک خلق سے رم کیجیے گا	مورد مہر تو ہان ہم بھی ہین
اور کسیپر یہ کرم کیجیے گا	سخت بیباک ہی یہ خانہ شوق	اپنے ہاتھون کو قلم کیجیے گا
ٹک بھی گردون نے اگر فرصت دی	عیش کو شۂ غم سنجیے گا	گرمی اشک سے مانند شراب

آب دانش کو بہم پہنچے گا	سینہ و دل کے تئین داغون سے	رشک گلزار ارم کیجے گا
قصد ہی قلع بطور ستان	حوصلہ دیر جسم کیجے گا	لہر جب آوگی حق مین جون مین
راہ طی اک دو قدم کیجے گا	شدت مہربان دل سے آہ	درد گستر ح سے کم کیجے گا

راویان فسانۂ عجیب و سیر کنندگان قصۂ غریب بلبل شاخسار معانی کو گلزار سخندانی مین یون نغمہ سنج کرتے ہین کہ پردۂ پنجم قاف مین ایک بادشاہ تھا کہ جسکے جاہ و حشم کے روبرو کچھ شوکت و حشمت جم کی حقیقت نہین تھی بڑا عادل اور منصف تھا اسکے انصاف و عدل کی ادنی یہ کیفیت ہی کہ شیر و بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے اور نام سے اخضر پریزاد کے تمام پردۂ قاف مین مشہور تھا اُسکا ایک وزیر سردرجی نامی بڑا صاحب کمال عقلمند رہتا اور وہ خاندان عبد الرحمان جنی سے تھا اور اُسکا ایک سپہ سالار ہامان دیو ہی جو کہ نواح مرزۂ دیو پر حاکم ہی اور اس بادشاہ کی دربار مین ہمیشہ افسران و سرداران نامی دکھائے مرجع کار پر متمکن رہتے ہین اسکی شان و شوکت آسمان پری سے کچھ کم نہین ہی ایک دختر رکھتا ہی جو کہ حسن مین شہرۂ آفاق ہی اور ناز و نزاکت مین طاق ہی جسکے روے روشن کے آگے آفتاب شرمندہ ہوتا ہی اگر کہین وہ خورشید طلعت نے نقاب بام پر آجاتی ہی تو خورشید فلک اپنا رو روشن پردۂ سحاب مین پوشیدہ کرلیتا ہی سوائے اس دختر کے کوئی اولاد ازقسم ذکور نہین ہی یہ اُسکی جان و مرخ ہی اور نام آس شمع بزم شہریاری کا مہراب پری ہی جسوقت کہ وہ شمع بزم عشرت ہمراہ اپنی خواصان خاص کے واسطے سیر گلزار کے جاتی ہے تو اُسکے گردان خواصون کا یہ حال ہوتا ہی کہ جیسے ماہ کامل کے گرد تارے ہوتے ہین یا گرد شمع پروانے یا گرد گل کے بلبلین تمام صحن گلزار اُسکے پرتو رخسار سے روشن اور منور ہوجاتا ہے اور بلبلین اُسکے عارض رنگین کو دیکھکر جانب گل سے موندھ پھیر لیتی ہین اور اُسکی جانب نظر شوق سے نظارہ کرتی ہین اور کبھی بھولے سے روے گل کو نہین دیکھتی ہین یہ اُسکے حسن خداداد کا عالم ہی اور ابھی اُس گل گلزار خوبی و سرو گلستان محبوبی کا سن بھی بہت کم ہی قریب پندرہ یا سولہ برس کے ہوگا بقول شاعر **میر حسن شعر** برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن جوانی کی راتین مراد دنکے دن + وہ اُسکا اُٹھتا ہوا جوبن جو دیکھتا ہی دل کو تھام لیتا ہی اور ایک آہ سرد دل پر درد سے بھرتا ہی اور ہزارہا شاہزادگان قاف اُسکے روے زیبا اور عارض حنا پر فریفتہ ہوکر مثل مجنون کے آوارہ ہوگئے مگر بسبب اُسکے باپ کے خوف کے خواستگاری نہ کرسکے اور وہ لوگ اسکی زلف پرشکن مین اسیر ہوکر مبتلاے قید عشق ہوگئے اور اپنے خانمان سے برباد ہوئے بیگانہ اور بیگانہ سے بیزار ہوئے اُسکی دید کے خواستگار ہوکر اُسکی در دیوار مجنون وار شعر عاشقانہ پڑھتے تھے شعر الٰہی کو نسا دن ہو وہ سوئین آکے پہلو مین + یہی رہتی تھین بانین رات کو دو دو پہر دلسے + آدھی رات سے فقیر بنکر دیکھتے تھے مگر وہ قتالۂ عالم ایک کبطرف توجہ سے نظر نہین کرتی تھی اور نہ کچھ اُنکی الفت کو اپنے خیال مین لاتی تھی اور اکثر کہا کرتی تھی کہ یہ لوگ بیکار رونکی دھوپ اور رات کی اوس مین اپنی زندگی بسر کرتے ہین تا بدانکو جاے قیام نصیب نہین ہی یہ محتاج ہین اور اُسکو سوائے شغل باغ کے کوئی کام نہین ہی ہمراہ اپنی جلیسون کے ہمیشہ سہ پہر کو سیر باغ کیا کرتی ہی اور اخضر پریزاد ہمیشہ بعیش و عشرت

حکومت کرتا ہو اور اپنی زندگی براحت بسر کرتا ہو کہ اُسکی دختر کے حسن کا شہرہ تمام پردۂ قاف مین پھیل گیا
اور بہت سے شاہان قاف نے اُسکی خواستگاری کی گر اسنے سرور جنی کی رائے سے اُنکو جواب
صاف دیا کیونکہ سرور جنی نے علم نجوم مین دیکھکر بادشاہ سے کہا تھا کہ آپکی دختر ایک شاہزادۂ
اولوالعزم کے ساتھ منسوب ہوگی جو کہ بڑا بہادر اور جری ہوگا اور خاندان عالی سے ہوگا مگر یہ نہ کہا
تھا کہ کس خاندان سے ہوگا لاکھ لاکھ بادشاہ نے دریافت کیا مگر بمصلحت وقت کچھ سوچکر اُسکو
ٹال دیا اس سبب سے جنے خواستگاری کی اُسکو جواب صاف دیا یہ شہرہ حسن اُس پری کا
اتفاق سے ہامان دیو کے بھی کان تک پہونچ گیا اُسکو شوق دید ہوا گو کہ وہ مایۂ حسن خود
اپنے روے انور پر نقاب ڈال کر ہمیشہ برابر تخت پدر کے کرسی جواہر نگار پر جلوہ افگن رہتی تھی
اور دربار اُسکے روے روشن کے پرتو سے منور ہوتا تھا یہ عالم اُسکے حسن کا تھا کہ باوجود ہونے
نقاب کے بھی عکس رخسار سے تمام بارگاہ بقعۂ نور معلوم ہوتی تھی دیو ہامان روز دیکھا کرتا تھا
مگر اب اسکو یہ شوق ہوا کہ کسی صورت سے اس پری حسن کو بے نقاب دیکھون یہ اس فکر مین
ہمیشہ غرق رہتا تھا اتفاق سے وہ حسب معمول اپنے باغ کی سیر کو گئی اسکو بھی خبر ہو گئی
یہ بھی پوشیدہ ہوکر پہونچا اور اُسکی خواصون کی نظر دن سے بچکر اُسکو دیکھنے لگا جبکہ اُس پری حسن
و خوبی کو نے نقاب دیکھا اور سیر گلشن مین مشغول پایا یہ دیکھتے ہی اُسپر ایک جان اور ہزار
جان سے عاشق اور فریفتہ ہوگیا اور تیر عشق نے اُسکے دل و جگر کو مجروح کر ڈالا اور یہ حالت
ہوئی کہ اُسکو وہان سے آنا دشوار ہوگیا مگر بہ ہزار خرابی اپنے کو وہان سے دل پر صبر کی سل
رکھکر اور اُسکے روے روشن پر شیفتہ ہوکر چلا آیا اور اپنے مقام پر آکر اُسکی یاد مین اشک حسرت
چشم سے بصیرت سے جاری کرنے لگا اور مکان اور در و دیوار سب اُسکو کاٹے کھاتے تھے جبکہ
یہ نوبت ہوئی تو خیال کیا کہ تو خود اُس گل کی خواستگاری بادشاہ سے کر تو بھی تو ایک عہدۂ جلیل پر ممتاز ہی
اور تمام لشکر کا سپہ سالار ہی ضرور بادشاہ تیری خاطر کریگا اور تجکو بہ دامادی قبول فرمائیگا اگر
تو اسمین دیر کریگا تو تجکو صبیا دشوار ہو جائیگا بغیر اُس پری کے قرار نہ آئیگا یہ خیال کرکے
اُس مضمون کی تحریر کی کہ حضور یہ خادم ایک مدت سے نمک سرکاری کھاتا ہی اور منصب
جلیل پر سرکار کی جانب سے ممتاز ہی مگر اب از راہ گستاخی ایک امر اہم کا خواستگار
ہی کہ اگر سرکار کی توجہ ہوگی تو وہ مشکل بھی حل ہو جائیگی یہ خادم بھی امیدوار ہی کہ مجکو حضور
اپنی غلامی مین فرمائین اور سب مردان قاف مین میری آبرو بڑھائین یعنے مجکو اپنی دامادی
مین قبول فرمائین کیونکہ میری جان عشق مین اُس حور وش کے بہت اتر ہی یہ لکھکر اور اُس
عرضی کو صبح کو بذریعۂ ایک دیو کے خدمت مین بادشاہ کے روانہ کی اور خود اُس روز دربار
مین نہین گیا اور اُس دیو سے کہدیا کہ یہ عرضی بادشاہ کے دست مبارک مین دینا اور عرض
کر دینا کہ حضور خود ملاحظہ فرمائین اور کسیکو نہ دین جوش عشق مین صاف صاف الفاظ تحریر کر دیے
کچھ عتاب شاہی کا بھی خیال نہ کیا یہان تو وقت صبح اخضران پرنیاد اپنی بارگاہ مین تخت مکلل
پر جلوہ افگن ہی اور تمام افسران فوج و سردار نامی و گرامی مثل دیو افلاک وغیرہ کے جو کہ
بڑے بہادر ہین اپنے اپنے دنگلون پر متمکن ہین سرور جنی بھی اپنے عہدۂ وزارت پر متمکن
ہی مضراب پڑی بھی چہرہ انور پر نقاب ڈالے پہلوے تخت مین کرسی جواہر نگار پر تشریف

فرہاد سوائے دیو ہامان کے کہ وہ سپہ سالار ہو اُسکا تو دنگل خالی ہو اور یہ سب ارکان سلطنت
ومشیران حسب اپنی اپنی جگہ پر موجود ہین کہ اس اثنا مین اُس دیو نے وہ عرضی لاکر حضور مین
پیش کی اور عرض کیا کہ یہ عرضی میرے ایک دیو ہامان کی ہو اُسنے عرض کیا ہو کہ ازبس کہ فتوح کہ حضور
خود ملاحظہ فرماوین اور کسیکو نہ دین تین بادشاہ نے وہ عرضی اُسکے ہاتھ سے لیکر لفافہ کو چاک
کیا اور پڑھنا شروع کیا جو القاب وآداب کے جب نظر بادشاہ کی اُس مضمون پر پڑی
چہرہ مثل آفتاب کے سرخ ہوگیا اور دونون آنکھین مثل خون کبوتر کے لعل ہوگئین نائرہ
غیظ وغضب کے مثل بھبکے کے کانپنے لگا اور کف مونہہ سے جاری ہوگیا جب تمام وکمال عرضی
پڑھ چکا تب حالت غیظ وغضب مین اُسکو چیر پھاڑ کر پھینک دیا اور کہا کہ ہی کوئی کہ اس دیو نابکار
کو میرے سامنے سے ذلیل کرکے نکال دے کیون کہ یہ ایسا پیام لایا ہی جسکی اُسکو یہ سزا
ملی سرور جنی نے جو یہ حالت غیض وغضب بادشاہ کی دیکھی اور یہ حکم عتاب آمیز سنا
دست بستہ عرض کیا کہ حضور والا کیا مضمون اس عرضی مین تحریر ہی کہ جسکے ملاحظہ کرنے سے
اسقدر مزاج مبارک برہم ہوا اگر خلاف مزاج عالی نہو تو تین بھی عرضی کی تحریر کے مضمون سے
آگاہ فرمایا جاوین کہ لیا مضمون ہی بادشاہ نے سرور جنی سے فرمایا کہ پہلے اس دیو
نابکار کو یہان سے دور کرو کیونکہ اسکی صورت دیکھکر مجکو غصہ آتا ہی اور اُس دیو سے فرمایا
کہ اُس نمکحرام سے کہدینا کہ اب کبھی میرے دربار مین آنے کا قصد نکرے ورنہ بہت ذلیل ہوگا
وزیر نے یہ حالت دیکھکر ایک دیو کو حکم دیا کہ اس دیو کی گردن مین ہاتھ دیکر نکال دو وہ دیو
اپنے دنگل سے اٹھا اُسکی گردن مین ہاتھ دیکر نکال دیا وہ بسبب اسکے کہ یہان ہزارون دیو
موجود ہین ہمارا کیا کرینگا ذلیل ہوکر چلا گیا مگر اسقدر کہتا ہوا گیا کہ ای بادشاہ قاف
بڑا کرتے ہو جو خلاف مرضی دیو ہامان کرتے ہو جو کہ اسوقت پردہ قاف مین مثل دیو عفریت کے
زبردست ہی جسکے قبضہ مین تمام دیوان قاف ہین اُس سے بگاڑنا بہتر نہین ہی ورنہ بہت پریشان
ہوگا یہ سنکر اور زیادہ بادشاہ برہم ہوا اور فرمایا کہ مارو اس نمکحرام کو اُسپر مار پڑنے لگی خوب
زدوکوب کرکے اُسکو دربار سے نکال دیا وہ دیو روتا ہوا طرف دیو ہامان کے روانہ ہوا بعد
جانے اُس دیو کے بادشاہ نے سرور جنی سے فرمایا کہ مین کیا بیان کرون کہ اُس نمکحرام نے
کیا تحریر کیا تھا جب خیال آتا ہی میری آنکھون مین خون اُتر آتا ہی یہ دل چاہتا ہی کہ اگر دیو ہامان
آجاوے تو اُسکو ابھی قتل کرون بغیر قتل کیے زندہ نچھوڑون اپنے دل نعمت سے ایسے امر کا
امیدوار وخواستگار ہو بقول شخصے چھوٹا مونہہ بڑی بات اُسکو شرم نہ آئی کہ اُسنے ایسی
تحریر مجکو بھیجی کیا بیان کرون کہ کیا میری حالت ہی یہ فرماکر اپنی دفتر تک اخیر کی جانب متوجہ ہوا
اور فرمایا کہ ای بیٹا تم اسوقت اپنے محل مین جاؤ یہان نہ ٹھہرو کیونکہ مجکو ضروری باتین اہل دربار
سے کہنا ہین اور کسیمین مشورہ لینا ہی وہ حوروش بموجب ارشاد اپنے پدر بزرگوار کے اُٹھکر
اُسیوقت محل مین چلی گئی بعد جانے مضراب پری کے بادشاہ نے اہل دربار کو بھی رخصت
کیا چند معزز سردارون کو رہنے دیا جب صحبت خلیہ کی ہوگئی اُسوقت بادشاہ نے وزیر
یعنے سرور جنی و دیگر سردارون سے فرمایا کہ لو صاحبو کچھ سنا بھی آپ لوگون نے کہ اس
نے ایمان نمکحرام دیو ہامان نے مجکو عرضی مین یہ لکھا ہی کہ مجکو اپنی دامادی مین حضور قبول کرین

وہ تمکو رام مجھے اس امر کی امید رکھتا ہی اور تحریر مین بھی یہی مضمون ہی کہ آپکی دختر پر فریفتہ ہون
میرا اوسکی جدائی مین غیر حال ہی آپنے سنا اُس حرامزادے کی تحریر کو کجا یہ نازنین پروردہ مہد نزکت
اور کجا وہ خرس بادیہ ضلالت آپنے کو دیکھے اور اس خورنزاد کو کہین بھی ایسا ہو سکتا ہی کہ مین
اس امر کو قبول کرون آپ لوگون کی کیا راے ہی سرور جنی نے اور دیگر سردارون نے عرض
کیا کہ حضور نے خوب کیا جو اُسکے نامہ بر کے ساتھ یہ امر کیا معلوم ہوتا ہی کہ دیو ہامان کی قضا
آگئی ہی جو ایسے امر مشکل کی خواستگاری کی اُسکو خیال نہ آیا کہ جب ایسے ایسے بادشاہان
قاف کو یہ امر میسر نہوا تو میری کیا حقیقت ہی بڑے بڑے اس آستان عالی منزلت پر آئے اور حسین
فرسائی کرکے نے نیل و مرام واپس گئے اور کچھ شنوائی نہوئی تو مین کس قطار و شمار مین ہون جن
جب دن برے آتے ہین تو گھگے نہین آتے ہین اب اسکے خرابی کے دن ضرور آگئے ہین
جو ایسے ایسے خیالات اسکو پیدا ہونے لگے اپنے بہت سر اٹھایا ہی اور مغرور بھی حد کا ہوگیا
ہی انجام اسکا اچھا نہین ہی سرور جنی نے کہا کہ اگر آپکی مرضی ہو تو یہ خاکسار جائے
اور اُسکو اس ارادے سے باز رکھے بادشاہ نے فرمایا کہ نہین ایسا نہو کہ وہ آپکے ساتھ
بدسلوکی کرے کیونکہ مین نے اُسکے پیام آور کے ساتھ بدسلوکی کی ہی سرور جنی نے عرض کیا
کہ آپ اطمینان رکھئے غلام کے ساتھ وہ کچھ نہین کر سکتا ہی غلام اُسکا دوست بنکر اُسکو فہمائش
کریگا جب وہ نہ مانیگا تو غلام اُسکو کچھ عتاب سرکاری کا بھی خوف دلائیگا جہان تک ہو سکیگا
باز رکھونگا جب وہ نہ مانیگا تو اُسکو جواب دونگا کہ اب تمھاری قضا آئی ہی بغیر اب تم قتل
ہوئے نہ مانوگے اخضر پریزاد نے کہا کہ آپ کو میرا اور اُس لڑکی کو اختیار ہی جیسا آپ مناسب
جانین وہ کرین سرور جنی نے کہا کہ خدا آپکو ہمیشہ ہم سبکے سرون پر قائم رکھے ہم غلاموں کی
یہ مجال نہین ہی کہ خلاف مرضی مبارک کرین اگر آپ کی راے ہو تو یہ خاکسار بجائے اخضر کے
گئے کہا کہ بظاہر تو جانے مین کچھ حرج نہین معلوم ہوتا ہی شاید وہ ناہنجار آپکی فہمائش سے اپنے
ارادے سے باز آئے اس نمک حرامی کو ترک کرے سرور جنی نے عرض کیا کہ غلام
نے بھی یہی خیال کرکے خدمت والا مین عرض کیا اور جو سردار کہ اُسوقت اُس جلسہ مین موجود
تھے وہ بھی سرور جنی کے ہمزبان ہوئے جب یہ راے قرار پا گئی تو سرور جنی بادشاہ
سے رخصت ہوکر طرف مکان دیو ہامان کے روانہ ہوا ادھر بادشاہ داخل محل ہوا اب
کچھ حال اُس دیو کا تحریر ہوتا ہی جو کہ عرضی لیکر آیا تھا اور بیہودگی سے ذلیل کرکے نکال دیا گیا تھا
وہ دیو ہمامان کے پاس پہونچا ادھر دیو ہامان انتظار کر رہا تھا کہ جواب میری عرضی
کا آتا ہوگا یقین ہی کہ بادشاہ نے دامادی مین مجکو منظور و قبول کیا ہوگا اور جواب مین حکم
کیا ہوگا کہ تم سامان شادی کرو مین تمھارے ساتھ عقد ملکہ مضراب پری کا کرونگا
ایسے خیالات دل مین کر رہا تھا اور اُسکی آنکھون کے سامنے کے تصویر خیالی ملکہ کی پھر رہی تھی اس
اثنا مین دیکھا کہ وہ دیو جو کہ پیغام لیکر گیا تھا سامنے سے نظر آیا یہ اُٹھکر دوڑا اور کہا کہ
کیا جواب لایا جلد بیان کر کہ مجکو تاب نہین ہی دل بہت بیتاب ہی اُسنے جھلا کر وہ پرزے
جو کہ عرضی کے بنے تھے دربار سے سبکی آنکھ بچاکر اُٹھا لیے تھے اُسکے سامنے رکھدیا اور کہا کہ یہ
جواب ہی آپکی عرضی کا دیو ہامان نے یہ نظر غیظ اُسکو دیکھا اور کہا کہ صاف صاف بیان کر اے

عرض کیا کہ مجکو ذرا دم تو لینے دیجیے ذرا ٹھہرے تو مین بیان کرونگا آپکو جسلدی جس امر کی ہے وہ امر کبھی نہوگا یہ صرف آپکا خیال خام ہے دیو ہامان نے کہا کہ اچھا ٹھہر جاؤ تب بیان کرنا وہ اگر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا اور اُس دیو کو اپنے سامنے بٹھا لیا جب کسقدر ٹھہرا اور اُسکے حواس درست ہوگئے اور اطمینان ہوا تو اُسوقت اُسنے کل کیفیت بیان کی یعنے عرضی کا پھاڑ کر پھینک دینا اور اپنا ذلیل کر کے نکلوانا سب بیان کیا دیو ہامان یہ واقعہ سنکر بہت برہم ہوا اور ایک دود غلیظ مونہہ سے نکلکر کاخ دماغ کو تور کر باہر نکل گیا اور مارے غیظ کے تمام جسم کانپنے لگا اور تمام جسم کے بال مثل سیاہی کے کانٹون کے کھڑے ہوگئے اُسوقت یہ کیفیت ہوتی تھا کہ گویا پیکان اُسکے جسم سے آگے ہین یہ غیظ و غضب جو اُسکا دیکھا تو اُس دیو نے کہا کہ ای شاہ دیوان قاف آپ کیون اسقدر غصہ کرتے ہین اگر آپ حکم دیجیے تو مین ابھی جاکر اُس حور لقا کو اُٹھا لاؤن دیو ہامان نے ایک آہ سرد بھری اور کہا کہ یہ کبھی نہ خیال کرنا کہ تمھارا قابو اُسپر چل جائیگا وہ یون کبھی ہاتھ نہ آئیگی جب تک ہزارون دیوؤنکا خون نہوگا مجکو بخوبی معلوم ہوگیا کہ بغیر فساد کے بادشاہ یہ امر قبول نہ کریگا اور جب تک وہ بادشاہ قتیل نہوگا اُسوقت تک یہ امر نہوگا ستم ہی اسکے یہ بھی ہے کہ سرورجنی کو قتل کرنا چاہیے کہ وہ بھی بادشاہ کو اس امر سے باز رکھتا ہوگا اُس دیو نے کہا کہ نہین سرورجنی کو تو اس امر کی خبر بھی نہین ہوئی بادشاہ نے خود عرضی پڑھی تھی اور پھاڑ کر پھینکدی بلکہ سرورجنی نے کہا کہ حضور مجکو اس عرضی کے مضمون سے آگاہ فرمائین بادشاہ نے جواب دیا کہ پہلے اس دیو نابکار کو میرے سامنے سے نکالدو بعد اُسکے عرضی کا مضمون سُنانا حضور مجکو بیحد ملکہ ذلیل کر کے گردن پکڑ کے نکال دیا یہ سُنکر دیو ہامان نے کہا کہ دیکھون کونسکے میرے ساتھ عقد نہین کرتے ہین اُنکو بزور شمشیر کرنا ہوگا نہین تو تمام بلاد قاف کو درہم و برہم کرونگا تب مجکو بھی وہ مثل اور دیوان قاف کے خیال کرتے ہین یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک دیو نے آکر عرض کیا کہ سرورجنی وزیر شہنشاہ نیرنگ لیف لاتے ہین وہ یہ سنکر اپنے دل مین بہت خوش ہوا اور اپنے مصاحبون سے کہنے لگا کہ دیکھا تمنے اُسوقت تو بادشاہ نے روبرو اہل دربار کے میرے پیغام بر کو ذلیل کر کے نکال دیا تھا مگر مجکو معلوم ہوتا ہے کہ سرورجنی کے سمجھانے سے وہ راضی ہوگیا اور مجکو پیغام بذریعہ سرورجنی بھیجا ہے خیر مجکو اپنے کام سے غرض ہے اگر وہ عقد میرے ساتھ کر دینگے تو مین کبھی اُنسے نہ بگڑونگا اور جس طرح سے اُنکا ملازم تھا اسیطرح اپنے کو سمجھونگا مصاحبون نے عرض کیا یہ حضور کا اقبال ہے کہ ایسے مشکل کام وہ باسانی یون طے ہوجائین دیو ہامان نے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ مین خود سرورجنی کے استقبال کو جاؤن کیونکہ وہ مرد بزرگ اور دانشمند اور صاحب کمال بھی ہین اور دوسرے پیغام خوشی بھی لائے ہین مصاحبون نے کہا کہ آپ کو اختیار ہے دیو ہامان اُٹھ کھڑا ہوا اور اسکے استقبال کے چلا اُسکے ہمراہ اور لوگ بھی ہوئے یہ تھوڑی دور پہونچا تھا کہ سامنے سے سواری سرورجنی کی نمودار ہوئی صاحب سلامت ہوئی بعدہٗ دیو ہامان بہت اعزاز سے پیش آیا پہلے نفلگیر ہوا بعدہٗ اپنے ہمراہ لیکر اپنے مکان پر آیا بعد مزاج پرسی کے کہا کہ آپکا اُسوقت کیونکر ہوا کیون آپنے میرے غریب خانے پر قدم رنجہ فرمایا مجکو خود طلب فرما لیا ہوتا

مین فوراً حاضر ہوتا مجکو کوئی عذر نہ تھا سرور جنی نے فرمایا کہ مین خود از راہ بے تکلفی چلا آیا تھا بلانے کی کیا ضرورت تھی مین نے خیال کیا کہ تم اسوقت ہمیشہ سیر کو جاتے ہو آج بجاؤ دو تو ہامان کے پاس چلو اور اُنسے آج دربار مین نہ آنے کی وجہ دریافت کرو یہ سوچکر چلا آیا مجھ کوئی ضرورت خاص نہ تھی کہ مین تمکو بلاتا اب یہ تو بیان کرو کہ تم آج دربار مین کیون نہین آئے مجکو بڑا تعجب ہی کہ تم اور دربار مین نہ آؤ آج ایک عجیب واقعہ گذرا کہ ایک دیو ایک عرضی دربار مین آیا اور وہ عرضی اُسنے بادشاہ کے دست مبارک مین دی اور کہا کہ اسکو خود ملاحظہ فرمائیے بادشاہ نے وہ عرضی خود ملاحظہ کی بعدہٗ بہت غیظ وغضب مین آکر اُسکو چاک کڈالا اور اُس دیو کی نسبت حکم دیا کہ اسکو ابھی ذلیل کرکے میرے سامنے سے نکال دو مین نے دست بستہ ہوکر دریافت بھی کیا کہ حال نہ معلوم ہوا اور نہ کچھ ارشاد فرمایا کہ یہ عرضی فلان شخص کی ہی جب وہ دیو ذلیل کرکے نکالا جانے لگا تو بادشاہ نے اپنی زبان مبارک سے یہ فرمایا کہ اُس نابکار سے کہدینا کہ ہمارے دربار مین کبھی نہ آنا اُسوقت مجکو یہ خیال ہوا کہ شاید یہ امر دیو ہامان کی نسبت تو نہین ہی اسکو ملکر اُنسے دریافت کرنا چاہیے اسوقت سے مین بہت متفکر ہون کہ آیا وہ عرضی تمھاری ہی یا اور کسی کی اگر تمھاری تھی تو تمنے کیا ایسی بات اُس عرضی تحریر کی تھی کہ جسکے سبب سے اسقدر قہر شاہی تمپر نازل ہوا سرور جنی نے بظاہر کسی مصلحت سے صاف صاف نہ بیان کیا اسمین کچھ بات بھی تھی مگر بہت بڑی بات تو یہ ہی کہ اونکا منشاء خاص یہ تھا کہ یہ خود اپنی زبان سے بیان کرے مین اُسوقت اسکو قائل کرون بیوجہ اسقدر دروغ کہا جب یہ تقریر دیو ہامان نے سرور جنی کی زبانی سُنی کہا کہ ہان چند وجہون سے مین نہین آیا اول تو یہ کہ طبیعت میری کچھ آج ناساز تھی دوسرے یہ کہ بادشاہ کو ایک عرضی مین نے تحریر کی تھی اور مین خود یہ مناسب نہ سمجھا کہ وہ عرضی میرے سامنے بادشاہ پڑھے کیونکہ مجکو یقین تھا کہ بادشاہ عرضی کا مضمون پڑھکر ماتو بہت برہم ہونگا یا خوش ہوگا اگر خوش ہوا تو کچھ مضایقہ نہین ہی اگر برہم ہوا اور مجکو بھی کوئی خیال دل مین آگیا تو اُسوقت مجکو تمھارا ہی کرنا ہوگی نوبت جنگ وجدل کی آئیگی ابھی تو مجکو اختیار ہی چاہے مین اس قصہ سے باز رہون مگر اسوقت مجھے صبر نہوا فرد فساد ہوا گو اب بھی وہی نتیجہ معلوم ہوتا ہی کہ بغیر فساد کیے ہوئے پارہ نہین ہی کیونکہ بادشاہ نے میری عرضی کو پھاڑ ڈالا دوسرے میرے ملازم تو ذلیل کیا مین اسکا عوض ضرور لونگا مین نے ملازمت آج سے ترک کی مگر میرے دل مین ایک آگ سی لگی ہوئی ہی دیکھون کہ بادشاہ کیونکر میری خواہش کے موافق نہین کرتے ہین جس وقت داؤ پڑیگا ایسی کرینگے میری تو جان اُسکے عشق مین تباہ ہی مجکو تو ہیجڑا اسکا شاق ہی ایکدن مثل ایک برس کے گذرتا ہی سرور جنی نے فرمایا کہ ای ہامان یہ کیا تقریر ہی ہماری سمجھ مین نہین آتی ہی اُسوقت دیو ہامان نے کل کیفیت سامنے سرور جنی کے بیان کی اور اپنا عاشق ہونا دختر بادشاہ پر اور اسکی خواستگاری مین عرضی لکھنا اور جو کچھ واقعہ گذرا تھا بیان کیا سرور جنی نے یہ سنکر فرمایا کہ ای دیو ہامان تمکو یہ کیا ہوگیا ہی اور تمکو ذرا بھی شرم نہین آئی کہ تم اس نے ادبی سے اپنے مالک کی دختر کا نام سمجھ غیر مین لیتے ہو تمکو یہ کبھی زیبا نہین ہی کہ تم اس حور لقا کو نظر بھر کے دیکھنا تو شے دیگر ہی خیال بھی کرو کیا اب دنیا مین تمکو کوئی عورت نہین ملتی ہے

جو تم ایسی خواہش کرتے ہو بھلا تم یہ تو خیال کرو کہان تم از قسم دیو اور کہان وہ پریزاد کیونکر بادشاہ کو گوارہ ہوگا کہ تمھارے ساتھ عقد کردے بڑے بڑے شاہان قاف کو تو جواب صاف دیا کیون تم اپنے کو مثل دیو عفریت کے پردہ قاف مین نیکنام مشہور کرتے ہو تمھارے بزرگ ہمیشہ اس خاندان کے خیرخواہ رہے میرے نزدیک کچھ حاصل نہوگا مفت کی بدنامی تمام عمر دنیا مین باقی رہیگی اور مثل دیو عفریت کے تم بھی ذلیل ہوگے کہ جیسے وہ ایک آدم زاد کے ہاتھ سے ذلیل ہوکر قتل ہوا کیونکہ وہ راہ بدکاری پر تھا مین خیال کرتا ہون کہ تمھارے بھی خیالات ویسے ہی ہوگے اپنے ولی نعمت سے دور و اور اس سے اپنی خطا معاف کراؤ میرے کہنے پر عمل کرو مین تمکو از راہ دوستی نصیحت کرتا ہون کیونکہ تمھارے بزرگون سے اور میرے بزرگون سے ہمیشہ دوستی رہی اور کبھی کسی قسم کا ملال درمیان مین نہین ہوا مین تو یہی چاہتا ہون کہ اب بھی وہی امر رہے جس طرح تمھارے بزرگ اس خاندان کے خیرخواہ رہے اور اس خاندان سے انکو ہمیشہ عہدۂ جلیل عطا ہوا کیے وہ امر منقطع نہوتا کہ تمھارے بزرگون کا نام بدنام نہو دیو ہا ہا ہان یہ گفتگو سنکر بہت برہم ہوکر کہنے لگا کہ مین تو سمجھا تھا کہ آپ پیغام عقد لیکر آئے ہین بادشاہ نے مجکو واسطے عقد کے آپکے ہمراہ طلب کیا ہی اب یہ معلوم ہوا کہ آپ مجکو نصیحت کرنے آئے ہین اس سے کچھ حاصل نہین آپ اپنی تقریر رہنے دیجیے اور ختم کیجیے اب میرے دو کلمے سن لیجیے جو آپ نے فرمایا کہ تمھارے بزرگ ہمیشہ اس خاندان کے خیرخواہ رہے اور اس خاندان سے ہمیشہ انکو منصب جلیل ملا کیے یہ کوئی نئی بات نہین ہی جب اپنا سر بچانا تب راحت ملی یہ تو کوئی امر فخر کا نہین ہی اگر وہ بھی ایسی خواہش کرتے تو انکو زیبا تھا مگر انھون نے کبھی ادھر توجہ نہ کی اس امر سے تو مین کبھی قائل نہونگا دوسرے یہ جو فرمایا کہ مثل دیو عفریت کے اپنے کو باندم نکرو تو جناب وہ زمانہ اب نہین رہا نہ صاحبقران پیدا ہونگے نہ مجکو مثل عفریت کے قتل کرینگے دوسرے عفریت اپنی نادانی سے قتل ہوا جب اسکو معلوم تھا اور اسکی ماں اسکو خبر دیچکی تھی کہ تو فلان شخص کے ہاتھ سے قتل ہوگا تو اسکو مقابلہ کرنا کیا ضرور تھا اگر مجکو یہ معلوم ہوجاے کہ فلان شخص میرا قاتل ہی تو مین کبھی نہ اس سے مقابلہ کرون مین تو اب اس قصد سے کبھی باز نہ آونگا بغیر عقد کیے ہوئے نہ رہونگا چاہے بادشاہ بخوشی عقد کرین اور چاہے بجبر کیونکہ مجکو تو اسکی جدائی کی تاب نہین ہی میرا دل بہت بیقرار ہی اور ہر وقت یہ شعر پڑھتا ہون بقول کسی شاعر کے شعر ملجانگے سے میرے تو ای غمگسار آج + قابو مین ہی نہین دل بے اختیار آج + ثانی نہین جہان مین ترا گلعذار آج + ہر گل ہی تیرے سامنے مانند خار آج + اب مجکو بغیر اسکے تمام دنیا سونی معلوم ہوتی ہی اور تمام در و دیوار بھاڑے کھانے ہین یہ تو غیر ممکن ہی کہ مین اس امر سے ہاتھ اٹھاؤن یا تو مین نے مثل عفریت کے قبول آپ سے جان دی یا اپنے معشوق کو حاصل کیا مین تو صرف آپکے لحاظ سے یہ امر قبول کرتا ہون کہ بادشاہ کو ایک ہفتہ کی مہلت دیتا ہون کہ وہ اپنے مشیرون سے صلاح کرلین اور جو وہ صلاح دین اسپر عمل کرین آپکو لازم ہی کہ آپ بادشاہ کو خوب سمجھا دیجیے کہ وہ اس امر کو قبول کرین ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ تقریر جو سرور جنی نے سنی بہت غیظ سے فرمایا کہ

معلوم ہوگیا مثل عفریت کے تمھاری بھی قضا آگئی ہی میرا جو حق دوستی تھا وہ مین نے ادا کیا اب یہ خیال کرلو کہ اُسکی ایک خواص تک کی صورت نہ دیکھ سکوگے اس مہد پرورد ناز کی کے ساتھ عقد ہونا تو شئی دیگر ہی معلوم ہوا کہ تمکو بھی مثل عفریت کے بہت غرور ہوگیا ہی کیا تم بادشاہ کو کوئی ذلیل خیال کرتے ہو اسوقت بھی انکے دربار مین مثل تمھارے سیکڑون موجود ہین تم کیا لیاقت رکھتے ہو کہ تم ایک ہفتہ کی مہلت دوگے پس اب نہ کوئی کلام زبان سے نکالنا تمھاری بھی یہ حقیقت ہوئی کہ تم اُنکی برابری کرو واقعی افسوس کا مقام ہی کہ جسکے نمک سے پروردہ ہون اُسی کے ساتھ نمکحرامی کرین یہ تمھارا قصور نہین ہے صرف تمھاری قسمت کا پھیر ہے یا نہ ماننے کا قصور ہی اور بہت سے کلام درشت سرورجنی نے کہے کہ جسکے جواب مین صرف اسقدر دیوہامان نے کہا کہ کیا کرون آپ میرے یہان آگئے ہین اور دوسرے مرد بزرگ ہین اور تمھارے اور میرے بزرگون سے ہمیشہ دوستی رہی ہی اس سبب سے مین آپکا لحاظ کرتا ہون اگر دوسرا میرے سامنے اس طرح کی تقریر کرتا تو مین اُسکو اسکا مزہ چکھاتا مین اُسوقت دیکھتا کہ کیونکر وہ اپنی جان یہان سے سلامت لیجاتا صرف آپکی کل باتونکا یہ جواب ہی کہ اب آپ بادشاہ کو ملکہ کا عقد میرے ساتھ کرنے دینگے گا ذرا مین بھی تو دیکھون کہ وہ کون سے دیو ہین جو کہ میرا مقابلہ کرینگے سرورجنی یہ کلام سنکر بہت ناراض ہوئے اُسیوقت یہ کلام کہکر اُٹھ کھڑے ہوئے کہ ہم بھی دیکھتے ہین کہ تم بزور شمشیر بادشاہ سے ملکہ کا عقد اپنے ساتھ کرالوگے جبتک مین زندہ ہون یہ امر تو کبھی نہوگا بعد میرے بادشاہ کو اختیار ہی وہ لڑکی میری ہی بادشاہ کی نہین ہی بادشاہ مجکو دیچکے ہین میرا جہان جی چاہیگا وہان عقد کرونگا یہ کہتے ہوئے فوراً بیرون مکان آئے اور سوار ہوکر اپنے مکان کو چلے راہ مین اپنے ہمراہیون سے کہا کہ مجکو یقین ہوگیا کہ یہ دیوہامان بھی مثل دیو عفریت کے قتل ہوگا مین نے لاکھ لاکھ نصیحت کی آپنے کچھ خیال نہ کیا یہی ذکر اپنے مصاحبون سے کرتے ہوئے مکان پر آئے اتنے مین شام ہوگئی اور دربار کا وقت بھی نرہا تھا خیال کیا کہ بادشاہ تو اسوقت محل مین آرام فرما ہونگے اسوقت جانا بیکار ہی صبح کو دربار مین کل واقعہ عرض کرونگا اسوقت زحمت دینا کیا ضرور ہی یہ اپنے مکان پر آکے بعد فراغت نماز وغیرہ کے آرام پذیر ہوئے مگر مارے فکر اور غصہ کے تمام رات نیند نہ آئی رہ رہکر یہی خیال آتا تھا کہ اس دیوہامان نمکحرام نے سخت عاجز کیا ہی اور نمکحرامی پر کمر باندھی ہی خدا اسکے شر سے بادشاہ اور اُسکے ناموس کو بچاوے یہ تو اس فکر و تردد مین ہین اُدھر دیوہامان نے بعد جانے سرورجنی کے باواز بلند اپنے دربار مین کہا کہ مین نے بادشاہ کی ملازمت ترک کی اور اب مین بادشاہ سے ضرور مقابلہ کرونگا آج سے مین نے دین اسلام بھی ترک کیا اور اپنا مذہب قدیم یعنی ابلیس پرستی اختیار کی جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے ساتھ چلے مین صبح کو شہر سے نکلکر بیرون شہر بیس کوس پر مقام کرونگا اور وہان قیام کرکے لشکر جمع کرونگا بعد جمع ہونے لشکر کے بادشاہ سے مقابلہ کرونگا یہ سنکر وہ لوگ جو کہ اُسکے پاس اُسوقت موجود تھے وہ بھی اُسکے شریک ہوئے اور مذہب اسلام کو ترک کیا ابلیس پرستی اختیار کی بعدہٗ کل ملازمون نے بھی اُسکی پیروی کی

قریب دو ڈھائی ہزار دیوؤن کے اُسوقت ابلیس پرست ہوگئے جب یہ سب اُسکے شریک ہوئے تو اُسنے حکم دیا کہ چند دیو میرے ملازمون مین سے لشکر مین بادشاہ کے جائین اور باواز بلند پکار کر کہین کہ دیوہان تمھارے سپہ سالار نے ملازمت شاہی ترک کی مذہب ابلیس پرستی کو اختیار کیا جسکو اُنکا ساتھ دینا ہو وہ صبح کو بیرون شہر جاکر قیام کرینگا کیونکہ اُنکا قصد ہی کہ لشکر جمع کرکے بادشاہ سے لڑینگا یہ صدا تمام شہر مین دیدو وہ دونون دیو جنکو حکم دیا تھا وہ فوراً وہان سے چلے اور لشکر مین اُسیوقت آکے موافق حکم دیوہان کے لشکر مین منادی کی جب یہ خبر لشکر مین منتشر ہوئی تو اُسیوقت قریب تیس ہزار دیوؤن کے شریک ہوگئے اور مذہب اسلام ترک کیا ابلیس پرستی اختیار کی لشکر سے نکلکر قبل جانے دیوہامان کے مع کل سامان جنگ کے چلے گئے کسیقدر اپنے ہمراہ جنلشکر وغیرہ بھی لیتے گئے ان ملازمان دیوہامان نے وہی صدا باواز بلند شہر کے ہر گلی کوچے مین اُسیوقت پکار کے کہدی کہ جس سے یہ نتیجہ ہوا کہ جو دیو کہ باشندگان شہر تھے اور ظاہر مین دین اسلام قبول کیے ہوئے تھے اور باطن مین ابلیس پرستی رکھتے تھے یہ سنتے ہی اُسیوقت اپنے اپنے مکانون سے نکلے اور اپنا مال و اسباب لشکر بیرون شہر چلے گئے کیونکہ رات کا وقت تھا سب نہ جاسکے کچھ لوگ رہگئے شہر مین تو یہ ہل چل پڑی ہوئی ہی قریب پچاس ساٹھ ہزار باشندگان شہر نے مذہب ابلیس پرستی کا اختیار کرلیا ہی اور اُسکا یہ قصد ہی کہ جس طرح ہوسکے شہر سے نکل چلو اُدھر دیوہامان نے اپنے ملازمون سے کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ تم دیوؤن مین سے چند دیو یہ کرین کہ وہ پوشیدہ طور سے خبر رکھین کہ جسوقت مضراب پری واسطے سیر کے جائے تو یہ دیو اُسپر ٹوٹ پڑین مع اُسکی خواصون کے اُسکو گرفتار کرلین اور ہمارے پاس لے آئین کیونکہ مجکو اپنی معشوقہ سے غرض ہی اگر وہ میرے پاس آجائے تو مین اُسکو لیکر یہان سے چلا جاؤن پھر دیکھون کہ بادشاہ اور سرور جنی میرا کیا کرلیتے ہین اتنو مین بیرون شہر جاکر قیام کرتا ہون مگر تملوگ یہان شب و روز اس فکر مین پوشیدہ رہو اور منتظر وقت رہو دیوہامان یہ بندوبست کرکے سویرا کہ کہ اب صبح کو دیکھا جائیگا اور اُسکے کل ملازمین بھی اپنے اپنے مقام کو گئے اور اس انتظام مین مصروف ہوئے اتنکو تو خواب غفلت مین چھوڑیے اب کچھ حال بادشاہ یعنے اخضر نژاد کا تحریر ہوتا ہی کہ بدربار برخاست کرکے اور سرور جنی کو موافق اُنکی رائے کے پاس دیوہامان کے روانہ کرکے داخل محل ہوا سحاب پری اپنی زوجہ کو بلایا اور فرمایا کہ تم مضراب پری اپنی دختر نیک اختر کو منع کردو کہ وہ مہینہ بھر مہینہ سیر باغ کو نجائین بلکہ ترک کردین سرور جنی وزیر بے علم رمل مین دیکھکر کہتا ہی کہ اجل ملکہ کے دن بُرے آئے ہین اُنکی حفاظت ضرور ہی یہ امر بادشاہ نے اسواسطے کہا اور اسطور سے بیان کیا اور پوشیدہ کیا کہ یہ عورت ہی اور عورت ناقص العقل ہوتی ہی شاید مین یہ بیان کرون کہ دیوہامان نے اسطرح کی عرضی مجکو تحریر کی تھی اور ملکہ کی حفاظت کی تھی تو شاید ملکہ گھبرا جائے اور پریشان ہوجائے یہ امر بادشاہ نے اس خیال سے بیان کیا تھا اور یہ گمان ہوا تھا کہ کہین ایسا نہو کہ اُس نمکحرام کے تو دلمین گ لگی ہوئی ہی اور یہ تو عشق سوار ہے کہین ایسا نہو کہ خود یا اپنے ملازمون کو مقرر کرکے اے جہان تم ملکہ

مضراب پری کو دیکھنا مع اسکی خواصون کے گرفتار کرلانا اگر کہین ایسا ہوا تو
بڑا غضب ہوجائیگا اور پھر کچھ بنائے نہ بنیگا اس خیال سے ملکہ سحاب پری سے ہی
سرایہ مین بیان کرکے تقدم بالحفظ کیا مگر ملکہ سحاب پری بڑی ذہین و عاقلہ تھی سمجھ گئی کہ
اسمین کوئی نکوئی بات ہی کہ جسکو شہنشاہ مجھسے پوشیدہ کرتے ہین میرے پریشان ہونے
کے باعث سے یہ بیان کرتے ہین کہ سرور جنی نے منع کیا ہی آجتک کبھی ایسا نہین
ہوا ہی یہ سوچکر بادشاہ سے کہنے لگی کہ ای ظل اللہ آپکو قسم ہی حضرت سلیمان علیہ السلام
کی آپ مجھسے پوشیدہ نفرمائین جو کہ امر واقعی ہو بیان فرمائین کیونکہ میرے دلمین بہت سوہم
پیدا ہوتے ہین میرا دل اسکو نہین مانتا ہی مین یہ جانتی ہون کہ کوئی اور امر ہی آپنے سبب
میرے پریشان ہونے کے ساتھ عمدگی کے بیان کیا ہی آپ مجھے نہ سمجھائیے بادشاہ نے
کہا نہین یہی امر ہے مین کیون پوشیدہ کرتا جو اصلی امر ہوتا وہ بیان کردیا ملکہ نے کہا کہ
اگر گستاخی معاف ہو تو مین عرض کرون بادشاہ نے فرمایا بیان کرو ملکہ نے عرض کیا دل قبول نہین کرتا
ہی اور لاکھون قسمین دین آخر کو بادشاہ مجبور ہوگیا تب بیان کیا کہ ملکہ واقعی یہ امر ہی کہ مین نے
بسبب تمھارے پریشان ہونے کے اصل بات بیان نہ کی دوسرے طریقہ سے بیان کیا کہ بادشاہ
قسمون سے مجبور ہوگیا واقعی امر یہ ہی کہ دیو ہامان نے ملکہ کو کہین دیکھ لیا ہی وہ اسپر عاشق ہوگیا
ہی جوش عشق مین کہتے مجکو آج ایک عرضی ملکہ کی خواستگاری مین تحریر کی تھی مین اسکو پڑھکر
بہت برہم ہوا اور وہ عرضی پھاڑ ڈالی اور اسکے پیغام بر کو ذلیل کرکے نکال دیا بعد اسکے مین نے
مشورہ کیا تو سبکی یہ رائے قرار پائی کہ سرور جنی جاکر دیو ہامان کو نصیحت کرے
اگر وہ مان جائے تو خیر ورنہ جو خدا کی مرضی ہوگی اسمین کیا چارہ ہی مگر ملکہ تم اطمینان رکھو
کسیطرح سے کوئی وسواس دل مین نہ لانا مین اسبات کا ذمہ کرتا ہون کہ جب تک میرے
دم مین دم ہی مضراب کے جسم کا ایک رویان اسکو نصیب نہوگا عقد ہونا تو درکنار
اگر وہ مقابلہ کریگا تو یہان بھی بڑے بڑے دیوان زبردست موجود ہین کہ جنکے دستے
پتہ پانی ہوتا ہی وہ اسکو قتل کرینگے وہ تمکو رام میرا کیا کرسکتا ہی مین نے یہ کہا کہ جو سیر باغ
کے جانے کے واسطے منع کیا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ وہ حرامزادہ تو فساد پرآمادہ اور مستعد
ہے اور اسکو مطلب گانے سے ہی کہین ایسا نہو کہ وہ دیوانہ عشق مین یہ حرکت کرے کہ ملکہ
کو بیع اسکی خواصون کے خود یا اپنے کسی ملازم سے گرفتار کرا منگائے تو بڑی رقت ہوگی
اس سے بہتر یہ ہی کہ تا فیصلہ ملکہ کو واسطے سیر باغ کے بجائے دیا گیا اس سے تم یہ واقعہ
نہ بیان کرنا صرف پہلا واقعہ جو مین نے تمسے کہا تھا کہنا سرور جنی کی طرف سے بہت
تاکید کردیا وہ لڑکی ایل ہی تمھارے کہنے کو مان لیگی مین اس سے خود کہتا گروہ سیر کی
زیادہ ضد چڑھی ہی اور مجکو اس سے محبت بھی زیادہ ہی اگر مین منع کرونگا تو وہ ضد کریگی مین
مجبور ہونگا تجھے اسکے دل کا کڑھنا نہ دیکھا جائیگا اسوقت سوائے اجازت دینے کے کچھ
چارہ نہوگا اسمین قباحت ہی تمھارے منع کرنے مین یہ امر ہی کہ بہ نسبت میرے تمسے زیادہ
خوف کرتی ہی تمھارے سامنے ضد نکریگی تمھارا کہنا مان لیگی جب وہ مجھسے کہیگی تو مین اسوقت
جیسا مناسب ہوگا جواب دیدونگا اور ٹال دونگا مہینے پندرہ دن کے واسطے ٹل جائیگا اس

غرسے مین یا فیصلہ ہوجائیگا یا مقابلہ ہوکر یک سو ہوجائیگا مجکو یقین ہی کہ نوبت جنگ و جدال کی ضرور آئیگی کیونکہ وہ سرور جنی کے سمجھانے سے نہ مانیگا اُسکو غرور ہوگیا ہی خدا ہی بزرگ است کوئی اندیشہ کا مقام نہین ہی بلکہ سحاب پری سنکر ششدر ہوگئی ہار رنج و غصے کے چہرہ مثل آفتاب کے سرخ ہوگیا اور دونون ابرو مثل خمیدہ سرتیر کے ہوگئے اُسی حالت غیظ مین ملکہ نے عرض کیا کہ آپکا سپہ سالار دیو ہامان ہی جسنے لنکا کو دیون مین پالا ہی اُسنے یہ امر آپکو تحریر کیا اُسکو شرم نہ آئی کہ جو اپنی اولاد کے برابر اور اپنا دلیعمت ہو اُسکی نسبت ایسا کلمہ بد کرے ہائے دنیا کا رنگ کیسا ہوگیا ہی کہ جسکی نمک سرکار سے پرورش ہوا اُسکی اولاد کے ساتھ خیال بد رکھے خدا اُسکی آنکھون کو اندھا کردے کہ جن آنکھون سے میری بچی کو دیکھا ہی اور حضرت سلیمان اُسکے اُن ہاتھون اور زبان کو قطع کرین کہ جس سے اُسنے ایسے کلمے تحریر کیے اور اپنی زبان پر جاری کیے اُس موئے کو مین جیتے جی کہری گور مین دفن کردون اور اپنی بچی کی ایڑی چوٹی پر سے صدقہ اُتار کر بیچ چوراہے پر رکھون جہان میری بچی کا پسینہ گرے وہان اُسکا لہو بہاؤن اگر وہ مواد گور میرے سامنے ایسی تقریر بیہودہ کرتا تو مین اُسیوقت اُسکے تمام جسم کو قیمہ قیمہ کرکے زاغ و زغن کو دیتی اور ذرا بھی رحم نہ کرتی یہ بڑے اندھیر کا مقام ہی کہ کہان یہ گل رعنا کہان وہ مواد بو کہان گل کہان خار مین خیال کرتی ہون کہ اُسکی قضا آئی ہی آپنے اُس بدسیرت کو منہ چڑھا کر یہ جرأت دی ہی ورنہ اُسکی کیا مجال تھی کہ جو ایسی باتین کرتا خدا کبھی ایسے کو مرتبۂ عالی نہ دے مگر اُسکے باپ دادا ہمیشہ اُس ملعون کے سنتے ہین کہ خیر خواہ سے ہین نہین معلوم اس کم بخت بدنصیب کو کیا ہوگیا ہی مین بڑی حیران ہون کہ آپنے تامل کیون فرمایا اُسکو سر دربار کیون قتل نہ کیا جس وقت اُسنے یہ تقریر کی تھی اُسیوقت اہل دربار سے اُسکو گرفتار کراکر خوب ذلیل کیا ہوتا بعد اُسکے اُسکو دار پر کھینچکر تیر باران فرمایا ہوتا کیا کوئی اُسوقت دربار مین خیر خواہ نہ تھا کیا سب نمکحرام ہوگئے اور سب اُسکے شریک ہوگئے مجکو بڑا تعجب ہی کہ جس دربار مین اسقدر جری اور بہادر پہلوان اور غیرت دار ہون اُنکے روبرو ایک سفلہ کم حقیقت ایسی گفتگو کرے اور سب خاموش رہین سزاوار ان سب کو کیا ہوگیا ہے کیون خاموشی اختیار کی ہے اسمین کوئی بات ضرور پائی جاتی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ ملکہ اسقدر غیظ و غضب نکرو مین نے پہلے ہی کہا تھا کہ وہ خود نہین آیا صرف ایک عرضی اپنے ایک ملازم کے ہاتھ بھیجی تھی جسکو مین نے پھاڑ ڈالا اور پیام بر کو ذلیل کرکے نکال دیا مین پہلے ہی کہ چکا ہون کہ میری حیات تک تو کوئی ملکہ مضراب کو ٹیڑھی نگاہ سے نہین دیکھ سکتا ہی دیو ہامان کی کیا اصل و حقیقت ہی فرشتہ فلک بھی تو مجال نہین ہی یہ کیا چیز ہی اگر مرضی خدا ہے اور اُسکی مشیت کے خلاف ہی تو مین مجبور ہون میرا کیا زور ہی جہانتک ممکن ہوگا اس امر کو نہونے دونگا اپنی جان تک نہ عزیز کرونگا بعد میرے خدا کو اختیار ہی تم بالکل اطمینان رکھو پریشان نہو غصے کو جانے دو اب لڑکی کو بلا کر سمجھا دو مگر اُس سے نہ کہنا دوسری طرح سے منع کرنا ورنہ اُسکو رنج ہوگا کہین ایسا نہو کہ اُسکی طبیعت بسبب رنج و غم کے ناساز ہوجائے اُسوقت تیرے

ہوش و حواس جاتے رہینگے پھر کچھ نہ ہو سکے گا یہ فہمایش کر کے اخضر پر نیزاد تو اپنی خوابگاہ کو تشریف لیگئے اور جاکر آرام کیا پہرہ چوکی مقرر ہو گیا حسب معمول قدیم کے مگر ادھر ملکہ سحاب پری نے بدر بو اپنی خواص کے ملکہ مضراب پری اپنی دختر نیک اختر کو طلب فرمایا وہ خواص پاس مضراب پری کے گئی سلام کر کے عرض کیا کہ حضور کو بڑی ملکہ عالم نے یاد فرمایا ہی بہت جلد تشریف لیجیے اور فرمایا ہی کہ کچھ ضروری بات کہنا ہی تم اسیوقت میرے پاس آؤ مضراب پری نے جواب دیا کہ تم میری طرف سے عرض کرنا اور تسلیم بجالانا اور کہنا کہ مین بموجب ارشاد حاضر ہوتی ہون گو کہ میری طبیعت اسوقت کچھ ناساز ہی مگر مین ضرور حاضر ہونگی وہ خواص یہ پیام سنکر چلی گئی اور جاکر جو کچھ کہ مضراب پری نے عرض کیا تھا بیان کر دیا ملکہ یہ سنکر خاموش ہو رہی ادھر مضراب پری نے خیال کیا کہ کیا ایسی ضرورت ہے جو امان جان نے اسوقت بلایا ہے اور تاکید کے ساتھ یہ خیال کر کے اسیوقت مع اپنی ہمراہیون کے خدمت مین ملکہ سحاب پری کے روانہ ہوئی اور قریب مکان کے پہونچکر دیکھا کہ ملکہ مسند پر تشریف فرما ہین مگر انکے چہرے سے ظاہر تھا کہ بہت متردد و منفکر ہین بار بار نظر اٹھا اٹھا کر ادھر ادھر دیکھتی ہین اور اپنی خواصون سے فرماتی ہین کہ ابھی تک مضراب پری نہین آئی کہ اتنے مین ملکہ مضراب پری نے جھک کر آداب و تسلیمات عرض کیا سحاب پری نے جو اپنی بیٹی کو دیکھا یکبارگی بلیا ہوکر مسند سے اٹھ کھڑی ہوئی اس عرصے مین مضراب پری بھی قریب پہونچ گئی ملکہ نے اسکو سینے سے لگایا اور عارض و پیشانی پر بوسے دیے اور بہت مہربانی و شفقت سے اپنے برابر مسند پر بٹھایا ملکہ تسلیم بجالاکر موکب قاعدے سے بیٹھ گئی بعدہٗ اسکی ہمراہین و خواصین نے قواعد شاہی بجالاکر اپنے اپنے قرینے سے مؤدب ہوکر بیٹھ گئین ملکہ سحاب پری نے اپنی دختر مضراب پری سے کہا کہ بیٹا مین نے تمکو اسوقت اسواسطے بلایا ہے کہ چند باتین مجکو ضروری کہنا تھین وہ یہ ہین کہ بیٹا آج سے تم اپنے باغ کی گلگشت کو جانا پندرہ بیس دن تک نہین محل مین ہو اور یہین سیر کرو اور اپنی خواصون کے ساتھ دل بہلاؤ اور پرنیزادون کا تاج و رنگ دیکھو بعد ان دنون کے پھر باغ مین سیر و تماشے کو جایا کرنا کیونکہ ابھی ابھی ظل اللہ نے مجھے آکر بیان کیا ہے کہ سر ذرجنی نے کہا ہی کہ ملکہ مضراب پری کے آجکل بہت دن بُرے ہین لہذا انکو منع فرما دیجیے کہ وہ باغ کی سیر کو نجائین کیونکہ اگر جائین گی تو سخت زحمت مین گرفتار ہو جائینگی کہ جسکے باعث سے آپ لوگون کو رنج ہوگا اور باعث انکی تکلیف کا ہوگا یہ واقعہ شہنشاہ نے مجھے بیان کیا اور فرمایا ہی کہ مضراب پری کو بلاکر منع کر دو کیونکہ اگر اسکو کچھ ہو جائیگا تو میری زندگی ہونا غیر ممکن ہی لہذا تمکو لازم ہی کہ اے بیٹا تم ہم لوگون پر رحم کرو اور کہنا مانو کہ ایک مہینہ بھر تک باغ کی سیر کو ترک کرو مضراب پری نے یہ سنکر جواب دیا کہ امان جان صاحبہ آپ یہ کیا فرماتی ہین اور مین آپکی لونڈی ہون اور شہنشاہ کی خادمہ اگر آپکی اور جناب والد صاحب کی یہ مرضی ہی تو مین اب تمام

عمر سیر کو بجاؤنگی اگر حکم ہو تو مین تمام عمر ایک گوشہ مین بیٹھکر زندگی بسر کرون اگر حکم ہو تو صحن مین بھی نہ نکلون مجکو آپ صاحبون کی عدول حکمی منظور نہین ہی جسمین آپ سب صاحبون کی خوشی ہو وہ مجکو گوارہ ہی مین یہ نہین چاہتی ہون کہ میرے باعث سے خدانخواستہ کچھ خلل اللہ و حضور کو صدمہ پہونچے مین نے تو آجتک اپنے امکان بھر آپ لوگون کی عدول حکمی و نافرمانی نہین کی پابند حکم حالی رہی اب جیسا ارشاد ہو وہ بجالاؤن ملکہ سحاب پری نے اسکو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ سعادتمند لڑکے اور لڑکیان ایسی ہی ہوتے ہین خدا تجکو سلامت رکھے اور تیرے باپ کی زندگی مین تیرے فرض سے ادا ہون یہ کہکر فرمایا کہ اب جاؤ کیونکہ رات بہت آگئی ہی ایسا نہو کہ خدانخواستہ طبیعت ناساز ہوجائے مضراب پری نے جواب دیا کہ اماں جان میری تو یہ خواہش ہے کہ اگر حکم ہو تو مین آپکی خدمت مین حاضر رہون ملکہ نے فرمایا کہ بیٹا تجھے ہر طرح کی امید ہی پس ہماری یہی خوشی ہی کہ تم چند دن باغ کی سیر کو بجاؤ جب ہم تمکو حکم دینگے اسوقت جانا یہ سنکر ملکہ اٹھی اور تسلیم بجالاکر اپنی خوابگاہ کو گئی ادھر سحاب پری بھی اپنی خوابگاہ مین جاکر راحت پذیر ہوئی چونکہ اُس روز اخضر پریزاد نے سہ پہر کا دربار بھی نہین کیا تھا یہ وجہ کہ اُسکو اسی بندوبست مین دن تمام ہوگیا تھا بعد دربار کے صحبت مخلیہ کی رہی لہذا محل مین تشریف لایا سحاب پری سے وہ گفتگو کرنے لگا اسی کیفیت و شنود مین شام ہوگئی اور خوابگاہ مین تشریف لیگیا بعدہ سحاب پری نے ملکہ مضراب پری کو بلاکر منع کیا اسی حال مین قریب تیسرے رات گذری کہ سب بعد اسکے آرام پذیر ہوئے رفتہ رفتہ کہ بادشاہ مشرق تاج شعاعی اپنے سر پر رکھکر تخت زبرجدی پر جلوہ گر ہوا یعنے صبح ہوئی اخضر پریزاد بیدار ہوا نماز وغیرہ سے فراغت کرکے دربار مین تشریف لایا اور کل سردار اور وزیر یعنے سرور جنی وغیرہ سب اپنے ضروری کامون سے فراغت کرکے قبل تشریف آوری بادشاہ دربار مین آچکے تھے اور اپنے اپنے مقامون پر متمکن تھے کہ اتنے عرصے مین بادشاہ بھی تشریف لایا ہر ایک آداب شاہی بجالایا بادشاہ تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوا بعدہ جب سب دربار آراستہ ہوگیا تو جو کچھ حکم و احکامات ملک کے جاری کرنا تھے جاری فرماکے جو مقدمات کہ فیصل ہونے والے تھے فیصل کئے جب کل بندوبست ملکی و مالی سے فراغت کرلی تو حکم فرمایا کہ آج دربار سو برسے برخاست ہوا اسوقت دربار برخاست ہونے لگا کل دربار برخاست ہوگیا صرف وہ لوگ جو کہ کل کے مشورے مین شریک تھے بادشاہ کے حکم سے ٹھہرگئے جب دربار برخاست ہوگیا اور تخلیہ ہوگیا تب بادشاہ نے سرور جنی سے دریافت فرمایا کہ صاف بیان کرو کہ اس نمک حرام بدخصلت نے کیا جواب دیا سرور جنی نے [illegible] ازابتدا تا انتہا بیان کی اور کہا کہ اُسکو بہت غرور ہوگیا ہی اور سبب کر [illegible] نہین سمجھتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ بزور شمشیر اُس حور لقا سے عقد کرلونگا یا بادشاہ کو قتل کرونگا میرا تو ارادہ مقابلہ کرنے کا ہی مین اُسکو جواب دے آیا ہون کہ ہم بھی [illegible] کہ تم ہماری حیات مین بزور شمشیر کیونکر عقد کرسکتے ہو حضور والا وہ نہایت نالائق [illegible]

خیر خدا کو اختیار ہے آپ کچھ فکر نہ کریں کوئی مقام فکر کا نہیں ہے خدا مالک ہے بادشاہ یہ سنکر
بہت برہم ہوئے اور فرمایا کہ جب چیونٹی کی فنا آتی ہے تو اُسکے پر نکلتے ہیں اس سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی فنا آئی ہے جب تو اُسکے دل میں ایسے ایسے خیالات پیدا ہوئے ہیں
یہان کون اُس سے دبتا ہے اگر اُسکا ارادہ جنگ کا ہے تو بسم اللہ کیا سبب دیر کا ہے
میں موجود ہوں یہ فرماکر ارشاد کیا کہ اب آپ لوگوں کی کیا رائے ہے سرور جنی و
دیگر مشیرون نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک تو یہ بہتر ہوگا کہ اُسکو لشکر کشی کرکے آنے دیجے
کیونکہ اہل اسلام کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ وہ کسی پر خود فوج کشی کریں جب وہ یہان آئیگا
تو دیکھا جائیگا یہان بھی ہر ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار موجود ہے اور سورہی اُسکی
کیا حقیقت ہے بہتر تو یہ ہی ہے کہ شہنشاہ خاموش رہیں کوئی وہ رومیں تن نہیں ہے کہ اکیلا مقا
کریگا جبتک کہ اُسکے پاس سپاہ نہ ہوگی کبھی وہ قصد نکریگا یہ ہونا نہیں ہے کہ حضور کے
لشکر کے دلو اُسکے شریک ہوں کیونکہ ایک آپنے نمکحرامی کی تو کیا سبکے سب نمک حرام
ہوگئے کیونکہ وہ اندرون شہر فساد نہ کرسکیگا بلکہ بیرون شہر جاکر سپاہ جمع کرکے مقابلہ
کریگا اس عرصے میں حضور بھی اپنا بندوبست فرمالیں تاکہ جب وہ برائے مقابلہ آئے فوراً
اُسکو یہان سے جواب ترکی دیا جائے اخضر پسر نے اوسنے سرور جنی سے فرمایا کہ تمھاری
کیا رائے ہے اُسنے عرض کیا کہ یہ جوان سچ کہتا ہے بہت خوب کہا مگر میرے نزدیک بہتر یہ ہوگا
کہ ابھی اُسکے پاس لشکر جمع نہیں ہوا ہے ایسی حالت میں اُسکو قتل کرنا بہتر ہے کیونکہ آیندہ
یہ خوف ہے کہ جب اُسکے پاس لشکر جمع ہوجائیگا تو جنگ طول ہوگا پھر بڑی خرابی ہوگی بقول
بزرگون کے جیسا کہ فرماگئے ہیں کہ دشمن بتوان حقیر و بیچارہ شمرد اور جہان تک ممکن ہو
اُسکی قوت کو کم کرے اُسکو زور و زر نہ چڑھنے دے اگر اُسکے پاس اسوقت لشکر نہیں ہے
تو اُسکو کچھ قوت نہیں ہے جب لشکر جمع ہوجائیگا تو اُسکو قوت ہوجائیگی دیکھئے جب تک
کہ درخت کا بودھا ہوتا ہے اُسکو ایک شخص اپنی قوت انسانی سے اکھاڑ سکتا ہے جب
وہ درخت بزرگ ہوجاتا ہے تو اُسکے کاٹنے کے واسطے کیا کیا بندوبست کرنا ہوتے ہیں
اور کس وقت سے وہ کٹتا ہے میرے نزدیک تو ایسے میں اُسکو سزا دینا بہت اچھا ہے
آیندہ حضور کو اختیار ہے بادشاہ نے وزیر کی راے بہت پسند کی اور حکم دیا کہ کچھ لوگ
جاکر خبر تو لائیں کہ وہ نمکحرام کس خیال میں ہے سرور جنی نے اسیوقت باہر آکے کچھ دیو
واسطے خبر کے روانہ کیے اور خود پھر کر اخضر پسر کی خدمت میں آیا یہان وزیر تو
اس انتظار میں تھا کہ کچھ خبر آئے تو اُسکو سنکر انتظام کیا جاوے اور بندوبست کرے مگر اب
کچھ حال دیو ہامان کا ملاحظہ فرمایئے کہ جو خواب غفلت سے بیدار ہوا تو اُسنے یہ بندوبست
کیا کہ اسیوقت اپنا کل مال و اسباب و ملازم خیرخواہ کو اپنے ہمراہ لیکر فوراً شہر سے باہر
چلا گیا اُدھر وہ لوگ جو کہ قبل سے یعنے رات کو اُسکے نفی ہونے کی خبر سنکر اور مرتد ہوکر شہر سے
نکل گئے تھے اور اُسکے منتظر تھے اُسکو آتے دیکھکر اُس سے باہم ملے اور جو دیو کہ رات
کو نہ آسکے تھے وہ قبل نکلنے آفتاب کے شہر کے باہر چلے گئے خود دیو کہ لشکر اخضر پسر کے
قریب نیس ہزار کے مرتد ہوگئے تھے وہ بھی مع سامان کے اُسکے شریک ہوئے اب

شہر مین سوائے دیوان مسلم کے کوئی دیو کافر ظاہر و باطن مین معلوم نہین ہوتا اب اسکے پاس
قریب اسی نوے ہزار دیو کے کہ جسمین باشندگان شہر اور لشکری بھی تھے سب جمع
ہوگئے گردہ شہر اسقدر آباد اور وسیع تھا باوجودیکہ کچھ کم ہوگیا تھا اور باشندگان شہر
بھی کسیقدر چلے گئے تھے مگر کچھ بھی معلوم نہوتا تھا اسیطرح شہر مین گھاگسی تھی یہ
بھی نہ معلوم ہوتا تھا کہ یہان سے کون چلا گیا اور کون نکلگیا اور نہ لشکر مین ثابت ہوتا
تھا کہ لشکر کچھ کم ہوگیا ہی کیونکہ اگر لاکھ مین سے تیس ہزار نکل گئے تو کیا نقصان ہوگیا
واقعی یہ حالت شہر کی تھی مگر دیو ہامان اُن دیوون کو لیکر شہر سے اور کوئی بیس بائیس کوس
پر جاکے خیمہ زن ہوا اور اپنے لشکر کو اترنے کا حکم دیا خیمہ وغیرہ برپا ہونے لشکر
اُترا سب اپنے اپنے مقام پر بندوبست کرنے لگے اسنے جو فوج کے لوگونکو شمار کیا تو
معلوم ہوا کہ صرف اسی نوے ہزار دیو میرے شریک ہوئے ہین جنمین بہت سے
باشندے اور کچھ لشکری ہین یہ دیکھکر اسکو ایک قسم کا رنج ہوا اور اپنے مصاحبون سے
کہنے لگا کہ مین تو یہ خیال کرتا تھا کہ کل لشکر میرا شریک ہوگا اور کل شہر البیس پرست
ہوگا صرف بادشاہ مع اپنے نامور دس دس بیس بیس اور چند شیران سلطنت کے
باقی رہینگے انکا گرفتار کرلینا کیا مشکل ہی یہان اسکے خلاف ہوا آدھے بھی شریک ہوئے
تو درکنار بھلا کیونکر اسی نوے ہزار نو لاکھ کا مقابلہ کرسکتے ہین کہ جنمین باشندے
بھی ہونگے یہ تو بڑا غضب ہوا خیر کیا ہین اپنے قصد سے باز بھی آتا ہون یہ کہکر اپنے خیمے
مین گیا اور چند دیوون کو بلاکر چند نامے تحریر کیے کہ جنکا یہ مضمون تھا کہ مین نے ملازمت
بادشاہ کی ترک کی اور البیس پرستی اختیار کی اور حاسطے مذہب البیس پرستی کے
مقابلہ ہوگا جسکو میری شرکت منظور ہو اور مذہب البیس پرستی کا رواج دینا ہو وہ
آکر میری مدد کرے ورنہ اسکو اختیار ہی مین تو جو ارادہ کرچکا وہ کرچکا یہ نامے لکھکر ان دیوون
کے ہاتھ اور ملکون اور قصبون و جزیرون مین روانہ کیے تاکید کرکے کہدیا کہ بہت جلد
جواب لاؤ وہانکے حاکمون کو یہ نامے دینا جو کچھ وہ جواب دین فوراً لیکر آنا دیر نہ لگانا
انکو روانہ کرکے یہ منتظر جواب نامہ کا بیٹھا کہ جواب آلین تو پھر جنگ کا بندوبست کیا جاوے
اتنے دن اور وہ جین کرلین اسکو تو یہان خیمہ دے اب کچھ حال اُن دیوون کا سنیے
جو کہ اسکی خبر کو اسکے مقام پر بادشاہ کی طرف سے آئے تھے وہ جو وہان پہونچے تو سکے
مکان کو بالکل خالی پایا کسیکو نہ دیکھا ہمسایہ والون سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بہت
تڑکے مع اپنے اہل و عیال کے اور کل مال و متاع و ملازم وغیرہ خواہ مخواہ کے چلا گیا یہ
وہان سے واپس آئے ہر گلی کوچے مین یہ سنا کہ دیو واپس مین گفتگو کررہے ہین کہ
دیو ہامان نے بُرا کیا جو بادشاہ سے بنی ہوکر مقابلہ پر کمر باندھی یہ تو دیکھو کہ رات
کو منادی کرائی کہ جسکو البیس پرستی اختیار کرنا ہو وہ میرے پاس آوے بھائی ہم نے
سنا ہی چند دیوون سے کہ وہ کہتے ہین کہ اسلیے منادی کرائی ہی قریب بیس ہزار کے لشکر ہے
کل کر مرتد ہوگئے اور اسکے شریک ہوئے اور بہت سے دیو باشندگان شہر سے بھی
مرتد ہوگئے ہین آج صبح کو وہ سبکے سب بیرون شہر گئے اور دیو ہامان بھی چلا گیا سنکر

باہر بیس یا بائیس کوس کے فاصلے پر خیمے زن ہوا ہے اور اسکا ارادہ ہے کہ بادشاہ سے مقابلہ کرے یہ مین نے اُن دیوون سے سنا ہی مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ بناے فساد کیا ہی پھر بادشاہ کا وہ کیا بنا سکتا ہی وہ وہی ہے بادشاہ بادشاہ ہی ہے زمین و آسمان کا فرق ہی یہ دیو جو کہ خبر کو گئے تھے یہ لشکر فوراً بیرون شہر گئے اور سب حال اُس جمعیت کا دریافت کرکے واپس آئے اور یہ بھی دریافت ہو گیا کہ اُسنے چند نامے تحریر کیے ہین اور اُنکے جوابون کا منتظر ہی بعد جواب آنے کے مقابلہ کریگا درد دولت پر آکر عرض چوبدار کے خبر کرائی کہ حضور وہ دیو جو کہ خبر کو دیو ہامان کی گئے تھے درد دولت پر حاضر ہین یہان بادشاہ سرور جنی سے بار بار دریافت کر رہے تھے کہ ابھی تک وہ دیو نہین آئے کیا سبب دیر کا ہوا کہ اتنے مین چوبدار نے عرض کیا کہ وہ دیو حاضر ہین سرور جنی نے کہا کہ اندر بھیجدو وہ گیا اُنکو اندر روانہ کیا وہ موافق اپنے طریقے کے تسلیم بجا لائے سرور جنی نے دریافت کیا کہ کیا خبر لائے اُنھون نے اپنا جانا اُسکے مقام پر اور اُسکو وہان نہ پانا اور اہل محلہ سے دریافت کرنا اور دیوون کا کہنا کہ وہ آج صبح کو منھ اندھیرے کل سامان کے چلے گئے اور اپنا واپس آنا اور راہ مین وہ خبر سننا بعد اُسکے بیرون شہر جانا اور کل حال دریافت کرنا بیان کیا اور یہ بھی عرض کیا کہ قریب اسّی نوے ہزار کے اُسکے پاس دیو جمع ہین اور اُسنے نامے بھی جابجا تحریر کیے ہین جب یہ بیان کر چکے تو بادشاہ نے انکو خلعت دیکر رخصت کیا اور اب اُن لوگون سے فرمایا جو کہ یہ کہتے تھے کہ ممکن نہین کہ آنکا لشکر اُسکا شریک ہو فرمایا کہ سنا آپنے کہ یہ دیو کیا خبر لائے کہ لشکر شریک ہو گیا آپ لوگون کا گمان غلط تھا اُنھون نے دست بستہ عرض کیا کہ چند بدمعاش جو کہ مثل اُسکے تھے وہ شریک ہو گئے ہونگے یہان کیا خوف ہی یہ سنکر بادشاہ سرور جنی کی طرف متوجہ ہوا اور فرمایا کہ آپنے سنا وہ نمکحرام متفق ہو گیا اور اپنے ہمراہ اور دیو کو بھی مرتد کیا بڑا غضب کیا اب تو اُسکا قتل واجب ہو گیا یہ مجکو یقین نہ تھا کہ وہ ابلیس پرستی اختیار کریگا اب تو اُس سے ہر طرح سے مقابلہ کرنا ضرور ہی مگر یہ فرمائیے کہ اب کیا کیا جاے سرور جنی نے کہا کہ میرے نزدیک اب تو یہ بہتر ہوگا کہ اُسکو خود لشکر کشی کرکے آنے دیجیے جیسے کہ پہلے ان صاحبون کی راے تھی وہ اب میری بھی راے ہی کیونکہ اگر اب آپ اُس سے مقابلے کرینگے تو وہ غدار گریگا مین آپکو حتی المقدور سب نسیب و فراز سمجھائے دیتا ہون آیندہ آپ مالک و مختار ہین گو وہ مہلت آپ سے ضرور مانگیگا اب جبتک کہ اُسکو لشکر کیطرف سے اطمینان نہین ہو گا وہ مقابلہ نہین کریگا ایسی حالتمین آپکو مہلت دینا ہوگی کیونکہ اہل اسلام کا دستور ہی کہ جب کوئی مہلت طلب کرے اُسکو مہلت دیتے ہین دوسرے یہ خدشہ بھی جاتا رہا کہ وہ شہر مین نہین ہے اگر وہ شہر مین ہوتا تو اُسوقت یہ خیال نہ کیا جاتا کہ وہ خود قصد جنگ کرے تو مقابلہ کیا جاے اور یہ انتظار نہوتا اب اسکا ڈر نہین ہی کیونکہ وہ شہر سے نکلکر چلا گیا ہی اب جب وہ خود مقابلہ کو آئیگا اسوقت اُس سے مقابلہ کیا جائیگا اب کچھ پیش قدمی کرنیکی حاجت نہین ہی بادشاہ نے کہا اچھا جو آپ لوگون کی راے وہ میری راے ہی مگر آپ مناسب ہی کہ مین اپنا بندوبست کرون اور واسطے

مقابلہ کے آمادہ ہون کہ جسوقت وہ آئے ہین اُسوقت شہر سے نکلکر مقابلہ کرون دیر نہ کرنی
یہ امر ضروری ہی کہ کسیکو سالار لشکر کرنا خرد ہی اگر آپ لوگونکی راے ہو تو سومان دیو حاکم
جزیرہ فرعونیہ کو لاکر سپہ سالار کردن کیونکہ وہ دیو ہامان سے زبردست ہی ضرور وہ
میرے لشکر کی سپہ سالاری منظور کریگا سرور جنی نے کہا کہ جی ہان یہ راے آپکی
بہت درست ہی کیونکہ اُس سے اور دیو ہامان سے ایک قسم کی پرخاش ہی بادشاہ نے فرمایا کہ
پھر اسوقت ایک نامہ اُسکو تحریر کیجے کہ وہ نامے دیکھکر فوراً چلا آئے سرور جنی نے خود
اُسیوقت ایک نامہ اُسکو از جانب بادشاہ تحریر کیا اُسکا مضمون یہ تھا کہ اے دیو سومان
تجکو معلوم ہو کہ دیو ہامان ہمارے سپہ سالار نے ہماری ملازمت ترک کرکے ہمسے پرخاش
پر کمر باندھی ہی اور دین ابلیس پسندی اختیار کیا ہی لہذا تجکو لازم ہی کہ بغور دیکھتے نامے کے
ہمارے پاس چلے آؤ تجکو تمسے کچھ ضرورت ہی نامے پر بادشاہ کی مہر کرکے ایک دیو کو بلاکر وہ
نامہ دیا اور کہا کہ یہ نامہ جزیرہ فرعونیہ مین پاس دیو سومان کے لیجا اور اسکا جواب لے آؤ
دیو نامہ لیکر اُسیوقت جزیرۂ فرعونیہ کو روانہ ہوا ادھر بادشاہ نے دربار برخاست فرمایا اور
داخل محل ہوگئے اُدھر وہ دیو نامہ لیکر بہت جلد جزیرۂ فرعونیہ مین پہونچا اور دریافت کرکے
دیو سومان کی بارگاہ مین گیا کیونکہ وہ وہانکا حاکم ہی جب اُسکی بارگاہ مین گیا دیکھا کہ
دیو سومان مع اپنے رفیقون کے بیٹھا ہی ایک مختصر سا دربار آراستہ ہی اس دیو نے
بڑھکر سلام کیا دیو سومان نے پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو اُسنے جواب دیا کہ آپنے
مجکو نہین پہچانا مین بادشاہ اخضر پرنیزاد کا نامہ لایا ہون اُنھون نے آپکو طلب فرمایا ہی
دیو سومان یہ سنکر فوراً اٹھکر کھڑا ہوا اور دوڑکر نامہ ہاتھ مین لیا لفافہ پر بوسہ دیا نامہ
کو سر پر رکھا اپنے مقام پر آکر بیٹھا لفافہ کو چاک کیا اور نامہ کھولکر پڑھا جان بادشاہ کا نام
تھا آنکھون سے لگایا اور پڑھا جب نامہ پڑھ چکا فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور فرط خوشی سے چہرہ
سرخ ہو گیا اور کہنے لگا کہ زہے نصیب میرے کہ مجکو بادشاہ نے یاد فرمایا ہی یہ کب مجکو امید تھی
یہ کہکر اپنے رفیقون سے حکم دیا کہ سب اسیوقت سے سامان سفر طیار کرین مین کل
ضرور خدمت شہنشاہ مین جاؤنگا اور جسقدر کہ میرے جزیرے مین باشندے ہون اُسے
کہدو کہ سب سامان کرین مین اُنکو بھی ہمراہ لیجاؤنگا جو دیو کہ نامہ لیکر آیا تھا کہا کہ تم جاؤ اور
بادشاہ سے عرض کرنا کہ مین حاضر ہوتا ہون میری یہ تقدیر کب تھی کہ مجکو آپ ایسا شہنشاہ طلب
فرمائے اور اُسکو انعام دیکر رخصت کیا اور بہت عذر کھلا بھیجا بعد جانے اُس دیو کے اپنے رفیقون سے کہا
کہ اس دیو ہامان کو کیا ہو گیا کہ ایسے بادشاہ کی رفاقت ترک کی اور نکھرامی پر کمر باندھی اُسکی کیا حقیقت
ہی ایک ضرب شمشیر مین اُسکا کام تمام کردونگا وہ سمجھا کیا ہی اُسیوقت سے سامان سفر درست ہونے لگا
دیو سومان یہ کہکر خود بھی مندوبست کرنے لگا جب تمام سامان اُس سات دنمین درست ہو گیا صبحکو اپنے
بھتیجے کو وہانکا حاکم کرکے مع بارہ ہزار دیوؤنکے طرف بادشاہ کے کوچ کیا اور بہت جلد راہ طے کرکے داخل
شہر ہوا کیونکہ جزیرہ فرعونیہ وہان سے ایک دن کی راہ پر تھا اُسنے اُسکو تین پہر مین طے کیا ادھر وہ دیو جو کہ
نامہ لیکے گیا تھا گو کہ اسی دن رخصت ہوکر چلا تھا مگر راہ مین ایک مقام پر ٹھہر گیا تھا رات وہان بسر
کی صبحکو چلا دوپہر کو بیان کو پہونچا چونکہ دربار برخاست ہو چکا تھا اس سبب اُسوقت دربار مین نہین گیا

یہان تیسرے پہر کو جب پھر دربار آراستہ ہوا اور بادشاہ اخضر برزاد تخت پر جلوہ گر ہوا جب دربار درست ہو چکا بادشاہ نے سرور جنی سے فرمایا کہ ابھی تک وہ دیو نہین آیا جو کہ نامہ لیکر دیوسومان کے پاس جزیرۂ فرعونیہ کو گیا تھا سرور جنی نے عرض کیا کہ حضور جزیرہ فرعونیہ یہان سے ایک روز کی راہ ہے پرسون وہ گیا کل پہونچا ہوگا یقین ہے کہ آج جواب لیکر آتا ہوگا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ دیو آیا آداب بجا لایا اور عرض کی کہ نامہ دیوسومان کو دے آیا ہون یقین ہے کہ وہ بھی آتے ہونگے اور جو کہ دیوسومان نے عرض کیا تھا بیان کیا اور اسکی خوشی کی کیفیت بیان کی کہا کہ اسنے اسیوقت سے سامان سفر کا درست کیا تھا یقین ہے آج صبحکو روانہ ہوا ہوگا شام کو داخل دربار ہوگا بادشاہ یہ سنکے خاموش ہوا اور اسکو انعام دیکر رخصت کیا بعد جانے اس دیو کے بادشاہ نے فرمایا کہ دیوسومان بہت لایق دیو معلوم ہوتا ہے دیکھیے کب آتا ہے یہ تقریر ہی تھی کہ درگہ سالار نے آکر عرض کی کہ حضور دیو سومان آیا ہے دربار گاہ برحاضر ہے بادشاہ نے خوش ہوکر فرمایا کہ بلالو درگہ سالار باہر آیا اور دیوسومان کو لیکر اندر گیا اسنے حضور مین پہونچکر آداب و تسلیمات بجالایا بادشاہ نے اشارہ کیا وہ ایک دنگل پر سامنے بادشاہ کے سلام کرکے بیٹھ گیا بعدہٗ عرض کیا کہ حضور نے اس خانہ زاد کو کیون یاد فرمایا ہے نزدیک نصیب میرے مجھ ایسے نالایق کو بادشاہ نے طلب فرمایا کیا حکم ہوتا ہے جو حکم دیا ہو غلام بجالائے بادشاہ نے فرمایا کہ مین نے تمکو اسواسطے طلب کیا ہے کہ مین اپنے لشکر کا تمکو سپہ سالار کرونگا اور ہامان کے بنی ہونیکا حال بیان کیا اور فرمایا کہ آج سے تم میرے لشکر کے سپہ سالار ہو اور جلکر دیو ہامان سے مقابلہ کرو دیوسومان نے جب یہ تقریر بادشاہ کی سنی فوراً اٹھ کھڑا ہوا سات مرتبہ گرد پھرا اور کہا حضور نے مجکو وہ عزت بخشی ہے اور میرا سر آسمان ہفتم پر پہونچا ہے کجا مین کجا لشکر شاہ کی سپہ سالاری جو کچھ مین فخر کرون وہ زیبا ہے خداوند کریم اس منصب جلیل کو بحسن و خوبی مجھسے ادا کرائے اور اب میرا دم اپنے عہدے کی سرداری پر نکلے اور مین روبرو اپنے آقا اور مالک کے سرخرو ہون خدا مجکو وہ دن نصیب نہ کرے کہ مین بھی مثل دیو ہامان کے نمکحرامی کرون اسوقت مجکو خداوند تعالی زمین کا پیوند کردے یہ دعا کرکے بیٹھ گیا عرض کی جو حکم ہوگا وہی بجالاونگا بادشاہ نے فوراً خلعت سپہ سالاری کا مرحمت کیا وہ خلعت پہنکر قواعد شاہی بجالایا اور دیو ہامان کے دنگل پر بیٹھ گیا بادشاہ نے اسیوقت حکم لشکر مین بھیجدیا کہ آج سے ہمنے دیوسومان کو اپنے لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا تم سبکو لازم ہے کہ اسکے حکم سے سرتابی نہ کرنا ورنہ عتاب شاہی سر نازل ہوگا جسوقت لشکر مین پہونچی اور منشور تولی سبنے متفق ہوکر یہ کہا کہ یہ بڑا ہوا منجملہ اسکے پچاس ہزار دیو جو کہ دیوسومان سے کسی قسم کی کدر رکھتے تھے اور وجہ اسکی یہ تھی کہ انکی سرحد اور دیو سومان کے جزیرے کی سرحد ایک ہی جا تھی بلکہ برابر ملی ہوئی تھی اور ہمیشہ جنگ و جدال رہتی تھی چونکہ وہ زبردست تھا ان سبکے جزیرے چھین لیے اور اپنا قبضہ کر لیا تھا اور جزیرہ فرعونیہ مین اپنا مقام صدر مقرر کیا تھا یہ دیو سنا ہوکر یہان آئے اور اس لشکر مین نوکری کی جب یہ خبر معلوم ہوئی کہ بادشاہ نے دیوسومان کو ہمارا افسر مقرر فرمایا ہے بہت ناگوار ہوا اسیوقت لشکر سے علیحدہ ہوئے اس خیال سے کہ یہ ہمارا دشمن ہے جب یہ حاکم ہوگا تو ہمپر زیادہ حکومت کریگا ایک زمانہ مین اسکے آباؤ اجداد اور ہمارے بزرگ برابر تھے اور اپنے اپنے جزیرون کی حکومت کرتے تھے یا اب گردش فلکی سے وہ ہمپر منتخاب ہوا اور ہمارے جزیرے اسکے قبضے مین آگئے جب یہ ہوگا کہ ہم اسکی زیر حکومت ہونگے تو پھر دیو ہامان کے شریک نہ ہمنے سبب اسکے بت پرستی اختیار کیا یہ خیال کرکے اسیوقت

سب اسباب وغیرہ لشکر سے نکلکر طرف دیو ہامان کے روانہ ہوئے یہ خبر بادشاہ کو ہرکارون نے دی
کہ قریب تیس ہزار دیو ونکے لشکر سے سوائے اُن تیس ہزار کے جو کہ اُس روز شب کو اغوا کرنے
دیو ہامان کی لشکر سے نکل گئے تھے آج بھی یہ خبر سنکر کہ دیو ہومان کو بادشاہ نے ہمارا افسر مقرر کیا ہے متفق
ہوگئے اور لشکر سے نکلکر دیو ہامان کے پاس چلے گئے بادشاہ یہ سنکر خاموش ہو رہا بعد تھوڑی دیر کے
سرور جنی نے فرمایا کہ خدای بزرگ است اگر سب لشکر میرا شریک آسکا ہو تو بھی نہین اپنے مقصد سے
باز نہ آؤنگا اب میری یہ راے ہو کہ کچھ لشکر طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ کیا جاے کہین ایسا نہو کہ
مرتد نمکحرام اُس قلعہ کو خالی پاکر اسپر قبضہ کرلے پھر اُسوقت ہمکو زحمت ہو کیونکہ شاید اُسکو یہ خیال ہو کہ جب
مین بادشاہ سے شکست کھاکر بھاگونگا تو اُس قلعہ مین جاکر امان لونگا اور قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرونگا
اس سبب سے اُس قلعہ کا بندوبست کرنا مقدم ہے سرور جنی نے عرض کیا کہ یہ راے تو آپکی بہت
درست ہے لہذا اگر حکم ہو تو مین آج ہی کچھ فوج روانہ کرون کہ وہ جاکر حاکم قلعہ کی وقت پر مدد کرے جسوقت
کہ کوئی اُس قلعہ کے فتح کرنیکا قصد کرے بعد ازان بادشاہ نے فرمایا کہ مجکو اس امر کا بھی خیال ہو کہ جب فوج
اسطرف کو روانہ کیجاویگے تو یہانکی جمعیت مین کمی ہوجائیگی اُسوقت دقت ہوگی سرور جنی نے عرض کیا
کہ حضور کے پاس فوج بہت ہے وہان قلعہ پر ڈیڑھ لاکھ کے قریب روانہ فرمایئے باقی یہان رہنے دیجے کیونکہ
اب بھی حضور کے پاس قریب آٹھ نو لاکھ کے لشکر ہے اگر اسمین سے ڈیڑھ لاکھ نکل بھی جاوینگے تو کیا معلوم
ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ جو آپکی راے مین آوے ویسا انتظام کیجیے یہ کہکر سکوت کیا اور بعد تھوڑی دیر کے دربار
برخاست کیا اور اُٹھکھڑا ہوا نیروات دربار برخاست کرینگے دیو ہومان سے فرمایا کہ جو عمارت دیو ہامان
کی ہے وہ ہمنے تمکو بخشی تم آج سے اسمین رہنا اختیار کرو وہ تسلیم بجالاکے دربار سے باہر آیا اور بیرون
شہر اگر اپنے ہمراہیون کو لیکر داخل شہر ہوا اور دیو ہامان کی عمارت مین آکر مقیم ہوا اور اپنی فوج کو
بھی شامل لشکر شاہی کیا اور اُنسے کل حال بیان کیا وہ یہ سنکر بہت خوش ہوئے یہ انکو لیکر لشکر شاہی
مین آیا اُدھر بعد برخاست ہونے دربار کے سرور جنی بھی لشکر شاہی مین آئے اور لشکر کو واسطے
قلعہ یاقوت نگار جانیکے حکم دے رہے تھے کہ اس عرصے مین دیو ہومان بھی آیا مع بارہ ہزار دیوان جرار
کے سرور جنی نے فرمایا کہ ای سپہ سالار تم اسوقت کہان آئے اور سب لشکر سے کہا کہ بیجا نہ تو یہ تمہارے
سپہ سالار ہین اب تمکو انکے ماتحت مقرر کیے گئے ہو دیو ہومان نے سرور جنی سے کہا کہ ای وزیر
اعظم میرے لشکر کو بھی جگہ عنایت فرمایئے سرور جنی نے وہی مقام جو کہ خالی ہوگیا تھا اور دیو مزدیکر
چلے گئے تھے اُنکے لشکر کے دیونکو رہنے کیواسطے عنایت کیا وہ سبکے سب وہان مقیم ہوئے بعد سرور جنی
نے فرمایا کہ مین آپ دونون ملکر لشکر کو طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ کرون اُسنے جواب دیا کہ بہت بہتر اسوقت
ڈیڑھ لاکھ دیو لشکر سے علیحدہ کرکے اور اُنکا افسر دیو افلاک کو کرکے طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ کیا اور
حکم دیا کہ یہ حکم شاہی ہے کہ تم جاکر قلعہ یاقوت نگار مین قیام کرو اگر اُدھر کوئی لشکر آوے یا اسطرف کوئی
برای مدد دیو ہامان کے آوے تو اُسکو آنے نہ دینا وہین اُس سے مقابلہ کرنا اور جو کوئی قلعہ پر یورش کرے اُسکو
قلعہ تک نہ آنے دینا وہین اُس سے مقابلہ کرنا یہ سب کام آپکی سپرد کیے گئے ہین اور یہی حکم حاکم قلعہ سے
کہدینا وہ لشکر بموجب حکم سرور جنی کے قلعہ یاقوت نگار کیطرف کو کوچ کرکے چلا گیا سرور جنی دیو ہومان
بھرجانے لشکر کے اپنے اپنے مقام کو چلے گئے انکو تو اب اس انتظار مین چھوڑے کہ جب دیو ہامان واسطے
مقابلے کے آویگا تو اُس سے مقابلہ کیا جائیگا بادشاہ کو بھی یہی انتظار ہے مگر اب یہ حال اُس لشکر کا سنیے جو

قلعہ یاقوت نگار کو گیا تھا وہ لشکر بعد دو روز کے قلعہ یاقوت نگار مین پہونچا جب حاکم قلعہ کو خبر ہوئی کہ یہ لشکر ادھر کو آتا ہی وہ متفکر ہوا اور ہرکارے واسطے خبر کے روانہ کیے کہ جاکر خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کیون آتا ہی وہ ہرکارے فورا قلعہ سے نکلکر لشکر مین آئے اہل لشکر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر بادشاہ اخضر پریزاد کی طرف سے آیا ہی جو کہ حاکم قلعہ ہی واسطے حفاظت قلعہ کے آیا ہی دیو افلاک اسکا افسر ہی وہ ہرکارے برگشتہ دریافت کرکے قلعہ مین آئے اور حاکم قلعہ یعنے مسرور پریزاد سے کل کیفیت بیان کی وہ یہ خبر سنکر بہت خوش ہوا اور مع اپنی فوج کے جو کہ قریب اسی ہزار کے تھی واسطے استقبال کے چلا آیا ادھر دیو افلاک بھی قریب قلعہ کے پہونچ گیا تھا کہ قلعہ کے اندر سے علامت اور فوج کی معلوم ہوئی یہ خبر بانڈھکر استادہ ہو گیا اور حکم دیا کہ جب تک یہ دریافت نہولے کہ انکا کیا ارادہ ہی اور یہ کس قصد سے آتے ہین اسوقت تک کوئی آگے نہ بڑھے یہ تو اس بندوبست مین تھا کہ فیروز پریزاد مع لشکر کے باہر آیا اور لشکر کو صف بستہ دیکھا اور ایک دیو کو افلاک کے لشکر کیطرف روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ ہمنے سنا تھا کہ ہمارے بادشاہ کے پاس سے لشکر واسطے حفاظت کے آتا ہی ہم اُسکے استقبال کو آئے ہین بقصد جنگ نہین آئے ہین مگر معلوم ہوا کہ وہ لشکر نہین ہی لہذا آپ لوگ ہمکو مہلت دین کہ ہم سامان جنگ کرلین تو مقابلہ کرین وہ دیو یہ پیغام سنکر اُدھر گیا ادھر وہ ہرکارے جو کہ خبر کو آئے تھے اور دریافت کرگئے تھے کہ یہ لشکر واسطے حفاظت قلعہ کے آتا ہی سامنے آئے اور کہا کہ حضور وہی لشکر ہی ہم خوب پہچانتے ہین کیونکہ ہم قبل مین آچکے ہین سرور پریزاد نے کہا کہ اچھا جواب پیغام بھی آنے دو یہ تو منتظر جواب کے ہین اُدھر وہ دیو پاس حاکم و افسر لشکر کے گیا اور اپنے حاکم کا پیام دیا اُسنے سنکر جواب دیا کہ یہ وہی لشکر ہی فوج مخالف نہین ہی اُسنے کہا کہ اطمینان رکھین مین اسی قصد سے ٹھہرا ہوا ہون کہ مین بھی دریافت کرون کہ یہ لشکر قلعہ سے کیسا آتا ہی اب معلوم ہوگیا اُسنے کہا کہ وہ ٹھہرے رہین مین آتا ہون وہ دیو لشکر سے پھر کر اپنے لشکر کو چلا ادھر دیو افلاک نے حکم کیا کہ لشکر آگے بڑھے یہ حکم پاتے ہی لشکر بڑھا ادھر وہ دیو اپنے افسر کے پاس پہونچا اور حال بیان کیا مسرور پریزاد پہلے ہی واقف ہوگیا تھا یہ سنکر اور زیادہ خوش ہوا کہ اتنے عرصہ مین لشکر بالکل قریب آگیا مسرور پریزاد فورا اپنے لشکر سے آگے بڑھا اور دیو افلاک کو عقیدہ دریافت کیا کہ یہی دیو افلاک ہی کیونکہ کل لشکر کے آگے تھا اور لباس فاخرہ سے آراستہ تھا اور طرہ سر دیو بھی خود پر آویزان تھا جو کہ اُسکے ملک کا نشان تھا پڑھکر سلام کیا دیو افلاک بھی قرینے سے جان گیا کہ یہ مسرور پریزاد ہی کیونکہ یہ کل لشکر سے مقدم میرے استقبال کو آیا اور جو نشان کہ میرے پاس ہی وہ بھی یہی رکھتا ہی اور بخندہ پیشانی آگے بڑھکر بغلگیر ہوا بعدہ ایک نے دوسرے کو سلام کیا مزاج پرسی کی حال دریافت کیا جب یہ معلوم ہوگیا کہ یہ مسرور پریزاد اور یہ دیو افلاک ہے پس مسرور پریزاد اسیوقت دیو افلاک کو لیکر داخل قلعہ ہوا جب اندرون قلعہ پہونچا اور لشکر کو جاے عمدہ پر مقیم کرکے دیو افلاک کو لیکر دولت خانہ مین آیا اُسکے رہنے کے واسطے ایک مکان بہت اچھا مقرر کیا اور کہا کہ آپ بخوف بیان رہیے کسیات کی تکلیف نہوگی دیو افلاک جو اپنے رفیقون کے ساتھ مقیم ہوا بعد تھوڑی دیر کے مسرور پریزاد نے کہا کہ اے بھائی دیو افلاک تمھاری دعوت کل میرے یہان ہی دیو افلاک نے بدرجہ غدر

وانکار کے قبول کیا مسرور پریزاد تو سامان دعوت مین مشغول ہوا اب انکو انتظام دعوت مین چھوڑ کر
اور کیفیت لشکر دیوہامان کی سنیئے کہ یہ تو انتظار مین جواب نامون کے مقیم ہی کہ جواب آئین
تو مین لشکر کشی کرون کہ یکایک خبر پہونچی کہ کچھ لشکر شہر سے باہر آیا ہی اور اسکا قصد ادھر کا ہی اُسنے
پوچھا کہ کیا بقصد جنگ آیا ہی دیوون نے کہا کہ بقصد جنگ سے تو نہین آیا ہی اُسنے حکم کیا کہ خبر لاؤ
ہرکارے گئے اور دریافت کرکے آئے عرض کیا کہ یہ لشکر بادشاہ سے بغی ہوکر انکا شریک ہونے
آیا ہی اور مذہب اسلام بھی ترک کیا ہی دیوہامان یہ سنکر بہت خوش ہوا اور اسیوقت چند
دیو واسطے استقبال کے روانہ کیے وہ جاکر لے آئے افسران فوج ہمراہ اُن دیوؤن کے بارگاہ
مین آئے اور فوج کو شامل لشکر کردیا جب وہ سامنے دیوہامان کے پہونچے بسبب
بیٹھنے کو جگہ ملی جب وہ سب بیٹھ چکے تو دیوہامان نے دریافت کیا کہ آپ لوگ کیون بادشاہ سے
بغی ہوکر چلے آئے اُنھون نے جواب دیا کہ بادشاہ نے دیوہامان کو کہ جو جزیرہ مرغول کا
حاکم اپنا سپہ سالار کیا ہی ہمکو یہ امر ناگوار ہوا کہ ہم اسکے زیر حکم ہون کیونکہ ہمارے اور اُنکے
ہمیشہ کی عداوت چلی آتی ہی اس سبب سے ہم سب آپکے شریک ہوئے اور آپکے پاس
چلے آئے دیوہامان نے کہا کہ تم کسقدر ہو اُنھون نے جواب دیا کہ قریب بیس ہزار کے اب
جو اُسنے شمار کیا تو معلوم ہوا کہ قریب لاکھ سوا لاکھ کے جمع ہوگیا ہی اُسنے ان دیوون کو بھی
شریک لشکر کیا اور جواب نامونکا منتظر رہا آپ اون دونون کا حال تحریر ہوتا ہی جو کہ نامے
لیکر گئے ہر ایک دیو ایک ایک جانب کو گیا بعض بعض ملکون اور جزیرون کے حاکمون نے انکار کیا
اور پشت نامہ پر لکھدیا کہ ہم شرکت تمھاری نکرینگے دیوہ کو دانستہ اپنے کو مبتلا بعذاب
نکرینگے اور نہ ہمسے یہ ہوگا کہ ہم راہ نیک کو ترک کرین اور کفر اختیار کرین یہ جواب وہ دیو لیکر
چلے آئے اور بہت سے ایسے تھے کہ جنھون نے پشت نامہ پر یہ لکھا کہ آپ ہمارے منتظر
رہین ہم مع فوج ولشکر کے حاضر ہوتے ہین آپ مستعد جنگ رہین وہ دیو جواب لیکر چلے ایک
دیو نامہ داروں سے نامہ لیکر جزیرہ میمون مین گیا تھا وہان کی حاکمہ ایک دیوی تھی
کہ جسکا نام زنگارہ تھا اُسکے ماتحت بھی اسی نوے ہزار دیو تھے جب اُسکو یہ نامہ پہونچا
اُسنے نامہ پڑھکر دل مین خیال کیا کہ اگر تو نے قصد کیا کہ چلکر اخضر پریزاد سے مقابلہ
کرون مگر بسبب دیوہامان کے جرأت نہین ہوتی تھی مگر اب خداوند ابلیس نے اسنا کردیا
کہ دیوہامان کو بادشاہ سے بغی کردیا اب تو چلکر اُسکی شریک ہو اور آج تک تو نے کسیکے
ساتھ عہد بھی نہین کیا ہے تو اُسکے ساتھ تو عہد بھی کر تو کوئی ذلیل خاندان سے نہین
ہے تو بھی دیو عفریت کے خاندان سے ہے اُسکی پوتی پروتی ہوتی ہے وہ یہ سنکر بخوشی دل
جان قبول کریگا یہ اپنے دل مین خیال کرکے اُسیوقت پشت نامہ پر لکھدیا کہ مین بشکر بیکار
آپکی خدمت آتی ہون اور اُس دیو کو نامہ دیکر رخصت کیا بعد جانے اُس دیو کے زنگارہ
نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو ہم واسطے مدد دیوہامان کے جائینگے کیونکہ اُس سے
اور اخضر پریزاد سے بابت مذہب ابلیس پرستی کے نوبت جنگ وجدل کے آئی ہے
اور مجکو ہمیشہ سے خاندان پریزادان سے عداوت ہی کیونکہ انکی وجہ سے ہمارے آبا جدا
ومثل دیو عفریت کے قتل ہوئے اور اُنکی نسل کو ترقی ہوتی گئی اور ہمارے نسل

قطع ہوتی گئی جہانتک ممکن ہو اُنکو قتل کرین اُنکے دشمن کے شریک ہون اب اس سے
بڑھکر اور موقع نہ ملیگا اور نہ ایسا وقت ملیگا اسیوقت سے کل لشکر تیار ہوکر کل صبح کو موجود
رہے کل ہم ضرور کوچ کرینگے یہ حکم سنتے ہی تمام لشکرین سامان سفر درست ہونے لگا جیسے
نکالے گئے جوکہ باقی دن اور رات تھی تمام لشکر نے اپنا سامان سفر درست کر لیا اور صبح کو
سب مسلح اور مکمل ہوکر موجود ہوئے یہانتک کہ وہ عفریتہ بھی صبح کو بیدار ہوئی اور اپنے
امور ضروری سے فراغت کرکے محل سے نکلے اور تخت پر سوار ہوئی تخت اُسکا اٹھ
دیوان قوی ہیکل نے دوش پر لیا طرف پردۂ پنجم قاف کے روانہ ہوئی عقب مین اُسکی
سپاہ قریب اسی ہزار کے چلی یہان آسنے دس ہزار دیوؤن کو واسطے حفاظت کے چھوڑا
اور اپنے بھانجے دیو میمون کو اپنی جگہ پر مقرر کیا اور اسی روز کوچ کرکے روانہ ہوگئی دیکھئے
یہ اب کب پہنچتی ہے اُدھر وہ بادشاہ اور حاکم جزیرہ کہ جنہون نے مدد کرنے کا وعدہ کیا تھا
وہ بھی اپنے اپنے ملکون اور جزیرون سے اپنی اپنی سپاہ بیحد اہتمام جمعیت بیکران لشکر اپنے
پیچھے دیگرے روانہ ہوئے اب حال اُن دیوؤنکا لکھا جاتا ہے کہ جو جواب نامہ لشکر واپس آنے
سے پہلے وہ دیو آئے جوکہ جزیرون کی طرف گئے تھے اور جوکہ اسلام آیا دیکھے واپس آکے اور
دیو ہامان کو نامے آکر دیئے اور کہا کہ جزیرۂ نارجیل و نیرنگ و ارژنگ کو اور وہان کے
حاکمون کو اُنکے نامے دیے اُنھون نے آپکی شرکت سے انکار کیا صاف جواب دیا ہم واپس
آئے یہ سنکر دیو ہامان نے کہا کہ اچھا وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائینگے بعد فتح جنگ
اخضر پریزاد کے اُن سب سے بھی سمجھ لونگا کہ اُنھون نے کیا کیا اور دیو آئے اور کہا کہ ہم شہر منبور دیکھکر
گوگے گئے تھے وہان کے بادشاہون گرگ پریزاد و سرخاب پریزاد کو نامے آپ کے انھون
نے بھی آپکی مدد سے انکار کیا دیو ہامان یہ سنکر بہت برہم ہوا اور ناوبیچ کھانے لگا کہ پھر
دیو آئے اور کہنے لگے کہ ہم بحکم جزیرہ خرسیہ و پلنگیہ کو گئے تھے وہان کے حاکم دیو خرس صورت
و پلنگ صورت نے آپکی مدد کرنے کا اقرار کیا ہے یقین ہے کہ مع لشکر کے آوین دیو ہامان یہ
خبر سنکر بہت خوش ہوا اُن دیوؤنکو انعام کثیر دیا یہانتک کہ تمام نامہ دار دیو واپس آئے
اب جو آیا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ دیو عقرب و دیو اژدر حاکمان شہر اژدریہ و عقربیہ و دیو پلنگ
اسّی اسّی ہزار کی جمعیت سے آپکی مدد کو آتے ہین ہم اُنکے پاس ہوآئے اور جواب لے آئے
بعد ان سبکے وہ دیو آیا جو کہ جزیرۂ میمون کو گیا تھا اُسنے بیان کیا کہ حضور مین جزیرہ میمون کو
گیا تھا وہان کی حاکمہ دیو کی زنگارہ کو حضور کا نامہ دیا اُسنے بھی مدد کا اقرار کیا ہے
وہ بھی مع سپاہ کے آئیگی دیو ہامان یہ خبر سن بہت خوش ہوا تھا بعد ان خبرون
سننے کے دیو ہامان نے اپنے رفیقون سے کہا کہ یہ لوگ لین نوین نامہ جنگ لکھون اگر وہ
موافق میری مرضی کے کام کرین تو ضرور لڑکر تمام ملکون کو تاخت و تاراج کرون یہ کہکر
اپنے خیمے مین چلا گیا وہ دن تمام ہوا رات بھر گذری صبحکو یہ خبر آئی کہ آج حاکم جزیرہ خرسیہ
مع لشکر کے آتا ہے دیو ہامان نے سنکر چند دیو واسطے استقبال کے روانہ کیے وہ جب
گئے اور استقبال کرکے اُسکو لائے اور لشکر کو اُسکے اپنے لشکر مین شامل کیا ابھی وہ
اچھی طرح اُترنے نہین پائے تھے کہ خبر آئی حاکم جزیرۂ پلنگیہ بھی مع لشکر آتا ہے اُسکو بھی استقبال

کرکے دیو لائے اب متواتر لشکر آنے لگے یہانتک کہ جنہون نے اقرار شرکت کیا تھا وہ سب آئے
جب سب آچکے تو خبر آئی کہ زنگارہ دیونی مع اپنے لشکر کے تشریف لاتی ہین دیوہامان نے
چند دیو اسکے بھی استقبال کو روانہ کیے وہ سب اُسکو لیکر بارگاہ مین آئے اسکو بھی شریک لشکر
کیا اب اسقدر لشکر ہوگیا ہے کہ شمار نہین ہو سکتا ہے دیوہامان نے جیسے ہی زنگارہ
دیونی کو دیکھا ایک محبت اُسکے دل مین پیدا ہوگئی ادھر دیونی بھی اسپر عاشق ہوگئی دیوہامان
نے اسکو اپنے تخت کے برابر جگہ دی اور کرسی عنایت کی جب یہ سب بادشاہ اور حاکمان
جزیرہ آچکے اسوقت بگم دیوہامان شمار فوج ہوگیا تو معلوم ہوا کہ اب لشکر قریب چھ لاکھ کے
دیوان خونخوار کا جمع ہوگیا ہے پس دیوہامان نے کہا کہ اب تو کوئی انیوالا نہین ہے اب
نامہ لکھنا اخضر پریزاد کو خرد ہے اسوقت ایک نامہ بدین مضمون تحریر کیا کہ اے اخضر پریزاد
تمکو معلوم ہو کہ مین نے قبل بھی تمکو تحریر کیا تھا کہ تم اپنی دختر کا عقد میرے ساتھ کردو کیونکہ مین
اُسپر عاشق ہون مگر تمنے کچھ خیال نہ کیا اسکے جواب مین میرا نامہ پھاڑ ڈالا اور نامہ بر کو ذلیل کیا لہذا
اب مین پھر تمکو تحریر کرتا ہون کہ اپنی دختر کا عقد میرے ساتھ کردو اور دین ابلیس پرستی اختیار
کرو ورنہ مین ایکدم مین تمام پردۂ قاف کو برباد کردونگا اور پھر تمھارا کچھ عذر نہ سنونگا اب
تمکو اختیار ہے میری اس تحریر کو بہت جانو اور اپنی زندگی کو غنیمت خیال کرو ابھی تک
مین راہ پر ہون اور جب لشکر آوبگا تو پھر نہ مانونگا زیادہ والسلام یہ لکھکر دیو پلنگ سے کہا جو
اُسکے لشکر مین بہت بڑا دیو تھا اور ملازم بھی اُسیکا تھا اُس سے کہا کہ تو یہ نامہ لیکر پاس اخضر
پریزاد کے جا اور اُسکا جواب لیکر واپس آ اُسنے عرض کیا کہ بہت بہتر اگر حکم ہو اور میرا داؤن بھی
پڑجائے تو مین اخضر پریزاد کو عین دربار مین قتل کردون گا دیوہامان نے کہا کہ تجکو اختیار
ہے مین منع نہین کرتا ہون دیو پلنگ وہ نامہ اور چند دیوؤنکو ہمراہ لیکر طرف اخضر پریزاد
کے روانہ ہوا ادھر بعد جانے دیو پلنگ کے دیوہامان بھی اُٹھکر اپنے خیمہ مین گیا زنگارہ
دیونی بھی اُسکے ہمراہ گئی کیونکہ وہ عاشق ہوگئی تھی جب یہ دونون ایک جیمے مین سمجا ہوئے تو کیفیت
دیوہامان بھی اُسپر ظریفانہ ہوگیا تھا اب جو اُسکو اپنے خیمے مین پایا کہا کہ اے ملکہ آؤ بیٹھو زنگارہ
بھی اپنے جی مین یہی قصد کرکے آئی تھی کہ چلکر دیوہامان سے عقد کرونگی دوسرے
یہ بھی وجہ تھی کہ ابھی اُسکے خیمے وغیرہ بھی استادہ نہین ہوئے تھے کیونکہ یہ سمجھے آئی تھی اسکے
خادم بارگاہ استادہ کررہے تھے کہ یہان دربار برخاست ہوگیا یہ دیوہامان کے خیمے
مین اُسکے ساتھ جلی گئی کیونکہ اُس سے محبت بھی ہوگئی تھی اب جو دیوہامان نے کہا کہ
ملکہ آؤ بیٹھو یہ قحبہ جنندہ پیشانی بلا عذر و انکار ہاکر برابر پہلو سے پہلو ملاکر دیوہامان کے بیٹھ گئی
اور یہ شعر کسیکا زبانپر لائی شعر الٰہی کونسا دن ہووے جو مین اُسکے پہلو مین + بیٹھی رہتی رہین
باتین رات کو دل و جان سے ÷ پھر اُسکی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگی کہ کسقدر میرے ملازم کاہل
اور سست ہین کہ ابھی تک میرے خیمے استادہ نہین کرچکے کہ مجکو برائے خیمے مین آرام
دیوہامان نے کہا کہ اے ملکہ یہ خیمہ بھی تو تمھارا ہی ہے اور مین تو تمھارا غلام در غلام ہون
کسواسطیکہ تم میری مدد کو آئی ہو پھر اپنا پرایا کیسا شوق سے یہان بیٹھو جبتک کہ تمھارا خیمہ
وغیرہ بھی استادہ ہوجائیگا ورنہ اسی خیمے مین رات کو قیام کرنا کیونکہ یہان کوئی غیر نہین ہے

حرف یہی تابعدار ہے کسی طرحکا حجاب نہ کیجیے ای ملکہ جب سے مین نے تمکو دیکھا ہے تمھاری
محبت نے میرے دل مین ایسا اثر کیا ہے کہ یہی جی چاہتا ہے کہ مین ہر وقت تمکو دیکھا
کرون اور اپنی جان تمپر سے نثار کرون مین یہی خیال کرکے دربار سے اٹھا تھا اور
دوبار یہ خاست کیا تھا کہ مین اپنے خیمے مین جاکر ملکہ کو بلا دونگا مگر میری قسمت نے یاوری
کی کہ تم خود چلی آئین اب از براے خدا ونداہلیس میری دو دو باتین سن لو اور میرے
دل کی لگی اپنے وصل کے پانی سے بجھاؤ جب سے مین نے تمھارا روے زیبا دیکھا ہے
دل میرا اسقدر بیتاب و بیقرار ہوگیا ہے کہ کسی طرح سے تحمل نہین ہے اور قرار نہین آتا
ہی اے ملکہ مین تمھاری وہ عزت کرونگا کہ تمام اہل قاف رشک کرینگے یہ سنکر اسنے
جواب دیا کہ کیا خوب واہ واہ آپ تو نیا رنگ لائے ہین خوب فرے مین آئے ہین کیا خوب
باتین کہہ رہے ہین اب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی طرح سب پر عاشق ہوا کرتے ہین
یہ سنکے مضراب پری سے کہیگا کہ جسکے عشق مین آپ نے اسکے باپ کی نوکری ترک
کرکے مقابلہ پر کمر باندھی ہے یہ باتین دبی سنگی یہان الیسی غرض نہین ہے کہ جو آپکے یہ عزر
اٹھائے اور اپنے سچے مفسر کا جھگڑا لگائے اگر مجکو ذرا بھی یہ حال معلوم ہوتا کہ آپ یہ رنگ
لائیگا اور یہ کلام سنائیگا تو مین کبھی آپکے خیمے مین نہ آتی دہین بارگاہ مین رہتی جب میرے
خیمے وغیرہ برپا ہوجاتے تب اسمین قیام کرتی اور اگر پہلے یہ معلوم ہوتا مین مدد کو بھی نہ آتی کیونکہ
یہان اگر آپ میری آبرو کے خواہان ہوئے ہین مین نے آجتک ایسے کلام کسیکی زبانی نہین سنے
بڑے بڑے بادشاہون نے میری خواہش کی مین نے منظور نکیا کیونکہ مجکو یہ امر منظور نہ تھا کہ
مین کسیکو اپنا شوہر بناؤن اب کبھی آپ مجھے ایسے کلام نہ کہیگا ورنہ بہت پچھتائیگا ظاہر مین تو
ایسے کلام کر رہی تھی مگر دلمین خوش تھی کہ جو میرا خیال تھا وہی ہوا اور تو اسی قصد سے چلی تھی
کہ وہان چلکر دیو ہامان سے عقد کرونگی یہان آکر عاشق بھی ہوگئی تھی اور ولولہ محبت مین
اسکے خیمے مین بھی آئی مگر شکر ہے خداوندا بلیس کا کہ خود خواہش ظاہر نکرنا پڑی اگر یہ نہوتا تو یقین
تھا کہ خود اس امر کی درخواست کرنا ہوتی اور وہ دوسری پری پر عاشق تھا انکار کرنا تو مین اسکے
فراق مین جتنی اسکو کچھ پروا نہوتی کیا خوب بات ہوئی کہ وہ خود تجھپر عاشق ہوگیا معلوم ہوتا ہے کہ
تو مضراب پری سے خوبصورت ہے ایسے ایسے خیال دل مین کر رہی تھی اور ظاہر مین وہ
گفتگو تھی جب یہ کلام اسنے کیے تو دیو ہامان نے کہا کہ ای ملکہ جلاؤ نہین آؤ میرے گلے سے
لگ جاؤ اور مجکو اپنے وصل سے شاد کرو زنگارہ نے کہا یہ کیا بیہودہ بکتا ہے مگر دل مین یہ ہے
کہ اگر یہ اسوقت گلے سے لگالے تو میرا دل بھی ٹھنڈا ہوجائے اور طبیعت کو قرار ہوجائے کیونکہ
نادانستگی کے ابھی کسیقدر دُرتی بھی ہے کہ نہ معلوم کیا ہوا سوچ سے انکار بھی کرتی ہے اور
بھی خیال تھا کہ ایسا نہو کہ کوئی آجائے مگر دیو ہامان نے یہ سنکر کہا کہ ملکہ انکار نکرو دنیا کا
یہی دستور ہے اسنے جواب دیا کہ چہ شامتین تو نہین آئین ہین بس بس اپنے دلکو اپنے قابو مین
لایئے اتنا بیخود نہوجیے ایسے خیالون سے باز آئیے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اس عرصے مین
زنگارہ کے ملازمون نے آکر کہا کہ حضور آپکے خیمے وغیرہ برپا ہوگئے ہین یہ سنکر اور بھی یاد
اشتیاق کی ہوئی اور شوق زیادہ ہوا اور لطف یہ ہے کہ خود بھی فریفتہ ہے اور دل بھی

نہ چاہتا تھا مگر جبر کرکے اُٹھی اور اپنے ملازمون کے ہمراہ اپنے خیمے کو چلی گئی خیر جاتے
تو چلی گئی مگر دل بیقرار ہوگیا کسی پہلو قرار نتھا ادھر جب جانے اُسکے دیو ہامان بھی بہت بیقرار
ہوا جب صبر نہو سکا تو فوراً اپنے ایک ہمراز کو بلاکر اور اسکو سمجھاکر روانہ کیا کہ تم جاکر جس طرح ہو
ملکہ زنگارہ کو میرے وصل پر راضی کرو وہ فوراً خیمے مین ملکہ زنگارہ کے آیا اور خبر کرائی کہ مین
دیو ہامان کے پاس سے آیا ہون وہ دیو ہامان کا نام سنتے ہی بیتاب ہوگئی اوسکو فوراً
اندر خیمے کے بلا لیا اور خود پوچھا کہ کیون کیا کام ہے ایسی جلدی کیا ابھی تو مین وہین سے چلی آتی ہو
تم مجھے بیان کرو اُسنے کہا کہ دیو ہامان نے کہا ہے کہ کیون تم مجکو اپنے فراق مین مارتی ہو
از براے خدا وندا بلیس میری آرزو دل برلاؤ اور میرے دل مضطر کو شاد کرو مین تمہارا غلام
ہون یہ سنکر اُس قحبہ نے جواب دیا کہ تم اُس سے کہدینا کہ اس خیال سے ہاتھ اُٹھاؤ یہان
منظور نہین ہے یہ سنکر اُس دیو نے بہت سمجھایا کہ اُسکے ذہن ناقص مین آگیا آخرکار دیو نے کہا
کہ اچھا ایک شرط سے منظور کرتی ہون کہ وہ میرے ساتھ اگر عقد کرین تو مین قبول کرون
گو کہ یہ امر مجکو بہت گران ہوگا کہ جب وہ اخضر برنزاد پر فتح پائینگے تو فرود مضراب میری
سے عقد کرینگے مگر خیر تمہارے کہنے سے مین یہ بھی گوارہ کرتی ہون مگر جبتک یہ امر نہوگا تبتک
یہ امر نہوگا کہنے کو تو کہدیا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اگر وہ عقد کرے تو کیا ہوگا دیکھے تو بہت
بیتاب ہے ظاہر مین نخرے کرتی ہے اپنے حسن پر غرور کرتی ہے اور اشتیاق دلاتی ہے یہ سنکر
وہ پیغام بر واپس گیا اور کل حال بیان کیا کہ وہ عقد کرنے کو کہتی ہین بطریق ابلیس پرستان
دیو ہامان چونکہ عاشق تھا کہا کہ جاکر کہدو کہ اچھا مین عقد کرونگا مگر اسکا بندوبست آج
ہی ہوجاے اُس قوم کے دیو اور دیونی اسقدر بیغیرت ہین اور گو انھین شرم وحیا نہین ہے
کہ خود ہی اُس دیونی سے گفتگو کی وہ قبل ہی اسی قصد سے آئی تھی اُس دیو نے جاکر کہا کہ دیو ہامان
کہتے ہین کہ مین عقد کرونگا مگر آج ہی یہ امر ہو اُسنے کہا کہ اچھا وہ دولہا بنکر شکوہ آئین مین یہان عروس
بنتی ہون وہ مجکو بیاہ کر اپنے خیمے مین لیجائین اُس دیو نے یہ آکر دیو ہامان سے بیان کردیا
دیو ہامان نے اسیوقت سامان شادی کیا جو کچھ کہ ممکن تھا وہ سب درست کیا تمام
لشکر مین روشنی ہوگئی بڑے بڑے درختون پر تیل ڈالکر آگ لگا دی وہ جلنے لگے
سہرات گئے دیو ہامان نے کپڑے شاہانے پہنے اور جنگلی پھولونکا سہرا باندھا دولہا
بنکر تخت پر سوار ہوا اور جو باجے کہ لشکر مین تھے بجاتے ہوئے اور جلوس ہمراہ وآرایش
وآتش بازی وغیرہ ہمراہ لیکر طرف خیمہ زنگارہ کے چلا سبحان اللہ کیا اچھا معلوم
ہوتا تھا کہ وہ کالی کالی صورت اُسپر وہ لباس سرخ لور وہ پھول جنگلی درختون کے اُسکا
سہرا بندھا ہوا پاس خیمے کے پہونچا اُدھر اُس دیونی نے بھی جوڑا سرخ پہنا اور ناریل کا تیل
اپنے بالون مین ڈالا اُسنے بھی گلہاے صحرائی کا سہرا باندھا اُسپر بہت بھلا معلوم
ہوتا تھا دولہن بنکر بیٹھی کہ اس عرصے مین برات پہونچی آتش بازی چھوٹنے لگی مشعلون
کی روشنی سے سب کے چہرے سرخ وزرد معلوم ہوتے تھے دیونی کی سہیلیان اندر خیمے مین
دولہ کو لیگئین اور رسوم جو کہ اُنکے مذہب مین ہوتے تھے ہونے لگے اور موافق مذہب
مذہب ابلیس پرستی کے عقد ہوا قریب صبح دیو ہامان زنگارہ کو بیاہ کر اپنے خیمے مین لایا

اور اسیوقت نخلیہ مین عروس کے ساتھ ہم بستر ہوا منہ کالا کیا اُس لکاتہ کو حمل رہگیا کہ اسکے
بطن سے ایک بچہ دیو پیدا ہوگا کہ جسکے ہاتھ سے بہت سے اہل اسلام دیو و پریزاد قتل ہونگے
کہ اسکا ذکر آئندہ ہوگا اب حال سنیے کہ صبح کو یہ دونون خواب غفلت سے بیدار ہوئے
دیو ہامان دربار مین آیا زنگارہ بھی قریب تخت دیو ہامان کے آکر بیٹھی دربار آراستہ
ہوا سب جزیرون کے حاکم و بادشاہ بھی آئے دیو ہامان نے کہا کہ اب جواب نامہ آئے
تو مین قصد جنگ کرون یہ تو منتظر جواب نامہ کے ہین اب ایلچی کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جو
نامہ لیکر طرف اخضر پریزاد کے گیا ہی تو اسنے لشکر سے کوچ کرکے دس کوس پر آکر
مقام کیا وہ رات وہان بسر کی صبح کو پھر لشکر کو کوچ کیا اور شہر کے باہر جاکر مقام کیا اور
اپنے ہمراہیون سے کہا کہ مین کل صبحکو ضرور نامہ لیکر داخل ہوگا اور دربار مین جاکر نامہ دونگا اگر ممکن
ہوگا تو اخضر پریزاد کو قتل کرونگا وہ رات اُسنے قریب شہر کے بسر کی یہانتک کہ صبح
ہوئی بادشاہ خاور تخت فیروزی پر جلوہ گر ہوا اور تاج نور سر پر رکھکر برامد ہوا کہ دیو
پلنگ بیدار ہوا اسیوقت طرف شہر کے کوچ کرکے چلا اسکو تو راہ مین چھوڑیگے اب
حال اخضر پریزاد کا تسطیر ہوتا ہے کہ بادشاہ اخضر پریزاد بیدار ہوکر دربار مین تشریف
لا بایہان بارگاہ مین سرور جنی و دیو ہومان سپہ سالار مع دیگر دیوان قوی ہیکل
کے منتظر تھے کہ بادشاہ برامد ہوا اور تخت پر جلوہ فرما ہوا راست و چپ سب سردار
دنگلون اور کرسیون پر بیٹھے دیو ہومان بعہدۂ سپہ سالاری و سرور جنی بعہدۂ
وزارت پر ممکن ہوا تمام دیو حلقہ باندھے ہوئے مثل شیر بگ و نیزنگ و قلماق و لدنگ
و سرخنگ و دیو چنگال کے جمع تھے کہ بادشاہ نے سرور جنی سے فرمایا کہ اب
تک کسی قسم کی خبر نہ آئی کہ دیو ہامان کس فکر مین ہی کیونکہ ابھی تک کوئی نامہ نہین آیا کہ
سرور جنی نے عرض کیا کہ حضور ابھی اسکے پاس لشکر نہ جمع ہوا ہوگا اگر لشکر جمع ہوگیا ہوگا
ضرور وہ مقابلہ کو آتا کیونکہ اُسکی باتون سے ثابت تھا یہ سنکر بادشاہ خاموش ہورہا
یہان تو یہ ذکر ہورہا ہے اُدھر کا حال سنیے کہ وہ نامہ دار نامہ لیکر در دولت پر آیا اور چاہا
کہ بغیر اطلاع اندر چلا جاؤن جو دیو کہ بعہدۂ درگہ سالاری متعین تھا اُسنے روکا اور کہا
کہ کیا آپ طریقۂ دربار سے نہین آگاہ ہین جو بدون اطلاع چلے جانیکا قصد رکھتے ہین
پہلے مجھے فرمائیے کہ آپ کہانسے آئے ہین کیا مطلب رکھتے ہین مین جاکر عرض کرونگا
اگر حکم ہوگا تو مین آکر آپ کو لیجاونگا یہ کہنا درگہ سالار کا گو کہ اُسکو ناگوار گذرا مگر سبب
اسکے کہ اگر تو یہان کچھ فساد کرتا ہی تو پھر تیرا اندر جانا نہوگا اور کام بھی بگڑ جائیگا اور کچھ نہوگا
اس امر سے بہتر یہ ہے کہ جیسا یہ کہتا ہے ویسا ہی کرو اور خلاف قاعدہ بھی نہین کہتا ہے
یہ سوچکر کہا کہ جاکر خبر کرو کہ دیو پلنگ نامہ شاہ دیوان قاف دیو ہامان کا لیکر آیا
ہی بار یابی چاہتا ہی درگہ سالار یہ سنکر دربار مین گیا اور مقام مجرا گاہ پر سے مجرا بجالایا اور
عرض کیا کہ حضور کی عمر دراز ہو ایک نامہ دار در دولت پر حاضر ہی اور عرض کرتا ہی کہ
نامہ لیکر آیا ہون دیو ہامان کا کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ اُسے اندر لے آؤ درگہ
سالار واپس گیا اُس سے کہا کہ چلو حکم طلب کا ہوا ہی اور شہنشاہ نے طلب فرمایا ہی آؤ

اپنے ہمراہیون کو باہر چھوڑا اور اُنسے اہستہ سے کہا کہ جب مین آواز بلند کرون تو تم فوراً اندر بارگاہ کے دروازہ چلے آنا کچھ خوف نکرنا یہ کہکر آپ ہمراہ درگہ سالار کے اندر دربار کے آیا نظر ابلیس پرستان سلام کیا کسینے جواب سلام نہ دیا بادشاہ نے اُسکو کرسی بیٹھنے کو دی وہ کرسی پر بیٹھ گیا اور دربار کو حیران ہوکر دیکھنے لگا کہ بہادر تخت پر ایک طرف ننگل سپہ سالاری بچھا پایا اور اسپر دلیر ہومان کو دیکھا کہ بیٹھا ہوا جھوم رہا ہی سرور جنی عہدہ وزارت پر قائم ہی اور تمام دیوان قوی ہیکل حاضر دربار ہین اور جھوم رہے ہین قبضہ دار تشنا جھوم رہے ہین یہ حالت دیکھکر وہ ششدر ہوگیا نامہ دینا بھی بھول گیا صورت تصویر ساکت مثل آئینہ حیران ہوا یہ حالت اسکی دیکھکر دیوشبرنگ نے کہا اور بکار کرکہا اے کیا آئینہ دار حیران ہوکر دیکھ رہے ہو جس کام کو آئے ہو وہ کام کرو نامہ دو اور جواب لیکر جاؤ یہ صدا سنکر وہ چونکا اور نامہ نکالکر دیا بادشاہ نے دبیر کو نامہ دیا دبیر نے نامہ پڑھنا شروع کیا تمام نامہ پڑھا جو مضمون پہلے تحریر ہوچکا ہے وہی تحریر تھا دوبارہ بیان کرنے کی کچھ حاجت نہین ہی اہل دربار مضمون نامہ سنکر ششدر رہگئے اور اب معلوم ہوا کہ جنگ و فساد برائے فقد ملکہ مضراب پری کے ہی یہ حرف کہنے کی باتین ہین کہ مذہب ابلیس پرستی اختیار کرو حیف کی جگہ ہی کہ جسکا نمک کھا ہین اور اسکے ناموس کی نسبت ایسا گمان بد کرین اور اگر وہ انکار کرے تو جنگ و جدل کی نوبت ہو یہ کہکر ہر ایک نے اپنے دانتون کے نیچے انگلیان دبائین اور خاموش ہوکر سر جھکا لیے ادھر دیوملنگ کی یہ حالت تھی کہ بار بار بادشاہ کو دیکھتا تھا اور بچہ آرہ پشت نہنگ کی طرف دیکھتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ جب اہل دربار غافل ہوجائین یا کسی سے مخاطب ہون اور بادشاہ بھی کسی جانب متوجہ ہو تو مین اپنا کام کرون یہ تو اس فکر مین ہی کہ اسکے سامنے دیوشبرنگ ایک کرسی پر بیٹھا تھا کہ یہ حالت جو اُسنے دیوملنگ کی دیکھی تو خیال کیا کہ یہ بات خالی از علت نہین ہی تو ہوشیار رہ یہ کچھ نہ کچھ حرکت ناجائز ضرور کریگا یہ تو ظاہر مین شل اوروں کے ششدر ہوگیا مگر باطن مین اسکی حرکتون کو خیال کر رہا تھا کہ ادھر بادشاہ متوجہ ہوا طرف دبیر کے اور فرمایا کہ پشت نامہ پڑھو کہ ہمکو جنگ منظور ہے کل بیرون شہر برائے مقابلہ آجنگے کیون قضا آئی ہی نمکحرامی سے باز آ ورنہ وہ سزا پائیگا کہ تمام عمر یاد کریگا آئندہ اختیار ہی تجکو لازم ہی کہ رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر خدمت ہو اپنا قصور معاف کرائے ورنہ جہنم واصل ہوجائیگا ارے یہ کیا مرتد ہوگیا اور دبیر بھی سنکر لگا اور دبیر تو اُدھر متوجہ لکھنے مین ہوا بادشاہ بھی کسیطرف کو متوجہ ہوا تھا کہ یہ وقت اسنے غنیمت جانا اور دیکھا کہ اہل دربار سب غافل ہین آرہ پشت نہنگ لیکر ایک بار اُٹھا اور طرف بادشاہ کے چلا تھا کہ دیوشبرنگ نے پہلے نبی سے یہ تماشا دیکھ رہا تھا دیکھتے ہی اس کیفیت کو فوراً کرسی پر سے اُٹھا اور اسکی طرف چلا وہ قریب بادشاہ کے پہونچ گیا تھا اور چاہتا تھا کہ وار کرون کہ شبرنگ نے بڑھکر اسکے آرہ کو اپنے آرے پر روکا اور جھین لیا اور کہا کہ تو نے بڑا غضب کیا تھا کہ ہمارے بادشاہ کو قتل کیا ہوتا مین پہلے ہی تیرے تیور دیکھکر سمجھ گیا تھا خداوند تعالے نے اپنا بڑا فضل و کرم کیا اسنے جواب دیا کہ خیر اگر بادشاہ بچ گیا تو مین تجکو کب زندہ چھوڑتا ہون غرض بادشاہ

مین تجکو قتل کرونگا مین نے تو اپنا کام کر لیا تھا مگر یہ نہ معلوم تھا کہ تو اسیطرف دیکھ رہا تھا اگر یہ معلوم ہوتا کہ تیری نگاہ اُسیطرف ہے تو جب تو بھی غافل ہوتا اسوقت مین اپنا کام کرتا یہ گفتگو دونون مین باواز بلند ہوتی تھی تو اہل دربار نے سر اُٹھا کر دیکھا ادھر بادشاہ نے بھی دیکھا اُدھر وہ نانگا شیرنگ سے لپٹ گیا اور کشتی لڑنے لگا یہ حالت دیکھکر بادشاہ واہل دربار حیران ہوگئے کہ یہ کیا واقعہ ہے مگر سب خاموش بیٹھے ہوئے دیکھ رہے تھے کہ دیو شیرنگ نے اُسکو دے مارا اور اُسکے سینہ پر سوار ہوکر اُسکی گردن چھینکر پھینکدی کہ تمام فرش بارگاہ اُسکے خون سے رنگین ہوگیا اور ایک دریا خون کا دربار مین بہنے لگا بعد اُسکے قتل کے دیو شیرنگ آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا جب وہ بیٹھ چکا تو بادشاہ نے دریافت کیا کہ اے شیرنگ تو نے انکو کیون قتل کیا کوئی بھی ایلچی کو قتل کرتا ہی تو نے مجکو مفت بدنام کیا اُسنے دست بستہ عرض کیا کہ حضور اِس خادم نے بغیر خطا نہین قتل کیا جب اُسنے حضور کے دشمنون کا کام تمام کرنا چاہا تھا جب مین نے اُسکو قتل کیا یہ کہکر سب حال بیان کیا اہل دربار نے سب حال سنا نہایت حیران ہوئے اور شیرنگ کی بہت تعریف کی پھر بادشاہ نے شیرنگ کو بہت کچھ انعام دیا سرور جنی سے بادشاہ نے کہا خدا نے اپنا بڑا فضل کیا وہ ملعون تو اپنا کام کر ہی چکا تھا مگر شیرنگ نے بڑا کام کیا کیون نہو کہ نمک حلال ایسے ہی ہوتے ہین ادھر دیو نے جواب نامہ تحریر کرکے پیش کیا بادشاہ نے فرمایا کہ اسکی لاش اور یہ جواب نامہ اسکے ہمراہیون کو دیدو کہ وہ لیجائین ایک دیو نے اُسکی لاش اُٹھائی اور نامہ لیکر باہر کو چلا اُدھر اُسکے ہمراہیون نے جو اُسکی آواز سنی تو قصد کیا کہ اندر جائین مگر ممکن نہو اور باتون مین روکا کہ اتنے عرصے مین کہ دیو اندر سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ خدائے بڑا اپنا کرم و فضل کیا کہ ہمارے بادشاہ کی جان بچگئی اُنہون نے دیو پلنگ نے تو کام ہی تمام کر دیا تھا دیو شیرنگ نے بڑی جراءت کی کہ اسکو قتل کر ڈالا یہ دیو تو یہ کہہ رہے تھے کہ لاش اُسکی ایک دیو لیکر آیا اور اُسکے ہمراہیون کو دیکر کہا کہ لیجاؤ اُسکی لاش کو اور یہ جواب نامہ ہی کہ جیسا اُسنے کیا ویسا ہی اپنی سزا کو پہنچا وہ اُسکی لاش دیکھکر بہت پریشان ہوئے اور قصد کیا کہ لڑکر مرجائین اور اپنی جانین دیدین سانہ ہی پھر خیال کیا کہ اس سے کیا حاصل ہوگا جس طرح یہ قتل ہوا ہی ہم بھی قتل ہونگے یہ امر بالکل خلاف عقل ہے اُسنے تو بڑی نادانی کرکے اپنی جان مفت مین دیدی ہم چلکر لاش کو دیو ہامان کے روبرو پیش کرین اور جواب نامہ اُن جیسا وہ مناسب جانیگا ویسا کرینگے یہ سوچکر لاش کو لیکر فریاد و زاری کرتے ہوئے چلے بعد پہنچنے لاش کے بادشاہ نے اہل دربار سے کہا کہ انتظام جنگ کرو کل پیش خیمہ روانہ کرو پرسون ہم یہان سے کوچ کرینگے بہت جلد سب انتظام کرو کیونکہ جس وقت دیو ہامان کے پاس لاش اُسکے پہونچیگی اور وہ دیکھیگا تو فوراً برائے جنگ آئیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ تم سب پہلے سے بیرون شہر فردکش ہو جب وہ آئیگا تو فوراً اُس سے مقابلہ ہوگا سب نے عرض کیا کہ حضور آپکی رائے بہت صائب ہی اور یہی امر بہت بہتر ہی لہذا پیش خیمہ شاہی کل حرکت روانہ ہوجائے جب یہ رائے قرار پاچکی تو دربار برخاست ہوا اور وہ دن تو تمام ہوا دوسرے دن بحکم بادشاہ دیو سرجنگ پیش خیمہ شاہی مع ایک لاکھ نرگا دیو کے لیکر روانہ ہوا

اور بیرون شہر جاکر شہر سے پانچ کے فاصلے پر خیمے وغیرہ برپا کیے آمد لشکر بادشاہ و لشکر حریف
کے منتظر رہے ادھر بعد روانہ کرنے پیش خیمہ کے دوسرے دن بادشاہ نے مع چھ لاکھ
دیوان جرار و لشکر آتش بار کے کوچ کیا اور شہر سے باہر آکر مقام کیا یہ تو بیان مقیم ہیا
ادھر لشکر دیو ہامان کا حال سنیے کہ یہ منتظر ایلچی کا تھا کہ ایلچی آئے تو ہمین کوچ کرکے
قریب شہر جاکر خیمہ زن ہون اگر بادشاہ برائے مقابلہ آئے تو خیر ورنہ ہمین خود شہر مین جاکر مقابلہ
کرون اور اگر عقد کر دے تو ہمین اور زور برائے اپنے دربار مین بیٹھا ہوا یہ گفتگو کر رہا تھا
کہ ابتک ایلچی جواب لیکر نہین آیہ کیا سبب ہی اور اسکے مصاحب کہ رہے تھے کہ حضور آتا
ہوگا اسکے بعض دربار مین مثل دیو خرس پیکر و دیو خوک پیکر و دیو اژدر وغیرہ مگرسیون
و دنگلون پر بیٹھے تھے اور زنگارہ دیونی جو کہ اسکی زوجہ حال تھی پہلوے تخت مین
کرسی جواہر نگار پر فروکش تھی کہ اس عرصے مین اچنبھا آواز گریہ و بکا بلند ہوئی دیو ہامان یہ صدا
سنکر پریشان ہوگیا اور کہنے لگا کہ یہ صدائے فریاد و زاری کیسی ہی کوئی جاکر جلد خبر
لاوے یہ سنکر چند ملازم واسطے خبر کے روانہ ہوے تھے کہ چند دیو جو بعدہٗ دربانی دروازہ کے
سامنے استادہ تھے وہ فوراً دوڑے ہوئے گئے وہان جاکر یہ دیکھا کہ وہ دیو جو کہ ہمراہ
دیو پلنگ کے گئے تھے ایک لاش کندھے پر رکھے ہوئے چلے آتے ہین یہ صدا
آنکے رونے کی ہی یہ دیکھکر دیو فوراً واپس آئے اور آکر عرض کیا کہ حضور یہ صدا ان لوگون کے
رونے کی ہے جو کہ ہمراہ دیو پلنگ کے گئے تھے انکے ہمراہ ایک لاش بھی ہے دیو ہامان
یہ سنکر اور زیادہ متفکر ہوا اور کہا کہ جاکر جلد خبر لاؤ کہ یہ کیا واقعہ ہے ابھی کوئی گیا نہ تھا
کہ وہ دیو خود اس لاش کو لیکر دلانہ دربار مین چلے آئے اور سامنے دیو ہامان کے
پہونچکر ذکر یون کرنے لگے کہ اے خداوند ہمارے فریاد کو پہنچے سردار کو بادشاہ بچے اخضر
پریزاد نے قتل کر ڈالا ہم اسکی لاش لیکر اور جواب نامہ لیکر آئے ہین دیو ہامان
نے یہ سنکر انسے دریافت کیا کہ وہ جواب نامہ کہان ہی لاؤ اور انکے قتل کا واقعہ بیان
کرو انھون نے جواب نامہ جو کہ ملازمان اخضر پریزاد سے پایا تھا دیا اور یون بیان
کیا کہ حضور اصل واقعہ یہ ہے کہ ہمارے مالک آپکے رخصت ہوکر چلے اس روز لشکر
سے باہر جاکر دس کوس پر مقام کیا دوسرے دن جاکر بیرون شہر فروکش ہوئے تیسرے
دن صبح کو شہر مین داخل ہوئے اور دربار مین گئے پہلے بغیر اطلاع کے قصد جانے کا کیا مگر
درگہ سالار کے کہنے سے ٹھہر گئے اطلاع کرائی جب طلبی ہوئی تو ہمراہ درگہ سالار کے اندر
دربار کے گئے انھون نے جاکر نامہ دیا بروقت جانے کے ہم لوگون سے کہتے گئے تھے کہ
جب ہماری آواز بلند ہو تو تم لوگ دلانہ اندر چلے آنا ہملوگ باہر ٹھہرے رہے یہانتک
کہ اچنبھا صدا ہمارے مالک کی بلند ہوئی ہمنے قصد اندر جانیکا کیا کہ دربانون نے روکا
ہم اُلجھ رہے تھے کہ کچھ دیو اندر سے یہ گفتگو کرتے ہوئے آئے کہ بڑا غضب ہوا تھا کہ دیو
پلنگ نے بادشاہ کو قتل کیا ہوتا مگر ہمارے دیو شبرنگ نے بڑی بہادری کی
کہ اُنکے ارادے سے واقف ہوکر اسکو قتل کیا ہملوگ یہ سنکر بہت پریشان ہوئے پھر
قصد اندر جانیکا کیا کہ اتنے مین کچھ دیو لاش لاکر آئے اور یہ جواب نامہ جو کہ حاضر ہے اسوقت

سمجھے یہ خیال کیا کہ اگر ہم کچھ یہان فساد کرتے ہین تو حم بہت کم ہین اور یہ لاکھون ہین مثل
اسکے ہم بھی مثل ہو سکتے اس سے بہتر تو یہ ہے کہ چلکر شاہ دیوان قاف کو خبر کرین جیسا وہ
مناسب جانین گے ویسا کرینگے ہم یہ سوچکر چلے آئے اب جو آگی رائے ہو ویسا کیجے یہ
واقعہ تھا جو کہ عرض کیا دیو ہامان یہ سنکر بہت برہم ہوا اور اہل دربار سے کہنے لگا کہ
تو سہی جو مین عوض مین خون دیو ملنگ کے اخضر پرزاد کو نہ قتل کرون اسکے خون
سے اپنا رہ بشت نہنگ کو نہ رنگین کرون تو میرا نام دیو ہامان نہین اور یہ کہکر حکم دیا کہ ابھی
وقت لشکر طرف شہر کے کوچ کرے اور خود فورا اٹھکھڑا ہوا اور بیرون بارگاہ آکر اپنے
ہمراہیون سمیت طرف شہر کے چلا راہ مین یہ کہتا جاتا تھا کہ میری آنکھون مین تمام دنیا سیاہ
ہوگئی ہے جبتک کہ عوض خون نہین نے چکتا ہون مجکو چین نہین آتا ہے ادھر لشکر مین خبر ہوگئی
کہ دیو ہامان نے حکم کوچ دیدیا اسیوقت تمام لشکر مین ہل چل پڑگئی ہر ایک اپنا لشکر
لیکر سجکے بہدگرے چلا یہانتک کہ کل لشکر روانہ ہوگیا ادھر دیو ہامان اتنا جلد آیا کہ آنے
چندرہ کوس کے فاصلہ کو ایک پہر مین طی کیا جو آکر پہونچا تو یہ دیکھا کہ ایک لشکر دیو کا سامنے
شہر کے اترا ہوا ہے اور سب خیمہ وغیرہ برپا ہین دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ دیو
سرچنگ پیش خیمہ شاہی لشکر بیرون شہر فروکش ہوا ہے اور منتظر آمد شاہ کا ہے یہ جو اسکو معلوم
ہوا اسنے اپنے ہمراہیون سے کہا خوب ہوا جو مین خود یہان لشکر لیکر آگیا ورنہ اخضر پرزاد
خود مجرد لشکر کشی کرتا اور میری آبرو مین فرق آتا یہ کہ رہا تھا کہ اتنے مین آگے لشکر کے دو تین
خیمہ اور سرانجے لشکر آگے آنکھون نے ایک میدان کا فاصلہ دیکر حکم خیمہ وغیرہ کے برپا کرنیکا
دیا کہ دیو زادون نے خیمہ اور بارگاہین برپا کین جب سب بندوبست ہوگیا دیو ہامان مع
اپنے ہمراہیون کے خیمہ مین داخل ہوا کہ اتنے مین لشکر دیو ہامان کا آنے لگا یہانتک کہ آخر
لشکر مین وہ دن تمام ہوگیا اور رات ہوگئی مگر لشکر کی آمد موقوف نہوئی دیو ہامان مع
ہمراہیون کے خیمہ بارگاہ مین آیا دربار آراستہ ہوا سب بادشاہ اور حاکم جزیرہ بھی دربار
مین آگئے اب جو شمار کیا گیا تو معلوم ہوا کہ قریب چھ لاکھ کے لشکر جمع ہے اسنے حکم دیا کہ ہر ایک
بارگاہ اٹھادو کہ وقت صبح کوچ ہم سیر صبح کرین دیو زادون نے بموجب حکم ہر پردہ بارگاہ اٹھادیے
یہ مصروف سیر دو ساعت رہا تھا کہ سامنے بارگاہ دیو ہامان کے لشکر اخضر پرزاد کا فروکش ہوا
اور اسوقت قریب دو پہر دن کے گذرا تھا کہ ایک مرتبہ شہر کی طرف سے گرد عظیم بلند ہوئی
اور آسمین سے باجہا جنگی کی صدا آنے لگی یہ اسطرف کو متوجہ ہوا کہ اکبارگی وہ گرد
شگافتہ ہوئی اور دل گرد سے چھ ہزار علم دار علم ہاے زرنگار کرشمے پھریرون پر نور مذاق
کریم نخریر تھی نظر آئی انکے عقب مین جلوس سواری کا تھا اور بعد اسکے اخضر پرزاد
تخت شاہی پر متمکن دست راست کی طرف تھا اور سرور حبشی بہ بہدگی وزارت دست
چپ کی طرف اور دیو ہامان بمرتبہ سپہ سالاری اور دیگر دیوان نامی اور جری اور افسران
گردتخت کے حلقہ کیے ہوئے اور ہزار دیوان نوی ہیکل اپنے کندھون پر تخت لیے
ہوئے اور ہزار ہا جن و پری دو دو نوبہرا اور رکاب سعادت انتساب اور عقب تخت
چھ لاکھ لشکر دیو زادون کا چلا آتا ہی یہانتک کہ علم دار قریب خیمے شاہی آکر ایکطرف

کو استادہ ہو گئے اور وہ لشکر جو دو روز قبل آیا مسلح و مکمل ہو کر استادہ تھا بعد آنے طبل سواری
کے تخت شاہی بھی قریب بارگاہ آیا اور بادشاہ تخت سے اتر کر مع اپنے افسرون کے
داخل بارگاہ عالی ہوا اور لشکر بھی قاعدے سے آیا دربار آراستہ تھا کہ دیو ہامان نے یہ بھی
انتظار نہ کیا کہ لشکر اخضر پریزاد ذرا آرام لیلے تو طبل جنگ بجواؤن جیسے اُسنے لشکر کو
آتے دیکھا طبل جنگ بجوا دیا صدا طبل جنگ کی سنکر اخضر پریزاد نے کہا کہ دیکھا آپ
صاحبون نے کہ اس نمکحرام نے یہ بھی خیال کیا کہ ابھی لشکر آیا ہے دو رکعت تو مقیم ہوتے
تو مقابلہ کیا جاوے خیر خدائے بزرگ ست بفضل ایزدی ہمارے لشکر مین بھی کوسن کی
بجے کل ہم اس نمک حرام احسان فراموش سے ضرور مقابلہ کرینگے وہ کس بات پر بھولا ہے یہ
حکم اخضر پریزاد نے دیا کہ نقارہ حربی بجے دونون لشکر مین خبر ہو گئی کہ کل روز جنگ کا ہے
ادھر لشکر اخضر پریزاد مین بعد خبر ہونے کے فوراً سامان جنگ ہونے لگا اور اخضر پریزاد نے
بعد دینے حکم طبل جنگ کے دربار برخاست کیا ہر سردار اپنے اپنے مقام پر گیا اور مصروف
درستی آلات حرب و ضرب ہوا یہانتک کہ وہ دن سامان جنگ مین بسر ہوا رات کی شب
پھیل گئی دونون لشکرون مین موافق قاعدے کے طلایہ پھرنے لگا صدائے حاضر باش
ناظر باش بلند ہوئی وہ شب بھی بسبب خوف بہادرون کے آخر ہوئی یہانتک کہ ستارہ سحری
فلک پر ظاہر ہوئے لشکر دیو ہامان اور سب دیوزاد بیدار ہوئے موافق اپنے مذہب
البیس پرستی کے پوجا وغیرہ کرنے لگے ادھر لشکر اخضر پریزاد مین بادشاہ بیدار ہوا نماز صبح
بصد خضوع و خشوع ادا کی اور واسطے اپنی فتح و فیروزی کے دعا درگاہ خدا سے کی
اُدھر تمام لشکر مین صدائے اللہ اکبر بلند ہوئی جب سب لشکر امور ضروری سے فارغ
ہو چکا مسلح اور مکمل ہو کر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا اور افسران فوج طرف بارگاہ
شاہی کے چلے اور وہان پہونچکر منتظر آمد بادشاہ کے ہوئے کہ اس اثنا مین بادشاہ جمجاہ بھی
خیمہ شاہی سے برآمد ہوئے سب کا سلام اور مجرا لیکر تخت روان پر جلوہ گر ہوئے سب سردار
راست و چپ کر تخت کے آگے حکم سواری کے ملنے کا دیا سواری طرف میدان جنگ کے جاہ و حشم
کے ساتھ روانہ ہوئی وہ وقت صبح نسیم سحری کا اٹھلا اٹھلا کے چلنا وہ گلہائے صحرائی کا مہکنا
اُسوقت صحرا کا عجب سمان تھا کوسون تک سبزہ لہلہا رہا تھا گیاہ سبز روئیدہ تھی یہ ثابت
ہوتا تھا کہ بقدرت صانع حقیقی فرش مخمل کا شالی کا کیا ہوا ہے اُسپر جو شبنم کے قطرے پڑے
ہوئے تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا گوہر آبدار گسترده ہین ادھر درختون پر جانوران صحرائی حمد
معبود برحق اپنی زبانون مین بخوش الحانی کر رہے تھے اور جو جھونکا نسیم کا آتا تھا خوشبو سے
گلہائے خودرو کے بسا ہوا ہوتا تھا دماغ جان کو معطر و معنبر کر دیتا تھا اور وہ جنگلی باجون
کی صدائون کا فضائے آسمان مین گونجنا اور وہ جا بجا لشکر مین علم سبز و سبز کے بھریرون کا
کھلنا طرفہ تماشہ دکھاتا تھا جو دیو کہ عاشق مزاج تھے اور جوانی کی امنگ رکھتے
تھے اُنکا تو یہ سمان دیکھکر یہ حال ہوا کہ جھومنے لگے اور مست پھرنے لگے ادھر صدائے جانوران
سے تمام جنگل بھی بول رہا تھا یہ قدرت صانع حقیقی دیکھتے ہوئے تمام افسر و سردار مع
بادشاہ میدان جنگ مین پہونچے صفین آراستہ ہوئین صف آرا ہکے تمام لشکر کی صفین

درست کمین تخت شاہی قلب لشکر مین قائم ہوا میمنہ میسرہ قلب و جناح ساقہ و کمین گاہ راست ہوا ابھی لشکر مین صفین آراستہ نہوئین تھین کہ ادھر سے آدلشکر کفار شروع ہوئی آگے آگے کالے کالے بھوت ہردن کے علم لشکر میدان مین آکر قائم ہوئے بعدہ تخت دیو ہامان کا دیوان قوی ہیکل اٹھائے ہوئے لائے اور عقب مین اسکے لشکر بھاوہ لشکر کفار اسلام کے لشکر کے سامنے صف آرا ہوا ادھر کے صف آرا نکلکر صفین آراستہ کرنے لگے میمنہ میسرہ قلب و جناح وغیرہ درست ہوا تخت دیو ہامان کا قلب لشکر مین قائم ہوا اور برابر تخت دیو ہامان کے تخت عفریتہ رنگارہ دیوی کا بھی قائم کیا جب تمام صفین دونون لشکرون کی آراستہ ہوچکین تو نقیب دونون جانب سے نکلے اور نقابت کرنے لگے یون صدا ئین لگانے لگے کہ اے جوانون آج روز جنگ ہی تمکو کوشش کرنا چاہیے کہ اپنے باپ و دادا کے نام کو روشن کرو اور نام رستم و اسفندیار کا اس صفحہ روزگار سے مثل حرف غلط کے مٹا دو جو کچھ کہ آج نام کروگے وہ تا قیام دنیا قیامت تک قائم رہیگا یہی دن نام آوری کا ہی بقول شاعر کے شعر

رسم رزم زمین پہ نہ بہرام رہگیا	مردون کا آسمان سے نکلے نام رہگیا

نقیب یہ صدا لگاکر اپنے اپنے مقام پر قائم ہوئے صفون پر ایک سناٹا سا چھا گیا بعد تھوڑی دیر کے کفار کے لشکر سے ایک دیو کہ نام اسکا دیو فیل پیکر تھا دیو ہامان سے اجازت میدان جنگ لیکر مقابلے کے واسطے نکلا اور وسط میدان مین آکر لاف زنی کرنا شروع کی اور یون پکار کر صدا دینے لگا کہ جسکو تمنائے مرگ ہو وہ میرے مقابلے کو آئے یہ صدا سکر لشکر اخضر پریزادے دیو شبرنگ سامنے تخت شاہی کے حاضر ہوا اور اجازت میدان نبرد طلب کی بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ تمکو خدا کے سپرد کیا وہ ہوا کر کے میدان جنگ مین آیا اور اسکے مقابل مین کھڑا ہوا دیو فیل پیکر نے دیو شبرنگ سے کہا کہ تو کیون میرے مقابلے کو آیا ہی کسی اور کو بھیجا ہوتا جو کہ میرا ہم پنجہ ہوتا تو کیا میرا مقابلہ کریگا ایک ضرب چادر چقماق مین تیرا کام تمام ہوجائیگا اور آرزوے دلی تیری بر نہ آئیگی دنیا سے نامراد جائیگا یہ سنکر دیو شبرنگ نے جواب دیا کہ بس بس اپنی زبان کو روک بیہودہ نہ بک لاف و گزاف اچھا نہین ہی خیال کرے کہ جس طرح مین نے دیو لہنگ کو دربار شاہی مین قتل کیا تھا اور اسکی بے ادبی کی سزا اسکو دی اسیطرح تجکو بھی داخل جہنم کرونگا اور ایک ہی ضرب دار شمشاد مین تیرا خاتمہ کردونگا جو کچھ حربہ رکھتا ہی میرے سامنے لا یہ سنکر وہ بہت برہم ہوا اور خبردار خبردار کہکر چادر چقماق کا وار دیو شبرنگ پر کیا دیو شبرنگ نے اسکا وار خالی دیکر اپنا وار کیا اسنے بھی اسکے وار کو خالی دیا تا دیر اسیطرح باہم ردوبدل رہی کوئی کسی پر غالب نہ آیا کہ ایک مقام دیو فیل پیکر نے دھوکا دیکر وار کیا مگر دیو شبرنگ اسکی مکاریون سے واقف تھا وہ غافل نہ تھا وار کو اسکے خیال مین رکھا جیسے ہی ضرب آیا اسنے ہاتھ کو بڑھاکر حربہ اسکا چھین لیا اور زنجیر کمر مین ہاتھ ڈالکر اٹھالیا اور سر سے بلند کرکے زمین پر دے مارا کہ وہ نقش زمین ہوا ادھر اسنے جھپٹ کر اسکی چھاتی پہ چڑھکر گردن اسکی اکھیڑ کر پھینکدی اور کہا کہ آئے جسکو تمنائے مرگ ہو مین میدان مین موجود ہون دیکھون کہ آج کون کون میرا مقابلہ کرتا ہی افسوس مجکو خوش نہ آیا ہی یہ سنکر ایک اور دیو نکلا اور اسنے آتے ہی وار شمشاد کا وار کیا دیو شبرنگ نے

خالی دیکھا اپنا وار کیا اُسکے ایک ہی وار مین دو پرکالے کیے یہ رنگ دیکھکر اور ایک دیو غوغا کرتا ہوا نکلا کہ نام اُسکا دیو سر سنگ تھا آتے ہی بغیر خبردار کیے ہوئے گرز اغنول کا وار کیا دیو شبر نگ نے وار اُسکا رد کیا اور اُسکی بھی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اُسکو بھی اٹھالیا اور زمین پر دے مارا کہ وہ بھی نقش زمین بنگیا اور سینہ پر سوار ہوکر ایک پیر کو دونون ہاتھون سے پکڑکر اور دوسرے پاؤن کو جوب اپنے پاؤن سے دابکر مثل کرپس کمنہ کے پیر کھینچکر یا انتو یہ حالت ہوئی کہ بے بھید گرے دیو دراز قد برابر مقابلہ نکلنے لگے اور ہاتھ سے دیو شبر نگ کے جلد جلد قتل ہونے لگے یہانتک نوبت پہونچی کہ اُس روز کی میدان داری مین ناشام پندرہ دیوان نامی کو دیو شبر نگ نے جان سے مارا اور پانچ کو زخمی کیا جب شام ہوگئی تو دونون لشکر مین طبل بازگشت بجا دونون لشکر اپنے اپنے آرام گاہ کو واپس گئے اختصر پیزادہ نہایت خوش و خرم دیو شبر نگ پر زرہ جواہر نثار کرتا ہوا نکلا اور داخل بارگاہ ہوکر لباس رزم اُتارا اور پوشاک نرم پہنی صحبت رقص و سرود گرم ہوئی اُدھر دیوان نہایت رنجیدہ اور غمگین میدان جنگ سے واپس گیا اور دربار آراستہ کیا بعد حضور پر نور کے حکم دیا کہ طبل رزمی بجے کیا مین آنکو نہین معلوم ہے دونگا آج نہ معلوم کیا سبب تھا اور کیا اتفاق ہوا کہ اُنکے ہاتھ سے میدان رہا کیا روز ایسا ہوا کریگا سپردہ بہت مغرور ہین کل خداوند ابلیس کی مدد سے مین خود نکلونگا اور مقابلہ کرونگا جو دیو اُسوقت حاضر دربار تھے وہ سب کہنے لگے کہ حضور کیون تکلیف کرین آخر ہم جان نثار کسدن کے لیے ہین ہم موجود ہین کل بحکم خداوند ابلیس لشکر حریف کو ضرور شکست دینگے آپکو تشویش کرنے ہین یہ معاملہ جنگ کا ہے آج آپکے ہاتھ سے فتح ہوئی تو کل ہمارے ہاتھ سے فتح ہوگی بعد ہم جان نثار دین کے آپکو اختیار ہے یہ سنکر دیو ہامان خاموش ہورہا ادھر لشکر مین اُسکے نقارہ رزمی بجا یہ خبر لشکر اختصر پیزادہ مین ہوئی کہ حریف کے لشکر مین پھر طبل جنگ بجا ہے یہ سنکر بادشاہ نے بھی حکم دیا کہ بفصل تیزدانی و بمدد ربانی ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ادھر بھی طبل جنگی پر چوب پڑی رات بھر دونون لشکرون مین تیاری حرب و ضرب ہوا کی اور نقارہ جنگ بجا کیا طلایہ وغیرہ پھرا کیا صبح کو موافق قاعدے کے دونون لشکر میدان جنگ مین آکے صفین جم گئین نقیب نقابت کرکے چلے گئے کہ لشکر دیو ہامان سے ایک دیو نامکار کہ نام اُسکا چوک پیکر تھا نکلا اور ہامان نکمے آم سے اجازت لیکر میدان پیکار مین مقابلہ کو آیا اور بعد لاف و گزاف اور سلح شوری کے مبارز طلب کیا آج پھر لشکر اختصر پیزادے سے دیو شبر نگ بادشاہ سے اجازت لیکر اُسکے مقابلے کو گیا بعد گفتگوی سخت و سست کے نوبت حرب و ضرب کی آئی دیو شبر نگ نے تمام اُسکے حربے رد کیے اور کشتی مین اُسکو زیر کیا اور مغل دیو سنگ سر کے اُسکو بھی بہت جلد اُسی طرح جیسے پچھاڑ کرکے بہت دور دراز پر پھینکے یا دوسرا دیو لشکر کفار سے نکلا وہ بھی اُسکے ہاتھ سے قتل ہوا الغرض بھی شام تک دیو شبر نگ کے ہاتھ سے پندرہ دیو قتل اور زخمی ہوئے شام کو طبل بازگشت بجا دونون لشکر پھر کر اپنے اپنے مقام کو گئے دیو ہامان نے جھلاکر پھر طبل جنگ بجوایا دونون لشکر دمیدن طبل جنگ رات بھر بجا لیے اور تیاری جنگ ہوا کی صبح کو پھر دونون لشکر میدان مین آئے اور نقیبون نے موافق قاعدے کے نقابت کی اور واپس گئے لشکر کفار سے

ایک دیو واسطے مقابلے کے نکلا لشکر اختضر پرزادے سے دیو جنگال نکلا اُسنے بھی اُس روز لشکر
دیوہامان کے بہت سے دیو قتل کیے یہانتک کہ شام ہوگئی کوس بازگشت بجا دونون لشکر پھرگئے
سات دن کی میدان داریون مین کیی سو دیو لشکر ہامان کے قتل و زخمی ہوئے جب یہ
رنگ دیوہامان نے دیکھا تو آٹھوین دن خود نکلا اور مبارز طلب کیا یہان سے کیی دیو
گئے کچھ زخمی ہوئے اور کچھ قتل ہوئے نو دن کے میدان داری مین دیو شبرنگ و
نیرنگ و دیگر دیو زخمی ہوئے یہانتک کہ نو روزنگ دیوہامان نے میدان داری کی اور
جسقدر کہ دیوان جنگ آزما اور آزمودہ کار تھے سب کو زخمی کیا اور اُنکے زخم کاری لگے
اب لشکر اختضر پرزاد کی نوبت ہوگئی دیکھا کوئی سردار سوائے دیوہامان کے اور کوئی
خاص چند سردار دن کے باقی نہین رہا ہے یہ حالت دیوہامان نے دیکھی بادشاہ سے
عرض کیا کہ حضور کل یہ غلام مقابلے کو نکلے گا اگر دیوان لشکر زخمی ہوگئے تو کیا خوف ہے
بادشاہ نے فرمایا کہ جو تقدیر مین ہوگا یہ ضرور ہوگا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا ستارہ گردش مین
آگیا ہے کیونکہ سات روز تک تو ہماری فتح رہی جو اُدھر سے نکلا ہمارے لشکر کے سردارون
نے زخمی کیا یا قتل کیا یا دفعتہً رنگ ہی بدل گیا جس وقت سے یہ جوان دیوہامان
میدان مین نکلا ہے سوائے زخمی کرنے کے کسکے ہاتھ سے زخمی نہین ہوا پہلے تو کیی دیوؤن کو
قتل کیا مگر خیر یہ شکر ہے کہ قتل تو کم ہوئے مگر زخمیون کی تو کچھ انتہا ہی نہین ہے سوائے چند
لشکر کے باتمھاری ذات سے کے اور کوئی باقی نہین ہے دیکھیے خدا کیا دکھاتا ہے اُسکا ستارہ مرتا
ہے مین یہ خیال کرتا ہون کہ مجکو اپنی جان دینا پڑیگی یہ سنکر سرور جنی و دیگر دیوان نامی و دیو
ہمایان و دیگر پرزادان ذی عزت نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور آپ کیون اسقدر پریشان
ہوتے ہین جب تک ہم غلامان جان نثار موجود ہین وہ کیا کرسکتا ہے اُسوقت تک خدانخواستہ آپ
پریشان کیون ہون اور کیون اپنی جان دین خدا پر نظر رکھیے وہ رحیم ہے ضرور آج رحم کریگا سرور
جنی نے کہا کہ مین نے بھی خلوت مین دیکھا تھا تو اُس سے معلوم ہوا تھا کہ انجام مین فتح تو ہے
واسطے ضرور ہے مگر اجکل اُنکا ستارہ گردش مین ہے دن بہت خراب لگتے ہین مگر اب کیا ہوسکتا ہے
کچھ اختیار نہین بادشاہ نے فرمایا کہ پھر کیا ہوگا انجام کیا ہے سرور جنی نے کہا کہ مین پہلے ہی عرض
عرض کر چکا ہون کہ انجام اچھا ہوگا آپ خوف نہ فرمائین بہت جلد دن گذر جائینگے بادشاہ یہ سنکر
خاموش ہورہا یہانتک کہ دیگر سردار رخصت کیا جو دیو کہ باقی تھے وہ سب اپنے اپنے مقام گئے
وہ رات بھی تمام ہوگئی صبح کو پھر دونون لشکر میدان نبرد مین آئے اور صفین جدال و قتال کی
آراستہ ہوئین نقارہ بلند آواز ہوئے نقارہ کے بعد لشکر دیوہامان سے خود دیوہامان آج بھی
نکلا سرور جنی نے مقابلہ کیا ادھر سے دیوہمایان بادشاہ سے رخصت ہوکر مقابلہ کو گیا دونون مین
گفتگو ہی ہے گفتگو کے بعد جنگ و جدال کی آئی غرب رد و بدل ہوئی چونکہ ستارہ اختضر پرزاد
کا اچھا گردش مین ہے دیوہامان بھی بہت زخمی ہوا کیی دیو اُسکو اُٹھا کر لیگئے اور کیی تو
نکلے وہ بھی دیوہامان کے ہاتھ سے زخمی ہوکے اور پھر بہت سے پرزاد نکلے وہ بھی مجروح ہوئے
یہانتک کہ پرا بند ہوگیا اب کوئی مقابلے کو نہین نکلتا ہے جب یہ رنگ اختضر پرزاد نے دیکھا
تو سرور جنی سے کہا کہ مین خود اس ستمگر لعین کے مقابلے کو جاتا ہون کیونکہ وہ بہت لاف و گزاف

کررہا ہو مجھے نہین سنا جاتا ہو کہا تک صبر کرون سرورجنی نے عرض کر حضور کو اختیار ہی بندہ مجبور و
ناچار ہو اور مقابلہ بادشاہ اور وزیر مین گفتگو ہورہی ہو اُدھر دیوہامان نے بڑی دیر تک انتظار کیا
اور خوب لاف وگزاف لگا جب کوئی مقابلے کو نہ آیا تو خود دارہ پشت نہنگ لیکر اخضر پر تاخت
پر ٹوٹ پڑا اور اپنے لشکر کو بھی آواز دی کہ سب ملکر حملہ کردو اور پھر تو جنگ مغلوبہ کرتے
بادشاہ کو گرفتار کرلو یہ صدا سنتے ہی تمام فوج کفار یکبارگی دور پڑی ادھر سے لشکر دیو
پرتاد بڑھے جنگ مغلوبہ ہونے لگی چادر حملہ دارہ پشت نہنگ چلنے لگے دونون لشکر
آپس مین بھڑگئے کسیکو کسیکی خبر نہ رہی دیو و پرتاد ونکے سرون کا ڈھیر ہوگیا کشتون کے پشتے لگ گئے
میدان جناب مین دریاے خون جاری ہوگیا اور دریاے خون مین سر تیرتے پھرتے تھے
تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ حباب تیر رہے ہین بازو جو پھل تنون سے جدا جاتے تھے تو ثابت ہوتا تھا کہ
مچھلیان شناوری کررہی ہین ڈھالین جو ٹوٹی ہین اُنسے یہ رنگ پیدا ہوا تھا کہ گویا پرتے
مرغے سنگ پشت مونہہ نکالے ہوے ہین وہ میدان جنگ نمونہ عرصہ قصابان تھا
تیر و شمشیر و گرز و تبر و تیغ و کمان کے کچھ نظر نہ آتا تھا تیزے ٹوٹ ٹوٹ کر گرے تھے وہ یہ جلوہ
دکھلاتے تھے کہ گویا آبی دریاے خون مین تیر رہے ہین ہر طرف یہی عالم تھا سواے صدے
بزن و بکش کے کوئی دوسری صدا نہ آتی تھی بھائی بھائی کو جیتا باپ کو بیٹے کو نہ پہچانتا تھا
شبانہ روز اسیطرح کی جنگ رہی چوتھے روز قریب شام لشکر اخضر پرتاد نے شکست کھائی
سبکے قدم اکھڑ گئے کیونکہ جو دیوان نامی تھے وہ سب زخمی ہوگئے تھے اور ستارہ بھی گردش مین
گردش مین تھا شکست فاش کھائی فرار پر قرار لیا پرتاد لشکر بدآے مگر وہان بھی ٹھہر سکے
دیر الجھکر وہان سے بھی بھاگے رخ شہر کا کیا لشکر مخالف بھی تعاقب مین پہونچا جب شہر کے قریب ہوگئے
اسوقت اخضر پرتاد نے سرورجنی سے کہا کہ بڑا غضب ہوگیا اگر ہم داخل شہر ہونگے
تو یہ سب بھی عقب مین چلے آتے ہین ضرور یہ سب داخل شہر ہونگے اور شہر کے باشندون
کو قتل کرینگے لیکن گے اہل شہر بیگناہ قتل ہونگے دوسرے وہان ناموس بھی ہین آنکو کیونکر
بچائینگے کیونکہ یہ سب لڑائی ناموس کے بابت ہو اگر وہ اُسکے ہاتھ آگیا تو بڑا غضب ہوگیا اسکی
مراد برآئی جو اسکا مطلب تھا وہ سب پورا ہوا بڑا اندھیر ہوجائیگا اب بتاؤ مین کیا تدبیر کرون سرور
جنی نے کہا کہ آپ پریشان نہون مین تدبیر کرتا ہون اگر مین بڑی تو خیر ورنہ جو خدا چاہیگا وہ
وہ ہوگا یہ کہکر حکم دیا کہ طبل بازگشت بجادو اور نقارہ امان بجاؤ یہ سنتے ہی نقارہ نواز نے طبل
بازگشت بجادیا جب صدا طبل کی لشکر مین پھیلی فوراً سنبھلے ہاتھ روک لیے لشکر ہامان نے بھی
جنگ سے ہاتھ روکا دونون لشکر علیحدہ ہوگئے دیو ہامان نے جب یہ دیکھا تو خیال
کیا کہ یہ وقت امان دینے کا نہین ہو کیونکہ لشکر شکست کھاچکا ہو اور قریب شہر بھی پہونچ چکا ہو
اگر یہ نہین انکو قتل کرتے ہوے چلے جائینگے تو داخل شہر ہوکر ناموس پر قبضہ کرلینگے اور اپنی
معشوقہ کو چھین لینگے یہ ارادہ کرکے قصد کیا کہ حملہ کردون مگر اُسکے ہمراہیون اور اہل لشکر
نے کہا کہ یہ وقت نہین ہو کہ ہم پھر جنگ کرین کیونکہ ہم سب مین شبانہ روز کے تھکے ماندے
ہین اور یہ قاعدہ بھی ہو کہ جب طبل امان بج جاتا ہو تو پھر نہین لڑتے ہین تیسرے یہ کہ شام بھی
ہوگئی ہو وہ لوگ بھاگ نہین سکتے ہین اگر شہر مین چلے بھی گئے تو رات کو بھاگ جائینگے رات

پھر ہم بھی دم لے لین صبح کو اٹھکے ایک مرتبہ حملہ کرکے شہر کو لے لینگے وہ اب جانتے ہین کہ ہمین آپس مین
کیون کھیل کرتے ہین رات بھر کے لیے کیا رکھا ہی دیو ہامان نے جب سبکی یہ رائے دیکھی اور
اہل لشکر کو اسوقت جنگ سے عاجز پایا تو مجبور ہوکر پھرا اور سب لشکر کو ہمراہ لیکر پڑاؤ پر
آیا لشکر نے کر کھولی اور پڑاؤ کو اخضر پیر زاد کے خوب لوٹا جب لوٹ سے فارغ ہو چکے
اسوقت اپنے سرداران سے یہ کہا کہ اچھا اسقدر تو کرو کہ کچھ سپاہ ہمراہ لیجا کر دروازہ شہر پر
تو بندوبست کرلو کہ کہین ایسا نہو وہ خود نہ چلے جائین اور ناموس کو کچھ فوج ہمراہ کرکے کسی
جانب روانہ کردین ورنہ بڑی دقت ہوگی اس سے بہتر یہ ہی کہ چند دیو لشکر سے لیکر جائیں
اور دروازے شہر پر سب طرحسے بندوبست کرین کہ کوئی رات کو شہر سے نکلنے نہ پائے یہ سنکر سردار
دیوون کے اپنے ہمراہ پچاس ہزار نرہ دیو لیکر طرف شہر کے چلے دیو ہامان باقیماندہ لشکر کو
ہمراہ لیکر اپنے پڑاؤ پر آیا لشکر نے کر کھولی آسودہ ہوا یہ خود مع زنگارہ داخل خیمہ
ہوا لباس اتار کر مشغول عیش و عشرت ہوا رات بھر ناچ گانے کا جلسہ رہا اور از حد خوش
ہوا کہ صبح کو تمام شہر کو ہم تاراج کر دینگے اور سب کو قتل کرکے اپنی معشوقہ کو لاینگے
اور کل اسکے ہمراہ عیش کرینگے اور خوب دل کے حوصلے نکالینگے اسکو تو اپنے خیال مین مشغول
بعیش رکھا جاتا ہی اور اُن دیوون کو طرف شہر کے روان رکھا جاتا ہی مگر اب کچھ حال لشکر اخضر
پیر زاد کا تحریر ہوتا ہی کہ جب طبل امان بجا اور دونون لشکر الگ ہوئے تو سرور جنی
نے حکم دیا کہ سب لشکر فوراً مع سرداران نامی و گرامی کے داخل شہر ہو اور خود مع بادشاہ
و دیوان مجروح شدہ و پیر زادان زخمی کے داخل شہر ہوا اور حکم دیدیا کہ جسوقت سب
لشکر داخل شہر ہوجائے کہ کوئی متنفس باقی نرہے اسوقت دروازہ شہر پناہ کا بند کرلینا اور
لشکر کو حکم دیا کہ بغیر ہمارے حکم کے کہین نہ کھولنا جب ہم حکم دین تب کہین کھولنا یہ کہکر خود بادشاہ
داخل دارالامارۃ ہوئے اور جو کہ زخمی تھے انکو اور جو کہ زخمی ہونے سے بچ رہے تھے انکو
جمع کیا اور بیان کیا کہ اب کیا کیا جاے سب نے بالاتفاق عرض کیا کہ جو آپ کی راے ہی
وہ بہت خوب ہی بادشاہ نے سرور جنی سے فرمایا کہ آپ علم رمل مین بہت غور اور فکر سے دیکھیے کہ کیا احکام
نکلتے ہین سرور جنی نے اسیوقت زائچہ کھینچا اور پانسے رمل کے پھینکے اور شکلین کلمین بعدہ
خوب غور کرکے ان شکلون کو دیکھا اور سر اٹھاکر دست بستہ عرض کیا کہ میرے احکام یہ
خبر دیتے ہین کہ آپ کے دن بہت برے ہین کسواسطے کہ بارہوین راہو ہی اور آٹھوین سورج ہی
اور اسکے ستارے بہت اچھے ہین کہ مشتری اپنے گھر کی مالک ہی کسیکی نظر اسپر نہین پڑتی ہی
سوائے اسکے اور بھی ستارے بہت زبردست پڑے ہین لہذا بادشاہ کو لازم ہی کہ کوئی ایسا
بندوبست فرمائین کہ تا ایام سخت جنگ و جدل موقوف فرمائین اگر کوئی اعتراض کرے کہ
پہلے کیون جنگ و جدل کرنے دی تو اس زمانے مین بادشاہ کے ستارے قوی تھے اسکا
ظہور یہ تھا کہ سات روز تک ہماری فتح رہی مگر مجبوری یہ ہوئی کہ جنگ کا فیصلہ نہوا دن
آگئے اسمین کوئی مقام اعتراض نہین ہی مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ حالت ہوگی خیر وہ دن بھی تھا
اب یہ تدبیر کرنا چاہیے کہ تا کہ دشمن کے جنگ نہ کرین سب نے کہا اگر بادشاہ نہ لڑینگے بلکہ وہ
خود حملہ کریگا اسکا کیا بندوبست ہوگا سرور جنی نے کہا کہ شہر بند ہوکر لڑینگے گو کہ مقابلے

مین قباحت ضرور ہی مگر کیا کیا جاے چند دیوون نے جواب دیا کہ شہر پناہ مثل قلعہ کے نہین ہی وہ
ایک ہی حملے مین فتح ہو جائیگا کوئی ایسی تدبیر بتایئے کہ بغیر لڑائی کے یہ دن تمام ہو جائین سرور
جنی نے کہا کہ اچھا یہ کیا جاے کہ ناموس کو تو بادشاہ اسیوقت قلعہ یاقوت نگار کو روانہ
کردین اور خود کل اُس سے مہلت طلب کرین اگر وہ مہلت دے تو خیر ورنہ ہم سب مگر
اپنی جانین دیدینگے بعد ہمارے جو کچھ ہوگا وہ ہوگا یہ سُنکر سبنے جواب دیا کہ یہ کیون نکر ہو سکتا ہی
کہ ہم فوج و لشکر اسیوقت کو تج کر کے بھاگ جائین کیون نہ چلے جائین جو
اپنی زحمت اُٹھائین سرور جنی نے کہا کہ یہ راے سب سے بہتر ہی میری تو عقل گم ہو رہی
ہی کچھ خیال مین نہین آتا ہی خیر آپ صاحبون کی راے لینا اسوقت خوب کام کی بات ہی
بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور آپ محل مین تشریف لیچلین اور سب ناموس کو بندوبست
کرنے کا واسطے سفر کے حکم دیدین ہم یہان فوج کو مع خزانہ و مال و اسباب و جواہرات و
پشمینہ وغیرہ کے دوسرے دروازے سے نکالتے ہین اور طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ
کرتے ہین اور سواریان در دولت پر حاضر کرتے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ جو آپ صاحبون کی
راے ہو وہ بہت انسب اور اولی ہی مین بخوشی اجازت دیتا ہون کہ جو آپکی راے ہو وہ کیجیے
کیونکہ میری تو عقل جبا ہی اور ہوس و ہوا اس بوجہ فکر و تردد کے درست نہین ہی مین کیا کہتا ہون مونہہ سے
نکلتا کچھ ہی یہ فرما کر داخل محل ہوے اِدھر یہ سبکے سب اُٹھکر باہر آئے اسیوقت خزانہ وغیرہ
سب مار کرایا اور خزانون پر سب زخمیون کو بٹھا دیا اور بعض کو ہتھون پر بٹھایا اور دستہ بند
عوض کیا کہ جو کچھ مال و متاع زر و جواہر و اسباب وغیرہ مناسب بار کر کے فوج کے سپرد کیا اور
حکم دیا کہ تم سب ملکر بیرون شہر دروازہ دیگر سے جاؤ اور صحرا مین ہمارے منتظر رہو مع ان فیلون کے
زخمی ہوے تھے فوراً تمام چیزون کو لیکر اور فوج کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے کیونکہ گرین کھولی گرین
دروازہ دیگر سے بیرون شہر آئے ایک صحرا مین منتظر آمد بادشاہ کے ہوئے اِدھر سرور جنی
و دیگر سردار سواریان لیکر در دولت پر آئے اپنے آنے کی اطلاع کرائی اور اندرون محل کا حال
سُنیے کہ جب سے یہ خبر وحشت اثر سُنی ہی کہ بادشاہ دلو ہاتھان سے شکست کھا کر داخل شہر ہوا ہی
محل مین تہلکہ اور رونا پیٹنا پڑ گیا ہی ہر ایک عورت رو رہی ہی کہ اتنے مین بادشاہ محل مین تشریف لایا اور
باواز بلند پکارا کہ اہل محل اپنا بہت جلد بندوبست کرین کہ مین اسوقت یہانسے طرف قلعہ یاقوت
نگار کے کوچ کرونگا مجکو اسقدر مہلت نہین ہے کہ مین اب صبح کا انتظار کرون یہ سنتا تھا کہ محل مین اور
زیادہ کھلبلی پڑ گئی ہر ایک پریزاد اپنا اپنا اسباب باندھنے لگی بادشاہ قریب اپنی زوجہ محبوبہ
پری کے آیا اور کہا کہ صاحب اپنا بندوبست کرو کہ زیادہ مہلت نہین ہے یہ بات تھوڑی
ہی اُسنے پوچھا یہ تو فرمایئے کہ یہ کیا غضب ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ وقت بیان کرنے کا
نہین ہی اسوقت میرے حواس درست نہین مین جب قلعہ مین بخیریت تمام پہونچونگا اور اطمینان
سے بیٹھونگا اسوقت سارا حال تجھسے بیان کرونگا یہ وقت تاخیر کرنے کا نہین ہی یہ سنکر ملکہ
حیران ہو گئی اِدھر ملازمون نے تمام مال و اسباب زر و زیور وغیرہ کے بار باندھ کے تیار کیے
یہانتک کہ تمام محل کا سب اسباب بندھ گیا ہر ایک نے اپنا اپنا بندوبست کر لیا تمام
محل کی یہ حالت ہو گئی کہ سائین سائین کرنے لگا ہر ایک جگہ ہو کا عالم تھا مانند اژدر کے پھاڑے

کھاتا تھا کہ اتنے مین محلدار دوڑی ہوئی آئی اور عرض کیا کہ حضور سواریان در دولت پر حاضر ہین بادشاہ نے حکم دیا کہ ہان صاحبو سب سوار ہو تاخیر نکرو یہ سنکر سوار ہونے لگے جب سواریان سوار ہوگئین اور کہار اپنی پوریان لیتے ہوئے روانہ ہوئے اور سب سردار اپنے ناموس کو لیکر آئے اور جو سردار کہ زخمی ہوگئے تھے انکے بھی ناموسونکو اپنے ہمراہ لیا اب شہرین سوائے باشندگان شہر کے کوئی متعلقین شاہی سے باقی نہین رہا جو کہ ہمراہ بادشاہ کے نگیا اب لشکر کا تو کیا ذکر ہی جب یہ سب بندوبست ہوچکا بادشاہ نے اُسوقت چند رئیسان شہر کو طلب فرمایا اور اُنسے فرمایا کہ جب صبح کو دیوہامان شہر مین آئے اور قتل عام شروع کرے اسوقت تم اُس سے ملکر کہنا کہ ہم رعایاے شہر ہین ہمپر ظلم کرنے سے کیا حاصل ہی ہم تابعدار ہین جب تک وہ حاکم رہے ہم سب انکے فرمانبردار رہینگے اب آپ یہانکے حاکم ہوئے ہین اور مالک شہر ہوئے ہین لہذا ہم جس طرح سے اُنکے فرمانبردار تھے اُس زیادہ آپ کی اطاعت کرینگے ہمپر رحم فرمایئے اگر دیوہامان ہمکو دریافت کرے تو آپ اُس سے یہ کہدیجیگا کہ وہ رات کو مع لشکر و ناموس و مال و خزانہ شہر سے فرار ہوگئے اب سوائے ہم چند آدمیون کے کہ جو رعایاے شہر ہین وہ یہان نہین ہم اور متعلقین شاہی سے کیا لشکر و کیا سردار کوئی نہین ہی یقین ہی کہ وہ تمھارے اس بیجا انکسار سے ظلم و تعدی کو موقوف کرے اور تمام شہر سے باہر آئے یہ سنکر وہ سب رونے لگے بادشاہ نے فرمایا کہ آپ لوگ صبر کرین مصرع صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد ۔ اگر خدا نے کریم چاہیگا تو ہم پھر آپ لوگون سے ملینگے اور شہر مین آئینگے ورنہ جو مشیت ایزدی ہوگی اُسمین چندے کا کیا زور ہی اور اگر دیوہامان بابت تبدیل مذہب کے کہے جو مناسب ہو آپ لوگ جواب دیدیجیگا کوئی ضرورت تمہید کی نہین ہی آپ خود عقلمند اور صاحب فہم ہین بادشاہ یہ فرماکر سب سے رخصت ہوکر بیرون شہر تشریف لیگئے سب اہل شہر روتے اور خاک اڑاتے رہگئے بادشاہ نے بیرون شہر آکر لشکر کو اپنے ہمراہ لیا اور جو لشکر کہ ناموس کے قبل سے بیرون شہر کے موجود تھا اور آمد شاہ کا منتظر تھا اُسکو لیکر طرف قلعہ یاقوت نگار کے کوچ کیا شام اسقدر راہ طی کی کہ صبح ہوتے ہوتے شہر سے دس کوس نکل گئے کہ وہان بھی دم نہ لیا سیدھے قلعہ کی جانب چلے گئے یہانتک کہ قریب شام قلعہ یاقوت نگار کے پہونچ گئے جب قلعہ نظر آنے لگا فاصلہ تھوڑا رہگیا اُسوقت اہل لشکر نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور قلعہ قریب آگیا ہی اب کوئی خوف و خطر نہین ہی لہذا اگر حکم ہو تو کچھ دیر یہان ٹھہر کر دم لے لین بعد داخل قلعہ ہون کیونکہ حضور ہم سب چار شبانہ روز کے جاگے ہوئے ہین اور کسل راہ سے بہت پریشان ہین اور تین شبانہ روز جنگ و جدل مین بسر ہوئی اور آجکی رات و دن یہان سے آنیمین بسر ہوئی اب ہمسے چلا نہین جاتا ہی بیرون تین چھالے پڑگئے ہین سوائے اسکے تشنہ اور گرسنہ بھی ہین اور ناموس کو کمال تکلیف ہوتی ہوگی اور گھوڑے وغیرہ بھی تھک گئے ہین یہان مقیم ہونے مین اور جو کچھ ضروری سے فارغ ہونے مین کوئی حرج نہین ہی کسواسطیکہ تھوڑی دیر کا معاملہ ہی ورنہ جو مرضی مبارک ہو بادشاہ نے سرور جنتی سے فرمایا کہ آپکی اس امر مین کیا راے ہی سرور جنتی نے عرض کیا کہ کیا حرج ہی دم لیلینے دیجیے واقعی انکا قول بھی بہت درست ہی اور ناموس بھی پریشان ہین بادشاہ نے بصلاح سرور جنتی

حکم دیا کہ اچھا کیا مضایقہ ہی دم لیلو مگر یہ خیال رہے کہ ہم آج ہی داخل قلعہ ہونگے یہ سنکر تمام لشکر
ٹھہر گیا سب نے اسنے اپنے کھانے پینے کی فکر کی ناموس کی سواریان بھی رکھدی گئین اور
جو کچھ کہ جسکے پاس تھا اُسنے کھایا پیا دم لیا حواس بجا ہوے یہ تو یہان دم لے رہے ہین اور
لشکر مقیم ہی ادھر قلعہ کا حال سنیے کہ دیو افلاک و مسرور پریزاد روز دربار کرتے ہین اور
دعوتین دیو افلاک کی مسرور پریزاد کے یہان ہورہی ہین کہ یکایک دیو افلاک کو خیال
آیا کہ کچھ خبر شہر کی نہ معلوم ہوئی کہ بادشاہ پر کیا گذری کیونکر دیو ہامان سے مقابلہ ہوے والا
تھا سامان جنگ ہو چکا تھا نہین معلوم مقابلہ ہوا یا ابھی تک نہین ہوا اور نتیجہ اُس جنگ کے
جدل کا کیا ہوا مسرور پریزاد نے کہا کہ جاسوس بھیجکر خبر منگوایئے معلوم ہو جائیگا دیو افلاک
نے کہا کہ اچھا کچھ دیو ماسوس خبر کے روانہ کرو کیونکہ میرا دل خود بخود پریشان ہو رہا ہی اور بہت
گھبراتا ہی نہ معلوم میرے شہنشاہ پر کیا گذری جو سری یہ حالت ہی مسرور پریزاد نے کہا آپ
پریشان نہون بادشاہ اچھی طرح ہین یقین ہی اُنھون نے جنگ فتح کی ہو بھلا اُنسے کون مقابلہ
کر سکتا ہی دیو ہامان کی یہ حقیقت نہین ہی کہ اُنسے سر پر ہو یہ کہکر اور اُسیوقت چند دیو
جو کہ ہرکارہ جاسوسی مقرر تھے واسطے خبر بادشاہ کے روانہ کیے اور چلتے وقت کہا کہ دیکھو خبر دار
جہانتک ممکن ہو بہت جلد خبر بادشاہ لشکر حاضر ہو کیونکہ کچھ خود بخود اسوقت میرے دل مین
اُتھل ہو رہی ہی یہ سنکر دیو فوراً بحکم افسر روانہ ہوے یہ وقت وہ ہی کہ جب بادشاہ مع
لشکر و ناموس قریب قلعہ یاقوت نگار کے پہونچ چکا ہی اور اُسی واسطے اہل لشکر کے
کچھ خانصاحب ہر واسطے تھوڑی دیر کے مقیم ہی کہ یہ دیو جو واسطے خبر شاہ کے چلے اور قلعہ سے نکلکر
باہر آئے اور رخ شہر کا کیا تھا کچھ دور گئے تھے کہ دیکھا کہ ایک لشکر عظیم صحرا مین پڑا ہوا ہی
مگر حالت خراب اور سیاہ معلوم ہوتی ہی یہ دیو لشکر مین آئے اہل لشکر سے دریافت کیا کہ یہ لشکر
کسکا ہی اور کیا حالت ہی اُنھون نے جواب دیا کہ تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو اور کیون
دریافت کرتے ہو اُن دیودن نے عرض کیا کہ ہم قلعہ یاقوت نگار سے آئے ہین واسطے دریافت
کرنے حال مفصل اخبر پریزاد کے جاتے ہین اُن دیودن نے کہا کہ تمکو کسنے بھیجا ہی اور کسنے
خبر منگوائی ہی اُنھون نے جواب دیا کہ دیو افلاک نے خبر منگوائی ہی جو کہ ہمارا مالک و افسر ہی
یہ سنکر اہل لشکر نے کہا کہ یہ لشکر اُسی کا ہی کہ جسکی تم خبر کو جاتے ہو وہ بادشاہ دیو ہامان سے
ہاتھ سے شکست کھا کر قلعہ یاقوت نگار مین پناہ لینے کو آیا یہ سنتے ہی وہ دیو فوراً وہان سے
اُلٹے پانون پھرے اور فوراً قلعہ مین پہونچے دیو افلاک نے جو اُنکو آتے ہوئے دیکھا گھبراکر
پوچھا خبر باشد کیا ہوا کہ تم اتنی جلدی ہو آئے اُنھون نے عرض کیا کہ بڑا غضب ہوا کہ بادشاہ
نے شکست کھائی اور ملک ناموس اور لشکر کے شہر سے بھاگ کر قریب قلعہ آکر فروکش
ہوئے ہین جیسے ہی یہ کلام سنا دیو افلاک نے کہا کہ یہ کیا خبر وحشت اثر ہی کہ جس سے میرے
ہوش و حواس باختہ ہوگئے ارے یہ کیا بیان کرتے ہو کیا سچ ہی کہ بادشاہ نے دیو ہامان سے
شکست کھائی اور قریب قلعہ فروکش ہی اُنھون نے عرض کیا حضور پرنور علین خود ملاحظہ فرمائین ہماری
یہ مجال نہین ہی کہ ہم لوگ حضور کے سامنے دروغ عرض کرین اور ملا زمان شاہی کی نسبت
ایسا امر بیان کرین دیو افلاک و مسرور پریزاد یہ حال سنکر گھبرا گئے اور مع اپنے مصاحبون

اٹھ کھڑے ہوئے اور بیرون قلعہ بدحواس روانہ ہوئے ادھر تو یہ روانہ ہوئے اُدھر جب
لشکر شاہ نے سب کاموں ضروری سے فراغت پائی اور کچھ دم بھی لیلیا اسوقت بموجب
حکم بادشاہ نقارہ کوچ بجا اور لشکر طرف قلعہ کے روانہ ہوا اور جب قریب درقلعہ پہونچ
گئے اور قصد کیا کہ داخل قلعہ ہون ابھی یہ داخل نہوئے تھے کہ اُدھر سے دیوا فلاک و مسرور
پریزاد بدحواس گھبرائے ہوئے نظر پڑے جیسے ہی دور سے نظر دیوا فلاک کی بادشاہ پر پڑی
فوراً دوڑ کے قدمونپر گر پڑا عرض کرنے لگا کہ یہ کیا حضور کی حالت ہوگئی بادشاہ نے کہا کہ قلعہ
مین داخل ہولون تو بیان کرون یہ کہکر ہمراہ دیوا فلاک و مسرور پریزاد کے داخل قلعہ ہوا
ناموس و لشکر و مال و خزانہ وغیرہ کے ہوئے مسرور پریزاد نے جیسے ہی بادشاہ داخل
قلعہ ہوا فوراً در قلعہ بند کرلیا یہ جلدی سے بندوبست کرکے دیوا فلاک سے کہا کہ آپ تو
بادشاہ کو لیکر دارالامارۃ شاہی مین جایئے مین لشکر کا بندوبست اور قلعہ کا انتظام کرتا ہون
کیونکہ شاید وہ مردود تعاقب مین ہمارے بادشاہ کے آیا ہو دیوا فلاک تو مع بادشاہ و
ناموس و مال و خزانہ و ناموس سرداران لشکر کو لیکر طرف دارالامارۃ کے چلا اور وہان پہونچکر
ناموس سرداران لشکر کے واسطے گرد و نواح محل شاہی کے مقام مقرر کیے اور مسرور
جنی کے واسطے ایک مکان جو کہ لائق اُنکے تھا محل شاہی مین لاکر بہت احتشام کے ساتھ
ذوکش کیا یہانتک کہ کل ناموس محل مین داخل ہوئے اطمینان ہوا چونکہ بادشاہ کئی دن
تھکا ماندہ تھا محل مین جاکر آرام فرمایا دیوا فلاک نے کل خزانہ داخل خزانہ شاہی کرکے پہرا وغیرہ
مقرر کیا یہ بندوبست دیوا فلاک نے بہت خوبی و انتظام کے ساتھ کیا گو کہ یہان کا رہنے والا
نہ تھا مگر ایک ماہ سے یہان آیا ہوا تھا مسرور پریزاد نے کل مقامات دکھا دیے تھے
بدین سبب سب بندوبست کرلیا یہان سب سردار داخل مکان ہوئے اُدھر مسرور
پریزاد نے کل لشکر کو مقام نفیس پر آثار افضیل قلعہ بروج قلعہ سب آراستہ کیے ہر جگہ پہرا
چوکی قایم کیا یہ شب تو اسی بندوبست مین تمام ہوئی مجروحان لشکر کو دارالشفاء شاہی
مین مقیم کیا اور علاج معالجہ اُنکا اسیوقت سے ہونے لگا یہان تک کہ صبح ہوگئی اور
بادشاہ بیدار ہوا بعد فراغ نماز صبح باہر تشریف لایا ادھر سب سردار بیدار ہو ہو کر آنے لگے
مسرور پریزاد نے آکر عرض کیا کہ مین نے حضور کل لشکر کو جگہ معقول پر اتارا ہے اور قلعہ
آلات حرب و ضرب سے آراستہ کیا ہے حضور سب طرح سے اطمینان کیجئے یہان کسیطرح کا کھٹکا
نہین ہے اگر دیو ہامان یہان آئیگا تو کیا پائیگا یہ قلعہ کبھی فتح نہوگا اگر عمر سر پر چلیگا تو
اس قلعہ پر فتح نہ پائیگا اسپر بادشاہ نے کہا کہ جو قسمت خدا ہے وہ ہی ہوگا انسان کی کیا طاقت
اُدھر محل مین سب بندوبست ہوگیا ہر سردار اطمینان و دلجمعی سے اپنے مقام پر مقیم ہوا
بعد تھوڑی دیر کے بادشاہ نے کہا کہ سب زخمیون کو لاؤ کہ اُنکا علاج کیا جائے اسوقت
مسرور پریزاد نے عرض کیا کہ حضور مین نے اُنکو شفاخانے مین واسطے علاج کے روانہ
کیا ہے بادشاہ نے فرمایا اسمین چند جوہر میرے بھی ہین جو کہ شفاخانے کے لائق نہین ہین مین یہ
چاہتا ہون کہ اُن سب زخمیون کو جو کہ اہل لشکر سے ہین مین بھی دیکھ لون اسیوقت بموجب
حکم بادشاہ سب زخمی حاضر کیے گئے بادشاہ نے جراحون کو جو کہ ملازم لشکر کے تھے طلب کیا

اور سب زخمیون کے ٹانکے دلوائے بیان مریم سلیمانی کی جڑھا دین یہان تک کہ دیو ہمان کے بھی زخمون مین ٹانکے دیے گئے مریم سلیمانی کے بھانجے لگانے گئے یہ سب جو کہ غیر شاہ تھے وہ تو ایک مکان مین قریب محل کے مقیم کیے گئے اور علاج بطور شاہی ہونے لگا اور وہ جو کہ آٹھ روز کی میدان داری مین زخمی ہوئے تھے شفاخانے مین بھیجدئے گئے جب یہ سب بندوبست ہوچکا اور بادشاہ کو بھی قلعہ کی جانب سے اطمینان ہوچکا کہ قلعہ خوب آراستہ ہی اور ہوش و حواس بھی درست ہوئے تب بادشاہ نے سرور جنی سے فرمایا کہ ذرا اب آپ باطمینان تمام علم رمل سے دریافت فرمایئے کہ مین کب تک اس آفت سے نجات پاؤنگا اور کس طور سے سرور جنی نے بہ سنکر اسیوقت زائچہ کھینچا اور قرعہ خانے بارہ برج اور سات ستارون کو موافق قاعدے علم رمل کے جمع کیا بعدہٗ فکر تعقل پر قرعہ فکر کو ڈالا اور احکام استخراج کرنے لگے بڑے عرصہ تک غور کیا بعدہٗ سر اُٹھا کر بادشاہ سے عرض کیا کہ جانتک کہ مین نے احکام نکالے ہین اور دیکھا ہی مجکو تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ اب آپکی ضرور فتح ہوگی مگر قاتل اس دیو ہمان کا ایک آدم زاد معلوم ہوتا ہے جو کسی خاندان عالی سے ہو اور وہ بڑا جری ہو آپکے آپکی مدد کریگا اور آپکے دست برد سے یہ دیو ہمان قتل ہو بادشاہ نے فرمایا یہ تو فرمایئے کہ وہ کیونکر یہان آئینگے اور میری کیونکر مدد کرینگے اور آنکو کیا غرض ہی کہ وہ پردۂ دنیا سے آکر میرے واسطے اپنے تئین زحمت مین ڈالینگے تو فرمایئے کہان پردۂ قاف کہان پردۂ دنیا بھلا یہ کیونکر عقل مین آتا ہی یہ تو مجکو بالکل خلاف عقل معلوم ہوتا ہی سرور جنی نے عرض کیا کہ میرے زائچہ مین یونہین نکلتا ہی اور مین پھر غور کرتا ہون اور جو سوال آپنے کیے ہین اُسکو بھی دیکھتا ہون بادشاہ نے فرمایا یہ بھی دیکھ لیجیگا کہ وہ کہان ہین اور کیونکر یہان آئینگے سرور جنی یہ سنکر فکر کرنے لگا بعد تھوڑی دیر کے سر اُٹھایا اور عرض کیا کہ پھر وہی احکام نکلتے ہین مگر ہان اسقدر دریافت ہوگیا کہ وہ خاندان زلزلہ قاف سے ہین جو آپنے فرمایا کہ وہ یہان کیونکر آئینگے اور میری مدد کرینگے اُسکا جواب یہ ہی کہ آپ اُنکو خود بلائینگے اور مدد کے خواستگار ہونگے مین عرض کیے دیتا ہون کہ بغیر اُنکے تشریف لائے ہوئے یہ مہم سر نہوگی بادشاہ نے یہ سنکر کہا کہ اچھا اُنکے مقام اور قیام کا نشان دیجیے تاکہ مین اُنکو بلاکر یہ بلا اپنے اوپر سے دفع کرون سرور جنی نے غور کرکے عرض کیا نشان تو اسکا لگتا ہی بڑا افسوس تو یہ ہی کہ وہ آجکل فقیر ہوگئے ہین ترک دنیا فرمایا ہی مگر آپ دیو روانہ فرماکر اُنکو اُٹھوا منگوایئے جب وہ یہان آجائینگے تب اُنکو سمجھا بجھا کر مدد کرنے پر راضی کرلینگے بادشاہ نے کہا اچھا آپکا نشان دیجیے سرور جنی نے عرض کیا کہ اب آپ اُس دیو کو بلوایئے کہ جو لیے جائیگا مین اُسکو پتہ مع اُنکی شبیہ کے بتادونگا تاکہ وہ کہین نہ بھٹکے اور اُٹھا کر لے آئے بادشاہ نے حکم دیا کہ دیو طیران کو بلاؤ یہ سنکر دوڑے ہوئے چند دیو گئے اور دیو طیران سے کہا کہ تمکو بادشاہ یاد فرماتے ہین وہ اسیوقت حاضر خدمت بابرکت ہوا جب بلایا بادشاہ نے کہا کہ اے دیو طیران ہم تمکو پردۂ دنیا پر روانہ کرینگے تم کو روز مین پردۂ دنیا سے واپس آسکتے ہو اُسنے عرض کیا کہ مین حضور مین روز مین حاضر خدمت ہونگا اگر جو احکام شاہی ہونگے اُنکو بسر و چشم بجا لاؤنگا بادشاہ نے کہا کہ اگر تم مین روز مین آوگے تو مین تمکو بہت انعام دونگا جو کہ تمہارے تو صلے سے زیادہ ہوگا

اُسنے عرض کیا کہ آپ ارشاد فرمائین کہ بردۂ دنیا پر کیا کام ہی بادشاہ نے سرور جنی سے کہکر دیوطیران کو اُسکا پتہ ونشان دیجیے ہنگوہ جاکر انکو لے آئے سرور جنی نے دیوطیران سے کہا کہ بردۂ دنیا مین جانب شمال ایک شہر ہی اور اُسکے قریب ایک صحرائے پرفضا ہی اُس صحرا مین ہر قسم کے اشجار ہین اور کچھ درخت میوہ وغیرہ کے بھی لگے ہوئے ہین وسط صحرا مین ایک چشمۂ آب صاف وشفاف بہتا ہی اُسکے کنارے ایک بنگلہ خس کا ایک چبوترہ مدور پڑا ہوا ہی ہر دن بنگلہ چبوترے پر بہت سے ناندے رکھے ہین جنمین چھوٹے چھوٹے خوشنما درخت گلہائے تر و تازہ کے لگے ہوئے ہین اور بہت کچھ ہے جو کہ سوائے اُس شہر و صحرا کے کسی دوسرے شہر صحرا مین نہین ہین اور کہا کہ اُس بنگلے مین ایک شاہ صاحب تشریف فرما ہین اور اُنکی شکل یہ ہی کہ وہ گیروا لباس پہنے ہین بیراگی ہاتھ مین ہی ایک گیروی رنگ کی تہمد بندھی ہوئی ہی تسبیح خاک پاک صمدانی کی گلے مین ہی مگر چہرہ مثل آفتاب کے درخشان اور روشن ومنور ہی بال کھلے ہوئے کندھون پر پڑے ہین ایک خال سبز رنگ پیشانی پر جلوہ گر ہی سینہ چوڑا ہی جوان رعنا ہی اُس فقیر کو جاکر اُٹھا لاؤ دیوطیران نے یہ سنکر عرض کیا کہ ابھی جاتا ہون اور موافق آپکے حکم کے لاتا ہون جیسے کہ حضور نے نشان دیے ہین اگر یہ سب نشان ملے فوراً اُٹھا لاونگا یہ کہکر اور مجرا عرض کرکے رخصت ہوکر درقلعہ پر آیا اور دربان قلعہ سے کہا کہ درقلعہ کھولو مین ایک امر شاہی کو باہر قلعہ کے جاتا ہون اور جس وقت کہ مین آؤن اور کہون کہ درقلعہ کھولدو فوراً دروازہ قلعہ کا کھولدینا یہ کہکر وہ باہر قلعہ کے آیا اور رخ طرف بردۂ دنیا کے کیا اسکو طرف بردۂ دنیا کے سدھارتے دیکھیے اب کچھ حال اُدھر کا سنیے کہ جب جانے دیوطیران کے بادشاہ نے دربار خاست کیا اور داخل محل ہوا دیکھا تو سب باطمینان تمام بیٹھے ہوئے ہین کہ بادشاہ اپنی زوجہ نسحاب پری کے پاس پہنچ گیا مگر اداس اور پریشان خاطر تھا زوجہ نے بادشاہ سے حالات جنگ دریافت کیے بادشاہ نے کل حال از اول تا آخر بیان کیا اور یہ بھی بیان کیا کہ بیان ہم بمشورہ سرور جنی آئے ہین دیکھیے فلک کیا دکھاتا ہی کہ آج جو سرور جنی نے جو کچھ کہا تھا وہ بجنسہ اُسکے احکام نکلے ہین اُنسے ثابت ہوا کہ قضا دیو ہامان کی ہاتھ سے ایکے دم زاد کے ہی جو کہ خاندان زلزلہ ذات سے ہی گروہ بھی کسی سبب سے فقیر بنا ہوا ہی اور کسی صحرا مین تشریف رکھتا ہی بموجب کہنے سرور جنی کے مین نے دیوطیران کو روانہ کیا ہی اگر آسکو ملیگا اور یہان آگیا اور ہمپر رحم کرکے اُسنے ہماری مدد کی تو ہمکو یقین ہی کہ ہم اس بلا سے بخوبی نجات پاجائینگے کیونکہ سرور جنی کے احکام کبھی غلط نہین ہوتے ہین کیونکہ ہزارون بار ہم نے آزمائے ہین کبھی بال بھر فرق نہ پڑا جتنا کہدیا اتنا ہی ظہور مین آیا کیونکہ یہ خاندان سے عبدالرحمن جنی کے ہین عبدالرحمن جنی کیسے مرد کامل تھے رحلے قول نے کبھی خطا نہین کی اور ہمیشہ اُنکے احکام پر شہال و آسمان پری عمل کرتے آئے خدا ایسا کرے کہ وہ شاہ صاحب دیو طیران کو لیجائین اور وہان سے کہین اور نہ چلے جائین کیونکہ یہ لوگ سیاح ہوتے ہین اور یہان اگر لباس فقیری بھی ترک کرین اور ہماری مدد کرین ملک نے بھی وہان کی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اسنے مین ملکہ مہراب پری باپ کے آنے کی خبر سنکر آئی وارثین کو مجرا کیا دونون نے گلے سے لگایا بعد تھوڑی دیر کے مہراب پری نے بادشاہ کے

گلے مین ہاتھ ڈال کے سمجھا کر یون عرض کیا کہ حضور مجکو آج تک یہ نہ معلوم ہوا کہ دیوہامان سے اور آپ سے کیون فساد ہوا آپ کو ہماری جان کی قسم ہی بتائیے بادشاہ نے چاہا کہ کوئی فقرہ کر دون اُسنے لاکھون قسمین دین تب بادشاہ نے ناچار اور مجبور ہوکر فرمایا کہ کیا مین تمسے کیا بیان کرون کہ یہ فساد کس وجہ سے ہی صرف اسقدر کافی ہی کہ یہ فساد تمھارے باعث سے ہوا ہی کہ دیوہامان تمکو مجھسے طلب کرتا تھا مگر مضراب پری کو مجکو دینے مین نے انکار کیا تو یہ نوبت آئی ملکہ نے کہا کہ آپ نے مجکو کیون نہ دیدیا اُسنے مجکو گودیون مین پالا ہی وہ مجکو کھا نہ جاتا بلکہ پرورش کرتا مین آپکے پاس بھی آیا جایا کرتی وہ اپنی بیٹی کرتا بادشاہ یہ سنکر مسکرانے لگا اور زوجہ سے فرمایا کہ کسقدر یہ لڑکی بیوقوف ہی یہ فرماکر مضراب پری سے کہا کہ مجکو کب گوارا ہوتا کہ مین اپنی اولاد کو دوسرے کے قبضے مین دون اور وہ بوقت میرا ملازم ہو ملکہ مضراب پری نے عرض کی کہ اگر آپ مجکو دیدیتے تو یہ کا ہیکو ہوتا اور کیون نوبت جنگ وجدال کی آتی کیون اپنا شہر چھوڑنا کیون تباہ ہوکر یہان آتے کیسے اسقدر قتل عام ہوتا اگر دنیا نا منظور تھا تو مجکو قتل کر ڈالا ہوتا یہ جھگڑا ہی ہوتا بادشاہ نے فرمایا کہ بیٹا یہ کیا بیہودہ کلمہ زبان پر لاتی ہو ارے مضراب پری وہ مرتد ہوگیا اُسنے دوسرا مذہب اختیار کر لیا دین اسلام سے پھر گیا ابلیس پرستی اختیار کی ہی یہی سبب جنگ وجدل کا ہی وہ کہتا ہی کہ تم بھی مذہب ابلیس پرستی اختیار کرو ورنہ مین تم سبکو قتل کر دونگا اس سبب سے یہ فساد ہی ملکہ مضراب پری نے کہا کہ پھر کیا نقصان ہی مذہب ابلیس پرستی اختیار کر لیجئے بیشک یہ مذہب ویسے ہی مذہب بادشاہ نے کہا کہ ابھی تم نہین جانتی ہو تم بچہ ہو ان باتون مین دخل نہ دو جاؤ کھیلو کودو ناچ رنگ دیکھو تمکو کیا مطلب ہی جو ہماری عقل و ذہن مین آئیگا وہ کرینگے ملکہ مضراب پری یہ سنکر خاموش ہورہی بعد تھوڑی دیر کے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو مین بھی آپکے دربار مین آیا کرون بادشاہ نے کہا کیا حرج ہی اگر تمھارا جی چاہتا ہی تو آیا کرو ملکہ بعد تھوڑی دیر کے اٹھکر چلی گئی جب مضراب پری جاچکی تو بادشاہ نے کہا کہ بیشک بچہ لڑکی بس درجہ نادان ہی کچھ نیک و بد نہین جانتی سحاب پری نے عرض کیا کہ حضور اُسکا کیا مین ہی وہ کیا جانے یہ بات ٹھیک ہی بعد بعد اس گفتگو کے بادشاہ اٹھکر اپنے مقام آرام گاہ کو تشریف لیگیا اور یہان سب قلعے کے لوگ آہ دیوطیران مین منتظر ہین کہ دیوطیران شاہ صاحب کوے آئے تو پھر تدبیر جنگ وجدل کی کیجاے انکو اسی فکر و تردد مین یہان چھوڑے اور دیوطیران کو طرف پردہ دنیا کے قطع راہ مین مشغول رکھے اب کوحال لشکر دیوہامان کا تمام فرماتے ہین کہ یہ جو لشکر کو واسطے حفاظت در شہر کے روانہ کرکے خود اپنے لشکر مین آیا تھا وہان جاکر بیچکر مشغول بعیش و عشرت ہوا وہ دیو جو کہ واسطے حفاظت کے روانہ ہوئے تھے مع لشکر کے قریب شہر کے پہنچے اور اس صحرا مین نفیر خیمہ و خرگاہ اُترے کچھ برائے نگہبانی بیدار رہے باقی سب اس جنگل مین بفراغت کے سو رہے بیانتک کہ صبح ہوگئی سب اٹھے اس خیال مین کہ دیوہامان مع لشکر آئے تو شہر پر یورش کرکے دروازہ شہر کو توڑ کے داخل شہر ہون اور تاخت و تاراج کرین بلکہ اس فکر مین تھے کہ اس عرصے مین وہ شہر والے ہوا مستعد ہوگئے شہر والے اپنے کاروبار کے واسطے نکلنے لگے انکو دیکھکر آپسمین کہا کہ یہ کیا سبب ہی کہ دروازہ

کیون واہوا معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ نے بہ صلاح وزیر و دیگر مشیران سلطنت صلح کی صلاح ہی
اسوجہ سے دروازہ شہر کو کھولدیا ہی اب دیو ہامان آئے تو داخل شہر ہون یہان در شہر بہ
تو آپسمین یہ گفتگو ہو رہی ہی ادھر دیو ہامان جو خواب مرگ سے بیدار ہوا تو فوراً باہر آنے
کے آمادہ اور حکم دیا کہ بلشکر تیار ہو مین ابھی چلکر شہر کو فتح کرونگا اور اسپر قبضہ کرکے اخضر پریزاد کو
قید کرونگا یہ حکم دیکر بھر جیے مین گیا اور مسلح اور مکمل ہوکر نکلا ادھر لشکر بھی تیار ہوگیا یہ سب
لشکر کو ہمراہ لیکر شہر کی طرف چلا جب قریب شہر کے پہونچا تو یہ دیکھا کہ در شہر کھلا ہوا ہی اور سر لشکر
بیرون شہر پڑا ہی اسنے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی بادشاہ صلح پر آمادہ ہوگیا ہی
اب مین کبھی نہ مانونگا بغیر قتل کیے ہوئے کیونکہ مین نے بہت زحمت اٹھائی یہ کہتا ہوا اپنے لشکر
مین آیا وہ دیو بھی سب مستعد ہوگئے اسنے اُنسے پوچھا کہ کوئی رات کو اور شہر سے باہر نہین نکلا
انھون نے جواب دیا کہ جی نہین ہم سب رات بھر جاگا کیے کوئی دیو و پریزاد نہین نکلا مگر ہان صبح کو
دروازہ کھل گیا سب موافق دستور کے آنے جانے لگے اسنے کہا کہ اچھا چلو سبکو ہمراہ لیکر
داخل شہر ہوا اور قتل کرنا شروع کردیا جو سامنے آگیا اسکو بغیر قتل کیے نہ چھوڑا شہر مین عجب کھلبلی
مچ گئی رعایاے شہر بھاگنے لگی تمام شہر تہ و بالا ہوگیا خبر پڑگئی کہ دیو ہامان شہر مین
گھس آیا ہی اور قتل کر رہا ہی یہ غوغا مچا ہوا تھا کہ چند رئیسان شہر غوغا سنکر جمع کرکے
دیو ہامان کے پاس آئے اور اُس سے کہا کہ ہماری کیا خطا ہی ہم تو رعایا ہین جسکے
حاکم تھے ہم اُنکے فرمانبردار تھے اب ہم آپکے فرمانبردار ہوئے اب آپ ہمپر ظلم کرنا
سبب سے ہمنے در شہر کھولدیا کہ ہمکو کوئی پرخاش منظور نہین ہی اور اخضر پریزاد
رات ہی کو مع لشکر و ناموس و خزانے کے شہر کے دوسرے دروازے سے بھاگ گیا کوئی
بھی سوا ے ہمارے کہ ہم اُنکی رعایا ہین اب شہر مین اُنکے وابستگان سے نہین رہا
اب آپ شوق سے چلکر دیکھ لیجیے ہمپر ستم نفرمایئے یہ سُنکر دیو ہامان نے کہا کہ کیا اخضر
پریزاد بیچ مچ بھاگ گیا اُنھون نے جواب دیا کہ ہم سچ عرض کرتے ہین دیو ہامان نے
کہا کہ اچھا تم لوگ مذہب ابلیس پرستی اختیار کرو تو مین تمکو امان دون ورنہ ایک کو تم
مین سے زندہ نہ چھوڑونگا اُن سب نے جان پر کھیل کر جواب دیا کہ ہماری ایک شرط ہی اگر
قبول ہو تو خیر ورنہ اُنکو اختیار ہی دیو ہامان نے کہا کہ وہ شرط بیان کرو اُنھون نے کہا
کہ ہمکو اسقدر مہلت دیجاوے کہ ہم فیصلۂ بادشاہ ہمسے واسطے اختیار کرنے مذہب
ابلیس پرستی کے نفرمانین جب آپکے اور اُنکے فیصلہ ہوجاے تو کچھ مضایقہ نہین ہے
اُسوقت مین جو مناسب ہوگا کیا جائیگا خواہ قتل ہون خواہ مطیع ہون ہمکو اُسوقت
جاے دم زدن نہوگی یہ تو ہمکو یقین ہی کہ آپ ضرور اخیر فتحیاب ہوسکے دیو ہامان نے
اُنکے اس عجز اور انکسار سے اور نیز یہ خیال کیا کہ رعایاے شہر پر ظلم کرنے سے کیا
حاصل ہوگا بلکہ کوکب برا کہینگے یہ سوچ سمجھکر حکم دیا کہ اچھا ہمنے آپ لوگون کو امان دی
اور تا فیصلہ جنگ اخضر پریزاد اسنے کوئی مزاحم بابت مذہب ابلیس پرستی کے نہو
یہ حکم دیکر وہان سے طرف در دولت کے آیا تمام مکانات سرداران شاہی کو تباہ
و برباد پایا اور خزانہ بھی خالی پایا اور مقام دربار کرنے کا بالکل ویران پایا چھاونی لشکر مین

سوائے خیمہ ہاے گنہ کے کچھ نہ دیکھا اور بہت افسوس کیا اور کہا کہ بادشاہ نے میرا کہنا نہ مانا اور اپنے کو تباہ کیا خیر مرے ہاتھ سے کہان جائینگے جہان ہونگے مین وہین پہونچکر قتل کرونگا یقین ہی کہ قلعہ یاقوت نگار کو وہ سب سے گئے ہون وہ اُسکو اپنے خیال مین جانے امن سمجھے ہوئے ہین اُسکی کچھ حقیقت مین نہین جانتا خراج بہانکا بندوبست کرون تو کل یہان سے کوچ کرونگا اور قلعہ یاقوت نگار پر جاکر بادشاہ کو مع سرور جنی کے قتل کرونگا یہ کہکر اُس نمکحرام نے جہان تخت شاہی بچھا تھا وہان پر اپنا تخت بچھایا اور دربار کیا اور حکم دیا کہ ارادہ ہمارا جشن کرنے کا ہی کیونکہ کل یہان سے کوچ ہوگا آج تو خوشی کرلین یہ کہکر حکم دیا کہ پریزادون کو لاؤ کہ وہ آکر گانا گائین اور بلاؤ ساقیون کو کہ وہ آکر شراب پلائین کیونکہ خداوند ابلیس نے یہ دن دکھایا کہ مرا فتنہ شہر پر ہوا بموجب حکم ساقیان خوش منظر حاضر ہوئے اور جام بادہ گردش مین آیا آج نشہ دوغ ہوا ایک پری نے یہ غزل بہت خوش الحانی کے ساتھ گائی

دل بیتاب آہنگا سنکر غل مری فریاد کا
تنگ ہوگا حوصلہ مثل قفس صیاد کا

ہمصفیر ایسا اثر ہے گرمی فریاد کا
موم کی صورت پگھل جائے قفس فولاد کا

دیکھیا ہے قد اگر گلشن مین اُس شمشاد کا
چشم نرگس مین ہو شوخی ہر شجر شمشاد کا

رکھ نہ اے نادان بھروسا عالم ایجاد کا
طور اس گلزار مین ہی نکہت برباد کا

اُٹھ گیا ہے کونسا مجنون کہ اے لیلیٰ ادا
غل بپا ہی خانۂ زنجیر مین فریاد کا

ہم نہ بھولے حرف مطلب کو کتاب عشق مین
ای معلم دیکھ تو عالم ہماری یاد کا

جی لگا ہے ہم گلون سے کیا خزان کا خوف ہے
کیا بھروسا ہے بہار گلشن ایجاد کا

جوش وحشت مین ہوا ہون مثل عنقا لاپتا
کیا پتا پائے کوئی مجھ خانمان برباد کا

نکلے سوج فنا سے ہوگا دم مین منہدم
خانۂ تن ہی حباب ایک سیل بے بنیاد کا

کیا عجب شوق اسیری مین اگر منقار سے
بلبلین دانہ تن کر زمین دوز کرے صیاد کا

اس غزل گانے کے بعد دیو ہامان نے کہا کہ کچھ اور گاؤ اُن پریزادون نے یہ ٹھمری گائی بھیرون

کی دھن مین ٹھمری بلک بلک کے رہتا گئی ہی سینان نہین آئے مین رے ہاس
سگری رین مین تو ہمارے گنت رہی رہ سجن + بھور بھین ہوگئی اُداس سینان نہین آئے مین رے ہاس
پیارے بنا ایسو ٹھہرہی مورا تاسے ہوگئی بے آس + سینان نہین آئے مین مورے ہاس

جبکہ یہ ٹھمری سنی دیو ہامان بہت خوش ہوا اور زر و جواہر انعام مین دیا غرض کہ وہ رات تو دیو ہامان نے بعیش و عشرت بسر کی صبح کو بموجب حکم سب فوج تیار ہوئی اسنے اپنے بھانجے دیو نرد ک کو اپنا نائب کیا اور شہر مین چھوڑ کر خود مع فوج کے طرف قلعہ یاقوت نگار کے کوچ کیا اسکو تو راہ مین چھوڑیے اب کچھ واقعہ دیو طران کا معرض تحریر مین آتا ہی کہ یہ جو واسطے لینے رستم ثانی کی طرف پردۂ دنیا کے رونہ ہوا تھا نیز بری کرتا ہوا پردۂ دنیا مین پہونچا اور جو بتا کہ سرور جنی نے دیا تھا اُسی بتے سے قریب شہر زرین چھار کے پہونچا اور بالائے ہوا سے بہ نظر غور اُس صحرا کو دیکھا جسمین کہ شاہزادہ رستم ثانی قید بنا ہوا بیٹھا تھا اور یہ دیکھا کہ قریب چشمۂ آب کے بالائے چبوترہ ایک جنگلہ خس کا ہی اور کروہ نشان جو کہ سرور جنی نے بتلا کے بھیجے تھے سب پائے جب یقین کامل ہوا کہ یہ وہی صحرا ہی تو اب

شاہ صاحب کی تلاش کرنا شروع کی اور بنظر تیز دندطرف بنگلے کے دیکھا اور غور کیا چونکہ وقت سہ پہر کا تھا
شاہ صاحب بنگلے سے نکلے ہوئے بالاے چبوترہ فرد کش تھے اور ایک پیر اکی ہاتھ میں تھا
جیسے ہی نظر دیو کی شاہ صاحب پر پڑی پہلے غور دیکھا جو نشانیان کہ سنہ و پڑھا تھا
انمین کہین تھین وہ سب پاین فوراً ہوا پر سے اترا اور پنجہ کرین سے نکلے اور اندر طرف
آسمان کے بلند ہوا انھون نے جو خیال کیا تو اپنے کو زمین سے بہت اونچا پایا کہ انھین
بند کرلین اور ادھر ادھر ہاتھ دوڑاے کہین اسکے شاخ سر ہاتھ آئی فوراً انھین
اور خیال کیا کہ اسکو توڑ ڈالو یہ خیال کرکے زور کیا اور یقین ہوا کہ یہ ولی دیو ہے
ہے کہ دشمن ہمارا ہو تکلیف دینے کو لیے جاتا ہے اگر مجکو مار ڈالیگا تو میرے ہاتھ سے چھوٹکر زمین پر گریگا اسوقت
تیرے ریزہ ریزہ ہوجائیگے مفت میں ہلاک ہوگا میں تیرا دشمن نہین ہون تجکو پردہ دنیا
سے طرف پردہ قاف کے بحکم اپنے بادشاہ کے لیے جاتا ہون اور دوست ہون تیرا دشمن نہین ہون بلکہ
دوست ہی تو کچھ خوف نکر خاطر جمع رکھ یہ سنکر فوراً شاہزادے نے اسکے شاخ سر سے چھوڑ دی
اور خیال کیا کہ چلکر پردہ قاف کی بھی سیر کرلو اور وہانکا بھی تماشا اور رنگ دیکھ لو کہ اسکا
انجام کیا ہوتا ہے یہ خیال کرکے خاموش ہورہے ادھر وہ دیو انکو لیکر بلند ہوا اور کوہ ہوا
مین پہونچکر بیہوش ہوگئے انکو کوہ راہ قاف مین چھوڑ دیے

اب حال اُن فراریون کا لکھا جاتا ہے کہ جو کہ لشکر شاہزادۂ سلیمان سے نکل گئے تھے اور طرف اپنے شہر کے بشیشہ شہر ان سے چلے گئے تھے

نگارندۂ دفتر دلکشا	نوشتندۂ این داستان باصفا	دشت نورد ان بادیہ پیمودی

اس داستان حیرت عنوان کو سیاہ فرطاس پر بیاے تحریر لاتے یون رقم کرتے
ہین کہ ناظرین باتمکین کو خوب یاد ہوگا کہ جب شاہزادۂ سلیمان زنگاری رستم ثانی سے
زیر ہوکر مسلمان ہوا اور اپنے سرداروں کو بھیجکر اپنے لشکر کو طلب کیا تو کل لشکر تو سلیمان کے
ہمراہ سرداروں کے چلا آیا تھا مگر چند آدمی لشکر سے فرار کرگئے تھے وہ لشکر شاہزادہ
ہوا تھا گروہ بھاگ کر اپنے شہر مین گئے فوراً داخل شہر ہوکر دربار شاہی مین پہونچے
اور فریاد کرنے لگے کہ اے بادشاہ ہماری داد دے اور فریاد رس کر بادشاہ نے
جو سر کھڑا کرکے دیکھا تو کہا کہ یہ لوگ تو شاہزادے کے ہمراہیون سے ہین پوچھا اسے
تمہیں کیا آفت آئی اور شاہزادہ کہان ہے انھون نے عرض کیا کہ حضور شاہزادہ عالم
تو مسلمان ہوگئے اور کل واقعہ بیان کیا ان سرداروں کا آنا اور تمام لشکر کا مسلمان ہونا اور
اپنا بھاگ کر ادھر چلا آنا سب کہ سنایا بادشاہ نے پوچھا کہ شاہزادے کو کسنے مسلمان کیا
انھون نے عرض کیا کہ ہمکو زبانی اُن سرداروں کے معلوم ہوا کہ شاہزادے کو زنگاری رستم ثانی
جسکا رستم ثانی ہے اسنے مسلمان کیا ہے اور شاہزادہ اُسی کے ہمراہ بقیہ بشیشہ شہر ان مین
یکہ و تنہا رہے اور اُسکا لشکر سب لشکر ہمارے شاہزادے کے دین ہوکر کلام لشکر
زنگاری بادشاہ نے کہا کہ ہرجگہ جا بیجا اس ناشدنی نے یہ بہت بڑی حرکت کی گمان ہے

ہاتھ سے بچکر جائیگا مین اُس ننگ خاندان یعنے سلیمان کوکب زندہ چھوڑتا ہون کیونکہ وہ اپنا
مذہب نصیر پرستی ترک کرکے دین اسلام قبول کرے اور مین خاموش رہون یہ تو کبھی
نہوگا ارے کوئی حاضر ہی ذرا فرآک عیار کو بلا لاؤ لوگ فرآک عیار کو بلا لائے جب وہ آیا
زرنگار شاہ نے اُس سے کہا کہ تو شہر مین جاکر میرے بھائی زردمان تاجدار کے پاس جا اور
کہنا کہ اے بھائی تمکو لازم ہی کہ اسوقت مین ہماری مدد کرو کیونکہ تمھارے بھتیجے کو نبیرۂ حمیر نے
مسلمان کرلیا ہی اور اُسکے لشکر کو بھی اپنے لشکر مین شامل کرلیا ہی وہ ابھی تک بتکدۂ شیران
مین فروکش ہی لہذا میرا ارادہ ہی کہ مین اُسپر لشکر کشی کرون اور اُسکو اس کام کی سزا دون تم
میرے پاس گو کہ لشکر کشی مگر مین چاہتا ہون کہ مین اور تم دونون ملکر اُس سے مقابلہ کرون کیونکہ
وہ بہت جری ہی لہذا بہت جلد آؤ کہین ایسا نہو کہ وہ کوچ کرجاے اور یہی مضمون نامے
مین لکھوادیا وہ نامہ اُسکو دیکر طرف شہر زرین حصار کے رخصت کیا اور کہا کہ مین یہان جنگکا
بندوبست کرتا ہون فرآک عیار تو نامہ لیکر چلا ادھر بادشاہ نے حکم دیا کہ ہماری فوج سامان
سفر درست کرے ہم بقصد آنے اپنے بھائی کے یہان سے مع لشکر ہمراے مقابلہ نبیرۂ
حمزہ طرف بتکدۂ شیران کے کوچ کرینگے یہان تو بندوبست ہونے لگا اور اُدھر فرآک
عیار بطے مراحل و قطع منازل کے داخل شہر زرین حصار ہوا یہان جو آیا تو یہ دیکھا کہ شہر مین آجکل
وہ چہل پہل ہی کہ جسکی حد و انتہا نہین اور عمارت تو تعمیر ہو رہی ہی یہ دیکھتا ہوا دربار مین زردمان
تاجدار کے حاضر ہوا اور مجرا گاہ سے مجرا کیا بادشاہ نے پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو اُسنے
عرض کیا کہ مین آپکے بھائی زرنگار شاہ کے پاس سے آیا ہون اُنھون نے ایک نامہ آپکو تحریر
کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ لاؤ وہ نامہ کہان ہی اُسنے وہ نامہ پیش کیا بادشاہ نے وہ نامہ تمام و
کمال پڑھا وہی مضمون اُسمین تحریر تھا جو کہ زبانی عیار کے کہلا بھیجا تھا عیار نے زبانی بھی
بادشاہ کے روبرو بیان کیا زردمان تاجدار نے بعد تھوڑی دیر کے جواب دیا کہ بھائی
صاحب سے کہدینا کہ مین ضرور ضرور مع لشکر کے حاضر خدمت ہوتا ہون مگر مجبور ہون کیا
کرون کہ آجکل میرے شہر پر خودار ننگ بن زمرد کی چڑھائی ہونے والی ہی کیونکہ آج
کئی روز ہوے کہ اُسکا نامہ میرے پاس آیا تھا کہ یا تو دین زمردپرستی قبول کرو یا آمادۂ
جنگ ہو ہم برابر مقابلہ آتے ہین اور ایک پہلوان بھی مع فرمان یعنے منشور کے آیا تھا کہ جسپر
تمام اور بادشاہان غیر مذہب کی مہرین تھین اُس پہلوان کا یہ قول تھا کہ یا تو مجکو زیر کرو زمین
تمھارا دین قبول کرونگا یا اس منشور پر مہر کردو کہ ہمارے یہان کوئی پہلوان نہین ہی اور تمھارا مقابلہ
نہین کرسکتا ہی لہذا مین نے اُسکی کشتی ساتھ اپنے پہلوان نقیل دیو صورت کے مقرر کی تھی
یہانتک کہ کشتی کا دن آیا اور اکھاڑہ تیار ہوا بڑا مجمع ہوا وہ پہلوان اکھاڑے مین اُترا بہت
کچھ لاف و گزاف کیا مگر اُسکی قضا آگئی تھی یہان سے ابھی میرا پہلوان اکھاڑے مین نہ اُترا تھا
کہ ایک فقیر اکھاڑے مین کود پڑا اور اُسکو زیر کرکے قتل کرڈالا بعد اُسکے میرے پہلوان کو
بھی زیر کیا مگر وہ فقیر سبکو زیر کرکے کسیطرف چلا گیا لاکھ لاکھ تلاش کیا مگر پتا اُسکا نہ معلوم ہوا
کہ کدھر گیا جب سے مجکو خوف ہی کہ جب یہ خبر ننگ بن زمرد ثانی کو ہوگی کہ میرا پہلوان
شہر زرین حصار مین قتل ہوا تو وہ ضرور میرے شہر پر لشکر کشی کریگا اور ابتو نامہ بھی آچکا ہی لہذا ایسی

حالت مین شہر کو تنہا چھوڑ کر کیونکر آؤن لہذا مجکو معاف فرمایئے مین خود اپنی مصیبت مین گرفتار ہون اُس فقیر کے سبب سے نہین معلوم کہ وہ فقیر کب کا میرا دشمن تھا کہ مجکو اُس عذاب مین مبتلا کرکے چلا گیا یہ سب مضمون جواب نامہ مین تحریر کر دیا اور اُس عیار کو انعام وغیرہ دیکر رخصت کیا صرف اسقدر مضمون درج بیان کر دیا کہ نامہ آیا ہی یہ خیال کیا کہ مین تو مسلمان ہوگیا ہون مجکو کیا ضرورت ہی کہ مین اہل اسلام کے مقابلے کو جاؤن اگر اس فقرہ سے جان بچ جائے تو کیا ضرور ہی کہ سچ کہکر مین اُسکو اسوقت افروختہ کرون کہ وہ ادھر کا قصد کرے اور میرے ملک پر لشکر کشی کرے اور اگر مجھے مقابلے کا خواستگار رہوا تو مجکو یقین ہی کہ کچھ دنون کو یہ بلا ٹلگئی جسوقت اُسکو معلوم ہوگا دیکھا جائیگا بعد جانے عیار کے اپنے مصاحبون اور مشیرون سے کہا کہ کیون مین نے جو یہ نامہ تحریر کیا ہی اچھا کیا یا نہین کیونکہ کچھ دنون کی تو مہلت ملی ہی اب ہمکو لازم ہی کہ ہم اس عرصے مین اپنا بندوبست کر لین جب وہ یہ خبر سنینگے کہ مین مسلمان ہوگیا ہون تو لشکر کشی کرینگے اسوقت ہم بھی مستعد ہوکر اُنکا مقابلہ کرینگے کیونکہ آج کل تو یہان کوئی سامان جنگ وجدل مہیا نہ تھا یہ سنکر مشیران سلطنت نے عرض کیا کہ حضور کی جو رائے ہی بہت خوب ہی ہمین بھی پسند آئی یہی رائے بہتر ہی جو اسوقت حضور نے اس بلا کو ٹالا بعد اُس گفتگو کے بادشاہ نے دربار برخاست کیا اور داخل محل ہوا اُدھر وہ عیار دربار سے نکلکر چلا جب باہر دربار کے آیا تو خیال کیا کہ یہان جو آیا ہی تو ذرا اپنے بھائی کے پاس بھی ہوتا چلون کہ بہت دنون سے اُسکی خبر نہین معلوم ہوئی ہی اس ذریعہ سے ملاقات بھی ہوجائیگی اور حالات بادشاہ اور شہر بھی دریافت ہونگے یہ خیال کرکے وہ اپنے بھائی کے مکان پر آیا اور آواز دی وہ خود باہر آیا اور اپنے بھائی کو دیکھا دوڑ کر بغلگیر ہوا بھائی کو اپنے ہمراہ لیکر اندر آیا جسے معقول پر بٹھایا اور کہا کہ اے بھائی تمھارا آنا بہت عرصے کے بعد اسطرف کیونکر ہوا ہمکو تو شہر کے بھاگنے سے ایک دم کی مہلت نہین ہی ہمیشہ یہان نئے نئے مذہب ایجاد ہوتے ہین اسی سبب سے مین حاضر نہوسکا خیر اب ہی سہی یہ سنکر کیا اُسنے جواب دیا کہ مین نامہ لیکر اپنے بادشاہ کا آیا تھا اب واپس جاتا ہون راہ مین خیال آیا کہ تمسے بھی ملتا چلون بہت دنون سے تمھاری خبریت نہین معلوم ہوئی ہی کہنے دریافت کیا کہ بادشاہ نے آپکے نامے مین کیا لکھا ہی اُسنے کل واقعہ جو کہ وہان گذرا تھا بیان کیا اس حرامزادے نے یہ سنکر پوچھا کہ بادشاہ نے یہان کے کیا جواب دیا اُسنے کہا کہ بادشاہ نے جانے کا عذر کیا اور جو تقریر کہ بادشاہ نے کی تھی وہ سب بیان کی اُسنے یہ سنکر کہا کہ بھائی وہ تو مسلمان ہوگئے ہین وہ کیونکر برائے مدد جائینگے اور اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے اُسنے دریافت کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی اور وہ کیونکر مسلمان ہوئے اُس عیار نے کل کیفیت بیان کی پہلے آنا پہلوان کا اور کشتی کا دن قرار پانا اور اکھاڑے مین اُترنا اور پہلوان کا لات وگھونسہ کرنا اور فقیر کا اکھاڑے مین اُترنا اور پہلوان کو قتل کرنا بعد اُسکے قبیلے کو زبردستی کا مسلمان کرنا اور بادشاہ کا شاہ صاحب کو اپنے ہمراہ لیجانا اور دعوت کرنا اور پھر شاہ صاحب کا صحرا مین جاکر مقیم ہونا اور آٹھوین دن قبیلے کا ہونا اور سبکا وہان جانا بعد کئی میلون کے شاہ صاحب کا پھر کشف وہدایت ظاہر مین بیان کرنا سب اہل شہر کا بموجب حکم مسلمان ہونا اور بادشاہ کا بھی مسلمان

ہونا مگر اپنا بھکو مسلمان ہونا یہ سب کہہ سنایا اور کہا کہ بادشاہ نے صرف فقرہ کیا ہی نہ کوئی نامہ آیا ہی نہ کوئی غنیم آنے والا ہی یہ واقعہ ہی جو مین نے بیان کیا ہی یہ سنکر وہ خاموش ہوگیا رات تو وہان بسر کی صبحکو یہان سے رخصت ہوکر اپنے شہر کو گیا یہ وہ دن ہی کہ آج صبح کا دربار کرکے بادشاہ محل مین گیا ہی سہ پہر کو باہر آیا حکم کیا کہ ہم اسوقت شاہ صاحب کی ملاقات کو جائینگے سواری لاؤ سواری حاضر ہوئی بادشاہ سوار ہوکر صحرا مین آیا شاہ صاحب کے ڈیرے مین جب آیا تو شاہ صاحب کو ڈیرے مین نہ پایا کیونکہ قبل آنے بادشاہ کے وہ وہان سے اٹھا لیگیا تھا یہ واقعہ دیکھکر بادشاہ دنگ ہوگیا اپنے ہمراہیون سے کہنے لگا کہ غضب ہوگیا شاہ صاحب کسی جانب چلے گئے کیی ہرکارے ترانے تلاش روانہ کیے کہ خبر لائین اور جنگل مین بھی بہت تلاش کیا وہ کہین ہون تو پتہ لگے وہ تو بردہ ناف کو چلے گئے ہین بعد تلاش وہان سے مغموم شہر مین واپس آیا سب سے اس واقعہ کو بیان کیا تمام شہر مین یہ خبر منتشر ہوگئی اہل شہر بھی بہت رنجیدہ ہوئے انکو تو رنج و غم مین شاہ صاحب کے مبتلا رکھا جاتا ہی اور حال اس عیار کا تحریر ہوتا ہی کہ وہ جو اپنے بھائی سے رخصت ہوکر اپنے شہر کو گیا بہت جلد قطع راہ کرکے داخل شہر ہوا وہ وقت دربار کا نہ تھا مگر یہ جلا ہوا تھا در دولت پر آیا بذریعہ محلدار کے اپنی خبر کرائی کہ کہدو جس عیار کو آپ نے نامہ دیکر شہر زرین حصار مین روانہ کیا تھا وہ جواب نامہ لیکر آیا ہی اور در دولت پر حاضر ہی محلدار نے جاکر بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ نے کہا کہ جاکر اس سے جواب نامہ لے آؤ محلدار گئی اور کہا کہ بادشاہ نے جواب نامہ طلب کیا ہی فرمائیے عیار نے کہا کہ میری طرف سے عرض کر دینا کہ حضور سے مجھے کچھ زبانی بھی عرض کرنا ہی مین چاہتا ہون کہ مین خود حاضر ہوکر عرض کرون محلدار نے آسکا پیغام جاکر کہدیا بادشاہ نے جب یہ سنا کہ اسکو کچھ زبانی بھی کہنا ہی کہا کہ اچھا بلا لو کیونکہ عیارون سے ناموس وغیرہ پردہ نہین کرتے ہین اور دوسرے لصوص پرستون مین پردہ بھی نہین ہی اس سبب سے بادشاہ نے عیار کو اندر بلا لیا محلدار اپنے ہمراہ لیکر اسکو اندر گئی آنے بادشاہ کو سلام کیا جواب نامہ دیا اور جو کچھ کہ زبانی زر زمان تاجدار نے کہا تھا بیان کیا پھر اس سب کے جو واقعہ کہ اپنے بھائی سے سنا تھا بیان کیا اور کہا کہ یہی وجہ ہی جو وہ آپکی مدد کو نہین آسکے عذر کر دیا یہ سنکر نوزنگار شاہ بہت برہم ہوا اور کہا کہ مین نے اپنا ارادہ پیشہ شیران کا فسخ کیا اور کہا کہ پہلے اسیکو سزا دیلون تو پھر خدا پرستون سے مقابلہ کرونگا کل ہی تو مین مع لشکر کے طرف شہر زرین حصار کے کوچ کرونگا اس عیار نے کہا کہ حضور وہان تو مسجدین بن رہی ہین مدرسے تعمیر ہو رہے ہین شہرون سے مسلمان تلاش کرکے نوکر رکھے جاتے ہین آٹھون دن میلا ہوتا ہی اسمین اہل شہر جاتے ہین شاہ صاحب چند آدمیون کو قواعد مذہب تعلیم کرتے ہین وہ آکر اہل شہر کو سکھاتے ہین یہ سنگ ہو رہے ہین وہ کیون آپکی مدد کرنے کو آتے بہلاوہ کیون اہل اسلام سے مقابلہ کرین جب آنکو گوارہ ہو بادشاہ نے یہ سنکر کہا کہ مین اس خوشی سے انکو معدل نعم کرتا ہون اور شہر کو تاراج کرتا ہون کب مہلت دیتا ہون کہ وہ راحت سے بیٹھین اور مین بیٹھے دون یہ کہکر اسکو رخصت کیا اور خود سہ پہر کو دربار مین آیا دربار کیا اہل دربار سے کل واقعہ بیان کیا جو کچھ عیار نے کہا تھا اور کہا

کہ کل مین ضرور شہر زرین حصار کو بہانسے کوچ کرونگا اور لشکر کشی کرونگا اور اسکو تاخت و تاراج کرونگا کیونکہ لشکر اوسکے مقابلہ مین ہیرہ حمزہ تیار ہو چکا ہی یہی لشکر لیکر مین اُدھر کو کوچ کرونگا یہ قصد مین نے فسخ کر دیا بعد فیصلہ شہر زرین حصار کے آپنے سمجھ لونگا کل صبح کو سب لشکر تیار رہے دربار برخاست کیا یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا رات بھی بسر ہوئی صبح کو بادشاہ بیدار ہوا اپنے لشکر ہمراہ لیکر شہر سے باہر آیا اور طرف شہر زرین حصار کے کوچ کیا انکو تو اب راہ مین چھوڑئے کیونکہ اب آیندہ بیان کیا جائیگا کہ کیا واقعات درپیش ہوتے ہین اور کیا گذرتی ہی اسکو تو نہایت جوش ہی اور نہایت غیظ و غضب سے یہ بہانسے واسطے مقابلے کے چلا ہی دیکھیے کب پہونچتا ہے لیکن ؛

اب پھر حال پردۂ قاف اور اُس دیو کا بیان ہوتا ہی اور معرض تحریر مین آتا ہی جو کہ شاہ صاحب کو لیکر طرف پردۂ قاف کے چلا تھا پہلے حال پردۂ قاف کا سنیے بعد اُس دیو کی کیفیت کہ وہ کس وقت بادشاہ کے پاس پہونچا اور اُسپر کیا کیفیت راہ مین گذری اور دربار مین کیا حال ہوا اُدھر دیو ہامان کا قلعہ یاقوت نگار پر آیا اور خبر آمد آدم زاد سنکر بادشاہ کو نامہ لکھنا دیو کا نامہ لیکر آنا اور قلعہ مین پہونچا بادشاہ کا نامہ پڑھنا شاہ صاحب کا نامہ کو لیکر پھاڑ ڈالنا دیو کا شاہ صاحب پر حملہ کرنا شاہ صاحب کا دیو کو عین دربار مین قتل کرنا اور اُسکی لاش لیکر اُسکے ہمراہیون کا جانا یہان شاہ صاحب کا اصرار سے بادشاہ اور سرور جنی کے اپنے نام و نشان سے آگاہ کرنا بعدہ لباس فقیری تبدیل کرنا اور لشکر لیکر بیرون قلعہ واسطے مقابلہ کے آنا اور دیو ہامان سے مقابلہ کرنا سات دن کی میدان لڑائیون مین اسکے کل لشکر کے سردارونکو زخمی کرنا اور بعض کو قتل کرنا آٹھوین دن مجبور ہو کر خود دیو ہامان کا مقابلہ کرنا آخر کو زخمی ہو کر مع لشکر میدان جنگ سے بھاگنا بادشاہ کا پھر اپنے شہر مین آنا اور شہر پر قبضہ کرنا مضراب پری کا شاہزادے کو اپنے ہمراہ لیکر چشمۂ نہنگان پر جانا اُدھر راہ مین دیو ہامان کو اُسکے مامون کا ملنا اور راہ سے پھیر کر لانا اور خود شاہزادے کی خبر لاکر کہ وہ چشمۂ نہنگان پر ہمراہ مضراب پری کے گئے ہین جانا بیان کیا جاتا ہی

ساقی نامہ

لا ساقی خوش ادا و طناز		وہ مے کہ جس سے ہوش پرواز	بوتل سے مین کاگ کو اڑا دون
پیر مغ بچگون مین دعا دون		بیدار مین ہوش کھو کے بیٹھون	اس عقل کو اپنی رو کے بیٹھون
رو کر تجھے جلاکے بیچ دی مین		ساقی کو ترا کرا کے دل لی مین	بیہوش ہو کر جدھر گرو مین

سجدہ سوے مسکدہ کرون بہن	ساغر لالہ کا جب مین بھرون	گل کو آغوش مین مین لیلون
پھولے نہ سماؤن مثل بلبل	سمجھون نغمہ صدائے قلقل	لاؤن وہ شراب ہوش پرور
جس سے کہ نہ روح ہو مکدر	جانِ تازہ بدن مین آجاے	یہ رنگ شگفتہ گل کو شرماے
دھووے مری کسل کاہلی کو	دھووے مری زحمت دلی کو	آوازۂ بیخودی ہمارا
تا قافلہ ہوسب پہ آشکارا	پریون کے بھی جس سے ہوش جاے	میری بیہوشی کی قسم کھاین
بزم عشرت جہان ہو برپا	ہو ذکر ہماری بیکسی کا	شعر نگارندۂ دختر انتخاب
رقم کرد این داستان را جواب	سیارگان عجائبات زمین و طی کنندگان میدان فصاحت فوش ہوکر	

اس داستان عجیب کو صفحۂ قرطاس پر یون رقم کرتے ہین کہ جب بادشاہ یعنے اخضر برزاد دیو طیران کو طرف پردۂ دنیا کے روانہ کرکے داخل محل معلی ہوا اور اپنی زوجہ اور دختر سے وہ گفتگو کی جو کہ سابق مین تحریر ہوچکی ہے بعدۂ اپنی آرام گاہ کو گیا بوقت سہ پہر پھر دربار کیا اور سرورجنی سے فرمایا کہ دیکھیے دیو طیران کب تک اُس شہریار عالی وقار کو جو کہ فقیر بنا ہوا ہے لاتا ہے اور دیکھیے وہ ہمارے کہنے سے لباس فقیری دور کرکے ہماری مدد کرتا ہے یا نہین سرورجنی نے عرض کیا کہ حضور اس امر سے اطمینان رکھین کیونکہ جب وہ یہان تشریف لائین گے اور یہ حال معلوم ہوگا کہ یہ سب اہل اسلام سے ہین اور آپ لشکر کفار کی چڑھائی ہے تو ضرور یہ پاس مذہبی مدد کرینگے اور یہ دیو ہامان آنکے دست حق پرست سے ضرور قتل ہوگا آپ بیخ وبن فکر فرمائین اطمینان رکھین یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا خدا ایسا کرے یہان تو یہ گفتگو ہورہی ہے اور دیو طیران کا انتظار ہے اب حال دیو طیران کا سنیے کہ جو شاہ صاحب کو لیکر اُترا اور شاہ صاحب کو ہوا مین بیہوش ہوکے رستے مگر دیو طیران تیزی کرتا ہوا چلا آتا ہے یہانتک کہ جسوقت پردۂ قاف مین پہونچ گیا چونکہ تھک گیا تھا اور کچھ کھایا بھی نہ تھا خیال کیا کہ بقاف مین تو پہونچ چکا ہون اور اب کسی قسم کا ڈر بھی نہین ہے لہذا کسی پہاڑی پر اُتر کر کچھ کھا پی لون تاکہ قوت مردانہ حاصل ہو اور بہت جلد قلعہ یاقوت نگار مین پہونچ جاؤن کیونکہ بادشاہ کو میرا انتظار ہوگا بس یہ خیال دلمین کرکے ایک پہاڑ پر اُترا اور شاہ صاحب کو وہان چھوڑ کر نیچے پہاڑ کے آیا اور تلاش شکار مین ایک سمت کو وہان سے چلا یہ اُدھر تلاش شکار مین گیا اِدھر جو ہوا سے سرد ملی اور جسم مین لگی انکو ہوش آیا فوراً آنکھین کھولدین اپنے کو ایک پہاڑ پر تنہا پایا خیال کیا کہ شاید وہ دیو جو کہ مجکو لایا تھا کہین چلا گیا ہے معلوم نہین کہ مجکو یہان چھوڑ جانے سے اُسکا کیا منشا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دشمن ہے مجھے لیکر اُٹھا لایا ہے اور یہان آکر چھوڑ دیا ایسے مقام پر کہ جہان نہایت خوف ہے اس خیال سے تاکہ دوسرے کی جانین اور خود چلا گیا خیر جو مرضی خدا اُٹھ اِدھر اُدھر کی سیر کرو یہ سوچکر شاہ صاحب اپنے مقام پر سے اُٹھے اور پہاڑ کی سیر کرنے لگے اُدھر کا حال سنیے کہ ایک دیو مع لشکر واسطے دیو ہامان کے جاتا تھا اتفاق سے اُسکا گذر اُدھر سے ہوا اور اُسکے لشکر کے چند دیو کوہ پر سیر کرنے کو آئے کیونکہ اُسکے لشکر کا قیام اُسی دامنکوہ پر تھا اِدھر سے یہ سیر کرتے جاتے تھے اُدھر سے وہ آتے تھے کہ نظر اُن دیوؤن کی اُنپر پڑگئی آپسمین کہنے لگے کہ یہان یہ آدم زاد کہان آیا نہ معلوم یہ کیونکر یہان چلا آیا خداوند ابلیس نے ہماری خوراک کے واسطے بھی بہت زیادہ بھیجا ہے مگر گوشت انسان نہین کھایا ہے آج تو کچھ مزا ملیگا کیونکہ جیسے گوشت انسان کا کیا ہے مزا اُسکا خراب ہوگیا ہے آج ہمنے کسی اچھے کا منہ دیکھا تھا کہ مدت کے بعد ایک انسان ملا یہ گفتگو کرتے ہوئے شاہ صاحب کے پاس آگئے جسوقت اُنکی نظر اُن دیو و نیز پر پڑی کیونکہ یہ دیو جو ہین تو اسقدر جسم لطیف نہین رکھتے ہین کہ فقیر سیر پہاڑ کا لگے اُنکی نظر اُن پر جاتی

پریزاد و جن کے گروہ بغیر سرِ سلیمانی لگائے ہوئے نظر نہین آتے ہین اسوجہ سے انھون نے دیوؤنکو دیکھا مگر کچھ خوف نکیا جسطرح سیر کر رہے تھے اُسیطرح مصروف رہے کہ اُن دیوؤنمین سے ایک دیو نے پکارکر کہا کہ او آدم زاد بے بنیاد تو یہان کیونکر آیا اور کیا تجکو نہین معلوم تھا کہ یہ پردہ قاف ہی اور مسکن ہی دیوان قاف کا جو تو یہان بخوف و خطر چلا آیا اور کچھ خوف اپنی جان کا نہ کیا اگر آیا ہی تو اب ہمارے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا کیونکہ ہمنے مدت سے گوشت آدم زاد کا نہین کھایا ہی آج تجکو خداوند ابلیس نے ہمارے لیے بھیجدیا انھون نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ کیا کہتے ہین اُسی صورت سے مصروف سیر رہے انھون نے پھر اسیطرح سخت کلامی کی اُسوقت تو انکو غصہ آگیا اور کہا کہ ہم فقیر نہین ہین سیر کرنے کو یہان آئے ہین اگر آگئے تو کیا گناہ ہوا یہ جو تم کہتے ہو کہ ہمنے مدت سے گوشت آدمی زاد کا نہین کھایا ہی تو اگر تم سے کھایا جاے تو کھالو ہمین موجود ہون یہ سنکر وہ ہنسے اور باہم کہنے لگے کہ تو ہم انکو نہ کھا سکین گے یہ کہکر ایک دیو اُنمین سے آگے بڑھا کہ مین انکو گرفتار کیے لاتا ہون یہان لاکر ہم سب ملکر آپسمین حصہ کرلینگے جسکے جانے کی کیا حاجت ہی یہ کہکر آواز دی کہ او آدم زاد آگے نہ بڑھنا مین آیا اور دُور کر قریب پہونچا ہاتھ بڑھایا شاہ صاحب نے جب دیکھا کہ ہاتھ اسکا قریب آگیا فوراً ہاتھ بڑھایا کہ اُٹھالون اُنھون نے اُسکے ہاتھ کو گرفت مین لاکر پھینکا دیا کہ وہ مُنہ کے بھل زمین پر آیا اُنھون نے ایک گھونسا مارا کہ کہنی تک ہاتھ انکا اسکے سینے مین گھس گیا وہ زمین پر گرکے تمام ہوگیا یہ رنگ دیکھکر دوسرا دیو دوڑا اُسنے بھی پہلے جا کہ اُٹھالون اُنھون نے اُسکے بھی ہاتھ پکڑکر ایکا مارا کہ وہ بھی مُنہ کے بھل سامنے آیا ایک طمانچہ لگنیوقت تمام اُسکے مُنہ پر مارا تو سر اُسکا جسپر گردن سے اُڑگیا یہ تماشا دیکھکر اور دیو جو کہ اُسکے ہمراہ تھے بھاگے اور کہنے لگے کہ آدم زاد نہنگ ہی یہ تو دیو کش ہی ہم جاکر اپنے لشکر مین خبر کرتے ہین کہ ایک آدم زاد پہاڑ پر ہی کہ جسنے ہمارے ہمراہیون مین سے دو دیوان زبردست کو قتل کیا تم سب چلکر اُسکو گرفتار کرو دیکھو تو ہم کیسی بلا بھر لاتے ہین اور تیرا کیا حال کرتے ہین تو نے ہمارے ساتھیون کو تو قتل کیا ہی یہ کہتے جاتے تھے اور بھاگتے جاتے تھے یہانتک کہ وہ سب نیچے کودکے چلے گئے اور نظرون سے پوشیدہ ہوگئے جب وہ پنہان ہوگئے تو یہ بھی ایک طرف کو سیر کرتے ہوئے چلے گئے ادھر دیو طیران صحرا سے شکار کرکے اور خود کھاکر کچھ تھوڑا سا گوشت شکاری اپنے ہمراہ لیکر پہاڑ پر آیا اس خیال سے کہ اُس آدم زاد نے بھی کچھ نہین کھایا ہی اور نہ پانی پیا ہی اُسکو سیر سیراب کرکے لیچلنا چاہیے جب پہاڑ پر آیا تو جہان مارا گیا تھا وہان نہ پایا یہ بہت متفکر ہوا کہ شاہ صاحب کہان چلے گئے زمین تو اُنکو مہوش چھوڑ گیا تھا معلوم ہوتا ہی کہ کوئی اور دیو اُٹھا لیگیا بڑا غضب ہوگیا اب مین اپنے کیا جواب دونگا کاش مین واسطے شکار کے نہ جاتا تو یہ سانحہ نہوتا یہ خیال کرکے دیو طیران ادھر اُدھر تلاش کرنے لگا کہ شاید ہوش آگیا ہو اور کسیطرف خود اپنے کو اکیلا جانکر چلے گئے ہون یہ تلاش کرتا ہوا وہانتک آیا کہ جہان پر لاش اُن دیوؤن کی پڑی ہوئی تھی انتو اُسکو یقین ہوگیا کہ ضرور کوئی دیو اُٹھا لیگیا ہی ان دیوؤن کے یہان ہونے کی یہی وجہ ہی کہ شاید وہ کئی دیو تھے اور یہ دیو جو کہ قتل ہوئے ہین وہی تھے اُنکے آپس مین شاہ صاحب کے لڑائی ہوئی ہوگی وہ زبردست تھے اُنکو قتل کرکے چلے گئے اُنکا یہ منشا ہوگا کہ ہم یہان وہ یہ کہتے ہونگے کہ ہم یہانتک ایسے خیال دلمین کرتا ہوا آگے چلا تھوڑی دور گیا تھا کہ دیکھا وہ شاہ صاحب ایک چٹان سنگ پر تشریف فرما ہین اور سیر کر رہے ہین یہ دیکھکر فوراً قریب آیا اور کہا کہ اے شاہ صاحب آپنے تو مجکو جیتے جی مار ڈالا تھا آپنے یہ نہ خیال کیا کہ ہم جو یہانسے اکیلے جاتے ہین تو کہین ایسا نہو کہ ہمارا دشمن

بلجاے اور ہمکو زحمت دے کیونکہ یہ پردۂ قاف ہی یہان آدم زاد کے دیو دشمن ہین شاہ صاحب نے جواب دیا
کہ ہمکو کیا معلوم تھا کہ یہ پردہ قاف ہی اور یہان دیو رہتے ہین ہم نے سمجھا کہ یہ بھی مثل ہمارے پردۂ دنیا
کے ہی اور کوئی سرحد اسکی ہی کہ جس سے ہم ناواقف ہون اچھا اگر یہ پردہ قاف ہی تو کیا خوف ہی ہم
دیو پری وجن سے نہین ڈرتے ہین ہم فقیر ہین انمین سے ہمارا کوئی کچھ نہین بگاڑ سکتے ہین دیو
طیران نے کہا بڑا غضب ہوا تھا اگر کوئی دیو آپکو دیکھ لیتا تو زندہ نچھوڑتا شاہ صاحب نے کہا
اور اُسکو جواب دیا کہ ہم تمسے پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ ہمکو کوئی تکلیف نہین دیسکتا ہی یہ سنکر دیو
طیران نے کہا کہ اچھا کچھ گوشت شکاری نوش فرمایئے اور میری پشت پر سوار ہوکر چلیے کیونکہ میرے
بادشاہ کو آپکا انتظار ہوگا انھون نے فرمایا کہ مجکو اس کھانے کی ضرورت نہین ہی میرے پاس میوہ
وغیرہ ہی وہ ہم کھا لونگا اور یہ فرماکر کچھ میوہ اپنی کسوت فقیری و درویشی سے نکالکر نوش فرمایا پھر
دیو طیران کی پشت پر سوار ہوکر چلے دیو طیران جب اس مقام پر پہونچا کہ جہان اُن دیوون کی لاشین
دیکھ گیا تھا کہا کہ اے آدم زاد نہین معلوم ان دیوون کو کسنے قتل کیا شاہ صاحب نے کہا کہ ہم نے
قتل کیا ہی اس سبب سے ہم کہتا ہون کہ دیو میرا کچھ نہین کر سکتے ہین اگر تم بھی کچھ فساد کروگے
تو مثل اُنکے تمکو بھی قتل کرونگا وہ یہ سنکر نہایت خوف زدہ ہوا اور کہا کہ ہم تو آپکا دوست ہون
اور آپکو آپکے دوست کے پاس لیے جاتا ہون ہان اے آدم زاد کیونکر اُنکو قتل کیا شاہ صاحب نے
کل کیفیت بیان کی یعنے اپنا ہوا سے سر دسے ہوشیار ہونا اور سیر کو جانا اُن دیوونکا ملنا اور باہم جنگ
ہونا اور ترکیب قتل سب روبرو دیو طیران کے بیان کی وہ دیو بہت ڈرا اور دلمین کہا کہ یہ آدم زاد
کاہیکو ہی ملک الموت دیوان قاف ہی بسبب طاری ہونے خوف کے اب کچھ کلام نہین کر سکتا ہی
اُڑا ہوا طرف قلعہ یاقوت نگار کے چلا جاتا ہی ادھر وہ دیو جو کہ پہاڑ سے بھاگ کر اپنے لشکر مین آئے
اور اپنے ساتھ کے دیوکون سے کل واقعہ بیان کیا وہ سب کے سب پہاڑ پر آکے مگر یہان نشان
بھی نہ پایا صرف دونون دیوکون کی لاشین پائین اُن لاشون کو اُٹھاکر نیچے پہاڑ کے آئے اور اپنے
لشکرمین داخل ہوکر اپنے سردار دیو شغال کے پاس گئے اور کہا کہ اے سردار ہم چند دیوان لشکر اپنے
سیر کے پہاڑ پر گئے تھے وہان سیر کر رہے تھے کہ ایک آدم زاد فقیر صورت نظر پڑا اور اُس کو پرسیر
کرنے مین مشغول تھا ہمنے چاہا کہ اُسکو قتل کرکے کھالین یہ دونو دیو اُسکے گرفتار کرنے کو گئے اُسنے اُن
دونون کو قتل کیا ہم وہان سے بھاگ کر لشکر مین آئے اور دیو لیکر گئے اب جو جاکر دیکھا تو پہاڑ پر
اُسکا نام و نشان نہ تھا ہم تلاش کرکے چلے آئے اب اُنکی بابت جیسا حکم ہو وہ کیا جاے یہ سنکر دیو
شغال نے کہا کہ ان لاشون کو جلادو اور تمہارے لشکر مین حکم جلد ہو تیار ہو جائین ہم اب
طرف دیو ہامان کے اج ہی کوچ کرینگے وہ دیو لاشین لیکر باہر آئے اور لاشین جلادین اور لشکر مین حکم
ہو بجا دیا کہ لشکر تیار ہو ہمارا سردار کوچ کریگا اُسیوقت لشکر تیار ہو گیا یہان سے سب نے
کوچ کیا تھوڑی دور گیا ہوگا کہ دور سے کچھ دیو آتے ہوئے معلوم ہوے اُسنے چند دیو روانہ
کیے کہ خبر تو لاؤ وہ دیو گئے اور خبر لائے اکر عرض کیا کہ یہ دیو لشکر دیو ہامان کے ہین کیونکر لشکر
دیو ہامان کا یہان فروکش ہی اور وہ قلعہ یاقوت نگار پر جاتے ہین بادشاہ یعنے اخضر زاد
نے شکست کھائی ہی اور بھاگ گیا ہی دیو ہامان کو گمان ہی کہ وہ قلعہ یاقوت نگار مین جاکر قلعہ قبند
ہوا ہی دیو شغال یہ سنکر اُسیوقت مع اپنے لشکر کے طرف لشکر دیو ہامان کے چلا اُدھر

دیو ہامان کو خبر ہوئی کہ دیو شغال آیا ۔۔۔ کہا بھاگو اسکو معلوم ہوا کہ آپ یہان فروکش ہین
اور آپکا قصد قلعہ یاقوت نگار کا ہی تو وہ بھی اسیطرف آتا ہی اب آپ کے لشکر سے قریب ہی
دیو ہامان نے چند دیو برائے استقبال روانہ کئے وہ جاکر اسکو لائے لشکر اسکا جو کہ قریب
ایک لاکھ کے تھا شامل لشکر دیو ہامان ہوا اسلئے خیمے وغیرہ برپا ہوئے دیو شغال جب روبرو
دیو ہامان کے ہوا تو اول اپنے مذہب کے صاحب سلامت کی اور مزاج پرسی کی بعد مزاج
پرسی کے حال جنگ دریافت کیا دیو ہامان نے کل حال اپنے عاشق ہونا دختر بادشاہ ملکہ
مہر اب پری پر اور اپنا عرضی لکھنا اور اسکا منظور ہونا اور آمادہ جنگ ہونا کل بیان کیا
اور کہا کہ اب میں قلعہ یاقوت نگار کو جاتا ہون کیونکہ مجکو یقین ہی کہ اخیر شب پر ضرور وہان
جاکر قلعہ فتح ہوگا اسنے کہا کہ بھلا مجکو کیا پروا دیو ہان چلکر ایک دم میں قلعہ کو مع گرفتار کئے کہ مقام نزدیک
نہین ہی آج آپ کیون یہان مقیم ہین اسنے کہا کہ آج میں بسبب درد سر کے کہ مجکو راہ میں عارض ہوگیا
یہان مقیم ہون کل ضرور قلعہ یاقوت نگار پر ہونچ جاونگا بعد دو ایک دن کے یورش کرکے قلعہ
لیا دیو نے میرا تو یہ حال تھا جو کہ تمنے سنا اب تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تمکو کہان دیر ہوئی اسنے کہا
کہ آپ کا نامہ مجکو ہمراہ میں نے نامہ بر کو جواب دیا کہ تو چلو میں آتا ہون بعد رخصت کرنے
نامہ بر کے میں نے تیاری لشکر کی حکم بالشکر زیار ہونے لگا اگر جکہ آسی شب کو بہت شدت سے
بخار آگیا کہ جسکی وجہ سے میں رک گیا اس پندرہ دن تک بہت شدت رہی جب تخفیف ہوگئی
تو میں نے کوچ کیا راہ میں بسبب علالت کے مقام کرتا ہوا چلا آتا کل میں نے اس دامنہ کوہ
میں مقام کیا تھا جو کہ یہانسے دس کوس پر ہی وہان عجب واقعہ ہوا اسنے وہ کل واقعہ جو کہ اس نے
سنا تھا سب بیان کیا میں نے کل ہی وہان سے کوچ کیا ادھر آپ کے لشکر کے دیوؤن سے ملاقات
ہوئی معلوم ہوا کہ آپ یہان مقیم ہین میں بھی آیا آپ جب قلعہ یاقوت نگار پر تشریف لیجائینگے
میں بھی ۔۔۔ گا دیو ہامان ۔۔۔ یہان سے کوچ کرونگا انکو تو وہین مقیم
رہنے ۔۔۔ ران شاہ صاحب کو لیکر چلا جاتا ہی یہانتک کہ قریب شام قلعہ یاقوت نگار
پہونچے چونکہ شام ہوگئی تھی اسنے خیال کیا کہ رات یہین بسر کرکے صبح کو داخل قلعہ ہونا یہ ایک میدان جنگل
سا تھا اور شاہ صاحب کو بھی وہین اتارا اور کہا کہ اے شاہ صاحب یہ وقت شب ہی آپ یہین تشریف
رکھین میں کچھ شکار کرکے کھانا لون کیونکہ کر سنہ ہون اور تھک گیا ہون صبح کو داخل قلعہ ہونگا کہ وہان
کی طرح تشریف لیجائینگا کہ مجکو تلاش کرنا پڑے شاہ صاحب نے کہا اچھا میں یہین مقیم رہونگا دیو
واسطے شکار کے چلا گیا چونکہ وقت رات کا تھا ہر چند تلاش کیا کچھ نہ ملا مجبورا اور پریشان ہوکر واپس
آیا یہان شاہ صاحب کو نہ پایا یہ بھی بسبب رات کے کہین نہ گئے یہانتک کہ صبح ہوگئی دیو
طیران نے شاہ صاحب کو دوش پر سوار کیا اور طرف در قلعہ چلا یہ واقعہ بیان ہونے
سے رہ گیا تھا کہ دیو ہامان نے جب سنا کہ دیو شغال کے لشکر کے دو دیو ایک درویش وضع کے ہاتھ سے قتل ہوئے نہایت متفکر ہوا کیونکہ بزور علم کہانت اسکو
معلوم ہوچکا تھا کہ میری قضا ایک آدم زاد کے ہاتھ سے ہوگی اور یہ حال اسکو اپنی زوجہ
زنگارہ سے معلوم ہوا تھا کیونکہ وہ کاہنہ تھی اور اولاد دیو عفریت سے تھی وہان
کہانت خاندانی علم تھا اسکو نہایت خوف پیدا ہوا کہ کہین یہ وہی آدم زاد تو نہین ہی جس

آدم زاد کو اخضر پیرزاد نے پردۂ دنیا سے بلایا ہو کہ جسنے دو دیو ہمراہیان دیو شغال
سے قتل کیے بسبب اس خوف کے اسنے چند دیو واسطے تلاش کے روانہ کیے اور ایک
دیوان دیوؤن مین سے جو کہ پہاڑ پر لشکر دیو شغال سے گئے تھے ہمراہ کر دیا کہ تم اس
آدم زاد کو پہچانتے ہو جہان ملے ان دیوؤن کو بتا دینا وہ دیو بھی کہین اسطرف تلاش
کرتے ہوئے مع اس دیو کے آنکلے مگر اسوقت کہ جب دیو طیران بالکل قریب قلعہ
آگیا تھا اور نگہبانان در قلعہ کو صدا دے چکا تھا کہ یہ دیو پہونچے اس دیو نے دور سے پہچانا
اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ وہ جو دیو کہ آدم زاد کو پشت پر بٹھائے ہوئے در قلعہ پر کھڑا ہے
یہ وہی آدم زاد ہی کہ جسنے ہمارے ہمراہیون کو قتل کیا ہی پہچان لو وہ دیو یہ سنکر اسکی طرف
کو دوڑ پڑے اور چاہا کہ اسکو گرفتار کر لین مگر اس عرصے مین ادھر در قلعہ وا ہوا اور دیو طیران
بہت جلد داخل قلعہ ہوا کیونکہ جو دیو کہ یہان تھے وہ دیو طیران کی صدا کو پہچانتے تھے اور دیو طیران نے بھی
کہا تھا کہ مین آدم زاد کو لیکر آیا ہون اور وقت روانگی کے کہ گیا تھا کہ مین آدم زاد کو لیے
جاتا ہون سوائے میرے اور تمھارے اور اہل دربار کے کوئی اور واقف نہین ہی جب
مین آؤن اور پکارون تم فوراً در قلعہ کھولدینا اسی سبب سے نگہبانون نے کوئی دریافت نکیا
در قلعہ کھولدیا اور صدا بھی پہچان لی جب تک وہ دیو قریب آئین یہ داخل قلعہ ہو گیا اور
در قلعہ بھی بند ہو گیا وہ مایوس ہو کر واپس گئے ادھر ہامان بھی کوچ کر کے قریب قلعہ آچکا
تھا کہ یہ دیو پہونچے اور کل واقعہ بیان کیا اسنے بہت افسوس کیا اور کہا کیا اندیشہ ہی آدم زاد
کی بھی یہ حقیقت ہی کہ دیوؤن سے مقابلہ کرے اور پھر ایسے دیو سے کہ جسکا اسوقت پردۂ قاف مین
کوئی ہمسر نہین ہی شاید دیو خضر میت زندہ ہوتا یہ ہوتا کیونکہ سنتے ہین کہ وہ بھی بہت زبردست
تھا مگر بادولت کے روبرو اسکی بھی کچھ اصل نہین ایسے ایسے لاف وگزاف کرتا ہوا چلا
آتا تھا یہانتک کہ سامنے قلعہ کے پہونچ گیا اسکو اس واقعہ سے یقین ہو گیا کہ ضرور اخضر
پیرزاد قلعہ یاقوت نگار مین ہی اسنے اس آدم زاد کو بہ صلاح سرور جنی کہ وہ بھی تو
بڑے صاحب کمال تھے اور بڑے نجومی مین بلایا ہوگا مگر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا
لیے کلام کرتا ہوا اپنے ہمراہیون سے روبرو قلعہ کے آیا اور دور دور قلعہ سے میدان
مین خیمہ زن ہوا خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے جب سب لشکر اتر لیا تو یہ بھی اپنے خیمے مین
داخل ہوا اس دن تو آرام کیا صبح کو اٹھکر دربار کیا اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ میری صلاح
یہ ہی کہ مین آج ایک نامہ اس مضمون کا اخضر پیرزاد کو تحریر کرون کہ اگر تمکو اپنی خیریت
درکار ہی تو عقد ملکہ میرے ہمراہ کر دو اور اس آدم زاد کو میرے پاس بھیجدو کہ جسکو تمنے پردۂ
دنیا سے طلب کیا ہی اسکے بھروسے پر نہ بھولنا بھلا میرے روبرو دیوان قاف کی تو کچھ حقیقت
نہین ہی مین دیو ہوبان کو جو کہ فراسیہ سالار ہی اور اسکا ہمراہ اسوقت سوائے میرے
کوئی نہین ہی اسکو تو مین طفل مکتب خیال کرتا ہون تو وہ آدم زاد کیا چیز ہی پس خیر اسی مین
ہی ورنہ مین ایک دم مین قلعہ کو تباہ وتاراج کر دونگا اور ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا اسی مین خیر ہی
کہ آدم زاد کو پکڑ کر میرے حوالے کر دو اور عقد مضراب پری کا بھی کر دو اور خود مع سرورجنی
وتمام لشکر کے دین ابلیس پرستی قبول کرو اور قلعہ اور شہر سے دست بردار ہو کسی منزل مین

جاکر مسکن اختیار کرو آئندہ تمکو اختیار ہی مجکو جو کچھ کہنا تھا وہ مین نے کہا اور لکھکر تمھارے پاس
روانہ کیا اور قبل مین بھی تمکو سمجھایا تھا سنتے نہ تھے نا چار یہ نوبت آئی کہ جنگ وجدل ہوئی آخر کو شکست
کھا کر بھاگے اور قلعہ بند ہوئے اور ہزارون دیوؤن کی طرفین سے جان گئی اب مین تمکو
پھر لکھتا ہون اور رحم کھاتا ہون بسبب نمک کے کہ مین نے تمھارا نمک کھایا ہی ورنہ مجکو
کچھ ضرورت نہ تھی کہ مین ابار بار تحریر کرتا مجکو رحم آتا ہی کیا مین تمکو قتل کرون اور قلعہ کو تباہ
و برباد کرون اب جو کچھ مجکو لکھنا تھا وہ مین نے تحریر کیا اب مین کبھی نہ لکھونگا اسکے جواب کا
منتظر ہون اگر جواب درست آیا تو خیر ورنہ ایکدم مین قلعہ لیلونگا اور زیادہ کیا تحریر کرون
اس مکر لکھنے کو میرے بہت پانو یہ نامہ لکھوا کر ایک دیو کو کہ نام اُسکا کرباس تھا اور
تمام لشکر کے دیوؤن سے قوی تھا نامہ دیا کہ یہ نامہ لو پاس اخضر پریزاد کے پہونچادو
اُسنے قبول کیا اور نامہ لیکر چند دیوؤن کو ساتھ لیا طرف قلعہ کے روانہ ہوا کہ اُسکا
ذکر وقت پر ہوگا اب اندرون قلعہ کا حال سنیے کہ دیو طیران شاہ صاحب کو اپنے ہمراہ
لیکر داخل قلعہ ہوا اور اُسیوقت طرف دربار کے روانہ ہوا اُدھر اخضر پریزاد پہنچا
ہوکر دربار مین آیا دیو ہومان و دیگر دیوان نامدار جو کہ مجروح تھے اور جو کہ قریب
صحت تھے سبکے سب حاضر دربار تھے سرور جنی اپنے عہدۂ وزارت پر متمکن تھا
دربار خوب آراستہ تھا ذکر دیو طیران کا ہو رہا تھا کہ وہ وعدہ کرکے گیا تھا کہ مین تین
دن مین لشکر حاضر ہونگا آج چوتھا دن ہی ابھی تک نہین آیا کیا سبب ہی یہی گفتگو
ہو رہی تھی کہ یکایک سنیے دیکھیے کہ دیو طیران چلا آتا ہی اور اُسکی پشت پر ایک جوان
چمک رہا ہی سب تعجب کرنے لگے جب وہ قریب آیا تو سنیے دیکھا کہ ایک جوان
ہی لباس سبز پہنے تو اُسکے گلے مین ہی بیراگ ہاتھ مین ہی مگر چہرے سے داب شاہی
و صولت جہان پناہی ہویدا ہی قوی تن قوی من سینہ چوڑا بازو سڈول غصہ گردن
زلفین تا بہ دوش خال سبز ورگ ہا سمی نمودار ہی مرد طرحدار ہی اور جوان رعنا ہی نور
ہی چہرہ مثل آفتاب کے درخشان ہی اس لباس سبز مین یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا سبزی
پڑی ہی اور اسمین آفتاب آگیا ہی یہ دیکھکر سب دیو و پری حیران ہوئے اور بہ نظر
حیرت دیکھنے لگے اور قدرت خالق کی تعریف کرنے لگے دل مین اپنے اپنے سب نے
یہ خیال کیا کہ جانتے تھے کہ حسن و جمال حصہ پریزادون کا ہی مگر معلوم ہوا کہ انسان
بھی خوبصورت ہوتے ہین اور ایسے ہی ہوتے ہین کہ جنکے حسن و جمال کے روبرو
پریزادونکا حسن و جمال بیکار ہی عجب شان کردگار ہی یہ سب تو ان خیالون مین
تھے کہ اُدھر دیو طیران شاہ صاحب کو لیکر قریب تخت شاہی آیا شاہ صاحب نے بھی
وہ عمارت دیکھی کہ جو کبھی خواب مین بھی نہ دیکھی تھی دیکھا کہ تمام در و دیوار و سقف
و ایوان سب یاقوت احمر کے ہین ہر ایک ستون دالان قریب پانچ پانچ سو گز کے ہوگا
مگر ایک ڈال یاقوت کا ہی اور سقف مین وہ نقش و نگار کیا ہوا ہی کہ عقل انسانی تو کیا
ہی فرشتون کی عقل چکر مین اُسکو دیکھکر آئے اور دیکھا کہ اُس ایوان مین سات
دیو کرسیون اور زنگلون پر متمکن تھے کہ جسکی کوئی حد نہین ہی مگر سبکے سب قوی تن ہین

اور کچھ انمین مجروح بھی ہین کسیکے سرون پر پٹیان بندھی ہوئی ہین کہ کتنے ہین
شاہ صاحب کے کان مین صدا آئی کہ ای دیوطران لایا اُسنے عرض کیا کہ جی ہان
حاضر ہی یہ کہکر اپنے دوش سے شاہ صاحب کو اُتار لیا اب شاہ صاحب حیران ہوے
کہ یہ صدا کسکی ہی اور یہ کون ہی پھر اکر ہارون طرف دیکھنے لگے مگر کسیکو نہ پایا اور
زیادہ حیران ہوئے کہ اسنے مین پھر وہی صدا آئی کہ انکی آنکھون مین سرمہ سلیمانی لگادو
اس صدا کا آنا تھا کہ یکایک کسیکے انکی آنکھون مین کچھ لگا دیا مگر لگانے والا نظر نہ آیا
انکو یہ معلوم ہوا کہ کوئی چیز ٹھنڈی میری آنکھون مین سے لگا دی بعد تھوڑی دیر کے
دونون نظرے آنکھون سے گزرے اب جو آنکھون سے دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک تخت جواہر نگار
وسط ایوان مین بچھا ہی اور گرد اُسکے صدہا اور ہزارون دنبل اور کرسیان جواہر نگار
اور مرصع کار بچھی ہین اور اُنپر دیو پریزاد وحن بیٹھے ہوئے ہین اور تخت پر ایک تاجدار
بہت حسین وجمیل تاج شاہنشاہی سر پر رکھے ہوئے جلوہ گر ہے لباس مکلل بجواہر زیب
تن ہی شمشیر الماس نگار سامنے رکھی ہوئی ہی اور ایک مرد پیر ماہر لیش سفید عہدہ
وزارت پر متمکن ہی اور ایک کرسی جواہر نگار سب کرسیون اور دنبلون سے نفیس
پہلوے تخت مین بچھی ہوئی ہی اور چند پریزاد پشت پر اُس بادشاہ کے چنور ہاتھون مین لیے
ہوے کے استادہ ہین اور چند پریزاد قوت نگار سر پر اُس شہریار کے گردش کر رہا ہی کہ یہ تو
یہ کیفیت دیکھکر حیران وشدر رہ گئے اور سب اپنی شان وشوکت و دربار صاحبقرانی
وجلوہ بارگاہ سلیمانی آنکھون مین پھر گیا اور دل مین کہا کہ کبھی ہم بھی یہ شان وشوکت
رکھتے تھے مگر افسوس برا ہو اس دنیا کا کہ جسنے ہمکو اس نوبت کو پہونچا دیا مقام حسرت ہی
نہ **صاحبقران بدیع الملک** کو **صاحبقران** کرتے نہ ہم فقیر ہوتے یہ تو اس فکر مین تھے کہ اتنے
مین اُس بادشاہ نے فرمایا کہ آیئے آیئے تشریف لایئے اور ایک کرسی جواہر نگار مثل
اُس کرسی کے برابر تخت کے دہنی جانب بچھوا دی اور اشارہ کیا کہ یہان تشریف فرما
ہوجیے اِنھون نے انکار کیا اور کہا کہ بابا فقیرون کو اتنی شان وشوکت سے کیا غرض
کوئی گھسا بوریا میرے واسطے بچھوا دیا ہوتا اُسپر بیٹھ جاتا یہ تو بادشاہون کو سزاوار ہی
مین فقیر ہون میرے واسطے بیکار ہی پھر شہنشاہ دیو پری نے کہا کہ آپ غذر
اسقدر نفرمائین ہمکو خوب معلوم ہی کہ آپ فقیر اللہ ہین اور ہم آپ کے مرتبہ اور عزت سے
خوب واقف ہین اور بہت اچھی طرح سے جانتے ہین اسقدر آپ کو انکسار ہمارے ساتھ زیبا
نہین ہی ہم تو آپ کے قدوم میمنت لزوم کے مدتون سے خواہان تھے خدا نے یہ دن دکھایا
کہ آپ کے قدم مبارک یہان آئے اور آپ تشریف لائے آیئے تشریف لایئے یہ فرماکر
بادشاہ نے ہاتھ پکڑکر اُس کرسی پر بٹھایا اور فرمایا کہ آپ کیون مجکو محجوب کرتے ہین یہان
بیچ ہی کہ یہ صحبت آپ کے لائق نہین ہی مین تو آپ کے ایک ادنی غلام کی برابری نہین کر سکتا
ہون شاہ صاحب نے جواب دیا کہ آپ شہنشاہ ہین اور ہم ایسے فقیرون کے قدردان
ہین میرے واسطے بہت فخر ہوا کہ مین آپکی صحبت مین حاضر ہوا مگر سبب یہ ہی کہ بندے نے
مدتون سے صحبت شاہ وشہریار مین جانا ترک کر دیا ہی سوائے گوشہ عزلت کے اور کوئی

چز اچھی نہین معلوم ہوتی ہی ابھی شاہ صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ ایک شعلہ نور کا چمکا کہ جسکی
وجہ سے تمام ایوان روشن ہوگیا اور سبکی آنکھین جھپک گئین شاہ صاحب کی بھی نہی جاتی
ہوئی بعد لحہ پھر سبکے جو دیکھا تو قدرت خدا نظر آئی دیکھا کہ ایک پری از سر تا پا جواہر مین غرق
پھرتی و چالاکی اسکے ہر اعضاے سے پیدا فصد ناز و ادا و عشوہ گری اُس کرسی جواہر نگار پر
گر بیٹھی جو کہ خالی تھی اُسکے حسن کا یہ عالم ہی کہ تمام ایوان یاقوت نگار منور ہی اور عجب حالت
ہی مگر اسقدر چنچل مزاج ہی کہ کسی پہلو قرار نہین آتا ہی کبھی آنچل اٹھا کر سر پر ڈال لیا
کبھی ادھر بصد ناز و کرشمہ دیکھ لیا کبھی اُدھر رُخ کی ضو سے بجلی گرا دی کبھی انگڑائی لیلی
یہ حالت ہی اور سن بھی اُس فتان عالم کا تخمینا پندرہ سولہ برس کے تھا بقول شاعر شعر

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن		جوانی کی راتین مراد دنکے دن	ناگہین نیم کا فقط تھا
شوخی چالاکی مقتضاے سن کا	دیگر	سبز نخل گل جوانی تھا	حسن یوسف فقط کہانی تھا
تھا یہ اُس گل کا جامہ زیب بدن		سادی پوشاک پر تھے سو جوبن	سنتے ہین کہ تھا حسن کا بانی یوسف
رکھتا تھا کہان یہ نوجوانی تو		خدا نے اُسکا عجب حسن زاہد فریب عابد کش عطا فرمایا	

تھا کہ انسان تو کیا اگر فرشتہ آسمانی بھی دیکھتا تو ہزار جان سے عاشق و شیدا ہو جاتا
پیشانی نورانی ایسی تھی کہ جسکی ضو کے برابر آفتاب کی کوئی مضیقت نہ تھی دونو ابرو مثل
کمان کے تھے کہ گوشے سے گوشہ ملا ہوا ہی کسیکا شعر ہی شعر بینی کے قریب کب تھے ابرو
شہباز نے وا کیے تھے بازو + اور درمیان اُنکے جو جگہ خالی تھی تو معلوم ہوتا تھا کہ ایک شعلہ
نور ہی کہ ایسے پیدا ہی آنکھین اُسکی ایسی تھین کہ کبھی پر فلک نے باین پیرانہ سالی نہ دیکھی ہونگی
معلوم ہوتا تھا کہ صانع قدرت نے کوٹ کوٹ کر موتی بھر دئے ہین وہ اُسمین لال لال
دورے عجب رنگ دکھلاتے تھے وہ سیاہی جو پتلی کی تھی وہ یہ معلوم ہوتی تھی کہ گویا رات
دن ایک جگہ جمع ہین شعر آنکھین اُستاد ساحری تھین + نشہ مین شباب کے بھری تھین
اور اُنمین وہ تحریر سرمہ کی تمام عالم کو قتل کیے ڈالتی تھی یہ ثابت ہوتا تھا کہ ادا ہوا
خنجر رکھا ہی یا بقول شاعر شعر دنبالہ کب اسمین سرمہ کا تھا + بیاسے کے ہاتھ مین عصا تھا
بلی وہ کہ جسکو خود لنبے ہاتھ قدرت سے خدا نے بنایا ہی گویا کہ نور کے سانچے مین ڈھالا ہی
دونون رخسارے مثل گل آفتاب کے روشن ہین یا مثل گلاب کے نازک ہین
اگر یہ پری باغ مین جاتی ہوگی تو یقین ہی کہ بلبلین گلون کو چھوڑ کر اُسکے عارض رنگین کی
والا مین محو ہو جاتی ہونگی زلفین ایسی شکن در شکن ہین کہ اگر فرشتہ اُسکے دام مین
آسے تو بھی نہ نکل سکے وہ دونون طرف سے جو عارضون پر آئی ہین تو یہ ثابت ہوتا
ہی کہ صبح شام گلے مل رہے ہین یا بدلی مین چاند و سورج طلوع ہوتے ہین لب نازک
ایسے ہین کہ کوئی گل اُسکے مقابل نہین ہی سب پھولون کی نزاکت گرد ہی رنگت گلاب
اُسکے رنگ کے آگے زرد ہے دندان اُس پری کے ایسے ہین کہ گویا صدف آبدار
مین گوہر شاہوار بھرے ہوئے ہین جب اُسنے مسکرا دیا تو یہ معلوم ہوا کہ بتیسون بجلیان
ایکبار چمک گئین اور کلام کرنے مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُسکے مونہہ سے پھول جھڑتے
ہین چاہ ذقن اسقدر خوشنما ہی کہ عاشق بلا خوف مثل ہاروت و ماروت کے دیوانہ وار

گرفتار چاہ محبت ہوتے ہین گلا وہ نازک اور صراحی دار ہی اور ایسی صاف جلد ہی کہ اسمین سے مسرفی پان کی جو بوقت کھانے پان کے گلے کی رگون اور گوشت مین ظاہر ہوتی ہی سینہ اُس مہین نور کا دریاے نور معلوم ہوتا ہی یا تختہ نور ہی اُسپر ابھار جوبن کا یہ ثابت ہوتا ہی کہ دو قمقمے نور کے ہین یا دو دریاے نور ہین حباب نور پیدا ہوتے ہین اُنکو دیکھکر دل عاشق تنون کے پامال ہوتے جاتے ہین دست نازنین گویا دو شعلہ نور ہین شاعر نے خوب سڈول کلائیان شاخ صندل سفید اسمین سیاہ چوڑیان عجب بہار دیتی ہین

سیہ چوڑی بدست ان نگار		بشاخ صندلین پیچیدہ مارے		انگلیان دسون نور کی دھار

ہتالی ہین ہتیلیان رشک وہ دست بیضا ہین ناخن مثال مدر ہین اور ہلال شب اول کو خجل کرتے ہین شکم صاف تختۂ بلور ہی کمر تو بالکل معدوم ہی اُسکا کیا ذکر ہو آگے مقام لحاظ و شرم ہی پنڈلیان دونون ستون نور ہین تلوے اسقدر صاف ہین کہ جنکے روبرو آفتاب و ماہتاب گرد ہین لباس کی کیا کیفیت بیان ہو پاجامہ گلابی اطلس کا شلوکہ کرپ کا مگر چست دوپٹہ دھانی اوڑھے ہوئے آسمین رد ے انور کا یہ حال تھا کہ گویا سبزہ زار سے آفتاب طلوع ہوتا ہی وہ زرسبز یا نمونۂ قدرت تھی گویا اُسکو خود صانع حقیقی نے اپنے دست قدرت سے بنایا تھا عجب پاک و نفیس پاکیزہ بنا تھا وہ پری سراپا حسن و جمال شوخ و شنگ بھبوکا رنگ بھولا بھولا مکھڑا لمبے لمبے بال جبی بھوین غزال ایسی آنکھین سوئی ایسی نازک نازک لب غنچہ دہن گلبدن نظم

زبان سوسنہ مین آگاہ ابہر ارغب	دہن غنچہ کو رمبشک و ریب
بناگوش سے صبح محشر خجل	سیہ خال آسمین سویدا ے دل
وہ غب غب ہر اک موج آب زلال	دکھاے تھے اک جا پہ در و بلال
ترنی پہ جوش بہار چمن	بردوش گلدستۂ انجمن
سمن سینۂ نازک اندام نرم	عیان شرم مین شوخی شوخی مین شرم
وہ شانے وہ بازو وہ ساعد وہ دست	کہ جنکو سجدے صنوبر پرست
وہ چھاتی کی رنگت وہ بھینی سیاہ	کہین دیکھکر جسکو اہل نگاہ
زلیخا آئینہ سان ہو تن مین صفا	یہ سینے پہ پڑتا ہو عکس آنکھ کا
بسینے کے قطرون مین بوے گلاب	صفاے شکم سے خجل آفتاب
درخشندہ ناف اُس دُر پاک کی	کہ ناف تھی پردہ خاک کی
وجود کمر کی لطافت گواہ	نہان جسم سے مثل تار نگاہ
وہ رانین بنائین تھین سانچے مین ڈھال	بھسل جائے جسپہ نگاہ و خیال
نہو ساق کیون روکش شمع طور	کہ تھی پشت و پا اُسکی رخسار حور

وصف سراپا اُس حور لقا کا کیا بیان ہو کہ جسکو خود خالق کون و مکان بنائے زبان اُسکی تعریف مین لال ہو کہ ہر خیال ہی جسکے روبرو روشن حسن و جمال کو فرشتہ بھی دیکھے تو ہیچ رہے کبھی آسمان پر نجاے کے بقول شاعر کے شعر کوہ پر موسے نے جسکا نام رکھا برق طور ایک چنگاری تھی اُسکے آتش رخسار کی + زبان اُسکے وصف سراپا مین عاجز ہی لہذا

مطلب کو بیان کرتی ہی کہ جب شاہزادۂ رستم ثانی نے یہ حسن و جمال دیکھا بیساختہ تیر عشق نے دل و جگر کو برما دیا حضرت عشق نے کشور دل پر چڑھائی کی تاب و توان نے چالی رہی بیساختہ مونہہ سے صدائے آہ نکل گئی مگر جہر کیا صبر سے کام لیا حالت یہ تھی شعر

تیغ خواہون نے پیدا کیا	جنون کا علم دل نے برپا کیا	دیگر	دل سے کرنے لگا طپیدن زار
رنگ چہرے سے کر گیا پروا	ہاتھ جانے لگے گریبان تک		چاک کے پھیلے پانون اماں تک
ای فلک جای رحم ہی ایتو	گردش بخت سے چھوٹا عجب کر		جب یہ حالت ہوئی دل سے

کہا کہ بس ہے بس تم اپنی طرف دیکھو تو کہان اور یہ بت رعنا کہان تو نے جو ترک دنیا کیا تو کیا ضرورت ہی کہ اہل دنیا سے لے کیا پھر جائہ درویشی ترک کرائیگا یہ طریقہ اچھا نہین ادھر تو یہ دل کو نصیحت کر رہے ہین ادھر مضراب پری نے جو دربار مین آکر دیکھا کہ نیا گل کھلا ہوا ہی عجب طرح کا ایک جوان عنا پہلوے تخت مین کرسی جواہر نگار پر جلوہ گر ہی چہرہ مثل خورشید درخشان کے ضو دے رہا ہی پیشانی نورانی ہی بھوین مثل کمان کے پیوستہ ہین آنکھین رشک چشمان ہرن ہین دہن مثل غنچہ کے ہی بازو بھرے بھرے ہین سینہ چوڑا جوان خوبصورت رشک وہ یوسف کنعان ہی یہ دیکھتے ہی دل دادہ و فریفتہ ہو گئی مگر اب بغور جو دیکھا تو یہ دیکھا کہ لباس فقیری زیب تن ہی مگر اسپر بھی یہ حالت ہی کہ لاکھ لاکھ جوبن دے رہا ہی دلربا بنا مگر سنبھالا کرسی پر آکر بیٹھ گئی و زدیدہ نگاہون سے دیکھ رہی ہی دل سے کہتی ہی ارے یہ کیا دل مین آیا ہی کہ تو ایک درویش پر کہ جسکے حسب و نسب سے واقف نہین ارے جب ماں باپ آگاہ ہونگے تو کیا کہینگے ادھر شاہزادہ بھی دل پر جبر کیے ہوئے نیچی نظرون سے اسکے چمن حسن کی گل چینی کر رہا ہی اور دل کو ہر طرح سے سنبھال رہا ہی کہ یکایک بادشاہ نے فرمایا کہ ای جناب من آپ اپنے نام و نشان و حالات خاندان سے آگاہ فرمایئے اور اس لباس فقیری کو ترک فرمایئے کیون آپ اپنی جوانی کو برباد کرکے خاک مین ملاتے ہین کیا سبب ہی کہ اس جوانی مین ترک دنیا کردیا شاہزادے نے جواب دیا کہ کیا بیان کرون بقول شاعر شعر نے بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون + اے آہ دنا نہ مجھے نہ آگے چلو کہ مین + بچھڑا ہون کاروان سے مسافر جریدہ ہون + مین کیا کہون کون ہون سودا بقول درد + جو کچھ کہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون + دیگر کیا پوچھتے ہو ہمدم اس جسم ناتوان کی + ہر رگ رگ مین نیش غم ہی کیے کہان کہان کی + یہ شعر پڑھکر کہا کہ اپنی تو یہ حالت ہی کبھی ہم بھی صاحب دل سے شان شوکت رکھتے تھے مگر اب تو فقیر ہین ویرانہ پسند ہی گوشۂ عافیت درکار ہی یہ سب جاہ و حشم بیکار ہی دنیا فانی ہی مقام ٹھہرنے کا نہین ہی بابت ترک لباس درویشی جو آپ نے فرمایا تو اب ممکن نہین ہی کیونکہ جب ترک لباس کیا اور دنیا کو طلاق دی تو یہ کہان ہو سکتا ہی کہ اہل دنیا مین شامل ہون یہ تو فرمایئے کہ آپ لوگون نے کیون مجکو یہان بلایا ہی مجکو تو معلوم ہو کہ کیا ضرورت ہی کیون درویش کو بلاکر بیکار زحمت دی اور بیکار بابت ترک لباس فقیری کے تکرار ہی پہلے مجکو آگاہ تو فرمایئے کہ جو خانہ نشین درویش سے کیا کام ہی سر درخی نے جواب دیا کہ آپکو معلوم ہو کہ یہ پردۂ پنجم قاف ہی اور یہان کے یہ شہنشاہ ہین جو کہ

جوکہ آپ کے سامنے تخت نشین ہین انھون نے آپ کو طلب فرمایا ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ انکا
ایک دیو ہامان نامے ملازم بعہدۂ سپہ سالاری ممتاز تھا وہ انکی دختر نیک اختر پر بسطرح
سے دیکھکر فریفتہ اور شیدا ہوا اور وہ صاحبزادی بہلوے بادشاہ مین جلوہ گر ہی انکو
برائے عقد ملکہ نامہ تحریر کیا انھون نے انکار کیا بھلا آپ خود ملاحظہ فرمایئے کہان یہ
گل رعنا کہان وہ خار مغیلان جاے انصاف ہی شاہزادے نے سرور جنی کے کہنے
نگاہ اٹھا کر دیکھا کہ وہ حورو وش تخت پر متمکن ہی جسپر کہ میرا دل آیا ہوا ہی یہ دیکھکر
اور بیتاب ہوگیا سرور جنی سے کہا کہ ہان پھر کیا ہوا اسنے کہا کہ جب بادشاہ نے
انکار کیا تو مین نے بھی جاکر بہت نصیحت کی مگر وہ شاہ پر نہ آیا اور اسپر یہ طرہ کیا
کہ مرتد ہوگیا اور لشکر کو بھی مرتد کیا اور اپنے ہمراہ لیکر ہر ون شہر چلا گیا اور ملکون مین
نامے لکھ لکھکر مدد طلب کی یہانتک کہ بادشاہ سے مقابلہ ہوا پہلے بادشاہ کی فتح
ہوئی مگر بادشاہ کے دن برے آگئے تھے بادشاہ نے شکست کھائی اور شہر سے مع
ناموس کے فرار ہوکر یہان قلعہ بند ہوئے مین نے جوبموجب حکم بادشاہ زائچہ کیا
تو معلوم ہوا کہ آپکے دست زبردست سے اسکی قضا ہی مین نے عرض کیا بادشاہ
نے دیو طیران کو بھیجکر آپکو بردۂ دنیا سے آپ کی جاے سکونت سے اٹھا منگایا اب
آپ کو یہ لازم ہی کہ انکی مدد فرمایئے کیونکہ یہ مرد مسلمان ہین مصیبت مین گرفتار ہین
اور انکے ناموس مین وہ قصد رخنہ اندازی کرتا ہی شاہ صاحب نے فرمایا کہ بھلا
فقیر جنگ وجدل کیا جانے وہ دریوزہ گری جانے یا ہنر سپہ گری بھلا مین کیونکر دیو
سے مقابلہ کرسکتا ہون ادھر مضراب پرنی نے جوسنا کہ اس درویش کو جسپر مرا
دل آیا ہی بادشاہ نے بمشورۂ سرور جنی واسطے مدد کے طلب کیا ہی ایک مرتبہ
بیقرار ہوکر پکاری کہ اے شاہ صاحب کوئی ایسا نوید عنایت فرمایئے کہ دیو ہامان
خود شکست کھاکر بھاگے یا کوئی ایسا گنڈہ دیجیے کہ میرے باپ کی جان بچے میرے
باپ پر اور مجھپر رحم فرمایئے یہ کلام اس بھولے پن سے کہے کہ رستم ثانی کا دل
بیچین ہوگیا دل مین کہنے لگے کہ معلوم ہوتا ہی اسکی محبت پھر ہمسے یہ کہاس ترک
کرائے گی ہاے کیا بھولا پن ہی اسکے کلام تو دل کو پامال کیے ڈالتے ہین اپنے
مین اسسے پھر کہا کہ کوئی خلیتہ دیجیے کہ یہان جلایا جاے اور وہ دیو ہامان جل جاے
یا کوئی اسم ایسا بتایئے کہ یہان پڑھا جاوے اور وہ وہان اندھا ہوجاوے تیرے
باپ کی آبرو رہجاے اسکی بیکسی پر ترس کھایئے کوئی نقش عنایت فرمایئے ہاے
کیسی میرے باپ پر آئی ہی کہ فقیرون سے مدد طلب کرتے ہین اور وہ بھی خلیتہ و نقوش دینے
مین لیت کرتے ہین اسنے تو باتون کا تار باندھدیا دم نہین لیتی ہی زبان مثل مقراض کے
چلی جاتی ہی یہ دل مین کہہ رہے ہین کہ اسنے تو تار باندھدیا ہی بسطرح زبان کو قرار نہین ہی
ہاے مضراب غم سے دل تار تار کیے ڈالتی ہی رگ دل کو توڑے ڈالتی ہی ضرور یہ کچھ کچھ
رنگ لائیگی اسکی محبت پھر ہمسے اور اہل دنیا سے ملاقات کرائے گی جس وقت سرور
یہ اپنے دل مین باتین کر رہے تھے ادھر وہ شوخ وشنگ بار بار وہی کلام کر رہی تھی بعد

تھوڑی دیر کے شاہزادے نے سرورجنی سے دریافت کیا کہ ان شہنشاہ کا کیا اسم
مبارک ہی اور انکی دختر جو کہ یہان ہین انکا کیا نام ہی سرورجنی نے کہا کہ بادشاہ کا نام اخضر
پریزاد ہی اور ملکہ کا اسم مبارک مضراب پری ہی شاہ صاحب نے یہ سنکر جواب
دیا کہ مجھی انھون نے باتون کا تار باندھ دیا ہی مثل مضراب کے برابر لب و دہن کو حرکت
ہی اسم بامسمے ہین ادھر ملکہ نے پھر کہا کہ اللہ اے میرے شاہ صاحب کوئی تو ایسا نفس
دیجیے جس سے کہ میری اور میرے باپ کی عزت بچے اور وہ مُوا دیو ہامان قتل ہو کیونکہ
آپ کو میرے پدر بزرگوار نے برائے مدد طلب کیا ہی یہ تو سچ ہی کہ آپ جنگ و جدل کیا
جانین مگر ہان تو یہ گنڈہ فلیتہ اسم تو جانتے ہین اسی سے مدد فرمائیے یہ کہتی جاتی ہی
اور بیچی بیچی دزدیدہ نظرون سے دیکھتی جاتی ہی یہ اسکی بھولی بھولی باتون پر مرے جاتے
ہین ہر مرتبہ یہ قصد ہوتا ہی کہ دوڑ کر اسکے دہن نازک کا بوسہ لیلون اور گلے سے لگا لون
تاکہ یہ دل مضطر قرار پائے لیکن ہی کہ اب پھر شامل اہل دنیا ہون اور اسکے فراق مین جلین
ادھر پھر سرورجنی نے کہا کہ اب آپ جس طرح ہو لباس فقیری ترک فرمائیے اور
بادشاہ کی اعانت فرمائیے یہ وقت مدد ہی اور اپنے خاندان سے بھی آگاہ فرمائیے کیونکہ
ہم واقف ہین مگر یہ چاہتے ہین کہ آپ کی بھی زبان سے سُن لین اُسوقت یہ گفتگو بادشاہ
نے سرورجنی سے کرلینے پر اصرار کیا اُدھر مضراب پری نے پھر مجبور کیا آخر کو شاہزادہ
ان سبکے اصرار سے تا چار ہوا اور کہا کہ آپ صاحبون کے کہنے سے مین مجبور ہو گیا مین کیا
حال بیان کرون کبھی غبیرہ ہون میرے پاس بھی لشکر تھا مین بھی کچھ حشم و خدم رکھتا تھا
اب میرے حال کو سنیے مین زلزلہ قاف ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران کا فرزند ارجمند
ہون ملک ارج نوجوان صاحبقران کا میرا نام رستم ثانی ہی مین نے لوجہ چند در چند فقیری
اختیار کیا جب یہ کہا تو سرورجنی نے بادشاہ سے کہا کہ سنا آپنے یہ کس خاندان
کے ہین یہ اُس خاندان کے ہین جو کہ قاتل شاہ دیوان قاف عفریت نابکار تھے جنکی وجہ
سے آسمان پری کی آبرو بچی اور انکی زوجیت مین آکر عزت پائی اور آجتک پردۂ
قاف مین دین اسلام جاری ہی بنائے کفر و کافری کو مٹا دیا مین نے پہلے ہی عرض کیا تھا
کہ خاندان عالی سے ہوگا جو کہ دیو ہامان کو قتل کریگا یہ بھی مین نے عرض کیا تھا کہ خاندان
صاحبقران سے ہوگا دیکھیے وہی ظہور مین آیا کہ یہ نبیرۂ حمزہ نکلے یہ لوگ بہت رحیم ہوتے
ہین اور مشکل کشائی ہمیشہ انکا کام ہی بڑی بڑی مشکلین انھون نے حل کین ہین یہ انکے بزرگ
آبا و اجداد و جد امجد اٹھارہ برس تک پردۂ قاف مین لڑا کیے ہین دیو عفریت نابکار
نابکار کو قتل کیا پردۂ قاف کو مذہب ابلیس پرستی سے پاک کیا یہ ضرور آپکی مدد کرینگے اور
دیو ہامان کو قتل کرینگے یہ گفتگو بادشاہ سے کرکے شاہزادے سے کہا کہ لے اب آپ
لباس درویشی دور فرمائیے ہماری خوشی یہی ہی اور بادشاہ کے بھی فرمانے کو مانیے عذر
نفرمائیے جب سنتے ایک زبان ہوکر کہا اور ملکہ مضراب پری نے بھی اپنی زبان سے
یون کہا کہ اے میرے شاہ صاحب تمکو قسم ہی اپنے خدا کی اب اس لباس کو ترک کرو اور
میرا یہ جی چاہتا ہی کہ تم میرے باپ کی مدد کرو جب اسطرح مضراب پری نے کہا تو شاہزادہ

مجبور ہوگیا کہا اچھا آپ کے کہنے سے مین نے منظور کیا ورنہ میرا قصد نہ تھا مگر خیر یہ سنتے ہی بادشاہ نے حکم دیا کہ آپ کو حمام لیجاؤ اور حمام کرالاؤ چند پریزاد فوراً شاہزادے کو حمام مین لیگئے شاہزادے نے تمام حمام کو یاقوت احمر کا پایا ایک چوکی سنگ مرمر کی وسط حمام مین بچھی ہوئی تھی ایک حوض بہت بڑا سنگ مرمر کا کہ جسکے لب گرد ان پر یاقوت احمر نصب تھے اور اسمین آب صاف و شفاف بھرا ہوا تھا ان پریزادون نے شاہزادے کو خوب مل کے نہلایا جب غسل فرما چکے تو جامہ خانے مین تشریف لائے وہان لباس فاخر زیب جسم کیا جڑاؤ دغیرہ سے آراستہ ہوئے آن زرنگار سے رکھا شمشیر الماس نگار زیب کمر فرمائی جب لباس وغیرہ سے آراستہ ہو چکے تو ہمراہ ان پریزادون کے دربار مین تشریف لائے اب وہ حسن و جمال شان و شوکت رعب و دبدبہ چہرے سے ہویدا تھا کہ جو دیکھتا تھا بیساختہ بر اے تعظیم اٹھ کھڑا ہوتا تھا اور دروازہ پر پہنچتے تھا اور دلمین کہتا تھا کہ کیا قدرت ہے کہ آدم زاد بھی بڑے حسین ہوتے ہین کہ جنکے روبرو پریزادون کی بچہ اصل نہین ہے خدا نے اس شاہزادے کو کیا شان و شوکت و حسن و جمال عطا فرمایا ہے کیون نہ ہو کہ اس خاندان کے ہین کہ جنکا حسن و جمال و جرأت و ہمت مین آجتک کوئی ہمسر نہین ہوا اور نہ ہوگا اسمین پریزادون مین یہ گفتگو کر رہے تھے ادھر شاہزادہ داخل دربار ہوا اب جو اہل دربار نے وہ شکل رعنا دیکھی اور رعب شاہی پر نظر کی تو فوراً سکے سب سوائے بادشاہ دسب ورجنی کے واسطے تعظیم کی اٹھ کھڑے ہوئے قواعد شاہی بجالانے بادشاہ بھی دیکھکر دنگ ہوگیا یہ کرسی پر آکر جلوہ گر ہوئے اب جو مضراب پری نے انکو دیکھا تو اور زیادہ فریفتہ ہوگئی بے تحاشہ ان کے حلال ہوگئی مگر دل کو رہ گا صبر کیا خود دل کو کام مین لائی دل تو یہ تقاضا کرتا تھا کہ جسطرح ممکن ہو گلے سے لگا لو مگر شرم و حیا مانع تھی پاس و لحاظ خاندان کا بھی تھا مگر تقاضاے سن بھی تھا گو کم سن تھی مگر ان باتون کا بہت خیال تھا دل سے مجبور تھی کیا کرتی دزدیدہ نگاہون سے دیکھتی جاتی تھی اور دل ہی دل مین خوش ہوتی جب کلام کرتی تھی شاہ صاحب شاہ صاحب کرکے کلام کرتی تھی کہ بادشاہ صاحب کوئی گذشتہ یا نوشتہ یا فکیتہ ایسا دیکھے کہ جسکی وجہ سے میرا باپ اس نکبرام پر فتح پائے کیونکہ وہ مجکو طلب کرتا ہے جب باپ میرے اسپر فتح نہ پائیگے تو ضرور وہ مجکو اسے چھین لیجائیگا بجالا مین کیونکر باپ سے جدا ہوکر زندہ رہ سکتی ہون یہ بھی کہتی ہون کہ والد بزرگوار یہ فرماتے تھے کہ اگر مین فتح نہ پاؤنگا تو اپنے کو ہلاک کر ڈالونگا جب یہ نرسہے تو میری زندگی کہان للہ ہم پر رحم فرمائیے کوئی تدبیر کامل مرحمت فرمائیے کہ جسکے سبب سے یہ بلا دفع ہو شاہزادے نے مسکرا کر جواب دیا کہ اے ملکہ تم ایسی پریشان نہو اس نابکار کو آنے دو ایسی سزا دونگا کہ تمام عمر یاد کریگا وہ اب بچکر میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہے ملکہ نے کہا کہ اے شاہ صاحب خدا ایسا کرے کہ وہ تمھارے کسی تیر نیزہ یا گنڈے سے اسیر ہوکر پھر اسیطرح مطیع ہو یا قتل ہو جائے یہ کل باتین اور کل کلام اسوقت تک رہے اور یہانتک نوبت پہونچی کہ بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقامون پر گئے شاہزادے کے واسطے ایک محل یاقوت کا آراستہ کیا گیا فرش وغیرہ سے درست کیا مسہری جواہر نگار قرینے سے آراستہ کی گئی شاہزادہ باشان و شوکت اٹھا اور ہمراہ پریزادونکے اس محل مین داخل ہوا اور مسند پر جلوہ گر ہوا یہانتک کہ

وقت سہ پہر کا آیا اس روز سہ پہر کا دربار موقوف رہا یہانتک کہ شام ہوگئی بقول شاعر اشعار

اسی عرصے مین وقت شام آیا	فروغ صبح نے انجام پایا	کیا خورشید گردون نے کنارہ
عروس شب نے زلفون کو سنوارا	ہوا گرمی صحبت کا بہانہ	دیا ہر شمع محفل نے بزبانہ
چراغون نکا یہ جس جا شعلہ چمکا	ہوا دیوار ہر عالم شفق کا	تمام ایوان مین روشنی ہوگئی

مگر شام اُسکے واسطے بلائے جان ہوئی کیونکہ فراق نے اُس خورشید لقا کی بیتابہ کردیا تھا کسی پہلو قرار نہ تھا تصور یہ خیال اسکی سامنے انکی آنکھون کے پھر رہی تھی یہان تو یہ عالم تھا دلپر ہجوم غم وہم تھا وہ مکان بغیر اُسکے کاٹے کھاتا تھا اُدھر اُسکا بھی یہی عالم تھا کہ کوئی مقام تھا معلوم نہین ہوتا تھا خدا سے یہی دعا تھی کہ کہین جلد صبح ہو کر شاہ صاحب کی صورت دیکھون اے میرے اللہ یہ میرے دلکو کیا ہوگیا مجھے بھانے کیسا سودا ہوگیا مین کیا جانون کہ عشق و عاشقی کیا شے ہے مین تو اس کوچے سے نابلد ہون کہین ایسا نہو کہ رسوائے عالم ہون ادھر تو یہ تڑپ رہی ہے اُدھر وہ بیقرار ہین کہتے ہین پرزادون نے آکر عرض کیا کہ اے شاہزادے صاحب خاصہ تیار ہے نوش فرمائے شاہزادہ یہ سنکر دسترخوان پر تشریف لایا بیدلی کے ساتھ کچھ کھالیا بعدہٗ مونہہ اور ہاتھ تہین سے صاف کیا اور گلوری کھاکر مسند پر آکر بیٹھ گیا اور تصور اُسکا کرنے لگا اور یہ شعر پڑھا شعر تصور ہے مجھے شام و سحر سلطان عالم کا کہ ہر یان ڈھونڈھتی پھرتی ہین گھر سلطان عالم کا + اور پھر شعر پڑھا شعر الٰہی کونسا دن ہوگا وہ سوہن آکے پہلو مین + یہی رہتی تھین باتین رات کو دو دو پہر دل سے + یہانتک کہ زلف لیلائے شب تا کمر پہونچی آواز حاضر باش ناظر باش کی بلند ہوئی کہ انکو کسی صورت سے نیند نہین آتی لاکھ لاکھ مسہری پر جاکر لیٹتے ہین مگر دل پریشان ہوا جاتا ہے رات پہاڑ معلوم ہوتی ہے آہستہ آہستہ اشعار عاشقانہ پڑھتے ہین شعر ہم تو طالب ہین فقط اک دم کے + آ گلے لگجا بہانے عید کے کبھی دل سے کہتے ہین کہ کیا مین اسی امر کو یہان بلایا گیا تھا کہ یہان آکر دلکو لیک پری کے واسطے برباد کردون اور جدائی کا صدمہ اٹھاکر اس دنیا سے جاؤن مین نے تو انھین سب خیالون سے ترک دنیا کرکے گوشہ عافیت اختیار کیا تھا مگر تقدیر کو اور اس چرخ ناہنجار کو یہ بھی ناگوار ہوا پھر یون مجکو تباہ کیا کبھی دل سے یہ کہتے تھے کہ معلوم ہوتا ہے کہ آج صبح نہوگی مین تو یون تڑپ تڑپ کر تمام ہوجاؤنگا بارالٰہا کیا کیفیت ہے کہ کسی پہلو قرار نہین آتا ہے اسی صورت سے وہ شب حالت کرب و اضطراب مین دونون نے بسر کی کہ یکایک صبح ہوگئی سب خواب غفلت سے بیدار ہوئے اور شاہزادہ بھی جاگا وضو کیا نماز صبح کی پڑھی لباس پہنا اشتیاق مین مضراب پری کے محل سے نکلکر طرف دربار کے تشریف لیچلے اُدھر بادشاہ بیدار ہوکر اور اپنے کامون سے فراغت کرکے دربار مین تشریف لایا یہان پہلے سے دربار آراستہ تھا سب دلوپر یزاد اپنے اپنے مقامون پر بیٹھے ہوئے تھے کہ بادشاہ تشریف لایا سبنے تعظیم کی بادشاہ تخت پر جلوہ فرما ہوا تھا کہ شاہزادہ بھی خرامان خرامان تشریف لایا سب نے اُنکی بھی تعظیم کی شاہزادے نے بادشاہ دسر و رحبنی کو سلام کیا انھون نے جواب سلام دیا شاہزادہ پہلوے تخت مین کرسی پر بیٹھ گیا اور چارون طرف نگاہ اُٹھا اُٹھاکر دیکھنے لگا کہ وہ ماہ پارہ بھی دربار مین ہے یا ابھی نہین آئی کہ اسنے مین بادشاہ نے شاہزادے سے فرمایا کہ آپکا مزاج اچھا ہے کیونکہ مین کچھ

چہرۂ مبارک پر آثار ملال پاتا ہون کیا سبب ہی کیا کوئی امر خلاف مرضی ہوا ہی شاہزادے نے جواب دیا
کہ جی نہین کچھ بھی نہین ہی طبیعت میری سب طرح درست ہی صرف یہ سبب ہی کہ بعد مدت کے پھر یہ
سامان ہوا ہی کیونکہ طبیعت تو اب اُن امرون کی عادی ہوگئی تھی کہ یکایک اُنکو ترک کرنا ذرا خلاف
عادت جو ہوا تو طبیعت نے نہ قبول کیا کچھ کمدرسا ہوگیا کچھ مقام خوف نہین ہی دو چار دن مین جاتا رہیگا
پھر ان باتون کا عادی ہو جاؤنگا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدھر مضراب پری کو بھی کب قرار
آتا ہی جیسے صبح ہوئی لباس فاخرہ پہنکر زیور یاقوت نگار سے آراستہ ہوکر بیش قیمت الماس نگار ہاتھ مین لیکر
دربار مین تشریف لائی آتے ہی پہلے طرف شاہزادے کے دیکھا بعدہٗ اپنی کرسی پر بیٹھ گئی
باپ اور سرور رخبی کو مجرا کیا ادھر شاہزادے نے مسکرا کر اُسکے روے زیبا پر نظر کی
اُدھر وہ بھی مسکرا دی اور دہن غنچہ سان سے یون گوہر فشان ہوئی کہ ای شاہ صاحب آپکا
مزاج کیسا ہی یہ تو فرمایئے کہ کوئی نقش یا کنڈہ آپ نے اس حصے مین لکھا یا نہین شاہزادے
نے جواب دیا کہ آپ کی بھبودی کا خواہان ہون میری طبیعت بسبب ترک عادت کے
کچھ کسلمند ہوگئی ہی جاں رہیگی ہم کبھون گھبرانی ہو سب بندوبست ہو جائیگا وہ نامراد اپنے
کیے کی اب سزا پائیگا جب یہ گفتگو ہو چکی تو شاہزادہ خاموش ہوگیا کہ سنے مین سرور رخبی نے
ذکر صاحبقران کے آنے کا پردۂ قاف مین اور دیو عفریت کے قتل کرنے کا اور عقد ہونا
بلکہ آسمان پری کے ساتھ بیان کیا اور اُنکی بہادری اور جرأت کی بہت تعریف کی اسیطرح
آنملک قاسم اور نور الدہر کا اور ہر شاہزادے کا اور صاحبقران ثانی کی بہت صفت و
ثنا کی اور کہا کہ آپ بھی گل اُسی گلستان کے ہین اور شیر اُسی نیستان کے ہین شاہزادے
نے فرمایا کہ یہ سب آپکی بزرگی ہی مین کس قابل ہون ایک ادنی سا اس بارگاہ فلک
اشتباہ کا خادم ہون وہان کسی وقت مین بڑے بڑے بہادر جمع تھے جب سے صاحبقران
اول خانۂ کعبہ تشریف لیگئے اور صاحبقران ثانی کی صاحبقرانی ہوئی تو وہ لوگ بھی کچھ تو ہمراہ صاحبقران
کے چلے گئے اور جو کچھ کہ یہان رہے وہ قتل ہوگئے قضا نے انکو بھی نچھوڑا اگر بڑے جوانمردی
اور بہادری سے جانین دین جب سے وہ لوگ اٹھ گئے وہ زینت بارگاہ کی نہ رہی مگر
اب بھی وہ وہ جری موجود ہین کہ جنکے تلوار کی سپاہ نہین ہی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ
دربانہ سالار نے آکر عرض کیا کہ حضور ایک دیو کرپاس نامی دیو ہامان کا نامہ لیکر
آیا ہی اُسکے بارے مین کیا حکم صادر ہوتا ہی بادشاہ نے فرمایا کیا دیو ہامان قریب قلعہ آگیا
ہی اُسنے عرض کیا کہ جی ہان اُس سے تو ثابت ہوتا ہی کہ وہ نامہ لیکر آگیا ہی بادشاہ نے
فرمایا کہ صرف اُسکو در قلعہ کھولکر بلا لو اُسکے ہمراہ جو لوگ ہین اُنکو بیرون قلعہ رہنے دو دربانہ
سالار فوراً باہر آیا اور چوبدار سے جو کہ خبر لایا تھا حکم شاہی بیان کیا اور یہ امر یون واقع ہوا
تھا کہ دیو کرپاس جب نامہ لیکر چند دیوون کے ہمراہ طرف قلعہ کے چلا تھا اور راہ طے کرکے
در قلعہ پر آیا تھا اور آواز دی تھی کہ در قلعہ کھولدو مین ہون دیو کرپاس نامہ وار شاہ
دیوان قاف دیو ہامان کا نامہ لایا ہون اور احضیر پرزاد کے پاس جایا چاہتا ہون دربانون
نے کہا کہ ہم بغیر حکم کے دروازہ نہ کھولینگے ہم خبر کرتے ہین جیسا حکم ہوگا وہ کیا جائیگا یہ کہکر
ایک چوبدار کو روانہ کیا تھا جو کہ در دولت پر گیا تھا اور بذریعہ دیگر سالار کے خبر کرائی تھی

اور وہ حکم صادر ہوا تھا جو کہ پہلے بیان ہوا چوبدار وہ حکم لیکر در قلعہ پر آیا دربان سے کہا کہ حکم شاہی صادر ہوا ہی کہ صرف جو دیو نامہ لیکر آیا ہی وہ اندر قلعہ کے آئے اور اُسکے ہمراہی بیرون قلعہ رہین صرف نامہ کی طلب ہی دربانون نے جو حکم سنا تھا زبانی چوبدار کے اُس دیو سے کہا دیو کرپاس نے کہا کہ اچھا در قلعہ وا کرو مین ہی صرف آؤنگا دربانون نے خوب رہنا بندوبست کرکے کہا کہ اگر وہ دغا کرے اور مع اپنے ہمراہیون کے آنے کا قصد کرے تو ہم آنکو نہ آنے دین در قلعہ کی کھڑکی کھولی اور کہا کہ آؤ اُدھر دیو کرپاس نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم یہان ٹھہرو مین نامہ کا جواب لیکر ابھی آتا ہون یہ کہکر اُنکو بیرون قلعہ مقیم کیا خود داخل قلعہ ہوا دربانون نے جلد در قلعہ بند کرلیا یہ دیو ہمراہ اُس چوبدار کی طرف دربار اخضر پرنیزاد کے چلا قلعہ کی سیر کرتا ہوا اور دیکھتا ہوا کہ مین زراعت ہو رہی کسی مقام پر مجمع دیوان ہی کہین بازارین آراستہ ہین تمام عمارت یاقوت احمر کی بنی ہی یہ سب مقامون کی سیر کرتا ہوا در دولت پر پہونچا چوبدار نے درگہ سالار سے کہا کو جاکر خبر کردو کہ دیو کرپاس نامہ دار حاضر در دولت شاہی ہی درگہ سالار اندر گیا مجرا بجالا اور عرض کیا کہ دیو کرپاس نامہ دار حاضر در دولت ہی بادشاہ نے فرمایا کہ بلا لاؤ درگہ سالار باہر آیا اور دیو کرپاس کو اپنے ہمراہ لیکر داخل دربار ہوا آداب شاہی بجا لایا دنگل فولادی برائے نشست عطا ہوا وہ گرد نگل پر جمکن ہوا نظر تیز سے دربار کو دیکھنے لگا تو یہ دیکھا کہ دربار مین بڑے بڑے قوی تن دیو و پرنیزاد بیٹھے ہوئے ہین دربار خوب آراستہ ہی بعد ازان دیکھا کہ بہلوے تخت مین ایک کرسی جواہر نگار پر ایک جوان آدم زاد کہ جسکے چہرے سے رعب جلالت آشکار ہی اور تمام دربار اُسکے روے زیبا کی چمک سے روشن اور منور ہی اور اُسکے چہرے سے یہ ظاہر ہوتا ہی اور ثابت ہی کہ ایک شیر غران کرسی پر جلوہ گر ہی اور دربار مین کوئی ایسا نہین ہی کہ جو اُسکی ہیبت اور جلالت کے مقابل ہو اور اُسکی شان و شوکت اور دبدبہ کو پہونچے اور ایک طرف تخت کے ملکہ مضراب پری بھی جلوہ نما ہی یہ دیکھتے ہی خود بھی فریفتہ ہوگیا اور دلمین کہنے لگا کہ اگر بادشاہ برائے عقد دنو ہامان ملکہ کو میرے ہمراہ کردیگا تو مین خود اپنا عقد اُسکے ہمراہ کرونگا اگر دنو ہامان دریافت کریگا تو جواب دے دونگا اگر فساد کریگا تو لڑونگا کیا مین کچھ پاپ کی کاکھتا ہون اُسکا ہم پایہ ہون یہ تقریر دل سے کرکے یہ نگاہ محبت طرف مضراب پری کے دیکھا پھر اُسکا بھی محبت سے دیکھنا گویا قہر تھا غلبہ سے دیدے نکالکر دیکھنا شروع کیا ایک تو اُسکی شکل بہت خوب تھی کہ سیاہ رنگ ہاتھ پیر ہیڈول مثل فیل کے دانت بڑے بڑے مونہہ سے باہر نکلے ہوئے لب بالا و زیرین دونون بالا در گذرے ہوے سیدھے سے معلوم ہوتا تھا ہاتھ پیر کندہ آبنوس تھے یہ شکل مبارک تھی اُسپر جو آنکھین نکالکر دیکھا تو ملکہ مارے خوف کے کانپ گئی اور دوڑکر شاہزادے سے لپٹ گئی اور کہا کہ اے شاہ صاحب مجکو بچایئے یہ موا مجکو نگاہون مین کھاے جاتا ہی دیکھو کس نہر سے میری طرف دیکھ رہا ہی کوئی نقش ایسا لکھو کہ یہ موا ابھی ابھی نامیا جاوے یا کوئی ایسا پڑھو یہ کہکر لپٹ گئی شاہزادہ تو بیچارے جی مرگیا دل کو عجب سرور ہوا آہستہ یہ شعر پڑھا

گئے لپٹی ہی وہ بجلی کے ڈر سے ✤ الٰہی یہ گھٹا دو دن تو برسے ✤ یہ شعر پڑھکر کہا کہ ملکہ ٹھہرو ٹھہرو گھبراؤ نہین میرے پاس کرسی بچھا کر بیٹھ جاؤ حواس کو درست رکھو یہ تمھارا کچھ نہین کرسکتا ہی تم اتنا خوف نہ کرو ہرگز نہ ڈرو گو کہ شاہزادے کا یہ دل نہ چاہتا تھا کہ یہ الگ ہو جاے

مگر بسبب پاس و لحاظ کے خود بھی عرق عرق ہوگیا ادھر وہ پری بھی کچھ سوچکر علیحدہ ہوگئی ادھر خادمون نے کرسی لاکر پاس کر شاہزادے کے بچھادی یہ شرماکر اُسپر بیٹھ گئی دل مین کہنے لگی یہ کیا حرکت تھی خدا اس دل سے سمجھے کہ جسکے ہاتھون یہ حرکت ہوئی ایسا خوف کس کام کا اہل دربار اپنے دل مین کیا کہتے ہونگے پھر یہ خیال کیا کہ مین نے کوئی حرکت بیجا نہین کی ہے کیا کرون خوف نے بیقرار کردیا دوسرے دل کی یہی خواہش تھی کہ کسی صورت سے سلسلہ لگ جاے اچھا وقت ہاتھ آیا ادھر شاہزادہ بھی بہت دل مین خوش ہوا اگرچہ بظاہر بہت شرمندہ ہوا اور اہل دربار سے مخاطب ہوکر کہا کہ کم سنی کا سبب تھا کہ ملکہ اس دلو کے دیکھنے سے ڈر گئین اور یہ خوف ہوا کہ کہین یہ مجکو تکلیف نہ دے اور میرے پاس آکر بیٹھ گئین کیونکہ سن چکی ہے کہ یہ ہمارے مدد طلب کیے گئے ہین ادھر اس دلو نے پھر ملکہ کی طرف دیکھا ملکہ نے پھر ڈرکر کہا کہ اے شاہ صاحب دیکھو کہ آنکھین نکال کر پھر یہ مجکو دیکھتا ہے شاہزادے نے فرمایا کہ اے ملکہ دیکھنے دو کچھ خوف نکرو ادھر بادشاہ نے ساقی کو اشارہ کیا کہ اسکو جام شراب دو اُسنے جام بھرکر اُسکے آگے پیش کیا اور کہا کہ اے ایلچی یہ جام موجود ہے اسکو پیو اور جس کام کو آئے ہو وہ اپنا کام کرو بعد اُسکے دربار کو بنظر غور دیکھنا یہ سنکر اُسنے جام شراب پی لیا جب کئی جام کی نوبت آئی اور دماغ بادہ ناب سے گرم ہوا تو پکارا مسمی نامہ دار نامہ دار بادشاہ نے فرمایا کہ کسکا نامہ لایا ہے میرے سامنے لا اُسنے جواب دیا کہ مین نامہ لایا ہون شاہ دیوان قاف دیو پاپان کا بادشاہ نے فرمایا کہ کیا وہ آگیا ہے اُسنے جواب دیا کہ اگر وہ نہین آئے ہین تو یہ نامہ کسنے تحریر کیا ہے وہ کل سے روبرو قلعہ کے فرو کش ہین یہ نامہ اُنھون نے آپ کو تحریر فرمایا ہے اور کچھ زبانی بھی ارشاد کیا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ نامہ لاؤ کہان ہے اُسنے وہ نامہ نکالکر پیش کیا بادشاہ نے نامہ لیکر فی الفور چاک کیا اور نامہ پڑھا جب مضمون نامے سے آگاہ ہوئے نہایت غیظ طاری ہوا چہرہ مارے غصے کے سرخ ہوگیا اور بدن مارے طیش کے کانپنے لگا فرمایا کہ بیان کر زبانی کیا کہا ہے اُسنے کہا کہ زبانی یہ فرمایا ہے کہ آپ کو مین آگاہ کرتا ہون کہ اب ملکہ کو دیو کر پاس میرے نامہ دار کے ہمراہ روانہ کردو ہم بیان عقد کرلینگے اور اُس آدم زاد کو گرفتار کرکے میرے ہمراہ کردو اور خود ابلیس پرستی اختیار کرو ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگے مین ایک کو زندہ نچھوڑونگا اگر تم آدم زاد کے بھروسے پر ہو تو وہ کیا اصل رکھتا ہے میرے روبرو مین تمکو خبر دیتا ہون اور کہے دیتا ہون کہ آدم زاد کو گرفتار کرکے فوراً حوالے کرو اور عقد ملکہ بجوشی کردو آیندہ تمکو اختیار ہے جب یہ مضمون زبانی بھی سنا تو بادشاہ نے اسکو دیکھا اور زیادہ غصہ آیا ادھر جو شاہزادے نے اپنی بابت اور ملکہ کی بات کلام سنے اور یہ بھی سنا کہ مذہب ابلیس پرستی اختیار کرو غیظ و غضب دوچند طاری ہوا اور بادشاہ سے فرمایا کہ ذرا مین بھی اس نامے کو دیکھون کہ نامے مین کیا تحریر ہے زبانی حال تو سنا بادشاہ نے فوراً نامہ ہاتھ مین شاہزادے کے دیا شاہزادے نے جب وہ نامہ پڑھا اور وہ مضمون غیظ آمیز تھا اور غیظ و غضب زیادہ ہوگیا اور اُس نامے کو چاک کرڈالا اور اُس دیو سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اُس نابکار سے کہدینا کہ یہ کیا بیہودہ کلام ہین کہ اگر اب ایسی تحریر پھر کبھی آئے گی تو یاد رکھنا کہ تیرے خیمے مین گھسکر تجکو قتل کرونگا ہرگز خوف نکرونگا اور کہدینا کہ اگر اپنی خیریت درکار ہے تو اس راہ آ

سے باز آ اور یہان سے فوراً کوچ کر کے اپنی جان بچا کر جدھر سے آیا ہی اُدھر کو واپس جا ورنہ ایسی سزا
دونگا کہ تمام عمر یاد کریگا اور کہا کہ یہ نامہ پارہ شدہ بڑی احتیاط سے کسی مقام مخصوص مین رکھلے
کہ ضائع نہ جائے یہ کلام سنکر وہ دیو بہت برہم ہوا اور کہا کہ اوآدم زاد یہ تو نے کیا کہا کہ نامے کو
شاہ دیوان کے چاک کیا اور ایسے کلام بیہودہ زبان پر لایا اب تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جا سکتا ہی مین
تیرا کام اسی دربار مین تمام کرتا ہون شاہزادے نے فرمایا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تو میرا کام تمام کریگا
سامنے سے چلا جا نہین تو تیرا سر ایک ضرب شمشیر مین دور جا گریگا یہ بارگاہ تیرے خون سے رنگین
ہو جائیگی اس کلام سے اُسکی یہ نوبت ہوئی کہ مثل بید کانپنے لگا اور ایک دو دہ غلیظ تھا کہ کانون سنیہ
اُٹھا اور کاخ دماغ کے پار ہو گیا حالت غیظ مین دنگل سے اکبارگی اُٹھ کھڑا ہوا اور طرف شاہزادے
یہ کہکر چلا کہ دیکھون تو کیونکر میرے ہاتھ سے بچتا ہی اور اپنی دونون شاخین جھکا کر چاہا کہ انھین شاخون
بیچ مین لیکر اُٹھا کر ابھی ابھی قتل کرتا ہون دیو کو جو آتے دیکھا تو فوراً مضراب پری چلا اُٹھی کہ بادشاہ
صاحب جلد کوئی اسم پڑھیے یا تعویذ یا غلیتہ کھیے وہ دیو اب کی طرف آتا ہی یہ کہکر اُٹھی اور
نے تحا شاہزادے کے گلے سے لپٹ گئی شاہزادے نے کہا کہ ملکہ گھبرو دیکھو دیکھو
کیا کرتی ہو مگر اُونہین اتنا خوف نہ کرو ذرا اپنے کو سنبھالو یہ کہکر ملکہ کو الگ کیا گو کہ اسوقت
دل بہت بیتاب تھا اور اُسکے لپٹ جانے سے دل کو تسکین ہوئی تھی مگر بلحاظ اہل دربار
بیاس آبرو خاموش ہو رہا ملکہ پھر جاکر کرسی پر بیٹھ گئی اور مانند بید اُس موئے ناہنجار کے خوف
سے کانپنے لگی اور ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر اپنے خداوند تعالے سے دعا مانگنے لگی کہ ای میرے پاک پروردگار
میرے شاہ صاحب کو اس دیو موذی کے ہاتھ سے بچالے ادھر جب وہ دیو جھپٹ کر قریب آیا
اور شاخین اُسکی قریب شاہ صاحب کے پہونچین تو شاہزادے نے ہاتھ بڑھا کر دونون
شاخین پکڑ لین اور مثل پہاڑ کے اُسکو ربل دیا اور پھر اپنی طرف کھینچ لیا اور شاخون کو خوب
زور سے بیچ دیا ادھر اُس دیو نے شہزادہ کو اپنی طرف کھینچا اسطرح دونون مین کشمکش رہی اور
زور دونون جانب ہوا کیے کہ اکبارگی دونون شاخین اُس دیو کی جڑ سے ٹوٹ گئین دو پرنالے
خون کے جاری ہوئے دیو نے اپنی یہ حالت دیکھکر ہائے ہائے کرتا ہوا بھاگنے کا قصد کیا شاہزادے
نے کرسی پر سے اُٹھکر اُسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال دیا اور زور کر کے اپنی طرف کھینچا آخر کو وہ بھی لپٹ گیا
دونون مین کشتی ہونے لگی تھوڑے عرصے مین شاہزادے نے اُسکو دونون ہاتھون سے اُٹھایا
اور خوب بلند کیا اور گرد سر چرخ دیکر یکبارگی زمین پر دے مارا کہ وہ پارہ پارہ ہو گیا شاہزادے چت گرا اُسکے گرنے
سے ایک صدا ایسی بلند ہوئی کہ تمام ایوان ہل گیا ادھر اہل دربار نے ایک تحسین و آفرین
بلند کیا اُسکو اس واقعہ سے سکتہ ہو گیا اور یہ ثابت ہوا کہ گویا پہاڑ پھٹ پڑا ادھر شاہزادے
نے اُسکے ایک پیر کو اپنے پانون سے دبایا دوسرے کو دونون ہاتھون سے پکڑ کر جھٹکا دیا کہ پہلے
جھٹکے مین تابہ ناف دوسرے جھٹکے مین تابسینہ تیسری مرتبہ دو کر کے پھینکدیا مثل کرباس کر دیے
دیو کرباس کو چیر ڈالا اب اسم باسمے ہو گیا اہل دربار نے جو یہ طاقت و زور دیکھا یکبارگی سب نے
صدائے تحسین و آفرین بلند کی کہ جسکے سبب سے گوش گردون کر ہو گئے ادھر ملکہ فوراً سجدہ مین
جھک گئی کہ اے خدا تو نے میرے شاہ صاحب کو اس نابکار دیو کے ہاتھ سے بچایا سجدے
سے سر اُٹھایا اور کہا کہ واہ شاہ صاحب کیا خوب اسم پڑھا اور کیا عمدہ تعویذ آپ کے پاس ہی

کہ جسکے سبب سے ایسے دیو کو یون قتل کیا اب کوئی تفتش اور اسم میرے باپ کو عنایت فرمایئے کہ وہ
بھی یون ہی دیو ہامان پر غالب آوین شاہزادہ مسکراتا ہوا اور ملکہ داہل دربار کی تقریر سنتا ہوا
اپنی کرسی کے پاس آیا اور اُسپر بیٹھا اخضر پیرزادے تخت سے اُٹھکر گلے سے لگا لیا اور چند خوان
جواہر کے شاہزادے پر سے نثار کیے سرور جنی نے بھی تعریف کی ہر دیو و پیرزادے کے بھی زبان پر
یہی تقریر تھی کہ ہمنے آجتک یہ زور و طاقت نہین دیکھا سنتے تھے کہ صاحبقران کے خاندان کے
لوگ بڑے بہادر اور جری ہین آج دیکھ لیا جیسا سُنا تھا ویسا پایا بلکہ اُس سے کچھ زیادہ ہی معلوم
ہوتا ہی کیونکہ یہ کام انسان کا نہین ہی ایسا زور اور طاقت کسی دیو مین بھی نہوگی یا تو صاحبقران
اول کے یہ طاقت سنی تھی یا اس شاہزادے مین یہ قوت و طاقت دیکھی باشار اللہ اللھم زد
پاک پروردگار ہر آفت ارضی و سماوی و نظر بد سے بچائے رکھے سبحان اللہ کہ اس شاہزادہ عالیتبار
کو کیا جرات عطا کی ہی اور کیا بہادری سے کام لیا ہی شاہزادہ اُن سبکے یہ کلام سن رہا ہی اور کہتا ہی
کہ مین ایک ادنی ناچیز اُس دربار فلک قدر جرأت آثار کا ہون اور اُن لوگون کا ایک ادنی
چاکر ہون بھلا مین اُنکا کیا مقابلہ کر سکتا ہون یہ بھی خداوند تعالی کی قدرت تھی اور بادشاہ کا اقبال
تھا جو مین نے ایسے دیو زبردست کو یون قتل کیا اور خداوند کریم کا فضل شامل حال تھا جو
اُسپر مین غالب آیا اگر اُسکا فضل و کرم یونہین شامل حال رہا اور مددگاری کی اور اقبال شاہی
بھی یاور رہا تو کیا عجب ہی کہ دیو ہامان پر بھی مین یونہین غالب آؤن یہ کلام عجز و انکسار اپنی زبان
معجز بیان سے کہکر دبیرے ارشاد فرمایا کہ جواب نامہ بادشاہ کی جانب سے تحریر کر دو اور
یہ لکھدو کہ او نکھوا م اگر تجکو اپنی خیریت درکار ہی تو یہان سے جلد چلا جا ورنہ مانند دیو کہ ہاتھ
مین تجکو بھی قتل کرونگا اگر اپنی زندگی چاہتا ہی اور جان کو عزیز رکھنا چاہتا ہی تو فوراً مع کل لشکر کے
جس طرف سے آیا اُسی طرف کو واپس جا اور اپنے اس خیال نابود سے باز آ اور ہاتھ اُٹھا
یہ کبھی نہوگا کہ تیرے کہنے سے ہم تبرا مذہب اختیار کرین معلوم ہوا کہ تو گھاس کھا گیا ہی اور خوب
تو نے نمکحرامی پر کمر باندھی ہی آیندہ تجکو اختیار ہی یہ مضمون نامے مین لکھوا کر ایک چوبدار کو
دیا کہ یہ نامہ اور یہ لاش اس دیو کی اُٹھا کر بیرون قلعہ لیجاؤ اور وہان جو اُسکے ہمراہی موجود ہین
اُنکے حوالے کر دو بموجب حکم اپنے خداوند نعمت کے چوبدار نے وہ نامہ لیا اور چند دیوون
نے وہ دونون ٹکڑے اُسکی لاش کے اُٹھائے اور بیرون ایوان اکر در قلعہ پر آئے اور
دربانون سے کہا کہ ان ٹکڑون کو لاش کے اسکے ہمراہیون کو دیدو اور یہ نامہ بھی دیدو دربانون نے
وہ ٹکڑے لاش کے در قلعہ کھولکر باہر ڈال دئے اور اُسکے ہمراہیون کو آواز دی کہ اپنے مالک کی لاش
اُٹھا لیجاؤ اور جو نامہ اُسکے ہاتھ مین بندھا ہوا ہی یہ کھول لو اور اس نمک حرام دیو ہامان کو
دیدینا وہ سب دیو یہ صدا سنکر دوڑتے ہوئے آئے تو یہان اکر یہ ماجرا دیکھا کہ ایک دیو کر پاس
کے دو دیو ہو گئے ہین اور ایک بھی اُسکے ہاتھ مین بندھا ہوا ہی اُن دیوان ہمراہی نے جیسے ہی
اُسکی لاش دیکھی فوراً ایکبار صدائے گریہ و زاری بلند کی اور کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ ہمارا
مالک اور آقا مارا گیا اور قتل ہو گیا ہائے افسوس صد افسوس کہنے ہمارے آقا کو قتل کیا یہ کہکر
لاش کو اُٹھایا اور گریہ و زاری کرتے ہوئے طرف اپنے سردار کے چلے یہان دیو ہامان بیٹھا
ہوا اپنے دیوان بارگاہ سے کہہ رہا تھا کہ ابتک دیو کر پاس جواب نامہ لیکر نہین آیا نہین معلوم

کیا سبب ہی جو اسقدر دیر ہوئی یہان ابھی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ ایک مرتبہ ہراسیان دیو کر پاس
باواز بلند روتے پیٹتے ہوئے داخل بارگاہ ہوئے اور چلائے اور پکار کر کہا کہ فریاد ہی ہمارے
مالک و آقا کو اخضر پریزاد نے قتل کر ڈالا یہ شور و غل اور واویلا سنکر دیو ہامان نے
سبکو بلایا اور سبکو ہمراہ لیکر سب حال دریافت کیا کہ جو اصل واقعہ ہو بیان کرو کہ کیا ہوا
اور کیا کیفیت پیش آئی یہ سنکر انھون نے عرض کیا کہ جس وقت ہم لوگ در قلعہ پر پہونچے تو دربان
نے در قلعہ کھولنے کو کہا انھون نے انکار کیا اور کہا کہ ہم بغیر حکم اپنے مالک کے در قلعہ وا نہ کرینگے
یہ کہکر وہان سے واسطے دریافت کرنے کے چلا گیا اور تھوڑے عرصے کے بعد واپس آیا اور کہا کہ صرف
آپکے واسطے حکم ہوا ہی کہ آپ تنہا آوین انھون نے اسکو منظور کیا اور تنہا اندر قلعہ کے داخل
ہوئے بعد تھوڑے عرصے کے دربانون نے پکارا ہم سب در قلعہ پر گئے وہان جاکر یہ واقعہ جانکاہ
دیکھا یہ کہکر پھر شور و غل کرنے لگے اور آواز فریاد و زاری بلند کی دیو ہامان نے سبکو دلاسا اور
تسلی دی اور بہت فہمایش کی بعد فہمایش کرنے کے بہت برہم ہوا اور نہایت غیظ و غضب سے
کہنے لگا کہ خیر معلوم ہو گیا ان سبکی قضا میرے ہاتھ سے آگئی ہی مین کیا کرون پہلے بھی نصیحت کی
اور اب بھی کوئی دقیقہ نہ چھوڑا اور کوئی بات باقی نہین رکھی مگر وہ نہین مانتے ہین اب مجبوری
ہی کل مین قلعہ کھڑے کھڑے لیلونگا وہ سب اپنے دل مین خیال کرتے ہین کہ ہم جاے امن
مین ہین اور حفاظت سے بیٹھے ہین یہان ہمارا کوئی کیا بنا سکتا ہی صرف انکا یہ خیال ہی خیال
ہی اس خیال کی کچھ اصل و حقیقت نہین ہی مین ایسے ایسے قلعون کو خیال مین بھی نہین لاتا ہو
اور نہ کچھ سمجھتا ہون مین نے ایسے کئی قلعے بہت سے مٹا دیے ہین اخضر پریزاد تک کے
غصے سے واقف نہین ہی یہ سنکر حکم دیا کہ صبح کو لشکر تیار رہے ہم قلعہ پر یورش کرینگے یہانتک
یہ بندوبست ہو رہا ہی کہ بموجب حکم دیو ہامان اسیوقت سے لشکر آراستہ ہونے لگا ادھر اندر قلعہ
بعد جانے لاش دیو کر اسکے شاہزادے نے حکم دیا کہ در قلعہ کھول دیا جاوے اور پیش خیمہ
نکلے ہین کل صبح کو ضرور ضرور قلعہ سے نکلکر لشکر دیو ہامان سے مقابلہ کرینگا یہ سنکر بادشاہ
نے فرمایا کہ کیا ضرورت ہی جس وقت وہ قلعہ پر یورش کریگا اسوقت دیکھا جائیگا یہان سے ہی
بذریعہ توپ وغیرہ کے اس سے مقابلہ کیا جائیگا جیسا مناسب ہوگا دیکھا جائیگا آپ ابھی کیون
اسقدر تکلیف کرین شاہزادے نے فرمایا کہ یہ کبھی نہوگا کہ مین قلعہ بند ہوکر لڑون اور اس سے
مقابلہ کرون یہ میرا طریقہ اور آئین نہین ہی اور نہ ہمارے خاندان کا دستور ہی ہم کبھی اپنے خاندان
کے خلاف نکرینگے اور کبھی قلعہ بند ہونگے اگر آپ کو دیو ہامان کا خوف ایسا غالب ہی تو آپ
یہین تشریف فرما رہین مین اکیلا جاکر اس سے اور اسکے لشکر سے مقابلہ کرونگا سرور جنی نے
کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ شہنشاہ آپ کو تنہا واسطے اسکے مقابلے کے جانے دین یہ تو کبھی نہوگا
ادھر مضراب پری بولی کہ اے شاہ صاحب آپ یہین سے کوئی ایسا نقش لکھکر میرے ہاتھ
کو دیدیجیے کہ وہ یہان اپنے بازو پر باندھ لین اور ساتھی اسکے باندھنے کے وہ دیو ہامان
قتل ہو جاوے شاہزادے نے بڑی بہادری اور جرأت و غیظ و غضب مین کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا
اور یہ کہکر ذرا اٹھوا رہ ٹیکے کر کھڑے ہوگئے اور کہا کہ مین ابھی ہوتا ہون بادشاہ اور سرور جنی نے کہا آپ یہین تشریف فرما رہین
جیسا کہ آپنے فرمایا ہی ہم ویسا ہی کرینگے آپ اطمینان رکھین شاہزادے نے کہا کہ مین ہرگز خود

در قلعہ کھولدونگا اور اپنے سامنے پیش خیمہ روانہ کرونگا اگر آپ میری راے کے موافق کاربند نہونگے
تو مین ہرگز ہرگز آپکی مدد نکرونگا اس سے بہتر یہ ہی کہ آپ مجکو پردہ دنیا پر بھیجدین مجھسے یہ ننگ گوارہ
نہوگا آیندہ آپ کو اسوقت مین اپنے فعل کا اختیار ہی یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا آپ تشریف
لیچلین مین بھی آپکے ہمراہ ہون جیسی آپکی خوشی اور جو مزاج مین آوے وہ کیجیے یہ اس وجہ سے بادشاہ
نے فرمایا کہ سرور قلبی نے اشارہ کیا تھا کہ یہ اولاد صاحبقران ہین جو مونہہ سے کہتے ہین وہی کرتے
ہین اگر خدانخواستہ سر بھی کٹجائیگا تو اپنے قول سے نہ پھرینگے جو انکا ارادہ ہوگا وہ پورا کرینگے انکو
نہ روکیے جو کچھ یہ کرتے ہین انکو کرنے دیجیے بادشاہ نے حکم دیا کہ جلد تخت حاضر کیا جاوے فوراً دیو
تخت شاہی لیکر حاضر ہوئے بادشاہ نے شاہزادے کا ہاتھ پکڑ کے اپنے برابر تخت پر بٹھالیا اور
مع خدم وحشم کے طرف درقلعہ کے چلے یہان شاہزادے نے درقلعہ پر آکر درقلعہ کھول دیا اور حکم
دیا کہ اب درقلعہ بند نہو لہذا وہان سے واپس آکر اپنے سامنے پیش خیمہ وغیرہ روانہ کیا اور لشکر
مین حکم دیا کہ کل صبح کو لشکر تیار رہے ہم قلعہ سے مع فضل اللہ کے برآمد ہونگے اور اس نمکحرام نابکار
نابکار کافر بدکیش دیوہامان سے مقابلہ کرینگے یہ حکم دیکر ہمراہ بادشاہ اپنے محل خاص مین آئے
ادھر دیوا فلاک مع ایک لاکھ نرہ دیو کے پیش خیمہ لیکر بیرون قلعہ آیا اور قلعہ سے پانچ کوس
بڑھکر خیمہ وغیرہ برپا کیا ادھر دیوہامان کو ہرکارون اور دیوان لشکر نے خبر کی کہ انوشاہ
دیوان قاف آج درقلعہ وا ہوا ہی اور کچھ لشکر مع خیمہ وخرگاہ قلعہ سے باہر نکلا ہی اور قلعہ سے
بڑھکر پانچ کوس پر اترا ہی یہ سنکر دیوہامان نے حکم دیا کہ جلد خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کہان سے
آیا ہی اور کس غرض سے بیرون قلعہ فرکش ہی شاید بادشاہ کا قصد صلح کرنے کا ہو وہ دیو
یہ سنکر فوراً لشکر مین آئے اور یہان لشکر مین ملکر اہل لشکر سے دریافت کیا ایک دیو
نے بیان کیا کہ آج بحکم آدم زاد درقلعہ وا ہوگیا ہی اور پیش خیمہ ہمارے افسر اعلے یعنے دیوا فلاک
بموجب ارشاد آدم زاد اپنے ہمراہ لیکر بیرون قلعہ آئے ہین کل خود آدم زاد مع بادشاہ
وسپاہ کے برای مقابلۂ دیوہامان تاہنجار کے آوینگے اور اس مردود وراندۂ درگاہ خدا
سے مقابلہ کرینگے اور اس نابکار کو قتل کرینگے وہ دیو یہ خبر سنکر اور حال دریافت کرکے بارگاہ
دیوہامان مین آئے جو واقعہ دیکھا تھا اور سنا تھا وہ سب بیان کیا دیوہامان نے کہا
کہ خیر دیکھا جائیگا یہ بہت اچھا ہوا کہ وہ خود بیرون قلعہ آئے اب خوب اچھی طرح مقابلہ ہوگا
اگر وہ قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرتے تو بڑی دقت ہوتی گو مین قلعہ ایک دم مین لے لیتا لیکن بیفائدہ
از زحمت نہ تھا آپ اطمینان رکھین کوئی تدارک کسی قسم کا نہ کرنا ہوگا قلعہ بہت آسانی سے فتح
ہوجائیگا اور اپنے قبضے مین آجائیگا اچھا اب لشکر مین جاکر حکم دو کہ کل ہم یورش نہ کرینگے
صرف لشکر تیار رہے کیونکہ ہمکو یہ خوف ہی کہ ایسا نہو وہ غافل پاکر کہین ہم پر نرغہ کرلین
احتیاط ضرور چاہیے دشمن کو دور نہ خیال کرے یہ سنکر ایک دیو نے جواب دیا کہ اگر
وہ شکست کھاکر قلعہ بند ہون تو اسوقت مین پھر آپکو زحمت ضرور ہوگی دیوہامان نے کہا
کہ ہم انکو اب اندرون قلعہ کب جانے دینگے کہ ہمکو پھر زحمت ہو جب ہم یہ دیکھینگے کہ انھون نے
شکست کھائی اور انکا قصد بھاگ کر قلعہ مین جانیکا ہی اسوقت ہم کچھ فوج کو مع ایک سردار
کے درقلعہ پر بھیجدینگے کہ وہ جاکر درقلعہ کا بندوبست کرلے اور انکو داخل قلعہ نہونے دے

یہ سنکر وہ خاموش ہورہا ادھر بعد تھوڑے عرصے کے یہان بھی دربار برخاست ہوا دیو ہامان بھی اپنے خیمے مین گیا وہ دن اور وہ رات تو بیرون قلعہ و اندرون قلعہ براحت سوئے بسر کی صبحگہ دیو ہامان بیدار ہوکر باہر آیا یہان اُسکا لشکر بھی استادہ تھا وہ اپنا لشکر لیکر میدان مین آیا اور تھوڑی دیر تک منتظر رہا کہ دیکھون کب لشکر قلعہ سے باہر آتا ہی کہین ایسا نہو کہ وہ غافل پاکر جنگ مغلوبہ کردین اس سبب سے کل لشکر کو لیکر صفین جماکر میدان مین استادہ ہوگیا اُدھر دیو افلاک بھی یہ رنگ دیکھکر اور یہ خیال کرکے کہ شاید دیو ہامان موقع پاکر آگرے اور ہم سب غافل ہون خیمہ وغیرہ لوٹ لے تو بڑی خرابی ہوگی یہ بھی مستعد ہوگیا اسنے بھی اپنی ایک لاکھ فوج کی صف بندی کی اُدھر اندرون قلعہ شاہزادہ بیدار ہوا اور لباس زیب جسم کرکے برآمد ہوا یہ خبر بادشاہ بھی تشریف لایا کچھ دیر دربار کیا بعدہٗ شاہزادے سے فرمایا کہ اب آپکا کیا قصد ہی آیا آپ بیرون قلعہ تشریف لیجانے کا پاسہ پہر کو شاہزادے نے جواب دیا کہ میرا قصد تو اسیوقت کا ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ تخت حاضر کیا جاوے جب تخت حاضر ہوا تو بادشاہ تخت پر سے اُٹھا اور تخت روان پر تشریف لایا اور شاہزادے سے فرمایا کہ آپ بھی تشریف لائیے شاہزادے نے فرمایا کہ مین تخت پر نہ بیٹھونگا میری سواری کے واسطے گھوڑا چاہیے ہی بادشاہ نے اُسیوقت برائے سواری شاہزادہ اسپ خوشخرام و خوش اندام و خوش لجام طلب فرمایا اور جاکر ایک رہوار پری وش کو زین و لجام سے آراستہ کرکے خدمت مین شاہزادے کے لایا وہ اسپر سوار ہوا اُدھر سب فوج تیار ہوگئی تھی اور اُسکے افسر در دولت پر حاضر تھے کہ بادشاہ مع شاہزادے و سرور جینی و دیگر وزیر و سرداران نامی و گرامی مثل دیو ہومان وغیرہ کے دربار سے برآمد ہوا سب کا مجرا سلام لیا بعدہٗ سلامی ہوئی فوج کا افسر آگے آیا نذر دیکر رخصت ہوا اور اپنے مقام پر آیا ادھر بادشاہ نے سرور پریزادے سے فرمایا کہ تم اندرون قلعہ رہو اور قلعہ کی حفاظت کرو اور ناموس سے خبردار رہو اور بہت ہوشیار رہنا ادھر مضراب پری بادشاہ سے اجازت لیکر قبل سے فصیل پر مع اپنی خواصان خاص اور محرم راز کے آکر جلسون مین جلوہ فرما تھی اور سواری بادشاہ و شاہزادے کی مشتاق تھی ادھر بیرون قلعہ دیوانی فوج کو بھی انتظار تھا یہ تو سب منتظر تھے کہ اُدھر سواری بادشاہ کی بصد جاہ و حشم روانہ ہوئی آگے آگے علم ہائے زرنگار جنپر تعریف پروردگار بخط جلی مرقوم تھی قریب بہتر ہزار کے روانہ ہوئے بعدہٗ ماہی مراتب بصد اُسکے سقے و ردیان مخملی و کنوالی بنے ہوئے مشکون مین گلاب کیوڑا پڑا ہوا چھڑکاؤ کرتے ہوئے چلے پھر خاص بردار برچھی بردار و چوبدار نقیب و ردیان زیب تن کیے ہوئے اسپان بادرفتار پر بصد آب و تاب زر و جواہر مین غرق سوار تھے اور دو دو چاکر چوریان سقیشی لیے ہوئے تھے اُسکے بعد کل افسران فوج بصد شان و شوکت اپنے اپنے منصب اور حاصلے سے چلے جاتے تھے بیچ مین تخت شاہی دیوان قوی ہیکل اُٹھائے ہوئے دہنی جانب شاہزادہ بصد زیب و زینت اسپ خوش رفتار پر سوار اور عہدۂ وزارت پر سرور جینی دہنی جانب اور بائین جانب دیو ہومان و دیگر سرداران نامدار عقب مین فوج قریب سانحہ لاکھ کے اس شان و شوکت سے سواری مثل بادبہاری کے صلی نقیبان خوش آواز بصد نغمہ و دلکش بصدا ین لگاتے ہوئے چلے اشعار

	نقیب اور علمدار اور چوبدار			یہ کہتے تھے اپسمین ہردم پکار	

یا نون جوانون بڑھے جائیو ادب سے نقاوت سے اور دور سے	دو جانب سے باگین لیے جائیو	اُسی اپنے معمول و دستور سے

اسی طریقے اور قاعدے سے بادشاہ مع لشکر تشریف لایا دیو ہامان لے جو یہ شان و شوکت بادشاہ کی دیکھی تو جل گیا اور بہ نظر تیز و تند دیکھنے لگا کہ یکایک اُسکی نگاہ شاہزادے پر پڑی دیکھا کہ ایک جوان رعنا مخص گردن قوی بدن قوی تن سینہ چوڑا بازو بھرے بھرے پچھلیاں بھری بھری مثل شیر غضبناک کے بیٹھا ہوا اسپ تیز رفتار پر چلا آتا ہی مگر بسبب آدم ہونے کے نگاہ مین حقیر معلوم ہوا اپنے افسران فوج و مصاحبان خاص سے کہا کہ بادشاہ اسی آدم زاد کے بھروسے پر مجھسے آمادۂ جنگ ہوکر آیا ہی یہ تو میرا بڑا نرم لقمہ ہی ایک ہی ضرب شمشاد مین پیوند زمین ہو جائیگا مین یہ خیال کرتا تھا کہ کوئی بڑا جوان قد آور دیو صورت مثل رستم دستان کے ہوگا یہ تو ایک موضعیف سے بھی کم ہی ادھر دیو افلاک نے جو آمد سواری دیکھی مع اپنی فوج کے قاعدے سے آستادہ ہوگیا اُدھر بالاے قلعہ سے جو مضراب پری نے یہ شان و شوکت شاہزادے کی و جلوۂ سواری دیکھا تو اپنی ہمنشینون سے فرمایا کہ دیکھو اسوقت کیا شاہ صاحب کی شان و شوکت ہی اور والد بزرگوار کس رعب و دبدبے سے تشریف لیے جاتے ہین ہمنے آجتک کسی فقیر کو ایسا حسین و جمیل و شکیل نہین دیکھا اور آثار شاہی چہرے پر ظاہر ہین انھون نے جواب دیا کہ حضور شنا جاتا ہی کہ وہ بھی شاہزادے ہین اور بہت بڑے خاندان عالی سے ہین آپ کیون انکو بار بار فقیر فرماتی ہین اُسنے جواب دیا کہ وہ تو ہمارے یہان فقیر ہوکر آئے ہین ہم تو ضرور فقیر کہینگے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدھر بادشاہ مع لشکر مقام فرودگاہ ہوا اور تخت سے اُتر کر مع شاہزادہ و دیگر سرداران کے داخل بارگاہ ہوا سب لشکر فرد کش ہوا دیو ہامان بھی واپس گیا اور اپنے خیمے مین جاکر دربار کیا اُدھر مضراب پری بھی بالاے قلعہ سے اُتر کر محل مین گئی اور اپنی ہمصحبتون سے کہا کہ اب جب جنگ ہوگی تو پھر آکر تماشاے جنگ دیکھینگے سرور جنی نے بعد جانے بادشاہ کے قلعہ کا خوب بندوبست کیا کہ شاید خدانخواستہ کوئی امر نوع دیگر ہو اور بادشاہ داخل قلعہ ہو تو قلعہ بند ہوکر مقابلہ تو کرسکین قلعہ کو آلات حرب و ضرب سے خوب درست کیا یہان بیرون قلعہ دیو ہامان نے بعد آنے لشکر بادشاہ کے دربار جاکر حکم نواخت طبل جنگ کا دیا یہ بھی خیال نہ کیا کہ آج ہی تو لشکر قلعہ سے باہر آیا ہی آسودہ تو ہوے جب آغاز جنگ و جدال ہوا سکو تو یہ منظور ہی کہ جس طرح ہو بادشاہ کو شکست دون اس سبب سے طبل جنگ بجوادیا یہ خبر لشکر اخضر پریزاد مین ہوئی کہ لشکر دیو ہامان مین طبل جنگ بجا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ کل میدان مین آکر آتش کینہ و فساد کو دوبالا کرے یہ سنکر اخضر پریزاد نے کہا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس رزمی بجے کل صبح کو ہم اُن سے مقابلہ کرینگے بموجب حکم بادشاہ یہان بھی نقارہ حرب پر چوب پڑی تمام لشکر مین خبر عام ہوگئی کہ کل یوم مقابلہ ہی دیکھیے خدا کسکو فتح دیتا ہی اور کسکو شکست اور کسکو تخت شاہی پر بٹھاتا ہی اور کسکو گوشۂ قبر نصیب ہوتا ہی کون کون اپنے باپ دادا کے نام کو روشن کرتا ہی دیکھین کسکا قدم میدان جنگ مین قائم رہتا ہی اور کون کھیت کو چھوڑ کر بھاگتا ہی دونون لشکرون مین یہان لشکر جوانان سیاہ باہم گفتگو کرتے رہے اور اپنے آلات حرب و ضرب درست کرتے رہے کوئی اپنی تلوار کو سان پر چڑھاتا ہی کوئی صیقل کرتا ہی کوئی خنجر کی باڑھ درست کرتا ہی کوئی اپنی بندوق اور تمنچے کو صاف

کرتا ہی کوئی اپنی زرہ اور کمر صاف کرتا تھا کوئی کمان و ترکش و پیکان صاف کر رہا تھا خود و چار آئینہ
بکتر و جوشن سب درست کرتے تھے طبل جنگ بیدرنگ دونون لشکرونمین بجا کے یہانتک
کہ وہ دن تمام ہو کر وقت شام کا آیا دونون لشکرون مین طلایہ مقرر ہوا اور طلایہ بجنے لگا صدا
دور باش و ہوشیار و بیدار باش بلند ہوئی تمام شب دونون طرف نقارہ رزمی بجا کیا سوار ان
لشکر و پیدل دونون جانب کے بیدار رہے یہانتک کہ آثار سحر جبہ گردون پر ہویدا ہوئے صدا
مرغ سحر بلند ہوئی سفیدی سحری افق مغرب سے نمایان ہوئی آفتاب عالمتاب کی کرن تمام
میدان رزم مین پھیلنے لگی وہ سبزۂ خوابیدہ کا جو بن آسپروہ اوس کے قطرون کا بسبب
شعاع مہر کے چمکنا عجب سمان دکھاتا تھا طائران صبح کی وہ زمزمہ سنجی وہ دونون لشکر مین
صبح کی وردی کا بجنا عجیب لطف دیتا تھا ادھر تمام افسران فوج اپنے اپنے بسترون سے اٹھکر اسنان
سے لیکر اٹھے فریضۂ سحری اور فرائض مذہبی سے فراغت حاصل کر کے آلات حرب سے
آراستہ ہوئے اور اپنے خیمون سے نکلکر طرف دربار گاہ کے روانہ ہوئے ادھر فوج
بھی مسلح اور مکمل ہو کر طرف مقام ورود گاہ کے چلے کہ اتنے عرصے مین بادشاہ یعنے
اخضر پیرزاد بھی اپنے خیمہ عبادت سے باہر تشریف لایا دوسرے خیمے سے شاہزادہ
برآمد ہوا یہانتک کہ سرور جنی و دیگر سرداران نامی و گرامی بھی آکے سبکا مجرا اور سلام ہوا
بادشاہ تخت شاہی پر سوار ہوا شاہزادہ اپنے اسپ با رفتار و خوش لجام پر سوار ہوا
اور زین زرین کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے جلوہ فرما بعدہٗ تمام افسر و سردار بھی اپنے
اپنے مرکبون پر سوار ہوئے اور رخ میدان نبرد کا کیا بقول کسی شاعر کے اشعار +

دم صبح کین ترک عالی مقام عساکر بشاہ درگاہ آمدند +	برآورد خشندہ تیغ از نیام کہ از بہر گر کینہ خواہ آمدند

اُدھر سے دیو ہامان مع اپنی سپاہ اور افسران فوج کے میدان رزم مین آیا اور مقابل لشکر اخضر پیرزاد
استادہ ہوا بقول شاعر کے شعر رسیدند لشکر بجائے مصاف + دو پیکار بستند چون کوہ قاف
دونون لشکر میدان مین آئے صفین آراستہ ہوئین صف آرا نکلے صفون کو درست کیا میسرہ
میمنہ قلب و جناح ساقہ و کمین گاہ مقرر ہوا تخت شاہی قلب فوج مین قائم ہوا پہلوے تخت کے
داہنی جانب اسپ خوش اندام پر شاہزادہ عالی وقار رستم ثانی اور بعہدۂ وزارت سرور جنی
و دیگر سرداران نامی و گرامی دست راست و دست چپ کی طرف پہلوے تخت مین دیو ہامان
بعہدۂ سپہ سالاری و دیگر سرداران دست چپی قائم ہوئے اُدھر لشکر مخالف مین بھی صف
آرائی ہوئی میسرہ و میمنہ وغیرہ چارون صدین لشکر کی درست ہوئین تخت دیو ہامان تختہ
برابر تخت کے اور تخت عفریتہ یعنے زنگارہ کاہ دیگر سرداران دست راست و چپ اپنے
اپنے قاعدے سے کھڑے ہوئے بردارون نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا
سقون نے آبپاشی کر کے گرد و غبار کو بٹھایا جب سب بندوبست ہو چکا تو نقیب نکلے
اور نقابت کرنے لگے اور اشعار عبرت آمیز آمیزون اپنی زبان پر لاکے اشعار

کی نقیبون نے جب صدا یہ بلند بزدلون کی نظر گریز پہ ہے	صفت بزدلی ہے حق کو پسند اعتماد انکو تیغ تیز پہ ہے

فکرہا ے گر بخیر ہے وہان	شکریہ رب ذوالمنن ہے یہان
بشجاعت توان گرفت جہان	ہر کہ ترسد ز مرگ وائے بران
ہی یہ دنیا غرض فنا کا مقام	دیکھ دنیا کا ہی یہی انجام
ایک کو تخت پر نہین آرام	دوسرے کا ہوا خرابہ مقام
سیر ہی ایک ایک طالب قوت	ایک ہی تخت تختۂ تابوت
ایک تو صبح کو امیر ہوا	شام کو دوسرا فقیر ہوا
اک دولہن سے دوچار ہوتا ہی	اک کنار لحد مین سوتا ہے
دیکھو کیسا تھا رستم دستان	کہ شجاعون مین تھا جو ذی شان
آنکہ ضربات بکار زار کند	خویشتن را بزرگ وار کند

ای بہادران بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید ای جوانان نامی تم بھی اس جنگ مین اپنی جانین نہ عزیز کرو ایسی شمشیر زنی کرو کہ دشمنون کے بی چھوٹ جائین اور انکو بھگا دو نقیب یہ کہکر چلے گئے صفہاے لشکر پر سناٹا چھا گیا ہر ایک جوان یہ صدا سنکر جھومنے لگا ہر ایک کا یہ حال تھا کہ گھوڑا صف سے بڑھا کے دیتا تھا کہ پہلے ہم ہی جاکر مقابلہ کرینگے اپنے باپ دادا کے نام کو روشن کرینگے اہل لشکر کا تو یہ حال تھا کہ یکایک لشکر کنار سے ایک دیو قوی تن قوی بازو کریہ منظر نکلا کہ نام اُسکا دیو عوج تھا اور سرداران نامی سے تھا دیو با اجازت لیکر میدان جنگ مین آیا اور مبارز طلب کیا کہنے لگا کہ جسکو اپنی زندگی بھاری ہو میرے سامنے آئے یہ سنتے ہی اُدھر سے دیو افلاک اُسکے مقابلے کو بحکم اپنے بادشاہ کے نکلا کہ یکایک تو بت حرب وضرب کی آگ دیو عوج نے وار شداد کا وار کیا دیو افلاک نے خالی دیکر جو اپنا وار کیا تو دیو عوج کے دو ٹکڑے ہوئے اُسیوقت اُسکا بھائی مقابلے کو آیا اور آتے ہی آرہ پشت نہنگ کا وار کیا دیو افلاک نے اُسکو بھی رد کیا اور اُسکو بھی مثل اُسکے بھائی کے قتل کیا بعدہٗ اور ایک دیو مقابلے کو آیا وہ بھی کسکے ہاتھ سے مارا گیا آخر کار تا شام دیو افلاک کے ہاتھ سے پندرہ دیو بڑے بڑے قوی تن لشکر کفار کے زخمی ہوکے اور بعض جان سے مارے گئے وقت شام طبل بازگشت دونون لشکرون مین بجا دونون لشکر اپنی اپنی فرودگاہ پر گئے اُدھر بادشاہ جمجاہ مع پریزادون کے نہایت شاد و خرم اپنی بارگاہ مین داخل ہوا لباس رزم دور کیا پوشاک بزم سے آراستہ ہوا حکم دیا کہ صحبت ناج ورنگ شروع ہو اور جام مے گلفام گردش مین آئے بموجب حکم بادشاہ ساقیان پریزاد جام وصراحی لیکر حاضر ہوئے اہل دربار کو شراب پلانے لگے شاہزادہ بھی اپنی کرسی جواہر نگار پر جلوہ گر تھا اور سب سردار گرد و اطراف مین بیٹھے تھے بعد شغل شراب کے پریزادان قافت مع اپنے ساز و سامان کے حاضر ہوئین ناچ ورنگ ہونے لگا ایک پری نے یہ غزل شروع کی غزل

تمکو اللہ کہینگے نہ خدا دان کہکر	اے صنم جھوٹ نہ بولینگے مسلمان کہکر
سینے پر کھائینگے ہنس ہنس کے نری تیغ ستم	دیدۂ زخم سے خون روئینگے قربان کہکر
سرنگون کیون ہی مجھے ذبح کیا خوب کیا	تکدو سوچ کو شرمندۂ پشیمان ہوکر

سر جھکانا نہین کم تیغ سے سفاکون کے — جان پر دھاتے ہین فہرا در پشیمان ہوکر
میت اٹھوائیے اب خیر جو ہونا تھا ہوا — کیجیے روح کو بیچین نہ گریان ہوکر
دل سے اب آپکی الفت کا نکلنا مجال — یہ در آئی ہی مرے قلب مین ارمان ہوکر
یان تو سونے نہ دے مجھے حسن سے اہ غلمت بر — کیون در آئی ہی بلائے شب ہجران ہوکر
اب عدم سے نہ کبھی آئینگے ہم ہستی مین — کیا کرینگے نفس چند کے مہمان ہوکر
موت بھی آئی نہ میری مرے در کیطرح — دم بھی نکلا نہ مرا ہجر مین ارمان ہوکر
خوب دیکھا انھین فرسانے تشکاف ادا سے — لوٹ لی دولت دیدار نگہبان ہوکر

جب یہ غزل تمام ہوئی تو فرمایا کہ بھی رات باقی ہی کچھ اور گاؤ دوسری پرمیزادنے دوسری غزل گائی

دیکھ لے اسکی شرب کو کھبر کوئی بسمل کہان — توڑ کر پہلو چلا او ناوک قاتل کہان
دوست کوئی ساتھ دیتا ہی دم مشکل کہان — رو ٹھکر جب لر بانے چلا پھر دل کہان
ناصحون کے پند سننا قصہ ترک عشق کا — ست آسان ہی مگر قابو مین اپنا دل کہان
کوہ صحرا مین پھرا کرتے ہین آوارہ یونہین — کوچ کیسا ہروان عشق منزل کہان
ناز سے اسکا یہ کہنا لاکھ ظلمون کا ہی ظلم — رحم تو کرتے مگر تو رحم کے قابل کہان
شمع و پروانہ ہی کے دم تک نبی رونق بزم کی — صبحکو وہ رات کیسی گرمی محفل کہان
رنگ سے چہرے کے ہوتے ہین عیان آثار دل — کوئی سن سکتا ہی آواز شکست دل کہان

یہان تو یہ عیش و عشرت کا سامان ہی ادھر دیو ہامان میدان سے رنجیدہ خاطر کبیدہ دل اپنے خیمے کو واپس گیا اور جاتے ہی حکم نواخت طبل جنگ کا دیا بموجب حکم کوس حربی بجنے لگا کہ جو ہامر جا سوسی تعین رہتے خبر طبل جنگ سنکر اپنے لشکر مین آئے دربار مین جاکر بادشاہ کی دعا و ثنا بجالائے اور عرض کیا کہ دیو ہامان نے بعد واپس جانے میدان جنگ کے اپنے لشکر مین طبل جنگ بجوا دیا یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ ہماری یہان بھی بفضل ایزدی ساتھ ہی حکم نقارہ طبل رزم بجے فوراً حرب کا نقارہ بجا اور کوس حربی پر چوب پڑی رات بھر دونون لشکرون مین آج بھی تیاری جنگ رہی اپنے اپنے ہتیار رات بھر صاف کیا کیے اور طبل جنگ بجا کیا بادشاہ نے بھی سویرے سے دربار برخاست کیا ہر سردار جاکر اپنے خیمے مین آرام پذیر ہوا یہانتک کہ صبح ہوگئی دونون لشکر حسب معمول آراستہ و پیراستہ میدان مین آکر صف آرا ہوئے نقیب نقابت کرکے چلے گئے آج لشکر کفار سے دیو سمک دراز شاخ از حد بدصورت نکلا اور مبارز طلب کیا ادھر سے دیو افلاک بادشاہ سے اجازت لیکر اسکے مقابلے کو گیا بعد رد و بدل کے سمک نابکار ہاتھ سے دیو افلاک کے قتل ہوا بعد اسکے دیو قہار آیا وہ بھی مارا گیا اس روز بھی دیو افلاک نے بارہ دیو نامی قتل کیے آخر کو شام ہوگئی طبل بازگشت بجا دونون لشکر واپس گئے لشکر اخضر پر یزادین صحبت ناچ و رنگ کی ہوئی

اور یہ غزل گائی گئی غزل

دل وصل کی شب جیکو بہلنے نہین دیتا — حسرت کو مری یار نکلنے نہین دیتا
مجکو جو نہین خوف کسی کا ستم آرا — کیون تیغ مری حلق پہ چلنے نہین دیتا
ہی آسمین تری گرد و حسرت و ارمان — مین دل جو تجھے پانو سے ملنے نہین دیتا

پہونچے نہ کہین ساغر مے دور مین مجھ تک		اسواسطے ساقی اُسے چلنے نہین دیتا	
رہ کا ہی کچھ اس طرح غم یار نے رستہ		ارمان دل زار نکلنے نہین دیتا	
فرقت مین سمجھکر اُسے مین مونس ہمدم		دل سے غم جانان کو نکلنے نہین دیتا	
نارد ہنہ شبیر پہونچ جاؤن احمد		برگشتہ مقدر مجھے چلنے نہین دیتا	

اب لشکر دیو ہامان مین پھر طبل جنگ بجا یہان بھی خبر ہوئی اِدھر بھی نقارۂ جنگ نوازش مین آیا اُنھون نے طرفین مین تیاری رہی صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے صفین آراستہ ہوئین آج لشکر کفار سے دیو خوک پیکر ہزار شاخ نکلکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا بعد تھوڑی دیر کے دیو افلاک کے ہاتھ سے دیو خوک پیکر زخمی ہوا اِدھر سے اور ایک دیو گیا وہ بھی زخمی ہوا تا شام چند دیو اُسنے زخمی کیے اور دو دیو اُسنے جان سے مارے شام کو دونون لشکر واپس گئے پھر دونون لشکر دہن نقارۂ جنگ بجا صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے پھر دیو خوک پیکر آیا مبارز خواہ ہوا اِدھر سے چند دیو نکلے کچھ جان سے مارے گئے اور کچھ زخمی ہوئے یہ دیکھکر شاہزادے نے بادشاہ سے فرمایا کہ اب آپ مجکو اجازت جنگ دیجئے تاکہ مین جاکر فیصلۂ جنگ کرون کیونکہ یہ لڑائی بھی رہیگی کہ ایک ایک دو دو مقابلہ کرین اور جنگ کو طول کرین مین خود دیو ہامان کو برائے مقابلہ طلب کرونگا خدا جسکو فتح و نصرت دے بادشاہ نے فرمایا کہ ابھی آپ کی زحمت کرنیکی ضرورت نہین ہی آپ کیون تکلیف کرین کیونکہ ابھی لشکر مین دیو بہت موجود ہین وہ مقابلہ کرینگے شاہزادے نے فرمایا کہ یہ اب مجکو گوارہ نہین ہی کہ مین یہ دیکھون کہ لشکر کفار کے ہاتھ سے دیوان لشکر اسلام قتل ہون یا زخمی ہون اور مین خاموش رہون کیون کہ مین یہان اسی امر کیواسطے پردۂ دنیا سے طلب کیا گیا ہون اور مین نے بھی انھین کے قتل کے واسطے لباس فقیری ترک کیا ہی پھر کیون یہ قتل نہون اب آپ اسمین کچھ نہ فرمائین اور تامل نہ کرین اور مجھے اجازت دین بادشاہ نے مجبور ہوکر اجازت دی شاہزادے نے تنگ فرکب کو موافق اپنی مرضی کے درست کیا اور بادشاہ سے رخصت ہوکر کے پودھا باگ کا لیا گھوڑا مثل نسیم سحری کی اٹھکیلیان کرتا ہوا میدان جنگ مین پہونچا یہان دیو خوک پیکر ہزار شاخ مبارز طلب کر رہا تھا ابھی کوئی دیو مقابلے کو نہین آیا تھا کہ یہ پہونچے اور فرمایا کہ کیون اسقدر بیتاب ہی مین تیرا ہم نبرد آگیا ہون صبر کر اُسنے جو دیکھا تو یہ کہا کہ ایک آدم زاد میرے مقابلے کو آیا ہی کیا ہی آدم زاد تو کیون میرے مقابلے کو آیا ہی کیا تجکو اپنی جان عزیز نہین ہی کہ مجھ ایسے دیو سے مقابلے کو آیا ہی کہ جسنے دیو افلاک و دیوان قوی ہیکل کو زخمی کیا ہی اور کئی ایک کو جان سے مارا ہی تو تو میری ضرب کی تاب بھی نہ لاسکیگا ایک ہی ضرب مین ہیوند زمین ہو جائیگا تو تو اس قابل ہی کہ مین تیرے ہاتھ سے شراب پیون یا تیرے گوشت کے کباب بجاے گرگ کھاؤن کیونکہ ایک مدت ہوئی کہ مین نے آدم زاد کے گوشت کے کباب نہین کھائے ہین مین تجکو زندہ گرفتار کرکے لیجاؤنگا اگر تو سلامی قبول کریگا تو تجکو زندہ رہنے دونگا ورنہ قتل کرکے تمام لشکر کو تیرے گوشت کے کباب بنا کر تقسیم کرونگا کہ اُسکو بھی ثواب ہو اور مجکو بھی شاہزادے نے فرمایا کہ تو پہلے اپنی خیر منا کہین ایسا نہو کہ تو بھی مثل دیو کرہاس کے میرے ہاتھ سے قتل ہو اسقدر لاف گزاف نکر یہ میدان جنگ ہی جاے چند نہین ہی جب تو مجکو گرفتار کرکے لیجائیگا تو اسوقت

تجکو اختیار ہی میان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر قلعہ کے برج پر مضراب پری بیٹھی ہوئی ہر
اور تماشا دیکھ رہی کیونکہ یہ قاعدہ اُسنے مقرر کیا تھا کہ جس دن سے شاہزادہ اور بادشاہ
مع لشکر بہاے مقابلہ میدان جنگ مین قلعہ سے باہر آتے تھے جب سے مضراب پری
روز بالاے قلعہ آکر تماشاے جنگ و جدل دیکھتی تھی آج بھی موافق ہر روز کے بالاے قلعہ موجود
تھی اور جنگ کا تماشا دیکھ رہی تھی کہ اُسنے دیکھا کہ شاہزادہ آج خود براے مقابلہ نکلا ہر
یہ دیکھکر اپنی مصاحبون سے کہا کہ دیکھو آج شاہ صاحب مقابلے کو نکلے ہین خدا انکو بچاے
کہان یہ آدم زاد کہان وہ دیو بد نہاد خدا انکی حفاظت کرے اُنھون نے کہا کہ ملکہ انکو دریغ
نہ کیجیے کیونکہ یہ بھی اپنے وقت مین اور ملک کے شاہزادے تھے اور خاندان زرنگار قاف ثانی
سلیمان امیر حمزہ صاحبقران سے ہین ملکہ نے جواب دیا کہ اب تو ہمارے باپ کے درولت
پر فقیر ہوکر آئے تھے گدائی کرتے تھے یہان عظیم الشان ہوگئے پدر بزرگوار نے اپنی غرض
سے اُنکی عزت کی اور اُنکی آبرو بڑھائی اُن مصاحبون نے جواب دیا کہ تو بجا ارشاد ہوا
مگر آپکو تو ایسا کہنا نچاہیے اُدھر تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدھر دیو جوک پیکر ہزار شاخ نے جھلکار
وار شمشاد کا وار کیا اور کہا کہ مین اب تجکو زندہ نہ گرفتار کرونگا شاہزادے نے وار کو خالی دیا
وار شمشاد زمین پر پڑی ایک تق گرد بلند ہوا دیو جھوم کر پکارا کہ اے آدم زاد تو لے ہر اکہنا
نہ سنا آخر کو اپنی جان دی گوشت بھی تیرا کر کرا ہو گیا اب کسی کام کا نہا افسوس صد افسوس
کہ بعد مدت ایک آدمی نصیب ہوا تو وہ یون مارا گیا یہ کہکر ہٹا تھا کہ دامن گرد سے شاہزادہ
نکلا اور پکارا کہ کسکو تو نے قتل کیا اور کسکا گوشت خراب ہوا مین تو تیری جان کا ملک الموت موجود
ہون یہ کہکر سامنے آگئے اور کہا کہ لے روک میری ضرب کو اور وار اپنے تیغہ الماس نگار کا اُسکی
کمر پر کیا کہ وہ مثل غبار تر کے دو ہوگئے لشکر اسلام مین نعرۂ تحسین و آفرین بلند ہوا یہ حالت
دیکھکر دوسرا دیو مقابلے کو آیا وہ بھی مثل اُسکے قتل ہوا تا شام شاہزادے کے دست زبردست سے
اکیس دیو جہنم واصل ہوئے یہ دیکھکر دیو ہامان نے طبل بازگشت بجوا دیا اور رنجور و مغموم
فرودگاہ لشکر کو واپس گیا اخضر پریزاد شہزادہ پر سے نثار و جواہر نثار کرتا ہوا اپنے قیام گاہ پر لایا اور صحبت
رقص شروع ہوئی ایک پریزاد نے نہایت خوش الحانی سے گانا شروع کیا **غزل**

جو خدا ہو تیرے خنجر پر وہ سر قاتل کہان	جو تری نادک کو ہو مد نظر وہ دل کہان
جور کا شکوہ وہان زخم پر قاتل کہان	سنے زبان مین انکو گوارا بھلا ایسا سہل کہان
میرے سینے سے لپٹ جاتے اے آئینہ رو	جب صفائی ہو گئی تو پھر غبار دل کہان
تیرے کشتونکے تڑپنے سے یہ ہوتا ہے عیان	کوی قاتل چھوڑ کر جاتے کوئی ایسا سہل کہان
یہ ہمین ہین جو اٹھاتے ہین تمھارے جور و ظلم	یہ کلیجہ غیر کا انجان جان یہ دل کہان

جب یہ غزل ختم ہوئی تو مضراب پری بادل شادان و فرحان اپنے محل کو واپس گئی اسکا یہ حال
تھا کہ جب کوئی دیو شاہزادے کے مقابلے کو آتا تھا تو یہ دعائین مانگتی تھی اور کہتی تھی کہ اے خدا میرے
شاہ صاحب کو اسکے ہاتھ سے بچانا اور جب وہ شاہزادے کے ہاتھ سے قتل ہوتا تھا تو یہ سجدہ
شکر یہ ادا کرتی تھی یہ تو اُسوقت بہت شاد و خرم محل مین گئی یہان لشکر مین صحبت رقص وغیرہ برپا
ہوئی اُدھر دیو ہامان مغموم اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا اور اپنے مصاحبون سے کہنے لگا کہ یہ آدم

بڑا زبردست معلوم ہوتا ہی اسکے مقابلے کے قابل میرے لشکر مین کوئی دیو نہین ہی سوائے میرے
کل صبح کو مین خود اسکا مقابلہ کرونگا یہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا آج میرے نام پر طبل جنگ بجے
اور دیوون نے کہا کہ آپ کیون زحمت کرین ہم سب تو برائے مقابلہ موجود ہین جب ہم نہوسکے
تو آپکو اختیار ہی دیو ہامان نے کہا کہ تم مین سے کسیکے ہاتھ سے قتل نہوگا بغیر میرے پھر مین
کیون اور وہ کو قتل کراؤن اور اب تو مین ضرور اس سے مقابلہ کرون گا یہ کہکر حکم نواخت طبل
جنگ دیا اسکے لشکر مین اسکے نام پر طبل جنگ بجا ادھر وہ ہرکارے جو کہ لشکر کفار مین بامر جاسوسی
موجود تھے وہ خبر نواخت طبل جنگ لیکر لشکر مین آئے اور دربار مین جاکر قواعد شاہی بجالائے
اور عرض پیرا ہوئے کہ دیو ہامان نے اپنے نام پر طبل جنگ بجوایا ہی اسکا ارادہ ہی کہ کل خود نکلکر
شاہزادے سے مقابلہ کرے یہ سنکر بادشاہ کو تو سکوت ہوا مگر شاہزادے نے فرمایا کہ کہدو ہمارے
یہان بھی بفضل ایزدی طبل جنگ بجے بموجب حکم نقارہ حرب پر چوب پڑی بعد ازان ارشاد فرمایا کہ کل
ہم سب ضرور اس سے مقابلہ کرینگے جسکو خدا فتح دے بادشاہ نے فرمایا کہ وہ بڑا زبردست دیو ہی
اسکا ہمسر اسوقت پردۂ قاف مین سوائے دیو ہامان کے نہین ہی گر وہ اسکے ہاتھ سے زخمی ہوچکا
ہی تو ایسے دیو سے نہین کیونکر آپ کو مقابلہ کرنے دون شاہزادے نے فرمایا کہ یہ تو کبھی نہوگا
کہ وہ مجھسے مقابلے کو سجے اور طبل جنگ بجوائے اور مین اس سے مقابلہ نہ کرون یہ تو بالکل
ہم لوگون کے قاعدے کے خلاف ہی آپ اسمین زیادہ کد نہ کرین مین ضرور اس سے مقابلہ کرونگا
اُدھر سحر و رجنی نے بھی عرض کیا کہ مین پہلے ہی عرض کرچکا ہون کہ جو یہ لوگ اپنی زبان سے کہتے ہین
وہ ہی کرتے ہین دوسرے دیو ہامان کی قضا بھی اسکے ہاتھ سے ہی آپ فکر و تردد نہ کرین فضل
خدا پر منحصر رکھین بادشاہ نے یہ سنکر فرمایا اور حکم دیا کہ خیر طبل جنگ بجے ادھر بھی نقارۂ حرب
نواز ش مین آیا چار پہر رات دونون لشکرون مین نقارہ بجا کیا اور درستی جنگ ہوا کی کوئی بہادر
نہین سویا طلایہ پھرا کیا صدا یہ مین بیدار باش و ہوشیار باش کی بلند رہین یہانتک کہ آثار سحر گرد و ن
برنمایان ہوئے سپیدی صبح پھیلنے لگی نسیم سحری بخوش رفتاری چلنے لگی کہ بموجب اشعار۔

جب رخسار شب کو نکہت مین آیا	جمال صبح نے جلوہ دکھایا +
تو ہم دمدار شب سے بھر گیا جی	نظر نے صبح کی صحبت طلب کی

دونون لشکر میدان کارزار مین آئے اور صفین راست ہوئین بعد صفوف بندی کے نقیب
نکلے نقابت کہا گئے کہ کیون نہ لڑے کا کہا دل اہل لشکر کے مارے جوش شجاعت کے باغ
ہوگئے بعد و لشکر کفار سے فرد دیو ہامان نکلا اور یون مبارز طلب ہوا کہ ای دم زاد اگر
بہادر ہی تو میرے مقابلے کو آ ورنہ اسیوقت طرف پردۂ دنیا کے چلا جا مین تجھپر رحم کھاکر تجھکو
دیتا ہون آیندہ تجکو اختیار ہی میرے ہاتھ سے قتل ہوگا مفت مین اپنی جان کھوئیگا یہ کلام سنکر
شاہزادے کو تاب نہ رہی فوراً بادشاہ سے رخصت لیکر میدان رزم مین آئے اُدھر ملکہ مضرابہ
پری بھی بالاے قلعہ آکر متمکن ہوئی اور جیسے ہی شاہزادے کو دیو ہامان کے سامنے جاتے
دیکھا تو مڑکر یون اپنی مصاحبون سے کہنے لگی کہ دیکھو تو یہ شاہ صاحب کیسے بہادر اور جری ہین
کہ ایسے دیو سے مقابلے کو نکلے ہین معلوم ہوتا ہی کہ انکے پاس کوئی بہت مجرب تعویذ ہی کہ یہ جسکے
بھروسے پر یون مقابلہ کرتے ہین اور کچھ خوف و خطر نہین کرتے کسی بہت اچھے فقیر کا یہ عطیہ ہی یا خود

انھون نے ریاضت کرکے بنایا ہی اور تیار کیا ہی کہ جسکا انکو اسقدر اعتبار ہی انھون نے عرض کیا کہ
ملکہ یہ بہادر ہین انکو تعویذ وغیرہ کی کوئی ضرورت نہین ہی آپ انکو فقیر نظر نہ آئیے ملکہ نے کہا کہ مین کبھی نہ
مانونگی کہ یہ شاہزادے ہین مین تو فقیر تصور کرتی ہون کیونکہ میرے یہان تو یہ فقیری کی حالت مین آئے
ہین بالاے ظلم تو یہ بحث و تکرار ہو رہی ہی اُدھر شاہزادہ برابر مقابلہ دیو ہامان قریب پہونچ گیا
دیو ہامان نے جیسے ہی شاہزادے کی صورت دیکھی باوجود دیو قوی ہیکل ہونے کے مارے
رعب کے سند بند کانپ گیا مگر سنبھل کر یہ کلام زبان پر لایا کہ او آدم زاد تو کیون میرے مقابلے کو
آیا پردۂ دنیا کو کیون نہ چلا گیا شاید تجکو اپنی جان عزیز نہین ہی جا چلا اب بھی اسمین خیر ہی کہ مجھسے مقابلہ
نہ کرا اور واپس جا اور کسی دیو کو بھیجدے نہین تو ایسی سزاے سخت دونگا کہ تمام عمر یاد کریگا شاہزادے
نے فرمایا کہ بس بہت بہیودہ نہ بک زبان سنبھال جو تیرے بنائے بن سکے وہ کر کوئی دقیقہ باقی نہ رکھ
یہ اپنا دستور نہین ہی کہ حریف کے مقابلے سے پھر جائین اور واپس جائین یہ میدان رزم ہی جاے نصیحت
نصیحت نہین ہی دیو ہامان نے یہ سنکر کہا کہ اچھا تو اپنا وار پہلے کرلے تاکہ تیرا حوصلہ باقی نہ رہے
میرے وار سے تیری جان بچنی ممکن نہین ہی میرا وار غضب خداوندی ابلیس ہی شاہزادے نے کہا کہ
دیا کیا اپنا دستور نہین ہی جب تیرے ضرب سے بچونگا تو مین اپنا وار کرونگا دیو ہامان نے کہا کہ
یون نہ مانے گا تیرے لیے مین کیون تکلیف کرون کہ ارہ یا وار شمشاد اُٹھاؤن تجکو یون ہی نہ گرفتار
کرون اور گرفتار کرکے لشکر مین لیجاکر تیرا گوشت بطور تبرک تمام لشکر کو تقسیم کرون یہ کہکر
شاہزادے سے لپٹ گیا شاہزادہ بھی کشتی لڑنے لگا دونون بیچ ہونے لگے دو پہر تک خوب
زور ہوے ایک مقام پر جو شاہزادے نے جھکا دیا یہ سر کے بل جھکا تھا کہ شاہزادے نے
اُسکی شاخ اپنے ہاتھ سے خوب مضبوط تھام لی اور زور کرنا شروع کیا دیو ہامان بھی زور کرنے
خوب کشمکش کے زور ہونے لگے کبھی دیو ہامان شاہزادے کو کھینچ لیجاتا ہی یہ پانچ چار قدم پیچھے
ہٹ جاتے ہین اور جب شاہزادہ زور کرتا ہی تو دس بارہ قدم اسکو پسپا کر دیتا ہی پہر بھی تک کا
اسیطرح کے زور ہوا کیے کہ ایک مقام پر دیو ہامان نے جو زور کیا اور چاہا کہ شاہزادے کو کھینچ
لیجاؤن اُدھر شاہزادے نے اپنا لنگر قائم کیا شاخ دیو کی ٹوٹ گئی اور خون بہنے لگا وہ یہ حالت
دیکھکر بھاگا اور لشکر کو حکم جنگ مغلوبہ کا دیا اور پکار کر کہا کہ مارلو اس آدم زاد کو یہ بڑا زبردست
ہی یہ سنتے ہی یکبار تمام فوج نے حملہ کیا اُدھر سے شاہزادہ شمشیر آبدار نیام سے لیکر جا پڑا
دیوان لشکر کو قتل کرنا شروع کیا جب اخضر پرزاد نے یہ دیکھا کہ تمام لشکر شاہزادے پر
آگیا اور لوٹ پڑا اور شاہزادہ گھر گیا تو اسنے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ مارلو ان نمکحرامون کو تمام
دیو و پرزاد حربے لے لیکر دوڑے جنگ مغلوبہ ہو گئی اُدھر بالاے قلعہ مضراب پری بیٹھی
تاک کر برائے شاہزادہ دعا مین کر رہی تھی کہ اے پروردگار میرے شاہ صاحب کو بچاے
وہ گورے گورے ہاتھ طرف آسمان کے بلند کیے ہوئے یہ دعا کر رہی تھی کہ اے کریم تو ہی میرے
شاہ صاحب کو بچائیگا تو بچینگے تو ہی حافظ و مددگار ہی کہ اتنے مین شاہزادے نے دیو ہامان
کی شاخ توڑ ڈالی وہ بھاگا یہ دیکھکر مضراب پری سجدۂ شکر بجا لائی اب جو سجدہ سے سر اٹھایا
دیکھا تو یہ دیکھا کہ تمام دیو ایکبار شاہزادے پر آگئے ہین اور وہ گھبرا گئے ہین اپنے ہمراز دمسے کہنے لگی
کہ دیکھئے اب کیا ہوتا ہی اور کیونکر جان بچتی ہی انھون نے جواب دیا کہ اے ملکہ پریشان نہ ہو جسنے اُسکے

ہاتھ سے بچا یا دہی یہان بھی مدد کرنگا دیکھیے وہ آپکے پدر بزرگوار کا لشکر بھی جا پہونچا اب خوب جنگ ہو رہی ہے بلکہ یہ دیکھکر دعائین کرنے لگی کہ یا بار خدا میرے باپ کی فتح ہو اور شاہ و شاہزادہ ان کافرون کے شر سے محفوظ رہین یہان تو یہ دعائین ہو رہی ہین اُدھر دونون لشکرون مین جنگ غریب گھمسان کی ہو رہی ہے کہ یکایک شاہزادہ قریب علمدار لشکر کے پہونچگیا اُسنے تلوار مار کر گھوڑے کو خالی دیکر جو ہاتھ مارا تو اُسکے دو ٹکڑے ہوئے علم لشکر سرنگون ہوا اُدھر دیو ہامان نے اپنی شناخت کو خوب مضبوط باندھا جب خون کسیقدر بند ہوگیا تو یہ بھی وار شمشاد لیکر فوج مین در آیا اور دیودون و پریزادون کو قتل کرنا شروع کیا کہ ناگاہ اسکا اور شاہزادے کا پھر مقابلہ ہوگیا اُسنے دو ٹکڑے کر وار شمشاد کا وار کیا شاہزادے نے خالی دیکر اپنا جو وار کیا تو ران پر کاری زخم لگا اُسنے زخم کھاکر پھر وار کیا انھون نے پھر خالی دیا پہلو کی طرف چلے گئے کہ وہ جھونک مین وار شمشاد کے جھکا کہ انھون نے پہلو سے جو آکر وار کیا تو پورا ہاتھ نڑانا دو ابرو اُتر گیا دیو نے گھبراکر سر کھینچ لیا تلوار نکل گئی خون جاری ہوا اور دیو درمیان مین آگئے ورنہ انھون نے تو کام تمام ہی کیا تھا اُدھر لشکر مین آرہ پشت نہنگ و وار شمشاد و یاور حقہاق چل رہی ہے باپ بیٹے کو بیٹا باپ کو بھائی بھائی کو قتل کر رہا ہے عجیب جنگ مغلوبہ ہے کسیکی کسیکو خبر نہین ہے صدائے بگیر و بزن بلند ہے کہ جب دیو ہامان شاہزادے کے ہاتھ سے زخمی ہوا اور چند دیو درمیان مین آگئے اور علم لشکر بھی سرنگون ہوا اور شاہزادے نے ہزارون دیوؤن کو قتل کیا تو یکایک لشکر کے ڈاؤن نے کمی کیا اور پھر ہٹ گیا اور اُدھر دیوان اخضر پریزادے نے قتل کرنا شروع کیا اُدھر لشکر دیو ہامان کے اکھڑ گئے لاکھ لاکھ افسرون نے روکا نہ رکے بھاگے کیونکہ جو نامی افسر تھے وہ سب قتل یا زخمی ہوگئے تھے لشکر نے سردار کہان تک رکے اور مقابلہ کرے دیو ہامان ایسا دیوؤن زخمی ہوا تمام فوج اُسکو لیکر بھاگی پڑاو کے آدمی یہان بھی لشکر اسلام نہ ٹھہرنے دیا کیونکہ اُس مرتبہ کے جلد بھر گئے تھے وہان بھی جاکر قتل کرنا شروع کیا انکو وہان قیام کرنے کی تاب نہ رہی بھاگی انھون نے بڑی دور تک تعاقب کیا جب شاہزادے نے دیکھا کہ لشکر انکا تعاقب نہین چھوڑتا ہے اور وہ بھاگے جاتے ہین فرمایا کہ بس اب نہ تعاقب کرو بھاگے کا پیچھا نہین کرتے ہین جو اپنے سے بھاگے اُسکو چھوڑ دیتے ہین یہ امر قواعد جوان مردی سے دور ہے یہ صدا سنکر تمام لشکر تھم گیا پڑاؤ پر آکر تمام مال و اسباب و خزانہ و خیمہ و خرگاہ وغیرہ لوٹ لیے اس سب بندوبست و جنگ و جدل مین کوئی پہر بھر رات گذر گئی تھی یہ لوٹ مار کرکے اپنی قیام گاہ پر آئے چونکہ دن بھر کے بھوکے مانندے تھے سب کرتن کھولکے بیٹھ رہے اور شاہزادہ بھی مع بادشاہ داخل خیمہ ہوا سب سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے آرام کیا مضراب پری بھی پھر واپس آئی بادشاہ و شاہزادہ کے بالائے تلوسے خوش و خرم محل مین واپس گئی یہان وہ رات سنہرے بسر کی صبحکو سب بیدار ہوئے بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر ہوئے شاہزادہ دسہرو رجنی بھی دربار مین آئے بادشاہ نے حکم دیا کہ مقتولین ہر دو لشکر کا شمار کیا جاوے محاسب وغیرہ برائے حساب روانہ ہوئے اور اُدھر بادشاہ نے حکم فرمایا کہ جراح حاضر ہون جب جراح حاضر ہوئے تو حکم دیا کہ جو زخمی ہین اُنکا علاج کیا جاوے جراح یہ سنکر لشکر مین آئے مجروحون کو دیکھا جو کہ زخم قابل ٹانکے لگانے کے تھے اُنکے ٹانکے دیے اور جو صرف مرہم

زخمی تھے اور گہرے زخم نہ تھے اُنکے مرہم کے پھاہے چڑھا کے گئے زخمیونکا علاج ہونے لگا
ادھر محاسب شمار کر کے حاضر ہوئے عرض کیا کہ خداوند لشکر حضور کے بیس ہزار دیو و پریزاد
کشتہ ہوئے ہین اور لشکر کفار کے قریب ایک لکھ کے کشتی ہین بادشاہ نے فرمایا کہ ہمارے
یہان کے کشتون کو غسل و کفن دیکر دفن کر آؤ اور کفار کو ایک گڑھا کھود کر ڈال دو بعدہٗ
حکم دیا کہ جو دیو گرفتار ہو کر آئے ہین اُنکو حاضر کرو اُنکا دربار سمجھا جائیگا یہ حکم سنکر چوبدار وغیرہ
زندان خانہ پاس گیا حکم شاہی سے آگاہ کیا داروغہ زندان اسیران لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر حاضر
ہوا اُنکا دربار کیا گیا جو مذہب ابلیس پرستی سے نہ پھرے اُنکو حکم قتل دیا اور جو دائرۂ اسلام
مین آئے اُنکو رہا کر دیا یہ دیو جو کہ دایرۂ اسلام مین آئے قریب دس ہزار کے تھے اور جو قتل کیے
گئے وہ دو ہزار تھے بعد اس انتظام کے بادشاہ نے حکم دیا کہ اے سرور جنی تم جا کر قلعہ سے ناموس کو
لے آؤ مین کل یہان سے طرف شہر کے کوچ کرونگا اور وہان جا کر اپنا قبضہ کرونگا اور اس فتح کا جشن
بہت دھوم دھام کے ساتھ کرونگا اور جلسہ رقص و سرود کا بھی ہوگا اور چند امور ایسے ہین کہ
جنکا بندوبست مجکو وہان جا کر ضرور کرنا ہی سرور جنی اسیوقت بموجب ارشاد بادشاہ طرف قلعہ
کے روانہ ہوا ادھر بادشاہ نے حکم دیا کہ کل صبح کو تمام لشکر تیار رہے ہم یہان سے شہر کو
کوچ کرینگے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمون مین گئے انتظام سفر کرنے
لگے لشکر مین بھی بندوبست چلنے کا ہونے لگا ادھر سرور جنی داخل قلعہ ہوا اہل قلعہ نے خوشی کی
فتح کی سنائی اور در محل پر آکر محلدار سے فرمایا کہ لکۂ عالم سے عرض کردو کہ حضور کی فتح ہوگئی
اب آپ اپنا بندوبست فرمائین کیونکہ جہان پناہ نے اس خادم کو روانہ فرمایا ہی کہ جا کر ناموس
کو لے آؤ کل یہان سے شہر کی جانب کوچ کرینگے لہذا حضور سوار ہون سواریان در دولت
لگی ہین محلدار نے جا کر پیغام سرور جنی کا عرض کر دیا اسیوقت فوراً سب انتظام ہو گیا
[illegible] سب ناموس مع عملہ و خانہ سوار ہوئے کل مال و اسباب
[illegible] وغیرہ بھی بار کرایا کہ اس عرصے مین سواریان بھی ہو گئین
[illegible] و متاع لیکر چلا اور قلعہ کے بندوبست کو سرور پریزاد
لوپھورا قریب شام داخل لشکر ہوا خیمہ براے ناموس جاے معقول پر برپا کیا ناموس یان
اترے خزانہ وغیرہ بار رہنے دیا پہرہ وغیرہ مقرر کر دیا بعد اس بندوبست کے بادشاہ کی خدمت
مین آکر عرض کیا چونکہ رات ہو گئی تھی بادشاہ دربار مین تشریف فرما تھا یہ خبر سنکر کہ ناموس آیا ہی
دربار برخاست کیا اور خیمۂ ناموس مین تشریف لیگیا سحاب پری اپنی زوجہ سے کل واقعہ
جنگ بیان کیا اور فرمایا کہ یہ آدم زاد بڑا زبردست ہوا اور بہت بہادر ہی کہ جسنے دیو ہامان
ایسے زبردست کو زخمی کیا اور شکست دی اور بھگا دیا میدان جنگ و جدال سے ہمنے تو
یہ قوت و طاقت سوائے دیو کے کسی مین نہین دیکھی اور نہ سنی مگر یہ شیر بیشۂ شجاعت دیو وغیرہ
سے بھی زیادہ تر طاقت و قوت رکھتا ہی اور حسن و جمال بھی ایسا ہی پایا ہی کہ جسکے حسن و
جمال کے روبرو پریزادان قاف کے حسن و جمال کی کچھ اصل و حقیقت نہین ہی آفتاب عالمتاب
اُنکے روے زیبا کے آگے ماند ہی اور شرم و حجاب کرتا ہی کچھ حقیقت نہین رکھتا ہی سحاب پری
نے جواب مین عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا مگر حضور یہ بھی تو سنا جاتا ہی کہ یہ شاہزادہ والا مرتبت

خاندان زلزلۂ قاف سے ہی اور خود بھی حسب و نسب مین اعلے ہی اور دونون طرف سے یعنے ماں
و دادہال کی طرف سے خاندانی ہی اور شاہزادہ ہی کیون نہو یہ بھی تو آپ خیال فرمائین کہ جسکے
دادا کے حسن و جمال پر آسمان پری ایسی حسینہ اور جمیلہ شیدا اور فریفتہ ہوگئی تھی تو یہ بھی تو
اُسی گلستان خوبی کے پھول ہین اور اُسی شجر حسن کے ثمر ہین کیون نہون بادشاہ نے فرمایا کہ سچ
کہتی ہو زوجہ اور شوہر مین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ مضراب پری بھی خبر نشر لیف آوری بادشاہ
سنکر حاضر خدمت ہوئی اور آداب و تسلیمات بجالائی بادشاہ نے گلے سے لگالیا اور داہنی
دین پہلو مین بٹھایا مضراب پری نے عرض کیا کہ خدا حضور کو فتح مبارک کرے بادشاہ نے
فرمایا کہ بیٹیا یہ سب اُسکا فضل و کرم تھا کہ ہین اسطرح ایسے دشمن زبردست پر فتحیاب
ہوا ورنہ مجکو تو فتحیابی کی کوئی امید نہ تھی کجا پردۂ دنیا اور کجا پردۂ قاف اور یہ آدم زاد
اور اسکا آنا کہان ممکن تھا نہ سر و رجنی ایسا سنجم ہوتا نہ یہ مہم سر ہوتی بیٹیا آدم زاد نے تو وہ کام
کیا ہی کہ ہملوگون کی عقل دنگ ہی اور مجنون وار حیران و پریشان ہین یہ سنکر مضراب پری
نے ناک بھوین چڑھاکر کہا کہ وہی شاہ صاحب آدم زاد کہ جسکو آپ نے پردۂ دنیا سے بلاکر
عزت دی اور لباس قلندری دور کرایا مین یہ خوب جانتی ہون کہ اُن کے پاس کوئی تعویذ
بہت مجرب ہی کہ جسکی وجہ سے وہ دیوؤن پر غالب آتے ہین ورنہ آدم زاد کہان دیو پر غالب
ہو سکتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ بیٹیا وہ فقیر نہین ہین بلکہ شاہزادے ہین اور خاندان عالی سے
ہین اور بڑے بہادر اور جری ہین صف شکن ہین تیغ زن ہین اُنکی کیا تعریف ہو تعویذ کیسا یہ قوت خداداد ہی بھلا تعویذ مین آج
یہ اثر کہان یہ صرف تمھاری عقل اور کم سنی کا سبب ہی جو تم ایسا خیال کرتی ہو انھون نے تو ہماری عزت رکھلی اور اُنکے آنے سے
ہماری آبرو زیادہ ہوگئی کیونکہ وہ پوتے ہین زلزلۂ قاف کے بھلا یہ لوگ کب ایسی ایسی جگہ جاتے ہین صرف یا کسی رحمدل ہی کہ اُنکی حرکت
ایسی نہین کہ ہمارے یہان آتے یہ فقط پاس مذہب اسلام تھا کہ وہ چلے آئے اور تم انکو
فقیر کہتی ہو وہ لاکھ شاہون کے شاہ ہین وہ جسکو چاہین بادشاہ بنادین اُنکے دادا کے سنتے ہین کہ
بچھ ایسے سیکڑون غلام ہین تمام پردۂ قاف اور پردۂ دنیا مین اُنکی بہادری اور شمشیر زنی کی شہرت
ہی اور سکہ بہادر کے دل پر ہی لاکھون بادشاہون اور شاہزادون کو زیر کرکے اور اُنکے ملک و
مال پر قبضہ کرکے پھر اُنکو بخش دیا کرورون پہلوانون کو زیر کیا یہ اُس خاندان کے ہین کہ جسکی یہ تعریف
ہی جو کہ مین نے بیان کی اب اُنکی ثنا و صفت مین زبان قاصر ہی اُنکی مدح کہانتک کرون میری مجال
نہین ہی کہ مین اپنی زبان سے اُنکی اور اُنکے بزرگون کی تعریف کر سکون بیٹیا اب کبھی اُنکو فقیر
نہ کہنا اور کبھی اُنکی نسبت ایسا گمان بھی نہ کرنا یہ سنکر اُسنے عرض کیا کہ بیشک جو آپ کا جی چاہے وہ
ارشاد فرمایئے اور اُنکی عزت بڑھایئے اور تعریف فرمایئے مگر مین تو انکو درویش ہمیشہ جانا کرونگی کیونکہ
میرے یہان تو وہ حالت فقیری مین آئے ہین یہان اُنکو آنے عزت دیکر بڑھایا اور درویش سے
شاہزادہ بنادیا انھون نے جو دیکھا کہ یہ سب عزت کرتے ہین تو انھون نے بھی اپنے تئین آگے
روبرو شاہزادہ ظاہر کیا اور خاندان امیر حمزہ صاحبقران سے بیان کیا نہین تو ایک ادنے فقیر
ہین یہ سنکر بادشاہ نے ہنس دیا اور خاموش ہو رہا تھوڑی دیر کے بعد مضراب پری اُٹھکر
اور رخصت ہوکر اپنے مقام پر چلی گئی بادشاہ نے بھی آرام کیا یہانتک کہ صبح ہوگئی اور آثار
سحر آسمان پر ظاہر ہوئے سب بیدار ہوئے نماز وغیرہ سے فراغت حاصل کی ادھر سب لشکر

تیار ہوگیا بادشاہ بھی برآمد ہوا سواریان درستھے پرلگ گئین سب ناموس سوار ہوئے نقارے
وغیرہ بار ہوئے نقارہ کوچ کا بجا سواری بادشاہ کی مع ناموس شاہزادے کے روانہ ہوئی بادشا
وشاہزادہ وناموس وغیرہ تو درمیان لشکر مین کروفر کوچ درکوچ مقام کرتے ہوئے چلے جاتے
ہین کہین مقام نہین کرتے ہین کہ یکایک اس واقعہ جانگزا کی خبر کسی شخص کی زبانی دیوہامان کے
بھانجے کو ہوئی کہ ترے ماموں دیوہامان سے بادشاہ نے قلعہ یاقوت نگار پر ایک آدم زاد کے
ہاتھ سے شکست کھائی اور مع لشکر فرار ہوا اور اب بادشاہ مع اس آدم زاد کے جو نہیرہ ہی زلزلہ
قاف ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران کا کوچ کرکے طرف شہر کے آتا ہی اور قریب شہر پہونچ گیا ہی
یہ خبر سنتے ہی اسکے ہوش وحواس جاتے رہے فوراً آپنے اپنے لشکر کے سرداروں کو بلایا جنکو
کہ دیوہامان یہان چھوڑ گیا تھا اور اُنسے اُسنے بیان کیا کہ جب دیوہامان ایسے دیو زبردست
سے شکست کھائی اور فرار ہوا تو میری کیا اصل وحقیقت ہی اور یہ بھی خرابی ہی کہ شہر مین کچھ
مقابلہ بھی نہین کرسکتا ہون کیونکہ اہل شہر پر مجکو بالکل اعتماد نہین ہی لہذا مین قبل آنے بادشاہ
کے یہان سے فرار کرتا ہون سب نے کہا کہ یہی بہتر ہی سوائے اسکے اور کچھ نہین ہوسکتا کیونکہ اگر آپ لڑینگے
تو تمام اہل شہر انکو مدد دینگے اور آپ بہت جلد گرفتار یا قتل ہوجاوینگے آخر کو جب یہ رائے قرار
پاگئی تو اُسنے اُسیوقت اپنی فوج کے درستی کا حکم دیا اور جب سب فوج درست ہوگئی تو
اُسنے تمام مال واسباب وخزانہ وغیرہ جو کہ وہان موجود تھا اور لوٹ وغیرہ سے باقی رہگیا تھا
سب بارکرا کر ایک سمت سے اہل شہر کو قتل کرتا ہوا صاف نکلا چلا گیا جب تک اہل شہر خبردار
ہون ہون یہ نہ ٹھہرا شہر مین ایک ہلچل پڑگئی اور تمام اہل شہر کو تعجب ہوا اور سب حیران
کہ یہ کیا واقعہ تھا بعد اُسکے جانے کی خبر آئی کہ بادشاہ نے دیوہامان کو بھگا دیا اور خود طرف شہر
کے تشریف لاتے ہین تو بادشاہ ہی کے خوف سے یہ بدکردار یہان سے یہ حرکت کرکے بھاگ
گیا یہ سنکر اہل شہر نے بڑا افسوس کیا اور کہا کہ قبل سے ہمکو نہ معلوم ہوا ورنہ ہم اسکو خود گرفتار
کرتے خیر شکر ہی خدا کا کہ جسنے پھر ہمارے بادشاہ کو یہان بھیجا یہ کہکر تمام اہل شہر کیا اور نے
کیا اعلے سکے سب برائے استقبال بادشاہ روانہ ہوئے اُدھر بادشاہ مع لشکر وناموس
کے قریب شہر تشریف لایا تھا کہ اہل شہر پہونچ گئے سبکا سلام اور مجرا ہوا بادشاہ نے
امیران شہر کو اپنے قریب بلایا کیفیت شہر دریافت کی انھون نے کل حالات بیان کیے اور
عرض کیا کہ آپ کے آمد کی خبر سنکر بھانجہ دیوہامان کا اہل شہر کو قتل کرتا ہوا ایک سمت سے
شہر کے نکلا چلا گیا بادشاہ نے فرمایا کہ خیر جانے دو اور شاہزادے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا
کہ انکو دعا مین دو کہ انکی بدولت یہ شہر پھر میرے قدم سے آباد ہوا اور مین پھر تم سب سے
آکر ملا ورنہ امید نہ تھی سب نے شاہزادے کی جانب دیکھا کہ ایک جوان آدم زاد کو پہلوے
بادشاہ مین اسپ تیز رفتار پر سوار پایا سب کو حیرت ہوئی بادشاہ سے تو ہیبت رعب
وداب کے دریافت نہ کرسکے مگر اہل لشکر سے دریافت کیا انھون نے کل واقعہ ابتدا سے
انتہا تک بیان کیا یہ سب سنکر اور زیادہ متحیر ومتعجب ہوئے ادھر بادشاہ مع ہمراہیان
اہل شہر کے داخل شہر ہوا تمام شہر کو اُسیطرح آباد پایا مگر جابجا لاشے اہل شہر کے پڑے ہوئے تھے
دریافت ہوکیا تو معلوم ہوا کہ وہ مردود جب جانے لگا ہی تو انکو قتل کرتا ہوا گیا ہی بادشاہ نے

حکم دیا کہ انکو دفن کرو آپ داخل محل عالی ہوئے ناموس وغیرہ سب اُتر کر اپنے اپنے مقام پر جاکر مقیم ہوئے لشکری بھی اپنی اپنی چھاونی مین اُترے سرور جنی و دیگر سردار اپنے اپنے مکانات مین گئے بادشاہ محل مین فروکش ہوا خزانہ وغیرہ سب انتظام سے رکھا گیا شاہزادے کو قریب محل مقام نہایت عمدہ رہنے کو ملا پھر اسیطرح شہر آباد ہوا ہر مقام اُسکا رشک باغ شداد ہوا ہر جگہ جگمگا پریزاد دنکا تھا ہر مقام و ہر محلے مین ایک خوشی کی حالت تھی سب اپنے اپنے عزیزون سے مل رہے تھے ادھر بادشاہ نے برامد ہوکر حکم دیا کہ ہم جشن فتح کا کرینگے اور شاہزادہ والا قدر رستم ثانی کی دعوت کرینگے لہذا سامان جشن کیا جاوے کل اہل شہر کو حکم دیا جاوے کہ سب اپنے اپنے یہان صحبت عیش برپا کرین صرف اسکا خزانہ شاہی سے مرحمت ہوگا ہر جگہ صحبت ناچ ورنگ ہو طعام وغیرہ باورچیخانہ شاہی سے ہر ایک کے مکان پر جائے یہ حکم سنتے ہی کارپردازان شاہی نے حکم شاہی تمام اہل شہر کو پہونچا دیا ہر جگہ سامان جشن ہونے لگا تمام شہر کو آئینہ بند کیا ہر گلی کوچے صاف و شفاف ہوا ہر مقام پر نوبت رکھی گئی بخت کی تیاری ہونے لگی درخزانہ وا ہوا اہل شہر کو زر و جواہر تقسیم ہونے لگا ہر مقام پر صحبت ناچ رنگ ہونے لگی کوئی غزل گاتا تھا کوئی یہ ٹھمری بھیرون کی دھن مین گاتا تھا ٹھمری پیارے پیا آئے نہ ہمری اور + سگری رین مین تونارے گنت رہی + ہو گیوا اتنے مین مکر پیارے پیا لگے نہ ہمری اور + کسی سنٹ ملار کی دھن مین یہ ٹھمری گائی ٹھمری جُبنا تا چھوڑ مین تو جاؤن بلہاری رے - انترہ ہاتھ جوڑے بنتی کرت ہون + پیارے پیا کو نہین دیونگی مین گاری رے + اور محلات محلے مین بھی پریزادان قاف کے صحبت برپا ہوئی بارگاہ و ایوان شاہی کو تمام شیشہ آلات پرستانی سے آراستہ کیا وہ صحبت عیش برپا ہوئی جو کہ شاہ جم کو بھی نصیب نہ تھی ہر سردار و اہل شہر کے مکانون پر ناچ و گانا ہو رہا تھا ایک پریزاد نے یہ غزل گائی غزل

ضبط گریہ کر سکین غالب مین اپنے دل کہان
درمند عشق انکی بزم کے قابل کہان

لطف بیخبائی بھی فرقت مین تری حاصل کہان
سب پریشان حسرت مین ہم کہان تم رول کہان

گو کسی سورت سے ہو پر وصل جانان تھا نصیب
جب نہ سینے پہ زانو راحت بسمل کہان

میرے رونے کا یقین کیا انکو وقت قتل
اشک آنکھون سے نکلتے ہین دم مشکل کہان

دل کے جانیسے بھی بڑھکر مجکو اسکا رنج ہے
سوچتا ہون اب ہیگی آرزوے دل کہان

عالم غربت مین بھی رہتی ہین باتین ملکی
اُسکے دیوانے کو فکر راحت منزل کہان

المدد اے شوق پھر گھر سے نکالا ہے تیرے
دیکھتے ہین لیچلے اب آرزوے دل کہان

کیا شکستہ دل ہین عکس روے جانان غم
آئینہ کو تم ہوا تصویر کے قابل کہان

عشق کی تاثیر سے لیلے گا بل جاتا تھا دل
نالۂ مجنون کہان اور صاحب محمل کہان

بے کئے بھی ہاتھ سے جاتا رہیگا دیکھنا
جب کسی پر آگیا پھر اعتبار دل کہان

یہان دربار مین بھی بیان خوبصورت خوبصورت ناچ رہی تھین شاہزادہ بزم جشن مین مع بادشاہ وقت اور زمانہ تھا وہ زمانہ بہتر از نوروز تھا تین شبانہ روز یہ صحبت عیش برپا رہی کسیکو کوئی رنج و غم نہ تھا ہر دل شاد و خرسند تھا پھر ایک دیو و پری کی زبان پر جاری تھا کہ خدا نے یہ دن دکھایا کہ پھر شہر آباد ہوا خدا اس شاہزادۂ آدم زاد کو سلامت و باکرامت رکھے کہ جسکے سبب سے یہ دن نصیب ہوا

اور یہ خوشی میسر آئی تین دن تک خوب تمام شہر مین اور دربار شاہی و محلات مین دن عید رات
شب برات رہی خوب خوب ناچ و رنگ رہا خوب خوب جام شراب گردش مین آیا پریزادون خوب خوب سے
ناچین گائین شاہزادے نے بھی خوب پریون کا ناچ دیکھا اور گانا سنا مضراب پری بھی بزم عشرت
مین موجود رہی چوتھے دن بوقت صبح بزم عشرت کے برخاست ہونے حکم بادشاہ نے فرمایا اب
دیو و پریزاد رخصت حاصل کرکے اپنے اپنے مقامون پر جانے لگے جب چند دیو معزز باقی رہے
تو مضراب پری نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر حکم شاہی ہو تو مین شاہ صاحب کو چشمۂ رنگان
پر برائے سیر لیجاؤن اور عجایبات پرستان دکھلاؤن کیونکہ جب یہ پردۂ دنیا پر تشریف لیجائین
تو بیان کی کیفیت بیان کرین اور یاد کرین بادشاہ نے فرمایا کہ انکو اختیار ہے مین نہین کہتا
اگر انکے مزاج مبارک مین آئے تو تمھارے ساتھ تشریف لیجائین مین منع نہین کرتا ہون یہ سنکر مضراب
پری نے شاہزادے کی جانب متوجہ ہوکر کہا کہ ای شاہ صاحب اگر آپکے مزاج مبارک مین آئے تو سیر
چشمۂ رنگان تشریف لیچلیے وہانکی بھی سیر فرمائے اور چشمۂ رنگان مین غسل فرمالیے وہان جشن و بزم عشرت
برپا کرینگے پریان گانا بجانا مذکور مضراب پری نے اسوجہ سے قرار دیا تھا کہ وہان تنہائی ملیگی
خوب گفتگو ہوگی اور حال بھی معلوم ہوگا اور خوب صحبت رقص و سرود و غنا برپا ہوگی شاید
کچھ انکے دل کا بھی حال معلوم ہوجائے دوسرے ماں باپ کو بھی خبر نہوگی ادھر شاہزادے
نے دل مین یہ سنکر خیال کیا کہ اچھا چلو شاید کوئی صورت وصل کی نکل آئے کوئی امر عمدہ ظہور
پذیر ہو پہلے تو بظاہر یون ہی انکار کیا کہ مجکو کیا ضرورت ہے جو مین عجایبات دیکھون مین نے ہزارہا
طلسم فتح کیے ہین بڑے بڑے نیرنگ دیکھے ہین خوب دل سیر ہے جب یہ سنا تو مضراب پری
نے جواب دیا کہ ایسا نیرنگ نہ دیکھا ہوگا جو وہان دیکھنے مین آئیگا آپ چلے تو ادھر بادشاہ
نے فرمایا کہ آپ تشریف لیجائیے کیونکہ اب تو کوئی خوف نہین ہے وہ نامراد شکست کھاکر بھاگا ہے اب
آپ بھی راحت سے بسر فرمائیے جب بادشاہ نے یون فرمایا اور مضراب پری نے اصرار
کیا گو کہ دل خود بھی چاہتا تھا مگر بظاہر انکار تھا اور دل یہی چاہتا تھا کہ بہ تکرار کہا جائے جب
بہت اصرار کیا گیا تو مجبور ہوکر کہا کہ اچھا بہتر ہے جو آپکی مرضی مبارک مین آئے وہ کیجیے مین تو
ناچار ہون ظاہر مین تو نہ نہین تھی مگر باطن مین بہت خوش تھے یہ سنتے ہی مضراب پری نے
حکم کیا کہ کل صبح کو سب سامان تیار رہے اور سب موجود رہین ہم صبح شاہ صاحب کو چشمۂ
رنگان پر برائے سیر جائینگے یہ حکم دیکر اٹھکر چلی ہوئی اور بادشاہ سے رخصت ہوکر چلی گئی
جاکر اپنے ہمراہیون و ہم نشینون و ہم صحبتون و خواصون کو بھی حکم دیا کہ کل صبح کو تیار رہین ہم
چشمۂ رنگان پر سیر کو جائینگے اور وہان جشن کرینگے یہ فرماکر آرام کیا کیونکہ تین شبانہ روز کے تھکے
ہوئے تھے بزم عشرت کی وجہ سے ادھر بادشاہ نے بھی دربار برخاست کیا ہر شخص اپنے اپنے
مقام پر گیا تھکا ماندہ تھا سو رہا ادھر بادشاہ بھی جاکر آرام گزین ہوا شاہزادہ بھی چونکہ تین
شب و روز کا جاگا ہوا تھا اپنے مقام خاص مین بصد راحت آرام پذیر ہوا یہانتک کہ وہ شب
گذرکر صبح ہوئی ہر ایک بیدار ہوا ادھر انکارون نے سامان سواری و جلوس شاہی درست
کرکے دولت پر لاکر موجود کردیا شاہزادہ ادھر بیدار ہوا ادھر مضراب پری بھی لباس فاخرہ
پہنکر بصد خوشی دربار مین آئی بادشاہ بھی دربار مین تشریف فرما تھا مضراب پری نے

آگر مجرا کیا اور اپنے مقام پر آکر بیٹھی ابھی اچھی طرح نہ بیٹھنے پائی تھی کہ شاہزادہ بھی آگیا وہ بھی قواعد شاہی بجا لایا بادشاہ نے گلے سے لگایا اور حکم بیٹھنے کا دیا شاہزادہ بھی اپنے مقام پر بیٹھ گیا بعد تھوڑی دیر کے مضراب پری نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو یہ لونڈی شاہ صاحب کو لیکر برائے سیر چشمہ نہنگان پر جاوے بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ بسم اللہ دیر نکرو مگر کچھ لشکر دیو پریزاد بھی ہمراہ لیلو مضراب پری نے عرض کیا کہ حضور کو حاجت نہین ہے شاہزادے نے بھی تائید کلام مضراب پری کی بادشاہ خاموش ہو رہا ادھر یہ دونون سلام کرکے اپنی اپنی جگہ سے اٹھے اور دربار سے باہر آئے تخت ہائے مرصع موجود تھے اسپر سوار ہوئے اور تختون پر مصاحبین خواصین سوار ہوئین ایک تخت پر یہ دونون آفتاب و ماہتاب جلوہ گر ہوئے یہ تخت ہوتا تھا ایک برج مین مشتری و زہرہ کا قران ہوا ہے جب سب سوار ہو چکے تو دیو تخت لیکر طرف چشمۂ نہنگان کے روانہ ہوئے عقب مین اور تخت سجے اور کچھ بعد تمام سامان خیمہ و جشن وغیرہ تھا یہ تو اس سامان سے طرف چشمۂ نہنگان کے جاتے ہین انکو تو راہ مین چھوڑئے اب آیندہ انکا ذکر باقی ماندہ ہوگا لیکن

اب دو کلمہ داستان شکست کھاکر بھاگنا دیو ہامان کا قلعہ یاقوت نگار سے اور تباہ و برباد ہونا لشکر کا اور پھر خبر پاکر ارادہ کرنا طرف چشمۂ نہنگان کے بیان کیے جاتے ہین

ساقیا دے مجھے شراب سخن	مجکو دکھلاؤن آب و تاب سخن	اک حکایت عجیب لکھتا ہون
ماجرائے غریب لکھتا ہون	راویان شیرین مقال و حاکیان رنگین خیال اس داستان	

عبرت آمیز کو یون بیان کرتے ہین اور قلم ندرت رقم سے یون صفحۂ قرطاس پر تحریر کرتے ہین کہ جب دیو ہامان شکست خوردہ زخمی ہوکر ہاتھ سے شاہزادۂ عالیوقار گردون اساس رستم ثانی نامدار کے بھاگا اور لشکر اسکا تمام کوہ و صحرا مین پراگندہ اور منتشر ہو گیا کوئی دو لاکھ ٹوٹہ دیو اسکے پاس باقی رہگئے اور سب ادھر ادھر پریشان و سرگردان ہوگئے وہ جو باقی رہے تھے اور اسکے پاس موجود تھے وہ سب اسکو لیکر بھاگے اور کوہ و صحرا مین ہوتے ہوئے قریب بیس بائیس کوس کے نکل گئے جب اسقدر دور نکل گئے تو خوف لشکر مخالف کا جاتا رہا اور ہر طرف ہوا ایک صحرا مین زیر درخت ہائے صحرائی اترے جو کہ زخمی تھے اسکے ٹانکے دیے گئے اور دیو ہامان کی بھی زخم دوزی ہوئی اسوقت اسکے بھی ہوش و حواس درست ہوئے اسوقت اپنی زوجہ زنگارہ سے کل حال دریافت کیا اسنے کل حال جنگ و شکست کھاکر لشکر کا بھاگنا بیان کیا دیو ہامان نے یہ سنکر ایک آہ سرد بھری اور کہا افسوس یہ دن ہوا خیر مین اچھا ہولون تو اسکا عوض لونگا اور ان سب باتون کی کسر نکالونگا اگر اکبی بادشاہ کو مع اس آدم زاد کے نہ قتل کیا تو دیو ہامان اپنا نام نہ رکھا ای زنگارہ وہ اب میری یہ رائے ہے کہ تم اپنے جزیرے کو چلو اور وہان چلکر سب زخمیان لشکر کا علاج کرو اور میرا بھی معالجہ کرو جب مجھے صحت ہوگی تو پھر لشکر کشی کرونگا اور برائے مقابلہ آونگا اور جو بادشاہ اور حاکم جزیرہ میرے ساتھ آئے ہین انسے کہدو کہ آپ بھی سب صاحب اپنے اپنے جزیرون

اور ملکون کو تشریف لیجائین اب جب مین اچھا ہونگا اور لشکر کشی کرونگا تو آپ لوگونکو خبر کرونگا انھون نے جواب دیا کہ ہم بھی آپ کے ہمراہ رہینگے وہان جاکر کیا کرینگے اب ایک ہی مرتبہ جاسینگے دیو ہامان نے جواب دیا کہ جیسی آپکی رائے ہو یہان تو یہ بندوبست ہو رہا ہی اُدھر وہ لشکر جو کوہ و صحرا مین پراگندہ ہو گیا تھا تلاش کرتا ہوا وہان پہونچا اور اپنے ہمراہیون کے دیو کو دیکھکر آملا یہانتک کہ کل لشکر جو قتل ہونے سے بچ رہا تھا سب آکر جمع ہو گیا انمین جو زخمی تھے انکی بھی زخم دوزی ہوئی بعدہٗ دیو ہامان نے حکم دیا کہ یہان سے کوچ کرو کیونکہ خیمہ وغیرہ تو ہی نہین یہان رات کیونکر بسر ہوگی جہانتک ممکن ہو آج ہی جزیرۂ ملکوز نگارہ مین پہونچ جانا یہ سنکر لشکر نے اسیوقت کوچ کیا اب بھی لشکر اسکے ہمراہ قریب چھ لاکھ کے ہی تھوڑی دور چلے تھے کہ سامنے سے گرد اڑی اور آسمین سے بھانجہ دیو ہامان کا مع اپنی فوج کے پیدا ہوا یہ لشکر دیو ہامان نے یہ دیکھکر قیام کیا اور سبکے سب رک گئے اور صف باندھکر کھڑے ہوگئے اس خیال سے کہ شاید یہ لشکر حریف کا ہو اُدھر اُس لشکر نے بھی اپنے لشکر کی صفین درست کین اس اندیشے سے کہ شاید یہ لشکر اختضر پریزاد کا ہو صف بستہ ہو گیا اور ایک دیو واسطے خبر کے روانہ کیا اُدھر لشکر دیو ہامان نے دیو ہامان سے کہا کہ ایک لشکر ہمارے لشکر کے روبرو صف آرا ہوا ہی کیا حکم ہوتا ہی کیونکہ ہم سب تو زخمی ہین اور بے سروسامان ہین کیونکر مقابلہ کرین کچھ چارہ نہین ہی سوائے اسکے کہ ابھی سب اور طرف کا رخ کرین اور یا مہلت طلب کرین یہ سنکر دیو ہامان نے کہا کہ پہلے خبر تو منگاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی اُنھون نے چند دیو برائے خبر روانہ کیے اُدھر سے وہ دیو چلا تھا اِدھر سے یہ دیو چلے راہ مین ملاقات ہوئی اُس دیو نے پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم برائے خبر لشکر جاتے ہین کہ یہ لشکر کسکا ہی اُن دیوؤن نے کہا کہ تم بتاؤ اس سپاہ کا سردار کون ہی اُنھونے جواب دیا کہ فوج کا افسر دیو ہامان کا بھانجہ ہی جو برائے حفاظت شہر رہ گیا تھا اب اختضر پریزاد نے شہر پر لشکر کشی کرکے اسکو نکال دیا یہ نہ بیان کیا کہ یہ بسبب خوف کے چلا آیا ہی اب تم بتاؤ کہ فوج کسکی ہی اور کون افسر ہی اُنھون نے جواب دیا کہ یہ لشکر دیو ہامان کا ہی کہ وہ قلعہ یاقوت نگار سے شکست کھاکر یہان مقیم ہوئے ہین اور اب یہان سے کوچ کرکے طرف اپنی ولایت کے جاتے ہین اُس دیو نے کہا کہ یہ خوب ہوا کہ یہان آنے اور اُنکے بھانجے سے ملاقات ہو گئی ورنہ بہت پریشان اور خراب ہوتے کہان اُنکو تلاش کرتے یہ کہکر وہ دیو اپنے لشکر کی طرف واپس گیا اور وہ دیو اپنے لشکر کیجانب چلا پہنچا اُس دیو نے جاکر کہا کہ یہ لشکر آپ کے ماموں دیو ہامان کا ہی آپ چلیے اپنے ماموں سے ملاقات کیجیے اُدھر دیوؤن نے جاکر دیو ہامان سے کہا کہ یہ لشکر آپکے بھانجے کا ہی جسکو آپ برائے حفاظت شہر اختضر پریزاد چھوڑ آئے تھے وہ بھی شکست کھاکر بھاگا ہی آپ کی تلاش مین آتا تھا کہ آپ کے لشکر کو دیکھکر صف آرا ہو گیا یہ سنکر دیو ہامان نے حکم دیا کہ چند دیو جاکر اُسکو لے آئین اِدھر سے چند افسر دیو اُن سے چلے اُدھر سے وہ سنکر کہ یہ لشکر میرے ماموں کا ہی خود چلا راہ مین اُنسے ملاقات ہوئی یہ اُنسے ملا اور تمام کیفیت بیان کی اور اُنکے ہمراہ تبع اپنے لشکر کے داخل لشکر دیو ہامان ہوا ماموں سے ملاقات ہوئی اور تمام حال بیان کیا دیو ہامان مع اپنے بھانجے کے وہان سے کوچ کرکے طرف منزل مقصود کے چلا دو شبانہ روز برابر روانہ رہے کی تھی کہ لشکر بھی تھک گیا سبکی رائے سے برائے آرام

وہان قیام کیا اور یہ راے ہوئی کہ یہانسے بوقت شام کوچ کرینگے کسیقدر یہان دم لے لین سب
لشکر اُترا مگر جو خزانہ کہ بھانجہ دیو ہامان کا لایا تھا وہ بار رہا لشکر ابھی اچھی طرح اُترنے نہ پایا تھا کہ
یکایک ایک جانب سے صحرا سے گرد اڑی اور وہ قریب اس لشکر کے آکر ٹھہر ہوئی اور اُسمین تین
ہزار علم تین لاکھ فوج کی علامت پیدا ہوئی یہ حال دیکھکر دیو ہامان نے چند دیو روانہ کیے کہ جاکر
خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی یہ سنکر وہ دیو گئے اور داخل لشکر ہوکے جاکر یہ دیکھا کہ لاکھون دیو ہین
ہر ایک دار شمشاد اور ارہ پشت نہنگ ہاتھون مین لیے ہوئے چلے آتے ہین اور ایک دیو ایک
تخت پر سوار ہی کہ جسکو ہزار دیو اُٹھائے ہوئے ہین اور اُسکی یہ حالت ہی کہ دونون شاخین اسقدر
دراز ہین کہ آسمان سے باتین کرتی ہین اور بڑا قوی تن ہی ارنے کی رانین روبرو رکھی ہوئی ہین اور
کیی خم شراب کے رکھے ہوئے ہین اور شراب پیتا جاتا ہی اور وہ ران چباتا جاتا ہی وہ دیو با وجود دیو
ہونے کے بھی ڈر گئے اور مارے خوف کے کانپنے لگے اور اُسکے روبرو سے آگے چلے گئے اور اُنسے
لشکر کے دیوؤن سے پوچھا کہ یہ لشکر کہان سے آتا ہی اور کہان جائیگا اُنھون نے جواب دیا کہ
یہ لشکر ملک شقالیہ سے آتا ہی اور دیو ہامان کی مدد کو جاتا ہی حاکم لشکر دیو مثقال دراز شاخ مرد مختار
ہی بالفعل تین لاکھ نرہ دیو کا لشکر ہمراہ ہی اور عقب سے دیو شقال دراز شاخ الاذرع بجمعیت چار
لاکھ نرہ دیو کے آتا ہی اور وہ فرزند ارجمند ہین ہمارے بادشاہ کے شہر شقالیہ سے بموجب
خبر اپنے پدر بزرگوار کے آتے ہین دیو مثقال ماموں ہین دیو ہامان کے اور دیو شقال
بھانجے ہین دیو ہامان کے یہ خبر دریافت کرکے وہ دیو چلے گئے کہ یکایک پھر گرد اڑی کہ جس سے
زمانہ تیرہ و تار ہو گیا اور دل گردے چار ہزار علم چار لاکھ کی جمعیت کی علامت پیدا ہوئی
وہ دیو جو کر قریب کھڑے تھے اُنھون نے اُن دیوؤن سے کہا کہ دیکھو وہ آگے ہمارے سردار
کے فرزند اب جو اِن دیوؤن نے دیکھا تو یہ پایا کہ ایک دیو تخت پر سوار ہی اور گرد تخت کے بہت
سے دیو لبھدہ سرداری موجود ہین اور کیی سو دیو اُس تخت کو اُٹھائے ہین وہ شراب خواری کرتا چلا
آتا ہی اور چار لاکھ کا لشکر عقب مین چلا آتا ہی یہ لشکر دیو مثقال مین آکر شامل ہو گیا اور
دیو شقال کا برابر تخت دیو مثقال کے آنا سے ہی دیو مثقال کے نظر پڑی اپنے
تخت پر کھڑا ہو گیا کہا کہ ای فرزند تم آگے آنے سے عرض کیا کہ جی ہان یہ دونون ملکر چلے ادھر وہ
وہ دیو یہ حال دیکھکر اور خبر دریافت کرکے خدمت مین دیو ہامان کے آئے اور عرض کیا کہ
یہ لشکر آپ کے ماموں مثقال کا ہی اور آپکے بھائی دیو شقال بھی اُنکے ساتھ ہین جو کہ
آپ کی مدد کو شہر شقالیہ اور شہر شقالیہ سے آتے ہین اور آپکی مدد کو جاتے ہین کہ اسطرف
بھی اُنکا گذر ہوا دیو ہامان یہ سُنکر بہت خوش ہوا اور اُسیوقت سب سردارون کو برائے
استقبال روانہ کیا وہ دیو قریب لشکر پہونچے دیو مثقال کو خبر ہوئی کہ دیو ہامان نے چند دیو برائے
استقبال روانہ کیے ہین اُنسے کہا کہ دیو ہامان کو کیونکر خبر ہو گئی وہ تو قلعہ یاقوت نگار پر محاصرہ
کیے ہوئے پڑا ہی وہ یہان کہان اُن دیوؤن نے کہا جو کہ خبر لشکر آگے تھے کہ حضور وہ
قلعہ یاقوت نگار سے شکست کھاکر ایک آدم زاد کے ہاتھ سے بھاگے ہین تمام خیمہ و خرگاہ
و ذخیرہ بھی لٹ گیا اُسنے کہا کہ آدم زاد کیسا اُنھون نے کہا کہ سنا گیا ہی کہ اخضر مرزا دنے
پردہ دنیا سے ایک آدم زاد کو بلاکر دیو ہامان سے مقابلہ کرایا کہ جسکے ہاتھ سے دیو ہامان

شکست کھاکر بھاگے ہین اور یہان مقیم ہوئے ہین یہ لشکر جو کہ سامنے پڑا ہی انھین کا ہی
دیو مثقال یہ سنکر متحیر ہوا کہ اتنے مین وہ دیو جو کہ برائے استقبال آئے تھے آگئے دیو مثقال کو
سلام کیا دیو مثقال نے جواب سلام دیا اور حال دریافت کیا کہ یہ واقعہ کیا ہوا انھون
نے کل حال بیان کیا دیو مثقال نے کہا کہ دیو ہامان نے تو ہمین خبر بھی نہ کی ہم بغیر اطلاع
اور خبر کہ مدد کو آئے ہین یہ کہتا ہوا مع اپنے فرزند کے طرف لشکر دیو ہامان کے چلا اور اپنے
لشکر کو وہین اترنے کا حکم دیا لشکر وہین فرو کش ہوا خیمے وغیرہ برپا ہوئے یہ دونون
مع سردارون کے ہمراہ اُن دیوؤن کے لشکر مین دیو ہامان کے آئے اور خبر دیو ہامان
کی پوچھی دیو ہامان کو سلام کیا اور عذر کیا کہ مین بسبب زخمداری کے حاضر خدمت نہ ہوسکا
معاف فرمایئے یہ دونون جواب سلام دیکر برابر دیو ہامان کے بیٹھ گئے دیو مثقال نے
کل کیفیت دریافت کی اور کہا کہ تمنے تو ہمکو اطلاع بھی نہ کی جسسے ہم سے پوشیدہ کیا ویسی
سزا پائی یہ سنکر دیو ہامان نے ابتدا سے کل حال یہانتک کہ شکست کھاکر بھاگنا بھی کہا اور
رونے لگا دیو مثقال نے کہا کہ کیون روتا ہی اب مین آگیا ہون اور تیرا بھائی مین مقابلہ کرکے
اُس آدم زاد کو قتل کرونگا اور تیری معشوقہ تجکو دلادونگا تو صبر کر دیو ہامان نے کہا کہ مین
کہانتک صبر کرون صبر کرتے کرتے یہ حالت ہوگئی اب مجھمین تاب صبر باقی نہین ہی یہی دل چاہتا
ہی کہ اپنی جان دیدون دیو مثقال نے کہا کہ بیٹا اسقدر اور صبر کر کہ مین بھی چلکر ایک مقابلہ
اُس آدم زاد سے کرلون اگر مین فتحیاب ہوا تو خیر ورنہ تجکو اختیار ہی اور ہی دیو ہامان تیرے
پاس سپاہ کسقدر ہی اُسنے کہا کہ اے ہامون اب تو صرف چھ لاکھ نرہ دیو باقی رہگئے ہین باقی اُن
مقابلون مین قتل ہوئے پہلے تو سات لاکھ پچاس ہزار تھے ہامون اب تو نہ خیمہ ہی نہ بارگاہ ہے
نہ سروسامانی ہی سب اپنی اپنی جان بچاکر بھاگے ہین سب سامان لشکر حریف نے لوٹ لیا
مین آپکی بہوکے خبر لینے کو جاتا تھا کہ وہان جاکر اپنا علاج کرونگا جب پھر سامان درست ہوجائیگا
تو پھر مقابلہ کرونگا ایکل اپنی جان دیدونگا کہ آپ سے راہ مین ملاقات ہوگئی اب جو آپ کی رائے
ہو وہ کرون دیو مثقال نے کہا کہ اے ہامان آج تو یہان قیام کرو کل یہان سے کوچ کرینگے جو
میرے خیمون مین ہی سب ہو دیو ہامان نے کہا کہ یہ جو میرے ہمراہ سردار ہین اور ملکون و جزیرون
کے حاکم و بادشاہ ہین وہ کیا یونہین بغیر خیمہ و خرگاہ جنگل مین بسر کرین اُسنے جواب دیا کہ نہین تیرے
لشکر مین کسقدر خیمے و بارگاہین خالی پڑی ہین یہ سب انھین رہین یہان کیون رہین اپنے لشکر کو
بھی حکم دو کہ وہ ہمارے لشکر مین شامل ہوجائے یہ سنکر دیو ہامان نے جلد افسرون کو بلایا اور حکم
دیا کہ سب لشکر شامل لشکر ہامون جان ہوجاے اور خزانہ وغیرہ بھی ہامون جان کے خزانے
مین داخل کیا جاے یہ سنکر تمام لشکر دیو ہامان کا اور لشکر دیو مثقال کا ایک ہوگیا اور خزانہ
وغیرہ بھی ایک مین شامل کرلیا گیا اور تمام لشکر کے رہنے کو خیمے وغیرہ اسیوقت دیو مثقال
سے ملگئے اب سب افسر و بادشاہ راحت سے ہوئے وہ بے سروسامانی دیو مثقال کے آنے
سے جاتی رہی ادھر دیو ہامان سے اپنی زوجہ رنگارہ کے ہمراہ دیو مثقال کے اسکی بارگاہ
مین آیا اور چند معزز سردار بھی آئے اور سنیے یہ واقعہ نیا اور تازہ درپیش ہوا کہ جب سے دیو
مثقال نے رنگارہ کو دیکھا ہی فریفتہ ہوگیا ہی ہر مرتبہ یہ قصد کرتا ہی کہ اسکو اٹھا لیجاؤن اور مطلب

دل حاصل کرون مگر بخوف اپنے باپ کے خاموش تھا جب سب لشکر آسودہ ہو چکا اور دیو ہامان بارگاہ
دیو مثقال مین گیا اور زنگارہ بھی اُسکے ہمراہ تھی سب اکر دربار مین بیٹھے تھوڑی دیر دربار ہوا
بعدہٗ دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمون مین گئے دیو ہامان بھی ایک خیمے مین گیا جو کہ
اُسکے واسطے دیو مثقال نے برپا کرایا تھا جب یہ دونون یعنے دیو ہامان و زنگارہ داخل خیمہ
ہوئے اور دیو مثقال بھی اپنے خیمے مین آیا مگر دل بیقرار تھا کسی پہلو قرار نہ تھا یہ تو یہان بیقرار
تھا اُدھر وہ دونون داخل خیمہ ہوئے جو کہ کئی روز کے تھکے ماندے تھے اور کئی دن کے جاگے
ہوئے تھے سو رہے دیو مثقال جب بہت بیقرار ہوا تو اُسنے خیال کیا کہ چلکر دیو ہامان کے
خیمے جہان اُسکا نظارہ بھی کرین شاید کوئی صورت وصل کی نکل آئے یہ سوچکر اپنے خیمے سے طرف
خیمہ دیو ہامان کے چلا یہان جو آیا تو دونون کو سوتا پایا بس یہ دیکھکر اور بیقرار ہوا اور زنگارہ
کو اُسکی کمر مین سے دیکر اُٹھا لیا اور لے اُڑا یہ وقت غنیمت جانا خیال کیا کہ صحرا مین لیجا کر اس سے
وصل حاصل کرا بھی یہ سوتی ہے وہان بیدار کرنا خوب وقت پر پہونچے یہ سوچتا ہوا اُڑا چلا گیا جب
کئی کوس نکل آیا تو ایک جنگل مین اُترا اور یہان لشکر مین اس سبب سے کسیکو نہ معلوم ہوا کہ
سب لشکر کئی دن کا تھکا ہوا تھا سب سو رہے تھے پہرہ وغیرہ پھر رہا تھا اور وقت دوپہر کا تھا یہ
اُسکو خوب ملا صحرا مین جاکر اُسکو بیدار کیا وہ جو ہوشیار ہوئی اور جاگی تو کیا دیکھتی ہے کہ مین ایک
جنگل مین تنہا پڑی ہون اور سامنے دیو مثقال کو بیٹھے ہوئے دیکھا حیران ہوئی کہ یہ کیا ماجرا ہے
مین اپنے خیمے مین اپنے شوہر کے پاس سوتی تھی یہان کیونکر آگئی اور یہ دیو مثقال یہان کہان
دیو مثقال نے جو اُسکو دیکھا کہ یہ حیران اور پریشان ہے تو کہا کہ ای جان جہان مین تمکو دیو ہامان
کے پہلو سے اُٹھا لایا ہون جب سے مین نے تمکو دیکھا ہے دل بیقرار تھا اور تمہارے وصل کا
خواستگار تھا آخر جب زیادہ بیقرار ہوا تو تمہارے خیمے مین آیا کہ چلکر نظارہ کرون وہان تمکو اور
دیو ہامان کو ایک ہی پلنگ پر سوتا پایا اُسوقت مین غنیمت سمجھا اور اُس خواب غفلت
ہی مین بہت آہستہ آہستہ اور ڈرتے ڈرتے اپنی گردن مین تمکو اُٹھا لایا کہ مین صحرا مین چلکر
سے وصل حاصل کرون لہذا اب تم انکار نہ کرو میری مراد دل برلاؤ کیونکہ مذہب ابلیس مین یہ
روا ہے کہ جس عورت سے چاہے اس سے ہم بستر ہو خواہ وہ صاحب شوہر ہو خواہ نہو خواہ ماں ہو
خواہ ہمشیر ہو اور تم بھاوج ہوتے ہو تو کوئی حرج نہین ہے یہ سنکر وہ بہت برہم ہوئی اور کہا کہ یہ کیا بیہودہ
کلام ہے مین تو کبھی راضی نہونگی کیا مجکو تم زن بازاری سمجھے ہو یہ حرکت بیہودہ کیسی تھی کہ تو مجکو
میرے شوہر کے پاس سے اُٹھا لایا کیا تو اسکی مدد کے واسطے آیا تھا کہ چلکر اُسکی زوجہ سے ایسا فعل
کریگا دیکھو اسمین بڑا فساد ہوگا اگر اُسکو خبر ہو جائیگی تو وہ اپنی جان اور تمہاری جان ایک کر ڈالیگا
اور بیکار کا کشت و خون ہوگا چونکہ یہ دیو ہامان پر فریفتہ تھی اس سبب سے انکار کیا ورنہ یہ بھی
ممکن تھا کہ انکار کرتی اگر کوئی چھوٹا ارادہ کرتا تو یہ فوراً موجود ہو جاتی کیونکہ اس قوم مین غیرت
تو ہی نہین اور نہ اس مذہب مین یعنے بھائی باپ سے ایسا فعل کرنا جائز ہے سبکو روا
ہے جس سے چاہے ہم بستر ہو مگر بسبب عشق دیو ہامان کے انکار کیا یہ تقریر اُسکی سنکر دیو مثقال
نے کہا کہ مین تو یہ نہین جانتا کہ وہ خبر پاکر فساد کریگا مین تو اسوقت ضرور تیرے ساتھ ہم بستر ہونگا اور
وہ کیا فساد کریگا جب ایک آدم زاد کا اُس سے کچھ نہ ہو سکا اور اُسکے ہاتھ سے شکست کھاکر

بھاگا تو میرا کیا کر سکتا ہی یہ صرف تیرا خیال ہی خیال ہی بس اب زیادہ انکار کر دل بہت بیقرار ہی آ میرے
گلے سے لگ جا یہ کہکر دونون باہین پھیلا دیے اور اپنی طرف کو کھسیٹا وہ بھی یہ سوچی کہ اگر اب زیادہ
انکار کرتی ہون تو یہ جبرا ہم بستر ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ کوئی تدبیر ایسی کرون کہ یہ وقت ٹلجاے
پھر دیکھا جائیگا اور یہ خیال کرکے خود لپٹ گئی اور کہنے لگی کہ مین خود تیرے اوپر اسوقت سے عاشق
ہون جب سے کہ تجکو دیکھا تھا خوب کیا جو تو مجکو یہان سے آیا مین یہ باتین صرف تیرا دل لینے کو
کرتی تھی کہ دیکھون یہ عاشق صادق ہی یا کاذب یہ تو مین جانتی ہون کہ دیو ہامان تیرا کہنا نہین کرسکتا
ہی تو اس سے زیادہ زبردست ہی وہ تو صدکا کودا ہی کہ آدم زاد سے شکست کھاکر بھاگا مین کہان تیرا
بہادر جانتی تھی جب تو مین نے اس سے عقد کیا اگر ایسا جانتی تو کبھی نہ کرتی تو تو اس سے زیادہ
زبردست ہی میرا کام بھی تجسے خوب نکلیگا یہ کہکر خود بوسے لینے لگی اس نابکار نے بھی خوب گلے سے
لگایا اور بوسے لیے یہانتک کہ جب زیادہ خواہش نے زور کیا تو دست درازی شروع کی اسوقت
اسنے جب یہ رنگ دیکھا اور تیور بدلے پائے تو یہ کہا کہ اے دیو شتقال آج تو مجکو اس امر سے معاف
رکھو کیونکہ مین آج کئی دن سے ماندی ہون اور بخار بہت شدت سے آتا ہی حکیم نے بالکل ہر کام
سونے کو منع کیا ہی نہ کہ ایسی حرکت کو اور کہا ہی کہ اگر کسی قسم کی تے اعتدالی ہوگی تو پھر تمھاری
جان نہ بچے گی اگر تمکو میری زندگی درکار ہی تو دو چار دن تامل کرو اور صبر کرو کیونکہ مین کہین نہین جاتی
ہون دو ایک دن مین میرا بخار جاتا رہیگا پھر تمکو اختیار ہی اور مین خود دیو ہامان کے ساتھ سے
عاجز ہون کیونکہ اس سے میری خواہش نہین بجھتی ہی اور نہ پوری ہوتی ہی طبیعت نہین سیر ہوتی
ہی یہ تم خیال نہ کرنا کہ یہ فقرہ کرتی ہی مین تمسے سچ کہتی ہون انمین کچھ شک نہ لانا اب مجکو بڑا خیال
ہی ایک تو آج مین اسکی منت اور سماجت سے اسکے ساتھ سو رہی دوسرے اتنی دیر تمھارے ہمراہ
بوسہ و کنار مین مشغول ہوئی دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی بخار کی تو شدت ابھی سے ہو گئی ہم
ہاتھ پاون گرم ہو گئے ہین مین پہلے ہی جانتی تھی کہ کچھ نہ کچھ خرابی ہوگی ایک تو اس نے اپنے ساتھ ملا یا
کچھ میری زندگی کا خیال نہ کیا دوسرے تمنے اسقدر عاجز کیا وہ اپنی مردی کو رو کو میری جان کا خیال
کرو اگر آج ایسا کیا اور مین مر گئی تو پھر کس سے وصل کروگے اور کسکی عاشقی کا دم بھروگے
اس طرح سے کی کہ اسکو یقین آگیا اور کہنے لگا کہ مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تیری جان پر بنے یا تو
زندہ نہ رہے اچھا آج نہین کل سہی یا اور کسی دن اگر ہم تم زندہ ہین تو پھر ایسا ہوگا مگر خدا
کرے کہ اگر تمنے فقرہ کیا یا یہ فقرہ نکلا تو پھر مین کبھی نہ مانونگا اور پھر تمسے ہم بستر ہونگا اور اگر زیادہ
انکار کروگی تو دلپر جبر اختیار کرونگا اور تجکو قتل کر ڈالونگا اسنے جواب دیا کہ تم مجھے قسم لے لو کہ اگر
مین فقرہ کرتی ہون یا کبھی فقرہ کرون مین خود تمسے راضی ہون اور تمپر عاشق ہون مجھے
کب چین آئیگا آج ہی حکیم صاحب سے کہونگی کہ کوئی دوا تو ایسی دیجیے کہ جس سے یہ بخار جاتا رہے
کہ اب میرے شوہر سے خبر نہین ہو سکتا ہی اے جان جہان مین مجبور ہون ورنہ مین کبھی انکار نہ کرتی یہ کہکر پھر لپٹ گئی اور بوسے لینے لگی اور کہنے لگی کہ تم رنج نہ کرنا جہانتک ممکن ہوگا مین
کوشش کرونگی اور تمھارے وصل سے شاد ہونگی میرا دل کب مانے گا کہ تم ایسے چاہنے والے
کو یون نرساؤن تمسے تو میری بڑی خواہش رفع ہوگی یہ سنکر وہ بھی چمٹ گیا اور بوسے لینے لگا
اور کہنے لگا کہ اچھا اے جانی جہان تک ہو نرساؤ اگر دیر کروگی تو مجکو زندہ نہ پاؤگی چند بوسے لیے

اور کہا کہ اچھا جاؤ اسنے کہا کہ جس طرح لاسے ہو سیطرح پہونچا دو وہ بولا اگر مین تمکو لیکر جاؤن اور دیو ہامان جاگتا ہو تو مفت کی اسوقت رنجش اور فساد ہو جب تم میرے قبضے مین آجاؤگی اور مین سے علیحدہ ہوگی تو پھر مین دیکھ لونگا گو کہ مین نہ اسوقت خوف کرتا ہون نہ آیندہ ڈرونگا مگر جب کوئی امر ہو جائے تب فساد بھی کرنا اچھا ہی اسنے جواب دیا کہ یہ رائے تمھاری خوب ہی مین خود جاتی ہون یہ کہکر خیال کیا کہ اب تو جان بچتی ہی ارسے پھر دیکھا جائیگا یہ سوچکر ایک سمت کو اڑکر چلی ادھر دیو شنقال بھی اپنے لشکر کو روانہ ہوا ادھر جسمے مین جو دیو ہامان کی آنکھ کھلی تو زنگارہ کو پلنگ پر نہپایا حیران ہوا کہ یہ کہان گئی ہی خیال کیا کہ حوایج ضروری کو گئی ہوگی یہ تو پڑا سوچ رہا ہی جب بڑی دیر ہوگئی تو یہ فکرمند ہوا اور خیال کرنے لگا کہ اگر وہ باہر جسے کے جاتی تو اتنک کبکی آگئی ہوتی یہ کیا واقعہ ہی آجتک جب سے اسنے میرے ہمراہ عقد کیا ہی کبھی مجکو چھوڑکر کہین نہین گئی ہی اور نہ بغیر میرے پوچھے گئی آج یہ کیا واقعہ ہوا ہی یہ تو اس فکر مین بیٹھا تھا کہ اسنے زنگارہ ہانپتی ہوئی آئی اور بدحواس صحن جسمے مین آسمان سے اتری اور جلدی سے پلنگ کے پاس آکر گر پڑی دیو ہامان یہ حالت اسکی دیکھکر گھبرا گیا اور کہنے لگا کہ ہی ہی بلکہ یہ کیا ماجرا ہی کہو تو خیر تو ہی وہ بولی ذرا میرے حواس درست ہونے دو تو سب حال بیان کرونگی کہ کیا واقعہ ہوا اور کیا مصیبت مجپر گذری اور یہ شعر پڑھا شعر کیا پوچھتے ہو ہمدم اس جسم ناتوان کی + رگ رگ مین نیش غم ہی کیسے کہان کہان کی + تم تو چین سے سوتا کیے دیو ہامان یہ سنکر اور زیادہ متفکر ہوا اور کہنے لگا کہ ای تمکو جلد بیان کرو میری طبیعت بہت پریشان ہوتی ہی یہ سنکر اسنے جواب دیا کہ خوب آپ کے ماموں جان تشریف لائے ہین آپ کی مدد کو اور خوب آپ کے بھائی صاحب ہین آپکی خوب مدد کرینگے پہلے انھون نے آپ ہی کے اوپر ہاتھ صاف کیا آپ ہی کے ناموس مین رخنہ ڈالنا چاگو کہ یہ امر مذہب ابلیس پرستی مین جائز ہی کہ ہر عورت ہر مرد پر حلال ہی چاہے صاحب شوہر ہو چاہے بے شوہر ہو اور چاہے ان ہو اور چاہے بہن ہو چاہے خالہ ہو چاہے بھاوج ہو سب جائز ہی مگر جب عورت بھی راضی ہو تب نہ کہ بجبر مگر آج یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کے بھائی صاحب بڑے بدمعاش ہین وہ پرائی عورت کو اسکے شوہر کے پہلو سے اٹھا لیجاتے ہین اور اس سے وصل کی خواہش کرتے ہین اور عشق خیالی جتاتے ہین اگر وہ انکار کرے یا خوف شوہر دلائے تو پھر اسکو راضی کرتے ہین اور اسکو دھمکاتے ہین اور قتل پر آمادہ ہوتے ہین یہ بڑی خرابی ہوئی اب لشکر مین کاہیکو کوئی دیونی آپکے دست ظلم سے بچے گی دیو ہامان نے کہا کہ تو خلاصہ بیان کرو کہ کیا ہوا اسوقت زنگارہ نے کل حال بیان کیا یعنے دیو شنقال کا آنا شبکو اور سوتے پاکر تجھے کو پہلو سے اٹھا لیجانا اور جنگل مین لیجاکر بیدار کرنا اور عشق ظاہر کرنا اور اپنا انکار کرنا اور خوف دلانا اسکا اور نہ ماننا اپنا پھر فقرہ کرنا اور بوس و کنار ہونا اور اپنا بہانہ کرکے جان بچانا اور بالکل تمام بیان تک پہونچنا یہ سب حال مفصل بیان کیا دیو ہامان مارے غصے کے کانپنے لگا اور کہا کہ ای لگا میرا جی یہ چاہتا ہی کہ اسیوقت جاکر اسکو اسکی سزا دون زنگارہ نے کہا کہ اسوقت لازم نہین ہی کیونکہ ایک تو تم زخمی ہو ضعیف ہو رہے ہو دوسرے اسلیے غرض ہی جب اس مہم سے فرصت پانا اسوقت اسکا بدلا لے لینا ایک دشمن ہے جان بچالو تو پھر دوسرے کو دشمن کرنا اور اگر یہ اس آدم زاد کے ہاتھ

سے قتل ہوگئے تو کیا ضرورت ہی کہ بیکار کو دوست کو دشمن کرو اور باقی رہا یہ امر کہ وہ مجھکو
پریشان کریگا تو مین آج رات کو اپنے جزیرے کو چلی جاؤنگی اور وہان جاکر رہونگی جب فضیلت
ہو جائیگا تو مین چلی آونگی دوسرے مین حمل سے بھی ہون مجھکو بہت بڑی تکلیف ہوگی
یہان کوئی بندوبست بھی نہین ہو سکتا ہی ہمہ وقت جنگ و جدال کا سامنا ہی نہ معلوم لڑکا کب
پیدا ہو اور کیا حالت ہو اس سے بہتر یہ ہی کہ وہان باطمینان اس امر سے بھی فراغت کرونگی
اور اُس سے بھی جان بچاؤنگی دیو ہامان نے کہا کہ بغیر تمھارے مجھ چین کب آئیگا مین تو
ہلاک ہو جاؤنگا اُسنے جواب دیا کہ چندے صبر کرو اور تمھارا تحمل کرنا اس سے بہتر ہی کہ میری
جان جائے کیونکہ اگر مین یہان ہونگی اور دیو شقال مجبر جبر کریگا تو مین اپنے کو ہلاک کر ڈالونگی
اور اسمین کوئی نقصان نہین ہی کیونکہ ایک عورت کے چار چار شوہر ہوتے ہین مذہب ابلیس پرستی
مین مگر جب اُس عورت کی بھی خواہش ہو تو سب کچھ جائز ہی مگر مجکو تمھارے سوا اور کسیکی خواہش نہین
ہی بڑے بڑے قوی ہیکل دیو جو کہ اسوقت بڑے بڑے شہرون کے اور جزیرون کے حاکم ہین
اُنھون نے میری خواہش کی اور مین نے انکار کیا مگر جب مین نے تجکو دیکھا تو فریفتہ اور شیدا ہو گئی دل نے نہ مانا تمھارے
ساتھ عقد کر لیا پھر مین کیونکر دوسرے سے ملتفت ہون اگر یہی تمھاری مرضی ہی کہ میری جان جائے
تو مین نہین جاتی ہون دیو ہامان نے کہا کہ اچھا بلکہ تم جاؤ مگر اتنا کرنا کہ آٹھوین دن آکر مجکو اپنی صورت
دکھا جایا کرنا کہ میرے دل کو تسکین ہو جایا کرے اسوقت تک کہ جب تک مین علیل ہون بعد اسکے مین
خود آیا کرونگا زنگارہ نے جواب دیا کہ خیر بہتر ہی یہ ممکن ہو سکتا ہی مگر آٹھوین دن تو نہین آسکتی
ہو سکتا ہی کہ یہ غیر ممکن ہو مگر پندرھوین دن ضرور آیا کرونگی دیو ہامان نے کہا کہ خیر یہی سہی
یہ اسوقت تک ہی کہ جب تک مین زخمی ہون بعد اسکے پھر دیکھا جائیگا اگر مین زخمی نہونگا تو مین
اسوقت بھی تمکو نہ جانے دیتا تجکو کیا خوف نہین ہی مین کسی سے کم نہین ہون اگر وہ بھی
دشمن ہو سکے تو بلا سے صرف اپنی زخمداری سے مجبور ہون اچھا جاؤ مگر دیکھو ملکہ مجکو ترسانا
نہین ضرور آیا کرنا اسی گفتگو مین رات ہو گئی دونون نے کھانا کھایا بعد تھوڑی دیر کے قریب
نصف شب کے زنگارہ مع اپنے چند دیوون کے دیو ہامان سے رخصت ہو کر اپنے جزیرے
کو چلی گئی دیو ہامان یہان مجبور ہو کر رہگیا یہان تو یہ بیقرار ہی مگر وہ بھی اشکبار جاتی ہی
اسکو تو راہ مین چھوڑئے کہ اسکا ذکر پھر ہوگا مگر جب یہان صبح ہو گئی تو دیو شقال نے
لشکر کو حکم دیا کہ سب تیار ہون ہم طرف ملک اخضر پر یزاد کے کوچ کرینگے یہ سنکر لشکر
مین تیاری ہونے لگی دیو شقال یہ حکم دیکر دیو ہامان کے خیمے مین آیا اُسکا بیٹا دیو شقال
بھی ساتھ تھا یہان آکر اُسنے دیو ہامان کو رنجیدہ و متفکر پایا اُسنے پوچھا کہ اے فرزند تو کیون
رنجیدہ ہی دیو ہامان نے جواب دیا کہ اے مامون جان مجکو اسوقت اپنی معشوقہ کا خیال آیا
کہ دیکھے اُسکا وصل کب ممکن ہوتا ہی مجھے تو امید نہین ہی دیو شقال نے جواب دیا کہ بیجا
پریشان نہو اگر خداوند ابلیس نے چاہا تو بہت جلد ممکن ہوگا کوئی فکر کی بات نہین ہی دیو ہامان
یہ سنکر خاموش ہو رہا کیونکہ اُسکو بوریج دوسرا تھا صرف اس حیلے سے ٹالنا تھا کیونکہ اُسکی
ہمدم و مساز زنگارہ دیونی چلی گئی ہی کہ اُسکے سبب سے اسکا دل بہلتا تھا اور وہ اسکو
غنیمت سمجھتی تھی مگر یہ نہ ظاہر کیا کہ یہ صدمہ ہی مگر دیو شقال چارون طرف نگاہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا کیا

کہین نہ پایا خیال کیا کہ کہین کسی ضرورت سے گئی ہوگی ادہر دیو مثقال نے دیو ہامان سے
کہا کہ سامان سفر کرو تاکہ کوہ قاف کو جائین اُسیوقت اپنے افسرون کو بلاکر حکم سفر دیا تھوڑے عرصے
مین سامان سفر درست ہوگیا اگرچہ دی بہ نیمون دیو یعنے دیو مثقال و دیو ہامان و دیو شقال
سوار ہوئے نظارہ کوہ قاف کا بجا تمام اضلاع کے تخت جلی پر روانہ ہوئے راہ مین مقام کرتے
ہوئے پوہنچے روز قریب شہر پہونچے میدان وسیع درمیان مین دیکر لشکر کے پڑاو کا حکم دیا
بموجب حکم خیمہ وغیرہ برپا ہونے لگے مین بارگاہین برپا ہوئین تمام لشکر اُترا ہر ایک اپنے خیمے
مین گیا دیو مثقال نے چند دیو برائے خبر روانہ کیے کہ جاکر خبر لائین کہ اخضر پریزاد مع اُس
آدم زاد کے کس فکر مین ہی اور کیا بندوبست کر رہا ہی وہ دیو گئے اور داخل شہر ہوئے یہ دیو
اُس روز وہان پہونچے تھے کہ جس روز صبح کو مضراب پری شاہزادے کو لیکر طرف چشمۂ
نہنگان کے جا چکے تھے کہ یہ سب سہ پہر کو داخل ہوئے شہر کو خوب آباد پایا اہل شہر سے حال
دریافت کیا اُنھون نے مسافر جان کر ابتدا سے کل حال بیان کیا اور کہا کہ افسوس کہ تم
دو دن قبل یہان نہ آئے نہین تو شہر کی آرایش دیکھتے اور جشن کا تماشا بھی ملاحظہ کرتے اور اُس آدم زاد
کو بھی دیکھتے جو کہ دیو ہامان سے لڑا تھا اُنھون نے پوچھا کہ کیا واقعہ تھا یہ جشن کیا تھا اُسنے
جواب دیا کہ بادشاہ نے فتح کا جشن کیا تھا اور اُس آدم زاد کی دعوت کی تھی اُسکا جشن تھا
اُسنے دریافت کیا کہ پھر اب وہ آدم زاد کہان ہی کیا پھر وہ دنیا کو چلا گیا اُسنے کہا کہ نہین ابھی تو
یہین ہی مگر ہان آج صبح کو ہمراہ ملکہ مضراب پری کے چشمۂ نہنگان پر برائے سیر گیا ہوا ہی
وہ دیو شنکر خاموش ہو رہے اور کہا کہ یہان کوئی سرا بھی ہی اُنھون نے کہا کہ ہان کئی سرائین
ہین وہ تو یہ کہکر اپنے مکان کو چلے گئے یہ دیو خبر دریافت کرکے بیرون شہر آئے اور اپنے لشکر
کی راہ لی یہان وہ وقت ہی کہ دیو مثقال و دیو ہامان و دیو شقال تینون دربار مین
بیٹھے ہوئے تھے دربار آراستہ ہی کہ یہ دیو خبر دریافت کرکے پہونچے اور داخل دربار ہوئے
دیو مثقال نے پوچھا کہ کیا خبر لائے اُنھون نے کل حال بیان کیا دیو ہامان یہ سنکر کہ وہ
آدم زاد ہمراہ مضراب پری کے چشمۂ نہنگان پر برائے سیر گیا ہی رونے لگا اور آہ
سرد بھر کر کہنے لگا کہ اگر مین زخمی نہوتا تو ضرور جاکر چشمۂ نہنگان پر اُس سے مقابلہ کرتا اور اپنی
معشوقہ کو لے آتا مگر کیا کرون مجبور ہون دیو مثقال اُسکے ماموں نے یہ سنکر کہا کہ تم رنج
نکرو مین ابھی جاتا ہون اور آدم زاد کو قتل کرکے تمہاری معشوقہ کو لاتا ہون تم میرے آنے
تک یہان مقیم رہو اور جنگ نہ کرنا جب مین آجاؤن گا تو مقابلہ کرکے اخضر پریزاد کو بھی
گرفتار کرونگا یہ کہکر اُسیوقت آرہ پشت نہنگ ٹھیک کراکھڑا ہوا لاکھ لاکھ دیو ہامان نے
روکا مگر اُسنے نہ سنا اور نہ مانا باہر آکر چند دیوون کو ہمراہ لیکر طرف چشمۂ نہنگان کے برائے
گرفتاری شاہزادہ و مضراب پری روانہ ہوا اُسکو بھی راہ مین چھوڑیے آیندہ اُسکا
ذکر ہوگا اب لشکر اُسکا یہان قریب شہر مقیم ہی وقت پر یہ بھی داستان بیان ہوگی

انعام برسد مطلب

اب چند کلمے داستان پردۂ دنیا کے بیان ہوتے ہین جانا صاحبقران

گیتی ستان یعنی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کا شہر صنوبر پہ مین
برائے رہائی اہل شہر اور سکو شجرہائے سحر سے انسان بنانا اور آباد
کرنا شہر کا اور پھر واپس آنا دریائے سبز رنگ پر اور اپنے لشکر کو دریائے
سبز رنگ پر طلب کرنا اور جنگ و جدل ہونا جیالون کی اور گرفتار ہونا
سردارون کا اور باقی حالات عجائبات متعلق داستان ہذا

بیا ساقیا بادۂ خوشگوار	کہ آئی ہی نے الحال فصل بہار
شگفتہ ہین گل باغ مین بیشمار	چمن مین ہی مسرت کنان ہین ہزار
مرے دل کو ہر غنچہ مرغوب ہی	گھٹا چھائی گلشن مین بھی خوب ہی
جو پڑتی ہین کچھ ابر سے بوندیان	ہر اک گل ہی گلشن مین خندہ کنان
ہوا سرد جان بخش ایسی ہی بس	کہ بیشک ہی مثل مسیحا نفس
گلون کی ہی گلشن مین طرفہ بہار	بعینہ ہین ہم صورت چشم یار
شگفتہ ہین اسطرح ماہین باغ	ذرا بھی نہین دل مین لالہ کے داغ
ہی مرغوب دل قامت سرو باغ	ہی مثل قد یار عالی دماغ
عیان ہین درختون مین کیون آم	کہ ہین خوشنما مثل پستان بار
گلستان مین سبزہ کا ہی ایسا رنگ	کہ ہی مخمل سبز بھی جس سے دنگ
گلون سے چمن کے یہ بس ہی عیان	کہ ہی قدرت باغبان جہان
جو اس فصل مین دل ہی شادان محمد	مجھے روز و شب بس یہی ہی خیال
لکھون داستانہاے صاحبقران	کہ شایق نہایت ہین پیر و جوان
دکھاؤن روانی طبیعت کا رنگ	کہ جو میرے دشمن بھی ہو جائین دنگ
جو ہین دست تیر سے شہ ہون دمان	جو منصف طبیعت ہین ہون مدح خوان
تصدق ندے طول اب زیبا	کہ ناخوش ہون احباب عالی و قار

بیت

بہ بزم سخن طوطیے خوش نوا	بدین زمزمہ شد ترنم سرا

سیاحان صحراے عجائب و سیر کنندگان دشت غرائب عازمان طلسمات رنگین و غواصان دریاے
مضامین اس داستان عجیب کو یون بیان کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان نہایت
بیان ہوئی ہی کہ صاحبقران زمان مع خواجہ عمرو ثالث کے طرف شہر صنوبر پہ کے تشریف لیجاتے
ہین برائے رہائی اہل شہر کے اور سہراب جادو طرف دریاے سبز رنگ کے مطیع اسلام
ہوکر برائے دریافت راہ دریاے سبز رنگ روانہ ہوا ہی یہ تینہ برائے یاد ناظرین دلنشین
اس مقام پر تحریر ہوا ہی اب پہلے حال صاحبقران کا تحریر ہوتا ہی کہ صاحبقران جب
بادشاہ سے رخصت ہوکر مع خواجہ سلامت اور ان ہر کارون کے طرف شہر صنوبر پہنچے

تشریف لیچلے تو بعد قطع راہ ایک شاندار شہر مین قریب شہر کے پہونچے دور سے شہر پناہ
نظر آیا صاحبقران نے دریافت فرمایا کہ یہ ملک کون ہی ہرکارون نے عرض کیا کہ حضور
یہی شہر منور یہ ہی کہ جسکو اُن جادوگرون نے تباہ کیا ہی حضور شریف لیچلین شہر کی کیفیت
ملاحظہ فرمائین صاحبقران یہ سنتے ہی قدم اُٹھاکر داخل شہر ہوئے شہر کو جو ملاحظہ فرمایا تو بہت
آباد اور وسیع پایا مگر سوائے اشجار کے اور کچھ نظر نہ آیا بازارین آراستہ مال واسباب اُنپر
موجود مگر جنس بشر مفقود ہی جابجا زاغ وزغن اپنے آشیانے بنائے ہین بوم ہر مکان کی
دیوارون پر بیٹھے ہوئے ہین باغون کی یہ حالت ہی کہ وہان خاک اُڑ رہی ہی روش پڑی خراب
ہی عجیب انقلاب ہی بقول شاعر شعر + کل تھا جسجا پہ بلبلون کا ہجوم + آج اُسجا
ہی آشیانہ بوم + کل جہان پر شگوفہ و گل بستے + آج دیکھا تو خار بالکل تھے صاحبقران
یہ حالت شہر کی ملاحظہ کرتے ہوئے چلے جاتے ہین عمارات بالکل مسمار ہی ایک ہوکا
عالم ہی صدائے بوم وزاغ چلی آتی ہی جابجا عمارات جو کہ بسبب زلزلہ سحر کے منہدم ہوگئی
ہی اُنکے ڈھیر ہین مل جلے ہوگئے کہین پر اینٹ پر اینٹ نہین ہی ہر جگہ وحشت برستی ہی کہین کسی
دلپستی ہی شہر بسبب بادشاہ کے نہونے کے خراب ہی یہ دیکھکر صاحبقران کو بہت رنج وصدمہ
ہوا اور خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ ملک بہت آباد تھا مگر افسوس ہی کہ یون
دو ہی دن مین برباد ہوگیا حیف صد حیف کہ صنوبر شاہ کا کہین نشان نہین ہی ہرکارون
نے عرض کیا کہ حضور جب ہم یہان ہمراہ صنوبر شاہ کے پوشیدہ طور سے آئے تھے تو ہمکو
کثرت مردم کے راہ نہ ملتی تھی حضور یہ جو شجر ملاحظہ فرماتے ہین تو یہ وہی اہل شہر ہین کہ جنکو
ساحر نے اپنے زور سحر سے شجر بنادیے ہین اور صنوبر شاہ کو مع ناموس کے اور وزیر وخزانچی
نامی کے گرفتار کرکے لیگئے ہین اور عمارات شاہی ومکانات سرداران دوزیر کو تو بالکل منہدم
کرگئے ہین وہان پر تالاب بنگئے ہین آگے جاکر حضور ملاحظہ کرین صاحبقران یہ تقریر
سنکر آگے بڑھے تو یہ دیکھا کہ کہین تالاب بہت وسیع بنے ہوئے ہین مگر خشک ہین ہرکارون
نے عرض کیا کہ یہین عمارات شاہی ومکانات سرداران تھے صاحبقران نے بہت
افسوس کیا اور فرمایا کہ تملوگ جاکر تھوڑا پانی لے آؤ تاکہ مین ان اہل شہر پر سے تو سحر دفع کرون
اور اُنکو جامہ انسانی مین لاؤن تاکہ یہ شہر پھر آباد ہو ہرکارے یہ حکم پاکر فوراً باہر شہر کے آئے اور
چشمون سے صحرا کے جو کہ وہان جاری تھے اُنھنے ظروف مین پانی لیکے کیونکہ پہلے جو شہر مین
تلاش کیا تو ایک قطرہ پانی کا کہین نہ نکلا ظروف خشک لے اُنھین ظروفون مین بیرون
شہر سے پانی لائے اور حاضر خدمت کیا صاحبقران نے اُسپر اسم اعظم دم کرکے حکم دیا اس
پانی کو ان درختون پر چھڑک دو جو اصلی درخت ہوگئے وہ تو باقی رہینگے مالکی سب انسان
ہوجائینگے اپنی ہیئت اصلی پر سب آجائینگے خواجہ نے خود بموجب ارشاد صاحبقران پانی
کے چھینٹے دینا شروع کیے جسپر وہ پانی دمیدۂ اسم اعظم الٰہی پڑا وہ فوراً اپنی اصلی صورت پر
آگیا اب جو دیکھا سات آٹھ آدمی کھڑے ہوئے ہین اور اُنکے پاس چند ظروف رکھے ہوئے
ہین کہ جن سے وہ کچھ نکالکر چھڑک رہے ہین اور ایک اُنمین سب کا سردار ہی کہ جسکے چہرے سے
شان وشوکت ایسی آشکار ہی کہ جسکے سبب سے دل کانپے جاتے ہین وہ لوگ یہ شوکت

دیکھکر فوراً تسلیم کو جھک گئے اور قاعدہ شاہی بجا لائے اور حیران ہوکر دیکھنے لگے صاحبقران نے جواب سلام دیا کہ ہرکارون نے کہا کہ خاموش کھڑے ہوئے کیا دیکھتے ہو جاکر سلام کرو کہ صاحبقران تمھارے شہر مین تمھارے گرفتاری کی خبر سنکر برائے ربائی تم لوگونکے تشریف لائے ہین ۔ سنتے ہی وہ سبکے سب فوراً جانب قدم جھکے اور قدمبوسی کرنے لگے صاحبقران نے انکے سر قدمون پر سے اُٹھائے اور فرمایا کہ تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تمپر کیا گذری انھون نے عرض کیا کہ ای حضور ہمکو بالکل کچھ خبر نہ تھی سبلوگ اپنے کاروبار مین مصروف تھے کہ ابر آیا اور پانی برسنے لگا تمام شہر تہ و بالا ہوگیا عمارت گرنے لگی حضور کوئی مقام ایسا نہ رہا کہ ہم لوگ پانی سے بچتے اب جسپر بوند پڑی ہمنے دیکھا کہ وہ درخت ہوگیا یہانتک کہ ہم پر بھی بوند پڑی پھر ہمکو خبر نہی کہ ہمپر کیا گذری آج بدولت آپ کے ہم پھر جامۂ انسانی مین آئے خدا آپکو تا صد و سی سال قائم رکھے کہ آپنے ہمکو پھر انسان بنایا اور ہمپر سے تو زندہ کیا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ قدرت سوائے خداوند کریم کے اور کسی مین نہین ہے کہ کسیکو زندہ کرے یا آسکے پیغمبرون مین ہے وہ بحکم اسکے زندہ کرسکتے ہین اور تم مردہ کب تھے سحر مین مبتلا تھے مین نے تم پر سے سحر دفع کر دیا وہ بھی برکت اسمای الٰہی جو کہ مجکو یاد تھے اب تملوگ یہ کرو کہ یہ پانی لیکر جاؤ اور سب پر چھڑکو کہ وہ جامۂ انسانی مین آئین وہ لوگ تسلیم بجا لاکر اور پانی لیکر چلے ادھر خواجہ اور اُن ہرکارون نے اورون پر پانی کے چھینٹے دئے کہ وہ بھی بسبب برکت انسان ہوئے اور اُنسے کہا کہ وہ جو کھڑے ہوئے ہین صاحبقران ہین وہون نے تمھارے بادشاہ کو مسلمان کیا تھا اور اُنھون نے تمکو آکر مسلمان کیا تھا اور چند باتین مذہب کی بتلائین اور اب بھی تم اُنکی بدولت جامۂ انسانی مین آئے ہو کہ اُنھون نے تمھاری یہ خبر سنکر ادھر کا عزم کیا اور یہان آکر تمپر سے سحر دفع کیا تم لوگ جاکر اُسکا شکریہ ادا کرو یہ سنتے ہی وہ لوگ دوڑے اور قدمبوسی کرنے لگے صاحبقران کی تعریفین کرنے لگے اب تو صاحبقران سب سے وہی کلام تشفی آمیز فرما رہے ہین اور خواجہ اور وہ ہرکارے سب پر پانی چھڑک چھڑک کر وہ سحر کر رہے ہین اور وہ بھی کلام کرکے بھیج رہے ہین اُدھر وہ لوگ جو کہ انسان ہوکر اور پانی رسیدہ اعظم لیکر گئے تھے وہ بھی پانی چھڑک کر سحر دفع کرتے جاتے ہین اور سبکو صاحبقران کا نشان دیتے جاتے ہین وہ سب آآکر زیارت سے مشرف ہوتے جاتے ہین صاحبقران سبکو وہی پانی دیکر فرماتے ہین کہ تم جاکر اپنے عزیزون اور ناموس کو اپنے اپنے مکانون کے نشان دیکھکر دفع سحر کرو اور انکو اس بلا سے نجات دو وہ دعائین دیتے ہوئے جاتے ہین اور وہ پانی لیکر رخصت ہوتے ہین اور بذریعہ اسکے سحر دفع کرتے ہین اب تو جوق جوق اور گروہ گروہ اہل شہر مع مرد و زن کے مارے خوشی کے آتے ہین اور قدمبوسی کرکے چلے جاتے ہین یہانتک کہ کل اہل شہر نے اس بلا سے نجات پائی بڑی خوشی سب کو ہوئی کہ دوبارہ حیات پائی جو مکان گرنے سے باقی رہگئے تھے یہ سب آئین آئے اور عورتون کو بٹھاکر پھر خدمت مین صاحبقران کے آئے یہان خواجہ و ہرکارے بھی فرصت کرکے آگئے تھے کہ وہ لوگ آئے اور بہت شکریہ ادا کیا اور عرض کیا کہ حضور گو کہ ہم سب نے سرو سامان ہین مگر حضور ہمارا نان و نمک منظور فرمائین ہماری آبرو بڑھائین صاحبقران نے فرمایا کہ اسکی کوئی حاجت نہین

ہی مین قیام نہین کرسکتا ہون کیونکہ بادشاہ کو میرا انتظار ہوگا اور مین تو مدت تم لوگون کی رہائی کو آیا تھا کیونکہ بغیر میرے یہ کام نہوتا اُن سب نے دست بستہ عرض کیا کہ جہان حضور پرنور نے اسقدر مشقت ہم غلامون کے واسطے گوارا فرمائی ہی وہان تنی اور زحمت گوارا فرمائیے کہ جو کچھ گروہان ہمکو میسر ہی اُسے نوش فرمائیے کیونکہ یہ تو ہماری طاقت نہین ہی کہ ہم حضور کی دعوت کرسکین اسقدر بھی لیاقت نہین ہی کہ ہم خاون حضور کی دعوت کرین مگر یہ امیدوار ہین کہ آج شب کو تو حضور ہمین رونق افروز ہون اور ہم خادمون کی عزت بڑھائین صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا اگرچہ مین یہان قیام نہین کرسکتا ہون مگر تمکو تم لوگون کی بھی دلشکنی منظور نہین ہی یہ سنکر وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور مسرت کنان اپنے اُن مکانون مین گئے جو کہ اُس آفت سوسے بسبب کسی وجہ کے محفوظ رہے تھے اور ایک مقام بہت نفیس برائے صاحبقران اُسیوقت آراستہ کیا گو کہ اُسوقت کچھ سامان موجود نہ تھا مگر جہانتک ممکن ہوا مہیا کیا اور صاحبقران کو وہان لاکر آرام دیا اور خود خدمت مین مصروف ہوئے اور دعوت کا سامان کیا بڑے اہتمام سے دعوت کی صاحبقران اور خواجہ خضران بن عمرو نے ایک ہی دسترخوان پر خاصہ نوش فرمایا بعد الفراغ خاصہ چونکہ تھکے ہوئے دو روز کے تھے آرام کیا وہ لوگ بھی سب اپنے اپنے مقام پر گئے کیونکہ بعد مدت خدا نے پھر انکو یہ دن دکھایا کہ وہ جامۂ انسانی مین اُس ہیئت درخت سے آئے اُس امر کی ہر ایک نے بڑی خوشی کی گو کہ تمام مال و اسباب بوجہ بحر کے ضائع ہوگیا تھا مگر کچھ بھی اُسکا غم نہ کیا اور اپنے اوپر سے دفع سو ہونے کی بڑی مسرت ظاہر کی تمام شب ہر ایک سو کے یہان محفل خوشی کی برپا رہی گو کہ کچھ سامان نہ تھا مگر اُسپر بھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا اس شہر مین کسی امیر کے یہان بزم عروسی ہی ان لوگون کو اسی خوشی مین صبح ہوگئی یہانتک کہ صاحبقران بھی بیدار ہوئے اور مع خواجہ باہر تشریف لائے صاحبقران کے بیدار ہونے کی خبر پاکر تمام ہیران شہر حاضر ہوئے اور آداب شاہی بجا لائے صاحبقران نے فرمایا کہ اب مین تو یہان سے طرف اپنے لشکر کے جاتا ہون لہذا تمکو لازم ہی کہ اس ملک کو پھر اسطرح سے آباد کرو اور جہان پر جو عمارت تھی اُسیطرح وہان پر بنا دو تا آنے اپنے بادشاہ کے پھر شہر آباد ہوجائے اور ایک کو انمین رئیسان شہر مین سے وہانکا حاکم کیا اور فرمایا کہ تم سبکے سب تا آنے صفوبر شاہ کے اُسکے محکوم رہو اور جو یہ حکم دین اُسکی پابندی کرو اور عدل و حکمی نگرنا اور اُس امیر سے فرمایا کہ جسکا نام ہومان صفوبری تھا کہ تم عدل و داد سے کام لینا اور رعایا کو تکلیف مین نہ رکھنا اہل شہر کو شاد و خرم رکھنا حاطۂ انصاف سے باہر نہونا رعایا پر ظلم و جور نکرنا اور تمام شہر کو پھر از سر نو درست و آباد کرنا اور روپیہ کی ضرورت ہو تو خزانۂ شاہی سے ہمارے لشکر سے منگا لینا کیونکہ ہم تا فیصلۂ دریاے سبز رنگ و رہائی صفوبر شاہ دشت بہار افزا مین مقیم ہین اگر کسی قسم کی ضرورت ہو ہمکو فوراً اطلاع دینا ہم اُسکا بندوبست پورے طور سے کردینگے اور کوئی غنیم کسی اور طرف سے تمپر لشکر کشی کرے تو ہمکو اطلاع دینا ہم اُسکا بھی انتظام کرینگے کیونکہ دشت بہار افزا کی طرف سے تو کوئی لشکر کشی نہین کرسکتا ہی کہ وہان لشکر ظفر اثر ہمارا مقیم ہین تمکو تا رہائی صفوبر شاہ اُنکی جانب سے نائب مقرر کرتا ہون جب صفوبر شاہ رہا ہوکر آئین حکومت اُنکو دیدینا وہ یہانکے حاکم تھے یہ بندوبست صرف اسواسطے

ہی کہ رعایا ہیر ایک شخص کا حاکم ہو حاضر رہی تاکہ وہ اُس سے اگر اپنی حاجتون کو بیان کرے
اور وہ اُنکی اُن حاجتون کو بر لائے اور اُس کے جھگڑے ہون اُنکو دفع کرے اُسنے یہ عرض
عرض کیا کہ غلام گو کہ اس لایق نہ تھا مگر حضور نے سرفراز کیا جسقدر کہ حکم والا صادر ہوا ہی
انشاءاللہ تعالے اُسمین فرق نہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ اسکا بہت خیال رہے کہ رعایا پر
کسی قسم کا ظلم و جور نہو یہ کلام اُس سے فرما کر اہل شہر سے فرمایا کہ تمکو لایق و لازم ہی کہ
تملوک بھی عدول حکمی نکرنا اُنکو اپنا حاکم خیال کرنا یہ فرما کر اسیوقت صاحبقران مع خواجہ
دیگر کارون کے وہان سے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے یہان ہومان صنوبری نے
انتظام شہر کرنا شروع کیا اُنکو تو بندوبست شہر مین مصروف رکھا جاتا ہی اور حال صاحبقران
کا تحریر ہوتا ہی کہ وہ جو یہان سے طرف اپنے لشکر کے تشریف لیچلے تو شہر سے نکلکر بصد عجلت
روانہ ہوئے یہانتک کہ کنارے دریاے سبز رنگ کے پہونچے وہ ہی کیفیت دریا کی
ملاحظہ فرمائی کہ جو قبل مین تحریر ہوئی ہی جبکہ صاحبقران براے ملاقات صنوبر شاہ
دریاے سبز رنگ پر تشریف لائے تھے اور حالت ملاحظہ فرمائی تھی وہی اب بھی ملاحظہ کیا
صاحبقران نے فرمایا کہ دیکھنا خواجہ کیا اسوقت دریا پر بہار ہی یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا تختہ
زمردین کوسون تک ہی اے خواجہ نہین معلوم یہ پانی دراصل سبز رنگ ہی یا بسبب سحر کے ایسا
یہ رنگ ہی خواجہ نے فرمایا کہ مین تو خیال کرتا ہون کہ دراصل یہ پانی سبز رنگ نہین ہی کیونکہ
شاید زیر آب کوئی کوہ زمرد رنگ ہی بسبب اُسکی سبزی کے یہ پانی سبز معلوم ہوتا ہی یہ سحر مین
قدرت نہین ہی کہ اسقدر عظیم دریا تیار ہوا اور ایک رنگ سبز ہو یہ اُسکے طلسم ہین جو کہ سبکا مالک
اور حاکم ہی کہ جہان انسان کی عقل دنگ ہوتی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کہنا تمھارا درست
ہی مگر ساحرون کو بھی قدرت ہی اور طاقت ہی کہ وہ سحر سے دریا اس سے بڑے بڑے بنا سکتے
ہین اور جس رنگ کا چاہین بنا ئین اگر ایسی قدرت نہوتی تو دعوی خدائی کیون کرتے کیا
عجب ہی کہ کسی ساحر نے اپنے سحر سے یہ دریا بنایا ہو اور زبانی سہراب جادو کے بھی سنا ہو
ہو کہ یہ دریا سحر کا ہی اور حاکم یہان کا سمندر جادو غلام ایوان تاجدار کا ہی جو کہ حاکم ہی ایران
نہ طاق کا اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہی کہ ماہیان طوفان کش اُن دریائی سمندر جادو کی طرف سے
حاکم ہی اور ماہیان کی جانب سے اُسکی بہن سحران سیہ پوش حاکم ہی اور پھر کہتے ہو کہ یہ سحر نہین ہی
ضرور یہ سحر ہی خیر معلوم ہوجاتا ہی یہ کہکر صاحبقران نے ارادہ کیا کہ جھلکر ایک چلو پانی نکالین
اور جھکے فوراً اندر سے دریا کے ایک آواز ہونکنے کی آئی کہ اے خدا پرست یہ کیا کرتا ہی ارے
یہ مقام ضلع ہی ایوان نہ طاق کا یہان ذرا سوچ سمجھکر کام کرنا ارے کیا تجکو خبر نہین کہ یہان
سحران سیہ پوش کی حکومت ہی جو تو یون بیخوف و خطر کنارے دریا کے کھڑا ہی اور اُسکا پانی
اٹھانے کا قصد کرتا ہی ایسا غضب کرنا اگر کہین تو نے ایسا کیا کہ پانی مین ہاتھ ڈالا تو یاد رکھنا
کہ مثل پانی کے ہوکر دریا مین ملجائیگا یہ مقام سحر و ساحری ہی یہان غیر ساحر کا کام نہین ہے
یہان قہر ساحری ہی یہ مقام غیر ک ہی یہان ایسے ویسے کا دخل نہین ہی یہان کی حاکمہ ملکہ ماہیان
طوفان کش ہین کہ جنکے سحر کی پناہ نہین ہی یہ نہ خیال کرنا کہ مثل حباب جادو کے قتل کر دیجیگا
وہ بھی غفلت مین قتل ہوا ورنہ کبھی نہ قتل ہوتا اُسپر ناز نہ کرنا کہ ہمنے سہراب جادو کو گرفتار

کرلیا تھا وہ دھوکے سے گرفتار ہوگیا ہمنے سمجھا دیا آیندہ تمکو اختیار ہی ہ صدا سنکر صاحبقران
نے خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ تنے کچھ سنا کہ یہ کیا صدا دریا کے اندر سے آئی اتبو یہ یقین ہوگیا
کہ یہ دریا سحر کا ہی اب تو ہمین بغیر اسکے مٹائے ہوئے یہان سے نہ جاؤنگا یہ ساحر اپنے دل مین
سمجھے کیا ہین مین نے ایسے ایسے ہزارون طلسم مٹا دیے ہین یہ کیا ہی تم ابھی جاو اور میرے لشکر کو
یہین لے آؤ اب ہم یہان قیام کرینگے اور اسکے مٹانے کی فکر کرینگے خواجہ نے عرض کیا کہ صاحبقران
آپ بھی مثل اپنے دادا کے ضد کرتے ہین یہ جگہ سحر و ساحری کی ہی یہان قیام نہ فرمایئے جہان مقیم ہین وہین
رہیے اور فکر فرمایئے کیا ضرورت ہی کہ بیکار کو اپنے تئین زحمت مین ڈالئے صاحبقران نے فرمایا
کہ اب تو مین یہین مقام و قیام کرونگا تم بیکار کی تکرار کرتے ہو بہلوان کا قاعدہ جانتے ہو کہ جو کہتے
ہین وہی کرتے ہین اور تم پھر تکرار کرتے ہو خواجہ نے جو یہ تقریر سنی تو عرض کیا کہ اچھا جو آپکی رائے
مین آئے وہ کیجیے مین ابھی جاتا ہون اور لشکر کو لاتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ
تم میری جانب سے بادشاہ کی خدمت مین تسلیم عرض کرنا اور گزارش کرنا کہ حضور یہان مع لشکر
کے تشریف لائین کہ یہ مقام وہان سے بھی زیادہ دل چسپ ہی اور نہایت پرفضا ہی خواجہ یہ سنکر
طرف لشکر کے گئے اور اسیوقت داخل لشکر ہوئے چونکہ یہ وقت سہ پہر کے دربار کا تھا بادشاہ وہان
فرما رہے تھے کہ خواجہ پہونچے اور مقام مجراگاہ سے مجرا کیا اور آداب بجالائے بادشاہ نے نظر اٹھاکر
جو دیکھا تو یہ دیکھا کہ خواجہ خضران بن عمرو سامنے استادہ ہین پوچھا کہ اے خواجہ تم یہان کہان
تم تو صاحبقران کے ہمراہ گئے تھے وہ کہان تشریف رکھتے ہین اور انکا مزاج مبارک کیسا ہی خواجہ
نے عرض کیا کہ جی ہان مین انکے ہمراہ ضرور گیا تھا اب بھی مین انھین کا بھیجا ہوا آیا ہون اور وہ
آپ دریاے سبز رنگ پر تشریف فرما ہین اور انھون نے آپ سے فرمایا ہی کہ آپ بھی مع لشکر
یہان تشریف لائیے کہ یہ مقام نہایت فرحت افزا ہی اور بہت جاے نفیس ہی دریا بھی بہت قریب
ہی یہ جگہ بہت فرحناک ہی بادشاہ نے فرمایا کہ وہ خود یہان کیون نہ تشریف لائے وہ کیون
وہان مقیم رہے اسکا کیا سبب ہی خواجہ نے یہ سنکر کیفیت بیان کی یعنے جانا صاحبقران کا شہر
ضوبر یہ مین اور دفع سحر کرنا اہل شہر پر سے اور آنا انکا طرف لشکر کے اور دوسرے دن پھر
دریاے سبز رنگ پر اور اس واقعہ کا ہونا اور برہم ہوکر صاحبقران کا لشکر کو طلب کرنا اور اپنا بیچا ہوا
کا نہ ماننا بیان کیا بادشاہ نے فوراً حکم دیا کہ لشکر تیار ہو اور کوچ کرے یہ حکم صادر ہوتے ہی
تمام لشکر مین ہلچل پڑگئی سب اپنا اپنا سامان درست کرنے لگے تھوڑے عرصے مین تمام لشکر
سفر پر آمادہ ہوگیا یہانتک کہ بادشاہ بھی فوراً سوار ہوئے اور سب سردار وغیرہ بھی مع ساز و
کے چلے اور خیمے وغیرہ درگاہین سب قبل سے تیار ہوگئین تھین خواجہ سلامت سب کو اپنے
ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اور لشکر مین نقارہ کوچ کا بجا سواری بادشاہ کی روانہ ہوئی سب لشکر
عقب مین چلا یہان سے یہ تو روانہ ہوئے ادھر قبل پہونچے بادشاہ کے خیمے وغیرہ خدمت صاحبقران
مین پہونچ گئے فراشون نے جاے معقول دیکھکر بارگاہین استادہ کین تمام لشکر کے خیمے وغیرہ
برپا ہوگئے بازارون کی جگہ پڑگئی صاحبقران داخل بارگاہ ہوئے اور بادشاہ کے منتظر رہے
کہ یکایک کوئی دو پہر رہتے آواز کوس سکندری کی آنے لگی خواجہ نے عرض کیا کہ حضور
ظل اللہ تشریف لاتے ہین صاحبقران براے استقبال خیمے سے نکلکر روانہ ہوئے تو دیکھا

سامنے سے روشنی نمودار ہوئی اسقدر روشنی تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ صحرا مین آگ لگی ہوئی تھی
دنکی روشنی کی کیا حقیقت ہی ایک تو شب ماہ تھی فراش فلک نے فرش نور زمین پر گسترده کیا تھا
دوسرے مشعلین و فانوسین اسقدر لشکر کے ہمراہ روشن تھین کہ جسکی حد نہ تھی تمام ذرہ ہاے زمین
بنظر مردم مین چمکتے ہوے معلوم ہوتے تھے اس انتظام اور بندوبست سے بادشاہ مع لشکر کے
تشریف لاے صاحبقران نے بڑھکر مجرا کیا بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا بعد مجرا کرنے کے صاحبقران
ہمراہ تخت شاہی کے روانہ ہوے ادھر اور سردارون کا مجرا صاحبقران کو ہوا صاحبقران سبکو
جواب سلام دیتے ہوے ہمراہ بادشاہ جمجاہ کے داخل بارگاہ ہوے ادھر تمام لشکر اُترا کوسون
تک لشکر کا پڑاو ہوا وہ تمام صحرا خیمون اور بارگاہون سے معمور گیا اب جہانتک نظر کام کرتی تھی
وہانتک سواے لشکر اور خیمون وغیرہ کے کچھ نظر نہین آتا تھا اسوقت بادشاہ کے آنے کا سبب
یہ تھا کہ بادشاہ صاحبقران سے الفت زیادہ رکھتے تھے جیسے ہی یہ سنا کہ صاحبقران دریاے
سبز رنگ پر تشریف لاے ہین اور لشکر کو طلب کیا ہی بسبب الفت کے اسیوقت کوچ کرکے دوپہر
رات گئے کو صاحبقران سے جاملے کچھ یہ نہ خیال کیا کہ دن کم ہی رات ہوجائیگی لشکر کو اور مجکو تکلیف
ہوگی کچھ کسی امر کا خیال بسبب وفور محبت کے نہ آیا اسیوقت ملے اور اسیدن صاحبقران سے
جاملے اور ملاقات کی دوسرے یہ بھی خیال کیا کہ انکے ہمراہ سامان شب باشی وغیرہ کچھ نہین ہی وہ کیونکر
کنارے دریا کے شب بسر کرینگے گو یہ ممکن تھا کہ ایک خیمہ براے استراحت صاحبقران روانہ
کردیتے اور خود دوسرے دن جاتے مگر یہ نہ گوارہ کیا کہ مین یہان رہون اور صاحبقران وہان
رہین اور یہ بھی وجہ تھی کہ صاحبقران کو دو دن سے دیکھا بھی نہ تھا اور یہ بھی خیال کیا کہ کہین
صاحبقران کو ایسا نہو کہ یہ خیال ہو کہ ہمنے جو لشکر کو بلایا تو بادشاہ نے صرف خیمہ بھیجدیا اور بسبب
اپنی تکلیف کے آپ خود نہ آسکے اور نہ لشکر کو روانہ کیا ان چند وجہون سے بادشاہ بھی اسیدن
چلے اور پہونچ گئے جب باہم ملاقات ہوچکی تو داخل بارگاہ ہوے بعدہٗ صاحبقران نے
بادشاہ سے فرمایا کہ حضور نے بڑی زحمت فرمائی کہ اسیوقت تشریف لاے حضور کل صبح کو تشریف
لاتے ہوتے صرف میرے واسطے ایک خیمہ روانہ کردیا ہوتا مین شب یہان بسر کرلیتا صبح کو حضور
آجاتے سب سامان ہوجاتا بادشاہ نے فرمایا کہ میرے دل نے نہ گوارہ کیا کہ آپ یہان تنہا رہین اور
مین یہان مقیم رہون اس سبب سے مین نے کچھ زحمت کا خیال نہ کیا اسیوقت چلا آیا یہ فرمایئے
کہ شہر صفہور یہ مین کیا ہوا صاحبقران نے کل واقعہ بیان کیا بادشاہ نے یہ سنکر فرمایا کہ افسوس
ابتک کچھ حال صفہور شاہ کا نہ معلوم ہوا کہ اسپر کیا گذری آیا وہ زندہ ہی یا اسکو قتل کرڈالا
صاحبقران نے فرمایا کہ وہان جاکر یہ معلوم ہوا کہ صفہور شاہ کو مع اسکے ناموس کے گرفتار کرلیگئے ہین بڑے افسوس کا مقام ہی یہ سنکر بادشاہ نے
بہت افسوس کیا اور بعد تھوڑے عرصے کے دربار برخاست کیا صاحبقران اپنے خیمے راحت
مین تشریف لیگئے اور بادشاہ اپنی آرام گاہ کو تشریف لیگئے ادھر تمام لشکر اپنے اپنے خیمون مین
اُترا اور ہر ایک نے اپنی اپنی جگہ پر آرام کیا وہ رات بسر ہوئی صبح کو ہر ایک بیدار ہوکر اپنے
حوائج ضروری مین مشغول ہوا بعد فراغت نماز وغیرہ بادشاہ عالم پناہ دربار مین تشریف لیگئے
اور صاحبقران دیگر سردار حاضر دربار شاہی ہوے جب سب دربار آراستہ ہوچکا تو صاحبقران

سنے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور کیا راے ہی بابت دریاے سبز رنگ کے کیونکہ ابھی تک تو سہراب
جادو راہ دریافت کرکے نہین آیا ہی اور میرا قصد ہی کہ اب مین کہانتک اُسکا انتظار کرون اور کبتک
یہان لشکر مقیم رہے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ چاہے یہ دریاے سحر ہو چاہے اصلی ہو اسمین کشتی پر
سوار ہوکر اُس پار جاؤن اور جہانتک ممکن ہو اُسکی اصلیت دریافت کرون اور اُسکے بنانے
والے ساحر کو قتل کرون اور اُسکو مٹا دون تاکہ راہ ایوان نہ طاق کی کھلے اور اب تو مین اور
جانب سے ایوان نہ طاق کو بچاؤن گا کیونکہ یہ ہر ایک کی زبان پر جاری ہوگا کہ بدیع الملک ساحر
سے ڈر گیا اور دریاے سبز رنگ فتح نہ کرسکا وہان سے واپس آیا اور طرف سے ایوان نہ طاق
پر لشکر کشی کی بھلا یہ کیا ساحر ان ایوان نہ طاق سے مقابلہ کریگا جب چھوٹے چھوٹے ساحرون سے
سامنا اور مقابلہ نہ کرسکا باوجودیکہ مالک اسم باطل السوتھا پر تنگ و عار مین کبھی نہ گوارہ کرونگا چاہے
اسمین میری جان جاے چاہے رہے اور اگر یہ دریا اصلی ہی تو بیخوف و خطر تمام لشکر اُتار
اُتر جائیگا کسیکو ضرر نہوگا تب بھی ہمارا مدعا برآئیگا بادشاہ جہان پناہ نے فرمایا کہ یہ جو کچھ آپنے
فرمایا بہت درست ارشاد فرمایا مگر میری دو رائین ہین اول تو یہ کہ آپ دو چار روز اور سہراب
جادو کا انتظار کرین اگر وہ اس عرصے مین آجاے تو خیر ورنہ پھر آپکو اختیار ہی اور دوسری
رائے یہ ہی کہ آپ کسی واجب القتل کو آج اس دریا مین جانیکا حکم دین اور اُس سے فرمائین
کہ اگر تو اُسپار ہوجائیگا تو ہم تجکو رہا کردینگے صاحبقران نے جواب دیا خوب مین آپکے فرمانے سے باہر نہین
ہون جو آپکی رائے ہی وہی کرونگا دو چار روز سہراب کا اور انتظار کرتا ہون یہ فرماکر حکم دیا
کہ کسی واجب القتل کو لاؤ کہ ہم اوسکو رہا کرین اگر وہ ہمارے کہنے پر عمل کرے یہ حکم پاتے ہی
داروغۂ زندان کے پاس ایک چوبدار گیا اور اُسکو حکم صاحبقران سے آگاہ کیا وہ فوراً ایک
واجب القتل کو اپنے ہمراہ لیکر حاضر خدمت صاحبقران ہوا اور عرض کیا کہ بموجب حکم
عالی یہ گنہگار حاضر ہی کیا ارشاد ہوتا ہی صاحبقران کو جب یہ معلوم ہوا کہ گنہگار آگیا ہی
بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور کنارے دریا کے تشریف لیچلین اور تماشا ملاحظہ فرمائین
ظل اللہ یہ سنکر فوراً اٹھکھڑے ہوے بادشاہکا اُٹھنا تھا کہ کل سردار مع صاحبقران اپنے
دنگلون و کرسیون سے اُٹھے اور ہمراہ صاحبقران و بادشاہ بیرون بارگاہ آئے اور کنارے
دریا کے آکر حکم دیا کہ لاؤ اُس گنہگار کو لوگون نے حاضر کیا صاحبقران نے اُس سے فرمایا
کہ ہم تجکو آزاد کیے دیتے ہین تو اس دریا کے اُس پار ہوآ وہ یہ سنکر بہ امید رہائی آمادہ
ہوگیا اور عرض کیا کہ غلام ابھی جاتا ہی اور ابھی اُس پار ہوکر حاضر خدمت ہوتا ہی صاحبقران نے
حکم دیا کہ اسکو رہا کردو لوگون نے اُسکی قید دور کی وہ جیسے ہی رہا ہوا فوراً دریا مین اُترا
اور شناوری کرکے کچھ دور گیا تھا کہ ایک بار تمام دریا مین جوش پیدا ہوا اور تلاطم عظیم برپا
ہوا اور آب دریا نیزون بلند ہونے لگا اور شعلے پانی سے نکلنے لگے جابجا گرداب پڑنے لگے
اُس تلاطم مین چند حباب پیدا ہوے اور فریب اُس شخص کے آے اور ٹوٹ گئے اور چند
پیدا ہوے اور اُسکو کھینچکر طرف تہ کے لیچلے وہ پکارا کہ یا صاحبقران مجکو اس بلا سے نجات
دیجیے اور بچایئے مجکو یہ نیچے اندر دریا کے لیے جاتے ہین صاحبقران نے بادشاہ و دیگر سردارون
سے فرمایا کہ دیکھیے معاملہ سحر کا نکلا یا نہین یہ دریا ضرور سحر کا بنا ہوا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ نہین

وجہون سے مین نے یہ راے دی تھی اب تو ثابت ہوگیا لہذا اب آپ کچھ دن سہراب جادو کا انتظار کرین کہ وہ آئے تو پھر آپ قصد اسکے فتح کرنیکا کرین صاحبقران نے فرمایا کہ جو آپکی مرضی ادھر وہ سنیے اسکو بیچے نہ کے لیکر بیٹھ گئے بعد تھوڑی دیر کے اسکی لاش پانی پر نظر آئی اور صدا آئی کہ اے مسلمانون ہمنے تمکو لاکھ طرح سے منع کیا مگر تمنے نہ سنا خیر ہمکو معلوم ہوا کہ بغیر سزا پائے ہوئے تملوگ نہ مانوگے ناحق کو ایک شخص کی جان لی یہ نہ خیال کیا کہ یہ مقام ملکہ سحران سیہ پوش ہمشیرہ ملکہ ماہیان طوفان کش کا ہی یہان کوئی بغیر انکی مرضی کے نہین آسکتا ہی ابھی کچھ نہین گیا ہی یہان سے تم اپنے جہاز وغیرہ اٹھالو اور کسی طرف چلے جاؤ کیونکہ ہمنے ملکہ کو خبر نہین کی ہی جب انکو خبر ہوگی تو پھر تمکو اپنی جان بچانا دشوار ہو جائیگا سوائے ندامت اور پریشانی کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ انکا غضب غضب ماہیان طوفان کش ہی انکے سمجھ سے کسیکو پناہ نہین ملتی ہی آیندہ تمکو اختیار ہی ہمنے جو سمجھانے کا تھا سمجھا دیا اگر تم اج کوچ کرکے بچاؤگے تو کل ہم انکو ضرور ضرور تمھاری ان حرکتون کی خبر کردینگے پھر تم دیکھنا کہ تمپر کیا بلا نازل ہوتی ہی ادھر سے سرداروں نے پکار کر کہا کہ یہ کیا بیہودہ تقریر ہی جو کوئی یہ کلام کرتا ہی وہ سامنے آکر کلام کرے کہ ہم اسکو جواب دین یہ کیا عورتون کی طرح پردے مین تقریر کرتے ہو اگر مرد میدان ہو تو سامنے آکر کلام کرو اور وہ کیا لکھا ہی جو ہمکو سنا دیا اسکی لیاقت ہی کیا ہی یہ صدا دیکر سب سردار خاموش ہورہے وہ تلاطم دریا کا موقوف ہوگیا سننے دیکھا کہ وہ لاش بھی پانی ہوکر دریا مین ملگئی یہ حال دیکھکر صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا دو چار روز اور انتظار کرلون اگر سہراب جادو آگیا تو خیر ورنہ مین بغیر اسکے آئے ہوئے دریا پر حملہ کرونگا یہ کہکر کنارہ دریا سے واپس آکے راہ مین بھی تقریر کرتے جاتے تھے انکو تو راہ مین طرف بارگاہ کے روان کیجیے

اب کچھ حال سہراب جادو کا سنیے

ساقیا اب نہ توقف کر — جلد ہمت تشۂ کل کر
اب مین طالب ہون مجھے حضر کا — رنج ہے میکشون کی فرقت کا
چاہیے خوب نشہ صہبا کا — کسلیے یہ سفر ہے دریا کا

ناظرین باتمکین کو بخوبی یاد ہوگا کہ سہراب جادو صاحبقران سے رخصت ہوکر براے دریافت راہ دریاے سبز رنگ پاس سحران سیہ پوش کے چلا تھا جب قریب دریا پہونچا تو چونکہ سحران سیہ پوش نے اس سے کہدیا تھا کہ جب صنوبر شاہ کو گرفتار کرکے آنا تو دریا کنارے آکر صدا دینا کہ اے مہمانان دریا مجکو ملکہ کے پاس پہونچا دو جب یہ صدا دوگے تو تمکو مہمانان دریا پہونچا دینگے بغیر اسکے تیرا آنا مجھتک دشوار ہی کیونکہ مجکو راہ دریا معلوم نہین ہی موجب اسکے کہنے کے سہراب جادو کنارے دریا کے آیا اور پکارا کہ اے پاسبانان دریا مجکو ملکہ کے پاس یعنے سحران سیہ پوش کے پاس پہونچا دو کیونکہ مین انکا فرستادہ ایک کار ضروری کو گیا تھا واپس آیا ہون دریا سے یہ صدا آئی کہ اچھا تم اپنی آنکھین بند کرو یہ سنکر سہراب جادو نے آنکھین بند کرلین بعد تھوڑے عرصے کے صدا آئی کہ آنکھین کھول دو اب جو آنکھین کھولین تو اپنے کو روبرو قصر ملکہ سحران سیہ پوش کے پایا یہ در قصر آیا اندر خبر کرائی کہ کہدو سہراب جادو آیا ہی محلدار نے

جاکر ملکہ سحران سیہ پوش سے خبر کی کہ سہراب جادو در دولت پر تشریف لائے ہین جیسے ہی سحران
سیہ پوش نے سہراب کے آنے کی خبر سنی خوش ہوگئی اور مجلدار سے کہا کہ بلالو مجلدار گئی
اور اپنے ہمراہ لیکر اندر محل کے آئی جیسے نظر ملکہ سحران سیہ پوش جادو کی سہراب پر پڑی فوراً
اُٹھ کھڑی ہوئی اور دوڑ کر لپٹ گئی اور بولی کہ ای سہراب تم کہان تھے تمنے بہت عرصہ کیا آج
کیسی روز ہوئے کہ تم گئے تھے ہمارے گرفتاری صنوبر شاہ کے مجکو بڑا اندیشہ تھا کیونکہ حساب
جادو میرا ملازم تو ہاتھ سے بدیع الملک کے مارا گیا مجکو یہ خوف تھا کہ کہین تم سے اور بدیع الملک
سے نہ مقابلہ ہوا اور تم بھی نہ اُسکے ہاتھ سے قتل ہوگئے کہ تم ساحر زبردست ہو مگر وہ مالک اسم
اعظم الٰہی باطل السحر ہو اُسکے پاس بہت سے تبرکات ہین کہ جنکے سبب سے سحر اُسپر تاثیر نہین کرسکتا
ہی مین نے بعد قتل ہوکے حیات جادو کے جو دریافت کیا تو یہ معلوم ہوا کہ مثل سے یہ معلوم ہوتا تو مین اُسکا بھی بندوبست
کرتی کیون بغیر اُسکا بندوبست کیے ہوئے اُسکی گرفتاری کو کسیکو نہ بھیجونگی خیر دیکھا جائیگا اب
تم اپنی کیفیت بیان کرو یہ کہتی ہی اور لپٹی جاتی ہی کہ خداوند نے مجکو تیری صورت دکھائی مجکو زیادہ
ہوگئی تھی مین تو تیری جدائی مین اپنی زندگی سے بیزار تھی سہراب نے کہا کہ ملکہ یہ کیا کہتی ہو
مین خود تمھارے واسطے بیقرار تھا خیر ذرا ٹھہرنے تو دو تو مین اپنی حالت بیان کرون کہ تمپر کیا
گذری اور کیونکر میری جان بچی مجکو تو امید نہ تھی اگر مین فکر نہ کرتا تو کبھی تمھاری زیارت نہ
میسر ہوتی کچھ خداوند نے مدد کی جو مین بچکر رہا ہون ذرا بیٹھ جاؤ صبر کرو دیکھو خواصین وغیرہ کھڑی
ہین کہین یہ تمھاری بہن سے نہ خبر کردین تو مین اور تم دونون گنہگار قرار دیا جاؤن اور عتاب
نازل ہو ایک مرتبہ تو مین اس عذاب مین گرفتار ہوا کوئی امر بیجا نہین کیا تھا صرف اظہار عشق
کیا تھا جسکی یہ سزا ملی کہ شہر بدر کیا گیا ایک مدت تک قید رہا اپنے آبائی منصب سے برطرف کیا
گیا اب نہ معلوم اگر اسکی خبر ہوجاوے تو کیا حالت ہو اُسنے جواب دیا کہ ایک تو کوئی خبر نہین
کرسکتا ہی اگر کوئی خبر کریگی تو مین سبکو ایک آن مین مار ڈالونگی دوسرے مجکو اُنکا خوف نہین ہے
اور نہ کچھ خیال ہی بہت ہوگا وہ مجکو اپنے منصب سے معزول کردینگی سحر مین مین وہ دونون برابر ہین
تیسرے مین خود صاحب اختیار ہون جسکو چاہون شوہر بناؤن یہ مجکو خود ہی معلوم ہی کہ اس مذہب مین
عورت صاحب اختیار ہوتی ہی جسکو چاہے وہ شوہر بنائے مگر جبتک کہ اُسکے ماں باپ زندہ ہین اور
وہ ناکتخدا ہی مجبور ہی اور جب اُسکے ماں باپ مرجاتے ہین تو اگر ناکتخدا بھی ہو تب بھی وہ صاحب اختیار
ہی تو یہان نہ میرے ماں باپ زندہ ہین جو مین اُنکی پابند ہون مجکو اختیار ہی بھائی بہن کو کچھ اختیار نہین
ہی سہراب جادو نے جواب دیا کہ یہ تو سب سچ اور درست ہی مگر کچھ بڑے کا لحاظ بھی ہوتا ہی اور دوسرے
اسکی جلدی کیا ہی جب تمھارا جی چاہے مین موجود ہون مگر اسوقت تو یہ حرکت نکرو بہت لیپٹو نہین کیونکہ مین
ابھی چلا آتا ہون میرے حواس درست نہین ہین کسی اور وقت پھر تمکو اختیار ہی مین خود تمھارا شیدا ہون
بغیر تمھارے مجکو ایک پل آرام نہین ہی اور کچھ تو ان عورتونکا لحاظ کرو یہ اپنے دلمین کیا تصور کرتی ہونگی
کہ یہ کیسی عورت ہی مرد تو انکار کرتا ہی یہ لپٹی جاتی ہی اسے ہر بات کا موقع محل ہوتا ہی یہ تو معلوم ہوگیا کہ
تمکو مجھے دیکھکر قرار نہ آیا جوش الفت مین لپٹ گئین خیر اسکا کچھ ہرج نہین ہی وہ یہ تصور کرکے ہٹ گئی اور ہاتھ
پکڑکر برابر مسند پر بٹھا لیا اور کہا کہ ہان اپنی سرگذشت بیان کرو سہراب جادو نے اپنا سحرا مین پہونچنا اور خرس
لنگر طرف خیمۂ صنوبر شاہ کے جاتا راہ مین صنوبر شاہ کا زمین پر گرپڑے ہوئے دیکھنا اور بدیع الملک کا جادو

کو قتل کرنا اور اپنا قریب صنوبر شاہ کے پہونچکر اسکو اٹھانے بھاگنا اسکا فریاد کرنا صاحبقران کا اسکی صدا سنکر دوڑنا اور اپنا پیراہن پیدا کرکے لے اڑنا اور خواجہ کا یکایک ظاہر ہوکر جال مارنا اور اپنا گرفتار ہونا اور تدبر ذلیل ہونا اور اپنا دربار مین ذلیل سے نکلنا اور صاحبقران کا ستون بارگاہ سے بندھوا کر نصیحت کرنا اپنا انکار کرنا اور سبب سوزن کے سحر سے مجبور ہوکر کچھ جواب نہ دینا صاحبقران کا حکم قتل دینا جلاد کا بیرون بارگاہ لیجانا اور مقام قتل پر بٹھانا خواجہ کا پھر نصیحت کرنا اور اپنا وہان سے دربار مین آنا اور اشارے سے سوزن زبان سے نکلوانا اور یہ کہکر مطیع اسلام ہونا سب بیان کیا اور کہا کہ یون میری جان بچی جب مین رہا ہوا اور مین نے یہ بھی چاہا کہ پھر کرون اندر بارگاہ کے مگر ممکن نہوا لاکھ لاکھ کوشش کی مگر سحر یاد نہ آیا جب دربار برخاست ہوا تو مین باہر آیا تو سحر یاد آیا چونکہ مین کرسے مطیع اسلام ہوا تھا اسیوقت وہان سے اسطرف کو روانہ ہوا اور کنارے دریا کے پہونچکر جسطرح تمنے کہا تھا اسطرح عمل کیا اور تم تک پہونچا یہ قصہ میرا ہے مگر سہراب جادو نے یہ بیان کیا کہ صاحبقران کا قصد فتح دریائے سبز تمکو آیکا ہوا اور نہ یہ بیان کیا کہ مین برائے دریافت راہ آیا ہون فقرہ کردیا کہ مین تمکو سے رہائی حاصل کرکے آیا ہون کو کہ وہ صدق دل سے مطیع اسلام ہوا تھا زیادہ تر اسی سبب سے آسکے ہم نشینی سے انکار کرتا تھا کہ اسکا ارادہ قبل مین بھی نہ تھا مگر قبل آنے بیرون دریا برائے گرفتاری صنوبر شاہ اسکی طبیعت نے رغبت کی تھی اور سبب یہ تھا کہ اسنے بہت کچھ اسکے روبرو اپنی حالت تباہ کی تھی اسنے خیال کیا کہ جب تک تو یہان ہی اسکے ساتھ عیش کر جب کسی سبب سے تو یہان سے شہر سمندر یہ مین جائیگا اسوقت بیگا اختیار ہی پھر جی چاہے اسکی ملاقات رکھنا چاہے ترک کردینا مگر جب سے مطیع اسلام ہوا بالکل دل پھر گیا اور نفرت ہوگئی اسنے کروڑ لاکھ لاکھ تدبرین کین کہ یہ کسی صورت سے آج مجھسے ہمبستر ہو مگر اسنے قبول نکیا جب یہ تقریر سوزن نے سنی کہا کہ واقعی خداوند نے خوب جان بچائی کیون نہو تم بھی تو بڑے جہاندیدہ کارآزمودہ ہو آخر کو کسے رہائی پائی کہا تم نے جواب دیا کہ سوا اسکے اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نہ تھی جواب تو مین اپنے مقام پر جاتا ہون مگر ای ملکہ اب تم ہوشیار رہنا اور یہان یہ تو بتاؤ کہ جناب جادو کے قتل ہونے کی خبر ملکہ ماہیان طوفان کش کو تو نہین پہونچی اسنے جواب دیا کہ کیون نہین ہوئی لاش اسکے پاس گئی تھی انھون نے سمندر جادو کے پاس بھیجدی سنتے ہین کہ انھون نے کچھ تدبیر کی ہے وہ تو اپنی تدبیر کرتے ہین مین یہان خود اس فکر مین ہون کہ اگر وہ خداپرست ایکی دریا کے اندر آیا تو مین خود اس سے مقابلہ کرونگی اور اسکو قتل کرونگی سہراب نے کہا کہ جب تم یہ جانتی ہو کہ وہ مالک اسم اعظم ہے اور اسپر سحر اثر نہین کرتا ہے تو پھر دیدہ و دانستہ اپنی ہلاکت کے درپے ہوگی اور مجکو اپنے غم مین مبتلا کرتی اور وہ دریا کے اندر تو نہین اسکتا ہے بغیر تمھارے حکم کے کیونکہ جب مجھ ایسا ساحر راہ دریا سے واقف نہین ہے اور میرا سحر بھی یہان دریا مین کچھ کام نہین کرتا ہے کہ مین خود راہ دریافت کرکے چلا آتا جبتک مین نے تمھارے نگہبانون سے نہین کہا نہ آسکا پھر وہ غیر ساحر کیونکر آئیگا اور تمسے مقابلہ کریگا سوزن نے کہا کہ یہ تو سب ٹھیک ہے کہ وہ نہین آئیگا مین خود جاکر اس سے مقابلہ کرونگی اور اسکو کنارے سے دریا کے بہا دونگی کیونکہ یہ خوف ہے کہ شاید وہ کسی تدبیر سے داخل دریا ہو یا اسم اعظم پڑھکر خود کچھ ہمت باندھے اور دریا مین در آئے تو اسوقت بڑی مشکل ہوگی گو کہ وہ یہان آکر کچھ سن نہین سکتا ہے اور اسکا اسم اعظم یہان کچھ کام نہ دیگا اگر گرفتار ہوجائیگا مگر جب یہ خبر ہمشیرہ کو ہوگی کہ سحران جادو نے غفلت کرکے بدیع الملک کو داخل دریا کرلیا تو وہ بہت خفا ہوگی اور کہیگی کہ اسکو لازم تھا کہ جب سے وہ قریب در آیا تھا تبھی سے کیون نہ اسکا بندوبست کیا اور بیرون دریا مقابلہ کیا ہوتا اور سمندر جادو بھی یہ خبر سنکر برہم ہونگے عجب نہین کہ ناراض ہون کیونکہ کل دیکا بندوبست انھون نے ہمشیرہ صاحبہ کو دیا ہے یہانتک

کہ اُسکو ہر بات کا اختیار دیدیا ہی اگر وہ چاہین تو ابھی ایک دم مین مٹا دین یا وہ مرجائین تو یہ برباد ہوجائے
یہ دریا تو اب اُسکے سحر کا ہی اسمین اب کچھ دخل سمندر جادو کا نہین ہی اُنھون نے اُنکو اپنا خیر خواہ جان کر
یہ کام اُسکے سپرد کیا اور آپ اور امرون مین مشغول ہوئے ہین کیونکہ مین کل ہمشیرہ کے پاس گئی تھی
تو وہ بیان کرتی تھین کہ ای سحران شکر کر کہ سمندر جادو نے میرا اسقدر اعتبار کیا کہ دریاے
سبز رنگ کی بالکل حکومت مجکو دیدی اور میرے سحر سے اُسکو قائم کیا اور اپنا سحر اُٹھا لیا اور سن لے
ای سحران کہ یہ کل اختیار مین تجکو دونگی ای سہراب جادو اب ہمکو بڑے اختیار ہونگے گو کہ اب کچھ کم
نہین ہین مگر اور زیادہ ہو جائینگے ہم چھ دنون مین برابر مکہ ماہیان طوفان کش کے ہو جائینگے سمندر
جادو ہمسے بہت خوش ہوگا اور دباکر یگا جبکہ ہم ایک مرحلہ کے مالک ہونگے اُسوقت تم دیکھنا کہ ہم
تمھاری کیا عزت کرتے ہین کہ سمندر جادو بھی جانے کہ ہان یہ بھی کوئی شخص ہی اور بڑا صاحب مرتبہ
ہی اور تمھاری اُس حرکت کو بھول جائے اور عزت کرے سہراب جادو نے ظاہر مین تو کہا کہ ملکہ یہ تو
بہت اچھا ہوا کہ تمھاری ہمشیرہ مالک دریاے سبز رنگ ہوئین تجکو خوشی حاصل ہوئی اور اب میرا کیا
کام ہی سمندر جادو کے یہان مین نے اُسکی لڑکی کے عشق سے ہاتھ اُٹھایا کہ جسکی وجہ سے مین نے
یہ زحمت اُٹھائی اور نیدر بار اگر تم مجھپر رحم نہ کھاتین تو مین اُسی نیدر تنا مر جاتا اُسنے تو یہ بھی خبر نہ لی کہ یہ
کسکے سبب سے یہانسے نکالا گیا پھر ایسے سے محبت کرنا مین نادانی ہوا تو مین تمھاری زندگی کی خیر
چاہتا ہون خدا نہ کرے تجکو اب زندگی مین کبھی سمندر جادو اور اُسکی دختر کی صورت نہ دکھائے تجکو نفرت
ہوگئی ہی یہ تعریف تو ظاہر مین کی مگر دل مین کہا کہ خدا تجکو تیری صحبت سے نکالے اور تیرے شر سے محفوظ رکھے
اور خدا وہ دن کرے کہ تو اور ماہیان و سمندر جادو قتل ہون اور یہان بھی اہل اسلام کا عمل ہو اور
میری معشوقہ مجکو ملے یہ دل مین دعا کی بعد اسکے کہا کہ اب مین جاتا ہون کیونکہ مین کئی دن سے اپنے
باغ مین نہین گیا ہون جو کہ مین نے بیرون دریا اُس صحرا مین بنایا ہی اُسنے کہا کہ کب تک بنایا ہے
سہراب جادو نے جواب دیا کہ جب سے مین تمھارے پاس آیا ہون اور رہا ہوا ہون جبھی
سے مین نے بنایا ہی اُسنے کہا کہ تمنے ہمین نہ دکھایا کیا ہم اُسکے دیکھنے کے قابل نہ تھے سہراب
نے جواب دیا کہ تیار نہوا تھا کہ تمنے مجکو اُس کام کو بھیجدیا اور مین چلا گیا جب سے خبر نہین ہے
آیا بالکل تیار ہوگیا یا نہین مین نے یہ باغ بالکل اُس باغ کے مشابہ بنایا ہی جو کہ میرا باغ شہر سمندر
مین تھا اور میرے آنے کے بعد ملک شاہی مین آگیا اُسنے کہا کہ اچھا جاؤ اگر تیار ہوگیا ہو تو ہمکو
بھی خبر کرنا ہم بھی آکر دیکھین گے سہراب نے کہا کہ اچھا ضرور مین تمکو لیجا کر دکھاؤنگا یہ کہکر اُٹھا اور باہر
آکر طرف اُس باغ کے جو کہ اُسنے اُسپار دریا کے بنایا تھا اور سبب اُسکا یہ تھا کہ اِسپار کی تو راہ جو مر
کہ صاحبقران کا لشکر فروکش ہی سواے سحران جادو و ماہیان طوفان کش و سمندر جادو
و دیگر ساحران نامی کے کہ جنپر ان سب کو اعتبار ہی اور وہی سب پاسبانان دریا مین معلوم ہی اور کوئی نہین
جانتا ہی اِسپار کی تو راہ سے سب واقف ہین اسی سبب سے سہراب جادو نے باغ اپنا ایک
صحرا مین بنایا ہی اب یہ پاس سے سحران کے اُٹھکر طرف اپنے باغ کے چلا اور قریب پہونچکر یہ
دیکھا کہ کل باغ تیار ہوگیا ہی داخل باغ ہوا جو خادم و خدمتگار وہان موجود تھے اُنھون نے جو اپنے
مالک کو دیکھا تو سب نے دوڑ کر سلام و مجرا کیا سہراب جادو کو باغ مین لائے اور سب مقام جو کہ
اُسکے بعد بنائے تھے دکھائے سہراب جادو نے بہت تعریف کی اور انعام دینے کا امیدوار

کیا اور سیر باغ کرکے داخل بارہ دری ہوا مسند پر تکیہ لگا کر بیٹھا ہوا تاج ہونے کا حکم دیا کہ آج یہان جلسہ ہوگا میں اپنی جان بچنے کا جلسہ کرونگا اور ملکہ سحران سیہ پوش جادو کی دعوت کرونگا یہ اُسنے اِس سبب سے کہا کہ یہ ظاہر ہو کہ یہ مطیع اِسلام ہوگیا ہی اور کہین وہ لکاتہ سحر سے نہ دریافت کرسکے وہان بھی اُسنے خوبصورتی سے اُسکے دل کو اپنی طرف رجوع رکھا اور یہان بھی آکر وہی تقریر اپنے مصاحبون سے بیان کی جو کہ اُسکی جانب سے اُسکے پاس ملازم تھے اُسنے عشق اور الفت بہت ظاہر کی یہانتک کہ بند و بست جلسہ کا کیا اور سہراب جادو خود اُسیوقت سحران سیہ پوش سے ملنے کو روانہ ہوا اور سحران سیہ پوش سنے بعد جانے سہراب جادو کے حکم دیا کہ جسوقت سہراب جادو آئے اُسکو روکنا نہین آنے دینا یہ اِس سبب سے اِسنے حکم دیا کہ شاید کسی وقت اُسکو میرا خیال آئے اور میری الفت اُسکو بیقرار کرکے لے آئے اور وہ یہان رہ جاوے تو اُسکو ناچار ہوگا بدین وجہ یہ حکم دیدیا اور آپ بعد حکم دینے کے اپنا سحر درست کرنے مین مصروف ہوئی کہ اُسکا قاعدہ یہ ہی کہ یہ ہر وقت اپنے سحر کو درست کرتی رہتی ہی اور نئے نئے سحر درست اور ایجاد کرتی ہی کہ اُسنے مین سہراب جادو صرف اُسکی دلدہی اور اپنے مطلب سے۔ یعنے اِسواسطے کہ مین اپنی خوشامد کرکے کسی نہ کسی صورت سے راہ دریاے سبز رنگ کی دریافت کرلون اور صاحبقران کو بطرح سے آگاہ کردون کہ وہ آکر دریاے سبز رنگ کو فتح کرین یہ کل امور خیال کرکے درپے آیا اور محلدار سے کہا کہ ملکہ کو خبر کردو اُسنے کہا کہ آپ تشریف لیجائین ہمکو حکم ہی کہ جسوقت سہراب جادو تشریف لائین اُنکو روکنا نہین آنے دینا سہراب یہ سنتے ہی ذرا دالان قصر ہوا بارہ دری مین پہونچکر جو دیکھا تو سحران کو نہ پایا خواصون سے دریافت کیا کہ ملکہ کہان تشریف رکھتی ہین اُنھون نے کہا کہ اُس کمرے مین اپنا سحر جیسی ہوئی تیار کررہی ہین یہ ذرا اُس طرف کو گیا اور دروازہ کھولکر کمرے مین جو داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہی کہ سحران سیہ پوش جادو ایک چوکی پر سنگ مرمر کی بیٹھی ہوئی ہی اور چوکا دیا ہوا ہی گوگل وغیرہ جل رہا ہی بچہ خوک ذبح کیا ہوا سامنے پڑا ہی رائی سرسون ماش کے دانے طلائی و نقرئی تھالیون مین روبرو رکھے ہوئے ہین اور وہ علاوہ ایک ساری بزنگ زرد باندھے ہوئے ہی اور نصف اور ننگے ہوئے ہی اور بال کھلے ہوئے ہین پانی اور خون خوک باتھون سے ٹپک رہا ہی اور ایک ماش کے آٹے کا پتلہ ناہوا سامنے رکھا ہی اُسکی پیشانی پر سیندور کا ٹیکہ دیا ہوا ہی سودن اُسکی آنکھون مین کچے ہوئے ہین وہ کچھ پڑھکر اُسپر دم کررہی تھی اور کچھ ماش و سرسون و رائی پر دم کرتی تھی اور وہ ساری سطح باندھے تھی کہ تمام جسم دکھائی دیتا تھا۔ سہراب جادو کی جو نظر پڑی تو منھ پھیر لیا اور دل مین کہا کہ کیا بے غیرت یہ فرقہ ہی کہ کچھ بھی غیرت شرم نہین ہی کس بے عنوانی سے بیٹھی ہی اگر مجکو یہ معلوم ہوتا تو مین کبھی نہ آتا اُدھر اُسنے جو سہراب جادو کو دیکھا اسم سحر ختم کرکے آواز دی کہ اے سہراب جادو آؤ وہان کیون کھڑے ہو اُدھر سہراب نے قصد کیا تھا کہ مین واپس جاؤن جب یہ سحر تیار کرکے نکلے گی تو مین اِسکو لیکر اپنے باغ کو چلا جاؤن گا کہ اُسنے آواز دی اب اِسکو کچھ بن نہ پڑا اپنے اوپر لعنت کرتا ہوا آگے بڑھا اور دل مین کہتا تھا کہ تو کیون یہان پر آیا وہ تجھہ تو اِسطور سے بیٹھی ہی اپنے تئین درست نہین کرتی ہی وہ جس خیال مین ہی مین کبھی تو اُسکی آرزو برنہ لاؤنگا یہ دل سے باتین کرتا ہوا قریب اُسکے پہونچا جیسے ہی وہ قریب آیا یہ لکاتہ اُٹھکر اُس سے لپٹ گئی اور کہنے لگی کہ آؤ اے جان جہان مین جانتی ہون کہ تمکو بھی بغیر میرے

قرار نہین ہی اور تاب نہ آئی آخر کو چلے آئے واہ تو یہ مقام تخلیہ ہی میری آرزو بر لاؤ اور مجھکو گلے سے لگاؤ بوسہ و کنار ہو باہم راز و نیاز ہو اور خود لیٹنے لگی اور بوسے لینے لگی یہ اپنے دل مین بہت نادم و پشیمان ہوا کہ تو کیون اسوقت آیا کہ یہان آکر اس عذاب سخت مین مبتلا ہوا اور اگر آیا بھی تھا تو یہان کیون آیا باہر ٹھہرا ہوتا جب یہ باہر آتی تو اسکو اپنے ہمراہ لیکر چلا جاتا یہ تو ادھر یہ خیال کر رہا ہی اور وہ مست ادھ ہو کر بوسہ بازی کر رہی ہی سب سحر و ساحری بھول گئی ہی اب تو شہوت پرستی کی فکر ہی اور اسکو انکار ہی جب سہراب جادو نے دیکھا کہ اب یہ کسی طرح نہین مانتی ہی اور عاجز کرتی ہی تو کہا کہ ای ملکہ سحران سیہ پوش تم کسقدر بے صبر ہوا سے ابھی تو سحر درست کر رہی تھین اور سحر بھی پورا درست نہوا تھا کہ مین آگیا تمکو شرم نہین آتی ہی کہ جہان خداوند سامری و جمشید کی پرستش کروا اور اُنکی روح کو بلاؤ وہان یہ افعال ناشائستہ بجا ہین اور روا ہین ایسے یہ تو مقام متبرک ہی اسکا ادب لازم ہی مین تو خود تمہارے لینے کو آیا ہون کہ میرا باغ درست ہو گیا ہی مین نے اُسمین اپنی سلامتی کا جلسہ کیا ہی اور تمھارے ہی دعوت کی ہی چلو وہان ناچ و رنگ دیکھو صحبت شراب و کباب ہو وہان ان باتون کا لطف ہوگا یہان کیا ہی کہ جہان شراب کے نام ایک قطرہ پانی کا بھی نہین ہی بھلا پھر کہان لطف اور وہان صرف بارہ دری مین ہم تم ہونگے بالکل تخلیہ ہوگا اور سب سامان راحت مہیا ہوگا تب مزا ہی یہان کیا کہ جہان سوائے چوکی سنگ مرمر کے اور وہ بھی متبرک اور کچھ موجود نہین ہی یہ سنکر اُسنے کہا کہ افسوس تو نے اسوقت بھی مجھکو محروم رکھا اور فقرہ کرنے لگا ارے کمبخت اسوقت سے بڑھکر اور کوئی وقت ایسا نہوگا کہ مین بھی تنہا ہون اور جس حالت سے ہون تجھپر روشن ہی اور تو بھی اکیلا ہی اور اگر سامان عیش مہیا نہین ہی تو نہین سہی یہ تو دل کی خواہش ہی جسکو جس سے الفت ہوتی ہی اور اُسکے مابین تخلیہ ہوتا ہی تو وہان شراب و کباب کی ضرورت نہین ہوتی ہی اور یہ جو کہا کہ یہ جگہ متبرک ہی اور یہ امر یہان نہونا چاہیے تو اسمین کیا ہرج ہی یہ امر ہر جگہ جائز ہی خواہ جائے متبرک ہو یا غیر متبرک مگر معلوم ہوتا ہی کہ تجکو میرے ساتھ ہمبستر ہونا منظور نہین ہی خیر جہانتک تیرا جی چاہے مجکو ستالے مجھ سے جہانتک صبر ہوتا ہی صبر کرتی ہون جب نہوگا تو عاجز ہو کر اپنی جان دیدونگی گو کہ یہ مجھ مین قدرت ہی کہ مین ابھی چاہون تو تو خود اس امر کی خواہش کرے اور مین انکار کرون مگر جبر ہوا تو کیا لطف ہی خوشی سے امر مین اور لطف ہوتا ہی یہ کہکر رونے لگی سہراب جادو نے خیال کیا کہ یہ اب ناراض ہوتی ہی کسی طرح تو اسکو راضی کرو اور اپنے تئین بچاؤ اور اسکو باغ مین چلو اگر یہ ناراض ہو جائیگی تو سب کام بگڑ جائینگے اور کچھ فائدہ نہوگا اور صاحبقران بھی دروغ جانینگے چاہے جبر ہو جائے گنہ اس سے اسوقت بوسہ بازی کرو اور اسی پر اسکو ٹالو اور اپنے ہمراہ لیچلو یہ خیال کرکے کہا کہ ای ملکہ تم روتی کیون ہو مین تو تمھارا دل دیکھتا تھا کہ تم مجھ سے کسقدر دلی محبت رکھتی ہو اور یہ کہکر اپنے دامن سے آنسو پاک کیے اور گلے مین ہاتھ ڈال کر بوسے لینا شروع کیے اور یہ کہا کہ ای ملکہ میرا تو یہ بھی چاہتا ہی کہ تم اسوقت میرے باغ مین چلو اور وہان صحبت عیش برپا ہو اُسوقت یہ امر ہو تو بہت اچھا ہی یہ بات ملکہ سحران سیہ پوش جادو نے اُسکے کہنے سے منظور کی گو کہ اُسکا قصد نہ تھا اور یہ چاہتی تھی

کہ جو کچھ ہونا ہو یہین ہو جائے مگر اُسکی بھی خاطر کرنا منظور تھی یہی سبب تھا کہ معشوق کا دل نہ کرنے قبول کیا اور وہانسے نکل کر لباس پہنا اور سحر سے تخت بنایا اور اُسپر مع سہراب جادو کے سوار ہو کر طرف باغ سہراب جادو کے روانہ ہوئی راہ مین نا دو عمزے کرتی جاتی تھی اور سہراب جادو پریشان ہوتا تھا اور اپنے کو نفرین کرتا تھا اور یہ فاحشہ اپنے مصاحبون وغیرہ کو نہین لیگئی سب کو یہین چھوڑ گئی اور یہ کہگئی کہ مین ایک ضرورت سے طرف دریاے سبز رنگ کے جاتی ہون اگر باغی جان کا کوئی فرستادہ آئے تو اُس سے کہدینا کہ ایک امر ضروری کو گئی ہین جو کچھ پیغام لائے ہو بیان کرتے جاؤ جب وہ یہان آئینگی اور تشریف لائینگی تو ہم اُنسے کہدینگے وہ یہ کہکر چلی گئی یہان ملازمان سہراب جادو نے کل سامان عیش وعشرت مہیا کر لیا تھا اور سب درستی بزم کرلی تھی صرف اُسکے آنے کی دیر تھی جیسے ہی یہ پہونچی فوراً داخل بزم ہوئی بیٹھتے ہی حکم دیا کہ ارباب نشاط کو بہت جلد حاضر کرو یہ سنتے ہی ایک مطربہ خوش گلو حاضر ہوئی اور ساقی خوشرو نے شراب پلانا شروع کی اُدھر اُس مطربہ نے ناچنا شروع کیا بعد ناچنے کے گانا شروع کیا اور بالحان داؤدی یہ غزل گانے لگی

غزل

زندگی کا تو مری جان سہارا ہو جائے
وصل گر آج نہین کل سہی وعدا ہو جائے

پانون جس جا پہ رکھون عالم بالا ہو جائے
ہمنشین میرا جو وہ غیرت عیسےٰ ہو جائے

ہے بھی قاتل یہ کہین روز کا جھگڑا ہو جائے
پھیر بھی دے کہین للہ تنگے پر خنجر

فیصلہ آج مرا دست ترسا ہو جائے
باز آیا مین ترے روز کے اقرارون سے

خلق کو غیرت یوسف ترا سودا ہو جائے
تو جو بازار مین نکلے تو ہو اک عالم گو

کس طرح بند پھلا کوزہ مین دریا ہو جائے
چشم نم سے تری فرقت مین نہ کیون اشک بہین

یہ اگر کوچۂ دلدار مین جانا ہو جائے
منع کرنے کا نہین مین دل وحشی کو کبھی

آب کی تیغ پہ اور غیر کا قبضا ہو جائے
ہے تعجب کہ رکھین ہاتھ عدو ابر و پر

جام مے شیشۂ توبہ کو نہ ڈھیلا ہو جائے
ابر چھایا ہی بہار آئی ہی ساقی بھی ہی پاس

دام گیسو مین شکار آج نہ عنقا ہو جائے
زلف پر پیچ کو وہ بت ہی کمر تک ڈالے

گذرا اپنا جو کبھی جانب صحرا ہو جائے
پانون سے کھالون سے ہر خار کو پہنا دین تاج

بزم رندان مین تبرک نہ عمامہ ہو جائے
شیخ جی جاتے تو ہین آپ سوے میخانہ

جان نکلے مری اور اُنکو تماشا ہو جائے
اِسی حیلہ سے دم نزع ہو دیدار نصیب

ہمتو جب جانین کہ مدفون جنازہ ہو جائے
جب کہا اُنسے کہ مرتے ہین تو ہنسکر بولے

دل جو اُس کافر بے دین پہ شیدا ہو جائے
شیخ جی یاد رہے پھر تو نہ یہ قال اللہ

ہاے نظامی نہ کہین راز یہ افشا ہو جائے
جوڑکر ہاتھ شب وصل کہا اُس بت نے

جب وہ نازنین یہ غزل گا چکی تو پھر اُسنے

دوسرا طائفہ آیا اور اُسنے بعد رقص کے یہ ناز و ادا یہ غزل گانا شروع کی

غزل

پہلو مین جو نہ تھا وہ ستمگر تمام رات
تڑپا کیا مرا دل مضطر تمام رات
ایجان تمھاری یاد مین اکثر تمام رات

کٹتی ہی کروٹون ہی بدلکر تمام رات
بہلایا اپنے بار کو اکثر تمام رات
افسانۂ فراق سناکر تمام رات

سینے سے منھ سے پھول کی آتی ہی بو مدام
بوسے لیے جو ہمنے لپٹکر تمام رات
گذری شب وصال عجب اعتبار سے

آیا نہ اسطرف وہ ستمگر تمام رات	کاٹی تڑپ تڑپ کے ہی مشتاق دید نے	اُس بیوفا کی یاد مین اکثر تمام رات
پہلو مین جبکہ یار سا آرام جان نہو	تڑپے یہ کس طرح دل مضطر تمام رات	کھٹکا کیا یہ علیحدہ مین فرقت نصیب نے
تیر نظر بصورت نشتر تمام رات	یوسف اسیر بردہ و گیسو کے دام کو	خنجر بکف رہا وہ ستمگر تمام رات

جب وہ رقاصہ ناچ گا چکی تو رخصت ہوکر اپنے مقام پر واپس آئی کہ اِس عرصہ مین خاصہ کا وقت آگیا یہ دونون عاشق و معشوق دسترخوان پر گئے خاصہ نوش کیا بعد فراغت طعام پھر آکر بزم عشرت مین بیٹھے ناچ ہونے لگا دور شراب ناب چلنے لگا جام مے ارغوانی گردش مین آیا یہانتک کہ قریب دوپہر کے رات گذری ہوگی کہ یکایک اُسکو نشہ شراب کا ہوا اور مست ہوکر پھر سہراب جادو سے لپٹ گئی یہ رنگ دیکھکر اہل محفل توہٹ گئے جب تخلیہ ہوگیا تو اب وہ بہت بیباک ہوگئی اور حد سے زیادہ بیقرار ہوئی اُسوقت سہراب جادو اور زیادہ پریشان ہوا اور وہ لگا تگلے مین ہاتھ ڈالے ہوے بوسے لے رہی تھی اور ہر مرتبہ لپٹ جاتی تھی اُدھر یہ خیال کر رہا ہی کہ کیا کرون کیونکر جان بچاؤن کہ ایک مرتبہ خیال مین آیا کہ اسکو اور شراب پلاکر بیہوش کرو اور خود بھی پیو مگر نہ اِسقدر کہ خود بھی بیخود ہوجاؤ بس یہ خیال کرکے فوراً شیشہ شراب کا اُٹھایا اور جام لبریز کرکے اُسکے مُنھ سے لگا دیا وہ بغیر کہے پی گئی اب تو سہراب جادو نے جام لبریز کرکے دینا شروع کیے اور خود بھی اُسکے دکھانے کو پینے لگا مگر کچھ کچھ اور اسکو تو اِسقدر پلائی کہ جسکی کچھ حد نہین یہانتک کہ وہ اِسقدر مست ہوگئی کہ اُسکو اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہا مگر ابھی اِسقدر حواس ہین کہ ہر بار لپٹ جاتی ہی بوسے لیتی جاتی ہی جب سہراب جادو نے دیکھا کہ اب یہ تھوڑے عرصہ مین بیہوش ہوجائیگی تو فوراً اُسکو گودی مین اُٹھاکر مسہری پر لایا اور اُسکو لٹاکر خود بھی اُس سے اختلاط کرنے لگا جب اُسنے یہ دیکھا کہ اب یہ بھی آمادہ ہی تو اب غمزے کرنے لگی یہانتک کہ اُس حالت سے بسبب نشۂ شراب کے بیہوش ہوگئی جب یہ بیہوش ہوگئی تو اُسوقت یہ الگ جاکر لیٹ رہا اور سوگیا یہانتک کہ صبح ہوگئی اُسکی جو آنکھ کھلی تو اپنے کو اکیلا پایا خیال کیا کہ کسی ضرورت سے گیا ہوگا مگر اب جو خیال کرتی ہی کہ مین کس حالت مین ہون تو اپنے کو اُسی حالت مین پایا جیسے کہ قبل مین تھی بس فوراً خیال گذرا کہ اِسنے تیرے ساتھ غدر کیا اور مجکو شراب پلاکر بیہوش کیا اور آپ الگ جاکر لیٹ رہا ہی اُسکو تیرے ساتھ وصل منظور نہین ہی تو اگر لاکھ لاکھ کوشش کریگی تو کچھ نہوگا تو اِسقدر کیون اپنی جان دیتی ہی جانے بھی دے اِس طرح سے بہت سے خیالات لگے اُسکا لطف یہ ہی کہ تو بھی اِسکو جلا اور جہانتک ممکن ہو تکلیف دے یہ خیال کرکے فکر کرنے لگی کہ کیا تدبیر کرون کہ اِسکو زحمت ہو خیال مین آیا کہ پھر اِسکو قید کرا اور وہی اُسکی حالت کر شاید جب یہ راضی ہو بس یہ خیال کرکے خاموش ہو رہی اُدھر سہراب جادو کی جو آنکھ کھلی تو دیکھا کہ سحران سیہ پوش جادو جاگ رہی ہی دم سن سے ہوگیا کیونکہ یہ خیال کرکے الگ جاکے سو رہا تھا کہ قبل اِسکے ہوش مین آئیگی مین اِسکے پاس جاکر لیٹ رہونگا مگر یہان معاملہ ہی برعکس ہوگئی اب کیا کرے فوراً اُٹھا اور سحران سیہ پوش کے پاس آیا اور کہا کہ ای ملکہ کیا کہون کہ رات کو کسقدر شراب پی گئی نہ مجکو ہوش رہا نہ تجکو اور یہ عجب واقعہ ہوا کہ مین اپنی مسہری پر آکر جو لیٹا تو سوگیا صرف اِسی خیال سے یہان آیا تھا کہ ملکہ سوگئی مین اگر تم یہان لیٹنے ہو تو آنکھ نہیں

خراب ہو گی تم تھوڑی دیر الگ لیٹ رہو پھر اُنکے برابر آکر لیٹنا اور سونا مگر اسقدر زمین تھی کہ بیٹھتے ہی سو گیا پھر آنکھ نہ کھلی
سحران نے کہا کہ کیون مجھسے باتین بناتا ہی اور خفرے کرتا ہی ارے مین خوب جانتی ہون کہ تجکو میرے ساتھ
ہمبستری منظور نہین ہی پہلے تجکو خواب شراب پلائی جب مین بیہوش ہو گئی تو جاکر الگ سو رہا خیر تجکو شامت ہو گیا کہ تجکو
میرے وصل سے انکار ہی کیا مضائقہ ہی مین تجکو اسکی ایسی سزا دونگی کہ تو بھی تمام عمر یاد کریگا یہ کہکر سہراب ڈنگا اور
رلین کہنے لگا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ تجھ کچھ فساد برپا کرے اور اپنی بہن سے شکایت کرے اور وہ قلعہ کے پہرے
ساتھ بدسلوکی کرے گو کہ یہ ساحر زبردست ہے مگر ان دونون کے مقابل نہین ہی اسکے روبرو
طفل مکتب ہی اس سبب سے ڈر گیا اور ایک بار اُس سے دوڑکر لپٹ گیا اور کہنے لگا
کہ ملکہ میری خطا معاف کرو مین بسبب نیند کے مجبور ہو گیا خیر زندہ ہین اگر یار تو صحبت باقی
من تمھاری غلامی سے باہر نہین ہون آپ رنج نہ کرین میری ایک بات سن لین اگر منظور
خاطر ہو تو خیر ورنہ جیسا حکم ہو گا بجا لاونگا یہ سنکر اُسنے کہا کہ چلو چلو بس بس زیادہ باتین نہ بناؤ
اِس سے کیا فائدہ یہ کہکر اُٹھی اور اُسی وقت تخت سحر تیار کیا اور مارے غصہ کے چلی گئی
اور کہہ گئی کہ اے سہراب جادو تو آج سہ پہر کو میرے پاس آنا سہراب جادو کو بھی اُسکا
چلا جانا غنیمت ہوا اور اُسنے اِس بات کا یہ جواب دیا کہ بہت خوب مین ضرور حاضر ہونگا اُدھر
وہ جو اپنے مکان پر پہونچی تو مارے غصہ کے کچھ نہ کھایا اور یہ بھی خیال کیا کہ آج سہراب
جادو کو اِس امر کی سزا دینا ضرور ہی کہ جیسا اُسنے میرے ساتھ کیا ہی یہی خیال کر رہی تھی
کہ یکایک ایک جادوگر نگہبانان دریا سے اُسکے پاس آیا اور عرض کیا کہ حضور کل چند آدمی
لب دریا آئے اور اُنمین ایک اُنکا سردار تھا بس جو کہ سردار تھا اُسنے قصد دریا مین
ہاتھ ڈالنے کا کیا اور پانی لینے لگا ہمنے اُنکو ٹوکا یا وہ اُسوقت خاموش ہو رہا
مگر اُسنے اُسوقت اپنے ایک ملازم سے حکم کیا کہ ہمارا لشکر جو فلان دشت مین پڑا ہوا ہی
اُسکو مع بادشاہ بلا لاؤ کہ ہم یہان قیام کرینگے اور اِس دریا کے حالات اور کیفیت سے
آگاہی حاصل کرینگے کہ آیا یہ دریا اصلی ہی یا دریاے سحر ہی اور جو گفتگو درمیان شاہزادہ
بدیع الملک و خضران بن عمرو کے ہوئی تھی وہ سب بیان کی اور یہ بھی کہا کہ جب
ہمنے یہ حالت دیکھی تو ہم برائے اطلاع دہی حاضر ہوے اور خدمت عالی مین گذارش
کیا یہ سب کیفیت گذری جو کہ ہمنے عرض کی یہ سنکر سحران سیہ پوش جادو نے اُسیوقت ماش
کا آٹا طلب کیا اور ایک پتلہ بنایا اور چند دانے ماش کے اُوپر اُسپر کچھ اسم سحر دم کرکے مارے
کہ اُسمین حرکت پیدا ہوئی پھر اُسنے اُسپر اسم سحر دم کیا اِسی وہ اُٹھ بیٹھا تیسری مرتبہ جو اسم سحر
دم کیا تو وہ گویا ہوا اور بآواز ہولناک پکارا کہ کیون مجھکو کسنے طلب کیا ہی اور کیا کام ہی بس اُسکا
یہ صدا دینا تھا کہ اُسنے فوراً اپنے دہنے ہاتھ کے کلے کی اُنگلی چاک کی اور نشتر سے کئی بوندین
خون کی اُسکے منہ مین ڈالین اِس سے یہ حاصل ہوا کہ وہ جو آواز مہیب اُسکی تھی وہ دفع ہوئی
اب اُسنے پھر کہا کہ کیا کام ہی اُس لکاڈنے جو اُس نگہبان کی زبانی سنا تھا وہ بیان کیا اور کہا
کہ بتاؤ یہ کون لوگ ہین اور یہ کیا واقعہ ہی مجکو آگاہ کرو اُس پتلے نے جواب دیا کہ کیا تجکو خبر
نہین ہی کہ یہ کون لوگ ہین ارے یہ وہی لوگ ہین کہ جنھون نے تمام طلسم برباد کیے ہین اور
تمام ساحران نامی مثل ساحر شمس و دمامہ جادو وغیرہ کے اِنکے بزرگون نے قتل کیے

اور یہ وہی شخص ہو کہ جو کنارے دریاے سبز رنگ کے برلے ملاقات صنوبر شاہ آیا تھا
اور تمنے حباب جادو کو برلے گرفتاری روانہ کیا تھا وہ گرفتار ہو گیا تھا اور وہ اُسکے ہاتھ
سے قتل ہوا تھا اور سہراب جادو کہ جسکو تمنے برلے اسیری صنوبر شاہ روانہ کیا تھا وہ گرفتار
ہو گیا تھا مگر رہا ہو کر چلا آیا جو اُسکے دل مین ہو وہ تجکو گو کہ معلوم ہی مگر بیان نہ کرونگا اُسنے لاکھ لاکھ
دریافت کیا مگر وہ پتلہ اِس امر خاص کے بارے مین کچھ نہ بولا خاموش ہو رہا گو باہر سکوت
اُسکے لب پر لگ گئی جب یہ عاجز ہو گئی تو یہ بھی خاموش ہو رہی اور پھر کچھ نہ دریافت کیا کہ یکایک
وہ پتلہ پھر گویا ہوا اور کہا کہ مین خبر دیتا ہون کہ اُسکا لشکر کنارے دریا کے آگیا ہی اور وہ اِس
تدبیر مین ہی کہ کسی صورت سے حال دریا معلوم ہو جاوے اُسکے دریافت کرنے کے لیے
اُسنے ایک شخص کو کشتی پر سوار کر کے دریا مین روانہ کیا تھا اُسکو نگہبانون نے گرفتار کر لیا
بموجب تمھارے حکم کے اور ایک اُسکی صورت کا پتلہ بنا کر بالاے آب ظاہر کر دیا کہ
وہ تھوڑے عرصے مین پانی ہو کر دریا مین ملگیا اور جو کچھ ہو گا وہ تم لوگون پر ضرور ضرور ظاہر
ہو گا اور کوئی دم مین وہ اسیر بھی آتا ہو گا یہ کہکر کہا کہ لاؤ میرا بھوگ بس یہ سننا تھا کہ اُس قحبہ
نے اور چند قطرے خون کے اُسکے حلق مین ڈالے کہ جسکے بعد ایک صدا ے مہیب
پیدا ہوئی اور وہ ماش کا آٹا ہو کر رہگیا یہ جو سب واقعہ سنا تو سحران سیہ پوش کے حواس
اُڑ گئے اور اُسیوقت ایک نامہ اس مضمون کا ماہیان طوفان کش اپنی ہمشیرہ کو تحریر کیا
کہ یہان کنارے دریا کے ایک شخص بنام بدیع الملک آیا ہی اور یہ وہی شخص ہی کہ جو قبل مین
آیا تھا اور حباب جادو کو قتل کیا تھا اور سہراب جادو کو گرفتار کر کے لے گیا تھا اب
پھر آیا ہی تو اُسکے بارے مین اب کیا حکم ہوتا ہی کیونکہ اُسنے اپنا لشکر بھی یہان طلب کر لیا
ہی اور جو واقعہ کہ زبانی اُس دربان پتلہ کے سُنا تھا سب تحریر کر دیا اور یہ بھی تحریر کیا
کہ میرا ارادہ ہی کہ مین اُس سے ایک مرتبہ جنگ سحر کرون اور دیکھون کہ وہ کیونکر مقابلہ
کرتا ہی اور کیونکر میرے سحر سے اپنے تئین بچاتا ہی علاوہ اسکے جو کچھ آپ کی راے ہو
وہ تحریر فرمایے جب یہ نامہ تیار ہو چکا تو اُسنے ایک جانور مثل باز کے ماش کے آٹے
کا بنایا اور اُسکے گلے مین وہ نامہ ڈالکر طرف ماہیان طوفان کش کے روانہ کیا وہ طائر
سفید اُدھر کو وہ نامہ لے کر روانہ ہوا اِدھر سحران سیہ پوش نے یہ انتظام کیا کہ کسی صورت
سے یہ ہو جاے کیونکہ یہ خبر سمندر جادو کو بھی ہو جاوے کہ وہ بھی تو کوئی بندوبست کرین
یہ تو اِس فکر و تردد مین ہی اُدھر وہ طائر نامہ لے کر پاس ماہیان طوفان کش کے پہونچا
وہ اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی سحر کو زور دے رہی تھی کہ یکایک یہ طائر اُسکے روبرو جاکر اُترا
اور اُسکی گودی مین جا کر بیٹھ گیا اُسنے جو دیکھا تو کیا کہ دیکھا اِسکے گلے مین ایک نامہ بھی ہی
اُسکو کھولکر پڑھا اور اُسکے مضمون سے آگاہ ہوئی اور اُسکے جواب مین یہ تحریر کیا کہ جو
تمھاری راے ہی بہت خوب ہی ضرور ضرور جنگ کرو اور مین اِسکی خبر سمندر جادو اپنے
مالک کو بھی کرتی ہون جیسا وہ حکم دینگے ویسا کیا جاویگا مگر تم اپنے کامون سے غافل نہونا
کیونکہ یہ اکثر سُنا گیا ہی کہ صیاد بھی اُسکے ہمراہ آتے ہین کہ جنکی وجہ سے تمام ساحر قتل ہوتے
ہین یہ لکھکر اُسکی گردن مین باندھ دیا وہ طائر جواب نامہ لے کر روانہ ہوا اِسکو تو راہ مین چھوڑا

جاتا ہی کہ احوال اسکا پھر بیان کیا جائیگا

لیکن اب کچھ حال سمندر جادو کا سنیے کہ وہ تحریر ہوتا ہی

کہ یہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور تمام ساحر گرد و پیش جمع تھے کہ یکایک آسمان پر ایک لکہ ابر پیدا ہوا اور اُسمین سے بہت سی عمارت عالی شان ظاہر ہوئی یہ دیکھکر سب حیران ہوے کہ یہ کیا واقعہ ہی دیکھا کہ دو جادوگر دونون سرون پر اُس عمارت عالیشان کو اُٹھائے ہوے اور قائم کیے ہوے اور سحر کرتے ہوے چلے آتے ہین یا تو وہ ابر و عمارت بلند تھی کہ یکایک ایک طرف سے جھکنے لگی اور جب قریب عمارت شاہی پہونچی تو سب نے دیکھا کہ آدمی رسیون مین بندھے ہوے چلے آتے ہین یہانتک کہ وہ ساحر مع اسیرون کے طرف زمین کے آئے اور وہ عمارت وہین قائم رہی اور خود سمن بارگاہ مین اُترے اور طرف بارگاہ کے مع اُن اسیرون کے چلے جب وہ داخل بارگاہ ہوے تو اُن سب ساحرون نے مجرا گاہ سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ حضور یہ غلام اور قیدی حاضر ہین سمندر جادو نے سر اُٹھا کر کہا کہ تم کون ہو اور یہ اسیر کیسے ہین اُنھون نے عرض کیا کہ حضور ہم شجر جادو اور سحاب جادو ہین اور یہ اسیر صنوبر شاہ اور اُسکے متعلقین و ناموس وغیرہ ہین یہ سُنکر سمندر جادو نے کہا کہ کیا گرفتار کر لائے اِن سب کو کیونکر گرفتار کیا اُنھون نے کل واقعہ ابتدا سے انتہا تک بیان کیا اور کہا کہ ہم باشندگان شہر کو شجر بنا آئے ہین اور کل عمارت شہر کو مسمار کر دیا ہی لہذا اب جو حکم ہو وہ کیا جاوے سمندر جادو نے کہا کہ اِنکو زندانخانہ مین لیجاؤ کل اِنکی بابت جو مناسب ہوگا وہ حکم دیا جاویگا اور اُسی وقت داروغہ زندانخانہ کو بلا کر اُسکے سپرد کیا اور شجر جادو اور سحاب جادو کو انعام دے کر رخصت کیا داروغہ زندان نے اُنکو لیجا کر ایک جاے تنگ و تاریک مین قید کیا اور پہرہ چوکی مقرر کیا سمندر جادو نے بعد روانہ کرنے اسیرون کے اور دینے انعام کے دربار برخاست کیا اور آپ محل مین چلا گیا اِنکو تو یہان چھوڑے اور اب کچھ حال ماہیان جادو کا سنیے کہ اِسکو بعد روانہ کرنے جواب نامہ کے خیال آیا کہ اگر مین بذریعہ نامہ کے سمندر جادو کو آگاہ کرتی ہون تو دیر ہوگی اِس سے بہتر یہ ہی کہ مین خود چلی جاؤن اور جا کر کل حال بیان کر دون بس ساتھ ہی اِس خیال کے فوراً تخت سحر بنایا اور اُسپر نگینۂ سحر قائم کیا اور چار پتلے چارون کونون پر بٹھلائے اور اُنکے ہاتھون مین گولے سحر کے بنا کر دیے اور خود اُس تخت سحر پر بیٹھکر طرف شہر سمندریہ کے پاس سمندر جادو کے روانہ ہوئی اور ایک گالا روئی کا نکالکر اور اُسپر اسم سحر دم کر کے اُڑا دیا کہ وہ بلند ہو کر اور صورت ابر پیدا کر کے بالاے تخت قائم ہوا اور اُسمین سے بارش گوہر آبدار اور درے بہا کی ہونے لگی اِس شان و شوکت سے سواری ماہیان طوفان کشش کی طرف شہر سمندریہ کے چلی جب قریب شہر پہونچی تو داخل شہر ہوئی اور دربار مین آئی وہان آکر معلوم ہوا کہ سمندر جادو دربار برخاست کر کے ابھی ابھی داخل محل ہوا ہی یہ سنتے ہی یہ بھی فوراً محل مین گئی اور مقام آرامگاہ تک پہونچی اور وہان پہونچکے سمندر جادو کو مجرا و سلام بجا لائی اور کہا کہ مجکو آپ سے کچھ عرض کرنا ہی یہ بات

سُنکر سمندر جادو نے کہا کہ بیان کرو تمکو کیا کہنا ہی یہ سُنکر ماہیان طوفان کش اس طرح گویا ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ حضور آج نامہ میری بہن سحران سیہ پوش کا میرے پاس آیا تھا اُسمین وہ مضمون جو کہ قبل مین بیان ہو چکا ہی تحریر تھا بیان کیا اور اپنا جواب لکھنا بھی عرض کردیا یہ حال سُنکر سمندر جادو نے کہا کہ ای ماہیان طوفان کش تم جاؤ اور مین بعد تمہارے جانے کی کسی نہ کسی جادوگر کو واسطے کمک کے روانہ کرتا ہون وہ جاکر سحران سیہ پوش کی مدد کریگا اور اُس شخص کو جو کہ اپنے کو صاحبقران تصور کرتا ہی گرفتار کر لائیگا اور اُسکی ہمراہی مین صنوبر شاہ وغیرہ کو جو کہ قید ہوکر آیا ہی روانہ کردونگا تم اُن سب قیدیون کو سحران سیہ پوش کے حوالے کر دینا اور اُس سے کہدینا کہ اِن سب کو کوئی جاے امن و محفوظ تجویز کرکے دریاے سبز رنگ مین گرفتار رکھے جب ہم انکو طلب کرین اُسوقت ہمارے پاس روانہ کردے یہ سُنکر ماہیان طوفان کش نے کہا کہ حضور کیا صنوبر شاہ وغیرہ کو آپ نے گرفتار کرایا ہی اُسکی کیا خطا تھی سمندر جادو نے کہا کہ تمکو نہین معلوم مقام تعجب ہی کیونکہ یہ سب فساد اُسی کا تو برپا کیا ہوا ہی اگر وہ بدیع الملک کو برائے ملاقات کنارے دریاے سبز رنگ کے نہ طلب کرتا نہ وہ آتا نہ یہ انجام ہوتا کہ حباب جادو ملازم سحران سیہ پوش قتل ہوتا جب مین نے یہ خبر سنی کہ حباب جادو قتل ہوگیا تو مجکو بڑا اندیشہ ہوا اور ایک فکر و تردد پیدا ہوا اُس انتشار مین مین نے کتاب سامری دیکھی اُسکے دیکھنے سے یہ خبر معلوم ہوئی جو کہ مین نے ابھی تمھارے سامنے بیان کی اُسی وقت فوراً مین نے سحر جادو اور سحاب جادو کو بھیجکر صنوبر شاہ وغیرہ کو گرفتار کرامنگایا اور شہر کو برباد کرواڈالا اُنھون نے جاکر تمام باشندگان شہر کو درخت بنادیا اور صنوبر شاہ کو مع اُسکے سردارون و وزیرون و ناموس وغیرہ کے قید کرلیا اب میرا ارادہ یہ تھا کہ کل مین اُسکو قتل کرون کیونکہ وہ مرتد ہوگیا ہی اپنا مذہب آبائی بھی ترک کرڈالا ہی مگر یہ خیال آیا کہ شاید جب اُسپر سختی قید ہو اور مصیبت پڑے تو یقین ہی کہ پھر وہ توبہ کرے اور اپنا مذہب قدیم اختیار کرے یہ بین وجہ مین اُسکے قتل سے دست بردار ہوا اور یہ قصد کیا تھا کہ کسی کے ہمراہ تمھارے پاس روانہ کردون کہ تم سب بندوبست کرلو مگر خوب ہوا کہ اتفاق سے تم خود یہان آگئین اب مین نے جس طرح تمسے کہا ہی اُسی طرح تم میرے کہنے پر عمل کرنا ماہیان طوفان کش نے کہا کہ جیسا آپ نے ارشاد فرمایا ہی ویسا ہی کیا جائیگا اور آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی یہ کہکر رخصت ہوکر طرف اپنے مقام کے روانہ ہوئی اور اپنے مقام مین داخل ہوئی اور آکر بیٹھی اور وہ سحر جو کہ تیار کیا تھا بعد وہان سے آنے کے مٹا ڈالا اور بعد جانے ماہیان طوفان کش کے سمندر جادو باہر آیا اور حکم دیا کہ کوئی جاکر بلا لاؤ آفتاب جادو کو بموجب حکم چوبدار گھر پر آفتاب جادو کے گیا اور حکم شاہی سے آگاہ کیا وہ فوراً یہ حکم سنتے ہی خدمت مین سمندر جادو کے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی سمندر جادو نے کہا کہ تم آج یا کل یہان سے طرف دریاے سبز رنگ کے جاؤ اور وہان جاکر دیکھنا کہ ایک شخص بدیع الملک نامے کنارے دریا کے فروکش ہی اور اُسکے ہمراہ لشکر کثیر بیشمار ہی اُسکا یہ ارادہ ہی کہ وہ دریاے سبز رنگ کو فتح کرکے طرف شہر سمندریہ کے آئے اور یہان آکر ہمسے مقابلہ کرے اور بعد ہمارے مقابلہ کے

یہان سے طرف ایوان نہ طاق کے جائے لہذا تمکو لازم ہی کہ جاکر اُسکو گرفتار کر لاؤ یا کوئی ایسا سحر کرو کہ وہ مع لشکر تباہ ہو جاوے اور اپنے ہمراہ اُن قیدیون کو بھی لیتے جانا جو کہ صبح کو شجر جادو اور سحاب جادو گرفتار کر کے لائے ہین اور اُنکو جاکر ماہیان طوفان کش کے سپرد و حوالے کر دینا کہ وہ اُنکو جاے محفوظ مین پاس سحران سیہ پوش کے قید کرا دیگی اور سحران سیہ پوش وہ ساحرہ ہی کہ جسکا جواب دینے والا اس اقلیم ہفتم مین نہین ہی اسی سبب سے مین نے اُسکو کل دریاکا اختیار دیا ہی اور اُسکی بہن ماہیان طوفان کش کو حاکم مقرر کیا ہی اور مالک کامل قرار دیا ہی کہ سحران سیہ پوش بسبب اپنی بہن کی حکومت کے اُس مقام کا خوب ساتھ استحکام کے بندوبست کر گی اور تم جاکر اُسکی مدد کرو کیونکہ اُسکا قصد ہی کہ اب وہ جاکر ہمارون دریا بدیع الملک سے مقابلہ کر گی لہذا مین تمکو اُسکی مدد کے واسطے روانہ کرتا ہون یہ سُنکر آفتاب جادو نے کہا کہ مین آج ہی بلکہ ابھی ابھی جاتا ہون آپ خاطر جمع رکھیے اور جاکر اُسکی مدد کرتا ہون آپ دیکھیے گا کہ مین ایک ہی سحر مین تمام لشکر اسلام کو تباہ و برباد کر دونگا اور اُنکا نیست و نابود شاد دونگا اب وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہین سمندر جادو نے جواب دیا کہ اگر تم جاکر یہ مرحلہ طے کر دوگے تو مین اُسکے انعام مین تمکو خلعت بے بہا اور جاگیر و منصب دونگا جو کہ تمھارے حوصلہ سے زیادہ ہوگا آفتاب جادو نے سُنکر عرض کیا کہ اب آپ دیکھ لیجیے گا کہ کیا ہوتا ہی یہ کہکر اُسی وقت وہان سے رخصت ہو کر اپنے مکان پر آیا اور اُسی وقت بندوبست سفر کر کے مع اُن قیدیون کے طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ ہوا اسکو تو راہ مین مع اُن قیدیون کے چھوڑا جاتا ہی کہ یہ اُنکو لیکر طرف دریاے سبز رنگ کے جاتا ہی کہ احوال اسکا پھر بیان کیا جائیگا۔

لیکن اب دوسرے داستان ملکہ سحران سیہ پوش خواہر ماہیان طوفان کش کے کہے جاتے ہین ملاحظہ فرمائیے

کہ جب اسکے پاس نامہ کا جواب ماہیان طوفان کش کے پاس سے آچکا تو اُس لکاتہ نے اپنے ملازمین سے کہا کہ میرا ارادہ ہی کہ کل مین خداپرستون سے مقابلہ کرونگی لہذا تم لوگ میرے واسطے بندوبست کرو کہ مین وہان بیٹھ کے سحر تیار کرون ملازمون نے سامان درست کر دیا وہ وہان گئی چوکا دیا بچہ خوک کو ذبح کیا اُسکا خون پانی مین ملا کر غسل کیا اور تھوڑا خون لیکر اپنی پیشانی پر ٹیکہ دیا اور کچھ ماش کے دانے و سرسون و رائی لیکر اُنپر اسم سحر دم کیا اور ایک تختہ کاغذ سبز پر ایک گنبد کا نقشہ خون خوک سے کھینچا اور اُسکو دریا مین کچھ اسم سحر پڑھکر ڈال دیا اور ماش و سرسون کے دانے جنپر کہ اسم سحر دم کر چکی تھی وہ بھی دریا مین ڈالے اور پھر اسم سحر پڑھنا شروع کیا اور ایک ماش کے آٹے کا پتلہ بنایا اور اُسکی پیشانی کو سپند و رسے داغا اور کچھ اسم اُسپر دم کر کے پھونکا کہ وہ گویا ہوا اور عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی جو کچھ حکم عالی صادر ہو اُسپر عمل کیا جاوے اور وہ بجالایا جاوے اُس فرقہ نے ایک دہل اُسکے گلے مین ڈال کر کہا کہ تو یا پر دریاے سبز رنگ کے جاکر باواز بلند صدا دے کہ ای خداپرستون ہوشیار ہو جاؤ کہ کل سے اور ملکہ سحران سیہ پوش سے مقابلہ ہوگا اور اُسکے سحر سے تمھاری جانین بچنا

مشکل ہین اُسکا سحر نمونۂ سحر سامری و جمشید ہی اگر تم لوگ اپنی جان بری چاہتے ہو تو یہان سے چلے جاؤ ورنہ جب ملکہ مقابلہ کو آجاوینگی تو پھر تمھارا یہان سے واپس جانا غیر ممکن ہوگا ابھی تو اُنھون نے ترحم کیا کہ یہ بندوبست کیا کہ تمکو آگاہ کردیا آیندہ تمکو اختیار ہی اگر اب تمکو یہ منظور نہین ہی کہ یہان سے چلے جاؤ تو سامان جنگ تم بھی درست کرو یہ کہکر دہل بجانا اور کنا کہ بھی طبل جنگ ہی اور اب ہر روز اسی طرح طبل جنگ بجا کریگا یہ لشکر وہ پتلہ فوراً وہ دہل لے کر اور پرواز پیدا کرکے اُڑ گیا اور بیرون دریا آکر جس طرح کہ سحران سیہ پوش نے کہا تھا صدا لگائی اور اس زور سے آواز دی کہ تمام زمین صحرا ہل گئی اور چوب اُٹھا کر دہل پر ماری اُدھر صاحبقران دربار مین تشریف فرما تھے کہ صدائے دہل کانون مین آئی اور ایکبار بارگاہ بھی ہل گئی صاحبقران نے عیارون سے فرمایا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ نقارہ کیسا بجا ہی اہل لشکر نے کہا کہ یہ صدا آسمان پر سے نقارہ کی آئی ہی اور ایک آواز بھی ایسی آئی تھی کہ تمام زمین ہل گئی تھی یہ لشکر عیار آگے روانہ ہوے جب وہ درمیان لشکر پہونچے تو یہ سنا کہ کہتا ہی آسمان پر سے یہ کہ رہا ہی کہ ای خدا پرستون آگاہ ہو کہ مین فرستادہ ہون ملکہ سحران سیہ پوش جادو کا اُسنے بھیجا ہی کہ تمکو آگاہ کردون کہ اُنکا یہ حکم ہی کہ مین کل دریا سے نکل کر تم لوگون سے مقابلہ کرونگی اگر تم اپنی جان کی خیریت چاہتے ہو تو یہان سے چلے جاؤ ورنہ سامان جنگ کرو کل صبح کو مقابلہ ہوگا اور جو کچھ کہ سُنا تھا وہ سب بیان کیا یہ سُنکر صاحبقران نے فرمایا کہ وہ کیا حقیقت رکھتی ہی کہ جو ہمسے مقابلہ کریگی صبح کو آکر دیکھ لین گے کہ یہان سے کیونکر مقابلہ کیا جاتا ہی اگر وہ ساحرہ ہی تو ہوا اور اُسکے سحر کا یہان بھی بندوبست کر لیا جائیگا کہدو کہ ہمارے یہان بھی طبل جنگ بجے ہم کل مقابلہ کرینگے عیارون نے فوراً حکم صاحبقرانی لشکر مین پہونچا دیا اور کوس رزمی بجوایا لشکر مین خبر ہوئی کہ کل مقابلہ ہی مگر اہل لشکر حیران تھے کہ لشکر حریف کا تو کہین نام و نشان بھی نہین ہی یہ مقابلہ کس سے ہوگا بعض نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ ساحرون سے مقابلہ ہے تم جانتے ہین کہ کل صبح کو لشکر ساحران آئیگا کیونکہ اکثر ایسا ہوا ہی یہان تو لشکر مین بندوبست جنگ ہونے لگا اُدھر صاحبقران و بادشاہ دربار برخاست کرکے محل مین تشریف لیگئے اُدھر وہ پتلہ سحر نقارہ بجا کر اور سب کو آگاہ کرکے واپس گیا اور جاکر کہا کہ مین حکم عالی بجا لایا یہ سُنکر اُس لکاتہ نے اپنی ران پر نشتر مارا اور جو خون اُسمین سے نکلا اُسکو اُسکے مُنھ مین چپکایا اور کہا کہ ای غیرت نقارہ زن مین نے تیری خوراک تجکو دیدی ہی اب تو ہر روز میرے ساتھ میدان مین چلنا اور نقارہ بجانا یہ کہکر کہا کہ لے اب جاؤ کل صبح کو پھر آنا جب مین میدان کو جاؤنگی یہ سُنکر وہ پتلہ ایک چیخ مار کر غائب ہو گیا اُدھر اُسنے اسم سحر پڑھ پڑھکر دریا پر دم کرنا شروع کیا کیونکہ اُسکا سحر بڑے غضب کا ہی اور بڑی زبردست ساحرہ ہی اُسکا جواب دینے والا سوا اُسکی بہن کے اور کوئی نہین ہی بعض وقت وہ بھی اُسکے سحر سے دب جاتی ہی اُسنے تا دو پہر رات اپنا خوب بندوبست کیا اور خوب خوب سحر تیار کیے کہ جسکا حال

صبح کو معلوم ہوگا جب ٹھیک بارہ بجے تو اُسنے ایکبار کچھ دانے ماش کے اُٹھاکر دریامین
ڈالے اور صدا دی کہ ای لشکر حبابان تم سب مسلح اور مکمل ہوکر صبح کو میدان مین آنا کیونکہ کل
اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا یہ صدا دے کر آپ ہوم خانے سے نکل آئی اور اپنی جاے
آرام پر جاکر سو رہی یہ تو یہان اندرون دریا خواب غفلت مین ہی اُدھر تمام رات لشکر اسلام
کو درستی جنگ مین بسر ہوئی علے الصباح تمام افسران فوج اپنے اپنے رسالے پلٹین لیکر
طرف میدان جنگ کے گئے اور میدان جنگ سے وسط دے کر شفین آراستہ کین اُدھر
صاحبقران بھی مع بادشاہ کے بیدار ہوکر فرائض ضروری سے فارغ ہوکر میدان جنگ
مین تشریف لائے اور منتظر آمد لشکر کفار کے ہوے قریب پہر بھر دن کے آگیا مگر کچھ علامت
لشکر کفار کی ظاہر نہوئی اُسوقت صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ حضور کچھ نہ ثابت ہوا
کہ یہ کیا واقعہ تھا کہ اس طرح آواز نقارہ آئی یہ تقریر آسمان پر سے کسی نے بیان کی اور ہمکو برائے
مقابلہ تیار ہونے کو کہا جو کہ عیارون نے لشکر سے بیان کیا ہم بموجب اُنکے کہنے کے آمادہ
ہوکر میدان جنگ مین آگئے مگر اسقدر دن چڑھ آیا ابھی تک کوئی برائے مقابلہ نہین آیا یہ کیا
سبب ہی سحر کا بھی عجب کارخانہ ہی عقل کام نہین کرتی ہی اگر ہم آمادہ ہوکر آتے اور وہ آجاتے
تو یہ کہتے کہ سحر سے ڈر گئے اور ہمپر زیادتی کرتے ہین اب کیا کرنا چاہیے ہی بادشاہ نے جواب
مین فرمایا کہ عیارون کو بلاکر دریافت فرمائیے کہ آج ہی کو برائے مقابلہ طلب کیا ہی یا اور کسی دن
کے واسطے یہ سنکر صاحبقران نے حکم دیا کہ وہ عیار حاضر ہون جنھون نے کل وہ صدا
سُنی تھی فوراً بموجب حکم سب عیار جو کہ وہان موجود تھے اور وہ صدا سنے ہوے تھے حاضر
ہوے صاحبقران نے اُنسے دریافت فرمایا کہ یہ کیسی تمنے خبر بیان کی کہ کل جنگ سحران
سے ہوگی اور طبل جنگ بجا ہی ہم بموجب تمھارے خبر دینے کے آج صبح سے آمادہ ہوکر
طرف میدان قتال کے آئے مگر کوئی علامت جنگ کی ظاہر نہوئی اسکا کیا باعث آیا وہ نقارہ
آج کے واسطے بجا تھا یا اور کسی روز کے لیے عیارون نے عرض کیا کہ حضور ہمنے نقارہ نواز
کی صورت نہین دیکھی صرف صدا سنی تھی اور جسقدر ہمنے عرض کیا اسمین ایک بات بھی فراموش
نہین کی ہمنے اپنے کانون سے سُنا کہ آج کے واسطے وہ نقارہ بجا تھا وہ بھی ہمنے عرض کردیا
ہمکو کیا معلوم کہ یہ کیا واقعہ ہی ہماری اتنی مجال نہین ہی کہ ہم حضور کی خدمت مین دروغ عرض کرین
صاحبقران یہ سنکر خاموش ہو رہے اور فکر کرنے لگے انکو تو فکر و تردد مین مبتلا کیے اور اب
اُدھر کا حال سنیے کہ وہ لکاتہ بیدار ہوئی جب سب کامون سے فراغ حاصل کرچکی تو ہوم خانے
مین آئی اور چوکا دیکر نہائی اور اسم سحر پڑھنے لگی کہ یکایک ایک گنبد سبز رنگ پیدا ہوا اور اسپر شامیانہ
سبز رنگ کارچوبی آراستہ تھا اور زیر شامیانہ ایک تخت طلائی چار شیران طلائی پر رکھا ہوا تھا وہ
لکاتہ یہ دیکھکر اُسی ہیئت سے اُس تخت پر جاکر بیٹھی اور اُس گنبد کو اشارہ کیا کہ ایکبارہ وہ گنبد
بلند ہونے لگا اور دریا سے نکلنے لگا اُدھر سب نے بیرون دریا دیکھا کہ یکایک آب دریا کو
حرکت ہوئی اور ایک جوش پیدا ہوا اور پانی نیزون بلند ہونے لگا اور ایک مرتبہ شگافتہ ہوا
اور اُسمین سے ایک گنبد سبز پیدا ہوا کہ جسکے چارون طرف چار کھڑکیان تھین اور چار برج تھے
اور ایک برج وسط گنبد مین بہت بڑا تھا اور سبز شامیانہ زردوزی کام کیا ہوا آراستہ تھا زیر گنبد

ایک نازنین مہ جبین نہر نگین در در گوش مرصع پوش دریاے جواہر مین غوطہ زن بقول شاعر شعر برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن + جوانی کی راتین مرادون کے دن + بخت طلائی مرصع کار پر متمکن ہی اور گرد اُسکے اسباب سحر رکھا ہوا ہی اور وہ کچھ پڑھکر طرف دریا کے دم کرتی ہی جو جو وہ دم کرتی ہی اُسیقدر وہ گنبد نمونہ قلعہ بلند ہوتا جاتا ہی یہانتک کہ درمیان دریا بالاے آب آکر قائم ہوا یہ دیکھکر سب اہل اسلام حیران ہوے اور صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ حضور ملاحظہ کرین یہ نیا واقعہ ہی کہ درمیان دریا سے ایک گنبد پیدا ہوا ہی اور اُسمین ایک نازنین بیٹھی ہوئی ہی کہ یکایک اُس گنبد سے آواز آئی کہ ای اہل اسلام آگاہ ہو کہ ملکہ سحران سیہ پوش برا سے مقابلہ تشریف لائی ہین ابھی کچھ نہین گیا ہی بہت غنیمت جانو اور اپنی راہ لو ورنہ جب اُنکو غصہ آجائیگا تو پھر اُنکے سحر سے کسکو پناہ نہ ملیگی وہ تم سب پر رحم کھاتی ہین اور مجھسے کہا ہی کہ تم سب کو آگاہ کردینا ورنہ جب اُنکی سپاہ آجاویگی تو پھر تم سب کو پناہ ملنا دشوار ہوگی کیون اپنی جانین برباد کرتے ہو یہ مقام دریاے سبز رنگ ہی کوئی اور مقام نہین ہی یہان کی مالک و مختار ملکہ سحران سیہ پوش ہین اور اُنکی بہن ماہیان طوفان کش ہین کہ جنکے سحر کا جواب دینے والا کوئی نہین ہی یہانسے تمھارا چلا جانا اور جان سلامت لیجانا غیر ممکن ہی بڑے بڑے ساحر یہان آکر بیکار ہو جاتے ہین تو غیر ساحر کی کیا حقیقت ہی بعد اسکے جو عذر کرو گے تو پھر کوئی لائق قبول و منظور نہوگا آئندہ تمکو اختیار ہی یہ صدا سنکر تمام اہل اسلام نے جواب دیا کہ کیا بیہودہ گفتگو کرتی ہی کیسی ملکہ سحران سیہ پوش اور کیسی ماہیان طوفان کش اور کیسی سحر و ساحری ہم کچھ حقیقت نہین مانتے ہین سب کو ابھی ہم مٹا دینگے جو بڑے بنتے ہین سکے وہ کر اس گفتگو سے کچھ فائدہ نہین ہی اور جناب صاحبقران نے فرمایا کہ مدد ہم سب موجود ہین دیکھین کہ تو ہمارا کیا کرتی ہی جب یہ سب تقریر اُسنے سنی تو ایکبارگی غصہ آگیا اور ایک دستک نہایت غیظ و غضب مین آکر دی اور آواز دی کہ ای عفریت نوکمان ہی جلد حاضر ہو اور میری فوج کو خبر کر کہ وہ برا سے مقابلہ آئے یہ صدا دینا تھی کہ یکایک سب نے دیکھا کہ ایک عفریت قوی ہیکل اُس گنبد کے پہلو سے پیدا ہوا اور ایک ڈھول اُسکے گلے مین تھا اُسنے چوب ڈھول پر ماری کہ جسکی صدا سے تمام میدان ہلگیا وہ عفریت چوب مار کر ایک مرتبہ دریا مین کود پڑا اُسکے گرتے ہی دریا مین ایک طلاطم برپا ہوا اور جوش پیدا ہوا اور آواز دہل دریا مین سے آنے لگی بعد تھوڑے عرصہ کے سب نے دیکھا کہ گرد گنبد کے بہت سے حباب پیدا ہوے کہ ہزارون حباب تھے کہ برابر صفین باندھنے لگے اور قریب کنارہ صف بستہ ہوکر آگئے اب سب نے دیکھا کہ اندر حبابون کے بالشت بھر کے پتلے ہین چھوٹی چھوٹی تلوارین اُنکے ہاتھون مین سپرین اُنکی پشتون پر کمانین دوش پر لگی ہوئی ہین مگر یہ سب آلات عجب طرح کے ہین ڈھالین تو کاغذ کی ہین تلوارین ٹین کی کمانین تنکون کی جب یہ سب کنارے دریا کے آگئے تو اُس نازنین نے بڑھکر کچھ اشارہ کیا کہ ایک مرتبہ کچھ حباب دریا سے اُچھل کر خشکی مین آگئے اور ٹوٹ گئے اُسمین سے پتلے نکلے اور پکارے کہ ای اہل لشکر ملکہ ای اہل اسلام تم سب آگاہ ہو کہ آج دن لڑائی کا ہی کوشش تمام دنگ کرو شعراے نامور و نام کرنا + رستم سے نہو وہ کام کرنا + اور بہت سی تقریر بطریق نقابت بیان کی بعدہ ایک زور سے چیخ ماری کہ تمام میدان ہلگیا اور وہ پتلے پانی ہوکر زمین پر بہ گئے اور زمین خشک ہوگئی کہین پر تری کا نام تک نہ رہا سب نے دیکھا کہ اُسکے مقام پر حباب پیدا ہوے اور اُنمین پھر وہی پتلے نظر آئے لوگون کو تعجب ہوا کہ یہ تو پانی

ہوکر جذب زمین ہو گئے تھے پھر کہان سے پیدا ہوگئے کیا کارخانہ ہی ہر مرتبہ نیا طریقہ ہوتا ہی
یہ رنگ دیکھکر لشکر اسلام سے بھی نقیب نکلے اور نقابت کرنے لگے جب وہ نقابت کر چکے
تو یکایک اُن حبابون مین سے ایک حباب ایک مرتبہ اچھل کر خشکی مین آیا اور ٹوٹ گیا اور اُسمین سے
بھی بالشت بھر کا پتلہ پیدا ہوا اور آواز دی کہ جسکو تمنا ہے مرگ ہو وہ میرے مقابلے کو آئے اور
مجھ سے مقابلہ کرے یہ کہکر کودنے لگا عجب عجب حرکتین نئی نئی طرح کی کرنے لگا کہ جسکو دیکھکر
تمام اہل اسلام کی مارے ہنسی کے حالت تباہ و دگرگون ہوئی جاتی تھی اور شکم مین سانس نہ سماتی
تھی بل پڑے جاتے تھے پھر اُسنے صدا دی کہ ابھی تک کوئی میرے مقابلے کو نہین آیا یہ ہنسی کیسی
ہی کیا تمکو ہنسنے کو آئے ہو یا مقابلہ کرنے کو اگر ہنسنے کو آئے ہو تو جاؤ ہنسو مین خود آتا ہون یہ
سُنکر بعض سردارون نے صاحبقران سے کہا کہ حضور یہ بالشت بھر کا پتلہ کیا بکتا ہی کیا اسکی قضا
آئی ہی اگر آپ حکم دین تو ہم مین سے کوئی جاکر اسکو گرفتار کر لائے کیا حقیقت ہی ایک مچھکے مین
اُٹھا لین گے یا سپر کے نیچے بند کر کے مار ڈالین گے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون
کے جانے کی کوئی حقیقت نہین ہی کوئی اور پہلوان چلا جائیگا وہ جاکر گرفتار کر لائیگا یہ فرماکر ایک ادنی
پہلوان سے کہا کہ تو جاکر اس پتلہ کو گرفتار کر لا وہ فوراً گھوڑا اُٹھاکر اُسکے مقابلہ مین آیا اور چاہا کہ اسکو
گھوڑون کی ٹاپون سے روند ڈالون یہ سوچکر گھوڑا اُٹھا دیا وہ پتلہ گھوڑے کے شکم کے نیچے آگیا
اور نکل گیا اور کہا کہ دیکھ یون بچتے ہین اسکو غصہ آگیا اور پھر گھوڑے کو دوڑایا اور چاہا کہ ایک ہی
پیر مین اسکو پیس ڈالون وہ پھر گھوڑون کی ٹاپون سے نکل گیا اور سامنے آکر کھڑا ہو گیا یہ دیکھکر
یہ گھوڑے پر سے کود پڑا اور سپر اُٹھاکر چاہا کہ اسکو زیر سپر چھپالون جیسے ہی سپر اُسپر رکھی یہ کودکر
الگ ہو گیا سپر خالی گئی یہ پھر دوڑکر اُسکے قریب گیا اور پھر چاہا کہ زیر ڈھال پوشیدہ کرکے
گرفتار کر لون بس فوراً سپر اُسپر رکھی اُسنے پھر وہی حرکت کی کہ الگ ہو گیا اور دور جاکر کھڑا
ہو رہا یہ حرکتین اُسکی دیکھکر اہل اسلام ہنستے تھے اور اُسکو غصہ آتا تھا کہ مین ایک پتلے کو پکڑ نہین
سکتا ہون بس اُسنے غصہ مین آکر سپر کو ٹیک دیا اور ہاتھ بڑھاکر قصد کیا کہ پکڑ لون وہ فوراً اُسکی
ٹانگون سے نکل گیا اور سامنے آکر کھڑا ہو گیا اب کی اُسنے جھلاکر چاہا تھا کہ اسکے اوپر تلوار ماردن
اُسنے جیسے ہی یہ قصد اُسکا دیکھا فوراً اُچھلا اور بلند ہوا اور اسکے دونون شانون پر اپنے
پانون جمالئے اور بلند ہوا اب سب نے دیکھا کہ جون جون وہ بلند ہوتا ہی دون دون یہ پہلوان
بھی پیچھے سے بلند ہوتا جاتا ہی اور وہ اسکے شانون پر سوار ہی اب یہ لاکھ لاکھ لنگر مارتا ہی مگر اُسکا
لنگر نہین قائم ہوتا ہی یہ مجبور ہو گیا اور پکارا کہ یا صاحبقران اِس غلام کی خبر لیجیے یہ پتلہ مجکو لیے
جاتا ہی یہ صدا لشکر چند سردار دوڑے جبتک جائین جائین وہ پتلہ لیکر اُسکو بلند ہو گیا اور ایک
مرتبہ وہ پتلہ مع اُس پہلوان کے کودکر غرق دریا ہو گیا یہ دیکھکر سب کو حیرت ہوئی اور کہا کہ بڑا مقام
تعجب ہی کہ ایک بالشت بھر کا پتلہ اتنے بڑے پہلوان کو یون اُٹھاکر لیگیا اور وہ اُسکا کچھ نہ کر سکا
دیکھو کیا کارخانۂ سحر ہی کہ یون بالشت بھر کے پتلے اتنے اتنے بڑے پہلوانون کو اُٹھا لیجائین
اور وہ کچھ نہ کر سکین یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی کہ یکایک اور ایک حباب دریا سے باہر آیا اور
وہ حباب اپنی جگہ پر مع اُس پتلے کے قائم ہوا مگر اُس پہلوان کا کہین پتہ نہ تھا یہ دوسرا حباب
جو باہر آیا تھا تو وہ ٹوٹا اور پتلہ نکلا اُسنے بھی مبارز طلب کیا یہان سے ایک پہلوان اُسکے مقابلے

کو گیا اُدھر اُسنے پھر وہی حرکتین کرنا شروع کین جو کہ قبل مین اُس پتلہ نے کین تھین اُدھر اُس
پہلوان نے لاکھ لاکھ تدبیرین اور کوشش کی کہ کسی طرح مین اس پتلہ کو گرفتار کرلون مگر بسبب
اُسکی حرکتون کے گرفتار نہ کرسکا اور اُسی طرح یہ بھی گرفتار ہوگیا اور وہ اُسی طرح دونون شانون
پر اُسکے بیٹھکر بلند ہوا اور لیکر داخل دریا ہوا اور خود حباب مین بند ہوکر اپنے مقام پر آگیا تیسرا
حباب اور نکلا اور خشکی مین آکر پکارا کہ کوئی مقابلہ کو آئے اور میرا مقابلہ کرنے مین موجود ہون
یہ سُنکر اور ایک پہلوان لشکر اسلام سے نکلا اور اُسکے سامنے آکر نیزہ اُسپر مارا چونکہ وہ بالشت بھر
کا آدمی تھا نیزے کی زد سے الگ ہوگیا اور اُسکے پہلو کی جانب آکر پکارا کہ واہ کیا خوب نیزہ بازی
کرتے ہو کیا خوب فن سپہ گری یاد ہین باوصف کہ پتلہ تو بالشت بھر کا ہی مگر آواز اسقدر مہیب
ہی کہ جسکے سنے سے دل ہل جاتا ہی اور بند بند کانپ جاتا ہی جب اُسنے یہ کہا کہ کیا خوب نیزہ بازی
یاد ہی تو اور زیادہ خفیف ہوا اور گھوڑے سے بہت جلد کود پڑا اور اُسپر دوڑا اور کہا کہ مین تجھکو
ابھی ابھی دبا کر مار ڈالونگا تو جانا کہان ہی یہ کہکر ہاتھ دوڑایا وہ مثل گولے کے لڑھک کر دوسری
جانب ہوگیا یہ اُدھر کو دوڑے اور ہاتھ دراز کیا اُسنے پھر وہی حرکت کی وہ پھر اِس پہلو پر آگیا
جیسے ہی کود کر وہ پتلہ اِس جانب آیا یہ پہلوان اُدھر کو متوجہ ہوا بس جب اُسنے دیکھا کہ یہ خوب
پریشان ہوے تو فوراً اُچکا اور اُنکے شانون پر آیا اور بلند ہونے لگا یہ رنگ دیکھکر اور
چند سردار دوڑے اور اُس پہلوان کی ٹانگون مین لپٹے مگر وہ بھی بلند ہونے لگے یہانتک
کہ کوئی دس پہلوان ایک دوسرے مین لپٹ کر اور لٹکتے ہوے بلند ہوگئے اور سب داخل
دریا ہوے بعد تھوڑی دیر کے وہ حباب اپنی جگہ پر آگیا یہانتک کہ شام ہوگئی اور بیس سردار
اُسی طرح گرفتار بلا ہوے اور قریب شام وہی نقارہ زن دریا سے پیدا ہوا اور نقارہ
بجایا اور کہا کہ اب کل مقابلہ ہوگا آج شام ہوگئی ہی اب سب اپنی اپنی قیامگاہ کو واپس جائین
یہ صدا سنتے ہی وہ گنبد تو غرق دریا ہونے لگا اور وہ نازنین کہتی ہوئی گئی کہ خیر آج تو شام ہوگئی
کل دیکھا جائیگا کل اگر مین نے تم سب کو نہ گرفتار کیا تو اپنا نام دوسرا رکھا بس یہ صدا دے کر مع گنبد
غرق دریا ہوئی اُسکا غرق ہونا تھا کہ یکایک وہ حباب سب کے سب ایک مرتبہ غائب ہوگئے
صاحبقران ملول اور مغموم اپنی فرودگاہ کو واپس گئے کیونکہ اُسمین چند سردار تو نامی گرفتار
ہوے تھے مگر غیر نامی قریب پندرہ پہلوانون کے گرفتار ہوے اسکا صاحبقران کو بہت
صدمہ تھا کہ یہ نئی جنگ ہی کہ ہمارے سردار تو اسیر ہوگئے مگر اُسکے سردارون مین سے
کوئی نہ اسیر ہوا بڑا مقام تعجب ہی کیونکہ وہ ایسی کوئی زبردست نہ تھے بالشت بھر کے پتلے تھے
یہ نئی طرح کی جنگ ہی کہ حبابون سے پتلے پیدا ہون اور وہ مقابلہ کرین اور ہمارے
سردار اُنکا کچھ نہ کرسکین خیر خدا مالک ہی وہ ہر امر مین ہمارا حامی و مددگار رہی کل دیکھا جائیگا
اگر وہ برائے مقابلہ آئینگی داخل کوئی نہ کوئی تدبیر کیجائیگی یہ فرماکر داخل بارگاہ ہوے تھوڑی دیر دربار
کیا بعدہ دربار برخاست کرکے مقام آرام کو تشریف لیگئے اُدھر سحران سیہ پوش جو
واپس گئی گنبد سے اُترکر اپنے مقام پر گئی اور داخل مکان ہوئی اور اُس گنبد پر کچھ پڑھکر
دم کیا کہ وہ غائب ہوگیا یہان آکر اُسنے اُن سردارون کو طلب کیا کچھ ساحرانکو اسیر شدہ
کیے ہوے اُسکے روبرو لائے کیونکہ یہ حباب جب اِنکو گرفتار کرکے لیجاتے تھے اور

غرق دریا ہوتے تھے تو وہان چند ساحر مقرر تھے وہ گرفتار کرکے لیجاتے تھے جب
وہ سامنے آئے تو اسنے حکم دیا کہ انکو لیجاکر قید خانہ مین قید کرو جب ان سب کو گرفتار کرلائینگی
تو اسوقت اُنکو اور ان سب کو بلاکر ایک ہی مرتبہ قتل کرونگی یہ حکم دے کر اُنکو تو قید خانے
مین بھیجا آپ کچھ زہر مار کیا اور جاکر ہوم خانے مین کچھ سحر تیار کیا اُدھر سہراب جادو اپنے
باغ مین بیٹھا ہوا تھا کہ اِسکو خیال آیا کہ چلکر ذرا خبر تو لوں کہ ملکہ سحران سیہ پوش جادو کس فکر مین ہے
یہ سوچکر وہان سے چلا اور اُسکے مکان پر آیا اور داخل مکان ہوا جب سحران سیہ پوش کو
نہ پایا تو خواصون سے دریافت کیا کہ ملکہ کہان ہین اُنھون نے جواب دیا کہ ملکہ صبح سے
تھکی ہوئی تھین ابھی ابھی ہوم خانے مین تشریف لیگئی ہین اُسنے دریافت کیا کہ کیون تھکی
ہین اُنھون نے کہا کہ آج اہل اسلام سے جنگ ہوئی تھی اور قریب بیس سرداروں کے
گرفتار بھی کیے ہین ابھی اُن سب کو قید خانے مین بھیجکر آپ سحر تیار کرنے ہوم خانے
مین گئی ہین یہ سُنکر سہراب جادو بیٹھ گیا اور انتظار کرنے لگا کہ ملکہ فراغت کرکے نکلین
تو دریافت کرون کہ کیا سبب ہوا جو جنگ شروع ہوگئی یہ تو ابھی یہی خیال کر رہا تھا کہ وہ
سحر تیار کرکے باہر آئی اُسنے معشوق کو جو دیکھا تو ہنسنے لگی اور اُسکے قریب آکر کہنے لگی کہ ای
سہراب جادو تم آج کہان تھے اگر آج تم ہوتے تو ہمارے سحر کا تماشا دیکھتے کہ ہمنے
کیا عمدہ سحر کیا تھا اور کیونکر سرداران لشکر اسلام کو گرفتار کیا سہراب جادو نے پوچھا
کہ اِسکا سبب کیا ہی کہ تمنے جنگ شروع کردی سحران سیہ پوش نے کہا کہ مین نے
اِس سبب سے جنگ شروع کردی کہ کوئی شخص صاحبقران نامے دریا کے کنارے
آکر فروکش ہوا ہی اور مجکو سحر سے دریافت ہوا کہ اُسنے حباب جادو کو قتل کیا اور تمکو
بھی گرفتار کیا تھا اور اب وہی شخص سُنے صاحبقران مع لشکر کثیر یہان فروکش ہوا ہے
اور جو کچھ کہ واقعہ تھا سُنے آنا صاحبقران کا مع چند آدمیون کے اور قصد پانی اُٹھانیکا
کرنا اور پہانسے نگہبانون کا منع کرنا اور صاحبقران کا اپنا لشکر طلب کرنا اور کل لشکر بیشمار
کا آنا خبردار کا اُسکو خبر دینا اور دوسرے صاحبقران کا ایک گنگار کو برائے امتحان
دریا مین داخل ہونے کا حکم دینا اُسکا دریا مین کشتی پر سوار ہوکر آنا اور حبابون کا پیدا ہونا
اُسکو گرفتار کرکے حاضر کرنا اور یہ حالت دیکھکر اپنا نامہ تحریر کرنا ماہیان طوفان کش کو
اور اُسمین یہ لکھنا کہ میرا قصد جنگ ہی اُسکا جواب آنا اور اپنا سامان جنگ کرنا اور صبح کو برائے
مقابلہ جانا اور سردارون کا گرفتار کرکے لانا بیان کیا یہ لشکر سہراب جادو نے بظاہر تو بہت
تعریف کی مگر دل مین کہا کہ خدا اِس لشکر کو غارت کرے کہ جسکے سبب سے اہل اسلام کو تکلیف
ہوئی معلوم ہوتا ہی کہ صاحبقران شہر صنوبریہ سے واپس آئے جو یہان آکر مقیم ہوئے ہین
افسوس ہی کہ ابھی تک مجکو راہ دریا دریافت نہین ہوئی جو مین اطلاع دون وہ خیال کرتے ہونگے کہ
سہراب جادو مکر کرکے چلاگیا اپنی جان بچاکر بیٹھ رہا مین کیا کرون کہ راہ کا کچھ سراغ نہ لگا وہ تو
اپنی جگہ پر یہ خیال کرتے ہونگے اور مین یہان اِس فکر مین ہون کہ کہین راہ کا سراغ ملے تو مین جاکر
آگاہ کرون کہ اتنے مین سحران سیہ پوش نے سہراب جادو سے کہا کہ ای سہراب جادو تم بھی
کل صبح کو آکر تماشا جنگ کا دیکھو سہراب جادو نے کہا کہ بہت اچھا یہ خیال کیا کہ شاید راہ کا سراغ ملجائے

اُسنے کہا کہ میرے نزدیک تو یہ بہتر ہوگا کہ تم آج یہانسے نہ جاؤ آج یہین سو رہو شاید صبح کو نہ آنا ہو سہراب جادو نے کہا کہ نہین مین ضرور ضرور آؤنگا تم اطمینان رکھو یہ کہکر رخصت ہو کر چلا اُسنے کہا کہ ای سہراب تو آجتک میرے دل کی مراد نہ بر لایا اور مجکو اپنے وصل سے محروم رکھا سہراب نے کہا کہ آپ اِس امر سے اطمینان رکھیے اب جسوقت آپ اِس جنگ سے فراغت پائینگی اور کامیاب ہونگی تو اُس روز مسرت اندوز مین آپسے ہم بستر ہونگا یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے مکان پر آکر سو رہا یہانتک کہ صبح ہوگئی اُدہر لشکر صاحبقران میدان جنگ مین آیا صاحبقران بھی بیدار ہوکر بعد فراغت نماز و دعا سوار ہوکر مع بادشاہ و سپاہ جزائر کے میدان مصاف مین آکر جلوہ فرما ہوئے اُدھر وہ لکاتہ جب بیدار ہوئی تو پہلے ہوم خانے مین گئی کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ وہ مثل گنبد بینے طلسم خورد کے نمودار ہوا یہ اسمین جا کر تخت پر جلوہ گر ہوئی آج اسنے وہ شان اور وہ حسن پیدا کیا ہو کہ اگر فرشتہ آسمانی بھی دیکھے تو بیقرار ہو جائے انسان کی کیا حقیقت ہو ابھی یہ تخت پر بیٹھنے نہ پائی تھی کہ سہراب جادو آگیا اور کہا کہ ملکہ کیا تم جاتی ہو اُسنے جواب دیا کہ ہان آؤ تم بھی چلو یہ کہکر اشارہ کیا کہ ایک دروازہ زیر گنبد برابر سہراب جادو کے کہ جہان وہ کھڑا تھا پیدا ہوا سحران سیہ پوش نے کہا کہ ای سہراب اِس در سے تم بالاے گنبد چلے آؤ یہ سُنکر سہراب اُدہر کو چلا اُدہر اُسنے برابر تخت کے ایک کرسی مرصع کار سحر سے تیار کی کہ اتنے مین سہراب جادو آگیا اُسنے کہا کہ اِس کرسی پر بیٹھ جاؤ سہراب بیٹھ گیا جب سہراب بیٹھ چکا تو اُسنے اِشارہ کیا وہ گنبد بلند ہونے لگا اور تھوڑے عرصہ مین باہر دریا کے پانی پر آکے قائم ہوا سہراب جادو نے دیکھا کہ دور تک لشکر صاحبقران میدان جنگ مین صف بستہ ہو اور برلے جنگ اِستادہ ہو اِسنے خیال کیا کہ تو جس امر کے واسطے آیا تھا وہ تو نہوا اپنے راہ نہ دریافت ہوئی اگر صاحبقران مجکو اسکے ہمراہ دیکھینگے تو اُنکو یقین ہو جائیگا کہ یہ بھی اِسکا شریک ہو اِسنے مکر کرکے اپنی جان بچائی بس یہ خیال کرکے اُسنے اپنی شکل تبدیل کر ڈالی اور خاموش ہو کر بیٹھ رہا جب گنبد بالاے آب قائم ہو گیا اُسوقت اِسنے دستک دی کہ وہی عفریت پیدا ہوا اور نقارہ بجایا جب صداے نقارہ بلند ہوئی تو اُسوقت اہل اِسلام نے دیکھا کہ آج پھر وہی گنبد پانی پر قائم ہو اور وہی نازنین بالاے تخت بیٹھی ہو اور برابر اُسکے کرسی پر ایک مرد بیٹھا ہو مگر سامر معلوم ہوتا ہو اِدہر وہ عفریت نقارہ بجاکر داخل دریا ہوا ابھی اُسکو دریا مین گئے ہوئے عرصہ نہوا تھا کہ پھر وہی حباب ایک سمت سے پیدا ہونے لگے اور کنارے آکر صف بستہ ہوئے آج کل سے زیادہ تھے یہانتک اُسنے دیکھا کہ جب سب حباب آگئے تو اِشارہ کیا چند حباب خشکی مین جست کرکے آئے اور ٹوٹ گئے اور وہی پتلی حسب معمول قدیم اُنمین سے پیدا ہوئی اور نقابت کرنے لگی اِدھر لشکر اِسلام سے بھی نقیب نکلے اُنھون نے بھی نقابت شروع کی یہانتک کہ وہ پتلی چیخ مارکر پانی پانی ہو گئی اور جذب زمین ہو کر پھر اپنی جگہ پر جاکر قائم ہو گئی اُسی طرح آج بھی ایک حباب دریا سے باہر آیا اور لوٹتا اُسمین سے پتلا پیدا ہوا اور مبارز طلب کیا پھر ایک سردار لشکر سے نکلا اور اجازت میدان لیکر اُسکے سامنے آیا اُسنے اُسیطرح سے مقابلہ کیا آج بھی وہی حالت ہوئی کہ پتلا اُسکے شانون پر سوار ہو کر اُسکو دریا مین لیگیا بعد اُسکے دوسرا حباب خشکی پر آیا وہ بھی پتلا پتلا پیدا ہوا اُدھر سے دوسرا سردار مقابلہ کو گیا اُسیطرح وہ بھی گرفتار ہوا تو رسد لگ گئی حباب دریا سے آنے لگے اور ٹوٹنے لگے اُدھر سے سردار جانے لگے اور گرفتار ہونے لگے شام تک اسی طرح سردار گرفتار ہوتے گئے شام کو پھر اسی طرح نقارہ بجا سب واپس گئے صاحبقران بھی اپنے مقام پر واپس گئے مگر مغموم تھے دولت

بھی بسر ہوئی صبح کو پھر میدان مین آئے اُسیطرح گنبد بھی آیا اور حباب پیدا ہوئے آج بھی سہراب آیا اُسی طرح صورت تبدیل کیے ہوئے بیٹھا تھا جب یہانسے واپس گیا تو رخصت ہوکر اپنے مکان کو گیا صبح کو پھر چلا آیا کیونکہ وعدہ آنے کا کر گیا تھا آج بھی اُسی طور سے جنگ ہوئی اور قریب سو سرداران اہل اسلام کے گرفتار بلا ہوئے شام کو سب واپس گئے یہانتک کہ پانچ دن متواتر میدان داری رہی پانچوین دن وہ نازنین یہ کہکر واپس گئی کہ مین کل کی تمکو مہلت دیتی ہون کہ تم یہانسے چلے جاؤ ورنہ مین پرسون تم سب کو جنگ مقابلہ کرکے گرفتار کرلونگی اِس پانچ دن کی جنگ مین قریب دس ہزار سرداران لشکر اسلام کے گرفتار ہوئے صاحبقران نے جب یہ سُنا کہ اُسنے مہلت دی ہی تو فرمایا کہ افسوس ہم ایسے مجبور ہوگئے ہین کہ ہمکو ساحر مہلت دین اور ہم اُسکا کچھ نہ کرسکین چند سرداران معزز نے عرض کیا کہ حضور پرسون جب وہ مقابلہ کو آئیگی تو ہم سب ملکر دریا مین کشتیان ڈال کر اور قریب گنبد جاکر اُس گنبد کو توڑ ڈالین گے اور اُس نازنین کو گرفتار کرکے قتل کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون کو اختیار ہی میری تو عقل گم ہی کہ کیا کرون میری سمجھ مین یہ طریقہ جنگ نہین آتا ہی کہ کیونکر اُس سے مقابلہ کرون یہ جواب لوگون نے کہا کہ ہم دریا مین کشتیان ڈال کر زیر گنبد جاکر اور گنبد کو توڑکر اُسکو گرفتار کرلین گے اچھا بہتر ہی یہ مین نے مانا کہ آپ لوگ جو زبان سے کہتے ہین وہی کرتے ہین مگر یہ کارخانہ سحر و ساحری کا ہی یہان جو کام کیا جاوے وہ سوچ سمجھکر کرنا چاہیے بغیر سمجھے بوجھے ایک امر کرلینا مناسب نہین ہی عین نادانی ہی آپ لوگ یہ خیال فرمائیے کہ ایک تو وہ ساحرہ ہی اور آپ لوگ غیر ساحر ہین کیونکر وہان جاکر مقابلہ کرسکتے ہین دوسرے اُس روز کا واقعہ یاد ہوگا کہ جس روز مین نے برائے امتحان ایک شخص واجب القتل کو کشتی پر سوار کرکے روانہ کیا تھا وہ جیسے ہی دریا مین کشتی لیکر پہونچا اور وسط دریا مین کشتی گئی فوراً حباب پیدا ہوئے اور اُس کشتی کو توڑ ڈالا اُس شخص کو گرفتار کرلیا اور لیگئے بعد تھوڑے عرصہ کے اُسکی لاش بالائے آب ظاہر ہوئی اور وہ بھی پانی ہوکر دریا مین ملگئی جبکہ یہ معلوم ہی کہ یہ واقعہ ہوگا تو پھر کیون وہ کام کیا جاوے جسمین اپنا ضرر ہو اور دیدہ دانستہ اپنے کو بلا مین مبتلا کیا جاوے یہ امر بالکل خلاف عقل ہی اور فطرت انسانی کے خلاف ہی مین کیونکر آپ لوگون کو صلاح اور مشورہ دون کہ آپ لوگ وہان جائین جبکہ مین جانتا ہون کہ وہان جانے مین سراسر نقصان اور ضرر جان ہی تیسرے یہ کہ دریا مین جاکر مقابلہ کرنا اور اُس سے جو کہ دشمن زبردست ہی کیونکر ہوسکتا ہی کیونکہ وہ تو ہر جگہ بسبب سحر کے اپنی حفاظت کرسکتا ہی آپ لوگ کس طرح اپنی حفاظت کرینگے گو کہ خدا سب جگہ معین و مددگار و حافظ ہی مگر انسان خود بھی سوچ لے کہ اگر یہ کام ہم کرینگے تو اسکا انجام کیا ہوگا جان بوجھکر دہن اژدر مین گرپڑنا زیبا نہین ہی چوتھے یہ دریائے سحر ہی یہان تو سوائے ساحر کے اور کسی کا کام نہین ہی یا وہ شخص جو کہ مالک اسمائے الٰہی ہو اگر مین ایسا قصد کرون تو کیا مضائقہ ہی یہان تجکو زیبا اور سزاوار ہی کیونکہ مین مالک اسم اعظم ہون مجھپر سحر نہ اثر کریگا یہ دریان لوگون نے یکسر جواب دیا کہ جبتک ہم زندہ ہین اسوقت تک تو حضور کو ہم کبھی نہ جانے دینگے نیر پرسون دیکھا جائیگا جو خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا یہ تقریر کرتے ہوئے صاحبقران و سردار مع بادشاہ اپنے مقام فرودگاہ پر آئے اُس روز صاحبقران نے سردارون کے غم سے شب کا دربار نہ فرمایا اور دن بھر کے تھکے بھی تھے آرام کیا اگلو تو یہان چھوڑیے اور آپ کچھ حال سحران سیہ پوش کا سنیے کہ وہ جو سپاہ جنگ سے واپس ہوکر گئی اُسنے گنبد کو تو غرق آب کیا اور خود اپنے مقام پر آئی یہ حال دیکھکے

سہراب جادو اُس سے رخصت ہوکر مغموم وملول اپنے مقام کو واپس گیا اور دل مین کہتا تھا کہ افسوس یون ہی تجہ ان سردارون کو گرفتار کرلائی اب دیکھیے کہ یہ سون کیا ہوتا ہی حیف کی جا ہی کہ مجھ سے کچھ نہو سکا اور یہ اُس سے وعدہ بھی کرآیا تھا کہ مین صبح کو آؤنگا کیونکہ اُسنے کہا تھا کہ مجکو کچھ صلاح کرنا ہی ای سہراب تم صبح کو ضرور آنا یہ اقرار کرکے چلا آیا اور دل مین خیال کیا کہ ضرور صبح کو چلنا چاہیے دیکھیے کہ کیا صلاح کرتی ہی یہ اس فکر و تردد مین مکان پر آیا نہ کچھ کھایا نہ پیا اپنے مقام پر جاکر سو ہا ادھر وہ ساحرہ بھی ان سب کامون سے فرصت کرکے سو رہی اِسکو تو خواب مرگ مین دیکھیے

لیکن اب کچھ حال آفتاب جادو کا سنیے جو سمندر جادو سے رخصت ہوکر طرف دریاے سبز رنگ کے چلا تھا بیان ہوتا ہی

کہ یہ بعد قطع راہ مع قیدیون کے پاس ماہیان طوفان کش کے پہونچا ماہیان اپنے دربار مین تخت حکومت پر بیٹھی تھی اور بہت سے ساحر حاضر خدمت تھے کہ چوبدار نے آکر خبر دی کہ ای ماہ آفتاب جادو سمندر جادو کے پاس سے واسطے مدد آپکی ہمشیرہ کے آئے ہین اور پاس دریا کے پہونچ چکے ہین اُنکے ہمراہ کچھ قیدی بھی ہین ہم اُنکو دیکھکر یہ اے خبر حاضر خدمت ہوئے ہین تاکہ حضور کو آگاہ کردین یہ سُنکر اُسنے چند ساحرون کو براے پیشوائی روانہ کیا اور کہا کہ تم سب جاؤ اور استقبال کرکے اپنے ہمراہ لے آؤ وہ ساحر اِدھر سے چلے اُدھر اُن قیدیون کو جو کہ آفتاب جادو کے ہمراہ تھے آفتاب جادو نے اُن ساحرون کے حوالے اور سپرد کیا جو کہ قریب ساٹھ نفر کے تھے اور وہ خود بھی ساحران زبردست سے ہی اور آپ خود مع ملازمون کے طرف دریا کے آیا اور یہان پہونچکر چاہا تھا کہ اپنے آنے کی خبر ماہیان کو کرائے یہان وہ ساحر جو کہ براے استقبال قبل سے خبر پاکر ماہیان نے روانہ کیے تھے وہ پہونچ گئے اور صاحب سلامت کی اور کہا کہ تشریف لیجیے آپکی تشریف آوری کی خبر ملکہ کو ہوچکی ہی وہ آپکی منتظر ہین ناظرین والا تمکین پر واضح ہو کہ یہ ساحر نہایت نامی اور بزرگ عہدہ پر ممتاز ہی اسوجہ سے ماہیان نے اسکا استقبال کیا خود بھی تالب فرش لینے کو آئی ادھر وہ ساحر اُسکو لیکر داخل بارگاہ ہوئے اُسنے داخل بارگاہ ہوکر دیکھا کہ ملکہ برلب فرش موجود ہین جیسے ہی ملکہ نے آفتاب جادو کو دیکھا اور آفتاب نے ملکہ ماہیان کو دیکھا سلام کیا ملکہ نے جواب سلام دیا اور اسکا ہاتھ پکڑکر اپنے ہمراہ لائی اور برابر اپنے تخت کے ایک کرسی پر بٹھایا اور مزاج پوچھا بعد مزاج پرسی کے دریافت کیا کہ آپکا آنا کیونکر ہوا آفتاب جادو نے کہا کہ مجکو سمندر جادو نے روانہ کیا ہی کہ تو جاکر ملکہ سحران سیہ پوش کی مدد کر کیونکہ وہ اہل اسلام سے مقابلے کا ارادہ رکھتی ہین اور ان قیدیون کو بھی لیتا جا ملکہ ماہیان کے پاس جانا اور اُنسے مقام ملکہ سحران سیہ پوش دریافت کرکے اُنکے پاس جانا اور اُنکے سپرد ان قیدیون کو کردینا کہ وہ اپنی راے سے کسی مقام پر دریاے سبز رنگ مین اُنکو قید کردینگی ماہیان نے کہا کہ وہ قیدی کہان ہین اُسنے جواب دیا کہ ای ملکہ وہ بیرون بارگاہ ہین مین اپنے ساحرون کے سپرد کرکے آیا ہون لہذا آپ مجکو ملکہ سحران سیہ پوش کے پاس پہونچا دیجیے ملکہ ماہیان نے جواب دیا کہ اچھا مین تمکو ایک پرچہ دیتی ہون کہ تم اُسکو لیجاؤ اور دریاے سبز رنگ مین ڈالدینا وہان راستہ ہوجائیگا تم اُس راہ سے چلے جانا پاس سحران کے پہونچ جاؤگے یہ سنکر آفتاب جادو نے کہا کہ پھر اب دیر نہ فرمایئے مجکو پرچہ دیجیے ملکہ نے

ایک کاغذ کے پرچہ پر کچھ لکھکر اُن سی بناکر اُسکو دیا اور کہا کہ تم اِسکو لیجاؤ آفتاب جادو نے وہ پرچہ اُس سے لیلیا اور کہا کہ اچھا اب مین رخصت ہوتا ہون ماہیان نے کہا کہ جاؤ ہماری طرف سے بھی سحران کو دعا کہدینا اور کہنا کہ جہانتک ممکن ہو کوشش کرکے لشکر اسلام کو بہت جلد مٹادو اور کنارے کو دریا کے خالی کرالو لیکن اے آفتاب جادو تم بھی ایسی کوشش کرنا کہ یہ قصہ ایک دم مین فیصل ہوجائے آفتاب جادو نے عرض کیا کہ آپ دیکھینگے گا اور سن بھی لیجیے گا کہ مین کیونکر مقابلہ کرتا ہون یہ کہکر باہر آیا اور اپنے ہمراہیون کو اپنے ساتھ لیکر کنارے دریاے سبز رنگ کے آیا اور وہ پرچہ کاغذ دریا مین ڈالدیا معاً پرچہ پڑنے کے راستہ دریا مین پیدا ہوگیا یہ مع اُن قیدیون کے طرف سحران سیہ پوش کے چلا یہان بوقت صبح سحران سیہ پوش بیدار ہوکر بیٹھی تھی اور سہراب جادو اُسیوقت آیا تھا اُس سے کچھ گفتگو کر رہی تھی کہ یکایک ایک مرتبہ آب دریا نے کچھ جوش کیا اور تلاطم پیدا ہوا اور ایک لکیر پڑگئی سحران نے کہا کہ شاید کوئی ہمشیرہ کے پاس سے آتا ہو سہراب نے کہا کہ تمکو کیونکر دریافت ہوا کہ کوئی آتا ہی سحران نے کہا کہ یہ مجکو ایک علامت سے معلوم ہوا سہراب نے کہا کہ وہ کیا علامت ہی اُسنے کہا کہ دیکھو یہ جو لکیر آب دریا پر پڑی ہی یہی علامت ہی سہراب نے کہا کہ یہ کیونکر معلوم ہوا کہ ہمشیرہ کے پاس سے کوئی آتا ہی جو کوئی اور کہین سے آتا ہو سحران نے کہا کہ یہ اِس سبب سے ثابت ہوگیا ہی کہ جب سے سمندر جادو نے ہمشیرہ کو دریاے سبز رنگ کا اختیار دیا ہی اُسوقت سے ہمشیرہ نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ کوئی بغیر اُنکی اجازت کے داخل دریا نہین ہوسکتا ہی اُنھون نے یہ علامت مقرر کی ہی کہ جب وہ کسیکو داخل دریا کرینگی اور میرے پاس روانہ کرینگی تو یہ لکیر دریا مین پیدا ہوگی اِس سے ثابت ہوجائیگا کہ کوئی آتا ہی ہمشیرہ نے مجکو بھی اختیار دیا ہی کہ مین بھی جسکو چاہون باہر دریا کے اِس پار یا اُس پار جانے کی اور کسنے کی اجازت دون جیسا کہ مین نے تمھارے واسطے قاعدہ مقرر کیا ہی کہ تم بغیر خوف و خطر اُس پار آمد رفت کرتے ہو اور اگر تم یہ چاہو کہ مین اُس پار جاؤن یعنے جدھر لشکر اسلام و فوج کش ہی بغیر میری مرضی نہین جاسکتے ہو اور نہ یہانسے تمھارا سحر کام کرسکتا ہی ہان اگر تم دریا سے نکل کر اور اپنے باغ مین جاکر سحر کروگے تو وہ بُرا اثر ہوگا اور اُسوقت جہان چاہوگے وہان پہونچ جاؤگے چاہے اِس پار جاؤ چاہے اُس پار جاؤ سہراب نے کہا کہ جسطرح تم ساحرہ ہو اُسی طرح ہم بھی ساحر ہین پھر ہمارا سحر کیون نہ کام کریگا سحران نے کہا کہ یہان کا قاعدہ ہی کہ جو سحر جسکا ہی وہ بغیر اُسکے قتل کے برطرف نہین ہوتا ہی اور نہ دوسرے ساحر کا سحر اُسمین اثر کرتا ہی ورنہ کیا مشکل تھا اگر یہ دریائی ہوتا تو ساحر یہان آسکتا مگر یہ وہ سحر نہین ہی کہ جہان ہر ساحر کا سحر کام کرسکے سوائے اُس ساحر کے کہ جسکا وہ سحر ہی یہ سُنکر سہراب نے کہا کہ خیر معلوم ہوگیا کہ یہان ہم ابھی تک قید ہین ہمارے شہر سمندر یہ مین تو یہ قاعدہ نہین ہی کہ جو ساحر جس ساحر کا چاہے سحر دفع کردے یہ طریقہ نہین ہی کہ بغیر اُسکی اجازت اور مرضی کے اُسکے سحر مین نہین آسکتا ہے سحران نے کہا کہ یہان کا یہ طریقہ نہین ہی یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ سامنے سے جہان پر لکیر پڑی تھی ایک مرتبہ کچھ لوگون کی صورت دکھائی دی کیونکہ بہ دونون مکان کے دریچون مین بیٹھی ہوئی طرف دریا کے دیکھا کرتی ہین اور دریا اُسکی بارہ دری کے گرد موج زن ہی اب جو اُسنے دیکھا کہ کچھ لوگ آتے ہین فوراً اپنی ایک ملازمہ [illegible] کو دریافت کرکہ یہ کون لوگ ہین وہ فوراً باہر آئی اور دریافت کیا کہ آپ کون لوگ ہین اُنھون نے کہا کہ ہم لوگ ماہیان کیطرف سے آئے ہین اور تمکو سحران کے پاس جانینگے

اُس ملازمہ نے اُنکو بیرون بارہ دری کھڑا کیا اور خود پاس سحران کے گئی اور کہا کہ یہ لوگ آپ کی ہمشیرہ کے پاس سے آئے ہین اُسنے کہا کہ اُنکو ہمراہ لے آؤ جب یہ لوگ داخل بارہ دری ہوے پھر وہ دریا اُسی طرح روان ہوگیا اور بہنے لگا اور وہ لکیر بھی مٹ گئی اور وہ راستہ جس سے کہ یہ لوگ آئے تھے بند ہوگیا اُدھر اُس ملازمہ نے آکر کہا کہ چلو تمکو ملکہ بلاتی ہین آفتاب جادو اُن قیدیون اور اپنے ہمراہیون کو وہان چھوڑکر خود اُسکے ہمراہ پاس سحران کے آیا چونکہ یہ اُسکو خوب پہچانتا تھا اور وہ اُسکو جانتی نہی دیکھکر سحران نے کہا کہ آیئے آیئے اے آفتاب جادو بعدہ مت آپکی ملاقات میسر ہوئی اُسوقت کہ جسکا ہوا اکثر دربار سمندر جادو مین آپ سے ملاقات ہوتی تھی ایک مدت سے مین سمندر جادو کے دربار مین نہین گئی جو ملاقات ہوتی آفتاب جادو نے کہا کہ ملکہ مین بھی آپ کی ملاقات کا بہت مشتاق تھا مگر مجبور تھا کیونکر آتا یہان ہر روز نیا بندوبست ہوتا تھا اب دریا کا انتظام ملکہ ماہیان کے سپرد ہوا ہی گو وہ پہلے ہی مقیم دریا تھین مگر اب بالکل اختیار حاصل ہی سیاہ وسفید کا چاہے اُسکو وہ خود دفع کردین ملکہ نے یہ طریقہ نیا ایجاد کیا ہی کہ بغیر اُنکی اجازت کے کوئی داخل دریا نہین ہوسکتا ہی مین کیونکر آتا یہان اب مجکو سمندر جادو نے آپ کی مدد کے واسطے روانہ فرمایا ہی کہ تم جاکر اُنکی مدد کرو کیونکہ اُنکو خبر ملی ہی کہ کوئی صاحبقران ثانی کنارے دریا کے آکر فروکش ہوا ہی اور آپ کا قصد ہی کہ اُس سے مقابلہ کرین یہ خبر سنکر سمندر جادو نے مجکو طلب فرماکر حکم دیا کہ تم پاس سحران سیہ پوش کے جاؤ اور اُسکی مدد کرو اور اِن قیدیون کو بھی اُنکے سپرد کردینا کہ وہ اُنکو دریاے سبز رنگ مین قید کرے اور یہ فرمایا تھا کہ تم پہلے پاس ملکہ ابریان طوفان کش کے جانا اور اُنسے اجازت لیکر ملکہ سحران کے پاس لہذا مین پہلے آپکی ہمشیرہ کے پاس گیا اُنسے کل حال بیان کیا اُنھون نے جب اجازت دی تو مین موافق اُنکی راے اور حکم کے آپ پاس آیا ہون یہ قیدی موجود ہین اِنکو جہان آپکا جی چاہے قید کیجیے سحران نے اُس سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین آفتاب جادو نے جواب دیا کہ صنوبر شاہ اور اُنکے ناموس و سردار وغیرہ ہین جسوقت کہ سمندر جادو کو بذریعہ کتاب سحر کے دریافت ہوا کہ صنوبر شاہ مسلمان ہوگیا اور اُسکے سبب سے آپ کا ملازم حباب جادو قتل ہوا تو اُنھون نے شجر جادو اور حباب جادو کو بھیجکر اِن سب کو گرفتار کرالیا اور قید کرکے آپ کے پاس روانہ کیا اِسنے یہ جو سُنا کہ صنوبر شاہ قید ہوکر آیا ہی تو سحران بہت خوش ہوئی اور اُسیوقت داروغہ زندان کو بلاکر حکم دیا کہ یہ جو قیدی ہمارے آفتاب جادو لائے ہین اِنکو بھی وہین قید کرو جہان اور اہل اسلام مقید ہین جنکو کہ مینے گرفتار کیا ہی اور آفتاب جادو سے کہا کہ تم اِنکے حوالے اِن قیدیون کو کردو یہ اُنھین لیجاکر قید کردینگے آفتاب جادو اُسوقت باہر آیا اور اُن قیدیون کو داروغہ زندان کے حوالے کیا داروغہ زندانخانہ اُن اسیران ظلم و ستم کو لیکر جو کہ قریب آٹھ نو سو کے تھے مع مردون کے زندانخانہ مین لیجاکر جہان اور قیدی اہل اسلام کے قید تھے جنکو کہ جہان نے میدان جنگ مین قید و گرفتار کیا تھا قید کیا اور سختی بہت زیادہ کردی اِدھر آفتاب جادو اپنے ہمراہیون کو لیکر پاس سحران کے آیا سب نے سلام کیا سحران نے سب کو بیٹھنے کو حکم دیا جب سب بیٹھ گئے تب سحران نے کہا کہ اے آفتاب جادو آج پانچ دن سے ہمسے اور خدا پرستون سے مقابلہ ہورہا ہی ہمنے بہت سے اُنکے سردار گرفتار کیے ہین وہ دریاے سبز رنگ مین قید ہین آفتاب جادو نے کہا کہ کیونکر جنگ ہوئی سحران نے کل واقعہ بیان کیا اب جو آفتاب جادو نے یہ سُنا تو کہا کہ اے سحران تم تو

اُدھر مقابلہ کرو مین بھی اپنا سحر آفتاب تیار کرتا ہون جب وہ سحر تیار ہو جائیگا تو مین بھی مقابلہ کرونگا کیونکہ یہ سحر میرا جو کہ تیار کرتا ہون اِسپر مجکو بڑا بھروسا ہی اور غضب کا سحر ہی اِسکا رد بغیر ساحر کے کوئی نہین کر سکتا ہی جب وہ آفتاب تیار ہو جائیگا تو مین اُس آفتاب کا تمام اہل اِسلام پر عکس ڈال دونگا اُس سے سب جلکر خاک ہو جائینگے اِدھر آپ اِس عرصہ مین گرفتار کرکے قید کر لیجیے گا جو باقی رہین گے اُنکو مین سحر آفتاب سے جلا جلا کر مٹا دونگا سحران نے کہا کہ اچھا تم اپنا سحر تیار کرو آفتاب جادو نے کہا کہ مین یہان اپنا سحر تیار نہین کر سکتا ہون اگر اجازت ہو تو دریا پار جاکر سحر تیار کرون سحران نے کہا کہ کس پار آفتاب جادو نے کہا اُس طرف جسطرف کہ لشکر اسلام فروکش ہی سحران نے کہا کہ نہین بلکہ اِس پار اچھا ہی جب سحر تیار ہو جائے تو اُسوقت دفعتہً اہل اِسلام پر جاکر سحر کرنا اور اُنکو قتل کرنا اگر اُدھر جاکر سحر تیار کروگے تو یہ خوف ہی کہ لشکر اسلام مین میا غضب کے ہین کہین ایسا نہو کہ وہ تمکو اِسکی خبر پاکر قتل کر ڈالین تو مین کیا کرون آفتاب جادو نے کہا کہ جو آپ کی مرضی خیر مین اِسی پار سحر تیار کرونگا آپ اجازت دین سحران نے کہا کہ اچھا تم جاؤ تمکو کوئی نہین روکے گا اور جسوقت تمھارا جی چاہے میرے پاس آنا کوئی مانع نہوگا بعد اِس تجویز کے آفتاب جادو نے قصد کیا کہ چلون اور سحر کی تیاری کرون کہ یکایک اُسکی نظر سہراب جادو پر پڑی اِسکو حیرت ہوئی کہ سہراب جادو کی تو خبر سنی تھی کہ وہ پاس ملکہ ماہیان کے بحکم سمندر جادو قید ہی یہ یہان کہان سے آیا حیران ہو کر دریافت کیا کہ اے سہراب جادو تم یہان کہان کہین تو سنا گیا ہی کہ تم قید ہو مگر یہ نہین معلوم ہوا تھا کہ کس جرم پر یہ سزا تمکو ملی باوجودیکہ تم سپہ سالار سمندر جادو کے تھے اور بڑے معزز تھے سہراب جادو نے کہا کہ بھائی مین بھی بسبب اُنکی عنایت کے قید سے رہا ہوا ورنہ مرجانا کوئی پرسان حال بھی نہوتا خداوند تصویر اُنکو سلامت رکھے کہ انھون نے مجھپر رحم کھاکر قید سے رہائی دی یہ جو تمنے کہا کہ تم سپہ سالار تھے اور بڑے معزز تھے تو بھائی جب آدمی کے بُرے دن آتے ہین تو کہکر نہین آتے ہین اور نہ یہ ممکن ہوتا ہی کہ معزز شخص ہو یا غیر معزز اور وہ محفوظ رہے مگر مجکو آج تک یہ نہ معلوم ہوا کہ سمندر جادو نے کیون یہ سزا مجکو دی خیر وہ مالک تھے جو کیا وہ بہتر کیا اب مین آئی مشکل عمر بھر نہ دیکھونگا اُنکے زیر سایہ بسر کرونگا یہ سنکر آفتاب جادو نے کہا کہ اچھا تو ہی ایسے قدر دان کہان ممکن ہوتے ہین بھائی اُس سپہ سالاری سے تو یہ بہتر ہی سہراب نے جواب دیا کہ اب تم جلد جاکر اپنا سحر تیار کرو تاکہ اِس مخمصہ سے ملکہ کی جان بچے اور نجات پائے انھون نے خود بیٹھے بٹھائے اپنی جان پر یہ بلا لی اور مفت مین پریشانی اُٹھائی ورنہ کیا تھا یہان بیٹھی رہتین وہ لوگ باہر فروکش رہتے آخر کو ایک نہ ایک روز آپ ہی پریشان و عاجز ہو کر چلے جاتے مگر انھون نے خود یہ جھگڑا مول لیا آفتاب جادو نے کہا کہ خیر خواہ ایسے ہی ہوتے ہین اور اپنے مالک کی ہمیشہ خیر خواہی کرتے ہین انھون نے یہ خیال کیا کہ جب یہ لوگ یہان آئے ہین تو شاید ایسا نہو کہ کسی وجہ سے یہ لوگ داخل دریا بھی ہون اور یہان جنگ کی نوبت آئے اِس سے بہتر یہ ہی کہ اُنکو دین سزا دینا پر ضرور ہی اور یہ بھی خیال ہوا ہوگا کہ اگر اِسکی خبر سمندر جادو کو ہوگئی اور اُنھین یہ خیال ہوا کہ سحران ایسی ساحرہ وہان موجود تھی مگر اُسنے کچھ تدارک نہ کیا اور اِن لوگون کو کنارے فروکش رہنے دیا کہ جسکے سبب سے یہ فساد ہوا تو اُسوقت مین بُرائی ہوگی جیسا کہ حباب جادو در اسی غفلت مین قتل ہوا اِس سبب سے انھون نے یہ گوارا کیا اور جنگ

شروع کردی خیر کیا نقصان ہی تھوڑی سی زحمت ہی اب ایک دو روز مین فیصلہ ہو جائیگا اور یہ جنگ سر ہو جائیگی
یہ کہکر آفتاب جادو سحران سیہ پوش سے رخصت ہو کر چلا ادھر سحران نے بعد جانے آفتاب جادو
کے سہراب جادو کیطرف مخاطب ہو کر کچھ قصد کہنے کا کیا کہ سہراب جادو بھی رخصت ہوا اور اپنے
باغ کی طرف روانہ ہوا جب آفتاب جادو سہراب جادو دونون چلے گئے تو سحران سیہ پوش
نے کہا کہ اے دریاے سبز رنگ آفتاب جادو کو جگہ دیدے کہ یہ نکلکر پار چلا جاوے اور جب یہ آیا کرے
تو اسکو نہ روکنا آنے دینا کیونکہ یہ ہمارا دوست ہی اور اپنا سحر تیار کرنے جاتا ہی ادھر آفتاب جادو بیخوف
دریاے نکل کر اس پار آیا مع اپنے ہمراہیون کے اور دریاے تین چار کوس ہٹکر خیمہ برپا کیا اور ایک خیمہ
براے درستی سحر آراستہ کیا اور اسیوقت سے سحر کی تیاری مین مصروف ہوا یہ طریقہ اختیار کیا کہ دن بھر تو
شکار مین مشغول رہتا ہی اور دوپہر رات سر شام سے تیاری سحر کرتا ہی بعد دوپہر کے آرام کرتا ہی اسکو درستی
سحر مین چھوڑا جاتا ہی کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا

اب حال سہراب جادو کا سنیے

کہ یہ جو سحران کے پاس سے اٹھکے اپنے باغ مین گیا تو وہان بیٹھکر فکر کرنے لگا کہ افسوس یہ حرامزادہ
سحر آفتاب تیار کرکے تمام اہل اسلام کو قتل کر ڈالیگا اور ادھر یہ نکلا تو میدان داری کریگی ہاے افسوس اب
مین کیا کرون اور کیا نہ کرون کچھ بن نہین پڑتا ہی فکر کرتے کرتے خیال آیا کہ اسکی خبر صاحبقران کو کرون
شاید وہ کوئی تدبیر کرین بس اسی سے فوراً ایک عرضی ہدین مضمون تحریر کی کہ یا صاحبقران آپ کو معلوم ہو
کہ مین جب سے یہان آپ سے رخصت ہو کر آیا ہون اس فکر مین ہون کہ کسی صورت سے راہ دریافت
کرون اور دریافت کرکے حضور کو اطلاع دون گا مگر بعد بہت فکر و جستجو کے دریافت ہوا کہ کوئی شخص بدون
اجازت ماہیان طوفان کش سحران کے نہین آسکتا ہی لیکن آپ اطمینان رکھیے مین یہانسے بغیر دریافت
کیے ہوے کبھی نہ آؤنگا مگر آجکل سمندر جادو کے پاس سے ایک جادوگر آیا ہی اور اسکو سمندر جادو نے
روانہ کیا ہی کہ جاکر سحران کی مدد کر اور اسکے ہمراہ صنوبر شاہ کو بھی کر دیا ہی جو کہ ملک صنوبر یہ سے قید
ہو کر بذریعہ سحر شجر جادو و سحاب جادو کے بموجب حکم سمندر جادو کے آئے تھے انکو بھی اسواسطے
بھیجا ہی کہ انکو دریاے سبز رنگ مین قید رکھو چونکہ مین کج سحران جادو کے پاس موجود تھا اور اسکو نہین
معلوم ہی کہ مین اہل اسلام کا مطیع ہون وہ ہر روز مجھکو اپنے پاس بلاتی ہی اور جو کام کرتی ہی مجھ سے صلاح
کر لیتی ہی لہذا آج بھی مین وہین موجود تھا کہ وہ ساحرا آیا اور قیدیون کو اسکے سپرد کیا اسنے انکو بھی اسی
مقام پر قید کیا کہ جہان اور اسکے سردار تھے جنکو کہ وہ ساحرہ میدان جنگ سے گرفتار کر لائی تھی اور انکو
قید کر لیا تھا اور اسنے سحران سے اقرار کیا ہی کہ مین آفتاب سحر تیار کرتا ہون اور اس آفتاب سے تمام اہل اسلام
کو جلا دونگا اب یہ رائے قرار پائی ہی کہ جبتک آفتاب سحر تیار ہو جبتک سحران مقابلہ کرے جب سب تیار ہو
ہو جائیگا تو اسوقت مع ان قیدیون کے اور ان لوگون کے سب کو ایک مرتبہ جلا کر خاک کر دینگے لہذا
حضور وہ مکار اس پار جہان میرا باغ ہی دریا سے تین چار کوس پر علحدہ جاکر مقیم ہوا ہی جبکہ اسکو سحران
نے اجازت دی تب دریا نے اسکو جانے دیا حضور مین نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ اسکو قتل کر دون مگر موقع نہ
ملا کیونکہ اگر مین قتل کر ڈالتا تو میرا آنا حضور تک غیر ممکن تھا اسوجہ سے مالک دریا ماہیان طوفان کش ہی جبتک

وہ قتل نہوگی اُسوقت تک یہ دریا نہ مٹیگا اسلیے کہ یہ آب سحر اسی کا ہی صرف سحران کو اسقدر اختیار ہی کہ جسکو چاہے بلالے اور جسکو چاہے دریا سے نکال دے اور دوسرے یہ ساحرہ زبردست ہی اگر مین قتل بھی کرڈالتا تو بھی مین گرفتار ہوجاتا اس سے بہتر یہ ہی کہ مین یہان کے حالات سے تو واقف رہونگا اور آپ کو اطلاع دیتا رہونگا اور مجکو بھی اس پار آنے کی اجازت ہی ادھر میرا باغ ہی اور وہ باغ جبکہ مین قید سے چھوٹا تھا تو اُسوقت مین نے بنایا تھا جب سے مین اُسمین رہتا ہون جب مین نے دیکھا کہ آج یہان یہ تدبیر ہورہی تھی تو مین بیتاب ہوگیا اور مین نے عرضی تحریر کی ہی لہذا آپ اپنا بندوبست فرمالین کیونکہ یہ سحر اُسکا غضب کا ہی جب کوئی ایسی مہم سمندر جادو کو درپیش ہوتی ہی اور وہ کسی طرح دفع نہین ہوتی ہی تو یہ ساحر آفتاب جادو روانہ کیا جاتا ہی اور یہ جاکر اُس مہم کو سر کرتا ہی اب بھی وہی ساحر نامی وگرامی آفتاب جادو آیا ہی مین نے آپ کو اطلاع دیدی ہی آیندہ آپکو اختیار ہی یہ عرضی لکھکر ملفوف کی اور ایک جانور موم کا بنایا اُسپر سیندور سے ٹیکے دیے اور کچھ اسم سحر پڑھا کہ وہ جاندار ہوا اور گویا ہوا اور پر جھاڑے اور عرض کی کہ کیا حکم ہوتا ہی سہراب جادو نے کہا کہ یہ نامہ لیکر تو صاحبقران زمان کے پاس جا اور اُنکو دینا اُس جانور نے عرض کیا کہ بہت خوب اور عرضی کو منقار مین دباکر قصد اُڑنے کا کیا کہ یکایک سہراب جادو کو خیال آیا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ عرضی دیکر خدمت صاحبقران سے واپس آتا ہوا کوئی شخص غیر اُسکو دیکھ لے اور بلاکر اپنے پاس سحر سے دریافت کرے تو بہ سب حال کہدیگا اور میرا حال کھل جائیگا تو بڑا غضب ہوجائیگا لہذا اُسکے واسطے ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ یہ اُدھر سے واپس نہ آئے بس فوراً اُسنے وہ عرضی اُسکی منقار سے لیلی اور اُسمین یہ تحریر کردیا کہ حضور اس عرضی کو بعد ملاحظہ فرمانے کے چاک کرڈالیے گا اور ایک اسم سحر ایسا پڑھا کر ادھر وہ عرضی چاک ہوا اُدھر وہ جانور جھلکر خاک سیاہ ہوجاوے چنانچہ وہ اسمار سحر عرضی کے ساتھ بستہ کردیے بعد اُسکے منقار مین دیدی اور اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ وہ جانور اُڑکر طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوا دریا کو عبور کرکے اُس پار پہونچا اُدھر کا حال سُنیے کہ یہان صاحبقران بوقت سہ پہر بیرون بارگاہ آکر کرسی جواہر نگار پر سامنے دریا کے تشریف فرما ہین اور سب سردار گرد و اطراف مین کرسیون پر متمکن ہین سیر دریا کر رہے ہین سبزہ رو بہ دلکش رہا ہی دریا سبزہ رنگ موج زن ہو پانی اُچھل رہا ہی اور مچھلیان دریا کی پانی سے سر نکالتی ہین کوئی مُنہ سے شعلہ آتش چھوڑتی ہی کوئی حباب چھوڑتی ہی حباب اُنکے مُنہ سے طرح طرح کے نکلتے ہین اور اُنمین چھلے بنے ہوتے ہین جب بہت سے حباب جمع ہوجاتے ہین اُسوقت وہ غرق دریا ہوتی ہین کہین پر نہنگ پشت سر نکال کر شعلہ چھوڑتے ہین کہین گرداب پڑ رہے ہین کہین خود بخود دریا سے شعلے نکلتے ہین کہین کا پانی شعلہ ہوکر اُڑجاتا ہی اور پھر وہان پر دفعتاً پانی آجاتا ہی یہ تماشا صاحبقران دیکھ رہے تھے اور اپنے سردارون سے فرما رہے تھے کہ عجب کارخانہ سحر کا بھی ہوتا ہی کہ ہر وقت نئے نئے تماشے ہوتے ہین یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک سناٹا ہالے آسمان معلوم ہوا سب نے دیکھا کہ ایک جانور برابر کھنچکے اُڑتا ہوا دریاے سبزرنگ کی طرف سے چلا آتا ہی اور آتے آتے دونون کندے جوڑکر صاحبقران کی گودی مین گرا اور ایک صدا لے دلچسپ دی اور طرف چہرہ صاحبقران کے بغور دیکھا سب کو تو یقین ہوا کہ اسم اعظم صاحبقران بند ہوگیا مگر ابھی تک کسی نے کچھ کہا نہ تھا کہ صاحبقران کی نظر اُسکی منقار پر پڑی

دیکھا کہ ایک لفافہ فوراً اسکی منقار مین ہی صاحبقران نے خیال کیا کہ یہ نامہ بر ہی کسی کا نامہ لیکر آیا ہی بس فوراً اسکی منقار سے وہ نامہ لیلیا اور اسکو دیکھا اپنے نام کا پایا فوراً لفافہ کو چاک کیا عرضی نکالکر پڑھی اسکے مضمون سے آگاہ ہوے فوراً مضمون عرضی پڑھکر خبردار ہوے اور بھاگا ہی مضمون عرضی کو چاک کر ڈالا ادھر عرضی چاک ہوئی اُدھر وہ جانور جھلک خاک ہو گیا صاحبقران کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ تھا مگر اُسیوقت بارگاہ مین وہانسے اُٹھکر تشریف لائے اور دربار آراستہ ہوا سب آکر دربار مین موجود ہوے صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ خبر کردو کل تمام لشکر بھی دربار مین حاضر ہون جسقدر عیار حاضر دربار نہ تھے وہ بھی حاضر دربار ہوے خواجہ خضران بن عمر وبھی آئے اور اپنے مقام پر متمکن ہوے کہ صاحبقران نے آواز بلند فرمایا کہ اے حاضرین دربار و اے عیاران نامدار ابھی ابھی میرے پاس ایک میرے دوست کی عرضی آئی تھی جسکا مضمون یہ تھا کہ کوئی آفتاب جادو یہان آیا ہی اور وہ سحر تیار کر رہا ہی اور اسکا یہ سحر بڑے غضب کا ہی اور وہ اس بار ہی لہذا اب آپ بھی کوئی تدبیر فرمایئے اب مین تم سب عیارون سے کہتا ہون کہ یہ کام تم لوگون کا ہی کوئی تدبیر کرو خواجہ ثالث یعنے خضران نے کہا کہ یا صاحبقران مین یہ عرض کرتا ہون کہ ہم لوگ کیونکر تدبیر کرین کیونکر ہم وہان تک جانہین سکتے ہین کہ دریاے سبز رنگ بیچ مین حائل ہی اسکا حال آپ کو معلوم ہی کہ کوئی شخص اُس پار جانہین سکتا ہی پھر کیونکر جائین اور کیا تدبیر کرین صاحبقران نے کہا کہ مین آپ سے نہین کہہ سکتا ہون اور عیارون سے میرا سوال ہی خواجہ نے کہا کہ ہان یہ لوگ تدبیر کرینگے انکو اپنی جان دو بھر ہی میری جان ایسی دو بھر نہین ہی کہ مین ایسے مقام پر جاؤن اور اپنی جان دون ہان ان لوگون سے فرمایئے مین اب خاموش رہونگا یہ سنکر صاحبقران نے اور عیارون سے فرمایا کہ تم لوگ تدبیر کرو انھون نے بھی عرض کیا کہ حضور ہم لوگ کیونکر تدبیر کرین اور کیا کرین جب خواجہ ایسے عیار نے انکار کیا تو ہماری کیا اصل وحقیقت ہی جب یہ صاحبقران نے سُنا تو فوراً خیال کیا کہ یہ کام بغیر زر وجواہر خرچ کیے ہوے نا انتظام کو پہونچے گا یہ خیال کرکے فوراً ایک لاکھ روپیہ کا رقعہ لکھکر صحن بارگاہ مین ڈالا اور کہا کہ یہ ایک لاکھ روپیہ کا رقعہ لکھا ہوا پڑا ہی جو یہ کام کر لائے وہ یہ رقعہ اُٹھالے بعد اس کام کے روپیہ ہمسے لیلے یہ سُنکر جند عیاران نامدار مثل چالاک ثانی و برق ثانی و جانسوز ثانی و قران ثالث و ضرغام ثانی و سمک ثانی اپنی اپنی خشت ہاے زرین سے اُٹھے اور بشوق زر دستیاب ہونے کے دوڑے جسوقت کہ یہ خضران بن عمر وسے نے دیکھا کہ ایک لاکھ روپیہ کا رقعہ لکھا ہوا صحن بارگاہ مین پڑا ہی اُنکے بھی مُنھ مین پانی بھر آیا اور بڑبڑاتے ہوے اور یہ کہتے ہوے اپنی کرسی سے اُٹھے کہ اے ناشدنیون کیون اپنی جانین روپیہ کے واسطے گنواتے ہو بیٹھو بیٹھو یہ کام تمسے نہین ہوگا دریاے سحر تو درمیان مین موجود ہی مگر ہان اگر صاحبقران نصف روپیہ دین تو شاید یہ کام کچھ خرچ کرکے ہو جاے ورنہ اسکا انجام پانا بہت دشوار ہی جب صاحبقران نے یہ سُنا کہ خواجہ کہتے ہین کہ اگر نصف روپیہ ملجاے تو مین یہ کام کرون اُسیوقت صاحبقران نے نصف روپیہ کے دینے کا اقرار خواجہ سے کیا اور کہا کہ اے خواجہ مین تمکو ابھی ابھی نصف روپیہ دیتا ہون یہ فرماکر داروغہ خزانہ کو بلاکر پچاس ہزار روپیہ خواجہ کو دینے کا حکم دیا جب یہ خواجہ نے سُنا تو عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ جو روپیہ آپ نے دیا تو یہ صرف ہو جائیگا مجھے کچھ نہین بچیگا لہذا مجھے بھی کچھ انعام ملنا چاہیے اگر مین آفتاب جادو کو قتل کرون کیونکہ وہ ساحر زبردست ہی یہ سُنکر صاحبقران نے فرمایا کہ بس اب مین کچھ نہین دونگا چاہے تمکو ملے اور چاہے نہ ملے خواجہ یہ سُنکر مایوس ہوے اور مُنھ پھیلاکر کہا کہ ہان آپ کے پوتے ہین اور مین بھی کسکا پوتا ہون آپ امیر ہی کے تو پوتے ہین جو کہ ہمیشہ میرے دادا کے قرضدار رہے وہ انکو مجا ور زادہ کہتے تھے اور مین شاہزادہ ولایت اول کا پوتا

کیسا ہی ہون آپ کو اسکا اثر ہرگز نہ ہوگا آپ کیونکر مجکو روپیہ دیجیے گا آپ بھی مثل اُنکے نشست کیجیے گا میرے آپ کے مثل اُنکے برتاؤ ہوگا جس طرح وہ اُنکو دیتے تھے مین بھی آپ کو دیا کرونگا خیر یہ قرضہ میرا آپ پر واجب مین کام کرآؤنگا اسوقت آپ سے لیلونگا صاحبقران نے فرمایا کہ مین اس سے زیادہ دونگا اسوقت بادشاہ و دیگر سردارون نے اقرار کیا کہ جب آفتاب جادو کو قتل کرکے آئیگا تو ہم لوگ آپ کو دینگے خواجہ نے کہا کہ اچھا اِدھر تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر اِن چھون عیارون نے صلاح کی کہ ہم تم پہلے سے اُس پار جاکر آفتاب جادو کو قتل کرین یہ صلاح کرکے وہ سب عیار خواجہ کی آنکھ بچاکر بارگاہ سے نکل گئے فرمان ثالث تو ایک سمت اور برق وچالاک وجانسوز وضرغام وسمک ایک طرف کو برلے تلاش راہ روانہ ہوے اِدھر خواجہ نے اِس گفتگو سے فراغت پائی تو اب جو خیال کرتے ہین تو وہ عیار نہین ہین غصہ کھاکر کہا کہ یہ عیار نہ جانین نہ بوجھین جرأت کرکے بیٹھے ہین مفت مین جانین جائینگی مین کیا کرون جو اُنکی تقدیر مین ہوگا وہ ظہور مین آئیگا ہمکو بھی دیکھنا ہے کہ کیونکر یہ کام کو جاکر سرانجام دیتے ہین خیر مین کچھ نہ کچھ تدبیر کرکے کام کرتا ہون لوگ جاکر کام بگاڑ دینگے ایک تو راہ نہ ملے گی اگر مل بھی گئی تو کام خراب ہوگا مین تو اُنکے ہاتھون سے عاجز ہون یہ کہکر کہا کہ مین آپ لوگون سے رخصت ہوتا ہون اگر خدا زندہ رکھیگا تو پھر آکر ملونگا آپ لوگ میرے واسطے دعا کرتے رہین کہ مین اپنے مقصد دلی پر کامیابی حاصل کرون یہ کہکر بڑھ لیتے ہوے اور عیارون کو برا بھلا کہتے ہوے ایک طرف کو بارگاہ سے نکلکر راہ مین روانہ ہوے اِن سب کو راہ مین چھوڑیے اب حال اُدھر کا سنیے کہ وہ دن تمام ہوکر شام ہوئی اور وہ رات صاحبقران نے بسر کی صبح کو موافق دستور کے میدان مین جاکر صف آرا ہوے اور سحران سیہ پوش کی آمد کے منتظر ہوے کہ بعد تھوڑی دیر کے اُسی طرح وہ گنبد ظاہر ہوا دریا لاے آب آکر قائم ہوا اور وہ عفریت دریا سے نکلا اور نقارہ بجاکر غرق دریا ہوگیا اور وہی حباب ہزارون پیدا ہونے لگے اُدھر وہ سردار جنھون نے کہ صاحبقران سے عرض کیا تھا کہ ہم جاکر زیر گنبد گنبد کو توڑ کر اُس نازنین کو گرفتار کرلائینگے جیسے ہی اُنھون نے دیکھا کہ وہ گنبد ظاہر ہوا اور حباب پیدا ہونے لگے فوراً یہ دیکھکر صاحبقران سے عرض کیا کہ یہ غلام تو جاتے ہین اور اپنے قصد کو پورا کرتے ہین لاکھ لاکھ حباب صاحبقران نے منع کیا مگر ان لوگون نے نہ مانا اور کنارے دریا کے آکر اور کشتیان منگاکر قریب دو تین سو سردارون کے جو کہ نامی تھے سوار ہوے اور کشتیون کو روانہ کیا جب وسط دریا مین کشتیان پہونچین تو یکایک آب دریا مین جوش پیدا ہوا اور ایک تلاطم عظیم برپا ہوا اور طوفان شدید اُٹھا اور وہ گنبد گردش مین آیا اور ہزارون حباب طرف کشتیون کے چلے اور آکر کشتیون سے لپٹ گئے اور کشتیون کو توڑ ڈالا اور اُن سردارون کو گرفتار کرکے غرق دریا کردیا یہ حال دیکھکر صاحبقران نے بہت افسوس کیا اور فرمایا کہ مین پہلے ہی جانتا تھا کہ یہ لوگ مفت مین اپنی جانین دینگے خیر اُنکو خدا کے سپرد کیا وہ اُنکا حامی و مددگار ہے اُدھر جب وہ سب سردار گرفتار ہوگئے اور غرق دریا ہوچکے تو اسوقت اُس نازنین نے بالاے گنبد سے صدا دی کہ اے اہل اسلام آج مین جنگ مغلوبہ کرونگی تم سب خبردار رہنا یہ کہکر اشارہ کیا سب حباب جو کہ قریب ساٹھ ستر ہزار کے تھے ایک مرتبہ خشکی پر آئے اور ٹوٹ گئے ساٹھ ستر ہزار پیادے پیدا ہوے اور ایک مرتبہ طرف لشکر اسلام کے چلے اُدھر سے بھی تمام لشکر صاحبقران مع بادشاہ کے بڑھا اتنو یہ حال ہوگیا کہ ایک مرتبہ سب کے سب اُن پیادون پر ٹوٹ پڑے اور تلوارین مارنا شروع کیا مگر اُن پیادون کا یہ حال تھا کہ ایک ایک سے لپٹ جاتا تھا اور اُسکو کھینچکر دریا مین ڈال دیتا تھا مگر جو پیادہ کہ صاحبقران کے سامنے آتا تھا صاحبقران اُسپر اسم اعظم دم کردیتے تھے وہ پانی ہوکر بہ جاتا تھا اور جذب زمین ہوجاتا تھا اور جو پیادہ کہ بادشاہ یا عزیزان صاحبقران کے ہاتھ

لگ جاتا تھا تو وہ لوگ اُسکو پکڑ کر قصد چیر ڈالنے کا کرتے تھے وہ بھی پانی ہو کر بذب زمین ہو جاتا تھا یہی حال تا شام رہا اُس جنگ مغلوبہ مین قریب دس بارہ ہزار اہل اسلام کے گرفتار ہوے اور قریب تین ہزار پتلون کے صاحبقران کے اور دیگر عزیزون کے ہاتھ سے مٹے اور ناپید ہوے جب شام ہو گئی تو سحران سیہ پوش نے خیال کیا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ میرے پتلے بھی مارے گئے اسکا کیا سبب ہے اسکو شام کو آج دریافت کرون تو کل اسکا بھی بندوبست کرون کہ کیونکر میرے پتلے ہلاک ہوے کیونکہ انکا ہلاک ہونا غیر ممکن تھا جبتک مین زندہ تھی اب اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ انکا جو سردار ہے وہ نہایت زبردست ہے اور سحر و ساحری مین کمال رکھتا ہے اُسنے میرے پتلون کو مار ڈالا جو پتلہ مارا گیا اُسی کے ہاتھ سے قتل ہوا ادھر صاحبقران نے یہ تدبیر کی تھی کہ ہر ایک سردار جو کہ نامی تھے اور جو عزیز تھے مع بادشاہ کے سب پر اسم اعظم دم کر دیا تھا اس سبب سے یہ لوگ اُن پتلون کے ہاتھ سے نہین گرفتار ہوے اب یہ قصد صاحبقران کا ہوا تھا کہ مین تمام لشکر پر اسم اعظم دم کر دون کہ اتنے مین جنگ مغلوبہ شروع ہو گئی اسی سبب سے اور بہ برکت اسم اعظم وہ سردار اور عزیز و بادشاہ اُن پتلہاے سحر سے نہ گرفتار ہوے اور سب نے اُن پتلہاے سحر کو قتل کیا جب سحران نے دیکھا کہ اب میرے پتلے زیادہ قتل ہوتے ہین اور اہل اسلام کم گرفتار ہوتے ہین تو اُسنے دستک دی کہ دی عفریت پیدا ہوا اور عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہے اُسنے کہا کہ نقارہ بجا دے اور کہدے کہ اب کل پھر مقابلہ ہوگا کیونکہ آج شام ہو گئی ہے جب اُسنے نقارہ بجایا اور یہ کہا تو جسقدر پتلے تھے وہ سب کے سب لشکر سے علیحدہ ہو کر دریا مین کود پڑے اور غرق دریا ہو گئے اُدھر وہ گنبد بھی غائب ہو گیا وہ سب لوگ اُدھر واپس گئے ادھر صاحبقران بھی واپس ہوے اب جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ آج کی جنگ مین قریب پندرہ ہزار سردارون کے گرفتار ہوے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بڑے عجب کی بات ہے کہ مین نے ہزارہا پتلے قتل کیے مگر ایک کا بھی نشان نہین ہے یہ سنکر بادشاہ نے بھی فرمایا کہ مین نے بھی بہت سے پتلے پکڑے مگر معلوم نہین ہوتا کہ وہ کیا ہوے اسی طرح ہر سردار اور عزیز نے بھی بیان کیا یہ سنکر قیصر صاف باطن نے کہا کہ مین نے خود دیکھا کہ جسنے تہلکہ گرفتار کیا اور قصد کیا کہ مین چیر کر پھینکدون تو وہ پانی ہو کر بہ گیا مجکو بڑا عجب ہوا پھر مین نے برائے امتحان گرفتار کیا اُسوقت بھی وہی واقعہ درپیش ہوا اب تو مجکو یقین ہو گیا کہ یہ پتلے سحر کے ہین یہ اسی طرح پانی ہو ہو کر بہ جایا کرتے کوئی مقام عجب نہین ہے صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے جنکو مین نے صاف دل سب صاحبون نے قتل کیا وہ ظاہر مین تو قتل ہوے مگر باطن مین پانی ہو کر بہ گئے خیر یہ کارخانہ یہان عجیب و نادر ہے یہی باتین کرتے ہوے بارگاہ مین تشریف لائے عیارون سے فرمایا کہ تم لوگ ابھی ابھی تھوڑا سا پانی لاؤ مین اُسپر اسم اعظم دم کر دون تم اُسکا گرد لشکر کے دائرہ کر دو اور حصار باندھ دو تاکہ شاید وہ قحبہ لشکر پر آکر رات کو سحر کرے اور تمام لشکر کو تباہ کر دے تو بڑی خرابی ہوگی حکم سنکر عیار فوراً گئے اور پانی لے کر واپس آئے صاحبقران نے اُسپر اسم اعظم دم کر دیا اور اُنکو دیا کہ گرد لشکر کے حصار کرا دو انھون نے اُسیوقت یہ بندوبست کر دیا بادشاہ نے فرمایا کہ یا صاحبقران اسکی کیا ضرورت تھی جواب دیا کہ میرے خیال مین پہلے ہی آیا تھا کہ مین ایسا انتظام کر دون پھر یہ خیال ہوا کہ یہان کون آئیگا یہ سحر صرف دریا کے اندر کام کرتا ہے مگر اب معلوم ہوا کہ اسکا اختیار ہر جگہ ہے جب چاہیگی یہان آکر اور غافل پا کر ہلوگون کو عاجز کر دیگی تو اس سبب سے مین نے یہ بندوبست کیا بادشاہ یہ سنکر خاموش ہو رہے بعد تھوڑی دیر کے صاحبقران نے دربار برخاست کیا اور جا کر آرام فرمایا ادھر انکو دو آرام مین مشغول رکھا جاتا ہے اور سحران سیہ پوش کا حال

تحریر کیا جاتا ہی کہ یہ جو واپس ہو کر گئی تو اُن سرداروں کو زندانخانہ مین رونہ کیا اور آپ ہوم خانے مین گئی اور اسم سحر پڑھکر ایک پتلہ بنایا جب وہ گویا ہوا تو اُس سے دریافت کیا کہ یہ کیا وجہ ہی کہ جو پتلا اُس سردار کے سامنے جاتا ہی جو کہ سب کا افسر ہی تو وہ پانی ہو کر بہ جاتا ہی اور جو لوگ کہ اُسکے گرد تھے اُنکی بھی یہی حالت تھی کہ پتلون کو پکڑ کر جاتے تھے کہ چیر ڈالیے مگر وہ پانی ہو کر بہ جاتے تھے اور جو اُسکا بادشاہ ہی وہ بھی یہی کرتا تھا یہ نہین معلوم ہوتا کہ یہ کیا وجہ ہی تو مجکو بتا دے اُس پتلے نے جواب دیا کہ تمکو نہین معلوم ہی کہ وہ مالک اسم اعظم ہی اور اُسکے پاس تبرکات بزرگان مین جسکے سبب سے تمہارا سحر اُسپر کام نہین کرتا ہی اور نہ اپنا اثر دکھلاتا ہی اور وہ لوگ کہ جو اُسکے گرد تھے مع بادشاہ کے تو اُسنے اُنپر اسم اعظم دم کر دیا تھا اُسکے سبب سے اُنپر سحر نہین اثر کرتا تھا اور تمہارے پتلے پانی ہو کر بہ جایا کرتے تھے یہ سُنکر سحران نے اُس سے سوال کیا کہ پھر اسکی کیا تدبیر کرون اور کیونکر اُسپر فتح پاؤن اُسنے جواب دیا کہ جبتک اُسکا اسم اعظم بند نہوگا اُسوقت تک تم اُسپر فتحیاب نہوگی اور تمہارا قابو اُسپر اور اُسکے اُن سرداروں پر نہ چلیگا پس تم کو وہ اسم اعظم دم کرونگا پہلے اسم اعظم کے بند کرنے کی تدبیر کرو بعد اُسکے اُس سے جنگ کرو ورنہ تمکو اپنے فعل کا اختیار ہی یہ سُنکر اُسنے اُس پتلے کو اُسکی خوراک دیکر مٹا دیا اور آپ ہوم خانے سے باہر آئی اور ایک نامہ اِس مضمون کا اپنی بہن ملکہ ماہیان طوفان کش کو تحریر کیا کہ اے ہمشیرہ صاحبہ مین نے پانچ روز تک اہل اسلام سے میدانداری کی اور بہت بڑی جنگ وجدال کی اُس جنگ وجدال سے بہت سے لوگ گرفتار ہوے کل مین نے اُنکو صلت دی اور اُس زیادہ مہلت مین مین نے سحر تیار کیا کہ اِس عرصے مین سمندر جادو کے پاس سے آپکی خدمت مین آفتاب جادو میری مدد کے واسطے آئے اور اُنکو آپنے میرے پاس روانہ کیا وہ یہان مع اُن قیدیون کے پہونچے جنکو کہ سمندر جادو نے برلے قید میرے پاس روانہ کیا تھا مین نے اُنکو قید خانے مین دریاے سبز رنگ کے قید کیا بعد اُسکے آفتاب جادو واسطے تیار کرنے اپنے سحر کے بیرون دریا گئے مین نے آج صبح کو پھر میدانداری کی اِس میدانداری مین یہ ہوا کہ پہلے تو چند سردار مع کچھ لوگون کے قریب دو تین سو کے کشتیان دریا مین ڈال کر آئے اور یہ قصد کیا کہ زیر گنبد آکر گنبد کو توڑ کر مجکو گرفتار کرلین مین نے سحر کرکے اُن سب کو گرفتار کیا اور بعد اُسکے جنگ مغلوبہ کردی اِس جنگ مغلوبہ مین بہت سے اہل اسلام گرفتار ہوے مگر جب سامنا صاحبقران کا ہوا جو کہ اُنکا افسر ہی تو اُسوقت مین میرے پتلے بہت سے قتل ہوے اور اُسنے میرے پتلون کو تباہ و برباد کیا اور اُسکے چند سردارون اور بادشاہ کے بھی ہاتھ سے تباہ ہوے جب مین نے یہ رنگ دیکھا تو جنگ موقوف کرکے واپس آئی یہان آکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ مالک اسم اعظم ہی اور تبرکات وغیرہ بھی اُسکے پاس ہین اِس سبب سے اُسپر سحر اثر نہین کرتا ہی اور وہ اُن سرداروں پر اثر کریگا کہ جنپر اُسنے اسم اعظم دم کردیا ہی جبتک اسم اعظم بند نہوگا اُسپر فتح پانا غیر ممکن ہی لہذا مین تو اِس سحر کے بند و بست مین ہون اور آفتاب جادو اپنا سحر تیار کر رہے ہین جبتک اُنکا سحر تیار ہو اور مین بھی اپنا بند و بست کرون تو آپ اِس زمانہ مین اُسکا اسم اعظم بند کردین اگر مین اُسکا بند و بست کرونگی تو یہ کام رہجائیگا اور اگر اسم اعظم اُسکا نہ بند ہوگا تو آفتاب جادو کا بھی سحر کام نہ کریگا لہذا آپ بہت جلد اِس کا بند و بست فرماوین یہ نامہ لکھکر اور ایک پتلہ سحر تیار کرکے اُسکے ہاتھ پاس ماہیان طوفان کش کے وہ نامہ روانہ کیا اور آپ منتظر جواب رہی اِدھر وہ پتلہ نامہ لیکر چلا اور پاس ماہیان کے پہونچا اُسکو نامہ دیا وہ واسطے سونے کے جاتی تھی کہ یہ پہونچا وہ ٹھہر گئی اور نامہ چاک کیا اور اُسکو پڑھا جب اُسکے مضمون

سے آگاہ ہوئی تو یہ جواب لکھا کہ مین یہان اسم اعظم کے بند کرنے کا بندوبست کرتی ہون تم سیدان داری موقوف نہ کرنا آج ہی صبح تک مین اسکا بندوبست کرلونگی تم صبح کو جانا اور مقابلہ کرنا بعد تھوڑی دیر کے خود واپس چلی آنا اور کسی کو برائے مقابلہ روانہ کردینا صرف صف آرائی کرکے تھوڑی دیر ٹھہرنا بعدہ چلی آنا پھر جب مین تمکو تحریر کرون اُسوقت مقابلہ کو جانا تمہارا سحر اُسپر اثر کریگا اسقدر تحریر کرکے بت جادو کو لکھکر اُس پتلے کو دیا وہ جواب لیکر پاس اپنے آیا اسنے جواب کو پڑھا اور پتلے کو اُسکی خوراک دیکر رخصت کیا وہ تو اُدھر کو گیا اِدھر یہ سورہی اُدھر اُس نگانہ نے اسم اعظم بند کرنے کی تدبیر کی کہ جسکا حال بوقت صبح مقابلہ مین ظاہر ہوگا اُن سب کو تو اس بندوبست مین رکھا جاتا ہے

اور اب حال اُن عیارون کا بیان ہوتا ہے جو کہ برائے گرفتاری آفتاب جادو کے گئے تھے

جبکہ یہ عیار بارگاہ سے نکل کر چلے تو پانچ عیار تو ایک طرف کو چلے اور قران ثالث اِن سب سے علیحدہ روانہ ہوئے پہلے اُن پانچون عیارون کا حال سنیئے کہ اُنپر کیا گذری یہ سب روادوی کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کوسون تک کنارے کنارے دریا کے گئے مگر کین راہ اُس پار جانے کی نہ ملی لاکھ لاکھ تدبیرین کین کوئی تدبیر کام نہ آئی وہ رات اور باقی دن اسی فکر مین تمام ہوا علی الصباح یہ پانچون عیار اُٹھکر ایک طرف کو کنارے دریا کے روانہ ہوئے کوئی کوس دو کوس راہ طے کی ہوگی کہ ایک مقام پر اُس پار جو نظر اُٹھاکے دیکھا تو کیا دیکھا کہ بہت سے آدمی جمع ہین اُنھون نے آپس مین کہا کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ لوگ اُس پار کیون جمع ہین دیکھنا چاہیے کہ کیا ہوتا ہی یہ پانچون عیار اِس پار کھڑے ہوگئے اور اُس سمت کو دیکھنے لگے اِنھون نے دیکھا کہ یکایک ہوا چلی اور ایک ساحر اُس پار آیا اور کچھ پڑھکر اُسنے دریا پر دم کیا اُسکا دم کرنا تھا کہ ایک مرتبہ دونون طرف سے دریا کے ایک ابر اُٹھا اور وہ بیچ مین آکر تام ہوگیا مثل پل کے اب وہ لوگ جو کہ کنارے اِستادہ تھے وہ اُس پل پر آئے اور وہ طے کرکے اِس پار اُترے جب سب لوگ آچکے تو اُس ساحر نے پھر کچھ پڑھکر دم کیا کہ وہ پل مٹ گیا اور وہ ساحر چلا گیا یہ جو لوگ اِس پار آئے تھے وہ سب گھسیارے تھے گھانس لینے آئے تھے ہر روز یون ہی آیا کرتے تھے اور گھانس لیجایا کرتے تھے یہ دیکھکر اِن عیارون نے بھی یہ خیال کیا کہ جب سب یہ جائینگے تو ہم بھی اِنکے ہمراہ اُس طرف کو چلے جائینگے بس یہ صلاح آپس مین کرکے یہ بھی اُنھین گھسیارون مین مل گئے اور گھانس چھیلنے لگے یہانتک کہ شام تک اُن سب نے گھانس چھیلی اور گٹھے باندھکر سر پر رکھے انھون نے بھی اپنے اپنے سرون پر گھانس کے گٹھے رکھے اور اُنکے ہمراہ طرف دریا کے چلے جب کنارے دریا کے آئے تو اُسی طرح وہ ساحر آیا اُسنے سحر کرکے پل بنایا یہ گھسیارے مع اُن عیارون کے اُس پل پر سے گذر کر اُس پار گئے بعد اُنکے جانے کے وہ پل شکست ہوگیا اور وہ ساحر چلا گیا یہ قاعدہ ہی جو کہ دریا کے اندر سے بذریعہ کشتی سوار ہوکر آنا چاہے اور جانا چاہے تو وہ بغیر اجازت کے نہین آجاسکتا ہی اور جو اِس پل پر سے گذر کرے اُسکو اجازت کی ضرورت نہین ہی اِس سبب سے اِن عیارون کو کسی نے نہ پوچھا کہ تم کون ہو پھر خیال کیا کہ یہ بھی گھسیارے ہین وہ ساحر اپنی راہ گیا اور یہ گھسیارے اپنی اپنی راہ گئے اِن سب نے آگے بڑھکر گھانس کو پھینکدی اور آپ ایک سمت کو روانہ ہوئے چونکہ شب ماہ تھی یہ بلا خوف و خطر چلے گئے کوئی دو تین کوس دریا کے کنارے کنارے گئے ہونگے کہ دور سے دیکھا کہ ایک مقام پر کچھ لوگ بول رہے ہین یہ آگے بڑھے تو دیکھا کہ فرش کیا ہوا ہی اور مسند اُسپر آراستہ ہی اور اُسپر ایک شخص بڑے کروفر سے بیٹھا ہی اور گرد اُسکے سرخ سرخ آدمی اور بیٹھے ہین جام شراب گردش مین ہی دیکھا ایک اُس شخص سے کہا جو کہ [illegible]

ملازمون نے سُنا اور ایک طرف کو برائے جستجو گئے طائفہ روانہ ہوے جب وہ لوگ کچھ دور چلے گئے تو یہ عیار بھی اُنکے عقب مین چلے اور ایک مقام پر جاکر پشت پر سے کمند مین مار کر اُن آدمیون کو گرفتار کرلیا اور زمین مین زندہ دفن کردیا اور ایک عیار اُن لوگون مین سے ایک کی صورت بنا اور باقی سازندے بنے اور برق نانی ایک مطربہ خوبصورت کی شکل پر آراستہ ہوا اور سب ساز و سامان لیکر طرف جلسہ کے روانہ ہوا جب قریب جلسہ پہونچا تو اُس ملازم نے بڑھکر عرض کیا کہ حضور طائفہ حاضر ہے حکم ہوا کہ جلد حاضر خدمت کرو یہ سُنکر وہ ملازم آیا اور کہا کہ چلو جب طائفہ چلا تو آپ بھی ایک سازندے کی شکل بنکر شامل ہوگیا طائفہ سامنے آیا حکم ہوا کہ گانا شروع کرو مطربہ نے پشواز پہنکر گانا شروع کیا سپرڈائیون نے سازندون سے کہا یہ اس حرامزادے نے یہ بندوبست پہلے سے کیا تھا کہ جو کوئی غیر شخص یہان آئے تو معلوم ہوجائے بس جیسے ہی ان سب نے ساز ملائے ہر ساز سے آواز آنے لگی کہ ہم ہین جانسوز و ضرغام و جالاک و سمک اور اُس مطربہ کے گلے سے یہ آواز آنے لگی کہ مین ہون برق عیار لشکر اسلام کا ہلوگ آفتاب جادو کے قتل کرنے کو آئے ہین جیسے ہی اُس مسند نشین نے یہ سُنا تو گھبراکر کہا کہ اے مطربہ یہ تو کیا گا رہی ہو ارے ذرا خیال کرکے گا اور اے سازندون یہ تم کیا بجا رہے ہو ارے ذرا خیال کرکے بجاؤ اتنا بدحواس ہوا اُنھون نے عرض کیا کہ ہم ساز بجا رہے ہین حضور ہمتو بڑے بڑے جلسون مین بڑے بڑے بادشاہون کے یہان نوکر رہے ہین اور ساز بجایا کیے ہین اور ہمارا گانا اُنکو پسند آیا ہے شاید آپ کو نہین پسند آیا اُسنے کہا کہ ذرا کان لگاکر سنو تو تمھارے اِس ساز سے کیا آواز آتی ہے اب جو اُنھون نے سُنا تو سارنگی سے یہ صدا آتی ہے کہ مین ہون جالاک عیار اور طبلون سے یہ صدا آرہی ہے کہ مین ہون ضرغام اور مجیرون سے یہ آواز آتی ہے کہ مین ہون جانسوز اور دوسری سارنگی سے یہ صدا ہے کہ مین ہون سمک عیار لشکر اسلام اور آواز مطربہ کے گلے سے یہ آتی ہے کہ مین ہون برق بس یہ سُننا تھا کہ سب کے سب دم بخود ہوگئے اُدھر اُسنے حکم دیا کہ ان سب عیارون کو گرفتار کرلو مین یہ جانتا تھا کہ یہان کوئی نہین اسکنا ہے مگر اسپر بھی مین نے اپنا بندوبست کرلیا ہے اب تم سچ سچ بیان کرو کہ تم لوگ کون ہو اُن سب نے کہا کہ واقعی ہم لوگ عیار ہین اور آفتاب جادو کو قتل کرنے آئے ہین ہمکو نہین معلوم تھا کہ آفتاب جادو آپ ہی ہین اور نہ اِس واقعہ کی خبر تھی ورنہ ہمکو آپ گرفتار کرلیتے خبر عیاری بگڑ گئی ہمتو یہ سمجھے تھے کہ یہ کوئی غیر ساحر ہے آفتاب جادو کہین اور مقیم ہونگے یہان سے کچھ پتہ اگر لو تو اُنکی فکر کرنا مگر کام نہ چلا غیر آپ ہم لوگون کے ہاتھ سے کہان بچ کے جاسکتے ہین کوئی نہ کوئی آپ کو ضرور قتل کریگا اتنا ہولوگون کو معلوم ہوگیا کہ تم یہان مقیم ہو یہ سُنکر وہ بہت غضبناک ہوا اور کہا کہ اُنکو قید کرو اتفاق سے قران بھی ٹہلتا ہوا اور راہ تلاش کرتا ہوا وہان پہونچا تھا اور اُن گھسیارون مین ملکر اس بار آیا تھا وہ بھی وہان پر ایک ملازم کی شکل بنا ہوا کھڑا تھا اُسنے یہ رنگ جو دیکھا تو کہا کہ کیا خوب یہ لوگ یہان بھی آگئے خوب ہوا جو مین نے کوئی عیاری نہین کی بعد تھوڑی دیر کے کھانا تقسیم ہوا قران کو بھی کھانا ملا اُنھون نے کھانا کھایا اور اِس فکر مین رہے کہ اگر یہ غافل ہو تو عیاری کرون یہانتک کہ وہ جلسہ برخاست ہوا اُسوقت پھر ناچ گانا نہوا بدین خوف موقوف رہا کہ شاید کوئی اور عیار نہ آجاوے لو آگئے ہون تو خرابی ہوگی اور ایسا نہوکہ پھر وہ کوئی عیاری کرین آفتاب جادو اُسوقت جاکر سو رہا اور قران بھی ذرہ ملازمان مین لیٹ رہا کہ اتنے مین ایک جادوگر آیا اور اُسنے پکارا کہ تنے کی روٹیان کھائین ہین ایک کے بیٹے سے صدا آئی کہ پہنچے پانچ روٹیان کھائین ہین اور اپنا نام بتایا یہانتک کہ وہ دریافت کرتا ہوا اسکے پاس بھی آیا اور اِس سے بھی پوچھا اِسکے بھی شکم سے آواز آئی کہ مین ہون قران عیار لشکر اسلام اور مین نے چار روٹیان کھائین ہین قران نے جب یہ سُنا تو اپنے دل مین کہا کہ اگر مجکو معلوم ہوتا کہ یہان کی

روئیان بھی پیشہ بھی بولتی ہین تو مین کبھی نکہا تا تو غضب ہوا اب تم بھی گرفتار ہوگئے یہ ادھر اپنے کو مذمت کر رہے تھے کہ اُسنے انکو آکر گرفتار کر لیا اور کہا کہ سچ بتاؤ تم کون ہو ہمکو معلوم ہوگیا اگر جھوٹ بولوگے تو مین بھی نہ مانونگا کیونکہ تمھارے پیٹ کی روئیان کہہ چکی ہین کہ مین ہون قران عیار لشکر اسلام ہین اُنکے پیٹ مین ہون اب تم لاکھ انکار کرو گے تو کیا ہوگا مین ہرگز نہ مانونگا یہ کہکر قران کو بھی گرفتار کر لیا اور اُن عیارون کے پاس قید کیا جو کہ پہلے گرفتار ہوے تھے آفتاب جادو کو بعد گرفتار کرنے کے خبر لی کہ ایک اور عیار گرفتار ہوا ہے اُسکو بھی اُنھین قیدیون کے پاس بھیجے قید کیا ہر یہ سُنکر وہ متعجب ہوا اور گھبرا کر کہنے لگا کہ یہ تو بڑا ہی غضب ہے کہ عیارون کا تانتا بندھ گیا اگر مین پہلے سے انتظام نہ کرتا تو کب کا مین قتل ہو جاتا اب صبح کو مین پھر اپنا بندوبست کرونگا کہ یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ یہ عیار کیونکر آتے ہین اور کہان سے آتے ہین یہ کہکر سو رہا صبح کو جب بیدار ہوا تو پہلے اُسنے یہ انتظام کیا کہ ایک ساحرہ کہ جسکا نام مہرخ تھا اُسکو طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ کیا کہ تو جاکر جہان کہ پل تیار ہوتا ہے اور لوگ آتے جاتے ہین اور پھر شام کو بھی واپس آتے ہین اپنا بندوبست کر کہ کوئی عیار نہ آنے پاوے اور نہ کوئی غیر شخص اُدھر سے آنے پاوے جو لوگ کہ اُدھر سے جاوین اُنکو جانچ لے اور جب اُدھر سے آوین تو اُنکو دیکھ لینا کہ اُنمین کوئی عیار تو نہین ہے بس یہ تیرا کام ہے یہ سُنکر وہ ساحرہ اُس طرف کو چلی اُدھر آفتاب جادو نے کہا کہ تیرا کھانا یہان سے آیا کریگا ہم کہانا روانہ کیا کرینگے تو بخوف و خطر وہان مقیم رہنا وہ ساحرہ کچھ اسباب کھانے پینے کا اور سامان خورد و نوش اپنے ہمراہ لیکر بمزید احتیاط طرف دریاے سبز رنگ کے مقام پر پل تیار ہونے کے روانہ ہوئی اور اُس مقام پر سامنے دریاے سبز رنگ کے ایک جھونپڑی استادہ کر کے اُسمین مقیم ہوئی یہ تو اُدھر روانہ ہوئی اُدھر آفتاب جادو لباس بہن کر برائے ملاقات سحران روانہ ہوا اسکو فی الراہ مین رکھا جاتا ہے کہ احوال اسکا پھر تحریر ہوگا

لیکن اب حال آفتاب جادو اور سحران سیہ پوش کا تحریر ہوتا ہے کہ ان دونون مین بعد ملاقات کے کیا واقعہ ہوا

کہ یہ بعد اُسکے جواب نامہ کے اپنے بستر خواب پر سو رہی اور صبح کو بیدار ہو کر اُس گنبد کو بزور بحر دریا سے پھر باہر نکالا اور موافق دستور سابق کے آپ تخت سحر پر سوار ہوئی اور گنبد کو اشارہ کیا کہ وہ اُس اشارہ سحر سے بلند ہونے لگا اُدھر صاحبقران زمان مع لشکر فیروزی اثر کے میدان کارزار مین تشریف لائے اور منتظر رہے کہ یکایک وہ گنبد ظاہر ہوا اور آکر بالاے آب قائم ہوا کہ پھر وہی تغریت موافق قاعدہ ہر روز کے نکالا اور نقارہ بجا کر غرق دریاے سبز رنگ ہوا اور سیاہ سحر لیکے حباب ظاہر ہوے کنارے دریا کے اکثر صف بستہ ہو کر منتظر حکم سحران سیہ پوش کے رہے ادھر ابھی دونون جانب سے کوئی نہ نکلا تھا اور نہ نقیب نے نقابت کی تھی کہ یکایک ایک جانب سے ایک بونڈا گرد کا نمودار ہوا اور بہت تیزی کے ساتھ طرف لشکر صاحبقران کے آتے ہوے معلوم ہوا سب اُس طرف دیکھنے لگے جب وہ گرد قریب آکر شق ہوئی تو دیکھا کہ اُسمین سے ایک سانڈنی سوار نظر نامہ دار ظاہر ہوا اور لشکر مین آکر دریافت کیا کہ صاحبقران کہان تشریف فرما ہین مین ایک دوست کا اُنکے نامہ اُنکے پاس لیکر آیا ہون یہ سُنکر اہل لشکر نے کہا کہ وہ جو سب سے آگے اسپ سبز رنگ تیز رفتار پر سوار اور تشریف فرما ہین وہی ہم سب کے سردار اور ایک اور صاحبقران ہین اُنکو جاکر یہ نامہ دیدے وہ نامہ سوار یہ سنکر اُتر کر قریب صاحبقران کے آیا اور تسلیم بجا لاکر نامہ پگڑی سے نکالا اور دونون ہاتھون پر رکھکر صاحبقران کی نذر گذرانا اور خدمت بابت مین پیش کیا اور عرض کیا کہ یہ نامہ آپ کے ایک دوست کا ہے حضور اسکو ملاحظہ فرماوین صاحبقران نے خیال فرمایا کہ جس طرح سحر اب جادو

سے بذریعہ طائر سحر کے نامہ روانہ کیا تھا تو شاید پھر اُسنے یہ نامہ بذریعہ اِس نامہ دار سانڈنی سوار کے روانہ کیا ہو
نامہ اُسکے ہاتھ سے لیکر سرنامہ پڑھا اُسپر اپنا نام لکھا ہوا دیکھا اور کاتب کا نام نہ پایا خیال فرمایا کہ شاید سرنامہ پر
نام اِسوجہ سے نہین لکھا ہو کہ شاید کوئی نامہ دیکھ لے تو حال کھل جائیگا یہ خیال کرکے لفافہ چاک کیا اب جو دیکھا
تو بالکل سادہ کاغذ اندر سے لپٹا ہوا نکلا اُسکو اُلٹ پلٹ کر دیکھا کچھ بھی تحریر نہ پایا ناقہ سوار کے جانب متوجہ ہو کر
ارشاد فرمایا کہ یہ نامہ کیسا ہی کہ سرنامہ پر تو میرا نام تحریر کیا ہو اور اندر کے کاغذ پر کچھ نہین تحریر ہو صرف سادہ ورق
لپٹا ہوا ہو کیا یہ کسی دیوانے نے تجکو دیکر روانہ کیا ہو یہ امر میرے خیال مین نہین آتا کہ یکایک امر ہو یہ کسنے مجھ سے جو بدی
کی ہو یہ کام کسی دوست کا ہو کہ اُسنے دل لگی کی ہو اُس ناقہ سوار نے کہا کہ اچھا لائیے مجکو واپس کر دیجیے شاید وہ
لکھا ہوا کاغذ رکھنا بھول گئے ہون اور یہ سادہ کاغذ رکھ دیا ہو مین اُنکو جاکر یہ کاغذ دکھاؤنگا اور کہونگا کہ
صاحبقران بہت ناخوش ہوے کہ کیسی دل لگی اور مذاق ہو یہ سُنکر صاحبقران نے وہ نامہ مع لفافہ
اُسکے ہاتھ مین دیا اُس ناقہ سوار نے وہ کاغذ لپیٹ کر اُس لفافہ مین رکھا اور قصد چلنے کا کیا اِدھر تو اُس نامہ پر
نے صاحبقران سے وہ کاغذ لیکر اور لپیٹ کر لفافہ مین رکھا کہ اُدھر صاحبقران کو اسم اعظم فراموش ہوا
گویا کہ وہ نامہ دشمنا کتاب نسیان تھی ثابت ہوا کہ زبان بند ہو گئی اور اُس کاغذ کے دیکھتے ہی جو کچھ کہ اسم اعظم
یاد تھا وہ سب فراموش ہو گیا وہ حرف کہ جو لفافہ پر تحریر تھے وہ سحر بند تھے اور اندر جو کاغذ کہ سادہ لپٹا ہوا رکھا تھا
وہ بھی سحر بند تھا بس اُسکے دیکھتے ہی صاحبقران کی زبان بندی ہوئی اور لوح سینہ سے اسم اعظم کے الفاظ
نکلنا دشوار ہوے بس اِدھر جیسے ہی اُس ناقہ سوار نے اُس لفافہ کو بند کیا ویسے ہی یہان بھی زبان بند ہوئی
اور صاحبقران کو وہ ناقہ سوار سلام کرکے ایک طرف کو اپنے ناقے پر سوار ہو کر روانہ ہوا اور باواز بلند پکار کر
کہا کہ یا صاحبقران آپ ذرا اسم اعظم تو یاد فرمالیجے کہ آپ کو یاد ہی یا نہین اسم اعظم آپ کو فراموش ہو گیا اب
صاحبقران نے خیال کیا اور اسم اعظم کو یاد فرمایا تو بالکل فراموش تھا کوئی لفظ ابھی زبان پر نہ جاری ہوا
اور ایک حرف بھی نہ یاد آیا یہ جو صاحبقران نے دیکھا فوراً چہرہ زرد ہو گیا اور مُنہ پر ہوائیان اُڑنے لگین اِدھر
اہل لشکر نے جو صاحبقران کی یہ حالت دیکھی تو اطمینان کے واسطے کہا کہ یہ جو ناقہ سوار نے کہا ہی بالکل غلط ہی
صاحبقران نے بھی مصلحت وقت سمجھکے جواب دیا کہ ہان آپ لوگ سچ کہتے ہین مجھکو اسم اعظم یاد ہی فراموش
نہین ہوا ہی یہ کام اُس ساحرہ کا ہی جو کہ گنبد مین بیٹھی ہوئی ہی کل اُسنے دیکھا کہ میرے بہت سے قبیلے قتل ہوے
اور میرے سحر نے بھی اثر نہ کیا تو یقین ہی کہ اُسنے جاکر بند و سحر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بسبب اسم اعظم کے سحر
اثر نہین کرتا ہی اُسنے یہ تدبیر کیا اور بندوبست کیا کہ اسم اعظم بند کر لیا اب خدا خیر کرے معلوم ہوتا ہی کہ اب
ہماری زندگی کے دن پورے ہو گئے کیونکہ نہ تو اُس تک رسائی ہی نہ خواجہ لشکر مین ہین جو تدبیر کرین دوسرے
دریاے سحر درمیان مین حائل ہی کہ اُس پار کوئی جا نہین سکتا ہی کیا ہو گا یہین ہماری موت تھی خیر جو مرضی خداوندی
کی رضینا بالقضا الامر ہم بھی اُسکی مرضی پر راضی ہین جو اُسکی رضا وہ مالک و مختار ہی ہر امر مین بندہ مجبور و ناچار ہی
اسمین کد و کاوش بیکار ہی ہر امر مین اُسکو اختیار ہی دیکھو کہ بیٹھے بٹھائے یہ واقعہ نیا درپیش ہوا کہ اسم اعظم بھی
بند ہو گیا اب کوئی دم مین وہ ساحرہ سحر کرکے حملون کو خشکی مین پھینکے گی وہ یہان آکر ٹوٹ جائینگے اُسمین سے قبلے
پیدا ہونگے اور وہ ہم سب کو گرفتار کرکے لیجائینگے اِدھر صاحبقران تو اپنے دل سے یہ کلام یاس کر رہے تھے
اُدھر وہ ناقہ سوار پرواز پیدا کرکے ناقہ کو اُڑاکر طرف گنبد سبز کے جو کہ دریاے سبز رنگ مین بالاے
آب قائم تھا گیا اور پکار کر کہا کہ او ملکہ سحران سیہ پوش آپکی ہمشیرہ کا حکم ہی کہ آج جنگ نہ کرو جبتک ہم اجازت
نہ دین مقابلہ نہ کرنا اور اسم اعظم تو مین نے بند کر دیا ہی اُنکو تو بیکار کر دیا ہی میرا یہ مطلب ہی کہ آفتاب جادو بھی

آفتاب سحر تیار کرکے آئے تو تم وہ دونون ملکر مقابلہ کرنا اور اہل اسلام کو ایک دم مین مٹا دینا اب کچھ دنون تم بھی دم لیلو یہ کہتا ہوا وہان سے سوار چلا گیا جب یہ صدا اُسنے سُنی تو اُسنے پکار کر لشکر اسلام سے کہا کہ خیر آج تم لوگ جاؤ کیونکہ میری ہمشیرہ کا حکم نہین ہی اور دوسرے مین کل کی تھکی بھی ہون اب بعد دو ایک روز کے مقابلہ ہوگا جب میرا قصد مقابلے کا ہوگا تو مین بذریعہ اقرارے کے اطلاع دونگی یہ کہکر اشارہ کیا کہ وہ سب جہاز ایکبار دریا مین غرق ہوگئے اور گنبد بھی غرق ہونا شروع ہوا یہانتک کہ بالکل غرق ہوگیا نام ونشان تک باقی نہ رہا یہ دیکھکر صاحبقران مع بادشاہ اپنے مقام فرودگاہ پر واپس گئے اور سجدۂ شکر بجا لائے اور بادشاہ سے فرمایا کہ خدا نے اپنا بڑا فضل کیا کہ کج کی بلا تو یون دفع کی وہ بڑا کریم الرحیم ہی اپنے بندون کا وہ بچانے والا ہی کیونکر نہ بچاتا ہم اُسکے بھروسے پر میدان جنگ مین استادہ تھے اُسنے اپنا فضل کیا اور یہ بات اسلیے دل مین ڈالی کہ وہ واپس گئی اس طرح کی گفتگو کرتے ہوئے داخل بارگاہ ہوئے مگر خواجہ خضران کے واسطے بڑا افسوس کیا اور فرمایا کہ اگر وہ ہوتے تو کچھ نہ کچھ تدبیر اسم اعظم کے رہائی کی ضرور کرتے بعد اس معرکہ کے دربار برخاست کیا اور فرمایا کہ ابھی کچھ دنون کی زندگی باقی ہی جو اس آفت سے بچے یہ فرماکر مقام استراحت پر تشریف لیگئے انکو تو یہان اس رنج و فکر مین رہیے اور اب دیکھیے کہ اسم اعظم کیونکر یاد آتا ہی لیکن اب حال سحران سنیے کہ یہ جو ادھر سے واپس ہوکر اپنے مکان پر آئی اور اکر بیٹھی تھی کہ آفتاب جادو جو اسکی ملاقات کو چلا تھا وہان یا اسکو خبر ہوئی کہ آفتاب جادو آئے ہین اسنے کہا کہ بالوا آفتاب جادو پاس سحران کے آیا بعد سلام وبندگی ومزاج پرسی کے سحران نے دریافت کیا کہ ای آفتاب جادو کہو تمہارا سحر تیار ہوگیا اُسنے کہا کہ ہان تیار تو ہوگیا ہی صرف دو تین روز کی کسر باقی ہی مین وہ دو دن مین محنت ومشقت کرکے تیار کیے لیتا ہون مگر بڑا غضب ہوگیا کہ کسی راہ سے عیار آگئے ہین اُنھون نے نہایت پریشان کیا ہی مین نے کل شام کو پانچ عیار تو گرفتار کیے ہین اور ایک عیار کو ہمارے ملازم پکڑکے لائے ہین سحران نے دریافت کیا کہ کیونکر آفتاب جادو نے کہا کہ مجکو کچھ خوف نہ تھا مگر اسپر بھی مین نے اپنا بندوبست کرلیا تھا پانچ عیار تو مطربہ بنکر آئے تھے اُنکے ساتھیون نے آوازدی کہ مین فلان عیار ہون اور مین فلان عیار ہون مین نے اُنکو گرفتار کیا اور ایک عیار نوکر بنا تھا اُسکو کہا جو لاؤ مین نے یہ سحر کیا تھا کہ جو روٹیان جو کھاتے اور جسکا نام ہوا اُسکے شکم سے آواز آتے کہ فلان عیار ہون بافلان شخص ہون بس ہر روز یہ قاعدہ مقرر تھا آج بھی رات کو مین نے ملازم بھیجکر دریافت کیا بس اُسکے شکم سے آواز آئی کہ مین ہون قران عیار اور مین نے پانچ روٹیان کھائی ہین بس اُسنے گرفتار کرلیا رات کو تو مین سورہا صبح کو مہرخ جادو اپنی ایک ملازمہ کو جو ساحرہ زبردست ہی مین نے روانہ کیا ہی کہ تو جاکر پل کا انتظام کر کہ جب صبح کو لوگ جائین اور جب شام کو آئین انکو دیکھ لینا کیونکہ مین نے سُنا ہی کہ ہر روز دونون وقت دو ساحر آتے ہین ایک صبح کو اور ایک شام کو وہ اگر پل سحر تیار کرتے ہین جو صبح کو آتا ہی وہ پھر شام کو نہین آتا ہی اور جو صبح کو اُس پار جانے والے ہوتے ہین انکو اُسپار پہونچاکر پل توڑ ڈالتا ہی اور شام کو دوسرا ساحر آکر پل بناتا ہی اُنکو اُس پار اُتار کر پل توڑ ڈالتا ہی بس مین نے اُس مقام کے بندوبست کے لیے اُسکو روانہ کیا ہی اور مین آپ کے پاس اس حال کی خبر کرنے کو آیا ہون سحران نے کہا کہ اُن عیارون کو کیون نہ لیتے آئے مین انکو بھی قید کرتی جہان سب قید ہے آفتاب جادو نے کہا کہ اچھا مین کل بھجوا دونگا مگر آپ تو بیان فرمایئے کہ آپ نے کیا کیا سحران سیہ پوش نے جنگ مغلوبہ کا ہونا اور پتلون کا قتل ہونا اور اپنا شام کو جنگ موقوف کرکے آنا اور حال دریافت کرنا معلوم ہونا کہ بسبب اسم اعظم کے سحر تاثیر نہین کرتا ہی اور اپنا نامہ لکھنا اپنی بہن ماہیان طوفان کش کو اور اُسکے جواب کا آنا اور اپنا آج صبح کو موانی منتو کے برابر مقابلہ جانا اور ناقہ سوار کا آنا اور اپنا گنبد پر سے دیکھنا اُسکا صاحبقران کو نامہ دینا صاحبقران

کا نامہ پڑھا پھر اُسکو واپس کر دیا اور اُس ناقہ سوار کا بیان کر دیا کہ یا صاحبقران کہ یا صاحبقران آپ کا اسم اعظم بند ہو گیا ہے اور اُس ناقہ سوار کا اُڈکر طرف گنبد کے آنا اور وہ تقریر بیان کرنا جو کہ سابق مین تحریر ہوئی ہے موافق اُسکی تقریر کے اپنا واپس آنا سب بیان کیا اور کہا کہ اب تک تم سحر آفتاب نہ تیار کر لوگے اُسوقت تک مین مقابلہ نہ کرونگی اُسنے کہا کہ بہت اچھا اور اُسوقت رخصت ہو کر واپس گیا اور یہان آکر کھانا کھا کر مصروف صید و شکار ہوا کہ احوال اُسکا وقت پر تحریر ہوگا

اب حال خواجہ خضران بن عمرو کا تحریر ہوتا ہے

کہ یہ جو دربار صاحبقران سے رخصت ہو کر براے تلاش راہ دریاے سبز رنگ چلے تھے تو یہ راہ تلاش کرتے ہوے بعد اُن عیارون کے دوسرے دن اُس مقام پر پہونچے جہان کہ وہ پل سحر تیار ہوتا تھا انھون نے بھی دیکھا کہ کچھ لوگ اس طرف جمع ہین یہ بھی دیکھنے گئے کہ دیکھین یہ لوگ کیون جمع ہین اُسی طرح ساحرہ نے پل بنا کر اُن سب کو اِس پار اُتارا انھون نے خیال کیا کہ جب یہ سب جائینگے مین بھی اُنکے ہمراہ چلا جاونگا اُسوقت تک وہ ساحرہ فرستادۂ آفتاب جادو نہین آئی تھی کہ یہ لوگ اُسطرف چلے گئے وہ کیونکر جانچ کرتی کہ کون لوگ اُس پار گئے ہین یہ نکہ وہان فرش سحر تھا وہ لوگ دن بھر اپنے کام مین مصروف رہے بوقت شام کنارے دریا کے جمع ہوے ساحرہ نے پل بنا کر اُس پار اُتارا اُنہین خواجہ بھی ملکر اُتر گئے اُسوقت اُس ساحرہ نے سب کو دیکھا مگر خواجہ کو نہ دیکھا کہ یہ دیکھتی ہوئی چلی آئی ہے فوراً گھبرا اُٹھی اور آپ غائب ہو گئے اور ایک طرف صحرا کا راستہ لیا اُدھر اُسنے سب کو دیکھکر کہا کہ جاؤ سب اپنی راہ چلے گئے مگر خضران بن عمرو نے خیال کیا کہ یہ تو بڑا غضب ہے کہ یہ ساحرہ سب کو دیکھتی ہے شاید کوئی عیار اُن عیارون مین سے آئے اور گرفتار ہو جائے اِس سے بہتر یہ ہے کہ اِسکو قتل کر ڈالنا چاہیے بعد اِسکے اور کی فکر کرنا چاہیے مگر اِسکا بندوبست صبح کو ہوگا کیونکہ ہم راہ سے تو واقف نہین ہین یہ رات تو یہان بسر کر دیکھا جائیگا یہ خیال کر کے خواجہ وہین سو رہے جب صبح ہوئی اور وہ رات بسر ہوئی تو خواجہ اُٹھکر طرف اُس ساحرہ کے روانہ ہوے اُدھر اُسکا حال سنیے کہ وہ جو بیدار ہوئی تو یہان لوگون کو جمع پایا سب کو اُسنے اگر دیکھا کہ اتنے مین وہ ساحرہ آئی اور سب کو اُس پار اُتار کر چلا گیا یہ آکر اپنے مقام پر بیٹھ گئی چونکہ یہ قاعدہ مقرر تھا کہ کھانا اُسکے واسطے آفتاب جادو کے پاس سے آیا کرتا تھا آج بھی وہ منتظر تھی کہ کھانا آئے تو مین کھا کر کچھ سحر تیار کرون کہ اتنے مین وہ جو ملازم کھانا لایا کرتا تھا سامنے سے نظر آیا اُسنے کہا کہ کیون او نمک حرام آج تو نے کیون دیر لگائی کہ میرا عمل مایوسے بھوک کے تباہ ہو گیا اُسنے کہا کہ حضور مین نے دیر نہین کی آج کھانا بننے مین دیر ہو گئی جب کھانا ملا تو مین فوراً لیکر حاضر خدمت ہوا اُسنے کہا کہ اچھا لا اب دیر کیون لگائی اُسنے خوان سامنے رکھا اور آپ اُسکے روبرو بیٹھ گیا اُسنے خوان پوش اُٹھا کر چاہا تھا کہ ہاتھ ڈال کر کچھ کھاے کہ فوراً کھانے مین سے آواز آئی کہ اے ملکہ یہ کھانا نہ کھانا اِسمین زہر ملا ہوا ہے اور یہ شخص جو کہ آپ کے روبرو بیٹھا ہے یہ زاغچہ بن عمرو ہے یہ سُنکر اُسنے فوراً کھانے کی طرف سے ہاتھ کھینچا اور جب اُسے گیر کہکر زمین پر ہاتھ مارا اُنھون نے قصد کیا تھا کہ مین اُٹھکر بھاگون کہ زمین نے پاؤن پکڑ لیا مجبور ہو گئے اُسنے وہ کھانا اُٹھا کر پھینکدیا اور اُنسے کہا کہ آپ تو اپنا کام کر چکے تھے اگر مین اپنا انتظام بروقت نہ کرتی تو آپ نے قتل ہی کر ڈالا تھا مین تو پہلے ہی سُن چکی تھی کہ یہان عیار آنے ہوے ہین اور مجکو آفتاب جادو نے تو آپ ہی لوگون کے واسطے یہان رہنے کو کہا ہے مین تو تلاش مین خواجہ عمرو ثالث کے آئی ہون کیونکہ مین نے جوہر سے دریافت کیا تو معلوم ہو گیا کہ وہ بھی یہان کے ہین خیر وہ نہین آپ تو ہاتھ لگے یہ کہکر اُسکو ایک درخت سے باندھ دیا اور اپنے پاس سے کچھ کھچڑی ماش کی نکالکر پکانے لگے کیونکہ یہ اپنے ہمراہ وقت پر

کے لیے کچھ سامان خورد و نوش لیتی آئی تھی کھچڑی کو چڑھا کر آپ جا کر بیٹھ رہی کہ اب کھچڑی تیار ہوئے تو مین
کھاؤن یہ تو اِس انتظار مین تھی کہ یکایک ہوا سے ایک ساحر فقیر وضع پیدا ہوا اور اُسکے پاس آکر سوال کیا
کے بابا کچھ مجکو دے تیرے اوپر ہمیشہ سایہ رہے سامری و جمشید کا تیرا مرتبہ بلند ہو مین تین دن کا بھوکھا
ہون اُسنے کہا کہ شاہ صاحب آپ تشریف رکھیے یہان جو کچھ موجود ہی مین حاضر کرونگی خداوند سامری
برا کرین ان عیارون کا کہ جنھون نے یہان آکر میرا کھانا پینا خراب کیا دیکھیے یہ جو درخت سے بندھا ہوا ہی یہ
کوئی زاغچہ عیار ہی اِسنے میرے ملازم کو مار کر میرے کھانے مین زہر ملا دیا تھا مین نے پہلے سے انتظام کر لیا
تھا ورنہ میرا کام تمام تھا شاہ صاحب نے سر اُٹھا کر کہا کہ خداوند سامری اِن عیارون کو غارت کرین انھون نے
تو سنتے ہین کہ بڑے بڑے شہر جادوگرون کے تباہ کر دیے ہین اور زاغچہ بن عمرو کیطرف دیکھکر کہا کہ یہ کون ہی
اُس ساحرہ نے کہا کہ اِس عیار کا نام زاغچہ بن عمرو ہی اِسی نے تو میرا کام تمام کیا تھا مگر بچ گئی جیسے ہی
اُن شاہ صاحب نے یہ سُنا کہ عیار ہی فوراً غصہ تیسکر اور غضب کی شکل بناکر دوڑے کہ انھین لوگون کے سبب سے
ہم لوگون کی یہ حالت ہوئی ہی کہ ایک ایک دانے کو محتاج ہو گئے دور دور اہل اسلام کا ہوا اس زمانہ مین اب کوئی
جادوگر کو پوچھتا نہین ہی عیارون سے تو روٹی جاتی رہی کیا کرین اور کیا نہ کرین اِن لوگون کے سبب سے
ہمپر تین تین دن گذر جاتے ہین مین تو اسے ضرور قتل کرونگا اُس ساحرہ نے کہا کہ شاہ صاحب آپ غصہ نہ کرین تھوڑی
دیر تامل کرین مین کچھ کھالون تو اِسکو قتل کرون اب یہ بچکر میرے ہاتھ سے کہان جا سکتا ہی یکبگ اور شاہ صاحب
کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھا لیا اور کہا کہ اب آپ میرے پاس سے نہ جائیے گا یہین تشریف رکھیے گا جو کچھ
ممکن ہوگا مین آپ کو دیا کرونگی شاہ صاحب نے کہا کہ ہان اگر تم ایسے لوگ نہو تو ہم لوگون کی کیونکر زندگی ہو
مسلمان تو مجکو ایک خرمرہ بھی نہین دیتے ہین یہ کیکر اُسکو دعائین دینے لگے اِدھر وہ کھچڑی بھی تیار ہو گئی اُسنے دو
رکابیون مین نکالی خوب سالگی اُسمین ڈالا ایک رکابی تو اپنے آگے رکھی اور ایک شاہ صاحب کو دی جیسے ہی
شاہ صاحب نے وہ رکابی کھچڑی کی پائی فوراً اُٹھے اور ایک آبخورہ پانی کا جو کہ جو کی پر رکھا ہوا تھا اُٹھا لائے
اور ایک تھالی مین آگ اُس ٹھیک مین سے لائے جبتک کہ کھچڑی پک رہی تھی وہ کھچڑی اور آبخورہ پانی کا سامنے
رکھا اور اُس پیالے کو اُسکے پاس رکھا اور رونے لگے اور کہا کہ افسوس یہ زمانہ آگیا کہ فاتحہ تک نصیب ہوا اہلوکون
کا بھروسا ہی نہین تھا معاف فرمائیے گا مجکو کچھ میسر ہوا تھا ورنہ مین ضرور آپکی فاتحہ دلاتا اب سامری اُنکا بھلا کرین
کہ اِنھون نے آج تیسرے دن جیب مین سے یہان آکر سوال کیا تو یہ کھچڑی عنایت کی ہی پہلے مین فاتحہ آپکی
دیتا ہون بعد اُسکے خود کھاؤنگا یہ جو اُس ساحرہ نے دیکھا اور یہ تقریر سنی تو کہا کہ ای شاہ صاحب یہ کیا واقعہ ہی
شاہ صاحب نے رو کر کہا کہ ای ملکہ کچ چار مہینے کا زمانہ ہوا ہی کہ اُس شخص کے باپ نے انتقال کیا جس طرح ہوا
ہانگ مونگ کے جلا بھونک تو آیا مگر آجتک یہ نہ ہوا کہ فاتحہ دیتا آج جو تمنے یہ کھچڑی دی تو خیال آیا کہ پہلے
فاتحہ تو دلادون پھر کھاؤنگا تو وہی مین فاتحہ دیتا ہون بعد اُسکے کھاؤنگا یہ تو مقدور ہی نہین کہ کسی کو دو ون نام تو فاتحہ
کا ہو جائیگا روح تو اُنکی چین نہوگی یہ کہکر کچھ لوبان کسوت سے نکالا اور آگ پر ڈالنا شروع کیا دھوان بلند ہونے
لگا اُسنے کہا کہ ای شاہ صاحب یہ لوبان آپ کہان سے لائے شاہ صاحب نے کہا کہ یہ لوبان میرے پاس رہتا
ہی مرشد کا دیا ہوا ہی بڑی خوشبو پیدا ہوتی ہی یہ کیکر پھر ڈالا یہان تک کہ دھوان بلند ہوا اور تمام چھولداری مین پھیل
گیا اور ایسی خوشبو نکلی کہ تمام چھولداری حبک گئی وہ ساحرہ ناک پھیلا پھیلا کر سونگھنے لگی ایسی خوشبو تھی کہ دماغ
اُسکا بس گیا یہانتک کہ اُسکو بیہوشی نے اثر کیا اور چکرا یا شاہ صاحب سے کہا کہ کیسا لوبان تھا کہ جسکے سونگھنے
سے مجکو چکر آنے لگا شاہ صاحب نے کہا کہ جی ہان یہ لوبان ایسا ہی ہی کہ جہان اِسکو زیادہ سونگھا چکر آنے لگا

ذرا اُٹھکر اب ٹہلیے یہ بات دفع ہوجائیگی یہ سنکر وہ اُٹھی اور قصد کیا کہ شمون اِدھر بیہوشی تو اپنا اثر کر چکی تھی
ملا نچہ پڑا دھم سے گر پڑی با تو شاہ صاحب بیٹھے ہوے تھے یا دوڑے اور اُسکے قریب جاکر اُسکا تلا دبا دیا
دم اُسکا دوسرے راستے سے نکل گیا ہیر نل مچانے لگے کشتی مرا نام من مہرخ جادو بود افسوس مردیم وجان
دادیم دمطلب خود نرسیدیم یہ غل وشور کرکے ہیر اُسکے چلے گئے کوئی جادوگر نی معزز نہ تھی جو لاش اُسکی اُٹھا جاتی
لاش اُسکی وہین پڑی رہی اِدھر خضران نے بڑھکر اُسکا سر کاٹ لیا اور اپنے پاس رکھا اور کہا کہ عموجان
یون عیاری کرتے ہین عیاری اِسکا نام ہی زانچہ بن عمرو نے کہا کہ کیا خوب عیاری کی ہی بڑے نام کیے
ذرا مجکو کھول دیجے کہ مین آپ کے ہاتھ چومون خضران نے کہا کہ جی ہان مجکو آپ سے خوف معلوم ہوتا
ہی کہ کہین آپ مجھپر عیاری نہ کرین زانچہ نے کہا کہ کہین ایسا ہوسکتا ہی کہ مین اپنے محسن اور فرزند پر عیاری
کرون اور تمنے تو میری جان بچائی ہی خضران بن عمرو نے کہا کہ مین کبھی نہ مانونگا جبتک آپ قسم نہ کھائینگے
زانچہ نے قسم کھائی اور کہا کہ لو اب کھولدو گو کہ سحر تو دفع ہوگیا تھا مگر اُس لکڑی نے ایسا کسکر درخت سے
باندھا تھا کہ ہل نہ سکے یہ وجہ تھی ورنہ کیا مشکل تھا جب زانچہ نے قسم کھائی تو خضران نے کہا کہ عموجان
اب مجکو یقین ہوگیا کہ آپ عیاری تو نہین کرینگے مگر مین آپ کا خورد ہون کچھ مجکو عنایت فرمایئے کہ مین
خوش ہون زانچہ نے کہا کہ ای میرے فرزند جان میرے پاس کیا ہی جو مین تمکو دون ہان جب رہا
ہونگا تب جو مجکو میسر ہوگا وہ مین تمکو دونگا خضران نے کہا کہ اچھا مین ایک شرط سے آپ کو کھولتا
ہون کہ مین آپ کو تو اپنی شکل بناؤنگا اور خود ایک جادوگر کی شکل بنونگا اور تمکو گرفتار کرکے اور اِس
ساحرہ کا سر لیکر پاس آفتاب جادو کے چلونگا اگر بن پڑا تو مین نے اُسکو قتل کیا زانچہ نے کہا کہ جو تم کہوگے
وہ مین کرونگا جب اِسپر بھی قسم کھائی تو خضران بن عمرو نے کھولدیا اور کہا کہ عموجان آیئے ہم آپنے کھانا
تو کھالین پھر دیکھا جائیگا زانچہ نے کہا کہ اچھا دونون نے بیٹھکر کھانا کھایا خواجہ خضران نے
دریافت کیا کہ ای عموجان آپ کیونکر یہان تشریف لائے زانچہ نے کہا کہ مین کل سہ پہر کو ہمراہ لشکریون
کے آیا ہون جب یہان پہونچا تو عیارون کی فکر کی چھ عیار اور آئے ہوے تھے وہ میرے سامنے کل
شام کو گرفتار کیے گئے خواجہ نے کہا کہ وہ کیونکر گرفتار ہوے زانچہ نے کل حال بیان کیا اور کہا کہ ایک
عیار رات کو زمرہ ملازمان سے گرفتار ہوا جب مین نے یہ رنگ دیکھا تو میرا حوصلہ نہوا لہ عیاری کرون
خاموش ہورہا صبح کو یہان یہ عیار روانہ کی گئی مین اِسکے عقب مین آیا اُس روز تو عیاری بن نہ
پڑی آج مین نے صبح کو یہ عیاری کی کہ اِسکا ملازم جو کھانا لیکر آیا تھا اُسکو قتل کرکے اُسکی صورت بنکر
آیا مگر یہ حرامزادی اپنا انتظام پہلے سے کرچکی تھی مین گرفتار ہوگیا ورنہ مین نے تو قتل کر ڈالا تھا خضران
نے کہا کہ آپ تو لشکر مین نہین تھے آپ کو کیونکر معلوم ہوا زانچہ نے جواب دیا کہ مین ہمیشہ لشکر سے علحدہ
رہتا ہون کیونکہ جب سے والد بزرگوار خانہ کعبہ تشریف لیگئے ہین مین بھی جب سے لشکر سے علحدہ ہوا
مگر ہمراہ لشکر دور دور چلا آتا ہون جہان جو کام میرے کرنے کا ہوتا ہی وہ کرتا ہون اِسی طرح یہان بھی
آیا اتفاق سے مین بھی اِدھر آنکلا جب یہ دیکھا کہ کچھ لوگ اُس طرف کو جاتے ہین مین بھی اِسواسطے
اِدھر آیا کہ دیکھون اُدھر کیا ہی جب یہان پہونچا تو یہ حال دیکھا عیاری کا خیال آیا جب دو عیار گرفتار
ہوگئے تو خاموش ہورہا خواجہ نے کہا کہ ای عموجان اب آپ میری عیاری کو دیکھے کہ مین کیونکر اُسکو
قتل کرتا ہون کیونکہ سُنا گیا ہی کہ وہ سحر تیار کررہا ہی جسکو کہ یہ گراکر تمام اہل اسلام کو جلاکر خاک سیاہ کردیگا
کیونکہ یہ سحر اُسکا بڑے بھروسے کا ہی سُنا ہی کہ جب وہ آفتاب سحر بناکر گراتا ہی تو وہ آفتاب سب کو جلاکر

خاک کر دیتا ہی اگر لاکھون آدمی ہون تو کچھ بھی نہین کر سکتے ہین صاحبقران ثانی نے مجکو روانہ فرمایا ہی کہ تم جاکر اُسکو قتل کر دین اُنسے وعدہ کر کے آیا ہون اے عمو جان جلد دیر نہ کرو زانجہ نے کہا کہ چلو بس خواجہ خضران نے فوراً اپنی شکل پر زانجہ کو بنایا اور آپ ایک جادوگر کی صورت بنا اور اُس ساحرہ کا سر ہاتھ مین لیا اور زانجہ کو گرفتار کر کے اپنی پشت پر لادا اور طرف خیمۂ آفتاب جادو کے چلا اُدھر کا حال سنیے کہ آفتاب جادو بیدار ہوکر اپنے خیمے مین آیا وہ لوگ جو کہ اُسکے ہمراہ آئے تھے اور ملازم تھے سب کو طلب کیا اب کوئی شخص باہر نہین رہا آفتاب جادو نے کہا کہ زمان عیارون کو تو لاؤ کہ مین اُنکو قتل کر دونگا گو کہ مین ملکہ سحران سے وعدہ کر آیا ہون کہ مین اُنکو آپ کے پاس روانہ کر دونگا مگر میرا دل یہ چاہتا ہی کہ مین خود اُنکو قتل کرون اور اُنکے گوشت کے کباب بنا کر کھاؤن اور تم سب کو کھلاؤن اُن سب نے کہا کہ یہ رائے آپ کی بہت اچھی ہی ہمین بھی پسند ہی بڑا ثواب ہوگا ہم بھی شریک ثواب ہونگے یہ سنکر وہ کہنے لگا کہ اچھا اُن عیارون کو لاؤ اور جو لوگ کہ باہر رہ گئے ہین اُنکو بھی بلا لو لوگ دوڑ گئے اور اُن عیارون کو لائے اُنکو اُنھون نے ستون خیمہ سے باندھ دیا اب سب ملازم اندر آ گئے ہین کوئی بھی باہر نہین رہا ہی کوا نے اُن عیارون سے کہا کہ کیا تمکو یہ دن زیادہ تھا کہ تم ہمپر عیاری کرنے کو آئے تھے دیکھو کیونکر گرفتار ہو گئے ہو اب بلاؤ اپنے مددگار کو کہ وہ آکر تمھاری مدد کرے ہم بھی تو دیکھین کہ کیونکر تم ہمارے قبضہ سے رہا ہوتے ہو عیارون نے کہا کہ اگر ہماری قضا آگئی ہی تو ہمکو کوئی بچا نہین سکتا ہی اور اگر قضا نہین آئی ہی تو تیری کیا اصل حقیقت ہی کہ تو ہمکو تکلیف دے سکے ایک رویان بھی تو ہمارا کہا نہین کر سکتا ہی قتل کرنا تو دیگر رہا یہ سنکر اُسکو غصہ آیا اور حکم دیا کہ بلاؤ جلاد کو اور تیغ و سپر لاؤ ہم کباب لگا کر کھائینگے لوگ گئے اور سب سامان لیکر حاضر ہوے جلاد بھی آکر حاضر ہوے آفتاب جادو نے حکم دیا کہ اُنکو قتل کرو یہ عیار لائق قتل کرنے کے ہین جلاد چلے کہ اُنکو پکڑ کر گردن ماریں کہ اُن عیاروں نے رجوع قلب سے دعا کی نیر اجابت بدف مراد پر بیٹھا اور اُنکی دعا قبول ہوئی کہ یکایک در خیمہ سے ایک جادوگر بوضع قلندرانہ ظاہر ہوا اگر اُسکی پشت پر کچھ لدا ہوا تھا اور اُسکے ہاتھ مین ایک سر تھا یہ رنگ دیکھکر جلاد اور حاضرین خیمہ حیران ہو گئے متحیر ہو کر دیکھنے لگے کہ وہ ساحر سامنے آفتاب جادو کے آیا اور سلام کیا آفتاب جادو نے کہا کہ تم کون ہو اُس ساحر نے کہا کہ مین آپ کے آنے کی خبر سنکر حاضر ہوا ہون اور ایک تحفہ آپ کے واسطے لایا ہون اگر آپ دیکھینگے تو بہت خوش ہونگے آفتاب جادو نے کہا کہ لاؤ کہ سی آپ کے واسطے ملازم کرسی لائے اب سب قتل کرنا اُن عیارون کا بھول گئے سب اِن درویش کے جانب دیکھ رہے ہین کہ دیکھیے کیا تحفہ ہمارے واسطے اور ہمارے مالک کے واسطے لائے ہین کہ جسکا سب کو اشتیاق ہی اُس ساحر نے وہ پشتارہ پشت سے اُتار کر سامنے زمین پر رکھا اور وہ سر بھی اور آپ کرسی پر متمکن ہوا جب بیٹھ چکا تو آفتاب جادو نے کہا کہ اے شاہ صاحب وہ تحفہ لائیے اُس فقیر نے جواب دیا کہ پہلے واقعہ نو سن لیجیے پھر تحفہ لیجیے گا مین آپ کے لیے تو لایا ہی ہون یقین ہی کہ آج بہت کچھ انعام ملے گا آفتاب جادو نے کہا کہ بیان کرو کیا واقعہ ہی مجکو اور زیادہ اشتیاق ہو گیا ہی اُس درویش نے کہا کہ خداوند سامری آپ کو زندہ اور سلامت رکھین یہ فقیر صحرا کا رہنے والا ہے ہمیشہ صحرا مین بسر رہتا ہون اور گدائی کر کے بسر کرتا ہون آج کا ذکر ہی کہ مین گدائی کیے ہوے واپس آتا تھا کہ یکایک میرے کان مین آواز آئی کہ کشتی مرا نام من مہرخ جادو بود مین یہ صدا سنکر اُدھر کو بڑھا آگے بڑھکر یہ سنا کہ کوئی کہتا ہی کہ یون قتل کرتے ہین اور وہ مارا اور نعرہ کیا کہ منم خواجہ خضران بن عمرو عیار صاحبقران حضور جب مین نے یہ صدا سنی

تو مین نے خیال کیا کہ شاید کسی جادوگر کو کسی عیار نے قتل کیا معلوم ہوتا ہی اِدھر بھی عیارون کا گذر ہوگیا ہی
بڑا غضب ہوا بس مین آگے بڑھا اور جب جاکر دیکھا تو ایک عیار کو کھڑا ہوا پایا اور دیکھا کہ ایک ساحرہ
کا سر کاٹ رہا ہی مگر غافل ہی بس مین نے غافل پر کر اسپر حملہ کیا اور گرفتار کرلیا مین اُس عیار کو مع اُس سر
کے لیکر حاضر خدمت ہوا ہون اور امیدوار انعام کثیر کا ہون کیونکہ مین نے بہت بڑے عیار کو گرفتار کیا ہی
اور سب ساحرون کی جان بچائی ہی آفتاب جادو نے کہا کہ یہ تو بڑا دلیر ہوگیا ہی کہ تمام صحرا عیارون سے
بھر گیا ہی اب دیکھین کیونکر جان بچتی ہی لاؤ اسے مجکو دیدو مین اسکو بھی اُسکے ہمراہیون کے ساتھ قتل کرونگا
اُس فقیر نے کہا کہ اُسکے ہمراہی کہان ہین اور کون ہین آفتاب جادو نے کہا کہ وہ جو تمھارے روبرو
چوب خیمہ سے بندھے ہوے ہین بس یہی وہ سب عیار ہین اُس فقیر نے سر اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ واہ واہ
یہ لوگ یہانتک پہونچ گئے خوب ہوا کہ آپ نے گرفتار کرلیا انکو یہان کیون باندھا ہی آفتاب جادو
نے کہا کہ میرا قصد یہ ہی کہ انکو قتل کرکے اور انکے کباب لگاکر سب کو تقسیم کرونگا یہ دیکھو سب سامان موجود
ہی اور جلاد بھی حاضر ہین مین جلادون کو حکم دے چکا تھا کہ قتل کرو وہ بڑھے تھے کہ تم آگئے تمھارے آنے
کے سبب سے سب رک گئے خوب ہوا کہ اِنکا سردار بھی آگیا اب سب کو قتل کرینگے اور کباب لگاکر
مع تمھارے سب کو تقسیم کرینگے اُس فقیر نے کہا کہ خوب ہوا جو مین بھی اِس ثواب مین شریک ہوا اچھے
وقت پر پہونچا اب حضور انعام تو مجکو عنایت فرمائیے اور خواجہ کو مجھ سے لیجیے یہ سُنکر آفتاب جادو نے
کہا کہ جب تم جاؤگے تو انعام تمکو دیدیا جائیگا اُسنے کہا کہ پہلے مین انعام لونگا بعد اِسکے آپ کو اُسکے سپرد
کرونگا یہ سُنکر آفتاب جادو نے اپنے داروغہ کو حکم دیا کہ ایک لاکھ روپیہ آپ کو ہمارے خزانے سے
لادو فوراً ملازم گئے اور ایک لاکھ روپیہ لاکر روبرو اُس فقیر کے انبار کردیا ابھی شاہ صاحب نے روپیہ اُٹھایا
تھا اور نہ پشتارہ کھولکر اُسکو دیا تھا کہ یکایک سب نے دیکھا کہ ایک بالشت بھر کی ناگن برنگ سیاہ تر جسکے
اوپر نگاہ نہین قائم ہوتی ہی زیر کرسی شاہ صاحب نظر پڑی سب نے کہا کہ ای شاہ صاحب آپ اپنے پیر اُٹھا
لیجے آپکی کرسی کے نیچے ناگن بیٹھی ہی یہ سُنکر شاہ صاحب نے نیچے جھک کر دیکھا اور پیر اُسکی طرف بڑھایا
وہ ناگن پیر کی حرکت سے ایک مرتبہ لہراکر چلی اور کرسی کے نیچے سے نکل کر طرف آفتاب جادو کے تخت
کے گئی لوگ غل مچانے لگے کہ کیا غضب کی ناگن ہی سامری و جمشید اِسکے شر سے بچائین کچھ لوگ اُٹھے
تھے کہ مارلین ابھی وہ لوگ اُسکے قریب نہ آنے تھے کہ شاہ صاحب نے دوڑکر ایک ڈنڈا جو اُنکے ہاتھ مین
تھا مارا کہ وہ ناگن زمین پر لوٹنے لگی انھون نے دوسرا ڈنڈا مارا کہ ایک بڑا قہ ہوا اور کچھ کچھ دھوان سا پیدا
ہوا اور تمام خیمہ مین پھیل گیا اِدھر اُن شاہ صاحب نے اپنے مُنھ اور ناک مین روئی دے لی تھی کہ دماغ
مین نہ جائے اِدھر سبکے دماغ مین وہ غبار پہونچا اُسکو چھینک آئی اور وہ دھم سے گرا یہانتک کہ آفتاب
جادو بھی بیہوش ہوگیا اور وہ بھی دھم سے گر پڑا بس خضر ان نے دوڑکر اُن عیارون کو کھولدیا اور
کہا کہ دیکھا عیاری اِسکا نام ہی اور عیاری یون کرتے ہین تم لوگ ہمیشہ گرجوتیان کھاتے ہو اور پھر عیاری
کا دم بھرتے ہو افسوس کا مقام ہی کہ یہان آکر او یون گرفتار ہو اب خبردار پھر کبھی نہ مقابلہ کرنا ورنہ بیت
پچھاڑ دونگے یہ کہکر کھولدیا اور کہا کہ اِن سب کے کپڑے اُتارو اور قتل کرو مگر خون نہ بہنے پائے اور زائچہ
کو بھی رہا کیا اور کہا کہ عمو جان آپ یہی کام کیجیے اِدھر عیارون نے قتل کرنا شروع کیا اور کپڑے اُتارنے
اتنو یہ حالت ہوگئی کہ چارون طرف صدائے کشتی مرا کشتی مرا آنے لگی خضر ان نے بڑھکر آفتاب جادو
کو نیچہ عیاری سے قتل کیا اور اُسکا سر بجس بدن سے جدا کیا اُسکے سر کا جدا ہونا تھا کہ اِس زور سے آندھی

آئی کہ تمام صحرا تیرہ و تار یک ہوگیا اور جسقدر خیمہ وغیرہ برپا تھے سب اڑکر دور جاکر گرے بعد اسکے سنگباری ہوئی آوازین آنے لگین کبھی صدائے زاغ آتی تھی کبھی صدائے خوک کبھی شیر کی صدا تھی اور فیل کی آواز تھی بعد دو گھڑی کے سب آفت دفع ہوئی اور آواز آئی کشتی مرا نام من آفتاب جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم جسقت ہی کہ مجکو قتل کیا ابھی پورا جوان بھی نہوا تھا ادھر وہ سحر آفتاب جو تیار کیا تھا اور صرف آج کل کی کسر باقی تھی اگر وہ سب محنت آج کرتا تو کل بالکل تیار تھا پھر کچھ باقی نہ تھا جسپر وہ اشارہ کرتا وہ اسکو جلاکر خاک کر دیتا ادھر وہ قتل ہوا ادھر اس آفتاب مین آگ لگ گئی اور ایک صدائے ہولناک پیدا ہوئی کہ جسکے سبب سے تمام صحرا ہل گیا جب وہ سب تاریکی دفع ہوئی سب عیارون نے دیکھا کہ ہزارہا شیشے کے ٹکڑے پڑے ہوے ہین اور کوئی ساٹھ ستر ہزار ساحر قتل کیے گئے ہین اور تمام خیمے وغیرہ جلکر خاک ہوگئے ہین خواجہ نے بڑھکر وہ سب اسباب اور روپیہ اور کپڑے وغیرہ جمع کر لیے ادھر ایک بگولا اٹھا اور آفتاب جادو کی لاش سے لپٹا اور اس سے ایسی صدائے ہولناک آتی تھی اور آواز گریہ بلند تھی کہ جیسے کوئی اپنے جوان فرزند کو روتا ہی وہ بگولہ وہ لاش لیکر طرف دریاے سبز رنگ کے چلا گیا ادھر خواجہ نے عیارون سے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیے انھون نے کہا کہ جو آپکی راے ہو خواجہ خضران نے کہا کہ مین تو اپنی راہ لیتا ہون تمھین جو بن پڑے وہ کرو کیونکہ جب یہ لاش وہان پہونچگی تو ضرور کوئی نہ کوئی جادوگر ہماری تلاش مین نکلے گا اس سے کیا فائدہ کہ سب ایک جگہ ہون اور گرفتار ہوجائین اور کوئی تدبیر اور راے نہ کر سکین میان اب بات یہ ہی کہ آپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ جو جس سے ہوسکے وہ کرے اور میان اپنے کہانے کی تو فکر کرو انھون نے کہا کہ کیا آپ کھانا ہمکو نہ دیجیے گا خواجہ نے کہا کہ واہ مین کہان سے لاؤن کوئی پیسہ کوڑی تو کہا نہین اور رہا مین اپنے پاس سے خرچ کیا انھون نے تو ایک لاکھ روپیہ دینے کا اقرار کیا تھا جسمین پچاس ہزار روپیہ دیا اور پچاس ہزار ابھی باقی تھا اور میان قریب سوا لاکھ کے صرف ہوچکا ہی پچیس ہزار قرض ہوگئے اب تقاضا ہوگا اور دقت ہوگی خیر خدا نے تو میرا کام کر دیا کبھی کسی اور کام مین لگا لیگا بس باؤ اپنی راہ لو زیادہ باتین نہ بناؤ یہکہکر اور خود منھ پھیر کر ایک طرف کو روانہ ہوے یہ لوگ لاکھ لاکھ پکارا کیے انھون نے ایک نہ سنی پلٹ کر بھی بھی نہین کہ کون چلاتا ہی سیدھے چلے گئے جب ان ساتون عیارون نے دیکھا کہ خواجہ نہین سنتے ہین تو ان تو ایک طرف چلے اور چھ عیار ایک جانب کو روانہ ہوے کہ اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا پہلے حال سحران کا سنیے کہ یہ کیا کر رہی ہی اور اس لاش کا حال سنیے کہ سحران سیہ پوش اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی تھی اور کہہ رہی تھی کہ آفتاب جادو وعدہ کر گئے تھے کہ مین کل عیارون کو تمھارے پاس لیکر آؤنگا دن بھر گذر گیا وہ نہین آئے آج میری طبیعت کچھ پریشان ہی اور سہراب جادو بھی اسکے پاس موجود تھا یہ بھی بیٹھا ہوا تھا باتین کر رہا تھا کہ یکایک سمت صحرا سے کچھ غبار بلند ہوا اور کچھ غل وشور کی صدا آنے لگی اور اس آفتاب کے ٹوٹنے کی صدا یہانتک آئی کہ اسکا مکان تک ہل گیا اسکا تمام جسم کانپ گیا اور یہ سہراب جادو کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ سامری تحیر کرین یہ کیا واقعہ ہی آج صحرا مین جس مقام پر کہ آفتاب جادو سحر تیار کر رہے تھے وہان یہ غل وشور کیسا ہی اور کیسا غبار اڑ رہا ہی کوئی جادوگر جاکر خبر تو لائے کہ کیا واقعہ ہی ابھی کوئی گیا نہ تھا کہ یکایک رونے کی آواز آنے لگی یہ گھبرا کر اٹھی تھی کہ لاش آفتاب جادو کی اسکے سامنے آکر گری اور اسکے بیرون نے کہا کہ قتل کیا انکو خواجہ خضران بن عمرو نے جیسے ہی اسنے سنا کہ آفتاب جادو قتل ہوگیا اسکے حواس جاتے رہے اور حیران ہوکر رہگئی ادھر وہ بیر اسکی لاش

اُٹھا کر لیتے غبار مین پیٹھ کر طرف ماہیان کے روانہ ہوئے اِدھر یہ واسطے آفتاب جادو کی خبر لانے اور افسوس کرنے لگی کہ بڑا ساحر زبردست مارا گیا ہاے اِن عیارون نے بڑا غضب کیا مین پہلے ہی سمجھی تھی جب کل آفتاب جادو نے کہا تھا کہ مین نے چھ عیار گرفتار کیے ہین مجھکو فوراً خیال آیا کہ اب اِن عیارون کے ہاتھ سے آفتاب جادو کا بچنا دشوار ہی مگر مین کچھ کہہ نہ سکی اِس خیال سے کہ شاید وہ برا مانے جو مجھکو خود بخاد ہی ہوا اسلیے اُسکے خون کا عوض اِن عیارون سے لین اگر وہ یہ خیال کرین کہ ہم سحران تک بھی پہونچ جائین گے تو یہ خیال کرنا اُنکا بیکار ہی میان اُنکا گذر دشوار ہی یہ کہکر سہراب جادو سے کہا کہ اب تم بھی تیار ہو اپنے باغ کو چھوڑ دو کہین ایسا نہو کہ عیار وہان پہونچکر تمکو قتل کر ڈالین تو میری زندگی بیکار ہو اور جیتا دشوار ہو سہراب سے کہا کہ تم اطمینان رکھو مجھکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی لو مین اب جاتا ہون یہ کہکر اُٹھا سحران سیہ پوش نے کہا کہ اچھا ہی سویرے سے پہلے جاؤ کیونکہ تمام صحرا مین عیار پھر رہے ہین سہراب جادو اُٹھکر چلا گیا کر کے اپنے باغ کی راہ لی تھوڑی دور چلا تھا کہ راہ مین ایک مقام پر ایک پہاڑ تھا اُدھر شہر روز آیا جایا کرتا تھا جب اُسکے درہ کیا نزدیک پہنچا اور اُسکے اندر جو درخت لگے تھے اُسکے قریب آیا تو یکبارگی اُسکے سامنے چمک گئی یہ متحیر ہو کر کھڑا ہو گیا اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا اب کیا دیکھتا ہی کہ ایک عورت ایک تمثال مین سونے کی ایک چوکی روشن کیے ہوے اور اسمین کچھ ہار پھول رکھے ہوے اور کچھ حلوا ہست تر و نازہ جسکی خوشبو تمام درہ کو معطر کیے ہوئی تھی سر سے پاؤن تک جواہر مین غوطہ مارے ہوے چمچم کرتی ہوئی چلی جاتی ہی جیسے اِسکی نظر اُسپر پڑی کیونکہ یہ عاشق تن ہی اور دل پر چوٹ کھائے ہوے ہی ایسے گھبرا گیا اور پکارا کہ اے جانے والی ذرا اِدھر بھی دیکھ لے کہ ہم تیری چال کے کشتہ ہین بقول شاعر شعر

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا + بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہی فیصلہ دل کا + تجھکو قسم ہی اپنے سر عزیز کی ذرا

ٹھہر جا میری دردہ باتین سن لے کیا غضب کی چال ہی کہ ہر قدم پر دل کو پامال کرتی ہی جو قدم اُٹھتا ہی وہ ایک ادا کے ساتھ اُٹھتا ہی مگر اُسنے ایک نہ سنا اور جلدی جلدی قدم اُٹھانے لگی تب تو یہ بیتاب ہو گیا اور زور زور سے چلانے لگا کہ ہاے کیا غضب ہی کہ یہ نازنین یون چلی جاتی ہی قسمین دینا شروع کین جب لاکھون قسمین دین تو اُسوقت وہ مجبور ہو گئی اور منہ پھیر کر کہا کہ کیون تو خواہ مخواہ بلا ہی ہو پرائی بھوبھی سے ایسے کلام کرتا ہی یہ نہین جانتا ہو کہ نامحرم یہ کون ہی اور کون نہین ہی کوئی مرد ساتھ ہو شاید تجھکو اپنی زندگی کی حاجت نہین ہی سر بازار دل معلوم ہوتا ہی یہ کلام اُسکی ادا کے ساتھ کیا کہ سہراب جادو اور بیخود ہو گیا اور کہا کہ جو تمھارا جی چاہے وہ کہو تم ہمسے ہماری نگاہ دزدیدہ سے زخمی ہین اور دل پر چوٹ کھائے ہوے ہین تمکو قسم ہی اپنی جان کی کہ بغیر ہمسے کلام کیے ہوے آگے نہ بڑھنا جب اُس طرح قسمین دین تو وہ ٹھہر گئی یہ دوڑ کر اُسکے پاس پہونچا اب جو قریب سے دیکھا تو ہوش جاتے رہے بدحواس ہو گیا عجب حسن پایا کہ اگر عابد بھی دیکھ لے تو سجادۂ عبادت کو ترک کر کے اُسکی غلامی قبول کرے اور اُس پیر فلک کے مانین ٹھہرا نہ جائے ایسا حسن و چمک نہ دیکھا تھا نہ سنا تھا وہ حسن اتھا کہ زاہد و عابد کو فریب دیکر مانند بت کے کر دے وہ گلنار جو ڑا اُسکے کھلے بالون مین تھا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا شفق مین آفتاب نکل آیا ہی اور طلوع کر رہا ہی یہ حسن کا عالم ہی ہر ایک عاشق تن بیدم ہو رہا تھا یہ جو تمثال ہی تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا حور جنان طبق بہشت سے اسادہ ہی پیشانی پر درمیان دونون ابرو کے جو سیدہ اور کاٹیکہ دیا ہوا ہی تو اُس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ محراب حرم مین کسی عابد نے چراغ روشن کر دیا ہی بقول شاعر شعر نہین سیندور کا ٹیکہ عیان محراب ابرو مین + چراغ اُس شمع رو نے مین کعبہ مین جلایا ہی + پلون پر وہ پان کا عالم عجب روپ دیتا تھا یہ حسن و جمال اور وہ جامہ زیبی اور پھبن و

دبچالاکی دیکھکر سہراب جادو کے توحواس جاتے رہے ششدر ہوکر دیکھنے لگا مثل تصویر اُسکی صورت زیبا دیکھکر خاموش ہو رہا حس وحرکت بالکل رعب حسن کے سبب سے جاتی رہی بات کرنے کی جرأت نہوئی حیرت زدہ ہوکر دیکھتا تھا اور خاموش تھا سب عشق سمندر جادو کی دختر نیک اختر کا فراموش ہوگیا تھا اب اِسکے عشق کا جوش ہوا دل یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح اِسکو گلے سے لگالون مگر بسبب اِس خوف کے کہ کہین ایسا نہو کہ یہ صاحب شوہر ہو تو بڑا غضب ہوگا کیونکہ اہل اِسلام مین زن شوہردار کی جانب متوجہ ہونا اور خیال فاسد کرنا بالکل ناجائز ہی اور گناہ بے لذت ہی ایسے ایسے خیال دل مین کرکے سکوت کے عالم مین کھڑا تھا اُدھر اُس نازنین نے جو دیکھا کہ اِسنے بلانے کو تو بلایا مگر کچھ کلام نہ کیا معلوم یہ ہوتا ہی کہ یہ بسبب خوف کے کچھ کہہ نہین سکتا ہی ایسا نہو کہ یہ ناراض ہوجائے خاموش ہی بس مسکرا کر خود کہا کہ کیون اے حضرت آپ نے مجھکو بلایا تھا کچھ فرمایئے کیونکہ مجھکو تو دیر ہوتی ہی آپ کو تو گویا سکتہ سا ہوگیا ہی کہ نہ مُنھ سے بولتے ہو نہ سر سے کھیلتے ہو میری راہ کھوٹی کی اگر یہی بات تھی تو پھر بلایا ناحق بس لے بس اب مین جاتی ہون یہ دل لگی اچھی نہین کہ کسی راہگیر کو دیکھکر بلایا اور پھر بات نہ کی مین کیون اپنی راہ کھوٹی کرون معلوم ہوا کہ کوئی دیوانہ ہی اِس سے مین خاموش ہو رہی اگر ایسی حرکت اور کسی راہگیر کے ساتھ کروگے تو بُرا ہوگا آیندہ سمجھا اختیار ہی یہ کہکر قصد کیا کہ چلون جب سہراب جادو نے دیکھا کہ واقعی یہ غزال رمیدہ رم کیے جاتی ہی تو آہستہ سے کہا کہ اوبت شعلہ خو ذرا ٹھہر جا کہ مین اپنے دل کو قابو مین کرون تو کچھ کلام کرون کیونکہ میرے دل مین اِسوقت ایک درد سا ہو رہا ہی وہ ٹھہرے تو کچھ گفتگو ہو اُسنے کہا کہ مجھکو ٹھہرنے کی مہلت کہان ہی مین اپنے کام سے آئی ہون تھوڑی دور جاکر ابھی واپس آتی ہون یہ چلوا ایک جوگی کو دے آؤن کہ وہ میرا منتظر ہوگا تم یہین ٹھہرے رہو جب مین وہان سے واپس آؤنگی تو تمھاری بات سنونگی سہراب جادو نے خیال کیا کہ نہ معلوم یہ واپس آئے یا نہ آئے اِسکا کیا اعتبار فقرہ دیتی ہو جو کچھ کہنا ہو دل مضبوط کرکے کہ ڈالو تب یہ خیال کرکے سہراب نے دریافت کیا کہ اے سرمایۂ خوبی نرگس گلستان کی پھول ہی اور سروکس گلشن حسن کی ہی اور چاندکس آسمان شوکت کی ہی اور کہان تیرا مسکن اور معدن ہی اور اِسوقت اِس صحرا مین دونون وقت ملتے کہان جاتی ہی بقول شاعر شعر اگر ماہی ترا منزل کدام است + اگر شاہی ترا خرجہ چہ نام است + یہ تقریر سنکر اُسنے جواب دیا کہ آخر آپ کو اِس دریافت کرنے سے کیا حاصل ہی مین کوئی ہون آپ اپنا مطلب بیان فرمایئے کہ مجھکو کیون روکا ہی یہ تو آپ بیکار کی تقریر کرتے ہین اصل مقصد اپنا نہین کہتے یا شاعری مین کیون اِسوقت اِدھر سے آئی اگر مین یہ جانتی کہ اِدھر کے آنے مین یہ فساد ہوگا تو مین کبھی اِدھر کو نہ آتی اور کسی راہ سے چلی جاتی یہ سنکر سہراب نے کہا کہ جبتک یہ نہ بتایئے گا مین آپ کو جانے نہ دونگا بغیر دریافت حال کیے ہوئے اُسنے چوری پر بل ڈال کر کہا کہ یہ بھی کوئی دستور ہی کہ جس عورت کو چاہا راہ مین روک لیا اور عاجز کرنا شروع کیا اِس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی راستہ کیون اِدھر سے چلنے لگا اب تو عورتون کا نکلنا دشوار ہوا کوئی کاہے کو پھر جا پاٹ کرنے کو جانے لگی اگر آپ ایسے بدمعاش راہ مین یون روکین گے تو بڑی خرابی ہوگی کیونکہ اگر کوئی بہو بیٹی ہو تو اُسکے لیے بڑی خرابی ہو یا اُسکا شوہر دیکھ لے تو اُسکو تو جان سے مار ڈالے آپ کی تو دل لگی ہوگئی اور اُس بیچاری کی جان گئی آپ یہ حرکتین ترک کیجیے نہین تو ایک نہ ایک دن ضرور خرابی پیدا ہوگی اور مفت مین ذلت ہوگی آبرو جاتی رہیگی سہراب جادو نے کہا کہ اے بادشاہ حسن و خوبی جو تیرا جی چاہے وہ کہہ لے مین تو بغیر دریافت حال آگے نہ جانے دونگا اسلیے کہ مین تو اپنی جان سے ہاتھ

دھو چکا ہون نہ آبرو کا خیال ہی نہ عزت کا پاس ہی دولت کیا چیز ہی جان مقدم ہی جب جان ہی کا خیال نہو تو کیا
ہوگا یہ سننا تھا کہ وہ بہت غضبناک ہوئی اور کہا کہ کیا خوب آپ تو بڑے بہکڑ معلوم ہوتے ہین بس بس لے بس اپنی راہ لیجیے یا کچھ ہنسے کو جی چاہتا ہی تو ویسا فرمائیے اُسکا بھی علاج ہوین تو یہ جانتی ہون کہ آپ کو جنون ہی آپ ابھی جاکر اپنے چاروں ہاتھ پیرون کی فصد کھلوائیے تاکہ یہ سودا کم ہو معلوم ہوتا ہی کہ آجکل خون کی شدت ہی یہ سننا تھا کہ سہراب جادو نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ تجھپر رحم کھاکر اپنے نام و نشان سے آگاہ فرمائیے مین آپ کا غلام حلقہ بگوش ہون اُسنے کہا کہ مجکو غلام کی ضرورت نہین ہی میرے یہان بہت سے غلام ہین تمھین غلام بناکر کیا کرونگی آپ تو تقدیر کی طرح میرے چمٹ گئے اور وہ فقیر کہ جسکو لاکھ لاکھ کوسو برکت ہی مگر وہ کسی طرح پیچھا نہین چھوڑتا ہی یہی اُنکی بھی حالت ہوئی وہ غصہ بھی کرتی ہو اور برا بھی کہتی ہی مگر یہ اپنی کہے جاتے ہین جب اِسنے دیکھا کہ یہ بغیر دریافت کیے حال کے نہ ٹلے گا تو کہا کہ اچھا سنو تمنو اِس طرح چمٹ گئے کہ جس طرح فقیر ہوتا ہی کہ بغیر لیے نہین ملتا ہی اگر مجکو جانا نہوتا تو مین کبھی نہ بتاتی مین بھی دیکھتی کہ تم کہانتک یہان کھڑے رہتے ہو مگر کیا کرون مجبور ہون یہ کہکر کہا کہ یہانسے تھوڑی دور پر ایک قافلہ اُترا ہی اُس قافلہ سالار کی مین بیٹی ہون وہ قافلہ ایک مرتبہ اِدھر آیا تھا تو مین نے یہان ایک منت مانی تھی یہانسے تھوڑے فاصلے پر ایک راستی کا منھ ہی اُسمین ایک جوگی صاحب رہتے ہین اُنسے مین نے وعدہ کیا تھا کہ اگر میرا کام جو کہ میرے دل مین ہی وہ ہو جائیگا تو اُسوقت مین جب اِدھر کو واپس ہوکر آونگی تو آپ کو حلوا تازہ تازہ لاکر کھلاؤنگی حسب اتفاق پھر میرے باپ کا اِدھر کو آنا ہوا اور وہ کام بھی میرا ہو گیا جب قافلہ میرا یہان پہونچا تو باپ سے مین نے کہا کہ آپ آج یہین قیام فرمائیے کیونکہ مجکو یہان منت پوری کرنا ہی یہان ایک بڑے کامل جوگی رہتے ہین وہ نہایت کامل شخص ہین باپ نے میرے حکم تا قافلے کے اُترنے کا دیا وہ جو جنگل دریا کے سبز رنگ کے کنارے ہی اُسمین قافلہ اُترا ہی جب قافلہ فروکش ہو لیا تو مین نے اپنے کو کہکے ہاتھ خدمت مین اُن جوگی کے عرض کرا بھیجا کہ آج آپ کچھ نہ کھائیے گا مین آپ کے واسطے حلوا لے کر آؤنگی اور حاضر خدمت ہونگی اور اپنا پتہ کہلا بھیجا لہذا مین وہی حلوا لیکر جاتی تھی کہ تمنے راہ مین روک لیا لے اب جانے دو کہ دیر ہوتی ہی سارا حال اب تو معلوم ہو گیا اب سہراب جادو نے کہا کہ واہ واہ یہ تو تمنے بتایا نہین کہ یہ میرا نام ہی اور میرے باپ کا یہ نام ہی اور مین فلان ملک کی رہنے والی ہون اور یہ پیشہ میرے باپ کا ہی اور نہ وہ مطلب بیان کیا کہ جسکے واسطے یہ مشقت گوارا کرکے تنہا یہان اتنے بڑے جنگل مین اِس درہ کوہ سے اُس جوگی کے پاس جاتی ہو اُسنے کہا کہ کیا خوب آپ تو میرے بڑے رازدار ہو گئے کہ مین آپ کو اپنا راز دلی بتا دون اور نام کے بابت جو دریافت کیا تو میرا نام ماہ سیما ہی اور میرے والد کا اسم مبارک خواجہ خورشید ہی اور ہم رہنے والے ملک زرانگیز کے ہین جو کہ ایران زمین کے متعلق ہی اب ہم لوگ مال تجارت لیکر ہرات فروخت کرنے کے شہر سمندریہ کو جاتے ہین چونکہ والدہ مجھسے مانوس بہت ہین اُس سبب سے مجکو ہمراہ رکھتے ہین اور کوئی اور اولاد ازقسم ذکور اُنکے نہین ہی اور بہت محبت سے پیش آتے ہین یہانتک کہ میری شادی بھی نہین کی ہی کہ اگر اِسکی شادی کر دونگا تو اِسکا شوہر اِسکو اپنے گھر لیجائیگا مین تنہا ہو جاؤنگا اور میری والدہ نے انتقال کیا ہی تمام گھر بار کا کام بھی مین ہی کرتی ہون لے اب جانے دیجیے سب کچھ تو بیان کر دیا سہراب نے کہا کہ یہ تو سب کچھ سن لیا مگر یہ

نہ معلوم ہوا کہ وہ مطلب کیا تھا اب جبتک نہ بیان کروگی تب تک مین نہ جانے دونگا اُسنے کہا کہ اب بہت نہ عاجز کرو لے اب جانے دو سہراب نے کہا کہ اب تم تکرار نہ کرو جس طرح یہ حال بیان کیا ہو اُسیطرح یہ بھی بیان کردو پھر چلی جاؤ آخر عاجز ہوکر اُسنے کہا کہ سنو وہ مطلب یہ تھا کہ مین اپنے چچا کے بیٹے پر عاشق ہون اور باپ میرے کسی طرح شادی کرنے پر راضی نہین ہوتا ہی جب کوئی رقعہ وغیرہ آتا تھا تو یہ کہتا تھا کہ جو کوئی میرے گھر مین آئیگا اور لڑکی کو نہ لیجائیگا مین اُسکے ساتھ شادی کرونگا اِسپر کوئی نہین راضی ہوتا تھا یہانتک کہ میرے چچا نے بھی پیغام دیا اُنکو بھی وہی جواب دیا گیا چونکہ وہ اپنے گھر سے دولت مند ہین اِس سبب سے نہین منظور کیا وہ گفتگو قطع ہوگئی مگر چونکہ مین عاشق ہون میرے اُسکے سلسلۂ گفتگو جاری ہوا اور وہ بھی مجھپر عاشق ہوگیا اتفاق یہ ہوا کہ وہ پھرون میرے زیر دیوار آکر کھڑا رہنے لگا مین بھی کھڑکی مین آکر بیٹھنے لگی یہانتک کہ یہ نوبت پہونچی کہ اب اِسکے چرچے ہونے لگے شدہ شدہ یہ خبر والد بزرگوار کو بھی ہوگئی پہلے تو اُنھون نے یہ خیال کیا کہ بھائی نے شاید اِسواسطے یہ مشہور کرایا ہی کہ میرے لڑکے کے ساتھ شادی کردین اب اِنکو اِسکی تلاش ہوئی اور اتفاق سے اُنھون نے بھی دیکھ لیا کیونکہ ہم دونون تو ہر روز موافق دستور کے بیٹھے ہوے نظارہ کرتے تھے بس یہ دیکھکر آگ ہوگئے مگر اُسوقت تو غصہ کو ٹال کر چلے آئے اور اُسیوقت حالت غیظ و غضب مین ایک رقعہ بہت سخت اور ملامت آمیز اپنے بھائی کو تحریر کیا اور اُسمین اپنے بھتیجے کی شکایت لکھی اور سب کچھ سخت و سست تحریر کرکے روانہ کیا اور حکم قطعی دیا کہ یکسو برید ہ ننگ خاندان یعنے ماہ سیما میرے روبرو نہ آنے پائے ورنہ مین قتل کرڈالونگا اُس زمانہ مین والدہ حیات تھین اُنھون نے سبب پوچھا والد نے تمام روداد بیان کی وہ بھی نہایت ناخوش ہوئین مین نظر بند کی گئی اور والدہ کو اُس روز سے اِسقدر رنج ہوا کہ اب کسی کا وہ کبھی سامنا نہین کرتی تھین یہانتک کہ اِسی کوفت مین علیل ہوئین لوگون نے لاکھ لاکھ کہا کہ اُسکو بلاکر دیکھ لیجیے تاکہ دل کو تسکین ہو یہی جواب دیا کہ اب جیتے جی اُسکا منھ نہ دیکھونگی اور بعد مرنے کے بھی اُسکو میری لاش پر نہ آنے دینا ورنہ مین حشر مین تم لوگون کی دامنگیر ہونگی اُسنے ایسی حرکت نہین کی ہو کہ وہ میرے سامنے آئے اب مین کہانتک بیان کرون وہ اسی رنج و صدمے مین مرگئین اور انتقال کیا ہمکو اُنکی لاش بھی نہ دیکھنا تھی کیونکہ والد اُنکے مرنے سے اور زیادہ ناخوش ہوے کہ نہ یہ ایسی حرکت کرتی نہ وہ غیرت دار اِس صدمے سے مرجاتی اُدھر اُنکے باپ نے اُنکو وہ رقعہ دکھایا اور بہت ناخوش ہوے وہ بھی ہماری طرح نظر بند ہوے اب یہ نوبت آئی کہ مین باپ کے واسطے بیتاب ہونے لگی مگر کوئی صورت عفو تقصیر کی بن نہ پڑی یہانتک کہ اُسی زمانے مین اِدھر کا سفر ہوا مین نے یہان آکر یہ سنا کہ یہان ستی کے مٹھ مین ایک جوگی رہتے ہین جو وہ کہتے ہین وہی ہوتا ہی مین پوشیدہ ہوکر اُنکے پاس گئی اور اُنسے اپنے دونون مطلبون کی خواہش کی پہلا تو یہ مطلب تھا کہ میرا چچا راضی ہوجائے کہ ہان مین گھر داماد ی قبول کرتا ہون اور والد بھی اِس امر کو اب قبول کرلین کیونکہ یہ امور جو اِس درمیان مین ہوے اِس سبب سے خون تھا کہ شاید اب نہ منظور کرین دوسرے میرے اور میرے باپ کے ملاپ ہوجائے اُنکا حکم ہو وہ صورت میری دیکھین اور اُدھر میرے چچا بھی اپنے لڑکے کی خطا معاف کردین یہ جو مین نے جوگی سے بیان کیا تو اُنھون نے زبان سے فرمایا کہ جا تیرا سب مطلب پورے ہونگے اور فرمایا کہ جب تیری مراد مین بر آدین اور تیرا آنا اِدھر ہو تو ہماری [illegible] ہمارے واسطے سونے کے تھال مین لیکر اور پانچ پھول رکھکر اور سونے کی چوکی روشن کرکے

اپنے ہاتھ پر رکھکر بڑی احتیاط سے لیکر آنا سوائے تیرے اور کوئی تیرے ہمراہ نہو مین کیا بیان کرون کہ کیا اُنکے کلام مین تاثیر تھی کہ کچھ ہی دنون کے بعد میرے باپ نے میری خطا معاف کردی مجھے حکم سامنے آنے کا ہوا انتوا سقدر الفت ہوگئی کہ بغیر میرے اُنکو چین نہین آتا ہی ادہر میرے چچا نے بھی اپنے لڑکے کی خطا بخشی اور یہ پیغام دیا یہانسے پھر وہی جواب ملا اُنھون نے منظور کیا یہانتک کہ نسبت قرار پاگئی سامان شادی ہو رہا تھا کہ چچا دفعتاً علیل ہوے اور اُسی علالت مین انتقال کیا اب بسبب اُنکے انتقال کرنے کے شادی موقوف رہی جب والد نے دیکھا کہ ابھی شادی مین عرصہ ہو تو اُنھون نے خیال کیا کہ جبتک چلکر کچھ سوداگری کرو کیونکہ یہان جبتک اِنکو بھی فاتحہ وغیرہ سے فراغت ہو جائیگی بس اُسی روز سے سامان سفر درست ہونے لگا اور بعد کئی دن کے والد نے مع میرے سفر کیا گو کہ میری خواہش بھی تھی اگر وہ اپنے ہمراہ نہ لے چلتے تو مین خود خواہش کرتی کیونکہ میرا مطلب تو برآیا تھا اُسکی دلجوئی کرنا ضرور تھی اور وعدہ بھی کرگئی تھی بدین سبب جب قافلہ یہان پہونچا تو مین نے والد سے عرض کیا کہ ایک روز یہان قیام فرمایئے والد سے اجازت کی خواستگار ہوئی اور اُنسے حکم لیا اب مین وہی حلوا لیے جاتی ہون جب سہراب نے یہ سُنا کہ یہ ناکتخدا ہے اب تو اِسکے مُنھ مین اور پانی بھر آیا اور زیادہ دل بیتاب ہوگیا اِس گفتگو مین یہ اُسکے قریب بھی آگئے تھے اور اب اِسکا خوف بھی کم ہوگیا تھا اِنھون نے فوراً ہاتھ بڑھاکر اُسکا دست نازنین پکڑلیا اور کہا کہ اب کہان جاؤگی کیسا حلوا کیسی اور کیسا حلوا کھاؤ ہم تم دونون ملکر یہ حلوا کھائین اور عیش کرین اور اب تم اپنے چچا کے لڑکے کی محبت دل سے دور کردو اور میرے ہمراہ میرے گھر چلو دیکھو تو مین تمھاری کیسی خاطر کرتا ہون اور کیونکر تمکو رکھتا ہون کہ تم تمام راحتین جو کہ گھر مین ممکن نہین بھول جاؤگی از براے خدا مری مجھپر رحم کھاؤ یہ قسم اُسنے اِسواسطے کھائی کہ شاید یہ بھی ساحرہ ہو تو میرا راز تو نا افشا ہوگا جب یہ میرے ہمراہ چلنے پر راضی ہوگی اور میرے گھر مین جاکر رہیگی تو اُسوقت پر دیکھا جائیگا ابھی سے اِسکو یہ ظاہر کرنا مناسب نہین ہے کہ مین خدا پرست ہون اگر راضی بھی ہوتی ہوگی تو یہ سُنکر اور بھی نہ راضی ہوگی جب اُسنے یہ سُنا تو کہا واہ کیا خوب آپ جلد اترا گئے کہ مجکو زوجہ بنانے لگے اور عیش و آرام کیسا اب ایسا کلام کبھی نہ کرنا ورنہ بہت پچھتاؤگے یہ حلوا ایسا ویسا نہین ہے کہ ہر ایک کھا پی لے ہان تمتو اپنا نام بتاؤ کہ تم کون ہو مجکو تو تم بڑے بدمعاش معلوم ہوتے ہو کیونکہ برائی ہو میٹی کو راہ مین ملے ہو اور کہان کے رہنے والے ہو سہراب جادو نے کہا کہ مین رہنے والا تو شہر سمندر یہ کا ہون مگر اب چند دن سے اِسی صحرا مین مین نے ایک باغ بنایا ہے اور اُسی مین رہتا ہون کیونکہ سمندر جادو جنکا مین سپہ سالار تھا اُنکا کچھ مجھپر عتاب ہوا اور مجکو یہان صحرا ن سیہ پوش کے پاس دریاے سبز رنگ مین بھیجدیا اور فرمایا کہ اب تم جاکر دریا کی حفاظت کرو مین جب سے یہان آیا ہون یہ باغ بنا کر رہنا اختیار کیا ہے اور میرا نام سہراب جادو ہے مین اِسوقت بھی اپنے باغ کو جاتا تھا کہ راہ مین تم ملگئین آؤ چلو میرے باغ مین وہان ہر نعمت موجود ہے لطف صحبت ہوگا شراب و کباب کا شغل ہوگا بوس و کنار کی نوبت آئیگی ہم تمسے خوش ہونگے تم ہمسے پردۂ حجاب درمیان سے دور کرنا تعلب دونون کے مسرور رہونگے یہ کہتا جاتا ہے اور قریب آتا جاتا ہے یہ سُنکر اُسنے کہا کہ بہت جلد آپ مزے مین آگئے کوئی زن بازاری یا فاحشہ مجکو مقرر کیا ہے کہ جو ایسے کلام کرتے ہو لے جاؤ اپنا مُنھ تو بنواؤ مین تو کبھی ایسی صورت کا جانور بھی نہین پالتی ہون تمھاری اِن باتون سے دل کو نفرت ہوگئی اب ایسی گفتگو نہ کرنا یہ کہکر

اور مُنھ پھیر کر مسکرادی سہراب پہلے تو یہ سمجھا کہ ناراض ہوگئی جب یہ دیکھا کہ مُنھ پھیرا کر مسکرادی بس یقین ہوگیا
کہ یہ چلنے پر راضی ہوجائیگی چلو نیلوآج رات بھر عیش کرو صبح کو دیکھا جائیگا جیسا کچھ ہوگا ویسا کیا جائیگا ایک
رات تو عیش سے گذرے یہ خیال کرکے یہ منت کہا کہ اے یار جانی تمکو قسم ہو خداوند سامری کی میری
آرزوے دلی بر لاؤ اور مجکو اپنی غلامی مین قبول کرو مین ادنی خادم ہون تم میری مالک ہو یہ کہکر چاہا کہ
کہ گلے سے لپٹ جاؤن اور سینہ پر ہاتھ ڈالدون یہ جو اُسنے قصد دیکھا تو ایک مرتبہ ہاتھ چھڑا کر دوڑی
اور ہٹ گئی اور کہنے لگی کہ جلد آپ مزے مین آجاتے ہین اگر آپ پر ایسی مستی سوار ہو تو کہین اور جاکر
نکالیے مجکو معاف فرمائیے مین آپ کے قابل نہین ہون بس لے بس معلوم ہوگیا کہ آپ شہوت پرست
ہین آپ کو کچھ اچھے بُرے سے مطلب نہین ہی یہ جو چالاکی سہراب نے دیکھی اور نفر پر سنی تو اور زیادہ
بیقرار ہوگیا اور دوڑکر لپٹ ہی گیا مگر ساتھ ہی اسکے دست گستاخ کو چاہا کہ دراز کرون مگر کچھ خیال جو
آیا تو روک لیا اُدھر اُس پری نے مسکرا کر کہا کہ یہ کیا ہی ذرا اپنے ہوش مین آؤ دیکھو کوئی آتا نہو تم بھی
بدنام ہو اور مین بھی رسوا ہون ایسا کوئی بھی کرتا ہی من شوہردار کے ساتھ ایسا امر کرنا ذیبا نہین ہے
سہراب جادو نے کہا تم ابھی شوہردار کب ہوا اور دوسرے یہ کہ مذہب سامری مین شوہردار
اور غیر شوہردار دونون جائز ہین اُسنے کہا کہ سامری میرے شوہر کو سلامت رکھے میرے چچا کا لڑکا
جسکے ساتھ میری نسبت قرار پائی ہی وہی تو میرا شوہر ہی ہے ذرا اب آپ اپنی خرمستی کو جانے دیجیے
مجکو چھوڑ دیجے کہ اب میرے جانے مین دیر ہوتی ہی مین حلوا جوگی کو دیکر اور ٹھلا کر واپس جاؤن کہین
ایسا نہو کہ والدہ تک خبر ہوجائے کہ وہ تنہا کہین چلی گئی ہی تو ابھی پھر عتاب نازل ہو اور مین پھر مجرم قرار
پاؤن ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہی کہ میری خطا معاف ہوئی ہی اور اب پھر وہی حرکت ہو کہ جس سے اتنے
دنون گنہگار رہی اور یہ سزا ملی کہ اس غم مین والدہ صاحبہ نے انتقال کیا وہ تو یہ باتین کر رہی ہی یہ ہر مرتبہ
یہ قصد کرتا ہی کہ اب اسکے لب نازک کے بوسے لیلون اور دست درازی کرون جب ہاتھ اپنا اُس
قصد سے اُسکے لب نازک کے روبرو لاتا ہی اور برابر لیجاتا ہی تو وہ باتین کرکے مجھے ہٹا دیتی ہی یہ مجبور ہوجاتا ہی
مگر اسقدر زور سے لپٹتا ہی کہ وہ لاکھ ٹالکہ کوشش کرتی ہی کہ مین اپنے کو چھڑا کر بھاگون مگر ممکن نہین ہوتا ہی
یہان تو یہ حالت ہو رہی ہی کہ ایک جانب سے تو اصرار ہی اور ایک جانب سے انکار ہی عجب قصہ پڑا ہوا
ہی کسی طرح فیصل نہین ہوتا ہی کہ یکایک وہ جو درخت اُس درے مین لگے ہوے تھے اُنمین کچھ حرکت
ہوئی اور کھڑکھڑاہٹ کی صدا آنے لگی اُس پری نے کہا کہ لو ہٹ جاؤ دیکھو کوئی اِن درختون مین سے
آتا ہی دیکھو دیکھو مین پکارتی ہون سہراب نے بھی جو خیال کیا سنا تو معلوم ہوا کہ واقعی کوئی ضرور
آتا ہی بس یہ تو راہ علیحدہ ہوگیا اور اپنے دل مین اپنی قسمت کی اور فلک ناہنجار کی شکایت کرنے لگا
بعد تھوڑے عرصے کے دیکھا کہ اُن درختون مین سے ایک جوگی ننگ باندھے ہوے اور ایک
غرقی تا کمر پہنے ہوے ایک سونٹا ہاتھ مین لیے ہوے اور بال لمبے لمبے سر کے شانون پر پڑے
ہوے بھبھوت مُنھ پر ملے ہوے ٹیکا سیندور کا پیشانی پر کالے کوڑا لیے جسم سے لپٹے ہوے
جھولی شانے پر پڑی ہوئی پیدا ہوا اور پکارا کہ او گیسو پر پیچ و خم خانمان یہ کیا حرکت ہی جوان مرد جو دیکھا
اپنے عاشق کو بھی بھول گئی اُس سے اختلاط کرنے لگی مجکو سب خبرین تمھین مین سب تقریرین سن چکا ہون
تو ابھی اسکے گلے سے لپٹی ہوئی باتین کر رہی تھی کچھ ہمارا بھی خیال ہی یا کہ وہ وہان بھوکے پڑے ہوے
ہین موٹا مسٹنڈا مرد جو دیکھا تو خیال کیا کہ اس سے خوب مطلب برآری ہوگی وہ چچا کا لڑکا تو دبلا پتلا

تاریک بدن ہی اُس سے سیری ہوگی بس اُسکا بھی خیال نہ رہا اور اِس سے مخلط ہوگئی ارے کسی کا
اعتبار نہین یا تو وہ زہد و تقوے یا یہ بیغیرتی ایک غیر مرد سے یون بیباک طور سے یہ صحبت اری لا
وہ میرا علوہ اور دور ہو میرے سامنے سے جی مین آتا ہی کہ مارون ایک سونٹا کہ تیرا سر پاش پاش
ہوجائے اور تو ہر جائی ہوگئی تیرے باپ دادا کا نام نہ خراب ہوا اور وہ تیرے سبب سے بدنام نہون
کیا خوب اپنے باپ دادا کے نام کو دغا دین کیا ہمتو وہان انتظار کر رہے ہین کہ ماہ سیما دختر سوداگر نے
وعدہ کیا ہی کہ ہم آپ کو حلوا تازہ تازہ تیار کرکے کھلائین گے آپ کھانا نہ نوش فرمائیے گا ہمتو منتظر ہین کہ
اب آتی ہی اب آتی ہی مارے بھوک کے دم نکلا جاتا ہی وہ یہان دھڑون سے درہ کوہ مین عیش کر رہی
ہی اور نوبت بوس و کنار کی ہی بعد اسکے وہ کام بھی ہوتا جب مجکو زیادہ بھوک نے ستایا تو فوراً یہ
خیال آیا کہ چلکر دیکھون کہ کیون دیر ہوئی کیا سبب ہی کیا کچھ علیل ہوگئی یہان ہو پہونچا تو یہ سنا کہ کوئی باتین
کر رہا ہی پوشیدہ ہوکر جو دیکھا تو یہ رنگ دیکھا مجکو یہ خیال ہوا کہ ذرا پورا پورا حال تو دیکھون یہان تک
کہ یہ نوبت ہوئی کہ لپٹا لپٹی ہونے لگی تو مین نے خیال کیا کہ تھوڑی دیر مین وہ کام بھی ہوگا تیرا حلوا
خراب ہوگا اور یہ دونون ضرور فعل بد کرینگے لاؤ انکو اِس سے بھی بچاؤ اور تنبیہ بھی کرو کہ پھر ایسی حرکت
نہ کرین یہ کہکر اور سونٹا اُٹھاکر دونے کہ ابھی تجکو مارے سونٹون کے ہلاک کر ڈالونگا یا تو اُدھر جانے
لگے یا پھر پڑے اور کہا کہ کیون میان سہراب جادو یہی طریقہ شرفا کا ہی کہ پرائی بہو بیٹی کو راہ مین روکر
اُسکے ساتھ ایسی حرکت کرنا کیا خوب آپ نے فضل نیک اختیار کیے ہین اسمین آپ کی جان بھی جائیگی
اور آبرو بھی آیندہ آپ کو اختیار ہی سہراب جادو جب سے جوگی صاحب آئے ہین سر جھکائے
ہوئے مارے غرمندگی کے کھڑا ہی اور دل مین کہرا ہی کہ خدا سمجھا کرے اِس دل کا جسنے یہ کلام سنوائے
ورنہ کیسی مجال تھی کہ مجکو کچھ کہہ سکے دل نے یہ باتین سنوائین کہ پھر جوگی نے کہا کہ کسی کی ناکتخدا کے ساتھ
ایسی گفتگو کرنا اور اِس طرح آنس سے لپٹنا کب زیبا تھا یہ کہکر کہا کہ ہی شرط کہ اسکی سزا دون اور وہی سونٹا
لیکر اُٹھا چلا ابھی اُسکے قریب نہ پہونچا تھا کہ سہراب جادو کی پشت پر سے سہراب کی گردن مین حلقہ
کمند پڑگئے اور حباب بیہوشی منہ پر چڑھا کہ جسکے سبب سے وہ بیہوش ہوکر گر پڑا ادھر اُس نازنین نے
بڑھکر اُسکے دونون ہاتھ باندھے اور دونون پانون اور ایک درخت سے خوب مضبوط
کرکے باندھ دیا اور سونٹا اُسکی زبان مین دیا جب یہ سب انتظام کر چکی تو ندا دی کہ آؤ بھائیون
اب آؤ جس پر شکر درختون کی جرمت سے عیار نکلنے لگے نقرغام جانسوز جالاک زانجو دو نازنین
برق ثانی تھا اور جوگی قران جب سب عیار جمع ہوگئے اُسوقت تشیدہ رفع بیہوشی دیا شہراب
جادو کو اُسکے سبب سے چھینک آئی اور دو تین بوندین زرد زرد ناک سے گرین اب ہوش آیا
آنکھ کھول کر جو دیکھتا ہی تو اپنے کو بندھا ہوا پایا اور چند شخص عیار وضع ساتھ بہ عیاری لیے ہوئے
اپنے اپنے ہاتھون مین استادہ ہین اسنے خیال کیا کہ مین خواب دیکھ رہا ہون اُس روز جو دربار
صاحبقران مین واقعہ ہوا تھا اُسکا سماں ہی آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا ہی نہ وہ نازنین ہی نہ وہ جوگی
سوائے اُن عیارون کے اور کوئی نظر نہین آتا ہی یا وہ درہ کوہ ہی اور مین بندھا ہوا استادہ ہون
یہ تو خیال کر رہا تھا کہ یہ خواب کیا یہ تو بیداری ہی کیونکہ وہی درہ ہی اور وہی درخت ہین صرف میری
حالت دوسری ہی بجاے نازنین یہ عیار ہین اُدھر قران نے بڑھکر کہا کہ کیون سہراب جادو کیون
یہ کیا حالت ہی مین جانتا ہون کہ تم خیال کر رہے ہو کہ مین خواب دیکھ رہا ہون میان یہ خواب نہین ہی

عین بیداری ہی ذرا انکھین کھول کر دیکھو کہ یہ کیا حالت ہی تم کس حال مین گرفتار ہوا رے میان ہم عیار ہین لشکر اسلام کے ہم مین ایک برق ہی جو کہ نازنین بنا ہوا تھا اور قران جوگی بنکر آئے تھے یہ جانسوز ہین یہ جالاک وضرغام و داہی ہین ہم سب نے تمکو گرفتار کیا ہی ہو شرط کہ اُس وعدہ خلافی کی سزا دین جو کہ تم صاحبقران سے وعدہ کرکے آئے تھے اور کفر سے مطیع اسلام ہوے یہان اگر بھول جانتے تھے کہ یہان کوئی نہین آسکتا ہوا رے ہلوگ بلا کے ہین دیکھو کس طرح آگئے اور مہرخ جادو اور آفتاب جادو کو بھی قتل کر ڈالا اب تمھاری نوبت آئی ہی آفتاب جادو کو قتل کرکے آفتاب سحر کا خاتمہ کیا ورنہ اگر ہلوگ ایک دن اور نہ آتے تو بڑا غضب ہو گیا تھا اُستاد نے ہمارے کیا کام کیا ہی کہ اُسکا مثل و نظیر نہین ہی کبھی خواجہ اول و ثانی نے بھی نہ کیے ہونگے جو اُنھون نے کیے لے اب کچھ اپنے سحر سے کام لو اور ہمارے قید سے چھوٹ جاؤ کہ جسکے بھروسے پر تم کمر کرکے یہان چلے آئے ہو یہ نہین خیال کیا کہ اِس کمر کا کیا نتیجہ ہوگا ارے بھائی اُسوقت تو جان بچ گئی اِس دن کی خبر نہ تھی جب سہراب جادو نے یہ سُنا کہ یہ سب عیار ہین لشکر اسلام کے تو دل کو قوت ہوئی اور وہ خوف جاتا رہا کہ نہ معلوم یہ کون لوگ ہین جو تمکو گرفتار کرلائے ہین اور میرے ساتھ کیا سلوک کرتے ہین جب یہ ثابت ہو گیا کہ عیار ہین اِشارے سے کہا کہ سوزن نکال لو تو مین حال بیان کرون کہ کیا بھید کی بات ہی قران نے کہا کہ جی ہان ہم سوزن نکال لین آپ سحر کرکے ہمکو گرفتار کرلین تو ہم آپ کا کیا کرین اُسنے اِشارے سے کہا کہ آپ خوف نہ کرین مین دغا نہ کرونگا مین تو مطیع اسلام ہون آپ لوگ اطمینان رکھین قران نے برق سے کہا کہ بھائی نکال بھی لو سوزن کو اِسکی زبان سے ہمارا خدا مالک ہی ہم چھ آدمی ہین جبتک یہ لب ہلائیگا ہم دوڑکر پھر سوزن دیدینگے برق نے کہا کہ یہ تو ممکن نہین گرغ کرتا ہی دیکھو اگر ہماری زندگی ہی تو کوئی ہمارا کچھ نہین کرسکتا ہی دیکھو آفتاب جادو کے قید سے کیونکر رہا ہوے اور وہ کیونکر قتل ہوا اگر چہ ہم گرفتار بھی ہو جائین گے تو اُستاد آکر رہا کرلیا ئین گے اسکے بھی دل مین حسرت در ہے کہ ہمنے عیارون سے عجز کیا اور اِنھون نے مارے خوف کے ہمکو رہا نہ کیا مجبور کرکے قتل کیا بس یہ کہکر برق نے بڑھکر اُسکی زبان سے سوزن کھینچ لیا اِدھر یہ ہوشیار ہوکر کھڑا ہوا اِس ارادے سے کہ اِدھر اِسنے منھ ہلایا اِدھر مینے نیچہ مارا کہ اِسکا سر اُڑ گیا جب سہراب جادو کی زبان سے سوزن نکلے اور زبان اُسکی قابو مین آئی تو کہا کہ السلام علیک اے عیاران لشکر اسلام واہ کیا خوب عیاری کی ارے بھائیون مین تو تمھارا تابع فرمان ہون مجھکو کیون باندھا ہی مین تو پہلے ہی مسلمان ہون جس دن سے صاحبقران کے دربار مین وہ دولت پائی اُسدن سے کبھی اِس طرف کو رجوع بھی نہین کی مین تو خود تمھاری تلاش مین تھا کہ تمکو اگر کہین دیکھ لون تو تم سب کو اپنے باغ مین لیجاؤن اور تمھاری خاطر کرون شکر ہی خدا کا کہ تم لوگ مجھکو مل گئے تمنے خوب کیا کہ عیاری کی تمھین کیا معلوم تھا کہ مین یہان آکر تمھارا دوست رہا یا دشمن ہو گیا دانائی کا یہی تقاضا تھا کہ جو تمنے کیا لے اب مجھکو کھولدو مین مطیع اسلام ہون تمکو اپنے باغ مین لیچلون وہان تمھاری دعوت کرون اور کل واقعہ تمسے بیان کرون خیر خیریت اشتمال صاحبقران و جہان پناہ و دیگر سرداران نامی و گرامی دریافت کرون اور یہ بھی معلوم ہو کہ تم یہان کا اِدھر آنا کیونکر ہوا اور خواجہ صاحب کہان ہین جب عیارون نے یہ سُنا اور اُسکی پیشانی پر نور اسلام بھی جلوہ گر دیکھا تو اُسکی قید کاٹ دی کہ وہ رہا ہوا اور وہ بڑکر سب کے گلے سے لپٹ گیا اور کہا کہ بعد مدت مسلمان کی صورت دیکھنے مین آئی ہے آپ کا

اب آپ لوگ میرے باغ کو چلے یہان نہ ٹھہریے کیونکہ ایک تو رات کا وقت ہی دوسرے شاید یہان کوئی آجاوے اور مجکو اور آپ کو گفتگو کرتے دیکھے تو بڑا غضب ہو گا ہر چند کہ یہان کسی سے سوائے سحر آن کے کم نہین ہون مگر مجکو ابھی بگاڑنا منظور نہین ہی کیونکہ ابھی تک راہ دریائے سبز رنگ کی جو صاحبقران فروکش ہین معلوم نہین ہوئی ہی مین یہ چاہتا ہون کہ جبتک راہ نہ دریافت ہو لے اُسوقت تک مین اُسکو اپنے سے برا نہ کرون اور مین نے اُسکی زبانی یہ بھی سُنا تھا کہ اسم اعظم صاحبقران بند ہو گیا ہی عیارون نے کہا کہ خدا نہ کرے خدا اُسکے مُنھ کو غارت کرے کہ وہ ایسے کلام کرتی ہی اُسکی کیا اصل ہی کہ جو اسم اعظم بند کرلیگی سہراب نے کہا کہ جلدی چلیے اب وہان چلکر باتین کرلینگے یہ کہکر طرف اپنے باغ کے اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا جب قریب باغ کے پہونچا تو مع عیارون کے داخل باغ ہوا اور اپنے ملازمون کو بلا کر کہا کہ یہ چند ہمارے دوست آئے ہین مینے اُنکی دعوت کی ہی لہذا تم سب ملکر سامان دعوت کرو اور جو کچھ اسوقت موجود ہو وہ حاضر کرو ملازمون نے شراب وکباب حاضر کیا اور دعوت کے کھانے کا بندوبست کیا تھوڑے عرصے مین سب سامان دعوت تیار کرکے حاضر کیا کیونکہ کوئی شئے ایسی نہ تھی کہ باغ مین موجود نہو جب سامان ہو گیا تو آکر عرض کیا کہ حضور خاصہ تیار ہی سہراب جادو نے کہا کہ دسترخوان بچھاؤ ملازمون نے دسترخوان تیار کیا اور موافق حکم سہراب جادو کے نامدے سے چنا سہراب جادو مع اُن عیارون کے دسترخوان پر آیا اور ہمراہ اُن سب عیارون کے کھانا کھایا اور پھر آکر شراب پی جب خوب شراب پی چکے اور رات بھی قریب دو پہر کے آگئی تھی اُسوقت عیارون سے کہا کہ بھائیون اب چلکر آرام کرو صبح کو اپنا اپنا حال بیان کرینگے یہ کہکر اور اِن عیارون کو ہمراہ لیکر بارہ دری مین آیا اور سو رہا صبح کو بیدار ہوا ہاتھ مُنھ دھوکر ہر ایک آکر بیٹھا اور گفتگو آپس مین ہونے لگی سہراب جادو نے کل اپنی کیفیت بیان کی اور کہا کہ بھائی یہ سبب ہی جو مین ابتک خدمت صاحبقران مین نہ حاضر ہوا مجکو بڑا اشتیاق ہی قدمبوسی صاحبقران کا لیکن مینے تو عرضی مین کل کیفیت تحریر کردی تھی جسپر آفتاب جادو آیا اور یہ راے قرار پائی کہ آفتاب سحر تیار کرکے سب کو جلا دین میرے حواس جاتے رہے مین فوراً اپنے باغ مین آیا اور عرضی لکھکر روانہ کی اور ہر روز کی جنگ مین مجکو سرداروان کا گرفتار ہونا بہت گران گذرتا تھا مگر مجبور تھا کہ مین اُسکے مقابل نہ تھا وہ بلاے بد آفت کی پرکالہ ہی اُسکے سحر کا جواب سوائے سمندر جادو کے یا اُسکی بہن ماہیان کے اور کوئی دوسرا سامنہین دے سکتا ہی میری تو کیا اصل وحقیقت ہی وہ ایک منٹ پڑھکے پھونک دیتی ہی مین اُسکا کچھ نہین کرسکتا ہون ہاں اُسکے روبرو طفل مکتب ہون سوائے اُسکے اور ماہیان وسمندر جادو کے اور کوئی میرا ہم مرتبہ اور مقابلہ کرنے والا نہین ہی اور نہ کوئی مجھ سے مقابلہ کرسکتا ہی سب طفل مکتب ہین ہر شخص ایک سحر پر قابض ہی جس طرح آفتاب جادو آفتاب سحر تیار کرتا تھا کہ یہ سحر اُسکا بھروسے کا تھا اور کبھی خالی نہین جاتا تھا مگر آپ لوگون سے خوب مشابا اس سبب سے مین ناچار تھا کچھ کہہ نہ سکتا تھا بیٹھا ہوا منھ دیکھا کرتا تھا دل مین دعائین مانگتا تھا فتح صاحبقران کی دو روز تک مین بھی اُسکے ہمراہ برابر سیر جنگ گیا جب مجھ سے اسیری اہل اسلام نہ دیکھی گئی تو مین پھر نہ گیا اور دعائین کرتا تھا کہ خدا کرے یہ لوگ کسی طرح ماری جائے اور وہ اہل اسلام قید سے نجات پاوین مجکو صنوبر شاہ کے حال پر افسوس ہوتا ہی کہ وہ بیچارہ مع ہوش وسرداروں کے گرفتار ہو گئے

صنوبر یہ سے آیا ہی اور اس قبہ کے حوالے اسکی بھی قید ہوئی ہی یہ اسکو طرح طرح کی تکلیفین دیتی ہی
اور حکم ہی کہ انکو سوائے ایک آبخورہ آب کے دن بھر مین دوسرا آبخورہ نہ ملے اور ایک وقت جو کی
روٹی ملا کرے اسمین بھی نمک برابر کا ہو یہ تکلیف اس پر وردہ ناز و نعم پر ہی جو کہ ایسے کھانون سے
کبھی واقف ہی نہ تھا یہ سختیان ہین جاے افسوس ہی عیارون نے جواب دیا کہ اگر خدا نے چاہا
تو وہ بھی مثل آفتاب جادو کے قتل ہوگی تم دیکھوگے کہ خدا کیا کرتا ہی سہراب جادو نے کہا کہ اب
تم اپنے آنے کی کیفیت بیان کرو عیارون نے ابتدا سے انتہا تک کل حال کہ سنایا کہ پہلے جانا
صاحبقران کا مع خواجہ کے شہر صنوبر یہ کو اور اسکو آفت سحر سے بچا کر سب کو درخت سے
آدمی بنانا اور اسکو آباد کر کے واپس آنا کنارے دریاے سبز رنگ کے ٹھہرنا اور لشکر کا آنا
یہانتک کہ جنگ کا ہونا اور عرضی کا پہونچنا صاحبقران کا دربار کرنا اور اپنی خواہش ظاہر کرنا سب
عیارون کا اکٹھا کرنا صاحبقران کا ایک لاکھ روپیہ کا وعدہ کرنا ان چھ عیارون کا قصد کرنا اور
دوڑنا خواجہ کا جھڑکنا اور دوڑکر دو رقعہ اٹھا لینا خواجہ و صاحبقران مین گفتگو ہونا اپنا بارگاہ سے
نکل کر تلاش راہ کرنا راہ کا ملنا اپنا گرفتار ہونا خواجہ کا آکر عیاری کرنا آفتاب جادو کا قتل ہونا
بعد غارت کرنے مال کے خواجہ کا ایک جانب کو چلے جانا اور اپنا ادھر کو آنا اور سہراب
جادو کو دیکھکر یہ عیاری کرنا سب واقعہ مفصل طور سے بیان کیا سہراب جادو یہ شکر نہایت
خوش ہوا یہانتک کہ پھر کھانے کا وقت آگیا کھانا کھایا گیا اب یہان تو یہ دعوت مین عیارون کی
مصروف ہی اور سحران سیہ پوش کے پاس جانا بھی ترک کر دیا ہی کیونکہ یہ خیال کرتا ہی کہ اگر مین
جاؤنگا تو یہ لوگ پریشان ہونگے اور گھبرائینگے مین انکو کیونکر چھوڑ کر جاؤن انکو تو یہان مصروف
عیاران رکھیے کہ احوال انکا وقت پر خبر ہوگا

اور اب کچھ حال ملکہ سحران سیہ پوش کا سنیے اور باقی حال متعلق داستان ہذا ہی

اب سنیے کہ ادھر سحران سیہ پوش نے بعد جانے سہراب جادو کے غم مین آفتاب جادو
کے خوب گریہ و بکا کی اور نہایت افسوس کیا اور کہا کہ ہاے آج آفتاب سحر و ساحری غروب ہوگیا
کیونکہ یہ وہ ساحر تھا کہ جسکے سحر کا کوئی جواب نہین دے سکتا تھا اسکی لاش ہمشیرہ صاحبہ کے پاس
جائینگی وہ بہت افسوس کرینگی اور جب سمندر جادو کو خبر ہوگی تو وہ بھی بہت بڑا رنج کریگا مین کیا
کرون کیونکر اسکے قاتلون کو گرفتار کرا سکا ون ایسے ایسے خیال کرتے جاتے سو رہی یہانتک کہ
صبح ہوگئی اسی طرح اسکو دو تین روز غم مین آفتاب جادو کے گذرے کچھ خیال سہراب جادو
کا بھی نہ آیا آج کوئی چیز تھا ون تھا کہ وہ غم کم ہوا خیال آیا کہ آج کئی دن سے سہراب جادو نہین آیا
کیا سبب ہی کہین ایسا نہو کہ اسکو بھی عیارون نے قتل کیا ہو پھر خیال آیا کہ اگر وہ قتل ہوجاتا تو اسکی
بھی لاش میرے پاس آتی مگر اسکی خبر لگانا ضرور ہی کیونکہ دشمن تو یہان آگئے ہین اسکو بھی آگاہ کر دینا
ضرور ہی کہ وہ غافل نہ رہے یہ کہکر اسوقت نہنگ جادو کو طلب کیا اور کہا کہ اے نہنگ جادو
تم اسوقت باغ مین سہراب جادو کے جاؤ اور اسکی خبر لاؤ کہ وہ کیسے ہین اگر اچھے ہون تو کہنا کہ آپکو
ملکہ نے یاد کیا ہی آپ کئی روز سے کیون نہین آتے انکی طبیعت کیسی ہی اور یہ بھی کہدینا کہ اب آپ کو لازم
ہی کہ بہت ہوشیار رہین کیونکہ عیار یہان بھی آگئے ہین اور انھون نے آفتاب جادو کو قتل کروالا
ہی میرا دل آپ مین لگا ہوا ہی جبتک یہان عیار ہین آپنے مزاج کی خبر سے ہر روز مجکو اطلاع دیتے رہیے گا

اور کہدیناکہ آج ضرور آئیے گا مجکو آپ سے کچھ مشورہ کرنا ہی اور چند تصویرین کہ جنکو سحر سے تیار کیا تھا
بعد جانے سہراب جادو کے بذریعہ سحر عیارون کی صورتین دریافت کرنے کے واسطے وہ تصویرین
اُسکو دین اور کہا کہ ان صورتون کے جہان تجکو آدمی ملین اُنکو فوراً گرفتار کرلینا کیونکہ یہی سب لوگ قاتل ہین
آفتاب جادو کے نہنگ جادو وہ تصویرین لیکر باہر آیا اور ماہی سحر تیار کرکے اُسپر سوار ہوا
اور پھر اُسپر اسم سحر جو دم کیا تو اُسنے پر پیدا کیے اور فوراً ہوا کے جانب اُڑکر روانہ ہوئی یہ تو ہوئے
خبر سہراب جادو کے جاتا ہی اُدھر سہراب جادو مع عیارون کے لب نہر بیٹھا ہوا کچھ گفتگو قتل
آفتاب جادو و مکر قتل سحران سیہ پوش کے کر رہا ہی اور بہت خوش ہی اور نہر کے پانی سے کھیل
رہا ہی ہر ایک عیار اُسکی باتون کا جواب دے رہا ہی یکایک نہنگ جادو ماہی سحر کو اُڑاتا ہوا وہان
پہونچا بالائے ہوا سے دیکھا کہ سہراب جادو مع چند آدمیون کے لب نہر بیٹھا ہوا ہی اور کچھ باتین
کر رہا ہی یہ اور قریب آیا اب جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ یہ وہی لوگ ہین کہ جنکی تصویرین ملکہ نے دی ہین
اب جو تصویرون کو اُنکے مقابل کرتا ہی تو ایک پر کیا موقوف ہی سب ایک ہی ہین اسنے اپنے دلمین
خیال کیا کہ شاید سہراب جادو نے اُنکو گرفتار کیا ہی مگر پھر خیال کیا کہ اگر گرفتار کرتا تو یون کیون
اپنے ہمراہ لیکر کنارے نہر بیٹھتا اور یون کیون کھل ملکر باتین کرتا اسمین کچھ نہ کچھ بھید ضرور ہی فوراً اس سے
پوشیدہ ہوکر دریافت تو کرو کہ یہ کیا واقعہ ہی بس ایک درخت کی آڑ مین مچھلی سے اُترکر پوشیدہ ہوگیا اور
گفتگو سننے لگا یہان تو بیخود و خطر وہی گفتگو ہو رہی تھی اور اسی وجہ سے عیار بھی اپنی اپنی صورتون
سے موجود تھے کہ یہان کوئی نہین آسکتا ہی پھر کیا ضرورت ہی کہ ہم خوامخواہ صورت تبدیل کرکے گفتگو
آہستہ آہستہ کرین نہنگ جادو نے یہ سب تقریر سُنی اور اسی وجہ سے اُنکو پہچان بھی لیا کہ وہ لوگ
اپنی اصلی صورتون سے موجود تھے جب سب گفتگو سن چکا اور اُس مردود کے گمان اِس حال سے
آگاہ ہوے اور یہ بخوبی معلوم ہوگیا کہ سہراب جادو مسلمان ہوگیا ہی اور عیارون کو پناہ دی ہی تو
آگ ہوگیا اور مارے غصہ کے کانپنے لگا فوراً ماہی سحر پر سوار ہوکر بلند ہوا اور نعرہ کیا کہ منم نہنگ جادو
فرستادۂ سحران سیہ پوش ارے سہراب جادو تیرا حال کھل گیا ارے تو ہی نے ملکر معلوم ہوتا ہی
کہ آفتاب جادو کو قتل کرایا ہی اور تو ہی اِن عیارون کو معلوم ہوتا ہی کہ یہان لایا ہی رہ تو جا اب تو
میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا مین تجکو مع اِن عیارون کو گرفتار کرکے ملکہ کے پاس لیے جاتا ہون
اور جو تو باتین کر رہا تھا وہ سب ملکہ سے بیان کرونگا یہ جو صدا سہراب جادو نے سُنی تو سر اُٹھاکر
دیکھا اور کہا کہ بھائیون دیکھا آپ نے کہ نہنگ جادو ماہی سحر پر سوار ہی اور رنگ اُس مچھلی کا سبز ہے
عیارون نے جیسے ہی یہ صدا سُنی اور اُس جادوگر کو دیکھا فوراً قصد کیا کہ کمین پوشیدہ ہوجائین سہراب
جادو نے منع کیا اور کہا کہ آپ لوگ گھبرائین نہین اِسکی بھی یہ حقیقت ہی کہ یہ میرا مقابلہ کرسکے دو ایک
حربون مین جی چھوٹ جائین گے آپ ہی بھاگے گا مگر مین کب جانے دونگا کہ یہانسے جاکر فساد برپا
کرے مین اِسکو ضرور قتل کرونگا سہراب جادو یہ باتین کرتا جاتا ہی اور اُسکی طرف بھی دیکھتا جاتا ہے
مگر کچھ خوف نہین ہی کہ یکایک نہنگ جادو برس پڑا نہ ارا حربے سحر کے کرنے لگا اِسنے ہر حربے کو
نہنگ جادو کے دفع کیا کسی کو اشارۂ انگشت سے رد کیا کسی کو صدائے دہن سے پھونک دیا جب
سب اُسکے حربے خالی گئے تو وہ زمین پر آیا اور پنجۂ سحر نیام سے لیکر اُسپر آپڑا سہراب جادو نے
اُسکو بھی رد کیا نہنگ جادو نے جھولی مین ہاتھ ڈال کر ایک گولا نکالا اور اُسپر کچھ پڑھکر دم کیا اور

سہراب جادو کی طرف کھینچ مارا سہراب جادو نے اُسکو بھی ساتھ خوشی کے ہنس کر دفع کیا پھر اُسنے تابع سحر مارا وہ بھی رد ہو گیا اب تو وہ حربے پر حربے کرتا جاتا ہے اور یہ رد کر رہا ہی ایک مقام پر سہراب جادو نے پھر سحر اُٹھا کر مارا کہ اگر وہ ہٹ نہ جاتا تو دو ٹکڑے ہو جاتا وہ غرق زمین ہو گیا پھر نکلا سہراب جادو نے پھر نیچہ مارا وہ پھر غرق زمین ہو گیا اب کی وہ پشت پر نکلا اِسکو خبر ہو گئی اُسنے پلٹ کر ضرب کی وہ پھر غرق ہو گیا اب نہنگ جادو نے خیال کیا کہ تو اس سے سر بر نہ ہوگا کیونکہ یہ ساحر زبردست ہی اور سمندر جادو کی صحبت کا بیٹھنے والا ہی اور ایسا زبردست جادوگر ہے کہ آفتاب جادو سے بڑھا ہوا ہی کیونکہ یہ سالار سمندر جادو کا ہی اِسکا کون مقابلہ کر سکتا ہی بس کوئی تدبیر ایسی کرو کہ یہ گرفتار ہو جائے خیال کرتے کرتے یہ بات خیال مین آئی کہ خاک قبر جمشیدی اِسپر کھینچ مارو یہ بیہوش ہو جائیگا اُسوقت اِسکو گرفتار کر لینا اور عیارون کو بھی اسیر کرنا بس یہ خیال کر کے اور جھولی مین سے ہاتھ ڈال کر خاک بہت سی نکالی اور اُسکو مٹھی مین لیکر زمین سے نکلا اِدھر سہراب جادو یہ خیال کر رہا تھا کہ دیر ہو گئی ہی معلوم ہوتا ہی کہ وہ چلا گیا خیر جانے دو کچھ پروا نہین ہی اِدھر یہ کسی قدر غافل ہوا تھا کہ وہ پھر نکلا اور نعرہ کیا جبتک یہ خبردار ہو اُسنے وہ خاک اُٹھا کر اُسکے مُنہ پر ماری اور خاک کا اثر یہ ہی کہ جب کوئی جادوگر پر مارے اِدھر اُسپر پڑی اور وہ بیہوش ہو گیا بس جیسے ہی خاک سہراب جادو پر پڑی تو وہ بھی بیہوش ہو گیا بس اِسنے بڑھکر سحر کیا کہ تمام جسم پر سہراب جادو کے قید سحر آگئی اور ایک سحر کر کے عیارون کو بھی گرفتار کر لیا اور ایک سوزن زبان مین سہراب جادو کے دی اور ایک تخت سحر تیار کر کے طرف دریاے سبز رنگ کے پاس سحران سیہ پوش کے اِن سب کو لیکر روانہ ہوا اِسکو تو راہ مین چھوڑیے کہ احوال اِسکا وقت پر تحریر ہوگا

اور اب حال لاش آفتاب جادو کا سنیے کہ اُسپر کیا گذری اور کہان پہونچی

جسوقت کہ لاش آفتاب جادو کی پاس سے سحران سیہ پوش کی اُڑکر بلند ہوئی اور بلند ہو کر طرف ماہیان طوفان کش کے اُسکے پر لیکر روانہ ہوے اور تھوڑے عرصہ مین وہان پہونچے یہان ماہیان طوفان کش بیٹھی ہوئی تھی اور شیشہ بند تھا اسم اعظم صاحبقران کا انتظام کر رہی تھی اِس نجیب نے یہ تدبیر کی تھی کہ جب نامہ سحران سیہ پوش کا اِسکے پاس آیا اور اُسمین یہ تحریر تھا کہ کسطرح اسم اعظم صاحبقران بند کرو اور جواب اُسنے لکھدیا تھا کہ مین اسم اعظم بند کرنے کی تدبیر کرتی ہون تم صبح کو میدان جنگ مین جانا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس چلی آنا پھر جنگ مین نہ کہون تم مقابلہ کو نہ جانا یہ لکھکر روانہ کیا تھا اور براے تدبیر بند کرنے اسم اعظم کے مصروف ہوئی تھی یہ تدبیر اِس حرامزادی نے کی تھی کہ ایک لفافہ سحر تیار کیا تھا اور ایک کاغذ سادہ جسپر کہ یہ سحر کیا تھا کہ جو کوئی اُسکو دیکھے اور جو اسماے الٰہی یاد ہون وہ فراموش ہو جائین اور اُسکے سینۂ دل سے محو ہو جائے جبتک اُسکا بند کرنے والا قتل نہ ہوگا اُسوقت تک وہ نہ کھلے گا اِسی طرح اُسنے دو کاغذ اسم اعظم صاحبقران کے نام سے سحر بند کیا اور ایک لاش کے آٹے کا پتلہ قد آدم بنایا اور ایک ناقہ اُس پتلہ و ناقہ پر اسم سحر پڑھکر دم کرنا شروع کیا یہانتک کہ اُسمین جان پڑی وہ ناقہ تو ایک طرف کو اِستادہ ہو گیا اور وہ آدمی یون پکارا کہ کیا حکم ہوتا ہی ملکہ ماہیان نے کہا کہ اے پتلہ سامری یہ نامہ لے کر اور اِس ناقہ پر سوار ہو کر جا اور یہ نامہ میرا اصاحبقران کو دیدینا اور کہنا کہ آپ کے ایک دوست نے یہ نامہ روانہ کیا ہی

وہ نامہ لیکر اُسکو کھولین گے اسمین سے سادہ کاغذ نکلے گا وہ یکین گے کہ اسمین کچھ تحریر نہین ہی صرف سادہ کاغذ ہی تو کہنا کہ شاید وہ لکھا ہوا رکھنا بھول گئے یہ رکھدیا لائیے مجکو دیجیے مین جاکر اُنسے کہدونگا یہ سُنکر وہ تمکو واپس کر دینگے بس تم لپیٹ کر لفافہ مین رکھنا اور کہنا کہ ای صاحبقران آپ کا اسم اعظم بند ہو گیا اور پھر یہ پڑھکر اپنے شانے پر دم کرنا اور اس نامے پر بھی پھر دم کرنے کے اُسکے پر پیدا ہونگے اور وہ تمکو لیکر اُڑیگا تو نیلے دریاے سبز رنگ کے درمیان مین جو گنبد ہی اُسکے قریب جاکر کہنا کہ ای ملکہ سحران سیہ پوش آپ کی ہمشیرہ نے کہا ہی کہ کچ جنگ موقوف کر دو اب جب ہم سے کہین سے جب تم مقابلہ کرنا اور یہ نامہ لے کر میرے پاس چلا آنا وہی اُس نامہ بر سوار نے کیا موافق اُسکی فرمایش کے حکم اُسکا بجالایا اور نامہ لے کر اُسکے پاس آیا اُسنے وہ نامہ اُس سے لیکر ایک شیشہ مین بند کیا اور اُسکا منہ آٹے سے بند کیا اور اُسپر کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا اور ایک طاق پر رکھدیا اور اُس طاق پر سب اسم سحر دم کیا کہ جسکے سبب سے وہ طاق غائب ہو گیا اُس نامے اور سوار کو اپنی ران کا خون پلایا کہ پھر وہی ماش کا آٹا ہو گیا اب اُس روز سے اِس قلعہ کا یہ دستور ہو گیا ہی کہ ہر روز وہ اُس شیشے پر سحر تازہ کرتی ہی اور یہ اسم اعظم اس طرح بند ہوا ہی کہ جبتک وہ ساحرہ قتل ہو یا اپنی قضا سے نہ مرے اُسوقت تک اسم اعظم نہ کھلے اگر یہ شیشہ اسم اعظم ہاتھ بھی لگ جائے اور توڑ بھی ڈالا جائے تب بھی نہ کھلے گا اِس قحبہ نے اُن ساحرون کی طرح اسم اعظم نہین بند کیا ہی جیسا کہ اگلے ساحر بند کرتے تھے کہ جہان شیشہ ٹوٹا اسم اعظم چھوٹا صاحبقران کو یاد آگیا یہ بڑی علامہ ہی اُسنے خیال کیا کہ اگر مین مثل اُن ساحرون کے اسم اعظم بند کرتی ہون تو شاید مثل اُس زمانہ کے کہ جس طرح اور ساحرون نے اسم اعظم بند کر لیا تھا تو جب عیارون نے شیشہ توڑا وہ کھل گیا اُس سے بہتر یہ ہی کہ تو ایسا بند کر کہ تا قیامت تیری نہ کھل سکے لاکھ لاکھ کوئی تدبیر کرے اسم اعظم نہ کھلے آج بھی وہ علامہ موافق معمول کے بیٹھی ہوئی اسم اعظم کے شیشے پر اسم سحر دم کر رہی تھی کیونکہ ہر روز سحر کو تازہ کر کے زور دیتی تھی ابھی سحر کو تازہ کر رہی تھی کہ یکایک آواز گریہ طرف سے دریاے سبز رنگ کے آنے لگی اور یہ بھی خیال کر رہی ہے کہ آفتاب جادو کا بھی سحر بیکار ہو گیا ہوگا اب سحران سیہ پوش کو تحریر کر دون کہ وہ اور آفتاب جادو ملکر مقابلہ کرین اور اہل اسلام کا خاتمہ کرین یہ سوچ رہی تھی اور اسم سحر دم کر کے شیشہ طاق پر رکھا تھا کہ وہ آواز قریب آگئی اب اسکو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ صداے گریہ کیسی ہی یہ تو دریاے سبز رنگ کی جانب سے آتی ہی ہو سامری خیر کرے اور میری بہن کی مدد کرین کیونکہ اُسکے بہت سے دشمن دریا کنارے موجود ہین اور یہ بھی سُنا گیا ہی کہ چند عیار کسی طرح سے دریا کے پار آگئے ہین وہ لوگ جو کہ اُسکے قریب تھے اُنھون نے کہا کہ خداوند اُنکا کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی اگر لاکھ عیار ہونگے تو اُنکا کیا کرینگے وہ تو سحر و ساحری مین اپنا نظیر نہین رکھتی ہین سامری وقت جمشید عصر ہین اگر وہ بھی ہوتے تو اُنسے سبق لیتے بھلا اُنکو کون دھوکا دے سکتا ہی آپ اطمینان رکھیے اُسنے جواب دیا کہ میرا دل بہت گھبراتا ہی کوئی جاکر اُسکی خبر لائے ابھی کوئی گیا نہ تھا صرف ایک ساحرہ نے جانے کا قصد کیا تھا اور ماہیان طوفان کش سے عرض کیا تھا کہ اگر مجکو پرہ اجازت ملے تو یہ لونڈی جاکر ملکہ سحران کی خبر لائے وہ پرہ اجازت لکھ رہی تھی کہ یکایک ایک لاش اُسکے روبرو آکر گری اور آواز آئی کہ دوڑیو ہی ملکہ ماہیان طوفان کش کی کہ آفتاب جادو کو خضران بن عمرو نے و دیگر عیاران لشکر اسلام نے مع اُسکے ملازمان و ہمراہیان کے قتل کر ڈالا یہ لاش ہی اُسکی اب جو ماہیان نے دیکھا تو سر

آفتاب جادو کا کٹا ہوا پایا ایک نعرۂ آہ کیا اور کہا کہ یہی سبب تھا جو میرا دل گھبراتا تھا آج بڑا ساحر زبردست مارا گیا یہ عیار بڑے غضب کے معلوم ہوتے ہین یقین ہی کہ سحران کو بھی خبر ہوئی ہوگی تو وہ ضرور اُنکی تدبیر کریگی جو سامری کو منظور ہوگا وہ ہوگا یہ کہکر ایک اسم پڑھکر دم کیا کہ وہ لاش ایک مرتبہ بلند ہوکر طرف شہر سمندر یہ کے چلی اُدھر سمندر جادو بعد رواد کرنے آفتاب جادو اور قیدیون کے باطمینان تمام بیٹھا ہوا سلطنت کر رہا ہی کوئی خوف وخطر نہین ہی بلا دغدغہ حکومت کرتا ہی کبھی جو خیال آگیا تو اپنے مصاحبون سے کہا کہ ابتک کچھ خبر آفتاب جادو کی نہین معلوم ہوئی کہ وہ جو بدلے مرد سحران سیہ پوش گیا تھا اور اُسکے ہمراہ قیدی بھی گئے تھے تو نہین معلوم اُسپر کیا گذری اُنھون نے جواب دیا کہ حضور وہ گئے ہونگے دعوتین ہو رہی ہونگی اِس سبب سے کچھ حال آپ کو نہین معلوم ہوا یقین ہی کہ وہ لڑائی فتح کرکے آئین اور قیدی تو ملکہ سحران سیہ پوش نے قید کیے ہونگے اب وہ تا قیامت نہ رہا ہونگے آفتاب جادو کوئی ایسے ویسے ساحر نہین ہین بھی دو ایک تو شہر سمندر یہ مین ساحر ہین بعد اِنکے ایک سہراب جادو جسکو حضور نے سپہ سالار کیا تھا اور اب وہ بسبب کسی امر کے پاس ماہیان طوفان کش کے روانہ کیا گیا ہی کہ آج تک اُسکی خبر نہ معلوم ہوئی کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا اُسکے جانے سے ہماری قوت کم ہوگئی دوسرے وہ جادو گر ہین کہ جسکا سحر آفتاب مشہور ہے اُنکو بھی حضور نے برائے مدد روانہ کیا ہی جبسے وہ سب آئے ہین ہمکو تو اطمینان ہی وہ جاکر ضرور فتح کرآئینگے کیونکہ جب وہ گئے تو بغیر فتح کیے واپس نہ آئے بڑی بڑی لڑائیان اُنھون نے سر کی ہین مگر ہم مقابل سہراب نہین ہین سہراب جادو اُنسے کم نہین ہی مگر اِس عمر مین وہ ایسے زبردست ساحر ہین کہ اُنکا کوئی ہمسر نہ تھا اور نہ ہی بعد اُنکے یہ آفتاب جادو ہین مگر باوجود اِس پیرانہ سالی کے اِسقدر لڑائیان نہین فتح کی ہین جسقدر کہ سہراب جادو نے کی ہین سمندر جادو نے کہا کہ یہ تو نے سچ کہا کہ سہراب جادو زبردست ساحر ہی مگر اُسکو اب غرور ہوگیا تھا اِس سبب سے مین نے اُسکو پاس ماہیان جادو کے بھیجدیا کہ اُسکو بھی معلوم ہو کہ ہان مجھسے بھی بڑھکر کوئی جادوگر ہی وہ یہ خیال کرنے لگے ہین کہ مین اب برابر سمندر جادو کے ہون مین نے اکثر سُنا اِس سبب سے مین نے اُنکو وہان بھیجدیا کہ کہین وہ مجھ سے ہمسری نہ کرین اگر ایسا ہوا تو اُسوقت مجکو اُنسے مقابلہ کرنا ضرور ہوتا اور اُس مقابلہ مین وہ ضرور میرے ہاتھ سے قتل ہوتے تو اتنا بڑا ساحر بیکار مارا جاتا بس مین نے یون ٹالا یہ بات آفتاب جادو مین نہین ہی وہ مغرور نہین ہوا ہی ہان سہراب جادو سے کم ہین مگر مجکو آج کچھ اُسکی طرف سے خفقان ہو رہا ہی سامری خیر کرین یہی باتین ہو رہی تھین کہ یکایک ایک لاش صحن دربار مین آسمان سے گری آواز دھماکے کی سُنی سب متحیر ہوکر دیکھنے لگے کہ یہ دھماکا کیسا ہوا ہی یہ کیا واقعہ ہی دیکھو تو یہ سُنکر چند ملازم دوڑ گئے اور اُس لاش کو اُٹھا لائے اور آکر عرض کیا کہ حضور یہ لاش صحن بارگاہ مین پڑی ہوئی تھی ہم اُٹھا لائے ہین دیکھیے یہ لاش کیسی ہی اور کسکی ہی سمندر جادو نے کہا کہ لاؤ مین دیکھون ملازمون نے وہ لاش لاکر سامنے رکھدی اب جو سمندر جادو نے غور کرکے دیکھا تو پہچانا کہ یہ لاش آفتاب جادو کی ہی ایکبار سر پہ ہاتھ مار کر کہا کہ ہائے افسوس آفتاب جادو تم ہمسے چھوٹ گئے تمہارے مرنے سے ہماری کمر ٹوٹ گئی افسوس میری سلطنت کا آفتاب غروب ہوگیا میری فوج تباہ ہوگئی تمنے یہ کیا ملوک کیا ہمکو جیتے جی قتل کیا سہراب

یون جدا ہوے تم یون جدا ہوے اب مین کیا کرون جو لوگ دربار مین اُسوقت موجود تھے وہ
حیران ہو گئے کہ یہ کیا سانحہ ہی یہ لاش کسکی ہی جو یون سمندر جادو رو رہے ہین سمندر جادو
کی یہ کیفیت ہی کہ آنسوؤن کا تار بندہا ہوا ہی اور یہ کہکر روتا جاتا ہی کہ ابھی ای آفتاب جادو تمہارا
ذکر ہو رہا تھا ہاے تمکو کس ستمگر نے قتل کیا یہ کیا ہوا جب لوگون نے سُنا کہ سمندر جادو ہر مرتبہ
آفتاب جادو کا نام لیکر روتا ہی تو معلوم ہوا کہ آفتاب جادو مارا گیا یہ لاش اسی کی ہی تب تو سب
رونے لگے ہاے ہاے آفتاب جادو ہاے آفتاب جادو کی پکار پڑ گئی ہر ایک لاشے سے
لپٹا ہوا رو رہا تھا جو اُسکے عزیز تھے اُنکی تو یہ حالت تھی کہ اپنے کو ہلاک کیے ڈالتے تھے بڑی دیر تک
ایک تلاطم دربار مین برپا رہا ہر ایک رونا تھا کہ سمندر جادو کی یکایک رفت کم ہوئی خیال آیا کہ یہ کیا
واقعہ ہی جبکہ رفت کا جوش کم ہوا تو اُسوقت سمندر جادو نے کہا کہ صاحبو اب کچھ اِنکے جلانے
کی تدبیر کرو کیونکہ اب کہانتک لاش پڑی رہے اور لوگون نے عرض کیا کہ عزیزون سے اُسکے
فرمایئے جو عزیز کہ وہان موجود تھے اُنسے سمندر جادو نے کہا کہ ای صاحبو اب اِنکی اول منزل
کی فکر فرمایئے اُنھون نے عرض کیا کہ جو مرضی مبارک یہ کہکر اُٹھے اور لاش اُسکی لیکر مکان پر
آئے اور سب سامان کرکے اُسکو جلایا پھوکنا بعد کو واپس آئے یہان کا دستور تھا کہ جب کوئی
شہر سمندریہ مین مرجاتا ہی تو وہان کا بادشاہ اپنی طرف سے تمام اُسکے عزیزون کو خلعت ماتم دیتا ہی
بادشاہ سمندر جادو نے بھی اُسکے عزیزون کو خلعت ماتم دیا آفتاب جادو کی ایک لڑکی
تھی کہ جسکے حسن و جمال کا تمام شہر سمندریہ مین شہرہ تھا اُسکے حسن کا یہ عالم تھا کہ لوگ شہر سمندریہ
کے اُسکو زلیخاے سمندریہ کہتے تھے اور اُسکی شادی اُس حرامزادے نے نہین کی تھی
کچھ خیال بد رکھتا تھا جب اُسکو خلعت ماتم پہونچا تو دریافت کیا کہ یہ کیسا خلعت ہی کیونکہ اُسکو جب
اُسکے قتل ہونے کی نہین کی تھی لوگون نے کہا کہ تمہارے باپ نے دریاے سبز رنگ
پر جاکر انتقال کیا اُسکے مرنے کی خبر آئی ہی بادشاہ نے یہ خلعت ماتم تمکو دیا اور تمہارے باپ
کی روح کو شاد کیا اُسنے جو سُنا تو اپنا حال بہت ابتر کیا اور بسبب گریہ وزاری کے غش کر گیا لوگون
نے گلاب کیوڑہ چھڑکا اور اُسکو ہوش مین لائے جب اُسکو ہوش آیا تو پھر اپنی حالت ابتر کی اب نہ
کھانا وغیرہ ترک کر دیا لوگون نے سمجھا بجھا کر کچھ کھلایا پلایا یہ ساحرہ زبردست ہی اِسکو جب ماتم پرسی
سے فرصت ہوئی تو خیال کیا کہ اپنے باپ کے قاتلون کو دریافت کرنا چاہیے کہ کون لوگ ہین
یا یہ خود اپنی قضا سے مرے اور سمندر جادو نے بعد روانہ کرنے خلعت ماتم و لاش کے کمر
تیار کرکے دریافت کیا کہ آفتاب جادو کیونکر مارا گیا دریافت ہوا کہ اِنکو عیار اِن لشکر اسلام
نے قتل کیا اور چند عیار اِسپار دریاے سبز رنگ کے آگئے ہین یہ دریافت کرکے اپنے
اہل جلسہ سے کہا کہ غضب ہو گیا کہ عیارون نے ہمارے دوست آفتاب جادو کو قتل کیا اور اب
اُنکا عمل اِس پار دریا کے ہو گیا ہی دیکھیے اب کیا ہوتا ہی کیونکہ یہ لوگ جہان گئے وہان کے لوگون
کو تباہ و برباد کر ڈالا مثل شہر زبرجد نگار و چاہ الماس وغیرہ کے اور ساحر شمس و دمامہ جادو
کو قتل کر ڈالا اِن لوگون سے سامری اپنی پناہ مین رکھے اُن سب نے کہا کہ حضور اُنکا یہانتک
آنا غیر ممکن ہی نہ معلوم کیا سبب ہوا جو آفتاب جادو مارے گئے اُنکی یہ لیاقت نہ تھی کہ اُنکو عیار
قتل کرتے وہ بہت بڑے ہوشیار آدمی تھے خیر اب وہ لوگ کہان جائین گے ملکہ سحران ہمشیرہ ملکہ

ماہیان جادو اُنکی تدبیر کرین گی کیونکہ اُن تک تو اُنکا گذر غیر ممکن ہی جبتک اجازت ماہیان کی یا خود اُنکی نہو گی کیونکہ سُنا گیا ہی کہ جب سے آپ نے ماہیان طوفان کش کو کل اختیار دریا دیا ہی جب سے اُنھون نے یہ طریقہ مقرر کیا ہی کہ کوئی ساحر وغیر ساحر عزیز دیگانہ بغیر اُنکی مرضی کے داخل دریا نہین ہو سکتا ہی پھر عیار کیونکر جاکر قتل کر سکتے اگر وہان جائین گے تو گرفتار ہو جائین گے کیونکہ یہ معلوم نہین ہی کہ یہان کا یہ قاعدہ ہی سمندر جادو نے کہا کہ سامری ایسا کرین کہ وہ لوگ گرفتار ہو کر قتل کیے جائین کہ یہ رنج و غم مٹے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر اُسکی لڑکی ملکہ غزالان آہو چشم نے بھی دریافت کیا کہ آفتاب جادو باپ اُس بندی کا کیونکر مارا گیا بعد دریافت کے معلوم ہوا کہ عیارون نے اُنھو عیاری کر کے قتل کیا یہ دیکھتے ہی اُسکو غصہ آیا اور اُسیوقت وہان سے اُٹھی اور اپنے مصاحبون و ماں سے کہا کہ مین ضرور جاکر اپنے باپ کے قاتلون کو قتل کرونگی کیونکہ مجکو معلوم ہو گیا ہی کہ وہ اپنی قضا سے نہین مرے بلکہ اُنکو عیاران لشکر اسلام نے قتل کیا ہی مین ضرور جاکر اُنکو قتل کرونگی وہ ابھی تک اِس پار دریا کے موجود ہین ماں نے کہا کہ بیٹا یہ کیا خیال ہی جب تمھارا باپ ایسا ساحر عیارون کے ہاتھ سے قتل ہوا تو تمھاری کیا اصل ہی وہ ایک دم مین عیاری کر کے تجکو قتل کر ڈالین گے اب تیرے سوا میرا کوئی سہارا نہین ہی ہائے وہ مرنے والے اکثر کہتے تھے کہ مین اِسکی شادی نہ کرونگا کیونکہ مجکو اِس سے الفت ہی جب یہ بیاہ جائیگی تو کیونکر میری زندگی چھوٹیگی وہ خود ہی نہ رہے اب مین کیونکر تجکو اجازت دون کہ تو جاکر اُنکے قاتلون کو قتل کرے اور قاتل بھی وہ جو کہ عیار ہین اُسنے کہا کہ اماں جان یہ تو ممکن نہین ہی کہ مین ماتون بغیر جائے ہوئے مجکو قرار نہین ہی لاکھ لاکھ روکا مگر نہ مانا فوراً تخت سحر تیار کر کے برائے تلاش عیاران روانہ ہوئی دیکھیے یہ اب کہان جاتی ہی اِدھر سمندر جادو نے بھی چند ساحر برائے تلاش عیاران روانہ کیے ہین اِن سب کو تو راہ مین چھوڑیے اور اب اُدھر کا حال سنیے کہ بعد جانے لاش کے ماہیان نے بہت افسوس کیا اور اُسوقت ایک نامہ بنام سحران سیہ پوش تحریر کیا کہ اُسکا مضمون یہ تھا کہ اے سحران تمکو معلوم ہو کہ اب فرامل اسلام سے جنگ نہ کرنا کیونکہ مین نے اسم اعظم تو بند کر لیا ہی مگر اُنکے چند عیار یہان آگئے ہین اُنکی خبر رکھنا اور اپنے کو اُنسے بچانا کیونکہ وہ بڑے غضب کے لوگ ہین اب جبتک کہ کوئی ساحر سمندر جادو کے پاس سے نہ آئے اُسوقت تک جنگ موقوف رکھو پھر دیکھا جائیگا یہ تو بڑا غضب ہوا کہ اتنا بڑا جادوگر یون قتل ہوا اور تمکو خبر نہوئی اگر خبر ہوتی بھی تو کیا ہوتا جبتک ہم یہانسے پہونچتے وہان خاتمہ ہو جاتا اب ذرا بڑی ہوشیاری سے کام کرنا یہ لکھکر ایک طائر سحر کے ہاتھ جو کہ اُسکے روبرو ہمیشہ تیار رہتے تھے اور اُنسے کام لیتی تھی روانہ کیا وہ طائر سحر پاس سحران کے پہونچے نامہ اُسکو دیا اُسنے پڑھا تمام مضمون سے آگاہ ہوئی جواب مین تحریر کیا کہ اے ہمشیرہ صاحبہ آپ پریشان نہون مین اب بدون آپ کے حکم کے مقابلہ نہ کرونگی اور عیارون کی تو مین نے تدبیر کر لی ہی وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہین کیا اُنھون نے یہ بھی شہر زہر جدنگار یا کشمیر یا چاہ الماس تصور کیا ہی یہان کے ساحر اُنکے دھوکون اور مکر مین نہ آئین گے نہین معلوم کیا ہوا جو آفتاب جادو قتل ہو گیا ورنہ وہ ایسا ساحر تھا کہ کوئی شخص اُسکو قتل کر سکتا وہ بڑا مرد ہوشیار اور عقلمند تھا مگر قضا کے آگے کچھ عقلمندی کام نہین آتی ہی یہ سبب ہوا کہ اُسکی قضا آگئی تھی آپ اطمینان رکھین کہ مجھ تک کوئی ساحر عیار یا غیر عیار نہین آسکتا ہی ایک تو پہلے

آپکی اجازت درکار ہو دوسرے جبتک مین اجازت نہ دون کوئی میرے مکان تک یا دربار مین قدم نہین رکھ سکتا ہی ایسی حالت مین عیار میرا کیا کرسکتے ہین مین دو ایک دن مین انکو گرفتار کرکے قتل کیے ڈالتی ہون یہان انکی قضا لائی ہی اور اگر آج سے اجازت ہو تو اُس پار کی راہ بند کردون یعنے دو پل نہ بنایا جایا کرے یہ عیار معلوم ہوتا ہی کہ اُسی راہ سے آئے ہین جب راہ بند ہوجائیگی تو یہ عیار نہ جاسکینگے ہم لوگ انکو گھیر کر ہمین مارلینگے یہ جواب سنکر اُسی طائر پر لکھدیا یہ واقعہ اُس دن کا ہی کہ جسدن اپنے شہنگ جادو کو برائے خبر سہراب جادو کے روانہ کیا تھا بعد لکھنے جواب نامہ کے دم جو گھبرایا اور کچھ خیال جو سہراب جادو کا آیا بر آمدے پر کرسی بچھاکر بیٹھ گئی اور تمام دریاے سبز رنگ اب اُسکے روبرو ہی یہ دریا کی سیر کررہی ہی اور اپنا دم بہلا رہی ہی یہ تو یہان اِس فکر و تردد مین ہے اُدھر وہ طائر نامہ کا جواب لیکر جاتا ہی اِسکو بھی راہ مین رہنے دیجیے آیندہ اِسکا حال معلوم ہوگا کہ یہ جو سہراب جادو اور عیارون کو اہل اِسلام کے تخت سحر پر ڈال کر لیجلا تھا اور پچھلی سحر یہ جو کہ سحر سے تیار کی تھی خود سوار تھا تخت کے برابر چلا جاتا تھا چارون جانب نگاہ کرکے دیکھتا تھا کہ شاید کوئی عیار اور مل جائے کیونکہ دو تصویرین اُسکے پاس اور باقی تھین کہ جنکی شکل آدمی سے نہ ملتی تھی ایک تصویر خضران بن عمرو کی اور دوسری سمک ثانی کی باقی تھی کیونکہ خواجہ تو بعد قتل کرنے آفتاب جادو کے تمام مال و متاع لوٹ کر ایک جانب کو چلے گئے تھے لاکھ لاکھ عیارون نے روکا مگر یہ نہ رُکی اور کہا کہ اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ ارے بھائی آپ کماؤ اور کھاؤ کوئی میرے ہمراہ نہ آئے ورنہ مین ناراض ہونگی یہ کہکر چلے گئے تھے یہ عیار باقی رہے تھے جنمین ایک زاغچہ بن عمرو تھا وہ زیادہ ہوگیا تھا اُنمین سے چھ عیار ایک طرف کو روانہ ہوے تھے سمک ایک جانب روانہ ہوا اور وہ چھ عیار تو باغ مین سہراب جادو کے پہونچے اور وہان تین دن تک خوب دعوتین کھائین چوتھے روز نہنگ جادو مع سہراب جادو کے گرفتار کرکے لیجلا تھا اور اِدھر اُدھر اُن عیارون کی تلاش مین بلندی پر دیکھتا جاتا ہی کہ یکایک اُسکی نظر ایک جانب صحرا مین پڑی کیا دیکھتا ہی کہ ایک پارۂ سنگ پر ایک جوگی بہت ضعیف بیٹھے ہین اور کچھ اسباب سحر اُنکے روبرو رکھا ہوا ہی اور اِسقدر ضعیف ہی کہ کمر دوہری ہوگئی ہی پلکین تک سفید ہین بالون کا کیا ذکر ہی یہ دیکھکر نہنگ جادو نے خیال کیا کہ اکثر ایسے لوگ دعا دیتے ہین تو سامری قبول کرتے ہین شاید یہ بھی مجکو دعا دین تیری مراد ین بر آئین مین خود اُنسے خواہش کرونگا کہ آپ میرے واسطے دعا کرین کہ میرے مطلب دلی بر آوین یہ لوگ اکثر سامری کے سامنے جاتے ہین اور باخدا کہلاتے ہین سامری و جمشید انکی خاطر کرتے ہین یہ لوگ بہت کم بولتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ انھون نے ترک دنیا کیا ہی جب تو یہ صحرا نشین ہوے ہین اہل دنیا سے نفرت ہوگئی ہی اُنسے ضرور ملاقات کرنا چاہیے اور ملکہ سحران سیہ پوش مجھپر اِسقدر مہربان ہون کہ مجکو اپنی غلامی مین قبول کرلین کہ مین اُنکے بہت بڑے دشمن کو گرفتار کرکے لیے جاتا ہون جو کہ ہمیشہ سے اِسی فکر مین تھا کہ کسیطرح ایسا ممکن ہو کہ مین اُسکو قتل کرون اور اُسکے دشمنون سے ملگیا اگر مین نہ جاتا تو ضرور کوئی نہ کوئی تدبیر کرکے اُنکو قتل کرتا بہت اچھا ہوا جو مین پہونچ گیا ایسے ایسے خیال کرتا ہوا طرف دین کے متوجہ ہوا اور جب قریب پہونچا تو دیکھا کہ وہ جوگی صاحب ایسے لاغر ہین کہ گوشت کا تو نام نہین ہی صرف کھال و استخوان باقی ہین ریش دراز ہی ایک سمت پاندھے ہوے ہین جسمین لاکھون رنگ کے

پہونچے لگے ہوے ہین سر جھکاے ہوے بیٹھے ہین کچھ پڑھ رہے ہین کہ یہ ابھی قریب نہ آیا تھا کچھ بلند زمین سے تھا کہ جوگی صاحب نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ ایک جادوگر، یک مچھلی پر سوار ہی اور ایک تخت پر کچھ لوگ پڑے ہین یہ جو دیکھا تو فوراً غائب ہوگئے وہ زمین پر آیا اور قریب اُس بارہ سنگ کے پہونچا اب جو دیکھتا ہی تو جوگی صاحب غائب ہین لاکھ لاکھ آنکھین پھاڑ کر دیکھتا ہی نظر نہین آتا ہی حیران ہوکر دیکھنے لگا متحیر ہوگیا کہ یہ کیا سبب ہی کہ بلندی پر سے جوگی صاحب نظر آئے اور جب قریب پہونچا اور زمین پر آیا تو انکو نہ پایا معلوم ہوتا ہی کہ یہ بڑے صاحب کمال ہین اور بہت خدمت مین سامری کے پہونچے ہوے ہین اسوقت بھی خدمت مین حاضری کے لیے گئے ہین یہ کہکر ٹھہر گیا ادھر اُدھر متحیر ہوکر دیکھنے لگا اتنے مین جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ جوگی صاحب ایک پتھر پر موجود ہین اب اسکو اعتقاد اور زیادہ ہوگیا یہ دوڑکر اُنکے پاس آیا اور کہا کہ اے جوگی صاحب کرم فرمائیے جوگی نے سر اُٹھا کر کہا کہ اے بابا سلامت رہ جا سامری تیرے دل کی مراد بر لائے یہ کہکر پھر سر جھکا لیا اور کچھ پڑھنے لگے کہ یہ سامنے آکر استادہ ہوگیا کہ جوگی صاحب نے پھر سر اُٹھا کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ تخت پر ایک جادوگر ہی اور چھ سیارہین لشکر اسلام کے جوگی صاحب نے دل مین خیال کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ لوگ کیونکر گرفتار ہوگئے اسکو اس سے دریافت کرنا چاہیے یہ تو یہ خیال کر رہا ہی کہ اُس سامری نے بڑھکر اور ہاتھ جوڑکر کہا کہ اے جوگی صاحب آپ یہان کب سے تشریف رکھتے ہین مین اکثر یہان آیا ہون مگر مین نے آپ کو یہان نہ دیکھا آج اتفاق سے آپ کو یہان دیکھ لیا جوگی صاحب نے کہا کہ بابا اپنی راہ لے کیون فقیرون کو پریشان کرتا ہی یہان عبادت مین فرق آتا ہی تو دنیا کا کتا ہی مجھ سے بات ہی کرتا نا زیبا ہی ہم لوگ اہل دنیا سے نہین ملتے ہین ہمیشہ انکی نظرون سے پوشیدہ رہتے ہین تمکو کیونکر نظر آتے ہمارا تو ہمیشہ کا یہ معمول ہی تو اکثر یہان آیا ہی ہمنے تجکو دیکھا ہی تو نے بسبب اہل دنیا ہونے کے ہمکو نہ دیکھا ہوگا یہ کہہ رہے تھے کہ غائب ہوگئے بعد تھوڑی دیر کے پھر پیدا ہوے ابکی تو نئی حالت ہی کہ جسم مین بہت نفیس ایک جامہ تھا کہ جو ہر مرتبہ رنگ بدلتا تھا اور نہ وہ پیرانہ سالی تھی ایک جوان رعنا کی شکل تھی یہ دیکھکر وہ اور زیادہ حیران ہوا اور کہنے لگا کہ واہ کیا کمال آپ مین ہی کہ کسی مین نہوگا آپ بہت پہونچے ہوے معلوم ہوتے ہین آپ کو قسم ہی سامری و جمشید کی کہ آپ میرے واسطے دعا کرین جوگی صاحب نے کہا کہ بابا یہ کیا کہا ہلوگ تارک دنیا ہین دنیا ایک مقام خراب ہی یہان ٹھہرنا بیکار ہی اس دنیا سے ملنا اپنی اوقات کا ضائع کرنا ہی اہل دنیا کو ہمیشہ خواہش دولت کی ہی دولت ایک خراب چیز ہی اس سے محبت کرنا اُن لوگون کا کام ہی کہ جو اہل دنیا ہین ہم لوگ اسی سبب سے دنیا کو ترک کرکے صحرا مین گوشہ نشین ہوے ہین اہل دنیا سے نفرت ہی دنیا کو ترک کیا اہل دنیا کو چھوڑ دیا ہلوگ تو سامری کے در کے کتے ہین ہم کیون اہل دنیا سے ملین ہمکو غیب سے رزق ملتا ہی ہم یہان اہل دنیا سے پوشیدہ ہوکر اُنکی عبادت کرتے ہین وہ ہمسے خوش ہین ہم ہمیشہ اُنکی خدمت مین حاضر رہتے ہین ابھی ابھی دو مرتبہ تیرے بھی سامنے گئے ہین پہلی مرتبہ تو سامری نے فرمایا کہ میرا بندہ خاص تیرے پاس آیا ہی یہ بندہ میرا بہت خاص ہی اور مجھسے بہت محبت رکھتا ہی اُس سے یہ کہدینا کہ تیرے دل مین جو ہی وہ پورا ہوگا تو نے بڑا کام کیا ہی اور ہمارے دشمنون کو گرفتار کیا ہی دوسری مرتبہ جو گیا تو فرمایا کہ جا اُس سے کہدینا کہ تیری منتظر صحرا ان بھی ہی جو تو کہے گا وہ ہوگا اور فرمایا کہ کہدینا کہ ان عیارون کو اور مہراب جادو کو جو تو نے گرفتار کیا ہی

تو ہم تجھ سے بہت ناخوش ہوے ہین کہ تو نے دشمنون کو ہمارے گرفتار کیا ہی ہم اب وہ تیرا مرتبہ کرینگے
کہ تو یاد کریگا کیا کہنا تیرا ایسی باتین تو نے کی ہین کہ ہم اور جمشید دونون خوش ہین جب یہ اُسنے سُنا
کہ سامری نے یون کہا ہی اور بہت خوش ہین اِن لوگون کے رخصت کرتے سے تو اُسنے کہا
کہ اے جوگی صاحب اگر اِسکی مرتبہ آپ خدمت مین سامری کے جایئے گا تو میری طرف سے اُنکی
خدمت مین عرض کیجیے گا کہ میری خواہش یہ ہی کہ مجکو سحران سیہ پوش قبول کرلے اور میرا بڑا
مرتبہ کرے جوگی صاحب نے کہا کہ بہت اچھا مین جب جاونگا تو کہدونگا یہ کہکر غائب ہوگئے اور
اِسکی نظرون سے پوشیدہ ہوگئے کہ پھر ایک مرتبہ ظاہر ہوے اور کہا کہ مین کہ آیا ہون اُنھون نے
جواب دیا ہی کہ جو تیری خواہش ہی وہ پوری ہوگی مجکو سحران سیہ پوش قبول کریگی اور یہ سب
دشمن ہمارے اُسکے اور تیرے ہاتھ سے قتل ہونگے کیونکہ اُنکی موت اُسکے اور تیرے ہاتھ مین دی ہی
اور آفتاب جادو کو ہمنے اِسلیے قتل کرڈالا کہ وہ مغرور ہوگیا تھا اُسکا غرور ہمکو ناگوار ہوا اُسکو ہمنے
صیارون کو بھیجکر قتل کرادالا میرا تو یہ ارادہ ہی کہ تمام اہل اِسلام کی موت تیرے اور سحران کے قبضہ
مین دیدون تو اُنپر فتحیاب ہوگا اور ہماری طرف سے کہدینا کہ اے سحران سیہ پوش تو ہماری بندی
خاص الخاص ہی ہم تجکو ہزار برس تک زندہ رکھینگے یہ سُنکر نہنگ جادو نے کہا کہ اے جوگی صاحب
آپ میرے واسطے دعا کرین کہ میری بھی عمر ہزار برس کی ہوجاوے اور سامری میری بھی عمر بڑھاوین
یہ کہکر واسطے قدمبوسی کے بڑھا اور دونون پیرون پر بوسہ دیا جوگی صاحب نے اُسکا سر سینے
سے لگایا اور کہا کہ بابا جی اچھا ایسے ہمتو سامری کے بندے ہین مگر اُسکے در کے کتے سے بھی
بدتر ہین ہم کیا جانین کہ ترک دنیا کیسی ہوتی ہی ہمتو ہمیشہ دنیا کے خواستگار ہین تو یہ جانتا تھا کہ ہم
تارک دنیا ہین اور اہل دنیا سے نفرت رکھتے ہین ارے کون ایسا ہی جو ترک دنیا کرکے بیٹھیگا صرف
یہ اہل دنیا کے دھوکا دینے کی باتین تھین اور کچھ جھوٹ سچ بول کر اپنا پیٹ بھر لیتا ہی یہ سب باتین
صرف اِسواسطے ہین بھلا کون ایسا شخص ہی کہ جو سامری کی خدمت مین جاسکے مین نے یہ سب جھوٹ
کہا اور تجکو دھوکا دیا کہ مین سامری کے پاس جاتا ہون یہ صرف کچھ لینے کی باتین تھین جاتی
راہ ملے مین بھی گدائی کرنے جاتا ہون یہ دلق مکاری ہی بھلا مردان خدا کہین اہل دنیا کے روبرو بھی
ہوسکتے ہین ہمیشہ اُنسے پوشیدہ رہتے ہین اور بھاگتے ہین یون جس طرح مین تمھارے سامنے بیٹھا
ہون یہ طریقہ کہین اُنکا ہی یہ طریقہ مکارون اور دغابازون کا ہی کہ شعبدہ دکھاکر کچھ نہ کچھ حاصل کرلیا اہل
دنیا صاحب غرض ہوتے ہین وہ اُنکے فقرون مین آجاتے ہین یہ جو کہا تو نہنگ جادو اور زیادہ حیران
ہوا اور کہا کہ واہ بیٹے تو حضور نے وہ تقریر فرمائی کہ جسکے سبب سے میرے دل کو تسکین ہوئی اب
یہ کیا فرماتے ہین مین کبھی نہ مانونگا آپ ضرور مرد بزرگ اور برگزیدۂ سامری ہین اب اِس پوشیدہ
ہونے سے کیا حاصل ہی مین نے پہلے ہی وہ کرامتین دیکھی ہین کہ اب مین کبھی اُسکے خلاف نہ مانونگا
یہ بھی کوئی نہ کوئی بات ہی اُنھون نے کہا کہ بابا وہ بھی شعبدے تھے کچھ تجھ سے حاصل کرنے کی غرض
سے تیرے مقام پر اور کوئی ہوتا تو اُس سے کچھ لجاتا چونکہ تیری تقریر نے میرے دل پر اثر کیا
اِس سبب سے میرا ہوا ڈر نہ پڑا کہ مین تجھ سے کچھ سوال کرون اور تیری محبت بھی میرے دل مین اتنے
عرصہ مین ایسی پیدا ہوگئی اِسوجہ سے مین نے اور بھی خیال کیا کہ بھلا تجھ ایسے دوست سے کیا مانگون
اور کیا لون اگر کوئی اور ہوتا تو مین ضرور سوال کرتا اور اُسکو کوئی نہ کوئی بات بتا کر کچھ فکر قوت کرلیتا

یہی میری بسراوقات کی صورت ہی اسنے جواب دیا کہ ان باتون سے کیا حاصل مین سمجھ گیا ہون کیونکہ آپ نے
ابھی ابھی پہلے جو کچھ کہ مجھپر گذرا تھا بیان کر دیا یہ آپ کو کیا معلوم کہ یہ سہراب جادو ہی اور یہ عیار ہین
ابھی آپ نے فرمایا کہ مجکو یہ خبر سامری نے دی ہی اور تیری بہت تعریف کی ہی اور اپنا بندۂ خاص کہا ہی
بھلا یہ بتائیے کہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ لوگ جو گرفتار ہین یہ عیار ہین اور یہ سہراب جادو ہین جوگی
نے جواب دیا کہ بابا سہراب جادو کو مین نے لاکھون مرتبہ دیکھا تھا اس سبب سے پہچان لیا اور
ان عیارون کو یون شناخت کیا کہ شہرہ ہی کہ عیارون نے آفتاب جادو کو قتل کیا انکی وضع جو دیکھی
تو عیارون کی پائی اس سے کہدیا کہ یہ عیار ہین بھلا مین کیا جانون سامری پاس جانا وہ لوگ اور ہین
یہ جوتو نے کہا کہ آپ نے ابھی کہا کہ مین دو مرتبہ سامری پاس گیا اور انھون نے تیری تعریف کی
تو مین پہلے ہی کہ چکا ہون کہ یہ فقرے بازی تھی تیری سمجھ مین نہین آتا ہی نہنگ جادو نے جواب
دیا کہ جوگی صاحب اگر آپ لاکھ لاکھ میرے دل سے اس امر کو نکالیے گا اور اس خیال کو میری طرف سے دور
کیجیے گا کہ مین کچھ نہین جانتا ہون صرف دھوکا دیتا ہون اور کچھ حاصل کرنیکو یہان بیٹھا ہون مگر مجکو یقین نہ آئیگا
اور زیادہ اعتقاد ہوتا جائیگا یہ جو سنا تو اب انکو یقین ہو گیا کہ تیرا فقرہ کام کر گیا اسی سبب سے پہلے تو وہ
کرشمہ دکھایا پھر بعد اسکے صرف آزمائش کے لیے یہ تقریر کی بھی جب یقین ہو گیا کہ تیرے
فقرے نے اپنا اثر کامل کیا اور پورے زور سے یہ معتقد ہو گیا اب جو کہے گا وہ یہ کریگا
وہ یہ کریگا اب اسکا فقرہ اکارت نا چاہیے بس ایک مرتبہ یا تو بیٹھے ہوے تھے یا کچھ غنودگی سی ہوئی اور ایکبار
جھٹکے اور پھر سیدھے ہوے اب جو نہنگ جادو نے دیکھا تو دونون آنکھین مثل خون کبوتر کے
سرخ ہو گئین ہین اور منھ سے کف جاری ہی ریش کے بال جو مثل نقرے کے سفید تھے کھڑے ہین
اسکی طرف دیکھکر کہنے لگے کہ ارے تو کون ہی اور یہان کیون کھڑا ہی جادو رہو یہان تیرا کیا کام ہی تو اہل
دنیا سے ہی تیرا کام صاحبان سامری پاس کیا ہی جا مجکو دھوکا دینے آتا ہی اگر تجکو کچھ کہنا ہی تو کسی ایسے
کے پاس جا جو تیری سنے ہمسے کیا غرض جس طرح تو لالش دنیا مین مبتلا ہی چاہتا ہی کہ مجکو بھی مبتلا کرے
ارے مین نے اسی سبب سے دنیا کو ترک کیا کہ دنیا ایک مقام خراب ہی یہ ایک ناچیز ہی اسکی کوئی اصل
نہین ہی جو اس سے محبت کرتا ہی وہ ہمیشہ خراب رہتا ہی اسکی کوئی قدر پیش سامری و جمشید نہین ہوتی
ہی وہ اسکو اپنے قریب آنے سے ہمیشہ منع کرتے ہین تو یہ چاہتا ہی کہ مین بھی ایسا ہون مین اسی سبب
سے یہان سبکی نظرون سے پوشیدہ ہو کر اور دنیا کو ترک کر کے بیٹھا مگر نہین معلوم تو نے کیونکر دیکھ لیا
جا اپنی راہ لے کیون میری عبادت مین فرق لاتا ہی یہ کہکر اور سر جھکا کر کچھ پڑھنے لگے بعد تھوڑے
عرصہ کے پھر سر اٹھایا اب وہ غصہ کم ہوا اور وہ حالت بھی جاتی رہی اسکی طرف دیکھکر کہا کہ کیون بابا
تو ابھی نہین گیا تو ابھی موجود ہی اسنے کہا کہ جبتک آپ میرے لیے دعا نہ کرینگے مین یہانسے اسوقت
تک نہ جاونگا مین تو یہ چاہتا ہون کہ کوئی چیز مجکو ایسی عنایت فرمائیے کہ وہ میرے پاس ہمہ وقت رہے
اور مین اسکے سبب سے ہمیشہ فراغت سے بسر کرون اور بلا خوف رہون جوگی صاحب نے کہا کہ
بابا مین کہانسے لاؤن ہان اگر ایکی جو سامری کی خدمت مین جاونگا تو اسنے تیری جانب سے عرض کرونگا
اگر وہ دینگے تو لے آونگا یہ کہکر جنگل کی طرف دیکھا ادھر کا حال سنیے کہ سمک ثانی مین دور سے تباہ
اور برباد ان عیارون سے جدا ہو کر تلاش مین راہ دریا کی پھر رہا تھا کہ اسکا گذر ادھر بھی ہوا اسوقت
پہونچا کہ جب جوگی اور نہنگ جادو سے گفتگو ہو رہی تھی کہ یہ برائے تلاش راہ اور اپنے ہمراہیون کو

تلاش کرتا ہوا پہونچا یہان آکر کیا دیکھتا ہی کہ ایک جوگی ایک پارہ سنگ پر بیٹھا ہی اور ایک جادوگر اسکے
روبرو دست بستہ استادہ ہی اور ایک تخت پر کچھ لوگ پڑے ہین مگر بیہوش ہین اور ایک مچھلی سبز رنگ
خاک پر پڑی ہوئی تڑپ رہی ہی یہ آگے بڑھا کہ دیکھون یہ کیا واقعہ ہی اب جو قریب آکر دیکھا تو کیا
پایا کہ تمام عیار بچارے تخت پر گرفتار پڑے ہین اور ایک جادوگر ہی اب جو بغور دیکھا تو پہچانا کہ یہ
سہراب جادو ہی جو کہ مطیع اسلام ہوکر براے دریافت راہ دریاے سبز رنگ گیا تھا وہ ہی تب یہ
جو دیکھا کہ یہ لوگ ہین فوراً خیال آیا کہ اس جادوگر کو اور جوگی کو گرفتار کرو اور دونون کو قتل کرکے ان
سب کو رہا کرو یہ تو اس قصد سے کچھ عیاری کی فکر کرتا ہوا بڑھا اُدھر وہ جوگی جو جنگل کی طرف دیکھ رہا
تھا اُسکی نظر اسپر پڑی ایک مرتبہ پکارا کہ کہان جاتا ہی مین سمجھ گیا کہ تو عیاری کی فکر مین آتا ہی ای نہنگ
جادو تم بڑے خوش نصیب ہو دیکھو یہ عیار ہی لشکر اسلام کا جو کہ تمھارے عقب مین چلا آتا ہی اور
اُسکا ارادہ فاسد ہی یہ تمھاری خوش قسمتی تھی کہ تم یہان موجود تھے ورنہ وہ عیاری کرکے ضرور تمکو قتل
کرتا اور ان لوگون کو رہا کرلیجاتا اسکو گرفتار کرلو سامری اور سے زیادہ خوش ہونگے یہ سنتا تھا
کہ نہنگ جادو نے پلٹ کر گرجکر کہا کہ سمک تو غافل فکر عیاری مین چلا آتا تھا کہ زمین نے دونون
پیر پکڑ لیے بس حرکت ہوگیا بس دونون کرنہنگ نے اسکو بھی گرفتار سحر کیا اور قید سحر اسپر قائم کی
اور روبرو جوگی صاحب کے لایا اس سے دریافت کیا کہ تو کون ہی اُسنے جواب دیا کہ مین ایک دہقان
آدمی ہون اسوقت اپنی ضرورت سے جا رہا تھا کہ بچے میرے کئی تین دن سے مارے بھوک کے
بیتاب ہین دانہ میسر نہین ہوا ہی جو وہ کھاتے مین اس فکر مین نکلا تھا کہ کہین سے مانگ کر انکو کچھ روٹی کھلاؤن
کہ اس طرف آنکلا یہان آپ لوگون کو دیکھا خیال مین آیا کہ کچھ انسے مانگ لون آپ نے یہ سلوک کیا
کہ بیگناہ گرفتار کرلیا یہ جوگی صاحب نے سُنا تو کہا کہ ہان آپ دہقان ہین یہ نہین کہتے کہ مین عیار
ہون اور سمک میرا نام ہی مین ہی نے آفتاب جادو کو قتل کیا دیکھ تیرے ہمراہی یہ گرفتار ہین
تیرا اُستاد خضران بن عمرو بھی آیا ہوا ہی یہ تو معلوم ہوگا کہ وہ یہان موجود ہی وہ بھی ایک نہ ایک دن
ضرور گرفتار ہوجائیگا ای نہنگ جادو اسکو بھی اسکے ہمراہ لیتا جا اب کوئی خوف نہین ہی وہ وزدبار بھی
بھی گرفتار ہوجائیگا اب وہ بھی مثل اپنے باپ دادا کے ہوگیا ہی مگر یہان ان سب کی قضا آئی ہی
یہان ان لوگون سے کچھ نہو سکیگا یہ وہ مقام نہین ہی انھون نے مثل اُن ملکون کے تصور کیا تھا
اور یہی خیال کرکے آئے تھے سحران سیہ پوش سے کہدینا کہ وہ پل جو کہ دریاے سبز رنگ کے اوپر
ہر صبح شام بنا کرتا ہی اب موقوف کردو کہ اب نہ بنا کرے کیونکہ یہ سب عیار اُسی راہ سے آتے ہین
پھر کہین ایسا نہو کہ اور کوئی عیار آجاوے اور چلا جاوے نہنگ جادو نے جو یہ سُنا کہ واسطے بند
کرنے پل کے کہا ہے کہا کہ مین آپ کے فرمانے کے بموجب ضرور عرض کردونگا مگر دل مین
کہا کہ یہ بڑے کامل ہین کہ انھون نے بغیر تصویر دیکھے پہچان لیا کہ یہ عیار ہی لشکر اسلام کا سمک
نام ہی اور انکا اُستاد بھی آیا ہی یہ صرف انکے کامل ہونے کی وجہ ہی کہ یون پہچان لیا بڑا کامل ہاتھ آگیا
ہی اس سے سب کام اجرا ہونگے اسکی خدمت کرنا باعث برکت کا ہی کیونکہ یہ مقرب سامری
ہی یہ سوچکر کہا کہ ای جوگی صاحب آپ نے خوب پہچان لیا کہ یہ عیار ہی گو میرے پاس تصویر موجود
تھی مگر مین نہ پہچان سکتا یہ بھی اتفاق سے لوگ ہاتھ لگ گئے ہین مین انکو نہ پہچانتا تھا مجکو میری مالکہ
سحران سیہ پوش نے کہا کہ تو جاکر خبر لے آکہ سہراب جادو کیسا ہی کیون نہین آیا اور یہ تصویرین

لیتا جاکر ہمارے تجکو اس شکل کے آدمی ملین اُنکو گرفتار کرلیتا یونہی انھین لوگون نے تو آفتاب جادو کو قتل کیا ہی مین بموجب حکم اُنکے گیا جب باغ مین پہونچا تو کیا دیکھتا ہون کہ سہراب جادو مع ان عیارون کے لب نہر بیٹھا ہوا کچھ باتین کر رہا ہی مین نے جو نقوبہ مین لگائین تو سر مو فرق نہ تھا مین نے خیال کیا کہ شاید سہراب جادو نے آپ کو گرفتار کیا ہی مین صرف براے دریافت حال پوشیدہ ہوگیا مین نے سب گفتگو سنی اور بیقین کامل ہوگیا کہ یہ عیار ہین مین نے نعرہ کیا تمام واقعہ اُس جوگی سے بیان کیا جب سب سن لیا تو جوگی نے کہا کہ بیکار کا کیون سر پھرتا ہی تجھ سے کون دریافت کرتا ہی کہ تو نے کیونکر گرفتار کیا کیا ہمکو تمین معلوم تھا کہ تو نے یون گرفتار کیا ہمکو سب خبر تھی تو نے پوچھا ہوتا جب ہم نہ بیان کرسکتے تو تو بیان کرتا یہ بالکل ہماری خلاف مرضی کیا اب ایسی گستاخی نہ کرنا یہ کہکر ایک مرتبہ غل ہوئے پھر ظاہر ہوے ایکی جو ظاہر ہوے تو دونون ہاتھون کی مٹھیان بندھین نہنگ جادو کو دیکھکر کہا کہ سامری تجھ سے نہایت خوش ہوے ہین اس عیار کے گرفتار کرنے پر فرمایا کہ ہم خضران کو بھی اب اسکے ہاتھون گرفتار کرائین گے اور یہ فرمے اپنے باغ کے بھیجے ہین کہ اسکو دینا اور کہنا کہ اسکو کھالے کہ تیری عمر زیادہ ہوگی کوئی تجکو قتل نہ کرسکے گا یہ کہکر باین ہاتھ کی مٹھی اسکے جانب بڑھائی اُسنے دو نہ کرلیا اب جو دیکھا تو ایک خرما ہی اُسنے کچھ خیال بھی نہ کیا جوم جاٹ کر کھا گیا ابھی وہ کھا ہی رہا تھا کہ ایک مرتبہ جوگی نے کہا کہ ای بابا یہ بھی تو لے سامری نے تجکو ایک لعل بھی دیا ہی کہ اسکو اپنے پاس رکھنا جبتک یہ تیرے پاس رہیگا کوئی حربہ اُسوقت تک تیرے اوپر کام نہ کرسکے گا اور ہر ایک کے دل مین تیری محبت پیدا ہوگی اور سحران سیہ پوش تیری عاشق زار ہوجائیگی یہ کہکر دوسری مٹھی بھی بڑھائی اُسنے وہ بھی دو نہ کرلیا اب جو دیکھتا ہی تو ایک لعل ہی بیضہ مرغ کے برابر مگر اسقدر چمک ہی کہ نظر کام نہین کرتی خیرگی معلوم ہوتی ہی اور اسمین سے ایک قسم کی خوشبو آتی ہی کہ دماغ معطر ہوا جاتا ہی اُسنے کہا کہ ای جوگی صاحب یہ تو فرمایئے کہ اسمین خوشبو کیسی ہی جوگی نے جواب دیا کہ بابا یہ لعل ہمیشہ دست سامری مین رہتا تھا یہ اُنھون نے تجکو دیا اور تیرا بڑا پاس کیا کہ یہ اُنھون نے اپنے ہاتھ کا بھیجدیا یہ اُنھین کے ہاتھ کی خوشبو ہی ذرا اسکو سونگھ تو سہی دیکھ کہ کیسی خوشبو آتی ہی جب تو اسے سونگھیگا بجب تجکو معلوم ہوگا یہ سنتا تھا کہ اُسنے وہ لعل دماغ کے پاس لیجاکر سونگھا وہ لعل ذرا جو دبتا ہے ایک تڑاقہ ہوا اُسمین سے غبار اُڑا اُدھر وہ خرمہ کام کرچکا تھا اور ادھر یہ غبار ناک مین پہونچا اور اُسکے دماغ مین اثر کیا فوراً چھینک آئی اور بیہوش ہوکر گرا یا تو جوگی صاحب بیٹھے ہوے تھے یا دوڑے اور اُسکی شکین باندھین اور زبان بند سوزن دی اور پھر دوڑکر اُس تخت کے پاس آئے تو دیکھا کہ سب عیار بیہوش ہین مگر وہ ساحر بیہوش نہین ہی جب نہنگ جادو بیہوش ہوکر گرا تھا تو اُنھون نے نعرہ کیا تھا کہ منم خواجہ خضران بن عمرو یعنے عمر ثالث عیاری اسکا نام ہی اُسوقت سہراب نے اسکی صدا سنی اور دل مین کہا اور خیال کیا کہ یہ وہی ذات بابرکات ہین جنھون نے پہلے مجکو گرفتار کیا تھا جس روز مین خرس جنگر صنوبر شاہ کو لیجا تھا کیا یہ بھی یہان موجود ہین بڑے غضب کی عیاری کی یہ کام انھین لوگون کا ہی یہ تو یہ خیال کر رہا تھا کہ آپ اُسکے قریب پہونچے اُسنے اشارہ کیا کہ سوزن میری زبان سے نکال لو تو مین بات کرون اُنھون نے کہا کہ تو مجکو دھوکا دیتا ہی جس روز سے یہان آیا ہی پھر خبر بھی نہ لی مکر و فریب کرکے چلا آیا میرے عیارون نے جو گرفتار کیا تو معلوم ہوتا ہی کہ وہ تجکو قتل نہ کرسکے یہ جادوگر جو تیرا دوست تھا پہونچگیا اُنکو اور تجکو دونون کو اسی طرح لیے ہوے جاتا تھا کہ راہ مین

مین نے عیاری کی اب تمکو اور اسکو دونون کو قتل کرتا مون یہ جو سہراب نے سنا دم بخود رہ گیا اشارہ
کیا کہ مین مطیع اسلام ہون جب آپ سوزن نکال لیجے گا تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ مین دوست ہون
یا دشمن ہون خواجہ نے خیال کیا کہ سوزن نکال لونگا پھر یہ خیال کیا کہ شاید قید ہون گرفتار ہو
نکالتے ہی فوراً سحر کرکے اپنا سحر دفع کر ڈالے اور تمکو بھی گرفتار کرلے اس سے بہتر یہ ہے کہ پہلے اسکو خوب
مضبوط باندھ لو بعدہ سوزن نکالو اور گلیم ہاتھ مین لیکر بیٹھو اگر یہ ذرا بھی لب ہلائے تو فوراً گلیم اوڑھا دو اسوقت مین
یہ تمھارا کیا کر سکتا ہی بس یہ تجویز کرکے اسکو کمند احتیاط سے باندھ دیا اور آپ گلیم کو دبائے
مین لے کر بیٹھے اور بائین ہاتھ سے سوزن اسکی زبان سے نکالی جب سوزن سہراب کی زبان سے
نکلی تو اسنے ایک لمحہ بھر کے سہراب نے کہا کہ خواجہ تم مجھ سے خوف نہ کرو مین تمھارا دوست ہون اور
کل واقعہ بیان کیا گو کہ نہنگ جادو بھی بیان کر چکا تھا مگر اسپر بھی انکو یقین نہ تھا اور نہنگ جادو
نے کل حال بیان بھی کر دیا تھا کہ یہ سہراب جادو ہی اسلام کا شریک ہو گیا ہی مگر انکو اسکے قول
کی راست ہونے کا یقین نہ تھا اسی سبب سے انھون نے اسقدر اپنا بندوبست کر لیا اب جو
سہراب جادو نے کل واقعہ ابتدا سے انتہا تک یعنے داخل دربار ہونا اور یہانتک گرفتار ہونا
اور کل حال سب بیان کیا اسوقت انکو یقین آیا اور نور اسلام بھی انکی پیشانی پر ہویدا دیکھا مگر اسپر بھی
بمزید احتیاط کہا کہ پہلے تم میرے شاگردون کو دفع سحر کرکے بھر شیار کرو تو مین آگے بڑھون گا
تو پھر تمکو رہا کرونگا سہراب جادو نے اسم پڑھکر عیارون کے جانب دم کیا فوراً تمام
سب کو ہوش آگیا اب سب نے دیکھا کہ سہراب جادو تو بند ہوا پڑا ہی اور ایک جوگی سامنے
ہی عیارون نے کہا کہ یہ کیا ماجرا ہی ہم لوگ تو کنارے خشک بیٹھے ہوے سہراب جادو سے باتین
کر رہے تھے اتنا تو معلوم ہی کہ ایک جادوگر آیا تھا اس سے اور سہراب سے مقابلہ ہو رہا تھا پھر
نہین معلوم کہ کیا ہوا اب جو آنکھ کھلی تو اپنے کو یہان پاتے ہین اور سہراب جادو کو گرفتار دیکھتے
ہین اور وہ جادوگر بھی بیہوش پڑا ہی جس سے سہراب سے مقابلہ ہوا تھا یہ تو سنا اجرا ہی کہ نہ وہ باغ
ہی نہ وہ سامان ہی نہ وہ شہر ہی ایک صحرائے لق و دق ہی اور یہ جوگی ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ یہان آیا تھا
یہ جوگی اسکو دیکھکر ہلوگون کا خواستگار ہوا اسنے دینے مین انکار کیا ہی اسکو غصہ آگیا ہی مقابلہ ہوا وہ یہ
ہو گیا اسنے اسکو گرفتار کر لیا اب ہمکو ہوشیار کیا ہی یہ اشارے مین ایک نے دوسرے سے کہا کہ
مین اس جوگی نے کہا کہ کیون تمکو اس دن کی خبر نہ تھی کہ یون گرفتار ہو جائینگے آفتاب جادو کو
مار کر بہت شاد ہوے تھے اپنے ساتھ سہراب جادو کو بھی خراب کیا خوب ہوا کہ یہ جادوگر تمکو گرفتار
کرکے لیجا تھا اگر مجھ سے تکرار کرتا تو مین کبھی اسکو گرفتار کرتا اسنے بڑی نافرمانی کی اس سبب سے
یہ واقعہ ہوا ورنہ تمکو لیجا کر قتل کر ڈالتا اب اگر تم سچ سچ بیان کر دو کہ یہ کیا واقعہ ہوا اور یہ تمکو کیون لیے
جاتا ہی تو مین تمکو چھوڑ دون اور یہ بیان کرو کہ کس سہراب جادو کو کیون اسیر کیا تھا اُن عیارون نے
کل واقعہ بیان کیا اور کہا کہ پہلے ہی تم کہہ چکے ہو کہ آفتاب جادو کو مار کر بہت خوش تھے ہمنے آفتاب
جادو کو نہین قتل کیا تھا اسکے بیان آکر گرفتار ہو گئے تھے مگر ہمارے استاد نے آکر عیاری کرکے اسکو
قتل کیا ہمارا تو صرف انکے ہمراہ تھے وہ ہمکو یہان چھوڑکر نہین معلوم کہان چلے گئے ہین ہلوگ یہان
آوارہ تھے کہ سہراب جادو نے ہمپر رحم کھاکر اپنے باغ مین جگہ دی کہ یہ جادوگر پہونچا اور سہراب
جادو سے مقابلہ ہوا چونکہ یہ اُس سے زبردست تھا وہ غالب نہ آیا مگر نہ معلوم پھر کیونکر غالب آیا اب

ہمکو خبر نہین کہ کیا ہوا جب تم نے ہوشیار کیا تو ہمکو بھی ہوش آیا جوگی نے کہا یہ تو بتاؤ کہ سہراب جادو سے اور تمسے کیا سروکار کیونکر وہ تصویر پرست ہی اور تلوگ خدا پرست ہو عیارون نے جواب دیا کہ یہ مطیع اسلام ہین اور ہمارے دوست ہین یہ سُنکر وہ جوگی بہت برہم ہوا اور کہا کہ اب معلوم ہوا کہ میان سہراب بھی مسلمان ہوگئے ہین خیر خوب کیا جو یہ جادوگر گرفتار کرکے لیچلا تھا مین نے برا کیا کہ اُسکو اپنے سے آزردہ کیا یہ کلام جو جو سہراب جادو سنتا ہی ہمارے ہنسی کے لوٹا جاتا ہی اور کہتا ہی کہ خواجہ بھی کیا آدمی ہین اور کیا مزے کی باتین ہین کہ باوجودیکہ یہ سب عیار مین مگر بالکل پہچان نہین سکتے ہین ہاے اِنھون نے تجکو باندھ دیا ہی آپ بیکار کی تقریر کر رہے ہین اِدھر بعد اِس گفتگو کے اُن جوگی نے کہا کہ خیر جو ہونا تھا وہ ہوا اب تم لوگ اسکا اقرار کرو کہ کبھی خواجہ خضران بن عمرو کی عیاری کا نام تک نہ لین گے اور نہ پھر کسی قسم کا دعوی کرینگے تو مین تمکو چھوڑ دون اور یہ بھی اقرار کرو کہ جبتک یہان ہن جو کچھ کہ پیدا کرینگے اُسمین سے نصف اُسکا خواجہ خضران کو دینگے اور اِسوقت جو تمھارے پاس ہی وہ اُنکی نذر کے واسطے دو کہ وہ میرے بڑے دوست ہین اسی سبب سے تو مین نے اُس جادوگر کو گرفتار کیا اور تمکو ہوشیار کیا میرے اُنکے تو پرانی ملاقات ہی بمنیال ملاقات مین نے یہ حرکت کی ہی اُن عیارون نے کہا کہ ہمارے پاس یہان تو کچھ بھی نہین ہی ہم خود سہراب جادو کی روٹیون پر پڑے ہوے تھے مگر ہان جو کچھ یہان پیدا کرینگے نصف اُسکا نذر خواجہ صاحب کو دینگے مگر خواجہ صاحب ہمکو کہان ملین گے جب سب سے اقرار کرا لیا تو کہا کہ یون کوئی غافل ہوکر بیٹھتا ہی کہ جہان لاکھون دشمن ہون اور ایک بھی دوست نہو تم لوگ یون ہی ہمیشہ دھوکا کھایا کروگے اور عیاری کا نام بدنام کیا کروگے آتا جاتا تو کچھ خاک نہین ہی مگر عیاری کرنے پر دم جاتا ہی عیار ہوکر اور اپنی شکلین نہ تبدیل کین آپ بھی گرفتار ہوے اور سہراب جادو کو بھی مفت مین بدنام کیا خیر اب ایسا نہ کرنا یہ کہکر پہلے اپنی صورت تبدیل کی بعد اُسکے سہراب جادو اور عیارون کو رہا کیا اب جو عیارون نے دیکھا تو اُستاد کو پایا عیار دوڑکر قدمون پر گرے اُنھون نے گلے سے لگایا کل حال دریافت کیا عیارون نے کل ماجرا کہنے عیاری کرنا سہراب جادو پر اور اُسکو گرفتار کرنا یہانتک کہ اُسکے باغ مین جانا اور دعوت مین کھانا اور جادوگر کا آنا مقابلہ ہونا سب بیان کیا اُدھر سہراب جادو نے بھی خواجہ کے ہاتھ چومے اور کہا کہ یہ عیاری نہین ہی اعجاز ہی خواجہ نے کل اپنی عیاری بیان کی اور یہ بھی بیان کیا کہ جب مین تم لوگون سے جدا ہوا تو اِدھر کو روانہ ہوا اور یہ شکل جوگی کی بنائی یہان پہونچکر قیام کیا آج مجکو تیسرا دن تھا کہ جادوگر یہان سے تخت اُڑائے ہوے جاتا تھا کہ اُسکی نظر مجھپر پڑی نیچے اُترآیا مین نے تم سب کو گرفتار دیکھا اُسپر عیاری کی یہانتک کہ اُسکو اسقدر اعتقاد ہوا کہ جسکی حد نہین ہی مین نے یہ عیاری کرکے تم سب کی جان بچائی اب بتاؤ کہ کیا کرنا چاہیے عیارون نے کہا کہ جو آپکی راے خواجہ نے کہا کہ میری راے تو یہ ہی کہ سہراب جادو اِسپر اپنا سحر قائم کرین اور مین اُسکے گلے مین گیند عیاری اُتار دون کہ یہ کلام نہ کرسکے اور یہ خود اِسکی شکل بنین اور اُسکو اپنی صورت بنائین اور تم سب کو اُسی طرح گرفتار کرکے طرف دریاے سبز رنگ کے مکان پر سحران سیہ پوش کے لیچلین اور مین گیند عیاری اُڑتے ہوے تخت پر بیٹھا ہوا چلون جب وہان پہونچونگا تو علیحدہ ہوجاؤنگا تم لوگ جب وہان پہونچ جاؤگے اور تمھارے قتل کی تدبیر ہوگی تو اُسوقت مین عیاری کرکے اُسکو بھی قتل کردونگا اور تمکو رہا کرونگا یہی تدبیر ہی اُسکے

نقل کی عیارون نے کہا کہ جو آپکی مرضی بس خواجہ نے فوراً گیند عیاری اُسکے گلے مین ٹھونس دیا کہ وہ بول نہ سکے اور موزن زبان مین دیدی اور خود و گلیم اوڑھکر غائب ہوگئے سہراب جادو نے پہلے سب عیارون کو قید سحر مین گرفتار کیا اور آپ اُسکی شکل بنا اور اُسکو اپنی شکل کا بنایا سب کو تخت پر بٹھا کر روانہ ہوا اُسی طرح مچھلی سبز پر سوار ہوکر اور خواجہ گلیم اوڑھے ہوے ایک گوشۂ تخت پر بیٹھ گئے یہ تخت کو سحر سے اڑاتا ہوا چلا جاتا ہی اُدھر ملکہ سحران سیہ پوش برآمدے پر کرسی بچھاے ہوے بیٹھی ہی اور سیر دریا کر رہی ہی کیونکہ اسکا دم گھبراتا ہی اور سہراب جادو کی طرف سے بہت پریشان ہی اور یہ کہتی ہی اپنے دل مین کیا سبب ہی کہ آج تین روز سے سہراب جادو نہین آیا اور نہ ابتک نہنگ جادو واپس ہوکر آیا بساحری خبر کرین یہ تو دل سے ایسی باتین کر رہی ہی اُدھر سہراب جادو بشکل نہنگ جادو ماہی سحر پر سوار اور غضب مین تخت سحر پر عیاران لشکر اسلام اِس طرح سے نہنگ جادو داخل دریا ہوا چونکہ سات آٹھ آدمی غیر تھے تو کہ بیہوش تھے دریا نے جوش مارا اور چلا کہ ڈوبون اور حباب پیدا ہوے وہ بھی چلے کہ تخت سے لپٹ جاین سحران سیہ پوش نے جو جوش دریا دیکھا تو حیران ہوئی دوربین سحر اُٹھاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ نہنگ جادو عیاران لشکر اسلام کو گرفتار کیے لاتا ہی اِسوجہ سے دریا مین تلاطم ہی اِسنے آواز دی کہ اے دریا سبز رنگ کے دے نہنگ جادو کو آواز آئی کہ اُسکے ساتھ عیار ہین سحران نے کہا کہ اُن سب کو بھی آنے دے مین نے گرفتار کراکے منگایا ہی میری اجازت سے لاتا ہی جب یہ صدا دریا نے سُنی فوراً وہ جوش و خروش اور تلاطم کم ہوا سباب بھی اپنی اپنی جگہ پر جاکر قائم ہوے اُدھر سہراب جادو بشکل نہنگ جادو بہت جلد دریا طے کرکے محل پر سحران کے پہونچا اب جو سحران نے دیکھا تو کیا دیکھا کہ سات عیار قید سحر مین گرفتار ہین اور سہراب جادو بھی بیہوش قید سحر مین اسیر تخت سحر پر برابر ان عیارون کے پڑا ہی یہ دیکھکر حیران ہوئی دل مین کہا کہ یہ کیا ماجرا ہی جو سہراب جادو یون اسیر ہو کھبراکر برآمدے پر سے بارہ دری مین آئی مسند پر بیٹھی کہ اتنے مین نہنگ جادو مچھلی سحر پر سے اُترکر داخل بارہ دری ہوا سحران کو سلام کیا سحران نے کہا کہ بیٹھ جاؤ اتنی دیر تمنے کہان لگائی اور یہ سہراب جادو کو کیون قید کیا خیر دو تو مہارتھے اور وہ تو میرا شریک تھا اور خداوند تصویر کی پرستش کرتا تھا نہنگ نقلی نے کہا کہ ذرا ٹھہر جایے میرے حواس درست ہولین تو عرض کرتا ہون جو کچھ کہ ماجرا ہی یہ کہکر بیٹھ گیا اور یون بیان کیا کہ ملکہ مین آپ کے حکم کے بموجب یہان سے ماہی سحر پر سوار ہوکر برائے خبر سہراب جادو روانہ ہوا جب اُسکے باغ کے قریب پہونچا تو بلندی سے نیچے اُترا اب کیا دیکھتا ہون کہ سہراب جادو مع ان چھون عیارون کے لب نہر بیٹھا ہوا کچھ پی کر رہا ہی پہلے مجھکو گمان ہوا کہ سہراب نے انکو گرفتار کیا ہی کیونکہ یہ ساحر زبردست ہی بذریعہ سحر کے پہچان لیا ہوگا مگر مین نے یہ تدبیر کی کہ ایک درخت کی آڑ مین پوشیدہ ہوکر سب گفتگو سُنی اب کیا سنتا ہون کہ ان عیارون سے سہراب جادو کہہ رہے ہین کہ اے برادران ایمانی مین تمہارا شریک ہون اور مین تو مسلمان مُدت سے ہون کہ جب سے گرفتار ہوکر دربار صاحبقرانی مین گیا تھا اور وہان مجکو مسلمان ہونے کی ہدایت کی گئی تھی مین نے پہلے انکار کیا تھا بعد گفتگوے بسیار کے حکم مثل ملا تھا مگر کچھ دل مین جو آیا اور زندگی بھی تھی تو نمک سے بچا اور خود صاحبقران سے عرض کرا بھیجا کہ مجکو اپنے روبرو طلب فرمایئے مین مسلمان ہونگا جب وہان گیا تو مسلمان ہوا یہ تمکو معلوم ہی کہ

مین مطیع اسلام ہو کر براے دریافت راہ دریاے سبز رنگ صاحبقران سے رخصت ہوکے اور یہ
اقرار کرکے آیا تھا کہ بعد دریافت راہ آپکی خدمت مین حاضر ہونگا اور آپ کو مع لشکر کے لیچلونگا آپ
دریاے سبز رنگ کو فتح کرتے ہوے اور سحران سیہ پوش و ماہیان طوفان کش کو قتل
کرتے ہوے شہر سمندر یہ پر لشکر کشی کیجیے گا سمندر جادو کو قتل کرکے اور اسکے ملک پر قبضہ
کرکے طلسم ایوان نطاق کو مسمار کرکے ایوان تاجدار و اکوان تاجدار کو قتل
فرمایئے گا مین یہان آکر اس فکر مین تھا لیکن یہان آکر عجب آفتون مین گرفتار ہوگیا ایک تو وہ
لکاتہ سحران سیہ پوش میری محبت کا دم بھرنے لگی اور وصل کی خواستگار ہوئی چونکہ مین مطیع اسلام
ہو چکا تھا اسوجہ سے مین نے نامنظور کیا مگر حیلہ حوالہ کرکے اسکو ٹالا اور اس فکر مین رہا کہ کسی طرح
تو مین راہ دریافت کرلون مگر ممکن نہوا یہان آکر یہ دریافت ہوا کہ اب دوسرا بندوبست ہوگیا ہے
کیونکہ اب کل اختیار سمندر جادو نے دریاے سبز رنگ کا ملکہ ماہیان طوفان کش کو دیدیا
ہے اگر وہ قتل کیجائے تو دریا فتح ہوجائے اور یہ بھی سنا ہے کہ اس پار ہو یا اس پار کوئی بغیر اجازت
ماہیان طوفان کش و سحران سیہ پوش کے نہ آسکتا ہے نہ جاسکتا ہے چنانچہ مین نے کئی بار قصد
کیا مگر ممکن نہوا مجبور ہوکر رہگیا خیر اتنا تو ہوا کہ اس پار آنے کی تو اجازت اسنے مجکو دیدی ہے لہذا
مین اس پار تو آتا جاتا ہون اور یہ بھی مجکو حکم ہے کہ جسوقت تمہارا جی چاہے میرے پاس آؤ لیکن
اب مین اس فکر مین ہون کہ سحران سیہ پوش کو کسی طرح قتل کرکے یہان سے جس طرح ہوسکے
نکل جاؤن مگر کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ہے دوسرے یہ بڑی خرابی ہے کہ وہ ساحرہ زبردست ہے اس
سبب سے مین اور مجبور تھا مگر اب جب سے کہ تم لوگون سے ملاقات ہوگئی ہے میرا دل بہت قوی
ہوگیا ہے لہذا اب مین تمکو وہان کسی نہ کسی طرح لیچلونگا تم وہان صبا ری کرکے اسکو قتل کرنا اور اس عذاب
سے میری جان بچانا کیونکہ جب مین اسکے پاس جاتا ہون وہ مجھ سے خواہش وصل کرتی ہے اور نہ
بجا لانے کے ساتھ پیش آتی ہے اسکی باتون سے مین نہایت عاجز اور پریشان ہوتا ہون یہ وجہ میرے
پریشان ہونے کی زیادہ تر ہے کہ ایک تو وہ سیاہ فام اسقدر ہے کہ اسکو دیکھکے ڈر معلوم ہوتا ہے اور دوسرے
کافر ہے اور نہ معلوم کس کس کے مصرف مین آچکی ہے اور اسپر یہ طرہ ہے کہ اپنے کو ناکتخدا کہتی ہے بھلا اس
امر کو مین کیونکر گوارا کرون تمھین بتاؤ یہ کیسے ہوسکتا ہے ایک نہ ایک فقرہ کردیتا ہون اور اپنے کو اس سے
بچاتا ہون اور ابھی تک اسکے وصل سے محفوظ ہون یہانتک حیلہ و حوالہ کی نوبت پہنچی کہ جنگ شروع ہوگئی
اور سرداران اسلام گرفتار ہونے لگے مین بھی دو روز تک اسکے ہمراہ گیا اس مصلحت سے کہ شاید کوئی
تدبیر بن پڑے اور مین اس سے خبردار ہوکر صاحبقران کو اطلاع دیدون اور آگاہ کردون
کہ اسم اعظم سے کام لیجیے تو یہ بلا دفع ہو مگر کوئی تدبیر نہ بن پڑی یہانتک کہ آفتاب جادو آیا اور
صنوبر شاہ اور اسکے ناموس و سرداران نامی کی قید اپنے ہمراہ لایا اور کہا کہ سمندر جادو
نے یہ قیدی بھیجے تھے انکو دریاے سبز رنگ مین قید کیجیے اور مجکو آپکی مدد کو روانہ کیا ہے کہ مین آپکی مدد
کرون اسی بہادران سحران سیہ پوش نے ان سب کو قید کیا اور نہایت سختی سے آجتک پیش آئی ہے
مجکو انکے حال پر بڑا افسوس معلوم ہوتا ہے مگر کیا کرون مجبور و ناچار ہون اور بعد قید کرنے ان سب
کے ذکر جنگ آیا سحران نے کل حال کہ سنایا اس حرامزادے نے اقرار کیا کہ تمنویون انکو عاجز
کرو کہ ہر روز جنگ کیا کرو اور انکے سردارون کو اسیر کرو اور مین اس پار جاکر آفتاب سحر تیار کرتا ہون

اُسکو اِن اہل اسلام پر گرا کر تمام اہل لشکر و خدا پرستون کو مع صاحبقران کے جلا کر خاک کر دونگا یہ
راے جب قرار پا چکی تو مین رخصت ہوکر اپنے باغ کو واپس آیا اور وہ برا سے درستی سحر آفتاب گیا
مجکو اسکی وجہ سے قرار نہ آیا مین نے اُسیوقت ایک عرضی لکھکر ایک طائر سحر کے ذریعہ سے خدمت
مین صاحبقران کے روانہ کی اور کل کیفیت اُسمین لکھدی جب وہ صاحبقران کو ملا تو معلوم
ہوتا ہی کہ اُنھون نے آپ لوگون کو روانہ فرمایا کہ آپ نے آکر آفتاب جادو کو قتل کیا شکر ہی خدا
کا کہ ایک کافر تو داخل نار سقر ہوا اب خداوند کریم ایسا کرے کہ یہ دونون بھی داخل جہنم ہون بعد
اسکے حضور اُن عیارون نے اپنے آنے کی کیفیت بیان کی اور آفتاب جادو کے قتل ہونے
کی اور کل حال جو کہ گذرا تھا اِسکو تو معلوم تھا سب کہدیا اور کہا کہ یہ اب آپکی اور آپکی ہمشیرہ کے قتل
کی فکر کر رہے تھے کہ مین پہونچا جب مین نے یہ گفتگو کی تو سنکر مجکو غصہ آگیا مین نے فوراً سہراب
جادو کو ٹوکا اور کہا کہ او نمک حرام احسان فراموش یہ کیا حرکت ہی ایک تو اہل اسلام سے مل گیا اور
دوسرے اپنی ملکہ اور محسنہ یعنی سحران سیہ پوش جادو کی اور اُنکی ہمشیرہ کے قتل کی فکر کرتا ہی
اُنکے دشمنون کا شریک ہوگیا ہی اِس خاندان کے بربادی کی فکر مین ہی خوب کیا تھا جو مجکو سمندر
جادو نے یہان قید کرایا تھا دعائین دے ملکہ سحران سیہ پوش کو کہ جنکے سبب سے ابتک زندہ
ہی ورنہ مر بھی گیا ہوتا اور اب اُنکو بدنام کرتا ہی کہ وہ میری عاشق ہین اور مجھ سے طالب وصل ہین
مین اُنکو تفرے دے کر ٹالتا ہون اور اب تو اُنکی مذمت کرتا ہی اور اب معلوم ہوا کہ باعث قتل آفتاب
جادو تو ہی ہی اور تیرے ہی وجہ سے یہان عیارون کا دخل ہوا حضور یہ جو مین نے کہا تو اُسنے
لاکھون اور کروڑون گالیان دین کہ میری طاقت نہین ہی اور نہ زبان مین گویائی ہی کہ اُنکو بیان کر سکون
اور بعد اِسکے مجھ سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوگیا چونکہ وہ ساحر زبردست تھا مین نے پہلے تو کچھ
دیر مقابلہ کیا بعدہ خاک قبر جمشید ہی ڈال کر اُسکو گرفتار کر لیا بعد اُسکے اُن عیارون کو بھی گرفتار
کیا جو کہ برابر اُسکے تخت سحر پر بیہوش پڑے ہین سحران نے جب یہ سُنا تو ایک دو دفعہ تھا کہ کاخ
دماغ کے پار ہوگیا اور دل و جگر کو توڑ کر نکلگیا اور تمام بدن کے بال کھڑے ہوگئے اور کف منہ سے جاری
ہوگیا ایک تو کالی تھی دوسرے بسبب غصہ کے اور رنگ سیاہ مانند قیر کے ہوگیا اور کہا کہ ہان
لاؤ اُس نمک حرام و احسان فراموش کو اور لاکھون گالیان دینے لگی جب یہ غصہ اور کیفیت
سہراب جادو یعنے نہنگ نقلی نے دیکھی تو عرض کیا کہ حضور اِسوقت معاف کرین کل اُسکو
تماشا دکھایا جائے اگر وہ مان جائے تو خیر ورنہ کل قتل کیجیے گا کیونکہ آپ فرماتی ہین کہ مجکو سہراب جادو
سے محبت بھی ہی یہ سُنکر اُسنے کہا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی کیسی محبت اور کیسی عاشقی مین ایسی محبت کو گوارا
نہین کرتی ہون کہ جسکے سبب سے جان جائے ایک نہین لاکھون ہزارون مین مین نہ مانونگی اِسکو
ابھی قتل کرونگی نہنگ نقلی نے اُسکو خوب گرما دیا بس اُسنے جب یہ دیکھا کہ جادو اثر کر گیا تو فوراً
تخت سحر سے اُتار کر اُسکے سامنے لاکر ڈالدیا اور کہا کہ یہ حاضر ہی اِسکو ہوشیار کر کے کچھ دریافت فرمایئے
اُسنے کہا کہ کچھ دریافت کرنے کی حاجت نہین ہی اور نہ ہوشیار کرنے کی ضرورت ہی شاید وہ ہوشیار ہوکر
کچھ عذر پیش کرے اور مجکو رحم آجائے تو بڑی خرابی ہوگی پھر مجکو چھوڑ دینا پڑیگا اور اُسکے سبب سے
جان جائے پھٹ پڑے وہ سونا کہ جس سے تو مین کان مین ایسی عاشقی سے باز آئی یہ سنکر اُسنے
کہا کہ اچھا اِسقدر تو کیجیے گا کہ اُسکو ہوشیار کر کے قتل فرمایئے گا کہ وہ بھی تو اپنی حالت دیکھے اور جانے

کر اپنے مالک سے بے وفائی کرنا اُسکی سزا یہ ہی سحران نے کہا کہ اچھا اسقدر ضرور ہوگا بس کہا کہ تم اپنا سحر اُسپر سے دور کرو نہنگ نقلی نے سحر دور کیا فوراً اُسکو ہوش آگیا نہنگ نقلی نے بڑھکر سوزن زبان سے نکال لیا اور کہا کہ اے سہراب جادو دیکھ نمک حرامی کی یہ سزا ہی اُدھر نہنگ اصلی نے جو دیکھا کہ مین بندھا ہوا ہون اور میری صورت کا ایک آدمی برابر ملکہ کے استادہ ہی اور مجکو سہراب جادو کہکر خطاب کر رہا ہی یہ حیران ہوکر دیکھنے لگا لاکھ لاکھ چاہا کہ بات کرون مگر بسبب گیند ہاری کے بولا نہ گیا جھنجلا کر رہگیا مگر اشارون سے کچھ کہا کسی کی سمجھ مین نہ آیا سحران سیہ پوش نے کہا کہ لو اور سنو اشارے بازی کرتے ہین یہان کوئی آپ کا عاشق نہین ہی کہ جسکو آپ اشارہ کرتے ہین سب آپ کے خون کے پیاسے ہین ایک مرتبہ آپ کے ساتھ نیکی کرکے کیا ہوا جو اب ہوگا بلکہ اُسکا انجام یہ ہوا کہ آپ میرے دشمن جان ہو گئے مین کب اب آپ کے ان فقرون مین آتی ہون اُسنے لاکھ لاکھ اشارے کیے کہ مین نہنگ جادو ہون مگر کوئی نہ سمجھا اور اُسکی بات نہ کرنے پر سحران اور زیادہ برہم ہوئی اور غضبناک ہوکر فوراً ایک اسم سحر پڑھکر ہاتھ مچکا دیا کہ سر اُسکا تن سے جدا ہوکر دور جا گرا اور ایک صدائے گیردار بلند ہوئی کچھ دیر تک تاریکی رہی کیونکہ یہ بھی ساحر زبردست نہ تھا برقباری وسنگباری نہوئی صرف تاریکی ہوکر رہگئی بعد اُسکے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من نہنگ جادو ملازم سحران سیہ پوش بود افسوس مردیم وجان دادیم وبمطلب خود نہ رسیدیم اُسکے یہ بول مچانے لگے اور گلدستہ جو کہ اُسکے نام کا سحران سیہ پوش نے تیار کرکے رکھا تھا اُسمین آگ لگ گئی اور وہ جلکر خاک ہوگیا یہان سحران نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ جتنے اسکے ملازم ہین خواہ عورت خواہ مرد سب کے نام کے گلدستے بناکر طاقون پر چن دیے ہین کہ جب کوئی مرجائے یا قتل ہو جائے تو اُسکے نام کا گلدستہ جلکر خاک ہو جائے اور اسیطرح نہنگ جادو کا بھی گلدستہ جل کر خاک ہوگیا اُسنے جو یہ صدا سنی کہ کشتی مرا نام من نہنگ جادو بود یہ حیران ہوئی اور طرف اُس طاق کے دیکھا کہ جسپر گلدستہ رکھا تھا اُسکے نام کا دیکھا کہ گلدستہ جلکر خاک ہوگیا اور زیادہ حیرت ہوئی اور دل مین کہا کہ یہ کیا ماجرا ہی مین نے تو سہراب جادو کو قتل کیا اور یہان صدا نہنگ کے قتل کی آئی میرے خیال مین یہ واقعہ نہین آتا ہی کیونکہ اُسکے نام کا گلدستہ بھی جل گیا سہراب کے نام کا گلدستہ باقی ہی پس یہ سوچکر طرف نہنگ نقلی کے متوجہ ہوئی اور کہا کہ یہ کیا راز ہی کہ قتل تو کیا سہراب جادو کو اور صدا آئی تمھارے قتل کی اور تمھارے نام کا گلدستہ بھی جلکر خاک ہوگیا سہراب کے نام کا گلدستہ باقی ہی اور تم میرے روبرو موجود ہو میری سمجھ مین یہ امر نہین آتا ہی یہ کیا واقعہ ہی نہنگ نقلی نے کہا کہ آپ کے سننے مین فرق ہوگا اور مقام گلدستہ بھی بدل گیا ہوگا یہ سنکر سحران نے کہا کہ مین نے اکیلے نہین سنا ہی بلکہ یہان جسقدر لوگ موجود ہین اُن سب نے سنا ہی اُنسے بھی دریافت کرو کہ انھون نے کیا سنا شاید ایسا ہی ہوا اور لوگون سے جو دریافت کیا تو انھون نے بھی یہی کہا کہ ہمنے بھی یہی سنا کہ کشتی مرا نام من نہنگ جادو بود ہمکو خود فکر ہی کہ نہنگ جادو تو زندہ موجود ہین اور اُنکے قتل کی صدا بلند ہی یہ کیا ماجرا ہی تب یہ سنکر سب اور زیادہ حیرت زدہ ہوے اور کہنے لگے کہ بڑے تعجب کی بات ہی اسوقت اُسنے کہا کہ مین ابھی دریافت کیے لیتی ہون مجکو ابھی ابھی معلوم ہوجائیگا جو ماجرا ہی مجکو کچھ معاملہ خراب معلوم ہوتا ہی یہ جو اُسنے کہا تو سہراب جادو کے نوحواس جاتے رہے گو کہ یہ بھی ساحر زبردست ہی مگر اُسکے

مقابل نہین ہی اس سے کم ہی اسکا سامنا نہین کرسکتا ہی خیال کیا کہ ادھر اسنے دریافت کیا اور معلوم ہوا
کہ نہنگ جادو مارا گیا اور یہ سہراب جادو ہی ذرا گرفتار کرلیگی دم لینے کی مہلت نہ دیگی فوراً قتل
کرڈالیگی خواجہ صاحب نے کہا اچھی تدبیر جان لینے کی کی ہی میری بھی جان گئی اور ان عیارون
کی بھی جان مفت گئی کیونکہ اسکو یقین ہوجائیگا کہ تیرے قتل کی تدبیرین کیے ہین اور نہنگ
جادو چونکہ اس سے کم تھا نہ مقابلہ کرسکا گرفتار ہوگیا یہ اسکی صورت بنکر تیرے قتل کو آیا ہی اور ان
عیارون کو بھی لایا ہی اور اسکو اپنی صورت بناکر تیرے ہاتھ سے قتل کراڈالا یہ بڑا غضب ہوگیا
اب جان نہ بچے گی اگر مین کہی کرونگا مگر وہ کبھی نہ مانیگی یہ ادھر اس فکر و تردد مین مبتلا ہی ادھر
اسنے کچھ پڑھکر دستک دی فوراً اسکے پاس سے زمین شق ہوئی اور ایک بالشت بھر کی سونے کی
پتلی پیدا ہوئی اس پتلی نے اسکو سلام کیا اور دست بستہ روبرو کھڑی ہوگئی اسنے اس پتلی پر کچھ پڑھکر
دم کیا اور کہا کہ بیان کر یہ کیا ماجرا ہی مین نے قتل کیا سہراب جادو کو اور یہان صدا نہنگ جادو
کے قتل کی آئی اور وہ گلدستہ جو کہ اسکے نام کا تھا وہ جلکر خاک ہوگیا وہ پتلی ہنسی اور کہا کہ افسوس آپ کام
دیکھ بھال کر نہین کرتی ہین بے گناہ نہنگ جادو قتل ہوا اور سہراب جادو جو کہ مجرم تھا اور لائق
گردن زدنی تھا وہ آپ کے پہلو مین بیٹھا ہی اور آپ کے قتل کی فکر کر رہا ہی یہ سنکر ایک مرتبہ سحران
نے پلٹ کر دیکھا اور کہا کہان ہی یہ تو نہنگ جادو ہی تو بھی مجکو دھوکا دیتی ہی اس پتلی نے کہا کہ ہر
آپ کا خیال ہی یہی سہراب جادو ہین انھون نے اپنی صورت بناکر اسکو قتل کراڈالا اور آپ بچ گئے
افسوس یہان سب عیار مگئے سامری خیر کرین اسکو جلد گرفتار فرمایئے درد پہنچایئے گا جسقدر سنے
دریافت کیا اس پتلی نے بیان کردیا اگر وہ کل حالات دریافت کرتی تو وہ پتلی ابتدا سے انتہا تک کل
ماجرا بیان کردیتی اور یہ بھی کہدیتی کہ خواجہ خضر ان گلیم اور حکم فکر عیاری کر رہے ہین مگر فائدہ اسکے
سحر کا یہ ہی کہ جسقدر اس سے دریافت کرو اسیقدر وہ بیان کرتی ہی زیادہ نہین کہتی بس جب یہ معلوم
ہوگیا تو سحران نے پہلے پلٹ کر سحر کیا کہ سہراب جادو بیحس و حرکت ہوگیا سہراب نے لاکھ
لاکھ چاہا کہ سحر کردون مگر سحر یاد نہ آیا کیونکہ یہ پہلے ہی بیان ہوچکا ہی کہ دریاے سبز رنگ مین کسی کو سحر
یاد نہین آتا ہی اور نہ اسکا سحر اثر کرتا ہی بالکل بیکار ہی جبتک کہ ماہیان طوفان کش یا سحران
اجازت دے یا ان اگر کوئی بسحر کسی ساحر کا دریا مین آجائے تو وہ اسی طرح برقرار رہیگا اسکو کسی قسم کا
ضرر نہوگا مگر سنا ہر کو سحر فراموش ہوجائیگا ایک تو یہ سبب تھا جو سہراب مسحور رہوگیا دوسرے سحران
نے یہ بھی بندوبست کیا تھا کہ شاید یہی ساحر زبردست ہی اگر اسکو یہان سحر نہ فراموش ہوا اور یاد رہا
تو میری خرابی ہوگی ایسا سحر کیا کہ سحر فراموش ہوگیا تیسرے سہراب جادو پر اسکا خوف ہی غالب
ہوگیا تھا اسی سبب وہ گرفتار رہوگیا بعد مسحور کرنے سہراب جادو کے سحران سیمیہ پوش نے
سحر کیا کہ وہ پتلی غرق زمین ہوگئی اور کچھ حال نہ اس سے دریافت کیا اور نہ اسنے بیان کیا
جسقدر دریافت کیا اتنا وہ بیان کرکے خاموش ہورہی جب اسنے سحر کیا وہ غرق زمین
ہوگئی بعد غرق ہونے پتلی کے وہ متوجہ ہوئی طرف سہراب جادو کے اور کہا کہ کیون سہراب جادو
یہ کیا حرکت ہی ایک تو ہمارے دشمنون سے لڑا دوسرے ہمارے قتل کی فکر کرنے لگا تیسرے ہمارے
سر پر آکر ہمارے ملازم کو ہمارے ہاتھ سے قتل کرایا کیا خوب آپکی باتین ہین ایک تو چوری دوسرے
سرزوری کیا کوئی کسی کا اعتبار کرے کیا یہ نہین معلوم تھا کہ جب یہ قتل ہوگا تو حال کھل جائیگا اسوقت

کیا انجام ہوگا ہی شرط کہ تجکو بھی مثل اُسکے قتل کرون سہراب جادو نے جواب دیا جو تیرا جی چاہے وہ کرمین تو کبھی اب اپنے قول سے نہ پھرونگا کیا کرون کہ میرا بس نہ چلا ورنہ مین تو اب تک کب کا تجکو واصل جہنم کر چکا ہوتا اور تو نے کیا بار بار نمک حرام کہتی ہے مین نے جو تجکو نہین پوچھا تو کیا یہ نمک حرامی ہے مین اپنے مالک کے ساتھ ایسا فعل نہین کر سکتا تھا میرے مذہب مین ناجائز تھا مین یہان کبھی نہ آتا مگر تیرے قتل کے لیے اور دریافت راہ دریا کے لیے آیا یہان یہ رنگ دیکھا اپنا مطلب تھا جو تو نے دیکھا اور کہا اُسکو مین نے طوعاً و کرہاً گوارا کیا اگر تو کتنا ہی اصرار کرتی مگر مین کبھی ایسے فعل کا مرتکب نہوتا مین اپنی عاقبت خراب کرتا اتنے دنون تو راہ ضلالت مین خراب ہوا اب بھی اُسکی پیروی کرتا یہ سُنکر اُسکو اور زیادہ طیش آیا اور کہا کہ یہ نمک حرامی ہے کہ اپنے مالک کی دختر پر نگاہ بد ڈالی اور اُسکی عاشقی کا دم بھرا جب اُسکے باپ سے سوال کیا تو اُسنے آزردہ ہوکر نکال دیا اور ہمشیرہ پاس میری روانہ کیا کہ اِسکو قبد کرو اُنھون نے یہان قید کیا مین نے ترس کھا کر رہا کر دیا اُسپر اُسکو ان سب کے روبرو بدنام کرتا ہی سُنکر سہراب جادو کو غصہ آگیا اور گالیان دینے لگا اور ہر ایک کے بیٹے جو جو کہ اُسنے اِسکے ساتھ حرکتین کین تھین سب بیان کیے جب سب بیٹے کی سنی تو اسوقت اُسکو اور زیادہ غصہ آیا اور کہا کہ تو اب یون نہ مانے گا تیری قضا آگئی ہی مین کیا کرون مجبور ہون یہ کہکر خوب مضبوط ستون بارہ دری سے جکڑ کر باندھ دیا اور خود اُٹھکر باہر آئی یہان دیکھا کہ تخت سحر پر عیار بیہوش پڑے ہین گو کہ یہ تخت سحر نثار کیا ہوا شہنگ جادو کا تھا مگر جب چلنے لگا تو سہراب جادو نے بھی اپنا سحر اُسپر کر دیا تھا اِس سبب سے وہ تخت سحر قائم رہا برہا دنہین ہوا جیسے ہی عیارون کو دیکھا اور غیظ و غضب طاری ہوا اُنکو بھی لاکر برابر اُسکے باندھ دیا اور حکم کیا کہ ابھی صنوبر شاہ و سرداران صنوبر شاہ کو اور سرداران اہل اسلام کو مین ان سب کو اِسیوقت قتل کرونگی اور باقی دو عیار اِسکے سحر کر کے قتل کر ڈالونگی یہ حکم دینا تھا کہ چند ساحر گئے اور داروغہ زندانخانہ سے کہکر اُن سب کو جنکو کہ سحران نے طلب کیا تھا لے آئے اُس لکاتہ نے اُنکو بھی برابر اُن سب کے باندھ دیا عیارون پر سے سحر سہراب دفع کیا اب جو اُنکی آنکھ کھلتی ہی تو اپنے کو مع سہراب و دیگر سرداران نامی کے جو کہ لشکر مین ہمیشہ رہتے تھے ستون بارہ دری سے بندھا ہوا پایا اِسنے یہ بھی سحر کر کے سہراب جادو کی اصلی صورت کر دی تھی جب عیارون نے یہ دیکھا کہ یہ ساحر ہے مین اور ایک ساحرہ سیاہ فام بڑے بڑے دانت موٹے موٹے اور بڑی بڑی ناک پھولے ہوئے گال لمبے ایسے کان بڑے غیظ و غضب مین مسند زرنگار پر بیٹھی ہے اور جو سب اُسکے روبرو بندھے ہوئے استادہ ہین حیران ہوئے کہ یہ کیا ماجرا ہی اور کون مقام ہی خیال آیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ بوجب کہنے اُستاد کے سہراب جادو نے عیاری کی فکر کی یہان آنکھ کھل گیا اور ہم سب گرفتار ہوگئے یہ دریاے سبز رنگ ہی اب جو سر جھکا کر دیکھتے ہین تو تمام سقف بالاے سراب سبز رنگ کے ہوا اور سب در و دیوار بھی سبز ہین مگر وہ پانی اِسقدر قائم ہی کہ ایک قطرہ نہین گرتا ہی سقف بنی ہوئی ہی اور پانی بھرا ہوا ہی اور ایک نئی بات یہ ہی کہ پانی روان معلوم ہوتا ہی اور موجین جیسا کہ ہوا سے ہوتی ہین تو وہ بھی معلوم ہوتی ہین اور تمام دیوار و در سوا ے زمین کے آب سبز کے معلوم ہوتے ہین کوئی عمارت خشکی نہین ہر چار طرف آب سبز رنگ روان ہی مگر عجب یہ ہی کہ کوئی ٹپڑا تر نہین ہوا ہی اسقدر چمک ہی کہ یہ محسوس ہوتا ہی کہ گویا یہ عمارت تمام زمرد کی ترشی ہوئی ہی یہ دیکھکر عیار حیران ہوکر آپس مین کہنے لگے کہ سحر کا

بھی عجب کارخانہ ہی اُدھر سحران نے آواز بلند کہا کہ تلوگ کیا حیران ہوکر دیکھتے ہو میری طرف متوجہ ہو
اور جو مین کہتی ہون وہ سنو سب عیار یہ صدا سُنکر اُسکی جانب متوجہ ہوے اُسنے کہا کہ کیا تمنے یہ بھی
وہ مقام خیال کیے ہین جو کہ تمنے اور تمھارے مالکون نے فتح کیے ہین وہ لوگ جو کہ قتل ہوے یعنے
شمامہ جادو ودامہ جادو وسا حرمشمش یہ سب بڑے بیوقوف تھے اور اُنکو ان باتون کا کچھ
خیال نہ تھا اگر ذرا بھی توجہ کرتے تو کبھی نہ قتل ہوتے خیر یہان تو یہ سب خبر تھی اور معلوم تھا اور ہمیشہ سے
اِسکا خیال تھا کہ یہان تو کوئی نہ آسکے اُسکی تدبیر قبل سے کر لی تھی یہان تم لوگون کی قضا لیکر آئی ہی اب
میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاؤ گے یہ کہکر حکم دیا کہ بلا لو جلادون کو پھر یہ خیال آیا کہ جلادون کی کیا حاجت
ہی سحر کافی ہی منع کر دیا اور کہا کہ مین تمکو نیچہ سحر سے قتل کرونگی یہ کہکر سحر کی فکر کرنے لگی ابھی کچھ پڑھا
نہ تھا صرف تدبیر کر رہی تھی کہ اُدھر عیارون کو یقین ہو گیا کہ اب جان نہ بچے گی دعا کرنے لگے اور یون
اپنے دل مین کہنے لگے کہ اے خالق کون ومکان وای مالک زمین وزمان تو خالق حقیقی اور رب تحقیقی
ہی تو ہی سب کا بچانیوالا ہی تو ہی ہم گنہگارون کا امان دینے والا ہی اگر ہماری زندگی ہی تو ہمکو اس ظالمہ
کے پنجہ سے نجات دے اور بچالے ورنہ اگر ہماری موت ہی قریب آئی ہی اور وعدہ ہی ہمارا پورا
ہو چکا ہی تو ایسے مقام پر موت آئے کہ جہان گور وکفن بھی ممکن ہو ایسے مقام پر نہ مرین کہ جہان سوا
کافر کے دوسرا مسلمان کی صورت نہ دکھائی دے ہم تیری راہ مین جہاد کرنے آئے ہین ہمارا یہ مطلب ہی
کہ جو لوگ کہ دیگر خداؤن کو مانتے ہین اور کافر ہین وہ بھی دائرہ اسلام مین آئین کیونکہ دنیا مین سوائے مذہب
اسلام کے اور دوسرا مذہب نہو اور بت پرستی وغیرہ بالکل جاتی رہے اور یہ سب اُس سے بازآئین
اے کریم تو ہمکو اِس بلا سے نجات دے اِن لوگون نے اِسقدر بلک کر دعا مانگی کہ تیر دعا ہدف اجابت
پر جاکر بیٹھا اُدھر اُسنے سب سامان درست کر لیا صرف اُٹھاکر کھینچ مارنے کی دیر تھی اُسکا یہ قصد
تھا کہ حربہ کر دن اور ہاتھ بڑھایا تھا کہ ایک مرتبہ صحن باغ مین نور روشنی سی پیدا ہوئی باوجودیکہ
دن تھا مگر سب کی آنکھین خیرہ کرنے والی روشنی آفتاب ماند ہو گئی اِسکی نظر جو اُس طرف
پڑی تو حیران ہو گئی اور خوشبوے مشک وغیرہ وگلاب وکیوڑہ اسقدر آئی کہ سب کے دماغ بس گئے
اور ایک خوشبو ایسی تھی کہ کبھی اُن لوگون نے کسی سے اپنی عمر بھر مین کبھی نہ سونگھی تھی ہر ایک نے سر اُٹھاکر
طرف صحن کے دیکھا سحران نے کہا کہ یہ کیا ماجرا ہی اور یہ روشنی صحن مین کیسی ہی اور یہ خوشبو کیسی آتی
ہی کیا کسی مرد بزرگ کا یہان گذر ہوا ہی یہ کہہ رہی تھی کہ دیکھا ایک مرد بزرگ تمام بال سر کے سفید ریش
بہت دراز سر پر ایک تاج عجب طرح کا رکھے ہوے اور ایک جامہ پہنے ہوے کہ وہ ہر مرتبہ نیا
رنگ بدلتا ہی یا سامری یا جمشید کہتے ہوے ایک تخت پر بیٹھے چلے آتے ہین اور وہ تخت کچھ
زمین سے بلند ہی جون جون وہ قریب آتے ہین اُسیقدر خوشبو زیادہ ہوتی جاتی ہی اور اُنکے چہرہ سے
ایسی نور کی پیدا ہی کہ تمام مکان روشن ہو گیا ہی اور وہ جو صحن مین روشنی معلوم ہوئی تھی وہ اُنکے چہرہ کی
تھی کہ یکایک وہ مرد بزرگ بارہ دری مین تشریف لائے جسقدر لوگ وہان موجود تھے سب اُٹھ کھڑے
ہوے سحران سیہ پوش بھی برائے تعظیم اُٹھی اور دست بستہ ہو کر استادہ ہو گئی اور مارے رعب کے
سب کا یہ حال تھا کہ بند بند کانپ رہا تھا منھ سے بات نہ نکلتی تھی عجب حالت تھی سحران نے جرأت
کرکے اور ہاتھ بڑھاکر عرض کیا کہ آپ تشریف لائیے ہاتھ پکڑ کر اُنکو تخت سے اُتارا اُنکی ریش
جو زانو وشوار تھی ہر قدم پر یہ معلوم ہوتا تھا کہ گرے پڑتے ہین جون تون لاکر مسند پر بٹھایا اور

خود روبرو دست بستہ کھڑی ہوگئی اب یہ حالت ہی کہ سب خاموش مؤدب کھڑے ہین کسی مین ذرا
بھی حرکت نہین ہی گویا تصویر گلی ہین ایک مرتبہ اُن مرد بزرگ نے سر اُٹھاکر کہا کہ اے بچی تو کیون کھڑی
ہی آبیٹھ جا تیرا تو بڑا مرتبہ ہی پیش سامری و جمشید کیون مجکو گنہگار کرتی ہی سامری مجھپر خفا ہونگے کہ تونے
میری بندی کو اپنے روبرو کھڑے رہنے دیا اور بٹھایا نہین اُسپر یہ جاسخران سپر یوش نے
انکار کیا اُنھون نے پھر کہا اُسنے پھر انکار کیا اُنھون نے جو غیظ کی نگاہ سے دیکھا اور کہا کہ بیٹھ جا
اُسکی تو یہ نوبت ہوئی کہ مارے خوف کے لرزگئی اور ایسا خوف آگیا کہ اگر بیٹھ نہ جاتی تو گر پڑتی
اور لوگون کی تو بری کیفیت ہوگئی کچھ تو مارے خوف کے گر پڑے کچھ بیہوش ہوگئے ایسا رعب
طاری ہوا کہ سحران اُن سب کا قتل کرنا بالکل بھول گئی اُسکو خود اپنی جان کی فکر ہوگئی کہ دیکھیے کیونکر
جان بچتی ہی اور یہ کون مرد بزرگ ہین کوئی کامل ضرور ہین کہ ایسے مقام پر یون چلے آئے یہان کوئی
بغیر میری اجازت کے نہین آسکتا ہے اگر یہ ایسے کامل نہوتے تو یون نہ آتے یہ تو اپنے دل مین
یہ خیال کر رہی ہی کہ اُن مرد بزرگ نے کہا کہ اے سحران تو یہ خیال کر رہی ہوگی کہ یہ یہان کیونکر آئے
یہان کا تو یہ قاعدہ ہی کہ کوئی بغیر میری اجازت کے نہین آسکتا ہی مین نے تو اجازت دی نہین پھر
یہ کیونکر آئے اری بچی ہمکو کچھ اجازت کی ضرورت نہین ہی ہم جہان چاہتے ہین چلے جاتے ہین
ہمیشہ سامری و جمشید کی خدمت مین رہتے ہین ہمارے پاس ایک ایسی شئی ہی کہ اُسکے سبب سے
ہمپر کوئی چیز اثر نہین کرتی ہی نہ پانی تر کرے نہ آگ جلا دے اور نہ ہمکو کوئی شئی روک سکے اگر دیوار
آہن بھی حائل ہو تو ہمکو نہ روک سکے ہم بلا خوف و خطر جہان چاہین چلے جائین تو کیون اتنا عجب
کرتی ہی یہ سُنکر اُسکو اور زیادہ استعجاب ہوا دل مین کہنے لگی کہ یہ تو سب کے دل کا حال بھی بتا دیتے
ہین بعد تھوڑی دیر کے جب کچھ حواس درست ہوئے اور خوف بھی کم ہوا تو دست بستہ عرض کیا
کہ آپ یہ فرمائین کہ آپ کون ہین اور کیا اسم مبارک ہی اور کہان سے تشریف لائے ہین اور باعث
تشریف آوری کیا ہی کیون اِس غریب خانے مین قدم رنجہ فرمایا ہی یہ سنکر وہ مسکرائے اور کہا کہ مین کیا
بیان کرون کہ مین کون ہون اور کہان سے آیا ہون اور کیا نام ہی اور کیا کام ہی اری بچی کیا تجکو نہین
معلوم مین ملک الموت سامری ہون اُنکے حکم سے روح قبض کرنے ہر ایک بشر کی جاتا ہون جہان
اُنکا حکم ہوتا ہی وہان پہونچ جاتا ہون جسکی قبض روح کا حکم ہوا وہ بجالایا ابھی ابھی سامری نے فرمایا
کہ اے ملک الموت تو ابھی دریاے سبز رنگ مین مکان پر سحران جادوے کے جا اور وہان سے
سہراب جادو و عیاران لشکر اسلام و دیگر سرداران نامی اہل اسلام و حضور شاہ وغیرہ کو سحران
قتل کرتی ہی تو جاکر اُنکی روح قبض کر لا مین نے عرض کیا کہ بہت بہتر ہی اور مین چلنے پر آمادہ ہوا
اُسوقت سامری نے فرمایا کہ اے ملک الموت تو سحران سے پوشیدہ نہ جانا اور تم اُسکے سامنے ظاہر
ہوکر جانا اور ہماری طرف سے اُسکو دعا کہنا اور کہنا کہ تونے وہ کام کیا ہی کہ ہم تجھ سے نہایت درجہ
خوش ہوگئے اور اِس کام کے عوض مین ہمنے تیری خاطر سے اپنے فرشتہ قدرت کو تیرے روبرو کر دیا
یہ وہ فرشتہ قدرت ہی کہ اِسکی صورت آجتک سوا ہمارے اور کسی نے نہین دیکھی اور اب سوا تیرے
اور کوئی نہ دیکھیگا کیونکہ تونے ہمارے دشمنون کے قتل کی تدبیر کی ہی اور ہمنے جان کر نہنگ
جادو کو تیرے ہاتھ سے قتل کرایا سبب اِسکا یہ تھا کہ وہ نہایت درجہ مغرور ہوگیا تھا اور تیری نسبت
خیال فاسد رکھتا تھا ایک تو تو مالک تھی اُسکی اور وہ تیرا ملازم تھا دوسرے (تیرا) مدنظر ہی ہم اکثر

تیرے پاس خواب مین آیا کرتے ہین ہمین تجھ سے بچنے سے الفت ہوگئی ہی ہم اکثر نور قدرت تیرے شکم
مین پھونکا کرتے ہین یہی سبب ہی کہ تو جو کام کرتی ہی وہ فوراً ہو جاتا ہی تیری عقل کہین خطا نہین کرتی ہی تو
دیکھنا کہ ہم کسقدر تیرا مرتبہ بلند کرینگے ہین کہ ایوان تاجدار و ایوان تاجدار ملکان ایوان نوطاق
رشک کرین اور سب لوگ تیری پرستش کرین اور تجکو خدا بانین ہم اپنی کل خدائی کا اختیار تجکو دیدین گے
ایک تو تو ہماری معشوقہ ہی دوسرے تو نے ہمارے اُن دشمنون سے قتل کرنے کی فکر کی ہی کہ جنکے لیے
ہمیشہ ہم جادوگرون کو نصیحت کرتے چلے آئے ہین اور کتابین اُنکے قتل کے بابت لکھدین ہین اور
بڑے بڑے ساحر اُنکے ہاتھ سے مارے گئے جنکے مرنے سے ہمکو بڑا صدمہ ہوا مگر وہ سب کے سب
ہماری خدمت مین موجود ہین اور بہشت کی سیر کرتے ہین مگر اُنکے مرنے کے صدمون سے جو کہ ہمارے
اُوپر ان لوگون نے کیے ہین اور وہ سختیان اُٹھا کر مرے ہین اُسکا صدمہ ہو کہ نہ ہم ان لوگون کو پیدا کرتے
اور نہ یہ لوگ یون ہمارے بندگان خاص پر ستم کرتے چونکہ جب پیدا کیا تھا تو عمرین طویل دی تھین
اور ہمارا قاعدہ ہی کہ جو چیز جسکو دیدی پھر نہین واپس کرتے اِس سبب سے اُنتک یہ لوگ زندہ رہے
اور یہ بھی تقدیر کردی تھی کہ دریاے سبز رنگ مین مکان پر سحران سیہ پوش کے اُنکی قضا ہو وہی ہوا جو
ہمنے تقدیر کی تھی اب ہماری خوشی یہ ہی کہ تو خود اُنکو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا کہ ہماری روح تجھسے شاد ہو
اور ہم افزار کرتے ہین کہ کل تو شب عروس شب اول کے شام کو تیار ہونا کہ ہمارا قصد ہی کہ اگر تیرے نور
قدرت ڈالدین ہم تیرے لیے بہشت سے یہان آئین گے اور جب ہم نور قدرت ڈالین گے تو دیکھنا کہ
تیری صورت کیسی ہو جاتی ہی اور سب تیری کیسی عزت و آبرو کرتے ہین آج صبح سے سب لوگ تیری
پرستش کرنے لگین گے اُنتک ہمنے نور قدرت کسی کے نہین ڈالا ہی یہ صرف تیری خاطر ہی کہ تو نے
ایسا ہی کام کیا ہی کہ اُسکو تجھ سے وہ چند بہ نسبت قبل کے الفت و محبت ہوگئی ہی تیری بہن کو بھی ہمنے
یہ عزت دی تھی اُسوقت مین جبکہ وہ جوان تھی ہم اُسکے پاس بھی خواب مین جایا کرتے تھے
تب اُسکے شکم مین کبھی نور قدرت نہین ڈالا تھا صرف اُسکے پاس ہو آتے تھے اور صورت اُسکی دیکھ
لیتے تھے جب وہ ضعیف ہوگئی اور تو جوان ہوئی تو ہمنے اُسکے پاس جانا ترک کیا اور تیرے پاس آنے
لگے دیکھا تو نے صرف ہمارے آنے کی تاثیر ہی کہ اُسکا اُسوقت وہ مرتبہ ہی کہ سمندر جادو نے کل
اپنے کاروبار کا اختیار دیدیا ہی اور دریاے سبز رنگ اُسکے نام کردیا ہی ابھی دیکھنا تو کہ ہم تیرا بھی
کیا مرتبہ اعلی کرتے ہین کہ سب کو تجھ سے رشک ہو اور یہ بھی فرمایا ہی کہ تو ہر روز دلھن بنکر سویا کرا اب ہم
تیرے پاس روز آیا کرینگے اور لو یہ سبب قدرت تمکو دیا ہے کہ اِسکو کھالو اور اپنے سب لوگون کو بھی
دو اور کہو کہ وہ بھی کھا جاوین اور فرمایا ہی کہ کوئی شخص باقی نہ رہے اور خاص اپنے نوش فرمانے کی
شراب بھی عنایت فرمائی ہی اور تمھارے پاس برائے نوش روانہ کی ہی یہ کہکر وہ سیب اور شراب کی
بوتل نکال کر نقل سے دی اور کہا کہ فرمایا تھا کہ تم پہلے اپنے سامنے اُسکو اِس سیب کو کھلا دینا اور بعد
اُسکے کھانے کے سب کو تقسیم کرا دینا بعد اُسکے اُن سب کی جو کہ گنہگار اور اسیر ہین قبض روح کرکے
دوزخ مین ڈالدینا لہذا اب تم جلدی کرو اور بلاؤ اپنے سب ملازمون کو یہ سننا تھا کہ سحران سیہ پوش بہت
خوش ہوگئی کہ سامری بیچارہ عاشق ہین آج رات کو نور قدرت میرے شکم مین ڈالینگے اور سب
لوگ میری پرستش کرینگے اور تمام خدائی کا سامری مجکو اختیار دینگے میری بہن سے میرا مرتبہ زیادہ
ہوجائیگا یہ خیال کرکے وہ لونڈیان ہنسنے لگین اور پھولون سے مٹھائی تھی تھوڑا تھوڑا دیا کہا لو سب کو کہ سب اگر

شراب قدرت کو پئین اور سیب قدرت کو کھالین کہ مین جلدی سے اِن دشمنان سامری وجمشید کا خاتمہ کرون اور قتل کرکے جہنم واصل کرون جسمین سامری مجھ سے زیادہ خوش ہون اور فرشتہ قدرت بھی یہانسے جائین کہ سامری اکیلے گھبرائے ہونگے اور مین سویرے سے دولھن بنکر تیار رہون کہ سامری یہان میرے پاس آئین گے فرشتۂ قدرت نے کہا کہ مجکو بھی جلدی اسی امر کی ہی کہ تم سویرے سے دولھن بنکر اور آراستہ ہوکر بیٹھو ورنہ سامری اکیلے نہین ہین حوران بہشتی ہمہ وقت اُنکے پاس موجود رہتی ہین اور خدمت بجالاتی ہین مگر جب مین یہان سے جلدی فرصت کرکے جاونگا اور عرض کرونگا کہ آپ کی بندی نے بموجب حکم آپ کے سب کو سیب قدرت کھلادیا اور شراب قدرت پلادی اور آپ کے دشمنون کو قتل کیا ہین اُنکی روحین دوزخ مین ڈال آیا ہون تو یقین ہی کہ وہ یہ سُنکر بہت خوش ہونگے مجھ سے بھی اور تمسے بھی دونون سے سحران یون ان باتون کا اسقدر یقین ہوگیا کہ سحر سے دریافت تک کرنا بھول گئی فوراً سیب لیکر کاٹا اور پہلے ایک قاش آپ کھائی اتنے عرصے مین تمام ملازم اُسکے آگئے تھے یہانتک کہ دار وغۂ زنداں خانہ بھی آگیا تھا اُنسب کو بطور تبرک دینا شروع کیا جب سب ختم ہوگیا پھر خود وہ شراب خالص جو کہ فرشتۂ قدرت نے دی تھی پی بعدہ اُسی شراب کو اور شراب مین ملاکر سب کو تقسیم کردی اِدھر فرشتہ قدرت نے خوشبو اُڑانا شروع کی اور یہ بھی فقرہ کہا کہ اب تم سب لوگون کی عمرین دو دو ہزار برس کی ہوگئین اور سحران سیہ پوش سے یہ کہا کہ تیری عمر کی تو کچھ حد نہین ہوا اور تو ہمیشہ یون ہی جوان رہیگی کبھی ضعیف نہوگی اِدھر سب کی یہ حالت ہوئی کہ مارے خوشی کے جھومنے لگے اُدھر بیہوشی نے اپنا اثر کیا اُدھر جو بیہوشی آمیز اُڑ رہی تھی اُسنے بھی اپنا اثر کیا سحران کی تو بہت حالت خراب تھی کیونکہ اُسنے تو صرف شراب خالص پی تھی اب اُسکا سر گھومنے لگا اور چکر آنے لگے ایک مرتبہ کہنے لگی کہ اے فرشتۂ قدرت یہ شراب پی کر تو مجکو دوران سر ہونے لگا ہی فرشتۂ قدرت نے جواب دیا کہ یہ خراب بہشتی ہی اور سامری کے نوش کرنے کی ہی بڑی تیز ہی لہذا تم ذرا اُٹھکر ٹہلو کہ یہ دوران سر جاتا رہے یہ سُنکر وہ اُٹھی جیسے ہی اُٹھی بیہوشی نے طمانچہ مارا کہ سر تلے اور ٹانگے اوپر ہوکر گری جو لوگ کہ وہان موجود تھے وہ اُسکو اُٹھانے کو چلے تھے کہ اُنکو بھی دوران شروع ہوا اب تو یہ کیفیت ہوگئی کہ جو اُٹھا وہ جہان سے اُٹھا اور دھما دھم گرنے لگے یہانتک کہ سب بیہوش ہوگئے اُدھر عیارا در سہراب جادو اور صنوبر شاہ ودیگر سرداران نامی سب اپنے اپنے دلون مین خیال کر رہے تھے کہ یہ کیا واقعہ ہی اور یہ فرشتۂ قدرت کون ہی بعض وقت اُسکی باتون پر ہنس دیتے تھے جبتک اُنھون نے سیب دیا اور شراب پلائی اور اُسنے سب کو سیب تقسیم کیا اور شراب بھی تقسیم کی اُسوقت تک کوئی بیہوش نہ تھا اِدھر اُنھون نے عنبار خوشبوے بیہوشی آمیز اُڑایا اُدھر وہ عیارا در سہراب جادو وصنوبر شاہ اور سردار سب کے سب یون ہی بندھے ہوے بیہوش ہوگئے اور خود تو اپنی ناک مین روئی رفع بیہوشی کی دے لی تھی جب دیکھا کہ سب بیہوش ہوگئے تو اُٹھے اور پہلے عیارون کو کھولا اور ہوشیار کیا بعد اُسکے سہراب جادو کو رہا کیا پھر صنوبر شاہ وسردارون کو رہا کیا اور سب سے کہا کہ منم خواجہ خضران بن عمرو یون عیاری کرتے ہین دیکھا تم سب نے کہ کیونکر دھوکا دیا ورنہ کوئی بھی اِسکو قتل کرسکتا تھا میری باتون مین اُسکو سحر سے دریافت کرنا ہی یاد نہ رہا ورنہ مجکو ہر وقت یہی خوف تھا کہ کہین یہ سحر سے دریافت نہ کرلے تو بنا بنایا کام بگڑ جائے اور مفت مین جان جائے مگر خدا نے اپنا فضل کیا کہ ہماری عیاری پوری ہوگئی لے اب آپ سب صاحب یکام کرین کہ ان لوگون کو قتل کردین مگر خیال

رہے کہ کپڑے خون مین نہ آلودہ ہون ورنہ ایک پیسے کی چیز کا ایک روپیہ لونگا دیکھو اسکا خیال رہے
یہ کہکر آپ خنجر لیکر طرف سحران سیہ پوش کے چلے اور عیار اور ساحرون کی طرف روانہ ہوے پہلے
جاکر کپڑے اُتارے بعد و خنجر مارا کہ سر تن سے جدا ہو گیا صرف زیر جامہ رہنے دیا یہانتک کہ سب ساحرون کو
قتل کیا اُدھر سحران سیہ پوش کو خضران نے قتل کیا اُسکے سر کا جدا ہونا تھا کہ ایک تلاطم عظیم برپا ہو گیا
تمام اشیاء جو اُسکے سحر کے بنے ہوے تھے کہ چین کر چین ہو کر اُڑ گئے اور جس مکان مین یہ سب لوگ
تھے وہ پانی ہو کر بہ گیا اِدھر خواجہ نے تمام اسباب جو کہ اصلی تھا وہ لوٹ لیا جو کہ اشیاء ساختہ سحر تھے
وہ سب برباد ہو گئے اِسقدر برفباری و سنگباری ہوئی کہ جسکی کچھ حد و انتہا نہ تھی ایک آندھی سیاہ اُٹھی ہوا
کی شدت ہوئی تاریکی رفع ہو گئی ایک دو ساحرون کے قتل کے باعث سے یہ آفت تھی دوسرے اتنی
بڑی ساحرہ کہ جسکا مثل سوائے ماہیان کے دوسرا نہ تھا قتل ہو گئی اُسکے بھی مرنے کی علامت
بلند تھی تمام دریا جوش مار رہا تھا حباب اُسکے حال پر بھوٹ بھوٹ کر گریہ کرتے تھے ماہیان دریا
برائے سحران نالان تھین نہنگان دریا اس جوش سے رو رہے تھے کہ دریا مین تلاطم تھا جو اشیاء
کہ دریا مین اُسکے سحر کے تھے برباد ہونے لگے وہ حباب سحر جو کہ اُسکے ساختہ تھے اور قریب ساٹھ
ستر ہزار کے تھے سب مٹ گئے اور وہ تاثیر دریا جاتی رہی کہ ساحرہ کو سحر فراموش ہو جائے کیونکہ یہ
اسکا سحر تھا کہ اُسنے یہ قاعدہ مقرر کیا تھا کہ یہان کوئی ساحرا کر سحر نہ کرسکے اُسکو سحر فراموش ہو جاے
اُسکے مرنے کے بعد وہ بھی قاعدہ جاتا رہا صرف اب دریاے سبز رنگ باقی رہگیا نہ وہ عمارت رہی
نہ وہ آب و تاب رہی حباب تو بالکل نابود ہو گئے جو مچھلیان کہ اُسکے سحر کی تھین وہ سب جلکر خاک
ہو گئین اِدھر کا حال سنیے کہ وہ تاریکی قریب ایک گھنٹہ کے رہی جبکہ سب آفت و بلا دفع ہوئی اور
برفباری وغیرہ بھی برطرف ہوئی مگر صداے گریہ موقوف ہوئی صدا آئی کہ کشتی مرا نام من سحران
جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بطلب خود نرسیدیم یہ صدا کہ ایک بونڈلا گرد کا اُس دریا مین
سے پیدا ہوا اور لاش کو اُسکی اُٹھا کر لیچلا اِدھر اور ساحرون کے بھی مرنے کی صدا بلند ہوئی کہ کشتی مرا
نام من نیرنگ جادو بود و قہران جادو بود و گلرنگ جادو ہر ایک کی لاش کو گرد و غبار اُٹھا اُٹھا کر
لیچلا باوصف کہ دریا تھا وہان گرد و غبار کا اُٹھنا یہ بھی خالی از عجب نہ تھا مگر یہ کارخانہ سحر کا ہے اِدھر تو اُنکی
لاشین گئین سب آفتین دفع ہو گئین سب کے حواس درست ہوے قریب تین چار سو سردارون و
عیارون کے تھے سب کے حواس اِس بلا سے پراگندہ ہو گئے تھے اب حواس آئے اُسوقت
سہراب جادو نے کہا کہ آپ لوگ بہت جلد نکل چلیے کیونکہ ابھی تک دریا مین تلاطم و طوفان عظیم ہے
اور کوئی انتظام نہین ہوا ہے حباب تو اُسکے سحر کے تھے وہ تو جاتے رہے اب صرف دریا باقی ہے
وہ ماہیان کے سحر کا ہے جب وہ قتل ہو گی تو مٹ جائیگا اِس سے یہ بہتر ہے کہ ایسی حالت مین نکل
چلیے کہ پھر کہین ایسا نہو کہ ہم لوگ یہین رہجائین کیونکہ جب یہ طوفان برطرف ہوگا تو ہملوگ جسکی اجازت
سے کہان آئے ہین وہ تو قتل ہو گئی ہم کو ئی ماہیان کی اجازت سے نہین کئے ہین دریا ہمکو
نہ نکلنے دیگا کیونکہ اُسکو ماہیان کی اجازت نہین ہے دریا ہمکو گرفتار کرکے اُسکے پاس لیجائیگا یہان
میرا سحر بھی کچھ کام نہ کریگا آیندہ آپ کو اختیار ہے یہ جو سہراب نے کہا تو فوراً صنوبر شاہ و عیارون
اور سردارون نے کہا کہ ہمکو تو راہ نہین معلوم ہے آگے تم چلو عقب مین ہملوگ آئین گے یہ سننا تھا
کہ سہراب جادو نے بہت جلد قدم اُٹھایا اور روانہ ہوا عقب مین اور سب اُسکے روانہ ہوے

چونکہ طوفان برپا تھا کوئی بندوبست نہ تھا سحر سحران برطرف ہوچکا تھا صرف سحر ماہیان باقی تھا
یہ لوگ قریب تین حصہ راہ کے طے کرآئے تھے کہ وہ طوفان دفع ہوا دریا نے دیکھا کہ یہ سب سحران سیہ پوش
کو قتل کرکے صحیح وسلامت نکلے جاتے ہین انکو لینا چاہیے بس جوش مارکر بڑھا کیونکہ جو ساحر انکے
متظلم ہین وہ طرف سے ماہیان طوفان کش کے ہین وہ تو قتل نہین ہوے جو کہ سحران کی جانب
سے آئے تھے وہ قتل ہوگئے تھے اُنھون نے سحر کو زور دیا کیونکہ خبر ہوگئی تھی کہ عیار سحران سیہ پوش کو قتل
کرکے جاتے ہین کیونکہ اُنھون نے طوفان دریا اور وہ بربادی جو عمارت کی دیکھی تو خیال کیا کہ کیا
ماجرا ہی اب جو دریافت کرتے ہین تو معلوم ہوا کہ سحران سیہ پوش قتل ہوگئی چونکہ اُن ساحرون کو
وہانسے اُٹھنے کا حکم نہین ہی وہ وہین بیٹھے رہے اور سحر کو زور دیا کہ دریا جوش مارکر چلا یہ سحر اُن ساحرونکا
ہی جو وہان ماہیان کی طرف سے مقرر ہین اور وہ دریا جوش مارتا ہی انھون نے خیال کیا کہ اگر یہ
لوگ نکل گئے اور جان اپنی سلامت لیگئے تو ماہیان طوفان کش ناراض ہونگی یہ لوگ ساختہ سحر
ماہیان طوفان کش تھے بس دریا نے اِن سب کو آکر گھیر لیا ہی اب کوئی راہ نکلنے کی نہین ہی
بس مجبور ہوکر اسنے سحر کیا گو کہ اسکو خیال تھا کہ سحر کام نہ کریگا اور سحر فراموش ہوگا مگر مرتا کیا نہ کرتا اب
جو خیال کرتا ہی تو سحر یاد ہی فوراً سحر کیا چونکہ بعد قتل سحران یہ بات جانتی رہی تھی کہ ساحر کو سحر فراموش
ہوجائے اب اُسکے قتل کے بعد یہ نہ رہا یہ جو سہراب نے دیکھا کہ سحر یاد ہی ایک سحر کیا کہ دریا رکا
مگر قدرے ٹھہرا تھا کہ پھر چلا اب جو سہراب جادو نے دیکھا کہ دریا نہین رکتا ہی فوراً اپنے دہنے
ہاتھ کے کلہ کی انگلی مین نشتر دیا اور وہ خون لیکر اپنے گرد مع اُن سرداردن کے چھڑکا بس فوراً ایک
دیوار آہنی تین طرف قائم ہوگئی اور سامنے کی راہ کھل گئی یہ مع اُن عیاردن و سرداردن کے کوچہ
سلامت اپنے سحر سے بناتا ہوا اور سامنے سے آب دریا کو دور کرتا ہوا اور دفع کرتا ہوا چلا یہانتک کہ
دریا کو طے اور پار کرکے باہر نکل آئے سہراب نے یہ سحر اپنے کمالات مین سے کیا تھا اور اپنا کمال
صرف کیا تھا جب بیرون دریا سب کو لیکر آیا سجدۂ شکر کیا اور کہا کہ خداوند کریم نے اپنا بہت بڑا فضل
کیا ورنہ اِس دریا سے نکلنا بہت دشوار تھا سارا سبب یہ تھا کہ مرنے سے سحران کے دریا
کا زور نصف ہوگیا تھا اور تمام کام ابتر ہوگیا تھا ورنہ ممکن تھا کہ یون بغیر اجازت ماہیان یا سحران
کے کوئی نکل جاسکتا ماہیان کے آگے سحر کرنا مشکل تھا اب جب پھر ماہیان یہان کا بندوبست
کریگی تو پھر وہی حال ہوگا سب نے سہراب سے کہا کہ تمنے بھی اِسوقت بڑا کام کیا کہ یون سحر کرکے
نکل آئے اور ہم سب کو لے آئے یہ کہکر سب نے سہراب کی تعریفین کین اُسوقت خضران
بن عمرو نے کہا کہ واہ واہ کیا خوب سب کام تو تمنے کیے اور نام دوسرے کا ہوا کسی نے ہماری
تعریف نہ کی اگر ہم سحران کو نہ قتل کرتے تو آپ لوگ کیونکر بچتے اور نہ یہ زور اُسکا کام ہوتا میان سہراب
سب کو لیکر نکل آئے اُسنے تو کام تمام کرڈالا تھا سب کا خاتمہ تھا کوئی نہ بچتا یہ ہمارے قدمون کی
برکت تھی اور پھر کوئی ہماری تعریف نہین کرتا اور اِس عیاری مین میرا بڑا نقصان ہوا ہیرے کی
انگشتریان گرگئین یہ کون دیگا کیونکہ صاحبقران تو ایک لاکھ سے زیادہ دینگے یہان سوا لاکھ کا تک
صرف ہوچکا ہی اُسپر یہ نقصان ہوا کہ لاکھ ڈیڑھ لاکھ کی انگوٹھیان گرگئین آپ لوگ گواہ رہیے گا میں
یہان آپ لوگون سے کہدیا ہی یہ کہنے کو نمک فقرہ کرتے ہین مین اِسکی نسبت تو ضرور صاحبقران سے
لونگا اور آپ لوگ گواہ رہین کہ مجکو آجتک ایک خورمرہ یہان نہین ملا سب میرا ہی صرف ہورہا ہی خیر دیکھا

جائیگا اگر مین یہ جانتا کہ یہان اگر میرا نقصان ہوگا تو مین کبھی نہ آتا چاہے صاحبقران ناراض ہوتے چاہے
خوش ہوتے یہان اگر سراسر میرا نقصان ہوا مین وہ جنون کا تو ایک فرضدار ہوا صراف کا الگ اور تاجرون
کا ایک طرف اب تاجر لوگ مجھ سے اپنا مال طلب کرینگے تو مین کیا دونگا غفت مین بے ایمان قرار پاونگا
ہائے یہ کیا ہوا میرے پاس تو اسقدر روپیہ بھی نہین ہی کہ اگر دیکر اپنی جان بچاونگا برق ثانی نے کہا
کہ آپ کیون اسقدر بیتاب ہوتے ہین وہ مال بیچکر روپیہ ادا کر دیجیے گا جو کہ ابھی ابھی آپ نے سحران
کے یہانسے لوٹ لیا ہی وہ تو لاکھون روپیہ کا ہی آپ کیون اسقدر غم کرتے ہین اگر واقعی آپکی انگوٹھیان گرگئین
ہین تو بون قیمت اُن تاجرونکو ادا کر دیجیے گا مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ وہ انگوٹھیان آپکے پاس موجود ہونگی صرف آپکا
صاحبقران سے قیمت لینے کے واسطے یہ فقرہ کرتے ہین بھلا تاجر آپکو کیا جانین اور وہ کیون بغیر اسقدر
روپیہ لیے ہوے اتنا مال دیتے اور آپ اسکو لیکر یہان چلے آتے یہ عقل گوارا نہین کرتی ہی مین کیونکر مانون یہ سنکر
خواجہ بہت برہم ہوے اور کہا کہ کیون اوتاشہ تجھکو کیا تیری قضا آئی ہی کیا تیرا اجارہ ہی ہم فقرہ کہکے صاحبقران
سے روپیہ لینگے تو کون ہی کیا ہمارا اتالیق ہی ارے ہمیشہ ہم فقرہ کرکے لیتے ہین تو کیون جلا جاتا ہی ارے
ہمنے کب سحران کے یہانسے مال و روپیہ پایا جو کچھ پایا ہی وہ تو ہی نے لیلیا ہی یہ کہکر بانکا غیظ برق
کو دیکھا چونکہ اُنکا سب ادب مثل خواجہ اول کے فرماتے تھے برق خاموش ہو رہا اور سہراب جادو
نے کہا کہ خواجہ صاحب یہ تو فرمائیے کہ آپ کہان تشریف فرما تھے آپ تو غائب ہوگئے تھے پھر وہان کیونکر
پہونچے کیونکہ جبتک تو سحران زندہ موجود تھی بغیر اسکی اجازت کے کیونکر آنا ہوا اور دربانون نے بھی
نہ روکا خواجہ خضران نے کہا کہ جب تم نہنگ جادو کی صورت بنکر اور سب کو بموجب میری ہدایت
کے بیہوش کرکے طرف دریا سے سبز رنگ کے چلے تھے تو مین بھی گلیم اوڑھکر تخت کے ایک گوشہ پر
بیٹھ گیا تھا جب تمکو دربانون نے روکا اور سحران نے کہا کہ آنے دے صدا آئی کہ عیار بھی ساتھ مین
کہا آنے دو تو تم دربار طے کرکے اُسکے محل کے دروازے پر گئے اور تخت کو باہر ٹھہرا کر اندر گئے تھے
مین بھی اُسوقت تمھارے ہمراہ اندر گیا گو کہ مجکو خوف تھا کہ جس طرح دریا نے روکا کہین اسیطرح مکان
مین بھی فتور نہو مگر جان پر کھیل کر اندر داخل ہوا لیکن یہ غنیمت تھا کہ کوئی بات نہ پیدا ہوئی سہراب نے
کہا کہ صرف دریا کے اندر داخل ہونے کے وقت اسپار سے دریا روکتا ہی اور باہر جانے کے وقت
جب داخل دریا ہو گئے تو کوئی نہین روکتا ہی اور نہ منع کرتا ہی جہان جی چاہے جاؤ اور اُس پار سے جہان
صاحبقران فروکش ہین کشتی یا پیراک نہین آسکتا ہی حباب کشتی کو توڑ ڈالتے ہین اور سواران کشتی کو
اگر ہزار ہون تو گرفتار کر لیتے ہین پیراک کو بھی یون ہی اسیر کر لیتے ہین یہ سحران کا تھا اب وہ جاتا
رہا صرف اب ماہیان کی اجازت درکار رہگئی ہی یہ کہکر سہراب نے کہا کہ ہان خواجہ پھر کیا ہوا خواجہ
نے کہا کہ جب تمنے تقریر کرکے نہنگ اصلی کو قتل کرایا تو سحران حیران ہوئی پہلے تمسے دریافت کیا
بعد اُسکے تپلۂ سحر کو بلاکر دریافت کیا جب معلوم ہوا کہ یہ سہراب جادو ہی اور نہنگ جادو قتل ہوا تو
سحران سیہ پوش نے تپہ سحر کرکے گرفتار کیا اور عیارون کو تخت سحر سے لاکر باندھا اور اسیران اسلام
کو زندانخانے سے بلاکر برابر تم لوگون کے اسیر کیا اور پہلے جلادون کو طلب کیا پھر کہا کہ مین ہر
سحر سے قتل کرونگی اُسوقت مجکو تاب نہ رہی فکر کرکے عیاری کی پھر تو تمکو معلوم ہی کہ جو واقعہ گذرا یہ سنکر
سہراب جادو نے بہت تعریف کی اور کہا کہ یہ کام آپ ہی کا تھا دوسرا عیار نہین کر سکتا تھا یہ دونون عیار
آپنے بہت عمدہ قابل تعریف کے کین اب کوئی عیار ایسی عیاری نہ کریگا صنوبر شاہ و دیگر سردارون

نے بھی تعریف کی خواجہ بہت خوش ہوے سہراب نے کہا کہ اے خواجہ آج تم چلکر میرے باغ مین دعوت کھاؤ کل سے مین فکر ماہیان کرونگا خواجہ نے کہا کہ اے سہراب جادو مین کبھی تمہارے باغ مین نہ جاونگا میرا جدھر جی چاہیگا چلا جاونگا ہان تم ان سب سرداروں اور عیاروں و صنوبر شاہ کو لیجاؤ مین گرفتار کرکے ماہیان کو بھی قتل کرون اور جو لوگ کہ باقی ہین اور اسیر ہین انکو بھی رہا کرون باوجودیکہ سحران قتل ہوگئی اور وہ سرداران اسیر رہا ہوے سہراب نے کہا کہ وہ زندانخانہ دریا مین قید ہین جب دریا فتح ہوگا تب وہ بھی قید سے نجات پاوینگے پھر خواجہ نے کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ دریا فتح ہوجائے تو مین صاحبقران کے پاس جاکر اپنا روپیہ تو لیلون اور انکو بھی ادھر لے آؤن کہ وہ شہر سمندر یہ کو فتح کرین اور تمہارا عقد ہمراہ دختر سمندر جادو کردین اور پھر یہانسے طرف ایوان نہ طاق کے کوچ کرین سہراب نے کہا کہ ایک شب مین کیا ہوجائیگا جو آپ میری دعوت کھالین گے خواجہ نے کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا اور یہ کہکر ایک جانب کو روانہ ہوگئے دیکھیے کہ انکا ذکر کہان ہوتا ہی بعد جانے خواجہ خضران ثالث کے قران ثالث بھی سہراب و عیارون و صنوبر شاہ وغیرہ سے رخصت ہوکر چلے گئے چالاک ثانی و برق ثانی بھی مختلف راہون پر روانہ ہوے کہ انکا ذکر بھی وقت پر بیان ہوگا اب پہلے حال سہراب جادو کا بیان ہوتا ہی کہ یہ مع ان باقی ماندہ عیارون اور سردارون کے طرف اپنے باغ کے روانہ ہوا اور داخل باغ ہوکر انکی دعوت کی بڑی عزت سے پیش آیا بہت خاطر و مدارات کی وہ رات تو ان سب نے بعیش بسر کی مگر سہراب جادو بعد آرام کرنے سردارون کے قریب دوپہر رات کے باغ سے باہر آیا اور کچھ زمین لیپ پوت کر چوکا دیا ایک بچہ خوک کو ذبح کیا اور اسکا خون قدرے پانی مین ملایا اور باقی خون رہنے دیا بعد اسکے سوکھے پتلے ماش کے آٹے کے بنائے اوپر وہ خون چھڑکا سیندور کے ٹیکے دیے بعدہ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ ان مین جان پڑگئی جب وہ اٹھکر کھڑے ہوگئے تو انسے کہا کہ اے پاسبانان سامری مین نے تمکو ایک کار ضروری کے واسطے تکلیف دی ہی واسطے چند روز کے یہ کہکر اپنی پیشانی پر نشتر مارا اور خون لیکر انکے منھ مین ٹپکایا اور کہا کہ مین نے آپ کا حصہ دیدیا اب آپ میرا کام دل لگاکر کیجیے گا یہ کہکر ہر ایک کے ہاتھ مین تیر کمان تنکے کی بناکر دی اور بانس کی تلوارین اور کاغذ کی سپرین اوپر کچھ اسم سحر پڑھا کہ وہ سب اصلی ہوگئین بعد اس سب بندوبست کے کچھ اسم سحر پڑھکر اس پانی پر دم کیا جسمین کہ خون خوک ملا ہوا تھا جب اس سے بھی فرصت ہوگئی تو چوکے سے باہر آیا پہلے ان پتلون کو یون تقسیم کیا کہ چار پتلے در باغ پر بٹھائے اور کہدیا کہ کوئی بدون ہمارے حکم کے اندر باغ کے نہ آسکے اور چار کو جانب شمال باغ انسے بھی یہی کہدیا اور چار کو جانب جنوب اور چار کو پشت باغ پر قائم کیا وہی تقریر مذکور سب سے کہدی بعد اسکے اس پانی کا حصار کردیا گرد تمام باغ کے اور ایک اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ جسکا یہ اثر تھا کہ جب کوئی ساحر یا غیر ساحر آنے کا قصد کرے تو گرد باغ حصار آہن ہوجاے اگر وہ ارادہ بلند ہوکر جانیکا کرے تو جسقدر وہ بلند ہو اسیقدر وہ دیوار آہن بھی بلند ہو یہانتک کہ وہ نہ جاسکے یہ سحر سہراب کا بڑا زبردست ہی اسکا جواب سواے ماہیان طوفان کش یا سمندر جادو کے کوئی دوسرا دے نہین سکتا ہی وہ بھی دفعتاً نہین ساتھ تردد و فکر کے مگر یہ بات ہی کہ اگر کوئی ساحر سحر کرکے گرد اس حصار کے آئے اور اپنا سحر قائم کرے تو یہ حصار باطل ہوگا کسیکو اندر نہ آنے دیگا یہ بندوبست کرکے سہراب جادو باغ مین آیا اور باطمینان تمام جاکر آرام کیا کیونکہ جسے سردارون و عیارون کو لیکر باغ مین آیا تھا اسکو تردد تھا کہ جب سحران کے قتل ہونے کی خبر ماہیان طوفان کش کو پہنچیگی تو وہ بہت

صدمہ کرنگی یقین ہو کہ اپنے کو ہلاک کرڈالے جب اِسکو خیال آئیگا کہ ذرا قاتلان سحران کو دریافت کرو کہ وہ
کون لوگ ہین جنھون اُسوقت اُسکو سب حال معلوم ہوجائیگا کتاب سحر بتادیگی وہ ضرور برائے قتل سرداران
وعیاران یہان کا لیگی مین اُسکا مقابلہ نہ کرسکونگا انجام یہ ہوگا کہ سب قتل ہونگے لہذا کوئی تدبیر کرنا ضرور
ہو کہ اتنے اہل اسلام کی جانین بچ جائین بس یہ خیال کرکے اُسنے یہ تدبیر کی اور یقین ہوگیا کہ یہ حصار بغیر
دو دن کی محنت کے دفع نہوگا اگر ماہیان یہان آئینگی تو جب دو دن یہان بیٹھکر محنت کرینگی تب دفع
ہوگا دفعۃً اِسکا وہ کچھ نہین کرسکتی ہو اِس عرصہ مین اِن سب کو لیکر کسی جانب زیر زمین ہوکر پوشیدہ طور
سے نکل جاؤنگا نقب سحر تیار کرتا ہوا بس یہ اکر باطمینان سورہا اِسکو تو خواب راحت مین چھوڑ دیے
اب کچھ حال ماہیان طوفان کش کا سنیے کہ یہ بعد روانہ کرنے نامے کے پاس سحران کے آئی
مقام آرامگاہ پر گئی تھوڑی دیر آرام کرکے پھر باہر آئی اُسکی خواصین مصاحبین خادم وخدمتگار سب حاضر
تھے کہ وہ بتلہ جواب نامہ لیکر آیا اُسکو جواب نامہ دیا اور اپنی جگہ پر جاکر قائم ہوگیا اِسنے نامے کا جواب بطیعا
اور بہت خوش ہوئی کہ سحران اب بہت عقلمند ہوگئی ہو خوب دریافت کیا کہ عیار پل سحر سے آگئے ہین
اِسکا بندوبست کرنا ضرور ہو موافق اُسکی رائے کے یہ طریقہ چندونون کے واسطے موقوف کردیا جائے
کہ پل نہ بنا کرے جب یہ غول موقوف ہوجائے اور اہل اسلام خواہ قتل ہون خواہ اسیر خواہ چلے جائین
اُسوقت پھر ایسا کیا جاوے اور پل بنانے کا بندوبست ہو کیونکہ یہ بخوبی معلوم ہوتا ہو اور ثابت بھی ہو
کہ عیار ضرور موافق رائے سحران سیہ پوش کے اُسی پل سحر سے آگئے ہین ضرور ہو کہ ایسے پل کا بنانا موقوف
کردیا جاوے اور اُن عیارون کو تلاش کرکے قتل یا گرفتار کیا جاوے اتنے مین یہی جواب تحریر کیے دیتی
ہون کہ مین نے تمھاری رائے کی موافقت اور تصدیق کی اور اُسی پر عمل کیا کیونکہ بغیر اِسکے عیارون کا
بندوبست نہوگا یہ لکھکر اُسیوقت جواب تحریر کیا کہ اے سحران جو تمھاری رائے ہو وہ بہت ٹھیک ہو اور
مناسب ہو لہذا جو تمھارے نزدیک مناسب ہو وہ کرو یہ لکھکر رکھ چھوڑا اور خیال کیا کہ کل بوقت سحر خواہ سہ پہر
روانہ کردونگی کیونکہ اب رات کا وقت قریب ہو بیدار سحر کو جانے مین زحمت وتکلیف ہوگی اور کل صبح کو یہ بھی
انتظام کردونگی کہ ایک ساحر کو خدمت مین سمندر جادوکے روانہ کرکے اُسنے بھی اِسکی اجازت لیلونگی
گو کہ اُنھون نے اپنی عنایت ومہربانی سے کل اختیار دریا کا مجکو دیدیا ہو مگر پھر بھی اُنکی اجازت لینا
ضرور ہو اِدھر سبب یہ نامہ روانہ نہین کیا ہو بعد تحریر کرنے جواب نامہ کے خود اپنی خواصون اور
مصاحبون سے اِدھر اُدھر کی باتین کرنے لگی کہ یکایک بیٹھے بیٹھے اِسکا دل گھبرایا اور پریشان ہونے
لگی اور اِس پریشانی کے سبب سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور ٹہلنے لگی مصاحبون نے دریافت کیا کہ حضور
کدھر چلین کہا کہین نہین مین کیا کہون کچھ اِسوقت خود بخود میرا دل پریشان ہوا جاتا ہو اور گھبراہٹ
اور خیالات فاسد سحران کی جانب سے میرے دل مین پیدا ہوتے ہین سامری وجمشید خیر کرین
مگر کیا کہون خیر نہین معلوم ہوتی یہ سنکر اُنھون نے عرض کیا کہ حضور ایسے ایسے خیال نہ فرمائیے دل کو
بہلائیے اِن خیالون سے باز آئیے اور جو کچھ کہ وسوسہ دل مین ہین اُنکو دور فرمائیے اور آپ تو یہ خیال
فرمائیے کہ ملکہ سحران کا کوئی بال نہین بیکا کرسکتا ہو ایک تو وہ ساحرہ زبردست ہین دوسرے اُنکے
مکان کے گرد دریاے سحر روان ہو تیسرے اُنھون نے وہ بندوبست کیا ہو کہ کوئی شخص بغیر اُنکی
اجازت کے اُنکے پاس جانہین سکتا ہو ایسی حالت مین اُنکا کوئی کیا کرسکتا ہو یہ صرف آپکے خیالات ہین
ماہیان نے کہا کہ یہ جو تمنے کہا تو یہ تو سب سچ ہو مگر عیار وہ بلا کے ہین کہ اُنکے کاٹنے کا منتر نہین ہو وہ

جسکے پیچھے ہاتھ دھوکر پڑجاتے ہین بغیر اُسکے قتل کیے ہوے نہین چھوڑتے ہین ہزار ہزار تدبیر دن سے تبدیل شکل کرکے جس طرح ممکن ہوتا ہی وہ اپنا کام کرتے ہین جب ایسے لوگ یہان آگئے ہین تو ہر وقت مقام فکر و تردد ہی تم یہ بھی خیال کرو کہ سوا ے تمھارے اور کوئی اِن امرون سے واقف نہ تھا کہ دریاے سبز رنگ پر فلان مقام پر پل تیار ہوتا ہی مگر وہ ایسے لوگ ہین کہ اُنھون نے ڈھونڈھ نکالا اور یہان آگئے پھر ایسے لوگون سے کیا بعید ہی کہ وہ تدبیر کرکے کسی نہ کسیطرح وہان بھی پہونچ جائین انھین خیالات سے میرا دل بہت پریشان ہوتا ہی ہین تو اسوقت سحران کے پاس جاتی ہون تم لوگ یہین ٹھہرو یہ کہکر تخت سحر کی تیاری کرنے لگی مگر دل رہ رہکر پریشان ہوتا جاتا ہی یہ لاکھ لاکھ دل کو بہلانے کی تدبیر کرتی ہی اور خیالات فاسد کو اپنے دل سے دور کرتی ہی مگر کچھ فائدہ نہین ہوتا ہی یہانتک کہ تخت سحر تیار ہوا اور قصد کیا کہ سوار ہوکر چلون کہ ناگاہ دریاے سبز رنگ کیطرف سے آواز گریہ وزاری بلند ہوئی اور غل وشور برپا ہوا یہ صدا سُنکر یہ اور بھی گھبرائی اور اُن عورتون سے اِسنے استفسار کیا کہ تمنے بھی سُنا یہ صدا رونے کی کہان سے آتی ہی اور یہ کیا واقعہ معلوم ہوتا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہمنے تو نہین سُنا آپکی طبیعت جو پریشان ہی اور خیالات خراب دل مین جو ہین تو وہی تصور ہی اس سبب سے آپکو یہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی رو رہا ہی اُسنے جواب دیا کہ نہین بلکہ وہ آواز ابھی تک آرہی ہی اور زور سے آتی ہی اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ بہت سے آدمی رو رہے ہین اور اِدھر کو چلے آتے ہین اور یہ صدا دریا کی جانب سے آتی ہی لو مین تو اب جاتی ہون یہ صدا سُنکر مین اور زیادہ پریشان ہوگئی ہون یہ کہکر تخت سحر پر پانوں رکھا تھا کہ وہ صدا بہت قریب آگئی گھبراکر پانوں اُتار لیا اور کہا کہ اب تو تم سب نے سن لیا یا نہین اتنے وہ صدا بہت قریب آگئی ہی جب یہ کہا تو اُن سب نے بھی اپنے اپنے کان لگائے اُسوقت وہ صدا سے گریہ سُنی عرض کیا کہ ملکہ واقعی یہ صدا تو اسیطرف کو آتی ہوئی معلوم ہوتی ہی اب آپ ابھی نہ جائین یہ واقعہ دیکھہ لین ماہیان طوفان کش حیران ششدر شکل تصویر گلی سکوت کے عالم مین کھڑی ہورہی اور ادھر ادھر متحیر ہوکر دیکھنے لگی ابھی حیران ہوکر دیکھہ ہی رہی تھی کہ وہ صدا بالکل قریب آگئی اور صحن مین ایک دھماکا ہوا بعد اُسکے اتبو دم دم کی آواز آنے لگی اور ایک تلاطم پیدا ہوگیا چونکہ وقت شام کا قریب تھا کچھ دکھائی نہ دیا کہ ماہیان نے گھبراکر کہا کہ ارے لوگو ذرا دیکھو تو کہ کیا واقعہ ہی یہ سُنکر کچھ عورتین دوڑین اور صحن مین آکر جو دیکھا تو یہ واقعہ نظر پڑا کہ چند لاشین پڑی ہوئی ہین اور بالاے آسمان سے یہ صدائین آرہی ہین کہ ہاے ملکہ سحران اور واے ملکہ سحران تمکو اُن ظالمون نے پورا جوان بھی نہونے دیا کہ تمکو قتل کرڈالا ہاے تمھاری جوانی پر رحم کیا یہ کیا کیا ہاے افسوس صد افسوس یہ صدائین سُنکر وہ سب کی سب عورتین گھبرائین اور دوڑی ہوئی پاس ماہیان کے آئین اور کہا کہ ملکہ ذرا چلکر دیکھیے تو کہ یہ کیا واقعہ ہی کیسی لاشین ہین اور کسکی ہین اور کہان سے آئی ہین یہ سننا تھا کہ ایک دلپر چوٹ سی لگی اور کمر مین درد پیدا ہوگیا کلیجہ پکڑ کر بیٹھ گئی اور کہا کہ سامری خیر کرین یہ کیا ہی یہ سننا تھا کہ دل ٹوٹ گیا اور جگر مین درد ہونے لگا کون ایسا صدمہ ہونیوالا ہی یہ کہکر اُٹھی اور طرف صحن کے چلی اور بہت سی عورتین مع روشنی کے اُسکے ہمراہ ہوئین جیسے ہی صحن مین پہونچی اور قریب اُن لاشون کے آئی پہلے نظر اسکی گلرنگ جادو کی لاش پر پڑی جو کہ خواصون مین سحران کی بہت منہ چڑھی تھی اور اُسے کوکا کی بیٹی بھی کہتی تھی یہ دیکھنا تھا کہ ماہیان نے کہا کہ لو صاحبو غضب ہوا بی گلرنگ جادو قتل ہوگئین ذرا روشنی میرے قریب تو لاؤ مین دیکھون تو کہ یہ لاشین کس کسکی ہین سامری میری بہن کی خیر کرین کہ لوگ اُسکے ملازمون مین سے ہین یہ سننا تھا کہ ایک خواص کنول لیکر قریب آگئی اب جو

اسنے بغور جھک کر دیکھا تو برابر لاش گلرنگ جادو کے لاش سحران کی خون مین غرق خاک مین آلودہ پڑی ہوئی ہی اور سر اسکا جدا کیا ہوا سینہ پر اسی لاش کے رکھا ہی اور دونون آنکھین کھلی ہوئی ہین اور ایک حسرت اُنسے پیدا ہی معلوم ہوتا ہی اور ظاہر ہوتا ہی کہ کسی کے اشتیاق دید مین وا ہین یہ دیکھتا تھا کہ ایک نعرۂ آہ اسنے اس زور سے اپنے دل پر درد سے کھینچا کہ تمام مکان ہلگیا اور غش آگیا گر پڑی مصاحبین و دوڑین تب اُٹھا کر اسکو اُٹھایا اب سب نے دیکھا کہ لاش ملکہ سحران سیہ پوش کی پڑی ہوئی ہی امتو یہ عالم ہوا کہ ایک شور گریہ وزاری و آہ و بیقراری سب کے دلون سے بلند ہوا کہ جسکے سبب سے کان پڑی آواز تک نہ سنائی دیتی تھی اور نہ کوئی بات سمجھ مین آتی تھی سوائے بلند سحران دوائے سحران کے دوسری صدا نہ تھی ہر ایک خواص و مصاحب دوڑ رہی تھی اُدھر پھر آکے اُسکے واسطے غل و شور کر رہے تھے اور یہ صدائین دے دیکر بھاگے جاتے تھے کہ ای ماہیان یہ لاش تجکو مبارک ہو ہم تیرے عذاب سے چھوٹے اور اسکی قید شدید سے نجات پائی قریب تین چار ہزار بیرون کے اسکی قید مین گرفتار تھے سب ایک مرتبہ اسکی لاش یہان پہونچا کر اور یہ صدائین دیکر چلے گئے ادھر بعد اسکے اسکی بہن ماہیان کو مصاحبون اور خواصون نے بعد کوشش بسیار کی اور بہت حیل و تدبیر سے ہوشیار کیا جب اسکو ہوش آیا تو فوراً یہ صدا دی کہ ہاے سحران تم مجکو جیتے جی مار گئین میری اس نورگین ہاے میری اس پیرانہ سالی پہ تمنے رحم نہ کیا کمر کو توڑ گئین اور مجکو زندہ درگور کر گئین ای سحران یہ تمنے کیا کیا کہ تم اکیلی عازم سفر ملک عدم ہوئین اپنی اس دایہ یعنے اپنی لونڈی ماہیان لونہ ہمراہ لیا اور نہ یہ خیال کیا کہ اتنا بڑا سفر ہم کیونکر تن تنہا تمام کر سکین گے اور کون ہماری خبر گیری کریگا جب ضرورت کوئی درپیش ہوگی تو کون خدمت کریگا ہاے بن اب مین کیا کرون مین تو یہ خیال کرتی تھی کہ تم مجکو رولا گی اور میرے کل کام کر گی مین یہ نہ جانتی تھی کہ مین زندہ رہونگی اور تم مر جاؤ گی اور مین تمھین روؤنگی یہ تو میرے کل خیالون کے برعکس ہوا کہ مین تمکو روئی اور تمھارے رونے کیواسطے زندہ رہ گئی ہاے اب بھی مجھے موت نہین آتی مین کیا کرون ہاے میری بچی کو کسکی نظر کھا گئی ہاے ابھی تو اسکے دودھ کے دانت تک نہین ٹوٹے تھے یہ کیا آسمان مصیبت مجھپہ ٹوٹ پڑا و کون ایسا ستمگر تھا کہ جسنے ایسا لودھا کہ جو ابھی جما بھی نہ تھا اکھیڑ ڈالا ہاے وہ کون ظالم تھا کہ جسنے ایسا گل باغ جوانی کا توڑ لیا ہاے وہ جلا دبڑا بیدرد تھا کہ جسنے میرے گلستان خوبی کے نونہال نوخاستہ کو تبر ظلم و ستم سے قلم کیا اُسکو تیری جوانی پر رحم نہ آیا یون ظلم و جور کیا ہاے میرے گھر کے چراغ کو ہواے تیز دشمنی نے گل کر دیا میرے کاشانے کو بجراغ کر دیا ہاے آج آفتاب دریاے سبز رنگ غروب ہوگیا اور گہن مین آگیا ہاے مین کیا کرون میری توکر ٹوٹ گئی میرا دل تیری زندگی سے بہت قوی تھا اور بڑی بڑی امیدین تھین آج وہ سب امیدین قطع ہوگئین ہاے اب کون میری لاش اُٹھائیگا اور کون تجکو روئیگا یہ تو مجکو نہ معلوم تھا کہ تو مین جوانی مین بولت قتل ہوگی اور نہ یہ معلوم تھا کہ یون نامراد اس دنیاے فانی سے سفر کریگی ارے ہاے نخل جوانی تیرا بار ور نہونے پایا کہ تبر ظلم و بدعت نے قلم کر ڈالا ہاے مین یہ نہ جانتی تھی کہ تم یون ناشاد و نامراد اس جہان فانی سے سفر کرو گی اور مین تمکو یون کشتہ دیکھونگی یہ آنکھین میری کیون کور نہ ہوگئین کہ مین تیرا یہ حال نہ دیکھتی یہ کہکر لاش سے لپٹ گئی اور اپنے منہ پر طمانچے مارنے لگی سر کے بالون کو نوچ ڈالا گریبان چاک کر ڈالا سر کو اُٹھا زمین پہ دے مارا کہ پھٹ گیا خون بہنے لگا یہ حال دیکھکر مصاحبین اور خواصین دوڑین اور قریب پہونچکر اُسکو پکڑ لیا نہین تو اسکا قصد تھا کہ اپنے کو ہلاک کر ڈالون جب لوگون نے پکڑ لیا تو یون رو کر کہا کہ ارے لوگون تجکو چھوڑ دو کیونکہ اب مین زندہ رہکر کیا کرونگی جسکے بھروسے پر زندہ تھی وہی نہ رہی میری زندگی کیا

ہی ابتو سحران سیہ پوش سحر مین مجھسے بڑھگئی تھی بڑی ساحرہ زبردست ہوگئی تھی اب اُسکا سحر کمال کو پہونچگیا تھا ہاے جب زمانہ کمال کا آیا اور ماہ سامری ہلال سحر سے عروج پکڑکر بدر کامل ہوا تو اکیبار غروب ہوگیا کہ جسکے نکلنے کی اب پھر امید نہین ہی ہاے افسوس ایسا زوال آیا کہ آسمان سحر و ساحری پر کج ابر غم چھاگیا اور ہاے آج سے خانۂ سحر و ساحری بچراغ ہوگیا اور تاریکی چھاگئی میری سب امیدین قطع ہوگئین مراد مین بر آنا سب خاک مین ملگئے اب کوئی میرا شمار انہین رہا اور نہ کوئی میرا پوچھنے والا رہا ہاے اب مین کسکے بھروسے پر اپنی زندگی بسر کرونگی مجھے اس سے بڑی قوت تھی کہ برابر کی بہن موجود تھی میرا بازو قوی تھا سامری نے یہ کیا کیا اور اِس فلک ناہنجار نے یہ کیا تفرقہ ڈالا کہ ایک شجر مزین میرے باغ امید کو پائمال کر ڈالا اب کوئی میرا پوچھنے والا نہین رہا اِس گردون دون نے یہ رنگ دکھایا کہ بیک گردش تجھ ایسی جوان رعنا کو یون خاک مین ملا دیا اور یون مجھ سے جدا کیا کہ اب تا قیام دنیا کبھی امید ملنے کی نہین ہی اگر مین یہ جانتی کہ تم وہان جاکر یون بیمار جوانی مین اِس باغ عالم سے نامراد و ناشاد جاؤگی تو مین کبھی نہ اپنے سے جدا کرتی اور نہ کبھی تمکو دریاے سبز رنگ پر براے بندوبست روانہ کرتی ہاے جب دن تمھاری راحت کے آئے اور سامری نے اپنے فضل سے اختیار دیا کہ حاکم دریاے سبز رنگ کیا تو اُسوقت مین یون تم چلی گئین اب کون دریاے سبز رنگ کا بندوبست کریگا مجھ سے تنہا تو کبھی نہو سکے گا مین اِس پیرانہ سالی مین کیا کرونگی کاش تمھاری عوض مجکو موت آتی اور مین مرجاتی تم زندہ رہتین کیونکہ ابھی تمھارے دن زندہ رہنے کے تھے اور مین تو گور مین پیر لٹکائے ہوے تھی یہ اِس فلک بیمدار نے کیا گردش کی اور کیا سلوک میرے ساتھ کیا کہ جسکے جینے کے دن تھے وہ تو یون مرجائے اور جو قریب بمرگ ہو وہ یون زندہ رہے ارے ای بیٹا سحران اُٹھو تو میرے دلکو قرار آئے ارے تمکو کیسی نیند غفلت کی ہی کہ ہماتنی دیر سے پکارتے ہین اور تم جواب بھی نہین دیتی ہو ارے کروٹ ہی لیلو کہ اِس دل بیقرار کو کچھ تو قرار آجائے اور امید زندگی کی ہو اب کوئی امید میری زندگی کی نہین ہی ہاے مین نے تو تمکو اپنی اولاد کیطرح پرورش کیا تھا ہاے میری محنت یون بیکار و ضائع ہوگئی ہاے اب مین کیا کرون اور یہ بتاؤ کہ اب کیا ہوگا ہاے یہ تمھاری کیسی غفلت کی نیند ہی تمھاری تو یہ عادت کبھی نہ تھی آج تمکو کیا ہوگیا ہی کہ اُٹھتی نہین ہو اُٹھو ہوشیار ہو دیکھو کہ ہمنے اپنی کیا حالت تمھارے واسطے بنائی ہی اور کیسی ہمکو بیقراری ہی دیکھو تو کہ تمھارے واسطے یہان کیسا کہرام مچا ہوا ہی تمھارے واسطے سب رو رہے ہین اور پیٹ رہے ہین ہماری حالت پر رحم کھاؤ ہمارے دلکو بھاؤ یہ مین و خراش جو وہ کرکے روئی تو اور سب کی یہ حالت ہوئی کہ غش آگئے ماہیان لاش سے لپٹی ہوئی بین کر رہی تھی تمام کپڑے خون مین آلودہ تھے بال سر کے بچے ہوے تھے اور پیشانی مین بڑے بڑے گومڑے پڑگئے تھے اور آنکھونسے دریاے اشک جاری تھا بہت بیقراری تھی ہر مرتبہ یہی قصد کرتی تھی کہ اپنے کو ہلاک کرڈالون مگر خواصون و دیگر زنان محل نے روک لیا یہ حالت تھی ماہیان کی کہ اپنے کو زمین پر دے مارتی تھی اور لاش کو سینہ سے جدا نہین کرتی تھی پچھاڑین کھا رہی تھی ہر مرتبہ یہی بین تھے جو کہ مذکور ہوے یہی کلام زبان پہ جاری تھے کہ سحران تم ہمکو تباہ و برباد کرگئین ہاے کسیطرف کا نہین رکھا مین تمکو کہانسے ڈھونڈھ کے لاؤن اور کن کن گلیون مین ڈھونڈھون اور کہان جاؤن مین اپنی بیاہی بہن کو کہان پاؤنگی خواصین سمجھا رہی تھین کہ ملکہ آپ صبر کرین اور ابھی اول منزل کی فکر و تدبیر کرین اور لاش تو پڑا نہ رہنے دین لاش کے پڑے رہنے سے ابھی بڑی خرابی ہی اور ہوگی تمین بھی زمانے مین ایسا ہوا ہی اور سلف سے آجتک سنا ہی کہ کسیکی لاش نہ جلائی جاوے یا دفن نہو نادیدہ خدا کے بندون کے یہان یہ دستور ہی کہ وہ لاش کو دفن کرتے ہین ہلوگون مین جلاتے ہین اب آپ ابھی تدبیر کرین ماہیان نے جواب دیا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ مین

اپنے سامنے اسکو جلاؤن اور مین اسکو جلتے ہوے دیکھون ہاے جسکو مین نے گودیون مین پالا تھا اسکی مین یہ حالت اپنی آنکھون سے دیکھون کیون فلک تو نے مجکو اس سے پہلے کیون نہ ہونہ زمین کیا ہاے اب مین کیا کرون کچھ بن نہین پڑتا ہی زمین سخت ہو آسمان دور ہو کچھ بس نہین چلتا ہی کہ مین اپنے کو ہلاک کرون ہاے یہ لوگ مجکو ہلاک بھی نہین ہونے دیتے ہین مین تو یہ چاہتی تھی کہ مین اور یہ دونون ساتھ چلتی میرا اور اسکا ساتھ دم نکلتا مگر فلک کو یہ بھی ناگوار ہوا کیا مجکو ناچار کیا کہ مین نے اسکا مرنا بھی اپنی آنکھ سے نہین دیکھا ہاے نہ معلوم کیونکر دم نکلا ہوگا یہ کہکر اسقدر روئی کہ تمام جیب و دامن تر ہوگئے دیکھنے والون کو تو سکتہ سا ہوگیا عجب حالت تھی کوئی آنکھ ایسی نہ تھی کہ جو اشکبار نہو اور غم سحران مین غمناک نہو اُس حالت مین بھی سب اُسکو لاش سے جدا کرتے تھے مگر کسی صورت سے لاش سے جدا نہوتی تھی اور صبر کرتی تھی جب سب کہتے تھے کہ ملکہ اب صبر کرو تو وہ یہ جواب دیتی تھی کہ مین کیونکر صبر کرون ہاے جسکے برابر کی بہن یون جوان یکہ و تنہا قتل ہو جائے وہ کیونکر صبر کرے مجھین بتاؤ کہ مین کیونکر صبر کرون آیا یہ ہوسکتا ہی اور کیونکر اسکے دلکو قرار آئے تم سب مجکو چھوڑ دو کہ مین اپنے کو ہلاک کرڈالون تاکہ یہ کھیڑا دور ہو اور سب جھگڑے رفع ہون تم لوگ دونون کو جلا دو یہانتک بین کیے کہ وہ رات اسی حالت مین گذر گئی اور صبح طلوع ہوئی اور آفتاب عالمتاب آسمان پر چمکتا ہوا پردہ مشرق سے ظاہر ہوا اور افق چرخ پر رہبری کرنے لگا ادھر ہر ایک ذی روح اپنے خالق عزوجل کی عبادت کرنے لگا جب بہت اسکی خواصون اور مصاحبون نے سمجھایا تو آخر کو عاجز ہوکر کہا کہ اچھا مجھسے تو یہ نہوگا مین خود انکا بندوبست کرون مگر ہان تم لوگ اسکی لاش مع اسکے ہمراہیون کے لاشون کے پاس سمندر جاؤ و کے شہر سمندریہ مین لیجاؤ اور اُنسے میری طرف سے عرض کرنا کہ سحران سیہ پوش تو آپ کے حق نمک سے ادا ہوئی اور فراغت حاصل کرکے خدمت مین خداوند سامری و جمشید کے پہونچی اور مین جوانی مین اپنی جان آپ کے قدمون پر نثار کی مجبور تو وہ فلک مصیبت تو ڈر رہا ہی لہذا اب آپ کو لازم ہی کہ آپ بھی اسکی روح کو شاد فرمایئے کہ اسکی آخرت کے کام کو انجام دیجیے کیونکہ مین تو اسکے غم و رنج مین ایسی مبتلا ہون کہ مجکو کچھ ہوش و حواس نہین ہین یہ لاش موجود ہی جو کچھ مذہب سامری مین ہو ناہو وہ تدبیر اور بندوبست فرمایئے اور کسی کو یہان روانہ فرمایئے کہ وہ اکر دریا کا بندوبست کرے کیونکہ مین اس غم مین ایسی مبتلا ہون کہ مجکو اپنے تن بدن کا مطلق ہوش نہین ہی اور دوسرے اب مجھسے یہ کام بدون سحران کے نہوسکے گا اس سبب سے کہ مین تو صرف برائے نام منتظم تھی جو کچھ کام کرتی تھی وہی کرتی تھی میرا تو صرف نام تھا جب وہی نہین ہی تو مین یہ کام اپنے پاسے نام کرکے کیا کرونگی دوسرے یہ کہ مین اسکے رنج و غم مین فقیر ہوکر کسی جانب کو نکل جاؤنگی اب میری زندگی کا بھروسہ نہین ہی کیونکہ جب ایسی لائق بہن یون اپنی آنکھون کے سامنے اس دنیاے فانی سے اٹھ جائے اور گذر جائے اور ہم زندہ رہین خیر اب جو زمانہ زندگی کا میری باقی ہی اسکو مین عبادت سامری مین گذرانونگی اور بانی زندگی بسر کرونگی اور فقیرانہ لباس مین اسکے رنج و غم کو اپنے اوپر سے ٹالونگی اور یہ کہدیا کہ مین آجکل مین ضرور یہانسے کسی طرف کو فقیر ہوکر غم مین سحران کے چلی جاؤنگی اور کسی جنگل کو آباد کرونگی اگر آپ کسیکو بھیجین تو بہت جلد یہ کہکر لاش کو اس حرا دادی کی اپنے گلے سے لگایا اور کہا کہ لو آؤ ای بیٹی سحران رخصت ہو تمکو سامری کے سپرد کیا اگر وہ چاہتے ہین تو ہم بھی دو ایک دن مین تمھارے پاس اور اسکی خدمت مین آتے ہین یہ کہکر اسکے منہ کے خوب بوسے لیے اور لاش کو اسکی سینہ سے لگایا اور کہا کہ لو میرا لیجاؤ میری ناشاد و نامراد اور کم سخن بہن کو اور میری غنچہ دہن اور گلبدن کو ہاے مجکو یہ ارمان رہا کہ مین اسکا سہرہ دیکھتی اور اسکے دولہ کو دیکھتی فلک کو یہ ناگوار ہوا کہ مجھسے یون جدا کیا اسکی لاش تو ارمان بھری ہی میرے نزدیک تو یہ مبتر ہی کہ اسکی لاش پر سہرہ بھی نہ

کہ مین بھی دیکھ لون یہ کہکر ایک سہرا اُس بریدہ سر پہ باندھ دیا اور یہ بین کرکے رونے لگی کہ لوصاحبو اگر دلمن سے مل لو کہ اب یہ نوشاہ مرگ کے گھر بیاہ کر جاتی ہین اب اِنکو کوئی نہ دیکھے گا اور نہ اب تا بہ قیامت اِنسے کبھی کسی جا پر ملاقات ہوگی یہ کہکر اِسقدر روئی کہ لاش پر گر کر غش کر گئی جب یہ لوگون نے دیکھا کہ یہ تو اپنے کو ہلاک کر ڈالیگی تو سب نے یہ تدبیر کی کہ ہم سب ملکر اِسکی لاش کو طرف سمندر جادو کے لیچلین جو لوگ یہان باقی رہین وہ سب اِنکے ہوش مین لانے کی فکر کرین یہ صلاح کرکے سب نے ماہیان کو اُٹھاکر پلنگ پر ڈالا اور سحران کی لاش کو مع اُسکے ہمراہیون کے لاش کے تختون پر رکھا اور قصد چلنے کا کیا کہ اِکبار پھر اُسکو ہوش آگیا اب جو اُسنے دیکھا کہ مین لاش سے جدا ہون تو اپنے کو زمین پہ گرا دیا اور کہا کہ تم لوگون نے اچھا سلوک میرے ساتھ کیا کہ مجکو میری بہن سے جدا کیا اور یہ کہکر رونے لگی روتے روتے خیال آیا کہ اِسی مضمون کی ایک عرضی بھی سمندر جادو کو تحریر کرون بس اُسیوقت عرضی تحریر کرنا شروع کی جو تقریر کہ زبانی اُن لوگون کے کہلا بھیجی تھی وہی عرضی مین تحریر کر دی اُس عرضی کی یہ حالت تھی کہ بسبب گرنے اشکون کے حرف جا بجا سے مٹ گئے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ نامہ غم جو ہے تو قلم ہی سیاہی کے اشکون سے ڈبویا ہوا ہے بس اُسنے اُس عرضی کو لفافے مین رکھکر بند کیا اور اُن لوگون کو دیا کہ لو یہ عرضی سمندر جادو کو ہماری طرف سے دیدینا اور جو کچھ کہ زبانی مین نے کہا ہے وہ اُنسے بیان کر دینا یہ سنکر وہ لوگ لاش اُسکی اُٹھا کر چلے یہ بھی روتی ہوئی اور سر و سینہ اپنا پیٹتی ہوئی اور دوہتڑ مارتی ہوئی پیچھے پیچھے اُسکی لاش کے چلی جاتی تھی اور وہ بین دلخراش کرتی جاتی تھی کہ دیکھنے والون کے اور سننے والون کے اور راستہ چلنے والون کے بھی کلیجے شق ہوے جاتے تھے اور آنسو برابر اُنکی بھی آنکھون سے جاری تھے تھوڑی دور تک اِسی حالت بیقراری مین اُسکے ہمراہ گئی بعد اُسکے کچھ خواصین اُسکو گھر کی طرف محل کے واپس لائین بوقت واپسی لاش سے مخاطب ہوکر یہ کہا کہ لو اے بہن سحران جاؤ تمکو سپرد سامری کیا دوزخ مین اب چین سے تا قیامت آرام کرو ہم تجکو اتنی دور اور پہونچا گئے اور حاملان لاش سے کہا کہ اب تم بہت حفاظت سے اِنکو لیجاتا اور راہ مین کسیطرح کی تکلیف اِنکو نہ دینا یہ کہکر ہمراہ اُن خواصون کے اپنے مقام کیطرف پلٹی فوراً پلٹتے ہی پھر بیقرار ہوئی اور دوڑکر پھر اُن لوگون کو اپنے پاس بلایا اور اُنسے کہا کہ ذرا اِسکے مُنہ پر سے کپڑا تو ہٹاؤ کہ مین پھر دیدار آخری دیکھ لون یہ سنکر اُن لوگون نے مجبور ہوکر چادر اُسکے مُنہ پر سے ہٹا دی یہ اُسکی صورت دیکھکر پھر یون گویا ہوئی کہ اے سحران سیہ پوش اب تم جاؤ کیونکہ ہم بھی اب جاتے ہین یہ کہکر واپس ہوکر چلی مگر اُسکے دلکو قرار نہ آتا تھا پھر طرف لاش کے دیکھتی جاتی تھی اُسوقت وہ لوگ لاش کو لیکر بہت جلد اُسکے سامنے سے چلے گئے جب اُسکو نہ دکھائی دی تو روتی ہوئی اور اپنے سر کو پیٹتی ہوئی طرف اپنے مکان کے واپس آئی اُدھر وہ لوگ لاش لیکر طرف شہر سمندر یہ کے پاس سمندر جادو کے روانہ ہوے اِسکا ذکر آیندہ کیا جائیگا

لیکن اب حال ماہیان طوفان کش کا ملاحظہ فرمائیے کہ اِسنے واپس ہوکر کیا کیا اب یہ جو دہانسے واپس ہوکر آئی پہلے تو اِسنے بہت برا حال کیا بعد اُسکے خواصون سے کہا کہ لاؤ پوشاک میری اب مین ترک دنیا کرونگی کیونکہ اب مجکو دنیا سے کچھ سروکار نہین ہے اُنھون نے عرض کیا کہ حضور سمندر جادو کے پاس سے کسیکو آنے دیجیے تاکہ وہ یہان کا بندوبست کرے جوابدیا کہ تجکو اب کچھ دکھائی نہین دیتا ہے دنیا میری آنکھون مین سیاہ ہے اور ایک اندھیرا سا معلوم ہوتا ہے برابر کی بہن کا ماتم ہے دل کا عجب عالم ہے اُنھون نے عرض کیا کہ حضور کا جو جی چاہے گا وہ کیجیے گا مگر اُنکے امور آخرت سے تو فراغت حاصل کر لیجیے کہ اُنکی روح بیچین ہو ماہیان نے اُسوقت غیظ مین آکر کہا کہ جو مین تمسے کہتی ہون

وہ تم لوگ کیون نہین کرتے زیادہ باتین کیون بناتے ہو جو میرا جی چاہے گا وہ کرونگی تم کوئی میرے مختار اور نائب نہین ہو یہ جواب سنکر وہ سب لوگ خاموش ہو گئے اور جو جو چیزین کہ اُسنے بتائین تھین وہ سب لاکر حاضر خدمت کین اُسنے پہلے تمت باندھی بعدہ ایک سرا گی ہاتھ مین لیکر قصد کیا کہ اب کسیطرف نکل چلو اور کسی جنگل مین جاکر بیٹھ رہو اور وہان اپنی زندگی بسر کرو اور تمام مال و اسباب خواصون کو تقسیم کر دیا رونی جاتی ہی اور یہ کہتی جاتی ہی کہ ای سحران یہ حالت میری تم کا ہیکو دیکھتی ہوگی تمتو پاس سامری کے جین سے بیٹھی ہوگی ہمپر جو گذرتی ہی اُسکی تمین کیا خبر اور وہ ہم کیا جانو ہم تمھاری جدائی مین فقیر ہو کر گھر بار کو تباہ کر کے جنگل کو بسانے تمہین جو چند دن کی زندگی ہی وہ اب جنگل ہی مین بسر کرینگے یہ کہکر قصد کیا کہ چلون کہ یکایک خیال آیا کہ ای ماہیان ناوفان کش یہ کیا کرتی ہی ارے پہلے اُسکے قاتلون سے تو اُسکے خون ناحق کا عوض لیلے پھر جو تیرا جی چاہیگا وہ کرنا یہ کیا بات ہی کہ وہ اُسکو قتل کر کے جین کرین اور ہم یون آوارہ و تباہ ہون اُنکو بھی اتو چین نہ لینے دے پہلے اُنکو قتل کرلے پھر تجکو اختیار ہی بس یہ خیال کرتے ہی اُسکی وہ حالت جاتی رہی اور اپنے مصاحبون سے کہا کہ اب مجکو یہ خیال آیا ہی کہ مین پہلے اُسکے دشمنون کو تلاش کر کے قتل کرلون اور اُسکے خون کا عوض اُن لوگون سے لیلون تو پھر ترک دنیا کرون کیونکہ بعد میرے کوئی بھی اُسکا تدارک نہ کریگا سمندر جادو کو کیا غرض ہی جو وہ اُسکے کو شش کریگا یہ خیال میرا اُسوجہ سے ہی کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ وہ تو چین کرین اور ہم یون تباہ ہون یہ تو کبھی نہوگا بعد اس انتظام اور فکر کے مین ترک دنیا کرونگی اُنھون نے عرض کیا کہ حضور ہم آپ کے خوف کے مارے کچھ کہہ نہ سکے تھے جو آپکو سمجھایا تو آپ کو غصہ آگیا ہم بوجہ عتاب آپ کے خاموش ہو رہے ورنہ ہم خود عرض کرنے والے تھے اُسنے کہا کہ اچھا اب تم مجھکو تو کہ سامری کیا کرتے ہین یہ سنکر اُسنے اُسیوقت اپنے ہاتھ سے چوکا دیا اور خون لوک سے غسل کیا اور ایک اسم پڑھکر دم کیا کہ ایک پتلی پیدا ہوئی اور ہاتھ باندھکر سامنے اُسکے کھڑی ہو گئی ماہیان نے کہا کہ کیون او خادمۂ سامری یہ کیا ہوا اور تو نے مجکو آکر اطلاع بھی نہ کی جلد بتلا یہ کیا ماجرا گذرا اور کیسے سحران کو قتل کیا اور اُسکے قتل کا کون باعث ہوا اور وہ کسکی شرکت سے قتل ہوئی سب حالات مفصل بیان کر کوئی بات باقی نہ رہے یہ سنکر اُسنے پہلے تو یہ بیان کیا کہ مین آپکو کیا خبر کرتی تین تو اُنکے پاس پہلے ہی حسب الطلب اُنکے گئی تھی اور جو اُنھون نے دریافت کیا وہ مین نے اُنسے بیان کر دیا زیادہ تر بیان کرنے کا حکم نہین ہی یہ حکم ہی کہ جسقدر تجھ سے دریافت کیا جاوے اُسیقدر بیان کرنا اگر مجکو کل حال معلوم تھا خیر اب آپ نے دریافت کرنے کیواسطے مجکو طلب فرمایا ہی تو مین بیان کرتی ہون سنیے اُس پتلی نے ابتدا سے حال بیان کرنا شروع کیا یعنی قصہ صاحبقران کا دشت بہار افزا مین اور جشن تخت نشینی کرنا اور جانانہ کا صنوبر شاہ کے اور آنا جواب نامہ کا حسب خواہش صنوبر شاہ صاحبقران کا کنارے دریاے سبز رنگ کے برابر ملاقات آنا اور ملاقات ہونا صنوبر شاہ اور صاحبقران سے آنا دیوانون کا اور مقابلہ ہونا صاحبقران سے زیر ہونا اُن دونون دیوانون کا اُسکی خبر ہونا سحران سیہ پوش کو اُسکا روانہ کرنا حباب جادو کو اور سہراب جادو کو برائے گرفتاری صاحبقران و صنوبر شاہ اور مارا جانا حباب جادو کا صاحبقران کے ہاتھ سے اور اسیر ہونا سہراب جادو کا بمکر عیاری سے خضران بن عمرو کی بعدہ رخصت ہو کر جانا صنوبر شاہ اور دیوانون کا اپنے اپنے مقام کو اور رہنا صاحبقران کا اپنے لشکر مین اور سہراب جادو کو مطیع اسلام کرنا اُدھر باد ہونا شہر صنوبر یہ کا بحکم

سمندر جادو اسکی خبر آنا پاس صاحبقران کے صاحبقران کا اُدھر کو جانا اور سہراب جادو
کا رخصت ہوکر اُدھر کو آنا یہ وعدہ کرکے کہ مین دریاے سبز رنگ کا راستہ دریافت کرکے حاضر خدمت
ہونگا اور اُسکا داخل دریا ہونا اور جو کہ واقعہ درمیان سحران و سہراب جادو کے عشق و عاشقی کا گذرا
تھا سب بیان کیا یہ سنکر اُسنے کہا کہ افسوس سحران نے مجکو بالکل ان امورات کی خبر نہ کی اور بالکل آگاہ
نہ کیا ورنہ یہ بھی اُسکی مجال تھی کہ وہ انکار کرتا پھر تیلی نے جنگ کا کرنا اور نامہ لکھنا سحران کا ماہیان کو اور
جواب نامہ آنا اور آفتاب جادو کا آنا اور آفتاب کا تیار کرنا اور عرضی لکھنا سہراب جادو کا صاحبقران
کو اور یہ بھی سب بیان کیا عیارون کا آنا اور گرفتار ہونا خضران بن عمرو کا مہرخ جادو کو قتل کرنا بعد
اُسکے عیاری ناگن کی کرکے آفتاب جادو کو مارنا اور جوگی بنکر جنگل مین مقیم ہونا سحران کا نہنگ جادو
کو گمراہ کرکے براے خبر سہراب روانہ کرنا اُدھر سہراب پر عیارون کا عیاری کرنا اُسکا انکو اپنے گھر لیجانے باغ
مین لیجانا نہنگ جادو کا پہونچنا سب کیفیت دریافت کرکے سہراب جادو کو بذریعہ خاک جمشیدی
اسیر کرنا سبکو لیکر اپنے ہمراہ چلنا راہ مین جوگی کا ملنا بعد گفتگوے بسیار عیاری سے بیہوش ہونا اور سب کا
بمشورۂ خضران برائے قتل سحران جانا خواجہ کا گلیم اوڑھکر اُنکے ہمراہ جانا نہنگ جادو کا قتل ہونا
سحران کا پتلی کو طلب کرنا اور اس سے جو کچھ کہ اُسنے دریافت کیا وہ سب بیان کرنا سحران کا بعد آگاہی سہراب
جادو کو اسیر کرنا اور عیارون کو بیہوش مین لانا سب کا دعا کرنا اور اُسکا اُن سب قیدیون کیواسطے تدبیر
قتل کرنا بعد اُسکے آنا فرشتۂ قدرت کا بنکر خضران بن عمرو اور جو کچھ کہ واقعہ اسوقت گذرا وہ سب کہسنایا
یہانتک کہ قتل ہونا سحران کا اور اُسکی لاش کا اُس طرف آنا اُدھر سہراب کا سب کو لیکر دریا کے اُسپار
نکل جانا خواجہ و چند عیارون کا جدا جدا ہوکر طرف جنگل کے روانہ ہونا بانی صنوبر شاہ و سردارانِ دیگر
عیارون کا باغ مین سہراب جادو کے جاکر مقیم ہونا اور دعوت کرنا سہراب جادو کا اور بسبب
خوف کے حصار بحر کرنا گرد باغ کے اور اُسکا اُسمین جاکر بیٹھنا سب بیان کیا کوئی بات پوشیدہ نہ رکھی
کیونکہ اُسنے پہلے یہی سوال کرلیا تھا کہ کل حال بیان کرنا کوئی امر پوشیدہ نہ کرنا ورنہ جسطرح سحران نے چند
باتین دریافت کین اور اُسنے بیان کردین بعدہ وہ چلی گئی اُسیطرح بیان بھی ہوتا مگر یہ عاقلہ تھی پہلے ہی
اُسکا بندوبست کرلیا تھا کہ کوئی بات رہ نہ جائے جب یہ سب حال اُسکو معلوم ہوا تو ایک دو دن ملتفت تھا کہ
اُسکے کاخ دماغ قحبے پار ہوگیا مارے غصہ کے کانپنے لگی اور رنج و غم سحران زیادہ ہوگیا اپنی صاحبون
سے کہنے لگی کہ اب معلوم ہوا کہ یہ سارا بس بویا ہوا ماہیان سہراب جادو کا ہے کیون نہ جسنے اپنے
مالک کے ساتھ ایسی نمک حرامی کی تو وہ اُنکے ساتھ کیا کرتا اب معلوم ہوا کہ ماہیان سہراب نے اُسکو
ملکر قتل کرایا اُنھون نے سابق کی دشمنی کا بدلہ لیا جو کہ مین نے اُنکو بحکم سمندر جادو قید کیا تھا کیونکہ وہ
سمندر جادو کی بیٹی پر عاشق ہوا تھا اور اُسکی خواہش مین سمندر جادو سے واسطے اُسکے سوال کیا
تھا سمندر جادو نے اُسکو یہان فقرے سے روانہ کیا تھا اور عقب سے مجکو تحریر کیا تھا کہ اسکو قید کرلے
مین نے ویسا ہی کیا تھا کچھ دنون یہ قید رہے تھے اُس بہشت نصیب کے سبب رہا ہوئے اور اُسکے
پاس ہے آخر کو اُسکی جان لی خیر اب بیچکر میرے ہاتھ سے کہان جاسکتے ہین اگر حصار بحر کرکے باغ مین
بیٹھے ہین تو کیا مین اُس حصار سے رک جاؤنگی اور وہ میرے ہاتھ سے بچ جائینگے اگر مین نے اُنکے ٹکڑے
ٹکڑے مع اُنکے ہمراہیون کے و صنوبر شاہ وغیرہ کے نہ کیے تو اپنا نام ماہیان نہ رکھا اُنکو
قتل کرکے کچھ تو مین اپنے دلکو ٹھنڈا کروںگی وہ نہ معلوم ہو کس بات پر ہے مین ایسے ایسے بہت سے

کیا کرتی ہون ایسے نقل کتب مین نے بہت سے دیکھے ہین لوگ ہمارے سامنے سحر کا دعوی کرتے ہین
سامری کی قدرت ہمارے ہی خاندان سے علم سحر حاصل کیا اور پھر ہمین پر اُسکا وار کیا کیا خوب وہ تجھو
سحر ان تصور کرتے ہین ہین کوئی لڑکی نہین ہون وہ تو اُسپر عاشق ہوکر مائل ہوئین ہین اُنکی کوئی شبیہ نہین ہون ایک سحر
مین جو کمال ہوگیا ہے تو یہ خیال کرتے ہین کہ ہم بھی ساحرہین ساحری کا دعوی کرنے لگے اب ہم دیکھتے ہین کہ وہ کیونکر میرا مقابلہ
کرتے ہین یہ کہکر اُس تتلی کو تو اُسکی خوراک دیکر رخصت کیا اور کچھ روئی جو کہ مین اُسکے پاس رکھی ہوئی تھی اور کسی
ضرورت کیواسطے موجود تھی اُسکو اُٹھاکر خون خوک مین تر کیا بعد اُسکے اُسپر چند قطرے پانی کے ڈالے
اور اُسکو نوم کرمثل ابر کے بنایا اور ہوا کا رخ دیکھکر چھوڑ دیا کہ وہ بلند ہونے لگا اُسنے اسم سحر پڑھ پڑھکر دم
کرنا شروع کیا کہ وہ مثل ابر کے تیار ہونے لگا تھوڑے ہی عرصہ مین ایک ابر دھوان دھار بنکر تیار ہوگیا
کہ جسکا کوئی عرض وطول بیان نہین کرسکتا ہے وہ ابر ایسا تھا کہ کسی نے ایسا ابر کبھی تیرہ وتاریک اندھیری رات
مین بھی نہ دیکھا ہوگا ساون بھادون کی گھٹا بھی اُسکی تاریکی کے آگے کچھ اصل وحقیقت نہین رکھتی تھی اگر
شاید اتفاق سے اُسکا اور اُسکا سامنا بھی ہوجاتا تو وہ مارے شرم کے پانی پانی ہوکر بہ جاتی اُس ابر
کا یہ حال تھا کہ جو جو وہ سحر پڑھکر دم کرتی ہے اُسکی سیاہی اور طوالت قرنی بڑھتی جاتی تھی اور تمام عالم
مین ابر پھیلتا جاتا تھا اور اُسکا زور وجوش بڑھتا جاتا تھا یہانتک کہ اب اُسمین رہ رہکر گرج اور برق کی چمک
پیدا ہوئی اور ایسی صدائین ہولناک آنے لگین اور اس زور سے چمک ہونے لگی کہ اگر رستم وقت بھی
ہوتا تو اُسکو دیکھکر اُسکا بھی دل قابو مین نہ رہتا اگر مدلے گرج سن پاتا تو مارے خوف کے ساتوین
طبقہ زمین مین جاکر پوشیدہ ہوجاتا اسواسطے کہ اب مین یہ صدائے رعد شنون اور نہ اس چمک کو اپنی
آنکھون سے دیکھون اگر دیو بھی سن پاتا تو اپنے کانون مین انگلیان دیکر مارے دہشت کے مقام
امن وامان تلاش کرتا انسان کی تو کیا حقیقت ہے جب اس ابر مین اسطرح کی گرج اور چمک پیدا ہوئی تو
اُسنے دوسرا اسم سحر دم کیا کہ جس سے یہ ہوا کہ ایک طوفان عظیم ہوا کا پیدا ہوا اور بعد اُسکے اُسمین سے
بوندیان پڑنے لگین بعد اُسکے پھر ایک صدائے گرج ایسی اُس ابر مین سے پیدا ہوئی کہ جسکے باعث سے
یہ معلوم ہوا کہ اب آسمان پھٹ پڑیگا بعد اُس آواز کے بارش سانپ وکژدم وغیرہ کی ہونے لگی سنگباری
وہ بھی ہوئی یہ وتیغ وسنان وتیر وخنجر وغیرہ بھی برسنے لگے جب اُسنے یہ دیکھا کہ اب میرا سحر بخوبی
تیار ہوگیا بس اُسیوقت اُسنے فوراً طرف باغ سہراب کے اُس سحر کو اشارہ کیا اور باغ سہراب کو
پہلے اپنے دوسرے سحر سے دریافت کرلیا تھا وہ ابر سحر حرکت مین آیا اور طرف باغ سہراب جادو کے
روانہ ہوا بعد اُسکے یہ بھی تخت سحر تیار کرکے اور اُسپر بیٹھکر عقب مین ابر سحر کے چلی اور اپنی خواصون
اور ہمراہیون سے کہا کہ تم لوگ پریشان نہ ہو مین ابھی آتی ہون اسواسطے جاتی ہون کہ قاتلان سحران
کو گرفتار کرکے لے آؤن یا اُنکو قتل کرلون تو میرے دل مین ٹھنڈک پڑے جاتی ہون اور ابھی
ابھی اُنکو اس فعل ناشایستہ کی سزا دیکر آتی ہون یہ کہکر تخت سحر کو اُڑاکر چلی اُدھر کا حال سنیے کہ سہراب
جادو مع اُن عیارون وسردارون کے بوقت سیر براے سیر گلشن ہر روش پر گلگشت کررہا تھا
اور ہر ایک سے خوش ہوہوکر باتین کرتا جاتا تھا مگر ہر وقت یہ خیال تھا کہ ایسا خوبین ماہیان کو یہ
خیال آئے کہ چلکر سحران کے قاتلون سے عوض خون لون کیونکہ اُسکو اسکا غم ورنج بہت ہوگا بس جب
یہ خیال آتا تھا فوراً چہرہ متغیر ہوجاتا تھا اور ایک قسم کا ملال پیدا ہوتا تھا مگر بسبب اس ڈر کے کہ کہین یہ لوگ
نہ پریشان ہون اُس خیال کو ظاہر نہ کرتا تھا سب کے ہمراہ سیر گلشن مین مصروف تھا اور خوشی خوشی پھرتا تھا

چونکہ وقت سہ پہر کا تھا اس سبب سے ایک مقام پر بیاض گلہاے رنگارنگ چمن کا عجب حال تھا ہر ایک جگہہ پر پھول کھلے ہوے تھے عجب سماں تھا وہ باغ ثانی فردوس برین معلوم ہوتا تھا ہر ایک خوشنود تھا اور دل شاد تھا غم سے آزاد تھا دل مین کوئی خوف نہ تھا سب کے سب بیخوف و خطر سیر چمن کر رہے تھے کہ یکایک ایک صداے ہولناک آئی کہ جس سے تمام باغ کیسا عمارت تک ہل گئی زمین کو ایک تزلزل ہو گیا درخت چمن بسبب ہل جانے زمین کے گر پڑے یہ حال دیکھکر سہراب جادو نے سر اٹھاکر طرف آسمان کے دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آتی ہی اور کیا ماجرا ہی کیا دیکھتا ہی کہ ایک ابر سیاہ جانب شمال سے اٹھتا ہوا چلا آتا ہی کہ جسکے روبرو گھٹا ساون بھادون کی بے اصل ہی اسمین رعد کی گرج اور برق کی چمک اسقدر تھی کہ دل ہلے جاتے تھے وہ ابر بڑے زور شور سے اسی جانب چلا آتا ہی یہ دیکھکر سہراب جادو نے یہ خیال کیا کہ یہ بے فصل کی بارش اور ابر کیسا اٹھا ہی یہ تو کوئی ساحر کی آمد معلوم ہوتی ہی بس یہ خیال کرکے کچھ اسم پڑھکر اپنے دونون ہاتھون پر دم کیا اور انکو دیکھا کہ اسمین کیا تحریر ہی اسمین لکھا ہوا تھا کہ یہ ابر ماہیان کے سحر سے تیار ہوکر آتا ہی اس سے ہوشیار و خبردار ہو جاؤ ماہیان بڑے غیظ و غضب مین برلے گرفتاری تم سب لوگون کے غم مین سحران سیہ پوش کے آتی ہی اسکے اس سحر سے بڑے بڑے جادوگر نہین بچ سکتے ہین نہایت جاے خوف و خطر و مقام اندیشہ ہی یہ دیکھکر سہراب کی تو یہ حالت ہو گئی کہ سکتہ کی سی نوبت ہو گئی مثل تصویر خاموش ہو گیا اور ایک جوش و خروش حسرت و یاس کا ہوا خوف و خطر کی طغیانی ہوئی مردنی چہرہ پر چھا گئی اور تمام تن بدن مارے دہشت کے زرد اور سرد ہو گیا اگر کاٹو تو جسم مین خون کا قطرہ نہ تھا منھ پر ہوائیان اڑنے لگین ہاتھ پاؤن مارے خوف کے مانند بید کے کانپنے لگے یہ دیکھکر صنوبر شاہ و سمک دفیرہ نے دریافت کیا کہ اے سہراب جادو تم ابھی تو بہت خوش و خرم گلگشت کر رہے تھے اور سیر باغ مین ہمہ تن مشغول تھے یکایک یہ تمھاری کیا کیفیت ہو گئی ہی کچھ بیان تو کرو ہم تمھاری حالت دگرگون پاتے ہین چہرہ اداس عالم یاس بند بند کانپ رہا ہی جسم مین خون کا نام نہین ہی یہ کیا واقعہ ہی سہراب جادو نے کہا کہ کچھ نہین صرف مجکو اسوقت صاحبقران کا خیال آیا کہ نہ معلوم وہ کیا کرتے ہونگے اور انکی کیا کیفیت ہوگی دوسرے اسوقت مجکو اپنی معشوقہ دختر سمندر جادو کی یاد آگئی اور اسکے جوش عشق نے دل کو پریشان کر دیا دیکھیے کب اس سے وصل میسر ہو اور کب اسکا دیدار نصیب ہو اور کیا معاملہ ہو اور کیونکر ہو مجکو تو اسکے ملنے سے بالکل یاس ہی یہ جو سہراب نے کہا تو سردارون اور یارون نے جواب دیا کہ یہ امر تو نہین معلوم ہوتا کوئی اور بات ہی کہ جسکا تمکو نہایت درجہ خوف ہی اور ہمکو تو تمھاری یہ حالت بسبب خوف کے معلوم ہوتی ہی اسنے جواب دیا کہ نہین آپ لوگ پریشان نہون جو مین عرض کرتا ہون یہی بات ہی مگر ان لوگون کو کسیطرح یقین نہ آیا پھر دریافت کیا انکی مرتبہ قسمین دین اور نہایت مجبور کیا جب تو سہراب نے آنکھون مین اشک بھر کر طرف آسمان کے اشارہ کیا اور کہا کہ سب صاحب دیکھ لین مین آپ سے کیا بیان کرون جو ماجرا ہی آپ خود ملاحظہ فرمالین میرے تو ہوش اس ابر کو دیکھکر اڑ گئے ہین کیونکہ اس ابر مین کوئی نہ کوئی آفت ہی اور یہ ابر ماہیان طوفان کش کا بھیجا ہوا ہی ضرور یہ ابر سحر ہی میرا دل اس ابر کو دیکھکر پریشان ہو گیا ہی اور اسوقت یہ مصرعہ پڑھنا دیا ہی مصرعہ کوئی معشوق ہی اس پردہ زنگاری مین یا خداوند کریم آپ سب صاحبون کو اسکے شر سے محفوظ رکھے اور سامنے صاحبقران زمان کے مجکو سرخرو رکھے اب میری یہ دعا ہی کہ جو بلا آنے والی ہو وہ پہلے میرے اوپر آوے اور مین آپ لوگون پر تصدق ہو جاؤن

میرے بعد جو کچھ کہ ہونیوالا ہو وہ ہو مصرعہ بعد از سر من کن فیکون شد شد و باشد + سردار دن نے اُسوقت کہا کہ تم پریشان نہو ایسے ایسے واقعے بہت سے ہوے ہین مگر فضل خداوند کریم جل جلالہ سے سب بآسانی دفع ہو گئے ہین یہ کہکر سب نے جانب آسمان دیکھا کہ واقعی مدت العمر مین ان سب نے ایسا ابر تیرہ و تار نہ دیکھا تھا نہ سُنا تھا یہ حالت تھی کہ جو جو وہ ابر قریب آتا تھا وہ وہ تاریکی زیادہ ہوتی جاتی تھی اور زاغ و زغن و طائران صحرائی مثل گدھ وغیرہ کے آگے آگے اُس ابر کے اُڑتے ہوے چلے آتے تھے یہ دیکھکر سب نے کہا کہ ای سہراب جادو یہ ابر سحر نہین ہی بلکہ یہ ابر اصلی معلوم ہوتا ہی کیونکہ بارش کی تو فصل نہین ہی اور وقت بھی سرما کا ہی اس سبب سے یہ اسقدر تاریک معلوم ہوتا ہی کیونکہ آفتاب بھی قریب غروب ہی یہ سبب اور نہیں ہی ورنہ اب کوئی مقام خوف نہین ہی تم پریشان نہو گو کہ اُن سبکو بھی یقین ہو گیا تھا کہ یہ ابر سحر ہی مگر بدین سبب کہ کہین ایسا نہو کہ سہراب جادو مارے خوف و پریشانی کے اپنے کو ہلاک کر ڈالے اور اس سے اسکا دفعیہ نہو سکے سہراب نے یہ سُنکر جواب دیا کہ آپ لوگ مجھکو نادان خیال کرتے ہین اور بسبب میرے خوف کے یہ فرماتے ہین مین پہلے ہی اسکا انتظام کر چکا ہون اور دریافت بھی کر لیا ہی مجھکو کچھ اپنی جان کا خوف نہین ہی ایک جان ہی جاے خدا لے جاے وہ لکھا تہ ماہیان طوفان کش لے ہان اگر خیال ہی تو آپ سب صاحبون کا ہی کہ مین آپ لوگون کو یہان لایا ورنہ جسطور سے خواجہ سلامت اور دیگر میار چلے گئے ہین اسیطرح آپ لوگ بھی چلے جاتے مین تنہا یہان رہجاتا جو کچھ ہوتا دیکھ لیا جاتا میرے ہمراہ آپ لوگون کی بھی جانین مفت برباد ہوتین یہ مجھ کمبخت کی غلطی تھی کہ مین آپ لوگون کو یہان لایا جو مقدر مین تحریر ہوتا ہی وہ ضرور پیش آتا ہی بندہ مجبور ہی فلک تفرقہ انداز اپنا ہر وقت نیا رنگ دکھاتا ہی کسیکو چین سے نہین رہنے دیتا ہی اسکے جور و ظلم سے ہر ایک شخص عاجز و مجبور ہی بندہ کچھ خیال کرتا ہی مگر اسکے برعکس ہوتا ہی جو وہ مالک عزوجل چاہتا ہی وہی ہوتا ہی بقول شاعر شعر من دریچہ خیالم فلک دریچہ خیال + کار یکہ خدا کند بشر را چہ مجال + کیسی خوشی کی حالت مین بیٹھے ہوے سیر چمن کر رہے تھے کہ ناگاہ اس فلک ناہنجار نے یہ تفرقہ ڈالا اور یہ آفت عظیم سر پر نازل کی دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی سب نے جواب دیا کہ آپ کو کیونکر دریافت ہو گیا ہی کہ یہ ابر سحر ہی سہراب نے کہا کہ قبل اسکے صداے ہولناک ایسی آئی تھی کہ جسکے سبب سے تمام عمارت ہلگئی تھی اور دیکھیے کہ بسبب تزلزل زمین کے کتنے درخت جڑ سے اکھڑ کر گر پڑے ہین مین نے جو یہ دیکھا تو گھبرا کر طرف آسمان کے نظر کی تو یہ ابر مجھکو معلوم ہوا پہلے مین نے بھی خیال کیا تھا کہ یہ ابر اصلی ہی مگر جب مین نے اسمین چمک اور گرج حد سے زیادہ پائی جو کہ معمولی ابر مین ہوتی ہی وہ نہ تھی تو مین نے سحر سے دریافت کیا کہ اسقدر شدت گرج کا ہونا کیا سبب ہی کہ جس سے دل ہلے جاتے ہین تو اسوقت مجھکو معلوم ہوا کہ ابر سحر ماہیان طوفان کش کا ہی برائے گرفتاری اور قتل کرنے آپ لوگون کے آیا ہے اور اس ابر کے عقب مین وہ خود بھی آتی ہی بس مجھپر ایسا خوف طاری ہوا کہ یہ میری یہ حالت ہو گئی جو کہ آپ لوگون نے ملاحظہ فرمائی مگر نظر بخدا کر کے خاموش ہو رہا اور یہ مصرعہ ورد زبان کیا مصرعہ بر سر اولاد آدم ہر چہ آید بگذرد + اور میرا بھروسہ اس شعر پر ہی شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + وہ کریم الرحیم ہی خالق کون و مکان ہی اپنے بندے کو آپ ہر آفت و بلا سے اپنی حفاظت مین رکھتا ہی عادل و منصف ہی غریبون کا دادرس اور فریاد رس ہی وہ ضرور اپنے بندون کی حفاظت کریگا اور کوئی نہ کوئی ہمارے بچانے کی کریگا کیونکہ ہمارا مددگار سوائے اُسکے

اس دنیا مین اب کون ہی ہمنے اُسکا دین قبول کیا ہی اور اُسکو بخدائی مانا ہی وہ قہار و جبار ہی اُسکے آگے کسیکی کوئی
اصل و حقیقت نہین ہی وہی ہم سب کا مالک و آقا ہی اور اُسکو ہماری فکر ہی اور رزق پہونچاتا ہی ہماری فکر
کرنے سے کیا ہوگا اور اگر ہماری قضا ہی آگئی ہی تو مجبوری ہی ورنہ ہمارا کوئی بال بھی نہین توڑ سکتا ہی
تو ماہیان طوفان کش حرام زادی کیا حقیقت رکھتی ہی اور کیا چیز ہی کہ ہمکو آزار پہونچا سکے وہ بہر طور ہمارا
حفاظت کریگا اور اگر تمام روے زمین کے ساحر بھی جمع ہو جائین گے تو ہمارا کچھ نہین کر سکتے ہین بقول
شاعر شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جای + نہ برد ور کے تا نخواہد خدای + گو ایسے ایسے خیالات دل مین پیدا
ہوے ہین جو کہ بالکل خلاف عقل ہین مگر پھر بھی ہمارا اُسی کی ذات ستودہ صفات کا ہی اور یہ سب باعث
اور اقتضا بشریت کا ہی جو ہماری یہ حالت ہوگئی یہان تو یہ کلام ہی اس ویاس زبان پر سہراب جادو کے
جاری تھے اور فکر و تردد ہو رہا تھا کہ یکایک وہ ابر سحر قریب باغ آکر ٹھہرا اور اُسکے سبب سے تمام باغ
مین تاریکی ہوگئی اور ایک تلاطم عظیم برپا ہوا ادھر یہ لوگ ابر کے جانب متحیر ہو کر دیکھنے لگے اور اُدھر اس
ابر سے شعلہ آتش نکلنے لگے اور طرف باغ کے آنے لگے کہ یکایک ابر بھی جنبش کھا کر چلا گرج اور برق
کی تڑپ کی نہایت شدت ہوئی سبکو یقین ہوگیا کہ اب ہم سب پر یہ برق کوندھکر گریگی اور ہم سب جاکر خاک
سیاہ ہو جائینگے مگر بسبب حصار سحر سہراب جادو کے وہ شعلے اندر باغ کے نہ آسکے اور نہ وہ برق لیکن
ابر حرکت کرکے چلا جب بالکل باغ کے قریب پہونچا تو حصار سحر مانع ہوا یہ ابر رک گیا صداے رعد پیدا ہونے
ہونے لگی برق چمکنے لگی اور شعلے نکلنے لگے سنگباری اور برفباری ہونے لگی تیر و تیغ و سنان و تبر و نیزہ و
خنجر و جمدھر وغیرہ برسنے لگے مگر یہ سب بیرون باغ حالت تھی اندر باغ کے اِسکا کچھ بھی اثر نہ تھا صرف
کسیقدر برودت سی ہر ایک کو محسوس ہوتی تھی ہوا بھی نہایت شدت سے چل رہی تھی بارش بکثرت
تھی موسلا دھار پانی پڑ رہا تھا مگر باغ کو کسی قسم کا ضرر نہ تھا باشندگان باغ کو اگر اسپر بھی سب کے
حواس باختہ تھے اِدھر سہراب جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ کوئی بلا اندر باغ کے نہین آتی ہی خیال
کیا کہ یہ تیرے حصار کا باعث ہی جو تو نے اپنی جان پر کھیل کر کیا ہی مگر کسکے روبرو اسکی کچھ وقعت نہین ہی ایک
جنبش لب مین اِس سحر کو دفع کر دیگی ابتو جان جاتی ہی تو بھی اپنا کمال دکھا دے آخر یہ سحر تیرے کس دن کام آئیگا
کیا جب تو قبر مین جائیگا جب اِس سے کام لیگا انسان جو چیز کہ حاصل کرتا ہی تو جب اُسپر کوئی وقت پڑتا ہی
تب اُس سے کام لیتا ہی یہ ضرور ہی کہ وہ تجھ سے نہایت زبردست ساحرہ ہی تو ہوتے دے اِسکا خیال
نہ کر انسان کو لازم ہی کہ ہاتھ پاؤن ہلا کر اپنی جان دے عورتون کیطرح چوڑیان پہن کر نہ بیٹھے بس یہ خیال
کرکے سہراب نے اپنے سحر کو زور دینا شروع کیا اِدھر سے جو چیز کہ باغ کے اندر آنا چاہتی تھی اُسکو
حصار سحر بلند ہو کر روکتا تھا اور وہ قریب حصار کے برطرف ہو جاتی تھی اِدھر سہراب جادو نے
ایک ناریل نکالا اور اُسکو سیندور سے سرخ کرکے اپنی زبان مین نشتر دیکر چند قطرے خون کے لیے اور
اُسپر پھینکے اُس ناریل کو اُٹھا کر اور اُسپر کچھ پڑھکر بیرون باغ پھینکا جسکے سبب سے یہ ہوا کہ وہ شدت
ہوا کی اور وہ گرج چمک کم ہوگئی یہ جو سحر اُسنے کیا تو یہ رنگ ہوا کہ سحر ماہیان مین کمی ہوئی جو ماہیان
نے دیکھا تو اپنے سحر کو زور دینا شروع کیا اب یہ کیفیت ہی کہ اِدھر تو ماہیان زور دیتی ہی مگر کچھ فائدہ
نہین ہوتا ہی یہ جھلا جھلا کر اور زور دیتی ہی جب اُسنے دیکھا کہ اب میرے سحر نے کمی کرنا شروع کی اور کسی طرح
دور نہین پکڑتا ہی اور نہ کوئی آفت اندر باغ کے جاتی ہی کئی مرتبہ برق سحر چمک کر باغ پر گری مگر کچھ اثر نہ کیا
اسقدر برف کی بارش ہوئی کہ جسکی حد و انتہا نہین ہی مگر باغ اُسی طرح پر شور و قائم ہی نہ شعلہ ہاے سحر مہراب

سحر نے اثر کیا جو کا بر سحر سے بری رہے ہین اور کچھ اہل باغ کو اثر نہین کرتے اور نہ گزند پہونچاتے ہین جب اِسنے یہ دیکھا تو خیال آیا کہ اسکا کیا سبب ہی دریافت کرنا چاہیے گو کہ تبلی سحر نے بروقت دریافت کے کہ دیا تھا اور اُسنے اُس سے دریافت بھی کر لیا تھا کہ سہراب جادو نے گرد باغ کے حصار سحر کر دیا ہی مگر اُسنے کو اسبب بیخ وبن کے خیال نہ کیا اور نہ یون کبھی بغیر بندوبست کیے ہوے نہ آئی ضرور کچھ نہ کچھ اُس کا بندوبست کر لیتی جب یہان پر اتفاق گذرا تو دریافت کرنے کی حاجت ہوئی بس اُسنے اُسیوقت اپنی پشت دست پر کچھ پڑھکر دم کیا کہ اُسکی پشت دست پر بخوبی ہوا کہ ای ماہیان آگاہ ہو کہ بسبب حصار سحر کے جو کہ سہراب جادو نے گرد باغ کے نہایت اطمینان کے ساتھ کر دیا ہی اور اُسکو زور دیکر نہایت پختہ کیا ہو کہ جو بغیر تین دن کی محنت کے نہ دفع ہوگا کیونکہ یہ جو اُسنے اپنے کمال کا کیا ہی اُسمین اُسنے بڑی سخت محنت کی ہی جبتک یہ حصار سحر نہ دفع ہوگا اُسوقت تک اندر باغ کے کوئی چیز نہ اثر کریگی اور اِسوقت بھی وہ سحر کو زور دے رہا ہی ابھی ابھی اُسنے ناریل سحر دم کرکے مارا ہی کہ جسکی وجہ سے وہ زور شور ہوا اور گرج وچمک کم ہوئی ہی تمنے بڑی غلطی کی کہ بغیر بندوبست کیے ہوے یہان چلی آئین اب اِسکا دفع ہونا بغیر محنت سخت کے غیر ممکن ہی یہ جو تحریر پایا تو اُسکو نہایت غصہ آیا اور اپنے دل مین کہا کہ اِس سہراب جادو تک حرام کی قضا میرے ہاتھ سے آئی ہی مین یہ خیال کرکے آئی تھی کہ اُسکو قید کرکے پاس سمندر جادو کے روانہ کر دونگی مگر اب وہ میرے سر پر چڑھا ہی اب اِسکی سزا اُسکو ضرور دونگی دیکھون کہ اب وہ بیگمر زندہ اور سلامت میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی بغیر قتل کیے ہوے نہ چھوڑونگی وہ اپنے دل مین نہ معلوم کیا تصور کرتا ہے کیا مجکو کوئی اونے ساحرہ خیال کرتا ہی مین نے ایسے ایسے بہت سے لونڈے بناکر چھوڑ دیے ہین تو اُسکی کیا اصل وحقیقت ہی یہ کہکر اپنے دل سے مشورہ کرکے بس اُسیوقت تخت سحر کو زمین پر لائی اور یہ خیال کیا کہ اندر زمین کے جاکر طبقۂ باغ کو اُٹھاکر اُلٹ دون کہ یہ سب لوگ ہلاک ہو جاوین بس فورا دونون پیر مارکر فرق زمین ہوئی اور قصد کیا کہ مین باغ کو مع کل سامان کے دونون ہاتھون پر اُٹھاون جب اُدھر جانے کا قصد کیا تو ایک دیوار آہن اُسکے سامنے قائم ہوگئی اِسلئے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ نکل جاے مگر وہ دیوار دفع نہوئی اِسنے اپنی ران پر خنجر مارکر خون اپنا اُسپر چھڑکا مگر اُسوقت بھی کوئی فائدہ نہوا کیونکہ اُسکا پورا زور انتظام کے ساتھ ہو چکا تھا اور خداوند کریم کو اِن سب کی زندگی بھی رکھنا منظور تھی کیونکہ اگر وہ اپنے ارادے پر کامیاب ہوتی تو بڑی خرابی ہوتی اور اُسکو اِس غرور کی سزا بھی نہ تھی جو کہ اُسنے کہا تھا اپنے روبرو کسیکو موجود نہ جانتی تھی بس اِسوجہ سے کچھ نہو سکا جھلاکر زمین سے نکل آئی اور تخت سحر پر سوار ہوکر بلند ہوئی ارادہ کیا کہ بالاے ہوا جاکر باغ مین جاؤن اور سہراب جادو کو قتل کرون مگر جسقدر یہ بلند ہوتی تھی اُسیقدر وہ دیوار آہن جو کہ اندر زمین کے حائل ہوئی تھی نہان بھی روکتی تھی جب یہ قصد اپنے سحر کا کرتی تھی تو فورا اُسکو خیال آتا تھا کہ ابھی ابھی معلوم ہو چکا ہی کہ بغیر سخت محنت کے یہ سحر دفع نہوگا تو اب سحر کرنا بالکل عبث ہی مگر بسبب غیظ کے پھر قصد کیا اور یہ خیال آیا کہ پشت باغ سے چل وہان بھی تخت سحر اُڑا کر گئی وہان بھی دیوار آہن کو پایا پھر لوٹے باغ پر عاجز ہوکر آئی اُدھر بھی وہی دیوار تھی دوسرے پہلو کی خبر لی مگر کسی جانب سے اندر باغ کے جانا ممکن نہوا آخر عاجز ہوکر پھر اُسیطرف آئی اور اور سحر کو زور دیا وہ پھر گرج کر چلا مگر جب قریب باغ پہونچا تو ساکت ہو گیا اور واپس آیا چوماہیان نے دیکھا کہ تیرا سحر اِسوقت کمزور ہوا تو سوچی کہ کوئی ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ یہ لوگ یہانسے باہر نہ جاسکین یہین قید رہین کہ مین اِس عرصہ مین اپنا بندوبست کرکے آجاؤن اور اِس سحر کو

دفع کردون تاکہ سہراب جادو کو بھی معلوم ہو کہ ہان کسی ساحرہ سے اتفاق پڑا تھا ورنہ اُسکے نزدیک حقیر اور کم وقعت سمجھونگی یہ سوچکر فکر کرنے لگی بعد تھوڑی دیر کے خیال مین آیا کہ اِس ابر سحر کو اِس باغ پر اسطرح قائم کردے کہ یہ شمس سر پوش ڈھک جائے اور تاریکی باغ مین ہوجائے اگر اِس عرصہ مین یہ لوگ بسبب تاریکی کے مرگئے تو خیر ورنہ پھر تو تو اسکو دفع کردیگی مگر پہلے سہراب جادو کو آگاہ کرنا لازم ہی بس یہ خیال کرکے تخت سحر کو بلند کیا اور آواز دی کہ او سہراب جادو نمک حرام تو پوشیدہ ہوکر حورتون کیطرح سے بیٹھا ہی ارے مرد ہوکر پردہ نشین ہوا ہی کہا تو یہ خیال کرتا ہی کہ مین اندر باغ کے نہین آسکتی ہون ارے او نکرام کوئی مجھکو روک بھی سکتا ہی ارے تیرا یہ حصار سحر میرے نزدیک کوئی اصلیت نہین رکھتا ہی مین نے اکثر ایسے ایسے گھروندے عمل طفلی مین بہت سے بنا کر مٹا ڈالے ہین تو یہ کیا ہی اگر مرد ہی اور کچھ حرارت رکھتا ہی تو باہر نکلکر مقابلہ کرنے کیون پوشیدہ ہوا ہی اور کیون منھ کو چھپاتا ہی کس سبب سے میرے مقابلے کو نہین آتا ہی او نکرام تو نے پہلے وہ حرکت ناشائستہ کی کہ اپنے مالک کی دختر پر عاشق ہوا کہ اسکی وجہ سے تجکو سمندر جادو نے میرے پاس برائے قید روانہ کیا تھا کہ مین نے بموجب اُنکے حکم کے تجکو قید کیا تھا مگر سحران نے تجھپر رحم کیا اور قید سے رہائی دی تجھپر یہ احسان کیا اُسکا تو نے یہ صلہ کیا کہ اُسکی جان لی ارے کیسی وہ نامراد و ناشاد و پراران اِس دنیاے فانی سے کوچ کرگئی کیا تو مثل سحران کے تجکو بھی تصور کرتا ہی ارے وہ چھوکری تھی تیرے دھوکے مین آگئی بسبب نادانی کے اپنی جان دیدی تیرے عشق مین یہ انجام اپنا کیا اور تو نے رحم نہ کھایا ایسا پھول تازہ باغ جوانی کا اپنے دست ظلم سے توڑا کہ جو ابھی پورا شگفتہ نہوا تھا ارے او سہراب تجھ ایسے چھوکرے مین نے بہت سے بنا بنا کر چھوڑ دیے ہین تو میرا سحر مین کیا مقابلہ کریگا ایک جنبش لب مین یہ تیرا حصار سحر رفع ہوجائیگا مگر مین یہ خیال کرتی ہون کہ تجھ ایسے کے آگے کیا اپنا کمال دکھاؤن ہان اگر کوئی ساحر ہوتا تو لطف تھا تیرے اندر تو میرے یہان کے ملازم ہین بلکہ تجھ سے سحر مین کمال زیادہ رکھتے ہین تو یہ سحر کرکے ناز کرتا ہی کہ ہم بھی ساحر ہین ارے او نادان یہ تیرا خیال خام ہی اور بالکل تیری عقل ناقص کا قصور ہی اور قصور نا تمام ہی تو کبھی میرا مقابلہ نہ کرسکے گا ہمیشہ طفل مکتب رہے گا اگر کچھ دعوی سحر ہوتا تو اِسطرح حصار سحر کرکے باغ مین نہ بیٹھتا صرف تجکو ہی ایک سحر یاد تھا جو کہ تو نے کیا خیر ابھی کسیقدر تیری زندگی باقی ہے جو یہ حصہ کرکے اپنی جان بچائی مین تجکو کبھی نہ قتل کرتی صرف گرفتار کرکے لیجاتی کیونکہ میری سحران کو تجھ سے محبت ہوگئی تھی اور وہ تجھ سے محبت کرتی تھی اگر مین تجھپر ظلم کرتی تو اسکی روح بیچین ہوتی مگر ہان اُن مفسدون کو ضرور قتل کرتی کہ جنکے سبب سے تو نے میری سحران کو بیگناہ قتل کیا ارے تجکو اُسکی جوانی پر رحم نہ آیا اب بھی کچھ نہین گیا ہی اگر میرے روبرو حاضر ہو اور اُن سب کو گرفتار کرکے حاضر کردے ورنہ یاد رکھنا کہ تم مین سے ایک کو زندہ نہ چھوڑونگی سب کے ٹکڑے کرونگی اور زاغ و زغن کو دیدونگی اور تجکو بھی تم لوگون پر رحم نہ آئیگا کیونکہ میری حالت غم مین سحران سیہ پوش کے نہایت ابتر ہی بغیر اُسکے دنیا مجکو اجاڑ معلوم ہوتی ہی ارے میرے ہم مقابلہ اور ہم مرتبہ کوئی ساحر یا ساحرہ اِس پردہ دنیا مین نہین ہی یہان سمندر جادو باوجودیکہ حاکم شہر سمندر رہتے ہین مگر میرا مقابلہ نہین کرسکتے ہین تو نے دیکھا ہوگا کہ اُنھون نے تمام دریاے سبز رنگ کا اختیار میرے سپرد کردیا ہی اور یہان کی حکومت میرے پاسے نام کردی ہی اگر کچھ بھی اُنکو کمال ہوتا تو وہ کیون ایسا کرتے تو تو اُنکی سرکار کا ادنے ملازم ہی تو میرے نزدیک تیری کیا حقیقت ہی جب مین اُنکو کچھ خیال مین نہین لاتی ہون تو یہ کیا چیز ہی دوسرے یہ نئی بات ہی کہ ہمارے خاندان سے علم سحر و ساحری حاصل

انتظار کیا اور پھر آخر کو ہمین پر اُسکا حملہ کیا بقول شاعر شعر کس نیا موخت علم تیر از من * کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد
ہمین سے ساحری یاد کی اور ہمارے ہی مقابلے کو آیا یہ تو وہ مثل ہوئی بازی بازی باریش بابا ہم بازی
جس پیالے مین کھایا اُسی مین چھید کیا یا جس ڈال کے سایے مے بیٹھے اُسی کو کاٹا تو نے یہ نہ
خیال کیا کہ ہم کس [illegible] کرتے ہین کہ جو اسوقت ہمعصر سامری و جمشید ہو اگر وہ بھی ہوتے تو
میری سحر و ساحری کے قائل و معترف ہوتے بھلا مین کب یہ سحر جو کہ تو نے کیا ہی مانتی ہون اور اپنے خیال
مین لاتی ہون مین نے [illegible] یہ حیلے کیلے ہین اور ایسے سحر بہت سے کیے ہین اور اب میرے لونڈی
اور غلام [illegible] معلوم ہوا کہ تو نے بھی اپنا کمال دکھایا ہی مین یہ جانتی ہون کہ یہ تیری خودسری
تیری جان لیکی مین تجھکو تین دن کی مہلت دیتی ہون کہ تو اپنی جگہ پر اپنے دل مین خیال کر کے میرے پاس
چلا آ کہ اسمین تیرے [illegible] ہوگا ورنہ مین بعد تین دن کے اگر تیرے اِس حصار سحر کو ایک اشارہ انگشت
مین نیست و نابود کر ڈالونگی اور پھر اُسوقت کوئی بات تیری نہ مانونگی یہ جو اُسنے پکار کر کہا تو یہانسے سہراب
جا دیو نے جواب دیا کہ چل بیا و لکانہ جو تیرے بنائے بن سکے اُسمین قصور کوتاہی نہ کر چونکہ میرا سحر زبردست
ہی اور تیرے دفع کیے سے نہ دفع ہوگا تو تو نے یہ بات بنائی کہ مین تجھکو تین دن کی مہلت دیتی ہون اسمین
تو اگر میری اطاعت کر کہ مین خود تجھ سے کہتا ہون کہ تو اِس کفر و کافری کو ترک کر اور مثل میرے مطیع اسلام
ہو اور اطاعت صاحبقران کر کہ جو اسوقت تمام جہان کے بہادرون اور بادشاہون سے افضل اور
برتر ہین اُنکی کنیزی و فرمانبرداری قبول کر اور یہ جو تو نے کہا کہ پہلے تو تو نے یہ کھڑای کی کہ اپنے مالک کی دختر
پر عاشق ہوا تو مین نے کوئی دنیا سے علٰحدہ کام نہین کیا ہی سب ایسا کرتے ہین دل پر کسیکا دو نہین ہی
اگر مین عاشق ہوا تو کوئی ذلیل خاندان سے نہ تھا بلکہ میرے خاندان کے موافق تو سمندر جادو کا بھی
خاندان نہین ہی کیونکہ وہ غلام ہی ایوان تاجدار جادو کا اگرچہ اُسکو حکومت شہر سمندریہ کی نہوتی
تو یہ عزت و آبرو ممکن نہوتی رہی غلام رہتا میرے ساتھ تو اُسکا اپنی لڑکی منسوب کر دینا گویا اُسکے فخر و افتخار
کا سبب تھا بلکہ میری بے عزتی اور بے آبروئی تھی مگر مین دل سے ناچار ہو گیا تھا اگر دل پر غالب ہوتا تو
مین یہ امر کبھی گوارا نہ کرتا دل سے مجبور ہو کر مین نے سوال کیا اُسپر سمندر جادو نے یہ سلوک کیا کہ مجکو فقرے
سے تیرے پاس روانہ کیا اور عقب سے تجکو یہ حکم دیا کہ اِسکو گرفتار کر لو مین ناواقف تھا ورنہ میرا آنا وہانسے
دشوار تھا ہزارون کی جانین تلف ہوتین مین بغیر قتل کیے سمندر جادو کے دانتا یا اپنی جان دیتا یا
اُس حور لقا کو لیتے دختر سمندر جادو کو اپنے قبضہ مین کرتا مگر کیا کرون کہ اُس غلام کے دھوکے مین
آگیا اُسنے اپنی اصالت کی بی جیسی اُسکی اصل تھی ویسا ہی کام اُس سے ظہور مین آیا کہ اُسنے وفا کی بیشل
بہت درست کسی نے کہی ہی مثل کہ اصل سے وفا نہین اور اصل سے کبھی خطا نہوگی اور یہ خبر اسوقت
سبھی کو پہنچا اسوقت بہت صادق آیا اور اُسکے حسب حال ہی مصرع پسر نازادہ نماید بکار * اگرچہ بود زادہ
شہریار * تیری کیا حقیقت تھی کہ تو مجکو گرفتار کر سکتی تو بھی تو اُسی کم اصل غلام کی نوکر تھی اور ہی مجھ سے
بھی کیونکر یہ خطا نہ سرزد ہوتی جو جیسا ہوتا ہی ویسا ہی اُس سے کام سرزد ہوتا ہی انسان کو لازم ہی کہ
اپنی حقیقت کو نہ بھولے جو اُسکی اصل ہو اُسکو ہمیشہ خیال رکھے اور کبھی اپنے سے اچھے کے مُنہ نہ لگے اور
یہ جو تو نے کہا کہ تو سحر ان کے سبب سے بچگیا کہ وہ تجھپر عاشق تھی اور جان نثار کرتی تھی اور تجکو اُسنے با
کر دیا تھا تو اے نادان میری قضا تھی مین کیونکر تیری قید مین رہکر مرتا میرے خدا نے اُسکے دل
مین یہ بات ڈالی کہ وہ مجھپر عاشق و فریفتہ و مہربان ہو کر میری رہائی کا باعث ہوئی مین تمام عمر اُسکے

احسان سے سر نہ اُٹھاتا مگر اُسکی حرکتون نے یہ امر کیا کہ اُسنے مجھ سے بیجا خواہش اپنی ظاہر کی اور مجکو چاہا کہ گنہگار کرے مین اُسکو کیون پوجتا کیونکہ نہ تو اُسکی کچھ صورت تھی اور نہ کچھ شکل تھی اور نہ کوئی ہیئت اُسکی درست تھی کیفیت یہ تھی کہ رنگ سیاہ دانت بڑے بڑے مُنہ سے بوے بد آتی ہوئی کہ دماغ پریشان ہوا جاتا تھا گو کہ پہلے مین بھی کافر تھا مگر مین اُسکی صورت دیکھکر ڈر گیا کیونکر رغبت ہوتی جب سے مین نے اسلام اختیار کیا تو اہل اسلام مین ساحرہ سے گفتگو تک کرنا حرام ہے نہ کہ عقد و مناکحت پھر مین کیونکر اس امر بد کا اُسکے ساتھ مرتکب ہوتا اسی سبب سے مین اُسکے قتل کا درپے ہوا اور اُسکو قتل کرایا کہ وہ کافرہ تھی دوسرے میرے روبرو اُسکی حقیقت کیا تھی وہ ایک چھوکری تھی مین دن رات مین ہزارون ایسی چھوکریان بنایا کرتا ہون اور یہ جو تیرا قول ہی کہ تو میرے خادمون کی برابری نہین کرسکتا ہی تو یہ خیال تیرا بالکل خام ہی اور تیری عقل کا قصور ہی جبکہ ایک سحر میرا تجھ سے رد نہو سکا تو تیرے خادم و خدمتگار میرا سحر کیا دفع کرسکین گے اور کیا تجھ سے مقابلہ کرینگے بس خیر اسی مین ہی کہ جا اپنی راہ لے نہین تو تو بھی مثل اُس حرامزادی لکاتہ سحران کے قتل ہوگی اور ماری جائیگی اتنا غرور نہ کر مین ایک جنبش لب مین اِس سحر کو دفع کردونگی اری او لکاتہ حرامزادی جب اب تجھ سے کچھ نہو سکا تو بعد تین دن کے تو کیا کرسکیگی اسی طرح اپنا سا منھ لیکر اُسدن بھی واپس جائیگی اور ہم سب لوگ ہی یہان چین سے بیٹھے رہینگے ہمارا تو ایک بال بھی درہم کرسکے گی جبتک ہماری زندگی ہی ہم زندہ رہینگے تو کچھ بھی ہمارا نہ بنا سکے گی جا کیون یہان بیہودہ بک رہی ہی ارے معلوم ہوتا ہی کہ تیری قضا تیرے سر پر کھیل رہی ہی اور تیری قضا تجکو یہان لائی ہی یہ جو تو کہتی ہی کہ باغ سے باہر آکر مقابلہ کر کیا تو عورتون کیطرح بیٹھا ہوا سحر کرتا ہی اگر خدا کو منظور ہوگا تو انشاء اللہ اب سہراب سمندر یہ مین میرا مقابلہ سمندر جادو سے ہوگا مین تجھ ایسے کم عقلون سے مقابلہ کیون کر کرون اور اپنی اوقات بیکار و بے محل برباد و ضائع کرون اور اپنی عزت و آبرو مین فرق لاؤن اور اپنے سحر کی برد کھوؤن ادنی ادنی ہی اعلی اعلی ہی تجھ ایسے ادنی سے مقابلہ کرنا میرے نزدیک فضول ہی اور بہت بیجا ہی بان البتہ اب میرے سحر کا لطف بمقابلہ سمندر جادو کے کھلے گا اور وہان لطف سحر و ساحری آئیگا جب تو میرا کچھ نہ کرسکی تو وہ بیمخور سمندر جادو میرا کیا کرسکے گا اور علاوہ اسکے ہزا۔ بابتین سنا مین اور گا میان دین کے سبب سے اُسکو نہایت غصہ آیا اور اُسنے اپنے سحر کو زور دیا کہ اگر بن پڑے تو آج ہی اِسکے سحر کو دفع کرکے اِسکی اِس سخت کلامی کی اِسکو سزا دون چونکہ سہراب جادو یہ ضرور جانتا تھا کہ بغیر محنت و مشقت کے یہ سحر دفع نہو گا اور نہین ہو سکتا ہی اور نہ یہ اُسکتی ہی ایسا کرو اور وہ کلام اِسوقت اپنی زبان پر جاری کرو کہ یہ اِسوقت طیش مین آکر اِسقدر کوشش کرے کہ آج ہی یہ دفع ہو اُسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ غیرت مین آکر اپنی جان دیدیگی تیرا مطلب ہو جائیگا نہین تو یقیناً اب جو یہ بعد تین دن کے آئیگی تو بڑا غضب ہوگا اور قیامت کبری اور تلاطم عظیم برپا کریگی واقعی ایک جنبش لب مین سب کا خاتمہ ہو جائیگا یہ سحر اُسکے نزدیک کچھ اصل و حقیقت نہین رکھتا ہی یہ خیال کرکے اُسنے اُسکو غیظ دلایا تھا مگر اُسنے جب سحر کو زور دیا اور یہ قصد کیا کہ مین ان ہی جو کچھ ہو اِسکے سحر کو دفع کرکے اِن سبکا خاتمہ کر ڈالون تو جسقدر یہ زور دیتی تھی اُسیقدر سحر اُسکا کمی کرتا تھا اُسنے اپنے تمام بدن کو جھلا کر جھلنی جھلنی اور زخمی کر ڈالا مگر کچھ بھی نہوا کیونکہ خدا کی جل جلالہ کو اِن سب کی زندگی رکھنا منظور تھی ورنہ اُسنے تو کوئی کمی نہین کی تھی جب اُسنے دیکھا کہ کوئی چیز باغ کے اندر نہین جاتی ہی برچھین وغیرہ چمکتی ہین اور باہر باغ کے گر کر رہجاتی ہین تو عاجز و مجبور ہوکر یہ خیال کیا کہ تو بھی کوئی ایسی کارروائی کر کہ یہ لوگ باہر باغ کے نہ جاسکین اور نہ سہراب جادو اُنکو لیکر نکل جاسکے خیال کرتے کرتے یہ اور دلمین قرار پذیر ہوا کہ اِسی ابر سحر کو مثل سرپوش کے اِس باغ پر قائم کردے یقین ہی کہ یہ لوگ اِس عرصہ مین کہ جبتک مین اِسکا

بند وبست کرکے آؤن اور اسکو دفع کرون بسبب تاریکی کے تمام ہوجائینگے کیونکہ ایک تو کچھ دکھائی نہ دیگا دوسرے مارے تاریکی وگرمی کے تمام ہوجائینگے تو کچھ عجب نہین ہی مگر حصار سحر سہراب جادو کا مانع ہوگا اسکا کچھ بندوبست کرنا ضرور ہی بس یہ خیال کرکے اُسنے یہ تدبیر کی چونکہ ساحرہ زبردست تھی ایسا ہی سحر سہراب نے کیا تھا کہ کچھ اُسکا بس اُسوقت نہ چل سکا دوسرے یہ بھی وجہ تھی کہ وہ غم مین سحران کے ایسی مدہوش ہورہی تھی کہ کچھ اُسکو اچھا نہ معلوم ہوتا تھا ورنہ وہ اِس سحر کو تین گھنٹہ مین دفع کردیتی بلکہ تین گھنٹے کیسے تین ساعت مین دفع کرتی اُسپر بھی اُس حالت مین یہ انتظام کیا اور اتنا کیا کہ تو اندر تو اُسکے نہ جاسکے گی مگر گرد باغ کے اور اُس حصار کے ایک اور حصار سحر قائم کردے یہ خیال کرکے اُسنے یہ تدبیر کی کہ اپنی زبان کا خون لیکر اُس حصار پر چوڑالا تو اُسکا اسقدر زور کم ہوا کہ وہ ہر چیز یا کسی شخص کو اندر باغ کے تو جانیکو مانع ہوتا مگر جو حصار یا سحر اسکے قریب یا اوپر ہوتا یا اِدھر اُدھر ہوتا تو اُسکو نہ روک سکتا بس جب یہ اسکو معلوم ہوا یا تو اُسنے ذرا ابر سحر کو اشارہ کیا کہ وہ حرکت مین آیا اور پھیلنے لگا اسقدر پھیلا کہ گرد باغ کے اور اوپر باغ کے چھا گیا مگر حصار سحر سہراب اُسکے اندر تھا اور یہ اُسکے اوپر اُسوقت اور واقعہ ہوا کہ جب یہ ابر پھیلا اور اُسنے اپنا قبضہ کیا تو صحن باغ پر حصار سحر سہراب سے ایک سقف آہنی قائم ہوگئی کہ جسکے سبب سے جو چیز اگر مثل تیر و تیغ و برق و برف و سنگ وغیرہ کے گرتی تھی وہ اُسپر رکتی تھی اُسکو اندر باغ کے آنے سے مانع ہوتی تھی مگر یہ بات تھی کہ اسقدر تاریکی ہوگئی کہ ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کی خبر نہ تھی اور کسیکو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا تاریکی کے دو سبب تھے ایک ابر سحر ماہیان طوفان کش تمام باغ پر مثل سرپوش کے چھایا ہوا تھا دوسرے حصار سحر سہراب نے بھی سقف اپنے تمام باغ پر قائم کی تھی اُدھر جب ماہیان نے دیکھا کہ تیرا ابر سحر مثل سرپوش کے تمام باغ پر قائم ہوگیا ہی تو یہ سمجھا دی کہ کیون میان سہراب اِسوقت کچھ تمھارے حصار سحر نے اپنا اثر نہ دکھایا صرف تھوڑے سے تدارک مین وہ میرے سحر سے پسپا ہوگیا اب بتلاؤ کہ تمھاری کیا سزا ہی ہی شرط کہ تمکو مع تمھارے ہمراہیون کے یون ہی قید رہنے دون اور گھونٹ گھونٹ کرمار ڈالون اب کچھ آپ کا کمال کام نہین آتا ہی یہ سنکے سہراب نے جواب دیا کہ جو تیرا جی چاہے وہ کر ہمارا خدا مددگار ہی وہ ہمکو ہر آفت سے بچائیگا تیری کیا اصل ہی تک روبرو وہ سب کا مالک و مختار ہی ہمکو اُسیکا بھروسا ہی اور ہیبت سے کلام درشت کیے یہ باتین سُنکر وہ لکاتہ اپنے مقام کو چلی گئی کہ اچھا ہم دیکھتے ہین کہ تمھارا خدا تمکو کیونکر بچاتا ہی یقین ہی کہ اِس تاریکی مین تین دن کے عرصہ مین تم سب گھٹ گھٹ کر مرجاؤگے اگر سخت جان نہین ہو تو کہانتک تکلیف بھوک پیاس کی گوارا کروگے آخر تڑپ تڑپکر تمام ہوجاؤگے اور اگر سخت جان ہو تو زندہ رہوگے مین بعد تین دن کے تمکو آکر قتل کرڈالونگی میرے ہاتھ سے نہ بچوگے یہ کہکر تخت سحر پر سوار ہوکر طرف اپنے محل کے روانہ ہوئی مگر حالت اُسکی خراب تھی آیندہ تحریر ہوئی

اب کچھ حال اُن گرفتاران آفت و بلا کا تحریر ہوتا ہی کہ جو باغ مین سہراب جادو کے بسبب تاریکی سحر ماہیان طوفان کش کے گھٹ گھٹ کر ہلاک ہورہے ہین

اِن گرفتاران رنج و مصیبت کو بسبب تاریکی اُس ابر سحر کے کچھ دکھائی نہ دیتا تھا یہانتک کہ اِن سب کے دل بسبب تاریکی کے گھبرانے لگے کسیکو کچھ نہ معلوم ہوتا تھا گویا بینا تھے مگر نابینا کا خیال اُنپر ثابت ہوتا تھا اور نابینا سے بھی بدتر ہوگئے تھے ایک ایک کو مثل کور مادرزاد کے گھبرا گھبرا کر ہاتھ سے ٹٹولتا تھا اور کوئی کسیکو نہ ملتا تھا اور نہ کوئی چیز نظر آتی تھی اِس کیفیت مین اکثر بلبلانے لگے بعض آپسمین اور بعض دیوار باغ سے اور اِس زور سے سر مین چوٹ آتی تھی کہ سر سے خون نکلنے لگتا تھا مگر کیا چارہ تھا مجبوری تھی جب

ایک دوسرے کو صدا دیتا تھا تب معلوم ہوتا تھا کہ فلان شخص فلان مقام پر ہے اور بیشک کچھ آدمی یہان موجود ہین مگر سوجھتا کچھ نہ تھا سہراب کا یہ حال تھا کہ لاکھ لاکھ مشعل حر روشن کرتا تھا مگر اُسکی بھی روشنی اُس تاریکی مین کچھ کام نہ کرتی تھی ایسی تاریکی تو قبر مین بھی نہوگی پردۂ ظلمات تو مشہور ہے مگر یہ اُس سے بھی بڑھکر ہوگیا تھا تعجب کا مقام یہ اور تھا کہ مشعل سحر بھی روشنی نہ دیتی تھی یہانتک کہ سہراب جادو سے عاجز و مجبور ہوکر اب طرف سحر کے جو کی اور نہایت کوشش کے ساتھ اُسکا رد کرنا چاہا مگر اُسکے سحر سے بھی کچھ نہوا جب یہ طرح سے مجبور و ناچار ہوگیا تو آخر کو خاموش ہورہا اور نفلہ بخدا کرکے بیٹھ رہا یہانتک کہ اب بارے تاریکی کے کلیجہ مُنہ کو آنے لگا اور تاریکی قبر مزا دینے لگی روح جسم خاکی مین تڑپنے لگی اور یہ چاہتی تھی کہ مین اِس نفس تن کو چھوڑکر نکل جاؤن مگر اُسکو بھی بسبب تاریکی کے راہ نکلنے کی نہ دستیاب ہوتی تھی وہ بھی گھبرا گھبرا کر قفس جسم مین رہجاتی تھی ایسی تاریکی تو اسکندر نے بھی نہ دیکھی ہوگی ہوا بند تھی گرمی کا یہ عالم تھا کہ روز محشر معلوم ہوتا تھا تمام جسم غرق عرق ہوگئے تھے اور اُس عرق کی شدت سے بہے جاتے تھے اور بسبب شدت گرمی کے جو آنسو کہ آنکھون مین تھے وہ بھی خشک ہوگئے تھے یہ لوگ آنکھین پھاڑ پھاڑکر اِدھر اُدھر دیکھتے تھے مگر کچھ دکھائی نہ دیتا تھا سوائے تاریکی کے کوئی شئے معلوم نہ ہوتی تھی جب اِسی حالت مین عرصہ ایک گھنٹہ کا گذرا تو اب سب کی بارے تشنگی کے حالت تباہ ہونے لگی اور گرسنگی نے ایک طرف کو عاجز کیا مگر سب سے زیادہ صدمہ پیاس کا تھا چونکہ اگر خیال کیا جاوے تو قاعدے سے بشر سب تکلیفون کا متحمل ہوسکتا ہو مگر پیاس کی تکلیف کی برداشت نہین کرسکتا ہو اور علی الخصوص ایسا مقام کہ جہان پر پانی ممکن ہو اور کسی وجہ سے نہ مل سکے تو صد کی تکلیف ہوتی ہو چونکہ یہان پانی افراط سے تھا مگر بوجہ تاریکی کے وہ مقام نہ معلوم ہوتا تھا کہ کس مقام پر پانی ہو اب بسبب شدت پیاس کے سب کی یہ حالت ہوئی کہ غش آنے کی نوبت ہوگئی اور بعض کو غش بھی آگیا اُسوقت تو سب نے پکار کر کہا کہ ای برادران ایمانی اب یہ وقت مناجات کا ہی درگاہ قاضی الحاجات مین برجوع قلب بالحاح وزاری بصد بیقراری دعا کرو کہ وہ خالق کون و مکان رزاق مطلق پروردگار عالم یہ بلا ہمکو گون پر سے دفع کرے اور یا ہمکو اِس عذاب الیم سے نجات دے یا اُس الوت کو حکم دے کہ وہ آکر ہماری روحین قبض کرلین اب ہمسے یہ تکلیف گوارا نہین ہوسکتی کہ ہم لوگ اِس کشاکش سے نجات پاوین یہ جو سب نے سُنا تو فوراً اپنے سرون سے ٹوپیان اُتارکر اور سر برہنہ ہوکر یون دعا کرنے لگے کہ ای رب کریم وای رحیم وکارساز وای خالق برحق ورزاق مطلق وای قاضی الحاجات وای سامع الاصوات و ای دافع البلیات توہی ہر وقت اپنے بندون کا مددگار ہو توہی ہمیشہ سب کا حافظ ہو توہی ہر بلا کو دفع کرتا ہو اور ہر مصیبت کو کاٹتا ہو اور وقت بیکسی مین ہر فرد بشر کی مدد کرتا ہو توہی تو نطفہ نوکی شکم مادر مین پرورش کرتا ہو قبل ولادت کے پستان مادر مین شیر لذیذ پیدا کرتا ہو توہی نے حضرت یونس کو شکم حوت مین پناہ دی اور توہی نے اپنے خلیل پر آتش کو گلزار کردیا اور شر نمرود راندۂ درگاہ سے بچایا اور حضرت موسیٰ کو فساد فرعون سے محفوظ رکھا سلمان کو شیر سے اُس عالم یاس و ہراس مین نجات دی عیسیٰ کا کون معین و مددگار اُس وقت مشکل مین رہا سوائے تیرے ہر نبی کی تو نے مشکل سخت مین مدد کی تیرے نزدیک کوئی مشکل نہین ہو واسطہ بحق اپنی عزت وجلال کا ہمکو بہت جلد اِس عذاب سخت و مصیبت عظیم سے نکال اور ہماری مراد دلی بر لا اِس لکاتہ ماہیان کو اُسکے گناہون کی سزا دے کہ یہ بھی جانے کہ کہنے کسی پر ظلم کیا تھا اور کسیکو ناحق ستایا تھا اُسکا یہ انجام ہو اور شر مناجات اِسطرح ہر ایک جو سبکو یاد تھا پڑھنے لگا چنانچہ کوئی یہ شعر پڑھتا تھا شعر

چو عاجز رہا ندہ دائم ترا		درین عاجزی چون نخوانم ترا		دعائے کہ من کنم مستجاب

اور کوئی شخص یہ کہتا تھا شعر

ای آنکہ بملک خویش پائندہ توئی		دزدامن شب صبح نمائندہ توئی	کار من بیچارہ توی بستہ شدہ
بکشائے خدایا کہ کشائندہ توئی			

کوئی یون اپنے خالق کو بصد بیقراری پکارتا تھا کہ ای خالق اکبر تو بڑا رحیم ہی کریم ہی فریادرس مظلومان ہی ہماری دادرسی کر فریاد کو پہونچ اور یہ شعر کسی شاعر کے دردزبان سے تھے شعر

الٰہی تری سلطنت ہی رفیع		نہین کوئی ایسا جو ناکام ہی	زمانے پہ تیرا ہی حکم عام ہی
سیہ روجہان یا ہوا روسفید		کب اس نے سائل پھرایا نہیں	گدا جو ترے در کا ای رب ہوا
برابر لگر دشمن و دوست پر		نہین منحصر مغفرت پر کسی	خدایا مین بندہ گنہگار ہون
ترا ایک بندہ ہون مین بے ہنر		ترے عبد حقر کا ہون نہین پسر	شکستہ سفینہ ہون گرداب مین
خدایا خدایا ہو دفع بلا		خدایا خدایا ہون غم سے رہا	کوئی کہتا تھا کہ ای خالق وای معبود اپنے بندون پر رحم

کر اس تاریکی سے نجات دے تو ہی نے ہر مشکل مین سب کی مدد کی ہی تیرے نزدیک یہ کیا مشکل ہی ایسی ایسی بلائین تو نے کتنی دفع کی ہین یہ لوگ تو اس مناجات مین مصروف ہین اور دعائین کر رہے ہین کہ یہ صدا اسے آگر سے کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی ان سبکو تو گریہ وزاری وآہ وبیقراری مین مصروف رکھا جاتا ہی اور اسی ماہیان طوفان کش کو طرف اپنے مکان کے روانہ کیا جاتا ہے کہ اسکا ذکر آیندہ ہوگا کہ اسنے وہان پہنچکر کیا کیا اور کس انجام مین مشغول ہوئی

لیکن اب چند گھنے داستان کے حال مین استاد ماہیان طوفان کش کے بیان ہوتے ہین اور قلم بند کیے جاتے ہین کہ جسکا نام نامی عشاق مجرد نشین ہی اور صحرائے عشاقیہ مین رہتا ہی راویان اخبار و نقلان آثار اس داستان کو یون بیان کرتے ہین کہ عشاق مجرد نشین اسکا استاد ہی صحرائے عشاقیہ مین ایک حجرہ ہی کہ یہ اسمین رہتا ہی اور اسقدر نسیف ہوگیا ہی کہ مارے ضعف کے بستر پر سے اٹھنا دشوار ہی کسیطرح نہین اٹھ سکتا ہی اور اس حجرے مین پڑا رہتا ہی اس حجرہ کو چشم مردم سے پوشیدہ کر دیا ہی جب کبھی ماہیان یا سحران یا سمندر جادو اسکے پاس جاتے تھے تو انکو اپنے پاس آنے کی تدبیر بتادی تھی یہ وہ شخص ہی کہ ان تینون نے اس سے سحر حاصل کیا ہی یہ ساحر نہایت زبردست ہی اور سامری کے وقت کا ہی ہمعصر سامری ہی اسکے سحر ایسے ہین کہ جنکی پناہ نہین ہی جنبش لب مین اگر چاہے تو دوسرا زمین و آسمان پیدا کر دے اور بنالے بسبب ضعف و نقاہت کے ہر وقت پلنگ پر لیٹا رہتا ہی اور اسباب سحر تمام حجرہ مین موجود رہتا ہی کوئی خادم و خدمتگار نہین ہی مگر سب کام اسکا ہوجاتا ہی تمام اسباب سحر پیدا ہوتے ہین وہ اسکی خدمت کرتے ہین جس چیز کی ضرورت ہوتی ہی وہ اگر فوراً موجود ہوجاتی ہی لوگ اسکو بخدائی مانتے ہین ایسے ایسے شعبدے اور کرشمے دکھاتا ہی کہ سب خدا جانتے ہین اور اسکے گنبد کو اکثر اگر سجدہ کرتے ہین وہ پوشیدہ طور سے سحر کے ذریعہ سے اسکے مطلب کو برلاتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ وہان پر تمام کارخانہ سحر کا ہی لوگون کو عجب ہوتا ہی کہ یہ سامان کہانسے آجاتا ہی اور پھر غائب ہوجاتا ہی ہر وقت وہ تنہا رہتا ہی اسنے تمام سحر ماہیان اور سحران کو تعلیم کیے ہین مثل اپنے کر دیا ہی یہ ساحر نہایت زبردست ہی اسی کے بھروسہ پر یہ سب سحر کرتے ہین جو کوئی مشکل پیش آتی ہی تو اس سے مدد لیتے ہین یہ وہین سے بیٹھے بیٹھے ایسا سحر کرتا ہی کہ وہ مشکل حل ہوجاتی ہی چونکہ اسکو سحران و ماہیان سے محبت ہی تو اسنے کہدیا ہی کہ تم دونون بہنین دوسرے تیسرے دن میرے پاس ضرور ہوجایا کرو اتفاقی ہی قاعدہ ہی کہ وہ موافق اسکی خواہش کے دوسرے تیسرے دن لوٹ بھر کیواسطے ضرور آجاتی ہین اسنے وہ وہ سحر کیے ہین کہ جسکا جواب نہین ہی سوائے سامری کے اسکا کوئی ہمسر نہین ہی اور نہ تھا یہ صحبت سامری مین اکثر رہا ہی سن اسکا کوئی پانچسو برس کا ہی وہ سحر اسکو آتے ہین کہ جو سامری کے فرشتونکو بھی یاد نہونگے بڑے بڑے

ساحرون کو اسنے ایک دم مین قتل کر ڈالا ہی جہان اشارہ کیا جو خواہش ہوئی پوری ہوگئی چونکہ ماہیان و سحران اسکے پاس آتی ہین اور کچھ نہ کچھ حاصل کرکے جاتی ہین یہانتک کہ عرصہ پندرہ روز سے نہ سحران آئی نہ ماہیان چونکہ یہان سحران نے جنگ شروع کردی تھی اور عیارون کی آمدنی ہوتی تھی اور آفتاب جادو وغیرہ قتل ہوچکے تھے اس سبب سے اسکو ملت نہوئی تھی اور وہ حسین گئی تھی اور ماہیان بھی بسبب ان امورات کے جو کہ قبل مین تحریر ہوچکے ہین کہ اسم اعظم وغیرہ کے بلند کرنے مین مشغول و مصروف تھی اسوجہ سے نہ جاسکی یہان اسکو بیٹھے بیٹھے یکایک خیال آیا کہ عرصہ پندرہ دن کا ہوا کہ یہ دونون یعنے سحران و ماہیان نہین آئین اسکا کیا سبب ہی ذرا دریافت تو کرنا چاہیے کہ خیریت سے تو ہین بس اسنے فوراً دستک دی کہ دستک دینے کے ساتھ ہی سقف گنبد شق ہوئی اور ایک ہاتھ پیدا ہوا اسمین ایک کتاب تھی وہ کتاب اس ہاتھ نے عشاق کے روبرو پیش کی عشاق نے وہ کتاب لے لی اور اسکو کچھ پڑھکر کھولا اسمین جو نگاہ کی تو یہ تحریر پایا کہ سحران تو آج دوسرا دن ہی کہ قتل ہوگئی ہی اور ماہیان اسکے غم مین مبتلا ہی اور ترک دنیا کا ارادہ ہی بسبب صدمۂ ہجر سحران کے فقیر بنکر صحرانشین ہونیکا قصد رکھتی ہی اسوقت برائے گرفتاری قاتلان سحران باغ پر سہراب جادو کے ابر سحر تیار کرکے گئی ہی اور وہان اندر باغ کے جانیکی کوشش کر رہی ہی مگر بسبب حصار سحر سہراب کے اندر جانہین سکتی ہی کیونکہ سہراب نے باطمینان تمام اپنا بندوبست کرلیا ہی بغیر کوشش سخت کے داخل باغ ہونا دشوار ہی تب اسنے یہ خیال کیا کہ سحران کیونکر ماری گئی اور اسکے قتل کا کون باعث ہوا بس یہ دریافت کرنا تھا کہ کل واقعہ ابتدا سے انتہا تک اسکی نظر کے روبرو پیش ہوگیا اور سب حال اسپر منکشف ہوگیا یہ دیکھکر اسنے زانو پر ہاتھ مارا اور بہت افسوس کیا اور اشک حسرت چشم حیرت سے برائے سحران جاری کیے استدر صدمہ ہوا کہ قریب تھا کہ کاسۂ سر سے روح قفس جسم نجس سے تڑپکر پرواز کرجائے چونکہ ابھی اسکی قضا نہ تھی اس سبب سے یہ حرامزادہ نہ مرا افسوس کرنے لگا حال پر سحران کے دل سے کہا کہ بہت بڑی ساحرہ قتل ہوئی یہ کیا غضب ہوا کہ اسنے مجھکو بھی آگاہ نہ کیا کیون جنگ شروع کردی اسکا نتیجہ ہوا کہ اپنی جان دی ارے ان عیارون کا یہان بھی گذر ہوگیا یہ مسلمان لوگ بڑے خوش نصیب معلوم ہوتے ہین کہ جہان ساحرون کا آتے جاتے دم نکلتا ہی اور روح کانپتی ہی اور کوئی اس مقام کو نہین جانتا ہی ایک عرصہ بعید سے یہ شہر یعنے ایوان نطاق آباد ہی اور دریاے سبز رنگ جاری ہی یہان بڑے بڑے ساحر آکر سحر بھول جاتے ہین مگر مسلمان ایسے ہین کہ یہان اگر وہ بھی کامیاب ہوے اور یہان کے ساحرون کو قتل کیا اسکی تدبیر کرنا ضرور ہی بس اسنے یہ خیال کیا کہ ذرا ماہیان کے دن تو دیکھون اگر ستارے اچھے ہون تو مجھ اسکو دون کہ وہ اسکی مدد سے ان سب سے مقابلہ کرے اور اپنی بہن کے خون کا عوض لے میان سہراب کی بھی یہ طاقت ہی کہ وہ ماہیان سے مقابلہ کرسکے انکے بنائے کچھ نہ بن سکے گا ماہیان اسم اعظم بھی بند کرچکی ہی بس اب ان سب کو گرفتار کرکے اور بروں دریا جاکر صاحبقران سے مقابلہ کرے اور اسکو بھی باسیر کرکے یا قتل کرے اور یہان لے آئے معلوم ہوتا ہی کہ اب انکی دولت کی تباہی آئی ہی اقبال ادبار سے بدل گیا جو لوگ یہان آئے اور یہان کے ساحرون سے جنگ شروع کردی یہ وہ مقامات نہین ہین جنھون نے انکو فتح کرلیا یہ بہت سخت مقام ہین پھر خیال کرکے جو دیکھا تو یہ ظاہر ہوا کہ تین دن اسپر بہت بھاری اور سخت ہین اور ایسے گران ہین کہ جسمین اسکی جان کا بچنا دشوار ہی اور نہایت مقام خوف اسکے واسطے ہی اگر یہ تین دن گذر جائین تو کوئی اسکو قتل نہین کرسکتا ہی وہ پھر ہزار برس تک زندہ رہیگی اور جو کام کریگی وہ پورا ہوگا یہ دیکھکر عشاق کے ہوش جاتے رہے فوراً ایک پرچہ کاغذ کا اٹھاکر اسپر بہت افسوس کے ٹکڑون سے رنج و غم سحران کا تحریر

کیا اور یہ بھی تجویز کیا کہ بیٹا صبر کرو وہ اسیقدر زندگی اپنے ساتھ سامری کے پاس سے لیکر آئی تھی اب وہ سامری کی خدمت مین ہوگی اس خیال سے ورگذرو دیکھو ایسا نہ کرنا کہ فقیر ہوکر کسی جانب چلی جانا اگر ایسا کروگی تو پھر سحران کے خون کا عوض کسکے ناخنون سے کون لیگا یہ کارخانہ صرف تمھارے دم سے ہی سمندر جادوین اتنی طاقت نہین ہی کہ اس سب کا بندوبست کرسکے اسکو سحر بھی اتنا نہین آتا ہی اسکو تمھارا ہی بھروسا ہی وہ اکثر مجھسے کہہ چکا ہی کہ یہ سب بندوبست ماہیان اور سحران کے دم سے ہی ورنہ مین تو کسی کام کا نہین ہون افسوس سحران یون قتل ہوجائے اور ہمکو خبر نہو پھر آسمان مصیبت ٹوٹ پڑا اسپر یہ غضب ہی کہ تم بھی اسکے رنج مین اپنی حالت تباہ کرلی تو ہمکو تمھارا سہارا ہی کیونکہ مین مردۂ صد سالہ سے بدتر ہون سوائے لیٹے رہنے کے کوئی کام نہین ہی جو کچھ ہوسکتا ہی وہ کرتا ہون تمکو تو محض بیکار خیال کرو جو مایہ پسا طا میری تھی وہ مین نے تم دونون بہنون کو بتادی مثل اپنے کردیا تھا مگر ایک تو مرگئی میرا ایک بازو ٹوٹ گیا اب تمسے میرے دونون بازو قوی ہین تم میری یادگار ہو کیونکہ ہر ایک کو یہ معلوم ہی کہ عشاق نے ماہیان و سحران کو اپنے مثل کردیا ہی لہذا اب تمکو لازم ہی کہ میرے نام کو روشن کرو اور ان خدا پرستون سے سحران کے خون کا عوض لو کہ یہ بھی جانین کہ ہان کسی ساحر سے مقابلہ ہوا تھا اس سے کیا فائدہ ہوگا کہ تم فقیر بنکر کسی جانب چلی جاؤ وہ بخوشی وخرمی یہان آکر اس کارخانہ کو تباہ و برباد کردین بیٹا یہ بھی مجکو بخوبی ظاہر ہوگیا ہی کہ مجکو سحران کا صدمہ بہت ہی مگر کوئی مرنے والے کے ساتھ مر نہین جاتا ہی جو اسکی تقدیر مین تھا وہ ہوا اب تمکو لازم ہی کہ اسکی روح کو شاد کرو اور اس رنج وغم کو دور کرو میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ تم یہ کرو کہ دریاے سبز رنگ کا بندوبست کرکے قصد مقابلہ مسلمانان کرو چونکہ تمنے اسم اعظم بھی بند کرلیا ہی اور ایسا بند کیا ہی کہ تا حیات تمھاری وہ رہا نہوگا پھر اب کسیطرح کا خدشہ نہین ہی مگر بعد تین دن کے چونکہ مین نے تمھارا رنج کیا تھا تو معلوم ہوا کہ تین دن تمھارے اوپر بہت سخت ہین اسلئے تم کسی گوشہ عافیت مین بسر کرو اگر یہ دن گذر جائینگے تو پھر تمھارا کوئی بگاڑ نہین بنا سکتا ہی اگر پھر تمام عالم ایک جگہ جمع ہوجائیگا تو تیرا کچھ نہین کرسکتا ہی اور مین بھی تمھاری مدد کرونگا اور ایک چیز تمکو ایسی دونگا کہ یہ جو صاحر سہراب ہی وہ ایک چشم زدن مین دفع ہوجائیگا تین دن گذر جانے دے بس یہ تحریر کرکے اسپر اپنی مہر کی اور بہت کچھ کلام نصیحت آمیز اسمین تحریر کیے اور بہت کچھ فہمائش کی بعد اسکے ایک طائر سحر بنایا اور اسکی گردن مین وہ ڈالکر دستک دی کہ وہی ہاتھ پیدا ہوا وہ کتاب اسکے ہاتھ مین دیدی وہ ہاتھ مع کتاب کے غائب ہوگیا پھر دستک دی کہ دو سفید شگافتہ ہوئی اسنے اسم سحر پڑھکر اس طائر پر دم کیا کہ وہ طائر پرواز پیدا کرکے اور اس شگاف نصف سے نکلکر روانہ ہوا بروقت جانے کے عشاق نے کہدیا تھا کہ یہ نامہ ماہیان تو دیدینا وہ اسوقت باغ سہراب پر سحر کرلی ہی اگر وہ وہان ملی تو خیر نہین تو اسکے مکان پر جاکر دینا وہ طائر اڑکر روانہ ہوا سفید بعد جانے اس طائر کے برابر ہوگئی یہ تو انتظار جواب نامہ مین اوسکو مصروف ہی اسکو تو انتظار مین چھوڑیئے

لیکن اب کچھ حال ماہیان طوفان کش کا سنیے

کہ یہ تو ابر سحر کو تمام باغ پر محیط کرکے اور واپس ہوکر اپنے مکان کو تخت سحر پر سوار ہوکر چلی گئی مگر اسقدر بدحواس تھی کہ اسکو کچھ اپنی خبر نہ تھی کہ مین کہان جاتی ہون اور کہان ہون بال پریشان ڈوپٹہ سر سے گرا ہوا اور تمام جسم سے خون بہتا ہوا آنکھین سرخ منہ مین مارے غصہ کے کف بھرا ہوا چہرہ نہایت اداس پائنچے رانون تک چڑھے ہوے جابجا رانون مین نشتر لگے ہوے انسے خون جاری نہایت عالم بیقراری سے تخت اڑاتی ہوئی چلی جاتی تھی بہت جلد جاکر اپنے مکان پر پہونچی اور تخت سے اتر کر قریب مسند جاکر گر پڑی اور بیہوش ہوگئی اور تن بدن کا ہوش نہ رہا بڑی دیر تک بیہوش پڑی رہی جب اسکی خواصون اور مصاحبون نے دیکھا کہ نہایت خطرناک

اور کسیطرح ہوش نہین آتا ہی یہ سب کی سب بھی یہ حالت دیکھکر بدحواس ہوگئین اور دوڑین اور گلاب کیوڑا لاکر اسکے منہ پر چھڑکا کہ اسکو بہت دشواری سے ہوش آیا آنکھ کھولی پانی مانگا خواصون نے دوڑکر گلاس آب سرد کا حاضر کیا اسنے پانی پیا حواس درست ہوے اسوقت خواصون کو حکم دیا کہ دوسری پوشاک لاؤ سامری غارت کرین ان سب کو کہ جنھون نے میری یہ حالت کی خواصون نے عرض کیا کہ حضور کیا ہوا وہ لوگ گرفتار بھی ہوے یا نہین یا آپ نے انکو وہین قتل کرڈالا ہمکو بھی کہ انکے قتل مین شریک نہ کیا اسنے کہا کہ بیبیو مین کیا بیان کرون ذرا بیٹھ جاؤ دم لینے دو تو پورا قصہ تمسے کہونگی یہ کہکر کچھ خاک جھولی سے نکالی اور اسکو تمام جسم پر ملا فوراً اس خاک کے ملتے وہ سب زخم دفعتاً اچھے ہوگئے اب یہ اس قصد سے بیٹھی کہ مین ان سب سے کل حال بیان کرون کہ یکایک سناٹا ہوا یہ گھبراکر طرف آسمان کے دیکھنے لگی کہ اتنے مین ایک طائر سبز رنگ آکر اسکے ہاتھ پر بیٹھ گیا خواصون نے اس طائر کو دیکھکر کہا کہ یہ طائر کسیکا پالو معلوم ہوتا ہی شاید کسی شکاری جانور کے خوف سے بھاگ کر یہان آیا ہی اور اپنے مالک کے دھوکے سے آپکے پاس چلا آیا ہی اسنے جو دیکھا تو کہا کہ نہین یہ طائر سحر ہی کسی کا بھیجا ہوا یہان آیا ہی اب جو غور کرکے دیکھتی ہی تو اسکے گلے مین ایک نامہ ہی فوراً اس نامہ کو اسکی گردن سے کھولا اب جو دیکھا تو یہ پایا کہ اوپر سرنامہ اسناد کی دیکھتے ہی خواصون سے کہا کہ میرے اسناد عشاق حجرہ نشین نے یہ نامہ مجکو روانہ کیا ہی چونکہ مین پندرہ روز سے انکی خدمت مین نہین گئی تھی انکو خیال ہوا ہوگا کہ ماہیان کے نہ آنیکا کیا سبب ہی دریافت فرمایا ہوگا کہ تو کیون نہ آئی یہ کہکر اس نامہ کو کھولا اور تمام مضمون اسکا پڑھا حاجب سحران کے نام پر نگاہ پڑی تو فوراً آنسو مثل دریا کے آنکھون سے جاری ہوے نامہ کو تمام دکھائی پڑھا مضمون نامہ سے آگاہ ہوئی اسیوقت کاغذ اٹھاکر یون جواب تحریر کیا کہ اے اسناد والا نیاد یہ کنیز چوپندرہ روز سے نہ حاضر خدمت ہوئی تھی تو انھین کامون مین پھنسی ہوئی تھی جو کہ آپکو بزور علم ظاہر ہوگئے ہین اور آپ نے دریافت کرلیا ہی بی سحران نے تو اس پیرانہ سالی مین ہمکو چھوڑا اور ہمکو کسیطرف کا نہ رکھا کہ ہماری تو دو بہنین اور ہمکو تنہا چھوڑ گئین میری تو یہ نوبت ہی کہ مین جہانتک خیال کرتی ہون اور اپنی حالت کو تصور کرتی ہون تو ایسی پاتی ہون کہ مجکو اب جنون ہوجائیگا مگر خلاف حکم حضور والا نہین کرسکتی ہون جسقدر رقیم ہوا ہی اسمین فرق نہوگا اور نہ کمی ہوگی البتہ اگر حضور کو اس لونڈی کا خیال نہوگا تو پھر کون ہی جو اس لونڈی کا خیال کریگا مین تو حضور کی ایک ادنی کنیز ہون اگر آپ مدد نہ کرینگے تو کیا کوئی غیر آکر مدد کریگا یہ لونڈی تو آپکی ہمیشہ آپ کا نام روشن کرتی رہی ہی یہ جو کچھ کہ مجکو ملا ہی اور معلوم ہی یہ سب آپ ہی کا تصدق ہی اور آپکی جوتیون کا صدقہ ہی تین آپکی عنایت و مہربانی کا کہانتک شکریہ ادا کرون سامری آپکو ہم لوگون کے سر پر زندہ اور سلامت رکھین کہ آپ نے مجکو آگاہ کردیا کہ تیرے اوپر تین دن سخت ہین ورنہ مجکو تو اسکا بالکل خیال بھی نہ تھا مین ضرور کوشش کرکے سحر سہراب دفع کرتی اور اب بعد گذرنے ان ایام نحس کے اسکا انتظام کرکے اسکو دفع کرونگی آپکی لونڈی کے آگے اسکی کچھ اصل حقیقت نہین ہی صرف سحران کے غم نے بدحواس کردیا ہی جو مین وہان جاکر خفیف ہوئی ورنہ اسکی کیا لیاقت تھی جو وہ سحر کرسکتا اسنے حالت اطمینان مین اپنا بندوبست کرلیا تھا اور مین یہانسے بیدست وپا بے سروسامان کے گئی تھی اسپر بھی یہ اطمینان اور بندوبست کرآئی ہون کہ یقین کامل ہی وہ سب کے سب ٹھٹ گھٹ کر تمام ہوجائینگے انکی کیا قوت وطاقت ہی کہ وہانسے نکل سکین اب مین بھی دیکھتی ہون کہ میان سہراب جادو کیونکر میرے سحر کو دفع کرکے نکل جاتے ہین آپ اطمینان رکھین اس امر مین آپکی مدد کی کوئی حاجت نہین ہی مین خود کافی ہون مین صرف آپکا نام لیکر سحر کرونگی تو سب کام ہوجائینگے یہ تحریر کرکے وہ نامہ اسکے گلے مین ڈالدیا وہ طائر اڑکر جدھر سے آیا تھا ادھر کو چلا گیا کہ اب اسکا ذکر پھر ہوگا اب ناظرین والا تمکین کو معلوم ہوا اور ظاہر ہو کہ بعد جانے

اس طائر کے خواصون نے اُس سے استفسار کیا کہ حضور کے اُستاد نے کیا تحریر فرمایا ہی ماہیان نے سب مضمون نامہ اپنے مصاحبون اور خواصون کو سُنا دیا اُنھون نے عرض کیا کہ پھر آپ نے کیا تدبیر کی ہی عشاق نے نامہ مین یہ بھی تحریر کر دیا تھا کہ چند عیار تمھاری فکر قتل مین ہین اور تمکو چہار جانب ڈھونڈھتے پھرتے ہین اُنسے اپنے کو بہت بچانا ماہیان نے جواب دیا کہ جو میرے مقدر مین ہوگا وہ ضرور ہوگا مین تدبیر کرتی ہون یہ کہکر خود بھی زائچہ کیا کہ مین بھی تو دیکھون کہ یہ جو اُستاد نے فرمایا ہی کہ تین دن تجھپر بہت سخت ہین آیا اُنھون نے سچ تحریر فرمایا ہی یا صرف میرے ڈرانے کو تحریر کیا ہی جب اُسنے زائچہ کیا تو اُسمین بھی وہی مضمون نکلا جو کہ عشاق نے تحریر کیا تھا بس فوراً اُسنے خواصون سے کہا کہ تم لوگ جاکر دریاے اصل پر جہان ہم ہمیشہ شکار کھیلتے ہین وہان پر سامان شکار ماہی کرو ہم تین دن یہ اپنے شغل و شکار مین بسر کرینگے اگر یہان رہونگی تو ہمہ وقت خیال سحران سیہ پوش کا رہیگا اور مجھ سے پیشمانہ جائیگا مین ضرور کہین نہ کہین دل بہلانے کو جاؤنگی کیونکہ یہان میرا دل بہت گھبرائیگا اور وہان شغل شکار مین دل بھی بہلا رہیگا اور رنج و غم بھی سحران کا غلط ہوگا خواصون نے عرض کیا کہ حضور کے اُستاد نے تحریر فرمایا ہی کہ یہ دن جو کہ سخت ہین انمین تم اپنی جان کی حفاظت کرو اور کسی مقام پر کہین گوشۂ عافیت مین پوشیدہ ہو کر بیٹھو نہ کہ کھلے میدان مین بیٹھو کہ جہان کوئی ساتھ تک نہو ماہیان نے کہا کہ اُنکی تحریر پر کیا فرض ہی مین خود دریافت کر چکی ہون کہ تین دن مجھپر سخت ہین مگر مین اُسکا بندوبست کر لونگی مین جنناسے کتنی ہون تم لوگ اُتنا کرو تمھین اِس سے کیا غرض ہی ہم کچھ تو اپنے حق مین بہتر جانتے ہین جو ایسا حکم کرتے ہین اور جو کچھ کہ بہتر ہوگا وہ کرینگے تم لوگ ہمارے ملازم ہو یا اتالیق ہو خواصین یہ سُنکر خاموش ہو گئین اپنے دل مین کہا کہ یہ اب بہت مغرور ہو گئی ہین ضرور کوئی نہ کوئی اِنپر آفت نازل ہوگی ہمکو کیا کیونکہ جب اُنکے اُستاد تحریر کر چکے ہین کہ تین دن سخت ہین اور یہ خود بھی دیکھ لی ہین تو اُسپر یہ حال ہو کہ میدان مین جاکر شکار کھیلین گی ہمکو کیا جو کچھ ہوگا دیکھ ہی لین گے یہ کہکر اُسوقت شام سامان شکار لیکر روانہ ہوئین چونکہ دریاے سبز رنگ سے متصل ایک دریاے اصل تھا کہ جو کہ اُس سے ملا ہوا تھا اور یہ اکثر اوقات جاکر وہان شکار کھیلا کرتی تھی اور سمندر جاد و بھی یہین شکار کو آیا کرتا تھا اور ایک چبوترہ سنگ مرمر کا مدور بیس گز سے بیس گز کنارے دریا کے بنا ہوا تھا اُسپر آکر شکار کو بیٹھتی تھی یہ سب خواصین سامان شکار لیکر وہان آئین سب بندوبست کیا اور مگیر و زرنبتی اُسپر اُستادہ کیا گیا فرش مخمل سبز کا چبوترے پر ہوا اُسپر مسند زرنگار جسمین مجالس ہوا لگی ہوئی تھی بچھائی گئی ایک جانب سامان آبدارخانہ ایک طرف سامان خورد و نوش مہیا تھا خواصین اپنے اپنے عدہ لیکر اُستادہ ہوئین اِدھر لعدد روانہ ہوئے خواصون کے ماہیان نے پوشاک بدلی اور اپنے کو آراستہ کیا تخت سحر تیار کرکے سوار ہوئی اور طرف دریا کے برائے شکار روانہ ہوئی تھوڑے عرصہ مین وہان پہونچی جاکر کل سامان وہان درست پایا بہت خوش ہوئی کہ تخت سحر کو برابر چبوترے کے حصار کر دو اُنھون نے ایسا ہی کیا صرف دریا کے جانب کو رہنے دیا کیونکہ اُدھر سے کوئی نہین آسکتا تھا جب مین دریا حائل تھا جب حصار کر چکی تو چند ساحرون کو بلایا اُنسے کہا کہ مین تمکو یہ تصویرین دیتی ہون تمکو اگر اِن صورتون کے آدمی کہین ملین تو تم اُنکو گرفتار کر لانا کیونکہ میرے اُستاد نے تحریر فرمایا ہی کہ چند عیار میرے قتل کی فکر مین ہین مین نے یہ تصویرین بذریعہ سحر اُنکی تیار کی ہین اور تمھاری نوکری یہی مقرر کی ہی کہ تم دن رات اُنکی تلاش کرو اگر گرفتار کر لاؤ گے تو مین تمکو بہت کچھ انعام دونگی کہ تمھاری عمر بھر کافی ہوگا وہ ساحر یہ سُنکر برائے تلاش عیاران اُن تصویرون کو لیکر روانہ ہوے اِنکو تو اِدھر چھوڑیے اُدھر بعد جانے اُن ساحرون کے ماہیان چبوترے پر آئی اور مسند پر بڑے غرور و تکبر سے بیٹھی تمام خواصین اپنے اپنے قاعدے سے استادہ ہوئین مصاحبین بیٹھین

اگر تمکین جسقدر رکھ اُسکو خواصون اور مصاحبون کو اپنے پاس رکھنا منظور تھا اُنکو تو رہنے دیا باقی کو رخصت کردیا اب جنتی خواصین اسکے پاس ہین وہ سب اسکی محرم راز ہین اور معتبر ہین اور جنکو کہ رخصت کر دیا ہی اُنسے یہ کہدیا ہی کہ تم سب جاکر گھر کا بندوبست کرو مین بعد تین دن کے آونگی وہ سب کی سب رخصت ہوکر چلی گئین اور پھر بھی اُسکے پاس قریب دو تین سو عورتون کے کہ جنمین ساحرہ وغیر ساحرہ دونون تھین موجود رہین بعد اس سب انتظام کے ماہیان سے حکم دیا کہ ہان شکار کھیلو سب نے تشتین اُٹھاکر دریا مین ڈالین شکار ماہی ہونے لگا ہر ایک مچھلی پکڑنے لگی اِدھر اُس ماہی سحر یعنے ماہیان نے بھی ڈور اُٹھاکر پھینکی اور قراول پر لگائی بعد تھوڑی دیر کے معلوم ہوا کہ مچھلی اُسمین پھنسی ہی فوراً کھینچا مچھلی نکلی اُسکے کباب تیار ہونے کا حکم دیا ایک جانب کو میخانہ بھی آراستہ تھا کچھ طائفے بھی ہمراہ آئے تھے ناچ کا حکم ہوا ناچ ہونے لگا ایک مطربہ نے یہ شعر گایا شعر گر بار می بلائے تو پھر کیون نہ پیجیے ؎ دام نہین مین سنگ نہین کچھ ولی نہین ؎ دور شراب چلنے لگا اور کباب ماہی تیار ہوکر آنے لگے سرور ہوگیا یہ تو عالم سرور مین شکار ماہی مین مشغول ہی اسکو تو نہین چھوڑ دیے کیونکہ ڈور دریا مین پڑی ہی قراول پر لگی ہوئی ہی سب خواصین و مصاحبین ناچ بھی دیکھتی ہین اور شراب بھی پیتی ہین اور شکار بھی ہو رہا ہے بس عالم ماہیان کا ہی اسکا ذکر اب پھر ہوگا

اب کچھ حال خواجہ حضران بن عمرو کا سنیے

کہ یہ جو سہراب جادو سے رخصت ہوکر ایک سمت صحرا کو روانہ ہوئے تھے تھوڑی دور جاکر صورت اپنی بدلکر ایک جادوگر کی شکل پر تیار ہوئے جھولی سحر کی کاندھے پر ڈالی قشقہ سیندور کا ماتھے پر کھنچوا کر چندن کے دونون بازوؤن پر اور منھ پر بھبوت ملے ہوئے سانپ کالے کو ڈالے گلے مین پہنے ہوئے صحرا کی سیر کرتے ہوئے چلے جاتے ہین ایک رات اور ایک دن اِنکو تو اِسی عالم مین گذرا بوقت سہ پہر یہ قریب ایک دریا کے پہونچے اِسقدر جلد راہ طے کی کہ ایک منٹ کی راہ کو ایک چشم زدن مین طے کرتے ہین اور ایک دن کے راستے کو ایک منٹ مین مثل خواجۂ اول و ثانی کے رہروی کرتے ہین چونکہ دریاے سبز رنگ سے وہ دریا جو کہ اصلی ہی سات یوم کی راہ ہی مگر انھون نے ایک شبانہ روز مین اُسکو طے کیا باوجودیکہ رات کو جنگل مین قیام بھی کیا مگر بوقت سہ پہر اُس دریا پر پہونچ گئے مارے خوف کے انھون نے اُس رات و دن مین کہین ایک قطرہ پانی کا نہین پیا تھا کچھ نان خشک و میوۂ خشک کھالیا تھا کوئی چیز ایسی نہ کھائی تھی کہ جس سے اِنکو پیاس معلوم ہو اور اُن چیزون پر اِنکو یہ بھی گمان تھا کہ یہ سحری نہین ہین برائے کمی اشتہا کے کھالیا تھا نان خشک تو اپنے پاس سے نکالی تھین اور میوہ صحرا سے توڑا تھا مگر تشنگی کی کوئی صورت نہ تھی کہ وہ کم ہووے ایک رات دن گذرا ہی ایک قطرہ پانی کا نہین ملا ہی اب مارے تشنگی کے اِنکی یہ نوبت ہی کہ زبان مین کانٹے پڑے جاتے ہین ہونٹھ خشک ہوگئے ہین تالو چٹخا جاتا ہی آنکھون مین حلقے پڑگئے ہین اب مارے پیاس کی شدت کے راستہ نہین چلا جاتا ہی انھون نے جو دور سے دریا کو دیکھا تو جان مین جان آئی مگر یہ خیال کیا کہ ایسا نہو کہ کہین یہ سراب ہو کیونکہ اکثر ایسا ہوا ہی اور ہو جاتا ہی کہ جب کسی شی کی تلاش اور خواہش ہوتی ہی اور تصور ہوتا ہی تو وہ پیش نظر آتا ہی مگر بخیال امید کہ شاید دریا ہو چلے کیونکہ امید پر انسان کی زندگی ہی جب قریب دریا پہونچے تو وہ شک جاتا رہا دریا کو سامنے روان پایا تماشہ دوڑ کے کنارے آئے بدحواس ہوگئے تھے مگر حواس درست کرکے خیال کیا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ دریا بھی سحر کا ہو تمتو بدحواس ہو رہے ہو عطش کی شدت ہی اگر تم اِس بدحواسی مین پانی پی لو اور کسی بلا مین مبتلا ہو تو کیا ہو انسان کو لازم ہی کہ عقل سے کام لے کسی امر مین عجلت نہ کرے ہر ایک بات کو سمجھ بوجھ کر کرے تو کبھی زک نہ پائیگا تمتو عیار ہو اور عیار کے بیٹے ہو اور

پوتے ہو تمکو اسقدر بدحواس ہونا زیبا نہین ہی پہلے یہ دریافت کرلو کہ یہ دریا اصل ہی یا مثل دریاے سبز رنگ کے پس یہ خیال کرکے کنارے دریا کے بیٹھ گئے اور چلو مین پانی دریا کا لیکر سونگھنے لگے اسکو پھینکدیا دوسرا چلو لیا اسکو بھی سونگھا اور پھر دریا مین ڈالدیا یہ تو یہان اِدھر کنارے پر بیٹھے ہوے یہ کرشمہ کر رہے ہین بدین خیال کہ کسی طرح یہ دریافت ہوجائے کہ یہ دریا اصل ہی یا نقل سحر کے پانی نہین پیتے ہین کہ یہان کی کل چیزین نقلی سحر کی پانی ہین کہین یہ دریا بھی سحر کا نہو یہ تو یہان یہ شغل کر رہے ہین اُدھر وہ ایک جادوگر جو کہ عیارون کی تلاش کو نکلا تھا کہ جسکو ماہیان نے بھیجا تھا وہ بھی مارے پیاس کے بیتاب ہوکر تالاش پانی کی کرتا ہوا اِدھر کو آنکلا کیا دیکھتا ہی کہ ایک جادوگر کنارے دریا کے بیٹھا ہوا کچھ کھیل رہا ہی یہ حیران ہوکر دیکھنے لگا خیال کیا کہ شاید یہ دیوانہ ہی جو گھڑی گھڑی چلو سے پانی اُٹھاتا ہی اور اُسکو سونگھکر پھر پانی مین ڈال دیتا ہی یہ آگے بڑھکر آیا اور اُسکے پاس پہونچکر متحیر ہوکر اُسکو دیکھنے لگا اپنی پیاس کو بھی بھول گیا حیرت زدہ اُسکی طرف دیکھ رہا ہی اور وہ اُسطرح سے اپنا کام کر رہا ہی بڑی دیر تک یہ دیکھا کیا کہ یکایک اُس جادوگر نے جو کہ دریا کے کنارے بیٹھا ہوا تھا اور یہ کرشمہ کر رہا تھا سر اُٹھاکر اُسکی طرف دیکھا اور کہا کہ کیا کوئی تماشا ہی جو تم یون متحیر ہوکر دیکھ رہے ہو جسطرح تم آدمی ہو اُسیطرح مین بھی ہون مین کوئی حیوان نہین ہون اور مجھ مین کوئی عیب ہی کہ جس سے تم اسقدر خائف ہو یہ سنکر اُسنے جواب دیا کہ اے بھائی مین یہ دیکھتا ہون کہ تم چلو مین پانی دریا سے لیتے ہو اور اُسکو سونگھکر پھینکدیتے ہو اسکا کیا سبب ہی میرے خیال اور عقل مین یہ بات نہین آتی ہی مین نے یہ بات دیکھی دیکھکر خیال کیا کہ شاید آپکو کچھ جنون ہی اُس جادوگر نے خوابرستے جواب دیا کہ ارے میان جنون تمکو ہوگا مین اپنا دل بہلاتا ہون آؤ بیٹھو کچھ باتین کرین بھائی اسوقت تم یہان پر خوب آگئے آج آٹھ دن کا زمانہ ہوا ہی کہ مین نے کسی انسان کی شکل نہین دیکھی ہی سواے تمھارے آٹھ دن سے مین اسی جنگل مین حیران و پریشان اور تباہ و برباد پھر رہا ہون سامری اس پیٹ کا برا کرین کہ جسکے سبب سے یہ زحمت گوارا کرنا پڑی ہی نہ نوکر ہوتے نہ یہ زحمت ہوتی کہ اپنے بال بچون سے جدا ہین مارے مارے صحرا بصحرا پھر رہے ہین درندون کی خوراک ہین زندگی ہی جو ابھی تک زندہ ہین ورنہ کب کے لقمۂ اجل ہوگئے ہوتے کیونکہ جس صحرا مین درندون کے سوا انسان کا نام ونشان تک نہین ہی یہ میرا ہی کام تھا جو مین یہان آٹھ دن سے ہون اور عجب مصیبت مین مبتلا ہون اب تم بتاؤ کہ تم یہان ایسے جنگل مین کہانسے آئے ہو اور کیا کام ہی ایسے صحرا مین کہ جہان انسان کا نام ونشان تک نہین ہی اُس جادوگر نے کہا کہ بھائی مین بھی تمھاری طرح ایک بلا مین مبتلا ہون اور مثل تمھارے مین بھی نوکر ہون اپنے مالک کے کام کو نکلا ہون صحرا بصحرا تباہ و برباد حیران و پریشان مین بھی پھر رہا ہون اسوقت بہت شدت سے پیاس لگی تھی مین تلاش پانی مین اِدھر کو آیا خیال کیا کہ یہ دریا اصل ہی اسمین چلکر پانی پیون اور اپنی پیاس بجھاؤن یہان آکر تمکو دیکھا کہ تم یہ کھیل کر رہے ہو حیرت ہوئی کہ یہ کیا کرشمہ ہی قریب آکر دیکھنے لگا اور اپنی پیاس بھی بھول گیا خواجہ نے کہا کہ اچھا بھائی یہ تو بیان کرو کہ تمپر وہ کونسی ایسی مصیبت ہی کہ جسکے سبب سے تم اسقدر پریشان ہو مین بھی نوکر ہون اُسنے کہا کہ کیا بیان کرون عجب آفت ہی جو کہ لائق بیان کہنے کے نہین ہی کہ جسکے بیان کرنے کو ایک زمانہ درکار ہی اگر کوئی تحریر کرنیوالا ہو تو ایک دفتر ہوجائے خواجہ نے کہا کہ زیادہ تقریر کو طول نہ دو بیان کرو ہم بہت مشتاق ہین اُس جادوگر نے کہا کہ تمنے سنا ہوگا کہ دریاے سبز رنگ کے کنارے لشکر اسلام آکر فروکش ہوا ہی اُسمین سے چند عیار اِس جانب بھی نہ معلوم کیونکر چلے آئے ہین کہ اُنھون نے یہان آکر ایک آفت عظیم برپا کردی ہی پہلے آفتاب جادو عیاری کی گرفتار

ہوگئے اُنکا اُستاد بڑا آفت کا پرکالہ ہی اُسنے اگر پہلے نہرخ جادو کو جو کہ آفتاب جادو کی جانب سے برلے بندوبست پر
سحر کے گئی تھی قتل کیا بعد اُسکے آفتاب جادو پر عیاری کرکے اُسکو بھی قتل کیا بعد اُنکے یہ واقعہ ہوا کہ سہراب نامے ایک
ساحر ہی کہ وہ سپہ سالار ہی ہمارے بادشاہ سمندر جادو کا وہ یہان گرفتار ہوکر سمندر جادو کے پاس سے ہماری
مالک ملکہ ماہیان کے آیا اتفاق سے اُنکی بہن ملکہ سحران نے اُسکو دیکھ لیا اُنھون نے اپنی بہن سے سفارش کرکے اُسے
تیدسے رہا کرادیا تھا اور اپنے ساتھ رکھتی گئی تھین جب سے وہ اُنکے پاس رہتا تھا اب وہ نہ معلوم کیا وجہ ہوئی کہ خدا پرست
ہوگیا اور عیارون سے ملکر ملکہ سحران کو بھی قتل کیا جسکے سبب سے ہماری ملکہ ماہیان کی کمر ٹوٹ گئی جوان
بہن آنکھون کے سامنے دنیا سے اُٹھ گئی ہماری ملکہ اُسکے غم مین تارک دنیا ہوا چاہتی ہین اور بہت صدمہ کیا
مگر پھر کچھ خیال آیا تو سحر سے دریافت کیا کہ فلان سحران کہان ہین اُنکو قتل کرلون تو پھر تارک دنیا ہون جب
یہ خیال کیا تو معلوم ہوا کہ چند عیار و سردار سہراب جادو کے باغ مین ہین بخوشی وخرمی بیٹھے ہوے ہین بس
فوراً ہی سحر تیار کرکے براے گرفتاری اُنکے باغ سہراب پر گئین مگر سہراب جادو نے قبل سے کچھ اپنا انتظام
کرلیا تھا بے نیل مرام واپس آئین مگر یہ انتظام کیا کہ اُس ابر سحر کو بالاے باغ قائم کرآئین اور خود واپس ہوکر
چلی آئین یقین ہی کہ وہ لوگ اُس باغ مین گھٹ گھٹ کر مرجائینگے یا مرگئے ہونگے تین دن کی مہلت دے آئین تھین
جب یہان اپنے مکان پر آکر پہونچین تو اُنکے اُستاد عشاق حجرہ نشین نے ایک نامہ اُنکو تحریر کیا کہ اُسکا مضمون
یہ تھا کہ تم تین دن بہت بھاری ہین تم اِن دونون کو ابھی کہین پوشیدہ ہوکر کاٹو اور بسر کرو اگر یہ تین دن تمھارے
گذر گئے تو پھر تمکو کوئی نہ قتل کرسکے گا اور یہ بھی اُسمین تحریر تھا کہ چند عیار تمھارے قتل کی فکر مین ہین اُنسے
اپنے کو بچانا یہ دیکھکر ملکہ نے خود بھی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ واقعی یہ امر صحیح ہی بس ملکہ نے اُسیوقت حکم دیا
کہ ہم شکار ماہی کو جائینگے لاکھلا کہ ملوگون نے روکا مگر اُنھون نے نہ مانا اِس دریا کے کنارے چبوترہ سنگ مرمر
کا کہ جو لب دریا واقع ہوا ہی وہان شکار کا بندوبست ہی ملک ماہیان وہان شکار کھیل رہی ہین چونکہ یہ دریا
اصلی ہی یہان ہمیشہ شکار کو آیا کرتی ہین اور سمندر جادو بھی یہان آکر شکار کھیلا کرتے ہین ملکہ بھی یہان شکار
کو آتی ہین شکار کھیل رہی ہین تین دن تک یہان عیارون سے پوشیدہ ہوکر رہین گی اور مشغول شکار رہینگی جب
یہان آئین تو برائے حفاظت گرد چبوترے کے حصار سحر کردیا ہی صرف دریا کیطرف کو خالی ہی بعد اُسکے ہم چند
ساحرون کو تصویرین دیکر روانہ کیا ہی کہ جہان اِن شکلون کے آدمی تمکو ملین اُنکو گرفتار کرلانا چھوڑنا نہین خبردار
خبردار بہت ہوشیاری سے کام کرنا یہ تاکید ملوگون پر ہی ہم سب ساحر صبح سے تلاش عیاران مین سرگردان اور
حیران پھر رہے ہین کہین اُنکا پتہ ابھی تک نہین ملا ہی اسوقت جو مجکو پیاس زیادہ لگی تو مین یہان پانی پینے کو
چلا آیا یہان تمکو دیکھا اطمینان ہوا کہ ہان اِس صحرا مین بھی لوگ ہین اب تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم کس آفت
مین مبتلا ہو خواجہ نے کہا کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ ملکہ سحران ہمشیرہ ماہیان قتل ہوگئین یہ تو بڑا غضب کیا بہت
بڑی ساحرہ ماری گئی ہاے یہ عیار کیونکر جان سے گئے واقعی ماہیان کو تو بڑا صدمہ ہوا ہوگا یقین ہی کہ وہ اُس
صدمہ مین تمام ہوجائین کیون نہو ایسی بہن جو کہ برابر سے سحر جانتی ہو اور اپنی ہم عصر ہو اُسکا صدمہ کیونکر نہو بھائی
دریاے سبز رنگ و شہر سمندر یہ کا کل بندوبست انھین دونون کے دم سے تھا کیونکہ سمندر جادو تو صرف
نام کیواسطے ہین اُنکے سارے کام انھین دونون کے دم سے اور ذریعہ سے نکلتے تھے اُنکے دونون بازو قوی
تھے وہ اِن دونون کو اپنا قوت بازو تصور اور خیال کرتے تھے ہاے جسوقت اُنکو خبر ہوگی تو وہ تو اپنی حالت
بہت تباہ کرینگے یقین ہی کہ جان دیدین کیونکہ اکثر وہ یہ فرماتے تھے کہ مین جو حکومت کرتا ہون تو اِن دونون بہنون
کے سبب سے کرتا ہون دیکھو کسقدر مستعدی کے ساتھ کام کرتی ہین مین نے دریاے سبز رنگ کا کل بندوبست

اور انتظام اُنکے سپرد کر دیا ہی اُنھون نے اُسکا بھی بندوبست کر دیا ہی مجکو کچھ محنت نہین کرنا پڑتی ہی جب یہ واقعہ
ہوا ہی تو ماہیان اُسکے صدمے مین مبتلا ہونگی دوسرے سحران ایسی ساحرہ ماری گئی اب کا ہیکو یہ دریا
اور سب کارخانہ قائم رہیگا افسوس یہ شہر بھی تباہ ہوا سامری ان عیارون کو غارت کرین جنھون نے یہان
آکر یہ تہلکہ ڈالا ہی اُس ساحر نے کہا کہ ہان یہی ہماری بھی دعا ہی کہ وہ عیار کہین جلد قتل ہون تو ہلوگ بھی اس
ہر روز کی گردش سے نجات پاوین اب تم کچھ اپنی حالت بیان کرو کہ تمکو سمندر جادو سے کیا غرض ہی خواجہ
نے کہا کہ کیا تمکو نہین معلوم ہین سمندر جادو کا ملازم ہون جب آفتاب جادو کی لاش پاس سمندر جادو
کے پہونچی تو اُنھون نے چند ساحرون کو برائے تلاش عیاران روانہ کیا ہی اور چند تصویرین بھی دی ہین کیونکہ
یہ دریافت ہوا ہی کہ عیار یہ فکر کر رہے ہین کہ شہر سمندریہ کو تباہ کرین بھائی اُنھین ہین سے مین بھی ہون کہ
آج آٹھ روز سے اِس صحرا مین تلاش عیاران پھر رہا ہون مگر اُنکا پتہ نہین لگتا ہی رات کو درندون کے
خوف سے حصار بحر کرکے سحر کرتا ہون اور دن تلاش عیاران بسر کرتا ہون ابھی ابھی تھوڑی دیر ہوئی
کہ میرا بہت دم گھبرایا مین اِدھر چلا آیا ہان پانی سے کھیلنے لگا کہ اتنے مین تم آگئے ذرا دل بہل گیا ورنہ مین
یہان سے کسی اور جانب چلا جاتا اور اپنے دلکو بہلاتا اُسنے کہا کہ آؤ چلو اب ہم تم مکر تلاش کرین خواجہ نے
کہا کہ بھائی یہ بتاؤ کہ قتل سحران کی سمندر جادو کو خبر ہوئی یا نہین اور اگر ہوئی تو اُنھون نے اُسکا کیا بندوبست
کیا اُس ساحر نے کہا کہ ہان خبر ہوگئی ہوگی کیونکہ لاش سحران کی مع اُنکے مصاحبون کی لاش کے ملک
نے پاس سمندر جادو کے روانہ کر دی ہی نہین ہوگئی ہوگی خواجہ نے کہا کہ وہ تصویرین دیکھین
کہ کیسی ہین اُسنے جیب سے نکالکر دکھائین اُنھون نے جو دیکھا تو اپنی تصویر و دیگر عیارون کی تصویرین پائین
دل مین خیال کیا کہ عیاری کرکے اُسکو بیہوش کرو اور اپنی شکل اُسکو بنا دو اور آپ اُسکی شکل بنکر چلو اور ماہیان
پر عیاری کرو اور اُسکو قتل کر دو کہین ایسا نہو کہ یہ مین دن گذر جائین تو بڑا غضب ہوگا یہ خیال کرکے قصد جانکا
کیا تھا پھر خیال آیا کہ یہ تو عیاری کچھ ابھی نہین ہی دوسرے اُسنے حصار سحر بھی کر دیا ہی کہین ایسا نہو کہ وہ بھاگ
لے یا حصار سحر نہین نہ اٹھنے دے تو پھر کیا ہو کوئی نئی عیاری کرو یہ سوچکر خاموش ہو رہے اور وہ تصویرین
اُسکو واپس کر دین اُسنے لیلین اور اُنسے کہا کہ آؤ بھائی چلو اب ہم تم دونون ملکر تلاش کرین اُنھون نے
جواب دیا کہ تم جاؤ میرا تمھارا ساتھ نہوگا مین یہان ابھی اور تھوڑی دیر ٹھہرونگا بعد اُسکے جاونگا اور نہ یہ وقت
دوسرے تلاش کرنے کا ہی یہ سُنکر وہ ساحر ایک طرف کو روانہ ہوا اِنکا تو یہ مطلب ہی تھا جب وہ دور نکل گیا اور
نظرون سے پنہان ہوگیا تو اِنھون نے مُنھ ہاتھ دھویا کیونکہ یقین ہوگیا کہ یہ دریا اصلی ہی اُس ساحر سے بھی
دریافت ہوگیا اُسنے خود بھی پانی پیا اور بعد جانے اُسکے اُنھون نے بھی اپنی تشنگی کو بجھایا خوب سیراب ہوکر
بیٹھے حواس درست ہوئے اُسوقت فکر کی کہ نئی عیاری کرنا چاہیے ہاتھ کو دیکھا ہاتھ کی پشت کو دیکھا مین سے
ساتھ مکر اُنکے سامنے آئے اب پسند کرنے لگے ایک مرتبہ کہا کہ یا دادا عمرو یا بابا عمرو کوئی تو عیاری مجکو ایسی
یاد آوے کہ جو بالکل نئی ہو بس یہ سوچتے سوچتے خیال آیا کہ جسطرح دادا عمرو نے گھیر کر دریا مین ساحر مشمش
کو ننگ کی عیاری کرکے قتل کیا تھا تم بھی وہ نئی عیاری کرو اور اِس قطامہ کو قتل کرو اپنا نام پیدا کرو کہ یہ لوگ
جانین کہ یہ بھی مثل اُنھین کے ہین تمھاری عزت کرین یہ خیال کرنا تھا کہ اُچھل پڑے کہ واہ دادا کیا خوب
بات یاد آئی اگر مین تمکو نہ یاد کرتا تو کاہیکو یہ بات یاد آتی کہا کہنا آپ کے نام کا اور آپ کے نام مین بڑا
ہی اگر مین اِس عیاری مین کامیاب ہوا تو آپ کے نام کی سوا دھڑی کی مٹھائی خانۂ کعبہ پر آپکی خدمت کرنا
آپ کا مُنھ میٹھا کرنیکو روانہ کرونگا اور آپ سے اِسکا انعام لونگا ایسے ایسے خیالات کرکے ذرا آئینے کے پاس

جوکہ ڈھیلے ہوے تھے اور مشکل مچھلی تھے ڈبیل سے نکالے اُنکو درست کرکے شیشے کی مچھلی بنائی اور اپنی مُشکل ایک بڑے معزز ساحر کی بنائی بڑی سی ریش سفید بنائی سر پر ایک تاج یاقوت نگار رکھا جسم مین قبائے قلم کار پاؤن مین اودے مشروع کا پائجامہ گلے مین گلوبند بندھا ہوا اور وہ جامہ جوکہ قبا پر پہنا تھا وہ ہزار ہزار رنگ کے رنگ بدلتا تھا یہ جسم کیا اور ایک مجمر طلائی ڈبیل سے نکالی اور ایک عصاے لقرئی بھی نکالا اور کچھ عود و عنبر جسمین کہ بیہوشی ملی ہوئی تھی وہ بھی نکالا اور ایک مچھلی جسکو کہ اُسیوقت گرفتار کرکے بذریعہ دور دریا سے نکالا تھا اپنے طور پر درست کیا نمک سرکاری اور خوشبویات سے معطر کیا تھا لیکر اُس مچھلی کو شیشہ مین بیٹھے اور وہ مجمر طلائی روبرو رکھی اور وہ ماہی اور عصاے لقرئی ہاتھ مین لیکر بیٹھے اور خوشبویات آگ پر ڈالنے لگے اُس سے دھوان اُٹھنے لگا اپنی ناک مین روئی دے لی تھی کہ بیہوشی کا اثر اپنے دماغ مین نہ پہونچے اُس شیشہ کی مچھلی کو دریا مین پانی پر روان کیا اور اندر بیٹھکر اُس کل کو پہنچ دیا کہ وہ مچھلی جسطرف کہ اُس ساحر نے پتہ دیا تھا اور اُنکو اُس سے معلوم ہوا کہ اُسطرف ماہیان شکار کھیل رہی ہے روان کیا وہ مچھلی مثل ماہی اصلی کے شناوری کرتی ہوئی چلی ایک لحہ بھر مین قریب اُس مقام کے پہونچی کہ جہان ماہیان شکار کھیل رہی تھی جب اِنھون نے دور سے دیکھا کہ سب بیٹھی ہوئی شکار کھیل رہی ہین تو اِنھون نے ماہیان کی ڈور کو خیال کرکے اور شناخت کرکے اب جو مچھلی کی کل کو پہنچ دیتے ہین تو وہ غرق دریا ہوئی اب دیر اُسکو بذریعہ کل کے روان کیا یہانتک کہ ماہیان کے ڈور کے قریب پہونچ گئی دوڑکر ڈور کو پکڑا اور خوب مضبوط تھام کر جھٹکا دیا یہان باہر دریا کے قرول کی گھنٹی نے صدا دی ماہیان نے جو صدا گھنٹی کی سُنی تو فوراً ڈور کو ہاتھ مین لیکر جھٹکا دیا اُدھر خواجہ نے اپنی طرف اُسکو کھینچا ماہیان نے دوڑکر ڈبیل دی خواجہ مثل مچھلی کے اُسکو لیکر ایک طرف کو گئے تھوڑی دور جاکر ٹھہر گئے اِدھر جب ماہیان نے دیکھا کہ مچھلی ڈور نہین پیتی ہے تو فوراً اپنی جانب کو کھینچا بس خواجہ اُسکی طرف مچھلی کی کل کو موڑکر چلے اب یہ خوشی خوشی کھیل رہی ہے اور اپنی مصاحبون سے کہہ رہی ہے کہ مین نے بہت بڑی مچھلی گرفتار کی ہے دیکھو کسقدر زور ہے اُنھون نے بھی ڈور کو اُسکے ہاتھ سے لیکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ واقعی بہت بڑی مچھلی ہے آخر کو یہ انجام ہوا کہ سب نے ملکر کھینچا جب خواجہ نے دیکھا کہ قریب کنارے کے آگئی ڈور اُسکو موڑا کہ وہ مچھلی اوپر آئی اور پانی پر قائم ہوگئی اب اُن عورتون نے یہ واقعہ دیکھا تو سب کی سب مارے خوف کے ڈور چھوڑکر اور اوہی اوہی کہکر دور ہٹ گئین ماہیان بھی متحیر ہوئی کہ یہ کیا ماجرا ہے یہ تو نئی بات ہے اب جو غور سے دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک مرد بزرگ باریش سفید عجب قسم کا لباس پہنے ہوے اور تاج سر پر رکھے ہوے اُس مچھلی پر بیٹھے ہین اُنکے روبرو ایک ماہی اصلی رکھی ہے اور ایک مجمر طلائی جسمین کہ عود و عنبر سلگ رہا ہے رکھے ہین اور وہ بچوف و خطر اُس ماہی شیشہ مین تشریف فرما ہین لباس تک تر نہین ہے اسکو اور زیادہ حیرت ہوئی خواصین اور مصاحبین تو یہ حال دیکھکر مارے خوف کے دور جاکر پہلے ہی سے کھڑی ہو رہین تھین باقی ماندہ جو کہ ایک آدھ قریب بھی تھی وہ بھی اب یہ کیفیت دیکھکر بھاگی مگر ماہیان حیرت زدہ دیکھا کی کہ یکایک اُن مرد بزرگ نے باواز بلند پکارکر کہا کہ او ماہیان کیا حیرت مین ہے کیا حیران ہوکر دیکھتی ہے ارے ہم مقرب بارگاہ سامری ہین ہمکو سامری کا جو حکم ہوتا ہے ہم وہ بجا لاتے ہین اور اُنکے حکم کی تعمیل کرتے ہین اری ہم تیرے پاس بحکم سامری آئے ہین تیرے ساتھ کی عورتین ہمسے خوف کھاتی ہین لے اب ہم جاتے ہین اور جاکر سامری سے کہدینگے کہ ہم بموجب حکم آپ کے آپکی بندی ماہیان کے پاس ماہی بیشہ اکیلے گئے تھے مگر وہ اسقدر مغرور و متکبر تھی کہ اُسنے کچھ پروا نہین کی اور نہماری عزت کی بلکہ حیران ہوکر دیکھا کی اُسکے ساتھ کی عورتین ہمسے ڈر گئین اور دور جاکر کھڑی ہوگئین اور اُسنے بھی اُنکے کہنے سے میرا کچھ پاس و لحاظ

نہین کیا دیکھو تو کیسا عتاب سامری نادل ہوتا ہی یہ سنتا تھا کہ ماہیان نے عرض کیا کہ آیئے آیئے
تشریف لایئے ناراض نہ ہیے مجکو یہ نہین معلوم تھا کہ آپ فرستادۂ خداوند ہین ورنہ مین کبھی آپکو حیرت سے نہ دیکھتی
چونکہ مین نے کبھی ایسا واقعہ نہ دیکھا تھا اور نہ میرے ہمراہیون نے اس سبب سے خوف کیا اب معلوم ہوگیا
مین دست بستہ عرض کرتی ہون آپ میرے قصور کو معاف فرمائین اور اس غریب خانہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم
سے روشن اور سرفراز فرمائین اور میری عزت و آبرو بڑھائین مین آپکی بھی لونڈی ہون اور آپکی بہی خادمہ ہون
آپکی ایک بندی گنہگار ہون اور ہر وقت و ہر ساعت قصوروار ہون مجکو معاف فرمایئے اور تشریف لایئے یہ سنتا
تھا کہ وہ مرد بزرگ فوراً اس ماہی شیشہ سے مع اس مجمر طلائی کے اور ماہی اصل کے نکلکر باہر آئے ماہیان
نے دوڑکر انکے قدم چومے خواصون نے وہ مجمر طلائی اور ماہی کی کشتی انکے ہاتھون سے لے لی انھون نے
ماہی شیشہ کو بالائے آب کنارے پر بغیر کسی چیز کے باندھے ہوے یہ کہکر چھوڑ دیا کہ اے مچھلی جبتک مین یہان
ہون اسوقت تک تو مثل ماہی اصلی کے پانی پر قائم رہنا یہ کہکر اسکی کل ان لوگون کی آنکھ بچاکر کسی طرح موڑ
دی کہ وہ مچھلی اسیطرح پانی پر قائم رہی آپ ہمراہ ماہیان کے آکر اس مسند پر کہ جسپر ماہیان خود بھی کبھی
بیٹھ گئے اتنے ہر ایک عورت انکے ہاتھ چومتی ہر تلوون کو آنکھون سے لگاتی ہر اور منھ قدمون پر ملتی ہر عذر و
معذرت کرتی ہر یہ خاموش بیٹھے ہوے ہین اور وہ مجمر طلا سامنے رکھی ہوئی ہے جب سب عورتین
قدم بوسی و دست بوسی سے فارغ ہوچکین تو اسوقت اُن مرد بزرگ نے کہا کہ شوہا جو اور اے ماہیان
اسوقت سامری باغ بہشت مین بیٹھے ہوے لب جو تمھاری بہن سحران سے باتین کر رہے تھے
کہ یکایک انکو تمھارا خیال آیا تو انھون نے مجھ سے فرمایا کہ اے فرشتۂ قدرت تم اسوقت یہ مچھلی ہمارے کھانے کی لیکر پردۂ دنیا
پر جاؤ اور ہماری خاص بندی ماہیان کو جا کر دے آؤ کیونکہ اسوقت تم مین اپنی بہن کے برابر شکار
ماہی دریاے اصل پر آئی ہر اور شکار ماہی کر رہی ہر اور اسپر تین دن بھی سخت ہین اس سے کہدینا کہ تم گھبرانا
نہین یہ تین دن تمپر سے بآسانی کٹ جائینگے اور ابکی نور روز مین ہم تمھاری بہن کو بھی زندہ کر دینگے کیونکہ آجکل
کوئی ہمارا جی بہلانے والا نہ تھا اس سبب سے ہمنے سحران کو یہان بلالیا ورنہ عیارون کی بھی یہ طاقت
نہی کہ سحران کو قتل کر سکتے جسپر کہ ہماری نظر رحمت ہو اسپر کوئی دوسرا کیونکر دست انداز ہوسکتا ہر اور
کہا اس سے کہ یہ مچھلی ہمارے کھانے کی ہر اسکو ہمنے یون ہی پیدا کیا ہر اسکے کباب لگانے کی کچھ حاجت
نہین ہر اسمین سب چیزین ملی ہوئی ہین صرف تراش کر کھانے کی ضرورت ہر اور جو کوئی اس مچھلی کا ایک
ذرا بھی پارچہ کھالیگا تو اسپر تمام دنیا کا حال منکشف ہوجائیگا جو جو خزانے کہ زمین مین دفن ہین وہ اسپر
ظاہر ہوجائینگے کوسون کا حال اسکی پیش نظر ہوگا مین نے تجکو یہ مچھلی اپنی خاص بندی تصور کرکے بھیجی ہر ورنہ
سمندر رجا دو بھی تو ہر اسکو نہ بھیجتا مین تجسے بہت خوش ہون جب انھون نے یہ فرمایا تو مین نے
عرض کیا کہ یا سامری مین کیونکر اسکے پاس جاؤن انھون نے اسوقت یہ ماہی شیشہ کی مجکو مرحمت فرمائی
کہ تم اسمین بیٹھکر جاؤ اور اسکی دور مین تم اپنے کو سمجھنا جب وہ کھنچے تو تم نکل آنا اور سب حال اس سے
کہدینا یہ کہکر وہ مچھلی ماہیان کو دی وہ بڑی ساحرہ تھی مگر اس مچھلی کی ماہیت کو نہ پہونچی یہ سنکر اسکی عقل
گرداب حیرت مین آئی خود دریاے حیرت مین غوطہ زن ہوئی کیونکہ ایسی تقریر کبھی اُسنے نہ سنی تھی اور
نہ ایسا واقعہ کبھی گذرا تھا لاکھ لاکھ مثل حباب کے سر اُٹھا کر نکر کرتی تھی کہ یہ کیا امر ہر مگر کچھ سمجھ مین نہ آتا تھا
اور نہ اس گرداب حیرت سے بسلامت رہائی ہوتی تھی محل ہزارون غوطے کھاتی تھی مگر کچھ اسکے بابت
اُسکے خیال مین نہ آتا تھا بس فوراً وہ مچھلی اس مرد بزرگ کے ہاتھ سے لیلی یہ جو اُن عورتون نے سنا کہ یہ

مچھلی فرستادۂ سامری ہے اور اسکا اثر یہ ہے تو سب کی سب دوڑ پڑین اور کہنے لگین کہ ملکہ ذری سی ہمکو بھی بھیجیے گا کوئی کہتی ہے کہ بی بی مین بھی امیدوار ہون مدتون آپکی خدمت کی ہے ماہیان کہتی ہے کہ صاحب ٹھہرو ذرسی بھری تلے دم تو لو کیون مجھپر سب ملکر طغیانی کرتی ہو مین بغیر تمھارے نہین کھاؤنگی مگر وہ عورتین کسیطرح علیحدہ نہین ہوتی ہین اُس مرد بزرگ نے اُس مچھر پر عود و عنبر و مشک وغیرہ بکھیے کے بکھے ڈالنا شروع کیے اُسکی خوشبو جو مچھلی تو سب کے سب سونگھنے لگے اِدھر ماہیان نے کارد طلائی دستے کی اُٹھاکر اُس مچھلی کے شکم پر ماری کہ اُس ماہی کا شکم چاک ہوا اُسمین سے غبار خوشبو اُڑا کہ تمام وہ مقام معطر ہو گیا اور ہر ایک کے دماغ مین پہونچا اُدھر دو دا بیہوشی نے تو اِنکے دماغون مین الگ اثر کیا اب جو وہ خوشبو مچھلی تو سب کو نہایت بھلی معلوم ہوئی ہر ایک نے ٹھنے بھلا بھلا کر سونگھنا شروع کیا یہانتک کہ اُس مچھلی کا کھانا بھی سب بھول گئین اُس خوشبو کے سونگھنے مین مشغول ہوئین یہی حال ماہیان کا بھی ہوا یہانتک کہ اُس خوشبو نے اپنا پورا اثر کیا کہ اب سب کو عجب رنگ نظر آنے لگا یہ حالت سب کی ہو گئی کہ جیسے کسی کے سر پر کوئی آتا ہے سب کی سب اپنے سر ہلانے لگین اور جھومنے لگین اُدھر ماہیان بھی یہی حرکتین کرنے لگی ٹہلے تو بلحاظ مرد بزرگ اپنے کو بہت روکا مگر جب ضبط نہو سکا تو مثل اُن عورتون کے یہ بھی جھومنے لگی کہ یکایک وہ عورتین اُٹھکر بولین کہ ای ملکہ اسوقت تو ہمکو سامری نظر آتے ہین دیکھیے وہ آپکی بہن اُنکے پہلو مین بیٹھی ہوئین ہین ایک بولی کہ دیکھیے یہ زمین تمام اشرفیون اور روپیون سے بھری ہوا سیطرح ہر ایک واہی تباہی بکنے لگی ماہیان بھی اُنکے کلام کی تصدیق کرتی تھی ایک مرتبہ یہ کہکر ماہیان اُٹھی کہ مجھکو سامری بلاتے ہین جیسے ہی اُٹھی ویسے ہی بیہوشی نے طمانچہ مارا کہ لڑکھڑاکر گری اُسکے اُٹھانے کو اور عورتین اُٹھین کہ وہ بھی گرین پھر تو تانتا بندھ گیا جو اُٹھا جہان سے اُٹھا چونکہ بیہوشی اپنا پورا اثر کر چکی تھی صرف اُٹھنے کی دیر تھی تھوڑی دیر مین سب کی سب بیہوش ہو گئین پس انھون نے فوراً اُس ماہی شیشہ کو تو تند رزنبیل کیا اور مجمر وغیرہ کو بھی بعد لنان جو اسباب کہ وہان تھا اُسکو بھی اُٹھاکر تند رزنبیل کرنے لگے یکایک خیال آیا کہ تم تو اِس اسباب کے لینے مین مشغول و مصروف رہوگے اُدھر کہین ایسا نہو کہ اِن سبکو ہوش آجائے تو بنا بنایا کام بگڑ جائے اور مفت مین ساری محنت برباد ہو پس یہ خیال کرکے فوراً انھون نے نعرہ کیا کہ منم خواجۂ ثالث و ثانی و عمرو اول منم خضران بن عمرو ثانی یہ نعرہ کرکے برابر ماہیان کے پہونچے اور خنجر مارا کہ قتل ہو مگر اچٹ گیا خیال کیا کہ یہ روین تن ہے بس فوراً سینہ نکالکر گرم کیا اور زبردستی منہ کھولکر تپتے آہنی سے اُسکے منہ مین ڈالدیا کہ اُسکے دل و جگر دونون بریان ہو گئے اور بعد اِسکے خنجر لیکر سب کو قتل کرنا شروع کیا اتنے ایک تہلکہ پڑ گیا آوازین آنے لگین برفباری و سنگباری ہونے لگی تاریکی چھا گئی تمام زمانہ تیرہ و تاریک ہو گیا ایک شور عظیم برپا ہو گیا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من ماہیان طوفان کش منتظم دریاے سبز رنگ بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم جانبو کشتی مرا کشتی مرا کی صدائین آنے لگین جو چیزین کہ اُسکے سحر کی تھین وہ مٹنے لگین اُدھر دریاے سبز رنگ وحوان بنکر اُڑ گیا زمین بالکل خشک ہو گئی پانی سب لیست و نابود ہو گیا وہ جو سردار قید تھے وہ بھی سب رہا ہوے اپنے کو آزاد پاکر کہنے لگے کہ نہ معلوم کسنے ہمکو رہا کیا یہ کہکر سب کے سب ایک طرف کو روانہ ہوے اُدھر جس مکان مین ماہیان رہتی تھی اُسمین ایک مرتبہ آواز تڑاقکی پیدا ہوئی اور وہ مکان کرچین کرچین ہو کر گر پڑا کیونکہ وہ سب اُسکے سحر کا تھا سب سیدان ہو گیا شیشۂ اسم اعظم جو طاق مین رکھا ہوا تھا اُسمین وحوان سا پیدا ہوا اور ایک مرتبہ وہ تڑاق سے ٹوٹا اور وہ کاغذ جلکر خاک ہو گیا اسم اعظم چھوٹ گیا اُدھر وہ

ابر سحر جو کہ باغ پر سہراب جادو کے محیط تھا اور اندر اُسکے اہل اسلام قید تھے اور استغاثہ بدرگاہ قاضی الحاجات کر رہے تھے اور اپنی رہائی کی دعا مانگ رہے تھے کہ اُنکی دعا کا تیر بہ اجابت پر پہونچا اُدھر ماہیان مری اُدھر وہ ابر سحر ہٹا اور اُسمین آگ لگی اور بڑے زور و شور سے گرج ہوئی اور تڑاقا ہوا تمام باغ ہٹا یا سہراب نے کہا کہ یہ کیا ہوا شاید تین دن پورے ہوگئے ماہیان آگئی کہ یکایک کسیقدر روشنی پیدا ہوئی اور وہ سقف آہنی جو کہ سحر سے سہراب کے قائم تھی بسبب دفع ہونے ابر سحر کے ہٹ گئی سب کو روشنی نظر آئی سب نے سجدۂ شکر کیا مگر سہراب کو یہ یقین ہوا کہ ماہیان نے آکر اپنے ابر سحر کو دفع کیا اور میرے حصار سحر کو بذریعہ اپنے علم کے دفع کیا ہے اب آکر ہم سب کو قتل کریگی کہ یکایک اسکے بھی کان مین آواز آئی کہ کشتی مرا نام من ماہیان طوفان کش جادو بود اور صدائے گریہ و زاری طرف دریاے اصل کے پیدا ہوئی اور دریاے سبز رنگ کیطرف غبار اڑتے ہوے معلوم ہوا اور عمارت ماہیان کی جانب ایک تلاطم سنائی دیا سہراب نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ ماہیان کو بھی کسی نے قتل کیا یہ سب آثار اسکے قتل کے ہین یقین ہو کہ دریاے سبز رنگ فتح ہوگیا عیارون و سردارون نے کہا کہ خدا ایسا کرے کیونکہ ہمکو تو یقین نہین آتا ہی سہراب نے کہا کہ اگر وہ قتل نہوتی تو یہ ابر سحر نہ دفع ہوتا اُسکے قتل ہونے کی صدا میرے کان مین آئی ہی آؤ چلو دیکھین تو یہ کہکر سب کو اپنے ہمراہ لیکر طرف دریاے سبز رنگ کے چلا اُدھر بعد مرنے ماہیان کے اور دفع ہونے تاریکی و برفباری و سنگباری کے وہ سب عمارات سحر کی دفع ہوئین اور دریاے سبز رنگ بھی اُڑگیا اب جو روشنی ہوئی تو خواجہ نے دیکھا کہ ایک بگولہ گرد کا پیدا ہوا لاش ماہیان کو مع کل لاشون کے وہ بگولہ اگردین لپیٹ کر ایک جانب کو لیچلا بعد جانے لاشون کے خواجہ نے وہ جو اسباب وہان تھا جو کہ سب اصل تھا ذرزنبیل کیا اور ایک طرف کو تبلاش سرداران و باغ سہراب روانہ ہوے یہ تو تلاش مین اُن سب کی بصورت اعلی جاتے ہین اُدھر سے جالاک و قران و برق یہ صدا اسلشکر صحرا مین چونکہ عیاری کی فکر مین پھر رہے تھے کہ کسیطرح ماہیان کو قتل کرین تاکہ راہ کھلے دریا فتح ہوجائے کہ چلکر دیکھین کہ کسنے ماہیان کو قتل کیا جیسے ہی تھوڑی راہ طی کی خواجہ کو کئے ہوے دیکھا سب کے سب دوڑ کر قریب آئے اور کہا کہ استاد آپ نے بھی سُنا کہ ماہیان قتل ہوئی خواجہ نے کہا کہ ہی ہان آپ نے تو خوب دعوتین میان سہراب کے باغ مین مہمان ہوکر نوش فرمائین مصیبت جسپر پڑی اُسپر پڑی آپ تو چین سے عیش کیا کیے جب ان سب نے جانا کہ اب یہ آفت کٹ گئی اور بلا دفع ہوگئی اب چلو لوٹ مارو یہ خیال کرکے وہانسے چلے پہلے کسی نے خبر نہ لی جب جانتے کہ اسکو قتل کرتے جاہے جایے بیٹھے بہت خوشامد کیجیے تھون عرض کیا کہ استاد ہمسے قسم لیجیے جو ہم سہراب کے وہان گئے بھی ہون ہم سب بعد آپ کے جانے کے سہراب سے رخصت ہوکر فکر قتل ماہیان مین چلے گئے ابھی ابھی بھائی قران و برق ایک طرف سے آتے تھے ہمسے راہ مین ملاقات ہوئی ہم تینون آدمی فکر کرنے لگے کہ کیونکر اسکو قتل کرین اور کہانسے اُسکو تلاش کرکے لائین کہ یہ صدا سنائی دی ہم برلے خبر چلے کہ آپ سے ملاقات ہوئی اب آپ کل حال بیان فرمایئے خواجہ نے کہا کہ اچھا اور کل حال از ابتدا تا انتہا بیان کیا اور بفخر یہ کہا کہ کیا عمر اول و ثانی عیاری جانین عیاری اسکا نام ہی اگر وہ لوگ خانہ کعبہ کو جاکر نہ بیٹھ رہتے تو آج میری عیاری کی داد دیتے اُن عیارون نے بھی بڑی تعریف کی اور بہت خوش ہوے خواجہ نے کہا کہ آؤ چلو سہراب کے باغ سے اُن سب عیارون و سردارون کو مع صنوبر شاہ کے لیکر اور اُن سردارون کو تلاش کرکے جو کہ دریاے سبز رنگ مین قید تھے لیکر خدمت صاحبقران مین چلین کیونکہ دریاے سبز رنگ اب تو

سٹ گیا ہوگا اور راہ لشکر اسلام کی کھل گئی ہوگی صاحبقران کو خبر دین تاکہ وہ شہر سمندریہ پر چڑھکر سمندر جادو سے مقابلہ کرین اور اُسکو فتح کرین اور پھر وہانسے ایوان نوطاق پر لشکر کشی ہو اُن سب نے کہا کہ بہت خوب اور خواجہ کے ہمراہ طرف باغ سہراب کے روانہ ہوئے ادھر سے سہراب مع اُن عیارون وسردارون وصنوبر شاہ کے برائے خبر آتا تھا کہ راہ مین ان سب سے ملاقات ہوئی خواجہ کو دیکھکر سب دوڑے اور خواجہ سے بغلگیر ہوے کیفیت دریافت کی پہلے خواجہ نے وہی تقریر بیان کی جو اُن عیارون سے کہی تھی اُن سب نے اپنی مصیبت بیان کی اور دفع ہونا ابرسحر کا بیان کیا اُسوقت خواجہ نے کل حال اُنسے کہ سُنایا وہ سب بھی بہت خوش ہوے خواجہ نے وہی تقریر جو بعد کو اُن عیارون سے کہی تھی سب نے کہی سب نے رائے خواجہ کی پسند کی اُسوقت سہراب جادو نے کہا کہ جلدی فرمایئے کہین ایسا نہو کہ سمندر جادو کو خبر قتل ماہیان پہونچ جاوے اور وہ کوئی فکر تازہ کرے یا ماہیان کے ملازمین اپنی مالک کے خون کا عوض لینے کو آہین تو بڑی مشکل ہوگی جو ہمارا خیال ہے وہ موقوف رہجائیگا یہ سہراب نے کہا تو سبکو اُسکی رائے پسند آئی اُسیوقت طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ ہوے چونکہ دریا فتح ہوگیا تھا اور سب سردار قید سے چھوٹ گئے تھے اور ایک جانب کو چلے تھے کہ ادھر سے یہ لوگ پہونچے ایک نے دوسرے کو دیکھا اور پہچانا آپسمین صاحب سلامت ہوئی اور مزاج پرسی ہوئی بعد اُسکے کل حال جو کہ جسپر گذرا تھا بیان کیا اور اُسیوقت موافق رائے خواجہ کے خدمت صاحبقران مین ہمراہ خواجہ روانہ ہوے اُنکو تو اُدھر روانہ کیا جاتا ہے اب آیندہ اُنکا حال بیان ہوگا اور ماہیان وسحران کے قتل کی کیفیت جبکہ سمندر جادو کو معلوم ہوگی اور وہ اُسوقت جو کہ تدبیر کریگا آیندہ بیان ہوگی کہ آیندہ اُسنے کیا تدبیر کی اور اُسمین کیا واقعہ گذرا اور کسقدر اُسنے اُنکا رنج وغم کیا دیکھیے اب یہ داستانین کب بیان ہوتی ہین اور صاحبقران کب شہر سمندریہ کو جاتے ہین اور کب لشکر کشی کرتے ہین اور کیسے کیسے مقابلہ اور مجادلہ درمیان صاحبقران وسمندر جادو کے ہوتے ہین اور کیا واقعہ گذرتا ہے یہ داستانین بڑے رنگ کی ہونگی سامعین جب ملاحظہ فرمائینگے تو حظ کافی پائینگے اب دیکھیے یہ داستانین کب بیان ہون شعر از ہین قوم یکدم فراموش کن ہ نہ بہانے دگر داستان گوش کن ہ

اب کچھ حال تہمتن جادو حاکم طلسم فیروزیہ وطوفان کرگدن پیشانی کے جنگ وجدل کا بیان ہوتا ہے اور عین گرمی جنگ مغلوبین پہونچنا مریخ آفتاب علم کا یعنے شاہزادہ طلسم کا مع لشکر ساحران کے تحریر ہوتا ہے ساقی نامہ

کدھر ہے تو اے ساقی تند خو	چلا سا فرہاد و مہتاب ہو	رکیسا ڈبونگ مجھے پر الم	مناسب ہے رندون پر لطف وکرم
قسم تجکو اس چشم خونبار کی	قسم تجکو میرے دل زار کی	قسم تجھے آج میرے لہو کی قسم	تجھے اب مری آرزو کی قسم
قسم تجکو میرے رخ زرد کی	قسم تجکو اپنے دل سرد کی	قسم تجھے میرے داغ جگر کی قسم	تجھے اپنے ترچھی نظر کی قسم
قسم ہے تجھے میری فریاد کی	قسم تجکو مجھ ایسے ناشاد کی		

شعر ہ بزم سخن طوطی خوش نوا ہ بدین زمزمہ شد

ترجمہ سراہ راویان اخبار ونا قلان آثار اس داستان جنگ وجدل کو میدان قرطاس مین یون قلم زن کرتے ہین کہ ناظرین والاتمکو یاد ہوگا کہ یہ داستان یہانتک بیان ہوئی تھی کہ طوفان کرگدن پیشانی بحکم ارژنگ بن نوذر وثانی برائے تسخیر ممالک مع ایک لاکھ بیس ہزار سواران جرار وساحران آزمودہ کار کے رخصت ہوکر چلا تھا طلسم فیروزیہ پر اگر تہمتن جادو کو جو کہ مریخ آفتاب علم کی جانب سے حاکم تھا نامہ تحریر کیا تھا جو نامہ کہ قبل کی داستانون مین بیان ہوچکا ہے اُسکا جواب بھی تحریر ہے طوفان کرگدن پیشانی بعد آنے جواب نامہ کے برائے مقابلہ بیرون طلسم فروکش ہوا تھا اور اُدھر تہمتن جادو نے بھی خدمت

صاحبقران بن عرضی تحریر کی تھی اور خود سامان جنگ مین مصروف ومشغول ہوا تھا جبکہ سب سامان
جنگ درست ہوگیا تو تہمتن جادو مع دولاکھ سواران جرار وساحران غدار کے طلسم سے باہر آیا اور خیمہ و
خرگاہ وغیرہ برپا ہوچکے تو لشکر اُترا ہر ایک اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوا سب آسودہ ہوئے اور بعد اُسکے
بمقابلہ طوفان کرگدن پیشانی خیمہ زن ہوا اب حال تحریر ہوتا ہی کہ جبکہ لشکر تہمتن جادو بیرون طلسم آیا تو
اُسوقت تہمتن جادو نے ایک نامہ لکھا اور ایک عیار کی زبانی بھی یہ کہلا بھیجا پاس طوفان کرگدن پیشانی
کے کہ اب مین بیرون طلسم تمہارے مقابلہ کو آیا ہون جو تمہارے بنائے بن سنے قصور نہ کرو خبردار ہوشیار
رہنا مین آمادۂ جنگ ہون عیار وہ پیام لیکر لشکر طوفان کرگدن پیشانی مین گیا بعد طے کرنے لشکر کے بارگاہ
طوفان بن سامنے اُسکے گیا اور جو پیام کہ تہمتن جادو نے دیا تھا کہدیا اُسنے سنکر جواب دیا کہ بہت خوب
آپ جائین مین طبل جنگ کا حکم دیتا ہون تم جاکر اپنے مالک سے کہدو وہ عیار یہ جواب وپیام سنکر فوراً واپس
آیا اور اپنے لشکر مین پہونچکر خدمت مین تہمتن جادو اپنے مالک کے حاضر ہوا یہان تہمتن جادو بعد
روانہ کرنے عیار کے اپنی بارگاہ مین آیا اور اہل دربار کو جمع پایا یہ بھی برابر تخت شاہی کے وہ تخت مرصع جسپر
کہ مسخ آفتاب علم ہمراہ صاحبقران کے گیا ہی غالیچہ پڑا رہتا ہی اور اُسکے برابر نیم تخت بچھا ہوا ہی آکر
بیٹھ گیا بیٹھتے ہی کچھ دیر نہوئی تھی کہ وہ عیار پیام لیکر آیا اور جو جواب کہ اُسنے دیا تھا بیان کر دیا تہمتن جادو
وہ جواب سنکر خاموش ہوگیا اُدھر طوفان کرگدن پیشانی نے بعد بھیجنے جواب پیام کے حکم کیا کہ طبل جنگ
بجے ہمکو بھی دیکھنا ہی کہ کیونکر تہمتن جادو ہمارا مقابلہ صبح کو کرتا ہی گو کہ فوج اُسکے پاس ہماری فوج سے زیادہ
ہی مگر میری فوج کا مقابلہ نہین کرسکتا ہی یہان پر ہر ایک بہادر ہی اور سحر وساحری مین اپنا مثل ونظیر نہین
رکھتا ہی یہ حکم دینا تھا کہ کوس رزمی لشکر طوفان مین بجا آواز اُسکی گونجی اور گوش گردون تک پہونچی یہان
تہمتن جادو دربار مین بیٹھا ہوا باتین کر رہا تھا کہ ناگاہ صدائے طبل جنگ گوش زد ہوئی جاسوسان لشکر
سے اشارہ کیا کہ خبر لاؤ کہ طبل جنگ لشکر حریف مین کیسا بجا ہی یہ لشکر جاسوس بموجب حکم گئے اور فوراً واپس
آئے عرض کی کہ حضور لشکر حریف مین طبل رزمی بجا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ صبح کو میدان جنگ مین آکر خاطر خواہ
سے مقابلہ کرے یہ کہکر جاسوس تو کنارے ہوگئے مگر تہمتن جادو نے فوراً اُسیوقت نہایت غیظ وغضب
سے حکم دیا کہ کہدو ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی وبمدد ربانی طبل جنگ بیدرنگ بجے کل صبح کو ہم میدان جنگ
مین جاکر بتائید یزدانی لشکر کفار سے مقابلہ کرینگے یہ حکم پاتا تھا کہ ہرکارون نے خبر نقارخانہ تماہی مین پہونچائی کہ
اُسیوقت نقارہ نوازون نے نقارون کو سینک سانک کر درست کیا اور جو چوب اُٹھا کر کوس رزمی پر ماری
کہ صدا سے اُسکی گوش گردون گر ہوگیا تمام لشکر مین خبر منتشر ہوگئی کہ کل صبح کو لشکر حریف سے مقابلہ ہی ہر ایک
اپنا اپنا سامان درست کرنے لگا اُدھر تہمتن نے دربار برخاست کیا اور اپنی جاے آرام کو گیا ہر اہل دربار
اُٹھ اُٹھ کے اپنے اپنے مقام پر آیا اور بندوبست جنگ کرنے لگا یہانتک کہ تمام شب دونون لشکرون مین
طبل جنگ بجا کیا اور طلایہ وغیرہ پھرا کیا پہلوانان لشکر وساحران سپاہ کا یہ حال تھا کہ کوئی تو اپنے سحر کو جگا رہا تھا
اور کوئی سحر تازہ کر رہا تھا کوئی نیا سحر ایجاد کرتا تھا کوئی چوکا دے رہا تھا ہر ایک اپنے اپنے کام مین مصروف تھا
اور کافور وعنبر وعود کی خوشبو آرہی تھی تہمتن بھی اپنا سحر درست کر رہا تھا اور جو کہ غیر ساحر تھے وہ بھی اپنے اپنے آلات
حرب وضرب درست کر رہے تھے کوئی تلوار کو بھالکر اُسکی باڑھ دیکھتا تھا اور اُسپر سان کرتا تھا کوئی خنجر کو صاف کرتا تھا
کوئی کمان کو سینک سانک کر درست کرتا تھا اس خیال سے کہ اگر کسین سے خانہ کرگئی ہو تو درست ہوجائے
کوئی ترکش سے تیر نکالکر دیکھتا تھا اور اچھے اچھے چنکے اپنے پاس رکھتا تھا اور خراب خراب نکالکر جدا کر ڈالتے تھے

اور کوئی اپنی زرہ صاف کرتا تھا اور جو کہ بزدل تھے وہ بھاگنے کی فکر مین تھے اپنا اپنا اسباب باندھ رہے تھے اور اپنے چاکر سے کہتے تھے کہ صبح کو ہمارا گھوڑا فلان مقام پر کسکرے آنا ہم ایک ضرورت سے کہین جاتے ہین اُس کمبخت کے منھ سے کہین نکل گیا کہ میان کل دن لڑائی کا ہی فوج دشمن سے مقابلہ ہی آپ کہان تشریف لیجائیے گا کیا شریک جنگ نہو جیے گا اور مقابلہ نہ کیجیے گا اگر ایسا کیجیے گا تو آپکو لوگ کیا کہین گے بس چاکر سے یہ سننا تھا کہ اُسکو ہزارون گالیان دین اور باتین سُنائین اور بہت برا بھلا کہا کہ وہ بیچارہ چپ ہو گیا پھر کچھ نہ کہسکا یہی رنگ تمام رات دونون لشکرون مین رہا یہانتک کہ ستارۂ سحری گردون پر نمودار ہوا اور آثار سحر ظاہر ہوے اُدھر موذن نے لشکر اسلام مین صداے اللہ اکبر بلند کی ہر ایک اپنے بستر راحت سے اُٹھا لشکرون مین صبح کی وردی بجی فوج کفار مین موافق اُنکے مذہب کے صبا بجی اور سنکھ و ناقوس پھکنے گئے اور گھڑیال بجنے لگے ہر ایک پوجا پاٹ کرنے لگا اِدھر لشکر اسلام مین ہر ایک اپنے سجادۂ عبادت سے اپنی فتح و فیروزی کی دعا مانگ کر درگاہ قاضی الحاجات اُٹھا اور آلات جنگ و جدل سے درست ہونے لگا اتنے عرصہ مین دشمن بھی اپنے خیمہ سے بقصد جنگ برآمد ہوا سب کا مجرا اور سلام ہوا بعد لینے مجرا اور سلام کے تمام فوج کو اپنے ہمراہ لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا اُدھر سے طوفان بھی مع اپنی سپاہ کے عازم میدان نبرد ہوا وہ وقت صبح کا اور وہ طائر ان خوش الحان کا درختون پر بخوش الحانی حمد باری کرنا و نسیم سحری کا اٹھلا اٹھلا کر چلنا اور وہ سبزے پر قطرہاے شبنم کا مثل گوہر آبدار کے چمکنا ہر ایک اہل نظر کو اچھا معلوم ہوتا ہی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جو لگی تو سب کے بارے خوشی کے بند قبا کھولدیے چہرون کا فرط خوشی سے یہ حال تھا کہ سرخ ہو رہے تھے کہ آج بعد مدت کے یہ دن میسر ہوا ہی کہ جنگ کی تیاری ہوئی اور امید دلی ہماری بر آئی اُدھر افق مشرق سے شاہ خاور کا برآمد ہونا اور دھوپ کا نکلنا عجب سمان دکھاتا تھا سلطان مشرق نیز ۂ شعاعی ہاتھ مین لیکر میدان نیلگون مین برائے تماشاے جنگ بہادران برآمد ہوا تھا گردون دون پر برائے تماشاے جنگ ان دلیرون کے مشتاق تھا کہ اس عرصہ مین دونون لشکر میدان جنگ مین بصد کروفر پہونچے ساحرون نے سحر کرکے جو درخت کہ حائل نظر مردم تھے اُنکو گرادیا ایک ساحر نے پانی برسایا کہ غبار زمین بیٹھ گیا اور پست و بلند زمین کو برابر کردیا بعد اسکے صفین آراستہ ہوئین قلب جان ساقہ اور کمین گاہ میمنہ اور میسرہ چھٹون صفین دونون لشکرون کی درست ہوگئین قلب سپاہ مین تخت دشمن و تخت طوفان قائم ہوے جب یہ سب انتظام ہو چکا اور صفین بھی درست ہو چکین تو نقیب دونون جانب سے نکلے زمست دنیا مین چند شعر پڑھے دلاورون کے دلون کو طرف جنگ کے آمادہ کیا خوب جوش دلایا جس سے بہادرون کی یہ نوبت ہوئی کہ فرط شجاعت سے جھومنے لگے اور قبضۂ شمشیر چومنے لگے چہرے بسبب جوش شجاعت کے گلنار ہو گئے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ مین پہلے نکلون اور بہادرون مین نام پیدا کرون داد مردی و مردانگی دون ساحرون کی تو یہ حالت تھی کہ سحر زبانون پر مثل نقش کندہ تھے اور بجلیان چمکا رہے تھے برقین گرا رہے تھے ابر سحر ہر ایک کے سر پر سایہ فگن تھا اُسمین سے جسمین جسمین بوندیان پڑ رہی تھین کہین پر بارش مروارید ہو رہی تھی کوئی ابر سرخ کے سایہ مین بیٹھا ہوا تھا کسی کے سر پر سبز ابر سایہ کیے ہوے تھا کسی کے سر پر ابر سبز رنگ اپنے پرون کا سایہ کیے ہوے تھا کوئی ابر پر سوار تھا کسی کے زیر ران اژدہاے آتش فشان تھا کوئی شیر ابر پر سوار تھا کوئی طاؤس پر بیٹھا ہوا تھا کوئی تخت پر جلوہ گر تھا کوئی پشت اسپ پران پر تھا جب نقیب نقابت کرکے چلے گئے تو اُسوقت دونون لشکرون کی صفون پر مثل صف ہاے مژگان کے سناٹا سا ہو گیا ہر ایک بہادر محو حیرت تھا جوش جرأت تھا ہر ایک بہادر کے منھ سے کف جاری تھا آنکھین برنگ خون کبوتر سرخ تھین مزاج سب کا برہم تھا ہر ایک

اس انتظار مین تھا کہ دیکھیے لشکر حریف سے کون برلے مقابلہ میدان قتال مین آتا ہے کفار کے لشکر کے لوگون کی عجب صورتین تھین کہ جنکو انسان دیکھکے خوف کھائے شیر کی کیا حقیقت ہی دیو دیری وجن بھی دیکھ لے تو ڈر جائے سیاہ سیاہ صورتین مثل قیر کے ان ساحرون کی تھین نہایت زشت اور کریہ منظر شکلین بڑے بڑے دانت دراز قد موٹے موٹے ہونٹ چھوٹی چھوٹی آنکھین جھولیان بحر کی شانون پر بجاے سینہ در خون خوک کا ٹیکہ پیشانیون پر کالے کوڑیالے گلے مین پٹے ہوے اژدرمان پر سوار کوئی کرگدن پر بیٹھا ہوا کسی کے خوک صحرائی تو ران اسکی ایسی شان و شوکت تھی کہ احاطہ تحریر سے باہر ہی اہل اسلام تو اس قصد سے آگے نہین بڑھتے ہین کہ انکے یہان مذہب مین طریقہ پیشدستی نہین ہی اور روا جائز ہی کہ وہ پہلے پیشدستی کرین مگر لشکر کفار کی جب صفین درست ہوگئین اور انکی جانب سے نقیب نقابت کرکے چلے گئے تو بائین جانب سے لشکر کے ایک ساحر کہ نام اسکا طوفان جادو تھا اور عجیب الخلقت صورت رکھتا تھا بہ شکل سیاہ رنگ نہایت کریہ منظر دراز دندان ازرق چشم گندہ دہن برلے مقابلہ اہل اسلام اپنی صف سے نکلا اور میدان جنگ مین آکر مبارز طلب کیا اُدھر سے لکہ گلرنگ جادو دختر ملکہ سلطان جادو سپہ سالار لشکر ساحران اپنے باپ و مہتمن جادو سے اجازت میدان لیکر نکلی اور اپنے طاؤس سحر کو اڑاکر اسکے مقابل ہوئی طوفان نے کہا کہ اے چھوکری کیون تیری قضا آئی ہی اپنی جگہ پر جا اور کسی ساحر زبردست کو برائے مقابلہ میرے بھیج کیونکہ مین تجھ ایسی چھوکریان راست ودن مین بہت سی تیار کیا کرتا ہون تو کیا میرا مقابلہ کریگی مفت مین میرے ہاتھ سے قتل ہوگی اور اپنی جان دیگی گلرنگ جادو نے جواب دیا کہ او زبان دراز اپنی زبان سنبھال زیادہ یاوہ گوئی اچھی نہین ہی اور نہ بہت کبر و غرور خدا کو پسند ہی کیون قضا آئی ہی مین خود تجھ ایسے بہت سے نوندے دن بھر مین تیار کیا کرتی ہون اور انکو مثل غلامون کے ادا کردیتی ہون ہم ساحران نامی طلسم فیروزیہ سے ہین کہ جنکے سحر کا آجتک کوئی جواب نہین دے سکا تو تو میرا مقابلہ کیا کریگا پہلے تو اپنے سردار کو بھیجدے کہ وہ تو مجھ سے مقابلہ کرے نہین تو تو اور وہ دونون ملکر مجھ سے مقابلہ کرین اور مجکو قتل کرلین تو مین جانون نہین تو تیری کیا اصل ہی یہ سنکر اسنے جواب دیا کہ او چھوکری تو بڑی گستاخ معلوم ہوتی ہی لا جو کچھ کہ حربہ رکھتی ہی گلرنگ جادو نے جواب دیا کہ ہم جب سے مطیع اسلام ہوے ہین ہمارے یہان پیشدستی جائز نہین ہی جب تیرے حربے سے ہمکو خدا بچائیگا تو اسوقت مین ہم اپنا حربہ کرینگے یہ سنکر اسنے ایک ناریل سحر جھولی سے نکالا اور اسپر اسم سحر دم کرکے طرف گلرنگ جادو کے پھینکا اور وہ قہقہہ کرتا ہوا چلا جب گلرنگ جادو نے یہ دیکھا کہ اسنے اپنا حربہ کرلیا اسوقت مسکراکر اشارہ کیا کہ وہ ناریل واپس گیا اور اسکے سینہ پر پڑا کہ مہرہ پشت کو توڑکر پار گذر گیا کہ وہ مرکر گرا آواز آئی کہ گستی مرا نام مین طوفان جادو تو اسکے مرنے کے بعد بھائی اسکا سمر شمار جادو بڑے غیظ و غضب مین اپنے بھائی کی لاش کو دیکھکر اور اسکو مردہ پاکر اپنی صف سے نکلا اور آتے ہی ناریخ سحر کا وار کیا گلرنگ جادو نے اسکو بھی باشارہ بردفع کیا کہ وہ بھی ناریخ اسیطرح اسکے سینہ پر پڑا وہ بھی مرکر گرا اب اسنے پھر مبارز طلب کیا ساحر کے مرنیکی صدا بلند ہوئی گلرنگ نے پھر مبارز طلب کیا ایکی فرخار جادو بہن تومان جادو کی اجازت طوفان جادو سے لیکر میدان حرب مین آئی اور کہا کہ او چھوکری تو نے بڑا غضب کیا کہ دو بھائیونکو میرے سے قتل کیا اب تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتی ہی یہ کہکر اور برابر آکر کچھ دانتے ماس پڑھکر طرف آسمان کے پھینکا کہ ایک برق چمکی سر پر گلرنگ جادو کے گری اگر وہ ہوشیار نہوتی تو کام تمام تھا مگر اسنے سپر سحر سر پر قائم کی اور اس برق کو اپنے سحر سے دفع کیا یہ جو اسنے دیکھا کہ اسنے میرا سحر رد کیا تو بہت غصہ آیا اور فوراً اپنی ران پر خنجر مارا اور

چند قطرے خون کے لیکر ایک نارنج پر ٹپکے دیے اور اُس نارنج کو اُٹھاکر کچھ اسم وغیرہ پڑھکر طرف آسمان کے پھینکا کہ وہ بلند ہوکر شق ہوا اور اُسمین سے شعلہ ہاے آتش نکلے اور وہ چاروں طرف گلرنگ جادو کے آگئے اور اُسکو گھیر لیا گلرنگ جادو اُسمین پوشیدہ ہوگئی مگر اسپر بھی اِسنے کچھ خوف نہ کیا ایک روئی کا گالا نکالکر اور اُسپر کچھ دم کرکے پانی مین تر کیا اور اُسکو طرف آسمان کے اُڑایا کہ وہ ابر بنکر قائم ہوا اور اُسمین سے اِسقدر پانی برسا کہ وہ شعلہ ہاے آتشین بجھ گئے یہ جو فرخار جادو نے دیکھا تو نہایت غصہ آیا اور نیچے سحر پڑھکر اُسپر جا پڑی برابر سے چوٹین چلنے لگین خوب رد و بدل رہی آخر کو ایک مقام پر گلرنگ نے مکر کو بناکر بیاض گردن پر جو وار کیا اور ہاتھ مارا تو سر جس اُسکا تن سے جدا ہوگیا دور جاکر گرا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من فرخار جادو بود اب تو یہ حال ہوا کہ کوئی اِسکے مقابلہ کو نہین آتا ہی تین ہی ساحرون کے قتل ہونے سے پراگندہ ہوگیا یہ اوپر مبارز طلب کر رہی ہی مگر کوئی نہین نکلتا ہی جب بڑی دیر ہوئی تو گلرنگ جادو نے صدا دیکر کہا کہ اب کیا کوئی نہ نکلے گا مین خود آؤن یہ سننا تھا کہ ارژنگ جادو جو کہ ساحران زرد ہشت سے تھا نکلا اور آکر ہم نبرد ہوا مگر وہ بھی گلرنگ کے ہاتھ سے زخمی ہوکر واپس گیا شام تک دو تین جانبگر اور نکلے کچھ زخمی ہوے کچھ مارے گئے شام کو طبل بازگشت دونون لشکرون مین بجا دونون لشکر اپنے مقام فرودگاہ پر واپس گئے مگر جاتے ہی طوفان نے پھر طبل جنگ بجوا دیا اور کہا کہ کل صبح کو کوئی ساحر مقابلہ کو نہ نکلے غیر ساحر کی لڑائی ہوگی یہ حکم دیکر اپنی آرام گاہ کو گیا اور جاکر خواب مرگ مین مبتلا ہوا ہمارے صدمہ کے دربار تک نہ گیا اُدھر مہتمن جادو خوشی خوشی اپنی مقام فرودگاہ پر آیا خیمۂ دربار مین جاکر دربار کیا اور ناچ کا حکم دیا ناچ ہونے لگا جام شراب گردش مین آیا ابھی دربار برخاست نہوا تھا ناچ ہو رہا تھا کہ صداے طبل جنگ کان مین آئی مہتمن نے حکم دیا کہ کوئی جائے اور خبر لائے کہ یہ طبل جنگ بجر یا نہین ابھی کوئی جانے نہ پایا تھا کہ وہ ہرکارے جو لشکر کفار مین موجود تھے خبر طبل جنگ لیکر حاضر ہوے اور عرض کیا کہ حضور کی عمر دراز ہو لشکر حریف مین شور طبل جنگ بجا ہی کہ کل صبح کو کوئی ساحر مقابلہ کو نہ نکلے کل غیر ساحرون کا مقابلہ ہوگا یہ سنکر مہتمن نے کہا کہ یہان بھی طبل جنگ بجے اگر اُسکا یہ قصد ہی تو ہم بھی موجود ہین ہمکو کچھ خوف نہین ہی ہمارے لشکر مین ساحر و غیر ساحر دونون ہنر پیشہ کار ی سے خوب واقف ہین دیکھین اُسمین وہ کیا ہمارا بنا سکتا ہی یہ کہکر دربار برخاست کیا اور جاکر آرام کیا مگر ساحرون نے بھی اپنا سحر جگایا مدین خیال کہ شاید مکر و فریب کرے اور ہمکو غافل پاکر جنگ سحر شروع کردے ایک جانب پہلوانان گردن کش اپنے اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کر رہے تھے اور رطلایہ پھر رہا تھا صدائین حاضر باش و ناظر باش کی بلند تھین یہانتک کہ وقت خوف چنگ و لیسران مین کئی اور صبح تمناے دید جنگ بہادران مین پردۂ شب سے باہر آئی خورشید اعظم نیزۂ شعاعی لیکر میدان جنگ مین جلوہ گر ہوا دونون لشکر اپنے قاعدے اور طریقے سے آکر صف آرا ہوے ساحر ایک طرف کو اور غیر ساحر ایک طرف کو یہانتک کہ نقیب نکلنے لگے اور نقابت کرکے جانے لگے لشکر کفار مین سے بعد نقابت سرجوش اژدرگیر برسے مقابلہ نکلا خوب سراپا میدان کا دکھایا بعدہ مبارز طلب کیا اُدھر سے سہراب ترک برای مقابلہ اجازت اپنے سردار لشکر سے لیکر میدان جنگ و جدال مین آیا پہلے ہم کلامی ہوئی سہراب نے اُسکو جواب معقول دیکر بند کردیا وہ نہایت غیظ و غضب مین آکر حملہ ور ہوا سہراب نے اُسکا نیزہ ہوا مین کیا اُسنے جھلاکر تیغہ مارا سہراب نے خالی دیکر اپنا وار کیا تو مع راکب و مرکب کے جا رہا کالے ہوے سہراب نے پھر دوبارہ مبارز طلب کیا خر چنگ دراز گوش آیا پہلے بہت کچھ لاف و گزاف کیا آخر کو ہم نبرد ہوا بعد رد و بدل کے ہاتھ سے سہراب ترک کے قتل ہوا اُسدن بھی پندرہ پہلوان بعض زخمی ہوے اور بعض قتل ہوے شام کو پھر طبل بازگشت

پر چوب پڑی دونون لشکر واپس گئے موافق قاعدے کے پھر طبل جنگ بجا رات بھر تیاری رہی صبح کو پھر دونون لشکر میدان مین آئے آج پھر ساحر مقابلے کو نکلے خوب خوب جنگ گرم ہوئی شام تک لشکر حریف کے ساحران نامی ہاتھ سے ساحران اہل اسلام کے بہت سے قتل ہوے بعدہ طبل بازگشت بجا دونون لشکر واپس گئے چند دن کی میدان داری مین یہ ہوا کہ اکثر ساحر لشکر اسلام کے اور اکثر جادوگر لشکر حریف کے زخمی و قتل ہوے یہانتک کہ کسیقدر زور لشکر حریف کا کم ہوا تھا کہ طوفان کو اہل لشکر نے راے دی کہ آج لشکر حریف پر شبخون مارین اور انکو بیون عاجز کرین کیونکہ ہم انسے سر کھول کر مقابلہ نہین کر سکتے ہین اور آپ ایک عرضی خداوند کو تحریر فرمائیے اور انکی خدمت مین بہت جلد روانہ کیجیے کہ دو برلے مدد کچھ لشکر روانہ فرمائین یہ راے طوفان کو بہت پسند آئی اسیوقت ایک عرضی بدین مضمون ارژنگ بن زمردشاہی کو تحریر کی کہ اے خداوند آپکو معلوم ہو کہ مین یہان بموجب حکم طلسم فیروزہ مین آکر فروکش ہوا اور اسکے حاکم کو نامہ لکھکر طلب کیا وہ بڑے مغرور لوگ ہین میرے نامہ کو چاک کر ڈالا اور جواب جنگ تحریر کیا یہانتک کہ جنگ شروع ہو گئی آجتک مقابلہ ہوا اگر میری ہر تقدیری سے یہ ہوا کہ ہمیشہ مین شکست کھایا کیا اب یہ نوبت ہی کہ اگر آپ مدد نہ روانہ فرمائیے گا تو مین شکست کھاکر رو بفرار ہونگا لہذا امیدوار ہون کہ مدد روانہ فرمائیے یہ عرضی لکھکر ایک ساحر کے ہاتھ روانہ کی اور کہدیا کہ جہان خداوند ہون انکو تلاش کرکے یہ عرضی دیدینا اور زبانی بھی کل حال کہدینا وہ ساحر وہ عرضی لیکر اسطرف کو روانہ ہوا کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا مگر یہان اس نامرد نے موافق راے اہل لشکر کے بند و بست بطون کا کیا چونکہ یہ لوگ اس حال سے غافل تھے متعلق انکو کچھ خبر نہ تھی اور کچھ معلوم نہ تھا کہ یہان یہ واقعہ ہونیوالا ہی سب سو رہے تھے بہرام جادو چند ساحرون و پہلوانون سے ملا یہ پھر رہا تھا کہ یکایک دو پہر رات کو یہ لوگ ایک مرتبہ آکر گرے اور تمام لشکر کو درہم و برہم کر دیا جب بہرام کو خبر ہوئی تو وہ اس تھوڑی سی فوج سے آکر انکا سدراہ ہوا مگر کہانتک مقابلہ کرتا اسکے ہمراہی سب قتل ہوے اور وہ بھی زخمی ہوا ادھر لشکر مین اسکے شبخون آنیکی خبر ہو گئی سب آنکھین ملتے ہوے اٹھے اور اپنے حربے اٹھا اٹھا کر حالت نیند مین برابے مقابلہ روانہ ہوے وہ لوگ ہوشیار تھے اور چست و چالاک تھے یہ لوگ مارے نیند کے مجبور تھے جبتک ہوشیار ہون ہون اسوقت تک حریف اپنا کام کرتا رہا اور سبکو قتل کرنا شروع کیا یہ خبر تہمتن جادو کو ہوئی وہ بھی اپنے خواب راحت سے بیدار ہو کر باہر آیا چونکہ مین روشن ہو گئی اب سب بھکر لڑنے لگے مگر کہانتک اس حالت مین مقابلہ کرین قتل ہونے لگے مگر نہایت قدمی مین فرق نہین آتا ہی یہانتک کہ صبح ہو گئی جب حریف نے دیکھا کہ آثار صبح پیدا ہوے فوراً ایک طرف کو قتل کرتے ہوے چلے گئے اور اپنے مقام پر جاکر دم لیا یہان بعد جانے حریف کے اب جو شمار کیا تو قریب دس ہزار لشکر کے کام آئے تھے اور دو ہزار اہل کفار تہمتن نے بڑا افسوس کیا کہ ہم غافل تھے انھون نے مکر کیا ورنہ یہ بھی انکی مجال و طاقت تھی کہ ہمارا مقابلہ کرتے خیر دیکھا جائیگا لاشون کو اپنے لشکریون کی دفن کرایا اور خود دربار کیا یہانتک کہ لشکر حریف نے پھر دوسرے دن بھی وہی راے کی کہ آج پھر شبخون کرین انکو تو اس فکر مین رکھیے اور اب حال اس ساحر کا سنیے جو کہ عرضی لیکر خدمت مین ارژنگ کے گیا تھا یہ اڑتا ہوا چلا جاتا ہی کہ اسکا گذر ایک شہر کیطرف سے ہوا کہ حاکم وہان کا تمنائے جادو تھا نہایت ساحران زبردست سے ہی قریب تین لاکھ ساحرون کے اسکے مطیع ہین مگر سب کے سب دہریہ پرست ہین تمنائے جادو بالائے بام بیٹھا ہوا سیر دریا کر رہا تھا کہ اسکو ساحر کے جانے کے آثار معلوم ہوے اسنے اپنے ایک ملازم کو حکم دیا کہ دیکھو کوئی جاتا ہی خبر تو لاکہ کون ہی بلکہ اسکو بلالاو وہ ملازم اسکا پرواز دیکھکر اڑا اور تاخت و تاز دی کہ اسکو جانیوالے ذرا ٹھہر جا تجکو کچھ کہنا ہی وہ ساحر

چونکہ اپنی جلدی مین تھا کچھ خیال بھی نہ کیا کہ کون پکارتا ہی اُڑا ہوا چلا جاتا ہی اُسنے جب دیکھا کہ وہ نہین سنتا ہی تو زور سے کہا کہ ایک دیوار آہنی اُسکے روبرو حائل ہوگئی اب وہ جسطرف جانے کا قصد کرتا ہو وہ دیوار آہنی مانع ہوتی ہی یہ رنگ دیکھکر وہ حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی اِسی حیرت مین تھا کہ ملازم تمنائے جادو اُسکے قریب پہونچا اور کہا کہ آپکو بڑی جلدی معلوم ہوتی ہی ہم آپکو پاتے ہین اور آپ جواب نہین دیتے ہین چلے جاتے ہین کچھ جلدی کا حال تو بیان فرمائیے اُسنے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ آپ ہی نے یہ کرشمہ کیا ہی مجکو جانے دیجیے کیونکہ مین ضرورت سے جاتا ہون اُسنے کہا کہ آپ دو منٹ کے واسطے میرے مالک کے پاس چلیے تو وہ آپ سے دریافت فرمائینگے پھر مین آپکو نہ روکونگا اُسنے کہا کہ تمہارے مالک کون صاحب ہین اور کیا مذہب رکھتے ہین اُس ملازم نے جواب دیا کہ تمنائے جادو حاکم شہر تمنا مذہب زمردشتی رکھتے ہین یہ سنکر اُسنے خیال کیا کہ شاید اِس سے کچھ اپنا مطلب نکلے تو پھر مین کیون پاس ارژنگ بن زمرد کے جاؤن کہا اچھا چلو مین چلتا ہون یہ کہکر اُسکے ہمراہ چلا اور اُسکو پاس تمنائے جادو کے لایا اُسنے دیکھا کہ ایک جادوگر نہایت قوی ہیکل تاج شاہی سر پر رکھے کرسی مرصع کار پر بیٹھا ہی بہت سے جادوگر اُسکے روبرو دست بستہ استادہ ہین مگر ساحر زبردست ظاہر مین معلوم ہوتا ہی کیونکہ ضعیف ہی اُسنے خیال کیا کہ ضرور یہ مدد کریگا بس یہ خیال کرکے نہایت ادب سے جھک کر سلام کیا اور دست بستہ روبرو استادہ ہوگیا اُسنے سر اُٹھاکر اُس ملازم سے دریافت کیا کہ وہ ساحر آیا اُسنے عرض کیا کہ حاضر ہین پوچھا کہ کہان ہین اُسنے عرض کیا کہ روبرے حضور استادہ ہی اب جو اُسنے اِسکی طرف دیکھا تو بندہ پشانی پوچھا کہ تو کون ہی اور کہان جاتا تھا بیان کر اُسنے عرض کیا کہ حضور مین طلسم فیروزیہ سے آتا ہون اور پاس خداوندار ژنگ بن زمردشتی کے جاتا ہون اُسنے پوچھا کہ عرضی کسکی ہی عرض کیا کہ طوفان کرگدن پشانی نے تحریر کی ہی جو کہ بحکم خداوند برائے تسخیر ممالک مع لشکر جرار کے چلا تھا اور طلسم فیروزیہ پر اکر متمن جادو قائم مقام مریخ آفتاب علم سے جو کہ حاکم شہر فیروزیہ ہی مقابلہ پڑا چونکہ اُسکے پاس لشکر بہت ہی اور ساحر زبردست بھی ہی طوفان نے شکست کھائی کئی لڑائیان ہوئی سب مین وہ منہزم ہوا آخر عاجز ہوکر طوفان نے خدمت مین خداوند کی برائے طلبی مدد عرضی لکھی ہی مین وہی عرضی لیکر جاتا ہون تمنائے جادو نے کہا کہ خداوند کون کیا زمردشتی جنکے کہ ہم بندے ہین اُسنے کہا کہ جی نہین اُنکے فرزند ارجمند اُنکو تو خداپرستون نے قتل کیا اب اُنکے فرزند گرامی خداوند ہین ہم سب اُنکی پرستش و بندگی کرتے ہین یہ سنکر اُسنے کہا کہ وہ تو میرے خداوندزادے ہین اب تم خداوند کے پاس نہ جاؤ مین اُنکے پہلوان کی مدد کرونگا یہ کہکر حکم کیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو جب اُسنے اِسکو آمادہ پایا تو عرض کیا کہ اگر آپکو مدد کرنا ہی تو بہت جلد تشریف لیجیے کیونکہ اُنپر وقت تنگ ہی اگر بعد کو تشریف لیجائینگے تو کیا فائدہ ہوگا اُسنے جواب دیا کہ نہین مین کچھ ہی مع لشکر کے روانہ ہوتا ہون بس اُسیوقت حکم دیا کہ تمام فوج تیار ہو ہم خداوند کے پہلوان کی مدد کو جائینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت تمام لشکر ساحران تیار ہوگیا ہر ایک تازہ قرقرے پر سوار ہوکر کمادہ سفر ہوا اُدھر تمنائے جادو بھی مع اپنے سرداروں کے تخت پر سوار ہوا اپنے وزیر کو شہر تمنا کا نائب کیا اور آپ مع تین لاکھ ساحران نامدار کے برائے مدد طوفان چلا ابر ہائے سحر سے آگے آگے بارش مروارید کرتا ہوا چلا جاتا تھا ہر ایک جادوگر کے سر پر ابر سحر سایہ فگن تھا کسی مین سے بارش شعلہ ہائے آتش ہوتی تھی اسی طرح کے ساحر کرتے ہوے عقب مین تمنائے جادو کے چلے آتے تھے دیکھیے اب یہ کب پہونچتے ہین

اب کچھ حال اُسطرف کا سنیے کہ طوفان کرگدن پشانی نے کیا کیا

کہ اُسنے موافق رائے اپنے افسران سپاہ کے اُس رات کو پھر شبخون مارا کیونکہ اُدھر کے لوگ کل کے واقعہ سے

ہوشیار تھے کتنی بڑی جنگ ہوئی تھی آج کی جنگ مین صبح تک بہت سے اہل لشکر کفار قتل ہوے صبح کو انھون نے قصد نکل جانے کا کیا مگر یہ نکل نہ سکے گھر گئے اسقدر جنگ مغلوبہ واقع ہوئی کہ لشکر کفار نے شکست کھائی اور فرار پر کمر باندھی انھون نے تعاقب کیا جب وہ پڑاؤ پر پہونچے تو بدین خیال ان لوگون نے چھوڑ دیا کہ بھاگنے کا پیچھا نہین کرتے ہین یقین ہو کہ آج ایسی انھون نے ذلت اٹھائی ہو کہ اب یہ کبھی ایسی حرکت نہ کرینگے یقین ہو کہ اب یہ واپس چلے جائین یہ خیال کرکے یہ لوگ واپس آئے انکو بھی یہ امر غنیمت ہو گیا جب وہ لوگ واپس چلے گئے تو یہ لوگ اپنے مقام پر آسودہ ہوے مگر اب اس فکر مین ہین کہ جب وہ لوگ آئے تو مقابلہ کرین یہ تو اس فکر مین ہین اُدھر وہ ساحر تمنای جادو حاکم شہر تمنا کو لیکر قریب طلسم فیروزیہ کے پہونچا اس سے عرض کیا کہ آپ مع لشکر یہان تشریف فرما ہون مین جاکر اپنے سردار طوفان کو خبر کرتا ہون کہ وہ آپ کا استقبال کرکے لیجائین اسنے منظور کیا اور خود مع لشکر وہان اُتر پڑا یہ ساحر وہانسے واپس ہوکر پاس طوفان کے آیا طوفان نے جو اسکو دیکھا تو دریافت کیا کہ کیا تو خداوند کو عرضی دے آیا اُنھون نے کیا اُسکا جواب دیا اُسنے کل حال بیان کیا اور عرض کیا کہ وہ فلان مقام پر فروکش ہین یہ لشکر طوفان اُسیوقت مع سردارون کے برای استقبال روانہ ہوا اُدھر اُس جادو گر نے اسکو جاکر خبر دی کہ طوفان آپ کے استقبال کو آتے ہین اُسنے بھی چند سردار برای استقبال روانہ کیے انکے اُنکے راہ مین ملاقات ہوئی یہ لوگ طوفان کو اپنے ہمراہ لیکر خیمۂ تمنای جادو مین آئے تمنای جادو نے طوفان کو دیکھا طوفان نے سلام کیا اُسنے جواب سلام دیا اور کرسی برابر اپنے تخت کے بیٹھنے کو عنایت کی یہ کرسی پر بیٹھ گیا اور جو اُسکے ہمراہ تھے وہ بھی اپنے اپنے قاعدے سے بیٹھ گئے بعد بیٹھنے کے مزاج پرسی کی نوبت آئی تمنای جادو نے کیفیت جنگ پوچھی اور دریافت کیا کہ کیا واقعہ گذرا اُسنے بیان کیا کہ کیفیت یہ ہو کہ مین پہلے دن لڑا شکست ہوئی اسیطرح متواتر کئی دن گذر گئے اور یہی کیفیت رہی آخر کو مجبور ہوکر عرضی لکھی بعد اسکے اپنا بیان بسجون کا گرنا اور اہل اسلام و لشکر اسلام کا قتل کرنا اور صبح کو واپس آنا دوسرے دن پھر جانا اور بسجون کا گرنا اُسکا خبردار ہونا اور اپنا شکست کھاکر فرار کرنا سب بیان کیا اور جو واقعہ کہ گذرا تھا یہ سُنکر تمنای جادو نے کہا کہ اب تم اطمینان اور خاطر جمع رکھو اگر خداوند نے چاہا تو مین چلکر جنگ کا فیصلہ کیے دیتا ہون تم کچھ خوف نہ کرو بس اُس رات کو تو طوفان کو وہان مہمان رکھا دوسرے دن مع لشکر اُسکے ہمراہ داخل لشکر ہوا طوفان نے حکم دیا کہ نقارۂ شادمانی بجے بموجب حکم نقارۂ خوشی پر چوب پڑی یہ خبر لشکر اسلام مین پہونچی کہ کل لشکر حریف مین نقارۂ خوشی بج رہا ہی تھوڑے عرصہ مین ہرکارے خبر لیکر آئے کہ حضور کوئی تمنای جادو حاکم شہر تمنا برای مدد طوفان آیا ہی اُسکے آنے کی خوشی مین طوفان نے نقارۂ خوشی بجوایا ہی مہتمن جادو نے کہا کہ آیا ہی تو کیا بنایگا اپنا سر کھایگا کتنے دو مثل اُسکے وہ بھی ذلیل ہوگا یہان تو یہ گفتگو تھی اُدھر طوفان نے اُس روز اُسکی دعوت کی تمام رات صحبت ناچ و رنگ رہی صبح کو جلسہ برخاست ہوا ہر ایک جاکر سو رہا بوقت سہ پہر سب اُٹھے دربار ہوا اُسوقت تمنای جادو نے باشارۂ طوفان حکم طبل جنگ کا دیا کیونکہ جب سے تمنای جادو آیا ہی طوفان نے کل اختیار اُسکو دیدیا ہی آپ خود بطور نائب کے ہو گیا ہی اس سے تمنای جادو اور زیادہ خوش ہی جیسے ہی اُسنے حکم طبل جنگ دیا ادھر نقارۂ خوشی پر چوب پڑی نقارۂ رزمی گڑگڑایا یہ خبر لشکر مہتمن جادو مین بھی پہونچی وہان بھی طبل جنگ بجا دونون لشکر دن مین رات بھر تیاری جنگ رہی ہر ایک اپنے سحر کی تیاری کرنے لگا اور سحر جگانے لگا حربہای سحر درست ہونے لگے جونہی سُنا گیا ہی کہ لشکر ساحران آیا ہی طلایہ پھر رہا ہی صدای حاضر باش و ناظر باش بلند ہی ہر ایک فکر جنگ مین

نہین ہی یہ خیال ہی کہ کل سامنا ساحرون کا ہی کہین ایسا نہو کہ ہمارا سحر نہ کام کیے تو اُسوقت مین بڑی دقت ہو اور مفت مین ذلت ہو اور خفیف ہونا پڑے جگر مرجانے اور جان دیدینے کی ہی کہ دونون لشکرون مین اپنے معصرون کے سامنے ایسی خفت ہو اور دشمن خوش ہون غرضکہ دونون لشکرون کے ساحرون نے تمام رات اپنا سحر جگایا یہانتک کہ صبح ہوگئی آثار سحر گردون پر نمایان ہوے ہر ایک اُٹھا اور عبادت خالق عزوجل بعجز خضوع و خشوع موافق اپنے اپنے مذہب کے بجالایا بعد الفراغ عبادت مسلح اور مکمل ہوکر میدان جنگ کو روانہ ہوے یہانتک کہ دونون لشکر اگر میدان مصاف مین صف آرا ہوے صفین وغیرہ درست ہوین نقیبان لشکر نے بلند آوازسے نقابت کی جب نقیب وکرکیت کڑکا لکر چلے گئے تو لشکر حریف سے فولاد جادو برائے مقابلہ نکلا اور مبارز طلب کیا اُدھر سے گلرنگ جادو جو پہلے روز برائے مقابلہ نکلی تھی اجازت جنگ لیکر میدان مین آئی جیسے ہی یہ اُسکے روبرو پہونچی اُسنے کچھ کہا سُنا اُٹھا کر ایک ناریل زمین پر دے مارا کہ ایک غبار زمین سے بلند ہوا اور دشمن گنبد ہوکر قریب گلرنگ جادو کے آیا اُسمین سے ایک جانور برابر ہاتھی کے پیدا ہوا اور سر پر گلرنگ جادو کے آکر چرخ مارا اور ایک صدا ے مہیب دی کہ ای گلرنگ جادو ادھر دیکھ اُدھر کیا دیکھ رہی ہی بس اُسکا اُدھر دیکھنا تھا کہ اُسکو بھر بالکل فراموش ہوگیا بس ایک زنجیر اُس گنبد سے پیدا ہوئی اُسکے گلے اور کمر مین آکر لپٹ گئی اور اُسکو اُس گنبد کے اندر لیگئی یہ رنگ دیکھکر بہرام جادو برائے مقابلہ اجازت لیکر آیا ابھی یہ میدان مین پہونچا نہ تھا کہ وہی طائر پیدا ہوا اور اُسکے گرد سہ چرخ مارکر وہی صدا دی اُسکی بھی وہی نوبت ہوئی اور وہی زنجیر اُسکو بھی گرفتار کرکے لیگئی اب جو ساحر نکلا گرفتار ہوگیا یہانتک کہ شام ہوگئی دونون لشکر واپس گئے تمام رات پھر نقارہ رزمی بجا کیے صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے بعد درستی صفوف و نقابت نقیب لشکر حریف سے آج پھر فولاد جادو نکلا گنبد سحر اُسکا تو موجود تھا مبارز طلب کیا اُدھر سے چند ساحر نکلے گرفتار ہوے یہ حال دیکھکر سلطان جادو کو تاب نہ رہی تمتن جادو سے اجازت لیکر میدان مین آیا اُسیطرح طائر پیدا ہوا جیسے ہی طائر قریب آیا قصد کیا کہ گردش کرے فوراً سلطان جادو نے اشارہ کیا کہ ایک کارد سحر پیدا ہوئی اور اُسکے گلے پر خود بخود پڑی کہ گردن اُسکی جدا ہوگئی اب وہ حالت سلطان جادو کی ہوئی فولاد نے جو دیکھا کہ اُسنے بڑے سحر کو دفع کیا اب کوئی دم مین یہ اس گنبد کو بھی مٹا دیگا نار یخ اُٹھا کر اُسکے سینہ بے کینہ کو تاک کر مارا کہ سلطان ایسا ساحر زبردست تھرایا اگر سحر مین سلطان جادو کامل نہ ہوتا تو قصہ پاک تھا اُسکی ضرب سحر سے تمام تھا مگر اُسکا حربہ بروک کر اپنا وار کیا کہ کارد سحر پر کچھ اسم وغیرہ دم کرکے طرف آسمان کے پھینکا کہ وہ برق بنکر چلی لاکھ لاکھ اُسنے تدبیر کی مگر کوئی تدبیر کارگر نہوئی اُسنے سپر سحر بھی اپنے سر پر قائم کی مگر وہ کارد سپر سحر کو کاٹ کر اُسکے کاسۂ سر مین در آئی اُسکی خبر لیتی ہوئی صندوق سینہ کو کھولا وہانسے شکم مین آئی بعد اُسکے دو کرکے زمین کو بوسہ دیا یہ دو ہوکر گرا صدا آئی کہ کشتی مرا نام من فولاد جادو بود بس اُسکا مرنا تھا کہ وہ گنبد خاک ہوکر اُڑ گیا اور وہ ساحر جو کہ اُس مین قید تھے رہا ہوے یہ جو حال تمناے جادو نے دیکھا تو بہرام جادو سے کہا کہ تو جاکر اُسکا مقابلہ کر اور اُسکو اُسکی سزا دے بس یہ لشکر بہرام جادو اُسکے مقابلہ کو آیا آتے ہی سلطان جادو پر کارد سحر کا وار کیا سلطان جادو نے وہ حربہ اُسکا روکیا اور اپنا وار کیا یعنے ایک مرتبہ جو ہاتھ کو گردش دیتا ہی تو پانچ برقین چمک کر پانچون انگلیون سے اُسپر گرین کہ اُسکے جسم کے دس ٹکڑے ہوگئے اور وہ تڑپ کر مرگیا یہ دیکھکر شنکل جادو باشارۂ تمناے جادو آیا وہ بھی قتل ہوا اُدھر وہ جادوگر جو کہ رہا ہوے تھے وہ سب داخل لشکر ہوے دوپہر سے شام تک بس جادوگر لشکر تمناے جادو کے ہاتھ سے سلطان جادو کے مارے گئے تمناے جادو نے طبل بازگشت بجوادیا اور اپنے لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر واپس گیا مگر

بہت مغموم تھا جا کر دربار کیا اپنے لوگون سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی یہ لوگ سحر خوب جانتے ہین اور بڑے کامل ہین اِنسے کوئی ایک ایک لڑکر جیت نہ پائیگا لہذا طبل جنگ بجے مین کل جنگ مغلوبہ کرونگا بغیر اِسکے اِنسے عہدہ برآ ہونا مشکل ہی سب نے عرض کیا کہ یہ رائے آپکی بہت نیک اور صائب ہی بموجب حکم اُسکے طبل جنگ بجا جو ہرکارے لشکر اسلام کیطرف سے بامر جاسوسی لشکر کفار مین تھے وہ یہ خبر لیکر اپنے لشکر مین آئے یہان دربار جمع تھا سلطان جادو کی تعریف ہو رہی تھی وہ سب کو جھک جھک کر سلام کر رہا تھا سب کے سب نہایت خوش و خرم اور بشاش تھے کہ ہرکارون نے آکر مجرا کیا اور عرض کیا کہ خداوند نعمت تمنائے جادو نے طبل جنگ بجوایا ہی اُسکا قصد ہی کہ کل بندگان عالی سے جنگ مغلوبہ کرے یہ سُنکر تہمتن جادو نے حکم دیا کہ ہمارے یہان بھی کوس حربی بجے اگر وہ جنگ مغلوبہ کریگا تو ہمکو بھی کچھ خوف نہین ہی ہم ہر طرح موجود ہین جسطرح اُسکا جی چاہے مقابلہ کرے یہ حکم دے کر ناچ شروع ہونے کا حکم دیا اُدھر تو ناچ ہونے لگا اُدھر نقارۂ حربی پر چوب پڑی دوپہر رات تک سب نے ناچ دیکھا بعد دربار برخاست ہوا ہر ایک اپنے خیمے مین گیا سامان جنگ درست کرنے لگا رات بھر دونون فوجون مین طبل بجا کیا کوئی نہین سویا بوقت صبح تمنائے جادو مع اپنی سپاہ و لشکر کے میدان جنگ مین آیا اُدھر سے تہمتن جادو مع اپنی فوج ظفر موج کے وارد میدان کارزار ہوا صفوف جدال و قتال آراستہ ہوئین نقیب نکلے لقابت کرکے چلے گئے لشکر حریف سے جلاد جادو نکلا اُدھر سے جہاد جادو جو کہ پسر تھا فیروز جادو کا بحکم سردار لشکر اُسکے مقابلہ کو گیا اور جاکر اُسکا مقابلہ کیا جلاد نے ناریل سحر کا وار کیا اِسنے خالی دیکر بیک ضرب پنجۂ سحر سے اُسکا کام تمام کیا بس جلاد کا قتل ہونا تھا کہ تمنائے جادو نے حکم جنگ مغلوبہ کا دیا بس قریب چار لاکھ کے ساحر و غیر ساحر ایک مرتبہ یورش کرکے اہل اسلام پر چلے اُدھر سے بھی بموجب اشارۂ تہمتن جادو لشکر اسلام جو کہ قریب دو لاکھ کے تھا جنمین ساحر و غیر ساحر دونون تھے اُسکے مقابلہ کو بڑھا دونون لشکر ملکے جنگ مغلوبہ ہونے لگی تریخ و نایخ و پیکانون کے کچھ چلنے لگے ہر قماے سحر چلنے لگین ساحر قتل ہونے لگے ایک جانب غیر ساحرون مین شمشیر و نیزون کے وار ہونے لگے ایک طرف سے تمنائے جادو سحر کرکے بڑھا ایک جانب سے تہمتن جادو جلاد دونون نے سحر کی آفت برپا کردی یہ حالت تھی کہ کوئی کسیکو نہین پہچانتا تھا باپ بیٹے کو اور بیٹا باپ کو بھائی بھائی کو قتل کرتا تھا بازار موت گرم تھا ہزارون لاشین میدان جنگ مین پڑی ہوئین تھین ساحرون کے قتل ہونے کی صدائین بلند تھین ہر غل مچاتے پھرتے تھے نقیب پہلوانون کے دل بڑھاتے تھے مابین لشکر صدائین دیتے پھرتے تھے ملک الموت بیکار رنج جان ارزان کہانتک روحین قبض کرین ایک روح قبض نہ کرنے پاتے تھے کہ سو مر کر گرتے تھے یہ رنگ تھا کہ ملک الموت دوڑتے پھرتے تھے سنان نیزہ جو دھوپ مین چمک رہی تھین دُور سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ مارہاے سیاہ زبانین اپنی کالے ہوے لڑ رہے ہین ایک سمت تلوارون کی جھنکار اور چمک تھی اُنسے یہ ثابت ہوتا تھا کہ برقین کوند رہی ہین اور تڑپ تڑپ کر گرتی ہین دیکھنے والون کی آنکھون مین ایک چکا چوندھ معلوم ہوتی تھی دریاے خون رواں تھا لاشین اُسمین یون تیرتی ہوئی معلوم ہوتی تھین کہ گویا مگرمچھ دریاے خون مین تیرتے پھرتے ہین حبابون کے مثل جابجا سر نظر آتے تھے بازو پیل تنون کے جو دریاے خون مین پڑے تھے دُور سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مچھلیان دریاے خون مین شناوری کر رہی ہین زرہون کے جال جابجا پھیلے ہوے نظر آتے تھے دستانون و خود کا انبار تھا ہر ایک عرصہ مرگ کے گلے کا ہار تھا عجب قسم کی جنگ مغلوبہ تھی اُس جنگ مین تمنائے جادو و تہمتن جادو کا مقابلہ ہو گیا خوب خوب سحر چلے آخر کو تہمتن جادو زخمی ہوا لوگ درمیان مین آگئے پھر یہ دونون الگ ہو کر

لڑنے لگے ساحرون کے سحر سے دشت بنگ کرہ نار معلوم ہوتا تھا ہر ایک کے جگر مین آگ لگی تھی جدھر آنکھ اُٹھا کر دیکھا سوائے نار نیز و تیغ کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا تین پہر جنگ کو گذرے تھے کہ لشکر اسلام پسپا ہونے لگا کیونکہ لشکر حریف زیادہ تھا اور یہ کم تھے مگر جانین لڑائے ہوے لڑ رہے تھے ثابت قدمی دکھا رہے تھے کہان تک لڑتین کیونکر فوج حریف کے حملے روکین یہ کم وہ زیادہ یہ بہت بڑا جان لڑے ہوے وہ جنونون کی زحمت اُٹھائے ہوے سردار فوج بھی زخمی اب کوئی لشکر مین ایسا نہین ہی کہ جو زخمی نہو وہ لوگ تازہ وارد آخر کار انجام یہ ہوا کہ نوبت شکست کی آئی اور پیچھے ہٹنے لگے نقیب لشکر مین صدائین لگانے لگا کہ لشکر کو لڑا رہے ہین مگر قدم نہین جمتے ہین اُکھڑے جاتے ہین فوج حریف بڑھتی چلی آتی ہی یہ لوگ جگہ جگہ پر ٹھہر جاتے ہین اُس حالت مین بھی کمی نہین کرتے ہین ہزارون کو جہان ٹھہر کے قتل کر ڈالا یہ جو رنگ تھمن جادو نے دیکھا کہ لشکر نے شکست کھائی بات مین فرق آتا ہی تاج اپنے سر سے اُتار کر محتاج بدرگاہ خدا ہوا اور یون دعا کرنے لگا کہ اے قاضی الحاجات وای مجیب الدعوات تو ہی نے یہ عزت دی ہی تو ہی مجھ بیکس و مجبور کی آبرو رکھنے والا ہی تو ہی شر سے ان ظالمون کی بچانیوالا ہی تو نے ہر ایک کی مدد کی ہی سب کی پکار کو سنا ہی میری بھی اسوقت بدین مدد کر میرے سر سے یہ بلا دور کر واسطے تجکو اپنے بندگان خاص کا تو نے آگ کو اپنے خلیل پر گلزار کر دیا ہی اسیطرح سے مجکو بھی اس آتش جنگ و جدال سے نجات دے کہ مین ان دشمنون اور کافرون پر غالب ہون تیری مدد کا طالب ہون یہ کہکر جو دعا مانگی تو تیر دعا ہدف اجابت پر جاکر بیٹھا اور نشانہ مراد پر کامیاب ہوا چونکہ وہ رات کا وقت تھا اور ایسے وقت مین دعا کی تھی کہ نہایت رجوع قلب سے تھی فوراً قبول ہوئی کہ یکایک ایک مرتبہ ایک طرف سے تمام آسمان گلنار ہو گیا اور کچھ ابر ہاے سحر کے آنے کے آثار پیدا ہوے کہ یکایک وہ سرخی تیرہ میدان جنگ کے اگر قائم ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک شاہزادہ تاج مروارید نگار سر پر رکھے ہوے تخت سحر پر سوار اُس ابر سرخ سے نکلا اور اُس ابر سرخ سے ہزار ہا برقین چمکین کہ بجلی آنکھین غیرت کی کرنے لگین کہ وہ صاحب تخت اپنے تخت سحر کو زمین پر لایا اور یہ نگاہ تیز و تند دیکھنے لگا اُسکا زمین پر آنا تھا کہ ادھر ساحرون کا تانتا بندھ گیا ہزارون تخت سحر آنے لگے اور برقین چمکنے لگین جب اُسکا لشکر بالکل آگیا تو اُسنے بذریعہ ایک ساحر کے دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہی دریافت تو کرو کہ کس سے جنگ ہو رہی ہی وہ ساحر اُس جنگ مغلوبہ مین آیا اور اہل لشکر سے دریافت کیا اُنھون نے بیان کیا کہ تمنای جادو حاکم شہر تمناو تھمن جادو حاکم شہر فیروزیہ سے جنگ ہو رہی ہی تھمن جادو نے شکست کھائی ہی قریب ہی کہ فرار کرے بس وہ ساحر یہ سنکر فوراً اُس صاحب تخت کے پاس آیا اور کہا کہ حضور بڑا غضب ہوا تھمن جادو نے شکست کھائی ہی دیکھیے وہ قریب قرار ہوا اور یہ لشکر کفار ہی کہ جو بڑھتا چلا جاتا ہی یہ سننا تھا کہ حکم کیا کہ ہماری فوج جاکر تھمن جادو کی مدد کرے ہم خوب وقت پر پہونچے ورنہ بڑا غضب ہوا تھا صاحبقران سے بڑی ندامت ہوتی یہ سننا تھا کہ تمام فوج ساحران جو اُسکے ہمراہ تھی جا پڑی اور لشکر کفار کو قتل کرنا شروع کیا یہ شاہزادہ مریخ آفتاب علم ہی جو کہ بموجب حکم صاحبقران مع لشکر ساحران برائے مدد تھمن جادو روانہ ہوا تھا بذریعہ ابر رہروی کرتا ہوا چلا آتا تھا عین وقت پر پہونچا لشکر کو حکم دیکر خود بھی حربہ بکف کر لشکر مین در آیا کہ کرنا شروع کیا جدھر کو ہاتھ چمکا دیا ہزارون کے سر کٹ کٹ کے گرنے لگے لشکر حریف قتل و تباہ ہونے لگا لشکر مریخ نے تھکا ڈالا پھر جنگ نئے سرے سے شروع ہو گئی پھر سحر کے حربے چلنے لگے پھر تاریخ وغیرہ کی صدائین آنے لگین پھر سرشتہ اولون کے برسنے لگے پھر لشکر کفار قتل ہونے لگا اب جو لشکر اسلام نے یہ رنگ دیکھا کہ یا تو وہ لوگ بڑھتے چلے آتے تھے یا ایک مقام پر ٹھہر گئے اور صدائے گیرودار پھر بلند ہوئی یہ کیا ماجرا ہی یا تو یہ لوگ پیچھے ہٹے جاتے تھے یا اب ایک جگہ پر جم کر لڑنے لگے اُدھر

مریخ آفتاب علم نے آفتاب سحر بنا کر جو چمکایا تو فوج مخالف کی مارے گرمی کے یہ حالت ہوئی کہ از سر تا پا سب کے سب عرق عرق ہو گئے یہ حال دیکھکر تمناے جادو نے اپنے اہل لشکر سے کہا کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ یا تو تم لوگ لشکر مخالف کو پسپا کرتے چلے جاتے تھے یا خود بخود تھم گئے اور اُنکا زور ہو گیا اُنھون نے عرض کیا کہ حضور اُنکا زور نہین ہی اُنکی مدد کہین سے آگئی ہی کیا آپ نے نہین ملاحظہ فرمایا کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہی کہ تمام آسمان سرخ ہو گیا تھا اور اُسمین سے نخلہاے سحر پیدا ہوے تھے اُس فوج نے آکر ہماری لڑائی بگاڑ دی اب ہمکو کوئی تدبیر نہین نہین پڑتی ہی اسقدر گرمی ہو گئی ہی کہ ہم لوگون کے اب مارے پیاس کے دم نکلے جاتے ہین دیکھیے کسقدر پسینہ آیا ہی یہ نہین ثابت ہوتا ہی کہ اِسکا کیا سبب ہی تمناے جادو نے کہا کہ دریافت تو کرو کہ یہ کون ساحر آیا ہی کہ جسکے آنے سے میری فوج کے قدم اُکھڑنے لگے چند ساحر دوڑ کر گئے کسی طریق سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مریخ آفتاب علم حاکم و مالک طلسم فیروزیہ پاس سے صاحبقران کی برلے مدد تمتن جادو کے آیا ہی اُسکے آنے سے یہ تہلکہ پڑ گیا ہی تمناے جادو نے جبس ساحر سے دریافت کرایا تھا اُسنے آکر یہ بیان کر دیا یہ سُنکر وہ بت برہم ہوا اور کہا کہ لو یہ اُن حضرت کی آمد کا شور ہی خیر آج میرے ہاتھ سے وہ بچکر کہان جاتے ہین مین تو اُنکی جنگ کا مشتاق تھا میرے دل کی مراد بر آئی دیکھون تو کہ وہ کیسے ساحر ہین یا تو یہ جنگ سے دست بردار ہو گیا تھا یا اب پھر لڑنے لگا اُدھر فوج مریخ نے اسقدر تہلکہ ڈالدیا کہ اب فوج مخالف ہٹنے لگی یہ جو سپاہ مخالف کی ہٹتی جادو نے کیفیت دیکھی اور اپنی فوج کو دور پکڑتے دیکھا تو خیال کیا کہ یا تو یہ کمادہ فرار ہے یا حربہاے سحر لیکر پھر آگے بڑھے اِسکا کیا سبب ہی اتنے مین اُدھر تمتن جادو کو بھی خبر ہو گئی کہ آپ کے مالک و آقا یعنے مریخ آفتاب علم اپکی مدد کو آگئے ہین اُنکے آنے سے جنگ کی دوسری حالت ہو گئی ہی اب اُنکو جان بچانا دشوار ہی یہ سننا تھا کہ چہرہ تمتن جادو کا مارے خوشی کے سرخ ہو گیا یہ ابھی تک دعا مانگ رہا تھا اُسیوقت سجدۂ شکر کیا اور لوگون سے دریافت کیا کہ میرا مالک و آقا کدھر ہی مین جاکر اُسکی قدمبوسی کرون اُنھون نے عرض کیا کہ ہمنے ابھی تک اُنکو دیکھا نہین ہی صرف اسقدر اُنکے لشکر کے لوگون سے دریافت ہوا ہی جو کہ عرض حضور کیا یہ سننا تھا کہ تمتن جادو تلاش شاہزادہ جنگ کرتا ہوا چلا تھوڑی دور گیا تھا اب کیا دیکھتا ہی کہ مریخ آفتاب علم ایک مقام پر کھڑا ہوا سحر کر رہا ہی جسکے سحر سے فوج حریف کی یہ حالت ہی کہ تباہ ہی یہ دیکھنا تھا کہ بیتاب ہو کر دوڑا اور جاکر قدمون پر گر پڑا مریخ نے سر اُسکا اُٹھا کر چھاتی سے لگایا اور کہا کہ یہ وقت فرصت نہین ہی جب خدا اپنا فضل کریگا اُسوقت ملنا اب تم بھی جاکر اپنی فوج کو آمادۂ نبرد کرو دیکھو کہ کسقدر لشکر حریف کا نرغہ ہی بس تمتن جادو یہ صدا دیتا ہوا چلا کہ اے جوانون آمادۂ جنگ ہو جاؤ تمھارا آقا آگیا اب کچھ خوف نہ کرو لشکر حریف کو مار کر بھگا دو گو تم سب کے سب تھکے ماندے ہو مگر جانمین لڑا دو یہ فوج کیا مال ہی ایسا حملہ کرو کہ اِنکے پانون اُکھڑ جائین اور تاب مقابلہ نہ لائین اِس صدا کا سننا تھا کہ تمام فوج اسلام ایک مرتبہ حملہ ور ہوئی اُدھر سے فوج مریخ نے حملہ کیا جب یہ دونون لشکرون نے حملہ کیا اور دونون جانب سے دباؤ پڑا اور سحر مریخ نے اپنا اثر کیا تو اب اُنکی یہ نوبت ہوئی کہ راہ گریز تلاش کرنے لگے ایک ہی حملہ مین پانون اُکھڑ گئے اُنکا دور تھا یہ پسپا ہونے لگے لاکھ لاکھ انسان فوج چلاتے ہین کہ ارے کیون نام کھوتے ہو اور کیون اپنی اور اپنے بزرگون کی آبرو ڈبوتے ہو تتو بہت ہوا اور وہ کم ہین مگر کوئی نہین سُنتا ہی سب کو اپنی جانون کی پڑی ہی اُنکی مرتبہ ایسی جنگ ہوئی کہ پہلے کیا ہوئی تھی اسقدر لشکر حریف قتل ہوا کہ شمار بھی مشکل ہو گیا تمناے جادو نے جو دیکھا کہ اب لشکر کے پانون نہین تھمتے ہین اپنی جان پر کھیل کر سحر کرتا ہوا بڑھا اِسنے بھی آفت برپا کر دی مگر کیا ہوتا ہی یہانتک کہ اسکا سامنا مریخ سے

ہو گیا جیسے ہی اسکی نظر مریخ پر پڑی آواز دی کہ او چھوکرے یہ کیا طریقہ ہی کہ پوشیدہ ہو کر مقابلہ کرتا ہے
اگر مرد میدان ہی تو بہادرون سے سامنا کر تو کچھ لطف جنگ ہو ہم بھی دیکھین کہ تو کیسا ساحر ہی
کیا اپنی جان بچاتا ہی تو آفتاب فیروزی یہ مشہور ہر ذرا اپنا سحر ہمکو بھی دکھا اپر اپنا سحر ظاہر کر کہ یہ اہل لشکر بھی جانین
کہ ہان یہ مقابلہ ہی مریخ نے جواب دیا کہ مین کب پوشیدہ ہو کر لڑتا ہون مین تو باعلان آیا ہون بلکہ تو نے میری
غیبت مین میرے نائب پر لشکر کشی کی مین نامرد ہون یا تو اگر تجکو کچھ دعوی ہی تو بھی گو ہی میدان معلوم ہو جائیگا
کہ کون زبردست ہی اور کون زیردست ہی مین تو تیری تلاش مین تھا خیر آ تجھکو بھی دیکھ لین یہ سننا تھا کہ تمنائے
جادو بڑی تیزی سے آپڑا اور آتے ہی نائخ سحر کا بغیر خبردار کیے ہوے وار کیا مریخ نے کچھ بھی خیال نہ کیا اسکو
اشارے سے دفع کیا اور ہنسکر کہا کہ اسی پر دعوی سحر ہی کوئی نیا سحر کر تو لطف بھی آئے یہ تو آجکل کے لڑکے کرتے
ہین ایسے شعبدے بہت دیکھے ہین تمنا ساحر زبردست و کہنہ ہوا ایک عمر تمھاری اسی کام مین بسر ہوئی ہی مین
تمھارے روبرو بقول تمھارے لڑکا ہون مگر مین ان سحرون کو نہین کرتا ہون یہ سنکر دیو بہت شرمندہ ہوا مگر برہم
ہو کر کہا کہ کیا مین سحر کرون اگر کوئی میرا ہمسر ہوتا تو معلوم ہوتا خیر اگر تمکو سحر نو کی کچھ خواہش ہی تو لے میرا یہ حربہ دفع
کر مین بھی تو دیکھون کہ تو کسقدر سحر مین دستگاہ رکھتا ہی یہ کہکر ایک بیضہ مرغ اپنے جوڑے سے نکالا اور اسپر
کچھ سحر پڑھکر دم کیا وہ بیضہ اصلی نہ تھا بلکہ ہاتھی دانت کا تھا مگر نظر مردم مین اصلی معلوم ہوتا تھا بس اپنی ران
مین نشتر مار کر خون لیا اور اسپر چھڑکے دیے خبردار کہکر مریخ کے جانب پھینکا اور کہا کہ دیکھون یہ سحر کیونکر دفع کرتے
ہو اور یہ کرتے ہو یہ سنکر اور دیکھکر مریخ مسکرایا جب دیکھا کہ وہ قریب آیا تو ہاتھ مین لیلیا اور کہا کہ اسی سحر پر آپکو
بڑا دعوی تھا لیجیے مین نے یہ بھی دفع کیا اسکو یقین تھا کہ یہ جب اسکے سینہ پر لگا تو پشت کو توڑ کر نکل جائے گا
یہان خلاف اسکے خیال کے ہوا وہ یہ جانتا تھا کہ یہ اس سحر کو دفع نہ کر سکے گا یہان سحر یہ بھی دفع ہوا مریخ نے کہا کہ
تمنے دو حربے کیے مین نے رد کیے اب مین حربہ کرتا ہون خبردار رہنا یہ کہکر وہی بیضہ اسپر کچھ پڑھکر اسکی طرف
پھینکا اسنے بھی اسکو دفع کیا بغیر کار و سحر کے اسکو کاٹ کر دو کیا پھر تمنائے جادو نے کہا کہ تو یون نہ مانے گا
خیر اب خبردار ہو جا یہ کہکر ایک تیغ جھولی سے نکالا کہ اسمین سو زن ہزارون سکے ہوے تھے اسکو طرف آسمان
کے پھینکا فوراً بارش سوزن ہونے لگی مریخ نے سپر سحر تیار کر کے سر پر قائم کی اور اپنا سحر کیا اسکے سحر سے ابر
پیدا ہوا بارش سوزن موقوف ہوئی اور اسمین سے پیکان گرنے لگے تمنائے جادو نے بھی دفع کیا ابکی
جو تمنائے جادو نے سحر کیا تو ایک برج بنکر تیار ہوا اسمین سے ایک سوار پیدا ہوا اور تلوار علم کر کے مریخ پر
چلا مریخ نے اب جو اشارہ کیا کہ یا تو وہ ادھر کو آتا تھا یا وہ خود اسپر جا پڑا اسنے خود اپنے سحر کو دفع کیا یعنے اس
سوار کو قتل کیا اسنے پھر برج کی جانب اشارہ کیا کہ دفعتاً باز پیدا ہوا اون سب طائرون کو کھانا شروع کیا یہ بھی
سحر اسکا دفع ہوا اسنے بال توڑ کر پھینکا کہ وہ اژدر بنکر چلا مریخ نے اسکو تلوار سے قتل کیا یہانتک نوبت پہونچی
کہ اسکے اور مریخ کے بڑے بڑے سحر ہوے مگر مریخ نے سب دفع کیے آخر کو تلوار پکڑ کر آپڑا تلوار چلنے لگی
تا دیر تلوار چلی آخر کار مریخ نے جو تلوار کا وار کیا تو اسنے سپر سحر کو روکا مگر وہ تلوار نہ رکی برابر کلے و جبڑے کو کاٹتی
ہوئی صندوق سینہ مین در آئی وہانسے کھنچتی ہوئی شکم مین آکر آنتون کی راہ سے نکل گئی تمنائے جادو کے
دو ٹکڑے ہو گئے وہ بیمثل تھا اب اسکے مانند کے دو ہوے وہ اپنی تمنائین اور جان حزین لیکر اس دنیاے
فانی سے طرف جہنم کے روانہ ہوا صداے گیرودار بلند ہوئی تاریکی ہو گئی برقباری اور سنگباری ہونے لگی
ہر اسکے بے تدبیر چلانے لگے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من تمنائے جادو بود ادھر اہل لشکر جان لڑا رہے
تھے جنگ مفاد پہ ہو رہی تھی مگر قریب گریز تھے کہ یہ صدا بلند ہوئی سب نے سنی حواس جاتے رہے اب قدم

نہ جمے ایک مرتبہ اُٹھ گئے اور کون ہی جو روسے سردار قتل ہو گیا طوفان لاکھ لاکھ چلایا مگر کون سنتا ہی مثل مشہور
ہی لشکر بے میر ترکش بے تیر حکیم بے فقیر بیکار ہی جو فوج تمنائے جادو کی تھی کچھ قتل ہوئی کچھ اسیر کچھ فرار کر گئی
اب صرف فوج طوفان رہگئی ہی اُسکے بھی قدم نہین جمتے ہین یہانتک کہ طوفان بھی ہاتھ سے تہمتن جادو
کے قتل ہوا تہمتن جادو صرف ساحر نہ تھا پہلوان زبردست بھی تھا طوفان کا قتل ہونا تھا کہ اُسکی فوج بھی
بھاگی اور فرار پر قرار دیا انھون نے بڑی دور تک تعاقب کیا جب وہ باقی ماندہ لشکر منتشر ہو گیا اور جا بجا
صحرا مین پوشیدہ ہوا تو اُسوقت یہ لوگ بھی واپس آئے پڑاؤ کو لوٹا طبل شادمانی پر چوب پڑی بڑی خوشی ہوئی
تہمتن جادو مریخ آفتاب علم کے سر پر زر نثار کرتا ہوا داخل بارگاہ ہوا اہل کارون کو حکم دیا کہ جو ہمارے
لشکر کے کشتے ہین انکو غسل و کفن دیکر دفن کرو اور کشتہاے کفار کو رہنے دو اُنکا گوشت زاغ و زغن کھائین
اور شمار کرو کہ کتنے اہل اسلام شہید ہوے ہین اور کتنے کفار مارے گئے اہل کار یہ حکم پاکر فوراً حکم بجالائے
یعنے کشتہاے اہل اسلام کو دفن کیا اور کفارون کو چھوڑ دیا اب جو شمار کیا تو اِس جنگ مین اہل اسلام قریب
بیس ہزار کے اور کفار قریب ایک لاکھ کے قتل ہوے تھے اور قریب تیس ہزار کے اہل اسلام
زخمی ہوے اور کفار کے زخمیون کا کچھ شمار نہین کیونکہ جو اسیر ہوے تھے وہ تو قریب ایک لاکھ کے تھے
باقی فرار ہو گئے تھے اُنکا کیا حال معلوم جب مریخ داخل بارگاہ ہوا اور اہل دربار آکر جمع ہوے تو فتح کی
مبارکین گذرنے لگین مبارکباد کی صدائین بلند تھین کہ اِس عرصہ مین اُن لوگون نے آکر عرض کیا کہ ہم حضور
کا حکم بجالائے سب کو دفن کیا کفار کو چھوڑ دیا بیس ہزار ہمارے کشتے ہین اور ایک لاکھ کفار ہین اور جو کہ
اہل اسلام زخمی ہین اُنکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہی جیسا حکم عالی ہو وہ بجالائین اور اُسکی تعمیل کرین حکم ہوا کہ
اُنکو شفاخانۂ شاہی مین داخل کرو پھر عرض کیا کہ باقی اسیران کفار کے کیا حکم ہی اور کیا ارشاد ہوتا ہی فرمایا
کہ کل اُن لوگون کا دیوان سمجھا جائیگا چونکہ رات قریب تمام اور سب تین شبانہ روز کے تھکے ماندے
تھے مریخ نے دربار برخاست کیا جو کہ خیمے وغیرہ اسکے ہمراہ آئے تھے فراشون نے برپا کر دیے تھے یہ اپنے
خیمۂ خاص مین آیا اور آرام کیا ہر ایک جا جا کر راحت پذیر ہوا کسل راہ اور تھکن بیداری دفع ہوئی یہانتک
کہ وہ رات بسر ہوئی اور صبح پردۂ شب سے برآمد ہوئی مریخ نماز وغیرہ سے فراغت حاصل کرکے
دربار مین آیا اور اہل دربار کے لئے تخت پر سے حاشیہ دور ہوا مریخ تخت پر جلوہ فرما ہوا اور اپنے قدوم میمنت لزوم
سے تخت شاہی کو زینت بخشی تہمتن جادو برابر تخت کے کرسی پر آکر بیٹھا دربار جمع ہو گیا اُسوقت حکم ہوا کہ اسیر
قیدیون کو داروغۂ زندانخانہ اُنکو لیکر حاضر خدمت ہو اسب کا دیوان کیا گیا اور سمجھا گیا جو کہ سیاہ قلب تھے وہ بوجہ
قصیت و فہمائش کے دوسرے اُنکو تو قتل کیا اور جو کہ سیاہ قلب نہ تھے اُنھون نے اطاعت کی اُنکے بابت
حکم ہوا کہ اُنکو بھی شفاخانۂ شاہی مین لیجاؤ اُنکا بھی علاج کرو بموجب حکم عالی سب کے سب داخل شفاخانہ شاہی ہوے اور ان سبکا
علاج ہونے لگا فوج کو انعام کثیر مرحمت ہوا تہمتن کو خلعت بے بہا نہایت بیش قیمت دیا گیا جشن خوشی ہونیکا حکم دیا گیا مریخ
نے فرمایا کہ آج جشن خوشی ہو کل مین پہلے طرف دشت بہارافزا کے خدمت مین صاحبقران کے کوچ کرونگا کیونکہ مجھکو اُنکی
جدائی بہت شاق ہی لمحہ بھر کا فراق ناگوار ہی تہمتن جادو نے دست بستہ عرض کیا کہ حضور یہ میری امید وار دہی کہ آپ
شہر مین تشریف لیجائین وہین جشن کرین مریخ نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی اُسوقت مع اپنے سردارون و فوج کے
داخل شہر ہوے لشکر تہمتن بھی اُسوقت شہر مین آیا جشن کی تیاری ہوئی بڑی دھوم سے جشن خوشی برپا
ہوا تمام شہر آئینہ بند کیا گیا ایوان شاہی خوب سجا گیا اگر سامان جشن بیان کیا جائے تو ایک دوسرا دفتر تیار
ہو جائے لہذا اسوجہ سے مین نے سامان جشن کا بیان کرنا ترک کیا یہانتک کہ وہ رات بعیش و عشرت بسر

ہوئی خوب خوب ناچ و رنگ رہا ہر ایک خورسند تھا جام شراب بھی گردش مین تھا و شب تو یون بسر ہوئی صبح کو سب کو رخصت کیا اور خود مریخ باشتیاق قدمبوسی صاحبقران مع اپنے لشکر کے تہمتن جادو کو اپنی جگہ پر بدستور رکھا کر اور اپنا قائم مقام کر کے موافق قاعدہ گذشتہ کے پند و نصیحت کر کے طرف دشت بہار افزا کے بصد عجلت روانہ ہوا اسکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی کہ اب اسکا احوال آیندہ بیان کیا جاے گا

اب کچھ حال اُن دیوانون کا تحریر ہوتا ہی جو کہ خیمہ صنوبر شاہ سے مسلمان ہو کر مع اپنے ہمراہیون کے واسطے بنانے مساجد و تعلیم مذہبی کے اپنے پیشہ کو بغرض مسلمان کرنے اہل پیشہ اور ساکنان پیشہ کے روانہ ہوے تھے مع دیگر حالات متعلقہ کے

پلا ساقیا وہ شراب لطیف	دکھاے جوانی کا عالم ضعیف	کر مرہی تو اے ساقی بے خبر
ہتا رند گم گشتہ کی تو خبر	وہ بیہوش جبتک نہ آیکا بان	چلے گا نہ میخانہ کا کچھ نشان
یہ میخوار رہے ساقیا بدمزا	ہر اک رند ہے فکر مین جا بجا	مناسب ہے بیلوتی تو نہ کر
مرا ارغوان کی نہین کچھ خبر		

بیت تولیسندہ دفتر لاجواب ہا رقم کرد این داستان انتخاب ہا راوی اس داستان کو صفحہ قرطاس صداقت اساس پر قلم عنبر رقم سے یون گوہر فشان کرتا ہی کہ جب دیوانہ ہوت و مہوت خیمہ صنوبر شاہ مین صاحبقران کے ہاتھ سے زیر ہو کر ملیع و غلام صاحبقران ہوے اور بعد اُس معرکے کے جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی صاحبقران سے رخصت ہو کر مع نقشہ مسجد اپنے پیشہ کو گئے تھے اب اُنکا کچھ حال ملاحظہ فرمایئے کہ یہ دونون مع اپنے لشکر دیوانون کے قطع راہ کر کے اپنے پیشہ مین داخل ہوے لشکر تو اپنے مقام پر جا کر اترا یہ دونون اپنے محل مین گئے چونکہ تھکے ہوے تھے اُس روز تو دربار نہین کیا رات بھر آرام کیا بوقت سحر اپنے دربار مین آے اہل دربار بھی انکی تشریف آوری کی خبر سنکر کر نے لگے دربار جمع ہوا وہ دربار نہ تھا گویا دیوانون کا مجمع تھا اب جو سنا ہی کہ دیوانے آتے ہین سب سے سب حاضر ہوے ہین لیکن بہمن آذر گیر کو جو خبر ہوئی کہ دیوانے آتے ہین وہ بھی اس خیال سے کہ چلکر ذرا کیفیت نہین کہ کیا گذری اور کسطرح جنگ ہوئی وہ شخص بھاگ گیا یا قتل ہوا یہ خیال پر دربار کی پوشاک پہن کر اپنے مکان سے دربار مین آیا یہان آکر کیا دیکھتا ہی کہ دونون دیوانے بیٹھے ہوے ہین اور سب دیوانے جمع ہین یہ آکر ایک مقام پر جو کہ برابر اُن دیوانون کے خالی تھا سلام کر کے بیٹھ گیا دیوانون نے اسکی طرف دیکھکر کہا کہ ای بہمن اچھے تو رہے تمتو خوب آئے ہماری جنگ کا تماشہ نہ دیکھا اُسنے عرض کیا کہ حضور بسبب کاروبار کے مہلت نہ ملی اس سبب سے حاضر نہوا معافی کا امیدوار ہون یہ سننا تھا کہ دیوانون نے کہا کہ او نمک حرام تو بڑا مفسد ہی تو نے بڑا فساد کیا تھا خیر گذری تجھ سے کیا امید ہو جہان تو نے اور تیرے باپ دادا نے پرورش پائی اور نمک خواری کی اُنکے ساتھ تو تو نے یہ حرکت کی کہ اُنکے قتل پر کمر آمادہ کر کے بھیجا اب کسکو تجھ سے اُمید ہی یہ کلام سنکر بہمن کانپ گیا دست بستہ عرض کیا کہ قصور معاف فرمایئے دیوانے یہ سنکر ہنس پڑے اور خاموش ہو گئے بعد تھوڑی دیر کے اسنے جرات کر کے عرض کیا کہ حضور کچھ وہان کا واقعہ تو بیان فرمائین مین امیدوار ہون کہ سنون یقین ہی کہ وہ جو صاحبقران مشہور ہی اُنکی آمد کی خبر سنکر بھاگ گیا ہوگا بھلا کہان شیرون کے مقابلہ پر ٹھہر سکتا ہی یہ سننا تھا کہ وہ دیوانے ایک مرتبہ غیظ مین آکر گویا ہوے کہ بس اپنی زبان کو روک یون ہمارے آقا کا نام ساتھ بے ادبی کے

نہ لے ورنہ سزا پائیگا اسنے جو یہ رنگ دیکھا کہ وہ دفعتہ ہی گاؤخورد ہو گیا یہان تو کچھ اور ہی رنگ ہی یہ تو وہ دیوانے ہی
نہ رہے یہ کیا ہوا ہمارے خوف کے خاموش ہو گیا اب کچھ نہ دریافت کیا مگر دیوانون نے اہل دربار کیطرف
متوجہ ہوکر تمام واقعہ بیان کیا اور کہا کہ ہم تم سب کو مسلمان کرنے کو آئے ہین ورنہ ہمارا جی نہین چاہتا تھا
کہ ہم ایسے بہادر کو چھوڑین اور اُسکے فرمون سے جدا ہون اسمین تمھاری کیا رائے ہی جسکو مسلمان ہونا
ہو وہ اِس امر کو منظور کرے اور ہمارے پیشہ مین رہے ورنہ یہانسے چلا جائے ہمکو کوئی اُس سے غرض
نہین ہی یہ سُنکر وہ سب کے سب گویا ہوے کہ ہمنے بھی اُسکا مذہب قبول کیا تب تو دیوانون نے چند کلمے
جو کہ زبان سے صاحبقران کے سنے تھے حرفا حرفا بیان کیے وہ سب کے سب کلمہ پڑھکر از سر صدق
مسلمان ہوے اور عرض کیا کہ جب آپ ایسے بہادر اُسکے غلام ہوے اور زیر ہو گئے تو ہماری کیا طاقت
ہی کہ ہم اُس سے مقابلہ کرسکین جب آپ نے اُسکا مذہب قبول کیا تو ہم کیون نہ قبول کرین یہ سُنکر وہ دیوانے
بہت خوش ہوے بعدہ بہمن کی جانب متوجہ ہوے اور کہا کہ تیرا کیا ارادہ ہی ارے تیرا آقا بھی تو مسلمان
ہوا اُسکے تمام ملازم تھے اُسنے خیال کیا کہ واقعی یہ لوگ بڑے خوش قسمت ہین اُنکا کوئی کچھ نہین کرسکتا ہی
پھر تو کیا بنا لیگا جب اُسنے اِن دیوانون کو زیر کرلیا تو تیری کیا حقیقت ہی کون اپنی جان دے تو بھی مسلمان
ہو جا اور اِسلام قبول کر یہ خیال کرکے کہا کہ مین نے مذہب صاحبقرانی قبول کیا اور اُسیوقت از سر صدق
مسلمان ہوا اب دیوانے اور زیادہ خوش ہوے اُسیوقت تمام شہر مین منادی کرادی کہ آج سے کوئی
تصویر پرستی نکرے مذہب اِسلام قبول کرے اِس خبر کا منتشر ہونا تھا کہ اُسدن سے تصویر پرستی موقوف
ہوئی دین اِسلام کا ڈنکا بجنے لگا دیوانون نے وہ کتاب جو کہ صاحبقران سے لی تھی اُسکی نقل کراکے
سب کو تقسیم کرادی بنا مساجد کی ڈالی گئی مسجدین تیار ہونے لگین مدرسے بننے لگے بہمن اپنے مکان
پر آیا اپنے سب اہل وعیال کو مسلمان کیا جب یہان خوب بندوبست ہو گیا اور تمام پیشہ اسلام آباد ہو گیا
مسجدین تیار ہوئین موذن ہر ایک مسجد مین ملازم ہوے مدرسہ مین تعلیم دین اِسلام جاری ہو گئی لوگ اسلام
کے پابند ہو گئے ہر ایک جگہ مذہب اِسلام کا چرچا ہونے لگا اب دیوانون نے خیال کیا کہ خدمت
صاحبقران مین چلنا ضرور ہی اُسیوقت سے سامان سفر درست کرنے لگے چند دنون مین سب سامان
درست ہو گیا جب بہمن کو خبر ہوئی کہ دیوانون کا قصد ہی کہ خدمت صاحبقران مین جائین یہ بھی خدمت
مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مین نے سنا ہی کہ حضور کا ارادہ ہی کہ یہان سے کوچ کرکے خدمت صاحبقران
مین تشریف لیجائین تو یہ غلام بھی امیدوار ہی کہ اپنے ہمراہ مجکو بھی لیچلیے تاکہ مین بھی دیدار ہمایون سے مشرف
ہون اور قدمبوسی حاصل کرون اور اپنے مالک سے اپنی خطا معاف کراون اُنھون نے فرمایا کہ اچھا
تم بھی اپنا سامان کرو جب ہم یہان سے کوچ کرینگے تمکو بھی ہمراہ لینگے ہمارا کیا نقصان ہی وہ یہ
سنکر بہت خوش ہوا اور تسلیم بجالایا رخصت ہوا اور اپنے مکان پر آکر سامان سفر کرنے لگا یہانتک کہ
اُن دیوانون نے اپنی طرف سے اُس پیشہ مین اپنی قوم مین سے ایک کو اپنا قائم مقام وحاکم مقرر کیا اور
اُسکو بابت رواج دینے مذہب اِسلام کے تاکید شدید کی اور بابت عدل وانصاف کے بہت کچھ فہمائش
کی بعد اِسکے مع لشکر دیوانان جو کہ قریب ایک لاکھ پچاس ہزار کے تھا اور بہمن اژدرگیر کو اپنے ہمراہ
لیکر طرف دشت بہارافزا کے خدمت مین صاحبقران کے روانہ ہوے کہ اُنکا ذکر وقت پر ہوگا
دیکھیے یہ دونون داستانین کب بیان ہوتی ہین اب یہانسے عنان خامہ کو طرف شہر زرین حصار اور
حال شہریار عالیوقار کی منعطف کرتا ہون کہ یہ داستان بھی عجب لطف کی ہی پہلے حال شہریار عالیوقار

ہوتا ہی بعدہ حال شہر زرین حصار

اب کچھ حال شہر یار عالیوقار بن ایرج نامدار مین خامہ فرسائی کیجاتی ہی ساقی نامہ

پلا ساقیا وہ مے لاجورد	نظر مین جو آئے نہ پھر آفتاب	ضعیفی مین آئے جوانی کا رنگ
وہ مے کہ رندون کے ہون ہوش گم	وہ ساقی پلا جام گلرنگ آج	ہر بیرنگ میخانہ کا رنگ آج
جو ساقی مری دستگیری کرے	دل زار ترک امیری کرے	ذرا جلد بلوا کوئی جام تو
کسی رند کی ہی مجھے جستجو	فلک تو عجب شعبدہ باز ہی	کہ ناساز کلکل کی آواز ہی
مجھے مے لبالب دکھانے لگا	رہ کجروی بس بتانے لگا	بیت نویسندہ دفتر خوش بیان

رقم کردہ این تازہ تر داستان ہ رادیان آوارہ دشت بلا وحاکیان سرگشتہ صحرای رنج وعنا اس داستان مصیبت عنوان کو میدان قرطاس پر پاے خامہ مصیبت انگیز سے یون تحریر کرتے ہین کہ جب شاہزادہ شہر یار عالیوقار بعد فتح کرنے جنگ وجدال کے اور مقہور کرنے ناموس رستم ثانی کو قلعہ قمر بخش مین بتلاش اپنے برادر عالیقدر کے فقیر ہو کر آوارہ دشت بلا ہوے شب تاریک مین نکلکر ایک جانب کو چلے رہبری کرتے ہوے چلے جاتے ہین کوئی سواے گھوڑے کے انکا ہمدم ودمساز وساتھی نہین ہی یکہ وتنہا ہین نہ ہمارے مددگار ہے کبھی اکیلے نہین نکلے تھے راہ سے بالکل نابلد تھے مصیبت بھائی کے غم مین گوارہ کی ہی کہ جسکا اٹھنا دشوار ہی بشر جس سے عاجز ولاچار ہی مگر کیا کرین دلکو گوارا نہوا کہ بھائی فقیر ہو کر نکلجاے اور ہم عیش کرین بخلاف حمیت ومروت ہی ہین سبب یہ مصیبت گوارا کی ودرات تو جسطرح ہوسکا کاٹی صبح ہوتے ہوتے بڑی دور نکل گئے تھے انکا گذر ایک صحراے سبزہ زار مین ہوا وہان انھون نے دم لیا کچھ ثمر صحرائی کھاے آب سرد پیا پھر گھوڑے پر سوار ہو کر ایک طرف کو روانہ ہوے راہ طے کرتے کرتے وہ دن تمام ہوا شام ہوگئی اسی صحرا مین زیر درخت جا کر بیٹھ رہے کہ رات کو کیونکر رہبری کرینگے چونکہ شب ماہ تھی تمام صحرا مین چاندنی پھیلی ہوئی تھی دور سے ہر چیز نظر آتی تھی انھون نے دیکھا کہ غول صحرائی میری طرف آتا ہے یہ اسکو دیکھکر خاموش ہو رہے کہ اگر یہ قریب آئیگا اور قصد نقصان دینے کا کریگا تو اسوقت دیکھا جائیگا وہ غول جب قریب آیا تو اسنے خیال کیا کہ یہ شخص سو رہا ہی قصد کیا کہ اٹھا کر لیجاؤن بس جیسے ہی ہاتھ بڑھایا فورا شاہزادے نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور جھٹکا دیا کہ وہ منہ کے بھل آ رہا انھون نے قصد کیا کہ اسکو پکڑ کر پھر ڈالون یہ خیال کرکے ہاتھ اسکا چھوڑ دیا اور کہا کہ جبتک یہ اٹھے گا مین اسکو دبا لونگا جیسے ہی ہاتھ چھوٹا وہ غائب ہوگیا انھون نے خیال کیا کہ وہ چلا گیا اب نہ آئیگا پھر ہو کر تنہ درخت سے لگ کر سو رہے جب اسنے دیکھا کہ بیخبر ہوگئے پھر نکلا اور انکو مع گھوڑے کے اٹھا کر لے بھاگا اور بیشہ غزلان مین لاکر ایک مقام پر چھوڑ دیا اور آپ چلا گیا انکی جو آنکھ کھلی تو اسنے کو ایک صحراے ہولناک مین پایا مگر گھوڑے کو بھی اپنے برابر کھڑا دیکھا یہ شکر کیا کہ گھوڑا موجود ہی فورا خیال آیا کہ یہ حرکت اس غول کی ہی کہ یہان پریشان کرنے کو چھوڑ گیا نظر بخدا کرکے گھوڑے پر سوار ہوے اور چل کھڑے ہوے مگر سواے اس صحرا کے دوسرا مقام نظر نہین آتا ہی کوسون تک کہین درخت کا نام نہین ہی سواے چشمۂ آفتاب کے کوئی چشمہ وچاہ نظر نہین آتا ہی مارے پیاس کے غیر حالت ہی آنکھون مین حلقے پڑگئے ہین لب خشک ہین زبان سوکھی جاتی ہی تالو مین مارے تشنگی کے کانٹے پڑے ہوے ہین گرمی اسقدر ہی کہ تمام جسم جلا جاتا ہی دھوپ مین اسقدر تمازت ہی کہ زمین مثل کرۂ نار کے جل رہی ہی جون جون دن چڑھتا

لوسیقدر گرمی وحدت آفتاب زیادہ ہوتی جاتی ہی یہ تلاش سایہ مین گھوڑے کو ڈالے ہوے چلے جاتے ہین
اُس صحرا مین درخت کا تو کہین نام و نشان تک نہین ہی اگر کسی مقام پر کوئی ٹہنی یا درخت وغیرہ ہی بھی تو وہ
بھی خشک ڈنڈ کھڑا ہوا ہی کوئی جانور ذیقسم چرند و پرند نظر نہین آتا ہی اگر آتا بھی ہی تو زاغ یا زغن وہ بھی مارے
گرمی کے منھ کھولے ہوے ہی یہ ریگ بیابان برابر اڑ رہی ہی ہوا اسقدر چلتی ہی کہ طبیعت پریشان ہوئی جاتی
ہی جو ریگ کا ذرہ اڑکر ہوا سے کہین چشم وغیرہ مین پڑ گیا تو یہ ثابت ہوا کہ ایک شعلۂ آتش تھا کہ چشم مین در آیا
صحرا مین جابجا اسقدر غار و اشجار ہین کہ کہین پر ٹھہرنے کو جی نہین چاہتا ہی کسی جگہ غار سے افعی دراز قد
منھ نکالے ہوے بیٹھے ہین کسی غار سے شعلۂ آتش نکل رہے ہین کہین صدائے غوک آتی ہی مگر یہ چلے جاتے
ہین رفتہ رفتہ یہ ایک مقام پر پہونچے کہ جہان ایک درۂ پہاڑ تھا یہ اُسکے قریب گئے قصد کیا کہ تھوڑی دیر
اُسمین قیام کرکے پھر راہ طے کرینگے ابھی یہ خیال کر رہے تھے کہ اُسمین سے ایک مادۂ غول نکلی وہ انکو
دیکھتے ہی عاشق ہوگئی اپنی زبان مین طالب وصل ہوئی یہ کچھ بھی نہ سمجھے جب تو اُسنے اشارے سے کہا
انھون نے انکار کیا اُسنے بہت منت وسماجت کی جب انھون نے نہ مانا تو وہ برہم ہوئی اور چلائی
اُسکا چلانا تھا کہ ہزارون غول اُس درۂ کوہ سے نکلے نہ معلوم اُسنے اپنی زبان مین اُنسے کیا کہا کہ وہ سب کے
سب ایکبارگی حملہ ور ہوے یہ اپنی جان سے تو عاجز تھے اُنپر جا پڑے اور پکڑ پکڑ کر چیر چیر کر پھینکنا شروع
کیا مگر وہ نہین کم ہوتے ہین یہ قصد کرتے ہین کہ انکو پکڑ کر کھا جائین مگر دست رس نہین چلتا ہی جانے نہین
پاتے ہین انھون نے کئی سو کو چیر کر پھینکدیا جب اُن سب نے یہ حال دیکھا تو سب کے سب بھاگ گئے
مگر دور سے حربہ کرتے ہین اور جب یہ قصد کرکے چلنے کا کرتے ہین تو وہ سد راہ ہوتے ہین یہ اور تو یادہ وہ
ہین جان سے تنگ ہین پیاس کی بالکل شدت ہی گرمی الگ مارے ڈالتی ہی یہ بلا جدا ہی کیا کرین کیا نہ کرین
وہ دن اسی حالت مین تمام ہوگیا شام ہونے لگی انھون نے خیال کیا کہ اب اور غضب ہوا یہ غول اور زیادہ
پریشان کرینگے کیا تدبیر کرین کچھ خیال مین نہین آتا ہی یہ تو اس فکر مین ہین کہ وہ غول جبکہ شام ہوگئی تو سب
سب داخل درہ ہوگئے یہ وہان تھوڑی دور ہٹ کر ایک مقام پر گھوڑے سے اُترے لفظ بخدا کرکے بیٹھ
رہے چونکہ تھکے ہوے تھے دن بھر کی تکلیف اُٹھائے ہوے تھے ذراسی راحت جو پائی گو کہ وہان راحت
کہان پیاس جدا تکلیف دے رہی تھی کسیقدر رات کی خنکی سے راحت ہوئی تھی کہ یہ سوگئے وہ مادۂ غول تو اس
فکر مین تھی انکو اُٹھاکر ایک جانب کو روانہ ہوئی گھوڑے نے جو یہ دیکھا تو وہ بھی انکے عقب مین چلا یہانتک
کہ وہ اُس صحرا سے لیکر نکل گئی اور ایک صحرا سے پرآب و گیاہ مین قریب ایک چشمۂ آب کے ٹھہری اور
انکو اُتارا آپ بن سنور کر بیٹھی تب انکو بیدار کیا انکی جو آنکھ کھلی تو اپنے کو ایک صحرا مین جہان گیاہ بکثرت
لگی ہوئی تھی پایا اور ایک چشمہ انکو وہان دکھائی دیا انھون نے خیال کیا کہ شاید تم مرگئے ہو تمسے تشنگی کی
برداشت نہوسکی جان شیرین تلف ہوئی تم نے جو راہ خدا مین جہاد کیے ہین اُسکے عوض مین تمکو یہ مقام ملا خیر خوب
ہوا آلام دنیوی سے تو نجات پائی یہ تو یہ خیال کر رہے تھے کہ وہ مادۂ غول اِنسے ایک مرتبہ لپٹ گئی اور طالب
وصل ہوئی انھون نے جو خیال کرکے دیکھا تو اُسی بلا کو پایا جو باعث ہلاکت ہوئی تھی مگر خداوند کریم نے
بچایا بس یہ اُسکو دیکھکر اُٹھ بیٹھے اور اُس سے اشارے سے کہا کہ ٹھہر جا مین تھوڑا پانی پی لون تو تیرا مطلب
برلاؤن وہ یہ سمجھکر اور اشارہ سمجھکر خاموش ہو رہی یہ اُٹھے اور اُس چشمۂ آب پر گئے چونکہ شب ماہ تھی چاند نکلا
ہوا تھا عالم نور ہو رہا تھا ذرہ ہر ایک معلوم ہوتا تھا انھون نے پہلے منھ ہاتھ دھویا بعد کو خوب پیاس بجھاکر پانی
پیا جب خوب سیراب ہوچکے چونکہ گھوڑا تو پھر رہا تھا اور وہ پہلے ہی سیراب ہوچکا تھا بعد پانی پینے کے

انھون نے خیال کیا کہ کوئی تدبیر تو ایسی ہو کہ یہ قتل ہو اور جان بچے فوراً خیال مین آیا کہ تو بقصد مباشرت اسکے پاس جا اور اُسکو دباکر مار ڈال اسکا خیال آنا تھا کہ وہ ہنسے اُٹھے اور اُسکے پہلو مین آبیٹھے اور اختلاط کرنے لگے یہانتک کہ وہ مست ہوگئی یہ اُس سے لپٹ گئے وہ سمجھی کہ مباشرت کرتا ہی انھون نے اسقدر زور سے دبایا کہ اُسکا دم کسی اور جانب سے نکل گیا جب وہ مردہ ہوگئی تو اُسکو اُٹھاکر دور پھینکدیا آپ غسل کیا وہ رات اُسی صحرا مین بسر کی صبح کو وہانسے روانہ ہوے اب جسقدر راہ طی کرتے ہین سوائے صحرا سبزہ زار کے کوئی دوسرا منظر نہین آتا ہی یہ بیس و عشرت رات دن وہان بسر کرتے ہین یعنے شب کو وہان قیام کرتے ہین اور صبح کو راہ طی کرتے ہین انکو اسی رہروی مین ایک عرصہ گذر گیا مگر وہ صحرا تمام نہین ہوتا ہی اتنے یہ پریشان ہوے کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ کسیطرح یہ صحرا تمام نہین ہوتا ہی کیا کسی طلسم مین گرفتار ہوگئے ہو ایک دن اسی فکر و تشویش مین سو رہے کہ یکایک ایک مرد بزرگ خواب مین تشریف لائے یہ اُنکو دیکھکر اُٹھ کھڑے ہوے ہاتھ چومے قدمون کو بوسہ دیا اُنھون نے فرمایا کہ اے شہریار تو پریشان نہو یہ کوئی طلسم نہین ہی بلکہ زمانہ مین ایک بادشاہ قباد نام یمان کا حاکم تھا اُسنے یہ صحرا اپنی سیر کیواسطے بنوائے تھے ایک ہی قسم کے یہ پہاس جنگل ہین جنکو کہ تو نے دیکھا اب کچھ دنون مین یہ تمام ہو جائینگے تو بلا خوف و خطر یمان کی راہ طی کر تیری تکلیف دور ہوگئی یہ کہکر وہ مرد بزرگ آنکھون کے سامنے سے غائب ہوگئے یہ اُنکا نام بھی نہ دریافت کرنے پائے اُنکی آنکھ جو کھلی تو دیکھا کہ وقت نماز صبح کا قریب ہی اُٹھے وضو کیا اور نماز پڑھی اپنے جسم کو معطر پایا خواب کی صداقت پر یقین ہوا اُٹھے گھوڑے پر سوار ہوے اور ایک جانب کو روانہ ہوے اب دیکھیے یہ کہان نکلتے ہین اور کب اُنکا حال تحریر ہوتا ہی اُنکو تو اِس رہروی مین چھوڑا جاتا ہی اور یہانسے اب اور کچھ حال تحریر ہوتا ہی وہ یہ ہی

اب چند کلمے داستان حال مین شہر زرین حصار کے تحریر ہوتے ہین یعنے لشکر کشی کرکے آنا زرنگار شاہ یعنے حاکم شہر زرنگار یہ کا ملک پر اپنے بھائی زردمان شاہ کے مسلمان ہونے کی خبر سُنکر شہر زرین حصار کی طرف اور بعد نامہ و پیام کے جنگ کا ہونا حاکم شہر زرین حصار کا شکست کھاکر قلعہ بند ہونا زرنگار شاہ کا قلعہ پر یورش کرنا آنا اسد دیوانے کا عین وقت یورش پر اور اُسکا مقابلہ کرنا اور بعد مقابلہ صحرا کو نکل جانا بعد اُسکے زرنگار شاہ کا عیار کو بھیجکر گرفتار کرانا اسد دیوانے کا اور پھر یورش کرنا قلعہ پر اور آنا درویش کا اور قتل کرنا اُسکے پہلوان کو اور مسلمان ہونا زرنگار شاہ کا و دیگر حالات متعلق

داستان نہ ساقی نامہ

غزل

پلا ساقیا تو زلال فرنگ	کر رندون کو بے جنگ کی پھر امنگ	ہوا چاہتا ہے پھر اب جمگھٹا
اُٹھا چاہتا ہے پھر اب غلغلا	یقین ہی کہ چمکین گی پھر بجلیان	یہان ہوگا پھر خون کا دریا روان
ارے ہوش مین آ ذرا ساقیا	ہوا چاہتا ہے تلاطم بپا	جسم کیسا یہان لباس جسم آدمی ہوگیا
جامۂ تن پھٹ گیا ایسا کہ نیا ہوگیا	پی گئے آنسو جو خالی جام صہبا ہوگیا	ابتو ساقی نام دریا نوش اپنا ہوگیا
خوب محشر کرکے برپا یار کو دکھلادیا	کج اور رفتار جانان کا رفو ہوگیا	وائے محرومی نہ دیکھا خواب مین بھی یار کو

میرے انکے درمیان غفلت کا پردا ہوگیا | بیت بسر فتنہ سازندگان فساد ۔ نگارندہ مضمون جنگ وجہاد ۔ لشکوران
میدان کارزار و نبرد آزمایان ہنگامہ گیر و دار بجمعیت لشکر مضامین اعلی و گوہر طبع آرائی ذہن رسا نوک سنان
قلم تیز رقم سے صفحہ جنگاہ مین یون صف آرائی کرتے ہین کہ جب زرنگار شاہ بادشاہ زرنگاریہ کو زبانی
عیار کے معلوم ہوا کہ زردمان تاجدار مسلمان ہوگیا ہی یہ سنکر نہایت برہم ہوا اور اسوقت اپنا قصد جو کہ ہے
مقابلہ رستم ثانی رکھتا تھا فسخ کیا اور مع لشکر جو کہ قریب سانھے تین لاکھ کے تھا بسراہی سپہ سالار خود
جو کہ اپنے کو رستم وقت و اسفندیار دوران جانتا تھا اور تمام شہر زرنگار مین رستم زرنگار مشہور تھا اسکو اپنے ہمراہ
لیکر روانہ ہوا بعد قطع راہ و طی مراحل کے قریب شہر زرین حصار کے پہونچا جب اسکو دریافت ہوا
کہ شہر زرین حصار یہانسے دس کوس کے فاصلہ پر ہی تو حکم دیا کہ کوئی مقام عمدہ پر اذاب و گیاہ دیکھکر
قیام کرو خیمہ و خرگاہ برپا ہون یہ حکم جب دیا تو کاربردازان لشکر نے ایک مقام معقول تجویز کرکے بارگاہ شاہی
و خیمہ سرداران نامی برپا کیے کہ سون تک تمام صحرا خیمون و بارگاہون سے بھر گیا لشکر کا پڑاؤ ہوا بازار ین
کھل گئین چوکی پہرے مقرر ہوگئے زرنگار شاہ اپنے خیمہ خاص مین اترا اسدن دربار نہ کیا چونکہ تکلیف
راہ سے بہت پریشان تھا جاکر سورہا دوسرے روز بوقت صبح دربار راستہ ہوا زرنگار شاہ دربار مین
آیا تخت پر جلوہ گر ہوا وزیر خوش تدبیر نیک خصال خوش گفتار عجستہ کردار مسمی بنام دریادل آکر اپنے قاعدے
سے عقب شاہ استادہ ہوا سپہ سالار بمنظور عقرب چشم شیر زور فیل پیشانی اپنے دلکل سپہ سالاری
پر بیٹھا ہوا ہی کہ ایک مرتبہ بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ ہم اب قریب زرین حصار آگئے ہین لہذا
اب ایک نامہ ہماری طرف سے زردمان شاہ کو تحریر کرنا ضرور ہی اور اپنے آنے کی اطلاع کرنا لازم
اور واجب ہی اسمین تمھاری کیا رائے ہی یہ سنکر وزیر نے عرض کیا کہ بہت مناسب ہی دبیر کو حکم فرمائیے کہ
نامہ تحریر کرے ابھی بادشاہ نے کچھ حکم نہین دیا تھا کہ سپہ سالار نے عرض کیا کہ میرے نزدیک نامہ تحریر
کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی میری تو یہ رائے ہی کہ آپ بلا اطلاع شہر مین چلین اور شہر کو تاخت و تاراج
کردین زردمان تاجدار کو مع اسکے ناموس کے گرفتار کرلین کیونکہ جب اسکو آپ آگاہ فرمائین گے
تو ضرور وہ برائے مقابلہ لشکر لیکر آئیگا اور جنگ مین طول ہوگا اسوقت نہ معلوم کہ کیا ہوا اگر آپ کا یہ خیال
ہی کہ زردمان تاجدار میرے آنے کی خبر سنکر اپنا مذہب قدیم اختیار کرلے اور اطاعت پر قدم مارے
اور کمر باندھے تو یہ خیال خام اور تصور ناتمام ہی کبھی ایسا نہوگا اب وہ مذہب اسلام سے نہ پھریگا ضرور
مقابلہ کریگا کیونکہ اکثر سنا گیا ہی کہ جو کوئی دین اسلام قبول کرتا ہی پھر چاہے گردن کٹ جائے مگر اس سے
پھرتا نہین ہی یہ لوگ بڑے مذہب کے پورے اور پختہ ہوتے ہین آپ نے سنا ہوگا کہ جنگ دو سردار در معلوم
کیا ہو کیا نہو آئندہ آپ کو اختیار ہی وزیر نے یہ سنکر کہا کہ آپکی رائے بالکل خلاف ہی حضور کی رائے بہت عمدہ
ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ یہ تو سچ ہی کہ جنگ دو سردار در مگر یہ امر بالکل شجاعت کے خلاف ہی کہ ایک کو آگاہ
نہ کرین اور اسپر یورش کردین اس سے یہ بات پیدا ہو اور زمانہ یہ کہے کہ انکو اس سے کچھ خوف تھا یہان سے
تو بڑے بہادر ہوکر گئے تھے جب اسکو غافل پایا یہ ہین خیال کہ وہ بہادر ہوگا بغیر اطلاع اسکے شہر مین چلے گئے
اگر وہ آگاہ ہوتا تو ضرور یہ شکست کھاکر بھاگتے تو مین یہ ننگ کبھی گوارا نہ کرونگا ہان بلاؤ دبیر کو کہ وہ نامہ تحریر
کرے فوراً دبیر حاضر ہوا جو مضمون کہ بادشاہ نے بیان کیا اسنے اسیوقت پرچہ قرطاس پر تحریر کیا جب نامہ
تیار ہوگیا تو لفافہ مین بند کیا اور اسپر مہر شاہی لگائی اور بادشاہ کے حضور مین پیش کیا بادشاہ نے جب نامہ
تیار پایا تو طرف قتراک عیار کے دیکھا وہ دست بستہ حاضر ہوا کہا کہ یہ نامہ لیجا کر زردمان تاجدار کو

دے آور اُسکا جواب اُس سے لے آوہ آداب بجالایا اور نامہ سے باندھکر طرف شہر زرین حصار کے روانہ
ہوا یہ تو نامہ لیکر جاتا ہی اب اُدھر کا حال سنیے کہ جو عیار قبل مین نامہ لایا تھا اور بھیلہ اُسکو نکال دیا تھا مگر اُسوقت
سے یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ جب اُسکو یہ معلوم ہوگا کہ مین مسلمان ہوگیا ہون تو وہ فوراً لشکرکشی کریگا بس اُسیدن
سے اِسکو ایک فکر پیدا ہوئی اور سامان جنگ کرنے لگا یہانتک کہ اُسکے پاس بھی بالکل سامان درست ہوگیا
تب اِسنے ایک روز کینے زردمان تاجدار نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ مین خود لشکرکشی
کرکے شہر زرنگار پر چڑہون اگر خدا اپنا فضل کرے تو اُسکو فتح کرکے زرنگار شاہ کو کینے اپنے بھائی کو
مسلمان کرون اسمین آپ لوگون کی کیا راے ہی اُن سب نے عرض کیا کہ راے تو حضور کی بہت خوب ہی
مگر ہمارے نزدیک بہتر یہ ہی کہ ابھی آپ کیون اسقدر تکلیف کرین اور زحمت اُٹھاوین اور نقصان گوارا
کرین جسوقت وہ یہان یہ خبر سنکر آئیگا اُسوقت دیکھا جائیگا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ امر تو درست ہی مگر اس سے
یہ بہتر ہوگا کہ وہان اگر مقابلہ کرین اِس سے تو یہ امر خوب ہی کہ مین خود ہی لشکرکشی کرون میرے پاس بھی
بفضل ایزدی کچھ لشکر کم نہین ہی اُنکو بھی یہ معلوم ہوگا کہ یہان زردمان نے بھی قوت پیدا کی ہی خدا مین توجہا د
کرنا بہت عمدہ امر ہی یہ سنکر اُسکے بیٹے تومان تاجدار و سپہ سالار لقیل دیو صورت نے کہا کہ ہم بھی اِس
راے کو پسند کرتے ہین ابھی یہ راے ہو رہی تھی اور کچھ قرار نہ پایا تھا اور دربار بھی خوب آراستہ تھا اب
دربار کا رنگ بھی اور ہی تمام دربار پیشہ شیران معلوم ہوتا ہی دیگون کرسیون سے دربار آراستہ ہی اور اُسپر پہلوان
قوی تن قوی من دست و بازوے سمتن زور و طاقت مین ہر ایک اپنے اپنے وقت کا رستم و سہراب
و اسفندیار زمانہ بنا ہوا ہی دیو کو بھی مور ضعیف سے کم خیال مین لاتا ہی اور یہ تصور کرتا ہی دربار کا تو یہ حال
ہی گفتگو ہو رہی ہی اِسکو تو یہین چھوڑیے اب حال فتراک کا سنیے کہ یہ راہ طے کرکے داخل شہر ہوا اب جو شہر کے
جانب دیکھتا ہی تو پہلے سے زیادہ آباد پاتا ہی ہر مقام پر کثرت رونق رہا ہی خرید و فروخت جاری ہی سوداگر اترے
ہوے ہین چوک تو نمونہ بہشت ہی ہر شہر و دیار کے لوگ بھرے ہوے ہین ہر چوراہے پر مسجد بنی ہوئی ہین
لوگ خوش حال ہین رعایا شاد و کام ہی شہر بہت آباد ہی ہر ایک مرفہ حال ہی یہ شہر کو دیکھتا ہوا دروازہ پر پہونچا
وہان دیکھا کہ ہزارون سواریان سرداران فوج و افسران لشکر کی کھڑی ہوئی دیکھین اِسکو بڑا تعجب ہوا
کہ ابھی چند دن کا ذکر ہی کہ مین نامہ لیکر آیا تھا تو یہ سامان نہ تھا اتنے زمانہ مین زردمان تاجدار نے
کیونکر مہیا کر لیا اب تو بادشاہان جلیل سے ہم پلہ ہو گیا ہی بہت جلد ترقی کی اِسنے یہ خیال کرکے قصد اندر
جانے کا کیا کہ درگہ سالار نے منع کیا کہ بغیر اطلاع ہمکو حکم نہین ہی کہ کوئی داخل دربار ہو جو کام ہو بیان کر
ہم جاکر عرض کرتے ہین اگر حکم شاہ صادر ہوگا تو ہم تمکو جانے دینگے ورنہ واپس جانا اُسنے کہا کہ پہلے تو یہ طریقہ
نہ تھا اب یہ نیا قاعدہ جاری ہوا ہی درگہ سالار نے کہا کہ تمین اِس بحث سے کیا غرض جو ہم کہتے ہین اُسپر عمل
کرو ورنہ چلے جاؤ فتراک نے کہا کہ اچھا جاکر کہدو اور عرض کردو کہ فتراک عیار نامہ زرنگار شاہ کا
لیکر حاضر ہوا ہی باریابی چاہتا ہی درگہ سالار یہ سنکر اُٹھا اور اندر گیا مجرا بجالایا عرض کیا کہ فتراک عیار
زرنگار شاہ کا نامہ لیکر حاضر ہوا ہی باریابی چاہتا ہی یہان وہی صلاح ہو رہی تھی کوئی راے قرار نہین
پائی تھی کہ درمیان گفتگو کے درگہ سالار نے عرض کیا حکم ہوا کہ بلا لو درگہ سالار باہر آیا اور اُسکو اپنے ہمراہ لیکر
داخل بارگاہ ہوا اُسنے جو اندر جاکر دربار کو دیکھا تو حواس جاتے رہے دل مین کہنے لگا کہ یہ وہی دربار ہے
جسمین کہ تو اکثر آیا کرتا تھا اب تو اِسکا رنگ پلٹ گیا وہ حالت ہی جاتی رہی دوسرا رنگ ہوگیا اِس دربار مین
جو ہی وہ ایسے وقت کا رستم معلوم ہوتا ہی دربار کا ہیکل ہی پیشہ شیران ہی زردمان تاجدار کو دیکھا کہ تخت پر

جلوہ فرما ہی پہلوے تخت مین دہنی جانب اُسکا لڑکا تومان تاجدار بعدہ عہود قارشل شیر غران کے متمکن ہی
اور دوسری طرف سپہ سالار کفیل دیو صورت اپنے دکھل سپہ سالاری پر مثل دیو دراز قد کے تیغہ برہنہ آفتاب
لیے ہوے جھوم رہا ہی اسقدر اسکو حیرت ہوئی کہ سلام کرنا بھول گیا بڑی دیر تک دربار کو دیکھا کیا اور کچھ کام
نہ کیا ایک اہل دربار نے کہا کہ کیا دیکھتا ہی اِدھر دیکھ جس کام کو آیا ہی اپنا کام کر اور روانہ ہو کیون حیرت زدہ
اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہی کیا تو نے کسی بادشاہ کا دربار نہین دیکھا ہی یا تو آداب شاہی سے بے بہرہ ہی یا دیوانہ
ہی یہ صدا سنکر اُسکو ہوش آیا اور کہا کہ جی نہین مین دیوانہ نہین ہون بلکہ مجکو یہ حیرت ہی کہ کبھی مین نے یہ رعب و
داب اِس دربار کا نہین دیکھا تھا جو کہ اب دیکھ رہا ہون اُس سردار نے کہا کہ اچھا اب تو دیکھ چکا جس
کام کو آیا ہی وہ اپنا کام کر تب اُسنے عرض کیا کہ مین نامہ لایا ہون زرنگار شاہ کا زردمان تاجدار
نے فرمایا کہ پھر دیر کا ہیکی ہی لا نامہ حاضر کر اُسنے وہ نامہ جو کہ لایا تھا حضور مین بادشاہ کے پیش کیا اب تو
زردمان تاجدار نے نامہ لیکر میر منشی کو دیا اور کہا کہ باواز بلند پڑھو اُسنے لفافہ کو چاک کرکے پڑھنا
شروع کیا اُسمین بعد تعریف خداوند تصویر کے یہ تحریر تھا کہ اے زردمان تمکو معلوم ہو کہ مین نے یہ خبر سنی ہی
کہ تم مسلمان ہو گئے ہو اور ایک فقیر نے یہان آکر تمھارا مذہب جو کہ آبائی تھا ترک کرایا اور خدائے ناوید
کی پرستش پر تمکو راضی کیا افسوس کا مقام ہی کہ ایک فقیر گمنام کہ جسکے دمقام کا پتہ نہ مذہب کا ٹھیک تم اُسکے
بہکانے پر گئے اور اپنا مذہب قدیم جو کہ پشتہا پشت سے چلا آتا ہی اُسکو ترک کیا اور دوسرا مذہب قبول کیا
جب مین نے یہ سُنا تو نہایت افسوس کیا اور اُسیوقت عزم بیشہ شیران موقوف کرکے یہ قصد کیا کہ اب پہلے
تمکو پند و نصیحت کرکے پھر مذہب قدیم پر لاؤن بعدہ اُس ناشدنی یعنے سلمان سے بھجون جو کہ میرا لطفہ ہو کر
اور جسنے کہ جو کہ خانہ کعبہ کے مجاور کا بیٹا ہی اُسکے پوتے کی شرکت کرے اور اپنا مذہب قدیم ترک کرے
لہذا تمکو لکھتا ہون کہ تم بہت جلد حاضر خدمت ہو کر پھر اپنا مذہب قدیم اختیار کرو یہان آکر کچھ تو بہ وغیرہ کھاؤ
تاکہ تمھارے گناہ خداوند تصویر معاف کر دین ورنہ یہ جان لو کہ سم بادیابان سے خاک تک شہر زرین حصار
کی اُڑا دونگا ایک کو باشندگان شہر سے زندہ نہ چھوڑونگا کیا زن و کیا مرد کیا صغیر و کبیر کیا برنا و پیر کیا طفل و
کودک سب کو ایک دم سے قتل کر دونگا خون سے تمام شہر کو گلرنگ کر دونگا ایک کو بھی باقی نہ رکھونگا تم
جانتے ہو کہ جو مین قصد کرتا ہون وہ بغیر کیے ہوے واپس نہین آتا ہون یہ نہ تصور کرنا کہ مین قلعہ مین ہون
میرے ہمراہ وہ لشکر کثیر ہی اور وہ پہلوان بے نظیر ہین کہ جو قلعہ کو گھر و ندہ خیال کرتے ہین اور سیکڑون سے
نہین ڈرتے ہین یہ جو تمکو تحریر کیا ہی تو صرف بسبب قرابت قریبہ کے چونکہ تم میرے بھائی ہو اور میرا تمھارا
ایک خون ہی تاکہ اُسوقت کوئی یہ نہ کہے کہ پہلے کیون نہ آگاہ کر دیا اگر اُسوقت وہ نہ قبول کرتے تو اختیار تھا
تاکہ مجکو خلق طعنہ نہ دے یہ سب پند و نصائح اِسوجہ سے ہین اور یہ کوئی نہ کہے کہ یہ کیسے بھائی تھے کہ ایک بھائی نے
ایک بھائی کو قتل کر ڈالا اور نہ یہ مجکو گوارا ہی کہ مین یہ سنون کہ زرنگار شاہ کا بھائی مسلمان ہو گیا اور اپنا مذہب
قدیم ترک کر ڈالا بس اگر تم اپنی بہتری و بہبودی چاہتے ہو تو فوراً میرے پاس چلے آؤ ورنہ آمادۂ قضا و بلاے
موت ہو کر میرا مقابلہ کرو مین مع سپاہ و لشکر کے بیرون شہر پر لے مقابلہ فراوکش ہون اور تمھاری آمد کا منتظر ہون
اگر اب تم نہ آؤ گے تو مین خود یلغار کرکے شہر مین در آؤنگا اور سب کو قتل کر دونگا آیندہ تمکو اختیار ہی جو چاہو
تھا وہ مین نے ادا کر دیا اب کوئی مجکو کچھ کہہ نہین سکتا ہی مین نے حجت تمام کر دی زمام اختیار تمھارے دست
قدرت مین دی ہی تمین تم اپنی بہتری جانو وہ کرو چونکہ مین تمھارا برادر بزرگ تھا مجھپر فرض تھا کہ مین تمکو پند و نصیحت
کرون تو وہ فرض مین نے ادا کر دیا باقی والسلام جب یہ نامہ تمام ہوا زردمان شاہ نے طرف عبارے

دیکھا اور اُس سے متوجہ ہوکر فرمایا کہ اُنسے کہدنا کہ جبکہ میرے اور تمھارے درمیان مین فرق مذہب ہوگیا
تو پھر عزیزداری اور برادری کہان رہی مین مرد مسلمان تم کافرکین بھی کافرومسلمان مین عزیزداری ہوتی ہی
اسمین زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہی بھلا وہ کیونکر یہ گوارہ کریگا کہ مین ایک مرد کافر سے قرابت کا اقرار کرون
عزیزداری کا تو آج سے نام بھی نہ لینا رہی دوستی و ملاقات وہ بھی ترک ہوگئی ہی کیونکہ جب تم مجھپر لشکرکشی
کرکے آئے تو پھر کیا باقی رہا اب ان باتون کو تو ترک کرو کہ صلح درمیان مین ہو یہ امر بہت دشوار ہی بلکہ اسمین
تکرار بیکار ہی رہا یہ امر کہ تمنے تحریر کیا ہی کہ تم یہان آکر اپنا مذہب قدیم قبول کرو تو یہ ممکن نہین ہی یہ کوئی بات فساد
کی نہین ہی جبتک مجکو فضیلت مذہب اسلام کی نہین معلوم تھی مین نے اسکو نہین قبول کیا جب مجکو فضیلت
اُسکی ثابت ہوگئی اُسوقت مین نے اُسکو قبول کرلیا اور اپنا مذہب قدیم ترک کیا یہ کوئی فرض نہین ہی کہ جو
مذہب آبا و اجداد کا ہو وہی ہمیشہ اختیار کرے اُنکو نہین اسکا لغو ہونا ثابت ہوا اُنھون نے نہین ترک
کیا مجکو ثابت ہوگیا مین نے ترک کیا اور چھوڑا بلکہ میرے نزدیک یہ بہتر ہوگا کہ تم خود یہان آکر مذہب اسلام
قبول کرو ورنہ مین وہ شمشیر زنی کرونگا کہ تم تمام عمر یاد کروگے اور میرے نام سے تمکو تپ و لرزہ آئیگا یہانسے
قتل کرتا ہوا اور تمکو بھگاتا ہوا تا ملک زرنگار جاؤنگا وہان بھی تمکو دم نہ لینے دونگا دروازہ شہر مین گھسکر تمام شہر کو
قتل کرونگا جیسا کہ تمنے تحریر کیا ہی جبتک تم و باشندگان زرنگار مذہب اسلام نہ قبول کرلینگے اب یہ نہین
ممکن ہی کہ خاموش رہون میرا خود قصد تھا کہ مین تمپر لشکرکشی کرون خیر تم خود ہی یہان آگئے مجکو تکلیف نہ
کرنا پڑی میری مراد دلی بر آئی تم مجکو کیا پند و نصیحت کروگے پہلے اپنے فرزند ارجمند کی تو خبر لو جو کہ تمھارے
منھ مین کالک لگاکر مسلمان ہوگیا ہی تمکو شرم نہین آتی ہی بقول تمھارے کہ مین خود ہون کیا اُنکے منھ چڑھون
انسان کو زیبا ہی کہ اتنا غرور نہ کرے اسقدر غرور و تکبر خدا کو پسند نہین ہی سوائے اُسکی ذات کے
کسیکو زیبا نہین ہی گو یہ تمکو سمجھانا بالکل فضول ہی بقول شاعر شعر گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ بآب زمزم و کوثر
سفید نتواند کرد و تمھارا قلب بہت سیاہ ہی اور بسبب تاریکی کفر کے نہایت درجہ تاریک ہورہا ہی وہ کبھی نور
اسلام نہ قبول کریگا ایسی حالت مین مین مجبور ہون جو نیک ہوتے ہین وہ کبھی نہ کبھی اپنی نیکی سے راہ راست
پر آجاتے ہین دیکھو تمھارا فرزند سعید تھا وہ مسلمان ہوگیا تمکو یہ خیال نہ آیا اُسپر طرہ یہ کہ لشکرکشی کرکے
چلے تھے کہ میرے مسلمان ہونے کی خبر پہونچ گئی اِدھر چلے آئے یہ تو تمھاری تحریر کے بالکل خلاف ہوا کہ جو
مین قصد کرتا ہون وہ بغیر پورا کیے ہوئے واپس نہین آتا ہون مگر آپکے قول سے ثابت ہوا کہ آپنے
اپنا قصد فسخ کرکے میری طرف کا عزم کیا مین کیونکر باور کرون کہ آپ اپنے قول کے پورے ہین پہلے
نامردی آپکی یہی تھی کہ آپنے ہمیشہ شیران کے قصد کو معطل کردیا چونکہ معلوم ہوتا ہی کہ آپکو یہ خیال آیا کہ
وہ لوگ بڑے جری و بہادر ہین اُنپر کون جائے اور کون لشکرکشی کرے نہ معلوم کیا انجام ہو ایسے لوگون
سے مقابلہ کرنا بالکل خلاف عقل ہی بس تمنے وہ غصہ مجھپر اُتارا اور اِدھر کا قصد کیا مگر یہ خیال کرلو کہ مین بھی
کوئی حلوا نہین ہون کہ تم مجکو نگل جاؤگے جہانتک ممکن ہوگا مین کوشش کرونگا اگر میرے خدا نے میری
مدد کی تو پھر دیکھنا کہ کیا ہوتا ہی اور یہ جو تحریر کیا ہی کہ میرے ہمراہ لشکر کثیر ہی تو یہان بھی کچھ لشکر کم نہین
ہی اگر تمھارے پاس بحد سیاہ ہی تو میری فوج کی بھی کچھ انتہا نہین ہی اور تم یہ نہ خیال کرنا کہ مین قلعہ بند ہوکر
لڑونگا ایک تو یہ کہ جس بیشہ کے تم شیر ہو اُسی نیستان کا مین بھی شیر ہون جس جری و بہادر سے تم توقع زندہ ہو
اُسی کا مین بھی جگر بند ہون دوسرے مذہب اسلام مین یہ ننگ و عار ہے کہ قلعہ بند ہوکر لڑنا
یہ نامردون کا دستور ہی یہ امر بہت دشوار ہی کہ مین قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرون اگر تمھارے یہان کے پہلوان نظیر

ہین اور قلعہ کو گھر دندہ تصور کرتے ہین تو میرے لشکر مین بھی وہ جری و مرد میدان نبرد ہین کہ ایک ضرب شست سے فیل مست کو پیوند زمین کر دیتے ہین اور قلعہ کا فتح کرنا تو وہ کھیل جانتے ہین ایک ایک اُنمین ایک ہزار کو ایک کے برابر جانتا ہو ایک لاکھ کو یک خیال کرتا ہو جبتک ایک ہزار سوار نہین ہوتے ہین تو اُنمین سے کوئی سوار میان سے نہین لیتا ہو تمکو کس امر کا گھمنڈ ہو اگر تمکو سپاہ کا بھروسا ہو تو بسم اللہ مین برابر مقابلہ آتا ہون تم کیون بیفکر کرکے میرے قصر مین آؤ اور کیون اہل شہر کو پریشان کر دین جب تمسے مقابلہ کرنا ہو اُسوقت تمکو اختیار ہو مین مرد جری ہون نامرد نہین ہون ہان جو مین کہدونگا وہی کرونگا چاہے جان جائے چاہے رہے اپنے قول سے نہ پھرونگا جو کہ مرد میدان ہین وہ جو زبان سے کہتے ہین وہی کرتے ہین مین خود دہو کر تمکو نصیحت کرتا ہون کہ تمکو لازم ہو کہ تم اگر میری خدمت مین مذہب اسلام قبول کرو مین یہ اس سبب سے کہتا ہون اور تحریر کرتا ہون کہ خلق یہ نہ کہے کہ اسنے بزرلی کا خیال نہ کیا آیندہ تمکو اختیار ہو بندہ مجبور و ناچار ہو یہ زبانی کہا کہ تو اُسنے کہدیا اور یہی مضمون نامے مین بھی تحریر کر دیا دبیر نے نامہ تحریر کرکے پیشکش کیا بادشاہ نے وہ نامہ ملاحظہ کرکے وزیر کو دیا وزیر نے اُسپر مہر شاہی کر دی لفافہ مین بند ہوا اُسپر بھی مہر شاہی ثبت کر دی گئی نامہ عیار کو دیا گیا اور خلعت زرنار عنایت ہوا وہ اُس خلعت اور نامے کو لیکر طرف اپنے لشکر کے چلا اِدھر بعد جانے اُس عیار کے بادشاہ نے اہل دربار سے فرمایا کہ جو ہمارا خیال تھا وہی ہوا یا نہین اگر ہم پیش قدمی کرکے قصد کرتے تو یہ نوبت کاہیکو آتی مگر اب کیا ہوتا ہو بقول کسے مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد + اب افسوس کرنے سے کیا حاصل ہو اب آپ لوگون کی کیا رائے ہو آیا جنگ کیجائے یا صلح اور اگر جنگ کیجائے تو قلعہ سے نکلکر یا قلعہ بند ہوکر گو مین نے ہزار بات تحریر کیا ہو اور جو میرے دل مین ہو وہی کرونگا مگر مین آپ لوگون سے اِس سبب سے رائے لیتا ہون کہ شاید میرا خیال غلطی پر ہو اور آپکی رائے نیک اور صائب ہو اُسکو میرا دل بھی قبول کرے شاید مین اُسپر عمل کرون جب آپ سب صاحب اپنی رائے دے لین گے اُسوقت مین بھی اپنی رائے ظاہر کرونگا جب بادشاہ کا یہ کلام تمام ہوا سب سے پہلے تقیل دیو صورت نے عرض کیا کہ سیر سے نزدیک تو صلح سے جنگ بہتر ہو آگے سرکار ہو یا قلعہ بند ہوکر اُسمین آپکو اختیار ہو کیونکہ ہملوگ کوئی غرور کی وجہ سے نہین کہتے ہین بلکہ ساتھ فروتنی و عاجزی کے وہ کوئی دوسری بات سمجھکر نہین آئے ہین اور نہ وہ لوگ دیو ہین کہ کھا جائینگے بلکہ ہم دیو سے بھی نہین ڈرتے ہین اگر دیو سے بھی سامنا ہو جائے تو ہماری جان نثاری کا حال کھل جائے اور حضور کو معلوم ہو جائے کہ ہم آدمی ہے کہ دیو و مان دنبل مست و شیر غران کو مور ضعیف سے بدتر خیال کرتے ہین یہ سب اُسی کی عنایت ہو جسنے ہمکو یہ قوت و طاقت اپنے فضل و کرم سے عنایت کی ہو ورنہ ہماری یہ لیاقت تھی کہ ہم یون کلام کرتے آیندہ جو رائے حضور کی یہ کلام لشکر تمام اہل دربار نے شاہزادہ تو مان تاجدار اور تقیل دیو صورت کی تقریر کی تائید کی اور ہر ایک نے اپنی تقریر بیان کی جو کہ تقیل نے کی تھی زرمان تاجدار نے جب اہل دربار کو یون جنگ پر مستعد و آمادہ پایا تو فرمایا کہ مین نے صرف آپ لوگون کے دل لینے کو یہ رائے ظاہر کر دی اور دریافت کیا تھا ورنہ مین کب جنگ سے دست بردار ہون اب مین اسکو بغیر مسلمان کیے ہوے کب چھوڑتا ہون یا تو مین نے اسکو مسلمان کیا یا خود درجہ شہادت پایا یہ سنکر اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور انشاء اللہ فتحیاب ہونگے اور دشمن حضور خراب ہونگے اُنکے لشکر مین بھی ایک مرد جری ہو شجاعت اُسکے رگ و پے مین بھری ہو اگر وہ آیا ہو تو یہ شیر غران ہین اگر وہ دیو ہین تو یہ رستم زمان ہین بادشاہ یہ تدبیر سنکر خوش ہوا اپنے سرداران و افسران و پہلوانون کو مستعد جنگ پاکر

نہایت مسرور ہوا بخ و کلفت قلب پر اندوہگین سے دور ہوا اُسوقت حکم دیا کہ کل ہماری پیش خیمہ گرگین بن لقمیل دیو صورت لیکر ہمراہی پچاس ہزار سواران جرار کے شہر سے نکلکر مقابلہ سپاہ زرنگار کے بہا کرے پرسوں ہم بھی مع کل لشکر کے آئینگے اور مقابلہ کرینگے یہ حکم دیکر بادشاہ نے دربار برخاست کیا اہل دربار اپنے اپنے مکانون کو گئے گرگین نے دربار سے آکر سامان سفر درست کرنا شروع کیا اور اُدھر حکم چھاؤنی پر پہونچایا گیا سپاہ وہان بھی تیار ہونے لگی اہل کاران شاہی نے بارگاہ و خیمہ وغیرہ فراش خانے سے نکلوائے اور آرابون پر لدوائے رات بھر یہ سب سامان ہوا کیا صبح کو گرگین اپنے باپ سے رخصت ہوکر مع پیش خیمہ کے طرف صحرا کے روانہ ہوا یہانتک کہ شہر سے نکلکر لشکر مخالف کا رخ کیا اسکو تو راہ مین چھوڑیئے

اور حال اُس عیار کا سنیے جو کہ جواب نامہ لیکر گیا ہی

کہ یہ جواب نامہ لیے ہوے اور خلعت پہنے ہوے راہ طے کرکے اپنے لشکر مین آیا چونکہ وقت سہ پہر کا تھا اور زرنگار شاہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا دربار جمع تھا کہ یہ پہونچا مجرا کرکے نامہ دیا اور جو کچھ کہ دیکھا تھا وہ سب حال بیان کیا اور دربار کی بہت تعریف کی اور وہ حال جو کہ دردمان تاجدار نے کہا تھا سب مفصل کہ سُنایا اور پھر دیر نے بھی نامہ پڑھا جواب نامہ و تقریر عیار سُنکر زرنگار شاہ نے کہا کہ واقعی اُسکی قضا آگئی ہی بغیر منزلے مقصود کے وہ اپنی مرکنون سے باز نہ آئیگا خیر اگر برائے جنگ آتا ہی تو آنے دو اپنی قضا اپنے کنار مین پائیگا ہمارا کیا بگڑیگا ہمارے قبضہ مین ایک اور شہر آئیگا حکومت ترقی پکڑیگی اور اُنکو ہماری تلوار کی دہشت ہوگی کوئی بھی ہم سے مقابلہ نہ کریگا اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ نے حق اپنا اُنکے ساتھ ادا کردیا اب آپ کیا کرین کہ اُنکی قضا ہی آگئی ہی بقول شخصے کہ جب چیونٹی کی قضا آتی ہی تو اُسکے پر نکلتے ہین اور جب آدمی کی قضا آتی ہی تو اُسکی زبان دراز ہوجاتی ہی اور یہ بھی بات ہی کہ جب دن برے آتے ہین تو اُسکے سب دشمن ہوجاتے ہین عقل جاتی رہتی ہی وہ باتین خیال مین آتی ہین جسمین کہ ضرر ہوتا ہی مگر وہ اُنکو اپنے حق مین بہتر جانتا ہی مگر تعجب ہوتا ہی کہ اُنکے شیر سلطنت کیسے ہین کہ جنھون نے جنگ کی رائے دی یہ نہ خیال کیا کہ ہم جوابسے جلیل بادشاہ سے مقابلے کی رائے دیتے ہین تو اسکا انجام کیا ہوگا اپنے ہاتھون خود اپنا خون کرتا ہی زرنگار نے کہا کہ وہ بیچارے کیا کرین جو بادشاہ کی رائے وہی اُن سب کی رائے وہ سب بیقصور ہین اُنکو الزام دینا بیجا ہی سب اہل دربار یہ سُنکر خاموش ہورہے بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست ہوا ہر ایک اپنے خیمہ کو گیا یہانتک کہ وہ شب تمام ہوئی اور خاتمہ شب سے صبح برآمد ہوئی پھر دربار جمع ہوا ہر ایک آکر اپنے مقام پر بیٹھا زرنگار شاہ نے حکم دیا کہ پردہ بارگاہ اُٹھا دو ہم سیر صحرا کرینگے پرسے اُٹھ گئے تماشاے صحرا ہونے لگا یکایک زرین حصار کی جانب سے گرد اڑی اور اُسی گرد مین سے اٹالہ بارگاہ کا نمودار ہوا اُسکے عقب مین سواران جرار چلتہ پرتن دوش بدوش آگے آگے اُنکے ایک پہلوان قوی ہیکل دیو صورت کہ گرن مست پر سوار از سر تا پا در یاے آہن مین غرق چلے آتا ہی یہ دیکھکر زرنگار شاہ نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی یہ پہلوان پیش خیمہ لیکر آیا ہی یہ سپاہ ضرور زردمان تاجدار کی ہی شہر زرین حصار سے اٹالہ بارگاہ کا لیکر آئی ہی کوئی جاکر خبر تو لائے کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کہانسے آیا ہی میرے تو خیال مین یہ لشکر زرین حصار کا ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور اُنکو اسقدر لشکر کمان میسر ہی کہ وہ پھر اسی اسقدر لشکر کے پیش خیمہ روانہ کرین اور پھر اپنے ہمراہ بھی فوج لاوین اور ایسے پہلوان کہان نصیب دیکھیے حضور یہ آدمی ہی کہ دیو کا بچہ ہی کیسی اور کا لشکر ہی مگر مسلمان ہین کیونکہ نشان آمد سے یہ بات ثابت ہوتی ہی زرنگار شاہ نے

کہا کہ بلاؤ تو فتراک عیار کو وہ اُسکے دربار کی بہت تعریف کرتا تھا اگر یہ پہلوان اُسکے دربار کے پہلوانون مین سے ہوگا تو اُسنے ضرور دیکھا ہوگا لوگ جاکر فتراک کو لائے زرنگار شاہ نے فتراک سے دریافت کیا کہ ذرا غور کرکے دیکھ تو یہ جو پہلوان مع سپاہ واٹالہ بارگاہ ہمارے لشکر کے روبرو استادہ ہی یہ کہا لگا پہلوان ہی فتراک نے بہ نگاہ غور دیکھکر عرض کیا کہ حضور یہ پہلوان زردمان تاجدار کے پہلوانان دربار مین سے ہی اور مقرب بارگاہ ہی اور اٹالۂ بارگاہ زردمان تاجدار کا ہی یہ اپنے ہمراہ لیکر آپ کے مقابلہ کو آیا ہی یقین ہی کہ زردمان تاجدار بھی آئے یہ سنکر زرنگار شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ کیون جو مین کہتا تھا وہی نکلا یا نہین اُنھون نے عرض کیا کہ گستاخی معاف ہو یہ عیار اپنے کلام کی تائید کرتا ہی چونکہ یہ کل تعریف کرچکا ہی آج اُسکی تصدیق کرتا ہی چاہے ایسا ہی ہو مگر ہمکو باور نہین آتا ہی چاہئے حضور ہرکارون کو روانہ فرماکر دریافت فرماین زرنگار شاہ نے فوراً حکم دیا کہ چند ہرکارے جاکر دریافت لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کہانسے آیا ہی یہ حکم پاتے ہی چند ہرکارے روانہ ہوے اُدھر گرگین نے مقام معقول پر اذاب وگیاہ ومیدان وسیع دیکھکر خیمے و بارگاہین برپا کردین اور قیام کرنیکا حکم دیا اور فوج کے پڑاؤ کے مقام کو تجویز کرکے اُسکے اُترنے کا حکم دیا آپ خود ایک کرسی پر زیر سایۂ درخت متمکن ہوا اُدھر فراشون نے بہت جلد بارگاہین وخیمے وسکین وچوبے چوبے قلندرے چھولداریان وغیرہ برپا کین کوسون سوائے اِن اشیاء کے کوئی اور چیز نظر نہ آتی تھی تمام فوج بھی آمزی اور اُس لشکر کے بھی قیام کی جگہ تجویز کرلی جب سب بندوبست ہوچکا تو گرگین اپنے خیمے مین گیا جاکر خاصہ نوش فرمایا آرام کیا اُدھر وہ ہرکارے داخل لشکر ہوے ایک اہالیان لشکر مین سے دریافت کرکے چلے گئے اور زرنگار شاہ سے جاکر عرض کیا کہ حضور یہ لشکر شہر زرین حصار سے مع اٹالہ وپہلوان گرگین حضور کے مقابلہ کو آیا ہی اور سنا جاتا ہی کہ کل شام تک خود زردمان تاجدار مع لشکر جرار کے بیرون قلعہ آکر فروکش ہونگے پرسون سے سامان جنگ شروع ہوگا یہ خبر سنکر زرنگار شاہ نے اہل دربار کی جانب دیکھا اور کہا کہ سنا آپ لوگون نے جو کہتے یہ گمان تھا اور یہان فتراک عیار کا تھا اب تو آپ صاحبون کو باور ہوا یا نہین اُنھون نے عرض کیا کہ حضور کچھ یہ امر یقین نہین آتا کہ اسقدر جاہ وشوکت کیونکر اُنکو بہم ہوگیا بادشاہ نے کہا کہ مین خود اِس فکر وتردد مین ہون جب سے کہ نامہ کا جواب آیا ہی اور عیار نے دربار کی وہ شان وشوکت بیان کی ہی کہ یہ کہانسے اُسکو عزم وشان میسر ہوئی ابھی چند روز ہوے ذکر ہی کہ وہ بغیر میرے اور میری کمک کے کسی پر لشکر کشی نہ کرتا تھا ہمیشہ صلح دوست تھا جب کوئی عظیم پیش آکر یا مجھکو برائے مدد طلب کیا مین نے جاکر باہم فیصلہ کردیا یا شکست دی یا ہم نوا ہوا اور صلح کرادی اگر یہ کہا جاے کہ آپ کیون اُنکو طلب کرتے تھے جب کسی پر لشکر کشی کرتے تھے تو اُسکی وجہ یہ تھی کہ مین یہ خیال کرتا تھا کہ شاید مین زخمی یا علیل ہوجاؤن تو لشکر مین ایک بادشاہ تو موجود رہے گا کہ برائے کمک آپ لوگون کو خیال ہوگا جب سے والد نے قضا کی اور یہ ملک اُسکے قبضہ مین گیا کبھی اُسنے ترقی کی طرف توجہ نہ کی ہمیشہ اپنے ملک کی حفاظت کیطرف مصروف رہا اطراف وجوانب کے حاکمون وشاہون سے صلح کرلی خراج وپیشکش لیا مگر لشکر کشی نہ کی اِسی سال کا ذکر ہی کہ صمصام جنگ آزما سپہ سالار حاکم صمصامیہ لشکر کشی کرکے آیا تھا اُسنے مجکو برائے کمک طلب کیا تھا مین نے جاکر اُسکو شکست دی تھی صمصام کو زیر کرکے اُسکا تاجدار کیا تھا اور لشکر کشی کرکے صمصامیہ پر گیا تھا مقام شاہ کو فتح کرکے وہ ملک بھی اُسکے قبضہ مین کرادیا سوا اُس ملک کے عرصہ بارہ برس کا ہوا ہی کوئی ملک اور اُسکے تحت وتصرف مین نہین آیا اور یہ بھی میری بدولت میسر ہوا ورنہ خود اِسکا ملک اُسکے قبضہ مین ہوتا ابھی اُس ملک کو قبضہ مین آئے ہوے کتنا عرصہ

ہوا ہی صرف ایک ہی سال قحط ہوا ہی اسکی رعایا ابھی تک اسکا حکم نہ مانتی ہوگی عجب کا مقام ہی کہ جو ایسا شخص ہو وہ یوان جواب سخت تحریر کرے اور یہ شان و شوکت مثل بادشاہان جلیل کے پیدا کرے ایک اہل دربار نے عرض کیا کہ خداوند تصویر کو مرتبہ بڑھانے اور ترقی دینے مین کچھ دیر ہوئی ہی دوسرے سنا گیا ہی کہ جب سے تقیل دیو صورت سپہ سالار ہوا ہی جب سے فوج مین ترقی ہوئی ہی اور اس عرصہ مین کئی ملک بھی قبضہ مین آئے ہین دوسرے تومان اسکے فرزند کو فوج کیطرف بہت توجہ ہی اور یہ خیال ہی کہ مین ملک گیری کرون جبھی یہ سب شان و شوکت مثل شاہان جلیل القدر کے پیدا کی گئی ہی کوئی مقام فکر و تردد نہین ہی اور یہ بھی سنا گیا ہی کہ وہ فقیر جو کہ آیا تھا اور صیقل کو زیر کرکے قتل کیا تھا اور تقیل کو بھی زیر کیا تھا جو کہ اسوقت رستم زرین حصار مشہور ہی اور ان سب کو مسلمان کیا تھا شاہزادے کو اپنا شاگرد کیا تھا اور کل ہنر سپہ گری تعلیم کیے تھے اُسدن سے اُسنے اسقدر ترقی کی اور طاقت پیدا کی کہ اب تقیل کی شاہزادے کے آگے کوئی حقیقت نہین ہی یہ سنکر زرنگار شاہ نے کہا کہ خیر جو کچھ ہو مگر میرا مقابلہ نہین کرسکتا ہی جب نسبت خاک را با عالم پاک بدین مین ہی ہون وہ وہی ہی لاکھ سپاہ و لشکر جمع کریگا مگر نام سے شہنشاہ کے نہ مشہور ہوگا اسکا لڑکا کیا ملک گیری کریگا جسکا باپ ہمیشہ دبا کیا اور کبھی جنگ نہ کی اُسکا فرزند کیا لڑیگا اب مجکو دیکھنا ہی کہ وہ میرے لشکر قیامت اثر سے کیونکر مقابلہ کرتے ہین اگر لشکر جمع بھی کیا ہوگا تو لاکھ ڈیڑھ لاکھ کوئی دو تین لاکھ تو نہوگا پھر یہان اسکی کیا حقیقت ہی آتے ہین تو کیا ہی ایک حملے مین سب تباہ و برباد ہونگے اب اس ذکر کو جانے دو اور کچھ تذکرہ کرو یہ سنکر سب اہل دربار خاموش ہورہے بعد تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست ہوا سب اُٹھ اُٹھکر اپنے مقامون پر گئے بادشاہ نے جاکر آرام کیا یہانتک کہ وقت سہ پہر کا ہوا بادشاہ بیدار ہوکر پھر باہر آیا دربار جمع ہوا اسوقت بھی پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوئے تھے سب سیرین مع بادشاہ مشغول تھے کہ یکایک ایک جانب سے صحرا کے گرد اڑی اور اسمین سے دو ہزار پانسو علم کرنیل پھریرے زرنگاری تھے پیدا ہوئے اُن پھریرون کے اوپر تعریف خداوند تصویر کی تحریر تھی فیلبان زرنگاری زردیان پہنے ہوئے ایک جانب کو آکر کھڑے ہوئے بعد اُنکے دیکھا کہ پشتہائے فیل پر طلائی گہاب ہاتھون مین لیے ہوئے گھبا بیٹھے ہوئے ہین ہاتھیون کی سونڈون مین طلائی زنجیرین لپٹی ہوئی ہین وہ سب ایک جانب کو آکر کھڑے ہوئے بعد ہاتھیون کے سقے مشرع کے پائجامہ پہنے ہوئے بادلے کی لنگیان باندھے ہوئے آگے آگے چھڑکاؤ کرتے ہوئے چلے آتے ہین دہانون پر مشکون کے طلائی تسمے لگے ہوئے ہین یہ بھی ایک سمت آکر کھڑے ہوئے بعد اُنکے غول کے غول خاص بردارون کے کارچوبی زردیان پہنے ہوئے حاصلیان ہاتھون مین لیے کئی ہزار آدمی بعد اُنکے گھوڑے عربی و عراقی سبز و سرنگ کیمت کے اوپر زردوچاکر چوریان طلائی ڈنڈیون کی لیے ہوئے گذرے بعد اُسکے اور سامان سواری آیا ان سب کے بعد سوار و پیدل کے غول کے غول عنٹ کے عنٹ نمودار ہوئے جنگی باجے بجتے ہوئے ڈنکے پر چوب پڑتی ہوئی نقیب دہر دیتے ہوئے ادب سے قاعدے سے جو انوچلو ہر ایک سوار و پیدل اوچی بنا ہوا درہن تنون مین خود سرون پر چار آئینہ برین اسپ تیز رفتار زیر ران تلوار برین کمرون سے لگی ہوئی کمانین دوش پر بیچ مین ایک تخت ہی پر ایک جوان رعنا بھرے بھرے بازو عضلہ گردن سینہ چوڑا تاج شاہی سر پر قبائے زرنگار زیب تن شمشیر الماس نگار روبرو رکھی ہوئی چہرہ مانند آفتاب کے درخشان تخت پر بیٹھا ہوا چلا آتا ہی دہنی جانب تخت کے ایک مرد سن رسیدہ جہاندیدہ کارآزمودہ مندیل وزارت سر پر رکھے ہوئے تلوار لگائے ہوئے برابر آتا ہی کے ایک جوان ہمصورت اُس مرد پیر کے اسپ عربی پر سوار از سرتا پا غرق آہن وہ مرد سن پائے تخت پر ہاتھ رکھے ہوئے بائین جانب تخت کے ایک

پہلوان دراز قد سینہ مثل پہاڑ کے چوڑا بازو ہر ایک ڈالہ ہر گدر رنگ چہرے کا مثل شب تاریک کے سیاہ بصورت خوک ایک شاخ پیشانی پر نکلی ہوئی دونون آنکھین مثل تنور کے روشن اسقدر سرخ تھین کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ شعلے نکل رہے ہین منہ مثل غار اژدر کے کشادہ خود فولادی سر پر چار آئینہ برین زرہ اسقدر چست تھی کہ تمام جسم اسکے جالون سے نکل آیا تھا جابجا یہ معلوم ہوتا تھا کہ عقرب سیاہ منہ نکالے ہوے بیٹھے ہین قبضہ چوڑا کمر سے لگا ہوا سپر فراخ دامن پشت پر کمان کیانی دوش پر جوڑی خنجری کمر مین گینڈے پر سوار برابر اسکے تخت کے مثل اسکے دوسرا پہلوان مگر کچھ تن وتوش مین کم اُنکی پشت پر ارابون پر گرز ہاے آہن پر چرا کودا لدے ہوے اُسکے بعد لشکر قریب ڈیڑھ لاکھ کے سوار چلتے پوش دوش بدوش چلے آتے ہین عقب مین انبار بارگاہ کا پھکڑون پر لدا ہوا جب یہ سب کے سب اُس میدان مین پہونچے انھون نے دیکھا کہ دو جانب دو لشکر اُترے ہوے ہین ایک طرف لشکر کثیر ہی کوسون تک پڑاؤ ہی اور ایک طرف فوج قلیل ہی مگر خیمے و بارگاہین بہت استادہ ہین یہ دیکھکر اُس تخت نشین نے حکم دیا کہ ایک جانب اُس صحرا کے ہرکارے ہرارا بھی لشکر اُترے اُدھر ہرکارے جاکر خبر لائین کہ یہ فوجین کیسی صحرا مین فرد کش ہین کیا جنگ ہوچکی یا قصد جنگ ہی اور اب کسکے منتظر ہین اِس حکم کا ہونا تھا کہ چند ہرکارے برائے خبر چلے اُدھر گرگین بلند کمان بھی اپنے خیمہ سے آمد اس فوج کی دیکھ رہا تھا اُسنے بھی چند ہرکارون کو حکم دیا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کیسا ہی اور کہانسے آیا ہی اور اُسکا افسر کون ہی اور کہانکا ارادہ ہی یہان قیام کرنے سے کیا غرض ہی یہ تو دریافت کرنا بیکار ہی کہ کیا مذہب ہی کیونکہ مذہب تو اُسکے فوج کے طمطراق کے پھریرون سے ثابت ہوگیا ہی کہ اُسپر تعریف خداوند تصویر کی تحریر ہی پس لشکر وہ ہرکارے روانہ ہوے اُدھر زرنگار شاہ نے صاحب تخت وپہلوان فوج اور سپاہ کی بہت تعریف کی اُدھر ہرکارے برائے خبر روانہ کیے وہی تقریر جو کہ گرگین نے اپنے عیارون کو بتائی تھی اُسی کے قریب قریب اُسنے بھی خبر منگائی یہ ہرکارے بھی روانہ ہوے اُدھر وہ ایک مقام پر جو کہ درمیان اِن دونون لشکرون کے تھا پہنچکر فراشون سے خیمے و بارگاہین وغیرہ برپا کرنا شروع کین لشکر بھی اُترنے لگا پڑاؤ پڑا بازارین آراستہ ہوئین ایک لمحہ زرنگار استادہ ہوکر آراستہ ہوا اُسکے پیچھے وہ صاحب تخت ایک کرسی زرنگار پر متمکن ہوا اور صحرا کی جانب دیکھنے لگا اور لشکر اُترنے لگا اہل کار اپنا کاروبار کرنے لگے سب لشکر اُترا وہ پہلوان دونون برابر اُس جوان کے بائین جانب کرسیون پر بیٹھے جب سب سامان درست ہوگیا اور وہ ہرکارے اِن دونون لشکرون مین گئے اور اہل لشکر سے حال دریافت کرکے واپس گئے اُسکے روبرو جاکر عرض کیا کہ حضور ہم دریافت کرلانے کے حکم ہوا کہ کیا دریافت کیا بیان کرو پہلے اُن ہرکارون نے بیان کرنا شروع کیا کہا کہ لشکر گرگین بلند کمان مین گئے تھے یہ حضور ہر جس لشکر مین گئے تھے وہ لشکر شہر زرین حصار کے بادشاہ کا ہی اُسکا ایک پہلوان پنجہ خیمہ لیکر آیا ہی کہ جسکا نام گرگین بلند کمان ہی اور قریب پچاس ہزار کے لشکر ہی اب اُسکا بادشاہ مع لشکر آیا ہی لشکر برائے مقابلہ زرنگار شاہ جو کہ اُسکے روبرو پڑا ہوا ہی آیا ہی یہ دونون بھائی ہین جو آپس مین باہم جنگ وپیکار کرتے ہین اور بناے فساد یہ ہی کہ زردمان تاجدار جو کہ حاکم زرین حصار ہی زردمان ہی اور مذہب اسلام قبول کیا ہی اُسکا بھائی زرنگار شاہ اُسکے مسلمان ہونیکی خبر سُنکر اُسپر لشکر کشی کرکے آیا ہی یہ دریافت ہوا پھر سردار لشکر نے کہا کہ معلوم ہوگیا کہ یہ جو لشکر قلیل ہی یہ اہل اسلام ہین اب اِنسے مقابلہ کرنا ضرور ہی یہ سُنکر اُن ہرکارون سے کہا کہ تم کیا خبر لائے چنانچہ وہ ہرکارے جو لشکر زرنگار شاہ مین گئے تھے بیان کرنے لگے کہ ہم بموجب حکم عالی اُس لشکر مین گئے جو کہ حضور کے بائین جانب اُترا ہوا ہی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر زرنگار شاہ کا ہی قریب تین لاکھ کے ہی زردمان

پر چڑھائی کرکے آیا ہی جو کہ بھائی ہی صاحب لشکر کا وہ مسلمان ہوگیا ہی پرائے مقابلہ آیا ہی اور منتظر اُسکی آمد کا ہی اور اسکا مذہب تصویر پرستی ہی شاہان جلیل سے ہی یہ سُنکر اُسنے کہا کہ خوب ہوا دو بادشاہ ایک مقام پر مجکول گئے پہلے مین ان دونون سے بچ لون پھر کے روانہ ہون یہ دونون ملک میرے قبضہ مین آجائین تو پھر قصد کرکے چلنے کا کرون اور اگر زرنگار شاہ مجھ سے صلح کریگا تو مین بھی اُس سے صلح کرلونگا اُسکا شریک ہوکر دونون سے مقابلہ کرونگا یہ گفتگو دونون لشکرون کے ہرکارے سُن رہے تھے سب حال دریافت کرکے اپنے اپنے لشکر کو چلے گئے اُدھر وہ سردار لشکر اٹھکر داخل بارگاہ ہوا ہر ایک سردار اپنے اپنے خیمون کو روانہ ہوا اور جاکر آسودہ ہوا کیونکہ کئی دن کے تھکے ہوے تھے سو رہے اُدھر وہ ہرکارے اپنے اپنے بادشاہ و سردار کے پاس گئے اور خدمت مین جاکر عرض کرنے لگے پہلے حال اُن ہرکارون کا لکھا جاتا ہی جو کہ زرنگار شاہ کے لشکر سے گئے تھے اور دریافت کرکے اُسکے پاس گئے اور یون عرض کرنے لگے کہ حضور ہم دریافت کرکے زرنگار شاہ نے کہا کہ بیان کرو وہ اسطرح بیان کرنے لگے کہ حضور یہ لشکر شہر منوچہر یہ سے آیا ہی اور حاکم لشکر خورشید تاجگیر فرزند منوچہر شاہ ہی اور فریب ڈہائی لاکھ کے سپاہ ہی خورشید بڑا مرد و جری ہی شجاعت رگ و ریشہ مین بھری ہی اطراف و جوانب کے ملکون سے خراج لیتا ہی بہت شاہ و شہریار اُسکی نہیب تمشیر سے اُسکے دائرہ اطاعت مین آگئے ہین اب اُسنے اِس جانب کا قصد کیا ہی کہ اُدھر کے ملکون پر لشکر کشی کرکے اِدھر کے شاہون سے خراج لون چنانچہ اب یہان آکر پہونچا ہی پہلا ملک اِسکو زرین حصار ملا یہ جو دہنی جانب تخت کے مرد سن ہی اور اُسکے برابر جوان ہی یہ دونون باپ بیٹے ہین مرد سن خورشید کے باپ کا وزیر ہی نام اِسکا اختر روشن دل ہی باپ نے فرزند کے ہمراہ کردیا ہی اور وہ جوان وزیر کا فرزند ہی اُسکا نام مریخ سرخ یوش ہی بڑا مرد بہادر ہی دوجوانین طرف ہی دونون سپہ سالارین ایک کا نام شنکال خوک پیکر ہی اور دوسرا اُسکا لڑکا ہی اُسکا نام لقمان گرزوران ہی آٹھ سو من کا گرز باندھتا ہی خورشید انھین دونون سپہ سالارون و فرزند وزیر اور اپنی قوت و زور سے اور اِسی لشکر سے خراج لیتا پھرتا ہی سنا گیا ہی کہ آجتک اِن چارون کی پشت کسی نے زمین سے نہین لگائی ہی جہان گئے فتح حاصل کرکے واپس آئے حضور نے خود سُنا کہ صاحب لشکر نے وزیر سے کہا کہ اگر زرنگار شاہ منظور کرین تو مین اُنکی مدد کرون فرد مان تاجدار سے مین اور وہ شریک ہوکر مقابلہ کرین کیونکہ میرا اور اُنکا مذہب ایک ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ کیا وہ بھی تصویر پرست ہین ہرکارون نے کہا کہ جی ہان وہ بھی تصویر پرست ہین یہ سُنکر زرنگار شاہ نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا ہرکارے یہ سُنکر اور رخصت ہوکر چلے گئے اُدھر زرنگار شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ مین ایک نامہ خورشید کو تحریر کرون اُسمین یہ مضمون ہو کہ اگر تم مناسب جانو تو ہمارے پاس آؤ کہ ہمکو تمسے کچھ کہنا ہی یا تمکو طلب کرو کیونکہ جب سے تمکو دیکھا ہی تمہاری محبت ہمارے دل مین پیدا ہوگئی ہی اور جو کچھ کہ مجکو مجھ آتش میسر ہی وہ یہان آکر نوش کرو اہل دربار نے کہا کہ رائے آپکی بہت خوب ہی اسمین یہ ہوگا کہ خوب اچھی طرح مقابلہ ہوگا دوسرے یہ بھی ہوگا کہ ایک دشمن کم ہوجائیگا کیونکہ جب اُسکا ارادہ ملک گیری کا ہی تو وہ ضرور آپ سے بھی مقابلہ کریگا اُسوقت نہ معلوم کیا ہو اِس سے بہتر یہ ہوگا کہ باہم صلح ہوجائیگی تو خوب بات ہی اور پھر فرد مان تاجدار سے بھی مقابلہ بڑے لطف کے ساتھ ہوگا اور اُسکے پہلوانون کا بھی حال معلوم ہوجائیگا اگر بعد کو یہ کچھ فساد بہ کمر باندھے گا تو دیکھا جائیگا رائے کرکے زرنگار شاہ نے کہا کہ مین نامہ تحریر کرتا ہون اِسیوقت اور فوراً دبیر کو طلب کرکے کہا کہ اِس مضمون کا نامہ لکھو کہ ای خورشید تاجگیر آپکو معلوم ہو کہ مین نے جبسے آپکو دیکھا ہی میرے دل مین آپکی محبت پیدا ہوگئی ہی لہذا مین یہ امید رکھتا ہون کہ آپ اور ہم ایکدل

ہو جائیں اور زرد مان تاجدار سے مقابلہ کرین لہذا آپ میرے غریب خانے پر دم بھر کیواسطے تشریف لائیے اور اپنے قدم ہمایون سے رونق بخشیے کہ مین اور آپ دونون باہم ملکر کچھ صلاح اور مشورہ کرین یا مجکو اپنی خدمت مین طلب فرمایئے اگر اپنا آنا یہان نہ مناسب جانین تو مین وہین آکر جو کچھ مجکو عرض کرنا ہو عرض کردن دبیر نے اسی مضمون کا نامہ تحریر کیا اور جو کچھ زرنگار شاہ نے فرمایا وہ بھی تحریر کردیا لفافہ کرکے مہر کی بادشاہ نے وہ نامہ فتراک کے ہاتھ روانہ کیا فتراک نامہ لیکر چلا راستہ مین دیکھے اودھر ہرکارے لشکر گرگین کے دریافت حال کرکے خدمت گرگین مین گئے اور عرض کیا کہ ہم خبر دریافت کرکے جو کچھ کہ ہرکاردن نے زرنگار شاہ سے بیان کیا تھا انھون نے بھی وہی سب بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ حضور وہ یہ بھی کہتا ہو کہ مین پہلے زرد مان تاجدار سے مقابلہ کرونگا جسمے زرنگار شاہ میرا شریک ہوجائے یہ سنکر گرگین نے کہا کہ آیا ہو تو آنے دو دیکھا جائیگا کہ اگر لگا جائے زرنگار شاہ کا شریک ہوجائے جائے تنہا مقابلہ کرے یہان کچھ پروا نہین ہو جو آئیگا اپنی سزا اپنے کنارین دیکھے گا سب طرح شمشیر اجل ہر ایک خیال کرو ہجوم پروانے سے شمع کا کیا ضرر ہوتا ہو خود ہی جلکر خاک ہوجاتے ہین اپنی جان دینے مین کچھ خوف نہین ہو جاؤ دیکھو تو زرنگار شاہ کیا کرتا ہو وہ ہرکارے یہ حکم سنکر لشکر زرنگار شاہ مین پہنچے اسوقت پہونچے کہ جب فتراک نامہ لیکر چلا تھا یہ بھی اسکے ہمراہ ہولیے یہانتک کہ فتراک داخل لشکر خورشید ہوا لوگون نے پوچھا کہ تم کہانسے آئے ہو اسنے کہا کہ مین عیار ہون اور زرنگار شاہ کا نامہ لیکر تمہارے حاکم کے پاس آیا ہون بارگاہ شاہی بتادو وہ لوگ اسکو ہمراہ لیکر دربارگاہ پر گئے اور چوبدار سے کہا کہ جاکر عرض کردو کہ عیار زرنگار شاہ کا نامہ لیکر آیا ہو چوبدار نے جاکر عرض کیا خورشید تاجگیر نے کہا کہ بلالو چوبدار اگر لشکیا ہرکارے بھی شکل بدلکر داخل بارگاہ ہوے خورشید کا دربار خوب آراستہ تھا خورشید تخت پر متمکن تھا وزیر پہلوے تخت مین اور سب سردار بھی اپنے درجون اور کرسیون پر متمکن تھے کہ یہ عیار پہونچا خورشید کو سلام کیا خورشید تاجگیر نے کہا کہ کہانسے آیا ہو اسنے عرض کیا کہ نامہ زرنگار شاہ کا لایا ہون خورشید نے کہا کہ لاؤ نامہ دو فتراک نے نامہ نکالکر دست خورشید مین دیا خورشید نے وہ نامہ وزیر کو دیا وزیر نے لیکر اس نامہ کو پڑھنا شروع کیا اور ختم کیا خورشید مضمون نامہ سنکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ کہدینا مین کل ضرور حاضر ہونگا اور یہ آپ کا گھر خانہ ہی جسوقت جی چاہے آپ یہان تشریف لائیے مین آپکا خورد ہون اور آپ میرے بزرگ ہین مین آپ سے کسی طرح باہر نہین ہون ہم اور آپ ایک خداوند کے بندے ہین خدا وند کے دشمنون سے مقابلہ ضرور کرینگے آپکی تشریف آوری سے میری عزت زیادہ ہوگی اور باعث افتخار ہوگا آپ کیون تکلیف کرین مین خود حاضر ہونگا یون جب آپکا جی چاہے تشریف لائیے قدم رنجہ فرمایئے کوئی بلانے کی حاجت نہین ہی میرا لشکر آپکا ہی ہمیشہ بزرگون کی عنایت خوردون پر رہتی ہی یہ مضمون لکھوا کر عیار کو دیا اور کچھ زبانی بھی کہدیا کہ جائے مین فرصیار نامہ لیکر اور سلام کرکے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوا اور وہ ہرکارے بھی یہ خبر دریافت کرکے اپنے لشکر کو چلے گئے بعد جانے ان ہرکارون اور عیار کے لینے فتراک تیز پاکے خورشید نے اپنے وزیر سے کہا کہ مین نے اچھا جواب دیا یا نہین تملوگ یہ خیال کرنا کہ مین نے دبکر یا کسی لالچ سے یہ جواب دیا ہی بلکہ مین نے بمصلحت یہ جواب دیا ہی اگر وہ میرے شریک ہوگئے یا مین انکا شریک ہوا تو اسوقت مین بھی بعد فیصلہ جنگ زرد مان تاجدار سے انکے ضرور مقابلہ ہوگا کیونکہ میرا قصد ملک گیری کا ہی مین ضرور انسے کہونگا کہ آپ بھی مجکو خراج دین وہ انکو منظور کرینگے بھی امر باعث فساد ہوگا وزیر نے کہا کہ یہ رائے آپکی بہت خوب ہی کہ پہلے آپ اور وہ ملکر زرد مان

سے مقابلہ کرین بعدہ پھر آپ اور وہ سمجھ لینگے ہان یہ بات بہت ٹیک ہی آپ کہان دو دشمنون سے ایک وقت
مین مقابلہ کیجیے گا اور اگر ایسا ہوا تو اُسمین بہت عرصہ ہوگا اسیطرح خوب فیصلہ ہو جائیگا یہ سُنکر خورشید
خاموش ہو رہا بعد تھوڑی دیر کے کہا کہ آپکی راے ہی کرین کل اُنکے پاس جاؤن وزیر نے کہا کہ کیا ہرج ہی
بعد اس گفتگو کے دربار برخاست ہوا شب اپنی اپنی جگہ پر گئے اُدھر فتراک نے جاکر نامہ کا جواب دیا
زرنگار شاہ نے دبیر سے پڑھوا کر سُنا بہت خوش ہوا اور کہا کہ آدمی تو بہت بامروت معلوم ہوتا ہی خداوند
تصویر میرے اُنکے یون ہی ہمراہ بنا طار کھے یہ کہکر دربار برخاست کیا سب جاکر اپنے مقام پر راحت پذیر
ہوے اُدھر ہرکارون نے جاکر گرگین سے بیان کیا کہ زرنگار شاہ کا نامہ پاس خورشید تاجگیر کے آیا تھا
اور مضمون اُس نامہ کا یہ تھا اور جو جواب اُسنے لکھا وہ بھی کہدیا یہ سُنکر گرگین نے کہا کہ ہمکو کیا ہی
خبر دیکھا جائیگا کہان جاتے ہین یہ کہکر اسنے بھی دربار برخاست کیا اسکے ہمراہی بھی اپنے اپنے خیمون کو
گئے یہانتک کہ وہ رات بسر ہوئی صبح کو تینون لشکرون کے سردار بیدار ہوے اپنے اپنے مذہب کے موافق
عبادت پروردگار کرکے دربار مین آئے اُدھر خورشید نے اپنے وزیر سے کہا کہ مین زرنگار شاہ کے
پاس جاتا ہون آپ یہین رہین مین مریخ کو اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون اور بھی چند سردارون کو ہمراہ لیتا
جاؤنگا یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا ان سب کو ہمراہ لیکر طرف لشکر زرنگار شاہ کے اسپ بادرفتار پر سوار ہوا اور
چلا اُدھر زرنگار شاہ کو خبر ہوئی کہ خورشید تاجگیر آپکی ملاقات کو آتے ہین یہ سُنکر زرنگار شاہ نے اپنے
وزیر اور چند سردارون سے اور معززین اہل دربار سے کہا کہ آپ لوگ بڑے استقبال جائین اور استقبال
کرکے اپنے ہمراہ اُنکو یہان لے آئین یہ حکم اُن سبکو دیکر اُدھر آپ پھر دربار آراستہ کرنیکا حکم دیا اِدھر بہت
جارکار پردازون نے دربار کو خوب آراستہ کیا اُدھر وہ سردار جب قریب خورشید کے پہونچے تو صاحب
سلامت ہوئی مزاج پرسی کرکے ہمراہ لیکر چلے راہ مین گفتگو ہوتی رہی یہانتک کہ دربارگاہ پر پہونچے جبتک
زرنگار شاہ کو خبر ہوئی کہ خورشید تشریف لاتے ہین زرنگار شاہ بھی تا دربارگاہ استقبال کو آیا اور
استقبال کرکے اپنے ہمراہ لیگیا آپسمین صاحب سلامت ہوئی اور اُس مقام سے لیجاکر اپنے تخت پر بٹھایا
اُسکے سردارون کو بھی قدر مراتب دنگل وکرسیان بیٹھنے کو عنایت کین جب سب سردار اُسکے بیٹھ چکے تو
زرنگار شاہ متوجہ ہوا طرف خورشید کے اور کہا کہ مزاج تو آپ کا اچھا ہی خورشید نے کہا کہ جی ہان دعا
کرتا ہون اور خیریت آپکی چاہتا ہون زرنگار شاہ نے کہا کہ عنایت آپکی زرنگار شاہ نے کہا کہ آپکو
بڑی زحمت ہوئی خورشید نے کہا کہ میری عزت ہوئی کہ مین یہان حاضر ہوا آپ نے مجکو یاد فرمایا مین ہر طرح
آپ کے حکم کا پابند ہون مجھے نہین معلوم تھا کہ آپ یہان تشریف فرما ہین اگر معلوم ہوتا تو مین ضرور بقصد طلب
کیے ہوے حاضر خدمت عالی ہوتا ایسی باتین کین کہ زرنگار شاہ کو یقین ہو گیا کہ یہ مجھ سے دب گیا زرنگار
شاہ نے کہا کہ جو لوگ لائق ہوتے ہین وہ ایسا ہی سمجھتے ہین مین نے تمکو اسواسطے زحمت دی ہی کہ میرے
نزدیک یہ امر مناسب ہوگا کہ مین اور آپ دونون ملکر خسرو زمان تاجدار سے مقابلہ کرین کیونکہ ہمارا
اور آپ کا مذہب بھی ایک ہی اور یہ سبب اور بھی ہی کہ وہ اور آپ اور ہم علیحدہ علیحدہ رہین تو اس سے کیا فائدہ کیونکہ
یہ امر اس سے بہت بہتر ہی کہ مین اور آپ ایکجا رہین دو اسوجہ سے ہم اور آپ دونون شخصون سے ایک ہی
مرتبہ تو مقابلہ کر نہین سکتا اور نہ کریگا بعد دیگرے مقابلہ اور جنگ وجدال ہوگی تو اسمین جنگ کو بھی طول
ہوگا اور عرصہ کھنچے گا آپ کے قصور مین ہرج واقع ہوگا آیندہ آپکو اختیار ہی دوسرے مجکو آپ سے واقعی
ایک انس اور محبت ایسی ہو گئی ہی کہ جسکی حد نہین ہی جب مین اور آپ ایک جا ہونگے تو ہر وقت کی صحبت

رسگی وجہ محبت کی یہ ہی کہ میرا ایک فرزند تھا نہایت جری اور بہادر صف شکن اور تیغزن اور ابھی کچھ سن بھی
اُسکا نہ تھا سولھوان برس تھا جسقدر پہلوان میرے لشکر مین ہین اُن سب کو زیر کیا تھا سوائے یہہ سالار
قطور عقرب چشم کے کہ وہ اُنکے اُستاد تھے مگر اب وہ اُنسے بھی زیر ہوتا تھا یہ بھی عاجز ہو جاتے تھے
اُسکو سب رستم زرنگار یہ کہتے تھے اُسکی صورت آپسے بہت مشابہ تھی مین اُسکو بہت دوست رکھتا تھا
جب سے مین نے آپکو دیکھا ہی اُسکی تصویر آنکھون مین پھریری ہی مگر گردش چرخ سے سخت مجبور ہون اور مجبور
کیا منحصر ہی سب مجبور و ناچار ہین وہ مجھسے اس نزاکت تعزیہ پرداز کی بے مروتی اور ناسازگاری سے جدا
ہو گیا صدمۂ جدائی اپنا میرے دل نا شکیب کو دیگیا اور میرے قلب پر غم مین اُسکی جدائی کی وجہ سے ناسور
پڑ گیا کیا کہون حال اُسکا قابل بیان نہین ہی صورت اُسکی ایسی تھی کہ خلاق اُسکو یوسف زرنگار یہ کہتے تھے
لطافت بشرت مروت بمحبت غیرت کا پاس آبرو کا لحاظ چشم مین حیا مروجری کبر و نخوت سے بری جب خیال آتا ہی
دل ہزار ٹکڑے ہو جاتا ہی خورشید نے کہا کہ اُسکا قطع کلام ہونا تو کیا سبب ہوا جو کہ ایسے وہ جدا ہوے کچھ تو
بیان فرمایئے کہ آیا حیات ہین یا قضا کی زرنگار شاہ نے کہا کہ زندہ تو ہین مگر میرے نزدیک مردے سے
بدتر ہین مر جاتے تو بہتر تھا بدنامی تو نہوتی وہ مجھکو تمام عالم مین بدنام کر گئے خورشید نے کہا کہ یہ امر میری
سمجھ مین نہین آتا تصریح سے بیان فرمایئے زرنگار شاہ نے کہا کہ کیا بیان کرون مین تو پہلے ہی کہہ چکا
ہون کہ حال اُسکا قابل بیان نہین ہر صفت کی بدنامی ہی اب آپ دریافت کرتے ہین تو مین بیان کرتا ہون
واقعہ یہ ہوا کہ ایک دن وہ مجھسے اجازت لے کر بن سوار ان جرار و سپاہ آتش بار کے جو کہ
قریب ایک لاکھ کے تھی مع چند اپنے مصاحبان خاص کے برائے شکار کے بیشہ شیران میرے ملک سے
ہی وہان شکار کھیل رہے تھے وہان پر کہین رستم ثانی نبیرہ حمزہ کوئی شخص ہی شکار کو آیا ہوا تھا اُسکے
مقابلہ ہوا اُسنے کئی آدمیون کو اپنا خریک کر لیا مسلمان کر لیا مگر قتار کر لیا اور کچھ ایسا سحر کیا کہ وہ اُسکے
سے مسلمان ہوئے ہمکو چھوڑ دیا مذہب قدیم ترک کیا اُسکا ساتھ دیا واپس بھی نہ آئے تمام لشکر کو مسلمان
کیا چند سوار بھاگ کر میرے پاس آئے مجھکو آگاہ کیا مین یہ خبر سنکر برہم ہوا مین نے قصد لشکر کشی کا طرف
بیشۂ شیران کے کیا کہ جاکر اُس نبیرہ حمزہ کو سزا دون اور اپنے فرزند کو نصیحت کر کے اپنے ہمراہ
لے آؤن بدین خیال مین نے اپنے بھائی زردمان تاجدار کو نامہ برائے طلب لکھا اس خیال سے کہ
اُنکو اپنے ہمراہ لیکر لشکر کشی کرون جواب نامہ سے تو مجبوری ظاہر ہوئی کہ اُسنے فقرہ کر دیا مگر خارجاً معلوم ہوا
کہ وہ بھی مسلمان ہو گیا ہی یہ سنکر مجھکو نہایت غصہ آیا مین نے قصد بیشۂ شیران کا موقوف کیا اور اسکرت
کا ارادہ کر دیا جیسا کہ اب آپ دیکھتے ہین یہ سنکر خورشید نے کہا کہ آپکے بھائی اور فرزند دونون مسلمان
ہو گئے ہین زرنگار شاہ نے کہا کہ جی ہان اِن دونون نے بدنام کیا مجھکو میرے ہاتھ سے بیکار کہان جاتے ہین
مین ہان دونون کو اُسکی سزا ضرور دونگا خورشید نے پوچھا کہ بھائی اُسکے کیونکر مسلمان ہوے زرنگار شاہ
نے پورا قصہ فقیر کا بیان کیا خورشید نے کہا کہ وہ موجود ہوئے زرنگار شاہ نے کہا کہان سنا گیا ہی کہ یکایک
غائب ہو گئے یہ سنکر خورشید نے کہا کہ اب آپ اِس قصہ کو موقوف فرمایئے اور میری دو دو باتین سماعت
فرمایئے زرنگار شاہ نے کہا کہ بیان فرمایئے خورشید نے کہا کہ یہ جو آپ نے فرمایا کہ مین اور تم دونون
ملکر اور باہم شریک ہو کر مقابلہ زردمان تاجدار سے کرین تو ہم موجود ہین مگر ایک طرح سے کہ جب فتح ہو
تو نصف نصف ملک آپ لین اور نصف مین لون اور میرے اور آپکے سردارون مین بطور امتحان نبرد آزما کیے
مقابلہ ہو جائے کہ پھر بعد کو کوئی امر شکایت کا باقی نہ رہے معلوم ہو جائے کہ کون زبردست ہی اور کون زیردست

برابر ہین ایسی حالت مین نہین کچھ کہہ سکتا ہون اور نہ آپ پھر باہم نصف صف پر تصفیہ بھی ہو جائیگا خلاف اسکے اگر کوئی امر ظہور مین آیا اور برعکس اسکے ہوا تو اسوقت فساد ہوگا اس سے بہتر یہ ہو کہ پہلے ہی سب مدارج طے ہو جائین ورنہ ہر ایک جدا جدا مقابلہ کرلے جسکو خداوند مدون ملے مین لڑون یا آپ زرنگار شاہ نے کہا کہ جب ہمارے آپکے شرکت مین ایک امر طے ہو گیا تو اسوقت مین باہم فساد کیسا جو کچھ رضامندی فریقین کی ہوگی وہی ہوگا کوئی امر خلاف نہوگا نصف نصف کیساتھ تم ہی لے لینا مین کبا کرونگا مجکو یہی ملک کافی ہی خورشید نے کہا کہ جی نہین وجہ اسکی یہ ہی کہ مین نے ملک گیری پر کمر باندھی ہی اسوقت مین مجکو خیال ہوگا کہ یہ ملک مین نے فتح کیا ہی اور آپ یہ خیال کرینگے کہ مین اسپر قابض ہون کیونکہ میرے بھائی کا ملک ہی بس یہی امر بنائے فساد کا ہوگا اور جب اسوقت باہم طے ہو جائیگا اور ایک تحریر بھی باہم بطور اقرار نامہ ہو جائیگی تو پھر کسیکو یارائے دم زدن نہوگا زرنگار شاہ نے کہا کہ جیسی آپکی رائے اسوقت دبیر کو بلاکر اقرار نامہ نصف نصف کا تحریر ہو گیا بعد اسکے خورشید نے کہا کہ اب مین آپ کا شریک ہون دل و جان یہ کہکر کہا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون مع لشکر اگر شریک حضور رہونگا زرنگار شاہ نے کہا کہ آج تمہاری دعوت ہی کل صبح کو جاکر اپنا لشکر لے آنا میرے نزدیک کچھ تمہارے جانیکی بھی حاجت نہین ہی یہ وانہ بھیجکر طلب کرلو کوئی نہ کوئی معرکہ درپیش وہان ضرور ہوگا خورشید نے کہا کہ یون تو میرے باپ کا وزیر ہی وہان موجود ہی اور دو سپہ سالار ہین مگر میری رائے یہ ہی کہ اب آپ مجکو جانے دین زرنگار شاہ نے کہا کہ مجکو رنج ہوگا مگر مین تمہیں نہین کرسکتا ہون خورشید نے کہا کہ مجکو آپکی خوشی منظور ہی خیر مین نہین جاونگا لشکر کو یہین بلائے لیتا ہون زرنگار شاہ نے اس قسم کی باتین کین کہ خورشید مجبور ہو گیا اور اسکو بھی اس سے ایک قسم کی محبت ہو گئی اور بغیر شریک ہوئے کوئی صورت نہ پڑے بس اسوقت ایک رقعہ بنام اپنے وزیر کے تحریر کیا اسکا مضمون یہ تھا کہ مین نے زرنگار شاہ کی شرکت اختیار کی ہی میرے انکے باہم قرار ہو گیا ہے لہذا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ فی الفور دیکھتے ہی اس رقعہ کے تم مع لشکر وہانسے کوچ کرکے اسوقت چلے آؤ کہ ہمارا اور زرنگار شاہ کا لشکر ایک ہو جائے یہ رقعہ لکھکر فتراک عیار زرنگار شاہ کو دیا کہ ہمارے وزیر کے ہاتھ مین دیدینا فتراک وہ رقعہ لیکر اسوقت روانہ ہوا ادھر زرنگار شاہ نے حکم انتظام دعوت کا دیا سامان دعوت ہونے لگا ادھر وہ عیار لشکر خورشید مین پہونچا خیمہ وزیر دریافت کرکے اسکے خیمہ مین گیا رقعہ اسکے ہاتھ مین دیا وزیر نے رقعہ کو پڑھا فتراک سے کہا کہ اچھا تم جاؤ ہم لشکر لیکر آتے ہین ہماری طرف سے عرض کر دینا کہ اسنے کہا ہی کہ حضور نین نور آپکے حکم والا بجالاؤنگا فتراک تو ادھر کو روانہ ہوا ادھر وزیر نے بیرون خیمہ آکر حکم دیا کہ سب خیمہ وغیرہ اکھاڑ دو کیونکہ حکم شاہزادہ ہی کہ تمام لشکر کو لیکر چلے آؤ لہذا مین تم سب کو آگاہ کرتا ہون کہ سب جلد تیار ہوکر آمادہ ہو جاؤ ادھر یہ حکم سننا تھا کہ اسوقت تمام بارگاہین وغیرہ اکھڑوا لی گئین اور بھکڑون پر لدین اور تمام لشکر چلنے پر آمادہ ہو گیا وزیر مع لشکر طرف لشکر زرنگار شاہ کے چلا یہانتک کہ داخل لشکر زرنگار شاہ ہوا ہرکارون نے مسخور رشید وزرنگار شاہ کو خبر دی کہ حضور لشکر شاہزادہ خورشید داخل لشکر حضور ہوا ہی خورشید یہ سنکر مع اپنے سردارون کے اٹھ کھڑا ہوا اور زرنگار شاہ بھی برلے دیدی لشکر خورشید بیرون بارگاہ آیا یہ آکر کیا دیکھا کہ لشکر چلا آتا ہی آگے آگے وزیر عقب مین دونون سپہ سالار انکی پشت پر لشکر یہ دیکھکر زرنگار شاہ نے خورشید سے کہا کہ جائے مناسب دیکھکر لشکر کو اتروائیے خورشید نے جواب دیا کہ جی ہان وزیر کو حکم دیتا ہون وہ موافق مرضی کے لشکر کا پڑاؤ کریگا یہ کہکر اپنے وزیر کو طلب کیا وہ روبرو حاضر ہوا اس سے کہا کہ جائے مناسب دیکھکر لشکر کو فرودگش کرو وزیر سلام کرکے چلا گیا بارگاہ خورشید تو برابر

بارگاہ زرنگار شاہ کے برپا کی خورشید کے پاس وہ بارگاہ ہی جو کبھی چشم فلک نے بھی باین پیرانہ سالی نہ دیکھی ہوگی یہ وہ بارگاہ ہی جو کہ منوچہر بادشاہ اول نے بوقت حکومت ایران بعہد خود بنوائی تھی اور نام اِس بارگاہ کا بارگاہ منوچہر یہ لکھا تھا یہ بارگاہ اسکے آبا واجداد کے پاس بطور ترکہ چلی آتی ہی اور جو شخص حکومت شہر منوچہر یہ پر قابض اور متصرف ہوتا ہی وہی اِسکا مالک اور قابض قرار پاتا ہی چنانچہ اِسکا باپ آجکل شہر مین نہین ہی اسوجہ سے یہ اِس بارگاہ کا مالک ہی اور اسکے قبضہ مین ہی اِس بارگاہ مین پانچسو ستون مرصع زمردی ہین اور مابقی یاقوت نگار والماس نگار ہین اور نیلم کے ہین اور پانچ ہزار اسمین ونگل وکرسیان مرصع ہمہ وقت موجود رہتی ہین وسط بارگاہ مین ایک تخت سات زینون کا بچھا ہوا ہی جو کہ تمام الماس کے نگینون سے جڑا ہوا ہی وہ تخت بالکل طلائی ہی اُسپر ایک چتر لگا ہوا ہی کہ جو کہ ایک سال کے خراج مین ملک ایران کے تیار ہوا تھا وہ بارگاہ مخمل سبز کاشانی کی ہی اُسپر کام زردوزی بنا ہوا ہی کارگران حاذق دست ومہنا مان نادرہ کار نے اُسپر بڑی بڑی صنعتین صرف کین ہین تمام سقف بارگاہ مین پہلوانان ماسبق کی تصویرین بنائی ہین کہ سب زردوزی ہین اور گرد اُسکے نقشہاے جنگ وقتال وتصویر صید وشکار ونقشہ باغ وصحرا بنایا ہی مگر یہ صنعت ہی کہ معلوم ہوتا ہی اصل ہی اور تمام بارگاہ مین فرش مخمل سرخ کا کیا ہوا ہی حاشیہ اُسکا کارچوبی کلس بارگاہ طلائی سرخ کا ہی دور سے مثل خورشید درخشان کے ضو دیتا ہی بلندی اُس بارگاہ کی اسقدر ہی کہ چوغ مینائی اُسکے روبرو پست ہی عجب رفعت ہی الغرض وہ بارگاہ بایں زرنگار شاہ کے برپا کی گئی گو کہ بارگاہ زرنگار شاہ سے بھی اُس سے بلندی اور زینت مین کسیطرح کم نہ تھی مگر اسکے روبرو بکو حقیقت نہ رکھتی تھی بارگاہ زرنگار شاہ بھی وہ بارگاہ ہی کہ جسکو سہراب پیل نے اپنے واسطے بنوایا تھا اور زر کثیر صرف کیا تھا خیر بارگاہ وغیرہ جب برپا ہو چکی اور خیمے وغیرہ بھی برپا ہوگئے لشکر اُترنے لگا بنوا سقدر وسعت ہوگئی ہی کہ کوئی دس بارہ کوس کے فاصلہ مین لشکر اُترا ہی ان دونون بارگاہون سے وہ زینت ہی کہ جو کوئی دیکھتا ہی سکتہ کا سا عالم ہوجاتا ہی جب تمام لشکر اُتر چکا تو خورشید زرنگار شاہ سے اجازت لیکر اپنی بارگاہ مین آیا اور دربار کیا جو واقعہ اور گفتگو درمیان مین ہوئی تھی وہ سب اپنے وزیر نیک تدبیر سے بیان کی وزیر نے اُسکو بہت پسند کیا اُدھر ملازمون نے زرنگار شاہ کے سب سامان دعوت مہیا کر دیا تھا بارگاہ کو خوب آراستہ کیا روشنی بعد ہوئی آکر عرض کیا کہ سامان ضیافت مہیا وموجود ہی زرنگار شاہ نے اپنے وزیر کو بھیجکر خورشید کو بلایا وزیر نے جاکر عرض کیا کہ تمہارے بادشاہ نے فرمایا ہی کہ تشریف لائیے مین آپکا منتظر ہون خورشید یہ سنکر مع اپنے وزیر وسپہ سالارون وسرداران معزز کی بارگاہ زرنگار شاہ مین آیا بادشاہ نے استقبال کیا برابر اپنے جگہ دی ہر ایک سردار علی قدر مراتب بیٹھ زرنگار شاہ نے ناچ کا حکم دیا طائفہ حاضر ہوا اور غلامان ساقی کو حکم پہونچا وہ ساقی وصراحی وساغر لیکر حاضر ہوا دور شراب ہونے لگا جام مروارید گردش مین آیا ہر ایک کو سرور ہوا رنج وغم دلون سے دور ہوا اُدھر اُس مطربہ نے خوب خوب اہل محفل کو خوش کیا ہر ایک اُسکے ناچ اور گانے کی ادا پر خوش ہوا وہ طائفہ رخصت کیا گیا دوسرا حاضر ہوا اُسنے اس سے زیادہ اہل جلسہ کو مسرور کیا بہت انعام پایا کہ قریب دوپہر رات گئی ہوگی کہ بکاول نے آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار ہی نوش فرمائیے زرنگار شاہ یہ سنکر مع خورشید وسرداران معزز کے نعمت خانے مین آیا خاصہ نوش کیا جب کھانے سے فارغ ہوچکے تو خورشید نے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون صبح کو پھر حاضر ہونگا زرنگار شاہ نے جواب دیا گو کہ جی تو نہین چاہتا ہی کہ تم جدا ہو مگر لشکر کا خیال ہی اچھا جاؤ زیادہ زحمت ہوگی یہ سنکر خورشید سلام کرکے رخصت ہوا اُسکے سردار بھی اُسکے ہمراہ گئے زرنگار شاہ نے بھی جلسہ برخاست ہونیکا حکم دیا اور آپ اُٹھکر اپنے آرام کے خیمہ مین گیا اُدھر خورشید بھی جاکر

سورہا یہانتک کہ وہ رات تمام ہوئی صبح تک سب خواب غفلت مین رہے یہانتک کہ ہر ایک شخص بیدار ہوا
سب نے اپنے اپنے کامون سے فراغت کی اُدھر خورشید طرف خیمۂ زرنگارشاہ کے چلا اُدھر زرنگارشاہ
بھی اپنی بارگاہ مین بیدار ہوا اور اپنے کامون سے فراغت کرکے اپنے مقام دربار مین آچکا تھا اور تمام دربار جمع
ہوچکا تھا کہ خورشید مع اپنے سردارون کے پہونچا اور صاحب سلامت اور مزاج پرسی کرکے برابر زرنگارشاہ
کے بیٹھ گیا اِدھر اُدھر کے ذکر وغیرہ کرنے اور باتین چیت ہونے لگین کہ خورشید نے کہا ابھی تک زرومان شاہ نہین آیا
دیکھیے کب آتا ہی کیونکہ اجنبی قبیلہ کو بہت جی چاہتا ہی مگر کہانتک انتظار کرین اگر آج وہ نہ آئیگا تو کل ہم ضرور ایک نامہ
اُسکو روانہ کرینگے مضمون اُسکا یہ ہوگا کہ اگر تم نہ آؤگے تو ہم ضرور شہر پر شغل اور یورش کرینگے اور خیال کرینگے کہ تم سے
مرد ہو صرف ہمارے دھوکا دینے کیواسطے یہ تھوڑا سا لشکر بھیجدیا کہ ہم یہان اِس انتظار مین مقیم رہین کہ
تم ہمارے مقابلہ آتے ہو اور جتنے معلوم ہوتا ہی یہ تدبیر کی ہی کہ دوسرے دروازہ شہر سے فرار کرجاؤ لہذا
اگر تمکو جنگ منظور ہی تو خیر ورنہ شہر خالی کردو کیون فرار کرو اپنے سر بدنامی لو زرنگارشاہ نے جواب دیا
کہ جو آپ کا جی چاہے وہ کیجیے مین تو آپ کی راے پر ہون خورشید نے کہا کہ راے آپکی مقدم ہی مین کیا ہون
آپ مرد بزرگ اور کارآزمودہ ہین جو آپکی راے ہوگی وہ بہت عمدہ اور مستحکم ہوگی یہ سنکر زرنگارشاہ
نے کہا کہ اچھا کل جسوقت نامہ تحریر ہوگا اُسوقت دیکھا جائیگا آجکی رات دن تو گذرنے دیجیے بعد اسکے
زرنگارشاہ نے کہا کہ دروازہ بارگاہ کا اٹھا دو کہ ہم سیر صحرا کرینگے اور دیکھین گے کہ لشکر گرگین مین کیا ہوتا
ہی کچھ سامان آمد زرومان تاجدار کا ہی یا نہین امرا کے زرنگار ون نے پردے بارگاہ کے اٹھا دیے اب تمام
صحرا لشکر گرگین سامنے سے دکھائی دینے لگا یہ لوگ بیٹھے ہوے تماشا دیکھ رہے تھے کہ یکایک طرف
زمین حصار سے گرد اُڑی اور اسقدر گرد و غبار اُٹھا کہ آسمان تیرہ و تار ہوگیا وہ گرد و غبار اُسی صحرا کے
سمت تھا کہ جہان لشکر گرگین اُترا ہوا تھا اُس گرد و غبار سے صداے نوبت و طبل نقارہ آرہی تھی اور اتنا
ٹہکے کی ایسی بلند تھی کہ جسکی صدا سے گوش گردون دون کرہوے جاتے تھے پس لوگ اُس طرف کو متوجہ ہوے
کہ دیکھین یہ کیا معاملہ ہی اور کون آتا ہی یہ سب دیکھ رہے تھے کہ وہ گرد و غبار بیٹھا اُسمین سے تین ہزار پانسو ملک
زرنگار ہی نمودار ہوے کہ جنکے پھریرون پر بتعریف خداوند کریم جل جلالہ کی تحریر تھی فیلبان زرنگاری و ردیان پہنے
ہوے نشان ہاتھون مین لیے ہوے اور ہاتھیون کی سونڈون پر آئینہ لگے ہوے تھے یہ سب سامان جب آچکا تو
شاہی مراتب طلائی و دیگر جلوس شاہی باآئین شائستہ آیا عقب مین اُسکے سو گلبدن اور مشروؤن کے پائجامے
پہنے ہوے اور زرنگار کرتے گلون مین جنکے دوش پر رکھے ہوے اُن مین گلاب کیوڑہ بھرا ہوا دہانون
پر منڈھون سے طلائی ڈاٹے لگے ہوے اور چھڑکاؤ کرتے ہوے چلے آتے ہین اور عقب مین
اُنکے خاص بردار طلائی خاصگیان لیے ہوے اُنپر غلاف کارچوبی مخمل سبز کے چڑھے ہوے
بعد اُنکے سائیس چوریان ہاتھون مین لیے ہوے باگ دورین گھوڑون کی ایک ہاتھ مین اور
کارچوبی مخمل سبز اور سرخ کی دو رویان گلون مین اور بدنون مین گھوڑے کیسے کیسے نادر اور عمدہ عربی نژاد
تمام ساز و سامان سے آراستہ قریب تین ہزار کے نظر آئے خلاصہ یہ کہ یہ سب سامان اور جلوس ایک طرف
کو آکر قاعدے سے روکا گیا اُدھر گرگین نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ظل اللہ تشریف لاتے ہین یہ سنکر
خود آمسلح اور مکمل ہوکر طریقہ سے ایک جانب استادہ ہوگئے اِدھر زرنگارشاہ سے خورشید نے
کہا کہ مین خیال کرتا ہون کہ زرومان تاجدار برا ے مقابلہ شہر سے باہر آتا ہی زرنگارشاہ نے جواب دیا
نہین یہ شان و شوکت اُسکو کہان میسر ہی یہ کسی بادشاہ جلیل کی آمد ہی مین یہ خیال کرتا ہون کہ زرومان

نے اُسکو برائے رد طلب کیا ہی اُسکو اُسی کا انتظار تھا اب وہ بھی مع اپنی فوج قلیل کے آپہنچا خورشید نے کہا اچھا
ہرکارون کو برائے دریافت حال روانہ فرمایئے کہ وہ جاکر خبر لاوین کہ یہ کیسی آمد کا سامان ہی دیکھیے گرگین بھی ایک
جانب کو مع اپنی فوج کے اِستادہ ہی یہ سنکر زرنگار شاہ نے اُسیوقت چند ہرکارے برلے خبر روانہ کیے
اُدھر سے ہرکارے چلے اُدھر یہہ گرد اڑی ایکی جو گرد شق ہوئی تو سب نے دیکھا کہ ایک پہلوان قوی تن رہوار
آہن تن غوطہ زن سر پر خود فولادی زرہ تنگ تنگ بدن مین داستانین دونون ہاتھون مین چار آئینہ لگائے ہوئے
سورے پانون مین بیڑہ آہن کمر مین سپر فراخ دامن پشت پر کمان کیانی دوش پر نیزہ صیقلی گوش فرس پر لگا ہوا
اُسکی سنان مثل الماس کے چمکتی ہوئی اسپ عربی نژاد نہایت چست وچالاک زیر ران عقب مین اُسکے پچاس
ہزار زرہ پوش دوش بدوش چلے آتے ہین سب کے نیزے اور اسلحہ اسطرح چمکتے اور سنان دیتے ہین کہ گویا ہزارون
برقین کوند رہی ہین یہ پہلوان بھی آکر اُس صحرا مین ایک جانب اپنے لشکر کا پڑاؤ جماکر کھڑا ہوا پھر گرگین نے بڑھکر
سلام کیا اُسنے بخندہ پیشانی جواب سلام دیا اور دریافت کیا کہ فوج حریف کس جانب ہی گرگین نے اشارے
سے بتایا کہ وہ ہی اُسنے بنظر تیز وتند اُس جانب کو دیکھا اور خاموش ہو رہا اُدھر خورشید نے کہا کہ کیون آپ
اِس پہلوان کو پہچانتے ہین کیس سلطنت کا سپہ سالار ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ ہان مین خوب پہچانتا ہون یہ
صحصامیہ کا سپہ سالار تھا اور بہت زبردست ہی قبل مین یہ زرین حصار پر لشکر کشی کرکے آیا تھا مین نے
آکر اسکو زیر کیا تھا اور صحصامیہ کو بھی مسخر کرکے زیر حکومت زردمان کر دیا تھا جب سے زردمان کے پاس تھا اب
نہین معلوم یہ وہین ہی یا اور کہین چلا گیا ہی اسکا نام صحصام جنگ آزما ہی گرزے کرو فر سے آیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ کسی
سلطنت اسلام کا سپہ سالار ہو گیا ہی ملازمت زردمان ترک کی ہی بھلا زردمان کہان یہ قدر و منزلت رکھتا ہی اور کہان
اُسکی یہ شان و شوکت ہی کہ وہ ایسے پہلوانون کو رسملح رونق دے اور کب اُسکی یہ توقیر تھی ابھی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ پھر گرد
بلند ہوئی اور وہ بھی قریب اِسی صحرا کے آکر شق ہوئی اب سب نے ملاحظہ کیا کہ آگے آگے ایک پہلوان زبردست
پہلوان اول سے زیادہ قوی دیو صورت آلات حرب وضرب سے آراستہ و پیراستہ اسپ ترکی نژاد زیر ران
اسکے بہت نفیس مثل پہلوان سابق کے خود وغیرہ سے آراستہ مگر اُس سے وہ چند زیب و زینت رکھتا ہی عقب
مین اُسکے قریب اسی ہزار سوار ان ہزار آزمودہ کار سب دوش بدوش چار آئینہ وغیرہ سے آراستہ سنان دار
نیزہ چمکتے ہوئے سب کے زیر ران اسپان عربی و ترکی خود فولادی سرون پر کمانین بالائے دوش سب کے
سب حلقہ پوش چلے آتے ہین یہ پہلوان بھی آکر دہنی جانب کو اپنے لشکر کی صفین جماکر استادہ ہو گیا جیسے ہی
اِسکو گرگین نے دیکھا بہت جھککر نہایت ادب سے سلام کیا اُسکے قریب پہونچا اُسنے سر کو سینہ سے لگایا
اُسنے بھی دریافت کیا فوج حریف کو گرگین نے اِسکو بھی مثل سابق کے اشارے سے نشان بتایا اِسنے
مسکرا کر لشکر زرنگار شاہ کی جانب دیکھا بعد کو پھر صحرا کے جانب دیکھنے لگا گرگین اُسکے پاس سے اپنی صف
مین چلا آیا خورشید نے زرنگار شاہ سے دریافت کیا کہ یہ کون پہلوان ہی کیونکہ مین اِسطرف کے نہ بادشاہون
سے واقف ہون اور نہ اُنکے نام جانتا ہون اور نہ اُنکے سپہ سالارون کو پہچانتا ہون یہ پہلوان سب پہلوانون
سے زبردست اور معزز معلوم ہوتا ہی اِس پہلوان کا گرگین عزیز ہی جب تو اُسنے بڑے اعزاز سے سلام کیا
زرنگار شاہ نے کہا کہ کیا بیان کروون مجکو بڑا تعجب ہی کہ زردمان کو اسقدر دولت کہانسے ملنی ہی جو اُسنے
یہ سامان مہیا کیا اِس مختصر ملک سے کہ جسکی آمدنی قلیل ہو یہ سامان تو غیر ممکن ہی اے خورشید یہ پہلوان زردمان
کا سپہ سالار ہی اور بڑا قوی ہی اسکا نام لقیل دیو صورت ہی اُسکے فرزند کا اُستاد بھی ہی یہ گرگین اِسکا فرزند ہی
اے خورشید اب مجکو یقین ہو گیا کہ یہ سب لشکر زردمان کا ہی ایکی مرتبہ وہ خود آئیگا مگر بڑا لشکر جمع کر لیا ہی کل کا

ذکر ہی کہ ایک لاکھ سے کچھ زیادہ فوج اسکے ہمراہ تھی اب اسکے پاس اسقدر سپاہ ہوگئی خورشید نے کہا کہ کیا خوف ہی مردان بہادر فوج سے نہین ڈرتے ہین اسکی اصل کیا ہی میان یہ تذکرہ ہو رہا تھا کہ ایکی گرد دونون مرتبہ سے زیادہ اڑی کہ سپہر دوار تیرہ و تار ہوگیا وہ گرد بھی بین اگر شق ہوئی اب جو دیکھا تو یہ دکھائی دیا کہ سب کے آگے آگے ایک جوان برس اٹھارہ انیس کا سن وسال سبزہ جانوسے چہرہ پر اور رخسارون پر نمودار پیشانی مثل بدر کے روشن تاج سر پر قبائے زرنگار زیب تن اور اسپر زرہ طلائی کڑیون کی پہنے ہوے داستانے ہاتھون مین موزے پاؤن مین شمشیر برقتاب زیب کمر سپر فراخ دامن الاے پشت کمان کیانی دوش پر نیزہ خطی لگا ہوا اسپ پر زاد زیر ران برابر اسکے دوسرا جوان ہم سن اسکے اور کئی جوان عقب مین ایک لاکھ کا لشکر یہی آکر اسی میدان مین صف بستہ ہوے جسقدر کہ فوج آئی تھی سب نے انکو سلام کیا مگر یہ شاہزادہ بہت جری اور قوی تن ہی وہ دونون پہلوان بھی اسکے برابر آکر رہنے اور باقین ایستادہ ہوگئے اور سب نے اپنے کچھ دریافت کیا انھون نے لشکر حریف کے پڑاؤ کو دریافت کیا تھا اس شاہزادے نے نظر غور دیکھا اور مسکرایا کہ اس عرصہ مین گرگین نے آکر سلام کیا اس جوان نے مسکرا کر جواب سلام دیا اور گرگین سے کچھ دریافت کرنے لگا گرگین نے اپنی فوج کے پڑاؤ کا مقام بتایا وہ یہ سنکر خاموش ہو رہا اور طرف اس سوار کے دیکھنے لگا جدھر سے کہ آپ آیا تھا یہان خورشید نے زرنگار شاہ سے دریافت کیا کہ کیا یہی زردمان تاجدار ہی زرنگار شاہ نے جواب دیا کہ نہین یہ اسکا فرزند تومان تاجدار ہی مگر بھائی سنا جاتا ہی کہ بڑا جری و بہادر ہی بلا کا پتلہ ہی سنا گیا ہی کہ یہ جسقدر شان و شوکت ہی یہ سب اپنے اس سن مین بہم کی ہی کئی چھوٹے چھوٹے ملک بھی فتح کیے ہین سنتے ہین کہ اسکو اس فقیر نے کچھ فنون سپہ گری بھی تعلیم کیے ہین جسسے تو یہ اور زیادہ جری ہوگیا ہی رستم کو بھی طفل مکتب خیال کرتا ہی رستم زرین حصار خود مشہور ہی میرے فرزند سے بہت خوردہ ہی مگر مجکو اس سے جری معلوم ہوتا ہی اگر وہ ہوتا تو اسکے مقابلہ ہوتا مگر افسوس کہ وہ مسلمان ہوگیا ہی کیا کرون اسپر یہ طرہ ہی کہ ہمسے جدا بھی ہی خورشید نے کہا کہ اب اس ذکر کو جانے دیجیے یہ بتائیے کہ اب یہ لوگ کھڑے کیون ہین لشکر کا پڑاؤ کیون نہین ہوتا ہی زرنگار شاہ نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی زردمان بھی آنیوالا ہی یہ سب اسکے منتظر ہین یہ بات ابھی تمام نہوئی تھی کہ تہ گرد و غبار بلند ہوا جسنے کہ رخ گردون دون کو تیرہ و تار مثل شب دیجور کے کر دیا گرد ہاے سابق کی کیا اصل تھی کہ رفتہ رفتہ اسمین کمی واقع ہونے لگی اور اسمین سے ڈنکے کی صدا آنے لگی اور آواز اسلحہ اور آواز صداے سم اسپان سے میدان گونجنے لگا یہ رنگ دیکھکر جسقدر کہ فوج اسوقت آئی تھی اور جو قبل کی تھی سب کی سب اپنے طریقے اور قاعدے سے ہوگئی کہ یکایک وہ گرد فریب آکر شق ہوئی دل گرد سے تخت طلائی کہ جسکو کہاران قوی من و قوی تن مثل پہلوانان جنگ آزما کے سبز مخمل کی کارچوبی وردیان پہنے ہوے دوش پر لیے تھے اور وہ بھی ہتھیار لگائے ہوے تھے پیشاپیش اس تخت کے نقیب صدا تین دیتے ہوے دھکہ بجتا ہوا چلا آتا تھا گرد تخت سرداران نامی و گرامی و پہلوانان قوی ہیکل مثل بہرام گرگدن سوار و فولاد قوی بازو و فنیطور سخت پنجہ و ہیکل گرز گران وغیرہ کے زرہ چار آئینہ خود فولادی وغیرہ سے از سر تا پا دریاے فولاد مین غوطہ زن شمشیرہاے برہنہ ہاتھون مین و زیر نیک تدبیر پایہ تخت کو دست زبردست سے پکڑے ہوے مگر مرد سن جہاندیدہ گرم و سرد عالم چشیدہ مندبل وزارت سر پر شمشیر برق نظیر زیب کمر کیے ہوے صاحب تخت کے ساتھ چلا آتا ہی اور بادشاہ خود تخت پر سوار تاج الماس نگار سر پر کج دیئے ہوے اور فرق مبارک پر چتر پھرتا ہوا قباے زرنگار زیب تن دکمہ ہاے نہ دو یاقوت والماس بازوؤن پر مالا مروارید سر حلقے مین شمشیر جوہر دار الماس نگار بر بر تخت پر

رکھے ہوے عقب مین سرداران وسواران زرد پوش آئینہ پوش چلتہ پوش جوق جوق گروہ گروہ پیچھے کے پیچھے دستے کے دستے غٹ کے غٹ غول کے غول پیدل بیشمار لشکر قریب ڈیڑلاکھ کے سب جری و بہادر کاٹنیان خودون کی چمکتی ہوئی سنانہاے نیزہ بلند تلوار کی جھنکار پیدلون کی قطار سیاہ آتش بار صداے اسپان دل مین ڈولی جاتی تھی یہ عالم تھا کہ تمام میدان تاریک ہو گیا تھا اسقدر گرد اڑی تھی آسمان قبل مین چھپ گیا ہوچکا تھا کہ وہ تخت آکر اُس میدان مین قائم ہوا سب کا مجرا اور سلام ہوا شاہزادہ بڑھکر تخت کے پاس گیا سلام کیا اور طرف لشکر زرنگار شاہ کے اشارہ کیا یکایک وہ صاحب تخت مسکرایا کہ گرگین کا مجرا ہوا تو صاحب تخت سب کو ہمراہ لیکر طرف اپنی بارگاہ سے جو کہ ایک روز قبل آئی تھی اور یہ بھی ہوچکی تھی نہایت شان سے آراستہ تھی اُسمین تشریف لیگئے تخت سے اُترکر داخل بارگاہ ہوا ہر سردار بھی اپنے اپنے مرکب سے اُترکر طرف بارگاہ کے گیا اُدھر گرگین نے تمام فوج کو پڑاؤ پر فروکش کیا فوج اُترنے لگی بازارین آراستہ ہوئین حد لشکر قائم کی گئی چارون طرف پہرہ چوکی مقرر کیا گیا طلایہ کا بندوبست کیا گیا چونکہ آمد لشکر مین شام ہوگئی تھی تمام فوج مین روشنی ہوگئی یہ سب بندوبست کرکے گرگین بھی داخل بارگاہ ہوا بادشاہ نے قریب اپنے طلب کیا حال لشکر حریف کا بیان کرنے کو حکم فرمایا گرگین نے آنا اپنا اور بارگاہین پر پا کرنا بیان کیا اور اسیدن آنا خورشید تاجگیر کا دو لاکھ پچاس ہزار سپاہ سے بعد اُسکے نامہ و پیام ہونا زرنگار شاہ ہونا بیان کیا بادشاہ نے فرمایا کہ کیا پرواہ ہی ہمارا خدا مالک ہی ہمکو اُسکو بھروسا ہی اگر وہ اُسکا شریک ہوگیا ہی تو کیا خوف ہی ہماری مدد غیب سے ہوگی بقول شاہ صاحب شعر سرمن چہ آید بر سرمن یا نصیب ۔ اکثر یہ شعر ہمارے مرشد راہنما ہادی طریق راہ ہدایت کے رہبر طریقہ ضلالت سے نکالنے والے شاہ صاحب پڑھا کرتے تھے جنکی بدولت ہمکو راہ اسلام طریقہ آسان سے نصیب ہوئی اور آتش دوزخ سے ہمکو گون کی رہائی ہوئی خداوند کریم کبھی ہمکو اُنکی صورت دکھائے اُنکے قدمون کی برکت سے ہمکو بیحد نصیب ہوے ورنہ ہمکو کیا نصیب تھا ہمیشہ جب کوئی وقت مشکل ہمپر پڑتا تھا تو ہم زرنگار شاہ کو برائے مدد طلب کرتے تھے وہ آکر ہماری اعانت کرتے تھے یا اب ہم خود اُنسے برسر پرخاش ہین یہ سب اُنھین کے قدمون کی تاثیر ہی اور اُنکے آنے کی برکت ہی کہ یہ شان و شوکت ہمکو میسر ہوئی یہ سب نور اسلام اور مذہب اسلام کا سبب ہی کہ اسقدر جلد ترقی ہوگئی ورنہ کوئی بادشاہ ہمکو خیال مین بھی نہ لاتا تھا زرنگار شاہ بھی وہی حالت خیال کرکے ہمپر لشکر کشی کرکے آیا ہی یہ نہین خیال کیا کہ خداوند کریم نے اُسکو مرتبہ اعلی اپنی درگاہ سے مرحمت کیا ہی اُسکے پاس بھی سپاہ کثیر ہی مجھو اس سپاہ اور پہاڑون پر کچھ بھروسا نہین ہی میری نظر اُسکے فضل کرم پر ہی اگر وہ چاہے گا تو فتح دیگا ورنہ یہ سپاہ کیا کرسکے گی یہ صرف آرائش دنیوی ہی اُسکے روبرو کچھ حال نہین ہی ایک دم مین نیست و نابود ہوجائیگی اگر اُسکو منظور ہی کہ میرا بندہ نام آور ہو تو وہ سپاہ حریف کو ایسی شکست عنایت کریگا کہ پھر وہ کبھی ادھر کا رخ بھی نہ کریگی سب کارخانہ اُسکے قبضہ قدرت مین ہین سب نے پیشکر جواب دیا کہ حضور بیجا ارشاد فرماتے ہین اس سے کون منحرف ہوسکتا ہی وہ سب کا مالک و پروردگار ہی ہم سب نوکر چاکر ہین اگر وہ بخشے گا تو نار سقر سے نجات پائینگے ورنہ جو اُسکی مرضی بندے کا کیا زور یہ کہکر سب خاموش ہورہے کہ ادھر بادشاہ نے حکم دیا کہ دربار برخاست کرو کیونکہ آج بہت تھک گئے ہین جسمے آنے کے بندوبست مین تھے آرام تک نہین کیا کل ایک نامہ زرنگار شاہ کو تحریر کرینگے کہ اب ہم یہان آگئے ہین جو تمھارا جی چاہے وہ کرو خواہ صلح خواہ جنگ دیکھین وہ کیا جواب تحریر کرتے ہین یہ تو یقین ہی کہ سوائے جواب جنگ کے دوسرا پیام و جواب نہین ہی کیونکہ جن شرطون سے وہ صلح کرینگے اُسکو مین نہ منظور کرونگا وہ

جن شرائط وضوابط سے مین صلح کرونگا اُسکو وہ منظور کرینگے پھر درمیان مین صلح کا ہونا دشوار ہی اُنکو اپنے لشکر پر غرور سہو وخیال کرتے ہین کہ میرا لشکر ایک دم مین جنگ کو فتح کریگا اور ابتو اور زیادہ قوت ہوگئی ہوگی کہ ایک شخص اور زیادہ ہوگیا ہی اور اُسنے اُنکی شرکت کرلی ہی کہ جسکے ہمراہ بھی قریب دو لاکھ پچاس ہزار کے لشکر ہی اور پہلوان قوی بازو بھی ہمراہ رکھتا ہی اب وہ کیون صلح کریگا اور دونون ہم مذہب بھی ہین دوسرے اُسکا قصد خود بھی ملک گیری کا ہی ایسی حالتون مین صلح غیر ممکن ہی غیر دیکھا جائیگا صبح تو ہوئی کہ گرگین دربار برخاست کیا اور اپنے خیمے مین آرام کو گیا ہر سردار بھی درباری سے اُٹھکر اپنے مقام پر آیا یہ سب تو خواب راحت مین مصروف ہوے اور گرگین نے غلامون وغیرہ مقرر کرکے جاسوسونکا بندوبست کیا اُدھر وہ ہرکارے یہ سب حال دریافت کرکے اپنے لشکر کو چلے جو کہ زرنگار شاہ نے براے خبر روانہ کیے تھے یہان آکر شریک لشکر ہوکر سب کیفیت دیکھ رہے تھے اور سن بھی رہے تھے ہمراہ ملازمون کے بارگاہ مین بھی چلے گئے تھے سب حال دریافت کرکے اپنے لشکر مین گئے یہان زرنگار شاہ نے بھی دربار ابھی برخاست نہین کیا تھا اور زردمان کا خورشید سے ذکر کرتا تھا خورشید نے جب آمد زردمان تاجدار کی دیکھی تو دریافت کیا کہ کیا یہی زردمان ہین زرنگار شاہ نے کہا کہ جی ہان یہی ہین مجکو بڑا تعجب ہوتا ہی کہ یہ اسقدر کہانسے اتنے سامان درست کرلیا اسکے ہمراہ بھی قریب چار لاکھ کے لشکر ہوگیا ہی مین یہ نہ جانتا تھا ورنہ اپنی کل سپاہ ہمراہ لاتا براے حفاظت قدرے قلیل چھوڑ آتا مین اسقدر بیکار تصور کرتا تھا خورشید نے پوچھا کہ آپ کے ہمراہ کسقدر فوج ہی زرنگار شاہ نے جواب دیا کہ تین لاکھ ہی اور دو لاکھ شہر مین ہی اور ایک سپہ سالار کو چھوڑ آیا ہون اب میرا ارادہ یہ ہی کہ کل ایک نامہ لکھکر بذریعہ عیار کے روانہ کرون اور اُس فوج کو بھی طلب کرلون مع اُس سپہ سالار کے دس بارہ ہزار فوج براے حفاظت چھوڑ دونگا خورشید نے کہا کہ کیا ضرورت ہی زرنگار شاہ نے جواب دیا کہ گو ضرورت نہین ہی مگر میرے نزدیک اُس فوج کا بھی یہان ہونا پر ضرور ہی خورشید نے کہا کہ آپکو اختیار ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ ہرکارے حاضر ہوے اور عرض کیا کہ حضور ہم دریافت کرآئے یہ لشکر جو آیا ہی تو زردمان تاجدار حاکم زرین حصار کا ہی پہلے صمصام جنگ آزما مع پچاس ہزار سوار کے آیا بعد اُسکے قتیل دیو صورت اسی ہزار سے آگے اور تو مان تاجدار ایک لاکھ سے خود زردمان تاجدار ایک لاکھ پچاس ہزار سے اور پچاس ہزار سے گرگین قبل مین اطلاع بارگاہ لیکر آیا تھا اب کل سپاہ چار لاکھ تینتیس ہزار ہوگئی ہی ہلوگ بارگاہ زردمان سے قریب بلکہ اندرون بارگاہ گئے تھے حضور احکام دربار آپ لائق دیدہ ہی سب کچھ سامان ہی بہت پہلوان زبردست مین بڑی رعب وجلالت ہی بڑی شان وشوکت ہی عجب رعب وجلال ہی ہنے خود سنا تھا کہ زردمان نے گرگین سے کل کیفیت دریافت کی تھی گرگین نے کل حال آپکی آمد کا اور شریک ہونا آپ کا بیان کیا اُن ہرکارون نے کل تقریر زردمان نے اہل دربار سے کی تھی بیان کی زرنگار شاہ نے کہا کہ کیا ہوگا اُنکو اپنے خدا پرست ہونے پر بھروسا ہی دیکھتے ہین کہ اُنکا خدا اُنکی مدد کیونکر کرتا ہی اور ہماری شمشیر تیز سے کیونکر اُنکی اور اُنکے اہل لشکر کی جان بچاتا ہی یہ کہکر دربار برخاست کیا یہانتک کہ وہ شام تمام ہوئی ہوا ایک ہیدار ہوا زرنگار شاہ نے دربار کیا خورشید بھی آیا جب سے خورشید آیا ہی جب سے بارگاہ منوچہریہ مین یعنے بارگاہ خورشید مین دربار ہوتا ہی جب سب آچکے تو اسوقت زرنگار شاہ نے دبیر سے کہا کہ ایک نامہ بنام قہران ارزور حشم مارخوار کے تحریر کرو کہ فی الفور دیکھتے ہی اس فرمان واجب التعظیم کے مع کل سپاہ وفولاد مارخوار وبہزاد مارخوار دسرخاب کرگدن سوار غوک ورازبنی اراک فیل پیکر وجسیم سنگ صولت ونسیم بلند شاخ

وقوم دراز گوش و تفریق جرم پوش کے کوچ کرکے بہت جلد ہمارے پاس آؤ قریب دس ہزار کے فوج برائے حفاظت شہر کے چھوڑ دینا اور کسی کو امیران شہر سے نائب کر دینا تم مع ایک لاکھ نوے ہزار سپاہ و سرداران مذکور کے چلے آؤ تاکید جانو یہ نامہ لکھوا کر بدست فتراک عیار روانہ کیا فتراک وہ نامہ لیکر طرف ملک زرنگار شاہ کے روانہ ہوا بعد جانے فتراک کے خورشید نے کہا کہ اگر زردمان آمادہ جنگ ہو تو کیا جواب دیجے گا زرنگار شاہ نے کہا کہ مقابلہ کرینگے اس عرصہ مین یہ لشکر بھی ہمارا آجائیگا کوئی پہلے دن تو جنگ مغلوبہ ہوگی نہین اور اگر ہوگی بھی تو ہمارے پاس لشکر اسکی فوج سے تب بھی زائد ہی ہمین در رہین گے خورشید نے کہا کہ بی تو میرا مطلب ہی کہ سپاہ کا طلب کرنا بالکل بیکار تھا مگر مین آپ کے فرمانے کے خلاف رائے نہین دے سکتا تھا چونکہ آپ مرد بزرگ و کار آزمودہ ہین مین سمجھا کہ کچھ تو مصلحت ہوگی زرنگار شاہ نے کہا کہ ہمارا حرج ہی کیا ہی کچھ نقصان تو نہین ہی بعد فتح سب فوج چلی جائیگی خورشید خاموش ہو رہا ادھر اور کچھ ذکر ہونے لگا اب یہان بارگاہ زردمان تاجدار کا ذکر ہوتا ہی اور بیان کیا جاتا ہی کہ یہ جو بیدار ہوکر دربار مین آیا سب پہلوان اور سردار آچکے تھے اسیوقت دبیر طلب کیا گیا دبیر بیضا رقم عطارد قلم حاضر ہوا حکم ہوا کہ ہماری جانب سے ایک نامہ بنام زرنگار شاہ اس مضمون کا تحریر کرو کہ ای زرنگار شاہ مین بموجب تمھاری تحریر کے بیرون شہر آیا ہون اور مین نے کوئی پایہ کمی کا کسیطرح نہین رکھتا ہون میرا تمھارا ایک خون ہی مین اور تم ایک درخت کے فرع میری تمھاری آبرو دعوت مین کچھ فرق نہین ہی صرف خوردی و بزرگی کا تو فرق ہی بدین سبب مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ مین خورد ہون اگر تمکو منظور ہو تو مین بدین شرط صلح پر آمادہ ہون جو کہ اس نامہ مین آگے تحریر ہے کیونکہ مین نے کوئی دب کر صلح نہین کرتا ہون صرف اس خیال سے اسقدر تحریر بھی کرتا ہون کہ یہ کوئی نہ کہے کہ خورد نے کچھ بڑے کا پاس نہ کیا برابر سے مقابلہ کیا کیا دنیا کا خون سفید ہوگیا ہی کہ بھائی کا بھائی نے قتل ہونا گوارا کیا یہ تمع زر تھی معلوم ہو کہ دولت کسی کے پاس ہمیشہ نہین رہتی ہی کبھی میرے پاس کبھی دوسرے کے پاس جو کو ہمیشہ حکومت کرتے ہین اب وہ نان شبینہ کو محتاج ہین جنھون نے ہمیشہ فاقے کیے وہ اب بر سر حکومت ہین جنکی سواری کے ہمراہ لاکھون کا مجمع ہوتا تھا اب وہ یکہ و تنہا خدا جانے کہان مارے مارے پھرتے ہین کوئی انکا نام و نشان بھی نہین جانتا ہی نہ معلوم مرگئے یا زندہ ہین جو کو ہمیشہ گدائی کرتے تھے اب نیل نشین ہین جنکو بوریا تک بیٹھنے کو میسر نہ تھا اب وہ مسند نشین ہین جو کہ بادشاہ بہت کشور تھے مثل دارا و سکندر و جمشید و منوچہر کے اب انکا کوئی نام بھی نہین لیتا قبرون کا پتہ بھی نہین ہی کہ یہ لوگ کہان دفن ہین کوئی دو پھول بھی سر قبر چڑھانے کو نہین رکھتا ہی فاتحہ پڑھنا تو درکنار ہی شعر عجب وہ لوگ ہین جنکو ہی عجب تاج سلطانی ۔ فلک بال ہما کو پل مین سونپے ہی کس رانی ۔ خداوند کریم نے انکو کسقدر دولت و حشمت عطا فرمائی تھی کہ جنکے تابع دیو و پری و جن تھے باوجود یکہ بدین شان و شوکت کبر و نخوت سے بری تھے جو چاہتے وہ سامان کر جاتے مگر دنیا کو بے ثبات جانا جب موت آئی چلے گئے نہ حکومت کام آئی نہ دولت سوائے دو گز زمین اور تھوڑے کپڑے کے اب انکے مرنے کا نشان تک باقی نہین رہا ایک ملائچہ موت سے مجبور ہو گئے بعد انکے دوسرے قابض ہوے وہ بھی بعد کچھ عرصہ کے اجل کا نشانہ ہوے پھر ایسی بے ثبات چیز پر بھروسا کرکے غرور کرنا حیف ہی انسان کو لازم ہی کہ اپنی اصلی حالت کو دیکھے اور خیال کرے کہ دنیا چند روزہ ہی جو عمل خیر کیے ہو جائے وہ غنیمت ہی ورنہ پھر ہم کہان اور یہ سامان دنیوی کہان پھر وہی اپنی قبر تاریک ہی اور ہم ہین ہی گوشۂ تنہائی ہی کوئی مونس نہ یار ہی عجب مصیبت کا عالم ہی نہ کوئی مددگار نہ ہمدم ہے اپنے اعمال ہین اور آپ ہین کیا برا وقت ہوتا ہی ہر ایک ساتھ چھوڑتا ہی نہ اولاد کام آتی ہی نہ دولت و حکومت سوائے اعمال نیک کے اگر اعمال نیک ہین تو میسر بہشت مبر سرشت ہی ورنہ گرز ہاے آتشین و قعر دوزخ بسکن

ہو ایسی صورت مین بشر کو یہ زیبا ہی کہ دنیا مین سانہ تاریکی کے بسر کرے مال و متاع کو ہیچ تصور کرے کسی پر ظلم نکرے
کسی کو حقیر نہ خیال کرے کسیکو حق و ناحق نہ پریشان کرے جسقدر خدا دے اسی پر اکتفا کرے اپنون کی عزت
کرے گوشہ نشینون کو نہ ستائے اُسکا شکر کرے ہمیشہ عبادت الہی مین بسر کرے یہ نہ خیال کرے کہ ہمکو خدا
نے حکومت دی ہی ہم جو کچھ کرینگے وہ ہمکو لائق و سزاوار اور زیبندہی ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لے رعایا
کو شاد رکھے ورنہ مثل ضحاک وغیرہ و فرعون و نمرود و شداد وغیرہ کے اس دنیا سے پراران
جائیگا اکثر تواریخ کی کتابون مین ان لوگون کا حال دیکھا ہوگا کہ یہ لوگ دعوی خدائی کرتے تھے مگر کیا ہوے
استخوان تک گل کر خاک ہوگئے وہ خالق بڑا جبار و قہار ہی اور غفار ہی بڑا رحیم و کریم و حلیم ہی اُس سے کسی کا
زور نہین چلتا ہی لہذا تمکو لازم ہی کہ اس راہ ضلالت کو ترک کرو مثل اپنے فرزند ارجمند کے شاہ راہ ہدایت
پر قدم رکھو یعنی دین اسلام و ملت بیضا اختیار کرو خداوند کریم کو اپنا خالق برحق و معبود حقیقی مطلق جانو اس قصور پرستی سے باز آؤ
مجھپر ظلم نکرو میرے کہنے کو بدل و جان سنو تمنے میری پہلے بھی حالت دیکھی تھی اور اب بھی میری حالت دیکھو کہ اُس کریم نے
مجھکو جلد مرتبۂ اعلی مرحمت کیا کہ بڑے بڑے شاہون کو رشک و حسد ہی یہ سب اُس خداوند کریم کی نظر عنایت و عنایت
اور بندہ پروری کا سبب ہی بھلا سوائے اُسکے کون یہ مرتبہ دے سکتا ہی وہ خداوند قصور جسکو تم اپنا معاذ اللہ خدا اور پیدا
کرنیوالا اور مدد کرنیوالا جانتے ہو اُسے یہ کہان قدرت ہی افسوس کا مقام ہی کہ جسکو ہم اپنے ہاتھون سے
بنا مین اور ہم اُنکے خود خالق ہون پھر انکو مین سجدہ کرین بڑی نادانی اور بیوقوفی ہی مقام غور و فکر ہی تم خود
خیال کرلو کہ کہین یہ بھی ہوا ہی کہ جسکے ہم خود بنانیوالے ہون اور پھر اُسکو اپنا خالق بنا مین بالکل خلاف عقل ہی
لہذا مین تمکو تاکید کرتا ہون کہ تم اس مذہب باطل کو ترک کرو وہ جو لوگ کہ اس مذہب کو ایجاد کر گئے ہین بالکل
عقل سے بے بہرہ تھے اُنکو اسقدر یاد نہ تھا کہ وہ اپنے خدا کو درباقت کرتے جو جیسے کہدیا اُسی پر تمنون نے
عمل کیا اور وہی اُنھون نے قبول کیا عقل خاک نہ تھی جانور سے بدتر تھے اُنمین کوئی ہو خواہ بزرگ خواہ
خورد اگر ہم یہ خیال کرین کہ ہمارے آبا و اجداد کا جو مذہب تھا وہ اچھا تھا وہی ہمکو بھی اختیار کرنا چاہیے تو
یہ امر بالکل عقل کے خلاف ہی اگر وہ مثل نامینا کے چاہ ضلالت مین گرے تو ہمکو بھی مثل اُنکے ہونا زیبا نہین
ہی با وصف ہونے چشم بصیرت اور عقل سلیم کے گرنا چاہیے نہین بلکہ دیکھ بھال کر قدم رکھنا چاہیے مین کہانتک
تمکو اس بابت تحریر کرون خلاصہ اس تقریر کا یہ ہی کہ اگر تم اور خورشید مذہب اسلام قبول کروگے تو مین
صلح کرونگا ورنہ کبھی نہین چاہے سر تن سے کٹ جائے مگر قدم اپنا راہ اسلام سے نہ پھیرونگا اس راہ مین
اگر درجہ شہادت کا پاؤنگا اگر صرف تمہین مذہب اسلام قبول کرو اور خورشید تاجگیر نہ قبول کرے تو تم مع
فوج کے مذہب اسلام اختیار کرکے اپنے ملک کو چلے جاؤ مین خورشید سے سمجھ لونگا مین یہ نہین کہتا ہون کہ میری
مدد کرو نہ تم میری شرکت کرو نہ خورشید کی کیونکہ خورشید کو بھی تو دعوی ملک گیری ہی اور وہ اسی مقصد سے
اس جانب کو آیا ہی اگر یہ دونون امر نہین منظور ہین تو بندہ مجبور ہی یہ خیال کرلو کہ دبے پر چیونٹی بھی کاٹ
کھاتی ہی اور گربہ بھی حملہ کرتے ہی بقول شیخ سعدی لیت نہ بینی کہ چون گربہ عاجز شود ✣ برآرد بچنگال
چشم پلنگ ✣ جانتک مجھ سے کوشش ہوسکیگی مین بھی سعی کرونگا فتح دینے نہ دینے کا خدا کو اختیار ہی بندہ اسکے
روبرو مجبور و ناچار ہی وہ مالک و مختار ہی ہر امر مین اسکو اختیار ہی مین یہ نہین دعوی کرتا ہون کہ ضرور فتح
حاصل کرونگا اگر وہ چاہے گا تو اسکے نزدیک کوئی امر مشکل نہین ہی ایک مور ضعیف فیل مست کو کیونکر ہلاک
کر ڈالتی ہی فرعون کے دست ظلم سے کیونکر جناب موسیٰ کو نجات ملی جناب خلیل پر کیون آگ گلزار کردی گئی
بس بشر کو یہی خیال کرنا چاہیے مین تمسے خوف کرکے التجا نہین کرتا ہون بلکہ اہل دنیا کی طعن سے بچنے کے

لیے اور دوسرے محبت برادری سے مجبور ہون آیندہ تمکو اختیار ہی بندہ مجبور و ناچار ہی جو کچھ کہ تمکو کہنا تھا مین نے کہدیا اب کوئی مجکو الزام نہین دے سکتا ہی مین نے اپنا حق عزیزی ادا کر دیا اِس شعر پر نامہ کو تمام کیا شعر
اگر صلح خواہی بخواہیم جنگ ٭ اگر جنگ جوئی ندارم درنگ ٭ بس نامہ تمام ہوا جب مضمون لکھوا چکا تو نامہ کو
لفافہ کر کے اُسپر اپنی مہر کرائی مختر رفیق اپنے عیار کو طلب کیا اور اُس سے کہا کہ یہ نامہ زرنگار شاہ کو
پہونچا دے رفیق وہ نامہ لیکر فوراً طرف لشکر زرنگار شاہ کے روانہ ہوا بعد جانے عیار کے بادشاہ نے
اہل دربار سے کہا کہ گو یہ نامہ سراسر پند و نصیحت سے مملو ہی اگر وہ لوگ کبھی اِسکے اوپر خیال کرینگے بالکل اسکو
ہیچ و پوچ تصور کرینگے اور جواب جنگ دینگے کیونکہ اُنکے دلون مین محبت خداوند تصویر کی بھری ہوئی ہی وہ کیونکر
اُس محبت کو ترک کر سکتے ہین خیر دیکھا جائیگا کہان جائینگے یہ کہکر اور ذکر کرنے لگا اُدھر رفیق وہ نامہ لیکر
لشکر مین پہونچا دربارگاہ پہونچکر اندر جانے کا ارادہ کیا دربگہ سالار نے روکا مگر یکبارگی جست کر کے
داخل بارگاہ ہوا بطریق اہل اسلام سلام کیا تمام اہل دربار برہم ہوے زرنگار شاہ نے کہا کہ تم کون
ہو اور کہانسے آئے ہو کہا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون دریافت کیا کہ کسکا نامہ لائے ہو کہا کہ شاہ شاہان
فریدون حشمت دارا شوکت سکندر مرتبت منوچہر عزت جمشید دولت رستم ہیبت صاحب جاہ و حشم مالک
تخت و تاج و علم بلند اقتدار فلک وقار یعنی شہنشاہ زردمان تاجدار مالک و حاکم زرین حصار کا نامہ لیکر
آیا ہون اور کسکا نامہ لاؤنگا کون ہی جو مجھ ایسے عیار کو نامہ دیکر روانہ کر سکتا ہی یہ مرتبہ اُسی شہریار کا ہی کہ جسکا
مجھ ایسا عیار طرار ملازم ہو یہ جوابدہی و جراری خورشید وزرنگار شاہ نے سنی مہیش پرداز کر گئے دلمین
کہا کہ کیون دریافت کیا وہ خود بیان کرتا مگر اب سوچ کرنے سے کیا حاصل کہا کہ لاؤ نامہ دیکھین کہا کہ کچھ زرنثار
کرو تو نامہ ملے بغیر زرنثار کیے ہوے نامہ کا ملنا غیر ممکن ہی یہ سنکر خورشید نے چند کشتیان زر سرخ کی طلب کر کے
نامہ پر سے نثار کین اُسوقت مختر رفیق نے کہا کہ اور بہت سی شرطین ہین جو کہ مین اِسوقت تم لوگون سے ادا
کرتا مگر خیر اب مین نے صرف نثار پر اکتفا کی لو یہ نامہ موجود ہی مگر ذرا اسپر غصہ نہ فرمائیے گا یہ پرچہ کاغذ ہی جو کچھ
جواب دینا ہو وہ کسی کے ہاتھ تحریر کر کے روانہ کرنا کہ وہ میرے ہمراہ چلے نامہ اُسکے پاس رہے جب وہ
وہان پہونچے گا مین نامہ لیکر بارگاہ مین جاؤنگا حضور شاہ مین پیش کرونگا خورشید نے کہا کہ کیا تم جواب نامہ
نہ لیجاؤگے رفیق نے ترش ہو کر جواب دیا کہ نہین خورشید نے کہا کہ کیا سبب رفیق عیار نے کہا کہ
دو سبب ہین اول یہ کہ تم لوگ کافر ہو اور کافر کا نامہ مین نہ لیجاؤنگا دوسرے اُسمین تمھارے خداوندون
کے نام تحریر ہونگے اور اُنکی تعریف پس مین کیونکر اُنکی تعریف کی تحریر کو لیجاؤن جنکو کہ مین خدائے باطل خیال
کرتا ہون اور ساحر اور بت سنگ ایک ہی تصور کرتا ہون یہ اصلیت ہی یہ جواب سنکر خورشید خاموش ہو رہا
مگر دل مین شرمندہ ہوا اور کہا کہ افسوس ایک عیار نے یون سر دربار تقریر کی اور ہمارے خداوندون تک کو
کہا اپنی ندامت دور کرنے کو یہ جواب دیا کہ کیا کرون تو نامہ لیکر آیا ہی کسی مذہب و مشرب مین ایلچی پر جور و جفا
جائز نہین ہی اگر نامہ بر نہوتا تو اِس تقریر کی وہ سزا سخت دیتا کہ تمام عمر یاد کرتا مگر مجبور ہون یہ سنکر مختر رفیق
نے جواب دیا کہ یہ نہ خیال کرو جو کچھ تمسے ہو سکے وہ کرو جبکہ تمھارا کچھ مذہب نہین ہی تو ایلچی کو ستم کرتے ہوے
تمھین کیا ہوا مین موجود ہون یہ نہ خیال کرو کہ مین نامہ بر ہون اِسلئے نامہ زرنگار شاہ نے دبیر کو دیا کہ اِسکو ذرا
پڑھو تو اِسمین کیا تحریر ہی اور رفیق سے کہا کہ اچھا اب خاموش رہو ہم نامہ بر کو کچھ نہین کہہ سکتے ہین ہمارے طریقہ
حکومت کے خلاف ہی اُدھر دبیر نے بصدائے بلند نامہ پڑھنا شروع کیا یہانتک کہ کل نامہ از ابتدا تا انتہا
لفظ بلفظ پڑھا جب تمام مضمون نامہ سے آگاہی ہوئی تو زرنگار شاہ و خورشید نے مختر رفیق سے کہا

کہ ہماری طرف سے کہدینا کہ تمنے تمہارا نامہ پڑھا مضمون سے آگاہ ہوے یہ جو تمنے تحریر کیا ہو تو یہ گفتگو اور تحریر تو بچون کے قابل ہو یہ انکے سمجھانے کو کافی تھی ہم ایسے دانا کے آگے بالکل ہیچ اور پوچ ہی یا جو کہ مسلمان ہو یہ اُسکو کافی ہو ان سب باتون کا یہ جواب ہو کہ ہم کبھی دین اسلام نہ قبول کرینگے بلکہ تمکو لازم ہو کہ ہماری خدمت مین حاضر ہو کر اپنا مذہب قدیم قبول کرو ورنہ آمادہ جنگ ہو تمہین ایسی بے قاعدہ تحریر سے کیا حاصل ہو بالکل لغو اور بیکار ہو یہ امر دشوار ہو کہ صلح ہو جائے اور اب تم بڑھا اسکا جواب ہم سوائے اسکے اور کچھ نہین دینگے اسکے جواب مین اب طبل جنگ بجے گا یہی جواب جو رفیق یہ سنکر فوراً وہانسے چلا آیا اور اپنے لشکر مین پہونچکر داخل بارگاہ ہوا بادشاہ سے کل تقریر بیان کی اُدھر بعد جانے اُسکے خورشید نے بمشورہ زرنگار شاہ کوس حربی کے بجنے کا حکم دیا موجب حکم نقارے پر چوب پڑی صدائے کوس حربی تمام لشکر مین پھیل گئی وہ جو ہرکارے یہان لشکر زردمان کے موجود تھے وہ یہ خبر لیکر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوے اُدھر یہ صدا جبکہ گوش زردمان تاجدار رین پہنچی تو اہل دربار سے کہا کہ یہ نقارہ کہان بجا ہو کوئی خبر تو لائے ابھی کوئی نہین گیا تھا کہ وہ جوڑی ہرکارے کی حاضر دربار ہوئی ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثناے بادشاہی بجا لائے عرض کیا کہ حضور کی عمر دراز ہو اور ترقی جاہ و جلال ہو دشمن سرکار پائمال ہو لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہو اُسکا قصد ہو کہ کل صبح کو نکل کر میدان جنگ مین آتش شر و فساد کو روشن کرے باقی خیریت ہو یہ کہکر وہ ہرکارے مجرا کرکے رخصت ہوے بادشاہ نے فتہ رفیق سے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بتائید ایزدی کوس رزمی بجے ہم بھی کل نکل کر مقابلہ کرینگے یہ حکم پاتے ہی رفیق نے نقارخانہ مین جاکر حکم دیا کہ نقارے پر چوب پڑے اہل لشکر کو معلوم ہو آواز نقارہ ہرگاہ صدا سے طبل رزمی سے تمام میدان قتل گونج گیا سامان جنگ ہونے لگا ہر سوار و پیدل اپنے اپنے حربے درست اور سان کرنے لگا کوئی خنجر تیز کرتا تھا کوئی تلوار پر صیقل کرتا تھا کوئی توڑہ دار درست کر رہا تھا کوئی کمان سیدھ کر برابر کر رہا تھا کسی نے ترکش سے خراب خراب تیر نکالکر پھینکدیے اور عمدہ عمدہ رکھنے دیے اور انکو الگ رکھا اور بعضون کو نکالکر اُنکے پیکان درست کیے کوئی سنان نیزہ صاف کرنے لگا کوئی گرز کو ہوا مین کرتولنے لگا اور اپنے یارون سے کہنے لگا کہ کل اس سے حریف کو پیوند زمین کرونگا کوئی خود و چار آئینہ اپنا دیکھنے لگا کسیکو فکر دشمن کشی تھی جو کہ بہادر اور حربی ہین وہ تو اپنے اپنے آلات حرب و ضرب درست کر رہے ہین اور مارے خوشی کے لباس بدنون مین تنگ ہو گئے ہین پھولون نہین سماتے ہین آپسمین گلے مل رہے ہین کہتے ہین کہ بھائی آج روز عید ہو کہ خدا نے بعد مدت یہ دن نصیب کیا کہ لڑائی کا دن آیا کل خون دشمن سے رنگ کھیلینگے لباس گلرنگ ہونگے زمین معرکہ خون دشمن سے گلنار ہوگی نہ معلوم کسکی اجل آئے کون اس دار فانی سے کوچ کر جائے بھائی جو ہمنے کہا سُنا ہو معاف کرنا کیونکہ سامنا بڑے جیارہ قہار کا ہو اُسنے کہا کہ برادر ہم بھی معاف کرنا جو انجام تمہارا ہوگا وہی ہمارا بھی ہوگا یہ وقت بہت برا ہوتا ہو سامنا برابر کے دشمن سے ہو جسکی پہلے چل جائے وہی بہادر ہو بھائی دعا کرو کہ قدم نہ ٹلین ثابت قدم رہین کوئی یہ نہ کہے کہ فلان بہادر کے قدم ہٹ گئے کہیت مین نہ ٹھہر سکا تلوار کی آنچ نہ سہ سکا یہ آگ وہی برداشت کرتا ہو کہ جسکا دل فولاد کا ہوتا ہو تلوار باندھنے سے بہادر نہین ہو جاتا ہو خدا اپنا فضل کرے کہ اگر آئے بھی تو ایک کو مارکے مرین ہماری لاش کے برابر دشمن کی بھی لاش ہو جہان اور بہادرون کا کھیت ہو وہان ہم بھی پڑے ہون کہ لوگ یہ نہ کہین کہ ہان بھی بہادر تھا بھائی کل کے مرنے مین تو درجہ شہادت ہو اور یہانکا بہادر کی زندگی پائینگے سیر بہشت نصیب ہوگی حق نمک مالک سے ادا ہونگے نمک حلال کہلائینگے خیر خواہ سرکار مشہور ہونگے دشمن بھی جانین گے کہ ایسے خیر خواہ ہوتے ہین اُسنے

جواب دیا کہ بھائی میری بھی یہی ہر وقت دعا ہی کل عروس مرگ کا سامنا ہی ہمنے تو اُسوقت سے زن و فرزند
کی محبت ترک کی اُنکا خدا حامی و مددگار ہی اور پرورش کرنیوالا ہی وہ کوئی نہ کوئی فکر رزق کردیگا ہم اِن سبکو
اُسپر چھوڑے جاتے ہین جو سب کا مالک ہی اجنبک کیونکہ بسر ہوئی اگر وہ یہ فکر نہ کردیتا تو کیونکر بسر ہوتی مدتون
گھر مین بیٹھکر نمک شاہی کھایا ہی اب جو وقت آیا تو کیا نہ ادا کرینگے یہ تو مردی و بہادری کے بالکل خلاف ہی
بہادرون مین تو آپسمین یہ مشورے ہو رہے ہین جو کہ بزدل و نامرد ہین وہ اِس فکر مین ہین کہ کسطرح شام
ہو تو ہم اپنا سامان سفر درست کرکے کسی اور شہر مین چلے جائین اگر جان ہی تو جہان ہی اگر ہم نہونگے تو ہمارے
زن و فرزند کی کون پرورش کریگا وہ ہمارے مارے جانے سے مرجائینگے اور بسبب فاقہ کشی کے ہلاک
ہو جائینگے اگر ہم ہونگے تو کہین اور نوکری کرکے بسر کرینگے اگر نوکری نہ ملیگی تو ٹوکری ڈھوکر اپنے بال بچونکو
کھلائین گے اور اُنکی پرورش کرینگے کیونکہ سوا ہمارے کوئی اُنکا نہین ہی ہمتو نوکری نہین کرتے تھے مگر خان
صاحب نے یہ مذاب ہمپر نازل کیا اون جان تو کہتی تھین کہ ہین نوکری نہ کرنے دونگی مگر اُنھون نے زبردستی
کر نوکر رکھا دیا ارے بھائی ہمنے تو کبھی چڑیا تک نہین ذبح کی اگر کسی کی فصد کھلتی دیکھ لیتے تھے تو خون جوش
مین آجاتا تھا اور غش کھاکر گر پڑتے تھے بھائی ہمارا تو خون بلکا ہی بھلا ہمسے لاکھون کا خون کیونکر دیکھا جائیگا
بھائی اگر کوئی جنازہ راہ مین ملتا تو کلیجہ ہاتھون اُچھلنے لگتا کہ مین اگر بخار چڑھ آیا ایک مدت تک باندھے رہے
یہ تو حال ہی بھائی ہمتو ہارے مرتو آج شب کو بہانے نکل جائینگے اُنسے جواب دیا کہ بھائی تم کیا کہتے ہو میرا بھی
یہی ارادہ ہی جو تمھاری حالت ہی وہی ہماری بھی حالت ہی خدا ہماری بھی خالہ کا بھلا کرے یہ کہکر سائیس کو
پکارا کہ میان کریم بخش ادھر تو آؤ نوکر دوڑا کر دمعام میان کو کیا ایسی ضرورت ہی کہ بلایا ہی نوکر دوڑکر حاضر ہوا
کہ میان کیا کام ہی کہ کرے کہا کہ کل دوپہر رات گئے گھوڑا ہمارا لشکر فلان مقام پر لے آنا ہم وہان تمکو ملینگے
ہمین ایک ضرورت ہی ہم ذرا جائینگے صبح ہوتے ہوتے چلے آئینگے نوکر نے کہا کہ میان کل روز جنگ ہی کہان
جائیے گا اگر اتفاق سے دیر ہوگئی تو سب کہینگے کہ نامرد تھے دم چراکر نکل گئے سب بدنام کرینگے اور جو نمک
شاہی برسون کھایا ہی وہ بھی ادا کرنا ضرور ہی یہ سنکر ایک مرتبہ برہم ہوکر جواب دیا کہ تمکو کیا جو ہم کہتے ہین وہ تم
کرو کہا تم ہمارے مالک ہو یا ہم اچھا ہم تیرے کہنے سے اپنی جان لعل سی دین نوکر نے دل مین کہا کہ یہ بڑے
بزدل ہین کہا بہت خوب گھوڑا موجود رہیگا ذکر یہ تھے چلا گیا یہان لشکر مین تو یہ بندوبست ہو رہا ہی بہادر فکر
جنگ کر رہے ہین بزدل تلاش فرار مین ہین یہی حال لشکر حریف کا ہی یہ مانتک کہ وہ دن تمام ہوا رات آئی طبل
اسبطرح بجا کیا دونون لشکرون مین طلایہ پھرنے لگا صدائے حاضر باش و ناظر باش بلند ہوئی جن بزدلون
نے سامان فرار کرلیا تھا وہ خود مع اسباب دوپہر رات کو جبکہ تاریکی ہوگئی فرار کرگئے اور جو کہ باقی رہگئے تھے
اُنھون نے جمال گوسلے کھانے دستر خوان لگانے شروع کئے پلنگ پر بیٹھے تھے اگر کوئی آیا بولکر کہا کہ گوبھائی کل کیا ارادہ
ہی آیا میدان جنگ کو چلوگے یا نہین کہا کہ بھائی مجکو تو شام سے دست آرہے ہین ضعف اسقدر ہوگیا ہی کہ ہلا
نہین جاتا ہی اگر دست نہ آتے تو مین ضرور چلتا بعد عرصہ کے یہ دن آیا ہی مگر مجبور ہون اُسنے کہا کہ اچھا چلکر تماشا ہی
دیکھنا ہی اچھا دیا اگر ضعف کم ہوگیا یہ سنکر وہ خاموش چلا گیا دل مین کہا کہ کیا بزدل آدمی ہی اسقدر زمانے تک
نمک کھایا جب وقت آیا تو نخرہ کرکے پڑ رہے بڑے مرد تک حرام ہین یہانتک کہ وہ رات اسی سامان
اور بندوبست مین بسر ہوئی دونون طرف عالم پھر وہی اس رہی طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھر اکیا کہ یکایک مرغ سحر
نے اپنے آشیانہ سے پرواز کی صدائے اذان آنے لگی لشکر اسلام مین سب بیدار ہوئے وضو کرکے سجادون
پر لئے عبادت الٰہی کرنے لگے بعد فراغت نماز دعا مین اپنی ثابت قدمی اور نصرت کی بصد الحاح و گریہ و زاری د

بصد خشوع وخضوع خدا سے طلب کرنا شروع کین بعد فراغ دعا سجدۂ شکر کرکے اپنے سامان جنگ مین مصروف
ہوے زردمان شاہ بھی نماز وغیرہ سے فراغت کرکے اسلحہ تن پر لگا کر برآمد ہوا اُدھر اپنے اپنے خیموں سے
سردار آنے لگے سپاہ تیار ہوگئی لشکر کفار مین بھی سب اُٹھے موافق اپنے مذہب کے پوجا پاٹ کیا بعد فراغ کے
وہ بھی سب مسلح ہوکر دربارگاہ پر آکر موجود ہوے زرنگار شاہ وخورشید سپاہ اور کمر ہوکر برآمد ہوے دونون
سوار ہوکر مع پانچ لاکھ پچاس ہزار سپاہ ومع پہلوانان نامی وسرداران گرامی کے طرف میدان کارزار کے
چلے اُدھر سے زردمان تاجدار بھی سوار ہوکر عقب مین لشکر جو کہ قریب چار لاکھ تیس ہزار کے تھا مع
سرداران اولوالعزم وپہلوانان پرجگر کے طرف میدان جنگ کے چلے وہ لشکرون کے علمون کے پھریرے
سرخ زرد وزنگاری کھلے ہوے اور کھرونون کے ٹاپون کی صدائین اور اسلحہ کی چمک دمک کا عجب طرح کا
سمان دکھائی تھی وہ کوسون میدے کا بوقت کھلنا ہوا اُسپر دوشنبہ کے تڑکون کا مثل گوہر کے چمکنا اور طائران
خوش الحان کا بالحان وضع وزبانون پر اپنی زبان مین تسبیح کرنا اور کلمہاے خودرو کا مہکنا اور نسیم سحری کا اٹھلا
اٹھلا کے چلنا آفتاب عالمتاب کا دریچۂ مشرق سے سر نکالنا نرن آفتاب کا وہ میدان مین پھیلنا اور کچھ تھوڑی
تھوڑی دھوپ کا نکلنا وہ خنکی کا وقت عجب لطف دیتا تھا خوشبو سے گلہاے خودرو کی تمام صحرا مہکا ہوا
تھا دھوپ کے سبب سے قطرہاے شبنم مثل گوہر آبدار کے چمک رہے تھے عاشق مزاجون کے دماغ
معطر ہو رہے تھے اُدھر شاہ مشرق تخت نیلی پر بصد جلوہ گری نیزہ خطۂ شعاعی لیکر براے تماشاے رزم
دلیران میدان جنگ مین برآمد ہوا کہ یہ دونون لشکر بھی میدان جنگ مین پہنچے صفوف جدال وقتال
آراستہ ہونے لگین صف آرا نکلے صفین درست کرنے لگے چھبیون صفین دونون لشکرون کی درست ہونے
لگین میمنہ ومیسرہ قلب وجناح ساقہ وکمین گاہ قلب فوج مین تخت شاہی بصد زیب وزینت قائم کیا گیا برابر
اُسکے اسپ خوش رفتار پر تومان تاجدار ودیگر سرداران نامدار استادہ ہوے جانب میمنہ صمصام وجانب
میسرہ نقیل دیو صورت بعدہ سپہ سالاری قائم ہوے اُدھر تخت زرنگار شاہ وخورشید دونون قلب لشکر
مین برابر اُنکے اور پہلوان نامی میسرہ پر سپہ سالار زرنگار شاہ ومیمنہ پر سپہ سالاران خورشید وفرندوز زیر خورشید
استادہ ہوے نیزے بلند ہوگئے ابرہاے سپر چھا گئے آسمین برقہاے شمشیر کوندنے لگی علم فوج کھل گئے پھریرے
اُڑنے لگے باجے جنگی بجنے لگے پہلوانان رعد آواز گرجنے لگے صداے پہلوانون اور جھنکار کے تلوارون اور
آوازے باجون کی تمام صحرا گونج رہا تھا سنان وخود کی چمک آنکھون مین چکا چوند کیے دیتی تھی کسی جانب
ڈھالون کا ابر اُمنڈا ہوا معلوم ہوتا تھا کہ سیاہ گھٹا چھائی ہے کمین برچھیون کے پھل چمک رہے
تھے کہین کمندین بجھی ہوئی تھین کسی طرف کمانین کڑک رہی تھین صف آرا صفین درست کر رہے
تھے کہ اگر کوئی سوار یا پیدل صف سے بڑھا تو اُسکو برابر صف کے گرد باسم سے سم نعل سے نعل گوش
سے گوش دُم سے پٹھ سے دم ملی ہوئی تھی اسقدر اُس صحرا مین دونون لشکرون کی کثرت تھی
کہ طائر نظر کا گذرنا دشوار تھا ہوا کا گذر غیر ممکن تھا سواے میدان جنگ کے جو کہ برابر مقابلہ دلیران
قرار دیا گیا تھا کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ کوئی قدم جہان رکھ سکے تل رکھنے کی جگہ نہ تھی بڑی کش مکش تھی جب
صفین دونون جانب کی آراستہ ہوچکین تو کڑکیت اکلے کڑکا کہا لشکرون نے نکلکر نقابت کی یہ صدا دی کہ جوانو
آج روز جنگ ہے لوم نام ونگ ہے آج تم صوت آہنی سے نام سہراب ورستم کو مٹا دو آج عروس مرگ کا سامنا
ہے دیکھین کسکا قدم آگے کو بڑھتا ہے اور کون دہشت سے تلوار کی پیچھے ہٹتا ہے کون بڑھکر سینہ تلوارون پر دھرتا
ہے اور کون نیزہ وتیر سے سینہ کو ملا دیتا ہے کون اپنے دشمن کو قتل کرتا ہے کون عروس مرگ کو بخوشی وخوری بیاہ کر

لیجاتا ہی ای نامورون وہ کام کرو کہ صفحۂ ہستی پر تمھارا نام تا قیام قیامت روشن رہے تمکو لازم ہی کہ اپنے باپ دادا کے نام کو روشن کرو نام آوری دکھاؤ اور وہ نام کرو جیسا تم لوگون کو چاہیے کیونکہ آج تمھاری لوگون کی برات کا دن ہی شعر ای نامور وہ نام کرنا + رستم سے نمودہ کام کرنا دیگر رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہگیا + مردون کا آسمان کے تلے نام رہگیا + کہان ہی رستم کہان ہی سہراب کہان ہی اسفندیار یہ بہادر تو دنیا سے اٹھ گئے مگر انکا بسبب بہادری و شجاعت کے ہمیشہ تک صفحۂ روزگار پر قائم ہی اور تا قیام دنیا قائم رہیگا جب نقیب نقابت کر چکے تو تبردارون نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا ستونون نے آب پاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھا دیا اُدھر دونون لشکرون کے بہادرون کا صدائے نقباسے یہ حال تھا کہ جوش شجاعت و فرط جرات سے چہرے سرخ ہو رہے تھے قبضون پر ہاتھ پڑے ہوے تھے کوئی قبضۂ شمشیر کو چوم رہا تھا کوئی تشنۂ جرات و دلیری سے جھوم رہا تھا کوئی نیزے کو تکان دے رہا تھا کوئی گرز کو ہلاتا تھا کوئی صف سے گھوڑا نکالے دیتا تھا صف آرا آکر پھر برابر کر دیتا تھا اگر کوئی کنوتی سے کنوتی جدا ہو گئی تو وہ پھر صف آرا نے برابر کر دی صف آرا پھر رہے تھے سب کو یہ انتظار تھا کہ دیکھیے لشکر حریف سے کون برائے مقابلہ نکلتا ہی کہ یکایک لشکر حریف کے علم سیاہ رنگ جلوہ گری پر آئے اور ایک پہلوان کہ نام اسکا عقرب گرگ پیشانی تھا زنگار شاہ سے اجازت لیکر میدان جنگ مین آیا سراپا میدان کا دکھایا جب آپ بھی اور وہ گھوڑا بھی عرق عرق ہو گیا تو نیزے کو زمین مین گاڑ کر دم لیا جب دم استوار ہو گیا تو لشکر اسلام کا رخ کیا اور بہ لغز تیز و تند دیکھا اور آواز دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلے کو آئے یہ صدا دینا تھا کہ یہان سے بہرام گردن سوار بادشاہ سے اجازت لیکر اسکے مقابلے کو آیا میدان مین پہونچکر اسکا سامنا کیا اور صدا دی کہ مین تیرے مقابلے کو آیا ہون عقرب نے نظر حقارت اُسکی جانب دیکھا اور کہا کہ کیون قضا دامنگیر ہی کیا کوئی اور نہ تھا کہ تجھ ایسے کمزور کو میرے مقابلے کو روانہ کیا جو کہ میری ایک ضرب کا بھی متحمل نہو گا افسوس کچھ لطف نہوا مین خیال کرتا تھا کہ کوئی بڑا بہادر میرے مقابلے کو آئیگا معلوم ہوتا ہی کہ لشکر زرد مان مین سوائے تیرے اور کوئی بہادر نہین ہی کہ جو میرا مقابلہ کرے یہ سُنکر بہرام نے جواب دیا کہ کیون اسقدر لاف و گزاف اور بیہودہ تقریر کرتا ہی جو تیرا جی چاہے وہ کر مین موجود ہون میرے بادشاہ کی سپاہ مین تو اسقدر پہلوان ہین کہ جنکے روبرو رستم و سہراب کی جرات کی کچھ حقیقت نہین ہر مثل تیرے انکے چاکر مین بھلا وہ کیا تیرے مقابلے کو آتے ہان اگر کوئی پہلوان زبردست آتا تو وہ بھی آتے میری نگاہ مین تو تیرے لشکر مین کوئی انکا ہم پلہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ وہ مقابلہ کو آئین مین ہی تیرے لیے کافی ہون کیون اسقدر غرور کرتا ہی یہ سُنکر اُسنے کہا معلوم ہوتا ہی تیری قضا آگئی ہی لاجو حربہ رکھتا ہی اُسنے کہا کہ ہم اہل اسلام ہین ہمارے یہان پیشقدمی جائز نہین ہی ہم پیش دستی نہین کرینگے تو سنبھلا پنا حربہ نکال لے جب ہمارا خدا کو تیری ضرب سے بچائیگا تو ہم بھی اپنا حربہ کرینگا یہ سُنکر عقرب نے کہا کہ اگر تیرے یہان پیشدستی نہین ہی تو ہمارے یہان تو ہی خبردار رہنا یکلخت نیزے کو تکان دیکر بہرام کے سینہ کو تاک کر وار کیا بہرام نے بھی نیزہ سنبھالا لگی نیزہ باری ہونے طعن پر طعن چلنے لگی سنان سے سنان اور بنان سے بنان لڑنے لگی کوئی ستراسی طعن کی نوبت آئی تھی کہ بہرام نے اُسکے نیزے کی سنان اپنے نیزے سے نکالدی پھل مثل ستارے کے چمک کر زمین پر گرا خالی ڈانڈ اُسکے ہاتھ مین رہگئی لشکر اسلام سے ایک شور آفرین بلند ہوا یہ مارے خجالت کے غرق عرق ہو گیا جھنجھلا کر ڈانڈ کھینچ ماری اُسنے خالی دی وہ زمین پر پڑی عقرب کو اور زیادہ غصہ آیا تیغۂ برقتاب نیام سے کھینچکر خبردار کہکر مارا اُسنے تلوار کو خیال مین رکھا جیسے ہی تلوار فریب سر آئی پنجہ ملی و راز کہکے تلوار کی دھار بچاکر ہاتھ ڈالدیا قبضہ کو اپنے

قبضے مین کیا عقرب نے چاہا کہ زور کرکے تلوار چھین لون مگر ممکن نہوا بہرام نے ہاتھ مروڑکر تلوار چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر صدر زین سے اُٹھالیا اور سر سے بلند کرکے دے مارا اور صدا دی کہ دیکھا تو نے ہمارے زور کو تو ہمکو حقیر و کمتر تصور کرتا تھا یہ کہکر گھوڑے پر سے کود پڑا اور اُسکے سینہ پر سوار ہوا اور کہا کہ شناخت مین پروردگار عالم کے کیا گناہ ہی اُسنے کچھ کلام سخت کہا بہرام نے سینہ پر سے اُتر کر یک ضرب شمشیر اُسکے دو پارکالے کیے چونکہ شاہ صاحب یہ طریقے تعلیم کرگئے تھے جب سے یہ لوگ اُسی طریقہ اور قاعدے پر چلتے ہین بہرام نے اُسکو قتل کرکے صدا دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو وہ میرے مقابلے کو آئے مین موجود ہون اُدھر اہل اسلام نے صدائے تحسین و آفرین بلند کی اہل لشکر حریف جل گئے یہ حال دیکھکر عقرب کا بھائی نشوا طمار خوار زرنگار شاہ سے اجازت لیکر برائے مقابلہ میدان قتال مین آیا اور قریب پہونچکر تلوار کا وار کیا بہرام نے خالی دیکر اب جو اپنا وار کیا تو مع مرکب اُسکے چار ٹکڑے ہوے اِسکو بھی قتل کرکے صدا دی کہ آئے اور کوئی یہ صدا سنکر قوت مردم در بغیر اجازت شاہ مقابلے کو آیا آتے ہی پہلے اُسنے گرز کا وار کیا بہرام نے گرز کو خالی دیا اور لپک کر خنجر جو مارا تو ڈکر سینہ کے پار گذر گیا وہ بھی مرکر گرا پھر قرطوم دراز بینی برائے مقابلہ آیا پہلے خوب نیزہ بازی ہوئی کوئی غالب و مغلوب نہوا مگر ایک مقام پر بہرام نے نیزے کو گانٹھ کر جو جھٹکا دیا تو نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا وہ سو انیزے آب خجالت مین غرق ہوگیا بعد کو بہرام نے نیزہ اُسکے سینہ پر مارا کہ پشت کو توڑکر پار گذر گیا زور کرکے اُسکو پشت اسپ سے نیزہ کی نوک پر اُٹھالیا اور اونچا کرکے زمین پر دے مارا کہ استخوان تک ریزہ ریزہ ہوگئے اور دو پہلوان مقابلے کو نکلے وہ بھی زخمی ہوے یہانتک کہ شام ہوگئی دونون لشکرون مین طبل بازگشت بجا اُسدن کی میدان داری مین چار پہلوان ہاتھ سے بہرام کے قتل ہوے اور دو زخمی ہوے زردمان شاہ بہرام کو اپنے ہمراہ لیکر بخوشی و خورمی طرف اپنی بارگاہ کے مع کل لشکر کے روانہ ہوا اور پڑاؤ پر آکر قیام کیا اُدھر زرنگار شاہ و خورشید رخ و فرخ مغموم طرف اپنی فرودگاہ کے واپس گئے زردمان نے داخل بارگاہ ہوکر حکم دیا کہ بزم عشرت منعقد ہو طبخ کا سامان ہونے لگا لشکر اپنے مقام پر اُترا ہر سردار اپنے خیمے مین گیا لباس رزم اُتارا پوشاک بزم پہنی اور دربار مین آنا شروع کیا یہانتک کہ تھوڑی دیر مین تمام دربار سردارون سے بھر گیا اُدھر خورشید و زرنگار شاہ رخ و فرخ داخل بارگاہ ہوے لشکر اُترا زرنگار شاہ نے فوراً جاتے ہی حکم نواخت طبل جنگ کا دیا نقارے پر چوب پڑی نواخت کوس حربی کی خبر سنکر ہرکارے لشکر اسلام کے روانہ ہوے یہان طبلے پر تھاپ پڑ رہی تھی ایک مطربہ غزل گا رہی تھی اُس غزل سے عجب سمان بندھا ہوا تھا ہر ایک محو اور مست تھا عالم وجد تھا ہر ایک سردار خوش و مسرور تھا کہ یہ ہرکارے داخل بارگاہ ہوے انھون نے اتنا توقف کیا کہ مطربہ غزل تمام کرلے تو ہم عرض کرین جب وہ گا چکی تو اسوقت انھون نے مجرا کیا اور عرض کیا کہ حضور زرنگار شاہ نے بسبب رنج و غم پھر طبل جنگ بجوایا ہی ارادہ ہی کہ کل میدان مین نکلکر پھر معرکہ آرا ہو بادشاہ نے اُنکو خلعت دیکر رخصت کیا اور حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل رزمی بجے بتائید خداوند کریم ہمکو اُسکی ذات کا بھروسا ہی موجب ارشاد شاہ والا نے نقارے پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہی رات بھر دونون لشکرون کے سردار جاگا کیے طلایہ پھرا کیا نقارے بجا کیے وہ رات اہل لشکر کو امید و بیم مین گذری اُدھر زردمان تاجدار نے دو پہر رات تک تاج دیکھا بعدہ دربار خاست کرکے آرام کیا اُدھر زرنگار شاہ طبل جنگ دے کر بسبب رنج کے جاکر خواب غفلت مین مبتلا ہوا یہانتک کہ وہ رات بسر ہوئی صبح کو وافق دستور دونون بادشاہ بیدار ہوے اپنے اپنے مذہبون کے طریقہ سے

عبادت ادا کی اہل لشکر دونون جانب کے اُٹھے نماز و فراغت مذہبی سے فراغت کرکے مسلح اور مکمل ہوکر
مستعد ہوے کہ اِس عرصہ مین اُدھر زردمان تاجدار اور اُدھر زرنگارشاہ مع خورشید کے خیمہ سے
برآمد ہوا سب سردارون و پہلوانون کا بجا ہوا سب کا مجرا لیتے ہوے بادشاہ یعنی زردمان کل فوج کو اپنے
ہمراہ لیکر طرف میدان نبرد کے چلے اُدھر سے زرنگارشاہ چلا وہ صبح کا سماں وہ نسیم سحری کا چلنا اور وہ
گلہاے دشت کا مہکنا اور خورشید کا آسمان پر نکلنا عجب سماں دکھاتا تھا یہانتک کہ دونون لشکر میدان جنگ
مین پہونچے صف آرائے نکلکر صفین درست کین علم کھل گئے باجے بجنے لگے سنانین چمکنے لگین کمانین کڑکنے
لگین پہلوان گرجنے لگے نقیب نکلے نقابت کرکے چلے گئے صفون پر سناٹا سا چھا گیا پھر مارے شجاعت
کے سرخ ہوگئے ہر ایک دشمنون کو بنظر حرب و مقابلہ دیکھنے لگا تلوارین تولنے لگے گرز اٹھ گئے نیزے بلند
ہونے لگے جب نقیب نقابت کرکے ہٹ گئے لشکر زرنگارشاہ سے پھر ایک پہلوان کہ نام اُسکا تہمتاق
آدم خوار تھا بڑا زبردست اور بہادر تھا وہ اجازت لیکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا اِدھر سے بہرام
جو کہ کل میدان مین براے مقابلہ آیا تھا حسب الحکم زردمان تاجدار میدان مین آیا بعد گفتگوے بسیار
نوبت حرب و ضرب کی آئی تمہتاق ہاتھ سے بہرام کے مارا گیا نمرود اژدر در مقابلہ کو آیا وہ بھی ہاتھ سے بہرام
کے زخمی ہوا شدید اژدر ترک مقابلہ کو آیا وہ بھی مارا گیا دو پہر کے عرصے مین پانچ پہلوانون کو قتل اور چار کو زخمی
کیا کر یکایک لشکر زرنگارشاہ کے بائین جانب کے علم جلوہ گر ہوے جسطرف کہ لشکر خورشید تھا اُسکی
سپاہ سے میمون سگ صورت مقابلہ کو آیا یہ بہت زبردست پہلوان ہے بہرام سے آکر مقابلہ کیا بعد زدوکوب
بسیار بہرام میمون کے ہاتھ سے زخمی ہوا اُس ملعون حرام نے چاہا کہ قتل کرڈالون کہ ناگاہ بادشاہ
فولاد قوی بازو للکارتا ہوا آیا اور پکارا کہ دست خود رانگہ دار مین تیرا حریف آپہونچا خبردار اب ہاتھ نہ لگانا
ورنہ اُسیر ہو بہ کرتا وہ یہ لشکر تمہارا ہے فریب اُسکے پہونچ گیا بہرام تو لوٹ آگیا فولاد اُسکے مقابل ہوا دوبدو
ہوئی فولاد بھی اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا قنطور سخت پنجہ نکلا فولاد کو پھیر دیا خود مقابلہ کیا میمون کو قنطور
نے زخمی کیا کہ عوج دراز گردن آیا وہ بھی ہاتھ سے قنطور کے زخمی ہوا اور دو پہلوان آئے وہ قتل ہوے
یہانتک کہ شام ہوگئی دونون لشکر واپس گئے پھر زرنگارشاہ نے طبل بجوایا صبح کو میدان مین آیا پہلوان مقابلہ
کو نکلے اُس روز کی میدانداری مین قنطور کے ہاتھ سے چند پہلوان زخمی ہوے اور دو جان سے مارے گئے
کہ قریب شام قنطور ہاتھ سے موّاج دریانشین کے زخمی ہوا اسی پر زرنگارشاہ نے اکتفا کی طبل بازگشت
بجوا کر واپس گیا جا کر پھر طبل جنگ بجوایا صبح کو میدان داری ہوئی آج موّاج کے ہاتھ سے صیقل گرزنن
و بہمن تیغزن و سمسار سخت کمان زخمی ہوے اسی میدان داری مین شام ہوگئی دونون لشکر واپس گئے
یہانتک کہ زرنگارشاہ نے آج پھر مارے خوشی کے طبل جنگ بجوایا صبح کو میدان مین آیا دونون لشکرون
کی صفین آراستہ ہوئین موّاج دریانشین آج پھر میدان مین آیا مبارز طلب کیا گرگین بلند کمان اُسکے
مقابلے کو آیا وہ بھی ہاتھ سے گرگین کے زخمی ہوا سرشار تشتی گیر آیا وہ بھی زخمی ہوا اُسدن کی میدان داری
مین گرگین نے کئی پہلوان زخمی کیے اور کئی جان سے مارے یہانتک کہ شام ہوگئی دونون لشکر اپنی فرودگاہ
پر واپس گئے جاکر آرام کیا اُس روز طبل نہ بجا کیونکہ کئی میدان داریان برابر ہوئین تھین بدین سبب اُس روز
زرنگارشاہ نے طبل جنگ نہ بجوایا کیونکہ لشکر تھک گیا تھا اور بہت سے پہلوان مجروح بھی ہوگئے تھے دوسرے
اُس لشکر کا بھی انتظار تھا جسکو کہ زرنگارشاہ نے بذریعہ اپنے عیار فتراک کے شہر زرنگار یہ سے
طلب کیا تھا کہ وہ آملے تو اب مقابلہ ہو پھر زردمان تاجدار کو ہوئی کہ آج لشکر حریف مین کوس رزمی نہین

بجاہی اُسکا قصد ہی کہ تین چار دن مقابلہ موقوف رہے کہ اُسکا لشکر شہر زرنگار یہ سے آجاوے اور جو پہلوان کہ زخمی ہوگئے ہین وہ بھی صحت پاجاہین اور لشکر بھی آسودہ ہوجاوے زردمان تاجدار نے کہا کہ کیا ہرج ہی اچھا ہی ہمارا بھی لشکر راحت پاجائیگا ہمارے بھی پہلوان جو کہ مجروح ہین وہ بھی صحت پاجائینگے یہ کہکر دربار برخاست کیا اور جاکر آرام کیا ان لوگون کو اور دونون لشکرون کو یہان بندوبست مین رکھا جاتا ہی کہ احوال اسکا پھر بیان ہوگا

اب حال فتراک عیار زرنگار شاہ کا تحریر ہوتا ہی

کہ وہ عیار بعد طی مراحل وقطع منازل کے شہر زرنگار یہ مین پہونچا پہلے محل سرا کے دروازے پر آیا اور اندر خبر کرائی کہ مین بادشاہ کے پاس سے آیا ہون خبر خیریت لایا ہون مخبر سے خبر محل دریافت کرکے وہ نامہ لیکر پاس فرزان اژدرچشم مارخوار سپہ سالار کے آیا اور اُسکو نامہ دیا وہ مضمون نامہ پڑھکر آگاہ ہوا اُس سے کہا کہ آج تم توقف کرو کل مین مع لشکر یہان سے طرف بادشاہ کے کوچ کرونگا وہ عیار یہ سنکر اپنے مکان پر آیا رات اپنے گھر مین بسر کی صبح کو اٹھکر پاس سپہ سالار کے آیا اور کہا کہ اب آپ انتظام اپنے چلنے کا فرمائے اُسنے کہا کہ اچھا بس اُسیوقت اُسنے حکم دیا کہ کل لشکر تیار ہو بموجب حکم کل لشکر اُسیوقت تیار ہوگیا چونکہ زرنگار شاہ بوقت جانے کے وہ لشکر اُسکے ماتحت کرگیا تھا اُسکی زیر حکومت دے گیا تھا جب سے یہ لشکر اُسکے پاس تھا جیسے ہی اُسنے حکم دیا فوراً وہ لشکر تیار ہوگیا اُسنے ایک شخص کو امرائے شہر مین سے کہ نام اُسکا شیران تصویر تھا اور بڑا مردجری تھا اُسکو وہان کا حاکم کیا اور آپ مع ایک لاکھ نوے ہزار سپاہ کے اور دس ہزار کو برائے بندوبست شہر بموجب تحریر بادشاہ وہان چھوڑا مع اُن پہلوانون کے کہ جنکے نام نامہ مین تحریر تھے طرف لشکر زرنگار شاہ کے روانہ ہوا فتراک عیار پیشا پیش رہبری کرتا ہوا چلا جاتا ہی یہانتک کہ قریب ایک صحرا کے پہونچا وہان فروکش ہوا وہ رات وہان بسر کی صبح کو وہانسے کوچ کیا انکو تو راہ مین چھوڑ دیے

اب حال لشکر زرنگار شاہ اور لشکر زردمان شاہ کا تحریر ہوتا ہی

کہ جب وہ زمانہ ختم ہوا کہ جسمے دنون کا زرنگار شاہ نے حکم دیا تھا کہ اتنے دنون طبل جنگ نہ بجے کیونکہ ہم اب مقابلہ نہ کرینگے اُسوقت تک کہ جبتک ہمارا لشکر شہر سے نہ آملے تو ایک دن اسکو بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ اب کہانتک لشکر کا انتظار کیا جاوے ابھی تک تو وہ لشکر نہین آیا یہ خیال کرکے خورشید سے کہا کہ اب مین کبتک لشکر کا منتظر رہون زردمان خیال کریگا کہ لشکر زرنگار شاہ مین اب کوئی پہلوان ہی اور نہ قوت اسقدر ہی کہ وہ مقابلہ کرے اب جب لشکر تازہ آئیگا جب مقابلہ کریگا کہین اس خیال سے وہ خود نہ مقابلے پر آمادہ ہوجاوے اور پھر ہمکو اُسوقت مین خفت ہوگی خورشید نے کہا کہ پھر کابکی دیر ہی طبل جنگ بجوالیجے آپ نے خود طبل جنگ نہ بجوایا گو کہ مجکو یہ امر بہت ناگوار تھا مگر مین آپ سے کچھ کہہ نہ سکا کیونکہ میرا قاعدہ ہی کہ جنکا شریک ہوتا ہون اور وہ مرد بزرگ ہوتا ہی تو پھر مین کل کام اپنا اُسکی رائے پر چھوڑ دیتا ہون کہ جو اُسکے نزدیک بہتر ہوگا وہ وہ کریگا بدین سبب مین خاموش ہورہا کچھ نہ کہا اب جب آپ نے یہ بیان کیا تو مین نے بھی رائے دی یہ سنکر زرنگار شاہ نے حکم نواخت طبل جنگ کا دیا یہ خبر لشکر زردمان تاجدار مین پہونچی کہ آج پھر زرنگار شاہ نے طبل جنگ بجوایا ہی زردمان نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی اُسکا لشکر آگیا ہی کوئی جاکر خبر تو لائے یہ سنکر چند ہرکارے گئے فوراً حال دریافت کرکے واپس آکر عرض کیا کہ ابھی تک تو لشکر نہین آیا ہی مگر پہلوان اُسکے لشکر کے قریب صحت ہوگئے ہین بدین سبب اُسنے طبل جنگ بجوایا ہی کہ مین حضور نہ فرصت پاکر حملہ کرین یا خود خواہش جنگ کرین اُسوقت میری کر کری ہوگی باوجودیکہ لشکر کثیر تھا پھر زرنگار شاہ نے جنگ شروع کرکے آپ ہی موقوف کردی زردمان سے دب گیا آخر کو عاجز ہوکر زردمان نے

خود مقابلہ کی خواہش کی بس ایسے ایسے خیال کرکے طبل جنگ بجوادیا بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہم بھی کل میدان مین جاکر مقابلہ کرینگے اور یہ بتاؤ کہ جو پہلوان ہمارے لشکر کے تھے اور زخمی ہوگئے تھے وہ بھی اچھے ہوگئے یا نہین وزیر نے عرض کیا کہ حضور ابھی تک اُنکے زخم اچھے نہین ہوے ہین اسیطرح آلے ہین نہ معلوم کیا وجہ ہے یہ سُنکر بادشاہ نے حکم دیا کہ صبح کو اُنکو شہر مین بھیجدو کہ وہان اُنکا علاج سرکاری شفاخانہ مین کیا جاوے اور بہت کوشش کیجاوے کہ وہ بہت جلد شفا پاوین اور صحت پذیر ہون وزیر نے عرض کیا کہ کل بموجب حکم کے ربند ہونگا بادشاہ یہ حکم دیکر داخل خیمۂ آرامگاہ ہوا اور دربار برخاست ہوا ہر ایک اُٹھکر اپنے اپنے خیمون کو گیا سامان جنگ ہونے لگا طبل جنگ رات بھر دونون لشکرون مین بجا کیا اور طلایہ پھرا کیا سردارون نے وہ رات جاگ کر مثل شب برات کے بخوشی وخورمی شوق جنگ مین بسر کی ہر ایک کو یہ اشتیاق تھا کہ کہین جلد صبح طلوع ہو تو میدان جنگ مین جاکر مقابلہ کرین خون دشمن سے میدان جنگ کو گلرنگ کرین اِس فکر وخوشی مین وہ شب بسر ہوئی اور صبح پرد شب سے ظاہر ہوئی ہر ایک سردار دونون لشکرون کے امور ضروری سے فراغت کرکے اسلحہ تن پر لگاکے مسلح اور مکمل ہوکے اور دربار گاہ پر آکر حاضر ہوے اُدھر لشکر زرنگار شاہ کے سردار حاضر دربار گاہ ہوے اُدھر زردمان کے لشکر کے سردار جو کہ زخمی نہ تھے حاضر دربار گاہ ہوے یہانتک کہ زرنگار شاہ اپنے خیمہ سے برآمد ہوا اور مع کل لشکر کے طرف میدان رزم کے چلا اُدھر زردمان نے بیدار ہوکر نماز وغیرہ سے فراغ حاصل کرکے اپنی فتح کے لیے دعا کی بعدہ اسلحہ جنگ تن پر لگاکر خیمۂ بارگاہ سے برآمد ہوا وزیر نے بڑھکر مجرا کیا بعد اسکے ہر سردار کا مجرا ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ اُن سردارون کو شہر مین روانہ کردیا نہین وزیر نے عرض کیا کہ ابھی نہین مگر مین اسکا بندوبست کرتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ آپ اُنکو روانہ کرکے میدان جنگ مین آیے مین جاتا ہون کیونکہ زرنگار شاہ میدان مین آگیا ہوگا میرے لشکر کا منتظر ہوگا وزیر نے عرض کیا کہ حضور تشریف لیجائین مین ابھی اُنکو روانہ کرکے حاضر خدمت ہونگا یہ سُنکر بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہوا تخت شاہی طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا عقب مین کل لشکر جلاوہ صبح کا سماں اور مرغان صحرا کا درختون پر چہچہانا کرنا اور وہ درختون کا نسیم سحری کے سبب سے جھومنا گیاہ سبز کا وہ لہلہانا اور اُسپر قطرہ ہاے شبنم کا مثل گوہر آبدار کے بسبب شعاع آفتاب کے چمکنا باجون کا بجنا دلہاے لشکر کو پامال کیے دیتا تھا علم فوج کھلے ہوئے تھے خورشید عالمگیر تاج روشن سر پر رکھے ہوے تخت زبرجدی پر مع فوج شعاعی کے عالم کو روشن اور منور کیے ہوے تھا اور برائے تماشاے جنگ دلیران بصد جاہ وحشم میدان جنگ مین جلوہ گر تھا جسکے سبب سے تمام عالم منور تھا تاریکی کا تو ذکر نہین ہی یہانتک کہ یہ بھی لشکر میدان مین پہونچا مقابل لشکر حریف ہوا علم لشکر ہر دو طرف کے کھل گئے صف آرا لشکر صفین درست کرنے لگے سواران چابک پوش دوش بدوش رکاب بہ رکاب تھوتھنی بہ تھوتھنی کنوتی بہ کنوتی دم سے دم سم سے سم ملائے ہوئے تھے بیرقین کھل گئین باجے بجنے لگے نقیب نقابت کرکے چلے گئے صفون پر سناٹا سا ہوگیا فرط شجاعت سے ہر ایک جھومنے لگا اور مثل رعد کے پہلوانان لشکر گرجنے لگے اور قبضۂ شمشیر چومنے لگے کہ یکایک لشکر زرنگار شاہ سے ایک پہلوان کہ نام اُسکا شیر پرکالہ زن تھا میدان مین آیا مبارز طلب کیا چونکہ لشکر اسلام کے بہت پہلوان زخمی ہوچکے تھے مثل بہرام وفولاد وغیرہ کے آج گرگین بلند کمان زردمان تاجدار سے اجازت لیکر اُسکے مقابلے کو آیا پہلے تلوار زن ہوا اُسکے بعد نیزہ بازی ہوئی دونون کے نیزے بیکار ہوگئے اُسوقت شیر پرکالہ زن نے نیزے کو ہاتھ سے پھینکدیا اور تلوار نیام سے لیکر جھپٹ کر وار

کیا گرگین نے سپر کو سر کی پناہ کیا ضرب تیغ کو آسیب سپر سے رد کیا اور یہ شعر ورد زبان کیا شعر تو ضرب زدی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + یہ شعر پڑھکر کہا کہ اب میری نوبت آئی ہے یہ کہکر تیغ بر قتاب کو نیام سے لیکر سر پر اُس نابکار کے لگائی اُسنے بھی چاہا کہ سپر پر روکون مگر نہ رکی سپر کو کاٹ کر خود اور دو بلغہ کو قلم کیا کانسہ سر مین در آئی سراسر کلاہ چمڑے کو کاٹتی ہوئی صراحی گردن سے گذر کر صندوق سینہ مین آئی وہانسے گذر کر شکم کی خبر لیتی ہوئی شرمگاہ کے بھاٹک سے گذر گئی نہ رہا کچھ مرکب اُسکے چار ٹکڑے ہوے مرکر گر پڑا ایک آواز تحسین و آفرین کی دونون لشکرون سے بلند ہوئی گرگین نے ہجوم کر صدا دی کہ جسکو تمناے مرگ ہو وہ میرے مقابلے کو آئے یہ صدا سُنکر مثقال گرزنان پسر سپہ سالار خورشید تاجگیر یعنے مثقال خوک صورت کے لڑکے نے جو کہ وزیر تھا اُسکا اُسنے اپنے باپ اور خورشید سے اجازت لیکر اپنے مرکب کو صف سے برلے مقابلہ بڑھایا اور سامنے گرگین کے آکر نعرہ زن ہوا اور جنگاور پر آمادہ ہوا اور ہم جنگاور ہوا یہانتک کہ دونون مرکب برابر سے ہٹ گئے دونون مرکبون کو رانون مین مسلکر باہم مقابلہ کیا نیزے سنبھالے نیزہ بازی ہونے لگی بڑی دیر تک نیزہ بازی رہی کوئی غالب و مغلوب نہوا آخر کو نیزے پھینک کر دونون نے عمود ہاتھون مین سنبھالے دو دو چار چار ضرب کی نوبت آئی اگر زبھی بیکار ہوگئے تو انکو بھی ہاتھون سے پھینک کر تلوارین نیام سے لین ضربین چلنے لگین تا دیر ردوبدل رہی آخر کو اُسنے گرگین کو دھوکا دیکر اب جو سر پر ہاتھ لگایا تو لاکھ اُسنے سپر سر پر اُٹھاکے روکی مگر وہ ضرب نر کی تلوار سپر کو کاٹ کر خود پر آئی خود دو بلغہ عرق چین کو کاٹتی ہوئی کانسہ سر مین پہونچی تا دو ابرو اُتر گئی گرگین نے دستانہ مین ہاتھ مارے دستانہ مین قلم ہوکر کلائیان مجروح ہوئین تلوار نو ہمنا کر نکل گئی مگر چادر خون کی بہکر چہرے پر آئی گرگین کو چکرا یا مگر جرات کر کے فدہ تحت الحنک سے زخم سر کو کسکر باندھا مگر بسبب زخم کاری کے سنبھلا نہ گیا غش طاری ہوا گھوڑے کی گردن مین ہاتھ ڈالدیے اُسوقت اُسنے چاہا کہ ایک اور ہاتھ لگاؤن کہ کام تمام ہوجاوے یہ حال دیکھکر صمصام جنگ آزما زردمان تاجدار سے اجازت لیکر دوڑا اور کہا کہ دست خود را نگہدار کہ مین تیرا حریف آپہونچا یہ کہکر گرگین کو اور لوگون کے ہمراہ کرکے لشکر مین بھیجدیا اور خود اُسکا مقابلہ کیا اُسنے بڑھکر وہ خون آلود تلوار یہ کہکر لگائی کہ یہ اہل اسلام کا خون چاٹے ہوے ہے لے یہی ضرب ہے یہ کہکر سر پر لگائی صمصام نے تلوار کو آتے ہوئے خیال مین کرکے بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اور پنجہ مڑوڑکر تلوار چھین لی اور پھر وہی تلوار سر پر لگائی کہ چار انگل کا کانسہ سر مین در آئی اُسنے اپنا سر نیچے کو کھینچا تلوار تو نکل گئی مگر وہانسے نکل کر گردن پر مرکب کے آئی سر مرکب کا قلم ہوگیا راکب نیچے گھوڑا اوپر ایک تو زخمی تھا دوسرے گھوڑے سے جو گرا تو گھوڑا اوپر گرا بایان ہاتھ بھی گھوڑے کے نیچے دب کر جو ڑ پر سے اکھڑ گیا یہ دو صدمے جو پہونچے تو غش آگیا صمصام نے ہاتھ روک لیا اور کہا کہ اُسکو اُٹھالیجاؤ ہم زخمی پر ہاتھ نہین ڈالتے مین ہمارا یہ دستور نہین ہے اور کوئی مقابلے کو آئے مین موجود ہون یہ سنکر چند عیار دوڑے اور اُسکو اُٹھا کر لیگئے یہ دیکھکر خود شنکال خوک صورت باپ اُسکا خورشید سے اجازت لیکر مقابلہ کو نکلا آکر ہمگاور ہوا دونون مرکب برابر سے پسپا ہوے رانون مین مسل کر ایک دوسرے کے مقابل ہوا کہ شنکال نے نیزہ اُٹھاکر وار کیا صمصام نے اُسکے وار کو اپنے نیزے پر روکا کئی نیزہ بازی ہونے چند طعن مین صمصام نے اُسکا نیزہ حوالی کیا اُسنے غصہ مین آکر بغیر خبردار کیے تیغہ آبدار اُسکا سر پر وار کیا صمصام جنگ ہوشیار ہو ضرب تیغ یوں پوری خود فولادی پر پڑی اور خود کو کاٹ کر تا دو ابرو اُتر آئی صمصام نے دستانہ مارا کہ تلوار تو چھنا کر نکل گئی مگر ایک چادر خون

کی سر سے نکلی مگر صمصام نے زخم سر کو چپکی سے پکڑ کر جرات کرکے وار کیا مگر وہ خالی گیا اُسکے جھونک مین جو جھکا تو اُسنے دوسری اور ضرب لگائی کہ زخم سر چو پارہ ہوگیا چند سردار اور عیار دوڑ پڑے صمصام کو اُٹھا کر لیگئے اور ایک سردار نے مقابلہ کیا وہ بھی اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا دوسرے نے لشکر مقابلہ کیا وہ مارا گیا اسطرح کی میدان ماری مین دو سردار زرنگار شاہ کے لشکر کے زخمی ہوئے کوئی جان سے نہین مارا گیا اور ایک قتل ہوا اور زردمان کے یہان کے تین سردار زخمی ہوئے اور ایک جان سے مارا گیا یہانتک کہ اب شام ہوگئی زرنگار شاہ نے طبل بازگشت بجوادیا اور مع فوج اپنی فرودگاہ پر واپس کیا اب اِسنے فتنکال پر سے زرنثار کیا بہت خوش تھا زردمان صمصام و گرگین کے زخمی ہونے سے مغموم و رنجور واپس گیا جاکر اپنی بارگاہ مین قیام کیا لشکر فرودگاہ پر اُترا سرداران لشکر جو کہ زخمی ہوئے تھے وہ شفاخانہ بھیجے گئے اور جو کہ زخمی نہ تھے فتل قتیل دیو صورت وغیرہ کے رہگئے تھے اور حاضر خدمت تھے وہ سب آکر حاضر ہوئے کہ اتنے عرصہ مین وزیر بھی آکر حاضر ہوا بادشاہ نے کہا کہان وزیر تم میدان جنگ مین نہین آئے آج تو میدان حریف کے ہاتھ رہا وزیر نے عرض کیا کہ حضور مین بموجب ارشاد عالی سرداران مجروح کے شہر کو روانہ کرنے مین رہا گو کہ ارشاد ہوا تھا کہ تو میدان مین حاضر ہونا مگر معذور رہا امیدوار معافی ہون بادشاہ نے فرمایا کہ کیا حرج ہی ہمارے ہی کام مین تو تھے مگر آج یہ واقعہ ہوا کہ گرگین جو کج میدان مین گیا تو ایک پہلوان کو قتل کیا اور ایک کو زخمی کیا کہ اُدھر سے اور ایک پہلوان نکلا اُسنے گرگین کو مجروح کیا صمصام نے جاکر اسکو زخمی کیا اور ایک پہلوان کو جان سے مارا دوسرے کو زخمی کیا چونکہ شام ہوگئی تھی طبل بازگشت بجوا کر وہ واپس گیا یہ واقعہ کہدیا جو کہ بیان کیا مگر اب دیکھیے کہ کیا ہوتا ہی وزیر نے عرض کیا کہ حضور پریشان نہون خدا اچھا کریگا کیا پہلوان آپ کے لشکر مین کم ہین آپ کیون فکر کرتے ہین کوئی مقام تردد نہین ہی بادشاہ نے سردارون کیطرف دیکھکر فرمایا کہ اگر آپ لوگ کوشش کرینگے تو سب کچھ ہوگا اُن لوگون نے عرض کیا کہ اب دیکھیے گا کہ ہملوگ کشتہ رکوشش کرتے ہین اپنی جانین آپ پر نثار کرینگے کہ دشمن بھی یاد کرینگے اور کہینگے کہ ہان کسی لشکر سے اور شاہ سے مقابلہ پڑا تھا یہان تو یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اُدھر زرنگار شاہ نے داخل بارگاہ ہوتے ہی طبل جنگ بجوایا اور حکم دیا کہ ابھی طبل جنگ بجے بموجب حکم کوس رزمی بجا یہ صدائے کوس و حرب جب گوش حق نیوش بادشاہ لشکر اسلام مین پہونچی تو زردمان نے بھی حکم دیا کہ نقارۂ رزمی بجے ہم کل مقابلہ کرینگے لشکر زردمان تاجدار مین بھی نقارۂ حربی بجا دونون لشکرون مین تسب بھر نقارہ بجا کیا زرنگار شاہ دربار برخاست کرکے جاکر سو رہا اُدھر زردمان نے بھی دربار برخاست کیا اور جاکر آرام کیا رات بھر دونون لشکرون کے سردار پہلوان جاگا کیے اور سامان جنگ و جدال مین مصروف رہے غلایہ پھرا کیا یہانتک کہ سحر ہوئی دونون لشکر میدان مصاف مین آکر صف آرا ہوے جب صفین درست ہوگئین ثقیب نکلے نقابت کرکے چلے گئے شنکال خوک صورت میدان مین آیا مبارز طلب کیا کہ لشکر زردمان تاجدار سے آج ایریق تیغزن برائے مقابلہ آیا وہ بھی زخمی ہوا جب یہ دونون پہلوان زخمی ہوے تو ہوشنگ دراز کمان نے مقابلہ کیا وہ بھی بعد زدوبدل بسیار کے ہاتھ سے اُسکے مجروح ہوا اُسکے بعد ہوشنگ تیرزن نکلا وہ بھی زخمی ہوا تا شام دس پہلوان اُسنے زخمی کیے طبل بازگشت بجا دونون لشکر واپس گئے پھر طبل جنگ بجا رات کو زردمان شاہ نے اپنے وزیر سے فرمایا کہ او وزیر تم ان پہلوانون کو اسیوقت طرف شہر کے روانہ کردو کہ اب جنگ کا طریقہ دگرگون معلوم ہوتا ہی دوسرے انکا علاج بھی وہان کیا جاوے وزیر نے عرض کی کہ خداوند کیم فتح عنایت فرمائیگا آپ پریشان نہون مین بموجب حکم ان

پہلوانان مجروح کو طرف شہر کے روانہ کرتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ یون تو وہ مالک ہی مگر ابتو کوئی طریقہ فتحکا معلوم نہین ہوتا ہی سوائے تقیل و تومان کے کوئی دوسرا پہلوان نہین ہی کہ جو مقابلہ کرے گا تومان بھی بیمار ہی رہا تقیل وہ اکیلا تن تنہا کہانتک مقابلہ کریگا اس سے بہتر یہ ہی کہ یہ لوگ جو کہ زخمی ہین داخل شہر ہون اس سبب سے کہ اگر کمین شاید خدانکردہ لشکر شکست کھاکر بھاگے تو اسوقت یہ لوگ کہین یہان رہ نہ جائین کیونکہ یہ لوگ میری جان و روح ہین ان سب نے میرے لیے اپنی جانین عزیز نہین کمین پھر میں کیونکر انکی غیرتون مین اپنے فرزندسے انکو زیادہ عزیز رکھتا ہون وزیر نے عرض کیا کہ حضور اسقدر کیون متفکر ہین اسکے فضل و کرم پر نظر رکھین دیکھین تو پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی یہ سپہ سالار حضور کا کافی ہی لوگ کہ صمصام کل مجروح ہوچکا ہی اسکے ہاتھ سے وہ بھی رات سے بہت بہادر تھا اگر نہ معلوم کیا ہوا جو وہ زخمی ہوا مگر یہ ضرور اسکو قتل یا زخمی کرینگے یہ بہت زبردست ہین بادشاہ نے طرف تقیل کے دیکھا تقیل نے عرض کی کہ حضور جبتک میری دم مین دم باقی ہی اسوقت تک تو مین ضرور کوشش کرونگا بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ تو مجھسے امید قوی ہی مگر میری راے یہ ہی کہ کل تومان جاکر مقابلہ کرے کیونکہ تمہارا شاگرد ہی اور جم سپہ سالار ہو اور تمسے میرے لشکر کا دل قوی ہی اگر خدانخواستہ یہ مجروح ہوجاوے تو اسوقت تمکو اختیار ہی تقیل نے عرض کیا کہ حضور نے یہ کیا ارشاد فرمایا حضور یہ میرے پیر و مرشد ہین بھلا وہ میرے ہوتے کیون جائین وہ شاہزادے ہین مین ملازم حضور رہون خدا وہ دن نہ کرے کہ مین موجود ہون اور میرا شاہزادہ مقابلہ کو جائے بادشاہ نے جواب دیا کہ تمسے میرے دل کو قوت ہی تقیل نے عرض کیا کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین خدا حضور کو اور شاہزادے کو سلامت رکھے مجھ ایسے لاکھون ہوجاوینگے حضور مین کل صبح کو اسکا مقابلہ کرونگا یا تو مین نے اسکو قتل کیا یا زخمی یا اپنی جان حضور کے قدمون پر نثار کی اسکے بعد حضور کو اختیار ہی بادشاہ نے فرمایا کہ خیر دیکھا جائیگا وزیر سے کہا کہ اس پردۂ شب مین سرداران زخمی کو شہر مین پہونچادو وزیر یہ سنکر اسیوقت باہر آیا دربار زرد مان سے اور سرداران زخمی کو جو کہ اسمیدان کی میدان داری مین زخمی ہوے تھے انکو اسیوقت بھراہی چند سرداران لشکر طرف شہر کے روانہ کردیا ادھر بادشاہ نے جاکر آرام کیا یہانتک کہ صبح ہوگئی دونون بادشاہ مع سپاہ و لشکر میدان مصاف مین آپہنچے صف آرائی ہوئی نقیب نقابت کرکے واپس گئے آج پھر شنکال میدان مین آیا مبارز طلب کیا فوراً تقیل نے اپنا مرکب دہنی صف سے نکالا کیونکہ یہ سپہ سالار دست راست ہی اور صمصام جو کہ زخمی ہوگیا ہی وہ دست چپ کا سپہ سالار ہی مرکب کو بڑھاکر روبرو تخت شاہی کے آیا اور عرض کی کہ حضور اجازت میدان عنایت ہو اب غلام سے اسکی لاف زنی نہین سنی جاتی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ تومان کو جانے دو تم نہ جاؤ اسنے دست بستہ عرض کیا کہ ابتو غلام نے قصد کرلیا ہی غلام ذلیل ہوگا یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ گو میرا جی نہین چاہتا ہی مگر مجبور ہون جاؤ خداوند کریم کے تمکو سپرد کیا یہ سنکر تقیل نے مجرا کیا تنگ مرکب کو موافق اپنی مرضی کے درست کرکے چست کیا اور مرکب پر سوار ہوکر رخ میدان نبرد کا کیا گھوڑا تو تین طرار دن مین رزمگاہ مین پہونچگیا شنکال نے جیسے ہی حریف کو آتے ہوے دیکھا فوراً گرداسپر کا لیکر گھوڑے کو بقصد تگاو بڑھایا جیسے ہی یہ قصد اسکا تقیل نے دیکھا اسنے بھی سپر کو دوش سے لیا اور برابر پہونچ کے ہم تگا در ہوا ادھر سیر تی پڑی سپرون سے شرارے آتش کے نکل کر بالاے آسمان گئے دونون کے مرکب برابر سے ہٹ گئے مگر دو قدم مرکب شنکال کا دو پسپا ہوا مرکب تقیل دو قدم کم رہا ان دونون نے مرکبون کو پھیر کر سامنا کیا شنکال نے نیزہ اٹھاکر تقیل کے سینہ کو تاک کر مارا تقیل نے نیزے کو نیزے پر روکا نیزہ بازی ہونے لگی چند طعن

دین تقبل نے اُسکا نیزہ ہوائی کیا اسکو غصہ آگیا اور اپنے پرسے گرز اُٹھاکر خبردار کہکر تقبل پر مارا تقبل نے گرز کو گرد پر روکا تڑاقا ہوا تق گرد بلند ہوا تقبل دل گردین پوشیدہ ہوگیا اِسنے صدا دی کہ زدم ویست کردم مہتر رفیق دوڑ کر آیا گرد کرد کے چرخ مارا پانی کا چھینٹا دیا اندر گرد کے در آیا اور آواز دی کہ اے پہلوان دوران وگرشاسب جہان کیا حالت ہے حریف ازنی کر رہا ہے تقبل نے کہا کہ اچھا ہون تنگ ہو خدا کا بچا مجکو خداوند کریم نے یہ کہکر دل گرد سے آواز دی کہ کسکو مارا تو نے اور کسکو پست کیا مین تیرا حریف موجود ہون یہ کہکر اپنے گرز کا وار کیا اُسنے بھی گرز پر روکا اُسکی بھی دہی ذبت ہوئی وہ بھی گرد وغبار مین پنہان ہوگیا اُسکے بھی عیار نے دوڑکر گرد کو بدستور بٹھایا مگر اتنا فرق تھا کہ یہ عرق مین غرق ہوگیا تھا اور یہ خوش تھا جب عیار نے گئی آواز مین دین جب اِسکو ہوش آیا گرد سے نکلا غصہ بہت تھا آتے ہی تلوار کا وار کیا تقبل نے تلوار کو سپر پر روکا تلے وار چلنے تا دیر رد و بدل رہی آخر کو تقبل نے غصہ مین آکر اب جو وار کیا تو اُسنے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر ضرب قیامت کی تھی کب رکتی ہر سپر و خود کو کاٹ کرتا دوابرو آ تر آئی اِسنے داستانہ مارا تلوار اوسے نکل گئی مگر چادر خون کی سر سے جاری ہوئی اور غشی طاری ہوئی تقبل نے آواز دی کہ لیجاؤ اِسکو اور کسیکو میرے مقابلہ کو بھیجو یہ صدا سنکر چند عیار دوڑ پڑے اور بہت جلد اُسکے قریب آکر اُسکو اُٹھا کر لیگئے اور ایک پہلوان برائے مقابلہ آیا ایک چشم زدن مین اُسکو تقبل نے قتل کیا اُسکے بعد اور ایک پہلوان آیا وہ بھی زخمی ہوا تا شام تقبل کے ہاتھ سے کئی پہلوان مجروح ہوئے اور کئی جان سے مارے گئے یہانتک کہ شام ہوگئی طبل بازگشت بجا دونون لشکر اپنی فرودگاہ پر واپس گئے زرنگار شاہ نے جاتے ہی فوراً طبل جنگ بجوا دیا اور کچھ دیر دربار کیا بعدہ جاکر سو رہا کہ اس اثنا مین اُسطرف زردمان خوش خوش داخل بارگاہ ہوا اُس روز اُسنے بڑی دیر تک دربار کیا کہ یکایک صدائے طبل جنگ آئی اِسنے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی نقارہ بجے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا اور جاکر آرام پذیر ہوا کہ اس عرصہ مین صبح ہوگئی دونون لشکر میدان نبرد مین آکر صف آرا ہوے اور ہوا ایک دوسرے کے مقابل استادہ ہوے آج پھر لشکر خورشید سے پیچ سرجوش پسر وزیر خورشید بڑا بہادر اور جری تھا برائے مقابلہ آیا اور مبارز طلب کیا اُدھر سے پھر تقبل اجازت میدان لیکر مقام قتال پر آیا پہلے تگاور چلے پیچ کا مرکب پسپا ہوا سلگر راتون مین آکر مقابلہ کیا نیزہ چلا پیچ کا نیزہ بھی تقبل نے ہوائی کیا پیچ نے نہایت جوش سے غیظ وغضب مین آکر تلوار ماری مگر تقبل پہلوان زبردست اور آزمودہ کار تھا اسنے باڈھ بچاکر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا پنجہ مروڑکر زور کیا اور تلوار چھین لی چونکہ وہ بھی بڑا جری و بہادر تھا اور صغیر سن بھی تھا کوئی پندرہ سولہ برس کا سن ہوگا عالم جوانی مین نہایت غیظ وغضب اور جوش طاری ہوا اور تلوار چھین جانے سے نہایت برہم ہوا دوسری تلوار جو کہ کمر مین لگی ہوئی تھی فوراً کھینچکر نہایت چستی اور چالاکی سے تقبل پر وار کیا مگر یہ جہاندیدہ اور آزمودہ کار نہایت ہوشیار پہلوان ہی وہی تو بڑا تجربہ کار تھا فوراً اِسنے باماندت سپر وار کو اُسکے روکیا اور وہ تلوار جو کہ تھنچی تھی اُس سے اُسپر وار کیا سپر اُسنے بھی اُٹھائی اور چہرے پر روکی مگر یہ وار اور ضرب دست زبردست کی تھی کب رکتی ہر سپر کو کاٹ کر خود پر آئی اور خود و بلغہ عرق پیس کو کاٹتی ہوئی کاسئہ سر مین در آئی تا دو ابرو اُتر گئی مسیح نے داستانہ مارا کہ دونون کلانیان بھی ہوئین تلوار تو چھنا کر نکل گئی مگر ایک چادر خون کی سر سے جاری ہوئی اور غشی طاری ہوئی تقبل نے یہ حالت دیکھکر آواز دی کہ اِسکو بھی لیجاؤ اور کوئی مقابلہ کو آئے کہ یکایک تمام علم لشکر خورشید کے جلوہ گری پر آئے خورشید خود اپنے مرکب کو بڑھاکر روبرو تخت زرنگار شاہ کے آیا اور کہا کہ اب مین خود اِسکے مقابلہ کو جاتا

یہ پہلوان مجکو بڑا زبردست اور ہوشیار معلوم ہوتا ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ آپ کے جانیکی کوئی ضرورت نہین ہی ابھی میرا سپہ سالار قنطور عقب چشم موجود ہی علاوہ بکے ابھی آپ کے اور میرے لشکر مین بہت سے سردار ہین وہ جاکے مقابلہ کرینگے آپکیون جائین خورشید نے کہا کہ نہین میرا جی چاہتا ہی کہ اب اس سے مین ہی مقابلہ کرون پسنکر بادشاہ نے کہا کہ جایئے سپرد خداوند تصویر آپکو کیا پسنکر خورشید مرکب چھیڑ کر بمقابلہ تقبیل آیا اور ہم تکا در ہوا دونون مرکب برابر سے پسپا ہوے مرکبون کو پھیر کر مقابلہ کیا نیزہ بازی ہونے لگی تھوڑے عرصہ تک نیزہ بازی ہوئی کوئی کسی پر غالب نہوا نیزے ہاتھ سے پھینکدیے گر زچلے اسمین بھی برابر رہے گرز بھی رکھدیے نوبت تلوار کی پہونچی بڑی دیر تک ردوبدل رہی ایک مقام پر خورشید نے ضرب لگائی تقبیل نے چاہا کہ مرکب کو بڑھا کر قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالدون اور بند دست پکڑکر تلوار کو چھین لون کہ یکایک اسوقت مرکب کے بڑھانے مین مرکب نے اسکے سکندری کھائی خود اسکے جھٹکے مین سر سے ہٹگیا ابھی سنبھلنے نہ پایا تھا کہ تلوار سر پر بڑی زخم کاری لگا تا دوابرو تلوار اتر گئی تقبیل نے دستانہ مارا دستانہ مین قلم کلائیان مجروح تلوار تو جھنکر نکل گئی مگر خون اسقدر نکلا کہ مرکب پر سنبھلا نہ گیا عیال مرکب پکڑکر گردن سے مرکب کے لپٹ گیا اُدھر خورشید نے خود سر کوچ کرکے صدا دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو وہ میرے مقابلے کو آئے مین موجود ہون یہ صدا سنکے **تومان** تاجدار نے قصد کیا تھا کہ مین مقابلہ کو جاؤن مگر منصور زرین حصاری کہ اسکو دعوی بہادری تھا **زردمان** سے اجازت لیکر وہ میدان مین آیا مقابلہ کیا تھوڑے عرصہ مین زخمی ہوکر واپس گیا چونکہ ستارہ اہل اسلام کا گردش مین تھا جو گیا واسطے مقابلے کے وہ زخمی ہوا یہانتک کہ شام ہوگئی زرنگار شاہ نے طبل بازگشت بجوا دیا دونون لشکر اپنے مقام فرودگاہ پر واپس گئے زخمیون کے ٹانکے دیے گئے اُدھر موافق حکم زرنگار شاہ کے پھر طبل جنگ بجا لشکر اسلام مین بھی نقارہ بجا جو کہ زخمی تھے اُنکو وزیر نے بموجب حکم **زردمان** شاہ اُسیوقت شہر مین روانہ کردیا وہ رات بھی بسر ہوئی صبح کو دونون لشکر میدان مین آکے صف آرا ہوے بعد صف آرائی کے نقیب نکلے جب نقیب نقابت کرچکے تو خورشید میدان مین آیا مبارز طلب کیا **تومان** باپ سے اجازت لیکر مقابلے کو گیا رنگا رنگ چلی برابر رہے نیزہ بازی ہوئی کوئی غالب و مغلوب نہوا گرز چلے اُسمین بھی برابر رہے تلوار مین کھنچ گئین ردوبدل ہونے لگی کوئی غالب و مغلوب معلوم نہوتا تھا دو بجایان تھین کہ کودرہی تھین **تومان** قلم بیان اُس شخص کا تھا کہ جو دنیا مین اپنا مثل و نظیر نہ رکھتا تھا یعنے رستم ثانی نبیرۂ صاحبقران جس خاندان سے کہ ہنرپہ گری لوگ تعلیم پاتے تھے یہ کب چوکتا ہی مگر خورشید بھی خوب کابل ہی کہین پر کمی نہین کرتا ہے برابر ہی کیونکہ دعوی بہادری رکھتا ہی دوپہر تک تلوار چلی ایک مقام پر خورشید نے دھوکا دیکر جو تلوار ماری تو مرکب **تومان** نے سکندری کھائی تلوار بھرپور پڑی چارانگل سر مین درائی **تومان** نے جرات کرکے استادہ مارا تلوار تو نکل گئی مگر چادر خون کی جاری ہوئی **تومان** نے اُس چادر خون کو آستین سے پاک کیا اور زخم سر کو پٹکے سے مضبوط تھام کر اپنا وار کیا اُس ہنرداری مین اسکی بھی تلوار سر پر خورشید کے پڑی اور چارانگل وہ بھی درآئی خورشید نے سر کو بچے کھینچا تلوار نکل کر سر مرکب کے آئی گردن مرکب کی قلم ہوئی خورشید مع مرکب زمین پر گرا اُدھر لشکر زردمان نے جو دیکھا کہ ہمارا سپہ سالار زخمی ہوا ایک مرتبہ تمام لشکر حملہ آور ہوا اُدھر لشکر خورشید نے بھی یہ خیال کیا کہ ہمارا سردار زخمی ہوا وہ بھی حملہ آور ہوا نرزنگار شاہ نے حکم دیا کہ تمام لشکر جائے مدد کرے لشکر خورشید کی یہ خبر لشکر زرنگار شاہ بھی حملہ آور ہوا تینون لشکر باہم مل گئے چند کہار **تومان** کو تو لیگئے مگر خورشید کو لوگون نے اگر دوسرے مرکب پر سوار کیا اُسنے زخم سر کو باندھکر

اور تلوار لیکر حملہ کیا زردمان بھی مرکب پر سوار ہوکر تلوار میان سے لیکر لشکر حریف مین در آیا ابتو گھمسان کی تلوار چلنے لگی ہنون لشکر لگنے باجے جنگی بجنے لگے ہلیان تیغون کی کوندنے لگین نیزون کی سنانین چمکنے لگین پہلوان ہر صف مین رعد سا گرجنے لگے مرغ تیر اڑ اڑکر اس صف سے اس صف مین جانے لگے صدائے عمودان سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا تک آہن گران ہی صفین درہم برہم ہوگئین میمنہ طرف میسرہ کے میسرہ طرف جناح کے ساتھ لگین گاہ درہم برہم ہوگیا زرنگار شاہ بھی تخت سے اترکر مرکب پر سوار ہوکر اور تلوار پکڑکر لشکر مین در آیا ادھر سے زردمان اور ادھر سے خورشید و زرنگار شاہ صفون کو درہم برہم کرتے ہوے چلے صفین تلے اوپر ہوگئین یہ حالت تھی کہ بھائی بھائی کو باپ بیٹے کو اور بیٹا باپ کو نہ پہچانتا تھا برابر تلوار چل رہی تھی دریاے خون جاری تھا گرد و غبار بلند تھا نعرۂ دلیران سے زمین زرنگار گونج رہی تھی صداے دلیران سے گوش گردون کر ہوے جاتے تھے ایسی جنگ مغلوبہ واقع ہوئی کہ جسکا ذکر نہین ہوسکتا ہی تلوار چل رہی ہی مرکب کو تل پھر رہے ہین سوار پیدلون مین اور پیدل سوارون مین پوشیدہ ہورہے ہین یہ حالت ہی کہ نہ باپ کو بیٹے کی خبر تھی نہ بیٹے کو باپ کی پروا بھائی کو بھائی قتل کرتا ہی عجب نقشہ ہی ایک تلاطم عظیم برپا ہی اور دریاے خون رواں ہی لاشون سے میدان جنگ پٹگیا ہی بازو جو بیل تنون کے خشک گرے ہین تو دریاے خون مین تیر رہے ہین اُن سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا ماہیان دریا شناوری کررہی ہین سر مثل حبابون کے تیر رہے ہین نیزے جو ٹوٹے ہین تو ماضی دراز معلوم ہوتے ہین کہ خون پر تیر رہے ہین سپرون کا یہ حال ہی کہ مثل پشت سنگ کے نمایان ہین دریاے خون طغیانی پر ہی بازو موت گرم ہی ملک الموت ایک کی روح قبض نہ کرنے پاتے تھے کہ دوسرا کرے شرح جانون کی اردان ملک الموت پکارتا تھا روحین قبض کرین کوئی تڑپ رہا ہی کوئی دم توڑ رہا ہی کسیکا سر کٹا ہی کوئی پڑا سسکتا ہی کوئی پہل برچھی کا کھاے ہی کوئی کسیکو نیزے پر اٹھاے ہی کوئی تلوار کا وار کررہا ہی کوئی عقب سے آکر کسیکو تلوار مارتا ہی کہ اسکی گردن اڑجاتی ہی اور حسرت ضرب اسکے دل مین رہجاتی ہی دریاے لہو بڑھکر دریاے آب مین ملگیا تمام پانی سرخ رنگ ہوگیا مردمان آبی کا یہ رنگ دیکھکر یہ حالت ہوئی کہ مارے خوف کے زمین پوشیدہ ہوگئے ماہیان دریا بیتاب ہین کہ کنارے دریا کے یہ کیا رنگ ہی اور یہ کیا دریا کا حال ہی کہ کوسون تک پانی گلابی ہورہا ہی یہان میدان مین سرون کا مینھ برس رہا ہی تلوارون کی بجلیان کوندرہی ہین سپرون کے ابر اٹھے ہوے ہین پہلوانان رعد آواز گرج رہے ہین شعلۂ برق تیغ ہر ایک کو جلاکر خاک کررہا ہی سر مثل اولون کے گر رہے ہین دریاے خون طغیانی پر ہی ورق حبات طوفانی ہی سرون کا جابجا انبار ہی گھوڑے کو تل پھر رہے ہین اور باگ ڈورین کٹی ہوئی زین ڈھلے ہوے پیدلون سے سنون کی صفین خالی سوارون کی عجب حال کچھ موت کا خیال نہین صداے خنجر و تیغ بلند تھی اس غضب کی تلوار چل رہی تھی اور جنگ مغلوبہ واقع تھی کبھی پیر فلک نے بھی باوجود اس پیرانہ سالی کے نہ دیکھی ہوگی گھمسان کی تلوار چل رہی تھی قیامت کی جنگ تھی اُس جنگ مغلوبہ مین زرنگار شاہ سے اور زردمان سے سامنا ہوگیا آپسمین تلوار چلی چونکہ ستارہ اہل اسلام کا گردش مین تھا زردمان زخمی ہوا بدحواس ہوکر سردار بیچ مین آگئے علیحدہ کردیا ورنہ کوئی نہ کوئی قتل ہوجاتا زردمان زخم کو باندھکر پھر لڑنے لگا یکایک فوج نے زردمان کے شکست کھائی بھاگنے کا قصد کیا تھا کہ وزیر نے یہ رنگ دیکھکر فوج کو صدا دی کہ جان جانباز وہ وقت جان لڑانیکا ہی جانبازی کرو دشمن کی تلوار سے نہ ڈرو جانین لڑادو کیونکہ یہ ہنگامہ یادگار رہے تا بہ قیامت صفحۂ ہستی پر تمہارا نام رہے فوج حریف کی قتل کرو اسکی کثرت سے نہ ڈرو مقام عزت دار و ہو رستم و اسفندیار کے نام کو مٹادو اور

نقیبان لشکر نے بھی صدائین بلند کین اور کہا کہ جانین لڑادو یہ صدا تھی کہ ای جوانان بکوشید تا جاشۂ زمان نپوشید
کیون اپنے باپ اور دادا کے نام کو مٹاتے ہو یہ صدائین سُنکر لشکر نے پھر حملہ کیا اور ایک جوش بہادری پیدا ہوا
اور ایسا حملہ کیا کہ فوج حریف کے قدم اُکھڑ گئے قریب تھا کہ بھاگے کہ لگا یک صحرا سے گرد اڑی اور دو گرد
قریب میدان جنگ کے آکر شق ہوئی اسمین سے سپہ سالار دوم زرنگار شاہ یعنے قہران مارخوار مع ایک
لاکھ نوے ہزار سپاہ جرار کے پہونچا جنگ مغلوبہ دیکھکر فتراک سے کہا کہ جاتو دریافت تو کر یہ جنگ مغلوبہ
کیسی ہی اور کس سے ہو رہی ہی فتراک نے بڑھکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ زرنگار شاہ سے اور
زردمان سے ہو رہی ہی پہلے لشکر زردمان شاہ نے شکست کھائی تھی مگر سردارون کے دل بڑھانے
سے پھر حملہ کیا چونکہ تین شبانہ روز سے جنگ ہو رہی تھی اور لشکر تھک گیا تھا پیر اُٹھے جاتے تھے فتراک یہ سُنکر
فوراً واپس گیا اور جاکر سپہ سالار سے کہا کہ بادشاہ کی فوج سے مقابلہ ہی سپاہ زردمان تاجدار سے آج تین
دن سے جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی یہ سنتے ہی سپہ سالار مع کل پہلوانان نامی کے جنگ مین شریک ہوا جنکو کہ
زرنگار شاہ نے اپنے ملک سے دوبارہ طلب کیا تھا فتراک کے ذریعہ سے یہ وہ لوگ اور سپاہ ہی
یہ فوج تازہ دم جو آکر گری اور لڑنے لگی تو پھر جنگ از سر نو ہونے لگی پھر وہی حالت ہو گئی پھر اسیطرح تلوار
چلنے لگی پھر سروں کا مینھ برسنے لگا پھر برق تلوار چمکنے لگی پھر پہلوان نعرے لگانے لگے وہ جوئے پہلوان تازہ دم
آئے تھے لڑنے لگے فوج زردمان کو بیچ مین لیلیا اور قتل کرنا شروع کیا اتو یہ حالت ہوئی کہ کوئی ایسا نہ
تھا کہ جو زخمی ہو سپاہ زردمان نے بھی جان لڑادی ایسے ایسے حملے کیے کہ فوج زرنگار شاہ کے جی چھوٹ
گئے مگر کیا کرین کہ انکا ستارہ گردش مین تھا کچھ فائدہ نہوا اور فوج حریف کا زور کم نہوا یہانتک کہ منظور نظر عقرب چشم
نے بڑھکر علم فوج زردمان کو قلم کیا علمدار قتل ہوا یہ رنگ جو وزیر زردمان نے دیکھا کہ علم لشکر سرنگون ہوا
قریب ہی کہ فوج بھاگے فوراً طبل بازگشت بجوادیا فوج حریف نے جب دیکھا کہ فوج شکست کھاکر قریب فرار ہی
پھر طبل بازگشت کا بھی خیال نکیا اچھا یا کہ حملہ کرے کہ خورشید نے زرنگار شاہ سے کہا کہ حریف نے عاجز
ہو کر طبل بازگشت بجوایا ہی ہمکو بھی لازم ہی کہ انکو دم نہ لینے دین اور ہماری فوج کو بھی تین دن متواتر لڑتے
گذرے ہین اور مقابلہ کر رہی ہی گو فوج تازہ آئی ہی مگر پھر بھی قبل کی فوج کو دم لینا بھی واجب و لازم ہی اور
اب یہ لوگ بھاگ کر جاتے کہان ہین انکا زور بجد کم ہو گیا ہی کل انکو گھیر کر مارینگے اب شام بھی ہو گئی ہی
آج انکی اور رات بھر زندگی باقی ہی بسر کرنے دیجئے انمین کی رات پر چھوڑ دیجئے کہین ایسا نہو کہ وہ عاجز
ہو کر پھر حملہ کرین چونکہ ہمارا بھی لشکر تھکا ہوا ہی عاجز ہو کر انکا حملہ نہ روکے تو پھر جنگ ہو جائے لشکر تھکے ہوئے
ہین ضرور خرابی واقع ہو گی زرنگار شاہ نے جواب دیا کہ یہی حال تو اُس لشکر کا بھی ہی ہمارا لشکر تو تازہ
وارد ہی اور دوسرے یہ خیال ہی کہ کہین ایسا نہو کہ انکو فوقیت ہو گیا ہی کہ لشکر شکست کھا چکا ہی وہ قلعہ بند
ہو جائین ابھی تو یہ ممکن ہی کہ انکو گھیر کر قتل کرین شہر مین نہ جانے دین اگر شہر مین داخل ہو گئے تو پھر بڑی دقت
ہو گی نہ معلوم پھر کبتک شہر فتح ہو خورشید نے کہا کہ یہ خیال آپکا درست ہی مگر میری راے اسکے خلاف ہی
اب طبل بازگشت بجوایئے ہم ضرور ضرور قلعہ فتح کرلین گے آپ اطمینان رکھین ہمسے اب مقابلہ نہین کیا جاتا ہی
کیونکہ ہم بہت تھک گئے ہین اور تشنہ و گرسنہ بھی ہین دوسرے میرا دستور ہی کہ جب لشکر حریف شکست کھاکر
طبل بازگشت بجواتا ہی تو پھر مین اسکا تعاقب نہین کرتا ہون اگر آپ نہ مانیے گا تو مین اپنے لشکر کو منع کر دونگا
اور مقابلہ سے روک لونگا یہ جو زرنگار شاہ نے سُنا اور خیال بھی کیا کہ واقعی لشکر مقابلہ سے عاجز ہی گو کہ سب
میرے دباؤ کے دم نہین لیتا ہی تعاقب کر رہا ہی مگر خورشید کا کہنا ہی یہ خیال کرکے طبل بازگشت بجوادیا لشکر

نے جو طبل بازگشت کی صدا سنی تو جان مین جان آئی ہاتھ مقابلہ سے روکا اُدھر لشکر زردمان نے جو دیکھا کہ حریف کے لشکر مین بھی طبل بازگشت بجا اور ہمارے یہان بھی بجایا فوراً جہانتک کہ بھاگے تھے وہین پر قیام کیا چونکہ فرودگاہ کے قریب پہونچ گئے تھے داخل فرودگاہ ہوے اُدھر لشکر زرنگار شاہ اپنی قیامگاہ پر واپس گیا اور جاکر اُترا اور وہ سپاہ جو کہ تازہ آئی تھی وہ بھی شریک ہوئی اور اُنکے سردار اُنکے اپنے خیمے پر جاکر فروکش ہوے اُدھر زرنگار شاہ نے دربار کیا وہ سب سردار حاضر دربار ہوے سپہ سالار سے کل کیفیت شہر کی پوچھی دوپہر رات تک دربار گرم رہا پھر کو دربار برخاست کرکے جاکے سو رہا اُدھر جو لشکر زردمان اپنی فرودگاہ پر پہونچا تو وزیر نے جو سردار کہ زخمی ہوے تھے انکو جمع کیا اور زردمان چونکہ زخمی بہت تھا اُسکی آرامگاہ مین آئے عرض کی کہ حضور آج تدبیری عقل اور آپ کے اقبال سے اور فضل خداوند کریم سے یہ ہوا کہ لشکر قریب شکست کھانے کے تھا کہ مین نے طبل بازگشت بجوادیا مگر اب لشکر مین یہ قوت نہین ہے کہ پھر جنگ کرے اب مناسب یہ ہے کہ حضور بھی اگر رائے ہو تو اس پردہ شب مین کل لشکر کو لیکر داخل شہر ہو جائین اور وہین بیٹھکر زخمیون کا علاج کرین اور دروازہ شہر بند کرکے یہ قلعہ وہین تاکہ بآسانی فتح ہو برسون مین کہین فتح ہوگا جسکے اقبال سے برسون کا غلہ جمع ہے جب ہمارے لشکر کے زخمی تندرست ہو جائینگے اور حضور بھی غسل صحت فرمائینگے تو پھر قلعہ سے نکل کر مقابلہ کرینگے خدا ہماری مدد کریگا ضرور فتح حاصل ہوگی یہ بھی ستارون کی گردش تھی جو یہ امر واقع ہوا بادشاہ نے ایک آہ سرد بھر کر فرمایا کہ افسوس جس امر سے مجھکو عار تھی وہی امر پیش ہوا کہ قلعہ بند ہوکر لڑنا پڑا اور مقابلہ کرنا پڑا پہ تا مردون کا کام ہی مگر کیا کرون اگر مین بھی زخمی ہوتا تو کبھی قلعہ بند نہوتا میرے تو حواس درست نہین ہین جو کچھ تمھاری رائے ہین آوے وہ کرو مین تو مجبور ہون یہ کلام شکر وزیر نے عرض کیا کہ خدا آپکو تا صد و بیست سال سلامت رکھے اور خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے آپکو فتح عنایت فرماے حضور ہمکو بڑی بڑی امیدین ہین اب ہم جاکر سامان کرتے ہین شہر مین جانے کا وزیر یہ کہکر اور بادشاہ سے رخصت ہوکر لشکر مین آیا تمام سپاہ کو اسیوقت تھوڑا تھوڑا کرکے طرف شہر کے روانہ کیا اور کل خیمہ و خرگاہ بھی روانہ کردیا بعد اُسکے بادشاہ اور سب زخمیون کے لیکر اسیوقت صبح ہوتے ہوتے داخل شہر ہوگیا اور فصیل پر تختہ اُٹھوا دیا خندق کو پانی سے پُر کردیا تمام قلعہ کو آلات حرب و ضرب سے خوب آراستہ کیا برون قلعہ کو خوب توپون سے درست کیا جہان جہان توپین رکھین چڑھوا دین نگہبان مقرر کیے سرداران قوی تن و پہلوانان قوی بازو کا طلایہ مقرر کیا اور حکم دیا کہ تمام لشکر کا امیدوار رہا یہ بندوبست اتنی رات مین کرلیا صبح ہوتے ہوتے قلعہ درست ہوگیا سامان جنگ قلعہ پر مہیا ہوگیا صبح ہوئی زرنگار شاہ بیرون قلعہ بیدار ہوکر دربار مین آیا دربار جمع ہوا وزیر نے عرض کی کہ حضور لشکر کے زخمیون کے بابت کیا حکم ہوتا ہے حکم دیا کہ انکا علاج کرو وزیر نے حکم اہلکارون کو دیا کہ اس جگہ مین خورشید بھی سر مین پٹی زرتاش کی باندھے ہوے آیا آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا دربار جمع ہونے لگا جب سب دربار جمع ہوگیا تو اسوقت زرنگار شاہ نے حکم دیا کہ کوئی جاکر خبر لشکر حریف کی لائے کہ کیا حال ہے اور کس فکر مین ہے چند ہرکارے بموجب حکم کے گئے اب جو جاکر دیکھا تو کہین لشکر کا نشان تک نہین ہے جہان لشکر فروکش تھا وہان ہو کا مقام معلوم ہوتا ہے ایک سناٹا پڑا ہوا ہے یہ حال دیکھکر ہرکارے واپس آئے عرض کیا کہ وہان تو لشکر کا نشان تک نہین ہے وہ مقام ہو مار ہے ایک آدمی بھی نہین ہے سب کے سب شبانہ شب داخل قلعہ ہوگئے اور قلعہ بھی خوب آراستہ ہے یہ لشکر زرنگار شاہ نے خورشید سے کہا کہ دیکھا آپ نے کیا دھوکا اُن لوگون نے دیا مین پہلے ہی یہ امر جان چکا تھا

اور خیال تھا مگر آپ کے سبب سے مجبور ہو گیا مین نے کبھی نہ طبل بازگشت بجوایا اگر آپکی راے کے خلاف کرتا تو آپ کو صدمہ ہوتا وہ لوگ تو قلعہ مین جاکر چین سے سو گئے ہمکو وقت ہوئی اب جب قلعہ فتح ہو تب داخل شہر ہون بڑی کوشش کرنا پڑی بڑی خرابی ہوئی خورشید نے کہا آپ تردد نہ کرین مین ایک دم مین قلعہ لیلونگا یہ قلعہ کیا چیز ہی مین بڑے بڑے قلعون کی تو حقیقت نہین سمجھتا ہون آپ اطمینان رکھین ادھر منظور عقرب چشم نے بھی عرض کیا کہ حضور پریشان نہون مین اس قلعہ کو ایک آن مین فتح کرلونگا حضور حکم دین کہ تمام لشکر قلعہ کا محاصرہ کرلے پرسون مین ضرور یورش کرونگا دیکھیون کہ وہ کیونکر قلعہ بچاتے ہین ایک کو زندہ نہ رکھونگا وہ لوگ کس خیال مین ہین میرے نزدیک ابتو اُنکے لشکر مین کوئی سردار ایسا نہین ہی جو قلعہ کا بندوبست کریگا قلعہ بند ہو کر لڑنا بڑے عقلمندون کا کام ہی اُنکے یہان کوئی عقلمند نہین ہی بھلا یہ لوگ کیا قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرینگے ایک پل مین تو قلعہ اٹھا لیونگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر اندرون قلعہ بوقت سحر وزیر نے تمام زخمیون کی زخم دوزی کرائی شفاخانہ مین بھیجا جراح حاضر ہوے زردمان تاجدار دوتمان کا علاج ہونے لگا قلعہ کو خوب آراستہ کیا جہان جہان توپین لگی تھین وہان وہان دوتی کردین موافق اپنے اطمینان کے قلعہ درست کرلیا باطمینان تمام بیٹھے اُدھر زرنگارشاہ نے حکم دیا کہ فوج کوچ کرکے قلعہ کو گھیر لے اُسوقت تمام فوج ولشکر مع خورشید کوچ کرکے اُس مقام پر آیا جہان لشکر اسلام فروکش تھا اور قلعہ کا محاصرہ کرلیا مثل نگین انگشتری کے گھیر لیا بارگاہ منوچہر و بارگاہ زرنگارشاہ سامنے قلعہ کے برپا ہوئی لشکر اُترا قلعہ پر سے دیدبانون نے دیکھا وزیر سے عرض کیا کہ حضور لشکر حریف اُس مقام پر آکر فروکش ہوا ہی جہان پر لشکر شہریار فروکش تھا وزیر نے کہا کہ اُنے دو کیا بنا لینگے جب یورش کرینگے تو قلعہ کا حال معلوم ہوگا کہ یہ قلعہ کیسا ہی وہ تو مین مارونگا کہ تمام عمر یاد کرینگے کہ ہان کسی قلعہ پر یورش کیا تھا یہ کہکر پاس بادشاہ کے آیا جو کچھ کہ بندوبست کیا تھا بیان کیا لشکر کا آنا بھی کہا بادشاہ نے فرمایا کہ تمکو اختیار ہی جو مناسب ہو وہ کرو مین زخمی ہون کیا کرسکتا ہون خدا تمھاری ہمت مین برکت دے یہ سنکر وزیر کو اُس خدمت کی صلے مین خلعت عنایت کیا وزیر رخصت ہو کر اپنے کام مین مصروف ہوا یہانتک کہ وہ دن تمام ہو شام ہوئی یہان بیرون قلعہ لشکر حریف فروکش ہوا اور محاصرہ کیے ہوے ہر رستہ بند کردی ہی اُنکے نزدیک قلعہ مین غلہ نہین ہی خیال کرتے ہین کہ اس سے عاجز ہو کر قلعہ سے باہر نکلین گے یہانتک کہ محاصرہ کو ایک ہفتہ گذرا تب زرنگارشاہ نے خورشید سے کہا کہ اب کہتک محاصرہ کیے ہوے پڑے رہوگے تم کہتے تھے کہ ایک دم مین قلعہ لیلونگا یہ کیا ہوا میرے نزدیک تو مناسب یہ ہو کہ کل یورش کر دخورشید نے کہا کہ کل تو نہین پرسون ضرور یورش کرونگا زرنگارشاہ خاموش ہو رہا یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا شام ہوئی اُدھر پہلوانان زردمان نے بھی کسیقدر صحت پائی یعنی اب اس قابل ہوے کہ اُٹھ بیٹھ سکے زردمان و دوتمان و ثقیل وصمصام و بہرام کے تو بالکل زخم اچھے ہوگئے صرف غسل صحت کی حاجت تھی یہ امر اس بات پر موقوف تھا کہ جب حریف سے خطر پائینگے اور آپ فراغت سے بیٹھینگے تو غسل صحت کرینگے بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ اگر تمھاری راے ہو تو بیرون قلعہ چلکر مقابلہ کرین وزیر نے عرض کیا کہ حضور ابھی اتنا تاب کرین کہ کل سردار تمام و کمال اچھے ہو جاوین اُسوقت آپکو اختیار ہی پھر میں منع نہین کرونگا بادشاہ یہ سنکر خاموش ہو گیا وہ رات اور دن یونہی تمام ہوا خورشید نے بسبب زیادہ خوشنودی زرنگارشاہ کے اور یہ سمجھکر کہ کہان تک انتظار کیا جاوے کہ وہ عاجز ہو کر خود بیرون قلعہ آوین تو مقابلہ کیا جاوے طبل یورش بجوا دیا یہ خبر قلعہ مین پہونچی کہ لشکر حریف مین طبل یورش بجا ہی کل ضرور قلعہ پر یورش کیا جائیگا یہ خبر وزیر کو معلوم ہوئی اُسنے اُسیوقت [illegible] انتظام جنگ شروع کیا بلکہ

خود بادشاہ و فرزند بادشاہ دونون سپہ سالار مصروف سامان جنگ ہوے قلعہ کو آراستہ کیا رات بھر تیاری مین بسر ہوئی یہانتک کہ تارا صبح چرخ مینا پر ظاہر ہوے یہان صحرا مین مرغان صحرائی درختون پر حمد الٰہی بالحان خوش کرنے لگے صداے اللہ اکبر مسجدون سے آنے لگی نسیم سحری کے جھونکے جو باغون مین ہوکر آتے تھے دماغ جان کو معطر کرتے تھے چرخ زبرجدی پردہ خورشید خاور کا نکلا وہ لشکر زرنگار شاہ مین وردی کا بچنا عجب سمان دکھاتا تھا اُدھر قلعے کے فیلمند دروازے پر زردمان شاہ کا تخت قائم کیا گیا وہنی جانب تومان اور بائین جانب نقیل اور قلب لشکر مین صمصام و بہرام آکر کرسیون پر بیٹھے وزیر سلطنت عقب شاہ استادہ ہوا گول انداز وغیرہ مستعد جنگ ہوکر منتظر حکم ہوے لشکر در قلعہ پر مسلح اور مکمل ہوکر آیا اُدھر زرنگار شاہ بیدار ہوکر باہر آیا فوج سب مسلح ہوکر آئی بادشاہ تخت پر سوار ہوا پہلوے تخت مین خورشید اُسکے بعد قطور عقرب چشم ایک جانب دوسرا سپہ سالار عقب مین تمام سپاہ قریب سات آٹھ لاکھ کے میدان مین آگے توپ کی زد سے ہٹ کر صفین لشکر کی درست کین جب صفین درست ہوچکین اُسوقت زرنگار شاہ نے طرف خورشید کے دیکھا اور کہا کہ کیا قصد ہی خورشید نے کہا کہ فوج کو حکم دیجے یورش کرے اگر فوج سے قلعہ فتح نہوگا تو پھر مین مقابلہ کرونگا قلعہ کو ایک دم مین لیلونگا بن دیکھے تو لون کرانتی جنگ کا کیا طریقہ ہی پس لشکر زرنگار شاہ نے فوج کو حکم دیا کہ قلعہ پر یورش کرو اگر قلعہ فتح کرلوگے تو تمین بہت کچھ انعام دونگا پس لشکر تمام لشکر ایک مرتبہ طرف قلعہ کے یورش کرکے اور غوغہ کرکے چلا باجے بجنے لگے علم لہرانے لگے تلوارون کی جھنکار مرکبون کے ٹاپون کی آواز پیدلون کے دوڑنے کی صدا سے تمام میدان ہل رہا تھا اور خود ہاے فولادی کا چمکنا سناسنا سے نیزے کی چمک وہ دھوپ مین سوارون کے زرہون کا ضو دینا عجب رنگ دکھا رہا تھا اور زمان معلوم ہوتا تھا اُدھر قلعہ پر سے دیدبانون نے دیکھکر پہلے عرض کیا کہ حضور زرنگار شاہ مع لشکر میدان مین روبرو ے قلعہ آکر مع سپاہ کے استادہ ہوا ہی زردمان تاجدار نے فرمایا کہ دیکھو اب کیا ہو رہا ہی کہ دیدبانون نے دوربین سے دیکھکر عرض کیا کہ حضور اب لشکر یورش کرکے آتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ آنے دو خدا مالک ہی اگر یورش کرکے آتا ہی تو کیا کریگا یہانسے وہ گولے پڑینگے کہ یاد کرینگے زد پر آنے دو کہ پھر دیدبان نے عرض کیا کہ حضور آدھا میدان زد کا طے کرکے بہت قریب آگئے ہین تمام لشکر میدان زد مین آگیا ہے یہ سنکر زردمان تاجدار نے ہوائی داغی سر اٹھا بلند ہوا گویا حکم ہوا کہ فیر کرو بس گولندازون نے توپون کو جھکا جھکا کر نشانہ باندھا اور ہفت فلیتہ مین آگ دی ایک مرتبہ جو ہوا چار سو توپین فیر ہوئین قلعہ لرز گیا زمین رزمگاہ تہ و بالا ہوگئی آسمان دھوان دھار ہوگیا گرد و غبار بلند ہوا دھوئین کا ایک اور آسمان بنکر تیار ہوا قلعہ مین مکانہاے مستحکم کی زنجیرین کھل گئین حاملہ عورتون کے حمل گر پڑے ایک تھلکہ پڑگیا بیرون قلعہ سپاہ کا یہ حال ہوا کہ جسقدر ریڑھکر آئی تھی ایک مرتبہ سب کی سب اُڑ گئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ آسمان پر چیلین منڈلا رہی ہین اور اُڑکر ادھر سے اُدھر جاتی ہین ہاتھ وغیرہ ہوا اُڑکر آسمان پر گئے تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابرہاے تر سے سانپ برس رہے ہین اگلی صف کے سوارون اور پیدلون کے سر اور مغز اُڑ اُڑکر پچھلی صف کے لوگون پر گرے یہی حال دوسری صف کا بھی ہوا دور دور تک لاشون سے میدان پٹ گیا جسقدر زد دور نگاہ کام کرتی تھی سواے لاشون کے کچھ نظر نہ آتا تھا دریاے خون رواں تھا کسی کا سر نہ تھا کسی کے ہاتھ اڑ گئے تھے کوئی پڑا ہوا دم توڑ رہا تھا گھوڑے سوار مرے ہوے پڑے ہوے تھے پیدلون کا تو نشان بھی نہ تھا اسلحہ تمام صحرا مین پڑے تھے کہین پر زرہین و چار آئینہ تھے کہین پر خود و کمر و جوشن تھے جابجا انبار ہر چیز کے تھے صفین کی صفین خالی ہوگئین یہ جو رنگ ہوا اور دیکھا تو جسقدر فوج بڑھی تھی

اور وہ جو کہ اڑ گئے باقی ماندہ اپنی جان لیکر واپس گئے اور سر پر پانون رکھکر ایسے بھاگے کہ پڑاؤ پر دم لیا پلٹ کر پھر نہ دیکھا کہ لاکھ سردار ان لشکر پکارا کیے کسی نے سماعت بھی نہ کی جب بہت کہا تو جواب دیا کہ ہمسے مقابلہ نہین کیا جائیگا کیونکہ اُسکا حربہ ہمپر اثر کرتا ہی اور ہمارا حربہ اُسپر کارگر نہین ہوتا ہی پھر ہم کیونکر اُسسے مقابلہ کرین ہم بازکے اگر ہمارا قتل ہی اُنکو منظور ہو تو ہم موجود ہین بادشاہ خود اپنے ہاتھ سے ہمکو قتل کرے ہمکو کوئی عذر نہوگا ہمسے یون سیدھے بس ہوکر جانین نہین دیجائینگی اگر وہ سامنے آکر مقابلہ کرین تو ہم موجود ہین کہ ہم بھی اُنپر حربہ کرین اور وہ ہمپر ہماری بھی دل کی تو حسرتین نکلین بادشاہ کو بھی معلوم ہو کہ ہان ہماری سپاہ نے کچھ کام کیا اُنھون نے قلعہ پر سے کولہا ہم اُنکا پھر نہ بنا سکے یہ جو لشکر نے کہا تو زرنگار شاہ نے خورشید کیطرف دیکھا اور کہا کہ آپ نے لشکر کی تقریر سنی عجب بزدل لوگ ہین کہ ایک فرین جی چھوٹ گئے بھاگ کھڑے ہوے اُنسے کیا قلعہ لیا جائیگا یہ کیا مقابلہ کرینگے خورشید نے جواب دیا کہ میری فوج نے تو اکثر قلعے لیے ہین کبھی نہین بھاگے ہین آپکی سپاہ کے ہمراہ میری بھی فوج نے بھی چھوڑ دیے آپ ٹھہرجاہیے مین صرف اپنے لشکر کو یورش کا حکم دیتا ہون یہ کہا یکطرف اپنی سپاہ کے رخ کرکے صدا دی کہ اے دلیرو آج تمکو کیا ہوگیا ہی کہ یون بے تحاشہ بھاگے کہ کبھی نہ بھاگے تھے اپنی نام آوری و آبرو خاک مین ملادی تلوگ تو دریاے آتش کے پیرنے والے ہو اکثر قلعے لے چکے ہو یہ قلعہ کیا ہی حملہ کرکے لیلو اور اپنے قلعہ پر خوشیان کر رہے ہین اور شاد ہو رہے ہین اسکا بھی خیال نہین یہ جو خورشید نے آواز بلند پکار کر کہا تو اہل لشکر نے ہم زبان ہوکر صدا دی کہ حضور ہم کیا کرین ہمسے ذرا کا قصور فوج زرنگار شاہ بھاگی ہمارے بھی قدم اکھڑ گئے ہر مرتبہ تو یہ ہوتا تھا کہ خود بہ دولت بھی ہمارے ہمراہ ہوتے تھے ہماری پشت قوی ہوتی تھی جانین لڑا دیتے تھے ایکی بابدولت ہمراہ نہ تھے یہ رنگ ہوا ہملوگ حضور کے اقبال سے قلعہ فتح کر لیتے تھے یہ سنکر خورشید نے کہا کہ اچھا تملوگ آمادہ ہو مین بھی تمھارے ہمراہ چلتا ہون یہ سننا تھا کہ جسقدر فوج خورشید کی تھی وہ سپاہ زرنگار شاہ سے الگ ہوئی اور فوج زرنگار شاہ صفین باندھکر الگ کھڑی ہوگئی اور آمادہ ہوئی لشکر خورشید مین یورش کا بندوبست ہونے لگا سامان قلعہ گیری بہم ہونے لگا شہپان وغیرہ آنے لگین خورشید سامان قلعہ گیری تن بدرست کرنے لگا اُدھر قلعہ پر کا حال سنیے جب فیروز چکے تمام زمانہ تیر و تفنگ ہو گیا آسوقت بادشاہ نے فرمایا کہ اب ہاتھ روکو اور دیکھو کیا حال ہوا آیا لشکر مین کوئی ضرب سے توپ کی اڑا بھی یا نہین یہ سنکر گولندازون نے توپون کے اوپر ہاتھ رکھا دھوان ہر طرف ہوا میدان صاف نظر آیا اب جو دیکھا تو دور تک لاشون کا بچھونا بچھا ہی لشکر کو جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ بھاگا جاتا ہی یہ دیکھکر سب بہت خوش ہوے اور فتحیاب ہونے کی خوشی کے قلعہ پر بجنے لگے گولندازون کو بادشاہ نے انعام دیا اور بہت کچھ دینے کا بعد فتحہ کے امیدوار کیا ہر ایک خوش ہوا کہ دیدبان نے پھر عرض کیا کہ حضور ابکی مرتبہ خود خورشید تاجگیر لشکر آتا ہی بادشاہ نے کہا کہ آنے دو خدا مالک ہی وہ بھی مثل لشکر کے دیکھا جائیگا عرض کیا کہ اُسکے ہمراہ سپاہ بھی ہوگی کچھ پروا نہین ہی اگر ہماری قضا آئی ہی تو کیا چارہ ہی اُدھر خورشید سب سامان قلعہ گیری تن بدرست کرکے لے آیا گران سنگ ہشت پہلو پر چڑھکر ہاتھ مین لیکر سر فراخ دامن کا سر پر سایہ کرکے پیش لشکر کے پیچھے عقب مین اُسکے قریب دو لاکھ سوار و پیادے کے ہوے ایک مرتبہ سب کے سب ہلہ کرکے لینا لینا کہتے ہوے شیر بیان ہمراہ کمندین لیے ہوے ہاتھون مین باگین لیے ہوے مرکبون کو ڈالے ہوے اور آلات جنگ چمکتے ہوے علم کے پھریرے اڑتے ہوے طرف قلعہ کے چلے دیدبانون نے دیکھا کہ لشکر پھر یورش کرکے آتا ہی عرض کیا کہ حضور پھر لشکر آتا ہی کہا کہ نے دو جب لشکر قریب میدان جنگ کے آیا اور زد پر پہنچا اُسوقت بھی اُدھر سے گولہ وغیرہ کچھ نہ پڑا تو گھوڑے اُٹھائے ہوے بالجملہ تمام سپاہ چلے

بہانتک کہ نصف میدان زد بھی اُنھون نے طے کیا اُدھر زرنگار شاہ کی فوج نے جو یہ حال دیکھا کہ لشکر خورشید نصف میدان زد طے کر گیا ہی اور اِدھر سے گولہ وغیرہ کچھ نہین پڑتا یہ لوگ بھی ایک مرتبہ یورش کرکے چلے دونون سپہ سالار زرنگار شاہ بھی اُنکے ہمراہ ہوے ابھی یہ لوگ شامل لشکر خورشید نہوے تھے کہ دیدبانون نے عرض کیا کہ حضور خورشید مع لشکر کے نصف میدان زد طے کر چکا اور لشکر زرنگار شاہ بھی یورش کرکے اُسکی مدد کو آتا ہی کیا حکم ہوتا ہی یہ سننا تھا کہ زردمان نے ہوائی دانگی صدائے سرا ٹا بلند ہوئی معلوم گولندازون نے توپون کے کان مین جھک جھک کر کیا کہدیا کہ وہ ایک مرتبہ آگ اُگلنے لگین بس یہی بنائے جنگ تھی اُدھر گولندازون نے توپون کے فتیلون مین آگ لگائی کہ ایک مرتبہ پہلے سے زیادہ صدائے ہیبتناک بلند ہوئی اور گولہ ہاے آتشین اُنکے فوج پر برسنے لگا سر اُڑنے لگے زمانہ تیرہ و تار ہوگیا اور ایک آسمان دھوئین کا تیار ہوگیا لشکارون کے سر اُڑگئے سیکڑون کے پانون کا پتہ بھی نہ لگا سیکڑون مرکر گر پڑے سیکڑون کے سر پاش پاش ہوگئے سیکڑون مثل طائرون کے ہوا پر اُڑتے ہوے معلوم ہوے ایکہی مرتبہ مین ہزارون کا لمیٹ ہوا ایسا گرد و غبار اُڑا کہ روے آفتاب پنہان ہوگیا قلعہ ہلنے لگا زمین رزمگاہ کو تزلزل ہوگیا خندق کا پانی بسبب حرکت زمین کے نیزون بلند ہوا گرد و لوگ اسیطرح مرکب اُٹھائے چلے آتے ہین خورشید آگے آگے سر کے سپر پناہ کیے ہوے اور گرز سے گولون کو رد کرتا ہوا چلا آتا ہی مگر فوج زرنگار نے جیسے ہی صداے توپ سنی یا تو بڑھے تھے یا جہانتک آئے تھے وہین پر ٹھہر گئے آگے قدم نہ بڑھایا اُنسے ایسی رک نہ اُٹھائی گئی کہ وہ پھر قصد کرتے مگر خورشید نے کچھ بھی خیال نہ کیا کہ کون اُڑگیا اور کون باقی ہی جو پہلے قدمون اُڑگیا وہ اُڑگیا باقی ماندہ لشکر اُسکے ہمراہ تھا برابر چلا جاتا تھا اُدھر قلعہ پر بادشاہ نے حکم دیا کہ دیکھو تو کیا ہوا اب گولندازون نے فیر کرنا موقوف کیا دھوان جو برطرف ہوا تو دیکھا کہ خورشید آگے آگے عقب مین لشکر گھوڑا ڈالے چلا آتا ہے ہزارون لاشین میدان مین پڑی ہوئی ہین مگر لشکر خورشید بے پروا چلا آتا ہی کچھ پروا نہین ہی یہ دیکھکر قلعہ مین کھلبلی پڑگئی اہل قلعہ پریشان ہوگئے کہ یہ تو بڑا غضب ہوا اب کیا کرین کیونکر روکین جو شخص اس دریاے آتش کو پار کرکے چلا آتا ہی تو وہ اس قلعہ کو کیا سمجھے گا ایک دم مین لے لیگا سرداارون نے عرض کیا حضور پریشان نہون ہم اپنی جانین لڑا دینگے قلعہ مین نہ آنے دینگے حضور دیکھ لین گے اِدھر خورشید نے صدا دی کہ اے اہل قلعہ اب کیون مال مصالحہ تباہ کرتے ہو یہ مال سرکار ہوگیا ہی اب قلعہ خالی کردو ورنہ مفت مین جانین تلف ہونگی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑونگا قلعہ کو کھود کر تالاب کردونگا یہ صدا دیتا تھا اور مرکب کو بڑھاتا تھا لشکر بھی عقب مین چلا آتا تھا یہ حال جو لشکر زرنگار شاہ نے دیکھا کہ خورشید و لشکر خورشید نے قلعہ لے لیا اب کیا باقی ہی پھر لب خندق پہنچا اور داخل قلعہ ہوا اِس وہ لشکر بھی چلا جب اہل قلعہ نے یہ حال دیکھا کہ خورشید نے قلعہ لے لینے مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا اب کوئی دم مین داخل قلعہ ہوتا ہی بس بیتاب ہوکر دعا کرنا شروع کی بادشاہ نے تاج سر سے اُتار کر دونون ہاتھون پر رکھا اور محتاج بدرگاہ قاضی الحاجات ہوا اور سب سے کہا کہ تم بھی دعا کرو وہ کریم اور رحیم ہی شاید اپنا فضل کرے کچھ مدد غیب سے پیدا ہو اور یہ بلا رد ہو اب سوا اسکے کسکی التجا کرین یہ تو ہمسے نہوگا کہ ہم مذہب اسلام قبول کرکے پھر کافر ہون چاہے جان جائے چاہے رہے مگر اتنو ہلوگ مذہب باطل نہ قبول کرینگے جانین اپنی دیدینگے اور آپ لوگون سے بھی مین یہی کہتا ہون کہ آپ لوگ میرے ساتھ کیون اپنی جان ضائع کرین مجکو تنہا چھوڑ دین اور آپ لوگ زرنگار شاہ کی اطاعت کرلین اُسکو صرف میری ذات سے غرض ہی آپ لوگون سے کچھ سروکار نہین ہی آپکو وہ کچھ نہ کہیگا بلکہ خاطر کریگا یہ سنکر وہ لوگ رونے لگے اور عرض کیا کہ خداوندا ہم نہ لائینگے کہ ہم مسلمان ہوکر پھر کافر کی اطاعت

اور اپنے کو پھر دوزخ سے نکال کر داخل جنم کرین اور آپ کو چھوڑ دین حضور جو آپ کا حال وہ ہمارا حال ہمکو اب ایسا قدردان کہان ملے گا وہ ہماری کیا خاطر کریگا ہمکو بڑا عجب ہی کہ حضور نے یہ کیا کلام زبان مبارک سے ہم غلامون کے حق مین نکالے اور ارشاد فرمائے ہیں آپ یہ امید کبھی نہ رکھیے گا کہ ہم آپ کے قدمون کو چھوڑ کر کہین چلے جائین جہان حضور کا پسینہ گریگا ہم جان نثار اپنا خون وہان پر گرائینگے یہ کہکر سب نے اپنے سرون پر ٹوپیان اتارین اور یون درگاہ خدا مین التجا کرنے لگے کہ ای مالک کارساز ہمارے مالک کے سر سے اس بلا کو کر اور ہمکو اس ورطۂ آفت سے بچا ہماری کشتی مراد کو ورطۂ غم سے کنارے دریاے امید کے پہونچا اس بلا کو دفع کر واسطہ تجکو اپنے بندگان خاص کا اور واسطہ انبیاے کرام کا تو ہی سب کا حامی و مددگار ہی تو بڑا غفور الرحیم ہی کہ ہم سب تیری پرستش کرنیوالے ہین ایک کافر کے دست ظلم سے نہایت پریشان ہین جانین تلف ہوتی ہین و مذہب باطل رکھتا ہی تیری عنایت سے ہم صحراے ضلالت سے نکل کر ایک تیرے بندۂ خاص کے سبب سے چشمۂ ہدایت پر پہونچے ہین اب کیونکر پھر اسی راہ ضلالت کو اختیار کرین ای غفار تو نے آگ کو اپنے خلیل پر گلزار کر دیا ہی اور شر نمرود سے نجات دے حضرت موسیٰ کو فرعون کے شر سے بچایا یونس کو شکم ماہی مین پناہ دی تو اپنے ہر بندے کا ہر بلا مین کفیل رہا جسنے تجسے التجا کی تو نے اسکی مراد پوری کی تیرے نزدیک یہ بھی بلا کوئی چیز نہین ہی بھیج اپنے کسی بندۂ خاص کو کہ وہ اگر ہماری مدد کرے اور ہم سے یہ بلا دور کرے ہم سوا تیرے کس سے التجا کرین کوئی ہمارا اور سہارا نہین ہی ادھر یہ لوگ دعا کر رہے ہین اُدھر بادشاہ خود تاج اُتارے ہوے آنکھون سے اشک روان بصد آہ و فغان پر از ناله و زاری بصد بیقراری بدرگاہ جناب باری یون التجا کر رہا تھا کہ ای کریم الرحیم اس طوفان بلا سے ہم سب کو نجات دے کہ مین تیرا ایک ادنا بندہ ہون تیری عنایت سے یہ مرتبہ مجکو ملا ہی اگر تو شاہی دیتا تو یہ کسکو اختیار تھا کہ بادشاہ کرسکتا تیری بدولت یہ سب مرتبہ نصیب ہوا اسقدر تیرے بندے میرے ہمراہ ہلاک ہوتے ہین تو انپر رحم کر میری آہ و بکا شعر ما الٰہی تو رحم کن بحمد + بر ما و فضل بر نفاست کن + دیگر تو آن رفیع مکانی کہ ساکنان ملک + بر آستان تو دارند میل در بانی + دیگر ای آنکہ بملک خویش پایندہ توئی + و در دامن شب صبح نمایندہ توئی + کا۔ من بیچارہ توی بستہ شدہ + بکشا خدایا کہ کشایندہ

توئی + مناجات	الٰہی تری منزلت ہی رفیع	الٰہی تری سلطنت ہی وسیع	نہین کوئی ایسا جو ناکام ہو
زمانے پہ بخشش تری عام ہی	گدا جو تیرے در کا یا رب ہوا	برآئی مراد اُسکا مطلب ہوا	برابر نظر دشمن و دوست پر
نہین منحصر مغفرت پر تو ہست پر	خدایا مین بندہ گنہگار ہون	عقوبت کرے جو سزاوار ہون	ترا ایک بندہ مین ہون بیہنر
تیرے عبد احقر کا ہو تہین سپر			

یہ مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات کرتا تھا اور رو تا تھا کہ تیرے دعا بدن اجابت پر پہونچا دعا اسکی قبول ہوئی آہ و زاری پر جناب باری کو رحم آیا دریاے عطوفت موج زن ہوا اور چشم رحمت جوش زن ہوا چونکہ در آسمان واسطے خدا کو اسکی گریہ و زاری پسند آئی اپنی قدرت کاملہ سے ان سب کی جانین بچانے کی یہ تدبیر کی کہ ابھی خورشید مع لشکر قریب خندق نہ پہونچا تھا اور ان سب کی آہ و زاری پر منبہ تھا اور کہتا تھا کہ ان لوگون کو کیا ہوا ہی جو یہ یون رو تے ہین کیون اپنی جانین کھوتے ہین میرے پاس چلے آئین مین انکی خطائین معاف کر دون وہ کیون نہین آتے ہین مین اسکا بھی خیال نہ کرونگا کہ اسقدر میرا لشکر تلف ہوا ہی اور زرنگار شاہ سے بھی انکی خطا معاف کرا دونگا یہ تو گفتگو کر رہا تھا کہ یکایک ایک طرف سے صحرا کے گرد اُڑی اور وہ قریب اس میدان کے آکر شق ہوئی دل گرد سے چالیس علم پیدا ہوے عقب مین علمون کے سب نے دیکھا کہ ایک جوان مرکب پری پیکر پر سوار چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہی اور پندرہ یا سولہ برس کا سن ہی گریبان چاک بالون پر صحرا کی خاک آستین زرہ تا مرفق کشادہ سینہ چوڑا بازو بھرے بھرے

خفس گردن قوی تن پیشانی کشادہ آنکھون مین لال لال ڈورے بھورے بھورے بال خود سے باہر نکلے ہوے ہوا سے اڑتے ہوے وحشت کی نشانی چہرے پر وحشت مثل دیوانون کے منہ مین کف مزاج برہم گھبراکر ادھر اُدھر دیکھتا ہوا عقب مین اُسکے چالیس ہزار دیوانون کا لشکر اُنکے بال اڑتے ہوے دُبلے دُبلے مرکب دوان چھوٹی چھوٹی تلوارین کمر سے لگی ہوئی خود جوشن پہنے ہوے مگر آستین چاک گریبان پھٹے ہوے دیوانے پن کے آثار عیان گھوڑے دوڑاتے ہوے چلے آتے ہین اُس جوان نے جو دیکھا کہ ایک لشکر عظیم میدان مین صف آرا ہی اور ایک جوان بہت سی فوج سے قلعہ پر یورش کر رہا ہی اور ایک بادشاہ تخت پر سوار ہی اور ایک قلعہ پر ایک بادشاہ مع بہت سے سردارون کے طرف آسمان کے تاج اُتارے کچھ دعا کر رہا ہی اور وہ جوان برلب خندق پہونچا چاہتا ہی اور لشکر کثیر اُسکے ساتھ ہی اور وہ لوگ بہت بلک بلک کر دعا کر رہے ہین دل مین خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی اہل قلعہ مسلمان ہین اور یہ لوگ جو کہ قلعہ پر یورش کر رہے ہین کافر و بت پرست ہین اُنکی اِسے وقت مین مدد کرنا ضرور ہی کیونکہ وہ برادر ایمانی ہین کافرون کو قتل کرنا ہمارا شیوہ ہی یہ خیال کرکے یہی نہ دریافت کیا کہ آیا بنائے جنگ و جدال کیا ہی مرد مسلمان دیکھکر آنکھون مین خون اُترآیا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ دیکھو بڑا غضب ہوا تھا اگر مین اِدھر کو نہ آتا اور جانب چلا جاتا تو اِسقدر بندگان خدا کا خون بیکار محض اِن کافرون کے ہاتھ سے ہوتا اور یہ کافر ضرور مع لشکر برلب خندق پہونچکر قلعہ کو فتح کرتا اور اِن سب کو قتل کرتا یہ سب کے سب مومن اور دیندار ہین اور ہمارے برادر ایمانی ہین اُنکی مدد پر ضرور ہی ہمکو تو اب یہی منظور ہی اے بھائیو لینا سب کو جانے نہ دینا یہ کہکر ایک مرتبہ اپنی تلوار میان سے لی اور مثل بلاے ناگہانی کے اُس لشکر پر گرا کرتے ہی برابر سے چالیس ہزار تلوارین علم ہوگئین چالیس ہزار مرکب دوڑے میدان مین گرد و غبار اُٹھا روے آفتاب پوشیدہ ہوگیا وہ دیوانہ مع سپاہ پہلے لشکر زرنگار شاہ پر گرا اور قتل کرنا شروع کیا برابر سے چالیس ہزار کفار کو کر گرے ایک تلاطم فوج مین پڑگیا نقل ہی کہ یہ دیوانہ آفت جہان کہان سے آگیا ہی اِسنے تو تلاطم برپا کر دیا ہی ایک ہی حملہ مین لشکر ابتر ہوگیا صفین درہم و برہم ہوگئین کیونکہ ایک مرتبہ چالیس ہزار فوج مرکز گری وہ دیوانہ مثل بلاے آسمانی ناگہانی کے قتل کرتا ہوا اِس لشکر سے طرف لشکر خورشید کے گزرا اور قتل کرتا ہوا چلا گیا یہ ثابت ہوا کہ ایک سایہ تھا کہ نظر سے گذر گیا یا ہوا تھی کہ سن سے چلی گئی ایک جھونکا سا آیا پھر تھم گیا پیک نظر بھی عاجز ہوکر رہگیا کہان تلاش کرے کوئی آدمی ہو تو ملے وہ جنون کا اُستاد ہی دیوزاد اُسکے خوف سے پردۂ قاف مین پوشیدہ ہین پریون کے پر جلتے ہین کوئی اُسکا ساتھ دے نہین سکتا ہی پیک خیال بھی اِسقدر جا رہا نہین دوڑ سکتا ہی بشر کیا ہی وہ دیوانہ اور لشکر اُسکا نہ معلوم کس قسم کا تھا کہ آیا اور چلا گیا چھلاوہ تھا یا تیر تھا تیر بھی پہونچنے مین تاخیر کریگا گولی بندوق کی بھی اِسقدر جلد نہ پہونچے گی جسقدر جلد وہ اِس صف سے اُس صف پر اور اُس صف سے دوسری صف پر پہونچا اور قتل کرتا ہوا لشکر خورشید پر جا گرا ایمان لوگ اُسکو تلاش کرتے رہے اِس صف کے سواردن نے قصد کیا کہ مقابلہ کرین وہ اُسی صف کے باہر تھے یون قتل کرتے ہوے لشکر خورشید پر جا کر گرے اُدھر خورشید یورش کر رہا تھا اور قصد تھا کہ برلب خندق جا کر داخل قلعہ ہون کہ وہ گرد اُڑی یہ بھی اُس گرد کو دیکھنے لگا کہ یہ کیا واقعہ ہی کون آتا ہی کیسی گرد بلند ہوئی ہی کہ لشکر دیوانان پیدا ہوا اور لشکر زرنگار شاہ پر گرا اور وہانسے لشکر خورشید پر آیا لشکر زرنگار شاہ مین تلاطم پڑگیا مثل برق جھپٹے کے لشکر خورشید پر آکر ایسا حملہ کیا کہ صفین درہم و برہم ہوگئین ایک ہی حملہ مین چالیس ہزار سوار مرکز گرے لشکر خورشید مین بھی ہلچل پڑگئی صفین ابتر ہوگئین خورشید گھبرا گیا کہ یہ بلاے ناگہانی کہانسے آگئی ارے یہ تو ابھی

زرنگار شاہ دین تھا یہان کہانے آگیا یورش کرنا بھول گیا حیران حیران ادھر اُدھر دیکھنے لگا کہ یہ کیا آفت ہی اُدھر سالار لشکر بھی حیران تھے اُس جوان نے صدا دی کہ ای بہادران بزیندین کفار ایہ کہکر تلوار بلند کی برابر سے چالیس ہزار تلوارین بلند ہوئین اور برابر سے ہاتھ پڑے ایک مرتبہ چالیس ہزار مرکر گرے خورشید یورش کرنا بھول گیا اب ادھر کو متوجہ ہوا لشکر لڑنے لگا مگر یہ لوگ کب ہاتھ آتے ہین قتل کیا اور آگے روانہ ہوے اُس صف سے اس صف پر اس صف والے آپسمین مل گئے خورشید پریشان تھا کہ کیا کرون عجب بلا ہین ایک مقام پر جمکر نہین لڑتے ہین سحاب کی خاصیت رکھتے ہین شرارہ ہین یا برق کردار ہین یہ دیکھکر خورشید نے لشکر کو صدا دی کہ ای دلیران لشکر ان سب کو گھیر کر قتل کرو تم بہت ہو یہ کم ہین لشکر یہ صدا سنکر ایک مرتبہ نرغہ کرکے چلا جب اُس جوان یعنی سردار لشکر نے دیکھا کہ لشکر اب جمع ہوکر اس طرف کو آتا ہی قلعہ کا خ ترک کیا اور اپنے لشکر کو آواز دی کہ ای بہادران برروید یہ کہکر اپنا گھوڑا ایک سمت کو اُٹھا دیا یہ دیکھکر چالیس ہزار سواروں نے اپنے اپنے مرکب ایک ہی بار اُٹھائے اور ہاتھ تلوار کا لگاتے ہوے طرف ہوا کے چلے گئے یہان لشکرین تلاطم برپا ہوا آپسمین جنگ ہونے لگی جب خورشید نے صدا دی کہ حریف تو قتل کرتا ہوا نکل گیا تم کیون یہان لڑتے ہو اُدھر اہل قلعہ نے قلعہ سے یہ سب معرکہ دیکھا سجدۂ شکر کیا کہ خدا نے ہماری دعا قبول کی کہ ایسا مددگار بہ وغیب سے بھیجا کہ جسنے آتے ہی دونون لشکرون مین تلاطم ڈالدیا کیسا چالاک تھا لشکر حریف کے پرخچے اُڑا دیئے کہ عاجز ہوکر واپس گئے خدا اسکو نظر بد سے بچادے کوئی مرد دیدار معلوم ہوتے ہین نہ معلوم انکو ہماری مدد سے کیا فائدہ تھا یہ لوگ کیونکر آئے نہ معلوم کس جگہ کے رہنے والے ہین مگر بڑے جری ہین دیکھو کیونکر قتل کرتے ہین یہ لوگ بالاے قلعہ خوش ہو رہے ہین یہانتک کہ نقارے بخوشی کے بجانے لگے ایک مرتبہ زردمان نے حکم دیا کہ توپین مارو ادھر دو جوان مع لشکر جاکر صحرا مین نائب ہوئے ادھر قلعہ سے گولہ پڑنے لگا چونکہ لشکر مین تو تلاطم مچا ہوا تھا اور لشکر خورشید دوسری جانب مشغول تھا اُدھر سے جو گولہ قلعے پر سے مثل اولے کے برسنے لگا ایک مرتبہ توپ خانہ رعد آواز کرنے لگا ادھر تو لشکر اس جوان کے ہاتھ سے تباہ تھا اُدھر سے گولہ پڑا سب کے پیر اُکھڑ گئے بھاگ کھڑے ہوے خورشید بھی اُنکے ہمراہ اپنی جان بچاکر چلا آیا اُدھر لشکر زرنگار شاہ مین ہاتھ اُس لشکر دیوانہ کے ایک تلاطم پڑا ہوا تھا کہ خورشید بھی آکر شریک ہوا لشکر خورشید پریشان جب سرداران نے پکار پکار کر کہا کہ کیون پریشان ہوتے ہو حریف قتل کرکے چلا گیا اب دلگیر اوا اب جیون سرداروں نے پکار پکار کر کہا تب لشکر کی ابتری موقوف ہوئی ہر سمت کے سب اپنے مقام پر آئے اُس عرصہ مین شام بھی قریب ہوئی تھی زرنگار شاہ لشکر لیکر طرف فرودگاہ کے واپس آیا لشکر آسودہ ہوا اب جو شمار کیا تو قریب ایک لاکھ کے سپاہ اُس روز کام آئی تھین زخمی قریب چار پانچ ہزار کے تھے اور پچاس ہزار مارے گئے دونون لشکرون مین بڑا کہرام پڑا زرنگار شاہ نے آکر دربار کیا خورشید بھی آیا مگر شرمندہ سر جھکائے ہوے بیٹھا تھا اُسوقت زرنگار شاہ نے کہا کہ کیون خورشید آپ کا مزاج کیسا ہی آپ سست کیون ہین خورشید نے کہا کہ نہین مین سست تو نہین ہون مگر وہ خفت اُٹھائی ہی کہ تمام عمر کسی نے نہ اُٹھائی ہوگی افسوس قلعہ ہاتھ آیا ہوا قبضہ سے جاتا رہا معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے آپڑا آپ کے لشکر نے بھی نہ روکا وہ ایسا دفعۃً آپڑا کہ میرا لشکر اُس سے مقابلہ کرنے لگا اُدھر قلعہ پر سے گولہ پڑنے لگا لشکر کے پیر اُکھڑ گئے اور وہ دیوانہ قتل کرتا ہوا مثل برق جہندہ کے چلا گیا معلوم اس دیوانے کو ان اہل قلعہ سے کیا علاقہ تھا اور ہمسے کیا عداوت تھی مین نے قلعہ لیا تھا خیر کہ بچ گئے اب کل تو نہین پرسون ضرور قلعہ لیونگا کیونکہ ابتو وہ دیوانہ نہ رہیگا وہ چلا گیا زرنگار شاہ نے کہا کہ اب بڑی مشکل ہی دیکھیے قلعہ کیونکر ہاتھ آتا ہی

خورشید نے کہا کہ پرسون مین ضرور قلعہ لیونگا مین تو کل ہی یورش کرتا مگر لشکر آج کا تھکا ہوا ہی دن بھر کی زحمت اُٹھائے ہوے ہی اُس دیوانے کے ہاتھ سے عاجز ہوا ہی کل آسودہ ہوکے تو پرسون دیکھا جائیگا اب جو اگر وہ دیوانہ بھاگ جائیگا تو اسکا بھی بندوبست کرلیا جائیگا زرنگار شاہ یہ سُنکر خاموش ہورہا بعد تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست کیا جاکر لیٹ رہا اور اپنے مقام پر سو رہا کوئی خوف تو نہ تھا کیونکہ لشکر حریف تو قلعہ مین تھا اُدھر اہل قلعہ نے بعد جانے زرنگار شاہ و خورشید کے سجدۂ شکر بدرگاہ خداوند کریم ادا کیا اور نہایت عجز و انکسار کیا اور آپس مین یہ گفتگو کرتے ہوے اور گلے ملتے ہوے قلعے سے اُترے کہ خدا اُس جوان کی عمر دراز کرے کہ جسکے سبب سے ہم سب کی آج جانین بچ گئین ورنہ وہ گبر ضرور آج قلعہ لیتا مفت مین ہم لوگون کی جان جاتی یہ کہکر اپنے اپنے مقام کو سب واپس گئے بادشاہ مع شاہزادے کے داخل محل ہوا باطمینان تمام جاکر آرام پذیر ہوا ان سب کو تو یہان چھوڑ دیے اور اب حال اُس جوان کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو قتل کرکے مع اپنے لشکر کے ایک صحرا مین پہونچا وہان جاکر حکم دیا کہ سب مرکبون پر سے اُترین اور کچھ کھا پی لین کیونکہ صبح سے کچھ کھایا نہین ہوا ابھی مجکو ایک کام ہی یہ حکم سُنا تھا کہ سب سردار مرکبون پر سے اُترے زین پوش بچھائے اُسپر بیٹھے اُدھر وہ جوان بھی مرکب پر سے اُترا خادم نے زین پوش بچھا دیا وہ اُسپر جلوہ گر ہوا مرکبون کو چھوڑ دیا وہ گیاہ صحرا چرنے لگے یہ لوگ اپنے کام مین مصروف ہوے طعام وغیرہ کا بندوبست کیا ہر ایک کھانا کھانے لگا وہ جوان بھی مصروف طعام ہوا یہانتک کہ شام ہوگئی جب رات کوئی نصف شب کے قریب گئی تو اُس جوان نے ایک مرتبہ بوق بجایا تمام لشکر مین کرنبی ہونے لگی دوسری بوق مین سب تیار ہوگئے اور مرکبون پر کاٹھیان رکھین کہ تیسری بوق کی صدا مین سب پشت مرکب پر سوار ہوے اُدھر وہ جوان اپنے مرکب پر سوار ہوا جب سب لشکر تیار ہوگیا اُسوقت اُس جوان نے اہل لشکر سے کہا کہ چلو لشکر کفار پر شبخون مارین سپاہ کو تباہ کرین کیونکہ انکے ہاتھ سے اہل قلعہ تباہ ہین اور عاجز ہین ذرا زور یون کم کرین دوسرے ایک بارگاہ مین نے اُس لشکر مین دیکھی ہی کہ جسکو دیکھکر میرا دل لوٹ ہوگیا ہی مین ضرور اُس بارگاہ کو لونگا کیونکہ مین بے سروسامان بھی ہون نہ معلوم یہ کون لوگ ہین اور کیا مذہب رکھتے ہین نہ معلوم اہل قلعہ انکو کیا عداوت ہی خیر آج تو مین خوب وقت پر پہونچا ورنہ اہل قلعہ کا کام تمام تھا وہ سب لوگ مسلمان معلوم ہوتے ہین اُن سب نے کہا کہ چلیے ہم موجود ہین اگر آگ لگے دریا مین حکم ہو تو کود پڑین لشکر دیو ہو تو مقابلہ کرین یہ لشکر کیا مال ہی اگر بارگاہ وہ آپکی پسند خاطر ہی تو تشریف لیجیے لے آئین وہ مال آپ ہی کا ہی ہان وہ بارگاہ واقعی آپ ہی کے لائق ہی وہ کبر کیا اُسکی قدر کریگا یہ سُنکر اُس جوان نے مرکب کو تمیز کیا چالیس ہزار مرکب برابر اُٹھے یہانتک کہ وہ لشکر قریب لشکر زرنگار شاہ آیا یہان سب لوگ بیخبر سو رہے تھے کسیکو کیا خبر تھی کہ رات کو شبخون گریگا صرف مثقال گرگ صورت پانسو سواروں سے طلایہ کی گشت پھر رہا تھا جیسے ہی اُسنے صدائے سم مرکبان سنی اور دیکھا کہ کچھ لشکر اُدھر آتا ہی بڑھکر صدا دی کہ کون آتا ہی خبردار اُدھر نہ آنا یہ لشکر زرنگار شاہ و خورشید تاگیر کا یہان کون سُنتا ہی وہ لوگ مثل بلاے آسمانی کے آپڑے اُسکے ہمراہیون نے تلوار چلنے لگی کہ مثقال اور اُس جوان سے سامنا ہوگیا اُسنے بڑھکر ہاتھ لگایا اُس جوان نے وار خالی دیا اور اپنا وار کیا کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوے اُدھر اُسکے ہمراہیون کو ہمراہیان جوان نے قتل کرڈالا اُنکو قتل کرکے وہ جوان ایک مرتبہ لشکر پر جا پڑا یہان سب سو رہے تھے انھون نے جاکر قتل کرنا شروع کیا جو کوئی سوتا جاگتا ملا قتل کیا جسمون کی طنابین کاٹ دین کہین آگ لگا دی تمام لشکر مین ایک تلاطم پڑگیا کیونکہ سب سو رہے تھے یہانتک کہ کل لشکر تہ و بالا ہوگیا اب جو سب سوتے سے اُٹھے تو سامان جنگ کرنے لگے ہتھیار لگانے

لگے یہ حال ہو کہ کوئی تو بجاے زیر جامے کے انگرکھا برمن پہنے لگا کوئی بجاے انگرکھے کے زیر جامہ پہنے لگا
کوئی آنکھین ملتا ہوا اُٹھا ترکش اُٹھاکر کمر مین لگانے لگا گھبراہٹ مین اُلٹا ترکش تھا تیر سب نکل پڑے اور
کسی نے بجاے تلوار کے ترکش کو لگایا کسی نے بجاے خود کے سپر سر پر رکھ لی جو بہت تہذیب کے
آدمی تھے وہ تیار ہوکر اصطبل مین آئے گھوڑے پر سوار ہوے جاکر لڑنے لگے اور بعض نے تو ایسا کیا
کہ وہ جب اصطبل مین آئے تو جاکر نے اگاڑی کھولدی پچھاڑی کھولنا جو بھول گیا بڑے جوکتے ہین گھوڑا
جو چلا پیچ اکھڑکر سر پر پڑی خیال کیا کہ حریف نے آکر تلوار ماری یہ ہاے کہکر گر پڑے بعض کا یہ حال ہوا
کہ گھبراکر جو اُٹھے تو کچھ دکھائی نہ دیا کوا خیال کرکے رنڈی کی چوٹی پکڑکر کھینچ لی وہ ہاے کہکر چیخ اُٹھی اِدھر
حریف نے آکر تلوار ماری کہ کام تمام ہوگیا بعض نوکر پر خفا ہو رہے ہین کہ میرے ہتھیار لا مین جاکر مقابلہ کرونگا
ایسا نہو کہ کہین حریف آکر مجکو قتل کر ڈالے کوئی بند کی حالت مین کھڑا ہوا خیمے کی طناب پکڑکر گھسیٹ رہا ہو
کہ عقب سے آکر حریف نے قتل کر ڈالا جو تیار ہوکر میدان بھی پہونچے اُنکی یہ حالت ہوئی کہ اُلٹی تلوار سے
وار کر رہے ہین بعض بجاے تیر کے تلوار کمان مین جوڑ رہے ہین بعض بجاے نیزے کے تلوار کا وار کر رہے
ہین کوئی خالی میان سے لڑ رہا ہو گھوڑے لشکر سے جھل گئے ہین وہ لشکر مین پھر رہے ہین لوگون کو کچلتے
پھرتے ہین کوئی ہاے کر رہا ہو کوئی واے حریف قتل کرتے پھرتے ہین اب جو غل ہوا کہ حریف شبخون آکر
گرا ہو زر نگار شاہ و خورشید و سپہ سالار زر نگار شاہ اپنے اپنے خیمون مین سو رہے تھے یہ غل سُنکر جاگ
اُٹھے اور کہا کہ یہ غل کیسا ہو تو لوگون نے عرض کیا کہ حضور لشکر حریف آکر شبخون گرا ہو یہ سُنکر سب کے سب
گھبرا گئے جلدی جلدی ہتھیار لگاکر خیمون سے باہر آئے آکر وہان پر یہ واقعہ دیکھا کہ تمام لشکر دوبالا ہو تلوار
چل رہی ہو شور و غوغا بلند ہو یہ حال ہو کہ جو کوئی اپنے خیمے سے نکلا اور جو کوئی روبرو آگیا حریف خیال
کرکے وار کیا اب جو بادشاہ نکلا روشنی ہوئی رن مچا ہین و چور مچا ہین و مشعلین وغیرہ بجھ گئے لگین اب
کسیقدر جو روشنی ہوئی تو لوگ اپنون کو پہچاننے لگے اُدھر حریف نے جو دیکھا کہ اب تمام لشکر بیدار ہوگیا ہو
اور صبح بھی قریب ہو بس فوراً اُس جوان نے بوق اُٹھاکر بجائی اور اُسمین صدا دی کہ اے بہادران جدارو
حریف ہوشیار ہوگیا ہو اب کل دیکھا جائیگا اُسکا بوق بجانا تھا کہ ایک مرتبہ چالیس ہزار بوقین برابر سے
دور کرکے بجنے لگین بوقون کی صدا سب کے کان مین پہونچی بوق کے سنتے ہی تمام دیوانے ہوشیار ہوے
اور ایک مرتبہ حملہ کرتے ہوے ایک طرف کو نکل گئے کسی کے ہاتھ نہ آئے لشکر زر نگار شاہ مین بڑی دیر
تک بجا کہ حریف آپسمین تلوار چلا کی ایک دوسرے کو حریف تصور کرتا تھا اسی خیال سے سب لڑا کیے
اب جدہر جدہر بادشاہ جاتا ہو اسطرف جنگ موقوف ہوتی جاتی ہو یہانتک کہ ان چارون شخصون نے
یعنے زر نگار شاہ و خورشید دونون سپہ سالارون نے تمام لشکر کا گشت کیا لڑائی موقوف ہوئی اسی
انتظام مین صبح ہوگئی معلوم ہوا کہ مشعال آگ جلوہ ہوتے رات کو قلعہ پر مارا گیا صبح کو جو تلاش کیا تو سوا
اپنے لشکر کے گشتون کے حریف کا کوئی نشانہ نہ ملا اب جو شمار کیا تو دس ہزار کے قریب پیادہ کام آئی تھی بہت
سے خیمون کے تلے دب کر مر گئے تھے بہت سے جل گئے تھے بوقون نے جو آگ لگادی تھی اب یہ حال
ہو کہ کوئی بھائی کو رو رہا ہو کوئی بیٹے کو رو رہا ہو اور بیٹا باپ کو یاد کر رہا ہو زر نگار شاہ نے سب کو تسلی
دی لشکر کے خیمے وغیرہ جو کہ گر پڑے تھے استادہ کرانے گئے لاشین اُٹھوائی گئین بازار مین صاف کی گئین
زر نگار شاہ دربار مین آکر بیٹھا افسران لشکر آکر جمع ہوے تو زر نگار شاہ نے کہا کہ نہ معلوم یہ کون شبخون
آکر گرا تھا اہل قلعہ مین سے ہو یا یہ کوئی تیسرا حریف پیدا ہوا ہو اہل قلعہ تو کاہے کو قلعے سے نکلے ہونگے وہ

جوان دیوانہ ہوا یا تھا چلا گیا یہ کون ہی جو شخون گرا یہ تو بڑا غضب ہوا کہ ہم غافل تھے لشکر ہمارا تباہ ہوا فتراک
کہان ہی ذرا جاکر تلاش تو کرے کہ یہ لوگ کون تھے اور کہانسے آئے تھے خورشید نے کہا کہ افسوس ہی کہ ہم
یہان آکر بڑی خرابی مین پڑ گیا اب مین کل قلعہ فتح کرلون تو پہانسے کوچ کرکے چلا جاؤن اپنے شہر مین جاکر
اور لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر اور ملکون پر جاؤن یہان میرا لشکر بہت کام آیا یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اور اُدھر
فتراک برلے تلاش روانہ ہوا ہی اُدھر وہ جوان شخون مارکر اور بوق بجاکر ایک جانب کو چلا گیا ایک صحرا
مین جہان ایک درہ کوہ تھا علی الصباح وہان پہونچا قریب بیس ہزار سپاہ کے ہمراہ تھی باقی منتشر ہو گئی تھی
اُسنے حکم دیا کہ یہان کرین کھولو اور خیمہ نہ لگاؤ مین بڑھوا فسوس ہی کہ آج بارگاہ ہاتھ نہین آئی خیر چلو آج دن کو چھپکر
دیکھ لین کہ وہ بارگاہ کہان پر استادہ ہی پھر رات کو جاکر لے آئین گے اور جریدہ کو آگاہ کرکے لائینگے یہکر
مرکب سے اُترا وضو کیا نماز پڑھی سب لشکر اُترا اتنے عرصہ مین وہ سوار جو کہ منتشر ہو گئے تھے آنے لگے
سب کے سب وہین اُترے کل سامان لیے اُسکے نیچے بیٹھے ایک چھولداری استادہ ہوئی اُسکے نیچے جا
وہ جوان بیٹھ گیا کھانا کھانے لگے سب کے سب باطمینان وہان فروکش ہوے کسی کا خوف نہین نہین
باتین ہو رہی ہین گھوڑے صحرا مین چھوٹے ہوے ہین چر رہے ہین لوگ کھانا پکا پکا کر کھا رہے ہین
مزے سے کوئی گا رہا ہی کوئی اپنے گھر کا حال بیان کر رہا ہی وہ جوان اپنی چھولداری مین بیٹھا ہوا فکر کر رہا
ہی کہ اب کیا کرون کیونکر بارگاہ ہاتھ آئے کہ اتنے مین ایک بات خیال مین آئی سر اُٹھاکر دیکھا کہ کوئی قریب
دوپہر دن سے آیا ہوگا خیال کیا کہ چلکر روز خون گرون بارگاہ کو بھی دیکھ آؤن کہ کہان پر برپا ہی خوب
پہچان لون بس یہ سوچکر اُٹھا سلاح تن پر راستہ کیے اُدھر فتراک تلاش کرتا ہوا اُس صحرا مین بھی
آنکلا یہان آکر کیا دیکھتا ہی کہ ایک لشکر اُترا ہوا ہی مگر نہ خیمہ ہی نہ بارگاہ کل بنے ہوے ہین اُسکے نیچے لوگ
زین پوش بچھائے ہوے بیٹھے ہین ایک جوان ایک چھولداری مین بیٹھا ہی مگر چہرے سے رعب و داب
پیدا ہی مسلح اور مکمل اب جو غور سے دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو وہی دیوانہ ہی اور یہ اُسی کا لشکر ہی یہ دیکھکر آئے
پاؤن پلٹا کہ جاکر خبر کرون یہ تو اِدھر کو روانہ ہوا اُدھر اُس جوان نے بوق بجایا آواز دی کہ اے فراقان
تیار رشوید بس یہ صدا سنتے ہی سب نے بوق بجائی سب کے گھوڑے آآکر صحرا مے موجود ہو گئے اِدھر
اُن لوگون نے سلاح تن پر راستہ کیے کہ اتنے مین اُسنے دوسرا بوق بجایا انھون نے مرکبون پر زین پوش
ڈالے تیسرے بوق مین سب مرکبون پر سوار ہو گئے وہ جوان بھی مرکب پر سوار ہوا اور کہا کہ اے بہادر
لشکر حریف پر روز خون کرین اور اُنکو تباہ کرین کیونکہ اُنکو بھی معلوم ہو کہ ہان ہمارا کوئی حریف ہی یہ نہ خیال
کرین کہ مثل چوروں کے آکر مقابلہ کیا اور لڑنے مین تو اُنکا تفضل یزدانی تاب مین دم کر دیگا
ابتو میدان اور اُنکا مقابلہ ہوا ہی یہکر اپنے مرکب کو اُٹھایا اور طرف حریف کے چلا سب کے سب اُسکے ہمراہ ہوے
یہ تو اِدھر سے چلے اور اُدھر فتراک غبار سے جاکر خبر دی کہ مین تلاش کرتا گیا کہین حریف کا پتہ نہین ملا
مگر ہان وہ دیوانہ جو کہ کل آکر بوقت یورش لشکر کو قتل کرکے چلا گیا تھا صحرا مین فروکش ہی مگر عجب لوگ
ہین نہ خیمہ ہی نہ بارگاہ مین کل تنے ہوے ہین اُسمین سب کے سب بیٹھے ہین ہان وہ جوان جو اُن سب کا
افسر ہے ایک چھولداری مین بیٹھا ہوا ہی مگر مسلح اور مکمل ہی یہ سنکر خورشید تاجگیر نے کہا کہ ہوگا ہمین اُس سے
کیا مگر معلوم ہوتا ہی کہ وہی شخون آکر گرا تھا اگر آج آئیگا تو دیکھا جائیگا کہان جائیگا ابھی یہان یہ گفتگو
ہو رہی تھی کہ یکایک لشکر مین غل ہوا کہ وہ دیوانہ یہان آکر روز خون لشکر پر گرا ہی اور قتل کرنا
شروع کیا ہی لشکر تباہ ہو رہا ہی یہ سنکر خورشید تاجگیر اور زرنگار شاہ اُٹھ کھڑے ہوے اور اسلحہ

اور نکل ہو کر باہر آئے لشکر مین شہنا بجی لشکر فوراً تیار ہوا ادھر اُس جوان نے جبتک لشکر تیار ہو تب تک تہرا دکر دیا
اور تمام فوج کو درہم برہم کر دیا اور سب کو مار کر ڈال دیا لشکر مین تہلکہ پڑ گیا کہ دیوانون نے آفت برپا کر دی جسپر تلوار
ماری بیچ راکب و مرکب کے چار ٹکڑے ہوے مگر کوئی دیوانہ نہین چوٹ کھاتا ہی برابر سب قتل کر رہے ہین یہان تک
کہ خورشید کا اور اُس جوان کا سامنا ہو گیا خورشید نے بڑھکر تلوار کا وار کیا اور ایک ہاتھ نہایت چستی اور چالاکی
سے مارا مگر اُس جوان نے اُسکو خالی دیا اور جھپٹ کہ اپنا جو وار کیا تو تلوار سر پر خورشید کے پڑی خود دو بلغہ عرق جبین
کو کاٹ کر کاسۂ سر مین در آئی زخم کاری لگا خورشید نے دستانہ مار کر تلوار کو توسہ سے نکال دیا مگر چادر خون کی سر سے
جاری ہوئی دیوانہ نے پھر قصد کیا کہ وار کرون اسکو جان سے بالکل قتل کر ڈالون یہ خیال دل مین کر کے بڑھا تھا کہ
دو چار سردار بیچ مین آگئے دیوانہ ہونکر جا کر رہ گیا دوسری جانب جا پڑا تلوار چلنے لگی قتل کرنا شروع کیا کہ یکایک
کل لشکر تیار ہو کر مستعد جنگ ہو گیا اب دیوانہ نے دیکھا کہ اگر لڑتا ہون تو اُلجھ کر رہ جاونگا اور پھر نکلنا مشکل ہو گا
بارگاہ وغیرہ کو تو دیکھ لیا ہی کہ جہان پر استادہ ہی یہ خیال کر کے فوراً بوق بجائی اور صدا دی کہ اے قزاقان بدخو دیر
اب شام کو دیکھا جاے گا یہ صدا دینے ہی کل لشکر دیوانہ منتشر ہو گیا اور ہر ایک اپنا اپنا وار کرتا ہوا جدھر کو
اُسکا جی چاہا صاف نکلا ہوا چلا گیا وہ جوان بھی ایک جانب کو روانہ ہوا مگر اب کی مرتبہ اُس صحرا مین نہین گیا دوسرے
جنگل مین چلا گیا بعد جانے دیوانے کے یہان امن ہوا ہر ایک کہنے لگا کہ یہ دیوانہ ہی یا برق ہی کہ چمک کر نکل گیا
اور اسی طرح کے اُسکے ہمراہی بھی ہین جبتک ہم ہوشیار ہون وہ اپنا کام کر کے چلا جاتا ہی اگر اب بھی آئے گا
تو ہم چارون طرف سے گھیر لینگے دیکھین پھر کیونکر نکل جاتا ہی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے مین اُدھر لوگ خورشید
کو اُٹھا کر لے گئے زخمون مین ٹانکے دیے خورشید کو ہوش آیا زرنگار شاہ نے حال دریافت کیا کہ کیا کیفیت ہی
تم کیونکر زخمی ہوے خورشید نے جواب دیا کہ کیا بیان کرون میرا اور اُس دیوانے کا سامنا ہو گیا مین نے اپنا وار
کیا اُسنے خالی دیا اور اپنا وار کیا مین جبتک ہوشیار ہون تب تک اُسکا وار کام کر گیا اور سپر بھی اٹھانے کی نوبت
نہ آئی مین زخمی ہو گیا اگر لوگ درمیان مین نہ آجاتے تو وہ ضرور مجھکو قتل کر ڈالتا میری زندگی تھی کہ مین بچ گیا ورنہ وہ
کام تمام کر چکا تھا خیر اگر زندگی باقی ہی تو مین دیکھ لونگا زرنگار نے کہا کہ اب کل یورش کیونکر ہو گا آپ تو مجروح ہو گئے ہین
خورشید نے کہا کہ اب مجبوری ہی اب جبتک مین تندرست نہین ہوتا ہون لاچار ہون پھر جایئے کل نہین پرسون دن
قلعہ بغیر فتح کیے ہوے ہین یہان سے نجاؤنگا اور نہ کبھی واپسی کا قصد کرونگا زرنگار شاہ نے کہا کہ اگر آپ کی راے
ہو تو کل مین اپنے سپہ سالار سے دھاوا کرا کے قلعہ کو فتح کرا لون آپ کیون زحمت کرین خورشید نے کہا کہ مین کب
مانع ہون مجکو تو غرض اُسکے فتح ہونے سے ہی یہ سنکر زرنگار شاہ نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگی کل صبح کو ہم قلعہ پر یورش
کرینگے بموجب حکم لشکر مین نقارہ یورش بجا اہل قلعہ کے ہرکارے جو یہان لشکر مین موجود تھے اور وہ ہرکارے جو
دیوانون کے لشکر کے تھے وہ بھی خبر لے کر اپنی اپنی طرف کو روانہ ہوے جاسوسان قلعہ نے جا کر خبر دی کہ آج پھر لشکر
زرنگار شاہ مین طبل یورش بجا ہی کل یہ سالار زرنگار شاہ مع لشکر کے یورش کرے گا بادشاہ نے دریافت کیا
کہ کیون خورشید کہان گیا ہی ہرکارون نے کہا کہ کہین نہین گیا ہی لشکر مین موجود ہی بادشاہ نے پوچھا کہ پھر وہ
کیون نہ یورش کرے گا ہرکارون نے کہا کہ حضور وہ زخمی ہی یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ وہ کیونکر زخمی ہوا انھون نے
عرض کیا کہ حضور رات کو تو یہ ہوا کہ کوئی آکر شبخون کر اتمام لشکر کو تہ و بالا کیا بہت سے لوگون کو قتل کر کے چلا گیا آج
دوپہر کو وہ جوان جو کہ کل بوقت یورش آکر لشکر پر گرا تھا اور آپ کی مدد کی تھی آکر روزخون گرا خوب لوٹ فرا جبتک

لشکر تیار ہوا ہے قتل کرنا شروع کر دیا یہان تک کہ خورشید و زرنگار شاہ مع اپنے سپہ سالارون کے بارگاہ سے باہر آئے اتفاق سے خورشید کا سامنا اُس جوان کا ہو گیا مقابلہ مین خورشید اُس جوان کے ہاتھ سے مجروح ہوا اگر کچھ سردار درمیان مین نہ آجاتے تو خورشید کا کام اُس جوان کے ہاتھ سے تمام تھا بڑا بے غیرت تھا جو بچ گیا حضور جب اُس جوان نے دیکھا کہ کل لشکر تیار ہو گیا خود قتل کرنا ہوا ایک طرف کو بلا گیا مگر حضور کیا جرات ہے جرات تو اُسکے حصہ کی ہے سات آٹھ لاکھ آدمی کے لشکر پر چالیس ہزار آدمی سے مقابلہ کرنا اُسی کا کام ہے تین مقابلے ہو چکے ہین ابھی تک کوئی جوان اُسکے لشکر کا نہین زخمی ہوا ہے اور نہ مارا گیا ہے جیسا وہ جوان ہے ویسے اُسکے ہمراہی بھی ہین بڑا تعجب تو یہ ہے کہ وہ لوگ اُسکے حکم کے کیسے تابع ہین جیسے ہی اُس جوان نے بوق بجایا اُسی طرح چالیس ہزار بوق ایک مرتبہ بجے تمام لشکر پراگندہ ہو گیا جدھر کو جسکا رخ ہوا اُدھر کو روانہ ہوا حریف کو بھگا دیا مگر پھر جمع ہو جاتے تھے بادشاہ نے فرمایا کہ خدا اُسکو اس کام کی جزائے خیر دے کہ ایسے وقت مین ہم لوگون کی مدد کی یہ کہکر تعجیل اور بہرام و صمصام وزیر کو بلا کر حکم دیا کہ کل پھر یورش ہو گا قلعہ کا بندوبست کرو سامان جنگ مہیا کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارے یہان سب انتظام درست ہے جسکا جی چاہے یورش کرے ہمارا خدا مالک ہے وہی ہماری مدد کرے گا پھر بلا رد کرے گا کوئی نہ کوئی مددگار پردۂ غیب سے ظاہر ہو کر مدد کرے گا آپ فکر نفرمائین بادشاہ یہ لشکر خامیش ہو رہا اور اُدھر وہ ہرکارے رخصت ہو کر بیرون قلعہ جسکے واسطے آئے اُدھر اُن ہرکارون نے جاکر اُس جوان کو خبر دی کہ حضور لشکر حریف مین بدل یورش بجا ہے کل پھر قلعہ پر یورش ہو گا اُس جوان نے کہا کہ اونکی کیا مجال کہ وہ اہل قلعہ کو پریشان کر سکین جبتک میرے جسم مین جان ہے اور ہاتھ مین تلوار ہے تب تک تو وہ اہل قلعہ کا کچھ نہین کر سکتے ہین بعد میرے خدا اُنکا مالک ہے کوئی اور مددگار اُنکا آجاوے گا جس طرح مین آگیا ہون اور اگر اُنکی قضا ہی آگئی ہے اور زمانہ حیات اُنکا پورا ہو گیا ہے تو مجبوری ہے خدا سے کوئی نہین لڑ سکتا ہے وہ سب کا مالک ہے تم لوگ جاؤ اور دیکھو کہ کیا بندوبست ہوتا ہے جب وہ لوگ قلعہ پر یورش کرین تو تم آکر ہم کو خبر دینا کہ ہم اہل قلعہ کی مدد کرینگے اول تو تم کو خبر دینے کی بھی ضرورت نہوگی کہ مین خود وہان آجاؤنگا دوسرے یہ کہ اگر شاید مجکو دیر ہو جاے تو تم خبر دینا بس یہ کہکر اُن ہرکارون کو رخصت کیا اور اُسی وقت چند افسران سپاہ کو بلا کر حکم دیا کہ جو نہایت جری اور بہادر ہون کہ بھائیو آج شب کو ضرور ضرور بارگاہ کو لے آؤ اُسوقت تو دیکھ چکے ہو اب کوئی تلاش کرنے کی ضرورت نہوگی جاؤ اُسکو اپنے قبضہ مین کر دو مین نے ایک فکر کی ہے وہ فکر یہ ہے کہ مین اپنے لشکر کے چار حصہ کرون ایک کا افسر فولاد صحرا شین کو کرون اور اُسکو حکم دون کہ تم جانب شمال سے نعرہ کر کے لشکر پر گرو اور سات ہزار سوار اُنکے ہمراہ ہون کہ جاکر لشکر پر حملہ کرین اور قتل کرنا شروع کرین اور سات ہزار سے شداد قوی بازو جانب جنوب سے جاے اور وہ بھی لڑنا شروع کر دے اور آٹھ ہزار سے بہرام تیغزن جانب مشرق سے حملہ کرے اور آٹھ ہزار سے بہمن قوی مغرب کیجانب سے حملہ کرے جب چارون جانب سے لشکر پر نرغہ ہو گا تو لشکر اُس طرف کو متوجہ ہو گا پھر مین بارہ ہزار سے جاکر بارگاہ پر حملہ کرونگا اور محافظان بارگاہ کو قتل کر کے بارگاہ کو از اولون پر بار کرا کے لے بھاگونگا جب بارگاہ میرے قبضہ مین آجاے گی اور مین روانہ ہونگا تو اُسوقت بوق بجا دونگا تم لوگ بھی قتل کرتے ہوے جو شمال سے آتا ہو وہ جنوب کو اور جو جنوب سے آتا ہو وہ شمال کو اور جو مشرق سے آیا ہو وہ مغرب کو اور جو مغرب سے آیا ہو وہ مشرق کو چلا جاوے توقف نہ کرے مین اسی صحرا مین ملونگا صبح کو پھر اہل قلعہ کی مدد کرنا ہے کیونکہ وہ لوگ اہل اسلام سے ہین وہ لوگ یہ تدبیر بہت خوش ہوے اور کہنے لگے کہ آپکی یہ رائے بہت خوب ہے ہم کو بھی مرغوب ہے یون ہی بارگاہ

ہاتھ آئے گی اور کوئی تدبیر بارگاہ کے ہاتھ آنے کی نہین ہی اس تدبیر کے موافق جیسا کہ آپ نے فرمایا ہی ہم لوگ ایسا ہی کرینگے اسی گفتگو مین رات ہوگئی سب نے کھانے کا بندوبست کیا یہان لشکر مین زرنگار شاہ نے بعد بجوانے طبل یورش کے حکم دیا کہ تمریق مارخوار مع پانچ ہزار سوارون کے طلایہ کی گشت کرے شاید حریف اگر شبخون کرے تو اسکو روکے اور خود جاکر آرام کیا خورشید اپنے خیمہ مین گیا بارگاہ منوچہر یہ خالی ہوگئی صرف پاسبان رہ گئے تمریق مارخوار مع پانچ ہزار سوارون کے طلایہ پھرنے لگا یہان تک کہ قریب پہر رات گئے تک کوئی نہین آیا اسنے خیال کیا کہ کوئی کیا زیوانہ ہی جو اتنے بڑے لشکر پر شبخون کرے گا کل تو وہ جانتا تھا کہ سب غافل ہین بدین سبب حریف شبخون کرا آج تو وہ جانتا ہی کہ سب ہوشیار ہین اور مجھ ایسا بہادر طلایہ پر ہی بھلا اب کیا شبخون کرے گا یہ کہکر اپنے ہمراہیون سے کہا کہ چلو کہین بیٹھکر اتنی رات بسر کرین اسکے ہمراہیون نے جواب دیا کہ کہین ایسا نہو کہ حریف اگر شبخون کرے تو پھر بڑی مشکل ہو اسنے کہا کہ تم کو کیا جو مین کہتا ہون اسپر تم لوگ عمل کرو وہ لوگ یہ سنکر خاموش ہورہے تمریق مارخوار مع اپنے ہمراہیون کے قریب لشکر کے جاکر ایک صحرا مین مقیم ہوا اور سیر صحرا کرنے لگا چونکہ شب ماہ تھی اور چاندنی چھٹکی ہوئی تھی لشکر کی جانب منہ کرلیا تھا مگر مسلح اور مکمل تھا یہ تو یہان باطمینان بیٹھا ہوا ہی کہ ادھر اسی جوان نے اپنے لشکر کے چار ٹکڑے کیے سات ہزار سے فولاد کو روانہ کیا اور کہا کہ جاکر حملہ کرو فولاد شمال کی جانب روانہ ہوا شداد مع سات ہزار کے جنوب کی جانب روانہ ہوا اور بہرام مع آٹھ ہزار کے مشرق کی طرف اور بہمن آٹھ ہزار سے مغرب کی سمت روانہ ہوے جب یہ چارون سردار روانہ ہوچکے پھر آپ بھی مع دس ہزار فوج کے جانب بارگاہ روانہ ہوا کہ یکایک فولاد شمال سے اور شداد جنوب سے بہرام مشرق سے بہمن مغرب سے لشکر پر آکر گرے اور قتل کرنا شروع کیا چونکہ لشکر بے خبر تھا اسوجہ سے کہ حریف ابھی تو روز خون کرچکا ہی آج شبخون نہ آئے گا اور دوسرے تمریق طلایہ پر ہے اس سے مقابلہ ہوگا اسوقت تک ہم کو خبر ہوجاوے گی ہم تیار ہوکر مقابلہ کرینگے یہ تو اس خیال سے بے خبر تھے کہ یہان حریف آکر گرا اور قتل کرنا شروع کیا ادھر وہ جوان ایک مرتبہ بارگاہ پر مع دس ہزار سواروں سے پہونچا جاتے ہی پاسبانان بارگاہ کو زیر تیغ رکھ لیا اور دم بھر مین کاٹ کر ڈال دیا اور بارگاہ کی طنابین کاٹ دین ادھر ان سردارون نے قیامت برپا کردی لشکر مین ہلاہل ڈال دیا تمام سپاہ کو زیر تیغ رکھ لیا جب تک وہ باخبر ہون تب تک لشکر کا تہ و بالا کردیا یہ لوگ مسلح تھے اور وہ لوگ مسلح اور مکمل تھے دوسرے فراق مشیہ گھات کے مقابلہ سے خوب ماہر بھلا انکا کون مقابلہ کرسکتا ہی تھوڑے عرصے مین لشکر بالکل تہ و بالا ہوگیا حواس سب کے جاتے رہے ادھر وہ جوان بارگاہ کو لوٹ کر اور لاشون پر اپنے صحرا کی طرف روانہ ہوا چونکہ ارابے وغیرہ وہان لشکر مین موجود تھے کوئی تلاش کرنے کی ضرورت نہ ہوئی یہان لشکر مین جو غل ہوا تو زرنگار شاہ گھبراکر اٹھا بست جلد ہتھیار لگاکر برآمد ہوا ادھر دوسرے خیمون سے دونون سپہسالار بھی مسلح ہوکر نکلے اب تو کل لشکر ہوشیار ہوا کمر بندی ہونے لگی مگر ہر دو اس تھے تلوار کی جگہ پر سپر تھی اور سپر کی جگہ پر تلوار لگائی تھی ادھر فولاد نے خرخر کر خیمون کی طنابین کاٹ کاٹ کر ڈال دین سب اسکے تلے دب گئے شداد نے آگ لگادی لشکر کے جمے چلنے لگے بہرام نے قتل کرنا شروع کیا لوگ بھاگنے لگے جو کوئی گروہ اپنے لشکر کا نظر آیا حریف جان کر مقابلہ کرنے لگے یہ شور و غوغا جو مچا تو کان تک تمریق کے صدا پہنچی وہان یہ صدا لشکر ہلا ادھر سے وہ انبوہ جو بارگاہ لیے ہوے چلا آتا تھا اسکا مقابلہ ہوگیا تمریق نے اسکو آتے دیکھکر صدا دی کہ او مکارین نے تجکو

دیکھ لیا اب کہان میرے ہاتھ سے بچ کر جائیگے گا مین تیرا حریف آپہونچا اُس جوان نے یہ سُنکر صدا دی کہ کیون تیری قضا آئی ہی جا اپنی راہ لے ورنہ بڑی خرابی ہوگی اُسنے کہا کہ مین کب چھوڑتا ہون یہ سُنکر اس جوان کے ہمراہ بیژن تیژن نام ایک سردار تھا اُس سے کہا کہ تو پانچ ہزار سوارون سے بارگاہ لے کر طرف صحرا کے جا مین اسکو قتل کرکے آتا ہون بیژن تو مع بارگاہ کے صحرا کی طرف روانہ ہوا اُدھر وہ جوان تمریق کے روبرو آیا اور کہا کہ کیا بھوہ بکتا ہی لے مین موجود ہون جو تیرے بنائے بن سکے وہ کر یہ سُنکر تمریق نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ ان سب کو گھیر کر قتل کرو یہ سُننا تھا کہ تمام لشکر تمریق کا جو کہ قریب پانچ ہزار کے تھا ایکمرتبہ حملہ کرکے چلا اُدھر ہمراہیان جوان نے اُنکے حملے کو روکا اُدھر اُس جوان نے تمریق کا مقابلہ کیا تمریق نے تلوار کا وار کیا اُس جوان قوی تن نے خالی دے کر جو ہاتھ مارا تو تلوار بالاے سر چمکی تھی باز زین تنگ جا کر زین کو بوسہ دیا مع مرکب تمریق چار ٹکڑے ہوکر گرا اُس جوان نے نعرہ کیا کہ وہ مارا بون قتل کرتے ہین اُدھر اُس جوان کے ہمراہیون نے لشکر تمریق کو ایک دم مین قتل کر ڈالا جو چند کس بچ گئے وہ بھاگ کے لشکر مین چلے گئے جب اُس جوان نے دیکھا کہ تمریق اور اُسکے ہمراہی سب قتل ہوے فوراً بوق کو بجایا اور صدا دی کہ اے برادران بلند و بدصدا بوق بلند ہوئی اُدھر کل لشکر زرنگار شاہ کو یہ معلوم ہوا کہ ہزارون بوقین بج رہی ہین چونکہ اُن لوگون نے بھی بوق بجائے تھے جو کہ لشکر مین لڑ رہے تھے فوراً بوق بجا کر جس طرح سردار نے ہدایت کی تھی اُسی طرح عمل کیا یعنی جانب شمال والے جنوب کو اور جنوب والے شمال کو مشرق والے مغرب کو مغرب والے مشرق کو روانہ ہوے اُنکے عقب مین جو لشکر زرنگار شاہ تھا اور اس واسطے مین وہ تیار ہوگیا تھا چلا وہ اپنے لشکر کے لوگون کو حریف خیال کرکے لڑنے لگا یہ مقابلہ کرکے صاف نکلے ہوے چلے گئے کسی کی نکسیر تک نہ بھوئی چپیٹ تک نہ آئی زخمی ہونا کیسا یہ تو سب کے سب نکلے ہوے چلے گئے وہان رات بھر تلوار چلا کی جدھر جدھر زرنگار شاہ یا سپہ سالار جاتے تھے اُدھر لڑائی ہوتی تھی لشکر مین مشعلین روشن تھے ہزارے رن مہا بین چورہا بین روشن ہوگئین رات کا دن ہوگیا اب جو روشنی ہوئی تو حریف کا پتہ بھی کہین نہین پایا یہ دیکھا کہ لشکر آپس مین مقابلہ کر رہا ہی سردار چلانے لگے کہ ارے حریف تو نکل گیا باہم مقابلہ کر رہے ہو یہ کیا غضب ہی کیسے بے خبر ہو اپنے لشکر کو آپ ہی قتل کرتے ہو اُسی ہاتھی کی تمھاری مثل ہوئی یعنی کیسا ہاتھی اپنی فوج کو مارے حریف تو باہر نکل گیا اُسکا تو کچھ نہ بنا سکے آپس مین قتل ہوئے جاتے ہو یہ جو سردارون نے بصدا بلند کہا تو اب لشکر کو ہوش آیا اس عرصہ مین صبح بھی ہوگئی اب سب نادم ہوے آپس سے جدا ہوے مقابلہ موقوف ہوا لشکر مین امن ہوا اتنے مین زرنگار شاہ نے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو مین قلعہ پر یورش کرونگا یہ حکم پاتے ہی لشکر مین کمربندی ہونے لگی تھوڑے عرصہ مین کل لشکر تیار ہوکر مستعد کارزار ہوا زرنگار شاہ سوار ہوکر برابر قلعہ کے چلا خورشید بھی عالت زخمداری مین ایک تخت پر سوار ہوکر ہمراہ زرنگار شاہ کے میدان مین آیا صفین درست ہوئین اُدھر بالاے قلعہ زردمان و توماں و قبیل دبہرام و صمصام و وزیر مع بادشاہ کے آکر فیل بند دروازے پر بیٹھے گول اندازون نے توپین درست کین سپاہ اندرون قلعہ تیار ہوکر آمادہ کارزار ہوئی کہ شاید حریف قلعہ لے تو ہم لوگ اپنی جانین دے دین اور اُنکو اندر قلعہ کے نہ آنے دین یہان تو یہ بندوبست ہوا اُدھر میدان مین زرنگار شاہ آیا جب سب لشکر درست ہوگیا تو زرنگار شاہ نے جانب دست چپ دیکھا سپہ سالار دست چپ نے عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی ارشاد فرمایئے حکم دیا کہ تم لشکر اپنے ہمراہ لے کر قلعہ پر یورش کرو

اور قلعہ کو فتح کر دین تمھاری مدد کو اور لشکر روانہ کر دیگا اُسنے سلام کیا اور زرہ تا پا دریاے آہن مین نہان ہوا اور اسباب قلعہ گیری تن پر درست کیا گرز گران سنگ سات سو من کا ہاتھ مین لیا سپر فراخ دامن پشت پر حسین دکھیب و مرکب دونون پوشیدہ ہو جائین دامن زرہ گردنے مرکب پر سوار ہو کر دو لاکھ سپاہ ہمراہ لے کر سامان تیر وغیرہ سب سامان قلعہ گیری کا ہمراہ لیا اور طرف قلعہ کے چلا یہ تو قلعہ کی جانب جاتا ہے

اب حال اُس جوان کا سنیے کہ جو شبخون کر کر اور بارگاہ لشکر واپس گیا

محرران خوش آئین اس داستان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جب وہ جوان تمر ملق کو قتل کر چکا تو اُسنے کوتی بجالی اور طرف اُس جنگل کے گیا جہان کا پتہ سب کو دیا تھا اور کہدیا تھا کہ یہین آنا وہان عمل سے بیژن بیغرن مع بارگاہ کے پہونچ گیا تھا انکا منتظر تھا کہ یہ بھی لشکر اُنسے ہوے مع پانچ ہزار سوارون کے پہونچے بیژن نے عرض کیا کہ حضور کیا ہوا جواب دیا کہ مارا اُس سگ ناپاک کو میرے ہاتھ سے بچ کر نکل جاتا اور اُسکے ہمراہیون کو بھی قتل کیا اے بھائیو بارگاہ ایستادہ کرو ہم اسی مین ارام کرینگے جسقدر رات باقی ہے سوین صبح کو قلعہ پر یورش ہوگا اُنکی مدد کو جانا ہے ہمکو بھی ہم پر فرض ہے قزاقون نے اُسی وقت بارگاہ ایستادہ کی وہ جاکر اسمین آرام پذیر ہوا اُس عرصہ مین وہ بھی لوگ آگئے جو کہ لشکر مین مارے تھے اپنے اپنے گروہ سے آکر شامل ہوگئے یہان تک کہ صبح ہوگئی نماز صبح کے وقت وہ جوان بیدار ہوا نماز ادا کی اہل لشکر نے بھی نماز پڑھی جب نماز وغیرہ سے فراغت ہوئی تو اُس جوان نے حکم دیا کہ سب تیار رہو ہم اہل قلعہ کی مدد کو چلتے ہین یہ حکم دینا تھا کہ لشکر مین کر بندی ہونے لگی تھوڑے عرصہ مین سب تیار ہوگئے وہ جوان بھی مرکب پر سوار ہوا مثل حج کے کلاہ کو کہ وہ زیر بہت سردار تھا اُسکو چار ہزار سے بارگاہ کی حفاظت کو سپرد کیا اور ہمراہ لیا باقی سپاہ سے آپ اہل قلعہ کی مدد کے لیے طرف زرنگار شاہ کے لشکر کے چلا ادھر وہ سپہ سالار بھی میدان جنگ مین نہین پہونچا تھا کہ اتنے مین جو دو ایک پاسبان قتل ہونے سے بچ رہے تھے وہ روتے ہوے خورشید کی خدمت مین آئے اور عین میدان جنگ مین پہونچ کر فریاد کرنے لگے اور عرض کیا کہ حضور رات کو حریف آکر اور ہم سب کو غافل پاکر قتل کر کے بارگاہ کو لے گیا ہم غلام بسبب خوف کے بھاگ گئے تھے تو بچے ورنہ وہ ہم کو بھی قتل کر ڈالتا تم نو نہ پھرتا خورشید نے کہا کہ کونسی بارگاہ اُنھون نے جواب دیا کہ بارگاہ منوچہر یہ سنکر خورشید نے ایک آہ کی اور کہا کہ افسوس بڑا صدمہ ہوا اگر مین مجروح نہوتا تو جہان وہ ہوتا اُسکو تلاش کر کے قتل کرتا اور اپنی بارگاہ چھین لاتا مگر مجبور ہون خیر کہان جائیگا کبھی تو مین اچھا ہونگا یہ کہکر خاموش ہو رہا کہ زرنگار شاہ نے خورشید کی طرف دیکھکر کہا کہ آپ کا چہرہ کیون متغیر ہے قصہ اصل مزاج کیسا ہے اور ان ملازمون نے آکر عرض کیا کہ یہ حالت ہوئی خورشید نے کہا کہ کیا بیان کروں آپ خوب لشکر کی خبر رکھتے ہین حریف تو رات کو آکر شبخون کر امیری بارگاہ میرے ملازمون کو قتل کر کے لے گیا آپ کو خبر بھی نہ ہوئی کیا غفلت ہے مین تو زخمی تھا ورنہ یہ بھی مجال تھی کہ وہ بارگاہ لے جاتا اور آپ کو ابتک خبر نہین ہے کہ بارگاہ لشکر مین نہین ہے زرنگار شاہ نے کہا کہ قسم ہے مجکو خداوند کی کہ میرے حواس درست نہین رہے مین کیا خبر رکھون یکایک وہ آگرتا ہے اور قتل کر کے چلا جاتا ہے گو کہ آج پہلے ہی وہ شبخون گرا مین جاگ رہا تھا تمام لشکر مین پہرا کیا مگر مین نے نہین دیکھا کہ بارگاہ نہین ہے جب صبح ہوئی تو مین مع لشکر میدان جنگ مین یورش کے لیے چلا آیا اب آپ سے معلوم ہوا کہ بارگاہ حریف لے گیا افسوس کیا بارگاہ تھی کیسی ہاتھ سے جاتی رہی خورشید نے کہا کہ کہان جا سکتی ہے اگر مین اچھا ہو گیا یا میرا سپہ سالار تندرست ہو گیا یا اُسکا فرزند

با مرغ سرخ پوش جو کوئی اچھا ہو گیا وہ جا کر تلاش کر کے بارگاہ اُس سے لے آئے گا کیا بارگاہ اُسکے پاس رہے گی
ان سب کے تو زخم قریب اچھے ہونے کے ہین مجھے کچھ غم نہین ہے اتنے دنون وہ بھی چین کرین پھر تو بارگاہ آہی جائیگی
یہ سُنکر زرنگار شاہ بھی خاموش ہو رہا اور خورشید سے کہا کہ دیکھے یورش کا تماشا میر سپہ سالار یورش کرتا ہے
یہ کہکر حکم دیا کہ ہان حملہ کرو یہ سُنتے ہی قہران اژدرچشم مارخوار سپہ سالار دست چپ مع فولاد و مارخوار و بہزاد و مارخوار
و سرخاب کرگدن سوار و تہوک دراز دہن و آراک فیل پیشانی و جسیم سگ صورت و نسیم بلند شاخ و فرقوم
دراز گوش و نفرق چرم پوش مع دو لاکھ سپاہ کے ایک مرتبہ حملہ کر کے اطراف قلعہ کے چلا اودھر دیدبانون نے
بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور سپہ سالار زرنگار شاہ برائے یورش آتا ہے کیا حکم ہوتا ہے بادشاہ نے کہا کہ آنے دو
نزدیک تو آلین نصف میدان زدین آنے دو دیدبان دیکھنے لگے اُدھر قہران مع لشکر کے میدان زدین پہونچا
نصف میدان طے کیا ہوگا کہ دیدبانون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور اب تو حریف بہت قریب آگیا ہے نصف
سے زیادہ میدان طے کیا ہے اُسوقت زردمان شاہ نے ہوائی دانگی ہوائی کا دغنا تھا کہ گولندازون کے نشانہ
باندھ کر توپون کو جھکا جھکا کر اب جو آگ بتائی و صدائے ہول خیز ایسی بلند ہوئی کہ تمام زمین صحرا ہل گئی توپ خانہ
رعد شکوہ ایسا گرجا کہ تمام قلعہ ہل گیا گولہ مثل اولے کے لشکر حریف پر برسنے لگا دھوئین کا تمق بلند ہو گیا اور
زمانہ تیرہ و تار ہو گیا دھوان مثل گھٹا کے میدان مین جما گیا کچھ دکھائی نہین دیتا تھا ہاتھ جو پہلوانون کے اُڑے
تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ چیلین منڈلا رہی ہین صفین کی صفین لوٹ گئین تفرق چرم پوش زخمی ہو گیا مگر قہران
اُسی طرح گولون کو روکتا ہوا چلا جاتا ہے بہتی فیلین جو لوگ مر گئے وہ مر گئے اب تو سب کے سب حملہ کر کے چلے
جاتے ہین کچھ پروا نہین کرتے ہین ادھر بادشاہ نے قلعہ پر گولندازون سے فرمایا کہ اب ہاتھ روک لو دیکھو کہ کیا
حال فوج کا ہے اُسی طرح چلی آتی ہے یا کام آگئی ہے مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ وہ چلے آتے ہین دیکھو یہ کیسی صدائین
آرہی ہین گولندازون نے ہاتھ روکا ہوائے دھوئین کو برطرف کیا میدان صاف ہوا اب جو دیکھا تو دور تک
لاشین پڑی ہوئی ہین مگر وہ پہلوان مع اُن پہلوانون کے اور باقی ماندہ سپاہ کے چلا آتا ہے اُسکو کچھ خوف
نہین ہے یہ دیکھکر دل قلعہ مین ہل چل پڑگئی دعائین مانگنے لگے اُدھر وہ پہلوان برابر مع لشکر کے چلا آتا ہے ابھی
قریب خندق نہین پہونچا تھا کہ بیابان نے گرد اُڑائی اور وہ جوان مثل قضائے مبرم کے مع اپنی سپاہ کے لشکر پر
آپڑا چونکہ وہ چل چکا تھا جیسے ہی صدائے توپ کان مین پہونچی اپنے ہمراہیون سے کہا کہ جلد چلو قلعہ پر زور ہو گیا
کہ اس عرصے مین ہرکارے بھی پہونچے عرض کیا آپ تشریف لے چلین قہران اژدرچشم سپہ سالار مع دو لاکھ
سپاہ کے یورش کر کے قلعہ پر گیا ہے وہان سے توپ پڑ رہی ہے دیکھیے یہ صدائے توپ آرہی ہے یہ سُنتے ہی
اُس جوان نے فوراً رکب اُٹھا دیا تھا یہان تک کہ کل لشکر کے گھوڑے اُٹھا دیے تھے ایک ہی مرتبہ لشکر پر آکر
گرا اور قتل کرنا شروع کیا تمام لشکر مین ہل چل پڑگئی اُدھر قہران نے جو اُسکو آتے ہوئے دیکھا گھبرا گیا شششدر
ہو کر دیکھنے لگا کہ یہ کیا آفت لشکر پر آئی ہے کہین مثل خورشید کے میرے لشکر پر بھی آفت نہ آئے یہ خیال کر کے
اپنے ہمراہیون سے کہا کہ بہت جلد ہوشیار ہو جاؤ دیکھو وہ بادشاہ کے لشکر پر دلیرانہ آکر گرا ہے اور قتل
کر رہا ہے کہین ادھر نہ آئے تم لوگ قبل سے ہوشیار ہو جاؤ ابھی قلعہ کی طرف نہ جاؤ اُسکو جانے دو بلکہ چل کر
شریک لشکر شاہ ہو اور سرداروں نے عرض کیا کہ اے سپہ سالار کس مشکل سے تو اسقدر میدان طے ہوا ہے
اور کسقدر سپاہ کام آئی ہے تفرق بھی زخمی ہوئے اب یہان سے پھر کر جانا محض بیکار ہے پھر اُسی قدر

رحمت اُٹھا کر یہان تک آنا ہوگا جب وہ یہان آئے گا اُسوقت دیکھا جائے گا ہم مقابلہ کرلین گے اب
یہان سے واپس تو نجائین گے ورنہ پھر بہت مشکل ہوگی یہ کہکر سبھون نے صفین باندھین اُس وقت
قہران نے کہا کہ اگر حریف قلعہ پر سے گولہ مارنے لگے تو کیا کروگے اس سے بہتر یہ ہے کہ واپس چلو پھر
دیکھا جائے گا دیلی مین اکیلا یورش کرونگا تم لوگون کو ہمراہ نہ لونگا یہ کہکر قصد کیا تھا کہ واپس چلون اُدھر
اہل قلعہ نے جو اُس جوان کو مع لشکر آتے ہوے دیکھا تو بہت خوش ہوے مارے خوشی کے نقارے بجانے لگے
اور یہ بھی دیکھا کہ وہ آکر دفعۃً لشکر پر گرا اور قتل کرنا شروع کیا ان لوگون نے بھی بحکم زردمان توپون کو درست
کیا زردمان نے حکم دیا کہ مارو توپین حریف کو اِدھر سے تم توپین مارو اور اُدھر وہ جوان آکر انکو قتل کرے گا
یہ اب بچ کر جانے نہ پائین یہ حکم پانا تھا کہ گولندازون نے فیر کرنا شروع کیا قہران نے ابھی قصد ہی کیا تھا
کہ توپ پڑنے لگی لشکر تباہ ہونے لگا یہ حال جو ہوا فوراً سپاہ کے پیر اُکھڑ گئے بھاگے اہل قلعہ نے مارے
توپون کے سپاہ کو گھبرا دیا انکو اُس میدان مین ٹھہرنا دشوار ہوگیا بھاگے اُدھر سے وہ جوان لشکر زرنگار
شاہ کو قتل کرتا ہوا مع لشکر کے طرف قہران کے چلا کہ قہران سے اور اُس سے راہ مین مقابلہ ہوگیا لشکر
قہران اُسکے لشکر پر آپڑا دونون لشکر مل گئے تلوار چلنے لگی زرنگار شاہ نے حکم دیا کہ ان سب کو مار لوجانے
نہ پائین باقی ماندہ لشکر جو اُس جوان کے ہاتھ سے تباہ ہوا اور ابھی ابھی وہ اُس لشکر سے نکل کر لشکر قہران پر گیا تھا
وہ لشکر بھی زخمہ کرکے چلا اب وہ جوان بیچ مین آگیا مگر کچھ خوف نہ تھا صدا دی کہ یہ اور ان برنجسد دین
کافران راجیسے یہ صدا دی تمام لشکر اُس جوان کا منتشر ہوگیا نصف نے رخ طرف لشکر زرنگار شاہ
کے کیا اور نصف نے طرف قہران کے اُدھر سے اہل قلعہ نے توپین مارنا شروع کیا جسقدر لشکر کہ توپون
کی زد پر تھا وہ اُڑ گیا اب جو دبا دیڑا تو لشکر قہران کے ہوش جاتے رہے اُس جوان اور قہران کا مقابلہ
ہوگیا قہران نے بڑھکر تلوار ماری اُس جوان نے جو خالی دے کر اپنا وار کیا چونکہ اُسکی قضا آگئی تھی تلوار سر پر پڑی
تنگ مرکب سے نکل گئی فولاد نے بڑھکر مقابلہ کیا وہ بھی اُس جوان کے ہاتھ سے مارا گیا بہزاد نے روکا وہ بھی
قتل ہوا سرخاب بھی زخمی ہوا اب تو جو اُسکے سامنے آیا مارا گیا یا زخمی ہوا جب سردار لشکر کام آیا اور دو سردار
لشکر کے پیر اُکھڑ گئے اُدھر اُس نصف لشکر نے زرنگار شاہ کو تہ و بالا کر دیا اور نصف سپاہ نے اُس فوج کو جو پیچھے
کرکے قلعہ پر گئی تھی درہم برہم کر دیا اُدھر اہل قلعہ نے مارے توپون کے مسمار کر دیا سوائے فرار کے اور کوئی
راستہ نہ ملا جب اُس جوان نے دیکھا کہ راہ کھل گئی ایک طرف سے لشکر ہٹ گیا فوراً بوق مین صدا دی
کہ اے قزاقان بدرروید دین کافران سبزبند یہ کہکر مرکب کو تیز کیا یہ صدا دیتے ہی کل لشکر اُس جوان کا
ایک مرتبہ ایک جگہ پر جمع ہو کر حملہ کرتا ہوا چلا لشکر زرنگار شاہ نے بھی نرد کا خیال کیا کہ جانے دو اسے
کون مقابلہ کرے یہ بلا جاتی ہی جانے دو یہ لوگ قتل کرتے ہوے صاف نکلے ہوے چلے گئے جس طرح
کمان مین سے تیر اور بندوق مین سے نگاہ نکل جاتی ہی اُس حملہ مین بھی قریب پچاس ہزار کے لشکر کام آیا اور
جو توپون سے اُڑ گیا اُسکا کچھ شمار نہین ہی لشکر زرنگار شاہ کا تحمل کر رہ گیا اب جو حریف قتل کرکے چلا آیا
کوئی نہین رہا تو معلوم ہوا کہ قہران و فولاد و بہزاد مارے گئے اور باقی سردار سوائے جسیم سگ صورت
اور نسیم بلند شاخ کے باقی نہین ہی سب زخمی ہین تفریق تو ضرب توپ سے پہلے ہی زخمی ہو چکا ہی اور
اُسکی حالت غیر ہی کوئی دم کا مہمان ہی سب ہاتھ سے اُس جوان کے مجروح اور زخمی ہوے ہین اور قتل

ہوے ہین بڑا سفاک معلوم ہوتا ہی خدا بچائے زرنگار شاہ یہ سُنکر افسوس کرتا ہوا واپس ہوا دل مین کہتا تھا
کہ دیکھیے کیونکر یہ قلعہ ہاتھ آتا ہی یہان میرے بہت سے پہلوان کام آئے ایسی تو کبھی جنگ نہین ہوئی تھی ایسی
اب کی مرتبہ ہوئی ہمیشہ مین جیت لڑائی پر گیا فتح کرکے آیا نہ معلوم یہان کیا ہوا ہی جب کوئی یورش کرکے
قلعہ پر جاتا ہی اور توپون کو روکر کے قریب خندق پہونچتا ہی یہ دیوانہ آکر لشکر کا ستیاناس کر دیتا ہی پرسون خورشید
نے قلعہ لے لیا تھا کہ وہ واقعہ ہوا خیر اُس دن تو اسقدر پہلوان نہین قتل ہوے نہ لشکر کام آیا دو شبخون
یہ دیوانہ کر اُسمین سیاہ تباہ ہوئی ایک روز خون گیا آج تو اُسنے غضب ہی کر دیا سپہ سالار قہران ایسے بہادر
کو قتل کیا جب قہران قتل ہوگیا تو فولاد اور بہزاد کی کیا اصل تھی کل خورشید زخمی ہوے آج تو بہت سپاہ
کام آئی اور وہ اور اُسکی سپاہ کا ایک متنفس بھی زخمی نہ ہوا نہ قتل ہوا یہ لوگ بڑے غضب کے ہین خدا ایسے
سے بچاے تو جانین بچینگی ایسے ایسے خیال کرتا ہوا اور دل سے باتین کرتا ہوا مع لشکر فرودگاہ پر واپس گیا لشکر
آکر اُترا یہ بارگاہ مین گیا مجروحان سپاہ کا علاج ہونے لگا مانگے دیے گئے چونکہ قریب تین پہر دن تک
یہ لڑائی رہی پہر بھون باقی تھا کہ لشکر واپس آیا وہ باقی دن لشکر کے اُترنے مین تمام ہوگیا جب رات ہوئی
زرنگار شاہ نے دربار کیا سب سردار جو کہ زخمی نہوے تھے حاضر دربار ہوے خورشید بھی اسی حالت زخمداری
مین آکر اس مقام پر بیٹھ گیا زرنگار شاہ نے اہل دربار کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا مقام افسوس ہی کہ تم کو یہان
آئے ہوے ایک ماہ کا عرصہ ہوا ہی پہلے باہم مقابلہ ہوا اُسمین پہلے ہماری شکست رہی جب فتح ہوئی اور
حریف قلعہ بند ہوا تو مجکو اس قلعہ کا بھی محاصرہ کیے ہوے چھ سات دن کا عرصہ ہوا کہ قلعہ فتح نہوا اُس روز
خورشید نے یورش کیا تو وہ واقعہ ہوا دو روز تک شبخون کرا آج یہ رنگ ہوا اُس دیوانے نے تو سخت عاجز
کیا ہی جان ضیق مین ہوگئی ہی جب یورش کیا وہ آیا قتل کیا کل گیا کوئی تدبیر نہین بن پڑتی ہی کیا کیا جائے
اس دیوانہ کا کیا تدارک ہو کیونکر اس سے جان بچے اور قلعہ ہاتھ آئے اب جب پھر یورش کیا جائے گا وہ پھر
لشکر پر آکرے گا پھر لشکر یورش سے واپس آئے گا یہ سُنکر خورشید نے کہا کہ واقعی اس دیوانے نے بہت پریشان
کیا ہی بڑا غضب تو یہ ہی کہ رات کو بارگاہ بھی لے گیا کیا کرون اگر مجروح نہوتا تو مین ضرور جاکر بارگاہ واپس لاتا یا سپہ سالار
اچھا ہوتا تو وہ جاتا چونکہ اسوقت ستگل بھی دربار مین موجود تھا اُسنے کہا کہ میرا زخم تو اچھا ہوگیا ہی یقین ہی کہ
کل پھاہا چھوٹ جائے گا پرسون مین ضرور اُسکو تلاش کرکے آپ کی بارگاہ لے آؤنگا آپ اطمینان رکھین خورشید
نے کہا اچھا زرنگار شاہ نے کہا کہ اب قلعہ کی کیا تدبیر کرون کیونکر یہ فتح ہو جسیم سگ صورت و نسیم بلند قامت
نے کہا کہ حضور اب ہمارے نام پر طبل بجوائیے کل ہم دونون یورش کرینگے آپ کل دیوانے کا لشکر سے مقابلہ نہ کیجیگا
جب وہ آئے اور ہم دونون جاکر قلعہ فتح کرلینگے ہم اکیلے قلعہ پر یورش کرینگے ہم کو کچھ لشکر کی اپنے ہمراہ لیجانے
کی ضرورت نہین ہی ہم دونون کافی ہین یہ قلعہ ہی کیا چیز قہران و بہزاد و فولاد تو ایک دم سے قتل ہوے کیونکہ
اُدھر سے تو دیوانہ چلا اور اِدھر قلعہ پر سے گولہ پڑنے لگا وہ گھبرائے اُس گھبراہٹ مین اُس سے مقابلہ ہوا یہ
گھبرائے ہوے تھے وار کیا خالی گیا اُسنے جو وار کیا اُسکا وار کارگر ہوا قتل ہوگئے ہم جب لشکر لے کر پہنچینگے
تو وہ یہان آئے گا پھر تو لشکر مین پھنسکر رہ جائے گا کیونکہ ہمارے پاس لشکر تو ہوگا نہین وہ یہ خیال کرے گا کہ اگر
انھون نے قلعہ لے بھی لیا تو دو شخص کیا اہل قلعہ کا کرینگے وہ ہزارون یہ دو زرنگار شاہ نے کہا کہ یہ تدبیر تو
اچھی ہی اگرچہ بن پڑے بس اُسی وقت زرنگار شاہ نے طبل جسیم اور نسیم کے نام پر بجوایا یہ خبر ہرکارے

ے کر قلعہ مین گئے وہان قلعہ والے خوش خوشی اُس جوان کی تعریفین کر رہے تھے دعائین دے رہے تھے اور یہ کہتے تھے کہ کیا بہادر ہی شیر کا دل رکھتا ہی نہ معلوم کس خاندان سے ہی کہ ہرکارون نے جاکر خبر دی کہ آج زرنگار شاہ نے جسیم اور نسیم کے نام پر طبل جنگ بجوایا ہی کل وہ دونون یورش کرینگے لشکر صرف میدان مین برے مقابلے اُس جوان کے گذرا ہی کہ یہ دونون تنہا یورش کرینگے جب وہ قلعہ کو فتح کر لینگے اُسوقت لشکر بھی نرغہ کرکے قلعہ مین آئے گا اور جونکہ یہ کہ دربار مین ہوئی تھی سب بیان کی یہ سُنکر بادشاہ نے کہا کہ خدا مالک ہی دو مرتبہ انھون نے یورش کیا تو کیا بنا کیا خدا نے بچالیا غیب سے مدد کی یہ بلا روکی پھر وہ مدد کریگا اُسکے نزدیک یہ کیا ہین وہ اسقدر غرور نہ کرین تم جاؤ لشکر مین رہو دیکھو اور کیا صلاحین ہوتی ہین دوسرے یہ دریافت کرو کہ وہ جوان کون ہی جسنے اُس وقت بدرقہ ہماری مدد کی ہماری جانین بچائین یہ کوئی بزرگ مرد مومن ہی کہ بلا واسطہ غیرون کی کمک کرتا ہی پرائی بلا اپنے سر لیتا ہی ہرکارے سلام کرکے قلعہ سے باہر آئے بادشاہ نے حکم دیا کہ قلعہ کا بندوبست کرو وزیر اور وکیل سے کہا کہ آپ لوگون نے سُنا جو کچھ کہ ہرکارون نے بیان کیا اب آپ لوگ ایسی تدبیر کرین کہ کل وہ اپنے ارادے پر فائض نہون بے نیل مرام واپس جائین انھون نے عرض کیا کہ خدا مالک ہی وزیر کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ تو بیان کرو کہ وہ جو سردار ہمارے لشکر کے مجروح ہوگئے تھے اب کیسے ہین وزیر نے عرض کیا کہ حضور ایک ایک گھاؤ کی اور ضرورت ہی یقین ہی کہ کل پرسون تک بالکل اچھے ہو جائینگے اگر گین کا تو اچھا چھوٹ گیا ہوگا بادشاہ یہ سُنکر نہایت خوش ہوا اور دربار برخاست کرکے آرام فرمایا چونکہ قاعدہ مقرر کیا تھا کہ جب قلعہ پر سے مقابلہ کرنے آتے تھے تو مشورہ کے واسطے دربار ہوتا تھا یہان وزیر وغیرہ بعد برخاست ہونے دربار کے اپنے مقام پر آئے اور درستی سامان قلعہ مین مصروف ہوے اِنکو تو یہان چھوڑیے اور اُدھر زرنگار شاہ نے طبل بجوا کر دربار برخاست کیا آج خوب پہرہ چوکی مقرر کیا تمام لشکر بھی اُس خیال سے جاگا کیا کہ شاید حریف اگر شبخون کرے تو بے بس ہوکر تو نہ قتل ہون نصف سپاہ مسلح اور مکمل رہے اور نصف اپنے بسترون پر جاکر آرام پذیر ہو اور یہ حکم زرنگار شاہ نے دیا کہ یہ نصف سپاہ جو جاگ رہی ہی اور مسلح ہی بارہ بجے رات تک جاگے بعد اُسکے وہ نصف لشکر مسلح ہوکر بیدار رہے اور یہ سو رہے اب اس طریقہ سے رہا انتظام ہوا کرے کہ حریف اگر اپنا کام تو غفلت مین نہ کرے اور ہوشیار اور آراستہ مسلح اور آراستہ فیل پیشبانی کے ساتھ ہزار سپاہ کے علاوہ پر مقرر کیا اور کہا کہ تم طلایہ کی گشت کرو یہان تو یہ بندوبست ہی گو کہ یہ دونون بھی زخمی ہین مگر اچھے زخم کھائے ہین انکو تو اس انتظام مین چھوڑیے اُدھر وہ جوان اُن پہلوانون کو قتل اور باقی کو زخمی کرکے تمام لشکر کا ستیاناس کرکے اپنے مقام پر گیا جاکر کیا دیکھا کہ فتاح کج کلاہ مع اپنے ہمراہیون کے مسلح اور مکمل گرد بارگاہ کے پھر رہا ہی جیسے ہی اُسنے دور سے گرد اڑتے ہوے دیکھی ویسے ہی اپنے ہمراہیون سے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ شاید حریف آتا ہی سب کے سب ہوشیار ہوگئے کہ اتنے مین کیا دیکھا کہ افسر ہمارا اپنے ہمراہیون سمیت خوش خوش چلا آتا ہی یہ دیکھکر سب کے سب خوش ہوگئے فتاح نے دور سے سلام کیا اور قدمون کو بوسہ دیا عرض کیا کہ آقا کیا ہوا فرمایا کہ بچا یا اہل قلعہ کو خداوند کریم نے جو یورش کرکے گیا تھا مین نے اُسکو مع اُسکے ہمراہیون کے قتل کیا اور لشکر کو بھگا دیا لشکر زرنگار شاہ کو تہ و بالا کر دیا یہ کہکر سب کے سب اُسکر داخل بارگاہ ہوے سب لوگ اپنے اپنے کل سامان کر لیے تھے اسلحہ تن پر سے دور کیے تھے مگر قریب دس ہزار کے مسلح رہے کہ شاید حریف آئے یا اُسکو خبر ہو جائے تو وہ ایک مرتبہ آکر گھیر لے تو یہ دس ہزار جبتک مقابلہ کرین اُتنے عرصہ مین سب فکر نبار ہو جائے گا

کہ اُس جوان نے فکر کی کہ اب کیا کرنا چاہیے ابھی یہ فکر کر رہا تھا کہ ہرکارے آگئے اُنھوں نے آکر عرض کیا کہ حضور کل پھر
قلعہ پر لشکر ہوگا اور جو تدبیریں ہوئی تھیں وہ سب بیان کین اور جسکے نام پر بلی گئی تھی وہ بھی بتائی اور جو تقریر آپس میں ہوئی
تھی وہ سب بیان کی اور جو بندوبست لشکر کے برے شب ہوا ہی وہ بیان کیا اُنھوں نے کہا کہ آج مین ضرور جاؤنگا اور
شنجون گردنگا دیکھوں یہ بندوبست میرا کیا کرتا ہی سب بندوبست یون ہی رہ جائے گا مین قتل کرکے چلا آؤنگا
آج ضرور اُن دونون کی میرے ہاتھ سے قضا آئی ہی جو کہ حلایہ پر ہین اسوقت وہ میرے ہاتھ سے بچ گئے ہین شب کو
ضرور قتل کرونگا پہلے اُنھین سے سمجھونگا جاتے کہان ہین گو کہ آج میرا قصد شنجون جانے کا نہ تھا مگر اب ضرور
ضرور جاؤنگا یہ کہکر کہا کہ وہ لوگ یہ نہ خیال کرین کہ آج ہم کے جو انتظام کیا ہی تو مارے خوف کے آج شنجون
نہ آئے کہ مین گرفتار ہو جاؤنگا مین دنیا مین سوائے خدا کے کسی سے نہین ڈرتا ہون میرے باپ نے لشکر ایرج
نوجوان پر جبکہ وہ آفتاب پرست تھے اور صاحبقران اول تعاقب مین لقا کی طرف زریجد نگار کے تشریف
لے گئے تھے اور یہان اُنکی غیبت مین ایرج اپنی ماں پر عاشق ہوکر آیا اور آمادہ جنگ ہوا تھا گو کہ نور الدہر سا
شخص موجود تھا مگر وہ بھی علیل تھے اور ایرج نوجوان نے ملک گیری پر کمر باندھی تھی اصل احکا منشا یہ تھا کہ مین
لڑتا ہوا وہان جاؤن جہان ناموس صاحبقران ہی اور اپنی معشوقہ کو لون یہ اُنکو نہین معلوم تھا کہ یہ میری ماں ہین اُس
حالت مین اسقدر شنجون اُنکے لشکر پر مارے کہ ایرج نوجوان اپنی جان سے عاری ہوگیا تھا اور کچھ بس نہین چلتا تھا
گو کہ بہت زبردست تھا اکثر وہ اُنکو گرفتار بھی کرلے گئے مگر کچھ نہ کرسکے یہ صاف نکلے چلے آئے اور پھر شنجون مارا
کچھ خوف نہ کیا مین بھی اُسی شخص کا فرزند ہون مین اس گروہ سے کیا خوف کرونگا آج ہی شنجون مارونگا یہ کہکر
ہرکارون سے کہا کہ تم جاؤ مین دوپہر رات کو شنجون کرونگا ہرکارے تو اُدھر رخصت ہوے یہان اُنھون نے
کسی قدر دیر آرام کیا جب قریب دوپہر کے رات آئی تو لشکر کو تیاری کا حکم ہونے لگا جب لشکر تیار ہوگیا فتاح کو
وہین چھوڑ کر اب پینتیس ہزار آدمی سے بقصد شنجون چلے اور پانچہزار سپاہ کو پاس فتاح کے برائے حفاظت
بارگاہ رہنے دیا یہ تو اُدھر سے بقصد شنجون روانہ ہوے وہان کا حال سُنیے کہ تمام لشکر مین روشنی ہو رہی ہی آدھی
نصف لشکر مسلح اور مکمل موجود ہی خوب جاگ ہو رہی ہی نمونک توپ اک جلایہ پر رہے ہین صدائے حاضر باش
و ناظر باش بلند ہی کہ یہ آکر پہونچے ابھی لشکر واسطے سونے کے نہین گیا تھا اور نہ وہ لشکر جو کہ سو رہا تھا اُٹھا تھا
کہ یہ جانے کے ساتھ ہی جا پڑے اور قتل کرنا شروع کیا ایک تہلکہ ڈال دیا جو لشکر کہ مسلح تھا وہ لڑنے لگا نمونک
و آرد کل دونون مل لشکر مع اپنے ہمراہیون کے آگے تلوار چلنے لگی وہ جوان اپنے لشکر کو لے کر لڑنے لگا جب
بہت مل ہوا تو زرنگار شاہ بھی اُٹھا خیمے سے باہر آیا دیکھا تلوار چل رہی ہی لشکر قتل ہو رہا ہی یہ دیکھکر یہ بھی
سوار ہوا اس عرصہ مین خورشید و منظور عقب چشم بھی اپنے اپنے خیمون سے نکلے اور وہ لشکر بھی بیدار ہوکر
مسلح اور مکمل ہوکر آمادہ جنگ ہوا جب یہ دیکھا اُس جوان نے کہ سب لشکر ہوشیار ہوگیا تو ایک طرف کو قتل
کرتا ہوا چلا اُدھر سے نمونک چلا آتا تھا طرفین کو جاتے ہوے دیکھکر صدا دی کہ کدھر جاتا ہی مین آن پہونچا یہ سُنکر
وہ جوان ایستادہ ہوگیا اُسوقت نمونک نے کہا کہ یہ کیا قزاقون کا طریقہ اختیار کیا ہی کہ رات کو غافل پاکر مقابلہ
کرتا ہی اگر مرد ہی تو دن کو سب کے سامنے آکر مقابلہ کر یہ چوروں کی طرح لڑنا خلاف جوانمردی و بہادری ہی اس نامردی
پر سناجاتا ہی کہ تو دعوی بہادری کا کرتا ہی اُس جوان نے جواب دیا کہ او نامعقول نامرد تو اور تیرا باپ ہوگا تو کیا
بھلا ہم سے مقابلہ کرے گا لے ہم موجود ہین جو تیرا جی چاہے وہ ہمارا کرلے دیکھین تو کیسا جوان مرد ہی اور دراز دستی

تو اُن میں سے کوئی ہاتھ سے جاتا رہا ہے اور کوئی پیر سے لنگڑا ہو گیا ہے یہ سُنکر وہ نہایت غضبناک ہوا اور تلوار کا وار کیا اُس جوان نے تلوار کو خالی دیا اور فوراً اپنا وار کیا کہ بیاض گردن پر پڑا سر اُڑ گیا لاشہ دھڑ سے زمین پر گرا اسکو بھی گھوڑا دوڑا دیا لاشہ کو پامال کیا اُسکے ہمراہیوں پر جا پڑا اُنکو قتل کرنا شروع کیا قتل کرتا ہوا آگے بڑھا تھا کہ اُدھر سے آراک فیل پیشانی مع اپنے ہمراہیوں کے چلاتا ہوا اُسنے دیکھا کہ وہی جوان ہے جسنے صبح کو بوقت یورش زرنگارشاہ کے لشکر کو تہ و بالا کیا تھا صدا دی کہ اے جوان کہاں جاتا ہے میں تیرا حریف آپہونچا یہ صدا سُنکر اُس جوان نے کہا کہ کیوں تیری قضا آئی ہے ابھی میں تو تمک کو قتل کر چکا ہوں تجھکو بھی مثل اُسکے قتل کر دونگا یہ کہکر آراک پر ابر باراں کی طرح برس پڑا اور کہا کہ تو کیا مجھکو قتل کرے گا میں مثل اُسکے بودا نہیں ہوں یہ کہکر تلوار مارنے لگا اُس جوان نے سب اُسکے وار روکے اور ایک جھپٹو کا ایسا وار کیا کہ وہ فی النار ہو گیا ایک صدا سے آہ تو آئی پھر دم بھی نہ لیا یہ اُسکو بھی قتل کرکے اور لوٹ بہا کر میدان نکلے ہوئے چلے گئے انکا لشکر بھی جدھر جسکو راہ ملی روانہ ہوا یہاں لشکر میں آپس میں تلوار چلنے لگی اور جاننے لگے کہ جو کوئی گروہ آیا یہ لوگ سمجھکر حریف آیا ہے لڑنے لگے قطور اپنے قبیلے سے نکل کر آتا تھا لشکر نے خیال کیا کہ یہ بھی حریف ہے اُسپر جا پڑے وہ یہ سمجھا کہ حریف کے لشکر کے لوگ ہیں وہ بھی لڑنے لگا صبح تک آپس میں تلوار چلا کی جب خوب روز روشن ہوا تب ایک نے دوسرے کو پہچانا لڑائی موقوف ہوئی لشکر میں امن و امان ہوئی ایک دوسرے سے جدا ہوا اب جو تلاش کیا تو حریف کا کہیں نشان تک نہ تھا سب اپنے ہی سپاہ کے لاشے پڑے ہوئے تھے اُس جوان کا بھی تو دستور تھا کہ فوج کو آپس میں لڑا کر نکل جاتا تھا جب دیکھا کہ باہم مقابلہ ہونے لگا خود صاف و شفاف نکل گیا جب زرنگارشاہ نے دیکھا کہ صبح ہو گئی حریف کا کہیں نشان تک نہیں ہے مایوس ہو گیا اب جو شمار کیا تو معلوم ہو گیا کہ آج بھی قریب دس ہزار کے سپاہ کام آئی اتنے عرصہ میں ہمراہیان تمک دار اک بھی روتے ہوئے آئے کہ ہمارے افسر اُس جوان دیوانے کے ہاتھ سے قتل ہوئے یہ سُنکر زرنگارشاہ کو اور صدمہ ہوا اور کہا کہ افسوس میں کیا کروں میرا تو ناک میں دم ہے اس دیوانے کے ہاتھ سے سخت پریشان ہوں تمام پہلوان زبردست اُسکے ہاتھ سے قتل ہوئے یہ تو کہتا ہوا افسوس کر رہا تھا کہ اُدھر سے خورشید آیا اور کہا کہ کیوں کیا ہوا جو آپ اسقدر رنجیدہ ہیں زرنگارشاہ نے کہا کہ وہ دیوانہ تمک دار اک کو قتل کر چکا ہے ہمارا کوئی اُسکا کچھ نہ کر سکا خورشید نے کہا کہ کیا بیان کروں وہ اب ایک بلا ہے کہ جسکو آئے تا کا وہ آپ ہی اب خود ہلکے ہلکے دن تصد کیا اُن نے جواب دیا کہ تیر جہاں تک اُسکا جی چاہے سر اُٹھانے میں جب تندرست ہونگا تو اُسکی جوانمردی اور بہادری کا حال اُسکو معلوم ہوگا اور دکھا دونگا یہاں یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ نسیم اور نسیم دونوں سامان قلعہ گیری سے درست ہو کر آلات قلعہ گیری تن پر درست کرکے آئے اور کہا کہ حضور میدان کو تشریف لے چلیں ہماری جنگ کا تماشا دیکھیں زرنگارشاہ نے ایک آہ بھر کر کہا کہ کیا چلیں کچھ بھی نہ ہوگا بے نیل مرام واپس آنا ہوگا مجکو یقین ہے کہ وہ دیوانہ آکر ہمارے لشکر کو قتل کرے گا اُنھوں نے عرض کیا کہ حضور تشریف تو لے چلیں اب وہ دیوانہ کیا آئے گا ابھی تو گیا ہے زرنگارشاہ نے کہا کہ چلو یہ کہکر سپاہ کو کمربندی کا حکم دیا آپ بارگاہ میں گیا لباس رزم پہن کر باہر آیا اُس عرصہ میں فوج بھی تیار ہو گئی تھی سب کو ہمراہ لے کر آگے آگے تو وہ دونوں گبسر مغرور گینڈوں پر سوار عقب میں زرنگارشاہ مع لشکر بیشمار کے طرف میدان جنگ کے چلے اُدھر قلعہ پر زردمان تاجدار آکر بیٹھا تمام افسر گرد و پیش جمع ہوئے سپاہ اندرون قلعہ مسلح اور مکمل ہو کر

صفین باندھکر مستعد جنگ ہوگئی کہ جب حریف قلعہ سے لے گا تو ہم مقابلہ کرینگے اور اپنی جانین دینگے یہان بالا سے
قلعہ یہ لوگ دیکھ رہے ہین کہ ابھی تک لشکر نہین آیا کہ یکایک گرد اڑی زرنگار شاہ مع اُن دونون پہلوانون اور
سپاہ کے آکر پہونچا صفین درست ہونے لگین یہان توصف بندی ہو رہی ہے اُدھر وہ جوان شجعون مار کر اور
دونون پہلوانون کو قتل کرکے اپنے مقام پر آیا کہ اتنے عرصہ مین کل لشکر بھی اُسکا آگیا تھوڑی دیر آرام کیا کہ
نماز سحر کا وقت آگیا سب نے نمازین ادا کین کہ اُس جوان نے کہا کہ اے بھائیو چلو اہل قلعہ کی مدد کرین وہ دونون
گبر ضرور قلعہ پر یورش کرنے گئے ہونگے اے بھائیو تم لشکر سے مقابلہ کرنا مین جاکر اُن دونون کو قتل کرونگا آج
اُنکی بھی قضا میرے ہاتھ سے ہی جانے کہان ہین مثل مشہور ہے کہ وار اک کے وہ بھی میرے ہاتھ سے قتل ہونگے تو میرا
نام اسد ثانی ہے آج جہان تک ممکن ہوگا بادشاہ کو مع لشکر کے بین قتل یا مجروح کرونگا وہ بہت بلبلاتا ہے جبتک
وہ سنبھل نہ پائے گا اُسوقت تک تھک نہ ہوگا اور یورش قلعہ سے باز نہ آئے گا اہل لشکر نے کہا کہ حضور ہم موجود ہین
ہم کو کیا مذہبی ہمتو آپ کے تابع فرمان ہین اُس جوان نے کہا کہ چلو کہین ایسا نہو کہ وہ قلعہ پر یورش کرکے قلعہ نہ لیوے
پھر ساری محنت بیکار ہو یہ سنکر تمام لشکر اُسی وقت تیار ہوگیا وہ جوان بھی اُسی وقت مع اپنی سپاہ کے طرف
قلعہ کے اہل قلعہ کی مدد کے لیے روانہ ہوا یہان جب صفین درست ہوچکین تو زرنگار شاہ نے اُن دونون سے کہا کہ جائیے قلعہ
فتح کیجیے جب وہ دیوانہ آئے گا تو مین روکونگا تم لوگ واپس نہ ہونا یہان جو کچھ ہم پر گذرے گذرنے دینا وہ دونون
گبر سلام کرکے گینڈون کو کمک مار کر طرف قلعہ کے روانہ ہوئے وہان دیدبانون نے عرض کیا کہ حضور دو پہلوان
طرف قلعہ کے آتے ہین زرنگار نے فرمایا کہ آنے دو جب نزدیک آجائین تو کہنا یہان تک کہ اُن دونون نے
نصف میدان زد کیا دیدبانون نے عرض کیا کہ اب اسقدر وہ قریب آگئے ہین اُسوقت بادشاہ نے فیر
کا حکم دیا گولہ انداز دن نے توپون کو سیدھا کرکے آگ دی کہ ایک مرتبہ تمام توپین فیر ہوگئین زمین کو زلزلہ
آگیا زمین میدان جنگ ہلنے لگی قلعہ تھرا کے رہ گیا گولہ مثل اولے کے برسنے لگا توپین آگ اُگلنے لگین مگر وہ
دونون گبر گولون کو رد کرتے ہوئے برابر چلے جاتے تھے جو گولہ کہ سامنے سے آتا تھا اُسکو وہ گرز سے رد کرتے تھے
جو گولے کہ پہلوؤن سے گذر جاتے تھے اُنکو جانے دیتے تھے کہین گولے کو گرز سے بخش کر دیتے تھے کبھی سپر کی اوجھ
دیتے تھے اپنے کو اور گینڈے کو اُس سے بچاتے تھے کبھی گینڈون کو دہنے جانب دوڑا دیا کبھی بائین جانب
کبھی دونون مل گئے مگر قلعہ پر سے برابر گولہ برس رہا ہے زبانہ تیرہ وتار ہو رہا ہے گرد و غبار بلند ہے مگر یہ دونون گولے
رد کرتے ہوئے چلے جاتے ہین جب ہفت فیتلہ داغ چکے تو عرض کیا کہ حضور ہفت فیتلہ داغ چکے ہین اب
کیا حکم ہوتا ہے بادشاہ نے کہا کہ اب ہاتھ روک لو اور دیکھو کہ کوئی گولہ قضا کا اُنکے لگا بھی یا نہین یہ حکم سنکر
گولہ اندازون نے ہاتھ روکا ہوا نے دھواں بند کردیا اب جو دیکھا تو دونون پہلوان برابر گینڈے بڑھائے ہوئے
چلے آتے ہین گرز دونون ہاتھون مین لیے ہوئے باتین کرتے ہوئے آتے ہین یہ دیکھکر اہل قلعہ مین ہل چل
پڑگئی سب دعائین کرنے لگے ابھی یہ لوگ دعا کر رہے تھے کہ صحرا سے گرد اڑی اور وہ جوان مع سپاہ کے
نظر آیا جیسے ہی اُسنے دیکھا کہ لشکر صف آرا ہے اور دو پہلوان قریب خندق پہونچ گئے ہین ایک مرتبہ اُسنے
بوق کو نکال کر بجایا ساتھ ہی سب اہل لشکر نے بوق بجائے اور بمدد بوق بلند ہوئی بس وہ بوق بجا کر
تلوار میان سے لے کر لشکر پر آیا وہ لشکر بھی تلوارین کھینچ کر جا پڑا تلوار لشکر سے چلنے لگی وہ جوان لشکر کو دہکر خود
طرف اُن دونون کے چلا یہان سپاہ مین سپاہ و پہلوانون نے ہل چل ڈال دی غل پڑ گیا وہ دونون

اُسی طرح طرف قلعہ کے چلے جاتے ہین کچھ خیال بھی نہین کرتے ہین کہ کیا بلا لشکر پڑتی ہی کہ وہ جوان لشکر سے نکل کر اُس میدان مین آیا اور صدا دی کہ او نابکار و کہان چلے جاتے ہو خبردار آگے قدم نہ بڑھانا اگر آگے قدم بڑھاؤگے تو سر تن پر نہ ہونگے و مرد میدان ہین تو ہمسے مقابلہ کرلو تو پھر قلعہ پر جانا ہین تمھارا حریف موجود ہون یہ صدا لشکر اُن دونون نے پلٹ کر دیکھا کہ وہی جوان مرکب کو اُٹھائے ہوئے نعرے کرتا ہوا چلا آتا ہی جسیم نے نسیم سے کہا کہ بھائی تم تو قلعہ پر جاؤ اور مین اس سے مقابلہ کرتا ہون آج اسکی قضا ہی آگئی ہی جو یہ یون بے باکانہ نعرے کرتا ہوا چلا آتا ہی وہان اہل قلعہ نے یہ دیکھا کہ وہ جوان اکر مع لشکر کے فوج پر گرا اور فوجون کو قتل کرنا شروع کیا اب یہ سب اُس جوان کے واسطے دعائین کرنے لگے پھر دیکھا کہ وہ جوان اکیلا اُن دونون کے مقابلہ کے لیے میدان مین آتا ہی اور اُنکو للکار رہا ہی اُنمین سے ایک نے قلعہ کا رُخ کیا ہی اور دوسرے نے جوان دلیر اُنے کو روکا اہل قلعہ بیتاب ہوکر دعائین کرنے لگے یہان جسیم نے پلٹ کر اُس جوان سے کہا کہ کیون اسقدر تو مغرور ہوگیا ہی بہت شیخون مارمار کر پکا ہی کسی بہادر کا تیرا مقابلہ نہین ہوا اور نہ اُسکی سزا پائی اب میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائیگا مجکو قتل اُن لوگون کے نہ خیال کرنا مین ایک ہی ضرب گرز مین تیرا کام تمام کردونگا اُس جوان نے صدا دی کہ بس بے بس زیادہ بہبود نہ بک اپنے کام مین مصروف ہو تو کیا مجکو قتل کرے گا اپنی جان کی خیر منا کہین تو خود نہ واصل جہنم ہو اور نہ اُنھین کا ساتھ دے وہ تیرا انتظار کرتے ہونگے جا اُنسے مل اگر اب کی کچھ کہا تو تیری زبان گدی سے کھینچ لونگا یہ سُننا تھا کہ اُسنے بڑھکر گرز کا وار کیا چونکہ گرز اُسکے ہاتھ مین موجود تھا اُنھون نے گرز کو آتے ہوئے دیکھا خالی دیا اور اس چالاکی سے اپنا وار کیا کہ اُدھر گاؤ مند لاٹھ مع گرز کے اُڑکر دور جا گرا نصف تن پھڑک کر رہ گیا اُسکو بھی اُنھون نے ایک وار مین مع مرکب چار ٹکڑے کیا صدا جو دھامے کی ہوئی نسیم نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کیسی ہوئی کیا دیکھا کہ جسیم کا تو یہ حال ہوا کہ سر و بازو کہین ہی اور نصف تن مع مرکب دو ٹکڑے کیا ہوا پڑا ہی یہ دیکھکر اُسکے حواس جاتے رہے دل مین کہا کہ بڑا غضب ہوا جسیم قتل ہوگیا۔ اپنے دل مین خیال کر رہا تھا کہ اُس جوان نے صدا دی کہ او کافر پلٹ جا نہین تو تیرا بھی یہی حال ہوگا جو اُسکا ہوا ہی اگر اپنی خیر چاہتا ہی تو واپس جا اور اب کبھی رخ قلعہ کی طرف کرکے نہ آنا یہ سُنکر اُسنے کہا کہ معلوم ہوتا ہی تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی پہلے تجکو قتل کرلون تو پھر قلعہ پر جاؤن معلوم ہوتا کہ تو بڑا بہادر ہی مین اپنے خیال مین کسی کو نہین لاتا ہون یہی گرز ہی جس سے مین در قلعہ توڑ پھینکا تھا اب مین اس سے تیرا سر توڑ لون تو پھر در قلعہ توڑ دونگا یہ کہکر گینڈے کو بڑھا کر برابر آیا آتے ہی گرز کا وار کیا اُنھون نے بھی اس پھرتی سے اپنی تلوار کا وار کیا کہ گرز مع کلائی کے کٹ کر الگ ایک تیر کے فاصلہ پر گرا جب اُسکا ہاتھ اُڑ گیا تو اُنھون نے کہا کہ دیکھا تو نے ہماری ضرب کو اب بھی کچھ نہین گیا ہی ہٹ جا پلٹ جا اُسنے کہا کہ کیا بکتا ہی مین اب بھی تیرے واسطے کافی ہون یہ کہکر بائین ہاتھ سے تلوار کا وار کیا اُنھون نے خالی دے کر کہا کہ جب تیرے سیدھے ہاتھ کی ضرب نہ کھائی تو بائین ہاتھ کی کب کھاتا ہون یہ کہکر اپنا وار کیا جو سر اُسکا کٹ کر دور جا گرا تن بے سر گینڈے پر رہ گیا اُنھون نے ایک اور ضرب لگائی کہ اُسکے جسیم کے دو ٹکڑے ہوئے اور ایک ضرب مین گینڈے کو بھی واصل جہنم کیا یہ حال دیکھکر اہل قلعہ نے صدائے تحسین و آفرین بلند کی اور کہا کہ قربان اس دست مبارک کے اور اس پھرتی کے خدا آپ کو نگاہ بد سے بچائے کیا ہاتھ ہی کیا چالاکی ہی یہ اہل زرنگار شاہ لشکر سے مقابلہ کر رہا تھا اُسکو خبر بھی نہ تھی کہ وہان اُن دونون پر کیا گذری کہ یکایک اُسکے کان مین صدائے تحسین و آفرین جو پہونچی گھبرا کر جانب قلعہ کے دیکھا تو یہ واقعہ نظر آیا کہ جسیم و نسیم دونون کی لاشین میدان مین پڑی ہین اور وہ جوان اُنکو قتل کرکے

مرکب کو اڑاتے ہوے ادھر کو آتا ہی یہ حال دیکھکر اسکے ہوش جاتے رہے بدحواس ہوگیا اور ہر لشکر نے اس جوان کے
لشکر زرنگارشاہ کو تہ وبالا کر دیا کہ اس عرصہ مین وہ جوان آکر لشکر پر حملہ آور ہوا اسوقت زرنگارشاہ نے اہل لشکر
کو صدا دی کہ ای دلاوران سپاہ ان سب کو کمیر کر قتل کرو اب جانے نہ دو یہ سننا تھا کہ تمام لشکر لشکر دیوانگان
سے مل گیا اور تلوار چلنے لگی وہ بھی تلوارین مارتا ہوا برابر چلا جاتا ہی کہ یکایک برابر زرنگارشاہ کے پہونچ گیا زرنگارشاہ
نے تلوار کا وار کیا اس جوان نے وار کو سپر پر روکا اپنا جو وار کیا تو اسکا سر زخم زرنگارشاہ کی ران پر آیا اس
جوان نے قصد کیا کہ پھر ایسا وار کرون کہ کام اسکا تمام کردون بس ایک وار کیا کہ شاہ بھی زخمی ہوا کہ اس
عرصہ مین کئی سردار درمیان مین آپڑے اور زرنگارشاہ کو بچا لیا اور اپنی جان نثار کی وہ جوان زرنگارشاہ
کو زخمی کرکے دوسری جانب جا پڑا اور قتل کرنا شروع کیا پھر تلوار بند کرکے بوق بجا کر اپنے لشکر سمیت صحرا کی طرف
بلاخوف واندیشہ قتل کرتا ہوا چلا گیا اسوقت خورشید نے شنکال خوک پیکر اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تم تو اچھے
ہوگئے ہو اور زخم بھی تمہارا اچھا ہوگیا ہی مین ابھی زخمی ہوا ہون زمین اسکے تعاقب مین گھوڑا تاؤ اور اپنی بارگاہ لاؤ
یہ وقت بہت خوب ہی کیونکہ تلاش بھی نہ کرنا ہوگا لہذا تم اسکے عقب مین جاؤ اور میری بارگاہ لے آؤ اور
دوسرے یہ کہ زرنگارشاہ کو بھی زخمی کرکے چلا ہی اسنے مجکو بھی مجروح کیا ہی آج اسنے بہت سر اٹھایا ہی اسکی
سزا دینا بہت ضرور ہی شنکال نے عرض کیا کہ بہت اچھا یہ کہکر پچاس ہزار سوار اپنے ہمراہ لے کر عقب
مین اس جوان کے ہر چند تیز گامی روانہ ہوا ایمان بعد جانے سیاہ اور شنکال کے خورشید و زرنگارشاہ مع
لشکر طرف قیام گاہ کے واپس آئے لشکر اترا زرنگارشاہ داخل خیمہ ہوا جراح طلب کیے گئے زخمون پر مرہم
دیے گئے مرہم کے پھاے چڑھائے گئے جب زرنگارشاہ کو راحت ہوئی اسوقت زرنگارشاہ نے خورشید سے
کہا کہ اس دیوانے نے سخت پریشان کیا ہی اب یہان تک نوبت ہوئی کہ ذرا ذرا سی یورش کرکے قلعہ پر جاتا ہی وہ اسکو
قتل کرڈالتا ہی آج میری جان خداوندون نے اسکے ہاتھ سے بچالی اگر یہ لوگ نہ آجاتے تو وہ قتل کر چکا تھا اب
میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ جبتک اس دیوانے کا بندوبست نہ کر لیا جاے تب تک قلعہ پر یورش نہ کیا جاے اس
عرصہ مین آپ بھی تندرست ہو جائینگے اور مین بھی خورشید نے کہا کہ آپ پریشان نہ ہون مین نے شنکال کو
اسکے عقب مین روانہ کیا ہی یقین ہی کہ وہ اسکو قتل کرکے اسکا سر اور بارگاہ لاتا ہوگا پھر آپ شوق سے قلعہ پر یورش
کرین زرنگارشاہ نے کہا کہ مین نے تو یہ خیال کیا تھا کہ فراک کو روانہ کرکے عیاری سے قید کرا لونگا جب مین یورش
کرونگا خورشید نے کہا کہ یہ رہے تو آپ کی بہت مناسب ہی مگر اسمین ایک بات کا خوف ہی کہ جب اسکا لشکر دیکھیگا
کہ ہمارا مالک گرفتار ہوگیا ہی تو وہ اڑنکا جنگ مقلوبہ ہوگی پھر ہمون اتنی درکا سہ ہوگا کہ مین ایسا ہو کہ وہ رہا
کرے جائین زرنگارشاہ نے کہا کہ جب سردار نہ ہوگا تو لشکر کیا کرے گا بے سردار کے فوج کیا کرے گی اگر اسکے
تو ہمارا لشکر ان سب کو قتل کرڈالے گا خورشید نے کہا کہ یہ رہے تو آپ کی بہت اچھی ہی مگر آپ ابھی انتظار کیجیے کہ
شنکال واپس آجاے پھر آپ کو اختیار ہی زرنگارشاہ نے کہا کہ مین خیال کرتا ہون کہ شنکال یا تو زخمی ہوکر
آئے گا یا اسکے قتل کی خبر آئے گی خورشید نے کہا کہ ایسا تو نہ فرمایے زرنگارشاہ یہ سنکر خاموش ہو رہا بعد تھوڑی
دیر کے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے مقام کو گئے یہان اہل قلعہ بعد جانے زرنگارشاہ کے قلعہ سے اتر کر اپنے
اپنے مقام کو گئے زردبان نے متصدر فرنق کو طلب کیا اور کہا کہ آج تک یہ نہ معلوم ہوا کہ یہ جوان جو مدد کرتا ہی کون ہی اور
ہم سے اسکو کیا غرض ہی اگر تم سے ہوسکے تو دریافت کرلاؤ خدا اسکو سلامت رکھے کہ اسوقت بدبین اسنے ہم

لوگون کی مدد کی یہ اور انسانیت سے بعید ہی کہ جو اس طرح ہماری کمک کرے ہم اسکی خبر نلین برا مدبر ہی رفیق نے کہا کہ حضور نے کب فرمایا تھا اب ارشاد ہوا ہی مین ابھی جاکر دریافت کیے آتا ہون آپ اطمینان رکھین بادشاہ نے رضا دفرمایا کہ اگر تم دریافت کرلاؤ گے مین تم کو بہت کچھ انعام دونگا رفیق اُسی وقت رخصت ہوکر باہر آیا اور پانے شاطری مارتا ہوا اُس جوان گمنام کی تلاش مین صحرا کو روانہ ہوا یہ تو اُدھر سے تلاش مین جاتا ہی اب اِدھر کا حال سماعت فرمائیے کہ وہ جوان جو ترنگا شاہ کو زخمی کرکے اور اُن دونون پہلوانون کو قتل کرکے مع اپنی لشکر ظفر اثر کے اپنے مقام یعنی فرودگاہ کو روانہ ہوا تھا اور تھوڑی دور گیا تھا کہ عقب سے کچھ سوارون کے گھوڑون کے ٹاپون کی آواز آئی اُس جوان عالی شان نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ آج یہ گھوڑون کے ٹاپون کی صدا کہان سے آتی ہی انھون نے دست بستہ عرض کیا کہ شاید کچھ سپاہ ترنگا بشاہ نے ہمارے عقب مین روانہ کی ہی تاکہ جاکر مقام اُس جوان کا دیکھ آئے کہ کہان رہتا ہی پھر ہم شب کو جاکر مقابلہ کرینگے یہ سُنکر جوان نے کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ دیکھ لین کہ کون آتا ہی یہ حکم پاتے ہی تمامی لشکر ایک سمت اُس صحرا کے پر فضا مین صف بصف استادہ ہوگیا کہ اتنے مین وہ آواز نزدیک معلوم ہونے لگی اب جو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ شنکال مع لشکر ضلالت اثر کے رواروی کرتا ہوا چلا آتا ہی جب اُسکی نظر اُس جوان پر پڑی بیچ مین سے نعرہ کیا کہ او دیوانہ مجہول الاحوال کہان جاتا ہی مین تیرے عقب مین تیرے قتل کو آپہونچا اب بتا کہ میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائے گا آج تجھے بغیر قتل کیے نہ چھوڑونگا بہت بارگاہ لے جاکر اترایا ہی اب مین تجھ سے بارگاہ بھی لونگا اُسکے ہمراہ تیرا سر بھی لیتا جاؤنگا یہ نعرہ کرکے قریب لشکر کے پہونچا اور ایک مرتبہ مع لشکر کے اُس جوان کے لشکر پر جا پڑا اسپاہ جوان بھی تلوارین کھینچ کر اُسکے لشکر سے مثل شیر و غضنفر کے مل گئے اور بچکر تلوار چلنے لگی اتنا ے جنگ مین شنکال سے اور اُس جوان سے مقابلہ ہوگیا لشکر اُدھر لڑنے لگا اور وہ جوان اور شنکال باہم ہم نبرد ہوے دونون طرف تلوارین کھنچ گئین وار چلنے لگے دو بجلیان باہم کوندنے لگین کئی وار جوان نے روکے شنکال نے بڑھکر پیروار کیا اُس جوان نے خالی دے کر اپنا وار کیا اب تو مثل ابر بہاران کے شنکال پر برس چلا اُسکو وار روکنا دشوار ہوگیا عاجز ہوکر دل مین کہنے لگا کہ بلا کی پھرتی اور غضب کی چالاکی اِسنے پائی ہی کوئی کہان تک وار روکے اب تو یہ جان گیا کہ یہ وار روکتے روکتے تھک گیا مگر اُس جوان کا ہاتھ نہ تھکا یہان تک کہ سپر مثل غربال کے ہوگئی اب سینہ و جسم پر زخم آنے لگے اور وہ جوان یہ بھی کہتا جاتا تھا کہ میری وار تو روک دیکھون کہ تو کیسا فن سپہ گیری مین کامل ہی آخر کو تو میرا شکار ہی مین تجھے کھلا رہا ہون جب چاہون ایک وار مین تیرا کام تمام کردون وہ یہ کلام سُنکر اور زیادہ خفیف ہوتا تھا آخر کو عاجز ہوکر اور بہت زخم کھاکر جھنجھلاکر اُسنے پیروار کیا اور کہا کہ او دیوانے اب مین جانون کہ تو میرا یہ وار روک لے مین نے تیرے اسقدر وار روکے کہ زخم بھی کھائے صرف اس خیال سے کہ تو دیوانہ ہی اور کم سن ہی کیا ہرکردن تیرے دل کی حسرت نکال دون یہ سُنکر اُس دیوانہ نے کہا کہ تو کیا وار کرے گا اور کیا میرے دل کی حسرت نکالے گا تو خود مثل مردہ صد سالہ کے ہو رہا ہی خیر جو تیرے دل مین حسرت ہی نکال لے یہ نہ کہنا کہ میری حسرت نہ نکلنے پائی مین موجود ہون یہ سُنکر شنکال نے اپنا وار کیا اگر وہ وار کوہ پر گرتا تو اُسکو بھی قلم کرتا مگر اُس جوان کے کچھ خیال مین بھی نہ آیا اور بآسانی اُسکی ضرب روکی اور کہا کہ لے اب میری باری آئی ہی اب دیکھون کہ تو کیونکر بچتا ہی اپنی جان سے ہاتھ دھولے اس ضرب سے تو کبھی نہ بچے گا ہوشیار ہوجا یہ نہ کہنا کہ دھوکا دیا اُسنے کہا مین ہوشیار ہون تو وار کر بس فوراً اُس جوان نے اپنا

وار کیا تلوار سر پر جا کے مثل برق کے چمکی اسنے وہ سر پر سے سپر اٹھا کر سر کی پناہ کی مگر تلوار نے اسکی مثل سپر کے قلم کیا اور خود و دبلغہ کو کاٹتی ہوئی تا دوابرو اتر آئی اسنے دستانہ مارا تلوار پر سے نکل گئی چادر خون کی تیار ہوئی غشی طاری ہوئی اسقدر خون جاری ہوا کہ غش آگیا انھون نے مسکرا کر کہا کہ ایک ہی ضرب مین یہ حال ہوا کہ مرکب پر سنبھلنا محال ہوا اور دل مین خیال کیا کہ بغیر قتل کیے اسکو چھوڑنا خلاف مثل ہی کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ شیر زیان صید زبون کو بھی شکار کرتا ہی یہ خیال کر کے جو وار اپنا اسکی کمرگاہ پر کیا مثل خیار ترے اسکے دو ٹکڑے ہوے اِدھر اُس جوان کی سپاہ نے ہمراہیان شنکال کی سپاہ کو قتل کرنا شروع کیا ہزار ہا کشتون کا انبار ہوگیا سپاہ لڑ رہی تھی اس عرصہ مین صدا آئی کہ دوہارا یون شیر زیان روباہ خصالون کو قتل کرتے ہین اگر خبر ہو کہ تمھارا سردار مارا گیا یہ صدا جو سپاہ شنکال نے سُنی سب نے حیران ہو کر دیکھا کہ یہ کیا صدا ہی اور کیا واقعہ درپیش ہوا اُنکو یہ واقعہ نظر آیا کہ سردار لشکر قتل کیا ہوا پڑا ہی اور وہ جوان اُسکے برابر کھڑا ہی اور تلوار سے خون ٹپک رہا ہی یہ دیکھکر سب کے ہوش جاتے رہے مقابلہ کرنا بالکل بھول گئے ادھر سپاہ نے اُس جوان کے قتل و غارت پر کمر باندھی شنکال کی سپاہ مثل طائران پر بریدہ کے عالم حیرت مین بدحواس کھڑے تھے و کرنا بالکل فراموش تھا قتل ہو رہے تھے خیال کرتے تھے کہ یہ کیا ہوا کیونکر سردار ہمارا قتل ہوا ہم تو بے دست و پا ہوگئے اب جو ادھر بے دماغ کے فوج کے پیر اُکھڑ گئے کیونکہ بے سردار کے فوج نہین رہ سکتی ہی اب کیونکر اُسکے قدم جمین بس فوراً لاش اُسکی اُٹھا کر لے بھاگے پیچھے پھر کر بھی نہین دیکھا کہ کس سے ہم لڑ رہے تھے روتے پیٹتے خاک اڑاتے ہوے چلے وہ جوان بھی تھوڑی دور اُنکے عقب مین قتل کرتا ہوا آیا جب لشکر شنکال مقتول کا بہت دور نکل گیا اپنے اہل لشکر سے کہا کہ اب کیون حریف کا تعاقب کرتے ہو کیونکہ وہ تو اپنی جان بچا کر بھاگے ہین اُن سب نے جواب دیا کہ جو آپ کی رائے ہو ہم آپکے تابع حکم ہین اُس جوان نے کہا کہ واپس چلو یہان تک تو بھگا دیا اب تعاقب کرنے سے کیا فائدہ اب اور زیادہ تعاقب کرنا خلاف جوانمردی و بہادری ہی اب پھر چلو آگے نہ بڑھو یہ سُنکر تمام لشکر پھرا تعاقب کرنا ترک کیا اُدھر وہ لوگ روتے ہوے خاک سر پر ڈالتے ہوے لاش شنکال کی لیے ہوے طرف لشکر کے چلے یہان زرنگار شاہ نے رات کا دربار کیا سب حاضرین دربار موجود ہین خورشید بھی اپنے مقام پر بیٹھا ہی کہ اس عرصہ مین صدا ے گریہ و زاری بلند ہوئی زرنگار شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ صدا ے گریہ کہان سے آرہی ہی ذرا دریافت تو کرو کہ کون لوگ روتے ہین یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ سب ایکمرتبہ روتے ہوے داخل بارگاہ ہوے اور یون فریاد کرنے لگے کہ ای بادشاہ ہماری فریاد کو پہنچ اور ہماری داد دے زرنگار شاہ گھبرا کر دیکھنے لگا اور کہا کہ تم کون لوگ ہو اور تم پر کیا آفت آئی ہی کیا مصیبت ٹوٹی ہی اُنھون نے کہا کہ ای بادشاہ ہم کیا بیان کرین کہ ہم پر کیا آفت آئی ہی ہمارا سردار قتل ہوگیا ہم لوگ ہمراہیان شنکال سے ہین شنکال ہمارا سردار اُس دیوانہ کے ہاتھ سے قتل ہوگیا یہ سُنا تھا کہ خورشید نے گھبرا کے پوچھا کہ کیا شنکال قتل ہوگیا ارے اُسکو کس نے مارا کون ایسا زبردست تھا اُنھون نے عرض کیا کہ حضور شنکال کو اُس دیوانہ نے قتل کیا اور ہم کو لڑکے بھگا دیا جب ہمارا سردار قتل ہوگیا ہم سے بھی نہین تھما گیا ہم لوگ بھی بھاگے یہان آکے دم لیا خورشید یہ سُنکر سرد ہوگیا زرنگار شاہ نے خورشید سے کہا کہ تم نے سُنا کہ کیا واقعہ گذرا مین پہلے ہی خیال کر چکا تھا کہ شنکال بھی قتل ہوگا کیونکہ وہ بڑا زبردست دلاک ہی اسکے روبرو جو جائیگا وہ قتل ہوگا اب بتاؤ کہ کیا ہو خورشید نے کہا کہ

بن کیا بیان کروں جو تدبیر کی اُسکے خلاف ہوئی زرنگار شاہ نے کہا کہ فتراک کو بلاؤ یہ حکم دینا تھا کہ فوراً فتراک حاضر ہوا زرنگار نے فتراک سے کہا کہ کوئی تدبیر ایسی کر کہ یہ دیوانہ قبضہ مین آئے تو بھی کچھ نمک کا حق ادا کر تیری عیاری کس کام آئے گی فتراک نے کہا کہ حضور نے جب ارشاد کیا تھا اب حکم ہوا ہی جاتا ہون جہان تک ممکن ہوتا ہی اُس دیوانہ کو گرفتار کرکے لاتا ہون زرنگار نے کہا کہ اگر اُس دیوانہ کو تو گرفتار کرکے لائیگا تو مین تجھکو اُسکے برابر روپیہ دونگا فتراک یہ سُنکے اُسی وقت لشکر مین آیا اور وہ شب بسر کی صبح کو وہ لشکر دیوانہ کے روانہ ہوا اُسکو تو ادھر روانہ رہنے دیجیے اب کچھ اُس جوان کا حال سُنیے کہ یہ جو شتکال کو قتل کرکے اپنے قیام گاہ پر آیا لشکر اُترا سب نے اپنے اپنے کمبل تانے اُسکے بیٹے آکر آرام پذیر ہوے آب وطعام کا تدارک ہونے لگا چونکہ یہ لوگ ایران مین صحرا پھرا کرتے ہین انکے پاس خیمے نہین یہ بارگاہ مین ہین کمبل تان لیے رات بسر کی صبح کو اور طرف کو روانہ ہوگئے وہی طریقہ یہان بھی جاری ہی مگر وہ جوان اُس بارگاہ مین جو چھین کر لایا تھا جاکر بیٹھا چونکہ بہت تھکا ہوا تھا آب وطعام سے فراغت کرکے سو رہا اب سُنیے کہ رفیق عیار زرومان تاجدار روم کا دریافت حال کرتا ہوا یہان تلاش کرتا ہوا پہونچا اگر کیا دیکھتا ہی کہ کمبل تنے ہوے ہین لشکر اُترا ہوا ہی گھوڑے چھوٹے ہوے صحرا کی گھاس چر رہے ہین لشکر آرام پذیر ہی کچھ تھوڑا لشکر برائے نگہبانی بیدار ہی رفیق نے خیال کیا کہ اب رات ہوتی ہی صبح کو اس لشکر کا حال دریافت کرنے کا موقعہ ہوجائیگا یہ بھی ایک طرف کو اُسی صحرا مین کمبل تان کر سو رہا یہان تک کہ وہ شب بسر ہوئی لشکر مین اذان ہوئی آثار سحر گردون پہ نمایان ہونے لگے نسیم سحری چلنے لگی جانوران صحرائی اپنی اپنی آشیانون سے اُڑے اور شاخہاے اشجار مین اپنی اپنی زبانون مین حمد خالق بیچون کرنے لگے اب یہ لوگ بیدار ہوکر وضو کرنے لگی اُدھر وہ جوان اپنی بارگاہ مین بیدار ہوا وضو کرکے نماز صبح ادا کی بعد فراغ نماز دربارگاہ پر کرسی پر بیٹھا کر بیٹھا سیر صحرا کرنے لگا اُدھر رفیق بھی بوقت صبح صداے اذان لشکر بیدار ہوا نماز پڑھکے دل مین کہا کہ چلو حال دریافت کرین تھوڑی دور چلا تھا کہ دیکھا وہی سب سامان موجود ہی ہر ایک اپنے کمبل کے نیچے سایہ مین بیٹھا ہی گھوڑے چر رہے ہین اور وہ جوان دربارگاہ پر جلوہ گر ہی یہ دیکھکر رفیق عیار روبرو اُس جوان کے آیا اور سلام کیا اُس جوان نے کہا کہ تم کون ہو رفیق نے عرض کیا کہ مین اہل قلعہ کا فرستادہ ہون انھون نے سرکار کے پاس بھیجا ہی اور آپ کی مہربانیون کا شکریہ ادا کیا ہی اور کہا ہی کہ آپ نے ہم پر بہت سا وہ احسان کیے ہین کہ جن کا شکریہ ادا کرنے کی ہم اپنے مین کو لیاقت نہین خداوند عالم اسکی جزاے خیر عطا کرے کہ آپ نے ہم لوگون کی جانین بچائین نہین تو اب تک ہمارا نام ونشان بھی باقی نہ رہتا لوحت کو ہم لوگون کے زاد وزر فن کیا جاتے ہم کہان تک شکریہ ادا کرین اور کہا ہی کہ ہم اسقدر امیدوار ہین کہ حضور اپنے اسم گرامی اور خاندان عالی سے آگاہ کرین تاکہ ہم کو معلوم ہو کہ ہمارا محسن اس خاندان سے ہی اور یہ اسم مبارک رکھتا ہی اُس جوان نے کہا کہ پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمھارا کیا نام ہی اور کیا مذہب رکھتے ہو اور اہل قلعہ کا کیا مذہب ہی اور کون مالک ہی اور اُسکا کیا نام ہی اُس عیار نے یہ سُنکر عرض کیا کہ حضور اس حقیر کو فقیر رفیق کہتے ہین اور مذہب ہم سب کا اہل اسلام ہی اور مالک اس قلعہ کا زرومان تاجدار ہی وہ عالم زرین عیار ہی آپ عیار نے ابتداے کل حال بیان کرنا شروع کیا آنا اور دفن کا اور جو کچھ کہ گذرا وہ سب من وعن سامنے اُس جوان کے مہ رفیق نے بیان کیا اُس جوان نے کہا کہ زرومان سے کہدینا کہ باطمینان تمام قلعہ مین رہو کوئی تم کو قلعہ سے نکال نہین سکتا اور نہ قتل کر سکتا ہی اور نہ قلعہ لے سکتا ہی اور کہدینا کہ جو تمھارا مذہب ہی وہی میرا بھی مذہب ہی اور نام میرا اسد ثانی ہی اور مین فرزند ہون اسد دلاور وزیرہ صاحبقران دل کا مین اتفاق سے ادھر کو آنکلا تھا مین نے جو دیکھا کہ اہل قلعہ عتاب مین اور دعائین مانگ رہے ہین اور خداپرست معلوم ہوتے ہین اور یہ سب کافر ہین مجھے صبر نہ ہوسکا مینے حملہ کیا

خدا نے اُن سب کو بچا لیا کچھ ایسی تدبیرین بن پڑین اب وہ لوگ بھی میری تلوار کا لوہا مان گئے بلکہ اُس کے کل پہلوانون کو قتل کر ڈالا ہی یہان تک کہ خورشید کو بھی زخمی آبازر نگارشاہ بھی جب تک اچھے نہین ہوئے تب تک قلعہ پر یورش نہین کرنے زردمان سے کہا کہ اپنا بندوبست کرلو اور قلعہ سے باہر آکر مقابلہ کرو مین تمھاری مدد کرونگا یہ خوب جانتا ہون کہ تمھارے کل سردار مجروح ہین اس عرصہ مین کہ جبتک زرنگار و خورشید اچھے ہون وہ لوگ بھی تندرست ہوجائینگے قلعہ سے نکل کر ایک جنگ مغلوبہ کرین دیکھین تو خدا کیا کرتا ہی مین مدد کرنے کو موجود ہون یہ سُنکر رفیق نے کہا کہ بہت خوب مین عرض کرونگا یہ کہکر سلام کیا اور رخصت ہوکر دالانہ کے روانہ ہوا بعد جانے اُس عیار کے جوان نے کہا کہ بہت دنون سے گانا نہین سنا ہی بلاؤ ہمارے گانے والون کو جب سے اس صحرا مین آئے ہین سوائے جنگ جدال کے دوسرا کام نہ تھا اب چھ دنون کے واسطے اطمینان ہوگیا ہی اس عرصہ مین اپنا دل بہلا لین ناچ گانا سُن لین پھر وہی جنگ وجدال کا سامنا ہوگا یہ سُننا تھا کہ لوگ ادھر اُدھر تلاش کرنے لگے چونکہ یہ لشکر ایسا نہین تھا کہ جسمین ہر وقت گانے والے موجود رہین کیونکہ یہ لوگ کبھی یہان ہین کبھی وہان ہین وہ کہان کہان انکے ہمراہ رہین اسواسطے کوئی طائفہ ان مین سے وہان موجود نہ تھا چونکہ مالک نے یہ حکم دیا کیونکر نہ بجالاتے تلاش کرنے لگے اتفاقاً ایک طائفہ مغنی کا ملا کہ وہ لوگ لشکر زرنگارشاہ مین واسطے گانے کے اس ارادے سے جاتے تھے کہ اہل لشکر کو گانا سنا کر کچھ پیدا کرین کہ یہ لوگ مل گئے انھون نے کہا کہ تم کہان جاتے ہو چلو ہمارے ہمراہ ہمارے مالک کے پاس اُسکو چل کر گانا سناؤ تم کو بہت انعام دے گا اگر اور کوئی طائفہ ہو تو اُسکو بھی ہمراہ لے لو کیونکہ اُسنے حلسہ کیا ہی یہ سُنکر اُنکے سازندے نے کہا کہ کہان چلین کس مقام پر اُن لوگون نے جواب دیا کہ اُس صحرا مین لشکر اُترا ہوا ہی وہان چلو یہ سُنکر پہلے تو وہ لوگ کچھ ڈرے کہ ہم نہ چلینگے ہمین کیا معلوم کہ تم لوگ ہم کو کہان لیے جاؤ اور کیا سلوک کرو انھون نے کہا کہ تم کچھ خوف نہ کرو ہم لوگ قزاق نہین ہین ہمارا سردار بہت بھی ہی تم لوگ بہت خوش ہوگے جب یہ کہا تو وہ لوگ چلنے پر راضی ہوگئے دو آدمی تو اُنکے ہمراہ ہوے اور باقی طائفون کی تلاش مین روانہ ہوے یہان تک تلاش کی کہ دو تین طائفون کو اپنے ہمراہ لیکر طرف اپنی لشکر کے روانہ ہوے وہ لوگ جو کہ اُس طائفہ کو لیگئے تھے انھون نے لشکر مین اُس جوان یعنی اسد ثانی سے آکر عرض کیا حضور طائفہ حاضر ہی اسد نے حکم دیا کہ حاضر کرو وہ طائفہ بحکم اسد ثانی حاضر کیا گیا اسد ثانی نے حکم گانے کا دیا اُس لوگون نے گانا شروع کیا اور گت ناچی غزل گائی اسکے بعد یہ ہولی گانا شروع کی ہولی

ہولی کھیلون مین کھین کے سنگ	جسکے بال ہین گونگر والے ساونلا ہی رنگ	تم تو گت ہو بات کے پورے
اب دیکھون کیسو کدرے ہین	یہ ہولی وہ گانا ہی رہی تھی کہ وہ اور طائفہ کے حاضر ہوے ایک طائفہ نے	

آنکو اُتارا یہان تو وہ بڑی دیر سے ناچ رہی ہی اور گانا ہو رہا ہی سب خوش ہین اسد بخوشی دخترمی بارگاہ مین بیٹھے ہوے ہین اُدھر فتراک تلاش کرتا ہوا آپہونچا اتفاق سے وہ بھی اُدھر جا نکلا دیکھا کہ لشکر اُترا ہوا ہی کل لوگ ہوے ہین اُسکے نیچے لوگ بیٹھے ہوے ہین اب جو غور کرکے دیکھا کہ لشکر اُسی جوان کا ہی کہ جو ہر روز شب خون کرتا ہی یہ دیکھکر فتراک بہت خوش ہوا اور دل مین کہا کہ تو صبح سے جسکے تلاش مین پھر رہا ہی وہ کس راحت و آرام سے مزے کر رہے ہین اب اُس جوان کو تلاش کرنا چاہیے یہ خیال کرکے آگے بڑھا ایک آدمی سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اُسنے کہا کہ کیا تجھکو نہین معلوم یہ لشکر اسد ثانی کا ہی جسنے زرنگار کی سپاہ کو مارے شب خونون کے تباہ و برباد کردیا ہی معلوم ہوتا ہی تو اُس لشکر کا رہنے والا نہین ہی اس حرافزادے نے فقرہ کیا کہ ہان مین تو یقینی یہان کا رہنے والا نہین ہون مسافر غریب الوطن ہون شہر زرین حصار مین ہمارا گھر ہی یہان کہان سے آکر نوکری پر تھا کہ میرے مکان سے ایک خطا آیا کہ تمھاری نانی نے انتقال کیا اور ایک خیرآدی

نے انکی جائداد پر بھائی بن کے قبضہ کر لیا ہی اور اسکا بھی تمارا بہت علیل ہی لہذا تم دیکھتے ہی اس خط کے ملتے آؤ
مین نے رخصت لی اور قصد مکان جانے کا کیا یہان آکر یہ دیکھا کہ کوئی زرنگار شاہ زرین حصار کے بادشاہ
کا بھائی شہر کو گھیرے ہوے پڑا ہی اور یورش کر رہا ہی مگر قلعہ فتح نہین ہوتا ہی کوئی شہر مین جانے نہین پاتا بسبب
حریف کے خون کے اور مین نے لاکھ لاکھ تدبیرین کین کہ داخل شہر ہون مگر کچھ نہین بنی بڑی افسوس کرین نے جسوجہ
سے رخصت لی کہ ہاے نانی کی مردنی مین شریک ہوا نہ سکا مین تو چالیسون نہی مین شریک ہو جاؤن اور لڑکے
کو بھی دیکھ آؤن مگر بے نیل مقصود واپس جاتا ہون سال بھر کی تو بڑی مشکل سے رخصت ملی تھی مگر مقدر کی خوبی سے
نہ جا سکا آخر کو مجبور ہو کر اسی لشکر مین گیا وہان جا کر یہ دیکھا کہ کانون سلیمان کے نام کے دشمن ہین وہان قیام کرنا
مناسب نہ سمجھا وہان سے اس خیال سے چلا کہ چلون ہمراہ لشکر ہی پھر کیونکہ جب تک یہ لشکر یہان رہے گا شہر مین جانا
ممکن نہین یہ خیال مایوس ہو کر چلا تھا کہ اس صحرا مین گذر ہوا یہ لشکر یہان فروکش دیکھا خیال کیا کہ آج کی
شب یہان بسر کرلون صبح کو جہان قصد ہی روانہ ہونگا اگر یہ لوگ مسلمان ہین تو خیر ورنہ یہان سے کنارہ کرنا خیر
معلوم ہوا کہ یہ لشکر اہل اسلام کا ہی اب رات یہان بسر کرلونگا صبح کو دیکھا جائے گا یہ تقریر لشکر اس آدمی نے
کہا کہ ای بھائی آج یہان تم میرے مہمان ہو اسنے کہا کہ اچھا وہ اسکو اپنے ہمراہ اپنے محل مین لے آیا اور کھانا اسکو
زہر مار کرایا تھوڑی دیر ٹھہر کر کہنے لگا کہ اگر تم اجازت دو تو مین لشکر کی سیر کرلون کیونکہ کل تو مین چلا جاؤنگا اسنے
کہا کہ کیا حرج ہی اچھا جاؤ مگر اتنا خیال رکھنا کہ اب اور کسی اہل لشکر کے مہمان نہ ہونا اسنے کہا کہ نہین جائی یہ بھی
نہ ہوگا یہ کہکر چلا دو باغی ایک طرف کو دل سے یہ گفتگو کرتا ہوا کہ تقدیر لے یہان تک تو پہونچا دیا اب کوئی ایسی
تدبیر سوچو کہ وہ جوان ہاتھ آجائے ایسے ایسے خیال کرتا اور اسد ثانی کو تلاش کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ یکایک
سامنے سے وہ بارگاہ منور جہر یہ نظر آئی جو کہ اسد ثانی لشکر زرنگار سے چھین لائے تھے اسنے بارگاہ کو پہچانا
دل مین کہا کہ کیا خوب یہ بارگاہ اور یہ جوان اب آگے جو جاتا ہی تو یاد کرتا ہی کہ وہ جوان اس بارگاہ مین بہت
خوشی خوشی بیٹھا ہوا ہی اور سامنے ننھی ناچ رہی ہی کہا کیا خوب یہ بارگاہ یہ ناچ یہ بھی ایک جانب جا کر کھڑا ہو گیا
کہ اتنے مین اس جوان نے کہا کہ اسکو ذرا دیر ناچنے دیجیے پھر جو اگر دوسرا طائفہ اور ہو اسکو حاضر کرو یہ سنکر ایک
ملازم اٹھا اور ایک جانب کو چلا فقیر اک تو وہان موجود تھا جسے ہی وہ چلا یہ بھی اسکے عقب مین روانہ ہوا
تھوڑی دور گیا ہوگا کیا دیکھتا ہی کہ ایک مقام پر چند طائفے تنبولون کے بیٹھے ہوے ہین کہ اس ملازم نے وہان
پہونچ کر کہا کہ ایک طائفہ تیار ہو فوراً ایک طائفہ تیار ہوا وہ ملازم اس طائفہ کو ہمراہ لے کر وہان سے چلا آیا
بارگاہ پہونچ کر طائفہ بدلا گیا یہ ناچنے لگی ایک آدھ غزل گائی یہان ناچ ہو رہا ہی ادھر فقیر اک اسی مقام پر
کھڑا رہا اور یہ خیال کیا کہ بعد اس طائفہ کے ضرور دوسرا طائفہ طلب ہوگا بس اسی مین کوئی عیاری کرنا چاہیے
یہ تو یہ سوچ رہا تھا اور ظرعیاری مین غرق تھا کہ اس طائفہ مین سے ایک نازنین مہ جبین حسن بقول شاعر

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن	مرادون کی راتین جوانی کے دن	اور گرماگرمی نیم کا فقط سنگا
شوخی چالاکی مقتضی سن کا	چیم چیم کرتی ہوئی آئی ایک طرف کو لوٹا لیے ہوے رفع حاجت کے واسطے	

اس صحرا مین چلی تو یہ بھی اسکے عقب مین ہو لیا جب دو دو رنکل گئی اور اسنے دیکھا کہ اب بالکل اکیلی ہی اور
تنہائی ہی ایک مقام پر بیٹھ کر اسنے پیشاب کیا اظہار کرکے قصد کیا تھا کہ اٹھون اس حرامزادے نے جھاب
بیہوشی مار کر اس نازنین کو بیہوش کیا اور آپ اسکی صورت بنکے اور اسکو ایک غار مین برہنہ کر کے ڈال دیا
خود اسکے کپڑے پہن کر لوٹا ہاتھ مین لیے ہوے یکہ گنگناتا ہوا چلا جیسا اپنے لوگون کے پہونچا اسکی ماں نے کہا
کہ ادسیونگی تو کہان رہ گئی تھی اس مکار نے جواب دیا کہ جسکے پاس مین نے بیہوش کیا اور مین اسکی شکل بنکر آیا ہون

اُسکا نام سیموتی ہو کہا کہ پنناب کرنے گئی تھی یہ سُنکر اُسکی ماں نے کہا کہ کسی کو کب تحفہ لیا اکیلی چلی گئی اب کبھی اکیلی نجانا
جواب دیا کہ بہت اچھا یہان تو یہ حرامزادہ سیموتی کی شکل بنا ہوا بیٹھا ہو اُدھر وہ طائفہ جو بارگاہ مین ناچنے کو گیا تھا
خوب ناچا خوب گایا اسد نے حکم دیا کہ اب اور کوئی طائفہ لاؤ علارم چیز بجکر اسد ثانی گیا اور سیموتی کی ماں سے
کہا کہ چلو اب تمھارے بارہی آئی ہے رات بھی قریب دو پہر کے آئی ہوئی یہ سُنکر سیموتی نقلی مُنھ پر سے کپڑا ہٹا کر
کرکے زیور سے آراستہ ہوئی سازندون نے ساز اُٹھا لیا اور ساتھ ہو لیے آگے آگے ملازم اور پیچھے سیموتی نقلی
مع اپنے سازندون کے جم جم کرتی ہوئی عجب نازو انداز سے چلی کہ دیکھنے والون کے دل پر کچھ بیتاب ہوئے
جاتے تھے اُدھر اُسکا یہ حال تھا کہ کسی کا سر چڑھا دیا کسی کو پیر کا انگوٹھا دکھا دیا کسی کو انگوٹھا ہاتھ کا کسی کو
ترچھی نگاہ سے دیکھا کہ دل اُسکا سینہ مین بیتاب ہو گیا کبھی سینہ ابھار دیا کبھی دوپٹہ سینہ پر سے سرکا دیا اس طرح
سے اہل لشکر کو پائمال کرتی ہوئی بارگاہ مین پہنچی یہان وہ طائفہ ناچ رہا تھا جیسے ہی یہ پہنچی اُسکو بر خاست کا حکم
ہوا وہ سلام کرکے اور جو جو انعام ملا تھا لے کر اپنے مقام پر آئی اور اب یہ ناچنے کو کھڑی ہوئی سازندون نے ساز
ملایا اسنے گت ناچنا شروع کی ایسی ایسی گت ناچی کہ دل بیتاب ہو گیا اول تو جب سے اُسکو دیکھا ہے یون ہی
دل بیقرار ہے یہی دل چاہتا ہے کہ اسکو بلا کر اپنے پاس بٹھالون اور خوب گلے سے لگاؤن پیار کرون اور پھر دیر تک پاس
دکنار رہو پھر تو دل بیقرار کو قرار ہو مگر پھر دل کو یون سمجھاتے ہین کہ یہ کیا تیرا خیال ہے ہوش مین آ یہ امر بالکل خلاف
شان و خیال ہے ایسی بے تابی نہین ہے یہ کہکر اسی طرح دل کو سمجھاتے تھے اور ٹکٹکی باندھے ہوئے اُسکو دیکھ
رہے تھے اب جو یہ اس طرح ناچی اور عاشقانہ غزل گائی غزل

کل اُسکا کریبان دست صبا تھا — آشفتہ خصلت ہوئی نا امیدی
جو اس طرح غیرون سے ملتا ہے ہر کبھی تو ہمارا بھی وہ آشنا تھا
کہا تب اچنبھا سا مین یکبر سُنا تھا — برائی تری کچھ نہین بات کیا ہے
تم آکر جو پہلے ہی مجھ سے ملے تھے — نگاہون مین جادو سا کچھ کر دیا تھا
ملتے تو اوروں سے بھلا تھا — یہ غزل اس طرح بنا بنا کر گائی کہ اسد اور زیادہ بیتاب ہو گیا دل کو

بظاہر کہین غنچہ دل سے ملا تھا
یہ کیا ہو گیا اور مرے دل مین کیا تھا
کہا مین مرا حال تم تک بھی پہونچا
مرا دل ہی یہ میرے حق مین بُرا تھا
بلائین جو کچھ اُسکے ملنے سے دیکھین

پکڑ لیا اور آہستہ بس لے بس اب دل کو مل چکین اور اب گا چکین آؤ میرے پاس بیٹھو اُسنے ناک بھون چڑھا کر
کہا کہ اپنے ہوش مین آؤ کیا خوب بہت جلد مرے مین آ گئے ظاہر مین تو یہ کہا اور سب کی آنکھ بچا کے اشارہ
کیا کہ ان لوگون سے کہو اگر یہ راضی ہو جاوین تو مین تمھارے پاس آکر ابھی بیٹھ جاؤن یہ کہکر اور کچھ ایسی ادا سے
دیکھا کہ دل اسد کا اور زیادہ بیقرار ہو گیا دونون ہاتھون سے کلیجہ پکڑ لیا کیونکہ یہ دختر فراج مین جہان کوئی اچھی
صورت دیکھی بیتاب ہو گئے یہ خیال کیا کہ بغیر اسکے زندگی محال ہے بس فوراً انمین سے ایک آدمی کو بلا کر کہا جو کہ اُسکے
ساتھ آگے تھے کہ اگر تمھاری رضی ہو اور تمھارے خلاف نہ ہو تو ہم اس نازنین نوکر رکھین اُسنے سُنکر جواب دیا کہ حضور
ہمارا تو یہی پیشہ ہے مگر ہم اُسکی ماں سے نوکر ہین ہمکو کیا اختیار ہے اُسکی ماں سے دریافت فرمائیے اگر وہ راضی ہو تو
کیا مضائقہ ہے اسد نے کہا کہ اسکی ماں کہان ہے اُسنے جواب دیا کہ اپنے بستر پر ہے کہا کہ اچھا جاکر اُسکو راضی
کر لاؤ تو ہم تم کو بھی کچھ دینگے اُسنے کہا کہ یہ مجھ سے نہ ہوگا کیونکہ وہ ایک رئیس کی نوکر ہے اور مین اُس رئیس کی
طرف سے اُسکے اوپر نوکر ہون کہ سوائے خدمت کے یہ کہین اور نہ جانے پائے بھلا پھر کس طرح ممکن ہے کہ وہ آپ کی
نوکری کرنے پر راضی ہو اسد نے یہ سُنکر ایک آہ سرد بھری اور کہا افسوس اب کیا تدبیر کرون یہ کہکر دل مین
سوچنے لگے ایک امر کو قرار دے کے اُس شخص سے پوچھا کہ اُسکو وہ رئیس کیا تنخواہ دیتا ہے اُسنے جواب دیا کہ
دو سو روپیہ ماہوار دیتا ہے اسد نے یہ سنکر کہا کہ اگر ہم اُسکو راضی کر لاؤ گے تو تم کو اسقدر یعنی دو سو روپیہ

دونگا اور اسکو پانچ سو روپیہ ماہواری دونگا یہ تو اسکا مطلب ہی تھا کہ یہ مجکو دینے کا اقرار کرین صرف یہ فقرہ تھا
کہ ایک رئیس کی ملازم ہی جب کہ اسد نے دوسو روپیہ دینے کا اقرار کیا اُسنے کہا کہ جاتا ہون کہنا اور سمجھانا
میرا کام ہی راضی ہونا نہ ہونا اُسکی مان کا کام ہی اُنھون نے چپکے سے اسکو دس روپے دیے وہ روپیہ
پاکر بہت خوش ہوا اور اُسی وقت اُسکی مان کو الگ بلا کر کہا کہ خوشخبر اور مالک اس لشکر کا ہی وہ تمھاری
لڑکی کو نوکر رکھتا ہی جوان خوبصورت ہی مردجری معلوم ہوتا ہی اور ہمدارے یہ بھی پایا جاتا ہی کہ اُسکا دل بھی
اسپر آگیا ہی جبسے یہ گئی ہی اور ناچنا شروع کیا ہی برابر اسی کی طرف دیکھ رہا ہی اور کسی جانب نہین
تفرکرتا اگر تمھاری مرضی ہو تو اُسکی نوکری قبول کرلو اسی گلی محلی کی نوکرون سے اور یوہین پریشان پھرنے
سے رہیگی ایسے آدمی اور ایسے رئیس کہین میسر آتے ہین کہ جو خود خواہش کرکے نوکر رکھین اگر تمھاری
لڑکی نوکر ہوگئی تو بخدا عمر بھر چین مین رہے گی اور تم سب لوگون کے دلدار ہوجائینگے بڑی عزت اور
دولت سے رہے گی تم بھی چین مین رہوگی تمھارا اعتبار بھی برابر شہزادیون کے ہوگا کیونکہ یہ شاہزادۂ عالی
وقار فرزند اسد نامدار ہین اور یہ بھی ممکن نہین ہی کہ تم یہان سے مجرد کرکے رتبہ و سلامت جاؤ کیونکہ ہم
شہریار کے ہزارہا دوست اور ہزارون دشمن ہین جانا تمھارا ممکن نہ ہوگا اس سے بہتر یہی ہی کہ اس امر کو
قبول کرو ورنہ پچھتاؤ گی اُسنے تیوریان بدل کر کہا کہ تم تمھارے حواس جاتے رہے ہین ابھی اسکا سن کیا ہی
صدقے جاؤن ذرا غور تو کرو جو مین اسکو اُنکا نوکر رکھا دون یہ جو تم دیکھتے ہو اُسکی شوخی و طراری طبیعت داری
کا سبب ہی جانی ہون اور اُسکو سمجھاتی ہون یہ کہکے ناچ کو برخاست کرایا اور اپنی بستر پر آئی اور ساری
گفتگو اسد ثانی کے رفیق کی زبانی بیان کی اُسنے مانتے پر ہاتھ مارا اور کہا کہ اماں یہ بھی ہماری تقدیر کا
لکھا ہی کہ اگر نہین کرتے ہین تو بھی جان نہین بچتی ہی اور اگر قبول کرتے ہین تو ایسی شرل سخت کو کیونکر سہے
کرینگے ہم کو ہر طرح سے مشکل ہی اقبول شاعر شعر غم صیاد و فکر باغبان ہی + دو عالم مین ہمارا آشیان ہی +
یہ کہکر مان سے کہا کہ اب آپ شگفتہ ہوجیے بقول شاعر شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان
نشود + یہ کہکر مان سے کہا کہ آپ جاکر کہہ آئیے کہ وہ اُجڑے نصیبون والی آتی ہی اپنا خیمہ الگ برپا کیجیے
کہ ہم وحشی صحرا کے رہنے والے آبادی سے گھبراتے ہین بلکہ انسانون کی بول چال سے جانورون کی آواز ہین
بھلی معلوم ہوتی ہین یہ پیام سُنکر نٹنی سیونی کی مان اُلٹی دل مین کہتی ہوئی کہ بیٹی تیرے دیدے سے
خدا بچائے مین تجکو ایسا نہین جانتی تھی سنتے ہی کیا جھٹ پٹ راضی ہوگئی غرض یہ کہتی ہوئی قریب رفیق
اسد کے آئی اور سارا حال من وعن بیان کیا اُسی وقت ایک درخت چنار کے قریب خیمہ برپا کرکے
اسد کو اُن کے خبر دی کہ اے شہریار باوقار درخت چنار کے قریب تشریف لے چلیے غلام نے حضور کے
شب باش ہونے کے لیے خیمہ برپا کرادیا اور بتمام سامان عیش اس نامبردار سرپا نگار نے مع روشنی و
جملہ سامان طرب کے مہیا کردیا ہی اسد ثانی بہت خوش ہوے اور ہمراہ اُس رفیق کے روانہ ہوے
وہان پہونچ کر تمام سامان مہیا پایا صرف اُسی کے آنے مین عرصہ تھا وہ شخص جسوقت ہوا کہ نٹنی کی مان کو پتہ
دیا کہ وہ جو سانسلا تین روشن ہین اُسی مین وہ روشن دل شہریار ہمارا رونق افروز ہی نٹنی کی مان نے اُس
تمہید یعنی اپنی دختر سے بیان کیا یہ بھی پوشاک بدلے ہوے آمادہ ہی بیٹھی تھی مان نے جب پتہ دیا کہنے لگی وہ
روشنی اور روشنی جو سامنے معلوم ہوتی ہی وہان جلی جاؤنگی مان نے کہا بیٹی تو شاید کہین ڈرے من تیرے

سا تم چلون یہ تھلیا تاڑی کی رکھی ہی آپ بی لین مین تاڑ گئی وہ نشان خیمہ ہی یہ کہکر گانی مار کردہ جو پانون
مین جھانجھن پڑی ہوئی تھی اُسکو پانون پر چھڑا لیا اور انوٹھے کو سنبھال لیا مانے کی جو بندیا نتھی وہ
یہ ثابت کرتی تھی کہ محراب ابرو مین چراغ روشن ہی بقول شاعر شعر نہین سمیند ورکا بنکا عیان محراب
ابرو مین + چراغ اُس شعر دنے مین کعبہ مین جلایا ہی + غرض اس سج دھج سے اُن خیمہ اسد ثانی
کے روانہ ہوئی راہ کو ڈکر کے قریب خیمہ کے پہونچی اور آہستہ سے آواز دی کہ ہم بھی آئین کوئی اس خیمہ مین
ہی یہ نوشناق ہی تھا اس صدا کے سنتے ہی فرمایا شعر رواق منظر چشم من آشیانہ تست + کرم نما کہ
قدوم آکہ خانہ خانہ تست + یہ سُنکر داخل خیمہ ہوئی اب جو اسد ثانی کی نگاہ پڑی تو دیکھا شعر غضب
جوڑے کی بندش اور قیامت قد و بالا ہی + ستم چتون پر ہی کھڑا بدن سانچے مین ڈھالا ہی + شکل
بے باک کو دیکھکر فرمایا دو یا ایک تو نیا رس بھرے دو دھے انجن سار + اری باوری کو ڈویت ہی متوالی
ہتھیار + جی یہ چاہتا ہی شعر اشتخوان صد مون سے پس کے سرمہ ہو جائین اگر + تیری نظرون مین کسی
ڈھب سے سمایا چاہیے + یہ کہکر ہاتھ اُس نازنین کا پکڑکر مسہری پر بٹھا دیا پھر سند کے اوپر دھان سے کود کر
جا بیٹھی اور یہ عرض کیا کہ حضور ہم مسہری کے بیچنے والے نہین ہین ہم لوگ خلد نشین ہین مسہری سے کیا کام
اسد ثانی بھی اسکے پاس آ بیٹھا اور یہ فرمایا کہ خاطر جمع رکھنا کہ مجھے اپنی عمر بھر جدا نکرو گا لیکن ایک شرط
ہی کہ پہلے تو کلمہ پڑھکر مسلمان ہو جا اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان لے پھر تو اپنا مرتبہ دیکھنا اُسنے ایک آہ
سرد دل پُر درد سے کھینچی پوچھا اسد ثانی نے کہ آہ کرنے کا کیا سبب ہی بقول شاعر شعر آہ کیون بار بار
کرتا ہی + سچ بتا کسکو پیار کرتا ہی + یہ کلام اس نیک انجام سے سنکر ایک پیتل کا چراغ نکالا اور یہ کہا
کہ پیار کرنے کا سبب تمکین ابھی کھلا جاتا ہی پہلے اسکو زیر کر لو یہ کہکر ایک نئی روشن ڈال کر جلا دی اور
کہا کہ اب اسکو زیر کر لین پھر مین کنیز آپکی ہون نہین تو یہ نفرقہ انداز میرا گھر نہ ہونے دے گا اور یہ کہکر اُس
چراغ کو روشن کر دیا پوچھا اسد ثانی نے کیا ہوگا کہا کہ آپ کے دیکھتے دیکھتے ایک پہلوان پیدا
ہوگا اور وہ میرا ہاتھ پکڑے گا آپ اُسے کشتی لڑکر زیر کر لیجیے گا پھر مین تابعدار ہون اور مذہب
اسلام بھی قبول کرونگی یہ سُنکر اسد ثانی جھٹ پٹ چٹلہ لنگوٹ باندھ گیارہ ڈنڈ علی کے نام کے
پیل کر خم پر خم مار کر کہنے لگے ابے او منی کے ستانے والے جلد آ ہم تیری سرکوبی کو موجود ہین ارے
تو نہین جانتا شعر بلائے جان ہی پہلے خاک کے بیدا د کرتے ہین + پری کو بند شیشے مین یہ آدمزاد
کرتے ہین + یہ بڑھکر آپ جھومنے لگے منی نقلی + دیکھکر دل مین ہنسنے لگی اُدھر جو بے ہوشی پر روشنی
پہونچی اُس نبی مین سے چند پھول مثل پھل جھڑی کے گرنے لگے آپ پکارے تو تے او خانہ ساز قدیم
نکالا آ اور جلدی مقابلہ کر یہان اُس دو دو بے ہوشی نے تاثیر کی اور اُنہی پر جمائین پر جمائی پر جھپٹے ٹھوکر لگی
گر پڑے بے ہوش ہو گئے اُس نازنین نے اپنی صورت تبدیل کی اور کہا تم مہتر فتراک یا درعیار مین لیٹ
کرنے کے راہی ہوا اور اپنے لشکر کی جانب روانہ ہوا اور صبح ہوتے اپنے لشکر مین پہونچا سُنا کہ زرنگار
شاہ اور خورشید شاہ انہی بارگاہ مین آئے ہین یہ سنکر پشتارہ کے حاضر ہوا زرنگار نے پوچھا شیریا
سیر کہا آپکے اقبال سے شیر حضور اگر مین اس دیوانہ کی داستان بیان کرون تو ایک داستان عظیم
ہو جائے یہ کہکر اپنی عیاری اور اسد کا کشتی لڑنا حالت نشہ مین بیان کیا بادشاہ بہت ہنسا اور

بلکہ آہن گیوں کو قید مین مسلسل کیا اور ایک قفس آہنی مین بند کرکے فرمایا کہ قبیلہ رفع ہوشی دے کر
اس نادان کو ہوشیار کردو فوراً ہوشیار کیا گیا اسد ثانی نے آنکھ کھولی اور فرمایا کہ تم سب کے سب پریت
ہو کہ آدمی ہو بادشاہ نے منہ پر رومال رکھا اور کہا کہ کس سبب سے تم نے ہم کو پریت مقرر کیا دیکھو آپ نے
کہا کہ ایک ننھی میرے پاس فریاد کی گئی تھی اور اُسنے کہا کہ میرے اوپر ایک پریت عاشق ہو اور اُسنے ایک
چراغ جلایا ایک بجھتا مجھ سے کشتی خم ٹھوک کر لڑنے آیا مین نے اخیر ایک دستی زبردستی جو کی پھر مجھے نہین
معلوم ہوا کیا ہوا بادشاہ نے زندان خانہ مین بھیج دیا اور بادشاہ دختر فتراک کے خلعت دینے مین سرد
ہوے لیکن حال یہان دیوانون کا سُنیے صبح جو ہوئی اور انکھ اُن سب کی کھلی تو دیکھا خیمہ اسد ثانی کا
خالی ہو اور اُدھر سے ننھی کی ماں شب کے واہمات یاد کرکے چلی تھی سب نے جو دیکھا تو اُسکو پکڑ لیا مع اُسکے
سازندون کے اور کہا کہ بتا تو نے ہمارے مالک کو کیا کیا یہ کشتی تھی زادہ اُلٹے چور کوتوال کو ڈانٹے میری بیٹی
کا خود پتہ نہین معلوم ہوتا ہم لوگ بیچاری کیا بانین ایک بار ہی کرے قریہ حال ہوا دیکھا کہ ایک غار سے
اُسکی بیٹی خاک آلودہ برہنہ ننگے سر ننگے پانون ایک ہاتھ آگے ایک بچے پیدا ہوئی ماں نے دوڑ کر چادر
اوڑھا دی اور پوچھا کہ تیرے اوپر کیا گذری بیٹی نے کہا کہ مین دنیا بیگو ہیلے گئی تو ایک مرد نے مجھ کو کالکر کہا شعر موتے ہو کس
فرے سے دو دلدار دیکھنا ۔ کہ شیر دشہ و شیر کی دشمنی کا رو دیکھنا یہ سُنا تھا جو کہا تو مین ڈر گئی اُسنے کچھ ہاتھ
میرے ناک پر کھینچا مین بیہوش ہو گئی پھر مجکو نہین معلوم کیا ہوا اسوقت فتاح بچ کلاہ نے تقریر سُنی
اور ننھی کی بیٹی کی سُنکر حکم دیا کہ اُنکا کوئی قصور نہین معلوم ہوتا ہے کہ لشکر کفار کا کوئی عیار آکر ہمارے
شہریار بلند اقبال کو گرفتار کرکے لے گیا ہے یہ کہکر اُس ننھی کو کچھ روپیہ دیکر رخصت کیا اور کہا کہ تم جاؤ
کیونکہ اب ہمارا لشکر یہان ٹھہر نہین سکتا ہے ہم اپنے آقا کی تلاش کو لشکر کفار مین جائینگے وہ ننھی روپیہ
لے کر اور ہزارہا دعائین دیتی ہوئی اپنے سازندون کے ایک طرف کو روانہ ہوئی بعد اُسکے جانے کے
فتاح نے صدا دی کہ اے بجانبو تیار ہو اور چل کر لشکر کفار پر گرو کیونکہ ہمارے آقا کو اُنکا عیار گرفتار کرکے
لے گیا ہے ہم کو لازم ہے کہ ہم اپنی جانین لڑا دین اور اپنے آقا کو رہا کرین کیونکہ یہی وقت نام کا ہے اگر
اسوقت مین ہم نے ہمت نہ کی اور اپنے آقا کی مدد نہ کی تو یہ غلامی اور جانثاری ہماری کس کام آئیگی
اے جوان مرد جہد دن نام کا ہے اور بہادرون کے لیے لڑ بھڑ کر مرجانا باعث نام آوری ہے دیکھو بقول شاعر
شعر رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا ۔ مردون کا آسمان پہ فقط نام رہ گیا یہ سُنا تھا فتاح نے
دی باتوسب سکوت کے عالم مین کھڑے ہوے تھے اور آقا کی گرفتاری کا افسوس کر رہے تھے یا ایک مرتبہ
صدا شکر جھوے اور کہا کہ اے فتاح بچ کلاہ ہم اپنی جانین لڑا دینگے اور لشکر کفار سے لڑکر اپنے آقا کو
رہا کرینگے یا آج ہم نہین یا دشمن نہین فتاح نے کہا میرے آقا کے ساتھی جلد تیار ہو یہ سُننا تھا کہ سبھون
نے مرکبون پر زین رکھے اور خود مسلح و مکمل ہوکر سوار ہوے اور فتاح بچ کلاہ حرب و ضرب سے درست
ہوا اور اُن سب کو ہمراہ لے کر لشکر زرنگار کے چلا اُدھر یہان رکھا جاتا ہے اب حال لشکر زرنگار
کا سُنیے کہ جب اسد ثانی کو اُسنے طرف زندان خانہ کے [illegible] کہا کہ میرے نزدیک
بہتر ہوگا کہ آج ہی طبل جنگ بجوا کر قلعہ پر یورش کرین [illegible] دیوانے ہمراہی آئینگے
اور اُسکو رہا کرلے جائین تو پھر بڑی مشکل ہوگی اور وہی [illegible] خوش ہوکر بولے کہ

رائے تو بہتر ہی مگر میرے نزدیک یہ مناسب ہوگا کہ اُس دیوانہ کو بھی ہمراہ لیتے چلیں تاکہ وہ بھی اہل قلعہ کو قتل کرتے ہوئے دیکھے زرنگار نے کہا کہ کیا ہرج ہے بس اُسی وقت حکم دیا کہ طبل جنگ بجے ہم اسی وقت جاکر قلعہ پر یورش کرینگے اور آج ہی قلعہ کو فتح کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ طبل جنگ بجا اُسی وقت تمام لشکر میں کمر بندی ہونے لگی یہاں سے وہ ہرکارہ جو لشکر اسد کا برائے خبر موجود تھا یہ خیال کرکے روانہ ہوا کہ ابھی سرداروں کو جاکر خبر دوں کہ آقا تو یہاں قید ہیں اور وہ نابکار قلعہ پر یورش کرنے چلے ہیں تاکہ اہل قلعہ کو قتل کریں یہ اُسوقت اپنے لشکر میں پہونچا جبکہ فتاح کل لشکر کو لے کر بزم رہائی اسد روانہ ہوا تھا کہ اسنے راہ میں جاکر فتاح کو خبر دی کہ آقا کو فتراک عیار زرنگار کا عیاری سے گرفتار کرکے لیگیا ہے زرنگار نے اُنکو قید سخت میں گرفتار کرکے ایک قفس آہنی میں قید کیا ہے اب اُسکا ارادہ ہے کہ قلعہ پر یورش کرے اور اہل قلعہ کو تکلیف دے لہذا یہ وقت مدد ہے چل کر اپنے آقا کو رہا کرو اور اہل قلعہ کو بچاؤ فتاح یہ سنکر فوراً روانہ ہوا اُدھر کا حال سُنیے کہ مہتر رفیق جو برائے خبر اسد ثانی قلعہ سے آگئے تھے پہلے لشکر اسد میں گئے وہاں سے سب حال دریافت کرکے قلعہ کو واپس چلے تھے کہ جاکر کل حال اسد کا اہل قلعہ سے کہیں یہ چلے ہوئے اور سیر و شکار کرتے ہوئے لشکر زرنگار شاہ کی طرف نکلے یہاں جو پہونچے خیال کیا کہ اس لشکر کا بھی حال دیکھ لیں بس اُس شب وہیں رہے صبح کو اُٹھکے دربار میں چلے آئے یہ حال دیکھا کہ اسد ثانی کو فتراک گرفتار کرکے لایا ہے بڑا افسوس کیا کہا کہ اب دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہے یہ خیال کر جو کچھ نتیجہ ہو دیکھ لیں وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ انکے سامنے زرنگار نے اسد کو قفس آہنی میں گرفتار کرکے زندان خانہ کو روانہ کیا اور حکم طبل جنگ دیا انھوں نے دیکھا کہ طبل جنگ بجا سپاہ میں کمر بندی ہونے لگی مہتر رفیق نے خیال کیا کہ چل کر اہل قلعہ کو تو اس واقعہ سے آگاہ کردو کہ وہ لوگ تو غافل ہونگے اور یہاں سے یورش ہوگا ایسا نہو کہ غفلت میں قلعہ ہاتھ سے جاتا رہے پھر سوائے خفت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا واقعی زرنگار نے یہی تدبیر کی تھی کہ اہل قلعہ تو بے خبر ہیں ایسی حالت میں قلعہ پر خوب دست رس ہوگا جب تک وہ لوگ ہوشیار ہو کر بندوبست کرینگے تب تک ہم قلعہ فتح کرلینگے کیونکہ طبل کئی روز سے بجا نہیں ہے جو اُنکو خیال ہو ایسے عمدہ وقت پر ہاتھ نہ آئے گا زرنگار نے یہ اپنے دل میں خیال کرکے اور خورشید سے مشورہ کرکے طبل جنگ بجوایا تھا مہتر رفیق اُسکے خیالات کو سمجھ گئے اور اُسی وقت طرف قلعہ کے روانہ ہوئے یہاں جب کمر بندی ہو چکی اور لشکر تیار ہو چکا اُسوقت زرنگار و خورشید نے قفس اسد کو ایک مرکب پر سوار کرکے ہمراہ لشکر کے لے کر مع کل سپاہ اور سرداروں کے طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے اب حال اہل قلعہ کا بیان ہوتا ہے اور اُن ہرکاروں کا کہ جو قلعہ سے باہر برائے خبر لشکر زرنگار میں موجود تھے اور جب اسد قید ہوکے آئے تھے تو یہ ہرکارے قلعہ کو روانہ ہوئے تھے کہ بادشاہ کو اس حال کی خبر دیں یہ تو اُدھر روانہ ہوئے تھے یہاں قلعہ میں اور دربار میں زردمان جلوہ گر ہے دربار مثل مرقعہ تصویر کے آراستہ ہے سب سردار صحیح و تندرست ہو گئے ہیں حاضر دربار ہیں دست راست کی طرف تو مان تاجدار فرزند ارجمند زردمان متمکن ہے اور برابر اُسکے قبل دیو صورت بہرام گردن سوار اور فولاد سخت بیجہ اور دیگر سرداران نامی اپنے دنگل و کرسیوں پر اپنے رتبہ کے موافق جلوہ فگن ہیں اور دست چپ کی جانب صمصام جنگ آزما و گرگین بلند کمان شداد گرزن بہزاد کشتی گیر وغیرہ اپنے مرتبہ سے علیحدہ علیحدہ کرسیوں پر جلوہ افروز ہیں وزیر سلطنت نصیب شاہ استادہ ہے کہ زردمان

نے نقیل کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ کچھ لشکر حریف کا حال نہین معلوم ہوا کہ وہ یورش قلعہ سے کیون دست بردار ہوے ہین دو روز کا عرصہ ہوا کہ نہ طبل بجا نہ یورش ہوا نہ معلوم اس فکر مین ہین نقیل نے عرض کیا کہ حضور کیون فکر کرتے ہین اب فضل خدا سے حضور کے غلامون کے بھی صحت یاب ہو گئے اچھا ہے اگر وہ یورش کرین ہم اس عرصہ مین اور تندرست ہو جاوینگے اور اپنا بندوبست کر کے قلعہ سے باہر نکلین گے اور ایک جنگ عظیم کر لینگے خدا فتح دے دیگر سرداروں نے بھی کہا کہ حضور دو یوم اور انتظار کرین اگر اس عرصہ مین انھون نے طبل یورش کا بجوایا تو خیر ورنہ خود قلعہ سے نکل کر مقابلہ کرینگے اب کہان تک قلعہ بند رہینگے حریف لے تو بدین خیال طبل نہین بجوایا ہے اور نہ یورش کیا ہے کہ جو غلہ اہل قلعہ کے پاس ہے وہ صرف ہو جائے تو ہم یورش کرین اور دوسرے یہ کہ زور لشکر حریف کا کم ہو گیا ہے اس جوان نے چن چن کر نامی پہلوانون کو قتل کیا ہے سیاہ کو مارے شب خونون کے آدھا کر دیا ہے معلوم ہوتا ہے حریف اس فکر مین ہے کہ کچھ مدد آئے تو یورش کرین یعنی زرنگار نے زرنگاریہ سے فوج برائے مدد طلب کی ہوگی اور خورشید نے منوچہریہ سے اپنے باپ کے پاس سے مدد منگائی ہوگی ان دو جگہ سے جہان سے لشکر آجائے گا وہ یورش کرینگے پھر ہم کو ہم صلاح کیون دین خود کیون نہ مقابلہ کرین موافق رائے نقیل کے دو روز اور انتظار فرمایئے اس عرصہ مین لشکر حریف کی کیفیت بھی معلوم ہو جاویگی کہ اسکا کیا قصد ہے بادشاہ نے جواب دیا کہ آپ لوگون کی رائے بہت خوب ہے مین خود اس فکر مین تھا کہ کیا کرون اگر آپ کی یہ رائے ہے تو بعد دو روز کے مین بھی قلعہ سے باہر نکلونگا اور مقابلہ کرونگا اس عرصہ مین رفیق بھی اس جوان کی خبر دریافت کر کے آجائے گا بعد اسکے دیکھا جائے گا مجھے خود منظور ہے کہ مقابلہ ایسا کرون کہ جس سے حریف بھی خیال کرے کہ ہان ہم سے کسی سے سامنا ہوا تھا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر وہ ہرکارے جو کہ خبر گرفتاری اسد کر جانب قلعہ کی روانہ ہوے تھے داخل دربار ہوے دعا و ثناے شاہی بجا لا کر عرض کیا کہ خداوند نعمت بڑا غضب ہو گیا اس جوان کو فتراک عیار جسنا کر شب کو عیاری کر کے گرفتار کر لایا ہے اور بہت انعام پایا ہے حضور ہم وہان موجود تھے جب اسکے قتل کرنے کی فکر تھی مگر قتل کرنے سے باز رہے قید شدید مین مبتلا کیا حضور وہ مرد مسلمان ہین خاندان صاحبقران سے ہین اسد نیزہ ہمزہ کے فرزند ہین اسد ثانی نامے بڑے مرد جرار ہین جو گفتگو انھون نے دربار زرنگار مین کی ہے ہم کیا عرض کرین احاطۂ تقریر سے باہر ہے یہ سنکر بادشاہ کے ہوش جاتے رہے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یقینی قضا ہی آگئی ہے وہ نابکار انکو قید کر کے قلعہ پر یورش کرے گا یہان ابھی تک اسقدر طاقت ان سرداردن مین نہین آئی ہے کہ وہ مقابلہ کرین یہ صرف انکی جرات ہے کہ وہ کہتے ہین کہ قلعہ سے نکل کر مقابلہ فرمایئے مین نے صرف انکی دل دہی کے لیے کہدیا تھا کہ مین ضرور مقابلہ کرونگا تاکہ انکی خاطر شکنی نہ ہو مگر اب کیا کرون کہ حریف یورش کر کے ضرور آئے گا اور یہان یہ من اسقدر قوت نہین ہے کہ تلوار بھی اٹھا سکون اب اسکا انجام کیا ہوگا جب حریف قلعہ پر یورش کر کے آئے گا تو کون روکے گا فوج مین اتنی جرات نہین ہے کہ وہ حریف کے حملون کو روکے اور فوج تو سردار یا افسر سپاہ برائے مقابلہ آمادہ کرتے ہین یہان انمین طاقت نہین ہے یقینی قلعہ فتح ہوگا ہماری آبرو خاک مین ملے گی یہ سنکر سرداردن نے عرض کیا کہ حضور پریشان نہ ہون ہم اسکو در قلعہ تک نہ آنے دینگے مارے توپون کے اڑا دینگے اگر ہم مین طاقت نہین ہے تو نہو ہم مرد جری ہین آبرو کا خیال رکھتے ہین بات پر جان دے دینے مین ہمیشہ نمک سرکار کی کھایا ہے ہم غلام حق نمک ادا

کرینگے حضور کا جہان پسینہ کرے گا اپنا خون اس مقام پر گرا دینگے حضور پر آنچ نہ آنے پاوے گی اگر آگ کا
دریا ہوگا تو بھی یہ جان نثار اسکو جھلیں گے حضور ہم سے اطمینان رکھین اور ہم کو حکم دین کہ ہم اپنا بندوبست
کرین بادشاہ نے فرمایا کہ مجکو یقین ہی کہ آپ لوگ ایسے ہی وفادار جان نثار ہین خیر مجکو سوائے باری تعالیٰ
علی مرتضیٰ کے تمھین لوگون کا سہارا ہی اگر خداوند کریم اپنا فضل شامل حال کرے گا تو ہم اس جنگ کو فتح کرینگے
ورنہ جو مقدر مین تحریر ہی وہ میٹ آئے گا اب آپ لوگ جاکر قلعہ کا بندوبست کرین کہ وہ کوئی دم مین یورش
کرنے کو آتا ہی انھون نے عرض کیا کہ حضور یہان سب سامان درست ہی قلعہ آراستہ و پیراستہ ہی ابھی بادشاہ
فرما رہے تھے کہ اتنے مین مہتر رفیق بھی داخل دربار ہوا پہلے سلام کیا اور عرض کیا کہ غلام اس جوان کا
حال دریافت کرلایا اور جو کچھ دریافت کیا تھا عرض کیا مگر حضور زرنگار قلعہ پر یورش کرتے آتا ہی مین
حضور کو آگاہ کرنے اور خبر دینے حاضر ہوا یہ سنکر بادشاہ نے سردارون سے فرمایا کہ جو ہم کو خیال تھا
وہی پیش آیا کہ وہ نابکار بدکردار اسد ثانی مگر گرفتار کرکے قلعہ پر یورش کرتے آتا ہی خیر آنے دو مگر ایک
قسم کی خوشی بھی حاصل ہوئی کہ وہ جوان قید ہی مجکو یہ خوف تھا کہ کہین وہ اسکو قتل نہ کر ڈالین اگر قید ہی
اور زندگی ہی تو رہا بھی ہوجائے گا جب اسکے لشکر کے لوگون کو معلوم ہوگا تو فوراً اکر رہا کرلے جاوینگے اب
کوئی مقام خوف نہین ہی رفیق کو اسکے عوض مین بہت کچھ انعام دیا اور سردارون کو برائے بندوبست
قلعہ روانہ کیا اور آپ بھی اسی وقت بالائے قلعہ مع وزیر وفرزند وسپہ سالار کے انتظام جنگ کرنے لگا قلعہ
کے فصیل وبرون کو توپون سے خوب آراستہ کیا جا بجا توپین چھڑادین فوج کو چورکھیون پر مقرر کیا جب
سب بندوبست ہوگیا باطمینان تمام بادشاہ فیل بلند دروازے پر آکر متمکن ہوا اور طرف میدان جنگ
کے دیکھنے لگا کہ یکایک صحرا سے گرد اٹھی کہ تمام زمانہ تیرہ وتار ہوگیا اس گرد سے زرنگار وخورشید مع لشکر
آگے آگے ایک مرکب کی پشت پر ایک قفس مین وہ جوان قید آہن مین گرفتار ملا آتا ہی یہ دیکھکر سب
نے افسوس کیا وہ لشکر قریب میدان جنگ پہونچا انکا قصد تھا کہ ایک مرتبہ مل کر قلعہ پر یورش کرین
کیونکہ وہ لوگ بے خبر ہین یہان اہل قلعہ نے جو ہین دیکھا کہ لشکر آرہا ہی قلعہ پر سے آٹھ دو توپ کا گولہ مارا ایک
دو سوار زخمی ہوے یہ حال دیکھکر زرنگار شاہ نے لشکر کو توپ کی زد سے الگ صف بندی کرنے کا حکم
دیا تمام لشکر مین صف بندی ہوگئی گرد قفس اسد کے دو سو سوار برہنہ تلوارین لیے ہوے کھڑے ہوے
انکو حکم دے دیا کہ جیسے ہی ہم قلعہ پر یورش کرنے جائین تم اس جوان کو فوراً قفس سے نکال کر مارڈالنا
خوف نہ کرنا جب صف بندی ہوچکی زرنگار نے خورشید سے کہا ہم کو یقین تھا کہ اہل قلعہ بے خبر ہونگے
ہم ایک مرتبہ مع اہل لشکر در قلعہ پر پہونچ جائینگے اور قلعہ لینگے یہان اسکے خلاف ہوا وہ لوگ تو مستعد
ہین مگر کیا ہوتا ہی جس سے انکو مدد کی امید تھی ہم نے اسکو پہلے ہی سے گرفتار کرلیا ہی جب وہ لوگ
اسکو گرفتار دیکھینگے تو انکے دل ٹوٹ جائینگے بے آس ہوجائینگے دوسرے کئی مرتبہ ہم نے قلعہ فتح کرلیا تھا
مگر کیا کرین کوئی نہ کوئی اسکا مددگار آہی جاتا تھا اب کون آئے گا اسکو تو ہم نے گرفتار ہی کرلیا ہی وہ
دن گئے وہ بات گئی اب کیا ہوگا خورشید نے کہا کہ اب لشکر کو حکم دیجیے کہ وہ قلعہ پر یورش کرے
زرنگار نے کہا کہ لشکر کے حکم دینے کی کیا ضرورت ہی حرمت فغفور عقرب چشم اکیلا قلعہ پر یورش کرنے کو
جائے گا خورشید نے کہا کہ پھر اسی کو حکم دیجیے کہ وہ جاکر اپنا کام کرے زرنگار نے فغفور سے کہا کہ

ای قنطور اب قلعہ پر یورش کرنے جاؤ اور قلعہ کو فتح کرو یہ سُنکر قنطور نے آلات حرب و ضرب اپنے
جسم پر سجنا شروع کیے اور نیز آلات قلعہ گیری بھی لگا لیے دامن زرہ کے گرد انے ہاتھ مین گرز گران سنان
سر پر خود فولادی ہاتھون مین دستانے ایک شمشیر ذباخ دامن لے کر کر گدن کو طرف قلعہ کے مہمیز کیا
زرنگار سے کہا کہ جب مین میدان زد طے کر کے لب خندق پہونچون تو آپ بھائی مع لشکر دھاوا
کر دیجیے گا مین خندق کے پار جا کر در قلعہ کو توڑ ڈالونگا کہ آپ اس عرصہ مین مع لشکر پہونچ جائینگے
بس تمام لشکر داخل قلعہ ہو جائے گا زرنگار شاہ نے کہا کہ اچھا تم جاؤ لب خندق تو پہونچو یہ سُنکر
قنطور طرف قلعہ کے روانہ ہوا برابر کر گدن اُڑائے ہوے چلا جاتا ہی قلعہ پر کے دیدبان نے دیکھکر
عرض کیا کہ حضور ایک پہلوان طرف قلعہ کے مثل شتر بے مہار کے چلا آتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ زد
پر آنے دو پھر دیدبان نے عرض کیا کہ اب نصف میدان زد طے کر چکا ہی اب بالکل قریب ہی بادشاہ
نے حکم فرمایا گولنداز دن نے توپون کو جھکا جھکا کر نشانہ باندھ کر توپین مارنا شروع کین کہ گولا مثل اولے
برسنے لگا زمانہ تیرہ و تار ہو گیا گرد و غبار بلند ہوا ایک دریاے آتش تھا کہ بالاے قلعہ سے موج زن تھا زمین میدان
پھٹنے لگی قلعہ کانپ کر رہ گیا دو سو توپین برابر جو فیر ہوئین زمین جنگ گاہ ہلنے لگی گولہ رد کرتا ہوا برابر چلا جاتا ہی
کسی گولے کو سپر سے کسی کو گرز سے جدھر اُدھر جاتا ہی اُسکو جانے دیتا ہی خود اور کر گدن کو سپر کے سایہ مین
چھپا لیا ہی شل فیر کے بھاگیا ہی کہین پر موقع دیکھا اور گولے نے اُس مقام کو خالی پایا اُدھر کر گدن کو دوڑا دیا کبھی داہنے
پر ڈال دیا کبھی بائین پر یا جو گولی گولہ سامنے آیا اُسکو گرز سے ہٹا دیا دریاے آتش کو پار کرتا ہوا اور یہ صدا
دیتا ہوا چلا جاتا تھا کہ اے اہل قلعہ کیون مال مصائب کو برباد کرتے ہو اب مین نے قلعہ لے لیا تم مین سے ایک
کو زندہ نہ چھوڑونگا اگر اپنی جان کی خیر چاہتے ہو تو قلعہ خالی کر دو کیون اپنی جانون کے پیچھے پڑے ہو کیون
قضا آئی ہی ہم اگر مین نے قلعہ بزور شمشیر لے لیا تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کر ڈالونگا اور قلعہ کو پھونک
تاراج کر دونگا یہ پیاپے ایسے ایسے قلعہ بہت سے لے چکا ہون ایسے مگرمچھ بہت سے مین نے مٹا دیے ہین اُنکی
کیا اصل ہی مین ایسے ایسے دریاے آتش بہت سے جھیل چکا ہون اب یہ مال میرا ہو گیا ہی کیون اُسکو
برباد کرتے ہو سب لوگ ہاتھ باندھ کے حاضر ہو مین زرنگار سے اور خورشید سے تمھاری خطا مین معاف
کرا دونگا تم کو جس چیز کا بھروسہ ہی دیکھو وہ بھی ہمارے پاس موجود ہی وہ تمھاری مدد نہ کرے گا ہم نے
اُسکو اسیر کر لیا ہی اب اُسکا سہارا جانے دو اپنی جانون کا خیال نہین کرتے ہو کیون مفت مین خراب
ہوتے ہو اسوقت مین تمھارا خدا بھی مدد نہین کرتا ہی مین نے سنا ہی کہ تم لوگ یہ کہتے ہو کہ جب کوئی آفت
آتی ہی تو خدا اُسکو رد کرتا ہی اب کیون نہین وہ آفت رد کرتا ہی یہ صدا دیتا تھا اور برابر کر گدن کو تیز کرتا تھا یہان
تک کہ تمام گولون کو رد کر کے لب خندق جا پہونچا یہان جب تمام توپین فیر کر چکے اُسوقت گولنداز دن نے
بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور ہفت فتیلہ داغ چکے ہین اب کیا حکم صادر ہوتا ہی آیا اور فیر کرین یا ہاتھ کو روک
لین بادشاہ نے فرمایا کہ ہاتھ کو روک کر دیکھو کہ شاید کوئی گولہ قضا کا اُسکے لگا ہوا رہ گیا ہو اور کام اُس نابکار کا
تمام ہوا ہو اُنھون نے بموجب حکم شاہی اپنے ہاتھ کو روکا ہوا دھوئین اور گرد و غبار کو برطرف کیا زمانہ روشن ہوا
اب جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ وہ پہلوان لب خندق استادہ ہی تمام دریاے آتش کو پار کر یہان تک پہونچا کوئی
گولہ نہین لگا یہ سنکر گدن کے صحیح سلامت جیتے جی یہان آ گئی ہی کام تمام ہونا کیسا اور یہ کہتا ہی کہ کیون ہم نے

قلعہ لے لیا یون جو بہادر دکھ شکن ہوتے ہین وہ قلعہ لے لیتے ہین اور یون جنگ سر کرتے ہین اب یہان سرکاری
ہو چکا ہی کیون ضائع کرتے ہو بیفائدہ خراب و حرف کرتے ہو یہ کلام سنکر اہل قلعہ نے جو دیکھا تو قلعہ مین ہلچل
پڑ گئی تلاطم مچ گیا سب کے ہوش جاتے رہے مگر نقیل نے بڑھکر قصد کیا کہ جاکر در قلعہ کھول کر مقابلہ کرون
اُدھر گولندازون نے ارادہ کیا کہ ماتمتو الاتیل کا گڑھا و بارود کی ہانڈیان کڑک کے یوے قلعہ پر سے ڈالین پہلے
تو بادشاہ نے نقیل کو منع کیا کہ ابھی ایسا نہ کرو کہ در قلعہ کھول کر مقابلہ کو جاؤ کیا غضب کرتے ہو اور اُن
لوگون سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ یہ حرافزادہ گولون کو روکر کے یہان تک آگیا ہی اب اسکے نزدیک خندق کے
پار آنا کیا مشکل ہی خندق کے پار آیا اور قلعہ توڑکر اندر چلا آیا جسکا گولون سے کچھ نہین ہوا اسکے نزدیک
اور آلات حرب کیا مال ہین سب کو روکر کے اندر داخل ہوگا یہ سنکر سردارون نے کہا کہ حضور آپ پریشان کیون
ہوتے ہین آیا ہی تو آنے دیجیے ہم سب مل کر مقابلہ کرینگے اور اپنی جانین دے دینگے جاتا کہان ہی کیا قلعہ
کا لینا آسان ہی بادشاہ نے کہا یہ سب درست ہی مگر دل کو کیا کرون وہ بہت پریشان ہی سردارون نے
عرض کیا کہ حضور وہ ابھی وہ خندق کے اُس پار ہی آپ خدا سے دعا کرین شاید وہ مدد غیب سے کرے
اور یہ بلا رد ہو یہ سنکر بادشاہ نے تاج سر سے اُتارا اور محتاج ہوکر یون دعا کرنے لگا کہ ای کریم کارساز
ہم لوگون کی جان بچالے کیونکہ یہ سب تیرے بندے ہین اور تجھپر ایمان لائے ہین اس گبر کے ہاتھ سے بیوجہ
اور بیسبب بیگناہ قتل ہوتے ہین تو ہی مددگار ہی تو رحم کرے گا تو ہم سبکی جانین سلامت رہینگی رہائی

اگر دام بلا افتادہ ہم پا بستہ دستے	ہ بحر غم گرفتارم علی مرتضے دستے	تو حالات شب معراج و درستی بدا لکھی
چرا دست اگیری یا علی ہر خوار دستے	یا علی مرتضی پہونچو ری امداد کو	دیگر
یا امیر المومنین حسن لو مری فریاد کو	کون مشکل مین سوا حضرت کے آکے داد کو	دیگر
تم مددگاری کرو تو پل مین بیڑا پار ہی	ای امیر باکرامت خاصہ رب غفور	
ظلم ہی اندھیر ہی گردون سے برپا ہی فتنہ	آفتاب ہل اتا ہو کیجیے ظلمت کو نور	
یا علی یا ایلیا یا بوالحسن یا بوتراب	یہ طور بڑھکر یون دعا کرنے لگا یا مظہر العجائب یا غالب کل غالب یا	

اسد کردگار میری مدد کیجیے اور یہ بلا مجھپر سے رد کیجیے اب میرا ہاتھ ہی اور آپ کا دامن ہی یا شیر خدا
آپ نے جنگل مین سلمان کو شیر سے بچایا اور نار سے خلیل کو نجات دی یعقوب و یوسف کے کفیل رہے
تمام مرسلان یاسین کی ہر مشکل مین مدد کی اور آپ سے بلا رد کی اب میری بھی مدد فرمایئے اور خدا سے کہکر یہ
بلا رد فرمایئے آپ کے سوا کس سے فریاد کرون آپ سرکار خدا کے مختار ہین بعد مصطفے آپ کو سب امرون
کا اختیار ہی جسکو چاہے عنایت فرمایئے جلد آیئے اور یہ آفت ہم پر سے ٹالیے یہ دعا کرکے زار و قطار بیحد
رونے لگا بادشاہ کے رونے سے تمام سردارون مین صدا سے گریہ بلند ہوئی بادشاہ پھر یون درگاہ خدا
مین التجا کرکے رونے لگا کہ ای کریم کارساز یہ وقت مدد ہی کسی اپنے بندہ خاص اخلاص کو بھیج کہ وہ آکر
ہم لوگون کی مدد کرے اور یہ بلا ہم پر سے رد کرے جسطرح کہ پہلے اُس جوان کو بھیجا تھا کہ اُسنے آکر ہم سب
کی بجہۂ اجل سے جانین بچائین اور وہ بلا دفع کی اب تو وہی اسیر بلا ہی اور ہم سب نہایت بیصبر ہین اگر
ہماری قضا ہی تو کوئی چارہ نہین ہی ہم سب معذور ہین تیرے حکم سے باہر نہین ہین جو تیری مرضی ہی ہم سب
اُسی مین خوش ہین تیرے حکم مین کسی کا دخل نہین ہی ہم سب تیرے گنہگار بندے ہین تو ہمارا رازق ہی

سب کا مالک ہی کیا اختیار ہی بندہ مجبور دنیا جاہی اور اگر ہماری اجل نہین آگئی ہی تو کیا کوئی ہمارا کرسکتا ہی بقول
شاعر سہ روزے کہ قضا باتند در دزے کہ قضا نیست ✤ روزے کہ قضا نیست دیوے کہ قضا نیست ✤ اے
خالق ارض وسما اے مالک زمین و آسمان جلدی مدد کر یہان تو یہ گریہ وزاری ہو رہی ہی اور وہ گبر لب
خندق کس کبر و غرور سے کھڑا ہوا کہہ رہا ہی کہ اے اہل قلعہ اب تم کیون روتے ہو مین تمھاری اس گریہ و بکا سے
پلٹ نہ جاؤنگا اور نہ اب تمھاری خطا معاف کرونگا تم لوگون نے بہت عاجز کیا ہی یہ گریہ وزاری بیکار ہی
اسوقت تمھارا خدا تمھاری مدد نہین کرتا ہی بلاؤ اُس دیوانے کو کہ جسکے بھروسے پر تم آکر قلعہ پر مستعد جنگ
ہوے ہو اب تو وہ بھی ہمارے قبضہ مین ہی اُسکو بھی ہم قتل کرینگے اُسنے بھی ہم کو بہت پریشان کیا ہی
کہان جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ تم کو اسکی خبر نہ تھی تم یہ جانتے تھے کہ ہم گوشۂ عافیت مین ہین اب بتاؤ
کہ تم لوگ کیا کروگے اور کیونکر میرے پنجۂ اجل سے بچوگے یہ صدا سُنکر میرام نے قلعہ پر سے کہا کہ یہ کیا بیہودہ
بکتا ہی جا تلیت جا اور اپنا راستہ لے نہین تو ایسا گولہ مارونگا کہ تیرا نشان تک نہ باقی رہے گا ہمارا خدا
ہماری مدد نہ کرے گا تو کیا تیرا خدا تیری مدد کرے گا تو کیون اسقدر غرور کرتا ہی ہم کب تیری التجا کرتے ہین اب
ہماری بلا تیری التجا کرے تو ہی کیا چیز اگر خدا کو منظور ہی اور ہماری قضا نہین ہی تو وہ کوئی نہ کوئی مددگار
ہمارا ضرور بھیجے گا کہ جو آکر تجھکو اس کبر و غرور کی سزا دے گا اور تیرا سر توڑے گا یہ سُنکر اُسنے ہنس کر جواب
دیا کہ جی ہان آپ تو ایسے ہی ہین کہ گولہ مار کر میرا نام و نشان مٹا دینگے اسقدر گولے مارے تو میرا کیا ہوا
جواب میرا بنا دیجئے گا لے اب مجکو رہنے دیجیے یہ کہکر قصد کیا کہ گز کو اُس بار پھینکون اُدھر اہل قلعہ نے بلا کر جو دعا کی
تو تیر دعا بہدف اجابت پر جا کر پڑا چونکہ وہ آسمان بازنجے اور وقت اجابت دعا کا تھا اور اب یہان اُنپر
بھی بہت سخت مصیبت کا وقت تھا اب جو ان لوگون نے رجوع قلب سے دعا کی تو خدا نے قبول کی کہ
یکایک صحرا کی جانب سے ایک درویش نیک اختر نیک صورت و خصلت گیروی تہمد باندھے ہوے
اور کرتہ پہنے ہوے بیراگی دوشی پر رکھے ہوے چہرہ مثل آفتاب کے روشن و درخشان گول گول بازو
سینہ چوڑا بلند قد گردن قوی زلفین دوش پر پڑی ہوئین صحرا کی خاک مُنھ پر پڑی ہوئی مگر اُسپر بھی یہ
معلوم ہوتا تھا کہ وہ تابان افق مشرق سے ہویدا اور طلوع ہوتا ہی چہرے سے رعب و داب شاہی نمود ار
ایک مرکب پری پیکر پر سوار مثل فصل بہار نمودار خرامان چلا آتا ہی اور عالم وحدت مین چلا آتا ہی رخ سے آثار شجاعت
ہویدا ہین وہ درویش جو اُس میدان مین پہونچا تو دیکھا کہ ایک لشکر کثیر اور جم غفیر میدان مین ہتھیار
ہی اور ایک گبر بدکردار کہ گدن مست پر سوار طرف قلعہ کے چلا جاتا ہی اور اب خندق پر پہونچ گیا ہی اور
کچھ لوگ مسلمان صورت قلعہ پر دعائین کر رہے ہین اور اُپر غضب کا وقت ہی اور تری زرہ ہی اور ایک
جوان ایک قفس تنگ مین چند سرداران لشکر کے پاس قید ہی اور ہمراہیان لشکر تلوارین کھینچے گرد
کھڑے ہین اور وہ جوان سر جھکائے ہوے بیٹھا ہی اور بالاے قلعہ ایک مرد حسن تاج سر سے آثار رہے ہوے کبھی فلک
کی جانب دیکھکر دعائین کر رہا ہی یہ دیکھکر اُس درویش کو تاب نہ رہی اہل قلعہ اور اُس جوان کی ناتوانی
اور گریہ وزاری پر رحم آگیا اور دل مین کہا کہ ان لوگون کی مدد کرنا ضرور ہی کیونکہ اہل قلعہ اور یہ جوان مسلمان
معلوم ہوتے ہین گو کہ تم نے ترک دنیا کیا ہی مگر اہل اسلام کی مدد کرنا فرض ہی اور اب وقت ہی یہ سوچکر
مرکب کو [illegible]

کرے پھر اہل قلعہ کو تکلیف دینا جب میرے ہاتھ سے بچے گا تو انیزہ مار کر تا یہ سنکر اُس گبر نے پلٹ کر دیکھا دل
مین کہا کہ یہ درویش کہان سے آگیا بھلا یہ کیا میرا مقابلہ کرے گا یہ در در کی گدائی جانے یا مقابلہ کرنا جانے
یہ سوچ کر صدا دی کہ اے درویش کیون تیری شامت آئی ہی اور اپنی قضا اپنے ہاتھ سے بلاتا ہی کیون ہم
ایسے بہادرون کے سنمہ پر چڑھتا ہی کیون قضا آئی ہی ایک ضرب مین تیرا کام تمام کردونگا تو ہی کیا چیز تو در در
کی گدائی جانے یا بہادرون سے مقابلہ کرنا جانے جا تو اپنا کام کر اور گدائی مین مشغول ہو کیون میرا مقابلہ
کرتا ہی تو بڑا بہادر معلوم ہوتا ہی یہ کہکر پھر قصد کیا کہ خندق کے پار جاون اُس درویش کو یون ہی بکنے دون
بھلا یہ کیا کرے گا اُدھر اُس درویش نے جو اُسکا یہ قصد دیکھا تو ڈانٹ کر صدا دی کہ ہم تجھ سے کہتے ہین تو نہین
سنتا ہی اپنی کیے جاتا ہی کیون قضا آئی ہی اُسی مقام پر آکر تیرا کام تمام کیے دیتا ہون کیون اسقدر مغرور ہو
کیون تکبر کرتا ہی کیون غریبون پر ظلم و بدعت کرتا ہی کیون اُنکو ستاتا ہی وہ بیچارے قلعہ بند ہوے ہین اُسپر
بھی اُنکو چین نہین لینے دیتا ہی یہ کیا طریقہ ہی جو اپنے سے عاجز ہو کر قلعہ بند ہو تو بہادرون کا یہ شیوہ ہی کہ
اُسکو نہین پر لشان کرتے ہین یا جو بھاگے تو پھر اُسکا تعاقب نہین کرتے ہین نہ یہ کہ وہ لوگ تو گریہ وزاری کا
کرین اور تو انیزہ بدعت کرے تو بڑا نامرد معلوم ہوتا ہی اور پھر اُسپر دعوی بہادری کا کرتا ہی اگر اگلی قدم
آگے رکھا تو یہ جان لینا کہ مین وہین آکر تیرا کام تمام کردونگا اور مع گردن تجھکو خندق مین پھینک دونگا یہ سنکر
اُسنے جواب دیا کہ اور بیوقوف گبر یہ کیا بیہودہ بکتا ہی تو بڑا اہل قلعہ کا حامی بنا ہی کیون اپنی جان کے پیچھے
پڑا ہی ارے بڑے بڑے بہادر تو میرے خوف سے قلعہ بند ہوے ہین اُنکے تو مارے ڈر کے بند بند کانپ رہے ہین
تو فقیر ہو کر مجکو ڈراتا ہی اِن گل دگر گفت جا اپنی راہ لے اُس درویش نے کہا کہ تو پہلے مجھ سے مقابلہ
کر لے تو میری دریوزہ گری کا حال کھل جائے مین تجھکو قلعہ پر نہین جانے دونگا اور مرتا ہی یا نہین مین ابھی
مقام پر مرتا ہون دیکھ کیون تیرے سر پر قضا کھیل رہی ہی یہ سنکر اُسنے کہا کہ اچھا پہلے تیرا کام تمام کرون
تو پھر مین قلعہ پر جاؤن مین یہ چاہتا تھا کہ تو کیون میرے ہاتھ سے قتل ہو کیون تیرے خون سے زمین لال
رنگ ہو کیون مین خون ناحق مین گرفتار ہون کیون فقیرون کو ستاؤن مگر جبکہ تو ہی اپنے پاؤن سے
چلکر اُنکے درمین گرتا ہی تو مجبوری ہی یہ کہکر برلب خندق استادہ ہو گیا اور کہا کہ یہان آ تو اُدھر تو یہ گفتگو
ہو ہی ہی اُدھر اہل قلعہ نے جو یہ صدا سُنی تو گریہ وزاری موقوف کی اور طرف صحرا کے دیکھا تو کیا نظر پڑا
کہ ایک درویش اُس پہلوان کے مقابلہ کو آتا ہی اب جو غور کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ تو وہی درویش
ہین جو کہ یہان قبل مین تشریف لائے تھے اور اُس پہلوان کو قتل کیا تھا اور تفصیل دیو صورت کو زیر کیا تھا
اور خود اُس صحرا مین جا کر بیٹھا تھا اور ایک مرتبہ غائب ہو گیا تھا تو آج پھر ظاہر ہوا ہی اب تو خوب موٹا
تازہ ہو کر آیا ہی اور مرکب بھی زیر ران خوب ہی نہایت خوبصورت اور پری پیکر مثل ابر بہار کے ہی یقین ہی کہ
اب یہ پہلوان نہ بچیگا ضرور قتل ہوگا اب اسکی قضا آگئی ہی بادشاہ نے تو مان سے کہا کہ اے تو مان
تمھارے استاد آگئے دیکھو تو یہ وہی درویش ہین یا اور کوئی درویش ہین تو مان نے دیکھکر کہا کہ جی
ہان یہ تو وہی درویش ہین مگر اب خوب قوی ہو کر آئے ہین اب تو بڑے تن و توش پیدا کیے ہین یہ
سب تو اُس خیال مین ہین اور یہ باتین کر رہے ہین مگر سبب اسکا یہ تھا کہ رستم ثانی اور یہ درویش ہمشکل تھے
گویا کہ ایک صورت کے تھے کیون تم دیکھتے ہی کہ ایک ہی نخل کے ثمر ہین جیسے کہ وہ ثمر تھے ایک ہی سیب کے دو ٹکڑے ہین

ایک ہی درخ کے دونون گوہر آبدار ہین ایک آسمان جرأت کے دونون آفتاب ہین کچھ فرق نہین ہی ایک
گلستان کے پھول نایاب ہین ایک بیشہ شجاعت کے شیر ہین اسوجہ سے سب نے خیال کیا کہ یہ وہی درویش
ہین اہل قلعہ خوش ہوگئے مارے خوشی کے سجدۂ شکر کرنے لگے اور قلعہ پر سے صدا دی کہ اے شاہ صاحب ان
لوگون نے آپ کی مریدون کو بہت پریشان کیا ہی انکو سزا دیجیے ادھر زرنگار شاہ اور خورشید نے
جو دیکھا کہ ایک درویش صحرا سے پیدا ہوا ہی اور برائے مقابلہ منظور عقب چشم جاتا ہی آپس مین کہا کہ سفت
اس فقیر کی جان گئی بھلا یہ کیا مقابلہ کرے گا کہان فقیر کہان پہلوان فقیر کو فنون سپہ گری سے کیا کام ہی سچ
کسی نے کہا ہی کہ جب قضا آتی ہی تو آدمی اپنے پاؤن سے وہان اژدر مین جاتا ہی اور مرتا ہی بقول شخصے کہ
جب چیونٹی کی قضا آتی ہی تو اسکے پر نکلتے ہین یہ رموز درویشی جانے فن سپہ گری سے اسکو کیا کام لو اور دیکھیے
کہ اہل قلعہ اس درویش کو دیکھکر بہت خوش ہوے ہین جانتے ہین کہ یہ درویش اس جوان کو قتل کر ڈالیگا
یہ خوشی بیکار ہی انکا یہ خیال خام ہی بالفعل تصور ناتمام ہی ابھی تو رو رہے تھے ابھی ایسے خوش ہوے کہ رونا
بھول گئے یہ نہین جانتے کہ اسکی اور انکی دونون کی قضا آئی ہی اپنی موت پر خوش ہوتے ہین خورشید
نے کہا کہ اچھا دیکھیے یہ درویش کیا کرتا ہی نہ تو اسکے پاس تلوار ہی نہ گرز نہ نیزہ پھر یہ کیونکر مقابلہ کرے گا صرف
مرکب پر سوار ہی مگر جو اعضا دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی مرد رزمی ہی اور کبھی اسنے کچھ فن سپہ گری سیکھا ہی جب ہی یہ
طرح بلا خوف و خطر چلا جاتا ہی اب کسی نہ کسی وجہ سے درویشی اختیار کی ہی چہرے سے شان دلاوری پیدا ہی اور
رخ سے آثار جرأت ہویدا ہی کسی خاندان عالی سے ہی کوئی شاہزادہ یا وزیرزادہ یا سپاہی زادہ ہی اس سے
اہل قلعہ کا رونا نہین دیکھا گیا مقابلہ کو موجود ہو گیا یہ اور سوا مرد باغیرت اور بہادر کے کوئی نہین کرسکتا ہی
یہ درویش کا کام نہین ہی اسکو کیا غرض جو غیرون کے واسطے اپنی جان دے یسوا مرد سپاہی کے اور
کسی کا کام نہین ہی ذرا دیکھنا چاہیے کہ یہ کیونکر مقابلہ کرتا ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ بھلا یہ کیا مقابلہ کرے گا
ایک دم مین قتل ہوگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ادھر وہ درویش قریب اس پہلوان کے پہونچ گیا
اور کہا کہ او گبر کیا بکتا ہی لے مین تیرے برابر آگیا ہون جو تیرا جی چاہے وہ کرلے مین موجود ہون اسنے
کہا کہ اے درویش تو کیون غیرون کے واسطے اپنی مفت مین جان دیتا ہی جا اپنی راہ لے مجکو قلعہ پر جانے
کی دیر ہوتی ہی دیکھ تو لوگ یہ کہینگے کہ تو پہلوان تھا اور وہ درویش اسنے اس سے کیون مقابلہ کیا بھلا کہین
درویش اور سپاہی کا مقابلہ سنا ہی دوسرے تیرے پاس نہ تلوار ہی نہ نیزہ پھر بھلا کیونکر مقابلہ کرے گا کیون
مجھے بدنام کرنے گا یہ سنکر درویش نے کہا کہ تجکو اس سے کیا غرض ہی کہ میرے پاس تلوار نہین ہی تجھ ایسے
نامردون کے لیے تلوار بیکار ہی صرف ایک چھری کافی ہی مین کیون تلوار کو خون مین آلودہ کرون تجھ ایسے
بزدل کے لیے اتنی زحمت کرون صرف اشارۂ انگشت کافی ہی تمان اگر کوئی بہادر ہوتا تو کیا مضائقہ تھا
یہ کلام سنکر اس پہلوان نے کہا کہ مین جانتا ہون کہ تو بڑا بہادر ہی لے مین تیرے روبرو موجود ہون جو تیرا جی
چاہے وہ میرا کر یہ سنکر اس درویش نے کہا کہ تو پہلے اپنا وار کرلے جب مین تیرے حربے بچونگا تو تیرا
مقابلہ کرونگا اور جواب دونگا ادھر زرنگار شاہ و خورشید اور وہ جوان جو کہ سپہ سالار اور تمام اہل لشکر
اس طرف کو دیکھ رہے تھے ہمہ تن چشم بنے ہوے تھے کیونکہ نیا مقابلہ ہی آج تک کبھی درویش اور پہلوان
سے مقابلہ نہین ہوا ہی آج ہی یہ مقابلہ دیکھنے مین آیا ہی ادھر اہل قلعہ بھی دیکھ رہے ہین اور مدنظر

کے ظفریاب ہونے کی دعا کر رہے ہین اور یہ صلاح ہو گئی ہی کہ اگر درویش نے اسکو قتل کیا تو ہم ضرور قلعہ کھول کر
درویش کی مدد کرینگے اور اگر خدانخواستہ درویش قتل ہو گیا تو اُس حالت مین بھی در قلعہ کھول کر لشکر پر
جا پڑینگے اور لڑکر اپنی جانین دے دینگے اور خون درویش کا عوض لینگے اول تو یہ درویش بڑے بہادر ہین ضرور
غالب ہونگے اُس روز دیکھا تھا کہ پہر بھر کے عرصہ مین حسیقلی کشتی گیر کو قتل کیا اور نقیبل کو زیر کیا یہ اُن دونون
سے قوی نہین ہی اور جب تو یہ درویش لاغر تھے اب تو قوی ہو کر آئے ہین مگر ہم دونون حالتون مین ضرور
ضرور قلعہ سے باہر نکلینگے اور ضرور مقابلہ کرینگے یہان اہل قلعہ مین یہ گفتگو ہو رہی ہی کہ اُدھر اُس پہلوان نے
فقیر سے کہا کہ کیون دیر لگائی ہی جو تجکو کرنا ہو وہ کر درویش نے پھر وہی جواب دیا اور کہا کہ ہم فقیر ہین ہمارا
یہ دستور نہین ہی کہ ہم پیش قدمی کرین تو اپنا حوصلہ نکال کے یہ سُنکر پہلوان نے کہا کہ واقعی تیری قضا ہی
آگئی ہی اب یہی گرز ہی جس سے مین در قلعہ توڑنے جاتا تھا پہلے تیرا سر توڑونگا تو پھر قلعہ پر جاکر در قلعہ توڑونگا
یہ کہکر گرز کو گرد سر چرخ دے کر درویش پر مارا اہل قلعہ و زرنگار شاہ نے کہا افسوس ہی کہ مفت اُس
فقیر کی جان گئی یہ اُس ضرب گرز سے کیونکر بچیگا گرز دمان نے تو دل پر ہاتھ رکھ لیا اور اُدھر اُس درویش
نے گرز کو آتے دیکھا جہان مین رکھکر کلمہ شہود پر ہاتھ ڈال دیا اور جھٹکا دے کر عمود کو چھین لیا اگر وہ
چھوڑے تو پنجہ دست گئے پر سے اکھڑ جائے بلکہ قوت جا لے بیتاب ہو کر گرز کو ہاتھ سے چھوڑ دیا فقیر نے وہ
گرز اُٹھا کر دور پھینک دیا ایک دھماکا ہوا کہ دُور دُور تک گرز ہزار من کا تھا جہان پر جا کر گرا ایک غار عمیق ہو گیا اہل
قلعہ نے نعرۂ اللہ اکبر بلند کیا اور لشکر زرنگار شاہ مین خورشید و زرنگار شاہ کی زبان سے بے تحاشہ صدائے
تحسین و آفرین نکل گئی ایک مرتبہ جو اہل لشکر نے صدائے تحسین بلند کی اور ایک غل مچایا تو اسد ثانی سر جھکائے
ہوئے اہل قلعہ کے واسطے دعا مین کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے کریم ان سب کو بچا لے مجھے اپنی جان کا کچھ
خیال نہین ہی مگر مفت مین اتنے بندون کا خون ناحق ہوتا ہی یہ غل جو سُنا تو خیال کیا کہ اُس فقیر نے شاید
قلعہ لے لیا جب تو یہ شور و غل ہوا سر اٹھا کر جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ ایک درویش بمقابلہ اُس پہلوان کے
استادہ ہی اور گرز اُسکا دور پڑا ہوا ہی اور اہل قلعہ خوش ہو رہے ہین دل مین کہا کہ یہ درویش کون ہی کہ
جسنے اُس پہلوان سے گرز چھین لیا آج تک ہم نے درویش کو لڑتے ہوے نہین دیکھا یہ کیا واقعہ دکھائی دیا
اب جو غور کر کے اسکو دیکھا تو کچھ شکل اُس فقیر کی شناسا سا معلوم ہوئی خیال کیا کہ اُس فقیر کو تو مین نے کہین
دیکھا ہی چونکہ یہ سر کہ اُس مقام سے دور تھا مدین سبب بالکل یہ شناخت کر سکا کہ کون ہی اور کہان اُسکو دیکھا ہی
صرف اسقدر شناخت کر لیا کہ مین اُسکی صورت دیکھ چکا ہون اُن لوگون سے دریافت کیا جو کہ اُنکے گرد تلوار مین
لیے استادہ تھے کہ یہ غل کیسا ہوا کیا قلعہ فتح ہو گیا اُنھون نے کہا کہ اے قیدی تجکو کیا چاہیے قلعہ فتح ہو جائے
چاہے نہ ہو اب تو تیری قضا آگئی ہی اسد نے کہا کہ یہ تو مجکو خود یقین ہی کہ میری قضا سر پر آگئی ہی مگر مہربانی
کر کے یہ بتا دو کہ یہ غل کیسا ہی اور کیا ہوا ہی اُنھون نے جواب دیا کہ اے قیدی ظاہ کی جانب دیکھو کہ ایک
درویش نے آکر قطور عقرب چشم کا مقابلہ کیا ہی اور وہ قلعے چکا تھا مگر اُسنے آکر اُسکو ٹوک کر مقابلہ کیا ہی
یہان تک کہ اُس درویش پر جب پہلوان نے وار کیا تو درویش نے گرز اُسکا چھین کر پھینک دیا دیکھو وہ پڑا ہوا ہی
اب وہ دوسرا حربہ کرے گا معلوم ہوتا ہی کہ کوئی جن اُس فقیر کے قبضہ مین ہی وہ اُسکی مدد کرتا ہی خبر اب کی حربہ سے
یہ فقیر نہ بچیگا اور جانبر نہ ہوگا اُنھون نے کہا کہ [illegible] یہ ہو رہا ہوگا یہ لوگ ابھی یہ کہہ رہے تھے کہ اُدھر

اُس فقیر نے کہا کہ کیون اسی حربہ پر مجکو ناز اور غرور تھا اسی وجہ سے تو کہتا تھا کہ اے فقیر تیری قضا آئی ہے یہ دعوی تیرا غلط ہو گیا ادھر اُس فقیر نے طعن کیا اُدھر اہل قلعہ نے خوشی کی اسکو غصہ آگیا پھر فقیر نے کہا کہ ہی مُنھ پر دعوے بہادری تھا جا اپنی راہ لے تو کیا مقابلہ کرے گا وہ اور لوگ ہوتے ہین جو بہادرون کو قتل کرتے ہین تیری کیا مجال ہے کہ تو مجکو قتل کرے گا یا قلعہ فتح کرے گا اور جو کچھ حربہ کی جرات اگر رکھتا ہے تو کرلے یہ سُنکر گبر کو غصہ آگیا اور تلوار کا وار کیا اب اُس درویش نے تلوار کی باڑھ کو خیال کرکے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اور ہاتھ مروڑ کر تلوار چھین لی اور کہا کہ لے یہ بھی تیرا حربہ خالی گیا اب مین تیرا وار روک چکا ہون اب مین حملہ کرتا ہون اُس مرتبہ بھی خوب صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی یہان وہ فقیر مرکب پر سے کودا اور کہا کہ مین اپنا حربہ کرتا ہون ہوشیار ہو جا اُسنے کہا کہ مین ہوشیار ہون تو اپنا حربہ کر فقیر نے کہا کہ نہین یہ تلوار تیری موجود ہے اب کی بار تو مجھپر وار کرلے اپنے دل کی حسرت نکالے یہ نہ کہنا کہ مین وار نہ کرنے پایا اور میرے دل کی حسرت نہ نکلی لے یہ تلوار موجود ہے یہ سُنکر اُسنے تلوار لے لی اور پھر تلوار کا وار کیا اُس فقیر نے وار کو خالی دیا اور گرگدن کے نیچے جاکر ایک ہاتھ سے دونون پیر اُسکے اور دوسرے ہاتھ سے دونون پیر بیچ کے پکڑ کر مگر سے نعرۂ اللہ اکبر کھینچکر جو زور کیا تو مع گرگدن اُسکو زمین سے اُٹھا لیا اور لے کر خندق کے چلا اور کہا کہ لے اب بچالے اپنے کو مین تجھکو نیست و نابود کرکے دکھاتا ہون اُسنے جو اپنے کو مع گرگدن لے زمین سے بلند پایا تو قصد کیا کہ کود کر بھاگون مگر اُس جوان یعنی درویش نے اُسکو لے جاکر مع گرگدن خندق مین ڈال دیا وہ تلے اور گرگدن اوپر غلطان اور پیچان دونون خندق مین ملے یہان تک کہ دونون غرق ہو گئے مگر تلوار اُس فقیر نے اپنے ہاتھ سے چھین لی تھی اور اُسکو خندق مین ڈال کر فوراً اپنے مرکب کے پاس آیا اور مرکب پر سوار ہو کر قصد کیا کہ لشکر پر جائے ادھر اہل قلعہ نے جو یہ زور و طاقت دیکھی تو بہت خوش ہوئے حریف کو قتل پایا تو بہت شاد ہوئے ادھر زرنگار نے جو یہ سرکہ دیکھا تو سب کے ہوش جاتے رہے خورشید سے کہا کہ تم نے دیکھا یہ زور و طاقت یہ انسان ہے یا غالب انسان مین دیو ہے یا خود از قسم دیو ہے یہ کام شبہ کا تو نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ انسان کی تو یہ قدرت نہین ہے کہ ایسے جوان قوی تن کو یون آسانی سے مار کر خندق مین ڈال دے خورشید نے کہا کہ مجکو بھی بڑی حیرت ہے زرنگار شاہ نے کہا کہ اب لشکر کو حکم دو کہ سب مل کر اُس فقیر کو قتل کر ڈالین اُسکو زندہ نہ جانے دین اُسنے بڑا غضب کیا ہے کہ یون ایسے پہلوان کو قتل کیا ہے اور دیکھو اُسکا قصد ادھر کا ہے کہین ایسا نہو کہ وہ لشکر پر آگرے اور قتل کرنا شروع کرے تو پھر دقت ہو گی یہ سُنکر خورشید نے لشکر کو صدا دی کہ مارو اُس فقیر دریوزہ گر کو اُسنے بڑا غضب کیا کہ ایسے پہلوان کو یون قتل کر ڈالا قلعہ ہاتھ سے آیا ہوا کھو دیا اب جانے نہ پائے جیسے ہی لشکر نے یہ سُنا ایک مرتبہ تمام لشکر یورش کرکے چلا اُدھر اُس جوان نے صدا دی جو کہ قفس مین قید تھا کہ اے فقیر ہوشیار ہو جا تمام لشکر تیرے اوپر یورش کرکے آتا ہے سب فوج کا زعم ہے دوسرے میری بھی خبر لے کہ مین قید مین ان ظالمون کے ہون مجکو رہا کر یہ جو صدا کان مین اُس فقیر کے پہونچی تو اُسنے پلٹ کر دیکھا کہ یہ کون دوست ہے جو یون خبردار کرتا ہے پھر کر جو دیکھا تو واقعی تمام لشکر زرہ کیے ہوئے آتا ہے اور یہ وہی جوان ہے جو کہ قفس مین قید ہے پکار کر کہہ رہا ہے اب جو خیال کرکے سُنا تو یہ صدا کان اُسنا معلوم ہوئی کہا کہ یہ کون شخص ہے جسکو کہ تو جانتا ہے اُس جوان نے اس حسرت سے کہا کہ فقیر کہ اُسکے حال پر رحم آگیا اور خون غریبی نے جوش کھایا بس بیتاب ہو کر طرف قفس کے چلا ادھر سے لشکر نے اُس فقیر کو نہ دیکھا جب اہل قلعہ نے دیکھا کہ اُس درویش پر تمام فوج زرنگار شاہ نے زور کیا ہے تو بادشاہ نے کہا کہ اے نوامان دمصصام

وبہرام اس فقیر کی مدد کرنا ضرور ہی کیونکہ اُسنے ہم سب کی واسطے اپنے سر پر یہ بلا لی ہی نہین تو اُسکو کیا فرض تھی
جو وہ مقابلہ کرتا اُن سب نے کہا کہ حضور لازم ہی بلکہ بہت جلد چلیے اور مقابلہ کیجیے کہین ایسا نہو کہ دشمن کفار مین گھر
جائے ایسے محسن کی مدد ضرور ہی پس اُسی وقت زردمان مع سپاہ و سرداروں کے در قلعہ کھول کر اور پل خندق
ڈال کر درویش کی مدد کے واسطے ادھر سے روانہ ہوا اُدھر فقیر تلوار کھینچکر اور رخ اُس قفس کی جانب کرکے لشکر
پر جا پڑا اور فوج کو قتل کرنا شروع کیا سپاہ زرنگار شاہ نے چاروں طرف سے نرغہ کرلیا تلوار چلنے لگی اُس فقیر
نے جو نعرہ مکر تلوار ماری تو مع مرکب کے اُسکے چار ٹکڑے ہوے وہ فقیر لشکر کو قتل کرتا ہوا طرف اُس جوان کے چلا کہ
اُسکو رہا کردون کہ اِس عرصہ مین زردمان مع لشکر کے آکر فوج پرزرنگار شاہ کے گرا اِس تو دونون لشکر مل گئے
بازار حرب گرم ہوگیا نیزہ و تلوار و خنجر و گرز وغیرہ چلنے لگے پہلوان نعرے کرنے لگے برچھیون نیزون کی چمکنے لگین بھل
برچھیان مگر یون دھوپ مین چمکتے تھے کہ گویا ستارے چمک رہے ہین سپردن کی کھنا چھناہٹ ہوتی تھی سپردن کا مینھ
برس رہا تھا ہنگامہ جدال و قتال گرم تھا لاشین پہ لاشین پہ تنون کی مثل سمل چرک رہی تھین کوئی زخمی تھا کوئی بے سر
تھا کسی کے ہاتھ مدار دسی کے سینے پر برچھی لگی ہوئی تھی کوئی ہاے ہاے کر رہا تھا مرکب سوارون کے لاشون کو پامال
کرتے پھرتے تھے جب کہ یہ دونون لشکر مل گئے اور باہم تلوار چلنے لگی درویش کو مہلت ملی وہ شمشیر زنی کرتا برابر قفس کے پہنچا
جو پہلوان گرد قفس کے تلوار لیے ہوے اِستادہ تھے اُنسے مقابلہ کیا تلوار چلنے لگی اُس فقیر نے اُنکو ایک دم
مین قتل کرڈالا جو باقی رہے وہ قفس کو چھوڑ کر بھاگے اور لشکر مین جا کر مل گئے یہان قفس اور وہ فقیر رہ گیا اب
جو فقیر نے غور کرکے دیکھا تو سمجھا کہ یہ قیدی تو اسد ثانی فرزند اسد دلاور ہی اُدھر اُس جوان نے بھی کہا کہ یہ
درویش تو شہریار بلند وقار برادر زادہ رستم ثانی ذی وقار فرزند ارجمند نامدار ہین مگر خاموش رہ گیا خیال
کیا کہ نہ معلوم کیا سبب ہی کہ جو نہان آیا دوسرے اِس بات کا بہت رنج ہوا کہ دست چپ والون نے اگر
میری مدد کی اور مجھے قید سے رہا کیا تو کیا ہوا کیونکہ اِس کا نظام ہی کہ دست راست کی مدد دست چپ کرین جو کہ
ہمیشہ دست راست کی کمک کے خواستگار رہے اور کہان کہان اِن لوگون کی مدد ہم لوگون نے کی مگر یہ لوگ
بڑے بے غیرت ہین کچھ پاس و لحاظ نہین کرتے ہین کیا اب یہ تو یہ بیان کرینگے کہ ہم نے اسد ثانی کو قید سے
رہا کیا اگر ہم رہا نہ کرتے تو وہ قتل ہو جاتے مگر یہ بھارت و کمینگی ہمیشہ ہمارے احسان اپر رہے مگر ہم لوگون نے
کبھی بیان نہین کیا مگر یہ لوگ مزہ بیان کرینگے یہ تو یہ خیال کر رہے تھے اُدھر اُس درویش نے یہ خیال کیا
کہ یہ دست راست ہمین اپنے احسان کرنا ضرور ہی اور یہ لوگ ہمیشہ آزاد کردہ دست چپ ہین مگر احسان فراموش
ہین خیر جو کچھ ہوگا اپنی نیکی سے باز نہ آؤ یہ احسان اپنے کرو اور انکی جان بچاؤ درویش یہ خیال کر رہے تھے
کہ آگے اور کہا کہ اے اسد ثانی تیرا کیا حال ہی مزاج کیسا ہی کس آفت مین مبتلا ہو یہ سنکر اسد نے
سر جھکا لیا شرمندہ ہوے کچھ جواب نہ دیا دل مین کہا کہ انھون نے ازروے حسن کے مزاج پرسی کی ہی ہم
کبھی ہمارا بھی موقع ہوگا ہم بھی یون مزاج پرسی کرینگے ادھر اُس درویش نے بڑھکر قفس کی کنڈے پر
تلوار ماری کہ کنڈا کٹ کر گر پڑا اور قفس وا ہوا درویش نے ہاتھ بڑھا کر اسد کو باہر نکالا قصد کیا کہ قید
کو توڑدون مگر اسد نے کہا کہ اسی قدر احسان اب کافی ہی مین قید کو توڑ ڈالونگا دل مین کہا کہ تم نے
خود غلطی ہوئی کہ خود تم نے اِس درویش کو اپنی جانب بلایا اِس رہا ہو جانے سے قتل ہو جاتا بہتر تھا اگر مین
جانتا کہ یہ درویش شہریار ہی تو کبھی آواز نہ دیتا اگر کوئی قید سے رہا کر دیتا تو خیر ورنہ کیا ہوتا یہ کہہ رہے
تھے کہ مین قید توڑ ڈالونگا مگر درویش نے سنتا قید کو جسم سے اسد ثانی کے دور کر ڈالا جب اسد
چھوٹے تو اُس فقیر نے وہ تلوار جو کہ ہاتھ مین تھی اسد کو دی اور اپنا مرکب دے کر کہا کہ تم اِس مرکب پر سوار

ہو کر مقابلہ کرو انھون نے انکار کیا مگر اُس درویش نے انکا ہاتھ پکڑکر زبردستی اسد کو مرکب پر سوار کیا اور
آپ پیدل ہوا اسد مرکب پر سوار ہو کر اور تلوار پکڑکر لشکر پر جا پڑا اور قتل کرنا شروع کیا اسنے ایک سوار
کو قتل کرکے اُسکے ہتیار لیے اور اُسکے مرکب پر سوار ہوا اور وہ مرکب اور تلوار جو کہ درویش نے دی تھی لے کر
درویش کے پاس آیا یہان درویش نے آگ برپا کردی تھی جو دیکھا آیا اُسکو اُٹھا کر دے مارا کہ استخوان
تک سرمہ ہو گئے یون ہی وہ قتل کر رہا ہی کہ اسد نے جاکر مرکب اور تلوار درویش کو دی اور کہا کہ
اپنی امانت لیجیے یہ موجود ہی جب اُس درویش نے دیکھا کہ اسد مرکب پر سوار ہی اور تلوار بھی پاس
ہی تب درویش بھی مرکب پر سوار ہوا اور قتل کرنا شروع کیا یہان تک مغلوبہ ہو رہی تھی کہ یکایک لشکر اسد
بھی آپہونچا جنگ مغلوبہ دیکھکر بوتی بجا کر لشکر زرنگار شاہ پر آگرا فتاح بیگ کلاہ اپنے آقا کو تلاش کرنے لگا
کہ یکایک اُسکے گوش زد نعرہ اسد کی صدا ہوئی اُسی صدا پر لڑتا ہوا چلا یہان تک کہ مرکب اسد
پہونچ گیا دیکھا کہ تشہیر زنی کر رہے تھے یہ بھی اُنکے ہمراہ لڑنے لگا لشکر اسد نے آکر تہلکہ ڈال دیا
فوج زرنگار شاہ کو درہم برہم کر دیا تینون لشکر مل گئے تلوارین چلنے لگی سرتن سے جدا ہونے لگے بازار
موت گرم ہو گیا ملک الموت عاجز کہ کس کی قبض روح کرے ایک تو ہی نہین یہان ہزارون کا شمار ہی دل
اجل درکار ملک الموت بیکار نرخ جان ارزان مال زندگی گران کوئی سسکتا ہی کوئی دم توڑ رہا ہی کوئی
بیم بسمل ہی کوئی گھائل ہی کوئی شکل مرغ سر بریدہ کے ریگ پر تپان ہی کسی پر آثار مرگ عیان ہی کوئی مجروح
کوئی کراہ رہا ہی کوئی صدائے آہ و فغان دے رہا ہی کسی کے سینے پر زخم نیزہ ہی کوئی خنجر کا مجروح ہی کسی کا
سر ضرب عمود سے پاش پاش ہی کوئی زخم تلوار اُٹھائے ہوئے ہی کوئی تیرون سے غربال ہی کوئی پیکان
ہر مرکب پر جھوم رہا ہی غش آنے کو ہی ڈھالین مڑھال بھول اُنکے خوف سے جہادرون کے مثل ہوے
گل پریشان نیزہ و خنجر مثل برگ خزان دیدہ کے سموم تیغ سے منتشر نیزے مانند شجر مرگ کے زمین پر
اُفتادہ وہ لشکر جو مثل باغ کے آراستہ و سرسبز تھا اب وہ ہوائے مرگ نے اُجاڑ کر دیا ہر صف پر عالم یہی
ہی سوائے ہر اس کے کوئی نہین یاس ہی علم مانند مردہ ہاے بے کفن یا فتہ کے زمین پر پڑے ہوے ہین
اب تو جنگ کے باجون کی بھی صدا کان مین نہین آتی ہی ڈھول مارے خوف کے صدا نہین دیتا ہی
قرا دم بخود حیران ہی جلاجل اژدہی سیاہ بر کف افسوس مل رہا ہی لاکھ لاکھ دل زن دہل پر چوب
لگاتا ہی مگر صدا نہین نکلتی ہی عجب حالت ہی ہر ایک کو خجالت ہی نقیبان لشکر صدا نہین دے رہے ہین
دل اہل فوج کے بڑھا رہے ہین جوان مرد بڑھ بڑھ کر تلوارین سینون پر کھا رہے ہین دونون لشکر باہم
ملے ہوے لڑ رہے ہین سر مثل اولون کے برس رہے ہین سنانین مثل ستارون کے چمک رہی ہین
دریاے خون میدان رزم گاہ مین موج زن ہی صداے تکبیر و زن زن مین چہار سمت بلند ہی سرون
دریاے خون مین تیر رہے ہین گویا حباب ہین خود بھی مانند حبابون کے غرقے مین نیزے جو کرے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ اہل
عباد دریا مین غوطہ زنی کر رہے ہین کہ تہ جویل تنون کے کشتہ کرے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ مچھلیان دام اجل مین
گرفتار ہین چار آئنہ مثل ستارون کے دریاے خون مین تیر رہے ہین مردے مانند نہنگ کے غلطان و
پیچان ہین غوطے کھا رہے ہین دریاے خون موج زن ہی کشتی فوج کی طوفانی ہی آب تیغ کی طغیانی ہی
زورق حیات دلیران ورطہ ہلاکت مین ہی شیرازہ سپاہ ابتر ہی دفتر سپاہ پریشان ہی ورق تر تبر بین
ہواے خشمگین سے نفشی سپاہ پریشان اور حیران ہین کہان تک شمار کریں مانند خوف کے تنون مین دم
نہین ہی تمام لشکر زرنگار شاہ برہم ہی علم فوج کہین ہی خیمہ شاہی کہین ہی حریف کا زور ہی کوئی

نہین سنتا ہی کہ نقیب کیا کہہ رہے ہین اپنی جانون کی پڑی ہی فوج مین ابتری ہی صفین ٹوٹ گئی ہین مورچے
خالی ہین یہ رنگ سیاہ ہی کہ جیسے دفعتہً بیابان ہو یا کلزار ویران ہو جہان پر ہزارون کا مجمع تھا وہان اب
خاک اڑ رہی ہی مورچے کے مورچے صفین کی صفین پہلوانون سے خالی ہین سپاہ کی نہایت بدحالی ہی
افسران فوج کی جانون پر بنی ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی آفتاب لشکر غروب ہوا جاتا ہی وہ دن اسی جنگ
و جدل مین تمام ہوا شاہ خاور بر تاب زرد کاشانۂ مغرب مین بخوف جنگ مغلوبہ لرزان و ترسان پوشیدہ
ہوا شہنشاہ ستارگان مع اپنی سپاہ ثوابت و سیارگان کی رات دیدہ فلک دلیران گنت نیلوفری پر
جلوہ گر ہوا اور تماشاے جنگ مغلوبہ کرنے لگا تمام میدان جنگ کو اپنے نور سے روشن اور منور کیا اور
قندیل جناب جہانتاب کی روشن تھی اور دوسرے روشنی چراغان و مشعل سے تمام صحرا روشن تھا رتبہ
تک روشن معلوم ہوتا تھا تمام رات جنگ مغلوبہ رہی یہان تک کہ رات بھی خوف سے شمشیر دلیرون کے
تمام ہوئی اور خسرو خاور افق مشرق سے پرتو فگن ہوا جہان کو اپنے نور جمال سے روشن و منور کیا طائرون نے اپنی اپنی
زبانون مین عبادت خالق برحق اور اسکی استعجار صحرا نے سر دن کو سجدے مین خم کیا نسیم سحری چلنے لگی
یہان اسی طرح جنگ ہو رہی ہی کسی کی ظفر ہوئی معلوم نہ ہوتی تھی یہ رنگ تھا کہ برابر سے تلوار چل رہی تھی
صداے چمنگار تلوار بلند تھی اسلحہ کی صدا نین آرہی تھین بقول فردوسی شعر چناچاق خنجر گذرون برسید
زمین خون شد و خون بجیحون رسید + ایک جانب سے اسد ثانی مع اپنے لشکر کے سیاہ رنگ شاہ
کو قتل کرتا ہوا چلا آتا ہی ایک طرف سے زرد مان تا صدار اردوان تا صدار مع تفصیل و بصورت
بہرام گرگدن سوار و صمصام جنگ آزما و کل سپاہ کے لشکر زرنگار شاہ کو زیر تیغ رنجے ہوے ہی اور
لشکرون کے پشتے لگا دیے ہین اسلحہ کا جا بجا انبار ہی اور قلب لشکر مین درویش با صفا شمشیر زنی کر رہا ہی
اسکے ضرب دست سے تمام سپاہ عاجز ہی برابر قتل کرتا ہوا چلا جاتا ہی دم نہین لیتا ہی علم فوج کی جانب
رخ کیا یہان تک کہ شمشیر زنی کرتا ہوا برابر علمدار کے پہونچ گیا اسنے تلوار ماری اسنے خالی دی کر دونون
رکابون پر قدم جما کر اب جو وار کیا تو یا تو تلوار سر علمدار پر بجلی تھی یا زیر شکم فیل آکر زمین کو بوسہ دیا اور
علمدار مع فیل کے دو ہو کر گرا علم فوج قلم ہوا لشکر نے جو دیکھا کہ علمدار مارا گیا اور زیادہ ابتری پڑی اس
وقت زرنگار شاہ و خورشید نے لشکر کا دل بڑھانے کے لیے نقیبون کو حکم دیا کہ صدا نین لگائین نقیب
صدا نین دینے لگے دل اہل لشکر کے بڑھنے لگے پھر لشکر باہم مل گئے پھر تلوار چلنے لگی پھر بازار موت

اشعار

از سر نو گرم ہوا بازار موت — سیاہ اردو سو جنبش آمختہ — شب و روز باہم در آویختہ
رسم چناچق کہ آمد زیر — کفن گشت در زیر جوشن حریر — ترنگا ترنگ درخشندہ تیغ
زپاے و ز کبا بر آورد و تیغ — شعورہ ز نعش افتاد — بسوزندگی چون نبودی متاب
ز جوشیدگی سر بسر شام تیغ — جہان کردہ از تردشنا کی گزند — ز دل دادن جاوشان دلیر
دلاور شدہ گور بر خنگ شیر — یکے گفت ہو دیگ گفت ہان — بر آورد سر ہاے ہوا زجہان
ستیز دو لشکر چو از حد گذشت — زمانہ یکے رود رقی در نوشت — تمام لشکر مین تہلکہ پڑ گیا بڑی

قیامت کی تلوار چلی ادھر وہ درویش علمدار لشکر کو قتل کرکے طرف زرنگار شاہ کے چلا
برابر کشتون کے پشتے لگا دیے اور سپاہ کو قتل کرتا ہوا چلا اور برابر تا علمدار تلوار سے خون
بہا تھا ہوا تمام جسم خون کی چھینٹون سے رنگین کہنیون سے خون کی بوندین ٹپکتی قبضہ ہاتھ مین
گہ بیٹھا ہی قبضہ شمشیر پر قبضہ کیے ہوے ہاتھ مین بسبب خون کے جما ہوا شمشیر مین کف آنا مین سرخ

غیظ و غضب سے چہرہ مارے غصہ اور جوش شجاعت کے گلنار تھا دست زبردست مین خون آلودہ تلوار
بعد چالاکی مرکب کو مہمیز کرتا ہوا برابر بخت زرنگار شاہ کے پہونچا اُسنے جو حریف کو پایا تلوار کا وار کیا
اُسنے وار کو خالی دے کر اور پیچ دیکر کے کلائی مرد زرنگار چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر تخت پر
سے اُٹھا لیا گرد سر چرخ دے کر بلند کیا شیب و فراز عالم دکھایا یہ حال جو خورشید نے دیکھا کہ زرنگار شاہ
کو فقیر نے سر سے بلند کیا زمانہ دونون آنکھون مین تاریک ہوگیا جمیت کر آیا تلوار ماری درویش نے تلوار
کو تلوار پر روکا چالاکی سے اپنے تلوار زیر ران رکھکر اُسکے بند دست پر ہاتھ ڈال دیا اور یا ہاتھ مرد زرنگار
چھین لیا اُسکے بھی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر اُسکو بھی مرکب سے اُٹھا لیا اور دوسرے ہاتھ پر اُسکو بلند کر لیا
اور گرد سر چرخ دیا دونون ہاتھون پر دونون کو بلند کیا یہ حال دیکھکر جسقدر سردار قریب تھے سب کے
سب آپڑے تلوارون کا وار کرنے لگے جو تلوار آتی اُسکو اُنھون نے انھین دونون پر روکا جب سردارون
نے دیکھا کہ چار اور بادشاہ پر پڑتا ہی ہاتھ روک لیا یہان شاہ صاحب یون ہی اُن دونون کو بلند کیے ہوے
تمام لشکر مین پھر رہے تھے جب تومان نامدار نے دیکھا کہ شاہ صاحب نے دونون بادشاہون کو اُٹھا
لیا اور وہ دونون تڑپ رہے ہین کہین ایسا نہو کہ چھوٹ جائین تقبیل سے کہا کہ آؤ چلو قریب شاہ صاحب
کے چلین اور اُنکے ہاتھ سے انکو لے لین یہ لشکر تقبیل دہبرام و تومان مع مہتر رفیق کے طرف شاہ صاحب
کے شمشیر زنی کرتے ہوے چلے اُدھر سے شاہ صاحب اُن دونون کو اُٹھاے ہوے چلے آتے تھے کہ یہ
لوگ قریب پہونچ گئے اور شاہ صاحب سے کہا کہ لیجے انکو مجھکو عنایت فرمایئے شاہ صاحب نے بغور تومان
کی جانب دیکھا اور کہا کہ آپ کون ہین جو مین اپنے حریف کو آپ کو دون اور پھر نئے سرے سے لڑائی مول
لون تومان نے کہا کہ کیا آپ نے مجھکو نہین پہچانا مین آپ کا شاگرد تومان ہون شاہ صاحب نے اُس
جوان کو قلعہ پر سے یعنی بالا نے قلعہ سر پر ہنہ دیکھا تھا اور وقت جنگ مطوجہ زرنگار شاہ سے لڑتے ہوے
دیکھا تھا خورشید کو گردنش دے کر زمین پر دے مارا رفیق نے بڑھکر اُسکو باندھ لیا بعد اُسکے زرنگار
شاہ کو بھی اُسی طرح زمین پر دے مارا اُسکو بھی رفیق نے باندھ لیا دونون کو باندھ کر اور اپنے
ہمراہ تقبیل کو لے کر طرف قلعہ کے روانہ ہوا تقبیل لشکر حریف کو قتل کرتا ہوا اور طبل بجاتا ہوا چلا جاتا ہی
ادھر زرنگار شاہ و خورشید کے گرفتار کرنے کے بعد درویش نے پھر لڑنا شروع کیا اور ادھر
اسد ثانی نے اسقدر سیاہ کو قتل کیا کہ نعش کے انبار لگ گئے زردمان اور سیاہ اسد نے
خوب تمشیر زنی کی برابر تلوار برسائی لاشون کا انبار ہوگیا کوسون تک میدان لاشون سے پٹ گیا
دریاے خون بہنے لگا جب وزیر زرنگار شاہ و وزیر خورشید و مشقال گرزن نے دیکھا کہ دونون
بادشاہ اسیر ہوگئے خیال کیا کہ ایک جنگ ایسی کرو کہ یہ بھی جائین کہان کوئی نہ بچا تھا اگر اس جنگ سے فتح
ہوگئی تو خیر ورنہ جو مرضی خداوند تصویر وزیر خورشید نے اپنے فرزند مرح سرخ پوش و مشقال
گرزن سے کہا کہ ابکی ایک حملہ ایسا کرو کہ دشمن کے دانت کھٹے ہوجائین لیس یہ دونون وزیر ایک طرف
کل سیاہ کو لے کر اور دونون پہلوان ایک جانب سے لشکر پر حملہ ور ہوے ابکی جو حملہ کیا تو پھر جنگ مغلوبہ
ہونے لگی سرتنون سے جدا ہونے لگے لاشے زمین پر تڑپنے لگے مثل سیل لوٹنے لگے سنانین چمکنے لگین
تلوارین بلند ہوئین ڈھالون کی گھٹا چھا گئی برق تیغ چمکی سر مثل اولون کے گرنے لگے پھر دریاے خون
جاری ہوا ادھر سے اسد ثانی اپنے لشکر کو جنگ پر آمادہ کرتا چلا آتا ہی ابکجانب سے زردمان تاجدار
اپنی سپاہ کو برائے جنگ آمادہ کر رہا ہی جب دونون جانب سے دبا کر پڑا اور بیچ مین لشکر زرنگار شاہ

دخورشید کو سب نے زیر تیغ بیدریغ رکھ لیا یہانتک کہ مشقال سے اور اسد سے مقابلہ ہوگیا مشقال نے
کہا کہ او قیدی تو کیونکر رہا ہوگیا اب میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائے گا یہ کہکر تلوار کا ہاتھ لگایا اسد نے
خالی دیا اور اپنا جو وار کیا تو تلوار پر پڑی تا دو دستہ اتر آئی اسد نے جھنجلا دے کر تلوار کو نکالا کہ جڑ گاہ تک
اتر آئی دوسرا جھنجلا دیا کہ تلوار کاٹتی ہوئی زمین پر آئی اور مرکب کو کاٹتی ہوئی زمین پر پہونچی مشقال کے دو ٹکڑے
ہوئے اُدھر درویش سے اور مریخ سے مقابلہ ہوگیا مریخ نے تلوار کا وار کیا درویش نے خالی دیا اور کمر
پکڑ کر اسکو اٹھا لیا اور گرد سر چرخ دیکر اس زور سے زمین پر اسکو دے مارا کہ استخوان ریزہ ریزہ
ہوگئے نقش زمین ہوگیا اُدھر صمصام و بہرام نے دونون وزیرون کو اسیر کر لیا اب لشکر بالکل بے سردار
ہوگیا اور مثل مشہور ہی کہ لشکر بے سر اور خرمن بے تخم بے فائدہ کہان تک فوج بے سردار کے مقابلہ کرے
پیر اتر گئے فرار پر قرار لیا پڑاؤ تک نہ بچا لے دیا یہ لوگ قریب تر اُدھر پہونچے تھے کہ وہ لوگ جا چکے وہان بھی نہ ٹھہرنے
دیا وہان سے بھی بھگا دیا تیر اکو لوٹ لیا تھوڑی دور اور تعاقب کیا جب سیاہ و زرنگار شاہ و خورشید
نے دیکھا کہ حریف تعاقب نہین ترک کرتا ہی تو عاجز ہو کے پراگندہ ہوگئے کوہ و صحرا مین پوشیدہ ہو گئے
جب درویش نے دیکھا کہ اب سیاہ حریف عاجز ہی تو پکار کر کہا کہ ای سپاہ اسلام یہ جرات اور بہادری کے خلاف
ہی کہ فراریون کا تعاقب کرین بعینہ آداب تعاقب نہ کرو یہ جو درویش نے کہا تو سپاہ نے تعاقب ترک
کیا اور زردمان نے اپنی فوج کو منع کیا اسد کی فوج تو قواعد اسلام سے واقف ہی تھی وہ پہلے ہی علیحدہ
ہوگئی جب درویش نے دیکھا کہ فوج نے تعاقب ترک کیا اور سب ایک مقام پر جمع ہوگئے بس اُسی وقت
اپنے مرکب کو مہمیز کیا اور طرف صحرا کے باگ اُٹھا کر چلا زردمان نے جو درویش کو جاتے دیکھا فوراً مع لوگان
کے اُسکی طرف چلا اور لشکر کو بہرام اور صمصام کے سپرد کیا اب جب قریب پہونچے تو صدا دی کہ ای شاہ صاحب
ہم سے کیا خطا ہوئی جو آپ ہم کو چھوڑ کر چلے ہیں ہم تو آپ کے غلام دیرینہ اور خادم جان نثار ہین آپ
ہم سے کیون بیزار ہین ہمپر کرم فرمایئے اور ہمارے ہمراہ قلعہ مین تشریف لیجئے وہان قدم رنجہ فرمایئے ہم قبل
سابق کے آپ کی خدمت کرینگے آپ کا وہ مقام الگ اسی طور سے درست رہیگا چاہے وہین تشریف رکھیے گا
چاہے قلعہ مین ہم کو آپ نے خبر بھی نہ کی اور آپ ہم کو چھوڑ کر بغیر اطلاع چلے گئے ہم لوگ بہت پریشان ہوے
آپ کی غیبت مین ہم پر یہ بلا نازل ہوئی اگر آپ تشریف نہ لاتے تو ہم لوگ قتل ہو چکے تھے آپ نے آکر ہماری
جانین بچائین پہلے وہ احسان کیا کہ ہم کو راہ ضلالت سے نکال کر سرچشمۂ ہدایت پر پہونچایا دوسرے ہمارے
کل شہر کو اسلام آباد کیا نار دوزخ سے بچایا آتش جہنم سے نجات دی ہم یہ احسانات آپ کے تمام عمر فراموش
نہ کرینگے تیسرا یہ احسان تو سب سے زیادہ کیا کہ جان بخشی کی اور ہمیشہ بندگان خدا کی جانین بچائین یہ صرف
آپ کے قدمون کی برکت ہی اور پھر یون تنہا آپ ہم کو چھوڑ کر چلے جائے ہین از براے خدا ہماری سنت کیجئے
یہ جو ان سب نے کہا تو شہریار نے خیال کیا معلوم ہوتا ہی برادر صاحب بیان فقیر ہو کر آئے تھے یہ شہر انھون
نے اسلام آباد کیا ہی یہ انھین کے قدمون کی برکت ہی اب معلوم ہوتا ہی کہ وہ ان لوگون سے پوشیدہ ہو کر
بغیر اطلاع چلے گئے ہین یہ لوگ تجکو دیکھکر انھین کا گمان کرتے ہین چونکہ ہم اور وہ بالکل ہم صورت اور ہم شکل
ہین اسلئے انکو یہ خیال گذرا ہی کہ یہ وہی درویش ہین خیر تمھارا کیا ہرج ہی کچھ دن رہ کر چل اور دن کے تم بھی یہان سے
چلے جانا یہ خیال کر کے کہا کہ ای بادشاہ ہم لوگ فقیر ہین ایک مقام پر نہین رہتے ہین آج یہان کل وہان میرا
دل بہت گھبرایا تو مین یہان سے چلا گیا اتفاق سے گھومتا ہوا ادھر پھر آنکلا کہ میرے کان مین صدا توپ
کی آئی چونکہ مین رات سے اس صحرا مین مقیم تھا جب صدا توپ کی سنی مین نے خیال کیا کہ یہ صدا ے توپ

کیسی ہی اور کہان فیر ہوئی ہی کیا کوئی قلعہ اس صحرا کے قریب ہی ذرا چل کر دیکھون تو جب بین یہان آیا تو دیکھا کہ تم لوگ قلعہ بند ہو اور یہ سپاہ کثیر صف بستہ ہی اور ایک گہری خندق پہونچ چکا ہی چونکہ تم مذہب اسلام قبول کر چکے تھے مجکو تاب نہ آئی مین نے اسکو قتل کیا سپاہ کو شکست دی تمھارے حریفون کو گرفتار کر کے تمھارے حوالے کیا اب جہان میرا جی چاہتا ہی وہان جاتا ہون تم کیون روکتے ہو فقیر ان کو کیون عاجز کرتے ہو تم اہل دنیا ہو میرے تمھارے میل کو نکر ہو مین اسی سبب سے چلا گیا تھا یہ سنکر زردمان نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ خدا اور رسول کے واسطے اب تو مجھپر رحم فرمایئے مین تو آپ کو سنجانتے دونگا یہ کہکر اور دوڑ کر باگ پکڑلی وہ درویش مجبور ہو گیا کہا اچھا بابا چل تیرا بھی کہنا کرنا چاہیے زردمان اس درویش کو اپنے ہمراہ لے کر اپنے لشکر مین آیا درویش نے کہا کہ وہ جوان کہان ہی جو کہ قید تھا اوسنے کہا اسد ثانی بعد فتح ہونے جنگ اور گرفتار ہونے دونون بادشاہون اور بھاگنے لشکر کے اپنی فوج کو ہمراہ لے کر ایک جانب کو روانہ ہوا تھا کہ درویش نے لشکر مین آکر دریافت کیا اب جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ وہ چلے جاتے تھے لوگون نے عرض کی کہ شاہ صاحب وہ تو مع لشکر طرف صحرا کے جاتے ہین یہ سنکر درویش نے زردمان سے کہا کہ اس جوان کو بھی لے آؤ وہ بڑا بہادر ہی اور عالی خاندان ہی اسکو اپنا مہمان کرو یہ کلام درویش سنکر زردمان اسی وقت طرف جوان کے روانہ ہوا مع چند سردارون کے جاکر اسکے مرکب کی باگ پکڑلی کہا اے محسن میرے آپ کہان تشریف لیے جاتے ہین ہم غریبون پر رحم فرمایئے قلعہ مین تشریف لے چلیے جو مجھ سے خطا ہوئی ہی اسے معاف فرمایئے آپ نے تو ہم پر بڑے بڑے احسان کیے ہین ہم احسان فراموش نہین ہین آپ کے سبب سے تو ہم اب تک زندہ رہے ورنہ پہلے ہی دو حریف کام تمام کر چکا تھا اور قلعہ بھی لے چکا تھا اگر آپ نہ آتے تو اس روز ہم کبھی نہ بچتے پھر تو آپ نے خوب خوب تیغون مارے لشکر تباہ کیا پہلوانون کو قتل و غارت کیا جب قلعہ پر یورش کر کے آیا تب اسکی سر کوبی سے آخر عاجز ہو کر اسنے بذریعہ عیار مکر و فریب سے آپ کو گرفتار کرا لیا پھر قلعہ پر یورش کیا تو شاہ صاحب نے اگر سجایا پہلے تو محسن ہمارے آپ ہی ہین ہم آپ کو کس طرح سے جانے دین ہم آپ کو کبھی نہ جانے دینگے چاہے آپ بخوشی تشریف لے چلیے اور چاہے ناراضی سے چلیے ہم تو آپ کے غلام ہین یہ جو زردمان نے بالتجا کہا تو اسد ثانی نے خیال کیا کہ اب کیا کرون یہ تو مجبور کرتا ہی اور مین بسبب اس درویش کے جو شہریار کے پہلے سے لشکر سے جدا ہو کر مع اپنے لشکر کے ادھر کو روانہ ہوا کہ جہان بست جیب ہون اس جگہ میرا کیا کام ہی ایک تو یہ کتنی بڑی ذلت ہوئی کہ دشمن نے آکر قید سے مجکو رہا کیا مین نے قبل مین لاکھ لاکھ فکر کی اور تدبیر سوچی کہ یہ فتح نہ کرین اور مین اس لشکر کو شکست دون بہتیرون کو مار بھی مارے بارگاہ بھی لے گیا مگر کچھ نہ ہو سکا ناچار اسکے اس خیال پر کہ جو مجکو گرفتار کر لے گیا اور یہ دن نصیب ہوا خیر جو تقدیر مین لکھا تھا وہ ہوا اب اسکو کیا جواب دون یہ نہین ہو سکتا ہی کہ اسکے ہمراہ نہ جاؤن چونکہ بمنت و سماجت کے اور ہم قبول نہ کرین اور دل یہ گوارا نہین کرتا ہی کہ مین رد و اس درویش کے جاؤن ایسے ایسے خیال کر کے جواب دیا کہ اے بادشاہ اسوقت مجکو بہت ضرورت ہی مان پھر جب کبھی ادھر آؤنگا تو تمھارا مہمان ہونگا اسوقت معاف کرو زردمان نے کہا کہ آپ بھی مذہب اسلام رکھتے ہین اور مین بھی اہل اسلام ہون اور دین اسلام مین رد و عوت کسی طرح روا نہین ہی پھر آپ کیون میرے سوال کو رد کرتے ہین مین تو آپ کو ہرگز ہرگز نہ جانے دونگا ضرور ضرور اپنے غریب خانے پر لے چلونگا یہ سنکر اسد مجبور ہو گئے اور کہا کہ اچھا مانتا ہون مگر لشکر میرا اسی مقام پر رہے گا زردمان نے جواب دیا کہ جی نہین مع لشکر تشریف لے چلیے آخر کو اسد ثانی مع لشکر ہمراہ زردمان کے طرف

لشکر کے روانہ ہوا اسد نے زردمان سے کہا کہ جو بارگاہ مین لشکر خورشید سے لے گیا تھا وہ فلان صحرا مین
استادہ ہی اسکو بھی منگا لو تاکہ فراق آکر نہ ایجائین یہ کہکر خاموش ہو رہا ادھر زردمان نے بہرام کرگدن
سوار سے کہا کہ تم چند لوگون کو ہمراہ لیجاکر بارگاہ سے آؤ بہرام اُسی وقت بحکم زردمان چند لوگون کو ہمراہ
لے کر طرف اُس صحرا کے روانہ ہوا ادھر زردمان اسد ثانی کو ہمراہ لے کر اپنے لشکر مین آیا لشکر اسد
شامل لشکر زردمان ہوا اب زردمان درویش اور اسد ثانی کو لے کر طرف شہر کے روانہ ہوا ادھر
مہتر رفیق و نقیل دونون نے خورشید و زرنگار شاہ کو شہر مین جاکر قید کیا اور قید خانے پر پہرہ اور چوکی
مقرر کرکے واپس آئے اور اہل شہر کو یہ مژدہ خوشی دے آئے کہ اہل شہر خوش ہو کہ خبط فتح ہو گئی دونون
بادشاہ اسیر ہو گئے یہ سُنکر خوشی ہونے لگی گھر گھر نوبت خوشی کی بجنے لگی سامان عیش ہونے لگا ہر ایک
گلے ملنے لگا مہتر رفیق و نقیل دونون شہر سے واپس آتے سے دیکھا کہ بادشاہ مع درویش و اسد
ثانی و کل لشکر و اسیران سیاہ زرنگار شاہ و خورشید کو لیے ہوے تشریف لاتے ہین ان دونون نے
بڑھکر فتح کی مبارکباد دی بادشاہ بہت خوش ہوا یہ دونون بھی ہمراہ لشکر کے ہو کر طرف شہر کے چلے
یہان تک کہ داخل شہر ہوے شہر کے ہر گلی کوچے مین خوشی پائی گئی اہل شہر کو شاد دیکھا سب نے بادشاہ
کو مبارکباد دی سب کی مبارکباد سُنتا ہوا اور بخندہ پیشانی جواب دیتا ہوا داخل ایوان شاہی ہوا
اسیرون کو توزمدان خانے روانہ کیا زخمیان سپاہ کے علاج ہونے کا حکم ہوا فوج کو اپنے مقام پر جانے
حکم ملا سپاہ اسد ثانی کے قیام کے لیے ایک مقام الگ مقرر ہوا یہ سب بندوبست کرکے بادشاہ مع
درویش و اسد ثانی کے داخل ایوان شاہی خاص ہو تخت پر سے حاشیہ اٹھایا گیا زردمان نے
شاہ صاحب کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ آپ تخت پر قدم رنجہ فرمائیے کیونکہ تاج و تخت آپ کو زیبا ہی فقیر نے کہا
کہ ای بابا یہ تاج و تخت تمھارا تم کو مبارک رہے ہم فقیر ہین ہم کو اس سے کیا کام ہی تم ہو تو یہ درگاہ
یہ جاہ و حشم تم لوگون کو سزاوار ہی بہت بہت زردمان نے کہا کہ آپ تخت پر تشریف فرما ہوجیے مگر
درویش نے نہ قبول کیا اسکے بعد بادشاہ نے اسد سے کہا کہ آپ تخت پر تشریف رکھیے اسد نے
بھی یہی کہا کہ یہ تخت و تاج آپ کو مبارک رہے ہم لوگ تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین یہ سُنکر زردمان
خاموش ہو رہا اور حکم دیا کہ کرسی حاضر کرو کرسی فوراً حاضر کی گئی بادشاہ نے قصد کیا کہ ہین بھی کرسی پر
بیٹھون اسوقت درویش نے ہاتھ پکڑ کر بادشاہ کو تخت پر بٹھایا اور کہا کہ یہ تخت آپ کو مبارک ہو
زردمان نے فقیر کے کہنے سے تخت پر قدم رکھا سلامی کی توپین فیر ہوئین سرداروں نے حاضر ہو کر مبارکباد
دین بادشاہ نے سب کو انعام و اکرام دیا دہنے جانب کرسی زرنگار پر درویش اور بائین جانب
کرسی مرصع پر اسد ثانی متمکن ہوے برابر اسد ثانی کے اُنکے سردار نامدار اور برابر درویش کے
نوبان و نقیل و صمصام اور دیگر سرداران نیکنام بیٹھے خوب دربار آراستہ و پیراستہ ہوا بادشاہ
نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اسوقت کوئی رامشگر مہ جبین خوش گلو خوش اندام بقول
شاعر سہ پرس پندرہ یا کہ سولہ کاسن + جوانی کی راتین مرادون کے دن + حاضر کی جائے تاکہ
تھوڑی دیر ناچ دیکھنے کا رنگ جمے تکلیف و معائب سفر دور ہو طبیعت محظوظ ہو پھر تو کل
سامان جشن جیساکہ چاہیے مہیا کیا جائے گا یہ حکم ہونا تھا کہ فوراً طائفہ خوش گلو خوبصورت
موافق آداب دربار شاہی حاضر ہوا اور سازندون نے ساز کو درست کیا اُس سطربہ خوش جمال
پری چہرہ لے کھڑے ہو کر پہلے مبارکبادگانی بعد اُسکے گت ناچی اہل محفل کو نہایت درجہ خوش د

اور مسرور کیا بادشاہ نے فرمایا کہ کوئی غزل گاؤ حاضرین محفل کو سناؤ رقاصہ نے یہ غزل گائی حکم بجا لائی غزل

تم سوا آنکھون مین میرے جلوہ گر کوئی نہ تھا
ایک مین تھا دوسرا اہل نظر کوئی نہ تھا

یون تو دیکھے ہین حسینان جہان مین نے بہت
خوبصورت نازنین نازک کمر کوئی نہ تھا

دخت رز کی تاک نے بیہوش ایسا کر دیا
مجھ سوا محفل مین اسکے بے خبر کوئی نہ تھا

بزم مین وہ بت کرے خاطر ہماری کس طرح
نالۂ غم کے سوا مجھ مین ہنر کوئی نہ تھا

عشق مین تیرے گنوا لی مین نے یہ جان عزیز
چاہنے والا تمھارا مجھ سا تر کوئی نہ تھا

بے سبب جور و ستم مین نے سہے ہین اس لیے
آج تک میرے سوا مد نظر کوئی نہ تھا

مُنھ چھپایا کس لیے وصلت مین اے جان جہان
باعث شرم و حیا وقت سحر کوئی نہ تھا

مدتون سے تھا تجھے شوق شہادت اس لیے
قتل گہ مین دوسرا سینہ سپر کوئی نہ تھا

بن بلائے آ گئے پہلو مین میرے اے ریاض
نالۂ و فریاد میرا بے اثر کوئی نہ تھا

بعد غزل گانے کے کوئی دو پہر رات گئی ہوگی کہ بکاولی نے آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار ہی ادھر وزیر خوشتدبیر نے تمام لشکر اسد کو آب و طعام سے سیر و سیراب کیا یہان جسوقت یہ بکاولی نے عرض کیا بادشاہ اٹھا شاہ صاحب و اسد کا ہاتھ پکڑ کر نعمت خانے مین مع کل سرداران اہل دربار کے رونق افروز ہوا اور دسترخوان بچھایا گیا بعد فراغت طعام بادشاہ کل حاضرین سے رخصت ہوا اور شاہ صاحب اور اسد سے اجازت لے کر مع فرزند دلبند کے داخل محل ہوا یہان اندرون محل سراتمام مسرور تھے محل مین خوشی منا رہی تھین کسی نے کونڈے مانے تھے وہ کونڈے بھر رہی تھی کسی نے پیر پکایا ایک کہا دونا کیا کسی نے کھڑے پیر کا دونا کیا کسی نے بی بی کی صندک کی کہین رتجگے کا سامان ہو رہا تھا غرض جس نے جو منتین مانی تھین وہ سب نے ادا کین اور ہر ایک عورت بایین شایستہ بادشاہ بیگم کو اک سبار کباد دیتی تھی اور وہ انکو انعام و اکرام سے سرفراز کرتی تھی کہ اس عرصہ مین بادشاہ مع فرزند ارجمند کے داخل محل ہوا جس روز سے بادشاہ و اسد خان زرنگار شاہ کے شہر سے باہر تشریف لے گئے تھے اُس دن سے داخل محل نہ ہوے تھے باوجودیکہ طلبہ بند ہوے تھے مگر اُسپر بھی محل مین نہین گئے لاکھ لاکھ لوگون نے چاہا کہ محل مین تشریف لے جائین مگر بادشاہ نے محل مین جانے سے انکار محض کیا اور فرمایا کہ جب تک لڑائی فتح نہ ہوے گی اُسوقت تک مین محل خاص مین نہ جاؤنگا اس سبب سے تمام خواصین بادشاہ کی تشریف آوری کی خبر اندرون محل سُنکر آداب و مجرے کے لیے حاضر ہوئین اور ہر ایک موافق قاعدے کے حاضر ہو کر یکے بعد دیگرے آداب و مجرا بجا لائی اور مبارکباد فتح و فیروزی سُنائی بادشاہ نے سب کو حسب قدر مراتب انعام دیا اور بہت عنایت و مہربانی سے پیش آیا اور تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا یہان وزیر نے شاہ صاحب اور اسد ثانی کے لیے ایک ایک کمرہ نہایت عمدہ اور پُرتکلف آراستہ کیا اور دو مہربان اُنپر لگائین یہ دونون صاحب جا کر مہربانون پر لیٹے وزیر اپنے مکان کو گیا پہرہ چوکی مقرر کر کے ہر سردار و امیر اپنے اپنے مکان کو گیا یہان جب تنہائی ہوئی تو اسوقت اسد ثانی نے شہریار سے کہا کہ کیون بھائی صاحب آپ نے کیون فقیری اختیار کی اسکا کیا سبب ہی کیون سپاہ و لشکر کو ترک کیا اور کیون ملک و مال کو چھوڑا اور سفر غربت اختیار فرمایا اسکا کیا سبب ہوا ارشاد فرمایئے شہریار نے فرمایا کہ بھائی اسکو نہ دریافت کرو فلک کی یون ہی گردش ہوتی ہی اُسکو یہی منظور ہوا کہ مین یون آوارہ ہون اُس فلک تفرقہ انداز سے کسی کو چین نہین ملتا ہی یہ یون ہی سب کو تباہ و برباد کرتا ہی بقول شاعر شعر کچھ ایک مین نہین ہون اکیلا شکستہ دل ۔۔ گردش سے ہی فلک کے زمانا

شکستہ دل ہین کیا بیان کرون میری جو واردات ہی وہ تم سن ہی لوگے پہلے تم اپنا واقعہ بیان کرو کہ تم یہان کیونکر آئے اور کس سبب سے یہان گرفتار ہوگئے مجھے تمھاری گرفتاری سے بڑا تعجب ہی کیونکہ سنا گیا تھا کہ تم ہمراہ صاحبقران ثانی کے طرف خانۂ کعبہ کے گئے ہو پھر آنے کیونکر جدا ہوے اور کیا واقعات پیش آئے پھر مین بھی اپنا واقعہ بیان کرونگا یہ سنکر اسد ثانی نے ایک آہ سرد بھری اور کہا کہ مین کیا بیان کرون آپ نے سنا ہوگا کہ صاحبقران ثانی مع ایک سو چالیس سردارون کے طرف خانۂ کعبہ کے تشریف لے گئے اور امیر یا نوجیسر بدیع الملک نوجوان کو کہ جولائن تھے صاحبقرانی سپرد کر گئے اور انکو لقب صاحبقران ثالث کا عنایت فرمایا برادر رستم ثانی قبل سے شکار کو گئے تھے مین بھی مع اپنے ناموس و لشکر کے ہمراہ صاحبقران کے زیارت کعبہ کے واسطے روانہ ہوا اُسوقت کی کیفیت کیا بیان کرون لشکر مین ایک کہرام تھا اور نظام برہانا ہر سوار و پیادہ نالان و گریان تماہر ایک کو حیرت تھی سب کے چہرون سے حسرت ٹپکتی تھی مگر امر مجبوری تھا کوئی دم نہ مار سکتا تھا حکم صاحبقران مین کیا کسی کا زور تھا رخصت کے وقت صاحبقران نے بدیع الملک کو چند وصیتین کین اور فرمایا کہ تم بھی آئمہ اندام جادو کو قتل کرکے اور ایوان نہ طاق کو فتح کرکے میرے پاس چلے آنا بدیع الملک نے منظور کیا ہم سب کو گریان و نالان چھوڑ کر ہمراہ صاحبقران روانہ ہوے صاحبقران نے مراحل و قطع منازل فرماتے ہوے چلے جاتے تھے سب کی جدائی کا صدمہ تھا جہان فراج مبارک چاہتا تھا ذوکش ہوتے تھے اور خیمہ وغیرہ نصب ہوتے تھے اور صاحبقران کے واسطے بارگاہ سلیمانی برپا ہوتی تھی کیونکہ وہ اسکو اپنے ہمراہ لے گئے ہین اسی طور سے سب منزلین طی ہوئین ایک دن ایک صحرا مین جاکر مقام کیا اور قریب شام وہان صاحبقران فروکش ہوے اُس روز اُسی صحرا مین جاکر قیام فرمایا شب کو ہم سب سردارون نے ایک خواب دیکھا کہ اسد ثانی نے وہ خواب جو کہ سردارون صاحبقران نے دیکھا تھا اور پہلے ذکر جلد دوم لعل نامہ مین ہوچکا ہی تمام و کمال بیان کیا اور کہا کہ وہ ہمیں ایسا پر خطا خواب فورا صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ ہم ابھی یہان کئی دن قیام کرینگے بموجب حکم عالی سفر موقوف رہا اُس روز بھی وہین قیام کیا کیا بھائی صاحب معلوم کون دشمن تھا کہ جسنے بوقت شب جبکہ ہم سب غافل ہوکر سو رہے تو تمام صحرا مین آگ لگادی تمام اشجار صحرا مثل ہیزم خشک کے جلنے لگے خیمون وغیرہ مین بھی آگ لگ گئی سب سردار گھبرا گھبرا کر اُٹھے اور جدھر جسکو مین پڑا روانہ ہوا مین بھی بحالت پریشانی و دل بریان اُس کرۂ نار سے جو کہ مثل دوزخ کے ہو رہا تھا ایک جانب کو روانہ ہوا اب مجکو نہین معلوم کہ اُدھر کیا گذری آیا وہ لوگ جل گئے یا مثل میرے اُس آگ سے بچے مین اُس تاریکی شب مین توکل بخدا چلتا نکلا اُس وقت ایک تو تنہائی کا خیال دوسرے اپنے بیگانون کی جدائی کا ملال میسرے ناواقفیت راہ کا حال کیا بیان کرون کہ جو کیفیت تھی جسوقت اُسکا خیال آتا ہی ابھی تک یہ حال ہی کہ دل پریشان ہوجاتا ہی مگر حالت مجبوری مین کیا چارہ بھائی صاحب ہر وقت یہ خیال آتا ہی کہ نہ معلوم صاحبقران پر کیا گذری ایسے ایسے خیال کرتا ہوا اُس شب تاریک مین منھ اُٹھائے ہوے چلا جاتا تھا نہ کوئی یار نہ مددگار عزیزون کی جدائی نے بے موت مارا تھا صبح ہوتے ہوتے مین قریب ایک صحرا کے پہونچا اُس صحرا مین ایک چشمہ بھی تھا مین نے اُس چشمہ پر جاکر وضو کیا اور نماز صبح ادا کی اور ایک جانب کو روانہ ہوا تھوڑی دور راہ طی کی تھی کہ ایک قلعہ نظر آیا مین بلا خوف و خطر چلا جاتا تھا کہ اُس قلعہ سے اُتر کر ایک سوار میرے روبرو آیا اور کہا کہ اے جوان یہ لباس ہم کو دیدے کہ ہمارے سردار کو پسند آیا ہی اور اُس نے طلب کیا ہی اور مجکو اُسکے لینے کے واسطے روانہ کیا ہی کہ تو جاکر لے آ یہ سنکر مین نے کہا کہ اے شخص تو یہ کیا کہتا ہی کیا

لباس اور کہا سردار نے سمجھا کر کہ میری سمجھ مین نہین آتا کہ تو کیا کہتا ہی یہ سُنکر اُسنے کہا کہ ای جوان اس
بات سے کچھ حاصل نہ ہوگا لباس ضرور ضرور دینا ہوگا کیونکہ عملداری ہمارے سردار کی ہی یہان سے
بڑے بڑے قافلے تباہ ہوکر جاتے ہین تم تو یکہ و تنہا ہو ہمارا کیا بنا لوگے یہان شیرون کے جگر خون ہوتے
ہین شاہی خزانے لُٹ جاتے ہین جب مین نے یہ سُنا تو مین نے کہا کہ ای بھائی یہ بتاؤ کہ تمھارے
سردار کا کیا نام ہی اور اس قلعہ کا کون مالک ہی یہ سُنکر اُس سوار نے کہا کہ ای جوان ہمارے مالک
کا نام فتاح بیگ کلاہ ہی وہی اس قلعہ اور صحرا کا مالک ہی اور اس قلعہ کو قلعہ فتاحیہ کہتے ہین اُسکے ہمراہ
چالیس ہزار سردار قزاق عیشہ ہین جو کوئی قافلہ ادھر سے گذرتا ہی ہم لوگ لوٹ لیتے ہین کئی مرتبہ بادشاہ
نے لشکر ہمارے سردار کی گرفتاری کے واسطے روانہ کیا مگر بے نیل مقصود واپس گیا اُس سے یہ سُنکر
مین نے کہا کہ ای شخص اپنے مالک سے جاکر کہدے کہ یہ لباس نہین ملے گا کیون غریبون کو ستاتا ہی
اس سے کیا حاصل ہی مین تو یہ لباس ہرگز نہ دونگا یہ سُنکر اُس سوار نے کہا کہ کیون اپنی قضا بلاتا ہی
اب تو بغیر لباس دیے یہان سے تیری رہائی غیر ممکن ہی مین جاکر کہے دیتا ہون بھائی قضا حب یہ کہکر
وہ سوار طرف قلعہ کے گیا اور زیر قلعہ جاکر اُسنے پکار کر کہا کہ ای سردار وہ جوان لباس نہین دیتا ہی
اور کہتا ہی کہ کیون غریبون کو ستاتے ہو اُسکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہی یہ صدا سُنکر بالاے قلعہ سے
آواز آئی کہ اگر نہین دیتا ہی تو لڑکر چھین لو اور یا گرفتار کرلو اور ہمارے پاس لے آؤ یہ سُنکر وہ سوار
میرے قریب آیا اور کہا کہ اگر لباس بآسانی دینا مدنظر ہی تو دے دو ورنہ مین زبردستی لے لونگا
یہان سے جان بچاکر جانا بہت دشوار ہی یہ بیشہ قزاقان ہی کیون اپنی جوانی بیکار ضائع کرتا ہی لباس
دیدے یہ سُنکر مین نے کہا کہ لباس کا دینا غیر ممکن ہی جب تک میرے دم مین دم ہی اُسوقت تک
تو لباس نہین ملتا ہی جوان مرد غیور جان دے اپنی چیز نہین دیتے ہین پھر مین کیونکر دے دون اگر تجھ مین
کچھ دم ہی تو لے لے نہین تو اپنے سردار کو بلالے کہ وہ خود آکر لے لے یہ سُنکر اُس جوان نے کہا کہ ہمارے
سردار کے آنے کی کچھ ضرورت نہین ہی مین ہی تیرے واسطے کافی ہون لے بس خیریت اسی مین ہی کہ
لباس دیدے کیون بحث کرتا ہی مین نے کہا کہ ہرگز نہین مین آپ سے خواہش دست کرتو کیا دل لگی
سمجھا ہی مین کبھی نہ لباس دونگا فوراً وہ سوار یہ سُنکر برہم ہوا اور اُسنے میرے اوپر وار کیا چونکہ
وقت آگ لگنے اور خبردار ہونے کے مین نے تلوار اُٹھالی تھی جیسے ہی اُس سوار نے وار کیا مین نے
خالی دے کر اپنا وار کیا کہ وہ زخمی ہوکر طرف قلعہ کے بھاگا اور زیر قلعہ جاکر پکارا کہ ای آقا یہ جوان بغیر
سزاے معقول کے لباس نہ دے گا مجھکو تو زخمی کیا ہی اور کسی دوسرے کو روانہ فرمائیے کہ وہ
آکر اُس سے لباس لے ورنہ وہ بلا جائے گا یا آپ خود تشریف لائیے یہ سُنکر مین نے دیکھا کہ بالاے
قلعہ سے ہزارون سوار چلے آتے ہین اور بہت سے سوار بالاے قلعہ آئے اور آواز دی کہ ای جوان
کیون اپنی جان عزیز تلف کرتا ہی لباس دیدے خیر اگر تو نے ہمارے ایک سوار کو زخمی بھی کیا تو کچھ
مضائقہ نہین ہی ہم اُسکی تلافی کے خواستگار نہین ہین صرف لباس دے دو ورنہ بہت پچھتاؤگے
آئندہ تم کو اختیار ہی یہ صدا سُنکر مین نے اہل قلعہ کو جواب دیا کہ کیون اپنی قضا بلاتے ہو اگر مرد
میدان ہو تو میرے مقابلہ کو آؤ اور لباس لیجاؤ یہ سُنتا تھا کہ سب اہل قلعہ ایک ہی مرتبہ قلعہ سے
اُتر آئے [illegible] سب کے سب میرے روبرو آئے اور کہا کہ خیر اسی مین ہی کہ تم اس
[illegible] اُسوقت مجھ کو غصہ آیا اور کہا کہ کیون پریشان کرتے ہو مین لباس کبھی نہ دونگا یہ سُنتا تھا

سوار حملہ کرکے چلے اُسوقت اُنکے افسر نے کہا کہ ای بھائیو اس جوان کو زندہ گرفتار کرلو کہ مرد بہادر اور جری معلوم ہوتا ہی اسکو بھی ہم اپنے ساتھ رکھینگے اگر یہ ہماری اطاعت قبول کرلے گا تو ہمارا ہم کو زور ہوجائے گا کیونکہ اسکے چہرے سے آثار شجاعت پیدا ہین ہمارے لشکر مین کوئی سردار ایسا نہین ہی کہ جو ایسی شان و شوکت رکھتا ہو یہ سُنکر وہ سب کے سب سوار آپ سے مین بھی لڑنے لگا یہان تک کہ مین لڑتا ہوا برابر سردار کے پہونچا اور اُسکا مقابلہ کیا اُسنے وار کیا مین نے خالی دے کر اُسکی تلوار چھین لی اور اُسکی کمر زنجیر پکڑ کر اُٹھا لیا اور گرد سر چرخ دے کر مارا اور سینہ پر سوار ہوگیا اُسکے ہمراہیون نے قصد کیا کہ مجکو قتل کرین مگر اُسنے منع کیا کہ تم لوگ ٹھہر جاؤ کیون اپنی جان دیتے ہو اب تو مین گرفتار ہوگیا ہون اگر تم حملہ کروگے تو یہ جوان مجکو قتل کرڈالے گا یہ سُنکر وہ لوگ تھم گئے تب مین نے اُس سے کہا کہ میرا لباس لے گا اُسنے کہا کہ ای جوان تو مجکو چھوڑ دے مین تیرا غلام ہون اور تیری اطاعت کرونگا اور جو کچھ تو فرمائے گا بجا لاؤنگا اُسوقت مین نے کہا کہ پہلے تو یہ بیان کر کہ تیرا مذہب کیا ہی اُسنے کہا کہ تصویر پرست ہون اور یہ سب لوگ بھی تصویر پرست ہین مین نے اُس سے کہا کہ پہلے تو اس مذہب باطل کو ترک کر تو تیری جان بچتی ہی ورنہ اب تو مین تجھے ضرور قتل کرونگا وہ یہ سُنکر کہنے لگا کہ ای جوان اچھا تو ہی بتا کہ مین کون مذہب اختیار کرون تب مین نے کہا کہ مذہب اسلام اختیار کر اور اُسکو فقائد اسلام بتائے اور چند کلمہ وحدانیت پروردگار مین اُسکے روبرو بیان کیے وہ صدق دل سے مسلمان ہوا مین اُسکے سینہ پر سے اُترا وہ اُٹھکر میرے قدمون پر گرا مین نے اُسکو اُٹھانا چاہا اُسنے سب اپنے ہمراہیون کو مسلمان کیا اور مجکو لے کر قلعہ مین آیا اپنی قزاقی کی کل کیفیت بیان کی تب مین نے کہا کہ اب تم لوگ یہ پیشہ ترک کردو اور ہمارے ہمراہ چلو جہان ہم جائین اُسنے کہا کہ آپ کے ساتھ چلنا منظور ہی مین ایک دن وہان رہا اُسنے میری دعوت کی دوسرے دن مین وہان سے مع چالیس ہزار قزاقون کے روانہ ہوا صحرا بصحرا پھرنے لگا دو ایک ملک بھی فتح کیے اور بہوتیرے ہوا خواہ مین اب مین لشکر بدیع الملک کے تلاش مین پھرنے لگا اور کوشش کرتا ہوا چلا تھا کہ مل کر اُنسے ملون اور کل کیفیت بیان کرون اتفاق سے ادھر نکلا یہان ان لوگون کو قلعہ یا یا اہل اسلام جان کر اُنکی مدد کی اور جو کچھ کہ واقعہ اسکے علاوہ گذرا تھا وہ سب بیان کیا یہ سب حال سُنکر شہریار یعنی درویش نے بہت افسوس کیا اور کہا کہ یہ نہایت مقام گزند ہی معلوم نہین وہ لوگ اُس آتش سے بچے یا نہین افسوس اس فلک ناہنجار کے کیسا تفرقہ ڈالا کہ یون لشکر تباہ ہوا نہ معلوم کہ بدیع الملک اب کہان ہین یہ سُنکر اسد ثانی نے کہا کہ اب آپ بھی اپنا حال بیان فرمائیے شہریار نے کل اپنی کیفیت اسطرح بیان کی کہ آنا عرضی کا فیروز بخت کے پاس سے اور جانا اپنا قلعہ قمرکش پر اور فتح کرنا خنک گاہ اور تاراسہراب بن لنبدھور کا مع لشکر رستم ثانی کے اور معلوم ہونا کہ وہ بسبب زخم و صدمہ کے کہ صاحبقران نے بدیع الملک کو صاحبقران کیا ہی فقیر ہوکر باہر نکل گئے جب مین نے یہ سُنا مجکو بھی تاب نہ رہی مین بھی فقیر ہوکر برائے تلاش برادر لشکر سے نکل آیا اور جو جو تکلیفین کہ مصائب سفر سے راہ مین گذرین وہ سب بیان کین اور کہا کہ اتفاق سے مین بھی ادھر نکلا یہان یہ واقعہ دیکھا ان سب کو اہل اسلام خیال کرکے اُس کافر کو قتل کیا اور لشکر کو شکست دی اسکے سوا اور جو کچھ واقعہ گذرا وہ سب تم پر روشن ہی اب یہ بیان کرو کہ تمہارا کیا ارادہ ہی اسد ثانی نے کہا کہ کل مین زردمان شاہ سے رخصت ہوکر تلاش لشکر بدیع الملک کے واسطے روانہ ہونگا شہریار نے کہا کہ بھائی اسد تم کو قسم ہی خداوند کریم کے عزت و جلال کی کہ تم میرے راز سے کسی کو آگاہ نہ کرنا اگر خدا کو منظور ہوگا تو ہم لباس درویشی

ترک کرینگے ورنہ جو اُنکی مرضی اسدنے کہا کہ پہلے تو میرا قصد تھا کہ سب پر مین ظاہر کردون چونکہ اب آپ نے قسم
دی ہی مین کبھی ظاہر نہ کرونگا آپکو اپنے فعل کا اختیار ہی مگر یہ بات آپ کو کرنا ہوگی کہ کل مجکو بادشاہ سے
اجازت دلوا دیجیے تاکہ مین اپنی راہ لون کیونکہ وہ آپ کا کہنا بہت مانتے ہین آپ تو فرماتے ہین کہ مین پہلے پہل
یہان آیا ہون اور وہ لوگ کہتے ہین کہ یہی شاہ صاحب پہلے بھی یہان تشریف لائے تھے اور ایک پہلوان کو
اکھاڑے مین اُتر کر قتل کیا تھا اور نقیل دیو صورت کو کئی پہلوان ہی اسکو زیر کیا تھا اور شہر کے باہر ایک مقام
پر مسکن اختیار کیا تھا اور تمام شہر کو مسلمان کیا تھا فرزند بادشاہ کو اپنا شاگرد کیا تھا اور بعد کچھ دنون کے
غائب ہوگئے تھے اب پھر تشریف لائے ہین یہ کیا واقعہ ہی شہریار نے کہا کہ بھائی مین سچ کہتا ہون دروغ بولنے
سے کیا حاصل جو واقعہ تھا وہ بیان کر دیا مگر مین یہ جانتا ہون کہ یہان برادر رستم ثانی ضرور کر آئے ہونگے
اُنھون نے اس شہر کو اسلام آباد کیا ہی چونکہ مین اُنکا ہم شکل ہون یہ لوگ سمجھے کہ یہ وہی درویش ہین جو کہ
قبل مین آئے تھے اسدنے کہا کہ آپ نے سچ کہا واقعی یہی ہی خیر آرام فرمایئے صبح کو دیکھا جائے گا یہ کہکر
دونون صاحب سو رہے اور وقت طلوع آفتاب بیدار ہوے کہ موذن مسجدون مین اذان دے رہے تھے
اللہ اکبر کی صدا ہر چہار جانب بلند تھی یہ دونون صاحب خواب سے بیدار ہوے اور جو لوگ کہ ہر ے پر
مقرر تھے آواز سنتے ہی حاضر ہوے کہا کہ پانی وضو کرنے کو حاضر کرو ہم وضو کرینگے اور نماز صبح پڑھینگے پیشتر
وہ لوگ پانی لائے اُنھون نے وضو کیا اور نماز سحر ادا کی اس عرصہ مین زردمان بھی بیدار ہوا بعد فراغت نماز
محل سے باہر آیا اور یہان ایوان شاہی مین سب سردار آکر جمع ہوے تھے کہ زردمان مع اپنے فرزند تومان
کے تشریف لایا تخت پر قدم رکھا دربار جمع ہوا ہر سردار اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھا دربار مثل سابق کے آراستہ
ہوا اسوقت بادشاہ نے وزیر کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ ابتک نہ شاہ صاحب تشریف لائے نہ وہ
جوان دیوانہ یعنی جو کہ اسد ثانی کے مشہور ہی نہ معلوم مزاج ان دونون صاحبون کا کیسا ہی وزیر نے عرض
کیا کہ حضور دو شبانہ روز کے جلے ہوے ہین بسبب کسل کے آرام کرتے ہونگے اس سبب سے تشریف لانے
مین عرصہ ہوگیا ہی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ سب نے دیکھا کہ درویش و اسد ثانی چلے آتے ہین دیر
مین آنے کا سبب ہوا کہ یہ دونون صاحب بعد ادا کرنے نماز صبح کے اپنے مقام سے اُٹھکر شریک دربار ہوے
جیسے ہی زردمان کی نگاہ شاہ صاحب پر پڑی اپنے تخت سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ تشریف لائیے شاہ
صاحب مع اسد ثانی کے تخت کے برابر آکے دہنے جانب شاہ صاحب و سرداران زردمان و تومان
تا بدار متمکن ہوے اور بائین جانب اسد ثانی و نقیل دیو صورت و سرداران اسد جیسے اسوقت زردمان
نے شاہ صاحب سے کہا کہ اے ہادی طریق ہدایت و اے مرشد کامل شریعت یہ بیان فرمائیے کہ وہ لوگ جو کہ
اسیر ہوے ہین اُنکا کیا تدارک کیا جاے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ اے بادشاہ ذیجاہ آپکو طلب فرمایئے
اور پہلے اُنکے بادشاہون سے بایت ترک کرنے دین باطل کے ہدایت کیجیے اگر وہ دین باطل ترک کرین تو
اُنکو قید سے رہا کر دیجیے وہ خود اپنے ہمراہیون اور سپاہ کو مسلمان کرینگے اور اگر نہ منظور کرین تو پھر
ان کو قتل کیجیے اور اسی طرح پر اور قیدیون سے ہدایت کیجیے اگر وہ لوگ دین اسلام قبول کرین تو بہتر
ہی ورنہ قتل کیجیے اور جو لوگ نہ قبول کرین قتل ہون یہ سنکر بادشاہ نے حکم دیا کہ پہلے زرنگار شاہ و خورشید کو
دربار مین حاضر کرو یہ حکم ہوا تھا کہ چوبدار دوڑکر داروغہ زندان خانہ کے پاس گیا اور کہا کہ بادشاہ نے حکم
دیا ہی کہ قیدیون کو حاضر کرو مگر پہلے زرنگار شاہ و خورشید کی طلبی ہی یہ سنکر فوراً داروغہ زندان خانہ
نے قفل در زندان خانہ کھولا اور اُن دونون کو لے کر طرف دربار کے روانہ ہوا گرد دو ہزار سوار ہاتھون مین

شمشیرہاے برہنہ لیے ملے آتے تھے یہان دربار مین سب لوگ اُنکے منتظر تھے یہ دونون قیدی آہن مین ازسرتا پا
گرفتار تھے ہاتھون مین ہتکڑیان پاؤن مین بیڑیان گلے مین طوق بازؤن اور رانون پر چوڑے فولاد کی زنجیر گران مین سلسل
دار دونون زنجیر کا سرا پکڑے ہوے حاضر دربار ہوا انھون نے دیکھا کہ دربار خوب آراستہ ہی وہ درویش بھی ایک
جانب کو متمکن ہی اور وہ جوان یعنی اسد بھی دربار مین ایک طرف مع اپنے سردارون کے جلوہ گر ہی دربار
کا رفع تصویر معلوم ہوتا ہی دلہن کی طرح سجا ہوا ہی یہ حال دیکھکر اُن دونون کا عجب حال ہوا دل مین کہنے لگے کہ
باوجودیکہ ہم بھی شاہان اولوالعزم سے ہین اور بڑے بڑے دربار بھی نظر سے گذرے ہین مگر یہ رعب اور
داب کسی دربار کا نہین دیکھا خصوصاً جو رعب اُس فقیر کے چہرے سے عیان ہی وہ کسی بادشاہ
کے چہرے پر بھی نظر نہین پڑا باوجودیکہ یہ فقیر ہی مگر یہ معلوم ہوتا ہی کہ سریر زرنیہ بیٹھا ہوا ہی زرنگار شاہ نے
خورشید کی طرف دیکھکر کہا کہ بھائی خورشید ہم نے اس فقیر کا رعب اور جلال دیکھا کہ دل مثل بید کانپا
جاتا ہی خورشید نے کہا کہ مین کیا بیان کرون جو میرا حال ہی دیکھیے کیا ہوتا ہی یہ دونون اشارون مین آپس
کرتے ہوے اور دربار اور اہل دربار کو دیکھتے ہوے چلے آتے تھے کہ روبرو بخت شاہی حاضر کیے گئے
عرض بیگی نے بڑھکر عرض کیا کہ خداوند قیدی حاضر ہین بادشاہ نے نگاہ اُٹھاکر دیکھا ادھر زرنگار شاہ و
خورشید نے مارے شرمندگی کے سر جھکا لیا اور آنکھین چار نہ کین اور دل مین خیال کیا کہ کل کا ذکر ہی کہ ہم اب
یہان کیسے کیسے دربار آراستہ رہتے تھے اور ہم کیا کیا زیادتیان کرتے تھے اور ظلعہ پر کس شد و مد سے یورش کرکے
آتے تھے یا آج ہم یون اسیر یا بہ زنجیر سنادہ ہین اور وہ شخص کہ جسکی ہم کچھ حقیقت نہ جانتے تھے وہ ہمارے
سر بر تخت پر بیٹھا ہی کیا گردش فلکی ہی کہ ایک روز وہ ہمارا فرمانروا تھا یا آج ہم یون اسیر ہین سچ ہی کہ
ہمیشہ زمانہ کسی کا یکسان نہین رہتا ہی بقول شخصے شعر یک ساعت بیک لحظہ بیک دم + دگرگون می شود
احوال عالم + ابھی کل ہی کا مذکور ہی کہ یہ جوان اسد تانی ہماری قید مین گرفتار تھا اور ہم نے اسکے قتل
کا حکم دیا تھا اور اسکو قفس مین قید کرکے اسنے ہمراہ لے کر یورش ظلعہ کے واسطے آئے تھے کہ ہم ظلعہ پر
یورش کرینگے اور یہ دیکھے گا کیونکہ یہ اہل ظلعہ کا دوست ہی جب اُنکو قتل کر لینگے تو اسکو بھی قتل کرینگے یا
اُنکے قتل سے اسکو اُنکے حال پر رحم آئے گا یہ تڑپ تڑپ کر قفس مین رہ جائے گا یہ نہ خبر تھی کہ ہم خود قید
ہوکر اسکے روبرو جائینگے اور یون لڑائی فتح ہوگی اور یون وہ جوان دربار مین زردمان کے متمکن ہوگا خدا
اُس فقیر کا بُرا کرین اور اسکو سخت سیاہ کردین کہ جسنے اگر ہم کو یہ روز بد دکھایا ورنہ زردمان کی بھی یہ مجال
تھی کہ وہ ہم کو شکست دینا میان ہم بن پڑنے کی بات ہی اب دیکھیے ہم سے وہ کیا سوال کرتا ہی اگر اطاعت
کے بارے مین وہ ہم سے کہے گا تو ہم ہرگز نہ قبول کرینگے زرنگار نے خورشید سے باشارہ اُس امر کو کہا
خورشید نے جواب دیا کہ آپ کو اپنے فعل کا اختیار ہی جو مجھ سے بن پڑے گا وہ مین کرونگا یہان تو اشارہ
اور دل مین یہ باتین ہو رہی ہین کہ یکایک زردمان نے کہا کہ کیون اے زرنگار شاہ آپ کو یقین تھا کہ
زردمان ہم سے کیا مقابلہ کرے گا کیونکہ نہ تو اُسکے پاس اسقدر خزانہ ہی نہ لشکر ہی نہ ملک ہی نہ پہلوان وہ
ایک ادنی بادشاہ ہی مین جاکر اور اُسکو دباکر اُسکا ملک لونگا اگر اُسنے مذہب اسلام ترک کیا تو خیر ورنہ
قتل کر ڈالونگا یہان میرے خدا نے مجکو وہ عزت و مرتبہ بخشا کہ جسکو تم لوگ دیکھکر حیران ہوگئے اور یہ سب
ان شاہ صاحب کے قدمون کا صدقہ ہی نہ یہ تشریف لاتے نہ مجکو مذہب اسلام تعلیم کرتے نہ مین مسلمان
ہوتا نہ یہ مرتبہ و جاہ و حشم مجکو نصیب ہوتا اب تم خیال کرو کہ مین وہی ہون اور تم وہی ہو تم نے مجھپر کیا کیا
ظلم اس عرصہ مین کیے ہین مین نے پہلے بہت عذر کیے تم نے ایک نہ سماعت کیے آخر کو عاجز ہوکر مین نے

تمہارا مقابلہ کیا جونکہ میرے ستارے خراب تھے مین نے شکست کھائی قلعہ بند ہوا اسپر بھی تم نے ظلم سے ہاتھ نہ اٹھایا اگر یہ لوگ نہ آتے تو تم نے میرا کام تمام کر دیا تھا اور قلعہ لے لیا تھا مگر خدا نے اپنا فضل کیا کہ مجھکو تمھارے دست ظلم سے بچایا مگر اسپر بھی تم نے میرے محسن و آقا کو مکر کرکے بذریعہ عیار کے گرفتار کر لیا اور پھر قلعہ پر یورش کیا اگر ہمارے مرشد و ہادی شاہ صاحب تشریف نہ لاتے تو تم نے اپنا کام کر لیا تھا خیر یہ سب تو گذشتہ قصے ہین اگر تم لوگ اب بھی مذہب اسلام قبول کرو اور یہ دین باطل ترک کرو تو مین تم کو رہا کر دون ورنہ رہائی غیر ممکن ہی آیندہ تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی ہم نے بحث ختم کر دی یہ کلام بادشاہ کا سنکر زرنگار شاہ اور حورشید نے سر اٹھاکر کہا کہ ای زردمان یہ گریز خلق ہی ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ تو یون ہمارے روبرو گفتگو کرتا اور ہم یون اسیر بلا ہوکر تیرے روبرو استادہ ہوتے پھر تیری خواہش ہی کہ ہم دین اسلام قبول کرین تو یہ کبھی نہ ہوگا اگر یہی منظور ہوتا تو ہم کیون اس طرح چڑھ کر آتے اور لشکر کشی کرتے اور اسقدر بندگان خداوند لتصویر کی جانین ضائع و برباد کراتے ہم تو ہرگز ہرگز دین اسلام قبول نہ کرینگے چاہے جان جاتی چاہے رہے یہ کلام سنکر زردمان نے کہا کہ کیون اپنی جانین مفت مین ضائع کرتے ہو اور کیون بیکار اپنا خون اپنے سر پر لیتے ہو اس سے کیا ماصل ہی اسپر زرنگار و حورشید سوے دین اسلام کے جسقدر مذہب دنیا مین ہین اور رائج ہین وہ سب باطل ہین اور یہ مذہب قوی حق ہی اور جو لوگ اسکی پرستش کرتے ہین وہ سب کافر ہین اور داخل جہنم ہونگے جب تک مین نے یہ مذہب اصلی اختیار نہ کیا تھا اور مین بھی مثل تم لوگون کے تصویر پرست تھا اگر جو کوئی تبدیل مذہب کی بابت مجھسے کہتا تھا مین اسکو قتل کرتا تھا خداوند کریم ان شاہ صاحب کو قیامت تک بردہ دنیا پر قائم و برقرار رکھے کہ جنکے سبب سے مین نے یہ نعمت غیر مترقبہ پائی جسکا شکریہ میری زبان سے ادا نہین ہو سکتا ہی یہ سنکر زرنگار شاہ و حورشید نے کہا کہ یہ تو تم سچ کہتے ہو مگر ہم کو ابتک کوئی معجزہ مذہب اسلام کا ظاہر نہین ہوا ہی کہ ہم اپنا مذہب قدیم اسکے سبب سے ترک کرین یہ سنکر زردمان نے کہا کہ یہ کیا کم معجزہ ہی کہ ایک درویش نے تم دونون کو اٹھا لیا اور لشکر کو بھگا دیا یہ سنکر زرنگار شاہ و حورشید نے پھر جواب دیا کہ اسوقت تو ہم بدحواس تھے اگر اسوقت یہ ایک مرتبہ ہم دونون کو جسطرح کمزے ہین اٹھا لین تو ہم ابھی مذہب اسلام قبول کرتے ہین اور اپنا مذہب قدیم ترک کرتے ہین یہ سنکر زردمان نے کہا کہ یہ شرط تمھاری بالکل مہمل ہی اب کیون وہ اسقدر تکلیف کرین انھون نے کہا کہ ہم تو یون ہی مسلمان ہونگے جبتک کہ یہ ہماری شرط پوری نہ ہوگی یہ سنکر اس درویش نے کہا کہ اچھا اگر یہی شرط ہی تو مین ابھی موجود ہون یہ فرماکر اپنی کرسی پر سے اٹھے اور برابر آگئے اور دست چپ تو کمربند زرنگار شاہ مین ڈالا اور دست راست کمربند حورشید مین ڈالا اور زور کیا تو ایک ہی مرتبہ دونون کو مع قید سلاسل کے اٹھا لیا اور جگر سے نعرہ اللہ اکبر کھینچا اور اٹھاکر سر سے بلند کیا اور چرخ دے کر زمین پر رکھدیا اب جو ان دونون نے یہ زور و طاقت دیکھی تو دل مین کہا کہ اللہ اللہ یہ زور و قوت ہی کہ ایک تو ہم دو جوان دوسرے چار چار سو من کی قید ہمارے جسمون پر اور یون آسانی سے اٹھا لیا نہ یہ طاقت و قوت فرور انکا مذہب برحق ہی اور دین صادق ہی یہ خیال کرکے کہا کہ زردمان شاہ ہم دونون نے اپنا مذہب قدیم ترک کیا اور مذہب اسلام اختیار کیا ہم کو رہا کر دو یہ سنکر اس درویش نے زردمان سے کہا کہ اب انکو چھوڑ دو انھون نے مذہب باطل اپنا ترک کرنے کا اقرار کیا اب ہمپر فرض ہو گیا کہ ہم انکو رہا کر دین زردمان نے بموجب حکم درویش حکم دیا کہ ان دونون کو رہا کر دو جیسے ہی یہ حکم ہوا فوراً ہی گرون نے ان دونون کے جسم سے آلات قید دور

کر دیے رہا ہوئے ہی وہ دونون دوڑکر اُس درویش کے قدمون پر گرے اور کہا کہ جو آپ کے مذہب کے
خواہاں ہون وہ اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایے اُس درویش نے اُن دونون کو قدمون سے اُٹھا کر
سینے سے لگا لیا اور فرمایا کہ لاؤ دوکر سیان فوراً ملازمون نے کرسیان حاضرکین حکم دیا کہ کرسیون پر بیٹھ جاؤ
وہ دونون بجراکے بیٹھ گئے جب وہ بیٹھ گئے تو اُس درویش نے اُسوقت چند کلمہ وحدانیت پر ورد کیا رہین
بیان کیے کہ وہ دونون اُسی وقت صدق دل سے کلمہ پڑھکر مسلمان ہوے جب یہ مسلمان ہو چکے تو اُس
درویش نے کہا کہ اب اُن لوگون کو بلاؤ جو کہ انکے لشکر کے قید ہوکر آئے ہین کہ وہ بھی اپنا مذہب باطل
ترک کرین اور اپنے آقا کے ساتھ مسلمان ہون پس فوراً زردمان نے حکم دیا کہ ہان حاضر کرو اُن قیدیون
کو کہ وہ بھی اپنا مذہب قدیم ترک کرین یہ حکم سُنتا تھا کہ فوراً ملازم گئے اور سب قیدیون کو لاکر حاضر دربار کیا
اُن سب نے دیکھا کہ دربار آراستہ ہی اور ہمارے بادشاہ بھی کرسیون پر جلوہ گر ہین کہ اُس عرصہ مین اُن
لوگون سے زردمان نے کہا کہ تم لوگون نے خیال کیا کہ تمہارے بادشاہون نے اپنا مذہب قدیم ترک کیا ہی
اور مذہب اسلام قبول کیا ہی لہذا اب تم لوگ بھی اپنا مذہب قدیم ترک کرو یہ سُنکر اُن لوگون نے بھی بموجب
حکم زردمان اپنا مذہب قدیم ترک کیا اور سب کے سب مسلمان ہوے قید سے رہا کیے گئے زردمان نے
حکم دیا کہ سامان جشن مہیا کرو کہ آج ہم ان سب کی دعوت کرینگے بموجب حکم اُسی وقت سامان جشن مہیا
کیا گیا جب سامان جشن مہیا ہو گیا تو ملازمون نے آکر عرض کیا کہ حضور محفل عشرت درست ہی تشریف
لے چلین یہ سُنکر زردمان مع زرنگارشاہ وخورشید و درویش و اسدثانی و سرداران اسد
و سرداران زرنگارشاہ و خورشید و سرداران سلطنت کو ہمراہ لے کر بزم عشرت مین تشریف لائے
اور سب اپنے اپنے قرینے سے بیٹھے تینون بادشاہ درمیان یہ پہلو سند زرنگار پر متمکن ہوے زردمان نے حکم
دیا کہ طائفہ حاضر کیا جاے درویش و اسدثانی بھی برابر زردمان کے متمکن تھے بہرام گرگدن سوار
بھی اُس عرصہ مین بارگاہ سے آگیا تھا وہ بھی شریک جشن ہوا طائفہ حاضر ہوا اور بموجب حکم بادشاہ
کے سازندون نے ساز ملایا وہ مطربہ نازو ادا کے ساتھ آئی اور گت ناچنا شروع کی خوب ناچی کہ زہرہ
فلک بھی اُسکے رقص کو دیکھکر رشک کرگئی بعد گت ناچنے کے یہ غزل لب ولہجہ کے ساتھ شروع کی غزل

ارے چلے سب دون نکلے جگر کے — چلین گے تیر اگر ترچھی نظر کے — دوا کیا ہی یہ ہرگز نہ ہوگا
دکھا مین رحیم ہم انکو مگر کے — مثال برق دل تڑپے گا ہر دم — چلین گے وار اگر ترچھی نظر کے
جنہین کہتے ہو تم لعل بدخشان — وہ قطرے ہین مرے خون جگر کے — ادھر پہلو سے وہ اُٹھے جو نا فاد
ادھر مژگان مرے ہوے غضب وہ — چلے آتے ہین مرے طلب وہ — مین صدقے اپنی آہ پُر اثر کے
کوئی ناسور دل مین پڑگیا ہی — سنین کہتے ہین اشک چشم تر کے — ہوئی جاتی ہین دل کے پار چھرین
اشارے قہر ہین ترچھی نظر کے — دل حسرت زدہ اور قلب مضطر — اشارہ ہوگئے تیر نظر کے
کسی کی ترچھی نظرون نے کیا تھا — کہ نکلے اشکون مین ٹکڑے جگر کے — اجازت دے تو دونالے کی محکم
کلیجہ تھام لو لے آہ بھر کے

جب یہ غزل خوب بنا بنا کر گائی اور اہل بزم کو خوب خوش کیا یہان تک کہ بادشاہ نے حکم دیا کہ دوسرا طائفہ حاضر ہو اور اُسکو انعام دے کر رخصت کیا دوسری مطربہ
خوب بھاؤ بتا کر گت ناچی کہ حاضرین محفل کے دل پائمال ہوگئے بعد اُسکے یہ غزل گانا شروع کی غزل

باجبر تجھ خیال سے اپنے نہ جانا ہوا — سو کیا وہ شب مرا غم غماز افسانہ ہوا
آپ کے جانے سے اے جان ایسا ویرانہ ہوا — کنج مرقد کا خرابہ اپنا کاشانہ ہوا

مائل گیسوے جانان ہوکے دیوانہ ہوا
قیس سے بڑھکر مرا آباد ویرانہ ہوا

جب سے ساقی نے نگاہ مست اپنی پھیری
پھر گئے مے کش نہ پھر آباد مے خانہ ہوا

روح لے جب سے کہ چھوڑا اس تن خاکی کا ساتھ
پھر کوئی اپنا نہ تماہر ایک بیگانہ ہوا

جب سے بدول ہوکے توڑے شیخ نے جام و سبو
اُٹھ رہے مدرسے نہ پھر آباد مے خانہ ہوا

یاس ہوکر وصل سے دل مین خرابہ ہوگیا
جب رہا کوئی نہ گھر مین صاف ویرانہ ہوا

قید ہستی سے سوے کنج لحد راہی ہوے
دل جو اپنا مائل گیسوے جانانہ ہوا

صاف ہوتا ہی یہ ظاہر ہوگیا عاشق غریب
آنکا جانا تھا کہ گھر میرا غم انخانہ ہوا

ہوگئی لو روتے روتے شمع محفل بھی تمام
سوز غم سے خاک جل جل کے جو پروانہ ہوا

دیکھکر یوسف کو دشت نجد مین کہتے ہین لوگ
دیکھیے صبر زلیخا سے یہ دیوانہ ہوا

جب وہ بھی یہ غزل گا چکی تو انعام لے کر چلی گئی اسکے جانے کے بعد اور طائفہ آیا اسی طرح چند طائفے آئے اور ناچ گاکے اہل محفل کے دل کو خوش و محظوظ کر کے چلے گئے اور بہت کچھ انعام و اکرام پایا اس عرصہ مین بکاول نے آکر عرض کیا کہ حضور دسترخوان شاہی تیار ہی تشریف لے چلیے بادشاہ یہ سنکر اٹھا اور سب اہل بزم کو ہمراہ لے کر نعمت خانے مین تشریف لایا اور خاصہ نوش فرمایا تمام لشکریون کو مطبخ شاہی سے طعام پہونچا ہر ایک نے سیر ہوکر کھایا بادشاہ کو دعا مین دین بادشاہ نے اسقدر زر کثیر اہل فوج کو تقسیم کیا کہ سب مالا مال ہوگئے غنیمت بھی معاف کر دی دو دن اور دو رات اسی عیش و عشرت مین بسر ہوئی سحر کے وقت اسد نے بادشاہ سے کہا کہ اب مین رخصت ہونا چاہتا ہون مجلوبت سے ضروری کام ہین اب مین ٹھہر نہین سکتا ہون درویش نے بھی موافق وعدے کے سفارش کی بادشاہ اسد ثانی بعد گفتگوے بسیار و تکرار بہت کے رخصت کیا اسد مع اپنی سپاہ کے لشکر بدیع الملک کی تلاش مین شہر زرین حصار سے نکل کر روانہ ہوا اب دیکھیے انکا ذکر کہان پر ہوتا ہی اور اب یہ کہان پر پہونچتے ہین ادھر بعد جانے اسد ثانی کے زرنگار شاہ نے کہا کہ ای زردمان اب مین بھی اپنے ملک کو جاتا ہون اہل شہر کو مسلمان کر کے پھر آؤنگا جب تم کو کوئی غنیم ستائے تو الصوفت مجکو مزدہ خبر دینا مین ضرور مدد کرونگا دوسرے مہر الشکر تمام شکست کھاکر تباہ ہوگیا ہی اور کوہ و صحرا مین برباد پڑا ہی اسکو جمع کردون زردمان نے زرنگار کو رخصت کیا اور زرنگار مع اپنے سردارون کے جو اسیر ہوکر مسلمان ہوے تھے لے کر اپنے ملک کو روانہ ہوا کہ انکا بھی ذکر آیندہ ہوگا زرنگار شاہ کے جانے کے بعد خورشید بھی زردمان سے رخصت ہوکر مع اپنے سردارون کے اپنے شہر منوچہر کو روانہ ہوا اب سورک ملک کیری دماغ سے نکل گیا ایسی شکست کھائی کہ اب دم نہین ہی ان سب کے جانے بعد درویش نے کہا کہ ای بادشاہ اب مین بھی جانا چاہتا ہون بادشاہ نے یہ سنکر عرض کیا کہ یا مرشد کامل آپ نہ تشریف لے جائین اپنے مقام پر تشریف رکھین کہ جہان سے حضور غائب ہوگئے تھے پھر حضور وہین تشریف فرما ہون کیونکہ حضور کے قدمون کی برکت سے ہم کو یہ دن میسر ہوے ہین ہم آپ کو کیونکر جانے دین یہ سنکر شاہ صاحب نے فرمایا کہ مجکو مجبور نہ کرو جانے دو پھر آئینگے بادشاہ نے دست بستہ عرض کیا کہ ہین تو آپ کو نہ جانے دونگا چاہے کچھ ہو یہ سنکر درویش نے مجبور ہوکر کہا کہ اچھا اور منظور کیا بس اُسی وقت بادشاہ درویش کو لے کر خیمہ پر آیا پھر وہی سب سامان مہیا ہوگیا مجمع لوگون کا مثل میلہ کے ہونے لگا یہ یہان فقیر بیٹھے ہوے ہین انکو تو یہان چھوڑیے اور زردمان شاہ کی خاطر و مدارات مین

ہمہ تن مصروف و مشغول ہی دیکھیے اب انکا بھی ذکر کب ہو

اب یہان سے دو کلۂ داستان حیرت بیان مشعر حال مہتر سیارۂ ثانی کے معرض تحریر و تقریر مین آتے ہین کہ وہ بھی بعد فقیر ہوکر نکل جانے شہریار عالی وقار کے خود بھی فقیر ہوکر تلاش رستم ثانی و شہریار عالی وقار کے چلا تھا اب اُسکا کچھ ذکر منظور ہی بعد اُسکے اور حالات متعلق داستان ہذا

بیان کیا جاتا ہی کہ سیارہ جو فقیر ہوکر چلا تو نہایت پریشان ہوا مہینون کوہ و صحرا کی خاک چھانی مگر نہ تو رستم کا پتہ لگا اور نہ شہریار کا آخر کو عاجز ہوکر ایک صحرا مین زیر درخت چنار فلک بکر قرار کی اور اپنے رنج و غم کی شکایت خدا وند کریم سے اپنے دل مین کرنے لگا یہان تک کہ اُسی حالت مین آنکھ لگ گئی خواب مین کیا دیکھتا ہی کہ ایک مرد بزرگ تشریف لاتے ہین اور فرماتے ہین کہ اے سیارہ تو کیون اسقدر پریشان ہی ارے وہ دونون جوان زندہ اور سلامت ہین اور وہ بعد ایک عرصہ بعید کے ظاہر ہونگے بلکہ دعوی صاحبقرانی کرینگے اُنکے ہمراہ ایک سپاہ کثیر ہوگی نصف ملک وہ فتح کرینگے اور نصف فلک بدیع الملک اور اب رستم ثانی بدیع الملک سے کسی طرح کم نہین ہوگا خدا نے اُسکی مدد کی ہی یہ جسقدر ملک کہ اسلام آباد ہین یہ سب پھر کفرستان ہونگے اور پھر انھین دونون صاحبون کی شمشیر عدد کش سے اسلام آباد ہونگے ایک لڑکا بدیع الملک کا ہوگا اسکا نام رفیع الدولت ہی وہ طلسم نور آگین کو فتح کریگا ارے تو غم نہ کر تیرا آوارہ قاف مین بہت راحت سے ہی اور بیٹے سے اور بیٹے آقا سے بعد ایک عرصے کے ملاقات ہوگی اور شہریار سے تو بہت جلد ملاقات ہوگی ہی مگر اسکا خیال رہے کہ مبادا کسی سے کہ تیرا زمانہ تجھ سے موافق نہ ہو اور صوفت نیک بدلس درویشی کو ترک نہ کرنا اور نہ اپنا راز کسی پر ظاہر کرنا سیارہ نے اُسی عالم خواب مین دریافت کیا کہ باحضرت یہ تو فرمائیے کہ پھر کیون کفرستان ہوجائے گا کیونکہ یہ سب ملک تو بزور شمشیر اسلام آباد ہوئے تھے انھون نے فرمایا کہ ارژنگ بن زمرد نے خروج کیا ہی اللہ اُسکے ہمراہ دو لڑکے تورج کے ہین ایک فن سیاہ گری مین کامل اور دوسرا جراح ہی ایک لڑکا بخشگان کا سنجشگان بھی اُسکے ہمراہ ہی اب اُسنے ملک گیری پر کمر باندھی ہی وہ برابر ملک فتح کرتا ہوا اور اہل اسلام کو قتل و قمع کرتا ہوا اور قید کرتا ہوا چلا آتا ہی ہر چند اسی سبب سے کفرستان ہوجائے گا ابھی سیارہ کچھ اور دریافت کرنا چاہتا تھا کہ وہ مرد بزرگ نظرون سے غائب ہوگئے یہ خواب دیکھکر اسکی آنکھ کھل گئی اُٹھا تو وقت صبح قریب تھا نماز سحر ادا کی اور وہان سے اُٹھکر ایک طرف کو روانہ ہوا وہ صبح کا وقت وہ نسیم سحری کا چلنا وہ درختون پر طائران خوش الحان کا حمد باری اپنی زبانون مین ادا کرنا اور وہ سبزے کا زمین پر بچھنا وہ قطرہائے شبنم کا سبزے پر چمکنا عجیب سماں دکھاتا تھا ہر درخت بار شبنم سے جھومتا ہوا نظر آتا تھا کہ سجدۂ معبود ادا کر رہے ہین جو جھونکا نسیم عطر بیز کا آتا تھا دماغ جان کو معطر و شاداب کر دیتا تھا وہ گل خودرو کا جا بجا صحرا مین کھلے ہوئے نظر آتا سیارہ سیر کرتا ہوا قدم اٹھائے ہوئے چلا جاتا تھا تھوڑی سی راہ طی کی تھی کہ ایک لشکر دور سے نظر پڑا اور دیکھا کہ اس طرف وہ چلا آتا ہی اسنے خیال کیا کہ اس لشکر مین چل کر دیکھنا چاہیے کہ یہ لشکر کسکا ہی جب وہ لشکر قریب آیا تو کیا دیکھتا ہی کہ سردار لشکر کا اسد ثانی ہی یہ اسد کو دیکھکر ایک درخت کی آڑ مین اس سبب سے کھڑا ہوگیا کہ اسد اسکو پہچانتے ہین اگر دیکھلینگے تو حال دریافت کرینگے اور مجکو حکم افشاے راز کا نہین ہی پھر مین کیونکر سامنا کرون اسکا سبب یہ تھا کہ اسد زرد مان سے رخصت ہوکر اُس روز تو شہر کے باہر آکر ٹھہرا اور وہان قیام کیا دوسرے روز

وہان سے کوچ کیا اور اُس صحرا مین گذر ہوا یہ تو راہ طے کرتے ہوے چلے گئے جب یہ دور نکل گئے تو
سیارہ وہان سے اُس سمت کو راہی ہوا جدھر سے لشکر آیا تھا یہ قریب دوپہر کے اُس مقام پر پہونچا
جہان شہریار حسن کے بنگلہ مین فقیر بنے ہوے بیٹھے تھے اُسنے دور سے اُس بنگلہ کو جو دیکھا تو خیال کیا کہ یہ
بنگلہ کیسا ہی چل کر دریافت تو کرو جب اُسکے قریب آیا تو دیکھا کہ گرد اُس بنگلہ کے درخت لگے ہوے ہین
اُن درختون پر بیحد جانورون کے لٹکے ہوے ہین جانور بول رہے ہین اور ایک درویش اندر بنگلہ کے
گیروا بستر پہنے ہوے بیٹھا ہی اور سامنے ایک بیراگی رکھی ہوئی ہی اُسنے جو ہین اُس درویش کو دیکھا
خیال کیا کہ چل کر اس سے دریافت کرین کہ تم کون ہو شاید کوئی کامل ہو تو کچھ مطلب بھی اُس سے حاصل ہوگا
بس یہ فوراً بشکل قلندر بالاے چبوترہ آیا اور داخل بنگلہ ہوکر کہا کہ السلام علیک یا ہادی اُس درویش
نے سر اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ علیکم السلام یا رشد اب جو اُسنے سر اُٹھایا اور آنکھ چار ہوئی سیارہ نے
پہچان لیا کہ یہ تو شہریار عالی وقار ہین اُدھر شہریار نے بھی پہچانا کہ یہ تو سیارہ ثانی ہی بس فوراً سر
جھکا لیا ادھر سیارہ دوڑکر قدمون پر گرا اور کہا کہ ای آقا آپ نے کیون فقیری اختیار کی اسکا کیا
سبب ہوا آپ کا لشکر آپ کے واسطے بہت پریشان ہی آخر کو عاجز ہوکر زرنگستان کو چلا گیا آپ کی بھاوج
آپ کے واسطے بہت پریشان ہین یہ کہتی ہین کہ مین تو بھائی کے پاس آگئی تھی وہ بھی فقیر ہوکر کسی طرف
کو چلے گئے کیسی مین منحوس و کم بخت ہون کہ اپنے سرتاج کو یون آوارہ کیا انکا سہارا کرکے آگئی تھی سو
انکو یون برباد کیا خداوندا مجھ پر رحم کر یہ سُنکر اُس درویش نے سر اُٹھایا اور بنگاہ غیظ و
غضب سیارہ کو دیکھا اور کہا کہ او نابکار تو لباس فقیری مین بندگان خدا کو پریشان کرتا ہی کیسا آقا
کیسا لشکر اور کیسی بھاوج تو کسی کو پہچانتا بھی ہی ہم فقیر ہین ہم کو لشکر و سپاہ سے کیا کام ہی جا ہمارے
پاس سے اُٹھ جا ہم سمجھتے تھے کہ ہم اکیلے تھے ایک ہمارے طریقہ کا آدمی آگیا مگر تو بڑا مکار نکلا سیارہ
نے یہ کلام سُنکر عرض کیا کہ ای آقاے نامدار مین آپ کا راز افشا نہ کرون گا مگر مجھ سے پوشیدہ نہ کیجیے
مین آپ کو پہچان گیا غلامون سے پوشیدہ ہونا کیا ضرور ہی مین آپ کی خدمت کرونگا کیونکہ مخلوق ایک
بزرگ باکمال کا حکم ہی کہ راز افشا نہ کرنا یہ کہکر رونے لگا اسوقت شہریار نے اُسکو گلے سے لگایا اور
کہا کہ دیکھو اسکا خیال رہے کہ راز ظاہر نہ ہونے پائے کیونکہ جب تک مین اپنے بھائیون کو تلاش نہ
کرلونگا تب تک یہ لباس فقیری نہ اتارونگا اگر انھون نے ترک لباس فقیری کیا تو خیر ورنہ مین اور
وہ دونون گدائی کرینگے یہ سُنکر سیارہ نے کل کیفیت اپنی بیان کی اور تمام حال خواب کا بھی
مفصل عرض اور بیان کیا ادھر شہریار نے بھی اپنا کل حال اس سے بیان کیا یہان تک کہ یہان آکر
لڑائی کو فتح کرنا اور اسد ثانی کو زرنگار شاہ کے قید خانے سے رہا کرنا اور اپنا اُس مقام اسرار
سے زرومان شاہ کے مقیم ہونا بھی بیان کیا سیارہ نے کہا کہ ہان مجکو صبح کے وقت
لشکر اسد ثانی ملا تھا جب مین نے انکو دیکھا تو مین پوشیدہ ہوگیا جب وہ چلے گئے تو مین ادھر کو
روانہ ہوا یہان تک آپ کی خدمت بابرکت مین پہونچا شہریار نے کہا کہ ہان وہ کل یہان سے رخصت ہوکر
گئے ہین اب سیارہ بھی اُسی مقام پر بلباس فقیری مقیم ہوا اور اپنے دل مین کہا کہ تیرا خواب
سچا ہی کہ ایک آقا سے تو ملاقات ہوئی اور اُن بزرگ نے یہ بھی اپنی زبان سے فرمایا تھا کہ تھوڑے
عرصہ مین ایک صاحب سے تو ضرور ملے گا چنانچہ ویسا ہی ہوا سیارہ بھی یہان رہنے لگا اب

انکو تو یہان چھوڑیے

لیکن اب حال اُس لشکر فرار شدہ اور قلعہ سیاہ تاب کا تحریر ہوتا ہی جو شہریار کے ہاتھ سے شکست کھاکر اور لاش قہران وزیر قہران کی لے کر اپنے ملک کو روانہ ہوے تھے اور باقی حالات

متعلق داستان ہذا۔ ساقی نامہ

ساقی مجھے پیالہ گلون پلا دے	ستون کا ذرا شہ جما دے	رندون سے نہ اپنے بے خبر ہو
تھوڑی سی شراب دے اگر ہو	کیون کرتا ہی اتنی دیر ساقی	لا جلد جو کچھ ہو باقی ساقی
لازم تو یہ ہی کہ بھر کے دے جام	مضمون کی ہی فکر صبح اور شام	اُس بادے کی ہی ترنگ ساقی
جسمین کہ ہی خون کا رنگ ساقی	پھر جوش ہو دل خمار ہو جاے	گلشن کی عیان بہار ہو جاے
دکھلاؤن تجھکو رنگ اپنے	مضمون کا ہو رنگ ڈھنگ ایسے	شنا سندۂ راز خاطر نیاز

چنین کرد مرکوم با امتیاز

فراریان دشت نبرد و رہ گیران میدان جنگ و گریزکنندگان دشت خوردگان عرصہ رزم صفحہ قرطاس پر قلم تحریر رقم سے یون حال تحریر کرتے ہین کہ جب لشکر قہران سیہ پوش سپہ گردون شکست کھاکر اور لاش قہران وزیر کی لے کر بلا تحاشہ میدان جنگ سے بھاگے اور رخ قلعہ سیاہ تاب کا کیا ان لوگون نے کہین دم نہ لیا برابر چلے جاتے ہین پھر کر نہین دیکھتے ہین یہ حال ہی کہ تہہ کفر کا اور ہندا سر کا یہ خوف ہی کہ حریف عقب مین چلا آتا ہی تھوڑی دور پہونچ کر لشکر مخمور کا الگ ہو گیا اور وہ لاش اپنے سردار کی لے کر طرف ارژنگ کے روانہ ہوا کہ اسکا ذکر پھر ہوگا اب لشکر قہران بعد خوف و خطر کہ حریف عقب مین چلا آتا ہی بھاگا ہوا چلا جاتا ہی کہین پر دم نہین لیتا ہی رخ شہر کی طرف کیے چلے جاتے ہین راہ مین کہین قیام نہین کرتے تشنہ و گرسنہ برابر چلے جاتے ہین یہان تک کہ قریب قلعہ سیاہ تاب کے پہونچے شہر کے باہر دم لیا اب حواس درست ہوے دل مین خیال کیا کہ بھاگتے ہوے ایک عرصہ ہوا اگر حریف آتا تو کب کا پہونچ جاتا بس اب کوئی خوف نہین ہی آج کی شب یہان بسر کرین صبح کو شہر مین داخل ہونگے اور اپنے شاہزادے سے کل حال بیان کرینگے یہ خیال کرکے افسران سپاہ نے حکم دیا کہ رات شہر کے باہر بسر کرو صبح کو شہر مین داخل ہونگے اب کوئی خوف نہین ہی جو لشکر کہ جنگ سے بچ کر آیا تھا سب تھکا ہوا تھا یہ حکم پاتے ہی اُسی مقام پر اُتر پڑا وہ رات تمام اُسی بسر کی صبح کو افسران سپاہ وہ لشکر ہزیمت خوردہ اپنے ہمراہ لے کر سمت اُن دو فلوان نعشون کے طرف شہر کے روانہ ہوا اب نہان شہر مین مہران مہ گردون حکومت پر متمکن ہی فہا فیل زور گردن بیشانی بعہدہ سپہ سالاری اپنے دنگل پر بیٹھا ہی اور کل سرداران نامی و گرامی اپنی اپنی کرسیون پر قرینہ سے متمکن ہین دربار جمع ہی اُسنے اسقدر عدل و داد کیا ہی کہ تمام رعایا خوش ہی اسکے عدل کی مدح خوان ہی کوئی شخص از ادنی تا اعلے اسکی حکومت سے ناخوش نہین ہی سب شاد و ہین غم سے آزاد ہین مہران نے سپہ سالار کی طرف دیکھکر کہا کہ بابا جان کو تشریف لے گئے ہوے محمور فیل پیکر کے ہمراہ عرصہ چھ ماہ کا ہوا کہ کوئی خبر ابھی تک نہین آئی نہ معلوم کیا واقعہ درپیش آیا کوئی جنگ بھی ہوئی یا نہین وہ فرما گئے تھے کہ مین ہر روز کی خبر تم کو بھیجونگا اور اگر مدد کی ضرورت ہوگی تو تم کو طلب کرونگا نہ تو خبر آئی نہ طلبی آئی اسکا کیا سبب ہی آج پندرہ دن سے میرا دل بہت پریشان ہی خداوند مزمر دخیر کرین کہ اُنکی خیر خبریت آئے یہ سنکر سپہ سالار نے کہا کہ حضور کوئی مقام تردد نہین ہی یقین ہی کہ اُنکو مدد کی ضرورت نہوگی جنگ کے سامان مین مصروف ہونگے مہلت نہ ہوگی ہوگی کہ خبر روانہ کرتے وہ ایسے نہین ہین کہ اُنکو کوئی شکست دے سکے وہ جوان گئے فتح کرکے آتے ہین اور لشکر بھی

اُنکے ہمراہ کثیر ہی وہ مدد طلب کرکے کیا کرتے آپ پریشان نہون خدا اونکے حافظ و مددگار ہین مہران نے کہا کہ یہ تو سب درست ہی کہ وہ تو ہمیشہ فتح حاصل کرکے واپس آتے ہین مگر اس مرتبہ ایسے شخص کے مقابلہ کو گئے ہین کہ جسکے نہیب شمشیر سے تمام روے زمین کے بہادر کانپتے ہین پر وہ ذات مین بھی اُنکی تلوار کا سکہ بیٹھا ہوا ہی اگر خوف ہی تو صرف اسی کا ہی کہ جنگ دوسرا روز نہ معلوم کیسا اتفاق پڑا ہو تب سپہ سالار نے کہا کہ یہ وہ لوگ نہین ہین کہ جنپر اُنکا سکہ بیٹھ گیا ہو یہ سب قلعہ سیاہ تاب کے باشندے ہین ہمیشہ ظفریاب رہے ہین وہ بھاگنا کیا جانین سن لیجیے کا کہ یا تو حریف قتل ہوے یا اسیر مہران نے کہا کہ یہ تو تم کو یقین ہوگا ہین تو اس قول پر عمل رکھتا ہون مصرع دشمن نہ توان حقیر و بیچارہ شمرد سپہ سالار نے کہا کہ یہ بھی تو کسی کا قول ہی بیت دو دل یک شود لبشکند کوہ را پر اگندگی آید و ہمراہ مہران نے کہا کہ ان باتون سے میرا دل نہین بہلتا ہی بلکہ طبیعت اور زیادہ پریشان ہوتی ہی دیکھیے خدا وند کیا دکھلاتے ہین نہ معلوم اسوقت اور زیادہ دل کیون پریشان ہو رہا ہی یہان ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ یکایک در ایوان پر سے صداے گریہ وزاری بلند ہوئی کیونکہ افسران سپاہ لاشین لے کر داخل شہر ہوے تھے لشکر کو تو شہر مین چھوڑا اور لاشین لے کر طرف دربار کے آئے اور روتے ہوے داخل دربار ہوے جب کہ صداے گریہ وزاری مہران کے گوش زد ہوئی اسنے حیران ہوکر اہل دربار کی جانب دیکھا کہ یہ رونے کی آواز کیسی آرہی ہی کون فریادی آیا ہی کس پر ظلم ہوا ہی ابھی یہ کلام تمام نہوا تھا کہ وہ سب کے سب روبرو ایوان شاہی کے آئے اور باواز بلند یون فریاد کرنے لگے کہ اے شاہزادۂ عالم ہم تباہ ہوگئے اور لٹ گئے ہماری داد دیجیے اور فریاد رسی کیجیے اب جو اہل دربار نے دیکھا کہ ہمراہیان بادشاہ برہنہ سر چہرون پر خاک گریبان چاک باحال پریشان بصد نالہ و افغان روتے پیٹتے سر دھنتے چلے آتے ہین سخت متحیر ہوے اور مہران کا تو یہ حال سیاہ دیکھکر رنگ رو متغیر ہوگیا دل مین کہا کہ خدا خیر کرے یہ تو سب سپاہ بابا جان کی ہمراہی کے ہین انپر کیا افتاد پڑی جو یون پریشان حال ہین یہ تو دل مین یہ خیال کر رہے تھے کہ وہ لوگ روبرو تخت شاہی کے آئے اور کہا کہ آپ تو تخت پر تشریف رکھتے ہین اور ہم مصیبت مین گرفتار ہین اٹھیے اور مل کر داد دیجیے اور ہماری مدد کیجیے یہ حیرت کی عالم مین بیٹھا ہوا انکی صورت دیکھ رہا تھا اور ایک حالت اور عالم سکوت انکے چہرے پر طاری تھا حیران آئینہ وار ادھر اُدھر دیکھتا تھا کہ یہ کیا واقعہ ہی اور وہ لوگ اُسی طرح سے شور و فریاد اور آہ و زاری بلند کیے ہوے تھے کہ یکایک مہران کے ہوش و حواس درست ہوے اور اُن لوگون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ کیا مدعا چاہتے ہو اپنا حال صاف طور سے بیان کرو ہماری سمجھ مین تمھاری گریہ وزاری کا سبب نہین آتا ہی اسوقت انمین سے ایک شخص آگے آیا اور یون عرض کرنے لگا کہ حضور نے ہم کو بھیجا تا کہ ہم کون ہین ہم حضور کے والد ماجد کے ہمراہیون مین سے ہین جو کہ اُنکے ہمراہ رکاب برائے جنگ و جہاد اہل کفار کعبہ کو گئے تھے ہم اپنا کیا حال بیان کرین کہ فلک مصیبت ہم لوگون پر ٹوٹ پڑا وہان تک پہونچنے بھی نہ پائے تھے کہ راہ مین ایک قلعہ نظر پڑا وہان قیام کرکے اُسکو دریافت کیا تو معلوم کہ اہل اسلام کا قلعہ ہی اُنسے نامہ و پیام ہوا بعد اُسکے جنگ شروع ہوئی ہم لوگون کی فتح ہوئی وہ لوگ قلعہ بند ہوے یورش کیا جنگ مغلوبہ ہوئی دفعتہ نہ معلوم اُن لوگون کی کمک کہان سے آگئی کہ ہمارا بادشاہ اور وزیر دونون اُس جنگ مین قتل ہوے لاشین موجود ہین سپہ سالار جہان شیر زور گرفتار ہوگئے ہم نے شکست کھائی لاشین اپنے مالکون کی اُٹھا کر بھاگے اگر نہ بھاگتے تو قتل ہوجاتے یا گرفتار کیے جاتے یہان

آکر دم لیا ہی یہ واقعہ وہان پیش آیا جو حضور کی خدمت مین بیان کیا ہی مہران نے یہ سُنکر ایک آہ سرد
پر درد بھری اور کہا کہ کیا باپ جان قتل ہوگئے اُن لوگون نے عرض کیا کہ جی ہان یہ لاشین اُنھین کی ہین
مہران نے کہا کہ اور فوج کہان ہی اُنھون نے کہا کہ فوج کیسی سب کام آئی جو باقی رہی ہی وہ بھاگ
کر شہر مین آئی ہی ہم لوگ آپ کے پاس حاضر ہوے ہین کہ اس واقعہ کی گزارش آپ کو خبر کرین شاید فوج مخالف
شہر مین بھی آئی ہو یہ سُنکر مہران نے کہا کہ کل حال مفصل بیان کرو تب اُنھون نے بچرکل واقعہ تفصیل
بیان کیا یہ سُنکر مہران نے ایک نعرۂ جگر خراش کھینچا اور اشک حسرت دونون آنکھون سے جاری ہوے
سپہ سالار کی جانب دیکھکر کہا کہ کیون ہم نہ کہتے تھے کہ ہمارا دل بہت پریشان ہی خدا وند خیر کرین مگر خیر
نہین آئی ہی اُسکا حال اور سبب اب ظاہر ہوا کہ وہ پریشانی میری فالی از علت نہ تھی اُسکا ظہور اب ہوا
تم تو کہتے تھے کہ وہ فقیر کے آنیکے یہ تو اب اُسکے خلاف ہوا اب کیا تدبیر کرون یہ سُنکر سپہ سالار نے کہا کہ ہاں
مجھے کیا خبر تھی بچہ تو دور ہر اعم وصدمہ ہوا اور سخت بلا نازل ہوئی کہ ایک تو بادشاہ جم جاہ کی وفات کا صدمہ
اور دوسرے والد بزرگوار کے قتل ہونے کا غم اور بھائی کی مفارقت نے تو کسی کام کا نہ رکھا بلکہ کمر ٹوٹ گئی خیر جو
جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا ان مقتولون کے تجہیز و تکفین کی فکر فرمایے کہ یہ اپنے منزل مقصود کو پہونچین رونا تو تمام
عمر ہوگا یہ سُنکر مہران روتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا اور حکم دیا کہ رتھیان تیار ہون فوراً رتھیان تیار ہوئین اُن لوگون
کو تو رخصت کیا اور آپ بصد گریہ وزاری و نالہ و بیقراری اُن لاشون کو اُٹھاکر بیرون شہر آیا اور جلانا
اور پھونکنا بعد اُسکے وہان سے واپس آکر حکم دیا کہ تمام شہر سیہ پوش ہو اور ایک نامہ اس مضمون کا اپنے چچا
کو لکھا کہ ای عم نامدار والد بزرگوار نے تو اس دنیاے ناپائدار کو ترک کیا اور ہم کو تنہا چھوڑ دیا ہین تو اُنکے
غم مین مبتلا ہون لہذا آپ آکر یہان کا بندوبست کرین مین جبتک اُنکے قاتلون سے اُنکے خون کا عوض
نہ لونگا مجکو کسی طرح چین نہ آئیگا مجکو کھانا پینا سب حرام ہی گو کہ اس امر کی مہران کو کوئی ضرورت
نہ تھی کیونکہ تمام ملک جو کہ اُسکے باپ کے قبضہ مین تھا وہ سب اُسکے قبضہ مین آیا مگر رسم دنیا ادا کرنا اُس
سبب سے تھا اسواسطے کل حال قتل مہران کا اُس نامہ مین تحریر کردیا وہ نامہ ایک ساندنی سوار کے ہاتھ
اپنے عم بزرگوار کے پاس روانہ کیا اور یہان شہر مین حکم دیا کہ چالیس دن تک کسی کے گھر مین شادی وغیرہ
کا سامان نہو اور کوئی لباس سیہ نہ اُتارے اور اپنے اپنے شغل مین کاروبار سلطنت ترک کرکے
گوشہ نشین ہوا ادھر محل شاہی مین تلاطم برپا تھا اُدھر خانۂ وزیر مین کہرام تھا اُنکو تو اس غم والم مین مبتلا رکھا
رکھا جاتا ہی اب کچھ حال اُس نامہ بر کا تحریر ہوتا ہی

حال اُس نامہ بر کا جو نامہ لیکر روانہ ہوا

ساندنی سوار نامہ لیکر سرخ پوش بچ گردن کے پاس بعد حصول رخصت روانہ ہوا اور چند دنون
کے بعد طی مراحل وقطع منازل کرکے اُسکے شہر مین پہونچا اور اندرون شہر داخل ہوا وہان جاکر یہ حال
دیکھا کہ تمام شہر آئینہ بندی ہی جابجا توپ خانے لگے ہوے ہین شہر مین شادیانے خوشی کے بج رہے ہین رعایا
شہر شادوخرم ہی ہر ایک خوش وخرم ہی یہ حال دیکھتا ہوا طرف ایوان شاہی کے روانہ ہوا جب
قریب ایوان شاہی کے پہونچا تو دیکھا کہ خلق خدا کا ازدحام ہی سیاہ کوتی نے دربان تقسیم ہوئی ہین
ہر ایک خادم وخدمتگار نئے نئے جوڑے پہنے ہوے ہی اور اپنے اپنے کامون پر خوش وخرم مستعد ہی
اُسنے ایک ملازم شاہی سے دریافت کیا کہ یہان کیا کوئی تقریب شادی ہی اُسنے جواب دیا کہ ہان

بادشاہ کے فرزند ارجمند کی برات ہی ابھی ابھی برات دُلہن کے مکان سے واپس آئی ہی یہ اُسکی خوشی ہی اُسنے
کہا کہ بادشاہ کہان تشریف رکھتا ہی اُس ملازم نے کہا کہ محفل عشرت مین تشریف فرما ہین کیون تمھارا اُس
دریافت حال سے کیا مطلب ہی تم تو مجکو اُس شہر کے باشندے نہین معلوم ہوتے ہو یہ سُنکر اُسنے جواب دیا
کہ مین اُس شہر کا باشندہ نہین ہون بلکہ قلعہ سیاہ تاب کا باشندہ ہون اُنکے بھتیجے کا یعنی مہران کا
نامہ لایا ہون اُس ملازم نے کہا کہ جب کل دربار ہوگا تو بادشاہ سے ملاقات ہوگی اُسوقت نامہ دینا
نامہ بر نے جواب دیا کہ بہت ضروری نامہ ہی مجکو تو محفل عشرت کا نشان اور پتہ بتا دے مین وہین
جاکر نامہ دونگا اُس ملازم نے نامہ بر کو محفل عشرت کا پتہ بتا دیا یہ نامہ بر اُس طرف کو روانہ ہوا
جب اُسکی محفل کے قریب پہونچا تو دیکھا کہ ایک بارگاہ مُجمل کا نشانی کی کہ جسپر زردوزی کا کام بنا ہوا ہی
استادہ ہی اُسکی گرداور بہت سے خیمہ برپا ہین دربارگاہ پر سواریان سرداروں کی کھڑی ہوئی ہین اور
بارگاہ کے اندر سے آواز گانے کی آرہی ہی طبلہ بج رہا ہی ایک شخص بعہدہ درگہ سالاری دربارگاہ پر
کمر پر ہاتھ جوڑا پہنے ہوے دنگل طلائی پر بیٹھا ہوا ہی نامہ بر نے اُس سے بڑھکر کہا کہ میری جانب سے
بادشاہ سے عرض کردو کہ مہران آپ کے بھتیجے ساکن قلعہ سیاہ تاب نے ایک نامہ آپ کے پاس
روانہ کیا ہی اور بہت ضروری ہی نامہ بر دربارگاہ پر مع نامہ کے حاضر ہی اور باریابی حضور چاہتا ہی
درگہ سالار اُٹھکر اندر آیا اور اُسی طرح آکر بادشاہ سے عرض کیا یہان ایک مطربہ یہ غزل گا رہی تھی غزل

بڑھ گیا جوش جنون فرقت سے سامان دیکھکر
اور دونی ہو گئی وحشت بیابان دیکھکر

کیا کرونگے حالت قلب پریشان دیکھکر
روتے ہین دشمن بھی شکل اہل حرمان دیکھکر

ہاتھ سینے پر رکھے کہتا ہون آہ و فغان
دیکھکر دل بھی چھد گیا اب تیر مژگان دیکھکر

کوئی روکے گا نہین آگے چلے جانا ابھی
اشتیاب دل مرا ہی راحت جان دیکھکر

دیکھیے فصل خزان مین انقلاب رنگ باغ
بلبلین بھی آرہی ہین اُجڑا گلستان دیکھکر

کوچہ گیسو مین دل کا دم خفا ہونے لگا
روح مجنون گھٹ گئی تاریک زندان دیکھکر

جا رہا ہی دامن چیدہ اکردہ جو یوسف صبح وصل
رو رہا ہی قلب پر حسرت یہ سامان دیکھکر

جب اُسنے غزل تمام کی اور دوسری غزل شروع کرنے کا قصد کیا تو درگہ سالار نے بڑھکر عرض کیا
کہ حضور آپ کے بھتیجے کے پاس سے ایک نامہ بر نامہ لایا ہی نامہ بر دربارگاہ پر حاضر ہی کہتا ہی کہ ضروری
نامہ ہی اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے کہا کہ بلا لو نہ معلوم اُسنے کیا تحریر کیا ہی یہ کیا سبب ہی
کہ بھائی نے تو نامہ تحریر نہین کیا مہران نے کیون تحریر کیا مقام تشویش ہی حکم پاتے ہی وہ فوراً نامہ بر کو
اپنے ہمراہ لے کر محفل مین آیا اندر آکر اُس نامہ بر نے کیا دیکھا کہ بادشاہ مسند رنگارنگ پر جلوہ گر ہی گرد و
پیش سردار بیٹھے ہوے ہین بارگاہ خوب آراستہ و پیراستہ ہی فرش مخمل سُرخ کا بچھا ہوا ہی ایک مطربہ
سامنے بادشاہ کے گا رہی ہی بہت کچھ انعام پا رہی ہی بادشاہ بہت خوش ہین کہ اُس نامہ بر نے آکر
سلام کیا اُدھر اُس مطربہ نے غزل شروع کی بادشاہ نے منع کیا کہ ابھی ٹھہر جاؤ اُس نامہ بر سے
باتین کرلون تو پھر گانا شروع کرنا بادشاہ نے اُس نامہ بر کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ کیون مہران تو اچھے
ہین اور بھائی صاحب کا مزاج کیسا ہی مین نے اُنکو شادی مین اس سبب سے نہین بلایا کہ اُنکو تکلیف
ہوگی دوسرے ہمنے سُنا تھا کہ وہ کسی جنگ پر گئے ہین مہران حکومت کرتے ہین مین نے خیال کیا کہ
ایسی حالت مین کوئی نہین آئیگا اور شادی بڑھ بھی نہین سکتی تھی خیر اس سے کچھ مطلب نہین ہی

جب وہ شکایت فرمائینگے تو مین عذر کرونگا ان تم یہ بیان کرو کہ سب چھوٹے بڑے اچھے تو ہین یہ سُنکر اُس نامہ بر نے کہا کہ آپ کو اس نامہ کے مضمون سے سب حال معلوم ہو جائے گا کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہین ہے یہ نامہ حاضر ہے یہ کہکر وہ نامہ بادشاہ کے ہاتھ مین دیا بادشاہ نے خود اُس نامہ کے لفافے کو چاک کرکے پڑھنا شروع کیا جب القاب و القاب کے بعد بادشاہ کی نظر مضمون نامہ پر پڑی اور جب یہ لفظ دیکھی کہ والد قتل ہو گئے ہوش جاتے رہے نامہ کو ہاتھ سے رکھ دیا اور حکم دیا کہ محفل عیش و نشاط برخاست ہو اور بزم ماتم کا سامان ہو ہاے غضب ہوا کہ بھائی صاحب نے انتقال کیا میرا دل اُسی وقت پریشان ہو گیا تھا جب درگہ سالار نے کہا تھا کہ آپ کے بھتیجے مہران کا نامہ برآیا ہے مین نے خیال کیا تھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ بھائی صاحب نے نامہ کیون نہ تحریر کیا مہران نے کیون تحریر کیا اسکا سبب اب کھلا ہے ہم یہان شادی مین مصروف ہون اور وہان بھائی صاحب رحلت کرین یہ حکم سُنتے ہی تمام حضار محفل درہم و برہم ہو گئے محفل عیش و عشرت فوراً بزم ماتم ہو گئی سب کو حیرت تھی کہ یا الٰہی یہ کیا ہو گیا گردش گردون دون کے بزم عشرت کو کیون بزم ماتم بنا دیا سب کے سب کف افسوس ملنے لگے بادشاہ پھر نامہ پڑھنے لگا اور جب تمام و کمال نامہ پڑھ چکا تو اپنے وزیر باتدبیر سے کہا کہ تم یہان شہر کا بندوبست کرو مین اپنے چچا مہران کے پاس جاتا ہون کیونکہ اُسنے مجکو بلایا ہے مین اب ٹھہر نہین سکتا ہون کہین ایسا غضب نہو کہ وہ باپ کے غم مین اپنی جان دے دے یہ سوائے افسوس کے اور کیا ہاتھ آئے گا بس اُسی وقت سامان سفر کا حکم دیا اور خود داخل محل ہو کر بادشاہ بیگم سے کہا کہ اب محفل عیش کو برخاست کرو اُسنے جو دیکھا کہ بادشاہ کے چہرہ پر ہوائیان اڑ رہی ہین اور آنکھون سے خون فوارہ کی طرح آنسو جاری ہین رو والی تر ہے حیران ہو گئی کہ کیا معاملہ ہے اسکو حیرت مین دیکھکر تمام اہل محفل و اہل محل ششدر ہو گئے ملکہ نے پوچھا کہ خیر تو ہے کیون یہ آپ کی کیا حالت ہے یہ آنسو نصیب دشمنان کیون جاری ہین چہرے پر غم کے آثار کیون ہویدا ہین بادشاہ نے کہا کہ کیا بیان کرون قہران نے ہم کو چھوڑ دیا اور خود طرف ملک عدم کے راہی ہو گئے ہماری کمر توڑ گئے ہم یہان شادی مین مصروف رہے وہ وہان قتل ہو گئے اُنکے فرزند نے مجکو اُنکے انتقال کا نامہ تحریر کیا ہے ابھی ابھی وہ نامہ آیا ہے مین محفل مین بیٹھا ہوا ناچ دیکھ رہا تھا کہ وہ نامہ مجکو ملا اُسنے مجکو بلایا ہے مین تو اُسکے پاس جاتا ہون اور وزیر کو یہان چھوڑے جاتا ہون وہ انتظام سلطنت کرے گا دوسرے سرخاب کج گردن فرزند میرا یہان رہو وہ یہ سُنتا تھا کہ ملکہ نے تمام محفل کو برخاست کیا سرخیوش کج گردن نے اپنے فرزند دلبند کو طلب کرکے کہا کہ بیٹا تمہارے چچا نے انتقال کیا ہے تمہارے بھائی نے مجکو اپنے پاس بلایا ہے اُسکا یہ قصد ہے کہ وہ اپنے باپ کے قاتلون سے جاکر خون کا عوض لے دوسرے مجکو یہ خوف ہے کہ وہ کہین اپنے کو باپ کے غم مین ہلاک نہ کرے یہی ایک بھائی کی نشانی ہے وہ مٹ جائے تو بڑی خرابی ہوگی اگر مین بچا کے نہ لا سکا تو اُسکو از حد مجھ سے شکایت ہوگی اور ترک قرابت اور غیرداری ہو جائے گی یہ سُنکر سرخاب نے کہا کہ آپ تشریف لے جائین مین بندوبست سلطنت کر لونگا بادشاہ نے کہا کہ مین وزیر کو بھی چھوڑے جاتا ہون صرف تھوڑا سا لشکر ہمراہ لے لونگا کیونکہ اُنکے بڑے بڑے احسان مجھپر ہین دوسرے وہ میرا بھائی تھا دل بیقرار ہے خون برادری جوش زن ہے زمانہ آنکھون مین تیرہ و تار ہے یہی دُھن سمائی ہے کہ کسی طرح اپنے تئین جلد پہونچا کر مہران کے پاس پہونچاؤن یہ کہکر اُسی وقت باہر برآمد ہوا اس عرصہ مین یہان ملازمون نے سامان سفر درست کر رکھا تھا

جانا سرخ پوش کا طرف قلعہ سیاہ تاب کے مہران کے پاس

سرخ پوش بچ گردن پچاس ہزار سوار ہمراہ لے کر طرف قلعہ سیاہ تاب کے روانہ ہوا دو منزلہ سہ منزلہ کرتا ہوا پندرہ روز کے عرصہ مین قریب قلعہ سیاہ تاب کے پہونچا اُس دن شہر کے باہر قیام کیا صبح کو بع لشکر کے شہر کی طرف روانہ ہوا قریب دوپہر کے شہر پناہ پر پہونچا اور داخل شہر ہوا کسی نے نہ روکا یہ بے ہاکانہ داخل شہر ہوکر ہر گلی کوچے کو طے کرتا ہوا چلا جاتا ہی جہان پر نیو نچتا ہی ویران پاتا ہی ہر مرد و زن سیاہ پوش نظر آتا ہی اس نے بڑا افسوس کیا اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ کیون یہ وہی شہر ہی کہ جسمین ہم اکثر آتے ہین یہ شہر کیسا آباد تھا ہر گلی کوچہ رشک دہ باغ شداد تھا اب وہی شہر ویران ہی ایک قہران کے مرنے سے یہ حال ہی ارے کوئی یہان نہین دریافت کرتا ہی کہ تم کون لوگ ہو اور کہان سے آئے ہو باوجودیکہ ہم اکیلے نہین ہین ہمارے ہمراہ لشکر بھی ہی بلکہ سامان جنگ سے مسلح اور مکمل ہی پر ہن ہی غنیم بڑھ آتا ہی اور لوگ لے لیتا ہی کوئی پرسان حال نہوتا مہران تو اپنے باپ کے غم مین مبتلا ہی نہ معلوم وزیر کس خواب غفلت مین ہی کہ ملک کی کچھ خبر نہین ہی پھر خیال کرکے آپ ہی کہا کہ وزیر بیچارہ بھی تو قتل ہو گیا ہی ظہیر بھی نباہ ہی یہی گفتگو کرتا ہوا لشکر کو ایک میدان مین جو کہ وسط شہر مین تھا مقیم کیا اور آپ مع چند سردارون کے طرف ایوان شاہی کے چلا اب جو یہ اُدھر کو روانہ ہوا اُدھر اہل شہر نے جو لشکر کو دیکھا تو ایک شور مچا کہ کوئی غنیم شہر مین چلا آیا ہم لوگون کو خبر نہ ہوئی شہر مین ایک تلاطم مچ گیا ہلچل پڑ گئی چند لوگ امیران شہر مین سے جمع ہوکر اُس لشکر مین آئے اور اُن افسرون سے دریافت کیا کہ آپ لوگ کیون تشریف لائے ہین آپ کا سردار کہان ہی ہم لوگ تو اپنے بادشاہ کے غم مین مبتلا ہین شاہزادہ ہمارا لباس ماتم پہن کر گوشہ نشین ہوا ہی ہم سب بیخبر تھے کہ آپ چلے آئے ورنہ کیا مقدور تھا کہ اسکتے خبر اگر آپ لوگ آتے ہین تو واپس چلے جایئے کہ یہ شہر کسی کے قبضہ مین نہین اسکتا ہی ہمارا شاہزادہ ابھی زندہ و سلامت ہی اگرچہ اسکو باپ کے غم مین ہوش نہین ہی تو ہم لوگ جان دینے کو موجود ہین اپنی جان عزیز نثار کرینگے حریف کو شہر سے نکال دینگے اُن لوگون نے کہا کہ آپ لوگ پریشان خاطر نہون ہم لوگ حریف نہین ہین سرخ پوش بچ گردن کے ہمراہیون سے ہین وہ اپنے بھائی کے قتل ہونے کی خبر سُنکر حسب الطلب مہران کے تعزیت کے واسطے تشریف لائے ہین اور پچاس ہزار سوار اُنکے ہمراہ ہین وہ ہم لوگون کو یہان ٹھہرا کر طرف ایوان شاہی کے مع چند سردارون کے گئے ہین مگر آپ لوگون کو ایسی غفلت لازم نہ تھی کہ یون شہر سے بیخبر ہو گئے اگر اسی طرح سے کوئی حریف آتا تو وہ بھی یون ہی مثل ہم لوگون کے بلا تردد داخل شہر ہو جاتا اُسوقت بڑی مشکل ہو جاتی اب آپ آئندہ ایسی غفلت کبھی نہ کرین وہ لوگ یہ کلمات پند آمیز سُنکر سرگرمیان ہوے اور شرمندہ ہوکر خاموش ہو رہے پھر کچھ جواب نہ دیا اور گھوڑی راہ لی اُدھر بادشاہ قریب ایوان شاہی کے پہونچا دیکھا کہ ایک چوبدار در محل پر سیاہ پوش بیٹھا ہی نہ پہرہ ہی نہ چوکی ہی دروازے پر خاک اُڑ رہی ہی بادشاہ نے اپنے ایک ملازم سے کہا کہ اس چوبدار سے دریافت کر کہ مہران کہان ہی ہم اُسکے پاس آئے ہین اُسکو ہمارے آنے کی خبر کر دو وہ ملازم بڑھکر اُس چوبدار کے پاس آیا دیکھا کہ وہ سر جھکائے ہوے مغموم بیٹھا ہی اُسنے کہا کہ اے میان چوبدار مہران صاحب جو کہ شہزادے اس شہر کے ہین کہان تشریف رکھتے ہین اور یہ شہر کیون اسقدر ویران ہی اُس چوبدار نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا سر جھکائے ہوے خاموش بیٹھا رہا اُسنے پھر کر دریافت کیا مگر اُسنے کچھ جواب نہ دیا تیسری مرتبہ جب اُسنے دریافت کیا تو اسقدر کہا کہ کیا بیان کرین یہ شہر کیون

ویران ہی بادشاہ نے اس شہر کے انتقال کیا دشمنون نے انکو قتل کیا شاہزادہ جو ہی وہ اپنے باپ
کے غم مین ترک حکومت کرکے گوشہ نشین ہوا ہی سلطنت سے دست بردار ہی اسکو اسقدر باپ کے مرنے
کا غم دامن گیر ہی کہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہی پھر کیون نہ شہر برباد ہو جو کہ مالک شہر تھے ایک تو بقضاے الہی
فوت ہوا دوسرا اسکے سوگ مین گوشہ نشین ہو پھر کیونکر شہر آباد رہے یہ کہکر زار زار رونے لگا اُس ملازم
نے کہا کہ بھائی ذرا سر اُٹھاکر ہماری طرف تو دیکھو کہ ہم کون لوگ ہین آیا دشمن ہین یا دوست جب اُس ملازم
نے یہ کہا تو اُسنے سر اُٹھاکر دیکھا کہ سرخ پوش بچ گردن مع اپنے سردارون کے روبرو کھڑا ہوا ہی
اور ایک ملازم اُسکا مجھ سے گفتگو کر رہا ہی وہ دیکھکر نہایت حیران ہوا اور اُسی وقت اُنکو ادب بجا لایا اور
دست بستہ عرض کیا کہ حضور ہمارا قصور معاف کرین ہم لوگ اپنے بادشاہ کی وفات کے غم مین ایسے مبتلا
ہین کہ دنیا کی کچھ خبر نہین ہی کھانا پینا بالکل حرام ہی اسی غم نے اور بھی مارڈالا ہی کہ جو چراغ سلطنت تھا
وہ بھی اپنے باپ کے غم مین تمام ہوا جاتا ہی آج تین روز کا حلقہ ہوا ہی کہ نہ کچھ کھایا ہی نہ پیا ہی سوائے گوشہ
تنہائی کے کسی سے کچھ کام نہین ہی ہر وقت رونا ہی اور آہ سرد بھرتا ہی بادشاہ نے یہ سنکر کہا کہ وہ کہان
ہین مجکو اُنکے پاس لے چلو اُس چوبدار نے کہا کہ مین جاکر خبر کرتا ہون اور دیکھون کہ وہ کس حالت مین
ہین بادشاہ نے کہا کہ جاؤ وہ چوبدار اُس مقام پر آیا جہان مہران باپ کے غم مین صف ماتم پر بیٹھا ہوا تھا
کیونکہ باپ کو اپنے از حد دوست رکھتا تھا اور حد کی الفت اُسکو بھی اُسکے ساتھ تھی اور وہ بھی اُسکو برابر
جان کے رکھتا تھا پھر کیون ایسا غم نہ کرتا اُس چوبدار نے آکر دیکھا کہ شاہزادہ غم مین بیٹھا ہوا جھوم رہا ہی
اور آہ سرد دل پُر درد سے بھر رہا ہی گرما رہے فاقون کے یہ حال ہی کہ پوست و استخوان باقی رہ گیا ہی یا وہ تن و توش
تھا کہ فیل مست کو اُٹھاکر سر سے بلند کرکے زمین پر دے مارتا تھا کہ استخوان اُسکے چورہ چورہ ہو جاتے تھے
یا اب یہ حالت ہی کہ اُٹھنا بیٹھنا دشوار ہی چوبدار نے عرض کیا کہ شاہزادہ عالم آپ کے عمو جان تشریف
لائے ہین اور آپ کے پاس آنا چاہتے ہین جیسے ہی چوبدار نے کہا ویسے ہی یہ بات سُنکر چونک پڑا اور کہا کہ
کیا کہا اُسنے پھر کہا کہ آپ کے عمو جان تشریف لائے ہین یہ سُنکر مہران نے کہا کہ اُنکو فوراً میرے پاس لے آ
کیونکہ مجھ مین طاقت چلنے کی نہین ہی وہ چوبدار باہر آیا اور بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور تشریف لے چلین
شہزادے نے عرض کیا ہی کہ مجھ مین طاقت اسقدر نہین ہی کہ مین خود حاضر ہون ورنہ مجال نہ تھی کہ خود خدمت
عالی مین حاضر ہوتا آپ مہربانی فرماکر تشریف لے آئے یہ سنکر بادشاہ مع اپنے رفیقون کے اُس چوبدار
کے ہمراہ مہران کے پاس آیا یہان آکر جو اُسکو دیکھا تو اُسکا باپ کے ماتم مین عجب حال پایا جیسے کوئی
برسون کا بیمار ہوتا ہی جیسے ہی مہران نے چچا کو دیکھا بہزار مشکل اُٹھکر گلے مین ہاتھ ڈال دیا اور باپ
کو یاد کرکے رونے لگا اسقدر رویا کہ غشی طاری ہوگئی چچا نے گلاب کیوڑا چھڑک کر اُسکو ہوشیار کیا
جب اُسکو ہوش آیا تو چچا سے کہا کہ اب تو مین سلطنت سے دست بردار ہون آپ یہان کی بھی حکومت
کرین اب مین کچھ دنون کا مہمان ہون یہ غم مجکو مار ڈالے گا زندہ نہ چھوڑے گا باپ کے قتل ہونے کا تو کچھ
غم نہین ہی مگر یہ غم مارے ڈالتا ہی کہ وہ بدنام کے ہاتھ سے قتل ہوے ہین اور وہ لوگ کچھ لیاقت نہین رکھتے
ہین اگر حمزہ بھی ہوتا تو کچھ مضائقہ نہ تھا کیونکہ بہادرون کا شیوہ یہی ہی کہ لڑبھڑکر مرین اسی مین نام ہی اور
جوانمردون کا یہی کام ہی مگر افسوس اسکا ہی کہ وہ بہادرون کے ہاتھ سے قتل نہین ہوے ایک چھوٹا
سا قلعہ تھا اُسپر لڑائی ہوئی اور وہان مارے گئے اسی غم مین مین نے ترک سلطنت کی دوسرے
باپ کا بھی غم ہی کہ وہ مجھسے بہت الفت کرتے تھے پہلے میرا قصد تھا کہ مین جاکر اُنکے قاتلون سے

عوض خون لون مگر جب ہین نے سلطنت ترک کی تو کیا ضرور ہی کہ انتقام لون اب آپ حکومت کرین مین نے
تو گوشہ نشینی اختیار کی یہ سُنکر سرخ پوش بج گردن نے کہا کہ اے مہران یہ کیا خیالات تمھارے ہین ان
خیالون کو اپنے دل سے دور کرو اور اب لباس ماتمی اپنے جسم نازک سے اُتارو یہ حکومت تم کو مبارک رہے
تمھارے سبب سے تمھارے باپ کا نام ہی مجھ سے بالکل فراموش ہو گیا ہی اُٹھو کھانا کھاؤ جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا
ان باتون سے وہ زندہ نہ چھوڑے گئے اُنکے قاتلون سے اُنکے خون کا عوض لینا تم پر فرض ہی وہ کیون چین و
آرام سے رہین یہ جنگ و جدل ہی انسان قتل ہونا اور قتل کرنا بڑے مردون کا کام ہی اُنکی قضا یون ہی تھی اگر
اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوے تو کیا غم ہی ہم اسکا عوض اُنسے لے لینگے وہ جاتے کہان ہین خواہ جبرئ
ہون خواہ اُسکی اولاد ہو خواہ اُسکے سردار ہو اہل اسلام نے بُرا کیا کہ قلعہ سیاہ ناب والون سے دشمنی
مول لی ہم لوگ وہ ہین کہ کبھی آج تک کہین سے شکست کھا کر نہین آئے ہمیشہ ظفریاب رہے نہ معلوم
کیا واقعہ درپیش ہوا اور کیا بجوگ پڑا کہ بھائی صاحب قتل ہو گئے یہ امر تو صحیح ہی کہ وہ تمھارے باپ تھے
تم کو کیونکر غم نہ ہوگا مگر ہم کو دیکھو کہ ہمارے تو بھائی تھے کیا ہم کو صدمہ نہوگا مگر بجز صبر اور کیا کرین یہ سُنکر
مہران نے کہا کہ آپ سچ ارشاد کرتے ہین مگر مین دل کو کیا کرون وہ نہین مانتا ہی اور یہ جو آپ نے فرمایا
کہ اہل اسلام نے بُرا کیا کہ قلعہ سیاہ ناب والون سے بگاڑی اُنکا حق بجانب ہی کہ وہ لوگ یہان نہین آئے
یہ خود اپنے چڑھکر گئے تھے پھر ہر ایک اپنے گھر کو بچاتا ہی اور اُسکی حفاظت کرتا ہی خداوند زر و محمود کا بُرا کرین
جو اپنی مدد کے واسطے گیا سُنا جاتا ہی کہ جو اُنکو اپنی مدد و کمک کے واسطے لے گیا وہ بھی تو
قتل ہوا پھر ان شہر زور کو اسیر کر لیا ورنہ وہ بھی قتل ہوتا بادشاہ نے کہا کہ کیا پیران بھی ہمراہ
گیا تھا قہار اُسکا بڑا بھائی نہین گیا تھا مہران نے کہ والد بزرگوار اُسکو نہین لے گئے اُسکو میرے
پاس چھوڑ گئے تھے پیران کو لے گئے تھے سو وہ اسیر ہوا یہ سُنکر بادشاہ نے کہا کہ بیشبہ یہ کہا تم نے
خرابی ڈالی ہی کہ تمام شہر ویران پڑا ہی خاک اُڑ رہی ہی ہر گلی کوچہ جو کہ گلشن شداد معلوم ہوتا تھا اب وہ
مثل باغ خزان دیدہ کے باشمالی ہی مین دو روز شہر مین چلا آیا کسی نے روکا تک نہین مین نے کسی مقام پر
کسی کو اہل شہر سے نہین دیکھا اب اپنے ملک کو دیکھو ان باتون کو جانے دو اور بہت کچھ سمجھایا مگر مہران
مجبور ہو گیا اُسوقت سرخ پوش نے حکم دیا کہ جلد خاصہ لاؤ یہ سنتا تھا کہ ملازم دوڑ گئے اور فوراً
لے کر حاضر ہوے بادشاہ نے اپنے روبرو خاصہ کھلایا پانی پلایا سمجھا بجھا کر حمام کو روانہ کیا اور حکم دیا کہ کوئی
جاکر قہار کو بُلا لاؤ لوگ فوراً دوڑے ہوے گئے اور قہار کو آواز دی وہ اپنے محل سے باہر آیا کہا کہ
چلیے آپ کو سرخ پوش بج گردن نے بُلایا ہی وہ اُسی وقت لباس بہین کر اُن لوگون کے ہمراہ
ہو لیا گو کہ اُسکو بھی اپنے باپ کے مرنے کا غم تھا نہ اسقدر جیسا کہ شہزادے کو تھا جب بادشاہ محل مین
گیا روبہ قہران سے جیسے ہی دیور کو آتے ہوے دیکھا بہت گریہ وزاری کی مگر سرخ پوش نے محل کی بھی
حالت خراب پائی بہت افسوس کیا بھاوج کو سلام کیا اُسکے پاس جاکر بیٹھا بہت کچھ تسلی دی اُسنے
مہران کی شکایت کی کہ جسدن سے باپ کے قتل ہونے کی خبر سُنی ہی محل مین نہین آتا ہی باہر رہتا ہی
سُنا جاتا ہی کہ کھانا وغیرہ ترک کر دیا ہی بھائی اُسکو کسی طرح سمجھا کر کہ تم بزرگ ہو سرخ پوش بج گردن نے کہا
کہ مین نے سمجھا کر کھانا وغیرہ کھلایا ہی اب تو حمام گئے ہین لباس ماتمی بدلوایا ہی آپ بھی باہر سے
اُتار دیجے کھانا نوش فرمایئے مین اُنکو لے کر آتا ہون دیکھیے پھر اُسی طور سے شہر آباد ہوتا ہی آپ کیون
غم کھاتی ہین زوجہ قہران نے اُسکو بہت دعائین دین اُسنے کہنے سے لباس ماتمی ترک کیا

وتم اپنے دل سے دور کیا دوسرے کپڑے بدلے بادشاہ بھاوج کو سمجھا کر باہر آیا کہ اس عرصہ مین قہار فیل زور
بھی حاضر ہوا بادشاہ نے اُس سے کہا کہ تم نے بھی شاہزادے کو نہ سمجھایا تم کیسے دانا آدمی ہو اُسنے عرض کیا
کہ مین خود اپنے باپ اور بھائی کے غم مین مبتلا ہون مگر اُسپر بھی مین نے کئی مرتبہ عرض کر دیا کہ مین حاضر خدمت
ہونگا مگر حکم ہتھوا مین مجبور و ناچار ہو گیا اب فرمائیے کہ شہزادے کا کیا حال ہی بادشاہ نے کہا کہ مین نے سمجھا کر
راضی تو کیا ہی کھانا وغیرہ بھی کھلایا ہی اب حمام کو تبدیل لباس کے واسطے گئے ہین مگر مجھے تم سے ایک امر کا
تعجب معلوم ہوتا ہی کہ تم شہر سے ایسے غافل ہو گئے کہ وہ یون برباد ہو گیا کہ جسکا کچھ حساب نہین ہی جس طرح
مین بیان کیا اسی طرح اگر کوئی حریف چلا آتا تو کیا ہوتا تم کو خبر بھی نہ ہوتی وہ دنیا قبضہ تمام شہر پر کر لیتا
اُسنے کہا کہ ہان بیشک یہ خطا تو ضرور ہوئی بڑی بلا ٹلی سرخ پوش نے حکم دیا کہ شہر مین منادی کرا دو کہ سب
لباس سیاہ ترک کرین اور اپنے اپنے گھرون مین جشن کرین کہ آج شہزادہ مہران تخت شاہی پر قدم
رکھے گا اور تم لوگ تخت نشینی کا سامان کرو اسی وقت بموجب حکم بادشاہ سب نے لباس ماتمی اُتار
ڈالا اور سب اپنے اپنے یہان جشن کی تیاری کرنے لگے اور خود بادشاہ تخت نشینی کا سامان درست کرنے لگا
حمام والون کو درست کر دیا پھر نئے سرے سے خبر آراستہ ہوا کہ اس عرصہ مین مہران حمام سے لباس تبدیل
کر کے باہر آیا بادشاہ اپنے ہمراہ اسکو محل مین لے گیا ماں سے ملایا بعد تھوڑی دیر کے اسکو ہمراہ لے کر
باہر آیا یہان سب سامان درست ہو گیا تھا لا کر تخت پر بٹھایا پہلے آپ نذر دی پھر اور سب سردارون نے
نذرین دین چونکہ یہ خراج گزار تھا مگر بسبب بزرگ ہونے کے اُسنے سب سامان مہیا کیا تھا سلامی داغی گئی
توپ خانون مین نوبتین بجنے لگین ہر ایک سردار اسکی تخت نشینی سے خوش اور مسرور ہوا کہ اب
شہر آباد ہوا اُدھر بادشاہ نے حکم دیا کہ ارباب نشاط حاضر ہون طائفہ حاضر کیا گیا پہلے اُسنے مبارکباد
گائی پھر گت ناچی اُسکے بعد یہ غزل گائی اور نہایت شوخی اور خوش طبعی کے ساتھ گانا شروع کیا غزل

یہ چہرے پر جو زردی کا نشان ہی	وفور درد دل جس سے عیان ہی	ہمارا یہ دل محزون نیان ہی
کہ کوئی مرغ بسمل نیم جان ہی	کسی کی زلف دوتا یہ گمان ہی	کہ قلب آتش سوزان دھوان ہی
کھدی ہی اپنے امیدون کی گویا	دل حسرت زدہ پر یہ گمان ہی	کلیجہ مین اُٹھا ہی درد مہلک
مین جب کہتا ہون کہتے ہین کہان ہی	تجھے ایسا رحم دل کیونکر سنے گا	ارے ظالم یہ میری داستان ہی
ہزارون حسرتین ایسی ہین جنکو	دل ناشاد غم کا کاروان ہی	خوب ناچی اور گائی اور خوب

جام شراب ارغوانی گردش مین آیا وہ دن اور تمام شب جلسہ عیش و نشاط رہا بادشاہ سرخ پوش
نے جو کہ وزیر قدیم تھا اور اُسکی اولاد مین ایک شخص مضراب نامے تھا اُسکو وزیر کیا کیونکہ یہ حق اُسکا خاندانی
تھا مہران کے سبب سے یہ شخص وزیر مقرر کیا گیا تھا اور یہ اُس زمانے مین سپہ سالار تھا جب بسبب
بند و بست ہو چکا اور پورے طور سے مہران کے نام سلطنت کا تسلط ہو گیا اُسوقت سرخ پوش
نے کہا کہ اے مہران اب نہین جاتا ہون کیونکہ ایک ماہ کا عرصہ ہوا ہی کہ کچھ حال مجکو اپنے شہر کا نہین معلوم
ہی اُسکی بھی خبر لینا ضرور ہی کیونکہ مین اپنے وزیر اور تمہارے بھائی سرخاب کو چھوڑ آیا تھا یہ سُنکر مہران
نے کہا کہ اے عمو جان آپ اپنی رائے سے یہان کسی کو نائب کر دیجیے کیونکہ میرا قصد مصمم ہی کہ مین اپنے
باپ کے خون کا عوض اُنکے قاتلون سے لون بغیر اُسکے مجکو چین نہین آئے گا یہ سُنکر سرخ پوش نے
اُسکی رائے کے موافق منظور کیا اور اُسکی اس رائے کو نہایت پسند کیا اور اُسی دن شیران سیہ پوش
کو کہ ایک شخص امرائے شہر مین سے تھا اور نہایت مسن اور سن رسیدہ اور تجربہ کار بلکہ جری و بہادر تھا

مہران کی جانب سے نائب کیا اور ادھر مہران نے مع تین لاکھ اسی ہزار سپاہ جرار کے سامان سفر درست کیا اور قہار خیل زور سپہ سالار کو اپنے ہمراہ لے کر طرف قلعہ قمر بخش کے کوچ کیا اور ایک لاکھ فوج برائے حفاظت شہر چھوڑ دی اور سب کو شیران کی اطاعت کرنے اور حکم بجا لانے پر راضی کیا اور انکی فرمانبرداری کا حکم دیا اسکا ذکر پھر کسی وقت پر ہوگا اور اب دیکھیے کہ یہ کب قلعہ قمر بخش پر پہونچتا ہی اور کیا معرکہ پیش آتا ہی بعد جاننے مہران کے بادشاہ مسرح پوش بھی اپنے شہر کو روانہ ہوا اسکا بھی حال آئیدہ معرض تحریر مین آوے گا

اب یہان سے دو کلمہ داستان حیرت عنوان اور حال پردۂ قاف کا تحریر ہوتا ہی کہ رستم ثانی ہمراہ مضراب پری کے طرف چشمۂ نہنگان کے گئے تھے اور مامون دیو ہامان کا انکی قتل کی فکر مین چلا ہی اور تلاش کرتا ہوا چلا جاتا ہی باقی حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ

کدھر ہی تو اے ساقی شوخ و شنگ
ترے بیکدے مین یہ کیسی ہی جنگ
ارے دور گردون سے یہ کیا کیا

کہ مے خانہ کو منقلب کر دیا
رہے شیشہ مے نہ خم نہ سبو
اکیلا سر تخت ہی تو ہی تو

قدح بھی شکستہ و افتادہ ہین جام
ملا حم ہی بگڑا ہی سب انتظام
ترپتے ہین سب خون مین زندان قفس

یہ دریا ہی مے کا کہ ہی خون کی نہر
مٹے کہنہ اچھا ہوا ہو گئی
ذرا سی نہ ساغر مین بھی رہ گئی

وہ دور آخر گیا دور سا دور ہی
ہی جنگ و جدل اب بڑا طور ہی
ہی گردش مین اب طالع نارسا

کوئی دم مین ہی دور دور اور کا
اب ہی آمد ساقی با کرم
وہ فرخی فہم و فرخی رتبہ عالی ہمم

ستارے کو ہر دم ہی اسکے عروج
ہین زیر نگہ اسکے بار بردوش
وہ کیوان و انجم وہ اختر شناس

وہ ہی طالع خسرو ہین اساس
نہ تیری نہ میخانے کی خیر آج
اب اس میکدے کی ہے سیر آج

وہ کھینچے گا اب تیغہ انتقام
پہان کا ہی اب اسکے ہاتھ انتظام
بغیر نہ حلقہ گیسوے نازنین دل

بلا سے گی ہو نوالا دہان مار مین دل
فلک مین جب سے مرا دل نقل کا دشمن ہی
نہ ایسا ہو کسی دشمن کے بھی کنار مین دل

نکل نہ جائے دم اضطراب سینے سے
بزنگ شعلہ کہین آہ شعلہ بار مین دل
ہمیشہ روزن سینے سے کیون ہی تیر رہے

اگر نہین کسی مہوش کے انتظار مین دل
تر انتشار کی ہی وہ بلا کہ جائے گھر
پرو کے زلف مسلسل کے تار تار مین دل

اڑے گا مثل صبا ہو کے تکہ تکہ خاک
اگر یونہی رہا گرم طپش فرار مین دل
بزنگ غنچہ مگا یا بقفل صبر رہے

نہ دیکھا اپنا شگفتہ کسی بہار مین دل
فلک کے رنگ سے ظاہر ہین باطنی اتنا
خوش آج تو نظر ہوا اس مقام پر مین دل

بزنگ غنچۂ نوروز ہو رہے دل آسنے
ہزارون ایک ہمارا ہی کس شمار مین دل
ہزارون دشمن جان سے ہی ایک یہ ہوا

جو پوچھون کون ہی شوخ مین کہون ہزار مین دل
نہون مین خلد مین حور مین تو نہ خاطر مین کہین
لگے ہی صحبت فرخ لقا گلزار مین دل

یہ جسم زار ہی یا میرے ہمدم ہزار مین دل
اگر مین نار ہی یا میرے جسم زار مین دل
نگار ندارد از خسار فسانہ

نمود چنین داستان سازم دیگر مین وہ خلاق سخن ہون گلشن انکا دین بہ میرا ہو کلی ہو سبزہ
نولا دین + گل چینان گلشن مضامین و سیر کنندگان دشت رنگین و دشت ورد
بادیہ عبارت تازہ و غوطہ خوران دریاے مضمون قلم جنبر سرشت سے یون گل چینی کرتے ہین کہ دل
و صاحب بصیرت کو یاد ہوگا کیونکہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی کہ مضراب پری رستم ثانی کو ہمراہ لے
چشمۂ نہنگان کے روانہ ہوئی تھی وہان قبل سے پری زادہان درد کوش مرصع پوش برائے استقبال گئی تھے

انھون نے جاکر کل سامان جشن مہیا کیا ادھر یہان سے ملکہ تخت پر بیٹھی ہوئی اور تخت کو دیو اٹھائے ہوے
طرف چشمہ نہنگان کے بعد تیزی چلی جاتی ہین عقب مین ہزارون تخت پری زادون کے ہین اور پہلوے
شاہزادہ مین مضراب پری از سر تا پا دریاے جواہر مین غرق بہ ہزار ناز و کرشمہ و بصد غمزہ و ادا متمکن ہی
رستم ثانی بھی لباس رنگین بصد زینت پہنے ہوے پہلوے ماہرو مین جلوہ گر ہین یہ ثابت ہوتا ہی کہ ایک
برج مین دو آفتاب تابان یا مہر درخشان جلوہ گر ہی یا قران زہرہ اور مشتری کا ایک برج مین ہوا ہی یا دو گوہر
آبدار و لولوے شاہوار ہین کہ بصد آب و تاب سلک صدف مین منسلک ہین یہ نشیمن دریاے جرات و ماہی دریاے
حسن پر از خرمی و خوشی سیر صحراے قاف کرتے ہوے بصد اشتیاق چلے جاتے ہین عجیب عجیب طرح کے
نقش و نگار نظر آتے ہین کوئی صحرا گلہاے رنگارنگ سے بھرا ہوا ہی عجب صناعی صانع حقیقی کی ہی کہین
اس طرح گل کھلے ہین کہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ کوئی حسین مہ جبین بہ ہزار کرشمہ مسند مخمل پر آرام کر رہا ہی کسی
جگہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ باہم عاشق و معشوق مین راز و نیاز ہو رہا ہی کسی جگہ بر تختہ مخمل سبزہ مثل گل چاندنی
کے پھولے ہوے ہین کسی مقام پر صحرا گلہاے خودرو سے بھرا ہوا ہی اسکی مہک آرہی ہی کہ دماغ خوشبو
معطر ہوا جاتا ہی یہ صناع خالق کی توصیف کرتے ہوے روان ہین کہ دور سے ایک چمک نظر آئی کہ کوئی شی
مثل آفتاب کے درخشان ہی نگاہ اسپر کام نہین کرتی ہی آنکھون کو اسکی طرف دیکھنے سے چکاچوندہ ہوتی ہے
انھون نے مضراب پری سے کہا کہ اے ملکہ یہ مقام آفتاب کے طلوع ہونے کا نہین ہی پھر یہ کیسا آفتاب
نکلتا ہی ملکہ نے کہا کہ اے شاہزادے یہ عمارت بلورین جو کہ کنارے چشمہ نہنگان کے بنی ہوئی ہی وہ چمک
رہی ہی کیونکہ اسپر جب عکس آفتاب پڑتا ہی وہ یون ہی چمک دیتی ہی اب چشمہ نہنگان بہت قریب آگیا ہی
چل کر ملاحظہ فرمایئے یہ گفتگو رستم ثانی خاموش ہو رہا بعد تھوڑے عرصے کے جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک دشت
پر بہار ہی اسمین ایک چشمہ مثل کوثر و سلسبیل کے نہایت درجہ صاف و شفاف جاری ہی کہ جانور ان آبی جو
کہ تہ چشمہ کے ہین نظر آتے ہین پانی مثل گوہر آبدار کے چمک رہا ہی شعاع آفتاب جو پڑتی ہی اور ہوا کے
سبب سے جو اسمین لہرین آتی ہین تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ ہزارہا برقین اندر پانی کے چمک رہی ہین
کنارے کنارے چشمہ کے ہزارہا درخت سرو شمشاد کے لگے ہوے ہین یہ اس چشمہ کو دیکھتے ہوے چلے آتے ہین
ابھی تخت بالاے ہوا تھا کہ یکایک وہ عمارت نظر آئی جسکی چمک آنکھون کو خیرہ کیے دیتی تھی کہ تخت بالائی
ہوا سے طرف زمین کے مائل ہوا اور برابر اس عمارت کے اترا اب جو بہ نظر غور شاہزادے نے دیکھا کہ ساحت
اس عمارت کے چشمہ نہنگان روان ہی تمام در و دیوار پر نگینہاے جواہر سے پچی کاری کی ہوئی ہی رنگ
برنگ کے پھول بنے ہوے ہین کوئی بیل زمرد کی ہی کوئی بیل یاقوت کی اسمین پھول پکھراج کے بنے ہوے ہین
آگے بارہ دری کے ایک چبوترہ سنگ مرمر کا مدور اسکے چارون گوشون پر فوارے لگے ہوے تھے انیز بھی
پچی کاری جواہر کی کی ہوئی تھی اسمین سے بوندیان سا دفی بھادون کے مینھ کی طرح برس رہی تھین انمین
سے گلاب کی خوشبو آتی تھی اس چبوترے پر ایک نظیرہ زربفت کا کہ جسمین موتیون کی جھالر لگی ہوئی تھی
گنگا جمنی ستون پر استادہ تھا گرد چبوترے کے ایک سمت کو گل نرگس مثل معشوقان طناز کے دیدہ باری
مین مصروف ایک طرف کو سنبل مثل مہوشان خوش کردار کے گیسوے مشکبو کو کھولے ہوے استادہ
تھے ایک جانب سرو مانند حسینان خوش کردار کے بصد آب و تاب لگے ہوے تھے سٹریان چبوترے کی
بلور صاف کی تھین ایک طرف کو تختہ بیلے کا تھا ایک جانب موتیا کھلا ہوا تھا ایک جانب موگرا کہین پر
کیوڑا کسی جا گلاب کسی مقام پر گل مشبو کے پھول کھلے ہوے تھے کہین پر گل چاندنی کہین پر گل دوپہریہ

کہین گل کیتکی کہین پر اشجار ہزارہ کہین پر اشجار سیوتی کہین نسرین و نسترن کہین چنبیلی اور کہین جہی کہین پر اشجار بادام کہین پر شمشاد ایک تختہ لالہ کا مثل عاشقان رنجور کے داغ بر دل کسی جگہ پر درخت میوے کے فصل و غیر فصل پھل پھول لگے ہوے ڈالیان ترکے بار سے زمین کو بوسہ دے رہی ہین سبزہ زمین پر روئیدہ ہی گویا فرش مخمل بچھا ہوا ہی ایک طرف کو گل خودرو لگے ہوے ہین اُنکی عجیب بہار ہی کسی درخت مین چہرہ انسان کا بنا ہوا ہی کہین پر گیاہ مردم روئیدہ ہی اُس صحرا کا یہ حال ہی کہین بہار ہی کہین موسم خزان کا ہی چشم زدن مین ہزاردن طرح کے رنگ بدلتا ہی ہر وقت وہان صبح کا سہانا سہانا وقت رہتا ہی کبھی کہرا کھلا پھر جو دیکھا تو اُسی مقام پر سونا کھلا ہوا ہی عجب طلسمی کارخانہ ہی نیا رنگ زمانہ ہی ابر چھایا ہوا ہی کبھی بوندیان پڑتی ہین کبھی گرگراہٹ ہوکے بارش ہوتی ہی درختون پر طائران خوش رنگ طرح طرح کے بیٹھے ہوے اپنی زبانون مین حمد خالق ادا کر رہے ہین کچھ طائران خوش رنگ باسحان داؤدی درختون پر بیٹھے ہوے زمزمہ سرائی کر رہے ہین کہ اُنکے نغمون سے یہ حال ہی کہ دل سامعین بیتاب ہوے جاتے ہین کبھی صدائے قمری آتی ہی کہین آواز فاختہ سے صحرا گونجتا ہی بلبل ہزار داستان گلہاے شگفتہ دیکھکر بہت خوش ہی کبھی اُس شاخ پر ہی کبھی اُس شاخ پر گلون سے راز و نیاز کرتی ہے کبھی دوسری شاخ پر جاتی ہی وہان خوش ہوتی ہی طاؤسان دشت ایک جانب کو اپنا رقص معشوقان باغ کو دکھا رہے ہین صدا اے مورستہام دشت گونج رہا ہی کہین پر تیہو اپنے پی کو پکارتا ہی اُسکی صدا سُنکے دیتی ہی وہ جنگل نہ تھا گویا نمونہ خلد برین تھا قول شاعر بیت

اگر فردوس بر روے زمین ست ✤ ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست ✤ یہ حال ہی کہ جس چیز کی خواہش ہوتی وہ خود آکر موجود ہوتی کوئی توڑنے کی ضرورت نہین ہی عجب دشت پُر فضا تھا جسکی تا وصفت مین یہ چند اشعار آبدار کسی شاعر نے بہت خوب لکھے ہین اشعا ✤ ہزار سبزہ اش گوہر گسستہ

زمرد را بمرد ارید بستہ	بہر جنبش ریاحین بر دمیدہ	بساط فرحی ہر سو گستردہ
بنفشہ تا زلف افگندہ بر دوش	گشادہ باد نسرین را بناگوش	دگر رعد کا شور ہو مورون کی

صدا سے پیدا ✤ جھومتا ابر بہاری کا ہوا سے پیدا ✤ تخت پر یون کے اڑا لاے جو دیوالون تک ✤ یا رب ایسی کوئی آندھی ہو ہوا سے پیدا ✤ پانی کے قطرے جو فوارون سے زمین پر گرتے تھے اور سبزے کو شاداب کرتے تھے تو اُس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ فرش مروارید گستردہ ہی شاہزادہ وملکہ تخت پر سے اُتر کر اُس چبوترے پر آئے ہاتھ مین ہاتھ ملکہ اور شہزادہ کا خواصان در در گوش عقب مین عہدے لیے ہوے خدمت کو موجود وملکہ زرنگیرہ آکر ایک کرسی زرنگار پر جلوہ گر ہوئی اور شاہزادہ دوسری کرسی پر ملکہ کے برابر متمکن ہوا اب جو شاہزادے نے دیکھا کہ چشمہ نہنگان پر گہات بلور صیانت کا بنا ہوا ہی اُسکی سیڑیان بلور کی ہین دونون جانب اُسکے دو پلنگ بنے ہوے ہین ایسے بنا کے ہین کہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ اصلی ہین اور اُسمین جو مسند رکھے ہوے ہین اُنمین چھوٹے چھوٹے درخت پھولون کے لگے ہوے ہین تھوڑی دیر ملکہ زرنگیرہ بیٹھی رہی بعد اُسکے شاہزادے کو لے کر بارہ دری مین آئی بارہ دری کے دروں پر پردے پنا پنی کے پڑے ہوے ہین اور اُنمین دو ڈبیان بقلیش کی مع پسندے مقیش کے تاروں کے لگی ہوئی ہین اُنمین مروارید اصلی گندھے ہوے ہین یکایک دو پردے جو دیکھو بندھ گئے دونون اندر بارہ دری کے جلوہ فرما ہوے یہان فرش مخمل کا شانی بچھا ہوا تھا مگر ہزار ہا سہ دریان تھین اُنکے ستون پر ریزہ ہاے یاقوت و زمرد منصب تھے بڑے بڑے آئینے قد آدم لگے ہوے تھے سقف بارہ دری

پر جواہر کی گل کاری تھی کہین پر بیل انگور کی اس صفت سے بنائی تھی کہ خوشہ ہاے انگور اسمین آویزان تھے گویا اصلی ہین کسی جانب عشق نیچے کی بیل تھی اسمین اسکے پھول سرخ سرخ کھلے ہوے تھے اور ہزار ہا قسم کی صنعت سازی کی ہوئی تھی کہ جسکے بیان کی کیا ضرورت ہی پردہ قاف ہی وہان تو کارخانہ طلسم کا ہی دو چھپر کھٹ گنگا جمنی بچھی ہوے تھے انسیرا دفیہ کار چوبی پڑے تھے چادرین بلنگ کی نسترنم کی تھین تکیہ شل دستہاے گل کے نرم و ملائم تھے درمیان اُن دونون چھپر کھٹون کے ایک مسند زرنگار بچھی ہوئی تھی طاقون پر اجاریان الماس و زمرد کی رکھی ہوئی تھین اور بہت سی شیشہ یون مین بہ ہر قسم کا طاقون پر چنا ہوا تھا نساغر و صراحی بصد زیب و زینت طاقون پر رکھے ہوے تھے اُنمین مے خوشگوار بھری ہوئی تھی اور طاقون پر کلونہ ہاے الماس جدا رکھے ہوے تھے اور زمرد نگار و یاقوت نگار کارگران نادر کے ہاتھ کے بنے ہوے پڑے ہوے تھے بر اس کنون پر گلربان لگی ہوئی تھین تمام بارہ دری شیشہ آلات سے آراستہ جھاڑ کنول ہانڈیان جھاڑ فلاونہ ہاے طلائی فتیلہ ہاے طلائی مین آویزان اُنمین شمع ہاے کافوری جڑھی ہوئی رو برو مسند کے ایک کشتی پر کشتی پوش کارچوبی پڑا ہوا اسمین صراحی و ساغر الماس نگار رکھا ہوا ہے خوشگوار سے معمور اور اُسکے کشتی مین فانوس کباب ماہی کے کہ جسمین سے خوشبو مشک وغیرہ کی آتی تھی رکھی ہوئی تھی بہ ہاے طلائی مین عود و عنبر سلگ رہا ہی چنگیز دانون مین گلدستے طرح طرح کے پھولون کے رکھے ہوے تھے اسمین پھلون کا گلدستہ رکھا ہی اور پھولون کا عطر اسمین بھرا ہوا ہی خوشبو چلی آتی ہی گنگنے سلگ رہے ہین خوشبو سے تمام بارہ دری مہکی ہوئی ہی غلمہ اکر مسند پر جلوہ گر ہوئی شاہزادہ رہا مسند کے بیٹھا حکم دیا پری زادان قاف حاضر ہون اور شاہزادے کو اپنا گانا سنائین یہ حکم دینا تھا کہ ایک پری بصد دلبری مع اپنے ساز زندون کے سبز جوڑا پہنے ہوے از سر تا پا زیور زرنگار مین غرق ہے آکر حاضر ہوئی سازندون نے ساز بجانے شروع کی بعد ناچنے کے یہ غزل بسوز و درد کی گائی **غزل** تجھی کو جو یان جلوہ فرما نہ دیکھا

برابر ہی دنیا کو دیکھا نہ دیکھا	مرا غنچۂ دل ہی وہ دل گرفتہ	کہ جسکو کسی نے کبھی وا نہ دیکھا
یگانہ ہی تو آہ بیگانگی مین	کوئی دوسرا اور ایسا نہ دیکھا	اذیت مصیبت ملامت بلا تھی
ترے عشق مین ہم نے کیا کیا نہ دیکھا	کیا مجکو داغون نے سرو چراغان	کہو تو نے آکر تماشا نہ دیکھا
تغافل نے تیرے یہ کچھ دن دکھائے	ادھر تو نے ہرگز نہ دیکھا نہ دیکھا	جمال رخ یار مین اب بھی ہم
کھلی آنکھ جب کوئی پردہ نہ دیکھا	شب و روز اے درد درد ہون اسکے	کسو نے جسے یان نہ سمجھا نہ دیکھا

یہ غزل یون وہ پری گائی کہ رستم ثانی کے آنکھون سے آنسو جاری ہوے ہر ایک شعر کو دو دو مرتبہ بتا بتا کر گائی رستم ثانی نے بہت کچھ انعام دیا کہ اسی عرصہ مین ایک خواص نے آکر عرض کیا کہ حضور خاصہ تیار ہی چل کر نوش فرمائیے پھر حشمہ زنگان کی سیر فرمائیے کہ جس غرض سے یہان تشریف فرما ہوے ہین شاہزادے کو بھی سیر دکھائیے یہ سنکر ملکہ اٹھی اور رستم ثانی کو لے کر دسترخوان پر آئی دونون نے خاصہ نوش فرمایا ہاتھ منہ دھوکر نعمت خانے سے باہر آئے بس اسی وقت ہمراہ خواصون کے طرف چشمہ کے روانہ ہوے یہان پری زادون کا مجمع تھا کوئی گاتی باندھے ہوے اُتری ہوئی نہا رہی تھی کوئی پانی کا چھینٹا اڑا رہی تھی کوئی شاخ درخت کی پکڑے ہوے کھڑی تھی شعر عاشقانہ پڑھ رہی تھی **غزل**

ہمارا نہ آنے صدا کر چلے	میان خوش رہو ہم دعا کر چلے	جو کچھ بن نہ پیلے کو کہتے تھے ہم
سو وعدے کو اپنے وفا کر چلے	جبین سجدہ کرتے ہی کرتے گئی	حق بندگی ہم ادا کر چلے

کوئی جھولا جھول رہی تھی کوئی چشمے مین اُتری ہوئی غوطے لگا رہی تھی کوئی کنارے پر بیٹھی ہوئی ہاتھ مُنھ دھو رہی تھی کہ ملکہ اور شاہزادہ دونون کنارے پر آکے جیسے ملکہ اور شاہزادے کو دیکھا سب مؤدب ہوگئین دو کرسیان لاکر لب چشمہ بچھا دی گئین دونون گوہر دراے حسن وجمال اُنپر جلوہ گر ہوے ملکہ نے کہا کہ شاہزادے چشمہ مین غسل کرو رستم ثانی نے کہا اچھا بیشک شاہزادہ اُٹھے اُٹھکر دوپٹہ کی گانٹی باندھی اور بلا تجاشہ چشمہ مین کود پڑی اور کہا کہ اے شاہزادے مین ڈوبتی ہون مجکو نکالو یہ کہکر شاہزادے کے سنانے کو کمر پانی مین جاکر غوطہ لگالیا یہ ثابت ہوا کہ چشمہ نہنگان مین خورشید حسن ڈوب گیا تمام پانی کے اندر روشنی ہوگئی مردمان آبی گھبرائے بالاے آب تیرنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہے کیسا آفتاب غرق دریا ہوا کیا قیامت آگئی یا برج آبی مین خورشید فلک آگیا اور ادھر شاہزادے نے جو دیکھا کہ ملکہ نے غوطہ کھایا گھبراکر اور پریشان ہوکر مع نقباے کے چشمہ مین کود پڑے اب جو جاکر دیکھتے ہین تو ملکہ کمر کمر پانی مین بیٹھی ہوئی ہے انھون نے کہا کہ ملکہ تم نے تو غضب کیا مین تو یہ سمجھا تھا کہ فی الواقع تم نے غوطہ کھایا ایسا بھی کوئی کرتا ہے ملکہ نے مسکراکر جواب دیا کہ تم نے چشمے کے اترنے مین دیر کی مین نے یہ تدبیر کی کہ اب تو تم اُترو گے اور نہاؤ گے دیکھو کیسا شفاف اور خوشگوار پانی ہے کیسی خنکی ہے شاہزادہ یہ سنکر مسکرادیا اور یہ جان ہوگیا دل مین کہا کہ بڑی شوخ وشنگ بلا کی چالاک ہے اسکے مسکرانے پر دل بیتاب ہوگیا دل سے کہا کہ اب معلوم ہوتا ہے تو شکست عہد کرائے گا یہ تو اسکی صورت حیرت زدہ ہوکر دیکھ رہے ہین اور وہ یہ چاہتی ہے کہ یہ نہا مین جب اسنے دیکھا کہ یہ بالکل پانی مین استادہ ہین پلو مین پانی لے کر ان کے اوپر چھینٹا دیا کہ وہ پانی انکے منھ پر پڑا انھون نے اور زیادہ دم بخود رہ گئے اور یہ بھی چلو مین پانی لے کر اسکی جانب چلے جیسے ہی انھون نے قصد کیا کہ چھینٹا دون وہ غوطہ لگا کر الگ ہوگئی اور پھر پانی سے سر نکال کر اور چھینٹا دیا اسوقت عجب سماں تھا کہ عاشق ومعشوق دونون ایک جا تھے باہم راز ونیاز ہو رہا تھا کہ ایک دفعہ ملکہ نے کہا کہ اے شاہزادے ہم نے سنا ہے کہ آدمزاد خوب شناوری کرتے ہین پانی مین خوب پھرتے ہین تم بھی پھرو تاکہ ہم دیکھین شاہزادے نے انکار کیا وہ دوڑکر اسے لپٹ گئی اور قسمین دینے لگی اسکا پسینا تھا کہ شاہزادہ اور بیقرار ہوا اور کہا کہ اچھا ملکہ مین پانی مین پھرتا ہون یہ کہکر اور اسکو جدا کرکے پھرنا شروع کیا وہ انکو پھرتے دیکھکر بہت خوش ہوئی جب یہ پھر چکے تو ملکہ نے کہا کہ اے شاہزادے جب ہم جانین کہ تم ہم کو پھرنا تیرنا دو ہم بھی مثل تمھارے پیرنے لگین یون ہی ہاتھ پانون لگائین یہ سنکر رستم ثانی ہنس دیے اور کہا کہ اے ملکہ تمھاری بھی کیا باتین ہین بھلا کہین عورتین بھی تیرتی ہین یہ سنکر ملکہ نے اپنے سر کی قسم دی تب شاہزادہ مجبور ہوگیا اور کہا کہ اچھا یہ کہکر ملکہ کو اپنے دونون ہاتھون پر چت لٹایا اور کہا کہ ہان جس طرح مین ہاتھ پانون لگاتا تھا اسی طور سے تم بھی ہاتھ پانون لگاؤ یہ سنکر ملکہ ہاتھ پانون مارنے لگی اس حالت مین وہ جو دوپٹہ کی گانٹی بندھی ہوئی تھی اور سینہ پوشیدہ تھا کھل گئی دونون جناب نور جلوہ گر ہوے شاہزادہ بیچین ہوگیا دل بیتاب سے قصد کیا کہ دست دستاخی دراز کرون مگر کچھ خیال کرکے دل کو سمجھایا کہ کیون اسقدر بیتاب ہوتا ہے ٹھہر جا ہوش مین آ ادھر اسنے ایک چھینٹا پانی کا شاہزادے کے منھ پر دیا کہ رستم ثانی کا منھ اسکے سینہ کی طرف سے پھر گیا اب پھر وہ ہاتھ پانون لگانے لگی مثل عقل خوردسال کے کہ جس طرح وہ چلتا ہے رستم ثانی کے ہاتھون پر چلنے لگی یہان تو یہ سامان ہو رہا ہے اور یہ اسکے ان حالات پر نہایت بیچین ہین اور مبہوت ہو رہے ہین اور ہر مرتبہ دل پکڑ لیتے ہین اور بیقرار ہو جاتے ہین یہان تک نوبت پہونچے کہ یہ بھی اب اس سے

لپٹنے لگے اور اسکو اپنے دونون ہاتھون پر لے کر شناوری کرنے لگے کہ یکایک ایک نیا واقعہ ملاحظہ ہوا اور نظر آیا کہ مشقال دراز شاخ مادون دیو ہامان کا مع چند دیوون کے برائے گرفتاری رستم ثانی جو چشمۂ نہنگان کی طرف خبر پاکر چلا تھا اور بعد ہائے دیو مشقال کے اسکا بیٹا شمشقال خوک پیکر بھی مع دس دیوون کے باپ کی مدد کو روانہ ہوا یہ تو معقب سے چلا ہی اسکو تو راہ مین رکھیے پہلے حال دیو مشقال کا ملاحظہ فرمایئے کہ یہ تیز پری کرتا ہوا چلا آتا ہی اُسوقت یہان آکر پہونچا کہ رستم ثانی چشمہ مین اُترتے ہوے تھے اور ملکہ کو دونون ہاتھون پر لیے ہوے شناوری کر رہے تھے اور ملکہ بعد ناز و ادا ہنس بول کر رہی تھی مگر یہ گردون غدار تفرقہ پرداز عاشق و معشوق کو ایک جا نہین دیکھ سکتا ہی اسکو کسی کا وصل نہین بھاتا ہی بقول شاعر کسی کا اسے وصل بھاتا نہین ؎ یہ دونون کو اک جا نہاتا نہین بس فرے مین اسنے آکر تفرقہ ڈالا ہی بیٹے دیو مشقال نے دور سے دیکھا دہن سے صدا دی کہ او آوذاد تو نے بڑا غضب کیا کہ میرے بھائی کی معشوقہ کو لے کر فرے کر رہا ہی مین کب تجکو چھوڑتا ہون تو فرے رے اور وہ اسکی صدا کی مین تڑپ لپا تو یون اُسکے ساتھ نہانے اور عیش کرے من کی مُراد کر از دست من زندہ وسلامت بدر روی یہ کہکر اور جھپٹ کر آیا یہان رستم ثانی نے جو اسکی صدا سنی ہ تو پہلے خبر بھی نہ ہوے صرف سر اُٹھا کر دیکھ لیا کہ ایک دیو نعرے کرتا ہوا آتا ہی پھر ملکہ کو شناوری کرانے لگے مگر اور پری زادون نے جو دیکھا کہ ایک دیو نعرے کرتا ہوا آتا ہی اور اسکے عقب مین اور دیو ہین سب کے دم نکل گئے سب کی سب دوڑین اور چیکارین کہ کر ملکہ دیکھو آتے ہین خبردار ہوجاؤ یہ کہکر سب کی سب درختون کی آڑ مین پوشیدہ ہوگئین وہ چیلین سب کی جا لی رہین اب تو جانون کے لالے پڑ گئے یہ صدا اُن پری زادون کی جو مضراب پری نے سنی تو گھبرا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی رستم ثانی نے کہا کہ ملکہ تم پیرو کوئی نہین آتا ہی وہ سب کی سب دیوانیان ہوگئی ہین کوئی دیو تمھارے ہمراہیون سے کہین گیا ہوگا وہ آتا ہوگا یہ سُنکر کہ کوئی اور دیو آتا ہی تم کیون ڈرتی ہو مگر مضراب پری کو یقین نہ آیا اور سر اُٹھا کر دیکھا تو واقعی ایک دیو ہی کہ سر اسکا مثل برج کے ہی اور ہاتھ مثل شاخ چنار کے اور سینہ مثل تختہ پہاڑ کے قد دراز ایک شاخ سر پر پری تیز پری سے ادھر چلا آتا ہی یہ دیکھکر ملکہ کی تو روح نکل گئی چہرہ متغیر ہوگیا ہاتھ پانون کانپنے لگے رنگ پر ہوائیان اڑنے لگین چہرہ زرد ہوگیا حواس جاتے رہے ہوش ٹھکانے ہوے گھبرا کر کہا کہ اے شاہزادے اب کیا ہوگا کیونکر اسکے ہاتھ سے بچوگے وہ تو افراد ہ دیکھو ادھر ہی کو آتا ہی کیا تدبیر کیا جاوے رستم ثانی نے اُس سے کہا کہ ملکہ گھبراتی کیون ہوتا ہی تو آنے دو کیا کرے گا اپنا سر اپنے کنار مین دیکھے گا اسکی تفنا لے کر آئی ہی تم پیرو فریب تو آنے دو ملکہ کو لاکھ لاکھ تسکین دی مگر اسکے دانے نہ نہایا اور فریب کر ہاتھون پر سے پانی مین گری اور غوطہ لگا کر پوشیدہ ہوگئی رستم ثانی نے قصد کیا کہ مین اسکو غوطہ لگا کر نکالون کہ وہ دیو اتنے مین فریب چشمہ کے آگیا اور نعرہ کیا کہ او آوذاد چشمہ سے نکل نہین مین بھی پانی مین آتا ہون اور تیرا کام تمام کرتا ہون تو مجکو بڑا مغرور معلوم ہوتا ہی کہ مین نے تجکو کتنی دور سے صدا دی کہ تو یہ کیا غضب کرتا ہی مگر تو نے کچھ نہ خیال کیا دیکھو اب بھی اسی مین خیر ہی کہ مضراب پری کو تجکو دیدے مین لے جاکر دیو ہامان اپنے بھائی کو دے دون کہ وہ اسکے فراق مین اپنا حال غیر کرتا ہی مجھ سے اسکی حالت دیکھی نہین جاتی ہی یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ او نابکار یہ کیا بیہودہ بکتا ہی کیون بار بار نام ملکہ کا لیتا ہی اگر اب کی پھر نام لیا تو تیری زبان کھینچ کر پھینک دونگا کیون غصہ آتی ہی کیون اجل سر پر کھیل رہی ہی یہ کہکر اور جست کر کے بیرون چشمہ آئے اُدھر ملکہ اندر پانی کے پوشیدہ تھی کہ بند بند کانپ رہا تھا مارے خوف کے سر باہر نہین نکالتی تھی تم

پانی مین گھستا جاتا ہی جب زیادہ دم گھبرانے لگتا تھا تو کچھ سر بلند کر لیتی تھی اور جسقدر یہان اُس مقام پر تھین وہ سب کی سب مارے خوف کے اس طرح پوشیدہ ہوئی تھین کہ کہین نام و نشان بھی نہین ادھر شاہزادہ خشکی مین آیا تو اُس دیو سے کہا کہ تا کیا کلام بیہودہ زبان پر لایا تھا ابھی مین موجود ہون جو تیرے بنائے سے وہ کریہ شنکر اُس دیو نے ارہ پشت نہنگ کا وار کیا انھون نے خالی دے کر اور جست کر کے اُسکے ارہ سے لپٹ گئے اور زور کر کے فوراً ارہ اُسکے ہاتھ سے چھین لیا اور دور پھینک دیا اُسکے ہمراہی کے دیو یہ حال دیکھ کر ٹھہر گئے کہ آدمزاد سے اور ہمارے مالک سے مقابلہ ہی دیکھیے کیا ہوتا ہی اور وہ دیو کہ جو تخت ملکہ اور رستم ثانی کا لائے تھے یہ حال دیکھکر برادر خبر اخضر پری زادی کی خدمت مین روانہ ہوے کہ جا کر خبر کرین ادھر شاہزادہ اُس سے لپٹ گیا وہ دیو بھی لپٹ گیا اور کشتی لڑنے لگا زور کشمکش کے ہونے لگے پری زادون نے یہ حال دیکھا چشمہ کے قریب آئین اور کہا کہ اے ملکہ باہر آؤ ملکہ یہ صدا سُنکر باہر آئی اور مجمع پریون مین چھپ گئی ادھر زور ہو رہے ہین یہان تک زور ہوے کہ دیو شتقال ہانپنے لگا دم چڑھنے لگا بس ایک مقام پر جو دیو نے زور کیا تو شاہزادے نے اُسکے زور کو روک کر ایک جھٹکا دیا کہ سر کے بھل زمین پر آیا انھون نے شاخ پکڑ کر جو زور کیا تو اُسکو اُٹھا لیا مگر وہ جوڑ کا تو شاخ ٹوٹ گئی وہ گرا اور اُٹھکر بھاگا جو خون اُسکے سر سے بہتا جاتا تھا اُسکو طپانچے مار کر پی لیتا تھا رستم ثانی نے خیال کیا کہ اگر یہ نکل گیا تو بڑا فضیحت ہوگا دوڑ کر اُسکے لپٹ گیا وہ گتھ گیا دینے لگا پھر زور ہونے لگا پھر رستم ثانی نے جو زور کیا تو اُسکو کئی قدم پر لا کر جھٹکا دیا اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر زور کیا پہلے ہی زور مین سر سے بلند کر لیا گرہیر خرچ دے کر زمین پر دے مارا کہ وہ چار دن شانے چت گرا یہ چت کر کے اُسکے سینہ پر سوار ہوے اور کہا کہ شناخت مین پروردگار عالم کے کیا کہتا ہی اُسنے کچھ کلام سخت کہا انکو غصہ آگیا بس فوراً ایک ہاتھ تھوڑی مین اور ایک گردن مین دے کر جو زور کیا تو سر کو مع نرخرے کے کھینچ کر پھینک دیا اور اُٹھکر ایک پیر کو دونون ہاتھون سے اور دوسرے کو دونون ہاتھون سے پکڑ کر بیچ سے چیر کر پھینک دیا وہ دیو ہوا کہ اُسکے ہمراہ تھے ایک مرتبہ دوڑ پڑے رستم ثانی نے تلوار لے کر ابھی شروع کیا تھا کہ یہ جو یہان آئے تھے تو ہتھیار لگائے ہوے تھے اور لب چشمہ کھول کر رکھ دیے تھے جب اُسکو قتل کر چکے تو دوڑ کر تلوار اُٹھائی اور اُن دیوون مین درآئے قتل کرنا شروع کیا جو دیو روبرو آیا اُسکو قتل کیا اور قتل خبار ترکی دو ٹکڑے کر کے پھینک دیا اب تو تلوار ابر سیہ کی طرح برسنے لگی ارہ پشت نہنگ چلنے لگا اس عرصہ مین شتقال فرزند شتقال بھی مع دیوون کے آپہونچا باپ کو کشتہ دیکھکر اور ہاے پدر غریب گوار کہکر اور ارہ پشت نہنگ لے کر رستم ثانی پر چلا اور قریب آکر وار کیا انھون نے خالی دیا اور اب جو پیہم وار کیا تو اُسکے بھی دو ٹکڑے ہوے ادھر اُن دیوون نے جو کہ برادر خبر دار ہوے تھے اور خدمت اخضر پری زاد مین پہونچے اور عرض کیا کہ حضور بڑا غضب ہوا آپ جلد تشریف لے چلین مامون دیو ہامان کا دیو شتقال چشمہ نہنگان پر خبر پاکر آیا ہی کہین ایسا غضب نہ ہو کہ شاہزادہ قتل ہو جائے یہ سُنکر اخضر پری زاد غیرت آگیا اور فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور حکم دیا کہ جلد لشکر تیار ہو اور چشمہ نہنگان کی طرف آئے ہم جاتے ہین یہ کہکر مع ان سرداروں و دیو ہوا ان اپنے سپہ سالار کے راہ چشمہ نہنگان کے روانہ ہوا اور بعد مجلت چلا یہان آکر اُسوقت پہونچا جب کہ رستم ثانی نے دیو شتقال کو زخمی کیا تھا اور قتل کیا تھا اور لشکر سے لڑ رہے تھے دیوون کو برابر قتل کر رہے تھے کہ اخضر پری زاد آکر اور ہمراہیان دیو شتقال و شتقال

کو قتل کرنا شروع کیا اب جو مضراب پری نے دیکھا کہ باپ آگیا ہی دوڑکر بارہ دری مین آئی جا کر کہرے
پہنے جان مین جان آئی اپنی خواصون سے کہا کہ خدا نے بڑا فضل کیا کہ والد بزرگوار کو خبر ہوگئی وہ آگئے اب
کچھ خوف نہین ہی اور انھون نے ان دونون کو قتل کر ڈالا ہی ترے بہادر ہین یہان ملکہ تو یہ باتین کر رہی
ہی اُدھر اخضر پریزاد نے دیوون کا ستھراؤ کر دیا کہ اس عرصہ مین لشکر اخضر پری زاد بھی آگیا اب جو
سب نے ملکر حملہ کیا تو لشکر دیو شقال و شنقال کو قتل کر ڈالا ایک مرتبہ اُٹھا قدم اُٹھ گیا اور دوڑ اُن
اُن دونون کی اُٹھا کر طرف دیو ہامان کے لے بھاگے یہ تو اُدھر کو روانہ ہوے اور بعد شکست کھانے
لشکر دیو ہامان و شقال کے جبکہ وہ گزر کر گیا تو اخضر پری زاد نے دوڑکر رستم ثانی کو گلے سے لگا لیا اور کہا
کہ مین کیا آپ کی تعریف کرون کیا جرات ہی کیا طاقت ہی آپ کی لونڈی مضراب پری کہان ہی رستم ثانی
مضراب پری کا نام سُنکے کہنے لگے کہ مین تو چشمہ نہنگان مین نہا رہا تھا کہ یہ حرامزادہ آیا مین نے اُسکو
چشمہ سے نکل کر قتل کیا اور جو واقعہ کہ گذرا تھا وہ سب بیان کیا کہ اس عرصہ مین مضراب پری بارہ دری
سے سر جھکائے ہوے آئی مگر چہرے پر آثار خوشی و خرمی ظاہر باپ کے قریب آئی اور کہا کہ اباجان یہ شاہ
صاحب ترے بہادر ہین انھون نے بغیر اسلحہ کے دیو شقال و شنقال کو قتل کیا بعد اُسکے تلوار سے
اُن سب کو قتل کرنا شروع کیا مین نے تو خیال کیا تھا کہ آج جان ہی گئی اور آبرو بھی گئی نہ معلوم اُس
حرامزادے کو کیونکر خبر ہوگئی جو وہ یہان برائے خنک آیا میرے اباجان ان شاہ صاحب کو بچائے دیجیے گا
اخضر پری زاد نے کہا کہ مین تجھ سے لاکھ مرتبہ منع کر چکا ہون کہ انکو شاہ صاحب نہ کہنا یہ ہمارے محسن ہین
شاہزادہ عالی قدر ہین مگر تو نہین مانتی ہی مضراب پری نے عرض کیا کہ یہ تو ہمارے یہان فقیر ہوکر آئے تھے
انکو آپ نے یہ مرتبہ دیا کہ انھون نے اپنے کو شاہزادہ بلند مرتبہ ظاہر کیا نہ معلوم کون ہین مین تو کبھی نہین شاہزادہ
کہونگی اخضر پری زاد یہ سُنکر ہنس دیا اُدھر شاہزادہ بھی اُسکی باتون پر مسکرانے لگا اخضر پری زاد نے
کہا کہ اے شاہزادہ عالی مرتبہ اب آپ تشریف لے چلیے بس اب سیر چشمہ کی ہو چکی خدا نے اپنا بڑا فضل
کیا کہ وہ حرامزادہ قتل ہوگیا وہ اچھا وقت سوچ کر آیا تھا کہ آپ یہان تنہا تھے اور چند پری زادون
کے ہمراہ تھے وہ دیو جو کہ تخت اُٹھا کر لائے تھے وہ میرے پاس گئے اُنھون نے مجھکو خبر دی مین فوراً اُسی
وقت مع لشکر اُدھر کو روانہ ہوا اچھے وقت پر پہونچا اب آپ کا یہان قیام کرنا اچھا نہین ہی اور میرے نزدیک
بھی کسی طرح مناسب نہین ہی کہ کہین ایسا نہو وہ پھر آجاوے یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ کیا خوف ہی اگر
آئے گا تو مثل ان دونون کے قتل ہوگا جب بہت اصرار کیا تو شاہزادہ چلنے پر راضی ہوا اُسی وقت اخضر
پری زاد مع شاہزادہ و مضراب پری کے طرف اپنے ملک کے روانہ ہوا بعد جانے شاہزادے کے
وہ کل سامان خواصان ملکہ لے کر طرف شہر کے روانہ ہوئین کیونکہ یہان کا قاعدہ ہی کہ جو کوئی چشمہ نہنگان
کی سیر کو آتا ہی وہ قبل سے کل سامان روانہ کر دیتا ہی چونکہ ملکہ کا قصد تھا کہ مین ایک دو دن وہان رہونگی
یہان یہ واقعہ ہوا اخضر پری زاد ان سب کو لے کر چلا گیا اب وہ سامان کس کے لیے رہتا وہ خواصین لے کر
چلی گئین انکو تو طرف شہر کے روانہ کیجیے اب حال کچھ دیو ہامان کا سماعت فرمائیے کہ بعد روانہ ہونے دیو شقال
و دیو شنقال کے اُسنے دربار برخاست کیا بہت خوش تھا کہ ماموں صاحب ضرور ضرور میری معشوقہ کو
اُنھون آدمزاد کو قتل کر کے لائینگے کیونکہ اُنکے ہمراہ نہ لشکر ہی نہ سپاہ وہ تنہا برائے سیر چشمہ نہنگان گیا ہی
طرف پری زادون ساتھ ہین وہ کیا مقابلہ کرینگی جب اُنکی صورت دیکھینگی ڈر جائینگی دوسرے یہ ترے
[illegible] ایسے ایسے خیالات کر رہا تھا اور دل مین خوش ہوتا تھا وہ رات اُسنے اس انتظار مین

بسر کی صبح ہو گئی دربار مین آیا دربار آراستہ ہوا سب سردار آکر حاضر ہوے اسنے اہل دربار کی جانب متوجہ
ہو کر فرمایا کہ نہ معلوم مامون صاحب کو کیون دیر ہوئی چشمۂ نہنگان کچھ اسقدر دور نہین ہی اور نہ یہ بات
ہی کہ اُسپر جوان سے ہمراہ لشکر ہی کہ مقابلہ مین عرصہ ہوا ہی وہ تنہا ہی بڑا تعجب ہی کہ اس قدر وصیہ کیون
ہوا اہل دربار نے کہا کہ کوئی تو ایسی وجہ ہی جو دیر ہوئی یقین ہی کہ وہ ضرور آپ کی معشوقہ کو لے کر آئینگے
آپ پریشان نہ ہون یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اور دیو ہامان بہت خوش ہی کہ معشوقہ آتی ہوگی مین
خوب گلے سے لگاون گا اور پیار کرونگا دل کے ارمان نکالون گا یہ تو دل سے یہ گفتگو کر رہا ہی اُدھر کا
حال سنیے جبکہ ہمراہیان شقال شکست کھا کر اور لاشین اُن دونون کی اُٹھا کر بھاگے تو انکو راہ مین
شام ہو گئی انھون نے خیال کیا کہ یہ رات اسی صحرا مین بسر کر صبح کو لشکر مین چلینگے اور دیو ہامان کو
انکے حملے سے آگاہ کرینگے اور خبر دینگے اب تو رات ہی وہ سو بھی گیا ہوگا دربار ہی برخاست ہو گیا ہوگا یہ
خیال کر کے وہ رات بغیر سبزہ و خرگاہ اور بغیر آب و طعام اُسی صحرا مین بسر کی صبح کو اُٹھکر رات لشکر کے
روانہ ہوے روتے پیٹتے خاک اڑاتے گریبان چاک لاشین لیے ہوے داخل لشکر ہوے یہان ہامان
بیٹھا ہوا یہی ذکر کر رہا تھا کہ ابتک مامون جان نہین آئے ایک رات بھی گذر گئی کہ صداے گریہ جو بلند ہوئی تو
اہل دربار سے کہا کہ یہ کون روتا ہی کیسا غل ہی یہ تو میرے لشکر مین سے رونے کی آواز آتی ہی نہ معلوم یہ کیا
واقعہ ہوا ہی اس صداے گریہ سے دل ہلا جاتا ہی کلیجہ منہ کو آتا ہی کوئی دریافت کرے ایک دیو اٹھا
اور باہر بارگاہ کے آیا آکر کیا دیکھتا ہی کہ ہمراہیان دیو شقال دشقال لاشین لیے ہوے چلے آتے ہین
اُس دیو نے اُنسے دریافت کیا کہ کیون روتے ہو کیا تم پر آفت آئی ہی یہ لاشین کسکی ہین انھون نے کہا
کہ ہم دیو ہامان کے رو برو بیان کرینگے وہ دیو انکو لے کر ہامان کے روبرو آیا ہامان نے کہا کہ یہ کون لوگ
ہین اُس دیو نے کہا کہ یہ سب ہمراہیان دیو شقال ہین یہ سنکر ہامان نے کہا کہ مامون جان کہان ہین
انھون نے رو کر کہا کہ آپ کے مامون قتل ہو گئے اور آپ کے مامون زاد بھائی بھی اُس آدمزاد کے ہاتھ
سے قتل ہوے ہم لوگ بھی شکست کھا کر بھاگے رات ہم نے ایک صحرا مین بسر کی صبح کو ادھر آ کے یہ دونون
لاشین موجود ہین ملاحظہ فرمایئے دیو ہامان نے کہا کہ اُنکے قتل ہونے کی کیفیت بیان کرو کہ وہ کیونکر
قتل ہوے آدمزاد کے ہمراہ تو لشکر نہ تھا تم نے کیونکر شکست کھائی تم پر کیا آفت آئی انھون نے کہا کہ آپ
کے مامون جب یہان سے روانہ ہوے تو سیدھے چشمۂ نہنگان پر گئے وہان وہ آدمزاد مع مضراب پری کے
چشمۂ نہنگان مین نہا رہا تھا انھون نے للکارا وہ چشمہ سے نکل آیا مقابلہ ہوا انکی ضرب اُسنے روکی اور کشتی
لڑنے لگا بڑی دیر تک کشتی ہوئی آدمزاد نے اُنکی شاخ توڑ ڈالی یہ بھاگے مگر اُسنے پیچھا نہ چھوڑا کشتی لڑکر
زیر کیا سینہ پر چڑھ کر گردن اکھیڑ ڈالی بعد اُسکے اُنکو چیر کر پھینک دیا ہم لوگ تلوارین لے کر جا پڑے وہ
بھی لڑنے لگا بہت سے دیوؤن کو قتل کیا کہ شقال پہونچے یہ بھی لڑنے لگے آرہے کہ اُس آدمزاد پر
جا پڑے مقابلہ ہوا اُسنے انکو بھی قتل کیا ہم لوگ اور ہمراہیان شقال اُسپر جا پڑے وہ یکہ و تنہا ہم لاکھون
مگر اُسکو کچھ خوف نہ تھا برابر قتل کر رہا تھا کہ بھاگ اچنبھا پری زاد آیا اب تو فتح مغلوبہ ہونے لگی ہم
بے سردار تھے کیونکر لڑتے اتنے وہ لوگ لاکھون ہو گئے تھے اور نہ سکے آخر کو شکست کھا کر اور لاشین
لے کر بھاگے یہ واقعہ گذرا جو کہ ہم نے بیان کیا یہ سنکر ہامان نے ایک نعرہ مارا اور تخت سے اپنے کو
زمین پر گرا دیا اور مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگا تمام دربار مین ایک کہرام مچ گیا ہر ایک دیو رونے لگا
ہامان نے کہا کہ معلوم ہو گیا کہ خداوند ابلیس کو ہماری فتح منظور نہین ہی جب تو کوئی تدبیر کی وہ برباد

ہوئی مامون صاحب بھی قتل ہوگئے ہین زخمی ہون کیا کرون کوئی تدبیر ہن نہین آتی ہی اب تو
اختر پری زاد بہت خوش ہوگا یقین ہی کہ اُس آدمزاد کے ساتھ اُسکا عقد کردے اہل دربار نے
کہا کہ آپ کیون غم کرتے ہین اگر عقد کر بھی دے گا تو جب آپ کا زخم اچھا ہوجائے گا آپ اُس سے
لڑکر لے لیجیے گا اب اُنکی تدبیر کیجیے اُنکو جلاپے ہامان نے روکر کہا کہ اچھا اُسوقت ہیزم منگاکر اُس میں
ہین اُن دونون جنسیون کو پھونکا ہامان کے انکار پر کرم کیا اب یہ رائے ہوئی کہ اُس عرصہ ہین زخم بھی اچھا
ہوجائے گا پھر ایک مقابلہ اختر پری زاد سے ایسا کرینگا کہ وہ بھی یاد کرے گا یا اُس آدمزاد کو قتل
کیا اور اپنی معشوقہ کو بلا یا اپنی جان دی یہ رائے سب کو پسند آئی ہامان تو اپنے مامون کے غم مین
مبتلا ہی اُسکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی اب حال اختر پری زاد کا تحریر ہوتا ہی کہ وہ جو رستم ثانی اور مضراب
پری کو لے کر اپنے شہر مین گیا شاہزادے کے جان بچنے کی نہایت خوشی کی اور ایک صحبت جشن شاہانہ
قرار دی اور اُسمین حکم دیا کہ تمام پری زادان قاف حاضر ہون تمام شہر آئینہ بند کیا گیا نوبت خانے
آراستہ کیے گئے ہر ایک کے مکان پر رقص وسرود کی صحبت برپا ہوئی بارگاہ خوب آراستہ کی گئی اور
شیشہ آلات وغیرہ سے سجی گئی بادشاہ جس محل مین آکر متمکن ہوا ایک جانب رستم ثانی
وتمام پری زادان قاف دوسری جانب دیوان قاف کا مجمع ہوا برابر سند کے مضراب پری بعد
دیگرے متمکن صحبت ہوئی رقص یرپون کا شروع ہوا خوب خوب ناچین گائین ایک پری بہت
سین وخوب رو زیرم مین آئی پہلے گت ناچی بعد اُسکے یہ غزل گائی غزل

وہ قاتل ہی ہین جور وجفا پر	ہوے برہم سوال وصل پر وہ	کہ بل پڑنے لگے زلف رسا پر
دل ناشاد ہوگا شاد اک دن	وہ یہ کہتے ہین میری التجا پر	تسلی دے گئی آکے شب وصل
تصدق ہونا ؤن کی دفعہ پر	اثر یہ تھا کہ وہ بھی خوب روئے	کسی مظلوم کی آہ وبکا پر
بجست ہین اُٹھائے ظلم عدو نے	نہین وہ منفعل یہ بھی خجل ہی	لپکا جاتا ہی اپنا قلب مضطر
کسی بیدرد کے ہر نقش پا پر	قیامت ہی ہر اک انداز اُسکا	تڑپ جاتی ہی بجلی ہر ادا پر
سنا تا ظلم گردون سے نہ نے اسکان	لٹا ن قبر یوسف کس خطا پر	

جب یہ غزل گاچکی تو بعد غزل گانے کے اُسکو انعام علاوہ بہت سی خوشی رخصت ہوئی دوسری پری آئی ناچی اور اُسنے یہ غزل گائی غزل

اب تڑپنے کے سوا چارہ نہین درمان اپنا	پہنچے تیوں سے حاضر ہی دل وجان اپنا
اور دل کرگئے وہ آکے پریشان اپنا	آج بھی ہاے نہ نکلا کوئی ارمان اپنا
دل بسمل سے پھولون کی صدا آتی تھی	ہاے کیون چاک کیا تونے گریبان اپنا
جوش وحشت کا اثر بڑھ گیا رفتہ رفتہ	لے گیا کھینچ کے دل سوے بیابان اپنا
بستر غم پہ تڑپتے ہین شب فرقت مین	ہاے پرسان نہین ہوتا کبھی جانان اپنا
وہ سدھارے دل محزون پہ اداسی چھائی	مرگئے دیکھ کے ہم خانہ ویران اپنا
یہ گیا اشکون کے ساتھ شب فرقت مین	ڈھونڈھ کر لائین کہان سے دل وجان اپنا

جب وہ بھی گاچکی تو اُسکو بھی انعام کثیر ملا رستم ثانی نے خوب پریون کا ناچ دیکھا اور گانا سنا دل
بہت خوش ہوا یہان تک کہ سحر ہوگئی جلسہ برخاست ہوا سرور جنی نے جو بادشاہ کو خوش پایا
تو دست بستہ عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو کمین کچھ عرض کردن بادشاہ نے فرمایا کہ کہیے سرور جنی نے عرض کیا
اگر گستاخی معاف میرے نزدیک تو مناسب یہ ہی کہ اُس آدمزاد کے ساتھ ملکہ کا عقد فرمایئے کہ ایسا

شاہزادہ عالی خاندان پر آپ کو نصیب نہ ہوگا آپ کا جامے فخر و افتخار ہی یہ مرتبہ سوائے شہپال کے یا اور چند
شاہان قاف کے اور کسی کو نصیب نہیں ہوا آپ کو اپنے مرتبہ پر فخر کرنا لازم ہے کہ آپ بنیرہ حمزہ کے نرگ
ہوتے ہین اُنسے سلسلۂ قرابت کرتے ہین اخضر پری زاد نے کہا کہ مین خود اُس امر کو کہنے والا تھا کہ
آپ شاہزادے کا استمزاج لین اگر وہ منظور کرین تو مین اُسکا بند و بست کرون جس دن سے وہ
پردۂ قاف مین تشریف لائے ہین میرے دل مین اُنکی الفت پیدا ہو گئی ہے اور یہ امر مین نے اُسی روز
سے تجویز کر لیا تھا مگر بسبب اُسکے کہ شاید وہ انکار کرین تو میرا سخن رائگان ہوگا خاموش تھا سرور رخی
کہا کہ مین نے پہلے اُنکا استمزاج لے لیا ہے اب اُنسے موقع پاکر ذکر کرونگا اگر وہ راضی بھی نہونگے تو مین
اُنکو راضی کرونگا آپ سامان شادی کرین باقی اس امر سے بیخبر رہین مین اُنکو ہر طرح رضامند کر دونگا یہ سُنکر
بادشاہ خاموش ہو رہا جلسہ برخاست ہو گیا اخضر پری زاد داخل محل ہوا اپنی زوجہ سحاب پری
سے کہا کہ آج یہ گفتگو سرور رخی نے کی ہے مین نے اُنکو یہ جواب دیا ہے اُسنے کہا کہ آپ نے بہت خوب
جواب دیا مین خود آپ سے عرض کرنے والی تھی خدا کرے وہ آدمزاد راضی ہو جائے کیونکہ شہریارہ بڑا
بہادر ہے دیو ہامان کو کیسی شکست دی اگر وہ نہ آتا تو یہ جنگ ہمیں فتح ہوتی بادشاہ نے کہا کہ اُسکا
کیا ذکر ہے کل جو اُس آدمزاد نے جرات کی ہے وہ قابل بیان نہین ہے احاطہ بشری سے خارج ہے کہ جو دیو
سے کبھی نہ ہو سکی انسان کی کیا حقیقت ہے بادشاہ نے وہ کل حال اپنی زوجہ سے بیان کیا وہ یہ حال سُنکر
بہت خوش ہوئی بادشاہ نے کہا کہ یہ جشن مین نے اُسی کی خوشی کا کیا تھا بلکہ یہ سُنکر اور زیادہ
خوش ہوئی بادشاہ نے جاکر آرام کیا چونکہ رات بھر کا جاگا ہوا تھا اُس امر کو جب کئی دن گذرے تو ایک
دن سرور رخی نے رستم ثانی کو خلوت مین بلاکر عرض کیا کہ اے شاہزادۂ عالی مرتبت میری ایک عرض ہے اگر
قبول ہو تو غلام از بندہ نوازی کی ہوگا مصرع کہ قبول افتد زہے عز و شرف + رستم ثانی نے کہا کہ فرمایئے
وہ کیا امر ہے اگر میرا سر آپکے کام آئے تو وہ بھی حاضر ہے یا بادشاہ کے کام آئے سرور رخی نے کہا کہ آپ
کا سر آپ کو مبارک رہے اور خداوند کریم آپ کو زندہ اور سلامت و با اقبال دنیا پر تا دور قیامت قائم
رکھے ہم لوگون پر آپنے وہ احسان کیے ہین کہ تمام عمر ہم سر نہین اُٹھا سکتے ہین آپکے ہماری
جانین اور آبرو بچائی ورنہ آبرو و عزت و جان سب جاتی تھی اگر آپ یہ خاک نہ فتح کرتے تو یہ دن ہم کو
نہ میسر ہوتا شاہزادے نے کہا کہ یہ کیا احسان ہے انسان انسان کے کام آتا ہے خواہ آدمزاد ہو خواہ
پری زاد ہو مین ایک بندہ ذلیل اُس خداوند کریم کا ہون کہ جسنے تمام مخلوقات کو ایک لفظ کن سے
پیدا کیا آپ لوگون نے مجکو پردہ دنیا سے یہان پر بلا کر یہ رتبہ دیا اور یہ عزت دی اور لباس فقیری
اُتروایا مین نے کیا کام کیا یہ سب اُسکا فضل و کرم ہے اُسکی مدد سے یہ لڑائی فتح ہوئی ورنہ میری کیا
مجال تھی جو مین فتح کرتا اب آپ اُس امر کو ارشاد فرمایئے تاکہ مین اُسکو سنون اور بسر و چشم بجا لاؤن
سرور رخی نے کہا کہ میری یہ عرض ہے کہ ملکہ مہراب پری کو اخضر پری زاد آپ کی کنیزی مین دینا چاہتا ہے
اگر آپ قبول فرمائین اور شاہان قاف مین سر اُسکا آسمان افتخار تک بلند فرمائین مثل اپنے دادا کے
جس طرح کہ اُنھون نے شہپال کو تمام شاہان قاف پر عزت دی تھی اُسی طرح آپ بھی عزت افزائی
فرمایئے یہ سُنکر رستم ثانی نے جواب دیا کہ مین جو یہان آیا ہون تو اپنے بس سے نہین آیا ہون آپ ہی
لوگون نے اُٹھا منگایا ہے مین تو ترک دنیا کر چکا تھا درویشی کی حالت تھی بھلا پیر فقیرون کو عشق و محبت سے
کیا کام اور کیا مطلب وہ تو امور دنیوی سے دست بردار ہو چکے تھے اور یہ جو فرمایئے کہ آپ نے

یہان آکر اور ہم لوگون کے اصرار سے لباس درویشی ترک کیا اور پھر اہل دنیا مین شامل ہوے یہ صرف
یہان تک ہی ادھر یہ دہ دنیا کا قصد کیا پھر وہی حالت ہی دوسرے آپ لوگون کے سبب سے مین نے
خیال کیا کہ جس طور سے میزبان پر مہمان کی خاطر کرنا فرض ہی اسی طرح مہمان پر میزبان کی خوشی فرض ہی جس امر کی
بابت آپ نے تقریر فرمائی ہی اگر مجکو اہل دنیا مین شامل ہوکر رہنا منظور ہوتا تو مین منظور و قبول کرنا ہرگز
عذر نہ کرتا سرور جی نے جواب دیا کہ یہ تو آپ بجا ارشاد فرماتے ہین مگر یہ ممکن نہین ہی کہ آپ پھر لباس
درویشی اختیار کرسکین یا ہم غلامون کو چھوڑکر پردہ دنیا پر تشریف لے جائین اگر آپ تشریف لیجائینگے
تو ہمارا ن ہم کو پریشان کرے گا مین آپ سے عرض کرتا ہون کہ آپ بادشاہ کے کہنے کو قبول فرمائیے
اسکے سوا اور کہنا کچھ سمجھا یا گو کہ رستم ثانی کا دل اس حور لقا پر آیا ہوا تھا مگر بظاہر دنیا داری کے
سبب سے انکار کیا دل تو یہ چاہتا تھا کہ جس طرح ہو اس دریا کا وصل نصیب ہو اسکے سبب سے
ترک فقیری کی ورنہ کیا ضرورت تھی جب سے اسکو دیکھا ہی دل بیتاب ہی بصد بیقراری ہجر کی رات
کٹتی تھین سوائے شغل آہ وزاری کے رات دن کچھ کام نہ تھا جسوقت کہ بادشاہ کا پیغام سرور جی
نے دیا تھا رستم ثانی دل مین بہت خوش ہوے تھے کہ اب مراد دل بر آئے گی مگر انکار کرنا مصلحت
وقت تھا اسوجہ سے انکار کیا انکار کرنے کو تو کیا مگر خیال کیا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ میرے انکار کرنے سے
خاموش ہورہے تو بڑا غضب ہوگا پھر کیونکر اپنے دل بیتاب کو سمجھاؤنگا اور پھر کیا علاج ہوگا ادھر یہ
خیال کر رہے تھے کہ سرور جی نے پھر کہا کہ ای شاہزادہ عالی قدر میرے کہنے کو قبول فرمائیے
آپ اس امر سے اپنے دل کو تسکین ہونی اور یہ سنکر رستم ثانی خاموش ہورہے صرف اس قدر
کہا کہ خیر جو آپ کی مرضی مین تو انکار کرتا ہون مگر آپ مجبور کرتے ہین تو خیر یہ امر مین نے بدین سبب منظور
کیا کہ آپ ناراض نہون یہ سنکر سرور جی وہان سے اٹھکر اپنے مکان پر آیا یہان رستم ثانی بہت
خوش ہوے وہ رات بخوشی و خرمی بسر کی اور سرور جی اپنے مکان پر آیا بہت شاد تھا دل بشاش
تھا وہ شب بخوشی بسر کی یہان تک کہ خوشی کے ساتھ وہ شب بسر ہوکر سحر ہوگئی یہان اخبر پری زاد
دربار مین آیا دربار آراستہ ہوا ہر ایک سردار آکر کرسی و دنگل پر بیٹھا کہ اسی عرصہ مین رستم ثانی آکر اپنے
دنگل شوکت پر متمکن ہوے جب دربار آراستہ ہوگیا تو اسوقت مجرا جھک کر سرور جی نے بادشاہ
کے گوش مبارک مین کہا کہ بادشاہ نے سر جھکا لیا ادھر سرور جی نے اٹھکر ترنج خوشبو سینہ پر رستم ثانی
کے مارا کہ تمام اہل دربار کو ثابت ہوگیا کہ رستم ثانی کو بادشاہ نے بدامادی قبول کیا ہی اہل دربار
نے رستم ثانی کو مبارکباد دی اور سرور جی نے بادشاہ کو مبارکباد دی اور عرض کیا کہ حضور سامان
کتخدائی درست فرمائین تاریخین مقرر ہون بادشاہ یہ سنکر خاموش ہورہا مجرا جواب نہین دیا یہان
تک کہ دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر گئے بادشاہ داخل محل سفلی ہوا اپنی زوجہ سے
کہا کہ اس جوان آدمزاد نے میرے کہنے کو قبول کیا سرور جی نے ترنج خوشبو بھی اگلے سینہ پر
مارا سب کو معلوم ہوگیا کہ شادی دختر شاہ کی ہمراہ اس آدمزاد کے ہوگی اور اس سے قرار پائی ہی اب
تم کو لازم ہی کہ سامان کتخدائی کرو بیگم نے عرض کیا کہ حضور کو اختیار ہی جو رائے عالی ہو وہ
سامان فرمائیے بادشاہ نے اسی وقت باہر آکر سرور جی کو طلب فرمایا اور کہا کہ آپ تاریخ ہاے
نیک ملاحظہ فرمائیے تاکہ مین اسی امر فرخ سے فراغت کرون دیر نہ فرمائیے سرور جی نے عرض کیا کہ
رستم ثانی کی جانب سے ہونگا کیونکہ آگے عزیزون سے یہان کوئی آنے والا نہین ہی وہ یکہ و تنہا

ہین اُنکی جانب سے کون بندوبست کرے گا بادشاہ نے کہا کہ اس امر کو مین خود آپ سے کہنے والا تھا کہ آپ نوشاہ کی جانب سے سامان کرین سرورجنی یہ سُنکر اُسی وقت اپنے مکان پر آکے اور تاریخہاے نیک دیکھکر اور ایک پرچہ کاغذ پر تحریر کرکے خدمت شاہ مین روانہ کین اور اپنے مکان پر سے خدمت رستم ثانی مین آکے اور عرض کیا کہ مبارک ہو تاریخین بھی مقرر ہوگئی ہین آپ بھی اپنا سامان کرین رستم ثانی نے کہا کہ یہان میرا کون ہی جو سامان کرے مین یکہ و تنہا ہون سرورجنی نے کہا کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو مین آپ کی جانب سے سامان کرون رستم ثانی نے جواب دیا کہ مین کیونکر آپ کو تکلیف دون آپ مرد بزرگ ہین سرورجنی نے عرض کیا کہ اسمین تکلیف کیا ہی اپنے مالک اور سرپرست کے کام مین کسی کو بھی تکلیف ہوتی ہی جو مجھکو ہوگی یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ یہ آپ کی بزرگی اور بندہ نوازی ہی جو جو یہان سامان ہوتا ہی اسکا بندوبست سرورجنی نے انتظام خادمی کرنا شروع کیا یہان تک کہ دن ماجھے کا آیا برے جاہ و حشم سے ماجھا آیا یہان بھی بڑا انتظام تھا تمام شہر کے امیرونکے مکانون پر سبب رقص و سرود و کرم نمی سب کو اہلکاران شاہی سے زرد جوڑے تقسیم ہوے تھے درخزانہ وا تھا حکم تھا کہ جسکو جسقدر روپے کی ضرورت ہو وہ خزانے سے لیجاے شادی کے آخر تک تمام شہر بادشاہ کا مہمان ہی تمام شہر بائیسکوپ بند کیا گیا تھا ہر گلی کوچہ صاف و نتھان تھا یہان سے گنگا جمنی خوانون مین پنجگیان سوا پانچ پانچ سیر کی الگ پانچ خوانون مین روانہ کی گئین کارچوبی جوڑے کہاریان پہنے ہوے اُنکے سرون پر خوان اُنپر چاندی سونے کے تارون کے حمایلے ڈھکے ہوے اُنپر کمخواب کے خوان پوش پڑے ہوے تمام سپاہ ہمراہ باجے بجتے ہوے افسران فوج انتظام کرتے ہوے چوکی طلائی ایسپوٹہ و کٹورہ طلائی رکھا ہوا اُسمین بتاسا سات کشتیون مین نوشاہ کا جوڑا کارچوبی ایک تاج مکلل بجواہر مروارید لگے ہوے ہزارون مشعلین آگے ہمراہ کہاریان اُنپر کارچوبی پھٹکے پڑے ہوے طلائی و نقرئی کچھنا رکھن اس سامان سے ماجھا نوشاہ کے مکان پر پہونچا شمعین اُترنے لگین گالیان دینے لگین نوشاہ محل مین آیا یہان بھی بڑا انتظام سرورجنی نے کیا خانہ زادان قاف کا مجمع تھا جب نوشاہ محل مین آیا چوکی پر بیٹھکر جوڑا پہنا رشتے کی سالیون نے مصری کھلائی نوشاہ جوڑا پہن کر باہر آیا لوگون نے مبارکباد دی اُنکو انعام ملا اندر باہر کشتیان سمدھنون اور سمدھیون کو تقسیم کی گئین سب رخصت ہوکر دولہن کے مکان پر آئے تاریخ ساچق کی مقرر ہوئی دن ساچق کا آیا یہان سے گنگا جمنی گھڑون کی ساچق گئی تمام سپاہ شاہی ہمراہ تھی ارش کے وقت آتشبازی چھوٹتی ہوئی باجے بجتے ہوے دولہن کا جوڑا بہت بھاری جسپر کام زردوزی کیا ہوا نہایت نفیس تیار تھا غرضکہ ساچق بڑے دھوم سے دولہن کے مکان پر پہونچی سب رسوم ادا ہوے لوگ واپس آے دوسرے دن وہان سے سہدی بڑے انتظام سے آئی صبح کو یہان جلسہ کا سامان ہوا تمام رئیسان شہر و افسران فوج کی دعوت کی گئی تمام رات صحبت رقص و سرود گرم ہوئی صبح کو برات بڑے دھوم سے یہان سے روانہ ہوئی اور دولہن کے مکان پر پہونچی برائی ٹھہرائے گئے ناچ شروع ہوا ایک پری نے یہ غزل رو برو اہل محفل کے گائی سامعین مسرور و محظوظ ہوے غزل

تڑپا کیا مرا دل مضطر تمام رات
کٹتی ہی کروٹون ہی بدل کر تمام رات
افسانۂ فراق سُنا کر تمام رات
بوسے لیے جو ہم نے لپٹ کر تمام رات

پہلو مین جو نہ تھا وہ ستمگر تمام رات
اے جان انتظاری یاد مین اکثر تمام رات
بہلایا ہم نے یار کو اکثر تمام رات
سینے سے لگنے سے پھولون کی آتی ہی اب بھی بو
گذری شب فراق عجب انتشار مین

آیا نہ اس طرف وہ ستمگر تمام رات — کاٹی تڑپ تڑپ کے ہے مشتاق دیدنی
اُس بیوفا کی یاد مین اختر تمام رات — پہلو مین جب کہ یار سا آرام جان نہ ہو
تڑپے نہ کس طرح دل مضطر تمام رات — کھٹکا گیا کلیجہ مین فرقت نصیب کے
تیر نظر بصورت نشتر تمام رات — یوسف اسیر کیسو و زنار دے کے فوج کو
سجدہ بکف رہا وہ ستمگر تمام رات — یہان تک کہ نوشاہ کی محل مین طلبی ہوئی نوشتا

محل مین گیا رسمین ادا ہوئین پھر نوشاہ باہر آیا سرور جی نے خطبہ پڑھا انکو طعمت ہوا طائفون نے مبارکبادگانی شربت پلائی ہوئی پھر نوشاہ مجلس مین گیا رسم ہوئی جب آرسی مصحف ہوا اور دولہن نے آنکھین کھولین تو نوشاہ نے یہ شعر پڑھا شعر مصحف عارض کو تیرے دیکھکر کہتے ہین سب + دوسرا لوقات مین نازل یہ قرآن ہو گیا + جب آرسی مصحف سے فراغت ہوئی تو جہیز باہر نکالا گیا تمام سامان نہایت عمدگی کے ساتھ تھا نوشاہ نے سب کو سلام کیا سب نے سلام کرائی دی قلعہ یاقوت نگار اخضر پری زاد نے سلام کرائی مین نوشاہ کو دیا رات رخصت ہوئی اسقدر جہیز ملا کہ کل چیز کی تفصیل لکھی جاے یا سامان شادی تحریر ہو تو ایک اور دفتر مثل دفتر بوستان خیال کے بھار یہ مرتب مختصر طور سے تحریر کر دیا گیا کوئی طول کسی مقام پر نہین دیا معمولی عبارت تحریر ہی کچھ جدت بھی نہین کی گئی یہان تک کہ برات بھی مکان پر نوشاہ کے پہونچی سب عمدہ رخصت ہوا نوشاہ نے دولہن کو اتارا جو رسوم کہ یہان ہوتی تھین وہ ادا کی گئی بعد اسکے خلوت ہوا دونون عاشق و معشوق ایک جا ہوے دولہا نے دلہن کے رخ پر سے گھونگھٹ اٹھا کر روے انور کو دیکھا دل بیتاب کو تسکین ہوئی دل سے اضطراب گیا روے انور کے بوسے لیے دست درازی شروع کی بعد مدت کے یہ دن نصیب ہوا تھا کیا بیان ہو جو راز و نیاز کی باتین باہم ہوئین آگے جاے ادب ہی یہان تک کہ کلید ارزو سے قفل مراد کو کھولا ایک گوہر آبدار صدف آرزو مین بسیر دکیا یعنی لگہ اسی شب کو حاملہ ہوئی اسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ جسکا نام سہراب ثانی ہوگا بڑا بہادر اور زبردستان روزگار سے ہوگا تمام کفار روئے زمین کو تہ تیغ بیدریغ کرے گا سات آٹھ برس کے سن مین محل اپنے دو دو تاسم کے طلسم فتح کرے گا جب باہر آئین ملاحظہ کرینگے تو اسکے خلق و جدل کی کیفیت سے نہایت محظوظ ہونگے اور لطف اٹھائینگے یہ لڑکا بھی محل اپنے دادا عالم شاہ کے بیل بن ہوگا بڑے بڑے بہادران روے زمین اسکے ہیبت شمشیر سے پناہ مانگین گے الغرض کہ دو رات بعیش و عشرت بسر کی بوقت صبح دونون اطراف کو گئے ایک شرمندہ دوسرا خوش صبح کو کہ دلہن کا بھائی آیا دلہن کو برائے چوتھی اپنے ہمراہ لے گیا شام کو دولہا یہان سے گیا چوتھی ہوئی دلہن کو لے کر اپنے مکان پر آیا یہان رات بعشرت بسر کی چالے ہونے لگے چالے بھی ختم ہوے اب بعیش و عشرت بسر کرتے ہین رات شب برات اور روز یوم عید ہی انکو تو یہان عیش مین مشغول رکھا جاتا ہی اب کچھ حال دیو ہامان کا تحریر ہوتا ہی کہ اسکو جب اپنے ماموں کے کرپاکرم سے رہلت ہوئی تو اس عرصہ مین اسکا زخم سر بھی اچھا ہو گیا اسنے اپنے اہل کارون سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے کیونکہ جو بیڑی دو دن نہ پڑی اگر آپ لوگ مستعد ہون تو مین ایک ایسی جنگ کرون کہ انکو بھی معلوم ہو اُس آدمزاد کو قتل کرون یا گرفتار کرون مین اسکے ہاتھون سے بہت پریشان ہون سرداروں نے کہا کہ ہم آپ کے ہمراہ ہین چلیے مقابلہ کیجیے یہ سن کر دیو ہامان نے حکم دیا کہ سامان سفر تیار رہو ہم کل یہان سے طرف اخضر پری زاد کے کوچ کرینگے یہ حکم

دے کر اپنی آرام گاہ کو چلا گیا یہان سامان سفر درست ہونے لگا وہ رات اہل لشکر کو سامان سفر کے
درست کرنے مین بسر ہوئی صبح کو دیو ہامان برآمد ہوا تمام لشکر تیار تھا اسکو ہمراہ لے کر طرف شہر اخضر
پری زاد کے روانہ ہوا اور خیمہ و خرگاہ وغیرہ بھی بار کیا گیا عقب مین سپاہ کے اٹالہ بارگاہ کا تھا
یہان تک کہ دو منزلہ اور سہ منزلہ کرتا ہوا برابر شہر کے پہونچا قریب شہر پہونچ کر فاصلہ میدان جنگ کا
دے کر خیمہ و خرگاہ و بارگاہ برپا ہونے کا حکم دیا خیمے وغیرہ برپا ہوے لشکر آزاد دیو ہامان داخل
بارگاہ ہوا اس روز تو اسنے توقف کیا کیونکہ بسبب طے منزل راہ کے تھکا ہوا تھا وہ رات تو بر احسب
خواب غفلت مین گذرانی صبح کو دربار کیا اسی وقت ایک نامہ بنام اخضر پری زاد بدین مضمون تحریر
کیا کہ اے بادشاہ تم کو معلوم ہو کہ جو جو ظلم تم نے مجھپر کیے ہین مجھکو یاد ہین میرے مامون کو تم نے اس
آدمزاد کے ہاتھ سے قتل کرایا مجھکو اسنے زخمی کیا میرا مال و اسباب لوٹ لیا دربدر ہو کر آوارہ پھرا غیر
مجھکو اسکی تم سے کچھ شکایت نہین ہے ہان مگر یہ شکایت ہے کہ تم نے میری معشوقہ کو مجھکو نہین دیا لہذا اب
مین ان باتون سے درگذرا اور ان امور کا تم سے عوض لونگا بس تم کو لازم ہے کہ مضراب پری
اپنی دختر کو دلمن بنا کر اور اس آدمزاد کے ہاتھ رومال سے باندھ کر میرے پاس روانہ کر دو تا کہ مین
اس آدمزاد کو یہ دہ دنیا پر بھیج دون اور اگر ایسا نہ کروگے تو یہ جان لو کہ تمھاری قضا تمھارے
سر پر آئی ہے اب کی ایسی جنگ کرونگا کہ تمام بہادران قاف جانینگے کہ ہان کسی سے مقابلہ ہوا تھا
اگر میری ظفر ہوئی تو یاد رکھنا کہ اس طرح تم کو قتل کرونگا کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا تم پر رحم کھائینگے
اور مجھکو رحم نہ آئیگا اور اس آدمزاد کے تو گوشت کے کباب بنا کر اپنے اہل لشکر کو بطور تبرک تقسیم
کرونگا کہ انکو بھی ثواب ہو اور تمام شہر کو تاخت و تاراج کر ڈالونگا ایک کو اہل شہر مین سے زندہ نہ
چھوڑونگا یہ نامہ لکھوا کر ایک دیو کے ہاتھ اخضر پری زاد کے پاس روانہ کیا اور کہدیا کہ جہان تک ممکن
ہو اس آدمزاد کو قتل کر ڈالنا کیونکہ وہ دربار مین مرد رہیگا اور میرے نامے کی فرصت نہ جانے پائے یا اسکو گرفتار
کر لانا وہ دیو نامہ لے کر طرف شہر کے روانہ ہوا یہان تک کہ داخل شہر ہوا یہان دربار آراستہ ہے اخضر پری زاد
دربار مین تخت پر جلوہ گر ہے سرور جنی بعہدہ وزارت استادہ ہے اور سرو رمان نامی و گرامی اپنے دنگلون اور
کرسیون پر بیٹھے ہین دربار پہلوانون سے بھرا ہے رستم ثانی اپنے دنگل کشوکت پر بصد رغب و دبدبہ متمکن
ہین کہ وہ دیو نامہ بر درودولت پر آیا اور قصد اندر جانے کا کیا درگہ سالار نے روکا دریافت کیا کہ تو کہان
سے آیا ہے اسنے کہا کہ مین نامہ لایا ہون شاہ دیوان قاف یعنی دیو ہامان کا اسنے ایک نامہ بنام اخضر
پری زاد کے تحریر کیا ہے درگہ سالار نے کہا کہ ذرا تم ٹھہر جاؤ مین خبر کرون تو تم جانا اس دیو نے کہا کہ مین ضرور
جاؤنگا دیکھون کہ مجھکو کون روکتا ہے درگہ سالار نے کہا کہ تیری کیا مجال ہے جو تو قدم بھی آگے رکھ سکے
اسکے اور درگہ سالار کے تکرار ہونے لگی گفتگو کو طول ہوا ان دونون کی گفتگو کی آواز اندر دربار گاہ کے گئی
اخضر پری زاد نے سرور جنی سے فرمایا کہ یہ کیسی آواز آرہی ہے کون دربار گاہ پر آیا ہے کس سے تکرار
ہو رہی ہے ذرا خبر تو منگاؤ سرور جنی نے ایک دیو کو روانہ کیا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ کیسی در دولت پر
تکرار ہو رہی ہے کون بے ادب در دولت پر آیا ہے وہ دیو ادھر کو روانہ ہوا یہان اس قدر تکرار بڑھی کہ
نوبت شمشیر زنی کی پہونچ گئی دونون نے تلوارین کھینچ لین رد و بدل ہونے لگے کہ وہ دیو یہان آ کر
پہونچا دیکھا کہ درگہ سالار سے اور ایک دیو سے جو کہ بظاہر یہان کا باشندہ نہین ہے تکرار ہو رہی ہے وہ
دیو جو کہ خبر کو آیا تھا حیران ہو کر دیکھنے لگا اور پہرہ والون سے دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے انھون نے

بیان کیا کہ یہ دیو نامہ لے کر دیو ہامان کا آیا ہی اندر بغیر اطلاع کے جانا چاہتا تھا ہمارے افسر نے
منع کیا اور کہا کہ ہم اطلاع کر لین تو جانا اسنے کہا کہ ہم بغیر اطلاع کے جائینگے دیکھین کہ ہم کو کون منع کرتا ہی
یہ سنکر ہمارے افسر نے جواب دیا کہ ہم نہین جانے دینگے انکے انکے تکرار ہونے لگی اب نوبت
شمشیر زنی کی پہونچی ہی یہ سنکر وہ دیو فورا دربار کے اندر واپس گیا اور جاکر سرور جنی سے کل واقعہ بیان
کیا سرور جنی نے یہ سنکر بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ اُس نامہ بر کو اندر بارگاہ کے
طلب کرو ہم دیکھین کہ کیا نامہ لایا ہی یہ سنکر بس کا کسی وقت سرور جنی نے ایک چوبدار کو روانہ کیا
اور کہا کہ جاکر درگہ سالار سے کہدو کہ اُس نامہ بر کو آنے دے بادشاہ نے طلب فرمایا ہی پس وہ چوبدار
باہر آیا درگہ سالار سے کہا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہی کہ اُس نامہ بر کو اندر آنے دو بادشاہ نے طلب فرمایا ہی
درگہ سالار نے ہاتھ روک لیا اور کہا کہ اب جاؤ خود بادشاہ نے طلب کیا ہی کہ تمکو خبر ہو گئی اب مین تمکو
جبتک حکم تمہاری طلبی کا نہ آتا مین تم کو نہ جانے دیتا خواہ اسمین مین قتل ہونا خواہ تم وہ دیو یہ سنتا ہوا ہمراہ
چوبدار کے دربار مین آیا یہان آکر دیکھا کہ کیسے کیسے دیو ان قوی ہیکل دنگلون اور کرسیون پر متمکن ہین پہلے
تخت ہین وہ آدمزاد و نقل طلائی پر بصد شان و شوکت جلوہ فرما ہی تخت پر اسکے دہنے اور بائین طرف
اسکا ہاتھ بلا تحاشہ سلام کو اٹھ گیا رعب شاہی سے بند بند کانپنے لگا مجرا کرکے خاموش ایستادہ ہو گیا
خادمون نے باشارہ وزیر کرسی لاکر روبرو تخت کے بچھا دی وہ اُسپر سلام کرکے بیٹھ گیا ساقی نے بحکم
بادشاہ جام شراب لبریز کرکے نامہ بر کو دیا اُسنے وہ جام سلام کرکے لے لیا اور پی گیا جب اُسکا دماغ بادہ
ناب سے گرم ہوا تو پکارا کہ منعم نامہ دار منعم نامہ دار سرور جنی نے کہا کہ کیا نامہ لائے ہو کہا دیو ہامان
بادشاہ دیوان قاف کا یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ لاؤ نامہ اُس نامہ بر نے نامہ سے کھول کر بادشاہ
کے دست مبارک مین دیا بادشاہ نے خود لفافہ چاک کرکے نامہ پڑھا جب بادشاہ نامہ پڑھ چکا تو
رستم ثانی نے عرض کیا کہ مجکو بھی نامہ عنایت ہو تا کہ مین بھی دیکھون کہ اُسنے کیا تحریر کیا ہی بادشاہ نے
وہ نامہ ہاتھ مین رستم ثانی کے دے دیا انھون نے تمام و کمال نامے کو پڑھا جب پڑھ چکے تو اُسکو
چاک کرکے اُس دیو سے کہا کہ تو جاکر دیو ہامان سے کہدینا کہ یہ کیا بیہودہ تحریر ہی اگر اب کی مرتبہ کوئی ایسی
تحریر آئے گی یا نام ملکہ کا تیری زبان پر جاری ہوگا تو یاد رکھنا کہ وہین آکر تیری زبان گدی سے کھینچ لونگا
تو اپنے دل مین سمجھا کیا ہی تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو بیلشکر جمع کرکے یہان آیا ہی یاد رکھنا کہ اب کی
مرتبہ وہ سزا دونگا کہ تمام عمر نہ بھولے گا اُس دن سے ہاتھ سے بچ گیا ورنہ قتل کر ڈالتا اب کی نہ چھوڑونگا
قتل تیرے کامون کے تجکو بھی قتل کرونگا یقین ہی کہ وہ دوزخ مین تیرا منتظر ہوگا بغیر تیرے داخل
جہنم نہوگا اللہ اللہ اب اسقدر غرور ہو گیا ہی کہ یہ تحریر کرتا ہی کہ اُس آدمزاد کے ہاتھ رومال سے باندھکر
ہمارے پاس بھیجدو اور ملکہ کو دلہن بناکر روانہ کردو ارے تو اسی حسرت و ارمان مین مرے گا تجھے ملکہ کی
صورت دیکھنا نصیب نہ ہوگی اسکے عوض مین عروس مرگ سے ہمکنار ہوگا اور وصل مرگ میسر ہوگا تو کیا
اہل شہر کو قتل کرے گا تیری خود قضا تیرے سر پر آئی ہی اور موت دامن گیر ہی جو تو پھر ہمارے مقابلے کو
آیا ہی اسی مین خیر ہی واپس چلا جا کیون اپنی جان مفت مین بلاتا ہی اور یہ بھی کہدینا کہ ہم ہر وقت تیرے
مقابلہ کو موجود ہین ہم کسی وقت پر ما ہر نہین ہین یہ تقریر جو اُس دیو نے سُنی اور نامے کو چاک دیکھا
تو زمانہ اُسکو مین تیرہ و تار یک ہو گیا ایک مرتبہ بل کھا کر پکارا کہ اے آدمزاد تو نے بڑا غضب کیا کہ نامہ
کو شاہ قاف کے چاک کر ڈالا اور اُسکی شان مین ایسے کلمات سخت و ناسزا زبان پر جاری کیے

مین کب تجھکو چھوڑتا ہون کہ تو زندہ میرے ہاتھ سے بچے تجکو اس بے ادبی کی سزا دیتا ہون یہ کہکر کرسی
پر سے اُٹھا اور طرف رستم ثانی کے چلا اہل دربار نے دیکھا کہ رستم ثانی اسی طرح بے خوف اسنے
دنگل پر بیٹھے رہے مگر خوف نہ کیا کہ اُس دیو نے قریب پہونچ کر اپنا وار کیا اور ہاتھ دراز کیا کہ انکو اُٹھا کر
گرفتار کرلون جب انھون نے دیکھا کہ اسکا ہاتھ قریب آیا فوراً انھون نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور ایک طمانچہ مارا
کہ منھ اسکا پھر گیا مگر پورا طمانچہ نہین پڑا اگر پڑتا تو سر جبر کر دن پر سے اُڑ جاتا بلکہ سایہ اُسکے سر پر اُسکو
غش آگیا دیر تک پڑا رہا جب اُنکو کھو کی تو دیکھا کہ وہ آدمزاد دنگل پر بیٹھا ہی پھر آنکھ
بند کرلی کہ ایک دیو نے رستم ثانی سے کہا کہ اسکو ہوشیار کردو دیکھو کہ جائے اپنے لشکر کو ورنہ اسکو اس
بے ادبی کی اسی قدر سزا دینا کافی ہی کہ اسکا آدھا منھ کالا کرنا اور آدھا لال اور دونون اسکے کان کاٹ کر
اسکے ہاتھ مین دینا اور کہنا مین جو تیونکا مارتا ہون یہی سزا ہی اگر یہ بھی نہ ہوتا تو قتل کا حکم دیا جاتا
نامہ بر کو قتل کرنا کسی مذہب مین روا نہین ہی یہ حکم سنکر وہ دیو اُٹھا اور اُسکے قریب آیا اور کہا کہ آپ لوگ
کیون ڈرتا ہی کوئی تجکو اذیت نہ دے گا اپنے لشکر کو جا وہ یہ سنکر کانپتا ہوا اُٹھا اور سیدھا طرف دربارگاہ
کے چلا پھر پلٹ کر بھی نہ دیکھا کہ آدمزاد ہی یا نہین کانپتا لرزتا باہر آیا یہان دیوون نے اسکو پکڑ کر اسکا نصف
منھ سیاہ کیا اور نصف سُرخ اور دونون کان کاٹ کر اسکے ہاتھ مین دیے اور جوتیون کا ہار گلے مین
ڈالا اور اُس سے کہا کہ تو اب سیدھا اپنے لشکر کو چلا جا اگر اب یہان ٹھہرے گا تو قتل ہو جائے گا
یہ سنکر وہ سیدھا اپنے لشکر کو روانہ ہوا اطفال شہر اُسکے عقب مین تالیان دیتے تھے مگر وہ سر جھکائے
ہوے دونون کانون سے خون بہتا ہوا چلا جاتا تھا یہان دیو ہامان نامہ بر کے انتظار مین تھا کہ دیکھے
کیا جواب نامہ لے کر آتا ہی اور کیا جواب لاتا ہی یقین ہی کہ اخضر پری زاد نے اُس آدمزاد
کو گرفتار کرکے اور مضراب پری کو دُھن بناکر اُسکے ہمراہ کر دیا ہوگا وہ لے کر آتا ہوگا یہان یہ انتظار
کر رہا تھا کہ اُدھر وہ دیو نامہ لے کر اُس بہشت کدائی سے داخل لشکر ہوا اہل لشکر اُسکی صورت دیکھکر
ہنستے تھے اور باہم مذاق کرتے تھے مگر وہ کسی سے کچھ نہین کہتا تھا سر جھکائے ہوے چلا جاتا تھا اور نہ کچھ
جواب دیتا تھا یہان تک کہ داخل بارگاہ ہوا اور دیو ہامان کے روبرو استادہ ہو گیا مگر خاموش
دیو ہامان نے جو اُسکو دیکھا تو دل مین کہا کہ یہ کون بلا ہی کہ جیون بلا خوف و خطر میرے روبرو آکر استادہ
ہی بس یہ خیال کرکے آواز دی کہ تو کون ہی جلد بتا اُسنے کچھ جواب نہ دیا تب تو دیو ہامان نے حکم دیا
کہ اسکو مار کر نکال دو نہ معلوم یہ کون بلا بارگاہ مین گھس آئی ہی اب تو دیو اُٹھے کہ ماریں جب اُسکے
دیکھا کہ سب دیو مل کر مارنے کو موجود ہین کہا کہ مین ہون نامہ بر جو کہ پاس اخضر پری زاد کے نامہ لے کر
گیا تھا دیو ہامان نے کہا کہ یہ کیا تیری حالت ہی اُسنے کل حال بیان کیا جب کہ یہ حال دیو ہامان
نے سنا تو بہت غصے مین ہوا اور مانند بید کے کانپنے لگا بال تمام بدن کے مثل نکلہ آہنی کے استادہ
ہو گئے اُسی حالت غیظ مین ایک دیو سے کہا کہ تو اسی وقت اخضر پری زاد کے پاس جا اور زبانی کہنا
کہ تم نے بہت بُرا کیا کہ میرے نامہ بر کے ساتھ ایسی حرکت کی کہ جسکا کچھ بیان نہین ہی اور نہ ہو سکتا ہی
لہذا تم کو اگر اپنی خیریت منظور ہی اور اہل شہر کا خون ناحق ہونا منظور نہین ہی تو فوراً برائے جنگ و جدال
بیرون شہر آؤ تاکہ مین مقابلہ کرون اور اگر نہ آؤ گے تو مین بلغار کرکے داخل شہر ہونگا اور اہل شہر کو قتل کر ڈالونگا
آیندہ تم کو اختیار ہی تم نے یہ خطا ایسی نہین کی ہی کہ جو لائق عفو ہو وہ دیو یہ پیغام سُنکر اُسی وقت
طرف شہر کے روانہ ہوا اور داخل شہر ہو کر دربارگاہ پر آیا درگہ سالار نے روکا اُسنے کہا کہ مین دیو ہامان

کے پاس سے پیغام اخضر پری زاد بادشاہ قاف کے پاس لایا ہون اُسنے کہا کہ مین اطلاع کرتا ہون
اگر حکم جائے گا ہوگا تو مین جانے دونگا ورنہ واپس جانا اُس دیو نے کہا کہ جاکر عرض کرو کچھ ضروری
پیغام ہی مگر زبانی عرض کرنا ہی درگہ سالار اندر گیا جاکر عرض کیا حکم ہوا کہ بلالو درگہ سالار باہر آیا اُسکو
ہمراہ لے کر اندر آیا اُسنے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور پیام دیو ہامان کا بیان کیا بادشاہ نے جواب دیا کہ
دیو ہامان سے کہدینا کہ ہم آتے ہین تو کیون اسقدر اضطراب کرتا ہی کل ہمارا پیش خیمہ وہان پہونچ جائے گا وہ دیو پیشکر
سلام کرکے رخصت ہوا اور اپنے لشکر مین داخل ہوا جواب پیام دیو ہامان سے کہدیا کہ وہ شکر خاموش
ہورہا یہان بعد جانے سفیا ہر کے اخضر پری زاد نے سرور بخشی سے حکم کیا کہ ہمارا پیش خیمہ طرف لشکر دیو ہامان
کے روانہ کرو ہم کل یہان سے کوچ کرینگے یہ حکم دے کر دربار برخاست کیا اور خود داخل محل ہوا ادھر وزیر نے
پیش خیمہ مع ایک لاکھ زرہ دیو کے طرف لشکر دیو ہامان کے روانہ کیا اور لشکر مین حکم بھیج دیا کہ سب تیار
رہین کل صبح کو بادشاہ طرف لشکر دیو ہامان کے کوچ کرے گا یہ حکم بھیج کر خود اپنے محل مین گیا یہان
لشکر مین تیاری ہونے لگی اُدھر دیو شبرنگ پیش خیمہ لے کر بیرون شہر آیا اور طرف لشکر دیو ہامان
کے کوچ کیا دوسرے دن بہت تڑکے مقابل لشکر دیو ہامان کے پہونچ گیا دیو ہامان بوقت صبح مع
اپنے مصاحبون کے سیر کر رہا تھا کہ دیو شبرنگ پیش خیمہ شاہی لے کر پہونچا بمقابلہ لشکر دیو ہامان کے پڑاؤ
وغیرہ برپا کین یہ تو یہان درکش ہوا ادھر وقت صبح بادشاہ بعد فراغ نماز صبح برآمد ہوا اخضر بھی اپنے مقام پر آیا
جب سردار جمع ہوگئے تو بادشاہ نے مع رستم ثانی دہ لاکھ زرہ ہائے دیو و پری زادان پرخطر کے برائے
مقابلہ دیو ہامان کوچ فرمایا لشکر تیار تھا ہمراہ ہو لیا اسی وقت بیرون شہر آپنے وہان سے بہت تیز گامی کرتے
ہوئے قریب سہ پہر کے متصل لشکر دیو ہامان پہونچ گئے یہان دیو شبرنگ نے خیمہ دربارگاہین وغیرہ برپا
کر رکھی تھین بادشاہ و شاہزادہ و دیگر سردار تو اپنی بارگاہون مین اترے لشکر الگ اترا بازارین آراستہ
ہوگئین علم لشکر کھل گئے نقارے بجنے لگا سودا بکنے لگا یہان تک کہ مسافر روز نے اپنی منزل پر پہونچ کر رخت
سفر کھولا اور دیو شب کی آمد ہوئی شاہ سیارگان مع اپنی سپاہ انجم کے میدان زیر عدی مین جلوہ گر ہوا وہ
تمام صحرا مین چاندنی کا پھیلنا یہ معلوم ہوتا تھا کہ دریائے نور موج زن ہی وہ ہوائے سرد کا چلنا وہ بسبب
خنکی طبیعون کا چستگی کرکے دیتا عجب سماں دکھاتا تھا یہان تک کہ رات ہوگئی طلایہ دونون
لشکر دن مین پھرنے لگا صدائے حاضرباش و ناظرباش بلند ہوئی حتی کہ دیو شب نے شکست کھائی اور
رات آخر ہوئی آثار سحر چہرۂ گردون پر ظاہر ہوئے دونون لشکرون مین دربان بجنے لگین سپاہ اخضر
پری زاد مین اذان ہونے لگی وہ صحرا کے درختون پر طیوران خوش الحان کا اپنی زبانون مین حمد و
ثنائے الٰہی ادا کرنا درختون کا بسبب نسیم سحری کے جھونکے سے زمین کے بوسے لینا وہ سبزے کا زمین پر
برنگ مخمل نظر آنا اُسپر اوس کے قطرون کا چمکنا عجب لطف تھا اخضر پری زاد بیدار ہوا رستم ثانی بھی
خواب راحت سے بیدار ہوئے دونون نے نماز صبح ادا کی طبل رات کو بج ہی چکا تھا دونون بہادر مسلح
اور مکمل ہوکر خیمون سے برآمد ہوئے ادھر لشکر تیار ہوکر آگیا تھا دونون افسر مرکبون پر سوار ہوئے لشکر کو
عقب مین لے کر میدان جنگ مین آئے اُدھر سے دیو ہامان بھی اپنے قواعد بندی سے فراغت کرکے
اور لشکر ہمراہ لے کر رزم گاہ مین آیا صفوف جدال و قتال آراستہ ہوئین سپاہیون نے نکل کر بسبب بلندی زمین
کو ہموار کیا سقون نے آب پاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھایا صفوف جدال و قتال یون آراستہ ہوئین کہ
میمنہ و میسرہ قلب و جناح ساقہ و کمین گاہ قلب لشکر مین مرکب اخضر پری زاد کا آگیا پہلے مرکب

پرشاہزادہ رستم ثانی قائم ہوے اسی طرح قلب سیاہ مین دیو ہامان نے اپنا تخت قائم کیا یہان تک
کہ بعد صف آرائی کے دونون جانب سے نقیب نکلے نقابت کی چند اشعار مدمت دنیا مین پڑھے اشعار

رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا — مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا — کل جہان پر شگوفہ و گل سے تھے
آج دیکھا تو خار بالکل تھے — تاج مین جنکے ٹنکے تھے گوہر — ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسۂ سر
کل تھا جس جا پہ بلبلون کا ہجوم — آج اُس جا ہی اشیانۂ بوم — مطرب مستی کا جو نہ ٹلتے تھے
نہ کبھو دھوپ مین نکلتے تھے — گردش چرخ سے ہلاک ہوے — اشتخوان تک بھی اُنکے خاک ہوے
جو کہ تھے بادشاہ ہفت اقلیم — ہوے جا جاکے زیر خاک مقیم — ہے گا شیرین نہ کوہکن کا پتا
نہ کسی جا ہی نل دمن کا پتا — اب نہ رستم نہ سام باقی ہے — فقط اک نام ہی نام باقی ہے
صبح دم طائران خوش الحان — پڑھتے ہین کل یہن علیہا فان — اے بہادر یہ دنیا عجب سرا ے

فانی ہی یہان کسی کو قیام نہین ہی اگر آج باپ مرا تو کل فرزند کی باری ہی اسمین جسکو نام اپنے باپ دادا کا
روشن کرنا ہو روشن کرے دیکھو نہ رستم رہا نہ سہراب صرف انکی بہادری کا چرچا ہر ایک کی زبان پر جاری ہی اے جوانو
کوشش کرو نام آوری کی دنیا مقام سفر ہی کسی کو یہان راحت نہین بلکہ جاے رنج و غم ہی ملک عدم کا
راستہ کھلا ہوا ہی کوئی آج سفر کرے گا کوئی کل یقول شاعر اشعار

چلا چلا ہی کوئی چل چکا ہی — یہان ہی سب ہی کچھ یہان لطف کیا ہی — یہ دنیاے فانی تاسف کی جا ہی
دکھاتا ہی سب کو نیا طور عالم — یہ کچھ اور عالم ہی وہ اور عالم — یہ دار فنا ہی اور وہ ملک بقا ہی

غرض حیات مستعار کا کچھ اعتبار نہین ہی جو کام کرنیکی کا ہو جالے وہ بہت خوب ہی سواے نیک نامی کے دنیا مین کچھ باقی نہین رہتا ہی
اس طرح جو نقیبون نے مذمت دنیا مین چند اشعار پڑھے اور یون صدا بلند لگائین صفوف جدال و قتال پر
مانند صف مژگان کے سناٹا چھا گیا دل جوانان لشکر کے نشانہ ہو گئے چہرون پر سرخی آگئی فرط شجاعت
سے چہرے سرخ ہو گئے جوان دلاور قبضہ شمشیر جونے لگے نشہ بہادری سے جھومنے لگے نقیب نقابت
کرکے چلے گئے کہ ایک مرتبہ لشکر کفار کے علمبردار کی پر آئے دیو خرچنگ دیو ہامان سے اجازت لے کر
میدان مین آیا مبارز طلب کیا ادھر سے دیو شبرنگ اسکے مقابلہ کو گیا دونون باہم ہم نبرد ہوے
آرہ پشت نہنگ چلنے لگے ایک مقام پر جو شبرنگ نے آرہ کا وار کیا تو سر پر دیو خرچنگ کے پڑا جگر گا
اگر آیا وہ کافر کرگرا اسنے صدا دی کہ آئے اور کوئی مقابلہ کو فوراً دیوار چنگ برادر خرچنگ
بھائی کو کشتہ دیکھکر مقابلہ کو آیا وار شمشاد کا وار کیا شبرنگ نے اُسکو خالی دے کر جو اپنا وار
کیا تو اسکی کمر گاہ پر لگا اسکے دو ٹکڑے ہوے پھر دیو سنگ صورت نکلا وہ بھی شبرنگ کے
ہاتھ سے واصل جہنم ہوا غرض شام شبرنگ نے دس دیو جان سے مارے اور پانچ دیوون کو زخمی کیا
کہ شام ہو گئی ہامان نے طبل بازگشت بجوایا دونون لشکر پھر کر اپنے مقام قیام گاہ پر واپس آئے
اخضر پری زاد داخل بارگاہ ہوا اُدھر دیو ہامان مغموم و رنجور اپنی بارگاہ مین آکر منجا حکم نواخت طبل
جنگ و نقارے پر چوب پڑی یہ خبر لشکر اخضر پری زاد مین پہونچی وہان بھی کوس حربی بفضل ایزدی
بجا یہان تو بعد بجنے طبل جنگ کے اخضر پری زاد نے حکم دیا کہ طائفہ حاضر کیا جاے ہم ناچ دیکھینگے
تاکہ کلفت دور ہو دل مسرور ہو فوراً طائفہ حاضر ہوا پہلے گت ناچی پھر غزل گائی غزل

ہو گیا شوق ہی اخضر پہ منزل ہم کو — لے گیا صبح کے دل ہی سوے قاتل ہم کو
آج پھر خاک مین ملنے کے ہوے ہین ساماں — کوچہ یار مین پھر لے کے چلا دل ہم کو

بھولی بھولی تری صورت کا خیال آتا ہی — دیکھکر ہجر کی شب مین سہ کا ل ہم کو
آرزو دل مین تڑپنے کی رہی جاتی ہے — تو لے زانو سے دیا ہی جو قا تل ہم کو
دل تڑپ کر یہی پہلو مین صدا دیتا ہی یار — تر جمی نظرون نے کیا ہی تری بسمل ہم کو
دفن کرکے لحد تنگ مین رخصت ہوے سب — یار ہو سنجا گئے آکر منزل ہم کو
ہاے دل ہاے کلیجہ یہ کیا کرتے ہین — عشق و قبہ مین بس اتنا ہوا حاصل ہم کو
واہ واہ واہ نگاہون سے گرا کر تم نے — سب کی نظرون سے گرایا سر محفل ہم کو
اٹھ گئے آپ تو پہلو سے اُدھر صبح وصال — درد فرقت نے ادھر کر دیا بسمل ہم کو
سخت آوازی تخت سے حیرانی تھی — شکر صد شکر ملی قبہ کی منزل ہم کو
سب یہ ہی حضرت زیبا کا تصدق یوسف — شعر کہنے کا جو فن ہو گیا حاصل ہم کو

دو پہر رات تک یہان ناچ گانا رہا جب زلف لیلاے شب تا کمر ہو چکی تو بادشاہ اٹھکر اپنے
خیمہ آرام گاہ مین گیا رستم ثانی بھی جاکر آرام پذیر ہوے اُدھر دیو ہامان بعد بجوانے طبل کے
تھوڑی دیر تک دربار مین بیٹھا بعد اسکے اٹھکر چلا گیا اور غافل ہوکر سو رہا رات بھر دونون
لشکرون مین طلایہ پھرا کیا تیاری جنگ ہوا کی کہ رات گذر کر سحر ہوئی دونون لشکر میدان مین
صف آرا ہوے نقیب نقابت کرکے چلے گئے کہ لشکر کفار سے دیو میمون ہامان سے اجازت لے کر
مقتل مین آیا مبارز طلب کیا ادھر سے آج پھر دیو شبرنگ اسکے مقابلہ کو گیا بعد رد و بدل کے
اسکو بھی قتل کیا دیو ملنگ سرتمانی میدان مین آیا اور شبرنگ کا مقابل ہوا اسکو بھی شبرنگ نے
قتل کیا کہ دیو عقرب چشم مقابلہ کو آیا اسکو بھی زخمی کیا پھر دیو مار خوار مردم درکر تر از بر دست ہو
مقابلہ کو آیا اسکے ترکی دیر تک وار چلے ایک مقام پر جو شبرنگ وار کرتا ہی تو وہان پر موش خانہ
تھا اسکا پانون اسمین جاتا رہا یہ کرنے لگا اسنے خیال کیا کہ مین اپنے کو سنبھال لون تو وار کرون جو تو
اُدھر متوجہ ہوا اور اسنے فرصت کو غنیمت جان کر اپنا وار دار خمشاد کا کیا کہ اسکے سر پر پڑی تا دوابرو
اتر گئی اسنے دوسرا نہ مارا کہ دار تو نکل گئی مگر سر سے اسقدر خون جاری ہوا کہ غش آگیا وہ حرام خور جو خون
کہ شبرنگ کے زخم سے نکل کر زمین پر گرا تھا اسکو اٹھا کر پینے لگا یہ حال دیکھکر بادشاہ نے حکم دیا
کہ کوئی جاکر اسکو قتل کرے اور شبرنگ کو میدان سے واپس لاے یہ سنکر دیو گلرنگ برادر
شبرنگ بحکم بادشاہ براے مقابلہ آیا شبرنگ کو اسی حالت غش مین پایا اور دیوون کے ہمراہ کرکے
لشکر مین روانہ کیا آپ اسکے مقابل ہوا اور کہا کہ او حرام خور تو نے آیا ہی یا خون پینے ہوشیار ہو میرا
مقابلہ کر یہ سنکر اسنے وہی خون اگلدیا وار اسپر مارے اور کہا کہ اسی سے مین نے اسکو بھی زخمی کیا ہی
تجکو بھی زخمی کرونگا بس گلرنگ نے اسکے وار کو خیال مین لاکر جیسے ہی قریب سر پہونچی ہاتھ بڑھا کر پکڑ لی
اور ہاتھ موڑ کر چھین لی اور اسکے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر اسکو اٹھا لیا اور زمین سے بالاے سر بلند کیا زور
کر دو سر چرخ دے کر اس زور سے زمین پر مارا کہ تمام صحرا ہل گیا اور استخوان تک اسکے ریزہ ریزہ ہو گئے
ایک تہل تہلہ ہوکر رہ گیا دیو گلرنگ نے صدا دی کہ اور کوئی ہے جسکو آرزو مرگ کی ہو وہ میرا مقابلہ کرے یہ
صدا سنکر دیو شاخ دراز کہ تر از بر دست ہی مقابلہ کو آیا آتے ہی زاغتول کا وار کیا گلرنگ نے خالی
دیا ہاتھ کئی وار کی نوبت آئی ایک مقام پر گلرنگ نے خالی پاکر جو وار کیا تو سر اُس دیو کا تن سے کٹا کر
دور جا گرا پھر صدا دی کہ او دیو ہامان اور کسی کو میرے مقابلہ کے لیے روانہ کر یہ سن فوراً دیو رعد صدا

کہ جسکی صدا سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ رعد گرج رہا ہی مقابلہ کو نکلا گلرنگ نے کہا کہ کیون تعجب نے گیر ہو تو لے دیکھا نہین کہ مین نے کیونکر ان دونون کو قتل کیا مثل انکے تجکو بھی قتل کرونگا یہ سنکر اُسنے کہا کہ تو کیا بیہودہ بکتا ہی مین خود تیرے قتل کرنے کو آیا ہون دیو گلرنگ نے کہا کہ لا کیا حربہ رکھتا ہی اُسنے چادر جلقانی کا وار کیا گلرنگ نے خالی دے کر جو وار ستمشاد کا وار کیا تو اُسکے دو پر کاٹے ہوے وہ بھی مر کر گرا کہ اسی عرصہ مین شام ہو گئی دونون لشکرون مین طبل بازگشت بجے دونون لشکر اپنے مقام فرودگاہ پر واپس آئے دیو ہامان رنجور آکر اپنی بارگاہ مین داخل ہوا تھوڑی دیر تک مغموم بیٹھا رہا بعد اُسکے حکم دیا کہ بجے کوس حربی کل پھر مقابلہ ہوگا بس فوراً نقارے پر چوب پڑی صدا ے طبل جنگ لشکر اخضر مین پہونچی وہان بھی بموجب حکم بادشاہ کوس رزمی بجا دیو ہامان تو غم زدہ اپنی بارگاہ مین آرام کرنے کے لئے گیا یہان لشکر اخضر پری زاد مین موافق روز گذشتہ کے آج پھر صحبت ناچ شروع ہوئی ایک پری نے آکر یہ غزل گائی

چاند سے منہ کو ترے یاد کیا کرتے ہین — شب مہتاب مین فریاد کیا کرتے ہین
صورت خواب فراموش ہی یان عشق صنم — اپنے اللہ کو ہم یاد کیا کرتے ہین
شہر مسکن کبھی اپنا کبھی جنگل ماوا — سفیر ویرانہ تو آباد کیا کرتے ہین
ایک سا ظاہر و باطن ہی نہین معشوقون کا — پردہ نازمین بیداد کیا کرتے ہین
شاعرون نے قد و زلف کو ترے دیکھا ہی — منصرم سرو و پہ ایراد کیا کرتے ہین
صاحب حسن وہ صانع نے بنایا ہی تجھے — جرأت بندگی آزاد کیا کرتے ہین
حال دیکھا ہی جنون نے کہ ہمارا تجھ سے — خندہ ای ظلم کی بنیاد کیا کرتے ہین
لالہ و گل کا نشان رکھتی نہین گل منی — باغبان باغ کو برباد کیا کرتے ہین
کیا کہون یار سے کہتے ہوے شرم آتی ہی — حضرت دل جو کچھ ارشاد کیا کرتے ہین
دیکھیے کٹتے ہین کب رات کاٹے یہ پہاڑ — درد سر صورت فرہاد کیا کرتے ہین
بلبلون کے جو گلے گھونٹے ہین لاکر تہ دام — پھپھے بازی مین صیاد کیا کرتے ہین
غم شب ہجر مین اپنے نہین درپیش آتا — ذکر سے وصل کے دل شاد کیا کرتے ہین
آتشین نالون کی اللہ ری گرمی شب ہجر — نرم تر موم سے فولاد کیا کرتے ہین
سنتے ہین شوق شہادت کا جو میرے شہرہ — یاد اشش مجھے جلاد کیا کرتے ہین

یہان تک کہ قریب دو پہر رات کے یہ جلسہ رہا بعدہ اخضر پری زاد و رستم ثانی دونون اپنے اپنے خواب گاہ کو گئے یہان لشکر مین تمام رات طلایہ پھرا کیا اور نقارہ بجا کیا سامان جنگ رہا یہان تک کہ وہ شب تمام ہوئی در مشرق سے آمد شاہ خاور کی ہوئی اعلام نور ظہور کرنے لگے تاریکی شب برطرف ہوئی ہر ایک آنکھ انسان نے کرا نکھین ملتا ہوا اُٹھا اُدھر موذنون نے صدا ے اللہ اکبر بلند کی لشکر ہامان مین بوجہاٹ ہونے لگا کہ ادھر بادشاہ بیدار ہوا وضو کیا نماز سحر پڑھی بعد فراغ نماز اسلحہ تن پر آراستہ کیے خیمہ سے برآمد ہوا اپنے خیمہ سے رستم ثانی بھی مسلح اور مکمل ہو کر باہر تشریف لائے اس عرصہ مین تمام لشکر تیار ہو کر آمادہ بر رزمگاہ ہوا بادشاہ مع لشکر آکر میدان جنگ مین رونق افروز ہوے صفین درست ہوین اُدھر سے دیو ہامان مع اپنی سپاہ کے آیا صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی بعد فراغت نقابت لشکر ہامان سے آج دیو فیلان برا ے مقابلہ آیا میدان مین آکر رزم جو ہوا ادھر سے گلرنگ اُسکے مقابلہ کو گیا گھنٹون کے بعد نوبت جنگ و جدل کی آئی گلرنگ کے ہاتھ سے وہ قتل ہوا اُسکا بھائی

دیو شرار مقابلہ کو آیا وہ بھی مارا گیا پھر دیو منکر نے آکر مقابلہ کیا وہ زخمی ہوا یہ حال دیکھکر دیو ادراک کو
بڑا بیباک تھا میدان مین آیا گلرنگ سے ہم نبرد ہوا اور لڑنے لگے کئی دار تک رد و بدل ہوئی آخر کو
گلرنگ اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا یہان سے دیو سمناک اُسکے مقابلہ کو گیا وہ بھی زخمی ہوا یہ حال دیکھ کر
ہومان نے اجازت لی اور جاکر اُسکا قتل کیا اور پھر مبارز طلب کیا ہومان کے مقابلہ کو دیو غوا ک آیا وہ بھی
ہاتھ سے ہومان کے قتل ہوا دیو خطر نکلا وہ بے خطر قتل ہوا کہ دیو مدہوش نے نکل کر مقابلہ کیا وہ تو
مدہوش تھا کیا لڑتا ایک ہی وار مین اُسکو ہوش آگیا ساری مدہوشی بھول گیا شام تک دیو ہومان سے
لڑتے دیو مارے کہ شام ہوگئی اور پراگندہ ہوگیا طبل بازگشت پر چوب تیری فوجین واپس گئین دیو ہومان
اپنی بارگاہ مین آیا دربار آراستہ ہوا اہل دربار سے کہنے لگا کہ اس چار دن کی میدان داری مین کوئی دن
ایسا نہوا کہ ہماری ظفر ہوئی سوائے شکست کے کل مین جاکر خود مقابلہ کرونگا جیسے دیو ہومان کو قتل کرونگا
بعد اُسکے آدمزاد کو اپنے مقابلہ مین طلب کرونگا تاکہ فیصلہ جلد ہو جائے کیون دیر ہو مقدمہ جنگ یکسو
ہو کیونکہ اخضر کو بہت بھروسا اس آدمزاد کا ہی اگر یہ نہوتا تو وہ کبھی نہ لڑنے آتا جیسے ہی قلعہ یاقوت نگار
مین جاکر قلعہ بند ہوا تھا جب مین قلعہ پر یورش کرتا اور قلعہ لے لیتا اب فیصلہ تھا کہ اس آدمزاد نے آکر
اسقدر جنگ کو روکا کہ مین زخمی ہوا وہ قلعہ سے باہر آئے مین نے شکست کھائی وہ ظفریاب ہوکر اپنے
شہر مین آئے میرے ماموں مارے گئے اب انکو اسقدر قوت ہوگئی ہی کہ وہ میرے مقابل ہوکر مقابلہ کرتے ہین
بس مین کل اُسی کو قتل کرتا ہون پھر دیکھون کہ اخضر میرا کیا بگاڑ لیتے ہین یہ سنکر اہل دربار نے کہا کہ یہ رائے
آپ کی بہت خوب ہی ہم کو بھی پسند ہی جب تک وہ آدمزاد نہ قتل ہوگا کچھ دست رس نہ ہوگا مگر ہم کو
اُسکے میدان مین آنے کی بابت شک ہی کیونکہ سنتا ہی کہ اخضر پری زاد نے مضراب پری کا عقد اُسکے
ساتھ کر دیا ہی بڑے دھوم سے شادی ہوئی ہی ہومان نے کہا کہ یہ کب ہمین سے ایک دیو نے کہا کہ جب
وہ آدمزاد چشمہ سنگان پر گیا تھا اور وہان آپ نے آپ کے ماموں کو قتل کیا تھا یہ خبر سنکر اخضر پری زاد بھی
اُسکی مدد کو گئے تھے اور آپکے ماموں کی فوج کو شکست دے کر بھگا دیا تھا اُس آدمزاد کو لے کر واپس
آئے تھے یہان جشن کیا تھا اُس جشن کے بعد بمشورہ سرور جنی اپنی لڑکی کی شادی اُسکے ساتھ کر دی
سات دنون تک شہر مین جلسہ برپا رہا تمام اہل شہر کو بادشاہ کے یہان سے کھانے ملتے تھے ہزارہا روپیہ
صرف کیا میرا بھائی اُس زمانے مین وہین موجود تھا یہ خبر اُسنے آکر مجھسے کل بیان کی ہی اب اپنے
ماموں کے کرباکرم مین معروف تھے اور دوسرے زخمی بھی تھے سنا جاتا ہی کہ ملکہ مالکہ بھی ہی یہ سنکر ہومان کو
اور غصہ آیا اور نہایت برہم اور غضبناک ہوا دل مین کہا کہ یہ بڑا غضب ہوا کہ میری معشوقہ اُسکے قبضہ مین
چلی گئی اُسنے فریب کیے اب اُسکا ہاتھ آنا بہت دشوار ہی ایک تو یون ہی مشکل تھا نہ کہ جب اُسکا ناموس
ہوگیا تو اور زیادہ مشکل ہوگی یہ خیال کرکے دل مین کہنے لگا کہ یہ خبر بالکل غلط ہی اگر ایسا ہوتا تو وہ آدمزاد
اپنے ہمراہ لے کر پردہ دنیا پر چلا جاتا اُس دیو نے کہا کہ جی نہین یہ خیال آپ کا بالکل بیکار ہی آسمان پری
کو کب حمزہ اپنے ہمراہ لے گیا جو یہ لے جاتا اور اب آپ کا مقابلہ کرنا بالکل عبث ہی کیونکہ جسکے واسطے آپ
اس قدر کوشش کرتے ہین وہ دوسرے کے قبضہ مین گئی ہی اُسنے اُسپر اپنا قبضہ بھی ظاہر کیا اب کیا لطف
ہی دیو ہومان نے کہا کہ مجکو اس امر کا بالکل یقین نہین آتا ہی کہ اخضر پری زاد آدمزاد کے ساتھ شادی
کر دے گا کہان وہ خاکی کہان یہ آتشی اِنکا اُنکا کیونکر اتفاق ہوسکتا ہی اُس دیو نے کہا کہ آسمان پری
کا اور حمزہ کا کیونکر اتفاق ہوا اور قبل اسکے بہت سی پریان خدمت مین اولاد حمزہ کے آئی ہین کیا

وہ خاکی نہ تھے یا یہ آتشی نہ تھے یہ سُنکر دیو ہامان کو پہلے ہی یقین آگیا تھا صرف اہل دربار کے سنانے کے لیے یہ امر بیان کیا تھا کہ اُنکو یقین آئے کہ یہ امر غلط ہی مگر اُس دیو نے جب اس طرح بیان کیا تو یہ خاموش ہو رہا اور کبیدہ خاطر ہو کر دربار سے اُٹھ گیا جا کر خواب مرگ مین مبتلا ہوا مگر طبل رزمی بجنے کا حکم دے گیا تھا بعد اسکے جانے کے دربار برخاست ہوا ہر ایک اپنے اپنے خیمون کو گیا یہان نقارے پر چوب پڑی لشکر مین خبر ہو گئی کہ کل پھر مقابلہ ہی لشکر مین سامان جنگ ہونے لگا علاوہ پھرنے لگا یہان لشکر اسلام مین بھی خبر ہو گئی کہ دیو ہامان نے طبل جنگ بجوایا ہی یہان اجعفر پری زاد تخت پر جلوہ گر ہی اہل دربار حاضر ہین سب اپنے اپنے دنگلون پر متمکن ہین ذکر میدان ہو رہا ہی ہر ایک دیو ہومان کی تعریف کر رہا ہی وہ سب کو خوش ہو ہو کر سلام کر رہا ہی سب خوش ہین بادشاہ نے حکم دیا کہ کچھ دیر جلسۂ رقص و سرود ہو کیونکہ کل پھر صبح کو میدان جنگ مین جانا ہوگا کچھ دیر ناچ دیکھ لین تو جا کر آرام کرین تاکہ کسل کم ہو ابھی طائفہ نہین آیا تھا کہ ایک سردار نے عرض کیا کہ حضور آج تو ابھی تک طبل نہین بجا ہی معلوم ہوتا ہی کہ کل اُسکا قصد مقابلہ کرنے کا نہین ہی بادشاہ نے فرمایا کہ یہ بھی خیال نہ کیجیے گا کہ وہ مقابلہ نہین کرے گا وہ ضرور مقابلہ کرے گا اُسکے تو دل کو لگی ہوئی ہی وہ کیون ٹھہرنے لگا یہی تقریر ہو رہی تھی کہ ایک جوڑی ہرکارون کی حاضر ہوئی عرض کیا کہ حضور ہم لشکر ہامان بلکہ اُسکی بارگاہ مین موجود تھے جب کہ اُسنے حکم نواخت طبل جنگ دیا تھا اور کل تقریر اُسکی اور اُسکے اہل دربار کی سب بیان کی اور عرض کیا کہ اُسکے لشکر مین نقارہ بج چکا ہی حضور بھی حکم دین یہ سُنکر بادشاہ نے حکم دیا کہ بفضل ایزدی و بتائید ربانی ہمارے یہان بھی طبل جنگ بجے ہم کل اُس سے نکل کر مقابلہ کرینگے یہ حکم سُنکر ہرکارے تو اپنے مقام پر آئے کوس حربی کی آواز سے اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہی تیاری ہونے لگی علاوہ پھرنے لگا ادھر بادشاہ نے اُس سردار سے کہا کہ دیکھا تم نے ترا بے غیرت ہی اُسکو کچھ شرم دھیا نہین ہی اُسکا کیا ہرج ہوتا ہی جانین تو سکی جاتی ہین جاتی ہین اُسکی بلا سے مگر سُنا ہی کہ آج بہت غصہ آیا ہی کل خود مقابلہ کو آئے گا اپنی سزا پائے گا رستم ثانی نے کہا کہ اگر وہ میدان مین آئے گا تو مین اُسکے مقابلہ کو جاؤنگا ہومان نے عرض کیا کہ یون تو آپ مالک ہین مگر میری ایک عرض ہی ہی کہ کل مین پہلے اُس سے مقابلہ کرون تو پھر حضور کو اختیار ہی کیونکہ مین ایک مرتبہ اُسکے ہاتھ سے زخمی ہو چکا ہون مجھے اُسکا عوض اُس سے لینا ہی آیندہ آپ کو اختیار ہی مرضی مولی از ہمہ اولے رستم ثانی نے کہا کہ اچھا کل تم ہی پہلے مقابلہ کرنا میرا کیا نقصان ہی بعد اس گفتگو کے تھوڑی ہی دیر مین طائفہ بھی آگیا وہ ناچنے لگا اور یہان بھی یہ گفتگو تمام ہوئی بادشاہ نے اُسکو حکم دیا وہ گت ناچی بعد اُسکے اُسنے یہ غزل گائی غزل

جسے لوگ کہتے ہین قاتل یہی ہی		مگر چاہنے کے بھی قابل یہی ہی
ذرا دیکھیو میرے قابل یہی ہی		وہ مل کر مرے دل کو پانون سے دے لے
وہ کہتا ہی آغوش مین لے کے موہن		محبت کے دریا کا ساحل یہی ہی
اگر غیر سمجھے ہین مشکل یہی ہی		جب یہ غزل گا چکی تو اُسکو

انعام دیا وہ طائفہ رخصت ہوا بادشاہ اُٹھ کے خواب گاہ کو گیا دربار برخاست ہوا سب لوگ اپنے اپنے جا کر سو رہے یہان تک کہ صبح ہو گئی ہر ایک بیدار ہوا بعد فراغت امور ضروری دونون لشکر میدان جنگ مین آئے کہ لشکر کفار کے تمام علم خوک پیکر جنہین نسبت شیطان لعین کی تحریر تھی جلوہ گری پر آئے سب نے دیکھا کہ ہامان خود براے مقابلہ میدان جنگ مین آیا تھوڑی دیر تک لشکر اسلام کو دیکھا کیا بعد اسکے یون مبارز طلب کیا کہ جسکو تمنائے مرگ ہو وہ میرے مقابلہ کو آئے اور یہ شعر پڑھا شعر منم ہامان سنگ انداز صحرائی

کہ درمیدان + ندارد طاقت یک حملہ مثل رستم دستان + یہ جملہ سُنکر ہومان نے بادشاہ کو سلام کیا
اور اجازت لے کر اُسکے مقابلہ کو آیا جیسے ہی ہومان نے ہومان کو دیکھا کہا کہ اے ہومان تیری بھی یہ لیاقت
ہی کہ تو میرے مقابلہ کو آیا ہی کیا تجھکو یاد نہین ہی کہ اُس مرتبہ تو میرے ہاتھ سے زخمی ہو چکا ہی یہ نہین شکر یہ
ادا کرتا ہی کہ جان سے بچ گیا ورنہ قتل کر ڈالتا اور اب تو پھر میرے مقابلہ کو آیا کیون قضا آئی ہی جا پھر جا
اُس آدمزاد کو بھیج دے جو کہ میرا رقیب ہی میرے اُسکے مقابلہ ہوگا آج میرے اُسکے فیصلہ ہو جائے یا تو
نہین یا مین نہین یہ قصہ یک سو ہو جائے یہ سُنکر اُسنے کہا کہ او ہامان تو اپنے دل مین خیال کیا کرتا ہی کیا مین
تجھ سے کسی طرح کم ہون یا ڈر گیا ہون یا تیرا غلام ہون کہ مین تیرے مقابلہ کو نہ آؤن ارے او نادان مین
تیری طرح نمک حرام اور زن دل نہین ہون کہ چوری سے مقابلہ کرون یا اپنے ولی نعمت کے ساتھ کوئی حرکت
بیجا کرون اُس دن تو نے مجکو دھوکے سے مجروح کیا اور اگر مین زخمی بھی ہوا تو کیا نقصان واقع ہوا
دلیرون کا یہی کام ہی زخمی بھی ہوتے ہین اور زخمی بھی کرتے ہین جو جسپر سوار ہوگا وہ ضرور گرے گا
زخمی ہونے سے کوئی بہادری مین فرق نہین آتا ہی یا ن دھوکے سے قتل کرنے یا زخمی کرنے سے ضرور زن دل
تصور کیا جاتا ہی یا جب کہ حریف کے روبرو سے زخمی ہو کر بھاگے تو جوان مردی مین فرق آتا ہی تو یہ امر مین
آج تک تو نہین کیا ہی کہ مین حریف کے سامنے سے بھاگا ہون دیو ہامان نے کہا کہ مین کب بھاگا ہون
بھلا بتا تو دو ہومان نے جواب دیا جبکہ رستم ثانی کے ہاتھ سے گلعہ یاقوت نگار پرشاخ تولی تھی جب کون
بھاگا تھا لشکر کو جنگ مغلوبہ کا حکم دے کر اُس دن کا بھاگا ہوا آج پھر میدان مین آیا ہی ارے تو کیون اُس
آدمزاد کو بلاتا ہی تو بھی تو اُس بہادر کے ہاتھ سے زخمی ہو چکا ہی اب مین بے غیرت ہون یا تو دیو ہامان
نے جو اس طرح اپنے کی سُنی تو نہایت خفیف ہوا اور کہا کہ اچھا اس سے تو کچھ فائدہ نہین ہی لا جو کچھ حربہ
رکھتا ہی ہومان نے کہا کہ ہا ۔ یہ دستور نہین ہی کہ ہم پیش دستی کرین جب تیرے حربہ سے بچینگے تو ہم بھی
اپنا وار کرینگے ہمارا اللہ مالک ہی یہ کہکر ہامان نے آرہ پشت نہنگ کو سنبھالا اور خبردار خبردار کہکر وار کیا
ہومان نے سپر کو سر کے پناہ کیا اور اُسپر اُسکا وار روکا پھر اپنا وار کیا اُسنے بھی رد کیا یہ ادھر سے ضربین پڑنے
لگین دونون ہم پلہ ہین نہ یہ غالب ہی نہ وہ مغلوب ہی نہ وہ غالب ہی نہ یہ مغلوب ہی مگر ہامان کسی قدر
ہومان بسبب مسلمان ہونے کے چربا ہی اسنے اکثر جگہ خالی پاکر حرکا دیا ہی کہ وہ یاد کرتا ہی مین پھر کال اُسکے
اُسکے رد و بدل رہی آخر کو ایک مقام پر ہومان نے خالی پاکر جو وار کیا اُسکے زخم کاری لگا ہائے کہکر پیچھے
ہٹ گیا کہ ارہ نکل گیا خون بہنے لگا یہ زخم اُسکے سر پر لگتے ہی اسقدر خون بہا کہ اُسکو غش آگیا دیو اُسکو
اٹھا کر لے گئے چونکہ دن تمام ہو چکا تھا طبل بازگشت بجا اور دونون لشکر اپنے اپنے مقام پر واپس گئے یہان سردار
ہامان کو بارگاہ مین لائے جراح کو بلایا زخم مین ٹانکے دلوائے جب خون بند ہوا تو اُسکو ہوش آیا آنکھ
کھولی اپنے کو اپنی بارگاہ مین پایا سردارون سے دریافت کیا کہ مین تو ہومان سے لڑ رہا تھا یہان کیونکر آیا
اُنھون نے عرض کیا کہ آپ ہومان کے ہاتھ سے زخمی ہوے آپ کو غش آیا ہم سب کے سب آپ کو لے کر
واپس آئے دونون لشکر واپس گئے چونکہ شام ہو گئی تھی ورنہ ہم جنگ مغلوبہ کرتے یہان آکر آپ کے زخم مین
ٹانکے دلوائے کہ آپ کو ہوش آیا ہامان نے ایک آہ سرد کھینچی اور کہا کہ جو میرا قصد تھا وہ نہوا جنگ کو
پھر طول ہوا اب جبتک اچھا نہین ہوتا ہون تبتک جنگ ملتوی رہے اچھا کوئی جاکر اسی وقت اخضر
پری زاد سے کہے کہ تا اچھے ہونے زخم کے مین مقابلہ نہین کر سکتا ہون لہذا تم مجکو اسقدر مہلت دو کہ
مین کہ اپنا علاج کرون تو پھر اُس آدمزاد سے مقابلہ کرکے جنگ کو یک سو کر دونگا یہ ثابت ہو گیا

کہ میرے اور تمہارے اہل لشکر برابر ہین پھر کیون جنگ کو طول ہو اور بیکار اہل لشکر قتل ہون اس سے کچھ فائدہ نہین ہی یہ سُنکر ایک دیو اُسی وقت طرف لشکر اخضر پری زاد کے روانہ ہوا بعد جانے اُس دیو کے ہامان نے سردارون سے کہا کہ بڑا تعجب ہی کہ مین ہاتھ سے ہومان کے زخمی ہوا وہ کسی طرح میرا مقابلہ نہین کرسکتا ہی سردارون نے عرض کیا کہ آج تو وہ برابر ضرب پر ضرب لگاتا کیا کہین چوکا نہین سبب یہ ہی کہ کھا کھا کر موٹا تازہ ہوگیا ہی اور اب ہر طرح اُسکو اطمینان بھی ہی صاحب قوت ہوگیا ہی یہ کتنی بڑی بات ہی کہ ایک بادشاہ بزرگ کا جو ایک پردہ قاف کا حاکم ہی سپہ سالار ہوا ہی یا یہ کہ ایک کوشہ مین پڑا رہتا تھا کوئی جانتا بھی تھا کہ کون ہی کون نہین ہی مگر صاحب قوت ضرور تھا جب تو اتنا بڑا عہدہ پایا ہامان نے کہا کہ یہ تو درست ہی مگر تم سب نے دیکھا تھا کہ پہلے مقابلہ مین میرے ہاتھ سے کیسا زخمی ہوا تھا اُنھون نے جواب دیا کہ یہ تو جنگ وجدال ہی اور کہا جاتا ہی کہ جنگ دو سردار دو جسکا وار چل گیا کوئی مقام عجب نہین ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی وہان دیو پیغام اُسکا لے کر لشکر مین اخضر پری زاد کے پہونچا یہان اخضر پری زاد جب جنگ سے واپس آیا اپنی بارگاہ مین گیا دربار آراستہ ہوا ہومان کے ضرب دست کی سب تعریف کر رہے تھے بادشاہ نے فرمایا کہ ہان اب کچھ دنون جنگ موقوف ہوئی اگر ہامان مہلت طلب کرے گا تو مین مہلت نہ دونگا رستم ثانی نے کہا کہ یہ آئین شجاعت کے خلاف ہی اور جرات و بہادری سے بعید ہی کہ حریف مہلت طلب کرے اور فریق ثانی مہلت نہ دے یہ امر باصل خلاف ہی اسی امر سے جوانمرد بزدل ہوجاتے ہین قابو پرست کہلاتے ہین بھلا یہ تو بتائیے کہ سپاہ بے سردار کیونکر مقابلہ کرسکتی ہی اگر مہلت طلب کرے تو مہلت ضرور دیجیے اگر نہ بھی طلب کرے تو خود مہلت دیجیے ورنہ میرے خلاف ہوگا یہ جور رستم ثانی نے کہا تو بادشاہ نے جواب دیا کہ اگر آپ کی مرضی مہلت دینے کی ہی تو مین ضرور مہلت دونگا آپ کے خلاف کبھی نہ کرونگا یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ دیو پیغام بر دربار گاہ پر آیا درگہ سالار سے کہا کہ جاکر خبر دو کہ ایک دیو دیو ہامان کا کچھ پیغام زبانی لایا ہی اور خاص حضور ہوا چاہتا ہی درگہ سالار نے اُسکو وہان ٹھہرایا آپ اندر بارگاہ کے گیا اُس دیو پیغامبر کا پیغام عرض کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ بھیج دو درگہ سالار نے اُس سے کہا کہ جاؤ طلب فرمایا ہی وہ اندر بارگاہ کے آیا مجرا گاہ پر سے مجرا کیا پیغام دیو ہامان کا بیان کیا بادشاہ نے فرمایا کہ ہم نے اُسکو مہلت دی جب اُسکا زخم اچھا ہولے تب مقابلہ کرے اچھا ہی کہ اس عرصہ مین لشکر بھی آسودہ ہوجائے گا اور کہدینا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو تم خود مقابلہ کرو چاہے لشکر کرے ہم اور آدھا دونون طرح موجود ہین ہم کو کسی طرح کا خوف نہین ہی اور نہ ہم تم نے مقابلہ کرنے سے باہر ہین وہ دیو یہ پیغام کا جواب سنکر مجرا کرکے رخصت ہوا اور اپنے لشکر کی راہ لی یہان بعد جانے دیو پیغامبر کے بادشاہ نے حکم دیا کہ صحبت ناچ و رنگ ہو جب حکم ہوا تو پری زادون آئین ناچ شروع ہوا خوب خوب ناچین خوب خوب گائین ایک پری زاد نے یہ غزل گائی غزل

باغبان تیرا گلشن اور رستم گرین نہین	تجھ بین جو لوک ہی قاتل تیرے تجربین نہین
جب کہا صبر اکہی دل مضطر بین نہین	آلی آواز کہ عاشق کے مقدر بین نہین
بیخودی تو ہی بتا یہ بھی ہی کوئی انصاف	کہ شب وعدہ ہی وہ آکے ہین ہین گھر بین نہین
حشر سے پہلے بہت جلد چلا دو خنجر	کیا یہ سمجھا تھا کہ ہین عرصہ محشر بین نہین
بعد اگمد کہ چشکی کوئی بھید لیتا ہی	ہم تو یہ جانتے تھے تم دل مضطر بین نہین
کرلی ہی سیکڑون خون ایک خالی شوخی	ظاہرا اور تو کچھ دست ستم گر بین نہین

کہتے ہین دیکھ کے آئینہ مین وہ عکس اپنا	پھر بھی شوخی ہی جو مجھ مین مرے ہمسر مین نہین
نگہ مست سے تیرے وہ ٹپکتی ہی شراب	جو سبو مین نہین خم مین نہین ساغر مین نہین
سخت جانون کے گلے یار کٹین یا نہ کٹین	موڑے منھ کو یہ عادت ترے خنجر مین نہین
بھی مشتاق کسی چال کا تھا فتنۂ حشر	لیجیے کہنے لگا ایک ہی ٹھوکر مین نہین
دردِ فرقت سے بھی مہلت ہوئی جاتی ہی جلال	ہاہمین آج نہین یا ہی شب بھر مین نہین

دوپہر رات تک صحبت ناچ ورنگ برپا رہی بعد اُسکے بادشاہ و رستم ثانی جاکر آرام پذیر ہوے یہان دیو ہامان نے کہا کہ وہ دیو جسکو مین نے پیغام کہکر بھیجا ہی وہ جواب پیغام لے آوے تو اطمینان ہو کہ اُس عرصہ مین وہ دیو آیا اور جواب پیغام دیا یہ سُنکر دیو ہامان نے کہا کہ ہم تو کبھی مہلت نہ دیتے یہی تو وقت حریف سے مقابلہ کرنے کا تھا اخضر نے بڑا دھوکا کھایا اُسکو یقین ہی کہ ہر دفعہ مین زخمی ہونگا یہ بھی اتفاق تھا کہ مین زخمی ہوگیا ورنہ کون ما بدولت کا مقابلہ کرسکتا ہی خیر اچھا ہو لون تو اُنکو معلوم ہوگا یہ کہکر وہ نمک حرام خواب غفلت مین جاکر چور رہا تمام دربار برخاست ہوا ہر ایک اپنے مقام پر گیا لشکر کو بھی اطمینان ہوا کہ کچھ دنون تو خبگ موقوف ہی اہل لشکر ہر دو جانب بھی آسودہ ہو ہو کر سوئے غلا یہ پھرا کیا یہان تک کہ صبح ہوگئی دونون لشکر کے لوگ اُٹھے اپنے اپنے مذہب کے طریقے سے عبادت کرنے لگے بعد فراغ امور ضروری ادھر اخضر پری زادے دربار کیا اُدھر دیو ہامان نے رستم ثانی بھی دربار مین آئے بادشاہ سے آکر کہا کہ اگر اجازت ہو تو مین تھوڑی دور جاکر کچھ شغل شکار کرون کیونکہ ابھی کچھ دنون خبگ وجدل موقوف ہی اس عرصہ مین دل بھی گھبرائے گا یہی شغل ہو تو بہتر ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ کیا ضرورت ہی لشکر حریف فروکش ہی آپ کا ایک زمانہ دشمن ہی ابھی چشمہ نہنگان کا واقعہ نہین بھولا ہی خداوند کریم نے اپنا بڑا فضل کیا ورنہ دشمن تو اپنا کام کرچکے تھے ایسی حالت مین سیر و شکار کو جانا میرے نزدیک بالکل عیب ہی رستم ثانی نے جواب دیا کہ اگر زمانہ دشمن ہی تو میرا کیا کرے گا حضور نے دیکھا کہ چشمۂ نہنگان پر کیا واقعہ گذرا فضل خدا شامل حال چاہیے اگر وہ دشمن نہین ہی تو کچھ پروا نہین ہی ہر وقت مدد کرتا ہی دوسرے موت خود حافظ ہوتی ہی اور اگر وہ دشمن ہی تو پھر کسی طرح نہین بچ سکتا اگر قلعہ آہنی مین پنہان ہوگا تب بھی موت نہین چھوڑے گی وہان جاکر اپنا کام کرے گی اُسکی مہربانی اور چشم عنایت ہمہ وقت درکار چاہیے ہم کو تو اُسکی ذات پر بھروسا ہی ہم تو سوائے اُسکے اور کسی سے نہین خوف کرتے ہین بقول شاعر شعر اگر فتح عالم بجنبد زجاے ✣ نہ بر درگ تا نخواہد خداے ✣ دیگر روزے کہ قضا نیست در و رگ روا نیست ✣ آپ کچھ خوف نہ کرین مین شکار کھیل کر دو ایک روز مین واپس آتا ہون کہین دور نہ جاؤنگا بادشاہ نے فرمایا کہ آپ کو اختیار ہی مین زیادہ منع بھی نہین کرسکتا ہون شاید خلاف مزاج ہو یہ سُنکر رستم ثانی نے حکم دیا کہ سامان شکار تیار رہو ہم شکار کھیلین گے یہان کے جانورون کو صید کرینگے یہ حکم سُنکر اُسی وقت سامان شکار درست ہونے لگا تھوڑی دیر مین تیار ہوگیا لوگون نے آکر عرض کیا کہ سامان صید افگنی تیار ہی یہ سُنکر رستم ثانی اپنے دنگل پر سے اُٹھے اور بادشاہ کو سلام کیا اُنھون نے کہا کہ سیر و خدا کیا یہ بارگاہ سے باہر آئے سب سامان ہمراہ لے کر ایک صحرا مین جو لشکر سے بیس کوس کے فاصلہ پر تھا اُترے خیمے وغیرہ برپا ہوے مشغول صید افگنی ہوئی طائران پرند و چرند کا شکار کرنے لگے اُنکو تو صید و شکار مین مشغول رکھا جاتا ہی اور بادشاہ کو بمقابلہ لشکر دیو ہامان اور اُسکو یعنے ہامان کو علاج زخم مین چھوڑا جاتا ہی

داستان حال زنگارہ عفریتہ زوجہ دیو ہامان کے معرض تحریر مین آتے ہین اور بیان کیے جاتے ہین

ناظرین والا تمکین کو یاد ہوگا کہ اسکو ہامان نے طرف اپنے جزیرے کے بسبب خوف دیو غشتمال کے روانہ کردیا تھا اور دوسرے حالہ بھی کہی گو کہ اسکو اسکی جدائی ناگوار تھی اور اسکو اسکی فرقت گوارا نہ تھی مگر کیا کرتی مجبور تھی یہ بعد طے کرنے راہ کے اپنے جزیرے مین پہونچی وہان جاکر اسکا بندوبست کیا اور اپنا لشکر درست کیا کہ دیو اور ملازم رکھے چونکہ اسی جنگ مین اسکا لشکر بھی کام آیا تھا مگر اسکو ہر وقت خیال اپنے شوہر دیو ہامان کا رہتا ہی کوئی وقت دل سے اسکی جدائی کا صدمہ علیحدہ نہین ہوتا ہی یہان تک کہ نو ماہ منقضی ہوے زمانہ وضع حمل کا آیا یہ وہ زمانہ ہی کہ دیو ہامان یہان بمقابلہ لشکر اخضر پری زاد آترا ہوا ہی اور نامہ تحریر کیا ہی یہان تک کہ درد زہ شروع ہوا بعد تھوڑی دیر کے لڑکا پیدا ہوا یعنی بچہ دیو عجب ہیبت ناک اسکی صورت تھی ایک شاخ علاوہ اُن شاخون کے جو کہ دیو دن کے ہوتی تھی اور تھی ماں نے اسکا نام دیو تومان رکھا اور دراز شاخ سے ملقب کیا یہ بچہ دیو اپنے باپ کے ہم صورت تھا زنگارہ اسکو دیکھکر بہت خوش ہوئی اسکے پیدا ہونے کی بہت خوشی کی اور بہت روپیہ صرف کیا بڑا خزانہ لٹایا بڑے دھوم سے چھٹی کی اور رنڈیون اور بھانڈون کو بلاکر اسکا رسم کرایا انھون نے کہا کہ یہ بڑا بہادر اور خوش نصیب ہوگا انکو انعام دیا وہ رخصت ہوے اپنی تمام فوج کو نئے نئے جوڑے تقسیم کیے یہان تک کہ چلے وغیرہ سے رخصت ہوئی اب اسکو خیال آیا کہ دیو ہامان کے پاس چلنا چاہیے اور وہان جانا بھی ضرور ہی کیونکہ وہ بھی تو اسکو دیکھکر خوش ہو یقین ہی کہ اسکا زخم بھی اچھا ہوگیا ہوگا اور اسکا ماموں بھی چلا گیا ہوگا چل کر دیکھین کہ وہ کس کام مین ہی جو ابھی تک نہین آیا کیا جنگ فتح ہوگئی وہ آدمزاد مارا گیا ہامان کو مضراب پری مل گئی وہ اسکے ساتھ کیا عیش کرنے لگا اخضر پری زاد نے شکست کھائی کیا اسکی دل مراد بر آئی اگر ایسا ہو تو مل کر مضراب پری کو قتل کرین کہ وہ میری سوت ہی پس ایسے ایسے خیالات کرکے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو ہم طرف لشکر ہامان اپنے شوہر کے سفر کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسی دن سے سامان سفر درست ہونے لگا وہ لشکر مع پچاس ہزار نرہ دیو کے اپنے بھائی کو اپنے جزیرے کا حاکم کرکے طرف لشکر دیو ہامان اپنے شوہر کے روانہ ہوئی تو ہان اسنے فرزند کو بھی ہمراہ لیا کہ اسکو اسکے باپ کو دکھاؤن یہ شخ راہ دھی طے کرتے ہوئی پہلے اُس مقام پر آئی کہ جہان لشکر دیو ہامان کا اکٹھا تھا اور اسکا ماموں اسکو ملا تھا اور دیو شقال نے وہ حرکت کی تھی جسکے سبب سے اسکو اسکے شوہر نے اسکے جزیرے کو روانہ کردیا تھا جب وہان پہونچا تو دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ دیو ہامان لشکر کشی کرکے اخضر پری زاد پر گیا ہی یہ لشکر اسنے ایک روز وہان قیام کیا دوسرے دن بوقت سحر طرف لشکر ہامان کے کوچ کیا یہ اُس زمانے مین وہان پہونچی جبکہ دیو ہامان ہاتھ سے دیو ہومان کے زخمی ہو چکا تھا اور اپنا علاج کر رہا تھا اور زمانہ مہلت تھا رستم ثانی شکار کو گئے ہوے تھے کہ یہ جاکر پہونچی اسنے دیکھا کہ دو لشکر فروکش ہین ہم مقابلہ مگر کچھ جنگ وجدل کا سامان نہین ہی اسنے اپنے لشکر کے ایک دیو سے کہا کہ جاکر دریافت تو کر کہ لشکر دیو ہامان کونسا ہی اور کس جانب مقیم ہی وہ دیو پہلے لشکر دیو ہامان مین آیا ایک دیو سے دریافت کیا کہ لشکر دیو ہامان کونسا ہی اسنے کہا کہ تو کون ہی اور اس دریافت کرنے سے تجھکو کیا غرض ہی چونکہ وہ دیو نیا ملازم اسکا تھا اس سبب سے اسنے لشکر کے دیو کو نہین پہچانا جب اسنے یہ دریافت کیا کہ تو

کون ہی تو اُسنے کہا کہ مین ملازم ہون ملکہ زنگارہ زوجہ دیو ہامان کا اُنھون نے مجکو دریافت کرنے کو روانہ کیا ہی کہ تو جاکر دریافت کر کہ ہمارے شوہر کا لشکر کون سا ہی تو ہم چل کر شریک ہون اور اپنے شوہر سے ملاقات کرین اُس دیو نے پوچھا کہ وہ کہان ہین اُسنے کہا کہ فلانے جو جنگل ہی وہان مع لشکر فروکش ہین تب اُس دیو نے کہا کہ مین لشکر ہی جاکر اُنسے کہدے اور وہ سامنے لشکر حریف یعنی لشکر اجنر پر ی زد نگا ہی آج کل بسبب بارشی ہونے ہمارے مالک کے جنگ وجدل موقوف ہی یہ سُنکر وہ دیو اُسکے پاس آیا اور کہا کہ یہ جو آپ دیکھتی ہین کہ زرد وسرخ علم کھلے ہوے ہین اور بھرے اُنکے لہرا رہے ہین یہ لشکر حریف کے ہین اور وہ جو سیاہ علم ہین وہ لشکر آپ کے شوہر دیو ہامان کا ہی یہ سُنکر وہ اُسی وقت اُس لشکر کے اُدھر کو روانہ ہوئی اور داخل لشکر ہوئی تب داخل لشکر ہو چکی تو اُسوقت دیو ہامان کو خبر ہوئی کہ تیری زوجہ آئی ہی یہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور کسی قدر زخم اچھا ہو چکا تھا جب اُسنے یہ سُنا تو فوراً چند سردارون کو برائے استقبال روانہ کیا وہ اُسکا استقبال کرکے بارگاہ مین لائے اُسکا لشکر بھی شامل ہوا اُسکے خیمہ وغیرہ برپا ہوے جیسے ہی دیو ہامان نے اُسکو دیکھا فوراً اُٹھ کھڑا ہوا دوڑکر گلے سے لگالیا بوسے لینے لگا کچھ شرم وحیا اہل دربار سے نہ کی لاکر برابر اپنے بٹھایا وہ بھی اپنے شوہر کو دیکھکر خوش ہوئی مگر اُسنے یہ دیکھا کہ سر مین پٹی بندھی ہوئی ہی کہا کہ کیا زخم ابھی اچھا نہین ہوا ہی پھر کیون لشکر کشی کرنے آئے اُسنے کہا کہ اے ملکہ مین کیا بیان کرون کہ بعد تمھارے جانے کے بعد کیا آفت آئی اور کیا کیا صدمے ہونچے پہلے تو یہ سنو کہ بہت فراصدمہ یہ ہوا کہ مامون جان متصل ہوے بھائی صاحب مارے گئے اُسنے کہا کہ کیا دیو بشتقال قتل ہوے جسپر ہی وہ دربار مین نہین ہین حیران تھی کہ وہ کہان ہین اب معلوم ہوا کہ وہ بھی آپ پر نثار ہوے اچھا اُنکے فرزند جو کہ میرے خواستگار تھے وہ کہان ہین کہا اپنے ملک کو چلے گئے دیو ہامان نے کہا کہ وہ بھی مارے گئے اور بھائی صاحب بھی مارے گئے یہ سُنکر اُس نے کہا کہ دیو بشتقال کے قتل ہونے کی مجکو بھی خوشی ہوئی اُسنے میرے ساتھ حرکت بیجا کی تھی یہ اُسکے خداوند نے اُسکو سزا دی مگر مامون صاحب کے قتل ہونے کا رنج ہوا یہ تو بیان کرد کہ وہ دونون کیونکر قتل ہوے اُسنے کل کیفیت بیان کی یہان تک کہ اپنا پھر لشکر کشی کرنا اور نامہ وپیام کا ہونا اور بادشاہ کا برائے مقابلہ آنا جنگ وجدل ہونا اُنکی فتح ہونا اپنا مقابلہ کو نکلنا دیو ہامان کا آنے اپنا زخمی ہونا اپنا مہلت کا طلب کرنا بادشاہ کا مہلت دینا اور رستم ثانی کا شکار کو جانا سب بیان کیا یہ سُنکر وہ بہت مغموم ہوئی اور کہا کہ پھر تم کیون جنگ سے نہین دست بردار ہوے ہو اب مضراب پری تمھارے ہاتھ نہین آنے کی اُسکی شادی اُسی آدمزاد کے ساتھ ہوگی اب بیکار کی زحمت اٹھاے اور پریشان ہوتے ہو یہ سُنکر دیو ہامان نے کہا کہ کیا تم کو خبر نہین اُسکی شادی تو آدمزاد کے ساتھ ہوگئی ہی بلکہ وہ حاملہ بھی ہی زرنگارہ نے کہا کہ تو مجکو بڑے تعجب معلوم ہوتا ہی کہ جب یہ سُن چکا کہ اُسکی شادی ہوگئی ہی تو اُسکی خواہش بیکار ہی اب وہ کس کام کی ہی جبکہ وہ مرد کے پاس رہ چکی ارے اُس سے اب دست بردار ہو میرے ساتھ عیش کر اپنی جوانی کو برباد کر دیکھ مجھ سی خوبصورت بی بی تجکو نہین نصیب ہوگی آیندہ تجکو اختیار ہی ہم نے جہان تک تجکو سمجھانا تھا سمجھا دیا یہ سُنکر دیو ہامان نے اُسکے بوسے لیے اور کہا کہ مین کہان تک تمھاری عنایتون کا شکریہ ادا کرون تم سے تو مادر مہربان کی بو آتی ہی تم مثل اُنکے میرے اوپر عنایت کرتی ہو جو دردلی جو رد ہومان کی ماں اگر وہ زندہ ہوتین تو وہ بھی اسی قدر مہربانی کرتین اور یون ہی نصیحت کرتین مگر مین دل کو کیا کرون کہ وہ نہین مانتا ہی لاکھ لاکھ

اُسکو مین سمجھا تا ہون مگر نہین مانتا ہی مین اُسکے ساتھ کوئی تعلق نہین کرونگا صرف ایک نظر دیکھ لیا کرونگا جو لطف اور جو عیش کہ مجکو تم سے ملے گا وہ اُس سے کہان ممکن ہی صرف ایک مسیح کو اُسکی صورت دیکھ لینا دل کو تسکین دے گا یہ سُنکر اُسنے کہا کہ مجکو یقین ہی کہ میرے تیرے اس امر پر جھگڑے ہی اگر تیری فتح ہوگی تو خیر اور اگر تیری شکست ہوئی اور تو مارا گیا تو مجکو اپنی زندگی دشوار ہوگی یہ کہکر آنسو آنکھون مین بھر لائی یہ جو ہامان نے دیکھا تو بیتاب ہو گیا اُسی وقت گلے سے لگا لیا بوسے لیے آنسو دامن سے پاک کیے اور کہا کہ تم کیون رنج کرتی ہو تمھارے بلا سج کرے مین صرف لڑائی فتح کرکے اور اُس آدمزاد کو قتل کرکے اور اتنا سکہ یہان جاری کرکے چلا جاؤنگا اور تمھارے روبرو مقرآب کو اور اُسکے باپ کو دونون کو ساتھ ہی قتل کر ڈالونگا مجھے تمھارا رنج دینا گوارا نہین ہی لے اب تو تم خوش ہو مین اُسنے کہا کہ جب ایسا ہوگا تو مین بھی خوش ہونگی یہ سُنکر اُسنے کہا کہ ہان اپنی تو کیفیت آپ بیان کرن تم جو حالہ تھین تو کیا پیدا ہوا دیو یا دیوی مُنے اپنی کل کیفیت بیان کی اور بلا کر دیو تومان کو دکھا دیا دیکھا کہ بچہ فیل کو ایک دیو کو گود لیے ہوے ہی اب جو قریب ہے دیکھا تو بادیکھا کہ یہ بچہ میری ہم صورت ہی اپنی زوجہ سے کہا کہ یہ تو بالکل میری صورت ہی تم نے اسکا نام کیا رکھا ہی اُسنے کہا کہ دیو تومان نام رکھا ہی یہ سُنکر وہ بہت خوش ہوا اُسکو گلے سے لگا کر پیار کیا بس اُسی وقت دربار برخاست کیا اور مع زنگارہ کے اپنے خیمہ آرام گاہ کو گیا چونکہ زخم بھی اُسکا اچھا ہو چلا تھا تھوڑے دنون کی کسر باقی تھی کہ صحت ہو دے اب تو عیش و عشرت مین مصروف و مشغول ہوا

اب یہان سے کچھ رستم ثانی کا حال بیان ہوتا ہی کہ وہ شکار کو گئے تھے اُنپر وہان کیا گذری

جو اخضر پری زادے اجازت لے کر شکار کو گئے تھے تو اُنھون نے ایک صحرا مین جو کہ لشکر سے بیس کوس کے فاصلہ پر تھا خیمہ وغیرہ برپا کرکے صید افگنی مین مصروف تھے اُس روز تو اُنھون نے صرف جانور ان پرند کا شکار کیا بعدہ خیمہ کو واپس آئے اُسکے کباب وغیرہ ملازمون نے تیار کیے یہان تک کہ شام ہوگئی اُنھون نے حکم دیا کہ ہم کل شکار جانوران چرند کا کرینگے یہ حکم دے کر آرام کیا کہ وہ رات تمام ہوئی صبح کو چند معمار جنون کو جو کہ قوم پری زادے تھے ہمراہ لے کر برائے شکار روانہ ہوے کہ چند ہرن اُنکو نظر آئے اُنھون نے مرکب اُنکے عقب مین اُٹھائے وہ مارے بھر کر ایک طرف کو روانہ ہوے ہر ایک نے مرکب ایک ایک ہرن کے عقب مین اُٹھایا اور چلے وہ صبح کا وقت وہ نسیم سحری کا چلنا وہ دورہ مشرق سے خورشید کا نکلنا وہ ہلکی دھوپ کا جا بجا صحرا مین نظر آنا وہ اُنکے قطرون کا بسبب دھوپ کے مثل گوہر کے چمکنا وہ طائرون کا درختون پر چہکنا اور موروں کا ہنگام سحر بولنا گلہاے خودرو کا مہکنا عجب وقت تھا کہ دل باغ باغ ہوا جاتا تھا چہرے سب کے ہوا سے سرد کھا کھا کے بشاش ہو گئے تھے بلبل ہزار داستان کی صدا الگ مست کیے دیتی تھی فاختہ صدا ے یاہو یا ہو و قمریان کو کو کر رہی تھین یہ معلوم ہوتے تھے مگر مرکب اُن ہرنون کے عقب مین ڈالے ہوے چلے جاتے تھے مگر بند قباؤن کے کھول دیے تھے ہر ایک کا یہ قصد تھا کہ ہرن کو زندہ گرفتار کرلین تھوڑی دور تک تو سب ہرن ملے ہوے چلے جب میدان وسیع پایا تو ہر ایک ایک ایک جانب کو رون نہ ہو گیا اب باہم تفرقہ پڑ گیا کسی کو کسی کی خبر نہ رہی کہ کدھر کو چلے گئے رستم ثانی اپنے ہرن کے عقب مین مرکب ڈالے ہوے چلے جاتے ہین کوسون نکل گئے ہین سب خادم و شکار چھوٹ گئے ہین صرف آپ ہین اور وہ مرکب ہی اور وہ ہرن ہی مگر تعاقب نہین چھوڑتے ہین نہین پر موقع نہین پاتے ہین کہ اُسکو گرفتار کرین یا تیر سے شکار کرین جب دو کوس پر دم لیتا ہی تو یہ قصد کرتے ہین

کرشانہ تاک کر تیر مارون وہ جست کرکے نکل جاتا ہی یا کمند سے گرفتار کرون تو وہ مثل شہرارے کے حلقہ کمند
سے نکل جاتا ہی یہ بہت عاجز ہین آخر کو قصد کر لیا ہی کہ اب اسکو تیر سے شکار کرون گا زندہ نہ گرفتار کرونگا
اسنے بہت پریشان کیا ہی دوپہر تک یہ اسکے پیچھے پریشان رہے خود بھی عرق عرق مرکب بھی پسینہ مین غرق
اسلئے بسبب تمازت آفتاب کے خسم رہنے لگے اب یہ پریشان ہین مگر تعاقب نہین چھوڑتے ہین کہ وہ ہرن
ایک چشمہ آب پر جاکر پانی پینے لگا کیونکہ وہ بھی تھکا ہوا تھا اور پریشان ہو گیا تھا اسکو بھی تشنگی کا غلبہ تھا
بھوک الگ پریشان کر رہی تھی اب جو انھون نے دیکھا کہ ہرن پانی پی رہا ہی اور پانی پی رہا ہی بس انھون نے بہت
جلد قربان سے کمان اور ترکش مین سے تیر نکالا نزدیک خانک سفتہ نسوہ تیر قضا پر ان سے کمان نکالا
اور بھر کمان مین پیوستہ کیا اور سجا لاکے اپنا وار کیا قضا چلائی کہ جلد ہوشیار ہو کہین گوشہ امان تلاش کر مگر
سستم تانی نے نشانہ تاک کر ذرا جو چکی کو ڈھیلا کیا تو تیر مثل عقاب کے پرھون کر بہت تیز روی سے چلا صدا ہے
سن سکن بلند ہوئی دہنے مہلے پر جاکر نشانہ بیٹھا ہاتھین کو توڑ کر گذر گیا اگر یہ اور تھوڑی دیر توقف کرتے تو وہ
ہرن پانی تو پی چکا تھا طرارہ بھر کر چلا جاتا یہ منہ دیکھکر رہ جاتے اور زیادہ پریشان ہوتے مگر اسکی قضا آگئی تھی
کبونکر بچتا جسے ہی نشانہ پر تیر بیٹھا ہرن نے پھڑک کھاکر جست کی مگر دونون آگے کے پیر بیکار ہو چکے تھے کیونکہ
بھاگ سکتا تھا چکر کھاکر گرنے اُس چشمہ آب کے گرد یہ مرکب پر سے کود ے اسکو تکبیر کہکر بقربانی پہونچا یا
کنارے پر اُس چشمہ کے ایک چبوترہ پختہ تھا اسکے گرد درخت لگے ہوے تھے بسبب درختون کے چبوترے
پر سایہ تھا یہ اُس ہرن کو تسلیم کر چبوترے پر لائے زین پوش بچھایا زبوس زین سے سیمین نکالین نمک
مرچ نکالا جنگل سے برگ خشک لاکر جمع کیے چونکہ گرسنہ از صبح یہ سب سامان کیا ہرن کا تھوڑا گوشت
لے کر اسکے کباب لگائے چقماق تیمری سے آگ نکالی کباب بریان کیے کھانے دم مین دم آیا چشمہ سے
جاکر پانی پیا ہوش بجا ہوے مرکب کو چھوڑ دیا کہ یہ گھاس چرا کے کیونکہ یہ بھی صبح سے ہلکان ہی اور بے
آب و گیاہ ہی بے زبان ہی آپ اس خیال سے وہان بیٹھے رہے کہ جب یہ سیر ہوگا اور تمازت آفتاب
کم ہوگی تو مین اپنے لشکر کو روانہ ہونگا شاید اس عرصہ مین میرے ہمراہی بھی آجاوین یہ تو یہان اس
انتظار مین بیٹھے ہین لیکن اب ناظرین ایک نیا واقعہ ملاحظہ فرمائین کہ یہ تو بیٹھے ہوے سیر کر رہے تھے
کہ سامنے سے ایک بگولہ گرد کا نمودار ہوا مگر چھوٹا سا اور اُس بگولے مین سے ایک ہرن جست کرتا ہوا
نظر آیا انھون نے خیال کیا کہ لاؤ اسکو بھی شکار کر لین بس فوراً کمان اٹھا کر تیر کو جوڑ کر اب جو مارا تو اسکے
نشانے پر پڑا وہ سیدھا ہو کر گرا انھون نے دوڑ کر اسکو ذبح کیا اور لاکر برابر اس ہرن کے اسکو بھی ڈال دیا
اب جو غور کرکے دیکھا تو اسکے پیچھے پر ایک تیر کو پیوستہ پایا خیال کیا کہ میرے ہمراہیون مین اسکو کسی نے
تیر مارا ہی مگر نشانہ پر نہین پڑا ہی کہ توڑ کر پار گذر جاتا تیر پیوست ہو کر رہ گیا ہی یہ جست کرکے
بھاگا ہی ذرا تیر نکال کر دیکھو تو یہ خیال کرکے اٹھے تھے اور طرف اُس ہرن کے تیر نکالنے کو چلے تھے کہ
ایک مرتبہ دوسرا بوندلا بلند ہوا اور آسمان سے صدا ے سم مرکب آئی یہ مرکب کے سم کی صدا شکر خیال
کرنے لگے کہ تیر کے دیکھنے کی کیا حاجت ہی صاحب تیر خود ہی آتا ہی اسی کو دیکھ لینا یہ اُدھر کو دیکھنے لگے کہ وہ
دامن گرد شق ہوا اور آسمان سے یکہ سوار سرخ پوش رخ پر نقاب تری ہوئی مرکب پری پیکر پر سوار
کمان ہاتھ مین آسمان تیر چڑھا ہوا گھوڑے کو اٹھائے ہوے ادھر اُدھر دیکھتا ہوا چلا آتا ہی حال یہ
ہی کہ خود بھی عرق عرق مرکب بھی پسینے مین غرق رخ پر آثار خیض نمایان جوان حسین بیستہ قد گول گول
بازو سینہ چوڑا کمر پتلی صراحی دار گردن حسین ایسا کہ نقاب کے اندر سے عکس روے زیبا و نور جمال

رخسار باہر نکلا آتا ہی کوئی برس سولہ پستہ وکا سن شباب کے دن ۔ برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن ۔
جوانی کی برآتین مراد دن کے دن ۔ عالم جوانی قبائے سرخ رنگ تن مین تاج شہریاری سر پر زلفین پیچدار
پر پڑی ہوئین نقاب کے اندر سے جو قطرہ ہائے عرق نکل کر گردن پر آتے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ صدف
آبدار سے موتی نکل رہے ہین شعاع حسن سے انکھ خیرگی کرتی ہی رعب حسن ایسا ہی کہ کوئی آنکھ نہین
ملا سکتا ہی یہ تو دیکھکر حیران ہوگئے کہ اس دوپہر مین یہ کون حیران وتباہ و برباد مثل بچے ادھر
آنکلا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ ہرن اسی کا ہی اور یہ اسی کی تلاش مین ادھر آنکلا ہی کہ یہ بھی اسکے سبب سے
پریشان وسرگردان ہی ادھر وہ جوان کنارے اس چشمہ کے آیا مرکب کو روکا ادھر ادھر حیران ہوکر
دیکھنے لگا دل مین خیال کیا کہ وہ ہرن تیر کھاکر اسی سمت کو بھاگا تھا یہان آکر غائب ہوگیا یہ کیا واقعہ ہی
مین صبح سے اسکے پیچھے حیران ہون نہ کچھ خود کھایا ہی نہ مرکب کو دیا ہی ہمراہی سب چھوٹ گئے اور وہ ہرن
بھی غائب ہوگیا یہ تو یہ کھڑا ہوا خیال کر رہا ہی بہت حیران ہی جب انھون نے دیکھا کہ یہ تو یہان آکر شدہ
سا ہوکر رہ گیا ہی اسکو آواز دینا چاہیے بس یہ خیال کرکے آواز دی کہ اے بہادر کیا وہان کھڑا ہوا حیران
حیران دیکھ رہا ہی یہان آکر سایے مین ٹھہر تھوڑی دیر دم لے کیونکہ یہ وقت دوپہر ہی اسوقت کہان
جاوگے آؤ ہم تم باہم باتین کرین کیونکہ مین بھی یہان اکیلا ہون ایک ہرن کے تعاقب مین مرکب ڈالے
ہوے یہان پہونچ گیا ہون یہان آکر شکار کیا چونکہ وقت دوپہر کا تھا اور تمازت آفتاب بشدت تھی
بدین سبب مین ٹھہر گیا کہ تمازت آفتاب کم ہوے تو مین جاؤن یہ آواز جو اسکے کان مین پہونچی تو
اسنے گھبراکر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی ہی اس جنگل مین کون ایسا شخص ہی جو یہان یکہ و تنہا مقیم ہی
یہ خیال کرکے دیکھا کہ ایک آدمزاد ظل آفتاب کے چہرہ روشن جوان حسین خوبرو طرح دار سینہ چوڑا
عضلہ گردن بھرے بھرے بازو تاج جواہر نگار سر پر رکھے ہوے زرہ بانوت کے کڑیون کی پہنے ہوے
آلات حرب وضرب سے مسلح اور مکمل زین پوش لگائے ہوے زیر سایہ درخت چھوترے پر بیٹھا ہی مرکب
بہت خوبصورت سامنے گھاس چر رہا ہی اور ایک آہو سامنے ذبح کیا ہوا پڑا ہی اسکے برابر وہ ہرن
مذبوح پڑا ہی کہ جسکو مین نے تیر سے زخمی کیا تھا یہ دیکھکر اسکے آنکھون مین خون اتر آیا اور اسی وقت
بقصد جنگ للکارکر کھڑا ہوا اور کہا کہ اے جوان تو نے ظلم غضب کیا کہ میرے شکار کو شکار کیا مین صبح سے
اسکے پیچھے تباہ ہون نہ کھانے سے واقف نہ پانی سے لب تشنا میرے مرکب مین تو نے خرابی ڈالی
میرے صید کو اپنا صید کیا بالکل خلاف عقل کیا اگر تو شکار نہ کرتا تو مین اسکو یہان پر ضرور ضرور آکر صید کرتا
خیر اب تو تجھ سے خطا ایک ہوگئی ہی بس اسکی سزا یہ ہی کہ تو اس ہرن کو اٹھاکر میرے لشکر مین پہونچا دے
ورنہ تیری جان کا اسمین ضرر ہی یہ کہتا ہوا قریب چھوترے کے آیا اور بغور دیکھنے لگا ادھر رستم ثانی نے
جو یہ تقریر سنی اور اس جوان کو قریب چھوترہ پایا تو کہا کہ آؤ اور قصہ کو جانے دو میان بیشک مجھ سے خطا
ہوگئی ہی کہ مین نے آپ کا ہرن شکار کرلیا ہی جو کچھ ارشاد ہو اسکی باداش مین کرون اور یہ جو ارشاد
ہوتا ہی کہ اس ہرن کو اٹھاکر میرے لشکر تک پہونچا دو تو یہ کبھی نہ ہوگا یہ کام خدمتگاروں کا ہی ہم لوگون کا
نہین ہی اگر کسی بہادر نے ایسا کیا ہو تو مین بھی کردن ہان یہ ہوسکتا ہی کہ اسکے عوض مین یہ دوسرا ہرن
موجود ہی یہ بھی آپ لے لین مجھے کوئی غصہ نہ ہوگا اس جوان نے یہ سنکر کہا کہ یہ صدقہ آپ اور کسی کو
عنایت فرمایے مین صدقے کا لینے والا نہین ہون ایک تو یہ خطا کی کہ پرائے شکار کو اپنا صید کیا دوسرے
اوپر سے یہ تقریر یہ ہرن تجھکو اٹھاکر لے جانا ہوگا رستم ثانی نے جواب دیا کہ یہ تو کسی کی مجال نہین ہی

کہ ہم سے یہ ہرن اٹھوا لے بڑے بڑے بہادرون کا یہ جیہ نہین ہی اور نہوا اُس جوان نے کہا کہ ای آدمزاد
یہ پردہ قاف ہی پردہ دنیا نہین ہی مگر یہان کے باشندے ایسے بودے ہین کہ پردہ دنیا سے آدمزادون
کو طلب کرتے ہین اور کسیسے مدد چاہتے ہین اُنکو غفلت مین پاکر اور دیو روانہ کرکے اٹھوا منگاتے ہین اور
اُنسے مدد کے خواستگار ہوتے ہین آدمزاد ایسے بہادر ہین کہ اُنکی مدد کرتے ہین اور دیوون کو قتل کرتے ہین
اگر آدمزاد نہ ہوتے تو پردہ قاف سے حکومت پری زادون کی اٹھ جاتی تمام پردہ قاف پر دیو قابض
ہوجاتے تم لوگون کا تو نام و نشان بھی نہ ہوتا یہم لوگون کے قدمون کی برکت ہی یہ سنکر اُس جوان نے کہا
کہ وہ پری زاد نہ ہونگے کہ جنکی مدد آدمزاد کرتے ہین وہ کوئی اور قوم کے ہونگے رستم ثانی نے کہا کہ شاید
آسمان پری دھیال قوم پری زادون سے نہ تھے کہ جنھون نے پردہ دنیا سے حمزہ کو طلب کرکے دیو
عفریت سے اپنی جان بچائی اور حمزہ کے نہیب شمشیر سے آج تک پردہ قاف مین لوگون کو تپ آتی ہی
اور اُنکی اولاد نے یہان آکر کیسی کیسی شمشیر زنی کی ہی کیسے کیسے طلسم توڑے ہین اور پھر تم آدمزاد کو ایسا
صغیر خیال کرتے ہو اُس جوان نے کہا کہ اس تقریر سے تو کچھ فائدہ نہوگا اگر تم کو یہ ہرن لے چلنا منظور
نہین تو خیر ورنہ آگے اور مقابلہ کیجیے ہونگے کوئی سہیال اور آسمان پری اور حمزہ ہم کو اُن سے کیا
غرض بدہ وقت اور حساب زمانہ اور ہی وہ لوگ اور تھے یہ سنکر رستم ثانی نے کہا کہ اگر آپ کو مقابلہ
منظور ہی تو خیر مین بھی موجود ہون مگر جب سے آواز سُنی ہی تو یہ خیال کرتے ہین کہ یہ آواز تو عورت کی
معلوم ہوتی ہی اسقدر نرمی مرد کی آواز مین کہان اور یہ انداز تقریر بھی مردانہ نہین ہی زنانہ ہی اور جب
سے دیکھا ہی کو مرد کا خیال ہی مگر ایک قسم کی محبت دل مین پیدا ہوگئی ہی کہتے ہین کہ دیکھیے یہ کھل کیا
رنگ لاتا ہی مجکو یہ عورت معلوم ہوتی ہی کہ تبدیل صورت کیے ہوے صید افگنی کرنی ہی کوئی پری زاد
ہی مگر بہت حسینہ ہی اور صاحب جمال بھی ہی اُدھر اُس جوان نے جب سے انھین دیکھا ہی اُسکے دل
مین بھی اُنکی محبت پیدا ہوگئی ہی اور یہ گفتگو تو اسواسطے کی کہ محبت نہ ظاہر ہو اور اُنکے زور و طاقت کا
بھی امتحان ہوجائے بس اُس سبب سے اس قدر تقریر کی تھی کہ اُدھر یہ اپنے دل مین خیال کر رہے تھے
کہ یہ کوئی عورت یعنی پری زاد ہی جب اُسنے رستم ثانی سے کہا کہ اگر ہرن نہین لے چلتے ہو تو میرے
مقابلہ کو آؤ بس فوراً یہ اٹھ کھڑے ہوے اور کہا کہ تلوار وغیرہ سے تو مقابلہ کرنے مین غصہ ہوگا اور تلوار
کا کام کانٹا ہی میرے نزدیک بہتر یہ ہوگا کہ ہم اور تم دونون کشتی لڑین جسکو خدا فتح دے وہ بہادر ہی اگر
خدا مجکو تم پر غالب کرے تو تم میری غلامی اختیار کرنا اور اگر مین مغلوب ہوگیا تو مین تمھاری اطاعت
قبول کرونگا اور یہ ہرن تمھارے لشکر تک لیجاؤنگا اُس سے انکا یہ نشانا کہ اگر عورت ہی تو معلوم ہوجائیگا
اور اگر مرد ہی تو ثابت ہوجائے گا اور اگر تلوار سے مقابلہ ہوا اور شاید یہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگیا تو مجکو بڑا
صدمہ ہوگا خواہ عورت ہو خواہ مرد پس اس سے کشتی بہتر ہی اُدھر اُسنے بھی خیال کیا کہ یہ سچ کہتے ہین کہا
کہ اچھا آؤ امتحان ہوجائے جیسا کہ تم کہتے ہو بس فوراً رستم ثانی قریب اُس جوان کے آگئے اور کہا
کہ آؤ امتحان ہو اُسنے کہا کہ پہلے تم بیش دستی کرو انھون نے کہا کہ ہمارا دستور نہین ہی یہ سنکر دونون کب
پر سے اُترے اور اُنکے روبرو آکر اُسنے دست بغل ہوگیا باہم زور ہونے لگے بند بند ہلنے لگے دستان ساعد
زیر دستی کے چلنے لگین تھوڑی دیر تک وہ لڑکا آخر کو اُسکا دم پھول گیا سانس چڑھنے لگی ہانپنے لگا
یہ رنگ دیکھکر رستم ثانی نے کہا کہ بس زور کرچکے اتنی دیر مین تمھارا تو بُرا حال ہوگیا ہی فوراً دم لے لو
اُس جوان نے کہا کہ آپ لڑے جائین مین ملاحظہ نہین ہون جیسے اب مین یہ زور آخر بھی کرتا ہون یہ کہکر

اور دونون شانے پکڑ کر لے چلا کوئی تین قدم پر لاکر دم لیا اور ہنکارا کہ بابان گھنٹہ کسی قدر جھک گیا اور
لے لنگر قائم کیا اسکے بنا کے ہلا کچھ نہ بن سکا اسنے خوب خوب زور کیا انکے لنگر نے جنبش تک نہ کھائی آخر کو
اسنے کہا کہ مین اب تو ور کر چکا اب تم اپنا زور کرو بس فوراً انھون نے دونون شانے اسکے پکڑے اور
لے دوڑے کوئی بیس قدم پر لاکر جھٹکا دیا کہ دونون گھٹنے اسکے آشنا زمین ہوے انھون نے لنگر تک
د قائم کرنے دیا کہ اسکی کمر بجیر مین تھا تھ ڈال کر نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچ کر سر سے بلند کر لیا جھٹکا جو پہونچا تو بند
نقاب ٹوٹ گیا ایک برقی سی چمک گئی رستم ثانی کی آنکھ مین چکا چوند سی ہو گئی اب جو انھون نے
دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ ایک پری زاد ہی بس انھون نے فوراً آہستہ زمین پر رکھدیا اور آپ علیحدہ ہو گئے
ادھر اسکے منھ پر پسینہ مارے شرمندگی کے آگیا مگر فوراً نقاب درست کیا ادھر یہ اسکی محبت کا تیر اپنے
سینہ پر کھا بیٹھے جبسے کہ اسکی نقاب ٹوٹ گئی ہی اور انھون نے اسکو دیکھا ہی انکے ہوش بجا نہین ہین
دل مین کہتے ہین کہ ہم پہلے ہی خیال کرتے تھے کہ یہ کوئی پری ہی مرد نہین ہی ہمارا بھی خیال درست نکلا
ادھر اسنے جب سے کہ انکو دیکھا ہی انکی فریفتہ ہو گئی ہی صرف بہ تقریب اور کشتی بھی ایک طرح کا بہانہ تھا
جو کہ ان لوگون کا شیوہ ہوتا ہی جب وہ بند نقاب درست کر چکی تو انکی اور طرف اپنے رکب کے چلی کہ
سوار ہو کر چلی جاؤن گو کہ خود اسکا دل نہین چاہتا تھا مگر شرم دامنگیر تھی اور دوسرے یہ بھی مدنظر
تھا کہ دیکھون یہ جوان روکتا ہی یا نہین جیسے ہی یہ رکب کے قریب پہونچی اور انھون نے دیکھا کہ یہ غزال
رسیدہ بسبب سے جاتا ہی نہ معلوم اب پھر آئے یا نہ آئے اور نہ معلوم اسکا مسکن کہان ہی اور کیا نام و
نشان ہی اور تم اسکی محبت مین مبتلا ہو چکے ہو اگر یہ چلی گئی تو تم دلکو کیا کر سمجھاؤ گے اور اگر یہ زیادہ
بیتاب ہو گیا تو کدھر اسکو تلاش کرنے جاؤ گے اس سے بہتر یہ ہی کہ اسکو اسوقت جانے نہ دو ورد ک تو
نام و نشان دریافت کرو مذہب و مشرب تحقیق کرو اگر خود مختار ہی تو اسکو اپنے لشکر مین لے چلو بس
سے عقد کر و کیونکہ وہ درویشی تو تمھاری مضراب پری نے ترک کرا دی اب تم بھی اسی حالت پر ہو گئے ہو
اور اگر اسکے ماں باپ ہون تو انسے خواہش کرو وہ اپنا فرما کر تمھارے ساتھ عقد کر دینگے جب یہ
سنینگے کہ مین اولاد حمزہ صاحبقران مین سے ہون تو بہت خوش ہونگے ایسے ایسے خیال کر کے
انکے قریب آئے اور کہا کہ اے محبوب جانی وے یار جاودانی وے بلبل باغ معنوی وے گل باغ دلجوئی
وے عندلیب گلشن جوانی تم کہان اپنے عاشق کو تیر نگاہ ناز سے قتل کر کے جاتی ہو اور کیون مجکو بے
بے چھری کے قتل کرتی ہو کیون اپنے عاشق پر جور و ستم کرتی ہو ذرا ٹھہر جاؤ خدا جب سے مین نے تمھارے
روے زیبا کو دیکھا ہی دل پر قابو نہین رہا ہی اگر جاتی ہو تو اس نیم بسمل کو ایک ہاتھ تیغ آبدار کا لگاتی جاؤ
کہ کام تمام ہو جائے تڑپنا نہ چھوڑو قتل کر ڈالو ایک تو تمھاری تیغ ابرو نے دل کو یون ہی گھائل کر ڈالا ہی
دوسرے تم یہ ستم کرتی ہو کہ اسکو اور بسمل کیے جاتی ہو ذرا تو رحم کرو کچھ تو ڈرو اور خیال کرو کہ یہ کیا
کرتے ہین اتنا ستم اپنے عاشق پر کرنا روا نہین ہی یہ جو تقریر رستم ثانی کی سنی تو وہ ٹھہر گئی اور ہنسکر کہا
کہ کیا خوب آپ تو خوب رنگ لائے یہ کیسی بیہودہ تقریر کرتے ہو کیا کوئی بے وارث سمجھا ہی ذرا ہوش
مین آؤ حواس اپنے درست کرو اپنے ماتھا نون کی قسمین لو کیا تم کو جنون ہو گیا ہی سودائی بن گئے ہو یہ
کیا طریقہ اور نقشہ ہی یہ طور اچھا نہین ہی کہین ایسی باتون پر آبرو جاتی رہے کیا تم نے کسی کوتوالی فاحشہ
خیال کیا ہی جو ایسی تقریر کرتے ہو بس بے بس اپنی راہ لو یہ جو اسنے کہا اور برہم ہو کر اور غصہ کے طرف
اپنے رکب کے چلی صرف اسکو انکا عاجز کرنا منظور تھا کیونکہ خود بھی انکی محبت کا ضرب دل پر سینہ پر

کھا چکی تھی کہ وہ کب یہ گوارا کرتی ہی کہ چلی جاؤن مگر عاجز کرنا مدنظر ہی رستم ثانی نے دیکھا کہ اسنے سیری
تقریر کا یہ جواب دیا اور رُخ نیا پھیر کر کب کی جانب کیا تو انھون نے دوڑکر اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور دل مین
خیال کیا کہ جو ہو سو ہو اب تو اسکو نہ جانے دونگا اور کہا کہ اگر یہ چلی گئی تو پھر ہاتھ نہ آئے گی اور ہم بہت
پریشان ہوگے جب انھون نے ہاتھ پکڑ لیا تو اُسنے نہایت درجہ غضب ہوکر اور تیوری پر بل ڈالکر کہا
کہ یہ کیا حرکت بیجا ہی کس لیے ہو انھون نے کہا کہ ایک دم بھر کو ٹھہر جاؤ دو باتین میری سن لو پھر چلی جانا یہ جو انھون
نے کہا تو اُسکا بھی منظور تھا اُسنے جواب دیا کہ فرمائیے کیا آپ فرماتے ہین یہان موجود ہون انھون نے
کہا کہ یہان آکر بیٹھو تو مین بیان کرون یہ سُنکر وہ آکر انکے قریب زین پوشش پر بیٹھ گئی یہ اُسکی جانب
ٹکٹکی باندھے ہوے دیکھ رہے ہین گو وہ نقاب ڈالے ہی مگر شعاع نور رخ سے تمام چہرہ روشن ہی
تھوڑی دیر کے بعد اُسنے کہا کہ آپ کیا فرماتے ہین فرمائیے مین موجود ہون یا صرف صورت دیکھا کیجیے گا یہ
سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ مجکو یہ دریافت کرنا ہی کہ اے ملکہ تم کس گلستان خوبی کی گل ہو اور کس بوستان
نو دمیدہ کی سرو ہو اور تمھارا نام کیا ہی اور مسکن کہان ہی اور مذہب کیا ہی شعر اگر شاہی ترا آخر چہ نام ست
اگر ماہی ترا منزل کدام ست ۔ یہ سُنکر اُس عربدہ جو یعنی اُس پری نے جواب دیا کہ اے جوان تجکو میرے
نام سے کیا کام ہی اور میرے نشان سے کیا مطلب ہی مین کوئی ہون رستم ثانی نے کہا کہ مین بغیر
دریافت حال نہ جانے دونگا کیونکہ مین اسی تپہ سے تمھارے مکان پر آؤنگا اُسنے کہا کہ سنو پہلے تم
اپنا حال بیان کرو تو پھر مین اپنے نام و نشان سے تم کو آگاہ کرونگی پھر رستم ثانی نے کہا کہ مین بھی
اپنا حال بیان کرونگا مگر پہلے تم اپنی کیفیت سے مجکو آگاہ کرو یہ سُنکر اُسنے کہا کہ سُنیے میرا نام مہراب
پری ہی مین دختر ہوا احمر پریزادی کی جو کہ بھائی ہین اخضر پری زادکے اور بادشاہ قلعہ یاقوت نگار
کا ہی جسکا دیو ہامان سپہ سالار تھا اور میرا باپ بادشاہ ہی قلعہ زمردنگار کا میرا باغ یہان سے قریب
ہی اور ایک میرا بھائی ہی کہ نام اُسکا گوہر پری زاد ہی اور نام میری ماں کا شاداب پری ہی اور وہ
چھوٹی بہن سیماب پری کی ہی جو کہ زوجہ اخضر پری زادکی ہی اخضر پری زاد میرے خالو بھی ہین اور پھوپھا
بھی ہین اب تم اپنے نام و نشان سے آگاہ کرو کہ کیونکر تمھارا یہان آنا ہوا یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا
کہ مین خاندان سے حمزہ صاحبقران کے ہون اور شاہزادہ ایرج نوجوان کا بیٹا ہون میرا نام
رستم ثانی ہی تم تو بخوبی حمزہ صاحبقران سے واقف ہوگی میرا یہ واقعہ ہی کہ میرا ایک ہم چشم ہی کہ
نام اُسکا بدیع الملک ہی چونکہ آج کل وہ صاحبقران ہوا ہی مجکو یہ امر ناگوار معلوم ہوا مین فقیر بن کر
اپنے لشکر سے نکل گیا اتفاق سے مین حالت فقیری مین شہر زرین حصار مین پہونچا وہان دو پہلوان باہم
کشتی لڑ رہے تھے مین بھی اکھاڑے پر گیا اُن دو پہلوانون مین ابھی کشتی نہ ہوئی تھی کہ ایک پہلوان نام
اُسکا صیقل کشتی گیر تھا اکھاڑے مین آکر اُچھلا کود و گزاف کیا اور میرے باپ دادا کا نام لیا اور انکو
بُرا کہا مجکو غصہ آگیا مین نے اُسکو لڑکر زیر کیا اور چیر کر پھینک دیا وہان کا بادشاہ زردمان تابدار ہی
اُسنے یہ حال دیکھکر اپنے پہلوان کو کہ نام اُسکا نقیل دیو صورت ہی اُسکو میرے مقابلہ کو اکھاڑے مین
اُتارا مین نے اُسکو بھی زیر کیا تب تو بادشاہ نے میری بڑی خاطر و مدارات کی اور مجکو اپنے شہر مین
لیگیا میری دعوت کی بعد ازان اُسنے مجکو بیرون شہر ایک مقام رہنے کو دیا مین وہان رہنے لگا آٹھوین دن
وہان میلہ ہوتا تھا چونکہ وہ تصویر پرست تھا مین نے اُسکو مسلمان کیا اُسکا ایک فرزند ہی کہ نام اُسکا
قرمان تابدار ہی مین نے اُسکو اپنا شاگرد کیا اُسکو فنون سپہ گری تعلیم کیے مین وہان رہتا تھا ایک روز

ایک شعبدہ گر اور مجکو اٹھا کر آسمان پر لے گیا جب مین نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ دیو ہمارے قلعہ کو لیے
جاتا ہی مین متوجہ ہوا سے بیہوش ہو گیا جب آنکھ کھلی تو اپنے کو ایک صحرا مین ایک پہاڑ پر پایا وہان
چند دیو آنے سے مقابلہ ہوا انکو زیر کیا اور بعض کو قتل کر ڈالا کہ وہ دیو تلاش کرتا ہوا آیا اور مجکو لے کر
قلعہ کا فوت نگار ہین مین نے وہان پہونچ کر دیکھا کہ اخضر پری زادخت پر متمکن ہی اور برابر
اسکے کرسی پر اسکی دختر مضراب پری اور اسکے وزیر مہر درجنی کو اور چند سرداران مغرز کو بیٹھا پایا
مین بھی جاکر بیٹھ گیا سب نے بہت خاطر کی خصوصا بادشاہ نے بہت التفات کیا مین بہت خوش ہوا
پھر بادشاہ نے مشورہ سرور جنی برائے مقابلہ دیو ہامان پر وہ دنیا سے دیو کو روانہ کرکے اٹھوا
منگایا ہی کیونکہ دیو ہامان انکی دختر مضراب پری پر عاشق ہو گیا تھا اس سے مقابلہ ہو گیا تھا انھون
نے شکست کھائی ہی یہان آکر قلعہ بند ہوے ہین اب آپ مدد کرین مین نے پہلے بہت انکار کیا آخر کو
مجبور ہو کر مقابلہ کیا اور جو جو کہ واقعہ تھا سب بیان کیا یہان تک کہ چشمہ نہنگان پر بعد فتح ہونے
جنگ کے جانا وہان دیو ہامان کے امون کا آنا اسکو قتل کرنا اور بادشاہ کی مدد پہونچنا جنگ فتح کرکے
آنا شادی مضراب پری کے ساتھ ہونا پھر ہامان کا مقابلہ کو آنا جنگ ہونا اسکے کئی دن کے بعد اسکا
زخمی ہونا اپنا شکار کو آنا جب کہ اسنے مہلت مانگی ایک دن اپنے خیمہ مین رہنا آج صبح کو مع چند
سردارون اور پری زادون کے شکار کو آنا اس ہرن کے عقب مین مرکب ڈالنا یہان پر پہونچنا
اسکو شکار کرنا ہمراہیون کا عقب مین رہ جانا اس ہرن کے کباب لگاکر کھانا دوسرے ہرن کا آنا
اسکو شکار کرنا اور اس پری کا آنا سب بیان کیا وہ سنکر کہنے لگی کہ آپ میرے عم بزرگوار کے داماد
ہین اب معلوم ہوا مجکو فرض ہوا کہ مین آپ کی دعوت کرون دل مین کہا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ تو تو
اس پر عاشق ہو گئی ہی اور یہ ہین مضراب پری کا شوہر ہی یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین اسکو سونپ دون
دون وہ یہ کہے گی کہ کیا مجکو کوئی شوہر نہ ملتا تھا کہ تم نے میرے شوہر سے آشنائی کی یہ کہکر دل کو
سمجھایا مگر وہ کب مانتا ہی کہین بر حسب حضرت دل ضد پر آتے ہین تو مانے نہین بدون رسوا کیے
باز نہین آتے ہین جو جو انکو سمجھاؤ وہ وہ یہ اور زیادہ بیقرار کرتے ہین ترے فرشتہ ہین جب ہامنے
اس طرح اپنے دل مین خیال کیا تو کہا کہ یہ امر محال ہی انکو دعوت کے بہانے سے اپنے باغ مین
لے جائین وہان مل کر دیکھا جائیگا یہ کہکر کہا ای رستم ثانی آپ میرے باغ مین تشریف لے چلیے مین
آپ کی دعوت کرونگی چونکہ وہ باغ یہان سے قریب ہی دو ایک روز وہان قیام فرمائیے گا بعد اسکے
واپس جائیے گا یہ سنکر رستم ثانی نے بظاہر انکار کیا اور کہا کہ وہان میرے ہمراہی پریشان ہونگے
دوسرے لشکر ہامان مقابل لشکر اخضر پری زاد کے فروکش ہی بسبب زخمداری کے اسقدر مہلت
بھی ملی کہ مین شکار کو آیا اگر مین تمہارے باغ مین جاکر دعوت کھاؤن اور دو ایک دن مقیم رہون تو وہان
کہین ایسا نہ ہو کہ وہ حرامزادہ صحت پاکر بادشاہ پر زیادتی کرے تو بڑی خرابی ہو گی یہ سنکر اسنے
کہا کہ آپ چلیے تو مین چند دیو واسطے خبر کے روانہ کر دونگی کہ وہ آپ کو خبر دیتے رہینگے جب آپ کو
معلوم ہو گا کہ اسنے صحت پائی ہی اور برائے مقابلہ آمادہ ہوا ہی آپ فورا پشت دیو پر سوار ہو کر تشریف
لے جائیے گا چونکہ انکو خود بھی منظور تھا کہ مین اسکے ہمراہ رہون کوئی دم جدا نہون کہا کہ اچھا چلو دیکھا جائیگا
یہ سنکر مضراب پری اٹھی اور رستم ثانی کو ہمراہ لے کر طرف اپنے باغ کے آئی تھوڑی دور چلی تھی کہ دور سے
باغ کا نمودار ہوا جو کہ بالکل طلائی تھا یہ مع شاہزادے کے داخل باغ ہوئی انھون نے باغ کو خوب

روشن پری سے درست پایا خوب لالہ و گل سے آراستہ و پیراستہ ہر قسم کے گل بوٹے اور میوے وغیرہ
کے بھی اشجار تھے نفس طائردن کے درختون مین آویزان تھے نہرن سلسبیل سا ماری جتین بلبل خوش
گفتار کے نفس شاخہاے درخت مین آویزان تھے سرو اپنے اپنے قاعدے سے لگے ہوے تھے سنسناد
ایک جانب کو اکڑ رہے تھے یہ سیر باغ کرتے ہوے ہمراہ انس پری کے بارہ دری مین آے بارہ دری
کو شیشہ آلات اور فرش فروش سے زین پایا سب اسباب قرینے سے سجا اور کرسیون پر لگا ہوا تھا طاقون
پر اچاریون مین ہر قسم کا مربہ اور اچار شیشیون مین میوہ وغیرہ چنا ہوا تھا الماریون مین شیشے کے پٹ لگے
ہوے اسمین صراحی و ساغر شراب سے مملو کیے ہوے رکھے تھے اور چھپر کھٹ لگے ہوے تھے پھول اوپر
پڑے ہوے تھے سمندر زنگار وسط بارہ دری مین گسترده تھی درہ ہاے بارہ دری مین پردہ ہاے زردوزی
پڑے ہوے تھے رو برو بارہ دری کے ایک چبوترہ تھا اسپر نظیرہ زردوزی کھنچا ہوا تھا بہت سی پریزاد مہ جبین
پھر رہی تھین باہم چہلین کر رہی تھین جیسے ہی اُن سب نے اپنی ملکہ کو دیکھا سب نے دوڑ کر سلام کیا
دیکھا تو کیا دیکھا کہ ہمراہ ملکہ کے ایک آدمزاد ہے بہت حیران ہوئین کہ یہ کہان سے ہمراہ آیا ہے اگر ملکہ کے
باپ سن پائینگے تو ہم سب کی ناک چوٹی کاٹینگے ارے انھون نے بڑا غضب کیا ہم سب کو اپنے ساتھ
عذاب مین مبتلا کیا اور بدنام بھی کیا انکی آنکھون کا پانی مر گیا کیسی بے حیائی اس قوم نے اختیار کیا کہان
یہ آتشی اور کہان وہ خاکی باپ سن پائے تو کیا حال کرے قتل کر ڈالے زندہ نہ رکھے ایک نے کہا کہ
یہ کیا باہم گفتگو ہو رہی ہے ہم کو کیا جو آگی کھائے گا وہ انگارے اُگلے گا اگر ہم سے بادشاہ دریافت
کرے گا تو ہم صاف صاف کہدینگے اُن سب مین ایک ملکہ کی بہت سخت جڑھی تھی اُسنے ملکہ سے دریافت
کیا کہ ملکہ یہ کون صاحب ہین انکو آپ کہان سے لائی ہین ملکہ نے کہا کہ تم کو کیا کوئی صاحب ہین اُسنے کہا
کہ ملکہ ہم سے کیون پوشیدہ کرتی ہو ہم تو سب آپ کے ہمراز ہین ملکہ نے کہا کہ اسمین راز کی کیا بات
ہے کیا ہین کسی کو دکھنا کی کرکے لائی ہون ارے کمبختون یہ میرے چچا کے داماد ہین میری بہن مہرانگیز
پری کے خسر ہین یہ شکار کو نکلے تھے ایک ہرن کے تعاقب مین ادھر نکل آئے فلان صحرا مین بیٹھے
ہوے تھے مین شکار کھیلتی ہوئی ادھر جا نکلی مین نے مسافر جان کر انکا حال استفسار کیا جب معلوم ہوا
مین انکو اپنے ہمراہ لے آئی اب انکی دعوت کا سامان کرنا چاہیے کیونکہ ہمپر انکی دعوت کرنا لازم ہے
سُنکر وہ خاموش ہو رہین مگر آپس مین چشمک زنی کی ملکہ نے حکم دیا کہ سامان دعوت کرو ہم انکی دعوت
کرینگے یہ سُنکر سب نے دعوت کا سامان کیا صحبت شراب و کباب گرم ہوئی ناچ کا حکم دیا ناچ ہونے لگا ایک
پری نے یہ غزل شروع کی غزل

اپنا فگار مثل دہنا ہین کے	تم بھی تمہارے تو کے برابر بنا ہین کے	
ہم نیچہ کو تو کے خنجر بنا ہین کے	چھلا جو اپنے ہاتھ کا دیدین ہمین صنم	
فرماتے ہین وہ سرمہ کا دنبالہ پو چو کر	دیکھین تو شیشہ کر اسے کیونکر بنا تھے	
دل کے جہاز کا اُسے لنگر بنا ہین کے		

جب یہ غزل گا چکی تو رستم ثانی نے کہا کہ کوئی اور غزل گاؤ اُسنے دوسری غزل گانا شروع کی غزل

مرکدے سے بزم رندان مین شراب آنے کو ہے	فوق برحمت افق سے آفتاب آنے کو ہے
بے سبب یہ عشق پیری مین نہین ہے جوش پر	پھر زلیخا کی جرح شاید شباب آنے کو ہے
بخت برگشتہ ہے اپنا یار کی پھرتے ہی آنکھ	رنگ دنیا ہے دگرگون انقلاب آنے کو ہے
جاب بہت آتا ہے تو کہدے اے اجل	دیر ہے آنے مین تجکو باشتاب آنے کو ہے
آخر غم تصف سن کر جلد جو نے یہ کہا	رات آدھی آچکی اسوقت خواب آنے کو ہے

لاغری مین پوچھے کیا ہو عزیز و حال دل
ضعف سے محتاج ہونٹون تک جواب آنے کو ہی
بے سبب آسان مین ہوتی ہین ہمت مشکلین
پھر امداد آج شاہ بیتاب آنے کو ہی

یہان تک کہ رات ہو گئی خانسامے نے آکر عرض کیا کہ حضور دسترخوان تیار ہی ملکہ و شاہزادہ دونون اٹھکر دسترخوان پر جا بیٹھے خاصہ نوش کیا بعد اسکے پھر آکر صحبت مین بیٹھے بارہ دری جو فرسے پر آگے ادھر دونون نے درشن کر لیا تھا وہان آکر بیٹھے یہان بھی ناچ ہوتے رہے دوسری پری آکی بھی غزلین گائین کہان تک عمریان یہانتک کہ دو پہر رات کے قریب وقت آگیا اُسوقت اُس پری نے غزل بکمال ادا دلچسپ سرون مین گانا شروع کی غزل

ہم تو فریاد و فغان آہ و بکا کرتے ہین
جن سے کچھ ہو نہین سکتا وہ دعا کرتے ہین
حرف مطلب سے وہ کب ترک جفا کرتے ہین
بہت اس طرح کے ہنگامے ہوا کرتے ہین
وہ منانے ہی نہین جسکو خفا کرتے ہین
ہم بگڑ کر بھی سر بزم بنا کرتے ہین
بے وفاون سے وفا کرتے ہین کیا کرتے ہین
جو برائی نہین کرتے ہین برا کرتے ہین
پوچھتا ہی جو مزاج اپنا کوئی فرقت مین
منھ سے اتنا ہی نکلتا ہی دعا کرتے ہین
یا الٰہی مرے دربان سے وہ پوچھے آکر
کون ہی جس سے ملاقات کیا کرتے ہین
تم کو بیمار محبت سے بھی نفرت ہی گئی
ہم تو اچھون کے لیے روز دعا کرتے ہین
مار ڈالا ہی تغافل سے خبر اکر لیکن
ہی تظاہر یہ بہانہ کہ حیا کرتے ہین
صبر کرنے کا ہمارے بھی یہی ہی انداز
آپ جس طرح سے بیمان وفا کرتے ہین
سچ کہا تذکرہ غیر سے کیا حاصل ہی
اک تماشے کے لیے چھیڑ دیا کرتے ہین
داغ کارشک سنا غیر سے اُسنے تو کہا
آگی تقدیر مین جلنا ہی جلا کرتے ہین

یہان تک کہ دونون کو نیند کا خمار ہوا اُسوقت برخاست ہوئی دونون جاکر بچھے ہوئے پلنگون پر آرام پذیر ہوے صبح کو اٹھکر نماز پڑھی اب اسقدر انکا دل یہان لگا کہ سب حال قرار و ہوش کھو بیٹھے اب تو یہ فکر ہی کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ اُس پری کے ساتھ عقد ہو جائے اور وہ بھی اسی فکر مین ہی اسی سبب سے اپنے ماں باپ کے پاس جانا ترک کر دیا ہی ہمہ وقت انکے پاس موجود رہتی ہی خاطر داری کرتی ہی انکو یہان آئے ہوے کوئی تین روز بیتا عرصہ ہوا ہوگا کہ ایک دن بوقت صبح بیٹھے ہوے تھے کہ ایک پری دوڑی ہوئی آئی اور ملکہ سے کچھ کہا ملکہ کا رنگ اڑ گیا چہرہ زرد ہو گیا ہوائیان اڑنے لگین حواس جاتے رہے رستم ثانی نے جو یہ رنگ دیکھا تو ملکہ سے کہا کہ کیون کیا ہوا کچھ بیان تو کرو کیا تم کو ہمارا یہان رہنا ناگوار ہی ہم تو پہلے ہی نہین آتے تھے تم زبردستی لائین اب جو یہان ہم تین دن تک رہے تو تم کو گران گذرا لو ہم جاتے ہین ملکہ یہ سنکر کہنے لگی کہ بخدا ہم کو آپ کا یہان آنا ناگوار نہین اور نہ ناگوار ہی آپ شوق سے تشریف رکھین کوئی اور بات ہی آپ کا ذکر نہین ہی رستم ثانی نے کہا کہ اگر آپ کو ہمارے خاطر خوشی منظور و مدنظر ہی تو وہ امر بھی بیان فرمایئے ورنہ ہم کو رنج ہوگا ملکہ نے پہلے تو انکار کیا مگر شاہزادے نے بہت مجبور کیا نسبین دین اُسوقت ملکہ نے آنسو بھر کر کہا کہ بڑا غضب ہو گیا اُس پری نے ابھی ابھی آن کر کہا کہ دیو قہقہار سنگ زن مع چار لاکھ دیوون کے میرے باپ پر لشکر کشی کر کے آیا ہی چونکہ وہ ابلیس پرست ہی اور بہت زبردست ہی یہان اُسکے مقابلہ کا کوئی دیو نہین ہی اُسنے پہلے نامہ لکھا تھا کہ مین دیو ہامان کی مدد کو جاتا ہون اُسنے مجکو طلب کیا ہی کیونکہ اُس سے اور اِنھون سے عداوت

ہی اور بگڑ گئی ہی لہذا تم تیار ہو رہنا کہ مین تم کو ہمراہ لے کر جاؤنگا چونکہ ہم لوگ مسلمان تھے ہم نے انکار
کیا اور دوسرے یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ بھائی کے مقابلہ کو بھائی جائے اس سبب سے انکار کیا اُسکو اگر
ہوا وہ لشکر کشی کرکے یہان کی مدد کو چلا یہان آکر پہونچا بس اُسنے یہ پیغام بھیجا کہ میرے شریک ہو نہین
تو تم سب کو قتل کرونگا یہان یہ بندوبست ہو رہا تھا کہ اچھر پری زاد کی مدد کو جائین گو اُنھون نے طلب
نہین کیا ہی مگر بزرگ ہین میرے باپ کا یہ قصد تھا اب سنا گیا ہی کہ جب وہ پیغام میرے باپ نے سُنا
تو جواب دیا کہ اُس سے کہدینا کہ جو تیرا جی چاہے وہ کر چونکہ اُسکا مقابلہ کوئی نہین کر سکتا تھا بدین سبب
سب جا کر قلعہ بند ہوے جب اُسنے یہ پیغام سُنا آگ ہو گیا اُسی وقت لشکر لے کر آیا اور یہان سب کو
قلعہ بند پایا خیال کرکے آیا تھا کہ سب غافل ہونگے مین جاتے ہی سب کو قتل کرونگا اور اچھر پری زادو کو
مع اُسکے ناموس فرزند کے گرفتار کرلاؤنگا یہان اُسکے خلاف پایا اُسنے قلعہ زمرد نگار کا محاصرہ کرلیا اور
یہ سب واقعہ اُس اُمور رفت کے عرصہ مین ہوا پہلا نامہ آنے ہوتے ایک پندرہ دن ہوے ہین کہ وہ خود
آگیا ایک دو دن اگر اور نہ آتا تو والد چلے جاتے بھائی یہان رہتے وہ اُنپر زیادتی کرتا اُسے تو بند سے
بھی نہ کیا جاتا اُس پری نے یہ کہا کہ آپ یہان کیا خوش بیٹھے ہین وہان یہ واقعہ گذرا ہی وہ کل قلعہ
پر یورش کرے گا یعنی قلعہ لے گا اور اہل قلعہ کو قتل کرے گا اہل قلعہ آج شب کے اور مہمان ہین یہ خبر
میری یہ حالت ہو گئی اب مین فکر مین ہون کہ کیا کرون اگر جاتی ہون تو آپ یہان تنہا رہتے ہین
کیونکہ جسقدر پری زاد میرے ہمراہ ہین سب ہی کے تو عزیز و اقربا قلعہ مین ہین یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ
یہ سب کی سب ایسے وقت مین اُنکی شریک نہ ہون اگر نہین جاتی ہون تو باپ پر یہ وقت پڑا ہی
قصد انکو آہستہ وہ نہ ہوے تو میری زندگی بیکار ہی ماں باپ کا تو مجکو ہر دسہ ہی دوسرے اہل دنیا طعنہ
کرینگے کہ اچھنا کی پہلو مین بیٹھی رہی ماں باپ جانی قتل ہو گئے نہ لی مرت یہ فقرہ تھا کہ بہنو کی ہی
میری جان بڑی مصیبت مین ہی رستم ثانی نے کہا کہ تم کچھ فکر نہ کرو شوق سے جاؤ اور سب کو ہمراہ لیتی
جاؤ مگر یہ سب بتانی جاؤ کہ قلعہ زمرد نگار یہان سے کتنی دور ہی اُسنے کہا کہ بہت دور ہی اگر مین
اسوقت یہان سے جاؤنگی تو دیر مین صبح کے وہان پہونچون گی کیون آپ کو قلعہ زمرد نگار کے
دریافت کرنے سے کیا کام ہی رستم ثانی نے کہا کہ میرا قصد ہی کہ مین اُس دیو سے مقابلہ کرون اور
اُسکو بھی مثل دیو ہامان کے زنگی کرون یا مثل دیو مشقال دشنکال کے قتل کرون ملکہ نے کہا کہ
یہ بہت زبردست ہی مثل اُن دیوون کے نہین ہی غریب پردہ قاف مشہور ہی آپ کبھی ایسا قصد
نفرمایئے گا کوئی آپ کی جان لینا منظور نہین ہی کہ عمر بھر جناب میا جان اور بہن سے ندامت رہے
کہ وہ لوگ فرمائین کہ احمر اور اُسکی بیٹی محراب نے ہمارے داماد کو جان کر قتل کرا ڈالا کوئی جانتے تھے
کہ یہ دیو بہت بڑا زبردست ہی اور پھر منع کیا کیون سیہ رو کرائیے گا رستم ثانی نے کہا کہ اب تو
یہ ممکن نہین ہی کہ بغیر مقابلہ کیے ہوے مانون اور یہان سے چلا جاؤن ہم لوگ دلیر ہین ہم لوگ جب
کسی کے اوپر مشکل دیکھتے ہین تو جہان تک ممکن ہوتا ہی اُسکی مدد کرتے ہین اب تم لاکھ منع کرو گی
مین نہ مانونگا اگر میرا دھیان نہ جاتا ہوا اور تم نے کوئی تدبیر نہ کی تو مین تمہارے روبرو اپنے کو ہلاک
کر دونگا اُسوقت اور زیادہ بدنامی ہوگی آیندہ تم کو اختیار ہی یہ سُنکر محراب نے کہا کہ یہ کیا آپ
فرماتے ہین میرے نزدیک تو یہ بہتر ہوگا کہ آپ دیو کی پشت پر سوار ہو کر اپنے مکان یعنی قلعہ یاقوت نگار
اپنے لشکر مین تشریف لے جائین آپ ضد نفرمائین رستم ثانی نے کہا کہ یہ تو غیر ممکن ہی تم کو میری

جان لینا منظور ہی یہ سُنکر وہ پری خاموش ہو رہی اور دل مین کہا کہ کیا عجب ہی جو یہ اُسکو قتل کرین تو
ہی تقدیر مین تحریر ہوا ہی اور اسی سلسلے سے کیا عجب ہی کہ انکے ساتھ عقد بھی ہو جائے اگر خدانخواستہ
یہ قتل ہوگئے تو ہم سب کب زندہ ہونگے جو اہل دنیا کے طعنہ سننیکے بجیسا بیتے ہین اُسی پر عمل کرو یہ
سوچ کر کہا کہ اچھا مین موافق آپ کے ارشاد کے کرونگی یہ تو فرمائیے کہ آپ وہان کیونکر تشریف
لیجائینگے جب تک آپ تشریف لائینگے تب تک وہ حرامزادہ قلعہ فتح کرنے گا کیونکہ جب ہم لوگ
ایک رات مین وہان تک پہونچینگے تو آپ کیونکر ہم سے وہان قبل ہر دی کرکے پہونچ سکتے ہین
رستم ثانی نے کہا کہ تم جس دیو کے ذریعے مجکو لشکر اخضر پری زاد مین روانہ کرو تم مجھ اُسکو
حکم دو کہ وہ مجکو اُدھر نہ لیجائے قلعہ زمردنگار پر لیجاکے وہ صبح تک مجکو وہان پہونچا دے گا پھر مین
اُس سے مقابلہ کرونگا تم قلعے سے دیکھنا کہ مین نے کیونکر اُسکو قتل کیا یہ سُنکر اُس پری نے کہا تو کہ
میرا دل گوارا نہین کرتا ہی مگر آپ کے سبب سے مجبور ہون یہ کہکر ایک دیو کو بلایا کہ نام اُسکا دیو
خناق تھا کہا کہ تم انکو اپنی پشت پر سوار کرکے قلعہ زمردنگار کے میدان مین پہونچا دو ہم تم کو بہت
کچھ انعام دینگے اُسنے کہا کہ بہت خوب بعد اُسکے رستم ثانی سے کہا کہ اب آپ انکے دوش پر
سوار ہوکر تشریف لائیے گا مین رخصت ہوتی ہون اُسوقت رستم ثانی نے کہا کہ ملکہ یہ خبر جو تم کو
ہو لی ہی کسی معتبر نے کہی ہی اور بیان کی ہی یا خبر معتبر نے ملکہ نے کہا کہ جس پری نے بیان کی ہی وہ اپنی
آنکھون سے خود دیکھ آئی ہی مجھ سے پوشیدہ ہوکر وہ میرے باپ کی خبر کو گئی تھی کہ وہان اُسنے یہ
واقعہ دیکھا پھر قلعہ مین نہین گئی فوراً واپس آئی مجھ سے آپکے روبرو بیان کیا وہ کبھی کوئی بات
جھوٹ نہین کہتی مجکو اُس سے اطمینان ہی یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ اچھا جاؤ خدا حافظ ہی ملکہ روانی
ہوکی تخت پر سوار ہوئی اور تخت طرف قلعہ کے روانہ ہوا بعد جانے ملکہ کے رستم ثانی نے اُس دیو
سے کہا کہ تم مجکو کتنے وقت مین قلعہ پر پہونچا دوگے اُسنے کہا کہ تین پہر مین مین پہونچا دونگا اُنھون
نے کہا کہ میرا یہ قصد ہی کہ جب وہ قلعہ پر یورش کرکے برلب خندق پہونچے اُسوقت مین وہان پہونچ
جاؤن دیو نے کہا کہ آپ کو مین اُسوقت پہونچا دونگا آپ بارہ بجے یہان سے تشریف لے چلین اُنھون
نے کہا کہ جب مین دو پہر رات گئے یہان سے جاؤنگا تو وہان پہر دن چڑھے پہونچونگا اُس عرصہ مین
وہ قلعے سے لڑکر پھر جاتا بیکار رہوگا اُسنے عرض کیا کہ آپ خاطر جمع رکھین مین عین وقت پر پہونچا دونگا
رستم ثانی نے کہا کہ اگر تم مجکو اُسی وقت پر پہونچا دوگے تو مین تم کو اسقدر انعام دونگا کہ تم سے
اُٹھ نہ سکیگا بلکہ تمہارے دونون شانہاے سر خلائی کر دونگا یہ سُنکر وہ دیو بہت خوش ہوا اور
اُسنے کہا کہ آپ آرام کرین مین حضور کو بیدار کرونگا جب وقت چلنے کا آئے گا یہ اُس بات کو سنکر اور
خاموش ہوکر مسند پر جا کر لیٹ رہے کیونکہ وہ باغ باصل اکیلا ہی کوئی نہین ہی یہ ہین اور وہ دیو ہی آتا
رہا تو اُنھون نے جون توں کرکے کاٹا مگر اُسکی جدائی شاق تھی دل بیتاب تھا ہر بار یہ شعر ورد زبان تھا
شعر مرا در دلیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد + وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد + دیگر بار غبار
ہوگئے اللہ + کیا زمانے کا انقلاب ہوا + یہ پڑھتے ہین اور بار بار آسمان کو دیکھتے ہین یہان تک کہ
شام ہوگئی رُخ پر اُنکے بشاشی آئی کچھ کھایا دو پہر رات اُنھون نے ٹہل ٹہل کر بسر کی جیسے ہی زلف
لیلاے شب تا کمر آئی اُنھون نے آواز دی وہ خود اسی قصد سے اُٹھا تھا کہ اُنکو بیدار کرکے دوش پر
سوار کرون اور روانہ ہون جیسے ہی اُنکی صدا سُنی وہ فوراً حاضر ہوا یہ پہلے ہی سے مسلح اور مکمل

ہو چکے تھے اسکی پشت پر بہت جلد سوار ہوے وہ انکو لے کر اڑا اور طرف قلعہ کے روانہ ہوا یہ تو آدھ کوس جانے نہ پاے

اب کچھ حال محراب پری کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ جو رخصت ہو کر قلعہ کی طرف روانہ ہوئی بہت جلد راہ روی کرتی ہوئی قریب تین بجے رات کے قلعہ پر پہونچی اور چور کھڑکی سے داخل قلعہ ہوئی مگر بہت مشکل سے جب کہانون نے خوب دریافت کر لیا تب دروازہ کھولا یہ انکی تعریف کرتی ہوئی مع اپنے ہمراہیون کے داخل محل ہوئی یہان آکر دیکھا کہ سب کے سب پریشان ہین چہرے اداس عالم یاس ہے حواس رنگ رو متغیر رنگ زرد جیسے ہی ماں نے دیکھا کہا کہ ای بیٹا محراب تو اسوقت کہان آئی خیر تو ہی تجکو کس کم بخت نے خبر دی ارے ہم تو یہان آفت مین بمتلا ہین تو کیون بمتلا ہونے کو آئی ہم نے جان کر تجکو خبر نہین کی کہ تو بھی پھنس جائے کوئی تو ہمارا رونے والا ہو کوئی تو متی دینے والا رہے کسی سے تو ہمارا نام باقی رہے یہ سنکر آنسو بھر کر کہا کہ کیون اماں جان ہم کو کیون نہ خبر دی ہم کو خیر آپ نے تصور فرمایا یہ تو فرمائیے کہ یہ کیا ماجرا ہی یہ کون قلعہ کا محاصرہ کیے ہوے پڑا ہی مجکو تو گلشن پری نے اطلاع دی تھی وہ یہان خبر کے واسطے آئی تھی افسوس اگر وہ نہ آتی تو ہم کو اطلاع بھی نہ ہوتی یہان سب قتل ہو جاتے مین ناشاد و نامراد رہ جاتی یہ آپ کیا فرماتی ہین کہ ہم نے جان کر تجکو خبر نہین کی افسوس ہم ایسے غیر ہو گئے ماں نے بلائین لے کر کہا کہ بیٹا تجکو کیا خبر کرتے ہم ایک شب کے مہمان ہین مین نے تو کہا تھا کہ محراب کو اطلاع کر دو اور بلا لو تاکہ وہ بھی شریک ہو تیرے باپ نے کہا کہ وہ لڑکی ابھی کم سن ہی کیون اسکی جوانی برباد ہو کوئی تو ہانی نہیں ہم سب تو قتل ہو چکے وہ یہین بچ جائے جب اسکو خبر ہوگی رو پیٹ لے گی جب یہان آئے گی غیر کی عملداری پائے گی اپنے چچا پاس چلی جائے گی مگر سچ ہی جب قضا آتی ہی تو لاکھ لاکھ تدبیر کرو کچھ نہین ہوتا ہی یہ سنکر محراب ماں کے گلے لگ کر رونے لگی چکلیان بھر کر کہین پوچھا کہ والد بزرگوار کہان ہین ماں نے کہا کہ وہ آج دو دن سے محل مین نہین آئے ہین فتنہ کا بند و بست کر رہے ہین محراب نے ایک پری سے کہا کہ جاکر باہر لہدو کہ کوئی جاکر بادشاہ کو خبر کر دے کہ آپ کی فرزندی محراب آپ کے زیارت کی مشتاق ہی اسکو اپنا دیدار دکھا دیجیے یہ سنکر وہ پری محل کے در پر آئی اور چوبداروں سے کہا کہ جاکر بادشاہ سے کہو کہ آپ کی دختر نیک اختر آپ کے دیدار کے واسطے بہت بیقرار ہین ذرا انکے پاس تشریف لائیے یہ سنکر وہ چوبدار خدمت بادشاہ مین حاضر ہوا یہان بادشاہ حکم درستی قلعہ کا دے رہا تھا بروج و فصیل کل آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ ہو رہے تھے سب سردار حاضر تھے بادشاہ سے عرض کر رہے تھے کہ خداوند پریشان نہ ہون خدا نے کریم کو یاد کرین کل ہم اس نابکار کو قتل کرینگے یورش کرکے قلعہ پر تو آکے ہمارے ہاتھ سے بچ کر کہان جائے گا بادشاہ فرماتے تھے کہ وہ بہت زبردست ہی خدا بچائے تو اسکے سوا اسکے اور کسکا سہارا ہی کہ چوبدار نے آکر عرض کیا یہ سنکر بادشاہ سن ہو کر رہ گیا گو ارادہ محل مین جانے کا نہ تھا مگر جب سنا کہ محراب پری آئی ہی اور واسطے دیکھنے کے بیقرار ہی یہ بھی بیتاب ہو گیا خون نے جوش کھایا خیال کیا کہ چل کر دیکھ لین اگر وہ مانے تو اسکے چچا پاس اسکو اسی وقت روانہ کر دین کیونکہ اب کوئی دم مین سحر ہوگی ہمارا خاتمہ ہو جائے گا بس یہ خیال کر کے اٹھا اور سب سردارون سے کہا کہ آپ انتظام کرین مین ذرا محل مین ہو آؤن سب کو دیکھ آؤن یہ فرما کر مع اپنے فرزند گوہر پری زاد کے اٹھکر چلا اور داخل محل ہوا خادمون نے صدا دی کہ بسم اللہ محل مین خبر ہوئی کہ بادشاہ تشریف لاتے ہین

سب خادمان محل برائے استقبال حاضر ہوئین ! بادشاہ نے اپنی زوجہ کے پاس آکر دیکھا کہ بیٹی بیٹھی ہوئی رو رہی ہے
جیسے ہی محراب نے باپ کو دیکھا دوڑکر گلے سے لپٹ کر رونے لگی بادشاہ نے پیشانی کو بوسہ دیا گلے سے
لگایا کہا کہ بیٹا تم کیون آئین تم کو کس نے خبر دی جو تقریر اُسنے ماں سے کی تھی وہی باپ سے بھی بیان کی ماں نے
نے بھی وہی گفتگو کی جو کہ اُسکی ماں نے کی تھی مگر اسقدر زائد بیان کیا کہ تم اپنے بھائی کو لے کر اپنے چچا کے
پاس چلی جاؤ تم دونون سے ہمارا نام باقی رہے گا مین کل سے گوہر سے کہہ رہا ہون کہ تم مع اپنی بہن کے
قلعہ یاقوت نگار کو اپنے چچا کے پاس چلے جاؤ مگر یہ نہین سنتے ہین اب تم انکو لے کر چلی جاؤ محراب نے
کہا کہ یہ کیا آپ فرماتے ہین خدا وہ دن نہ لائے کہ آپ نہ ہون اور ہم لوگ زندہ رہین کسی کی بھی پھر زندگی
نہ چاہیے جسکے دم کی آبادی ہے جب وہی نہون تو ہم کنیز کر جئین اور بھلا چچا اور چچی کسکے ہوتے ہین یہ کہنے
کو ہوگا کہ ایسے بے غیرت تھے کہ ماں اور باپ اور سب عزیز قتل ہوے اور خود اپنی جانین بچا کر چلے آئے
ملازمین تو کام آئین اور ہاتھ دھلی جائے یہ ہم کو ننگ گوارا نہ ہوگا یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ تمہاری اور
تمہارے بھائی کی ایک ہی تقریر ہے خیر تم کو اختیار ہے اب یقین ہوگیا کہ کوئی نہ بچے گا ہماری نسل قطع ہوگی
خیر خدا حافظ محراب نے کہا کہ حضور خدا کو یاد فرمائین مگر میری ایک عرض ہے اگر حکم ہو تو بیان کرون کہ مین
ایک برج قلعہ پر پردے ڈال کر جنگ کا تماشا دیکھون اور خدا سے دعا کرون یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ بہتر
ہے تم برج ہی پر سے سیر جنگ کرو یہ کہکر بیٹی کو گلے سے لگایا بہت پیار کیا خود روتے ہوے اُسکو رخصت کیا
جب اسکے اور اہل محل سے رخصت ہوا ادھر محراب پری بھائی کے گلے سے لگی وہ بھی رویا بعد اُسکے اُسکو رخصت کرکے
ہمراہ اپنے باپ کے محل سے برآمد ہوا ادھر محراب پری نے بعد جانے اپنے باپ کے مع اپنی خواصون کے
ایک برج قلعہ پر جو کہ روبرو میدان جنگ کے تھا کرسیان بچھوا کر بیٹھین ڈولا مین قبل صبح کے آکے اُس
برج مین مع اپنی خواصون کے بیٹھی یہان تک کہ سفیدۂ سحری آسمان پر پیدا ہوا نور مہتاب کم ہوا وہ
تارون کا جھل ملانا وہ جوانون کا جھنجھنا تمام قمقمین فانوس بان بے نور تھین وہ برگ نیلوفر پر اوس کے قطرے
پڑے کہ مثل گوہر کے چمکتے تھے طائر حمد و ثنائے خالق حقیقی درختون پر بیٹھے ہوے کرتے تھے ہوا سے جو برگ
درخت ہلتے تھے تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ حال پر اُن گرفتارون کے درخت کف افسوس ملتے ہین چاند بھی انھین
کے غم مین گریبان چاک ہے آسمان پر اودا سی ہے گو نور جو پھیلا ہے مگر اسیر تمام صحرا تاریک معلوم ہوتا ہے بلبلین
دم بخود ہین یہان تک کہ موذن اُٹھے اور اُنھون نے صدائے اللہ اکبر بلند کی اجمر پری نے وضو کیا
نماز پڑھی بعد کر یہ وناری اپنے ملفر مند اور فتحیاب ہونے کی دعا کی بعد اُسکے مسلح اور مکمل ہوکر مع اپنے
فرزند و دیگر سردارون کے قبل بند دروازے پر آیا تمام فوج تیار ہوکر اپنے اپنے قاعدے سے ہر مقام پر مستعد
کارزار ہوئی یہ تو یہان آکر مستعد قضا اور مہیاے اجل ہوکر بیٹھے اور بدین خیال سبنے غسل کر لیا تھا
اور لباس کو مثل کفن کے پہنا تھا کہ کون ہم کو غسل و کفن دے گا یہ خیال خام تھا کہ ہم اسیر فتح مند ہونگے
زمانہ کافرون کا ہے وہ کیون غسل و کفن دینے لگے قلعہ مین ایک کہرام تھا مگر صدائے فریاد بلند تھی
رعایاے قلعہ دردمند تھی سب اپنے پیدا کرنے والے کو یاد کر رہے تھے اُسی کی درگاہ مین فریاد کر رہے تھے
یہی حال محل شاہی کا تھا کوئی دونا مانتے تھے کوئی کونڈا کوئی صحنک کوئی رتجگہ کوئی مولی مشکل کشا کو
پکارتی تھی یہان اندرون قلعہ تو یہ حال تھا سب کے رخون پر مردنی چھائی ہوئی تھی وہان بیرون قلعہ
وہ تابکار دیو قمقہار سنگ زن خواب مرگ سے اُٹھا گویا فتنۂ قیامت اُٹھا محشر برپا ہوگیا اُٹھتے ہی تمام
سرداروں پر برہم ہوا کہ تم لشکر کیون نہ میدان مین گئے میرا کیون انتظار کیا ایک ایک پر خفا ہوا بعد اُسکے

پوچا کیا اور مسلح اور مکمل ہوکر مع سرداروں اور چار لاکھ نرہ دیو کے میدان جنگ مین آیا قلعہ کو خوب آراستہ پایا یہ دیکھکر ایک قہقہہ مارا کہ تمام جنگل ہل گیا قلعہ لرز کر رہ گیا سب اہل قلعہ کو یقین ہو گیا کہ زلزلہ آگیا صدا ایسی تھی کہ گویا صور سرافیل تھی یا صدائے رعد تھی یہ صرف قہقہہ تھا ٹھہر کر فوج کی صفین روبرو قلعہ کے آراستہ کین اہل قلعہ سب کیفیت دیکھ رہے تھے سب کو یقین تھا کہ موت آپہونچی عجب وہ وقت تھا اور یہان جسقدر لوگ تھے وہ قریب دو لاکھ کے تھے انکو یقین مرگ کیونکر نہو جنکا یہ حال ہو یہ حوصلہ اور جو اس انہین لوگون کے تھے کہ یون جنگ کو مستعد تھے جب وہ صفین درست کر چکا تو اسنے ایک ہاتھ مین تو گرز لیا اور ایک ہاتھ مین سپر اور کمان دوش پر لگائی وہ گرز نہ تھا ایک پارہ کوہ تھا سب سامان کر کے قلعہ کی جانب رخ کیا اور پکار کر کہا کہ ابھی تک کچھ نہین گیا ہے اگر میرے روبرو ند کرو اور مذہب ابلیس پرستی قبول کرو اپنی جانین نہ دو اگر میرے کہنے پر تحمل نہ کروگے تو پشیمان ہوگے اور جسوقت مین قلعہ فتح کرلونگا تو پھر رحم نہ کرونگا ایک زن و مرد کو تم مین سے زندہ نہ چھوڑونگا سب کو تہ تیغ کردونگا یہ سُنکر اہل قلعہ نے کہا کہ جو تیرے بناتے بن پڑے وہ کر کچھ قصور دکوتاہی نہ کر ہم لوگ تو اپنے نزدیک جانون سے ہاتھ دھوئے ہوے بیٹھے ہین ہمارا خدا مالک ہے اگر ہماری قضا نہین ہے تو ہمارا تو کچھ نہین بنا سکیگا یہ سُنکر اسکو غصہ آیا اور ایک مرتبہ مثل سیاہ آندھی کے چلا جب نصف میدان طے کر چکا تو قلعہ پر سے سنگ اندازی ہونے لگی یہ اُن تینون دن کو رد کرتا ہوا چلا جاتا ہے اور گرز سے بخش کرتا ہوا اور اُس بارش سنگ کو بجوان مردی طے کرتا ہوا اور سب تینون دن کو رد کرتا ہوا برلب خندق پہونچا اور آواز دی کہ او ہمریری زادو تونے دیکھی ہماری جوان مردی اور بہادری کہ قلعہ کو کیونکر لے لیا اب بھی تو میری اطاعت کر اب جو اہل قلعہ نے دیکھا کہ وہ برلب خندق کھڑا ہے اور جھوم رہا ہے اور یہ آواز بلند نعرے کر رہا ہے یہ دیکھکر کہ سب کے سب کھڑے ہوگئے اور یون التجا کرنے لگے کہ اے خدا بواسطہ اپنے مرسل سلیمان پیغمبر کا ہم کو اس دیو کے ظلم سے بچا اور کبد غیون و بین تو یہان سرون پر سے اُتار کر ہاتھون پر رکھین اور اُدھر اہمریری زادو نے تاج سر سے اُتارا اور یون التجا کی کہ اے کریم و اے رحیم بلدرحم کر اشعا ز گناہ گار ہون روز شمار کیا ہوگا یہ دُرست ہے اے مرے پروردگار کیا ہوگا + تری نور رحمت بحد کا کچھ حساب نہین + کریم میرے گنہ کا شمار کیا ہوگا + اور چند شعر مناجات کے پڑھے شعر چو عاجز رہا ئندہ دانم ترا + درین عاجزی چون نہ خوانم ترا + اس طرح جو سبھون نے دعا کی تو در اجابت وا ہوے وقت صبح تھا کہ یکایک آسمان پر ایک سناٹا سا پیدا ہوا سب نے دیکھا کہ ایک دیو ہے اُسکی پشت پر ایک چاند چمکتا ہوا چلا آتا ہے پہلے اہل قلعہ اُس سناٹے کو سُنکر حیران ہوے تھے اب جو یہ دیکھا تو اور حیران ہوے کہ یہ کیا ماجرا ہے اب سب دعا کرنا بھول گئے اُدھر وہ یا تو بلند تھا یا طرف زمین کے مائل ہوا اور اُس میدان مین اُترا جہان لشکر صف آرا تھا اب جو غور کر کے دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک آدمزاد اُس دیو کی پشت پر سے اُترا مگر مسلح اور مکمل تھا دیو کی پشت پر سے اُتر کر اسنے طرف لشکر کے دیکھا اور بعد اسکے قلعہ کی طرف اہل قلعہ کو مشغول گریہ وزاری پایا اور ایک دیو کو برلب خندق ایستادہ دیکھا یہ دیکھکر آواز دی کہ او نابکار کیون اہل قلعہ کو پریشان کرتا ہے مین تیرا حریف ہون آ میرا مقابلہ کر یہ جو اسنے صدا سُنی اور ایک آدمزاد کو میدان مین کھڑے ہوے پایا بہت خوش ہوا اور کہا کہ او آدمزاد ٹھہر جا مین قلعہ لے لون تو تیرا مقابلہ کرون کیونکہ مین یہان تک بڑی زحمت سے آیا ہون اگر تیرے مقابلہ کو آؤنگا تو قلعہ ہاتھ سے جاتا رہے گا پھر زحمت سے ہاتھ آئے گا یہ سُنکر اس آدمزاد نے صدا دی کہ او نابکار پہلے تو میرا مقابلہ کر لے پھر

قلعہ پر جاتا اگر اب آگے قدم بڑھائے گا تو مین اُسی مقام پر آکر تیرا کام تمام کرونگا تجھکو زندہ نہ رکھونگا مین اہل قلعہ کی مدد کو آیا ہون ورنہ تجکو کیا ضرورت تھی مین تجھکو قلعہ پر نہ جانے دونگا اُسنے یہ بھی نہ خیال کیا کہ یہ کہتے کیا ہین اُسنے قصد کیا کہ اُس پار خندق کے جاؤن انھون نے ڈانٹ کر کہا کہ او حرامزادہ تو نہین سُنتا ہے مین وہین آتا ہون اگر قدم تونے اُس پار رکھا تو مین نے وہین آکر تیری قبض روح اُسی مقام پر کی مین تیری جان کا ملک الموت ہون یہ کہکر اور نہایت جلد قدم اُٹھاکر طرف خندق کے چلے اُدھر قلعہ پر سے احمر پری زاد نے جو انکو دیکھا اور یہ تقریر سُنی اپنے سردارون سے کہا کہ نہ معلوم یہ آدمزاد کہان سے یہان آگیا افسوس اسکی قضا یہان لائی ہے مین انسان اور دیو کا مقابلہ بھی ہوا ہے اور وہ دیو قوی تن کہ جس سے خود دیو مقابلہ کرتے ہوے خوف کرین اُسکے مقابلہ کو سنا ہے مین اُس سے انسان مقابلہ کرے اور یہ تو دیکھو کہ کس قدر حسین اور خوبصورت ہے اسکی جوانی پر مجکو رحم آتا ہے سردارون نے کہا کہ اے بادشاہ آپ نے سنا ہوگا کہ حمزہ نے یہان آکر ملکہ آسمان پری کے باپ کی مدد کرکے عفریت ایسے دیو سے مقابلہ کیا اور اُسکو قتل کیا زلزلہ قاف لقب باباخرکو وہ بھی تو انسان تھے کیا ہوا اور ایسا دیو جو کہ عفریت تھا آج تک تو اس پردہ قاف مین نہ پیدا ہوا ہے نہ ہوگا اُسکے روبرو کیا اس ہے اگر وہ ہوتا تو یہ اُسکے سامنے کا لڑکا معلوم ہوتا وہ اُسکو بغل مین دبا لیتا اور آپ نے ملاحظہ فرمایا تھا کہ یہ آدمزاد دیو کی پشت پر سوار ہوکر آیا ہے اگر دیو کش نہ ہوتا تو دیو کیون اُسکے تابع ہوتے کہ یہ بڑا زبردست ہے سردرجنی کا بھائی مسرور جنی اُسکا وزیر ہے اُسنے عرض کیا کہ مین نے پہلے ہی رمل مین دیکھا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ اُسکی قضا آدمزاد کے ہاتھ سے ہے مین نے بدین سبب عرض نہین کیا کہ لوگ کہینگے کہ بھلا یہان آدمزاد کہان اور کجا آدمزاد اور کجا دیو یہ بالکل خلاف عقل بات ہے مگر مین اسوقت عرض کرتا ہون کہ یہی آدمزاد اُسکا قاتل ہے اور اُسکو قتل کرے گا اور خاندان برگ سے ہے جب اُس سے ملاقات ہوگی تو آپ لوگون پر ظاہر ہو جاے گا یہ سُنکر بادشاہ نے جھکے سے وزیر کے کان مین کہا کہ اگر اُس آدمزاد نے اُسکو قتل کیا تو مین اپنی لڑکی کی شادی اُسکے ساتھ کرونگا اور اُسکو اپنی کنیزی دونگا مین خدا سے یہ وعدہ کرتا ہون یہ کہکر جانب میدان جنگ دیکھنے لگا اُدھر برج پر سے ملکہ محراب پری نے دیکھا خواصون سے کہا کہ دیکھو وہ آدمزاد آگیا جبتک کہ یہ یہان آتے تھے اور نہ کچھ نامہ و پیغام بھیجا تھا تو ملکہ کو بہت رنج تھا اُسی صدمہ رنج و الم مین یہ غزل پڑھ رہی تھی غزل

دیدۂ فراق سے لکھنے نہ پائے خط	حسرت سے اشک غم نے تپک کر مٹائے خط
شوق جواب یار مین ہنگام نزع بھی	مین نے تڑپ تڑپ کے کہا ہاے ہاے خط
حسرت دل حزین کی نہ نکلی کسی طرح	اُس بیوفا کو ہم کبھی لکھنے نہ پائے خط
حالت نہین جو دیکھ سکون چشم شوق سے	کیون آپ نے حضور مجکو دکھائے خط
سو بار سُنکے حال بت بیوفا کا یہ	کہتا ہے شوق پھر کوئی پڑھکر سُنائے خط
ہوتا ہے ختم حال دل زار خود بخود	کس شوق سے پہونچ گیا دیکھو وفاے خط
مضطر ہے بیقرار ہے دل کو نہین ہے کل	کہتا ہے شوق وصل کہین جلد آئے خط
جھگڑا تمام ہو کہین اس سرزدش کا	وہ وقت جلد آئے کہ قاصد کو جاے خط

دل مین خیال آیا کہ دھاد آدمزاد معلوم ہوتا ہے فقرہ دے کر چلا گیا صرف میرے بہلانے کو یہ کہا تھا کہ مین اُسکا مقابلہ کرونگا اُسکو یہ منظور تھا کہ مین اُسکے پاس سے چلی جاؤن ایسے ایسے خیال کر رہی تھی کہ یہ آکر

پہونچے دل مین بہت خوشی ہوئی انکو دیکھکر انکے فتح کی دعا مین کرنے لگی قلعہ پر اور برج قلعہ پر تو یہ حال ہی
کہ سب انکے واسطے دست بدعا ہین اُدھر یہ چھپت کر اُسکے قریب آئے اور کہا کہ تو نہین سُنتا ہی اور مُجھکو
نہین جانتا ہی ارے مین ہون قاتل دیو میری پناہ شیر سے دیو ہامان ایسا دیو پناہ مانگتا ہی بس خیریت
اسی مین ہی کہ اہل قلعہ سے دست بردار ہو اور مذہب اسلام اختیار کر ابلیس پرستی ترک کر ورنہ تیری
قضا آگئی ہی یہ سُنکر اُس دیو نے آواز دی کہ او انسان سر سے کلاہ و دندان سفید تیری بھی یہ لیاقت ہی
کہ تیرے نہیب تمتیر سے دیو ہامان ایسا بہادر پناہ مانگے تو میرا ایک قدم بھی پیچھے تیر الٹا کرلون تو پھر اہل قلعہ
پر جاؤن خوب ہوا جو تو یہان چلا آیا ورنہ مجکو خود وہان تکلیف کرنا پڑتی تیرے پاس آنا پڑتا لے آ میرے
دہن مین کود مین منھ کھولے دیتا ہون تجھ دپٹپلا کر کھا لونگا دانت نہین لگاؤنگا زحمت نہ دونگا تو کچھ
خوف نہ کر یہ سُنکر انھون نے کہا کہ کیا بکتا ہی خود تیری قضا آگئی ہی تو میرے ہاتھ سے نہ بچیگا جب تک
ان دونون شرطون کو نہ قبول کرے گا دین اسلام و ترک مذہب ابلیس و دست برداری قلعہ ورنہ بڑی
مشکل ہی کہ تیری جان بچے مین دیون کی جان کا غرائیل ہون یہ سُنکر اُسنے کہا کہ تو یون نہین مانے گا
مین جب تک تجکو سزا نہ دونگا یہ کہکر وہ گرز سنگ جو کہ قلعہ کے توڑنے کو لے کر چلا تھا اپر مارا انھون نے
خالی دیا گرز زمین پر پڑا غبار بلند ہوا یہ اُس غبار مین پنہان ہو گئے اُدھر اہل قلعہ نے کہا کہ افسوس مفت
اُس جوان کی جان گئی ملکہ نے سینہ پر ہاتھ رکھ لیا اُدھر اُس دیو نے صدا دی کہ افسوس او انسان تیرا
گوشت بھی کرکرا ہو گیا خاک مین مل گیا مین کیونکر کھاؤنگا انھون نے یہ صدا سُنکر کہا کہ کسکا گوشت کرکرا
ہو گیا کون خاک مین مل گیا مین تیری جان کا ملک الموت موجود ہون یہ کہکر اُس غبار سے نکلے اب جو سب
نے دیکھا کہ وہ جوان تندرست سامنے اُسکے استادہ ہی اہل قلعہ کی جان مین جان آئی ملکہ بہت خوش ہوئی
وہ دیو حیران ہو گیا اُس جگہ پر جہان گرز پڑا تھا ایک غار ہو گیا انکو دیکھکر وہ دیو کہنے لگا کہ تو بڑا سخت
جان ہی تو یون نہ مرے گا مین تجکو اُٹھاکر منھ مین رکھے لیتا ہون یہ کہکر ہاتھ بڑھایا کہ اُٹھاکر منھ مین
رکھلون جیسے اُسکا ہاتھ انکے قریب آیا انھون نے پکڑکر جھٹکا دیا کہ وہ منھ کے بھل زمین کی طرف چلا
انھون نے دوڑکر ایک مکہ اُسکے سر پر مارا کہ مغز اُسکا پریشان ہو گیا چکرا گیا مگر اپنے کو سنبھال کر کہا کہ
او انسان تو بڑا زبردست ہی یہ کہکر اور گرز وغیرہ کو ٹیک کر لپٹ گیا یہ بھی لپٹ گئے کشتی ہونے لگی خوب زور
ہوئے وہ جب انکو پکڑ لاتا ہی یہ مثل شرارۂ آتش کے نکل جاتے ہین یہ جب اُسکو پکڑ لاتے ہین وہ ذرا
مشکل سے نکلتا ہی یہ خوب اُسکو زمین پر رگڑتے ہین اُسکی سانس پھولی ہوئی ہی دم نہین سماتا ہی ہانپ
رہا ہی یہان تک کہ ایک پہر بھر کامل انکے اُسکے زور ہوا بے آخر کو ایک مقام پر انھون نے اُسکو پکڑکر خو
جھٹکا دیا تو وہ زمین کی طرف جھکا انھون نے کمر زنجیر مین جو ہاتھ ڈال کر زور کیا تو پہلے زور مین تا بزانو
دوسرے زور مین تا بکمر تیسرے زور مین سر سے بلند کر لیا اور دونون شانون کا زور دے کر پٹک دیا اور گرد
سر چرخ دیا اور گرد کش دے کر زمین پر دے مارا کہ زمین میدان معرکہ ہل گئی اہل قلعہ یہ حال دیکھ کر
دنگ ہو گئے ملکہ یہ حال و رنگ دیکھکر خوش ہوئی بادشاہ پری زادان یعنی احمر پری زاد نے سجدۂ
شکر ادا کیا اور مسرور جنی سے کہا کہ کیا قوت و طاقت خداوند تعالے نے اس انسان کو دی ہی کہ ایسے
دیو کو یون کشتی لڑکر زیر کیا جس سے کہ دیو مقابلہ کرتے ہوے خوف کرتے تھے خدا انکو نظر بد سے بچائے
یہ تو ہمارے لیے مسیح ہوے اتنی جانین انکی بدولت بچین یہ بشر نہین ہین فرشتہ آسمانی ہین خداوند
تعالے نے فرشتے کو ہماری گریہ و زاری پر رحم کھاکے بھیجا ہی اور برائے مدد ہم سبھون کے روانہ

فرمایا ہی یہان بالاے قلعہ یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر یہ دوڑکر اُسکے سینہ پر سوار ہوے اور کہا کہ دین اسلام قبول
کرنے مین کیا کہتا ہی اُسنے کچھ کلام سخت کہا انکو غصہ آگیا یہ سینہ پر سے اُترے اور ایک پیر کو اپنے پیر سے
دبایا اور دوسرے کو دونون ہاتھون سے مضبوط پکڑکر جو جھٹکا دیا تو پہلے ہی مرتبہ ناف تک چرگیا دوسری
مرتبہ سینہ تک تیسری مرتبہ مین دو ٹکڑے کرکے پھینک دیا اور نعرہ اللہ اکبر جلد سے بلند کیا اور مثل شیر غضبناک
کے جھومنے لگے اور منھ سے کف جاری ہو گیا دونون آنکھین مثل چشمہاے آتش کے سُرخ ہو گئین دیوان لشکر
قہقہار سنگ زن نے جو اپنے سردار کو کشتہ پایا ایک مرتبہ سب کے سب مرتبہ لے کر دوڑے یہ بھی تلوار کو
نیام سے کھینچکر اُنپر جا پڑے اور قتل کرنا شروع کیا لشکر مین تلاطم ڈال دیا یہ حال جو احمر پری زاد
نے دیکھا اپنے لشکر کو حکم دیا کہ سب جاکر اُس جوان کی مدد کرین اور خود بھی مع اپنے سردارون اور گوہر
پری زاد کے اُتھکر در قلعہ پر آیا در قلعہ کھول کر اور پل تختہ خندق پر ڈال کر مع لشکر حریف پر آگرا یہان بالاے
قلعہ ملکہ نے سجدۂ شکر کیا دل مین کہا کہ جتنا انھون نے کہا تھا اُسی قدر انھون نے کیا کیا طاقت ہی
ماشاء اللہ یہ قوت تو کسی دیو مین بھی نہ ہوگی کیون نہ ہو کس خاندان سے ہین جو لوگ کہ دیو بکش مشہور
ہین دیو کا قتل کرنا انھین لوگون کا کام ہی بلکہ تو یہ دل مین کہ رہی ہی اُدھر لشکر احمر پری زاد قتل شیر و
لشکر کے لشکر حریف مین مل گیا ہی حربی چلنے لگی وار چمشاد و دود زاغنول و چادر چھاتی چلنے لگین دیو ہر دو
جانب کے قتل ہونے لگے تھوڑی دیر جنگ مغلوبہ ہوتی رہی کہ لشکر حریف نے شکست کھائی فوج
بے سردار کہان تک مقابلہ کرے بھاگی بڑا تک چھوڑ دیا سب نے رخ لشکر ہامان کی طرف کیا کہ
جاکر اُسکو خبر کرین کہ آقا ہمارا آپ کی مدد کو آتا تھا قلعہ زرد نگار پر ہامہ سے ایک آدمزاد کے مارا گیا
انکو تو اُدھر جانے دیجیے اُدھر کا حال سماعت فرمایئے کہ جب لشکر حریف بھاگا اور میدان صاف ہوا
احمر پری زاد دوڑکر رستم ثانی کے لپٹ گیا اور کہا کہ آپ نے بڑا احسان کیا کہ ہم سب کی جانین بچائین
ایسی بلا کو دفعہ کیا کہ جسکے مقابلہ سے ہم عاجز تھے اور بغیر مقابلہ قلعہ بند ہوے تھے اب ہم آپ کو اپنے
قلعہ مین لے چلین گے وہان آپ کی دعوت کرینگے آپ کے قدمون کی بدولت تو ہم کو یہ دن نصیب
ہوا کہ ہم قلعہ سے نکلے اگر تھوڑی دیر آپ اور تشریف نہ لاتے تو وہ حرامزادہ خندق کودکے کرکے در قلعہ پر
آتا اُسکو توڑکر قلعہ مین آتا ہم سب کو قتل کرتا کون اُسکا مقابلہ کرتا گو کہ میرے لشکر مین بڑے بڑے دیو
ہین بڑے بڑے پہلوان ہین مگر اُسکے روبرو اُنکی کچھ حقیقت نہ تھی یہ مثل تھی کہ جیسے شیر روبرو ہے فیل بیلا
آپ فرمایئے کہ شیر کیونکر فیل کا مقابلہ کرسکتا ہی سفت مین جانین برباد ہوتین رستم ثانی نے کہا کہ مجکو
چلنے مین کچھ عذر نہین ہی مگر ایک کام ضروری درپیش ہی کہ جسکے سبب سے مین چل نہین سکتا ہون اُسنے
کہا کہ بیان فرمایئے شاید کہ ہم سے کچھ اُسکا تدارک ہوسکے اور مین تو بغیر آپ کی دعوت کیے ہوے
آپ کو نہ جانے دونگا چاہیے آپ خوش ہون چاہے ناخوش خواہ آپ کا کام ہرج ہو دوسرے آپ
لوگون مین رد دعوت حرام ہی پھر آپ کیون میرا سوال رد کرتے ہین یہ تقریر سُنکر رستم ثانی نے دل مین
کہا کہ تمھارا خود قصد تھا کہ قلعہ مین چل کر احمر پری زاد کو زیر کرو اور اُس سے اُسکی لڑکی کے ساتھ عقد
کرنے کا سوال کرو نہ کہ وہ خود تم کو لیے چلتا ہی پھر کیون انکار کرتے ہو شاید اسی سلسلہ مین یہ بھی کام
نکل آوے بس یہ خیال کرکے کہا کہ اچھا مین چلتا ہون مرت ایک روز مین تمھارا مہمان ہونگا دوسرے دن
چلا جاؤنگا کیونکہ کام کا ہرج ہوگا احمر پری زاد نے کہا کہ آپ تشریف تو لے چلین پھر دیکھا جاے گا اور یہ مثل
آپ کو تو بخوبی یاد ہوگی کہ آمدن بارادت و رفتن باجازت یہ سُنکر رستم ثانی خاموش ہو رہے وہ انکو ہمراہ

لے کر بخوشی و خرمی انکے سر پر سے زر سرخ و سفید نثار کرتا ہوا داخل قلعہ ہوا رعایاے قلعہ انکے دیکھنے کو
جمع ہوئی سب انگلیان اٹھا کر اٹھا کر کہنے لگے کہ ہماری جانین انھین کے سب سے بچین یہی ہمارے
سچا ہین یہی ہمارے محسن ہین دیکھو کیا خدا کی شان انسان دیو کو قتل کرے رستم ثانی مثل ہلال
عید کے انکشت نما ہو گئے تھے تمام عمارات شہر پر پری زادون کا اژدہام تھا گلی کوچے مین راستہ نہ ملتا تھا
راہ بند تھی رعایا خورسند تھی سب کے سب دعا مین دیتے تھے شہر مین گھر گھر نوبتین بج رہی تھین کہ بادشاہ
انکو لیے ہوے داخل ایوان شاہی ہوے انھون نے دیکھا کہ کل عمارت زر و نگار ہی سقف دیوار و در
سب یک ڈال زمرد کے ہین جیسا کہ قلعہ یاقوت نگار یک ڈال یاقوت کا ہی ویسے ہی یہ زمرد کا ہی بادشاہ
نے لاکر انکو تخت پر بٹھانا چاہا انھون نے انکار کیا اور خود اسکا ہاتھ پکڑ کر تخت پر بٹھایا اور آپ ایک کرسی
مرصع پر جلوہ گر ہوے سب سردار دیو و پری زاد اپنے اپنے دنگلون پر آکر بیٹھے دربار جمع ہوا ہر ایک
انکے فوت کی تعریف کر رہا ہی یہ خاموش بیٹھے ہوے ہین کچھ جواب نہین دیتے ہین سامان عیش و طرب
مہیا ہی خوشی کے شادیانے بج رہے ہین بادشاہ نے حکم دیا کہ طائفے ناچنے اور گانے کے لیے حاضر ہون
تاکہ رفع کدورت ہو دل شاد ہو فوراً ایک پری آگئی ناچی اور یہ غزل باواز بلند گائی غزل

پھنسا ہے خوب لیا الف سیدھا مین دل — نوالہ جا سے ہوا ہی دہان مار مین دل
یہ سینہ مین نہ پہلو مین ہی کہان ڈھونڈھتے ہو — پتہ نہین ہی گیا جب سے کوے یار مین دل
تمہاری ہی تپش فرقت سے مثل پروانہ — شمع جلاتے گا ہی منتظر قرار مین دل
ہین اسکے کوچے مین جانے سے کس طرح روکتا — غضب یہ ہی کہ نہین میرے اختیار مین دل
شب و روز ہی کسی مہوش کے انتظار مین دل — شگفتہ ہوتا نہین ہی کسی بہار مین دل
بہ رنگ غنچہ ہی سربستہ عشق گل رو مین — کہ ڈھونڈھے سے نہین ملتا ہی خبر مزار مین دل
تہون کے عشق مین ایسا غریب و بیکس ہی — ابھی تو ہوتا ہی سو ٹکڑے ایک وار مین دل
تم اپنی تیغ مژہ کے دکھاؤ تو جوہر — پھنسا ہی حلقہ گیسوے نابدار مین دل
ریاض آہ سحر رہتی ہی مجھے انجمن

رستم ثانی سنکر نہایت خوش ہوے اور انعام دے کر رخصت کیا اسکے بعد بادشاہ انکی طرف مخاطب
ہوا اور کہا کہ حضور اب کچھ اپنا واقعہ بیان فرمائین کہ حضور کا ادھر کیونکر تشریف لانا ہوا کہ ہم غلامون کی
جانین بچین ہم آپکا واقعہ سننے کے بہت مشتاق ہین اپنی زبان مبارک سے بیان فرمائیے رستم ثانی
نے کل واقعہ اپنا سوائے ملکہ کے ساتھ باغ مین جانے اور وہان سے یہ خبر سنکے ادھر کے آنے کے کل بیان
کر دیا کہ مین آج صبح کو براے سیر ایک دیو کی پشت پر سوار ہو کر ادھر کو آیا تھا کہ اہل قلعہ کے فریاد کی
صدا میرے کان مین آئی مین نے دیو سے کہا کہ چل کر دیکھو تو ان لوگون پر کیا بلا نازل ہوئی جو رو
رہے ہین یہان جو آیا تو یہ واقعہ دیکھا دل کو تاب نہ رہی اسکو قتل کیا اور اب مجکو فکر ہی کہ کہین
ایسا نہو کہ دیو ہامان اخضر پری زاد کو پریشان کرے اور وہ عاجز ہون اور اگر مین ہونگا تو اسکا بس
بس نہ چلے گا یہ سنکر احمر پری زاد نے کہا کہ آپ پریشان نہون مین چند دیون کو واسطے خبر کے روانہ
کرتا ہون کہ وہ جاکر خبر رکھین کہ جب وہ اچھا ہو اور غسل صحت کرے تو ہم کو آکر خبر دین ہم یہان سے مع لشکر
براے مدد روانہ ہون مین بھی تو چلونگا میرا قصد پہلے سے انکی مدد کو جانے کا تھا مین سب سامان کر رکھا تھا
اگر یہ حرامزادہ قلعہ پر نہ چڑھ آتا تو مین کب کا چلا گیا ہوتا آپ اطمینان رکھین وہ انکو پریشان نہ کر سکے گا

وہ دیو فوراً اگر خبر دے گا آپ یہان مطمئن ہو کر تشریف رکھین رستم ثانی نے کہا کہ جب تک یہان سے لشکر نے کر چلینگے اور پہونچین گے وہ وہان قیامت برپا کر دے گا کیونکہ کچھ تو عرصہ راہ مین گذرے گا یا نہین اجمیر پنہی زادنے جواب دیا کہ صرف ایک شب بھر لگین گے وہان پہونچین گے آپ خاطر جمع رکھیے یہ سنکر وہ خاموش ہو رہے بادشاہ نے حکم دیا کہ پریان حاضر ہون اور صحبت ناچ رنگ ہو حسب الحکم فوراً ایک پری آئی ناچی اور یہ غزل گائی غزل

کیا کر دے حالت قلب پریشان دیکھ کر
غیر روتے ہین مرا حال پریشان دیکھ کر
شاریبین اور گلچین اجڑا گلستان دیکھ کر
دم اکھڑتا ہی مرا مار یک زندان دیکھ کر
کھینچ لاتی ہی کشش خار مغیلان دیکھ کر
قتل گہ مین زخم ہاے دل کے ارمان دیکھ کر
بعد مردن بھی ہمارے دل کے ارمان دیکھ کر
دامن کہسار مین خار مغیلان دیکھ کر
خوشی نہ ہونا چاہیے دنیا کے سامان دیکھ کر

ترحم کیا درد طرز فرقت کے سامان دیکھ کر
نجھکو اوظالم نہ آیا رحم وقت نزع بھی
آتے ہی فصل خزان کے رنگ بدلا باغ کا +
جب سے سودا سر مین ہی زلف سیاہ یار کا
دامن صحرا مین دیوانہ بھٹکتا پھرتا ہی +
اگنی شمشیر قاتل مین بھی خوش آتی ہی بہت
میری بابوسی کو آتی ہین بہت سی حسرتین
آبلے دل کے پھل جاتے ہین لوگون کی طرح
فکر عقبی چاہیے ہر وقت سب کو اے ریاض

اسکے بعد بادشاہ نے چند دیوون کو طلب کر کے کہا کہ تم اسوقت طرف قلعہ یاقوت نگار کے چلے جاؤ وہان لشکر میرے بھائی کا بمقابلہ لشکر دیو ہامان فردکش ہی آج کل دیو ہامان زخمی ہی جب انکا زخم اچھا ہو جائے اور وہ حملہ کرے تو تم یہ خبر سنکر فوراً یہان آنا اور ہم کو خبر دینا ہم اپنے بھائی کی مدد کو جائینگے خبردار دیر نہ کرنا ورنہ سزا پاؤ گے اور نہ اپنے کو کسی پر ظاہر کرنا وہ دیو یہ حکم سنکر مجرا بجا لائے اور اسی وقت طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ ہوئے بعد جانے ان دیوون کے یہان پھر ناچ شروع ہوا پریان ناچنے لگین ایک نے یہ غزل گائی غزل

غیر نے لبسو سنوارے آپ کے
صفت کانون مین نشے اچھا گیا
شغل مے ہو ساقی گل پیرہن
ہنس کے بولے آج سے خط وہ گیا
بعد مردن عشق کا دیکھا اثر
روز اک تازہ الم بڑھتا گیا

یاس سے دلبر کے نامہ گیا
ابر غم دل پر ہمارے چھا گیا
جب نہ الفت کا یقین اسکو ہوا
نیستے بیٹھے دل مرا بھر آگیا
بولا وہ غصہ سے نامہ گیا کردون
ساتھ لاشے کے وہ بت رونا گیا

نامہ بر کے سر سے سب بھگڑا گیا
خط عارض کو دکھا کے شعلہ رو
مصحف رخ کی قسم مین کھا گیا
وصل مین جب ہو بچھونا بس دکنار
نامہ بر لے کر جو خط میرا گیا
عشق گلرویان مین اسی ہمسر سدا

یہان تک کہ وہ دن تو اسی صحبت مین تمام ہوا جب شام ہوئی تو ناچ برخاست ہوا سب نے نمازین ادا کین کھانے وغیرہ سے فراغت کر کے پھر دربار آراستہ ہوا ناچ گانا شروع ہوا ایک نازنین مہ جبین نے یہ غزل لحن داؤدی گائی ناشدنی کی غزل

اب وہ تنہا مکان مین آنے لگے
ڈرتے ڈرتے وہ مسکرانے لگے
درمے خانہ تک چلا دل ہا
قتل سے ہاتھ وہ اٹھانے لگے
نا امیدی امید سے بہتر

کیا بری طرح آزمانے لگے
ہاے الفت کی ناشکیبائی
تم تو رستہ سے لڑکھڑانے لگے
دل کی عرض پر وہ شہ ہاکر
یہی تھوڑا کہ تم ستانے لگے

میری تنہائی پر تعجب و حیرت
رو نہ کر خود انھین منانے لگے
سخت جانی نے توڑ ڈھایا ہی
میرے دامن سے منہ چھپانے لگے
شوق اتنی ہی بڑھ گئے دن کے

دستدرد وہ مجھے ستانے لگے	ہی مبارک یہ بزم اہی عاشق	اقربا دوست آنے جانے لگے

جب وہ پری یہ غزل گا چکی اتمام پا چکی تب دوسری پری تہ بتہ آئی اور یہ غزل با دار بلند گائی غزل

ناتوان وہ ہون جو ہون آنکھ سے باہر آنسو
شمع بیگور تو لے جائین بہا کر آنسو

دُر دندان سے تصور مین مرا ہر آنسو
اب تو قیمت مین ہی گوہر کے برابر آنسو

نامہ بر نامہ سے کیفیت گریہ ہے نمود
دائرہ چشم تو نقطہ ہی مرا ہر آنسو

عین جو رونا ہون تو گردن سے لپٹ کر میرے
چشم جوہر سے بہا دیتا ہی خنجر آنسو

رکھ دیا منہ دم گریہ جو ترے ابرو پر
بن گئے تیغ قضا یار کے جوہر آنسو

سامنے آگئی کیفیت سوز جگر کی +
آبلے ہو گئے دامن پہ چمک کر آنسو

یاد آئے جو ترے لطف و کرم اہی ساقی
چشم ساغر کی طرح رہ گئے بھر کر آنسو

دل نہ مائل تھا کسی پر تو سمجھتے تھے یہ ہم
غم کے کہتے ہین بمہ آتے ہین کیونکر آنسو

جانب دامن محبوب شب وصل مین حیف
چشم سے پانے نگہبان کے جلا ہر آنسو

آبرو رہ گئی وصلت مین دل غمگین کی
پی گئے ضبط سے ہم آنکھ مین بھر کر آنسو

دم گریہ ترے گیسو کا تصور جو بندھا
گر ترے آنکھ سے ہو کر مرے اوپر آنسو

کیون رُلاتے ہو مجھے کس لیے ہٹ کرتے ہو
اپنے دامن سے اٹھا دون تمھین کیونکر آنسو

آب ہونے پہ ندامت جو رہے گی باقی
دامن یار مین چھپ جاؤنگا بنکر آنسو

دست رنگین سے جو پونچھے مرے اشک اُس گل نے
بن گئے شاخ گل تر زمین گل تر آنسو

گر یہی خار بیابان کی خلش ہی تو کیا
آبلے پانون کے بہ جائینگے بن کر آنسو

رُک رہے وہ جو مژہ پلکون سے پٹ کر دبا
پاے نازک کے لیے بن گئے لنگر آنسو

آبرو ضبط کی ہو جائے گی باقی باقی
شمع ہ آئین سے جو پیش رخ دلبر آنسو

بھر دیا دامن دلدار گہر سے شب وصل
ہم ہین مفلس تو ہمارے ہین نوا نگر آنسو

چشم دکھلاتی ہی جس وقت نقاط پیہم
آب سے آب پلٹے آتے ہین منہ پر آنسو

مین جو رونا ہون تو گہوارہ دامن پہ مرے
طفل کی طرح سے سو جاتے ہین آکر آنسو

جب ترے روے عرق ناک کی یاد آتی ہی
موتیون کا مجھے پہناتے ہین زیور آنسو

شعلۂ آتش فرقت کے بجھانے کے لیے
صورت دامن تر رہتے ہین منہ پر آنسو

بزم ساقی مین اجازت جو ملے رونے کی
سیکڑون بار بھرین شیشہ و ساغر آنسو

رو دیا مین نے تو فرمانے لگے وہ ہنس کر
کیون پسینے کی طرح آتے ہین منہ پر آنسو

صفت یار پری زاد طلبگار قسم سے
میرے پہلو مین کیا چاہتے ہین گھر آنسو

سخت طینت کو ترحم سے تعلق کیسا
نام کو رکھتی نہین چشم ستمگر آنسو

گر یہی جوشش گریہ ہی تو کیا ڈر اسکا
طرف گور چلے جائینگے لے کر آنسو

خشک وعدے سے ترے ہین بے آب کی طرح
ہی شگفتہ دُر دندان کے تصور مین مدام
منتظر چشم کی آغوش مین ہی ہر آنسو
بن کے نکلے صدف چشم سے گوہر آنسو

یہان تو یہ کیفیت طاری ہی اب کچھ اندرون محل کا حال سنیے کہ بیان کیا ہی تماشہ شخص گریبان چاک برسر عریان تھا کہ اس عرصہ مین محراب پری بعد قتل ہونے دیو تہمتار کے اور شکست

کہانے اسکے لشکر کے اور بادشاہ کا رستم ثانی کو اپنے ہمراہ لے کر داخل قلعہ ہوئے کے برج سے
اُتھکر مع اپنی خواصون کے خرم وشاداں داخل محل ہوئی اور کہا کہ لو صاحبو مبارک ہوا دیو فہمہار
قتل ہوا اور اسکا لشکر شکست کھاکر بھاگ گیا اسکی ماں نے کہا کہ اے لڑکی کیون بہودہ بکتی ہے
کہین ایسا ہو سکتا ہے کہ دیو فہمہار قتل ہو بیکار کو ہمارا دل دکھاتی ہے کیون خوشی کرتی ہے ارے
خیر ہے ہا اپنے مرنے کی خوشی کرتی ہے باپ پر تو نہی ہے جینی خوشی کرتی ہے ابھی تھوڑی دیر کا عرصہ
ہوا ہے کہ رو رہی تھی معلوم ہوا کہ وہ فقط دنیا سازی تھی تجکو اہل قلعہ کے قتل ہونے کی
خوشی ہے کیا دنیا کا لہو سفید ہو گیا ہے یہ سُنکر محراب پری نے عرض کیا کہ آپ خفا کیون ہوتی ہین
آپ کسی کو بھیج کر دریافت کرالین کہ والد بزرگوار بیرون قلعہ لشکر لے کر گئے ہین اور وہان
سے یہ فتح و فیروزی تشریف لائے ہین یا نہین پہلے تو آپ یہ دریافت فرمائیے اور پھر
مجھ سے پورا قصہ سماعت فرمائیے گا کہ دروغ ہے یا راست یہ سُنکر اُسکی ماں نے کہا کہ بیان
کر مجھکو تیری صورت سے نفرت ہو گئی ہے محراب نے پورا واقعہ بیان کیا کل پریان محل کی آکے
ایک جگہ اُسکے گرد جمع ہو گئین تھین یہ قصہ سن کے کہنے لگین کہ ہم کو تو یقین نہین آتا خدا ایسا
کرے یہ سُنکر محراب نے برہم ہو کر کہا کہ مجکو دروغ کہنے سے پہلے تم سب کو آپ ہی معلوم
ہو جائے گا انھون نے عرض کیا کہ ہماری کیا طاقت ہے کہ ہم یہ عرض کرین کہ آپ دروغ کہتی ہین
ہماری تو خود یہ آرزو ہے کہ وہ حرامزادہ قتل ہو ہمارا مالک و آقا اس تہلکہ سے نجات پائے
یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک خواص دوڑی ہوئی ہانپتی ہوئی مگر باچھین کھلے
خوشی کے کھلی ہوئی تابنا کوتس چلی آتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ مصر عہ مبارک ہو مبارک ہو
خدا نے اپنا بڑا فضل کیا کہ وہ حرامزادہ مارا گیا بلکہ سلامت انعام لائے میرا منھ موتیون سے
بھر دیجیے کہ خداوند کریم نے بڑی بلا دفع کی آپ کے بادشاہ کی جان بچائی ملکہ نے کہا کہ ارے کچھ
بیان تو کر کہ کیا شگن آئی ہے اُسنے عرض کیا کہ غلام نہیں نوعرض کروں مارے خوشی کے
سانس پیٹ مین نہین سماتی ہے جب اُسنے دم لیا تو یون عرض کیا کہ یہ لونڈی بر وقت
خبر در قلعہ پر گئی تھی وہان جاکر یہ دیکھا کہ در قلعہ وا ہے حضور عالم مع سپاہ و لشکر بیرون قلعہ سے تشریف
لائے ہین تمام مال و اسباب لوٹ کا ہمراہ ہے ایک آدمزاد بر اورنگ بخت پر غل اللہ کے بہت حسین
و خوبصورت بیٹھا ہے اُسپر سے نثار ہوتا ہے ہر ایک اُسکی تعریفین کر رہا ہے چہرہ اُسکا مثل
آفتاب کے روشن ہے باجے خوشی کے بجتے ہوئے اہل شہر کا ہجوم ہے راستہ نہین ملتا ہے مین نے
ایک دیو سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اس انسان نے اُس دیو کو قتل کیا جسکا لشکر
اُس جوان سے لڑنے لگا تو بادشاہ یہان سے مع لشکر اُسکی مدد کو تشریف لے گئے لڑائی
فتح ہوئی تمام مال و اسباب اُسکا لوٹ لیا یہ سنا ہے اب بادشاہ اُس جوان کو اپنے ہمراہ
شہر مین دعوت کرنے کو لائے ہین وہ نہین آتے تھے زبردستی لائے ہین یہ سُنکر مین خاموش
تماشا دیکھنے لگی مین نے خود سُنا کہ یہی تقریر اہل لشکر بھی کرتے جاتے تھے جب سواری در قلعہ
ایوان شاہی کے گئی تو یہ لونڈی حضور کو خبر کرنے کے واسطے حاضر ہوئی یہ سُنکر محراب نے
ازروے طعن کے کہا کہ تو غلط کہتی ہے اُسنے جواب دیا کہ کیا کہون اگر بجائے حضور کے لونڈی
یہ لفظ کہتا تو مین جواب دیتی حضور کا نمک کھایا ہے کیا جواب دون ملکہ نے کہا کہ تو تو زردہ ہو

مین خود دیکھ آئی ہون صرف ان لوگون کے قول کی تائید کی جب میرے کہنے کا یقین نہین ہی تو تیسری بات کب باور ہوگی یہ سُنکر وہ ہنسی اور کہا کہ جن لوگون کو یقین نہ ہو وہ خود جاکر بالاے محل سے دیکھ لین کہ شہر مین کیسی خوشی ہی اور کیا انتظام ہو رہا ہی اب کوئی دم مین صداے رقص وسرود آنے لگی اب تو ملکہ شاہ داب پری کو یقین آیا اُسی وقت بیٹی کو گلے سے لگایا منھ چوما کہا کہ مین اِس منھ کے صدقے ہون جس سے یہ خبر خوش سُنی اور اُس پری کے منھ کو موتیون سے بھر دیا اب تو متواتر خبرین آنے لگین محل بھر مین خوشی مچ گئی کونڈے ہونے لگے کہین دونے ہونے لگے کہین صفنک ہونے لگی ملکہ انعام سب کو دینے لگی جو کوئی یہ خبر لاتا ہی اُسکا منھ موتیون سے بھرتی ہی محل بھر مین خوشی ہی اُسوقت ملکہ نے بھی پریون کو طلب کرکے بزم عشرت برپا کی پہلے تو سب نے مبارکباد گائی پھر ناچ شروع ہوا ہر ایک پری نے کیسی کیسی عمدہ غزلین گائین الغرض ایک پری نے یہ غزل شروع کی غزل

یہ نہ کہہ درد سے کہتے ہین کیا ہوتا ہی
دیکھ ظالم مرے سینے مین سوا ہوتا ہی

وہ کمر کسکی جھکی جھک کے جو تیغ کھینچ کے چلی
دیکھنے والو چلو حشر بپا ہوتا ہی

کیون نہ مچلے ہوا ادھر اُدھر بلا مین لے لون
تم مین سمجھے ہو مرا اسمین بھلا ہوتا ہی

اُبھرے سینے کو ذرا اور اُٹھا ابرو اُٹھا
دیکھ نقشہ ابھی عشاق کا کیا ہوتا ہی

ہم بھی کہتے تھے جو خوابو خیال بھی دل مین نہ لاؤ
کہین معشوق بھی عاشق سے جدا ہوتا ہی

آپ ڈرتے بھی رہین جور پہ نازان بھی ہون
جان پر کھیلنے والا بھی بُرا ہوتا ہی

میرے شکوون پہ یہ منھ پھیر کے ملتا ہی جواب
کون سُنتا ہی تری کس سے گلا ہوتا ہی

اِس قدر کاہُ ا ہو کر مین نالہ سان
وہی ملتا ہی جو دشمن سے ملا ہوتا ہی

اے شرف لوث لیا لعل دل اُسنے
اب مری جان اِس نعمت سے کیا ہوتا ہی

جب یہ غزل گائی گئی تو بعد انعام ملا غرض کہ دو پہر رات آئی اُسوقت ملکہ نے سب کو انعام دے کر رخصت کیا اور آپ انتظار شاہ مین بیٹھی رہی محراب بھی ماں کے پاس موجود رہی کہ دیکھون بادشاہ آکے کیا بیان کرتے ہین کہ اِس عرصہ مین باہر بھی دربار برخاست ہوا بادشاہ نے حکم دیا کہ کل سامان جشن مہیا کیا جاے آج تو صرف خوشی کر لی ہی کل سے ہم تین دن کا جشن کرینگے یہ فرماکر رستم ثانی سے رخصت ہوے اور دل مین کہا کہ مین آج کئی روز سے محل مین نہین گیا ہون ذرا جاکر سب اہل محل سے مل آؤن تو پھر حاضر دربار ہون یہ سب سے فرماکر مع اپنے فرزند کے داخل محل ہوے یہان رستم ثانی اُس کمرے مین آئے جو کہ انکے آرام کے واسطے مقرر ہوا تھا مسہری پر لیٹ کر آرام پذیر ہوے ادھر بادشاہ جیسے ہی داخل محل ہوا خادمان محل نے صداے تسلیم الند بلند کی اُسکے بعد سب مبارکباد دینے لگین بادشاہ کا ایوان تک جانا مشکل ہوگیا بادشاہ ایک ایک کو خوش ہو ہوکر جواب دیتا ہی یہان تک کہ اپنی زوجہ بادشاہ محل کے پاس پہونچا دیکھا کہ محراب بھی بیٹھی ہی دونون ماں بیٹیان بادشاہ کی تعظیم کو اُٹھین بادشاہ مسند پر آکر برابر اپنی زوجہ کے بیٹھا اب تو نذرین گذرنے لگین بادشاہ نے ہر ایک کو انعام دے کر رخصت کرنا شروع کیا جب سب اہل محل کی نذرین گذر چکین اور سب کو انعام مل چکا تو بادشاہ نے کہا کہ اب تو کوئی باقی نہین ہی ملکہ نے کہا کہ نہین سوا نے چند خواصون کے اور کوئی نہین بادشاہ ہی یا ملکہ یا گوہر پری زاد اور محراب پری ہی اُسوقت بادشاہ نے کل قصہ بیان کیا یہان تک کہ رستم ثانی کا

پر وہ تمام بین آنا اور جو کچھ کہ اُنسے سُنا تھا سب بیان کیا اور بہت سی تعریفین کین دعائین دین مہراب
پری جو جو تعریفین سُنتی تھی دل مین خوش ہوتی تھی اور کہتی تھی کہ خدا ایسا کرے کہ اُنکے دل مین یہ
آئے کہ میرا عقد اُسکے ہمراہ کردین جب یہ گفتگو ختم ہوچکی تو مہراب دگوہر دونون ماں باپ سے
رخصت ہوکر اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے اب یہان بالکل خلوت ہوگیا اُسوقت بادشاہ نے کہا
کہ مین کیا بیان کرون کہ وہ کیسا حسین ہی اگر تمھاری مرضی ہو تو مہراب پری کا عقد اُسکے ساتھ کردون
کیونکہ ایسا داماد پھر نہ ملے گا اور اُسنے اتنا بڑا احسان ہم پر کیا ہی غرض یہ خوب غور کرنا چاہیے دیکھو تو کہ
کس خاندان کا ہی ہمارے اور آسمان پری کے پھر برابر کی رشتہ داری ہوگی کیونکہ وہ ہماری
سمدھن ہونگی دوسرے جری کیسا ہی ملکہ نے کہا جو آپ کی راے مگر ایک خرابی ہی بادشاہ نے
کہا کہ بیان کرو کیا خرابی ہی مین بھی تو سنون ملکہ نے کہا کہ جب آپ کے بھائی صاحب کو معلوم ہوگا کہ
انھون نے میرے داماد کے ساتھ اپنی لڑکی کا عقد کیا ہی اُنکو رنج ہوگا وہ اس سے کینہ رکھین گے
اسکا کیا علاج ہی بادشاہ نے فرمایا کہ مجکو خود اسکی فکر ہی اور مین خود اسی تردد مین ہون کہ مین نے
قسم کھائی ہی اور کہہ چکا ہون کہ اگر یہ آدمزاد اس دیو کو قتل کرے گا اور یہ لڑائی فتح ہوگی تو مین اپنی
لڑکی کا عقد اُسکے ساتھ کردونگا پہلے مجکو اسکا علم نہ تھا ورنہ مین یہ قسم نہ کھاتا اب مین کیا کرون ملکہ
نے کہا کہ آپ نے اسمین کسی سے مشورہ بھی کیا یا نہین مسرور جنی ایسا وزیر موجود ہی اُس سے راے لیجیے
جیسی وہ راے دے اُسپر عمل کیجیے گو کہ آپکو سلطنت اور تمامان کو حکمت سکھاتا ہی مین عورت ہون مین
آپ کو کیا بتاؤنگی بادشاہ نے فرمایا کہ میرا خود قصد ہی کہ کل مین مسرور جنی سے اس امر مین راے
لون دیکھون وہ کیا راے دیتے ہین خیر صبح کو دیکھا جائے گا یہ فرماکر مسہری پر جاکر آرام کیا غرض کہ
صبح ہوئی سب بیدار ہوے بادشاہ محل سے برآمد ہوا اُسوقت تک دربار مین اہل دربار سے
کوئی نہین آیا تھا سواے مسرور جنی کے بادشاہ نے جو خلوت پایا تو مسرور جنی سے فرمایا کہ مجکو
تم سے ایک امر خاص مین راے لینا ہی تم ذرا میرے قریب آؤ وہ تجراکے بادشاہ کے قریب حاضر
ہوا وہی تقریر بادشاہ نے مسرور جنی سے بھی کی جو اپنی زوجہ سے کی تھی اُسنے جواب دیا کہ یہ راے
تو بہتر ہی جب وہ راے دے چکا تو بادشاہ نے کہا کہ ایک خرابی بھی ہی اُسنے عرض کیا کہ ارشاد
ہو بادشاہ نے فرمایا کہ تم نے خود اُنکی زبانی سُنا ہی کہ وہ داماد ہوا میرے بھائی کے جب بھائی
صاحب کو معلوم ہوگا تو وہ آزردہ ہونگے خصوصاً وہ لڑکی اور زیادہ تیج کرے گی کہ مجانے اپنی لڑکی
کو میری سوت بنایا ادھر اسکو رنج ہوگا کہ بابا نے جان بوجھکر مجکو عذاب مین مبتلا کیا دوسرا
امر ہی کہ اگر ان سب خیالون پر نظر کرکے ترک کرتا ہون تو مین قسم کھاچکا ہون اُسکے خلاف
ہوتا ہی اب تم اسمین راے دو کہ مین کیا کرون مسرور جنی نے یہ سُنکر تھوڑی دیر تامل کیا اور فکر
کرکے کہا کہ آپ عقد کردین اپنے قسم کی پابندی کرین خدا کے گنہگار نہ ہون اور یہ تو دنیا کے
کارخانے ہین اگر بھائی ناراض ہونگے تو اُنکو سمجھا دیا جائے گا اگر وہ مان گئے تو خیر ورنہ تو بھی آپ
اُنکی رعیت نہین ہین کوئی اُنکا دیا کھاتے نہین ہین جو وہ موقوف کردینگے آپ دوسرے ملک کے
حاکم ہین وہ دوسرے ملک کے مگر تمامان اس امر مین صاحب معاملہ کا راضی ہونا مقدم ہی ادھر
ملکہ کا اُدھر اس جوان کا بادشاہ نے کہا کہ ملکہ کا راضی ہونا کیا ہی جو ہماری مرضی ہی وہ اُسکو
منظور ہی تمامان لڑکی کو کیا اختیار ہی مگر ہان اُنکو راضی ہمارا کام ہی اگر وہ راضی نہ ہون تو ایسے

مجبور سی ہی لڑکی کا کیا مان باپ کو اختیار ہی جسکے ساتھ چاہا عقد کر دیا وہ کچھ نہین سکتی ہی مسرور جنی نے کہا کہ بیجا ارشاد ہوتا ہی مگر پھر بھی خیال ہوتا ہی پھر بادشاہ نے یہی کہا کہ تم کو اس سے کچھ غرض نہین تم اسکا انتظام کرو اور ہمارے لیے ضیافت کا بندوبست کیا جائے مسرور جنی نے عرض کیا کہ بہت خوب ہین آج ہی موقع ہی پھر اس امر ہین آپ سے گفتگو کرونگا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اہل دربار آنے لگے دربار جمع ہونے لگا سب سردار آکر حاضر ہوئے اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے کہ اسی اثنا مین رستم ثانی بھی اپنے مقام پر آکر بیٹھے دربار خوب آراستہ ہوا جو دیو کہ لشکر حریف کے گرفتار ہو کر آئے تھے انکا دیوان کیا گیا جو مسلمان ہوئے تھے یا جنھون نے اقرار کیا انکو قتل کیا تھوڑی دیر تک حکم اور احکام جاری کیے گئے بعد اسکے بہت تاج و رنگ شروع ہوئی جام شراب گردش مین آیا اور ایک ہری خوب گت ناچی اور یہ غزل گائی غزل

مست ہو جاؤن تیرے کانون سے ہون یہ اگر شراب
موسم گل مین نہ کیونکر مست ہون یہ اگر شراب
اپنے ہاتھون سے پلاتا ایک دو ساغر شراب
میرے ہاتھون سے جو لی لو ایک دو ساغر شراب
ورنہ بخشش کے جائون حشر مین لے کر شراب
ہاتھ سے اب تیرے ساقی کیا کرون لے کر شراب
جام مین دنیا نہین ہی آج وہ دلبر شراب
ساقیہ پڑھتا ہون بخشش کے لیے ہی کر شراب
دے رہا ہی یار میرا جام مین بھر بھر شراب
لے کر چلی گئی تیسری پری مہر تمثال نے آکر یہ غزل

ساقیا دے جرعہ بخشش محبت سے جو چلو بھر شراب
فندلیب خاموش تو اک چھیڑ جا ہین باغ مین
ساقیے فیرون نے بھلو بزم مین وہ ماہ رو
حسرتین دل کی نکل جائین مری دولت کی شب
فیض سے مین ساقی کوثر کے ای ناصح شفیق
دخت رز کی تاک نے برباد مجکو کر دیا
موسم گل مین نہین بھائی چمن کی سیر ہی
خوف محشر کیون مجھے ہونے لگا اب ناصحا
اے ریاض زار خوف حشر سے کیا کام ہی
انتظام پایا رخصت ہوئی دوسری آئی گائی انجام

یہی باعث ہی نالہ کا سنہ سے جو ہر دم نکلتا ہی
ہزارون کے بناؤ ہم نے اق انکھون ہی سے دیکھے ہین
تمہارے ای ہوا دے نہین ابر کبھی میرے
نہ کیونکر ایک عالم تجھپہ جان دل سے قربان ہو
زمانہ شاد ہی اک ہم گرفتار مصیبت ہین
بڑے پروائیان ہی تجھی نہین ای عیسی دوران
مین کہتا ہون زہے قسمت مجب اسکا مقدر ہی
اگر دعوے نہین اس ماہرو کا پھر تمہارا کیا

غزل

کہ رونے سے ہمارے دل کا کچھ کچھ غم نکلتا ہی
جو تم مین ہی سجاوٹ ایسا جوبن کم نکلتا ہی
کسی دن بھی نہ انکا شل کا کل خم نکلتا ہی
تمہارے حسن مین صاحب عجب عالم نکلتا ہی
جسے ہم دیکھتے ہین وہ خوشی وخرم نکلتا ہی
ترے کوچے سے باہر جو کوئی آدم نکلتا ہی
الغرض دربار برخاست ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ آج رات سے نشین شروع ہو سب لوگ بشرط لائین یہ فرما کر اٹھ کھڑے ہوئے سب اہل دربار اپنے اپنے مقام کو تشریف لے گئے رستم ثانی اپنے مقام پر آکر بیٹھا دیر تک خاموش رہا پھر فرمایا کہ مہر نہال پری پر لٹو تھے کہ نصور ملکہ محراب پری کا بندھ گیا اگلا دل لے یہ غزل عاشقانہ پڑھنے لگے غزل

ادھر ہم آگئے اس پیکر بیجان کے جانون مین
ہمارے عشق کا گر عاشقون مین آن چرچا ہی
ادھر وہ بیٹھ گیا اپنی طرف لاکھون ملالون مین
جواب اپنا نہین رکھتے ہم بھی خوش جمالون مین

کسی کے حسن کا عالم جو رونق پاتا جاتا ہی
جلن رہ رہ کے بڑھتی ہی ہمارے دل کے چھالون مین

فرے سے عشق کے واقف نہین ہی وہ گل رعنا
کہ کم سن ہی ابھی باغ جہان کے نونہالون مین

لیا بوسہ طلب اُنسے تو فرمایا یہ ہنس ہنس کے
یہ باتین جانے دو دل سے نہ آؤ ان خیالون مین

وہ ہنستے ہین جو غیرون سے مرے دل کے جلانے کو
تو بڑھ جاتی ہی پھر سوز خلش دل مخزون کے چھالون مین

مرا خون دیکھکر فرماتے ہین کس یاس و حسرت سے
ابھی تک بوے عشق آتی ہی تیرے خون کے نھالون مین

نگاہ ناز سے دیکھو نہ تم ای جان اسے ہر دم
دل حسرت زدہ جھد جائے گا کانون کے بالون مین

کبھی بگڑے کبھی روٹھے کبھی اُٹھکر الگ بیٹھے
کٹی وہ شب سحر آخر ہوئی ہم کو ملالون مین

یسے جانے ہین دل سب کے تم آفت بن کے آتے ہو
قیامت کے تمام انداز ہین ظالم کی چالون مین

ادھر مسرور جنی اپنے مکان پر آیا کھانا وغیرہ کھاکر اُسی وقت سوار ہوکر بھرا نیوان شاہی مین
آیا اور رستم ثانی کی خدمت مین عرض کر بھیجا کہ مین آپ کی خدمت مین حاضر ہونا چاہتا ہون ایک پری زاد
نے جاکر رستم ثانی سے عرض کیا انھون نے جواب دیا کہ جاکر کہدو کہ آپ کو منع کسنے کیا ہی تشریف
لائیے مین اکیلا بھی ہون اُسنے آکر کہا کہ جائیے بلاتے ہین مسرور جنی اُسی وقت وہان آیا یہ براے
تعظیم اُٹھے اور اُسکو اپنے برابر بٹھایا مزاج پرسی کی بعد اُسنے کہا کہ اسوقت آپ کہان تشریف لاے
مسرور جنی نے عرض کیا کہ میرا دل بھرایا مین نے خیال کیا کہ آپ کی خدمت مین چل کر کچھ کیفیت اپنے حال
صاحب کی دریافت کرون یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ جو کچھ دریافت فرمائیے مین بیان کرون یہ سُنکر
مسرور جنی نے چند باتین دریافت کین اُسکا جواب بخوبی رستم ثانی نے دیا بعد اس گفتگو کے مسرور جنی نے
کہا کہ مین آپ سے ایک امر دریافت کرون اگر آپ کی طبع کے خلاف نہ ہو اور آپ بُرا نہ مانین رستم ثانی نے
کہا کہ آپ شوق سے دریافت فرمائین میرے خلاف نہ ہوگا جو آپ دریافت فرمائین گے وہ ایسا
ہوگا کہ میرے خلاف ہو کیونکہ آپ مرد بزرگ ہین یہ سُنکر مسرور جنی نے عرض کیا کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو مین
بادشاہ سے عرض کرون کہ وہ آپ کے ساتھ اپنی دختر نیک اختر کا عقد کردین کیونکہ اُنکو ایسا داماد میسر نہوگا
اُنکا فخر ہی گو کہ اُنکا مین نے اپنی مزاج نہین لیا ہی اور آپ یہ خیال نہ فرمائیے گا کہ اُنھون نے پیغام
دیا ہی مین اپنی طرف سے ایک امر آپ سے عرض کرتا ہون کیونکہ مین اس خاندان کا خیر خواہ ہون مثل اپنے
بھائی کے کہ وہ اپنے مالک اختر پری زاد کے خیر خواہ ہین تو مین یہ چاہتا ہون کہ یہ گوہر نایاب
آپ کی خدمت مین آئے کیونکہ یہ آپ کے قابل ہی اور بہت سی باتین سمجھائین اُنکے خیر خواہ بن گئے
اُسوقت یہ سب تقریر سُنکر رستم ثانی نے جواب دیا کہ یہ جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا بجا ہی مگر اسمین
چند امر مانع ہین اور وہ یہ ہین کہ ایک تو مین عقد نہین کرسکتا ہون کہ اُنکے بھائی کے لڑکی کے ساتھ
میرا عقد ہو چکا ہی اس امر سے درمیان دونون بھائیون کے رنج ہوگا مین یہ نہین چاہتا ہون کہ میرے
سبب سے آپس مین رنج ہو دوسرے سب یہ کہ اُنھون نے خود خواہش کی ہوگی اور میرے اور
اختر پری زاد کے باہم فساد ہوگا گو مین اس فساد سے ڈرتا نہین ہون مگر اسکا خیال ہی کہ پردہ دنیا
سے اُنھون نے مجکو طلب کیا ہی پھر مین اُنکو رنج نہین دے سکتا ہون یہ تقریر سُنکر مسرور جنی نے
کہا کہ آپ اسکی تو فکر نہ کرین کہ بھائیون مین رنج ہوگا ہان اگر اور کوئی امر مانع ہو تو آپ بیان فرمائین
یہ کہکر اور بہت سی باتین ایسی بیان کین کہ جسکے سبب سے رستم ثانی بالکل مجبور ہوے اور دل بھی اسی
امر کو چاہتا تھا کیونکہ عاشق ہو چکے تھے اُسکی محبت مین یہان آکر لڑے تھے اور یہی ذریعہ اُسکے ملنے کا

خیال کیا تھا موافق اُنکے حال کے ظہور مین ہوا تو بظاہر انکار کیا کہ ایسا نہ ہوگا اور یہ خیال کیا کہ اگر ہم فوراً اقرار کر دینگے تو یہ لوگ کہینگے کہ یہی اُنکی خواہش تھی یہ یون ہی ہر ایک کی لڑکی کے ساتھ عقد کرکے اُسکو چھوڑ دیتے ہین جیسا کہ پہلے عقد اخضر پری زاد کی دختر کے ساتھ کیا جہان بیان کیا گیا راضی ہو گئے بدین سبب انکار کیا جب سرور جنی نے بہت کچھ سمجھایا تو یہ جواب دیا کہ اچھا آپ تو اختیار ہی آپ اُنسے ہمتمزاج لیکن مین جسطرح آپ کے بھائی سرور جنی کا خیر خواہ ہون اور وہ میرے بزرگ ہین اور مین اُنکا کہنا مانتا ہون مین اُنھین کے برابر آپ کو بھی خیال کرتا ہون تو مجکو یہان آئے ہوئے دو روز ہوئے ہین مگر مین آپکے مزاج سے بخوبی واقف ہو لیا ہون جیسے وہ میرے حق مین جو امر بہتر ہوتا ہی مجکو سمجھا دیتے ہین ایسی طرح آپ بھی جو امر کہ میرے حق مین بہتر ہوگا کرینگے یہ سنکر سرور جنی نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین کبھی کوئی امر آپکی مرضی کے خلاف نہ ہوگا اگر آپ یہ فرماتے کہ دنیا مین کسی نے خلاف کیا تو کیا ایک مرد کے دو بیبیان نہین ہوتی ہین شرع مین چار عقد جائز ہین اور متابع تو جہان تک ہون سب جائز ہین آپ اسکا کچھ خیال نہ کرین یہ سنکر رستم ثانی نے جواب دیا کہ مین نے تو عرض کر دیا کہ آپ کو اختیار ہی یہ سنکر مسرور جنی تھوڑی دیر اور وہان ٹھہرے بعد اُسکے اُٹھکر دیوان خانے مین آئے اور بذریعہ محلدار کے کہلا بھیجا کہ مین حاضر ہون مجکو کچھ عرض کرنا ہی اگر حضور عالم کو تکلیف نہ ہو تو تھوڑی دیر کے واسطے یہان تشریف فرما ہون مجکو ایک امر خاص مین کچھ عرض کرنا ہی یا خود مجکو خدمت مین طلب فرمائین محلدار نے جاکر پیغام وزیر کا عرض کیا بادشاہ نے کہا کہ کہدو ٹھہر جاؤ مین آتا ہون اُسنے آکر وزیر سے کہا فرماتا ہی کہ ٹھہر جاؤ مین آتا ہون چونکہ یہ دونون بھائی خیر خواہ ہین جو حکم شاہی ہوتا ہی بجا لاتے ہین اپنے مالک کی سُستی نہین چاہتے ہین اور اپنے بادشاہون سے اُنس بھی رکھتے ہین اور وہ بھی اُنکو اپنا بزرگ جانتے ہین خیر خواہ دولت تصور کرتے ہین اُنکے کہنے پر عمل کرتے ہین اور اسقدر اُنکی بات کو مانتے ہین کہ اگر یہ کہین کہ آپ آگ مین کود پڑیے تو دونون بادشاہ ان دونون کے کہنے سے کود پڑینگے اخضر پری زاد سرور جنی کو اپنا بزرگ اور خیر خواہ اور احمر پری زاد سرور جنی کو تصور کرتے ہین یہ تو کل جسوقت بادشاہ کو طلب کرین اُسی وقت باہر چلے آئینگے ایسا کوئی پابند نہ ہوگا جیسے یہ دونون بادشاہ ان دونون بھائیون کے پابند ہین بس جیسے ہی یہ پیغام کہلا بھیجا اور یہ جواب دیا کہ مین آتا ہون یہان مسرور جنی انتظار مین بادشاہ کے کرسی پر بیٹھ گیا کہ اسی عرصہ مین پردہ اُٹھا بادشاہ برآمد ہوا وزیر نے تعظیم کرکے بٹھایا آپ مودب ہوکر بیٹھا بعد تھوڑی دیر کے جو کچھ کہ تقریر رستم ثانی سے ہوئی تھی یہان کی بادشاہ سنکر خاموش ہو رہا اور سر جھکا لیا کیونکہ معلوم ہو گیا کہ اُس جوان نے اقرار کر لیا ہی اب بادشاہ نے مسرور جنی سے کہا کہ سامان عقد کیجیے اسی بزم عشرت مین اس کام سے بھی فرصت کر لین مسرور جنی نے عرض کیا کہ بہت خوب یہان تک کہ وہ دن تمام ہوا سامان جشن شروع ہوا ادھر بادشاہ نے سامان عقد کیا چونکہ یہ فرض ادا کرنا تھا اسی بزم عشرت مین سامان شادی کرنا شروع کیا کارپردازان شاہی نے کل شادی کا سامان مہیا کیا یہان بادشاہ اکر صحبت مین بیٹھا رستم ثانی بھی آئے مسرور جنی نے باشارہ بادشاہ تربچ خوشبو چھاتی پر رستم ثانی کے مارا سبھون کو معلوم ہو گیا کہ بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ اُنکا عقد قرار پایا ہی اب شادی ہوگی وہ رات تو بزم عشرت مین بیٹھے رہے صبح کو سب نے سامان شادی کرنا شروع کیا یہان تک کہ شام ہو گئی مانجھا گیا تمام شہر مین جشن کرنے کا حکم دیا گیا کل شہر بھر مین جشن ہونے لگا سب کو جوڑے تقسیم کیے گئے ساچق ہوئی مہندی ہوئی

غرض کہ برات بڑے دھوم دھام سے آئی تمام رسمین ادا ہوئین عقد ہوا ناچ ورنگ شروع ہوا
ایک پری نے یہ غزل گائی غزل

بہا ہی چشم دریا سے دریا طلاطم کا
پسند آئے انھین کیا خاک انکے دل فرش قالم کا
در دندان سے شرماتا ہی اکثر نور انجم کا
ہوا طوق گریبان لعل رخش یار کے خم کا
نہین اچھا دکھانا دیدہ نیچا تیغ تبسم کا
کہ شبنم ہوتا ہی میرے ہاتھ پر طاؤس کی دم کا
بپا کرتا ہی طوفان نزار ہونا چشم مردم کا
کہ اپنا سر بنا ہی اژدہون کا تکیہ سر خم کا
میسر نے ہے مانگے جو ٹکڑا نان گندم کا
کہ ہو اسپر نہ دفتر ای صنم چرخ چہارم کا

نظر آیا ہی جب سے اس پری رخسار کا عالم ہمکو
ازل سے جو زمین یار کو بستر سمجھتے ہین
سخ روشن برنگ مہر ہی گو توسن فرح ابرد
ہوا جب شکے ہین ریگ بیابان غرط کاہش سے
شگفتہ ہر دمان زخم دل ہوتا ہی پہلو مین
خیال دست رنگین مین یہان تک مین نے گل کھائے
نہ رکھ گلچین اسے ای سنگ دل ایذا سے فرقت سے
یہان تک خواہش نبت العنب کا سر مین سودا ہی
بشہ کو پیش منعم التجا کرنا نہین واجب
پریشان ہوکے نالے باد کا کل مین نہین کرتا

غرض کہ دولھا دلھن کو بیاہ کرکے لے گیا محلمین ہوا
رستم ثانی نے جام وصل پیا وصل اس سے حاصل کیا دونون خوش ہوے صبح ہولی حمام کیا دربار
مین آکے اسیطرح یہان بعیش وعشرت بسر کرتے ہین اور بزم عشرت برپا ہوتی ہی یہان غزل گائی ہین ہر روز
ایک ایک پری نئی نئی غزل گاتی ہی آخر مین ایک پری نے اور مجمع میرون مین یہ غزل گائی غزل

کہ دو آن سے اب دم رخصت تو آکر دیکھ لین
صبر کر بہر خدا اے وحشت دل سوے دشت
آرزو ہی شمع کے مانند بہیم سر کنین
تیری دزدیدہ نگاہون نے کیا ہم کو شہید
دل دھڑکتا ہی فراق یار مین آنھون مین بہر
سرد مہری ہم سے اور اغیار سے یہ گرمیان
عاشق جانباز کا گر امتحان منظور ہی
خط کے لانے کی خطا کیا تھی جو ذبح اسکو کیا
خنجر بھیجا و میری جان سے خدا کے واسطے
غیر جل جائین حسد کی آگ مین مجکو اگر
کیون نہ پہلو مین چھپاؤن اپنے زخم دل کو مین
رنجہ چلین ہون لنگ مین خوان سخن کا ای ریاض

ہم بھی آنکھون سے نظر بھر دیکھ لین
اب تو چلتے ہین ذرا ہم کو پھر کر دیکھ لین
امتحانا قتل گہ مین آپ آکر دیکھ لین
اب تو وقت نزع ہی آؤ نظر بھر دیکھ لین
ہاتھ اپنا میرے سینہ پر وہ دھر کر دیکھ لین
طاہری مہر و وفا کیا خاک چھپ کر دیکھ لین
ہاتھ مین خنجر اٹھا کر بندہ پرور دیکھ لین
آپ ناحق بے سبب خون کبوتر دیکھ لین
ناامیدی کی نگہ سے تم کو دم بھر دیکھ لین
وصل کی شب مثل گل جامہ سے باہر دیکھ لین
لوگ شمشیر نگہ کے تیرے جوہر دیکھ لین
میری بھی اس ماہ رو گل کو سخنور کو دیکھ لین

حضار محفل اس غزل کو سنکر نہایت مسرور و محظوظ ہوے انعام پاکر رخصت ہوئی بس
انکو تو یہان چھوڑ دیے

اب کچھ حال اُن لوگون کا سُنیے کہ جو رستم ثانی کے ہمراہ براے شکار گئے تھے اور اثناے
راہ مین اُنسے علیحدہ ہوگئے تھے

جب وہ لوگ اُنکی ہمراہی سے جدا ہوگئے تھے اور ہرن کے تعاقب مین مرکب ڈال کر چلے آتے

یعنی دو رنکل گئے تھے یہ تو وہان آکر اُس پری کے ہمراہ باغ مین گئے اور وہان سے بعد تین دن کے برابر مقابلہ قہقہار کے قلعہ زمردنگار کو گئے تھے انکا کہان پتہ لگتا جب وہ لوگ اپنے اپنے ہرن شکار کرکے واپس آئے تو یہان شاہزادے کو نہ پایا دیو اور پری زادون کو برائے تلاش روانہ کیا تین دن تک تلاش کیا لیکن پتہ نہ لگا وہ واپس آئے اور آکر عرض کیا کہ ہم کو نہین ملے وہ لوگ بہت پریشان ہوے خیال کیا کہ اب چل کر بادشاہ سے خبر کرین کہ یہ واقعہ گذرا اور بیان کرین بس اسی وقت وہ سب کے سب خدمت مین اخضر پری زاد کے برائے خبر روانہ ہوے تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین یہ تو اُدھر کو چلے ہین یہان کا ذکر سُنیے کہ اخضر پری زاد دربار مین تخت پر جلوہ گر ہی تمام سردار و امرا حاضر دربار ہین کہ بادشاہ نے سرورجنی سے کہا کہ آج چھ سات دن ہوتے ہین کہ رستم ثانی کی خبر نہین معلوم ہوئی کہ وہ شکار کو گئے تھے ابتک نہین آئے ہین سرورجنی نے کہا کہ شکار مین مشغول ہوگئے اب تشریف لا چکے جب شکار وغیرہ سے فراغت ہوگی یہ سُنکر بادشاہ نے کہا کہ مجکو اسکا خیال ہی کہ لشکر حریف قریب ہی اور ہر ایک اُنکا دشمن جان ہی کوئی اُفتاد نہ پڑے ورنہ بڑی خرابی پڑے گی سرورجنی نے کہا کہ آپ اندیشہ نہ کرین کوئی مقام غور نہین ہی انکو آپ جانتے ہین کہ اُنھون نے کیسے کیسے زبردست دیوون کو قتل کیا ہی یہ لوگ صاحب اقبال ہین جہان جاتے ہین انکے اطاعت گزار اور محبت کرنے والے پیدا ہوجاتے ہین یہ سُنکر بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بہت بجا ارشاد کیا مگر دل نہین مانتا ہی کچھ اور ہی سرورجنی نے کہا کہ اچھا کچھ دیو خبر کے واسطے روانہ فرمائیے کہ وہ جاکر خبر لے آئین یہ سُنکر بادشاہ نے فوراً موافق رائے وزیر کے چند دیو برائے خبر روانہ کیے کہ وہ خبر لائین ابھی وہ لوگ نہین گئے تھے کہ ہمراہیان رستم ثانی داخل شہر ہوے اور دربار مین آئے بادشاہ نے جو اُن سب کو دیکھا تو اُن دیوون کو حکم دیا کہ اب تم نہ جاؤ یہ سب تو آگئے ہین یقین ہی کہ شاہزادہ بھی آیا ہوگا یہ سُنکر وہ دیو ٹھہر گئے اب بادشاہ اُن سب کی جانب متوجہ ہوا اور دیکھا کہ رنگ رو اُنکے متغیر ہین چہرون پر اُداسی ہی پریشانی ظاہر ہوتی ہی جیسے کوئی رنجور و مغموم ہوتا ہی بادشاہ یہ حال دیکھکر پریشان ہوا اور اُنسے دریافت کیا کہ تمھارا یہ کیا حال ہی اس قدر پریشان کیون ہو خیر تو ہی شاہزادے کا مزاج تو اچھا ہی وہ کہان ہین کیا سبب کسل راہ کے دربار مین نہین آئے وہ سب کے سب یہ سُنکر کہنے لگے کہ ہم کیا بیان کرین بڑا غضب ہوگیا شاہزادہ گم ہوگیا یہ کہکر تمام واقعہ بیان کیا یہ سُنکر بادشاہ نے کہا کہ آپ صاحبون نے اُنکو کیون چھوڑا جدھر کو وہ مرکب ہرن کے تعاقب مین ڈال کر گئے تھے آپ بھی گئے ہوتے تو کاہے کو یہ زحمت ہوتی آپ لوگون نے بڑی غلطی کی کہین تلاش بھی کیا تھا یا نہین اُنھون نے کہا کہ ہم نے تین روز تک تلاش کیا جب کہین پتہ نہ لگا تو ہم لوگ آپ کو خبر کرنے کے لیے چلے آئے کہ آپ اسکا بندوبست کرین یہ سُنکر بادشاہ نے سرورجنی سے کہا کہ میرا دل جو پریشان تھا تو اسکا یہی سبب تھا نہ معلوم وہ کہان چلے گئے ہین کون ایسا دشمن تھا کہ اُنکو لے گیا ذرا آپ رمل مین تو ملاحظہ فرمائیے اور زائچہ کھینچیے کہ کہان ہین اور مزاج کیسا ہی آیا کسی دشمن کے قبضے مین ہین یا کوئی دوست لے گیا ہی یہ سُنکر سرورجنی نے اُسی وقت زائچہ کیا اور بعد فکر بسیار کے عرض کیا کہ آپ اطمینان رکھین کیونکہ خانہ حیات مین کوئی خلل نہین ہی دوست کے مکان پر ہین وہ بھی مثل آپ کے اُنکی خاطر اور تواضع کرتے ہین اور ہر وقت اُنکے پاس موجود رہتے ہین وہ بھی مثل آپ کے

ہین دو چار دن مین بخیر و خوبی ملاقات ہوگی آپ پریشان نہون وہ بہت اچھی طرح سے ہین یہ
سُنکر بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا اس خبر کو لشکر مین نہ بیان کرنا اُن دیوون کو بھی منع کیا کہ تم بھی نہ کہنا
اگر کہین اُس حرامزادے کو خبر ہوئی تو وہ بہت خوش ہوگا اور یقین ہی کہ بلبل جنگ بھجوا دے گا کہ ابھی
وہ زخمی ہی سرور جنی نے کہا کہ آپ اسکا اطمینان رکھیے کہ جبتک وہ اچھا نہ ہونے گا تب تک وہ بلبل
جنگ نہ بھوائے گا کیونکہ مہلت لے چکا ہی آپ نے اُسکو مہلت دی ہی اُسکو بھی کچھ اسکا خیال ہوگا
یا نہین اگر آپ اُسکو اس زمانے مین مہلت نہ دیتے تو وہ آپکار کیا کرتا یہ سُنکر بادشاہ نے کہا کہ میرے
راے یہ ہی کہ چند دیو برائے تلاش روانہ کیے جائین کہ وہ شاہزادے کو تلاش کرین یہ سُنکر سرور جنی
نے عرض کیا کہ آپ کی راے بہت خوب ہی پس اُسی وقت بادشاہ نے چند دیو روانہ کیے اور اُنکو
حکم دیا کہ ہر صحرا و کوہ و شہر مین تلاش کرو تمام پردۂ قاف ڈھونڈو کہ شاہزادے کو کون لے گیا ہی
ہم کو آن کر خبر دو یہ حکم پاکر وہ دیو روانہ ہوے تہان دیوون کو برائے تلاش شاہزادہ روانہ کیا جاتا ہی
یہان اخضر پری زادنے بعد جانے اُن دیوون کے دربار برخاست کیا اور اپنے مقام آرام گاہ کو گیا
انکو تو اس فکر و تردد مین رکھیے کہ شاہزادہ کہان ہی اور کون لے گیا ہی

اب کچھ حال لشکر دیو قہقہار سنگ زن کا سماعت فرمایئے

کہ وہ لشکر جو شکست کھا کر قلعہ نیرنگار سے بھاگا تو سیدھا وہان سے دیو ہامان کے لشکر کا رستہ
لیا اپنے ملک کو بھی نہین بھاگا چونکہ ہامان نے دیو قہقہار کو برائے مدد طلب کیا تھا اس لشکر کے
سردارون نے خیال کیا کہ اپنے ملک کو بغیر اپنے سردار کے جانا عبث ہی کیونکہ سردار تو ہمارا قتل
ہوگیا کوئی ہماری قدر نہ کرے گا بلکہ کہینگے کہ نامرد تھے جو اپنے سردار کو قتل کرا کے چلے آئے اپنی
جانین نہ دین اس سے بہتر یہ ہوگا کہ لشکر ہامان کو چلین اور اُس سے کل واقعہ بیان کرین اگر وہ
ہم کو مدد دے تو ہم پھر یہان آکر لڑین یہ خیال کر کے اور لاش دیو قہقہار کی لے کر روانہ ہوے
اُسکے دوسرے دن یہان پہونچے کہ ایک دن قبل ہمراہیان رستم ثانی لشکر اخضر پری زادین
آئے تھے یہ آج یہان پہونچے ایک دن کا انکے فرق رہا جب وہ لشکر شکست خوردہ قریب
لشکر دیو ہامان کے پہونچا تو ایک صحرا مین ٹھہرا اپنا حال درست کیا سب سامان درست کر کے
لاش کو ارتھی پر ڈال کر اور سب کے سب بوقت صبح چلے لشکر ہامان نے جو دیکھا کہ ایک لشکر
ادھر کو چلا آتا ہی مگر کچھ سامان وغیرہ نہین ہی دو چار خیمہ ہین وہ بھی کہنہ ہین ادھر کا رخ کیے ہوے ہین
اپنے سردارون سے جا کر کہا یہان دربار جمع ہی دیو ہامان دربار مین بیٹھا ہوا ہی اب اُسکا زخم سر
بالکل اندمال کر چکا ہی صرف پاامید ہونے کی دیر ہی اُسکا قصد ہی کہ بھاجھوٹ سے تو ہین غسل
کرون اور اُسکا ایک جشن کرون بعد اُسکے بلبل جنگ بھجواؤن مقابلہ کر کے جنگ کو یکسو کرو ان
بغیر اُسکے کچھ فائدہ نہوگا یون ہی ہمیشہ جنگ و پیکار رہے گی یہ بیٹھا ہوا یہ خیال کر رہا ہی کہ چند
دیودن نے آکر عرض کیا کہ حضور ایک لشکر شکست خوردہ کہین سے ادھر کو آتا ہی اُسکا قصد ہمارے
لشکر مین آنے کا ہی کیا حکم ہوتا ہی اُسکو روکین یا آنے دین اندازے سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ لاش
بھی سردار لشکر کی لیے ہوے ہین یہ سُنکر ہامان نے حکم دیا کہ پہلے اُنکو پھیر دین لشکر روکو اور اُنسے
دریافت کرو کہ وہ کون ہین اور کہان شکست کھائی ہی اور کسکے ہاتھ سے انکا سردار قتل ہوا ہی اور

نے سردار لشکر کا کیا نام ہے جب یہ سب دریافت ہو لے تو اگر ہم کو خبر نہ ہو تو پھر جیسا ہم مناسب
جانینگے ویسا حکم دینگے یہ سنکر وہ دیو اسی وقت دربار سے باہر آئے اور جہاں اس لشکر کے چلے یہان
وہ لشکر اترے تھے وہان آئے جب یہ لشکر یہان ہوگا تو یہ مقام اعتراض ہے کہ انکو کیونکر ثابت ہوا
کہ یہ لشکر دیو ہامان کا ہے اسکا سبب یہ تھا کہ سلیمان نے لشکر کفار پر جسمیں ابلیس بھی ہوتا ہے اور علمہاے
لشکر اسلام پر بموجب خدا اور رسول کریم و نعت پیمبر خدا ہوتی ہے اور نگشتہ اسد یا آفتاب یا اور بنا ہوتا ہے
اسی نشان سے شناخت ہو سکتی ہے کہ یہ لشکر اسلام ہے اور یہ لشکر کفار ہے بس اسی نشان سے اس
لشکر نے رجوع طرف لشکر ہامان کے کیا اور ادھر کو آیا جب قریب پہونچا تو ادھر سے یہ دیو قریب
آسکے گیا اور پکار کر کہا کہ ابھی آپ سب صاحب آگے نہ آئین کیونکہ ہمارے سردار کا حکم نہین ہے پہلے
جو ہم آپ سے دریافت کرین وہ آپ لوگ بیان کرین اور اسکی خبر ہم اپنے سردار کو کرین اور انکو اطلاع
دین تو پھر جیسا وہ حکم دینگے ہم اسپر عمل کرینگے یہ سنکر اس لشکر کے افسرون نے کہا کہ پہلے آپ یہ
بیان کرین کہ یہ لشکر کسکا ہے اور اس لشکر کے سردار کا کیا نام ہے تو پھر جو آپ دریافت کرینگے وہ ہم
بیان کرینگے گو یہ لوگ علامت کفر دیکھ چکے تھے مگر یہ تو نہین معلوم تھا کہ یہی لشکر دیو ہامان ہی ہو یہ ہمارے
شاید کہ کوئی اور لشکر کفار ہو گو کہ اسی خیال سے ادھر کو آئے تھے کہ یہ لشکر کفار ہے یہان تک دونون مقیم رہینگے
جب خبر لشکر کفار یعنی دیو ہامان کی معلوم ہوگی اور دریافت ہو جائیگا کہ فلان مقام پر لشکر دیو ہامان
کا ہے تو پھر ہم وہان چلے جائینگے اور اگر یہ لشکر دیو ہامان ہے تو پھر کیا تردد ہے جو مراد تھی وہ پوری ہوئی
اس سبب سے انھون نے پہلے یہ سوال کیا اپنا حال نہین بیان کیا جب دیو ہامان کے لشکر کے دیوون
نے یہ سنا کہ یہ دریافت کرتے ہین تو اسی وقت فوراً پکار کر کہا کہ ہم سب دیو ہامان کے لشکر کے
دیو ہین اور یہ لشکر دیو ہامان کا ہے اور ہمارے افسر کا نام دیو ہامان ہے اب تم بیان کرو یہ سنکر ان
سب نے کہا کہ جاکر اپنے افسر سے کہدو کہ ہم سب دیو لشکر دیو قہقہار کے ہین ہمارے افسر کا نام
دیو قہقہار تھا وہ حسب الطلب تمھارے افسر کی مدد کو آتا تھا راہ مین قلعہ زمردنگار ملا وہان جسمہ
پری زاد سے مقابلہ ہوا اسمر قلعہ بند ہوا یہ یورش کر کے قلعہ پر گئے تھے اور پر لب خندق پہونچ گئے تھے
کہ آسمان پر سے ایک آدمزاد اترا اس سے اور ہمارے افسر سے مقابلہ ہوا ہمارا افسر اسکے ہاتھ سے
قتل ہوا سب نے مل کر اسپر زور کیا اسکی مدد اہل قلعہ نے کی ہم نے شکست کھائی ہم لاش اپنے
سردار کی لے کر اپنے ملک کو نہین گئے اسوجہ سے کہ آپ کو خبر دے دین کہ وہ آپ کی مدد کو آتے تھے
راہ مین یہ واقعہ ہوا اور اسواسطے ادھر ادھر بھی چلے آئے کہ جاکر دیو ہامان کو خبر کرین اگر وہ ہماری
مدد کرے تو ہم اسکو لے کر قلعہ پر آئین اور اس آدمزاد کو قتل کرین اور اس قلعہ کو لے لین یہ سنکر وہ
دیو جو کہ لشکر ہامان کے آگے تھے انھون نے کہا کہ اچھا تم یہان ٹھہرو ہم جاکر اپنے افسر سے کہتے ہین
جیسا وہ حکم دینگے ویسا ہم کرینگے یہ سنکر وہ لشکر اسی مقام پر ٹھہرا یہ سب دیو دربار مین آئے جو کچھ کہ
انھون نے بیان کیا تھا وہ اکر دیو ہامان سے کہا یہ سنکر دیو ہامان نے حکم دیا کہ اس لشکر کو اپنے
لشکر مین شامل کر لو اور افسرون کو اسکے دربار مین لاؤ ہم انسے حال دریافت کرینگے اور اس آدمزاد
کی کیفیت پوچھینگے بڑا غضب ہوا کہ دیو قہقہار قتل ہو گیا میرا ایک بازو ٹوٹ گیا کمر شکست ہو گئی وہ
بڑا زبردست تھا اسکو سب پردہ قاف مین عفریتانی کہتے تھے اس سے سب دیو پردہ قاف کے
ڈرتے تھے یہ کیا مصیبت اور آفت اسپر پڑی جو وہ مارا گیا افسوس کی بات ہے کہ ایک آدمزاد

کے ہاتھ سے قتل ہوا اسپر آدمزاد نے تو مجکو نہایت پریشان حال کر رکھا تھا یہ دوسرا آدمزاد
اب کہان سے آگیا تمام قاف بعربین آدمزادون کا تہتہ ہوگیا یہ تو بڑی خرابی ہی وہ دیو تو یہ سنکر
بیرون بارگاہ آئے اور اسی لشکر مین آکر تمام لشکر کو اپنے لشکر مین شامل کیا اور آتمارا اور افسردن کو لے کر
بارگاہ مین آئے اور وہ اسکی لاش بھی لیتے آئے کئی دیو لیکر لاش دیو قہقہار کی روبرو
دیو ہامان کے رکھدی اور کہا کہ ای شہنشاہ دیوان قاف ہماری مدد کو پہونچ اور فریاد رسی کر
اور ہماری داد دے کہ ہم قلعہ زمردنگار پر لٹ گئے ہمارے افسر کو احمر پری زاد نے قتل کر ڈالا یہ
سنکر دیو ہامان نے اسکی لاش کو دیکھا تو برابر سے دو حصہ پایا دیکھا کہ از سر تا سر دو پارہ ہین
کسی زبردست نے قتل کر پاس کہنہ کے چیر ڈالا ہی یہ دیکھکر انکی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ بیان کرو
انھون نے کل واقعہ از ابتدا تا انتہا بیان کیا یہ سنکر دیو ہامان نے کہا کہ اسی آدمزاد کی صورت اور
شبیہ تو بیان کرو کہ کیا شکل وشمائل ہی اور کیا قد وقامت ہی انھون نے تمام شکل وشمائل اور قد وقامت
بیان کیا اس سے بالکل ثابت ہوگیا کہ یہ وہی آدمزاد یعنی رستم ثانی ہی دیو ہامان یہ سنکر کہنے لگا
کہ یہ جو تم شکل وشمائل بیان کرتے ہو بالکل اسی آدمزاد کا ہی جو کہ لشکر اخضر پری زاد مین پردہ
دنیا پر سے آیا ہی اور اسکو اخضر نے بلایا ہی کیا وہ وہان پہونچ گیا ارے مین نے اسی کے سبب
سے شکست کھائی اور اسی کے ہاتھ سے زخمی ہوا میرا مامون اسکے ہاتھ سے چشمہ نہنگان پر قتل
ہوا اور اسی کے ہمراہ اخضر پری زاد نے اپنی لڑکی کا عقد کر دیا ہی جسکے سبب سے میرے اور
اخضر کے بگڑی اور مین اسکا دشمن ہوگیا اگر اخضر پری زاد اپنی لڑکی کا عقد میرے ساتھ کر دیتا
تو یہ لڑائی اور فساد نہ ہوتا ان دیوون نے کہا کہ یہ وہ آدمزاد نہین ہی یہ دوسرا معلوم ہوتا ہی بھلا
اخضر پری زاد اسکو کیونکر وہان بھیج دیتا جب کہ آپ اسکے مقابل آئے ہوے ہین ہامان نے
کہا کہ نہین یہ وہی معلوم ہوتا ہی جب کہ تمھارا افسر قلعہ پر یورش کرکے آیا ہی تو احمر نے اپنے بھائی
کے پاس کسی کو روانہ کیا ہی اسکے آنے کی خبر کی ہی اخضر نے اس آدمزاد کو اسکی مدد کے لیے روانہ
کر دیا ہی اسنے جاکر اسکا مقابلہ کیا اور اسکو قتل کیا کوئی جاکر خبر تو لائے کہ وہ آدمزاد سیاہ اخضر مین
موجود ہی یا نہین یہ سنکر چند دیو اسی وقت لشکر اخضر کو روانہ ہوے کہ جاکر خبر لائین دیو ادھر کو
روانہ ہوے ہامان نے افسران سیاہ دیو قہقہار سے کہا کہ تمھارے ہمراہ خیمے وغیرہ ہین یا نہین
انھون نے عرض کیا کہ ہمارا تمام مال واسباب لشکر احمر پری زاد نے لوٹ لیا اور جو کچھ کہ باقی رہا وہ ہم
وہین جلدی مین چھوڑ آئے اور چلے آئے اب کچھ باقی نہین رہا سب لٹ گیا یہ سنکر ہامان نے حکم دیا
کہ انکو خیمے وغیرہ دیے جائین اور انسے کہا کہ آپ سب اپنے لشکر کو لے کر اتریں اور اپنے لشکر کے زخمیون
کا علاج کرین اور اپنے افسر کی لاش کو جلائین اب آج سے آپ سب ہمارے ملازم ہین ہمارے خزانے
سے تنخواہ ملے گی اب مین تندرست ہولون تو مقابلہ کرون خداوند ابلیس ایسا کرین کہ وہ آدمزاد لشکر مین
نہ ہو تو مین ایک ہی دفعہ تمام لشکر کو تہ وبالا کر دون اور اخضر پری زاد کو گرفتار کر لون وہ دیو یہ سنکر اور
مجرا کرکے بیرون بارگاہ آئے ملازمین دیو ہامان نے خیمے وغیرہ دیے انھون نے برپا کیے سب خیمون
مین گئے لاش کو دیو قہقہار کی جلایا ادھر دیو ہامان دربار برخاست کرکے اپنے خیمہ مین گیا اور آرام کیا

اب کچھ حال ان دیوون کا تحریر ہوتا ہی جو کہ قلعہ زمردنگار سے برائے خبر لشکر ہامان مین آئے تھے ساقی نامہ

کدھر ہی تو ای ساقی لالہ فام	پیا پے پلا مجکو گلرنگ جام	لبالب پلا جام ہو جم کی قسم	

کردن لشکر مین باغ مضمون کی خبر دینے وہ دیو بھی وہان پہنچے جو فلعہ زمرد نگار سے برائے خبر روانہ
ہوے تھے اُنھون نے جو دیکھا کہ لشکر قہقہار یہان شکست کھاکر آیا ہی اپنے دل مین کہا کہ اِنھون سے
خبر دریافت کرنا چاہیے کہ یہان کیا کیفیت ہی وہ دیو اپنی شکل تبدیل کرکے لشکر مین آگئے اہل
لشکر سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اُنھون نے کہا کہ دیو ہامان کا ہی اُنھون نے اُنسے کہا کہ تم کہان سے
آئے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم لشکر قہقہار کے ہین جب کہ لشکر شکست کھاکر بھاگا ہی تو ہم بھی بھاگے تھے
لشکر ادھر کو چلا آیا ہم رہ گئے اب دریافت کرکے ہوے آئے ہین اُنھون نے کہا کہ وہ لشکر تمھارا
آتا ہی جاؤ افسرون سے ملو اُنھون نے پوچھا کہ اب کب جنگ ہوگی اُنھون نے جواب دیا کہ ہمارے
افسر کا زخم اچھا ہوچکا ہی اب صرف غسل کا انتظار ہی غسل کرلین تو جنگ کا اشتہار دیا جائے اُنھون نے
کہا کہ خیر دیکھا جائے گا یہ کہکر لشکر قہقہار مین آئے افسرون سے ملے اُنھون نے کہا کہ تم کون ہو اُنھون نے
کہا کہ کیا آپ کو یاد نہین ہی کہ جب ہمارے مالک یعنی دیو قہقہار لشکر کے ادھر کو آنے لگے تھے تو
ہم کو نوکر رکھا تھا ہمارا جو افسر تھا وہ اُس جنگ مین قتل ہوا ہم لوگ بھاگ گئے جب آپ لوگ ادھر
کو آئے تو ہم پھر دریافت کرتے کرتے ادھر کو آئے اب جیسا حکم ہو اُنھون نے کہا کہ کیا ملازمت کروگے
اُنھون نے جواب دیا کہ اگر ملازمت نہ کرنا ہوتی تو آتے کیون اُنھون نے کہا اچھا تمھارا بھی نام لکھ لیا
جائے گا اب تم سب آج سے دیو ہامان کے ملازم ہو سب کے سب یہ سُنکر خاموش ہورہے اُنکو وہان
صرف دن بسر کرنا ہین کیونکہ یہ تو برائے خبر آئے تھے جب اُنکو پوری کیفیت معلوم ہوجائے گی تو یہ اپنے
مقام کو روانہ ہوجائینگے اُدھر وہ دیو لشکر ہامان کے اخضر پری زاد کے لشکر مین گئے اہل لشکر کے چند
دیوون سے ملاقات پیدا کی اپنے کو مسافر بتایا اُنھون نے اُنپر رحم کھایا اب یہ رہنے لگے ایک دن
گذرا دوسرے دن دریافت کیا کہ اب مقابلہ کیون نہین ہوتا ہی اُنھون نے کہا کہ حریف زخمی ہوگیا ہی
اُسنے مہلت طلب کی ہی اب جب زخم اُسکا اچھا ہوگا تب مقابلہ ہوگا اُنھون نے کہا کہ ہم نے
سُنا ہی کہ اخضر پری زاد نے دنیا پر سے آدمزاد کو طلب کیا ہی وہ آیا یا نہین ہم تو اُسی آدمزاد کو دیکھنے
فلعہ زمرد نگار سے یہان آئے ہین ہم ملازم احمر پری زاد کے ہین جو کہ برادر خورد ہین تمھارے بادشاہ
کے اُن دیوون نے کہا کہ بھائی وہ آدمزاد آیا اور مقابلہ بھی ہوا دیو ہامان زخمی ہی بادشاہ اُسکے خون
سے غلطان ہوا تھا اُس آدمزاد نے اگر اُسکو زخمی کیا بھگا دیا بادشاہ پھر شہر مین آیا وہ آدمزاد پھر اُسے
سیر چشمہ نشکان پر گیا وہان دیو ہامان کا ماموں یہ خبر سُنکر مع لشکر پہونچا مقابلہ ہوا اُسکو اور اُسکی
لڑکے کو اُس آدمزاد نے قتل کیا وہان سے بادشاہ اُسکو لایا اپنی لڑکی کی شادی اُسکے ساتھ کی
اب دیو ہامان سے پھر دوبارہ مقابلہ ہوا بلکہ کئی مقابلے ہوے بہت سے افسر دیو ہامان کے مارے گئے
آخر کو خود ہامان میدان مین آیا ہمارے سپہ سالار سے مقابلہ ہوا وہ اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا دیو
ہامان نے بادشاہ سے مہلت طلب کی کہ میرا زخم اچھا ہولے تو مین مقابلہ کرونگا بادشاہ نے مہلت
دی جب مہلت دیو ہامان نے طلب کی اور مقابلہ موقوف ہوا تو وہ آدمزاد بادشاہ سے اجازت
لے کر شکار کو گیا نہ معلوم کدھر کو چلا گیا کل اُسکے ہمراہی آئے ہین بادشاہ کو خبر کی ہی کل سے بادشاہ
بہت فکرمند ہی اُن دیوون نے اِس سبب سے بیان کردیا کہ یہ دیو قلعہ زمرد نگار سے آیا ہی اُسے پوشیدہ
کرنے سے کیا فائدہ یہ نہین جانتے تھے کہ لشکر حریف کے مخبر ہین ان باتون کے بعد پھر کہا کہ اگر وہ آدمزاد
ہوتا تو ہم تم کو دکھا دیتے مگر کیا کرین کہ وہ آج کل کہین چلا گیا ہی بڑی فکر ہی یہ سُنکر وہ دیو خاموش

ہو رہے دل مین کہا کہ اپنا مطلب تو حاصل ہو گیا اب کوئی ایسی تدبیر کرو کہ یہان سے اسی وقت نکل چلین اُن دیوون سے کہا کہ بھائی ہم ذرا سیر کرآئین اور شکار وغیرہ بھی لائین تو پھر آئینگے اُنھون نے کہا کہ تم کو اختیار ہی جاؤ ہم تم کو منع نہین کرتے ہین یہ سُنکر وہ دیو اُسی وقت شکار کے بہانے سے لشکر اخضر پری زاد مین سے نکل کر طرف اپنے لشکر کے آئے اور داخل شہر ہوے یہان وہ وقت ہی کہ دیو ہامان نے سہ پہر کا دربار کیا ہی اور جراح نے آکر اُسی وقت بھالا چھڑایا ہی اب اُسکا زخم بالکل اچھا ہو گیا ہی جراح کو انعام دیا گیا ہی دیو ہامان اپنے سرداردن سے کہہ رہا ہی کہ اب کل جشن کرونگا تین دن تک جشن رہیگا اُسکے بعد طبل جنگ بجواؤنگا اخضر سے مقابلہ کرونگا تاکہ اس قصہ کا فیصلہ ہو اور مین پھر لشکر لے کر طرف قلعہ زمردنگار کے جاؤن اور جاکر دیکھون کہ وہ کون آدمزاد ہی احمر پری زاد اور اُس آدمزاد سے عوض خون دیو قہقہارون بغیر اُسکے خون کے حوض بھرے ہوے مجکو چین نہین آتا ہی کیونکہ اُسنے میرے ہی لیے اپنی جان دی اگر مین برائے مدد نہ طلب کرتا تو وہ کاہے کو اس طرف آتا اور قتل ہوتا اور نہ اُس سے اور احمر پری زاد سے مقابلہ ہوتا اور مین لے دیو بھی لشکر اخضر پری زادمین روانہ کیے ہین میرا دل گواہی دیتا ہی کہ وہ آدمزاد لشکر اخضر پری زادمین نہین ہی ضرور احمر پری زاد کے قلعہ پر جاکر اُسنے اُسکی مدد کی ہی اگر وہ آدمزاد نہین ہی تو مین غسل صحت کرکے جشن بھی نہ کرونگا طبل جنگ بجواؤنگا اور مقابلہ کرکے لشکر اخضر پری زاد کو شکست دونگا کیونکہ اُس آدمزاد سے مین مقابلہ نہین کرسکتا ہون یہ سُنکر افسران فوج نے کہا کہ آپ کو اسقدر خوف اُس آدمزاد کا کیون ہی وہ تو ایسا کوئی زبردست بھی نہین معلوم ہوتا ہی آپ خوف نہ کرین یہ سُنکر ہامان نے کہا کہ اگر تم سے مقابلہ ہوتا تو تم کو اُسکی قوت کا حال معلوم ہوتا اور تم جانتے کہ ہان آدمزاد ایسے قوی ہوتے ہین جنسے دیو مثقال ایسے دیو کو ایک دم مین قتل کیا جہان پر کہ اُسکے ہمراہ سوا سے پریون کے کوئی دیو نہ تھا وہی صرف تنہا تھا اور شمشقال بھی اُسکے ہاتھ سے وہین مارا گیا جس روز کہ میرے اُسکے مقابلہ ہوا تھا اگر مین اپنی جان بچاکر نہ بھاگتا تو وہ میرا خاتمہ کر دیتا مین نے اسی کو غنیمت جانا کہ صرف زخمی ہوکر جان بچ گئی ورنہ وہ ضرور قتل کر ڈالتا یہ سُنکر سرداردن نے کہا کہ اُس روز کوئی نہ کوئی بجوگ ہو گیا یہ معلوم ہوتا ہی کہ سروہنی نے کوئی تعویذ اُسکو دیا ہی کہ جسکے سبب سے وہ آپ پر اور آپ کے ماموں پر ظفر یاب ہوا ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ وہ فتح پاتا آپ اطمینان رکھین اور ذرہ خوف نہ کرین ابکی آپ اُسپر فتح پائینگے یہ سُنکر دیو ہامان نے کہا کہ خداوند ایسا کرین یہ کہکر دیو ہامان نے حکم دیا کہ کوئی بشارت پر جوب ترے اور تمام لشکر مین چار چی چارج دے کہ دیو ہامان نے زخم سے صحت پائی اب وہ غسل صحت کرینگے سب اہل لشکر بھی خوشی کرین کہ ہم نے صحت کا پائی ہی اور ہم بھی جشن کرینگے یہ حکم دے کر دیو ہامان خاموش ہوا تھا کہ وہ دیو جو کہ لشکر اخضر پری زادمین برائے خبر گئے تھے کہ وہ آدمزاد لشکر مین موجود ہی یا نہین حاضر ہوے اور کل حال جو وہان سے سُنکر آئے تھے مفصل بیان کیا یہ سُنکر دیو ہامان کو اسقدر خوشی حاصل ہوئی کہ تخت پر سے اُٹھکر ناچنے لگا اور کہنے لگا کہ خداوند ابلیس نے اپنا بڑا فضل وکرم کیا کہ اُس آدمزاد کو لشکر اخضر پری زاد سے گم کر دیا اب دیکھتا ہون کہ اخضر کیونکر میرا مقابلہ کرتا ہی ابکی مین اُسکو اسقدر مہلت نہ دونگا کہ وہ بھاگ سکے چارون طرف سے گھیر لونگا اب جشن بھی نہ کرونگا بعد فتح کے دونون جشن برابر کرونگا افسرون نے کہا کہ اب آپ اسقدر تعجیل نہ کرین اچھے ہونے کا جشن کرین اس عرصہ مین آپ مین قوت

بھی آجائے گی اُسنے کہا کہ اگر اس عرصہ مین وہ آدمزاد آجائے گا تو بڑی خرابی ہوگی اُنھون نے عرض کیا
کہ جب اُسکا پتہ نہین ہی تو پھر وہ کیونکر آئے گا اگر آنے والا ہوتا تو اب تک آچکا ہوتا یہ معلوم ہوتا ہی کہ
وہ شکار کو جو گیا تو کسی دیو سے مقابلہ ہوگیا وہ اُسکے ہاتھ سے قتل ہوگیا اب آپ اطمینان رکھین کسی
طرحکا اندیشہ نہ کرین اب وہ نہ آئے گا دیو ہامان نے کہا کہ جیسی آپ سب کی رائے ہو اور جو آپ
سب کہتے ہین وہی کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ سارا لشکر جمع کیا جائے کل ہم غسل صحت کرینگے یہ حکم دیکر
اور دربارخاست کرکے زنگارہ کے خیمے مین آیا اور جو کچھ سنا تھا وہ سب بیان کیا اور اپنی تقریر پر
افسردن کی گفتار بیان کی زنگارہ نے بھی اُنھون ہی کے رائے کی تائید کی یہ سنکر ہامان نے کہا کہ
جشن کا حکم دے دیا ہی کل سے جشن ہوگا تین دن تک جشن کرونگا بعد اُسکے پھر دل زمی بجواکر مقابلہ
کرونگا دیو ہومان و اخضر کو قتل کیکے اپنی معشوقہ کو حاصل کرکے مزہ وصل کا لوٹونگا یہ سُنکر زنگارہ
کو غصہ آگیا اور کہا کہ کیون رے تو میرے روبرو میرے سوت کا نام لیتا ہی خبردار آئندہ کبھی نام نہ لیجو
غارت کرے اب جو تو میرے روبرو نام لے گا تو تیرا سر اور اپنی جان ایک کرونگی اب مجکو معلوم ہوا
کہ تو نے یہ سارے فساد اسی واسطے کیے ہین جاب مین تیری باتون سے خفا ہوئی یہ تو اُسکی جان دشمن
اور وہ اسمیر نگر سوت کے نام سے جل گئی اور غصہ ہوکر دھول اُسکے سر پر مارکر وہ وہان سے نکل کر
رہ گیا اور اپنے لشکر کہا کہ اے لشکر تم خفا نہ ہو جو فرقہ تمھارا ہی وہ تمھارے ساتھ ہی اگر وہ آگے کی بھی تو تمھارے
خدمت کرے گی دوسرے اب وہ میرے کام کا نہین ہی اُسکا وفد تو آدمزاد کے ساتھ ہوچکا ہی یہ سنکر
ہون کہ حیلہ بھی ہی اب تین مرد اُسکی صورت دیکھا کرینگا کوئی واسطہ اُس سے نہ رکھینگا تم مجھ سے
جیسی چاہو تسلی لے لو یہ سنکر وہ کہنے لگی کہ جا اور موڈی کاٹے مجھے تو فرقہ دیتا ہی خبردار کہ تو نہین بھی کہا
پر عاجز کرتی ہون یہ سنکر وہ ہنس دیا اور دوڑکر اُسکے گلے سے چمٹ گیا اور اُسکے گالے گلنار سے بوسے
لینے لگا اور پیار کرنے لگا اُسنے کہا کہ ہنسی اپنی رہنے دیجیے اور کسی پر آزمایئے مین تیری ان باتون
سے خوش نہون تمھاری بڑی دیر تک ایسی گفتگو ہوتی رہی پھر دیو ہامان نے کہا کہ اے جان جہان مین جان
دل سے تم پر عاشق و شیدا ہون تمھارا کدھر خیال ہی بعد اُسکے یہ غزل گاکر اُسکو سُنائی غزل

اُس اُٹھتی جوانی پہ اداؤر ہی کچھ ہی	اب میرا قسم نام خدا اور ہی کچھ ہی
اے جان جہان مہر و وفا اور ہی کچھ ہی	اور آپکا یہ جور و جفا اور ہی کچھ ہی
کس طرح نہ گھائل ہون بھلا عاشق بیخور	اُس بت کی ادا نام خدا اور ہی کچھ ہی
اے گل تجھے ہاتھ لگنے بہت چاہنے والے	عاشق ہین ترے لوے وفا اور ہی کچھ ہی
پہونچے نہ مرے مغز سخن کو تو سے ہرہم	مین نے بخدا تم سے کہا اور ہی کچھ ہی
ہم کو نہ ملا کوثر و تسنیم کا پھر لطف	بس اُس مئے الفت کا مزہ اور ہی کچھ ہی
دل پر مرے لہراتی ہی ناگن کی طرح سے	کہتے ہین کہ یہ زلف دوتا اور ہی کچھ ہی
دل کہتا ہی وصلت مین کہ جلدی سے بڑھا ہاتھ	مانع یہ مری شرم و حیا اور ہی کچھ ہی
سمجھے نہ ترا فیض خرین مطلب کو ہمارے	خالق سے مری اب تو دعا اور ہی کچھ ہی

بعدہ یہ وہان سے اُٹھکے اپنے خیمہ مین آیا ادھر لشکر مین طبل بشارت پر خوب بڑی چارجی ہونے لگا رات
وہ کل لشکر سامان جشن کرے اور شاہ دیوان ذات کی صحت کی خوشی کرے ہر ایک کے خیمہ مین ناچ
و رنگ ہو کل شاہ دیوان غسل صحت کرینگے اُنکا حکم ہی کہ سب لشکر خوشی کرے ہمارے خزانے سے روپیہ

تے تمام لشکر جلد اوان ہی ہمارے بادرچی خانے سے طعام طلب کو ملے گا یہ خبر جو لشکر مین منتشر ہوگی تو تمام
لشکر مین جنبش ہونے لگا ادھر اسکے ملازمون نے بند وبست جشن کرنا شروع کیا وہ دیو جو کہ قلعہ زرنگار
کے اسی خبر کے واسطے موجود تھے یہ سامان دیکھکر اور یہ خبر سنکر اسی وقت سب سے پوشیدہ ہو کر
طرف قلعہ زرنگار کے اپنے بادشاہ کو خبر دینے کے لیے روانہ ہوے کہ انکا ذکر وقت پر کیا جاے گا یہان
اپنے لشکر مین اخضر پری زاد بیٹھا ہوا تھا اور دربار جمع تھا سب سردار حاضر تھے ایک دیو زستم نامی
کی شکل بنا ہوا اُنکے دنگل پر بیٹھا تھا کہ یکایک صداے طبل خوشی بادشاہ کے کان مین آئی اہل دربار
سے کہا کہ نہ معلوم آج یہ جشن کیسا لشکر دیف مین ہوا ہے کوئی جاکر خبر تو لاے یہ سنکر چند دیو اسی وقت
روانہ ہوے اور اپنے لشکر سے نکل کر لشکر ہمایان مین پہونچے یہان آکر کیا دیکھا کہ تمام لشکر مین خوشی
ہو رہی ہے ہر جگہ یہی چرچا ہے کہ کل جشن ہوگا شاہزادہ قبل غسل صحت کرنے کے بعد اسکے طبل فتح
بجوا کر اخضر پری زاد سے مقابلہ کریگا سنا گیا ہے کہ وہ آدمزاد لشکر مین اخضر پری زاد کے نہین ہے
شکار کو گیا ہوا ہے یہ دیو یہ خبر سنتے ہوے تمام لشکر مین پھرتے ہوے گشت لگاتے ہوے ہر جگہ
ٹھہرتے ہوے پتہ جانتے تھے جہان پر ٹھہرے وہان یہی چرچا سنا اور دیکھا کہ تمام جشن اور بارگاہ مین دست
اور پا دیو زبان پر اسے ناچ آرہی ہین بہت بڑی خوشی ہے بہت فراغ جشن ہوگا دیو ہامان نے اس
خیال سے جشن کیا ہے کہ مین نے عمر دوبارہ پائی ہے ایسے زخم سخت سے صحت پائی ہے یہ دیو سنتے ہوے
اور لشکر کا گشت لگا کر اپنے لشکر کو روانہ ہوے اور یہان آکر حاضر دربار ہوے اور کل واقعہ بیان کیا
بادشاہ یہ سنکر کہنے لگا کہ افسوس آج کل شاہزادہ لشکر مین نہین ہے ورنہ اُس حرامزادے کی یہ مجال
تھی کہ زندہ بچکر تمام سے السلام نکلتا ہے تو اسکو بھی خبر ہوگئی کہ شاہزادہ لشکر مین نہین ہے
کہ وہ جشن بند کرتا اگر اس خوشی کے ساتھ نہ کرتا خیر ہمارا بھی خدا مالک ہے اسکا فضل شامل حال چاہیے
وہ اسے اور کو بھی آسان کرے گا بقول شاعر مصرع دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر ست ۔ اب کیا
اسکی اس خوشی سے مین مر جاؤنگا اور اسکے آگے التجا لے جاؤنگا یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ ایسی بے غیرتی
کرون اور اگر التجا لے بھی جاؤن تو وہ یہی سوال کرے گا کہ ملکہ کا مقدمہ میرے ساتھ کرو اور مذہب
ابلیس پرستی اختیار کرو یہ تو مجھ سے ہرگز نہ ہوگا کہ مین بخوف جان مرتد ہوون اور ایک عالی خاندان
کے شاہزادے کی ناموس کو اسکے سپرد کرون جسکی بابت آج تک مین نے آیا ہون اگر حکم بھی منظور
ہوتا تو مین کیلے کیون مقابلہ کرتا اور اسقدر زحمت گوارا کرتا اور ایک آدمزاد کو پردہ دنیا سے نہان طلب
کرتا اور جسکا مخالف سروری جنی کے قول سے ثابت ہو گیا ہے کہ وہ شاہزادہ زندہ ہے اور ضرور ضرور تشریف
لائے گا تو پھر مین کیون ایسا امر کرون کہ تمام پردہ قاف مین بدنام ہون اور اُس صاحب اقبال سے
بھی شرمندہ ہوون جب کہ وہ تشریف لاے چند سردارون نے عرض کیا کہ ہماری راے یہ ہے کہ آپ اُس سے
مہلت طلب کرین وہ آپ کو مہلت دے گا جب کہ اُسنے آپ سے مہلت طلب کی یہ سنکر بادشاہ نے
فرمایا کہ یہ تو ہونے سے کبھی نہ ہوگا کہ اپنے ایک ملازم کے روبرو جو کہ ایک وقت مین میرا ملازم تھا اُس سے
مین التجا کرون اور یہ جب یقین ہے کہ وہ مجکو کبھی مہلت نہ دے گا کیونکہ وہ فاطمہ پرست ہے ہمیشہ کا اسکی
آنکھ مین بالکل مروت نہین ہے اور نہ اسکو حیا ہے اگر حیا ہوتی تو وہ اپنے ولی نعمت کے ساتھ ایسی نمک
حرامی کرتا یا مذہب اسلام کو ترک کرتا ہان اگر اسکا یقین ہوتا کہ وہ میرے کہنے سے مہلت دے گا تو
یہ بھی کرتا اب کہکر اپنا سخن ضائع کرتا ہے میرا تو یہ قول ہے شعر سر نیچہ زنہ شمشیر تجیب ۔ ہر چہ آید بر

سر من یا نصیب + دیگر مشکل نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + وہ حافظ حقیقی حفاظت کرنے والا ہی وہی سب کا مددگار ہی یہ سنکر دیو ہومان نے کہا کہ آپ کیون پریشان ہوتے ہین مین اسکو حل کرونگا اسکی کیا لیاقت ہی مین سنکو رخصتی کر چکا ہون آپ اطمینان رکھین وہ کیا کر سکتا ہی اور چند سردارون نے سپہ سالار کے قول کی تائید کی یہان تک کہ وقت دربار کے برخاست ہونے کا آیا اخضر پری زاد اٹھکر اپنے خیمہ مین تشریف لے گیا ہر سردار اپنے اپنے مقام کو گیا مگر بادشاہ کو بہت فکر تھی کہ شاہزادہ کدھر چلا گیا تدارک کیا جاے وہ دیو جو کہ برائے تلاش گئے تھے وہ بھی واپس نہین آئے کہ معلوم ہوتا کہ کہان ہین یہ تو یہان اس تردد مین ہی ادھر دیو ہومان کے لشکر مین جشن کا سامان ہی اب ان سب کو تو یہان چھوڑا جاتا ہی

اب کچھ حال اخمر پری زاد اور رستم ثانی کا بیان ہوتا ہی کہ یہ مع لشکر کوچ کر کے قلعہ نوردنگار سے طرف قلعہ یاقوت نگار کے بعد خبر پانے اس امر کے کہ اب دیو ہومان نے صحت پائی ہی اور غسل صحت کرنے کا قصد ہی اور جشن صحت بھی برپا کرے گا بعد اسکے اخضر پریزاد سے مقابلہ ہوگا فوراً روانہ ہوے باقی حالات متعلق داستان نراساتی نامہ

پلا ساقیا بادہ مشکناب — جسے دیکھکر ہو خجل آفتاب — دیے جا مجھے جام پر بھر کے جام
بڑھے تیری بڑھتی چلے تیرا کام — وہ مے جسکا شیشہ کبھی ہو نہ کم — بڑھے جائے سکر اور تھمی دمبدم
پلا بادہ لعل فراتی سے مجھے — بہت دل سے مرغوب ہی جو تجھے — چھکا دے مجھے ساقیا بے خطر
کرون یاغ دعوت کا پیرہن سفر — لگی ہی مجھے عشق صادق کی بو — مرے دل مین ہی نور وحدت کی ضو (غزل)

سنکر اسکے تیری جوانی کا نتیجہ کیا ہی — میرا مطلب ترے مقصد سے زیادہ کیا ہی
رد کتا ہون جو انھین راہ مین آتے جاتے — کہتے ہین خیر ہی تم نے مجھے سمجھا کیا ہی
دوستون ہی مین گلا ہوتا ہی آؤ بیٹھو — تم بھی کیا شخص ہو اس بات کا شکوا کیا ہی
روح کی طرح مرے دل مین جگہ ہی تیری — تیری تصویر کا سایہ ہی سویدا کیا ہی
اچھا کہتے ہین یہ کیا کہتے ہو ہر وقت صغیر — مفت بدنام ہوے جاتے ہو اچھا کیا ہی

یہان رستم ثانی محراب پری کے ساتھ بعیش و عشرت بسر کرتے ہین مگر فکر قلعہ نوردنگار کی ہر وقت دامن گیر ہی کوئی وقت خیال نہ تو اخضر پری زاد کا دل سے جدا ہوتا ہی اور نہ مضراب پری کا یہی خیال ہی کہ نہ معلوم وہان کیا گذری اگر دیو ہومان نے صحت پائی ہوگی تو ضرور مقابلہ کیا ہوگا نہ معلوم وہ دیو جو خبر لینے گئے تھے ابھی تک کیون نہین آئے اسکا کیا سبب ہی آج جو دربار مین جاونگا تو ضرور بادشاہ سے کہونگا کہ اب مجکو طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ فرماے کہ میرا دل بہت پریشان ہی نہ معلوم کہ وہان کیا واقعہ گذرا اور میرے ہمراہیون پر کیا مصیبت آئی اور جب کہ بادشاہ کو میرے گم ہوجانے کی خبر معلوم ہوگی تو انھون نے نہ معلوم اپنا کیا حال کیا ہوگا مین تو بہت پریشان ہون الغرض محراب پری سے کہا کہ اے ملکہ اب ہمارا دل چاہتا ہی کہ ہم قلعہ یاقوت نگار کو جائین وہان جاکر قلعہ مضراب پری کی خبر لین نہ معلوم اسنے میرے غائب ہونے کی خبر سنکر اپنا کیا حال کیا ہوگا اور نہ معلوم کہ اس کو میری تلاش مین روانہ کیا ہوگا یہ سنکر محراب پری نے کہا کہ آپ اسقدر کیون

پریشان کیون ہوتے ہین والد بزرگوار نے تو دیو روانہ فرمائے ہین اُنکو آلینے دیجیے تو پھر کشریف لیجائیے گا
آپ نے کہا مجکو اسی واسطے اپنی دام محبت مین گرفتار کیا تھا کہ بعد تھوڑے دنون کے داغ جدائی دے کر
چلا جاؤن بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین تو تڑپون اور آپ وہان چین کرین یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ ایسا
رشک کرنا تم کو بیکار ہی کیونکہ مین نے پہلے ہی اپنا سب واقعہ بیان کر دیا تھا کوئی امر پوشیدہ نہین کیا تھا
اور نہ مین نے آپ سے یہ کہا تھا کہ آپ میری محبت کرین اور نہ مین نے آپ کے آگے ہاتھ جوڑے تھے کہ آپ
میرا عشق اپنے دل مین پیدا کرین یہ آپ کا اسوقت میرے ساتھ تقریر کرنا بیفائدہ ہی بلکہ مین تو آپ کے
ہاتھ مین آتا ہی نہ تھا آپ زبردستی مجکو لائے مین تین دن تک وہان رہا تیسرے دن آپ کے والد پر دیو
قہقہار چڑھ آیا آپ کو اسکی خبر معلوم ہو گی اب بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ایک مرد مسلمان آفت مین مبتلا
ہو اُسکو ہم چھوڑکر چلے جاتے یہ ہمارے خاندان سے بعید تھا اور ہماری مروت کے خلاف تھا ہم ہر ایک
کے مشکل کے وقت کام آتے ہین اپنے کام پر غیر کے کام کو مقدم جانتے ہین ہر ایک کی مشکل مین کام
آتے ہین بدین سبب ہم سے یہ نہ ہو سکا کہ ہم اُنکو چھوڑکر یون چلے جاتے اُنکی مدد نہ کرتے آخر کو جاکر
اُنکی مدد کی اُس دیو کو قتل کیا اُسکے بعد مین تو جاتا تھا مگر آپ کے والد نے نہ مانا اور لیجاکر اپنے ہمراہ
مجکو مہمان کیا اُسی عرصہ مین یہ سلسلہ بذریعہ مسرور حبشی کے کہلا اور اب تک مجکو بیت وہل مین رکھا کہ
خبر لے توبع لشکر چلون مگر وہ دیو اب تک واپس نہ آئے یہ تقریر سُنکر محراب پری خاموش ہو رہی
دل مین خیال کیا کہ اسوقت انکو اُن لوگون کا خیال ہی اگر اسوقت اور کچھ کہونگی تو اور زیادہ تقریر ہو گی
اس سے بہتر یہ ہی کہ خاموش ہو رہو مگر رستم ثانی کو اُسوقت سے اسقدر نکدر ہوا کہ کسی سے بات تک
نہ کی اپنے مقام پر جاکر سو رہے یہان تک کہ وہ رات انکو اسی فکر و تردد مین بسر ہوئی صبح کو اُٹھے وضو
کیا نماز صبح ادا کی اُدھر احمر پری زاد مسافر وغیرہ سے فراغت کرکے بیرون محل آئے تخت پر جلوہ گر
ہوے سب سردار جمع ہوے رستم ثانی بھی آئے مگر کچھ مکدر چہرہ اُداس پریشان رُخ زرد یہ خیال
دیکھکر احمر پری زاد نے جو شاہزادے کو اُداس دیکھا تو پریشان ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ آج شاہزادہ
مغموم ہی دریافت کرنا ضرور ہی جب رستم ثانی اپنے دغل پر آکر متمکن ہوے تو اسوقت بادشاہ نے فرمایا
کہ آج آپ کا چہرہ کیون متغیر ہی مزاج کیسا ہی کیا مجکو نصیب دشمنان علالت ہی یا کوئی امر ناگوار طبع
ہوا ہی بیان فرمایئے کہ اُسکا تدارک کیا جاے رستم ثانی نے فرمایا کہ جی کچھ نہین ہان مگر رات کو کچھ
حرارت تھی اسوقت درد سر بھی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ کیا سبب ہی یہ تو کوئی بات بظاہر آپ کے
مزاج کی پریشانی کی نہین ہی یہ سُنکر رستم ثانی نے جواب دیا کہ کیا سبب بیان کرون بادشاہ نے کہا
کہ باعث تو اسی چہرے کا یہ نہین ہی بلکہ کوئی اور سبب ہی یہ کہکر بادشاہ نے قسمین دین اور اصرار
کیا اسوقت رستم ثانی نے کہا کہ کیا بیان کرون مجکو رات سے ظلمہ یاقوت نگار کا خیال ہی کہ نہ معلوم
وہان کیا واقعہ ہوا جب کہ میرے غائب ہونے کی خبر ہوئی ہو گی تو وہان سب نہایت پریشان ہوے
ہونگے کیونکہ لشکر حریف قریب و مقابل لشکر بادشاہ کے اُترا ہوا ہی اُسنے اگر صحت پائی ہو گی تو ضرور
مقابلہ کیا ہو گا میرا ناموس وہان ہی اور وہ حرامزادہ اُسکا دشمن ہی اگر خدانخواستہ ناموس پر
آنچ آئی تو میری آبرو جاتی رہے گی کوئی وہان ایسا نہین ہی کہ اُسکا مقابلہ کرے سوے دیو ہومان کے
اور وہ جو دیو آپ نے روانہ فرمائے تھے وہ ابھی تک واپس نہین آئے اب اُنکا کہان تک انتظار
کیا جائے اگر آپ کو چلنا ہی تو سامان سفر درست فرمایئے اور آج طرف ظلمہ یاقوت نگار کے کوچ کیجیے

اور اگر آپ کو اُن دیوون کا انتظار ہو تو مجکو اجازت دیجیے کہ مین خود جاؤن کیونکہ اب مجھسے صبر نہین
ہوسکتا ہی یہ تقریر سُنکر احمر پری زاد نے کہا کہ اگر آپ کو اِس امر کا رنج ہی تو مین آپ سے قسم کھا کر
کہتا ہون کہ مین کل ضرور یہان سے طرف قلعہ یاقوت نگار کے کوچ کرونگا چاہے وہ دیو آئین اور چاہے
نہ آئین یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ اچھا آپکے کہنے سے مین آج اور یہان قیام کرتا ہون مگر کل ضرور
ضرور روانہ ہونگا اگر آپ دیو ہمراہ نہ کرینگے تو مین پیدل چلا جاؤنگا چاہے جب پہونچون اور جو کچھ
کہ تکلیف راہ ہو وہ ہو جو میرے مقدر مین ہوگا وہ ضرور پیش آئیگا یہ سُنکر بادشاہ نے جواب دیا کہ جب
کل مین سب لشکر کے نہ چلون تو اُسوقت آپ کو اختیار ہی یہ سُنکر رستم ثانی خاموش ہورہے اور مجمع
ذکر ہونے لگا کچھ حکم و احکام بھی جاری ہوے یعنی دربار برخاست نہ ہوا تھا کہ وہ دیو آکر پہونچے جو کہ راستے
دریافت کیفیت حال لشکر دیو ہان کے گئے تھے لشکر مین داخل ہوے اور اُسی وقت دربار مین حاضر ہوے
اور بادشاہ کو مجرا کیا بادشاہ نے جو اُنکو دیکھا تو فرمایا کہو کیا خبر لائے اُنھون نے دست بستہ ہوکر
عرض کیا کہ جہان پناہ کی عمر دراز ہو ہم یہان سے لشکر دیو ہامان مین گئے وہان جاکر دیکھا کہ وہ لشکر جو کہ
یہان سے شکست کھاکر بھاگا تھا اُس لشکر مین موجود ہی ہم نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ دیو ہامان
کے انکو نوکر رکھا ہی جب کہ اُنھون نے آکر فریاد کی تو اُسنے حکم دیا کہ اچھا تم یہان رہو جب ہم اپنی طرف سے
فرصت پائینگے تو تمھاری مدد دل کرینگے تمھارے مالک کے خون کا عوض لینگے اور اُس آدمزاد کو
قتل کرینگے مگر جب سے اُسنے یہ سُنا تھا کہ ایک آدمزاد نے جاکر دیو قہقہار کو قتل کیا ہی اُسکو یہ فکر تھی
کہ کون آدمزاد ہی کہین وہی تو آدمزاد نہین ہی کہ جسنے مجکو زخمی کیا تھا اور مجکو شکست دی تھی مگر اُسکو
دریافت کرنے سے ثابت ہوگیا کہ وہی آدمزاد ہی پہلے تو اُسکو یقین تھا کہ کوئی دوسرا آدمزاد اور پیدا ہوا ہی دنیا
پر سے اُٹھگیا جب یہ معلوم ہوگیا کہ یہ وہی ہی تو بہت خوش ہوا کہ بلا کٹی آفت دفع ہوئی مین اُس سے
بہت خائف تھا مگر اب مین اخضر پری زاد کو دیکھ لونگا کہ دیکھون وہ کیونکر مقابلہ کرتا ہی اور کون مجھسے
ہم نبرد ہوتا ہی وہ دن گذر گئے کہ مین زخمی ہوا تھا اتنے دنون اُنھون نے خوب خوشیان کرلین اتفاق
سے اِسی زمانہ مین اُسکا زخم سر اچھا ہوگیا پھاہا چھڑایا گیا ہی اُسکا قصد تھا کہ مین غسل صحت نہ کرون اور
نہ جشن کرون جب لڑائی فتح کرلون تو دونون خوشیان ایک دفعہ کرونگا مگر اُسکے سردارون نے بہت
سمجھایا کہ پہلے یہ خوشی کرلیجیے کیونکہ اِس عرصہ مین آپ مین قوت بھی آجائیگی اور وہ آدمزاد اب
نہین آئیگا وہ شکار پر جاکر غائب ہوگیا ہی کسی نہ کسی دیو کے ہاتھ سے قتل ہوگیا یہ سُنکر اُس نے
اُنکی راے کو پسند کیا اور اُسی وقت لشکر مین مارچ دیا گیا کہ سب لشکر مین خوشی کیجاے ہم جشن صحت
کرینگے اور بعد اُسکے اخضر پری زاد سے مقابلہ کرنے حضور ہا رسلینگے یہ حکم لشکر مین سُنایا گیا ہم وہین
موجود تھے جب ہم نے یہ سُن لیا اور وہان سامان جشن ہونے لگا تو ہم اِدھر کو روانہ ہوے کہ آپ کو
خبر کرین یہ حال وہان کا ہی جو کہ ہم نے عرض کیا یہ حال سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ جس بات کا مجکو خوف
تھا وہی پیش آیا دیکھیے یہ دیو کیا کہتے ہین میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ آج ہی آپ سامان سفر کرین اور آج
ہی یہان سے کوچ فرمائین کیونکہ کچھ زمانہ اُنکے یہان رہنے کا ہوا یا نہین اُنھون نے عرض کیا کہ ہم پرسون
سہ پہر کو روانہ ہوے تھے جو آج ہم یہان اسوقت پہونچے پرسون حکم جشن دیا گیا تھا کل جشن شروع
ہوا ہوگا آج جشن کو دوسرا دن ہی اور اگر حضور آج قصد کرین تو پرسون سہ پہر تک پہونچینگے یہ سُنکر
رستم ثانی نے کہا کہ وہان جشن کا روز ہوگا اُنھون نے عرض کیا کہ تین دن کا ہم نے سنا تھا جسکو

آج دوسرا دن تھا کل ختم ہوجائے گا یقین ہو کہ برسوں بل بیتے اور اگلی صبح کو لڑائی ہو یہ سنکر رستم ثانی نے فرمایا کہ میری تو رائے ہو کہ آج ہی کوچ کیا جاے باقی آپ سب صاحبون کی راے یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ میرے نزدیک کل کوچ کرنا مناسب ہو آپ پریشان نہون مین آپ کو بروز مقابلہ وہان ضرور پہونچا دونگا آپ اسوقت وہان پہونچینگے کہ جب میدان مین صف آرائی ہوگی رستم ثانی نے کہا کہ خیر جو آپ کی راے مین ایک روز دیر کرونگا یہ سنکر اختر پری زاد نے حکم دیا کہ جلسہ ناچ و رنگ شروع کیا جاے تاکہ دل بہلا رہے ہو بموجب حکم پریان حاضر ہوئین ناچنے اور یہ غزل گانے لگین غزل

ایک پری — ترے خنجر کا جو قاتل ملتا
مسکرا دے کو دہن زخم کے قابل ملتا

بے خلش شوق شہادت کی شہادت ہوتی
گر تمنا سے گلے خنجر قاتل ملتا

نوجوانون کے مٹانا صنعت نقش قدم
مرنون کو کفن گر دمبازل ملتا

گر اسیری جو مقدر مین ازل سے ہوتی
بلبل روح کو کیونکر قفس دل ملتا

مہربان طالع بے مہر جو ہوتا میرے
مہرت آکے جو وہ مہ شمائل ملتا

کیون نہ بے رحمی تقدیر کے ہاتھون سے مجھے
نقش جب صورت نقش کف سائل ملتا

روح کو صیقل ہاتھ کے فرصت مل جاتے
میرے زانو سے اگر زانوے قاتل ملتا

روح ایسی ترے ہاتون کے خوشی سے دیتے
تو دم قتل جو قسمت لب ساحل ملتا

تیرے خلخال کی جھنکار سے اے زہرہ جمال
محکو بیتاب فرشتون جلا جل ملتا

کھینچ لاتی مرے پہلو مین اگر تو اسکو
چین جو چند نفس اے کشش دل ملتا

تاج گانے کا جلسہ جب برخاست ہوا سرداروں کو بادشاہ نے اسی وقت حکم دیا کہ آج ہی سے سامان سفر کرو کل ہم صبح کو کوچ کرینگے ہمارا کل لشکر تیار رہے یہ حکم دیکر بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے سامان سفر کرنے لگے لشکر مین یہ حکم پہونچ گیا وہان بھی تیاری ہونی اور درستی ہونے لگی رستم ثانی بھی محل مین آئے محراب پری سے کہا کہ کل ہم کوچ کرینگے اب دیکھیے کب ملاقات ہو اسنے دریافت کیا کہ کیا آپ اکیلے جائینگے یا والدہ کو بھی مع لشکر ہمراہ ہونگے رستم ثانی نے کہا کہ نہین وہ بھی آخر شریف لے چلینگے کیونکہ وہان سے دیو خبر لے کر آئے ہین محراب نے کہا کہ کیا خبر لائے ہین رستم ثانی نے جو دیو لائے تھے وہ سب بیان کیا اور کہا کہ جو مجھکو اندیشہ تھا وہی ہوا اگر میری خدا سے یہ دعا ہو کہ خدا اسکو وہان عین وقت پر پہونچا دے کہ اسکو بھی معلوم ہو کہ ماجرا یہ ہوا ہو اور دیو خدا بدر کرے یہ سنکر ملکہ نے کہا کہ اچھا پھر مجھکو بھی ہمراہ لیتے چلیے مین اور مضراب پری ایک جگہ رہینگے رستم ثانی نے کہا کہ ابھی سے تو آپ کو رشک ہو باوجودیکہ آپ کا عقد اسکے عقد کے بعد ہوا ہو اسپر آپ کو رشک ہو اگر وہ رشک کرے تو اسکا حق بجانب ہو یہ سنکر ملکہ نے جواب دیا کہ آپ کو اس امر مین کیا دخل ہو ہم جانین اور وہ ہمارے آگے کبھی لڑائی نہ ہوگی رشک و حسد کیسا وہ صرف آپ کے سنانے کو کل سے گفتگو تھی اور مین دیکھتی تھی کہ آپ کو اُن سب کی کسقدر الفت ہو معلوم ہوا کہ آپ کو ہر ایک کا خیال ہو یہ سنکر رستم ثانی نے کہا کہ آپ اپنا سامان سفر کرین کل ضرور یہان سے سفر ہوگا یہ سنکر ملکہ نے حکم دیا کہ سب پریان اپنا اپنا سامان سفر درست کرین جن جن کو میرے ہمراہ چلنا ہو یہ حکم سنکر اسی وقت سے سامان سفر درست ہونے لگا ملکہ نے اپنا سامان کیا غرض کہ رات بھر مین سب سامان ہوگیا سحر ہوتے ہوتے سب تیار ہوگئے یہان بیرون محل تمام

سردار و افسر اپنی اپنی پلٹنون اور سپاہ کو لے کر حاضر دولت ہوے مسرور جنی مع اپنے فرزند رحم جنی کے حاضر ہوا کہ یہان احمر پری زاد بیدار ہوا نماز سحر سے فراغت کی اور سب سے رخصت ہوکر بیرون محل آیا اپنے فرزند گوہر پری زاد کو اپنی جگہ تخت پر بٹھایا سب کو اسکی اطاعت کا حکم دیا رحم جنی کو اسکا نائب کیا کہ اس عرصہ مین رستم ثانی بھی بیدار ہوکر برآمد ہوے بادشاہ کو مجرا کیا کہا کہ زنانی سواری بھی ہمراہ ہوگی اسی وقت سواریان دولت پر لگائی گئین محراب پری سوار ہوئی اور گل پریان جو کہ اسکے ہمراہ جانے کو مستعد تھین وہ بھی اپنے اپنے تختون پر سوار ہوکر تیار ہوئین آدھر بادشاہ سوار ہوا برابر اسکے رستم ثانی و مسرور جنی دیگر سرداران گرامی اپنے اپنے تختون پر سوار ہوے عقب مین انکے لشکر دیو و پری قریب تین لاکھ کے حرف قلعہ ماقوت بخار کے بصد شان و شوکت کے روانہ ہوے انکو تو اب راہ مین رکھا جاتا ہی لیکن اب یہان سے حال فرخندہ فال لشکر احضر پری زاد کا تحریر ہوتا ہی

یعنی جشن کرنا دیو ہامان کا اور بعد تین دن کے طبل جنگ بجوانا پھر برائے مقابلہ میدان جنگ مین آنا اور مبارز طلب کرنا لشکر مین تشتر ہونا اور خود دیو ہامان کا آنا اور دیو ہومان سپہ سالار احضر پری زاد کا اسکے ہاتھ سے مجروح ہونا دیو ہامان کا پھر مبارز طلب کرنا لشکر مین تلاطم ہونا کہ اب کیا کیا جاے اور فکر کرنا احضر پری زاد کا کہ کسکو برائے مقابلہ روانہ کرون کہ یکایک آسمان پر سے تخت ہاے پریون کا پیدا ہونا اور لشکر دیو کا آنا اور انمین سے رستم ثانی اور احمر پری زاد کا ظاہر ہونا رستم ثانی کا دیو ہامان کو دیکھکر میدان جنگ مین آنا اور اسکو کشتی کر زیر کرنا اسوقت اسکا بکر مسلمان ہونا پیدا ہونا سہراب ثانی کا اور جشن کرنا رستم ثانی کا اسکے تولد کی خوشی مین پھر بعد جشن بزم عشرت کرنا بروز بسم اللہ پھر شکار کو جانا رستم ثانی کا اور بکرے دیو ہامان کے گرفتار ہونا طلسم مین اور بھیجکر اسکے نامہ لکھنا دیو ہامان کا احضر پری زاد کو کہ میرا عقد ملکہ کے ساتھ کردو ورنہ مین لشکر لیکر آتا ہون مستعد جنگ ہوکر نامہ پڑھکر متردد ہونا احضر پری زاد کا اور سرور جنی سے کہنا کہ اب کیا تدبیر ہو اسکا زابچہ بلکہ پنہا اور احکام دریافت کرکے عرض کرنا کہ ایک درویش اسی مقام پر بیٹھے ہین انکو دیو روانہ کرکے طلب فرمائیے وہ آپ کی مدد کرینگے اور یہ لڑائی انمین کے ہاتھ سے فتح ہوگی یہ سنکر احضر پری زاد کا ایک دیو کو روانہ کرنا طرف پردہ دنیا کے بمشورۂ سرور جنی کے و دیگر حالات متعلق داستان

بجاے غزل بجاے ساقی نامہ

گردن کش زمانہ تو خیرا اسیر ہی	سلطان عصر تیری گلی کا فقیر ہی	چشمک کرے ہی میری طرف کو نگاہ کیا
وہ طفل شوخ چشم قیامت نظر ہی	شکایا ہوا ہی تن سے ہی سو کمر کمر	اب ننگ کیا فقیر و سب ہین حقیر ہی
جڑ باندھ دی ہی رستم دستان سے جنگ کیا	ہی چشم ترکہ غیرت ابر مطیر ہی	ایک دو دن رسیدہ جو صید آئے کب کیا

پیچ جال گیسو دن کا جرگہ گیر ہی | اس خوبصورتی سے نہ صورت نظر پڑی | صورت ملک تو سیر کی دہ بے نظیر ہی
پر جوہر اسکی تیغ ہی نامہبر اے قتل | پیغام مرگ عاشقون کو اسکا تیر ہی | پوچھو اسی سے مضطرب بیماں دل کے تئیں
وہ آفتاب چہرہ روشن منیر ہی | فریاد شب کی سن کے کہا بے دماغ ہو | دیکھو تو اس بلا کو یہ شاید کہ میر ہی
بیت یہ بزم سخن جلوتی خوش نوا | بیرنے زمزمہ شد نرم سرا | کا بیان اخبار و بادران مضامین

میدان کا نظارہ مسافران دشت عدم کی دنیا سے رخصت ہونا گنہگاران جلسہ زمین بیالی کا گرفتار ان طلسم محبت اس داستان کو یون تحریر کرتے ہین کہ بموجب حکم دیوہامان سامان جشن مہیا ہوا تمام لشکر مین روشنی کی گئی ہر جگہ ناچ کا سامان ہوا اس لشکر کے چارون طرف نمائخر بندی کی گئی تمام قیمے دیا رگاہین آراستہ کی گئین وہ دن اور رات اسی سامان اور انتظام مین بسر ہوئی صبح کو دیوہامان نے غسل صحت کیا باجے جوشی کے سب لباس پر تکلف پہن کر اس بارگاہ مین کہ جو اسکے عیش کے واسطے قرار دی گئی تھی اور برپے جشن و ناچ و رنگ آراستہ کی گئی تھی آکر بیٹھا اور تمام سردار بھی آکے جب سب آچکے تو اسوقت دور شراب ہوا ہر ایک بادہ ناب کو پی کر مست و بیتاب ہوا اور جھوم جھوم کر یہ غزل پڑھنے لگے غزل

ساقی قدح شراب دیدے | مہتاب مین آفتاب دیدے | ساقی باقی جو کچھ ہوے لے
باقی ساقی شراب دیدے | اس بت سے نہین سوال بچوا لے | اپنے لبون سے جواب دیدے
لیلی عین سکے بنا یا | مجنون مجکو خطاب دیدے | اس گل سے نسیم زر نہین مانگ
جو چاہے وہ بیحساب دیدے |

اسکے بعد دیوہامان نے ناچ شروع ہونے کا حکم دیا طائفہ دیوانی کا آنا ناچ شروع ہوا وہ خوب ناچی گائی اور طائفے آتے ناچے گاکے اور طائفے کے بعد آسکے کھانا کھایا گیا تمام لشکر کو طعام تقسیم کیا گیا پھر صحبت آراستہ ہوئی اسوقت حکم ہوا کہ طائفے پریون کے حاضر ہون فورا طائفے حاضر ہوئے ایک پری بصد ناز و ادا آئی گت ناچی اور یہ غزل گائی غزل

ای شمع رو مین تیرا جو پروانہ نہ ہوتا | مشہور ترے حسن کا افسانہ نہ ہوتا
ہوتا نہ تری زلف کا سودا جو پری رو | سودا کسی نہ ہوتا کبھی دیوانہ نہ ہوتا
ساقی جو ترے وصل پلاتا اسے آکر | کس طرح خوشی دل مین یہ مستانہ نہ ہوتا
مین کہتا نہ غیر کی اسے سوچ کبھی بھی | صندل کا ترے زلف مین گر شانہ نہ ہوتا
سینے مین یہان ہوتا نہ گر عشق تیون کا | یہ خانۂ دل اپنا صنم خانہ نہ ہوتا
ای رشک قمر گر نہ تم میرے جو جاتے | ویرانے کی صورت مرا کاشانہ نہ ہوتا
ہوتی نہ خوشی اظہر محزون کو بجز غم | محفل مین اگر ساقیے جانانہ نہ ہوتا

قریب شام پھر صحبت برخاست ہوئی روشنی کی گئی آتشبازی چھوٹی بعد فراغ طعام وغیرہ پھر سب بزم عشرت مین آکے جام شراب گردش مین آیا دورہ شروع ہوا بعد فراغ خمر ابدکے ناچ ہونے لگا وہ شب اسی طرح بعیش و عشرت بسر ہوئی یہان تک کہ وہ دوسرا دن بھی اسی طرح تمام ہوا رات ہوئی پھر روشنی ہوئی آتشبازی چھوٹی گئی رات بھر ناچ ہوا کیا دن بھر ناچ رہا وہ دن بھی تمام ہوا اس شب کو آخری صحبت تھی تمام لشکر مین ہر جگہ پر دیوبنان ناچ کین ایک دیونی نے یہ غزل گائی غزل

نہین جال کسی صورت سے سوجھ اس ستمگر کی | ترے نامے کو پر جلکر کاٹ لی گردن کبوتر کی
ذرا دیکھو تو بیرحمی مرے ترک ستمگر کی | جواب خط مین بھیجی کاٹ کر گردن کبوتر کی
عجب آفت نہ کیون خنجر کہ ناہموار کوچہ تھا | زمین کوے قاتل لوٹ کر مین نے برابر کی

گردن مین کیون گلہ اب غیر کی صحبت نشینی کا
اتھی بس شکایت ہی مجھے اپنے مقدر کی

شب وصلت مین گستاخی جو کی تو ہنس کے فرمایا
طبیعت کیون ہماری ہیو جہ تم نے کمدر کی ÷

اٹھا بازم سے جسکو جگہ دی غیر کو دل مین
مری خاطر بھلا ای جان جہان کیا خاک پتھر کی

جفا کرتے ہین جبو کی تسین میرے سر کی کھائے ہین
چھڑانے سے نہین چھوٹے گی عادت اُس ستمگر کی

نہین ہی اعتبار زیست اس گردن کی گردش سے
غنیمت ہی ہمارے آپ کے صحبت یہ دم بھر کی

الٰہی غیر کیجو جل نہ جائے باغ دل میرا
مرے سینہ مین سوز غم کی آتش خود بخود بھڑکی

نہین سہتے وہ اپنی شوخیون سے ایک صورت پر
گھنے تصویر کیونکر کیا خطا اسمین مصور کی

اڑا کر لے چلون گلشن کو سودے آسمان اسدم
دکھا دون تو تین صیاد اپنے بال اور پر کی

شمع سے کہدو اب خاموش ہو جائے سر محفل
دکھاؤن مین گہر افشانی اپنے دیدۂ تر کی

ریاض زار علم و فن کا رتبہ سب سے بالا ہی
اسی باعث جہان مین قدر ہوتی ہی ہنر ور کی

برابر شراب آرائی بزم کا تو کچھ حال لائق بیان نہین ہی عجب شان و شوکت سے دیو ہامان تخت پر بیٹھا ہوا تھا کہ ہر ایک کو دیکھکر ہنسی آتی تھی سرخ جوڑا تو گلے مین تھا ایک تاج سر پر وہ سیاہ سیاہ صورت اور وہ سرخ لباس عجب رنگ دکھاتا تھا پہلو مین زنگارہ ۔ معلوم ہوتا تھا کہ زاغ زرغن کا جوڑا بیٹھا ہوا ہی اور گرد و پیش عجب ہیبت ناک عجیب و غریب ناپاک بیٹھے ہوے تھے کہ جسکی صورت دیکھکر خوف معلوم ہو کوئی سگ بصورت تھا وہ اپنے سگون کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا کوئی گرگ بلا پیکر گرگ پیشانی تھا کوئی مرغش عقرب عقرب چشم تھا ہر ایک سے نیش زنی کرتا تھا کوئی فیل دندان تھا کسی کی پیشانی پر ایک شاخ تھی کسی کے گوش دراز تھے کوئی پلنگ کی صورت رکھتا تھا اس جہل اور ضلالت کے دیو اسکے گرد و اطراف جمع تھے اور بیٹھے ہوے تھے تاج دیکھ رہے تھے رات بھر خوب خوب ناچ دیکھا اور گانا سنا سب کو انعام ملا صبح ہوئی ایک بدی بصد شان و لبری آئی اور نہایت لب و لہجہ مین یہ غزل گائی غزل

ہم سا کوئی دنیا مین طرحدار کہان ہی
یوسف کی وہ اب گرمی بازار کہان ہی

یوسف سا حسینون مین طرحدار کہان ہی
ہر شہر مین وہ مصر کا بازار کہان ہی

معشوق ہین سب عہد شکن وعدہ فراموش
اس عہد مین اب صادق الاقرار کہان ہی

ہی جسکے لیے ایک زمانہ تہ و بالا
معلوم نہین وہ بت عیار کہان ہی

بلبل یہی صیاد سے کہتی ہی قفس مین
کچھ پتا دے مرا گلزار کہان ہی

کس منہ سے کل آنے کو کہا تمنے ہمارے گھر مین
اے عہد شکن آج وہ اقرار کہان ہی

اُس مست کی آنکھون کو جو دیکھا نہین اہل
کیون پوچھتا ہی خانۂ خمار کہان ہی

جس دل کو تو لیوے اب سمجھتے ہے بت دوست
اب ہجر مین وہ آپ کا غمخوار کہان ہی

غرض کہ وہ رات بھی ختم ہوئی آج صحبت برخاست ہوئی ہر ایک اٹھکر اپنے اپنے خیمون کو گیا دیو ہامان بھی اپنے خیمے کو گیا تین شبانہ روز کا جاگا ہوا تھا جاکر سو رہا دن بھر سویا یہان تک کہ سہ پہر کو خواب مرگ سے بیدار ہوا منہ ہاتھ دھوکر بارگاہ مین آیا سب سردار بھی آکے دربار بھی آراستہ ہوا اُسی وقت دیو ہامان نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ ہم کل میدان جنگ مین جاکر مقابلہ کرینگے اور دیوان اخضر پری زاد سے سامنا کرینگے دیکھین کہ کون مقابلہ کرتا ہی اور کونسا دیو میرا سامنا کرتا ہی دیو ہومان میرے روبرو کیا حیثیت رکھتا ہی مین اسکو ایک ضرب دار شمشیر مین زمین کا پیوند کر دونگا

اُس دن مین اتفاق سے زخمی ہو گیا تھا ورنہ مین زخمی نہ ہوتا اور جسکا مجکو خوف تھا وہ تو لشکر مین موجود نہین ہے
اُسکو خداوند ابلیس نے غارت کر دیا یہ تقریر سُنکر سردارون نے کہا کہ کل کیا آپ خود مقابلہ کرینگے ہامان
نے کہا کہ ہان مین جاکر ہومان کو طلب کرونگا اگر وہ آیا تو اُسکو قتل کرکے اور مبارز طلب کرونگا یقین
ہے کہ کوئی مقابلہ کو نہ آئے گا مین جنگ مغلوبہ کر دونگا تمام لشکر کو تباہ و برباد کر دونگا اخضر کو گرفتار کرکے
داخل شہر ہو نگا ناموس پر قبضہ کرونگا یہ سُنکر سردار خاموش ہو رہے کہ بموجب حکم ہامان لشکر مین
طبل جنگ بجا صدا طبل کی تمام لشکر مین پھیلی سب کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ
کرنے لگے یہ خبر ہرکارے لشکر اخضر کے دریافت کرنے اپنے لشکر سے آئے یہان اخضر پری زاد بیرون
بارگاہ مع چند سردارون کے بیٹھا ہوا سیر کر رہا تھا مگر فکرمند تھا کہ نہ معلوم رستم ثانی کہان چلے گئے ہین
اور کہان شکارگاہ سے غائب ہو گئے کون لے گیا کہ ہرکارے پہنچے سرور جنی نے حکم لگا یا تھا کہ دو چار دن
مین آئینگے ابھی تک تو کوئی سامان نہین ہے دیکھیے آج جشن ختم ہوا ہے وہ حرامزادہ کیا کرتا ہے آیا طبل جنگ
بجواتا ہے یا ابھی تامل کرتا ہے اگر طبل جنگ بجوائے گا تو مین خود مقابلہ کو جاؤنگا اور کسی کو نہ جانے دونگا
ہومان نے کہا کہ خداوند دن نہ لائے کہ حضور ہمارے ہوتے مقابلہ کو تشریف لے جائین اگر وہ طبل جنگ
بجوائے گا تو ہم غلام کس دن کے واسطے ہین مین جاکر مقابلہ کرونگا اور کسی کو نہ جانے دونگا کل ہی فیصلہ
کر دونگا اگر اُس روز اور دم بھر وہ میرا مقابلہ کرتا اور اُسکو غش نہ آجاتا تو مین اُسکو قتل کرتا اور یہ خلاف
بہادری تھا کہ مین اُسکو حالت غشی مین قتل کرتا دنیا مجکو نامرد کہتی یہ سُنکر اخضر نے کہا کہ ہان آپ
سب صاحب ایسی ہی ہین آپ سب جان نثار ہین مگر مجکو یہ کب منظور ہے کہ آپ ایسے جان نثار اپنی
جانین دے دین اور مین موجود رہون نہ معلوم خداوند کریم کو کیا منظور تھا کہ رستم ثانی ایسے جوان مرد
کو ہمارے پاس سے جدا کیا اگر وہ ہوتے تو کاہے کو یہ پریشانی ہوتی اگر لاکھ ہامان ہوتے تو کوئی خوف
نہ تھا بادشاہ ابھی یہ گفتگو بیان کر رہا تھا اور برائے رستم ثانی افسوس کرتا تھا کہ یکایک صدائے
طبل لشکر ہامان سے گوش بادشاہ مین پہونچی سردارون سے کہا کہ تم نے سُنا دیو ہامان نے مردود
طبل جنگ بجوایا ہے ابھی ابھی میرے کان مین صدا آئی ہے کوئی جاکر خبر لائے یہ سُنکر چند دیو جو کہ بامر
جاسوسی مقرر تھے وہ برائے خبر لینے پر آمادہ ہوئے تھے کہ وہ ہرکارے جو کہ لشکر ہامان مین موجود تھے
حاضر ہوئے آداب شاہی بجا لائے عرض کیا کہ خداوند دیو ہامان نے طبل جنگ بجوایا ہے اُسکا ارادہ ہے
ہے کہ فلانان مرکارے مقابلہ کرے باقی خبریت ہے یہ سُنکر بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس
حربی بجے ہم اُن سے مقابلہ کرینگے یہ حکم پاتا تھا کہ یہان بھی نقارے پر چوب پڑی تمام میدان صدائے
نقارہ سے ہل گیا شعر ز نقارہ آواز آمد بروں ✦ کہ دون ست دون ست گردون دون ✦ بجا طبل جنگ
بید رنگ لشکر اسلام و اشکر کفار مین دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی پہلوان اپنے
ہتھیارون کو درست کرنے لگے سنانین صاف ہونے لگین تلوارین چرخ پر چڑھائی گئین خنجرون کو
زہر مین بجھایا تیر درست کیے گئے ہر ایک اپنے سلاح درست کرنے لگا نامردون کا صدائے طبل جنگ
سُنکر کلیجہ دو دو ہاتھ سینے مین اُچھلنے لگا کوئی سامان فرار کرنے لگا کوئی بہانہ دردسر کا کرکے اپنے
خیمے مین جاکر لیٹ رہا کسی کو مارے خوف کے بخار آگیا کسی کو تپ لرزہ آنے لگی بزدلون کا تو یہ حال تھا
اور جو کہ بہادر تھے اور مرنے کو حیات تصور کرتے تھے اُنکا یہ حال تھا کہ جوش شجاعت سے چہرے سرخ
تھے ہنسی چلی آتی تھی باہم گلے ملتے تھے روز عید اُنکے واسطے روز جنگ تھا اُنکو خیال ننگ و ننگ تھا

لشکر ہمارا مان مین تو ہر ایک خوشی تھا کہ وہ آدمزاد نہین ہی کہ جسکے سبب سے ہمارا سردار خالف تھا کل خوب جنگ
مغلوبہ ہوگی مال و اسباب اخضر پری زاد کا ہاتھ آئے گا ناموس پر قبضہ ہوگا بریان تصرف مین آئیگی
ایک سے ایک کہتا تھا کہ بھائی مجکو تو کچھ زر و روپیہ اشرفی کی نہین ہی مین تو پریون کا خواستگار ہون
جسے ہی شکست اخضر پری زاد کھا کر بھاگے گا مین تو فوراً محل مین داخل ہونگا اور وہان جو پری خوبصورت
ہوگی اسپر قبضہ کرونگا ایک کہتا تھا کہ مین تو خزانے پر جاکر قبضہ کرونگا لشکر کفار مین یہ چرچے ہو رہے
تھے کوئی مارے خوشی کے سویا نہین ہی لشکر اخضر مین آپس مین دبو یہ کہہ رہے تھے کہ بھائیون کل وہ
دن ہی کہ لشکر کفار ضرور جنگ مغلوبہ کریگا اپنی جانین لڑا دو کفار کو مار کر بھگا دو اُنکے دل کی
حسرت اُنکے دل مین رہے گی سے باہر قدم نہ ہون ثابت قدمی کفار کو دکھا دو کہ اُنکو بھی ثابت ہو
کہ لشکر اخضر پری زادون مین بھی بڑے بڑے بہادر ہین دوسرا کہتا ہی کہ وہ وقت تو آئے دیکھین کیونکر
کفار جنگ مغلوبہ کرکے فتح پاتے ہین ہم اپنی جانین لڑا دینگے اپنے بادشاہ پر آنچ نہ آنے دینگے
کس مدت سے نمک سرکار کا کھاتے ہین حق نمک ادا کرین یا نہ کرین کفار کو یہ خوشی نہ ہوگی کہ ہمارے لشکر مین
شیر مرد نہین ہین تو کیا ہوا خدا مالک ہی پہلے کون تھا کہ جسکے بروسے پر ہم اکثر لڑے کیسے کیسے ملک فتح
کیے ہین کیسی کیسی لڑائیان سر کی ہین اور خدا ہمارے بادشاہ کو سلامت رکھے اُسنے ہماری خوب
قدر و منزلت کی ہر مرتبہ انعام کثیر عنایت فرمایا لوٹ غنیم کی عطا کردی پھر ہم کیونکر نہ اُسکے اوپر جانین فدا
کرین جو کہ ایسا قدردان ہو اور اُسکا نمک کھائین یہان اُدھر مین اہل لشکر اسلام یہ باتین کر رہے ہین اُدھر
اپنے اپنے خیمون مین کل سردار جاگ رہے ہین سلاح درست کر رہے ہین اشتیاق عروس مرگ مین کسی کو
نیند نہین آتی ہی یہی خوشی ہی کہ صبح کو کفار سے مقابلہ ہوگا کفار کے خون سے ہاتھ رنگین ہونگے میدان جنگ
مین کشتون کے انبار ہوتے دیکھین کس کا قدم ڈگ جاتا ہی اور کون ثابت قدم رہتا ہی ادھر دونون
لشکرون مین طلایہ پھر رہا ہی صدائے ہاتھی و نفیر باش و نفیر باش بلند ہی اشعار

فراہم شدند آن یل بردبار	بپوشید سکندر رُخ آفتاب	بمیدان رسیدند مردان کار	
زدہ رایات ایوان فضائے جہان	نمایان چو طاؤس باغ جنان	زچار آئینہ مدعا خواستند	
ہوا شد خوش آیندہ بال زدن	برآمد شد لشکر بیقیاس	علمہائے سر برکشیدہ چو سرو	
حضیض زمین چون فلک اوج بود	سپہ پر سپہ فوج بر فوج بود	زمین در تزلزل فلک در ہراس	
نہان شد بگرد آسمان در درنگ	ز گرد و غبارے کہ شد بر سپہر	زمین آمد از نعل تازی بہ تنگ	
رسم ستوران دران بہین زدست	زمین شش شد و آسمان گشت پشت	رہ رفتن خویش گم کردہ مہ	
درنگ و درنگا و درنگ و درنگ	صدا ہا برون آمد از طبل جنگ		

چاندنی تمام صحرا مین پھیلی ہوئی ہی عالم نور ہی جنگل مین سب قسم کے
پھول کھلے ہوئے ہین شبنم پڑ رہی ہی یہ ثابت ہوتا ہی کہ فوارے چھوٹ رہے ہین تارے تمام آسمان پر
چھٹکے ہوئے ہین گلون کی خوشبو سے صحرا مہک رہا ہی دونون لشکرون مین اسقدر روشنی ہی کہ ذرہ
زمین تک نظر آتے ہین ایک تو چاندنی دوسرے روشنی جابجا صحرا مین جو دیو کہ جوان ہین اور مجرد
مزاج ہین چاندنی مین بیٹھے ہوئے شراب خواری کر رہے ہین چاندنی کی کیفیت دیکھ رہے ہین ہوائے
سرد جو آتی ہی تو دل بشاش ہو جاتا ہی ہوا اچھی معلوم ہوتی ہی خنکی جنگل کی جسم کو گران نہین ہی
پھولون کی خوشبو سے دماغ معطر ہی اسی صورت سے آثار سحر نمایان ہوئے سفیدی صبح چہرہ گردون پر پیدا
ہوئی جھونکے نسیم سحر کے آنے لگے طائر باغون مین درختون پر چہچہہ زنی کرنے لگے تارے دریائے فلک

مین ڈوبنے لگے مہتاب کے چہرے کا نور کم ہونے لگا چراغ ہر ایک محفل کے جمل ملانے لگے شمعین فانوس مین گل
ہونے لگین پروانون کا انکے گرد انبار لگا ہوا ہی ہوا کے جھوکون سے چراغ لشکر گل ہو رہے ہین کہ جیسے ہی
آثار سحر گردون پر ظاہر ہوے مؤذن اٹھے وضو کیا اذان دی لشکر مین وردی سحر کی بھی طائر اپنے آشیانون
سے اڑے بلبلین گلون کو کھلا ہوا دیکھکر بہت خوش ہوئین چہچہے کرنے لگین سرداران لشکر اپنے اپنے
بسترون سے انگڑائیان لے کر آنکھین ملتے ہوے اٹھے بسترون پر جو شکن پڑی تھی وہ یہ ثابت
کرتی تھی کہ وہی ابھی کوئی عاشق فراخ جبان بہادر اٹھ کے گیا ہی ملازمون نے بستر اٹھائے انھون نے
ہاتھ منھ دھویا وضو کیا نماز پڑھی کہ خادم نے کشتی اسلحہ کی روبرو لاکر رکھدی انھون نے سلاح تن پر آراستہ
کیے اسی طرح ہر سردار اٹھکر مسلح اور مکمل ہوکر اپنے اپنے خیمے سے نکلا لشکر بھی آمادہ اور آراستہ
ہوکر میدان نبرد مین آیا اور آمادہ جنگ وجدال ہوا کہ اتنے مین بادشاہ بھی بیدار ہوا خادم نے پانی حاضر
کیا وضو کیا نماز پڑھی بخشوع وخضوع باالحاح وزاری اپنے فیضیاب ہونے کی دعا کی خالق اکبر کی درگاہ مین
اتنے مین دوسرے خادم نے صندوق اسلحہ وکشتی لباس فاخرہ حاضر کی بادشاہ نے پوشاک پہن کر سلاح
تن پر آراستہ کیے آدھر سرور جنی اپنے خیمے سے مسلح ومکمل ہوکر آئے اور ہومان بھی اپنے خیمے سے آراستہ
ہوکر باہر آیا در خیمہ شاہی پر آکر منتظر آمد بادشاہ ہوے کہ اتنے مین صدا ے بسم اللہ الرحمن الرحیم
بلند ہوئی پردہ اٹھا شاہ جم جاہ فلک بارگاہ برآمد ہوے سرور جنی نے مجرا کیا عرض پیلی نے بڑھکر عرض
کیا کہ در یہ اعظم نگاہ روبرو بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا کہا کہ تمھاری جگہ ہمارے دل مین ہی کہ ہومان کا
مجرا ہوا پھر تو سب سردارون کا مجرا ہونے لگا بادشاہ سب کا سلام ومجرا لیتے ہوے برابر تخت کے آئے
ہومان بعہدۂ سپہ سالاری اپنی جگہ پر روبرو لشکر کے آیا تخت شاہی پڑھا نقیبون نے صدا لگائی
روشن چوکی بجنے لگی بیچ بیچ سردون مین کیسی بھینی بھینی دھن مین یہ غزل گائی پڑھا تھا شعر الٰہی تجھ تو
سلامت رہا دا + ترا دولت ہمیشہ یار ہا دا + اور یہ اشعار مدح شاہی کے پڑھتے ہوے سواری کے ہمراہ تھے اشعار

سروا جلوہ ترا وہ طرب افزاے جہان	کہ جسے دیکھکے ہو خورشید بھی قربان قربان
نیر جاہ شب و روز ترا جلوہ فروز	مہر تابان کبھی ظاہر ہی کبھی ہی پنہان
قطرہ افشان ہو اگر تیرا سحاب رحمت	لیکے نیچہ مین گہر بحر سے نکلے مرجان
اور گہر بھی ہون وہ خوش آب جنھین دیکھے ہی	خرمۂ العین مین ہو کاہربا کو یہ گمان
اسقدر تابع فرمان ہی زمانہ تیرا	ہی نہ گلشن مین بھی روئیدہ گل نافرمان
ہوکے سرسبز بہاران کرم سے تیرے	شاخ گل ہر چمن دہر مین ہو شاخ کمان
وہ نماز ورحمات ہی کہ جسکے باعث	ناتوانون کو بھی ہی دہر مین اک تاب دتوان
ہل سکین پھر نہ جگہ سے کبھی گرانندہ زمین	ایک تا زنگہ حور مین سو سیل دمان
اے فلک جاہ ترے در کے ہین دوزرہ خاک	ہتے خورشید جنے اپنی جبین پر افشان
قہر نازل ہو فلک سے جو ترے امر پر	چشمۂ مہر ہو مانند تنور طوفان
اس طرح سے ترے آگے ہی جہم آتش دتاب	جسطرح آئنہ مین عکس رخ شعلہ فشان
تیرے احسان سے ہر انسان ہی غلامی مین ترے	سچ کہا ہی کہ الانسان عبید الانسان

ان اشعار تمام کیس کس خوش الحانی سے ہمراہیان سواری ہمیر دین کی دھن مین گاتے جاتے تھے اور شاہ بادہواری
کے طرف میدان جنگ کے چلے جاتے تھے عقب مین لاکھون دیو وپری زاد کا لشکر انمین باسجے جنگی

بجتے ہوے علم لشکر لہراتے ہوے اسلحہ جسمون پر چمکتے ہوے وہ صبح کا سہانا سہانا وقت وہ ہوا کی خنکی
وہ سبزے کی دھانی پوشاک وہ طائرون کی صداے دلکش وہ گلون کی خوشبو وہ اشجار کا جھومنا وہ
مرغان خوش الحان کا شاخ گل کو وجد مین آکر چوسنا عجب سمان دکھاتا تھا دل باغ باغ ہوا جاتا تھا صداے
تمریون سے صحرا گونج رہا تھا صداے فاختہ کہین پر بلند تھی مور ایک جانب کو ناچ رہے تھے صداے بلبل
ہزار داستان سے دل کے ٹکڑے ہوے جاتے تھے وہ آفتاب عالمتاب کا برآمد ہونا وہ جا بجا دھوپ
کا نمودار ہونا عجب وقت اور عجب سمان تھا یہانتک کہ میدان جنگ مین سواری پہونچی بادشاہ نے
صف بندی کا حکم دیا صف آرائے نکل کر صفوف جدال و قتال قائم کین میسرہ میمنہ قلب جناح ساقہ درست
اگلا ہراول پچھلا جیدا اول تخت شاہی قلب سپاہ مین قائم کیا کہ پشت لشکر پر ہومان اپنے عہدہ
سپہ سالاری پر استادہ ہوا ابھی یہان صف بندی نہ ہوچکی تھی کہ آدلشکر کفار شروع ہوکی وہ باجے
بجتے ہوے کالے کالے بھریرون کے علم کھلے ہوے انپر تصویرین ابلیس و تابعین ابلیس کی بنی ہوئی
وہ مہیب صورتین کہ اگر خود دیکھے تو ڈر جائے انکے ہاتھون مین وہ حربہاے جنگ کہ جنکی گران باری کو
کوہ پشت نہ اٹھا سکے کمر اسکی ٹوٹ جائے ہاتھون مین لیے ہوے آکر ایک جانب بمقابلہ لشکر اسلام
قائم ہوے ابھی دیو ہومان نہین آیا ہی وہان دیو ہومان خواب مرگ سے بیدار ہوا اسلحہ تن پر لگا کر بصد
کبر و نخوت تخت پر سوار ہوا اور برابر اپنے نگارہ کو بجایا اور سردارون کو لے کر بصد غرور و تکبر طرف
میدان کے چلا یہان تک کہ رزم گاہ مین پہونچا مگر بہت خوش چہرے پر فرط خوشی سے ایسی چمک تھی کہ
ثابت ہوتا تھا گویا سنگ اسود کی مورت تخت پر رکھی ہی تمام لشکر خوش تھا کہ آج مال و اسباب اہل
اسلام کا لوٹینگے جب دیو ہومان میدان مین آکر پہونچا تو صفین آراستہ ہوئین جب صفین آراستہ
ہوچکین تو سقے نکلے انھون نے آب پاشی کی بلدارون نے جمازی جھنڈی کو گاڑا اور سب پست و
بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل نگاہ تھے انکو بھی کاٹ کر ڈال دیا نقیب نکلے انھون نے
نقابت کی جب وہ نقابت کرکے چلے گئے تو دونون لشکرون کی صفون پر سناٹا چھا گیا بہادرون کو
جوش شجاعت آگیا چہرے سرخ ہوگئے بال بدن کے کھڑے ہوگئے فرط شجاعت سے جھومنے لگے کہ ایک
مرتبہ دیو ہومان تخت پر سے اٹھا اور سب اہل لشکر سے رخصت ہوکر میدان نبرد مین آیا پہلے خوب
للکاری کی بعد اسکے آواز دی کہ اے فرقہ مسلمانان وائے اختر بری زادہاے مین خبر ہی کہ میرا عقد
ملکہ کے ساتھ کردو جو ہونا تھا وہ ہوگیا اور فوج کی خرابی ہوگی مین نہ مانونگا آج بغیر یک سو کیے اب
میدان سے نہ جاؤنگا اگر یہ نہین منظور ہی اور جنگ ہی منظور ہی تو اپنے سپہ سالار دیو ہومان کو بھیج کہ
اسکو وہ دعوے شجاعت ہی وہ آکر میرا مقابلہ کرے اس دن مین اتفاق سے زخمی ہوگیا دیکھون وہ آج کیونکر
مجکو زخمی کرتا ہی اور اس آدم زاد کا اب بھروسا نہ کرو کہ اسکو کسی نہ کسی دیو نے قتل کر ڈالا یہ سنکر
دیو ہومان نے بادشاہ سے اجازت لی اور کہا کہ وہ حرامزادہ مجکو برائے مقابلہ طلب کرتا ہی مین ضرور
جاکر مقابلہ کرونگا بادشاہ نے اسکو اجازت دی وہ سلام کرکے دیو ہومان کے روبرو آیا اور اس سے کہا
کہ بے مین موجود ہون جو تیرا جی چاہے وہ کرلے تو نے مجکو طلب کیا تھا مین آیا آج پھر مجکو خلل اس دن
کے زخمی کرونگا یا قتل یہ سنکر دیو ہومان نے کہا کہ وہ دن گذر گئے آپ کا اقبال جاتا رہا اب آپ
میرے ہاتھ سے قتل ہونگے کیون اسقدر اپنے کو بہادر خیال کرتے ہو کیون اپنی جان کے پیچھے پڑی ہو
اپنی جان کو غنیمت جانو آؤ میرے پاس چلے آؤ مین تمھاری بڑی عزت کرونگا دیو ہومان نے کہا کہ

آپ میرے اوپر رحم نہ کرین آپ مقابلہ کرین اگر میری قضا آئی ہی تو آپ کہان تک مجکو بچائیگا اور مین
آپ کی طرح نمک حرام نہین ہون کہ اپنے دلی نعمت سے پھرون اور نمک حرامی کرون یا فرمانہون یہ مقام
جنگ ہی نہ جاے پند و نصیحت ہی بلکہ میری راے یہ ہی کہ تم خود رومان سے ہاتھ اٹھکر کر میرے ہمراہ ہو مین تمھاری
خطا بادشاہ سے معاف کرا دونگا اور تم کو تمھارا منصب دلا دونگا اپنے مذہب پر آؤ اس نمک حرامی سے
ہاتھ اٹھاؤ کیون اپنے کو برباد کرتے ہو کیون اپنی آبرو دیتے ہو آخر اس دفعہ بھی تم نے زیادتی کی تھی
بادشاہ قلعہ بند ہوے تھے مگر خدا نے کیسی مدد کی کہ تم زخمی ہوکر بھاگے تمھارے ماموں مارے گئے یہ
نوبت آئی اسی مین خیر ہی یہ سنکر دیو ہومان نے کہا کہ کیون اسقدر لاف و گزاف کرتا ہی اور کیون اسقدر
نصیحت کرتا ہی کوئی آپ میرے استاد نہین ہین جو میرے مزاج مین آیا وہ کیا بس لے بس مقابلہ کر تا ہے
حربہ اٹھائیے یہ سنکر دیو ہومان نے کہا کہ ہمارا یہ دستور نہین ہی کہ ہم پیش قدمی کرین جب تمھارے
حربہ سے بچونگا تو مین بھی حربہ کرونگا تم اپنا حوصلہ نکال لو یہ سنکر دیو ہامان نے کہا کہ تیری قضا ہی آگئی ہی
بس یہ کہکر اور فورًا دارشمشاد اٹھاکر وار کیا دیو ہومان نے اسکو ڈھال پر روکا اور اپنا وار کیا اور
اب باہم وار چلنے لگے رد و بدل ہوتے ملی برابر دونون کے وار چلتے تھے جب اسکا وار چلتا ہی تو
اہل اسلام جانتے ہین کہ دیو ہومان قتل ہو گیا یہ اسکے وار سے بچ گیا تو لوگ خوش ہو گئے جب ہومان
کا وار چلتا ہی تو اسکے اہل لشکر خیال کرتے ہین کہ ہامان قتل ہو گیا جب وہ اسکے وار سے بچ جاتا ہی
تو کفار خوش ہوتے ہین دونون لشکرون کی نگاہین لڑی ہوئی ہین ہمہ تن چشم بنے ہوے دیکھ رہے ہین
برابر دونون لشکرون سے صداے تعریف بلند ہوتی ہی بڑی دیر تک دونون مین وار چلا کیے نہ اسکو اسکے
وار سے ضرر ہوا نہ اسکو اسکے وار سے یہ حالت ہی نہ اوپر اخطر نہ ایدھر اخطر نہ اور اخطر غالب و
مغلوب نہین ثابت ہوتے ہین کہ کون غالب ہی اور کون مغلوب ہی کیونکہ برابر کے دونون بہادر ہین
بلکہ ہومان ہی کہین پر زیادتی کر جاتا ہی مگر اسکا ستارا آج کل گردش مین تھا تقدیر سے کسی کا زور
نہین چلتا ہی ایک مقام پر جو اسنے حربہ یعنی دارشمشاد اٹھایا اور آواز دے کر کہا کہ او ہومان بچ یہ
وار میرا خالی نہ جائیگا یہ نہ کہنا کہ خبردار نہین کیا تھا ہومان نے کہا کہ مین ہوشیار رہون تو اپنا وار کر
بس اسنے یہ سنکر اور دارشمشاد اٹھاکر اور دونون ہاتھون مین استوار پکڑکر وار کیا یہ اس خیال سے
آگے گیا کہ اسکے بند دست کو پکڑکر اور مروڑکر ہاتھ کو حربہ سمیت لون یہ جو چلا تو پیر اسکا ایک موش خاکی مین
جا پڑا کہ زمین شق ہو گئی پیر اسکا اندر جا مارا یہ ادھر کو متوجہ ہوا ادھر اسنے وار کیا کہ ضرب اسکی پوری
سر پر بیٹھی نا دو ابرو اور ناک کی اسنے درمیانہ مار کر اسکو توسے نکالا مگر جا در خون سر سے جاری ہوئی اور
اسقدر خون نکلا کہ تمام زمین رنگین ہو گئی یہ جھومنے لگا اسنے قصد کیا کہ ایک وار اور کرون مگر ادھر
سے چند دیو ہا شارہ بادشاہ دوڑ آئے اور اپنے تئین درمیان مین ڈال دیا اور قتل کرا ہا اور ہومان
کو کچھ اٹھا کر لے گئے اور لشکر مین لاکر تخت پر ڈالا اور وہ دیو جو کہ اسکے مقابلہ پر رہے تھے وہ سب کے
سب اسکے ہاتھ سے مارے گئے یہ انکو قتل کر کے بہت خوش ہوا اور جھوما اور صدا دی کہ او
اختصر پری زاد تو نے دیکھا کہ کیونکر مین نے زخمی کیا تیرے سپہ سالار کو اگر یہ دیو نہ آجاتے جو کہ
اسپر فصدق ہوے ہین تو مین اسکو آج بغیر قتل کیے ہوے نہ چھوڑتا مگر کیا کرون ابھی اسکی
کچھ زندگی باقی تھی جو وہ یون بچ گیا اب اور کسی دیو کو بھیج کہ میرے مقابلہ کو آوے یہ صدا سنکر
اختصر پری زاد نے ادھر ادھر دیکھا کسی کو نہ پایا دیو شبرنگ نے قصد نکلنے کا کیا مگر بادشاہ

نے منع کیا اور کہا کہ تم اُسکے مقابلے کے قابل نہین ہو وہ بہت زبردست ہی یہ سُنکر دیو شبرنگ نے کہا کہ پھر کیا اُسکو لات دگزاف کرنے دو میں یہ تو مجھ سے کبھی نہ ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ اس سے کیا حاصل کہ جاکر اپنی جانمین دین تب ہو ہمان اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا تو اور کی اُسکے آگے کیا حقیقت ہی وہ سب کو زخمی یا قتل کرے گا شبرنگ نے کہا کہ کیا آپ یہ چاہتے ہین کہ وہ جنگ مغلوبہ کردے تو بہتر ہو بادشاہ نے جواب دیا کہ جو کچھ ہم دیدہ و دانستہ تو مجھ سے یہ نہو گا کہ مین تم ایسے جان نثارون کو وہان از در مین بھیج دون یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ہامان نے پھر صدا دی کہ اے اخضر پری زاد کسی دیو کو روانہ کرو آکر مقابلہ کرے کیون اسقدر دیر لگا رکھی ہی ایک ہومان کے زخمی ہونے سے یہ بند ہو گیا یہ تو لاکھ کا لشکر صرف تمھ دیکھنے کا ہی معلوم ہوتا ہی کہ انمین کوئی دیو بہادر نہین ہی صرف ہومان کے بھروسے پر تو نے مقابلہ کیا تھا یا اُس آدمزاد کے سہارے پر وہ تو میرے خوف سے فرار ہو گیا اگر ہوتا تو وہ بھی میرے ہاتھ سے آج زخمی ہوتا یا قتل اگر اب کوئی نہین آتا ہی تو مین خود آتا ہون اور وہین آکر تجکو قتل کرتا ہون یہ جو کلام اُسنے کہا تو ایک مرتبہ تمام لشکر اخضر پری زاد کو جوش آیا اور غوغا ہوا اُسوقت بادشاہ نے منع فرمایا کہ ایک مرتبہ حملہ نہ کرو بلکہ ایک ایک دو دو جاکر مقابلہ کرو کیونکہ اگر ایک مرتبہ حملہ کردگے تو اسکا لشکر بھی آکر شامل ہوگا جنگ مغلوبہ ہو جانے کی اُسوقت بڑی دقت ہوگی شکست و ظفر خدا کے ہاتھ ہی نہ معلوم کیا ہے اور کیسی ہو جنگ دو سردار دپہلے مجھے ناموس کا انتظام کر لینے دو آج تو فرداً فرداً مقابلہ کرو مین نیم شب کو ناموس کو قلعہ یاقوت نگار بھیجدونگا ذکر دون تاکہ اسکا دسترس ناموس پر نہ ہو سکے جسکے واسطے اُسنے یہ فساد کیا ہی وہ مراد اُسکی بر نہ آئے پھر آپ سب کو اختیار ہی چاہے جنگ مغلوبہ کرین چاہے فرداً فرداً لڑین افسران فوج نے یہ رائے بادشاہ کی پسند کی ادھر بادشاہ نے خیال کیا کہ کسکو برائے مقابلہ روانہ کرون اِسی بادشاہ فکر کر رہا تھا اور کوئی برائے مقابلہ نہین گیا تھا کہ یکایک آسمان پر ایک لکہ ابر سا معلوم ہوا اور ہوا بڑی زور سے آئی کہ تمام میدان بسبب گرد و غبار کے تیرہ و تار ہو گیا اور اُس گرد و غبار سے آواز اسلحہ آنے لگی جب وہ گرد برطرف ہوئی تو سب نے دیکھا کہ بالائے ہوا سے بہت سے تخت چلے آتے ہین اور اخضر پری زاد مسلح اور کمال بیٹھے ہوے ہین اور عقب مین اُنکے سپاہ دیوان ہی علم کے پھریرے اڑ رہے ہین باجے جنگی بجتے ہین یہان تک کہ وہ تخت اُس میدان مین آکر بالائے ہوا قائم ہوے ادھر تو دیو ہامان یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوا اور خیال کیا کہ شاید کوئی میرا مددگار آیا ہی یہ اُسکی آمد ہی اُدھر اخضر پری زاد بھی متحیر ہی کہ یہ کون ہی اور کسکا مددگار ہی مین نے تو کسی کو برائے مدد طلب بھی نہین کیا یہ لشکر کیسا آتا ہی اگر ہامان کے طلب کیے ہوے آتے ہین تو اُسکو اور زیادہ قوت ہوگی یہان تو دونون طرف یہ خیال ہی اور دونون جانب کے دیو و اہل لشکر و خود دیو ہامان و اخضر پری زاد اُسی جانب دیکھ رہے ہین کہ دیکھیے انمین کون ہی اور کسکی مدد کو آئے ہین اور اس پر وہ ابر سے کون پیدا ہوتا ہی کہ یکایک وہ تخت زمین کی طرف ہوا سے متوجہ ہوے اور تخت اُترنے لگے اب جو دیکھا تو ایک جانب ہزارون تخت پری زادون کے اُس میدان مین اُترے اب جو غور کر کے دیکھا تو ایک تخت دیکھا کہ اُسکے گرد و پیش بہت سے تخت ہین اور اُس تخت پر ایک بادشاہ بیٹھا ہوا ہی اور برابر اُس بادشاہ کے ایک جوان آدمزاد بصد شوکت و شان جلوہ گر ہی اور عقب مین اُسکے لشکر دیوان ہی کہ وہ تخت بھی آکر درمیان مین اُن تختون کے قائم ہوا اب جو اخضر پری زاد نے دیکھا تو اپنے بھائی احمر پری زاد کو آیا اور برابر اُسکے رستم ثانی کو بیٹھے دیکھا یہ دیکھکر اخضر پری زاد کا چہرہ فرط خوشی سے شگفتہ ہو گیا سرور جنی

سے کہا کہ احمر پری زاد کو کونکر خبر ہو گئی اور رستم ثانی کے پاس ہو کر یہان پہونچ گئے مین خیال کرتا ہون کہ
ہرن کے عقب مین نکل کر یہان پہونچ گئے یہ سنکر سرور جنی نے عرض کیا کہ جو کچھ واقعہ ہوگا وہ ظاہر
ہو جائے گا ادھر ہامان نے دیکھا کہ بھائی خضر پری زاد کو ساتھ سپاہ و لشکر دیوان آیا ہی اور اسکے ہمراہ
وہ آدمزاد بھی ہی جو کہ لشکر خضر پری زاد مین گرفتار ہوئے تھے آیا ہی اور اسکے ساتھ خضر پری زاد نے
اپنی دختر کا عقد کر دیا ہی اور شکار پر سے غائب ہو گیا تھا وہی یہ دیکھکر اسکا تو دم نکل گیا اور دل مین
کہنے لگا کہ بڑا غضب ہوا جو وہ آدمزاد آگیا جسکا کہ مجکو خوف تھا مین تو جانتا تھا کہ وہ کسی نہ کسی دیو کے
ہاتھ سے قتل ہو گیا مگر وہ زندہ ہی افسوس اگر مین غافل نہ کرتا اور طبل جنگ بجوا کر مقابلہ کرتا تو لشکر کو
بھگا دیتا اور اپنا قبضہ کر لیتا ناموس کو اپنے قبضہ مین لاتا کیون مین نے انکے کہنے پر عمل کیا وہ
سب کے سب بے عمل نادان ہیچ پوچ ہین اکثر کیا معلوم کہ کیا طریقہ جنگ کا ہی کبھی دشمن کو مہلت
نہ دے مگر یہان تو سوچنے کا وقت نہین ہی اگر خیر سے بچ گیا تو پھر ایسا موقع ہاتھ نہ آویگا وہ قتل ہی مگن ہو کر وہان سے
اٹھا اور تیر و کمان سنبھال کر اس پہاڑ پر مثل شیر کے جا پہونچا جہان پر کہ خضر پری زاد بیٹھا ہوا تھا دیکھکر دل مین سوچا
کہ اگر آیا ہی تو آنے دو اگر لڑے گا کیا مشکل ہی ہوگا کہ ہماری ہو جائیگی معلوم ہوتا ہی کہ یہ کمزور ہی لگا کہ
دیکھون کیا ہوتا ہی کہ ہامان نے دیکھا کہ چند لشکر اسکے ہمراہ ہین اور وہ خود بہت ہی پریشان سوار
ہین اور تخت خضر پری زاد کا آگے آگے جا رہا ہی طرف لشکر خضر پری زاد کے آئے جب قریب
خضر پری زاد کے پہونچے تو احمر پری زاد اور اس جوان نے سلام کیا خضر پری زاد کو اس عرصہ
مین تخت خضر پری زاد کا بھی برابر تخت احمر کے پہونچ گیا تھا خضر نے جواب سلام دیکر رستم ثانی کو
گلے سے لگایا اور کہا کہ آپ کہان تشریف لے گئے تھے رستم ثانی نے جواب دیا کہ جب میدان جنگ سے
فرودگاہ پر تشریف لے چلے گا تو بیان کرونگا خضر یہ سنکر خاموش ہو رہا رستم ثانی نے سرور جنی کو
سلام کیا سرور جنی اپنے بھائی سے ملا دیو ہامان یہان میدان مین کھڑا ہوا یہ تماشا دیکھ رہا ہی جب کہ
تخت احمر پری زاد کا برابر تخت خضر کے قائم ہوا اور تخت ہائے پریان بھی قلب لشکر مین قائم ہو چکے
کیونکہ اسوقت یہ نہین ممکن تھا کہ انکو شہر کو روانہ کرتے صرف اسقدر کیا کہ جسقدر پریان تھے انکو جنون
مین اتارا اور تمام لشکر احمر شامل لشکر خضر ہو گیا کہ یکایک نظر رستم ثانی کے دیو ہامان پر پڑی کہ وہ
میدان جنگ مین کھڑا ہوا یہ تماشا دیکھ رہا ہی اور کوئی اسکے مقابلہ کو نہین گیا ہی بادشاہ سے دریافت
کیا کہ یہ کیون میدان مین کھڑا ہی کیا کوئی اسکے مقابلہ کو نہین گیا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ آج صبح سے
صف آرائی ہی دیو ہامان کو اسنے طلب کیا تھا وہ اسکی مقابلہ کو گیا بڑی دیر تک مقابلہ رہا آخر کو
ہامان اسکے ہاتھ سے زخمی ہوا اسنے قصد کیا تھا کہ مین اسکو قتل کرون مین نے چند دیو روانہ کر کے
اسکو اٹھوا لیا وہ دیو اسکے ہاتھ سے مارے گئے جب سے بہت لاف و گزاف کر رہا ہی کئی مرتبہ مبارز
طلب کیا شبرنگ نے قصد بھی کیا مگر مین نے نہین جانے دیا اسنے طعن بھی کی اسپر میرے لشکر نے
ارادہ کیا کہ جنگ مقلوبہ کر دین مگر مین نے بمصلحت روکا اب میرا قصد تھا کہ کسی کو روانہ کرون کہ وہ
جاکر مقابلہ کرے کہ اسی عرصہ مین آپ تشریف لائے ورنہ مین بہت فکر مند تھا یہ لشکر رستم ثانی نے
کہا کہ اب مین اسکے مقابلہ کو جاتا ہون یہ کہکر تخت پر سے اترے اور ایک مرکب پر سوار ہو کر دونون
بادشاہون کو سلام کر کے رخ میدان جنگ کا کیا یہان دیو ہامان نے اپنے دل مین قصد کر لیا تھا کہ
آج اسی آدمزاد سے مقابلہ کر کے جنگ کو کمسو کر دون کہ اتنے عرصہ مین رستم ثانی برابر دیو ہامان

کے پہونچے اور وہان جاکر یہ صدا دی کہ او ہامان کیا حیران حیران ادھر اُدھر دیکھ رہا ہی مین تیرا حریف
موجود ہون اگر کچھ حوصلہ ہو تو آ میرا مقابلہ کر لے آج مین دیکھون کہ تو کیونکر میرے ہاتھ سے بچتا ہی آج تو ہی
اور مین ہون اور یہ میدان ہی یہ صدا سنکر دیو ہامان نے کہا کہ او تو اولاد تو کہان تھا اتنے دنون سے
اور آج صبح سے مین میدان مین استادہ ہون دیو ہومان کو زخمی کر چکا ہون بڑی دیر سے مبارز طلب
کر رہا ہون کوئی میرے مقابلہ کو نہین آیا اور نہ تو نظر آیا اسوقت تو کہان سے پیدا ہو گیا مین نے تو یہی
خیال کیا تھا کہ تو کسی دیو کے ہاتھ سے مارا گیا یا پردہ دنیا کو چلا گیا مگر معلوم ہوتا ہی کہ تیری قضا آئی ہی
ضرور تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا کیون اپنی جوانی کو برباد کرتا ہی ارے اولاد مین دیو ہامان ہون اُس
دن جو تیرے ہاتھ سے زخمی ہو گیا تھا تو اب وہ خیال نہ کرنا وہ زمانہ گذر گیا اب تیری قضا بھی آگئی ہی
قضا تجکو کھینچکر میرے روبرو لائی ہی لاچار ہو رکھتا ہی کیونکہ میرا حریہ غضب خداوندی ہی ابھی اسی
حربے سے مین دیو ہومان کو زخمی کر چکا ہون تو پہلے اپنے دل کی حسرت نکال لے یہ نہ کہنا کہ میری حسرت
نہ نکلی یہ سنکر رستم ثانی نے کہا کہ یہ تو ہمارا دستور نہین ہی کہ ہم پہلے ضرب کرین تو اپنا حربہ گرہمارا
خدا ہم کو تیری ضرب سے بچالے گا تو پھر ہم اپنا وار کرینگے تو خوب اپنے دل کا حوصلہ نکال لے
کیونکہ تو میرے ہاتھ سے ضرور قتل ہوگا یہ سنکر دیو ہامان نے کہا مین کیا کرون کہ تو نہین مانتا ہی خیر
یہ وار خبردار جو کہ ہومان کا خون چاٹے ہوئے ہی وہی تیرا بھی خون چاٹے گی جب کہ یہ حربہ دیو دن
کارگر ہوتا ہی اور اُنکو زخمی کرتا ہی تو آدمزاد کی کیا اصل و حقیقت ہی اگر مین پوری قوت سے کوہ پر
ضرب کرون تو اُسکو ایک ہی ضرب مین از جوانی تا پیچ و دکرون مین وہ قوی ہون کہ ایک بلکہ فیل
فیل مست کو اپنے چنگال مین دبا کر پردہ دنیا سے اکثر یہان لے آیا ہون اژدرون کو مین نے چٹکی
سے مل دیا ہی شغرمشم ہابان سنگ انداز صحرائی کہ درمیدان ہزار دطاقت تک حملہ اُن
رستم دستان + رستم ثانی نے کہا کہ بس بس اسقدر اپنی توصیف نکر دیکھ کہین ایسا نہ ہو کہ یہ تیرا
غرور و تکبر تجکو پست کر دے اسقدر سر نہ اُٹھا کیا تو نے نہین سنا ہی مصرع انھون نے کہا ہی علو کر
جو سر اُٹھا کے چلے + ارے ظالم کبر و نخوت اچھا نہین ہوتا ہی یہ روا ہے خداوند کریم کے دوسرے کو
ریبا نہین ہی اسی کبر و نخوت کے سبب سے ابلیس جسکی تو پرستش کرتا ہی اور بخدا ہی مانتا ہی راندہ
درگاہ ایزدی ہوا نہین تو کیسا مقرب فرشتہ تھا ذرا سے غرور کرنے سے ہمیشہ کے لیے اُسکو لعنت
کا طوق قسمت ہوا کہ ہم لوگ اُسپر اور اُسکے پرستارون پر لعن کیا کرتے ہین اور تا قیام
قیامت یون ہی رہے گی اور جب دن قیامت کا برپا ہوگا تو اُس نافرمانی کی سزا پائیگا اور
اُسکے پرستش کرنے والے داخل دوزخ ہونگے اور یہ تو ہی یقین ہی کہ تو نے سنا ہوگا شغرمشم
غرازیل را خوار کرد + بزندان لعنت گرفتار کرد یہ سنکر رستم ثانی نے سر دم پر یدہ کے پیچ و تاب
کھایا اور کہا کہ کیون اسقدر زبان درازی کرتا ہی تو بڑا دہان دراز معلوم ہوتا ہی بس اپنی زبان کو روک
اسقدر نہ بڑھ میرے خداوند کی شان مین یہ گستاخی کے نکلے دیکھ کہین سنگ سیاہ نہ ہو جائے تجھ مین
بڑی قدرت ہی یہ سنکر انھون نے کہا کہ او موذی کیون اسقدر پیچ و تاب کھاتا ہی کہین مثل افعی کے
سر نہ کچلا جائے اسقدر نہ بل کھا سنبھل جو کچھ تجھے حربہ کرنا ہو کر لے یہ سنکر اُسنے کہا کہ لے او
وہی وار خبردار اُٹھا کر ماری کہ جس سے دیو ہومان زخمی ہوا انھون نے اُسکو کس پھرتی سے خالی دیا
کہ وہ زمین پر آگی غبار بلند ہوا اور زمین مین در آئی رستم ثانی اُس غبار مین چھپ گئے اُسنے صدا

ہی کہ زدم دلیست کردم افسوس آدفراد تونے سفت مین اپنی جان دی تیرا گوشت بھی خراب ہو گیا
اور خاک مین مل گیا اگر مین یہ جانتا تو تجکو اٹھا کر کھا جاتا ادھر اول لشکر افضر پر ہی زاد و خود اخضر و احمر کو
یقین ہو گیا کہ رستم ثانی قتل ہو گیا انکو فکر و تردد ہوا کہ یکایک اُس غبار مین سے صدا آئی کہ کرا زدی
وکرا لپست کر دی مین تیرا سر کوب موجود ہون کیون اسقدر طبلاتا ہی اب سب نے دیکھا کہ شاہزادہ
اُس گرد سے پیدا ہوا یہ ثابت ہوا کہ ابر سیاہ سے چاند نکل آیا اُسنے جو یہ صدا سُنی اور انکو تندرست
پایا اپنے دل مین بہت حیران ہوا اور کہا کہ او آدفراد تو بہت بڑا سخت جان ہی اگر یہ ضرب مین کوہ پر
لگاتا تو وہ بیخ سے کٹ کر گر پڑتا خیر یہ ضرب تو خالی گئی اب تو ضرب کرے تو پھر مین ضرب کرونگا رستم ثانی
نے کہا کہ نہین تو پھر ضرب کر جہان تک تیرا حوصلہ ہو پورا کرلے اور اپنے دل کی حسرت نکال لے جب
تو اپنا حوصلہ پورا کر چکے گا تو پھر مین اپنا وار کرونگا یہ سُنکر اُسنے دوسرا وار کیا انھون نے وہ بھی
خالی دیا ابکی اُس سے زیادہ گرد اڑی کہ پھر اُسنے صدا دی کہ زدم ولیست کردم انھون نے بھی ساتھ
ہی اُسکے پہلو سے آواز دی کہ کرا زدی وکرا لپست کر دی مین تو تیرا حریف موجود ہون اور جھک کر
اُسکے سامنے آگے وہ متحیر ہو کر رہ گیا انھون نے کہا کہ تو اسقدر حیران کیون ہوتا ہی میرا خالق مجھکو
تیری ضرب سے بچانا ہی تو اور ضرب کر اگر مین ابکی مرتبہ تیری ضرب سے بچونگا اور میرا خدا بچائے گا تو پھر
مین اپنا حربہ کرونگا یہ سُنکر اُسنے کہا کہ او آدفراد خبردار رہو ہشیار رہو جاب مین یہ آخری ضرب لگاتا ہون
انھون کہا کہ مین ہوشیار ہون تو وار کر یہ سُنکر اُسنے پھر دار شمشاد اٹھا کر وار کیا ابکی مرتبہ یہ اُسی مقام
پر کھڑے رہے جیسے ہی وار قریب سر آئی انھون نے جھپٹ کر اُسکے بند دست پر اپنا ہاتھ ڈال دیا اور
قبضہ پر وار کے اپنا قبضہ کیا اور مٹھی کو فشردہ کیا کہ وہ بیتاب ہو گیا انھون نے جھڑک کر کلائی کو دار
اُسکے ہاتھ سے چھین لی اگر وہ چھوڑنہ دیتا تو کلائی اُسکی ٹوٹ جاتی انھون نے دار شمشاد چھین کر اور
اُسکو دکھا کر کہا کہ یون جوان مرد حربہ چھین لیتے ہین یون دوسرے کے حربہ پر قبضہ کر لیتے ہین دیکھ تیرا
حربہ میرا قبضہ مین ہی یہ کلام سُنکر وہ بہت شرمندہ ہوا انھون نے دار شمشاد کو اٹھا کر ایک جانب کو
پھینک دیا یہ دیکھکر دونون لشکرون سے ایک نعرۂ تحسین و آفرین کا بلند ہوا دیو ہامان بہت نادم
ہوا اُدھر لشکر قہقہار نے لشکر ہامان سے کہا کہ یہی آدفراد تھا کہ جسنے ہمارے سردار کو قتل کیا یون ہی
اُسکا بھی حربہ چھین لیا تھا بڑا بہادر ہی ادھر دیو ہامان نے جو دونون لشکرون کو تعریف کرتے ہوے
دیکھا دل مین کہا کہ بڑا غضب ہو گیا یہ آدفراد پھر سب سفت لے گیا آج تک میرے ہاتھ سے کسی نے
حربہ نہین چھینا نہ کوئی پھیر غالب ہوا آج اور تیسری دونون لشکرون کے سامنے جاتی رہی اور کل
باتین تیری بہادری اور جرات کی خاک مین مل گئی اور کرکری ہو گئی سفت کی ذلت ہوئی کچھ ہاتھ نہین
آیا اتنی بڑی سفت اٹھائی اس سے بہتر یہ ہی کہ اس آدفراد سے لپٹ جاؤن اور اسکو زور سے کشتی
لڑکر لپست کرون اور اپنی یہ سفت مٹاؤن سوا اسکے اور کوئی تدبیر اس سے بہتر نہین ہی بس
یہ خیال کر کے دوڑ کر رستم ثانی سے لپٹ گیا وہ بھی لپٹ گئے کشتی ہونے لگی وہ دیو یہ انسان مگر
یہ کب چھوڑتے ہین دونون لپٹ گئے ہین زور کش بکش کے ہو رہے ہین وہ اگر بل کر انکو دس
قدم پر لیجاتا ہی تو یہ اُسکو پندرہ قدم اور بیس قدم پر لیجاتے ہین یہ اُسکے زور کو تل پھول کے رد کرتے
ہین مگر وہ ذرا زور نہین اٹھاتا ہی جو بند وہ باندھتا ہی یہ اُسکو کھول دیتے ہین اور جو بند یہ باندھتے ہین
وہ نہین کھول سکتا ہی مگر وقت سے خوب خوب داؤن پیچ ہوتے ہین جب وہ انکو پکڑے جاتا ہی

تو یہ شش شہر ہیت کے نکل جاتے ہیں ۔ جب انکے قابو مین آجاتا ہی تو بڑی مشکل سے نکلتا ہی یہ اُس سے
شکل پرنی جھنڈہ تک چمک کر غروب ہین مگر وہ حیران ہی کہ کسقدر یہ انسان پارا کی ہی اسکی رگ و پے
مین پھرتی بھری ہوئی ہی کہین پر کبھی نہین ٹکتا ہی برابر لڑے جاتا ہی دونون لشکر کے سپہ سالار چشم بہ ہوے
دیکھ رہے ہین ہر ایک یہ کہتا ہی کہ ہم سے آج تک دیو [illegible] مین ایسی جنگ نہین دیکھی جیسے یہ
دونون [illegible] کر رہے ہین لشکر اور فیل سپہ کا مقابلہ جیسے انجام کیا ہوتا ہی یہ مقابلہ بھی یادگار
زمانہ ہی یہ سب تماشا دیکھ رہا تھا کہ آدمی دیو سے شتی لڑنے کا نام نہین سنا ہی کا ہی اکبر پری زاد و
اصغر پری زاد دونون دیکھ رہے ہین بخت دونون شاہون نے زمین پر رکھوا دیے ہین تماشاے کشتی دیکھ
رہے ہین ہر ایک دیو بند بند جھ رہے ہین غالب و مغلوب ثابت نہین ہوتا ہی یہ حالت ہی کہ کسی کو
یقین نہین ہی کہ یہ کشتی تمام ہوگی تیرا کا کشتی کا بند جا ہوا ہی لشکر دیو ہامان کے دیو کہہ رہے ہین کہ
یہ آدمزاد کوئی دم مین زیر ہوگا ہمارا افسر دیکھو کس سبکی سے مقابلہ کر رہا ہی اگر قصد کرے تو ابھی زیر
کرلے لشکر قہقہار کے دیو کہتے ہین کہ جون ہی ہمارے افسر سے بھی کشتی ہوئی تھی مگر اس آدمزاد نے
زیر کر لیا تھا اور پیر کر پٹک دیا تھا ہم کو تو وہی زور معلوم ہوتا ہی یہ آدمزاد بڑے غضب کا ہی دیو کی بچہ
اصل نہین جانتا ہی انجام اسکا ہم کو کوئی نہین معلوم ہوتا ہی دونون لشکرون کے دیو بھی دیکھ رہے ہین
غرض کہ وہ دن تمام ہوا آفتاب بازیگ زرد ترسان و لرزان کاشانۂ مغرب کو اور دونون پہلوانون کے
خوف سے روانہ ہوا اور آمد آمد پہلوان شب کی شروع ہوئی یعنی قمر جہان گرد نے اپنے پہلوانون اور
شاگردون کے براے تماشاے جنگ رستم ثانی و دیو ہامان کے مشرق سے برآمد ہوا اور حکم شاہ مشرق
یعنی خورشید کا برطرف ہوا زمانہ شب کا آیا تمام دنیا پر مثل خسرو شب کا ہوا جب کہ ہامان نے دیکھا
کہ آفتاب غروب ہوگیا اور رات ہوگئی اُسوقت اسنے ہاتھ روک لیا اور کہا کہ اے آدمزاد تو نے
خوب میرا مقابلہ کیا کوئی دیو آج تک مجھ سے یون نہین لڑا جیسا کہ تو لڑا تو بہادر ہی مگر اب رات
ہوگئی ہی میرے تیرے اب کل مقابلہ ہوگا رات کو کون دیتا ہی گا جو ہم اور تم کو شش کرینگے اس سے
بہتر یہ ہی کہ اب کشتی ہو قوت رکھو کل پھر تم میدان مین آنا ہم بھی آئینگے پھر مقابلہ ہوگا ہر ایک
لشکر کے دیو و پری دیکھینگے رستم ثانی نے کہا کہ یہ ہمارا دستور نہین ہی کہ بے فیصلہ جنگ
میدان سے واپس جائین جب تک جنگ یکسو نہ ہوئے گی ہم نہ جائینگے بادشاہون کو کیا مشکل ہی
رات کا دن کرتے ہوے یہ سُنکر اُسنے کہا کہ یہ تو سچ ہی کہ رات کا دن ہوسکتا ہی مگر مین تو گرسنہ
ہون اور دونون لشکر کے دیو بھی گرسنہ ہونگے رات تو آرام کے لیے ہی نہ کہ براے جنگ و جدال
لشکر بھی تمام دن کا پریشان ہی وہ بھی راحت سے شب بسر کرین تم بھی کچھ کھا پی لو کیونکہ راہ کے
تھکے ہوے ہو جا کر آرام کرو دیو ہامان نے جو یہ تقریر کی تو رستم ثانی نے کہا کہ عجلو بیکار کا سر لے
افسوس ہی نہ مین تھکا ہوا ہون نہ لشکر گرسنہ ہی آپ اپنی فکر کرین مین تو بغیر یکسو ہوے جنگ کے نہ جاؤنگا
اگر تم گرسنہ ہو تو پھر اپنے لشکر سے منگا لو کھا لو مین اتنی دیر ٹھہر جاؤنگا اسکے بعد پھر مقابلہ ہوگا لشکر کی
آپ فکر نہ کرین اگر آپ گرسنہ ہین تو حکم کرین کہ کچھ کھانے کو لشکر سے آجائے مین تو جو کچھ کہہ چکا ہون وہی
کرونگا ہامان نے جواب دیا کہ اگر آپ بغیر فیصلہ جنگ نہ جائیے گا تو مین بھی نہ جاؤنگا مگر تمان اس قدر
تاخیر ضرور ہوگی کہ مین کچھ نہ کچھ کھا لون رستم ثانی نے کہا کہ مین نے تم کو کب منع کیا اپنے فعل کا ہر ایک
کو اختیار ہی یہ کہکر علیحدہ ہوگئے ہامان نے اپنے لشکر کے جانب دیکھا کہ ایک دیو اُدھر سے اسکے

قریب آیا حکم کیا کہ کچھ شراب اور کباب میرے واسطے لاؤ اور تمام لشکر مین روشنی کراؤ لشکر آسودہ ہووے
آج جنگ کشتی شب بھر ہے کی خبر فیصلہ جنگ کوئی دیکھنے نہین جانے گا پس وہ دیو فوراً گیا اور جو کچھ
کہ ہامان نے کہا تھا تعمیل کر آیا اُسنے اُسی وقت دو خم شراب کے اور دو ہاتھ مین کباب کی لاکر سامنے
پانچ پانچ من سے کم شراب نہ ہوگی اور ہر کباب مین ایک ایک اونٹ کے کباب تھے یہ دیو اونٹ پر لادے
لے جا کر لایا تھا ورنہ قابو مین اونٹ کہان اور دو کالسہ شیر ایک ایک من کی روانہ کیے اور حکم دیا کہ تمام لشکر
کمرین کھولے تماشاے کشتی دیکھے اور اُسی وقت اپنے لشکر مین روشنی کرائی اسقدر روشنی ہوئی کہ ذرہ
ریگ تک نظر آنے لگے اب دیو کمرین کھول کھول کر قریب میدان جنگ کے بیٹھے اور کشتی دیکھنے لگے اور
کچھ کھانے پینے لگے وسط لشکر مین ایک تخت پر زنگار و بیچی اُسپر زربفتی شمگیرہ لگایا گیا اور کرسیان
حاضر کی گئین اُسپر سب سردار لشکر کفار متمکن ہوے یہان جب اخضر و احمر نے دیکھا کہ کشتی کو طول
ہوا اُنھون نے حکم دیا کہ اکھاڑا تیار کیا جائے فوراً سردارون نے اکھاڑا تیار کر دیا آب پاشون نے
پانی چھڑکی یا کنارے اکھاڑے کے تخت اخضر پری زاد و احمر پری زاد کا بچھایا گیا اُسپر شمگیرہ کھنچوا کر کہ
گرد اُسکے جھالر موتی و زر دوزی لگی ہوئی تھی ستون ہاے مرصع لگائے گئے زیر شمگیرہ دونون بھائی آکر بیٹھے
گرد اطراف مین سرداران و بہادران نامور شعار و دیوان ذی وقار و پری زادان روزگار کرسیون
پر بیٹھے اور تمام لشکر عقب مین کمرین کھول کر بحکم بادشاہ اُترا روشنی اسقدر ہوئی کہ روشنی ماہتاب گرد
ہو گئی ہزارون فانوسین و جھاڑ و پنج شاخے و ہزارے روشن کیے گئے دن کی سی روبرو کیا حقیقت تھی
وہ شب روز روشن پر چشمک زنی کرتی تھی دو کالسہ شیر براے رستم ثانی روانہ کیے اُدھر فراش شب
لے چادر نور کو تمام عالم پر ڈالا ایک تو وہ روشنی دوسرے شب ماہ عجب عالم تھا یہ ثابت ہوتا تھا کہ دو
دریاے نور عالم مین موج زن ہین اگر ایک دانہ خشخاش بھی زمین پر گر پڑے تو ایسی روشنی تھی کہ وہ بھی مل
جائے اگر نابینا تلاش کرے تو وہ پا جائے گردون باوجود اسپیرانہ سالی کے جھکا ہوا عینک ماہ سے
دیکھ رہا تھا وہ تارے نہ تھے فرشتہاے آسمانی تماشاے جنگ دیکھنے کو روزن بنائے باطال خندان
دیکھ رہے تھے جنان نے شوق دید جنگ مین بصد اشتیاق کے در بیچ کھولے تھے کاہکشان نہ تھی
ہر فلک بیچہ جواہر نگار اپنے ماتھے مین لیے ہوے تماشاے جنگ کو نکلا تھا وہ انہین سناے نہین تھے
اُسکے جوہر چمکتے تھے عالم نور تھا ادھر وہ صحراے فضا دشت کا سماں ہواے خوشگوار کا ہر دم اٹھکیلیان
کر کے چلنا کیا بیان کیا جاے کیا سماں معلوم ہوتا تھا کہان تک طول دون عجب طرح کا رنگ اُس شب کو
تھا آسمان تھا ہر ایک مشتاق تماشاے کشتی تھا ادھر اکھاڑے مین لازم وہ کالسہ شیر لے کر حاضر خدمت
رستم ثانی ہوے عرض کیا کہ حضور اسکو نوش فرمائین اُدھر ملازم دیو ہامان کے خم شراب و قاب
کباب و کالسہ شیر لے کر آگے عرض کیا کہ اسکو نوش کیجیے اُسی جراٹ ادے نے اُٹھا کر دونون خم ایک جرعہ
پی لیے اور کباب کھا کے بعد کو کالسہ شیر پی گیا اُدھر رستم ثانی نے تھوڑا سا شیر براے تبرک اشتہا اُس
فرمایا اور باقی ملازم کو عنایت فرمایا جب اُسکو کھانے پینے سے فراغت ہوئی تو اُس سے رستم ثانی نے
فرمایا کہ ابکیا کہتے ہو میٹ بھر گیا اشتہا کم ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ تم بندہ مسلم ہوا گر مجکو مین دان تک نہ ملتا
تو کچھ پروا نہین ہے ہم بغیر فیصلہ جنگ کے نہ کچھ کھاتے ہین نہ پیتے ہین کیونکہ کھانے وغیرہ سے بوجھ ہوتا ہے
اُسنے کہا کہ بغیر کھاے مجکو قرار نہین آتا ہے رستم ثانی نے کہا کہ اچھا باتون کو موقوف کرو اور کشتی کرو اُسنے
کہا کہ مین موجود ہون یہ کہکر فوراً کمر سے لپٹ گیا پیچ بندھنے لگے پھر سامنے کے داؤ پیچ ہونے لگے خم پر خم پڑنے

صدائے ترانۂ خم بلند ہوئی گنبد گردون ہل گیا زمین دہل گئے مردے قبرون مین دہل گئے رستم دستان
صدائے خم سے دہل گیا یہان کشتی ہونے لگی اب سب کیفیت خود دیکھ رہے ہین کہ ہامان و رستم ثانی
اُسی طرح سے لڑ رہے تھے کشتی ہو رہی تھی یہان تک کہ وہ رات بھی اُسی طرح سے گذری اور شب بھر کشتی
ہوا کی جب صبح ہوئی تو دیکھنے والون نے دیکھا کہ اُسی طرح دونون لڑ رہے تھے انجام کار یہ ہوا کہ ابھی تک
یہ کیفیت ہے کہ نہ اور حضرت این را لطفہ ہین را لطفہ اور اخطر دونون مین کوئی غالب و مغلوب نہین
ثابت ہوتا ہے بیٹھے دیکھ رہے ہین ہر ایک کے داؤن پیچ پر داد دیتے ہین دل دونون پہلوانون کے
بڑھاتے ہین ہامان دم توڑ توڑ کر لڑ رہا ہے یہان تک کہ دیو شب نے پہلوان روز سے شکست کھائی اور
مع اپنے سردارون کے فرار کیا یعنی سفیدہ سحری اُفق مشرق سے پیدا ہوا عالم مین نور خورشید
پھیلنے لگا آفتاب عالمتاب برآمد ہوا اپنی ضیا سے عالم کو روشن کیا ہوائے سرد کے جھونکے چلنے لگے
طائر درختون پر چہچہے کرنے لگے غنچہ گل کھلنے لگے مہک آنے لگی خوشبو پھیل گئی مگر یہان کشتی اُسی طرح
ہو رہی ہے اب یہ حال ہے کہ جہان پر جم کر کھڑے ہو گئے اور کشتی ہونے لگی پوستے کے پتلے بن کے کیچڑ
ہوئی جاتی تھی پیرون چڑھنے لگے تو وہ اُسی طرح سے لڑے مگر اب یہ حال ہے کہ جہان پر رستم ثانی
کیچڑ لاتے ہین اُسکو نکالنا مشکل ہوتا ہے اور وہ جب انکو کیچڑ کر لیجاتا ہے تو یہ مثل برق جہندہ کے صاف
نکل جاتے ہین اب وہ اوج اُلجھ کے ڈرنے لگا اُسکی سانس پھول گئی دم چڑھنے لگا مثل سگ ناپاک
کے ہانپنے لگا اب اُس کا یہ حال ہے کہ جب یہ پکڑ لائے تو وہ تھم گیا اُٹھنا اُسکو دشوار ہو گیا اسی
صورت سے دو پہر دن تک لڑا کیا جیسے ہی دو پہر دن ہوا اُسوقت اُسنے رستم ثانی سے کہا کہ ای فرزند
خوب لڑا خوب زور کیا آج تک کوئی یون نہ لڑا ہوگا اب مین آخری زور تصور کرتا ہون میرے زور کو روک
اگر مین یہ زور بیکار کر دونگا تو اُسکو بھی بیچ سے اُٹھا لونگا یہ نہ کہنا کہ ہوشیار نہ کیا رستم ثانی نے
جواب دیا کہ تو زور کر آخر وہ زور کب کے واسطے ہے مین خبردار ہون بس اُسنے آن کر دونون شانے
پکڑ کر اور اُنکو نے دوڑ اسات قدم پر لاکر ہکا دیا کہ انکا یہان لگنا اُکھڑنا زمین ہوا انھون نے
سنبھل کر لنگر جو مارا تو دونون پانون تا بہ زانو زمین مین غرق ہو گئے لنگر قائم کیا انھون نے اِدھر لنگر
قائم کیا اُدھر اُسنے زور کیا کمر زبیر مین ہاتھ ڈال کر خوب خوب زور کیا مگر انکا لنگر نہ اُکھڑا وہ پسینے پسینے
ہو گیا دونون ہاتھون کی اُنگلیون سے خون ٹپکنے لگا آخر کو عاجز ہو کر دونون ہاتھ اُٹھا کے اور کہا کہ ای
اُدمزاد مین زور کر چکا اب جو تیرا جی چاہے وہ کر رستم ثانی نے فرمایا کہ تو سنبھل جا اب مین زور
کرتا ہون بقول شاعر شعر نوش مے زن ضرب من نوش کن ۔ ہمہ شادی از دل فراموش کن ۔ یہ کہکر
اُدھر اُٹھکر دونون شانے اُسکے مضبوط پکڑ کر اور سر کو اُسکے سینے سے لگا کر لے دوڑے بندرہ قدم پر
لاکر جھٹکا دیا دونون گھٹنے اُسکے اُشنا بزمین ہوئے اُسنے قصد کیا کہ لنگر قائم کرون حریف زبردست
ہے بھلا کب قائم کرنے دیتا ہے کمر زبیر مین جو ہاتھ ڈال کر زور کیا تو پہلے ہی زور مین تا بہ زانو زمین
زور مین تا بسینہ تیسرے زور مین جو دونون شانے کو دبا کر ہکا دیا تو سر سے بلند کر لیا دونون لشکر دل
مین ایک غریو بلند ہوا کہ وہ فیل مست کوشہ نے اُٹھا لیا اور وہ سلیمان نے دیو پر قبضہ کیا وہ آدمزاد
نے پہاڑ کو سر سے اونچا کر لیا وہ دیو ہامان کو رستم ثانی نے سر سے بلند کر لیا زمانہ اُس سے پھر گیا زمین نے
اُسکے قدم چھوڑ دیے کیا مجال زمانہ ہے کہ زمین پانون کے نیچے سے نکل گئی اب اُسکو نشیب و فراز عالم معلوم
ہوا یہ حال دیکھکر اخضر پر بہ زاد تخت پر اچھل پڑا مارے خوشی کے چہرہ سرخ ہو گیا اپنے بھائی سے کہا

کہ کیون بھائی آج تک یہ زور و قوت کسی دیو مین بھی دیکھا ہماری نظر سے آج تک ایسا بشر یا دیو نہین
گذرا یہ قدرت خدا ہی کہ نشہ کو فیل مست پر فوق دے وہ چاہے تو ناتوانون کو توانون پر غالب کرے
مور کو سلیمان پر غلبہ دے کاہ کو کوہ پر رتبہ دے یہان تو یہ چرچا ہو رہا تھا کہ اُدھر رستم ثانی نے اُس بہادر
کو گرد سر چرخ دیا کہ مثل طاؤس آشبازی کے اُسنے چرخ کھایا یہ معلوم ہوتا تھا کہ آفتاب بیدار سیاہ
چھایا ہوا ہی جب وہ پیر زمین سے لگا تا تھا تو یہ جھٹکا دے کر اُسکو گردش دیتے تھے خوب گرد سر
گردش دی جب اُسکا دم چڑھنے لگا تو انھون نے اُٹھا کر زمین پر دے مارا وہ دھماکا ہوا کہ زمین
سرکہل گئی اور سب کے دل دہل گئے وہ جو زمین پر گرا تو چاہا کہ مونڈھے کی کھا کر سنبھلون کہ انھون نے
ٹھوکر مار کر گرد بر و سر دیا دوڑ کر اُسکے سینے پر سوار ہوے اور فرمایا کہ حالا درشتا فتن پروردگار چہ
می گوئی یہ جو انھون نے کہا کہ دین اسلام قبول کر بس فوراً اُسنے کہا کہ ای آدمزاد مین نے مذہب
اسلام قبول کیا اور تیری غلامی اختیار کی تا زندہ ایم بندہ ایم اب مجکو چھوڑ دے مین تجھ سے سرتابی
نہ کرونگا اور نہ اخضر پری زاد کی غلامی سے باہر ہونگا جیسا مین نے کیا اُسکی سزا پائی خوب اپنی سزا کو
پہونچا یہ کہکر سوچا کہ بغیر مکر کے اب کام نہ نکلے گا جب تک کہ اس سے مکر نہ کیا جاے گا اُسوقت تک
کچھ نہ حاصل ہوگا کیونکہ یہ زبردست ہی اب تو مکر سے مسلمان ہو بعد کو موقع اور وقت کا منتظر رہ جب
موقع ملے اُس آدمزاد کو قتل کر کے اخضر کو گرفتار کر لینا اور ملکہ مضراب پری پر اپنا قبضہ کرنا یہ خیال
کر کے اُسنے مکر کیا رستم ثانی کی بمکر اطاعت کی اور کہا کہ کلمہ اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمائیے کہ
مین اُسکو پڑھکر پھر مسلمان ہون کہ سابق مین مذہب اسلام رکھتا تھا رستم ثانی نے اُسکو مذہب
اسلام اور کلمہ طیبہ تعلیم کیا وہ پڑھکر مکر مسلمان ہوا اور مثل طوطے کے دل مین کینہ رکھکر مذہب قبول
کیا بس رستم ثانی فوراً اُسکے سینہ پر سے اُٹھ کھڑے ہوے اور کہا کہ لے اُٹھ وہ دور کر انکے قدمون سے
پست گیا اُدھر اُسکے لشکر نے قصد کیا تھا کہ سب مل کر ایک مرتبہ حملہ کر کے اپنے مالک کو رہا کرلین کہ نوبت
کشتی ہو رہی تھی ایک دن گذر چکا تھا بدین سبب دونون لشکرون کے دیوون نے کمرین کھول
ڈالی تھین بس فوراً لشکر ہامان مین کمر بندی ہونے لگی ادھر زنگارہ نے بھی کہا کہ جاگر اپنے
مالک کی مدد کر اُس آدمزاد کو قتل کر دو نہین تو وہ تمھارے مالک کو قتل کر ڈالے گا بس یہ سُنکر
تمام لشکر چلا تھا دیکھا کہ ہمارا مالک اُس آدمزاد کے قدم پر گر پڑا ہی یہ دیکھکر لشکر تھم گیا اُدھر رستم
ثانی نے اُسکے سر کو سینے سے لگایا اُسکو بہت کچھ سمجھایا اُسکے دونون ہاتھ رومال سے باندھکر خدمت
مین اخضر پری زاد کے لے چلے اخضر نے جو دیکھا کہ رستم ثانی نے جو اُسکو اُٹھا کر زمین پر دے مارا
اور اُسکے سینہ پر سوار ہین مگر اُسکا لشکر آمادہ جنگ مغلوبہ ہی کمر بندی ہو رہی ہی انھون نے بھی
اپنے لشکر کو حکم کمر بندی دیا اُنکے یہان بھی کمر بندی ہونے لگی فوراً لشکر تیار ہو گیا تخت شاہی سے اُٹھنے
کا ارادہ تھا کہ چالین دیکھا کہ سامنے سے رستم ثانی مع دیو ہامان کے چلے آتے ہین اور یہ
واقعہ بھی دیکھا کہ وہ اُنکے قدمون پر گرا انھون نے چھاتی سے لگایا مگر اخضر واحمر نے نہین دیکھا کہ
وہ دوسرے کام اور تدبیر مین مصروف ہو گئے تھے دیو ہامان کے ہاتھ رومال سے بندھے ہوے ہین
اور اُسکا لشکر اپنے مقام پر قائم ہی کیونکہ جب زنگارہ نے دیکھا کہ آدمزاد نے ہامان کو چھوڑ دیا وہ
اُسکے قدمون پر گرا اُسنے سینہ سے لگایا تو اُسنے حکم لشکر کو دیا کہ ابھی ٹھہرو جاؤ دم لے لو اُس واقعہ کو
دیکھ لو کہ ہوتا کیا ہی یہ دوسرا واقعہ کیا ہوا شاید تمھارے مالک نے اُسکی غلامی قبول کی خیر یہ تو ام

خلاف ہوا مگر من اسکو درست کرون تو پھر پہلے جیسا جی چاہے گا وہ کرونگی مین تو کبھی اپنا مذہب آپکی ترک نہ کرونگی بلکہ مقابلہ کرونگی یہ کہکر لشکر کو حکم دیا کہ پڑاؤ پر واپس چلو اسوقت مقابلہ کرنا خلاف امر ہی اور خلاف مصلحت ہی کیونکہ تمہارے مالک کے ناموس کا گذرے گا اب اسوقت دیکھا جاے گا کہ جب وہ ہم سے مذہب کے ترک کرنے کو کہین گے اسوقت جسکا جی چاہے اسکا ساتھ دے اور جسکا جی چاہے میرا ساتھ دے مین لڑکر اپنی جان دونگی مگر مذہب نہ ترک کرونگی یہ کلام کرتی ہوئی لشکر کو لے کر واپس گئی لشکر فرودگاہ پر اترا اور دن کا تھکا ہوا تھا کر کھولی اپنے اپنے مقام پر ہر ایک دیو بیٹھا یہان تو اب سب کو یہ فکر ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی ادھر رستم ثانی نے ہامان کو لاکر بادشاہ کے قدمون پر گرایا اور عرض کیا کہ اب اسکی خطا معاف کرین یہ اب اپنی حرکت پر نادم ہی جیسا اسنے کیا اسکی سزا پائی آپ کریم ہین اسکے کسی امر کا خیال نہ کرین یہ عذر کرتا ہی بادشاہ نے بھی اسکو اپنے گلے سے لگایا اور کہا کہ مین نے اسکی خطا معاف کی رستم ثانی نے کہا کہ میری یہ راے ہی کہ اسکا منصب اسکو عنایت فرمایئے گا اسکو غرت پھر دیجیے گا بادشاہ نے فرمایا کہ جو آپ کی راے ہوگی وہ کرونگا ہامان نے کہا کہ اب مین اس منصب کا خواستگار نہین ہون میری یہ خواہش ہی کہ مین آپ کی خدمت مین ہر وقت مثل غلامون کے رہون کیونکہ آپنے مجھکو وہ عزت دی ہی کہ جان بخشی کی کیا کوئی کرے گا پھر مین کیونکر آپکے قدمون سے جدا ہون یہ منصب آپ ہومان کو مبارک رہے رستم ثانی نے کہا کہ تین بھی تو بیٹے ہرن ہین ہامان نہین ہون تم اپنا منصب لو اسنے عرض کیا کہ میرا دل اب اس منصب کو نہین چاہتا ہی رستم ثانی نے کہا کہ جانے دیجیے جب وہ وقت آئے گا ابھی تو ہمارے مہمان ہین جب شہر مین پہنچینگے اسوقت جو مناسب ہوگا دیکھا جاے گا بس اسی وقت بادشاہ نے حکم دیا کہ سب نے شکر باری بجا لائے ادا کیا بجا لائے سب نے سجدۂ شکر ادا کیا اور خوش ہوا بادشاہ نے حکم دیا کہ نقارہ بجاے رنگ رنگ ہو ہر خیمے کے چلمن فوراً ایک پری آئی ناچی اور یہ غزل گائی غزل

خون ابلتا ہی مجھ عاشق دلگیر کا — بن گیا رشک شرر جوہر ہر شمشیر کا
دھیان ہی ہر دم مجھے اس ماہ سی تصویر کا — سامنا ہی روز برق طور کی تنویر کا
دیکھنا ہون جب نگہ ابرو کمانے موتے — نشہ خون ہی مگر سوفار تیرے تیر کا
[illegible] — مچھلیون کو شبہہ ہوگا دام ماہی گیر کا
[illegible] — طائر روح روان کو پر لگا دے تیر کا
[illegible] — ڈھیر اتنی برا کھ کا تودہ ہی اک کشمیر کا
[illegible] — منعمون تم کو ارادہ ہی عبث تعمیر کا
[illegible] — بار کو جھونا تو ان نازک [illegible] — مجھ پہ ہی احسان جذب دل تری تاثیر کا
[illegible] — بھول جاتے ہین یہ عالم ہی تری تقریر کا
[illegible] — ماں جایئن کیون نہ ہم تو ہی تری شمشیر کا
[illegible] — آنکھ سبز ہین اثر ہی سرمہ تسخیر کا
[illegible] — ہی یہ عالم نقش پاے یار کی تنویر کا

اسکے بعد بادشاہ نے حکم دیا کہ لشکر [illegible] واپس چلے کیونکہ دیو ہامان نے اطاعت قبول کی اور اسنے [illegible] واپس [illegible] اپنے جانے قیام کی طرف روانہ ہوا دونون

بادشاہ رستم ثانی پر زر نثار کرتے ہوے طرف بارگاہ کے چلے تمام لشکر خوش تھا دیو ہامان رکاب
پر رستم ثانی کے ہاتھ رکھے ہوے تھا یہانتک کہ تمام لشکر قیامگاہ پر پہونچا برائے نذر اگہ پرداد بارگاہ
وغیرہ برپا ہوئی اُسکا بھی لشکر اُترا برلے ناموں وسط لشکر مین ایک بارگاہ برپا کی گئی یہسب انتظام اُسیوقت
کیا گیا دونون بادشاہ اگر بارگاہ مین بیٹھے رستم ثانی اپنے دنگل پر متمکن ہوے اور سب سردار اپنی اپنی
کرسیون اور دنگلون پر بیٹھے دربار آراستہ ہوا دیو ہامان عقب رستم ثانی مثل غلام حلقہ بگوش کے استادہ
ہوا دیو ہامان بھی سر سے پٹی باندھے ہوے اپنے دنگل پر بیٹھا تھا گو کہ وہ ایسا رسمی نہ تھا کہ دربار مین نہ
آسکے مگر فرط خوشی سے اُسکو تاب نہ رہی اُسی حالت مین چلا آیا اُسوقت رستم ثانی نے جو دیکھا کہ ہامان
عقب پشت استادہ ہی فرمایا کہ ای ہامان تو کیون استادہ ہی یہان آکر بیٹھ کیون ہمکو ذلیل کرتا ہی ہامان نے
عرض کیا کہ میرا اب یہی منصب ہی مجکو یہ بڑی عزت ہی کہ مین آپکی خدمت کرون مگر رستم ثانی نے قسمین دیکر
اُسکو اپنے برابر کرسی پر بٹھایا جب وہ بیٹھ چکا تو اُسوقت رستم ثانی نے کہا کہ ای ہامان اب تم اپنے لشکر
کے بارے مین کیا کہتے ہو آیا وہ بھی مسلمان ہوگا یا نہین کیونکہ تم اُسکے بادشاہ تھے جبکہ تم مسلمان ہوگئے تو
اُسکو کیا عذر ہوگا ہامان نے دست بستہ عرض کیا کہ مین ابھی اُسکے بارے مین کچھ عرض نہین کرسکتا ہون کہ آیا
وہ میری اطاعت کریگے کسی جانب کو چلے جائینگے مگر اسقدر امیدوار ہون کہ اگر اجازت ہو
تو اپنے لشکر مین جاکر اُنکے افسرون کو جمع کرکے بابت تبدیل مذہب کے کہون اگر وہ قبول کرین تو اُنکو لاکر
آپ کے قدمون پر گراؤن ورنہ اُنکو اپنی ملازمت سے چھڑا دون کیونکہ جب وہ میرے تابع حکم نہین ہین
تو پھر کس کام کا اور اپنی زوجہ کو بھی مسلمان کرون اور سب کو لیکر حاضر خدمت ہون رستم ثانی نے کہا کہ جاؤ
مگر چند دیو یہان سے ہمراہ لے جاؤ کہ تم تنہا ہو وہ قریب چھ سات لاکھ کے ہین کہین ایسا نہو کہ وہ جب تبدیل
مذہب کو کہو تو راضی نہون تمکو غصہ آجائے اور جنگ وجدل کی نوبت پہونچے تو اُسوقت یہ دیو تمہاری مدد کرین
ایک دیو یہان آکر خبر کرے ہم مع لشکر وہان پہونچین ہامان نے عرض کیا کہ غلام کے ہمراہ کسی کے جانیکی
کوئی ضرورت نہین ہی غلام کسی سے کم نہین ہی دوسرے میرا لشکر تابع حکم ہی جو مین کہونگا وہ قبول کریگا
اور اگر نہ منظور کریگا تو مین اُسوقت واپس آؤنگا اور یہان سے لشکر لیکر جاؤنگا اور مقابلہ کرونگا ابھی سے
کیون اپنے ہمراہ دیوؤن کو لیجاؤن اگر مجکو کچھ بھی خوف ہوتا تو مین خود عرض کرتا کہ میرے ہمراہ دیو کردیجے
رستم ثانی نے فرمایا کہ تمکو اختیار ہی اگر اطمینان ہی تو خیر مگر اسکا خیال رہے کہ اگر وہ مذہب قبول کرنے
مین انکار کرین تو غصہ نہ کرنا خاموش ہورہنا اور چپکے چلے آنا یہان آکر اُسکا بندوبست کرنا دیو ہامان نے عرض
کیا کہ جیسا حکم صادر ہوا ہی اُسی کی پابندی کرونگا آپ اطمینان رکھین اسکو تو یہ منظور تھا کہ مین جاکر اپنی زوجہ سے
کہ آؤن کہ تم یہ خیال نہ کرنا کہ مین مسلمان ہوگیا ہون مگر مصلحت مین نے ایسا کیا جب موقع پاؤنگا حریف کو
قتل کرکے چلا آؤنگا سوائے اس تدبیر کے دوسری تدبیر نہین ہی کیونکہ حریف زبردست ہی اب تمکو لازم
ہی کہ کسی جانب کو مع لشکر چلی جاؤ دوسری خطر رہو کہ مین اس آدم زاد کو قتل کرکے آؤنگا تو اخضر
سے مقابلہ کرونگا ایسے ایسے خیال کرکے لشکر مین جانے کی خواہش کی تھی مگر جب رستم ثانی نے کہا کہ دیو
لیتے جاؤ تو اسکو خیال آیا اگر دیو میرے ہمراہ جائینگے تو مین اپنا کام سرانجام نہ دینے پاؤنگا اور راز ظاہر
ہوجائیگا بنا بنایا کام بگڑ جائیگا اس سبب سے دیوؤن کے ساتھ لیجانے سے انکار کیا جب رستم ثانی نے
یہ کہا کہ تمکو اختیار ہی وہ بہت خوش ہوگیا اور دوڑکر قدمون پر گر پڑا کہ ای آقا مین تو آپ کو اسقدر رحمدل نہ جانتا تھا
کہ آپ یون میرے ساتھ برتاؤ کرینگے اسکا یہ ارادہ ہی کہ ایسا کچھ کرون اور ایسی خدمت کردن کہ سوائے

میرے یہ کسی کو اپنا دوست نہ خیال کرن اُسی پردے مین دشمنی کرون کیونکہ کسی نے اپنر فتح نہین پائی ہی
مگر ہان اُسنے کہ جسنے اِنکے ہمراہ مکر کیا دوستی کے پردے مین دشمنی کے خیال سے یہ ایسی ایسی حرکتین
کرتا ہی کہ جسمین میرا نقصان زیادہ ہو بس جب یہ فرمون پر گرا تو رستم ثانی نے اِسکو گلے سے لگایا اور
کہا کہ کیون تو اِسقدر انکسار کرتا ہی مین صاف ہون اب جو دیکھا تو آنکھون سے اُسکی آنسو جاری ہین انھون نے
دریافت کیا کہ تم روتے کیون ہو اُسنے عرض کیا کہ کیا عرض کرون مجکو جسوقت کہ یہ خیال آتا ہی کہ تونے
اپنے مالک کے ساتھ نمک حرامی کی اور اُسکے ناموس کو نگاہ بد سے دیکھا دنیا مجکو تمک حرام کہے گی
اور مجکو آخرت مین بھی اِسکی سزا ملیگی اُسوقت مجکو رونا آتا ہی میرا دل بیقرار ہو جاتا ہی رستم ثانی نے
فرمایا کہ تم رنج نہ کرو کوئی تمکو نمک حرام نہ کہے گا اور نہ اِسکا رنج کرو کہ نمک حرامی کی مجکو آخرت مین سزا
نہ ملیگی اور سب گناہ تمھارے خدا بخش دیگا ہامان نے عرض کیا کہ کیا عرض کرون کہ جب اِسکا خیال آتا
ہی کہ مین مرتد ہو گیا تھا اب سوائے دوزخ کے میرا کہین ٹھکانا نہین ہی تو اور زیادہ قلق ہوتا ہی خیال
آتا ہی کہ جب اُس قہار و جبار کا بروز قیامت سامنا ہوگا اور وہ سوال کریگا کہ تونے اغوائے شیطان
کے اپنا مذہب ترک کیا اور کافر ہو گیا ہمارا بھی خوف نہین کیا کیا مجکو آج کے دن کا خیال نہین تھا تو اُسوقت
مین مین کیا جواب دونگا دوسرے سُنا جاتا ہی کہ وہ دن کئی ہزار دنون کے برابر ہوگا آسمان و زمین
تانبے کی ہوگی آفتاب سوا نیزے پر ہوگا گرمی بشدت ہوگی کہ مارے پیاس کے زبانین باہر منھ
کے ہونگی تالو چٹخے جاتے ہونگے زبان پر کانٹے پڑے ہونگے دنیا آسدن نفسی نفسی کہتی ہوگی اگر
آقا مین اِسکا جواب کیا دونگا ہرا ضامیرے اِس کام بد کی گواہی دینگے اگر مین اِنکار بھی کرون تو کب
ہوگا وہ عالم و دانا ہی عالم الغیب ہی اُس سے کوئی کام پوشیدہ نہین ہی ایسی حالت مین کیا ہو سکتا ہی
وہ حکم دے گا کہ اِسکو جہنم مین لیجاؤ فرشتگان عذاب مجکو دوزخ مین لیجائینگے کیا حالت ہوگی جب
یہ خیال آتا ہی تو تمام بدن کانپ جاتا ہی رستم ثانی نے فرمایا کہ تو کچھ خوف نہ کر اگر وہ قہار و جبار ہی
تو غفار و آمرزگار بھی تو ہی رحیم بھی ہی کریم بھی ہی تیرے گناہ بخش دیگا کیونکہ تونے توبہ کی ہی تو روز
قیامت کا خوف نہ کر اپنے مالک کو یاد کر دیو ہامان یہ سُنکر خاموش ہو رہا اور عرض کیا کہ ای آقا
آپ کے اِن کلامون سے دل کو کچھ تسلی ہوئی خداوند کریم آپ کو ہمیشہ تا قیام قیامت دنیا مین
ہمارے سرون پر قائم رکھے یہ کہکر عرض کیا کہ حضور اب غلام کو اجازت ملے کہ غلام اپنے لشکر
مین جائے اور اہل لشکر کو سمجھا کر لائے رستم ثانی نے فرمایا کہ جاؤ تمکو منع کرنے کیا ہی تمھارا جہان ہی
چاہے جاؤ تمکو اختیار ہی ہامان نے رستم ثانی کو مجرا کیا اُسکے بعد دو دن بادشاہون کو سلام کیا اور
رخصت ہو کر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوا اب یہان کا حال سنیے کہ جبکہ زنگارہ میدان سے
واپس آئی تھی اور دربار مین گئی تھی دربار کیا سردار سب آکر اپنے اپنے ڈنگلون اور کرسیون پر بیٹھے
اسوقت زنگارہ نے حکم دیا کہ چند دیو جائین لشکر اخضر مین اور وہان کی خبر لائین کہ کیا ہوتا ہی کیونکہ وہ سب کے
سب ہامان سے کس طرح پیش آتے ہین جبتک تم خبر لے کر نہ آؤ اُسوقت تک مین اپنے خیمۂ آرام کو نہ جاؤنگی
وہ دیو اُسوقت روانہ ہوئے تھے اور لشکر اخضر مین آکر داخل دربار ہوئے تھے سب تقریرین سُنین جبکہ ہامان طرف
اپنے لشکر کے چلا وہ دیو اُس سے قبل بارگاہ سے نکل کر چلے اور داخل بارگاہ ہو کر عرض کیا کہ حضور
ہوشیار ہو جائین کہ آقا آپ سب کے مسلمان کرنے کو آتے ہین انمین وہ بہت باایمان ہو گئے ہین اور
جو تقریر کہ بارگاہ مین سُنی تھی سب بیان کی زنگارہ نے کہا کہ ہان وہ ایسے ہی ہین کہ جہان آکر سب کو

کرینگے جسکو مسلمان ہونا ہوگا وہ ہوگا مین تو مقابلہ کرونگی اپنا مذہب آبائی نہ ترک کرونگی یہان یہ تقریر
ہو رہی تھی کہ ہامان دربار بلا خوف وخطر داخل بارگاہ ہوا اور بطریق اہل اسلام سلام کیا کیونکہ اسنے
راہ مین خیال کر لیا تھا کہ پہلے جاکر سب کو دین اسلام کے قبول کرنے کو کہونگا دیکھون کہ کیا جواب دیتے
ہین دلون کا کیا حال ہی آیا دین اسلام کی جانب راغب تو نہین ہین اگر وہ اقرار کرینگے تو اُنکے دلون
کا حال کھل جائیگا مین اپنا راز اُنپر ظاہر نہ کرونگا اگر وہ انکار کرینگے تو پہلے مین اُنکو خوب دھمکاؤنگا
اگر وہ اس دھمکانے پر دین اسلام قبول کرنے پر راضی ہوے تو اس حالت مین بھی اپنا راز نہ افشا
کرونگا اگر وہ اس سختی پر بھی اپنے دین پر قائم رہے تو اُنکو اپنے راز سے آگاہ کرونگا اور چند دیوٹون
کو اپنے ہمراہ لے کر اپنے ساتھ اپنے کام مین مصروف ہونگا باقی لشکر کو زنگارہ کے سپرد
کرکے کسی شہر کو روانہ کردونگا تاکہ وقت پر مشکل نہ پڑے بس اسنے اسی خیال سے سلام کیا مگر یہان
کسی نے اسکے سلام کا جواب نہین دیا سب خاموش بیٹھے رہے اسنے کہا کہ ای اہل دربار مین تمسے
کیا سوال کرتا ہون کیا تم سب کے سب بہرے ہو یا تصویر تھی ہو کہ میرے سلام کا جواب نہین دیتے
ہو اسوقت زنگارہ نے کہا کہ کوئی تمھارے سلام کا کیا جواب دے تمتو خدا سے نادیدی پرستش
کرتے ہو ہمارے روبرو تعریف کرتے ہو تم تو مرتد ہوگئے ہو تمنے اپنے مذہب کو ترک کیا اب تمھارے
سلام کا کوئی جواب نہین دیگا ہامان یہ تقریر سنکر خاموش ہو رہا اور برابر آکر زنگارہ کے بیٹھ گیا جب
بیٹھ چکا تو کہا کہ اہل دربار مین تمھارے پاس اسواسطے آیا ہون کہ مین نے تو دین اسلام قبول کر لیا
ہی اور اس آدم زاد کی اطاعت قبول کی ہی لہذا مین یہ چاہتا ہون کہ تم بھی مثل میرے دین اسلام قبول
کرو اور میرے ہمراہ اس آدم زاد کے یہان چلو ورنہ مجھکو جواب صاف دو اہل دربار نے تو کچھ
جواب نہ دیا مگر زنگارہ نے کہا کہ ای ہامان تو تو دیوانہ ہو گیا ہی تو نے بخوف جان اپنے مذہب
کو ترک کیا ہی اس بشر کی اطاعت کی یہان کوئی دیوانہ نہین ہی جو اپنے مذہب کو ترک کرے کوئی
ہماری جان تو نہین جاتی ہی اگر جان بھی جائے تو ہمکو گوارا ہی جان جانا بھی ایسے وقت مین روا ہے
مگر مذہب اپنا ترک کرنا نہین قبول ہی کیون ہم اپنا مذہب قدیم ترک کرین یہ تو ہمسے کبھی نہوگا اہل دربار
نے بھی زنگارہ کے کلام کی تائید کی جب زنگارہ نے ایسی تقریر کی تو اُنکو بھی جرأت ہوئی اسوقت
اُنھون نے کہا کہ ہمکو بالفعل منظور نہین ہی کہ اپنا مذہب ترک کرین جسوقت اہل دربار نے انکار کیا تو
ہامان نے کہا کہ اگر تم اپنا مذہب نہ ترک کروگے تو مین ایک کو بھی اپنا ملازم نہ رکھونگا چھڑا دونگا
اور زنگارہ سے کہا کہ تجھکو چھوڑ دونگا جب یہ کلام ہامان نے کہے تو زنگارہ نے کہا کہ بہتر
ہوگا کہ مجھکو چھوڑ دے تو مجھکو کیا چھوڑیگا مین خود تجھکو چھوڑ دونگی کیونکہ میرے تیرے اب مذہب کا
فرق ہو گیا ہی اب میرے تیرے نباہ ہونا مشکل ہی یہ بیکار دھمکی دیتا ہی کیا تیرے چھوڑ دینے سے
کوئی مر نہین جائیگا کوئی تیرا ایمان عاشق نہین ہی کہ تیرے لیے مین اپنا مذہب تبدیل کردون ایسے شوہر
سے مین بے شوہر کی اچھی ہون زنگارہ نے تو یہ جواب دیا اہل دربار نے کہا کہ ہمکو بھی یہی منظور
ہی کہ ہم بر اے نوکری اپنا مذہب ترک کرین ہم ایسی نوکری سے باز آئے جسکو اپنی جان مین عزیز
نہین ہین تو نوکری کیا چیز ہی آپ کل ہمکو نوکری سے چھڑا دیجئے گا ہمنے آج ہی سے استعفا دیا آپ لشکر مین
اور ملازم رکھ لین جو کہ مسلمان ہون ہمارے آپ کے مذہب کا بہت بڑا فرق ہی ہامان نے کہا کہ اگر
تم سب میرا کہنا نہ مانوگے اور نہ میرے کہنے پر عمل کروگے تو مین تم سب کو ابھی ابھی قتل کرونگا ایک کو

زندہ نہ چھوڑونگا سب میرے ہاتھ سے مارے جائینگے یہان دربار مین ابھی ابھی دریاے خون
جاری ہوگا یہ بارگاہ تمام خون سے رنگین ہوگی مین دیو ہامان ہون کوئی اور نہین ہون زنگارہ
نے کہا کہ اگر تم دیو ہامان ہو تو مین زنگارہ ہون یہان کوئی تیری اس دھمکی مین نہ آئیگا یہان جان کسی کو
پیاری نہین ہی جو خوف سے اپنے مذہب کو ترک کرے جیسا کہ تنے ایک خاکی نژاد کے ڈر سے اپنے
مذہب کو ترک کیا باوصفیکہ تو آتش نژاد تھا اگر اپکی کچھ کہا تو تیرے لیے خرابی ہوگی آیندہ بگو اختیار ہی
اہل دربار نے کہا کہ ہم آپ کو کیا اسکا جواب دین ہمکو جان دینا گوارا ہی اگر کوئی اور ایسی تقریر کرتا
تو ہم اُسکو اسکا مزا چکھاتے پھر دیکھتے کہ کیونکر یہ بارگاہ خون سے رنگین ہوتی ہے تنے آپ کا نمک کھایا ہی
اُسکا پاس ہی ورنہ ابھی حال کھل جاتا ایک تو یہ خطا ہے پہلے ہوئی کہ ہم آپ کے کہنے سے اپنے
بادشاہ کو چھوڑکر چلے آئے اور آپ کے شریک ہوے نمک حرام کہلائے اپنا مذہب ترک
کیا اپنے مذہب اصلی پر آئے اِسی خیال سے کہ بعد مدت ایک خیر خواہ مذہب ہی اُسکی خدمت کرین
اگر یہ جانتے تو کبھی ایسا نہ کرتے اب جو کچھ کرنا تھا کیا اب پھر اُسی مذہب مین جائین جسکو کہ بر انحال
کرکے ترک کیا اپنے مذہب اصلی پر آئے اور ایک بادشاہ کی ملازمت ترک کی اُس سے مقابلہ
کیا مہینون لڑے اب کب اُسکے نزدیک ہماری قدر ہوگی ہمکو اب سب نظر حقارت سے دیکھینگے
اب تو ہم کبھی اِس مذہب کو ترک کرینگے ہم مثل آپ کے نہین ہین جو قصد کیا وہ کیا آپ نے سنا ہوگا
کہ قول مردان جان وارد سخن مردان نسیا ہم آپ کو ایسا لون مزاج جانتے تو کبھی بادشاہ سے د
بگاڑتے کیا کرین افسوس آپ کے نمک کا پاس ہی دیو ہامان نے کہا کہ واہ واہ میرے نمک کا
تو یہ پاس اور بادشاہ کے نمک کا کچھ پاس نہین کیا کہ جسکا برسون نمک کھایا بس اپکی جو کچھ کہا تو ایک
کے تن پر سر نہوگا اہل دربار نے کہا کہ بس لے بس اپنی زبان کو روکیے زیادہ گستاخی نہ فرمایے اب
گستاخی معاف ہمسے بھی بے ادبی ہوگی ہم پھر کچھ لحاظ نمک نہ کرینگے اگر کوئی یہ کہتا کہ تن پر سر نہوگا
تو اُسکو ابھی ہم سزا دیتے یہان سے زندہ نہ جا سکتا ٹکڑے ٹکڑے کرکے ڈال دیتے یون جو
تقریر اہل دربار نے کی تو فوراً دیو ہامان نے ارے پر ہاتھ ڈالا اُدھر اہل دربار نے بھی اپنے
اپنے حربے سنبھالے اور کہا کہ اب آپ یون دو مین سے بغیر کشت وخون ہوے کچھ کام نہ چلے گا
صرف اِسکا پاس ہی کہ آپ کے ملازم ہین ورنہ سے آپ شاہ ہین ورنہ ہم اسکا مزا آپ کو چکھاتے ابھی
صاحب دبے پر تو چیونٹی کاٹتی ہی اب ہم کیا نمک ٹالین ہمنے چاہا تھا کہ ہم آپ کی برابری نہ کرین
مگر آپ کو خود منظور ہی کہ برابری ہو اب ہم کیا کرین یہ جو ہامان نے دیکھا کہ اہل دربار کسی طرح اپنا
مذہب ترک نہ کرینگے نہ زنگارہ یہ سب کے سب اپنے مذہب پر پابند ہین بس اسنے فوراً یہ کہا کہ کیا
کرون مجکو حکم نہین ہی کہ مقابلہ کرنا ورنہ مین ابھی تمکو اسکا مزا بتاتا مین اپنے آقا کی عدول حکمی نہین کر سکتا
ہون یہ کہکر زنگارہ سے کہا کہ مجکو تمسے کچھ تعجب مین کہنا ہی جہان ہین ہون اور چند معزز سردار بس اسوقت
چند سردار معزز اُس صحبت سے انتخاب کیے گئے اور زنگارہ ایک خیمہ مین آئی اور وزیر پر چند
دیوؤن کو بٹھا دیا اِنکو حکم دیا کہ جبتک ہم سب امر ہین کوئی اُس خیمے مین نہ آسکے اِسکا خیال رہے ورنہ
عدول حکمی کی سزا ملے گی اب یہان دیو ہامان ہی زنگارہ اور چند دیو معزز ہین جو کہ تمام فوج کے افسر
اعلے ہین اُسوقت ہامان نے کہا کہ واہ واہ تم سب کے سب خوب اپنے مذہب پر قائم ہو مین تمکو
ایسا نہ خیال کرتا تھا مین جانتا تھا کہ تم سب کے سب اگر مین مسلمان ہونگا تو میرا ساتھ دوگے مگر ثابت

ہو گیا کہ تم اپنے مذہب پر قائم ہو جان کی تمکو پروا نہین ہی شاباش و مرحبا جوان مرد ایسے ہی ہوتے ہین سنے اب آگاہ ہو کہ مین نے جو یہ تقریر کی تو صرف اِس خیال سے کی کہ دیکھون تم اپنے مذہب پر ثابت ہو یا نہین مگر تمکو مین نے اپنے خیال کے خلاف پایا مین خیال کرتا تھا کہ تم میرے کہنے پر عمل کروگے مگر اُسکے خلاف نکلا اب تم سب مجکو مسلمان تصور کرتے ہوگے آگاہ ہو کہ مین مسلمان نہین ہوا ہون صرف مین نے بمصلحت یہ کیا ہی کہ اُسکی اطاعت کی ہی کین میرے دل سے محبت ابلیس کی نکل سکتی ہی اگر یہی ہوتا تو مین مذہب اسلام کیون ترک کرتا ارے اب تو جو کہا وہ کہا مگر مصلحت یہ ہی کہ مین پھر دونون اُسکا مذہب اختیار کرون اور اُسکی اطاعت کرون مین نے پھر دین اسلام قبول کیا ہی وہ مصلحت یہ ہی کہ حریف زبردست ہی بغیر کرے یہ دفعل ہوگا اب تم سب دیکھنا مین اِسکو یا تو قتل کرتا ہون یا کمین سے پھنسا کر آتا ہون اور اخضر سے اِسکا عوض لیتا ہون جیسا اُسنے مجکو عاجز کیا ہی اگر اُس سے سوا نہ پریشان کرون تو اپنا نام ہامان نہ پاؤن مگر اِسکو کچھ زمانہ درکار ہی خیر مین تدبیر کرونگا کیونکہ جبتک اُنپر بالکل یہ نہ ثابت ہو جائیگا کہ یہ مسلمان ہی تو میرا اعتبار نہ کرینگے مین بھی اُس آدم زاد کی اِسقدر خدمت کرونگا کہ اُسکو میرا اعتبار بخوبی ہو جائے اور میری دوستی کا یقین واثق ہو دشمنی کا خیال دل سے برطرف ہو جائے پھر اُسوقت مین دوستی کے پردے مین عداوت کرونگا یہ اکام ہو جاویگا یہ مصلحت ہی جو مین نے بیان کی یہ میرا ارادہ ہی اِسکو کسی پر ظاہر نہ کرنا مین نے تمکو جب ایسا خیال کر لیا تو بیان کیا اب میری رائے یہ ہی کہ زنگارہ تم سب کو ہمراہ لے کر قلعۂ قنہار یہ کو کہ جو مسکن دیو قنہار کا ہا چلی جائین میری وہان منتظر رہین مین یہان سے اپنا کام کر کے اُنکے پاس آؤنگا اور اُسوقت اخضر پر لشکرکشی کرونگا یہ انتظام اِسواسطے ہی کہ لشکر مجکو جمع کرنا نہ پڑے سامان جنگ تیار پاؤن چند دیو وہ بھی میری طرح تمکر سے مسلمان ہون اور میرے پاس رہین اِسوقت تو مین دربار مین جاکر اُس جوان سے یہ کہونگا کہ مین نے بہت اُنکو فہمائش کی مذہب اِسلام کی پہلے تو انکار کیا جب مین بگڑا اور نوبت فساد کی آئی تو اُسوقت میری بی بی نے مجھ سے الگ جاکر یہ کہا کہ تم ہمکو ایک شب کی مہلت دو کہ ہم اپنے اہل لشکر کو راضی کرین پہلے تو مین منظور نہین کرتا تھا جب اُسنے بہت کچھ کہا تو مین نے مانا یقین ہی کہ وہ کل سب کے سب مسلمان ہون بھی کہونگا مین جو مسلمان ہو گیا تو اُسنے کل لشکر کو اپنی طرف کر لیا سب کے سب میرے خون کے پیاسے ہو گئے ہین میرے حکم کو نہین مانتا مگر وہ اُن سبکو راضی کر لیگی کیونکہ اب وہ سب کے سب اُسکے پابند ہین کیونکہ اُنکو ایک سردار ملگیا یقین ہی کہ وہ کل مذہب اِسلام قبول کرنے کا اقرار کرین اور اگر نہ مانین گے تو آمادۂ فساد ہونگے تو پھر مین اُسنے مقابلہ کرونگا اُنکی حقیقت کیا ہی اور یہ چند دیو جو کہ میرے ہمراہ ہین یہ مسلمان ہوئے ہین اُنھون نے میری رفاقت نہ ترک کی اِنکو مین اپنے ہمراہ لایا ہون اور یہی تقریر مین باہر نکل کر بیان کرونگا جو کہ بیان کی اور مین یہان سے باہر چل کر پھر تجھسے سوال اِسلام کرونگا تو تم انکار کرنا مین آمادۂ فساد ہونگا اُسوقت بھی تقریر کرنا مین بہت انکار کرونگا کسی صورت سے نہ منظور کرونگا اُسوقت تم میری خوشامد کرنا آخر کو مین ان لونگا مگر وہ چند دیو جو کہ میرے ہمراہ جائینگے اُنکو تو اِس حال سے آگاہ کرنا ضرور ہی زنگارہ نے کہا کہ وہ کیونکر آگاہ ہون ہامان نے کہا کہ اُنکو یہان بلا لو بس اُسی وقت چند دیو جو کہ ہامان نے پسند کیے اُنکے نام لے کر پکارا وہ سب

دیو دربار مین حاضر تھے اُنسے کہا کہ اُن دیوؤن کو بلالو مجھ اُنسے کچھ کام ہی اُن دیوؤن نے اُسکے دربار مین جاکر کہا کہ چلو تمکو ملکہ بلاتی ہین وہ سب اُسکے سب یہ سُنکر اُسی وقت وہان سے چلے یہان ہامان نے کہا کہ مین اُن دیوؤن کو اِسواسطے بھیجا رکھتا ہون تاکہ مین ہر روز کی خبر تمکو کرتا رہون اگر مین غافل ہون تو میرے علاج مین کوشش کرین دوسرے اپنے حال کا کوئی تو جاننے والا ہو کوئی تو اپنا رازدار و خیرخواہ ہو اُس لشکر کے دیوؤن سے تو مین اپنا [illegible] نہین بیان کرتا جو کوئی رائے دینا ہو تو کس سے لون اِس سبب سے [illegible] ہامان یہ تقریر ہو رہی تھی کہ وہ دیو آگئے اُنسے تمام کیفیت بیان کی [illegible] کہا کہ بس آج شب کو تم سب لشکر کو لے کر چلے جاؤ [illegible] مین بادشاہ دیناکہ ای دیو ہامان آگاہ ہو کہ تم [illegible] مذہب سے کہا ہم سب نے انکار کیا تھا تو [illegible] آمادہ فساد ہوئے تھے تجکو مذہب ترک کرنا [illegible] کوئی نہین راضی ہو لہذا اجتو مین جاتی ہون جب اپنے [illegible] کیونکہ مجکو جان سے جانا گوارا ہی ترک مذہب گوارا نہین کرتی [illegible] درست نہین ہی بس یہ رقعہ مین نے تمکو تحریر کیا تم [illegible] دھوکا دیتی ہون تم مرد ہو کر دھوکا کھا گئے بس [illegible] کو قلعۂ قہقہار مین جاکر میرے حال سے آگاہ کرنا یا [illegible] اسوقت دربار مین بگڑ دنگا تو اُسکا سبب یہ ہی کہ شاید کوئی مجھ [illegible] راز افشا ہو جائیگا سب کام بگڑ جائیگا کچھ ہاتھ نہ آئیگا [illegible] سنے کی تو زنگارہ سے نے کہا کہ تمکو خوف کا ہیکا ہی تم [illegible] کو چلا جائیگا اسوقت پھر لشکرکشی کرنا یہ تو ممکن نہین کہ خبر [illegible] نہوگی ہامان نے کہا بہتر تم عورت کی قسم سے ہو عورتین [illegible] بھی باتین کہین اِسمین تمھارا گیا نقصان ہی زنگارہ نے کہا کہ اچھا تمکو اختیار ہی مگر یہ بتاؤ کہ تم میرا جی چاہے کہ تمکو دیکھون تو کیونکر آؤن دیو ہامان نے کہا کہ مجھ [illegible] بہانے سے کسی صحرا مین مع اپنے ہمراہیون کے آؤنگا وہان تم بھی آنا ملاقات ہو جائیگی ہر ایک ملاقات کے ہوتے کا ہی زنگارہ خاموش ہو رہی دیو ہامان نے اُن افسرون سے پوچھا کہ یہ تدبیر جو مین نے کی تو کچھ عمدہ ہی یا نہین اُنھون نے کہا کہ بہت خوب ہی ہمین بھی بہت پسند آئی ہی بس ہامان و زنگارہ اور وہ افسر یہ تقریر کرکے باہر چلے یہان دربار مین جو دیو بیٹھے تھے وہ باہم یہ تقریر کر رہے تھے کہ اگر زنگارہ اور افسر ہمارے ہامان کے کہنے کو منظور بھی کرینگے تو ہم نہین منظور کرینگے بلکہ یہان سے چلے جائین گے ہمکو اب ترک مذہب گوارا نہین ہر مذہب نہوا لڑکون کا کھیل ہو گیا کہ جب چاہا بنایا اور جب چاہا بگاڑ ڈالا گویا مٹی کا گھروندا ہو گیا کہ جب میل ہوا توسب نے ملکر بنایا اور جب بگاڑ ہوا تو توڑ ڈالا ہم ایسے مذہب سے باز آئے ہم سب صاف انکار کرینگے اگر ہم قبل سے جانتے کہ یہ ہوگا تو ہم پہلے ہی سے ترک مذہب کرتے یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ہامان و زنگارہ و افسر دربار مین آئے اور سب اپنی جگہ پر قائم ہوئے جب

سب بیٹھ چکے تو ہامان نے کہا کہ ای زنگارہ تجنے تجکو تخلیہ مین بھی نصیحت کی مگر تجنے : مانا لہذا اب مین اپنی تقریر کو ختم کرتا ہون کہ اگر تجکو ترک مذہب نہین منظور ہی تو اسوقت سامان جنگ کر و مین بغیر تجکو مسلمان کیے ہوے یہان سے نہ جاونگا یا تجھکو اسیر لیجاونگا یا اپنی جان دونگا یہ کلام کرنا تھا کہ سب کے سب جو کہ تخلیہ مین شریک تھے بگڑ گئے اور کہنے لگے کہ بس زبان کو سنبھال کر باتین کرو کیا کوئی یہان نامرد ہی کہ آپ سر لیجاینگے اور افسر بھی سب کے دکھانے کو برہم ہوے اور زنگارہ سے ہی تکرار ہونے لگی نوبت یہان تک آئی اسوقت زنگارہ نے وہی تقریر کی جو کہ مجلس مین سنا چکی تھی بیٹھ تو ہامان نے بہت انکا کیا مگر بعد انکار بسیار راضی ہوا اور زنگارہ کی جانب سے اقرار ہوا کہ ہم اسکا جواب کل دینگے اپنے اہل لشکر سے اتفاق راے کرلین اگر وہ تبدیل مذہب پر راضی ہوے تو خیر نہین تو مقابلہ کرینگے ہامان خاموش ہو رہا اور پھر اسی وقت وہان سے اٹھکے طرف لشکر اخضر پریزاد کے روانہ ہوا یہان بعد جانے ہامان کے اہل دربار نے زنگارہ سے کہا کہ آپ نے اسکو کیون جانے دیا قتل کر ڈالا ہوتا کیونکہ اب وہ مرتد ہوگئے ہین انکا کیا اعتبار ہی اگر آپ یہ خیال کرین کہ ہم مذہب اسلام قبول کرین تو یہ ممکن نہین ہی اگر ہمکو قبول کرنا ہوتا تو ہم اتنے دنون سے پہلے ہی قبول کرتے زنگارہ نے کہا کہ آپ سب صاحب کیون گھبراتے ہین مین جب آپ سے کہون کہ آپ دین اسلام قبول کرین تو آپ یون بگڑین وہ سب اہل دربار اس تقریر پر خاموش ہو رہے زنگارہ نے دربار برخاست کیا وہ دیو جو کہ چلنے پر راضی ہوے تھے وہ بھی دیو ہامان کے ہمراہ چلے گئے تھے یہ تو سب طرف لشکر اخضر پریزاد کے چلے اب اُدھر دربار اخضر پریزاد کا حال سنیے کہ وہان کیا تقریر ہوئی جب دیو ہامان رستم ثانی سے اجازت لے کر اپنے لشکر کو گیا اسکے جانے کے بعد اخضر پریزاد نے رستم ثانی سے کہا کہ یہ آپ نے کیا کیا کہ اسکو جانے دیا ابھی تو آپ اسکو زیر کرکے لاتے اگرچہ اسنے غلامی و اطاعت آپکی قبول کی اور مذہب اسلام بھی اختیار کیا مگر کیا اعتبار جو وہان جاکر پلٹ جاوے اور پھر دغا دے تو پھر مشکل پڑے پھر جنگ و جدل کی نوبت آوے اسی مین عمر بسر ہو رستم ثانی نے جواب دیا کہ یہ خیال تو آپ کا درست ہی مگر میرا کیا بگڑیگا مین اسکو پھر زیر کرلونگا یہ مثل آپ نے سماعت فرمائی ہوگی کہ زدہ را میتوان زد کا نقشہ ہوگا مگر اب وہ ایسا نہین کریگا سر جنگ معقول پا چکا ہی مگر مجکو ایسا خیال ہی کہ کہین ایسا نہو کہ وہان جنگ ہونے لگے کیونکہ آپ نے اسکی تقریر ملاحظہ فرمائی ہوگی کسقدر وہ یوم قیامت سے ڈرتا ہی یہ کیونکر وہ اپنے کہنے سے پھریگا اور یہ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ شرع تو ظاہر پرست ہی ظاہر تو اسکا اچھا ہی باطن کا حال خدا کو معلوم ہوگا مگر بڑی دیر ہوئی ہی اب میرا دل چاہتا ہی کہ کسی کو اسکی خبر کو روانہ کرون کہ وہ جاکر خبر لاوے اگر لڑائی ہونے لگی ہو تو مین جاکر اسکی مدد کرون بس اسی وقت رستم ثانی نے چند دیو طرف لشکر ہامان کے روانہ کیے اور انکو حکم دیا کہ تم جاکر خبر تو لاؤ کہ وہان ہامان سے لڑائی تو نہین ہو رہی وہ دیو اُدھر کو روانہ ہوے یہان دربار اسی طرح آراستہ ہی کہ وہ دیو چلے جاتے تھے کہ نصف راہ طی کی تھی کہ سامنے سے دیو ہامان کو مع چند دیوون کے آتے ہوے دیکھا یہ اسکے قریب پہونچے اسنے انسے کہا کہ آپ سب کہان جاتے ہین انھون نے کہا کہ ہم آپ کی خبر کو بحکم شاہزادہ جاتے تھے کہ اسکو یہ خوف ہوا کہ شاید آپ سے وہان مقابلہ ہونے

لگا ہو تو مین بھی جاکر اُنکی مدد کرون یہ تو اب فرمایئے کہ کیا ہوا آپ کہان جاتے ہین ہامان نے کہا کہ مین لشکر کو تمھارے چلتا ہون چلو مین کہا تک اُنکی مہربانیون اور عنایتون کا شکریہ ادا کرون وہ تو میرے اوپر بڑے مہربان ہین اور عنایتین فرماتے ہین یہ کہکر اپنے ہمراہیون سے کہا کہ دیکھا تمنے کیسی مہربانی کرتے ہین پھر مین کیونکر نہ اُنکی غلامی کرون گو کہ مین اپنے لشکر کا بادشاہ تھا مگر یہ عنایت کرنے والا کوئی نہین تھا جہان ایسی عنایتین ہون پھر مین کیونکر نہ اُنکے مذہب کو قبول کرون ایسی ایسی گفتگو کرتا ہوا لشکر اخضر پریزاد مین آیا داخل بارگاہ ہوا رستم ثانی کو سلام کیا اپنی کرسی پر جاکر بیٹھا اپنے دیوؤن کو بھی جاے مناسب پر بٹھایا رستم ثانی نے دریافت کیا کہ کیون اسقدر تمکو کیون دیر ہوئی کیا وہ سب کے سب مسلمان ہوگئے یا کچھ فساد ہوا ہامان نے کہا کہ کیا عرض کرون یہ چند دیو تو میرے ساتھ آئے ہین انھون نے تو مذہب اسلام قبول کیا باقی نے انکار کیا اور جو تقریر کہ وہان قرار پائی تھی بیان کی اور کہا کہ کل کا وعدہ کیا ہو کہ مین جواب دونگی اگر اُسکے سردار جو کہ قبل مین میرے سردار تھے وہ اُسکے تابع ہوگئے ہین میرے حکم سے اُنھون نے سرتابی کی ہے خیر دیکھا جائیگا کہان جاتے ہین اگر مین نے اُن سبکو تیغ نہ کیا تو اپنا نام ہامان نہ رکھا ہوگا اسوقت تو مین اپنی زوجہ کے کہنے سے چلا آیا ہون مگر صبح کو دیکھون کہ کیا جواب آتا ہے رستم ثانی نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا تم کیون اسقدر تشویش کرتے ہو کیا ہوا کہ جو لشکر تمھارا مسلمان ہوا کوئی اُنکے دل پر تمھارا اختیار نہ تھا ہامان خاموش ہو رہا بعد اسکے دربار برخاست ہوا سب جاکر آرام پذیر ہوے کہ وہ رات یہان تو اس حالت مین بسر ہوئی ہے سب بعیش و عشرت آرام کر رہے ہین اُدھر جب قریب دوپہر رات کے پہونچی تو زنگارہ نے سب افسرون کو طلب کیا اور کہا کہ سامان سفر کرو مین اسی وقت یہان سے طرف قلعہ قہقاریہ کے کوچ کرونگی یہ بات جو زنگارہ نے کہی تو افسرون نے کہا کہ آپ نے تو ہامان سے اقرار کیا تھا یہ کیا آپ نے کہا اور کہا تھا کہ مین تمکو کل بابت تبدیل مذہب کے جواب دونگی یا اب یہان سے کوچ کرتی ہین زنگارہ نے کہا کہ وہ اسوقت صرف دفع بلا کے لیے کہا تھا کہ میرا سامان جنگ جیسا کہ مجکو چاہیے تھا موجود نہ تھا گو کہ ہامان کے نزدیک سامان جنگ تھا کہ وہ مقابلہ کر رہا تھا مگر میرے نزدیک بالکل بیکار تھا جب مین اپنی راے کے موافق سامان کرلونگی تو اگر مقابلہ کرونگی یہ تقریر جو کی تو جو افسر کہ شریک تخلیہ تھے وہ تو جانتے تھے کہ یہ سبب ہے اور جو شریک تخلیہ نہ تھے وہ اس امر کو یقین سمجھے اُسی وقت اگر سامان سفر کرنے لگے یہان زنگارہ نے اُسی مضمون کا رقعہ لکھکر تیر مین باندھکر برابر لشکر اخضر پریزاد کے نصب کر دیا بعد اُسکے اُسی وقت بجلی کی تمام خیمے وغیرہ بارکراکر صبح ہوتے ہوتے وہان سے مع لشکر طرف قلعہ قہقاریہ کے کوچ کر گئی کہ اسکا ذکر پھر ہوگا مگر اب یہان کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے کہ جب وہ رات تمام ہوئی اور صبح طالع ہوئی سب اُٹھے اپنے کامون سے فراغت کرکے دربار مین آئے یہان اخضر و احمر دونون اژدہا شکل مین تخت پر رستم ثانی و نگل پر آکر بیٹھے کہ دیو ہامان بھی مع اپنے ہمراہیون کے آیا دربار خوب

آراستہ ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ آج مین یہانسے کوچ کرکے داخل شہر ہونگا وہان جاکر اس فتح کا جشن
ہفت روزہ کرونگا کیونکہ اسکی مجھے بہت بڑی خوشی ہی تمام شہر کو آئینہ بندکرونگا ہر جگہ ناچ ورنگ
کرونگا اہل لشکر کو انعام تقسیم کرونگا رستم ثانی نے کہا کہ بہت خوب میری بھی یہی راے تھی مین خود
اسکا جشن کرنے والا تھا کہ اتنے مین ایک دیو سے ہامان نے کہا کہ کوئی جاکر خبر تو لاے کہ میرے
لشکر مین کیا ہو رہا ہی کیونکہ نہ آنیکا وعدہ دیا تھا کہ مین کل صبح کو جواب زبانی ایک دیو کے
بھیجدونگی ابتک جواب کیون نہین آیا اسکا کیا باعث ہی کیونکہ اسقدر دن چڑھ آیا اگر اسکو مذہب اسلام
قبول کرنے سے انکار ہو تو مین اسکا بندوبست کرون اگر انکار نہو تو وہ آکر میرے آقا کے قدمون
پر گرے مسلمان ہووے تمام لشکر مذہب اسلام قبول کرے دیو ہامان ابھی یہ تقریر کر رہا تھا
کہ ایک دیو دربار مین حاضر ہوا مجرا گاہ سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ غلام کچھ عرض کرنے کو حاضر
ہوا ہی حکم ہوا کہ بیان کر اسنے وہ رقعہ پیش کیا اور عرض کیا کہ غلام اسوقت سیر کرتا ہوا بیرون لشکر
نکل گیا اتفاق سے گذر غلام کا طرف لشکر ہامان کے ہوا وہان جاکر دیکھتا ہون کہ جہان لشکر اترا ہوا تھا وہان
پر خاک اڑ رہی ہی میدان صاف ہی کسی دیو و پری کا نشان نہین ہی نہ کوئی خیمہ ہی نہ بارگاہ صرف کچھ ظروف ٹوٹی پڑے ہین
یہ غلام بہت حیران ہوا کہ ابھی شام تک تو یہان لشکر تمہارے نے لشکر کیا ہوا وہان سے متفکر واپس ہوا کہ خدمت
حضور مین عرض کرون جب قریب اپنے لشکر کی سرحد کے پہونچا تو دیکھا کہ ایک نیزہ نصب ہی
اسمین ایک کاغذ بندھا ہوا ہی مین نے خیال کیا کہ یہ تو نیا واقعہ ہی اسکو ضرور دیکھنا چاہیے مین نے
اس نیزے کو اکھاڑا اور اس کاغذ کو کھولا اسکے سرنامے پر تحریر تھا کہ یہ رقعہ ہی طرف سے
زنگارہ کے خدمت مین اخضر پریزاد و رستم ثانی و دیو ہامان کے مین اس رقعہ کو لے کر
حاضر خدمت ہوا وہ رقعہ یہی ہی جو حضور مین پیش کیا خداوندا اسکو ملاحظہ فرماین بادشاہ نے خود
اپنے ہاتھ سے لفافہ چاک کیا اور اسکو کھول کر معائنہ کیا اور تمام مضمون مذکورۂ بالا جو کہ قبل مین
بیان ہو چکا ہی پڑھا رقعہ پڑھکر مسکرائے اور وہ رقعہ ہاتھ مین رستم ثانی کے دیا کیونکہ اس رقعہ
مین اسکا بھی نام تھا انھون نے بھی پڑھا وہ بھی ہنسے انھون نے دیو ہامان کو دیا اسنے بھی پڑھا
رقعہ پڑھکر دل مین تو اسکی عقلمندی پر خوش ہوا کہ یہ جو نوکر آیا تھا کہ میرے نام تحریر کرنا اسنے
اخضر پریزاد و رستم ثانی کا نام اپنی طرف سے شریک کر دیا مگر بظاہر سب کے دکھانے کو
اور اپنا رسوخ بڑھانے کو بہت غصہ کیا اور کہا کہ ابھی مین جاتا ہون جہان وہ فتنہ ملیگی اسکو قتل کرونگا
میرے ہاتھ سے بچ کے جائیگی کہان مجکو دھوکا دیا اور تحریر کرتی ہی کہ یون دھوکا دیتے ہین افسوس
بڑا مکر کیا مین اسوقت اس مکر کو نہ سمجھا ورنہ اسی وقت فیصلہ کر لیتا بڑی خرابی ہوئی آقا اسنے
دل مین خیال کرینگے کہ اسنے ہمسے فقرہ کیا میری بات رائگان ہوئی یہ کہکر سب کے دکھانے کو
اپنے دنگل پر سے اٹھا ہونٹھ بھی چباتا ہی دانت بھی پیستا ہی چہرہ بھی سرخ ہوا جاتا ہی مونچھون کو بھی
تاؤ دیتا ہی ہر مرتبہ یہی کلام ہی کہ جاکر اس فاحشہ کو قتل کرتا ہون جب رستم ثانی نے دیکھا کہ اسکو بہت
غصہ آیا ہی اور قصد جانے کا کیا ہی تو فرمایا کہ ای دیو ہامان تمکو لازم ہی کہ ہمارے کہنے پر عمل کرو
جو ہم کہین اسکو قبول کرو ہامان نے عرض کیا کہ مجکو حضور کے حکم کے بجالانے مین کوئی عذر
نہین ہی مگر حضور اس خاصہ کے بارے مین کچھ نہ ارشاد کرین وہ کہنا مین آپ کا شاید نہ مانون
تو عدول حکمی ہوگی کیونکہ میرے تمام جسم مین آگ لگی ہوئی ہے کہ دیوانی ہو کر مجکو دھوکا دیا اور مین

دھمکے مین آگیا میری عقل کو اُسوقت کیا ہوگیا تھا کہ مین نے یہ خیال کیا کہ اگر یہ فتنہ دے کر
چلی جائے تو کیا ہوگا افسوس صد افسوس کہ آپ سے مجکو شرمندہ کیا مین آپکے روبرو اپنا
مُنہ نہین اُٹھا سکتا ہون اور آنکھین نہین چار کر سکتا ہون یہی جی مین آتا ہی کہ اگر اُسکو پاجاؤن تو اُسکے
گوشت کو کاٹ کر داغ و زخم کو دون اور مجکو رحم نہ آئے رستم ثانی نے کہا کہ اچھا جو کچھ ہوا
ہوے دو جو گوئی برائی کریگا اُسکی سزا پائیگا اگر وہ مکر کرکے ادھر کا دے کر لشکر چلی گئی تو
تو جائیگی کہان ایک دن اُسکا بھی زور تہ تیغ بیداد ہی وہ خود ہی تحریر کرتی ہی کہ مین سامان جنگ
درست کرلون تو آکر مقابلہ کرونگی جبکہ وہ یہ تحریر کرتی ہی تو پھر جلدی کیون گوارا کرو جب وہ آئیگی
اُسوقت دیکھ لیا جائیگا یہ کیون کرو کہ اُسکے عقب مین لشکرکشی کرکے جاؤ جبکہ دشمن خود اقرار مقابلہ
کرے تو پھر رنج کاہے کا شرمندگی کاہے کی ارے اپنی اولاد پر تو قابو ہوتا نہین ہی بہ تو
پھر جو رو ہی ہی معلوم یہ ہوتا ہی کہ اُسکو افسران لشکر نے اغوا کرکے یہ فعل کرایا ہی تو یہان کیا
خوف ہی جو جیسا کریگا ویسا پائیگا ہر امر وقت پر منحصر ہی جب اُسکا وقت آئیگا اُسکے بہم ہونے کے
سامان غیب سے ہوجاوینگے اور خود بخود پیدا ہوجائینگے تمھارے مسلمان ہونے کی کسکو
کب امید تھی ہر ایک یہی گمان کرتا تھا کہ دیو ہامان قتل ہوگا سب کے گمان کے خلاف ظہور
مین آیا ابھی اُن سب کو جو صلہ ہی اچھا اُنکا بھی حوصلہ نکل لے یہ مثل کسی شخص نے سچ کہی ہی کہ
اونٹ جبتک پہاڑ کے نیچے نہین آتا ہی جبتک جانتا ہی کہ مجھ سے کوئی اونچا نہین ہی اور جب پہاڑ
کے نیچے آتا ہی تب قدر کھلتی ہی ابھی اُنھون نے کچھ دیکھا نہین کہ کیا ہوا جب خود مقابلہ کرینگی تو
حال کھلیگا کہ ہامان اپنے آقا کی عدول حکمی کی یہ سزا ہی وہ تو قسم عورت سے ہی حورت کو ناقص العقل
کہتے ہین اور ہی بھی یہی کہ جو جیسے کہا وہ اُسپر عمل کرنے لگی تم ایک تھے وہ اِسقدر جو یک زبان
ہوے تو اُسنے اُنکے کہنے کو قبول کیا بادصفیکہ تم خدائے مجازی کا مرتبہ رکھتے ہو مگر تمھارے
کہنے کو نہ مانا عدول حکمی کی اُنکے کہنے پر عمل کیا جب وہ برلے مقابلہ آئین گے اُسوقت دیکھا
جائیگا تم اُسوقت نہ جاؤ دیکھو بادشاہ شہر مین چل کر جشن خوشی کرینگے اُسمین شریک ہو دیو ہامان
نے عرض کیا کہ یہ تو بجا ارشاد ہوا مگر پھر وہی فساد دبا ہی رہا سب یہی تو کہین گے کہ یہ سارا فساد
دیو ہامان کا کیا ہوا ہی جو ابتک نہین گیا ہی رستم ثانی نے فرمایا کہ جو ہم کہتے ہین اُسپر عمل کرو تمکو ہمارے
سر کی قسم اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی قسم یہ کلام جو رستم ثانی نے فرمایا تو دیو ہامان نے
کہا کہ ای آقا مین آپ کی قسم سے مجبور ہون ورنہ مین کبھی نہ مانتا بظاہر تو یہ کہا مگر دل مین کہا کہ کون جانے
ہو اُسکو خود ہی منظور تھا کہ مین نہ جاؤن اونگھتے کو ٹھیلنے کا بہانا ہوگیا وہ بکر تو مسلمان ہوا ہی تھا
اپنے کام کے انجام دینے کو یہان مقیم ہی بس کرسی پر بیٹھ گیا ہر بار غصہ کرتا ہی مونچھون پر تاؤ
دیتا ہی غصہ بہت ہی کہ اِس عرصہ مین بادشاہ نے حکم دیا کہ سامان سفر تیار ہو مین شہر کو جاؤنگا
اُسوقت احمر پیرزادے نے کہا کہ مین بھی یہین سے رخصت ہوتا ہون اخضر پیرزادے نے کہا
کہ تماشاے جشن دیکھ لو شریک جشن ہو لو تو جانا جلدی کاہے کی ہی برسون کے بعد تو آئے ہو
احمر پیرزادہ خاموش ہوا۔ یہان کارپردازون نے تھوڑے عرصہ مین سب سامان درست
کرلیا بارگاہین وغیرہ برپا ہوئین دربار برخاست ہوا سب کے سب محملون پر سوار ہوکر طرف
شہر کے روانہ ہوے اب لشکر قریب بارہ تیرہ لاکھ کے ہمراہ ہی بلکہ محراب پری بھی ہمراہ ہی

بڑے جاہ وحشم سے اخضر پریزاد ان سب کو لے کر شہر کو چلا ہی برابر تخت پر اسکا بھائی ہے
سرور جنی اور سرور جنی دونون اپنے اپنے بادشاہ کے عقب مین بیٹھے ہین دہنی جانب کو شہزادہ
رستم ثانی و دیو ہامان و دیگر سرداران اخضر پریزاد بائین جانب کو دیو ہومان و سرداران
احمر پریزاد عقب مین تمام لشکر شہر کو جاتے ہین انکو تو جانے دیجے اور اب حال زنگارہ
کا ملاحظہ فرمائیے کہ یہ جو موافق فرمائش دیو ہامان کے کوچ کر کے طرف قلعہ قمقہار یہ کے
روانہ ہوئی تو اسنے اس دن کہین قیام نہ کیا قریب شام ایک صحرا مین لشکر کو اتارا وہ رات
تو اس صحرا مین بسر کی صبح کو اٹھکر طرف قلعہ کے روانہ ہوئی چونکہ لشکر دیو قمقہار کا بھی
ہمراہ تھا وہ برابر رہبری کرتا ہوا چلا آتا ہی تین دن تک تو اسنے رہبری کی چوتھے دن یہ
قریب قلعہ کے پہونچی اہل لشکر نے کہا کہ یہ جو سامنے عمارت نظر آتی ہی یہی قلعہ قمقہار یہ ہی زنگارہ
نے کہا کہ یہان کا حاکم کون ہی ایک افسر نے جواب دیا کہ قبل مین یہان کا حاکم دیو قمقہار
تھا جبکہ دیو ہامان نے انکو برائے مدد طلب کیا تو وہ اپنے بھائی دیو قنطور کو حاکم کر کے
اور ایک لاکھ دیو اُسکے زیر حکومت کر کے اور تین لاکھ کا لشکر اپنے ہمراہ لے کر کے
شوہر کی مدد کو روانہ ہوئے تھے راہ مین وہ واقعہ درپیش ہوا اب بھی وہی حاکم ہین گے یہ لشکر
زنگارہ نے کہا کہ کوئی جاکر انکو خبر کرے کہین ایسا نہو کہ وہ حریف خیال کر کے برائے
مقابلہ کوچ کرین اور بیرون قلعہ آئین تو بیکار کی زحمت ہو اس سے بہتر ہی کہ کوئی افسر جاکر
میرے حال سے آگاہ کرے یہ تقریر جو زنگارہ نے کی تو ایک لشکر افسر قمقہار کا کہ جو گر
قلعہ زمرد زنگار سے فرار کر کے ہامان پاس گئے تھے اپنے قلعہ کو نہین واپس آئے تھے یہ خیال
کہ ہامان کو لاکر اپنے مالک کے خون کا عوض لینگے وہان ہامان خود دیر ہو گیا جب زنگارہ
ادھر کو آئی تو یہ بھی سب کے سب اُسکے ہمراہ ادھر کو چلے آئے کیونکہ یہ سب لوگ ملازم ہامان
کے ہو گئے تھے اُنھین مین سے ایک شخص طرف قلعہ کے چلا اور داخل قلعہ ہوا وہان قلعہ مین
قمقہار کا بھائی بیٹھا ہوا تخت پر حکمرانی کر رہا تھا دربار جمع تھا سردار حاضر دربار تھے ذکر قمقہار
کا ہو رہا تھا کہ ابھی تک کوئی خبر نہین آئی نہین معلوم کیا ہوا کیا قلعہ فتح کر کے برائے مدد دیو ہامان
روانہ ہوئے یا نہین کہ یہ افسر داخل دربار ہوا دیو قنطور نے جو اسکو دیکھا تو دریافت کیا
اسنے سلام کیا اور کل حال یون بیان کیا کہ جانا قمقہار کا قلعہ زمرد پر اور قلعہ بند ہونا احمر کا
یورش کرنا قمقہار کا آنا رستم ثانی کا مقابلہ کر کے قمقہار کو قتل کرنا اپنا فرار کرنا اور جانا پاس
ہامان کے اُسکا اِنکو ملازم کرانا جنگ صحت کرنا ہامان کا بعد اُسکے مقابلہ کرنا ہومان کا زخمی
ہونا ہامان کے ہاتھ سے اور آنا احمر پریزاد کا مع رستم ثانی کے اور کشتی لڑنے کے زیر
کرنا رستم ثانی کا ہامان کو اُسکا مسلمان ہونا بعد اُسکے لشکر مین آنا سب کو مسلمان کرنے کو
زنگارہ کا فقرہ کر کے اُسکو ٹالنا کیونکہ آمادہ تھا شب کو ادھر کو روانہ ہونا بیان کر کے کہا
کہ وہ بیرون قلعہ فروکش ہین آپ جیسا کچھ اب ارشاد کرین قنطور پہلے تو بھائی کا حال سُنکر
بہت گریان ہوا اور کہا کہ افسوس بھائی صاحب قتل ہو گئے ہمکو خبر بھی نہ ہوئی پھر یہ خیال کر کے
کہ اُنکے مرنے سے ہمکو حکومت نصیب ہوئی خوش ہوا اُس افسر سے کہا کہ زنگارہ کو داخل قلعہ
کرو مین اُسکو پناہ دونگا اگر وہ آدم زاد ادھر کو آئیگا تو مقابلہ کرونگا اپنے افسرون کو حکم دیا کہ اُس کے

استقبال کرکے لے آؤ وہ افسر ہمراہ اُسکے بیرون قلعہ آئے زنگارہ سے بڑے استقبال کرکے
اُسکو قلعہ مین لے گئے یہان قنطور اُسکا انتظار کر رہا تھا جو ہین وہ دربار مین پہونچی قنطور نے اُسکی
تعظیم کی کیونکہ وہ بھی ایک جزیرے کی بادشاہ ہو دوسرے اتنے بڑے دیو کی زوجہ ہو کہ جسکا اسکو
کوئی پردہ قافت مین ہمسر نہین ہو دیو قنقہار گو کہ بہت زبردست دیو تھا مگر وہ بھی اسکا تابع حکم تھا
قنطور نے برابر اپنے تخت کے تخت زنگارہ کا بچھوایا تمام حال بیان کیا قنطور نے کہا کہ اگر مین
آپکی مدد کرونگا تو کچھ نفع حاصل ہوگا جب آپکا جی چاہے قصد کرین زنگارہ نے کہا کہ مین ہمارے
جنگ مہیا کرلون تو برائے مقابلہ کوچ کرون بڑی دیر تک دربار مین بیٹھی رہی ادھر افسران
قلعہ نے لشکر اُسکا اُتارا مقام دیا جو لشکر کہ قنقہار کا تھا وہ تو اپنے مقام کو گیا لشکر اسکا بھی اُترا
قریب چار لاکھ کے تھا اسکے رہنے کیواسطے ایک بہت بڑا محل آراستہ مہیا ہوا دربار سے اُٹھکر اُس
محل مین آئی اور سب اسکے سردار جو مقام کہ اُنکے رہنے کیواسطے مقرر تھا وہان گئے کیونکہ یہ لوگ
تھکے ماندے تھے سب نے آرام کیا اُسقدر دن رات تو بسر کی صبح سے اپنا بندوبست کرنے
لگے زنگارہ مع اپنے سردارون کے دربار مین آئی یہان قنطور بھی دربار مین مع اپنے سردارون کے بیٹھا تھا دربار
اُسکا آراستہ تھا کہ زنگارہ پہونچی یہ بھی جاکر برابر قنطور کے بیٹھی وہ افسر بھی آئے جو کہ قنقہار کے ساتھ تھے بعد اسکے
ملازم دیو ہامان جو تھے دربار مین آکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے جب سب دربار آراستہ ہوچکا تو قنطور
نے اُن افسرون سے کہا کہ آپ میری ملازمت کرین گے یا ملکہ زنگارہ کی اُنھون نے عرض کیا
اور جواب دیا کہ ہم ہمیشہ سے اِس سرکار کے نمک خوار ہین سوائے اِسکے کہان جائین اگر ہمارا
مالک قتل ہوا تو ہم آپ کو اُسکے مقام پر تصور کرتے ہین ہم آپکو اپنا بادشاہ جانتے ہین کیونکہ وہ اپنی
زندگی مین آپکو اِس قلعہ کا حاکم کرگئے ہین ہمتو اِس سلطنت کے نوکر ہین کوئی اِسپر حکومت کرے خواہ
آپ ہون خواہ کوئی اور ہو جب کوئی اِس ملک کا حاکم ہوگا ہم اُسکے تابع ہین وہ ہمارا بادشاہ ہی اگر آپ
یہ فرمائین کہ ہامان کی کیون ملازمت کی اسکا یہ سبب تھا کہ ہمنے خیال کیا کہ ہامان سے چلکر حال کہونگا
ہمراہ لاکر اپنے مالک کا عوض خون لونگا اِس سبب سے جو اُنھون نے کہا ہمنے منظور کیا اب ہم آپکے
ملازم ہین قنطور نے کہا کہ تم میرے پاس کیون نہ چلے آئے کیا مین اُسکے خون کا عوض نہ لے
سکتا تھا اُنھون نے جواب دیا کہ کیون نہین مگر اِسکا سبب یہ تھا کہ لشکر ہامان قریب تھا دوسرے
ہمکو یہ بھی ظاہر کرنا منظور تھا کہ ہمارا مالک آپکی مدد کو آتا تھا راہ مین قتل ہوگیا اب آپ چلکر اُسکے
خون کا عوض لین مگر وہ خود زبردست ہوگئے کیا کرین وہ آدم زاد بڑا زبردست ہو وہ دیو کو پشہ
سے بدتر خیال کرتا ہو دیو کو قتل کرڈالنا اُسکے روبرو کوئی بات نہین ہو اُسنے ہمارے آقا
کو پہر بھر مین زیر کرلیا اور چیر کر پھینکدیا ہامان ایسے دیو کو کشتی لڑکر ایک دن مین زیر کرلیا اور
سر سے بلند کرکے زمین پر دے مارا اُسنے جان کے خوف سے اُسکا مذہب قبول کیا اُسکی
غلامی اختیار کی زنگارہ یہ کلام خاموش بیٹھی ہوئی سُنا کی قنطور نے کہا کہ خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا
اگر اب وہ ادھر کو آئیگا تو اُسکو حال معلوم ہوگا یا ملکہ زنگارہ برائے جنگ اُدھر کو جائینگی تو مین بھی
اُنکے ہمراہ جاکر اُس آدم زاد سے مقابلہ کرونگا بعد اِس گفتگو کے قنطور نے کہا اے ملکہ کچھ تکلیف تو نہین ہم
زنگارہ نے کہا کہ نہین یہانتک کہ دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام کو گئے زنگارہ نے
اپنی سپاہ کو جمع کیا اور حکم دیا ہامان کے رہنے سے آگاہ کیا افسر یہ حال سنکر بہت خوش ہوئے

کہنے لگے کہ ہمنے خیال کیا تھا کہ ہمارا مالک مسلمان ہوگیا اب ہم آپکے ملازم ہین مگر اب معلوم ہوا کہ یہ بھی ایک چال ہے اور فقرہ ہی خدا وندا ایسا کیجیو کہ ہمارے آقا اس پر قابض ہون اور اسکو قتل کرکے اپنا عوض لین زرنگارہ نے کہا کہ دیکھا تمنے ان افسردن کا حال کہ یہان آکر سب کے سب نے اسکے بھائی کی ملازمت کرلی ہامان نے کسقدر انکی خاطر و مدارات کی کچھ اسکا بھی پاس نہین کیا انھون نے عرض کیا کہ کیا ہوتا ہے اب آپ تا آنے ہمارے آقا کے یہان بعیش و عشرت بسر کرین ہم آپکی غلامی سے باہر نہین ہین جو آپکا حکم ہوگا ہم بسر و چشم بجالائینگے زرنگارہ خوش ہوگئی اب یہان آسمان سے یہ دستور ہوگیا کہ یہ ہر روز دربار مین جاتی ہے اسکے افسر اسکے ہمراہ رہتے ہین یہ تو اس انتظار مین ہے کہ دیکھیے کب ہامان اس آدم زاد کو قتل کرکے آتا ہے اور لشکر کشی کرتا ہے اسکو تو یہان رہنے دیجیے لیکن اب حال بادشاہ یعنے اخضر پیزاد کا سنیے کہ یہ سب کو لیکر داخل شہر ہوے ہین یہ جو شہر مین سب کو لیکر داخل ہوے تو رستم ثانی بر زر نثار کرتے ہوے دار الامارہ مین آئے تمام شہر مین مشہور ہوگیا کہ بادشاہ نے لڑائی فتح کی دیو ہامان کو اس آدم زاد نے زیر کیا وہ پھر مسلمان ہوا ہے یہی چرچا تھا اور تمام شہر مین مشہور ہو رہا تھا یہان تک کہ بادشاہ نے داخل ایوان ہوکر دربار کیا دونون بادشاہ برابر تخت پر بیٹھے رستم ثانی اپنے دنگل پر متمکن ہوے دربار خوب آراستہ ہوا یہان تک کہ بادشاہ نے حکم دیا کہ سامان جشن کیا جائے چاربی تمام شہر مین چار جے دے کہ سب اہل شہر جشن فتح کرین سات دن تک سکے یہان جشن رہے جسکو روپیہ وغیرہ کی خواہش ہو وہ خزانہ شاہی سے لے سوائے خوشی کے رنج نہ کرے تمام لشکر کو انعام تقسیم ہوگا تمام لشکر سات دن تک ہمارا مہمان ہے تمام شہر آئینہ بند کیا جائے ہر گلی کوچہ صاف ہو تمام شہر مین روشنی کیجائے یہ حکم دیکر فرمایا کہ کل سے جشن ہوگا بعد جشن لشکر کو انعام تقسیم ہوگا بس اسی وقت سے کارپردازون نے سامان کرنا شروع کیا تمام شہر کو آئینہ بند کیا ہر گلی کوچہ صاف کیا گیا چاربی نے چار جے دیا اہل شہر کو معلوم ہوا کہ بادشاہ نے جشن فتح منعقد کیا ہے در خزانہ شاہی وا ہوا جسکو جو ضرورت ہوتی تھی وہ روپیہ خزانے سے آکر لیجاتا تھا کوئی روک ٹوک نہین تھی آتشبازون کو بلاکر حکم دیا گیا کہ آتشبازی تیار کرکے لاؤ تمام طائفون کو حکم دیا گیا کہ سرکار مین آکر کل سے حاضر رہو تمام بارگاہین و محل شیشہ آلات سے آراستہ ہوے یہان تو سامان جشن ہو رہا ہے ادھر رستم ثانی سلطان بھی محل مین آئے اور بادشاہ مع اخضر پیزاد و رستم ثانی کے داخل محل ہوا سحاب پری نے سب کا استقبال کیا داماد کو گلے سے لگایا محراب پری کو بھی گلے سے لگایا بادشاہ اپنے ایوان مین گیا رستم ثانی مع محراب پری اپنے ایوان مین آئے زوجہ مضراب پری پاس گئے دونون کو گلے ملوایا اب سب کو معلوم ہوا کہ مضراب پری کے بھی ساتھ عقد کیا ہے تمام واقعہ رستم ثانی نے بیان کیا ادھر احمر نے کل حال بیان کیا اب اخضر پیزاد و سحاب پری کو بھی معلوم ہوگیا کوئی شکایت نہین کی اور خوش ہوے یہان تک کہ احمر اپنے مقام پر آیا جو کہ اسکے واسطے مقرر کیا گیا تھا وہ رات تو یہان بسر ہوئی محل مین نذر و نیاز ہوئی یہان تک کہ صبح ہوئی بادشاہ نے دربار کیا حکم و احکام جاری کیے تمام اہل دربار سے فرمایا کہ آج شب سے آپ سب ہمارے مہمان ہین یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا وہ دن گذرا بزم عشرت برپا کی گئی بادشاہ اگر سند زرنگار پر جلوہ گر ہوے ایک پہلو مین احمر پیزاد دوسری جانب رستم ثانی بعد آئے اور سرداران نامی ایک طرف کو سرداران احمر بیٹھے بزم عشرت آراستہ ہوئی ادھر تمام شہر مین روشنی ہوئی ہر مکان پر بزم عشرت برپا ہے وہ ایسی بزم تھی کہ آسمان بھی اسکو دیکھکر حسد کرتا تھا کہ ہمنے آج تک ایسی بزم نہین دیکھی ایسی بزم تھی کہ جسکے روبرو بزم جمشید کی کوئی حقیقت نہ تھی اسقدر روشنی تھی کہ یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا دریاے نور جوش زن ہے ایک روشنی ماہ دوسری روشنی چراغان وہ رات روز روشن پر چمک زن تھی ادھر شاہ فلک بھی صحبت آرا تھا لولوے فلک بھی

ارائے دیدۂ بزم عشرت فلک پر جلوہ گر تھے کہ یہان بادشاہ نے حکم دیا کہ شراب ناب کا دور ہو اور مشغل ہو یہ حکم ہونا تھا کہ ساقیان سیمین ساق جام و صراحی لیکر حاضر ہوے بنائے گردون کے رنگ کھایا ساقی نے جام لبریز کرکے پہلے بادشاہ کو دیا دوسرا جام اکبر بیزاد کو تیسرا جام رستم ثانی کو بعد انکے دور باندھ دیا سب کو جام لبریز کرکے دینا شروع کیا بعد دور شراب کے جب سب کو سرور ہوا بادشاہ نے حکم رقص کا دیا ملائکہ پری کا آکر حاضر ہوا سازندون نے ساز ملایا اس مطربہ نے گت ناچی بعد اسکے ہولی گائی اسکے بعد کئی غزلین گائین اسکو اہل بزم نے بہت کچھ انعام دیا وہ رخصت ہوکر گئی دوسرا مائلہ آیا وہ بھی خوب خوب ناچا گایا اسکو بھی انعام کثیر ملا یہان تک کہ کوئی پہر رات گذری ہوگی کہ بکاول نے آکر عرض کیا خاصہ تیار ہے دسترخوان چنا ہوا ہے بادشاہ مع اہل بزم کے دسترخوان پر تشریف لیگئے ادھر تمام لشکر کو کھانا تقسیم ہوا یہان بادشاہ نے خاصہ نوش فرمایا اور بالاے قصر آکر آتشبازی کے چھوٹنے کا حکم دیا آتشبازی چھوڑی گئی بعد تماشاے آتشبازی کے پھر بزم مین آکر جلوہ گر ہوے پھر ناچ ہونے لگا جام خرام گردش مین آیا ایک پری نے بعد

ناز و ادا یہ غزل گائی۔ غزل

تیرے جلنے ہی ہوا رنگ چمن ہو جائیگا
برگ گل جو ہے وہ برگ یاسمن ہو جائیگا
کار فرما جب مژہ تیرین دہن ہو جائیگا

سب ستون پر نقش تیرین کوہکن ہو جائیگا
بام پر بیٹھے نہ آؤ تم شب مہتاب مین
چاندنی پڑ جائیگی میلا بدن ہو جائیگا

گا عریانی نہین مجنوں تو ان عشق کو
پوست ڈھیلا ہوکے تن پر پیرہن ہو جائیگا
گر اٹھا کر شہر سے صحرا مین بھلا دوگے تم

جس پہ تن مشغل درخت اپنا وطن ہو جائیگا
ایسی ہرنا ترکی آنکھین مرے ہاتھ صیاد خلق
دوست آہو سان نرگس کا چمن ہو جائیگا

ترنت ساقی مین لگے گا ہو جلے شراب
اب بیان شیشہ زخمون کا کہن ہو جائیگا
ہو کے رنجیدہ جو تو تلوار مارینگا مجھے

زخم بھی بہر نمک خواری دہن ہو جائیگا
بین نہین عریان بیلاست مین گر داغ جنون
بھالسان برچھے لگین گے تیرین ہو جائیگا

کو ہر گوش اے صنم میرا سخن ہو جائیگا
حضر بھی جائیگا تو راہزن ہو جائیگا
کیکے تک مخسب کو میکشون نے تو دو

دور ہے بہشت کے سبکو جانان ہرن ہو جائیگا
دور دل سے کیجئے حیدری ابھی تازہ ہے عشق
زخم یہ ناسور ہوگا جب کہن ہو جائیگا

جب اسنے یہ غزل ختم کی تو اہل بزم کا یہ حال ہوا کہ سبکی آنکھون سے آنسو جاری ہوے تمام بزم کو سکتہ ہوا اور فلک آسکے رقص پر وجد کرنے لگے آسکی صدا نے ایسا اثر کیا کہ تمام طائر نے آشیانون کو چھوڑ کر اور اوڑ کر اس قصر پر سایہ فگن ہوے باوجودیکہ شب تھی مگر اسپر بھی آشیانون کو ترک کیا سب آسکی صدا پر عاشق ہوگئے آواز تھی کہ دلون کو بے چھری کے ذبح کیے ڈالتی تھی یا حال ہوے جاتے تھے سبکی یہ حالت تھی کہ سکوت کا عالم تھا دریائے اشک روان تھے جو عاشق مزاج تھے وہ مجنونانہ رقص کرتے تھے ایسی پر تاثیر تو صدا کیسی ہوگی کہ آسکو سب نے حالت وجد مین بیقدر دیا کہ وہ مالا مال ہوگئی آسکو روپیہ ایک جانا دشوار ہوا دوسرا مائلہ بلایا وہ بھی خوب خوب گائی اسکے گانے سے دل اور بسمل ہوے گویا زخم پر نمک یا شہد کا نشہ تھا یہان تک کہ صبح صادق صبح پر مشرق سے ظاہر ہوا شمعین فانوسون مین جھلملانے لگین چراغ گل ہونے لگے شمع کے رخ پر زردی چھائی بزم فلک درہم برہم ہوئی دودمان شب کا ہوا اعمل ماہتاب برطرف ہوا آمد آمد خسرو خاور کی ہوئی باغون مین گل کھلے نسیم سحری چلنے لگی دماغ معطر ہوے بزم عشرت مین بادشاہ نے حکم دیا کہ رقص موقوف ہو یاد الٰہی مین سب خلق مصروف ہو ناچ برخاست ہوا سب نے رخصت کیا وہ گانہ خالق ادا کیا بعد فراغ نماز پھر آکر سب بزم مین بیٹھے پھر حکم آراستگی بزم کا دیا گیا پہلے جام شراب گردش مین آیا بعد اسکے ناچ شروع ہوا طائفے آنے لگے انعام پاکر ناچ گا کر جانے لگے وہ دن بھی تمام ہوا رات آئی پھر شاہ فلک نے اپنی بزم آراستہ کی یہان بھی پھر آتشبازی چھوٹی رات بھر ناچ گانا ہوا کیا اسیطرح وہ سات دن

گذرے آٹھوین روز جلسہ برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر گئے لشکر کو اسقدر انعام تقسیم ہوا کہ مالامال ہوگیا
آٹھوین روز سب نے جا کر راحت لی کیونکہ سات شبانہ روز کے جاگے ہوے تھے بادشاہ نے بھی محل مین جا کر
آرام کیا رستم ثانی اپنے ایوان مین تشریف لیگئے یہان محل مین سات دن تک خوشی رہی بزم عشرت آراستہ رہی
کوئی نہین سویا سب جاگا کیے اب یہان بھی سب آرام پذیر ہوے سات دن تک بادشاہ نے دربار نہین کیا
یہان تک کہ وہ دن و رات آرام مین بسر کی جمع کو دربار کیا سب آکر حاضر دربار ہوے سب احکام جو کہ سات روز تک
نہ جاری ہوے تھے وہ جاری کیے گئے اب پھر اسی قاعدے سے دربار ہونے لگا اختر پیرزاد خجستہ ہو کر مع اپنی
سپاہ کے قلعہ کو روانہ ہوا اب پھر بدستور سن و امان ہوا دیو بامان اس فکر مین ہی کہ کوئی ایسی تدبیر ہو کہ مین
اپنا کام کرون ہر روز اپنے ہمراہیون سے صلاح کرتا ہی مگر کوئی تدبیر مین نہین بڑتی ہی کہ کیا کرے یہ تو اس
فکر مین ہی مگر اب یہ حال سنیئے کہ ایک دن دربار مین سب حاضر تھے کہ خواجہ سرا نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ خداوند بادشاہ کو
مبارک کرے کہ اسوقت تو مین حضور سے انعام کا امیدوار ہون وہ خبر خوش لایا ہون کہ حضور مبارک ہو موتیون سے
بھردون بادشاہ نے ہنسکر فرمایا کہ بیان کر جو تو کہتا ہی مین ویسا ہی کرونگا تیرا منہ موتیون سے بھردونگا اُس نے
عرض کیا کہ حضور کو نوا سا مبارک ہوا بادشاہ نے جونہی یہ کلام مسرت آیات سنا مارے خوشی کے چہرہ سرخ ہوگیا
باچھین تا بناگوش پہونچین فرط مسرت مین حکم دیا کہ درخزانہ وا کرو محبس کو کھولو قیدی آزاد کیے جائین اور
یہ حکم دیا کہ جسقدر لڑکے آج اس شہر مین پیدا ہوے ہون وہ سب اپنے لڑکون کو محل شاہی مین بھیجدین کہ شاہزادے
کے ہمراہ پرورش پائینگے یہ حکم جو بادشاہ نے دیا اسیوقت چاروجی نے چارج دیا کہ جسقدر لڑکے آج شہر مین پیدا ہوے
ہون وہ سب اپنے لڑکون کو محل شاہی مین داخل کردین بادشاہ انکی پرورش فرمائینگے اور خزانہ کھولدیا گیا
قیدی آزاد کیے گیے باہر تو یہ حال ہی اندرون محل کا حال سنیئے کہ جب نو ماہ گذرے تو اُس پری کو درد زہ شروع ہوے تمام محل
کے اوپر ہوگیا یہان تک کہ برج حمل سے آفتاب شجاعت پیدا ہوا یعنے ایک طفل حسین مہ جبین مہر تمکین خوبرو
چہرہ مثل آفتاب کے درخشان چہرے سے آثار شجاعت عیان خال سبز رنگ ہاشمی زلفین خلیلی سب موجود بدیع شاہی صولت
جہان پناہی بصورت علمشاہ پیدا ہوا بقول شاعر شیرین مقال **شعر** اُسے دیکھ طفلی مین کہتی تھی دایہ
یہ لڑکا ہر حدار پیدا ہوا ہی + پیشانی کشادہ گلا سرامی دار سوتوان ناک جٹی بھوین آنکھین مانند غزال
رمیدہ گل رخسار گل آفتاب کو شرمندہ کرتے تھے پیشانی کے روبرو چاند شرمندہ تھا ناز کا کاسیکو تھا ہمتن نور مجسم تھا
گویا نور کے سانچے مین ڈھالا تھا گول گول بازو چھوٹی چھوٹی ہتھیلیان سینہ چوڑا ساق رانین گویا بلور کے ٹکڑے تھے اگر
بدن سے رعب و داب اسقدر ظاہر تھا کہ ہر ایک دیکھکر دم بخود ہو جاتا تھا ہر حدار دشمن دار جو کوئی دیکھتا تھا اُسکی آنکھین
بغیر نور پر نہ ٹھہرتی تھین چکا چوند سی ہو جاتی تھی بیشمار خبرگیری کرنے لگتی تھی دایہ نے اُسکو غسل دیکر سحاب پری کی گود مین
دیا وہ دیکھکر بہت خوش ہوئی دونون عالمون پر بوسے دیے پیشانی چومی گلے سے لگایا پیار کیا خادمان محل نے آکر مبارکباد
دی کہ ملکہ کو نوا سا مبارک ہو وے ایک پری نے مبارکباد گائی ملکہ نے سبکو انعام دیا قابلہ کو بہت بھاری جوڑا
عنایت فرمایا اسقدر اُسکو زر و جواہر دیا گیا اُس سے اٹھا نہ سکا تمام محل بھر دین فرط خوشی سے کان پڑی صدا نہ سنائی
دیتی تھی ہر ایک ملازمہ خوش و خرم تھی بہت بڑی شادی تھی وہ محل نہ تھا گویا اسوقت بزم عشرت تھی کوئی ایسا
نہ تھا کہ خوش نہو اُسکی باچھین تا بناگوش نہ پہونچین دن چہرے سب کے خوشی کے سبب سے سرخ تھے کہ خدا نے
یہ دن تعجب کیا کہ ملک مضراب کے یہان فرزند پیدا ہوا سحاب پری کا تو یہ حال ہی کہ پھولون نہین سماتی ہی
پیرہن جسم مین تنگ ہوگیا ہی اندر محل کے یہ حال ہی بیرون محل ہر ایک آنکر دربار مین بادشاہ کو مبارکباد دیتا ہی
بادشاہ سبکو انعام کثیر دے دیکر رخصت کرتے اِن مارے خوشی کے درخزانہ وا کر دیا ہی دست کشادہ ہی کچھ نہین رکھتے

اسقدر زرد ہوا ہر شایا ہی کہ فقیر غنی ہو گئے ہین حاتم طائی اُسی دن سے گوشۂ قبر مین منھ چھپا کر لیٹ رہا اُسکی سخاوت کو جو سنتا تو کبھی نام سخاوت کا نہ لیتا کیا کوئی سخاوت کریگا جیسی کہ اُسدن آنحضرت پیر بزادے نواسے کے پیدا ہونے کی خوشی مین سخاوت کی تھی کہ آج تک تمام درویش جو کہ اُسکے خزانے سے لالے تھے غنی ہین اُس زمانے مین کوئی فقیر اُسکی نظر مین نہ تھا بادشاہ نے اُسی وقت رمالون کو طلب فرمایا اور حکم دیا کہ مجکو اس طفل کے حال سعاد نمال نیک سے آگاہ کرو کہ اسکے طالع کیسے ہین بموجب رمال حاضر ہوے بادشاہ نے اُن سے فرمایا کہ آپ زائچہ کرین بس اُنھون نے فوراً قرعہ پھینکا سولہ خانے بارہ برج ساتون ستارون کو مطابق کیا احکام نکالے بڑی دیر تک غور کیا بعد غور کے عرض کیا کہ خداوندیہ صاحبزادے بڑے جری ہونگے انکی نہیب شمشیر سے تمام بہادران قاف کانپینگے بہادری مین لینگے اور بہت کچھ تعریف و توصیف کی ستارے جو جو اسکے طالع مین تھے سب نام بہ نام بادشاہ بہت خوش ہوا انکو انعام دیکر رخصت کیا یہ سنکر بادشاہ مثل گل شگفتہ ہو گیا اور بہ فرط مسرت انبساط جو رستم ثانی نے سنا تو مثل گل خندان ہوے غنچۂ دل کھل گیا باغ مراد مین بہار آئی نسیم فصل گل مژدۂ جان بخش لائی بیشمار مسرت و انبساط سے طرف سر و چمنی سے کھیلا انھون نے بھی خوش ہو کر رخ رستم ثانی پر نظر کی اور مارے خوشی کے مثل گل شگفتہ ہو کر یہ اشعار پڑھنے لگے اشعار

اے بلبلان چمن مین یہ کسنے پکار کے	تو بلبلو چلو کہ دن آئے بہار کے	کیا گلشن مراد مین ترانہ کہلا ہی گل
شب بھر سنے چمن مین ترانہ ہزار کے	عجیب گل چمن دہر مین ہوا پیدا	ترانہ سنج عنادل نسیم مطرب ہی
بلبل کو ساز دار ہو موسم بہار کا	صد شباب ہمکو مبارک ہو یار کا	اللہ سے دعا ہی یہی عندلیب کی
چمپن کے ہاتھ کے لیے گہنا ہو خار کا		

یہ اشعار ابدار پڑھکر سرو چمنی نے اہل دربار کو شاد و خرم کیا سبنے سب دعائین دینے لگے سرو چمنی نے رستم ثانی و بادشاہ سے عرض کیا کہ خداوندا اس گل حدیقۂ جاہ و جلال و غنچۂ حسن و جمال صاحبزادۂ بلند اقبال شاہزادۂ خود سال کا نام نامی و اسم گرامی سہراب ثانی ہو تو بہتر ہی کیونکہ یہ فرزند ارجمند رستم ثانی کے اور رستم ثانی ایسے جوانمرد کے فرزند دلبند جگر پیوند ہین دوسرے ایسی نیچ کے بعد پیدا ہوے ہین یہی نام زیبا ہی تیسرے آجکل کل سیارے برج ہای نیک مین ہین اسد طالع وقت مشتری وقت آجکل غضب مین ہی ساتون ستارے اس شاہزادے کے طالع مین نیک ہین بڑا صاحب نصیب ہی تمام بردۂ قاف پر حکومت کریگا ہر ایک اسکا تابع فرمان ہوگا یہ کہکر یہ چند اشعار پڑھے اشعار

غلامی کرین اسکی خاقان و فغفور	مبارک ہو ای شاہ گردون جناب	یہ فرزند مسعود و والا خطاب
عدالت تہ چرخ گردون کرے	رہے ہفت کشور بھی زیر نگین	حکومت کا ملکون مین ڈنکا بجے
ستارا ہو تا بندۂ اقبال کا	رہے غلغلہ جاہ و اجلال کا	

بادشاہ اور رستم ثانی مثل گل کے مارے خوشی کے شگفتہ تھے باچھین کھل گئین کلیان محل بسان گل شگفتہ ہو گئین حکم کیا کہ سب اہل دربار سرخ پوش ہون خانہ نشاط کے بادہ نوش ہون بادشاہ اور رستم ثانی پیدائش نور چشم سے مسرور و شاداں تھے کہ خواجہ سرا نے آکر عرض کیا کہ حضور والا دولت ہر بارہ ہزار دیو پریزاد اپنے اپنے فرزندون کو لیے ہوے حاضر ہین جو کہ آج تولد ہوے تھے یہ سنکر بادشاہ نے حکم دیا کہ داخل محل کرو اُسیوقت وہ سب لڑکے داخل محل کیے گئے اُن پر اتالیقین نوکر رکھی گئین وہ سب ہمراہ شاہزادہ کے پرورش پانے لگے بادشاہ نے حکم دیا کہ شہر مین منادی ندا کرے کہ آج سے تمام شہر تا یوم چھٹی شاہزادہ ہمارا مہمان ہی کیا صاحب دولت سب رعایا اہل حرفہ و دکاندار اہل بازار جو امیر جو فقیر جو برنا و پیر سب خوشی کرین چھٹی تک ہر گھر مین ناج ہو کھانا سرکار سے ملیگا جس چیز کی درکار ہو سرکار شاہی سے لیوین بے تکلف حکم دیا کہ داروغہ باورچی خانہ کو حکم دیا جائے کہ طعام لذیذ خوش ذائقہ خوان ہاے طلائی مین چنوا کر ہر صبح و شام ہر ایک کے گھر پر روانہ کیا کرے اور داروغہ اربابِ نشاط کو حکم دیا جائے کہ طائفے عمدہ عمدہ ہر ایک کے مکان پر روانہ کیے اسکا صرف سرکار سے ملیگا

تاکہ رعایا بزم عشرت برپا کرے ہر جگہ ناچ کا سامان ہو کسی کو کسی امر کی پریشانی نہو کسی امر کی کوئی شکایت نہ کرے فوج کو
دردیان تقسیم ہوں ملازمان شاہی کو جوڑے دیئے جائین تمام شہر مین ہر گلی کوچے مین نوبت خانے رکھے جائین آتشبازی کا انتظام ہو
روشنی کا بندوبست ہو خوش رہو ایک خاص دعام ہو ہمارے یہان بزم عشرت کی تیاری ہو خیات جاری ہو حسب الحکم بادشاہ
کارپردازون نے بندوبست کیا ہر کارخانے مین حکم شاہی پہونچا منادی نے ندا کی ہر ایک نے بزم عشرت برپا کی ملازم بادرچی خانہ ہی
سے جانے لگا نوبتین بجنے لگین ملازمون کو جوڑے تقسیم ہوئے بارگاہین آراستہ ہوئین ہر مکان پر جشن کی صحبت برپا ہوئی رعایا کے
گھرون مین ناچ ہونے لگا ہر گلی کوچہ نمونہ بزم عشرت تھا جس کوچہ مین جا کر دیکھا ایک بزم تازہ دکھائی دی ہر کوچہ بوستان کا نمونہ تھا کہین
طوائف ناچتی تھی کہین کسی بائی کی نوچی کہین جیدر جان سی خوش گلو کہین سندر سی خوش گلو اور خوبرو کہین کشمیری ناچ رہے
ہین کہین بھانڈ نقلین کر رہے ہین کہین اندر سبھا ہو رہی ہے کہین سپیرا ہے کہین ستار بجتا ہے کوئی بادہ ناب سے مست و مخمور
بادہ عشق ہو کر غزل گا رہی ہے غزل

محل باغ مین کیسے بجائے چلے گئے — مقتل مین تیغ لیکے وہ آتے چلے گئے — جوہر نہ مردمی کے دکھائے چلے گئے
دم بھر کو میرے گھر مین وہ آئے چلے گئے — ہر گل کو خواب مین بھی ستائے چلے گئے — کس سے کہتا مین حال شب فراق
نقشہ کھنچا نہ اس گل رعنا کا ایک سے — اللہ ری شرم و حیا مین گردن کبھی نہ اٹھی — گردن جھکائے منہ کو چھپائے چلے گئے
دو پھول بھی نہ آہ چڑھائے چلے گئے — اتقاش بین ہزارون ہی آئے چلے گئے — اللہ رے کبر حسن جو آئے وہ تا بہ گور
دریا دلی نے آپکی مسرور کر دیا — کہنا نہ مانا غیر کے پہلو مین وہ رہے — دولت جو حسن کی تھی لٹائے چلے گئے
مضمون ہزارون ذہن مین آئے چلے گئے — بھر بھر کے جام بادہ پلائے چلے گئے — وصف کرنہ سکا فکر رسا سے آہ
لب بوسے پر وہ ہو گئے مجھ سے خفا نظیر — منہ سے نہ بولے تیوری چڑھائے چلے گئے

کہین طبلے کی کمک سے گوش گردون کر ہو جاتے تھے کوئی خوش رو بصد ناز و ادا یہ ٹھمری گا رہی تھی۔ ٹھمری
یہان کو آئے ہین بانکی دیکھن آئے ہین پہندر چیزین لائے ہین شنگرف اور لونگ سپاری پوجن کو آئے ہین ٹھاکر تول
گھی کا نور گری جو یا صندل سیندور لے ✦ لیکے تجھ پر لونگ سپاری پوجن کو آئے ہین ✦ کہین خیال گا رہے ہین پیدائش
سہرا بنانی سے تمام شہر مین دن عید رات شب برات ہے ہر گلی کوچہ مین ناچ و رنگ ہے ڈھول ڈنکے بایان و ستار
سورنگ جا بجا رنگ ستار طنبورے بج رہے ہین ہر رنگ کی تانین اڑ رہی ہین نوبتین جھڑ رہی ہین۔ نظم

گھورین وہ نوبت کی اور آگے ابھد — گرجنا وہ ڈھولون کا مانند رعد — وہ شہنائیون کی شہالی وہ بین
جنھین بنسری اور نرسنگا بین — بھانجون کے جھنانے قرنا کا شور — وہ نقارون کا اور تری کا زور

وہ تمام شہر مانند بوستان کے تھا اور عیش و عشرت و نشاط کا عجب سماں ہر زن و مرد و خورد و کلان سرخوش
و شاد بدوش عجب عالم بہار تمام شہر لالہ زار نظر آتا ہے ہر ایک دملے ترقی و اقبال و ناز و ادا و جاہ و جلال کرتا ہے
جو مسافر ادھر سے گذرتا ہے دیکھکر مثل آئینہ دنگ رہ جاتا ہے ہر گلی کوچے کا تو یہ حال ہے ہر جگہ بزم عشرت آراستہ ہے
محل شاہی مین عجب خوشی ہے جو دیکھی اور سنی ہے ہر ایک پری پر جوش ہے بادہ نشاط سے مدہوش ہے ہر مقام پر گانا
ہو رہا ہے بیرون محل بزم عشرت مین بادشاہ مسند زرنگار پر جلوہ فرما ہے جام شراب گردش مین ہے اور آتشبازی
چھوٹتی ہے ناچ ہو رہا ہے ہر ایک انعام کثیر پاتا ہے کوئی مطربہ یہ غزل گاتی ہے غزل

عاشق ہے کون خلق مین بیمار کیطرح — بے دل ہوا ہے لے لیا دلدار کیطرح — دلدار کون ہے مرے دلدار کیطرح
لاغر کیا ہے ایسا فراق حضور نے — بستر پہ لیٹا رہتا ہون بیمار کیطرح — باندھے کمر ہون نام گنگار کیطرح
کھلتا نہین لگا چشم غیر مین مین خار کیطرح — زانو پہ رکھوے مصحف رخسار کی پری — وہ گلبدن جو ہوگا کبھی مجھ سے ہم بغل
کہتے ہین مجکو دیکھ کے وہ بزم غیر مین — تو والی ہے کسنے پیار سے یہ پیار کیطرح — کرون تلاوت اسکی مین دیندار کیطرح
بیٹھا وہ شوخ آج ہے خونخوار کیطرح — اظہر مین اس سے حال بیان کیا کرون — عرشک اسیطرح وہ زمانہ خوشی گذرا یوم عیشی آیا اسدن کا تو عجب سامان تھا

اگر بیان کیا جائے تو ایک دفتر اور تیار ہو مگر بیان بر بنج مختصر طور سے بیان ہوتا ہی کہ تمام دیوانات شاہی آراستہ کیگئے شہر کی تمام
بازارین از سر نو آراستہ ہوئین تمام رعایاے شہر کو علے قدر مراتب جوڑے تقسیم ہوے خامت دیگرین منصب عطا ہوے
سیرین و تحسینین مرحمت ہوئین کسی کو مرکب کسی کو بوجا بخشا گیا شہر کے ہر گلی کوچے مین دورویا میان روشنی کی لگائی گئین
دربار خوب آراستہ ہوا تمام شیشہ آلات لگایا گیا اور محل مین رجا کے تمام کا سامان ہوا دایہ اور قابلہ مثلانے کو ستعد ہوئین
ہزارہا مشعلچی کی لنگیان باندھے سرگرم کاروبار ہوے آبگیر کی تیاری ہوئی رسم ثانی و بادشاہ خوشی خوشی برآمد ہوئین
کبھی اندر کبھی باہر جاتے ہین ہر ایک خواص بڑی ہیرہ سے جھلین کرتے ہین ہر ایک کا دامن زر و جواہر سے بھرتے ہین آدھر
سرور بخشی [illegible] کی تیاری کی بڑی دھوم تھی بادشاہ کے ورود دولت پر یکبار حاضر ہوے
ہزارون فرغ و توزیے مرغ کے اقسام طعامی ٹالون مین مائتیون پر کار چنی ہوئین ہر ایک پر کچھ نہ کچھ لدی ہوئی رونق کا
تکیون مین چاندی سونے کی بھاری بھار [illegible] کے بڑے بڑے مولو جس مین ہیرا کچھ اچھا لعل و یاقوت بیلم کے نگینے
جڑے ہوے لاکھون جوڑے جنکے بھاری کارچوبی تکیون مین لگے ہوے آگے نشان تھے مین تمام لون شاہی کی لی اور دیا
ریب تن کیے ہوے باجے بجتے ہوے ہزارہا سکھپال نفیسین اپنے اپنے آگے آگے غول کے غول صدائین مبارکباد و سلامت
کی لگاتے ہوے سنہلے مشکون مین گلاب کیوڑہ بھرے ہوے چھڑکاؤ کرتے ہوے چلے آتے ہین یہان تک کہ در دولت شاہی پر
پہونچے سب سواریان آخرین رجا کو دکھلین بنایا رے دکھلائے اخلاق کو سب نے دیکھا جس نے دیکھا یہ شعر بر زبان کیا شعر

الٰہی بخت تو بیدار باد ا	اقبال دولت ہمیشہ یار باد ا

بعد اسکے سیکو کھانا کھلایا گیا
آتشبازی جھوٹی اسکے بعد ناچ شروع ہوا اندرون محل ناچ ہو رہا ہی طائفے ناچ رہے ہین گا رہے ہین ایک
مہرہ بال یہ غزل گانے لگی ۔ غزل

یہ ترا سر بھی ہو ٹیڑھا قامت کیا ہی	قہر ہی فتنہ ہی آفت ہی قیامت کیا ہی	
حوصلہ دل مین جو تھا آج وہ نکلے میرے	ہمسے کیون ہو مرے جان خجالت کیا ہی	
حضر کی کوچہ گیسو مین ضرورت کیا ہی	پوچھتے کیا ہو کہ ٹوٹے فتنہ محشر ہو کر	
شور پازیب ہی یا آنکے جھڑونکا ہی دل	حشر ہا آج مچا یہ سر تربت کیا ہی	کیا کسی فتنہ محشر کی ہی آمد آمد
چھپنی پھرتی ہی جو تو آج قیامت کیا ہی	دل بھی دیتا ہون مگر بھی نہین لیتے جو حضور	آپ ہی کہیے پھر اک بوسے کی قیمت کیا ہی
آپکے عارض پر نور مین کاہی شب وصل	ای صنم روشنی شمع کی حاجت کیا ہی	دو قدم چلنے مین دوہرے ہوے جاتی ہو غضب
پوچھتے مجھسے ہو بھلا سکے نزاکت کیا ہی	وصل کے بعد وہ کہتے ہین ہی اسکے معنی	آپکے دل مین یہ فرمایئے حسرت کیا ہی

اندرون محل ناچ گانا ہی یہان دربار مین سب حاضرین سبکو خوشی ہی بزم عشرت ہر روز سے وہ چندار استہ ہی اور سب
سرخ جوڑے پہنے ہوے بیٹھے ہین یہ نسبت ہوتا ہی کہ گلنار کا پھولا ہوا ہی وہ بزم عشرت تھی کہ جنکے روبرو بزم جم شرمندہ تھی
بادشاہ نے سب کو کھانا کھلایا آتشبازی کا تماشا دکھایا اسکے بعد بزم عشرت مین آکر بیٹھے جام شراب گردش مین آیا ناچ شروع
ہوا ہر یان ناچنے لگین گانا ہونے لگا کہ یکایک ایک پری یہ غزل گائی ۔ غزل

دل بیتاب پہ اک غم کی گھٹا چھائی ہی	وصل سے گر تمھین انکار ہی اچھا نہین ہی	
پاس سے میرے بگڑ کر جو گیا ہی وہ گل	آجکل خوب ہی اغیار کی بن آئی ہی	
بہر مدت مری امید یہ بر آئی ہی	بوسہ زلف دو تا مانگتا ہون مین جسدم	
اہل اسلام کہتے ہین مجھے کافر کیش	دل لگانے کی تمون سے یہ سزا پائی ہی	
جان دیتا ہون تو اس شوخ کی بھائی ہی	چھوڑ دے بلبل نالان کو خدارا صیاد	
سر کے بھل دوڑے ہے سلطان عرب بر چلیے	اگر ہو سس ہند مین بات وہ بھائی ہی	

رلف بنگون پہ طبیعت جو مری آئی ہی	
بوسہ دینے کی بھی کیا تمنے قسم کھائی ہی	
بوسے اس گل نے دیے سیب ذقن کے بدلے	
اسکے فرمانے مین دیوانہ ہی سودائی ہی	
ضبط کرتا ہون تو دل سینے مین گھٹ جاتا ہی	
گل شگفتہ ہین گلستان مین بہار آئی ہی	
جب یہ غزل گا چکی لوگون سے رخصت ہوکر	

انعام ملا دوسری بری آئی وہ بھی خوب ناچی گائی انعام پاکر اپنے گھر آئی یہان تک کہ تیسری کی نوبت آئی اسنے بھی

اپنا حوصلہ نکالا اُسکو بھی انعام ملا وہ بہت شاد ہوئی جو تھا ما آیا وہ بھی خوب گایا کئی غزلین گائین مگر یہ غزل خوب خوب گائی خصوصًا ایک شعر کو اسکے خوب بتا بتا کر خاص انداز سے گائی **غزل**

جگر کو سینہ سوزان کو قلب زار کو جان کو
دکھا کے کر دیا مجروح تو نے تیر مژگان کو

رہا مایوس مین جھونکے دیا سُننے نہ وصلت مین
صنوبر کو سمن کو یاسمن کو عشق پیچان کو

ثمر کو سرو کو آئینہ کو شمع فرزدان کو
کیا بے تاب دیوان عارض پرنور نے تیرے

کیا تشنہ سدا تیر دو مژگان ستمگار نے
دکھا کے جلوۂ رخسار آشفتہ کیا تو نے

خضر کو یوسف کنعان کو موسی کو سلیمان کو
یہودی کو نصارا کو برہمن کو مسلمان کو

نظیر اللہ نے صدقے مین کے کیا پیدا
اسکو بھی انعام کثیر ملا تب یہ نوبت ہوئی کہ

دی آنے آیا مبارکباد گانی والیان مکان ہوئے اور دو تین روز یہی حال رہا تیسرے دن عمدہ عمدہ رنڈیان آنے لگے اہل محفل کے دل پائمال کرنے لگے جو آئی کار پست کر اُسی دن کو ہمال کر کے چلی گئی یہان تک کہ ایک بڑی یہ غزل گائی **غزل**

وصل کرنا کسیطرح سے منظور نہین
شاد افسوس یہ ہونا دل رنجور نہین

سامنے انکے رکھا نہ بہت انور نہین
ہر لبیت مری نازک یہ سمجھ لے دلبین

وعدۂ وصل ہر وہ آج یہان آئینگے
غنچۂ دل مرا خنداں ہو تو کچھ دور نہین

سامنے آنکھون کے ہر وہ تو پر نور نہین
خون بھری تیغ ہر کس کس کا گلا کاٹے گی

شکر خالق کا کر راز نہان ہر سارا
بیوفائی مین ہوے تم ابھی مشہور نہین

تجھسا بیباک کوئی اے بت مغرور نہین
ہجر کی رات بھی ہوتی ہر بلا کی ہمسر

راہ پر آئین مری حضرت واعظ کیونکر
نا بجا تو آئے گا کبھی اے حور نہین

سرو کو کیا مین نظر بھر کے چمن مین دیکھون
آپکی مانگ مین اے جان یہ سیندور نہین

صاف عشاق کے دل لیکے مکر جاتا ہو
وائے صد وائے کہ کہتی شب دیجور نہین

یہان تک کہ وہ زمانہ بعیش و عشرت بسر ہوا بزم عشرت برخاست ہوئی مہمان رخصت ہوے سب اپنے اپنے گھر گئے اسقدر روپیہ اس شادی مین صرف ہوا کہ محاسب کو بھی اُسکے شمار مین خرابی ہی یہان تک کہ جلسہ وغیرہ سے فرصت ہوئی اب وہ شاہزادہ پرورش پانے لگا ماں باپ کی آنکھون کا تارا تھا نانا نانی کا پیارا تھا ہر ایک دن رات اُسپر قربان ہوتا تھا وہ اسطرح بڑھتا تھا کہ جسقدر کوئی ایک سال مین بڑھے تو وہ ایک ماہ مین بڑھتا تھا اور چہرہ مثل آفتاب کے دمکتا تھا جدھر وہ رشک گل رایہ کی گود مین جاتا تھا وہ مکان منور ہو جاتا تھا ہر ایک دیکھکر اُسکو پسند کرتا تھا ہر ایک اُسکا موافق تھا یہان تک کہ اسی عیش و عشرت مین وہ زمانہ گذر گیا زمانۂ رضاعت ختم ہوا رستم ثانی بادشاہ نے بڑی دھوم سے دودھ بڑھائی کی بزم جشن کی کیا اُسکے روبرو اصل تھی بسبب طول کے اُس بزم کا حال نہین تحریر کیا طول بیجا سے کیا حاصل دیو یا ماں کا یہ حال ہی کہ بظاہر شاہزادے کو دیکھکر خوش ہوتا ہی گو دیوون مین کھلاتا ہی مگر دلمین جلا جاتا ہی اُسکا یہ قاعدہ ہی کہ ایک ماہ کے بعد یہ نگارہ کو بلاتا ہی اُس سے سب حال کہتا ہی خود بہانے سے شکار کے مع اُن دیوون کے جاتا ہی رات کو اُسکے ساتھ شراب خواری کرتا ہی وہ بھی مست بیخبر ہو کر آتی ہی حال سُنکر کہتی ہی کہ اب کب اس بلا سے نجات پاؤگے کب ہمسے ملوگے وہ کہتا ہی کہ کیا بیان کرون لاکھ لاکھ تدبیر قتل کی کرتا ہون مگر بس نہین چلتا تو نہین بتا کیا کرون مین بیغیرت کام کے انجام دیئے ہوے تم سے نہین مل سکتا ہون وہ یہ سُنکر خاموش ہو جاتی ہی اور مایوس ہو کر چلی جاتی ہی یہ اُسکا معمول کرتا ہی کہ کہین پر قابو چلے تو مین رستم ثانی کو قتل کرون مگر یہ نصیحت سے ناچار ہی یہان تک کہ زمانہ پانچ برس کا گذرا رستم ثانی نے اپنے فرزند سہراب ثانی کی بسم اللہ کی تیاری کی پھر ایک بزم عشرت آراستہ کی بڑی دھوم سے بسم اللہ کی اُسکا بھی حال ساتھ اختصار کے تحریر ہوتا ہی کہ تمام شہر آئینہ بند ہوا ارکان دولت کو حسب مقدور مراتب جوڑے تقسیم ہوئے جاگیرین بخشی گئین سپرین زر و جواہر سے سجا دی گئین تمام شہر مین روشنی ہوئی مٹیان دو طرفہ لگائی گئین آبنوس گلاس الماس نگار

لگائے گئے انجمن سجائے تیل کے عطر ڈالا گیا تمام رعایا کے گھرون پر کھانے تقسیم ہوے نوبتین رکھی گئین ہر گلی کوچہ
نمونۂ گلزار ارم ہوا وہ زمانہ رشک بزم جم ہوا شادی بسم اللہ کی شروع ہوئی اندرون محل بڑی خوشی تھی مہمان جمیع طبقہ عوم و خواص
تھی اُن دنون بڑی خوشی و مسرت تھی ہر ایک باغ و عشرت سے مست تھا بازار بند و بست تھا بیرون محل بزم عشرت آراستہ تھی
تمام اہل دربار بیٹھے تھے جام شراب گردش مین تھا کہ معلم نے آکر سہراب ثانی کو بسم اللہ پڑھائی تختی الماس نگار پر
تکم الماس سے حرف لکھائے بسم اللہ کے بعد سب نے مبارکباد دی انعام بادشاہ نے سب کو کھانا کھلایا بعد کھانا
کھانے کے آتشبازی دیکھی ملہی شروع ہوا بہت اہل لکھنے ناچنے گانے انعام پایا ہر ایک شاد ہوا ایک بڑی بصد دلبری یہ غزل گائی محل

دلکو بھایا ہے کہ مین نا فہم فکن ہوا — نالہ مرا رقیب کے منھ کا سخن ہوا — جوش جنون نے ساتھ دیا جوش حسن کا
نکلے ہے آج آفتاب ادھر پیرہن ہوا — افسار دل تمھ سے نہ کھلا کسی طرح — اپنے دہن سے تنگ وہ غنچہ دہن ہوا
آئینہ دیکھ دیکھ کے وہ مجھکو کہا لیا — تمکو بھی تو یقین ہو کہ پیدا دہن ہوا — کوسون تک آبلے پاؤن چلا آہین غریب
جب تک مری نظر سے نہان دلمن ہوا — اے عندلیب مجھسے تو یہ بھی نہ ہو سکا — دل داغ کھا کے کچھ نہوا تو چمن ہوا
جب وہ کلام کرتے ہین خود دیکھتی ہی علق — اٹھتی ہین انگلیان کہ وہ پیدا دہن ہوا — جس لب کو حرف وعدہ نزاکت سے بار تھا
سنتا ہون آج مین کہ وہ توبہ شکن ہوا — ہاتھون سے جو بچے تری باتون سے مر گئے — چٹکی مین تھا جو تیر وہ لب پر سخن ہوا
ہوا در ہین جو بیٹے ہین موسم کو دیکھکر — آتی رہے بہار جین تو یہ شکن ہوا — ایمان کچھ وضو تو نہین ہی کہ ٹوٹ جائے
اے شیخ کیا ہوا جو مین توبہ شکن ہوا — چھیڑا جو اے جنون اُسے تو نے تو جان لے — تیرے گلے کا ہار مرا پیرہن ہوا
لکھا ہوا ہی پیر مغان کی کتاب مین — لاکھون مین دلغو ایک ہی تو بہ شکن ہوا — یہان تک کہ وہ صحبت ختم ہوئی

جلسہ برخاست ہوا ہمراہ شاہزادہ وان بارہ ہزار ایکون کی بھی بسم اللہ ہوئی وہ سب ہمراہ شاہزادے کے پرورش
پاتے ہین پڑھتے ہین اُسکے ہمراہ کھیلتے ہین ہر شہر و دیار سے کاملین فن طلب کیے گئے شاہزادے کو تعلیم کرنے لگے فن سپہ گری
علم و ہنر نیزہ بازی چوگان بازی شہسواری سب فن مین اُسکو کمال ہونے لگا دو مہینہ مین استاد فن آئے نظم

معلم اتالیق دستی ادیب — ہر اک فن کے استاد سب گئے قریب — کیا قاعدے سے شروع کلام
پڑھانے لگے اُسکو ہر صبح و شام — اُسے خوب علم و ہنر سب بتائے — سب آداب اور قاعدے اُسکو آئے
معانی و منطق بیان و ادب — پڑھا اُسنے معقول و منقول سب — شاہزادہ پڑھکر ہر علم مین کامل ہوا

ہر استاد اُسکا اُسکو بتانے لگا ہر فن سکھانے لگا جو شاہون کے لڑکون کو درکار ہین اُسکے ساتھ وہ لڑکے بھی علم و غیرہ
تعلیم پاتے ہین جو کوئی فن یا علم ایک برس مین حاصل کرے اُسنے ایک ماہ مین حاصل کیا یہان تک کہ تھوڑے زمانے
مین سب علم مین کامل ہوا ہر فن مین مشاق اور شہرۂ آفاق ہوا اب اُسکا سن کوئی سات آٹھ برس کا ہوا دربار مین بھی آنے لگا
اُسکے ہم سن اُسکے ہمراہ آنے لگے ہین مؤدب ہو کر بیٹھتے ہین قاعدے حکومت کے وہ شاہزادہ دیکھتا ہی باپ خوش ہین
نامنامی ہین اب رستم ثانی بعیش و عشرت بسر کرتے ہین اور اسی حالت مین رستم ثانی نے خود وہ بندوبست جو متعلق سپہ گری اُنکے خاندان کے تھے وہ بھی تعلیم کیے اب رات دن سوائے عیش و عشرت کے کچھ کام نہین ہی ہمہ وقت
بزم عشرت آراستہ ہی پریون کا مجمع ہی مضراب پیری ایسی معشوقہ محراب پر ہی ایسی محبوبہ پہلو مین ہی سب کا خیال
دل سے دور ہی کبھی اپنے دشمنون کا خیال بھی نہین آتا ہی جو کہ پردۂ دنیا پر تھے اور وہ اُنکے غم مین مبتلا ہین ایک دن کا
ذکر ہی کہ رستم ثانی ایک باغ مین بیٹھے ہوے تماشاے گل و ریحان کر رہے تھے اور دیو ہامان وچنا سردار حاضر خدمت تھے
دیو ہامان بہت متفکر تھا رستم ثانی نے دریافت کیا کہ دیو ہامان مزاج کیسا ہی مین تمکو اسوقت مکدر پاتا
ہون اسکا کیا سبب ہی ہامان نے عرض کیا کہ کل سے میرے سر مین درد ہی اسی سبب سے طبیعت سست ہی
رستم ثانی خاموش ہو رہے کہ اُسنے ایک معقول جواب دیا اُنھون نے خیال کیا کہ ایسا ہی ہوگا مگر دیو ہامان

اسکو اسکی فکر ہی کہ کیونکر انکو قتل یا گرفتار کرون اور ایک زمانہ اسکو اپنے لشکر سے جدا ہوے گذرا ہی
اب اسکو یہ خیال ہی کہ کیا کرون افسوس اس آدم زاد پر قابو نہین چلتا ہی یہ اس فکر سے متردد تھا
یہ سبب تھا جو اسدن وہ بہت متردد تھا کہ جسکا سبب رستم ثانی نے دریافت کیا تھا اسنے فکر کرکے
ٹال دیا تھا یہ تو متفکر بیٹھا ہوا تھا شاہزادہ لب نہر بیٹھا ہوا منہ ہاتھ پانی سے دھو رہا تھا اور کھیل رہا تھا
وقت صبح تھا اسدن دربار مین نہین گیا تھا بھول کھلے ہوے تھے بلبلین بول رہی تھین کہ یکایک ایک
سمت باغ سے ایک گھٹا کیسی دھوم دھوکا اٹھی کہ تمام زمانہ تیرہ و تار ہوگیا اسمین کچھ کچھ برق بھی
چمکتی تھی اور رعد کی بھی صدا تھی کچھ ترشح ہوتا ہوا باغ برابر قائم ہوا ترشح ہونے لگا اسکو دیکھکر رستم ثانی نے
فرمایا کہ اسوقت دل شکار کو چاہتا ہی کیسی گھٹا چھائی ہی بہار پڑ رہی ہی اسوقت صحرا مین کیا اچھا
لطف ہوگا مصاحبون نے کہا کہ حضور ہان مگر حضور جو لطف اسوقت یہان باغ مین ہی وہان جنگل
مین ہوگا یہان طائر چہچہہ زنی کر رہے ہین بلبلین بول رہی ہین ہوا سے سرو کے جھونکے آرہے ہین پھول
خوشبو مہک رہے ہین فوارے جاری ہین بھلا یہ بات صحرا مین کہان رستم ثانی نے کہا یہ تو سچ ہی مگر یہان
شکار کہان دلکی یہ خواہش ہی کہ شکار ہو مصاحبون نے عرض کیا کہ حضور پریون کو طلب فرماکر ناچ گانا سنین
تماشاے رقص و سرود ملاحظہ فرمائین شکار مین سواے تکلیف کے کچھ فائدہ نہین ہی رستم ثانی نے
فرمایا ہملوگ شکار کو بہتر از رقص و سرود جانتے ہین ایک زمانہ ہوا کہ شکار نہین کھیلا یہ تقریر
ہو ہی تو مصاحب خاموش ہو رہے مگر دیو ہامان نے کہا کہ ای آقا میرا بھی دل چاہتا ہی کہ اسوقت
شکار ہو سیر صحرا کو بہار ہو میرا بھی جی گھبراتا ہی رستم ثانی نے حکم دیا کہ سامان شکار یار ہو ہم شکار
کو جائینگے یہ حکم جو دیا تو اسیوقت یہ حکم دار وغہ میر شکار کو لوگون نے پہونچایا کہ سامان شکار کرو
رستم ثانی شکار کو جائینگے یہان تو سامان شکار ہونے لگا ادھر رستم ثانی نے اپنے مصاحب و سوارون
کو مع دیو ہامان کے حکم دیا کہ آپ سب صاحب بھی سامان شکار کرین یہ کہکر دربار مین تشریف
لائے یہان بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہی فرزند رستم ثانی برابر بیٹھا ہوا ہی اور سب اہل دربار جمع ہین
جو ہین اہل دربار کی نظرین اوپر پڑی سب براے تعظیم اٹھے سواے بادشاہ اور سرور جینی کے
یہان تک کہ آکر اپنے دنگل پر متمکن ہوے بادشاہ کو بجرا گیا فرزند کو دیکھکر بہت خوش ہوے
تھوڑی دیر بیٹھکر عرض کیا کہ حضور اگر اجازت تو خادم براے شکار جائے دو ایک دن وہان رہ کر
حاضر خدمت ہونگا بادشاہ نے فرمایا کہ تمکو اختیار ہی گو میرا دل نہین چاہتا ہی مگر منع بھی نہین کرسکتا ہون
کہ تم ناخوش ہو رستم ثانی نے عرض کیا کہ حضور ہم لوگون کا تو یہی دستور ہی کہ جب جنگ و جدل نہین
ہوتی ہی تو شکار مین بسر کرتے ہین اول تو بردہ دنیا ہمکو کارزار سے کب مہلت ہوتی ہی جو شکار کو جائین
یہان بیکار ہین جی گھبراتا ہی تو شکار کا خیال آیا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ بہتر ہی جاؤ مگر بہت جلد آنا
سامان شکار بھی درست ہونیکا حکم دیا ہی یا نہین سامان شکار تو ہو لینے دو میر شکار کو حکم دو رستم ثانی
نے عرض کیا کہ مین نے پہلے ہی حکم درستی سامان کا دیدیا ہی یقین ہی کہ سب سامان تیار ہوگا بادشاہ
نے فرمایا کہ بسم اللہ کرو لیکن بہت جلد تشریف لانا ہان یہ تو بتاؤ کہ ہمراہ کون کون ہی رستم ثانی نے
عرض کیا کہ میرے مصاحب ہین اور چند سردار لشکر ہین دیو ہامان ہی کسی قدر سیاہ ہی بادشاہ نے
فرمایا کہ یہ سب تو خوب ہین مگر ہامان سے میرا دل کھٹکتا ہی اسکا تمکو اعتبار نہین کرنا چاہیے کہ اسکو
پانچ چھ برس مسلمان ہوے ہوے ہین مگر کیا اعتبار وہ دشمن خدا و [illegible] ہی کیونکہ سب

اسنے میرا پاس نہین کیا کہ اسکے باپ دادا نے یہان کا نمک کھایا تھا خود بھی عمدہ بلیل پر سرفراز تھا مگر ارتھا
بالکل پاس نہین کیا آمادہ جنگ و جدل ہوگیا کوئی کوشش میرے ہلاک کرنے مین باقی نہین رکھی
وہ بکوئی تعجب نہین ہر ہر پھر ایسے کا اعتبار کرنا بالکل خلاف عقل ہی ابھی اسکے دلمین آئے تو پھر بگڑ جائے
دوسرت وہ ہمارا تو دشمن ہی باقی ہوگا کیونکہ تمھارے ہی سبب سے اسکے کل منصوبے نہوے
وہ سب کام بگڑ گئے اور تم اسکے نزدیک اسکے رقیب ہو پھر ایسی حالت مین اسکا نہ رہنا ہی جانا
بالکل خلاف عقل ہی وہ کسی طرح سے صلاح و قت نہین ہی آئندہ تمکو اختیار ہی رستم ثانی نے عرض کیا
کہ وہ اب کبھی ایسی حرکت نہ کریگا اسکو سزاے معقول مل گئی ہی اگر وہ کوئی حرکت کریگا تو پھر اپنے
کئے کی سزا پائیگا مجکو سواے خدا کے کسی کا ڈر نہین ہی مصرع دشمن اگر تو ہست نگہبان قوی تر ست
آپ کچھ خوف نہ کرین بادشاہ خاموش ہوے یہ مجرا کرکے اپنے دنگل سے اٹھے محل مین آئے اپنی زوجہ
مہراب پری و مجراب پری سے ملے کہا کہ مین بادشاہ سے اجازت لیکر شکار کو جاتا ہون پریشان
نہونا ایک ہفتے مین آؤنگا مہراب کی خاطر جمعیت کرنا یہ کہکر یہ دون محل سے آئے یہان سب سامان تیار تھا
بس اسیوقت سوار ہوکر مع سرداردن و مصاحبون و دیو ہامان کسی قدر سپاہ و غیرہ و سامان
شکار کے طرف صحرا کے روانہ ہوے راہ مین ہامان نے عرض کیا کہ حضور یہان سے دس کوس پر
ایک سبزہ زار ہی وہ شاہان ماقبل کی شکارگاہ ہی جو بادشاہ کہ قبل مین یہان کی حکومت کرتے تھے
اور یہان سے بادشاہ کے آباؤ اجداد سے تھے وہ اسی مقام پر شکار کھیلنے جاتے تھے وہان کل سامان
شکار موجود ہی شکار بھی بہت ہی چرند و پرند کے حوض وغیرہ بھی بنے ہوے ہین کیسے کیسے درخت
لگے ہوے ہین وہ مقام بہت اچھا ہی تفریح بھی وہان تشریف لیجائین شکار کھیلین کسی امر کی وہان تکلیف
نہوگی رستم ثانی نے حکم دیا کہ جس صحرا کا ہامان نشان دیتا ہی وہین چلو ہم جلکر اسی صحرا مین شکار
کھیلین گے اور صید افگنی کرینگے یہ حکم جو دیا تو سب سامان اسی طرف کو روانہ ہوا باز شاہین باز دار
انکو ہاتھون پر بٹھلائے ہوے مقیش کی ڈوریان بندھی ہوئی چیتے کیسے کیسے خوبصورت آگے محافظ آگے ہمراہ
ہاتھی کے ریشم کی ڈوریون مین بندھے ہوے ڈوریے انکو لئے ہوئے پیچھے نر و دل میر شکار پر سواری
چلے جاتے تھے یہان تک کہ بوقت سہ پہر اس صحرا مین پہونچے کہ جسکا نشان دیو ہامان نے دیا تھا
ہامان نے عرض کیا کہ خداوندا وہ مقام آگیا کیا ارشاد ہوتا ہی رستم ثانی نے حکم دیا کہ خیمے وغیرہ
برپا کرو کل صبح کو شکار کو ہم جائینگے یہ حکم دیکر آپ مع مصاحب و سردارون کے جنگل کی سیر کو
چلے ہامان بھی ہمراہ تھا انھون نے صحرا کو گل و ریحان سے بھرا ہوا پایا ایسا صحرا تو انھون نے بروے
خواب مین بھی نہین دیکھا تھا جیسا کہ یہ صحرا پایا کہ سبزہ کو سون تک لگا ہوا ایک دریا اس صحرا مین جاری ہی
اب دریا ایک چبوترہ بنا ہوا بہت وسیع قریب اس چبوترے کے بہت درخت لگے ہوے وہ صحرا
نہ تھا نمونہ بہشت تھا اس صحرا کو دیکھکر دل باغ باغ ہوگیا مثل گل کے خنداں ہوا کہا کہ کیا عمدہ صحرا ہی
یہان شکار بھی خوب ہوگا یقین ہی کہ یہان خوب دل بہلے گا ہر طرف سیر کرنے لگے پھرنے لگے اب جو
دیکھتے ہین تو ہر جگہ شکار موجود ہی چرند و پرند کا شکار دیکھکر بہت خوش ہوے یہ سیر کر رہے تھے ادھر
شکار پردازون نے جالے وغیرہ بر پا کیے ہامان سب اترے کہ اس عرصے مین آفتاب غروب ہوا وہ گل آفتاب کا
رنگ کہ گل گلاب اسکے روبرو ہیچ تھا وہ صحرا مین غنچونکا کھلنا وہ طائرونکا اپنے اپنے آشیانون
مین جانا کہ اس عرصے مین گھٹا اٹھی اور بوندیان پڑنے لگین رستم ثانی مع اپنے ہمراہیون کے واپس آئے

داخل خیمہ ہوے چونکہ جب شکار کو چلے تھے تو کچھ ماکولات بھی ہمراہ لے لیے تھے یہان آکر خاصہ نوش کیا
بعد اسکے سب آکر حاضر ہوے حکم ناچ کا دیا فوراً ایک لائقہ حاضر ہوا ساز نادرون نے ساز
ملا کر درست کیا دو بیری گت ناچ کا نامزد کیا غزل گانا کی ۔ غزل

جھکائے سر تہ شمشیر ابدار ہوگئین	جہانے بعد فنا خاک ہی اور اوی ہی	الٰہی اے ابرو تمہارا نگہدار ہوگئین
جہان پہ از محبت ابھی ہویدا ہو	غم جدائی مین گانے جو شکار ہوگئین	وہ بہر فاتحہ کیا آئین سہ مزار ہوگئین
تو تیرے وصل کا کب سے امیدوار ہوگئین	وہ جھیب کیسے کرتا ہی یاد	خدا کے واسطے کر اپنا شاہان ہمکو
تو انسے کہتا ہون ہو جا معاف مجھسے تم	تو انسکے کپڑے مین رکھتا نہین غبار ہوگئین	نہ فاتحہ پر وہ کو تم کہ پردہ دار ہوگئین
تو صدقے اسپہ دل جانسے بار بار ہوگئین	خبر وفات کی میرے دوستکے کہتے ہین	مجھے وہ دکھلے اکبار گر محبت سے
عریضہ جانیکی ہے تا شہ دن ہوا الٹھہ	تو انکے آمد رسل مین تیار ہوگئین	بلات مرگیا ہون غم مین سوگوار ہوگئین

دو پہر رات تک ناچ دیکھا
بعد اسکے جا کے آرام کیا دیو ہامان اپنے خیمے مین گیا جاکر فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون کہ اسکا ساتھ چھوٹے
مراد بر آئے یہ سوچا کہ قتل کر ڈالون یہ سوچکر اٹھا پھر خیال آیا کہ کہین ایسا نہو وہ خبردار ہو جائے تو بڑی
خرابی ہوگی دوسرے پہر وہ بہت ہی باسبانی خوب ہوتی ہی یہ خیال کرکے پھر لیٹ رہا پھر خیال کرنے لگا کہ
کیا کرون کوئی بات سمجھ مین نہین آتی اسی فکر مین سو گیا یہان تک کہ صبح طالع ہوئی سب بیدار ہوے
دیو ہامان جو آیا تھا تو اسکے ہمراہ دیو جو کہ مسلمان تھے وہ بھی آئے تھے مثل سایہ کے اسکے ساتھ
رہتے تھے کوئی وقت جدا نہین ہوتے تھے رستم ثانی بیدار ہوکر باہر آئے یہان سب سردار وغیرہ
برائے شکار تیار تھے دیو ہامان بھی مع اپنے ہمراہیون کے موجود تھا سب سامان شکار بھی تیار تھا
جونہی رستم ثانی برآمد ہوے سب نے سلام کیا انھون نے سب کو جواب سلام دیکر مرکب پر
سوار ہوے مع سردارون کے طرف صحرا کے چلے وقت صبح کا وقت سہانا تھا وہ گلون کی بھینی
خوشبو وہ ہواے خنک کے جھونکے دماغ و دل کو شگفتہ کرتے تھے ہر ایک کے ہاتھ پر باز بیٹھے ہوے تھے
جب میدان مین پہونچے بازدن کو شکار پر چھوڑا وہ شکار کو پنجے مین دبا کر لائے یہان تک کہ تا بہ دوپہر
بسیارون پرندون کا شکار کیا چونکہ نہایت آفتاب بشدت تھی کچھ کھایا بھی نہ تھا پیاس بشدت لگی ہوئی تھی
رستم ثانی نے اپنے ہمراہیون سے فرمایا کہ آج تو بہ پرندون کا شکار کھیلا خوب دل بہلا اب چلو قیام گاہ پر
اب کل پرندون کا شکار کرینگے پرندون کا تو آج شکار ہو چکا ہی یہ فرماکر مع سب کے واپس چلے
قیام گاہ پر آئے خاصہ نوش فرمایا چونکہ دوپہر تھی آرام کیا اور صبح سے شکار کے پیچھے بھی تھک گئے تھے
سہ پہر تک آرام کیا بیدار ہوے وضو کیا نماز پڑھی کہ اس عرصے مین خادمون نے بیرون خیمہ سامان
درست کر دیا کہ سب مصاحب آکر بیٹھے رستم ثانی بھی بعد فراغ نماز خیمے سے باہر آئے دیکھا کہ سب
سردار موجود ہین سب نے تعظیم کی یہ آکر کرسی زمردنگار پر بیٹھے اور سیر کرنے لگے اتنا دن سیر و
تماشے مین کاٹا یہان تک کہ شام ہو گئی خاصہ نوش فرماکر ناچ کا حکم دیا ناچ شروع ہوا خوب خوب
دو مطربہ ناچی اور گائی اور یہ غزل بصد خوش الحانی گائی ۔ غزل

نکلیا تنگ ترے جوہر تری شمشیر کا	تو ہیان ہی ہر دم مجھے اس چاند سی تصویر کا	وان ایسا کرم ہی مجھ عاشق دلگیر کا
دیکھتا ہون جب نظر اٹھا ہی منھ کھولے ہوے	تشنہ خون ہی مگر سو فا تیرے تیر کا	سامنا ہی ذبح برق طور کی تنویر کا
بچھلیون کو شبہ ہوگا دام ماہی گیر کا	تجھسے اے صیاد رکھتا ہون مین اتنی آرزو	عکس دریا مین پڑیگا تیری زلف کا اگر
خاک پہ تیرے شکارون کی نہ کر بربات تو	وہ ہیرا انکی راکھ کا تو وہ ہی اک اکسیر کا	طائر روح روان کو پڑیگا دے تیر کا
		ساتھ مرقد مین عمارت اپنی لیجاوے گا

شمون تمکو ارادہ ہی عبث تعمیر کا — یار کو جو ناتوان تک کھینچ لاتا ہی پیام — جو ترے ہجر مین بیٹھا آن کر تکیہ ہوا
جان جاتی ہی کہون نہ ہم لوگون کی تقصیر کا — بھول جھڑتے ہین یہ عالم ہی تری تقریر کا — وار کیا کیا تو نے اے قاتل لگائے واہ واہ
تو جو یالیتا ذرا آباد اپنے آشیان — دل کھنچا جاتا ہی پھر اُن آنکھون کی طرف — آنکے سرمے مین اثر ہی سرمۂ تسخیر کا
ہی یہ عالم نقش پاسے یار کی تحریر کا — جب قریب دو پہر رات کے آئی

صحبت برخاست کی گئی مین جا کر آرام کیا صبح کو بیدار ہوے ہمراہ مصاحبون کے شکار کو روانہ ہوے
یہان تک کہ تیر تیر سے مارے ہرن کا شکار کیا ایک ایک ہرن سب نے شکار کیا تین پہر دن تک شکار کیا
اسوقت پھر قیام گاہ کو واپس آئے اتنا دن تمام ہوا شام ہوئی خاصہ نوش کیا پھر ناچ ہونے لگا ایک
پری بعد نسرت و خوشی گانے لگی غزل

اس گل کی مین تلاش کو جا کر کہان کہان — کوے بتان مین ٹھوکرین کھاؤن کہان کہان
بستی مین گلشنون مین بیابان مین کوہ پر — دھونی فقیر ہوکے رماؤن کہان کہان
ہر عضو تن سے شعلے نکلتے ہین متصل — بھڑکی ہوئی ہی آگ بجھاؤن کہان کہان
اغیار میرے حال پہ روتے ہین دوست بھی — کس کو فسانۂ غم کا سناؤن کہان کہان
سینے مین دل کو حفظ نہ پہلو مین جائے امن — ہاتھون سے تیر غم کے بچاؤن کہان کہان
مجبور ہین علاج سے جراح اور طبیب — زخم جگر کو اپنے دکھاؤن کہان کہان
ڈھونڈھا حرم مین یار کو اور بتکدے مین بھی — مسکن سبا مین خاک اوڑاؤن کہان کہان
بیتاب دل ہی ہجر مین کس سے کہون نصیب — بلبل کی طرح شور مچاؤن کہان کہان

دو پہر رات گئے جا کر آرام کیا صبح دیو ہامان
سب اپنے ڈیرے مین گیا اپنے ہمراہیون کو طلب کیا اور کہا کہ مین لاکھولا کو فکر کرتا ہون مگر کوئی تدبیر
نہین سوجھتی ہی کیا کرون کیا نہ کرون اگر یہ قصد کرتا ہون کہ قتل کر ڈالون تو یہ خوف ہوتا ہی
کہ شاید بیدار ہو جائے تو بڑی خرابی ہوگی اس خیال سے مین اپنے قصد کو فسخ کرتا ہون اب تم
کوئی تدبیر بتاؤ انھون نے فکر کرکے کہا کہ اگر بن پڑے تو ہماری رائے مین ایک تدبیر آئی ہی وہ یہ ہی
کہ اسی صحرا کے قریب ایک صحرا اور سنا جاتا ہی کہ وہان طلسم چہل چراغ سلیمانی کا اگر بن پڑے
تو اس آدم زاد کو وہان گرفتار کرا بھیجے دیو ہامان یہ سنکر خوش ہوگیا کہا کہ کیا خوب بات بتائی ہی کل
مین اسکو اسی صحرا کے قریب بلاؤنگا اگر یہ تدبیر بن پڑی تو گرفتار کراؤنگا اگر یہ تدبیر نہ چلی تو آج
قسمت کو آزماؤنگا دل کو سخت کرکے ایک حملہ رات کو اسپر کرونگا جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا
ہوا انھون نے کہا کہ اگر آپکا یہ قصد ہی تو ہمکو بھی شریک کر لیجیے گا تاکہ ہم سب ملکر حملہ کرین جب چاروں
طرف سے اسپہ حملہ ہوگا تو وہ بہت پریشان ہوگا کسی نہ کسی کی چوٹ کھا جائیگا مگر یہ تدبیر ہو کہ ہم آپ سب
منھ کو چھپائین تاکہ کوئی نہ پہچانے ہامان نے کہا کہ اچھا کل دن کو وہ تدبیر کرلین تو پھر شب کو دیکھا
جائیگا جب یہ رائے قرار پاگئی تو سب اپنے مقام کو گئے یہان تک کہ وہ رات گذری صبح ہوئی
رستم ثانی بیدار ہوکر باہر خیمے کے آئے یہان سب سامان شکار موجود تھا سب کو ہمراہ لیکر برائے
شکار صحرا کو چلے سب ہمراہ تھے دیو ہامان نے کہا کہ ای آقا یہان سے قریب ایک صحرا ہی جسمین
ہرن بہت ہین وہان تشریف لے چلیے وہان شکار خوب ہاتھ آئیگا رستم ثانی نے کہا کہ اچھا چلو
ہامان اسوقت طرف اس صحرا کے روانہ ہوا کہ جسکا پتہ شب کو اسکے ہمراہیون نے دیا تھا
یہان تک کہ جا کر وہان پہونچے دیکھا کہ واقعی بہت سے ہرن چر رہے ہین یہ دیکھکر رستم ثانی بہت

خوش ہوے سب سے کہا کہ ایک ایک ہرن کو شکار کر دیا زندہ گرفتار کر لاؤ سب نے عرض کیا کہ بہت خوب
کبھی برائے صید کسی نے مرکب نہ اٹھایا تھا کہ ایک جانب سے ایک ہرن جھول اسکے اوپر کا رجوبی
پڑی ہوئی اسکے گلے مین پٹہ جڑاؤ پڑا ہوا اسمین نگینہ ہاے یاقوت و زمرد جڑے ہوے سنگوٹیان طلائی
اسکے سینگون پر چڑھی ہوئی گلے مین طلائی گھنگرو بڑے ہوے ایک طرف سے جست و خیز کرتا چلا آتا ہی
جیسے ہی نظر رستم ثانی کی اس آہو پر پڑی دل بیتاب ہوگیا کہا کسی شوقین کا یہ ہرن ہی یا لو معلوم ہوتا ہی
اسکو زندہ گرفتار کرنا چاہیے یہ خیال کر کے ہامان سے کہا کہ ای ہامان ذرا دیکھو کیا خوبصورت ہرن ہی
اسکو زندہ گرفتار کر لو اسکو گھر لے چلین گے سہراب اس سے کھیلے گا وہ اسکو دیکھکر بہت خوش ہوگا
ہامان نے کہا کہ بہت خوب چونکہ اسکو تو معلوم تھا کہ یہ ہرن طلسمی ہی جب اسکے ہمراہیون نے اس سے
کہا تھا کہ اس صحرا مین نہ جائین وہان جاکر گرفتار طلسم ہوجاین بس اسکو بھی یاد آگیا تھا کہ وہان جاکر
ضرور گرفتار ہونگے کیونکہ وہ ہرن نکلے گا یہ اسکے عقب مین مرکب ڈالینگے وہ انکو لگاکر سرحد طلسم
مین لیجائیگا ادھر یہ اس سرحد مین پہونچے ادھر گرفتار ہوگئے بس جب ہی تو اسنے کہا تھا قدت چلنے کے
کہ اس صحرا مین آہو بہت ہین اسکے خیال کے موافق ہوا جبکہ وہ ہرن ظاہر ہوا تو رستم ثانی نے اسکو
دیکھا تصد اسکے زندہ گرفتار کرنے کا کیا دیو ہامان سے یہ کہکر مرکب اسکے عقب مین ڈال دیا جسے ہی
اس ہرن نے سم مرکب کی صدا سنی فوراً کنوتیان کھڑی کین یا تو وہ ادھر کو آتا تھا یا صداے سم مرکب
سنکر حیران ہوا ادھر ادھر دیکھنے لگا جب اسنے دیکھا کہ بہت سے دیو وغیرہ وہان موجود ہین وہ فوراً
جست کر کے ایک جانب کو روانہ ہوا انھون نے اسکے عقب مین مرکب ڈالا اور اپنے ہمراہیون سے کہا
کہ تم ان غزالون کو شکار کرو مین اسکو گرفتار کر کے لاتا ہون اور پھانسکا ہاتھ مین لیا وہ ہرن
جست و خیز کرتا ہوا چلا انھون نے مرکب کو سرپٹ ڈالا دیو ہامان بھی مع اپنے ہمراہیون کے
عقب مین برابر سیر چلا آتا ہی یہ مرکب ڈالے ہوے چلے جاتے ہین اس خیال سے کہ کہین یہ ٹھہرے
تو مین کمند ماروں اتفاق سے وہ ایک مقام پر تھما انھون نے کمند ماری اسپر پڑی انھون نے
جھٹکا دیا وہ مثل برق کے حلقۂ کمند سے نکل گیا اور اسطرح نکلا کہ جسطرح کمان سے تیر یا سینک
سے نگاہ یا آتش سے شرارہ یہ حیران ہوکر رہ گئے دیو ہامان نے صدا دی کہ آقا آپ نے تو
گرفتار کر لیا تھا مگر بہت چالاک ہی کہ نکل گیا مگر ابکی کہان جائیگا اب کچھ تھک بھی گیا ہی ابکی جو کمند پڑیگی
تو نہ نکل سکیگا رستم ثانی نے کہا کہ مین بغیر اسکو اسیر کیے ہوے واپس نہ آؤنگا یہ میرے ہاتھ سے جائیگا
کہان یہ کہکر مرکب کو ہمین کیا وہ اسکے عقب مین روانہ ہوا اب یہ اسکے تعاقب مین چلے جاتے ہین کہین دم
نہین لیتے ہین ہامان بھی دوڑ دوڑ کر ہمراہ چلا آتا ہی دو پہر تک یہ اسکے پیچھے حیران رہے کہ ایک
مقام پر ایک صحرا مین وہ ہرن جاکر ٹھہرا کہ یہ بھی مرکب ڈالکر برابر پہونچے انھون نے جاکر کمند ماری
جو مین کمند اسکے قریب پہونچی کہ ہنوز اسکے اوپر پڑی بھی نہ تھی کہ اسنے زمین پر لوٹ لگائی اب یہ کیا دیکھتے ہین
کہ وہ ہرن دھوان ہوگیا یہ حیران ہوے کہ یہ کیا ماجرا ہی آج نئی بات دیکھی ہی کہ ہرن دھوان ہوگیا
یہ تو یہ خیال کر رہے تھے کہ ایک بگولہ اس دھوین سے نکلا اور اسکی کمر زنجیر مین آکر پڑا انکو مرکب پر سے
اٹھایا انھون نے لاکھ لاکھ زور کیا مگر کچھ نہوا اتنے عرصے مین دیو ہامان بھی وہان پہونچ گیا تھا سرحد
طلسم سے واقف تھا خود دور کھڑا ہوا تماشا دیکھا کیا پاس نہین گیا خیال کر لیا کہ اب یہ گرفتار طلسم
ہوے اب کوئی دم مین یہ جاتے ہین کیونکہ انکی سرحد مین پہونچ گئے ہین کہ وہان یہ واقعہ ہوا کہ بگولہ انکو

اٹھا کر پھینکا ایک برق گری مرکب کے دو ٹکڑے ہوے وہ پنجہ انکو لیکر بلند ہوا صدا آئی کہ مندی ماندی
تا دور قیامت ماندی یہ صدا آئی اور وہ پنجہ مع رستم ثانی کے غائب ہوگیا [illegible] چند سردار و
صاحب بھی ایک ہرن کو گرفتار اور شکار کئے ہوے ادھر کو آنکلے یہان آکر کیا دیکھا کہ دیو ہامان تو ایک طرف کو
استادہ ہی اور شاہزادہ ایک ہرن کے عقب مین مرکب ڈالکر اسکے قریب پہونچا ہی اور کمند ماری ہی کہ وہ
دھوان ہوگیا ہی یہ پیدا ہوکر کمر مین پڑا ہی رستم ثانی کو اٹھا کر پھینکا وہ صدا دیکر غائب ہوگیا اور ایک برق گری
کہ مرکب کے دو ٹکڑے ہوے یہ لوگ یہ واقعہ دور سے دیکھتے ہوے چلے آتے تھے یہان جو پہونچے تو
سبکے سب نے یہ چاہا اور دیکھو کر قصد کیا کہ اپنے کو اس مقام پر پہونچائین کہ دیو ہامان سے کہا کہ یہ کیا غضب
کرتے ہو یہ سرحد طلسم کی آفتا وہان جاکر گرفتار طلسم ہوے ہین کیون اپنی جانون کے پیچھے پڑے ہو
چلو بادشاہ کو خبر کرین ہائے آقا مین نے آپکو لاکھ لاکھ صدا دی کہ ای آقا وہ سرحد طلسم ہی آپ نہ جائین
مگر آپ نے نہ سنا اپنے کو ایک ہرن کے واسطے گرفتار بلا کیا ہائے اب ہم کسکے سہارے زندگی بسر کرینگے یہ
کہکر ہامان نے سبکے دکھانے کو اپنا گریبان چاک کر ڈالا اور زمین پر پچھاڑین کھانے لگا یہ حال دیکھکر جسقدر
سردار تھے سب رونے لگے اور سبنے گریبان چاک کئے سر پر خاک ڈالی ہامان سے کہا کہ اب
کیا ہوگا ہم بادشاہ کو کیا جواب دینگے انکو کیا اپنا روے سیاہ دکھائینگے کیا انکے روبرو بیان کرینگے
وہ ہمپر بہت خفا ہونگے کہ تم کہان رہ گئے تھے جو وہ طلسم مین جاکر اسیر ہوگئے ای بھائی ہامان یہ
کونسا طلسم ہی ہامان نے رونے کو ضبط کرکے کہا کہ یہ طلسم چہل چراغ سلیمانی ہی اسکا گرفتار قیامت تک
رہا نہین ہوتا ہی فلاہو مین تو روتا ہی مگر باطن مین خوش ہی کہ دشمن کو تو کھویا اب مین سے زندگی بسر کرینگے
آن سب نے کہا کہ بھائیون چلو اب چلکر بادشاہ کو خبر کرین یہ کہکر آن سب کو ہمراہ لیکر طرف اپنی
قیام گاہ کے واپس آئے وہ جو شکار کرکے لائے تھے اسی مقام پر چھوڑ دیئے روتے پیٹتے تنبو کو اڑاتے
چلے راہ مین اور سردار جو ملے انھون نے جو انکی یہ حالت دیکھی تو حیران ہوے کہ یہ کیا واقعہ گذرا
یہ کیون اسقدر گریان ہین انکے کیون چاک گریبان ہین اور کیون انکے سرون پر خاک ہی یہ حال دیکھکر
وہ سب قریب آئے اور انسے کہا کہ یہ کیون کیا حال تمھارا ہی کس سبب سے اور کسکے غم مین گریبان چاک ہی
خیر تو ہی انھون نے کہا کہ کیا بیان کرین ای بھائیون آفا سے چھوٹ گئے ہمکو تباہ کرگئے انھون نے پوچھا
کہ کیا واقعہ گذرا ہامان نے کل حال بیان کیا وہ سبکے سب بھی یہ حال سنکر گریبان چاک ہوئے روتے
ہوے قیام گاہ پر پہونچے چونکہ شام قریب تھی صلاح ہوئی کہ یہ رات تو یہان بسر کرین صبح کو خدمت
بادشاہ مین چلینگے اس صلاح کرنے کے بعد ہر ایک شخص مایوس ہوکر اپنے
اپنے مقام پر جاکر پڑ رہے نہ کچھ کھایا نہ پیا رو رو سب کے سب مغموم و محزون ہین ادھر
دیو ہامان اپنے خیمے مین آیا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تدبیر تو بن پڑی واہ کیا خوب صلاح تمنے
دی اب مین اخضر کے پاس جاکر کوہ قاف قلعہ قہقہار یہ کوہان سے سیدھے چلے چلین زرنگارہ
کے پاس وہ بہت پریشان ہوگی اسکو اسکی خبر کرین اور خوشخبری دین اور ایک نامہ اخضر پریزاد کو
تحریر کرین کہ اب اس آدم زاد سے ہاتھ اٹھاؤ اور دست بردار ہو وہ طلسم چہل چراغ سلیمانی ہی
گرفتار ہوگیا ہی مین نے جاکر اسکو گرفتار کرایا اپنا بدلا لیا اب وہ قیامت تک تم سے نہ ملے گا اب اسی مین
بہتر ہی کہ مضراب پری کا عقد میرے ساتھ کردیجیے گو کہ وہ دوسرے کے قبضے مین جا چکی ہین
مگر مجکو منظور ہی تو اسے کو تم اپنے پاس رہنے دو چاہے مذہب اسلام ترک کرو چاہے نہ ترک کرو

اسطرح کے مضمون لکھکر روانہ کرونگا اگر اُسنے عقد کر دیا تو خیر ورنہ تنگ کشی کرکے مقابلہ کرونگا اب کوئی میرا
رمان ہم نہیں ہی مجکو جسکا خوف تھا وہ تو دنیا سے گیا اُسکے ہمراہیون نے کہا کہ جو آپکا دل
چاہے وہ کیجیے ہم آپکے ہمراہ ہین ہامان نے کہا کہ میرے نزدیک یہین سے چلنا بہتر ہی بلکہ اسیوقت
اُنھون نے جواب دیا کہ پھر انتظار کس بات کا ہی چلیئے یہ جو اُن دیوٗون نے کہا تو ہامان اسیوقت
اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ اچھا چلو تمام مال واسباب اُٹھالو بلکہ اُس آدم زاد کے خیمے مین جلکر اُسکا بھی
مال واسباب لے لو پس وہ سبکے سب اس بات پر آمادہ ہوے اور تمام اسباب باقی ماندہ اُٹھایا
بعد اُسکے رستم ثانی کے خیمے مین آئے تمام اسباب اُسکا بھی لیا جو نگہبان تھے اُنکو قتل کیا بس اسیوقت
ہامان مع اُن سبکے طرف قلعہ ٹھہاریہ کے روانہ ہوا اور ایک رقعہ اس مضمون کا لکھکر ایک
تیر مین ایک بیردار کے بالین پر رکھدیا کہ تاکہ اُسکو معلوم ہوجائے اُسکا مضمون یہ تھا کہ آگاہ ہو
مین نے اپنے دشمن کو قتل کیا یعنے گرفتار طلسم کیا اپنے دلکی حسرت نکالی اور عوض لیا مین نے
تمپر رحم کیا کہ قتل نہین کیا بس تم چلے جاؤ اور بادشاہ کو خبر کرو کہ مین اسباب و مال بیشمار لیکے
لیے جاتا ہون مین مدت سے اسی فکر مین تھا کہ جب قابو ملا اپنا کام کیا مین تم سبکے خیال مین
مسلمان تھا صرف عوض لینے اور جان بچانے کے لیے مکر کیا تھا سپاہی کے چند فن ہوتے ہین
یہ بھی ایک فن تھا یہ رقعہ لکھ کر سرہانے رکھکر چلا گیا اُسکو تو اُدھر روانہ کیا جاتا ہی کہ اُسکا حال
پھر بیان ہوگا اب مجھ اُن لوگون کا حال بیان ہوتا ہی کہ جو کہ دیو ہامان کے جانے کے بعد
وہان رہ گئے تھے جبکہ صبح ہوئی سبکے سب اُٹھے وہ سردار بھی اُٹھا دیکھا کہ ایک کاغذ سرہانے رکھا ہوا ہی
اُسکو اُٹھا کر پڑھا اُسکے مضمون سے آگاہ ہوا اور ایک چیخ مار کر رونے لگا باہر آیا اُسکے رونے کی صدا سنکر
سب سردار اُسکے پاس آئے اُنھون نے اُس سے دریافت کیا اُسنے وہ رقعہ اُنکے روبرو پیش کیا
اُن سب نے بیقرار رونے لگے اور کہا کہ افسوس ہمکو یہ حال نہ معلوم تھا کہ اس حرام زادے کی یہ کارروائی ہی
اُسنے دوستی کے بہانے عداوت ادا کی ہمارے آقا کو گرفتار کرایا اگر قبل سے یہ معلوم ہوتا تو
ہم اُسکو بھی زندہ نہ چھوڑتے اپنی جان اور اُسکی جان ایک کرتے زندہ نہ جانے دیتے وہ ہمکو
دھوکا دیکر اور تمام مال واسباب بھی لیکر چلا گیا اب جو سب نے جاکر دیکھا تو نہ اُسکا خیمہ پایا
اور نہ رستم ثانی کا اور وہ جو نگہبان تھے سبکے سب کشتہ پڑے ہین یہ دیکھکر اُن سب کو بڑا افسوس
ہوا کہا کہ اب چلو افسوس سے کیا حاصل ہوتا ہی بادشاہ کو خبر کرین تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین شاید
سرو رجنی کسی تدبیر سے اُنکو رہا کرین ورنہ کیا جائے یہ تو معلوم ہو کہ زندہ ہین یا قتل ہوگئے
بس یہ صلاح کرکے تمام مال اور اسباب لیکر جو کہ اُسکے لیجانے سے بچا تھا اپنے ہمراہ لیکر طرف
قلعہ یاقوت نگار کے روانہ ہوے انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی

لیکن اب کچھ حال بارگاہ بادشاہ کا تحریر ہوتا ہی کہ وہان کیا کیفیت ہی

یہان یہ حال ہی کہ جب سے رستم ثانی گئے ہین تو انکو گئے ہوے ایک ہفتہ گذرا ہی کہ کچھ خبر نہین آئی
ہی بادشاہ نے سرو رجنی سے کہا کہ آج زمانہ ایک ہفتے کا ہوا کہ کچھ خبر رستم ثانی کی نہین معلوم ہوتی
کہ مزاج کیسا ہی جو ابتک نہین آئے ہین دو چار دن کا وعدہ کرگئے تھے جسکو ایک ہفتہ ہوگیا ہی
سرو رجنی نے کہا کہ کوئی مقام فکر نہین ہی مگر ہان ایک امر کا خیال ہی کہ مجکو ہامان کرکا کچھ
اعتبار نہین ہی وہ قابو پرست ہی جب سے تجھ ایسے محسن کے ساتھ یہ بدسلوکی کی تو اُنکا تو وہ

خون کا پیاسا ہی کہین ایسا نہو کہ وہ قابو پاکر اُنکو قتل کرے یا کسی بلا مین گرفتار کرے سرورجنی نے
کہا کہ آپ فکر نہ کرین وہ اُنکا کچھ نہین کرسکتا ہی اُنکے نام سے اُسکا خون خشک ہوتا ہی دم نکلتا ہی
اُسنے اُنکی اطاعت قبول کی ہی ایسی سزا نہین پائی ہی کہ پھر وہ کسی قسم کی بدسلوکی کرے یہ قتل آپنے
سُنی ہوگی کہ دودھ کا جلا مٹھا پھونک پھونک کر پیتا ہی بادشاہ نے کہا جو کہ غیرت دار ہوتے ہین اُنکو
اِس امر کا خیال ہوتا ہی بے غیرت کو کیا خیال ہوگا یہ مثل آپنے سُنی ہوگی کہ بے غیرت کی ناک کٹ گئی
وہ یہ سمجھا کہ سوا ہاتھ اور بڑھ گئی اِسی سے اگر کوئی حرکت ہوجائے تو کیا عجب ہی پھر اُسوقت سوائے
افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا سرورجنی نے کہا کہ آپ کیون ایسے خیال کرتے ہین بادشاہ نے کہا کہ آج کچھ
میرا دل پریشان ہی خراب خیالات دل مین آتے ہین دیکھیے کیا امر پیش نظر آتا ہی خدا خیر کرے اور خیر نیک
سُنائے سرورجنی نے کہا کہ کوئی امر تشویش کا نہین ہی بادشاہ خاموش ہو رہے اور کچھ فکر ہونے لگا وہ دن
تو بادشاہ کو تشویش مین گذرا کیونکہ یہ دو دن تھا کہ جسدن رستم ثانی گرفتار طلسم ہوے تھے بادشاہ نے
بدقت دو دن بسر کیا مگر ہر وقت رنج زیادہ ہوتا جاتا تھا رات کو اور زیادہ پریشان رہے صبح کو پھر دربار
مین آئے آج اور زیادہ فکرمند تھے سرورجنی نے عرض کیا کہ آج کچھ خداوند کا چہرہ اُترا ہوا ہی کیون مزاج
مبارک کیسا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ مزاج تو اچھا ہی مگر کل سے مجکو شب بھر رستم ثانی کے خیال مین نیند
نہین آئی اور اُنہین کا خیال رہا آج اور انتظار کرتا ہون کل کسی دیو کو برائے خبر روانہ کرونگا سرورجنی
نے عرض کیا کہ خداوند کو کیون فکر ہی وہ کچھ ایسے ویسے نہین ہین کہ کوئی اُن بردست دراز کرسکے
دوسرے اُنکے ہمراہ لشکر بھی ہی اور دیو بھی ہین سب اُنکے خیرخواہ ہین ایسی حالت مین کوئی اُنکا کچھ
نہین کرسکتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ کیا کرون مجھ دل خود بخود پریشان ہوا جاتا ہی سرورجنی نے
کہا کہ ناچ و رنگ حضور ملاحظہ فرمائین دل کو بہلائین خیالات فاسد کو دل سے دور کرین بادشاہ نے
فرمایا کہ کسی بات کو جی نہین چاہتا ہی رستم ثانی کے واسطے دل بیقرار رہتا ہی ہر مرتبہ قصد ہوتا ہی کہ خود جاکر
دیکھ آؤن سرورجنی نے بادشاہ کے بہلانے کو اُسوقت حکم دیا کہ طائفے حاضر ہون فوراً طائفے
حاضر کیے گئے ناچ ہونے لگا بیان گانے لگین بہت خوش گلو تھین ایک خوش گلو یہ غزل گانے لگی غزل

خون ایسا ارزان ہی یہ عاشق دلگیر کا	بنگیا رشک شرر جوہر تری شمشیر کا	دہیان ہی ہر دم مجھے اُس جانی کی تصویر کا
سامنا ہی روز برق طور کی تنویر کا	دیکھتا ہون جب نظر آتا ہی تو کھوئے ہوئے	تشنۂ خون ہی مگر سو فار تیرے تیر کا
عکس دریا مین پڑیگا تیری زلفون کا اگر	مچھلیون کو تب ہوگا دام ماہی گیر کا	تجھسے اے صیاد رکھتا ہون مین اتنی آرزو
طائر روح روان کو پر لگا دے تیر کا	خاک اپنے خاکساروں کی نہ کر برباد تو	ڈھیر انکی راکھ کا تو دہ ہی اک اکسیر کا
ساتھ قدمون مین عمارت اپنی لیجاؤنگا کیا	مسمون ہمکو ارادہ ہی عمت تعمیر کا	یار کو مجھنا تو ان تک کھینچ لاتا ہی مدام
مجھپہ ہی احسان طبیب دل تری تاثیر کا	جوتری صحبت مین بیٹھا انکر کلچین ہوا	پھول جھڑتے ہین یہ عالم ہی تری تقریر کا
وار کیا کیا تو نے اے قاتل بگائے واہ وا	مان جائین کیون نہ ہم تو ہاتری شمشیر کا	دل کہنچا جاتا ہی پینے سے اُن آنکھون کی طرف
اُنکے سر مے مین اثر ہی سرمہ تسخیر کا	سنکھیا لیتا ہی اے آباد اکبر آفتاب	ہی یہ عالم نقش پائے یار کی تنویر کا

مگر بادشاہ کی وہ کلفت نہ دور ہوئی اُسی طرح مکدر بیٹھے رہے کوئی خیال نہ کیا کہ کون گاتا ہی جب
سرورجنی نے دیکھا کہ بادشاہ کا مزاج اور زیادہ مکدر ہوتا ہی تو ناچ برخاست کیا بادشاہ اُٹھکر
داخل محل ہوے مگر مکدر رہے کسی سے کچھ کلام نہ کیا سحاب پری نے جو دریافت کیا کہ کیا سبب ہی آج
جو مین دیکھتی ہون تو کچھ چہرہ آپکا اُترا ہوا ہی خیر تو ہی فرمایا کہ کیا بیان کرون کل سے کچھ خود بخود طبیعت

پریشان ہوگئی ہی کہو تمکو یکایک رستم ثانی کا خیال آگیا ہی کہ ایک ہفتہ ہوا انکو نہین دیکھا بس جب سے بیطبیعت پریشان ہی کہ کیا سبب ہی جو اب تک وہ نہین آئے ہین سحاب نے عرض کیا کہ اس امر مین فکر کا ہیکی ہی وہ خود بخود آئینگے بادشاہ نے کہا کہ مجکو اسکی فکر ہی کہ انکے ہمراہ ہامان بھی ہی کہین ایسا نہو کہ وہ اُن پر کوئی حملہ کرے یا اُنکے ساتھ دغا کرے کیونکہ وہ اُنکا دشمن ہی اُنکے سبب سے وہ زیر ہوا ہی ورنہ وہ مجکو قتل کرتا ان سب ملکون پر اپنا قبضہ کرتا اگر وہ نہ بردکا دنیا سے اُٹھتے تو ہماری فتح نہوتی انھون نے اُسکے مامون کو قتل کیا اُسنے بھائی کو مارا اُسکا دل کیونکر صاف ہوگا اُسوقت ملکہ نے عرض کیا کہ اگر وہ گیا ہی تو ضرور غلام تردد ہوا اور بھی کوئی ہمراہ ہی کہا کہ ہان اُسکے اور سردار اور مصاحب ہمراہ ہین کچھ لشکر بھی ہمراہ ہی مگر اصل وہ تابوپرست ہی جب اُسکو موقع ملجائیگا وہ کام کرے گا جسے وہ اپنا کام کرلیگا تو پھر اگر اُسکو مزاحمت کیا ہوگا اس تقریر سے ملکہ بھی فکرمند ہونے لگی کہنے لگی کہ ہان اگر یہ امر ہی تو ضرور کسی نہ کسی کو برائے خبر روانہ کرو کہ وہ جاکر خبر لے آئے بادشاہ نے کہا کہ آج مین اور انتظار کرتا ہون اگر وہ آج آگئے تو خیر ورنہ کل کسی دیو کو ضرور برائے خبر روانہ کرونگا یہ کہکر وہان سے اُٹھکر اپنے کمرۂ آرام کو تشریف لیگئے جاکر مسہری پر لیٹے مگر مارے فکر کے نیند نہین آتی تھی وہ رات تو جسطرح ہوا بسر کی صبح کو آکر دربار مین بیٹھے حکم فرمایا کہ دیو طیران کہان ہین اُس سے کہو کہ حاضر ہو جس اُسیوقت بموجب حکم بادشاہ دیو طیران حاضر ہوا بادشاہ کو مجرا کیا بادشاہ نے فرمایا کہ اے طیران تو اسیوقت صحرا کو جا اور دیکھ کہ رستم ثانی کہان تشریف رکھتے ہین کس صحرا مین شکار کھیلتے ہین اُنکا مزاج کیسا ہی کیون نہین تشریف لائے ہین بہت جلد خبر لا اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب یہ کہکر قصد کیا اتنا کہ روانہ ہون کہ دیکھا اور دولت سے ہمراہیان رستم ثانی چلے آتے ہین مگر گریبان چاک ہمرون پر خاک نہایت اداس آنکھون سے آنسو رواں گریان و نالان ہین بادشاہ نے جو ہین آنکو اس حال سے دیکھا اور زیادہ پریشان ہوے جب تک وہ قریب آئین آمین بادشاہ نے خود پکار کر فرمایا کہ کیون خیر تو ہی یہ کیا حال ہی کیون اسقدر خراب حال کیا ہی کیا تم سب پر آفت آئی اور کیا بلا نازل ہوئی میرے رستم ثانی کی تو خیر ہی اُنھون نے آگے آکر مجرا کیا اور یون عرض کیا کہ حضور ہم کیا بیان کرین کہ ہمپر کیا بلا نازل ہوئی ہمپر آسمان مصیبت ایک مرتبہ ٹوٹ پڑا ہم تباہ ہوگئے اپنے آقا سے چھٹ گئے صحرا مین جاکر لٹ گئے شکار کو گئے تھے ہم خود رنج و غم کا شکار ہوے صید مصیبت و بلا ہوے بادشاہ نے فرمایا کہ بیان تو کرو کہ کیا ہوا اُنھون نے عرض کیا کہ ہم حضور کو منھ دکھانے کے قابل نہین ہین ہمارے متعہ سپاہ ہین ہم ہامان کے تباہ کردہ ہین اُس نابکار نے بہت بری حرکت کی ہم سب کو مبتلائے رنج و غم کیا حضور اب ہم کل واقعہ بیان کرتے ہین کہ حضور یہان سے ہمارے آقا جو آپسے رخصت ہوکر برائے شکار تشریف لیچلے تو اُس نابکار نے جبکہ شہر سے تھوڑی دور گئے تو کہا کہ یہانسے تھوڑی دور پر ایک صحرا ہی کہ جہان شاہان ماقبس شکار کھیلتے تھے اور صید افگنی کو جاتے تھے وہان شکار بہت ہی صحرا بہار ہی نمونۂ گلزار ہی اگر آپ وہان تشریف لیچلین تو بہتر ہوگا خوب شکار ہاتھ آئیگا بادشاہ نے فرمایا کہ کیا صید گاہ سلاطین قدیم ہمنے اُنکو لے گیا تھا ارے وہان سے قریب ایک طلسم بھی ہی وہان کوئی شکار کو نہین جاتا ہی تمنے کیون نہ منع کیا اُنھون نے عرض کیا کہ حضور اُسکے روبرو کوئی ہماری اصلا چلتی نہ تھی اُسنے تو اسقدر اُنکے مزاج مین دخیل کیا تھا کہ جو وہ کہتا تھا وہ منظور فرماتے تھے بادشاہ نے فرمایا کہ پھر کیا ہوا اُنھون نے عرض کیا کہ جب اُنھون نے یہ سنا تو

ہم سب کو حکم دیا کہ اُسی جانب کو چلیں ہم مدد دل حکمی نہ کرسکے اُدھر کو روانہ ہوے قریب شام وہان
پہونچے اُس روز تو اُنھون نے جنگل کی سیر کی شکار وغیرہ نہ کیا ہوے شام کو سیر کرکے واپس آئے
خاصہ نوش فرماکر ناچ دیکھا دو پہر رات تک بیدار رہے پھر جاکر آرام کیا صبح کو بیدار ہوکر
پرندون کا شکار کیا دو پہر تک شکار مین مصروف رہے اُسدن پرندون کے شکار پر اکتفا کی
خاصہ نوش فرماکر آرام کیا ابھی تک کوئی خرابی نہین واقع ہوئی تھی کہ اُسدن پھر شب کو ناچ
دیکھا دو پہر رات کو آرام کیا صبح کو بیدار ہوے سب کو ہمراہ لیجاکر تین پہر دن تک پرندون کا
شکار کیا وہان سے واپس آکر کباب وغیرہ نوش فرمائے پھر ناچ دیکھا پھر وہی حسب معمول
جاکر آرام کیا بوقت سحر بیدار ہوکر مع ہامان کے شکار کو روانہ ہوے ہامان نے عرض کیا
کہ یہان سے تھوڑی دور پر ایک صحرا ہی وہان بہت ہرن ہین وہان تشریف لیجیے آقا نے
منظور کیا اُس جنگل مین تشریف لے گئے وہان واقعی بہت ہرن تھے ابھی کسی کو شکار نہین کیا تھا
کہ ایک ہرن اور نمودار ہوا کہ جسکی یہ صورت تھی تمام اُسکی صورت بیان کی جو کہ قبل مین بیان ہوچکی
ہی بادشاہ نے کہا کہ وہ ہرن طلسمی ہی پھر کیا ہوا بیان کرو اُنھون نے کہا کہ حضور جب اُنھون نے
دیکھا اُس ہرن کو تو بہت پسند کیا یہ صلاح قرار پائی کہ اِسکو زندہ اسیر کرین ہم سب سے کہا
کہ تم اور سب کا شکار کرو مین اِسکو گرفتار کرتا ہون سہراب اِسکو دیکھکر بہت خوش ہوگا یہ کہکر
اُسکے عقب مین مرکب دوڑا ہم سبکے سب بموجب حکم بادشاہ و شاہزادہ اُن آہوؤن کے عقب
مین برائے شکار روانہ ہوے دیو ہامان اُنکے ہمراہ تھا اور اُسکے ساتھی اب ہمکو نہین معلوم
کہ کیا ہوا جب ہم شکار کرچکے تو اُن ہرنون کو لیکر آقا کو تلاش کرتے ہوے چلے اتفاق سے ہم
اُدھر جا پہونچے وہان جاکر یہ واقعہ دیکھا کہ اُنکو ایک بھبھوت اُٹھائے گیا اور وہ سب کیفیت بیان
کی جو کہ رستم ثانی پر گذری تھی اور قبل مین تحریر ہوچکی ہی اور اپنا قصد کرتا کہ ہم جاکر بچائین کہ ہامان
نے منع کیا کہ نہ جاؤ اور جو تقریر کہ اُسنے کی تھی وہ سب بھی بیان کی اُسکے بعد ہم واپس آئے اور
اُسی رات کو اُسکا مال و اسباب لیکر فرار کرنا رقعہ لکھکر رکھ جانا یا سبانون کو قتل کرنا صبح کو
اُٹھکر یہ سب واقعہ دیکھنا اِدھر کو روانہ ہونا بیان کیا بادشاہ یہ سُنکر دم بخود ہوگیا اُنھون
نے وہ رقعہ بادشاہ کے ہاتھ مین دیا بادشاہ نے پڑھا ایک آہ جگر سے کھینچی آنسو آنکھون سے
جاری ہوے سرور جنی کی طرف دیکھکر فرمانے لگے کہ جس امر کا مجکو خوف تھا وہی درپیش
ہوا مین تو پہلے ہی اُسکے انداز دیکھکر سمجھ گیا تھا بارہا اُنکو سمجھایا مگر اُنھون نے کچھ خیال نہ کیا
اُسنے آخر کو دشمنی کی کہ طلسم مین گرفتار کردیا دشمن کا کبھی اعتبار نہ کرے کیونکہ اُسکا جب
قابو چلے گا وہ اپنا حربہ ضرور کریگا دیکھیے وہی ہوا اب کیا ہوتا ہی وہ اپنا کام کرکے چلا گیا
مین ایسے نمک حرامون کا کیا اعتبار کرون اب تو ہم تباہ ہوگئے اگر ہمنے اُسکو قتل بھی کیا تب بھی
رستم ثانی ہمکو نہ ملینگے اب اُنکا رہا ہونا غیر ممکن ہی لاکھ کوئی تدبیر کرے جب تک طلسم نہ ٹوٹے
تب تک اُنکا رہا ہونا خارج از امکان ہی سرور جنی نے عرض کیا کہ یہ تو آپنے بڑا ڈر کا دیا
واقعی آپکی رائے بہت ٹھیک تھی خیر اب تدبیر کیجائیگی اِسوقت تو طبیعت اور دل بہت
پریشان ہی ذرا کچھ حواس درست ہولین تو کچھ کرینگے یہ تقریر جو سرور جنی نے کی تو
بادشاہ خاموش ہورہا اہل دربار مین ایک غل گرید و بکا کا اور شور نالہ و زاری بلند ہوا

ہر ایک دردمند ہوا کوئی چشم ایسی نہ تھی کہ گریان نہو کوئی دل ایسا نہ تھا کہ اس غم سے بریان نہو
ہر ایک پریشان تھا بہت سے جگر اس آتش غم سے بریان تھے بادشاہ کا یہ حال تھا کہ مثل مردہ
صد سالہ کے تھے کوئی بات اچھی نہین معلوم ہوتی تھی آخر اسی صدمے مین دربار برخاست ہوا
اسدان فرزند رستم ثانی دربار مین نہین تھے بادشاہ محل مین تشریف لے گئے روتے ہوے
اور باہر دربار مین جو تھے وہ بھی گریان تھے کسی کو خوشی سے کچھ کام نہین تھا اس رنج مین
کسی کو آرام نہین تھا یکے سب روتے ہوے اپنے گھرون کو گئے بادشاہ نے داخل محل ہوکر
اپنی زوجہ سحاب پری سے کل حال بیان کیا وہ بھی سنکر بہت پریشان ہوئی اور رونے لگی
اب تو محل بھر مین خبر ہوگئی کہ رستم ثانی طلسم چہل چراغ سلیمانی مین گرفتار ہوگئے دیو یامان
نے دغا کی دوستی مین دشمنی کی اس شجاع دہر کو گرفتار طلسم کیا ایسا کوہر نایاب یون ہمارے
پاس سے کھو دیا کہ جسکو اگر ہم عمر بھر تلاش کرین تو نہ ملے ہمکو کسی طرف کا نہ رکھا بادشاہ نے
فرمایا کہ اب مین اس غم مین ہلاک ہوجاؤنگا تجکو بغیر انکے چین نہ آئیگا میری نظر مین دنیا سیاہ ہے
تمام عالم تاریک ہے وہ شمع شبستان جرأت و دلیری و بہادری ہائے کل ہوگئی چراغ بہادری
بجھ گیا سحاب پری نے مضراب پری کو بلا کر گلے سے لگایا اس سے بھی کل ماجرا کہا
مضراب پری کو بھی گلے لگا کر کل کیفیت بیان کی یہ دونون سنکر رونے لگین بچھاڑین کھانے
لگین انکی حالت دیکھ کر تمام محل مین تلاطم بڑ گیا اب تو کوئی ایسا نہ تھا کہ گریان نہوا کھون نے
اسیوقت وہ شہانے کپڑے اوتارے اور کہا کہ جب تک ہمارا وارث ہم سے نہ ملے گا
ہم یہ کپڑے نہ پہنینگے سیاہ کپڑے ہمکو زیبا ہین یہ کہکر دونون نے سیاہ لباس تبدیل کیا ماتم دارون
کی صورت بنائی بادشاہ نے کہا کہ اگر آپکو ہماری خاطر منظور ہی تو شہر مین منادی ندا کردے
کہ جب تک ہمارا وارث نہ آئے و رطلسم سے نجات نہ پائے کوئی اسوقت تک اپنے گھر
شادی نہ کرے اور بزم عشرت نہ برپا ہو کیا امیر کیا فقیر ورنہ عتاب شاہی نازل ہوگا بادشاہ
نے فرمایا کہ اچھا جیسا تم کہتی ہو ویسا ہی ہوگا کل منادی شہر مین ندا کردے گا بادشاہ نے بھی
لباس خاطر مضراب پری سیاہ لباس پہنا گو کہ خود بھی مثل فرزند کے رستم ثانی کو سمجھتے تھے تمام
محل کی پریون نے بھی سیاہ پوشی اختیار کی یہ دونون وہان سے اٹھکر اپنے ایوان مین آئین اب
کوئی دم انکو آہ و زاری سے فرصت نہین ہی نظر مین تمام جہان بلکہ تمام زمانہ تیرہ و تاریک ہی یہ
دونون بیٹھی ہوئی رو رہی ہین اور رستم ثانی کی یاد ہی کہ سہراب ثانی کھیلتا ہوا ادھر آنکلا
اپنی والدہ کو جو سیاہ پوش دیکھا اور نالان پایا اور تمام محل کی پریون کو بھی سیاہ پوش پایا
تو ان کے پاس آکر بیٹھا اور یون عرض کرنے لگا کہ اے والدۂ عالی مقام یہ تو فرمائیے کہ آپکی
سیاہ پوشی کا اور گریہ و زاری کا کیا سبب ہی مین جو دیکھتا ہون تو تمام محل سیاہ پوش ہی
کوئی ایسا نہین ہی جو روتا نہو ہر چشم گریان ہی از برائے خدا مجھ سے تو یہ حال بیان فرمائیے
کہ میرا دل یہ حال دیکھ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہی اور کلیجہ منہ کو آتا ہی کون ایسا غم ہی جو تمام
محل مین ماتم برپا ہی ماں نے کہا کہ بیٹا کیا بیان کرون کہ کیا بلا ہم پر نازل ہوئی کسی کو اسکی
خبر نہین تھی بیٹا رہیان کرتا ہی تمہارے نہ ہونے سے دل کو دکھاتا ہی اپنے ساتھ تمکو بھی پریشان کرین
جاؤ تم کھیلو کود دیکھو ان باتون سے کیا کام ہی ابھی تمہارا یہ سن نہین جو تمکو یہ باتین بتائی جائین

سہراب ثانی نے کہا کہ اگر آپ مجھکو اس امر سے آگاہ نہ فرمائینگا تو مین اپنے کو ہلاک کرونگا آپ کیون نہین بیان فرماتی ہین جب مضراب پری کو اسنے بہت مجبور کیا تو اُس نے کہا کہ بیٹا یہ رنج و غم یہ ہے کہ تمہارے باپ کو دیو ہامان نے طلسم چہل چراغ سلیمانی مین پھنسا دیا اور آپ اُنکو گرفتار کرا کر اُنکا سب مال و اسباب لیکر چلا گیا سہراب نے کہا کہ سبب عداوت کا کیا تھا وہ تو اُنکا ملازم تھا مضراب پری نے ایک آہ سرد بھری اور کل قصہ ابتدا سے اُس گھڑی تک کا مفصل بیان کیا پس یہ سنکر سہراب ثانی کو غصہ آگیا چھوٹا سا نیچہ ٹیک کر اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ جاکر اُس نمک حرام ہامان کو ابھی ابھی قتل کرتا ہون میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کرونگا ذرا نہ خوف کرونگا نہ ترس کھاؤنگا اُسکی کیا لیاقت ہے جو میرا مقابلہ کرسکے اُس نابکار سے اپنے والد بزرگوار کا عوض لونگا دوسرے اُس طلسم کو توڑ کر اُنکو رہا کرونگا اب جو سب نے دیکھا تو چہرہ اُس طفل کا سرخ تھا دونو چشمہاے نرگسی بسبب غیظ و غضب کے چشمہاے اسد کا مقابلہ کرتی تھین اُسوقت اسقدر رعب و داب تھا کہ کسی کا ہوا نہ پڑتا تھا کہ کچھ کام کرسکے یا اُس سے کچھ کہہ سکے یہ معلوم ہوتا تھا کہ شیر ژیان بھرا ہوا کھڑا ہے ہامان نے جو یہ رنگ دیکھا تو کہا کہ ای فرزند ابھی بیتاب ہون نہین ہے کہ تو مقابلہ کرسکے بالفعل طلسم فتح کرے بیٹا صبر کر اگر خدا کو منظور ہوگا تو تمہارے باپ خود اُس طلسم کو فتح کرکے آئینگے اور اُس نابکار کو قتل کرینگے ابھی تیرا یہ سن نہین ہے یہ کہکر گلے سے لگایا پیار کیا مگر وہ نہین مانتا ہے بار بار یہی کہتا ہے کہ مین اُس نابکار کو ضرور قتل کرونگا ایک وار مین اُس بچہ آبدار سے دو ٹکڑے کرونگا آپ کیون ڈرتی ہین مین اُسکا فرزند ہون کہ جو رستم ثانی کے نام سے مشہور ہے جنھون نے ہزارون طلسم فتح کیے ہین اور ہامان کو زیر کیا تھا اُسنے مکر سے اُنکو اسیر طلسم کیا ہامان نے کہا کہ خدا تیری ہمت مین برکت دے بیٹا میرے کہنے کو مان لے جو مین کہتی ہون وہ سن سہراب ثانی نے جواب دیا کہ ہامان جان آپ کیون اسقدر پریشان ہوتی ہین اچھا آپ جب فرمائینگی جب ہی مین جاؤنگا اور اُس نابکار کو قتل کرونگا ہامان نے جب بہت سی قسمین دین تو اُسنے مانا اُسوقت ہامان کو اطمینان ہوا کہ اب یہ نہ جائیگا اُنکو تو رنج و غم مین رستم ثانی کے مبتلا رکھا جاتا ہے مگر

اب حال دیو ہامان نابکار کا تحریر ہوتا ہے اور معرفت بیان مین آتا ہے

کہ جو ہامان سے رستم ثانی کو گرفتار کرکے اور اُنکا مال و اسباب لیکر چلا تو سیدھا قلعہ فرہنگ کا راستہ لیا قلعہ مذکور [illegible] بعد تین دن کے قریب قلعہ کے پہونچا اور وہان پہونچکر بیرون قلعہ فروکش ہوا [illegible] نگارہ کے روانہ کیا کہ جاکر خبر کرے یہان تک کہ وہ دیو داخل قلعہ ہوا اور [illegible] ہامان کو دیکھا کہ زرنگارہ و منظور دونون بیٹھے ہوے ہین دربار آراستہ ہے اُس دیو نے دونون کو سلام کیا زرنگارہ نے پوچھا کہ تیرا آنا کیونکر ہوا اُسنے عرض کیا کہ شاہ دیوان تخت نشین نے مجھ کو بیرون قلعہ فروکش ہین مجھکو برائے اطلاع روانہ فرمایا ہے کہ مین جاکر خبر کرون زرنگارہ نے دریافت کیا کہ کیا وہ اپنے کام سے فراغت کرکے آئے ہین اُسنے عرض کی کہ جی ہان منظور نے جو سنا کہ ہامان آتا ہے حیران ہوکر دریافت کیا کہ وہ تو مسلمان ہوگئے ہین اب کیونکر آتے ہین یا [illegible] جنگ و جدال آئے ہین اُسنے عرض کیا کہ جی نہین اُسنے کہا کہ پھر کیون آتے ہین اُنکا کیا کام ہے زرنگارہ نے کہا [illegible]

جب وہ آئینگے تو بیان کرینگے چلیے انکا استقبال کرکے لائین بس اسیوقت زنگارہ ومنظور دونون
اٹھے مع اپنے سردارون کے برائے استقبال روانہ ہوے اسی دیو نے آکر ہامان کو خبر دی کہ
ملکہ ومنظور آپکے استقبال کو آتے ہین یہ سنکر ہامان بھی تا درخیمہ آیا دونون کو ہمراہ لیکر داخل
خیمہ ہوا بعد صاحب سلامت کے مزاج پرسی ہوئی دونون بیٹھے بعد تھوڑی دیر کے زنگارہ نے
کہا کہ قلعے مین تشریف لیجلیے ہامان نے کہا کہ اچھا اسوقت ہامان وزنگارہ ومنظور لشکر مع
اپنے سردارون کے طرف قلعے کے روانہ ہوے اور داخل قلعہ ہوے دربار مین آکر بیٹھے منظور نے
ہامان کی بڑی خاطر کی ہوا اب یہان رہنے لگا زنگارہ ومنظور سے کل حال ہامان نے بیان کیا
اب منظور کو معلوم ہوا کہ ہامان مکر سے مسلمان ہوا تھا اپنے دشمن کو گرفتار طلسم کرکے چلا آیا دوستی مین
دشمنی کی جب دو تین دن گذرے تو ہامان نے چند نامے اطراف وجوانب مین جو کہ دیو ابلیس پرست
تھے انکے پاس روانہ کئے کہ میری مدد کرو آکر کہ مین برائے تسخیر اختر پریزاد جاونگا اور تمام ان
حاکمان جزیرہ کے اسوقت تحریر ہونگے جبکہ انکے پاس جائینگے جب وہ انکو نامے روانہ کرچکے
تو ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کیا بادشاہ قاف یعنے اختر پریزاد کے نام کہ ای اختر پریزاد
تمکو معلوم ہو کہ مین نے اپنے دشمن جانی کو گرفتار طلسم کیا ہی اب وہ عمر بھر اس بلا سے نجات
نہ پائیگا اب تمکو لازم ہی کہ میرے ساتھ ملکہ مہراب پری کا عقد کرو اگرچہ عقد تمنے اسکا آدم زاد
کے ساتھ کردیا تھا مگر کیا مضائقہ ہی خیر اب وہ گرفتار ہوا ہی اسمین تمکو اب کچھ عذر نہ کرنا چاہیے کیونکہ
اس امر کو مین خود منظور کرتا ہون اسنے نواسے کو اپنے پاس رہنے دو چاہے تم مذہب ابلیس
قبول کرو چاہے نہ قبول کرو مجھے اس سے بھی اب کچھ سروکار نہین ہی تمکو تمھارا مذہب مبارک رہے
اور اپنے ملک مین حکومت کرو تمکو اس سے کچھ غرض نہین ہی مجھے صرف ملک سے کام ہی اسکو میرے
حوالے کرو اگر خلاف اسکے کروگے تو پھر یہ جان لو کہ مین تمکو وہ سزا دونگا کہ ماہیان دریا
و مرغان ہوا تمھارے حال پر ترس کھائینگے اور تمکو رحم نہ آئیگا تمکو تم اسی جگہ سمجھو اگر عقد کرنا
منظور ہو تو لکھ کر میرے نامہ بر کے ہمراہ کردو کہ مین اسکے ساتھ عقد کرلون اور اگر عقد منظور
نہین ہی تو آمادہ جنگ ہوکر بیٹھو مین آتا ہون ابکی وہ سخت مقابلہ ہوگا کہ نام عم یاد کروگے
اب تمکو اس آدم زاد کا بھروسا نہ کرنا چاہیے وہ قصہ ہی مین نے اسکو گرفتار
طلسم کیا اب وہ نہ رہا ہوگا بس اب نیرنگ کے کہنے کو مانو ورنہ بہت پچھتاؤگے کچھ ہاتھ نہ آئیگا
سوائے ذلت کے مین کبھی اب نہ مانونگا اور دست بردار اس بات سے نہونگا جسطرح ممکن ہوگا
خواہ برضامندی خواہ بناراضی تمسے ملکہ کو لونگا مین یہ خوب جانتا ہون کہ تم اس بات کو منظور نکروگے
ہزارون دیو دان کا خون ہوگا لاکھون کی جانین جائینگی کشتون کے انبار لگ جائینگے جب تک تم سزاے
معقول نہ پاؤگے تب تک تم اپنی اس کردار سے باز نہ آوگے دیکھو مین تمکو بطور نصیحت کے یہ امر
تحریر کرتا ہون کہ میرے کہنے پر عمل کرو ورنہ بہت خراب ہوگے آگاہ تمکو اختیار ہی تحریر کرکے ایک
دیو کو نامہ دیا کہ اسکو اختر پریزاد کے پاس پہونچا دو اور اسکا جواب اس سے لے آؤ جب تم اسکا
جواب اس سے لیکر آؤگے تو مین یہان سے کوچ کرونگا مین یہان سامان جنگ کرتا ہون
وہ دیو نامہ لیکر روانہ ہوا بعد روانہ کرنے کے ہامان نے کہا کہ ای منظور تم سامان جنگ کرو
کیونکہ مجکو یقین ہی کہ وہ کبھی نہ منظور کریگا بغیر جنگ وجدل کے ملکہ ہاتھ نہ آئیگی

خون اور مقابلہ عظیم ہوگا منظور نے کہا کہ مین بموجب آپکے فرمانے کے سامان جنگ کرتا ہون
آپ اطمینان رکھین انکو تو سامان جنگ مین مصروف رکھا جاتا ہی ادھر وہ دیو نامہ لیکر
خدمت مین اخضر پریزاد بادشاہ قاف کے چلا تھا یہان تک کہ داخل شہر ہوا یہان آکر کیا
دیکھتا ہی کہ تمام شہر مین سامان ماتم داری مہیا ہی کسی گھر مین خوشی کا نام نہین ہی سب گریان ہین اسنے
خیال کیا کہ شاید اخضر پریزاد نے قضا کی یہ طرف دربار شاہی کے آیا یہان آکر پھر وہی سامان
دیکھا در دولت پر ہو کچھ قصد اندر جانے کا کیا درگہ سالار نے روکا کہ اطلاع کرین تو جانا وہ تھم گیا
یہ لشکر اندر دربار کے چلا وہان دربار آراستہ تھا سب اپنے اپنے دنگلون و کرسیون پر بیٹھے ہوئے
تھے ہومان دنگل سپہ سالاری پر سہراب ثانی فرزند رستم ثانی اپنے نانا کے برابر چھوٹے
ہتیار لگائے ہوئے بیٹھے ہین دکر یہ رستم ثانی کا ہو رہا ہی سہراب ثانی ہر مرتبہ کہتا ہی کہ نانا جان اگر
آپ ارشاد کرین تو مین جاکر طلسم کو فتح کرون اور والد بزرگوار کو رہا کرون اور اس ہامان
بے ایمان کو قتل کرون اخضر پریزاد فرماتے ہین کہ بیٹا اسکو یہین آنے دے یہان یہ گفتگو ہو رہی
تھی کہ درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ دیو یابان کے پاس سے نامہ بر آیا ہی اور اندر آنے کی اجازت
چاہتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ دریافت کرو کیا کام ہی درگہ سالار نے آکر دریافت کیا کہ بادشاہ
نے فرمایا ہی کیا مطلب ہی اس دیو نے کہا کہ نامہ لایا ہون ظل اللہ کو ہمارے آقا نے کچھ
اس نامے مین تحریر کیا ہی درگہ سالار یہ سنکر اندر آیا جو کچھ کہ دریافت کیا تھا عرض کیا بادشاہ نے
حکم دیا کہ بلا لو درگہ سالار جاکر اسکو لایا اسنے مجرا کیا اور نامہ بادشاہ کے روبرو پیش کیا
اسکو کرسی بیٹھنے کو مرحمت ہوئی وہ مجرا کرکے بیٹھ گیا بادشاہ نے نامہ دبیر کو دیا کہ اسنے اسکو چاک
کرکے پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکا تو دبیر خاموش ہوا بادشاہ نے جو مضمون نامہ سنا تو بہت
غصہ آیا اور فرمایا کہ اس نابکار سے کہ اسکو شرم نہین آتی ہی کہ تو نے نمک حرامی پر کمر باندھی ہی
ایک مرتبہ وہ حرکت کی کہ ابلیس پرست ہوکر امر نامناسب کا خواستگار ہوا اسکی سزا تجکو دی گئی بڑا
کشت و خون ہوا لاکھون بلوچ وغیرہ طرفین کے قتل ہوئے بعد اسکے جو انجام ہوا وہ سب پر ظاہر
ہی تو پھر کرتے سلمان ہوا دوستی کرکے تمنے کی اس شیر دریان کو گرفتار کرکے اور طلسم مین پھنساکے
اب پھر نمک حرامی پر کمر باندھی ہی سچ ہی بقول شخصے تغیر بد بمقال شعر عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
گرچہ با آدمی بزرگ شود کیون نہ تیری اصل و خراب ہی تو اسی کے اثر کو ظاہر کرتا ہی گو کہ
تیرے باپ اور دادا نے کبھی ہمارے خاندان سے سرتابی نہین کی ہمیشہ پابند حکم رہے جو
انھون نے ہماری مرضی پاکر ارادہ کیا کبھی سلم سے سرتابی نہین کی تو نمک حرامی کیسی ایک تو تو انھین کی
اولاد سے معلوم نہین ہوتا ہی کہ انکا فرزند رہی تجھ مین اور تیرے نطفے مین کچھ نہ کچھ ضرور خرابی ہی ارے
او نمک حرام اپنے حواس درست کر لے چھوٹا منہ بڑی بات اپنی طرف دیکھو ہان یہ سچ کہا ہی
کہ خدا تو دیکھ کے جامہ قطع کرتا ہی اگر تجکو کہین کی حکومت ہو جاتی تو تمام زمانے کو ہلاک کرتا
ارے او نمک حرام تو کیا رحم کریگا خدا نے غضب سے ڈرا اپنے آقا کو کہ جسنے جان بخشی کی اسکے ساتھ
تو نے یہ سلوک کیا اسکی بھی جبانہ کی کہ انھون نے ہماری جان بچائی اگر وہ قتل کر ڈالتے تو کیا ہوتا
ابتک تو خاک بھی ہو گئی ہوتی تیرا نشان تک نہ باقی ہوتا انکو دعا مین دے کہ جنھون نے تیرے
اوپر رحم کیا یا تیری جان بخشی کی بڑا تو محسن کش ہی کہ تو نے اسکا بھی کچھ پاس نہ کیا نمک حرامی

دشمن کشی پر کمر باندھی افسوس ہی کہ رستم ثانی نے ہمارے کہنے پر نہ عمل کرکے ہمکو یہ روز بد دکھایا
اور ایسے کلام سنوائے اس سے کہدیا کہ تو کیا ہمپر رحم کریگا مین خود تجھپر رحم کرتا ہون ورنہ اس
حرکت کی وہ سزا دے سخت دیتا کہ مرغان ہوا تیرے حال پر گریان ہوتے اور افسوس کرتے
اگر تجکو اپنی خیریت منظور ہی تو خاموش اپنے مقام پر بیٹھا رہ اسی امر کو غنیمت جان کہ ہمنے
لمرح دی اب ہمکو نہ ستا ہم تو غم مین اس شہریار کے خود ہی مبتلا ہین تو یون تحریر کرتا ہی یہ
کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین اسکے نامہ بر کو تیرے سپرد کردون بھلا یہ کب مجکو گوارہ ہی کہ مین تجھے
ڈر کر اپنا مذہب قدیم ترک کردون اگر خدا نے چاہا تو وہ شہریار اس طلسم کو فتح کرکے ہمارے
پاس آئیگا کیونکہ اکثر طلسم اسنے فتح کیے ہین اسکے روبرو طلسم کا فتح کرنا کوئی بات نہین ہی یہ نہ
خیال کرنا کہ مین انکو بلا مین پھنسا آیا ہون وہ تیری سرکوبی کو موجود ہین ضرور آئینگے اور
مین بھی موجود ہون جب تیرا جی چاہے آمقابلہ کر مین کسی طور سے باہر نہین ہون جب تک
میرا دم مین دم ہی کو ملکہ کا سایا تک نہ دیکھ سکیگا اور رہبت سے کلام غیظ و غضب بیان کیے
دبیر سے فرمایا کہ یہی تقریر نامہ مین تحریر کرد اور جواب صاف لکھو دبیر نے حسب فرمایش وہ
تقریر تحریر کردی اور نامہ تیار کرکے حضور مین پیش کیا بادشاہ نے وہ نامہ دیو کو دیا وہ سلام
کرکے رخصت ہوا اور اپنے تلعے مین روانہ ہوا کہ اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا جب وہ دیو نامہ لیکر
چلا گیا تو اسوقت اخضر پریزادے سرورجنی سے فرمایا کہ دیکھا آپنے اس نمک حرام کی تحریر کو
کہ کس قسم کا نامہ تحریر کیا ہی آسنے خیال کیا کہ مین نے رستم ثانی اپنے دشمن کو تو یون بلا مین مبتلا
کیا اب ان پر دباؤ ڈالو اپنے کشتون کے خون کا عوض لو اور انکو عاجز کرو اب بتائیے کیا تدبیر کیجائے
جواب نامہ تو مین نے جو اسوقت کے مناسب تھا تحریر کرکے دیا مگر اب یہ رائے بتائیے کہ کیا تدارک کرون
وہ ضرور جواب نامہ پڑھکر آئیگا ابکی بڑی جنگ ہوگی اسکا کون مقابلہ کریگا میرے خیال مین تو میان
کوئی ہم نبرد نہین ہی سوائے ہومان کے اب وہ بھی ضعیف ہوگیا ہی سرورجنی نے کہا کہ کیا عرض
کرون میری عقل حیران ہی کوئی بات خیال مین نہین آتی ہی بڑی مشکل ہوئی سہراب ثانی نے
کہا کہ نانا جان یہ دیو کہان سے آیا تھا کس کا نامہ لایا تھا کہ جسکو آپنے یون جواب تحریر فرمایا جب سے
نامے کا مضمون آپ نے سنا ہی آپکا رنگ متغیر ہی اسکا کیا سبب ہی اخضر پریزاد نے فرمایا کہ بیٹا کیا بیان کرون
کہ کس کا نامہ تھا یہ نامہ اسی نمک حرام بے ایمان ہامان نابکار کا تھا کہ جسنے تمھارے باپ کے ساتھ
وہ سلوک کیا کہ جسکے سبب سے ہم سب کے دل بریان ہین آنکھین جسکے غم مین گریان ہین اسنے
لکھا ہی کہ یا تو دین ابلیس پرستی قبول کرو یا آمادہ جنگ ہو مین آتا ہون یہ نہین کہا کہ آسنے تمھاری مان کی
خواستگاری مین نامہ لکھا ہی کیونکہ جانتے ہے کہ یہ لڑکا بڑا غیور ہی اور آتش مزاج ہی بات بات مین غصہ
آجاتا ہی تیور ون پر ہر وقت بل پڑا رہتا ہی دونون ابرو متصل کھنچون کے کھنچے ہوے رہتے ہین
کبھی مزاج خوش نہین رہتا ہی خصوصاً جب سے یہ سنا ہی کہ میرے باپ کو ہامان نے طلسم مین گرفتار
کیا ہی اسدن سے بہت غصہ ہی بدین خیال یہ نہین بیان کیا کہ نامہ کا یہ مضمون تھا جب یہ سنا سہراب
نے کہ ہامان نے تحدید کیا ہی کہ یا تو ابلیس پرستی اختیار کرو یا آمادہ جنگ ہو بس فوراً غصہ آگیا
کہا کہ اسکی شامت آئی ہی اگر آپ فرمائین تو مین ابھی جاکر جہان وہ ہی اسی مقام پر قتل کرون
وہ کیا میرا مقابلہ کریگا مین کس باپ کا فرزند ہون کہ جسکے خوف سے وہ بھاگا بھاگا پھرا کیا اگر

مین نے نہ قتل کیا تو کچھ کام نہ کیا اسوقت اخضر پیر زادے نے کہا کہ بیٹا اسقدر صبر کرو کہ یہان وہ خود
آئے ہمارا یہ دستور نہین ہی کہ ایک ادنی پر لشکر کشی کرکے جائین اور اسکا مقابلہ کرین جب وہ یہان
آئیگا تو اسکا مقابلہ کرینگے سہراب ثانی نے کہا کہ جو آپکی رائے بعد ازین تقریر کے دربار برخاست
ہوا ہر ایک اپنے اپنے گھر کو گیا مگر اسوقت سے بادشاہ کو اور زیادہ تشویش پیدا ہوگئی دوسرے
دن جو دربار ہوا تو آسدن بادشاہ نے سرو رجنی سے کہا کہ آپ نے کوئی تدبیر نہ بتائی ذرا نہ اگیہ
تو فرمائیے کہ رستم ثانی کس کیفیت مین ہین اور ہامان جو برائے مقابلہ آئیگا تو اس لڑائی کو
کون فتح کریگا سرو رجنی نے اسی وقت فرعہ ڈالا اور احکام نکال کر بادشاہ سے عرض کیا کہ خداوند نعمت
شاہزادے ابھی دن بہت سخت ہین مگر خانہ حیات درست ہی ہامان کی سب طرح خیر ہی طلسم کی
ابھی عمر باقی ہی مگر تھوڑے دن باقی ہین ابھی دو زندان خانہ طلسمی مین ہین دوسرے سوال کا یہ جواب ہی
اور حساب کرنے سے نکلتا ہی کہ جہان سے آپنے رستم ثانی کو اٹھوایا تھا اسی مقام پر ایک درویش
اور تشریف رکھتے ہین انکے ہمراہ ایک فقیر اور بھی ٹھہرا ہی انکے سبب سے یہ لڑائی فتح ہوگی وہ اگر آئین
تو ہامان کو شکست ہوگی تقدیر اسکی انکے ہاتھ سے نہین ہی اب تو اسکا قاتل کوئی اور ہی اسکا نام
ظاہر نہین ہوتا ہی مگر اسی خاندان سے ہی اگر آپ انکو دیو روانہ کرکے بلوا منگائین تو یہ تشویش
آپکی رفع ہو جائے پھر جو دیو ہامان برائے مقابلہ آئے تو سرہنگ معقول بھیجئے اور نہ آئے ان درویش
سے آپ قلعہ یاقوت نگار مین تشریف رکھین کیونکہ آجکل آپکے ستارے خراب ہین فرزند
رستم ثانی کی جہانتک ممکن ہو نہایت نگہبانی فرمائی جاوے کہ اسکا صاحب اقبال ہی اسکے
اقبال سے کوئی نہین مقابلہ کرسکتا ہی مگر آجکل آسکے بھی ستارے درویش ہی سوائے اس تدبیر کے
کہ آپ قلعہ یاقوت نگار مین تشریف رکھین اور کوئی تدبیر بہتر نہین ہی اور دیو کو روانہ کرکے ان درویش
کو طلب فرمائین جو میرے نجوم نے خبر دی وہ مین نے عرض کیا مین تو غیب سے نہین واقف ہون
آگے جو آسکی مصلحت موافق مضمون اس مصرعہ کے علم غیبی کس داند بجز پروردگار
بادشاہ نے فرمایا جو آپکی رائے آپکے احکام کبھی غلط نہین ہوتے مین جتنا آپنے فرمایا ہی اسیطرح
ہوا ہی آپکے احکام بھی مثل احکام عبدالرحمن جنی کے ہوتے ہین خدا نے آپکو یہ کیا کمال
عنایت فرمایا ہی اور عطا کیا ہی بادشاہ کا چہرہ ان حکمون کو سنکر شاش بشاش ہوگیا بس اسیوقت
طیران دیو کو طلب کیا جب وہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ یہان سے تو ان درویش یعنے رستم ثانی کو
پردہ دنیا پر سے لایا تھا اسی مقام پر ایک اور درویش ساکن گزین ہین انکو بھی جاکر اٹھا لا کیونکہ انسے
ہمکو ضرورت ہی دیو طیران نے عرض کیا بہت خوب مین پردہ دنیا پر جاتا ہون ان درویش کو لاتا
ہون یہ کہکر بحر اکیا اور رخصت ہوکر اپنے مکان پر آیا ادھر بادشاہ نے سرو رجنی سے فرمایا
کہ اب آپ سامان قلعہ یاقوت نگار کے چلنے کا کیجیے سرو رجنی نے عرض کیا بہتر مین سامان کرتا ہون
دربار برخاست ہوا سرو رجنی سامان سفر کی تیاری مین مصروف ہوے بادشاہ محل
مین گیا ادھر دیو طیران طرف پردہ دنیا کے روانہ ہوا اب دیکھیے انکا حال کہان پر آتا ہی

ازین قصہ گذر دم خموش کن	ز جائے دگر داستان گوش کن

اب کچھ حال از رنگ بن نمرود و اسلم بن لوح و دیلم بن لوح مین قلم فرسائی
کیجاتی ہی کہ خروج کرکے بقایا ملکون کو جو کہ اسلام آباد مین تاراج کرتا ہوا چلا

جاتا ہی طرف ایوان نہ طاق کے و دیگر حالات داستان ہذا ساقی نامہ

بلا ساقیا بادہ لالہ فام — لگا ہی پہان ابتو کوچ و مقام — کیا ہی عطا کیا جام شراق
کہ در پیش ہی ہر وقت ہی اشتیاق — بڑا ہی مصیبت کڑا ہی عذاب — فراق صنم شاق ہی اب کمال
بھرا ہی مئی عشق سے جام دل — کہون نشہ عشق سے مضمحل — جا بیٹھو ای ہمدم راستان

غزل

کو با زآمدم بر سر داستان — آکے سجادہ نشین فیس ہوا میرے بعد
نہ رہی دست بین خالی میری جا میرے بعد — تیز رکھنا سر ہر خار کو ای دشت جنون
شاید آجائے کوئی آبلہ پا میرے بعد — وہ ہوا خواہ چمن ہون کہ چمن مین ہر صبح
پہلے مین جاتا تھا اور با د صبا میرے بعد — مین و میکش ہون بس مرگ بھی چھوٹی نہ شراب
ساغری مری مٹی کا بنا میرے بعد — لاش مجھ کشتہ کا کل کی نکلوا دو کہین
نا مہ وے کوئی محبوس بلا میرے بعد — قبر مین ہو گا نکیرون سے پہلا یہ سوال
ہچ کہو یار کا کیا حال ہوا میرے بعد — چاک رکھتا ہون ابھی غم مین گریبان کفن
کون کہوے گا تیرے بند قبا میرے بعد — تو ہنس ہنس کے لگاتا ہی وہ مہدی لیکن
خون رولائیگا آخیں رنگ حنا میرے بعد — بعد مرنے کے مری قبر پہ آیا وہ میر
یاد آئی مرے عیسی کو دوا میرے بعد — محران اخبار و کاتبان حال انقلاب چرخ

بگفتار دعا گویان تفرقہ انداز زمانہ نمدار اس داستان کو اسطرح بیان کرتے ہین کہ جبکہ اثر رنگ بن زمرد محمود فیل پیکر کو کمرت خانہ کعبہ کے برائے جنگ صاحبقران و طوفان گرگدن پیشانی کو طرف طلسمات کے روانہ کر چکا اور وہ خود بصلاح سختگان سات روز تک وہان مقیم رہا تو تھوین روز اپنی طرف سے پیرن سرخ پوش کو حاکم کرکے کوچ کیا اور آپ قطع منازل و طے مراحل کرتا ہوا مع لشکر کے چلا جاتا تھا کہ ایک صحرا مین لشکر کا پڑاؤ ہوا تمام لشکر اترا اثر رنگ نے دربار کیا اسوقت سختگان نے کہا کہ ای خداوند بیری ایک اور صلاح ہی اگر حکم فرمائیے تو بیان کرون اثر رنگ نے کہا کہ بیان کر کیا رائے ہی اسنے کہا کہ ایوان نہ طاق بریون جانا تو میری صلاح نہین ہی بلکہ یہ رائے ہی کہ جو ملک اسلام آباد ہین انکو تسخیر کرتے ہوے چلین اور انکے حاکم آپکی پرسنش قبول کرین ورنہ انکو قتل یا گرفتار فرمائیے وہان اپنی جانب سے کسی کو حاکم فرمائین پھر آگے روانہ ہوجیئے کیونکہ یہ امر بہت عمدہ ہی اسمین لشکر بھی زیادہ ہوجائیگا کیونکہ جو لوگ بسبب خوف اہل اسلام کے مسلمان ہوے ہین وہ بھی آپکے شریک ہونگے اور آپکی مدد کرینگے اثر رنگ نے کہا کہ یہ رائے تمھاری بہت خوب ہی ہمکو بھی پسند آئی اسلم و دیلم نے کہا کہ خداوندہ بڑا عقیل ہی مثل اپنے باپ و دادا کے فہیم ہی یہ واقعی وزارت لائق ہی جو کہ منصب اسکو ملا اگر اسکی رائے کے موافق کام کیا جائیگا تو خوب ملک ہاتھ آئینگے یہ کہکر سختگان سے کہا کہ تم بتاؤ یہان سے کون کون ملک قریب ہین اسنے کہا کہ پہلے خاور ملیگا اسکو فتح فرمائیے بعد اسکے جو کوئی اور ملک ملے اسپر روانہ ہوجیئے مثل ترکستان و اصفہان و مغرب وغیرہ کے ان سب کو اپنے قبضے مین کیجیے بعد اسکے زر و مال و سپاہ کو لیجیے گا اسکے بعد نہ طاق کو فتح فرمائیگا اور اسطرف عزیمت کیجیے گا اثر رنگ نے کہا کہ اچھا پہلے خاور کو تو اپنے قبضے مین کرلو پھر دیکھا جائیگا جب یہ صلاح ہو چکی تو اسدن تو اسی صحرا مین قیام کیا دوسرے دن وہان سے کوچ کیا برابر رہروی کرتے ہوے آتے ہین کہ ایک دوراہا ملا ہراول لشکر نے آکر دریافت کیا کہ کس راستے

سے لشکر روانہ ہوسکیا کوئی دوراہا ملا ہو اُسنے عرض
کیا کہ جی ہان سختگان نے کہا کہ وہ دوراہا ہین کدھر کدھر کو گئی ہین اُسنے کہا کہ ایک خاور کو ایک
خاورستان کو جدھر حکم ہو اُدھر کو لشکر روانہ ہو سختگان نے کہا کہ خاور کی راہ تو پہلے اُس طرف کو
جائینگے اور اُسکے ملک کو فتح کرینگے ہراول لشکر واپس آکر خاور کو روانہ ہوا ہر روی کرکے
ایک صحرا مین پہونچا کہ وہان سے خاور بیس کوس تھا ہراول لشکر نے وہان قیام کیا کہ اِس عرصے
مین تینون ناہکار مع لشکر کے پہونچے اُس سے دریافت کیا کہ خاور آگیا اُسنے عرض کیا کہ بیس کوس
یہان سے ہی پاسلاح سختگان نے اُسی مقام پر خیمے وغیرہ بپا کیے گئے کہ لشکر اُترا پڑا رہو سختگان نے صلاح
دی کہ ایک نامہ حاکم خاور کو تحریر کیا جائے اُسکا مضمون یہ ہو کہ ای حاکم خاور تمکو معلوم ہو کہ ہم اِس رنگ
مین زمرد ثانی ہون اِس لیے تمکو آگاہ کرتا ہون کہ میرا قصد ملک گیری کا ہی سو جو ملک صاحبقران اول و
ثانی نے اسلام آباد کیے ہین اُن سب کو اپنے قبضے مین کرنا چاہتا ہون اگر تم مذہب زمرد پرستی کا رواج
دینا منظور ہی قدیم سے یہ ملک ہمارا ہی لہذا تمکو تحریر ہوتا ہی کہ تم بموجب دیکھنے اِس فرمان واجب التعظیم کے خاشیہ
اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر حاضر خدمت باسعادت ہو اگر عدول حکمی کروگے تو یہ جان لو کہ سیاہ
لشکر ہماری خاور کا نام و نشان تک باقی نہ رکھیگی ایک دم مین تمام ملک کو تاراج کردیگی ایک زن و مرد
کو زندہ نہ رکھونگا میرے ہمراہ اسلم و دیلم دونون بھائی فرزند تور ج سے ہین کہ جنکا کوئی ثانی فن سپہ گری
و ساحری مین نہین ہی پس تمکو لازم ہی کہ مذہب اسلام ترک کرکے اور زمرد پرستی اختیار کرو اگر یہ مضمون
منظور ہی تو آمادہ پیکار ہو اب دو زمانہ گیا کہ ہم تمھارے ہاتھ سے فرار کرتے تھے کیونکہ ہمارے ہمراہ نہ دلے تھے
نہ اب صاحبقران ہین نہ تابعین وہ آسمان پر چلے گئے صاحبقران اپنے معبد گاہ کو گئے اب تم ہمارے
کہنے کو سنو ہماری اطاعت کرو ورنہ بڑی خرابی ہوگی مین یون ہی ملک لیتا ہوا اور سب کو زمرد پرست کرتا
ہوا ایوان نہ طاق جاؤنگا وہان سنا گیا ہی کہ بدیع الملک لشکر کشی کرکے گئے ہین دعوی صاحبقرانی
کا کرتے ہین اُنسے مقابلہ کرکے اُنکو قتل کرونگا بعد اِس مہم کے مین اپنے دادا کے ملک پر آؤنگا وہان اگر
سب کو زمرد پرست کرونگا تیطول تمام خدائی کا بندوبست کرونگا کیونکہ مین بھی تو خداوند ہون اور
خداوندزادہ ہون جب تک تم لوگ میری اطاعت نہ کروگے مین ہرگز ہرگز اپنی خدائی نہ ظاہر کرونگا
جو مجکو نصیحت کرنی تھی وہ کی اِس تحریر کو بہت جانو آئندہ تمکو اپنے فعل کا اختیار ہی۔ شعر

منست آنچہ حق بود گفتم تمام	تو دانی دگر با بداریں والسلام		

مین اِس نامے کو اِس مضمون شوم
برختم کرتا ہون جو کہ تحریر ہوچکا ہی تم خود عقل مند ہو اپنی و دراندیشی خیال کرلوگے انجام سوچ لوگے
زیادہ تحریر کرنے کی کوئی حاجت نہین ہی فقط یہ مضمون زبانی سختگان نے سنایا کہا کہ یہی مضمون
تحریر کراکے بدست ایک پہلوان کے پاس حاکم خاور کے روانہ کرو گو کہ وہ اِس مضمون پر عمل نہین
کریگا نہ معلوم اہل اسلام کے دلون مین کس نے یہ کہہ دیا ہی کہ ہمارا مذہب سچا ہی اور سب
مذہب باطل ہین اِن لوگون سے لڑنا جہاد ہی جو کوئی قتل ہوگا درجہ شہادت پائیگا بہشت مین اُسکا
مقام ہوگا اِس امر سے وہ اپنی جانین گنواتے ہین مرنے کو زندگی جانتے ہین دوسرے یہ امر بھی ہی کہ بہادر
بھی ضرور ہین آپکو بھی خیال ہوگا کہ آج تک یہ نہین سنا گیا ہی کہ کوئی مسلمان زمرد پرست یا لات پرست
ہوا ہو سوائے ہم لوگون کے کہ اپنے مذہب آبائی ترک کرکے اُنکا مذہب قبول کیا مگر کیا بات ہی کہ جو کوئی
اُدھر کو گیا وہ پھر نہین پھرا گویا اُسکو کسی نے ایسا پڑھا دیا کہ اُسکو اُسکے کہنے کا یقین ہوگیا اب وہ نہ پھریگا

جان دے گا مگر مذہب نہ ترک کرے گا یقین ہی کہ وہ جواب صاف تحریر کرے کسی طرح آپ سے نہ ڈرے لاکھ لاکھ آپ اسکو خوف دلائین کہ میرے پاس لشکر ہی اور سپاہ ہی مین ملک تباہ کردونگا وہ یہ خیال کریگا کہ سب دن یہ شہادت کا پاینگے نہ آیکو ملک پر قبضہ دینگے نہ اپنا مذہب ترک کرینگے آمادہ پیکار ہونگے اگر فتح پائی تو خیر ورنہ شہید کہلاوینگے اور قتل ہونگے یہ تقریر سنکر سخنگان نے یون بیان کی اسوقت ارژنگ نے کہا کہ اسیوقت دبیر کو بلا کر نامہ تحریر کراؤ اور روانہ کردو وہان سے جواب آئے پس اسی وقت دبیر طلب کیا گیا اسنے آکر وہی مضمون جو کہ سخنگان نے قبل مین بیان کیا تھا بہت عمدہ الفاظ مین تحریر کیا لفافہ کرکے پیش کیا ارژنگ نے حکم دیا کہ اسپر ہماری مہر کرو اسپر مہر ہوئی اسوقت ارژنگ نے سخنگان سے کہا کہ تمہاری رائے جس پہلوان کی ہو وہ نامہ لیکر جائے سخنگان نے کہا کہ جسکو جی چاہے روانہ فرمائیے کیونکہ وہان کوئی نامی کی تو قدر کریگا نہین کہ اسوقت مین پہلوان بھیجنے کی ضرورت تھی کہ وہ نامہ لیکر جاتا مقابلہ نامہ پڑھنا نامہ کا تحریر کرانا نامہ کی تعلیم کرانا تاب نامہ دیتا اگر وہ لوگ طیش مین آکر نامے کو چاک کرڈالتے تو دونکو بہت زیادہ اپنا یا اپنی جان دینا ارژنگ نے کہا کہ پھر ایسا ہی کرو کہ کسی پہلوان زبردست کو روانہ کیا جاوے یہ کلام سب کرے سخنگان نے کہا کہ آپکا خیال کدھر ہی جب انھون نے کبھی خداوند کے نامے کی قدر نہ کی تو آپکی کیا اصل ہی بہت سے پہلوان زبردست نامے لیکر گئے مگر وہان سے ذلیل ہوکر واپس آئے اس سے کیا حاصل کہ ایلچی ذلت اٹھا کر آئے وہ کبھی نہ قدر کرینگے اگر ایلچی کو قتل کرنا جائز ہوتا تو وہ لوگ قتل کروالا کرتے یہ سنکر ارژنگ نے کہا کہ جو تمہاری رائے ہو مین اب کچھ نہین کہہ سکتا ہون بس اسیوقت سخنگان نے ایک پہلوان کو نامہ اسکا اہرمن درشت چنگال تھا اسکو حکم دیا اور نامہ دیا کہ تو یہ نامہ لیجا کر ہاتھ مین حاکم و مالک ملک خاور کے دینا اور زبانی بھی یہ کہہ دینا کہ تمکو لازم یہ ہی کہ ہمارے خداوند کے استقبال کو مالو درنہ بہت پچھتاؤگے آئندہ تمکو اختیار ہی اہرمن درشت چنگال وہ نامہ لیکر طرف شہر خاور کے روانہ ہوا اور چند سوار اور ایک خیمہ ہمراہ لیا چونکہ خاور اس مقام سے دو منزل پچھتر کوس تھا وہان سے کوچ کرکے دس کوس پر آکر قیام کیا یہ خبر ایلچی کو آنا ہی اُدھر شہر کا حال سنیئے کہ یہان دربار مین بہرام خاوری عزیز او تھا مقام شہر خاور کا جو کہ فی الحال حکمران تھا اور تخت پر متمکن تھا دربار جمع تھا تمام سردار دربار مین حاضر تھے اسوقت صاحبقران کا ہورہا تھا کہ پرچہ اخبار سے ثابت ہوتا ہی کہ صاحبقران تورج زرمرد کو قتل کرکے اور بدیع الملک کو صاحبقران کرکے مع ایک سو چالیس سردارون و عزیزون کے طرف خاور کے روانہ ہوئے تھے اب بدیع الملک اب صاحبقران ہین وہ بھی مع لشکر طرف طلسم ایوان ظفر کے کوچ کرکے گئے ہین مگر رستم ثانی کا حال نہین معلوم ہوا کہ آیا وہ ہمراہ ہی ہین صاحبقران کے ہین یا لشکر مین بدیع الملک سے ہین اور شہریار عالیوقار تو فرنگستان مین موجود ہین دیکھیے کہ اب کب تک یہ لوگ ادھر کو تشریف لاتے ہین یہ ذکر ہوا کرتا ہی اتفاق سے ایک روز اسی زمانے مین ایک سوداگر وہان وارد ہوا اسکے وارد ہونے کی خبر حاکم شہر کو ہوئی اسنے اس سوداگر کو طلب کیا وہ حاضر دربار ہوا اسنے مجرا کیا کرسی بیٹھنے کو عنایت ہوئی وہ سلام

کرکے بیٹھ گیا بہرام نے اُس سے دریافت کیا کہ تم کدھر سے آتے ہو درمیان مین جو جو ملک
تمکو ملے مین اُنکا کچھ حال بیان کرو اُس سوداگر نے عرض کیا کہ مین شہر آفتاب نما سے آتا
ہون بہرام نے پوچھا کہ وہان کا کیا حال ہی اور وہان کا کون حاکم ہی اُس سوداگر نے کہا
کہ ارژنگ بن زمرد نے خروج کیا ہی سختگان اُسکے ہمراہ ہی وہ پاس اسلم و ویلم بن
تورج کے گیا تھا اُنھون نے اُسکو اپنے لشکر کا بادشاہ کیا اور سختگان کو وزیر یہ سب باتین
میرے سامنے ہوئین اور جسطرح یہ اُسکا میرے سامنے ہوا تھا اور اُن دونون مین ایک
ساحر ہی اور ایک پہلوان اب اُسکے پاس قریب آٹھ لاکھ کے لشکر جمع ہوگیا ہی دونون نے
بصلاح سختگان تمور فیل پیکر نامے ایک پہلوان تھا اُسکو اسی ہزار فوج جرار سے طرف خانکعبہ
کے روانہ کیا ہی اور رطوفان گرگدن پیشانی کو مع ایک لاکھ بیس ہزار سواران جرار کے
طرف طلسمات کے روانہ کیا ہی اور آپ چھ لاکھ فوج سے طرف ایوان نہ طاق کے کوچ
کرکے چلا ہی کیونکہ اُسکے پاس ایک نامہ بادشاہ نہ طاق کا آیا تھا اُنھون نے اُسکو اپنی مدد
کے واسطے طلب کیا تھا کیونکہ اُنکے اوپر بدیع الملک نے لشکر کشی کی ہی اور کوئی مقام
دشت بہار افزا ہی وہان قیام کیا ہی اور اُس مین یہ تحریر تھا کہ اگر ہماری مدد کرو تو بہت بہتر
ہوگا اِس سبب سے وہ اُدھر کوچ کرکے چلا ہی اب نہین معلوم کہ اُدھر کو گیا ہی یا اور کسی طرف
کو روانہ ہوا ہی جب وہ کوچ کرکے چلا تھا تو ہم بھی اُسکے ہمراہ چلے تھے تھوڑی دور ہمارا اُسکا
ساتھ رہا ہم وہان سے اصفہان کو گئے اُدھر سے اِس جانب کو آئے بہرام نے دریافت کیا کہ
شاہان اصفہان تو اچھے ہین اُسنے عرض کیا کہ جی ہان وہ ملک تو خوب آباد ہی اصفہان نصف
جہان تو مشہور ہی اُسکی آبادی کا کیا بیان ہو بہرام نے اُسکو خلعت دیکر رخصت کیا کچھ اشیاء
خریدکین وہ تاجر تو چلا گیا یہان کا تو یہ حال ہی اُدھر وہ نامہ بر دوسرے دن وہان سے روانہ
ہوا اور قریب خاور کے پہونچا بیرون شہر خیمہ وغیرہ برپا کرکے خود مع اپنے ہمراہیون کے داخل
شہر ہوا کہ یہان بہرام دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ ہرکارون نے آکر مجرا کیا اور یون دست بستہ
عرض کیا کہ خداوند کی عمر دراز ہو ایک نامہ برار ارژنگ بن زمرد کا نامہ لیکر آیا ہی ہم آج بیرون
شہر بالا دہی کو گئے تھے تو ہمنے دیکھا کہ ایک خیمہ بیرون شہر برپا ہی اب جو دریافت کیا تو
معلوم ہوا کہ یہ خیمہ نامہ دار کا ہی کہ وہ نامہ لیکر ارژنگ کا آیا ہی آج شہر مین جائیگا ہمنے خیال
کیا کہ حضور کو آگاہ کرین بہرام نے حکم دیا کہ دربار آراستہ ہو نامہ دار آتا ہی نہ معلوم اُسکے
نامہ لکھنے سے کیا غرض ہی اگر اُسکی یہ خواہش ہی کہ مین دین اُسکا قبول کرون اور ملک پر اُسکو
قبضہ دون تو یہ امر اُسکے خیال کے بالکل خلاف ہی کیونکہ مین آئین کا نہین کہ اپنے آقا کے
ساتھ نمک حرامی کرون دوسرے یہ ملک میرے آباؤ اجداد کا ہی یہان میرے عزیزون کی
قبرین ہین مثل قاسم عالبو قارو عمر بن رستم نامدار وغیرہ کی اسیطرح سے بہت سی قبرین مین کیونکر
ہوسکتا ہی کہ مین اُسکو قبضہ دون خیر دیکھون تو کہ کیا تحریر ہی اور یہ حکم لشکر کا برداز دون نے
دربار کو خوب آراستہ کیا اُدھر وہ نامہ دار شہر کی سیر کرتا ہوا [illegible] وغیرہ کو دیکھتا ہوا چلا
آتا ہی شہر آباد ہی ہر جگہ مجمع مردم ہی کشور ایجی رہا ہی گرم بازار [illegible] کے عدل و داد کا ہر
جگہ چرچا ہی رعایا اُس سے بہت خورم و شاد ہی [illegible] صرف ہی صرافہ ہزارہ چاندنی بازار

کھلا ہوا ہی دلال بول رہے ہین خریدار خرید و فروخت کر رہے ہین کسبیان کمرون پر بیٹھی ہین نمائش ہین پھر رہے ہین کہین سے گانے کی صدا آتی ہی کہین ستار بج رہا ہی کہین طنبورہ چھڑ رہا ہی کوئی خوبرو بنا دیکھے ہوئے کمرے پر بیٹھی ہی کسی کمرے پر چوسر ہو رہی ہی دس دو بیوپار کی صدا آ رہی ہی امیرون کے ملازم پھر رہے ہین تاجر دکانون پر بیٹھے ہوئے ہین اور انکے سامنے اشیاے نادر کار رکھی ہوئی ہین کوتوال شہر کوتوالی چبوترے پر بیٹھے ہوئے انتظام شہر کر رہے ہین چوراہے ڈاکے زن بندے ہوئے کھڑے ہین کوتوالی کے پیادے لکڑیان باندھے ہوئے پھر رہے ہین جوہری کیسے کیسے حسین وخوبرو بیٹھے ہوئے ہین جواہر کا روبرو انبار ہی بیشکین چڑھی ہوئی ہین جواہر کو رہے ہین ایک جانب کو ساقنین اپنے تختون پر بیٹھی ہوئی ہین حقے آگے رکھے ہین ہار پھولون کے اُسپر لپٹے ہوئے ہین چلمین لگی ہوئی رکھی ہین نشہ باز دم لگا رہے ہین ہر جگہ ایک چہل پہل ہی مردمان شہر خوش ہین ہر شریف و رئیس خوش پوشاک ہی نہایت نفیس پوشاکین پہنے ہوئے خوش و خرم پھر رہے ہین کسی کو کچھ غم نہین ہی شہر کیا ہی نمونہ بہشت برین ہی عجب پر رونق زینت آگین ہی گر بہشت آنجا کہ آزارے نباشد کسے را بکسے کارے نباشد † یہ ہر مقام اور ہر کوچہ کی سیر کرتا ہوا چلا آتا ہی یہانتک کہ یہ قریب در دولت شاہی کے پہونچا دیکھا کہ عمارت شاہی بہت نفیس و نادر نقش و نگار سے بنی ہوئی ہی بلندی سے اُسکی چرخ برین پست ہی قریب ہین آسکے چھوٹے چھوٹے انسان اپنے اپنے بنگلون مین بیٹھے ہوئے ہین یہانتک کہ یہ ایوان شاہی کے قریب پہونچا دیکھا کہ در دولت پر سرداررون وامیرون کی سواریان موجود ہین گھوڑے نالکی پالکی تامدان بوجھے وغیرہ اُنکے خدمتگار لال پگڑیان باندھے ہوئے اپنے اپنے مالک کی سواری کے پاس کھڑے ہین یہ در دولت پر پہونچا دیکھا کہ در گہ سالار سامنے در دولت کے دنگل پر ہتیار لگائے ہوئے بیٹھا ہوا ہی سامنے کرسی پر سپر تلوار رکھی ہی خادم و خدمتگار پس پشت استادہ ہین کہ اسنے دیکھا کہ لال پردہ مخمل کا شانی کا پڑا ہوا ہی اسنے قصد کیا کہ مین اندر جاؤن در گہ سالار نے روکا اور کہا کہ ای شخص تو کون ہی چیون درانہ دربار شاہی مین جانیکا ارادہ رکھتا ہی کیا کسی شاہی سرکار مین کبھی ملازمت نہین کی کہ تو قواعد دربار سے نہین واقف ہی بڑا بے ادب ہی ہر دربار کا قاعدہ ہی کہ جو کوئی دربار مین جاتا ہی پہلے اطلاع کرا لیتا ہی تو جاتا ہی تو یون ہی چلا ہوا ہر من درشت چنگال نے کہا کہ مین ملازم ہون خداوند کا اُنکا نامہ لیکر آیا ہون تجکو کیا ضرورت ہی کہ اطلاع کراؤن اور یہ جو تونے کہا کہ کیا تمنے کسی سرکار شاہی مین ملازمت نہین کی تو میرے پشتین گذر گئین شاہی سرکارون مین ملازمت کرتے ہوئے ہم سب قاعدون سے واقف ہین مگر مین اسوقت ایلچی ہون ایسے شخص کا کہ جو خداوند زادہ ہی مین تو یون ہی جاؤنگا یہ جو اُسنے کہا در گہ سالار نے کہا کہ بغیر اطلاع کے مین کو نہ جانے دونگا اور نہ جانا ہوگا اگر تم ایلچی ہو خداوند زادے کے تو مین بھی ملازم ہون بہرام شاہ کا اِس سے کیا حاصل کہ بیکار کی تکرار ہو مین اطلاع کرلون تو تم جاؤ پھر کوئی نہین منع کریگا اور اگر میرا کہنا نہ مانوگے تو خرابی ہوگی مین اسی امر پر مقرر ہون کہ جو کوئی آئے اُسکی اطلاع کرون کیا تمھارے لیے اپنی ملازمت پر الزام لگاؤنگا یہ سُنکر اُسنے کہا کہ دیکھون تم مجکو

کیونکر نہین جانے دیتے ہو بین تو ضرور جاؤنگا درگہ سالار نے کہا کہ بیکار کی جہالت تکرار مین
تمھارا بسبب ایلچی ہونے کے پاس کرتا ہون ورنہ یہ مجال تھی کہ کوئی یون تقریر کرتا اور مین
خاموش رہتا اُسکو زبان تیغ سے جواب دیتا اور تمھارے بارے مین اسوجہ سے مجبور ہون
کہ ایلچی پر زیادتی کرنا ناجائز ہی اور ہمارے یہان کا طریقہ یہ نہین ہی کہ ایلچی پر زیادتی کرین مین
مجبور ہون اُسنے کہا کہ کیا آپ ہی تلوار باندھے ہین کوئی اور تلوار نہین باندھتا ہی اگر آپ
زبان تیغ سے جواب دیتے تو دوسرا بھی جواب آپکو اسی طرح دیتا خیر اب یہ ثابت ہوگیا کہ تم بغیر
فساد کے نہ مانوگے تم اسکا پاس نکرو کہ مین ایلچی ہون جو تمھارے بنائے بن سکے وہ میرا بنا لو مین تمسے
کسی طرح کم نہین ہون درگہ سالار نے کہا کہ اچھا اب مین دیکھتا ہون کہ آپ چلے تو جائینگے اُسنے
قصد کیا کہ قدم آگے بڑھاؤن کہ یہ سپر و تلوار لیکر اٹھا اور اُسکے برابر آکر کہا کہ اگر ابکی قدم آگے رکھا
تو تن بر سر نہوگا اُسنے بھی تلوار میان سے کھینچی اُسکے ہمراہیون نے دیکھا کہ یہان دروازے
پر نوبت جنگ وجدال کی آئی اندر جانے کی باری نہین آئی اس سے کیا حاصل کہ کام خراب ہو
اگر یہ لوگ اطاعت پر راضی بھی ہوتے ہونگے تو اس حالت مین ہونگے یہ خیال کرکے وہ لوگ درمیان
مین آگئے اور کہا کہ یہ آپ کیا کرتے ہین آپ بھی بخوبی واقف ہین کہ یہ قاعدہ دربار کا ہی پھر کیونکر
ہو جانے دین اس تکرار سے کیا حاصل بیکار کی دیر ہوتی ہی سچ تو ہی وہ کیونکر جانے دین اپنے
روزگار پر بنا ہین یہ کہکر اُسکا ہاتھ پکڑ کر الگ لے گئے اور کہا کہ یہ کیا جہالت ہی آپ جس کام کو
آئے ہین اُسکو انجام دیجیئے اور خداوند پاس واپس چلیے پھر جیسا ہوگا دیکھا جائیگا اس تکرار
مین کام خراب ہوگا آپ ہمارے کہنے کو مانیے اطلاع کرنے دیجیے دم بھر ٹھہر جائیے کوئی
نقصان نہین ہی پہلے آپ کیون اپنی جانب سے زیادتی کرتے ہین کہ انکو کہنے کا موقع ہو کہ
ہم تو ضرور اطاعت کرتے مگر آپ کے نامہ برنے پہلے ہی یہان آکر ہمپر زیادتی کی اور فساد کیا
اس سبب سے ہم بھی بگڑ گئے کوئی ہم کمزور نہ تھے جو آپکے دباؤ مین آکر اطاعت کرتے
کوئی خراج گذار نہ تھے کہ آپکا پاس کرتے دیکھیے تو وہ نامے کا کیا جواب دیتے ہین اور کیونکر
پیش آتے مین یہ جو اُن سب نے کہا اُسکو بھی خیال آیا کہ یہ سچ کہتے ہین کہا کہ اچھا کہدو کہ
اطلاع کرے مجکو کچھ اس امر کا خیال نہ رہا ورنہ مین اسقدر بھی تکرار نہ کرتا اُن لوگون نے
درگہ سالار سے کہا کہ اچھا آپ اطلاع کرین ہم ٹھہرے ہین درگہ سالار اپنے ملازمون سے
کہکر اندر گیا کہ شاید میرے جانیکے بعد یہ کچھ زیادتی کرین تو تم کچھ خوف نکرنا بغیر میرے آئے
ہوئے اِنکو اندر جانے نہ دینا اپنے نوکرون کو سمجھا کر اندر گیا مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور
دست بستہ عرض کیا کہ خداوندا ترنگ کا ایلچی نامہ لیکر آیا ہی باریابی چاہتا ہی اُسکے
بارے مین کیا حکم صادر ہوتا ہی بہرام نے کہا کہ آنے دو کوئی ہرج نہین ہی وہ مجرا کرکے
واپس آیا اور کہا کہ جاؤ اتنی دیر کے لئے بیکار کی تکرار تھی وہ فوراً اندر بارگاہ کے آیا
اپنے ہمراہیون کو اُسی مقام پر قیام کرنے کا حکم دیا وہ وہین ٹھہرے رہے یہ اندر گیا
پہلے مجرا گاہ پر جاکر مجرا کیا اور کہا کہ سلام میرا اُس شخص پر جو کہ زمرد کو بخدائی مانتا ہو
یہ جو کہا تو اہل دربار نے اُسکی صورت دیکھی ایک سردار سے نہ ضبط ہوسکا اُسنے کہا کہ اے نامہ بر
تو نے یہان اس مقام پر کسکو زمرد پرست دیکھا جو سلام کیا کیا کہین کہ نامہ لیکر آئے ہو ورنہ

اس سلام کرنے کی حقیقت معلوم ہوتی یہان کوئی زمرد پرست نہین ہی یہان سب خدا پرست
ہین جس نے سب کو پیدا کیا ہی وہ زمرد جسکو کہ تم خدا تصور کرتے ہو کیا گیدی ہی اور سنجدالی
جانتے ہو وہ تو ہمیشہ ہمارے نہیب شمشیر سے بھاگا کیا ہی شہرون شہرون پناہ لیتا پھرا مگر
اسپر بھی نہ بچا آخر کو قتل ہوا ہم لوگون کے سامنے ایسی باتین اور کلام لازم نہین ہین بالکل
نازیبا ہین ہان جس کام کو آیا تھا وہ کہا ہوتا تو مناسب تھا اور خاموشی سے اسکا جواب
لیکر چلا جاتا اس سے کیا حاصل کہ اپنا رعب دکھایا یہان کوئی ان باتون سے ڈرتا نہین ہی
خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا اب ایسی حرکت نہ کرنا اور کسی اہل اسلام کے دربار مین یون سلام
کرنا ورنہ خرابی ہوگی سوائے ذلت کے اور کچھ نہ حاصل ہوگا آئندہ تمکو اختیار ہی اسنے جو یہ
کلام سنے اور دربار کو دیکھا کہ مجمع سردارون سے تل رکھنے کی جگہ نہین ہی سیکڑون
پہلوان بیٹھے ہین کبھی ایسا دربار نہ دیکھا تھا سورت آئینہ حیران ہوکر دنگ ہوگیا اور
سکوت کے عالم مین مارے رعب و داب کے کچھ جواب نہ دے سکا جسکو دیکھا مثل شیر یان
دار دہاے دمان کے اپنے اپنے دنگل پر بیٹھا ہوا ہی اور بل کھا رہا ہی اور جھوم رہا ہی بہرام
بھی ایک نیم تخت پر جلوہ گر ہی تخت شاہی پر غاشیہ پڑا ہی کرسیون و دنگلون سے
دربار بھرا ہوا ہی یہ خاموش ادھر ادھر دیکھنے لگا اور خیال کیا کہ کوئی دنگل یا کرسی خالی
ہو تو مین اسپر بیٹھون مگر کسی کو خالی نہ پایا حیران تھا کہ کیا کرون تھوڑی دیر تک کھڑا رہا
کہ بہرام نے اشارہ کیا طرف وزیر کے وزیر نے خادم کو حکم دیا اسنے کرسی لاکر روبرو
تخت بہرام کے بچھا دی اور کہا کہ بیٹھیے یہ سلام کرکے بیٹھ گیا بہرام نے ساقی کو اشارہ کیا
کہ اسنے جام بھر کر اسکو دیا اسنے لیکر سلام کیا اور ایک جرعہ پی گیا یہان پہلے ہی سے انتظام
ہوگیا تھا کہ کوئی کرسی یا دنگل خالی دربار مین نہ رہے کہ ایلچی اگر اسپر بیٹھے تھوڑی دیر تک
استادہ رہے اسکے بعد بیٹھے ویسا ہی ہوا جیسا کہ تحریر ہوا ہی اتنے ساقی نے اسکو جام پر
جام دینا شروع کیے وہ بدانجام لیکر پی پی گیا جبکہ اسکا دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا
تو سرشار ہوکر پکارا کہ منم نامہ دار منم نامہ دار بہرام نے دریافت کیا کہ کس کا نامہ
لایا ہی گو کہ یہ معلوم تھا کہ نامہ ارژنگ کا لیکر آیا ہی مگر صرف اسکے ذلیل کرنے کے
لیے دریافت کیا کہ دیکھین کیا جواب دیتا ہی کیونکہ زبانی ہرکارون و درگہ سالار
کے سن چکے تھے کہ ایلچی ارژنگ کا آیا ہی اس بدمست نے نشۂ شراب مین یہ جواب
دیا کہ مین نامہ اس شخص کا لایا ہون کہ جو کہ خداوندزادہ ہی اور خود بھی خداوند ہی
اسنے نامہ آپکو روانہ کیا ہی مین اسکا فرستادہ آیا ہون زبانی بھی یہ کہا ہی کہ
کہ میری اطاعت قبول کرو اور مذہب اسلام ترک کرو مذہب زمرد پرستی
اختیار کرو یہ ملک میرے قبضہ مین دو اگر تم میرے کہنے پر عمل کروگے تو تمکو
یہان کا حاکم بدستور رہنے دونگا اور تمھاری عزت خاطر کرونگا اور اگر اسکے خلاف
کروگے تو میری تلوار ہی اور تمھارا سر ہی بہرام یہ سنکر مسکرایا صرف اس بدمست
کی تقریر فضول سننے کو دریافت کیا کہ کون خداوندزادے اور کون خداوند ہین صاف
طور سے بیان کرو کہ سمجھ مین آئے نام و نشان دو خدا کی نہ کوئی اولاد ہی نہ زوجہ ہی

نہ بیٹا بیٹی ہی نہ ماں باپ ہی نہ ہاتھ نہ منھ اور تنہ وہ یون مارا مارا پھرتا ہی وہ تو ایک لمحہ
غور ہی کہ کسی کو نظر نہین آتا ہی ایک مرتبہ جناب موسیٰ علی نبینا کی امت نے اسکے
دیکھنے کی خواہش کی تھی تو انکو ایک جلوہ نظر آیا تھا کہ سب غش کر گئے تھے اور کوہ طور جلگیا
تھا کہ ابتک وہ سرمہ سا ہی مگر اُس جل جانے پر بھی اسکی دنیا مین اسقدر عزت ہی کہ
لوگ اُسکو آنکھون مین جگہ دیتے ہین جو کہ ایسا خدا ہو وہ ہمکو نامہ لکھے یہ کیا بیہودہ تقریر ہی
ذرا ہوش مین آؤ حواس درست کرکے گفتگو کرو معلوم ہوتا ہی کہ تم شراب بہت پی گئے ہو
جو بہکی بہکی باتین کرتے ہو یہ جو اُسنے سُنا تو کہا کہ وہ خدا تمھارا ہی ہمارا نہین ہی ہمارے خدا
لقائے باختر ہین اُنکے بعد اُنکے فرزند جگر پوند زمرد ثانی نے خدائی کی اب اُنکے بعد اُنکے
ولدار یعنے ارژنگ بن زمرد خدائی کرینگے کہ جنکا مین نامہ لیکر آیا ہون یہ سب ہمارے خدا
ہین جسکی تم تعریف کرتے ہو وہ خدائے نادیدہ تمھارا خدا ہی بہرام نے کہا کہ وہ لقا جو کہ
ہمارے صاحبقران کے ہاتھ سے بھاگتا پھرا ہی آخر کو عالم کفر مین قتل ہوا اور وہ زمرد
جو کہ صاحبقران ثانی کے خوف سے فرار کرتا رہا بعد ایک مدت کے تیغ ظفر موج
سے داخل نار جحیم ہوا وہ تمھارا خدا ہی افسوس ہی جو کہ ایسے خدا ہون کہ بندون سے
بھاگین اور انکا کچھ نہ کرسکین اسکی تم یون تعریف کرو اور ہم سے کہو کہ تم بھی اُنکی
پرستش کرو حیف کی بات ہی کہ عقل مند ہوکر بے عقل کی تعریف کرو ارے خدا کے قہر
سے ڈرو یہ جو تمنے کہا کہ ارژنگ نے کہا ہی کہ اگر میرے کہنے کو نہ مانوگے تو میری تلوار
ہی اور تمھارا سر ہی تو ہم اِس سے ڈرتے نہین ہین ہمکو اسکی کچھ پروا نہین ہی کہ جنگ
ہوگی تو کیا ہوگا اگر قتل ہوئے تو شہیدون مین داخل ہوئے اور اگر کفار کو قتل کیا تو غازی
کہلائے ہر طرح ہماری بہتری ہی ہمکو یقین ہی کہ ہمارے نہیب شمشیر سے یہ بھی مثل اُن لوگون
کے بھاگتا پھریگا اور شہرون شہرون مین بنا دے گا آخر کو ایک نہ ایک بہادر کے ہاتھ سے
قتل ہوگا اور فعرد وزخ دیکھے گا بہکار کی یہ تقریر ہی اُسکا اِس مقام پر سے زندہ واپس
جانا غیر ممکن ہی فرض کرو کہ اگر وہ یہان نظر یاب بھی ہوا تو کیا ہوگا دوسرے ملک پر
قتل ہوگا کیونکہ ایسے ایسے بہادرون سے مقابلہ ہوگا کہ جنکی تلوار سے دیو کانپتے ہین
انسان کی کیا اصل ہی شیرون کو تب آتی ہی یہ جو اُسنے سُنا تو کہا کہ ای بادشاہ تمنے میرے
خداوند کی اسقدر خدمت کی ہی اگر مین نامہ لیکر نہ آتا تو اسکا جواب دیتا لہذا یہ نامہ
موجود ہی اِسکو پڑھکر اسکا جواب تحریر کردو جو کچھ کہ تمکو منظور ہو مین اسکا جواب نہین
دونگا وقت پر دیکھا جائیگا معلوم ہوا کہ تم لوگ بغیر کشت وخون کیے راہ پر نہ آؤگے
تم کیا کرو تمھاری تقدیر مین قتل ہونا تحریر ہی بہرام نے کہا لاؤ نامہ لاؤ اور یہ تو بتاؤ
کہ جنکو تم خداوند کہتے وہ کہان ہین اُنکو سنا گیا تھا کہ وہ نہ طاق کو گئے تھے اِدھر
کہان سے آنکلے وہ تو اسلم بن تورج و ویلم بن تورج کو اپنے ہمراہ لیکر شاہان
نہ طاق کی مدد کو گئے تھے یہ کیا اُنکو ہوا کہ وہ اِدھر کو آئے بہکار کو زحمت اُٹھائی
وہ جس غرض سے یہان آئے ہین تو اُنکا مطلب یہان نہ حاصل ہوگا کیون بہکار
بندگان خدا کا خدا خون ناحق اپنے سر پر لیتے ہین روز حشر خدا کو کیا منھ دکھائینگے

اور کیا جواب بروقت سوال کے دینگے خیران ہے کہ اور کسی طرف کو جائین میرے نزدیک تو یہ امر بہت مناسب ہی کہ ایوان نطاق پر جاکر اپنی قسمت آزمائی کرین وہان بدیع الملک ایسے بہادر ہین جو وہین اُن سے مقابلہ کرین اور پیچ جنگ و جدال کا لطف اٹھائین ہم سے کیا مقابلہ کرینگے ہم تو اُن لوگون کے ادنے نوکر ہین اُنکو تو پہلے اُن سے مقابلہ کرنا تھا اُنکو اپنی خدائی کی قدرت نمائی دکھانا تھی کہ وہ قائل ہوتے تو ہم بھی قائل ہوتے جبکہ ہمارے سردار موجود ہین تو ہم کیونکر اُسکی اطاعت کر سکتے ہین یہ سُنکر اُستاد نے کہا کہ اے بادشاہ میری سمجھ مین یہ نہین آتا ہی کہ تم کیون ایسقدر اُسکی مذمت کرتے ہو جبکہ جواب نامہ دیدین جاؤن مجھ سے یہ تقریر تمہاری نہین سُنی جاتی ہی بیکار کو اگر مین کچھ جواب سخت دونگا تو تمکو گران گذریگا اُسوقت نوبت کشت وخون کی آئے گی مجھ سے خداوند ناراض ہونگے فرمائینگے کہ ہمنے تجکو نامہ دیکر بھیجا تھا یا کہ لڑنے کو پھر عتاب نازل کرین تو بڑی خرابی ہوہان اس بات کا مین تمکو جواب دیتا ہون کہ وہ کیونکر اِدھر آئے اِسکا سبب یہ ہی کہ ہمارے خداوند کے جو وزیر ہین اُنھون نے یہ صلاح دی کہ اگر آپ اِن ملکون کو تسخیر کرتے ہوئے طرف ایوان نطاق کے تشریف لیجائین گے تو بہت بہتر اور مناسب ہوگا اور اسمین دو فائدے ہونگے اول تو سپاہ زیادہ ہوگی دوسرے تمام ملکون مین آپکے باپ دادا کا مذہب جاری ہوگا دین اسلام کا سکہ اٹھ جائیگا یہ رائے اُنکو بھی پسند آئی کہ تمام ملکون پر قبضہ کرتے ہوئے اور علم ہائے دین اسلام کو سرنگون کرتے ہوئے علم مذہب زرمرد پرستی کو بلند کرتے ہوئے چلین پہلے ملک خمارا ملا اُنھون نے خیال کیا کہ پہلے اِسپر قبضہ کرلین تو آگے چلین بہرام نے کہا کہ تمہارے خداوند کا وزیر کون ہی جسنے یہ رائے دی ہی اُسنے جواب دیا کہ سخشگان بن بخشگان بن بختیارک کو وزیر کیا ہی وہ بڑے عقلمند ہین ایسی ایسی رائے دیتے ہین کہ بجلا حکماے یونان کیا عقل سے کام لینگے جیسے وہ بادشاہ ویسے ہی یہ وزیر ہین بہرام نے کہا کہ بہت اچھا کیا جو اُسکو وزیر کیا اگر اُسکی رائے پر عمل کرینگے تو بہت سے ملک ہاتھ آئینگے کیا خوب وزیر ہے جنہین شہریار ہے چنان اب معلوم ہوا کہ یہ اُس نطفۂ حرام کی فہمائش ہی اور اُسی کا کام ہی کیونکر نہو کہ کوئی اُسکے خاندان مین ایسا نہین ہی کہ جسکے نطفے مین فرق نہو وہ بھی مثل اپنے باپ و دادا کے ہی معلوم ہوا کہ اب ارژنگ بھی خراب خراب ہوگا مفت مین ہر مقام پر ذلیل ہوگا خیر ماراجہ ازین قصہ لاؤ نامہ لاؤ بیکار اسقدر تقریر کو فضول ہوا یہ کہکر اُسکے ہاتھ سے نامہ لیا اور دبیر کو دیا کہ پڑھو اُسنے لفافہ چاک کرکے نامے کو پڑھا جب تمام وکمال نامہ پڑھ چکا تو بہرام مضمون نامہ سے آگاہ ہوا دبیر سے کہا کہ اِسکا جواب تحریر کرو معلوم ہوا کہ وہ میرے ملک کے قریب آگئے ہین یہان سے بیس کوس کے فاصلے پر مقیم ہین خبر دیکھا جائیگا یہی گو ہی یہی میدان دشمن اگر تو ہست گمان نوی نراست ۔ دیگر بسر زمی بچم ار شمشیر جیب ۔ ہر چہ آید بسر من یا نصیب ۔ دیگر مشکلے نیست کہ آسان نشود ۔ مرد باید کہ ہراسان نشود ۔ دیگر روزیکہ قضا باشد و روزی کہ قضا نیست روزیکہ قضا نیست در و مرگ روا نیست ۔ یہ کہکر کہا کہ ہماری طرف سے بعد حمد و نعت کے تحریر کرو کہ مجکو کسی صورت سے اور کسی وجہ اور سبب سے تمہاری اطاعت منظور نہین ہی اور نہ ترک مذہب اسلام منظور ہی جو کچھ تمہارے کیے ہوسکے اُس مین کسی قسم سے

تصور و کوتاہی نکرو قسم ہی تمکو اپنے دین و مذہب کی اور اپنے باپ دادا کے خدائی کی
ہم ہر وقت موجود ہین مگر اسوقت خیال کرو کہ دبے پر چیونٹی بھی کاٹتی ہی بقول سعدی
نہ بینی کہ چون گربہ عاجز شود ۔ برآرد بچنگال چشم پلنگ ۔ تمنے خوب نہین کیا کہ ہمکو
چھیڑا تمھارے حق مین یہ امر بالکل برا ہوا کیونکہ تمنے اُن لوگون سے فساد کیا جو کہ کسی
امر سے نہین ڈرتے ہین مرنے کو حیات ابدی زندگی کو موت تصور کرتے ہین جنکے نزدیک
مرکر مرجانا حیات ابدی ہی یہ تمکو کسنے صلاح دی وہ تمھارا بڑا دشمن تھا جس نے تمکو یہ
رائے بتائی اب تمکو اپنی عقب گذاری مشکل ہوگی مثل اُن لوگون کے تم بھی بھاگے پھروگے
کہین پناہ نہ ملے گی آخر کو لقمۂ شیر اجل ہوگے اس سے بہتر یہ ہی کہ جدھر سے آئے ہو اُسی جانب کو
واپس جاؤ بے فائدہ دستا سوے شیرون کو نہ جگاؤ ہملوگ تمھارے اس سپاہ و لشکر سے
ڈرنے والے نہین ہین ہمنے اُن لوگون کی آنکھین دیکھی ہین جو کہ دیو کی ہمقسمت نہین جانتے ہین
انسان کیا شئی ہی مثل اپنے باپ دادا کے تمھاری بھی مٹی خراب ہوگی گئے کی موت مروگے
نہ تو خدائی کرنے کرے اور بھاگتے بھاگتے واصل جہنم ہوئے اب تم اُنکے قائم مقام پیدا ہوئے ہو
اُنکے مذہب کو رواج دینے کے لیے تو یہ تمھارا خیال خام اور آرزو ناتمام ہی کہ ہملوگ تمھاری فرمانبرداری
کرین یا مذہب اسلام کو ترک کرین اور مرتد ہوجائین مرنا ہم لوگون کو منظور ہی مگر یہ نہین منظور ہی
اگر آئے ہو تو سزاے معقول پاؤگے اپنے کئے کی کماؤگے خرمندہ ہوکر چلے جاؤگے اور نہین تو
قتل ہوگے جسکی راے سے تم اِدھر کو آئے ہو وہ وزیر تمھارا بڑا نطفۂ حرام ہی اور ولدالزنا ہی
وہ ایسے ایسے بہت سے فساد کریگا اُسکے پاس عقل فساد ہی اُسکے باپ دادا ہمیشہ یون ہی فساد کرتے رہے
کبھی اُنکو یہ توفیق نہوئی کہ وہ اپنی اُن حرکتون سے باز آتے اپنے ساتھ اوروں کو بھی خراب
کیا دیکھو اُسکے کہنے پر عمل نکرو اپنے انجام کو سوچو اپنے خدا کی بندگی کرو جسنے کہ تمکو پیدا کیا اور
اور ہاتھ منھ اور پاؤن دیئے آنکھ دی ناک دی کان دیئے اور اسی طرح کے اور اعضا
عنایت فرمائے کیسی کیسی نعمتین کھانے کو بخشین پھر تم اُسکی خدائی سے منکر ہوا اور اُسکے
بندے کی پرستش کرتے ہو یہ بالکل خلاف عقل ہی جو کہ مثل تمھارے کل فعل کرے بھلا
یہ خدا کے کب اوصاف ہین وہ نہ کھاتا ہی نہ پیتا ہی نہ بولتا ہی اور نہ اُسکے ہاتھ پاؤن ہین اور نہ
منھ ہی اور نہ اُسکے ماں باپ ہین اور نہ بی بی بیٹا ہی نہ جورو ہی وہ ایک لمعۂ نور ہی وہ ہر جگہ موجود ہی
وہ سب کو دیکھتا ہی اُسکو کوئی دیکھ نہین سکتا ہی اُسکے دیکھنے کی کوئی تاب نہین لاسکتا ہی وہ لائق
بندگی ہی یا تمھارے باپ دادا لائق بندگی تھے کہ جسکے تم ایسے ناخلف فرزند ہوتا جاتا ہی
کہ تمکو خود بھی تو دعوی خدائی کا ہی بڑے بے وقوف ہو کہ دعوی خدائی کا کرتے ہو اُسکے غضب
سے نہین ڈرتے ہو اپنے حواس درست کرو ان باتون کو چھوڑو کفر و کافری سے توبہ کرو
ورنہ بہت خراب ہوگے آئندہ تمکو اختیار ہی ہمکو جو کچھ تحریر کرنا تھا کر دیا اس تھوڑی تحریر کو
بہت جانو ہم سے یہ امید نہ رکھو کہ ہم تمھارے کہنے پر عمل کرینگے ہم آمادۂ جنگ ہین آؤ
ہمکو تمسے کوئی خوف نہین ہی شیر ژیان کو مجمع روباہ سے کیا خوف ہی آوگے تو اپنی قضا اور
سزا اپنی کنار مین پاؤگے کہان تک تحریر کرین بیکار کیون اپنے دماغ عالی کو پریشان کرین
اگر عقل رکھتے ہوگے تو اسقدر تحریر کو بہت تصور کروگے اور اگر اسپر عمل کروگے تو خراب ہوگے

آئندہ تمکو اپنے فعل کا اختیار ہی زیادہ والسلام یہ مضمون تحریر کراکے اور لفافہ مین بند کراکے
اُسپر اپنی مہر کی اور اُس نامہ بر کو دیا اور کہا کہ لیجاؤ یہ جواب نامہ ہی اسکو لیجاکر ارژنگ کو دیدینا
اور جو ہمنے کہا ہی وہ اُس سے زبانی کہہ دینا اور کہنا کہ اپنے ہوش مین آؤ عقل سے کام
لو وہ نامہ بر سلام کرکے دربار سے باہر آیا اپنے ہمراہیون کو اپنے ہمراہ لیکر طرف اپنے
لشکر کے روانہ ہوا اسکا حال پھر تحریر ہوگا

اب کچھ حال دربار کا تحریر ہوتا ہی کہ بعد جانے اُس نامہ بر کے یہان کیا رائے ہوئی اور کیا امر قرار پایا

جبکہ وہ نامہ بر جواب نامہ لیکر جاچکا تو بہرام نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ اب آپ لوگون کی کیا
راے ہی اور کیا تدبیر کرنا چاہیے کیونکہ وہ نابکار قریب شہر آگیا ہی کہ فاصلہ نہین ہی بیس
کوس کا فاصلہ ہی ابکی جو کوچ کریگا تو یہان پہونچ جائیگا اسمین آپکی کیا رائے ہی کہ آیا اُس سے
کیونکر مقابلہ کیا جائے آیا قلعہ بند ہوکر یا سرگرم سردارون نے کہا کہ ایک مقابلہ تو سرگرم
کرنا چاہیے کیونکہ یہ نہ کہنے کو ہو کہ ہم سے ڈر کر قلعہ بند ہوئے کیسے صاحبقران کے سردار ہین
اہل اسلام تو کبھی قلعہ بند ہوکر نہین لڑتے ہین یہ کیا کہ بادشاہ خاور قلعہ بند ہوا جب
اُن سردارون کو معلوم ہوگا کہ بہرام نے قلعہ بند ہوکر مقابلہ کیا تو وہ کیا اپنے دل مین
کہینگے یہی خیال کرینگے کہ بہرام ایک کافر کے خوف سے قلعہ بند ہوا اُنکی نگاہون مین بھی
آپکی حقارت ہوگی اس سے کیا حاصل اور کیا ضرور جو وہ لوگ بچشم حقارت حضور کو دیکھین
دوسرے آپ دست چپیون کے خیر خواہ ہین یہ ملک شاہزادہ خاور سپاہ ملک قاسم
کے نام سے مشہور ہی کہ اُنکے نانا کا ملک تھا اور آپ بھی اُنکے عزیزون سے ہین آپ کو
یہ زیبا نہین ہی کہ آپ قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرین بہرام نے کہا کہ بھیرا اگر آپکی یہ راے ہی کہ میدان
مین سرگرم مقابلہ ہو تو تیاری جنگ کرو اور بیرون قلعہ مع لشکر چلو سردارون نے عرض
کیا کہ بہت خوب مگر یہ دریافت کرلینا ضرور ہی کہ اُسکے ہمراہ کتنا لشکر ہی بادشاہ نے جواب دیا
کہ کل تو سوداگر کی زبانی معلوم ہوچکا ہی کہ اُسکے پاس قریب آٹھ لاکھ کے لشکر تھا جسمین سے
دو لاکھ سے اُسنے دو پہلوانون کو طرف خانہ کعبہ طلسم فیروزیہ کے روانہ کیا اب اُسکے
ہمراہ قریب چھ لاکھ کے سپاہ ہوگی ہمارے پاس صرف دو لاکھ فوج ہی بھلا دو لاکھ سے چھ لاکھ کا
کیونکر مقابلہ ہوسکتا ہی سردارون نے کہا کہ یہ تو بیجا ارشاد ہوا مگر سوائے اسطرح کے اور ایک
جنگ کے مقابلہ کی کوئی اور صورت نہین ہی بہرام خاموش ہوگیا بعد تھوڑی دیر کے
کہا کہ خیر جو آپکی راے مگر دیکھیے کہ خدا کیا کرتا ہی ستارا ہمارا آج کل خراب معلوم ہوتا ہی جو
ایسے وقت مین یہ امر درپیش ہوا ہی کیونکہ نہ تو بدیع الملک کا لشکر قریب ہی اور نہ رستم
ثانی ہین کہ جنکو اس واقعہ کی خبر کرین کہ وہ آکر مدد کرین یا کسی سردار زبردست کو
برائے مدد روانہ کرین یقین ہی کہ ہم لوگون کو قضا نے آگھیرا ہی کیونکر یہ تو نہوگا کہ ہم اُسکا
مذہب قبول کرین یا اُسکی اطاعت کرین بقول شاعر + ناخن سے لکھی ہی تیرے گریہ نے فاتحہ قضا
زندگی سے سیر ہین ہم بھی رضینا بالقضا - دیگر سر نمی پیچم ز شمشیر مہیب + ہر چہ آید بر سرمن باد نصیب +

مگر اسکا افسوس ہی کہ دیکھیے گور وکفن بھی نصیب ہوتا ہی یا نہین سرداروں نے کہا کہ آپکو
ایسقدر کیون فکر و تردد اور تشویش ہی ہملوگ بھی ایک جنگ مردانہ ایسی کرینگے کہ وہ
بھی یاد کرینگے ہم بھی وہ لوگ ہین کہ میرے فلک سے بھی نہین ڈرتے ہین اس گیدی کی کیا
اصل و حقیقت ہی کیونکہ ہم صاحبقران ایسے بہادر کی آنکھین دیکھے ہوئے ہین آپ دیکھیے گا
کہ کیسی شمشیر زنی کرتے ہین کہ حریف کو بھی معلوم ہوگا کہ کسی سے سابقہ پڑا ہوگا آپ فکر نکرین
بقول آپکے اگر قضا آئی ہی تو پھر یون کیون مرین دشمن کو مار کر مرین اور اپنا نام کرین تاکہ
یہ لوگ کہین کہ فلان زمانے مین فلان لشکر لڑا تھا کیون قلعہ بند ہوکر اپنے کو بدنام کرین
جنگ دونون طرح قضا آئی ہی تو دشمن کو مار کر مرنا اچھا اور اپنا صفحۂ ہستی پر نام کرنا اچھا
یا یہ کہ بدنام ہونا کہ فلان بادشاہ بخوف کافران قلعہ بند ہوا اور اسیر بھی جان نہ بچی
آخر کو مارا گیا بادشاہ نے کہا کہ مین کب کہتا ہون کہ قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرو لشکر کو
بیرون قلعہ روانہ کرو پس یہ لشکر سب سردار خوش ہوئے بادشاہ نے دربار برخاست
کیا اور داخل محل ہوا تمام سردار اپنے اپنے مقام پر گئے اور سامان جنگ کرنے لگے
ادھر سپاہ کو اطلاع کی گئی کہ وہ اپنا انتظام کرے کیونکہ کل بوقت سحر لشکر کا بیرون قلعہ
کوچ ہوگا جب یہ خبر لشکر مین پہونچی تو اسیوقت سے بندوبست ہونے لگا وہ دن تمام ہوا
رات آئی یہان انتظام مین وہ شب بھی بسر ہوئی بادشاہ سب سے رخصت ہوکر اور
سب اہل محل کو رخصت کرکے بیرون محل آیا یہان در دولت پر سب سردار اپنے
اپنے گھرون سے آکر حاضر ہوے تھے اور سپاہ بھی تیار تھی کہ بادشاہ برآمد ہوا بادشاہ
نے سب کا مجرا لیا اور حکم دیا کہ ضرغام خاوری پیش خیمہ لیکر باہر جائے ہم بھی آتے ہین
بموجب حکم ضرغام اسیوقت اتالۂ بارگاہ لیکر پچیس ہزار سواران جرار سے روانہ ہوا
اور بیرون قلعہ آکر قلعہ کو عقب مین پناہ کرکے خیمہ وغیرہ برپا کیے یہان بعد روانہ ہوئے
ضرغام کے بہرام شاہ نے سب سنو حکم کوچ کا دیا بس فوراً اسیوقت وہ تمام لشکر
نقارہ کوچ بجاتا ہوا چلا ادھر بادشاہ سوار ہوا بعد سوار ہوئے بادشاہ کے سب سردار
اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوئے سواری شاہی مثل بادبہاری کے روانہ ہوئی
دونون جانب سرداران نامدار و پہلوانان نامور شعار و تہمتن خصال و غازیان دیندار
اور عقب مین سپاہ جرار و آتشبار جو کہ ہمراہ صاحبقران و شاہزادہ خاور سپاہ ملک قاسم
نامدار کی لڑائیان لڑے ہوئے اور دریاے جنگ کو جھیلے ہوے اور آب تیغ کے مزے
چکھے ہوے چہرون پر جابجا نشان تیغ و تیر و سنان و خنجر کے لگے ہوئے مثل شیران
غضبناک کے روانہ ہوے بیرون قلعہ آکر بادشاہ مع اس لشکر کے اس مقام پر پہونچا
کہ جہان پر قبل سے بیس خیمہ آچکا تھا اور تمام لشکر کے پڑاؤ کا مقام تھا اور بندوبست
کیا تھا وہان پر لشکر اترا بازارین آراستہ ہوئین بادشاہ اترکے بارگاہ مین گیا سردار
اپنے اپنے خیمون مین گئے لشکر آسودہ ہوا جندے مین خیمہ وغیرہ استادہ ہوگئے اور آمد لشکر
شروع ہوئی وہ علمون کے پھریرے کہ جن پر تعریف اور حمد و نعت خدا و رسول کی مرقوم تھی
اڑنے لگے یہان تو یہ لشکر بیرون شہر آکر برائے مقابلہ فروکش ہوا اور منتظر آمد لشکر کفار کا ہوا

اسکو تو اُس لشکر کے انتظار مین چھوڑا جاتا ہی

لیکن اب حال لشکر کفار کا تحریر ہوتا ہی کہ بروقت پہونچنے جواب نامہ کے کیا ہوا

یہان تک کہ وہ نامہ برجسوقت نامہ لیکر آیا تھا اور یہان سے جواب نامہ حاصل کرکے اپنے لشکر کو روانہ ہوا تھا تو خلاصہ یہ کہ وہ داخل لشکر ہوا اور آتشی راہ کو بہت جلد اُسنے طے کیا ارژنگ دربار آراستہ کیے ہوئے بیٹھا تھا یہ سب سردار جمع ہین مثل اسلم بن تورج و ویلم بن تورج و سنگان بن بنجنگان و قنطار پلنگ پیشانی و تہمتن چرم پوش وغیرہ کے اور ذکر لشکر اسلام کا ہو رہا ہی کہ نامہ برگیا ہی دیکھیے کیا جواب نامہ لاتا ہی آیا وہ الماغت قبول کرتے ہین یا آمادۂ جنگ ہوتے ہین اگر انھون نے مذہب زمردپرستی اختیار کیا تو خیر ورنہ مین ایک کو زندہ نہ رکھونگا سب کو مثل گوسفندون کے ذبح کرونگا خادر کی اینٹ سے اینٹ بجاؤنگا تمام خادرین پامال بلاؤنگا یہ لوگ اب میرے ہاتھ سے جاتے کہان ہین سنگان نے کہا کہ یہ آپکا خیال خام ہی کہ وہ لوگ آپکا مذہب قبول کرین وہ مرنے کو حیات ابدی اور زندگی کو موت خیال کرتے ہین لڑکر مرجانا اُنکے نزدیک کوئی بات نہین ہی گویا کہ ایک کھیل ہی اب آپ یہان سے کوچ کرین جواب نامہ جنگ خیال کرلین انھون نے ایسے ایسے جواب اور کلام آپکے نامہ کے درجواب تحریر کیے ہونگے کہ جس سے آپکو نہایت غیظ وغضب طاری ہوگا اور سوائے جنگ کے کوئی چارہ نہوگا وہ لوگ بہت زبان دراز ہین جب آپ یہان سے وہ نامہ دیکھکر کوچ کرینگے اور اُسوقتتک کہ آپکا لشکر وہان پہونچے وہ اپنا پورا بندوبست کرلینگے ایسی حالت مین پھر آپکو بہت مشکل ہوگی اور جنگ کے انتظام اور فتح مین عرصہ ہوگا اس سے بہتر یہ امر ہی کہ آپ روانہ ہون نامہ برکو راہ مین لے لینگے یا جو جواب کہ انھون نے تحریر کیا ہو آپ اگر آپکو عمل کرنا ہو تو توقف فرمائے مگر قبل سے یہانسے روانہ ہونے مین یہ نفع ہوگا کہ آپ فوراً انکے سرون پر پہونچ جائینگے وہ اپنا کامل بندوبست نہ کرسکینگے کہ جنگ آغاز ہو جائیگی میرے نزدیک جو امر کہ مناسب تھا وہ مین نے عرض کردیا اب آئندہ آپ کو اختیار ہی ارژنگ نے یہ سُنکر کہا کہ اچھا یہ رائے تو تمھاری خوب ہی مگر آج اور نامہ برکا انتظار کرلین کل یہان سے کوچ کرینگے راہ مین نامہ برسے ملینگے آج اور لشکر راحت پائے کیونکہ نہ معلوم کیا اتفاق ہو سنگان نے جواب دیا کہ بہت خوب یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ نامہ بر جواب نامہ لیکر حاضر دربار ہوا اور مجرا گاہ سے مجرا کیا جواب نامہ پیش کیا اور جو کچھ کہ زبانی بہرام نے کہا تھا وہ بھی بیان کیا اور کل کیفیت دربار کی کہی سنگان نے ارژنگ سے کہا کہ مین نہ عرض کرتا تھا کہ یہ لوگ کبھی نہ آپکی اطاعت قبول و منظور کرینگے اور نہ مذہب اسلام ترک کرینگے نہ معلوم کون ایسا امر ہی کہ یہ لوگ اُسکے سبب سے مذہب اسلام ترک نہین کرتے ہین مرنے کو ترک مذہب پر فوقیت دیتے ہین جانین اپنی دے دیتے ہین مگر مذہب نہین ترک کرتے ہین مین تو اُنکی حالات سے خوب واقف ہون اچھا نامہ ملاحظہ فرمائیے کہ کیا جواب مین تحریر کیا ہی ارژنگ نے نامہ لیکر دبیر کو دیا دبیر نے باواز بلند نامہ پڑھا اسمین بہت کچھ خلاف شان ارژنگ تحریر تھا کہ جسکے سبب سے ارژنگ کو نہایت

غصہ آیا اُسنے جواب نامہ کو زمین پر کے ہاتھ سے لیکر چاک کر ڈالا خلاصہ یہ کہ جواب جنگ تھا اورنگ
جواب نامہ سُنکر کہنے لگا بقول شخصے جون قضا آمد طبیب آبلہ شود جب قضا آتی ہی تو کسیکی بند و
نصیحت کارگر نہین ہوتی ہی مین کیا کرون مین نے اپنے امکان بھر اُنکو نصیحت کر لی اب یہانسے
کل کوچ کر دونگا فوراً جاکر مقابلہ کرونگا کیونکہ مجکو تعجیل ہی کہ مین کسی طرح بہت جلد پاس شاہان
عطاق کے پہونچ جاؤن اب مین یون ہی ملک لیتا ہوا جاؤنگا اب کسی کو نامہ وغیرہ نہین
تحریر کرونگا معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ بغیر جنگ اطاعت نہین کرینگے پھر کیون مین اپنا وقت
نامہ و پیام مین ضایع کرون اور یہ باد کرون معلوم ہو گیا کہ اہل اسلام بہت سرکش
ہین اپنے نزدیک اورزعم مین کسی کو موجود نہین سمجھتے ہین جانتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ
ہم بڑے بہادر ہین اب اُنکو بہادری کا حال معلوم ہو گا یہ اقرار کر کے دربار برخاست
کیا اور حکم دیا کہ کل تمام لشکر تیار رہے ہم یہان سے اندرون شہر کوچ کرینگے یہ حکم
سرداروں نے اہل لشکر کو سُنا دیا کہ کل یہان سے خداوند کا کوچ ہو گا سب تیار رہین
اہل لشکر کو معلوم ہوتا تھا کہ اسیوقت سے لشکر مین سامان کوچ ہونے لگا سب اپنا اپنا اسباب سفر
درست کرنے لگے بارگاہین و خیمے اور اونٹون پر بار ہونے لگے صرف دو خیمے جو کہ بڑے بڑے
معزز سرداروں کے تھے وہ تو باقی رہے ایک خیمہ برائے اورنگ و اسلم و دلیم کے برپا رہا
باقی سب خیمے بار ہو گئے یہانتک کہ وہ رات تمام ہوئی مسافر صبح یعنے نیر اعظم اپنا اسباب سفر
بکر اپنے ہمراہ مشرق سے برآمد ہوا اور رخ اپنا طرف میدان مغرب کے کر کے کوچ کرنے لگا
اور راہ دور و دراز کو آسانی بہت جلد طے کرنے لگا یعنے آفتاب جہانتاب بصد کر و فر آسمان
چہارم پر نکلا اور زمانہ شب کا برطرف ہوا فور سحر پھیلا طائران سحر از مزمہ سرائی حمد خدا
مین کرنے لگے ہوائے سرد صبحی دم سیح نفس چلنے لگی غنچہ ہائے گل بسبب ہوائے سرد کے
کہلے بلبلین نغمہ سنجی کرنے لگین قطرہ ہائے شبنم گیاہائے سبز پر یون پڑے ہوئے تھے
کہ گویا یہ ثابت ہوتا تھا کہ فرش زمردنگار پر دُر شاہوار ہین عجب سہانا وقت تھا ادھر
اسپنے خیمے مین اورنگ بیدار ہوا امور ضروریہ سے فراغت کر کے بیرون خیمہ آیا اسلم
و دلیم و خشگان بھی آئے سواری کی طلب ہوئی تخت حاضر کیا گیا حکم لشکر کو کوچ کا ملا
کوس سفری پر چوب بڑی صدائے جرس بلند ہوئی سواران سپاہ اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوئے
وہ جو خیمے باقی رہ گئے تھے وہ بھی بار ہوئے پیادون نے اپنا اپنا اسباب اٹھایا اور کاندھون
پر رکھا علم سلامت نشیم بڑھے اُدھر تخت پر اورنگ سوار ہوا اور سب سردار بھی اپنے اپنے
مرکبون پر سوار ہوئے تخت شاہی روانہ ہوا عقب مین تمام لشکر چلا گھنٹ و ناقوس بجنے لگے
چونکہ خاور ائس مقام سے بیس کوس کے فاصلے پر تھا اور بہرام خاور کا بھی لشکر
شہر سے پانچ کوس برہشت کر اترا تھا یہ اسقدر جلد آئے کہ اُسی دن کوئی دو گھڑی دن رہے
مقابل لشکر اسلام کے پہونچ گئے پندرہ کوس کو تین پہر دن مین تمام کیا کہین دم نہ لیا
برابر چلے آئے جبکہ وہان پہونچے تو دیکھا کہ ایک لشکر فرو کش ہی بازار بن آراستہ ہین علمون کے
پھریرے لہرا رہے ہین اورنگ نے یہ دیکھکر خشگان سے کہا کہ کسکا لشکر سد راہ ہوا ہی
کون یہان اترا ہی اس لشکر کا کون سردار ہی آیا زمردپرست ہی یا مسلمان ہی خشگان

نے عرض کیا کہ یہ لشکر اہل اسلام کا ہی معلوم یہ ہوتا ہی کہ حاکم خاور نے فوج اسلام کو جو کہ
اسکے ملک کے قریب تھی بلایا ہی یہ وہی لشکر ہی میرے نزدیک اچھا آپ اس لشکر کے مقابلے
مین خیمہ اپنا برپا کرین اور لشکر کو آرام دین اب قریب ٹھہر جانا مشکل ہی ارژنگ نے اسیوقت
مطابق رائے سخنگان کے حکم دیا کہ لشکر بابدولت اسی مقام پر آئے ہم یہین مقام کرینگے
چونکہ لشکر حریف راہ روکے ہوئے شہر کی آتا ہی اگر ہم قصد آگے بڑھنے کا کرینگے تو وہ
مانع ہوگا اسیوقت لڑائی شروع ہو جائیگی اور ہم لوگ تھکے ہوئے ہین خرابی ہوگی
کیونکہ پندرہ کوس تین پہر مین آئے ہین وہ آسودہ ہین کہین ایسا نہو کہ شکست کھائین
آج آسودہ ہو لو تو کل کوس رزمی بجوا کر برسون مقابلہ کرینگے سرداران لشکر اہل لشکر
یہ حکم پاتے ہی فوراً مرکبون پر سے اترے پیادون نے اپنا اسباب اتارا اونٹون سے خیمے
اترنے لگے بارگاہین استادہ ہونے لگین لشکر کا بڑا ہوا کیونکہ لشکر تکلیف رہروی سے بہت
تھک گیا تھا حالت یہ تھی کہ کسی کے دم مین دم نہ تھا گھوڑے عرق مین غرق تھے سبکے
دم پھولے ہوئے تھے اس حکم سے دم مین دم آگیا حواس درست ہوئے سب اترے
اور آسودہ ہوئے جا کرون نے مرکبون کو ٹہلانا شروع کیا ادھر تھوڑے عرصے مین خیمے
برپا ہوگئے بارگاہین استادہ ہوئین بازارین کھل گئین بڑا ہوا لشکر کا ہوا دو تین کوس
کے گردے مین لشکر اترا جھنڈے بازارون کے کھل گئے کہ جن پر لقا اور زرمردنانی کی تعریف
لکھی تھی اور تصویر خوب بنی ہوئی تھی کالے کالے بھریرے اڑ رہے تھے ہر ایک سوار
و پیادے نے سامان کھانے کا کیا کیونکہ صبح سے تشنہ و گرسنہ تھے ادھر تو لشکر اترا آسودہ
ہوا ارژنگ اپنے خیمے مین گیا سب سردار اپنے اپنے خیمون کو گئے ادھر کا حال سنیے کہ بہرام
خاوری بوقت سہ پہر برائے سیر صحرا بیرون خیمہ شکرسی جواہر نگار پر زیر نگیرہ مع سرداران
نامدار کے جلوہ گر تھا تماشائے گل و ریحان و نظارہ جانوران صحرائی تھا سن رہا تھا کہ یکایک
گرد و غبار عظیم بلند ہوا کہ جس سے تمام زمانہ تیرہ و تار ہو گیا تھا یہان تک کہ وہ گرد قریب
آکر شق ہوئی اس مین سے سات سو علم نشان سات لاکھ سپاہ کا نمودار ہوا کہ جنکے بھریرے سیاہ
تھے اسپر تعریف لقا و زرمردنانی تحریر تھی کہ وہ نشان ہیں کہ مین نے قبل مین تحریر کیا ہی
موافق رائے سخنگان کے مقابلہ لشکر اسلام کے ٹھہرے یہ دیکھکر بہرام نے سردار دنسے
کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ ارژنگ جواب نامہ لیکر برائے مقابلہ آیا ہی یہ لشکر اسی کا ہی
لہذا برائے احتیاط اپنے لشکر کو حکم دو کہ کمرین کس لین کہین ایسا نہو کہ حریف موقع پاکر
غفلہ نہ کر دے یہ خیال کرے کہ یہ لوگ تو غافل ہین انکو قتل کر کے داخل ہوا بنا بندوبست
کر لینا ضرور ہی دشمن کو کسی وقت حقیر اور کمزور نہ خیال کرے یہ جو حکم بہرام خاوری نے
دیا فوراً لشکر مین کمربندی ہونے لگی ادھر بہرام خاوری نے چند ہرکارے برائے خبر
روانہ کیے کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا آیا ہی ارژنگ ہی یا کوئی اور کافر ہی ہرکارے
ادھر کو روانہ ہوئے ادھر کمربندی ہونے لگی جیسا کہ تحریر ہوا ہی کہ وہ لشکر اترنے لگا
سب اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوئے جبکہ بہرام خاوری نے دیکھا کہ وہ لشکر جو کہ
آیا تھا میرے مقابل پہونچکر ٹھہر گیا اور خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے خیال کیا کہ اب لشکر اترے گا

اور کوئی دن برابر مقابلہ مقرر ہوگا پس اپنے لشکر کو حکم دیا کہ کمرین کھول ڈالو سب نے موافق
حکم کے کمرین کھولین سب جاکر اپنے بسترون پر بیٹھے آدھر وہ ہرکارے اسیوقت اُس لشکر
مین پہونچے جبکہ بارگاہین وخیمے وغیرہ برپا ہوچکے اور سب لشکر اُتر چکا اور ہر ایک اپنے مقام
پر جاچکا سامان خورد ونوش مین مشغول ہوا بازارین کھل گئین تھین کہ یہ ہرکارے
داخل لشکر ہوئے اہل لشکر سے دریافت کرکے فوراً خدمت مین اپنے بادشاہ بہرام خاوری
کے حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یہ جان نثار دریافت کرآئے حکم ہوا کہ بیان کرو کیا دریافت
کیا انھون نے یون عرض کیا کہ حضور کی عمر دراز ہو اور ستارہ اقبال و بہادری ترقی پر
رہے یہ لشکر ارژنگ بن زرمردشانی کا ہی کہ جسنے شہر خورشیدنگار سے کوچ کیا ہی اور خروج
کیا ہی اور حضور کو نامہ بھی تحریر کیا تھا جسکے پاس جواب نامہ پہونچا بہت غضبناک
ہوا اُسیوقت حکم کوچ دیا چونکہ اُسوقت بسبب دن کم ہونے کے کوچ نہوسکا آج صبح کو
کوچ کیا اسقدر جلد آیا اور راہ طی کی کہ تین پہر مین پندرہ کوس کا فاصلہ اُس مقام سے
یہان تک تھا طی کیا یہان آکر پہونچا چونکہ آپکو یہان فروکش پایا بدین سبب آپکے مقابل مین
لشکر کو اُتارا ورنہ اُس حرام زادے کا قصد تھا کہ گھڑی سواری خاور لیلون یہ خبر پاکر بہرام
نے کہا کہ کچھ پروا نہین ہی ہمارا بھی خدا مالک ہی یہ کہکر اپنے خیمے کو چلا گیا اُدھر ارژنگ نے
بعد داخل ہونے خیمہ کے حکم دیا کہ ہرکارے جاکر خبر لائین کہ یہ لشکر کسکا ہی آیا بہرام کا ہی یا
اُسکے کسی مددگار کا ہی پس بموجب حکم ہرکارے برائے خبر لشکر بہرام خاوری مین آئے
اور خبر دریافت کرکے واپس گئے جاکر عرض کیا کہ یا خداوند یہ لشکر خود بہرام خاوری کا ہی
کسی مددگار کا نہین ہی بعد لکھنے جواب نامہ کے بہرام نے بصلاح سرداران تہمورثعار مع لشکر کے
شہر سے کوچ کیا اور بیرون شہر آکر پڑاؤ کیا آپکی آمد کا منتظر رہا ارژنگ یہ خبر پاکر بہت
برہم ہوا اور کہا کہ ان لوگون کو بھی اسقدر قوت بہم ہوئی اور حوصلہ بڑھا کہ یون بلاخوف
وخطر ہمارے مقابلے کو چلے آئے کیا قدرت ہی خداوند تعالیٰ کی کہ اہل اسلام بھی اسقدر جری
ہوگئے ہین مین یہ خیال کرتا ہون کہ اب اُنکی قضا ضرور آگئی ہی مین کیا کرون یہ لوگ نہین مانتے
ہین اپنی جرات ما بدولت کو دکھلائے ہین خیر آج اور کل دو دن اور رہین کرلین پھر سونن
اُنکو اپنا حال معلوم ہوگا یہ کہکر اُس ننگ حرام نطفۂ شیطان نے کھانا کھایا چونکہ دن بھر کا
تھکا ہوا تھا جاکر خواب مرگ مین مشغول ہوا اِدھر بہرام خاوری نے بھی اپنے خیمے
مین جاکر آرام کیا وہ شب دونون لشکرون نے بآرام بسر کی سحر طلوع ہوئی اِدھر بہرام
خاوری خواب راحت سے بیدار ہوا نماز سحر پڑھکر بارگاہ مین آیا سب سردار حاضر
دربار ہوئے جب دربار آراستہ ہولیا اور گل سردار مثل قیماس خان ثانی و تہمتن
خان ثانی و فولاد خاوری و مریخ خان خاوری و مقام خان خاوری وغیرہ کے
حاضر دربار ہوئے تو اسوقت بہرام نے سب کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ای اہل دربار مین
آپ لوگون سے کہتا ہون کہ جن صاحب کا جی چاہے ارژنگ کی جاکر اطاعت کرلین کیونکہ
مین تو اپنی جان دونگا اور اُس کافر کی اطاعت نکرونگا یہ تو مین بخوبی جانتا ہون کہ اُسکے
ہمراہ لشکر کثیر اور جم غفیر ہی ایسے لشکر سے اسقدر قلیل لشکر مقابلہ نہین کرسکتا ہی پھر آپ

لوگ کیون اپنے کو ہلاکت مین ڈالین اور نہ یہ ہوسکتا ہی کہ اس عرصے مین کہین سے مدد طلب کیجاوے اور آجاوے یہ بھی خیر ممکن ہی اور نہ یہ بھی معلوم اور ظاہر ہی کہ بدیع الملک کہان تشریف فرما ہین کہ انکو اس حال سے آگاہ کرون اور ہمارے شاہزادے رستم ثانی کا تو کہین پتا بھی نہین ہی کیونکہ اکثر پرچہ اخبار سے حال بدیع الملک کا ثابت ہوتا ہی مگر کوئی پرچہ نویس حال رستم ثانی نہین تحریر کرتا ہی قبل ہمن ایک اخبار مین صرف اسقدر حال تحریر تھا کہ جبکہ صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کو صاحبقران کیا تھا تو وہ اُس زمانے مین مع اپنے لشکر کے شکار کو تشریف لے گئے تھے جب سے لشکر مین تشریف نہین لائے عقل یہ کہتی ہی کہ انکو یہ امر صاحبقران ثانی کا گران گذرا بدین جہت انھون نے لشکر کو ترک کیا وہ خود صاحب تاج وعلم ہین وہ کیون کسیکی اطاعت اور تابع داری کرین خصوصًا دست راستیون سے انکے باپ دادا ہمیشہ گوے سبقت لیگئے ہین اور تمام دست راستیون پر انکے احسان ہین کہین کہین جنگ وجدل مین مصروف ہونگے اگر انکا پتا معلوم ہوتا تو انکی خدمت مین عرضی تحریر کرتا وہ ضرور مدد روانہ فرماتے یا خود آتے ایسی حالت مین کیا کرون اگر بدیع الملک کو عرضی تحریر کرتا ہون تو یہ خیال ہی کہ اول تو وہ سرحد ایران نہ طاق مین ہین اور وہان کسی مقام پر فرکش ہین جب تک انکے پاس عرضی جائے جائے یہان طاتہ ہوجائیگا اگر یہ امر فرض کر لیا جائے کہ تیز سوار بہت جلد انکے پاس عرضی پہونچا دیگا تو اسکا انجام یہ ہوگا کہ وہ صاحبقران ہین خیال بھی نہ کرینگے کیونکہ ہملوگ دست خیبون کے خیر خواہ ہین انکے اور دست خیبون کے ہمیشہ سے چشمک چلی آتی ہی یہ خیال نہ کرینگے کہ جنکے وہ ہوا خواہ ہین وہ خود مدد کرینگے اگر بسبب مذہب اسلام دہ برادر ایمانی ہونے کے خیال کرکے کمک بھی روانہ کی تو کمک آتے تک یہان فیصلہ ہوجائیگا ایسی حالت مین مین کیا کرون جو لوگ کہ وہان موجود تھے وہ یہ تقریر سنکر عرض کرنے لگے کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین اگر ہمکو یہ منظور ہوتا کہ ہم اسکی اطاعت کرین اور مذہب اسلام ترک کرکے مذہب مجوسیت اختیار کرین تو ہم آپکو کیون آمادہ کرکے بیرون شہر لاتے اُسی مقام پر آپکا ساتھ چھوڑ دیتے صاف صاف انکار کرتے بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ راہ بہشت وکوثر ترک کرکے اپنے پاؤن سے دیدہ ودانستہ قعر جہنم مین کود پڑین اور جلے جائین اور اپنے اس دین حق کو ترک کرین اور مذہب باطل کی پیروی کرین یہ تو ہم سے ہرگز نہوگا چاہے اسمین ہماری جانین تلف ہون خواہ مال خواہ اولاد ہم سب لوگ اپنے خدا کی راہ رضا مین ثابت قدم ہین اور رہینگے آپ ہماری نسبت ایسا خیال نہ کرین ہم سب اپنے سرون کو دین اسلام پر اور راہ رضاے برحق مین نثار کرینگے اور محافظت اپنے دین اور اہل وعیال کی کرینگے اور وہ شمشیر زنی کرینگے کہ صفحہ ہستی پر ہمارا نام مثل رستم واسفندیار کے باقی رہے گا اگر ہمنے آسپر ظفر پائی تو غازیون اور بہادرون مین شمار کیے گئے اور اگر انکے ہاتھ سے قتل ہوئے تو شہید راہ خدا کہلائینگے ہر تبہ شہادت کا حاصل ہوگا ہم لوگ غلامان صاحبقران ہین انکے فرمان بردار ہین اور وہ ایسے شخص ہین کہ جو کہ ہمیشہ جنگ کو شب عیش سے زیادہ جانتے ہین افسوس اس امر کا ہی کہ ہمارا وہ سردار یعنے خاور سپاہ شاہزادہ عالیوقار ملک قاسم نامدار زندہ نہین ہی ورنہ کسیکی بھی یہ لیاقت

تھی کہ اس طرف کا رُخ کرتا اگر اس جانب کو کوئی نگاہ کج سے دیکھتا تو وہ سزاے معقول
پاتا کہ جب کبھی خواب مین بھی خیال آتا تو چونک پڑتا افسوس ہی کہ ایسے بہادر زمانہ اور مالک شمشیر
و برشیر ژیان سے زمانہ خالی ہوگیا اور گردش فلک نے اسکو پامال کیا ایرج نوجوان ورستم
ثانی کو بھی خود ہی اپنے ملکون کے بندوبست اور جنگ وجدل سے فرصت نہین ہی وہ اسکا
کیا خیال کرین دوسرے اُن دونون حضرات کو جہاد سے کب فراغت ہی جو وہ ادھر کو
توجہ کرین اگر وہ بہادر لشکر اسلام مین نہوتے تو اسقدر کبھی مذہب اسلام ترقی نہ کرتا اور
نہ اسقدر طلسم فتح ہوتے یہ اُنھین دونون صاحبون کے قدم کی برکت اور شمشیر زنی کی شہرت
نے مذہب اسلام کو ترقی دی ہی بعد اپنے باپ دادا کے اُنھون نے بڑے نام کیے اور
نام آور اور زور آور مشہور ہوئے اور تھے اور بے انتہا ملک فتح کیے خیر اس تقریر سے تو
کچھ حاصل نہین ہی مگر ہان یہ امر ضرور خاطر عالی مین رہے کہ ہم سبکے سب اپنی جانین دیدینگے مگر
اُس کافر کی اطاعت نہ کرینگے اگر اُسکے ہمراہ لشکر کثیر ہی تو ہم بھی کم نہین ہین بروقت مقابلہ اُسکے
لشکر کا حال معلوم ہوگا اور بابت عرضی تحریر فرمانے کے جو فرمایا تو مناسب وقت یہ ہی کہ
کہ ضرور آپ ایک عرضی خدمت مین شاہزادہ بدیع الملک کی تحریر فرمائیے کیونکہ وہ بھی
ہمارے مالک و آقا ہین ہمکو اُنکی بھی اطاعت فرض ہی وہ ضرور ہماری مدد کرینگے کیونکہ وہ
جب اہل اسلام بروقت تنگ دیکھین گے تو ضرور خیال مذہب و پاس عزیزداری کرینگے اور
ایک لحاظ مانع ہوگا یہی خیال ہوگا کہ ایک ہمجنس کے اوپر احسان ہوتا ہی دوسرے اگر مدد روانہ
نہ کی تو ہمکو اُنسے جائے شکایت باقی رہیگی اطلاع نہ کرنے سے یہ امر ہوگا کہ جب اُنسے رستم
ثانی کسی موقع پر شکایت کرینگے تو وہ کہینگے کہ ہمکو مطلق اطلاع اور خبر نہ تھی ورنہ ہم ضرور مدد کرتے
جبکہ وہ اس اطلاع پر مدد نکریگے تو ہمارے آقا بھی اُنکے کسی ہواخواہ کی مدد نہ کرینگے اور یہی نظیر
ہوجائیگی اگر چشمک ہی تو آپس مین ہی مگر ایک دوسرے کی ذلت کا خواستگار نہین ہی یہ خانگی
امور ہین انپر ہمکو خیال نہ کرنا چاہیے اور اپنے ذمے الزام نرکھنا چاہیے کہ جبکہ رستم ثانی کو
خبر ہو ہم اُنسے ایسی امر کر عرض کرین اور یہ وجہ بیان کرین تو وہ ہمکو قائل کرین کہ تمنے کیون
نہ بدیع الملک کو اطلاع دی اور خبر کی اگرچہ تمکو یہ انسان نہ معلوم تھا تو اُنکو خبر کی ہونی وہ
ضرور مدد کرتے اسوقت سواے خاموشی کے دوسرا جواب ہمارے پاس نہوگا اور ایسی
حالت مین عرض کرسکتے ہین کہ ہمنے اطلاع دی تھی مگر اُنھون کے کچھ خیال نہ کیا اسوقت
جو کچھ الزام ہوگا وہ اُنھین پر ہوگا ہمارا سر بچا ہوگا اور اس مین ہماری سرکشی ثابت ہوگی
سب لوگ ہمکو طعن کرینگے اور کہینگے کہ اگر چشمک تھی تو اُنکے آگے تھی تم لوگ کون ہو جو یون
اُنکو تصور کرتے ہو جیسے وہ ویسے وہ ہماری طرف سے کیون ایسا امر کرنا چاہیے کہ تمین
تمام الزام ہمارے سر ہو یہ تقریر جو سردارون نے کی تو بہرام بہت خوش ہوا اور اُنکی جوانمردی
اور لیاقت اور دانائی کی بہت تعریف کی موافق اُنکی راے کے اسیوقت دبیر کو طلب
کرکے ایک عرضی اس مضمون کی خدمت بدیع الملک مین بذریعہ ایک شتر سوار
کے تحریر کرکے روانہ کی مضمون بعد حمد و نعت و القاب و آداب کے یہ تھا کہ مین
بندۂ عاجز غلام حضور ہون بخدمت بندگان درد ولت و طاد مان سرکار والا شان کے

دست بستہ یون عرض پرداز ہون کہ نی زمانہ ارژنگ بن زمرد ثانی و اسلم بن توریج
و ویلم بن توریج نے شہر آفتاب نما سے خروج کرکے خاور پر لشکر کشی کی ہی اور سپاہ اُسکے
ہمراہ قریب سات لاکھ کے ہی لہذا مین عرض ہذا خدمت حضور مین گذران کرا امیدوار ہون
اور حضور کو آگاہ کرتا ہون کہ یہ وقت مدد ہی کیونکہ میرے پاس صرف دو لاکھ سپاہ ہی
اور یہ نہ خیال فرمائیے گا کہ مین نے اُس سے ڈرکے آپ سے مدد طلب کی ہی بلکہ مین
مع اپنی سپاہ کے اُسکے مقابلے کو شہر سے باہر آیا ہون یقین ہی کہ کل سے جنگ شروع ہوجائے
مین اپنی جان پر کھیل جاؤنگا اپنی زندگی مین تو مین اُسکو خاور پر قبضہ نہ دونگا اور نہ اہل شہر
پر کسی قسم کی بلا آنے دونگا اور نہ اُسکا مذہب قبول کرونگا بعد میرے اہل شہر کو اختیار ہی
کہ چاہے اُسکی اطاعت کرین اور خواہ اُسکا مذہب قبول کرین ع ؎ بعد از مرمن کن نیکون شد شدہ باشد
مین آپ ایسے بہادرون کی محبت اٹھائے ہوئے ہون یوم رزم کو یوم بزم خیال کرتا ہون
اجل کو عروس شب اول تصور کرتا ہون صرف اطلاعاً گذارش کیا کہ شاید مین اُسکے
ہاتھ سے قتل ہوجاؤن تو اہل اسلام تباہ ہون کوئی آکر اُنکی مدد کرے اور اس امر کا
بھی خیال ہی کہ یہان میرے آقا اور مولا شاہزادہ عالیجاہ قرار جنت مکان ملک قاسم
نامدار کا مقبرہ ہی اور اُنکی قبر بھی ہی ایسا نہو کہ یہ مردود دشمن خدا کہین اُسپر دست اندازی
نہ کرے اور وہ آپکے بھی بزرگ تھے لہذا اب آپکو اختیار ہی مین نے اپنا منصب نمکخواری
اور خدمت گذاری ادا کردیا اور حضور کو آگاہ کردیا اور رہبت سے کاغذ پاس
اور بہادری کے تحریر کیے اور اُسکے نامے کی حالت تحریر کی اور اپنا جواب بھی تحریر
کیا اور اپنا بیرون شہر برائے مقابلہ آنا بھی لکھدیا بعد اِن سب تحریرات کے عرضی کو
ختم کیا اپنا نام لکھا لفافے کو بند کراکے اُسپر اپنی مہر کراکے ایک شتر سوار کو دیا اور
حکم دیا کہ یہ عرضی خدمت مین بدیع الملک کے پہونچادو وہ آج کل حوالی ایوان
فیروزہ طاق یعنے دشت بہارافزا مین فروکش ہین جو کہ علاقہ ہی نہ طاق کا گروہ وہان
نہ تشریف فرما ہون تو وہان کے باشندون سے دریافت کرلینا جہان لشکر اسلام
کیا ہو وہان جاکر یہ عرضی دینا مگر بہت جلد اسکا جواب لیکر آنا وہ شتر سوار وہ عرضی
لیکر اور مجرا کرکے اسیوقت سانڈنی پر سوار ہوکر طرف دشت بہارافزا کے
روانہ ہوا کہ اب اسکا حال دیکھیے کب تحریر ہوتا ہی اور یہ کب خدمت مین پہونچتا ہی
کے پہونچتا ہی

لیکن اب دو کلمہ داستان شوکت بیان لشکر بہرام خاوری و لشکر
ارژنگ بن زمرد ثانی کے بیان کیے جانے ہین کہ کس کس خیال اور زور و دات
سے ہین اور یہان کیا واقعات پیش آئے ہین

راوی کا بیان ہی کہ یہان بعد جانے شتر سوار کے بہرام خاوری نے دربار خاست کیا اور جا کر خیمے مین
آرام کیا آدھیرات سحر ارژنگ بن زمرد نے بھی دربار کیا اور سب اُسکے سردار
دربار مین آئے ارژنگ بہت مسرور ہی کہ فوج حریف بہت کم ہی اگر ہم کو جنگی جنگی

خاک اُنپر ڈالدینگے تو وہ لوگ دب جائینگے اور اُنکا پتا بھی نہ معلوم ہوگا ایسے ایسے
خیال کرکے اپنے سرداروں سے کہنے لگا کہ نہ معلوم بہرام خاوری کس خیال مین
ہی کیونکہ اسقدر تو لشکر قلیل اُسکے پاس ہی اور اتنی بڑی فوج سے مقابلہ اس پر قلعہ بند
ہوکر نہ مقابلہ کیا سرکہ لڑنے آیا ہی کیا وہ یہ خیال کرتے ہونگے کہ ہماری فتح ہوگی کہین
بھی آج تک ایسا ہوا ہی اور سنا ہی کہ دو لاکھ فوج سات لاکھ پر ظفریاب ہوا اور فتح پائے
بالکل خلاف عقل ہی اگر یہلوگ ایک حملہ کرینگے تو سب کو قتل کرکے طعمۂ اجل کر دینگے وہ
مجکو بھی کوئی کمزور بادشاہ تصور کرتے ہین یہ سنکر اہل دربار نے عرض کیا کہ ہمارے
نزدیک تو یہ امر بہتر ہوگا کہ وقت سحر تمام لشکر سے حریف پر حملہ کرین اور کل ہی جنگ فتح
کرکے شہر پر تبضہ کرلیجئے وہ کیا آپ سے مقابلہ کرسکینگے ہم اسقدر ہین کہ اگر ایک ایک
کنکری اُٹھاکر اُنپر مارینگے تو وہ اُسکو نہ روک سکینگے ایسی سپاہ کی کیا حقیقت ہی یہ تو بون ہین
کہ جیسے آٹے مین نمک وہ معلوم بہرام کے کیسے مشیر ہین کہ جنھون نے ایسی رائے دی کہ جو بالکل
خلاف عقل معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ بالکل طریق جنگ سے نہین واقف ہین ایک
فعل ناکردہ کار بھی تو ایسی ہو تو فتح نہ کریگا کیونکہ جب یہ معلوم ہی کہ ہماری سپاہ کم ہی
اور لشکر حریف زیادہ ہی تو پھر کیون سرکو ہو کر مقابلہ کرین قلعہ بند کیون نہون کہ کچھ
دنون تو لڑائی رہے بالکل ناواقف ہین امور جنگ سے یہ کلام اہل دربار کا سخنگان
سنکے بہت ہنسا اور کہنے لگا کہ اگر آپ لوگون کے خلاف نہو تو مین کچھ اُن لوگون کا قول
بیان کرون کہ اُنکے کیا قول ہین اہل دربار نے کہا کہ بیان کرو کیونکہ تم تو اُنسے بخوبی
واقف ہو کہ اُنکا کیا قول ہی اُسنے کہا کہ سنیئے وہ آپکو بے وقوف تصور کرتے ہین اُنکی رائے
ٹھیک ہی کہ آپ بے عقل اور ناتجربہ کار ہین وہ آپ ایسے سیکڑون کو فن جنگ تعلیم کردین
اُنمین ایک ایک رستم و نعت اور سہراب زمانہ ہی اُنکے بزرگون کی نہیب شمشیر سے لوگ کانپتے ہین
جنکے وہ پیرو ہین وہ آج تک کبھی قلعہ بند ہوکر لڑے نہین وہ قلعہ بند ہوکر لڑنے کو عیب جانتے
ہین کہتے ہین کہ یہ امر بہادری اور جوانمردی کے خلاف ہی نامرد قلعہ بند ہوکر لڑتے ہین جنکو کہ
اپنی جان پیاری ہوتی ہی وہ مرنے کو حیات ابدی تصور کرتے ہین جو کہ بہادر ہین اور جان
کو پیشا ایک کھیل جانتے ہین اور کس خوشی سے میدان جنگ مین آتے ہین جسطرح کہ دولہا عروس
کے مکان پر خوشی خوشی جاتا ہی میدان جنگ کو خانہ عروس جانتے ہین اجل کو عروس شب اول
تصور کرتے ہین یہ لوگ مرنے سے نہین ڈرتے ہین کہتے ہین کہ جب تک قضا نہین آتی ہی تب تک
کوئی کچھ نہین کرسکتا ہی ہم جوانمرد ہین تلوارین کھاکر مرنا ہمارا نام ہی زخم نیزہ و تیر و تیغ کھانا
ہمارا زیور ہی ہم مثل عورتون کے خانہ نشین ہوکر نہین مقابلہ کرتے ہین ایک دن مرنا ہی پھر
نام کرکے کیون نہ مرین کہ نام تو ہمارا باقی رہے کوئی یہ تو یاد کرے کہ ہان کسی سے مقابلہ
ہوا تھا وہ لوگ فوج کثیر کو قلیل اور قلیل کو کثیر تصور کرتے ہین کہتے ہین کہ جب ہمکو اپنی جان
پیاری نہین ہی ہم مذہب اسلام پر اُسکو نثار کرتے ہین تو لشکر حریف کا کیا مال ہی تلوارین
کھاکر مرنا بہتر ہی اُس امر سے کہ ایک کافر کی اطاعت کرین کہ جسکے مذہب کا ٹھیک نہین
کیونکہ انسان ہوکر اپنے کو خدا تصور کرے اور خلقت خدا کو گمراہ کرے جو لوگ کہ مرنے کو

زندگی جانین اُسنے کون مقابلہ کرسکتا ہی آپ لوگون نے دیکھا ہوگا کہ جب صاحبقران اول حسب طلب نوشیروان مدائن مین آئے ہین تو اُنکے پاس کسقدر لشکر قلیل تھا بہت دنون تک نوشیروان سے لڑائی نہین ہوئی آپس مین میل رہا کیسی کیسی تدبیرین بختک لے کین کہ یہ قتل ہوجائین مگر اُنکا کوئی بھ نہ کرسکا یہان تک کہ زہر تک دیا مگر وہ بچ گئے آخر کو یہ انجام ہوا کہ نوشیروان کی دختر پر عاشق ہوکر اُسکو نکال لے گئے پھر بڑے بڑے مقابلے ہوئے نوشیروان ایسا بادشاہ ایک کرور سوار کا افسر اور حاکم جسکے دربار مین چوسو حکیم اور بارہ سو ندیم اور اٹھارہ سو کرسی نشین و دعوی داران سلطنت و افسران و سرداران نامی ہمہ وقت موجود رہتے تھے مگر اُنکا کچھ نہ کرسکے اُنکے ہاتھ سے تباہ ہوکر ایک ایک کی پناہ لیتا پھرتا تھا اور کوئی پناہ نہ دیتا تھا مقام افسوس ہی کہ جو ایسا بادشاہ ہفت کشور ہو وہ ایک مجاور زادے کے ہاتھ سے یون تباہ ہو کسی کا اجارہ نہین ہی ہمیشہ قلیل کثیر پر ظفر پاتا ہی اُسی حمزہ کا بیٹا **علمشاہ** یکہ و تنہا فرنگستان کو گیا اور جاکر کپتان فرنگی کو قتل کیا جو کہ سات لاکھ کا افسر تھا اور سات سو من کا تیغہ کمر مین لگاتا تھا ایک ضرب تیغ مین دو ہوگیا تمام **فرنگستان** کو درہم و برہم کردیا جو لوگ کہ ایسے ہون کہ یکہ و تنہا جاکر ملک فتح کرین وہ کیا ڈرینگے یہ لوگ بھی انھین کے پیرو ہین اُنکا قول یہ ہی کہ ہمارا خدا ہماری حفاظت کرتا ہی اُسکی عنایت و کرم سے ہم ظفر پاتے ہین پھر ہم موت سے کیون ڈرین اگر ہماری موت ہی آئی ہی تو ہم لاکھ تدبیر کرینگے تو بھی نہ بچینگے پھر کیون اپنے کو نامردون اور بزدلون مین شمار کرین اور لوگون کے کہنے کے واسطے ندامت اٹھائین یہ قول اُن لوگون کے ہین جو کہ مین نے بیان کیے آپ لوگ اُنکو ناتجربہ کار اور جو توف خیال کرتے ہین میرے نزدیک وہ بڑے عقلمند ہین یہ تقریر سنکر ارژنگ نے کہا کہ اچھا اب ہم دیکھتے ہین کہ اُنکا خدا کیونکر اُنکی مدد کرتا ہی اور دیکھتے ہین کہ وہ کیونکر ہم سے مقابلہ کرتے ہین پانچ کوس رزمی پر حکم پاتا تھا کہ اُسی وقت ہرکارون نے جاکر نقارہ خانۂ شاہی مین حکم شاہی پہونچایا کہ نقارے پر چوب پڑی صدائے طبل جنگ تمام لشکر مین پھیلی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل لشکر حریف سے مقابلہ ہوگا اُدھر وہ ہرکارے لشکر اہل اسلام کے جو کہ باحرجا سو سی یہان مقرر تھے خبر نواخت طبل جنگ لیکر اپنے بادشاہ کی خدمت مین روانہ ہوئے اُنکو تو راہ مین رکھیے اِدھر کا واقعہ سنیے کہ یہان دربار مین جبکہ ارژنگ نے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا اور لشکر مین طبل بجا تو سردارون نے عرض کیا کہ یا خداوند آپ کل تمام لشکر سے لشکر حریف پر حملہ کرین کل ہی فیصلہ ہوجائے ارژنگ نے کہا ہان یون ہی ہوگا مگر ہان دو ایک مقابلون کے بعد مین اُنکا ذرا طریقۂ جنگ تو دیکھ لون کہ وہ کیونکر مقابلہ کرتے ہین اب وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہین ایک پل کی تو مہلت نہ دونگا جس روز خیال کرلیا کہ آج فیصلہ ہوجائے اُسی دن خاتمہ ہی یہ سنکر سردار خاموش ہورہے صرف اسقدر کہا کہ جیسی آپکی رائے ہم سبکے سب آپکے تابع حکم ہین یہ حرام زادہ یہ حکم دیکر دربار برخاست کرکے اپنے خیمے مین آرام کو گیا اور جاکر خواب مرگ مین مصروف ہوا یہان سے پھر کو

بہرام نے بیدار ہوکر نماز پڑھی بعد اسکے بارگاہ مین آکر تخت پر جلوہ گر ہوا سب سردار آئے دربار سہ پہر کا آراستہ ہوا جب سب آچکے اسوقت ایک سردار نے عرض کیا کہ آج لشکر مخالف سے صدائے کوس حرب بلند ہوئی ہی نہ معلوم صحیح ہی یا اور کسی امر کا نقارہ بجا ہی اگر حکم ہو تو کسی ہرکارے کو برائے خبر روانہ کرون بہرام نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی ابھی یہ گفتگو تمام نہوئی تھی کہ وہ ہرکارے جو کہ لشکر حریف مین خبر کے واسطے موجود تھے دربار مین حاضر ہوئے اور بعد دعا وثنائے بادشاہی کے بجالانے کے بجراگاہ برسے بجراکر کے یون عرض کرنے لگے شعر

الٰہی بخت تو بیدار باد ٭ ترا دولت ہمیشہ یار باد ٭ حضور کی عمر دراز ہو ہم غلام لشکر حریف مین موجود تھے کہ اسنے نقارۂ حربی بجوایا جب نقارہ بج لیا تو ہم خبر تواخت طبل جنگ لیکر خدمت عالی مین حاضر ہوئے اسکا قصد ہی کہ کل صبح کو حضور کے غلامون سے مقابلہ کرے اور آتش کبر و فساد کو دوبالا کرے باقی حضرت ہی بہرام شاہ خاوری نے یہ سنکر حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی بجے کوس رزمی کیونکہ ہمارا کعبہ پروردگار ہر ہی وہ سب کا حامی و مددگار ہی اگر اسنے طبل بجوایا ہی تو کیا خوف ہی جسطرح اسکا جی چاہے مقابلہ کرے ہم موجود ہین یہ کہکر ہرکارون کو رخصت کیا اور خلعت دیا ادھر جو ہرکارے خبر نقارخانہ شاہی مین پہونچائی کہ کوس حربی برچوب برسے کہ کل لشکر کفار سے مقابلہ ہوگا یہ حکم جو ملازمان نقارخانہ نے سنا فوراً دہل پر خوب لگائی شعر نقارہ آواز آمد برون ٭ کہ دوست و دشمن گردون دون

صدائے طبل سے زمین معرکہ ہل گئی اور گوش گردون کر ہوگئے ادھر بھی تمام لشکر مین خبر ہوگئی کہ کل لشکر کفار سے مقابلہ ہی ہر ایک بہادر دینادار فرط خوشی سے پھولون نہ سماتا تھا پیراہن جسم مین تنگ ہوگئے تھے چہرے افراط خوشی سے گلگون تھے آپس مین یہ تقریر مین کرتے تھے کہ عرصۂ بعید کے بعد خدا نے یہ دن نصیب کیا کہ کفار سے مقابلہ ہوا بہت عرصے سے جنگ جدل کو دل چاہتا تھا خون رگون مین جوش مارتا تھا کانون کی خواہش تھی کہ صدائے چقاچاق خنجر و صدائے تبر و آواز جھنکار تلوار سنین صدائے سم اسپان سے زمین معرکہ ہلے خون کے دریا روان ہون لاشون کے پشتے سر و بازو کے انبار نظر آئین بسمل خاک پر لوٹتے ہوئے دیکھین تنون پر گل زخم شگفتہ ہون ہنس ہنس کر سینون پر تلوارین کھائین کوئی ضرب کرنے پیوند زمین ہو کوئی نوک نیزہ سے سربلند ہو کسی کا کاسۂ سر چور چور ہو کسیکے سینے پر نیزہ لگے کوئی تلوار کھاکر ابتدا وار کرے موت کا بازار گرم ہو فوج کفار ہزیمت کی کر بھاگے غنیمت ہاتھ لگے کہین پر صدائے نعرۂ دلیران بلند ہو کہین پر نعرۂ تکبیر سے میدان جنگ گونجے کل کا دن عید سے بہتر و افضل ہی سب آپس مین گلے ملتے ہین کوئی کہتا ہی کہ بھائی ہماری خطا کو معاف کرنا اگر ہم سے کوئی قصور ہوا ہو تو درگذر کرو کل موت کا سامنا ہی وہ اسکے جواب مین کہتا ہی کہ برادر تم خود میرا قصور معاف کرو کیا معلوم کیا ہوا اور کیا ہو یہ کہتے ہین اور ہنستے ہین ان سب کا تو یہ حال ہی اور جو بزدل ہین وہ مارے خوف کے کانپ رہے ہین بجا رہا گیا رضائی پر رضائی لحاف پر لحاف اوڑھ رہے ہین مگر لرزہ کم نہین ہوتا ہی کسی کو بسبب خوف کے دست آرہے ہین کوئی اپنی بیوقوفی پر گریان ہی کہ مین نے کیون سپاہ مین

نوکری کی یہ تو ثابت تھا کہ یہان سوائے جنگ وجدل کے کوئی کام نہین ہی کیون ایسی جگہ
ملازمت کی جان بوجھ کر جان دی کوئی اپنے بزرگون کو بُرا بھلا کہہ رہا تھا کہ انھون نے
ہمکو جان بوجھ کر اس عذاب مین مبتلا کیا جانتے تھے کہ ہمکو خون دیکھکر غش آتا ہی پھر ہمکو
ایسے مقام پر لاکر رکھا یا کہ جہان ہمہ وقت لڑائی کا سامنا ہی اور خونریزی ایک کھیل ہی
بزدل تو اس قسم کی تقریرین کر رہے ہین کوئی کہتا ہی کہ ہمارے لڑکے بالے اگر ہم قتل ہوئے
تو کسکے سہارے زندگی بسر کرینگے کوئی اُنکا خبر لینے والا نہین ہی وہ بالکل بے سروسامان ہین ایک
دختر نا تجربہ کار گھر مین موجود ہی کون اُسکی شادی کریگا کوئی یہ خیال کر رہے ہین کہ دیکھین کل
خدا کس کو ظفر دیتا ہی اور کس کو خاک مذلت پر گراتا ہی کس کو تختۂ تابوت نصیب ہوتا ہی اور
کون بہ فتح و فیروزی خوش وخرم اپنی فرودگاہ پر واپس آتا ہی اور کون اپنے خون مین غسل
کرتا ہی کون سرخرو ہوتا ہی اکثر بہادر اپنے آلات ضرب وضرب کو درست کر رہے ہین کوئی تلوار
کو صیقل کرتا ہی کوئی زہر مین بجھاتا ہی کوئی دوزخ ذبیحہ ہوا تلوار کے جوہر دیکھ رہا ہی کوئی گزرگاہ ہوئے
ہوئے اُسکی ضرب کو آزما رہا ہی کوئی ترکش سے خراب خراب تیر نکالکر پھینک رہا ہی عمدہ عمدہ
اپنے پاس رکھ رہا ہی کمان جو خانہ کر گئی ہی اُسکو سینگ سانگ کر درست کیا ہی کوئی زرہ
کو درست کرتا ہی کوئی مغفر کو صیقل کرتا ہی کسی نے تو وہ خاک کا بنایا ہی اُسپر نشانہ لگا رہا ہی
اسیطرح سے لشکر کفار مین بھی بندوبست جنگ وجدل کا ہو رہا ہی دونون لشکرون مین
کوس حربی بج رہا ہی یہان تک کہ آتش دن تمام ہوا تاریکی شب پھیلی لشکرون مین روشنی
ہوائی تلایہ کا بندوبست ہوا تلایہ پھرنے لگا ہر سردار و افسر اپنے اپنے خیمے کو لشکر کفار مین
مقیم تھا اور موافق اُنکے مذہب کے پوجا پاٹ ہونے لگا نرسنگے پھنکنے لگے ناقوس و گھڑیال
بجنے لگے اِدھر لشکر اسلام مین صدائے اذان یعنے بانگ اللہ اکبر بلند ہوئی شام کی دردی
لشکر مین بھی ہر ایک دیندار نے نماز خالق برحق و رزاق مطلق ادا کی بخشوع وخضوع اپنے
خدا سے اپنے ثابت قدم ہونے کے واسطے دعا کی بعد فراغ نماز ہر کس وناکس دستی آلات
حرب وضرب مین مصروف ہوا یہان جب زلف لیلائے شب تاکمر پہونچی ہر ایک نے فراغت
کرکے اپنے اپنے بسترون پر آرام کیا اِدھر لشکرون مین تمام شب تلایہ پھرا کیا صدائے
حاضر باش و ناظر باش بلند رہی کوس حربی بجا کیا جسکو زیادہ اشتیاق جنگ تھا وہ
مارے خوشی کے سویا نہین ساری رات جاگ کر بسر کی یہان تک کہ صدائے خروس فلک
آنے لگی چہار طرف صدائے اذان بلند ہوئی وہ نور صبح کاذب وہ ستارون کا جھلملانا
وہ شمع کے رخ پر زردی کا چھانا وہ رنگ مہتاب کا فق ہونا وہ کنولون کا نور سحر سے
شرمندہ ہوکر گل ہونا لوگون کا بسترون پر سے انگڑائیان لیکر اُٹھنا جس فرش سے یہ ثابت ہوتا تھا
کہ ابھی ابھی کوئی جوان رعنا اسپر سے اُٹھ کر گیا ہی آدھر ہر ایک سردار کے روبرو خادمون نے
پانی برائے وضو حاضر کیا انھون نے وضو کیا نماز ادا کی دعا مانگی کہ اس عرصے مین اُسنے
کشتی پوشاک رزم کی حاضر کی انھون نے لباس پہنا ہتیار لگائے مسلح اور مکمل ہوکر برآمد ہوئے
ہر ایک اپنے خیمے سے برآمد ہوا کہ خورشید خاوری دریچہ مشرق سے نکلا اسطرح سے کہ جسطرح
سے کوئی شیر ژیان اپنے بیشہ سے برائے تفریح نکلتا ہی بوقت سحر اُدھر لشکر بھی تمام مسلح اور

مکمل ہوکر ہمراہ اپنے افسروان کے برسے جاکر جلوۂ شاہی کا منتظر ہوا سرداروں کا یہ حال ہی
کہ کوئی نشانہ تودۂ خاک پر لگا رہا ہی کوئی برچھے کا ہاتھ نکال رہا ہی کوئی گرز سے تودہ خاک پر
ضرب لگا رہا ہی کوئی مرکب کو دوڑا رہا ہی کوئی تلوار کو نیام سے نکالکر اسکے جوہر بنظر غور
دیکھ رہا ہی کوئی جوانی کی امنگ مین شعر عاشقانہ پڑھ رہا ہی کوئی اپنے مالک سے رجوع
کیے ہوئے ہی کوئی صدائے مرغان سحر پر گوش لگائے ہوئے ہی یہان تو یہ حال ہی وہان
اندرون خیمہ مہرام خاوری بیدار ہوئے خادم نے تسلا اور لوٹا لاکر حاضر کیا انھون
نے وضو کرکے نماز خالق اکبر کی بصد خضوع وخشوع بتضرع وزاری ادا کی بعد نماز وظیفہ پڑھا
اور بعد وظیفہ خوانی کے دعا بصد نالہ وزاری اپنے خالق سے اپنے فتحیاب ہونے کی مانگی
کہ اتنی دیر مین داروغہ توشک خانہ نے کشتی لباس رزم کی حاضر کی اور داروغہ سلح خانہ
نے کشتی اسلحہ کی حاضر کی بادشاہ نے نماز سے فراغت کرکے لباس زیب تن کیا اور اسلحہ
لگائے مسلح ومکمل ہوکر خیمۂ عبادت سے برآمد ہوئے خادم نے درد دولت پر تخت لاکر حاضر کیا
بادشاہ تخت پر سوار ہوا تخت شاہی جلو خانہ سے باہر آیا تمام سرداروں کا مجرا ہوا بادشاہ
سب کا مجرا لیتا ہوا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا عقب مین تمام لشکر گرد وپیش تخت
کے تمام سردار چلے نقیب صدائین لگاتے ہوئے چلے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ خوانین
ادب سے قاعدے سے باگین اٹھائے ہوئے چلے آؤ سواری مثل بادبہاری کے موجب
سلامت سے گذرتی ہوئی میدان جنگ مین پہونچی ادھر خسرو خاور افق مشرق سے
تاج زرین سر پر رکھے ہوئے اور نیزہ خلوط شعاعی ہاتھ مین تیغ نور گردن مین حمائل کیے ہوئے
میدان جنگ مین آکر تماشاے جنگ وجدل اہل اسلام دیکھنے لگا یعنے آفتاب عالمتاب
بصد آب وتاب فلک چہارم پر طلوع ہوا دیو سیاہ شب نے شکست کھائی زمانہ شب
برطرف ہوا نسیم سحری چلنے لگی بلبلین جھیہ زنی کرنے لگین سبزۂ نودمیدہ بوقت سحر ایسا
دہانی تھا کہ اسکا رنگ آنکھون مین کھپا جاتا تھا اسپر اوس کے قطرے جو پڑے تھے تو یہ
معلوم ہوتا تھا کہ گوہر آبدار غلطان ہین اور ایک طرف کو اپنی بہار دیکھ رہے ہین غنچے ایک جانب
کو مسکرا رہے تھے طائر درختون پر بیٹھے ہوئے ہین حمد الہی ونعت رسالت پناہی کر رہے تھے
کہ یہ لشکر میدان جنگ مین پہونچا جوانون نے جو ہوا سرد کھائی دل ودماغ بشاش
وفرخناک ہوگئے قلب محزون کو سرور بے اندازہ حاصل ہوا رنج وغم دل حزین سے دور ہوا
چہرے گل وبلبل کو دیکھکر گلنار ہوگئے ہوا سے عیسی دم مسیح نفس کے جھونکے آئے غنچۂ دل
کھل گئے یہ لشکر ابھی پہونچا تھا اور بعد آرائی نہین ہوئی تھی کہ ادھر ارژنگ بن زمرد
بیدار ہوا خواب مرگ سے اور پوشاک پہنکر پوجا وغیرہ کرکے مسلح ہوکر اپنے خیمے سے نکلا
اس عرصے مین اسلم ودیلم ودیگر سردار تمامی بہادر پیادہ وسوار مسلح ومکمل ہوکر استادہ
ہوئے کہ ارژنگ تخت پر سوار ہوا تمام لشکر کے علم خوک پیکر کھل گئے لشکر طرف میدان معرکہ
کے چلا گرد وپیش سب سردار عقب مین سات لاکھ پیادہ وسوار مرکبون کو اٹھائے
ہتھیار لگائے کالی کالی صورتین اور خود فولادی اپنے سرون پر رکھے ہوئے زرہین برمین جارآئینے
لگے ہوئے دستانین ہاتھون مین موزے پاؤن مین قدور زگرہ مین کوتاہ تنگ پیشانیان قوی

باز و گرز گران ہاتھون مین تلوارین رکاب مین کیے ہین دوشن پر ترکش تیرون کے کمر مین گرد سپر پشت پر
نیزے بلند کیے ہوئے مرکب توی زیر ران ایسی مہیب صورتین کہ اگر دیو دیکھے تو مارے خوف
کے کانپ جائے پیشانیون پر لال لال ٹیکے دیے ہوئے چلے آتے ہین اسقدر صحرا مین گرد و غبار
بلند ہوا کہ تمام میدان جنگ تیرہ و تاریک ہوگیا جب ہوا نے غبار کو برطرف کیا تو دیکھا کہ لشکر
کفار روبرو لشکر اسلام کے پہونچ گیا تلوارون کی جھنکار اور صدائے ہم مرکبان سے تمام
میدان جنگ و جدال ہل رہا ہی حال ہی کہ تمام صحرا انکی صورتون کے رنگ سے تیرہ و تاریک
ہوگیا ہی شعر رسیدند لشکر بجائے مصاف ؛ دو پیکار بستند چون کوہ قاف ؛ جبکہ لشکر
کفار میدان معرکہ مین پہونچ چکا تو دونون لشکر باہم مقابل ہوئے صف آرا نکلے انھون نے
صفین آراستہ کین میسرہ اور میمنہ قلب و جناح ساقہ اور کمین گاہ سب درست ہوا اور
قلب لشکر مین تخت شاہی و سرداران نامی کے مقرر کیے گئے سم سے سم اور دم سے دم
رکاب سے رکاب اور پٹھے سے پٹھہ دوش بدوش برابر سے درست کین بیلدارون نے نکلکر تمام
پست و بلند زمین کو برابر و ہموار کیا جو درخت کہ حائل نگاہ تھے انکو کاٹ ڈالا سقون نے نکلکر
آب پاشی کی گرد و غبار کو بٹھایا کرکیتون نے فوج سے نکلکر کرکا کھا دل اہل لشکر کے بڑھائے
صفون پر مثل صف مژگان کے سناٹا سا چھا گیا جو کہ بزدل تھے انکے بھی دلون مین شوق
اور ولولۂ جنگ پیدا ہوا باجے جنگی بجنے لگے صدائے دہل و نفیر سے میدان جنگ گونج رہا تھا
نقیبون نے میدان مین آکر یون صدائین لگائین کہ اے جوانون بہادر نام و ننگ کا ہی وہ
کام کرو کہ صفحۂ دنیا پر تمھارا نام مثل رستم و سہراب کے باقی رہے آج کے دن جان کو جان نہ
تصور کرو آج کے دن کا مرنا اور دشمن کے ہاتھ سے قتل ہونا باعث نام آوری و عزت و آبرو
کا ہی خیال تو کرو کہ کیسے کیسے شاہان اولوالعزم ہوئے زمین ہین کہ انکی قبرون کے نشان تک
نہین ملتے ہین کوئی سورۂ فاتحہ بھی انکی قبر پر نہین پڑھتا ہی جنکو کہ یہان تمام دولت و دنیا
نصیب تھی انکی یہ حالت ہوئی کہ سوائے دو گز کفن اور زمین کے اس مال و دولت سے
کچھ نہ ملا جنھون نے اپنی زندگی مین کیسے کیسے زبردستون اور بہادرون کو زیر کرکے جاہ و حشم
بہم کیا تھا کچھ بھی انکے ہمراہ نہ گیا مثل دارا و سکندر و فریدون و جمشید کے کہ بادشاہ ہفت کشور
کہلاتے تھے وہ بھی بوقت موت مجبور ہوئے کچھ مال دنیا کام نہ آیا خالی ہاتھ چلے گئے
اگر تلاش کرو تو سوائے کانٹے سر کے کچھ نہین ہی وہ بھی بوسیدہ اور کچھ نہ ملے گا یہ دنیا اے
فانی ہی اسمین کسی کو بجز ذات پروردگار کے بقا نہین ہی سوائے اسکے کوئی نہین باقی رہیگا
بموجب اس آیۂ ربانی ہدایہ کے کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ سب کو
چاشنی موت چکھنا ہی پھر کیون نہ وہ کام کرے کہ جس سے بقائے نام رہے خیال تو کرو کہ
وہ لوگ کیا ہوئے جو کہ ہمیشہ تاریکی سے گھبراتے تھے اب وہی ہین اور تاریکی قبر ہی وہ لوگ
کہان گئے کہ جنکی خدمت مین ہمہ وقت ہزارون غلامان زرین کمر موجود رہتے تھے تخت و تاج نصیب
تھا چترین سر پر گردش کرتا تھا کوئی دو پھول بھی نہین چڑھاتا ہی بقول شاعر قبرون پر انکی وحشت
برستی ہی سے جنھین تاج زری اور تخت طاؤسی میسر تھا اب انکی قبر پر رونق تو کیا وحشت برستی ہی بہ حیات
چند روزہ مین کرے اعمال نیک انسان یہ نقد بے بہا گر یون ہی ہاتھ آئے تو سستی ہی سوائے نیکی

کے کوئی عمل کام نہین آتا ہی جو عمل نیک کرتا ہی اُسکی سب مدح کرتے ہین بادشاہ نوشیروان اگرچہ
کافر تھا مگر بسبب عدل و انصاف کے اب تک اُسکا نام پردۂ دنیا پر باقی ہی شعر زندہ است
نام فرخ نوشیروان بعدل ؎ گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند ؎ آن پیر لاشہ را کہ سپرند زیر خاک
خاکش چنان بخورد کہ استخوان نماند ؎ ہی بہادرون حال بران مسافرون کے جائے افسوس ہی کہ جو کہ عالم
سفر مین اپنے اہل و عیال سے اور عزیز و اقربا و دوست و احباب سے چھوٹ کر انتقال کر گئے اور
کوئی آنپر رونے والا بھی نہ تھا باوجودیکہ اہل و عیال رکھتے تھے حیف صد حیف اور افسوس کا مقام
اُنکے حال پر ہی جو کہ عالم غربت مین کسی جنگل مین مرگئے کہ اُنکو قبر تک نصیب نہوئی اُنکے استخوان
جانوران صحرائی کے لقمہ ہوئے آنپر سوائے یاس و حسرت کے کوئی رونے والا نہ تھا و دگر
کفن تک کسی نے نہ دیا پھر ایسے مقام مین کیا فائدہ جو زندگی کی مرنے کے سوا کسی کو چارا نہین ہی
پھر کیون نہ نام کرکے مرجائے لشکر ہی کہ ہمکو تو کفن بھی ملیگا یہ جو لشکیون نے کہا تمام لشکر اسلام
مین ایک عالم یاس و حسرت طاری ہوگیا ہر ایک قبضۂ شمشیر چومنے لگا اور جوش شجاعت سے
جھومنے لگا یہی قصد ہوا کہ لشکر شریف پر جا پڑین وہ تلوار کرین کہ نام باقی رہے ناوبریہ کلام کرکے
نقیب چلے گئے تھوڑے عرصے تک میدان مین سناٹا رہا بعدہ یکایک علم سیاہ کفار جادہ گیری پر
آئے اور ایک پہلوان لشکر کفار سے کہ نام اُسکا اہرمن دژشت چنگال تھا جو کہ نامہ لشکر
آیا تھا از رنگ سے اجازت لیکر میدان جنگ مین آیا اور مبارز طلب کیا ادھر سے مریخ
خان خاوری بہرام سے اجازت لیکر اُسکے مقابلہ کو آیا پہلے ہم نگاہ ہوا اُسکا مرکب دو قدم پسپا
ہوا انکا مرکب ایک قدم پر قائم ہوا دونون نے مرکبون کو رانون مین مسلکر ایکدے دوسرے کا مقابلہ
کیا اور سامنے کھڑے ہوئے اُسوقت اہرمن دژشت چنگال نے کہا کہ تملوگ کیسی عقلمند ہو
کہ اپنے بادشاہ کو سمجھاتے نہین ہو کہ کیون مقابلہ کرتا ہی اتنے بڑے لشکر سے کیونکر سر رہیگا کہان
یہ لشکر کثیر کہان وہ سپاہ قلیل ہم لوگ وہ جری ہین کہ شیر ژیان کو تنہا گرفتار کرتے ہین اس
لشکر کی کیا اصل ہی ایک حملے مین فرار کر جائیگا کوئی بھی نظر نہ آئیگا اور ماورا اسکے تو جو میرے مقابلہ
کو آیا ہی تو کیا تجکو یہ خیال ہی کہ مین تیرے ہاتھ سے قتل ہونگا مین نے اکثر پہلوانون کو زیر کیا ہی
تیری کیا حقیقت ہی مریخ خان نے یہ سنکر کہا کہ او نابکار تو یہ کیا بیہودہ بکتا ہی تیری جرات و دلیری
و بہادری اس امر کی خود گواہ ہی کہ تو بڑا بہادر ہی بیشک تو نے بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا
ہوگا اپنی تعریف آپ کرتا ہی بالکل حماقت ہی اور خلاف عقل ہی کبھی یہ نہین سنا ہی کہ کسی بہادر
نے اپنی تعریف آپ کی ہو اس سے ثابت ہوگیا کہ تو بڑا بودا اور نامرد ہی کیونکہ جو بودے ہوتے
ہین وہ خود اپنی تعریف آپ کرتے ہین اس سبب سے کہ شاید حریف میری تعریف سنکر خوف
کرے اور مقابلہ کرے یہ خیال تو اپنے دل سے دور رکھ مین انمین کا نہین ہون کہ تیرے
اس لاف و گزاف سے ڈر جاؤن یا تیرا مقابلہ نکرون اور یہ جو تو نے کہا کہ تم لوگ کیسے عقلمند
ہو کہ اپنے بادشاہ کو سمجھاتے نہین ہو کہ وہ مقابلہ نکرین کہ لشکر قلیل لشکر کثیر کا کیا کریگا اور کسطرح
اُسکے مقابلہ ہوگا یہ تیرا خیال بالکل بیکار ہی ہمیشہ قلیل نے کثیر پر غلبہ پایا ہی اس لشکر کی
کیا حقیقت ہی ہملوگ اُسکے غلام ہین کہ جسنے بیخ کفر کو اکھاڑ شجر اسلام کو تر و تازہ کیا یون کفر کو
صفحۂ ہستی سے مٹایا کہ جسطرح حرف غلط کو صفحۂ کاغذ سے قلم زد کرتے ہین ایسا شجر کفر کو تیشۂ اسلام

سے قلم زد کیا کہ ہر برگ اُسکا ہوائے اسلام سے پژمردہ ہوکر سوکھ گیا بھلا ہم کیون اُس کافر کی
پیروی کرین لاجو تو حربہ رکھتا ہو کیونکہ یہ جائے نبرد ہی نہ کہ جائے گفت وشنید یہ مقام نصیحت پسند کا نہین
ہی سہ چیار انچہ دانی زبیردی نشان ۔ کمان کیانی دگر زگران ۔ یہ جو تقریر مریخ خان نے کی اُسکو
نہایت غصہ آیا اور کہا کہ اب دیکھتے ہین کہ کیونکر تم دونون تحمل کفر کو تلم کرتے ہو اب مجکو یقین ہی کہ
زمانہ بہار کفر کا آیا اور گلشن اسلام پر خزان آئی ہی ہن پہلے یہ نکر دیکھا تو اپنا حوصلہ نکال لے کیونکہ
تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی تاکہ کوئی حسرت تیرے دل مین باقی نرہے اسکا جواب مریخ خان نے
یہ دیا کہ ہم اہل اسلام ہین ہمارے مذہب مین پیشہ سستی جائز نہین ہی جب مین تیرے حربہ سے
بچونگا تو اپنا وار کرونگا یہ سننا تھا کہ اُسکو غصہ آگیا اور کہا کہ لے میرے نیزے کے وار کو روک
یہ کہکر نیزے کو سنبھال کر انیان بتانے لگا انھون نے بھی نیزہ خلی کو سنبھالا اُسکا وار اپنے نیزے
پر روکا اب تو طعن پر طعن چلنے لگے جو بند وہ باندھتا ہی یہ اُسکو کھول دیتے ہین جو یہ باندھتے ہین
وہ کھول دیتا ہی ایک مقام پر انھون نے بند باندھکر صدا دی کہ اب تیرا نیزہ نرکے گا ہوائی
ہو جائیگا ہوشیار ہو جا اُسنے جواب دیا مین خبردار ہون سننا تھا کہ انھون نے بند باندھکر مرکب
کو جو مہیز کیا تو اگر وہ نیزہ ہاتھ سے چھوڑ نہ دے تو اُسکا ہاتھ بیکار ہو جائے نیزہ اُسکا مثل تیر کے
بالاے آسمان گیا وہان سے زمین پر گرا وہ کافر سوا نیزے بھر آب خجالت مین ڈوب گیا اور غرق
غرق ہو گیا دونون لشکرون سے صداے آفرین بلند ہوئی یہ حال دیکھکر وہ اور زیادہ شرمندہ
ہوا کہنے لگا کہ تو بڑا زبردست ہی کہ میرا برجہا تو نے سامنے دو دریاے لشکر کے ہوائی کیا اب
مین کب چھوڑتا ہون تجکو کہ تو زندہ اور سلامت میدان جنگ سے واپس جائے یہ کہکر
تلوار میان سے لی اور گھوڑے کو بڑھا کر وار کیا انھون نے کئی وار اُسکے سر پر روکے
اُسکے بعد صدا دی کہ اب مین کئی وار تیرے روک چکا ہون اب تو میرا وار روک یہ کہکر اپنی تلوار
میان سے لی اور ہوشیار کرکے دونون پائون رکابون پر جما کر وار کیا اُسنے سپر کو سر کی پناہ کیا
تلوار جاکر سپر پر چمکی اُسکو مثل قرص پنیر کے کاٹ کر خود پر آئی خود دو دو بلطہ عرق چین کو کاٹتی ہوئی
کانسہ سر کے دو پر کالے کرتی ہوئی صراحی گردن کی خبر لیتی ہوئی اور صندوق سینہ کا قفل وا کرتی
ہوئی کمر پر پہونچی اُسکو کاٹتی ہوئی تنگ مرکب سے نکلکر زمین کو بوسہ دیا اُسکے مع مرکب چار ٹکڑے
ہوئے یا تو تلوار قبضہ سر پر چمکی تھی یا زیر زمین پہونچی ایک صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی دونون
لشکرون کے سوار دہل گئے اچھل پڑے اہل کفار کے تو ہوش اس کاٹ کو دیکھکر جاتے
رہے ویلم پسر تو رج نے کہا کہ مین اُسکے مقابلے کو جاتا ہون اُسکو ابھی زیر کرکے لاتا ہون
یہ کہکر اپنا مرکب پرے سے نکالا آکر ہم نگاہ ہوا دونون مرکب برابر سے بسیا ہوئے بعد
اُسکے نیزہ بازی ہوئی سنان نیزہ مریخ و ویلم نے ہوائی کی بعد اُسکے گرز چلا مریخ کا مرکب
کام آیا یہ پیادہ ہوا ویلم بھی مرکب پر سے کود پڑا اور لپٹ گیا پہر پہر کی کشتی مین اُسکو
زیر کیا باندھ کر مریخ کو اپنے لشکر مین بھیجدیا پھر مبارز طلب کیا اُسکی مہتر خان خاوری
اپنی صف سے نکلا آ کر ہم مقابل ہوا اُسکو بھی اپنے کشتی مین زیر کیا شام تک دس پہلوان
ویلم نے کشتی مین زیر کیے چونکہ ستارہ اہل اسلام کا گردش مین تھا اس سبب سے اُنکی
شکست ہوئی جب رات ہو گئی تو ارژنگ نے طبل بازگشت بجوایا دونون لشکر

اپنی اپنی فرودگاہ کو واپس گئے بہرام خاوری مغموم ومحزون اپنے خیمے مین آیا لباس رزم اتار کر پوشاک بزم پہنی بارگاہ مین آیا جو سردار کہ باقی رہے تھے وہ سب آکر حاضر دربار ہوئے بہرام خاوری نے اُنسے کہا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ آج جو میدان مین گیا وہ اُس کافر کے ہاتھ سے زیر ہوگیا لڑائی کا رنگ دگرگون معلوم ہوتا ہی یہ گبر بڑا زبردست ہی دیکھیے خدا کیا دکھاتا ہی یقین ہی کہ میرا زمانہ حکومت تمام ہوگیا اب یہان بردور دورا کفر کا اور صاحبان کفر کا ہوگا بندہ مجبور ہی جو خدا کی مرضی جو اُسکی مصلحت ہوگی وہ ہوگا سردارون نے عرض کیا کہ آپ کیون تردد کرتے ہین ہمسے جہان تک کوشش ہوگی ہم کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھینگے ایسی جنگ کرینگے کہ وہ بھی یاد کرینگے اگر دو چار سردار زیر ہوگئے تو اس سے کیا ہوتا ہی کوئی ہمارا زور کم نہین ہوا خدا مالک ہی اگر اُسکی مرضی ہوگی تو سب کام بنجائینگے ورنہ جو اُسکی مشیت یہ ہوگا کہ ہم اپنا مذہب ترک کرکے ایک گبر کی اطاعت کرین چاہے اسمین اپنی جان جائے چاہے رہے بہرام شاہ خاوری یہ کلام سردارون کا سنکر خاموش ہورہا یہان تو یہ ذکر ہورہے ہین اور سب غمگین وملول ہین اُدھر ارژنگ شاد وخرم اپنی فرودگاہ پر واپس گیا جاکر لباس رزم اتار کر اپنے دربار مین درباری کپڑے پہنکر آیا سب سردار آکر جمع ہوئے ویلم کی بہت تعریف کی وہ گبر مارے خوشی کے اکڑتا ہی کلاہ کج کیے ہوئے اپنے دنگل پر بیٹھا ہی جو تعریف کرتا ہی وہ اُسکو سلام کرتا ہی ارژنگ نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ کل مین جنگ مغلوبہ کرونگا فوراً بموجب حکم لشکر مین طبل جنگ بجا تمام لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا لشکر مین تیاری جنگ ہونے لگی اُدھر ہرکارے لشکر اسلام کے خبر طبل جنگ لیکر خدمت مین بہرام شاہ خاوری کے گئے اور دعا وثنا ے بادشاہی بجا لاکر عرض کیا کہ لشکر حرایف مین طبل جنگ بجا ہی کل اُسکا پھر ارادہ ہی کہ دشمنان حضور سے مقابلہ کرے یہ خبر پاکر بہرام خاوری نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل حربی بجے بفضل ایزدی یہ حکم پاتے ہی فوراً یہان بھی نقارہ بجا یہان بھی تیاری جنگ ہونے لگی وہ رات دونون لشکرون کو سامان حرب وضرب مین گذری نقارے بجا کیے طلایہ پھرا کیا یہان تک کہ صبح ہوگئی دونون لشکر میدان مین آئے ایک جانب لشکر اسلام صف آرا ہوا اور ایک سمت لشکر کفار جب دونون جانب صفین آراستہ ہوگئین تو نقیب نکلکر اور نقابت کرکے چلے گئے لشکر کفار سے آج پھر ویلم بن تورج میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا اُدھر سے قیماس خان خاوری مقابلہ کو گیا بعد رد وبدل کی پہر بھر کے عرصہ مین ویلم نے اُسکو بھی گرفتار کرلیا اُسکے بعد اور سردار نکلے وہ بھی سب زیر ہوگئے یہانتک کہ دو پہر کے عرصے مین کل سردار گرفتار ہوگئے اب کوئی سردار لشکر اسلام مین باقی نہین رہا کہ جو جاکے مقابلہ کرے پس یہ حال دیکھکر بہرام کو بہت رنج ہوا خود مرکب پر سوار ہوکر میدان مین آیا ویلم سے تلوار زن ہوا دونون مرکب برابر سے پیا ہوئے آخر کو دونون مین مسلکر ایک نے دوسرے کا مقابلہ کیا ویلم نے نیزہ مارا بہرام نے نیزے کو نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی

ہوتے پھر بھی کامل نیزہ بازی ہوئی آخر کو سناں ہائے نیزہ بیکار ہوگئیں اب چھڑ چھڑ پڑنے لگی جب
چھڑیں بھی برزے برزے ہوگئیں تو انکو ہاتھوں سے پھینک دیا تلوارین نیام سے لین اور
لڑنے لگے جب تلوارین بھی عاری ہوگئیں تو دونوں پشت مرکب پر سے زور کرنے لگے جب
یہ حال دونوں اہل لشکر نے دیکھا کہ دونوں مرکب ہلاک ہوے جاتے ہین تو صدا دی کہ
بہادرو مرکب پر سے اتر کر زور کرو اور قوت آزماؤ ان بے زبانون کا مفت خون ہوتا ہی
یہ سننا تھا کہ دونون مرکبون سے کود ے اور زمین پر آکر زور کرنے لگے فریب سنام کے
ویلم نے بہرام کو بھی زیر کیا اور باندھکر اپنے لشکر کو روانہ کیا اور خود تلوار لیکر اہل اسلام
پر جا پڑا یہ رنگ دیکھکر اہل اسلام بھی حملہ آور ہوے سبکے سب ایک مرتبہ تلوارین میان سے
لیکر لڑنے لگے یہ دیکھکر ارژنگ نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ جاکر ویلم کی مدد کرے سات لاکھ
سپاہ ایک مرتبہ نرغہ کرکے اہل اسلام پر جا گری جنگ مغلوبہ ہونے لگی تلوار چلنے لگی مومن
و کافر باہم بلگے کشتون کے پشتے سرون کے انبار ہونے لگے دریاے خون جاری ہوا بازار
مرگ گرم ہوا جدھر نگاہ اٹھاکر دیکھو سوا ے سنان نیزہ کے اور کوئی شی نظر نہین آتی ہی
کانون مین تلوارون کی جھنکار کی صدا آتی ہی یا نعرۂ دلیران کی صدا ہی مگر اہل اسلام کا یہ حال تھا
کہ جان دیے ہوئے تھے قدم پیچھے نہین ہٹاتے تھے برابر سے مقابلہ کر رہے تھے ایک ایک مسلمان پر
دس دس کافر ٹوٹے ہوے تھے بڑی غضب کی جنگ ہو رہی تھی کوسون میدان جنگ خون سے
رنگین ہوگیا تھا سوا ے سرون کے زمین پر کچھ نظر نہ آتا تھا مرکب سوارون کے جو کہ قتل ہوگئے
تھے میدان جنگ مین کو تل بھر رہے تھے اور لاشون کو کچل رہے تھے کاسۂ سر چور چور
بڑے تھے ملک الموت بریشان کہان تک روحین قبض کرین ایک روح قبض کرنے نہ پاے
تھے کہ دس بیجان ہوکر گرے کوئی مثل بسمل تڑپ رہا ہی کوئی نعرۂ آہ کر رہا ہی کسی کا بازو
کٹ گیا ہی کسی کا سینہ چاک ہی کسی کے تن پر سر ندارد ہی کوئی دم توڑ رہا ہی کسی کو حالت
انتقال قریب ہی کوئی بدنصیب زخم تیغ سے نالان ہی کسی کے لب پر صداے افغان ہی کوئی
حالت نزع مین بسبب زخم کاری کے ایڑیان رگڑ رہا ہی کسی کو موت کی ہچکی لگی ہی پسینہ آرہا
ہی کوئی یہ صدا دے رہا ہی کہ ہی کوئی ایسا کہ مجکو اس حالت مین تھوڑا پانی پلاے کسی کو اپنے
مرنے کا غم نہین ہی مگر فکر اہل وعیال کی ہی اور انکی تباہی کا خیال کرکے گریان ہی لشکر مین ایک
تلاطم برپا ہو رہا ہی مگر قدم نہین ہٹاتے ہین ثابت قدمی سے لڑ رہے ہین کافرون کا نرغہ اور
زور بڑھتا جاتا ہی یہان تک کہ اہل اسلام کا زور کم ہونے لگا قاعدہ ہی کہ لشکر بے سردار کہان تک
مقابلہ کرے دوسرے وہ قریب سات لاکھ کے ہین اور یہ دو لاکھ اسقدر بھی ٹھہرے تو بہت
ٹھہرے ایک تو یہ امر بہت بڑا مانع ہی کہ کوئی روکنے والا نہین اور نہ کوئی ترغیب دینے والا
ہی کیونکہ لشکر کو سردار لشکر لڑاتا ہی تو لشکر لڑتا ہی جبکہ لشکر کی پشت پر کوئی پشت و پناہ ہوتا ہی تو
سپاہی کا بھی دل بڑھتا ہی نہ یہ کہ جبکہ کوئی روکنے والا نہو تو کیونکر لڑے مثل ہی کہ بغیر تین چیزون
بغیر تین چیزون کے بیکار ہین ترکش بے تیر تنکیہ بے فقیہ لشکر بے میر میر لشکر اور سردار لشکر تو گرفتار
ہوگیا اب یہ لوگ کسکے دکھانے کو جان دین مگر اسپر ہلی اسقدر کشیر زنی اور حملے کیے کہ فشار کنار کے
بھی چھوٹ گئے مگر وہ کثیر یہ قلیل نقیبان بلند آواز درمیان صفون کے پکارتے پھرتے ہین دیوانان

بکوشید تا جامۂ زنان نہ پوشید ۵	ز روز جنگ است جنگ باید کرد	کوشش نام و ننگ باید کرد

آج جو تم لوگ لڑکر مرجاؤگے تو درجۂ شہادت پاؤگے کوکہ تمہارا سردار گرفتار بجۂ کفار ہوگیا ہی مگر وہ کوشش کرو کہ کفار کو بھی معلوم ہو کہ لشکر بے سرداریون لڑتا ہی گو کہ یہ بھی بخوبی روشن ہی کہ تم لوگ بہت کم ہو اور بے سردار کے ہو اور وہ بہت ہین اور اُنکے سر پر اُنکا سردار بھی موجود ہی مگر یہ وہی لوگ ہین کہ جو ہمیشہ تمہاری شمشیر سے ڈرا کیے ہین مثل روباہ کے بھاگا کیے ہین گو آج یہ دلیری بسبب تمہارے کم ہونے کے کرتے ہین مگر تم بھی وہ کام کرو کہ یہ بھی عمر بھر یاد کرین اگر تم سبکے سب قتل ہوجاؤگے تو اسکی کچھ پروا نکرو اسکا بڑا اجر ملیگا صفحۂ ہستی پر بہادرون مین شمار کیے جاؤگے لوگون کی زبانون پر یہ جاری ہوگا کہ لشکر اسلام گو کہ اُس کا سردار نہ تھا مگر ایسا لڑا کہ دشمن بھاگ گئے ناموس کو اپنے بادشاہ کے بچاؤ اُنکو شہر مین نہ جانے دو اُنکی مراد مین برآنے دو دیکھو اُنکا زور توڑ دو اور جمکر حملہ کرو ثابت قدمی دکھاؤ بہادر کا وہ ہی فرزند ہی جو کہ کہیت مین مرجائے حریف کو پشت نہ دکھائے حریف کے روبرو سے بھاگنا بزدلون کا کام ہی تمہارے گھرانے مین شجاعت کا چلن ہی بہادری تمہاری میراث ہی اور وارث مین آئی ہی ڈٹ کر سینو پر تلوارین کھاؤ نیزون کے جنگل مین مثل شیرون کے درآؤ تیرون کے نیستان کو شمشیر سے قلم کرو سپرون کی گھٹا کو درہم برہم کرو دریاے لشکر کی شناوری کرو تملوگ وہ ہو جو کہ ہمیشہ دریاے آتش کو پیرا کیے اور پیر نے ہو یہ سیاہ تمہارے نزدیک کیا حقیقت رکھتی ہی مجمع روباہ ہی کبھی سنا ہی کہ سامنے اسد کے روباہ ٹھہرتے ہون یہ تمام لشکر اور ہمراہیان لشکر بزدل ہین یہ کیا تم سے مقابلہ کرینگے اگر آج تمنے انپر ظفر پائی تو بڑا کام کیا بہادری کا نام کیا شجاعت کی قدر کی اگر آجکی لڑائی کا حال صاحبقران یا اُنکی اولاد سنیگی کہ خاوریون نے بڑی جوانمردی کرکے لشکر کفار کو بھگا دیا گو کہ وہ بہت تھے اور یہ کم تھے اور اُنکا سردار بھی زیر ہوکر گرفتار ہوگیا تھا مگر انھون نے کچھ اسکا بھی خیال نہ کیا مثل شیر ژیان کے اُن روباہ خصالون سے مقابلہ کیا اور قتل و پامال کرکے اُنکو بھگا دیا تو بڑی قدر و منزلت روبرو صاحبقران کے تمہاری ہوگی اور تمہارا نام بھی بہادرون مین ہوگا بہادرون کی عزت رہ جائیگی اگر آج تمنے کمی کی تو یہ لوگ غرور کرینگے کہ یون اہل اسلام کو بھگا دیے ہین آج یہ میدان تمہارے ہاتھ رہے اگر مرجاؤگے تو بھی لوگ تمہاری قدر کرینگے اور نام آور بہادر کہلاؤگے اور لوگ تمہارا نام لیکر تلوار اُٹھائینگے اسطرح جو جاؤنسون نے صف کے درمیان مین صدائین لگائین جن سپاہیون کے قدم اُٹھ گئی تھے وہ بھی جم گئے یہ صدا سنکر دل اُنکے قوی ہوگئے خیال کرنے لگے کہ واقعی امر یہ ہی کہ آج کے دن سے بہتر کوئی دن نہوگا سچ ہی ایسی شمشیر زنی کرو کہ کفار بھی جانین کہ ہان کسی سے سابقہ ہوا تھا اسطرح کے مرنے سے کوئی مرنا بہتر نہین ہی وہ مرنا کس کام کا کہ چرپائی پر پڑکر مرے مثل نامردون کے بہادر کا ثابوت وہ ہی کہ جو میدان مین تلوار سے مارا جائے ہمارے باپ دادا نے کبھی میدان سے قدم نہین ہٹائے تھے ہمیشہ کہیت مین ثابت قدم رہے اور ہزارون کو قتل کیا اور شمشیر زنی اور نام کرکے مرے بڑے نام کیے ہم بھی تو انھین کی اولاد سے ہین افسوس کی بات ہی اور بڑا عیب ہی کہ

چہرون پر تلوارین نہ کھائین یہ بزدلون کا کام ہی کہ تلوار سے منہ چھپائین اور دشمن کو پشت دکھائین
ایسے ایسے خیال کرکے گو کہ لشکر قریب فرار تھا مگر جب ایسے خیال اُنکے دل مین جاگزین ہوئے تو
یا تو قصد بھاگنے کا کیا تھا یا ایکدفعہ سبکے سب ملکر حملہ آور ہوئے اور لشکر مخالف کا ستھراؤ
کرنے لگے خون کے دریا بہانے لگے بسمل خاک پر طپان نظر آنے لگے انہون نے ایسے حملے کیے
کہ کفار کو دم لینا دشوار ہوگیا یہ برابر قتل کرتے ہوئے کبھی میمنہ لشکر پر گرے کبھی میسرہ لشکر پر
جا پڑے صفین کی صفین خالی ہوگئین ہزارون سر قلم ہوگئے ہزارون بیجان ہوئے
ہزارون قریب مرگ پہونچے گلشن بہار لشکر کو انہون نے مثل باد خزان کے برباد کردیا
مثل برگہاے خزان دیدہ کے تمام صفون کو درہم و برہم کردیا ہر جگہ خاک اڑنے لگی
ہر روش دیڑی برباد ہوئی یہان تک کہ دفتر لشکر کے ورق ورق کو جدا کیا کوس جو سرنگون
پڑے تھے تو اُنسے یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا خم خراب سرنگون پڑے ہین اور خمخانے پر بنا ہی آئی
ہی عجب تہلکہ اہل اسلام نے ڈالدیا ایسی بے سردار کی فوج کبھی نہین لڑی یون کبھی جنگ
نہین ہوئی دشمن جو حملے یون کیے تو تمام لشکر کفار تہ و بالا ہوگیا اہل لشکر کو انتشار ہوگیا پرے
کے پرے خالی ہوگئے صفین کی صفین برباد ہوگئین مورچے ٹوٹ گئے کفار کے دل چھوٹ گئے
یہ جو کیفیت ارژنگ نے دیکھی کہ لشکر کو انتشار ہی قریب ہی کہ فرار کرے سختگان سے کہا کہ
غضب ہوا لڑائی بنی ہوئی بگڑ گئی دیکھو سپاہ کا کیا حال ہی اسکو ٹھہرنا محال ہی عجب طرح کی
اہل اسلام لڑائی لڑتے ہین ارے لشکر مین سردار نہین ہی اسپر تو انکا یہ حال ہی کہ اتنے بڑے
لشکر کو تباہ کیے دیتے ہین اس قلت پر تو یہ نوبت ہی اگر کثرت بھی ہوتی تو خیر اور اسوقت مین
تو میرا یہان ٹھہرنا بھی دشوار ہوتا یا انکا سردار انکے سر پر موجود ہوتا تو میرا لشکر کب کا شکست
کھا کر بھاگ چکا ہوتا اب مین کیا کرون ابھی ابھی کا ذکر ہی کہ انکے رخ پھر گئے تھے اور فریب فرار
کے تھے یہ کیا ہوا کہ پھر جمکر لڑنے لگے کیا انکی مدد کہین سے آگئی ہی کہ انکو قوت ہوگئی اتنے مین رنگ
دوسرا معلوم ہوتا ہی سختگان نے کہا جی نہین یہ لوگ یون ہی لڑتے ہین اور مرنے کو حیات تصور
کرتے ہین میرے نزدیک تو انکی مدد نہین آئی بلکہ انکے دل نقیبان فوج نے بڑھا کے ہین لہذا
اب آپ بھی لشکر کو ترغیب دین کہ وہ جمکر حملہ کرین ایک حملے مین وہ فرار کر جائینگے یا یہ ہوگا کہ
سبکے سب قتل ہو جائینگے یہ جو سختگان نے کہا تو ارژنگ نے نقیبون کو حکم دیا کہ تم درمیان
مین لشکر کے جاکر صدا دو کہ ای اہل لشکر آگاہ ہو کہ یہ اہل اسلام تھوڑے سے ہین کیون
انکے قتل سے روگردانی کرتے ہو سب ملکر حملہ کرو ابکی حملے مین تم آخر ظفریاب ہوگے
کیونکہ وہ لوگ یا تو قتل ہو جائینگے یا فرار کر جائینگے خاور تمہارے ہاتھ آجائیگا دیکھو دل کو
قوی کرو ہمت کو نہ ہارو شیرانہ حملہ کرو ارے تم اسقدر ہو کہ اگر آپ ایک ایک مٹھی خاک بھی
ڈالوگے تو وہ اسقدر کم ہین کہ چھپ جائینگے اور دب جائینگے یہ جو ارژنگ نے کہا تو نقیبون
نے جاکر میدان مین صدا دین یہ سننا تھا کہ ایک مرتبہ سب لشکر کفار لشکر اسلام پر حملہ ور ہوا
ایسی کوشش کی اور ایسا حملہ کیا کہ ایک ایک دیندار پر پندرہ پندرہ کافر ٹوٹ پڑے انھون نے
بھی قتل کرنا شروع کیا بہت کافرون کو قتل کیا اور آپ بھی قتل ہوئے مگر کمان تک انکا زور
روکین کمان تک حملہ روکرین آخر خدم نہ تھم سکے تمام فوج کے منہ پھر گئے اب بھاگنے لگے مگر اس حالت

فرار مین بھی ہزارون کو قتل کیا پڑاؤ پر پہونچے وہان بھی کفار نے دم نہ لینے دیا عقب مین ہوکر قتل کرنا شروع کیا اس اثنا مین علمدار لشکر اسلام بھی سرنگون ہوا یعنے علمدار لشکر کو ویلم نے قتل کیا یہ لوگ پڑاؤ پر جاکر اور جمکر پھر لڑنے لگے تھے کہ علمدار کا قتل ہونا تھا کہ پھر انکی جی چھوٹ گئے دل ٹوٹ گئے وہان سے رخ شہر کا کیا مگر کفار نے اندر شہر کے جانے نہ دیا در شہر پر سے غضب کی تلوار چلی مگر یہ لوگ کہان تک مقابلہ کرین انکی تعیت مین کمی ہوتی جاتی ہی ایک تعب اور درد و بہر دن لڑتے ہوئے گذرا ہی اب کیا مقابلہ کر سکتے ہین سردار بھی سر پر نہین انمین لوگون کا کام تھا کہ اتنے بھی اجھے اگر اور کوئی لشکر ہوتا تو کبھی اسقدر نہ لڑتا ایک ہی حملے مین فرار کر جاتا جب انھون نے دیکھا کہ کفار اندر شہر کے جانے نہین دیتے ہین تو انھون نے رخ صحرا کا کیا اور ادھر کو بھاگے کفار انکا تعاقب کرتے ہوئے چلے جاتے ہین جہان پر اہل اسلام تہ تیغ زنی کرتے ہین ہزارون کو قتل کر ڈالتے ہین پھر بھاگتے ہین بھاگتے بھاگتے ہزارون کو مارا اور واصل جہنم کیا اب صحرا مین پہونچکر پراگندہ ہوگئے کوہ و بیابان مین پوشیدہ ہوئے اس لڑائی مین بہت سے اسیر بھی ہوئے جب کفار نے دیکھا کہ یہ لوگ یہان آکر منتشر ہوگئے تو انھون نے خیال کیا کہ اب تعاقب کرنا بیکار ہی واپس چلو اپنے لاشون کو اٹھاتے ہوئے طرف شہر کے واپس آئے یہان جو لشکر کہ تعاقب مین نہین گیا تھا اسنے تمام مال و اسباب خیمہ و خرگاہ لوٹ لیا اور اسپر اپنا قبضہ کر لیا ارژنگ بھی آپہونچا وہ تمام فوج کو لیکر داخل شہر ہوا حکم قتل عام کا دیا لشکر کفار نے اہل اسلام کو قتل کرنا شروع کیا ہر گلی کوچے مین تلوار چلنے لگی رعایا قتل ہونے لگی ہر جگہ خون کے نالے بہنے لگے بازارین لٹنے لگین رعایا مین غل پڑ گئی تمام شہر الٹ پلٹ ہوگیا ہر گلی کوچہ خون سے رنگین ہوگیا رعایا دوہائی دینے لگی یہ جو حال امرائے شہر نے دیکھا آپس مین صلاح کی کہ یہ گبر تو ہم سب کو قتل کر ڈالے گا بہتر یہ ہی کہ اسکے پاس چلین اور اس سے کہین کہ ہمپر کیون ظلم کرتے ہو اور رعیت کو کیون قتل کرتے ہو ہم سب آپکے تابع ہین جب وہ بادشاہ تھے ہم سب انکے فرمانبردار تھے اب آپ حاکم ہین ہم آپکے تابع حکم ہین اگر وہ بابت تبدیل مذہب کے کہے گا تو ہم اسکا اسکو یہ جواب دینگے کہ مذہب بھی قبول کر لے ہین مگر ایک شرط سے کہ اگر آپ ہمپر ظلم نہ کرین اگر بدعت کرینگے تو ہم مذہب نہ اختیار کرینگے دوسرے جو ہمارا بادشاہ تھا اگر وہ ایکا مذہب قبول کریگا تو ہم بھی بدل و جان آپکے مذہب کو اختیار کرینگے اگر اسنے اس امر کو مان لیا تو خیر ورنہ تقیہ کرینگے یون اپنی جانین بچائینگے اور موت سے پناہ کرینگے اولین چاہینگے دوم لہ ہلاکت سے نجات پائینگے کیونکہ ابتو اسکا دور ہی اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہی یہ صلاح باہم کرکے رومال ہلاتے ہوئے ارژنگ کے قریب آئے اسکو سلام کیا دیکھا کہ وہ گبر نامنجار بڑے کبر و غرور و نخوت سے تخت پر بیٹھا ہوا ہی سختگان پہلو مین ہی خادم سر پر چنر لگائے ہوئے ہی تمام افسران فوج گرد و پیش تخت کے تھے سولہ کہار تخت کو دوش پر رکھے ہوئے ہین یہ بیچ جوک مین مع لشکر موجود ہی اہل لشکر رعایا کو قتل کر رہے ہین کچھ لوٹ رہے ہین یہ ہنس رہا ہی کہ یہ لوگ پہونچے جب انھون نے سلام کیا تو اسنے بڑے غرور سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو انھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ رعایاے شہر ہین آپکے پاس فریاد کرتے ہوئے آئے ہین ہماری فریاد کو پہونچیے ہم پر ظلم نہ فرمایئے ہمارے

ہمارے قتل سے ہاتھ اُٹھایئے ہمارا کیا قصور ہی جو آپ ہمکو بیکار قتل کرتے ہین ہم تو آپ سے لڑے بھی
نہین یہ بدعت ہم پر کیون روا رکھی ہی ہم سب بے قصور ہین جب وہ بادشاہ تھے ہم اُنکی رعایا تھے اب
آپ حاکم ہیان سکے ہوے بزور تلوار یہ ملک آپکے قبضے مین آیا اب ہم آپکی رعایا ہین ہمکو آپکی فرمانبرداری
مین کوئی عذر نہین ہی اگر آپ ہمپر مہربانی کرین تو بعید از بندہ نوازی ہوگا ارژنگ نے یہ سنکر کچھ جواب
نہ دیا خاموش بیٹھا رہا تھوڑے عرصے تک انھون نے تامل کیا کہ شاید کچھ جواب ملے جب دیکھا کہ کچھ
نہین ملتا ہی تو پھر یون کہنے لگے کہ ای ارژنگ ہم غریبون پر رحم کر ظلم سے ہاتھ اُٹھا ہمارے خون
سے درگذر کر ہمارے حال پر نظر رحمت کر ہملوگ رعایا ہین بقول شاعر رعیت چو بیخ است سلطان درخت
اگر ہمکو قتل کر ڈالے گا تو پھر کون تیری اطاعت کریگا ارے حکومت بسبب رعیت کے ہوتی
ہی ہملوگ بادشاہ کے اولاد کی جگہ ہوتے ہین اکثر سُنا گیا ہی کہ شاہان ماسبق فرماتے تھے کہ
ہم جو حکومت کرتے تھے تو رعایا کے سبب سے اگر ہم اُنکو خوش نہ رکھتے تو کبھی حکومت نہین
کر سکتے تھے ہمکو رعایا اپنی اولاد سے زیادہ ہی ای ارژنگ کچھ تو رحم کر جب اسطرح ان لوگون
نے کہا تو ارژنگ تو کچھ نہین بولا مگر سنجنگان نے یہ جواب دیا کہ خداوند یہ فرماتے ہین کہ
اگر تم لوگ یعنے کل اہل شہر ہمارے مذہب کو قبول کرو تو ہم تمکو امان دیتے ہین ورنہ
ہم قتل و غارت سے نہ باز آینگے اُن لوگون نے کہا کہ ہمکو منظور ہی کہ ہم آپکا مذہب قبول کرین
مگر دو شرطون سے پہلی شرط یہ ہی کہ آپ ہم پر اسوقت سے نہ ظلم کرین کل ہم سبکے سب آکر
آپکی اطاعت کرینگے آج ہم اہل شہر کو جمع کرلین اور اُنکو عتاب شاہی سے ڈرالین جب تو وہ ہمارے
کہنے کو مانینگے اگر ہم اُنکو اسوقت اس امر کی صلاح دینگے تو وہ یہ عذر کرینگے کہ وہ تو ہمکو اور ہماری
اولاد کو قتل کر رہے ہین اور قتل کر رہے ہین اور ہمارا مال و اسباب غارت کر رہے ہین ہم کیونکر انکی
اطاعت کرین ہمکو قتل ہونا منظور ہی مگر ایسے ظالم کی اطاعت کرنا منظور نہین ہی جبکہ بادشاہ
اُنکو امان دیگا تو اُنکو بھی خیال ہوگا کہ بادشاہ نے ہمارا پاس کیا اور ہمکو اپنی رعیت خیال کیا ہمارے
قتل سے درگذرا اب جو اُسکی خواہش ہو اُسکو پورا کرین اُسکی سرتابی نکرین دوسری شرط ہم لوگ
کل بیان بیان کرینگے آئندہ آپکو اختیار ہی یہ جو تقریر سنجنگان نے سُنی ارژنگ سے کہا کہ
امان کا حکم جاری کر بیشک یہ لوگ اطاعت کرینگے اُنکے قتل کرنے سے کچھ حاصل نہین ہی
اگر یہ لوگ زندہ نہونگے تو پھر کس پر حکم رانی کروگے ارژنگ نے کہا کہ تمکو اختیار ہی پس اسپر سنجنگان
نے حکم دیا کہ اب اہل شہر کو نہ قتل کرو ہمنے اُنکو امان دی یہ حکم جاری ہوتا تھا کہ رعایا
قتل ہونے سے بچی لوٹ شہر کی موقوف ہوئی امن ہوا اُن لوگون سے سنجنگان نے کہا کہ آپ
جائین کل صبح کو سب کو لیکر حاضر دربار ہون اور جو شرط کہ آپکو بیان کرنا ہو بیان کرین بعد
اُسکے مذہب خداوند قبول کرین وہ لوگ سلام کرکے واپس گئے یہان شہر مین امن ہوا
سب نے اپنے اپنے گھرون کے دروازے بند کر لیے تھے اُنھون نے دروازے کھولے جو
لوگ قتل ہوگئے تھے اُنکے عزیز اُنکی لاشین اُٹھالے گئے اُنکے دفن و کفن کی فکر کرنے لگے
دوکانین سب نے اپنی اپنی بڑھائین تمام شہر مین ہر گھر سے صدائے گریہ بلند تھی
کوئی مکان ایسا نہ تھا کہ جانسے رونے کی آواز نہ آتی ہو کوئی بھائی کے لیے روتا تھا
کوئی فرزند کے واسطے گریان تھا کوئی اپنے باپ کے واسطے بیقرار تھا کسی کا شوہر مارا گیا تھا

بڑا قتل عام ہوا تھا پھر بھی تک شہر مین خون برسا کیا اسمین بہت اہل شہر قتل ہوئے چونکہ وہ غافل تھے ورنہ وہ بھی اپنی فکر کرتے جب شہر مین امن ہو چکا رعایا کے دلون سے خوف قتل دور ہوا سب آسودہ ہوئے فکر کرنے لگے کہ کیونکر لاشین اٹھائین ایک دو ہون تو اٹھائین یہان تو رعایا یہ فکر کر رہی ہی اودھر ارژنگ بعد حکم امان دینے کے طرف ایوان شاہی اور دارالسلطنت کے چلا فوج کو حکم دیا کہ کچھ تو شہر مین رہے باقی بیرون شہر پناہ کے دروازے پر پڑاؤ کرے یہ حکم دیکر آپ مع افسران فوج کے اسطرف کو روانہ ہوا ادھر فوج قریب دو لاکھ کے تو شہر مین رہی باقی بیرون شہر جاکر اتری وہ دو لاکھ سپاہ جو شہر مین رہی تھی اسنے چھاؤنی مین جاکر قیام کیا جہان فوج بہرام کی رہتی تھی انکو تو اس بندوبست مین رکھے اور ارژنگ کو طرف ایوان شاہی کے جاتے ہوئے راہ مین چھوڑ دیے

لیکن اب حال ناموس بہرام خان خاوری اور اہل شہر کا سنیے کہ یہان بعد امن وامان اور وا سطے آنے مقابلہ کے بہرام خان کا بیرون شہر اور جنگ و جدل ہو کر گرفتار ہونا ان لوگونکا ان سب امورون کے بعد کیا واقعہ ظہور مین آیا ملاحظہ فرمائیے

ناظرین والامکین پر واضح ہو کہ بہرام خان خاوری کا ایک بھائی ہی کہ نام اسکا تومان خان خاوری ہی اور وہ ابھی کمسن بھی ہی یعنے کوئی قریب چودہ یا پندرہ برس کا سن ہوگا جسوقت کہ بہرام شاہ خاوری برائے مقابلہ ارژنگ بن زمرد شہر سے باہر آیا اور مع سپاہ کے جانے لگا تھا تو اسوقت اسکو شہر مین برائے حفاظت ناموس چھوڑ گیا تھا اور کچھ سپاہ بھی سپردگی مین دے گیا تھا اور اس سے یہ کہہ گیا تھا کہ اگر خدانخواستہ میری شکست ہو اور حریف داخل شہر ہو تو تم ناموس کو مع اس فوج کے لیکر دوسرے دروازہ شہر سے ان سب کو اپنے ہمراہ لیکر کسی طرف کو نکل جانا خبردار خبردار حریف سے مقابلہ نکرنا ناموس کو بچانا انکی آبرو کا لحاظ رکھنا ان زنان باعزت اور بے دست و پا کو اسیری لشکر کفار و قتل سے بچانا بلکہ مناسب وقت سمجھ کر ہوشیاری سے تم مع ان سبکے ترکستان کو چلے جانا اور حاکم ترکستان کو اس واقعی سے آگاہ کرنا اگر تم مقابلہ کروگے اور خدانخواستہ تم بھی قتل یا اسیر ہوگئے تو یہ لوگ بالکل تباہ و برباد ہو جائینگے انکی پھر کوئی سرپرستی نہ کر سکے گا اور نہ کوئی خبر لینے والا ہوگا یہ بھاگ کر کہان جائینگے انکی آبرو بھی بن جائیگی اور جہان تک ممکن ہو زر و جواہر بھی ہمراہ لے لینا خزانے مین ایک خرمہرہ نہ چھوڑنا اسنے پہلے ان امورون سے انکار کیا تھا اور آمادہ برائے جنگ ہمراہ چلنے کو تھا مگر جب بہرام خان خاوری نے بہت کچھ خوبی نشیب و فراز دنیا اسکو دکھایا اور سمجھایا تو وہ بچہ راضی ہو گیا اسمین بہرام شاہ کے دو مطلب تھے ایک تو یہ کہ ابھی یہ بچہ ہی جنگ و جدل کے حالات سے واقف نہین ہی نہ معلوم کیا ہو کیا نہو دوسرے اسکے یہان رہنے سے یہ امر ضرور ہوگا کہ ناموس تباہی سے بچ جائینگے اس سبب سے بہرام شاہ نے اسکو شہر مین چھوڑ دیا تھا تومان خان خاوری نے بعد جانے بہرام شاہ کے یہ تدبیر کی تھی کہ کل مال و اسباب و زر و جواہر آرایون پر بار کرا کے متصل در شہر کے کہ جدھر سے اسکا قصد نکل جانیکا تھا

قبل سے بھجوا دیا تھا اور اُن دس ہزار سپاہ مین سے پانچ ہزار اُسکی حفاظت کے لیے وہان مقرر کی تھی اور اُنکو حکم دیا تھا کہ تم ہمہ وقت مسلح و مکمل وہان موجود رہنا اور پانچ ہزار اپنے پاس رکھی تھی اُنکو بھی یہی حکم تھا کہ ہمہ وقت مسلح اور مکمل رہنا اور مستعد سفر رہنا اور سواریان بھی ہر وقت در دولت پر موجود رہنے کا حکم دیا تھا اور تمام امیران شہر و رئیسان شہر کو بلاکر کہا تھا کہ بھائی صاحب تجکو اسواسطے یہان چھوڑ گئے ہین جو کچھ کہ بہرام نے اُسکو تعلیم کیا تھا وہ سب اُنکے روبرو بیان کیا اور جو کچھ کہ آپ تدبیر کی تھی وہ بھی کہہ دی اور کہا کہ مین آپ لوگون سے بھی کہتا ہون کہ آپ لوگ بھی اپنے مال و اسباب و ناموس کو میرے ہمراہ کردین جب کوئی ایسا وقت پڑیگا تو مین اُنکو اپنے ہمراہ لیکر نکل جاؤنگا اور جن صاحب کا جی چاہے میری ہمراہی قبول کرین اور جنکا جی چاہے وہ یہین قیام کرین مین کسی پر زور و ظلم نہین کرتا ہون اور نہ یہ کہتا ہون کہ ضرور اپنے ناموس کو میرے ہمراہ کرین مین صرف اُنکی حفاظت و آبرو بچالینے کے لیے کہتا ہون یہ سنکر سب نے اُسکی دعا و ثنا کی اور اُسکی عقلمندی و دانائی کی تعریف کی اور عرض کیا کہ خدا وہ دن نہ لائے کہ ہمارے بادشاہ کو شکست نصیب ہو ہماری یہ دعا ہی کہ وہ ظفریاب ہوکر آئین مگر ہان یہ امر جو آپنے فرمایا تو ہمکو بدل و جان قبول و منظور ہی ہم اپنے اہل و عیال و متاع و مال کو آپکے سپرد کیے دیتے ہین اگر خدانخواستہ ایسا وقت آگئے تو آپ خوش سے اُنکو اپنے ہمراہ لیجائیگا اُسوقت ہم مین سے جسکا جی چاہے گا وہ آپکے ہمراہ چلے گا یہ سنکر اُس لڑکے نے ان سب کی اُسوقت بہت تعریف کی اور اُنکو رخصت کیا وہ لوگ اپنے گھرون پر گئے اور تمام مال و اسباب و زر و جواہر بار کرکے اور اپنے ناموس کو لیکر اُسکے پاس آگئے اور اُسکے سپرد کرکے چلے گئے تھے مگر کچھ لوگ ایسے تھے کہ اُنھون نے اسپر عمل نہین کیا تھا وہ اُسیطرح شہر مین مقیم رہے جب وہ یہ سب بندوبست کر چکا تھا تو چند ہرکارے اُسنے واسطے خبر کے مقرر کیے تھے کہ وہ دم بدم کی خبر لائین یہان تک خبرین آنے لگین پہلے یہ خبر آئی کہ بادشاہ نے بیرون شہر قیام کیا بعد اُسکے خبر آئی کہ لشکر حریف آیا پھر خبر آئی کہ طبل جنگ بجا اور مقابلہ ہوا سرداران لشکر اسلام گرفتار ہوئے پھر دوسرے دن یہ خبر آئی کہ طبل جنگ بجوایا گیا کل پھر مقابلہ ہوگا دوسرے دن کے مقابلے کی خبر آئی کہ آج پھر مقابلہ ہوا اور تمام سرداران لشکر اسلام گرفتار ہوگئے ابھی تک یہ خاموش ہی خبرین سن رہا ہی ہرکارے دمبدم آکر خبر دیتے ہین ڈانک بیٹھی ہوئی ہی لحظہ و پل پل کی خبر مل رہی ہی یہان تک کہ یہ خبر آئی کہ بہرام شاہ بھی گرفتار ہوگیا اب اِسکو فکر ہوئی اُسنے محل مین جاکر حکم دیا کہ سب تیار رہون تقدیر برگشتہ ہوگئی مقدر پلٹ گیا ہم تباہ ہوگئے اس گھر پر تباہی آئی بھائی صاحب اسیر ہوگئے اب کوئی دم مین حریف شہر مین آتا ہی سب بہت جلد تیار رہون تاکہ مین تم سب کو لیکر نکل جاؤن اُسی اثنا مین چند رئیسان شہر مین سے بھی حاضر ہوئے جنکو کہ جلنا تھا اُدھر یہ حکم تیاری سفر دیکر باہر آیا کہ ہرکارے نے آکر خبر دی کہ اب جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی یہان تک کہ ہرکارون نے خبر دی کہ اہل اسلام نے شکست کھائی فرار بر قرار لیا اب حریف پڑاؤ لوٹ رہا ہی کوئی دم مین داخل شہر ہوتا ہی یہ خبر پاتا تھا کہ وہ گھبرا گیا تمام ناموس کو سوار کراکے قبل داخل ہونے ارژنگ کے مع زر و جواہر و سپاہ و ناموس کے مع چند اہل شہر کے دوسرے دروازے سے نکلکر ترکستان کو روانہ ہوا اب اِسکا بھی حال آئندہ بیان اور تحریر ہوگا یہان تمام عمارت و خزانہ شاہی

خالی ہو فی روح کی قسم ہے تو ایک چڑیا بھی نہین ہی اور وہ مقامات شاہانہ ہو کا مقام معلوم ہوتے ہین
اور از قسم زر و جواہر ایک خرمہرہ بھی نہین ہی اور نہ اُسنے چھوڑا ہی سب اپنے ہمراہ لے گیا ہی اسواسطے
کہ حریف اسکر تمام محل و عمارت بین سناٹا پائے ہو کا مقام ہو رہا ہی ایسی حالت ہی کہ انسان کو
وہان جاتے ہوئے خوف معلوم ہو اور دولت پر خاک اڑ رہی ہی نہ کوئی حاجب ہی نہ دربان خزانے
مین بجاے زر و جواہر کے کنکر پتھر ہین یہان کا تو یہ حال ہی اب سنیے کہ اس عرصے مین ارژنگ
داخل شہر ہوا تھا جیسا کہ قبل مین تحریر ہوا اور بیان ہو چکا ہی کہ حکم قتل عام دیا تھا اہل شہر کی
فریاد و فغان سے امان دی اور آپ خود طرف عمارت شاہی کے چلا تھا یہان تک کہ وہان آکر
پہونچا یہان آکر تماشا دیکھا کہ سناٹا پڑا ہوا ہی سوائے یاس و حسرت کے وہان کوئی رہنے والا
نہین معلوم ہوتا ہی کچھ زاغ و زغن دیوارون و درختون پر بیٹھے ہین انسان کا تو نام نہین ہی
سب دروازے ایوان شاہی و محلات رنگا رنگ کے کشادہ ہین نہ کوئی چوبدار نہ محلدار نہ حاجب
نہ دربان نہ خدمتگار نہ غلام ہی عجب عالم ہی تمام محل ویران ہی یہ اس واقعے کو دیکھکر تخت پر سے
اترا مع اپنے سردارون کے ایوان شاہی مین آیا اسکو بھی ویران پایا اندرون محل گیا تمام
محلون کو خرابہ پایا باغ کو تاراج یہ دیکھکر اپنے ہمراہیون سے کہنے لگا کہ یہ کیا سامان ہی یہان تو کوئی
نہین ہی ناموس بہرام مین سے کیا بہرام قبل سے انکو کہین روانہ کر گیا تھا ارے کچھ مال و اسباب
بھی چھوڑا بڑی غفلمندی کر گیا کوئی جا کر خزانہ تو تلاش کرے تاکہ معلوم ہو کہ خزانے مین
بھی کچھ ہی یا نہین ہی سختگان نے کہا کہ اس سے تو ثابت ہوتا ہی کہ کچھ خزانے مین بھی نہوگا ارژنگ
نے کہا کہ اچھا تلاش تو کرو یہ تو ہم بھی جانتے ہین دوسرے کوئی جا کر ہمارے لشکر سے فرش وغیرہ
لائے کہ ہم یہان راحت سے بیٹھین کل سب انتظام و بندوبست ہوگا کچھ خادم وغیرہ تو فرش لینے
کو گئے کچھ خزانہ تلاش کرنے لگے تو ان یہ تدبیر کر گیا تھا کہ جب تمام روپیہ و اشرفی و زر و جواہر
خزانے سے نکال کر بیچا چکا تھا تو خزانہ خالی ہو گیا تھا اسمین کنکر پتھر رکھوا کر قفل دے دیا تھا
اور اُسپر ایک کاغذ لکھکر لگا دیا تھا کہ این خزانہ بہرام شاہ خاور نے اُسپر بہرام شاہ کی مہر
کر دی تھی جب ملازم تلاش کرتے اُدھر پہونچے تو دیکھا کہ ایک دروازہ بند ہی اُس مین
بہت بڑا قفل لگا ہوا ہی اور اُس قفل پر کاغذ لگا ہی اُسپر وہی عبارت تحریر ہی جو کہ مذکور
ہو چکی ہی ملازم دیکھکر ارژنگ کے پاس آئے تمام واقعہ بیان کیا یہ سنکر ارژنگ وہان سے
چلا اور اُسطرف سے آکر راہ مین سختگان سے کہا کہ یہ واقعہ میری سمجھ مین نہین آیا کہ یہ خزانہ
یہان کیون رہنے دیا اسکا کیا سبب ہی جبکہ تمام مال و اسباب و ناموس کو روانہ کر دیا تو اسکو
کیون نہ روانہ کیا میری عقل مین نہین آتا ہی سختگان نے کہا کہ میری راے مین یہ آتا ہی کہ شاید
بہرام نے یہ خیال کیا ہو کہ اس خزانے کو رہنے دو جب ہم قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرینگے تو اسکو
صرف کرینگے اس سبب سے یہ خزانہ یہان رہنے دیا ارژنگ نے کہا کہ تمھاری راے بہت
ٹھیک ہی یہی معلوم ہوتا ہی دوسرے سردار نے کہا کہ میری راے یہ کہتی ہی کہ بہرام نے کسی کو
یہان سے روانہ نہین کیا بلکہ سب کو چھوڑ گیا ہی جبکہ آپ داخل شہر ہوئے ہین اسوقت مین
کوئی عزیز اُسکا یہان نہ تھا وہ یہ سب مال و اسباب لیکر اور ناموس کو بھی اپنے ہمراہ لیکر
یہان سے روانہ ہوا ہی جلدی مین یہ خزانہ چھوٹ گیا بہرام شاہ کبھی ایسا نہ تھا کہ ناموس کو روانہ

کر دیتا قبل سے اسکو تو اپنی فتح کی امید تھی یہ خاص اقبال خداوند تھا جو اُسپر ظفر پائی ورنہ کسی نے
اِن لوگون پر ظفر پائی ہی ارژنگ نے کہا کہ یہ رائے بھی ٹھیک ہی بہرطور جو کچھ ہو یہ خزانہ میرا تمامیرے
لیے چھوٹ گیا ہی اِس سفر مین میرا روپیہ بھی بہت صرف ہوا ہی اُسکا معاوضہ ملگیا یہ گفتگو کرتا ہوا اُس
مقام پر آیا ایک خادم سے کہا کہ اِس قفل کو توڑ ڈالو اُسنے قفل کو گرز سے توڑا دروازہ بھی
اُسکے ساتھ ٹوٹ کر گر پڑا اب جو دیکھا تو ایک زینہ نظر آیا اور اُسکو بہت صاف و شفاف پایا اور
تاریکی بہت پائی ارژنگ نے حکم دیا کہ روشنی لاؤ خدمتگار دوڑکر روشنی لایا ارژنگ
بہت خوش ہی کہ بہت بڑا خزانہ ہاتھ آیا جب روشنی آئی ارژنگ و سخنگان و چند سردار
مثل اسلم و ویلم کے اُس دروازے مین آئے اور بذریعہ اُن پھولون کے دوسرے دروازے پر
پہونچے مگر یہ دیکھا کہ کیا کیا عمدہ اور نفیس نقش و نگار اُنکے در و دیوار پر بنے ہوئے ہین کہ جنکو دیکھکر
انسان کی بھوک پیاس جاتی رہے یہ سب کے سب اُس نقش و نگار کو دیکھتے ہوئے دوسرے
دروازے کے پاس آئے اب جو دیکھا تو اُسکو بھی مقفل پایا مگر گچھا کنجیون کا کھونٹی پر لٹکا ہوا دیکھا
اُسکو اُتار کر جو دروازے کا قفل کھولا تو کیا نظر پڑا کہ ایک دالان بہت وسیع ہی اُسمین تمام
صندوق آہنی چھت مین لٹکے ہوئے ہین یہ دیکھکر ارژنگ اُچھل پڑا مارے خوشی کے پھولون
نہ سماتا تھا فرط خوشی سے چہرہ لال تھا حکم دیا کہ اِن صندوقون کو اُتارو لوگون نے صندوق
اُتارے جب سب صندوق اُتر آئے تو اُنکو اُن کنجیون سے کھولنا شروع کیا یہ تو معلوم نہ تھا کہ
یہ کنجیان اُنھین کی ہین مگر صرف استحان کے واسطے کہ شاید یہی کنجیان اُنکی ہون موافق رائے کے
وہی کنجیان نکلین اتبو صندوق کھولنا شروع کیے جس صندوق کو کھولا اُنمین کنکر پتھر پرانے جوتے
جانورون کے استخوان کچھ لتاڑے حیض دیکھے جسکو دیکھکر سبکے ہوش جاتے رہے سخنگان
نے کہا کہ دیکھا آپنے یہ خزانہ ہی جو کہ بہرام شاہ آپکے واسطے چھوڑ گیا تھا مین خود حیران تھا کہ یہ
کیا ماجرا ہی کہ یون خزانہ چھوڑ دیا یہ سبب تھا واہ کیا خوب جوتے مارے ارژنگ یہ
دیکھکر بہت شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ ای ارژنگ یہ کیا غضب ہوا اہل اسلام واقعی بڑے
غضب کے ہوتے ہین کوئی بات اُنکی عقلمندی سے خالی نہین ہوتی ہی ہمنے کتنا بڑا دھوکا کھایا خیر یہان
خزانہ نہین ہاتھ آیا تو اور کسی ملک مین ہاتھ آئیگا اتبو ہمنے ملک گیری پر کمر باندھی ہی ہمکو تو لوٹ
مین بہت کچھ ملگیا یہ کہکر باہر آیا اِس عرصے مین یہان خادمون نے فرش لاکر بچھا دیا تھا یہ آکر
اُس فرش پر بیٹھا اِسنے حکم دیا کہ تمام شہر کے محلی کوچے خون و لاشون سے صاف کیے جائین
کل ہم شہر کی سیر کرینگے اور چارچی چارچ دے کہ کل ہم دربار کرینگے جسکو جو کچھ عرض کرنا ہو آکر عرض کرے
تین دن تک ہم سبکی سُنینگے بعد تین دن کے پھر جو کوئی عرض کریگا اُسکی سماعت نہوگی یہ حکم قطعی ہمنے
جاری کیا ہی یہ حکم دیکر کہا کہ بلاؤ ساقیان سیمین ساق کو کہ آکر شراب بلائین اور بلاؤ مطربان
خوش آواز کو کہ آکر گانا سُنائین کیونکہ آج دو شبانہ روز ہوئے ہین کہ نہ تو ہمنے
شراب پی ہی اور نہ گانا سُنا ہی یہ حکم دینا تھا کہ فوراً ساقی کشتی شراب کی و قاب کباب
کی لیکر حاضر ہوا جام بادۂ ناب سے لبریز کر کے حاضر کیا ارژنگ اُسکو لیکر پی گیا اتبو
ساقی نے دورا باندھ دیا جسقدر لوگ وہان موجود تھے سب کو ایک ایک دو دو جام
دیے جب دماغ سب کا بادۂ ناب سے گرم ہوا تو ارژنگ نے حکم رقص شروع ہونیکا

دیا ایک مطربہ پیشوا زیبہنکر روبرو سبکے استادہ ہوئی سازندون نے ساز ملایا وہ گت ناچی بعد
اسکے یہ غزل گائی غزل

راہ پر آئین ذرا حضرت واعظ کیونکر	وصل کرے وہ کسیطرح سے منظور نہین	شاد و اداس ہر ہوتا دل رنجور نہین
ناز بیجا تو اٹھے گا کبھی ای حور نہین	سامنے اینکے رکھا نسبت رنگو نہین	ہی طبیعت مری نازک سمجھے دلمین
سرو کو کبا مین نظر بھر سکے چمن مین دیکھون	سامنے آنکھون کے ہی وہ قدر پر نور نہین	خون بھری تیغ ہی کس کس کا گلا کاٹیگی
صاف عشاق کا دل لیکے مکر جاتا ہی	تجسا چالاک کوئی ای بت مغرور نہین	ہجر کی رات بھی ہوتی ہی بلا کی ہمسر

اس غزل کو وہ مطربہ خوب خوب بنا کر گائی اور ایسا بنایا کہ اہل محفل دنگ ہو گئے ہر ایک کے منہ سے صدائے آہ اور واہ نکلنے لگی سبکی نوبت بجنون ہو گئی خصوصاً ارژنگ کی تو یہ حالت ہوئی کہ آنکھون سے آنسو نکل رہے تھے زبان پر یہ صدا تھی کہ ای حور وش تو کیا خوب یہ غزل گائی کیا کہنا دل کو پائمال کر ڈالا یہ کہتا جاتا ہی اور انعام دیتا جاتا ہی اور کہتا ہی کہ ذرا پھر اس غزل کو کہنا اسنے پھر وہی غزل شروع کی ایکی اور طرح سے گائی اسکے گلے مین بالا جو کہ سروار بد کا تھا اسکو انعام مین زیادہ بہت خوشی ہوئی اور ایک غزل گائی وہ غزل یہ تھی غزل

دلکو سنبھالیے کہ مین ناوک فگن ہوا	نالہ مرا رقیب کے منہ کا سخن ہوا	جوش جنون نے ساتھ دیا جوش حسن کا
نکلے ادھر نقاب ادھر پیرہن ہوا	اقرار وصل منہ سے نہ نکلا کسیطرح	اپنے دہن سے تنگ دہنچہ دہن ہوا
آئینہ دیکھ دیکھ کہ دیکھو گا کیا کہان	تمکو بھی تو یقین ہو کہ پیدا دہن ہوا	کوسون تک اٹھے پانون چلا آہ مین اثر جب
جب تک مری نظر سے نہ پنہان نہان ہوا	ای عندلیب تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا	دل داغ کھا کے کچھ نہ ہوا تو چمن ہوا
جب وہ کلام کرتے ہین منہ چومتی ہی غلط	اٹھتی ہین انکلیان کہ دہن پیدا دہن ہوا	جس لب کو صرف وعدہ ترا کٹ گیا ہے بارہا
سنتا ہون آج مین کہ وہ تو بت شکن ہوا	ہاتھ سے جو بچے تری بانون سے مر گئے	چٹکی مین تھا جو تیرہ طلب پر سخن ہوا
دو اور ہین جو بیٹے ہین سو تم کو دیکھکر	آتی رہی بہار مین تو بہ شکن ہوا	پھیرا ہوا ای جنون اسے تو لے تو جان لے
تیرے گلے کا ہار مرا پیرہن ہوا	لکھا ہوا ہی پیر مغان کی کتاب مین	لاکھون نہین داغ ایک ہی تو بہ شکن ہوا

جب وہ یہ غزل بھی گا چکی تو کوئی رات بھی قریب پہر بھر کے آئی تھی ادھر خادمون نے برائے آرام سامان شب مہیا کیا تھا کیونکہ وہان تو کوئی چیز نہ تھی بالکل محل ویران تھا یہانتک کہ جب رات پہر بھر اسی شغل مین اسکو گذری اب اسکو کچھ غنودگی سی معلوم ہوئی اسنے برخاست کا حکم دیا اور آپ جا کر جہان ملازمون نے فرش وغیرہ کیا تھا لیٹا چونکہ تھکا ہوا تھا سو رہا ادھر ہر ایک اپنے اپنے بستر پر آیا سب کے سب خواب غفلت مین مبتلا ہوئے ادھر جب اسنے حکم دیا تھا کہ یارجی تمام شہر مین چارج دے کہ جسکو جو کچھ عرض کرنا ہو وہ صبح کو آکر عرض کرے بموجب انکے کہنے کے چارجی نے چارج دیا یہان وہ جو امیر اسکے پاس گئے تھے اور امن سے کہکر قتل عام موقوف کرایا تھا اپنے گھرون پر آئے اور تمام امرائے شہر کو جمع کیا اور باہم صلاح کی کہ آپ کیا کرنا چاہیے کیونکر اس سے جان بچے کیونکہ یہ گبر سوال ترک اسلام کا کرتا ہی اگر ہم قبول نہین کرتے ہین تو وہ سب کو قتل کر ڈالے گا اگر قبول کرتے ہین تو مرتد ہوتے ہین اس مین آپ لوگون کی کیا رائے ہی آج تو یہ کہکر ہمکو ایک شب کی مہلت لی ہی دیکھیے اس پہلی شرط بیان کردی کہ آپ ظلم نکرین قتل عام سے دست بردار ہون بموجب ہماری خواہش

کے اُسنے قبول کیا قتل عام موقوف کیا شہر مین امن ہوا دوسری شرط کی بابت ہمنے کہا کہ ہم کل دربار مین بیان کرینگے اگر آپ قبول فرمائین گے تو ہم بھی اپنا مذہب ترک کرینگے یہ صرف اُسوقت کی بلا کا دفع کرنا تھا مگر اب صبح کو کیا تدارک کرین جو جان بچے اور مذہب بھی نہ جائے اُن لوگون نے کہا کہ یہی راے ہی کہ کل صبح کو ہم سب ملکر دربار مین چلین اور اُس سے بیان کرین کہ دوسری شرط ہماری یہ ہی کہ ہم آپکا مذہب اُسوقت قبول کرینگے جبکہ آپ شاہزادہ بدیع الملک اور رستم ثانی کو گرفتار کرلین گے یا قتل کرینگے اور تمام ملکون پر اپنا قبضہ کرلین گے اور وہ سب آپکا مذہب قبول کرینگے ہمکو بھی اُس حالت مین کوئی عذر نہوگا اگر اُسنے منظور کرلیا تو خیر ورنہ تقیہ کرینگے مذہب تو نہ ترک کرینگے جب سبکی یہ راے قرار ہوگئی اور سب مین باہم قرار یہ ہوا کہ صبح کو چلینگے یہ کہکر ہر ایک اپنے اپنے مکان کو روانہ ہوا اور جاکر سو رہا یہان وہ وقت آیا کہ نور سحر نے اپنا رخ حجاب شب سے باہر نکالا اور تمام عالم کو منور کیا مہر منور فلک چہارم پر جلوہ گر ہوا لیلی شب پردہ روز مین بسبب شرم وحیا کے پنہان ہوئی مؤذنون نے مساجد مین اذان دی ہر ایک بیدار ہوا وضو کرکے نماز پڑھی اب وہ لوگ جو کہ شب کو صلاح کرگئے تھے وہ اپنے اپنے گھرون سے فراغت کرکے اُس مقام پر آنے لگے جہان کا وعدہ ہوا تھا کہ یہان جمع ہوکر اُس دربار مین جائینگے اُدھر ارژنگ کے ملازمون نے بیدار ہوکر اُس دربار کو آراستہ کیا کہ جہان بہرام شاہ غاوری حکمرانی کرتا تھا سب اُسکے اہل دربار حاضر دربار ہوکے نقارہ دربار کا ہوا سنجگان بھی آیا یہان تو یہ بندوبست ہی صرف ارژنگ کا انتظار ہی کہ بیدار ہوکر برآمد ہو اُدھر ارژنگ جو بیدار ہوا تو قصد کیا کہ خادم کو آواز دون اُسکی نگاہ ایک جانب جو جا پڑی تو کیا دیکھتا ہی کہ ایک دروازہ مقفل ہی اور ایک گجھا کنجیونکا بھی لٹکا ہوا ہی یہ آنکھین ملتا ہوا اُٹھا اور برابر اُس دروازے کے آیا آدمی کو بھی آواز نہ دی خود جاکر کنجیان اُتارین اِس سبب سے کسی کو خبر نہ کی کہ شاید یہان بھی مثل گنجینہ صندقون کے کچھ نہ نکلے تو بیکار کی شرمندگی ہوگی یہ خیال کرکے قفل کو کھولا دونون پٹ کھولکر اندر قدم رکھا جیسے ہی قدم اندر رکھا فوراً دونون پٹ خود بخود بند ہوگئے اور ایک تڑاقا ہوا اور غبار بلند ہوا گلے مین کوئی چیز پڑگئی یہ گھبرا گھبرا کر دیکھنے لگا کہ جھٹکا پڑا یہ منھ کے بھل زمین پر آیا کہ کسی نے کچھ منھ پر مارا کہ پھر اسکو ہوش نرہا جب یہ بہوش ہوگیا تو صدا آئی کہ منم طمطراق عیاریون گرفتار کرتے ہین او کافر گمان جاتا ہی میرے ہاتھ سے اب مین تجکو بجا کر ترکستان مین اپنے آقازادے کے پاس قتل کرونگا اور پھر آکر اپنے مالک کو چھڑالے جاؤنگا کیونکہ تونے بہت سر اُٹھایا ہی تیرا سر اب مین ہی خوب کچلونگا او موذی تو بہت بل کھاتا تھا یہ کہکر دو حلقون سے دونون ہاتھ اور دو حلقون سے دونون پاؤن اور دو حلقون سے گردن و کمر اور ایک حلقہ کمند سے گولا لاٹھی کرکے ڈبڑھ گرہ عیاری کی دیکر سینہ پر باندھا اور چادر عیاری مین لپیٹ کر پشتارہ تو الگ رکھا اور کسوت عیاری سے قلم دوات نکالکر ایک پرچہ کاغذ پر یہ تحریر کیا کہ اے کافر دون آگاہ ہو کہ مین تمھارے بادشاہ کو گرفتار کرکے لیے جاتا ہون

اسکو اپنے آقازادے کے پاس پہونچا دون تو پھر آکر اپنے مالک کی رہائی کی فکر کرون
ہوشیار رہنا اسکا بھی خیال رکھنا اگر تمنے میرے مالک کو کسی قسم کی تکلیف دی تو یاد رکھنا
کہ ارژنگ کو قتل کر ڈالونگا اور تم مین سے بھی ایک کو زندہ نہ رکھونگا ہر ایک کو
چن چن کر قتل کرونگا مین عیار ہون تم میرا کچھ نہین کر سکتے ہو اگر میرے مالک کا ایک
رونگٹا بھی کم ہوا تو یقین کر لینا کہ تم مین سے ایک بھی زندہ نہ بچے گا یہ لکھ کر وہ
پرچہ دروازہ کھولکر اسکے سرہانے رکھدیا اور پھر اس دروازے مین اگر اندر سے
دروازہ بند کر لیا اور مہرہ نقب پر اگر پشتارہ اٹھایا اور دوش پر رکھکر اسی نقب
کی راہ سے روانہ ہوا یہان تک کہ دوسرے مہرے پر پہونچا جو کہ صحرا مین تھا شہر سے
پانچ کوس کے فاصلہ پر تھا باہر آیا پشتارے کو تو ایک غار مین پوشیدہ کیا اور
خود پھر اس نقب مین آیا پہونچکر اس مہرہ کو بند کر دیا جو کہ اس کمرے مین تھا جہان سے
یہ اسکو مع فنار کر لایا تھا اس مہرۂ نقب کو بند کر کے پھر باہر آیا اور اس مہرے کو بھی بند
کر دیا اور آپ پشتارہ لیکر طرف ترکستان کے روانہ ہوا اب دیکھیے انکا حال کب
تحریر ہوتا ہی اور یہ گبر ناہنجار رونا بکار کیونکر رہا ہوتا ہی شائقین کو معلوم ہو کہ ایک
عیار بہرام شاہ خاوری کا ٹمطراق نام تھا جبکہ اسنے دیکھا کہ میرا آقا گرفتار ہو گیا
اور جنگ مغلوبہ ہونے لگی تو وہ لشکر سے الگ ہو گیا تھا پہلے تو اسنے بہرام شاہ کی
رہائی کی فکر کی مگر کوئی تدبیر مین نہ بڑی بس وہ اس وقت وہان سے شہر مین آیا
یہان آکر اسوقت پہونچا جبکہ تومان خان خاوری برادر بہرام شاہ خاوری
مع ناموس و خزانہ جا چکا تھا یہان آکر اسکو اسکی خبر ہوئی بہت افسوس کیا فکر
کرنے لگا کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ یہ گبر ہاتھ آئے پس سوچتے سوچتے یہ تدبیر سوچا کہ اسکو
دھوکا دیکر گرفتار کرنا چاہیے جبکہ ارژنگ داخل شہر ہوا تھا یہ بھی اسی فکر مین
اسکے ہمراہ تھا کہ کیونکر گرفتار کرون مگر موقع نہ بن پڑتا تھا کہ قتل عام شروع
ہوا یہ اہل شہر کی حالت پر بہت افسوس کرتا تھا یہان تک کہ سفارش سے
چند اہل شہر کی قتل عام موقوف ہوا تھا ارژنگ طرف ایوان سلطانی کے
گیا تھا تو یہ بھی تبدیل شکل کیے ہوئے اور اسکے ملازمون کی صورت بنے ہوئے اسکے
ہمراہ تھا یہان تک کہ وہ خزانہ وا ہوا تھا جب اسنے اس خزانے کو دیکھا فوراً اسکے
ذہن مین ایک یہ تدبیر آئی تھی پھر اسنے رات کا انتظار کیا تھا یہان تک کہ جب
رات ہو گئی تو پھر اسنے کیا کیا کہ ایک اپنے شاگرد کو اسکے مکان پر سے لایا جو نکہ وہ
یہان رہ گیا تھا باقی کل عیار ہمراہ تومان خان خاوری کے چلے گئے تھے اسنے
اس سے کہا تھا کہ مین عیاری کرتا ہون تو اسقدر کام کرنا کہ جو مین کہون وہ کرنا
بعد اسکے تو بھی ترکستان کو آج ہی مع اپنے اہل و عیال کے چلا جانا کیونکہ اب
یہ شہر رہنے کے قابل نہین رہا ہی اسنے کہا کہ استاد فرمایئے مین کیا کرون اسنے
کہا کہ تو میرے ہمراہ آ وہ اسکے ہمراہ چلا یہان تک کہ وہ اس کمرے مین پہونچا
اسکو اپنے ہمراہ لیکر آیا یہان وہ وقت تھا کہ ناچ گانا ہو رہا تھا ملازم وغیرہ فرش

برائے آرام ارژنگ کے اُس کمرے مین کر رہے تھے یہ بھی اُنھین کے ہمراہ اُس کمرے مین چلے گئے تھے اُسمین ایک کوٹھری تھی مگر وہ بند تھی پہلے ملازم ارژنگ اُسکو کھولکر دیکھ چکے تھے جبکہ فرش کرنے آئے تھے یہان کوئی پہرہ چوکی مقرر نہین کیا گیا تھا بسبب اِسکے کہ کوئی خوف تو تھا نہین جب یہ دونون اُس کمرے مین پہونچے تو دیکھا کہ فرش کیا ہوا ہی اِسنے اُس شاگرد سے کہا کہ تو اِس کوٹھری مین جاکر نقب کھود اور دہانۂ نقب اُس صحرا مین نکال جو کہ جانب شمال اِس ملک کے واقع ہی اور مین اور تدبیر کرتا ہون وہ شاگرد بموجب اپنے اُستاد کے حکم کے نقب کنی مین مشغول ہوا تھا بہت تیز دست دو پہر کے عرصے مین نقب تیار کردی تھی اِدھر اِسنے یہ تدبیر کی تھی کہ تمام کوٹھری مین کل دار وے بیہوشی بچھادی تھی اِس تدبیر اور فکر سے کہ جو کوئی دروازہ کھولکر اندر جاے جب اِسکا پانون اُسپر پڑے تو حباب ٹوٹ جائین غبار اُڑے اور ایک کمند اِس تدبیر سے باندھی تھی کہ جیسے آنے والا اندر آئے اور اُسکا پیر اِس کمند پر پڑے فوراً دروازہ بند ہوجائے اور آپ کمند کے حلقے لیکر ایک گوشہ مین بیٹھا تھا اور وقت کا منتظر تھا جب اُسکا شاگرد نقب درست کرکے اُسکے پاس آیا تھا تو اُسنے اُس سے کہا کہ اِنبو چلا جا اور اِس دروازے کو مقفل کردے اگر میری تدبیر چل گئی تو مین اُسکو گرفتار کرتا ہون کیونکہ وہ گبر اِسی کمرے مین آکر خواب مرگ مین مبتلا ہوگا یقین ہی کہ اُسکو صبح کو گرفتار کرلونگا شاگرد یہ سُنکر فوراً باہر آیا اُسوقت وہ باہر آیا تھا کہ جسوقت وہ نابکار ناچ دیکھکر اور آکر فرش مرگ پر خواب مرگ مین مبتلا ہوچکا تھا اِسنے آہستہ سے دروازہ بند کیا قفل دیکھا کنجیون کا لٹکا دیا اور آپ دبے پانون اُس کمرے مین سے باہر آیا تھا اور کسیکی نگاہ سے بچکر اپنے مکان کو روانہ ہوگیا تھا کیونکہ اُس دن وہان کوئی پہرے چوکی کا بندوبست نہ تھا اِس سبب سے یہ بلا خوف و خطر کسیکی نگاہون سے بچتا ہوا نکل گیا تھا دوسرے سب سورہے تھے کون دیکھتا یہان وہی واقعہ ہی جو کہ طمطراق نے سوچکر سامان کیا تھا اور سوچا تھا کہ جبکہ وقت سحر یہ نابکار اُٹھے گا تو ضرور اِس در کو مقفل دیکھکر کھولے گا اور اندر آئیگا مین گرفتار کرونگا وہی واقعہ ہوا اور موافق اُسکے خیال کے ظہور مین آیا بس اُسنے اُسکو گرفتار کرلیا جیسا کہ قبل مین تحریر کرچکا ہون اور لیکر چلا گیا اب آئندہ اِسکا حال معلوم ہوگا اب یہان کا حال سُنیے کہ جبکہ اُسکو دیر ہوئی تب تو سختگان گھبرایا اور نہایت بیطبیعت کو اِس نابکار کی انتظار ہوا اسلم بن تورج سے کہا کہ کیا سبب ہی جو اب تک خداوند بیدار ہوکر باہر تشریف نہین لائے مین بجکو فکر ہی کہ مزاج اُنکا کیسا ہی اسلم نے کہا کہ کئی روز سے تھکے ہوے تھے رات کو بھی بڑی رات تک ناچ و رنگ دیکھا کیے آنکھ نہ لگی ہوگی اور کیا سبب ہی کیونکہ کسی قسم کا خوف تو ہی نہین جو زیادہ مقام فکر ہو کسی کو حکم دو وہ جاکر بیدار کرے سختگان نے کہا کہ میرا دل خود بخود پریشان ہوتا ہی کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہی کوئی جلدی جاکر خبر لائے یہ کہکر ایک چوبدار سے کہا کہ جو ارژنگ کا زیادہ خیر خواہ تھا وہ اُس سے نسبت بھی کرتا تھا کہ تو جاکر بیدار کردے وہ چوبدار جو اُس کمرے کے قریب آیا دیکھا کہ خادم و خواص ببروان کمرہ اپنے

اپنے عہدے پہ ہوئے استادہ ہین اور دروازے کمرے کے بند ہین اسنے اُنسے کہا کہ
کیا خداوند ابھی تک آرام کرتے ہین بیدار نہین ہوئے ہین اُنھون نے جواب دیا کہ جی ہان
ابھی تک آرام فرما رہے ہین بیدار ہوکر آواز دین تو ہم اُنکی خدمت مین جا دین ہملوگ
اِس سبب سے اندر نہین گئے کہ کہین ایسا نہو کہ خداوند ہمپر خفا ہون ہم جو اُنکو بیدار
کرین تو ہمپر عتاب نازل ہو یہ سُنکر اُس چوبدار نے کہا کہ تم تو یون ہی ڈرا کرو گے دیکھو
مین جاکر جگاتا ہون وہان دربار ہے کب تک سویا کرینگے دربار مین چلکر حکم واحکام جاری
کرین اور بندوبست کرین نیا نیا ملک ہاتھ آیا ہے رعایا یہان سرکش ہے ابھی پورا پورا
قبضہ نہین ہوا ہے اور رعایا نے مذہب اسلام ترک نہین کیا ہے کوئی فساد اٹھ کھڑا ہو تو
بڑا غضب ہو جائے گا اگر ایسی وہ حکومت کرینگے تو ملک گیری کر چکے آرام سے اور ملک سے
اور بندوبست سے بڑا فرق ہے یہ کہکر دروازہ کھولکر اندر آیا یہان پلنگ کو خداوند کے
خیال کرکے دوسرا دروازہ بھی کھولا اب بخوبی روشنی ہوئی دیکھا تو وہان کوئی نہین ہے
حیران ہوگیا کہ یہ کیا ماجرا ہے یہان بھیرون ناچ رہا ہے نہ خداوند ہین نہ اور کوئی ہے خالی
پلنگ پڑا ہے حواس جاتے رہے اُن آدمیون کو آواز دی کہ ای نمک حرامو یہان آؤ
دیکھو تو یہ کیا ماجرا ہے تمھارے باپ کو کون لے گیا وہ تو یہان نہین ہین کیا ہوئے
اور کہان گئے یہ صدا سُنکر وہ ملازم یہ کہتے ہوئے اندر آئے کہ واہ چوبدار میان آپ
ہمکو گالیا دیتے ہین خداوند نے جو زیادہ مُنھ لگایا ہے تو آپکو غرور ہوگیا ہے ہم ایسی نوکری
سے باز آئے کہ آپکی گالیان سُنین ہاتھ بیجا ہے کوئی ذات نہین بیچی ہے اگر یہی حالت ہے
تو ہم لوگ اور کہین نوکری کرینگے ہم ہر ایرے غیرے واعلے کی گالیان نہین سُنین گے آپ
اگر مُنھ چڑھے ہین تو خداوند کے ہین ہمارے روبرو آپ بھی ملازم ہین چونکہ ہم مین
صرف اتنی بات ہے کہ آپ چوبدار ہین کیا ہوا جو ہم بھی برابر سے آپکو جواب دین اور
بڑا کہین یہ صرف خداوند کے خیال سے ہم لوگ خاموش رہتے ہین اور خداوند کی
مہربانی کا پاس کرتے ہین ورنہ اِسکی سزا آپکو ابھی دیتے اور مُنھ بنا دیتے یہ کہتے ہوئے
اندر کمرے کے آئے یہان آکر کیا دیکھا کہ میان چوبدار برابر پلنگ کے استادہ ہین اور
خداوند پلنگ پر سے ندارد ہین پلنگ خالی پڑا ہے یہ دیکھکر اُنکو حیرت ہوئی انبوہ حواس جاتے
رہے وہ غصہ سب رفو چکر ہوکر نیچے کے مقام سے نکل گیا یہ سب کے سب دم بخود ہوکر
رہ گئے سکتے کی نوبت ہوگئی دل مین کہنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہے خداوند کہان گئے اگر سوار
ہوکر کہین جاتے تو ہمکو ضرور معلوم ہوتا آواز دیتے جب سے اِس کمرے مین آئے ہین
باہر نہین نکلے اگر بیتاب وغیرہ کو جاتے تو ہم سے آفتابہ وغیرہ طلب کرتے یہ ماجرا
کیا ہے یہ تو یہ خیال کر رہے تھے یہان تک کہ اُس چوبدار نے اُنکی طرف مخاطب ہوکر
کہا کہ ای نالائقو جلد بتاؤ کہ خداوند کہان ہین اور کون اُنکو لے گیا اگر یہین نہ آتا
تو تم یون ہی باہر کھڑے رہتے اور کہتے کہ ہم نہ بیدار کرینگے وہ آزردہ ہونگے تم
کیسے ملازم ہو کہ اپنے مالک کی خبر نہین رکھتے ہو باوجودیکہ واقف ہو کہ لاکھون
دشمن ہین اُسپر ایسے غافل ہوئے کہ کوئی خداوند کو لے گیا اور تمکو خبر بھی نہوئی دیکھ

تو سہی تمکو کیسا اسلم و ویلم سے کہکر سزا دلواتا ہون کہ تم بھی یاد کروگے انھون نے
اسکا کچھ جواب نہ دیا خاموش کھڑے رہے پھر اُسنے غضبناک ہوکر کہا تو اُس وقت
انھون نے اتنا کہا کہ ہم کیا جانین خداوندکا ہوئے ہم تو یہ جانتے ہین کہ وہ اپنے
باپ و دادا کے پاس کسی کام کو گئے ہونگے کوئی امر اُنکو اُنسے دریافت کرنا ہوگا اور کیا
ہوئے کیونکہ کمرہ اکیلا نہین ہی جب سے وہ آرام کرنے گئے کوئی اندر کمرے کے نہین
گیا وہی تنہا اندر تھے اور ہم لوگ باہر تھے ہمکو خبر نہین کہ وہان جاکر پھر کیا واقعہ اُنپر گذرا
ہمکو اُنکے امور خداوندی مین کیا دخل ہی اُسمین کوئی مصلحت ہوگی یہ جو تقریر انھون نے کی
تو چوبدار بہت برہم ہوا اور کہنے لگا کہ یہ تقریر تم لوگ بیکار کی کرتے ہو ایک نوخلا ہوئی
اُسپر تادم نہین ہوتے ہو اور اُسپر زبان ملاتے ہو تم لوگ بڑے گستاخ ہوگئے ہو اب
یہ بتاؤ کہ خداوند کو کون لے گیا کہان تلاش کرین انھون نے جواب دیا کہ ہم کیا جانین
اب یہ وہی سوال کرتا ہی اور وہ یہی کہتے ہین کہ جس سے ہم واقف نہین ہین اُسکو کیا
بتائین چوبدار یہ سُنکر مغموم باہر کو چلا ایک ملازم نے تکیہ جو اُٹھاکر فرش کو درست کرنا
چاہا تو ایک برچہ کاغذ کا سرہانے سے نکلا اُسنے آواز دی کہ میان چوبدار یہان
آئیے دیکھیے کہ یہ کیا خداوند کے سرہانے سے نکلا ہی ہم جانتے ہین کہ خداوند کہین
گئے ہین اور یہ کاغذ لکھکر اپنے سرہانے رکھ گئے ہین تاکہ آپ لوگ پریشان نہون
جہان وہ تشریف لے گئے ہونگے اِس برچہ کاغذ مین وہان کا نام تحریر ہوگا اور لکھدیا
ہوگا آپ بیکار ہمپر خفا ہوتے ہین یہ سُنکر وہ چوبدار واپس آیا اور وہ کاغذ اُسکے ہاتھ
سے لیکر پڑھنے لگا وہی کل مضمون پڑھا جو کہ قبل مین تحریر ہوچکا ہی صرف اِسقدر
زیادہ تحریر تھا کہ اگر اہل شہر کو تکلیف دوگے یا اُنکو عاجز کروگے اگرچہ تم سات لاکھ
ہو مگر مجکو کچھ پروا نہین ہی مین تم سب کو قتل کرڈالونگا آئندہ تمکو اختیار ہی مین نے
جتا دیا اور یہ نہ کہنا کہ ہمکو آگاہ نہین کیا تھا یہ جو اُسنے اُس برچہ مین تحریر پایا دونون
ہاتھون سے سر پیٹ لیا اور ایک آہ کا نعرہ مارکر رونے لگا کہ کیا کردن بڑا غضب ہوگیا
ہائے خداوند کو بہرام شاہ خاوری کا عیار گرفتار کرلے گیا ہمکو بے آقا کا کرگیا ہم
اب کسکے سہارے جینگے اُن ملازمون نے پوچھا کہ چوبدار صاحب اِسمین خداوند نے
کیا تحریر کیا ہی جو آپ یون بیقرار ہوکر رو رہے ہین یہ جو اُس ملازم نے کہا تو چوبدار
نے برہم ہوکر جواب دیا کہ تم لوگ کیا کانون سے بہرے ہو کہ مین کہہ رہا ہون کہ
خداوند کو بہرام شاہ خاوری کا عیار چرا کرلے گیا اور تم نہین سُنتے ہو مین کیا کردن
یہ جو چوبدار نے کہا اِسکے ہوش جاتے رہے سبکے سب چیخین مار کر رونے لگے چوبدار
وہان سے وہ برچہ لیے ہوئے دربار مین آیا مگر یہ حالت تھی کہ اشک غم آنکھون سے
بہتے جاتے تھے زبان پر ہائے خداوند تھا وہ برچہ ہاتھ مین تھا یہ جو حال سخنگان
نے دیکھا آواز دی کہ کیون میان چوبدار کیا ہوا یہ کیون حالت بنالی ہی کیون
خیر تو ہی خداوند کا مزاج تو اچھا ہی اُنکو بیدار کر آئے کیا خداوند کچھ تمپر بیدار کرنے سے
خفا ہوئے تھے اُسنے یہ سُنکر برہم ہوکر جواب دیا کہ واہ ملک جی آپکی بھی کیا باتین ہین

آپ تو یہان بیخبر بیٹھے ہین وہان خداوند کو کوئی چرا کرلے گیا ہمکو خبر بھی منھوائی لیجیے یہ پرچہ دیکھیے یہ کہکر آگے بڑھکر پرچہ سختگان کے ہاتھ مین دیا اُسنے لیکر اُس پرچہ کو پڑھا جو مضمون کہ اُسمین تحریر تھا اُس سے آگاہ ہوا پرچہ پڑھکر رنگ چہرۂ سختگان کا متغیر ہوگیا اُسنے وہ پرچہ ہاتھ مین ویلم کے دیا اُسنے بھی پڑھا اور اسلم کو دیدیا وہ پڑھکر خاموش ہورہا اسیطرح سے ہر شخص اُس پرچے کو پڑھتا ہی اور خاموش ہوجاتا ہی حیرت کا جوش ہوجاتا ہی عالم یاس وحسرت ہی ہر ایک کو فکر ہی کہ یہ کیا واقعہ ہی کیسا خوشی مین رنج ہوا اب کیا کرنا چاہیے کیونکہ یہ شہر نیا نیا فتح مین آیا ہی اگر یہان کی رعایا کو معلوم ہوگا کہ ہمارا افسر گرفتار ہوگیا اور ہم بے سردار ہین تو وہ سرکشی کرینگے کبھی اطاعت نہ کرینگے سختگان نے ویلم سے کہا کہ اب کیا تدبیر ہو کسی کو برائے خبر خداوند ترکستان کو روانہ کرو اور خود یہان مقیم رہو بہرام شاہ خاوری وغیرہ کا دربار نہ سمجھا جائے جب خداوند آئینگے تو دیکھا جائے گا کہین ایسا نہو کہ ہم یہان بہرام شاہ و اہل شہر پر زیادتی کرین اور وہ وہان خداوند کو قتل کرڈالین تو ہم بیکار رہجائین پھر کسکے بھروسے پر لشکر کشی کرینگے اور کسکو اپنا سردار تصور کرینگے بہتری رائے یہ ہی کہ گوجر سخت منظر جو کہ عیار ہی خداوند کا اُسکو برائے رہائی خداوند روانہ کرین کہ وہ جاکر خداوند کو رہا کرلائے اور یہان ہم یہ مشہور کردین کہ خداوند سخت علیل ہوگئے ہین پندرہ بیس دن دربار نہ کرینگے جسطرح رعایا شہر کی مقیم تھی سابق مین اُسی طور سے آباد رہے ابھی کوئی حکم جدید نہ دیا جائے گا تاوقتیکہ خداوند نہ تندرست ہولینگے اور چارجی بھی یہی چارج تمام شہر مین دیدے اور یہ بھی کہدے کہ ابھی ہمکو کسی کے مذہب وغیرہ سے سروکار نہین ہی تاوقتیکہ کوئی حکم خداوند نہ جاری کرین جہان تک ممکن ہو اس واقعہ کو اپنے لشکر سے بھی پوشیدہ کرو اور اہل شہر سے بھی اگر انکو یا اُنکو خبر ہوجائیگی تو تمام لشکر مین انتشار ہوجائیگا فوج بیدل ہوگی اہل شہر سرکشی کرینگے ویلم و دیگر اہل دربار نے کہا کہ یہ رائے تمھاری بہت خوب ہی اچھا گوجر کو طلب کرکے روانہ کرو شہر مین ڈھنڈھورا پٹوادو جب یہ رائے قرار پاچکی اُسوقت سختگان نے حکم دیا کہ گوجر عیار کو بلالاؤ چوبدار گوجر کو بلانے گیا اس عرصے مین چوبدار نے آکر عرض کیا کہ تمام امیران شہر در دولت پر حاضر ہین بار یابی چاہتے ہین کہتے ہین کہ ہمکو کچھ عرض کرنا ہی سختگان نے یہ سُنکر ویلم کی جانب دیکھا اُسنے کہا کہ چورائے ہوئی ہی وہ اُنکو بلاکر کہو سختگان نے چوبدار سے کہا کہ اُنکو دربار مین بھیجدو وہ باہر آیا اُن امیران شہر کو یہ کہکر اندر روانہ کیا کہ تشریف لے جائیے ملک جی یاد کرتے ہین وہ سب کے سب اندر آئے سب نے بطور اہل اسلام سلام کیا سب کو کرسیان بیٹھنے کو ملین یہ سب کے سب سلام کرکے بیٹھ گئے جب وہ بیٹھ لیے تو سختگان نے اُنسے کہا کہ آپ لوگون نے کیون زحمت فرمائی ہی بیان فرمائیے اُنھون نے جواب دیا کہ ایک تو ہمنے کل وعدہ کیا تھا کہ کل ہم دربار مین آکر اپنی دوسری شرط بیان کرینگے اور جو کچھ کہ عذر ہمکو بابت تبدیل مذہب کے ہوگا وہ عرض کرینگے دوسرے کل تمام شہر مین ارژنگ شاہ نے بذریعہ چارجی کے چارج دلوایا تھا کہ جسکو جو کچھ عرض کرنا ہو وہ آکر عرض کرے

کہ ہم تین دن تک اسکی فریاد سینگے بعد تین دن کے جو حکم جاری کیا جائیگا وہ منسوخ
ہوگا بدین سبب ہم سب کے سب حاضر خدمت ہوئے ہین کہ جو ہمکو عرض کرنا ہی وہ
ہم عرض کرین ورنہ پھر سماعت نہوگی بادشاہ سلامت کہان تشریف رکھتے ہین کیا آج
دربار نہ کرینگے اگر ارادہ دربار کرنے کا نہ تھا تو کیون تمام شہر کو تکلیف دی اور بیکار
ہمکو بھی زحمت دی یہ جو اُن لوگون نے کہا گو سب کو بہت ناگوار ہوا مگر بمصلحت وقت
اسکا جواب مناسب نہ سمجھا کہ دیا جائے سنتگان نے کہا کہ واقعی آپ لوگون کو زحمت ہوئی مگر
عالم مجبوری ہی کیا کیا جائے خداوند شب کو بہت علیل ہوگئے ہین کہ اب تک انکو ہوش
نہین اب جب تک تندرست نہ ہولین گے تب تک کوئی حکم و احکام نہ جاری ہوگا آپ
لوگ باطمینان تمام اپنے اپنے گھرون مین تشریف رکھین جب انکو صحت ہو جائیگی تو اسوقت
آپکو اطلاع دیجائیگی ہم لوگ انکی علالت سے بہت پریشان ہوئے ہین ہم برائے اطمینان
خلائق ڈھنڈھورا پٹوائے دیتے ہین کہ سب اطمینان سے اپنے گھرون مین رہین کسی کو کسی
قسم کی تکلیف نہوگی نہ کوئی آنپر ظلم کریگا وہ لوگ یہ تقریر سنکر سنکرائے انمین ایک بڑا ظریف
تھا ہنسکر کہنے لگا کہ یہ کیسے خداوند و خدا ترا دے ہین کہ جنکو اپنے پیچھے کی خبر نہین کہ ہم
کیا کرتے ہین اور کیا ہوگا یہ کیسی خدائی ہی کہین آج تک یہ بھی سنا ہی کہ خدا علیل ہوگیا ہو
اب اسکا علاج ہوگا وہ تو خود سب کو شفا دیتا ہی یہ کیسے خدا ہین جو خود اپنی تندرستی
کا علاج نہین کرسکتے ہین واہ رے خدا کیا خوب خداوند ہین بموجب این مثل۔ مثل
گر ہمین مکتب و این ملا ↓ کار طفلان تمام خواہد شد ↓ اگر ایسی حکومت و خدائی
معاذ اللہ کرینگے تو بندے کیون زندہ رہنے لگے بندون کو کیونکر شفا ہوگی جو خدا اپنے
حال سے خود واقف نہین ہی وہ بندون کی کیونکر خبر رکھے گا واہ آپ لوگ کیا اچھے خدا کی
پرستش کرتے ہین اسپر مزہ یہ ہی کہ ہمکو بھی ترک مذہب کی ترغیب دیتے ہین یہ تقریر
سنکر اسکے ہمراہی بہت ہنسے لیکن اہل دربار کو بہت برا معلوم ہوا مگر کیا کرتے مجبور
تھے کیونکہ آنکو دو امرون کا خوف تھا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ لوگ خداوند کے جوری
جانے سے آگاہ ہوکر ہمپر دباؤ ڈالین تو بڑی خرابی ہو کیونکہ ابھی کامل طور سے بندوبست
نہین ہوا ہی ایسا نہو کہ لڑکر اپنے سردار کو رہا کرلین دوسرے عیار مہرام شاہ
کی تجویز کا خیال تھا کہ اگر ہم انپر کچھ سختی کرینگے تو وہ خداوند کو قتل کرڈالے گا ان سب
امرون سے وہ لوگ خون کے گھونٹ پیکر خاموش رہ گئے صرف اسقدر کہا کہ اب آپ
لوگ تشریف لیجائین جب خداوند تندرست ہولینگے تو آپ پھر یہ سوال اُنسے کر لیجئے گا
ہم اسکا آپکو کیا جواب دین وہ لوگ فوراً یہ سنکے ہنستے ہوئے اٹھے اور باہر آکر اپنے اپنے گھرون
کو چلے راہ مین ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر کوئی بھی خاندان بہرام شاہ سے یہان ہوتا
تو ہم اسکو بادشاہ کرکے اور ان سب کو مار کر نکال دیتے اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ کل
کیون نہ نکال دیا تو اسکا یہ جواب ہی کہ کل ہم غافل تھے حالت غفلت مین وہ لوگ
داخل شہر ہوئے ورنہ یہ بھی محال تھا کہ بون شہر بلا جنگ عظیم اُنکے قبضے مین آتا جب تک
ہزارون جانین نہ تلف ہوئین یہ گفتگو کرتے ہوئے ہر ایک اپنے اپنے مکان کو گئے

یہان بعد جانے آن لوگون کے ویلم نے کہا کہ اے سنگدلان جلدی شہر مین اس خبر کو منتشر کرا دو کہین ایسا نہو کہ کوئی اور آوے اور وہ بھی ایسی تقریر کرے اور ہمکو بھی غصہ آجاوے ہم اسکا کچھ جواب دین تو بیکار کا فساد ہو سنگدلان نے اسیوقت بلاکر چارجی کو حکم دیا کہ تمام شہر مین بذریعہ ڈہل کے خبر دے اور حکم پہونچا دے کہ سب لوگ اپنے اپنے گھر مین اطمینان بیٹھے رہین کوئی دربار مین نہ آئے خداوند دربار نہ کرینگے انکی طبیعت کچھ علیل ہو گئی ہی جب صحت ہو گی تو امیران شہر کو طلب کرکے جو انکو حکم دینا ہو گا وہ حکم دیدینگے اب اہل شہر پر کسی کا ظلم نہو گا اور نہ جبر و جور ہو گا سب اہل پیشہ اپنے کاروبار مین مصروف ہون دوکاندار دوکانین کھولین چارجی حکم پاکر باہر آیا اور ہر گلی کوچہ مین جاکر بذریعہ ڈہل کے حکم پہونچایا اہل شہر کو اطمینان ہوا سب اپنے کاروبار مین مصروف ہوئے ادھر بموجب حکم ارژنگ کہ وہ کل حکم دے چکا تھا تمام شہر لاشون اور خون سے پاک کیا گیا یہان دربار مین بموجب طلب سنگدلان گوجر حاضر ہوا اسکو تنہائی مین لاکر ویلم و اسلم و سنگدلان نے کہا کہ تو ترکستان کو جا وہان خداوند کو جیا رہبرام شاہ خاوری گرفتار کرکے لے گیا ہی تو جاکر کسی نہ کسی تدبیر سے رہا کر لا اب یہ کام تیرا ہی گوجر اسیوقت سلام کرکے اس طرف کو روانہ ہوا یہ تو ادھر کو جاتا ہی کہ اسکا حال پھر تحریر ہو گا اب یہان یہ لوگ اس انتظار مین ہین کہ گوجر خداوند کو رہا کرکے لے آئے تو شہر کا بندوبست کیا جائے انکو تو اس حال مین چھوڑا جاتا ہی اور اہل شہر کو باطمینان اپنے اپنے کامون مین مصروف رکھا جاتا ہی

لیکن اب کچھ حال طمطراق عیار کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ جو ارژنگ کو گرفتار کرکے لیکر چلا تھا تو جب بہت دور نکل گیا تو اسکو راہ مین یکایک خیال آیا کہ ایسا نہو کہ وہ حرام زادے اس غصہ مین آکر کہ ہمارا سردار تو گرفتار ہو گیا ہی لاؤ ہم بہرام شاہ کو قتل کر ڈالین تو بڑی خرابی ہو گی گو مین پرچہ لکھکر رکھ آیا ہون مگر کیا ہوتا ہی بڑی نادانی ہوئی تجکو یہ لازم تھا کہ اپنے اس شاگرد کو اپنے پاس رہنے دیتا اسکا پشتارہ تو ترکستان کو اسکے ہاتھ روانہ کرتا اور آپ اپنے آقا کی رہائی کی فکر کرتا یہ تو تو نے اے طمطراق بڑی غلطی کی اب کیا ہوتا ہی یہ اسی فکر مین تھا اور دل سے کہا کہ مین نے اپنے مالک کو خدا کی حفاظت مین دیا اگر انکی زندگی ہی تو مین ترکستان سے واپس آکر انکو رہا کر لیجاؤنگا ایسے ایسے خیال کرتا ہوا چلا جاتا ہی یہ تو ادھر کو جاتا ہی اب کچھ حال ان لوگونکا سنیئے کہ جو ہاتھ سے ارژنگ کے شکست کھاکر فرار ہوئے تھے اور کوہ و صحرا مین پوشیدہ ہو گئے تھے جب انکو اطمینان ہوا کہ حریف واپس گیا سب کے سب آن پہاڑون اور جھاڑیون اور صحرا سے نکلے اور ایک جگہ جمع ہوئے وہ لوگ قریب ڈیڑھ لاکھ کے تھے پچاس ہزار اہل اسلام اس جنگ مغلوبہ مین کام آئے تھے باقی مفرور ہو گئے تھے جب سب جمع ہوئے تو افسرون نے کہا کہ گو کہ ہمارا مالک و آقا گرفتار ہو گیا ہی اور ہمنے بہت کوشش کی کہ کفار کے روبرو سے فرار نہ کرین مگر نہو سکا کیونکہ وہ بہت تھے اس سبب سے

ہمارے قدم نہ جمے ہم لوگ بھاگ کھڑے ہوئے مگر اب ہمکو یہ لازم ہی کہ یہانسے ترکستان
چلیں اور وہان کے حاکم سے ملیں اور مدد لیکر آئین اِنسے مقابلہ کرین انکو چین سے
نہ بیٹھنے دین اور نہ آرام لینے دین کہ یہ لوگ باطمینان خاور پر قبضہ کرکے بیٹھین
اور ہمارا آنا اسیر رہے یہ جو افسردن نے کہا تو اہل لشکر نے بھی قبول کیا اُسیوقت
وہان سے کوچ کیا اپنے زخمون کا علاج کرتے ہوئے طرف ترکستان کے یہ بھی چلے
انکو بھی راہ مین چھوڑیے اب کچھ حال تومان خان خاوری بن مہرام شاہ خاوری کا
سُنیے قبل مین غلطی سے بھائی لکھ دیا ہی کہ یہ جو مع ناموس وخزانہ ودس ہزار سپاہ
دوسرے دروازے سے نکلکر روانہ ہوا تھا اُسدن تمام دن وتمام شب کہین قیام نہ کیا
برابر چلا گیا جب کوئی بیس کوس خاور سے نکل گیا چونکہ اسقدر جو نیز آیا تو تمام لشکر
اور ہمراہی تھک گئے تھے اب اسنے خیال کیا کہ اگر مین یون ہی راہ طی کرونگا تو تمام
لشکر ترکستان پہونچتے پہونچتے ماندہ ہو جائیگا اِس سے بہتر یہ ہی کہ یہان قیام کرون کیونکہ
اب بہت دور شہر سے چلا آیا ہون یہان حریف اب نہین آسکتا ہی یہ خیال کرکے اسنے حکم دیا
کہ آج لشکر یہان اُترے آج ہم یہان دن بھر وشب بھر قیام کرینگے کل بوقت سحر یہانسے
کوچ کرینگے ایک رات ایک دن مین تمام لشکر آسودہ بھی ہو جائیگا اور کچھ کھا پی بھی
لے گا ناموس کو بھی راحت ہوگی یہ حکم پانا تھا کہ اُسیوقت جسے جہان پر جا ہوئے سب لوگ خیمون
مین اُترے ناموس کو بھی اُتارا سب لوگ آسودہ ہوئے آپنے طعام کی فکر کرنے لگے
کچھ لوگ کھا پی کر سونے لگے یہان خیمون مین ناموس بھی آسودہ ہوئے مگر ایک
کو اپنے عزیزون سے جدا ہونے کا غم تھا کوئی بھائی کے لیے رو رہی تھی کوئی بیٹے کو
یاد کرکے روتی تھی کوئی شوہر کا ماتم کرتی تھی کسی کو باپ کا غم تھا غور جو کیا تو یہ عالم تھا
تومان خان خاوری ایک خیمہ مین علیحدہ مع افسران فوج وامیران شہر کے بیٹھا ہوا تھا
جو کہ اسکے ہمراہ آئے تھے بہرام شاہ خاوری کا ذکر کر رہا تھا ہر ایک افسوس ورنج
مین مبتلا تھا جون تون وہ دن تمام ہوا شام غریبان آئی لشکر مین روشنی کا سامان
ہوا سب نے نماز مغرب سے فراغت کی اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہوئے
ادھر طمطراق چیار جوار ترنگ کو گرفتار کیے ہوئے رہبری کرتا ہوا چلا جاتا تھا اور
وہ خیالات اُسکے دل مین تھے قریب شام یہ بھی اُس مقام پر پہونچا جتنی راہ ان سب نے
ایک رات اور دو پہر دن مین طی کی تھی اُتنی راہ اسنے ایک دن مین طی کی اسکو اپنی
نادانی پر افسوس تھا کہ مین نے یہ کیا نادانی کی اپنے کو تعب مین کرتا ہوا قریب اُس لشکر کے
پہونچا چونکہ رات ہو گئی تھی اسنے خیال کیا کہ کوئی ایسا مقام تجویز کرو کہ جہان رات بسر ہو
اور درندون سے بھی بچو اگر کوئی قریہ یا وہ یہان سے قریب ہو تو اُس مین چلکر شب
بسر کرو یہ خیال کرکے آگے بڑھا دور سے کچھ روشنی نظر آئی کہ بہت سے چراغ جل رہے
ہین اسنے خیال کیا کہ کوئی بڑا آباد ہی چلو اس مین شب بسر کرینگے یہ خیال کرکے
آگے بڑھا وہان کچھ آدمیون کے بولنے کی آواز ین آئین جب بہت قریب پہونچ گیا تو
دیکھا کہ ایک لشکر مختصر اُترا ہوا ہی کچھ خیمے وغیرہ برپا ہین اُس مین چراغ روشن ہین

اسنے خیال کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی نہ معلوم اہل اسلام کا ہی یا کفار کا اگر مین لشکر مین مع پشتارہ
کے جاتا ہون تو نہ معلوم کیسی بنے کیسی نہ بنے اب اس لشکر مین جانا صلاح و فت نہین
ہی شاید کوئی خبر خواہ ارژنگ کا ہوا ور وہ آگاہ ہوکر مجھ سے لے لے اور مجکو بھی گرفتار
کرلے اس سے بہتر یہ ہی کہ اس پشتارے کو کہین پوشیدہ کردو اور خود اکیلے جاکر
پہلے دریافت کرو اگر کفار ہون تو یہان سے فرار کرو اور اگر مسلمان ہون اور اہل اسلام
ہون تو اُنکے سردار سے ملو اور دریافت کرو کہ کدھر کو جاتے ہین اگر ہمارے آقا کی مدد کو
جاتے ہین تو اُنکو اس حال سے آگاہ کرو کہ وہ گرفتار ہوگئے ہین اور شب یہان بسر کرو مجکو
یہان سے روانہ ہو بس یہ سوچکر پشتارے کو ایک غار مین رکھا اور برگ و بار سے اُسکو
پوشیدہ کردیا اس غضب کی بیہوشی کی بٹنی اُسکی ناک پر چڑھائی تھی کہ جب تک کوئی ہوشیار
کرے ہوش نہ آئے اُسکو وہان پوشیدہ کرکے آپ اپنی صورت تبدیل کرکے اُس لشکر
مختصر مین آیا یہان آکر یہ دیکھا کہ ایک چھوٹا سا لشکر ہی ایک جانب کو کچھ خیمے استادہ ہین
اُس مین سے عورتون کے بولنے کی آوازین آرہی ہین اُسکے برابر کچھ خیمے برپا ہین اُنمین
سے کچھ مرد نکلکر آتے ہین اور جاتے ہین اب جو اہل لشکر کو دیکھا تو اہل اسلام کا طریقہ
یا یا علم فوج کو بھی سرخ پایا اب اُسکو یہ فکر ہوئی کہ یہ لوگ کون ہین اور کسکا
لشکر ہی اب جو غور کرکے دیکھتا ہی تو اُن لوگون کی صورتین شناسا سا معلوم ہوئین خیال کیا
کہ ان لوگون کو کہین دیکھا ہی صورت آشنا معلوم ہوتے ہین دریافت تو کرو کہ یہ کون
لوگ ہین بس یہ خیال کرکے ایک مقام پر جہان کچھ لوگ بیٹھے ہوے باتین کررہے تھے
اسنے آکر دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اُسکا سردار کون ہی وہ لوگ جو کہ
باہم باتین کررہے تھے سب کے سب خاموش ہوگئے اور اُسکی صورت دیکھنے لگے
اور ایک مرتبہ سب کے سب اُسکے اوپر دوڑے اور لینا لینا کہکر اُسکو گرفتار کرلیا
اور کہا کہ تو جاسوس ہی خبر دریافت کرنے آیا ہی اسنے کہا کہ بھائی مین مسلمان ہون
اور تم بھی مسلمان ہو پھر مجکو کیون گرفتار کرتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہان ہمکو لقمہ دیتے ہو
کہ مین بھی مسلمان ہون لشکر کفار کے جاسوس ہو خبر لینے آئے ہو ہم تمکو گرفتار کرکے
اپنے سردار پاس لیے چلتے ہین جیسا وہ حکم دیگا ہم بجالائینگے چونکہ یہ صورت اپنی
تبدیل کیے ہوئے تھا اس سبب سے اُسکو کسی نے نہ پہچانا مگر اسنے سب کو پہچان لیا
خیال کیا کہ چلکر سردار لشکر کو تو دیکھو کہ کون ہی اُسی مقام پر اپنے کو ظاہر کرنا یہ سوچکر
اُنسے کہا کہ اچھا تم مجکو اپنے مالک کے پاس اور سردار لشکر کے پاس لیچلو وہ لوگ یہ کہنے لگے
کہ آپکے کہنے کی کوئی ضرورت نہین ہی ہم خود آپکو اُنکے پاس لیچلینگے کیونکہ اُنکا حکم ہی کہ جو کوئی شخص
خبر دریافت کرے یا حال لشکر پوچھے تو اُسکو گرفتار کرکے ہمارے پاس لے آنا ہم اُسکو سزا دینگے
یہ سنکر وہ خاموش ہورہا چند آدمی تو وہان ٹھہرے رہے باقی اُسکے ہمراہ آئے اور اُسی خیمے
مین گئے جہان سے آدمی آتے جاتے تھے اسنے وہان جاکر کیا دیکھا کہ میرا شاہزادہ یعنی لوہان
خاوری ایک مسند زرنگار پر بیٹھا ہوا ہی اور افسران فوج وسپاہ و رئیسان شہر
گرد و پیش جمع ہین لوگون نے وہان پہونچکر اُسکو مجرا کیا اُسنے کہا کہ کیون اسوقت کیون

کیون آئے ہو خبر تو ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہر ایک جاسوس کو گرفتار کرکے لائے ہین یہ موجود ہی یہ ہمسے خبر لشکر دریافت کرتا تھا ہمنے اِسکو گرفتار و اسیر کر لیا اب جو اسکے بارے مین حکم ہو ہم بجا لائین تومان نے کہا کہ اِسکو روبرو لاؤ مین اُس سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہون اُن لوگون نے اُسکو اُسکے روبرو پیش کیا اُس عیار نے اُسکو بطریق اہل اِسلام سلام کیا اور کہا کہ آپ کے لشکر مین بڑا غضب ہی کہ اگر کوئی مسافر حال لشکر دریافت کرے تو اُسکو گرفتار کر لیتے ہین لاکھ وہ عجز و انکسار کرے اُسپر بھی نہین چھوڑتے ہین اور اُسکو باندھکر لیجاتے ہین یہ تو بڑا ظلم ہی مین تو مرد مسافر مسلمان ہون مین نے لاکھ لاکھ کہا کہ مین مسلمان ہون مگر اِن لوگون نے ایک نہ سُنا مجکو گرفتار کرکے آپ کے پاس لے آئے اگر آپ مجکو رہا کر دین تو مین آپ کو اپنے کل حال سے آگاہ کرون اور ایسی خبر خوش دون کہ آپ بہت خوش ہون چونکہ خیمہ مین روشنی بہت کثرت سے تھی اِس سبب سے طمطراق نے تومان کو پہچان لیا تھا طمطراق نے کہا کہ مین بھی مسلمان ہون اور آپ بھی مسلمان ہین مین آپ سے کبھی دغا نہ کرونگا مین مسلمان مسلمان سے دغا کرتے ہین یہ جو اُسنے کہا تومان نے حکم دیا کہ اِسکو چھوڑ دو ہم اہل اِسلام مین ہمکو یہ لازم نہین ہی کہ ہمکو اُسکو اسیر کرین جو کہ اپنے کو مسلمان کہے بس فوراً اُن لوگون نے اُسکو رہا کر دیا جون ہی وہ چھوٹا فوراً دوڑکر اُسکے قدمون پر گر پڑا اور پیر چومنے لگا اور کہنے لگا کہ خدا نے یہ دن نصیب کیا کہ مین اپنے شاہزادے کے پاس پہونچا حضور نے مجکو نہین پہچانا مین ہون آپ کا خادم آپ کے والد کا عیار طمطراق ای آقا آپ کہان جاتے ہین یہ جو اُسنے کہا تو تومان نے کہا کہ ای طمطراق تم ہو ہم کیونکر جانین کہ تم ہو اگر تم ہمارے والد کے عیار ہو تو اپنی اصلی صورت دکھاؤ یہ جو تومان نے کہا تو اُس عیار نے علیحدہ ہوکر اپنی صورت تبدیل کی گرم پانی سے مُنہ دھویا تو سب نے دیکھا کہ واقعی عیار ہی یہ دیکھنا تھا کہ تومان دوڑکر لپٹ گیا اور کہنے لگا کہ ای طمطراق تم کہان تھے ہمکو تم نے بالکل ہی فراموش کر دیا تھا ہم آخر کو عاجز ہوکر بموجب ارشاد والد بزرگوار مع ناموس و خزانہ ترکستان کو جاتے تھے بسبب کسل راہ کے یہان ٹھہر گئے اب قصد یہ ہی کہ سحر کو کوچ کرونگا نہین معلوم اُس گبر کے ہاتھ سے وہان اہل شہر پر کیا گذری اور اُسنے والد سے کیا سلوک کیا ہمتو اُسوقت وہان سے کوچ کرکے چلے آئے تھے جبکہ ہمنے سُنا تھا کہ جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی ناموس ایسے میرے سپرد تھے کہ اُسکے باعث سے مین مجبور تھا ورنہ مین بھی ضرور مقابلہ کرتا اور اپنی جان اپنے باپ پر فدا کرتا مگر کیا کرون کہ وہ ایک ایسی بڑی میرے پیرین ڈال گئے تھے اور اگر اُسکے خلاف کرتا تو یہ لوگ بالکل تباہ ہو جاتے اور وہ نابکاران سب بیگناہون کو قتل کر ڈالتا یہ سُنکر اُسنے کہا کہ ای شاہزادے مین کیا بیان کرون جو جو ظلم اُسنے کیے ہین جنکے خیال کرنے سے آنکھون سے آنسو نکل آتے ہین خیر سنیے پہلے اُس عیار نے بہرام کا گرفتار ہونا بیان کیا اور جنگ مغلوبہ کا ہونا اور بعد اُسکے اپنا فکر رہائی بہرام کرنا تدبیر کا بن نہ پڑنا آخر کو لشکر کا شکست کھاکر فرار کرنا اور اپنا داخل شہر ہونا اُسکے بعد اُسکا شہر مین آنا حکم قتل عام دینا سبکا قتل ہونا اہل شہر کا فریاد کرنا اُس فریاد پر اُسکا خیال کرکے حکم امان دینا بعد اُسکے ایوان شاہی کی طرف کو جانا اپنا بھی اُسکے ہمراہ جانا اُسکا سب مکانون کو ویران دیکھکر خوش ہونا خزانے کی طرف جانا خزانے کو کھولکر دیکھنا اُسکو خالی پانا وہان سے آکر بہت تاج و رنگ برپا کرنا اپنا

عیاری کرکے اسکو گرفتار کرنا اور کل واقعہ اپنا یعنے اِدھر کو بارادۂ ترکستان آنا اور اُس لشکر کا ملنا بخوف کفار پشتارے کو ایک غار مین پوشیدہ کرنا اپنا لشکر مین آنا اور اُن لوگون سے دریافت کرنا اور اُنکا گرفتار کرکے یہان لانا سب بیان کیا تو مان یہ واقعہ سنکر کہ ارژنگ گرفتار ہوگیا بہت خوش ہوا اور اُسکو چھاتی سے لگایا اور کہا کہ تمنے بڑا کام کیا مگر ایسا نہو کہ وہ کفار اِس رنج و غصہ مین والد بزرگوار کو قتل کرڈالین اور اہل شہر پر ظلم کرین اُسنے جواب دیا کہ مین اِسکی بھی تدبیر کرآیا ہون ایک رقعہ لکھکر رکھ آیا ہون مگر مجکو بعد کو خیال آیا کہ وہ یہ خیال کرین کہ اِسوقت تو قتل کرڈالو بعد کو دیکھا جائیگا تو میرے ہوش جاتے رہنے مین نے اپنے کو بہت نفرین کی مگر کیا ہوتا ہی ہان اب ایک تدبیر میرے ذہن مین آئی ہی مین اُنکا پشتارہ لے آؤن تو بیان کرون یہ کہکر اُٹھا اور خیمے کے باہر آیا لشکر کو طے کرکے اُس غار پر پہونچا پشتارہ اُٹھا کر لے آیا بہت جلد لشکر مین داخل ہوا یہان تو مان کہہ رہا ہی کہ طمطراق نے بڑا کام کیا بڑی خیرخواہی کی وہ نابکار ضرور والد بزرگوار سے مذہب اسلام ترک کرنے کو کہتا وہ منظور نہ کرتے یہ قتل کرڈالتے اِسنے سب کی جانین بچائین کہ اِس عرصہ مین طمطراق آگیا پشتارہ لاکر زمین پر دے مارا اور کہا کہ لو یہ حاضر ہی جو چاہے وہ کرو مگر اتنا خیال رکھنا کہ ابھی اِسکو قتل نہ کرنا جبتک کہ مین اپنے آقا کو و دیگر سردارون کو رہا کرکے لے نہ آؤن مین نے یہ تدبیر سوچی ہی کہ تمتو اِسکو لے کر مع ناموس و خزانہ طرف ترکستان کے جاؤ اور مین خاور کو ہمراہ لاتا ہون یہ تدبیر کرکے اپنے آقا کو رہا کرکے لاتا ہون تم ترکستان پہونچنے نہ پاؤگے کہ مین آجاؤنگا اور اِس لشکر کو بھی ترکستان کی طرف روانہ کرتا ہون جو کہ معذور ہوکر تباہ ہوگیا ہی جب سب لوگ وہان جمع ہولین گے تو پھر تدبیر کرکے اِسکو قتل کرینگے تو مان نے کہا کہ جو تمھاری رائے مگر اِسکو ہوشیار تو کردو تاکہ یہ اپنے حال سے واقف تو ہو کہ مین کس حال مین گرفتار ہون اُسنے کہا کہ اچھا اِسکا کچھ مضائقہ نہین ہی مگر اِسکو قید سخت مین گرفتار کرو تو مان نے اُسی وقت آہنگرون کو بلاکر اُسکو چار رسومن کی قید مین گرفتار کرایا گلے مین طوق ہاتھون مین ہتھکڑیان پاؤن مین بیڑیان کمر مین زنجیر جب وہ مطوق اور مسلسل ہوچکا اُسوقت طمطراق نے فتیلۂ رفع بیہوشی دیا کہ اِسکو ایک چھینک آئی چند قطرے آب گندیدہ کے اُسکی ناک سے گرے اب اُسکو ہوش آیا تو کیا دیکھتا ہی کہ ایک خیمہ استادہ ہی اُسمین روشنی بہت ہی مگر وہ خیمہ بڑا پر تکلف ہی وسط خیمہ مین فرش کیا ہوا ہی اُسپر ایک مسند زرنگار بچھی ہوئی ہی اُسپر ایک طفل پانزدہ سالہ کہ چہرہ اُسکا مثل آفتاب کے روشن ہی اُسکے نور جمال سے تمام خیمہ منور ہورہا ہی جسقدر روشنی ہی وہ سب کی سب اُسکے جمال کے روبرو ماند ہی چہرہ اُسکا مثل شب چہاردہ کا چاند ہی لباس زرین پہنے ہوئے سر تلوار روبرو رکھے ہوئے بیٹھا ہی گردو پیش اُسکے کچھ افسران سپاہ ہین کچھ اور لوگ بھی ہین سب کے سب مؤدب حاضر ہین ایک عیار اُنکے روبرو استادہ ہی اپنے کو جو خیال کیا تو اسیر طوق و زنجیر پایا یہ حال دیکھکر بہت گھبرایا خیال کیا کہ تو خاور مین پلنگ پر سو رہا تھا یہ کیا واقعہ ہی یہ خیال آیا کہ مین بیدار ہوا تھا اور اُس دروازے کو کھولکر اندر اُسکے گیا تھا جو کہ میرے سونے کے کمرے مین تھا دل مین کہا کہ یہ تو خواب دیکھ رہا ہی یہ خیال کرکے آنکھین بند کرلین اُسوقت اُس عیار نے آواز دی کہ او نابکار مردود و حرام زادے آنکھین کیون بند کرتا ہی یہ خواب نہین ہی عین بیداری ہی ارے مین تجکو گرفتار

کرلایا ہون تو بڑا مغرور ہوگیا ہی اہل شہر پر تو نے بڑا ظلم کیا بہت لوگون کو تو نے گمراہ کیا تجکو اس روز بد کی خبر نہی کہ ایک دن مجکو بھی کوئی گرفتار کریگا یا تجکو یہ خیال نہین ہی کہ ایک دن مرنا ہی ارے ظالم کیا قیامت تک زندہ رہیگا جو تو نے اسقدر ظلم اہل شہر پر کیا کیا تجکو اُس خالق برحق کے روبرو نہین جانا ہی جو سب کا مالک ہی جسنے زمین و آسمان ملک جن و انسان و حیوان وحش و طیور دریا و صحرا کوہ و بیابان بہشت و دوزخ حور و غلمان فردوس و رضوان ستارہ و سیارہ آفتاب و مہتاب شجر و حجر گل و ثمر گوش و بینی چشم و ابرو ہاتھ پانون پیدا کیے ہین کیا تو اُس خدا کو نہین پہچانتا ہی جو سب کا خالق ہی یہ تمام عالم امکان الثریا تا سمک اُسکی مخلوق ہی اگر بینائی رکھتا ہی تو آنکھین کھولکر دیکھ کہ یہ تیری کیا حالت ہی اگر چشم کور و قلب سیاہ کا مالک ہی تو مین کیا کرون یہ صدا سُنکر اُسنے آنکھین وا کین اور بہ نگاہ حسرت و یاس اِدھر اُدھر دیکھنے لگا اب جو دیکھتا ہی تو معلوم ہوا کہ سب اہل اِسلام ہین اور وہ طفل بہرام شاہ خاوری سے بہت شباہت رکھتا ہی اُسنے اُسوقت خیال کرکے اپنے دل مین کہا کہ یہ کیا ہوا اِدھر اُدھر دیکھکر ایک مرتبہ اُٹھا کیونکہ رات تھی کسی کو پہچان نہ سکا دوسرے کسی کو انھین سے کبھی دیکھا بھی نہ تھا ایکبار ہوش مین آکر بطریق زمرد پرستان سلام کیا یہان کسی نے جواب سلام نہ دیا کہ کیا جواب سلام کافر کو دین طمطراق نے کہا کہ او نابکار کیون تو اپنی قضا بلاتا ہی کیون شامت آئی ہی اپنی زبان بندکر یہ دربار اہل اِسلام کا ہی کسی اور کا نہین ہی اور نہ یہان کوئی زمرد پرست ہی اسوجہ سے لوگ اُسکے اوپر تھوکتے بھی نہین ہین روز و شب اُسپر لعن کرتے ہین کیونکہ وہ گمراہ کرنے والا ایک عالم کا تھا جسکے سبب سے یہ ایک مذہب باطل جاری ہوا جسکی کہ تم سب پیروی کرتے ہو اور اُس نابکار کو خالق تصور کرتے ہو وہ اپنے ہمراہ بہت سے لوگون کو لیکر داخل دوزخ ہوگا ایک جماعت کثیر کے ہمراہ اُسکا حشر ہوگا جو کہ اُسکو خدائی مانتے ہین ارے بعقل اُنکو اور اپنے کو دیدہ و دانستہ کیون جہنم مین ڈالتا ہی اور عذاب الیم مین مبتلا کرتا ہی یہان کوئی میرے کہنے پر عمل نہ کریگا یہ جو طمطراق نے کہا تو اب اُسکو بالکل ہوش آیا اور کہنے لگا کہ مجکو یہان کون لایا ہی مین یہان کیونکر آیا ہون مجکو کسنے اسیر کیا ہی یہ کسکا دربار ہی یہ کون طفل بے ادب ہی جو کہ میرے روبرو یون مسند پر بیٹھا ہی اور مین یون اُسکے سامنے معلق اور مسلسل کھڑا ہون اور اُسکو کچھ میرا خوف نہین ہی کہ مین اگر اپنے باپ و دادا سے فریاد کرونگا تو وہ اِسکو سنگ سیاہ کر دینگے یا اگر مجکو غصہ آجائیگا تو ابھی اِسکو خاک سیاہ کر دونگا میرے غضب سے ڈر مجکو رہا کر دے یہ جو کلام اُسنے بیہودہ کے طمطراق نے کہا کہ بھر بیہودہ کہنے لگا سچ کسی نے کہا ہی کہ جب چیونٹی کے مرنے کے دن آتے ہین تو اُسکے پر نکلتے ہین وہی تیری حالت ہی کہ اب کوئی دم مین تیری قضا آتی ہے بس اپنی زبان بند کر اگر ابکی کچھ بیہودہ بکے گا تو تیری گدی کیطرف سے زبان کھینچ لونگا قضا تو تیرے سر پر موجود ہی اُسپر تیری یہ گفتگو یہ جو طمطراق نے کہا کہ ارژنگ نے اُسکے جواب مین کہا کہ دیکھ بیہودہ نہ بک ابھی ابھی سنگ سیاہ ہو جائیگا میری شان مین جو ایسے کلام کریگا طمطراق نے تو مان خاوری سے کہا کہ اے شاہزادے یہ یون ہی بکا کریگا اِسکو آپ قید کرائین صبح کو دیکھا جائیگا بس اُسی وقت تو مان خاوری نے حکم دیا کہ اِسکو لیجا کر قید کرو اور اے طمطراق تم اِسکا بندوبست کرو یہ جو کہا تو وہ عیار اُسکو اپنے ہمراہ لیکر اُسی وقت باہر چلے گئے آیا اور

ایک مقام محفوظ پر اُسکو قید کیا پانسو سوارون کا پہرہ مقرر کیا اور اُنکو تاکید کردی کہ بہت ہوشیاری کے ساتھ پہرہ دینا یہ کہکر پھر خیمے مین آیا تومان سے کہا کہ ای شاہزادۂ والاتبار اب میری یہ رائے ہو کہ آپ صبح کو یہان سے کوچ کرکے طرف ترکستان کے روانہ ہون اور مین آپ کے والد کی رہائی کے واسطے جاتا ہون اگر خدا نے چاہا تو مین اُنکو رہا کرکے لاتا ہون صبح کو آپ اسطرف کو روانہ ہو جیے گا اور مین خاور کو جاؤنگا تدبیر رہائی شہریار کرونگا اور اُن کو جس طرح ممکن ہوگا رہا کرونگا اب آپ آرام کرین کیونکہ صبح کو سفر کرنا ہوگا مگر اس گرنا ہنجار کو نہایت ہوشیاری کے ساتھ لیجایئے گا دیان پہونچکر نہایت ہوشیاری سے قید کیجیے گا کہین ایسا نہو کہ وہ چھوٹ جائے تو بڑی خرابی ہوگی یہ سنکر تومان خاوری نے جواب دیا کہ تم خاطر جمع رکھو جہانتک ممکن ہوگا اِسکی حفاظت مین کوتاہی نکرونگا آیندہ خدا کو اختیار ہی بندہ مجبور و ناچار ہے یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے خیمۂ آرام مین جاکر مقیم ہوا ہر ایک اپنے اپنے مقام پر جاکر سو رہا اور آرام پذیر ہوا کیونکہ ایک دن رات سے جاگے ہوے تھے یہانتک کہ وہ رات بسر ہوئی صبح طالع ہوئی تومان نے حکم سفر دیا بعد فراغ نماز کے بیرون خیمہ آیا سوار ہوکر مع ناموس و خزانہ و قیدار ژنگ اپنے ہمراہ لیکر طرف ترکستان کے روانہ ہوا ایک ارابے پر ارژنگ کو قید کرکے درمیان لشکر رکھا اُسکے قریب ناموس کی سواریان گرد اُسکے سوار تلوارین برہنہ لیے ہوے روان ہین ایک جانب کو خزانہ ارابے پر لدا ہوا اُسکے قریب تومان بہت حفاظت سے روان تھا یہ تو اِدھر کو روانہ ہوے اُدھر ظہراق تومان سے رخصت ہوکر طرف خاور کے روانہ ہوا ان سب کا حال آیندہ تحریر ہوگا ان دونون کو دونون جانب روانہ رکھا جاتا ہی تومان کو مع قید و خزانہ و ناموس کے طرف ترکستان کے اور عیار کو طرف خاور کے اور اُدھر کو جرسخت فتور عیار ارژنگ کو طرف ترکستان کے اور لشکر بہرام کو طرف ترکستان کے یہ سب حالات آیندہ تحریر ہونگے ازین قصہ یک دم فراموش کن + زجاے دگر داستان گوش کن +

اب کچھ حال ملکہ بدرسیمین تن کا بیان ہوتا ہی جو کہ دختر ہی مالک خورشید نگار کی و دیگر حالات متعلق قصۂ ہذا ساقی نامہ

ساقی جام جہان نما دے	کیفیت دو جہان دکھا دے	گل ہو مرا خار غم شتابی
منگوا دے پھول کی گلابی	وہ بادہ پلا جو مست کردے	وہ مے جو سخن پرست کردے
جب نشہ مین دونون لب ہلاؤن	مردہ مضمون کو جلاؤن	کھولون جو زبان مین ہنرمند
بلبل کا ناطقہ کرون بند	صیقل جو ہو بادہ سے مکرر	پھر تیغ زبان سے دیکھ جوہر
ہو ملک سخن کی شہریاری	سکہ مرے نام کا ہو جاری	پھر سوز و گداز کا بیان سن
پھر درد بھری مرے فغان سن	گلدستہ بناؤن شاعری کا	پھر سیر دکھاؤن سامری کا
بہ بزم سخن طوطی خوش نوا	بدین زمزمہ شد ترنم سرا	زادیان عشق و عاشقی و

ناخلان داستان محبت والفت اِس مضمون کو صفحۂ قرطاس پر قلم عنبر سرشت سے یون تحریر کرتے

ہین کہ ملک خورشید نگار مین ایک بادشاہ تھا کہ نام اُسکا مخمور آفتاب پرست تھا مگر بڑا ظالم
و جابر تھا اُسکی ایک دختر تھی کہ نام اُسکا ملکہ بدر سیمین تن نہایت حسین و خوبصورت تھی اور ایسی
شکیل تھی کہ چہرہ اُسکا مثل آفتاب تابان کے درخشان و تابان تھا اگر وہ کبھی تاریکی شب مین نکلتی
تھی تو تمام محل اُسکے نور رخ سے روشن ہو جاتا تھا گل رخسار پر اُسکے بلبل شیدا ہوتی تھی جب کبھی
سیر چمن کو جاتی تھی تو بلبلین پھول کو چھوڑکر اُسکے گل عارض پر شیدا ہوتی تھین لب اُسکے اِسقدر
نازک تھے کہ گلاب کی کوئی اصل نہ تھی غنچہ دہن نازک بدن گلاصراحی دار بازو یہ معلوم ہوتا
تھا کہ نور کے سانچے مین ڈھلے ہین دونون آنکھین اُسکی مثل گل نرگس کی تھین الف آزادی کا پیشانی
نورانی پر سینے پر جوبن کا اُبھار کلائیان صندل کے مانند شاخ مثل بلور کے غلاصہ یہ کہ وہ
از سر تا پا ہمہ تن عالم نور تھی اُسکے اوپر ایک جادوگر کم سنی سے فریفتہ تھا مگر موقع نہ ملتا تھا کہ
اُسکو اُٹھا لیجاوے اب اُسکا سن کوئی تیرہ یا چودہ برس کا ہو سوائے اِسکے اور بہت سے
بادشاہان جلیل القدر نے اُسکے حسن و جمال کی تعریف سُنکے اُسکی خواہش کی جب اُسکے روبرو
اِسکا ذکر آیا تو اُسنے یہی جواب دیا کہ مین اِس امر مین کسی کو نہین قبول کرونگی کیونکہ مجھپر خداوند
آفتاب تابان فریفتہ ہین اور وہ میرے عاشق ہین بھلا مین اُنکی معشوقہ ہوکر اُنکے بندون
کے ساتھ مناکحت کرون اگر اُنکا عتاب نازل ہو تو مین کیا کرون ایسا نہو کہ وہ یہ سُنکر اور دیکھکر
مجکو اپنے نور سے اور اہل شہر کو جلا دین مین تو سوائے اُنکے اور کسی کو قبول نہ کرونگی جب
وہی آئینگے تو منظور کرونگی مین ابھی عاشق ہون جب وہ خداوند ہوکر میرے عاشق ہوئے
تو مین کیون نہ اُنکی محبت کا دعوی کرون جب اُنکا جی چاہے گا وہ مجکو اپنے پاس لیجائین گے
اُسکی خواصین ہم نشینین یہ کلام اُسکے سُن سُنکر خوش ہوتی تھین اور اُسکے ماں باپ سے بھی
قول اُسکا بیان کرتی تھین وہ احمق بھی خوش ہوتے تھے دل مین کہتے تھے کہ زہے ہماری
عزت کہ خداوند آفتاب تابان ہماری دامادی کو قبول کرین اور ہماری دختر پر عاشق ہون اب
جو کوئی اُسکے بابت سوال کرتا تھا وہ صاف انکار کرتے تھے چونکہ بادشاہ جلیل تھا اور سپاہ
و لشکر کثیر رکھتا تھا بدین سبب کوئی سرکشی نہین کرسکتا تھا سب اپنا اپنا سا منھ لے کر رہ جاتے تھے
اِدھر اُس پری کا یہ حال تھا کہ پروان سایہ مین کھڑے ہوکر آنکھین آفتاب سے ملاتی تھی اور
کہتی تھی کہ اگر آپ میرے عاشق ہین تو میرے پاس کیون نہین آتے مجکو اسقدر اپنی جدائی سے نہ ستایئے
مین خود آپکی شیدا ہون مجکو آپ کی جدائی بہت شاق ہے دل آپ کے وصل کا بہت مشتاق ہے اور
کبھی ناز معشوقانہ کرتی تھی ہنسکر کبھی منھ چڑھا دیا کبھی انگوٹھا دکھا دیا کیسا کیسا بناؤ کرکے اور
پوشاک و زیور نفیس پہنکر دھوپ مین آکر کھڑی ہوتی تھی اور ناز و غمزے کرتی تھی اِس خیال
سے کہ آفتاب مجھپر عاشق ہے اُسکو اپنا جوبن دکھاؤن تاکہ وہ اور زیادہ مجھپر فریفتہ ہو جب دھوپ
کی حدت پریشان کرتی تھی اور عرق آنے لگتا تھا تو یہ کہکر سایے مین چلی آتی تھی کہ خداوند اپنے
معشوق پر اسقدر نہ اپنے نور کو تیز کرو کہ اُسکو تکلیف ہو اور جب کبھی بدلی آجاتی تھی تو نہایت بیتاب
و بیقرار ہوکر کہتی تھی کہ واہ کیا خوب باتین آپکی ہین مجکو یہ باتین نہین پسند ہین کہ آپ منھ چھپائے
ہین اِسکا عشق مین آفتاب کے یہ حال تھا کہ کسی کام کی فکر نہ تھی جب شام کو آفتاب غروب ہو جاتا
تھا تو وہ یہ خیال کرتی تھی کہ خداوند آرام کرنے گئے ہین اور جب کبھی آفتاب پر کوئی ٹکڑا ابر آجاتا

تھا تو یہ پہرون رویا کرتی تھی اور یہ کہتی تھی کہ خداوند مجھ سے کسی بات پر خفا ہو گئے ہین جو اپنے رخ زیبا کو پردۂ نقاب مین پوشیدہ کر لیا ہی کوئی نہ کوئی امر اُنکے خلاف ہوا ہی جو اپنے نورجمال سے مجکو محروم کر لیا یہ کہتی تھی اور شعر عاشقانہ پڑھتی تھی وہ عشق مین مہر درخشان کے بہوت ہوری تھی اُسکی حالت یہ تھی کہ اگر آفتاب پردۂ ابر مین آجاتا تھا تو پہرون اُسکی منتین اور خوشامدین کرتی تھی اور یون کہتی تھی کہ کوئی اپنے عاشق سے آزردہ ہوتا ہی اِسی طرح اِسکو دو تین برس گزر گئے ایکدن کا ذکر ہی کہ وہ جادوگر جو کہ اسپر عاشق تھا اور اُسکا نام آفتاب جادو تھا وہ اِسکے دیکھنے کو روز آتا تھا اور دیکھکر چلا جاتا تھا ایک دن جو آیا تو اُسنے اُسکو یہ کہتے ہوے سُنا کہ یہ کسی سے کچھ باتین کر رہی ہی اِسنے کان لگا کر سُنا تو یہ سُنا کہ کہہ رہی ہی کہ ای خداوند آفتاب میری جان آپ پر جاتی ہی اور یہ بھی مجکو معلوم ہی کہ آپ مجھپر عاشق ہین مگر آپ میری مراد دلی بر نہین لاتے ہین کبتک اپنے عاشق کو ترساتے رہینگے کب اُسکی مراد بر لاوینگے یہ جو سُنا تو اپنے دل مین کہا کہ یہ بڑی نادان ہی نہایت بھولی ہی بھلا کہین بھی آفتاب کسی پر عاشق ہوا ہی اب اِسکی اِن باتون کے مین قربان ہون میرا دل اِسنے اپنی اِن باتون سے پائمال کر ڈالا اور اِسکو اِسکی محبت پیدا ہوئی اِسکی اِن بھولی بھولی باتون سے وہ اور زیادہ مرنے لگا دل مین کہا کہ کچھ عجب نہین ہی کہ اِس پردے مین اپنا مطلب بر آوے اور کوئی تدبیر بن پڑے تو تیرے دل کی مراد بر آوے ایسے ایسے خیال کر کے دلپر سنگ صبر رکھکر اپنے مقام کو روانہ ہوا اب یہان عشق مین آفتاب کے شعر عاشقانہ پڑھتی ہی دن رات اپنی ہمدمون اور رازداروں سے کہتی ہی کہ خداوند مجھپر فریفتہ ہین مجھپر بھی دل اُنپر آگیا ہی اب مجکو اُنکی جدائی شاق ہی اُنکے وصل کا از حد اشتیاق ہی اب میرا دل بھی نہین مانتا ہی کیا کرون یون ہی باہم گفتگو کرتی تھی وہ سب کی سب یہ جواب دیتی تھین کہ ملکہ گھبراؤ نہین جب خداوند کو منظور ہوگا وہ تمھارے پاس آئینگے اور تمھارے دل کو اپنے وصل سے شاد کرینگے آپ بھی خوش ہونگے وہ کہتی تھی کہ وہ مالک ہین اور سب کے خداوند ہین کل کام اُنکے اختیار مین ہین مجکو یقین ہی کہ وہ یون ہی مجکو تڑپا تڑپا کے ماریںگے اور آپ بھی صبر کرینگے جب مین مر کر اُنکے پاس جاؤنگی تو وہ خوش ہونگے اُن عورتون نے کہا کہ ملکہ حیات و موت اُنکے اختیار مین ہی بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ وہ آپ کو دنیا پر رہنے پر دین ایسی ایسی باتین ہوتی تھین یہانتک کہ ایک دن کا ذکر ہی کہ وہ اپنے محل مین بیٹھی ہوئی تھی اور آفتاب نکلا ہوا تھا وہ اُس سے راز و نیاز کر رہی تھی کہ یکایک ایک ابر تیرہ و تار اُٹھا اور تمام عالم کو تیرہ و تاریک کر لیا اور اندھیرا ہو گیا کچھ ترشح سا ہونے لگا جسوقت ملکہ نے یہ دیکھا کہ اب آفتاب ابر مین بالکل پوشیدہ ہو گیا تو اُسکو نہایت غم ہوا اور کہا کہ افسوس خداوند کو یہ بھی نہ منظور ہوا کہ مین اُنکو دیکھا کرون ہاے کیا کرون خداوند مجھ ناراض ہو گئے ہین جو یکایک یون پنہان ہو گئے اور میری نظرون سے اِس طرح دفعتاً غائب ہو گئے یہ کہکر کچھ شعر عاشقانہ پڑھنے لگی اور آنکھون سے آنسو جاری کرنے لگی اور ایسی بیخود ہوئی کہ اپنے تن بدن کا ہوش اُسکو باقی نہ رہا اور وہ آنسو اُسکے چشم نرگسی سے بہ بہکر گل رخسار پر آنے لگے اُسوقت یہ کیفیت دیکھکر خواصون نے کہا کہ ملکہ یہ کیا ماجرا ہی ہمکو بیان کرو دلپر جبر کرو اور اگر وہ چاہین سو تو سب کام بن جائین گے بندے سے تو بندے کا زور چل نہین سکتا ہی وہ تو

خداوند ہین نہین معلوم وہ کیا خیال کرتے ہین اُنکو تو ہمہ وقت اختیار ہی جب چاہین چلے آئین کوئی اُنکو روک نہین سکتا ہی وہ ہر جگہ جا سکتے ہین اگر آپ کی طبیعت آج اسی پریشان ہی تو چلیے باغ کی سیر کرین وہان چلکر اپنے دل غمگین کو سیر گل و بوٹے و بلبل سے شاد و فرحناک کیجے اور تماشاے گل و بلبل اپنی چشم سے ملاحظہ فرمایئے طائرون کی چہچہنی سنیئے کیونکہ ابر آیا ہوا ہی تر ہو رہا ہے اسوقت باغ مین بڑا لطف ہوگا یہ جو خواصون نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ وہان جاکر اور زیادہ طبیعت پریشان ہوگی گل و بلبل کو باہم راز و نیاز مین دیکھکر اور زیادہ دل بیتاب و بیقرار ہوگا اُن سب نے کہا کہ ملکہ چلو تو دیکھو کہ وہان جاکر طبیعت بہل جائیگی یہ جو اُن لوگون نے کہا اور ملکہ کو بہت پریشان کیا تو کہا کہ خیر چلو یہ سُنکر خواصون نے سامان چلنے کا کیا یہانتک کہ ملکہ مع خواصان خاص و ہمراز ان بالاختصاص کے ہمراہ داخل باغ ہوئی یہان جو آئی تو آفتاب کو نکلے پایا خواصون نے کہا کہ ای ملکہ دیکھا آپ نے یہان نور جمال خداوند پھیلا ہوا ہی معلوم یہ ہوتا ہی کہ خداوند یہان تشریف لے آئے تھے جو وہان اندھیرا ہو گیا یہ تو اسوقت خوب ہوا آپ یہان چلی آئین یہان آکر تو آپ کی طبیعت بحال ہو گئی ہوگی یہان آکر آپکی مراد تو بر آئی جلوۂ خداوندی تو نظر آیا ملکہ بھی آفتاب کو طالع دیکھکر خوش ہو گئی اِس عرصہ مین وہ ابر بھی ہٹ گیا تھا جو آفتاب نکل آیا تھا اب ملکہ پھر راز و نیاز کی باتین کرنے لگی کہ ای خداوند آپ آئے یہ باغ میرا ہی یہان سوائے میری خواصون کے اور کوئی غیر نہین ہی آپنے مجکو کچھ خوف نہین ہی اور آپ کو تو کسی سے ڈرنا نہ چاہیے آپ سب کے مالک ہین جو چاہے وہ کیجیے کوئی آپکا روکنے والا نہین ہی کوئی آپ کو کچھ نہ کہیگا یہ تو باغ مین بیٹھی ہوئی یہ باتین کر رہی ہی وہان آفتاب جادو کا جو دل چرا لیکے دیکھنے کو چلا اور خواہش دل نے بیتاب کیا تو اُسنے یہ کہا کہ چلو اُسکو دیکھ آئین اور اگر بن پڑے تو وصل بھی حاصل کرین یہ خیال کرکے اُسکے محل مین آیا یہان اُسکو نہ پایا اُسوقت خیال کیا کہ لو تمہارا اُسکو دیکھنے آئے تھے یہان آکر اُسکو نہ پایا اگر پاتے بھی تو سوائے دیکھنے کے اور کیا ہوتا دیکھکر بے نیل مرام چلے جانے وصل تو غیر ممکن ہی ارے ای آفتاب جادو کوئی ایسی صورت تو نکالو کہ اُسکے وصل سے کامیاب ہو اور دل محزون کو اپنے شاد کرو یہ خیال کرتے کرتے ذہن مین یہ بات آئی کہ ای آفتاب تو یہ تدبیر کرو کہ آفتاب پرتو عاشق ہی تو اپنی صورت ایک مرد حسین و شکیل کی بناکر اُسکے پاس جا اور اُس سے وصل حاصل کر مگر یہ کیونکر ہوگا کہ آفتاب تو نکلا رہے گا اُسکو یقین کیونکر آئیگا کہ یہ خداوند ہین اِسکی کیا تدبیر کرون خیال کرتے کرتے ذہن مین آگئی کہ ایک لکڑا ابر سحر سے بناکر آفتاب پر قائم کردے کہ اب وہ اُس سے پوشیدہ ہو جائے اور جب وہ پوشیدہ ہو تو اُسکے پاس جا اور کہ کہ مین خداوند ہون تو ہمیشہ مجکو بلاتی تھی مین آیا ہون کہ کیا کہتی ہی مین خود تجھپر عاشق ہون یقین ہی کہ یہ کلام وہ سنکر بہت خوش و مسرور ہوگی اور تیری مراد دلی بھی بر آئیگی اور وصل بھی حاصل ہوگا اِسی تدبیر سے ہمیشہ آیا کرنا اور اپنا دل اُسکے وصل سے خوش کرنا مگر یہ تدبیر ہو کہ ابر وقت تیار رہے جب مین اُسکے پاس جاؤن تو تاریکی ہو جائے اور وہ ابر اُسکے مکان کے محاذی مین رہے تاکہ یہ ثابت رہے کہ جب خداوند آتے ہین تو اُنکے آنے سے یہ بات ہو جاتی ہی کہ وہ روشنی جاتی رہتی ہی ایسے ایسے خیال کرکے کہنے لگا کہ کیونکر اُسکو بناؤن آج یہ تدبیر جو ذہن مین آئی ہی تو وہ آفتاب جان اپنے

مکان مین نہین ہی خیر آج نہین کل ایسا ہوگا یہ کہکر وہان سے اپنے مکان کو روانہ ہوا اتفاق سے اِسکا گذر اُسکے باغ کی طرف سے ہوا کیا دیکھتا ہی کہ وہ زیر نگہ بیٹھی ہوئی ہی اور گرد اُسکے خواصین اُسکی دست بستہ حاضر ہین اور سب باادب استادہ ہین اور کچھ کلام آفتاب کی طرف مُنہ کرکے کہہ رہی ہی یہ دیکھنے ہی جذب ہوگیا کیونکہ اُسوقت اُسپر عجب عالم تھا تن مین اُسکے لباس سرخ بالون مین شانہ کیا ہوا عطر سہاگ لگا ہوا زیور گل پہنے ہوے وہ شوخ و طناز عجب آن بان سے بیٹھے ہوے تھی یہ تو اُسپر عاشق تھا دیکھتے ہی بیتاب ہوگیا اور مر گیا فوراً ہوا سے بروے زمین آیا اور پوشیدہ ہوکر اُسکے گلشن جمال کی گلچینی کرنے لگا یہان وہ وہی کلام کر رہی تھی آفتاب سے مخاطب ہوکر کہہ رہی تھی کہ اے خداوند آپ آپ اپنے شیدا کو نہ تڑپائیے میری مراد دلی بر لائیے یہ جو اِسنے سُنا تو اُسکو فوراً خیال آیا کہ اِسوقت سے بڑھکر کوئی وقت نہوگا یہی وقت بہت عمدہ ہی بس فوراً اُسنے جھولی سے روئی کا گالا نکالا اُسکو تُوم کر کچھ اسم سحر اُسپر دم کیا اور تھوڑا سا اُسپر پانی چھڑکا اور اُسکو اسم پڑھکر طرف آسمان کے اُڑایا کہ اُسنے بلند ہوکر آفتاب کو چھپایا باغ مین تاریکی ہوگئی یہ کہنے لگی کہ لو خداوند پھر خفا ہوگئے نہ معلوم کیا ہوا ہی کہ جب مین زیادہ اُنسے باتین کرتی ہون تو وہ اپنا مُنہ نقاب مین پوشیدہ کر لیتے ہین یہ تو یہ کہہ رہی تھی کہ اُدھر اُس جادوگر نے اپنی صورت کو ایک جوان حسین دشکیل کی اور بنایا اور ایک تخت سحر تیار کیا اُسپر بیٹھکر اسم سحر پڑھکر دم کیا اور اُسکو بزور سحر بلند کیا اور تخت کو اُڑاتا ہوا آسمان کی طرف سے صحن گلشن مائل ہوا یہانتک کہ صحن باغ مین آکر اترا اُسنے سحر سے اپنی صورت کو ایسا بنایا تھا کہ اگر تاریکی مین جائے تو وہ مقام منور ہو جائے یہ جو صحن باغ مین آکر اترا تو اِسنے یہ تدبیر کی کہ ایک برق سحر چمکائی کہ تمام آنکھین خیرگی کرنے لگین سب کی آنکھون مین چکا چوندھ ہوگئی اب جو سب نے آنکھین ملکر دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ ایک جوان حسین رعنا جسکے نور رخ سے تمام باغ روشن ہے صحن باغ مین کھڑا ہی سیر گل یاسمن کر رہا ہی خواصون نے ملکہ سے کہا کہ ملکہ ذرا ملاحظہ فرمایئے کہ یہ کون ہی کسقدر حسین ہی کہ جسکے حسن کے آگے کسی کی اصل و حقیقت نہین ہی ملکہ نے جو آنکھ اُٹھاکر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک جوان رعنا چہرہ مثل خداوند آفتاب کے درخشان روش پر کھڑا ہے نہر کے قریب گلون کو دیکھ رہا ہی ملکہ کے دل نے کچھ کشش کی اِسنے آواز دی کہ اے جوان تو کون ہی جو یون بے اے ناموس مین چلا آیا کچھ تجکو خیال نہوا کہ نہ معلوم یہ کسکا باغ ہی اور کسکا نہین ہی مثل اپنے گھر کے یہان چلا آیا تو بڑا چالاک معلوم ہوتا ہی اگر کوئی دیکھ لیگا تو مفت مین ذلیل ہوگا جان بھی جائیگی اور ابرو بھی جائیگی اگر کسی خواص کے پاس آیا ہی تو تو یہ نہین جانتا تھا کہ یہ باغ شاہی ہی یہان کوئی بغیر اطلاع نہین آسکتا ہی تو کیون یہان آیا اگر دربانون کو خبر ہوگی تو بہت بڑی خرابی ہوگی جا چلا جا کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی آیندہ تجکو اختیار ہی یہان کوئی عورت تیری خواستگار نہین ہی اور نہ کوئی مستانی ہی یہ جو ملکہ نے کہا تو گویا اُسکی زبان سے پھول جھڑے آفتاب جادو اور زیادہ بسمل ہوگیا بے بسی کے ذبح ہوگیا دل کو تھام کر اُسکے جانب رخ کرکے کہا کہ مجکو بلایا ہی تب ہم آئے ہین ورنہ ہم خود نہین آتے تھے اور ہماری تمنا نہین ہوتی تھی ہم کچھ پروا بھی نہین کرتے تھے آخر ہم آج عاجز ہوکر آئے کہ چلو دیکھو تو کہ یہ لوگ کیون بلاتے ہین یا تو وہ باتین اور خوشامدین یا یہ بے اعتنائیان گو مجکو اختیار ہی کہ ہم جہان چاہین چلے جائین مجکو کوئی روک نہین سکتا ہی مجکو کوئی

کیا سزا دیگا ہم خود سب کو سزا دینگے کسکا ناموس کیسا باغ شاہی یہ کیا تو نے کہا کہ اگر کسی خواص نے بلایا ہی یا اُسکے پاس آیا ہی مین نہ خواص کا بلایا آیا ہون نہ اُسکے پاس اور نہ خود آیا ہون میری خواہش تو بڑے بڑے لوگ کرتے ہین اور مین نہین جاتا ہون لوگ روتے ہین اور شعر عاشقانہ پڑھتے ہین اور بلاتے ہین جب آؤ تو نہین پہچانتے ہین بھلا یہ اور بان کیا کرسکتے ہین وہ میرے نزدیک کیا حقیقت رکھتے ہین مین اُنکو اور اِن سب کو ایک چشم زدن مین خاک سیاہ کردونگا یہ جو ملکہ نے سُنا ڈر گئی کانپ اُٹھی اور یون کہنے لگی کہ آپ یہان تشریف لائین اور یہ تو بیان فرمائین کہ آپ ہین کون جب ملکہ نے یہ کہا تو اُس جوان نے کہا کہ تو نہین جانتی جسکو ہر روز بلایا کرتی تھی مین وہی ہون جسکی ابھی ابھی تم منتین کر رہی تھین ہم بھلا کب کسی کے بلانے سے جاتے ہین ہم خداوند ہین ہم کب کسی کے پاس جاتے ہین جب تو نے بہت پریشان کیا تو ہمکو بھی خیال آیا کہ اِسکا بھی کہنا کرو اور اِسکے پاس چلو اب جو ہم آئے تو یہ تقریر کرتی ہو مین ہون خداوند آفتاب جسکی تم عاشق ہو اُفسوس تیرے جذبہ محبت نے کشش کرکے یہانتک پہونچا دیا اب تمھین بتاؤ کہ بھلا تجھکو کون روک سکتا ہی اور روز ہان میرا کیا کرسکتے ہین اگر مین خفا ہون تو تمام دنیا کو خاک سیاہ کردون یہ جو اُس جوان نے کہا تو ملکہ نے آنکھ اُٹھا کر طرف آسمان کے دیکھا آفتاب کو طالع نہ پایا یقین ہوگیا کہ یہ ضرور ضرور خداوند ہین آج میرے اوپر رحم کھا کر چلے آئے ہین آج تیری مراد بر آئی آج روز عید ہی کہ خداوند سے وصل ہوگا مدتون کی شکایتین بیان ہونگی اب خداوند کو میرا خیال ہوا کہ اُس سوختہ آتش فراق کی خبر لون یہ دن نصیب ہوا یہ خیال کرکے مگر کچھ شرمندہ کچھ حجاب زدہ وہان سے اُٹھی اور خوشی خوشی اُس جوان کے پاس آئی اور اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ تشریف لیچلیے میرے کفش خانے کو اپنے قدم منور سے روشن فرمائیے بعد مدتون کے آپ کی زیارت میسر ہوئی جبکہ انتظار کرتے کرتے میرے پوست اور استخوان رہگئے اور آنکھین پتھرا گئین تو یہ دن آپکی بدولت نصیب ہوا اُدھر ملکہ نے اُسکا ہاتھ پکڑا آفتاب جادو تو عاشق تھا اُسکی اِس حرکت سے اور زیادہ بیتاب ہوگیا دل مین کہا کہ خداوندا ابلیس نے یہ دن نصیب کیا کہ معشوق نے یون آکر ہاتھ پکڑ لیا اور یون کہا کہ قدم رنجہ کرو مین اگر یہ تدبیر نہ کرتا تو بھی یہ دن نصیب نہوتا یہ خیال کرکے کہا کہ چلو جاؤ مین اپنے مکان کو جاتا ہون میری مخلوق میرے نور جمال سے محروم ہی تمام دنیا مین اندھیرا ہو رہا ہی اور تاریکی پھیلی ہوئی ہی دن کی رات ہوگئی ہی ملکہ نے کہا کہ باخداوند مین آپ کے قدمون کی مشتاق تھی بعد مدت تو آپ تشریف لائے ہین کچھ دیر تو قیام فرمائیے اور ناچ و رنگ کی صحبت ملاحظہ فرمائیے اور اپنا دل خوش فرمائیے اور میرے بھی دل محزون کو شاد فرمائیے بعد مدت یہ دن آیا کہ آپ تشریف لائے یہ جو اُسنے کلام کیا تو آفتاب جادو نے جواب دیا کہ گو مین ٹھہر نہین سکتا ہون کیونکہ اگر ٹھہرونگا تو تمام امور دنیا ابتر ہوجائینگے مگر تیری خاطر تجھکو اسقدر رد نظر ہی کہ مین اُن کاموں کے ابتر ہونے کو اچھا سمجھتا ہون مگر تیری خاطر شکنی تجھکو ناگوار ہی چلو کہان چلتی ہو یہ جو ملکہ نے سُنا اُسکا ہاتھ پکڑ لیا ہوے بارہ دری مین آئی مسند پر بٹھایا آپ بھی پہلو مین اُسکے بیٹھی حکم دیا کہ ہمارے ارباب نشاط کو بلاؤ وہ آکر خداوند کو اپنا گانا سنائین اور خداوند کو خوش و مسرور کرین اُنکا دل بہلائین اِس طرح گائین کہ خداوند

جوکہ حورون کا گانا سنتے ہین وہ بھول جائین اگر خداوند کا دل خوش ہوگا تو خداوند اُسکو ایسی داد خوش عنایت وعطا فرمائین گے کہ اُسکا جواب دینے والا کوئی نہوگا اُسکو تمام زمانہ پسند کریگا اور خداوند بھی چاہین گے کہ پردہ دنیا پر رہنے لیے ایسے خوش گلو پیدا کیے ہین کہ جنکے روبرو حوران بہشتی کی کوئی اصل نہین ہی یہ جو ملکہ نے کہا فوراً خواصون نے اُسکی گانے والیون کو خبر کی جوکہ اُسکے ہمراہ باغ مین آئی تھین یہ خبر پاتے ہی وہ فوراً پشوازہ پہنکر روبرو ملکہ کے آئین کیونکہ ایک زمانہ سے وہ یون ہی بیکار تھین جیسے ملکہ آفتاب پر عاشق ہوئی تھی تو اُسدن سے اُسکو کوئی کام اچھا نہ معلوم ہوتا تھا آج جو طلب کیا تو وہ خوش ہوکر حاضر ہوئین ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے برہم ہوکر اُنسے کہا کہ کیا تم نابینا ہو جو خداوند کو سلام نہین کرتی ہو ارے سجدہ کرو یہ کل مخلوقات کے خداوند ہین اگر یہ ناراض ہونگے تو تمھارا گانا کسیکو پسند نہ آئیگا اور اگر یہ خوش ہونگے تو ایسی آواز تمکو عنایت فرمائین گے کہ کوئی مثل تمھارے پردہ دنیا پر نہوگا ارے کم بختون یہ وہی ہین کہ جنکی مین عاشق ہون آج بعد مدت کے میری خاطر سے آسمان پر سے زمین پر تشریف لائے ہین آج یہ دن میسر ہوا ہی انھون نے جو یہ سنا تو دوڑکر اُن عورتون نے سجدہ کیا اُسکے قدم چومے ہاتھ آنکھون سے لگائے آفتاب جادو نے جو یہ دیکھا تو دل مین کہا کہ کیا اچھا فقرہ خداوند کا تھا خوب تدبیرون پڑی میرے خوب خداوند تھے یہ رتبہ تو بہم ہوا کہ لوگ سجدہ تو کرنے لگے اب خوب مزے وصل کے حاصل ہونگے اُدھر اُن عورتون نے سجدے سے سر اُٹھاکر سلام کیا بعدہ اُسکے روبرو کھڑے ہوکر مبارکباد گائی بعد اُسکے گت ناچی کبھی توڑا لیا اور کبھی بیٹھکر یہ غزل باندازدلربائی گائی **غزل**

خدا سے ابروے خمدار ای نگار ہون مین	جھکائے سر وہ شمشیر آبدار ہون مین
صبا سے بعد فنا خاک بھی اُڑا دی ہی	وہ بہر فاتحہ کیا آئین سے مزار ہون مین
جہان پر رار محبت ابھی ہوا ہو	غم جدائی مین گاے جو اشکبار ہون مین
خدا کے واسطے کر اجو شاد مان مجکو	کہ تیرے وصل کا کب سے امیدوار ہوئین
وہ ہمیپ جیپ سے کہنا کسی کا آتا ہی یاد	دفاش پردہ کرو تم کہ پردہ دار ہون مین
جو اُنسے کہتا ہون ہو جاؤ صاف مجھسے تم	تو ہنس کے کہتے ہین رکھتا نہین غبار ہونمین
سمجھے وہ دیکھ لے اکبار گر محبت سے	تو صدقے اُسپہ دل وجان سے بار بار ہون مین
خبر وفات کی میری وہ سُن کے کہتے ہین	بلا سے مرگیا کیون غم مین سوگوار ہون مین
دینے جانیکی خواہش نہ کیون ہو ای اظہر	فراق احمد مرسل مین بیقرار ہون مین

جب وہ یہ غزل گاچکی تو اُسکو بہت کچھ انعام ملا وہ انعام پاکر خوش ہوئی پھر ناچنے لگی خوب خوب مٹھریان خیال دھرتین گائین اور تراسے بھی خوب گائے اِسقدر ناچی اور گائی کہ تمام عورتین اور ملکہ اور آفتاب جادو سب کے سب محو ہوگئے جب وہ بڑی دیرتک گایا کی ملکہ نے حکم دیا کہ دوسری کو بلاؤ اب یہ تھک گئی ہی اور آفتاب جادو کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ کیون خداوند آپ کو اسکا گانا پسند آیا آفتاب جادو نے کہا کہ واقعی مین نے دنیا پر وہ لوگ پیدا کیے ہین کہ جو کہ میری صحبت مین نہین ہین مین رات دن حورون کا گانا سنتا ہون مگر وہ کیا اُسکے روبرو گائینگی وہ مطربہ یہ سُنکر بہت خوش ہوئی اور آفتاب جادو کو سجدہ کیا

اور سلام کرکے ملکہ کو اپنے مقام پہ کو روانہ ہوئی دوسری مطربہ آئی اُسنے بھی پہلے سجدہ کیا کیونکہ وہ سن چکی تھی کہ ملکہ کے پہلو مین خداوند تشریف رکھتے ہین بعد سجدہ کرنے کے اپنے مقام پر آئی اُدھر سازندون نے ساز درست کیا اُسنے گنگنا کر چاہا تھا کہ کچھ شروع کردن کہ ایک خواص جو کہ ملکہ کی بہت منہ چڑھی تھی ملکہ سے کہنے لگی کہ اے ملکہ تم بھی کسقدر بے مزا ہو کیونکہ خداوند تو تشریف فرما ہون اور صحبت شراب و کباب گرم ہو یہ کیا بات ہی آپ بھی نوش کرو اور خداوند کو بھی پلاؤ کہ مسرور ہو طبیعت مسرور ہو یہ جو اُس خواص نے کہا تو ملکہ بولی بچ تو ہی اسوقت تو نے خوب بات کہی اچھا کشتیان شراب کی اور قابین کباب کی حاضر کرو کیونکہ خداوند کو شراب دنیا پلائین خداوند تو شراب بہشت ہاتھ سے حوران جنت کے پیتے ہونگے ہان یہان اب آج ہمارے بھی ہاتھ سے نوش کرین وہ خواص یہ سُنکر اُٹھی اور فوراً کشتیان شراب ناب کی اور وہ صراحیان کہ بلکے منہ پتلے سے بندھے ہوے تھے حاضرین اور کشتیون پر مخمل کے تورے پوش زردوزی پڑے ہوے تھے قابین کباب کی بھی چینی کی اُسپر گل بوٹے بیلین بنی ہوئی تھین لاکر روبرو ملکہ کے رکھین تورے پوش ہٹاتے کشتیون مین ساغر بلورین قرینے سے چنے ہوے تھے ملکہ نے اشارہ اُس خواص کو کیا کہ جام لبریز کرکے خداوند کو دے ابھی اُدھر وہ مطربہ حاضر ہو اُسنے گانا نہین شروع کیا ہو ملکہ کا یہ عالم ہو کہ اُس جوان کو دیکھتی جاتی ہو وہ بھی اُسکے جانب سے نگاہ نہین پھیرتا ہو نظارہ کر رہا ہو گلچینی گلشن جمال مین مصروف ہو ٹکٹکی بندھی ہوئی ہو ہر دم دل کا یہ تقاضا ہو کہ لپٹ جا اور سیب ذقن کے بوسے لے اسمین کوئی تیرے لیے آسیب نہین ہو مگر دل سے یون کہتا ہو کہ ذرا صبر کر اے کم بخت یہ دن تو ہو اپہلے یہ بات کہان تھی صرف دور سے دیکھکر آنکھین ٹھنڈی کر لیتا تھا اتبو اُسکا پہلو ملا ہی اسقدر بیتاب نہو وہ بھی وقت آتا ہو کہ بوس و کنار ہو اور مطلب دل حاصل ہو یون بیقرار نہو اس قیری بیتابی سے کام بگڑ جائیگا کچھ حاصل نہوگا یہ غزال رمیدہ دام تدویر سے نکل جائیگا اور تو منت مین کف افسوس ملکر رہجائیگا اسوقت تو اسقدر بیقرار نہو کہ جب صرف دور سے نظارہ ہوتا تھا دل کو تو یون نصیحت کرتا تھا جبکہ اُدھر ملکہ نے خواص سے کہا تو جام لبریز کرکے خداوند کو دے اُسنے اُسکے جواب مین یہ کہا کہ بھلا اے ملکہ میری بھی یہ طاقت ہو کہ مین خداوند کو شراب پلاؤن یہ امر آپ کو لازم ہو بس اب آپ شرم و حیا کو اُٹھائیے اور شراب سے ساغر مملو فرمائیے خداوند کو دیجیے وہ آپ کو دین کیونکہ بعد مدت بسیار اور از حد کار و دون کے بعد یہ دن نصیب ہوے ہین یہ جو اُس خواص نے کہا تو ملکہ کا خود دل چاہتا تھا فوراً کشتی روبرو اپنے کھینچی اور صراحی اُٹھاکر ساغر بلورین الماس نگار دست نازک مین لیا اور لبریز کرکے روبرو اُس جوان سینے آفتاب جادو کے ہاتھ بڑھایا اور کہا کہ یہ جام شراب پی لو اور منہ پھیر لیا اُسنے جام تو ہاتھ سے لیلیا مگر اس ادا پر بسمل ہو گیا فوراً بلا توقف اُسکو پی گیا اور خود پھر اُسی جام کو لبریز کرکے اُسکے منہ سے لگا دیا وہ بھی پی گئی تو جام شراب چلنے لگا دونون بادہ ناب پینے لگے دور ابتدا ہو گیا اُدھر وہ مطربہ یہ غزل عاشقانہ بلحن داؤدی گانے لگی **غزل**

خون ایسا گرم ہے مجھ عاشق دلگیر کا	ہنگامہ رستخیز ہو جو سر پر شریر کا
دھیان ہو ہر دم مجھے اُس چاندسی تصویر کا	سامنا ہے روز برق طور کی تنویر کا

دیکھتا ہون جب نظر آتا ہی منہ کھولے ہوے — تشنۂ خون ہے مگر سو فار تیرے تیر کا
عکس دریا مین پڑیگا تیری زلفون کا اگر — مچھلیون کو شبہ ہوگا دام ماہی گیر کا
سب مجھسے اے صیاد رکھتا ہون مین اتنی آرزو — طائر روح روان کو پر لگا دے تیر کا
خاک اپنے خاکساردن کی نہ کر برباد تو — ڈھیر انکی راکھ کا تو دہ ہی اک اکسیر کا
ساتھ مرقد مین عمارت اپنی لیجاؤنگے کیا — مفسدون کو کیا ارادہ ہے عبث تعمیر کا
یار کو مجھ ناتوان تک کھینچ لاتا ہی مدام — جمپہ ہی احسان جذب دل تری تاثیر کا
جو تری صحبت مین بیٹھا آن کر گلچین ہوا — پھول جھڑتے ہین ہے عالم ہی تری تقریر کا
وار کیا کیا تو نے اے قاتل لگاؤ ڈاوداؤ — مان جا ہین کیون نہ ہم لوہا تری شمشیر کا
دل کھنچا جاتا ہی سینے سے ان آنکھون کیطرف — اُسکے سرمہ مین اثر ہی سرمۂ نسخیر کا
منہ چھپا لیتا ہی اے آبا دا کثر آفتاب — ہر ورق عالم نقش پاے یار کی تنویر کا

جب وہ نازنین یہ غزل گاچکی اور یہان دو دو تین تین جام کی نوبت آئی تو دونون کو سرور ہوا رنج وکلفت دور ہوا دونون مست ہوگئے نشۂ محبت نے دل مین جوش مارا اور مست کیا آفتاب جادو کے دل نے بیتابی کی اُدھر اُس مطربہ نے جو غزل عاشقانہ گائی تمام محفل بیخود ہوگئی بس اتر آفتاب جادو سے صبر نہوا دست گستاخ کو طرف ثمر باغ جوانی کے دراز کیا یہ رنگ دیکھکر خواصین ایک ایک دو دو کرکے دفعہ دفعہ کرکے چلی گئین وہ مطربہ بھی غزل گاکر اپنے مقام کو روانہ ہوئی یہان جو آفتاب نے خلوت پایا تو ملکہ سے لپٹ گیا بوسے اُسکے عارض رنگین کے لینے لگا دست درازی شروع کردی چھاتی سے اُسکو لپٹاے لیتا ہی بس نہین ہی کہ اُسکو اپنے دلمین بٹھالے بعد مدت کے یہ دن نصیب ہوا ہی اب صبر کہان ہوسکتا ہی اور ایسے وقت مین کہ یار و معشوق اکیلا سامان عیش مہیا شراب کا نشہ شعر چوخانہ خالی و معشوق مست ناز بود + توان گریست بر نرگس کہ باکباز بود + ملکہ کا گو کہ خود دل اس امر کا متمنی تھا مگر بسبب شرم وحیا کے جو کہ ناکتخدا عورتون کا شیوہ ہی دور سے اُسکے عاجز کرنے کو بھی اور اپنا راز دنیا زد کھانے کو اُسکے پہلو سے اُٹھنے کا قصد کیا اور کہا کہ تم کسقدر بیباک ہو تمکو کچھ پاس ولحاظ نہین کیا کوئی مین دن باداری ہون یہ بدمستی خوب نہین ہی یہ بدمستی اپنی تم اپنے پاس رکھو کیونکہ مین تمکو صحن باغ سے اِسواسطے نہین لائی ہون تم کیسے خداوند ہو کہ ایک بندی کے ساتھ ایسی حرکت کرتے ہو مین تو نہ مانونگی بس بس مجکو چھوڑ دو میری کلائی ٹوٹی جاتی ہی ارے کچھ تمکو اسکا بھی پاس نہین ہی یہ امر بالکل خلاف کرتا ہی کوئی بھی حرام کرتا ہی بندون کو تو منع کیا اور تم خود خداوند ہوکے ایسا کرو اگر ایسی خواہش تھی تو پہلے سے موافق اپنے دستور کے کچھ عقد وغیرہ کرلیا ہوتا جس امر سے مین بھی پابند ہوجاتی یہ جو ملکہ نے کہا تو آفتاب جادو نے بیتاب ہوکر اور زیادہ دبوچ کر اپنے گلے سے لگالیا اور تڑاق تڑاق بوسے لینے لگا صداے شغلا بلند ہوئی ملکہ نے کہا کہ یہ کیا حرکت ہی پہلے کچھ عقد پڑھ تو لو مین موجود ہون بغیر اسکے محال ہی یہ آپ کا خیال بیجا ہی یہ جو اُسنے سنا تو کہا کہ تجکو تو کوئی عقد کی ضرورت نہین ہی تجکو اختیار ہی کہ جسکے ساتھ جو چاہون وہ کرون تم ہیکار انکار کرتی ہو مین تو نہ چھوڑونگا آج اپنے دل کی مراد پوری کرونگا مدت سے مین تجپر عاشق ہون تیرے عشق مین تمام کام خدائی کے معطل پڑے ہین دن رات تیری ہی فکر تھی اور کوئی کام نہتھا

ملکہ نے جواب مین کہا کہ بغیر اسکے تو ممکن نہین ہی یہ جو ملکہ نے کہا تو اُسکے جواب مین پھر آفتاب جادو نے کہا کہ پھر کیا ہو جو تم بتاؤ وہ ہو ملکہ نے کہا کہ عقد کرلو موافق ہمارے دستور کے یہ امر آپ کو آسان پڑیگا ہو یہان سب قاعدہ دنیا کرنا ہوگا آفتاب جادو نے جواب دیا کہ اسمین تو عرصہ ہوگا یہان دل کو قرار نہین ہی وہ دست بتاب ہی کوئی ایسی تدبیر بتاؤ کہ سہل طور سے فراغت ہو ملکہ نے کہا کہ مین اپنے باپ کو بلاتی ہون اُنسے تم اِس امر کو کہو وہ بہت جلد کوئی نہ کوئی تدبیر کر دینگے پھر تمکو اختیار ہی مین کہین چلی نہ جاؤنگی آفتاب جادو نے کہا کہ اُنکے بلانے کی کیا ضرورت ہی مین خود موافق تمہارے اور اہل دنیا کے عقد کیے لیتا ہون ملکہ نے کہا کہ ای خداوند اسمین دو فائدے ہین ایک تو یہ کہ اُنکو تمہاری زیارت بھی نصیب ہوگی دوسرے یہ کہ وہ بہت خوش ہونگے کہ میرا داماد خداوند ہی اور اُنکو معلوم بھی ہو جائیگا پھر جب آپ کا جی چاہے گا اور جہان پر جی چاہیگا تشریف لائیے گا کوئی روکنے والا نہوگا ملکہ نے جو یہ کہا تو آفتاب جادو نے جواب دیا کہ اچھا بہت جلد بلاؤ ملکہ نے ایک خواص سے بلا کر کہا کہ تو اِسوقت یہان سے میرے باپ کے پاس جا اور اُنسے کہہ کہ چلیے آپ کو آپکی دختر کے باغ مین خداوند نے طلب فرمایا ہی وہ وہان تشریف رکھتے ہین بہت جلد تشریف لیجلیے اُنکو آپ سے کچھ ضرورت ہی یہ سُنکر وہ خواص اُسیوقت طرف محل شاہی کے روانہ ہوئی یہان آفتاب جادو ملکہ کے ساتھ بوس وکنار کر رہا ہی ہر مرتبہ یہ قصد کرتا ہی کہ اسکو بکنے بھی دو اپنا کام دل مفتون اور مقصد قلب محزون حاصل کرو مگر پھر ٹھہر جاتا تھا اس کمبخت نے پہلے سے یہ تدبیر کر دی تھی کہ ایک اسم سحر پڑھکر ملکہ پر دم کر دیا تھا کہ اُسکو اُسکی محبت بھی ہوگئی تھی یہان راز و نیاز اور بوس وکنار ہو رہا ہی اُدھر اُس خواص نے جاکر مخمور آفتاب پرست سے کہا کہ ای بادشاہ آپ یہان کیا تشریف فرما ہین چلیے آپکو خداوند آفتاب نے جلیل کہ آپ پرستش کرتے ہین یاد فرمایا ہی وہ آپکی دختر نیک اختر کے باغ مین تشریف فرما ہین وہان اُنھون نے آپ کو یاد کیا ہی کوئی بڑی ضرورت کا اُنکو آپ سے کام ہی مخمور شاہ نے کہا کہ تو یہ کیا کہتی ہی سچ کہہ کہ کیا واقعہ ہی کیا واقعی خداوند تشریف لائے ہین زہے نصیب میرے کہ خداوند میری دختر کے باغ مین تشریف لائے ہین مین چلتا ہون یہ کہکر اُسیوقت بہت سے تحفے لیکر طرف باغ کے چلا یہانتک کہ داخل باغ ہوا اُس خواص نے دوڑکر ملکہ سے کہا کہ بادشاہ تشریف لاتے ہین ملکہ علحدہ ہوکر سر جھکا کر بیٹھی خداوند سے آفتاب جادو بھی علحدہ بیٹھ گئے اور خاموش ہو رہے کہ اِس عرصہ مین بادشاہ بارہ دری مین آیا دیکھا کہ ملکہ ایک گوشہ مسند پر سر جھکائے ہوئے خاموش بیٹھی ہی اور ایک جوان حسین وجمیل خوبصورت چہرہ اُسکا مثل آفتاب کے درخشان مسند پر بیٹھا ہوا ہی بادشاہ نے خواص سے اِشارے سے دریافت کیا کہ کیا یہی خداوند ہین اُسنے کہا کہ جی ہان یہی خداوند ہین بس یہ سُنکر بادشاہ دوڑکر اُس جوان کے قدمون پر گر پڑا اور اُسکو سجدہ کیا اور قدم چومے آو. آنھون سے لگائے اور وہ تحفے پیش کیے دست بستہ ہوکر کھڑا ہوگیا جیسے کوئی بڑے جلیل القدر بادشاہ کے روبرو غلام یا تابعدار استادہ ہوتا ہی کہ اِس عرصہ مین آفتاب جادو نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ ای مخمور بیٹھ جا کیون کھڑا ہی مجھ سے مجھ کہنا ہی مخمور سلام کرکے بیٹھ گیا اُدھر آفتاب

سنے اپنے دل مین کہا کہ کیا مرتبہ حاصل ہوا ہی کیونکہ جو آتا ہی وہ سجدہ کرتا ہی مفت کے خدا بنے
ہو جب یہ باتین ہو چکین اور بادشاہ مخمور شاہ بیٹھ چکا تو اسوقت آفتاب جادو نے کہا کہ ای مخمور
تمکو معلوم ہو کہ مین تمھاری دختر پر مدت سے عاشق ہون اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ مین تمھارا خدا ہون
لہذا اب تمکو یہ لازم ہی کہ اسکا عقد میرے ساتھ کر دو بادشاہ نے یہ سنکر جواب دیا کہ یا خداوند
مجکو کب عذر ہی مین آپ کا غلام ہون اور یہ کنیز ہی بھلا آپ سے کچھ عذر کر سکتا ہون آپ سے
انکار کر کے کہان جاؤنگا یہ ستش تو آپکی کرون اور اس امر سے انکار کرون کیونکہ یہ امر تو میری
عزت کا سبب ہوگا کہ مین خداوند سے قرابت کرونگا میری لڑکی خداوند کی زوجہ کہلائیگی کارخانہ
خدائی مین اسکا بھی دخل ہوگا میرے نواسے خداوندزادے ہونگے ہر ایک میری عزت
کریگا ایک حصہ خدائی کا میرے گھر مین بھی آجائیگا مین ایسے امر سے انکار کرونگا آپ جسوقت
فرمائین مین موجود ہون آفتاب جادو نے کہا کہ ابھی کیونکہ اسوقت مین یہان موجود ہون
نہ معلوم پھر مجکو امور خدائی سے مہلت ہو یا نہو بعد مدت کے تو یہان آنا ہوا ہی مخمور نے کہا کہ
مجکو کچھ عذر نہین ہی مین ابھی جاکر سامان کرتا ہون تھوڑے عرصہ مین حاضر خدمت ہوتا ہون اس
کنیز کو آپ کی کنیزی مین دیتا ہون یہ کہکر اٹھا اور اسکو سلام کر کے اپنے محل مین آیا یہان اسکی
مان سے کہا اسنے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہی یہ سنکر بادشاہ نے وزیر کو بلا کر حکم دیا کہ تمام شہر
مین منادی کر دو کہ آج گھر گھر خوشی ہو کیونکہ آج میری دختر کا عقد خداوند آفتاب کے ہمراہ
ہوگا وزیر بھی یہ سنکر بہت خوش ہوا حال دریافت کیا بادشاہ نے کل کیفیت بیان کی وزیر بہت
شاد و خرم ہوا بادشاہ سے عرض کیا کہ اب تو آپ کو کیا کمی ہی تمام دنیا پر آپ کی حکومت ہو جائیگی
عالم عالم آپکا فرمانبردار ہوگا زمین و آسمان پر آپ کی حکومت ہوگی مجکو نہ فراموش فرمائیے گا
میری خدمت کا خیال رکھیے گا مین آپ کا قدیمی نمک خوار ہون بادشاہ نے کہا کہ نہین ایسا
نہوگا تم اطمینان رکھو مین تمکو کبھی نہ فراموش کرونگا اب تم جاکر تمام شہر مین منادی کر دو کہ سب
آج رات بھر خوشی کرین ناچ و رنگ دیکھین اور تم یہ کرنا کہ تمام شہر کو آئینہ بند کرنا یہ جو بادشاہ
نے کہا وزیر اسی وقت روانہ ہوا تمام شہر مین منادی کر دی کہ آج رات بھر تمام شہر خوش و مسرور
رہے اور ناچ و رنگ دیکھے کہ شاہزادی کا آج عقد ہی اور خداوند کے ساتھ ہوگا یہ جو
منادی نے ندا کی ہر ایک صغیر و کبیر برنا و پیر و شیخ و شاب بہت خوش ہوا آپس مین چرچے ہونے
لگے کہ اب بادشاہ کا بڑا مرتبہ ہوگا سب دنیا پر اسکی حکومت ہوگی کیونکہ جب خداوند اسکے داماد
ہوے تو اب اسکو کس بات کی کمی ہی اہل شہر مین تو یہ چرچے ہونے لگے ادھر وزیر نے تمام
شہر کو آئینہ بند کیا جبکہ روشنی کا وقت آیا تو اسکا بندوبست ہوا اور ہر جگہ روشنی ہوئی اور ہر ایک
مکان پر صحبت ناچ و رنگ کا سامان ہونے لگا یہان محل مین بادشاہ نے عقد کا سامان کیا
جو چیزین کہ درکار تھین وہ لیکر اپنے ہمراہ مع اپنی زوجہ اور خواصون کے باغ مین گیا یہانتک
کہ شام ہوگئی تمام شہر مین اور ہر گلی کوچے مین روشنی ہوئی اس شب تمام شہر مین کوئی مقام ایسا نتھا
کہ جہان ناچ و رنگ نہو ہر غریب و رئیس امیر و شریف وزیر و تاجر کے یہان حسب لیاقت صحبت
رقص گرم تھی یہان باغ مین ملکہ کو عورتون نے عروس بنایا پوشاک زردی سے آراستہ کیا حسب
دستور اس ملک کے اس جوان کے ساتھ ملکہ کا عقد ہوا بھوری پھری بعد اسکے بادشاہ نے

بعد فراغت امور ضروری کے حکم تاج ورنگ کا دیا ایک نازنین مہجبین نے یہ غزل گائی غزل

اُس گل کی مین تلاش مین جاؤن کہان کہان
کوے بتان مین ٹھوکرین کھاؤن کہان کہان

بستی مین گلشنون مین بیابان مین کوہ پر
دھونی فقیر بن کے رماؤن کہان کہان

ہر عضو تن سے شعلے سے نکلتے ہین متصل
بھڑکی ہوئی ہی آگ بجھاؤن کہان کہان

اغیار میرے حال پہ روتے ہین دوست بھی
کسکو فسانہ غم کا سناؤن کہان کہان

سینے مین دل کو حفظ نہ پہلو مین جاے امن
ہاتھون سے تیر غم کے بچاؤن کہان کہان

مجبور ہین علاج سے جراح اور طبیب
زخم جگر کو اپنے دکھاؤن کہان کہان

ڈھونڈھا حرم مین یار کو اور تنکدے مین بھی
مثل صبا مین خاک اڑاؤن کہان کہان

بیتاب دل ہی ہجر مین کس سے کہون نظیر
بلبل کی طرح شور مچاؤن کہان کہان

جب وہ نازنین یہ غزل گاچکی تو پھر اور گانا شروع کیا یہانتک کہ دوپہر رات تک صحبت بزم عشرت آراستہ رہی بعد اسکے بادشاہ اور کل عورتین دولہن دولہ کو چھوڑکر تنہا اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئین جب یہان بالکل تخلیہ ہوگیا تو اُسوقت آفتاب جادو نے صراحی شراب کی اُٹھائی اور جام لبریز کیا اور ملکہ کے ہونٹھون سے لگایا وہ بلاعذر وانکار اُس جام مے ارغوان کو غٹاغٹ پی گئی اتنے دورا بندھ گیا کہ ملکہ اُس جوان کو بلاتی ہی اور وہ جوان ملکہ کو یہانتک کہ دونون مست ہوگئے اتنے آفتاب جادو کو تاب دوری بیقرار ہوگیا اور دلپر اختیار نہ رہا دل ہاتھ سے جاتا رہا اور اُسی بیتابی مین ملکہ سے لپٹ گیا اور بوسے لینے لگا اور گل آرزو بصد خوشی چننے لگا جب بہت بیقرار ہوا تو ملکہ کو گودی مین اُٹھاکر مسہری پر آیا یہان آکر اتنے دوسرا قصد کیا ہاتھا پائی ہونے لگی خوب خوب زور ہوے یہانتک کہ وہ اُسپر قابض ہوا اور قفل پنہان کو کلید آرزو سے وا کیا وہ چیخ مارکر بیہوش ہوگئی اُسنے اپنا منھ کالا کیا آرزوے دلی بر آئی مطلب دلی حاصل ہوا جو جو آرزو مین دل مین تھین وہ سب پوری ہوئین بعد دست لپنے معشوق سے وصل حاصل ہوا اور مقصد دل پورا ہوا کیونکہ یہ تو خوردسالی سے اُسپر عاشق تھا اور فریفتہ تھا جب اپنا کام دل حاصل کر لیا تو دل سے کہنے لگا کہ آج تو خوب مزے کیے بدون سے بعد اِس معشوق فتنہ ساز سے وصل ہوا خیر اب جہانتک ہوا اپنی آرزو نکال لے اتنے تو نے اِس شوخ پیشم کو تنہا پایا ہی خوب خوب اُسنے مزے کیے یہانتک کہ بعد الفراغ دونون لپٹ کر باہم لیٹ رہے بعد اُسکے یہ اپنے دل مین خیال کرنے لگا کہ خوب اِن لوگون کو احمق بنایا اور اپنا مطلب کیا کیونکہ خدا نے اگر یہ تدبیر نہ کرتے تو کبھی وصل ممکن نہوتا اب کوئی تدبیر ایسی کرون کہ یہ راز اِن لوگون پر نہ ظاہر ہو یہ لوگ ہمیشہ مجھکو بخدا مانین بھلا یہ کہان ممکن تھا کہ مجھ ایسا ذلیل ایسے جلیل بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ پیوند ہو یہ خداوند ابلیس کی شان ہی کہ اُسنے مجھکو قبول کیا کہ جسکی بڑے بادشاہ جلیل القدر خواہش کرتے تھے اور اُنکو یہان سے صاف جواب ملتا تھا یہ آفتاب جو کہ خداوند ابلیس کا پیدا کیا ہی اُسکی عاشق تھی اُسکی یہ لوگ پرستش کرتے ہین دل نے خوب تدبیر بتائی کہ تو اپنے کو خداوند آفتاب بنا کر اُسپر ظاہر ہو یون تیرا مطلب ہوگا وہی ہوا یون مدعاے دلی حاصل ہوا لوگون نے مجھسے بھی سچے خدا بھی بنے وہ کام کرنا چاہیے کہ یون ہی خدائی بنی رہے یہ فکر کرتے کرتے ایک

بات خیال مین آئی کہ وہ ایک وقت پر ظاہر ہوگی ابھی اُسکا موقع نہین ہی لیکن اتنا سامعین کو خیال رہے اور واضح ہو کہ جب یہ ملکہ کے باغ مین آیا تھا تو اسنے ایک ابر سحر آفتاب پر قائم کیا تھا تو اُسکے سبب سے یہ بات حاصل ہوگئی تھی کہ تمام شہر خورشید نگار اور اُسکے قرب و جوار سے روشنی و روے خورشید پنہان ہو گیا تھا یہ اِسکا سحر ایسا تھا کہ جبتک یہ قتل نہوگا اُسوقت تک یہ سحر اِسکا برطرف نہوگا اور نہ اِسپر کوئی زوال آئیگا یہ ساحر بھی نہایت زبردست ہی بڑے بڑے ساحر اس سے دبتے ہین اور اِسکے سحر کے آگے کانپتے ہین اور منھ چراتے ہین یہ اپنی سحر و ساحری کے آگے کسی کی حقیقت نہین سمجھتا ہی اور نہ کسی کو موجود جانتا ہی بڑے بڑے کامل اور اہل ہنر اِسکے شاگرد ہین ایک جنبش لب مین یہ اپنا کام کرتا ہی اِشارہ چشم سے یہ لاکھون کو جلاتا ہی اور برق بنا کر گراتا ہی اور خاک سیاہ کر دیتا ہی پانی برسانا تو اِسکا ایک ادنی کرشمہ ہی یہ امرا اور ایسے سحر تو اسکے ادنی شاگرد جو کہ اِسکے پاس آکر ابتداءً حاصل کرتے ہین اُنکو بنا دیتا ہی اُسکے نزدیک ایسے ایسے سحرون کی کوئی اصل و حقیقت نہین ہی اور نہ کوئی امر اہم ہی اور نہ کوئی ایسی بات مشکل کی ہی یہ بڑا زبردست ساحر ہی یہ تو فکر کرتے کرتے سو گیا یہانتک کہ وہ رات گذری صبح طالع ہوئی آفتاب اسی طرح نظر اہل شہر و مردمان شہر سے پنہان تھا کیونکہ اُسکا سحر تھا کوئی اُسنے اپنا سحر دفع نہین کیا تھا جو آفتاب نکلتا یہان وہ بھی باغ مین اُٹھا ملکہ بھی بیدار ہوئی دونون اُٹھے ایک شاد اور ایک شرگین ایک کا چہرہ بشاش ایک کے چہرے پر سرخی مگر ساتھ شرم کے اُسی رات کو ملکہ اُس سے حاملہ ہوئی تھی اور اُسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ وہ بڑا کافر ہوگا اپنے کو سجدہ کرائیگا اور اپنے کو فرزند خداوند کہلائیگا تمام لوگ اِسکی پرستش کرینگے یہ مثل لقمان کے اپنے کو خدا مشہور کریگا اور ہر ایک کو اپنا بندہ کہے گا اور بیان کریگا کہ مین نے تمکو پیدا کیا ہی میرے باپ نے تمکو پیدا کیا ہی مین خداوند آفتاب کا فرزند ہون مین تمھارے خداوند کا دلبند ہون وہ ناہنجار ایسی ایسی باتین کریگا اور ایک عالم کو گمراہ کریگا بڑے بڑے مقابلے اُس زمانہ مین ہونگے اور بڑے مجادلے ہونگے اِسکی لڑائیان جب معرض بیان اور تحریر مین آوینگی تو اہل نظر اور سامعین والا تمکین کو بڑا لطف حاصل ہوگا اُسکا نام خورشید فرزند خداوند آفتاب ہوگا غرضکہ جب صبح ہوئی دونون بیدار ہوے آفتاب جادو نے کہا کہ ملکہ اب مین جاتا ہون پھر آؤنگا جسوقت کہ میرا دل چاہے گا ملکہ نے کہا کہ آج اور رہجاؤ آفتاب جادو نے خیال کیا کہ یہان رہنا اچھا نہین ہی ایسا نہو کہ کسی وجہ یا کسی امر سے یہ راز نہانی افشا ہوجائے تو پھر بڑی خرابی ہوگی حالانکہ تمھارا کوئی کچھ بگاڑ نہین سکتا ہی مگر احتیاط کرنا لازم ہی اب یہانسے چلو اور اپنی تدبیر کرو یہ خیال کرکے کہا کہ ملکہ میرے سب کام ابتر پڑے ہین بغیر میرے وہان سب بیکار ہونگے یہ جو آفتاب نے گرم ہوکے کہا تو ملکہ نے جواب دیا کہ اچھا تمکو اختیار ہی مگر نہایت مضمحل ہوگئی اور پریشان خاطر ہوئی اور آنکھون مین آنسو بھر لائی اور کہا کہ خیر مین تمکو روک نہین سکتی ہون اور نہ مین تمھارے کسی کام مین دخل دے سکتی ہون اچھا جاؤ مگر خیال رکھنا اور جلد آنا یہ سنکر آفتاب جادو نے اُسیوقت تخت سحر تیار کیا اور اُسپر سوار ہوکر طرف آسمان کے روانہ ہوا اور قریب ابر پہونچکر اُس ابر مین غائب ہوگیا جب خوب بلند ہوگیا

کہ نظر مردم کام نہ کرسکے تو اُسوقت طرف اُس ابر کے ایک اشارہ کیا کہ وہ ابر غالب ہوگیا اور آفتاب نکل آیا مالکہ نے دیکھا کہ خداوند اپنے مکان مین پہونچ گئے تمام اہل شہر مین رات بھر ناچ ورنگ رہا ہر ایک نے وہ رات بخوشی بسر کی جب صبح کو سب اُٹھے تو دیکھا کہ خداوند ظاہر ہین کیونکہ سب قریب صبح سو سو گئے تھے ناچ ورنگ برخاست ہوگیا تھا سب بیدار ہوکر اپنی اپنی اطاعت اور عبادت مین مصروف ہوے یعنے پوجا پاٹ کرنے لگے اُدھر بادشاہ بھی بیدار ہوا اور اپنے مذہب کے موافق پوجا کرنے لگا اُسکو بھی معلوم ہوگیا کہ خداوند مذبح سے اپنی بہشت یعنے مکان مین پہونچ گئے جب تو عالم عالم مین روشنی پھیل گئی اُدھر ملکہ کے باغ سے محل مین آئی اُسدن سے یہ دستور ہوگیا کہ آفتاب جادو دوسرے دن شب کو آتا تھا وہ رات بعیش وعشرت بسر کرتا تھا اِنکو نوعیش وراحت مین مشغول رکھا جاتا ہے اب اِنکا ذکر آیندہ پھر کسی موقع اور محل پر تحریر ہوگا اور بیان کیا جائیگا لیکن

اب کچھ حال سرو نو دمیدۂ بستان جرأت وشجاعت گل گلزار صاحبقرانی یعنے شاخسار شجر بدیع الزمانی شیر بیشۂ سیجا بدیع الملک نوجوان یعنی صاحبقران ثالث کا معرض بیان مین آتا ہے اور تحریر کیا جاتا ہے اور آنا خضران بن عمرو یعنے خواجہ خضران کا مع سہراب جادو وسرداران نامی وگرامی کا جو کہ دریاے سبز رنگ مین مقید تھے اور بمشورۂ سہراب جادو بعد قتل کرنے ماہیان سکے کوچ کرنا طرف شہر سمندریہ کے راہ مین مرحلۂ دوم کا درپیش ہونا یعنے شہر بتین خود پرست مین پہونچنا اور وہان قیام کرنا اور مقابلہ ہونا اور ایلچی گری کرنا مملوک بن مالک کی اور اُسکا مسلمان ہونا اور دیگر حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ

پلا ساقیا مجکو اب وہ شراب — ترے میکدے مین جو ہو لاجواب
مرا دل ہے اسوقت کچھ بیقرار — مراد دل ہے اسوقت کچھ بیقرار

خبر لے کہ آیا ہے وقت خمار — مراد دل ہے اسدم نہایت ملول
پلا جلد تر بادۂ لالہ رنگ — کھو نکا مین اب نشہ ہین جال جنگ
کر و نگار قم خوب حال جدال

جو تو مجکو دیگا مرے بے مثال — غزل

دور سے مضطر ہین ہم یون بزم جانان دیکھکر — ہو جو بلبل کا نفس ہین حال بستان دیکھکر
ہمنے یون پھاڑا گریبان صبح ہجران دیکھکر — جیسے گل کھل جاتے ہین نوزمرخشان دیکھکر
ابر باران منفعل ہو ہو کے اکثر تھم رہا — ہجر جانان مین ہمیشہ مجکو گریان دیکھکر
دیکھو تو یہ کون ہے بیتاب ہر کو اسکے لے — پوچھتا ہے مجسے مجکو وہ نالان دیکھکر
شرم سے منھ پھیر کر گردون پہ ہوتا ہے طلوع — بے نقاب اُس شوخ کو مہر درخشان دیکھکر

اب رہائی اسکے پھندے سے بہت دشوار ہی — دل یہ کہتا ہی مراد زلف پیچان دیکھکر
زلف شبگون کا جو اکثر دل کو رہتا ہی خیال — چونک چونک اُٹھتا ہی نہین خواب پریشان دیکھکر
مرمٹونگی خاک کہتی ہی زبان حال سے — یا نوان رکھ ظالم ذرا گور غریبان دیکھکر
لیلی محمل نشین کبتک نہ لیگی تو خبر — قیس کہتا تھا یہی سوے بیابان دیکھکر
دل اسیر زلف کا ہر لحظہ چلاتا ہی یون — دم گھٹا جاتا ہی تاریکی زندان دیکھکر
اپنے دامن مین چھپانا خاک دشت نجد مین — بیکسی مین قیس کی میت کو عریان دیکھکر
سو رہے ہین یان ہمارے کشتہ تیغ ادا — کوئی کہتا ہی سوے گور غریبان دیکھکر
اس سے بڑھکر مکڑے کیا ہوگا گریبان چاک کا — صبح کہتی ہی مرا چاک گریبان دیکھکر
ای ہدف ماخذ میرے رنگ فق کیونکر نہو — چرخ پر مہتاب آنکا رہے تابان دیکھکر

بیت بیا بگشو ای ہمدم راستان ٭ کہ بازآمدم برسر داستان ٭ بہ بزم سخن طوطی خوش نوا ٭ ہین
در مزمہ شد ترنم سرا ٭ راویان خوش بیان دلبل ہزار داستان صحن گلشن مضامین مین یون چہچہہ زن
ہوتے ہین کہ کسا معین عالی نش دوالائکین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان یہانتک تحریر ہوئی ہی کہ خواجہ
ثالث یعنے خضران بن عمر وثانی عیاری کرکے اور ماہیان طوفان کش کو قتل وغارت
کرکے مع سردارون کے جو کہ بسبب سحر ان سیہ پوش کے گرفتار ہوگئے تھے اور دریاے
سبز رنگ مین قید تھے اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر ظفر اثر صاحبقرانی کے چلے یہان جسوقت
کہ سحر ان سیہ پوش اور ماہیان طوفان کش دونون ساحرہ آئین قتل ہوئین تو جو جو سحر کے
اُنکے تھے سب مٹ گئے تھے دریاے سبز رنگ بھی خاک سیاہ اور تباہ وبرباد
ہوگیا تھا اور وہ ابر جو کہ مثل سیہ پوش کے باغ پر سحر اب جادو سے چھایا ہوا تھا وہ بھی
مٹگیا تھا اور جو سردار کہ اُس باغ مین قید تھے وہ بھی رہا ہوے تھے اب یہ سب ایک
جگہ مجتمع ہوکر اور باہم ملاقات کرکے اُدھر کو جاتے ہین چونکہ راہ کھل گئی تھی لشکر صاحبقران
کا راستہ لیا اب اُدھر کا حال سنیے کہ بدیع الملک نوجوان یعنے صاحبقران زمان
کو جسے کہ سحر ان سیہ پوش نے مہلت دے کر یہ کہا تھا کہ جب ہمکو مقابلہ کرنا ہوگا تو ہم آپکو
اطلاع دینگے یہ سنکر اپنا سحر اور تالاب سحر مٹاکر اور گنبد کو غرق دریا کرکے چلی گئی تھی اُدھر
صاحبقران مع بادشاہ لشکر اسلام راہ مین وہی گفتگو کرتے ہوے جوش شجاعت و
بہادری کی جو کہ قبل کے جزون مین تحریر ہوچکے ہین اپنی فرودگاہ کو واپس گئے کیونکہ
صاحبقران کا اسم اعظم ماہیان طوفان کش نے بند کرلیا تھا اور صاحبقران کو
بسبب اُسکے بند ہوجانے کے بہت تشویش تھی اور یہ خیال تھا کہ آج تو وہ خود لڑائی
موقوف کرکے چلی گئی ہی اب جب وہ برائے مقابلہ آئیگی تو کیا ہوگا اور کیونکر اُس سے
مقابلہ کرینگے کیونکہ یہان تو سحر وساحری کا سامان ہی اور اسم اعظم بند ہوچکا ہی دیکھیے خدا کیا
دکھاتا ہی جو اُسکو منظور ہوگا اور ہمارے حق مین مناسب جانیگا وہ کریگا ایسے ایسے
خیالات تھے اور اسی فکر و تردد مین آکر دربار مین بیٹھے بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست
کیا کیونکہ یہ سب لوگ بھی میدان سے واپس آئے تھے بادشاہ اسلام دربار برخاست
کرکے اپنی جاے آرام کو گئے صاحبقران اپنے خیمہ مین تشریف لائے وہ دن تمام

ہوا رات ہوئی اب تمام لشکر اسلام کو تشویش ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی وہ تجہ کب مقابلہ کرتی ہی کیا
کرین کیونکر مقابلہ کرین کیونکہ وہ تو وسط دریا مین مقیم ہی اُس تک کوئی جا نہین سکتا ہی اگر کوئی جرات
کرکے گیا بھی تو اسکو حباب دریا گرفتار کرلیتے ہین بڑی زبردست ساحرہ ہی اچھا طریقہ جبتک
نکالا ہی کیونکہ کشتی مین پتلہ ہاے سحر گرفتار کرتے ہین اور وہ مقابلہ کرتے ہین اگر کوئی جرات
کرکے دریا مین گیا تو وہ بھی گرفتار ہوگیا اُس تک رسائی غیر ممکن ہی ایسی حالت مین کیونکر
مقابلہ کیا جائے دوسرے خواجہ بھی آجکل لشکر مین موجود نہین ہین کہ وہ کوئی تدبیر کرتے اور
اِس تجہ کو قتل کرتے کہ یہ بلا ہمارے سر پر سے ٹلتی تیسرے اسم اعظم صاحبقرانی بھی بند
ہو گیا ہی کہ یہ بڑا بھروسا تھا کہ صاحبقران بذریعہ اسم اعظم اِس دریاے سحر کو مٹا کر اُسکے
پار جائین گے اور اسکو قتل کرینگے یہ امید بھی جاتی رہی آج تو وہ خود رحم کھا کر واپس گئی
اُنکی جسدن اُسنے صف آرائی کی اُسی دن سب کا خاتمہ ہی یہ گفتگو باہم کرتے رہے یہانتک
کہ وہ رات تمام ہوئی صبح کو دربار ہوا اِسی طرح سے اِن لوگون کو کئی دن اِسی فکر و تردد مین
گذرے خصوصاً صاحبقران و بادشاہ کو اور بادشاہ بہت فکرمند ہین یہ تو یہان اِس فکر
مین مبتلا رہے وہان خواجہ نے اِس عرصہ مین آفتاب جادو و سحر ان سیہ پوش کا خاتمہ
کر دیا ایک دن کا ذکر ہی کہ دربار صبح کا آراستہ ہی سب لوگ حاضر دربار ہین بادشاہ تخت شاہی
پر جلوہ فرما ہین اور صاحبقران دنگل شوکت پر جلوہ افروز ہین باقی تمام سردار و عزیز و اقربا
و اعیان گرامی اپنے اپنے دنگلون و کرسیون پر متمکن ہین جو کہ اسیر سحر ہونے سے بچ گئے ہین
اور سحران سیہ پوش کے پنجے سے باقی رہے ہین بیٹھے ہین اور اُن سردارون کے
دنگلون و کرسیون پر خانہ پُر ہے ہین جو کہ گرفتار سحر ہین دربار شاہی مرقع تصویر کے اُن
سردارون سے جو کہ باقی ہین آراستہ تھا کہ ایک مرتبہ صاحبقران نے اہل دربار کی طرف
متوجہ ہوکر فرمایا کہ کچھ حال خواجہ کا و دیگر عیارون کا نہ معلوم ہوا کہ سب کے سب لشکر مین داخل
سحران کے گئے تھے نہ معلوم کیا گذری کوئی خبر تک نہ آئی اُن سب نے عرض کیا کہ یا
صاحبقران خبر کیا آئے وہ گئے ہین ایسے مقام پر کہ جہان سوا اُنکے دوسرے کا جانا
غیر ممکن ہی کسی نہ کسی عیاری کی فکر مین ہونگے ضرور کوئی نہ کوئی وہ کام کرکے حاضر خدمت فیضدرت
ہونگے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو خیال آپ لوگون کا بجا و درست ہی مگر آج طبیعت کچھ بہت
فکرمند ہی یہ کہکر ظل اللہ کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ تجہ جو وعدہ
کرکے گئی تھی اور کہہ گئی تھی کہ مین تمکو صلت دیتی ہون کیونکہ میری ہمشیرہ کا حکم نہین ہی کہ مین ابھی دو
ایک روز مقابلہ کرون جب اُنکا حکم ہوگا تو مین مقابلہ کرونگی اور تم لوگون کو اطلاع دیدونگی اُسدن
سے کوئی خبر اُسنے نہ دی کیا قدرت خدا ہی کہ نکر اُسکے شر سے خدا نے بچایا اُسدن تو یون مقابلہ
سے خدا نے بچایا کہ وہ خود واپس گئی اور ابتک یون محفوظ رکھا یقین ہی کہ کوئی نہ کوئی ضرور
امر ایسا ہی کہ جسکے سبب سے وہ آجتک مقابلہ کو نہین آئی جہان پناہ نے جواب مین فرمایا کہ خدا
جب اپنے بندون کی حفاظت کرتا ہی تو ہر طرح سے اُسکی حفاظت کرتا ہی جبتک اُسکی مرضی
نہو گی اُسوقت تک کوئی امر نہوگا بقول شخصے ؎ بے رضاے تو کسے برگ نہ جنبد زدرخت
اور جیسا کہ اِس عبارت عربی سے بخوبی ثابت ہے لَا تَحَرَّکُ وَرَقَۃٌ بِاِذْنِ اللّٰہِ بغیر اُسکے

حکم کے ایک ذرہ بھی اپنی جگہ سے حرکت نہین کرسکتا ہی اگر کوئی یہ اعتراض کرے
کہ ہر ایک فعل نیک و بد کا وہی مالک ہی اور حاکم ہی اور ہم اُسکے حکم سے ہر کام کرتے ہین تو یہ
نہین ہوسکتا ہی اگرچہ کوئی معترض ہو کیونکہ جو فعل نیک ہمسے سرزد ہوتا ہی وہ تو اُسکی جانب
سے ہی ہمکو اُسکی طرف سے ہدایت ہوتی ہی اور فعل بد کا مرتکب ہمارا نفس امارہ ہی اور اُسکا
ہدایت کرنے والا شیطان ملعون ہی معاذ اللہ اگر کوئی یہ کہے کہ ہمنے جو زنا یا سرقہ یا کفر اختیار
کیا یہ ہمنے بحکم خدا اختیار کیا کیونکہ بغیر اُسکی مرضی کے ایک بھی یہ حرکت نہین کرتا ہی تو یہ کفر ہے
کیونکہ اُسنے ہمکو راہ نیک و بد دونون بتا دیے ہین ہمکو اختیار ہی کہ ہم جس راہ
کو اختیار کرین اگر ہمنے راہ نیک اختیار کی تو اُسکی جانب سے ہماری مدد ہوئی ہمکو اُسنے اپنی
رحمت کا امیدوار کیا اور اگر ہمنے راہ ضلالت مین قدم رکھا تو وہ ناخوش ہوا اور جو سزا اُسکے
لیے اُسنے مقرر کی ہی ہم اُسکے مستحق اور سزاوار ہوے اب اُسکو اختیار ہی کہ چاہے وہ ہمکو
سزا دے اور چاہے بخش دے خیر اِس سے تو کچھ غرض نہین یہ تو دوسرا جملہ ہو گیا اصل امر
سے غرض ہی بر سبیل تذکرہ یہ بھی بیان ہوا ورنہ اِسکا کوئی موقع نہ تھا مگر ایک امر میری زبان سے
نکل گیا تھا کہ کوئی ذرہ بغیر اُسکے حکم کے حرکت نہین کرسکتا ہی مجکو شک ہوا کہ شاید لوگ یہ خیال
کرین کہ جو کام نیک یا جو فعل ہمسے ہوتا ہی کسی قسم کا وہ سب ہم خدا کے حکم سے کرتے ہین اِسکے
دفع کرنے کے لیے مین نے اتنی بڑی تقریر بیان کی ورنہ بر سر مطلب یہ امر کیونکر وہ چاہیگا
کہ جو لوگ اُسکی راہ مین اپنی جانون کو برباد کرنے پر آمادہ ہون تو وہ یون کافرون کے ہاتھ
سے قتل ہون کہ کوئی اُنکا بس نہ چلے دوسرے ہلوگ تو اُسکے دین کے رواج دینے
کو جنگ و جدل کرتے ہین کہ جو اُس سے منکر ہین وہ اُنکو راہ یقین پر لائین اور کفر و ضلالت کی
راہ کو چھوڑ کر راہ ہدایت پر قایم رہین اور ایک عالم کو جو گمراہ کر رہے ہین اُس سے باز رہین
ایسی حالت مین وہ کیونکر ہماری مدد کریگا اور ہم پر سے یہ بلا رد کریگا وہ بڑا مسبب الاسباب
ہی کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کریگا کہ یہ بلا دفع ہوگی ہم لوگ تو اُسکی مرضی پر راضی ہین جو اُسکی
رضا وہ ہماری راہ یہ جو بادشاہ نے فرمایا تو صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ جی ہان
یہ جو تقریر آپ نے فرمائی تو یہ تو بہت بجا ہی یہان اِس سے کون منکر ہی مگر میری یہ رائے
ہی کہ کسی کو برائے خبر روانہ کرنا ضرور ہی کہ خبر تو لائے کہ اِسکا کیا سبب ہی کہ جو آجتک خواجہ نہین
آئے نہ اور عیار اور نہ کوئی سلسلہ جنگ و پیکار کا اُسدن سے ہوا اور نہ کوئی بات کسی وجہ صحیح
کی معلوم ہوئی اچھا ہمکو اِس سے اطمینان ہو جائے کہ ہم اور کوئی فکر کرین اور اپنے چلنے کا
سامان کرین کیونکہ یہان کبتک ہملوگ پڑے رہین گے بادشاہ نے فرمایا کہ جسکو آپ چاہین
اور مزاج مبارک مین آئے اُسکو حکم دین مگر میرے نزدیک ابھی دو ایک روز اور تامل کرنا
چاہیے اِسکا سبب یہ ہی کہ ایک تو کوئی ایسا نہین ہی کہ جاکر خبر لائے البتہ یون تو ہزارون عیار ہین
مگر یہ لوگ ایسے نہین ہین اور نہ ایسے مقام پر جاسکتے ہین یہ دل و جگر اُنھین لوگون کے ہین
جو کہ گئے ہین یقین ہی کہ اِس عرصہ مین کوئی نہ کوئی اُن لوگون مین سے واپس ضرور آجگا اُس سے
کل حال معلوم ہو جائیگا آیندہ آپ کو اختیار ہی مین منع نہین کرتا ہون بادشاہ سے بدیع الملک
نے یہ سنکر فرمایا کہ بہت خوب مین آپکی رائے کی پابندی کرتا ہون اچھا اُنکا اور دو ایک روز انتظار

کرونگا اُسکے بعد جو آپکی رائے ہوگی وہ امر کیا جائیگا اور موافق اُسکے تعمیل ہوگی یہ سنکر جناب
صاحبقران خاموش ہو رہے کہ اس عرصہ مین نورالزمان و مہین الزمان وقیصر صاف باطن
نے خدمت بادشاہ و صاحبقران مین عرض کیا کہ اگر مزاج مبارک کے خلاف نہو تو ہم سب
لوگ بھی کچھ عرض کرین بادشاہ نے فرمایا کہ بسم اللہ آپ تو ہمارے بزرگ ہین جو امر کہ آپ فرمائینگے
وہ ہمارے حق مین بہتر جان کر ارشاد کرینگے یہ سنکر اُن تینون صاحبون نے کہا کہ اگر مرضی عالی
ہو تو یہ وقت سحر ہی اور عجب سماں ہی طائر اپنے اپنے آشیانون سے نکل کر درختون پر بیٹھے ہین زمزمہ
کر رہے ہین پھول کھلے ہوے ہین سبزے پر شبنم کے قطرے پڑے ہوے ہین یہ ثابت
ہوتا ہی کہ فرش مخمل سبز پر گوہر آبدار غلطان ہین باغبان قدرت نے عجب عجب طرح کے گل بوٹے
لگائے ہین جسکو دیکھکر اُسکی قدرت یاد آتی ہی عقل کو اُسکے کارخانون مین دخل نہین ہم لوگون
کا جی چاہتا ہی کہ اگر حضور روجہان پناہ تشریف لیجائین اور کنارے دریاے سبز رنگ کے
تشریف فرما ہون تو خوب اِسوقت طبیعت بحال ہوگی اور اُسکی لطافت اور بہار صحرا سے دور
گرد ملال و کلفت ہوگی بادشاہ و صاحبقران نے فرمایا کہ کما مقالہ ہو کر سیان لب دریا
پہنچنے کا حکم دیجیے مین بھی چلتا ہون نورالزمان وغیرہ نے بادشاہ کو دعاے ترقی جاہ و
جلال دے کر ملازمون و چوبداروں کو حکم فرمایا کہ کرسیان لب دریاے سبز رنگ بچھائی جائین
ظل اللہ وہان جلوہ فرما ہونگے خادم وخدمتگار یہ حکم پاتے ہی فوراً روانہ ہوے داروغہ
فراش خانہ کو حکم شاہی پہونچا اُسنے فوراً ہزارون کرسیان طلائی مرصع کار قرینے سے لب
دریا بچھوائین یہان یہ بندوبست ہو رہا ہی اُدھر بادشاہ اُٹھے اُنکے بعد صاحبقران پھر تو
تمام دربار کا دربار استادہ ہو گیا بادشاہ مع سردارون و عزیزون کے بیرون بارگاہ تشریف
لائے اور رخ دریاے سبز رنگ کا کیا خرامان خرامان تعریف صنعت پروردگار عالم
کی کرتے ہوے اور ہواے سرد کے جھونکے کھاتے ہوے چلے جاتے تھے اور جب
ہواے سرد جسم سے مس ہوتی تھی تو اُسکے سبب سے بیساختہ دل شگفتہ ہو جاتا تھا کہ جسکا حال
بیان سے باہر ہی اُدھر خوشبوے گلہاے صحرا الگ دماغ و دل کو فرحت دیتی تھی اور ایک
طرف صداے طائران خوش الحان طلسم مست کیے دیتی تھی کنول دل پژمردہ کے کھلے
جاتے تھے چہرے سب کے بسبب خنکی ہوا و خوشبوے گل و ریحان کے و زمزمہ طیور طائران
کی سرخ ہو گئی تھی اور قبائین جسمون مین تنگ ہو گئین تھین ایک تو دریا کا کنارا اور دوسرے
صحراے سبزہ زار تیسرے ہنگام سحر اسوقت کے سماں کا کیا حال بیان ہو اگر اُسوقت
کی پوری کیفیت بیان کرون تو ایک دفتر دوسرا اور تیار ہو پس اسیقدر کافی ہی زیادہ طول
دینے مین مطلب فوت ہوگا اور ناظرین پریشان ہونگے الغرض بادشاہ و صاحبقران
سیر کنان اُس مقام پر پہونچے کہ جہان کرسیان بچھی ہوئی تھین بادشاہ جاکر ایک کرسی جواہر نگار
پر متمکن ہوے اور برابر اُنکے صاحبقران پھر تو اور سب عزیز و سردار بھی مجرا کرکے بیٹھ گئے
بادشاہ ہمراہ اُن سب کے تماشاے آب سبز رنگ کرنے لگے دل بہلنے لگا طبیعت
بشاش ہو گئی کلفت دور ہوئی طبیعت مسرور ہوئی اب یہ وہ وقت ہی کہ وہان خواجہ نے
کنارے دریاے اصلی کی عیاری کرکے ماہیان طوفان کش کو قتل کیا تھا اور یہان

سب لوگ بیٹھے ہوے تھے کہ یکایک دریا مین ایک تلاطم ہوا اور پانی تیزون بلند ہونے لگا
شعلہاے آتش اُٹھنے لگے ہزارون نہنگ و مگرمچھ بھاگتے ہوے نظر آئے یہ ثابت ہوتا
تھا کہ اندرون دریا ہزارون توپین فیر ہو رہی ہین طوفان عظیم و تلاطم قیامت افزا برپا ہی ہزارون
چادرین و بھنور و گرداب پڑ رہے ہین اندر سے دریا کے تڑاق دپڑاق کی صدا آ رہی ہے
گویا کہ کوئی قلعہ توڑ رہا ہی کہ یکایک یہ جو حال ہوا تو تمام لوگ جو کہ لب دریا بیٹھے ہوے تھے
حیران حیران ہوکر دیکھنے لگے کہ یہ کیا دفعۃً آفت آئی اور دریا کو کیا ہوا کیا کسی ساحر کی آمد
ہی اُسپار دریا کے صداے گریہ و زاری بلند تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارہا آدمی رو رہے ہین
غبار بلند تھا سنگ باری و برفباری اُس طرف ہوتی ہوئی معلوم ہوتی تھی آندھی سیاہ چل رہی
تھی اسقدر تاریکی پھیلی کہ اُسپار بھی تاریکی ہوگئی اُسمین سے صدا آتی تھی کہ ہاے ماہیان طوفان کش
وای ماہیان طوفان کش یہ رنگ دیکھکر صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کیا آفت ہی یکایک
یہ کیا بلا نازل ہوئی یہ کیسی صدا آ رہی ہی یہ سنگباری و برفباری و تاریکی و آندھی و گرد و غبار
کیسا ہی دریا کیون اسقدر متلاطم ہی خدا خیر کرے کوئی نہ کوئی ضرور بلا نازل ہوگی کوئی نہ کوئی
ساحر آتا ہی اتو مجکو اسم اعظم بھی یاد نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ ہمکو یہان ہماری قضا لیکر آئی تھی خیر
کیا چارہ جو مرضی خدا یہ جو ساحر آتا ہی تو ہمکو آکر گرفتار کرکے قتل کریگا ہم لوگ تو ہتھیار بھی
نہین لگائے ہین ہماری تقدیر مین یون ہی بیدست و پا ہوکر مرنا تھا افسوس موت بھی آئی تو کہان
آئی کہ جہان اپنا کوئی نہین ہر مردے بھی خراب لقمۂ خوک و سگ ہوے قبر مین بھی ذلین گی
دو گز کپڑا بھی برائے کفن نہ نصیب ہوا کوئی فاتحہ پڑھنے والا نہ رہا ہتو یہ جانتے تھے کہ وہان
پر اس دنیاے فانی سے کوچ کر جینگے کہ جہان ہمارے عزیز ہونگے ہماری قبرون پر
قرآن خوانی کرینگے اور خود بھی تلاوت قرآن کرینگے چادرین پھولون کی چڑھینگی عزیز و
اقربا جنازے کے ساتھ ہونگے گریہ و زاری کرینگے وقت پر کوئی لیسین پڑھائیگا کوئی بالین
پر کھڑا ہوگا اور گریہ کریگا کوئی کف افسوس ملیگا جب کبھی کسی کو خیال آئیگا تو کوئی نہ کوئی عزیز دوست
قبر پر آکر سورۂ اخلاص پڑھیگا دو پھول چڑھائیگا مگر یہ معلوم تھا کہ سب عزیزون سے دور ساتھ
قافلے کے یہان سے سفر کرینگے اور ایسی حالت ہوگی کہ سواے دشمنون کے وہان کوئی
نہوگا جنازہ بھی نہ اُٹھے گا بجاے کفن چادر ریگ و بجاے آب سرد خون جسم و بجاے قبر علم
گرگ و پلنگ اور بجاے عزیزان یاس و حسرت پاس ہوگی قرآن خوانی کیسی کوئی فاتحہ بھی نہ پڑھیگا
صاحبقران یہ کہ رہے تھے کہ یکایک اُسپار بڑے دور و شور سے آندھی چلی کہ تمام صحرا
ہر دو جانب دریا تیرہ و تاریک ہوگیا اور ایسا گرد و غبار بلند ہوا کہ اب ہاتھ کو ہاتھ نہین دکھائی دیتا
تھا ہر طرف سنگباری اور برفباری ہو رہی تھی صداے ہیر آ رہی تھی عمارت اُسپار گرتی ہوئی معلوم
ہوتی تھی کہ یہ مکان گر پڑا اور وہ مکان گر پڑا اور وہ ہوا سے اُڑ گیا سو سو دو دو سو من کے چار
برابر گر رہے تھے اور دھما دھم کی آواز آتی تھی یکایک یہ ہوا کہ جہان پر صاحبقران بیٹھے ہوے
تھے مع سرداران و بادشاہ کے وہان بھی زمین کانپنے لگی گویا ایک زلزلہ سا آگیا اور جابجا
سے شق ہونے لگی اُسمین سے آواز آئی ہاے ملکہ ماہیان طوفان کش تجکو صیادون نے
قتل کیا یکایک کیا ہوا کہ یہ صدائین جو آ رہی تھین تمام سرداران لشکر و صاحبقران حیران و پریشان

سنے کہ یہ کیا امر ہی کبھی اُسپار کو دیکھتے تھے کبھی اپنی جانب کو دیکھتے تھے کہ اِس طرف سے اُسپار تک یہ کیا بلا اور تلاطم ہی کونسی ایسی آفت اِس سرزمین پر نازل ہوئی ہی اور کیا غضب اکہی نازل ہوا ہی یہ خیال کر رہے تھے کہ ایک برق چمکی سب کی آنکھین خیرگی کر گئین بعد چمک برق کے ایک ایسی صداے مہیب آئی باوجودیکہ اُس مقام پر کیسے کیسے بہادر اور سردار اور پر دل اور جری تھے مگر اُنکا بھی یہ حال ہوا کہ کانپ گئے جسم کے روئین کھڑے ہوگئے دل سینون مین دہلنے لگے یہ حال تھا کہ کبھی نہ ہوا ہوگا اِن لوگون کی یہ حالت تھی کہ اُدھر بعد اُس صداے مہیب کے ایک جھونکا ہوا ے گرم کا ایسا آیا کہ سب کو یہ ثابت ہوا کہ یہ ہوا ے دوزخ ہی ہمکو پھونک دیگی اب جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ جہان پر دریاے سبز رنگ جاری تھا وہان پر سے غبار سبز رنگ بلند ہوا کہ جسکے سبب سے تمام صحرا سبز ہوگیا اور وہ سنگ و مگر مچھلیان سب خاک ہو ہوکر نابود ہوگئین اُن جانورون مین سے وہان پر ایک کا بھی نام و نشان نہ تھا بعد اُس غبار اُڑنے کے وہ تلاطم اور زلزلہ و تاریکی و سنگباری اور برفباری و آندھیان و شور و غل و برق و گرج و عمارت کا گرنا و صداے دھماد ھم کا آنا کم ہوا آسمان صاف ہونے لگا تھوڑے عرصہ مین سب آفتین برطرف ہوگئین کہ ایک صدا آئی گویا کوئی کہہ رہا ہی کہ کشتی مرا نام من ماہیان طوفان کش جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اِس صدا کے تمنے کے بعد وہ سب بلائین دفعۃً دفع ہوگئین اب اِن سب نے دیکھا کہ اُس جانب سے ایک بگولہ گرد کا اُٹھا اور ایک جانب کو روانہ ہوا یہ سب اِس تماشے کو دیکھ رہے ہین یہان جہان پر دریاے سبز رنگ تھا وہان پر سب نے دیکھا کہ کوسون تک گیاہ سبز روئیدہ ہی جس طرح دریا روان تھا اُسی طرح وہ بھی روان معلوم ہوتی ہی صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ انشاءاللہ آج تو نئے نئے واقعہ نظر سے گذرے پہلے وہ تلاطم اور شور و غل اور گرج اور چمک اور زلزلہ و طوفان عظیم اور دریا کا وہ جوش و خروش اور جانوران دریا کا گھبرا گھبرا کر اُبھرنا اور شعلہاے آتش کا اور صداے ہیبتناک کا پیدا ہونا عجب طرح کا وقت تھا کہ یکایک وہ سب امر دفع ہوگئے دریا سے غبار کیا بلند ہوا کہ وہ سب کو دفع کر گیا اب تک ہمنے دریا مین سے خاک اُڑتے نہین دیکھی تھی کہ آب دریا غبار ہوکر اُڑ جائے اور بجاے پانی کے اُس مقام پر اُسی حد سے سبزہ روئیدہ ہوا اور وہ بھی روان ہو بادشاہ نے یہ سنکر جواب مین ارشاد فرمایا کہ کچھ آپ نے صدا بھی سنی کہ کیا صدا آئی ہمارے کان مین تو یہ صدا آئی کہ کشتی مرا نام من طوفان کش جادو بود ذرا آپ اپنا اسم اعظم تو یاد فرمایئے شاید کھل گیا ہو اب جو صاحبقران خیال فرماتے ہین تو اسم اعظم حرف بحرف یاد ہی اور لفظ بلفظ صحیح ہی اسمین کوئی شک و شبہ نہین ہی اور نہ کوئی حرف فراموش ہے اب جو صاحبقران نے اسم اعظم پایا تو چہرہ فرط مسرت سے سرخ ہوگیا تب اجسم مبارک مین تاب ہوگئی بادشاہ سے عرض کیا کہ جہان پناہ مارا اُس ساحر کو خواجہ نے جسنے کہ میرا اسم اعظم بند کیا تھا یہ اُسکے مرنے کی علامت تھی اور قتل کیا اُس ساحرہ کو جو کہ منتظم دریاے سبز رنگ تھی کیونکہ دریا خاک ہوکر اُڑ گیا بجاے پانی کے سبزہ اُس مقام پر روئیدہ ہی یقین ہی کہ یہ تمام خواجہ نے صاف کیا اُنکو راہ دریا کی ملگئی اُنھون نے جاکر ماہیان طوفان کش کو اور

سحر ان سیہ پوش کو قتل کیا راستہ کھولا بڑا انعام کیا بادشاہ نے فرمایا کہ گمان آپکا بہت درست ہی یہ کہکر جو گھانس کی جانب دیکھا کہ جو بجاے پانی کے حد دریا مین اُگی ہوئی تھی اور روان تھی اب اُسکو ساکت پایا زمین پر اس طرح سے برابر وہ سبزہ ساتھ حد بندی کے لگا ہوا تھا کہ کسی مقام پر کم نہ تھا نہ زیادہ اور گھانس کے قریب ایسے درخت تھے کہ ہر برگ سے برگ ملا ہوا تھا اسپار اُسکے مثل اِس صحرا کے اور ایک صحرا تھا بیچ مین یہ دریاے سبز رنگ تھا اور عجب لطف اُسوقت دے رہا تھا جب صاحبقران و بادشاہ اور جمیع سرداروں کو اطمینان ہوگیا کہ یہ سب آفتین ساحرون کے مرنے کی تھین اسم اعظم بھی یاد آگیا اُسوقت صاحبقران نے ایک ملازم سے فرمایا کہ تو اِس سبزے پر قدم رکھکر اُسپار تو جا وہ ملازم بحکم صاحبقران طرف اُس سبزے کے روانہ ہوا اور قریب اُسکے پہونچکر قدم اُسپر رکھا صدا آئی کہ او نادان کیا کرتا ہی افسوس ہی کہ تم لوگون نے یہان بھی آکر اپنا کام کر لیا ہاے اُن جادوگرون کو قتل کیا کہ جنکا مثل و نظیر نہ تھا جنکے روبرو سامری و جمشید طفل مکتب تھے کیا کل جادوگر اِس مقام کے قتل ہو گئے اور دریاے سبز رنگ فتح ہوگیا راستہ اُسکا کھل گیا شہر سمندر یہ کی راہ معلوم ہوگئی معلوم ہوتا ہی کہ عیارون نے یہان بھی عیاری کی خیر اے شخص تو واپس جا اِس سبزے کا مین مالک ہون اور یہ دشت بہار افزا میرے قبضہ مین ہی کوئی اِس سے نکل کر نہین جا سکتا ہی اور نہ مین اُسپار جانے دونگا جبتک کہ مین زندہ ہون مین وہ شخص ہون کہ جسکے سبب سے یہ دشت سحر بند ہی آجتک کسی ساحر وغیر ساحر کو یہ نہین معلوم تھا مین تین سو برس سے اِس صحرا مین مقیم ہون یہ صحرا میرا آباد کیا ہوا ہی مین نے اِسکو سحر بند کیا ہی کوئی اِس صحرا سے بغیر میری اجازت کے نکل نہین سکتا ہی یہ دو سو کوس کا صحرا میرے قبضہ مین ہی یہان میری راے سے سمندر جادو نے یہ دریا بنایا تھا اُسکو پہلے میرے قبضہ مین کیا تھا بعد اُسکے پھر آپ اہتمام اور انتظام کرنے لگا اب کچھ عرصہ سے ماہیان طوفان کش کے سپرد کیا تھا معلوم ہوتا ہی کہ وہ قتل ہوگئی خیر اسی مین تمھاری بہتری ہی کہ اِس سبزے پر سے چلے جاؤ اتو یہ ممکن نہین ہی کہ یہ لشکر یہان سے جا سکے جبتک تمھارے پاس غلہ وغیرہ ہی اُسوقت تک تمھاری زندگی ہی بعد اُسکے تمام لشکر ہلاک ہو جائیگا یہ آواز اُس ملازم اور تمام لوگون نے سُنی چونکہ قریب اُس سبزے کے سب کرسیون پر بیٹھے ہوے تھے مگر وہ ملازم اُسی طرح سبزے پر چلا گیا یہان جو لوگ بیٹھے ہوے تھے وہ حیران ہوے کہ یہ صدا کہان سے آئی جب وہ ملازم تھوڑی دور سبزے پر گیا ایک مرتبہ ہر ایک برگ کاہ سد راہ ہوکر اُسکے لپٹ گئی اور شعلہ اُس گھانس سے نکلنے لگے اور شعلے اُسکو جلانے لگے اور اُسکی طرف دوڑے وہ ملازم یہ حال دیکھکر بھاگا یہ جو حال صاحبقران نے دیکھا فوراً کرسی پر سے اُٹھے اور خود قدم بڑھاکر اُسی سبزے پر تشریف لائے وہی حال اُنکے بھی تشریف لانے سے ہوا کہ شعلے بلند ہونے لگے تمام صحرا مین صداے ہولناک آنے لگی چارون طرف سے صاحبقران کو اُن شعلون نے گھیر لیا یہ جو صاحبقران نے دیکھا کہ شعلون نے مجکو گھیر لیا ہی فوراً اسم اعظم پڑھکر اُن شعلون پر دم کیا کہ وہ ہر طرف ہوگئے اور دور جا کر بجھ گئے جب وہ شعلے گرد سے صاحبقران کے دور ہوکے بجھ گئے تو صاحبقران فوراً اُسی

ملازم کے برابر آئے اُسپر بھی اسم اعظم دم کیا وہ جو سُتلے اُسکے لپٹے ہوے تھے دور ہوگئے
اب یہ حالت ہی کہ برگ کاہ سے چنگاریان نکلتی ہین مگر بسبب برکت اسم اعظم کے صاحبقران
کو اور نہ اُس ملازم صاحبقران کو اذیت دے سکتے ہین مگر ہر برگ مثل انار آتشبازی سے
چھوٹ رہا ہی اُدھر جب اُس ساحر نے دیکھا کہ میرے سحر نے پہلے تو اِس شخص پر اثر کیا
جو کہ قبل مین آیا تھا مگر جب سے یہ جوان آیا ہی گو مین نے سحر کیا اور شحر نے اپنا اثر دکھایا مگر آپ سے
قریب جاکر برطرف ہوگیا اُسنے اُس شخص کو بھی بچا لیا یہ بڑا زبردست ساحر معلوم ہوتا ہی مگر میرے
روبرو طفل کتب ہی سنتے تھے کہ مسلمان سحر نہین جانتے ہین وہ سحر کو کفر اور اُسکے جاننے والے
کو کافر جانتے تھے مگر یہ جوان تو ساحر معلوم ہوتا ہی اور بڑا کامل ہی جسنے مجھ اپنے ساحر کے
سحر کو یون دفع کیا خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی مین سب اِسکا سحر اِسکو بھلائے دیتا ہون
دیکھون تو کیونکر میرے روبرو سحر کرتا ہی یہ خیال کرکے آواز دی کہ او جوان تو بڑا ساحر زبردست
ہی کہ مجھ ایسے ساحر کے سحر کو یون دفع کیا تو نہین جانتا ہی کہ یہان میرا مسکن ہی یہ صحرا دور تک
تک میرے قبضہ مین ہی میرے حال سے سوائے سمندر جادو کے اور کوئی نہین واقف
ہی مین تین سو برس سے یہان پوشیدہ ہون بڑے بڑے ساحر میرے آگے گاجر مولی
ہین اور میرا نام سُنکر سحر فراموش کرتے ہین یہان سمندر جادو جو کہ غلام ہین حمداد
ایوان نہ طاق کے جنکی کہ مین پرستش کرتا ہون وہ یہان آئے مجھ سے مقابلہ کیا آخر کو یہ ہوا
کہ زمین زیر ہو سکا نہ قتل اور عاجز ہوکر مجھ سے کہا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ مین یہان ایک دریا بنا دون
کیونکہ مجکو میرے مالک نے خفا ہوکر نکالدیا ہی مین نے شہر سمندریہ آباد کیا ہی اُسکی راہ بند
کردون دوسرے یہ کہ یہی راستہ ایوان نہ طاق کا بھی ہی اِسوجہ سے اور زیادہ فکر ہی کہ اِس
راہ کو بند کردون مین نے اِس امر کو منظور کیا تھا اُسنے اِس مقام پر دریا سبز رنگ کا
بنایا ارے او جوان جب سمندر جادو سے بن نہ زیر ہوا تو تیری کیا اصل ہی اسی مین غنیمت
ہی کہ تو چلا جا ورنہ صفت مین جان جائیگی اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا ایک اینچ مین تیرا کام تمام ہوگا یہ کوئی
اور مقام نہین ہی میرے حال سے آجتک کوئی ساحر نہین واقف ہی کہ مین کون ہون اور کہان
رہتا ہون میرا کوئی نام تک نہین جانتا ہی میرا نام بہارستان جادو ہی دیکھ اپنی قضا نہ بلا صفت
مین میرے ہاتھ سے ہلاک ہوگا یہ جو کلام صاحبقران نے سُنے تو آواز دی کہ او گبر
کندہ ناتراش بدمعاش کیا زنان پردہ نشین کی صورت پردے سے پوشیدہ ہوکر باتین کرتا
ہی اور بیکار بکواس کرتا ہی ہلو گ ڈرنے والے اور دبنے والے نہین ہین اگر تو مرد ہے تو
آ سامنے اور میرا مقابلہ کر ارے ہم لوگ سحر و ساحری کو حرام جانتے ہین ہمارے مذہب
مین یہ کفر ہی جاننے والا اِسکا کافر ہی دوزخ اُسکا گھر ہی اور آتش جہنم اُسکا بچھونا ہی اگر کچھ دعوی
ہی تو میرا مقابلہ کر نہین تو مین جانتا ہون کہ تو بڑا نامرد و بزدل ہی یہ جواب سنکر وہ غضبناک ہوکر کہنے
لگا کہ تو یون نہین مانے گا ٹھہر جا مین آتا ہون تیری گوشمالی کیے دیتا ہون بھاگنا نہین ہوشیار
رہنا صاحبقران نے صدا دی کہ او نامرد کہین شیر بھاگتے ہین ہان البتہ تجھ ایسے نامردون
کو بھاگتے ہوے ہمنے بہت دیکھا ہی آہم خبردار رہین اور مستعد ہین جو تیرے جی مین آوے
قصور کوتاہی نہ کر تیری سرکوبی کو موجود ہین او نامرد کہین اِسقدر بیہودہ بکتا ہی پردۂ زنان سے باہر

صاحبقران ابھی یہ فرما رہے تھے کہ یکایک پردۂ زمین شق ہوا اور اُس پردۂ زمین مین سے
ایک جادوگر ہیبت ناک کریہ منظر رنگت مثل قیر و شب و دیجور کے سیاہ بڑے بڑے دانت
کالے کوڑیالے گلے مین پڑے ہوے بائین شانہ پر جھولی سحر کی شیر ببر تہ ران پیشانی
پر ٹیکا سیندور کا قشقا کھنچا ہوا ہی بڑے بڑے دانت مثل شاخ چنار کے سینہ مثل تختۂ دوکان
کے پیر مثل کندۂ آب توس کے تنگ پیشانی دونون آنکھین مثل دو طاس خون کے منھ سے
کف جاری دہن دکان دناک آنکھون سے شعلے نکلتے ہوے دونون ہاتھون کی دسون
انگلیان مثل چشمانے کے روشن سامنے صاحبقران کے آکر کھڑا ہوگیا اور کہا کہ او
جوان سلے مین آیا دیکھون تو میرا کیا کرتا ہی صاحبقران نے کہا کہ خیر جو تیرا جی چاہے حربہ
کر اُس ساحر نے کہا کہ او جوان تو اپنا حربہ پہلے کر لے تاکہ تجکو کوئی حسرت نہ رہنے اور یہ نہ
کہنے کو ہو کہ اگر تو پہلے اپنا حربہ کرتا تو اسکو قتل کرتا مجھ سے بڑے بڑے ساحر ڈرتے ہین
مین نے سیکڑون جادوگرون کو اشارۂ ابرو سے قتل کر ڈالا ہی لاکھون کو جلا دیا ہی ہزارون
شہرون کو تباہ کر دیا ہی مین تین سو برس سے اِس جنگل مین پوشیدہ رہون کوئی جادوگر میرے حال
سے واقف نہین ہی مین نے یہ صحرا اپنے رہنے کے واسطے درست کیا ہی یہان سے
کوئی نہین نکل سکتا ہی یہ صحرا مین نے سحر بند کیا ہی جب تم یہان داخل ہوے تھے تو تجکو خبر
ملی تھی کہ آج ایک لشکر اس دشت بہار افزا مین اُترا ہی اور جو کچھ کہ واقعات گذرے سب
تجکو معلوم ہین اگر ماہیان یا سحران مجھ سے مدد طلب کرتین تو مین اُنکی مدد کرتا مگر اُنکو کیا
معلوم کہ مین یہان موجود ہون یہ امر سمندر جادو کو زیبا تھا کہ وہ تجکو اطلاع دیتا اور کہلا بھیجتا
کہ فلان شخص مع لشکر دشت بہار افزا مین اُترا ہی اور مع لشکر کے مقیم ہی اُس سے اور
سحران سیہ پوش ہماری ملازم سے مقابلہ ہی تم اُسکی مدد کرو اُسوقت مین ضرور اُسکی
مدد کرتا مگر اُنکی قضا یون ہی تھی کہ وہ ماری گئین سحر سمندر جادو تمام ہوا خیر اب تو میرے ہاتھ سے
بچکر نہین جا سکتا ہی مین ضرور تجکو قتل کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ اِس بیجا تقریر سے کیا
حاصل جو تجکو کرنا ہو وہ کر مین موجود ہون تیرے حربے اُٹھانے کو یہ سنکر وہ بہت برہم ہوا
اور جھولی سے اُس بدمعاش نے ماش نکالے اور اُنپر کچھ پڑھکر دم کیا اور اپنے چارون
طرف اُنکو پھینکدیا اور بعد اُسکے صحرا کی طرف اِشارہ کیا اِشارہ کیا کرنا تھا کہ ایک طرف صحرا
کے ایک شیر ایک جانب سے پیدا ہوا اور ایک جانب سے ایک گینڈا اور ایک گوشے سے
ایک سوار اسیہ سیاہ پر سوار اور ایک جانب سے ایک اژدر دمان شعلے چھوڑتا ہوا چاروں
نے آکر ایک ہی مرتبہ صاحبقران پر حملہ کیا مگر صاحبقران نے اسم اعظم اپنی تلوار پر دم
کر کے ایک ہاتھ جو مارا تو شیر کے دو پرکالے ہوے دوسری ضرب مین اژدر کو دو کیا
تیسری ضرب مین گینڈے کو قلم کیا یہ رنگ دیکھکر وہ سوار تلوار لیکر آپڑا اور وار کیا صاحبقران
نے اُسکا وار رد کر کے اُسکی کمر بیچون ہاتھ مار کر اُسکو اُٹھا لیا اور گرد سر چرخ دے کر زمین
پر مارا کہ تمام استخوان اُسکے ریزہ ریزہ ہوگئے وہ بھی داخل جہنم ہوا یہ جو حال اُس ساحر نے
دیکھا دل مین کہا کہ اِسنے اِن چارون کو قتل کر ڈالا ابین نوبت آوہ خود جس شیر پر سوار تھا اُسپر سے
کودا اور اُسکو اشارہ کیا کہ وہ دونون پنجے اُٹھا کر صاحبقران پر حملہ ور ہوا صاحبقران نے

سنے اُسکے حملے کو خالی دے کر اُسکی دونون کلائیان پکڑلین اور اِس زور سے طمانچہ مارا کہ سر اُسکا
چنبر گردن سے اُڑ گیا اور دور جاکر گرا اور وہ ساتھ ہی اُسکے چکر کھا کر گرا یہان بادشاہ اور تمام
سردار کنارے اُس سبزہ زار کے بیٹھے ہوے دیکھ رہے ہین کہ یہ کیا واقعہ ہی صاحبقران
کو کیا ضرور تھا کہ وہ چلے گئے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی جب اُس ساحر نے دیکھا کہ یہ شیر بھی مارا
گیا تب اُسنے کچھ پڑھکر آسمان کی طرف دم کیا کہ آسمان پر سے تیر و عقرب و مار گرنے لگے
مگر سب کے سب صاحبقران کے گرد جمع ہوتے تھے بس نورا یہ دیکھکر صاحبقران
نے جو اسم اعظم پڑھکر اُنپر دم کیا فورا وہ حربے برسنا موقوف ہو گئے جب اُس ساحر نے
دیکھا کہ اس جوان نے یہ سحر بھی میرا دفع کیا تو اُسوقت وہ بہت حیران ہوا فورا اُسنے جھولی سے
روئی نکالی اور اُسپر کچھ پانی چھڑکا اور اسم صور دم کرکے طرف آسمان کے اُڑا دیا وہ آسمان
پر جاکر ابر بنگیا برفباری اُس ابر مین سے ہونے لگی اور مینھ برسنے لگا مگر تمام صحرا مین پانی برستا
تھا کوئی بوند صاحبقران پر نہین پڑتی تھی گرد برف کا انبار ہو گیا تھا بس یہ دیکھکر صاحبقران
نے اسم اعظم جو دم کیا تو وہ ابر وغیرہ سب دفع ہو گیا جب اُسنے دیکھا کہ اِسنے ان سحرون کو
یون دفع کر دیا بس نورا اُسنے بڑھکر کچھ زمین پر دو ہتھڑ مارا کہ تمام زمین مین زلزلہ پڑ گیا جا بجا سے
زمین شق ہونے لگی مثل جھولے کے ہلنے لگی یہ دیکھکر صاحبقران نے جو اسم اعظم زمین کیطرف
دم کیا تو وہ زلزلہ موقوف ہو گیا اُسنے دریا پیدا کیا صاحبقران نے اُسکو بھی مٹا دیا جب
وہ سب سحر کرکے عاجز ہو گیا تو پھر اُسنے کچھ پڑھکر دم کیا ایک مرتبہ ایک تڑاقا ہوا اور ایک
گنبد زمین سے پیدا ہوا اُسمین چار دروازے تھے وہ گنبد میدان مین آکر قائم ہوا اور ایک
دروازہ اُسمین سے کھلا اور اُسمین سے ایک سوار نکلا اُسنے آکر مقابلہ کیا صاحبقران نے
اُسکو بھی قتل کیا دوسرا دروازہ کھلا اُسمین سے ایک زنگی خونخوار با تیغ آبدار دہن سے شعلے
نکلتے ہوے تمام ہوے بدن شمع کے مانند روشن آنکھین سرخ اگر مریخ فلک دیکھے تو مارے
خوف کے کانپ جاے شور کرتا ہوا برابر صاحبقران کے آیا ایک شعلہ دہن سے چھوڑا
کہ جس سے تمام صحرا مین آگ لگ گئی صاحبقران نے فورا اسم اعظم پڑھکر اُسکو دفع کیا
اُس زنگی نے تلوار کا وار کیا صاحبقران نے اُسکے وار کو خالی دے کر جو اپنا وار کیا تو
اُسکے دو پرکالے ہوے بہت شور و غل ہوا کہ اِس عرصہ مین تیسرا دروازہ کھلا اُسمین سے
اژدر آتش فشان فلاخہ آتش منھ سے چھوڑتا ہوا باہر آیا قریب صاحبقران پہونچکر دم کشی کی
یہان صاحبقران نے اپنا لنگر قائم کیا اُسنے کئی مرتبہ دم کشی کی مگر اُنکو حرکت خود نہ ہوئی اب جو
صاحبقران نے بڑھکر وار کیا تو اُسکے بھی دو ٹکڑے ہوے آندھی سیاہ چلی زمانہ تیرہ
تاریک ہو گیا بڑی دیر تک تاریکی رہی جب تاریکی دفع ہوئی تو روشنی ہوئی اُسوقت صاحبقران
نے دیکھا کہ وہ جو تھا دروازہ ابھی بند ہی کہ یکایک وہ کھلا اور ایک شیر ژیان غراتا ہوا نکلا اُسنے
آتے ہی دونون پنجے مارے اِنھون نے جو وار کیا تو اُسکے دونون ہاتھ کلائیون پر سے
قلم ہو گئے وہ منھ کے بھل زمین کی طرف چلا کہ صاحبقران نے ایک ہی ضرب تلوار مین
اُسکے دو ٹکڑے کیے ایکی بار سب سے زیادہ شور و غل ہوا اور تاریکی ہوئی بڑی دیر تک یہی
حالت رہی جب روشنی ہوئی اور میدان صاف ہوا تو نہ وہ گنبد تھا نہ وہ ساحر تھا صاحبقران

سنے خیال کیا کہ بڑا غضب ہو گیا وہ نابکار ہاتھ سے نکل گیا اب بڑی خرابی ہوئی صاحبقران یہ خیال کر ہی رہے تھے کہ وہ ساحر پھر زمین سے نکلا ابکی اُسنے نکلتے ہی صاحبقران پر اپنا وار کیا یعنے تلوار ماری صاحبقران نے اُسکے بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اُسنے جب دیکھا کہ صاحبقران نے میرا ہاتھ پکڑ لیا ہی کچھ پڑھکر جو اُسنے دم کیا تو صاحبقران کو گرمی معلوم ہوئی کہ جیسے آتش کا شعلہ پہنچے ہاتھ مین آگیا ہی فوراً صاحبقران اُسکے ہاتھ کو چھوڑکر علیحدہ ہوے اُسنے ہاتھ چھوٹتے ہی پھر تلوار ماری ابکی مرتبہ صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر اپنا وار کیا وہ ساحر مغروب ہوکے فوراً غرق زمین ہوا اور عقب مین صاحبقران کے نکلا اور عقب سے وار کیا صاحبقران نے جو چمک دیکھی ہوشیار ہو گئے اُسکا وار خالی دیا اُسوقت اُسنے اپنے سر کے بال توڑکر اور اُنپر کچھ پڑھکر صاحبقران کے جانب پھینکے وہ مار سیاہ ہوکر چلے صاحبقران نے اُسکو بھی رد کیا اُتنے یہ عاجز ہوکر زمین پر گرا اور پرند پیدا کرکے قصد اُڑکر نکل جانے کا کیا یہ قصد جو صاحبقران نے اُسکا دیکھا فوراً تلوار پر اسم اعظم دم کرکے اُسپر وار کیا وہ ابھی قصد ہی کر رہا تھا کہ تلوار سر پر چکی اُسنے سپر ہاے سر کی سر پر پناہ کی مگر تلوار اب کب رکتی ہی سپرون کو کاٹتی ہوئی سر پر آئی برابر کلے جبڑے کو کاٹتی ہوئی اور سر پر سے سینے کی خبر لیتی ہوئی اور شکم کو چاک کرتی ہوئی جسم ناپاک مین پہونچی وہان سے گذرتی ہوئی اُسکی ٹانگون سے نکل گئی زمین کو بوسہ دیا زمانہ تیرہ و تار ہو گیا آندھی سیاہ چلنے لگی زمین کو تزلزل ہونے لگا سنگباری اور برفباری ہونے لگی اور آگ برسنے لگی شور و غل برپا ہوا صدا اے گریہ و زاری آنے لگی اور ہوا اے تیز چلنے لگی اور اندھیاری چھاگئی اور پر اُسکے سب تدبیر بھول گئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک جماعت کثیر گریہ کر رہی ہی صدا آتی تھی کہ ہاے بہارستان جادو تم قتل ہو گئے بعد تھوڑے عرصہ کے وہ تاریکی اور تلاطم و غبار دفع ہوا مگر صدائین اسیطرح آرہی ہین کہ حیف کشتی مرا نام من بہارستان جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بطلب خود نرسیدیم کشتی مرا کہ من جوان بودم اب جو دیکھا کہ ایک لاشہ ساحر کا زمین پر پڑا ہی اور مثل کندۂ آبنوس کے سیاہ ہی دو ٹکڑے ہین اُسکے گرد سے رونے کی صدا آتی ہی اب جو صحرا کا حال دیکھا تو وہ بہار و تازگی اُس صحرا مین نتھی وہ جو گھانس مقام پر دریاے سبز رنگ کے اُگی ہوئی تھی وہ بھی نابود ہو گئی وہ صحرا بھی مثل جنگلون کے تھا صرف اسقدر اسمین زیادتی تھی کہ چند درخت اسمین انار وغیرہ کے لگے ہوے تھے جو جو چیزین اُس صحرا مین اصلی تھین وہ تو سب رنگین باقی سب نیست و نابود ہو گئین اب دریا و بہار وغیرہ کا اُس صحرا مین کہین نام و نشان تک نہ رہا تمام صحرا ویران ہو گیا وہ فرحت و بہار صرف سحر کے سبب سے تھی اُس ساحر کے مرنے سے وہ سب بہار جاتی رہی صاحبقران اُسکو قتل کرکے اپنے مقام پر آئے بادشاہ نے اُٹھکر گلے سے لگایا اور بہت تعریف کی اور کہا کہ واہ کیا خوب آپ نے اس ساحر کو قتل کیا خوب آپکو خدا نے بچایا یہ صحرا ہر آفت سے پاک ہو گیا مگر افسوس ہی کہ وہ بہار نہین رہی کیا پر فضا صحرا تھا صاحبقران نے فرمایا کہ اب چلیے بارگاہ مین کیونکہ دن بہت چڑھ آیا ہی یہ سنکر بادشاہ اُٹھے سب سردار بھی کھڑے ہو گئے بادشاہ طرف بارگاہ کے چلے کہ ایک جانب سے گرد اُڑی ایک سردار نے عرض کیا کہ یا صاحبقران کوئی آتا ہی یا تو لشکر

حریف ہی یا کوئی ساحر ہی صاحبقران نے فرمایا کہ آنے دو اگر آتا ہی تو سرا پنا اپنے کنار مین پائیگا یہ
کہکر آگے بڑھے اُسوقت جہان پناہ نے فرمایا کہ ٹھہر جایئے دیکھ لین کہ کون آتا ہی صاحبقران
نے کہا کہ جیسی آپکی راے بادشاہ یہ سُنکر پھر اُسی مقام پر واپس آئے اور وہان تشریف فرما
ہوے جہان پر کہ پہلے قیام پذیر تھے سب سردار و صاحبقران اپنی کرسیون پر متمکن ہوے
اور طرف اُس گرد کے متوجہ ہوے اور دیکھنے لگے کہ یہ لوگ تو اُس گرد کے جانب
دیکھ رہے تھے اُدھر کا حال سنیے کہ جب خواجہ عمر و مع سرداران و سہراب جادو کے
وسرداران کی طرف لشکر صاحبقران کے چلے گئے تو یہ سب راہ طے کرتے ہوے چلے
آتے ہین نہ دریا ملتا ہی نہ راستہ نہ لشکر اسکا سبب یہ تھا کہ جب دریا نیست و نابود ہو گیا تو
اُس جادوگر نے یعنے بہارستان جادو نے جو کہ صاحبقران کے ہاتھ سے قتل
ہوا یہ چاہا تھا کہ یہ لوگ جو کہ اُدھر کو گئے ہین اور اُن ساحرون کو قتل کیا ہی وہ اِدھر نہ آسکین
اُسنے سحر کرکے راہ بند کر دی تھی اور یہ سب اِس واقعہ سے بیخبر رہے کیونکہ یہ ساحر
باطل پوشیدہ طور سے یہان مقیم تھا کسی کو اِسکے قیام کی حالت معلوم تھی اِس سبب سے
یہ لوگ لشکر تک نہین پہونچ سکتے تھے جب خواجہ عمرو و سرداروں نے یہ کیفیت دیکھی تو
سہراب جادو سے کہا کہ ہمکو قریب ایک گھنٹہ کے ہوا ہی کہ رہروی کر رہے ہین مگر لشکر کا
اور راستہ کا پتہ نہین ملتا ہی اِسکا کیا سبب ہی اُسوقت سہراب نے کہا کہ کیا لشکر یہانسے
قریب ہی کہین دوپہر تک پہونچین گے خواجہ نے کہا کہ بھائی سہراب یہ تو وہی جنگل ہی
اور وہ مقام نہین معلوم ہوتا ہی کہ جہان دریاے سبز رنگ تھا اور یہ عجب بات ہی کہ دریاے
سبز رنگ بھی نہین معلوم ہوتا ہی سہراب جادو نے کہا کہ خواجہ صاحب دریا تو ماہیان
کے قتل ہونے سے نابود ہو گیا وہ اُسکا سحر تھا دفع ہو گیا اور جل گیا کیونکہ اُسکی منتظم ماہیان
تھی جب وہ قتل ہوئی وہ بھی فنح ہو گیا چونکہ وہ دریاے سحر تھا کوئی اصلی دریا نہ تھا ہان جس
دریا پر آپ نے اُسکو قتل کیا ہی وہ دریا اصلی ہی خیر چلیے اب کوئی دم مین صاحبقران سے
ملاقات ہو گی یہ لوگ تو یہان یہ گفتگو کر رہے تھے اور اُنکو بسبب اُس ساحر کے سحر کے راہ
نہ ملتی تھی اُسی جنگل مین سرگردان تھے سہراب جادو کو یہ نہ معلوم تھا کہ کسی نے صحرا کو سحر بند
کر دیا ہی ورنہ وہ کچھ نہ کچھ تدارک کرتا گو کہ یہ اُسکا ہم پلہ نہ تھا مگر راہ تو کھول لیتا یہان یہ لوگ نہایت
پریشان تھے کہ اُدھر صاحبقران نے اُس ساحر کو قتل کیا وہی اُنہا تاریکی و برفباری وغیرہ کے
پیدا ہوے یہ لوگ اور زیادہ گھبرائے خواجہ نے تو یہ کیفیت دیکھکر گلیم اور اُٹھائی تھی جب وہ سب
آفت و بلا دفع ہو گئی تو اب دیکھا کہ ہمنے اُسی صحرا مین جہان سے چلے تھے کچھ راہ طے کی ہی خواجہ
نے سہراب جادو سے کہا کہ یہ تو وہی جنگل ہی کہ جہان سے لشکر کو چلے تھے اسمین بھی کوئی
بھید ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ صحرا سحر بند ہی سہراب جادو نے کہا کہ اے خواجہ یہان تو اب کوئی
ساحر ہی نہ ساحرہ ہی اور نہ از قسم سحر کے کوئی شئے باقی ہے سب قتل ہو گئے اور اسباب
اور علامات سحر بھی سب دفع ہو گئے ہین اور جو باقی بھی ہین وہ سب کے سب پاس سمندر
جادو کے گئے ہونگے کہ اُسکو یہان کے حالات کی خبر دین پھر کون راستہ بند کرنے والا
ہی خواجہ نے کہا کہ اچھا خیال تو کرو جب ہم تم چلے تھے تو جون جون قدم اُٹھاتے تھے ہر قدم

کے بعد کسل راہ اُٹھاتے تھے اور کشتگی ثابت ہوتی تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ بہت دور نکل آئے ہین مگر بعد اُس تاریکی کے یہ بات جاتی رہی یقین ہو کہ وہ ساحر بھی مارا گیا کہ جسنے اِس صحرا کو سحر بند کیا تھا اور ہماری راہ روکی تھی خیر اب چلو یہ بھی معلوم ہو جائیگا سہراب جادو نے کہا کہ مین کیونکر یقین کرون کہ کسی ساحر نے راہ روکی اور یہان موجود تھا وہ قتل ہو گیا خواجہ نے جواب دیا کہ تمکو نہ معلوم ہوگا کوئی یہان پوشیدہ طور سے موجود ہوگا ہمکو تو بقول تمھارے یہان آئے ہوے تھوڑا زمانہ گذرا ہی پھر ہم کیونکر یہان کے حالات سے بخوبی واقف ہوتے اسقدر بھی بسبب سحران کی محبت کے کہ وہ تیرعاشق تھی اُس عشق کی حالت مین اُسنے تمسے بیان کردی ورنہ یہ بھی نہ جانتے سہراب جادو نے جواب دیا کہ خیر جیسے جو کچھ ہو یہ لوگ گفتگو اِسی قسم کی کرتے ہوے چلے اسوقت اُس مقام پر پہونچے کہ جبکہ صاحبقران اُس ساحر کو قتل کرکے مع بادشاہ و سردارون کے واپس ہوکر بارگاہ کو جاتے تھے اِن لوگون نے دور سے نشان لشکر دیکھے سب کو خوشی ہوئی خواجہ نے سہراب جادو کی طرف دیکھکر کہا کہ آپ لوگ دیکھیے اب کسقدر جلد پہونچ گئے یہان صاحبقران بادشاہ اُس گرد کو دیکھکر آئے اور اُسی مقام پر قیام کیا کہ جہان پہلے بیٹھے تھے کرسیون پر بیٹھے ہوے گرد کی طرف دیکھ رہے تھے کہ وہ گرد قریب لشکر کے آکر ٹھہری ہوا نے اُس گرد کو برطرف کیا اب سب نے دیکھا کہ آگے آگے خواجہ سہراب جادو کا ہاتھ پکڑے ہوے عقب مین اُنکے سب عیار و سردار چلے آتے ہین یہ دیکھکر صاحبقران خوش ہو گئے بادشاہ سے فرمایا کہ دیکھیے حضور خواجہ سلامت مع سردارون کے آتے ہین یہ سب کام انھین کے اتمام دیے ہوے ہین اِنھون نے اِن سب ساحرون کو قتل کیا ہی اور راستہ نکالا ہی بڑا کام کیا سب کی جانین بچائین صاحبقران یہ فرما رہے تھے کہ خواجہ کی نگاہ صاحبقران پر پڑی دیکھا کہ صاحبقران مع بادشاہ و سردارون کے صحرا مین تشریف فرما ہین اور میری طرف دیکھ رہے ہین اِنکو تاب نہ رہی یہ سب کو چھوڑکر اور جلد قدم اُٹھاکر سامنے صاحبقران کے آئے اور مجرا کیا قواعد شاہی بجالاے دوڑکر قدم بادشاہ پر سر رکھدیا بادشاہ نے سر اُٹھاکر سینے سے لگایا بہت شفقت فرمائی بعد اُسکے خواجہ قدمون پر صاحبقران کے گرے صاحبقران نے بھی سرچھاتی سے لگایا خواجہ نے فرمایا کہ حضور کسی کو برائے استقبال روانہ کرین کیونکہ آپ کے سردارون مین صنوبر شاہ بھی ہی مع اپنے وزیر و ناموس کے اُسنے آپکی محبت مین بڑی زحمت اُٹھائی ہی اُسکی بڑی بے عزتی ہوئی ہی اُسکے ناموس تک کو سمندر جادو نے اسیر کرلیا تھا یہ سُنکر بادشاہ و صاحبقران نے چند سردارون کو برائے استقبال روانہ کیا وہ لوگ جاکر اُنسے ملے باہم صاحب سلامت ہوئی مزاج پرسی ہوئی اُن سردارون نے کہا کہ آپکو صاحبقران نے یاد فرمایا ہی اور ہمکو برائے استقبال روانہ کیا ہی آپ تشریف لیچلیے وہ سب کے سب یہ سُنکر خوش ہو گئے ہمراہ اُنکے خدمت شاہی مین چلے اُن سردارون نے اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ ناموس کو لیجاکر ایک خیمہ مین علاحدہ اُتارو جو کہ بہت وسیع ہی اور پردے کا بہت بندوبست کرو دیکھو کسی قسم کی شکایت نہ ہو یہ کہکر اور آپ اُن سب کو ہمراہ لیکر خدمت مین بادشاہ و صاحبقران کے حاضر ہوے سب نے بادشاہ

صاحبقران کو مجرا کیا سہراب جادو دوڑکر بادشاہ کے قدمون پر گرا چونکہ صنوبر شاہ بادشاہ کو جانتا تھا اور پہچانتا تھا یہ دوڑکر صاحبقران کے قدمون پر گرا صاحبقران نے صنوبر شاہ کو گلے سے لگایا اُدھر سہراب جادو کو بادشاہ نے قدمون سے اُٹھاکر تسلی دی صاحبقران نے صنوبر شاہ کو بادشاہ سے ملایا سہراب جادو صاحبقران کا قدمبوس ہوا پھر تو ہر سردار قدمبوسی حاصل کرنے لگا یہانتک کہ سب نے شرف قدمبوسی حاصل کیا صاحبقران اور بادشاہ ہر ایک سردار سے بخندہ پیشانی ملے اور خوش ہوے جب سب مل چکے بعد اُسکے صنوبر شاہ کی جانب مخاطب ہوکر صاحبقران نے فرمایا کہ ای صنوبر شاہ مین نے سُنا تھا کہ تمھارے ہمراہ تمھارے ناموس بھی ہین کیونکہ وہ بھی لشکر ہی سیر سحر ہوکر آئے تھے اُنکو تمنے کہان اُتارا ہی صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ خداوندہ بھی لشکر ظفر اثر مین ہین حضور کے سردارون نے اُنکے واسطے جاے معقول تجویز فرماکر اُنکو فروکش کیا ہی مین جناب عالی کی مہربانیون اور عنایتون کا کہانتک شکریہ ادا کرون واقعی ایسے صاحب خلق و مروت لوگ دنیا مین خلق نہین ہوتے ہین مجھ ایسے ناچیز کا یہ استدر اعزاز و اکرام کہان جسکی خدمت مین کہ مجھ ایسے لاکھون غلام ہون صاحبقران نے فرمایا کہ یہ سب آپکی بزرگی ہی ورنہ مین ایک اُسکا بندہ ذلیل ہون اور ایک شخص نالائق حقیر و ناچیز ہون یہ سب اُسکی پروریش ہی کہ اُسنے مجکو یہ عزت دی ہی یہ فرماکر بادشاہ سے عرض کیا کہ جہان پناہ تشریف لیچلیے بارگاہ مین کیونکہ اب یہان آپکو بہت تکلیف ہی اور دن بھی بہت آگیا ہی اور تمازت آفتاب بھی ہی بادشاہ یہ سُنکے فوراً اُٹھے پھر تو سب کے سب استادہ ہوگئے بادشاہ وہان سے مع سردارون کے بارگاہ مین تشریف لاے ایک نیم تخت براے صنوبر شاہ بارگاہ مین آراستہ کیا گیا دارا ابن جمشید تخت پر جلوہ گر ہوے دنگل شوکت پر صاحبقران اور نیم تخت پر صنوبر شاہ متمکن ہوا اور جو جو سردار اُسکے ہمراہ تھے اُنکو بھی علی قدر مراتب جگہ مرحمت ہوئی جب دربار آراستہ ہوچکا تو اُسوقت خواجہ خضران نے صنوبر شاہ سے فرمایا کہ آپ اپنا واقعہ بیان کرین یہ سُنکر صاحبقران نے بھی فرمایا کہ ہان آپ کچھ اپنی کیفیت بیان کیجیے کہ آپ پر کیا گذری صنوبر شاہ نے ابتدا سے انتہا تک اپنا واقعہ یون بیان کیا کہ حضور جب مین آپ سے رخصت ہوکر اپنے شہر کو گیا اور وہان جاکر تمام اہل شہر کو جمع کیا اُنکو تلقین دین اسلام کی وہ سب کے سب بموجب فرمائش اُس حقیر کے مذہب اسلام مین آئے اور مذہب تصویر پرستی ترک کیا جب سب شہر مسلمان ہوچکا مجکو اطمینان ہوا اُسکے دوسرے روز مین نے دربار کیا اور حکم احکام جاری کیے بعدہ مین دربار مین بیٹھا تھا کہ آندھی سیاہ اُٹھی کہ تمام زمانہ تاریک ہوگیا بارش ہوئی پھر صنوبر شاہ نے کہا اُن ساحرون کا اور تمام شہر کا تباہ ہونا بیان کیا اور اپنا اور اپنے وزیر و سردارون کا اور ناموس کا قید ہوکر جانا جو کہ قبل کی خبرون اور داستانون مین بیان اور تحریر ہوچکا ہی سب بیان کیا بعد اُسکے اپنا دربار مین سمندر جادو کے پہونچنا اور اُسکا اِن سب کو پاس طوفان کے روانہ کرنا اور وہان پہونچنا اُسکا سحران کے پاس بھیجنا اُسکا دریاے سبز رنگ مین پاس اسیران اسلام کے قید کرنا اور بعد مدت اپنا رہا ہونا کہ جب خواجہ سلامت نے سحران سیہ پوش ماہیان طوفان کش کو قتل کیا ہی تو غلام رہا ہوا اور دریا بھی فتح ہوا قید سے نجات پائی اور

وہان سے خدمت مین آپکی حاضر ہوا جب یہ سب حالات بیان کرچکا صاحبقران نے پہلے بہت افسوس فرمایا بعد اُسکے حالات رہائی لشکر بہت خوش ہوے صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ حضور اپنے بھی حال سے اِس غلام کو آگاہ فرمائین صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے مین واقعہ خواجہ و دیگر عیارون کا اُنسے دریافت کرلون تو پھر مین اپنا حال بیان کرونگا یہ فرماکر اُن سردارون سے دریافت کیا جو کہ اسیر سحر سحران سیہ پوش ہوے تھے کہ اے بھائیون تمپر کیا گذری اُنھون نے عرض کیا کہ حضور ہمکو چوتلہ ہاے سحر گرفتار کرکے لے گئے روبرو سحران کے تو اُسنے ہمکو دریاے سبز رنگ مین قید کیا اِسی طور سے سب نے بیان کیا کیونکہ اُنکا واقعہ ایک تھا جب اِن سب کا حال صاحبقران سُن چکے تو سہراب جادو سے دریافت کیا کہ تمپر کیا گذری سہراب جادو نے اپنا کل حال بیان کیا بعد ازان عیارون نے اپنا حال بیان کیا اور خواجہ نے بھی اپنی کل کیفیت بیان کی بعد اُسکے صاحبقران نے اپنا کل حال بیان کیا جب ہر ایک اپنا اپنا واقعہ بیان کرچکا تو اہل دربار نے یہ سُنکر بہت تعجب کیا اور سب نے خواجہ و دیگر عیارون کو بہت کچھ انعام دیا لیکن صاحبقران اور بادشاہ نے تو اسقدر دیا کہ اُسنے اُٹھ نہ سکا بعد اِسکے صاحبقران نے حکم دیا کہ لشکر مین منادی کردو کہ ہم فتح دریاے سبز رنگ و قتل سحران و ماہیان کا جشن کرینگے تمام لشکر بھی خوشی کرے کہ خدا نے بہت بڑے معرکہ سے نجات دی اُسکا فضل شامل حال ہوا اور رنج و ملال ہوا اِسکی ہمکو بہت بڑی خوشی ہو کہ نہ کوئی عیار اسیر ہوا اور نہ کوئی دوست نہ سردار نہ عیار اُسکے ہاتھ سے ہمارا قتل ہوا سب کو خدا نے بچایا اور جو جو بلائین راہ مین تھین وہ سب دفع ہوگئین یہ جشن ہم سات روز تک کرینگے یہ حکم دے کر بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور بعد ختم جشن مشورہ کرکے یہان سے طرف شہر سمندر یہ کے کوچ فرمائین تاکہ اِس معرکہ سے بھی فرصت ہو اِسکے بعد ایوان نہ طاق پر لشکر کشی کیجائے اور آئینہ اندام جادو کو قتل کرکے شابان نہ طاق کو مسلمان کرین یا قتل کرین یہ سُنکر بادشاہ نے فرمایا کہ جو آپکی راے ہو وہ بہت خوب ہو میرے نزدیک بھی یہی بہتر ہو جو کہ آپ نے فرمایا یہ سُنکر صاحبقران خاموش ہو رہے کچھ دیر تک سکوت کرکے اہل دربار سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ہمکو کچھ حال صریح آفتاب علم کا نہ معلوم ہوا کہ وہ بموجب ہمارے حکم کے طلسم فیروزیہ کو برائے مدد حاکم فیروزیہ گیا تھا اور فیروزیہ پر ملازم ارژنگ لشکر کشی کرکے آیا تھا حاکم فیروزیہ نے بدست ایک ساحر کی مجکو عرضی لکھی تھی مین نے اُسکے جواب مین یہان سے صریح آفتاب علم کو برائے مدد روانہ کیا تھا مع کل ساحرون کو جب سے نہ کوئی عرضی حاکم فیروزیہ کی آئی اور نہ کچھ حال صریح نے تحریر کیا نہ معلوم جنگ کا کیا انجام ہوا آیا فتح ہوئی یا شکست مجکو بڑی فکر ہے سردارون نے عرض کیا کہ خداوند فتح حاصل ہوئی کیونکہ اگر خدانخواستہ شکست ہوتی تو دوسری عرضی اور آتی صریح آفتاب علم ضرور مدد طلب کرتے غلام حضور ایسے نہین ہین کہ شکست کھائین یہان جائین گے فتح حاصل کرکے خانہ خدمت ہونگے خبر نہ آنے کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ لڑائی فتح ہوئی صریح آفتاب علم نے خیال کیا کہ اب لڑائی تو سر ہوگئی اب مین خود حاضر ہونگا بدین سبب خبر کرنے کی کیا ضرورت ہے جب خدمت مین جاؤنگا تو کل حال عرض کردونگا کوئی مقام

فکر نہین ہی یہ صرف آپکی محبت کا باعث ہی کہ آپکو سب کی فکر ہی خدا آپکو ہم سب کے سرون پر تا قیامت سلامت رکھے کہ ہماری زیست کا لطف ہی آپ سے ہم ایسے نالایقون کو نہایت قوت ہی کیونکہ آپ کو ہم لوگون کا خیال ہمہ وقت ہی ایسا قدردان آقا ہمکو کہان نصیب ہوگا اب صاحبقران نے یہ کلام جو انکے سنے تو فرمایا کہ شاید ایسا ہی ہو مگر اب انکی خبر آنا ضرور ہے کیونکہ ایک ماہ کے قریب ہونے کو آیا بڑے تعجب کی بات یہ ہی کہ کسی پرچہ نویس نے بھی نہ تحریر کیا اب اگر کوئی سوداگر اُس طرف سے اِدھر کو آئیگا تو اُس سے حال معلوم ہوگا یا وہ خود آئین گے تو معلوم ہوگا یہ فرماکر حکم دیا کہ سامان جشن کیا جاے تاکہ جلد بغداد فتح کرکے سمندر یہ کو کوچ کرین یہ حکم فرماکر خاموش ہو رہے بعد تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے خیمون کو گئے صنوبر شاہ بھی اپنے خیمے کو گیا اُس جگہ کہ جہان اُسکے ناموس تھے اُسکے سردارون کو بھی خیمے سرکار شاہی سے مرحمت ہوے سب کو اطمینان ہوا خواجہ اپنے عہدہ پر مقام کوتوالی پر آئے جسکو کہ اپنی طرف سے مقرر کر گئے تھے اُس سے ملے کل حساب اُس سے لیا بعد اُسکے تمام لشکر مین بحکم صاحبقران منادی کرادی کہ تمام لشکر جشن کرے فتح دریاے سبز رنگ کا حکم شاہی اور صاحبقرانی ہے اُدھر اہلکارون نے سامان جشن کیا بارگاہ کو شیشہ آلات و فرش وغیرہ سے مزین کیا اُدھر تمام لشکر مین خبر جشن پھیل گئی بندوبست ہونے لگا تمام بازارین آراستہ ہوگئین آئینہ بندی کی گئی ہر دوکاندار نے اپنی دوکانین آراستہ کین لشکر مین گہما گہمی ہوگئی ہر سردار نے اپنا خیمہ اور اسباب زینت آراستہ کیا ہر ایک نے ناچ و رنگ کا سامان کیا دو دن اور دو رات اِسی سامان مین سبکو گذری تیسرے کو پھر دربار ہوا سب نے عرض کیا کہ حضور جملہ سامان جشن تیار اور مہیا ہو گیا اب جیسا حکم ہو محفل نشاط برپا کیجائے صاحبقران بادشاہ نے فرمایا کہ سات روز تک ہر ایک شخص محفل ناچ و رنگ برپا کرے اور روپیہ برائے صرف ہمارے خزانے سے لے اور تمام لشکر کو سات دن تک ہمارے باورچیخانے سے کھانا تقسیم ہو ہمارے یہان سب لشکر کی دعوت ہی آج شب سے بزم عشرت برپا ہو یہ کہکر دربار برخاست کیا بادشاہ وغیرہ تو جاکر آرام پذیر ہوے سامان مطبخ گرم ہوگیا ہر قسم کا طعام پکنے لگا ہر جگہ ناچ و رنگ ہونے لگا خیمہ نے آراستہ کیے گئے تمام دن اِسی مین بسر ہوا شام سے ہوتے ہی تمام لشکر مین روشنی ہوئی تمام بارگاہین آراستہ ہوئین ہر جگہ ناچ ہونے لگا باورچیخانہ سے ہر سردار کے جتنے مین خوان کھانے کے جانے لگے تمام لشکر کو کھانا تقسیم کیا گیا ہر ادنی اعلی کو حسب لیاقت کھانا دیا گیا یہان بارگاہ مین بادشاہ تشریف فرما ہوے اور صاحبقران بھی تشریف لاے ہر ایک سردار حاضر ہوا محفل آراستہ کی گئی اُسوقت حکم ناچ ہونے کا ہوا طائفہ حاضر ہوا فتح کی مبارکباد گائی بعدہ گت ناچی خوب خوب توڑے لیے بعد اسکے جب گت ناچ چکی تو اُس نازنین سہجبین نے باحسان داودی یہ غزل شروع کی غزل

عزت دیوانگی بخشی سبھے تقدیر نے	طوق سے نے کی بندگی چوسے قدم زنجیر نے
دونون عاشق شمع کے اور دونون تسمت جلے	جان پروانے نے دی بوسے لیے تصویر نے
مدتین گذرین کہ اطمینان اُنکا کر دیا	نالہ بے سوز نے فریاد بے تاثیر نے

ہر زبان خاموش کر دیتا ہی راز دستی
کھل سکین گی عاشق و معشوق کی سرگوشیان
آبرو رکھ لی گنہگاری کی گو ہم مر گئے

کچھ نہ حال دل کہا میرا زبان تیر نے
کہدیا کچھ تجھ سے نے کچھ سن لیا گلگیر نے
منھ نہ کھلوایا سوالی بخشش تقدیر نے

جب وہ نازنین یہ غزل گا چکی تو اسکو انعام ملا دوسرے طائفہ کا حکم دیا گیا وہ بھی آکر ناچ گائی انعام پاکر رخصت ہوئی اس عرصہ مین وقت خاصہ کا آیا داروغہ مطبخ نے دسترخوان چنا اور آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار ہی چلیے نوش فرمائیے بادشاہ مع صاحبقران و صنوبر شاہ و دیگر سرداروں کے نعمت خانے مین تشریف لائے دسترخوان پر جلوہ گر ہوئے سب ہمراہیون کے خاصہ نوش کیا بعد فراغت طعام بارگاہ مین تشریف فرما ہوئے پھر ناچ ہونے لگا یہانتک کہ سحر ہو گئی ناچ برخاست ہوا سب نے نماز صبح ادا کرکے وظیفے پڑھے بعد فراغت نماز و وظیفہ سب پھر بارگاہ مین حاضر ہوئے بادشاہ و صاحبقران بھی عبادتخانہ سے تشریف لائے ناچ ہونے لگا ایک مطربہ نے بالحان داؤدی یہ غزل شروع کی غزل

اگر ہمدم ہمارے اس نصیحت گر کو سمجھاتے
نہ مانا ہمکو تیری بزم مین رسوا کیا آخر
جگانا تو ہین اسوقت جب وہ حشر پر دین
جو ہم ہوتے تو رنج دل مین اور دلبر مین
وہ خود ہی عالم حیرت مین تجھے کیا حضرت موسی
اگر دم بھر کو لمبا تا یہ پہلے ذبح ہونے سے
اشارے ہوتے ہین کیا اپنے دلین چشم ساقی مین
ہرن کی آنکھ حلقون مین سلاسل کے بنا تھا
نقاب اٹھتی ہی بہتر تھی حقیقت کھل گئی سب کو
نہ مانا ہمگمانی نے کو ساتھ احباب کے کر دون
خدا اس بت کو یہ جب بھی کبے جانا نہ باز آتا
بتون کے عشق نے دل کو ہمارے دل نہین رکھا
جو مجھ تک بھیجدیتے ہین جلال اسکو نامل تھا

اگر فرصت پاکے ہم بھی کچھ دل مضطر کو سمجھاتے
کہانتک روکتے اسکون کو چشم تر کو سمجھاتے
کہین ملتا تو اتنا فتنہ محشر کو سمجھاتے
کچھ اس خودرائے سے کہتے کہ گر خنجر کو سمجھاتے
حقیقت تیر جلوے کی ترے ششدر کو سمجھاتے
گلے سے لون لپٹنے مین ترے خنجر کو سمجھاتے
یہ رمز ہین ہاے کیونکر شیشہ و ساغر کو سمجھاتے
اگر ہوش مین ہوتے تو آہنگر کو سمجھاتے
وہ کیا اسے دیہہ روپوشی زمانے بھر کو سمجھاتے
خدا جانے الگ بیجا کے کیا دلبر کو سمجھاتے
اگر جبریل آکر میرے پیغمبر کو سمجھاتے
نصیحت نفع کرتی خاک کیا پتھر کو سمجھاتے
وہی کچھ میری جانب سے دل مضطر کو سمجھاتے

جب وہ نازنین گا چکی تو بہت کچھ انعام دیا گیا وہ بہت خوش ہوئی انعام لیکر رخصت ہوئی دوسرا طائفہ حاضر کیا گیا وہ بھی خوب ناچا گایا بہت کچھ انعام مین پایا یہانتک کہ وہ دن بھی تمام ہوا رات ہوئی رات بھر ناچ و رنگ رہا اسی طور سے سات شبانہ روز یہ محفل عیش و عشرت برپا رہی آٹھوین دن صحبت برخاست ہوئی سب اپنے اپنے مقام کو گئے سات دن جاگے ہوئے اور نہایت کسلمند تھے جاکر سب نے آرام کیا وہ دن اور وہ رات ہر ایک نے اپنے اپنے مقام پر بسر کی نوین دن صبح کو بادشاہ نے دربار کیا سب آکر حاضر ہوئے اور اپنے اپنے مقام پر متمکن ہوئے جب دربار آراستہ ہو گیا اسوقت صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اب حضور کی کیا رائے ہی آیا یہان سے طرف شہر سمندریہ کے کوچ کیا جائے یا اسی مقام پر لشکر مقیم رہے اور ایک نامہ سمندر جادو کو بابت اطاعت و ترک

مذہب کے تحریر کیا جائے اور جبتک کہ جواب نامہ نہ آئے اُسوقت تک یہین قیام کرین بادشاہ نے فرمایا کہ اسمین میری راے کیا جو آپکی راے وہی میری راے جو امر مناسب ہو وہ کیجیے صاحبقران نے جواب مین کہا کہ آپکی راے مقدم ہی کیونکہ ہم سب آپ کے تابع فرمان ہین اور مطیع ہین اور آپ سردار لشکر و پشت و پناہ سپاہ ہین اب مین بدون آپکی راے کے کوئی کام نہین کر سکتا آپکی راے کو مقدم جانتا ہون اگر مجکو یہی امر منظور ہوتا تو مین آپکو اپنے لشکر کا بادشاہ کیون کرتا اور کیون آپکی اطاعت اپنے اوپر واجب جانتا اگر مجکو اپنی راے پر کام کرنا ہوتا تو کیون یہ امر گوارا کرتا آپ کے نزدیک جو امر مناسب ہو وہ آپ ارشاد فرمائین تاکہ اُسپر عمل کیا جائے بادشاہ نے فرمایا اگر یہی امر ہی تو میری راے یہ ہی کہ یہانسے کوچ کیا جائے اور قریب سمندر رہیے پہونچکر مقام مناسب برائے جنگ دیکھکر وہان قیام ہو اُسکے بعد اُسکو نامہ مشتمل بہ پند و نصیحت تحریر کیا جائے اگر وہ اُسپر عمل کرے تو خیر ورنہ اُسکو گوشمالی دی جائے یہان سے نامہ تحریر کرنے مین ایک بہت بڑا نقص یہ ہی کہ جب اُسکے پاس نامہ جائیگا تو وہ اس حال سے آگاہ ہوگا کہ اب اہل اسلام کا قصد اِس طرف کو ہی اِدھر کو آتے ہین بس وہ یہ خیال کریگا کہ آتے ہین تو آنے دو تحریر نامہ پر عمل نہ کریگا اور آمادہ جنگ ہوگا گو کہ ہمکو اُس سے جنگ کرنے مین کوئی اندیشہ نہین ہی مگر یہ خیال ہی کہ جب جواب نامہ آئیگا تو ہمکو اُسکا حال معلوم ہوگا اُسوقت ہم یہان سے لشکر کشی کرینگے اِس عرصہ مین وہ اپنا بندوبست کریگا کیونکہ ایک زمانہ گذر جائیگا اور جب نامہ پر اُسکا جواب لائیگا تو جو عرصہ کہ اُسکو وہان سے آنے مین گذریگا اُس سے زیادہ عرصہ ہمکو یہان سے کوچ کرنے مین گذریگا یہ لشکر کا کوچ کرنا ہی دیر ضرور ہوگی اتنے عرصہ مین وہ کامل طور سے اپنا بندوبست کریگا سحر وغیرہ سے اپنے شہر کے گرد حصار کریگا اور اُسکے فتح کرنے مین زمانہ گذریگا جسقدر ہمکو جلدی منظور ہی اُسیقدر دیر ہوگی اِس سے بہتر یہ ہوگا کہ یہان سے کوچ کرکے روانہ ہونا بہتر ہی جناب صاحبقران نے جواب مین کہا کہ آپکی راے بہت بہتر ہی کل یہان سے ضرور کوچ ہوگا لشکر مین خبر کر دی جائے یہ سنکر سہراب جادو سے فرمایا کہ تم یہان کی راہ سے واقف ہو ہمارے ہمراہ چلو ہم سمندر رجادو کو قتل کرکے تمہاری معشوقہ کو تمکو دلا دینگے اُسنے عرض کیا کہ مین آپکی غلامی مین ہمہ وقت حاضر ہون مین نے آپ کا دامن پکڑا ہی جو آپکی مرضی ہوگی اُسکے موافق کاربند ہونگا ضرور ضرور مین ہراول لشکر کی کرونگا یہ سنکر صاحبقران نے اُسکی بہت تعریف کی اُسکے بعد صنوبر شاہ سے فرمایا کہ آپ اپنے شہر کو تشریف لیجائیے وہان جاکر اُسکو آباد کیجیے کیونکہ وہ بہت خراب و برباد ہو رہا ہی کوئی وہان حاکم نہین ہی اُسنے عرض کیا کہ مین آپکے قدم نہ چھوڑونگا اب مین وہان جاکر کیا کرون اور کسی کو آپ وہان کا حاکم فرمائیے ایک مرتبہ مین آپ سے جدا ہوکر اِس عذاب مین مبتلا ہوا اب پھر جاکر اپنے کو آفت مین ڈالون یہ تو مجھ سے نہوگا اب مین تا زیست آپ کے قدمون سے جدا نہونگا اِسی مین میری بہتری ہی صاحبقران نے فرمایا کہ میرے نزدیک تو بہتر یہ ہوگا کہ آپ وہان جاکر اپنی طرف سے کسی کو حاکم کرکے اور ناموس کو وہان مقیم کرکے میرے پاس سمندر ریہ مین تشریف لائیے مین یہ نہین کہتا ہون کہ آپ میرے پاس سے جدا ہون بلکہ میری مرضی ہی کہ اپنے شہر کو آباد کرکے میرے پاس

تشریف لائین یہ جو صاحبقران نے فرمایا تو حضور شاہ نے بہت کچھ عذر کیے مگر جناب صاحبقران نے سب کا یہی جواب دیا کہ شہر کو آباد کر کے میرے پاس آیئے آخر کو یہ امر قرار پایا کہ کل جب یہان سے صاحبقران کوچ کرینگے تو مین بھی اپنے شہر کو جاؤنگا بعد اسکے دربار برخاست ہوا لشکر مین اسوقت منادی نے ندا کی کہ کل صبح کو یہان سے طرف شہر سمندر یہ کے کوچ صاحبقران اور بادشاہ مالیجاہ فرمائین گے تمام لشکر تیار رہے جب منادی یہ ندا کر چکا تو لشکر مین ہلچل پڑگئی سب سامان سفر درست کرنے لگے سردار و عزیز سب مستعد سفر ہوے سامان سفر ہر جگہ ہونے لگا اسباب کے بار بندھنے لگے جمے وغیرہ بار ہونے لگے کوہیں سفری لشکر مین بجنے لگا ہرادنی و اعلی کو معلوم ہو گیا کہ کل یہان سے کوچ ہوگا کہ آمادۂ سفر ہر ایک شخص ہوا یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا آدھی رات کو فلک پر مع ستارون کے ہوئی سے کہ آسنے میدان چرخ اطلسی پر ظہور کیا تمام عالم کو اپنے نور سے روشن کیا طائرون نے اپنے آشیانون مین بسیرا کیا یہان لشکر مین وہ رات بھی سامان سفر مین بسر ہوئی اور جب مسافر شب اپنی منزل پر پہونچا آثار آمد بیک سحر کے ہوے یعنے آمد آفتاب عالم افروز کی دریچۂ مغرب سے شروع ہوئی ماہتاب مع کواکب کے سامان سحر دیکھکر غروب ہو گیا سفیدی صبح کا ظہور ہوا اطروس فلک نے صدائے اذان بلند کی علامات شب دنیا سے برطرف ہوے نور صبح نے اپنا جلوہ دکھایا موذن نے مسجدون مین صدائے اللہ اکبر بلند کی لشکر مین وردی بجنے لگی طائر اپنے آشیانون سے جلوۂ سحر دیکھکر پرواز مین آئے شاخہاے درخت پر بیٹھکر حمد معبود حقیقی کرنے لگے نسیم سحری چلنے لگی سبزے کا یہ حال کہ آنکھون مین گھر کرتا تھا اسپر اوس کے قطرے جو پڑے تھے گوہر آبدار کا فرش معلوم ہوتا تھا ادھر فلک چہارم پر خورشید برآمد ہوا اسکی شعاع جو برگ زمردی رنگ پر پڑی تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ لوح زبرجدی پر درخت ہین اور چمک دے رہے ہین ابھی کوئی گھڑی دو گھڑی دن آیا ہوگا کہ صاحبقران نے نماز سحر سے فراغت کر کے اسباب سفر خادم سے طلب فرمایا ادھر جہان پناہ نے بھی اسباب سفر کو بعد فراغ نماز و وظیفہ طلب کیا یہان لشکر مین ہر ایک سوار و پیادہ و سردار و افسر و عزیز و اقربا نے اپنا اپنا اسباب ارابون پر بار کرایا سب خیمہ و خرگاہ لد گئے ایک جانب ناموس کی سواریان آگئین اسمین ناموس سوار ہوے وہ بھی جمے بار ہوے ایک سمت کو حضور شاہ مع اپنے عزیزون و افسرون و سردارون کے اور مع ناموس کے آمادۂ سفر استادہ تھا تمام لشکر اسلام مسلح اور مکمل تھا اور صاحبقران و شہریار کا ہر ایک کو انتظار تھا تمام سردار و افسر اعلے و عزیز و اقربا صف بستہ استادہ تھے کہ یکایک صاحبقران برآمد ہوے ادھر خادم نے دوڑکر ظل اللہ کو خبر دی کہ صاحبقران سامان سفر سے آراستہ ہو کر بیرون خیمہ تشریف لائے ہین یہان یہ لشکر روبرو ہوے شاہ خادم نے کشتی لباس سفری کی حاضر کی تھی بس اس خبر کو لشکر بادشاہ نے پوشاک زیب تن فرمائی اور اس خادم سے دریافت فرمایا کہ لشکر تیار ہی یا ابھی کچھ دیر ہی اسنے عرض کیا کہ حضور تمام لشکر بڑے عرصہ سے تیار ہی اور سب سامان سفر بار ہو چکا ہی صرف حضور کا انتظار ہی حضور تشریف لیچلین کوچ کا نقارہ بجے بادشاہ نے یہ سنکر بہت جلد تیاری کی اور ہتھیار وغیرہ لگا کر اسباب سفر سے درست ہو کر تشریف فرما ہوے

اُدھر جب صاحبقران برآمد ہوے تھے تو سب کا مجرا ہوا ہر سردار نے سلام کیا صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا تھا کہ تمام لشکر سامان سفر سے درست ہی کچھ دیر نہین ہی صرف ظل اللہ کی دیر ہے افسر انتظار شاہ کرنے لگے کہ یکایک پردہ در دولت کا اُٹھا سب اُس جانب دیکھنے لگے دیکھا کہ جہان پناہ تخت پر سوار اور گرد و پیش خادم و خدمتگار عصے ہاتھون مین لیے ہوے خواجہ سرا انتظام سواری کرتے ہوے برآمد ہوے صاحبقران نے بڑھکر مجرا کیا عرض کی نے عرض کی کہ جہان پناہ صاحبقران نگاہ روبرو بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا اِس سے اشارہ یہ تھا کہ آپکی جگہ ہمارے دل مین ہی پھر سب کا مجرا ہونے لگا ہر ایک مجرا کرکے اور رخصت سفر حاصل کرکے مع اپنی سپاہ کے روانہ ہوا بعد اُسکے اور سردار مثل مملوک بن مالک و قیصر صاف باطن و گرگین درشت چنگال کے کے بادیگرے اجازت سفر لیکر روانہ ہوے کوئی لاکھ سپاہ اور کوئی دو لاکھ ذین لاکھ و چار لاکھ سے جیسا کہ جسکا مرتبہ تھا اُسی کے موافق اُسکے پاس لشکر تھا روانہ ہوا ہر ایک کے ہمراہ سامان سفر مہیا اور موجود تھا دوپہر تک تمام سرداران دست راست و دست چپ اجازت لیکر بہت جلد روانہ ہوے بعد دوپہر کے عزیزون کی باری آئی مثل شہنشاہ گوہر کلاہ و سکندر فرخ لقا و نور الزمان و عین الزمان و دیگر عزیزان صاحبقران اجازت لیکر چھ چھ لاکھ اور پانچ پانچ لاکھ کے لشکر کی جمعیت سے کوچ کرگئے پھر وہ بادشاہ جو کہ باج گذار تھے اور ہر وقت ہمراہ رہتے تھے وہ بھی اجازت لیکر مع اپنے لشکر و سامان سفر کے روانہ ہوے جب یہ سب روانہ ہوچکے تو اسوقت نوبت صنوبر شاہ کی آئی یہ بھی روبرو بادشاہ و صاحبقران حاضر ہوا عرض کیا کہ گو کہ حضور کے قدمون کو چھوڑنے کو جی نہین چاہتا ہی مگر حکم عالی سے لاچار ہون لہذا امیدوار ہون کہ اجازت ملے تاکہ یہ خاکسار اپنے ملک کو روانہ ہو اور وہان جاکر سب بندوبست کرکے حاضر خدمت والا شان ہو بادشاہ و صاحبقران نے یہ سُنکر اجازت دی وہ سلام کرکے اپنے لشکر مین آیا جو کہ اُسکے ہمراہ مقید ہوگیا تھا وہ بھی قریب اسی ہزار کے تھا اُن سب کو ہمراہ لیکر نقارہ کوچ بجاکر طرف اپنے شہر صنوبر یہ کے روانہ ہوا بعد اِن سب کے جانے کے اب دن کوئی قریب پہر بھر کے باقی تھا کہ یہان صرف بادشاہ عالیجاہ و صاحبقران زمان رہگئے ہین اور بادشاہ ہفت ملک جو کہ دم بھر جدا نہین ہوتے ہین مثل سایے کے ہمراہ رہتے ہین یہ لوگ باقی ہین کہ جناب صاحبقران نے مرکب طلب فرمایا خادم نے مرکب حاضر کیا صاحبقران نے پشت مرکب پر نزول اجلال فرمایا اتنے تمام لشکر مین ہلچل پڑگئی ہر ایک نے اپنا اسباب اُٹھایا اور ابے روانہ ہوے ٹخ ٹخ کی صدا بلند ہوئی کوچ کے بیلون پر پڑنے لگے لشکر مین صدای جرس کارواں بلند ہوئی تمام شاہان ہفت ملک گرد تخت شاہی کے آگے کوس سفری پر چوب پڑی اب صاحبقران روانہ ہوے وہ جیسے بھی بارہ ہوگئے جسمین کہ صاحبقران و بادشاہ آرام پذیر تھے وہ مقام ہوا رہنے لگا کیونکہ تو وہ مقام ویران ہوجائے اور نہ ہو ناک ہو کہ جہان اسنے لاکھ کا لشکر اُترا ہو وہ اِس طرح سے یکایک ویران ہوجائے اُس مقام کے طائر تک گھبرانے لگے کہ یہ کیا ہوا اُدھر صاحبقران نے اپنے مرکب کو مہمیز کیا اُدھر تخت شاہی

روانہ ہوا اور عقب مین اُسکے قریب بیس لاکھ سوار و پیادے کی جمعیت تھی اسقدر گرد و غبار بلند ہوا کہ ایک اور آسمان گرد و غبار کا بنکر تیار ہو گیا نقارے پر چوب پڑی جسکی صدا سے زمین ہلتی تھی علم لشکر ظفر اثر کھلے ہوے بصد عجلت روانہ تھے اب ان سب کو تو طرف شہر سمندر یہ کے روانہ کیا جاتا ہی آگے ہر ایک کا حال تحریر ہو گا کہ یہ سب کہان جاکر پہونچے اور انپر کیا گذری اور کس سے جنگ و پیکار رہوئی آیندہ ناظرین پر کل واقعات ظاہر ہونگے یہ حال یہان پر ابھی موقوف رکھا جاتا ہی لیکن

اب کچھ حال اُس مرتد ازلی و ابدی یعنے سمندر جادو کا بیان کیا جاتا ہی کہ اسنے خبر مرگ سحران و طوفان سُنکر کیا حال کیا اور کیا بندوبست کیا اُدھر حال دختر آفتاب جادو کا سنیے کہ یہ خبر مرگ پدر سُنکر برائے تلاش عیاران گئی تھی اور جو واقعہ اُسپر گذرا اور حال عشاق صحرانشین و گنبد نشین استاد ماہیان طوفان کش و سحران سیہ پوش کا پاس سمندر جادو کے جانا اور سمندر جادو کا اُسکی رائے پر کاربند ہونا بیان ہوتا ہی اور نامے لکھنا سمندر جادو کا اپنے باج گذارون کو برائے طلب مدد و دیگر حالات اور نامہ پہونچنا سمندر جادو کا پاس یقین خود پرست کے اور اُسکا موافق اُسکی تحریر کے کاربند ہونا اور پہونچنا صاحبقران کا ملک خود پرستان پر اور نامہ لکھنا اُسکو اور طلب کرنا اُسکو برائے نصیحت اور ہدایت کرنا چند و نصیحت کیطرف بذریعۂ تحریر کے برائے ترک خود پرستی اور ایلچی گری کرنا مملوک بن مالک کا جسکو کہ بدیع الملک نوجوان نے لعل نامہ مین زیر کیا تھا اور اپنے لشکر ظفر پیکر کا سپہ سالار کیا تھا اُسکا نامہ لیکر جانا دربار مین بادشاہ یعنے یقین خود پرست کے اور باہم گفتگو ہونا اُسکا ترک خود پرستی سے انکار کرنا اور جواب جنگ تحریر کرنا آنا چند شاہان اطراف کا مع سپاہ و لشکر برائے ردیقین خود پرست اور زیر ہونا بعض خود پرستون کا اور مسلمان ہونا مع اُن سب کے و دیگر حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ

بیا ساقیا راحت انگیز روح	بمن دہ صبوحی کہ تا صبوح		کہان ہر تو ای ساقی نامہ لقا

ارے سامنے جلد آجا	مرے قلب مضطر کی تجھکو قسم	مرے دیدۂ تر کی تجھکو قسم
ذرا دیکھ تو آکے صورت مری	ہی بے لطف اور طبیعت مری	ترستے ہیں کہ اب تحمل نہیں
مجھے دیر سے نشۂ مل نہیں	پلا ساغر بادۂ مشک بو	نہ کر دیر اے ساقی خوبرو
ارادہ ہی لکھوں میں داستان	جسے پڑھ کے حیران ہو جوان پیر	بیت بسا شنوای ہمدم راستان

کہ بازآمدم برسر داستان ✤ محرران شیرین گفتار و حاکیان فصاحت شعار و کاتبان سحر کردار اس داستان سحر و ساحری و جنگ و پیکار کو یون خامۂ خوش تحریر سے صفحۂ قرطاس پر رقم کرتے ہین کہ ناظرین والا تمکین کو یاد ہوگا کہ جب لاش آفتاب جادو کی پاس سمندر جادو کے پہونچی تھی تو اُسنے جو کچھ رنج و غم اُسوقت کیا تھا وہ تحریر ہو چکا ہی اور جو بند و بست کیا وہ بھی بیان ہوا ہی اُسنے چند جادوگر برائے تلاش عیاران روانہ کیے تھے اور دختر آفتاب جادو بھی بعد رنج و ملال کے بخیال تلاش عیار روانہ ہوئی تھی اب تحریر ہوتا ہی کہ جب سمندر جادو نے ملکہ ماہیان طوفان کش کو نامہ لکھا تھا تو جو کچھ اُسکو تحریر کرنا تھا تحریر کر چکا بعد اس سب بندوبست کے فکر کرنے لگا کہ یہ تو بڑا غضب ہو گیا کہ عیار اس بار دریاے سبز رنگ کے آگئے ہین اور آفتاب جادو کو قتل بھی کر ڈالا گو کہ مین نے جادوگر اُنکی تلاش مین روانہ کیے ہین اگر وہ مل گئے تو ضرور اُنکو گرفتار کر کے لائین گے یا اُنکے سر لائین گے اور مین نے طوفان کو بھی بہت سمجھا دیا ہی جو کچھ کہ مجکو تحریر کرنا تھا کر دیا ہی مگر مجکو بڑی فکر ہی کہ کیا کرون اکثر اپنے سردارون سے ایسی تقریر کرتا تھا وہ کچھ جواب اُسکو اُسکے اطمینان کے موافق دیتی تھی اور ایسے ایسے خیال اکثر دل مین آتے تھے کہ اگر وہ عیار اُن ساحرون کو ممکن ہوے تو بڑا غضب ہوگا وہ عیار بلا کے ہین جو یہانتک آگئے ہین اُنکے نزدیک اس شہر مین آنا کیا مشکل ہی کہین ایسا نہو کہ وہ سحر ان کو اور ماہیان کو قتل کر ڈالین تو تمام کارخانہ خراب ہو جائے اور دریاے سبز رنگ برباد ہو جائے راہ شہر سمندر یہ کی کھل جائے دیکھیے خداوند تصویر کیا کرتے ہین بڑی بلا کا سامنا ہی انھین فکرون اور خیالون مین رات و دن مبتلا رہتا تھا کوئی وقت اُسکو راحت و آرام سے نہ گذرتا تھا آفتاب جادو کے قتل ہونے سے بہت پریشان تھا ہر وقت بربادی شہر کا گمان تھا دل سے یہی تقریر ہی ہر آن فکر گرفتاری عیارون کی تدبیر تھی ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب اراکین دربار و ساحران عذار حاضر دربار کفر آثار تھے سمندر جادو اہل دربار سے یہ گفتگو کر رہا تھا کہ اتنے وہ ساحر واپس نہ آئے جو کہ برائے تلاش عیاران اسلام گئے تھے اگرچہ وہ اُنکو نہین ملے تھے تو واپس آئے ہوتے تاکہ اور کوئی تدبیر کیجاتی اُنکو کئی دن کا زمانہ گئے ہوے ہوا اہل دربار نے کہا کہ وہ لوگ بغیر حصول مطلب نہ حاضر ہونگے آپکو جو تدبیر کرنا ہو وہ کیجیے آپ کیون اُنکے بھروسے پر غافل بیٹھے ہین اور یہ بھی سنا گیا ہی کہ دختر آفتاب جادو یعنے ملکہ غزالان آہو چشم بھی اپنے باپ کے قاتلون کی تلاش مین نکلی ہی ساحرہ زبردست ہی کچھ نہ کچھ کام کر کے آئیگی سمندر جادو نے کہا کہ اُنکو اُسنے اس امر سے آگاہ نہ کیا اور نہ ہم اُسکی مدد کرتے اور کوئی چیز اُسکو ایسی دیتے کہ وہ اُنکو گرفتار کر لاتی اُن سب نے عرض کیا کہ حضور ہمکو یہ خیال ہی کہ اُسنے یہ خیال کیا ہوگا کہ جب مین اُن سب کو گرفتار یا قتل کر لونگی تو اُسوقت آپ کے پاس آکر عرض کرونگی

اس سبب سے وہ بغیر اطلاع حضور کے چلی گئی سمندر جادو نے کہا کہ یہ گمان تم سب کا
درست ہی مگر مجکو یہ اندیشہ ہی کہ ابھی وہ کم سن ہی ناتجربہ کار ہی کہین ایسا نہو کہ کوئی افتاد اسپر پڑے
کیونکہ وہ عیارہین اُنکا ہر فعل مکاری ہی اور فریب و دغا سے خالی نہین ہی اور نہ کوئی امر اُنکا
عیاری سے خلاف ہی اور یہ بچہ نافہم دوسرے عورت ناقص العقل ہی جبکہ عاقلان زمانہ اُنکے
فریب و دوام مین آجاتے ہین تو یہ کہان اُنکے مکر سے بچ سکتی ہے سامری اُسکو اُنکے
شر سے بچائے کوئی بلا اُسپر نہ آئے کیونکہ وہ بہت خوبصورت اور صاحب جمال ہے
ابھی اُسکا کیا سن و سال ہی ہمارے ملک مین دو عورتین ہین کہ جنکے حسن و جمال کے روبرو
کسی کی کچھ اصل و حقیقت نہین ہی تمام حسینان جہان اُنکے روبرو ناچیز ہین ایک دختر آفتاب
جادو دوسرے میری دختر نیک اختر مجکو دختر آفتاب جادو سے نہایت درجہ انس و محبت ہی
میرا قصد تھا کہ ابکی جو لڑائی سے آفتاب جادو واپس آئیگا تو مین اُس سے کہونگا کہ تو اپنی
دختر کا عقد میرے ساتھ کر دے مگر وہ وقت بھی نہین آیا مجکو بڑا رنج ہی مین یہ خیال کرتا ہون
کہ اُسکی ماں نے کیونکر اُسکو ایسے مقام پر جانے دیا کہ جہان جان کا خوف ہی اگر وہ پھر آگئی
تو مین اُسکی ماں سے اِس امر کی گفتگو کرونگا یقین ہی کہ وہ قبول و منظور کریگی اُن سب نے
کہا کہ اِسمین کیا شک ہی وہ کیون نہ قبول کریگی کیونکہ جب آپ ایسا بادشاہ اور حاکم وقت اُسکی
درخواست کرے تو اُنکو ایسا ذی مرتبہ صاحب ملک و مال داماد کب اور کہان میسر ہوگا
حکومت اُسکے گھر مین ہوگی سمندر جادو نے کہا کہ اب تو مجکو اُسکی جان کی بڑی ہی خداوند تعالیٰ
اُسکو بخیر و خوبی اُن عیارون کے ہاتھ سے بچا کر لے آئین اور وہ اپنے مطلب دلی پر کامیاب
ہو کر آئے یہی ذکر ہو رہے تھے کہ وہ ساحر جو کہ برائے گرفتاری عیاران گئے تھے بعد
کئی دن کے واپس آئے مجرا کر کے عرض کرنے لگے کہ خداوند نعمت ہمنے تمام ملک
اور کوہ و صحرا و آبادی کوچہ و بازار و ویرانہ و باغ و دریا سب جگہ تلاش کیا مگر کہین اُن لوگون
کا نام و نشان بھی نہ پایا یہ سب زمانہ ہمکو اُنکی تلاش اور فکر و تردد مین بسر ہوا ہمکو سوائے اُنکی
تلاش کے اور کوئی فکر نہ تھی رات کو جاگ جاگ کر تلاش کیا نیند کو حرام کیا کھانا پینا ترک
کر دیا تھا یہ تین چار دن ہمکو بہت تکلیف کے ساتھ بسر کرنا پڑے ہم لوگ ماندے ہو گئے
جب ہمنے دیکھا کہ وہ لوگ نہین ملتے ہین اور ہم بہت پریشان ہین تو خیال کیا کہ اب چلکر
عرض کرین تاکہ خداوند کوئی اور تدبیر کرین ہم خیال کرتے ہین کہ وہ لوگ بعد قتل کرنے
آفتاب جادو کے واپس گئے معلوم ہوتا ہی کہ دریا سے سبز رنگ پر اُنکا کچھ قابو
نہ چلا آخر کو عاجز ہو کر چلے گئے سمندر جادو یہ سُنکے کہنے لگا کہ خیر جیسا تم کہتے ہو ایسا ہی ہوگا
جاؤ اپنے اپنے مقام کو ہم کچھ اور فکر کرلین گے یہ کہکر اُنکو کچھ انعام دیکر رخصت کیا وہ سب
کے سب جب رخصت ہو کر اپنے گھرون پر آئے کئی دن کے تھکے ہوئے تھے وہ
تو راحت مین مشغول ہوئے یہان جب وہ چلے گئے تو سمندر جادو نے اپنے سردارون
سے کہا کہ یہ امر بڑا تعجب خیز اور حیرت انگیز ہی کہ عیار یہان موجود ہین اور اُنکو نہ ملے یہ امر
میرے خیال مین نہین آتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اُنھون نے نہین تلاش کیا اِدھر اُدھر پھر کر
چلے آئے یہان آکر فقرہ کر دیا مین نے یہ مناسب نہ جانا کہ اُنکے روبرو کہون شاید کہ یہ

لوگ میرے اِس کہنے سے برخلاف ہو جائین اور مجھ سے منحرف ہو کر اُنکی شرکت کرین گو کہ اُنکے خلاف ہونے سے میرا کچھ نقصان نہین ہی مگر پھر بھی یہ لوگ راستون سے واقف ہین اُنکو یہانتک لے آئین تو اُنکا تو فائدہ ہی ہے اِسی سبب مین نے اُنکو انعام دے کر رخصت کیا تاکہ وہ لوگ خوش ہون اور خیال کرین کہ ہمارا بادشاہ قدردان ہی اہل دربار نے کہا کہ جو فعل حضور کا ہی وہ خالی از عقلمندی نہین ہی یہ تو بڑی حضور نے عقلمندی کی یہ امر بہت خوب خیال کیا ہمارے بھی خیال مین آتا ہی کہ شاید ایسا ہی ہو کہ وہ لوگ عاجز ہو کر واپس چلے گئے ہون کیونکہ یہان اُنکا دست رس ہونا غیر ممکن یہ مقام مثل چاہ الماس و زبرجد نگار کے نہین ہی وہان کے ساحر مغرور تھے بسبب غرور کے اُنکی یہ حالت ہوئی کہ وہ غیر ساحرون کے ہاتھ سے مثل سگ و خوک کے قتل ہوئے یہان وہ بندوبست ہی کہ اگر لقمان وقت و ارسطوے زمانہ عمرو اول و ثانی بھی آئین تو بھی بے نیل مرام واپس جائین اُنکی کوئی عیاری اور مکاری نہ چلے اگر کچھ جرات کرین تو گرفتار ہو جائین جان کا بچانا مشکل ہو سمندر جادو نے کہا کہ ایسا ہی ہو سکتا ہی گمان تو ہی خیر جو کچھ ہوگا وہ ظاہر ہو جائیگا یہ کہکر دربار برخاست کیا سب اہل دربار اپنے مقام کو چلے گئے یہی محل مین گیا اور جا کر عیش مین مشغول ہوا وہ رات عیش مین بسر کی صبح کو پھر دربار جمع ہوا حسب معمول سب کافر و خاسر حاضر دربار کفر نفاق ہوے جب دربار کا راستہ ہو چکا تو سمندر جادو نے چند سردارون کی طرف رخ کر کے کہا کہ آج میرا دل اِسوقت بہت پریشان ہی دربار مین دل نہین لگتا ہی اِسکا کیا سبب ہی خیالات بد دل مین آتے ہین افسوس ہی کہ کئی دن سے کوئی خبر دریاے سبز رنگ کی اور سحران و ماہیان کی نہین معلوم ہوئی کہ وہ سب کے سب کس فکر و تردد مین ہین کہ اُنھون نے کچھ کسیطرح کی کوئی خبر وغیرہ نہین بھیجی اِس سبب سے اور زیادہ دل پریشان ہی سردارون نے عرض کیا کہ کوئی مقام فکر و تردد نہین ہی معلوم یہ ہوتا ہی کہ وہ عیار وغیرہ چلے گئے ہین وہ سب کے سب باطمینان ہین اُنھون نے خیال کیا کہ کیا کرین خبر کر کے اگر کوئی تازہ امر ہوتا تو وہ آگاہ کرتے سمندر جادو نے کہا کہ یہ سچ ہی مگر طبیعت رہ رہ کر پریشان ہوئی جاتی ہی اُن سب نے کہا کہ حضور اپنے دل کو بہلائین خیالات فاسد دل سے دور کرین ناچ و رنگ دیکھین جب ناچ و رنگ کی طرف طبیعت متوجہ ہوگی تو سب خیال جاتے رہین گے دل بہل جائیگا سب فکر و تردد جاتا رہیگا اکثر ایسا ہوتا ہی کہ طبیعت پریشان ہوتی ہی جب کسی اور شغل مین مشغول ہوے تو وہ بات جاتی رہتی ہی سمندر جادو نے کہا کہ اچھا بلاؤ ارباب نشاط کو شاید تمھارے خیال کے موافق ہو بس اُسی وقت دارونغہ ارباب نشاط کو حکم دیا گیا کہ طائفے حاضر کرے بادشاہ ناچ دیکھین گے فوراً اُنھون نے جون ہی حکم عالی سماعت کیا چند طائفے خاص لیکر حاضر خدمت ہوا اور دربار مین پہونچکر مجرا کیا سمندر جادو نے حکم ناچ شروع ہونے کا دیا ایک سردار نے عرض کیا کہ اگر گستاخی ہو تو مین بھی کچھ عرض کرون سمندر جادو نے کہا کہ بیان کرو اُسنے دست بستہ عرض کیا کہ حضور صحبت بے نمک تو اچھی نہین معلوم ہوتی ہی اگر شغل شراب ہو تو کلفت دل دور ہو سرور ہو ناچ کا بھی لطف ہو ہر ایک امر اچھا معلوم ہو سمندر جادو نے کہا کہ یہ بات تو بہت قاعدے کی ہی واقعی ہمکو بھی اِس امر کا خیال نہ آیا بغیر شغل خراب حکم ناچ کا دیا اب خالی

اس امر مین کیا لطف ہو کوئی حاضر ہی میخانے مین جاکر داروغہ میخانہ سے کہو کہ جام و صراحی لیکر
حاضر دربار ہو فوراً ایک جو دار اُسی وقت دوڑا ہوا گیا داروغہ سے جاکر حکم شاہی بیان کیا وہ اُسیوقت
کشتیان شراب کی اور رفاہین گزک اور کباب کی لیکر حاضر ہوا کشتیون پر کارچوبی توڑے پوش
پڑے ہوے صراحیون کے منہ تمامی سے بندھے ہوے ساغر الماس نگار قاعدے سے
رکھے ہوے روبرو سمندر جادو کے لاکر حاضر کین اُسنے حکم کیا کہ اہل دربار کو شراب
پلاؤ بموجب حکم اُسنے ساغر بھر کر اول سمندر جادو کے روبرو پیش کیا ساقی بھی حوروش تھا سبز
جوڑا پہنے ہوے بناؤ کیے ہوے عجب ناز و انداز سے ساغر شراب کا اُٹھایا جب ساغر
کو لبریز کرنا تھا بسبب نزاکت کے اُسکا دست نازک کانپ جاتا تھا یہ نزاکت اور حسن اُسکا
دیکھکر ہر ایک کو اُسکے ہاتھ سے شراب پینے کی خواہش ہوتی تھی جسکا قصد نہ بھی پینے کا تھا
اُسکی بھی رال ٹپک پڑی اگر زاہد بھی دیکھ پاتے تو اُس زہد و تقوی کو ترک کرے اور اِسکے
دست نازک سے ضرور شراب پیے ایسا وہ ساقی حسین و خوبصورت و نازک تھا کہ اُسکا
حسن زاہد کش عابد فریب تھا نہایت نازکی کے ساتھ جام لبریز کرکے سمندر جادو کو پہلے
دیا سمندر جادو نے اُسکی صورت دیکھی اور یہ شعر پڑھا شعر گر یار مرا بلائے تو پھر کیون
نہ پیے ۔ زاہد نہین ہین شیخ نہین کچھ ولی نہین ۔ یہ کہکر جام اُسکے ہاتھ سے لیکر پی گیا ابتو
اُسنے جام کو گردش دی شراب کا دور ابتدا سے دیا جام لبریز کرکے دینا شروع کیا ہر طرف
سے لاؤ لاؤ کی پکار بلند ہوئی کوئی کہنے لگا **بیت** گل پھینکے ہین اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی ۔
ای خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی ۔ کوئی بولا ہم بھی ایک تھوڑی سی نظر لطف کے امیدوار ہین
تھوڑے عرصہ مین اُس ساقی سیمبر نے تمام اہل دربار کو چھکا دیا کسی کو باقی نہ رکھا ابتو اہل دربار
کی یہ نوبت ہوئی کہ سب بادۂ ناب سے مست ہو گئے آنکھون مین نشہ سے لال لال ڈورے
پڑ گئے ہر ایک مست ہوکر جھومنے لگا یہ رنگ دیکھکر ساقی نے ہاتھ روکا دور شراب کم
ہوا اب اُس مطرب نے اپنا رنگ جمایا پہلے نوبت نائی خوب خوب اہل دربار کے دلون
کو پائمال کیا جہان پر توڑا لیا اہل محفل کے دلون کو توڑ ڈالا سکان فلک بھی اُسکے رقص کو دیکھکر
وجد کرتے تھے یہ طور تھا کہ گویا طاؤس طناز بصد کرشمہ ادا و ناز چمن پر بہار مین بوقت سحر گرم رقص
تھے جب وہ نازنین سرحسین گت ناچ چکی تو وہ رقاصہ بیٹھکر یہ غزل گانے لگی **غزل**

مینح مین زلفون کے دل اپنا پھنسانین کیا غرض ۔ بیٹھے بٹھلائے یہ جھگڑا ہم اُٹھائین کیا غرض
اُس بت بے پیر سے دل کو لگائین کیا غرض ۔ کھو کے ایمان صدمۂ فرقت اُٹھائین کیا غرض
جب نہ آنے کی شکایت ہم نے کی تو بولے وہ ۔ پانون کو تکلیف دین گھر تیرے جائین کیا غرض
شہر و یان جہان کے عشق مین ای دل بتا ۔ صورت پروانہ جان اپنی گنوائین کیا غرض
بولے وہ جسنے دین تیرا رنگ کیونکر باغ مین ۔ تیری ہم لائی ہوئی مہندی لگائین کیا غرض
ہم تمھاری طرح سے نادان نہین ای زاہدو ۔ مسجدون مین جاکے کیون ٹکر لگائین کیا غرض
سامنے اغیار کے ہوتا نہین مجکو سرور ۔ بیٹھ کے محفل مین ہم باتین بنائین کیا غرض
وصل کی شب ناز سے کہتا ہی وہ غنچہ دہن ۔ اپنے پہلو مین تمھین اے صنم بٹھائین کیا غرض
وہ سوال بوسہ پر ہنسکر یہ دیتے ہین جواب ۔ منت مین یہ حسن کی دولت لٹائین کیا غرض

ای جنون سودائے کاکل اب نہین ہمکو رہا | پیرہن کی دھجیان ہر دم اُڑا لین کیا غرض
نیک و بد سے جو خبر رکھتے نہین نیسر ذرا | اِس طرح کے جاہلون سے شر بڑھائین کیا غرض

اُس نازنین نے اِس غزل کو خوب خوب بتا بتا کر گایا ایک ایک شعر کو دو دو تین تین مرتبہ کہا اور بتایا جب کہانی طور سے کہا بعد اِس غزل گانے کے اُسکو اہل دربار نے کچھ انعام دیا اور بہت تعریف کی وہ مجرا کر کے رخصت ہوئی دوسرا طائفہ آیا پھر جام شراب باشارۂ سمندر جادو گردش مین آیا اب کے دورے مین پھر سب کے سب مست ہو گئے یہانتک کہ اُس مطربہ نے بعد دور شراب کے ناچ شروع کیا خوب ناچی گائی انعام ملا رخصت ہوکر چلی گئی تیسرا طائفہ آیا وہ بھی ناچ گا کر چلا گیا اب تسلسل بند ہو گیا جب طائفہ ناچ گا کر جاتا ہے اور طائفہ آتا ہی تو دور شراب ہوتا ہی اُسکے بعد ناچ شروع ہوتا ہی یہان ناچ ہو رہا ہے اور طائفہ پر طائفہ بلا جا رہا ہی چنانچہ نازنین مہجبین نے بکمال ناز و ادا یہ غزل گائی غزل

پہن کے بجلیان آیا ہی وہ دلدار پھولون کی | وہ خوشبوئے وصل کی کب آئے گیون ہر بار پھولون کی
براے سیر گھر سے کوئی گلرو آج نکلا ہے | چلی آتی ہے خوشبو کیا سر بازار پھولون کی
فراق گلبدن مین موت آئی ہی مجھے یارو | مری تربت کی چادر ہوئی تیار پھولون کی
کمر چلنے مین بل کھائیگی مانو میرے کہنے کو | نہ پہنو بدگمان زنہار اے دلدار پھولون کی
تمہارا عارض گلرنگ گر اسکو نظر آئے | نہ دیکھے شکل گاہی بلبل گلزار پھولون کی
انھین انعام دو خوشنود ہو کر عید کا دن ہی | یہ لائے باغبان ہین کو الیان دلدار پھولون کی
خزان کا دور ہی گلشن مین کیا جائین خطر اب ہم | نہین صورت نظر آتی کہین زنہار پھولون کی

رنگ جما ہوا تھا اہل دربار بدل متوجہ تھے مگر سمندر جادو کا دل اُسی طرح سے بیقرار تھا کسی پہلو اُسکو قرار نہ آتا تھا رہ رہکر گھبراتا تھا لاکھ لاکھ دل کو ناچ کی طرف متوجہ کرتا تھا مگر کچھ ہوتا تھا ہر گھڑی گھبراہٹ مین ترقی ہوتی جاتی تھی یاس و حسرت کی کشور دل پر چڑھائی تھی فوج غم و الم نے یورش کیا تھا دل نا صبور کو صبر نہ تھا خیالات فاسد و تفکرات ناقص ہر گھڑی دل مین زیادہ ہوتے تھے اور ترقی کرتے جاتے تھے نہ تو ناچ اچھا معلوم ہوتا تھا نہ شراب کچھ مزا دیتی تھی تباہی شہر کی تصویر آنکھون کے نیچے پھرتی جاتی تھی لاکھ لاکھ دل کو سمجھاتا تھا کہ بھلا کون میرے شہر تک آسکتا ہی دو ساحران زبردست کہ جنکے روبرو سامری و جمشید کی کچھ اصل و حقیقت نہین ہی وہ راہ روکے ہوے ہین جب اُنکو کوئی قتل کرے تو میرے شہر تک آئے دوسرے راہ مین بہت سے ملک ہین جو کہ سب میرے محکوم ہین جب وہ سب تمام ہو لین تب میرے شہر کی نوبت آئیگی اے دل تو کیون اِسقدر گھبراتا ہی یہ کہتا ہو اور دل کو ناچ و رنگ کی طرف متوجہ کرتا ہو مگر کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی وہ لوگ کیسا کیسا دل توڑ توڑ کر گا رہی ہین یہ اُنکی صدا کو مثل صدائے بوم و زاغ کے تصور کرتا ہی اِسکا تو یہ حال ہو اور اہل جلسہ کی یہ نوبت ہو کہ کوئی آہ کر رہا ہو اور کوئی صرف ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھر رہا ہو کسی کی آنکھون سے آنسو جاری ہین کسی کے چشم مین قطرۂ اشک مثل گوہر آبدار کے جس طرح کہ صدف مین موتی بھرے ہین کوئی سر کو زانوے غم پر رکھے ہوے اُسکی صدا کو سن رہا ہو کوئی ٹکٹکی باندھے ہوے اُسکی صورت دیکھ رہا ہو کوئی تیر عشق کھاے ہو دل اُسکا گھائل ہو اُسنے جو شعر

عاشقانہ سنے ہین دل پر اُسنے اثر کیا ہی تصویر معشوق سامنے مثل تصور کے بندھی ہوئی ہی
یہ کیفیت ہی کہ گویا معشوق سامنے موجود ہی اُسکو سُنا سُنا کے آہستہ آہستہ شعر عاشقانہ پڑھ رہا
ہی اہل دربار کی یہ حالت ہی کہ ہر ایک اپنے رنگ مین جدا تھا کوئی عالم سکوت مین تھا کسی کو
سکتہ تھا کوئی خاموش بیٹھا سر دھنتا تھا وہ مطربہ خوب گا رہی تھی کیونکہ اُسکا رنگ جما ہوا تھا
محفل بھر کو پامال کر چکی تھی کسی کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا اہل جلسہ مثل آئینہ حیران تھے مگر اُسکی
جانب نگران تھے یہان تو یہ رنگ تھا کہ یکایک اُس جلسہ مین ایک طرف سے کچھ شور و غل کی صدا
بلند ہوئی یہ معلوم ہوا کہ ہزارون آدمی رو رہے ہین کہ جنکے رونے سے زمین ہلتی ہی اہل دربار
کو تو کچھ اُسکی خبر نہ تھی کیونکہ وہ بیخود تھے اپنے ہوش مین نہ تھے مگر یہ صدائے شور و غل کسی نے
نہ سُنی سوائے سمندر جادو کے کیونکہ وہ تو پریشان تھا اُسکا دل کسی امر سے نہین بہلتا تھا
صرف اِس غرض سے بیٹھا ہوا تھا کہ اگر محل مین جاؤنگا تو اور زیادہ پریشان ہونگا یہان کچھ
آدمیون کی صورت تو نظر آتی ہی وہان تو بالکل تنہائی ہی کہین ایسا نہو کہ خفقان زیادہ ہو جائے
بدین سبب یہان بیٹھا ہوا تھا مگر کان اُسکے چارون طرف لگے ہوے تھے اُسنے جو یہ
شور و غل سُنا تو سر جھکائے ہوے بیٹھا تھا یا ایک مرتبہ اُسنے سر اُٹھایا اور کان لگا کر سننے
لگا صدا تو کان مین آئی مگر اچھی طور سے محسوس نہوئی کہ یہ شور و غل کیسا ہی یا صرف وہم ہی جب
کامل طور سے نہ معلوم ہوئی تو اور زیادہ پریشان ہوا کیونکہ ثابت ہوتا کیونکہ یہان تو ناچ ہو رہا
تھا مطربہ گانا گا رہی تھی طبلہ کی گمک آسمان تک جاتی تھی مجیرے بج رہے تھے سارنگی کی
صدا آسمان کے پار ہوئی تھی بھلا اُسمین وہ شور و غل کیا محسوس ہوتا ایسی ہی قیامت کی صدا تھی
جو اسقدر بھی سنائی دی اب یہ کان لگا لگا کر سننے لگا جب اچھی طور سے نہ معلوم ہوئی تو اُسنے
گھبرا کر اُس مطربہ سے کہا کہ ذرا تم جاؤ اور اُسکے سازندون کو منع کیا کہ ذرا ہاتھ روک لو
سمندر جادو نے جو منع کیا تو سب کے سب تھم گئے سناٹا ہو گیا اب جو سمندر جادو
نے کان لگا کر سنا تو وہ شور و غل سُنائی دیا جب اُسکو یقین ہو گیا کہ واقعی یہ شور و غل شہر مین برپا
ہی تو اُسنے اہل دربار سے کہا کہ نہ معلوم یہ شور و غل آج شہر مین کیسا ہی اور کیا واقعہ درپیش
ہی اسقدر شور مچا ہوا ہی اہل دربار سے یہ جو اُسنے کہا کسی نے یہ بھی نہ خیال کیا کہ کون ہمسے
باتین کر رہا ہی سب کے روبرو تو تصور ناچ و رنگ بندھا ہوا تھا ایسے بیخود تھے کہ اُنکو
یہ بھی نہ خبر ہوئی کہ کب گانا موقوف ہوا کوئی اپنے ہوش مین نہ تھا جب کسی نے کچھ جواب نہ
دیا تو سمندر جادو نے ایک مرتبہ تیور بدل کر کہا کہ مین آپ لوگون سے سوال کرتا ہون آپ
لوگ ایسے بیہوش ہین کہ کچھ جواب نہین دیتے ہین یہ بھی نہین خیال کہ کون ہمسے کلام کرتا ہے
ایسا کوئی ناچ و رنگ دیکھکر بیخود نہین ہوتا ہی اپنے حواس درست کیجیے میرے سوال کا جواب
عنایت فرمایئے یہ جو سمندر جادو نے کہا اور کچھ دیر بھی ناچ و رنگ کو موقوف ہوے
گذری تو سب کو ہوش آیا وہ حالت برطرف ہوئی اب جو دیکھا تو وہ مطربہ خاموش کھڑی ہی ساز
موقوف ہی کسی کی صدا نہین ہی اُن سب کو گران گذرا اُس مطربہ سے متوجہ ہو کر کہا کہ کیون بی
تمنے گانا کیون موقوف کیا آج تو تم وہ گائی ہو کہ کبھی ہمنے ایسا گانا نہین سُنا ہمارے دلون
کو تمنے پامال کر ڈالا ہم مین کوئی حالت باقی نہین رہی تھی ہم اپنے ہوش مین نہ تھے اور اب تک

ہمارے حواس درست نہین ہوے ہین آج کا گانا تمھارا سحر تھا کیا سمان بندھا ہوا تھا ابتو
چاردان ظرافت سے بھی صدا مین آنے لگین کوئی ایسا نہ تھا جو تعریف نہ کرتا تھا یہ جو حال سمندر
جادو نے دیکھا کہ سب کو ہوش بھی آیا تو اسکی تعریف کر رہے ہین میری بات کا کوئی جواب
بھی نہین دیتا ہی جھلا کر کہا کہ آپ لوگ کسقدر بیہوش ہین کہ مین آپ سے باتین کرتا ہون اور آپ
کچھ خیال نہین کرتے ہین کہ کون کلام کرتا ہی ایسی بیخودی و بیہوشی ابھی نہین ہوتی ہی آپ لوگ
بالکل آداب شاہی سے بے بہرہ ہین اور معلوم ہوتا ہی کہ آپ کو بالکل ادب نہین ہی اور داب
صحبت بھی نہین ہی آپ لوگون کو یہ خیال نہین کہ ہمارا بادشاہ ہمارے روبرو بیٹھا ہی ہم اسقدر
بیخود نہون کہ اسکی تکا ہون مین ذلیل ہونگے نہ کہ وہ کلام کرے اور آپ لوگ کچھ جواب نہ
دین اسقدر تہذیب آپ لوگون مین بالکل نہین ہی پہلے تو بیہوش تھے اب ہوش بھی آیا تو
اسکی تعریف کر رہے ہین یہ خیال نہین کہ بادشاہ موجود ہی آپکو ہر وقت اپنے دل پر قابو رکھنا دیا ہی ایسا
بے قابو ہو جایئے آدمیت کو کام مین لایئے آیا مین بھی تو مثل آپ لوگون کے ہون مین ایسا خود رفتہ
نہو جاؤن اگر ایسا ہی آپ لوگون کا دل ہو تو اسکو اپنے قابو مین رکھیے تہذیب اختیار فرمایئے
تاکہ کوئی نام نہ رکھے اسوقت مین نے یہ خیال کر کے درگذر کی کہ یہ لوگ گانے کے بہت
مشتاق ہین انکو بسبب شوق کے خبر نہ رہی ایکی مرتبہ سمجھا دیتا ہون اگر پھر ایسا ہوگا تو دیکھا
جائیگا کیونکہ یہ لوگ برسون کے نمک خوار ہین نادانستگی مین یہ امر اسنے سرزد ہوا ہی مگر میرے
اسبے خیال ہین اور کوئی یہ نتیجہ کریگا بلکہ سر دربار ذلیل کریگا آیندہ آپ کو اختیار ہی یہ جو سمندر
جادو نے چین بجبین ہو کر کہا اب اُن لوگون کو خیال ہوا کہ یہ کیا سمندر جادو بادشاہ اور مالک
ہمارے فرماتے ہین کیا امر ایسا ہمسے ہوا جو یہ یون غصہ فرماتے ہین سب نے اپنے حواس
درست کر کے ایک مرتبہ ہم زبان ہو کر عرض کیا کہ یا خداوند ہمارے قصور کو معاف فرمایئے
واقعی ہملوگ اسوقت اپنے آپ مین نہ تھے ہمکو کچھ خبر نہ تھی کہ آپ کیا فرماتے ہین ہین قسم ہی آپ کے
نمک کی کہ ایسا گانا کبھی نہین سنا اور نہ ایسی صداے خوش گوش زد ہوئی تھی اب جو یہان سنا
تو بیخود ہو گئے تاب نہ رہی دل ہاتھ سے جاتا رہا کچھ اختیار نہ رہا ہمکو یہ بھی خبر نہ تھی کہ کہان ہین
اور کس مقام پر ہین کچھ آپ کا بھی خیال نہ رہا ہمکو تاج بھی موقوف ہونے کی خبر نہ رہی ہماری
گستاخی معاف فرمایئے جب تاج کو موقوف ہوے ایک عرصہ گذرا تو ہمارے حواس
درست ہوے اب جو ہوش مین آئے تو دیکھا کہ ہم سب کے سب دربار مین ہین اپنی زبان
حرکتون پر ہمکو خود ندامت ہوئی کہ روبرو بادشاہ کے ہمسے کیا حرکت سرزد ہوئی بادشاہ اپنے
دل مین خیال کرتے ہونگے اسقدر شرمندگی ہی کہ آنکھین نہین چار ہو سکتی ہین اور نہ سر بسبب
خجالت کے بلند ہو سکتا ہی تمام عمر ہمسے ایسی حرکت نہین ہوئی جو کہ آج ہوئی واقعی آپ نے
ہمارا بڑا پاس کیا ورنہ ہم سب کے سب لائق دربار مین آنے کے نہین ہین ایسی بدتمیزون کا
دربار شاہی مین کیا کام یہ صرف آپکی عزت افزائی و قدردانی ہی جو آپ نے یون ہمکو سمجھایا ورنہ
دوسرا کبھی یون نہ تعلیم کرتا اسوقت سزا دے کر اور ذلیل کرا کر دربار سے نکال دیتا ہم لوگ
کہانتک آپکی عنایتون کا شکریہ ادا کرین یون جو اُن سب نے تقریر کی اور عذر خواہ ہوے
سمندر جادو نے کہا کہ آپ کو خود اس امر کا خیال رکھنا ضرور ہی یہ جو کچھ ہوا وہ ہوا آیندہ اس

امر کا بہت خیال رہے بقول شخصے گذشتہ اصلوۃ آیندہ الاحتیاط اُنھون سے عرض کیا کہ اب
کبھی ایسی حرکت نہوگی اگر ہو تو جو آپ کے دل مین اور خیال مین آوے ہم اسکے سزاوار ہین
سمندر جادو نے کہا کہ اس تقریر کو موقوف کیجیے ذرا کان لگا کر سنیے کہ یہ شور و غل آج شہر
مین کیسا ہی کیا کوئی میلہ یا جلسہ ہی کہ جسکی ہمکو خبر نہین ہو نہ ہمسے اجازت لی گئی ہی کیونکہ ہمارے شہر
کا ہمیشہ سے یہ قاعدہ ہی کہ جب کوئی میلہ ہوتا ہی یا کسی کے یہان کوئی شادی ہوتی ہی تو کوئی
جلسہ ہوتا ہی تو ہمکو درخواست دیجاتی ہی جب یہان سے اجازت ہوتی ہی تب وہ امر کیا جاتا
ہی اسکا کیا سبب کہ بغیر ہماری اطلاع کے یہ امر ہوا کیا کوئی نہین اس بکم سے واقف ہو
جو سمندر جادو نے کہا اُن لوگون سے بھی جو کان لگا کر سنتا تو اُنھین بھی یہ شور و غل سنائی
دیا بلکہ صدا سے گریہ محسوس ہوئی اُنھون نے سمندر جادو سے عرض کیا کہ خداوند یہ شور و غل
کی صدا ہی نہ میلے کا شور و غل نہ شادی نہ جلسہ بلکہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی اہل شہر سے معزز مر گیا
ہی کہ جسکے عزیز و اقربا بہت ہین وہ سب اسکو رو رہے ہین بلکہ حضور کی دولت سرا سے
بہت قریب معلوم ہوتا ہی حضور ذرا غور کر کے سماعت فرمائین کہ یہ امر خدا ہمکو معلوم ہوتا ہی
کہ دراصل صدا سے گریہ ہی سمندر جادو نے جو کان لگا کر سنا تو اسکے بھی کان مین رونے کی
صدا معلوم ہوئی اور یہ صدا جبکہ بہت قریب اور بشدت سنی کیونکہ اب وہان کوئی نہ تھا اور ہمہ تن گوش بھی تھے اُسی طرف کو متوجہ تھے یہ صدا سے گریہ سنکے سمندر جادو
کے دل پر چوٹ لگی [illegible] دل گھبرانے لگا اور کلیجہ ہاتھون اُچھلنے لگا
دل پر قابو نہ رہا بیتاب ہو کر رونے لگا اور چیخین مار کر رونے والے کی صدا سے گریہ دلون کو ہلائے دیتی تھی
قلب بیچین ہوئے جاتے تھے جب صدا آتی تھی دل پر ایک چوٹ لگتی تھی سمندر جادو نے
دل کو قابو مین کر کے اُن لوگون سے کہا کہ پہلے یہ صدا اسقدر قریب نہ تھی جسقدر کہ اب قریب
ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ [illegible] کیے دیتی ہی نہ معلوم کون ایسا معزز مر گیا کہ جسکا اسکے عزیزون
کو اسقدر غم ہی اور [illegible] ہو کر رو رہے ہین کہ سننے والون کے بھی دل پھٹے جاتے ہین
آنسو بھر آتے ہین ایسے درد سے کوئی روتا ہی کوئی جاکر خبر لائے اُن لوگون نے عرض
کیا کہ حضور کیون پریشان ہوتے ہین اتنا بڑا شہر غدار ہر روز ہزارون کی قضا آتی ہی مرتے ہین
اُسکے عزیز اُنکو [illegible] ہین آپ کیون پریشان ہوتے ہین اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ پہلے اسقدر
یہ صدا قریب نہ تھی اسکا سبب یہ ہی کہ یہان اُسوقت گانا ہو رہا تھا طبلہ وغیرہ بج رہا تھا بسبب
اُسکی صدا کے شور و غل دور معلوم ہوتا تھا چونکہ اب وہ بات تو یہان نہین ہی اب بالکل صاف
صاف ظاہر ہوتی ہی اس سبب سے قریب ثابت ہوتی ہی سمندر جادو نے کہا کہ اچھا سنو تو
اب وہ صدا آتی ہی یا نہین سب نے پھر کان لگا کر جو سنا تو اس سے زیادہ صدا سے گریہ و زاری
کو پایا اور عمارات شاہی سے بہت قریب اُدھر سمندر جادو نے بھی سنا اُنسے کہا کہ دیکھو کسقدر
یہ صدا قریب ہی اور یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا اُدھر کوئی ہی کوئی جاکر خبر تو لائے کہ یہ کیا واقعہ ہی مین نے
پہلے ہی حکم دیا تھا کوئی گیا ہی یا نہین اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور ابھی تو کوئی نہین گیا ہی یہان
اب پھر داروغہ سے دریافت حال جاتے ہین اور فوراً خبر لیکر حاضر خدمت عالی ہوتے ہین
سمندر جادو نے یہ حکم دے کر خاموش ہو رہا اور وہ [illegible] سننے لگا اُدھر چوبدار برابر

خبر دی [illegible] سب لوگ اس تشویش مین ہین کہ یہ صدا کیسی ہی اُدھر کا حال سنیے کہ ماہیان
ماہیان [illegible] سحران لیکر طرف سمندر ریہ کے روانہ ہوے تھے راہ مین کہین
[illegible] تھے کیونکہ انکو یہ خوف ہوا کہ اگر ہر راہ مین کہین قیام کرین
[illegible] تو سمندر ریہ دوہیر خفا ہونگے گو کہ ممکن تھا کہ ماہیان بذریعہ سحر
[illegible] سحران کے قتل ہونے سے ہوش و حواس درست تھے وہ اپنے
[illegible] اسنے لاش اس طرف کو روانہ کردی تھی وہ لوگ جو کہ لاش کو لے کر
آئے تھے روداری کرکے داخل شہر سمندر ریہ ہوے چونکہ اہل شہر ان سب سے واقف
[illegible] تھے یہ صورتین دیکھکر سب کے تمام چہرون پر خاک ہی سر کھلے ہوے بال پریشان
[illegible] سحران بلند ہی ہر ایک کی زبان پر یہی کلام ہی اور اس
درد سے روتے ہین کہ سننے والون کے بھی منہ کو چلے آتے ہین اُنکے بھی آنسو نکل آئے
ہین جو دیکھا تو وہ رونے لگتا ہی جب اہل شہر نے اسکو دیکھا تو پہچانا اور اُسنے دریافت کیا
کہ یہ لاش [illegible] ملکہ سحران تم لوگ تو ملکہ ماہیان طوفان کش منعم دریاے سبز رنگ
کے ملازم ہو ملکہ سحران ماہیان کی بہن ہین تم لوگ انکا کیون نام لیکر روتے ہو وہ بہت
بڑی دونون ساحرہ ہین سمندر رجا دو حاکم سمندر ریہ کی جان و روح ہین اُنکے سبب سے دریاے
سبز رنگ کی زیب و زینت ہی وہ دونون ہمارے بادشاہ کی قوت و بازو ہین اُنکے
سبب سے ہمارے بادشاہ کو بہت بڑی قوت ہی ایسی صدا سے نرودُ اگر سمندر رجا دوسن
لیگا کہ یہ لوگ ملکہ سحران کا نام لیکر روتے ہین تو بہت ناراض ہوگا نہایت درجہ وہ اُسنے
محبت رکھتا ہی اُن لوگون نے اُسکے جواب مین کہا کہ یہ تو تُنے درست کہا کہ ہم ملازم ہین
ماہیان طوفان کش کے اور اُسکے حکم سے یہ لاش لیکر یہان آئے ہین ارے بھائیو
کیا دریافت کرتے ہو ملکہ ماہیان پر آسمان رنج و غم ٹوٹ پڑا بڑا غضب ہوگیا اُسکی کمر بار
مصیبت سے خم ہوگئی بازو اُسکا ٹوٹ گیا قضا نے اُسکے چراغ خانہ زینت کا شانہ کو بجھا دیا
اُسکو لوٹ لیا اُسکے گلشن امید کو باد خزان نے پامال کیا دو سو برس کا ساتھ چھوٹ گیا صیاد
اجل اُسکے گھر کو لوٹ لیگیا آنکھون سے اشک حسرت بہاؤ ملکہ ماہیان کے حال پر جاے
افسوس ہی اور مقام حسرت ہی اُسپر مصائب کی کثرت ہی بلا پر بلا نازل ہوتی ہی سامری و خداوند
تصویر اُسکو سلامت رکھین اب وہی ایک دم باقی ہی بسکا اُسکو بھروسا تھا وہ دنیا سے گذر گئین
ہم سب پر بار رنج و غم رکھ گئین جو ملکہ ماہیان کی حالت ہی وہ ہم کیا بیان کرین کہ اُسکو سواے
گریہ و زاری کے کوئی کام نہین ہی وہ ترک دنیا کرنے والی ہین یہ غم اُنکو ایسا لاحق ہوا کہ اب
وہ زندہ رہین گی تم ہمسے کیا دریافت کرتے ہو کہ یہ لاش کسکی ہی یہ لاش اُس شخص کی ہی کہ جسکے
غم مین ہماری یہ حالت ہی ہم یہ لاش لیکر تمہارے بادشاہ کے پاس جاتے ہین یہ کہکر آگے
بڑھنے کا قصد کیا اہل شہر نے کہا کہ تُنے اسقدر بیان کیا مگر نام صاحب لاش کا نہ بیان کیا
اور نہ بتایا کہ یہ لاش فلان شخص کی ہی تاکہ ہمکو بھی معلوم ہو یہ تقریر تمہاری ہماری سمجھ مین نہ آئی ہم حیران
ہین کہ ملکہ کے تو کوئی اولاد بھی نہ تھی سواے بہن کے پھر ہم کیونکر خیال کرین کہ اُسکا چراغ خانہ
گل ہوگیا چراغ خانہ تو اولاد سے مراد ہوتی ہی ہمکو صاف طور سے بتاؤ یہ جو اُن لوگون نے کہا

تو وہ لوگ بہت برہم ہوے اور کہنے لگے کہ چھوٹی بہن بڑی بہن کی طرح پرورش کیا ہوا رے بھائیو سنے سب کچھ بیان کرتا مگر تمھاری سمجھ مین نہ آیا یا سے اب صاف طور سے سنو کہ ملکہ سحران سیہ پوش ہمشیرہ ملکہ ماہیان سے انتقال کیا یہ لاش اُنھین کی ہی جسکو کہ ہم لیے ہوے ہین یہ ہماری حالت اُنھین سے قرین ہی اتنو تمکو معلوم ہوا یہ جو اہل شہر نے سنا انکو بھی صدمہ ہوا شہر مین غلغلہ پڑگیا جس سنتا ہی وہ رتا ہی تمام شہر مین یہ شور ہی کہ ملکہ سحران سیہ پوش نے انتقال کیا لوگ آتی لاش دیکھنے آتے ہین دیکھو یہ لاش جو جاتی ہی ہی اُنھین کی ہی افسوس بڑی ساحرہ زبردست نے انتقال کیا جسکا کہ مثل و نظیر نہ تھا سواے ماہیان کے یہ دونون بہنین آسمان سحر و ساحری وچہ خیر چالاکی شعبدہ بازی کی آفتاب و ماہتاب تھین افسوس کہ ماہتاب ساحری غروب ہو گیا تاریکی شب نے سب کو گھیر لیا نہونے روشنی ماہتاب کے ہم لوگون کو گھیر لیا ہے کون دن دیکھے یا سے سبز رنگ کریگا کیونکہ ملکہ ماہیان طوفان کش پیر ہو گئی ہی پیر انسان مین بھلا یہ بندوبست کیا ہو سکتا ہی اہل شہر مین تو یہ بندوبست اور پکار و چیخ ہو رہے تھے ہر ایک ملکہ سحران کے لیے کف افسوس و حسرت و تاسف مل رہا تھا اور یہ لوگ لاش کو لیے ہوے طرف دربار سمندر جادو کے چلے جاتے تھے جو کوئی دریافت کرتا تھا وہ کل حال بیان کر دیتے تھے یون ہی روتے پیٹتے ہوے در دولت پر پہونچے اُدھر سے وہ چوبدار جو برابے دریافت حال دربار سے باہر آئے تو کیا دیکھتے ہین کہ بہت سے لوگ گریبان چاک چہرون پر خاک ڈالے باحال پریشان گریہ و نالان بصد آہ و فغان بہزار بیقراری نالہ و زاری کرتے ہوے طرف در دولت کے آتے ہین اور کچھ اہل شہر بھی اُنکے ہمراہ ہین وہ لوگ جو کہ چاک گریبان ہین اُنکے درمیان ایک لاش کسی کی ہی اُسکے گرد سب رو رہے ہین اور خاک اُڑاتے ہین یہ چوبدار دیکھکر اُنکے قریب آیا اسنے یہان آکر یہ سنا کہ سب یہ صدا دیکر رو رہے ہین کہ ہاے ملکہ سحران ہاے ملکہ سحران چوبدار نے جو ملکہ سحران کا نام سنا گھبرا گیا اُسنے دریافت کیا کہ یہ کیا ہی جلد بیان کرو اور کہ سر منہ اُٹھاتے ہوے چلے جاتے ہو یہان کوئی گھر نہین ہی اُسکے در دولت ہی اور عمارات شاہی ہی کیا تمکو دکھائی نہین دیتا ہی اسنے غم مین ڈوبا ہوا دربان دربار مین ہمارا بادشاہ جلوہ فرما تھا ناچ و رنگ دیکھ رہا تھا کہ اُسکے گوش ہمایون مین تمھارے رونے کی صدا پہونچی اُسکا دل پریشان ہو گیا ناچ و رنگ موقوف کرکے اس جانب کو متوجہ ہوے جب تمھارے رونے کی صدا کو قریب پایا تو ہمکو ہمارے خبر روانہ کیا کہ جاکر خبر لاؤ کہ یہ کیسی گریہ و زاری کی صدا آرہی ہی اور کون رو رہا ہے جلد بیان کرو کہ ہم جاکر بادشاہ سے حال بیان کرین ہمکو اُنکا اطمینان ہو تشویش برطرف ہو اور یہ تو بیان کرو کہ ملکہ سحران کا نام لیکر کیون رو رہے ہو دولت پر کیون آئے ہو اُن سب نے کل واقعہ بیان کیا اور کہا کہ ہم اُسکے پاس سے دربار آئے ہین ہماری ملکہ ملکہ ماہیان طوفان کش ہمشیرہ ملکہ سحران نے ہمکو لاش سحران سیہ پوش کی دے کر اس طرف کو روانہ کیا ہی اور کچھ زبانی بھی پیام دیا ہی تو تمکو معلوم ہو کہ یہ لاش کسکی ہی اور ہم کیون در دولت پر آئے ہین یہ سب ہی ہمارے آنے کا باعث ہوا اسنے جو غور کرکے

دیکھا تو شناخت کیا کہ یہ لوگ تو ملازم ہین ملکہ ماہیان طوفان کش کے اسکو بھی یقین ہوگیا اُنھین کے ساتھ شریک ہوکر رونے لگا کیونکہ اِسنے بھی سحران سیہ پوش کو گودیون مین کھلایا تھا بسبب پیرانہ سالی کے سمندر جادو کے پاس رہتا تھا اکثر سحران ماہیان کے پاس جایا کرتا تھا کیونکہ ان سب کا کھلایا تھا یہ سب کے سب اِسکی گود کے پروردہ پائے ہوے تھے سمندر جادو سے زیادہ الفت تھی اُس سے جدا ہوتا تھا اب جو سحران کے مرنے کی خبر سُنی تو ہوش نہ رہا کہ بادشاہ نے کس کام کو بھیجا تھا اُنھین سب مین ملکر رونے لگا اور ہاے ملکہ سحران کی صدا لگانے لگا یہ لوگ تو قریب در دولت کے پہونچے ہین اُدھر دربار کا حال سنیے کہ جب سمندر جادو چوبدار کو روانہ کرچکا تو پھر اُسی صدا کے جانب متوجہ ہوا تھا اور سن رہا تھا جون جون یہ لوگ آتے تھے وہ وہ صدا قریب ہوتی جاتی تھی سمندر جادو گھبرا گھبرا کر اہل دربار کے جانب دیکھکر کہتا تھا کہ دیکھو کسقدر وہ صدا قریب ہوگئی ہی تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ جو کہ رو رہے ہین اُدھر ہی کو آتے ہین اُن لوگون نے عرض کیا کہ یہ حضور کا خیال ہی ورنہ وہ لوگ اِدھر کو کیون آنے لگے یہان کی بانین ہو ہی رہی تھین کہ وہ صدا قریب ہوتے ہوتے ایک مرتبہ معلوم ہوا کہ در دولت پر رونے کی صدا آتی ہی اب تو سب اہل دربار پریشان ہوگئے سمندر جادو بھی حیران ہوکر کہنے لگا کہ سنا آپ لوگون نے کہ کسقدر یہ صدا قریب آگئی ہی اب تو بالکل محسوس ہوتی ہی کہ میرے دربار کے دروازے پر سے آتی ہی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ لوگ قریب در دولت تو آچکے تھے ایک مرتبہ سب کے سب وہ للکار لیکر داخل دربار ہوے جلو خانے کو ملکر کے یہ لوگ صحن دربار مین آیا چاہتے تھے اب جو اسقدر قریب صدا آئی تو سمندر جادو گھبرا گیا اور طرف صحن دربار کے دیکھنے لگا سب اہل دربار بھی اُسی طرف کو دیکھنے لگے کہ اِس عرصہ مین وہ لوگ اُسی حالت سے داخل دربار ہوے اور صحن مین آکر رونے لگے اور غل وشور مچانے لگے دہائی دینے لگے اور غل مچانے لگے کہ فریاد ہی سمندر جادو کی ہم لوگ لٹ گئے ہماری آس ٹوٹ گئی ہماری امیدین خاک مین مل گئین ہم تباہ ہوگئے ہم کسی طرف کے نہ رہے جلد ہماری فریاد کو پہونچیے اور ہماری داد دیجیے ہمپر ظلم ہوگیا ہم کنارے دریاے سبز رنگ کے رہنے والے ہین ہماری کشتی امید بحر غم مین غرق ہوگئی ہمارے سرون پر آب غم کی طغیانی ہی طوفان رنج و غم نے گھیرا ہی کشتی عیش کو بھی طغیانی ہی زورق امید گرداب رنج مین پھنسی ہی اب اُسکا نکلنا دشوار ہی جلد آیئے اے ہمارے خداے ساحران ہماری خبر لیجیے ہم ایک جرغم لیکر آئے ہین کیا بیان کرین جسکے تصور سے کلیجے منھ کو آتے ہین قلب بیٹھے جاتے ہین یون جو اُن سب نے فریاد کی تو سمندر جادو نے پریشان ہوکر اُنکی طرف دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ تمام صحن بارگاہ زن و مرد سے بھرا ہی کچھ اُسمین ہمارے شہر کے بھی لوگ ہین مگر قریب کوئی پانسو کے ساحر ہین جو کہ دریاے سبز رنگ کے رہنے والے ہین اُنکی حالت یہ ہی کہ گریبان چاک سرون پر خاک ملا پچون سے منھ لال آنکھون سے مثل دریا کے آنسو جاری اور روان لبون پر نالہ و افغان کاندھون پر ایک لاش تنون مین رخت سیاہ سولے آہ و آہ کے کوئی دوسری صدا نہ تھی ہر ایک کی حالت تباہ اب جو غور کرکے دیکھا تو اپنے چوبدار کو بھی اُسمین اُسی حال خراب سے پایا اور اُن لوگون

کی صورت بھی کچھ آشنا معلوم ہوئی یہ کیونکر ثابت ہوا کہ یہ لوگ باشندے ہین دریاے سبز رنگ
کے اسکا سبب یہ تھا کہ یہان کا قاعدہ ہی کہ ہر شہر کے باشندون کا لباس جدا طریقے کا اور حدا رنگ
کا ہوتا ہی جتنے ملک حوالی نہ طاق بن ہین اُن سب کے لباس کا طرز علحدہ ہی مگر جو ملک کہ
دریاے سبز رنگ کے اسپار تھے انکا یہ طریقہ تھا اور چونکہ اُس پار ہین اُنمین یہ طریقہ نہین تھا بدشت
سمندر جادو نے یہ تو پہچان لیا کہ یہ لوگ باشندے ہین دریاے سبز رنگ کے مگر یہ
نہین ثابت ہوتا ہی کہ کون لوگ ہین گو کہ کچھ شناسا بھی معلوم ہوتے ہین اور ایک امر یہ تعجب کا ہی
کہ میرا چوبدار جسکو کہ مین نے برائے دریافت حال روانہ کیا تھا وہ بھی اُنکے ہمراہ گرفتار
مین شریک ہو گیا اسکا کیا سبب ہی اہل دربار نے غور کرکے دیکھا اور اُن سب کو پہچانا
اور سمندر جادو سے عرض کیا کہ خداوند ہمکو تو یہ لوگ ملازم ماہیان طوفان کش کے معلوم
ہوتے ہین دریافت سے ثابت ہوگا خداوند تصویر خبر کرین یہ لاش اُنکے پاس کسکی ہی اور کون
مر گیا ہی کوئی ایسا شخص مرا ہی کہ جسکی لاش ملازم ملکہ ماہیان طوفان کش نے کر آئے ہین یہ
اہل دربار نے کہا تو سمندر جادو نے بھی غور کرکے دیکھا اسوقت اُسنے کہا کہ تم لوگ سچ
کہتے ہو واقعی یہ لوگ ملازم ماہیان ہین میرے حواس اُنکو دیکھکر جاتے رہے ہین اب تو مین
اپنے قابو مین نہین ہون جبتک کہ یہ ثابت نہین ہوتا ہی کہ یہ لوگ کسکی لاش لے کر آئے ہین
خداوند تصویر ملکہ ماہیان وسحران کی خبر خبریت سُنا مین میرا دل بہت پریشان ہو گیا ہی برے
برے خیال اُن دونون کی طرف سے آتے ہین اہل دربار نے عرض کیا کہ خداوند پریشان
نہون وہ بخیریت ہین یہ اُنکے کسی عزیز قریب کی لاش ہی آپ کے پاس روانہ کی ہی کیونکہ وہان
تو اُسکا بندوبست ہو نہین سکتا ہی دوسرے وہ اپنے کام مین مصروف ہونگے عیار آئے ہوے
ہین وہ دونون ہنہین اُنکی گرفتاری کی فکر مین ہونگی یہ خیال کیا ہوگا کہ اس لاش کو بادشاہ کے پاس
بھیجدو تاکہ وہ اُنکا سب بندوبست اپنے ملازمون سے کرالین گے سمندر جادو نے کہا
کہ معلوم ہوا جاتا ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ چار شخص اُس لاش کو لیکر ایوان مین روبرو تخت سمندر جادو
کے آئے اور یون عرض کرنے لگے کہ ای بادشاہ ہماری ملکہ لٹ گئین اُنکے گھر کو فضا نے
لوٹ لیا گلچین اجل نے گل تازہ باغ جوانی کا توڑ لیا ہماری ملکہ کی کمر اس بار غم سے ٹوٹ
گئی قوت دست و بازو بالکل جاتی رہی ہاے ہم کیا بیان کرین کہ کیا صدمہ اُنکو پہونچا وہ شخص
مارا گیا جو کہ اُنکی زندگی کا سہارا تھا جس سے اُنکی کمر مضبوط تھی ہاے افسوس ہماری ملکہ بن بہن
کی ہو گئین ہماری زبان سے نہین نکلتا ہی کہ ہم بیان کرین یہ کہکر وہ لوگ رونے لگے اُنکی
تقریر سُن کے سمندر جادو و اہل دربار اور زیادہ پریشان ہوے سمندر جادو نے گھبراکر
کہا کہ مفصل طور سے بیان کرو میری سمجھ مین یہ امر نہین آیا کہ کسنے انتقال کیا تمھارے رونے
سے میرے حواس جاتے رہے ہین عقل زائل ہو گئی ہی کچھ خیال مین نہین آتا ہی جلد بیان
کرو کیونکہ میرا دل بیٹھا جاتا ہی اور کلیجہ مُنھ کو آتا ہی جب یہ سمندر جادو نے کہا تو اُن لوگون نے
اپنی رقت کو ضبط کرکے یون بیان کرنا شروع کیا کہ ای سمندر جادو آگاہ ہو کہ ملکہ سحران سیہ پوش
ہمشیرہ ملکہ ماہیان طوفان کش کو عیارون نے قتل کیا یہ لاش اُسی مقتولہ کی ہی ہماری ملکہ تو
جیتے جی مر گئین برابر کی بہن قتل ہو گئی جو کہ قوت بازو تھی وہ دنیا سے پرارمان چلی گئی ابھی تو

ملکہ نے اپنی بہن کا بیاہ بھی نہین کیا تھا کہ دفعتہً یہ واقعہ ہوا ہاے اجل نے وہ چھوڑا ابھی کیا سن تھا پوری جوان بھی خوسنے پائی تھی صرف دوسو برس کی عمر ہوگی کہ جلادون نے قتل کیا انکو اسکی جوانی پر رحم بھی نہ آیا ہاے یہ نونہال باغ جوانی تبر ظلم سے قلم ہوگیا یہ جو اُن لوگون نے کیا تو سمندر جادو کو معلوم ہوا کہ یہ لاش سحران سیہ پوش کی ہے ایک ہاے کا نعرہ مارا تاج اُٹھاکر سر پر سے پھینکدیا اور چیخین مارکر رونے لگا اپنی جان کھوسنے لگا اشکون کا تار بندھ گیا کلیجہ منھ کو آنے لگا بحر اشک سے طغیانی کی دونون آنکھون سے مثل پرنالے کے اشک جاری تھے لب پر یہی نعرے تھے کہ ہاے ملکہ سحران سیہ پوش تم اپنی بہن کو اکیلا کرگئین اِس پیرانہ سالی مین اُسکو چھوڑکر چلی گئین دانھی اُسکی کرتو گئین اُسکا داہنا ہاتھ ہی بیکار ہوگیا ہے اِس غم مین جینا محال ہوگا اسکا ہمین بڑا ملال ہے کہ وہ کیونکر زندہ رہیگی کیونکر اُسکے کوئی اولاد نہ تھی وہ تمکو مثل اپنی بیٹی کے جانتی تھی مثل اپنی اولاد کے پرورش کیا تھا اکثر ہمنے اُسکی زبانی سنا تھا کہ وہ کہتی تھی کہ میری زندگی اِسکے سہارے مین ہے میری زیست کی سحران باعث ہے مین سحران کو دیکھکر زندہ رہتی ہون مجکو اِس سے ازحد اُنس ہے مین اِسکو اپنی جان و روح جانتی ہون اگر یہ مریگی تو میری زیست محال ہے علت اِسکا خیال ہے کہ بعد سحران کے ماہیان ایک پل بھی زندہ رہے افسوس ہمکو تو یہ فکر پیدا ہوگئی کہ تمنے مرکر اُسکو بھی زندہ درگور کردیا وہ بھی دو ایک دن مین تمام ہوا ای نونہال باغ ماہیان یہ کیا ظلم ہوا کہ تیرے نخل قامت کو باغبون نے تبر ظلم سے قلم کیا ہمکو الم دیا کہا چلے چلے دنیا سے سفر کرگئین پاس سامری کے چلی گئین افسوس زینت دریاے سبز رنگ برباد ہوگئی کیسی اُداسی ہوگئی ماہیان تو براے نام تھی اُسکی تو منتظم تم تھین اب کون اُسکا انتظام کریگا حباب جادوین قتل ہوا سہراب جادو نے مزور کرکے اپنے کو گرفتار کرایا آفتاب جادوین ہاتھ سے ہمارون کے مارے گئے آخر کو تجکو بھی قضا نے نہ چھوڑا ہم سب سے منھ موڑا حیف صد حیف تھے کچھ لطف جوانی کا نہ پایا ثمر زندگانی کا مزا نہ اُٹھایا کہکر ظالمون نے قتل کیا اہل نے گھر ماہیان کا لوٹ لیا یہ کہکر اور بیقرار ہوکر رونے لگا اہل دربار بھی گریہ کرنے لگے ایک شور و تلاطم پڑگیا کوئی ایسا نہ تھا کہ روتا ہوا شکون سے منھ تر نہ ہوتا ہو تمام حاضرین دربار گریان تھے اِس غم نے سبکے دل آتش رنج والم سے بریان تھے ہر ایک بیقرار تھا کوئی ایسا نہ تھا کہ نہ روتا ہو ہر ایک کے دل پر غبار رنج والم چھایا ہوا تھا تمام اہل دربار کی حالت اجر تھی سمندر جادو تو جان دیے دیتا تھا بڑی دیر تک تو اہل دربار مین شور گریہ بلند رہا آخر کو جوش رقت کم ہوا اب جو ساحر معزز تھے وہ سمندر جادو کو سمجھانے لگے کہنے لگے کہ اب کیون آپ اسدرجہ بیقرار ہوتے ہین اور اپنی جان کھوتے ہین اِس گریہ وبکا سے سحران واپس تو آنے سے رہین اپنے کو سنبھالیے حواس درست فرمائیے آپ یون ہی ہر ایک کے واسطے اپنے کو ہلاک فرمائیے گا تو کون حکومت کریگا اُن لوگون سے حال دریافت فرمائیے کہ کیونکر یہ قتل ہوئین کسنے قتل کیا ماہیان کا اِسکے غم مین کیا حال ہے کچھ فکر قتل قاتلان کا خیال ہے یا نہین دوسرے اِنکے جلانے کی فکر کیجیے اور حکم فرمائیے کہانتک لاش یون ہی رہیگی کہین ایسا نہو کہ خراب ہوجائے نہ معلوم کہ دن ہوتے ہین یون جو اُن سب نے سمجھایا تو کچھ سمندر جادو کو خیال آیا رفت کو

رومال سے آنسو پونچھے تاج اٹھاکر سر پر رکھا اُن لوگون کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ بیان تو کرو کیا واقعہ گذرا کیونکر قتل ہوئین اور کسنے قتل کیا کب خبر آئی ماہیان کا کیا حال ہی کچھ اُسکے قاتلون کی بھی فکر کی یا ابھی نہین اُن لوگون سنے رقت کو ضبط کرسکے کہا کہ کیا بیان کرین یہ تو کچھ نہین معلوم ہی کہ کیا واقعہ گذرا اِسقدر جانتے ہین کہ جب ملکہ نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ عیاران لشکر اسلام نے قتل کیا یہان کے بھی لوگ اُسکے شریک ہوگئے ہین اُنھین کی سازش سے یہ قیامت برپا ہوئی وہ بھی مسلمان ہوگئے ہین یہ سبب پہلے ہمکو معلوم تھا جب ملکہ سے پتلا سحر نے بیان کیا تو ہمنے بھی سُنا یہ وہی عیار ہین جنھون نے آفتاب جادو کو قتل کیا تھا وہان بھی پہنچ گئے اِس سامری عصر و جمشید صدر کو قتل کیا کہ ماہیان کی کیا حالت بیان کرین واقعی یہ امر ہی کہ زندہ و رگور ہین اُنکی حالت بیان کرنے کے قابل نہین ہی ہمتو یہان دوش لیکر چلے آئے تھے ہمکو کیا علم کہ ہمارے بعد اُنکی کیا حالت ہوئی ہمارے سامنے تو اُنکی یہ حالت تھی کئی مرتبہ روتے روتے بیہوش ہوگئین تین بڑی مشکلون سے ہوش آیا تھا اپنے کو پٹتے پٹتے نیلا کرڈالا ہی اگر ہملوگ نہ روکتے تو وہ اپنے کو ہلاک کرتین بارے ہمارے روکنے سے رُک گئین ہمین کیا معلوم کہ اُنھون نے کچھ فکر قتل قاتلان ملکہ سحران کی کی یا نہین جب ہم یہان سے جائینگے تو اُنکی حالت معلوم ہوگی سمندر جادو نے ہنسکے کہا کہ یہ حال کیونکر ثابت ہوا کہ عیارون نے قتل کیا کیونکہ وہ تو ہمیشہ دریاے سبز رنگ مین رہتی تھی اُسنے اُس مقام پر وسط دریا مین اپنے رہنے کے واسطے بارہ دری بنائی تھی کہ جہان کوئی بغیر اجازت ماہیان و سحران کے نہین جاسکتا تھا عیار وہان کیونکر پہونچ گئے اور ماہیان کو کیونکر خبر ہوئی ماہیان تو بیرون دریاے سبز رنگ رہتی ہین اُن لوگون نے کہا کہ ہمنے قبل مین عرض نہین کیا تھا کہ ہماری ملکہ نے بذریعہ سحر کے دریافت کیا تھا تو معلوم ہوا تھا دوسرے پتلا سحر نے کل واقعہ بیان کیا اُنکے قتل کی خبر معلوم ہوئی کہ جب لاش آئی ہماری ملکہ اپنا سحر درست کر رہی تھین اور بخشش اسم اعظم پر سحر تا دہ فرما رہی تھین کیونکہ اُنھون نے قاعدہ مقرر کیا تھا کہ جب سے اسم اعظم بند کیا ہی اُسپر ہر روز سحر کرتی تھین اُسمین مصروف تھین کہ ایک شور و غل گریہ و زاری کی صدا بلند ہوئی اور دریاے سبز رنگ کی طرف سے معلوم ہوئی قبل اِس صدا آنے کے ملکہ نے پاس ملکہ سحران کے نامہ روانہ کیا تھا جواب مین نامہ ملکہ کے ایک نامہ اور آیا تھا اُنکی طرف سے اُنکو اطمینان تھا کہ یہ صدا آئی کو طبیعت پریشان ہوئی گھبراکر چند ساحرون کو بہ لے خبر روانہ کرنے کو تھین کہ لاشین اُترین اُسمین نظر پڑا پھر تو کیا بیان کرین جو کچھ کہ گذرا ہی ہمارا ہی دل خوب جانتا ہی وان لوگون نے پھر تو ماہیان کا دریافت کرنا اور کل حال کا معلوم ہونا پہلے سحر کا کل واقعہ بیان کرنا سب بیان کیا یہانتک کہ جو کچھ کہ ماہیان نے سمندر جادو کو پیغام دیا تھا وہ سب لفظ بلفظ کہدیا یہ کل حال سُنکر سمندر جادو نے ایک آہ سرد بھری اور کہا کہ یہ لوگ بڑے بلا کے عیار ہین خدا وند اُنکے شر سے بچائین دیکھو تو کیونکر دریا مین پہونچے اور اپنا کام کیا و اب معلوم ہوا کہ میان سہراب بھی اُنکے شریک ہوگئے سحران نے سہراب کی وجہ سے دھوکا کھایا خیر دیکھا جائیگا یہ کہکر بہت رویا بعد اُسکے حکم دیا کہ سحران کی لاش جلائی جاے اُسوقت بندوبست لاش کے

جلانے کا ہونے لگا جب سب انتظام ہو گیا تو بڑے انتظام سے لاش اُسکی مرگھٹ پر لائی
گئی خود سمندر جادو ہمراہ تھا گریان و نالان تمام اہل دربار بھی شریک تھے کیون نہوتے جبکہ
بادشاہ خود ساتھ ہی یہانتک کہ اس لاش کو لاکر جلایا پھونکا سب بہت روئے سمندر جادو کو
غش آگیا ہمراہیان لاش نے اپنی حالت تباہ کی جبکہ اُسکے جلانے وغیرہ سے فرصت ہوچکی
سمندر جادو و اہل دربار روتے ہوے شہر مین آئے جبکہ یہ سب مکے سب قریب عمارت
شاہی کے پہونچے تو ملازمان ماہیان نے جو کہ لاش لیکر آئے تھے عرض کیا کہ ہم لوگ
رخصت ہوتے ہین پاس اپنی ملکہ کے جاتے ہین کیونکہ جاکر دیکھین کہ اُنکا کیا حال ہی ہمکو
اُنکی طرف سے تشویش کمال ہی ہمہ وقت اُنھین کا خیال ہی سمندر جادو نے کہا کہ مین تمکو
اِسوقت رخصت نہین کرسکتا ہون پرسون تمکو رخصت کرونگا اور اُنکے پیغام کا بھی جواب
دونگا اور اُنکے واسطے خلعت فاخرہ بھی روانہ کرونگا اور کسی ساحر جلیل القدر کو جو
کہ مثل اُنکے ہو اُنکی مدد کے واسطے روانہ کرونگا تاکہ وہ ساحر جاکر وہان اُنکی مدد
کرے ایک تو وہ اکیلی ہوگئی ہین اور دوسرے نہایت ضعیف ہین تیسرے غم مین ملکہ
سحران سیہ پوش کے مبتلا ہین بھلا اُنسے کیا ہوگا وہ صرف بیٹی رہین جو ساحر اُنکے پاس اُنکی
مدد کو جائے اُس سے کل کام لین دریا کا بندوبست کرین ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ جو سمندر
جادو نے کہا چونکہ وہ لوگ بھی کئی روز کے تھکے ہوے تھے کہ جسے لاش لیکر چلے تھے
کہین دم نہین لیا تھا آج جو سمندر جادو نے روکا تو اُنکو بھی خیال آیا کہ دو دن آرام کرلین
پھر دیکھا جائیگا عرض کیا کہ بہت بہتر جو آپکی مرضی یہ سُنکر سمندر جادو نے حکم دیا کہ اِنکے قیام
کے واسطے مکان درست کیا جائے ہمارے خاصے مین سے اِنکے واسطے کھانا جایا
کرے اِنکو کسی امر کی یہان تکلیف نہو یہ حکم دے کر فوراً داخل محل ہوا کیونکہ یہ بھی تو آج
صبح سے محل مین نہین گیا ہی جب سے کہ دربار مین آیا ہی تاج و رنگ دیکھا کیا بعد اُسکے یہ
واقعہ پیش ہوا کہ جسکے سبب سے تاج وغیرہ موقوف کر دیا پھر اس لاش کا بندوبست کیا
اُسکے ہمراہ مرگھٹ تک گیا آج دن بھر مین پست ہوگیا محل مین جاکر کھانا کھا کر سو رہا کچھ دیر
کے بعد سو گیا بعد تھوڑی دیر کے آنکھ کھل گئی اب اِسکو فکر پیدا ہوئی سحران کا جو خیال آیا اور
دوسرے انجام پر جو نظر کی تو فوراً دل مین خیال گذرا کہ ضرور دریاے سبز رنگ فتح ہوگا
اہل اسلام اس پار آئین گے شہر سمندریہ کو تاراج کرینگے کیونکہ ماہیان کو سحران کے غم
مین کسی کی بکھ پروا نہین ہی فی الواقعی اُسپر بڑی مصیبت پڑی ہی ایسی کسی پر نہ پڑی ہوگی اور نہ
پڑے گی کیونکہ اُسکے حواس درست ہونگے اُسی کا کام ہی جو ابھی تک زندہ ہی اگر موت قابو
مین ہوتی تو ابتک کب کی مرگئی ہوتی ایسے ایسے جو خیال کیے تو فوراً اُڑگئی طبیعت
پریشان ہوگئی وہ رات جاگ کر بسر کی صبح کو دربار مین جب سب اراکین دربار و مشیران
سرکار و ساحران آزمودہ کار حاضر دربار ہوچکے تو اُسکے بعد ملازم ماہیان بھی آئے اب دربار
بالکل جمع ہی سمندر جادو نے باواز بلند کہا کہ اے حاضرین وقت مین آپ لوگون سے ایک
امر خاص مین مشورہ کرنا چاہتا ہون کیونکہ میری تو عقل کل سے درست نہین ہی اور کوئی بات
خیال مین نہین آتی ہی کہ کیا کرون اور کیا نہ کرون وہ امر خاص یہ ہی کہ اول تو آپ لوگ یہ راے

دین کرین خود جاؤن ماہیان کے پاس برائے ماتم داری یا صرف خلعت ماتم پرسی روانہ کردون
اُن لوگون سنے یعنے جو کہ اہل دربار تھے اِسکے جواب مین کہا کہ ہمارے نزدیک تو آپ کا
تشریف لیجانا اچھا نہین ہی آپ کو لازم ہی کہ کسی معزز سردار کے ہمراہ خلعت ماتم پرسی روانہ فرمائیے بطور
ماتم پرسی کچھ کہلا بھیجیے باقی کچھ کلام تسکین کیلیے آیندہ جو آپکی مرضی سمندر جادو نے یہ سُنکر کہا کہ مین
دو خامدے اپنے جانے مین خیال کرتا ہون ایک تو یہ کہ رسم تعزیت بھی ہو جائیگی دوسرے مین
اُسکو سمجھا بجھا کر اِس امر سے باز رکھونگا کہ یہ جو قصد ہی کہ مین ترک دنیا کرون اور فقیر ہو کر کسی
جانب کو نکل جاؤن آپ کسی کو روانہ کرین کہ وہ آکر بندوبست کرے دریاے سبز رنگ
کا اگر مین جاؤنگا تو مین اُسکا رنگ دیکھونگا جہانتک ممکن ہوگا اُسکو اس امر سے مانع آؤنگا
آیندہ ماننے نہ ماننے کا اُسکو اختیار ہی اگر اُسنے میرے کہنے پر عمل کیا تو خیر ورنہ مین وہانکا
حاکم کسی کو کرکے کل اختیار اپنے قبضہ مین کرلونگا صرف ظاہری امور کا اُسکے ساتھ بندوبست کرونگا
باقی سب میرے اختیار مین ہوگا اگر مین نہ جاؤنگا اور وہ واقعی کہین چلی گئین تو پھر اسکا بندوبست
کون کریگا نظر انصاف سے دیکھو کہ ماہیان کا بھی حق بجانب ہی اُسپر کس زمانے مین کوہ غم ٹوٹا
ہی کہ جب اُسکا زمانہ پیرانہ سالی کا آیا جو کچھ نہ حال ہو تھوڑا ہی ایک تو برابر کی بہن ہر امر کی مشاق
کم سن ظلیق بہن کی تابعدار فرمانبردار حسین جوان اِس عمر کا تو جانور کا بھی بچہ نہ مرے یہ تو ظاہر
ہی کہ موت سب کے لیے ہی مگر بقول شاعر شعر یون تو ہی از پے زمانہ مرگ ✤ نہ مرے پر
کوئی جوانہ مرگ ✤ اِس عمر کا کوئی درخت بھی نہ کاٹے دوسرے صاحب کمال ایسی
کہ جسکے نام سے ساحران جہان کانپتے تھے اپنا مثل و نظیر اِس دنیاے فانی مین سحر و
ساحری مین نہین رکھتی تھی سامری و جمشید ہوتے تو وہ بھی اُسکے کمال کے قائل
ہوتے کیا کیا کمال کے سحر اُسکو آتے تھے باوصفیکہ ماہیان سن رسیدہ ہی مگر یہ کمال اُسکو
بھی نہین حاصل ہی اگرچہ مین اِسوقت ایک ملک کا جو کہ بہت بڑا ملک ہی اور اُسکے ماتحت
ہزارون ملک ہین بادشاہ ہون مگر وہ کمال جو کہ اِسمین تھا مین نہین رکھتا ہون کیا ساحرہ زبردست
مرگئی افسوس ہی آسمان سحر و ساحری کی خورشید تھی پھر کیونکر نہ ماہیان اُسکا غم کرے اور
کیونکر نہ فقیر ہو کر ترک دنیا کرے اُسکے دل سے کوئی پوچھے تو معلوم ہو اگر یہ مصیبت پہاڑ پر پڑے
تو وہ بھی پاش پاش ہو جائے مین یہ خیال کرتا ہون کہ اِس کم سنی مین اِس کمال کا بہم ہونا عجب
تعجب خیز بات ہی اگر یہ حال تھا اگر زندہ رہتی اور پیرانہ سالی آتی تو کیا حال ہوتا مین یقین کرتا
ہون کہ پھر تو کوئی اُسکے روبرو سحر کا نام بھی نہ لیتا مگر قضا نے مہلت دی جب ایسی ساحرہ یون
مرگئی تو خاک اِس دنیا پر میرے جانے مین یہی امر ہین جو کہ مین نے بیان کیے اگر مین کسیکے
کسی کو منتظم کرکے بھیجدونگا تو ماہیان کو یہ خیال ہوگا کہ بادشاہ کو یہ امر منظور ہوگا اور تھا
کہ کسی طرح اِس سے یہ انتظام نکال لون میرے کہنے سے دوسرے کو روانہ کردیا
یہ بھی نہ خیال کریگا کہ جب وہ ترک دنیا کرکے جاسکے تو بندوبست کرون اُسکو رنج ہوگا اور
دوسرے جب سحران ایسی ساحرہ کو عیارون نے قتل کیا اور آپ لوگون نے سُنا کہ کیونکر
اُس تک رسائی کی اور کیا عیاری کی تو پھر اور ساحر کی کیا حقیقت ہی جب اتنی بڑی ہوشیارہ
کو یون دھوکا دیا تو اوجو کوئی نہین بچ سکتا ہی یہ خیال کرتی ہون کہ کسکو روانہ کرون کوئی ایسا

نہین خیال مین آتا ہی کہ خود نہ جاؤن اور اُسکو روانہ کرون جب کوئی نہین ملتا ہی تو پھر مین خود قصد کرنے کا ارادہ کرتا ہون اجو مین نے آپ لوگون سے صاف صاف کہدیا اب آپ راے بتائین کہ مین کیا کرون اہل دربار نے کہا کہ ہم یہ تو کبھی راے نہ دینگے کہ آپ جائین مگر آپ کے جانے مین کئی امر ہین جو کہ خرابی کے باعث ہین اول تو یہ کہ آپ بادشاہ ہوکر ہر ایک کے گھر پہ مارے مارے پھرین آج ماہیان کے یہان جائین تو کل اور سردارون کے یہان جانا ضرور ہی اگر نہ جائیے گا تو اُنکو خیال ہوگا کہ ماہیان مین کیا فوقیت ہی جو اورین نہین جو بادشاہ اُسکی بہن کی پرسے کو گئے اور ہمارے یہان نہ تشریف لائے اسمین ہر ایک کو ملال ہوگا دوسرے یہ کہ ملک کو چھوڑکر جانا جبکہ دشمن موجود ہون اور دشمن بھی وہ دشمن کہ جسکا کچھ ٹھکانا نہین آج یہان ہین کل وہان ایسی حالت مین تو ملک کو اپنے سے خالی کرنا نہ چاہیے دمعلوم کیا ہو اور کسکا ایمان بدل جائے میان سہراب جادو سے یہ امید تھی کہ جو اُنھون نے آپ کے ساتھ کی آخر اُسکی سزا پائی پھر سحران نے قید سے رہا کیا کتنا بڑا احسان کیا اُسکے ساتھ اُنھون نے کیا کیا اُس احسان کا یہ عوض کیا کہ اُسکی جان لی اب کسکا اعتبار کیا جائے تیسرے دشمنون کا یہ حال کہ جسکو پایا قتل کر ڈالا جب بقول آپ کے سحران ایسی ساحرہ کو دربار مین حاکر قتل کیا تو اور کی کیا اصل ہی جہان کہ ساحر جانتے ہوے خوف کرتے ہین اگر کچھ نوع دگر ہوگیا تو ہم لوگ تو کسی طرف کے نہ رہے ملک بھی تباہ ہوا جانین بھی گئین اور ایمان بھی دشمن سے کسی وقت غافل نہ رہے حالت سفر مین نگہبانی غیر ممکن ہی اب آپکو لازم ہی کہ آپ اپنے ملک کی فکر کرین کیونکہ جب عیار چلے آئے تو ایک ایک دو کرکے وہ سردارون کو بھی لے آئین گے اسوقت مین اُنکا کوئی کیا کرسکتا ہی ہمارے نزدیک بہتر یہ ہی کہ آپ اپنا بندوبست ملک کرین اگر عیار سردارون کو لیکر چلے آئے تو ہمارے نزدیک بڑی خرابی ہوگی اگر آپ نہوے تو کون مقابلہ کریگا بس اس سے بہتر یہ ہوگا کہ کسی ساحر زبردست کو یہان بلاے مدد ماہیان روانہ فرمائیے کہ وہ جاکر اُنکی مدد کرے ملکہ ماہیان عیارون کی تدبیر کرین اُنکو تحریر فرمائیے کہ اے ملکہ واقعی جو حال تمہارا ہوا وہ کم ہی اور جو خیال تمکو ہوا وہ بجا ہی مین خود تمہارے پاس برائے تعزیت آتا مگر مجبور ہون کہ مجکو بھی خوف عیارون کا ہے دوسرے میرا قصد یہ ہی کہ لشکر جمع کرکے اہل اسلام پہ لشکرکشی کرون اور اُسپار دریاے سبز رنگ کے مقابلہ ہو جہان تمنے یہ احسان کیا ہی تو اسقدر اور احسان کرو کہ تا فیصلہ اہل اسلام تم ہمارا ساتھ نہ چھوڑو خبری اختیار نہ کرو گو کہ مجکو یہ یقین ہی کہ تمہارا حال غم مین سحران سیہ پوش کے بہت خراب ہوگا مگر تقدیر سے کیا چارہ وہ اسقدر سامری کے پاس سے عمرے کر آئی ہونگی دنیا مین سب کے عزیز مرتے ہین کوئی اُنکے ہمراہ مرنہین جاتا ہی خیر ہمپر از حد تمہارا یہ احسان ہوگا کہ تم تا اختتام اہل اسلام ہماری مدد کرو میں مجکو سواے تم دونون بہنون کے اور کسی کا سہارا نہ تھا میرے دونون بازو قوی تھے مین چین سے رات کو بستر نرم پر آرام کرتا تھا اور مزے سے براحت حکومت کرتا تھا کسی بات کا خوف نہ تھا بیفکری سے زندگی بسر ہوتی تھی صرف یہ تم دونون صاحبون کا باعث تھا کہ مین خیال کرتا تھا کہ گویا مین اپنے کام

مین مصروف ہون مگر مقدر نے یہ کیا کہ اُس ساحرہ کو مجھ سے جدا کیا کہ جسکا اِسوقت مثل و نظیر نہ تھا تم دونون بہنین گویا آفتاب و ماہتاب تھین تمھارے سحر کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہی سحر ان کے مرنے سے ایک بازو میرا ٹوٹ گیا مین بے قابو ہوگیا اب وہ بیفکری جاتی رہی اب وہ چین سے سونا کہان ایک تم باقی ہو تو ترک دنیا کرتی ہو دوسرا بازو بھی شکست ہوتا ہی مجھے یہ امید تھی کہ اگر سحر ان سیہ پوش کو دشمنون نے قتل کر ڈالا تو اب ماہیان آفتاب سحر و ساحری تو میرے پاس موجود ہی میرا دست یمین تو اسوار ہی تلوار آبدار تو ہاتھ مین ہی اگر سپر ٹوٹ گئی تو کیا چارہ ہی جو کوئی مجھ پر آئیگا اُسکے دو پرخچے ہونگے کیونکہ شمشیر برہنہ میرے پاس ہی اور ابھی تک موجود ہی یعنے تم ایسی ساحرہ کہ جسکے سحر کا کوئی جواب دینے والا نہین ہی وہ میری حامی و مددگار ہی لشکر اسلام سے کیا خوف ہی اگر وہ لشکر کشی کر کے آیا ہی تو اُسنے ایک جنبش لب مین خاک سیاہ ہوگا ایک اشارہ ابرو مین سب کا کام تمام ہوگا مگر افسوس ہی کہ تم بھی ہمارا ساتھ چھوڑتی ہو ہمکو دشمنون مین تنہا چھوڑ کر ایسے وقت مین ہمسے منھ موڑتی ہو تمکو خیال کرنا ضرور ہی کہ ہمکو ایسے وقت مین نہ چھوڑو ہمسے منھ نہ موڑو ہماری مدد کرو ہم بہانسے اُسپار جاکر مقابلہ کرین تم بہانسے سحر تیار کر کے ہمکو مدد دو جب تم ہماری مددگار ہوگی تو مین لاکھون سے نہین ڈرونگا دوسرے مین نے سُنا ہی کہ تمنے اپنے مقام پر بیٹھے بیٹھے اسم اعظم صاحبقران بند کر لیا ہی اسکا بندوبست سوائے تمھارے کوئی دوسرا نہین کر سکتا ہی اگر تمنے ترک دنیا کی تو یہ خیال کرلو کہ پھر کوئی دریاے سبز رنگ کا بندوبست نہین کر سکے گا یہ انتظام سوائے تمھارے اور کوئی نہین کر سکتا ہی اِدھر تم گئین اور یہ کارخانہ تمام درہم و برہم ہوگیا دشمنون کا یورش ہوگا میرے بنائے کچھ نہ بن سکے گا اور اسم اعظم بھی چھوٹ جائیگا اِدھر اسم اعظم چھوٹا اُدھر اُنھون نے ہمپر چڑھائی کی تمھین بتا دیا کہ پھر کون اُنکو روکے گا جب تم ہوگی تو دریا کا بھی راستہ کھلا ہوا ہوگا جسکا جی چاہے گا چلا آئیگا اِس بندوبست پر تو ہمارے چلے آئے بڑے بڑے غضب ڈھائے چراغ سامری و جمشید گل کر دیا میرے اور تمھارے دل کو رنج و غم سے بھر دیا صبر کرو اور ہمارے حال پر رحم کرو ہم تمھارے بندہا احسان ہونگے اہل سمندر یہ کی جانین بچاؤ اور رحم فرماؤ جب آپ یون تحریر فرمائین گے تو اُنکو بھی خیال ہوگا کہ بادشاہ یون عجز کرتے ہین اُنکا کہنا مان لو اگر نہ مانو گی تو تمکو لوگ کیا کہین گے بیشین ہی کہ ایسے ایسے خیال کر کے اپنے قصد سے باز آئین ترک دنیا بھی نہ کرین اصل تو یہ ہی کہ اگر وہ ترک دنیا کر کے چلی جائین گی تو کسی سے بنائے کچھ نہ بن پڑیگا دریا کا انتظام کسی سے نہوگا یہ خاص اُنھین کا کام ہی جو یون بندوبست کیا یہ تو کار روائی خیال فرمائیے کہ کیونکر اسم اعظم بند کر لیا ہی بھلا یہ کس سے ہو سکتا ہی کہ اسم اعظم بند ہوتا اُنھین کے اوپر منحصر ہی سوائے اُنکے کوئی اِسکا تدارک نہین کر سکتا جو شخص جو کام کرتا ہی اُسی سے اُسکا کامل طور سے سرانجام ہوتا ہی جب آپ یون تحریر کرینگے اور اُس ساحر کا بھی نام تحریر کرینگے کہ مین اُنکو تمھارے ماتحت کر کے روانہ کرتا ہون جو کام جی چاہے اِنسے لو تو وہ خاموش ہوگی اور خوش ہونگی اور نہ جائینگی آپ کا کام ہو جائیگا اصل یہ ہی کہ اسم اعظم بند ہی اگر آپ اِسوقت مین لشکر اسلام سے

مقابلہ کرینگے تو اُنپر فتح پائین گے کیونکہ جو کچھ زور ہی اُنکو اسم اعظم پر ہی سب وہی اُنکے قابو مین نہین ہی تو وہ مقابلہ کیا کرینگے بس جب آپ کو معلوم ہو جاوے گا کہ انہون نے اپنا قصد ترک کیا تو اسوقت یہان سے آپ اطراف وجوانب سے لشکر ساحران جمع کرکے یہان سے کوچ فرمائیے بلکہ ماہیان کے پاس سے ہوتے ہوے پار دریاے سبز رنگ کے پہونچکر مقابلہ فرمائیے بلکہ سے وعدہ مدد کا کر بھیجیے جب وہ وعدہ کر لین گی تو ضرور مدد کرینگی یہ کلام سُنکر سمندر جادو نے کہا کہ واقعی آپ لوگون کی راے بہت ٹھیک ہی آج مین تجویز کرکے کل اُس ساحر کو مع خلعت ونامہ کے روانہ کرونگا جب یہ راے قرار پاچکی تو بعد اِس مشورے کے سمندر جادو نے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے مقام کو گئے ملازمان ماہیان اُس مقام پر گئے جو کہ اُنکے واسطے مقرر تھا جب دربار برخاست ہو چکا تو سمندر جادو داخل محل ہوا جاکر فکر کرنے لگا کہ کسکو روانہ کرون جو کہ جاکر ماہیان کے حسب خواہش میری مدد کرے وہ دن اور وہ رات اِسکو اِسی فکر مین تمام ہوئی بیانتاب کہ سحر ہوئی سمندر جادو پھر دربار مین آیا سب حاضرین دربار حاضر ہوے دربار جمع ہوا اسوقت سمندر جادو نے اہل دربار سے کہا کہ وہی راے ہی جو کہ کل قرار پاچکی ہی اب کوئی اُسمین نقص نہین ہی اگر ہو تو بیان کر دیا جاوے تاکہ پھر بعد کو کوئی یہ نہ کہے کہ ہماری یہ راے تھی سب نے ایک زبان ہوکر کہا کہ ہم سب کے نزدیک کل ہی کی رات بہتر ہی یہ سُنکر سمندر جادو نے کہا کہ دبیر کو طلب کرین تاکہ وہ نامہ بنام ماہیان تحریر کرے فوراً دبیر حاضر دربار ہوا سمندر جادو نے اُسی مضمون کا نامہ تحریر کرا اُسکے روانہ کرنے کی تدبیر کی اور بہت کچھ کلام حسرت وافسوس کے تحریر کیے بعد اُسکے اپنا مطلب تحریر کیا اور اُس ساحر کا نام بھی لکھوا دیا اُسکو کہ اُسکی مدد کے واسطے روانہ کرنا منظور تھا اپنے نزدیک تجویز کر لیا تھا جبکہ نامہ تحریر ہو چکا تو دبیر نے پیش کیا سمندر جادو نے اُسکو دیکھکر دبیر کو دیا کہ اِسکو لفافہ مین بند کرکے مہر کر دو اب مین اُس ساحر کو طلب کرتا ہون جسکو کہ مین روانہ کرونگا داروغہ توشک خانہ کو حکم دیا گیا کہ ایک خلعت فاخرہ لاکر حاضر کرے مین اُسی ساحر کے ہمراہ روانہ کرونگا یہ حکم سُنکر داروغہ نے فوراً کشتی حاضر کی جب سب سامان درست ہو چکا تو اُسوقت پر سمندر جادو نے بڑھکر دستک دی اور پھر پڑھا اور زمین کی جانب رو بر و تخت کے اشارہ کیا کہ ایک صدا پیدا ہوئی برق چمکی زمین متصل ایوان شق ہو گئی غبار بلند ہوا کچھ سنگباری ہوئی ہوا ے تیز و تند چلی جب یہ سب امر ہو چکے تو تھوڑی دیر کے بعد اُس زمین سے ایک درخت انار پیدا ہوا دم بھر مین بہت بڑا ہو گیا اُسکے برگ مثل انار کے برگ کے نہ تھے بلکہ چوڑے چوڑے مثل درخت برگد کے تھے مگر مثل زمرد کے درخشان تھے اور ثمر اُسمین مانند انار کلان کے ہزارون آویزان تھے سب سے اونچی شاخ پر ایک انار مثل کدو ے دراز کے لگا ہوا تھا اُسمین سے شعلے آگ کے نکل رہے تھے جب وہ درخت نکل چکا تو پھر ایک صدا ے مہیب آئی برق چمکی صداے رعد آئی ہوا چلی بعد برطرف ہونے اِن سب باتون کے وہ انار کلان شق ہوا اُسمین سے دو جوان نکلا سب اہل دربار دیکھ رہے تھے کہ یہ کیا واقعہ ہی آج بادشاہ نے کیسا سحر کیا ہی سب حیران ہین کہ یکایک اُس دو ئین مین برق چمکی سب کی آنکھین

بند ہوگئین اب جو سب نے آنکھین کھولکر دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ اُس دھوئین سے ایک ساحر
کہ جسکی صورت دیکھکر ہوش جاتے رہین طرف دربار کے چلا آتا ہی اسکی شکل یہ ہی کہ قد و قامت
مین تو مثل درخت خرما کے تن و توش مثل دیو کے ہاتھ اُسکے مثل شاخ چنار کے سینہ مثل
پہاڑ کے شکم اسکا مانند خم شراب داڑھی کے ناگین مثل ستون کے گردن کوتاہ منہ اسکا
غار بابا تھنے مثل دو دریا کو دکے آنکھین دو کاسہ خون ننگ پیشانی حرامزادے کی یہی نشانی گوش
مثل گوش فیل کے بال مثل رسن کے انگلیان مثل شاخہاے بانس کے ناخن بڑے
ہوے بال دراز رنگ مثل شب تیرہ و تار کے سیاہ دانت بڑے بڑے زرد زرد لب بالا
پر دُبی سے گزرا ہوا لب زیرین ٹھڈی سے گذرا ہوا رنگ انکا نیلا کف منہ سے بہتا ہوا ایک
عزتی باندھے ہوے جس سے موے زہار نکلے ہوئے موے بغل اسقدر دراز تھے کہ یہ ممکن
تھا کہ دونون جانب کے بالون کو ملاکر باندھ لے نشہ پیشانی پر سیندور کا دیے ہوے
کھنور چندن کے لگے ہوے بھبوت ملے ہوے ناک و آنکھ و دہن و دکان سے شعلے
آتش کے نکلتے ہوے جھولی اسباب سحر کی بائین شانہین پر پڑی ہوئی کالے کوڑیالے
گلے مین بجاے ہار کے لپٹے ہوے سر پر ٹوپی زرار دوسون انگلیان دونون ہاتھ کی جلتی
ہوئین بڑے بڑے منہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوے دو ناری کندہ دوزخ. ج. ج
کرتا ہوا نکلا جسنے اسکی یہ حالت اور صورت دیکھی مارے خوف کے آنکھین بند کرلین اُس ناری
کے ایک ہاتھ مین خم شراب تھا دوسرے ہاتھ مین کلاغ زدہ بجاے گزک کے کھاتا ہوا چلا
آتا ہی اہل دربار کو تو یہ حال ہوا کہ کچھ تو مارے دہشت کے کرسیون پر سے گر پڑے
اور کچھ اُسکی صورت دیکھکر سکتہ کے عالم مین مثل تصویر گل کے خاموش ہوکر رہگئے مگر آنکھین
کھلی رہگئین بعض کا یہ حال ہوا کہ مارے خوف کے دم نکلنے کے قریب ہوگیا بعض نے
اپنا منہ پھیر لیا بعض کی مارے ڈر کے حالت غیر ہوگئی نیچے کی سانس نیچے اور اوپر کی سانس
اوپر رہگئی اہل دربار کا یہ حال ہوا بارے غنیمت کہ وہ بھی ساحر تھے اور ویسی ہی شکل رکھتے تھے اور
صورت بھی اُنکی کریہہ تھی گر اُسپر بھی اُنسے نہ دیکھا گیا ڈر گئے مگر سمندر جادو اُسی طرح
تخت پر بیٹھا رہا کچھ اُسکو خوف و ہراس معلوم ہوا جبکہ روبرو تخت سمندر جادو کے پہونچا تو اُسنے
سمندر جادو کو سلام کیا اور بآواز بلند کہا کہ کیون آپ نے مجکو یاد فرمایا اور میرے عیش مین
خلل ڈالا میرا تو جی چاہتا تھا کہ مین نہ آؤن مگر پھر خیال کیا کہ معلوم کیا ایسی ضرورت ہی جو مجکو بادشاہ
نے یاد کیا ہی یہ اس آواز سے کہا کہ گویا بادل گرجا یا آسمان پھٹ پڑا یا اسرافیل نے صور قیامت
پھونکا یہ جو اُسنے کہا تو سمندر جادو نے کہا کہ اے گلنار جادو مین نے تمکو اسواسطے طلب
کیا ہی کہ کچھ حق نمک ہمارا ادا کرو کیونکہ برسون ہوگئے ہین تمکو نمک کھاتے ہوے ابتک تمنے
ہمارا کوئی کام نہین کیا اور نہ کبھو تمھارے بلانے کی ضرورت ہوئی بدین سبب کہ ہمارے
پاس ساحر زبردست موجود تھے اور نہ کوئی ایسی لڑائی پیش آئی کہ جسمین ہم تمکو طلب کرتے
مگر ہان اب کی بار ہمسے اُن لوگون سے مقابلہ پڑا ہی کہ جنھون نے گھر کے گھر ساحرون کے
مٹا دیے انکی بیخ و بنیاد تک باقی نہ رکھی اب وہ لوگ ہماری طرف آئے ہین لہذا مین نے تمکو
اسواسطے طلب کیا ہی کہ تم یہ نامہ لیکر اور کچھ لشکر ساحران سے کر ہمراہ اُن لوگون کے پاس

ماہیان طوفان کش سے کہے جاؤ اور اُسکی مدد کرو جو وہ کہے اُسپر عمل کرن اُسکی اطاعت سے باہر
نہو نا ورنہ ہم ناراض ہونگے گلنار جادو نے کہا کہ ملکہ ماہیان کو کیا مدد کی ضرورت ہی کیونکہ وہ تو
خود ساحرہ زبردست ہین کہ جنکے روبرو مین طفل مکتب سے بھی بدتر ہون دوسرے اُنکی ہمشیرہ
ملکہ سحران سیہ پوش کہ جسکا اِسوقت اقلیمون مین مثل و نظیر اور جواب دینے والا کوئی سحر و ساحری
مین نہین ہی سامری و جمشید اُنکے روبرو ایک نادان شخص ہین وہ کیا سحر کرسکین گے جب ایسی
بہن اُنکے پاس موجود ہی تو کیا اُنکو کسی کی مدد کی ضرورت ہوگی یہ تو فرمایئے کہ کیا بلا آپڑی جو
اُنھون نے آپ سے کمک طلب کی اِس عرصہ مین سب اہل دربار کے ہوش درست ہوگئے
تھے اور سب کے سب اُسکی طرف دیکھ رہے تھے جب یہ اُسنے کہا کہ بیان تو فرمایئے
کیا بلا آپڑی اُسکے بعد یہ بھی کہا کہ یہ تو فرمایئے کہ آپ سے اور کن لوگون سے مقابلہ ہی سمندر
جادو نے کہا کہ بیٹھ جاؤ تو مین بیان کرون کیونکہ یہ ایک بڑا طولانی اور طویل قصہ ہی کہ جسکے بیان
کرنے مین وقت کثیر صرف ہوگا تم کہانتک کھڑے رہوگے یہ سنتا تھا کہ اُسنے اِدھر اُدھر دیکھا
کہ کوئی کرسی خالی ہو تو مین بیٹھون اُدھر سمندر جادو نے خادم کو حکم دیا کہ دنگل روبرو تخت
کے لاکر بہت جلد بچھا دو بس فوراً خادم دوڑ کر گیا اور ایک دنگل فولادی بہت جلد لایا اِس
عرصہ مین اُسنے تمام دربار کو دیکھ لیا کوئی دنگل پاکر کسی خالی نہ پائی اب قصد کیا تھا کہ بادشاہ سے
کہون کہ مین کس چیز پر بیٹھون کہ خادم نے لاکر دنگل بچھا دیا یہ بادشاہ کو سلام کرکے بیٹھ گیا اور
عرض کیا کہ بیان فرمایئے ذرا مین بھی تو سنون سمندر جادو نے اُسوقت یون بیان کرنا شروع
کیا یعنے آنا لشکر اسلام کا دشت بہارا فزا مین اور صنوبر شاہ کو خبر ہونا اُسکا صاحبقران
کی دعوت کرنا اور وہان صاحبقران کا جشن تخت نشینی و اراین جمشید کرنا کنارے دریاے
سبز رنگ کے اِسکی خبر ہونا دیو ادہوت و مہوت کا اُنکا آنا اور صاحبقران سے مقابلہ
کرنا صاحبقران کا اُنکو زیر کرنا اِسکی خبر سحران کو ہونا اُسکا حباب جادو اور سہراب جادو
کو برائے گرفتاری صاحبقران و صنوبر شاہ روانہ کرنا حباب جادو کا ہاتھ سے جناب
صاحبقران کے قتل ہونا سہراب جادو کا گرفتار ہونا لاش کا حباب جادو کے آنا اپنا
شجر جادو و سحاب جادو کو یہ خبر لشکر روانہ کرنا کہ صنوبر شاہ نے دین اِسلام قبول کرلیا اور
اپنا مذہب قدیم ترک کیا برائے گرفتاری صنوبر شاہ روانہ کرنا اُسکا صنوبر شاہ کو مع اہل و
عیال کے اور سردارون کے گرفتار کرکے لانا اور شہر کو بالکل تاراج کردینا اہل شہر کو سحر سے
درخت بنا دینا اسیرون کا آنا اپنا اُنکو پاس ماہیان کے ہمراہ آفتاب جادو کے روانہ کرنا
اور آفتاب جادو سے کہنا کہ سحران کی مدد بھی کرنا اگر اُسکو ضرورت ہو کیونکہ اُس سے اور
لشکر اِسلام سے مقابلہ ہی اُسکا پاس ماہیان کے جانا اور اپنا سحر آفتاب تیار کرنا عیارون
کا آنا عیاری کرکے اُسکو قتل کرنا اُسکی لاش کا آنا اپنا افسوس کرنا اب اِس فکر مین تھا کہ کسکو برائے
مدد روانہ کرون کہ سحران کی لاش آئی ماہیان کا پیغام سب بیان کیا اور اپنا اُسکو نامہ لکھنا
ابتدا سے انتہا تک سب کہہ سنایا گلنار جادو یہ سنکے کہنے لگا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ ضرورت
تھی مدد کی ملکہ ماہیان کو اب مین ضرور جاؤنگا دیکھون وہ عیار کیسے ہین سمندر جادو نے کہا کہ مین نے
کئی ساحر روانہ کیے مگر اُنکا پتہ نہ ملا وہ واپس آئے اے گلنار میان سہراب جادو بھی تنگ

شریک ہو گئے ہین وہ بھی تو اُنکو رد دیتے ہین سحر ان اُنھین کی رد سے قتل ہوتی گلنار نے
کہا کہ سہراب آپ سے کیون بنی ہو گئے سمندر جادو نے سہراب جادو کی کل کیفیت
بیان کی اتو گلنار کو بڑا غصہ آیا اور کہا کہ مین اُنکو بھی دیکھ لونگا دیکھون کہ وہ کیسے ساحر ہین ذرا اُنکا
بھی سحر دیکھون میرے اُنکے مقابلہ ہوگا اُنکو آپ سے مُنہ پڑھا کر اِس حد کو پہونچا دیا تھا کہ وہ
غرور کرنے لگے وہ بڑا مغرور ہو گیا ہی شاہزادیون پر نظر ڈالنے لگا خیر اب مین اُنکو دیکھ لونگا
آپ وہ نامہ دین مجکو اور جو کچھ زبانی فرمایئے وہ بھی مین اُنسے کہدون اور وہ خلعت خاتم دیجیے
مین اُنکو دیدونگا وہ لوگ کہان ہین جو کہ اُنکے پاس سے آئے ہین اُنکو میرے ہمراہ کیجیے
سمندر جادو نے کہا کہ اچھا دربار برخاست ہو لے تو مین تمکو رخصت کرون اور وہ لفافہ
اور کشتی خلعت دون اُن لوگون سے کہا کہ بعد برخاست ہونے دربار کے تم اِنکو اپنے ہمراہ لیکر
اپنی ملکہ کے پاس جانا اور گلنار جادو سے کہا کہ اہل دربار مین سے تمھارا جس افسر کو
یا سردار کو جی چاہے اپنے ہمراہ لیلو اور جسقدر سپاہ کی ضرورت ہو وہ بھی اپنے ہمراہ لیلو
گلنار جادو نے عرض کیا کہ نہ مجھے کسی سردار کی ضرورت ہی اور نہ سپاہ کی میرے پاس
خود لشکر موجود ہی جسقدر سپاہ کی مجکو ضرورت ہوا ور جہان پر وہ مین پر موجود ہو جاوے اگر
فرمایئے تو مین اپنی سپاہ آپ کو دکھا دون سمندر جادو نے کہا کہ اگر جی چاہے تو کیا مضائقہ
ہی یہ سُنکر گلنار جادو نے اُس شجر کے جانب دیکھا سب نے دیکھا کہ ہزارون انار جو
لگے تھے وہ اِنکے دیکھنے سے شق ہوے اُسمین سے دانے زمین پر گرے بعد تھوڑی
دیر کے کئی سو ساحر پیدا ہوے گویا وہ دانے ساحر تھے گلنار جادو نے سمندر جادو
سے عرض کیا کہ یون ہی تمام انارون سے ساحر پیدا ہونگے یہی میرا لشکر ہی مجکو خیمے کی ضرورت
ہی نہ کسی امر کی مین جہان جاتا ہون میرا لشکر میرے ہمراہ رہتا ہی یہ کہکر اُنکے جانب اشارہ کیا
اور کچھ پڑھکر دم کیا کہ وہ زمین پر گر کر مثل دانے کے ہو گئے وہ دانے اُچھل اُچھل کے اُس انار
مین گئے جسمین سے کہ نکلے تھے گو کہ اِنسے سب کی جانب دیکھا تھا اور سب انار شق ہوے
تھے مگر دانے ایک سے گرے تھے باقی ابھی یون ہی تھے جبکہ اُسنے اُنکو بھی دانہ انار
بناکر اُسی انار مین سحر کرکے قائم کیا تو اُن انارون کی جانب دیکھا جو کہ شق ہو کر رہ گئے تھے سب
ایکبار برابر ہو گئے اُسی طرح درخت مین لٹکنے لگے یہ دیکھکر سب اہل دربار کے ہوش جاتے
رہے دلون مین کہا کہ واقعی اِنسے کون مقابلہ کر سکتا ہی جو لوگ کہ یون پوشیدہ ہون کوئی کیا
جانے کہ یہ درخت انار مین لشکر ہی سب یہی خیال کرینگے کہ درخت انار ہی اور وہان یہ نہین ہی
بلکہ درخت لشکری ہی اِسی سے لشکر پیدا ہوتا ہی اہل دربار تو یہ خیالات کر رہے تھے کہ دفعتہً
گلنار جادو نے سمندر جادو سے کہا کہ اب بتایئے بھلا مجکو سپاہ کی کیا ضرورت ہو سمندر
جادو نے کہا کہ سچ ہی گلنار جادو نے کہا کہ جسوقت حکم ہو مین اُدھر کو جاؤن سمندر
جادو نے کہا کہ جب مین دربار برخاست کرکے محل مین جاؤن تو تم اُدھر کو جانا جہانتک
ممکن ہو ماہیان کو سمجھا کر ترک دنیا سے باز رکھنا تم اور وہ ملکہ دریا کا عہد و بست کرنا اور اہل
اسلام سے مقابلہ کرنا مین بھی لشکر جمع کرکے آتا ہون اُسنے عرض کیا کہ بہت بہتر یہ کہکر سب
خاموش ہو رہے کہ سمندر جادو اور کاغذات وغیرہ دیکھنے لگا ہی ابھی دربار برخاست نہوا تھا

سب دربار مین موجود ہین گلنار جادو بھی روبرو تخت کے بیٹھا ہوا تھا اور کشتی خلعت ماتم کی رکھی ہوئی تھی نامہ گلنار کے ہاتھ مین تھا تمام ساحران زبردست گرد و پیش کرسیون و دنگلون پر گرد تخت کے بیٹھے ہوے تھے کہ یکایک سمندر جادو کو اُبھن ہوئی دل گھبرانے لگا ادھر اُدھر سر اُٹھاکر دیکھنے لگا طبیعت پریشان ہوگئی دل بیقرار ہوگیا اختلاج ہونے لگا اہل دربار نے جو اُسکے رنج پر نظر کی تو کچھ آثار رنج و ملال پائے عرض کیا کہ کیون حضور مزاج کیسا ہے نصیب دشمنان کیا ہوا جو حالت پریشان چہرے سے پیدا ہو سمندر جادو نے کہا کہ کچھ نہین خود بخود دل پریشان ہوگیا اسوقت کچھ اختلاج کی شدت ہو دل پر رنج و غم کی کثرت ہو عجب کچھ میرے قلب کی حالت ہو کیا بیان کرون یہ سمندر جادو باتین کر ہی رہا تھا کہ یکایک صدائے ہولناک پیدا ہوئی کہ جسکے صدمے سے تمام عمارت ہلگئی زمین کانپنے لگی زلزلہ آگیا زمین شہر سمندر یہ مثل پانے کے جھولے کھانے لگی ایک سیاہ اندھی سبزہ دریاے سبز رنگ کی طرف سے اُٹھی ہوئی معلوم ہوئی اور ہواے گرم اس شدت سے آئی کہ سب کے چہرے جلنے لگے یہ معلوم ہوا کہ کسی نے آگ مین ڈال دیا سب گھبراکر رخون پر رومال رکھ لیے دریاے سبز رنگ کی طرف سے شور و غل اور نالہ و فغان کی صدا آنے لگی ہیبم صدائے ہولناک آرہی تھی کچھ رعد کی گرج اور برق کی چمک بھی ثابت ہوتی تھی کچھ آثار طوفان معلوم ہوتے تھے بسبب شدت ہوا کے اشجار بیخ سے اُکھڑے جاتے تھے زلزلہ کے سبب سے عمارت گر رہی تھی اہل دربار کی توجہ تو بہت تھی کہ جب صدائے ہولناک آئی تھی تو کانون مین انگلیان دیتے تھے جو بہت بیکل تھے وہ گر گر پڑے یہ جو واقعہ اہل دربار نے دیکھا تو سمندر جادو سے عرض کیا کہ یہ کیا واقعہ ہے اور کیا سانحہ ہو آجتک تو کبھی ایسا نہین ہوا نہ ایسی صدا آئی نہ زلزلہ نہ آندھی دیکھیے آندھی طوفان معلوم ہوتی ہو شدت و گرمی ہوا سے جسم جلے جاتے ہین ملاحظہ فرمائیے کہ یہ کیسی کالی آندھی دریاے سبز رنگ کی جانب سے اُٹھی ہو کہ تمام زمانہ تاریک معلوم ہوتا ہو آندھی کے عقب مین ابر غلیظ ہو اسمین گرج اور چمک ہو رہی ہو اگر یہ کہین برس پڑا تو تمام دنیا کو غرق کر دیگا ہمکو تو کچھ آثار اچھے نہین معلوم ہوتے ہین سمندر جادو نے جواب دیا کہ مین کیا دیکھون اور کیا سنون میرے خود حواس اس واقعے کو دیکھکر پریشان ہوگئے ہین مین خود خیال کر رہا ہون کہ یہ کیا سانحہ ہو کونسی آفت آئی ہو خیال کر کے دیکھو کہ یہ سب بلا اسی طرف آئی ہو اور کچھ شور و غل کی بھی صدا ہو انھون نے عرض کیا کہ حضور یہ تو پانی کے برسنے کی آواز معلوم ہوتی ہو ابھی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ یکایک زمین برابر تخت کے شق ہوئی اور اُس سوراخ سے پانی مثل فوارے کے نکلا اور سامنے تخت سمندر جادو کے حلقہ بندھ گیا پانی جمع ہونے لگا آگے نہین بڑھتا ہو جب مثل ایک چھپر کے ہوگیا سب نے دیکھا کہ اُس پانی مین موج اُٹھی اور حباب تیرنے لگے اسقدر حبابون کی کثرت ہوئی کہ تمام پانی مین پانی ہوکر مل گئے ایک شعلہ ان حبابون سے نکلا کہ جسکی وجہ سے تمام پانی کھولنے لگا ایک آناً فاناً تو یہ حالت رہی اب تو اہل دربار کے ہوش جاتے رہے اول تو زمین کا شق ہونا دوسرے پانی کا اُسمین سے نکلنا تیسرے اسقدر حبابون کا پیدا ہونا اور برق کا چمکنا حبابون کا پھٹنا اور صدائے

افسوس دینا شعلہ کا نکلنا بڑا امر تعجب خیز اور حیرت انگیز تھا اہل دربار تو بصورت آئینہ حیران ہوکر رہگئے اور اس ماجرا کو دیکھ رہے تھے اُس آندھی وزلزلہ وطوفان کا کچھ بھی خیال نہ رہا سب کے سب اِس امر عجیب کو دیکھنے لگے سمندر جادو کی تو یہ نوبت تھی کہ سکتہ ہوگیا تھا خاموش اور خود فراموش عالم سکوت مین بیٹھا ہوا تھا چشم حیرت وا تھی وہ بھی اِسی جانب دیکھ رہا تھا کہ ناگاہ اُس پانی سے ایک ماہی نے سر نکالا اور اُبھر کر پانی کے اوپر آئی وہ مچھلی بہت بڑی تھی اور عجیب الخلقت تھی یعنے اُسکے سر پر ایک شاخ تھی چار آنکھین اور دو دانت مثل گراز کے مُنہ کے باہر پیشانی مثل فیل دم مثل اسپ مُنہ مثل شیر کے رنگ سیاہ اُسپر لعل وار تمام جسم مثل مچھلی کے اُسکے عقب مین ہزار دن مچھلیان مثل اُسکے کالی نکلین وہ مچھلی پانی پر قائم ہوئی اُسکے تمام جسم اور آنکھون سے شعلے نکل رہے تھے پانی پر قائم ہوکر مُنہ طرف سمندر جادو کے کرکے مثل انسان کے گویا ہوئی ایسی ہولناک اُسکی آواز تھی کہ تمام عمارت ہلنے لگی یہ حال دیکھکر اور یہ صدا سُنکر سب اہل دربار کے ہوش وحواس جاتے رہے قریب تھا کہ اہل دربار کی روحین بدن سے نکل جائین مگر بڑے سخت جان تھے کہ ایک زمرادہ مچھلی یون سمندر جادو کی جانب مخاطب ہوکر کہنے لگی کہ اے سمندر جادو آگاہ ہو کہ زمانہ تیرے ادبار کا آیا اب کچھ دن مین یہان اہل اِسلام کا دورا ہوگا اور مذہب اِسلام کا ڈنکا بجے گا مشرب تصویر پرستی کا نام بھی نہوگا کوئی تصویر پرست باقی نہ رہے گا ایوان نطاق کی بھی تباہی کے دن آگئے جسطرح اور طلسم وشہر مثل طلسم فیروزیہ وغیرہ کے تباہ ہوئے وہی حال اِسکا بھی ہونے والا ہے اے سمندر جادو ہوشیار ہوجاؤ اپنی فکر کرو ماہیان طوفان کش کو عیاران لشکر اسلام نے قتل کرڈالا دریاے سبز رنگ کا راستہ کھل گیا اور بہارستان جادو ستم دشت بہار افزا بھی ہاتھ سے صاحبقران زمان یعنے بدیع الملک کے قتل ہوا رونق دشت بہار افزا جاتی رہی اب کوئی روکنے والا اہل اِسلام کا نہ رہا جو اُنکو اس جانب کے آنے سے روکے اب وہ بلا خوف وخطر چلے آئین گے ہاے ماہیان طوفان کش ہم سب کو تباہ کرگئین یہ کہکر اُس مچھلی نے ایک نعرہ مارا کہ جسکے بعد ایک حباب اُسکے مُنہ سے نکلا اور وہ لوٹا اُسکی چھتین اڑین اور وہ چھتین اسپر اور جو اُنکے گرد تھین پڑین ساتھ ہی سب کے تنون سے شعلے پیدا ہوے اور جلکر خاک ہوگئین وہ پانی بھی خشک ہوگیا سب زمین صاف ہوگئی یہ لوگ حیران تھے کہ یہ کیا واقعہ ہوگیا ہوا یہ مچھلی کیا خبر دے کر چلی گئی سمندر جادو کو تو اسقدر حیرت ہوئی کہ سکتہ کی نوبت ہوگئی ابھی یہ لوگ اِسی حیرت مین تھے کہ ناگاہ پھر زمین برابر تخت کے شق ہوئی اُسکے اندر سے بہت سے لعل نکلے اُنھون نے بھی خبر دی کہ جسکے سبب سے تمام دربار ہل گیا سب نے دیکھا کہ ایک لعل بہت بڑا تھا وہ سب کے آگے تھا اُسنے بھی سمندر جادو کی طرف مُنہ کرکے وہی کلام کیے جو اُس مچھلی نے کیے تھے بعد اِس تقریر کے ایک شعلہ اُسکے مُنہ سے نکلا کہ اُس شعلے نے اُسکو اور تمام لعلون کو جلاکر خاک سیاہ کردیا بعد اُسکے اِس دور سے ہوا کا جھونکا آیا کہ وہ خاک تمام اُڑگئی جب یہ واقعہ ہوچکا تو سب کے سب حیران تھے کہ یہ واقعہ تو اُس سے بھی تعجب خیز ہے یہ لوگ یہی خیال کر رہے تھے کہ وہ آندھی جو دریاے سبز رنگ کی جانب سے اُٹھی تھی وہ آکر تمام شہر سمندریہ پر محیط ہوگئی تمام زمانہ

وتاریکسا ہوگیا ہوا بشدت چلنے لگی اہل دربار کا یہ حال ہوا کہ اب کسی کو نہین دکھائی دیتا ہی ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجھتا ہی تھوڑے عرصہ کے بعد وہ تاریکی کم ہوئی ابتو سنگباری وبرفباری ہونے لگی رعد کی صدا اور برق کی چمک کی شدت ہوئی تھوڑے عرصہ مین وہ تلاطم برطرف ہوگیا اب جو روشنی ہوئی تو سب نے دیکھا کہ ہزارون زاغ وزغن صحن مین بیٹھے ہوے ہین اور منقارون سے خاک اڑا رہے ہین ایک زاغ بہت بڑا ہی وہ سب کے مقدم کھڑا ہی اُسنے سمندر جادو سے کہا کہ ملکہ ماہیان قتل ہوگئین ہین عیار صاحبقران خضران بن عمرو نے یعنے خواجہ ثالث نے اُنکو مکر کرکے قتل کیا ہم اُنکی قید سے چھوٹے آپ کو خبر دینے آئے ہین یہ کہکر وہ زاغ چیخ مارکر رویا اور اُسکی منقار سے مثل موسیقار کے شعلے نکلے اور وہ زاغ مع اپنے ہمراہیون کے جل گیا اُسکے جلنے کے بعد سب نے دیکھا کہ کچھ شیر اور پلنگ اور ریچھ خوک دیوار ایوان پھاند کر صحن مین آئے اُن سب مین ایک شیر بزنگ سیاہ تھا اور سب مین بڑا تھا اُسنے بھی خبر قتل ماہیان دی اُس شیر کے تمام جسم اور مُنہ سے شعلے آگ کے نکل رہے تھے جب خبر دے چکا تو اُسکے مُنہ سے دھوان نکلا وہ دھوان جس جانور کے لگا اُسکے جسم سے دھوان نکلنے لگا یہانتک کہ وہ سب کے سب تمام ہوگئے اور دھوان ہوکر اُڑ گئے بعد اُن سب کے اُڑ جانے کے پھر آندھی سیاہ اُٹھی اُس مرتبہ سے زیادہ تاریکی ہوگئی اُس سے زیادہ زور سے گرم ہوا چلی اُسوقت سے زیادہ برفباری وسنگباری ہوئی ایکی مرتبہ کچھ مار دعقرب بھی زمین پر گرے جب وہ طوفان کم ہوا تو سب نے دیکھا کہ کچھ لوگ حبشین کچھ مرد ہین اور کچھ عورتین کالی کالی صورتین بڑے بڑے دانت موٹے موٹے ہونٹ لمبے لمبے بال مرد میلے میلے کرتے پہنے ہوے گریبان چاک سرون پر خاک خرقہ ان باندھے ہوے مُنہ سے شعلے نکلتے ہوے کالے کوڑا سے گلے مین پڑے ہوے سینہ کے ٹپکے پیشانی پر دیے ہوے عورتین کالے کالے لنگے پہنے ہوے گھٹنون تک چادرین نیلی سرون پر ڈالے چھاتیان مثل بادنجان بریان کے لٹکتی ہوئین مُنہ سے نیلا نیلا پانی بہتا ہوا کہ ناگہا ہدہدی دکو لاسو راخ کانون مین پڑا ہوا اور نسیم کا جھونکا ناکون مین اُسکے بھی مُنہ سے شعلے نکلتے ہوے صحن مین سب کی سب آکر کھڑی ہوئین اور ہاے ماہیان واے ماہیان کہکر رونے لگین اِسقدر غل ہوا کہ سوا اے ہاے ماہیان اور واے ماہیان کے اور کچھ سُنائی نہ دیتا تھا تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ ایک برق گری کہ وہ سب کے سب جل گئے اِنکے جلنے کے عرصہ کے بعد ایک ایسی صدا اے ہولناک آئی کہ تمام اہل دربار بیہوش ہوہوکر گر پڑے سوا اے سمندر جادو کے اپنے اپنے دنگلون اور کرسیون سے گر پڑے مگر گلنار جادو یہ واقعہ دیکھکر اُسی وقت جس طرح کہ آیا تھا اُسی طور سے اپنے مقام پر چلا گیا اب دربار مین سوا اے سمندر جادو کے کوئی ایسا نہ تھا کہ جو بیہوش ہوکر نہ گر پڑا ہو مگر سمندر جادو اپنے تخت پر عالم سکوت مین بیٹھا ہوا ہی آنکھون سے آنسو جاری ہین حیران ہوکر کبھی صحن کی طرف دیکھتا ہی کبھی اہل دربار کے جانب یونہی دیکھ رہا تھا کہ ناگاہ دھمادھم کی صدا آنے لگی اب جو صحن کی طرف دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ سیکڑون لاشین آسمان پر سے زمین پر صحن مین گر رہی ہین یہ اُنمین کی صدا ہی بڑی دیر تک لاشین گرا کین تو

عرصہ کے بعد لاشون کا گرنا موقوف ہوگیا ہی وہ آندھی اور وہ زلزلہ اور گرج اور چمک اور تاریکی
وطوفان وہوا وصدائے ہولناک اِن لاشون کے گرنے کے بعد برطرف ہوگئی اب کوئی
بات نہین ہی ذرہ غباری نہ سنگباری ہی دطلاطم ہوا اِدھر اکیبار جیسے کوئی سمندر کو سوتے سے جگا
ہی ہوش آیا آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا اب جو دیکھا تو تمام اہل دربار کو کرسیون پر سے بیہوش
گرا ہوا پایا یہ تو پہلے ہی دیکھ چکا تھا کہ لاشین گر رہی ہین تخت پر سے اُٹھا یہ خیال کرکے کہ چلون
دیکھون کہ یہ لاشین کسکی ہین اب جو صحن مین آیا تو عجب سامان آنکھون سے دیکھا کہ تمام صحن لاشون
سے بھرا ہوا ہی مگر سب لاشین عورتون کی ہین اور برہنہ ہین کسی کے تن پر ایک تار بھی از قسم
پارچہ نہین ہی تمام اعضا دکھائی دیتے ہین بعض اُن مین سن رسیدہ ہین بعض جوان ہین مگر سب عریان
کچھ ایسی ایسی کالی کالی صورتین تھین کہ جنکے دیکھنے سے خوف معلوم ہوتا ہی اور کچھ صورتین اُنمین
حسینان جہان کی تھین نہایت حسین وخوبصورت اور مہ جبین سن اُنکے ابھی تھوڑے ہین کوئی
پندرہ برس کی ہی کسکی شادی نہین ہوئی ہی یہ جو دیکھا اور اُنکی طرف جو نگاہ پڑی گو کہ غم مین مبتلا
تھا مگر طبیعت بیچین ہوگئی دل مین کہنے لگا کہ اگر یہ سب کی سب زندہ ہوتین اور یون ہی عریان
پڑی ہوتین تو مین ضرور اپنا مطلب دل اِنسے حاصل کرتا ایک کو بھی نہ چھوڑتا مگر کیا کرون مجبور
ہون یہ خیال کرکے اُنکی جانب سے منھ پھیرا لیا مگر جدھر نظر کرتا ہی وہی سمان نظر آتا ہی کیا کرے
کوئی اہل دربار سے بھی ہوشیار نہین ہی کہ کسی کو بھیجکر کسی خواص وغیرہ کو بلالے اور اُس سے اِن
سب لاشون پر کچھ ڈلوالے تاکہ اُنکی عریانی تو برطرف ہو یہی خیال دل مین کر رہا تھا اِسی کی اِسکو
فکر تھی کہ یکایک اِسکی نگاہ لاش پر ماہیان طوفان کش کے جا پڑی کہ وہ بھی مثل اُنمین لاشون
کے پڑی ہوئی تھی یہ دیکھنا تھا کہ اِسکو تاب نہ رہی بیقرار ہوکر چیخ مارکر رونے لگا اور گریبان
چاک کرڈالا سر پر خاک ڈالنے لگا ہائے ماہیان کہتا ہوا اُسکی لاش کے قریب آیا اب
اِسکو کچھ خیال نہ رہا کہ یہ سب لاشین برہنہ ہین دوسرے عورتین ہین اُسکے حواس کب بجا تھے
آنکھون سے پیہم آنسو رواں تھے آتے ہی لاش پر گر پڑا اور لاش کو گلے سے لگا کر رونے
لگا تاج سر سے اُتار کر پھینکدیا کہ اب تاج کیا کرنا ہی آج نہ اُترا کل اُتر جائیگا اب ضرور اہل اسلام
یہان آکر اِس شہر کو تباہ وتاراج کرینگے اب کون اُنکو روکے گا دریاے سبز رنگ تو شیدا
ماہیان کے مرنے سے کر ٹوٹ گئی یہ خیال کرکے تاج پھینکدیا اور رونے لگا لاش سے
لپٹا ہوا رو رہا ہی یہ بھی خیال نہین کرتا ہی کہ یہ لاش برہنہ ہی تیری نظر اُسکے اوپر پڑیگی تو کیا ہوگا اُسکی
تو حالت لاش دیکھکر خراب ہوگئی ہی وہان بیقرار ہوکر رو رہا ہی اُدھر اہل دربار کو ہوش
آیا سب کے سب اُٹھے اپنے کو گرا ہوا کرسیون سے زمین پر پایا ایک ایک کو دیکھکر حیران
ہوا اُٹھے یہ خیال ہوا کہ سمندر جادو کی حالت دیکھین کہ اُنپر کیا گذری وہ بھی بیہوش ہوگئے
اب جو دیکھا تو بادشاہ کو تخت پر نہ پایا سب حیران ہوے کہ بادشاہ کہان چلے گئے کوئی ابھی
صحن کی جانب نہین دیکھتا ہی جو سمندر جادو کو دیکھے آپس مین کہنے لگے کہ معلوم یہ ہوتا ہی
کہ جب بادشاہ نے ہمکو بیہوش پایا تو اُٹھکر محل مین تشریف لیگئے ہمکو اُنسے کیسی شرمندگی
ہوگی کیونکہ وہ اپنے دل مین یون کہین گے کہ یہ لوگ کیسے بزدل تھے کہ اُنسے ایسی صدا
کی برداشت نہ ہوسکی بیہوش ہوکر گر پڑے اور ایسے بیہوش ہوے کہ جنکو یہ خبر نہ رہی کہ تم

گرے اور کہنے لگے کہ ہمارے خیال مین نہین آتا کہ ہمتو اُس صدا کو سنکے بیہوش ہو گئے اور بادشاہ کیون نہ بیہوش ہوے اِسکا کیا سبب اُسکے جواب مین ایک بولا کہ بادشاہ بھی بیہوش ہوے ہونگے ہمکو نہین معلوم کیونکہ ایک کو دوسرے کی خبر کب تھی اُنکو ہمسے پہلے ہوش آگیا وہ محل مین چلے گئے مگر یہ معلوم ہوا کہ یہ صدا کیسی تھی اور یہ جو امر آج واقع ہوے یہ کیا تھا اِن باتون سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ ماہیان طوفان کش کو بھی عیارون نے قتل کیا اب ضرور اہل اِسلام اِدھر کو لشکر کشی کرینگے اور سمندر یہ پر آئین گے یہان بھی مقابلہ ہوگا دیکھیے اِسکا انجام کیا ہو یہ لوگ بڑے صاحب اقبال ہین جہان جاتے ہین بغیر اُس ملک کو لیے ہوے باز نہین آتے ہین یہ لوگ تو آپس مین یہ کہ رہے تھے کہ اس عرصہ مین ماہیان کے بھی ملازمون کو ہوش آیا اُنھون نے جو یہ گفتگو سُنی تو وہ بھی قریب اُن لوگون کے آئے اور کہنے لگے کہ کیا سمندر جادو محل مین تشریف لیگئے ہین اور گلنار جادو کہان ہین وہ ہمارے ساتھ چلین تاکہ ہم جاکر خبر دریافت کرین کہ وہان کیا گذری کیونکہ چند واقعہ اِسوقت ایسے گذرے ہین کہ جس سے ہم لوگون کے دل پریشان ہین اہل دربار نے اُنسے کہا کہ کیا تمکو نہین معلوم کہ بادشاہ محل مین تشریف لیگئے ہین یا نہین اور نہ گلنار کی ہمکو خبر ہی ہم خود اپنے ہوش مین نہ تھے ہمکو اُنکی کیا خبر ارے میان تم کسکی خبر کو جاؤگے ماہیان تو ماری گئین یہ اُنھین کے تو مرنے کی علامت ہی ملازمان ماہیان نے کہا کہ یون تو نہ کہیے خداوندا ایسا نہ کرین یہ لوگ ابھی تک ایسے بدحواس ہین کہ اِنکو محل کی خبر نہین کہ وہان کیا گذری اور کیا ہو رہا ہی تھوڑی دیر کے بعد جب سب کے حواس درست ہوے تو ایک کے کان مین رونے کی صدا آئی اُسنے آنکھ اُٹھاکر اُس آواز کے جانب دیکھا کیونکہ اُسکو یہ معلوم ہوا تھا کہ کوئی شخص صحن مین رو رہا ہی اِسی سبب سے اُسنے اُس طرف کو دیکھا تھا اُسنے جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ صحن مین کچھ لاشین پڑی ہین درمیان مین اُن لاشون کے ایک لاش سے کوئی لپٹا ہوا رو رہا ہی یہ جو دیکھا تو اُسنے اوروں سے کہا کہ دیکھو تو یہ کیا واقعہ ہی یہ لاشین کسکی ہین اور یہ کون رو رہا ہی یہ تو دوسرا واقعہ تعجب خیز ہی خداوند خیر کرین جبتک ہم لوگ بیہوش ہوے تھے جبتک یہ لاشین نہ تھین اِس عرصہ مین کہان سے آگئین خیر آؤ دیکھین کہ یہ لاشین کسکی ہین اور یہ رونیوالا کون ہی تاکہ اِسکی خبر اپنے بادشاہ کو کرین یہ کہکر وہ سردار اُٹھ کھڑا ہوا اُسکے اُٹھنے سے اور لوگ بھی اُٹھے اور یہ کہتے ہوے آگے بڑھے اب جو اور سب نے دیکھا تو وہ بھی اُٹھے اور دالان سے صحن مین آئے اُنھون نے پھر لاشون کو برہنہ پایا سب نے اپنے مُنھ پھیر لیے اور کہنے لگے کہ یہ کیا امر ہی کہ عورتون کی لاشین اور برہنہ پڑی ہین کیا بیہودہ وہ لوگ اُنکے وارث تھے کہ جو یون لاشین لائے ہین کوئی جاکر کسی عورت کو لائے کہ وہ ان لاشون پر کچھ اُڑھا دے تاکہ ہم اُس شخص سے دریافت کرین کہ یہ لاشین کسکی ہین یہ لوگ ابھی ابھی کہ رہے تھے کہ اُنھین سے ایک نے کہا کہ تم لوگ کدھر ہو جو شخص کہ رو رہا ہی یہ ہمارے بادشاہ سمندر جادو ہین تم لوگ کسقدر بیخبر ہو یہ جو اُس شخص نے کہا تو اتو سب نے اُسطرف کو دیکھا تو پہچانا اور یہ دیکھا کہ واقعی بادشاہ ہین اُدھر ملازمان ماہیان نے اپنی ملکہ کی خواصون کو پہچانا روکر اُن لوگون سے کہنے لگے کہ آپ لوگ سچ کہتے ہین کہ تم کسکی خبر کو جاؤگے تمھاری

ملکہ کی تو قتل کی خبر آئی ہی ہمکو یقین نہوتا تھا مگر اب ہمکو بالکل یقین ہو گیا کہ واقعی ملکہ قتل ہو گئین یہ لاشین اُنکی خواصون کی ہین اُنکی بھی لاش انھین لاشون مین ہو گی معلوم یہ ہوتا ہی کہ جس لاش سے سمندر جادو لپٹے ہوے رو رہے ہین وہی لاش ماہیان کی ہی اور معلوم ہوتی ہی چلو دیکھین یہ خیال نہ کرو کہ یہ لاشین برہنہ ہین اسوقت مین اِسکا خیال کرنا کہ جب کوئی اِنکو پوشیدہ کرے تو جائین کچھ ضرور نہین ہی ہماری تو جان پر بنی ہوئی ہی یہ کہکر ملازم اسطرف کو روانہ ہوے جب قریب اُسکے پہونچے تو دیکھا کہ واقعی سمندر جادو ایک لاش سے لپٹے ہوے رو رہے ہین گریبان چاک سر پہ خاک ہی اور برہنہ سر ہین تاج بھی نہین ہی آنکھون سے دریاے خون جاری ہی از حد بیقراری ہی یہ دیکھکر وہ سب کے سب رونے لگے اور اپنی جانین کھونے لگے اِدھر تو ملازم ماہیان رو رہے تھے اُدھر ملازمان سمندر جادو اپنی جان دینے لگے اتوا یک کہرام مچگیا ہر ایک سر پیٹنے لگا حال تباہ کرنے لگا یہ حال تھا کہ کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی تھی بسبب گریہ وزاری کے بڑی دیر تک یہی حالت رہی اور شدت رقت رہی اتو یہ بھی کسی کو خیال نہ تھا کہ یہ لاشین عورتون کی ہین اور برہنہ ہین بڑے عرصہ کے بعد جوش رقت کم ہوا اُدھر سمندر جادو کو بھی خیال آیا کہ یہ کیا حال ہی مرد ہوکر یون روتا ہی ارے یہ کوئی تیری عزیز تھی ایک نوکر تھی مرگئی مرگئی اُٹھ اپنے حواس درست کر انکے جلانے کی فکر کر بہت بڑی سانحہ قتل ہوئی ہی خیر اس رونے سے وہ زندہ نہو جائیگی انجام کی فکر کر کیونکہ دشمن کے آنے کی راہ کھل گئی ہی کہین ایسا نہو کہ وہ لشکر کشی کر کے چلا آوے یہ خیال کر کے اُٹھا مگر اب جو لاش برہنہ پر نگاہ پڑی تو وہ خیال جاتا رہا پھر رونے لگا جو سردار کہ قریب اُسکے پہونچ گئے تھے اُنھون نے اسکو روکا کیونکہ ایکی مرتبہ اسقدر اُسنے اپنے کو تباہ کیا تھا کہ غش آگیا وہ اپنے کو ہلاک سے ڈالتا تھا جب اُسکو غش آگیا تو لوگ اُسکو اُٹھا کر دالان مین لائے تخت پر لٹایا گلاب وغیرہ چھڑکا ہوش آیا مگر وہی حالت ہی کم نہین ہوتی ہی بسی کلام زبان پر ہین کہ اے ماہیان طوفان کش تم ہماری کمر توڑ گئین سحران نے مر کر ایک بار تو توڑا تمنے مر کر دوسرا بار دو کمر توڑ ڈالی ہمکو جیتے جی مار گئین ہاے مین کیا کرون یہ غم تو ہمکو ہلاک کریگا اُدھر اُسکے ملازم حال اپنا تباہ کر رہے ہین یہان بادشاہ کو سردارون نے سمجھانا شروع کیا کہ آپ کیون اِسقدر اپنی حالت تباہ کرتے ہین آپ کے رونے سے وہ زندہ نہو جائینگی مرنے والی مرگئی اِس سے کیا حاصل اب اِنکی فکر فرمائیے جب بہت اُن سب نے سمجھایا تو بادشاہ کو ہوش آیا گریہ کو ضبط کیا اپنے حواس درست کیے حکم کیا کہ جا فکر کر و لاشین اُٹھانے کی تاکہ اِن سب کے آخری کام سے فرصت کرلین یہ غم تو ہمیشہ رہے گا فوراً اُن لوگون نے سامان لاش اُٹھانے کا کیا جو کچھ کہ اُنکے یہان سامان ہوتا ہی وہ سب مہیا کیا سب لاشین اُٹھا کر لیچلے سمندر جادو و سرداران سمندر جادو و ماہیان طوفان کش کے ملازم سب روتے جاتے تھے جو کوئی سنتا تھا کہ ماہیان طوفان کش قتل ہو گئی دریاے سبز رنگ مٹگیا وہ اپنی حالت تباہ کرتا تھا یہ لوگ لاش کو لے کر گھاٹ پر گئے وہان سب لاشون کو بجا کر جلایا پھر نہا کر سب نے اپنی حالت تباہ کی جب سب کاموں سے فرصت ہو گئی تو سب واپس آئے ملازمون نے ماہیان کے سمندر جادو سے کہا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگ آپکی خدمت مین حاضر رہین اب وہان

پر ہم لوگ کس شخص کے پاس جائین جسکا سہارا تھا وہ بی بی تو بیکنٹھ کو تشریف لے گئین اب
ہم لوگ کسکے ہوکر زندگی بسر کرین سمندر جادو نے کہا کہ تم لوگ پریشان نہوین تمکو مثل تمہارے
ملکہ کے رکھونگا کہ تمہارے دل سے اُنکا غم جاتا رہے یہ کہکر حکم دیا کہ تمام شہرمین
منادی کرادو کہ کل شہر سیاہ پوش ہو تین دن تک کوئی شخص اپنے گھرمین کسی قسم کی کوئی خوشی
نہ کرے اور ہمارے واسطے بھی پوشاک سیاہ لاؤ ساتھ ہی اِس حکم کے اسیوقت
پوشاک سیاہ حاضر کی گئی سمندر جادو نے لباس سیاہ پہنا سب اہل دربار کو بھی حکم پوشاک
سیاہ پہننے کا دیا گیا اور کہا کہ تین دن تک مین دربار نہ کرونگا تمام شہر بوجب میرے حکم کے
کاربند ہو یہ غم مجکو بہت بڑا ہی یہ صدمہ عظیم ہی یہ حکم دے کر سمندر جادو داخل محل ہوا ابھی
صحن مین تھا کہ ایک باز برنگ سیاہ آکر اسکے سامنے ایک دیوار پر بیٹھ گیا یہ اُسکو دیکھکر
اپنے دل مین کہنے لگا کہ آجتک ہمنے سیاہ باز نہین دیکھا ہی آج جو واقعہ پیش آیا وہ عجیب اور
تعجب خیز نظر آیا یہ خیال کرتا ہوا آگے کو روانہ ہوا ابھی دو قدم آگے چلا تھا کہ اُس باز نے باواز
انسانی کہا کہ اے سمندر جادو آگاہ ہو کہ ماہیان تو قتل ہوئی اُسکو جلا بھی آیا افسوس اُسکے حال
پر کہ جو دشت بہار افزا مین قتل ہوا اُسکی لاش کو زاغ وزغن نے کھایا وہ تو تیرا بہت بڑا
دوست تھا تو نے اُسکی خبر نہ لی کوئی کیا دوستی کا بھروسا کرے تجکو خبر بھی ہوئی اُسپر بھی تو نے
اُسکی خبر نہ لی خبردار آگاہ ہو کہ زمانہ تمہارے ادبار کا آیا شہر سمندر یہ پر اہل اسلام کا قبضہ ہوگا طلسم
ایوان نہ طاق کی بھی عمر تمام ہوگئی وہ بھی قبضہ مین اہل اسلام کے آجائیگا کہین تصویر پرستون کا
نام ونشان نہ باقی رہے گا یہ ساری نحس قدمی آلہ نہ اندام جادو کی ہی جسکو کہ ایوان جادو
نے اپنے طلسم مین پناہ دی ہی دو وہ اسکو پناہ دیتا نہ اہل اسلام اِدھر کو آتے یہ لوگ بڑے
صاحب اقبال ہین اُنسے کوئی مقابلہ کرسکتا ہی دیکھو تو کہ سحران و ماہیان کو کیونکر قتل کیا یہ
کہکر وہ باز خوب رویا اور اُڑکر جانے کا قصد کیا کہ ایک برق چمک کر اُسپر گری وہ جلکر خاک
ہوگیا سمندر جادو کو اور زیادہ صدمہ ہوا مغموم ہوکر بارہ دری کے جانب چلا تھا کہ باز سبز
رنگ جو کہ مہینہ بھر کے بعد دریائے سبز رنگ سے نکلتا تھا اور میلہ جمع ہوتا تھا وہ باز
اہل میلہ کو بسبب مذہب تصویر پرستی کے ترغیب دیتا تھا بعد اُسکے اُڑکر اہل میلہ پر اپنے پرون
سے پانی چھڑکتا تھا جسکے سبب سے سب اہل میلہ بیہوش ہوجاتے تھے جب ہوش آتا تھا
تو دوسری تصویرین اپنے گلون مین پاتے تھے یہ اِسی سمندر جادو کا تھا جب دریا
مٹ گیا اور وہ باز وہان سے اُسکے پاس آیا اور اُسکے بازو پر بیٹھ گیا اور وہی کلام کیے جو
کہ باز سیاہ نے کیے تھے صرف اِسقدر اور کہا کہ اب تجکو کیا حکم ہوتا ہی مین کہان جاؤن
سمندر جادو نے جو اُس باز کو دیکھا اور یہ کلام سنا تو کہا کہ ای باز سبز رنگ مین کیا بتاؤن
کہ تو کہان رہ خیر اجو تو جاکر اُس گنبد مین اپنا آشیانہ بنا جو کہ دریائے سبز رنگ کے اندر
تھا اُسمین قبر سامری ہی جو کوئی اُدھر سے آئے اُسکو منع کرنا اِدھر آنے نہ دینا وہ گنبد
برسون سے بندہی اُسپر طلسم تھا یہ سنکے وہ باز سبز رنگ پر واکر گیا چونکہ یہ باز اور گنبد دونون
سحر ہین سمندر جادو کے اُنکا اختیار اُسنے ماہیان کو نہین دیا تھا جیساکہ دریائے سبز رنگ
کا دیا تھا کہ اُسکے مرنے سے مٹ گیا اگر یہ بھی اُسکے اختیار مین ہوتے تو یہ بھی سحر تمام ہوتا

چونکہ ابھی سمندر جادو حیات ہی اِس سبب سے یہ دونون سحر باقی ہین زمانہ قتل سمندر جادو
ہین اسکا بھی حال معلوم ہوگا کہ اس گنبد سے کیا ظاہر ہوا اور اُس باز نے کیا کام کیا جب وہ
باز چلا گیا تو سمندر جادو بارہ دری مین آیا منھ پیٹ کر پڑ رہا نہ کچھ کھایا نہ پیا رنج و غم سے باز نہ را
ماہیان طوفان کش کے اِسکو تو جتلاے رنج رکھا جاتا ہی اُدھر تمام شہر مین منادی نے
ندا کردی کہ تمام شہر سیاہ پوش ہو تین دن تک کوئی اپنے گھر مین خوشی نہ کرے اور غم کرے
ماہیان کا کیونکہ بادشاہ کا حکم ہی بادشاہ خود سیاہ پوش ہوا ہی ماہیان کو عیاران لشکر اسلام
نے قتل کیا ہی یہ خبر جو شہر مین پھیلی تو تمام شہر سیاہ پوش ہو گیا شادی ہونا موقوف ہو گئی اتنے
کوئی ایسا نہ تھا جو سیاہ پوش نہو کیا غریب کیا امیر کیا جوان کیا پیر جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھو وہ کالے
کپڑے پہنے ہوے ہی ہر جگہ یہی چرچے ہو رہے ہین کہ بہت بڑی ساحرہ قتل ہوئی کہ جسکا
کوئی ہمسر نہ تھا اُدھر اِس مہینہ مین تین صدمے بہت بڑے بادشاہ کو ہوے پہلا صدمہ
آفتاب جادو کا اُس سے نجات پائی نہ تھی کہ دوسرا صدمہ اُس سے بڑھکر لگا کہ
سحران سیہ پوش کا اُٹھا کر جسکے سبب سے نصف دور رہگیا تھا وہ خود فرماتے تھے کہ میرا
ایک بازو ٹوٹ گیا ابھی اُسکو کوئی ایسا عرصہ نہوا تھا شاید کوئی تین دن گذرے ہونگے پوری فراغت
بھی نہونے پائی تھی کہ اِس رنج کا سامنا ہوا اب یقین ہی کہ بادشاہ کی زندگی نہواسے کہ خود ہلاک
کرین یہ خیال کرنے کی جگہ ہی کہ انھون نے تمام شہر کو سیاہ پوش ہونے کا حکم دیا ہی اور آپ بھی
سیاہ پوش ہوے ہین ایک نے کہا کہ مین نے خود اُنکی زبانی سنا ہی کہ وہ فرماتے تھے کہ اے
ماہیان تم میرا دوسرا بازو اور کمر توڑ گئین اب مین کیا کرون اہل شہر باہم چرچے کرتے
ہین اب یہان سمندر جادو کو تو رنج و غم مین ماہیان طوفان کش کے رکھا جاتا ہی آیندہ
اسکا احوال بیان کیا جائیگا اب

پچھ حال دختر آفتاب جادو مین قلم فرسائی کیجاتی ہی کہ یہ واسطے گرفتاری
اور تلاش عیاران لشکر اسلام کے گئی ہی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ دختر آفتاب جادو نے جب خبر قتل اپنے باپ کی سُنی تھی تو بعد ایک
دن کے سحر سے دریافت کرکے برلے تلاش عیاران لشکر اسلام روانہ ہوئی ہی ابھی تک
اُسکا حال نہین تحریر ہوا تھا اب تحریر ہوتا ہی کیونکہ یہ ساحرہ نہایت زبردست ہی یہ بھی شاگرد
اور تعلیم یافتہ اپنے باپ کی ہی آفتاب جادو نے خود اِسکو سحر تعلیم کیے تھے دوسرے یہ
ابھی کم سن بھی ہی اور حسین تو ایسی ہی کہ اِسکا مثل و نظیر نہین ہی کوئی دوسرا شہر سمندریہ مین سوائے
سمندر جادو کی دختر کے جواب دینے والا نہین ہی حالانکہ زنان شہر سمندریہ کل حسین ہین وہ
جہان حسن پرستان ہی مگر اِسکا جواب دینے والا کوئی نہین ہی خدا نے اِسکو وہ حسن و جمال دیا تھا
کہ دیکھ فلک کی آنکھ کے روبرو دیکھ اصل و حقیقت نہ تھی اُسکا حسن زاہد فریب عابد کش تھا
اگر فرشتہ آسمان کے اُسکی صورت دیکھ پائین تو مثل ہاروت و ماروت کے اُسکی چاہ
مین تمام دنیا کے کنوئین جھانکتے پھرین اور اُسکے دام گیسو مین اسیر ہوکر تمام عمر رہا ہون جب
فرشتون کا یہ حال ہو کہ جنکے نفس نہین ہی تو بشر کا کیا حال ہوگا جو کہ نفس امارہ رکھتا ہی اور شیطان

ہمہ وقت اُسپر مسلط ہی و دکیونکر نہ اُسکی محبت مین تمام جہان کی خاک چھانین اور عاشق بنین اور گوے سبقت کیونکر نہ لیجائین یہ جمال اور حسن اُسکا دیکھکر سب اُسکا دم بھرتے ہین اور اُسپر مرتے ہین وہ اُسکی جنبی بھوین وہ نرگسی آنکھین وہ سبو تان ناک وہ چاندسی پیشانی وہ گل سے عارض وہ غنچہ سا دہن پتلے پتلے ہونٹھ موتی کے مانند دامت صراحی دار گردن وہ چوڑا سینہ اُسپر جوبن کا اُبھار جو کہ عاشق کے دل کو پائمال کر ڈالے اگر پا جائے تو عمر بھر ہاتھ نہ اٹھائے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دریاے حسن کے دو حباب ہین وہ بلور ایسے بازو سڈول نور کے سانچے مین ڈھلے ہوے وہ بھری ہوئی کلائیان وہ صاف صاف شکم وہ اُسپر ناف یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا دریاے نور مین گرداب پڑا ہی اب آگے اسکے جاے ادب ہی بہت موشگافی اچھی نہین ہو قلم کی بھی طبیعت ہاتھ سے جاتی رہتی ہی مین اس بات پر تمام کرتا ہون کہ گویا آئینہ مین بال آگیا ہی یا بموجب مصرعہ دو انگشت از بید قدرت شدہ خم ۔ وہ صندل سے زانو کہ جسکو دیکھکے عشاق بیتاب ہون وہ یمین ساق اُسکے سراپا کی کیا تعریف کیجاے اور کیا بیان ہوسکے قلم کو اُسکے حسن کی تعریف کرنے مین غش آتا ہی دوات ہر مرتبہ بسبب اُسکے حسن سے حیرت زدہ ہوکر روانی سے اُسکی سیاہی تھم جاتی ہی کیا اُسکا حسن ہی کہ اگر کوئی خواب مین دیکھ لے تو ہزار جان و دل سے اُسپر فریفتہ ہو جائے اُسپر وہ دھانی پوشاک گویا کہ اراستہ دُلھن ہی اُسپر وہ چھاتیون کا اُبھار غضب ڈھاتا تھا بس وہ بت رعنا بصد ناز و ادا اپنی ماں سے رخصت ہوکر گو لاکھ لاکھ ماں منع کرتی رہی مگر بسبب جوش خون کے تخت سحر تیار کرکے براے تلاش عیاران لشکر اسلام روانہ ہوئی تخت اُڑاتی ہوئی ایک صحرا مین پہونچی چونکہ غصہ مین چلی تھی راہ بھول گئی اور کسی جانب نکل گئی اسی حالت مین دوپہر تک تمازت آفتاب مین راہ طی کی بسبب شدت دھوپ کے وہ پھول سا مکھڑا سرخ ہوگیا مثل گل پژمردہ کے کملا گیا رخسارون پر جو قطرے عرق کے پڑے تھے تو اُس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا گل سرخ پر قطرہ شبنم کے پڑے ہین شدت دھوپ سے یہ حالت ہوئی کہ ہانپنے لگی پیاس نے غلبہ کیا تمام جسم نازنین پسینے مین ڈوب گیا ایک تو شدت دھوپ کی دوسرے غم و غصہ تیسرے سحر کو دور دیتی ہوئی جب یہ نوبت ہوئی تو یہ خیال کیا کہ کسی جگہ تو دم لیلے پھر چلین گے یہ خیال کرکے صحرا مین اُتری اور ایک شجر سایہ دار کے نیچے تخت اُتارا جب زمین پر پہونچی تو اُس جنگل کو بہت پر بہار پایا جابجا اُسمین درخت میوے کے لگے ہوے تھے اور سبزہ اُگا ہوا تھا کچھ حوض بنے ہوے تھے گرداگرد ان حوضون کے نادے رکھے ہوے تھے اُسمین درخت پھولون کے لگے ہوے تھے اور وسط صحرا مین رکھے ہوے تھے اور زبان پر ایک چبوترہ سنگ مرمر کا بنا ہوا تھا اُس چبوترے پر ایک بہت بڑے درخت کا سایہ تھا یہ دیکھکر اپنے تخت پر سے اُتری اور ایک درخت کے نیچے آکر کچھ میوہ توڑا اور کھایا بعد اُسکے حوض سے پانی پیا جو اس درخت سے ہوا جو لگی پسینہ خشک ہوگیا طبیعت کو راحت ملی غنچہ دل شگفتہ ہوگیا اُسنے قدم آگے بڑھایا ایک بارہ دری نظر آئی یہ اس خیال سے طرف اُس بارہ دری کے چلی کہ چلکر دم بھر اس بارہ دری مین آرام کرون سہ پہر کو پھر اُسکی تلاش مین روانہ ہونگی بس یہ قریب اُسکے آئی اُسکو بھی سنگ مرمر کا پایا

پردے زربفتی اُسمین پڑے ہوے تھے مقیش کے پھندنے لگے ہوے تھے یہ پردہ اُٹھاکر اُسکے اندر گئی جاکر کیا دیکھتی ہی کہ بارہ دری مثل عروس شب اول کے سجی ہوئی ہی چھت پردے شیشہ آلات سے آراستہ ہی کنول اور جھاڑ وغیرہ لگے ہوے ہین ایک آئینہ قد آدم کہ جسکو دیکھکر عقل انسان گم ہو اور حیران آئینہ دار رجائے لگے ہوے ہین جابجا مرقع نادر کار سحر نگار آویزان ہین فرش مخمل کاشانی کا کیا ہوا ہی کرسیان ڈنگل بچھے ہوے ہین وسط بارہ دری مین ایک مسند زرنگار بعد آب وتاب بچھی ہوئی ہی اور ایک مسہری بھی بچھی ہوئی ہی اُسپر نگیرہ تمامی کا کھچا ہوا ہی اُس مسند کے کنارے کشتی شراب کی اور قاب کباب کی رکھی ہوئی ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا یہان کوئی بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا تھا ابھی کسی ضرورت سے کہین گیا ہی یہ شراب کی تو عادی بہت تھی اُسنے کچھ بھی خیال نہ کیا جراُت اُٹھاکے جام مین شراب اُنڈیلی اور قصد پینے کا کیا کہ آواز آئی اولڑکی کیا کرتی ہی اسقدر گستاخ ہوئی کہ ہمارے مالک کے جام مین شراب پیتی ہی تو تو بڑی چالاک معلوم ہوتی ہی ایک تو بغیر اجازت کے یہان چلی آئی سہنے خیال کیا کہ آنے دو سیر کرکے چلی جائیگی اُسپر یہ بیباکی کہ بغیر کسی کے دریافت کیے ہوے مثل اپنے گھر کے شراب پینے لگی دست خود نگہدار ورنہ طرابلی ہوگی یہ مقام کسی ایسے ویسے کا نہین ہی یہ بہت بڑے زبردست کا مکان ہی کہ جسکے نام سے بہت لوگ پریشان ہوتے ہین دوسرے یہ مقام متبرک ہی یہان کسی کو شراب خواری کی اجازت نہین ہی سوائے ہماری ملکہ کے آئندہ تمکو اختیار ہی یہ جو صدا اُسنے سُنی تو جام کو ہاتھ سے رکھدیا اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگی کہ یہ کون بول رہا ہی کسی کو جب نہ پایا تو دل مین کہا کہ یہ کیا واقعہ ہی نہ معلوم کون ایسا دشمن ہی جو شراب پینے سے منع کرتا ہی ہوگا بھی تو اپنا کام کر یہ خیال دل مین کرکے پھر ساغر اُٹھایا کہ شراب پیون کہ پھر وہی صدا آئی اُسنے زور آواز دی اور کہا کہ تو کون ہی جو نظر نہین آتا اور مجکو شراب پینے سے مانع ہوتا ہی اب جو دیکھا غور کرکے تو یہ نظر پڑا کہ وہ جو تصویرین اُس بارہ دری کے سقف مین اور در و دیوار پر لگی ہین اُسمین سے ایک تصویر منع کر رہی ہی یہ دیکھکر اُسنے خیال کیا کہ یہ مکان کسی ساحر کا ہی چونکہ یہان بھی کوئی اُسکا نگہبان نہین ہی اسی سبب سے اُسنے یہ تدبیر کی ہی کہ یہ سحر یہان قائم کیا کہ کوئی غیر شخص آکر کوئی چیز یہان سے سرقہ نہ کرے اور نہ لیجائے کوئی ساحر زبردست ہی خیر کوئی ہو تو بھی تو ساحرہ ہی اور کسکی شاگرد اور تعلیم یافتہ ہی کہ جسکا شہر سمندر یہ مین مثل و نظیر نہ تھا بعد ماہیان و سحران کے والد بزرگوار تجھے تیرا کوئی کیا بنا لیگا یہ خیال کرکے وہ جام لب سے لگا کر پی گئی ابھی اُس جام کو ہاتھ سے نہ رکھا تھا کہ یکایک ایک تڑاقہ ہوا ایک تصویر اُن تصویرون مین سے اُچھل کر زمین پر آئی اور یون کہنے لگی کہ او لڑکی تو اپنے دل مین سمجھی کیا ہی کہ ہم منع کرتے رہے تو نے نہ مانا ہماری ملکہ کے جام مین شراب پی اب تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگی یہ کہکر شعلہ منھ سے نکالا اور اُسپر پھینکا چونکہ وہ ساحرہ زبردست تھی گو کہ ابھی اُسکا سن کچھ نہ تھا مگر بڑی کامل تھی دوسرے شاگرد آفتاب جادو کی تھی شعلہ کو آتے دیکھکر کچھ پڑھکر دم کیا کہ وہ شعلہ اُسی مقام پر سرد ہوکر رہگیا بلکہ غزالان آہو چشم نے کہا کہ او تصویر تو کیا کہتی ہی اور بیہودہ باتین زبان پر لاتی ہی مین نے ایسی بہت سی تصویرین بناکر مٹا ڈالی ہین جا اپنے مقام پر رہ نہین تجکو

بھی خاک سیاہ کر ڈالونگی اُس تصویر نے نہایت غضبناک ہوکر کہا اور جواب دیا کہ او چھوکری
تو کیا بکتی ہی یہان کوئی تیرا سحر کام نہ دیگا جا خبر اِسی مین ہی کہ اپنی جان سلامت لیکر چلی جا یہ مقام
وہ ہی کہ جہان بڑے بڑے ساحر کام کرنے مین خوف کرتے ہین تیری کیا حقیقت ہی یکبکر
پھر اُس تصویر نے شعلہ چھوڑا کہ وہ شعلہ لپکتا ہوا طرف ملکہ غزالان آہو چشم کے چلا اِسنے اُسکو
بھی سرد کیا جب وہ بھی شعلہ سرد ہو گیا تب اِسکو غصہ آگیا بہت زور سے وہ تصویر چلائی کہ جسکی
صدا سے تمام بارہ دری ہل گئی اگر اسکے مقام پر کوئی اور ساحرہ ہوتی تو اُسکا کلیجہ پھٹ جاتا
یہ ایسی ہی زبردست تھی کہ کچھ ضرر نہوا جب تصویر نے یہ دیکھا کہ کسی طرح میرے حربے
سے ہلاک نہین ہوتی ہی تو اُسوقت مین عاجز ہوکر مسہری کی جانب مُنہ کرکے پکاری کہ او ملکہ
اُٹھو دیکھو تو یہ کون لڑکی آئی ہی کہ جسنے بغیر اجازت آپ کے آپ کے جام مین شراب پی لی
مین نے لاکھ لاکھ منع کیا مگر اُسنے نہ مانا اور نہ سماعت کی آخر کو مین نے عاجز ہوکر اُسکا مقابلہ
کیا مگر میرا کوئی حربہ کارگر نہوا اب آپ اُٹھیے اور اِسکو سزا دیجیے ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ سحرا
ایک ساحرہ کے قبضہ مین ہی وہ ہمہ وقت یہان رہتی ہی اُسنے یہ بارہ دری اور یہ صحرا
سب سحر سے درست کیا ہی اور اِس بارہ دری مین یہ سحر کیا ہی کہ جو کوئی اندر بارہ دری کے
آئے اور کوئی چیز چھوئے تو وہ جو تصویرین لگی ہوئی ہین وہ منع کرین اگر مان لے اور چلا
جائے تو خیر ورنہ وہ تصویر اُسکو گرفتار کرلیتی ہی وہی ہوا جب اُسنے دیکھا کہ میرا حربہ کارگر نہین
ہوتا ہی کیونکہ وہ بھی ساحرہ ہی تو اُسنے اُسکو پکارا کہ جسکے وہ سحر سے تیار ہوئی ہی تب اُسنے
پکارا تو غزالان آہو چشم نے سُنا کہ اُسنے کسی کو میری طرف دیکھکر پکارا ہی اِسنے خیال کیا
کہ دیکھون یہ کسکو پکارتی ہی اور مسہری پر کون ہی اِسنے یہ دیکھا کہ ایک ساحرہ مسہری پر بیٹھی ہوئی
ہی اور سو رہی ہی دوشالہ سیاہ اوڑھے ہی جیسے ہی اِسنے یہ صدا دی فوراً وہ اُٹھ کھڑی
ہوئی اور کہنے لگی کہ کون ہی کہنے مجکو پکارا ہی کون بارہ دری مین آیا ہی بغیر میری اجازت
کے کہنے میری بارہ دری مین قدم رکھا کون ایسا بے ادب ہی باوجودیکہ میری کنیزون نے
منع بھی کیا مگر نہ مانا کون اجل رسیدہ ہی میرے روبرو تو آئے مین اُسکو دیکھون یہ کہکر مثل بلائے
آسمانی کے مسہری پر سے اُٹھی اور اُسپر سے اُڑکے مسند کے قریب آئی اب جو اُسکی
صورت ملکہ غزالان آہو چشم نے دیکھی تو عجب ہیئت پائی بال سر کے نہایت قبیلہ چھوٹے
ہوے اور مُنہ پر بڑے ہوے اور بڑے بڑے دانت کالی صورت آنکھین دو طاس
خون رنگ پیشانی گردن کوتاہ بڑے بڑے ہاتھ دراز پیشانی پر تشقہ دیا ہوا ناک دہکان
دہنہ و آنکھین عجب ہیئت کی منہ سے شعلے نکلتے ہوے بڑے بڑے اصلی ہاتھون و گردن
سے لپٹے ہوے سیاہ عقرب ابروؤن پر بیٹھے ہوے آکر سامنے کھڑی ہوئی ایسی وہ غصہ
مین تھی کہ اُسکو کچھ نہ دکھائی دیا وہان آکر کہنے لگی کہ وہ کون ہی اور کہان ہی میرے روبرو تو آئے
ذرا مین بھی تو دیکھون یہ جو اُسنے کہا تو اُس تصویر نے کہا کہ یہ آپ کے روبرو استادہ ہی دیکھیے
اُسنے اب جو آنکھین پھاڑکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک لڑکی کم سن پندرہ سولہ برس کا سن جسکے حسن
کے روبرو آفتاب کی ضو ماند ہی سبز جوڑا پہنے ہوے کنارے مسند کے کھڑی ہوئی ہی اور
ہنس رہی ہی جب ہنستی تھی تو ایسی خوشبو آتی تھی کہ تمام بارہ دری مہک جاتی تھی ایک بھولی ادا سے

کی اُسکے شانے پر پڑی ہوئی ہی یہ دیکھکر وہ کہنے لگی کہ او چھوکری تو کون ہی اور کہان سے آئی
ہی تو یہ نہین جانتی ہی کہ مین یہان رہتی ہون یہ مقام تو میرے نام نامی سے پاسے نام ہی اور یہ سارا
میرے تحت و تصرف مین ہی یہان کوئی سوائے ساحر کے غیر ساحر نہین آسکتا ہی مگر ساحر
بھی وہ ساحر جو مثل میرے ہو اگر ایسا ویسا آئے تو فوراً جل جائے یا گرفتار ہو جائے یہ
صحرا تمام سحر بند ہی معلوم ہوتا ہی کہ تو بھی سحر جانتی ہی تجکو اپنے سحر پر بڑا غرور ہی باوصفیکہ میری کنیزین
تجکو منع کرتی رہین کہ ملکہ کے جام مین شراب نہ پی مگر تو نے ایک کی نہ سنی جب اُنھون نے
تجکو سزا دینی چاہی تو اُسوقت تو نے اُنکا مقابلہ کیا میرا بھی خوف نہ کیا ذرا مین بھی دیکھون کہ تو
کیسی ساحرہ ہی اور کس اُستاد نے تجکو تعلیم کیا ہی یہ سُنکر عزالان نے کہا کہ کیون اسقدر گرم
ہوتی ہو اپنی طرف دیکھو جانے دو کوئی مین نے گناہ نہین کیا ہی اگر مین نے آپ کے جام
مین شراب پی لی تو کیا نقصان واقع ہو گیا ہی مجھ سے آپ جو کچھ کہ قیمت شراب کی اور جام کی
ہو وہ فرمائین مین حاضر کرون کوئی بات ایسی مشکل کی نہین ہی بقول کسی شخص کہ لکڑی کے چور
کی گردن نہین ماری جاتی ہی آپ کیون اسقدر برہم ہوتی ہین مین بھی کوئی بدتمیز نہین ہون
عالی خاندان ہون ایسے ایسے جام اور شراب کی صراحیان میرے ملازم تقسیم کر دیتے ہین
میرے نزدیک کیا اصل ہی دو معلوم کیا سبب تھا جو مین نے پی بھی لی اگر مین ایسا جانتی تو کبھی
نہ پیتی اگرچہ ہلاک بھی ہو جاتی عجب کم ظرف آپ ہین یہ جو اسنے کہا تو اُسکو اور زیادہ غصہ آیا
کہ اسنے مجکو کم ظرف کہا اور مجکو نادار خیال کر کے قیمت دینے کو کہا یہ کل کی چھوکری یون
بڑھکر جائے برہم ہو کر کہنے لگی کہ او چھوکری تو خود کم ظرف ہو گی جو تو مجکو کہتی ہی دوسرے
تو مجکو کیا قیمت دیگی پہلے خود تو اپنے بے انتظام کر لے پھر اورون کو دینا اجو تو ایک ایک
کے گھر مین جا کر صرفہ کر کے شراب پیتی ہی تبلاؤ کیا دام دیگی اگر عالی خاندان ہوتی تو یون ناری
ماری دوپہر کی چیل کی طرح پھرتی کوئی خادم و خدمتگار ہمراہ نہوتا یون کیون اکیلی پھرتی دوسرے
کچھ ادب قاعدے سے آگاہ ہوتی بھلا تیرے کیا ملازم ایسے ایسے جام و صراحیان تقسیم
کرینگے تجکو تو خود نصیب نہین ہین ملازم تقسیم کرتے ہین خود تو تو خیرات مین پیتی پھرتی ہی بس
لے بس خیر اسی مین ہی کہ جدھر سے آئی ہو اُدھر کو چلی جاؤ مجکو تمھاری جوانی پر رحم آتا ہے
زیادہ زبان نہ ملاؤ ورنہ خرابی ہو گی مفت مین جان جائیگی اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا آیندہ تمکو اختیار ہی
مین نے سب کچھ سمجھا دیا ملکہ عزالان آہو چشم نے جواب دیا کہ آپ اپنی زبان اور تقریر کو
ملاحظہ فرمائیے اور میرے کہنے کو کہ مین کیونکر تقریر کرتی ہون اور آپ کیونکر بس اسی سے
میری شرافت و عالی خاندانی ثابت اور ظاہر ہی اور آپ کی بھی اور یہ جو آپ فرماتی ہین کہ تیرے
ملازم کیا تقسیم کرتے ہونگے تو تو خود خیرات مین پیتی ہی اور تو کیا قیمت دیگی تجکو نصیب کیا ہے
اسکا جواب مین آپکی خدمت مین عرض کرتی ہون کہ اگر آپ کو میری حالت کا امتحان کرنا منظر ہی تو
میرے غریب خانے پر تشریف لیچلیے مین آپکو دکھا دون اور اسقدر آپ کے ہمراہ کر دون کہ آپکی
تمام عمر کو کافی ہو اور تنہائی کو جو آپ نے میرے افلاس کی دلیل مین فرمایا تو اسکا سبب یہ ہی
کہ مین ایک کام کو نکلی ہون اسمین جاہ و حشم کی حاجت نہین ہی آپکو تو یہ لازم تھا کہ مجکو مہمان خیال
کر کے میری خاطر داری کرتین نہ کہ کلام سخت زبان پر جاری فرمائین آپ مجپر رحم نہ فرمائیے

جو آپ سے بنائے ہن سکے آسمین کوتاہی نہ فرمایئے مین موجود ہون بغیر سزا پائے یہان سے نہ جاؤنگی مین بھی تو دیکھون کہ آپ مجکو کیونکر سزا دیتی ہین اور کیا مین کسی سے پایہ کمی کا نہین رکھتی ہون مین خود آپ کا پاس کرتی ہون کہ کیا آپ کو جواب دون ہان اگر کوئی میرے ہم پلہ ہوتا اور ہم سر ہوتا تو مین اُسکو اِس تقریر کی سزا دیتی یہ جو سحر آپ نے بنا رکھے ہین میرے شہر کے لڑکے جو کہ پانچ پانچ چھ چھ برس کے ہین وہ کرسکتے ہین آپ نے میرا کیا بنا لیا بہت گرم مزاجی دکھائی مگر کچھ نہو سکا سرد ہوکر رہگئی جب آپ کا سحر میرا کچھ نہ کر سکا تو آپ میرا کیا کرلینگی آپ کے سحر کا حال معلوم ہوگیا کہ آپکو اسقدر کمال ہی یہ جو اُسنے تقریر کی وہ تکا تہ آگ ہوگئی کہنے لگی کہ تو بڑی چرب زبان ہی خیر تو بغیر سزا پائے یہان سے نہ جائیگی یہ کہکر ایک گولہ جھولی سے نکالکر اُسپر کچھ دم کرکے اُسکی جانب پھینکا اُسنے یہ بھی نہ خیال کیا کہ یہ کیا کرتی ہی خاموش کھڑی رہی جب وہ گولہ اُسکے قریب آیا تو اُسنے مسکراکر اور ہاتھ بڑھاکر اُسکو روک لیا وہ مثل گل سرخ کے ہوگیا اب کچھ اُسپر دم کرکے اور اُس گل کو اُسکی جانب اُچھال دیا کہ قریب اُسکے پہنچکر وہ تمام اُسکی ہر پنکھڑی سے شرارے مثل آتشبازی کے نکلے اور چارون طرف سے اُسکو گھیر لیا چونکہ یہ بھی ساحرہ زبردست تھی اِسنے اِسکو دفع کیا اور کہا کہ اب مجکو ثابت ہوا کہ تو کچھ جانتی ہی نہ کہ کامل ہی ہان کچھ دو چار اچھے کسی سے تجھ نے بنائے ہین مگر قاعدے سے تو کیا میرا مقابلہ کریگی ایک منٹ مین تیرا کام تمام ہی یہ کہکر دستک دی کہ وہ جو دیوار پر تصویر سوار کی بنی ہوئی تھی ایک مرتبہ دیوار سے الگ ہوئی اور اِسکے سامنے آئی اور عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی اُسنے کہا کہ یہ جو لڑکی سامنے کھڑی ہی اِسکو گرفتار کرلے وہ سوار یہ سُنکر کہ غزالان کی طرف چلا جسے ہی وہ سوار اُسکے قریب آیا اور کمند اُٹھاکر اُسپر ماری فوراً غزالان ہنس پڑی ایک برق چمکی کہ وہ کمند جلکر رہگئی اور وہ سوار کاغذ کی تصویر ہوگیا یہ دیکھکر غزالان نے کہا کہ یہ کیا شعبدے آپ کرتی ہین کاغذ کے مردون سے لڑتی ہین ایسی زردیان بہت سی مین نے روئی ہین یہ کھیل میری نظر سے کئے ہین آپ کوئی سحر عمدہ کیجیے کہ جسمین طبیعت لگے اور کچھ کمال سے کھلے آپ تو بجا سزا دیتی ہین ہان کوئی سحر فرمایئے کہ جس سے مین سزا کو پہونچون یہ کہنا تھا کہ اُسکو غصہ آگیا کہنے لگی خیر معلوم ہوگا ہے یہ میرا حربہ روک لے تو مین جانون یہ کہکر اشارہ کیا کہ ایک برق چمک کر اُسپر گری کہ جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ وہ جلکر خاک ہوگئی ہوگی مگر غزالان کا ہونا تھا کہ اُسنے جون ہی اُس برق کو آتے ہوئے دیکھا سپر سحر کو چہرے کی اور سر کی پناہ کیا اور کچھ پڑھکر دم کیا تو وہ برق سرد ہوکر رہگئی اُسکے کہ یہ برق بھی سرد ہوا تھا کہ آسمین سے ترانے کی صدا آئی اور ایک لعل پیدا ہوا اُسنے غزالان کے سر پر آکر ضرب دی کہ جسکی صدا سے وہ بیہوش ہوچلی تھی اُدھر سے اُسنے جو دیکھا کہ اِسنے برق کو تو روکا مگر میرے دوسرے سحر نے کام کیا کہ اُس برق سے لعل نے نکل کر اُسکے سر پر ضرب دی وہ بیہوش ہوکر گرنے کے قریب ہی فوراً تلوار لیکر بڑھی کہ سر کاٹ لون پھر خیال آیا کہ کوئی ایسی اِسنے خطا نہین کی ہی اور نہ کوئی خون کیا ہی کہ جسکے عوض مین اِسکو مین یہ سزا دون اور اِسکی جان لیلون صرف گرفتار کرلون بس یہ کمند بھر لیکر چلی اُدھر یکایک زمین شق ہوئی اور ایک بلی اُسمین سے پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین ایک پچکاری تھی اُسنے آتے کے ساتھ ہی وہ پچکاری اُسکے منہ پر ماری کہ چند قطرے اُسمین سے

اُسکے مُنہ پر پڑی کہ جسکے پڑنے سے اُسکو ہوش آیا اور اُس پتلے نے بھی کہا کہ ای ملکہ ہوشیار
ہو یہ کیا کرتی ہو یہ جو اُس پتلی نے کہا تو ملکہ غزالان نے اُسکے جواب مین کہا کہ مین ہوشیار
ہون تو جا بس پتلی اُسی شگاف مین چلی گئی یہان یہ غزالان آہو چشم اُسی طرح سے کھڑی رہی
دیکھا کہ وہ کمند سحر بے ہوسے چلی آتی ہی یہ دیکھکر کہا کہ آپ کیون زحمت کرتی ہین مین ہوشیار ہون
یہ کمند سحر بیکار ہی اُدھر اُس لعل کو پھر اُسنے اشارہ کیا کہ وہ چلا جبکہ اُسنے دیکھا کہ یہ ہوشیار ہوگئی
ہی پھر لعل کو بھیجا کہ جاکر صدا دے کر بیہوش کر دے بس جیسے ہی غزالان نے دیکھا کہ وہ لعل
آتا ہی بس اُسنے کچھ پڑھکر دم کیا کہ ایک پتلہ زمین سے پیدا ہوا اُسکے دونون شانون پر دو
سر تھے اور ایک چھوٹا سا دہان اُسکے کندھے پر تھا بس غزالان کے روبرو آکر کہنے لگا کہ کیا
حکم ہوتا ہی غزالان نے کہا کہ اس لعل کو پکڑ کر حلال کر ڈال یہ کہکر اور ایک چھوٹی سی کارد جیب
سے نکالکر اُسکو دی وہ یہ سنتے ہی اُڑا اور جا مار کر اُس لعل کو پکڑ لایا اور حلال کر کے اُسکو لے کر پاس
غزالان آہو چشم کے آیا غزالان نے کہا بس تیری خوراک ہی کھا لے اور جا بس فوراً وہ اُسکو
کھا کر جس طرف سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا اُس لعل کے حلال ہونے سے بہت شور و غل
مچا یا زمانہ تیرہ و تاریک ہو گیا آندھی چلنے لگی جب اُسنے دیکھا کہ جتنے جانور مین نے کیے وہ
سب اِس لڑکی نے روکے تو اُسوقت اپنے دل مین کہنے لگی کہ کیسی کامل کی تعلیم دی ہوئی
ہی یہ یون گرفتار رہوگی اور اِسکو اب نکل جانے دینا بالکل خلاف عقل ہی یہ جاکر اپنے لوگون مین
میری مذمت کریگی بلکہ یہ خیال ہی کہ یہ اب بغیر میرے گرفتار کیے ہوئے نہ جائیگی اِسکے ساتھ کر
کرنا چاہیے بس اُسنے یہ خیال کر کے ہنسکر کہا کہ واہ واہ کیا خوب میرے سحر کو رد کیا مجکو ثابت
ہو گیا کہ تم کاملہ ہو کسی اچھے اُستاد کی شاگرد ہو خوب یاد کیا ہی مین صرف امتحان کرتی تھی کہ دیکھون
کچھ تمکو آتا ہی یا نہین صرف نام کی ساحرہ ہو یا ایسے ویسے سحر آتے ہین مگر میرے قیاس کے
خلاف نکلا بھلا کہین ایسا بھی ہوا ہی کہ کوئی اپنے یہان آوے اور وہ اُسکے ساتھ عداوت سے
پیش آوے جب تنے میرے اُس سحر کو رد کیا کہ جو کہ مین نے برائے حفاظت مقرر کیا تھا اور
جب مجکو میرے سحر نے جگا یا تو مین نے خیال کیا کہ اِسکا امتحان ضرور ہی کہ یہ کچھ جانتی بھی ہین
یا نہین اگر کچھ نہین جانتی ہین تو اِنکو گمان ہوگا کہ پھر کسی ساحر کے سحر کو نہ روک سکی اِس سبب سے
مین نے وہ تقریر کر کے تمکو آمادہ کیا واقعی تم سحر خوب جانتی ہو اُسوقت مین مجھے یہ خیال تھا
کہ شاید کہین ترک کر بیٹھو لیکن اب سحر و ساحری مین تمہارا مثل نہین ہی مین نے جب سے تمہاری
صورت دیکھی ہی مجکو تمسے ایک محبت ہو گئی ہی لے آؤ اور شراب پیو یہ شراب کیا اصل رکھتی ہی
ایسی ایسی تمپر سے بہت سی نثار کر کے پھینکدون بھلا یہ بھی کوئی چیز ہی صرف بات کی بات ہی مین تمپر سے
اپنی جان نثار کرنے کو موجود ہون ایسے کلام چاپلوسی کے کیے کہ غزالان کو یقین ہو گیا کہ مجھسے
محبت کرتی ہی کہنے لگی کہ مین موجود ہون جیسے آپ نے کلام کیے ویسے مین نے بھی جواب
دیے اب آپ یہ فرمائیے ہین مین موجود ہون آئیے اب مین آپکے لیجاؤن یہ جو اُسنے کہا تو وہ دوڑکر
اُسکے گلے سے لپٹ گئی اور اُسکو لاکر مسند پر بٹھایا اور کہنے لگی کہ لو شراب پیو اور کباب کھاؤ ذرا
کچھ اپنے حالات سے آگاہ کرو کہ تم کہان کی رہنے والی ہو اور کیا نام تمہارا ہی اور اِدھر کیونکر آنیکا
اتفاق ہوا تمہارے ماں باپ نے کیونکر گوارا کیا کہ تم یون تن تنہا چلی جاؤ یہ سُنکے غزالان آہو چشم

نے کہا کہ پہلے آپ تو فرمائیے کہ آپ کا اسم مبارک کیا ہی اور اِس مقام کا کیا نام ہی اُسنے کہا کہ پہلے تم بتاؤ اور اپنا حال بیان کرو تو پھر مین بھی اپنا حال بیان کرونگی یہ سُنکر عزالان نے کہا کہ مین مکہ مین رہنے والی ہون شہر سمندریہ کی جو کہ متعلق ہی ایوان نہ طاق سے اور مین بیٹی ہون آفتاب جادو کی جو کہ سپہ سالار تھے سمندر جادو کے کہ جسکے سحر کا کوئی جواب دینے والا نہ تھا سمندر جادو اُنکو بہت عزیز رکھتا تھا اور اُنکو اپنا قوت دبازو جانتا تھا مین نے کسر اپنے باپ سے تعلیم پایا ہی مین اُس مقام کی رہنے والی ہون کہ جہان کے ساحرون کا پردہ دنیا پر مثل و نظیر نہین ہی سمندر جادو کسی زمانہ مین ایوان نہ طاق پر رہتے تھے پاس خداوند کے ایک عرصہ تک اُنکی خدمت مین رہے اب کچھ عتاب ہوا تو اُنکو حکم ہوا کہ تم یہان سے چلے جاؤ وہ یہان سے چلے آئے اُنھون نے یہ شہر سمندریہ اپنے نام سے آباد کیا اور ایسے ایسے عجائب و غرائب اسمین بنائے کہ کوئی نہین بنا سکتا ہی ایک دریاے سبز رنگ ایسا بنایا ہی کہ حسین کوئی ساحر نہین لا سکتا ہے اُسکا متلاطم ہونا مہیبان طوفان کشتی ملکہ سحران سیہ پوش کو کیا ہی کہ جسکے سحر کے روبرو سحر سامری و جمشید کی اصل نہین ہی مین اُس مقام کی رہنے والی ہون اور بہت کچھ توصیف بیان کی اُسنے کہا کہ تمھارا مذہب کیا ہی ملکہ عزالان آہو چشم نے کہا کہ ہم لوگ تصویر پرست ہین تصویر کی پرستش کرتے ہین ایک ماہ کے بعد ایوان نہ طاق سے ایک تصویر آتی ہی اور وہ تصویر جو ہم لوگون کے پاس ہوتی ہی وہ غائب ہوجاتی ہی ہم لوگون نے آجتک خداوند ایوان نہ طاق کی صورت بھی نہین دیکھی ہی اور نہ اُن لوگون نے جو کہ وہان رہتے ہین سوائے اکوان شاہ کے کہ وہ اُنکی خدمت مین جاتے ہین جو کچھ حکم ہوتا ہی اُسپر عمل کرتے ہین یہ سُنکر اُسنے کہا کہ جسکو تم خداوند کہتی ہو اور جسکی تصویر کی پرستش کرتی ہو وہ بھی مثل ہم لوگون کے ساحر تھے کیونکہ ایوان نہ طاق ایک طلسم ہی خداوند سامری و جمشید تھے کہ جسکا مذہب آجتک ہو جو وہی عزالان آہو چشم نے کہا کہ اچھا اس امر سے تو کچھ فائدہ نہین ہی اب آپ اپنی حالت بیان فرمائیے کوئی یہان تصدیق مذہب کی ضرورت نہین ہی جو جسکا مذہب قدیم سے ہی وہی اُسکا مذہب ہی یہ آپ نے سُنا ہوگا کہ موسیٰ بدین خود عیسیٰ بدین خود یہان کوئی مذہب کی گفتگو نہین ہوتی ہی یہ سُنکر اُسنے کہا کہ آگاہ ہو کہ اِس مقام کو دشت جمشید یہ کہتے ہین یہانسے شہر جمشیدیہ قریب ہی یہ دشت بھی اُسی کے متعلق ہی بدین سبب اِسکو بھی جمشیدیہ کہتے ہین یہان اِس شہر مین خداوند جمشید کی قبر ہی وہان آٹھوین دن میلا ہوتا ہی اور اُس قبر سے ایک ہاتھ پیدا ہوتا ہی جو جو قبر کی زیارت کو آتے ہین اُنکو تبرک ملتا ہی بعد اُسکے پھر وہ ہاتھ قبر مین چلا جاتا ہی بعد تھوڑی دیر کے پھر نکلتا ہی اُسمین ایک پرچہ کاغذ کا ہوتا ہی بادشاہ وقت کو وہ پرچہ ملتا ہی اُسمین آٹھ روز کے واقعات جو کہ گذرنے والے ہوتے ہین تحریر ہوتے ہین اُسمین سرمو فرق نہین ہوتا ہی یہان کا جو بادشاہ ہی وہ خاندان سے خداوند کے ہی سوائے اُس خاندان کے دوسرے خاندان کا کوئی یہان حکومت نہین کرسکتا ہی مین یہان حکم سے خداوند کے مقیم ہون آٹھوین دن شہر مین جاتی ہون تمام شہر اور دشت کا انتظام میرے حوالے ہی یہان کے جتنے باشندے ہین سب ساحر ہین ایک ایک اُنمین سامری وقت و جمشید عصر ہی خصوصاً بادشاہ

رفت کر جسکے سحر کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہی میرا نام منتظم جادو ہی میرے باپ کا نام
نظام جادو ہی وہ زمانہ خداوند جمشید مین مثل میرے منتظم کے انکو اُنکی سرکار کے کل اختیار
تھے حیات خداوند جمشید مین پیدا ہوئی تھی میری عمر قریب پندرہ سو برس کے ہوگی میرے
باپ کا کوئی لڑکا نہ تھا جب مین جوان ہوئی تو اُنھون نے مجکو سحر تعلیم کیا مثل اپنے مجکو کر دیا
تا حیات اُنکے مین سوائے تعلیم سحر کے اور کوئی کام نہ کرتی تھی جب اُنکا زمانہ انتقال کا آیا
اور وہ اذحد علیل ہوے تو اُنسے خداوند نے کہا کہ میرا ارادہ ہی کہ مین تمکو بہشت مین بھیجدون
کیونکہ تم بہت منتظم ہو تمسے ہم بہت خوش ہین و اِن کا بھی تم خوب انتظام کروگے اُنھون نے
خداوند سے عرض کیا کہ جو آپکی مرضی ہی آپ کے حکم کے خلاف نہین کر سکتا ہون اگر یہی آپکی
مرضی ہی تو مین باہر نہین ہون مگر اسقدر عذر ہی کہ کوئی شخص ایسا تجویز فرمایے کہ جو یہان کا بندوبست
کرے کیونکہ خداوند نے مجکو کوئی اولاد از قسم نوکر نہین عنایت کی ہی ایک لڑکی رکھتا ہون اگر
وہ کیا یہان کا انتظام کریگی اگر اُسی کو خداوند اسقدر اختیار دیجئے تو بڑی خرابی ہوگی اُسوقت
خداوند نے فرمایا کہ نہین مین اِسکا کل اختیار مثل تمھارے تمھاری لڑکی کو دونگا کیونکہ وہ مجکو
بڑی عاقلہ معلوم ہوتی ہی تم اُسکو میرے پاس لاؤ باہر نے دربار سے آکر مجھ سے ساری
کیفیت بیان کی مین یہ حال سنکر رونے لگی کہ میرے اُنکے جدائی کا سامان تھا مگر مین کیا کرتی
حکم خداوندیون ہی جاری ہوا تھا دوسرے دن والد مجکو لیکر خداوند کی خدمت مین گئے دربار
آراستہ تھا تمام سا حر دربار مین حاضر تھے قریب پندرہ ہزار افسرون کے اُس دربار مین موجود
تھے مین تسلیم کرکے روبرو خداوند کے استادہ ہوگئی والد اپنے مقام پر بیٹھ گئے خداوند مجکو
دیکھکر فرمانے لگے کہ اے لڑکی بیٹھ جا مین ایک کرسی پر بیٹھ گئی جو کرروبرو خداوند کے تھی جب
مین بیٹھ چکی تو اُسوقت خداوند نے میرے والد سے فرمایا کہ یہی لڑکی تمھاری ہی اُنھون نے
عرض کیا کہ جی ہان یہی بندی آپکی ہی خداوند نے فرمایا کہ تمنے اِسکو کچھ تعلیم بھی کیا ہی یہ کچھ تمھارا
فن بھی جانتی ہی تو اسکی عمر کیا ہی اور تمنے اِسکا نام کیا رکھا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ خداوندا اسکو
مین نے بہت کچھ تعلیم کیا ہی یہ مثل میرے ہی بلکہ کسیقدر مجھ سے زیادہ کمال رکھتی ہی ابھی یہ عمر مین
صرف سو برس کی ہی بچہا ہی اِسکا نام مین نے منظور جادو رکھا ہی خداوند نے چند سوال
مجھ سے کیے مین نے اُنکا جواب دیا بعد اُسکے اُنھون نے چند شعبدے کیے مین نے
اُنکو رد کیا یہ دیکھکر خداوند بہت خوش ہوے میرے باپ سے کہا کہ تم رنج نکرو یہ خوب
بندوبست کریگی تمنے اِسکو خوب تعلیم کیا ہی یہ فرماکر اُسیوقت مجکو میرے باپ کا عہدہ عنایت
فرمایا اور ارشاد کیا کہ وہ جو دشت جمشید یہ ہی اور تم اکثر اُسمین برائے سیر و شکار کے جاتی
تھین ہمنے اُسکا تمکو اختیار دیا تو اپنا مکان اُسی دشت مین بنا اور اُسی جگہ قیام کر میرے دربار
مین آٹھوین دن آیا کرنا باقی راستہ شہر جمشید یہ کا یون مسدود کرنا کہ بظاہر تو یہ ثابت ہو کہ راہ ہی
مگر جب کوئی غیر ساحر آئے وہ گرفتار ہو جاے اور ساحر کو گزند نہ پہونچے کیونکہ اگر ساحر
کے بھی واسطے یہی بندوبست ہوگا تو ہماری پرستش کرنے والے یہان کیونکر آئین گے
جب وہ آئے اور گرفتار ہوگئے تو پھر کبھی نہ آئین گے اور غیر ساحر کے لیے مین نے
اسواسطے کہا کہ میرے زمانہ مین ایک فرقہ پیدا ہوگا کہ وہ خداے نادیدہ کی بندگی کرتا ہوگا

اُس مذہب کا نام مذہب اِسلام ہوگا وہ اِسقدر ترقی کرینگے کہ دنیا اُنکے مذہب کو پسند کریگی ایک شخص حمزہ نامے پیدا ہوگا اُسکی پرورش نوشیروان جو کہ اُسوقت مین بادشاہ ہوگا وہ کریگا اور مدائن کا حاکم ہوگا ہفت اقلیم اُسکے زیر حکم ہوگی یہانتک کہ جب اُسکو معلوم ہوگا کہ یہ مسلمان ہی تو اُسکا وزیر بختک نامے اُسکو اُسکی جانب سے بہکائیگا یہانتک کہ وہ اُسکو طلب کریگا جو واقعات کہ صاحبقران پر گذرے وہ سب اُس لکاتہ نے بیان کیے کہ یہ خداوند نے بیان کیے یہانتک کہ صاحبقران کا نوشیروان سے مقابلہ کرنا اور نوشیروان کا شکست کھاکر بھاگنا شہر بہ شہر پھرنا صاحبقران کا اُسکے عقب مین جانا جو جو مصائب کہ نوشیروان اور امیر حمزہ صاحبقران پر گذرین گے وہ بھی کہے اُسنے کہا کہ خداوند نے فرمایا ہی کہ وہ بڑے بڑے ساحرون کو جو اُس زمانے مین ہونگے قتل کریگا ملک کاشغر حنظلیہ آباد کشمیر جاہ الماس وزبرجد نگاران ملکون مین تمام ساحر ہونگے اور میری بندگی کرنے والے ہونگے اُنکو قتل کریگا بہت سے اُسکا مذہب قبول کرینگے اور بہت سے وہ طلسم فتح کریگا اُسکی اولاد ایسی صاحب نصیب ہوگی کہ وہ بھی مثل اُسکے صاحبقرانی کریگی اور خود پردۂ قاف مین جاکر بڑے بڑے دیوؤن کو قتل کریگا یہانتک کہ ایک زمانہ کثیر تک وہ صاحبقرانی کریگا اُسکے بعد اُسکا لڑکا دوسرا صاحبقران ہوگا حمزہ کے زمانہ مین بہت سے مذہب ہونگے کوئی قوم لقاپرست ہوگی کوئی گوسالہ پرست کوئی آفتاب پرست اور کوئی ماہتاب پرست کوئی آب پرست کوئی ستارہ پرست حمزہ اُن سب مذہبون کو مٹادیگا جب وہ کمسن سال ہوگا تو اپنے لڑکے کو صاحبقران کرکے جو کہ اُسکی بندگی کی جگہ ہوگی کہ اُسکو اُسوقت مین کعبہ کہین گے وہان چلا جائیگا گو کہ وہ بھی بندہ میرا ہوگا مگر میری خدائی سے انحراف کرکے خدائے آسمان کی بندگی کریگا مین اُسکو اور اُسکی اولاد کو اِسقدر طاقت دونگا کہ کوئی اُنکا مقابلہ نہ کرسکے گا بعد جانے اُس حمزہ کے اُسکا لڑکا صاحبقرانی کریگا اُسکے زمانے مین بھی بہت سے ملک جو کہ اُس حمزہ کے وقت مین رہگئے تھے فتح ہونگے اور بہت سے مذہب مٹجائین گے اور بہت سے طلسم فتح ہونگے اُسپر بھی مثل اُسکے باپ کے ظلم ہونگے وہ بھی ساحرون کو قتل کریگا اُسکے وقت مین وہ لوگ خروج کرینگے جنکے باپ دادا کو اُسکے باپ دادا نے قتل یا گرفتار کرکے اپنے مذہب مین لیلیا ہی وہ اُنکے خون کا دعوی کرینگے اور آپ بھی مثل اُسکے خدائی کرینگے وہ بھی اِن سب کو قتل کریگا اور ایک عرصہ تک صاحبقرانی کریگا بعد اُسکے ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ وہ بھی خانہ کعبہ کو چلا جائیگا وہ اپنی طرف سے اپنے برادر زادے کو یعنے بدیع الملک نوجوان کو صاحبقران کریگا اور وہ صاحبقران ایوان نہ طاق ایک طلسم ہوگا وہان سے دو بھائی بادشاہ ہونگے ایک اُنمین سے خدائی کا دعوی کریگا دوسرا اُسکا نائب ہوگا اور اُسی طلسم مین آئینہ اندام جادو حاکم طلسم آئینہ صاحبقران ثانی سے شکست کھاکر بھاگے گا اور وہان جاکر پناہ لیگا اُسکے عقب مین وہ نہ طاق پر لشکرکشی کریگا اور وہان جائیگا وہان اُسکے جانے پر بڑی بڑی لڑائیان ہونگی اُسکو بڑے بڑے مقام ملینگے دریاے سبز رنگ شہر سمندر یہ پر بڑے بڑے ساحرون سے مقابلہ ہوگا جو کہ اُسوقت مین سامری وجمشید ہونگے مگر سب کے سب اُسکے ہاتھ سے

قتل ہونگے اور یہ سب مقام فتح ہونگے اسکا اُن سب مقامون پر قبضہ ہوگا اُسکے زمانے
مین بھی بہت سے مذہب ہونگے کوئی خود پرست ہوگا کوئی تصویر پرست کوئی آفتاب پرست
کوئی پتھر پرست کوئی ابلیس پرست اور اُسکا لڑکا اور اُسکے عزیزان سب مذہبون کو باطل کرینگے
دین اسلام کہ جسکو وہ دین اسلام جانتے ہین اور اپنے خیال مین مذہب حق تصور کرتے ہین
رواج دینگے بعد ان سب کے فتح کرنے کے وہ ادھر کو آئیگا اور قصد کریگا کہ اِس
ملک کو بھی فتح کرون تب یہ راستہ بند کرنا تمکو کام دیگا اُس زمانے کی خبر تمکو آٹھوین دن ملا کریگی
جو کچھ گذریگا وہ تمکو معلوم ہوگا اور ظاہر ہوتا رہیگا تم اُسکے اوپر عمل کرنا اور ان سب کامون کا
کرنے والا ایک شخص عمر و عیار نامے ہوگا دوسرا اُسکا بیٹا جو عمر و ثانی کے نام سے مشہور
ہوگا تیسرا عمر و ثانی کا لڑکا خسکران ہوگا جو کہ اِن سب ملکون اور ساحرون کو قتل و تباہ کریگا اور
بہت سے عیار جایا کرینگے اُنکا کوئی کچھ نہ کرسکے گا اِس بین علاوہ اسکے ایسی ایسی بہت سی باتین
بیان کین یہ راستہ یون بند کیا ہی یہانتک کہ خداوند نے انتقال کیا مین نے بموجب اُنکے حکم کے
ویسی ہی تدبیر کی کہ جب کوئی غیر ساحر آئے تو گرفتار ہو جائے اور ساحر آئے تو اُسکو کچھ آسیب
دیہوچے مین جب سے اِس صحرا مین رہتی ہون آٹھوین روز جبتک کہ خداوند زندہ رہے
اُسوقت تک تو مین اُنکی خدمت مین جایا کی اور اُنکو کوئی خبر نہ دی مین موافق دستور کے وہ وقت
بجالائی یہانتک کہ وہ بہشت کو تشریف لیگئے ہم لوگون کی نظرون سے پوشیدہ ہوگئے اُسوقت
سے یہ دستور ہوگیا کہ جو کوئی اُنکی اولاد سے ہوتا ہی وہ یہان کی حکومت کرتا ہی وقت تشریف
لیجانے کے یہ فرما گئے تھے کہ سوائے میری اولاد کے اور کوئی یہان کی حکومت نہ کرے
اور میرے جسم کو ایک مکان بناکر اُسمین دفن کر دینا اور وہان بہت کچھ انتظام رکھنا بہت سے
ملازم وغیرہ نوکر رکھنا آٹھوین دن میلاکرنا سب اہل شہر میری مرقد پر آیا کرین اُسمین سے ایک
ہاتھ نکلا کریگا وہ بہت کچھ تمکو تحفے بہشت کے دیا کریگا اور آٹھ روز کی تمکو تمام دنیا کی کیفیت
سے آگاہ کر دیا کریگا تم اُسپر عمل کرنا جب خداوند تشریف لیگئے تو ہم سب نے اُسی طور سے
کیا اُنکی اولاد مین حکومت رہی ہین اُسی طرح اِس دشت و شہر کی منتظم رہی آٹھوین دن میلا
ہونے لگا ہم سب کے سب جانے لگے جو کچھ کہ خداوند کا جی چاہتا تھا وہ ہمکو اور اہل شہر کو
عنایت کرتے تھے اور حاکم شہر کو وہ پرچہ جو کہ حالات دنیا سے آگاہی رکھتا تھا دیا جاتا تھا
ایک عرصہ تک تو کچھ حال اُس واقعہ کا نہ معلوم ہوا جو کہ خداوند نے روبرو اہل دربار کے
بیان فرمایا تھا اب ایک زمانہ بعید سے کوئی پرچہ ایسا نہین ہوتا ہی کہ جسمین وہ حال نہو جو کہ
خداوند نے فرمایا تھا وہ وہ امر ہوتا گیا اور ظہور مین آتا جاتا ہی جن سب کی خبر کہ خداوند دیتے گئے
ہین بذریعہ اخبار کے ہمیں اُسکی خبر معلوم ہوتی گئی یہانتک کہ اب وہی زمانہ ہی کہ وہی شاہزادہ
بدیع الملک صاحبقران ہین اور دریاے سبز رنگ پر اُنکا لشکر اُترا ہوا ہی اُنکے عیار
اِسپار آگئے ہین اُن عیارون نے آفتاب جادو جو کہ سپہ سالار سمندر جادو کا تھا قتل
کر ڈالا ہی سحران سیہ پوش سے کئی مقابلہ ہوے ہین ماہیان طوفان کش نے جناب
صاحبقران کا اسم اعظم بند کر دیا ہی صاحبقران کا جو کہ عیار ہی خضران بن عمر و اُسکا نام ہی
اور وہ بیٹا ہی عمر و ثانی کا اب وہ عیار لوگ اِس فکر مین ہین کہ ہم ماہیان اور سحران کو قتل

کرین اور آجکل لڑائی موقوف ہی اس ہفتہ کے پرچہ مین جو کہ خداوند کے پاس سے آیا تھا
یہ حال تحریر تھا جو کہ مین نے کہا ابکی جو آئیگا تو جو کچھ اس ہفتہ مین گذریگا اور گذرا ہوگا وہ تحریر ہوگا
اور جو کچھ اس ہفتہ مین گذریگا وہ بھی درج ہوگا یہ سنکر ملکہ غزالان نے کہا کہ ای منتظم جادو آگاہ ہو کہ
جسکی بابتہ آپ نے فرمایا کہ آفتاب جادو کو عیارون نے قتل کیا وہی والد بزرگوار تھے
اور مجھ سے بہت محبت رکھتے تھے افسوس کہ وہ قتل ہو گئے جب مین نے انکے مرنے کی
خبر سنی تو بہت غم کیا آخر کو مین نے سحر سے دریافت کیا کہ والد نے قضا سے انتقال کیا یا
کسی نے انکو قتل کیا کیونکہ مجھپر ظاہر کیا گیا تھا کہ تمھارے والد نے دریاے سبز رنگ
پر انتقال کیا مین نے جو یہ خیال کرکے سحر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ انکو عیارون نے
قتل کیا مجکو تاب نہ رہی مین کسی وقت براے تلاش اپنے باپ کے قاتلون کے روانہ
ہوئی اتفاق سے راہ بھول کر ادھر نکل آئی اب آپ یہ بیان فرمایئے کہ وہ میلا کب ہوگا
کہ دن باقی ہین مین بھی کچھ حال دریافت کرونگی یہ بتایئے کہ جو کوئی کچھ سوال کرے تو اسکا
جواب باصواب ملتا ہی یا نہین منتظم جادو نے کہا کہ کیون نہین ملتا ہی مین خود کہنے والی تھی کہ ایک
میلے کی سیر کرلو اور اس ہفتہ کا حال بھی دیکھ لو تو جانا اور اپنے باپ کے قاتلون کا نام و
نشان خداوند سے دریافت کر لینا اب اس میلے مین دو دن باقی ہین دو دن تک میرے
یہان مہمان رہو یہ گھر ہی تمھارا اور مجھ سے محبت بھی ہو گئی ہی غزالان نے کہا کہ اچھا
جو آپکی مرضی مین بعد دو دن کے جاونگی میرا کیا نقصان ہی بلکہ ایک امر کا فائدہ ہی کہ خداوند
سے انکا نشان معلوم ہو جائیگا پھر کوئی دقت نہوگی یہ تو اسکا منشا تھا کہ یہان رہے مین
مگر کر کے اسکو گرفتار کرلون کیونکہ ساحرہ زیر دست ہی اور ان لوگون کی تباہی ہوئی ہی کہ جنکے
سحر کا آجکل عدیل نہین ہی اگر ان لوگون کو معلوم ہو گیا کہ شہر جمشید یہ کے رہنے والے کچھ
سحر نہین جانتے ہین ایک یہان کی لڑکی نے جاکر انکو عاجز کر دیا اور وہ اسکا کچھ نہ کر سکے
تو یقین ہی کہ وہ لوگ ادھر کو لشکر کشی کرین اور اس ملک پر بھی قبضہ کرین یہ جاکر ضرور
یہان کی حالت بیان کریگی اس سے بہتر یہ ہوگا کہ اسکو گرفتار کرکے خداوند کے پاس لیجاؤ جیسا وہ حکم دین
اسپر عمل کرو اسی خیال سے اسنے اسکو روکا یہ وہان کے عجائب منکر خود بھی اسکی دید کی
طالب ہوئی جب منتظم جادو نے کہا اسنے منظور کیا اور اس ساحرہ نے حکم دیا کہ ہمارے
مہمان کے واسطے خاصہ تیار ہو کر آئے آواز آئی کہ بہت خوب مگر کوئی صدا دینے والا نظر
نہ آیا یہ حیران ہوئی مگر خاموش رہی خیال کیا کہ یہان جسقدر کارخانہ ہی سب سحر کا ہی اسنے جو کچھ
کارخانہ اپنا درست کیا ہی سب حیلہ ہاے سحر سے کام لیتی ہی وہ پوشیدہ رہتے ہین اچھی طرح
کی ہی یہ خیال کرکے کہنے لگی کہ ای ملکہ منتظم جادو آپ نے یہ نہ بیان کیا کہ جب آپ اپنے
والد کے ہمراہ دربار مین خداوند کے تشریف لیگئی تھین تو اس زمانے مین آپ کا سن سو
برس کا تھا آپ کے والد کی کیا عمر تھی اور انھون نے کس عمر مین انتقال کیا اور اسکے
کتنے دن کے بعد انکو خداوند جمشید نے بہشت کو روانہ کیا آپ کے کوئی اولاد بھی ہی
یا نہین اس کلمہ نے کہا کہ یہان مین بھول گئی اب سنو جیسا میرے والد بحکم خداوند بہشت کو

تشریف لے گئے تو اُنکی دو ہزار برس کی عمر تھی جس روز کہ مجکو دربار مین لیگئے تھے اُسکے دس
دن کے بعد دنیا سے بہشت کو تشریف لیگئے اُنکے چار سو برس کے بعد خداوند نے بھی
دنیا کو ترک کیا اور آسمان پر چلے گئے جب سے کئی بادشاہ یہان ہو چکے ہین یہ واقعہ ہے مین
والد کے بعد سب کامون کی نتظم ہوئی جیسا کہ مین نے بیان کیا کہ بموجب حکم خداوند اِس
دشت کو مین نے اپنا مسکن قرار دیا اور اِسکی حفاظت کی جیسا کہ مین نے قبل مین بیان کیا اب
مین چودہ برس سے یہان رہتی ہون آٹھوین دن شہر مین جاتی ہون جب خداوند موجود تھے
جب بھی یون ہی قاعدہ تھا وہی طریقہ اب بھی ہی اولاد کے بارے مین جو تمنے دریافت کیا تو مین نے
اپنی شادی نہین کی کسی زمانے مین میرے لوگ عاشق تھے اُنسے دل بہلاتی تھی اُسی زمانہ
مین ایک لڑکی اور ایک لڑکا پیدا ہوا تھا چنانچہ وہ لڑکی تو یہان کے بادشاہ کے پاس رہتی
ہی اور بہت بڑی ساحرہ ہی اور لڑکا شہر کا کوتوال ہی وہ بھی ساحر ہی صرف دو اولاد مین
اور کوئی نہین ہوئی اگر شادی کرتی تو اور اولاد ہوتین یہ سُنکر وہ خاموش ہو رہی تھوڑی
دیر نہ گذری تھی کہ یکایک کسی نے دسترخوان بچھا دیا مگر دسترخوان لانیوالا نہ معلوم ہوا
بچھانے والا اُسپر لاکے ہر قسم کا طعام کسی نے چُن دیا صراحی پانی کی اور گلاس بھی موجود
ہو گیا جب یہ سب سامان موجود ہو گیا اُسوقت اُسنے کہا کہ میرے اور میرے مہمان کے
ہاتھ دھلاؤ یہ کہنا تھا کہ آپ ہی آب تسلہ اور لوٹا آکر موجود ہو گیا اُسنے کہا کہ لو ہاتھ دھوؤ
ملکہ عزالان آہو چشم نے قصد کیا کہ لوٹا اٹھا کر ہاتھ دھوؤن کسی نے اُس سے کہا کہ تم
صرف ہاتھ بڑھا دو پانی تمھارے ہاتھ پر پڑ جائیگا یہ جو اُسنے کہا تو عزالان نے ہاتھ دراز
کیا ہاتھ پر پانی کسی نے ڈالا مگر پانی ڈالنے والا نظر نہ آیا جب ملکہ عزالان آہو چشم ہاتھ
دھو چکی تو اُسکے بعد اُسنے ہاتھ دھویا دونون نے ملکر کھانا کھانا شروع کیا جب پانی کی
ضرورت ہوئی تو اُسنے کہا کہ پانی پلا دو کسی نے پانی پلا دیا مگر وہی کہ پانی پلانے والا نظر نہ
آیا بعد فراغت آب و طعام دونون نے شراب پی چونکہ اسی کیفیت مین دوپہر سے سہر ہو گیا
تھا صدا آئی کہ اے ملکہ باہر تشریف لیجائیے سب سامان درست ہی یہ سُنکر مع ملکہ عزالان آہو چشم
کے بیرون بارہ دری آئی یہان آکر عزالان نے یہ دیکھا کہ اُس چبوترے پر سنگ مرمر کے
فرش بچھا ہوا ہی اور ایک سنگین دار مسند بچھی ہوئی ہی ہزارے چھوٹ رہے ہین طائرون
کے قفس درختون مین لٹکے ہوئے ہین پھول کھلے ہوئے ہین طائر بول رہے ہین بلبلین
چہچہہ زنی کر رہی ہین یہ آکر مع عزالان اُس مسند پر بیٹھی کشتی شراب کی کسی نے سامنے لاکر رکھدی
اُسنے شراب پی اور عزالان کو بھی پلائی تھوڑی دیر کے بعد صدا گانے کی آنے
لگی اُتنا دن اور دوپہر رات اِسی جلسہ مین گذرا سوا اُسکے اور عزالان کے کوئی
دوسرا نہ تھا یعنی از قسم مرد و عورت کے اُس مقام پر نہ تھا مگر سامان سب موجود تھا دوپہر رات
کو اُسنے کہا کہ اب مین جلسہ دیکھ چکی جاکر آرام کرتی ہون وہ سب سامان موقوف ہو گیا
صدائے نغمہ جاتی رہی کھانا تو کھا چکی تھی اُٹھ کے بارہ دری مین آئی یہان آکر دیکھا کہ اُسی
مسہری کے برابر ایک مسہری اور موجود ہی ایک مسہری پر وہ اور دوسری مسہری پر ملکہ
عزالان آہو چشم لیٹ رہین دونون خواب مین مشغول ہوئین یہ صبح کو اُٹھی عزالان کو سوتے

دیکھکر خوش ہوئی خیال کیا کہ اِسوقت سے عمدہ وقت اور کوئی نہین ہو یہ سو رہی ہی اِسکو گرفتار کرین فوراً
سحر کرکے اُسکو اور غافل کیا جب وہ خوب غافل ہوگئی تو اُسکی زبان مین سوزن دے کر قید سحر مین
اُسکو گرفتار کیا جب اُسکو اسیر کر چکی تو آواز دی کہ اِس قیدی کو لیجاؤ کل میلے مین حاضر کرنا جب مین خداوند
کے مزار پر جاؤنگی تو اُسنے دریافت کرونگی جیسا وہ حکم دینگے اُسپر عمل کرونگی یہ صدا اُسکا دینا تھا
کہ دو ہاتھ پیدا ہوے اُسکو مسہری پر سے اُٹھا لیگئے اور ایک مقام پر اُسکو قید کیا یہان بعد
تھوڑی دیر کے اُسکی جو آنکھ کھلی تو اپنے کو قید پایا بخلون کو یہ بھی معلوم ہوا کہ جمشید کا اُسکو حکم تھا
کہ اگر تمھاری سرحد مین کوئی ساحر یا ساحرہ آئے تو اُسکو قتل نہ کرنا اگرچہ تم اُسپر غالب بھی آؤ خواہ نہ آؤ
تو اُسکو کمر سے قید کر لینا اور اگر غالب نہ آؤ یا برابر رہو یا زیر ہو جاؤ تو اُس حالت مین بھی کمر کرنا اور
گرفتار کرکے میرے پاس لے آنا جیسا مین حکم دون ویسا کرنا اُس زمانے سے آجتک کوئی
واقعہ نہین ہوا سوا ے اِس واقعہ کے اِس ساحرہ کو جمشید کا حکم یاد آگیا تھا اور اُسکو اپنے
برابر بھی پایا بدین سبب اُسکو قید کر لیا یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا رات آئی اور وہ رات بھی بسر
ہوئی یہان سحر کو اُسنے تخت سحر تیار کیا اور اُسپر سوار ہو کے طرف شہر کے چلی وہان کا حال سنیے
کہ یہان تمام اہل شہر لباس نفیس نفیس پہنکر طرف میلے کے چلے جاتے تھے بادشاہ وہانکا
کہ جسکا نام قرطاس سبز پوش جادو تھا وہ بھی تخت پر سوار ہو کر سحر سے تخت کو اُڑاتا ہوا چلا
تمام لشکر عقب مین تھا شہر بہت آباد تھا ہر گلی کوچہ گلزار تھا سب اہل شہر ساتھ تھے کوئی فیل پر
سوار کوئی تخت سحر پر کوئی فاذر پر کوئی قرقرے پر کوئی اژدر پر کوئی اسد پر یہ سب کے سب میلے
مین چلے تھے یہان میلہ آراستہ ہوا دوکاندار آکر در رستہ دوکانین لگا کر بیٹھے حلوائی عطر ساز
تنبولی گلفروش صراف بزاز جوہری ساقین گلوری والے مالی کپڑے مین ہر ایک قسم کے
سودے والے موجود تھے خیمے پھولداریان استادہ تھین اُنمین نیم تختون کے چوکے بچھے
ہوے تھے کہین کسی خیمے مین کوئی طوائف بیٹھی ہوئی تھی پاندان کھلا ہوا تھا پان بنا رہی تھی عاشق تن
بیٹھے ہوے تھے کسی کے یہان گانا ہو رہا ہی کہین ستار بج رہا ہی کہین طنبورہ بج رہا ہی کہین
بادشاہ چنگ ہو رہا ہی کسی جگہ پچیسی ہو رہی ہی عاشق تن سہل رہے ہین نشہ باز چرس پر دم لگا رہے
ہین امیرون کے خیمون مین اُنکے خدمتگار کھڑے ہین اپنے مالک کا انتظار کر رہے ہین ایک
جانب کو بارگاہ شاہی استادہ ہی اُسکے پہلو مین سردارون اور افسرون کے خیمے ہین تھوڑا دن
چڑھا ہوگا کہ امیر لوگ آنے لگے کیسے کیسے ابر خوشرنگ اُٹھے کہین موتی برسے کہین چمک ہوئی
کوئی تخت پر کوئی فیل پر کوئی فاذر پر کوئی قرقرے پر سوار آکر اپنے خیمے کے قریب اُترے
اور داخل خیمہ ہو کر میلے کا تماشا دیکھنے لگے کہ منتظم جادو بھی پہونچی اُسکا خیمہ برابر بارگاہ
کے تھا یہ اپنے تخت سے اُتر کر اپنے خیمے مین گئی ایک کرسی زرین در خیمہ پر بچھی ہوئی تھی اُسپر
آکر بیٹھی میلے کو دیکھنے لگی کہ بادشاہ آیا وہ اپنی بارگاہ مین گیا ناظرین کو معلوم ہو کہ میلے کا حال اور بادشاہ
و دیگر سرداران و کیفیت گنبد جہان نما جمشید ہی اُسکی آراستگی و دیگر حالات جب یہان لشکر اسلام
آئیگا تو بیان ہوگا ابھی کوئی ضرورت نہین ہو اور اُسکے ظاہر کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی ہی کچھ مجملاً
یہان تحریر ہوتا ہی کہ جب بادشاہ آگیا اور میلہ آراستہ ہو گیا اُسوقت منادی نے ندا کی کہ جسکو
زیارت کرنا ہو یا کچھ دریافت کرنا ہو یا کچھ اعجاز دیکھنا ہو وہ آئے در گنبد کھلتا رہی یا کچھ کسی کو نظر دینا

ہو یا مراہ ہوتا ہو اور جسکو مال ملتا ہو جو کہ اس ہفتہ مین گذر گیا ہو اور جو ہفتہ آیندہ مین ہوگا وہ آکر سنے کہ خداوند
بیان کرینگے اور بچہ بادشاہ کو دینگے اُسمین جو کچھ تحریر ہو وہ اُسپر عمل کرینگے جب یہ منادی سنے
منادی تو اہل میلہ مین موافق دستور کے کھل پڑے اور ہر ایک جو کچھ نذر دینا تھا یا لو ماننا تھا یا کچھ سوال
کرنا تھا طرف گنبد کے روانہ ہوا وہ گنبد تمام سنگ مرمر کا تھا اور پہاڑ کے اوپر واقع تھا نہایت
خوشنما بنا ہوا تھا سو گز سے سو گز اور تھا باہر دالان گنبد دروازے پر لوگ بیٹھے ہوئے پوجا پاٹ
کر رہے تھے دو طرفہ ہار پھول والے شمع والے صوائی حلوہ شیرینی لیے ہوئے بیٹھے
تھے گھنٹے ناقوس بج رہے تھے صدا یا سامری یا جمشید کی آرہی تھی اُس گنبد پر ہوا ہر گھڑی
بھاری کی ہوتی تھی جب پہ سب لوگ دروازے پر گنبد کے پہونچے تو اُسکے ایک پہلو
مین بہت بڑا حوض کر گویا تالاب آب صاف سے لبریز تھا یہ تماشہ دیکھ کر متحیر ہو گیا کیا امیر کیا
غریب کیا بادشاہ کیا فقیر سب کے سب پہلے اُس حوض مین کچھ چڑھاوے بعد اُسکے نہا کر
داخل گنبد ہوتے جو مراد یا سوال یا نذر ہو بھر بجا لاتے جب اُس طرح نپٹتے سے وہ سب کے سب
لوگ داخل گنبد ہوئے بادشاہ سب کے آگے تھا منتظم جادو اُسکے برابر ایک پہلو مین
وزیر باقی اور افسر و سردار عقب مین اہل شہر تھے یہ گنبد اندر سے بہت وسیع ہی بہت سے
در رکھے ہین وسط مین اُسکے قبر جمشید ہی اور اُسکے اوپر تگیرہ کا چوبی استادہ ہی اُسکے ستون
نقرئی ہین جھالر موتیون کی لگی ہوئی ہی یہانتک کہ بادشاہ کا تخت قریب قبر جمشید کے آیا
اور وہ اُسپر سے اُتر کر قبر پر پہونچا موافق دستور کے باہر نکلا جو کچھ کہ نقد وغیرہ دینا تھا وہ دیا
بعد اُسکے وہ باہر آیا اندر قبر کے چلا گیا آواز آئی کہ کہو ان ہر منتظم جادو ہین اُس سے کچھ دریافت
کرنا ہی وہ اب بہت مغرور ہو گئی ہی اُسکو کچھ خبر نہین ہی کیونکہ ہم پر سب حال روشن ہی ہمکو یہ خبر ہین
معلوم ہین وہ ساحرہ کہان ہی جسکو تو نے گرفتار کیا ہی پرسون سے اُسکے یہان موجود ہی وہ
بہت بڑی ساحرہ ہی اندر شہر سمندریہ کی رہنے والی ہی اُس سے کہو کہ جلد اُسکو حاضر کرے مین
اُس سے کچھ پوچھونگا اور کل حال اُسکے بیان کرونگا اور جو کچھ کہ ساحرہ گذرا ہی وہ بھی بیان کرونگا
آجکل اُسکے شہر مین قیامت آئی ہوئی ہی تمام شہر سیاہ پوش ہی شہر سمندریہ کی تباہی ہونے والی
ہی یہ سنکر منتظم جادو کانپ گئی اور کہنے لگی کہ مین بھی موجود ہون اور وہ قیدی بھی حاضر ہوتی ہی مین خود
عرض کرنے والی تھی کہ اُس کنز نے اُس ساحرہ کو گرفتار کیا ہی مگر خداوند کو خود معلوم ہو گیا
ہمکو کوئی امر خداوند سے پوشیدہ نہ رہ سکتا ہی مین اُسکو حاضر کرتی ہون یہ کہکر کہا کہ اُس قیدی کو لاؤ
یہ کہنا تھا کہ سب نے دیکھا ایک عورت ہی ابھی بہت کم سن کوئی پندرہ سولہ برس کی ہوگی اور چہرہ
اُسکا مثل آفتاب کے روشن ہی لباس سبز پہنے ہوئے قید سحر مین گرفتار بکایک آگئی تمام لوگ جو
اُس گنبد مین تھے وہ سب کے سب اُسکی صورت کو دیکھکر حیران صورت تصویر ہو کر رہ گئے
کسی کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہا جو تھا وہ اُسی کو دیکھ رہا تھا کیونکہ ایسا حسن اُس ملک مین نہ تھا
اُسکا چہرہ اُس سبز پوشاک مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا دان سے کھیت سے خورشید طالع ہو رہا ہی
خصوصاً بادشاہ وہان کا قرطاس سبز پوش تو اُسپر فریفتہ ہو گیا سب کا تو یہ حال تھا مگر اُس ملکہ نے
نے اُسکا ہاتھ پکڑ کے آگے بڑھکر عرض کیا کہ یا خداوند یہ قیدی حاضر ہی اسکے باب کیا حکم ہوتا ہی
یہ تو یکہ سہی ہی اُسکا حال سنیے کہ جب اُسکی قید خانے مین آنکھ کھلی تھی تو اُسنے اپنے کو قید پایا

تھا خیال کیا تھا کہ مجکو اُس ساحرہ نے مکر سے گرفتار کیا تو عذاب مین مبتلا ہوئی دھوکا کھایا اگر تو اُسکے فقرے مین نہ آتی تو تو اُسپر سحر مین غالب ہوتی معلوم یہ ہوتا ہی کہ جب اُسنے دیکھا کہ مین غالب ہونگی تو اُسنے یہ تدبیر کی کہ مکر کرکے مجکو سونے مین گرفتار کرلیا خیر دیکھا جائیگا مگر افسوس اِس امر کا ہی کہ تو جس کام کو نکلی تھی وہ نہوا دوسرے تو نے جو اپنی مان کا کہنا نہ مانا اُسکی سزا یہ ملی کہ یون اسیر ہوئی بڑی خرابی کی بات یہ ہی کہ تو جس امر کے واسطے یہان ٹھہری کہ میلہ دیکھین گے اور خداوند جمشید سے کچھ حال دریافت کرینگے وہ بھی نہوا اب وہ کیون لیجانے لگی اگر مین یہان اِس خیال سے نہ قیام کرتی اور اپنے کام کو چلی جاتی تو کیون یہ امر درپیش آتا بڑی خرابی تو یہ ہی کہ مین کلام بھی تو نہین کرسکتی ہون کیونکہ زبان مین سوزن دی ہوئی ہی اپنے ایسے خیال کرکے خاموش ہوکر بیٹھ رہی کیا کرتی وہ دن گذرا اور رات آئی دو روٹیان اور ایک آبخورہ پانی کا خود بخود آیا اِسنے مارے غصہ کے نہ کھایا وہ رات گذری اُسی طرح دو روٹیان اور ایک آبخورہ آیا جب اِسکو زیادہ بھوک لگی تو اِسنے مجبور ہوکر کچھ کھالیا یہانتک کہ وہ دن آیا جو کہ اُسنے بیان کیا تھا کہ میلے کا دن ہی اِسنے خیال کیا کہ کیا کرون کیونکر میلہ دیکھون نہ جاسکتی ہون نہ کوئی آدمی ہی کہ اُسکی زبانی اُس سے کہلا بھیجون یہان تو کوئی نظر بھی نہین آتا ہی اگر کوئی ہوتا بھی تو کیونکر کہلا بھیجتی زبان مین تو سوزن ہی یہ خیال کر رہی تھی کہ اِسکو معلوم ہوا کہ کوئی مجکو اٹھائے لیے جاتا ہی یہ اور حیران ہوئی تھوڑی دیر کے بعد جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ مین ایک گنبد مین ہون نہ وہ قید خانہ ہی نہ وہ تاریکی ہی یہان ہزارون آدمی ہین اور گنبد خوب آراستہ ہی اور وہ ساحرہ ایک ساحر سبز پوش کے پہلو مین کھڑی ہی جو کہ ایک تاج سر پر رکھے ہی اور بہت سے آدمی ہین مگر سب تیری جانب دیکھ رہے ہین اِسنے خیال کیا کہ یہ کون مقام ہی یہ حیران دیکھ رہی تھی کلام تو کرنہین سکتی تھی کہ اُس ساحرہ نے وہی عرض کیا کہ قیدی حاضر ہی یہ جو اِسنے سنا تو دل مین کہا کہ یہ تو وہی مقام ہی کہ جہان میلہ ہوتا ہی اور سب اہل میلہ ہین یہ سبز پوش یہان کا بادشاہ ہی اِسی مقام پر قبر جمشید ہی خیر تو جس امر کی خواہش رکھتی تھی وہ پورا ہوگیا کہ تو یہان آگئی دیکھ اب کیا ہوتا ہی یہ تو اِس خیال مین تھی کہ اُس قبر سے ایک ہاتھ نکلا اُسمین ایک تھالی مین میوہ تھا اور صدا آئی کہ ہماری اِس بندی کو دو جسکو تم لوگ قیدی کہتے ہو اور بیکار اِسکو منتظم جادو نے قید کیا ہی ہم اپنی اِس بندی سے بہت خوش ہین یہ بندی ہماری بہت لائق ہی یہ سنکر منتظم جادو نے وہ تھالی لیلی اور بلکہ عزا لان آہو چشم کے روبرو لائی اور کہا کہ یہ تحفہ خداوند نے تمکو دیا ہی یہ میوۂ بہشت ہی اِسکو کھاؤ اور اِسکے کھانے سے تمھاری عمر دراز ہوگی حسن مین ترقی ہوگی اُسنے کچھ میوہ اُسمین سے لیکر کھا لیا گو کہ سوزن دی ہوئی تھی مگر جس طرح ممکن ہوا کھایا اور اشارہ کیا کہ میری زبان سے سوزن نکال لو تو مین کچھ خداوند سے عرض کرون منتظم نے یہ اشارہ اُسکا سمجھکر خیال کیا کہ یہ ایک ہی اور یہان ہزارون ساحر ہین دوسرے یہان قبر خداوند بھی ہی یہ کیا کرسکیگی بس اُسکی زبان سے سوزن نکال لی جب اُسکی زبان قابو مین آئی تو اُسنے چاہا کہ سحر کرکے اپنے جسم پر سے قید سحر دور کردون مگر ایک حرف سحر کا یاد نہ تھا یہ حیران ہوئی کہ یہ کیا سبب کہ مجکو سحر فراموش ہوگیا یہ امر کسی کو نہ معلوم تھا کہ جمشید نے اپنی زندگی مین یہ تدبیر کی تھی کہ اِس گنبد کو سحر بند کیا تھا کہ کسی ساحر کا سحر یہان کارگر نہو اور جبکہ وہ اِسکے اندر آئے تو اُسکو سحر یاد نہ رہے یہ امر یہان کے باشندون اور بادشاہ

کو بھی معلوم تھا کیونکر معلوم ہوتا کیونکہ کوئی ضرورت اُس مقام پر سحر کرنے کی تو ہوتی نہین جو سحر یاد کرتے جب اُنکو فراموش ہوتا تو یہ حال معلوم ہوتا کیونکہ وہ اُس مقام کو متبرک خیال کرتے تھے اِس سبب سے وہان سحر سے تین کام لیتے تھے کہ جب خداوند کے روبرو موجود ہین تو ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم اپنا سحر کرین ناظرین کو یہ معلوم ہو کہ یہ کیونکر ہوا کہ بذریعہ سحر کے غزالان آہو چشم داخل گنبد ہوئی کیونکہ منتظم جادو و کل کام بذریعہ سحر کے کرتی ہی نہ کوئی اُسکے پاس خادم ہی نہ خدمتگار ہی پتلہ ہاے سحر پوشیدہ اُسنے نہان کئے تھے وہی اُسکا کام کرتے ہین اور یہ اُسکی قید مین ہی پھر کیونکر اُسکو اُسکے سحر کے پتلے لاے اور اُسکے جسم پر اُسکی قید پھر قایم رہی اُسکا سبب یہ ہی کہ جو کوئی ساحر بیرون گنبد سحر کرتا ہی اور اُسی سحر کے ذریعہ سے اندر گنبد کے کوئی چیز منگاتا ہی یا کسی پر سحر کرکے اندر لاتے تو وہ سحر اُسکا برطرف نہوگا ہان جدید سحر نہ کرسکے گا مثل اِسکے کہ وہ کوئی چیز سحر سے بنکر لاتے اور وہ یہ چاہے کہ مین اُسکو اندر گنبد کے سحر سے مٹا دون تو اب اُسمین اِسقدر قدرت نہوگی کہ وہ اُسکو سحر سے مٹا دے اُسکو سحر یاد بھی نہوگا دوسرے یہ بھی قاعدہ ہے کہ پتلہ ہاے سحر ہر ساحر کے وہان جا سکتے ہین اُنپر کسی طرح کا ضرر نہین ہو سکتا ہی اِسی سبب سے منتظم کے پتلے اُسکو وہان پہونچا گئے اور قید سحر منتظم اُسپر قاطر رہی ہان اب اگر منتظم بھی قصد کرے کہ مین یہ قید سحر اُسپر سے دور کر دون تو ممکن نہین ہی کیونکہ اُسکو بھی سحر نہ یاد ہوگا جبتک کہ اجازت خود نہ سیکھے یہ امر ہی کہ جو اُس شہر کے رہنے والے ہین اُنکا تو سحر اِسقدر بھی کام دیتا ہی اور جو دوسرے شہر کے ہین اُنکو تو بالکل فراموش ہو جاتا ہی جیساکہ ایوان عتاق مین آئینہ انعام پر گذرا تھا جبکہ اُسکو برس دن سحر تعلیم کیا گیا ہی تو وہ سحر سے کام کرنے لگا ہی وہان کل طلسم مین یہی اثر ہی یہان صرف اِس گنبد مین یہ قاعدہ جاری ہی خیر آیندہ اِسکا حال جب اِسکا موقع آئیگا تحریر ہوگا آمدم بر سر مطلب جبکہ اُسنے قصد کیا کہ سحر کرکے قید سحر دور کر دین اور سحر فراموش تھا تو وہ حیران ہوئی اور دل مین کہنے لگی کہ یہ کیا سبب ہی کہ مجھ سے فراموش ہو گیا یہ حیران تھی کہ قبر سے قہقہہ کی صدا آئی اور آواز آئی کہ اے غزالان پریشان نہو یہ وہ مقام ہی کہ یہان بڑے بڑے ساحر اپنا سحر فراموش کر گئے ہین تو کیون حیران ہوتی ہی یہ مقام ہمارے رہنے کا ہی یہان کسکی طاقت ہی کہ سحر کرسکے تو اگر یہ چاہتی ہی کہ تیری قید دور ہو تو میری قبر کے پاس آ ابھی تیری قید دور ہو جائیگی یہان جتنے لوگ اوقت موجود ہین اُنکو کسی کو سحر یاد نہین ہی تیری کیا اصل ہی یہ صدا سنکر سب نے خیال کیا کسی کو بھی یاد نہ تھا اب سب کو معلوم ہوا کہ یہان سحر فراموش ہو جاتا ہی یہ حال دیکھکر بادشاہ نے عرض کیا کہ یا خداوند یہ ہمکو نہ معلوم تھا کہ یہان سحر فراموش ہو جاتا ہی اب معلوم ہوا صدا آئی کہ یہ امر کیونکر ہو سکتا ہی کہ جہان ہم ہون وہان ہمارے بندے سحر کرسکین یہ مقام متبرک ہی یہان سحر کا کیا کام ہی ہان باہر گنبد کے پھر تمکو سحر یاد آجائیگا یہ یہان کا اثر ہی بادشاہ یہ سنکر خاموش ہو گیا اُدھر ملکہ غزالان آہو چشم برابر قبر کے پہونچی ایک ہاتھ نکلا اُس ہاتھ مین حلوا تھا آواز دی کہ یہ حلوا کھالے تیری قید دور ہو جائیگی غزالان نے وہ حلوا بدقت لے کر کھایا فوراً تمام قید دور ہو گئی یہ واقعہ دیکھکر تمام لوگون مین یا خداوند کا اور خداوند جمشید

کامل ہوا سب سکے سب ایک مرتبہ سجدے کو جھک گئے غزالان بھی سجدے کو جھک گئی
سب نے جب سر سجدے سے اٹھایا تو آواز آئی کہ اے غزالان سن تو جسکی پرستش کرتی ہی
وہ بھی میرا بندہ ہی مگر بہت بڑا ساحر ہی اُسنے اپنے کو سحر سے پوشیدہ کیا ہی اُسکو کچھ حال دنیا
کا نہین معلوم ہی اگر خدا ہوتا تو کل حال گذشتہ و آئندہ جانتا اُسکو یہ بھی نہین معلوم ہی کہ اُسکے شہرون
اور طلسم پر کیا آفت آنی والی ہی اور کیا واقعے گذر گئے ہین بھلا تو ہی خیال کر کہ کہین بھی ایسا خدا
ہوتا ہی وہ میری خدائی سے منکر ہو گیا ہی سحر مین جو اُسکو کمال ہوا تو خدائی کا دعوی کیا مثل
اُن خداؤن کے کہ جنکی خدائی اہل اسلام نے مٹا دی مثل سگ و خوک کے اُنکو اہل اسلام
نے قتل کیا اُسی طور سے اِسکی بھی خدائی برباد ہو گی اسپر کیا منحصر ہی اور دو تین خدائیان برباد
ہونگی اُنمین کا ایک شخص ارژنگ بن زمرد ہی کہ جو اپنے کو خدا کا بیٹا اور خدا کا پوتا تصور
کرتا ہی اُسنے دعوی خدائی کا کیا دوسرے ایک مذہب جدید ہونے والا ہی کسی زمانہ مین
ہوا تھا مگر اُسکو رواج نہوا تھوڑے ہی عرصہ تک وہ دنیا پر رہا مگر اُسکو بھی اہل اسلام نے برباد
کیا وہ مذہب یہ ہی کہ ایک شہر ہی آفتاب نما وہان کے لوگ آفتاب کی پرستش کرتے ہین
مگر اب یہ ہونے والا ہی کہ وہان ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ یہ دعوی کریگا کہ مین آفتاب کا لڑکا ہون
مجکو خداوند نے اپنا نائب کیا ہی اُسکے اس بیان سے بہت سے لوگ اُسکا مذہب
اختیار کر لینگے اور وہ ملک گیری کریگا جب اُسنے مذہب کا شہرہ دنیا مین ہوگا تو ارژنگ
بن زمرد بھی اُس سے مقابلہ کریگا آخر کو وہ بھی اُسکا شریک ہو کر خدائے نادیدہ کے ماننے
والون کے ملکون پر لشکر کشی کریگا بہت سے ملک اُسکے قبضہ مین آئین گے آخر کو مسلمانون سے
وہ لوگ بھی شکست کھا کر فرار کر جینگے اُنکی خدائی کو مسلمان برباد کر دینگے جسقدر کہ خدائیان باقی ہین
سوائے میرے مذہب کے سب مذہب نابود ہو جینگے جب مسلمان یہان آئین گے تو
شکست پائین گے یہان اُنکے اقبال پر ادبار آئیگا کیونکہ وہ میرے بندے ہین مگر مجھ سے
انحراف کر گئے ہین ہین صرف اُنکو سزا دونگا ابھی تو مین یہ خیال کر رہا ہون کہ شاید میری طرف اُنکو
رغبت ہو دوسرے یہ کہ تمام خدائیان اُنکے ہاتھ سے برباد بھی کرانا منظور ہین اے غزالان
تو آگاہ ہو کہ مین خدا ہون یا ایوان جادو جسکو نہ اپنے حال کی خبر ہی نہ اورون کے حال کی
تمام ملک اُسکے تباہ ہو رہے ہین اِس ہفتہ مین جنکو تم لوگ بڑے ساحر کامل تصور کرتے
تھے وہ عیارون کے ہاتھ سے قتل ہوئے یعنے سحران سیہ پوش و ماہیان طوفان کش
دونون کو عیارون نے قتل کیا دونون کی لاشین پاس سمندر جادو کے پہونچین ہین اور شہر
سمندر یہ مین ایک تلاطم ہی دیکھ مین بہشت مین ہون مگر دنیا کے حال سے غافل نہین ہون
اور تیرا خدا دنیا پر ہی پھر اُسکو اِس حال کی خبر نہین پھر وہ کیسا خدا ہی یہ کہکر اُسنے کل واقعہ سحران
و ماہیان طوفان کش کے قتل کا بیان کیا یہ سنکر کہ غزالان آہو چشم کو حیرت ہوئی دل مین
کہا کہ یہ تو نیا واقعہ ہی کہ جو امر گذرا اور گذرنے والا ہی سب بیان کر دیا ضرور کوئی نہ کوئی بھید
اسمین ہو اِس سے یہ حال دریافت کرنا ضرور ہی کہ آیا مین اُن عیارون پر فتح پاونگی یا نہین
جنگی تلاش مین مین نکلی ہون یہ خیال کر کے کہا کہ یا خداوند آپ سچے خدا ہین مین ایک امر کی
امیدوار ہون کہ آپ یہ فرمائین کہ مین جس امر کے واسطے نکلی ہون وہ امر میری خواہش کے

موافق ہوگا یا نہین آواز آئی کہ وہ امر ابھی تو نہین ہوگا مگر تیرا منشاء یہ ہی کہ مین اُن عیارون کو قتل کرون جنھون نے کہ تیرے باپ کو قتل کیا ہی ابھی اُنکا زمانہ موت کا نہین آیا ہی مین نے اُنکی عمر بہت بڑی مقرر کی ہی مجکو ابھی اُنسے بہت سے کام لینا ہین اگر تیری یہی خواہش ہی تو اُنکی قضا مین نے تیرے ہاتھ سے مقرر کی ہی مگر مین جب اُنسے وہ سب کام لیلونگا جب وہ زمانہ ہوگا کہ جسوقت مسلمان میرے شہر پر آئین گے اور سب کو کہ جو میرے بندے اِس شہر مین رہتے ہین قتل کرینگے تو اُن عیارون کو تو قتل کرنا اب تو اپنے شہر کو جا وہان کی حالت دیکھ اُس شیطان نے یہ بھی بیان کر دیا تھا کہ یون سحران سیہ پوش قتل ہوئی کہ اُسکو غرور ہو گیا تھا اُسکے قتل کی حالت بھی بیان کر دی ہی یہ بیان کر دیا تھا کہ جب اُسکی لاش ماہیان کے پاس پہونچی تو اُسنے بہت رنج کیا اور لاش کو سمندر جادو کے پاس روانہ کر دیا اور خود جاکر اُسکے قاتلون کو گرفتار کر لائی اُسکو بھی غرور ہوا کہ میرے برابر اب کوئی ساحر نہین ہی مجکو برا معلوم ہوا باوصفیکہ اُسکے اُستاد نے اُسکو آگاہ کر دیا تھا کہ تین دن تجھپر سخت ہین اور خود بھی اُسنے دریافت کر لیا تھا مگر اُسپر اُس سے کچھ نہو سکا باوجودیکہ براے حفاظت اپنے مکان سے دریاے اصلی پر جاکر پوشیدہ ہوئی اور خاکسارین مصروف ہوئی مگر قضا نے نہ چھوڑا عیار نے جو کہ سب کا سردار ہی جاکر اُسکو قتل کیا آخر کو غرور کا انجام یہ ہوا اب آجکل شہر سمندر یہ مین سمندر جادو اُسکا رنج و غم کیے ہوے بیٹھا ہی اور تمام شہر سیاہ پوش ہی تین دن کے واسطے حکم ہی کہ کوئی خوشی نہ کرے سمندر جادو نے تین دن کے لیے سلطنت ترک کی ہی اِس سے کچھ نہوگا میری طرف سے اُس سے کہنا کہ اے سمندر جادو آگاہ ہو کہ تو اپنے شہر کی خبر لے کیونکہ تو جسکے بھروسے پر ہی اور تو جسکا غلام ہی اُسکے بنائے کچھ نہ بنے گا وہ بھی قتل ہوگا اور اُسکا طلسم بھی ٹوٹے گا جب وہ اپنے لیے کچھ نہین کر سکتا ہی تو تیری وہ کیا مدد کریگا لہذا اب تجکو لازم ہی کہ تو اپنی فکر کر کیونکہ دریاے سبز رنگ برباد ہو گیا ہی اب وہ لوگ اِدھر کے آنے کا قصد رکھتے ہین آیندہ تجکو اختیار ہی یہ میرا پیام سمندر جادو کو دیدینا یہ کہکر صدا آنی بند ہو گئی پھر لاکھ لاکھ غزالان آہو چشم نے سوال کیے مگر جواب ندارد بعد تھوڑی دیر کے ایک ہاتھ نکلا اُسمین ایک لفافہ تھا آواز آئی قرطاس کہان ہی یہ کاغذ لے کہ اُسمین کچھ حال ہو کہ اِس ہفتہ مین گذریگا اور جو کام کہ اُسکو کرنا چاہیے ہین وہ تحریر ہین اُسپر عمل کرے اب میلہ برخاست ہو پھر آج ہی سے دن میلہ ہو اور جو جسکو دریافت کرنا ہو وہ آیندہ ہفتہ کو دریافت کرے اب مین بہشت کو جاتا ہون اور لکھ غزالان آہو چشم سے کوئی مزاحم نہوا اُسکو اُسکے شہر کو جانے دے یہ کہکر قرطاس نے وہ لفافہ بڑھکر لیا اور بوسہ دیا اور اُسکا سجدہ کرتا تھا کہ تمام لوگ سجدے کو جھک گئے گھنٹ و ناقوس بجنے لگے صداے جرس جمشیدی بلند ہوئی جب سب سجدے سے اُٹھے تو یکایک ایک غبار اُس قبر سے اُٹھا اور برق چمکی کہ سب کی آنکھین جھپک گئین تھوڑے عرصہ مین وہ غبار برطرف ہو گیا اب سب لوگ پھول روپیہ پیسہ زر و جواہر اُس قبر پر رکھکر باہر چلے لکھ غزالان آہو چشم بھی اُن سب کے ہمراہ باہر آئی دروازہ گنبد کا خود بخود بند ہو گیا یہان ہل میلہ اپنے اپنے گھرون کو روانہ ہوے اُدھر لکھ غزالان آہو چشم نے جو باہر نکلکر خیال کیا تو اُسکو سحر یاد تھا اُسنے فوراً تخت سحر نبار

کیا اور اُسیوقت طرف شہر سمندر یہ سے روانہ ہوئی کہ چلکر دیکھون کہ جو جمشید نے بیان کیا ہی
یہ سچ ہی اور جمشید کا پیام سمندر جادو کو دون یہ تو اُدھر کو روانہ ہوئی کہ اِسکا حال آیندہ تحریر
ہوگا یہان سب اہل میلہ اپنے اپنے مقام کو گئے اب یہ قصہ یہان موقوف رکھا جاتا ہی اِسکا
حال آیندہ جبکہ لشکر اسلام یہان آئیگا تو تحریر ہوگا میلے کی حالت اور گنبد کی کیفیت اور جو جو
عجائبات یہان ہین سب ناظرین کے روبرو پیش ہونگے جب ناظرین اُنکو ملاحظہ فرمائینگے
تو میری عرق ریزی و جانفشانی کی داد دینگے کہ کیسے کیسے یہان عجائب ہین اگر زندگی ہی تو یہ
حقیر اُنکو بھی بیان کریگا اگر جناب بابو صاحب قبلہ کی بون ہی میرے حال پر نوازش رہی تو
جو جو طلسم اور جو جو ملک کہ صاحبقران اول و صاحبقران ثانی کے فتح کرنے سے دنیا
پر ویرانہ قاف مین رہگئے ہین وہ اِن تینون صاحبون یعنے بدیع الملک جو کہ اِس دفتر
مین صاحبقران ہین اور رفیع البخت کہ جنکے نام سے یہ دفتر ہی جو کہ فاتح ہین طلسم نوراگین
کے اور رستم ثانی کے ہاتھ سے فتح ہونگے اور جو مذہب جدید یا کہنہ باقی رہگئے ہین وہ
سب برباد ہونگے یہ لڑائیان قابل دید ہونگی ناظرین دفاتر اول و دوم و فاتر ہوشربا کو اُسکے
آگے بھول جائینگے اگر خدا کی مدد ہوئی اور اُسنے میری مراد کو پورا کیا تو مین آپ لوگون
کو اپنی جانفشانی دکھا دونگا آیندہ اُسکو اختیار ہی بشرطیکہ خاکی ہر امر مین مجبور و ناچار ہی وہ داستانین
جو کہ کثرت سے ایک کبھی کسی صحبت مین بیان نہین کین ہین نہ اور دفترون مین تحریر کرائی ہین
وہ سب اِس دفتر آفتاب شجاعت مین تحریر ہونگی بعونہ تعالی جب ناظرین ملاحظہ فرمائینگے
تو بہت لطف لے گا بقول شخصے کہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید اپنی تعریف آپ کرنا
خلاف ہی مین کیا ہون ایک جاہل علم سے نابلد کوچہ اشعر و شاعری سے ناواقف یہ بھی خدا کی
شان ہی کہ یون مین آپ لوگون کا دل بہلاؤن آپکی قدردانی و ذرہ پروری ہی مجکو اپنے حال پر
ناز ہی کہ جناب بابو صاحب شیع الطاف و کرم و معدن جود و سخا مخزن لطف و عطا یون مجھ ایسے
ناچیز و پیچدان کی تشدد کرین کہ جنکی خدمت مین ہر وقت اہل کمال کا مجمع رہتا ہی ہر فن کے کامل
موجود رہتے ہین وہان یہ ناچیز بھی پوچھا جاتا ہی کہ یہ صرف اُنکی قدردانی و شریف پروری و
کرم گستری ہی وہ بندہ پروری ہی کہ ایسے ایسے صاحبان کمال کے روبرو میری بھی قدر کرین
ورنہ مین کس لائق ہون مین کہان تک اُنکی قدردانی کی تعریف کرون میری زبان مین اسقدر گویائی
کہان اگر عمر بھر مین اُنکے اوصاف کی تعریف کرون تو مثل داستان امیر حمزہ کے دفترون کے
مقابل مین اُنکے اوصاف کے بھی دفتر تیار ہون مگر مین اپنے مین اتنی قوت نہین پاتا ہون مین
اِسقدر تعریف کو اپنا اعزاز سمجھتا ہون کہ وہ میری یون قدر کرتے ہین مین کیا ہون اب مین ناظرین کی
خدمت مین عرض کرتا ہون کہ میری اِس بیہودہ گوئی کی طرف نہ خیال کرین کہ اِسنے قصہ بیان کرتے
کرتے یہ کیا فضول تقریر بیان کی جسکے سبب سے پرورش پاتا ہی تو وہ اُسکی تعریف ضرور کرتا
ہی مین کیونکر نہ کرون میری تعریف کرنا بطور خوشامد نہین ہی بلکہ اصلی ہی مین اُن لوگون مین نہین
ہون کہ گندم نمائی کرکے جو فروشی کرون بلکہ اُن لوگون مین ہون کہ جو جو نمائی کرکے گندم فروشی
کرتے ہین مین اپنی تقریر کو اِس شعر پر ختم کرتا ہون شعر ثنائے خود بخود گفتن ترا زیبد نہ اے صائب
جو زن پستان خود مالد حظوظ نفس کرا باشد شاعر نے کیا سچا مضمون نظم فرمایا ہی بس بس

ای قلم رک بست چرب زبانی اچھی نہین ہی بس ہو چکا آدم ہر سر مطلب اگر ایسی بیجا دی کرے گا
تو خرابی ہوگی تو کہان سے کہان چلا گیا بس اب اپنے مطلب پر آ تعریف و توصیف ہو چکی
ناظرین قصہ کے مشتاق ہین اُنکے دل کمبراتے ہونگے اِس تقریر سے کیا حاصل جس سے
کہ ناظرین بد دماغ ہون اب مین تیری عنان کو طرف قصہ کے پھیرتا ہون ناظرین متوجہ ہون
اور ملاحظہ فرمائین کہ کیا واقعہ تحریر کرتا ہون میری تحریر کے جانب متوجہ ہون اب مین اصل
مطلب کے جانب عنان سمند قلم کو موڑتا ہون اور اِس قصہ کو یون بیان کرتا ہون

اب کچھ حال عشاق حجرہ نشین اُستاد سحران سیہ پوش و ماہیان طوفان کش کا تحریر کرتا ہون جسکو کہ عشاق گنبد نشین بھی کہتے ہین اور باقی حالات متعلق داستان ہذا

راویان رنج و غم و محزان درد و الم اِس داستان رنج و مصیبت کو یون بیان کرتے ہین کہ ناظرین
نکتہ ہین کو یاد ہوگا کہ عشاق حجرہ نشین اُستاد ماہیان کو جب یہ معلوم ہوا تھا کہ سحران کو
عیاران اِسلام نے قتل کیا عیاری کرکے تو اُسنے ایک تعزیت نامہ ماہیان کو تحریر کیا
تھا اور سحر سے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ تین دن لگے ماہیان پر سخت ہین تو یہ بھی تحریر کر دیا
تھا کہ اگر تو نے اِن تین دن مین اپنی حفاظت کر لی اور تو نہ مری تو پھر تجکو کوئی نہین قتل کر سکتا ہے
آئندہ تجکو اختیار ہے مین نے تجکو آگاہ کر دیا یہ نامہ ایک طائر سحر کے ذریعہ سے روانہ کیا
تھا جیسا کہ قبل مین تحریر ہوا ہے کہ وہ نامہ ماہیان کے پاس پہونچا اُسنے اُسکا جواب جو کہ
مناسب تھا اُسی طائر کے ذریعہ سے روانہ کیا اور آپ جاکر دریاے اصلی پر مصروف
شکار ہوئی اور ہاتھ سے خضران بن عمرو کے قتل ہوئی یہ واقعہ تو ناظرین دیکھ چکے ہونگے
اور اُنکی نظر اِس عبرت سے گذر چکا ہوگا ماہیان پر برا ے یاد یہ مختصر طور سے تحریر کر دیا اور اب مین
عشاق حجرہ نشین کی کیفیت بیان کرتا ہون کہ جب اِسنے نامہ روانہ کیا وہ طائر نامہ لیکر
اُدھر کو روانہ ہوا بعد جانے اُس طائر کے عشاق نے خیال کیا کہ گو مین نے ماہیان کو
آگاہ کر دیا ہو کہ تین دن تجپر سخت ہین تو اپنی حفاظت کر وہ تو حفاظت کریگی مگر مجکو بھی لازم ہے کہ اُسکی
خبر رکھون کیونکہ یہ عیار بڑے غضب کے ہوتے ہین بس یہ خیال کرکے اُسنے تھوڑا مانس
کا کاٹا اُس بد معاش نے جھولی سے نکالا اُسکو گوندھکر ایک پتلی ہم شکل ماہیان تیار کی اُسکو
کاغذ کے کپڑے پہنائے اور اُسپر کچھ دم کیا اور پڑھا کہ اُسمین حرکت ہوئی فوراً اُسنے اپنی
ران چیر کر خون نکالا اور اُسکے مُنھ مین ڈالا کہ وہ مثل انسان کے ہو گیا صرف گویائی کی کسر
باقی تھی اُسپر یہ سحر کیا کہ جو وہان ماہیان پر گذریگا وہی اِس پتلے پر بھی یہان گذریگا اُسوقت
اِسکو معلوم ہو جائیگا کہ یہ امر ماہیان پر گذرا یہ اُسکا بندوبست کریگا یا جاکے اُسکی مدد کریگا
اِسی خیال سے اُسنے یہ تدبیر کی تھی کہ مجکو معلوم ہو جائے کیونکہ یہ اُس سے بہت الفت رکھتا ہے
یہ تدبیر کرکے اُس پتلے کو اپنے روبرو کھڑا کیا اور آپ سحر مین مصروف ہوا اور داہنے سے جو جو
حال کہ ماہیان کا معلوم ہوا تھا وہ سامنے رکھا اور دیکھنا شروع کیا اِسکو اِسی حالت مین دن

گذرا گھڑی گھڑی کا حال دریافت کرتا تھا جب وہ دریاے اصلی پر برائے شکار ماہی آئی تو
اُسکو اطمینان ہوا کہ اب اِسقدر خوف نہین ہی کیونکہ یہ مقام کسی کو نہین معلوم ہی اگر کوئی اِسکی فکر
مین آئیگا تو پہلے اِسکے مکان پر آئیگا جب وہ نہ ملیگی تو تلاش کریگا تلاش کرنے مین دو ایک
روز گذر جینگے اُس عرصہ مین اُسکے جو ایام سخت تھے وہ گذر جائینگے پھر اِسکا کوئی کچھ نہین
کر سکتا ہو ایسے ایسے خیال کرتا ہی اور بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہی اِسکو دو دن اور وہ دو راتین
گذرین کہ اِسنے نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ سویا تیسرے دن جو کہ وہی اُسکے سختی کے دنون مین باقی
تھا وہ بھی نصف تمام ہو گیا اب نصف دن باقی تھا کہ اِسنے خیال کیا کہ اب کیا ہوتا ہی نصف
دن تو تمام ہو گیا اور یہ نصف دن بھی تمام ہو جائیگا تو کئی دن سے سویا بھی نہین ہی اور تیری
طبیعت بھی بد مزہ ہو رہی ہی تو اب سورہ کون آئیگا جو اُسکو قتل کریگا یہ خیال کر کے اُسی
مقام پر سو رہا یہان وہی امر ہوا کہ خضران بن عمرو نے اُسکو آکر قتل کیا جیسا کہ تحریر ہو چکا ہی
اُدھر خضران نے اُسکو قتل کیا یہان یہ خواب غفلت مین تھا اگر یہ بیدار ہوتا تو اِسکو عیاری
کی ضرور خبر ہو جاتی یہ یہین سے کچھ نہ کچھ تدبیر کر کے اُسکو آگاہ کر دیتا وہ خبردار ہو جاتی تو غضب
ہوتا اُسکی قضا آگئی تھی یہ کیونکر ہوشیار رہتا جیسے ہی وہان خواجہ نے اُسکو قتل کیا یہان پتلے
مین آگ لگ گئی دھوان اُٹھا اور ایک تڑاقہ ہوا کہ جسکی صدا سے عشاق کی آنکھ کھل گئی گھبرا کر
دیکھا کہ یہ تڑاقہ کیسا ہوا زمین کو متزلزل پایا گنبد کو جو دیکھا تو کانپ رہا ہی یہ گھبرا گیا کہ یہ کیا واقعہ ہے
اُسوقت خیال آیا کہ پہلے پتلے کو تو دیکھ لون اور ماہیان کا تو حال دریافت کرون کہ کسقدر
سختی باقی ہی یہ خیال کر کے جو دیکھا تو یہ واقعہ نظر پڑا کہ پتلے کے تو سر مین آگ لگی ہوئی ہی
اور اُس سے شعلے نکل رہے ہین یہ دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے کہ دفعتہً یہ کیا سانحہ گذرا
یہ خیال کر کے اُسنے اُس زائچہ کے جانب دیکھا کہ دیکھون کسقدر دن باقی ہی اب جو نظر کرتا
ہی تو یہ دیکھا کہ دو ساعت دن باقی ہی جب وہ قتل ہوئی تو اُسنے سحر سے دریافت کیا کہ کیونکر
یہ قتل ہوئی اور کسنے قتل کیا اب جو دریافت کیا تو جو واقعہ وہان گذرا تھا وہ سب اِسکو معلوم
ہو گیا اُسنے سر پیٹ لیا اور ایک آہ سرد کھینچی اور رونے لگا اُدھر دنبلی جلکر خاک ہو گئی
اور زلزلہ وغیرہ موقوف ہو گیا اُسنے اپنی حالت خراب کی روتے روتے یہ بیہوش
ہو گیا تھا ایک امر اور تحریر ہونے سے رہگیا ہی وہ یہ ہی اور اُسکو مین یہان پر تحریر کرتا ہون
کہ جب یہ پتلہ وغیرہ تیار کر کے بیٹھا ہوا سحر کر رہا تھا تو یکایک سقف گنبد شق ہوئی اور وہی
طائر جو کہ نامہ لے کر گیا تھا اُسکے روبرو آکر بیٹھا اِسنے نامہ اُسکے گلے سے کھولا اور
پڑھا اپنے نامہ کا جواب پایا ماہیان کی طرف سے جواب پڑھکر بہت خوش ہوا تھا
اُدھر جب وہ نامہ پڑھ چکا تھا تو وہ طائر اُڑکر اُسی سوراخ سے چلا گیا تھا اور سقف برابر ہو گئی
تھی اِس جواب نامہ آنے کے بعد اِسنے زائچہ روبرو رکھ لیا تھا یہانتک کہ وہ قتل ہو گئی
یہ بیہوش ہو گیا جب اِسکو ہوش آیا تو اِسنے ماہیان وائے ماہیان اُسکی زبان پر تھا
اور اپنے کو لعنت کرتا تھا کہ جہان تو دو دن جاگا کیا وہان اتنا دن اور جاگ کر بسر کیا ہوتا
کوئی تو مرنہ جاتا جو کچھ اُسپر گذرتا تجھکو خبر تو ہوتی تو اُسکا تدارک کرتا گویا دشمن اِسی کا منتظر تھا
کہ عشاق سو لے تو مین اپنا کام کرون افسوس کہ جب قضا آتی ہی تو کوئی تدبیر نہین بن پڑتی ہے

باوصفیکہ اسقدر ڈرانے سے ہوشیاری کی کہ مقام اصلی کو تو چھوڑ کر چلی گئی اور وہان جاکر غافل ہوگئی کہ دشمن اپنا
کام کرگئے کچھ ہوشیاری میری اور اسکی کام نہ آئی بقول شخصے مصرعہ چون قضا آید طبیب ابلہ
شود + ایسی ایسی باتین کرکے اور رو پیٹ کر خاموش ہورہا دل سے کہا کہ اس سے کیا
حاصل اب رونے سے کوئی وہ زندہ ہو جائیگی اب وہ تدبیر کرو اور دیکھو کہ وہ عیار کہان
ہین اور اہل اسلام کس فکر مین ہین چونکہ اسکو رونے پیٹنے مین شام ہوگئی تھی اسوقت تو موقوف
رکھا اور کسی رنج مین سو رہا بوقت سحر جو اٹھا تو سحر سے دریافت کیا کہ قاتل ماہیان سیہ پوش
کہان ہین معلوم ہوا کہ قتل کرکے مع اپنے سردارون کے اپنے لشکر کو چلا گیا یہ دریافت
کرکے اسنے پھر سحر سے دریافت کیا کہ دریاے سبز رنگ بھی ہے یا نہین کیونکہ اسکا مالک
تو سمندر جادو ہے اگر دریاے سبز رنگ ہے تو وہ لوگ کیونکر اپنے لشکر کو گئے یہ سحر میرا کیا
خبر دیتا ہے کیا سمندر جادو بھی مارا گیا جو راستہ کھل گیا یہ خیال کرکے جو دیکھا تو یہ سا نظر پڑا
کہ دریاے سبز رنگ کا تو کہین نام و نشان بھی نہین ہے دشت بہار افزا مین ایک لشکر
کثیر اترا ہوا ہے اسمین کچھ خوشی کا سامان ہے جشن کی تدبیر ہو رہی ہے اسنے دریافت جو کیا تو معلوم
ہوا کہ یہی لشکر اسلام ہے اور یہ خوشی ماہیان طوفان کش اور سحر ان سیہ پوش کے قتل
کی ہوتی ہے اور شہر سمندریہ کے راستہ کھلنے کی یہ دیکھکر اسکو بہت غصہ آیا کہ ہمتو رنج و غم
مین مبتلا ہون اور یہ لوگ خوشی کرین یہ خیال کرکے پھر دیکھا کہ دیکھون میان سہراب
کہان ہین اسوقت یہ معلوم ہوا کہ سہراب بھی اہل اسلام کا شریک ہوگیا ہے اب جو غور
کرکے وہ دیکھتا ہے تو یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی بہارستان جادو دشت بہار افزا مین منعیم
رہتا تھا اور دشت بہار افزا کا منعم تھا تین سو برس سے زیر زمین رہتا تھا آج وہ ظاہر
ہوا تھا وہ بھی ہاتھ سے شاہزادہ بدیع الملک کے قتل ہوا اب بعد جشن لشکر اسلام طرف
شہر سمندریہ کے یہان سے کوچ کریگا جب یہ اسکو دریافت ہوگیا تو اسنے یہ خیال کیا
کہ یہ کیا واقعہ ہے کہ ملکہ ماہیان سیہ پوش تو قتل ہوئی اور دریاے سبز رنگ مٹ گیا
اسکا مالک سمندر جادو ہے کیا وہ بھی مارا گیا یہ خیال کرکے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سمندر
جادو زندہ ہے مگر آجکل غم مین ماہیان کے مبتلا ہے یہانتک کہ اسنے تمام شہر کو سیاہ پوش
ہونے کا حکم دیا ہے اور آپ بھی سیاہ پوش ہوا ہے تین دن تک شہر مین خوشی کرنے کی اہل شہر
کو ممانعت کی ہے اور آپ بھی تین دن تک دربار نہ کریگا یہ دیکھکر اسکو جو خیال تھا کہ شاید سمندر
جادو بھی قتل ہوگیا کہ دریاے سبز رنگ مٹ گیا وہ بات اسکے دل سے جاتی رہی اور
اسکی خوشی ہوئی کہ میرا خیال غلط تھا تعجب تھا کہ صاحب سحر زندہ ہو اور اسکا سحر مٹ جائے
اسکا کیا سبب ہے دریافت کرنا چاہیے یہ خیال کرکے آواز دی کہ ناکتاب سامری یہ
کہنا تھا کہ تڑاقہ ہوا اور ایک ہاتھ پیدا ہوا اس ہاتھ مین کتاب تھی اسنے ہاتھ بڑھا کر کتاب
لی اس کتاب کو لے کر کھولا اور پیشت کرکے ورق الٹے کہ یہ امر پھر ظاہر ہو جائے کہ یہ
دریاے سبز رنگ کیون برباد ہوگیا اسمین یہ نکلا کہ دریا کا کل اختیار سمندر جادو نے
ملکہ ماہیان طوفان کش کو دیدیا تھا وہ قتل ہوئی دریا بھی برباد ہوگیا کیونکہ جسنے اسکو اختیار
دیا تھا تو پھر اسنے اپنا سحر کیا تھا سمندر جادو نے اپنا سحر اٹھا لیا تھا یہ سبب ہے دریا کے

برباد ہونے کا یہ دیکھکر اسکو اطمینان ہوا اب اسنے خیال کیا کہ یہان بیٹھے رہنے سے کیا حاصل چلو سمندر جادو کی مدد کرو کہ اُسپر یہ وقت نہایت سخت ہی اگر مین ماہیان پاس چلا جاتا تو وہ کبھی یہ قتل ہوتی اب اسکی مدد کرو تاکہ یہ شہر مثل اور شہرون اور طلسمون کے برباد ہو یہ جو تو نے سحر مین کمال پیدا کیا ہو تو یہ کسدن کے کام آئیگا ہی وقت ہی دوہلوتشین سامری ہی سمندر جادو بھی تیرا شاگرد ہی اُسکی بھی مدد کرنا ضرور ہی اجو سوا سے اسکے اور کوئی تیرا شاگرد بھی نہین ہی جنپر تو نے اپنی جان لگائی دونون قتل ہوے یہ خیال کرکے اسنے اُسی وقت چلنے کا قصد کیا سب اسباب سحر تن پر آراستہ کیا جو ساحر کہ کامل ہوتے ہین اُنکے پاس صرف ایک جھولی ہوتی ہی اُنکا دارومدار اُسی پر ہوتا ہی بس ایک تخت سحر تیار کرکے اُسپر بیٹھا چارون گوشون پر چار پتلے سحر کے بناکر قائم کیے بعد اسکے کچھ پڑھکر دم کیا تو ایک تڑاقہ ہوا ایک دروازہ اُس گنبد مین ظاہر ہوا یہ گنبد کے باہر آیا باہر آکر گنبد پر کچھ پڑھکر جو دم کیا تو گنبد نظرون سے مخفی ہوگیا یہ تخت پر سوار ہوکے طرف شہر سمندر ریہ کے روانہ ہوا اسکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی کہ احوال اسکا پھر بیان کیا جائیگا

اب کچھ حال سمندر جادو کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ غم مین ملکہ ماہیان طوفان کش کے سیاہ پوش ہی خوشی کا تو اس شہر مین نام نہین ہی بالکل نابود ہی کوئی شادی وغیرہ نہین ہوتی ہی تمام شہر کے باشندے بوجب حکم بادشاہ سیاہ پوش ہین سمندر جادو کو کوئی وقت رونے سے فرصت نہین ہوتی ہی ہمہ وقت رویا کرتا ہی کھانا وغیرہ ترک کردیا ہی کسی وقت جب زیادہ دل پریشان ہوتا ہی تو باہر بارہ دری سے آکر باغ مین لب حوض بیٹھ جاتا ہی دل بہلاتا ہی آج دوسرا دن ہی اسکو سیہ پوش ہوے ہوے گو کہ اسنے کچھ نہ کھایا ہی نہ پیا ہی نہ باہر آیا ہی یہ باغ مین حوض کی پٹری پر بیٹھا ہوا دل بہلا رہا ہی اور ماہیان کا خیال بندھا ہوا ہی کہ یکایک برق چمکی اسکی آنکھین جھپک گئین چکاچوندسی ہوئی کہ اسنے گھبراکر دیکھا کہ یہ کیا ہوا اور یہ کیا واقعہ تھا کہ عشاق جو اپنے گنبد سے چلا بہت جلد سحر کو تیز کرتا ہوا اور تخت سحر کو اڑاتا ہوا چلا آتا تھا یہانتک کہ شہر سمندر ریہ مین پہونچا یہان آکر دریافت کیا سحر سے کہ سمندر جادو کہان ہی معلوم ہوا کہ باغ مین بیٹھا ہوا ہی لب حوض غم مین ماہیان کے رو رہا ہی یہ اسیوقت دریا سے اسکے باغ مین آیا یہ برق اُسی کے سحر کی تھی جو کہ آچکی تھی اب جو سمندر جادو نے سر اٹھاکر دیکھا اور خیال کیا تو معلوم ہوا کہ یہ برق تو آمد ساحر کی تھی کون ساحر آتا ہی کیا دیکھا کہ ایک تخت سحر ہی اُسپر ایک ساحر بارئیس سفید گیروی نہت بانہے ہوے اُسی رنگ کا کرتا پہنے ہوے چارون گوشون پر تخت کے چار پتلے سحر کے استادہ ہین بالاے ہوا سے طرف آسمان کے آتا ہی یہ برق اُسی کے آمد کی ہی اُسکا رخ سیر سے باغ کی طرف ہی یہ حیران ہوا کہ یہ کون ساحر ہی کوئی سن رسیدہ معلوم ہوتا ہی بزرگ بھی ہی یہی خیال کر رہا تھا کہ وہ تخت اُس باغ مین پہونچا اور وہان پہونچکر نیچے اُترا اب جو اسنے غور کرکے دیکھا تو عشاق اپنے استاد ماہیان وسحران کے استاد کو پایا یہ دیکھکر کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا اور خیال کیا کہ اُستاد کیون آئے ہین یہ تو گوشہ نشین رہتے ہین جب سے کہ سامری دنیا سے طرف ہیکنطہ کے گئے

ہین جب سے یہ اُس گنبد مین بیٹھے ہین باہر نہین نکلے ہین ہم سب نے جاکر اُسی گنبد مین سحر سیکھا ہی
آج کیا ہوا جو یون چلے آتے ہین کوئی نہ کوئی امر ضرور ہی یہ دل سے باتین کرتا ہوا اور ہاتھون
کو جوڑے ہوے طرف اُس تخت کے چلا جیسے ہی عشاق صحرانشین نے اُسکو دیکھا
وہ بھی تخت پر سے اُتر پڑا اور ہاتھ پھیلا کر اُسکی طرف چلا یہانتک کہ جب سمندر جادو اُسکے قریب
پہونچا تو سمندر جادو نے اُسکو سلام کیا اور جھک کر چاہا کہ اُسکے قدمون پر سر رکھون تو اُسوقت عشاق
نے اُسکو چھاتی سے لگا لیا اور کہا کہ یہ کیا کرتے ہو سمندر جادو اُسکے گلے لگ کر رونے لگا
اُسوقت اُسنے عشاق کو جو دیکھا تو ماہیان و سحران دونون یاد آگئین اُنکی صورتین اُسکی نگاہون کے
سامنے پھر گئین اور اِسقدر رویا کہ ہچکیان بندھ گئین صدا گلوگیر ہوگئی عشاق نے جو یہ حال دیکھا
تو کہا کہ اے سمندر جادو تو کیون اِسقدر روتا ہی کیا ہوا ہی یہ سیہ پوشی کسکے ماتم مین تو نے اختیار
کی ہی گو کہ عشاق جانتا تھا کہ ماہیان کے رنج و غم مین اُسکی یہ حالت ہی مگر ازراہ تجاہل اُسنے
دریافت کیا سمندر جادو نے جو یہ کلام سنے تو رقت کو ضبط کرکے کہنے لگا کہ اُستاد کیا
بیان کرون مین لوٹ گیا میرا سارا کارخانہ برباد ہو گیا کیا آپکو خبر نہین ہی میرے دونون قوت بازو
مرگئے میری کمر توڑ گئے جنکے سبب سے مجھکو بڑی قوت تھی مین نے تمام دریاے سبز رنگ
کا اُنھین کو اختیار دیا تھا اُنکے مرنے سے دریا بھی برباد ہوا راستہ بھی سمندر یہ کا کمل گیا دشمن
نے اپنا کام کیا اِس مہینہ مین ہمپر بہت سخت گذرے اول تو قتل آفتاب جادو کے جسکے
قتل ہونے سے میری فوج بے سردار ہوگئی خیر مین نے خیال کیا تھا کہ وہ سپہ سالار تھا جسکو
اِس منصب کے لائق دیکھونگا اُسکو یہ عہدہ دونگا مگر اِن دونون آفتون سے تو میری نصف
قوت رہگئی وہ یہ ہین کہ سحران سیہ پوش و ماہیان طوفان کش کو میاان لشکر اِسلام نے قتل کیا
کہ جنکے قتل سے دریا الگ برباد ہوا اور ہمارا دور الگ کم ہوا مین کیا کرون یہ حالت میری اُنھین
لوگون کے رنج و غم مین ہو یہ سیہ پوشی اُنھین کے ماتم مین ہی عشاق تو واقف تھا کہنے لگا کہ کیون
اِسقدر غم کرتا ہی ایسا جو ہوتا تھا وہ ہوا تیرے پاس رنج و غم سے وہ دونون زندہ تو نہونگے پھر
کیون تو اپنے کو ہلاک کرتا ہی تیرے ہلاک ہونے سے وہ زندہ ہون تو یہ بھی ہی اب تجھکو
لازم ہی کہ تو اپنے انجام کی فکر کر اور اپنے شہر کی حالت کو درست کر اطراف و جوانب سے
لشکر کو جمع کر جو بادشاہ کہ تیرے خراج گذار ہین اُنکو اپنی مدد کے لیے طلب کر اب کل سے
دربار کر یہ سیہ پوشی ترک کر بادشاہ ہوکر تجھکو یہ لازم نہین ہی کہ یون غم کرے بس ماتم ہوچکا اگر یون ہی
تین تین دن دربار نہ کریگا تو شہر کیونکر قائم رہیگا غدر ہو جائیگا شہر مین منادی کرا دے کہ سب سیاہ پوشی
ترک کرین مینے بھی لباس سیاہ ترک کیا کل سے ہم دربار کرینگے میرے کہنے پر عمل کرو
مین اِسواسطے آیا ہون کہ تمھاری مدد کرون اور تمکو خبر دون کہ حریف لشکر کشی کرکے اِسطرف
کو آتا ہی اِسکی تدبیر کرو یہ کلام جو عشاق نے کہا تو سمندر جادو نے کہا کہ اُستاد گو میرا دل
گوارا نہین کرتا ہی کہ مین حکومت کرون مگر آپ کے فرمانے کو بھی ٹال نہین سکتا ہون خیر
دل پر جبر کرکے کل سے دربار کرونگا عشاق صحرانشین نے کہا کہ یہ سیاہ پوشی ابھی
اِسی وقت ترک کر دیں بس غم ہوچکا یہ سُنکر سمندر جادو نے آواز دی کہ کوئی حاضر ہے
کیونکہ جب یہ باغ مین آتا تھا تو کوئی اِسکے پاس ملازم وغیرہ سے نہین آتا تھا اور ہوتا تھا کیونکہ

جب سے اسنے خبر قتل ماہیان سنی ہی اور رنج و غم مین مبتلا ہوا ہی تو اُسوقت سے حکم دیا ہی کہ کوئی ہمارے پاس نہ آئے ہمکو تنہائی پسند ہی تو اُسدن سے کوئی خادم وغیرہ روبرو حاضر نہین رہتا ہی پوشیدہ موجود رہتے ہین جیسے ہی اسنے کہا کہ کوئی حاضر ہی فوراً چند خواصین دوڑکر روبرو آئین اور سلام کرکے عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی سمندر جادو نے کہا کہ ہمارے اُستاد تشریف لائے ہین اُنکے واسطے خاصہ لاؤ اور میرے لیے دوسری پوشاک حاضر کرو کہ اُستاد کا حکم ہے کہ تو سیاہ پوشی ترک کر تو اُنکا حکم بجالانا فرض ہی اور ہمارے وزیر گرداب جادو کو خبر کرو کہ بادشاہ نے تمکو یاد کیا ہی وہ خواص یہ حکم سُنکر فوراً بادشاہ کے پاس سے باورچی خانے مین گئی اور داروغہ سے کہا کہ بادشاہ نے خاصہ طلب کیا ہی بہت جلدی جاؤ وہ باغ مین تشریف رکھتے ہین یہ حکم پاتے ہی اُسنے خوان خاصہ کے درست کرکے اور اپنے ہمراہ لے کر روانہ ہوا وہ لوگ وہان سے توشک خانہ مین گئے وہان کے داروغہ سے کہا کہ بادشاہ نے پوشاک طلب فرمائی ہی لباس سیاہ ترک فرمائین گے وہ بھی کشتیان پوشاک کی لے کر جلد چلا انھون نے پھر وہان سے جاکر وزیر کو خبر دی کہ بادشاہ نے آپ کو یاد فرمایا ہی وہ خود اِس فکر مین مبتلا تھا کہ یہ بڑی خرابی ہی کہ بادشاہ نے تین دن سے دربار نہین کیا ہی اور نہ ترک لباس مانی کیا اب مین کیا تدبیر کرون کہ بادشاہ دربار کرین اور سیاہ پوشاک ترک کرین کیونکہ اگر وہ ترک سلطنت کرینگے تو کون حکومت کریگا اگر اسکی خبر دوسرے ملکون مین جائیگی تو وہ لوگ لشکرکشی کرینگے یہ ملک قبضہ سے نکل جائیگا دوسرے لشکر اسلام کے آنے کی خبر گلی ہوئی ہی اگر وہ لوگ آئینگے تو کون مقابلہ کریگا شہر کی تو حالت خراب ہورہی ہی کوئی شخص تو ایسا آئے جو بادشاہ کو اِس امر سے باز رکھے اور حکومت کی جانب راغب کرے وہ کوئی غیریت نہ کرے جسکے ہمراہ بادشاہ ایسا کرینگے وہ بھی اپنی جان دینے کو موجود ہوگا رہا یہ امر کہ وہ سحر مین کامل نہین ہی تو کوئی یہ شہر اب ساحرون سے خالی نہین ہی اور نہ اُجاڑ ہوگیا ہی ایک سے ایک صاحب کمال یہان ہوگا جسکو اِسقدر اختیار دینگے وہ بھی اپنی نام آوری کے لیے اپنا کمال دکھائیگا ایسے ایسے خیال کر رہا تھا کہ اُس خواص نے آکر کہا کہ بادشاہ نے یاد فرمایا ہی یہ اِس خبر کو سنتے ہی خوش ہوگیا اور اُس سے کہا کہ کیون بادشاہ نے یاد کیا ہی کیا کوئی خطا مجھ سے ہوئی ہی کہ اُسکی سزا دینے کو طلب فرمایا ہی کیونکہ کوئی ملکی کام تو ہی نہین کیونکہ اُنھون نے تین دن سے دربار بھی نہین فرمایا ہی اُنکو مُہر کی کیا خبر ہی اُس خواص نے کہا کہ نہین کوئی خطا سے نہین ہوئی ہی کوئی ملکی کام ہی بادشاہ کے اُستاد تشریف لائے ہین اُنھون نے اُنکو لباس سیاہ ترک کرنے پر راضی کیا ہی بادشاہ نے خاصہ بھی طلب فرمایا ہی یقین ہی کہ کل دربار فرمائین اُسی کے بندوبست کے لیے آپ کو طلب فرمایا ہی بہت جلد تشریف لیچلیے یہ سنتے ہی وزیر خوش ہوگیا اور اُسی وقت اُٹھ کھڑا ہوا لباس پہنا ہمراہ اُس خواص کے خدمت مین سمندر جادو کے روانہ ہوا یہان سمندر جادو بیٹھا ہوا عشاق سے باتین کر رہا تھا کہ اے اُستاد اب مین کیا کرون جو آپ فرمائین وہ مین بسر کرون یہ تو یقین ہی کہ راستہ کھل گیا ہی ضرور ضرور لشکر اسلام اِدھر کو آئیگا اور مقابلہ ہوگا مگر مین یہ خیال کرتا ہون کہ لشکر اسلام کے ساتھ ساحر نہونگے جبکہ اُنکے ہمراہ ساحر نہین ہین تو اُنسے لڑنا کیا مشکل ہی وہ کیا مقابلہ کرینگے ہم ساحر و غیر ساحر کو کیسان جانتے ہین عشاق نے کہا کہ اِس

امید پر نہ رہنا اُنکے ہمراہ بہت سے ساحر ہونگے کیونکہ ہزارون ملک وطلسم فتح کیے ہین اُن
سب کے ساحر ہونگے یہ کسطرح ہوسکتا ہی کہ ساحر خون سمندر جادو نے کہا کہ مین نے سُنا ہی
کہ جب سحران سیہ پوش سے مقابلہ ہوا ہی تو اُسوقت سوائے غیر ساحر کے لشکر مین کوئی ساحر
نہ تھا وہ لوگ سحر کو کفر اور ساحر کو کافر جانتے ہین پھر وہ کیون اپنے ہمراہ ساحرون کا لشکر رکھینگے
عشاق نے جواب دیا کہ بیشک جب اُنکو ضرورت ہوتی ہوگی تو وہ لوگ خود آتے ہونگے اور
اُنکی مدد کرتے ہونگے اپنی خیر خواہی دکھاتے ہونگے اب جب مقابلہ ہوگا تو دیکھ لینا سمندر
جادو نے کہا کہ اچھا جو آپکی مرضی ہوگی وہ کرونگا مین اپنے ملک کا کل بندوبست آپ کے
سپرد کردونگا جب لشکر اسلام ادھر کو آئیگا تو اُس سے مقابلہ بھی جس طور سے آپ فرمائینگے
مین کرونگا عشاق نے کہا کہ جیسا تمہارا جی چاہے مین تو اب اپنے گوشۂ عافیت کو تمہاری
محبت مین ترک کرکے چلا آیا ہون یہان اُستاد شاگردون مین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ خواص نے
آکر عرض کیا کہ حضور وزیر اعظم حاضر ہین سمندر جادو نے کہا کہ بلالو اُس خواص نے وزیر سے
کہا کہ تشریف لیجیے وزیر ہمراہ خواص کے خدمت مین سمندر جادو کے آیا یہان آکر یہ دیکھا
کہ بادشاہ لب حوض کرسی پر بیٹھا ہی اُسکے سامنے ایک ساحر سن رسیدہ قلندرانہ پوشاک پہنے
ہوے بیٹھا ہی اور تخت سحر بھی موجود ہی چار پہلے اُسکے تخت کے چارون کونون پر دست
بستہ مثل خادمون کے ایستادہ ہین وزیر یہ دیکھکر پہلے اُس ساحر کے سلام کو خم ہوا اور خیال
کیا کہ یہی اُستاد بادشاہ ہین گو کہ اُسنے اُنکو نہین دیکھا ہی اور نہ دیکھا تھا مگر قرینہ سے سمجھ گیا
اُس ساحر نے جواب سلام دیا پھر وزیر نے بادشاہ کو سلام کیا اور دوڑکر بادشاہ کے
قدمون پر گر پڑا اور یون عرض کرنے لگا کہ خداوند نے آپ کے قدم دکھائے مجکو تو ناامید ہی
تھی خداوندا آپ کو سلامت رکھین سمندر جادو نے کہا کہ اُستاد کا شکریہ ادا کرو اور اُنکو دعا
دو کہ جنھون نے آکر میرے قصد کو فسخ کیا اور میرا لباس ماتمی ترک کرایا حکومت کے جانب
رغبت دلائی ورنہ مین تو ترک سلطنت کر چکا تھا صرف تم لوگون کے سبب سے یہ کہدیا تھا
کہ بعد تین دن کے دربار کرونگا مین اِس عرصہ مین پوشیدہ ہوکر چلا جاتا جب مین نہوتا تو تم لوگ
ماجز ہوکر کسی نہ کسی طرف کو نکل جاتے اور کسی شخص کو یہان کا بادشاہ کرتے کیونکہ ملک بغیر بادشاہ
کے برقرار نہین رہ سکتا ہی اگر ملک حاکم سے خالی ہو تو خدا نہ کرے بگڑ جائے یہ جو وزیر نے زبانی
سمندر جادو کے سُنا تو عرض کیا کہ خداوند نے ہمپر بڑا رحم کیا کہ آپ کے اُستاد کو عین
وقت پر بھیجا کہ جنکے سبب سے آپ مجبور ہو گئے خدا آپ کو ہم لوگون کے سر پر ہمیشہ برقرار اور
سلامت رکھے کہ جنکی وجہ سے ہمکو آپ کی خدمت میسر ہوئی یہ عرض کرکے وزیر خاموش ہو رہا کہ اِس
عرصہ مین داروغہ نے باورچی خانے کے آکر عرض کیا کہ خاصہ حاضر ہی سمندر جادو نے حکم دیا
کہ دسترخوان آراستہ کرو دسترخوان آراستہ ہوا اور چنا گیا اُسنے مع عشاق کے کھانا زہر مار
کیا بعد فراغت طعام ہاتھ مُنھ دھوکر بیٹھا کر کشتیان پوشاک کی آئین اُسنے لباس ماتمی دور
کیا اور وزیر سے کہا کہ تم جاکر اپنے شہر مین منادی کرادو کہ سب لباس سیاہ دور کرین اور
خوشی کرین پہنے لباس سیاہ ترک کیا اہل دربار کو خبر دو کہ کل ہم دربار کرینگے یہ حکم بادشاہ کا وزیر
سُنکر بہت خوش ہوا اُسیوقت بادشاہ سے رخصت ہوکر باہر آیا چوبدارون کو طلب کرکے ہر ایک

کو اہل دربار سے خبر دی کہ کل بادشاہ دربار فرمائین گے سب حاضر ہون اور وقت دربار کے پہونچین چوبدار تو اُدھر کو روانہ ہوے اُدھر وزیر نے دربار کی درستی کا حکم دیا اور چارجی کو طلب کرکے اُسکو حکم دیا کہ تو شہر مین جاکر ندا کردے کہ بادشاہ کا حکم ہی کہ سب لوگ ترک لباس مانی کرین ہمنے بھی ترک کیا ہی وہ یہ حکم پاکر شہر مین آیا ہر گلی کوچے مین خبر دیتا ہوا چلا گیا سب اہل شہر نے لباس ترک کیا شہر کی ہر گلی کوچے مین خوشی ہونے لگی یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا وہ رات اُستاد شاگرد نے اُسی باغ مین بسر کی صبح کو سمندر جادو وعشاق گنبد نشین دونون دربار مین آئے سمندر جادو تخت پر بیٹھا ہوا برابر تخت کے کرسی پر عشاق صحرا نشین بھی بیٹھا اہل دربار حاضر ہونے لگے یہانتک کہ دربار ماستہ ہو گیا اُس دربار مین جو تھا وہ ساحر تھا اور اپنے اپنے سحر وفن مین کامل واکمل تھا اُسوقت سمندر جادو نے کہا کہ آج ہمنے بعد کئی دن کے دربار کیا ہی لہذا ہمارا جی ناچ دیکھنے کو چاہتا ہی یہ حکم دینا تھا کہ اُسی وقت طائفے حاضر ہوے ناچ ہونے لگا جام شراب ناب گردش مین آیا ہر ایک اہل دربار با دلناب سے مست ہوا اُس نازنین نے ہیکلے گت ناچی بعد گت ناچنے سے پہن داڈی اُسنے یہ غزل عاشقانہ گائی غزل

اب تو خوشی سے ہمنے دل تمکو دیا جو ہو سو ہو	رنج والم ہراس وغم مول لیا جو ہو سو ہو
ساقی نہ دیر کر ذرا شیشہ وجام کو اُٹھا	مجکو شراب ناب پلا نشہ مین لا جو ہو سو ہو
سنگے ہماری بدخبر کہنے لگا وہ بیخبر	مرنا تھا جسکو مر گیا رونے سے کیا جو ہو سو ہو
ہجر کا غم نہین رہا ہین مجھے عجب ملا	حشق مین دم نکل گیا خوب ہوا جو ہو سو ہو
اب تو خطیر یار کا سوتے مین بوسہ لیلیا	غم نہین گو ہوئی خطا ہون سزا جو ہو سو ہو

بعد اس غزل کے وہ نازنین خوب ناچی تھوڑی دیر کے بعد وہ انعام لے کر رخصت ہوئی اُسدن سمندر جادو نے تھوڑی دیر دربار کیا جب دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام کو گئے دوسرے دن پھر دربار آراستہ ہوا اُسوقت سمندر جادو نے عشاق سے کہا کہ اے اُستاد اب آپکی کیا راے ہی اب مین کیا تدبیر کرون کیونکہ راہ کھل گئی اہل اسلام ضرور اِدھر کو لشکر کشی کرینگے اِس بارہ مین آپکی کیا راے ہی آیا آپکو اِدھر آنے دون یا خود اُنپر لشکر کشی کرون عشاق گنبد نشین نے جواب دیا کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ آپکو آنے دو اِس عرصہ مین جبتک وہ آئین مین یہان اپنا بندوبست کرلونگا اور اپنی راے کے موافق میدان کو درست کرلونگا جو جو مین تدبیر سوچا ہون وہ وہ تدارک کرلونگا دیکھون کہ یہ لوگ کیونکر میرا مقابلہ کرتے ہین اور کیونکر میرے سحر کو اُنکے ساتھ کے ساحر دفع کرتے ہین مجکو بھی دیکھنا ہی مین وہ سحر سے کام لونگا کہ جو آجتک کسی ساحر نے نہ کیا ہو مین چہلو نشین سامری ہون مین سامری کی آنکھین دیکھے ہوے ہون میرے سحر کا کوئی ساحر جواب نہ دے سکے گا اب تم یہ بتاؤ کہ جدھر سے اہل اسلام لشکر کشی کرکے آتے ہین اُدھر کو کوئی ملک ہی یا نہین سمندر جادو نے جواب دیا کہ جی ہان ملک لیقینیہ آنکو ملیگا وہ راہ مین ہی اور وہان کا حاکم بڑا اسام زبردست ہی لیقین خود پرست اُسکا نام ہی اور اُسکے شہر مین بہت سے پہلوان نامی ہین اور بہت سے جزیرے وقصبہ وشہر اُسکے خراج گزار ہین اور اُسکے ملک سے بہت قریب ہین اہل اسلام کو پہلے وہی ملک ملیگا عشاق نے کہا کہ وہ خود لوگون سے باج لیتا ہوگا کیونکہ اُسکا

مذہب دوسرا ہی تمہارے اُسکے عداوت ہوگی سمندر جادو نے کہا کہ گو وہ مذہب دوسرا رکھتا ہو مگر آپ کے تابع ہی خراج ہر سال روانہ کرتا ہی مین نے اس سبب سے اُسکے مذہب مین تعرض نہین کیا کہ جب وہ خراج دینے کو موجود ہی تو کیا ضرورت ہی کہ بیکار کی عداوت لون ہان اگر باج نہ دیتا تو ضرور مین اُسپر لشکر کشی کرتا جب وہ خود میری فرمانبرداری سے باہر ہوا تو ہمکو کیا ضرور تھا کہ مذہب کے بارے مین خونریزی کرون وہ اسقدر میرا تابع حکم ہی کہ اگر مین اُسکو اسوقت طلب کرون تو وہ فوراً حاضر ہوتا ہی عشاق گنبد نشین نے کہا کہ بہتر کیا ہی اُسکو ایک فرمان تحریر کرو کہ تمہارے ملک کی طرف سے لشکر اسلام آتا ہی اُسکو روکنا اور مانع ہونا کہ شہر سمندر پر کو نہ جاوے اگر وہ نامین تو اُسنے مقابلہ کرنا خواہ اُنکو زندہ گرفتار کرنا خواہ اُنکے سر قلم کرنا مگر اُنکو سمندر پر تک نہ آنے دینا اگر ہمکو مدد کی ضرورت ہوگی تو ہمکو تحریر کرنا ہم تمکو کمک دینگے اور تمہاری مدد کو یہان سے لشکر روانہ کرینگے اگر سپاہ ساحران کی ضرورت ہوگی تو وہ بھی روانہ کرینگے خواہ غیر ساحر کی ہمکو معلوم ہو کہ سحران و ماہیان کو عیاران لشکر اسلام نے قتل کیا اُنکے مرنے سے دریاے سبز رنگ برباد ہو گیا ہی راستہ کھل گیا ہی وہ لوگ دشت بہار افزا مین اِس انتظار مین اُترے ہوے ہین کہ راہ ملے تو لشکر کشی کرین اُنکے دل کی مراد بر آئے اُنکے عیارون نے اپنا کام کر لیا ہمکو خبر نہوئی اور نہ اُسکے تدارک کے لیے جانا ہوا ادھر سحران و ماہیان قتل ہوئین اور دریا برباد ہوا اُدھر بہارستان جادو باتھ سے بدیع الملک کے قتل ہوا اب کوئی اُنکا روکنے والا نہین ہی جو اُنکو روکے جب تو دریاے سبز رنگ اُنکو اِدھر آنے سے مانع تھا اب کون ہی جو روکے لہذا ہمکو تحریر ہوتا ہی کہ جہانتک ممکن ہو اِدھر نہ آنے دو اِس تھوڑی سی تحریر کو بہت جانو اِس مضمون کا نامہ تو یقین خود پرست کو روانہ کرو اور باقی اُنکو کہ جو بادشاہ تمہارے خراج گزار ہین اُنکو برائے مدد طلب کرو اور اپنا سامان جنگ درست کرو یہ لشکر اُسیوقت سمندر جادو نے دبیر کو طلب کیا اور اُسی مضمون کا نامہ جو کہ عشاق نے کہا تھا تحریر کرا کے دست نہنگ گرگ پیشانی پاس بادشاہ یقین خود پرست کے روانہ کیا بعد اُسکے دبیر کو حکم کیا کہ چند نامے اِسی مضمون کے بنام ملکہ زعفران جادو و ملکہ غبار انگیز جادو و ملکہ طوفان خیز جادو و یاسمن جادو و سرشار جادو و مسمار جادو و خونریز جادو و بدمست فیل سوار و سرمست کرگدن سوار و قلزم جادو و موج خیز جادو و بحر جادو و آتش خوار جادو کے نام تحریر کرو اور تاکید کرو کہ تمکو لازم ہی کہ بفور دیکھتے ہی اِن نامون کے مع اپنے لشکر کے ہمارے پاس آؤ کہ ہمپر اہل اسلام نے لشکر کشی کی ہی اور ہمارے اُسکے مقابلہ ہونے والا ہی لہذا تمکو تحریر ہوتا ہی کہ اگر ہماری مدد کرو اور تمکو معلوم ہو کہ یہ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے شہر کے شہر ساحرون کے تباہ کیے ہین اور برباد کر ڈالے ہین یہان بھی اگر اِنھون نے بڑے رنج ہمکو دیے ہین اِن لوگون کے عیارون نے ہمارے سپہ سالار آفتاب جادو ہماری قوت بازو ملکہ سحران سیہ پوش و ماہیان طوفان کش کو قتل کیا اور دریاے سبز رنگ کو برباد کیا زینت دشت بہار افزا مشاطہ بہارستان جادو کو جو کہ تین سو برس سے اُس دشت مین اہل دنیا کی نظرون سے پوشیدہ تھا اُسکو قتل کیا ایسے لوگون سے اِن لوگون کے خون کا

عوض لینا ضرور ہی لہذا تم لوگ اگر ہماری مدد کرو تو ہم اُنپر لشکرکشی کرین تمکو مذہب وملت کا ضرور
پاس ہی دوسرے تم سب کے سب بخوبی واقف ہو کہ مین خداوند ایوان نہ طاق کا غلام حلقہ بگوش
ہون اور اُسنے خصوصیت رکھتا ہون اور تم لوگ میرے خراج گزار ہو اگر میری مدد نہ کروگے اور
مین اُسنے شکست کھاکر فرار کرونگا یا قتل ہونگا تو وہ لوگ بھی نہ طاق پر لشکرکشی کرینگے اور خداوند
سے مقابلہ ہوگا اُسوقت خداوند سے دریافت کرینگے کہ تُنے سمندر جادو کی مدد کیون نہ
کی تو اُسوقت مین اُنکو کیا جواب دونگے کیونکہ وہ اہل اسلام کو قتل کرتا اور اُنکو اِدھر کو نہ آنے
دیتا تم لوگ کیسی ہماری بندگی کرنے والے تھے اُسوقت کیا جواب دیا جائیگا اِس سے بہتر
یہ ہی کہ میری مدد کرو اور اِس بلا کو بہت جلد رد کرو تاکہ خداوند کو خبر نہو زیادہ اور کیا تحریر کرین
فقط والسلام یہ نامے ہر ایک کے نام تحریر ہوئے اور میرنے اُسی وقت اُسی مضمون کے نامے
تحریر کیے اُدھر عشاق نے جو نامے لکھے تھے وہ طائر سحر کے بنائے اور وہ نامے اُن طائرون
کے گلے مین ڈالے اور اُنکو اُن لوگون کے جانب روانہ کیا جنکے نام کے وہ نامے
تھے اُدھر کو وہ طائر لے کر روانہ ہوے بعد جانے اُن طائرون کے عشاق نے کہا
کہ اب مین کل سے اپنا بندوبست کرونگا ابھی دربار برخاست نہوا تھا کہ برق چمکی اہل دربار کی
آنکھین جھپک گئین تھوڑی دیر کے بعد سب نے دیکھا کہ ایک تخت صحن مین آسمان پر سے
اترا اور اُسپر ایک نازنین مہ جبین مہ جبین رنگین وعالی جوڑا پہنے ہوے بیٹھی تھی اُسکے سماع حسن
سے تمام صحن روشن ہوگیا یہ وہ نازنین ہی جو کہ بیٹی ہی آفتاب جادو کی بلکہ غزالان آہو چشم
جو کہ اپنے باپ کے قاتلون کی تلاش مین نکلی تھی راہ گم کرکے شہر جمشید یہ کو چلی گئی تھی اور وہان
جاکر قید ہوگئی تھی جبکہ میلہ ہوا تھا تو صاحب قبر نے اُسکو رہا کیا تھا اور جو کچھ کہ کلام سے گئے
وہ سب ناظرین کو یاد ہونگے کیونکہ ابھی کا واقعہ ہی کوئی ایک داستان کا تفاوت ہوا ہی اور
کچھ پیغام سمندر جادو کو بھی دیا تھا تو یہ اُس پیغام کے سننے کو دربار مین آئی ہی ورنہ اِسکا کیا
کام تھا جو دربار مین آتی پہلے یہ مین آئی اِسکو یہ بھی دیکھنا تھا کہ قبر سے آواز آئی تھی کہ سمندر جادو
ڈک سلطنت کرکے گوشہ نشین ہوا ہی اور سیہ پوشی غم مین ماہیان دبحران کے اختیار کی ہی
اور تمام شہر کو حکم سیاہ پوشی کا دیا ہی دوسرے پیغام بھی دینا تھا ورنہ یہ اپنے گھر کو جاتی جب یہ شہر
مین پہونچی تھی تو اِسنے کسی کو سیاہ پوش نہ پایا بلکہ تمام شہر مین خوشی دیکھی اِسنے دل مین کہا کہ یہ بات
تو غلط ہوئی کہ تمام شہر سیاہ پوش ہی یہان کوئی بھی نہین سیاہ پوش ہی اِسی طرح کل باتین غلط یہان کہین مین
بھلا وہ کوئی ساحر ہی بیکار خدائی کا دعوی کرتا ہی خداوند ایوان نہ طاق ہین یہ اِسی فکر مین
اُسنے صحن مین اُتری یہان یہ واقعہ دیکھا کہ سمندر جادو بلباس سرخ تخت پر متمکن ہی اور گرد وپیش تمام
اہل دربار جمع ہین جام شراب گردش مین ہی اور ایک ساحر بزرگ برابر تخت کے کرسی پر بیٹھا ہی
سب اہل دربار صحن کی طرف دیکھ رہے ہین یہ تخت پر سے اُترکر ایوان مین آئی اب سب نے
پہچانا کہ یہ دختر ہی آفتاب جادو کی پہلے سب حیران تھے کہ یہ کون نازنین ہی کسقدر حسین ہی
جسنے ہی اہل دربار اور سمندر جادو نے اِسکو دیکھا تو اُسمندر جادو نے حکم دیا کہ لاؤ
کرسی ملکہ کے لیے اِسکے باپ کے مقام پر بیٹھا دو کہ یہ اُسکی وارث ہین دوسرے سبب یہ
تھا کہ سمندر جادو مدت سے اِس نازنین پر فریفتہ ہی اکثر اِسنے قصد کیا کہ مین آفتاب جادو

سے کہون مگر موقع نہ ملا کہ اس عرصہ مین آفتاب جادو قتل ہو گیا اُدھر آفتاب جادو خود اِسکے
ساتھ قصد رکھتا تھا اور بہت چاہتا تھا اِسی سبب سے اِسنے اِسکی شادی نہین کی تھی بہادر اہل قوم سے
کہا تھا کہ مین اِس سے محبت رکھتا ہون اِسی سبب شادی نہین کرتا ہون کہ جب اِسکی شادی ہوگی
تو یہ اپنے شوہر کے گھر چلی جائیگی تو پھر مجکو بغیر اِسکے تکلیف ہوگی مین اِسکی شادی ہی نہ کرونگا
وہ لوگ خاموش ہو رہے اور یہ خیال کیا کہ یہ ابھی کم سن ہی ہے جوان ہوے تو آفتاب جادو
پر جبر کرکے اِسکی شادی کرا دینگے یہانتک کہ وہ ابھی پوری جوان بھی نہونے پائی تھی کہ آفتاب
جادو قتل ہو گیا اب وہ خود صاحب اختیار ہے جسکے ساتھ چاہے شادی کرے اُدھر سمندر
جادو نے یہ حکم دیا کہ کرسی لاؤ اُدھر اُس نازنین نے بیٹے اُس سن رسیدہ ساحر کو سلام کیا
اُسکے قدم چومے اِسنے اپنا ہاتھ اُسکے سر پر رکھا کہ اتنے مین کرسی لاکر خادم نے بچھا دی
اُسی مقام پر کہ جہان پر اُسکا باپ بیٹھتا تھا جب کرسی بچھ چکی تو سمندر جادو نے کہا کہ بیٹھو یہ
سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گئی اہل دربار کی تو یہ حالت ہے کہ سب کی نگاہین اُسی جانب ہین کسی کی
نگاہ اُدھر سے ہٹتی نہین ہے اُسکے گلشن جمال کی سب گل چینی کر رہے ہین یہ حال ہے کہ اُسکو
دیکھکر سب کے ہاتھ پانون کے طوطے اُڑ گئے ہین مثل طائران بے بال و پر کے عالم
سکوت مین ہین اور اِس طرح مایوس و مجبور ہین کہ جیسے وہ ہانو رمجبور ہوتا ہے اور اُڑ نہین
سکتا ہے ناچار ہو کر رہجاتا ہے یا یہ حال ہے کہ گویا اُنکے سرون پر طائر بیٹھے ہین یہانتک اِس خیال
سے ساکت ہین کہ اگر ہمنے حرکت کی تو یہ طائر اُڑ جائیگا اِس خوف سے مثل تصویر کے خاموش
ہین وہ دربار اُسوقت مرقع تصویر معلوم ہوتا تھا ہر ایک کا قصد تھا کہ اِسکو اُٹھا کر لے بھاگون اگر
یہ مکمل میرے قابو مین ہو تو کیسی ساتھ عیش و عشرت کی راتین کٹین یہ کلیان ہے کہ مثل بلور کے
ہین اگر ہمارے گلے مین ہو تو کیا لطف حاصل ہو ہر ایک کی اُسکے حسن و جمال کو دیکھکر رال
ٹپکی پڑتی تھی اہل دربار کی تو یہ حالت ہے اب سمندر جادو کا حال سنیے کہ جب سے یہ نازنین
آئی ہے یہ بھی اُسی طرف کو دیکھ رہا ہے ٹکٹکی بندھی ہوئی ہے دل بیقرار ہے ہر مرتبہ یہی قصد کرتا ہے کہ اُسکو
اُٹھا کر مثل مردمک چشم کے سات پردون مین پنہان کرون کہ اُسکے اوپر نگاہ مہر و ماہ بھی نہ پڑے
اگر یہ مجکو قبول کرے تو کیا مزا حاصل ہو کیسی عیش کے ساتھ راتین گذرین اے کسقدر نازک
اور رنگین اُسکے لب و رخسار ہین ابھی پورا جوبن بھی نہین نکلا ہے اے کیا اُٹھتی جوانی ہے یہ کہتا ہے
اور دل کو مسوس کر رہجاتا ہے قلب بیتابی جو کرتا ہے تو یون سمجھاتا ہے کہ کیون تو اسقدر بیقرار ہوتا ہے اگر
تیری قسمت مین اُسکے ساتھ وصل ہے تو ضرور ہوگا مگر دل نہین مانتا ہے بیقراری اُسکی گھڑی بگھڑی اور
زیادہ ہوتی جاتی ہے اہل دربار اور سمندر جادو کا تو یہ حال ہے اُدھر وہ نازنین بھی اُن سب کا یہ حال
دیکھکر مسکراتی ہے اور خاموش بیٹھی ہوئی ہے عشاق نے تو کبھی اُسکو دیکھا نہ تھا کبھو نکر دیکھتا کہ یہ
کبھی دربار مین تو آیا تھا جو دیکھتا اِسنے جو اُسکو دیکھا تو یہ بھی پریشان ہوا اور نہ اُس نازنین نے
اُسکو دیکھا تھا جو وہ پہچانتی اور کچھ کلام کرتی آخر کو عشاق نے ہمت کی اور کہا کہ اے نازنین حسین
تو پھول کس باغ کی ہے اور سرو کس گلستان خوبی کی ہے کہ تیرے آنے سے سب اہل دربار اور
بادشاہ کے ہوش جاتے رہے کیا تو نے سحر کر دیا کہ جسکے سبب سے اِن سب کی یہ حالت
ہوئی کیا تو کبھی دربار مین نہین آئی ہے آج تو نئی آئی ہے اُس نازنین نے کہا کہ اے مرد بزرگ مین

اسی شہر کی رہنے والی ہون بلکہ اسی سرکار کے نمک سے میری پرورش ہوئی ہی میرا گوشت
و پوست و استخوان اسی گھر کے ٹکڑون سے پلا ہی مین اکثر اپنے باپ کے ہمراہ اس دربار
مین آیا کرتی تھی میرا باپ اس سرکار کا خیر خواہ تھا اسکو اس سرکار نے عہدۂ سپہ سالاری پر ممتاز
و سرفراز فرمایا تھا تھوڑا عرصہ ہوا کہ وہ حق نمک سے ادا ہوگیا مگر مین اس کنیز نے کبھی
آپ کو اس دربار مین نہین دیکھا سوائے آج کے شاید آپ کو ابھی دو ہی ایک روز کا زمانہ تشریف
لائے ہوے گذرا ہی آپ سے جو سنا ہوگا کہ کوئی آفتاب جادو تھا یہ لونڈی اسکی
لڑکی ہی جسکو بادشاہ نے برائے مدد سحران کے دریاے سبز رنگ پر روانہ کیا تھا انکو تو
عیاران لشکر اسلام نے قتل کیا جبکہ یہ خبر یہان پہونچی تو مجکو معلوم ہوا مین نے بہت صدمہ کیا
اور انکا ماتم کیا یہ کہکر وہ خاموش ہو رہی کچھ کلام نہ کیا اب جو اسنے اسقدر تقریر کی گویا یہ بات
ہوا کہ یہ پھول اسکے منہ سے گر رہے تھے اسقدر شیرینی اسکے کلام مین تھی کہ جو کوئی سنتا تھا
محو ہو جاتا تھا اور یہی دل چاہتا تھا کہ یہ کلام کیے جائے خاموش ہو عشاق نے جو اسکی تقریر سنی
اور وہ یہ کہکر خاموش ہو رہی تو اسکو بھی اشتیاق ہوا کہ یہ کلام کرے کہنے لگا کہ اے ملکہ تم یہان
کیون نہ آئین اگر تمھارے باپ قتل ہو گئے تھے تو انکا عہدہ تمکو ملنا مین آج دو دن سے
یہان آیا ہون مین نے تمکو آج دیکھا ہی اسکا سبب کیا ہی اسنے کہا کہ مین اسکا سبب کیا بیان
کرون اسکا سبب یہ تھا کہ جب مین نے سنا کہ میرے باپ نے انتقال کیا دریاے سبز رنگ
پر پہلے تو مین نے صف ماتم بچھائی کیونکہ مین اسسے الفت بہت رکھتی تھی اور وہ بھی مجھکو بہت
چاہتے تھے مین انکی صف پر بیٹھی کہ یکایک مجکو خیال آیا کہ یہ دریافت کرنا چاہیے کہ والد نے
کس مرض مین مبتلا ہوکر انتقال کیا یا کسی نے انکو قتل کیا کیونکہ جنگ پر تو گئے تھے مین نے
جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ انکو تو عیاران لشکر اسلام نے قتل کیا مگر سے صباری کی یہ حال ظاہر ہونے
کے بعد مجکو بڑا صدمہ ہوا مین نے یہ بھی نہ خیال کیا کہ مین انکی صف پر بیٹھی ہون اسی وقت
تخت سحر تیار کرکے انکے قاتلون کی تلاش مین روانہ ہوئی اماں جان لاکھ لاکھ منع کرتی رہین
مین نے نہ مانا یہ کہکر سمندر جادو کے جانب متوجہ ہوکر اور مسکرا کر کہا کہ اے بادشاہ اب آپ بھی
میرا حال سماعت فرمایئے اور اس پیغام کو بھی سنیے جو کہ آپ کو بہت بڑے شخص نے دیا ہی
اور یہ سماعت فرمایئے کہ مجھپر کیا گذری اور سب اہل دربار بھی سنین کہ مین جب سے آئی ہون تو
اہل دربار اور آپ لوگ عجب حالت مین پائی ہون کہ سب کے سب میری طرف دیکھ رہے ہین
کسی کو اپنے تن بدن کا ہوش نہین ہی یہ حالت ہی کہ مثل تصویر کے ہین مجھ مین کیا کوئی نقل لگے
ہین یا کوئی سینگ نکلے ہین کہ جسکو لوگ حیرت سے دیکھ رہے ہین ہین مین وہی ہون کہ اکثر دربار
مین آئی ہون کوئی نئی نہین ہون جب آتی تھی تو یہ حالت کسی کی نہین ہوتی تھی جو اسوقت ہی اسکا
کیا سبب ہی گویا مین تماشہ ہوگئی ہون کہ سب میری طرف دیکھ رہے ہین اپنا کاروبار ترک کردیا
ہی اگر کوئی حریف آتا تو اسکو بھی آپ لوگ یون ہی حیرت زدہ ہوکر دیکھنے لگتے وہ اپنا کام کرتا
سب کو قتل کرکے چلا جاتا اسوقت سواے افسوس کے کچھ حاصل نہوتا آپ لوگ اسنے
حواس درست کرین اور سنین کہ مین کیا بیان کرتی ہون یہ جو اسنے کہا تو سب کو ہوش آیا خیال
کیا کہ سنین تو یہ کیا کہتی ہی ادھر سمندر جادو نے اس نازنین سے کہا کہ بیان کرو کیا واقعہ ہی اس

نازنین نے ابتدا سے اپنا حال بیان کرنا شروع کیا وہ حال سنیے اپنا راہ بھولکر دشت جمشید یہ
مین جانا اور منتظم جادو کے قصر مین پہونچنا وہان شراب پینا پتلی سحر کا منع کرنا اپنا نہ ماننا
اُس پتلی کا مقابلہ کرنا اپنا اُسکے سحر کو رد کرنا اُس پتلی کا عاجز ہوکر منتظم کو بلانا اُسکا اُٹھکر وہ
تقریر کرنا جو کہ بیان ہو چکی ہی آخر مین باہم مقابلہ ہونا اُسکا عاجز ہونا آخر کو مکر کرکے اُسکا گرفتار کرنا
اور قید خانے مین بھیجنا اُسکا کل حال حند الی جمشید مین میلے کا ہونا بیان کیا اور اپنا خواہش
کرنا کہ مین بھی میلہ دیکھونگی اور جو کچھ کہ جمشید نے بیان کیا تھا حال صاحبقران وہ بھی کہ
سُنا یا بعد اُسکے میلے کا ہونا اور اپنا اُسی حالت قید مین اندر گنبد کے جانا اور قبر سے صدا
کا آنا اپنا سحر یاد کرنا برائے رفع قید سحر کا فراموش ہونا اُسکے بعد یہ معلوم ہونا کہ یہان سحر فراموش
ہو جاتا ہی صاحب قبر کا سحر کے قید کو رفع کرنا اُسکے بعد وہ کلام جو کہ قبر کے اندر سے اُس
ساحر نے کیے تھے سب بیان کیے اور وہ پیغام جو کہ سمندر جادو کو دیا تھا وہ کہ سُنایا
اُسکا اپنے خدائی کا راست ہونا اور کل خدائیون کا باطل ہونا جس طرح سے اُسنے بیان
کیا تھا سب کے روبرو بیان کر دیا بعد اُسکے اُس پرچہ کا بادشاہ کو ملنا اور میلے کا
درہم و برہم ہونا اپنا اِدھر کو آنا اور جو عجائب قصر مین منتظم جادو کے دیکھے تھے اور جو
اُسکی زبانی سنے تھے وہ سب کہ سنائے یہ واقعات سنکر عشاق بہت برہم ہوا اور کہنے
لگا کہ وہ کیا خدائی کریگا ایک گبر کو بیکار خدا بنا رکھا ہی وہ کل کا لونڈا ہی مجکو معلوم ہی کہ جو وہ ہی
بیکار کو جمشید کے نام کو بدنام کیا ہی کہین اُس ملک کے ساحر ہماری برابر سحر جان
سکتے ہین ہمارے روبرو وہ طفل کتب ہین یہی خیال کرلو کہ جو کہ اپنے کو بہت بڑی ساحرہ
زبردست بیان کرتی تھی وہی تمھارے مقابلہ سے عاجز ہوئی آخر کو مکر کرکے تمکو گرفتار کیا
اگر کچھ بھی جانتی ہوتی تو مکر سے کیون گرفتار کرتی دوسرے یہ کہ وہ کیا حال آیندہ اور گذشتہ
بیان کریگا نہ وہ ساحر جمشید کا ہی نہ وہ قبر جمشید کی ہی ایک زمانے مین جمشید اُس ملک مین
گئے تھے وہان ایک عورت بہت خوبصورت تھی اُسپر عاشق ہوے اُس سے
وصل حاصل کیا وہ حاملہ ہوئی اُسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا اُس لڑکے کا نام جمشید
رکھا گیا اُسی زمانے مین جمشید نے ایک کتاب درست کی تھی کہ جسکا حال مین کسی وقت بیان
کرونگا بھلا وہ کیا دعوی خدائی کا کریگا یہ کہکر کل اُسکی کیفیت بیان کی اور کہا کہ جب لشکر اسلام اُس
ملک مین پہونچے گا اور اُسکی خدائی کا تماشا دیکھے گا اور وہ خدائی برباد ہوگی اُسوقت بالکل
اُسکی حالت بیان ہوگی جبکہ مین تحریر کر چکا ہون کہ اِس دفتر کی داستانین سب نئی ہین اور نادرکار
ہین عجائبات سے بھری ہوئی ہین آیندہ ناظرین کو حال معلوم ہوگا جب وہ سب واقعہ بیان کر چکا
اور یہ کہا کہ ہمارے روبرو کیا کوئی دون کی لے سکتا ہی اگر مین اُسی مقام پر ہوتا تو اُسکو
اُسکے حال سے آگاہ کرتا اور ایک سوال کرتا کہ جسکا وہ جواب نہ دے سکتا اگر مسلمان اِدھر
نہ آئے اور اتفاق سے اُدھر کو چلے گئے تو اُنکا حال سب پر ظاہر ہو جائیگا کہ کون سچا خدا
تھا اور کون جھوٹا اگر اِدھر آئے تو بھی ظاہر ہو جائیگا لہذا بعد افراغ صم مسلمانان مین عزم کشور
لشکر کشی کرونگا اور یہ سرزمین بھی سمندر جادو کے تحت حکومت کرونگا اُسوقت مین بھی اُنکی
خدائی کا حال دیکھونگا کہ وہ خدا ہوکر میرا کیا بنا لیتے ہین اور کیونکر اُنکی خدائی قائم رہتی ہی

اُنھون نے بہت برا کیا کہ جو ایوان نہ طاق کے ساحرون سے فساد پر کمر باندھی اور ہمارے
خداوند کو برا کہا وہ بہت پریشان ہونگے یہ کہکر عشاق خاموش ہو رہا سمندر جادو نے کہا کہ
اُستاد یہ امر خیال مین نہین آیا کہ اُس گنبد مین سحر کیون فراموش ہوتا ہی اِسکا کیا سبب ہی یہ بھی تو بیان
فرمایئے عشاق نے کہا کہ اِسکا سبب یہ ہی کہ اُسنے اپنا بندوبست کر لیا ہی بلا کسی خوف وخطر
گئے اور اُسکے اِس سحر کو ایک زمانہ کثیر ہو گیا اب پورا پورا اُسکا اثر ہوا جو کوئی ساحر اُس گنبد
مین جاتا ہی اُسپر وہ سحر کرتا ہی وہ تو غافل ہوتا ہی اُسپر اُسکا سحر کارگر ہو جاتا ہی یہ سحر فراموش کر جاتا
ہی مگر اُسکا وہ سحر اندر گنبد کے کام دیتا ہی بیرون گنبد اُسکا کچھ اثر نہین ہی اِسی سبب سے باہر
ساحر کو سحر یاد آتا ہی جب تم چلوگے اور اُس سے مقابلہ ہوگا اور ہم فتح پائین گے تو اُس گنبد
مین چلکر اُسکا سبب دکھا دینگے تم حیران نہو دوسرے اُس ساحر نے جو یہ بندوبست کیا ہی
کہ کوئی ملازم از قسم زن و مرد اُسکے پاس نہین ہی اور جہان اُسنے صدا دی اور جو چیز طلب کی
موجود ہو گئی وہ بیرون سے کام لیتا ہی وہی اُسکا کام کرتے ہین یہ بھی کوئی مقام عجب نہین ہی اگر
تم دیکھنا چاہو تو مین اِسے ابھی تم سب کو دکھا دون سمندر جادو و اہل دربار نے کہا کہ جی ہان
آپ بہت بجا ارشاد فرماتے ہین یہ کہکر سب اہل دربار خاموش ہو رہے اُس نازنین نے بعد
تھوڑی دیر کے کہا کہ اب مین رخصت ہوتی ہون پھر حاضر ہونگی کیونکہ بہت دن ہوے کہ مین
اپنی ماں سے جدا ہوئی ہون وہ میرے واسطے بیتاب ہونگی سمندر جادو نے کہا کہ بلکہ کل
پھر آؤگی اُسنے جواب دیا کہ حضور میرا دربار مین کیا کام ہی جب کوئی ضرورت لاحق ہوگی تو حاضر
ہونگی یا جب حضور طلب کرینگے تب حاضر خدمت ہونگی سمندر جادو نے کہا کہ بلکہ مین تو کہتا
ہون کہ تم روز دربار مین آیا کرو مین تمکو تمھارے باپ کی جگہ دونگا اُسنے کہا کہ یہ منصب لائق
مردون کے ہی جو کہ جنگ وجدال سے واقف ہون اور فنون جنگ جانتے ہون نہ کہ عورت
کہ جو کبھی بندوبست اور میدان جنگ سے واقف نہو اور صورت میدان نبرد کی نہ دیکھی ہو
وہ کیا سپہ سالاری کریگی اگر ایسا آپ کو مدنظر ہی تو میرا بڑا بھائی ہی جو کہ اکثر دربار مین والد کے
ہمراہ حاضر ہوا ہی اور اکثر لڑائیون پر بھی اُنکے ہمراہ گیا ہی فنون جنگ وحرب وضرب مین مثل
والد بزرگوار کے ہی اُسکو یہ منصب عنایت ہو تو بہتر ہی کیونکہ وہ اِسکے لائق ہی اور اِسکا مستحق ہی
سمندر جادو نے کہا کہ مین تو اُسکی تلاش مین تھا اکثر اہل دربار سے مین نے کہا کہ آفتاب جادو
کا ایک فرزند بھی تھا وہ کیا ہوا اُنھون نے یہ جواب دیا کہ ہمکو نہین معلوم وہ آفتاب جادو کی
زندگی سے بہت دن ہوے کہ دربار مین نہین آیا نہ معلوم کیا ہوا اگر ہوتا تو ضرور آتا اُسنے عرض
کیا کہ جی ہان یہ لوگون نے بجا کہا والد نے اُنکو اپنی زندگی مین چاہ بابل پر برائے تعلیم سحر روانہ
کیا تھا کہ جو کچھ مجھکو آتا تھا وہ تو مین نے اُسکو تعلیم کر دیا اب جبتک میری زندگی ہی مین نوکری نہین
کرنے دونگا یہ اور کمال حاصل کر لے تو اُنکو وہان گئے ہوے کوئی ڈیڑھ برس کا عرصہ
ہوا ہوگا وہ ابھی وہان سے تعلیم پاکر آئے نہین کہ والد نے قضا کی مین نے اُنکو خبر تو کرا دی
تھی نہ معلوم وہ آئے یا نہین آئے مین خیال کرتی ہون کہ اگر آئے ہوتے تو ضرور دربار
مین حاضر ہوتے اب جاکر دریافت کرتی ہون اگر آئے ہین تو کل ضرور دربار مین حاضر ہونگے
ورنہ مین اُنکو طلب کرونگی اور یہ اُسنے کہونگی کہ بادشاہ تمکو یاد کرتے ہین یہ کہکر کرسی سے اُٹھی

اور بادشاہ و عشاق کو سلام کر کے تخت سحر پر بیٹھکر اپنے مکان کو روانہ ہوئی بعد اسکے جانے کے اہل دربار کا یہ حال ہوا کہ سب کے دل پریشان ہو گئے دربار ویران نظر آنے لگا ہر ایک کو وہ دربار کاٹنے کھانے لگا دربار مین بیٹھنا ناگوار ہوا سمندر جادو کی تو یہ حالت ہوئی کہ اسکو تو وہ دربار بشل باغ خزان دیدہ کے ہو گیا کوئی شوا چھی نہ معلوم ہوتی تھی تھوڑی دیر تک تو عالم سکوت مین رہا بعد اسکے عشاق سے کہنے لگا کہ ای استاد نامے تو سب طرف روانہ کیے مگر اب کیا تدبیر کیجاوے اسنے کہا کہ اب کیا تدبیر کرنا ہے اب تم اطمینان سے بیٹھو اور چین کرو مین اب سب تدبیرین کرونگا اب تمکو کسی امر کی تکلیف نہوگی مین اسی واسطے اپنے گوشۂ عافیت کو ترک کر کے آیا ہون تم اب کسی امر کا خیال نہ کرنا لشکر اسلام یہان آئیگا تو اسکو یہان آنے کا مزا معلوم ہو جائیگا اگر ایک یہان سے زندہ بچکر جائے تو کیا مجال خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر سب لوگ میرے سحر مین گرفتار ہونگے یہان ساحر کا بھی کچھ بس نہ چلے گا مین وہ تدبیر کرتا ہون یہ سنکر سمندر جادو نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوے عشاق بھی اس مقام پر آیا جو کہ اسکے واسطے مقرر ہوا تھا وہان پر جاکر خیال کیا کہ اب کیا تدبیر کرون اور اسی کی فکر کرنے لگا جو تدبیرین اسنے کین ہین اور عجائب و غرائب سحر اسنے درست کیے ہین وہ بوقت مقابلہ اہل اسلام بیان ہونگے جسوقت کہ لشکر اسلام یہان آئیگا دیکھیے گا کہ کیسی کیسی لڑائیان سحر کی بیان ہوتی ہین کہ جو کہ طلسم ہوشربا مین بھی نہونگی جب ناظرین ملاحظہ کرینگے تو لطف ہوگا اب عشاق تو اس فکر مین مصروف ہوا اور سمندر جادو جو دربار برخاست کر کے آیا تو اسکو خیال اس نازنین کا پیدا ہوا اور بندھا رہا اسکی تصویر خیالی آنکھون کے سامنے پھر رہی تھی اسکو نیند نہین آتی تھی شعر عاشقانہ پڑھتا ہے یہ تو اس حالت مین بسر کر رہا ہے اسکو تو اس حال مین رکھا جاتا ہے کہ احوال اسکا پھر بیان کیا جائیگا

لیکن اب کچھ حال زوجۂ آفتاب جادو اور اسکے فرزند کا یعنے گلاب جادو و ملکہ غزالان آہو چشم کا تحریر ہوتا ہے

کہ جب اسکو خبر قتل آفتاب جادو کی آئی تھی تو یہان صف ماتم برپا ہوئی تھی اور اسی وقت ایک ساحر کو طرف چاہ بابل کے اسکے بیٹے کے پاس اس غرض سے روانہ کیا تھا کہ اسکو خبر دی تھی کہ تمہارے باپ نے انتقال کیا ادھر ملکہ غزالان آہو چشم سحر سے دریافت کر کے برلے تلاش و گرفتاری عیاران روانہ ہوئی تھی اسکی مان کا یہ حال ہوا کہ ایک تو خاوند نے انتقال کیا اور دوسرے لڑکی جسکو کہ دم ہوش چاہتی تھی وہ یون بے سر و پا چلی گئی اسپر تو پہاڑ رنج و غم کا ٹوٹ پڑا کیا کرے مجبور تھی نہین تو جان دیدیتی اگر جان بھی دیدیتی تو کیا ہوتا کوئی پوچھنے والا نہین رات دن رویا کرتی ہے تن بدن کا ہوش نہین ہے بال سر کے بکھرے ہین ناخن ایسے دراز ہو گئے ہین کہ جنکی حد و انتہا نہین ہے کپڑے کثیف ہو گئے ہین نہانے کا ہوش نہ پہننے کی پروا سوائے رونے کے کوئی کام نہین ہے جب بہت زیادہ بھوگ لگی اور نوکرون نے سمجھایا تو ایک دو نوالے پانی کے گھونٹ سے اتار لیے پھر رونے لگی بستر پر پڑی رہتی ہے سوکھ کر کانٹا ہو گئی ہے پہچانی نہین جاتی ہے آنکھون مین حلقے پڑ گئے ہین رخسار بمثل گل کے سرخ تھے وہ زرد

ہو کر نستر ن ہو گئے ہین کمر مین خم آگیا ہی جو خدا اُسکا مثل شمشاد کے تھا جھک کر کمان ہو گیا ہی ایسی لاغر ہو گئی ہی کہ شکن بستر یا تار بستر معلوم ہوتی ہی لوگون کو یہ گمان ہی کہ یہ کچھ دنون کی مہمان ہی ہاے کیسی اس گھر پر تباہی آئی جو کہ مالک خانہ تھا وہ یون قتل ہوا جو کہ چراغ خانہ تھی وہ یون آوارہ و سرگردان بے سر و سامان ہو کر کسی جانب کو روانہ ہوئی کہ آج کئی دن سے اُسکی کچھ خبر نہین معلوم کہ اُسپر کیا گذری اور یہ کہ جو دنیت کا شانہ درون خانہ جسکے دم سے کہ یہ گھر آباد تھا وہ یون عازم سفر ہی جو دو دو دن نہ کھانا کھائے اُسکی زندگی کی کیا امید وہ کیونکر زندہ رہے مصاحبین خواصین ہمہ وقت پاس بیٹھی رہتی ہین اور سمجھایا کرتی ہین وہ کسی کا کہنا نہین مانتی ہی یہی کہتی ہی کہ صاحب میرے دل کو کیونکر قرار آئے جبکہ میرے اوپر ایسے صدمے ہون اُسکے دل سے پوچھو کہ جسکے اوپر یہ مصائب ہون وارث سے یون یاس ہوئی لڑکا یون ڈیڑھ برس سے جدا ہی کہ جسکی کچھ خبر نہین معلوم کہ اُسپر کیا گذری ہی ایک لڑکی کا سہارا تھا وہ یون آنکھون کے سامنے سے دم بھر مین نہان ہو گئی کہ جسکی کچھ زندگی کی امید نہین ہی کیونکہ وہ ایسے دشمنون کی تلاش مین گئی ہی کہ جنکے دل مین ذرا رحم نہین ہی نہ جوان کو دیکھین نہ بوڑھے کو اُنکو اپنے کام سے کام ہی اور قتل کر ڈالنے سے مطلب ہی کچھ لوگ ساحرون کے نام کے عدد جن لوگون نے آفتاب جادو ایسے ساحر جہان دیدہ کارآزمودہ کو ایک دم مین قتل کر ڈالا تو اُنکے روبرو اسکی کیا اصل ہی ایک پل مین قتل کر ڈالین گے چھوکری ہی وہ تو ذرا سے کر مین آجائیگی پھر نہین بتا دو کہ کیونکر میرے دل کو قرار آئے اور کیونکر جبر کر دن ایسی ایسی باتین کرتی تھی وہ لوگ خاموش ہو جاتے تھے ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ رو رہی تھی کہ یکایک شہر مین غوغا مچا رونے کی آواز آنے لگی اسنے مصاحبون سے کہا کہ خبر تو لگاؤ کہ یہ شہر مین کیسا غل ہی کوئی رئیس مر گیا ہی کہ جس صدا سے میرا دل ہلا جاتا ہی مصاحبون نے محلدار سے بلا کر کہا کہ چوبدار سے کہو کہ ذرا خبر تو لائے کہ یہ شہر مین کیا غل ہی اور کیسا شور و تلاطم ہی یہ کیا واقعہ ہوا ہی محلدار نے جاکر چوبدار سے کہا کہ ذرا خبر تو لاؤ کہ یہ کیا شہر مین غوغا ہی کیون اسقدر گریہ و فغان کی صدا بلند ہی ملکہ کا دل بہت پریشان ہی چوبدار یہ سنکر اُسی وقت شہر کو روانہ ہوا جب چوک مین پہونچا تو دیکھا کہ لوگ ایک میت کو لیے ہوے گھاٹ کی طرف جاتے ہین سمندر جادو بادشاہ ملک بھی ہمراہ ہی لوگون سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لاش ملکہ سحران سیہ پوش کی ہی اسکو بھی عیارون نے قتل کیا جو کہ دریاے سبز رنگ کی منتظم تھی چوبدار یہ دریافت کر کے دروازے پر آیا اور محلدار کو بلا کر تمام حال اُسنے اُس سے بیان کیا محلدار نے ملکہ سے آکر کل واقعہ کہا وہ یہ خبر سنکر دنگ ہو گئی اور کہنے لگی کہ او عیار بڑے غضب کے ہن اُنھون نے دریا کے اندر جاکر سحران سیہ پوش کو قتل کیا آج ایک رکن دریاے سبز رنگ گر پڑا چراغ سامری گل ہو گیا ماہیان طوفان کش بیتے جی مر گئین جو ان ہین کا مرنا بڑا غضب ہی اُسپر بھی مثل میرے پہاڑ غم ٹوٹ پڑا آسمان مصیبت اُسپر بیٹھ پڑا بہت بڑی ساحرہ قتل ہوئی نام سحر و ساحری مٹ گیا دربار کی رونق جاتی رہی اب بچکر ہمرا آگیا اور اب مجکو بالکل قطع امید ہو گئی اور ملکہ غزالان کی بچکر آنے کی امید نہین ہے لوگون مین اپنے دل کو کیونکر سنبھالون میری جان نکلی جاتی ہی ملازمون نے کہا کہ بی بی برے خیالون کو دل سے دور کرو خداوند اُسکی خبر خوش سنائیگا وہ آپ سے آکر ملیگی آپ اُسکو دیکھکر خوش ہونگی

آپ کے دل کو ٹھنڈا کریگی وہ یہ سنکر کہنے لگی کہ خداوند وہ دن نہ لائین تمہارے منہ مین گھی شکر جسدن وہ آئیگی اسدن مین تم لوگون کو بہت انعام دونگی کہ تم لوگ بھی خوش ہو گے ان لوگون نے کہا کہ خداوند ہماری سن لین جاگتی جوت کے خدا ہین ملکہ کے دل کی مراد بر آئے سب نے کہا کہ آمین آمین ایسی ایسی باتین ہو اکرتی تھین کہ سحران کے مرنے کی خبر کو تیسرا دن گذرا تھا کہ یہ لوگ بیٹھے ہوے ملکہ کو سمجھا رہے تھے وہ اسدن بہت بیقرار تھی کسی پہلو قرار نہ تھا خواصین کہہ رہی تھین کہ ملکہ صبر کرو دل کو سنبھالو کوئی بات خرابی کی نہین ہی اچھی خبر آنیکی ہی ذکر ہو رہا تھا کہ یکایک زمین ہلنے لگی اور آندھی سیاہ چلنے لگی زمانہ تاریک ہو گیا زلزلہ آنے لگا اسنے گھبراکر خواصون سے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ زلزلہ کیسا آیا ہی آندھی کیسی اٹھی ہی آج کوئی سانحہ عظیم ہوا ہی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ یکایک سنگباری و برفباری ہوئی اور صداے ہولناک آنے لگی برق چمکنے لگی رعد گرجنے لگا بڑی دیر تک یہی آفت رہی بعد تھوڑی دیر کے یہ سب آثار برطرف ہوے اب صداے گریہ وزاری آنے لگی ایک شور عظیم شہر مین برپا ہوا ملکہ نے خود محلدار کو طلب کرکے کہا کہ ذرا خبر تو منگا ذکر یہ کیا امر ہی کیا ایسا سانحہ ہوا ہی کہ یہ آفت برپا ہی محلدار نے چوبدار کو برائے خبر روانہ کیا وہ جاکر خبر لایا اور آکر بیان کیا کہ ملکہ سے کہدو کہ بڑا غضب ہو گیا یہ ساری آفت اسکی ہی کہ ملکہ ماہیبان طوفان کش حاکم دریاے سبز رنگ کو بھی عیاران لشکر اسلام نے قتل کر ڈالا یہ اسی کے مرنے کی علامت تھی جو کہ برپا ہوی یہ غل اسکا ہی کہ اسکی لاش مرگھٹ پر جاتی ہی مین کیا بیان کرون جو کہ حال سمندر جادو نے اسکے غم مین اپنا بنایا ہی اگر کسی کا عزیز بھی مرجاتا ہی تو یہ حال نہین کرتا ہی تمام شہر لاش کے ہمراہ ہی ہر ایک بادشاہ کے رونے سے روتا ہی ایک تلاطم شہر مین برپا ہی محلدار نے جاکر سارا حال ملکہ سے کہا ملکہ سنتے ہی سن ہو گئی حواس جاتے رہے کف افسوس ملکر کہنے لگی کہ بڑا غضب ہو گیا دریاے سبز رنگ برباد ہو گیا کوئی ساحر دریا کہ جو دریا کا انتظام کرے بڑی خرابی ہوئی ہی کیسی شہر سمندر یہ آفت آئی ماہیبان کا تو گھر کا گھر ان عیارون نے تاراج کر دیا ہی کیسے منحوس قدم ہین کہ آتے ہی ساحرون کا ناس کرنے لگے ہاے راستہ شہر سمندر یہ کا کھل گیا اب وہ لوگ لشکر کشی کرکے ادھر آئینگے اور لڑائیان ہونگی کشت وخون عظیم ہوگا دیکھیے کیا ہوتا ہی ان لوگون سے مقابلہ ہو کہ ہمیشہ لڑائیان سر کرتے رہے ہین جس ملک پر گئے اس ملک کو تاراج کیا جس طلسم پر گئے اسکو فتح کیا ان لوگون کا اقبال لندھی ستارہ اوج و اقبال کا ترقی پر ہی کیسے کیسے ساحرون کو زبردست کرکے کیا یہ کہہ رہی تھی کہ ناگاہ صدا سے دہل کان مین آئی خواصون سے کہا کہ دیکھو یہ چار بجی چار بج کیسا دیتا ہی کیا حکم شاہی اہل شہر پر صادر ہوا ہی ایک خواص نے اگر بالاے بام جو سنا تو یہ صدا اسنے دی کہ حکم ہی بادشاہ کا کہ تمام اہل شہر کیا مرد کیا عورت کیا طفل سب کے سب سیاہ پوش ہون تین دن تک کوئی خوشی نہ کرے خواص نے آکر کل حال بیان کیا کہ یہ حکم ہی بادشاہ کا ملکہ نسترن جادو نے کہا کہ بہن کیا ضرورت ہی ہمکو قبل سے سیاہ پوش ہین خوشی تو ہمارے گھر سے اٹھ گئی ہم دل مردہ غمزدہ کیا خوشی کرینگے خوشی تو ہمارے گھر سے مفقود ہو گئی سب خواصون نے کہا کہ خداوند آپ کو وہ دن نصیب کرین کہ آپ خوش ہون اسکو بھی کئی دن گذرے کہ ملکہ نسترن جادو مہین خانہ مین بیٹھی ہوئی رو رہی تھی اپنی بیٹی اور بیٹے کو یاد کرتی تھی اور کبھی

آفتاب جادو کا نام یعنی تھی اپنی خواصون سے کہتی تھی کہ لوگون آج کتنے دن ہوے ہین کہ جن نے گلاب جادو کو اُسکے مرنے کی خبر دی ہی نہ معلوم اُسپر کیا آفت آئی ہی کہ وہ اِس خبر کو بھی سنکر نہین آئے طبیعت کیسی ہی کچھ علیل و نہین ہین ورنہ کبھی نہو تا کہ وہ ایسی خبر پاتے اور نہ آتے اگر سحر کی تعلیم ہوتی تو اُستاد سے فرصت لے کر آتے باپ کے کاروبار سے فرصت کرتے اور اپنے کام کو پھر چلے جاتے اِسکا کیا سبب ہی خدا وندا ابھی بھی ابھی خبر سنائین بڑے تعجب کی بات ہی کہ وہ ساحر جو کہ خبر کرنے گیا تھا وہ بھی واپس نہین آیا کہ اُس سے کچھ خبر معلوم ہوتی یہ تو یہان یہ باتین کر رہی ہی اُدھر کا حال سنیے کہ وہ ساحر جو کہ خبر لے کر اُسکے پاس گیا تھا اُسدن گلاب جادو بہت اُداس اور پریشان تھا کہ تین ماہ سے کچھ گھر کی خبر نہین لی ہی نہین معلوم وہان سب کی طبیعت کیسی ہی والد اور والدہ کا مزاج کیسا ہی بلکہ غزالان آہو چشم کیسی ہی آج دل کیون پریشان ہی کہ اتنے مین یہ ساحر چاک گریبان خاک اڑاتا ہوا آکر پہونچا گلاب جادو نے دور سے جو اُسکی یہ حالت دیکھی تو اور زیادہ پریشان ہوا دل مین کہا کہ یہ ساحر تو میرے یہان کا معلوم ہوتا ہی کیا ایسی آفت گھر پر آئی ہی جو یہ یون آتا ہی گھبراکر اُٹھ کھڑا ہوا پہچان کر آواز دی کہ ارے بھائی مراق جادو مین اِدھر ہون جلدی میرے پاس آؤ حال بیان کرو کہ یہ تمھاری حالت کیون ہی سب خیر و عافیت تو ہی سب لوگ گھر مین اچھے تو ہین اُسنے جو اپنے آقازادے کی صدا سُنی تو وہ بھی اُسی طرف کو دوڑا اور آکر اُسکے قدمون پر گر پڑا اور رونے لگا گلاب جادو نے کہا کچھ بیان تو کرو کہ کیا ہوا جو تم یون بیقرار ہوا اُسنے رقت کو ضبط کر کے کہا کہ آقا آپ کے والد نے انتقال کیا اُنکے مرنے کی خبر آپ کو دینے آیا ہون آپکی ہمشیرہ اور والدہ نے اپنی بہت حالت خراب کی ہی جلد تشریف لیجیے ورنہ وہ اپنے کو ہلاک کر ڈالین گی یہ خبر وحشت اثر سُنکر اُسکے ہوش جاتے رہے دل سے کہنے لگا کہ تیری پریشانی کا سبب یہی تھا ارے بھائی صاف صاف حال بیان کرو اُسنے کل واقعہ بیان کیا وہ یہ حال دریافت کر کے اُسی وقت سے سامان سفر کرنے لگا اُس پیغام بر نے کہا کہ مین جاتا ہون آپ تشریف لائین اُسنے کہا کہ میرے ہمراہ چلنا مین خود بھی آنے والا تھا کیونکہ مین اپنے کامون سے فراغت کر چکا تھا اب کوئی کسر نہین باقی تھی صرف اُستاد کی اجازت کی دیر تھی اب مین اُسسے یہ حال بیان کر کے رخصت حاصل کرتا ہون کل یہان سے کوچ کرونگا اُسنے کہا کہ جیسی آپکی مرضی مین آپ کے حکم سے باہر نہین ہون اچھا کل ہی سہی گلاب جادو اُسی وقت اپنے اُستاد کے پاس گیا اور آنکھون مین آنسو بھرے ہوے اُسنے جو یہ حال دیکھا تو دریافت کیا کہ کیون مزاج کیسا ہی عرض کیا کہ جی مزاج تو اچھا ہی مگر اِس استاد طبیعت پریشان ہی اُسنے کہا کہ کیا سبب اِسنے جواب دیا کہ جی ہان ایک سبب ہی اُسنے کہا کہ جب ہی یہ حالت ہی کہ کچھ چہرے پر گرد ملال بھی پائی جاتی ہی کچھ آنسو بھی چشم مین بھرے ہوے ہین معلوم ہوتا ہی کہ کچھ ماں باپ کا خیال ہی گلاب جادو نے کہا کہ جی میرے مکان سے ایک آدمی آیا ہی وہ خبر مرگ والد بزرگوار لایا ہی جب سے مین نے سُنا ہی تب سے میری طبیعت بہت پریشان ہی کیونکہ گھر انھین کے دم سے آباد تھا اگر اُنھون نے انتقال کیا تو اب میرا جانا ضرور ہی اب آپ مجکو اجازت دین تو مین کل یہان سے طرف مکان کے کوچ کرون اُسنے پیشکار کیا

کہ جاؤ واقعی تمہارا جانا ضرور ہی اور اب کوئی تمکو ضرورت بھی نہین ہی تمکو سب علم آگئے ہین کوئی
فن باقی نہین رہا ہی گلاب جادو نے کہا تو اب مین رخصت ہوتا ہون معاف فرمائیے گا کل
صبح کو کوچ کرونگا استاد نے کہا کہ جاؤ خداوند کے سپرد کیا ہمکو بھول نہ جانا گلاب جادو
نے کہا کہ آپ یہ کیا باتین کرتے ہین بھلا مین آپ کو بھول جاؤنگا استاد نے کہا کہ اچھا تو یہ اسم
بھی یاد کرلو اب مین نے تمکو اپنے مثل کر دیا یہ کہکر ایک اسم سحر اُسکو تعلیم کیا کہ جسکے سبب سے وہ کامل
ہوگیا اُسکی سب تدبیرین اُسکو تعلیم کردین وہ سلام کرکے اپنے مقام پر آیا تمام اسباب اپنا اپنے
ملازمون سے بندھوایا اور وہ رات تڑپ تڑپ کر کاٹی صبح کو ایک تخت سحر تیار کرکے اپنا تمام
اسباب اُسپر رکھا جو اُسکے ہمدم تھے وہ بھی اُس پیغام بر کے اُسپر سوار ہوے اور دوسرا تخت
سحر تیار کیا اور اُسپر خود سوار ہوا دونون تختون کو سحر سے روانہ کیا تین دن راہ مین گذرے چوتھے
دن وہ اپنے شہر مین پہونچا وہ دن وہ تھا کہ جس روز اُسکی ماں بیٹھی ہوئی صحن مین خواصون سے اپنے
گھر کی بربادی کا ذکر کر رہی تھی اور رو رہی تھی کہ یہ اگر پہونچا بلندی سے اُسنے ماں کو دیکھا کہ سیاہ
کپڑے پہنے ہوے بیٹھی ہی خواصین گرد ہین یہ دیکھکر اُسنے تخت کو طرف زمین کے مائل
کیا جب قریب پہونچا جلدی سے کود پڑا اور دوڑکر ماں کے گلے سے لپٹ گیا اور رونے
لگا کہ یہ آپکی کیا حالت ہی اُسنے جو اپنے فرزند کو دیکھا تو بیتاب ہوگئی اور خوب اپنے خاوند
کو یاد کرکے رونے لگی یہ بھی رونے لگا دونون کی ہچکیان بندھ گئین اسقدر روے کہ غش
آگیا خواصون نے گلاب وغیرہ چھڑکا کہ ہوش آیا یہان ماں بیٹے دونون اُٹھکر بارہ دری مین
آئے گلاب جادو نے ماں سے دریافت کیا کہ غزالان آہو چشم کہان ہین مین نے اُنکو
نہین دیکھا ماں نے کہا کہ بیٹا وہ بھی اُسی دن سے تمہارے باپ کے قاتلون کی تلاش مین
گئی ہی کہ مین اُنکو تلاش کرکے اُسنے عوض خون والد بزرگوار لونگی جب سے وہ گئی ہی کوئی اُسکی
خبر نہین آئی ہی گلاب جادو نے کہا کہ مفصل کل واقعہ بیان کیجے اُسنے کل واقعہ بیان کیا
اُسوقت وہ کہنے لگا کہ آپ نے اُسکو جانے کیون دیا کیونکہ وہ ابھی لڑکی ہی وہ صیادون کے
مکر سے واقف نہین ذرا کہین ایسا نہو کہ کچھ افتاد پڑے ماں نے کہا کہ بیٹا مین کیا کرون جو میری
تقدیر مین ہوگا وہ پیش آئیگا گلاب جادو نے کہا کہ جسدن سے والد نے انتقال کیا اُسدن
سے بادشاہ نے بھی تمہاری خبر لی کوئی اُنکے پاس سے آیا یا نہین اُسنے کہا کوئی نہین آیا بادشاہ نے تو اُلٹ کر
کر دٹ بھی نہین لی صرف خلعت ماتم بھیجا تھا گلاب نے کہا کہ اُنکو خبر لینا ضرور تھی معلوم
والد کے مقام پر کوئی سپہ سالار مقرر ہوا یا نہین اُس جگہ کا مین مستحق ہون اُنکو یہ لازم تھا کہ وہ مجھکو
بلاکر میرے باپ کی جگہ مجھکو دیتے مین بھی مثل اُنھین کے ہوگیا ہون نہ یہ کہ خبر تک نہ لی گو میرا
قصد تھا کہ کل دربار مین جاؤنگا مگر اب نہین جاؤنگا میرے پاس خود اسقدر مال و دولت ہی
مجھے نوکری کی کچھ پروا نہین ہی اگر ایسی نوکری کرنا ہی تو جس بادشاہ کی چاہونگا نوکری کرلونگا کچھ
اُسی شہر پر منحصر نہین ہی آدمی مین ہنر کا ہونا شرط ہی تو مین آپ لوگون کی بدولت سب سے بہتر
ہون اور پڑھ گیا ہون ماں نے جواب دیا کہ بیٹا یہ بھی تو نے دریافت کیا کہ یہان کیا کیا
واقعہ گذر گئے ہین بادشاہ خود ایک آفت و بلا مین گرفتار تھے اُس شہر کی بربادی کا وقت آگیا
ہی گلاب جادو نے کہا کہ کیا ہوا تب اُسنے کل حال ابتدا سے انتہا تک بیان کیا جب اُسنے

سنا کہ سحران سیہ پوش و ماہیان طوفان کش دونون ساحرہ زبردست قتل ہوئین دریاے
سبز رنگ برباد ہوا تب اُسنے کہا کہ بیشک بادشاہ پر بہت بڑی آفت نازل ہوئی ہو اب
اُنھوا اپنے شہر کی خبرداری کرنا لازم ہو کیونکہ اب وہ لوگ اِدھر کو لشکر کشی ضرور کرینگے بڑے
بڑے مقابلہ ہونگے اُن لوگون سے کوئی سر بر نہوگا اُن نے کہا کہ بیٹا تمکو امور سلطنت مین کیا
دخل دونون بادشاہ ہین جو میش آئیگا دیکھا جائیگا یہان ماں بیٹے بیٹھے ہوے یہ باتین
کر رہے تھے کہ خواصون نے آکر مبارکباد دی اور کہا کہ ایکلکہ آپ کو گلاب جادو کا آنا
مبارک ہو وہ یہ سُنکر خوش ہوگئی مگر لڑکی کا جو خیال آیا تو رونے لگی اُنھون نے عرض کیا کہ ملکہ
یہ تو ہمپر ظاہر ہو کہ آپ کا دل بہت پریشان ہو مگر یہ وقت رونے کا نہین ہو کیونکہ ڈیڑھ برس
کے بعد ہمارا تازادہ آیا ہو اُسکے آنے کی خوشی فرمایئے اور اپنے دل کو بہلایئے جس طرح
یہ آئے ہین اُسی طرح آپکی دخترنیک اختر بھی تشریف لاتی ہونگی آپ کو تو اُنسے بھی یاس
تھی یہ کیونکر آگئے یہ سُنکر اُسنے جواب دیا کہ جب وہ آئیگی تو میرا اطمینان ہوگا اُسوقت مین خوش
ہونگی وہ خواصین یہ سُنکر مایوس ہوکر چلی آئین یہان ماں بیٹے بیٹھے ہوے یہی باتین اور ذکر
کر رہے تھے کہ نہ معلوم غزالان آہو چشم پر کیا گذری جو ابتک نہین آئی ماں نے کہا کہ معلوم
ہوتا ہو ابتک اُسکو وہ لوگ نہین ملے ہان وہ کیونکر ملتے وہ لوگ تو دوسری فکر مین ہین اگر
زندہ ہی تو آئیگی یہ دونون یہی باتین کر رہے تھے کہ یکایک برق چمکی کہ دونون کی آنکھین خیرہ
کرنے لگین اُدھر خواصین اپنے اپنے مقام سے باہر نکل آئین کہ دیکھین یہ برق کیسی چمکی ہو
اِدھر یہ دونون بارہ دری کے در مین آکر کھڑے ہوے کہ خواصون نے دیکھا کہ ایک تخت
بلندی پر سے صحن مین اُترا اور اُسپر ایک نازنین بیٹھی ہوئی ہو وہ دور سے اُسکے قریب آئین
یہان آکر یہ دیکھا کہ ملکہ غزالان آہو چشم ہین یہ دیکھتے ہی وہ خواصین دوڑی ہوئین بارہ دری
کی طرف چلین قبل اُسکے آنے کے یہان آکر کیا دیکھا کہ ماں بیٹے دونون کھڑے ہوے
متعجب طرف آسمان کے دیکھ رہے ہین اور گلاب جادو کچھ پڑھکر اُنگلیون پر شمار کر رہے
ہین کہ اُنھون نے سامنے آکر عرض کیا کہ حضور کو مبارک ہو ہمکو انعام دلوایئے صاحبزادی آپکی
تشریف لائی ہین یہ چمک اُنھین کے آنے کی تھی آج کیا اچھا دن تھا کہ دونون بھائی بہن تشریف
لائے آپ کی دونون آنکھون کو روشن کیا ہمنے وہ خبر دی ہو کہ اگر ہمارا منھ موتیون سے
بھر دیجیے تو زیبا ہو کیونکہ آپ کو تو اِن دونون صاحبون سے یاس تھی ملکہ یہ سن کے خوش
ہوگئی کہنے لگی کہ کہان کہان اُنھون نے عرض کیا کہ ابھی ابھی ایک تخت صحن مین فلان جانب
کو اُترا ہو اُسپر وہ تشریف رکھتی ہین یقین ہو کہ آتی ہون ہملوگ تو اُنکو دیکھکر آپ کے پاس
آئے کہ آپ سے انعام لین اُدھر گلاب جادو نے ان سے کہا کہ یہ سب کی سب سچ کہتی
ہین جب برق چمکی تھی تو مجکو شبہ ہوا تھا کہ کوئی ساحر آتا ہی مین آپ کے ہمراہ پھر دن بارہ دری
آیا مجکو گمان تھا کہ شاید یہ برق اصلی ہو جب مین نے یہان آکر آسمان کو دیکھا تو صاف پایا اب یقین
ہوگیا کہ ضرور ساحر ہی اسم سحر جو پڑھکر دریافت کیا تو ثابت ہوا کہ کوئی عزیز قریب آتا ہی اب مین
نام کے دریافت کرنے کی فکر مین تھا کہ اُنھون نے یہ آکر عرض کیا تو اب معلوم ہوگیا یہ اُسی کے
آنے کے آثار تھے چلیے دیکھیے یہ کہکر دونون طرف صحن کے چلے اُدھر سے غزالان

بھی طرف بارہ دری کے تخت سے اُتر کر چلی راہ مین ان سے ملاقات ہوئی بھائی کو دیکھکر
ماں سے دوڑکر لپٹ گئی ماں اُس سے پیشتر دونون خوب روئے بھائی نے جدا کیا اُسنے
بھائی کو سلام کیا بھائی نے گلے سے لگایا یہ سب کے سب بارہ دری مین آئے آپسمین
ملکر بیٹھے ملکہ غزالان آہوچشم نے بھائی سے حال دریافت کیا اُسنے کل کیفیت بیان کی
اُسنے کہا کہ کیا آپ آج ہی تشریف لائے ہین جواب دیا کہ ہان مین بھی آج ہی آیا ہون پھر
اُنھون نے کہا کہ تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم کہان رہین اور جس کام کو گئی تھین وہ ہوا یا نہین
دشمن ہاتھ لگے یا نہین اُسنے کل اپنی کیفیت بیان کی اور کہا کہ جب مجکو معلوم ہوا کہ وہان یہ حالت
ہی تو مین گھبراکر ادھر کو چلی آئی پہلے دربار مین گئی جو واقعہ وہان گذرا تھا وہ بھی بیان کیا اور کہا
کہ بادشاہ مجکو سپہ سالاری دینا تھا مین نے نہین منظور کیا اپنے بھائی کے لیے کہا اُنھون نے
فرمایا کہ مین نے بہت لوگون سے دریافت کیا مگر سب نے کہا کہ اُنکا ذکین بنا بھی نہین ہی اسوقت
مین یہ سنکر خاموش ہو رہی لیکن اب مین وعدہ کرآئی ہون کہ اگر وہ چاہ بابل پر سے خبر مرگ پدر
بزرگوار سنکر آئے ہونگے تو اُنکو مین کل اپنے ہمراہ لے کر حاضر خدمت ہونگی آپ اُنکو سپہ سالاری
عنایت فرمائیے گا اُنھون نے اقرار کیا ہی کہ مین ضرور اسکو اپنے لشکر کا سپہ سالار کرونگا اور اُسکے
باپ کی جگہ اُسکو دونگا کیونکہ مجکو تیرے باپ سے محبت تھی جسکے مرنے کا مجکو بڑا صدمہ ہوا
میر لشکر سے سردار کا ہو گیا ایسا خیر خواہ تھا کہ جس لڑائی پر گیا اُسکو فتح کرکے آیا بڑی بڑی خیرخواہی
کی ایسے لوگ اب کہان پیدا ہونگے بہت افسوس کیا یہ جو غزالان آہوچشم نے کہا تو اُسکی
ماں نے بیٹے سے کہا کہ تم تو کہتے تھے کہ بادشاہ کو کچھ خیال نہین ہی اب تو سن لیا مگر اُسکو دو کیا
کرین کہ اُنھون نے دریافت کیا اور لوگون نے ٹالی دیا خیر اب تم کل ضرور دربار مین جانا اُسنے
کہا کہ ضرور جاونگا بعد اسکے لشکر ان جادو نے تمام عملہ مین اور ملازمون مین اندر اور باہر خوب
انعام تقسیم کیا سب بہت خوش ہوے وہ رات بعیش وعشرت بسر کی رات بھر مین اسقدر اُسکو
خوشی ہوئی تھی کہ وہ مثل سابق کے ہو گئی پھولون دسمانی تھی جب صبح ہوئی تو دربار آراستہ ہوا
سمندر جادو دربار مین آیا رات بھر اُسکو بیقراری مین کٹا یعنے ملکہ غزالان آہوچشم کے عشق
مین ایسا بیتاب رہا کہ عجب حالت ہو گئی چہرہ اُتر گیا تھا صبح کو دربار مین آیا جب سب دربار جمع ہو گیا
تو اسوقت گلاب جادو آکر پہونچا بادشاہ کو سلام کیا اُسکو کرسی بیٹھنے کو ملی وہ کرسی پر بیٹھا بادشاہ
نے اُس سے حال دریافت کیا اُسنے کل حال کہدیا بادشاہ نے کہا کہ تم اسی سبب سے
نہین آئے تم کب آئے اُسنے عرض کیا کہ یہ حقیر کل شام کو حاضر ہوا رات کو بسبب شب کے
نہ حاضر ہو سکا اسوقت حاضر دربار ہوا بادشاہ نے وزراسے فرمایا کہ اسکو خلعت سپہ سالاری دو
کہ یہ اپنے باپ کا وارث ہی اُسکی جگہ کا حقدار ہی اور وہ ہماری سرکار مین ہمیشہ خیر خواہ رہا اور
خیرخواہی سے بسر کی ہماری خیرخواہی مین فتح ہوا وزیر نے اُسی وقت اُسکو خلعت سپہ سالاری
بموجب حکم بادشاہ دیا سب اہل دربار کو معلوم ہوا کہ گلاب جادو کو منصب سپہ سالاری عنایت
ہوا جو لوگ کہ اُسکے دوست تھے وہ خوش ہوے دشمنون کو ناگوار ہوا مگر بادشاہ کے حکم
سے کیا چارہ تھا سب خاموش ہو رہے بادشاہ نے اِس خیال سے اُسکو سپہ سالار کیا کہ
ایک تو وہ حقدار تھا دوسرے اُسکی بہن پر بادشاہ عاشق ہوا تھا اِسی سبب کہ جب یہ میرا ذکر

ہوگا تو اُسوقت مین جب اِس سے اُسکی خواستگاری کرونگا تو بسبب میری قدردانی کے اِسکو بھی کچھ مروت آجائیگی ضرور میرے ساتھ منعقد کردیگا دوسرے ساحر کامل معلوم ہوتا ہی چہرے سے اُسکے ظاہر ہوتا ہی گو کہ ابھی لڑکا ہی مگر رعب کیسا ہی ایسے ایسے خیالون کے سبب سے اُسکو سپہ سالار کیا تھوڑی دیر کے بعد دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مکانون کو گئے گا اب جادو خلعت سپہ سالاری پہنے ہوے اپنے مکان پر آیا اتنے سب اُسکو مبارکباد دینے ہین یہ خوش ہو ہوکر سب کو انعام دیتا ہوا اپنے مکان پر آیا ان اور بہن بہت خوش ہوئین یہان اِسکی سپہ سالاری کی خوشیان ہو رہی ہین اُدھر عشاق گنبد نشین اپنی تدبیرین کر رہا ہی اور سمندر جادو کو غزالان آہو چشم کے عشق مین مبتلا رکھا جاتا ہی اب اِن سب کو تو یہان اِس فکر مین چھوڑا جاتا ہی اُدھر وہ طائر جو کہ نامے لیکر روانہ ہوے ہین اُنکو بھی پرواز مین رکھا جاتا ہی اور اِس نامہ بر کو جو کہ نامہ لے کر طرف یقین خود پرست کے گیا ہی راہ مین رکھا جاتا ہی آیندہ اُسکا کچھ حال بیان کیا جائیگا

اب یہانسے کچھ حال شہر یقینیہ کا تحریر ہوتا ہی

راوی بیان کرتا ہی کہ شہر یقینیہ بہت بڑا شہر ہی پندرہ لاکھ آدمی اِس شہر مین آباد ہین یقین خود پرست کے عدل و انصاف سے ہر ایک شاد ہی ہر وقت شہر مین گہما گہمی رہتی ہی اہل شہر سب خوش پوشاک ہین سہ پہر کو تو یہ حالت ہوتی ہی کہ چوک مین کھوے سے کھوا چھلتا ہی جیسے کبھی لکھنؤ کا حال تھا ہر جگہ کٹورا بجا کرتا ہی کمرون پر طوائفون کے ہر وقت طبلے بجا کرتے ہین ہر گلی کوچے مین نہایت چہل پہل رہتی ہی لوگ شاد شاد پھرا کرتے ہین مگر سوائے مذہب خود پرستی کے دوسرا مذہب وہان نہین ہی باشندے اُس شہر کے کیا مرد کیا عورت سب خوبصورت ہین حسن تو اُس خطہ کا حصہ ہی جسکو دیکھو حسین کوئی صورت ایسی نہین ہی کہ جو بھلی نہ معلوم ہوتی ہو سہ پہر کو تو ہر جگہ عاشق لوگون کا مجمع ہوتا ہی معشوقان جہان آتی ہین اپنے کمرون پر بناؤ کرکے بیٹھتی ہین اُنمین کوئی لیلی ادا ہی کوئی زلیخا سے وقت کوئی شیرین زمانہ شام اودھ و صبح بنارس اُسکے آگے گرد ہی کوئی ہیر حسین ہی کوئی مشتری جمال وہ اُنکا بناؤ کرکے بیٹھنا اور عاشقون کو قتل کرنا کوئی بے چھری حلال ہوتا ہی کوئی اُسنے تیر مژگان سے بیہوش کوئی تیغ ابرو دل پر کھائے ہوے بیٹھا ہی کوئی مثل بسمل تڑپ رہا ہی کوئی تیر ناز کا نشانہ اٹھائے کھڑا ہی کوئی کسی کا بناؤ دیکھ دیکھکر اپنے کو ہلاک کیے ڈالتا ہی کوئی شعر عاشقانہ پڑھ رہا ہی یہی حال ہر روز اِس شہر مین رہتا ہی رات شب دن صید بادشاہ وقت بڑا عادل اور منصف ہی اُسکے انصاف کا اسقدر شہرہ ہی کہ اِس شہر کے باشندے اُسکو نوشیروان وقت کہتے ہین باشندے اِس شہر کے اپنے بادشاہ سے بہت خوش ہین سب کے سب اپنے بادشاہ پر جان نثار کرتے ہین اور ہر وقت جان دینے پر آمادہ و موجود ہین ایک دن کا ذکر ہی کہ بادشاہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور دربار جمع تھا تمام افسران فوج و سرداران نامی اپنے اپنے دنگلون پر تھے کہ چند ہرکارے دوڑتے ہوے آئے بادشاہ کو ہاتھ اُٹھا کر دعا دی اور عرض کرنے لگے کہ خداوند بڑا اژدہا اور غضب ہو گیا بادشاہ نے کہا کیا سردارون نے عرض کیا کہ ماہیان طوفان کش جو کہ مالک دریاے سبز رنگ

کی تھی اُسکو عیاران لشکر اسلام نے قتل کر ڈالا دریا بر باد ہو گیا راستہ کھل گیا اب اہل اسلام ادھر کو لشکر کشی کر کے آئین گے یہ غلام دس دن سے اِس خبر کو گئے تھے اب دریافت کر کے حاضر ہوے ہین کیونکہ ہملوگ ایک رود صحرا مین خمکار کر رہے تھے کہ ایک ساحر سے جو کہ نوکر تھا ماہیان کا ہمکو ملا ہمنے اُس سے دریافت کیا کہ تم کہان جاتے ہو اُسنے کہا کہ ہم برائے اطلاع دی سمندر جادو کے جاتے ہین کہ لشکر اسلام لشکر کشی کر کے اِدھر کو آتا ہی ہمنے اُس سے حال دریافت کیا کہ لشکر اسلام اِدھر کیونکر آسکتا ہی دریاے سبز رنگ تو حائل ہے پھر وہ کیونکر آئیگا اُسنے کہا کہ کیا تم لوگون کو یہ نہین معلوم ہے کہ دریاے سبز رنگ برباد ہو گیا ہے ماہیان طوفان کش کو عیاران لشکر اسلام نے قتل کر ڈالا ہمنے کہا کہ یہ کیا تم کہتے ہو اُسنے قسم کھا کر کہا تب ہمنے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا واقعہ درپیش ہوا تب اُسنے سارا حال بیان کیا یہ سنکر ابتداسے اُن ہرکارون نے سب حال بیان کرنا شروع کیا جو کچھ کہ گذرا تھا ہر مرتبہ تحریر کرنیکی کوئی ضرورت نہین ہی ناظرین کو یاد ہو گا اُن ہرکارون نے یہ بیان کر کے کہا کہ جب ہمنے یہ حال سُنا تو ہم اُسی وقت دریا کے جانب گئے جب اُس مقام پر پہونچے تو وہان دریا کا نام ونشان بھی نہین پایا دیکھا کہ ایک لشکر عظیم فروکش ہی کچھ جشن کا سامان ہو رہا ہی ہملوگ صورت تبدیل کر کے اُس لشکر مین گئے وہان سات دن تک رہے وہ جشن بھی سات دن تک برپا رہا خوب خوب ناچ دیکھا آٹھوین دن وہ جشن برخاست ہوا اُسی دن وہان مشورہ ہوا بعد مشورہ کے آٹھوین دن سہراب جادو کو ہراول لشکر کر کے اِدھر کو روانہ کیا اُسکے بعد پھر تو رسد لگ گئی ہر سردار سپاہ کثیر سے روانہ ہونے لگا کوئی لاکھ سپاہ سے کوئی دو لاکھ سپاہ سے بعد اُن سب کے خود جوکر صاحبقران کہلاتا ہی اور اُسکا بادشاہ کوئی سات آٹھ لاکھ سپاہ سے روانہ ہوا ہم لوگ یہ حال دیکھکر وہان سے فوراً روانہ ہوے کہ چلکر اپنے بادشاہ کو خبر کرین کیونکہ وہ بیخبر ہونگے یہ لشکر کثیر جو ایک مرتبہ وہان وارد ہو گا تو تمام شہرین تہلکہ پڑجائیگا اِس سے بہتر یہ ہو گا کہ جب بادشاہ کو اطلاع ہو گی تو وہ کوئی نہ کوئی ہمارک ضرور کرینگے لہذا ہم آپ کو اطلاع دینے آئے ہین دو ایک دن مین وہ لشکر آتا ہی یہ کلام اُن ہرکارون کا سُنکر بادشاہ یقین خود پرست کے ہوش جاتے رہے اہل دربار سے کہنے لگا کہ عیاران لشکر اسلام بڑے غضب کے ہین کہان جاکر سحران اور ماہیان کو قتل کیا اور کیونکر اِدھر کو آئے یہ حال تو کرنا چاہیے کہ یہ لوگ بڑے صاحب اقبال ہین جہان یہ جاتے ہین فتح حاصل کرتے ہین ہمیشہ یہی اخبار سے انھین لوگون کی فتح ثابت ہو رہی ہی جس ملک پر گئے اُسکا بادشاہ مسلمان ہو گیا یا قتل ہوا دونون طرح اُنھین کا مطلب ہوا ہر طرح کوئی اُنکا کچھ نہ کر سکا دریا کو بھی برباد کیا اُن ساحرون کو بھی قتل کیا جو کہ اپنے کو سامری وجمشید تصور کرتے تھے کوئی سحر اُنکا نہ کارگر ہوا اب وہ لوگ اِدھر کو آتے ہین دیکھیے کیا ہوتا ہی خداوند طبیعت مجردہ خیر کرین یہ کہکر اُن ہرکارون سے کہا کہ تمنے اُس مسافر سے بھی دریافت کیا کہ اُسکی خبر سمندر جادو کو بھی ہوئی یا نہین ہرکارون نے عرض کیا کہ ہمنے بیان کیا تھا کہ لاش تو اُسکی جا چکی ہی اب یہ ساحر جاتا تھا کیونکہ جب ماہیان قتل ہوئی تھی تو ہر ساحر طرف لشکر اسلام کے چلا گیا۔ زندہ ہو کر بچگیا اب وہ یہ خبر کرنے جاتا تھا کہ لشکر اسلام کا قصہ۔ ادھر کے آنے کا ہی وہ یہ خبر لے کر چلا تھا کہ ہمسے ملاقات ہوئی ہمنے

سب حال بیان کرکے شہر سمندریہ کو چلا گیا ہم اُدھر لشکر اسلام کو گئے یہ کل حال دریافت کرکے یہان آئے
بادشاہ یہ سنکر خاموش ہورہا بعد تھوڑے عرصہ کے ہرکارون کو انعام دیکر رخصت کیا بعد اسکے
اہل دربار سے مشورہ کیا کہ کیا تدبیر کرنا چاہیے کیونکہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی پہلے میرا ہی ملک انکو ملیگا
پہلا مقابلہ اسی مقام پر ہوگا دیکھیے خداوند طبیعت مجردہ کسکو فتح دیتے ہین اور کسکو مغلوب کرتے
ہین اور شکست فاش کسکو دیتے ہین آپ لوگ یہ فرمائین کہ ہین اسکا انتظار کرون کہ وہ لشکر لیکر یہان
جب قریب شہر آلین تب ہین شہر سے فوج لیکر برائے مقابلہ نکلون یا قبل سے بیرون شہر فروکش ہون انکے
لشکر کی آمد کا تماشا دیکھون سب نے کہا کہ یہ رائے اچھی ہو کہ قبل سے ہم اپنے لشکر کو لیکر بیرون
شہر اُترین اسمین یہ فائدہ ہوگا کہ اگر انکا لشکر آئیگا تو شہر سے دور بھی اُتریگا اور اگر آپ اُسکے
آنے کے بعد بیرون شہر جاکر مقابلہ کیواسطے فروکش ہونگے تو وہ اِس حالت مین بہت قریب
آجاوینگے اور اُنکو میدان وسیع ہاتھ آئیگا اُسوقت لشکر کے اُترنے کی دقت ہوگی یہ سنکر
یقین خودپرست نے کہا کہ اچھا یہ تدبیر کرو کہ لشکر کو آراستہ کرکے بیرون شہر نکلو میدان وسیع
دیکھکر پڑاؤ کرو کیونکہ لشکر اسلام بھی آتا ہوگا ایسا نہو کہ ہراول لشکر اسلام آجائے اور یلغار کرکے
شہر مین چلا آئے تو خرابی ہو اور مین اطراف وجوانب کے بادشاہون کو نامے لکھکر مدد کے
واسطے طلب کرتا ہون یہ کہکر دبیر کو طلب کیا جب دبیر عطارد رقم حاضر ہوا اُسکو حکم دیا کہ جلد چند
نامون کو تحریر کرو فیلان فیل زور و اشتران اشتر دور و ہیران ہیر پوش و گرگین بکتر پوش
دبیر جیس و بزن و منجنین بیغزن کے نام ہون اُسکا مضمون یہ ہو کہ ہر بادشاہ کو معلوم ہو کہ ہم پر
لشکر اسلام نے لشکر کشی کی ہے ہمکو خبر دیجاتی ہے کہ تم بزور دبکھنے اِس نامے کے ہمارے پاس
مع لشکر آؤ اور ہماری مدد کرو کیونکہ بہت بڑے شخص سے مقابلہ ہے کہ جسکے لشکر کی حد و انتہا نہین
ہے یہ وہ لوگ ہین کہ جنکو کبھی کسی نے شکست نہین دی ہے ہمیشہ فتحیاب رہے ہین اور خداوند
طبیعت مجردہ ہمکو اُنپر فتح دے لہذا ہم تم سب سے امید قوی رکھتے ہین کہ تم لوگ فوراً
دیکھتے ہی نامے کے جلد چلے آؤ زیادہ والسلام دبیر نے اِس مضمون کے نامے تحریر
کرکے بادشاہ کی خدمت مین پیش کیے بادشاہ نے اُنکو دیکھکر دبیر کو دیا کہ اسکو ملفوف
کرکے مہر کرو اور ہمارے پاس لاؤ تاکہ ہم اُنکو اسی وقت روانہ کرین دبیر نے لفافہ کرکے
اُنپر مہر کی بادشاہ کے حضور مین پیش کیے بادشاہ نے اپنے عیار افلاک خودپرست کو
طلب فرمایا اور اُس سے کہا کہ یہ نامے شہر مغربیہ و مشرقیہ و امراقیہ و اصرافیہ و خورشیدیہ
و افلاکیہ کو پہونچادے وہان کے حاکمون کو یہ نامے دینا اُسنے سلام کرکے وہ نامے لیے
اور رخصت ہوکر روانہ ہوا بعد جانے اِسکے یقین خودپرست نے دربار برخاست کیا اور
داخل محل ہوا اُدھر سردارون نے دربار سے اُٹھکر لشکر کو درست کرنا شروع کیا اور سفر کا حکم دیا یہان
تو یہ سامان ہورہا ہے اب حال اُس عیار کا سماعت فرمائیے کہ وہ نامے لیکر جو روانہ ہوا تو بعد طے
کرنے راہ کے شہر مغربیہ مین پاس فیلان فیل زور کے پہونچا اُسکا دربار آراستہ تھا ایک
لاکھ سپاہ کے افسر اُسکے دربار مین دنگلون و کرسیون پر بیٹھے ہوئے تھے اِسنے جاکر اُسکو سلام
کیا اور سلام کرکے نامہ بادشاہ کا دیا اور زبانی بھی کہدیا کہ بادشاہ نے فرمایا ہے کہ بہت جلد مع
لشکر ہماری مدد کو آؤ فیلان نے وہ نامہ لیکر دبیر کو دیا اُسنے پڑھا جب بادشاہ کو معلوم ہوا تو اُسنے

عیار سے کہا کہ بادشاہ کو سلام میرا کہنا اور عرض کرنا کہ مین مع لشکر حاضر ہوتا ہون آپ اطمینان
رکھین عیار نے عرض کیا کہ اچھا اب مین رخصت ہوتا ہون بادشاہ نے کہا کہ اب تم کل جانا
اُسنے عرض کیا کہ مجکو دیر بھی نہین پہونچنا ہین اُسنے کہا کہ اچھا کل جانا آج تو یہان رہو اُسنے کہا
کہ جو آپ کی مرضی خیر آخر کو اُسنے وہ شب اُسی شہر مین بسر کی دوسرے دن اُس سے رخصت
ہوکر اشتران کو جا کر نامہ دیا اور زبانی بھی پیغام کہا سبب یہ تھا کہ یہ ساتون شہر قریب قریب
آباد تھے ایک شہر سے دوسرے شہر تک ایک رات دن کی راہ تھی اِسنے بہت جلد اُسے
پہونچا دیے اور وہان پیغام زبانی بھی کہا جو کہ فیلان سے بیان کیا تھا بعد اُسکے وہان سے
واپس ہوکر اپنے شہر کو روانہ ہوا یہ تو شہر کو واپس آتا ہی اُدھر کا حال سنیے کہ جس بادشاہ کو نامہ
دیا اور اُسکو پہونچا وہ اُسی وقت سے سامان جنگ کرنے لگا اور تیاری کرنا شروع کی اور
بعد دو تین دن کے کوئی ایک لاکھ اور کوئی پچاس ہزار اور کوئی اسی ہزار سے برائے مدد
یقین خود پرست روانہ ہوا کہ اُنکا ذکر آیندہ بیان ہوگا یہان بموجب حکم یقین خود پرست
سامان جنگ ہو رہا ہی فوجین تیار ہو رہی ہین داروغہ فراش خانہ نے بارگاہ و خیمے وغیرہ
کو ٹھون سے نکالے ہین اُنکو درست کیا ہی دوسرے دن یقین خود پرست دربار مین
بیٹھا ہوا تھا کہ وزیر نے عرض کیا کہ سب سامان جنگ تیار ہوگیا ہی کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے
حکم دیا کہ کل پیش خیمہ ہمارا بیرون شہر جاوے مقام پُر آب دیکھکر لشکر کا پڑاؤ کیا جاوے ہم بھی
پرسون شہر سے مع فوج باہر آئین گے وزیر یہ سُنکر خاموش ہو رہا دربار برخاست ہوا وزیر
نے نموج گرزن کے حوالے پیش خیمہ کرکے مع پچاس ہزار سوار کے حکم شاہی سے
آگاہ کیا اور روانہ کیا اور حکم دیا کہ مقام وسیع پر بارگاہ و برپا کرنا نموج گرزن پیش خیمہ لے کر
بیرون شہر آیا اور شہر کو پانچ کوس کے فاصلہ پر چھوڑکر لشکر کا پڑاؤ کیا کہ جہان پانی کا بہت بڑا
دریا تھا اور گیاہ بھی بکثرت روئیدہ تھی اشجار کا جابجا سایہ بھی تھا دریا کو پشت پر لیکر بارگاہ شاہی
برپا کی اور ہزارون خیمے وغیرہ برپا کیے بازارون کے جھنڈے نصب کیے فوج کا پڑاؤ
ہوا وہ پچاس ہزار سپاہ اُتری اُسکے دوسرے دن یہان بادشاہ نے حکم دیا کہ ہماری کل سپاہ
تیار رہو آج ہم کوچ کرینگے اُسی وقت لشکر مین خبر پہونچی تمام لشکر مسلح اور مکمل ہوکر آیا اور آمادہ
سفر ہوا بادشاہ وزیر کو شہر مین چھوڑکر مع دو لاکھ پچاس ہزار سپاہ کے کوچ کرکے روانہ ہوا
نقارے بجتے ہوئے نیلے پھریرے کہ جنپر یقین خود پرست یعنے بادشاہ کی تصویر بنی تھی
اور پھریرے لہراتے ہوئے باجے بجتے ہوئے اور پہلوان مثل رعد کے گرجتے ہوئے
مرکبون کے سمون کی صدا بلند تلوارون کی جھنکار نیزون کی بجلیان چمکتی ہوئی ڈھالون کی گھٹا
اُٹھی ہوئی تخت شاہی بیچ مین چتر زر سر پر گردش کھاتا ہوا ماہی مراتب آگے آگے گرد تخت
کے افسران سپاہ مرکبون پر سوار کمال دھوم دھام بڑے جاہ و حشم سے سواری شاہی چلی
جاتی تھی عقب مین سپاہ فیلون کی مستکون پر آپنے لگے ہوئے زنجیرہائے طلائی سے جکڑے ہوئے
اُسپر فیلبان زردوزی وردیان پہنے ہوئے گوے دار پگڑیان باندھے ہوئے عجب شان و شوکت
سے سواری چلی جاتی تھی اُدھر نموج کو مخبر نے خبر دی کہ بادشاہ مع سپاہ کے تشریف لاتے
ہین یہ سُنکر اُسنے اپنی فوج کو کمربندی کا حکم دیا فوراً لشکر مین کمربندی ہونے لگی آگے سپاہ کے

تموج بعد دُ افسری آکر کھڑا ہوا عقب مین پچاس ہزار سپاہ صف بستہ ہوئی کہ سامنے سے
نشانہاے فوج دکھائی دیے غبار پست بلند ہوا وہ دامن گرد قریب آکر شق ہوا اُسمین سے
دو سو پچاس علم پیدا ہوے آگے آگے ہاتھیون پر لوگ اور سامان جلوس عقب مین اُسکے اور
سامان سواری کوتل مرکب سائیس چوریان نقرئی دُمدیون کی ہاتھون مین پلے ہوے مرکبون
کی لگس رانی کرتے ہوے چلے آتے تھے اُسکے بعد تخت شاہی عقب مین سپاہ جب تخت شاہی
قریب پہونچا تو تموج نے سلام کیا اور تمام فوج نے بادشاہ کو مجرا کیا بادشاہ قریب بارگاہ آکر
تخت پر سے اُترا داخل بارگاہ ہوا لشکر کو اُترنے کا حکم دیا افسران فوج اُترکر مرکبون پر سے
بارگاہ مین گئے یہان لشکر اُترا بازار مین کھل گئین وہ دن تو فوج کے اُترنے مین تمام ہوا رات
ہوگئی وہ رات بسر کی صبح ہوئی دربار آراستہ ہوا سب اہل دربار آکر حاضر ہوے دو پہر تک
دربار آراستہ رہا بعد اُسکے برخاست ہوا سب اپنے اپنے خیمون مین گئے دو دن بادشاہ
کو آئے ہوے گذرے تھے کہ ایک دن کا ذکر ہے کہ یکایک خود پرست اپنی بارگاہ مین
بیٹھا ہوا تھا اور دربار آراستہ تھا بارگاہ کے پردے اُٹھے ہوے تھے صبح کا وقت تھا سب
صحرا کی سیر کر رہے تھے وہ سہانا وقت وہ طائرون کا زمزمہ سنجی کرنا پھول مہک رہے تھے سبزہ
روئیدہ تھا اُسپر شبنم کے قطرے پڑے ہوے تھے تمام اشجار بسبب ابر اسحار کے زمین
کے بوسے لے رہے تھے یہ وقت تھا کہ یکایک صحرا سے گرد بلند ہوئی کہ تمام صحرا تیرہ و تار ہوگیا
اُس گرد سے آواز نقارہ آرہی تھی صداے کوس جنگ بلند تھی کہ وہ گرد اُس صحرا مین شق ہوئی
جب وہ گرد اُٹھی تھی تو بادشاہ نے خود اپنے یہان کے ہرکارون کو حکم دیا تھا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ
گرد کیسی بلند ہوئی ہے ہرکارے فوراً دوڑتے ہوے طرف اُس گرد کے چلے گئے جب یہ قریب
اُس گرد کے پہونچے تو وہ گرد شق ہوچکی تھی ان ہرکارون نے دیکھا کہ آگے آگے ہاتھیون پر
علم جنکے پھریرے سرخ و سبز تھے اور اُنپر تعویذ و حرز خدا و نعت رسالت پناہ تحریر تھی فیلبان
سبز مخمل کی کارچوبی دردبان پہنے ہوے سرون پر پگڑیان اُنپر سنہری چکے اور پٹے ٹکے ہوے
علم کی چھڑین اُنکے ہاتھون مین اُنکے جانے کے بعد سامان سواری اور ماہی مراتب گذرا وہ ہاتھی
ایک طرف کو استادہ ہوے ایک جانب کو یہ سب سامان اُسکے بعد کئی ہزار مرکب ترکی و عراقی
با زین و لجام نقرئی و طلائی دو دو سائیس اُنکی باگ ڈورین ہاتھون مین پلے ہوے اُسکے بعد
سقے چھڑکاؤ کرتے ہوے بادلے کی لنگیان باندھے ہوے گاہ بدن کے پائجامے پہنے
ہوے گذرے اُنکے بعد ایک جوان وجیہ مرکب دور کاہے پر سوار زرد سوتنے کی کڑیون کی
پہنے ہوے تیغہ بر قتاب گلے مین حمائل سر پر خود فولادی برابر اُسکے دوسرا جوان دوسرے
مرکب پر اور چہرہ اُسکا مثل آفتاب کے روشن ہی عقب مین اُسکے سپاہ کثیر ارابون پر اثالہ
بارگاہ والا ہوا کئی سوار اسپے جنمین چار چار پیل لگے ہوے چلے آتے تھے اُن ہرکارون نے
ایک لشکری سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کہان سے آتا ہی اور یہ کسکا ہی وہ ہرکارے نہین سمجھے
جو کہ لشکر اسلام مین گئے تھے اگر دہ ہوتے تو پہچان لیتے اُسنے کہا کہ یہ لشکر اسلام ہی دشت بہار افزا
سے آتا ہی اور طرف شہر سمندر یہ کے جاتا ہی ہرکارون نے یہ سنکر کہا کہ کیا یہی افسر سپاہ ہین
جو کہ مرکبون پر سوار ہین اُسنے کہا کہ نہین بلکہ یہ ایک جوان جو کہ خود فولادی سر پر رکھے ہوے

ہی اور مرکب دور کا بے پر سوار ہی وہ داروغہ بارگاہ اہل اسلام ہی اور منصب درگہ ساری
پر قائم ہی اور وہ دوسرا جوان شہر سمندر پر یہ کار رہنے والا ہی اُسکا نام سہراب جادو ہی وہ مطیع
اسلام ہوا ہی یہ دونون جوان پیش خیمہ شاہی لیکر ادھر آئے ہین اِنکے ہمراہ تھوڑا سا لشکر ہے
ہان کل سے آمد سپاہ شروع ہوگی وہ ہرکارے یہ خبر دریافت کرکے اپنے لشکر کو واپس گئے
اُدھر اُس سپاہ کے ہرکارون نے آکر اُس جوان سے عرض کیا کہ آگے لشکر بُت پرستان
راہ روکے ہوے پڑا ہی یقین ہی کہ اُس سے مقابلہ ہوگا کیونکہ اُنکے طریقے سے ثابت ہوتا ہی اور
لشکر بھی کثیر ہی وہ جوان یہ سنکر کہنے لگا کہ کچھ پروا نہین ہی اچھا مقام مناسب تجویز کرکے اِسی جگہ قیام
کرو کیونکہ کل سے آمد لشکر شاہی شروع ہوجاویگی ایسا مقام تجویز کرنا چاہیے کہ جو پر از آب وآباد
ہو اور مقام وسیع ہو کہ جہان تمام لشکر اُترے اُسکو تکلیف نہو یہ کہکر حکم دیا کہ اب آگے لشکر بڑھے
وہان اُسکے حکم دینے کے قبل سے جسوقت کہ فیل بانون نے دیکھا تھا کہ ایک لشکر سامنے اُترا
ہوا ہی ٹھہر گئے تھے یہ حکم سُنکر تمام سپاہ ٹھہر گئی وہ جوان اور سہراب جادو دونون مرکب بڑھا کر
مقام پڑاؤ تجویز کرنے لگے یہانتک کہ ایک مقام وسیع پر از آب دگیاہ روبرو سے لشکر حریف
تجویز کیا اور وہ مقام ایسا تھا کہ جہان ایک کروڑ لشکر باسانی پڑاؤ کرسکے جب مقام تجویز ہوگیا
تو اُسوقت حکم دیا کہ بارگاہ شاہی برپا ہو بس اُسی وقت فراشون نے بارگاہ کو ابلون پر سے
اُتارا اور وسط صحرا مین برپا کی گرد اُسکے اور تمام سردارون وافسرون کے خیمے وغیرہ برپا کیے
گئے چھ سات کوس کے گرد سے مین تمام خیمے و بارگاہین دا سکین ہجوم لشکریان جلو لداریان
استادہ ہوئین جہانتک کہ نگاہ کام کرتی تھی سوائے خیمون اور بارگاہون کے کوئی اور شئی نظر نہ آتی
تھی کثرت سے خیمون اور بارگاہون کے زمین پر نل رکھنے کی جگہ نہ تھی طائرون کا جا کر نکل آنا
غیر ممکن تھا بارگاہ شاہی پر عجب رونق تھی مخمل سبز کی بارگاہ تھی اُسپر دست کارون نے بڑی
صنعت سے گل کاری کی تھی کلس اُسکا طلائی تھا روبرو اُسکی چمک سے ضیا خورشید عالم کی گرد
تھی کیونکہ آنکھ اُسپر نہین ٹھہرتی تھی خیرگی کرتی تھی اسقدر بلند تھا کہ رفعت بارگاہ اطلسی اُسکے مقابل
مین ہیچ معلوم ہوتی تھی وسعت اِس درجہ تھی کہ جسمین آٹھ نو ہزار دگل زرین وفولادی وکرسی ہاے
مرصع کار بچھتے تھے دو ہزار ستون یاقوت نگار تھے اور زمردنگار بھی اُنھین مین شامل تھے اسقدر
وسیع بارگاہ تھی کہ جسکی تعریف نہین ہوسکتی ہی ہو جب شرع عجب بارگاہے عجب گیردار ۔ تو گوئی
کہ یک عرش وکرسی ہزار ۔ جب سب بارگاہین وخیمے وغیرہ برپا ہوچکی تو لشکر کی چھاؤنی ہوئی
لشکر اُترا جھنڈے بازار کے استادہ ہوے بازارین آراستہ ہوئین وہ دونون جوان اپنے
خیمون مین گئے سپاہ پڑاؤ پر اُتری یہان تو لشکر اُتر رہا ہی اُدھر اُن ہرکارون نے جاکر اپنے بادشاہ
یقین خود پرست سے عرض کیا کہ حضور یہ لشکر خدا پرستون کا ہی وہ لشکر کشی کرکے سمندر پر کو جاتے
ہین دشت ہمارا فرلے آتے ہین بادشاہ نے کہا کہ یہی تمنے دریافت کیا تھا کہ انمین بادشاہ
کون ہی اور صاحبقران کون ہی اور اسقدر لشکر ہی یا اور ہی کیونکہ تمنے تو اکثر اخبارون مین دیکھا
ہی کہ خدا پرستون کا بہت بڑا لشکر کثیر بے انتہا ہی کہ جسکی کچھ حد وانتہا نہین ہی اُس لشکر مین پانچ ہزار
پانچسو چین سردار ہین جبکہ اسقدر سردار ہین تو سپاہ کسقدر ہوگی سُنا گیا ہی کہ اُس لشکر مین ہر سردار
کے پاس دو دو لاکھ تین تین لاکھ سپاہ ہی یہانتک کہ اُس لشکر کے سپہ سالار کے پاس اور

ہمراہ اُسکے نو لاکھ سپاہ کی جمعیت سُنی گئی ہی کیا اخبار نویس غلط تحریر کرتے ہین اب جو دیکھا تو کچھ
بھی لشکر نہین ہی اُن ہرکارون نے عرض کیا کہ ہمنے دریافت کیا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ یہ دونون
جوان پیش خیمہ شاہی لیکر آئے ہین ابھی لشکر کب آیا ہی یہ درگہ سالار و سہراب جادو قدیم سپہ سالار
سمندر جادو ہراول ہوکر آئے ہین سُنا گیا ہی کہ لشکر کی آمد کل یا پرسون سے شروع ہوگی اُنکے
بھی ہمراہ لشکر کثیر ہی قریب تین لاکھ کے ہوگا یہ سُنکر یقین خود پرست نے کہا کہ اگر یہان آئے
ہین تو سزا پائین گے مین دیکھتا ہون کہ وہ میرا کیا بنا لیتے ہین اور کیونکر مجھکو شکست دیتے ہین
کیا مجھکو بھی مثل اُن لوگون کے تصور کرتے ہین کہ جنکو اُنھون نے شکست دی ہی ہم لوگ
وہ نہین ہین یہان البتہ اُنکو حال بہادری اور جوانمردی کا معلوم ہوگا انمین ایک ایک پہلوان
رستم وقت ہی جسوقت مقابلہ ہوگا تو اُنکو اُنکی جوانمردی معلوم ہوگی ایسی ایسی باتین کرکے اور
ہرکارون کو انعام دے کر رخصت کیا اور بعد تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست کرکے
اپنے خیمے مین گیا وہ رات اور دن بسر ہوا دوسرے دن پھر دربار ہوا اور رات آئی اُسدن
رات بھر دونون لشکرون مین ملاپ پھرا کیا اِس خیال سے کہ شاید حریف شبخون کرے ایک
ڈر دونون طرف غالب تھا یہانتک کہ وہ رات گذری خسرو فلک سر پر تاج شعاعی رکھکر تخت
نیلوفری پر جلوہ گر ہوا پھول کھلے ہوا سرد کے جھونکے آئے طائر چہچہہ زنی کرنے لگے
اوسکے قطرے سبزے پر مثل گوہر آبدار کے چمکنے لگے لشکر اسلام مین اذان ہوئی ہر ایک نے
اُٹھکر وضو کیا نماز خالق یکتا ادا کی اُدھر لشکر خود پرستان مین ہر ایک نے آئینہ اپنے روبرو رکھا
اور اپنے کو آپ سجدہ کیا اُدھر بعد فراغ نماز سہراب جادو قبیل بن عادی برادر درگہ سالار
بدیع الملک جسکو کہ درگہ سالار نے اپنا نائب کرکے ہراول سہراب جادو کے روانہ کیا تھا
خیمون سے باہر آئے خادمون نے کرسیان لاکر زیر نگیرہ مخمل بچھا دین دونون جوان اُن کرسیون
پر متمکن ہوے تماشاے گل ہاے صحرائی کرنے لگے ہوا کے جو جھونکے آتے تھے تو سے
مون بسبب برودت ہوا کے اور خنکی صحرا کے کھڑے ہو جاتے تھے اور سب سردار فوج بھی
آآکر کرسیون پر بیٹھ گئے خادم روبرو ہر ایک کے دست بستہ ایستادہ ہین آپسمین مذاق ہو رہے
ہین کوئی گل خودرو کو دیکھکر مسکراتا ہی کوئی طائرون کے بولنے پر ہنستا ہی کوئی شبنم کے قطرون کی
تعریف و توصیف کر رہا ہی کسی کی زبان پر خداے عزوجل مین ثنا ہی کسی کے لبون پر نعت پیغمبر ہی
کوئی نماز پڑھکر چلا آتا ہی کوئی تسبیح پڑھ رہا ہی جو کہ عاشق مزاج ہین وہ شعر عاشقانہ درد زبان کر رہے
ہین اور گلون کو دیکھکر جھوم رہے ہین کسی کو جوش شجاعت ہی قبضہ شمشیر کو چوم رہا ہی اُسکے روبرو
خیال بتصویر جنگ موجود ہی اُسکو یہ معلوم ہوتا ہی کہ زخم کھاے ہوے کوئی مثل بسمل تڑپ رہا ہی
کوئی گھائل ہی کسی مقام پر سر لوٹ رہے ہین کسین لاشے تڑپ رہے ہین خلاصہ یہ کہ ہر ایک
اپنی اپنی حالت مین محو ہی کسی قسم کا رنج و ملال نہین ہی اِدھر تو یہ حال ہی اُدھر یقین خود پرست
بھی اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی اہل دربار حاضر ہین پردے بارگاہ کے اُٹھا دیے گئے ہین
اہل دربار سے کہہ رہا ہی کہ خدا پرست کیا کیا خوبصورت خوبصورت جوان ہین کیسے کیسے قوی ہیکل
پہلوان ہین کبھی اہل دربار سے گفتگو کرتا ہی کبھی صحرا کے جانب دیکھتا ہی کبھی لشکر اسلام کی طرف
نگاہ تیز و تند سے مشاہدہ کرتا ہی کہ ناگاہ صحرا سے گرد اُٹھی اُس جانب سے کہ جدھر سے کل

اُٹھی تھی اُس گرد سے یہ حال ہوا کہ روے آفتاب پوشیدہ ہوگیا تمام صحرا تاریک ہوگیا اُس گرد سے آواز سم اسپان و چمک سناں ہاے بران دکھائی دیتی تھین سنائین اس طرح چمکتی تھین کہ بطرح دھوپ مین ذرے چمکتے ہین کہ وہ گرد قریب اُس صحرا کے اگر شق ہوئی دامن گرد سے پانچسو علم پانچ لاکھ سپاہ کے نشان پیدا ہوے کہ جنپر بقریب خدا تحریر تھی نشان پانچسو پرعلم عقب مین اُنکے اور سب سامان سفے آب پاشی کرتے ہوے مرکب کچھی دھراتی ایسے قوی کہ جنکے اوپر اگر گھس بیٹھ جائیے تو اُنکے پر بھی نقش ہو جائین اُنکے رنگ مثل نقرۂ مصقول کے چمکتے ہوے باساز زیراق نقرئی سائیس اُنکی بجائین ہاتھین لیے ہوے اُنکے بعد خاص بردار جمع مین ایک جوان بہت قوی ہیکل مرکب سرنگ پر سوار برمین زرہ بافوت نگار سر پر خود فولادی ہاتھون مین دستانین پاؤن مین موزے دوش پر کمان کیانی ہزار تیرون کا ترکش لگا ہوا کردہ سپر بالاے ہشت شمشیر الماس نگار حمائل عیار اُسکا رکاب پر ہاتھ رکھے ہوے عقب مین پانچ لاکھ کا لشکر سب سوار و پیادے جوان طرحدار کیسے کیسے مرکب توان برچھے ہاتھون مین تلوارین حمائل سپرین دوش پر زرہین برمین خود فولادی سرون پر لوہ چیلے آتے ہین دوش بدوش رکاب برکاب کہ جب لشکر قریب اُس صحرا کے پہونچا تو یقین خود پرست نے اُن ہرکارون سے حکم دیا کہ جاکر خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی کیا یہی صاحبقران ہی ہرکارے اُدھر کو روانہ ہوے اُدھر اُس جوان نے جو دیکھا کہ ایک طرف ایک لشکر اُترا ہوا ہی اور ایک جانب دوسرا لشکر اُترا ہوا ہی اب جو غور کرکے دیکھا تو ایک طرف لشکر اسلام کو فروکش پایا اور ایک جانب کو لشکر کفار کو دیکھا اِسنے اپنے لشکر کا رخ طرف لشکر اسلام کے کیا اُدھر قبیل سے جو دیکھا کہ یہ لشکر کسکا ہی تو پہچانا کہ یہ لشکر گرگین درشت چنگال کا ہی سہراب جادو سے کہا کہ چلو گرگین کا استقبال کرکے لے آئین یہ صلاح کرکے دونون جوان تا حد لشکر آئے اِس عرصہ مین لشکر قریب لشکر اسلام پہونچا سردار لشکر نے اپنا مرکب بڑھاکر اِن دونون جوانون سے بہت اچھی طرح سے صاحب سلامت کی اور مرکب سے اُتر کر بغلگیر ہوا اُنھون نے اُسکو ہمراہ لیا اور داخل لشکر ہوے لشکر اُترنے لگا اِسکے بھی خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے نشان کھل گئے بازارین آراستہ ہوگئین یہ جوان بھی ہمراہ اُنکے آکر زیر شمیانہ کرسی پر بیٹھا اور دریافت کیا کہ یہ لشکر جو سامنے اُترا ہوا ہی کسکا ہی اور یہ کون مقام ہی سہراب نے کہا کہ یہ لشکر خود پرستون کا ہی بادشاہ یقین خود پرست اِس لشکر کا بادشاہ ہی آگے اِسکے شہر ہی کہ اُسکو یقینیہ کہتے ہین وہان یہ حکومت کرتا ہی ہمارے آنے سے قبل اِسنے بیرون شہر نکل کر راہ روکی ہی اگر یہ راہ نہ روکتا تو ہم آج یہان سے کوچ کرکے سمندر یہ کو چلے جاتے مگر اِسکے سبب سے مجبور ہو گئے گرگین یہ سُنکر کہنے لگا کہ خبر دیکھا جائیگا اگر سد راہ ہوا ہی تو اِسکی سزا پائیگا یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر وہ ہرکارے دریافت کرکے اپنے لشکر مین گئے اور جاکر اپنے بادشاہ سے یون عرض کرنے لگے کہ خداوندا یہ ایک سردار ہی سرداران معزز سے لشکر اسلام کے اور اِسکا نام گرگین درشت چنگال ہی یہ بہت زبردست پہلوان ہی اِسکو جو کہ آجکل صاحبقران زمان ہین اُنھون نے زیر کیا ہی اِسکے ہمراہ پانچ لاکھ سپاہ ہی یقین خود پرست یہ سُنکر اہل دربار سے کہنے لگا کہ اِسکی صورت دیکھکر خوف معلوم ہوتا ہی خدا اِس پہلوان کا کسقدر دراز ہے اور کیسا

قوی ہیکل سردار ہی بہت ممتاز ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ جامۂ بشری مین دیو سمایا ہوا ہی نہ معلوم کیونکر زیر ہوا ہی سچ ہی ایسے ایسے پہلوانون کو زیر کیا وہ خود کیسا جوان ہوگا ادھر وہ لشکر اُترا رہا تھا انتہا یہ کہ دوپہر تک لشکر گرگین اُترا ادھر سہراب تعجیل دگرگین نیزون سردار اُٹھکر اپنے اپنے خیمے مین گئے اُدھر یقین خودپرست نے بھی دربار برخاست کیا تھوڑی دیر جاکر آرام کیا کہ سہ پہر کو پھر بارگاہ مین آیا دہان وہ نیزوا جوان بھی بیرون خیمہ آکر بیٹھے کہ یکایک گرد اُڑی اور وہ گرد قریب لشکر یقین خودپرست آکر ٹھہر گئی اُسمین سے پانچ سوار پیدا ہوے اور ایک جوان سرداران لشکر سمندر جادو کا افسر اُنکا تھا یہ وہ نامہ بر ہی کہ جسکے ہاتھ سمندر جادو نے بادشاہ یقین خودپرست کو نامہ روانہ کیا تھا یہ بعد طی مراحل وقطع منازل کے آج یہان آکر پہونچا اُسنے جو دیکھا تو ایک لشکر تو جانب شہر اُترا ہوا ہی اور ایک لشکر کثیر کہ جسکی کچھ حد نہین ہی اُسکے روبرو اُترا ہوا ہی اُسنے ایک سوار کو کہ جو لشکر غیب سے اُترا ہوا تھا روانہ کیا کہ جاکر خبر لاوے کہ یہ لشکر کسکا ہی اور یون قریب شہر کیون اُترا ہوا ہی یہان یقین خودپرست دربار مین بیٹھا ہوا ہی اور دربار جمع ہی وہ سوار لشکر مین آیا ایک سوار سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کیون قریب شہر فروکش ہی اُس سوار نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ تو کسی نفر فوج مین کا ہی کہ یون دریافت کرتا ہی مخبر معلوم ہوتا ہی اُس سوار نے کہا کہ مین لشکر سمندر جادو مین سے ہون یہان میرا افسر آیا ہی اُسنے دریافت کیا ہی جب اُس سوار نے سمندر جادو کا نام سُنا تو کہا کہ آگاہ ہو یہ لشکر یقین خودپرست کا ہی کہ وہ اہل اسلام کی لشکر کشی کی خبر سُنکر اُنکے آنے کے قبل یہان فروکش ہوے ہین اور راہ روکی ہی اور وہ جو سامنے تمنے لشکر دیکھا ہی یہ مسلمانون کا ہی ابھی اُنکا لشکر کل نہین آیا ہی صرف ایک ہراول لشکر آیا ہی اور ایک پہلوان یہ لشکر وہ سوار اپنی سیاہ مین گیا اور خنگ گرگ پیشانی سے جاکر کل حال بیان کیا وہ پیشکر اُسی وقت داخل لشکر یقین خودپرست ہوا اور اپنی فوج کو ایک مقام پر ٹھہراکر درپردہ بارگاہ پر آیا خبر کرائی یقین خودپرست نے اُسکو طلب کیا وہ دربار مین گیا یقین کو سلام کیا کرسی بیٹھنے کو عنایت ہوئی یقین خودپرست نے مزاج پرچھا اُسنے جواب دیا اُسکے بعد سمندر جادو کی خبر دریافت کی اور باقی سب کیفیت دریافت کرکے سوال کیا کہ آپ کا ادھر کیونکر آنا ہوا اُسنے کہا کہ آپ کے نام ایک نامہ لیکر آیا ہون بادشاہ نے آپ کو ایک زبان تحریر فرمایا ہی یقین خودپرست نے کہا کہ لاے مین دیکھون اُسنے وہ نامہ نکالکر یقین کو دیا یقین خودپرست نے اُسپر بوسہ دیا اور سر پر رکھا اُسکے بعد دیکر کو دیا کہ اسکا نفاذ چاک کرکے پڑھو اُسنے اسکو پڑھا یقین خودپرست مضمون نامہ سے آگاہ ہوا کہنے لگا کہ مجکو خود اسکا خیال تھا بادشاہ کو تحریر کرنے کی کچھ ضرورت نہ تھی مین اپنے امکان بھر تو ادھر آنکو جانے نہ دونگا جبتک کہ میری جان مین جان ہی میرا خود قصد تھا کہ بادشاہ کو عرضی تحریر کرکے مدد طلب کرون کیونکہ اُنکے ہمراہ لشکر کثیر ہی صرف اسکا انتظار تھا کہ کل لشکر اسلام آجاوے تو اسکی کیفیت تحریر کرون ای بھائی تم اسقدر توقف کرو کہ لشکر اسلام تمام وکمال مع بادشاہ وصاحبقران کے آجاوے تو مین اسکا جواب بادشاہ کی خدمت مین تحریر کرون اور تمکو مستعدی کا حال تو بخوبی ظاہر ہوگیا ہوگا کہ ابھی حریف آیا نہین ہی اور مین بیرون شہر لے مقابلہ مع لشکر نکل آیا اُسنے

جواب دیا کہ یہ تو تمنے بڑی عقلمندی کی خیر مین بھی جب ہی جاؤنگا جب کل لشکر اسلام آلیگا تو مین جاؤنگا اُسکی کیفیت مین بھی دیکھ لون مین نے آجتک لشکر اسلام کے بادشاہ کو نہین دیکھا نہ اِنکے طریقے سے واقف ہون دوسرے راہ کا تھکا ہوا بھی ہون میرے ہمراہیون کو اُترنے کی جگہ دیجیے یقین خود پرست نے اُسی وقت اُسکے ہمراہ کے سوارون کے واسطے جیمے علٰحدہ استادہ کرائے اور اُسکے لیے الگ ایک خیمہ مہیا کیا گیا اور اُسکو مہمان کیا دوسرے دن یقین خود پرست بوقت سحر دربار مین آیا بارگاہ کے روبرو اُٹھوا دیے نہنگ بھی دربار مین حاضر ہوئے اور گرگین و فتیل و سہراب جادو یہ تینون جوان اپنے خیمون سے نکلکر زیر منگرہ بیٹھے اور کرسیون کو نہایت بخشی اور سردار بھی آکر سلام کرکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے باہم گفتگو ہونے لگی کوئی پہر بھر دن چڑھا ہوگا کہ صحرا کی طرف سے غبار بلند ہوا کہ جسکے سبب سے روے آفتاب پنہان ہوگیا وہ غبار آکر قریب اُس دشت کے پھٹا دامن گرد سے سات سو علم سات لاکھ فوج کا نشان پیدا ہوا آگے آگے سفید ہاتھی کا ڈکرتے ہوے عقب مین اُسکے ہاتھیون پر علم نقارے بجتے ہوے بعد ہاتھیون کے جلوس سواری اُسکے بعد کئی ہزار مرکب اُسکے عقب مین تخت اور اُسپر ایک مرد بزرگ بارنیش سفید برابر تخت کے ایک مرکب تازی پر ایک جوان عقب مین سات لاکھ سپاہ وہ لشکر قریب اُسی دشت کے آکر ٹھہرا اُس مرد بزرگ نے دیکھا کہ دو لشکر مقابل مین اُترے ہوے ہین غور کرکے جو دیکھا تو پہچانا کہ ہمارا لشکر ہی اُسی جانب کو سپاہ کو روانہ ہونے کا حکم دیا اور اُن جوانون سے بھی پہچانا کہ یہ لشکر قیصر صاف باطن بادشاہ طلسم مرآت العدن کا ہے وہ تینون جوان تا سرحد لشکر اُسکے استقبال کو آئے اُدھر بادشاہ یقین خود پرست نے بھی ہرکارے روانہ کیے کہ جاکر خبر تو لائین کہ یہ لشکر کسکا ہی کیا بادشاہ اسلام آگیا ہی ہرکارے اُدھر کو روانہ ہوے بہت جلد خبر دریافت کرکے اپنے لشکر کو واپس گئے اُدھر وہ لشکر جب قریب لشکر اسلام پہونچا تو سب قاعدے سے استادہ ہوے وہ بزرگ اِن سب کو دیکھکر اپنے تخت سے اُترا آیا۔ وہ جوان بھی جو کہ مرکب پر سوار تھا وہ سب کے سب اُسکا استقبال کرکے لیئے لشکر اُترنے لگا خیمے وغیرہ برپا ہوے کو سون پڑا ہوا اُس بزرگ یعنے قیصر صاف باطن نے پوچھا کہ یہ لشکر جو کہ اِدھر کو اُترا ہوا ہی کسکا ہی سہراب جادو نے کہا کہ یقین خود پرست کا ہی برائے مقابلہ آیا ہوا ہی ابھی یہ لشکر اُترنے نہ پایا تھا کہ پھر گرد اُڑی اور ایک سردار مع دو لاکھ سپاہ کے آیا اُسکو بھی یہ لوگ استقبال کرکے لیگئے اُسکا بھی لشکر اُترنے لگا اُسدن تا بہ شام لشکر اسلام آیا کیا کوئی دو لاکھ سے کوئی تین لاکھ سے کوئی ایک لاکھ سے یہانتک کہ لشکر کے آنے مین شام ہوگئی یقین خود پرست بھی دن بھر دربار مین بیٹھا ہوا سیر آمد لشکر اسلام دیکھا کیا اہل دربار سے کہنے لگا کہ آج بکثرت سپاہ اسلام آئی ہی ہرکارے آکر بیان کرتے ہین کہ فلان سردار آیا اُسکے ہمراہ اسقدر فوج ہی اور فلان سردار ہی اُسکے ہمراہ اتنی سپاہ ہی جب شام ہوئی تو لشکر موقوف ہوئی یقین خود پرست دربار برخاست کرکے اپنے خیمے مین گیا اُدھر جو جو سردار آئے تھے وہ اپنے اپنے خیمون مین گئے رات بھر براحت بسر کی کیونکہ راہ کے تھکے ہوے تھے یہانتک کہ صبح ہوگئی ستارۂ سحری آسمان پر

نمایان ہوا اور اپنی چمک دکھانے لگا نیر اعظم نے اپنے نور سے تمام دنیا کو روشن کر دیا لشکر اسلام مین سب اہل اسلام نے نماز دیگانہ اور وظائف وغیرہ سے فراغت حاصل کی بعد و کل سرداران معزز اگر بیرون خیمہ کرسیون پر متمکن ہوے اور مقربین خود پرست بھی اپنی بارگاہ مین آیا دربار جمع ہوا سب سردار آکے حاضر دربار لنت آتا ہوے خونگ گرگ پیشانی بھی حاضر دربار ہوا اور اگر اپنے مقام پر بیٹھا تھا کہ ناگاہ صحرا سے گرد اڑی اور وہ گرد قریب دشت آکر شق ہوئی اُسمین سے ایک لاکھ کا لشکر پیدا ہوا جسپر کہ تعریف خدا تحریر تھی اسکا سردار ایک جوان کہ جسکا نام سہر مزبن فرامرز عاد مغربی تھا یہ بھی مع اپنے لشکر کے داخل لشکر اسلام ہوا سب سردار جو کہ آئے ہوے تھے انکا استقبال کر کے لیگئے اتنے متواتر گرد بلند ہونے لگین اور لشکر آنے لگا کوئی ایک لاکھ سے کوئی نوے ہزار سے کوئی ڈیڑھ لاکھ سے کوئی دو لاکھ سے جو آتا ہر سردار اسکا استقبال کر کے لیجاتے ہین سرداران لشکر اسلام کے آنیکی خبر ہرکارے یقین خود پرست کو دیتے تھے کہ یہ فلان سردار ہوا اور یہ فلان سردار ہر قریب دوپہر متواتر سردار آئے دوپہر کو ایک گرد عظیم بلند ہوئی جب وہ گرد قریب آکر شق ہوئی تو دیکھا کہ ایک جوان خود فولاد سر پر رکھے ہوے اور زرہ برین پہنے ہوے داستانین ہاتھون مین موزے پاؤن مین ایک اودان پر سوار چہرہ مثل آفتاب درفشان کے روشن ہاتھ مین نیزہ چمکتی عقب مین لشکر بیشمار دھوپ مین جو سنانین چمکتی تھین تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ ستارے چمک رہے ہین چست زرہین پہنے ہوے خود سرون پر مرکبون پر سوار ڈانڈ حیان چڑھی ہوئین دلاتیان تیلی تیلی حمائل مرکب برابر ملے ہوے چلے آتے ہین جسقدر سردار کہ دہان موجود تھے سب برابر استقبال کر کے اور اُس جوان کو آگر لیگئے یقین خود پرست نے ہرکارون سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سپہ سالار دست چپ ہے مملوک بن مالک اژدر اسکا نام ہے بڑا جری و بہادر ہے اُس جوان کے آنے کے بعد پھر غبار بلند ہونے لگا پھر سردار آنے لگے تا شام یون ہی سردار آئے جو جو لشکر آتا ہے یقین خود پرست کو حیرت ہوتی ہے کہ اسقدر لشکر آتا ہے جو کوئی سردار آتا ہے اُسکے ہمراہ دو لاکھ تین لاکھ سے لشکر کم نہین ہوتا ہے آج کئی روز سے برابر لشکر چلا آتا ہے کسی طرح آمد سپاہ کم نہین ہوتی ہر دیکھے کب فوج آچکتی ہے آج کا بھی دن آمد سپاہ مین تمام ہوا یہ لشکر اہل دربار سے کہا کہ دربار برخاست کرو اہل دربار دربار برخاست کر کے سب اپنی اپنی جگہ پر گئے اُدھر سب سرداران اسلام جو کہ قبل کے آئے ہوے تھے اور جو کہ آج آئے تھے وہ سب اپنے اپنے خیمون مین گئے آج یہ حالت ہے کہ تمام دشت فوجون سے بھرا ہوا ہے جدھر آنکھ اُٹھا کر دیکھو سوائے علم ہاے فوج کے کچھ نظر نہین آتا ہے کوسون تک لشکر کا پڑاؤ ہے جائز نگاہ کا نکلنا دشوار ہے چپک نگاہ بھی اگر جائے تو قید ہو جائے یہ حال ہے کثرت سپاہ کا یہانتک کہ وہ رات بھی گذری صبح طالع ہوئی اُدھر سب سردار اُدھر بادشاہ یقین خود پرست بیرون بارگاہ آکر بیٹھے کہ تھوڑے عرصہ مین گرد بلند ہوئی سب اُس گرد کی طرف دیکھنے لگے یہانتک کہ وہ گرد قریب آکر شق ہوئی اُسمین سے ایک سردار پیدا ہوا مع ایک لاکھ سپاہ کے پھر مثل روز گذشتہ کے گردین بلند ہونے لگین اور سردار آنے لگے سہ پہر تک متواتر سردار آیا کیے ہرکارے یقین خود پرست کو خبرین دیتے رہے کہ ایک

گرد عظیم بلند ہوئی وہ گرد جب شق ہوئی تو دیکھا کہ ایک جوان نیل بلند رتوی پر سوار ہاتھین گرز
خود سر پر لقب مین اُسکے لشکر کثیر چلا آتا ہی اُسکا بھی سردارون نے استقبال کیا وہ لشکر بھی
شامل لشکر اسلام ہوا ہرکارون نے یقین خود پرست سے بیان کیا کہ یہ فرزند ہی سپہ سالار
دست راست صاحبقران اول کا اُسکا نام ہی بہزاد خان ہی بلند حضور اسکے ہمراہ سپاہ
ہندوستان ہی قریب اٹھ نو لاکھ کے اِس لشکر کی آمد مین دن تمام ہوگیا سب اپنے اپنے
خیمون کو واپس گئے وہ رات بھی بسر کی پھر صبح ہوئی پھر دونون طرف کے سردار آکر بیٹھے
کہ گرد اڈی آمد لشکر کی علامت ظاہر ہوئی سب اُس جانب دیکھنے لگے دیکھا کہ گرد عظیم ہے
جب وہ گرد شق ہوئی تو دیکھا کہ آگے آگے سنے چھڑکا ذکر کرتے ہوے اُسکے عقب مین
ہاتھیون پر نشان اُنکے بعد ماہی مراتب اُسکے بعد کئی ہزار مرکب اُسکے بعد دو مرکبون پر دو
جوان کہ پہرے اُنکے مثل آفتاب کے درخشان یاقوت کی زرہین پہنے ہوے تلوارین
حمائل برین جوشن چار آئینہ گے ہوے عقب مین اُنکے قریب سات لاکھ کے سپاہ جب
قریب آکر پہونچے تو کل سردار برای استقبال آئے اور اُنکو اپنے ہمراہ لے کر لشکر مین
داخل ہوے اُنکے خیمے دربار گاہین برپا ہونے لگین ہرکارون نے خبر دی کہ امیر بادشاہ دونون
بھائی ہین اور چچا ہین بدیع الملک کے ایک کا نام نور الزمان ہی اور دوسرے کا نام
عین الزمان ہی بڑے شجاع ہین اولاد اور خاندان صاحبقران سے ہین اُنکی شجاعت
کا کیا ذکر ہی ابھی یہ لشکر داخل لشکر نہوا تھا کہ پھر گرد اڈی وہ بھی قریب آکر شق ہوئی اُسمین سے
بھی پہلے سنے چھڑکا ذکر کرتے ہوے پیدا ہوے اُسکے بعد ہاتھیون پر نشان اُسکے بعد مرکب
اور سامان سواری اِن سب کے بعد ایک مرکب پر ایک جوان کہ چہرہ اُسکا مثل خورشید تابان
کے روشن اور منور زرد زمرد نگار پہنے ہوے عقب مین سپاہ قریب دو لاکھ کے تمام سردارونہ
نے اُسکا استقبال کیا یہ لشکر مین داخل ہوا خیمے وغیرہ برپا ہوے جب یقین خود پرست
نے ہرکارون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ فرزند ہین صاحبقران اول کے اِنکا نام
سکندر فرخ لقا ہی اِنکے ... پھر گرد اڈی جب وہ شق ہوئی تو بعد گذرنے سامان سواری
کے ایک جوان مرکب پر سوار اُسکے عقب مین لشکر بیشمار وہ بھی شامل لشکر ہوا سب سردار
اُسکا بھی استقبال کرکے لیگئے یقین خود پرست کو ہرکارون سے معلوم ہوا یہ بھی فرزند
ہین صاحبقران اول کے انھین تینون لشکرون کی آمد مین دو دن تمام ہوگیا یہ رات بھی گذری
پھر صبح کو یقین خود پرست اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا پردے اٹھا دیے گئے آج بھی دن بھر
آمد لشکر رہی آج سب غازیان صاحبقران آئے پوتے بیٹے وہ دن بھی تمام ہوا سب اٹھکر
اپنے اپنے خیمون کو گئے صبح کو پھر آکر بیٹھے آمد لشکر شروع ہوئی آج سہ پہر تک لشکر آیا کیا سپہ
کو گرد عظیم بلند ہوئی جب وہ گرد شق ہوئی تو سب کے آگے سنے چھڑکا ذکر کرتے ہوے اور
ہاتھیون پر نشان ماہی مراتب و خاص بردار ساتھ کئی ہزار مرکب تازی اُسکے بعد ایک جوان
مرکب پر سوار عقب مین اُسکے لشکر بیشمار مرکبون پر سواران ہزار سب سردار اِن کا بھی استقبال
کرکے لیگئے پھر آج اِن لشکرون کی آمد مین شام ہوگئی سب اٹھکر چلے گئے ہرکارون سے
جو یقین خود پرست نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ فرزند ہین بدیع الملک کے

اُنکا نام ہی شہنشاہ گوہر کلاہ آج لشکر کی آمد ختم ہوگئی اب کل خود شاہزادۂ بدیع الملک اور بادشاہ اسلام کی آمد ہی یقین خود پرست نے سردارون سے کہا کہ آج تو سب دن سے زیادہ لشکر آیا ہی یہ لشکر ہی کہ سمندر کی موجین ہین بکثرت سپاہ ہی کہ تمام زمین میدان ملو ہوگئی ہے اس لشکر سے کون مقابلہ کرسکتا ہی ہرکارون نے عرض کیا کہ حضور دریافت کرنے سے ثابت ہوا کہ یہ کل لشکر نہین آیا ہی بہت سے سردار اور عزیز اپنی اپنی طرف اپنے لشکرون کو چلے گئے ہین یہ وہ لشکر ہی کہ جنمین پانچ ہزار پانچسو چن سردار ہین اور سوا سے عزیزون کے اور ہر سردار و عزیز لاکھون پر سردار ہی سپاہ بے شمار ہمراہ رکھتا ہی جو عزیز و سردار کہ لشکر مین نہین ہین اور نہ انکو اس لڑائی کی خبر ہی وہ نہین آئے ہین ورنہ جگہ نہ ملتی اہل اسلام کا لشکر کئی کروڑ کا ہی ہر سردار دو دو سو چار چار سو ملکون کا بادشاہ ہی عزیزون کا کیا ذکر اس لشکر کثیر سے کون مقابلہ کرسکتا ہی دوسرے نے کہا سنا گیا ہی کہ جب صاحبقران ثانی خانۂ کعبہ کو گئے ہین جو کہ ان سب کا معبد گاہ ہی تو بہت سے سردارون کو ملک تقسیم کرکے اور انکو اُن ملکون کی جانب مع انکی سپاہ کے روانہ کردیا ہی ورنہ منزلون لشکر کا پڑاؤ ہوتا تھا دس دس دن کی راہ پر لشکر اترتا تھا یہ بھی سنا ہی کہ اگر اُن سب کو خبر ہوگی تو وہ سب کے سب ضرور مع اپنے لشکر کے آئین گے یہ سُنکر یقین نے کہا کہ آئین یہان کیا پرواہی آئین گے تو دیکھا جائیگا یہان بھی لشکر کثیر ہی ایک سردار نے کہا کہ یہ عجب واقعہ تھا کہ جسدن سے عزیز آنے لگے اُسدن سے یہ دیکھا گیا کہ جو عزیز آیا اور اُسکی پوشاک جس رنگ کی ہوئی اُسی رنگ کی اُسکے لشکر کی بھی پوشاک تھی اُسکی ضو سے تمام صحرا اُسی رنگ کا ہوجاتا تھا یہ عجب واقعہ تھا ہرکارون نے کہا کہ اُسکا سبب یہ ہی کہ ہر ایک نے ہزارون طلسم فتح کیے ہین اور یہ پوشاکین اُنھین طلسمون سے ہاتھ آئی ہین یہ وہی پوشاکین ہین یقین خود پرست یہ سُنکر خاموش ہورہا ہرکارون سے بعد تھوڑی دیر کے کہا کہ جاکر ذرا دریافت تو کرنا کہ بادشاہ اسلام کب آئین گے ہرکارون نے کہا کہ کل کے آنے کی خبر ہی یہ سُنکر یقین خود پرست اپنے خیمے کو چلا گیا اور سب سردار بھی اپنے اپنے مقام کو گئے اُدھر سرداران اسلام و شاہزادون نے بھی اپنے اپنے خیمون کی راہ لی وہ بھی سب اپنے مقام پر گئے اور وہ رات بسر ہوئی صبح طالع ہوئی نور سحری و سفیدۂ سحری آسمان پر ظاہر ہوا لشکر اسلام مین اذان ہوئی سب بیدار ہوئے وضو کیے نمازین پڑھین بلبلین بولنے لگین طائر زمزمہ سرائی کرنے لگے نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے بعد فراغ نماز سب سردارون نے اپنی اپنی پوشاکین پہنین ہتھیار لگائے مسلح اور مکمل ہوکر بیرون خیمہ آئے اُدھر اپنے اپنے خیمون سے عزیزان صاحبقران مسلح اور مکمل ہوکر برآمد ہوئے تمام لشکر بھی تیار ہوا ہر ایک اپنی سپاہ کی صف بندی کرکے ایستادہ ہوا اور انتظار آمد صاحبقران زمان و بادشاہ جہاں گیتی ستان کرنے لگا سب کی نگاہین طرف صحرا کے لگی ہوئی تھین سب اُسی جانب دیکھ رہے تھے اُدھر یقین خود پرست بھی اپنی بندگی سے فراغت کرکے بارگاہ مین آیا سب سردار جمع ہوئے نہنگ بھی آیا یہان یہ سامان دیکھا کہ تمام لشکر مسلح اور مکمل ہی صفین بندھی ہوئی ہین ہر سردار و شاہزادہ اپنے لشکر کو لیے ہوئے کھڑا ہی علم کے پھریرے کھلے ہوئے ہین سرون پر سردارون کے چتر پھر رہا ہی باجے سلامی کے فوجون مین بج رہے ہین کسی جانب

کو سبز پوشون کا لشکر ہی کسی طرف سرخ پوش کسی سمت کو فیروزہ پوش اسی طرح ہر رنگ کی سپاہ میدان
مین صف بستہ ہی جس سردار یا شاہزادے کو طلسم سے جس رنگ کا براق ہاتھ آیا ہی اسی رنگ کا
لشکر بھی ہی اُسوقت میدان مین عجب سماں تھا ایک تو وقت سحر تھا آفتاب عالمتاب دریچۂ مشرق
سے برائے دید آمد بادشاہ اسلام سر نکالے ہوے دیکھ رہا تھا اُسکے نور سے تمام جہان
روشن تھا طائر چہچہہ زنی کر رہے تھے بلبلین چہک رہی تھین غنچے چٹک رہے تھے گو وہ کوئی باغ
نہ تھا مگر قدرت خدا سے ہر قسم کے پھولون کے درخت اُس مقام پر تھے گویا کہ وہ دشت
نمونۂ بہشت شداد ہی تھا ایک جانب سے گل خودرو کی خوشبو آتی تھی جو دماغ جان کو بساتی تھی
طاؤسان صحرائی کی وہ صدا قمریون کی دوکو کو فاختہ کا وہ دم بھرنا دل کو وجد مین لاتا تھا پر فلک
بھی یہ صدا سنکے جھوم جاتا تھا وہ ہر جوان کے چہرے کی نمود وہ شجاعت کا جوش وہ لشکر کا خروش
وہ اُسوقت ضوے آفتاب کی کلس ہاے بارگاہون کا چمکنا یہ ثابت ہوتا تھا کہ ہزارون خورشید طالع
ہوے ہین وہ ہتھیارون کا چمکنا وہ خود نوادی کا بسبب شعاع مہر کے ضو دینا بہت اچھا معلوم
ہوتا تھا سناٹے مین الگ چمک رہی تھین ڈھالون کی گھٹا اُٹھی ہوئی تھی تلوارون کی جھنکار مرکبون کے
ٹاپون کی آواز یہ جو رنگ یقین خود پرست نے دیکھا تو اپنے سردارون سے کہا کہ آج یہ
کیا واقعہ ہی کل لشکر اسلام کیون مسلح اور مکمل ہی صف بندی کیون ہوئی ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم
نہین جان سکتے ہین کہ یہ کیا امر ہی ہر کاہے گئے ہوے ہین وہ آئین گے تو سب حال معلوم
ہو جائیگا یقین خود پرست نے جواب دیا کہ میری راے یہ ہی کہ ہین اپنے لشکر کو بھی تیاری کا
حکم دون کہین ایسا نہو کہ یہ لوگ غافل پاکر حرکت کر دین ہم لوگ جبتک ہوشیار ہون تب تک یہ قتل
کر ڈالین اور ہمسے ملک چھین لین یہ لشکر ایک سردار نے کہا کہ یہ لوگ ایسے نہین ہین یہ لوگ سُنا
گیا ہی کہ دغا سے نہین لڑتے ہین کہ حریف کو غافل پاکر مقابلہ کرین یا اُسپر شبخون کرین آپ نے
اُنکے باپ دادا کی لڑائیان سنی ہونگی پر چہ اخبار سے ثابت ہوتا ہی کہ جب اُنکے پاس لشکر
قلیل تھا اور نوشیروان کا ایک کروڑ کا لشکر تھا اُسوقت تو اِن لوگون نے شبخون مارا نہین اور
نہ دغا سے مقابلہ کیا کہ حریف کو غافل پاکر جا پڑے باوصفیکہ ایک کروڑ کا لشکر حریف کا تھا اور یہ
لوگ قلیل تھے اگر اُسوقت ایسا کرتے تو زیبا تھا مگر خلاف مردانگی جان کر ایسا نہ کیا نہ کہ اب
جسوقت کہ لشکر کثیر ہی اُسوقت مین ایسا کرین یہ بالکل خلاف ہی کسی سردار معزز یا عزیز
صاحبقران کی آمد ہی اُسکے استقبال کو کل لشکر تیار ہوا ہی اس بات پر یقین خود پرست نے
کہا کہ احسن کیا ہر چ ہی کہ ہمارا لشکر بھی اگر تیار ہو اُسنے کہا کہ کوئی نقصان نہین ہی بسم اللہ حکم دیجے
لشکر تیار ہو یقین خود پرست نے اُسی وقت اپنے لشکر کو کمر بندی کا حکم دیا لشکر مین کمر بندی
ہونے لگی تھوڑے عرصہ مین کمر بندی ہو گئی لشکر تیار ہو گیا اُسنے بھی اپنے تئین آراستہ کیا اور
تخت پر سوار ہوا اپنے لشکر کو صف بندی کا حکم دیا لشکر مین صف بندی ہوئی اُسکا تخت قلب لشکر
مین قائم ہوا ایک طرف کو نہنگ مع اپنے پانچسو سوارون کے مسلح ہو کر کھڑا ہوا جو کہ اُسکے
ہمراہ آئے تھے شہر سمندریہ سے یہ نامہ بر ہی سمندر جادو کا ابھی اُسکو یقین خود پرست
نے جواب نامہ نہین دیا ہی یہ کہا ہی کہ ٹھہر جاؤ جب لشکر اسلام آئیگا تو مین جواب نامہ دونگا یہ بھی برائے
تماشا سے آمد لشکر اسلام ٹھہر گیا ہی یہ کچھ فاصلے سے علیحدہ کھڑا ہوا ہی اور یہ سب کے سب مع بادشاہ

یقین خود پرست کے اُسی طرف کو دیکھ رہے ہین جدھر کو لشکر اسلام دیکھ رہا ہی آج دسوان دن ہی لشکر آتے ہوے چار دن تک تو سردار آئے اور پانچ روز تک سب عزیزان جناب صاحبقران و بادشاہ آئے آج آمد بادشاہ و صاحبقران کی دھوم ہی سب اسی سبب سے تو مسلح کھڑے ہین یقین خود پرست ابھی اُدھر دیکھ رہا تھا کہ اُسکے پاس ہرکارون نے آکر عرض کیا کہ حضور نے کیون لشکر کو آراستہ کیا اسکا کیا سبب ہی یقین خود پرست نے جواب دیا کہ مین نے اس سبب سے لشکر کو درست کیا اور صف باندھکر مین کھڑا ہوا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ لوگ ہمکو غافل پاکر حملہ کرین کیونکہ اُنکا تمام لشکر مسلح ہی اسوقت پھر کچھ بنائے نہ بن پڑیگا ہرکارے عرض کرنے لگے کہ حضور یہ لوگ برائے مقابلہ نہین مسلح ہوے ہین صرف اپنے بادشاہ کے استقبال کیواسطے مسلح اور مکمل ہوکر کھڑے ہوے ہین کہ آج بادشاہ مع لشکر کثیر آنے والے ہین دوسرے یہ لوگ بغیر اپنے سردار کے حکم کے مقابلہ نہین کرسکتے اور اُن سب کا سردار بدیع الملک نوجوان جو کہ اجل صاحبقران ہی جبتک وہ نہ آئیگا اُسوقت تک کوئی حملہ کریگا ہان اُسوقت مین کہ جب اِدھر سے کوئی زبادتی یا جنگ شروع ہوگی تو پھر وہ بھی مقابلہ کرینگے یقین خود پرست نے جواب دیا کہ بہتر ہی خیر مین بھی بادشاہ کے آنے کا تماشا دیکھونگا جاؤ تم دریافت کرکے آؤ کہ اُنمین کون بدیع الملک ہی جبکہ لشکر آئے ہرکارے یہ حکم پاکر روانہ ہوے یہ تو اِدھر کو روانہ ہوے یہان یقین خود پرست نے سردارون سے کہا کہ کیا لشکر ہی میرے ذہن مین آتا ہی کہ مین اِسی وقت اِس لشکر پر حملہ کرون کیونکہ یہ لوگ تو دوسری فکر مین ہین اگر اُنکا بادشاہ آجائیگا تو اور لشکر کثیر اُسکے ہمراہ ہوگا اُسوقت اور زیادہ دقت ہوگی ایسے مین اُنکا مٹا دینا بہت خوب ہی بقول سعدی شعر سرچشمہ شاید گرفتن بہ بیل + چو سردارون نے عرض کیا کہ اگر گستاخی معاف ہو تو ہم کچھ عرض کرین یقین خود پرست نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ حضور اب وہ مضمون نہین ہی کہ جو کہ سعدی نے کہا ہان جب تھا کہ جب پیش خیمہ آیا تھا اُسوقت لشکر قلیل تھا اُسوقت اُنکا یہان سے مٹا دینا آسان تھا اب تو سپاہ کثیر ہی منزلون لشکر اُترا ہوا ہی کثرت ہی کہ زمین نہین دکھائی دیتی ہی سوائے علم یا سنان کے یا خیمون کے جدھر نگاہ اٹھاکر دیکھو فوج ہی فوج ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ سمندر موج زن ہی اُنپر یکایک حملہ کرنا بالکل خلاف عقل ہی اگر یہ لشکر جنبش مین آگیا تو بڑی خرابی ہوئی دوسرے یہ کہ اِسکا بادشاہ مع سپاہ آتا ہی اُسکی آمد لگی ہوئی ہی اگر آپ مقابلہ کرتے ہوے اور وہ آپڑا تو کیا ہوگا اِدھر سے یہ اور اُدھر سے وہ اِن سب نے ملکر آپ کو بیچ مین لے لیا تو کیا ہوا پھر آپ کو نکلنا دشوار ہوگا وہ کام کیون کیجیے کہ جسکے بعد پشیمانی حاصل ہو سردارون کے کہنے سے بادشاہ یقین خود پرست خاموش ہو رہا اور کہا کہ مین رائے لیتا تھا اگر یہ رائے نہین ہی تو کیا ضرورت ہی یہان یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ ناگاہ صحرا کی جانب سے اِسقدر غبار بلند ہوا اور گرد اُڑی شعر از جانب کوہ و دشت از رنگ + گردے برخاست طوتیار رنگ + نہین نہین کرسکے وہ غبار ایسا محیط عالم ہوا کہ روشنی روز روشن کی مبدل بتاریکی شب ہوئی آفتاب عالمتاب کثرت غبار سے پنہان ہوگیا یہ حالت ہوئی کہ ایک آسمان گرد کا بنگیا تمام دشت تاریک ہوگیا روے آفتاب پنہان ہوگیا طائر اُڑنے لگے اور اپنے اپنے آشیانون کو جانے لگے یہ خیال کرکے

کہ یہ سیاہ آندھی ہی یا شام ہوگئی ہی بالکل کین دھوپ کا نشان تک نہ تھا بموجب قول
شاعر شعر نگرد و غبارے کہ شد بر سپہر + رہ رفتن خویش گم کردہ مہر + یا بموجب این
شعر زہم ستوران دران پہن دشت + زمین شش شد و آسمان گشت ہشت + کیونکہ یہ ثابت
ہوتا تھا کہ ایک اور آسمان خاکی زیر آسمان تیار ہوگیا ہی لوگون نے سیاہ آندھی خیال
کرکے اذان دینی شروع کین یہ حالت ہد کہ گرد تیرہ تیرہ وخیرہ خیرہ سر گرد با سمان
رسید و پاے گرد با زمین دوزید اُس گرد مین داستانون کی صفیل از خود کی صفو سے یہ ثابت ہوتا
تھا کہ ستارے چمک رہے تھے صدا ے سم اسپان سے تمام صحرا ہل رہا تھا اور آواز نقارہ
سے گوش گردون کر ہوے جاتے تھے تلوارون کی جھنکار سے دل ہلے جاتے تھے جب
نقارے پر چوب پڑتی تھی زمین پر دلزلہ سا ہو جاتا تھا وہ گرد آتے آتے قریب اُس صحرا کے
شق ہوئی اب دونون لشکرون نے دیکھا کہ دامن گردے کئی ہزار سپاہی کہ جو باد ے کی لنگیان
باندھے ہوے گلبدن کے پاجامے پہنے ہوے اور وہ گھٹنون تک چڑھے ہوے جسم مین
مخمل کاشانی کے کوٹ جسمین زرد وزی کام بنا ہوا سرخ پگڑیان سرون پر آبنوسی طلائی فیتہ لپٹا ہوا
مشکین دوش پر اُسمین گلاب کیوڑا بھرا ہوا اور دہانون پر ہزارے چڑھے ہوے گلاب و
کیوڑے کا چھڑکاؤ کرتے ہوے چلے آتے ہین اُنکے بعد کوس بھیا پھرتا ہوا اٹھ کر کانپتی
ہوئی اِن سب کے بعد کئی ہزار ہاتھیون پر نشان جنکے پھریرے سبز و سرخ جھولین گنگا جمنی
ہاتھیون کے ماتھون پر چانر گنگا جمنی و سورج لگے ہوے جھولین کارچوبی پڑی ہوئی زنجیرا
طلائی اُنکی غرطومون مین پڑی ہوئی سنگوٹیان طلائی اُنکے دانتون پر چڑھی ہوئین فیلبان اُنکے
مستکون پر بیٹھے ہوے لال پگڑیان سرون پر فیتہ سنہرا لپٹا ہوا مخمل سبز کی وردیان پہنے ہوے
پائجامے کمخواب کے پاؤن مین ہاتھون مین کج باک طلائی لیے ہوے پشتون پر اُنکے
علمدار وردیان کارچوبی پہنے ہوے چھڑین علمون کی بغل مین دبائے ہوے وہ ہاتھی اِس
شان سے چلے آتے ہین اُنکی جھولون اور علمدارون وفیلبانون کی وردیون کے سبب سے
تمام صحرا سبز ہو گیا تھا ہاتھیون کی یہ کثرت تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ بجلی بن امنڈ آیا ہی صحرا ہاتھیون
سے بھر گیا ایک دیوار سیاہ قائم ہوگئی وہ سب کے سب ایک جانب آکر کھڑے ہوے
اُنکے بعد شتر سوار اور اُنپر کارچوبی جھولین پڑی ہوئین نکسلین چھدی ہوئی آبنوسی کلابتون کی
ڈوریان پڑی ہوئین شتربان بیٹھے ہوے دامے اُنکی پشتون پر رکھے ہوے لوگ بجاتے
ہوے گنگا جمنی چوبین ہاتھون مین اُنکے بعد اور سامان سواری وجلوس شاہی مثل ماہی مراتب
وغیرہ کے اُنکے بعد سانڈنی سوار سانڈنیون کے گلے مین طلائی گھنگھرو پڑے ہوے
کارچوبی جھولین سوارون کی وردیان بھی کارچوبی اُنکے بعد کئی ہزار اسپ ترکی دوغلی با ساز و
یراق مرصع کار سائیس چوریان ہاتھون مین لیے ہوے باگ ڈور تھامے ہوے ایک
ایک پر دو دو چاکر یہ سب بھی گزر گئے اور علٰحدہ ایک طرف کو کھڑے ہوے یہان تک
خود پرست نے اپنے سردارون سے کہا کہ نہ معلوم آج کون آتا ہی کہ جسکے ہمراہ اِسقدر
سامان ہی کہ جو شاہان ہفت اقلیم کو نہ میسر ہوگا اگر ہفت اقلیم کے بادشاہ جمع ہو جائین تو انکا بھی
یہ ٹھوک دھم نہوگا جو اِس لشکر کے بادشاہ کا ہی یہ ابھی اپنے سردارون سے کہہ رہا تھا کہ اتنے مین

دیکھا غٹ کے غٹ وغول کے غول خاص بردارون کے آگے وردیان زرد وزی پہنے
ہوے اور عہدے اُنکے ہاتھون مین اُنکے بعد جو بردار سیاول کار چوبی پوشاکین پہنے ہوے
عصاہاے الماس نگار ہاتھون مین لیے ہوے بعد اُنکے اور جلوس سواری کہ جنکا بیان
کرنا بیکار ہی کیونکہ طول بیجا ہوگا اب جو دیکھا تو ایک جوان وجیہ خوبصورت چہرہ مثل آفتاب کے
چمکتا ہوا زیر سایہ علم سلاح و یراق صاحبقران تن پر آراستہ کیے ہوے مرکب پر سوار سرداران
جلیل القدر و بہادران زمانہ ہمراہ رکاب راست وچپ شیر نر اور مرکبون پر سوار بصد ادب وجملہ
سرداران صور شعار مرکب ہاے ابلق و سرنگ و ترکی پر سوار اور وہ جوان برتبہ صاحبقرانی
آگے آگے نقارے پر چوب پڑتی ہوئی جسکی صدا سے زمین کانپتی تھی اور آسمان لرزتا
تھا طیور کی کیا اصل ہی شیران صحرائی صداے نقارہ سُنکے خوف سے بھاگے جاتے تھے
اُس جوان کے بعد کیا نظر پڑا کہ کئی فیلون کی پشت پر تخت کسا ہوا جو کہ طلائی تھا اور اسپر الماس
کا کام کیا ہوا تھا وہ فیل زنجیر ہاے طلائی سے باہم جکڑے ہوے تھے اُسپر ایک جوان
تاج شاہی سر پر رکھے ہوے سوا کنگرہ کا تاج شاہی تھا اور قباے سلطانی زیب بدن
کیے ہوے موتیون کے مالے گلے مین تھا یا الماس نگار بازو پر شمشیر آبدار ہاتھ مین مرصع
بال ہما کا ہوتا ہوا چتر زرین سر پر گردش کرتا ہوا خواصی مین معزز لوگ بیٹھے ہوے سات سو
ساہان جلیل القدر ہمراہ رکاب دولت انتساب مرکبون پر سوار سرون پر تاج مگر انمین کلغیان
نہین قبائین نادر کار زیب تن تلوارین ہاتھون مین گرد تخت شاہی اُسکے عقب مین سپاہ بیشمار
کہ جسکی کثرت کی حد نہین محاسب کی عقل بھی اُسکا شمار نہ کرسکے یہ کثرت فوج ہی کہ گاہ زمین کے بارون
تھراتے ہین زمین کثرت سپاہ سے لرزتی ہی آسمان کو حیرت ہی بصد حیرانی کمر کو خم کیے ہوے دیکھ
رہا ہی زمین کا مارے ہول کے جگر شق ہوا جاتا ہی آثار سپاہ سے دیکھنے والون کے ہوش
اڑے جاتے ہین ہر ایک جوان نہایت حسین ہی اور جرار ہی شجاعت جرات وشوکت چہرے
سے اور پیشانی سے آشکار ہی سلاح جنگ تن مین پابند زرہون و چارآئینون کے و بکتر پوش
و چلتہ پوش خود سرون پر دیبے موزے پاؤن مین و استانین ہاتھون مین مرکب برق مثال
تہ ران و دش بادرفتار غٹ کے غٹ غول کے غول برق برق سنجق سنجق رکاب بہ رکاب
صفین باندھے ہوے باگین گھوڑون کی اُٹھائے ہوے چلے آتے ہین ہر ایک سردار و
سوار غیرت اسفندیار و رستم میدان کارزار و سہراب روزگار معلوم ہوتا ہی ہر ایک کے
رخ سے آثار مردی و مردانگی ظاہر ہین پیدلون کی قطارین نقیبان خوش گلو کی زبان پر بصد آواز
خوش صدا سے دور باش بلند ہی غرضکہ اسی طرح سے سواری بادشاہ اسلام کی چلی آتی تھی جیسے
چمن مین بعد خزان فصل بہاری آتی ہی کہ بموجب ابیات

ساتھ بادِ بہاری آتی ہی	صبح کا وقت تھا سواری کا	اِس طرح سے سواری آتی ہی
پیچھے پیچھے پرے سواروں کے	غٹ کے غٹ تھے پرے سواروں کے	حوصلہ سب کو جان نثاری کا
ساتھ جھنڈے پھریرے سکے نرگان	فتح و نصرت سدا رکاب کے ساتھ	تیز رفتار و دو فرس تہ ران
بسکہ خلقت مین تھا فساد اُنکے	خانہ جنگی تھے خانہ زاد اُنکے	اسلحہ ہر کس آب و تاب کے ساتھ
اُنکی تلوار کی پناہ نہ تھی	چوبداروں کی تھی صدا ہر دم	دیکھتے کیا کہ وہ سپاہ بیحد
		عمر و دولت بڑھے قدم بقدم

دست بستہ جلو مین فتح و ظفر		نصرت کردگار بازو پر		طرفہ گو بختہ رو بہ دولت بال	
باادب تھا جلو مین جاہ و جلال		ساعت نیک صبح کا وہ وقت		زہرہ و مشتری کا تھا وہ وقت	

یون جو سواری بادشاہ اسلام کی پہونچی تمام سردارون و عزیزون نے جو کہ صبح سے انتظار کر رہے تھے مودب ہوکر مجرا کیا تمام فوجون مین سلامی کے باجے بجے سب سردار پیدل ہوکر پہلے استقبال آگے بڑھے پہلے ظل اللہ کو مجرا کیا بعد اسکے صاحبقران کو سلام کیا کہ اتنے مین بادشاہ تخت پر سے اُترے صاحبقران بھی مرکب کے اوپر سے زمین پر تشریف لائے تمام لشکر اسلام مین سلامی کے باجے بجے اسقدر سلامی کے باجون کا غل ہوا کہ طائر گھبرا گھبرا کر اُڑنے لگے دام و دد اپنے کان دبا کر صحرا سے بھاگے سب سردار بادشاہ و صاحبقران کا استقبال کرکے بارگاہ مین لیگئے بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا لشکر اُترنے لگا اتنے پر کثرت ہوگئی کہ اس صحرا مین سیاہ بہ وقت اُترنی منزلون تک خیمے و بارگاہین استادہ ہوگئین بازارین کھل گئین کہین تل رکھنے کی جگہ نہین تھی نگاہ کا گذرنا محال تھا یک ہوا جائے تو وہ بھی اسیر ہو جائے نکلنے نہ پائے غرض مین لشکر کے ایک تخت پر خضر آن بن عمر و سوار تھے تاج سر پر تھا قبا برین باہنہاے عیاری جسم پر آراستہ تھے سالون ستراُنکے تخت کے برابر باہنہاے عیاری سے آراستہ کلاہین سرون پر عقب مین لشکر عیاران جو کہ قریب اسی نوے ہزار کے تھا آپس مین باتین کرتے ہوے کلغین لگاتے ہوے شعبدے دکھاتے ہوے حقہ آتشبازی داغتے ہوے آئے یہ لوگ بھی اُترے کوتوالی کا بندوبست ہوا لشکر کے آنے اور اُترنے مین شام ہوگئی بادشاہ اسلام نے دربار برخاست کیا کیونکہ آتے ہی دربار جمع ہوگیا تھا اس سبب سے کہ سردارون نے کئی دن سے اپنے بادشاہ و جناب صاحبقران کو دیکھا نہ تھا اصرار کیا کہ حضور تھوڑی دیر دربار فرمالین تو داخل خیمہ ہون بموجب اُنکے کہنے کے بادشاہ نے دربار فرمایا جب شام ہوگئی تو دربار برخاست کرکے بادشاہ داخل خیمہ خاص ہوے اور صاحبقران بھی اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اسدن کچھ دریافت نہ فرمایا پھر تو ہر ایک سردار اپنے اپنے خیمہ کو گیا خواجہ ثالث و دیگر عیار اپنے مقام کو گئے جو کہ اُنکے واسطے مقرر تھا طلایہ کا بندوبست ہونے لگا یہانتک کہ طلایہ پھرنے لگا جو لشکر کہ آیا ہی وہ تو بسبب کسل راہ کے تھکا ماندہ ہی خوب راحت سے آرام کر رہا ہی یہان تو طلایہ پھر رہا ہی اب اُدھر کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ جب یقین خود پرست نے یہ سامان سواری و سپاہ بیشمار آمد شہریار ذیوقار دیکھی تو اُسکو بڑی حیرت ہوئی اور عیارون کا تزک دیکھا تو اور زیادہ متعجب ہوا جب لشکر آچکا تو بادشاہ مع اپنے سردارون کے داخل بارگاہ ہوے لشکر اُترنے لگا سب نے اپنی اپنی کمرین کھولین اُسوقت یہ بھی اپنے لشکر کو واپس گیا اُسکے لشکر نے بھی کمر کھولی دن بھر پیکار مسلح اور مکمل رہے اِسنے آکر دربار کیا سب سردار دربار مین آکر بیٹھے و دنامہ بر یعنے ایک بھی آیا اور اُسکے لشکر نے بھی کمر کھولی جب سب آچکے تو اُسوقت یقین خود پرست نے اہل دربار سے کہا اور بجانب اُنکے مخاطب ہوا کہ دیکھا آپ نے آج بادشاہ اسلام و صاحبقران کو کہ کس جاہ و حشم سے آئے ہین اور کسقدر سپاہ ہمراہ ہی اُنھون نے عرض کیا کہ جی ہان مگر ہم نہین کہہ سکتے ہین کہ یہی لشکر بادشاہ اسلام ہی شاید کل بھی آئے کیونکہ ہم پہچانتے تو نہین ہین مگر

جبتک ہرکارے آن کر نہ بیان کرین یقین خود پرست نے جواب دیا کہ طریقہ سے تو شامت ہوتا ہو کیونکہ آج صبح سے تو تمام لشکر مسلح اور مکمل ہو کر استادہ ہوا تھا اگر کوئی سردار آتا تو لشکر کیون مسلح ہوتا مثل ایام گذشتہ کے سردار آئے دوسرے جب میدان مین گیا تھا تو ہرکارے آکر کہ گئے تھے کہ آج آمد بادشاہ و صاحبقران کی لشکر اسلام مین دھوم ہو اسی سبب سے یہ لشکر تیار ہے اس طرح تجکو معلوم ہوا کہ آج بادشاہ اسلام آئے ہین کیا کیا جوان ہمراہ ہین کہ جنکا مثل و نظیر پر دہ دنیا پر نہین ہو اور اگر ہو گا تو طبیعت مجردہ نے کیا جادو عشم انکو دیا ہو کہ تا جنگ کسیکو دیا ہو نہ دیگے ہمنے تو اپنی عمر بھر مین نہ ایسا لشکر دیکھا نہ سنا اور نہ ایسے سردار دیکھے تو کہ یہ چہ نویس انکی تعریف لکھا کرتے تھے ہمین یہ خیال کرتا تھا کہ شاید وہ خلو کرتے ہین مگر واقعی وہ لوگ بہت صحیح تحریر کرتے تھے جیسے حال کہلتا ہو واقعی یہ امر ہو کہ کوئی اس لشکر سے مقابلہ نہین کر سکتا ہو سردارون نے عرض کیا کہ جی ہان تو دن تک سردار آئے آج دسوین دن بادشاہ آئے اسپر ہرکارے یہ بیان کرتے ہین کہ کل لشکر نہین آیا ہو بہت سے عزیز و سردار اپنے مکانون کو گئے ہین اگر وہ بھی سب آتے تو نہ معلوم کسقدر زیادہ ہوتی یہ لشکر جہان جائے وہان خط پڑ جائے اس مقام پر دانہ نہ میسر آئے اتنے بڑے لشکر کا روکنا اور اسپر حکومت کرنا انھین لوگون کا کام ہو سچ ہو جسکو خداوند طبیعت مجردہ عزت دیتے ہین یون ہی دیتے ہین اب ان لوگون کا اقبال ترقی پر ہو یہی باتین ہو رہی تھین کہ دو ہرکارے جو کہ برابر خبر گئے ہوئے تھے دوڑے ہوئے آئے اور یون مجرا کرکے عرض کرنے لگے کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا آج کسقدر لشکر آیا کہ جسکی حد و انتہا نہین ہو آپ نے دیکھا کہ بادشاہ اسلام و صاحبقران عالی مقام کس شان و شوکت سے آئے ہین حضور وہ جو جوان مرکب پر سوار زیر سایۂ علم مسلح اور مکمل گرد و پیش سرداران نامی و گرامی کے مجمع مین تھا وہی شاہزادۂ بدیع الملک بن شاہزادۂ نور الدہر بن بدیع الزمان بن حمزہ صاحبقران اجل صاحبقران لشکر ہو یہ سب لشکر اسی کے زیر حکم ہو اسی کو سنا گیا ہو کہ صاحبقران ثانی اپنی طرف سے صاحبقران کر گئے ہین سنا جاتا ہو کہ اسنے ہزارون طلسم فتح کیے ہین اور وہ جو جوان تخت پر متمکن تھا اور تاج شاہی سر پر رکھے تھا وہ بادشاہ اسلام دارا بن جمشید بن قباد بن صاحبقران و قباد و شہریار جو کہ نہیں سے تھے نوشیروان کے تو دارا بن جمشید کو شہزادۂ بدیع الملک نے اپنے لشکر کا بادشاہ کیا ہو انھین کی تخت نشینی کا جلسہ و دشت بہارا فزا مین ہوا تھا جسکی خبر آپ کو پرچہ اخبار سے ثابت ہوئی تھی حضور نے تو ملاحظہ کیا ہوگا کہ کیا کیا جوان لشکر مین ہین انھین خود پرست نے دریافت کیا کہ وہ کون تھا جو کہ بعد تخت شاہی کے تخت پر سوار تھا اور عیار و ضع تھا عیارون کا لشکر اسکے ہمراہ تھا انھون نے عرض کیا کہ یہ عیار ہو شاہزادۂ بدیع الملک کا اسکا نام خواجہ خضران بن عمر ثانی ہو اور عمر ثانی بیٹے ہین خواجہ عمر و عیار نامدار کے جو کہ صاحبقران اول کے عیار تھے اسکے یہ نبیرے ہین انھون نے آفتاب جادو و سحران و ماہیان کو اس پار دریاے سبز رنگ کے اگر قتل کیا انھین کے سبب سے دریاے سبز رنگ برباد ہوا یہی قاتلان ساحران ہین یہی برباد کن خاندان جادوگران ہین اور انھین کے باپ و دادا نے ہزارون شہر جادون کے تباہ و برباد کر دیے انکی عیاریون کا کیا ذکر ہو بادشاہ دیر تک خاموش ہوے بعد تھوڑے عرصہ کے ان ہرکارون کو انعام دے کر

رخصت کیا دربار برخاست ہوا پیک گرگ پیشانی بھی اُٹھکر اپنے مقام قیام پر آیا دل مین خیال
کرتا تھا کہ اتنے بڑے لشکر سے کون مقابلہ کریگا یقین خود پرست کی تو یہ لیاقت نہین ہی کہ وہ
مقابلہ کرسکے اسکی کیا اصل ہی جو کہ یہان کے بہت بڑے بادشاہ کہلاتے ہین اور کئی سو ملک
اُنکے قبضہ مین ہین یعنے سمندر جادو وہ بھی نہین لڑسکتے ہین سوائے سحر کے ہان اگر سحر سے
مقابلہ کرینگے تو اتنے بڑے لشکر پر ظفر پائین گے ورنہ یہ امر محال ہی یہ کسکی مجال ہی جو اُنکو شکست
دے سکے اگر ہان کچھ خداوند مدد کرین تو شاید ایسا ہو ورنہ اتنا بڑا ملک کسی صورت سے نہین
سمجھ مین معلوم ہوتے ہین یہان بھی تباہی آئی یہ ملک بھی اہل اسلام کے قبضہ مین آئین گے ایسے
ایسے خیال کرتے کرتے سو رہا یہانتک کہ صبح ہوئی بادشاہ اسلام بیدار ہوکر بعد فراغ نماز
دربار مین تشریف لائے اور تخت پر جلوس فرمایا اور اپنے قدم ہمایون سے زینت بخشی سبحے
تخت پر جلوہ گر ہوے صاحبقران نے اگر دنگل شوکت کو زینت بخشی سب اہل دربار حاضر
دربار ہوے پانچ ہزار پانچ سو چھپن سردارون مین جو سردار کہ نہین تھے اُنکے دنگلون پر نہایت
پڑے ہوے تھے باقی سب اپنے اپنے دنگلون و کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین دست راستی
دست راست کے جانب اور دست چپی دست چپ کی جانب دربار مثل مربع کے آراستہ
تھا خواجہ عمرو ثانی کرسی ہدایت پر بیٹھے تھے اور قدم اُنکے خشتہاے زرین پر متمکن تھے کہ
صاحبقران نے سہراب جادو سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تمنے یہان کیون پڑاؤ کیا آگے
کیون نہین کیا کیا یہان سے شہر سمندر یہ قریب ہی اور یہ لشکر جو کہ کل ہمارے لشکر کے مقابلہ
مین صف آرا تھا کیا سمندر جادو کا تھا کیا وہ ہمارے آنے سے قبل آگیا اُسنے عرض کیا
کہ یا صاحبقران ابھی شہر سمندر یہ تو بہت دور ہی مگر ہان یہ لشکر سمندر جادو ہی کا ہی کیونکہ یہ
ایک ملک اُسکے خراج گذارون مین سے ہی اور اِس بادشاہ کا نام یقین خود پرست ہی میرے
یہان پڑاؤ کرنے کی یہی وجہ ہوئی کہ جب مین یہان پیش خیمہ لے کر آیا اور قصد آگے جانے کا کیا
تو اسوقت ہرکارون نے آکر عرض کیا کہ اب آپ آگے کہان جاتے ہین کیونکہ راہ روکے
ہوے یقین خود پرست آرا ہوا ہی اگر آگے بڑھے گا تو مقابلہ ہوگا مین نے یہ لشکر اِسی مقام
پر بارگاہ عالی پر آکی یہ جو کل حضور نے لشکر ہمارے مقابل صف آرا ملاحظہ فرمایا تھا تو یہ لشکر اسی
بدبخت یقین خود پرست کا تھا یہی باج گذار سمندر جادو کا ہی اور یہ بھی سُنا گیا ہی کہ سمند جادو
نے ایک نامہ بھی اُسکو تحریر کیا ہی اُس نامے کو لے کر نہنگ گرگ پیشانی ایک پہلوان مع پانچ
سوارون کے آیا ہی نامہ یقین خود پرست کو دیا ہی اُسنے ابھی جواب نامہ نہین تحریر کیا ہی نامہ بر
کو روک لیا ہی اِس سبب سے کہ جب لشکر اسلام آئیگا تو مین جواب نامہ تحریر کرونگا دوسرے
یہ خیال مناسب گیا ہی کہ قبل ہمارے یہان آنے کے جبکہ یقین خود پرست کو معلوم ہوا کہ لشکر اسلام
آتا ہی تو اُسنے اطراف و جوانب کے حاکمون کو جو کہ اِسکے ماتحت ہین نامے تحریر کیے ہین
اور اُنکو برائے مدد طلب کیا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو بیان کرو کہ یقین خود پرست
اور سمندر جادو کے مذہب مین کیا کچھ فرق ہی بظاہر تو فرق معلوم ہوتا ہی کیونکہ یقین خود پرست
ہی اور وہ تصویر پرست ہی پھر اسکے اور اُسکے کیونکر موافقت ہی یہ کیون اُسکو خراج دیتا ہی اور کیون
اُسکے زیر حکم ہی سہراب جادو نے کہا کہ اِسکا سبب یہ ہی کہ اسکے اور سمندر جادو کے اقربا

ہو گیا ہی کہ ہم جسکی بندگی کرتے ہین کر سکتے تم ہمارے مذہب سے کچھ سروکار نہ رکھو مگر ہم تمھارے تابع حکم ہین تمکو خراج دینگے سمندر جادو نے اس امر کو اس سبب سے منظور کیا کہ یہ اسوقت مین نیا نیا ایوان نہ طاق سے آیا تھا اور مدنظر یہ امر تھا کہ ملک کو آباد کرون سوائے سحر کے کوئی اور قوت نہین رکھتا تھا اور نہ کچھ لشکر تھا اور نہ سپاہ دوسرے ایوان جادو کا بھی اسکو خوف تھا کہ وہ ناراض ہی برہم ہوکر مجھکو نکالا ہی کہین ایسا نہو کہ مین ظلم کرون اور سحر سے لوگون کو اپنا تابع کرون اور وہ خداوند مین اسکو خبر ہو تو وہ اور زیادہ ناراض ہونگے کہ یہ ہمارے بندون پر ظلم کرتا ہی غصہ مین آکر کچھ عذاب نازل کردین تو بڑی خرابی ہو دوسرے کچھ ایسا سحر مین بھی کمال نہ تھا بدین سبب جو جسنے کہا اسکو منظور کیا تب یہ شہر سمندر یہ آباد ہوا رفتہ رفتہ کئی سو ملک اسکے زیر حکم ہوے اس عرصہ مین اسنے اپنے سحر کو بھی کمال کو پہونچا دیا کئی استادون سے حاصل کیا جب یہ سحر مین کامل ہو گیا تو تھوڑے عرصہ کے بعد ایوان نہ طاق سے اسکے پاس حکم آیا کہ کوئی تدبیر ایسی کرو کہ ہمارے شہر کا راستہ بند ہو جائے اور کوئی ادھر نہ آسکے اور فلان مقام پر قبر سامری ہی اس مقام پر ہر ماہ مین میلا ہوا کرے اور ایک بادیہ ہوا کرے کہ وہ لوگون کو مذہب تصویر پرستی کی ترغیب دیا کرے یہ جو حکم آیا تو سمندر جادو نے دریاے سبز رنگ سحر سے بنایا اور اسکا منتظم ماہیان دسحران کو کیا اور میلہ مقرر کیا جیسا کہ مین نے قبل مین حضور سے بیان کیا تھا اسی زمانے سے یقین خود پرست اور سمندر جادو کے اوتار ہو گیا تھا ابھی تک یہ دونون اسی اقرار پر عمل کرتے ہین کوئی اپنے عہد سے پھرا نہین ہی یہ اسکو خراج ہر ماہ مین برابر پہونچاتے جاتا ہی اور ہر سال امور متعلقہ کو پورا کرتا ہی اور وہ اسکے مذہب سے کوئی غرض نہین رکھتا ہی گو کہ اور بادشاہ اپنے مذہبون سے پھر گئے ہین اور سب تصویر پرست ہو گئے ہین ورہ یمان سے لیکر زیر طلسم ایوان نہ طاق سب کے سب خود پرست تھے صنوبر شاہ بھی خود پرست تھا اسنے اپنے اوپر کچھ ظلم نہین کیا اپنی طبیعت سے ان سب نے مذہب خود پرستی ترک کرکے مذہب تصویر پرستی قبول کیا گو سے نکل کر موت مین پڑے مرتد کے مرتد رہے یہ سبب ہی کہ یہ خود پرست رہا اسنے اپنا مذہب نہ تبدیل کیا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر تو یہ مسلمان ہوا یا ہمنے اسکو قتل کیا اسکا ملک بھی ہمنے اسلام آباد کیا یہ فرماکر حکم کیا کہ عطارد نام منشی دربار کو جو کہ سیف ذوالیدین کے قرابت دارون مین تھا بلاؤ جب وہ آیا تو فرمایا کہ ایک نامہ بنام یقین خود پرست تحریر کرو جو کہ مشتمل بہ پند و نصیحت ہو اسمین کچھ تعریف خداوند خود پرستی کی بھی ہو اور کچھ کلام عتاب آمیز اور کچھ سخن ملائم ہون جو کہ خوف بھی دلائین اور بہت گرم بھی نہ کرین دبیر نے اسی وقت اسیطور کا مسودہ تیار کرکے خدمت مین صاحبقران کے پیش کیا صاحبقران نے اسکو دیکھکر جو کلام کہ بہت سخت تھے انکو کاٹ دیا اور انکے مقام پر اور الفاظ تحریر کر دیے اور حکم دیا کہ انکو صاف کرکے مہر کرو اور میرے سامنے پیش کرو دبیر نے بموجب حکم صاف کرکے مہر شاہی و صاحبقرانی اسپر ثبت کی اور آگے پیش کیا صاحبقران نے حکم دیا کہ چوکی و جام و شربت و بیڑا اسپر ملوا خلعت حاضر کیا جاے بموجب حکم صاحبقران سب چیزین حاضر کی گئین چوکی پر جام شربت و بیڑا پان کا رکھا گیا اسکے برابر سپر و شمشیر و خلعت رکھا گیا جب سب سامان ہو چکا تو اسوقت صاحبقران نے اہل دربار کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا

کہ مین ان شیرون مین سے ایک شیر ایسا چاہتا ہون کہ یہ جام شربت پی لے اور بیڑا کھالے
اور خلعت پہنکر یہ نامہ میرا پاس یقین خود پرست کے پہونچادے جون ہی یہ کلام جناب
صاحبقران کا ختم ہوا اسی وقت اپنے دنگل شوکت پر سے ملوک بن مالک اژدر جسکو کہ
ربیع الملک نے لعل نامہ مین زیر کیا تھا اور اپنا سپہ سالار مقرر کیا تھا کودا اور وہ جام شربت
اٹھاکر پی لیا بیڑا کھالیا خلعت پہن لیا سپر و تلوار لگالی نامہ اٹھاکر سر پر خود مین رکھا یہ حال دیکھکر
دست راستی آپس مین کہنے لگے کہ لو یہ نامہ لے کر جائین گے نامہ کی عزت گنوائین گے
ذلیل ہوکر آئین گے کیونکہ یہ یہان کے طریقے سے واقف نہین ہین کبھی ایلچی گری نہین کی اگر
بھلا یہ کیا نامہ بری کرینگے یہ لوگ تو باہم یہ گفتگو کر رہے ہین ادھر صاحبقران دان نے
ملوک کو اپنے روبرو طلب فرمایا اور فرمایا کہ تمنے کبھی ایلچی گری نہین کی ہو تم کیون اپنے دنگل
پر سے اٹھے اور کیون ایسے امر دشوار کو اپنے سر پر لیا کہ جسکو تم نہین جانتے ہو کوئی اور
سردار واقف کار اس کام کو سرانجام دیتا کیونکہ اس نامے کے ساتھ کئی شرائط ہین وہ
تجھسے نہین ہوسکین گے اب بھی تم اس امر سے دست بردار ہو اور کوئی سردار چلا جائیگا
ملوک نے یہ سنکر عرض کیا کہ حضور وہ شرائط بیان کرین اگر مین ضرور اس نامے کو لے کر
جاؤنگا کیونکہ مین اس خیمہ کا فرزند ہون جو کہ ہمیشہ لشکر صاحبقران اول مین سپہ سالار رہا اور
وہ کام کیے کہ جو احاطہ بشری سے خارج ہین اور کبھی کسی سے پایہ کمی کا نہین ہوا سب کے برابر
رہے بلکہ کچھ سبقت کر گئے یہ ایلچی گری کیا ہو اگر آگ کا دریا ہو تو ہم نہین مانتے ہین وہ میرا
کیا کریگا جو آپ فرمادینگے مین اسی کے موافق کرونگا اگر آپ مجبور دیکھین گے تو مین اپنے
ہمشیرون مین ذلیل ہونگا اور ابھی اپنے کو ہلاک کر ڈالونگا کیونکہ یہ لوگ آپسمین چشمک کرینگے
اسوقت یہ سنکر صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا تم ناراض نہو مین تمسے شرائط بیان کرتا ہون
اسکو سن لو ملوک نے عرض کیا کہ حضور کیسے ہی شرائط سخت ہونگے تو بھی مین اپنے قصد سے
باز نہ آؤنگا یہ مین نہین سنونگا کہ دمعلوم ملوک کیا سمجھکر اٹھا تھا اور جام پی گیا پھر بھی ایلچی گری
خوبی یہ کام ہم دست راستیون کا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ تمسے شرطین یہ ہین کہ پہلے
یہان سے جاؤ نامے کو سات سلام کراؤ اور نامے پر سے درنثار کراؤ اور نامے کی
تعظیم کراؤ جب نامے کو اسکے ہاتھ مین دو اور نامے کو اس امر سے بچاؤ کہ وہ غصہ مین آکر
چاک ذکر ڈالے اسکا جواب لیکر چلے آؤ اپنی حفاظت کرو جو وہ سوال کرے اسکا اسے
اسی الفاظ مین جواب دو اگر وہ سخت کلامی کرے تو ایلچی کو لازم ہے کہ وہ بھی سانھ درشتی کے جواب
دے خوف نہ کرے کسی امر سے نہ ڈرے بلکہ ایلچی کو لازم ہے کہ پہلے ہی سے اپنا رعب بٹھادے
یہ کلام جو ملوک نے سنے تو عرض کیا اگر خدا نے چاہا تو اس سے بڑھکر ہوگا آپ اطمینان
رکھین صاحبقران نے فرمایا کہ بسم اللہ کرو عرض کیا کہ یہ غلام کل جائیگا آج اپنا بندوبست
کریگا صاحبقران نے فرمایا کہ بہتر ہو کل ہی جانا تھوڑی دیر تک اور دربار رہا بعدہ دربار برخاست
ہوا سب رخصت ہوکر گئے بادشاہ بھی اپنے خیمہ خاص مین تشریف لیگئے صاحبقران اپنی بارگاہ
مین آئے یہان ملوک نے اپنے مقام پر آکر اپنا بندوبست کرنا شروع کیا اپنے لشکر سے
چار ہزار سوار منتخب کیے انکو نئی وردیان دین اس لشکر کا یہ بھی قاعدہ ہے کہ جب کوئی ایلچی گری کو

جاتا ہی تو ہر سردار کے لشکر سے پانچ سوار اُسکے ہمراہ ہوتے ہین یہ قاعدہ ہمیشہ کا ہی زمانہ جناب حمزہ صاحبقران سے جاری ہی اُسی طریقے سے مملوک کے ساتھ بھی ہر سردار کے لشکر سے پانچ پانچ سوار منتخب ہوکر آئے مملوک نے رات بھر مین اپنا سامان درست کیا ادھر یہ تو اپنے سامان مین مصروف ہی اُدھر یقین نے بھی دربار کیا تھا لوگون سے کہنے لگا کہ کل لشکر اسلام آگیا آج مین بادشاہ کو جواب نامہ تحریر کرون کیونکہ وہ جواب کے منتظر ہونگے دبیر کو طلب کرو کہ مین جواب لکھون اپنے بادشاہ کے نامہ کا تحریر کرانا اور مدد طلب کرون نہنگ نے کہا کہ دو دن اور ٹھہر جائیے دیکھیے اہل اسلام کی طرف سے کیا ہوتا ہی مین تو ابھی نہ جاؤنگا یقین خود پرست نے جواب دیا کہ اگر اُنھون نے جنگ کا پیغام دیا تو یہان تو اسقدر فوج نہین ہی کہ اُنکا مقابلہ کرے جبتک کہ مدد نہ آئے اور تم کہتے ہو کہ مین ابھی جواب نامہ لیکر نہ جاؤنگا آخر بھروسہ اسکا کیا ہی مدار ک ہو نہنگ نے کہا کہ کسی اور کے ہاتھ جواب روانہ فرمائیے یقین خود پرست نے جواب دیا کہ اسوقت مین تو میرا عیار بھی نہین ہی ورنہ مین اُسکے ہاتھ روانہ کرتا وہ اور مقامات کے نامے لیکر گیا ہی ابھی تک واپس نہین آیا ہی یقین یہ ہی کہ اب آتا ہوگا یہی باتین ہو رہی تھین کہ دربار کی جانب سے دنگ کی صدا آئی فوراً اسنے سر اٹھا دیکھا تو افلاک عیار کو آتے ہوے پایا یقین خود پرست خوش ہوگیا اُسنے آکر مجرا کیا بادشاہ نے دریافت کیا کہ نامے دے آئے اُسنے عرض کیا کہ حضور کے فرمان سب کو پہونچا دیے اُنھون نے حضور کو آداب عرض کیا ہی اور کہا ہی کہ ہم جان نثار مع لشکر حاضر ہوتے ہین آپ اطمینان رکھین ہر حاکم نے بھی عرض کیا ہی اور میرے سامنے سامان سفر درست ہونے کا حکم دیا ہی یقین ہی کہ دو ایک روز مین سب کے سب آجاوینگے بادشاہ نے کہا کہ تمکو اسقدر عرصہ کیون ہوا اُسنے عرض کیا کہ حضور ہر ایک بادشاہ نے ایک ایک روز مجکو مہمان رکھا لاکھ لاکھ مین نے انکار کیا مگر کسی نے نہ مانا مین مجبور ہوگیا اُسکے بعد مین شہر مین گیا مجکو تو یہ معلوم نہ تھا کہ حضور باہر دن شہر مع لشکر تشریف فرما ہین جب شہر مین گیا تو معلوم ہوا چونکہ تھکا ہوا تھا اور رات بہت آگئی تھی دنیوجہ رات شہر مین بسر کی صبح کو اُٹھکر خدمت عالی مین روانہ ہوا جب یہان پہونچا تو ایک لشکر عظیم دیکھا ادھر کو اُسکے مقابل طور کو دلکش پایا پہلے مین اُس لشکر مین گیا کہ جاکر دریافت کرون کہ یہ لشکر کسکا ہی جب لشکر مین گیا تو دیکھا کہ ایک سپاہ کثیر و جم غفیر ہی کہ جمع ہی بسبب خیمون کے کہین تل رکھنے کی جگہ نہین ہی بازارین آراستہ ہین سوار پھر رہے ہین کیسی کیسی بارگاہین برپا ہین کہ جسکو انسان دیکھا کرے مین نے جو وہان پہونچکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر اسلام ہی لشکر کشی کرکے سمندر یہ کو جاتا ہی راہ مین یقین خود پرست کا شہر پڑا ہی اُسنے راہ روکی ہی اب اُسکو سزاے معقول دے لی جائے تو لشکر روانہ ہو یہ لشکر مین آگے کو بڑھا وہان جاکر دیکھا کہ ایک بہت بڑی بارگاہ برپا ہی اُسکے اندر سے لوگ آتے ہین اور جاتے ہین مین بھی اندر چلا گیا کیا دیکھتا ہون کہ ایک دربار آراستہ ہی اُسمین ہزارون سردار دنگلون و کرسیون پر بیٹھے ہین تخت پر بادشاہ جلوس فرما ہین برابر تخت کے ایک صندلی بچھی ہوئی ہی اُسپر ایک جوان حسین کہ چہرہ اُسکا مثل آفتاب کے روشن ہی متمکن ہی اُسکو سب صاحبقران کہتے ہین اور کرسیون پر باقی عزیز ہین بعض کرسیون اور دنگلون پر حاشیہ پڑے ہوے ہین وہان بڑی دیر تک کھڑا رہا سنا کیا کہ دیکھون کیا گفتگو ہوتی ہی کہ اس عرصہ مین دبیر نے کچھ صاحبقران کے روبرو پیش کیا اُسکو اُس جوان نے پڑھا بعد اُسکے دبیر کو واپس کر دیا میرے جانے

کے قبل وہان کچھ گفتگو ہو رہی تھی کہ پھر دبیر نے کاغذ پیش کیا صاحبقران نے اُسکو دیکھا دبیر نے لفافہ کرکے اُسی وقت دیا صاحبقران نے چوکی و جام و بڑا و سپر و تلوار و خلعت طلب کیا جب سب چیزین آکر موجود ہوئین تو صاحبقران نے آواز دی کہ کوئی ایسا ہی کہ یہ نامہ میرا الیقین خود پرست تک پہونچا دے یہ سنتے ہی ایک جوان جو کہ قریب صاحبقران تھا اپنے زنگل پر سے کود پڑا اور جام پی گیا بڑا کھا لیا خلعت پہن لیا جب مین نے یہ دیکھا کہ آپ کے نام نامہ ہے اور یہ جوان لے کر اُنکی طرف آتا ہی تو مین اُسی وقت وہان سے روانہ ہوا یہان آکر پہونچا یہ واقعہ تھا جو کہ مین نے دیکھا تھا بیان کیا یقین خود پرست نے کہا کہ مین تمھاری فکر مین تھا کیونکہ مجکو جواب نامہ سمندر جادو کو تحریر کرنا ہی جو کہ نامہ لے کر آئے ہین وہ ابھی نہین جائینگے ضروری نامہ ہی مجکو فوج برلے مدد طلب کرنا ہی افلاک نے عرض کیا کہ ہے مین لیجاؤن اُسوقت یقین خود پرست نے دبیر کو طلب کیا اہل دربار نے عرض کیا کہ ایک رائے ہماری بھی ہی اگر پسند خاطر ہو تو بہتر ہی یقین خود پرست نے کہا کہ بیان کرو کیا رائے ہی تم لوگون کی سب نے ایک زبان ہوکر عرض کیا کہ ہماری یہ رائے ہی کہ اہل اسلام کا نامہ بھی آپ لیجئے دیکھیے اُسکا مضمون کیا ہوتا ہی وہ لوگ کس امر کی درخواست کرتے ہین اُسکے بعد جواب نامہ بادشاہ کو تحریر فرمائیے گا یقین خود پرست نے جواب دیا کہ یہ رائے آپ لوگون کی بہت نیک اور صائب ہی خیر مین ابھی اور تامل کرتا ہون یہ کہکر بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست کیا افلاک سے کہا کہ وہ نامہ ابھی تک نہین آیا یہ کیا سبب ہی اُسنے عرض کیا کہ میرے سامنے اُسنے خلعت پہنا تھا روانہ نہین ہوا تھا آج نہین آیا کل آئیگا نہین ہوسکتا کہ نہ آئے اور مین نے آپ سے دروغ عرض کیا ہی یقین خود پرست نے یہ سُنکے اُسکو رخصت کیا اور آپ داخل خیمہ خاص ہوا وہ دن اور وہ رات بسر کی صبح ہوئی بادشاہ بیدار ہوکر بارگاہ مین آیا اپنا دربار آراستہ کیا اِس خیال سے کہ شاید آج ایلچی نامہ لے کر آئے تو یہان یقین خود پرست نے دربار خوب آراستہ کیا اُدھر صبح کو مملوک بن مالک نے اُٹھکر نماز سحر ادا کی اور اپنے خالق سے یون دعا کی کہ اے میرے مالک و خالق تو ہی میری آبرو رکھنے والا ہی میری آبرو تیرے ہاتھ ہی مین یہ نامہ لے کر جاتا ہون تو مجھپر رحم کر کہ نامہ ذلیل نہو کیونکہ مجھے اپنی جان کا کچھ خوف نہین ہی اگر نامہ پر سے نثار ہو جاؤن تو بہتر ہی مگر عزت نامہ نہ جائے ورنہ میرے ہم چشم مجھپر طعن کرینگے تو رحیم ہی کریم ہی رحم کر یہ دعا مانگ کر سلاح تن پر آراستہ کیے بیرون خیمہ آئے یہان تمام لشکر قبل سے تیار تھا اُس لشکر کے افسرون نے سلام کیا سب کا سلام لے کر مرکب پر سوار ہوئے اور طرف دربار کے روانہ ہوئے کہ بادشاہ و صاحبقران سے رخصت لے کر آخری مجرا کرکے جاؤن اُدھر صاحبقران و ظل اللہ بعد فراغ نماز بارگاہ مین تشریف لائے اہل دربار حاضر دربار تھے دربار آراستہ تھا بادشاہ نے فرمایا کہ پردے بارگاہ کے اُٹھا دو ہم ایلچی کے جانے کا تماشا دیکھینگے پردے بارگاہ کے اُٹھا گئے بادشاہ نے ملاحظہ فرمایا کہ سامنے سے ایلچی کے لشکر کے نشان ظاہر ہوئے بعد گذر جانے نشانون کے ملاحظہ فرمایا کہ آگے آگے مملوک بن مالک سر سے پانون تک دریائے آہن مین غرق اور وہان عربی پر سوار وہی خلعت زیب تن کیے ہوئے

جو کہ کل ملا تھا چلا آتا ہی جون ہی مملوک نے بادشاہ و صاحبقران کو دیکھا فورًا مرکب سے کود کر
قواعد شاہی بجالایا اور قصد دربار مین آنے کا کیا یہ ارادہ اُسکا دیکھکر صاحبقران نے زبانی چوبدار
کے کہلا بھیجا کہ اب تم اپنے کام کو جاؤ کیون دیر کرو ہم تمھارے جانے کا تماشا دیکھتے ہین سنکے
اجازت دی بسم اللہ جاؤ خدا حافظ و ناصر یہ پیام چوبدار نے آکر مملوک بن مالک سے راہ مین
کہا وہ یہ سُنکے بہت خوش ہوا اور دوسرا اسلام کرکے مرکب کے قریب آیا اُسکے تنگ کو درست
کرکے سوار ہوا اور مع لشکر طرف بادشاہ لشکر خود پرستان کے چلا عقب مین اُسکے قریب آٹھ
نو ہزار کے لشکری تھے باجے بجتے ہوے دردیان پہنے ہوے ایسی دردیان کہ جھلک جھلک
کر رہی ہین کس شان و شوکت سے چلا جاتا ہی بڑی دور تک سامنا رہا بادشاہ و صاحبقران
دیکھا کیے جب وہ سامنے سے ہٹ گئے اسوقت صاحبقران نے خضران بن عمرو
سے فرمایا کہ تم نہین گئے دیکھے کہ مملوک کیسی ایلچی گری کرتا ہی کیونکہ خدمت پہچونیسی بھی تو
تمھارے متعلق ہی دوسرے تمھارے باپ دادا کا طریقہ تھا کہ وہ ایلچی کے ہمراہ پوشیدہ
طور سے ضرور جاتے تھے اور اُسکے کل کامون کی خبر صاحبقران کو خفیہ طور سے دیتے
تھے اُسکے صلہ مین انکو انعام ملتا تھا تمکو بھی لازم ہی کہ تم بھی جاؤ جو اُنکا مقرر تھا وہ تمکو بھی ملیگا
خواجہ نے کہا کہ پہلے مجکو عنایت فرمایئے کہ مین دیکھ لون کہ کسقدر مقدار ہی آیا اس خدمت کے
قابل بھی ہی یا نہین کیونکہ وہ لوگ تو کچھ اسکا خیال کرتے نہ تھے کہ یہ رقم بہت ہی یا قلیل اُنکو لینے
سے مطلب تھا اپنی قدر اُنھون نے کھو دی تھی کہان شاہزادہ و ولایت اول کہان خدمت خفیہ پہچونیسی
بھلا مین کیون تھوڑی سی رقم پر یہ زحمت کرون صاحبقران نے کہا کہ اگر آپ کو جانا ہی تو جایئے
ورنہ جواب صاف دیجیے کسی اور کو یہ خدمت عنایت ہوگی وہ اِسکو سرانجام دیگا یہ کبھی نہین ہوا کہ
کہ قبل سے انعام دیا جائے جب تم اپنے کام سے فراغت کرکے آؤگے تو وہ رقم ملیگی
خواجہ نے کہا کہ خیر وہ رقم جب ہی ملے مگر کچھ زاد راہ تو ملے اور یہ ظاہر ہو کہ وہ کسقدر ہی جناب
صاحبقران نے فرمایا کہ وہ کسیقدر ہی جو کچھ آپ کو براے زاد راہ ملیگا وہ اُسمین سے وضع کرلیا
جائیگا خواجہ نے کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا بلکہ جو کچھ کہ مجکو ملیگا اور وہ میری شان کے خلاف نہوگا تو مین
لونگا ورنہ آپ کو اُسمین اضافہ کرکے دینا ہوگا اِن دو تون شرطون کو منظور فرمایئے کہ زاد راہ مین
اپنے پاس سے دونگا اور اگر وہ انعام جو کہ ہمیشہ سے ملتا ہی اگر تمھاری شان کے خلاف ہوگا
تو مین اضافہ کردونگا تو مین جاتا ہون ورنہ اور کسی کو یہ خدمت مرحمت ہو صاحبقران نے فرمایا
کہ مقدار زاد راہ تو آپ اپنی زبان سے فرمایئے مین سُنون خواجہ نے کہا کہ کچھ بہت نہین ہو
صرف بیس ہزار روپیہ زاد راہ عنایت فرمایئے ہوا تو چالیس ہزار اگر بیس ہزار مین اپنے پاس سے
صرف کرونگا یہ بھی صرف اُنکی خاطر ہو صاحبقران نے فرمایا کہ اِسقدر روپیہ کاہے مین صرف
ہوگا خواجہ نے عرض کیا کہ آپ عنایت تو فرمایئے مین حساب آپکو دیدونگا اب دیر ہوتی ہی
پھر یہ نہ فرمایئے گا کہ دیر ہوگئی تمنے پوری کیفیت نہ تحریر کی اور دوسری شرط کا اقرار فرمایئے یہ کلام
سنکے بادشاہ نے فرمایا کہ بیس ہزار روپیہ خواجہ کو لادیا جائے اور کہا کہ ہم آپ کو اُس انعام مین
اضافہ کردینگے اگر آپ کی شان کے خلاف ہوگا خواجہ نے اُٹھکے سلام کیا اِس عرصہ مین دو بیس
ہزار روپیہ بھی آگیا خواجہ نے بیسون توڑے اُٹھاکر نذر زمبل کیے اور سلام کرکے طرف لشکر

یقین خود پرست کے روانہ ہوے اسقدر تیز چلے کہ راہ مین جاکر مملوک بن مالک کو لیا اور صورت تبدیل کرکے اسکے لشکر مین مل گئے دل مین خیال کیا کہ مملوک سے پہلے پہونچکر دیکھی کیفیت دیکھون بس پاے شتابی مارتے ہوے لشکر یقین خود پرست مین پہونچے دیکھا کہ لشکر مین بازارین کھلی ہوئی ہین جابجا علم نصب ہین اُنکے پھرہرون پر تعریف خداوند طبیعت مجردہ تحریر ہی یہ سیر کرتے ہوے بارگاہ مین آئے دیکھا کہ دربار آراستہ ہی تمام دنگل وکرسیان سردارون سے بھری ہوئی ہین کوئی خالی نہین ہی یہ دربار کے باہر آئے سیر لشکر کی کرنے لگے کہ اِس اثنا مین ایلچی راہ طے کرکے داخل لشکر ہوا اُسی مقام پر سے بدعت کرنا شروع کی جو کوئی سامنے آگیا وہ مرکب کی جھپیٹ مین آگیا گر پڑا جو کوئی کچھ بولا اُسکو ڈانٹ دیا جو کوئی درخت یا خیمہ راہ مین سامنے آگیا وہ گرا دیا خیمے کی طنابین کاٹ دین وہ گر پڑا لوگ دب گئے علم قلم کرڈالے برابر سیاست کرتا چلا آتا ہی لشکر مین ہلچل پڑگئی کہ ایلچی بڑا ظالم ہی اب کوئی سامنے نہین آتا یہ برابر گھوڑا ڈالے چلا آتا ہی اُسکے عقب مین اُسکے ہمراہی بھی چلے آتے ہین عوام یہ حال دیکھکر دل مین کہنے لگے کہ واقعی مملوک نے خوب نامہ بری کی برابر یقین خود پرست کو خبرین پہونچ رہی ہین کہ ایلچی نے یہ ظلم کرڈالا اور وہ خیمہ گرا دیا پانچ آدمی اُسکے مرکب سے کچل کر مرگئے فلان بازار کا جھنڈا گرا دیا فلان سردار کا خیمہ منہدم کر دیا جو چیز اُسکے سامنے آئی ہی اُسکو وہ پائمال کرڈالتا ہی عجب ظالم ایلچی ہی خدا اُسکے ظلم سے بچائے آجتک کوئی ایلچی ایسا نہین آیا یہان تو یہ خبرین گذر رہی ہین یقین خود پرست کہتا ہی کہ جسطرح آتا ہی آنے دو کوئی روکے نہین ایلچی کو کسی مذہب مین مارنہین ڈالتے ہین وہ جو کچھ کرے سب جائز ہی یہانتک کہ ایلچی قریب بارگاہ پہونچا قصد کیا کہ مع مرکب اندر جاوے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تمسب ٹھہر جاؤ مین جواب نامہ حاصل کرکے آتا ہون یہ کہکر ارادہ کیا کہ مع مرکب اندر جاؤن ہمراہی اُسکے بیرون بارگاہ صف باندھکر کھڑے ہوے یہ قصد جو اُسکا درگہ سالار نے دیکھا تو منع کیا کہ اے ایلچی کیا تو آداب شاہی سے واقف نہین ہی یہ بارگاہ بادشاہ کی ہی یہان بادشاہ دربار فرما ہی اور تو مع مرکب اندر جانے کا قصد رکھتا ہی اگر تجکو جانا ہی تو مرکب سے اُتر کر جا کیونکہ تیرے روکنے کا ہمکو حکم نہین ہی ورنہ ہم بغیر اطلاع کے نہ جانے دیتے مگر یہان مع مرکب نہ جانے پائیگا مملوک بن مالک نے یہ سُنکے اور برہم ہوکے جواب دیا کہ یہ بھی کسی کی مجال ہی کہ ہمکو مع مرکب نہ جانے دے ہم تو مع مرکب بارگاہ مین جائینگے دیکھین تو ہمکو کون روکتا ہی جو کوئی روکے گا اُسکے تن پر سر نہوگا یہ کہکر قصد کیا کہ مرکب کو جولان کرون اور ٹھکراؤن کہ درگہ سالار نے ایک سوار کو حکم دیا کہ اسکے مرکب کی باگ پکڑلو مع مرکب اندر نہ جانے پائے ہم بھی دیکھین کہ کیونکر جاتا ہی جیسے ہی وہ سوار قریب آیا اور قصد کیا کہ باگ پر ہاتھ ڈالے مملوک نے اُٹھا طمانچہ مارا کہ سر اُسکا جبر گردن سے اُڑگیا وہ زمین پر گرا اور لوٹنے لگا کہ درگہ سالار نے دوسرے سوار کو اشارہ کیا وہ بھی جھپٹ کر آیا جیسے ہی یہ قریب پہونچا مملوک نے تلوار کا قبضہ مارا کہ سر اُسکا پاش پاش ہوگیا وہ بھی گرا تیسرا سوار اور آیا اُسکو بھی قبضہ تلوار سے ہلاک کیا اور درگہ سالار کی طرف دیکھکر کہا کہ کیون اِنکو اپنے اوپر سے تیل ماش کرتا ہی او بدمعاش اگر تجکو کچھ جرات ہو تو خود آکر روک مین اِنکے روکے سے ہرگز نہ رُکونگا یہ جو کہا تو اِسکو بھی غصہ آگیا تلوار پکڑکر دنگل سے اُٹھا اور آتے ہی تلوار کا وار کیا الحذر

تلوار کو خیال مین رکھا جیسے ہی تلوار قریب آئی فورًا ہاتھ بڑھاکر بند دست پر ہاتھ ڈالدیا تلوار اُسکی چست اور پٹ پڑی چھین لی اور اُسی تلوار سے اُسپر وار کیا لاکہ اُسنے اپنے کو بچایا مگر تلوار سر پر پڑی تا دو ابرو اُتر گئی اِسنے دستانہ مارا تلوار تو نکل گئی مگر چادر خون کی سر سے جاری ہوئی اور غشی بھی طاری ہوئی اِسکے ملازم بیچ مین آگئے اُسکو اُٹھا لیگئے **مملوک** بن مالک نے اور دو چار کو قتل کیا اُسی تلوار سے دربار گاہ پر غل پڑ گیا کہ ایلچی بڑا زبردست ہی یہ غل جو **یقین خود پرست** نے سُنا تو سر اُٹھاکر کہا کہ دیکھو دربار گاہ پر یہ غل کیسا ہی چوبدار جھپٹ کر آیا اور فورًا واپس گیا اور عرض کی کہ ایلچی سے تلوار چل گئی کئی آدمیون کو اُسنے زخمی کیا اور دس بارہ کو جان سے مارا درگہ سالار کو بھی زخمی کیا یہ اُسکا غل ہی چوبدار یہ کہ رہا تھا اور **یقین خود پرست** ابھی کچھ حکم نہ دینے پایا تھا کہ اُدھر **مملوک** نے کئی آدمیون کو قتل کرکے مرکب کو جو میز کیا تو مرکب طرارہ بھرکے سر اُچھ کو پھاند گیا غل ہوا کہ ایلچی کئی آدمیون کو جان سے مار کر مع مرکب داخل بارگاہ ہوا یہان بادشاہ **یقین خود پرست** چوبدار سے باتین کر رہا تھا کہ دیکھا ایک جوان مع مرکب صحن بارگاہ مین کھڑا ہی اور نگاہ تیز و تند سے اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہی یہ دیکھکر **یقین خود پرست** نے تو سر جھکا لیا اہل دربار نے اپنے دل مین کہا کہ یہ شخص بڑا بہادر ہی کہ کسی کو خیال مین نہین لاتا ہی مثل شیر نر کے کھڑا ہے اُدھر خواجہ اُسکی جرات دیکھ دیکھکر خوش ہو رہے تھے دل مین کہتے ہین کہ واقعی خوب نامہ بری اِسنے کی جیسا کہ لازم تھا اُس سے زیادہ کیا کیون نہو کسکا فرزند ہی مجکو خیال تھا کہ اِس سے کچھ نہوگا آج نامہ ذلیل ہوگا کیونکہ یہ ابھی کم سن ہی نامہ بری دیکھی نہین ہی مگر میرے خیال کے خلاف ہوا خواجہ سلامت ابھی اپنے دل مین یہی خیال کر رہے ہین اہل دربار اُدھر جدا دلون مین خیال کر رہے ہین **یقین خود پرست** خاموش سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہی اُدھر **مملوک** بن مالک نے اِدھر اُدھر دیکھا کہ کوئی آدمی ہو تو مین مرکب اُسکو دون دیکھا کہ ایک چوبدار بیرون بارگاہ سے لگا ہوا کھڑا ہی آواز دی کہ او چوبدار اِدھر آ اُسکا یہ صدا سُنکے دم نکل گیا کان دبائے چپکا چلا آیا قریب پہونچکر عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی مین حاضر ہون **مملوک** بن مالک نے اُس سے فرمایا کہ تو میرے گھوڑے کی باگ پکڑے رہ تاکہ مین جاکر بادشاہ سے کچھ کلام کرلون اُسنے کچھ عذر نہ کیا چپکے سے باگ تھام لی یہ مرکب پر سے اُترے اور جھومتے ہوئے طرف دربار کے چلے جب دربار مین پہونچے تو دیکھا کہ نہ کوئی کرسی خالی ہی اور نہ دنگل اِدھر اُدھر دیکھکر خیال کیا کہ کسی دنگل پر کرسی پر بیٹھنا ضرور ہی یہ خیال کرکے آگے بڑھے دیکھا کہ ایک پہلوان برابر تخت بادشاہ کے دنگل نولادی پر بڑے غرور و نخوت سے بیٹھا ہوا ہی بس یہ اُسکو دیکھکر اُسکے قریب اِس قصد سے آئے کہ اُسکو ہٹاکر اور اِسکے دنگل پر بیٹھکر بادشاہ کو نامہ دون کیونکہ یہ دنگل قریب ہی بعدہ جواب لیکر اپنے لشکر کو راہی ہون بس جب اُسکے قریب پہونچے تو اُس سے بزبان نرم یون کلام کیا کہ اے پہلوان جہان تمکو مین تکلیف دینا ہون تھوڑی دیر کے واسطے تم اپنا دنگل مجکو دیدو کہ مین بادشاہ سے کچھ کلام کرلون اور مین تمھارا مہمان ہون مہمان کی خاطر ہر مذہب مین روا ہی ؛ جب ہمارے مذہب کے کہ ہمارے یہان حکم ہی کہ اگر کافر بھی ہو تو اُسکی خاطر کرو اکرموا الضیف ولو کان کافرا یعنی ہر مذہب و ملت مین مہمان کی خاطر کرنا فرض ہی یہ کلام سُنکے اُسنے جواب دیا کہ کیا خوب

اِس دربار مین آپ نے مجکو سب سے بدتر اور کمزور تصور کیا کہ آپ میرے دنگل پر سے مجکو اُٹھا کر بیٹھنا چاہتے ہین سیکڑون دنگل وکرسیان ہین کہ جنپر لوگ بیٹھے ہوے ہین اور کسی کو ہٹا کر بیٹھیے یا بادشاہ سے فرمایئے کہ وہ دوسرا دنگل منگادین جسپر آپ تشریف فرما ہون مین تو نہ اُٹھونگا یہ میرا مقام ہے کوئی مین ایسا نادان نہین ہون کہ بات کو سمجھتا نہین ہون صرف میرا ذلیل کرنا مدنظر ہے اگر نامہ لیکر دا آئے ہوتے اور پھر یون کلام کرتے تو مین جانتا کہ تم بڑے بہادر اور جری ہو یہ جو کچھ کہ رہے ہو اور کوئی جواب نہین دیتا ہے تو یہی سبب ہے کہ لشکر کو بھی روند ڈالا ہے خیمہ گرا دیے علم قلم گرا دالے دربارگاہ پر بگڑ ڈالا بائی سپاہیون کو جان سے مار ڈالا اور گھسالار کو زخمی کیا مع مرکب بارگاہ مین چلے آئے کوئی نہین بولا یہ صرف نامہ بری کا سبب ہے ورنہ یہی مجال تھی کہ کوئی یون ظلم و بدعت کرتا اور بیٹھے اُسکا تدارک نہ کیا جاتا یہ بالکل خلاف عقل ہے کوئی یہان نامرد نہین ہے مگر پاس نامہ بری کا ہے بس اب زیادہ نہ اترایئے اور یہ نہ خیال کیجیے کہ ہمنے سب کو دبا لیا جو ہمارے جی مین آئے وہ کرین یہ دربار ہے یہان انسان اگر خلاف قاعدہ کرتا ہے تو اپنے کردار کی سزا پاتا ہے بس اپنی طرف دیکھیے اور اِس سرکشی کو معاف فرمایئے ذرا صبر فرمایئے تاکہ کوئی دنگل یا کرسی آئے اُسپر بیٹھیے کوئی اتنی دیر مین آپکی آبرو نہ جاتی رہیگی جو آپ استادہ رہین گے اور اگر آپ کو کھڑا رہنا ناگوار ہے تو فرش پر بیٹھ جایئے یا کسی کو ہٹا کر اُسکی کرسی یا دنگل پر بیٹھیے مین تو اپنا دنگل نہ دونگا یہ جو اُسنے کلام کیے تو **مملوک** نے اُسکے جواب مین کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ مین اتنا انتظار کرون کہ کرسی آئے تو بیٹھون یا فرش پر بیٹھ جاؤن یا اور کسی کو جاکر اُٹھاؤن اجی مین اِسی دنگل پر بیٹھونگا کیونکہ یہ قریب تخت ہے تم اُٹھ جاؤ جب وہ کرسی یا دنگل آئیگا تو اُسپر بیٹھ جانا زیادہ کلام کو طول نہ دو مین یہان بیٹھنے کو نہین آیا ہون بلکہ ایک کام کو آیا ہون اپنا کام کرلون تو چلا جاؤن بکار کی تکرار کرنے سے کیا حاصل ہے تھوڑی سی دیر کے واسطے کیون بحث کرتے ہو مین تو تمکو ہٹا کے اِس دنگل پر بیٹھونگا اگر یون اُٹھے تو خیر ورنہ جس طرح سے تم اُٹھو گے مین تمکو اُٹھا دونگا مین تمسے کوئی کم آبرو نہین ہون یہ جو کلام اُسنے سنا تو بہت برہم ہوا اور کہا کہ آپ تو مجکو بڑے ہیکڑ خان معلوم ہوتے ہین آپ ہی تو زبردست ہین آپ ہی کے تو ہاتھ پانوٗن ہین اور کوئی ہتھیار اوپاج ہے یا طفل ہے کہ آپ اُسکو تو دین اُٹھا کر الگ بٹھا دیجیے گا اور آپ دنگل پر بیٹھ جایئے گا یہ دنگل بڑے بڑے بہادر تو خالی کرا نہین سکتے ہین جنکو کہ تم لوگ اپنے زعم مین صاحبقران تصور کرتے ہو اگر وہ بھی آئین تو اِسوقت بھی یہ دنگل خالی نہوگا تمھاری کیا اصل وحقیقت ہے جہانتک کہ ہم پاس کرتے ہین تم مُنھ پر چڑھے آتے ہو ہم تو یہ خیال کرتے ہین کہ اِنسے بول کے کیا کرین کیونکہ یہ تو اپنے گھر پر آئے ہین دوسرے مہمان ہین میرے اپنے ہین کیون اِنکو عاجز کرین اُسی قدر تم مُنھ پر چڑھے آتے ہو دیکھین تو تم کیونکر دنگل لے لیتے ہو تمکو بھی دیکھنا ہے معلوم ہوتا ہے کہ تم مجکو مردہ اور نامرد تصور کرتے ہو یہ دنگل تو سر کے ساتھ ہے بس اب کوئی کلام زبان پر نہ لانا اگر اپنی آبرو و زندگی کے خواستگار ہو ورنہ خیال کرلو کہ ہم کچھ اب اِسکا پاس نہ کرینگے کہ یہ نامہ بر ہین یا ہمارے مہمان ہین اب ہم بھی ساتھ سختی کے پیش آئین گے پھر یہان سے تمھارا زندہ جانا اپنے لشکر کی طرف مشکل ہوگا سر جھکا کر کھانا پھر یگا سوا سے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا یہ جو اُسنے کہا تو اب **مملوک** کو بھی غصہ آگیا

اور برہم ہو کر تیوری بدل کر کہا کہ ایک فشدد و شد لیجیے آپ کو یہ دن لگے کہ آپ بھی اپنے کو بہادرون مین خیال کرنے لگے میرے نزدیک تو آپ طفل مکتب سے بھی کم این صاحبقران کو کیا غرض ہی کہ وہ وہان سے یہان تشریف لائین انکا تو درجہ بہت بڑا ہی انکے غلام تجھکو کافی ہین تجھ ایسے شقالون کی اُنکے غلام کچھ اصل وحقیقت نہین سمجھتے ہین اگر اپنی جان کی خیریت چاہتا ہی تو خاموش ہو کر دنگل پر سے اُٹھ جا ورنہ میرا سر تو ٹھوکرین نہین کھائیگا مگر ہان کہین یہ درجہ تیرے سر کا نہو کہ اس فرش پر ٹھوکرین کھاتا پھرے اور یہ فرش تیرے خون سے رنگین ہو جائے ابتو ہم اسی دنگل پر بیٹھین گے دیکھین تو کہ تو کیونکر نہین خالی کرتا ہی اگر تو بڑا مرد اور بہادر ہی تو اپنے کلام پر قائم رہنا اب تو اُٹھنا اور ہم اُٹھا دینگے اور اگر یہ بات منظور ہی کہ فساد نہو تو اُٹھ جا ورنہ مین نے اپنے پہلے ہی آہستہ طور سے بہ نرم زبانی ساتھ عجز کے کہا اسپر گرم ہو کر بولے تو ابتو ہم خالی کرائے لیتے ہین یہ کہکر آگے قدم بڑھایا اور کہا کہ بس خیر اسی مین ہی کہ اُٹھ جا اور دنگل خالی کر دے اہل دربار نے جو یہ رنگ دیکھا کہ اب اِنکے اور اُنکے تلوار چلا چاہتی ہی سب دست بقبضہ ہوے یہ خیال کیا کہ اگر ہمارا پہلوان غالب آیا تو خیر ورنہ ہم سب مل کے اِسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین گے اور اِسکو یہان سے زندہ جانے دینگے اُدھر فقین خود پرست کا یہ حال ہی کہ خاموش سر جھکائے ہوے بیٹھا ہی دل مین خیال کرتا ہی کہ بڑی سبکی بدنامی ہوئی اگر ایلچی اِسکے ہاتھ سے قتل ہوا تو تمام بادشاہون مین ایلچی کش مشہور ہونگا اور اگر یہ پہلوان اِس نامبر کے ہاتھ سے مارا گیا یا ذلیل ہوا تو یہ میری بدنامی کا سبب ہی اور دوسرے یہ مشہور ہوگا کہ یقین خود پرست کے دربار مین کوئی ایسا نہ تھا جو ایلچی کو روکتا ایلچی نے ایسی ایسی زیادتیان کین دوسرے اہل دربار بہت برہم ہونگے عجب نہین جو سب کے سب ملکر ایلچی کو قتل کرین اُسوقت بھی میری بدنامی ہی کیا کرون کیا نہ کرون نہ پاے ماندن نہ جاے رفتن میری تو وہ حالت ہی کہ نہ تاب وصل دارم نہ طاقت جدائی بجز ہر طرح کی مشکل ہی اگر گویم مشکل وگر نہ گویم مشکل مگر مشکل تو کوئی امر بن نہین پڑتا ہی کہ کیونکر اِس امر کو ٹالون اور کیونکر یہ فساد برطرف کرون بادشاہ تو اِدھر یہ خیال کر رہا ہی اہل دربار اُدھر اِس امر پر آدھار کھائے بیٹھے ہین کہ اگر ایلچی اِسکے ہاتھ سے قتل ہوا تو خیر ہم لوگ اُسوقت مین نہ بولین گے اور اگر ایلچی نے اِسکو قتل کر ڈالا تو ضرور ہملوگ اِسکو قتل کر دینگے اِسکا کبھی پاس نہ کرینگے کہ یہ ایلچی ہی چاہے ایلچی ہو چاہے نہ اہل دربار کا یہ خیال ہی اُدھر مملوک بن مالک قریب اُسکے دنگل کے پہونچ گیا اور کہا لو اب ہم خالی کرائے لیتے ہین دیکھین آپ کیونکر نہین خالی کرتے ہین معلوم ہوا کہ سیدھی اُنگلیون گھی نہین نکلتا ہی اب دیکھنا کہ آپ کیسے زبردست ہین جو نہین دنگل پر سے اُٹھتے ہین یہ جو کلام اُسنے سنا اور مملوک کو اپنی طرف کھنچتے ہوے دیکھا بس فوراً دست بقبضہ ہو کر کہنے لگا کہ اگر قدم آگے رکھا تو سر تن پر نہو گا مین اِسکا کچھ پاس نہ کرونگا کہ نامرے کر آئے ہو بس کیون اپنی جان عزیز کو رائگان کرتے ہو مین کوئی ایسا ویسا نہین ہون یہ کلام سنکر مملوک بن مالک نے تو اِسکا کچھ جواب نہین دیا مگر آگے قدم کو رکھا اور یہ تصور کر لیا کہ اگر یہ وار کریگا تو اِسکا وار خالی دے کر اپنے کو بچاؤنگا اور اِسکو دنگل سے اُٹھا کر الگ کھڑا کر دونگا پھر دیکھا جائیگا بس جون ہی مملوک نے قدم آگے رکھا ہی تو قبضہ پر ہاتھ رکھ چکا تھا فوراً تلوار کو علم کر کے وار کیا کہ اگر وہ وار کوہ پر

ہوتا تو اُسکے دو ٹکڑے ہوتے یہان کچھ بھی اُسکا خیال نہ کیا تلوار کی دھار کو خیال مین رکھا جب وہ قریب سر آئی تو اُسکو جھپکی دی کہ وہ پٹ پڑی بس پچھیلی دراز کر کے فوراً کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور پنجہ کو مروڑ کر تلوار چھین لی اگر وہ تلوار نہ چھوڑتا تو ہاتھ اُسکا کلائی کے پاس سے بیکار ہو جاتا بس مجبور ہو کر تلوار کو چھوڑ دیا انھون نے تلوار پر قبضہ کر کے ہاتھ بڑھا کر اور اُسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر زور کر کے اُسکو دنگل پر سے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کر کے کہا کہ کیون ہی شرط کہ تجکو زمین پر مارون کہ فرش زمین ہو جائے اور استخوان ریزہ ریزہ ہون فرش تیرے خون سے لالہ رنگ ہو کاسۂ سر چور چور ہو جائے اِسی مُنھ پر دعوی تھا کہ کوئی مجکو دنگل پر سے اُٹھا نہین سکتا ہی یہ کیا ہوا اور وہ زور و طاقت کیا ہوا اب تو اپنی سخت کلامی کی سزا پائی اگر کچھ دعوی ہو تو اپنا حوصلہ نکال لو ورنہ اب کسی سے یون سخت کلامی نہ کرنا اگر کچھ بھی کہا تو یہ سمجھ لو کہ ایک گردش دست مین تمام ہو یہ جو اُسنے دیکھا کہ اِس لڑکے نے تو یون میرے زور کو خالی دیا اور یون آسانی مجکو اُٹھا کر سر سے بلند کر لیا پہلے تو قصد کیا کہ تڑپون تا کہ کمر زنجیر ٹوٹ جائے اور مین چھوٹ جاؤن اور اِسکو سزا دون جیسا کہ اِسنے مجکو اِس دربار مین ذلیل کیا ہی اپنے مجنون مین میری آبرو نہ رہی سب مجکو ذلیل تصور کرینگے کہ ایک لڑکے نے اِسکو سر دربار اُٹھا لیا اور یہ اُسکا کچھ نہ کر سکا ایسی زندگی سے تو مرجانا بہتر ہی ایسا خیال کر کے اِسنے تڑپنے کا قصد کیا مگر موقع نہ پایا اِدھر مملوک نے یہ کلام جو سنے اِسکو خیال آیا کہ اِسکو دھوکا دینا چاہیے جب یہ چھوڑ دیگا تو اِسپر وار کرنا یہ خیال کر کے کہا کہ مین اپنی سزا کو پہونچا جیسے مین نے چرب زبانی کی اور آپ کے کہنے پر عمل نہ کیا ویسا ہی ذلیل ہوا اور اِن سب کی نگاہون مین حقیر ہوا اب آپ مجکو چھوڑ دین اب کسی کے ساتھ ایسی حرکت نہو گی مین سمجھ گیا غرور کرنے کی یہی سزا ہی جو مجکو ملی یہ جوانمرد اُسنے کلام سنے تو اُنکو رحم آگیا اور اُسکو آہستہ زمین پر رکھدیا اور آپ الگ ہو گئے اور کہا کہ او پہلوان اٹھ تو وہ یہ صدا سنکے اُٹھا اِدھر اُدھر دیکھا تو تمام دربار کو سرنگون اور انگشت بدندان پایا اِسکو اور شرمندگی ہوئی دل مین کہنے لگا کہ بڑا غضب ہوا اِس سے تو یہ امر بہتر تھا کہ تو مرجاتا یہ خیال کر کے مملوک بن مالک کی جانب دیکھا اور کہا کہ او طفل یہ کیا حرکت تھی کہ مجکو غافل پاکر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اُٹھا لیا مین تو وار کرنے مین مشغول تھا تو نے جو فرصت پائی تو اپنا کام کر لیا چونکہ میرا پورا لنگر دنگل پر تھا ورنہ تیری بھی اتنی لیاقت تھی کہ تو مجکو اُٹھا لیتا میرا دور فیل مست بھی تو تو نہین سکتا ہے تو میرے لنگر کو کیا اکھاڑتا مگر تو نے موقع پاکر خوب اپنا وار کیا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہ کہکر مملوک کیطرف بڑھا اِدھر مملوک نے یہ قصد کیا تھا کہ اِسکے دنگل پر پٹکر بادشاہ کو نامہ دون اور شرالملک نام اوا کراؤن کیونکہ اِسکو تو سزائے کامل مل گئی اب کسی کو اہل دربار سے یہ جرأت نہو گی کہ مجکو روکے یا سخت کلامی کرے کیونکہ یہ سب سے بالادست تھا اِسی کا سب کو بھروسا تھا جب انھون نے یہ صدا سنی تو پلٹ کر دیکھا کہ وہ اُٹھکر میری طرف آتا ہی اور یہ کلام کرتا جاتا ہی اِنھون کو غصہ آگیا اور جواب دیا کہ تو بڑا بے غیرت ہی کہ ابھی اپنی سزا کو پہونچ چکا ہی اتنے بڑے دربار مین ذلیل ہو چکا ہی حیران کہ تو سب کا افسر تھا اپنے زیردستون کے روبرو ذلیل ہوا کچھ تیری وقعت نہ رہی اور پھر وہی کلام کرتا ہی بڑا بیغیرت و بیحیا ہی بڑا تو کم حوصلہ ہی ابکی مین تجکو زندہ نہ چھوڑونگا اُدھر اہل دربار نے جو یہ دیکھا کہ اِس جوان نے قابو پاکر اور سر سے بلند کر کے یون چھوڑ دیا تو اپنے دل مین کہا کہ یہ لوگ

بہت لائق ہین ہمارے یہ خیال تھے کہ اگر اسکو یہ قتل کر ڈالیگا تو ہم سب کے سب اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر بٹنگے گرا لیسے باانصاف سنے یہ بدی پیش آنا مردون کا کام نہین ہی یہ طریق نامردون کا ہی ہتوا اپنے قصد سے باز آئے اُدھر جب اسنے پھر یہ کلام کیے تو اب اہل دربار نے باہم یہ اشارے کیے کہ اب ہم اسکے شریک نہین ہین چاہے یہ جوان اسکو قتل کرے کیونکہ یہ محسن کش و نامرد و قابو پرست ہی جبکہ اسکے قبضہ مین تھا تو کیسے عجز کے کلام کرکے اپنے کو باکرایا اور اب پھر یون کلام کرتا ہی اسکو شرم نہین آتی ہی کہ جسنے ایک مرتبہ زیر کر لیا تو کیا پھر وہ زیر نہین کر سکتا ہی ایکی وہ ضرور اسکو قتل کر ڈالیگا اُدھر بادشاہ نے بھی ملوک کی یہ جرأت دیکھکر خیال کیا کہ کیا جری اور بہادر یہ جوان ہی دشمن کو اُسکے کہنے پر چھوڑ دیا کچھ حون نہ کیا اگر وہ بدی کرے تو کیا ہو بادشاہ یہ خیال کر رہا تھا کہ اُسنے وہ کلام کرکے قدم بڑھایا بادشاہ کا رنگ متغیر ہو گیا خیال کیا کہ اسکی قضا ہی آئی ہی اگر اب اہل دربار اس جوان سے بدی کے ساتھ پیش آنے کا قصد کرینگے تو مین اُنکو منع کرونگا کہ اسکی خطا نہین ہی وہ ہی بڑا نامرد تھا اُسنے حرکت بیجا کی ایک تو یہ کہ اگر اُسنے کہا کہ اپنا دنگل دم بھر کے واسطے خالی کر دو کہ مین بادشاہ سے کچھ کلام کرون تو کیا برا کیا ایک تو مہمان تھا دوسرے نامہ لے کر آیا تھا اسپر اُس سے فساد کیا جب وہ غالب آیا تو عجز کرکے اپنی جان بچائی اُسکو دھوکا دیا جو نامردون کا کام ہی وہ کیا ایسے کا مر جانا ہی بہتر ہی جو کہ بدنام کرنے والا ہو بادشاہ ایسے خیال کر رہے ہین اُدھر اُسنے بڑھکر ملوک ہن مالک پر پھر تلوار ماری اور نہایت چالاکی سے وار کیا کیونکہ جب ملوک نے اُسکو زمین پر رکھا تھا تو اُسکی تلوار بھی اُسکو دیدی تھی بس ملوک نے جیسے ہی تلوار کو اُسنے دیکھا فوراً پینترا بدل کر وار کو خالی دیا اور اُسکے بند دست پر ہاتھ ڈال کر تلوار چھین لی اور پھر کمر زنجیر تھام کر اُسکو سر سے بلند کیا اور چرخ دے کر اس زور سے زمین پر مارا کہ نقش زمین ہو گیا تمام اُسکے استخوان چورہ چورہ ہو گئے اور کاسۂ سر ریزہ ریزہ ہو گیا ایک خون کا تلاطم ہو کر رہ گیا اہل دربار نے یہ طاقت دیکھکر صدائے آفرین بلند کی بادشاہ کے بھی منہ سے تعریف نکل گئی مگر اسکی اس نامردی کی حرکت کے سبب سے کوئی نہ بولا سب کے سب خاموش ہو گئے ملوک نے اُسکو زمین پر مار کر صدا دی کہ جسکو اسکے خون کا عوض لینا منظور ہو مین موجود ہون وہ بھی اسکا عوض لے لے بعد کو یہ دکھے کہ بھلے طرح دی مین کسی سے بدنہین ہون اسقدر پہلوان دربار مین اسوقت موجود ہین جسکا جی چاہے میرا مقابلہ کرے مین اُسکو بھی اسکے پاس قوجہنم مین روانہ کردون غرور کا یہ انجام ہوتا ہی یون مورضعیف بیل مست کو زیر کرتا ہی یہ بھی سنا ہو گا کہ وہی سر نیچا ہوتا ہی جو کہ زیادہ بلند ہو جاتا ہی اور وہی شخص ٹھوکر کھاتا ہی جو کہ سر اُٹھا کر چلتا ہی بموجب مصرع اُنھون نے کھائی ہی ٹھوکر جو سر اُٹھا کے چلے + سر اُٹھانے کا نتیجہ یہ ہی جو اُس پہلوان کو پیش آیا یہ کلام سنکر کسی نے جواب تک نہ دیا مگر ننگ گرگ پشیانی کو بہت غصہ آیا اور اہل دربار کی جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ تم لوگ بڑے نامرد ہو کہ ایک جوان نے یون تمھارے اوپر کو ذلیل کرکے قتل کیا اور تم اُسکا کچھ نہ کر سکے اگر ہمارے بادشاہ کے دربار مین ایسی کوئی حرکت کرتا تو بہت ذلیل ہوتا تم کیا کرو تمھارا بادشاہ خود بزدل ہی اُسکا خود مارے خوف کے یہ حال ہی کہ مثل بید کانپ رہا ہی جبکہ بادشاہ کا یہ حال ہی تو تمھکو لازم ہو یہ جو کلام خہنگ نے کیے

تو اہل دربار کو نہایت گران گذرے اسکی طرف رخ کرکے کہنے لگے کہ ہم لوگ تو نامرد ہین مگر آپ بڑے مرد ہین آپ اسکو سزا دین جو کچھ کہ آپکی راے مین آئے ہم لوگ تو انصاف پسند ہین محسن کش و ایلچی کش نہین ہین جو اپنا مہمان ہو اس سے ساتھ بدی کے پیش آئین اور برائی کرین اسکی سزا یہی ہو جو کہ اس پہلوان نے پائی جو کہ کبھی کسی سے زیر نہوا تھا یون کہنے کو تو بے موت قتل ہوا خداوند طبیعت مجرد ہ کو غرور پسند نہین ہے یون ہی صحیح کہ ہم لوگ نامرد ہین مگر ہمین کوئی مرد نہین معلوم ہوتا ہی سوائے اسکے اور یہ جو آپ نے کہا کہ تم کیا کرو تمہارا بادشاہ خود ہی بزدل ہے تو ہمارا بادشاہ تو دوجری اور بہادر ہے کہ جسکی بہادری کی ہم تعریف نہین کرسکتے ہین مگر ساتھ ہی اسکے کہ باغیرت بھی ہے اسکے کانپنے کا سبب یہ ہے کہ یہ امر نہایت غیرت کا ہے کہ ایک شخص اپنا مہمان ہوا اور اس سے بدسلوکی بھی کیجاوے غیر ہیانتک تو نہیت تھا کہ ایک مرتبہ نادانستگی مین ہوگیا جو کچھ کہ ہونا تھا اور جبکہ یہ دیکھ لیا کہ ہم اسکے ہم پلہ نہین ہین بیکار کو ذلیل ہونگے تو پھر وہ حرکت دوسری مرتبہ کیون کرے کہ جسکے سبب سے جان جاتے اس جوان نے خوب کیا کہ اسکو قتل کرڈالا ہمارے دربار سے ایک نامرد کو نکالدیا اس جوان نے کیا برا کیا تھا کہ دم بھر کے واسطے تم اپنا دنگل مجکو دیدو کہ مین اسپر بیٹھکر بادشاہ سے کچھ کلام کرلون یہ نرم زبانی کیا تھا اگر کچھ سختی کرتا تو ہان اسکا یہ جواب تھا جو اس پہلوان نے دیا تھا جو شخص کہ اپنے سے نرمی کرے تو آپ کیا اس سے سختی سے پیش آتے ہین یہ تمہارے دربار کا طریقہ ہوگا اور یہ امر تمہارے بادشاہ کو گوارا ہوگا ہمارا بادشاہ ایسا نہین ہی یہ جو اہل دربار نے کہا تو اسکو اور زیادہ غصہ آیا اور کہنے لگا کہ تم لوگ مجکو طعن کرتے ہو تو ہین مثل تمہارے نامرد نہین ہون تمہارے طعن کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی مین پہلے ہی اسکو سزا دینے کا قصد کرچکا ہون تم لوگ دیکھو کہ مین کیونکر اس گستاخی کی اسکو سزا دیتا ہون کہ یہ بھی یاد کرے گا کہ کسی بادشاہ کے دربار مین جاکر گستاخی کرنے کی یہ سزا ہی جو مین نے پائی ہی یہ کہکر مملوک بن مالک سے کہا کہ او جوان اسقدر غرور نہ کر مین تیری گوشمالی کو موجود ہون یہ اہل دربار و بادشاہ بالکل بزدل اور نامرد ہین اور تیرا رعب ان سب پر چھا گیا ہی یہ اب مجھسے مقابلہ نہین کرسکتے ہین مین بڑی دیر سے پیچ و تاب کھا رہا تھا جب سے مین نے سنا تھا کہ ظلم کرتا ہوا آتا ہی دربار گاہ پر بھی تو نے ظلم کیا مگر مین خاموش تھا کہ مجکو کیا غرض جو مین بولون کیونکہ یہ میرے بادشاہ کا دربار نہین ہی دوسرے مین بھی یہان نامہ لے کر آیا ہون کیون کسی کے دربار مین فساد کرون اگر میرا شہر یا میرے بادشاہ کا دربار ہوتا تو ابتک تو تب کا سزا کو پہونچ چکا ہوتا مگر اب مجھسے صبر نہین ہوسکتا ہی کہانتک صبر کرون اور دل پہ صبر کرون کوئی حد بھی ہی یہان اگر تو مین بودا ہوگیا سچ مثل ہی کہ صحبت کا بھی اثر ہوتا ہی کبھی بزدون کی صحبت مین نہ بیٹھے ہمیشہ بہادرون کی صحبت پسند کرے اسکی صحبت مین بزدل بھی جری ہوجاتا ہی یہ جو اسنے کہا تو مملوک نے کہا کہ یہ تو ثابت ہوگیا کہ اس دربار مین دو پہلوان تھے اور بڑے بہادر تھے ایک تو یہ کہ جو زمین پر پڑے ہوے ہین کہ جنکے استخوان کا بھی پتہ نہین ہی اور صورت بھی نہین پہچانی جاتی ہی مضغہ گوشت معلوم ہوتے ہین دوسرے آپ کہ جنکی صورت دیکھکر نفرت ہوتی ہی واقعی سچ کہا ہی کہ جو جسکی اصل ہوتی ہی وہ اپنی اصل کی طرف ضرور عود کرتا ہی قول سعدی شیرازی شعر عاقبت گرگ زادہ گرگ شود ✦ گرچہ آدمی بزرگ شود ✦ یہ حرکتین آپکی اسکی ہین جو کہ آپ کی بمجورت

ہین جنکی صورت سے آپ مشابہین بہی حرکتین اس جانور کی بہی ہوتی ہین یہ آپ نے سچ کہا ہی
کہ صحبت کا اثر ہوتا ہی مگر صحبت کا تو اثر ضرور ہوتا ہی لیکن یہ شاذ ہوتا ہی ہمصورت ہونے کا تو
بالکل اثر ہوتا ہی اسمین کوئی فرق نہین ہوتا ہی بھلا وہ لوگ کیا ہم لوگون کی برابری کرینگے کہ جو کہ
جانور کی صورت ہون وہ انسان سے کیا مقابلہ کرینگے ایک حملہ مین مثل حیوان خائف کے فرار
کر جاہین گے آپ خود نظر انصاف سے ملاحظہ فرمایئے کہ کب یہ امر ہو سکتا ہی کہ حیوان انسان
سے ہمسری کرے مین نے تو نہ کبھی دیکھا نہ سنا شاید آپ نے دیکھا ہو یا سنا ہو مگر مین نے تو
سوائے آپ کے اور کسی کو حیوان صورت نہین پایا معلوم یہ ہوتا ہی کہ جہان کے آپ باشندے
ہین اُس ملک کے کل لوگ اِسی قسم کے ہین یہ بہی ایک قدرت خدا ہی کہ حیوان جو کہ عقل نہ رکھتا ہو
وہ اشرف مخلوقات کا ہم پلہ ہونے کا دعوے کرے مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک
مجھے بڑا عجب ہی کہ آپ کی صحبت کو کیونکر انسان گوارا کرتے ہین ثابت ہوتا ہی کہ جو لوگ مثل
انسان صورت اور حیوان خصلت ہین اور صورت مین بہی مثل آپ کے ہین وہ آپکی صحبت مین
آتے ہونگے اکثر جنگل مین آپکی بزم آراستہ ہوتی ہوگی جہان کہ آپ کے ہمصورت ہوتے ہونگے
میرے اِس کہنے کا آپ برا نہ مانیے گا مین یہ امر واقعی عرض کرتا ہون نہ کہ طعن سے اب بجو
مملوک بن مالک نے کہا تو اہل دربار مین ایک قہقہہ پڑا بادشاہ بہی منہ پر رومال رکھکر مسکرانے
لگا اُسوقت کسی کو یہ خیال نہ رہا کہ بادشاہ موجود ہی بس بیخود ہو گئے اور لاکھ لاکھ ضبط کیا مگر ضبط
نہو سکا اُدھر اُسکو مملوک کے اِن کلامون اور اہل دربار کے ہنسنے پر بہت غصہ آیا اور تلوار
علم کر کے اپنے مقام سے اُٹھا اور طرف مملوک کے چلا یہان مملوک اُس دنگل پر بیٹھ چکا
تھا خاموش بیٹھا رہا جب وہ قریب پہونچا تو اُسوقت مملوک نے کہا کہ او گرگ پیشانی ذرا
اور تھہر سنبھل کر آنا کیونکہ اِس طرف شیر نر بیٹھا ہوا ہی کدھر آتا ہی دیکھ منہ کی کھائیگا یہ کود پڑنا اچھا نہین ہی
تو بہی مثل اُسکے سر کے بھل دوزخ مین جائیگا تیرے اُسکے معلوم ہوتا ہی کہ بڑی دوستی تھی
کہ اُسکے مرتے ہی تجکو بہی غصہ آگیا ارے اُسوقت اُسکی مدد کیون نہ کی کہ دونون ساتھ جاتے
اسقدر جدائی بہی ہوتی ساتھ دونون سفر کرتے ایک دوسرے کا دمساز و ہمراز ہوتا مگر افسوس
کا مقام ہی کہ یہان کے لوگ بالکل آداب وفا عہدے سے ماہر نہین ہین بادشاہ کی کچھ اصل
نہین جانتے ہین دربار کو رزمگاہ مقرر کر لیا ہی کہ جسکا جی چاہا تلوار علم کی اور اپنے مقام پر سے
اُٹھا اور مقابلہ کرنے لگا مجکو کچھ خوف نہین ہی اور نہ مین مقابلہ سے عاجز ہون اگر لاکھون ایسے
حیوان صورت آئین گے تو میرا کیا بنا لینگے انسان انسان ہی حیوان حیوان ہی یہ کوئی نہ خیال
کرے کہ مین نے مقابلہ سے عاجز ہو کر یہ کہا بلکہ مین نے جلکر کہا کہ بادشاہ کا کوئی پاس نہین کرتا
ہی جو جسکے دل مین آیا وہ آمادہ ہو گیا اور لڑنے لگا گویا کہ خود مختار ہین مین نے تو پہلے ہی جیسے
اُسکو قتل کیا تھا تو آوازدی تھی کہ جسکو مقابلہ کرنا ہو یا عوض خون لینا ہو وہ آکر میرا سامنا کرے اگر
مجکو اِس امر کا کچھ خوف ہوتا تو مین کیون یہ صدا دیتا یہ جو مملوک نے کہا تو بادشاہ کو بہی خیال
آیا کہ واقعی یہ جوان سچ کہتا ہی کہ دربار کا ہے کو ہی جنگاہ ہی کوئی میرا رعب نہین مانتا ہی مین کوئی
نہین ٹھہرا میری حکومت بیکار ہی مین بادشاہ نہین ہون جو کوئی کہ میرا رعب مانے یہ خیال کر کے
صدا دی کہ او ننگ گرگ پیشانی یہ دربار ہی نہ مقام رزم و پیکار خبردار کیا کرتا ہی یہ دربار تیرے

بادشاہ کا ہوگا کہ اُسمین عمر ارجتی ہوگی دربار مین واکوئی بازار ہو گیا کہ ذرا ذرا سی بات پر تلوار چلنے لگی
خوب کیا جو اِس جوان نے میرے پہلوان کو قتل کر ڈالا آپ کو بیکار غصہ آیا مین نے تو کوئی
آپ سے مدد کی خواہش نہین کی ہی جو آپ بیچ مین مقابلہ کرنے مین بس کیجیے اِدھر آیئے
اب اُس جوان کے قریب نہ جایئے گا ورنہ بدستور بیشبانی اُٹھایئے گا بادشاہ تو کنارہ ہا مگر اسکے
ننگ گرگ بیشبانی اُس جوان یعنے مملوک بن مالک کے قریب پہونچ گیا اور جاتے ہی
تلوار کا وار کیا مملوک بن مالک نے تلوار کو خیال کر کے دنگل پر بیٹھے بیٹھے جو تھپکی دی تو
تلوار پٹ پڑی تلوار کا پٹ پڑنا تھا کہ انھون نے ذرا اُسکے پنجہ پر ہاتھ ڈالدیا اور جھٹکا جو دیا
تو وہ مٹھہ کے بل فرش پر گرا تلوار تو مملوک نے لے لی اور ٹھوکر مار کر اُسکو کہا کہ بس اِسی منھ
پر یہ دعوی تھا کہ مین سزا دونگا بس سزا دے چکے جب وہ چت ہوا تو اُسکے سینہ پر مع مونڈھے
پانوُن رکھدیا اور کہا کہ جب مین جانون کہ تو میرے پانوُن کو ہٹا کر نکل جا تجکو اسیقدر سزا کافی ہی
کیا قتل کرون تجھ ایسے حیوان صورت کو اور کیون اپنی تلوار کو تیرے خون نجس سے بھرون ادھر
اِسکا دم سینہ مین رکنے لگا یہ معلوم ہوا کہ گویا پہاڑ سینہ پر رکھا ہوا ہی سانس پھولی جاتی ہی دم اُکھڑا ہی
بات نہین کیجاتی ہی تھوڑے عرصہ تک یون پڑا رہا مملوک نے خیال کیا کہ اِسکو یون ہی تڑپا کے
قتل کرونگا تو دونون پانوُن اُسپر رکھے ہوے بیٹھا ہو وہ اِس قصد سے تڑپ رہا ہی کہ اگر کہین
چھوٹ جاؤن تو اُٹھکر اپنے مقام پر چلا جاؤن اب کبھی اِس جوان سے نہ مقابلہ کرونگا جیسا کہ
مین نے عزم کیا اُسکی سزا پائی سب بادشاہ نے دیکھا کہ یہ جوان ننگ کو نہ تو قتل کرتا ہی
اور نہ رہا صرف پانوُن سے دبائے ہوے بیٹھا ہو تو کہا کہ اے جوان اِسکو چھوڑ دے جیسی اِسنے
حرکت کی ویسی اُسکی سزا پائی کوئی تیرا مقابلہ نہین کرسکتا ہی تو جس کام کو آیا ہی اپنا کام کر بس یہ اب
اپنی سزا کو پہونچ گیا ہماری خاطر سے اِسکی خطا کو معاف کر یہ جو بادشاہ نے کہا تو مملوک
نے بھی خیال کیا کہ ایسے ننگ بازاری کو قتل کرنے سے کیا حاصل کوئی نام آوری نہوگی اور
دوسرے ایک شخص پر میرا احسان بھی ہوتا ہی چھوڑ بھی دے یہ خیال کر کے بادشاہ سے کہا
کہ آپ بیکار اِسکی سہی کرتے ہین اِسکو یون ہی مرجانے دیجیے یہ تو اپنے کو بڑا بہادر اور جری
تصور کرتے تھے اب وہ اِنکی جرأت کہان گئی اب یہ کیون نہین میرے پنجہ سے نکل جاتے
ہین صرف زبانی جرأت تھی بادشاہ نے جواب مین کہا کہ آپ میرے کہنے کو مانیے اور
میرے حال پر رحم فرمایئے اِسکے قتل سے درگذریئے مملوک بن مالک نے ہنسکر کہا
کہ اگر آپ کی یہی مرضی ہی تو لیجیے مین نے اِسکو چھوڑ دیا یہ کہکر پانوُن کو اُسکے سینہ پر سے اُٹھا لیے
اور کہا کہ جا دور ہو اے حیوان صورت بادشاہ کو دعا دے اور احسان مان کہ جسکی بدولت تیری
جانبری ہوئی ورنہ یون ہی تڑپ تڑپ کر تیری روح نکل جاتی اب کبھی کسی سے ایسے کلام
نہ کرنا وہ اِس امر کو غنیمت خیال کر کے فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور سر جھکائے ہوے اپنے مقام
پر آکر بیٹھ رہا جب فساد برطرف ہو گیا تو بادشاہ نے حکم دیا کہ اِس پہلوان کی لاش یہان سے
اُٹھائی جاوے اور دوسرا فرش کیا جاوے بموجب حکم اُسی وقت سب بندوبست ہو گیا
جب سب دربار مین بیٹھ چکے تو اُسوقت بادشاہ نے ساقی کو اشارہ کیا کہ شراب پلا اُسنے
جام لبریز کر کے پہلے روبرو بادشاہ کے پیش کیا وہ اِسکے ہاتھ سے جام لے کر پی گیا اُسکے بعد

ساقی نے دوسرا جام لبریز کیا اور سامنے مملوک کے لایا مملوک نے اُٹھا ہاتھ مارا کہ جام
فرش پر گر کے چور چور ہو گیا تمام فرش شراب سے خراب ہو گیا اور یہ کہا کہ ہمارے مشرب
مین کافر کے بیان کی چیز حرام ہی پھر ہم کیونکر شراب پیتے یہ جو مملوک نے کہا بادشاہ خاموش
ہو گیا اور اہل دربار بھی دم بخود ہو کر رہ گئے کسی کو یہ جرأت نہوئی کہ جواب دیتا بعد تھوڑی
دیر کے بادشاہ نے مملوک سے دریافت کیا کہ آپ نے یہان کیون قدم رنجہ فرمایا
اور بڑی تکلیف اُٹھائی کچھ اسکا سبب نہ معلوم ہوا مملوک نے کہا کہ یہ امر سب کو معلوم ہی
کہ مین نامے لے کر آیا ہون اور نامہ بر ہون پھر دریافت کیا جاتا ہی کہ کیون قدم رنجہ فرمایا اس
کافر کے قتل کرنے کو قدم رنجہ کیا تھا سو اُسکو قتل کیا اور نامہ لایا ہون بادشاہ نے کہا کہ
کسکا نامہ لائے ہو لاؤ وہ نامہ کہان ہی مملوک نے کہا کہ مین نامہ اُس شخص کا لایا ہون کہ جو
شاہنشاہ مالک ہفت کشور دشاہ بحر و بر ہی انجم سپاہ فلک بارگاہ ملک پاسبان حاتم رفعت
سکندر صولت جمشید حشمت فریدون منزلت دارا شوکت اعنی دارا بن جمشید کیوان خدیو
نوشیروان عادل و صاحبقران بن صاحبقران رستم دوران اسفندیار زمان ہلال رکاب
فلک شجاعت سے آفتاب مالک تاج و تخت سلیمان بخت مریخ صولت اسد نیستان جرأت
یعنے صاحبقران بدیع الملک نوجوان کا میرے پاس ہی مگر اُسمین چند شرطین ہین جب
تم اُنکو قبول کر لوگے تو نامہ دیا جائیگا ورنہ واپس لیجاؤنگا بادشاہ نے کہا کہ وہ شرطین
بیان کرو تاکہ مین بھی سنون اگر مجھ سے ادا ہو سکین تو مین بجا لاؤن مملوک بن مالک نے
کہا کہ پہلی شرط یہ ہی کہ گیارہ قدم نامے کی تعظیم کرو اور سات قدم پیچھے دوسری شرط یہ ہی
کہ گیارہ سلام نامے کو اور سات سلام مجھکو کرو تیسری شرط یہ ہی کہ گیارہ کشتیان زر و جواہر کی
نامہ پر سے اور سات میرے اوپر سے نثار کرو اُسکے بعد دست بستہ ہو کر مؤدب کھڑے
ہو کر نامہ لو اور اُسکو سر پر رکھو اور اُسکو بوسہ دو اُسکے بعد پڑھو مگر اسکا خیال رہے کہ یہ نامہ ہی
اسمین کلام نرم و سخت دونون ہوتے ہین اگر غصہ آئے تو نامہ پر نہ اُتار بیٹھے گا اُسکو نہ چاک
فرمائیے گا صرف اُسکا جواب جو آپکو منظور ہو خواہ جنگ خواہ صلح تحریر فرما دیجیے گا اگر آپ نے
نامہ سے کچھ بد سلوکی کی تو یہ یاد رہے کہ پھر دربار مین وہ تلوار چلے گی کہ تمام دربار لالہ رنگ
ہو جائیگا ایک تن پر سر نظر نہ آئیگا آپکی خیر نہوگی پہلے مین آپ کو اپنی جان پر کھیل کر قتل کر ڈالونگا
اُسکے بعد میرا ایمان سے زندہ جانا محال ہی کیونکہ یہان ہزارون پہلوان ہین جبتک میرے
ہمراہیون کو خبر ہو گی اُسوقت تک یہان میرا خاتمہ ہو جائیگا آیندہ آپکو اختیار ہی بادشاہ نے یہ
تقریر سُنکے تامل کیا اور خیال کیا کہ یہ شرطین تو بہت مشکل ہین ہین کیونکر ادا کر سکتا ہون اگر نہین
ادا کرتا ہون تو نامے کے حال سے آگاہ نہونگا کیا تدبیر کرون کیونکر نامہ لون اِس فکر مین مبتلا ہی
کچھ بن نہین پڑتا ہی آخر کو کہا کہ آپ شرائط بیان کر چکے مملوک بن مالک نے کہا کہ جی ہان اگر
آپ کو قبول ہون تو ادا فرمائیے ورنہ جواب سے سرفراز فرمائیے مملوک نے یہ جو کہا تو بادشاہ
نے اُسکے جواب مین پھر کہا گو کہ یہ شرائط بہت دشوار ہین ہزارون نامے آئے کسی مین یہ شرائط
نہ تھے ہم اِسکو نہین جانتے ہین مگر ہمکو نامے کا اشتیاق ہی اِسی سبب ہم اِن شرطون کو قبول کرتے
ادا کرتے ہین یہ کہکر حکم دیا کہ لاؤ گیارہ کشتیان زر و جواہر کی برائے نثار نامہ بموجب حکم خزانہ

سے سب کشتیان درست ہوکر آگئین بادشاہ نے پہلے تعظیم کی گیارہ قدم نامہ کے اور سات قدم مملوک بن مالک کے اسی طرح سلام بھی کیے بعد اسکے زر و جواہر نثار کیا اُدھر کشتیان اُٹھاکر جواہر اچھالا لوگ لوٹنے کو چلے اُدھر خواجہ خضران نے جال مار کر سب مال تدرزمیل کیا ایک خرمہرہ کسی کے ہاتھ نہ آیا سب مُنھ دیکھکر رہگئے ایک نے دوسرے سے کہا کہ لوٹنے سب مال لیلیا مجکو کچھ نہ ملا یہ کونسی بات تھی سب ملکر حصہ بانٹ کر لیتے نہ یہ کہ ایک نے لیلیا یہ کیا دستور ہی اُسنے جواب دیا کہ کیا خوب اپنی بائی دوسرے پر گنوائی کوئی مردے پر طوفان کرتا ہی یہان تم جیتے جی میرے اوپر بہتان رکھتے ہو مین تو ابھی تمھارے پاس موجود ہون کہین گیا بھی نہین ہون کہ رکھ آیا ہون گا اُسنے کہا کہ اِس سے کچھ حاصل نہین ہر خیر اسی مین ہی کہ مجکو بھی حصہ دو ورنہ مین زبردستی لیلونگا اُسنے جواب دیا کہ واہ واہ کیا خوب یہ تو وہ مثل ہوئی کہ آدھین لڑین اُسنے کہا لڑے میری بلا اُسنے کہا بلا لگے تیرے سر کو بس لڑائی ہونے لگی بھلا یہ تو فرمایئے کہ مین نے کیا مقام میرزمین رکھ لیا مین مذکر تا ہون کہ مین نے ایک خرمہرہ نہین پایا اور آپ کو یقین نہین آتا ہی اگر یہی خیال ہی تو نہین بھی پایا تو بھی پایا جو آپ کے بنائے بن سکے میرا بنا لیجیے گا مین موجود ہون یہ اُسکا کہنا تھا کہ وہ اُس سے لپٹ گیا باہم کشتی ہونے لگی یہان تو آپس مین فساد ہو رہا ہی وہان دربار مین بعد نثار زر و جواہر کے یقین خود پرست نے تخت پر کھڑے ہوکر جس طور سے کہ مملوک نے کہا نامہ لیا اور سر پر رکھا بوسہ دیا اور آنکھون سے لگایا اُسکے بعد دبیر کو دیا کہ اِس نامے کو باواز بلند پڑھو تا کہ اہل دربار بھی سُنین یہان مملوک اِس قصد سے دست بقبضہ ہو بیٹھا ہی کہ اگر مین نے تیور بدلے تو مین اِسکی چھاتی پر تھا پہلے بادشاہ کو قتل کر ڈالونگا بعد اُسکے جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا یہ میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی اُدھر دبیر نے لفافہ کو چاک کرکے نامہ کو نکالا پہلے اُسکو ایک نظر دیکھا بعد اُسکے پڑھنے لگا اُس نامے مین پہلے حمد خداوند کریم تحریر تھی اور یہ تحریر تھا کہ تعریف اُس خالق اکبر کو سزاوار ہی کہ جسنے تمام عالم کو ایک لفظ کن مین خلق کیا اور سجدہ بھی اُس کریم و رحیم اور خالق کو زیبا ہی کہ جسنے حور و ملک و جن و بشر و شجر و حجر و شمس قمر و زمین و آسمان و بخت و فوق کو اور جنوب و شمال و مغرب و مشرق و ستارہ و سیارہ و دد و زرخ و بہشت و بوم و پری و دریا و خشک و طیور چرند و پرند ان سب کو جسنے کہ پیدا کیا وہ لائق بندگی و پرستندگی ہی وہ ان سب کا خالق اور پیدا کرنے والا ہی اُسنے ایک لفظ کن سے یہ تمام عالم پیدا کیا انبیاے برحق و مرسل مطلق اُسنے ہم سب کی ہدایت کے واسطے خلق کیے کہ جنھون نے ہمکو راہ ضلالت سے نکالکر شاہراہ ہدایت پر پہونچا دیا اگر وہ انکو خلق نہ کرتا تو تمام عالم مین تاریکی کفر رہتی مثل شب تاریک کے تمام دنیا مین اندھیرا رہتا اگر وہ لوگ نہ آتے تو ہمیشہ تاریکی رہتی اُنکے قدم مبارک کی برکت سے نور ایمان تمام جہان مین پھیل گیا اور چراغ ایمان کا تمام جہان مین اُجالا ہوگیا سراج ہدایت سے تمام دنیا منور ہوگئی روشنی شمع نور ایمانی نے تمام خلقت کو روشن کر دیا جسکے دل مین نور ایمانی نے جگہ پائی اُسنے راہ ضلالت کو ترک کرکے شاہراہ ہدایت قبول کی ورنہ تمام مخلوق خدا کفر پرست تھی کوئی بت کی پرستش کرتا تھا کوئی گوسالہ پرست تھا جبکہ انبیا آئے تو انھون نے سب کو کفر سے نکالکر سرچشمہ ہدایت پر پہونچایا یہ سب اُن لوگون کے قدم کے

نور کا سبب تھا کہ عالم عالم خدا کی بندگی کرنے لگا ورنہ کبھی نہوتا تمام دنیا حالت کفر مین مبتلا رہتی
کسی کو یہ نہ نصیب ہوتا کہ ایمان کو پہچانتا سوائے کفر و ضلالت کے اور کچھ نہوتا اُسنے پیغمبرون
کو بھیجکر دین حق کا رواج دلوایا روشنی سراج دین نے سب کے قلب سیاہ کو روشن کردیا جنکی
اصل جبلت مین کفر تھا اور بسبب تاریکی کفر کے قلب سیاہ ہوگئے تھے اُنھون نے
دین حق قبول نہ کیا آخر کو دوزخ اُنکا مقام ہوا جنھون نے دین حق قبول کیا تو اُنکے واسطے
ہشت عنبر سرشت مین جگہ قرار دی گئی لہذا یہ دین خود پرستی جو کہ تم رکھتے ہو بالکل مہمل و باطل ہی
بھلا بندے مین یہ کب قدرت ہی کہ وہ اپنی بندگی کرسکے اُسکو اپنی پشت کی تو خبر نہین ہی کہ کیا
گذرتی ہی وہ کیا دنیا کی خبر رکھیگا سجدہ و بندگی اُسکے واسطے ہی کہ جسنے حضرت آدمؑ کو بغیر
ماں باپ کے خلق کیا اور اشرف مخلوقات کے خطاب سے سرفراز فرمایا اور وہی لائق
بندگی ہی کہ جو سب کا پیدا کرنے والا ہی جسکی تعریف و حمد مین پیغمبر جو کہ اُسکے برگزیدہ تھے
عاجز رہے اور وہ اُسکی کنہ ماہیت تک نہ پہونچ سکے اور سوائے عجز کے کچھ نہ بیان
کرسکے حکماے ماسبق نے اُسکی ماہیت کے دریافت مین کیسی کیسی عقل آرائی کی کہ اصل
ماہیت اُسکی دریافت کرین مگر اُنکی عقل تیز نے بالکل رسائی نہ کی جب حد سے بڑھنے کا
قصد کیا تو عاجز ہوکر رہگئے جبکہ عاجز ہوے تو کسی نے تو عجز کو یون ظاہر کیا کہ خدائی کرنے
لگا مگر اِسکا انجام کیا ہوا کہ قعر جہنم اُسکا مسکن قرار دیا گیا اس دنیا مین ذلیل ہوا کوئی مجذوب ہوکر
رہگیا وہ اُسکی ذات ہی کہ جہان جملہ کل عاجز ہی زبان ناطقہ لال ہی قلم مین یہ قدرت کہان کہ کرسکے
اوصاف تحریر کرسکے روشنائی بسبب اپنی تیزی کے عاجز ہی تکلم با وصفیکہ دو زبان مشہور ہی
مگر اُسکی بھی زبان لال ہی بشر کی کیا مجال جو اُسکی صفت و ثنا کرسکے بقول شاعر شعر
بلاغت بسحبان رسید + ہ ذرکنہ بچون بسحان رسید + لہذا مین کیا ہون جو اُسکی حمد و ثنا بیان کرسکون
اب مین اصل مطلب کو بیان کرتا ہون اب یقین خود پرست ذرا عقل سے کام لو اس
باطل پرستی کو ترک کرو اور راہ راست کو اختیار کرو کیون اپنے کو دیدہ و دانستہ راہ
ضلالت مین سرگردان رکھتے ہو جبکہ اُس حاکم کے روبرو جو کہ سب کا مالک ہی بروز قیامت
اِستادہ ہوگے اور وہ سوال کریگا کہ تو نے کیا مذہب اختیار کیا تھا اور اپنے کو سجدہ کراتا
تھا اور خدا جانتا تھا کیا تجکو اِس دن کی خبر نہ تھی کہ کوئی ہمارا مالک و پیدا کرنے والا ہی جب وہ
ہمسے سوال کریگا تو اِسکا جواب ہم کیا دینگے اور جبکہ وہ ہمسے یہ سوال کریگا کہ ہمنے ہدایت
کے لیے پیغمبر بھیجے تھے اُنسے بھی تم لوگون نے برائی کی جبکہ اُنھون نے تمکو ہدایت
کی تو تمنے اُنکو ساحر کہا اے یقین خود پرست وہ دن بڑی قیامت کا ہوگا زمین و آسمان
مس و آہن کا ہوگا آفتاب سوا نیزے پر ہوگا اُسدن سے آفتاب کا عرصہ محشر کے جانب
ہوگا وہ ایسا وقت ہوگا کہ کل انبیا نفسی نفسی کہتے ہونگے اور سب عرق مین غرق ہونگے
ہر اعضا گواہی دینگے جو جس سے فعل کیا ہوگا وہ بیان کریگا اُسوقت سوائے اپنے
اعمال کے کوئی دوسرا نہوگا اُسوقت بتاؤ کہ تم کیا کروگے تمپر کیا منحصر ہی بہت سے ہونگے
کہ جنھون نے دعوی خدائی کے کیے ہین وہ اُسی حالت کفر مین دنیاے فانی سے گئے
ہین اُنکا مکان دوزخ ہی اے یقین خود پرست خیال کرنے کا مقام ہی کہ کیسے کیسے لوگ

کہ جنھون نے خدائی کی اور ایک عالم کو گمراہ کیا مثل نمرود شداد و فرعون و بخت النصر
کے کہ یہ لوگ بادشاہ تھے مگر دعوی خدائی کرتے تھے تمنے کتابون مین دیکھا ہوگا کہ کس
ذلت و خواری سے مارے گئے کوئی غرق دریا ہوا کسی پر افواج پشہ مسلط ہوئی کوئی حسرت
بہشت تعمیر کردہ خود سے کر دنیا سے چلا گیا اسکو اُسکی دید نصیب نہوئی صرف ایک قدم کا
تو گنہگار رہی عجب رنگ روزگار ہی کہ یہان جو شروت ہوئی تو خدائی کرنے لگے مگر اس دن
کی خبر نہ تھی انکے علاوہ خیال کرو کہ اتفا ایسا بادشاہ جو کہ بیس دہزار ملک پر بادشاہ ہوا اور
حکومت کرے اور چوسٹھ لاکھ کا لشکر ہمہ وقت زیر قیطول پڑا رہے اور وہ مردود اپنے
کو خدا کہے اور لوگ اُسکو سجدہ کرین اور بخدائی اُسکو مانین ملکون ملکون اُسکی خدائی سے
ڈنکے بجین اُسکو حضا جبقران ربل نے یون تباہ کیا کہ برسون مارا مارا پھرا اور کہین اُسکو پناہ نہ
ملی آخر کو کس ذلت و خواری سے قتل ہوا اُسکی خدائی نے کچھ کام نہ کیا ہمیشہ تقدیر بن بنایا
اور بگاڑا کیا اور اپنے بندون سے کہا کہ جو جو قتل ہو گئے ہین اُنکو مین ابھی دوبارہ زمین زندہ
کر دونگا وہ لوگ اُسکے کہنے کو یقین واثق تصور کرتے تھے اور یہ کہتا تھا کہ یہ بھی بڑے
میرے ہین مین اِنکو پیدا کرکے بھول گیا یہ خوانی بندے ہین انکا زمانہ مرگ مجکو یاد نہین
رہا جب مجکو اِنپر غصہ آئیگا تو سب کو ایک مرتبہ خاک سیاہ کر دونگا ایک کو بھی نہ رہنے دونگا
آخر کو آپ ہی خاک سیاہ ہو گیا اُنکا کچھ نہ کر سکا اِسی طور سے اور خدائیان ہمارے آبا
و اجداد نے برباد کین مثل زبرجد شاہ و ثمرات سخن گو دلقبائے زرین تن کے
کسی سے ایک موے جسم ہمارا کم ہو سکا یہانتک کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ زمانہ صاحبقران
ثانی مین زمرد ثانی و فرعون ثانی و نمرود ثانی نے کیسے کیسے زور باندھے اور کیا
اُلوالعزمی کے ساتھ خدائی کی مگر کس ذلت کے ساتھ قتل ہوے تمھارے دیکھنے کا
مقام ہی اور خیال کرنے کی جگہ ہی اگر عقل سلیم اور ذہن فہیم رکھتے ہو تو خیال کر لوگے کہ
آئینہ اندام جادو جو کہ طلسم آئینہ مین خدائی کرتا تھا کیونکر ہم لوگون کے ہاتھ سے عاجز
ہو کر بھاگا ہی اور ایوان نہ طاق مین پناہ لی ہی ذرا نظر انصاف سے دیکھو کہ یہ کیسی خدائی ہی
اور کس قسم کا خدا ہی کہ بندون کے ہاتھ سے یون بھاگا بھاگا پھرے اور جاے پناہ
نہ ملے حیف ایسے خدا پر اور لعنت ایسے بندون پر جو کہ اُسکی یہ حالت دیکھین اور پھر اُسکو
اپنا خدا کہین یہ خیال کرو کہ یہ مذہب تصویر پرستی و خود پرستی دونون مثل اُن مشرب سابق
کے برباد ہونگے سواے مذہب اِسلام کے کوئی مذہب دوسرا باقی نہ رہیگا انصاف کی جگہ
ہی جو کہ ایک قطرۂ نجس سے پیدا ہوا اور حالت حیض مین اُسکی پرورش کس چیز سے ہو جو کہ
نجس ہو وہ اپنے کو خدا کہے خدا وہ ہی کہ جسکے نہ ماں ہو نہ باپ لڑکا نہ لڑکی نہ ہاتھ نہ پاؤن
نہ شکم نہ پشت نہ سر نہ صدر و کمر نہ گوش و بینی نہ چشم نہ ابرو رکھتا ہو یا وہ خدا ہی کہ جسکو ہر قسم کی
ضرورت ہو نفس امارہ بھی پاس ہو شیطان اُسپر مسلط ہو اور بہت ضروریہ کا محتاج ہو کھانے پینے
بول و براز کرے کتابون سے تو ثابت ہی کہ خدا ایک بقعۂ نور ہی اُسکو کسی نے آجتک دیکھا
نہین اور نہ کوئی دیکھے گا اُسکے دیکھنے کی کوئی تاب نہین لا سکتا ہی ایک مرتبہ زمانہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام مین اُنکی امت نے خواہش کی تھی تو ایک ایسی برق چمکی تھی کہ کوہ طور ایسا

پہاڑ جلکر سرمہ ہوگیا اور تمام لوگون کو غش آگیا یہ صرف ایک ادنی جلوہ تھا بھلا وہ کونسی آنکھین ہین جو اُسکے جلوے کو دیکھ سکین نہ یہ کہ خدا سب سنکے روبرو بیٹھا ہو لڑکی لڑکا رکھتا ہو جورو بھی ہو ماں باپ بھی ہون تمام اعضاے انسانی اُسکے جسم مین موجود ہون جو جو ضرورتین بندون کو ہوتی ہین وہ اُسکو بھی ہون ارے کتابون مین یہ تحریر ہی کہ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہی اور نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا ہی وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا یہ سب سکے سب اُسکی قدرت سے پیدا ہوے ہین جسمین یہ اوصاف ہون وہ خدا ہی یا جسمین مثل ہمارے تمھارے حرکتین ہون وہ خدا ہی یہ کیا باطل پرستی ہی تم کیون اپنے کو سجدہ کرتے ہو اس کفر کو ترک کرو مذہب حق اور ملت بیضا اختیار کرو اپنی گمراہی کو چھوڑو مین تمکو نصیحت کرتا ہون ورنہ یہ خیال کرلو کہ یہ ملک مثل اُن ملکون کے تباہ ہوگا اِسپر بھی غضب حق نازل ہوگا مین اب بغیر اِسلام آباد کیے اِس ملک کو یہان سے نہ جاؤنگا تمکو لازم ہی کہ فی الفور دیکھتے ہی اِس نامہ کے نامبر اطاعت و دوش ہوش پر رکھکر تیری خدمت مین حاضر ہو اور میری اطاعت اور فرمانبرداری کرو اور مذہب خود پرستی ترک کرو آیندہ اختیار رہی یہ خیال کرلو کہ اب مین یہان سے بغیر اِس شہر کے لیے ہوے قدم آگے نہ رکھونگا چاہے آسمان لے جاے بجنگ تجکو اُسکی کچھ پروا نہین ہی مین نے تو اُسکی راہ مین جہاد پر کمر باندھی ہی بموجب مضمون شعر یا تن رسد بجانان یا جان زتن برآید دست از طلب ندارم تا کار من برآید مین یہ چاہتا ہون کہ کیون یہ ملک بھی مثل اُن ملکون کے تاخت و تاراج ہو مین تو شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیے ہوے موجود ہون اگر تمکو یہ منظور ہی کہ تمھاری حکومت برقرار رہے تو میرے پاس آؤ مین تمکو کلمۂ توحید بتا دون تم ضلالت سے نکلکر جنت ہدایت پر پہونچا دون اِس خود پرستی کو ترک کرو اپنے خالق کو پہچانو وہ سب کا رزق دینے والا ہی اور وہ ایسا کریم ہی کہ شان مین جسکی شاعر کہتا ہی شعر چنان پہن خوان کرم گسترد ٭ کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد ٭ وہ ایسا کریم ہی کہ اپنے دشمن و دوست سب کو رزق دیتا ہی اُسکے خوان نعمت سے کیا دوست کیا دشمن کوئی محروم نہین رہتا ہی جو اُسکو بخدائی مانتا ہی وہ بھی رزق پاتا ہی اور جو اپنے کو خدا سمجھتا ہی وہ بھی رزق پاتا ہی اُسکے نزدیک دوست و دشمن یکسان ہین وہ کسی پر دنیا مین ظلم نہین کرتا ہی اِن سب امر دن کا انتقام اُسنے قیامت کے دن پر محول رکھا ہی اُس روز وہ سب کو سزا اور جزا دیگا ظالم کا دشمن ہی ظلم کو گوارا نہین کرتا ہی عدل اُسکی ایک صفت ادنا ہی انصاف پسند ہی عادل کو بہت دوست رکھتا ہی مین کہانتک اُسکے اوصاف تحریر کرون گا جہانتک تحریر کرونگا کم ہونگے دفتر کے دفتر ملو ہو جاوینگے برسون نہ ختم ہونگے یہ مقام اُسکے تحریر کرنے کا نہین ہی جب میرے تمھارے باہم گفتگو ہوگی اُسوقت مین زبانی بیان کرونگا اب مین اپنے نامے کو ختم کرتا ہون اصل مطلب میرا یہ ہی کہ تم میری اطاعت کرو مذہب خود پرستی کو ترک کرو مذہب اِسلام قبول کرو اپنی زندگی و دولت کو میرے ہاتھ سے برباد کرا دو آیندہ تمکو اختیار ہی مین سمجھا چکا اگر صلح منظور ہی تو ویسا جواب تحریر کرو اور اگر جنگ کی خواہش ہی تو آمادۂ جنگ ہو جسکو خدا فتح دے اور جسکو شکست دے جسکا مذہب حق ہو جسکا باطل حق و باطل کو مین جدا کرکے دکھا دونگا اِس کفر پرستی کو آب تیغ سے مین دھو دونگا یہان بھی

دین کا نشان نصب کرونگا اگر میرا مذہب حق ہوگا ورنہ تم بھی کرنا مین تمھاری اطاعت کرونگا کسی
قسم کا عذر نہ کرونگا مین منصف ہون انصاف کو دوست رکھتا ہون مین تو اسی واسطے شہر بشہر
دیار بدیار پھرتا ہون کہ کوئی تو مجکو اپنے مذہب کے حق ہونے کی دلیل بتا دے اور مذہب حق ثابت
کر دے مگر کسی نے آجتک ایسا نہین کیا یا اطاعت کی یا جنگ کرکے اپنے ملک کو تباہ
کیا لہذا اب مین کہانتک اپنے نامہ کو طول دون بس اس شعر پر نامہ ختم ہو شعر اگر جنگ جوئی
ندارم و رنگ ✦ وگر صلح خواہی نخواہم جنگ ✦ دیگر منت انچہ حق بود گفتہ تمام ✦ تو دانی دگر
بعد ازین والسلام ✦ یہ جو نامہ دبیر نے آوازلند پڑھا تو اہل دربار و یقین خود پرست
سب سنکے خاموش ہوگئے بڑی دیر تک حالت سکوت مین بیٹھے رہے بعد اسکے
یقین خود پرست نے ملوک بن مالک کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اسکا جواب تو
مین تحریر کرونگا مگر مین زبانی تجھسے اسقدر کہتا ہون کہ تمھارے مالک نے خدائے نادیدہ
کی بہت کچھ تعریف لکھی ہی اور سب مذہبون کی مذمت کی ہی یہ سچ ہی کہ جو شخص جو مذہب رکھتا
ہی وہ اسکی تعریف کرتا ہی نہ کہ اسقدر جیساکہ بدیع الملک نے کی ہی میرا تو یہ مختصر جواب
ہی کہ مین کبھی اپنا مذہب نہ ترک کرونگا چاہے جان جائے چاہے رہے یہ تو کبھی نہوگا
کہ مین اپنا مذہب قدیم ترک کردون مین جنگ وجدل سے نہین ڈرتا ہون اگر انکے پاس
تلوار آبدار ہی تو مین بھی شمشیر شرربار باندھتا ہون کوئی نامرد نہین ہون کہ انکے اس ڈرانے
سے خوف کھاکر انکی اطاعت کردون مین نے سمندر جادو کی تو اطاعت کی نہین اسکا
تو مذہب قبول کیا نہین جو کہ اسوقت سب طرح کی قدرت رکھتا تھا ساحر بھی ہی جو چاہتا
تھا سے مجھسے قبول کرا لیتا مگر نہین صرف اسنے اسقدر امر پر اکتفا کی کہ مجھ سے خراج
لینا گوارا کیا مگر یہ نہ کیا کہ مذہب کے بابت کسی امر مین دخل دیا ہو یہ تو کبھی نہوگا چاہے
وہ جنگ کرین چاہے صلح یہان کچھ پروا نہین ہی اور نہ خوف ہی ہی گو بھی میدان مین جسکو
خداوند طبیعت مجردہ فتح دین وہ حکومت کرے یہ وہ خداوند ہین کہ ہر ایک کے پاس
موجود ہین بھلا ایسے خدا کو کیونکر ترک کیا جائے جو کہ ہر ایک کے جسم مین موجود ہو
ہر ایک اپنا خدا آپ ہی اگر اپنا خدا آپ ہو تو اپنی پرورش نہین ہوسکتی ہی کیونکہ جب ہم فکر
معاش کرکے کوشش کرتے ہین تو جب ہم اپنی پرورش کرتے ہین تبھی ہم خود اپنی حیات
کے باعث ہین ابھی ہم وہ اسباب جمع کرتے ہین کہ ہم زندہ رہین اور وہ اشیاے
قوی کھاتے ہین کہ جس سے خون پیدا ہو قوت جسمانی مین ترقی ہو روح مین تازگی ہو
یہ سب چیزین ہمنے عقل سے دریافت کین اپنے جسمون کو صاف رکھتے ہین کیونکہ صفائی
باعث زندگی ہی جب ہم پسینے مین کوئی خرابی پاتے ہین تو وہ خوشبو یا وہ چیز جو کہ اس
خرابی کو دفع کرتی ہی استعمال کرتے ہین جہان ہمنے ذرا سی غفلت ہوگئی ہم فنا ہوگئے کوئی
نہ ہمارا پیدا کرنے والا ہی نہ ہم کسی کے پیدا کیے ہوے ہین ہماری طبیعت مجردہ ہماری
خدا ہی جبتک ہم اپنی روح کی ترقی کرتے رہتے ہین اسوقت تک ہم زندہ رہتے ہین
جہان ہمنے اسکی صفائی سے غفلت کی موت آگئی گلہاے رنگارنگ منکو کہ حکماے
سابق اپنی عقل سے دریافت کرکے چھوڑ گئے ہین وہ ہماری زندگی کا باعث ہی ہر بشر اپنا

خدا ہی ہم مین وہ قوتین جمع ہین جنسے ہم سب اِن باتون کا امتحان کرسکتے ہین قوت شامہ قوت لامسہ
قوت باصرہ قوت ذائقہ قوت سامعہ یہ ایک مادہ ایسا پیدا ہوتا ہی کہ جسکے سبب سے یہ قوتین پیدا ہوتی ہین
ایک قوت وہ ہی کہ جب زن و مرد ایک جا ہوسے تو دوسری شکل بننے کی تدبیر ہوتی ہی ہین ایسا ہوتا
ہی کہ بغیر مرد و عورت کے ایکجا ہوسے کوئی صورت ظاہر ہوتی ہی بس جب وہ مادہ جمع ہوا اور
یہ امر ظہور مین آیا جب صورت بنگئی اُسوقت سے وہ اپنی زندگی کی فکر کرنے لگا یہ تو چیزین حکماے
ماسبق کی ایجاد کی ہوئی ہین حاصل اِس کلام کا یہ ہی کہ ہر ایک اپنا آپ خدا ہی اُسکو اپنی بندگی کرنا دریا
ہی نہ کوئی خدا ہی نہ کوئی پیدا کرنے والا ہی جب طبیعت نے جس طرف رغبت کی وہ چیز ہمکو پسند
آئی بھلا کوئی تمکو ایسا شخص بتادے کہ نہ کھاتا ہو نہ پیتا ہو نہ صفائی جسم کی ترکیب کرتا ہو اور زندہ ہو
جبتک وہ یہ تدارک نہ کریگا کبھی اُسکی زندگی نہوگی بس اِسی امر سے ثابت ہی کہ انسان خود اپنا
خدا ہی مین کہانتک اِسکی دلیل بیان کرون ہر دلیل سے ثابت ہوسکتا ہی بہت بڑی دلیل تو یہ ہی کہ
جب انسان کی طبیعت علیل ہوتی ہی تو اُسوقت مین وہ وہ اجزا استعمال کرتا ہی جو اُس مرض کو دفع
کرتے ہین بھلا کوئی تو ایسا کرے کہ وہ اجزا استعمال نہ کرے کبھی زندہ نہ رہے پس ثابت ہوا
کہ اُسنے جو عقل سے دریافت کیا تو اُسکی طبیعت مجردہ نے اُسکو بتایا کہ تو یون کر تو تیری زندگی
ہوگی بس اُسنے استعمال کیا وہ زندہ رہا جب اُسنے اُسکے خلاف کیا تو فنا ہوگیا ہی اس دلیل
سے بھی اثبات اِس امر کا ہوگیا کہ طبیعت مجردہ ہر شخص کی خدا ہی ملوک بن مالک نے کہا کہ
آپ یہ تقریر کرچکے یا ابھی کچھ باقی ہی اگر باقی ہو تو بیان فرمائیے میرے زمین پر جواب دون
یقین خود پرست نے کہا کہ میری تقریر تو بہت طولانی ہی اور بہت سی دلیلین ایسی ہین کہ
جس سے مذہب خود پرستی ثابت ہی مگر کہانتک بیان کرون اُنکو خود معلوم ہونگی میرے
نزدیک تو یہ مذہب حق ہی اُنکے بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی ملوک نے کہا کہ اگر یہ مذہب
حق ہوتا تو اُسکی دلیلین ایسی ہوتین کہ کبھی کوئی اُنکو نہین رد کرسکتا آدمی کو زیبا ہی کہ جو دلیل کرے
یا دعوی کرے تو اُسکو باسناد اور ایسی دلیلون سے ثابت کرے کہ دوسرا اُسکو رد نہ کرسکے یہ
جو کچھ آپ نے بیان کیا اِسکو ایک طفل بھی رد کرسکتا ہی پہلے یہ آپ بیان فرمائیے کہ یہ جو کچھ
آپ نے بیان کیا یہ کیونکر خلق ہوسے اِنکا کوئی بنانے والا بھی تھا یا نہین بس آپ ہی کے
قول سے یہ امر ثابت ہی کہ کوئی نہ کوئی اِسکا پیدا کرنے والا ہی کوئی اِنکا خالق ضرور رہے
یقین خود پرست نے کہا کہ کیونکر میرے قول سے ثابت ہی ملوک نے کہا کہ آپ نے
بیان کیا کہ جبتک مرد و عورت ایکجا نہین ہوتے ہین تب تک صورت انسانی نہین پیدا ہوتی
ہی تو اب یہ امر ثابت ہوگیا کہ مرد و عورت کا ایکجا ہونا ضروری ہی اب یہ امر لائق غور ہی کہ کیونکر شکل
بنی ہی اِسکے بننے کا کیا سبب ہوتا ہی اِسکا ثبوت آپ نے کچھ نہین بیان کیا صرف اِسی قدر
آپ بیان کرکے رہگئے آپ مجھ سے سنیے کہ جب مرد و عورت مین باہم وصل ہوا اور وہ مادہ
جسکو کہ خالق نے مرد و عورت مین پیدا کیا ہی اُسکو نطفہ کہتے ہین دونون کا ایکجا ہوکر رحم عورت
مین پہونچا اُسکو قوت ماسکہ جو کہ خدا نے رحم مین پیدا کی ہی اُسنے روکا بعد چالیس روز کے اُسنے
ایک صورت پیدا کی کہ ایک مضغہ گوشت ہوگیا اب خدا نے اُسمین یہ قوت پیدا کی کہ اُسمین
شکل انسانی خواہ مرد خواہ عورت کی پیدا کی پہلے سب کے تین نقطہ پیدا ہوتے ہین ایک مقام

دل کے اور ایک بجاے دماغ کے اور ایک بجاے جگر کے اسکے بعد وہ مضغہ کہ جسکا
مین ذکر کر چکا ہون بعد وہ اسنے ہاتھ پاؤن آنکھ ناک سر وکر پیدا کیا اسکی غذا اس خون کو مقرر کیا
جو کہ خون حیض ہی بس اب وہ پرورش پانے لگا اور شکم مین بڑھنے لگا بھلا یہ خیال کرنے کی جگہ
ہی یا نہین کہ کیونکر اسکو وہان غذا ملتی ہی اور کیونکر وہ زندہ رہتا ہی اسی سے ثبوت باری تعالے
ہی یہانتک کہ نو ماہ تک اسکو شکم مادر مین پرورش کیا بعد نو مہینے کے اسکی ولادت کے قبل
پستان مادر مین دودھ کو پیدا کیا جو کہ بعد ولادت ایک زمانہ کثیر تک اسکی پرورش کا سبب ہوتا ہی
اور وہ بھی وہی خون ہی جو کہ مبدل بہ شیر ہوجاتا ہی جب ولادت ہوئی تو اسکی الفت اسکے مادر
کے دل مین پیدا کی تاکہ وہ اسکی پرورش و پرداخت کرین ورنہ کون کرتا کہ سب کا پرورش کرنیوالا
وہی ہی مگر بدون وسیلے وسبب کے کوئی کام نہین ہوتا ہی بقول آپ کے کہ خود بخود لڑکا شکم
عورت مین نہین ہوتا ہی بسبب مرد و عورت کے ایکجا ہونے کے پیدا ہوتا ہی تو اسکا کوئی سبب
بھی ہی یا نہین یہ سبب ہی جو کہ مین نے بیان کیا اگر ایسا نہو تو کبھی کوئی لڑکا پیدا نہو یہ اسکی ایک اول
صفت ہی یقین خود پرست نے کہا کہ یہ تو کوئی دلیل نہین ہی اسکے خالق ہونے کی بلکہ ہم
اسکے جواب مین یہ کہتے ہین کہ بقول آپ کے کہ جب مرد و عورت کا نطفہ باہم ملتا ہی تو تولید
کی صورت ہوتی ہی ہم یہ تدبیر کرتے ہین کہ دونون کو ملاکر ایک جگہ رکھے دیتے ہین دیکھین تو
کیونکر وہ شکل پیدا ہوتی ہی بس مملوک نے کہا کہ آپ کے سوال سے جواب اسکا پیدا ہے
اور اسکے خالق ہونے کی دلیل ہویدا ہی جبکہ آپ کا یہ قول ہی کہ طبیعت مجردہ خود سب کی خالق
ہی تو پھر کیون نہین ایسی انسان تدبیر کرتا کہ شکل پیدا ہوتین نے تو بیان کیا کہ کوئی نطفہ ایکجا ہونے
سے نہین انسان کی شکل بنتی ہی بلکہ جو اسباب کہ مین نے بیان کیے ہین جبتک وہ نہونگے تو شکل
انسان بننا غیر ممکن ہی کیونکہ ہم اگر بقول آپ کے دونون نطفون کو ایکجا کرین تو شکل بنجاے مگر ہم
اسکی غذا کہان سے لائین اور وہ قوت کیونکر پیدا کرین جو کہ اسکے واسطے لازم ہی بس معلوم
ہوگیا کہ اسکا کوئی دوسرا پیدا کرنے والا ہی کہ جو سب کا خالق ہی اور ہم اسکے بندے ہین اور
اسکے خلاف کوئی دلیل فرمائیے یقین خود پرست نے کہا کہ یہ کلیہ قاعدہ نہین ہی بلکہ آپ خود
خیال کرلین کہ ہم تھوڑی دیر کے واسطے اسکو مانتے لیتے ہین کہ جس طرح آپ فرماتے ہین
یون ہی ہی مگر ہم اسکے خلاف ہی پاتے ہین وہ یہ امر ہی کہ بہت سے انسان ایسے ہین کہ وہ لاولد
ہین اور انکے اولاد نہین ہی باوصفیکہ وہ صاحب زوجہ ہین اور زوجہ صاحب سویر ہی پھر کیون
نہین یہ قاعدہ ہی جو کہ ابھی بیان ہوتا ہی کیونکہ وہ بھی تو باہم وصل حاصل کرتے ہین اگر کوئی دوسرا
پیدا کرنے والا ہوتا تو انکو بھی صاحب اولاد کرتا بس یہ امر ثابت ہوگیا کہ یہ فعل اپنے اختیار مین
ہی کوئی اسکا پیدا کرنیوالا نہین ہی دوسرے یہ قاعدہ حیوان مین نہین ہی وہان دوسرا قاعدہ ہی چرندون
اور طیور سے تولید ہوتی ہی پرندون مین دوسرا طریقہ مقرر ہی یہ کیون ہی بس ثابت کہ ہر ایک شی اپنی خالق ہی جو جسکے
جی مین آیا وہ طریقہ اختیار کیا دیکھیے نباتات کی پیدائش دوسرے طور سے جمادات کی اور
طریقے سے پیدا ہوتے ہین بس اپنے اپنے آپ خدا ہین جرثومہ کے بیان مثل انسان کے
تولید ہوتی ہی پرندیہ دیتے ہین اسکو سینتے ہین اگر وہ اسکے خالق اور اپنے خدا ہوتے تو کبھی اپنی
نسل کی ترقی نہ کرتے اب خیال فرمائیے کہ انسان کی پیدائش بقول آپ کے یون ہوتی ہے

جس طرح کہ آپ نے بیان کی گو کہ یہ بالکل خلاف عقل ہی سوائے مسلمان کے ہم تو اسکو کبھی نہ مانینگے
کہ بیٹھے حیوان کے یہان کیون یون نہین پیدائش ہوتی ہی جبکہ سب کا پیدا کرنے والا ایک ہی
تو وہ کیون یون پیدا ہونے مین موسیقار کو دیکھیے کہ اُسکا سر نہین ہوتا ہی اور اُسکے یہان بیضہ ہوتا
ہی نہ وہ سیتا ہی بسبب حدت آفتاب کے جو کہ مادہ اُسمین موجود ہی پکہ بچا تا ہی بس یہ دلیل ہے
ہر ایک کے خدا ہونے کی اور آپ پیدا ہونے کی گل و بوٹہ اشجار کوہ و دریا زمین و آسمان
سب اپنے خالق ہین یہ خود بخود پیدا ہوے ہین جب اِنکے فنا ہونے کا زمانہ آئیگا تو فنا
ہو جائینگے نہ قیامت کوئی چیز ہی نہ بہشت و دوزخ یہ کلام سنکے مملوک بن مالک نے
کہا کہ آپ خود اپنی دلیلون سے قائل ہوتے ہین اگر یہی ہوتا تو کیون حیوان ہونے کیون
انسان ہوتے تمام عالم ایکسی ہی طور کا ہوتا بس اِس سے بھی ثابت ہی کہ ان سب کا کوئی خالق ہی
کہ اُسنے نئے نئے طریقون اور صنعتون سے مخلوق کو خلق کیا انسان کی پیدائش کا جدا طریقہ مقرر
کیا حیوان اور چرند کی پیدائش جداطور سے قرار دی ہی طائرون کی پیدائش کا طرز علحدہ مقرر کیا
ایک کو دوسرے سے جدا کر دیا نباتات اور جمادات و کوہ و صحرا و شجر و ثمر نے انداز سے
خلق کیے ہین کہانتک اُسکے خالق ہونے کی دلیلین بیان کرون جبکہ آپ خود اُسکے خدا ہونے
اور ہمارے مخلوق ہونے کو اپنی دلیلون سے ثابت کرتے ہین تو مین کیون نہ اُسکو سب کا
خالق قرار دون اور اپنے مذہب کو حق جانون خیر اِس سے تو کچھ حاصل نہین ہی آپ کو خود کچھ
دلون مین ثابت ہو جائیگا ذرا عقل سے کام لیجیے اور اپنے مقام پر بیٹھکر غور فرمائیے علحدہ بیٹھ
مشورہ فرمائیے کہ یہ جو اہل اسلام بیان کرتے ہین تو یہ درست ہی یا جو ہمارے قول ہین اور
اب جو آپ کو جواب تحریر کرنا ہو تحریر کیجیے کیونکہ آپ لوگون کو کوئی نہین سمجھا سکتا ہی جبکہ آپ
لوگ خود اپنے قول سے اُسکی خدائی کے قائل ہین اور پھر انکار کرتے ہین اور اپنے کو
خدا اقرار کرتے ہین تو اِسکا علاج لقمان پاس بھی نہین ہی میری کیا اصل ہی اگر کوئی نبی برحق
بھی آپ کو سمجھائیگا تو آپ لوگ اُسکے کہنے پر بھی عمل نہ کرینگے مین کس شمار اور قطار مین ہون
جو آپ کو منظور ہو خواہ صلح خواہ جنگ جواب مین تحریر کر دیجیے یہ جو تقریر مملوک سے
کی بس اُسی وقت یقین خود پرست نے دبیر سے کہا کہ جواب نامہ جنگ کا تحریر کر دو کہ سوا
اِن دو کلمون کے تیسرا کلمہ نہو کہ ہمکو اپنا مذہب ترک کرنا نہین ہی نہ ہم صلح کرینگے جو آپ کے
ہمارے بن سکے وہ کیجیے ہم کسی امر سے خوف نہین کرتے ہین اگر خوف کرتے تو پھر
سلطنت کیونکر کرتے بادشاہون کو تو ہمیشہ جنگ و جدل درپیش رہتی ہی اس سے خوف کیا
شمشیر زنی تو ہمارا شیوہ ہی زخم تن پر کھانا ہمارا گہنا ہی یہ امر پردہ نشین عورتون کو سزاوار ہی جنگ و جدل
سے خوف کرنا یہ نامردون کا کار ہی اس امر مین بیکار کی تکرار ہی ہم لوگ شیر بیشہ جنگ و ہنر بمیدان
رزم ہین خلاصہ یہ کہ ہم برائے جنگ موجود ہین اگر ایم پر ظفر پائیگا تو اُسوقت جو فرمائیگا
تو اُسکی بابت آپ سے تقریر کی جا لگی اگر آپ ہمکو قائل کر دینگے تو ہم آپ کا مذہب قبول
کر لینگے ابھی تو اِس امر مین تقریر کرنا بیکار ہی کیونکہ ابھی تو بہت مرحلہ جنگ و پیکار باقی ہے
بدون اِسکے یکسو ہوے کچھ نہین ہوتا ہی ہمارے آپ کے درمیان مین ابھی تو تلوار ہے
جب وہ درمیان سے نکل جائے تو بابت مذہب کے گفتگو ہو جبکہ اتنی بڑی اعلی شی حق و باطل

کی جدا کرنے والی موجود ہی تو پھر کیون زیادہ تقریر کو طول دیا جائے یہ تلوار میرے اور
آپ کے تئین فیصل کردیگی یہ تو خوب فیصل کرتی ہی جسکو دے وہ حکومت کرے لہذا تین
مستعد جنگ ہون جسدن چاہے میدان مین تشریف لائیے مین بھی مع اپنی فوج کے آؤنگا
حال کھل جائیگا بس ختم کرو نامے کو زیادہ طول سے کچھ حاصل نہین ہی دہرے نے موافق حکم
بادشاہ کے نامہ تحریر کرکے مہر کرکے پیش کیا بادشاہ نے وہ نامہ مملوک کو دیا اور کہا
کہ یہ نامہ کا جواب ہو لیجائیے مملوک بن مالک نے بادشاہ کے ہاتھ سے جواب نامہ لیا
اور دنگل سے اٹھ کھڑا ہوا اور پکار کر کہا کہ سلام علیک اس شخص پر سلام ہو جو کہ خدا کو واحد جانتا
ہو اور بخدائی مانتا ہو یہ کہکر کہا کہ اہل دربار مین ابھی تک یہان موجود ہون جو جسکا جی چاہے میرے
ساتھ ہر تا ڈکرے بعد کو یہ نہ کہے کہ ہمنے طرح دی مین کسی سے باہر نہین ہون اور نہ عاجز ہون
یہ کہکر تھوڑی دیر تک قیام کیا بعد اسکے یہ کہا کہ اب مین جاتا ہون اہل دربار نے کچھ جواب نہ
دیا مملوک وہان سے صحن بارگاہ مین آنے جو بدان سے مرکب لیکر اسپر سوار ہوے اور
سیدھے وہان سے دربارگاہ پر آئے اور وہان سے اپنے ہمراہیون کو لیکر طرف اپنے
لشکر کے بخوشی وخورمی روانہ ہوے یہان خواجہ خضران بن عمرو نے پہلے ہی سے سب
کیفیت دیکھکر اسکے پہونچنے کے قبل دربار مین پہونچے وہان صاحبقران مملوک کا ذکر
فرما رہے تھے کہ ابھی تک کوئی خبر نہین آئی کہ مملوک نے کیسی نامہ بری کی اور نہ خواجہ واپس
آئے کہ خواجہ آکر پہونچے منہ پہولائے ہوے پیشانی پر شکن غصہ کے آثار پیدا بنی کرسی
پر بیٹھ گئے کچھ کسی سے کلام تک نہین کیا یہ حال جو بادشاہ و صاحبقران نے دیکھا
تو فرمایا کہ کیون خواجہ مزاج کیسا ہی تم نے کچھ حال مملوک کی نامہ بری کا نہ بیان کیا کہ کیونکر نامہ بری
کی اور کیا حالت گذری تم تو اسوقت بہت متفکر معلوم ہوتے ہو کچھ حال تو بیان کرو کہ کیا ہوا
کیون مزاج برہم ہی کیا ہوا معلوم تو ہو خواجہ نے برہم ہوکر جواب دیا کہ لڑکون کے ہاتھ جواب
بھیجکر نامہ کی بھی ذلت کرائی مذہب اسلام کی بھی وقعت نہ رہی جیسا کہ نامہ بر اہل اسلام آج ذلیل
ہوا ایسا کبھی نہ ذلیل ہوا ہوگا لڑکا تھا وہ کیا جانے کہ نامہ بری کیونکر ہوتی ہی مجکو بھی جاکر ذلت
ہوئی ہزار روپیہ بھی مفت مین صرف ہوا اگر یہ مین جانتا تو کبھی نہ جاتا سوائے رنج کے کچھ
نہ حاصل ہوا لڑکا بھی وہ لڑکا کہ جو بالکل فن جنگ وعلم سے ناواقف جسکو کہ ایک پہلوان نے
سر دربار ذلیل کیا اور نامہ زبردستی لیلیا جہان تک بیٹھنے کو نہ دی کھڑا رہا اور کچھ نہ کہہ سکا نامہ بھی
چاک ہوا اور کیا بیان کرون یا صاحبقران نثار نامہ وسلام نامہ وتعظیم نامہ کے عوض مین
نامہ چاک ہوا نامہ بر ذلیل ہوا جب لڑکون کے ہاتھ سے کام لیا جائیگا تو اسکا انجام ضرور
خراب ہوگا اسنے بابت مذہب کے چند سوال کیے یہ منہ کھول کر رہ گئے ایک دو بھی تو
جواب نہ دے سکے آخر کو قائل ہوکر رہ گئے اسنے رحم کھا کر زندہ چھوڑ دیا ورنہ آج لاش
آتی میرا بھی نقصان ہوا کہ میرے ہزار روپیہ کے نوٹ جیب سے گر گئے صاحبقران
نے فرمایا کہ تمھارے پاس نوٹ کہان سے آئے اور کیونکر گرے تم تو مفلس آدمی ہو
افلاس کی حالت مین نوٹ کجا کوڑی کوڑی کو محتاج ہو خواجہ نے کہا کہ اسمین بھی کچھ شک ہی
اسی کا تو رونا ہی کہ مفلسی مین یہ ہوا اگر تونگر ہوتے تو جسکے نوٹ تھے اسکو دیدیتے اپنی بات

بھی بنی رہتی اب اگر اُس سے کہونگا کہ نوٹ ضائع ہوگئے تو وہ یہ خیال کریگا کہ خواجہ مفلس تھے انھون نے صرف کر ڈالے فقرہ کر دیا کہ نوٹ تلف ہوگئے افسوس اعتبار بھی گیا چور بھی ٹھہرے اب کوئی کیون اعتبار کرنے لگا اور مین اُسکو کہان سے تین ہزار روپیہ دونگا جب وہ طلب کریگا ای میرے خدا کس عذاب مین یون مجکو ڈالا اگر مین یہ جانتا تو کبھی نہ جاتا جاکر منت مین پشیمانی اُٹھائی وہ تو درکنار رجو رگھاتے مین ہوے کیا اچھی خفیہ نویسی کی خدمت کی مین ایسی نوکری سے درگذرا جسدن سے اِس سرزمین پر آیا ہون سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہوا اپنی گرہ سے بیٹھکر کھایا فرضدارون کو دیا جو نقصان ہوا اُسکا حساب نہین ہماری تو وہ مثل ہوئی گئے تھے روزے کو گلے پڑی نماز یا یہ کہ پیدا کرنے سے رہے اور کچھ گرہ کا کھویا یہ تو وہ مثل ہوئی کہ آؤ باہرون کچھ گھر سے لیجاؤ ہمتو اس خیال سے گئے تھے کہ وہان جاتے ہین نثار نامہ ہوگا جو اسمیں ملیگا ہمکو بھی دو ایک ٹکڑے ملجائینگے وہان سے آئینگے یہان خبر خوش سنائینگے ہر ایک خوش ہوکر کچھ انعام دیگا ملنا تو کیسا خود دے کے گئے گویا نثار نامہ ہمنے کیا یون جو خواجہ نے کہا تو صاحبقران نے فرمایا کہ پوری کیفیت بیان کرو کہ یہ نوٹ کیسے تھے اور کیونکر گرے خواجہ نے کہا کہ آپ سنکر کیا کیجیے گا بیکار مجکو رنج ہوگا آپ دل سوزی کے عوض مین یہ بات فرمائیے گا کہ فقرہ کرتے ہو تو کیا حاصل ہی اور مجکو اور رنج ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ نہین ہمکو یقین آجائیگا ہم اُسکا روپیہ تمکو دینگے خواجہ نے کہا کہ حضور نے تو میرے دل کو قوی کردیا دینا نہ دینا تو شئے دیگر ہی کوئی دلسوزی تو کرے اِنکے نزدیک تو مین فقرے بازار اور دروغگو کاذب ہون اگر آپ دریافت فرمانے ہین تو مین بیان کرتا ہون مگر ایک امر کا خواستگار ہون کہ میرا واقعہ سماعت فرماکر اگر لائق انصاف ہو تو انصاف فرمائیے گا کیونکہ مجکو تین ہزار روپیہ عنایت فرمائیگا اور وہ روپیہ جو کہ اجرت خفیہ نویسی کی ہی وہ بھی عنایت ہو کیونکہ مین نے اپنا کام کیا چاہے ایلچی ذلیل ہو چاہے سرفراز مین جس امر پر مقرر تھا اُسکو بجالایا اور میرا پیشہ بھی یہی ہی کہ جو واقعہ گذرے وہ آکر عرض کردون وہ مین کرآیا چاہے واقعہ حسب دلخواہ ہو چاہے خلاف بادشاہ نے فرمایا کہ یہ کون کہتا ہی کہ آپکی اجرت آپ کو نہ ملیگی وہ تو ضرور ملتی ہان اگر آپ سچ سچ بیان کردینگے تو مین وہ بھی تین ہزار روپیہ دونگا خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے بیان تو کیا آپ نے فرمایا یہ تو بالکل دروغ ہی خواجہ نے کہا کہ مین اُسکی صداقت کہان سے لاؤن اِسکا اقرار فرمائیے کہ مین تین ہزار روپیہ ضرور مرحمت کرونگا تو مین بیان کرون بادشاہ نے فرمایا کہ آپ بیان تو کرین مین دونگا یہ سنکے خواجہ نے یون بیان کرنا شروع کیا کہ جب آپ سے رخصت ہوکر بیرون بارگاہ نکلا اور طرف لشکر یقین خود پرست کے چلا کہ چلکر نامہ بر کی کیفیت دیکھون خواجہ ہلال ایک سوداگر آپ کے لشکر مین ہین وہ اپنے مکان پر بیٹھے ہوے تھے اُسکے پاس کچھ اور لوگ تھے اُنھون نے جو مجکو جاتے ہوے دیکھا تو آواز دی کہ ای خواجہ سلامت ذرا اِدھر تشریف لائیے مین نے کہا کہ مین اِسوقت ضرورت سے جاتا ہون اُنھین سکتا ہون اُنھون نے کہا کہ مجکو از حد ضرورت ہی تھوڑی دیر کے واسطے چلے آؤ بہت عرصہ نہوگا صرف دو باتین کرنا ہین مین یہ سنکے اُنکے پاس چلا گیا اور یہ خیال کیا کہ ابھی ایلچی لشکر مین ہی حد لشکر سے بھی نہین نکلا ہی اُسکے ہمراہ سپاہ ہی اور تم تنہا ہو اُسکے قبل پہونچ جاؤگے ابھی بھی سن لو اور یہ امر

مروت سے بھی بعید ہی کہ ایک شخص بلائے اور تم نہ جاؤ یہ خیال کر کے اُنکے پاس چلا گیا وہ
اُٹھ کھڑے ہوے کرسی پر بٹھایا مجھ سے پوچھا کہ آپ کہان جاتے ہین مین نے کہا کہ ایک
شاہی کام کو جاتا ہون آپ جلد بیان کرین کہ کیا آپ کو مجھ سے ضرورت ہی کہین ایسا نہو کہ شاہی
کام کو دیر ہو اُنھون نے کہا کہ میرا کام بھی کر دیجیے آجکل میرے پاس کوئی آدمی معتبر نہین ہی
جس سے مین یہ کام لون یہ تین ہزار روپیہ کے نوٹ میرے خواجہ کمال کو پہونچا دیجیے
کیونکہ مین اُنسے کچھ مال خرید کر کے لایا ہون روپیہ باقی کر آیا تھا اور وعدہ کر آیا تھا کہ روپیہ
بہت جلد بھیجدونگا جسکو زمانہ تین دن کا ہوا ہی دوست ہونگے کہ عجب جھوٹا آدمی ہی اور میرے
پاس کوئی ایسا ملازم نہین ہی کہ جسکے ہاتھ یہ رقم کثیر بھیجون حضور کے اقبال سے ابھی تک یہ
بات ہی کہ تاجرون و صاحبون کو اِس حقیر کا بہت بڑا اعتبار ہی دو دو لاکھ روپیہ میرے سپرد کیا اور
مین نے اُسکو اپنی جان کے برابر رکھا جب اُنھون نے طلب کیا تو بجنسہ اُنکے حوالے کر دیا
بس اِس خیال سے سب مجکو صاحب دیانت اور معتبر تصور کرتے ہین پہلے مین نے عذر
کیا کہ اِسوقت مجکو مہلت نہین ہی کسی اور کے ہاتھ بھیجدو اُنھون نے کہا کہ اگر یہی ہوتا تو مین
آپ کو کیون زحمت دیتا جب بہت اُنھون نے عاجز کیا تو مین نے اُنسے کہا کہ خیر جب مین سرکاری
کام سے فرصت پاؤنگا تو اِسوقت مین پہونچا دونگا اُنھون نے کہا کہ جب ایکا جی چاہے یہ
کہکر اُنھون نے تین ہزار کے تین قطعہ نوٹ مجکو دیے مین نے اُنسے لیکر جیب مین رکھے
اور رخصت ہو کر بجلدی تمام غضب مین اپنی کے روانہ ہوا یہانتک کہ یقین خود پرست کے
لشکر مین پہونچا صورت تبدیل کی اِس عرصہ مین ایلچی داخل بارگاہ ہوا ابھی مین باہر آیا تھا کہ بارگاہ
سے شور و غل کی آواز آئی مین جھپٹ کر اندر بارگاہ کے جانے لگا کہ جاکر دیکھون کہ کیا ہوا
کہ پانون جو طناب مین اُلجھا تو مین گر پڑا ہاتھ مین چوٹ بھی آئی فوراً اُٹھکر بھاگا کچھ خیال بھی نہین
کیا کہ کون گرا اور کسکے چوٹ آئی اُسی گرنے مین وہ نوٹ معلوم ہوتا ہی کہ جیب سے گر گئے
اندر جو گیا تو یہ جاکر واقعہ دیکھا کہ مملوک بن مالک سے اور ایک پہلوان سے تکرار ہو رہی
ہی اور نوبت تلوار کی پہونچی ہی مین دیکھنے لگا یہانتک کہ اُس پہلوان نے تلوار مملوک کی
چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اُسکو اُٹھا لیا اور سر سے بلند کر کے زمین پر دے مارا اور
نامہ چھین کر بادشاہ کو دیا اور چاہا کہ قتل کرون اُسوقت بادشاہ نے منع کیا کہ قتل کرنے سے
کیا حاصل یہ اپنی سزا کو پہونچ گیا جیسا کہ اِسنے کیا اُسکی سزا پائی نامہ بر کو قتل نہین کرتے ہین اُس
پہلوان نے اپنے بادشاہ کے کہنے سے قتل سے ہاتھ اُٹھایا اور سینہ پر سے اُترا یا مگر جگہ
نہ دی کہ بیٹھے سامنے کھڑا رہا یہ جو حال مین نے دیکھا تو میرے ہوش جاتے رہے مجکو دنیا
و مافیہا کی خبر نہ رہی اور نہ یاد رہا کہ میری جیب مین نوٹ تھے جب مملوک بن مالک جواب
نامہ لے کر واپس چلا تو مین نے خیال کیا کہ چلکر مین پہلے خبر دون کہ یہ واقعہ گذرا مین وہان سے
روانہ ہوا اتفاق سے اُدھر سے میرا گذر ہوا جدھر کو کہ خواجہ کمال کی دوکان ہی اُنکو جو دیکھا
تو نوٹ یاد آئے خیال کیا کہ اِدھر آئے تو ہو نوٹ دے کر رسید لیلو اور جب خواجہ ہلال
سے ملاقات ہوگی اُنکو دیدینا اب جو جیب مین ہاتھ ڈالتا ہون تو نوٹ ندارد کمر کو دیکھا نہین ہین
خیال کیا کہ نوٹ کیا ہوے معلوم ہوتا ہی کہ گر گئے اُسی وقت واپس گیا تمام راستہ ڈھونڈھ ڈالا

تمام بارگاہ مین بھی تلاش کیا اور اُس راہ مین بھی تلاش کیے کہ جس راہ سے ایلچی کے ہمراہ گیا تھا کہین پتہ نہ لگا وہ کسی نے اُٹھا لیے یہ واقعہ گذرا جو مین نے بیان کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ خواجہ کو آٹھ ہزار روپیہ دیا جاوے تین ہزار نقصان کا اور پانچ ہزار اجرت خفیہ نویسی کا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ کیون اس کاذب کے فقرون مین آتے ہین دو نوٹ گرے نہ کچھ صرف فقرہ کرکے روپیہ لیلیا یہ تو سنے کہ مملوک کو پہلوان نے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کر لیا جسکو کہ مین نے بڑی مشکل سے زیر کیا تھا اُسکو ایک پہلوان اُٹھا لے بالکل دروغ ہی اے خواجہ اِس جھوٹ بولنے سے کیا حاصل خواجہ نے برہم ہوکر کہا کہ مین تو جھوٹا ہون جب پرچہ نویس حال لکھے گا تو آپکو معلوم ہو جائیگا اچھا مین جھوٹ بولتا ہون آپ نے مجکو میرے جھوٹ بولنے سے مالا مال کر دیا آپکی تو وہ مثل ہوئی کہ داتا دے بھنڈاری کا پیٹ پھولے میان تم کیا دوگے تمھارے باپ دادا نے کبھی کسی کو دیا ہی جو تم دوگے تمھارے آباو اجداد تو دینے کے نام دروازے مین کنڈی بھی نہین دیتے ہین دال دلو دونون تم لوگ پڑے نہین ہو سوائے لام واو پیش لوکے اگر اگر کوئی دوسرا دیتا ہی تم اُسکو بھی منع کرتے ہو میان تمھارے آباو اجداد مجاور ہین خانہ کعبہ کے بادشاہ کے نانا شہنشاہ تھے یہ نسل سے ہین نوشیروان کے جو کہ سخی تھا انمین اثر اُسکا ہو بلکہ یہ کیا سخاوت کرینگے جو کہ سُنا گیا ہی کہ قباد شہریار کرتے تھے اگر تم اُس زمانے مین ہوتے تو یقین تھا کہ اُنکو بھی منع کرتے افسوس ہی کہ تم لوگون کا کیا مزاج ہی کسی کو دیتے دیکھا برا معلوم ہوا میان دینے والے سے دلوانے والے کو زیادہ تر ثواب ہی اسوقت مجکو ایک مثل یاد آئی ایک بنی کو دیکھا کسی نے کہ کچھ رنجیدہ چلا آتا ہی اُس سے اُس شخص نے سوال کیا کہ بھائی رنجیدہ کیون ہو کہا تمھارا کچھ گر پڑا ہی یا کسی نے تمسے کچھ لیلیا ہی اُسنے اُسکے جواب مین یہ کہا کہ نہ گانٹھ کا کچھ گر پڑا نہ کاہو کو کچھ دین + بھائی دیتے دیکھا اور کوتاہ سے بدن لین + تو وہ مثل آپکی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ بس بس اپنی چونچ بند رکھیے روپیہ جو بادشاہ نے دیا ہی اُسکو لیجیے اور خوش ہوجیے آپ سے جو جو بی مین آیا وہ مجکو کہ سنایا مگر آپ نے مجھ سے کچھ نہ پایا ہو تو جو کچھ آپ کے پاس ہو وہ بھی گر جاوے مین اور کیا آپ کو کہون یہ میرا ہی صبر تھا جو نقصان ہوا میان جھوٹ بولنے کا نتیجہ یہی ہی جو پیش آیا مگر مین کیا کرون مجکو کوئی امر اسوقت کا باور نہین آتا ہی میرا دل گوارا نہین کرتا ہی کہ نامہ بر ذلیل ہوا اور نامہ کی کچھ عزت نہین ہوئی نامہ چاک کر ڈالا گیا بالکل اسکے خلاف معلوم ہوتا ہی اچھا یہ تو بتاؤ کہ مملوک کہان ہین خواجہ نے عرض کیا کہ آتے ہونگے راہ مین ہونگے مین پیشتر اُنسے چلا آیا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ اگر یہ امر ہوتا تو مملوک آدمی غیرت دار ہی بس زندہ مجکو اگر منھ نہ دکھاتا اُسکی لاش نامہ کے ساتھ آتی خواجہ نے کہا کہ جی ہان آپ کو ایسا ہی گمان ہی معلوم ہو جائیگا تھوڑی دیر مین حال کھل جائیگا جب وہ خود آکر کل حال بیان کرینگے اُسوقت تو آپ کو یقین آئیگا یا نہین میری دروغگوئی کی صداقت آپ کو ظاہر ہو جائیگی جب وہ نامہ کے پرزے آپ کو دینگے وہ مثل ہی کہ نانو ناؤ بال کتنے ہین اُسنے جواب مین کہا کہ بچ مان جی آگے آتے ہین دیکھ لیجیے گا یہ جو خواجہ نے کہا تو صاحبقران کو بھی کچھ یقین سا ہوا اُدھر دست راستیون مین باہم اشارے ہونے لگے اور وہ اشارون مین کہنے لگے کہ کیون ہم نہ کہتے تھے کہ آج نامہ ذلیل ہوگا بھلا

دست چپ کیا نامہ بری کرینگے وہ کیا جرأت دکھائین گے جاکر ذلیل ہوے یا نہین بہت
ہماہمی کرکے گئے تھے وقعت اسلام بھی کھوئی اب اسکی نگاہ مین کیا یہ سیاہ آئینگی وہ خیال کریگا
کہ جیسا ایک ہی ویسے ہی سب ہونگے افسوس ہم بھی اونکے ہمراہ بدنام ہوے بہزاد خان
بن لنڈھور کو تاب نہ رہی صاحبقران کی طرف متوجہ ہوکر عرض کی کہ حضور آج ہم پہ دست چپون
کا حال کھلا کہ انمین جرأت خاک نہین ہی بیکار ہماری برابری کرتے ہین کجا ہم کجا وہ ایک
نامہ بری مین جرأت کا اندازہ ہوگیا اگر ہم اس مقام پر ہوتے تو کبھی زندہ نہ آتے اپنی جان
دیتے دو چار کو مار کر مرتے کبھی آپ کو منھ نہ دکھاتے بڑی بیعزتی کی بہادری کے یہ معنے ہے
کہ اسی دربار مین لڑکر مرجاتے بھلا لڑکون کو کیا غیرت ہوگی یہ ہمیشہ کے بغیرت ہوتے ہین
مگر برابری پر بھی مرتے ہین ہم بیدلون کا کیا مقابلہ کرینگے ہمیشہ ہمارے آباو اجداد اور اونکے آباو اجداد سے
گوے سبقت لیگئے کبھی نہین ہوا کہ یہ لوگ ایسا کام کرگئے ہون جو کہ نام آوری کا ہو ہمنو
سنتے تھے کہ عرب بڑے جری ہوتے ہین مگر معلوم ہوا کہ کل عرب جری نہین ہوتے ہین جنکو
کہ غیرت ہوتی ہی وہ جرأت بھی کرتے ہین سچ ہی کہ جو غیرت دار ہوگا وہ جری بھی ہوگا یہ قاعدہ
نہین ہی کہ کل عرب بہادر ہون معلوم ہوا کہ جو خاندانی ہوتے ہین وہ بہادر ہوتے ہین لاشی
باشی کیا بہادر ہونگے صاحبقران اول کی جرأت و بہادری لائق تعریف کرنے کے ہی کہ کیا
کمیا جرأت کی ہی آخر وہ بھی تو عرب تھے کہ جنکے سبب سے آجتک دین اسلام جاری ہی جو کہ
پردہ قاف مین جاکر زلزلہ قاف مشہور ہوے اگر ایسے نہوتے تو کیون یہ نام پیدا کرتے
سچ کہا ہی کسی نے کہ کیا کابل مین گدھے نہین ہوتے ہین تعجب اس امر کا ہی کہ جب آدمی
اپنے مین کسی کام کی جرأت نہ پائے تو اسکو کیون کرے بھیڑون مین ذلیل ہونے کو جسوقت
کہ یہ بہزاد خان نے کہا تو صاحبقران نے فرمایا کہ تم یہ کیا کلام کرتے ہو مملوک
ایسا شخص نہین ہی کہ یون ذلیل ہوکر چلا آئے اسکو آنے دو پھر معلوم ہوگا ادھر اس تقریر
کو سنکر دست چپون نے تاؤ بیچ کھایا مگر اس سبب سے خاموش ہورہے کہ پہلے اصلی
واقعہ تو دریافت ہوجائے پھر اسکا جواب دیا جائیگا ابھی سے ہم کیون باہم تکرار کرین شاید
ایسا ہی ہو تو اور خفت ہو ایک تو یون ہی ذلیل ہین افسوس اسوقت ہمارے آقا و سردار
رستم ثانی و شہریار عالیوقار نہین ہین نہ سہراب بن لنڈھور ہین جو کہ اسکا جواب دین ہمکو
سوائے خون جگر کھانے کے اور کیا چارہ ہے یہ معتقد رہمارا ہی کہ ان صاحبون کا نشان
بھی نہین معلوم کہ وہ لوگ کہان تشریف رکھتے ہین اگر یہ امر درست ہی تو ہمتو یہان سے پاس
اپنے آقا شہریار کے چلے جائین گے اس دربار مین اب نہ آئین گے ہمسے اونکے یہ کلام
نہ سنے جائین گے یہ اپنے دل مین کیا تصور کرتے ہین کہ کوئی انھون نے ہمکو پرانا نامرد تصور
کیا ہی ہم وہ لوگ ہین کہ جنھون نے ہمیشہ دست راستیون کی مدد کی اونکے اوپر سے بلا رد کی
دست چپی ہوتے تو کبھی دین اسلام رواج نہ پاتا یہ اسلام کے جھنڈے ہمارے ہی گاڑے
ہوے ہین نشان کفر ہمین نے اکھاڑے ہین یہ کیا ہمارے روبرو کلام لایعنی زبان پر لاتے
ہین مملوک بن مالک آلین تو ہم اونسے اس کلام کا عوض لین دیکھین کہ یہ کیسے بہادر ہین ادھر
دست چپی تو یہ خیال کررہے تھے ادھر صاحبقران نے بہزاد خان کو یہ جواب دے کر

منع کیا اور دست چپ کی طرف دیکھا تو ان لوگون کو برہم پایا خیال کیا کہ بہزاد خان کا کلام انکو
برا معلوم ہوا پس اسوقت خواجہ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اے خواجہ اسوقت تمنے بڑی نادانی
کی یون سرور بار تمنے مملوک کی حقارت بیان کی اگر واقعی ذلیل بھی ہوا تھا تو تمکو یون نہ بیان
کرنا تھا کہ جسکے سبب سے باہم نزاع کی نوبت آئی علحدہ بیان کرنا تھا یون کوئی کسی کی مذمت
کرتا ہی تمکو یہ خیال ہوا کہ ہم یہ کیا بیان کرتے ہین اسکا انجام کیا ہوگا اگر باہم فساد ہوگیا تو کیا
ہوا آپکی تو دل لگی ہوئی یہان کشت وخون ہوا دشمن کو زور ہوا حریف کی بن آئی اپنی قوت کہوئی
اگر یہ امر مبعوث ہوا تو بڑی خرابی ہوگی خواجہ نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین باہم فساد نہوگا
میرا ذمہ اگر باہم فساد ہو تو جو آپ کا جی چاہے مجکو سزا دیجیے گا ہمتو سب کو سمجھالین گے کہا
مجال جو باہم کچھ کلام کی بھی نوبت آئے مملوک کو آنے تو دیجیے کیا مین ایسا نادان ہون کہ باہم
فساد کرا دونگا مگر مین ایک امر کا امیدوار ہون کہ مجکو اسقدر اجازت ملے کہ جب مین سنون
کہ نامہ بر واپس آتا ہی تو جسکو میرا جی چاہے مین نامہ بر کے استقبال کو لیجاؤن صاحبقران
نے فرمایا کہ واہ ایک تو نامہ بر ذلیل ہوکر آئے اور یہان سے اسکا استقبال کیا جائے
یہ نئی بات آپ نے بیان کی یہ تو کبھی نہوگا خواجہ نے عرض کیا کہ اس سے آپ کو کیا جو میرا
جی چاہتا ہی وہ کرتا ہون خواہ وہ ذلیل ہوکر آئے خواہ وہ سب کو ذلیل کرکے آئے نامہ بر
تو ہی آپ کا سپہ سالار تو ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اے حاضرین دربار یہ جو کچھ خواجہ نے بیان کیا بالکل غلط معلوم
ہوتا ہی صرف اسکو اس فقرے سے روپیہ حاصل کرنا تھا وہ مطلب اپکا ہوگیا اب یہ تھوڑی دیر مین کل واقعہ
اصل اصل بیان کردیگا اے بہادر و تمھاری دانائی سے یہ امر بالکل خلاف اور نہایت بعید تھا کہ بدون
مملوک کے آئے ہوے اور بغیر اصلی واقعہ کے سنے ہوے تمنے یہ تقریر جو کہ بنائے فساد تھی
بیان کی تمکو یہ لازم تھا اگر یون وہ لوگ کلام کرتے تو ہمکو کسقدر گران گذرتا وہ اسکا جواب دیتے تو فساد
مگر ان لوگون نے دانائی کا کام کیا اور ذہن مین رکھا اگر اسوقت رستم ثانی وغیرہ ہوتے تو بڑا فساد ہوتا اور
نہایت جنگ عظیم آپسمین واقع ہوتی وہ لوگ آتشزا اور شعلہ مزاج ہین یہ نہ خیال کرنا کہ جو کچھ کام کیا وہ ہمنے
کیا اون لوگون نے ایسے ایسے کام کیے ہین کہ جہان بشر کیا دیو بھی عاجز ہین وہ وہ ملک وطلسم
فتح کیے ہین کہ جنکی فتحا می غیر ممکن تھی وہ لوگ بھی ہمسے کوئی پایہ کمی کا نہین رکھتے ہین بلکہ برتری
کا پایہ رکھتے ہین وہ سب بھی میرے بھائی بند وعزیز ہین اب کبھی ایسے کلام زبان پر بغیر
سمجھے بوجھے نہ لائیے گا مجکو یہ منظور نہین ہی کہ میری زمانہ صاحبقرانی مین باہم فساد ہو جو امر
کہ آجتک نہین ہوا ہمیشہ سے دست راستی و دست چپی اس بارگاہ مین بیٹھتے چلے آتے ہین
اور باہم چشمک بھی ہی مگر ابھی تک نوبت فساد کی نہین آئی اگر ہوا بھی تو صاحبقران اول
نے اسکو دفعہ کردیا مگر مجکو یہ کبھی منظور نہین ہی کہ اسقدر باہم گفتگو ہو کہ جسکے باعث سے لڑائی کا سبب
ہو اس امر کا اب دونون جانب کے صاحبون کو خیال رہے یہ فرماکر خواجہ سے فرمایا کہ اب تم
اصل واقعہ بیان کرو تمکو ہمارے سر کی قسم خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران مین اصل واقعہ
اسوقت بیان کرونگا کہ جب مملوک آلین گے آپ قسم نہ دین مگر اسقدر مین ضرور بیان کرونگا
کہ جیسی نامہ بری مملوک بن مالک نے کی ہی آجتک کسی نے نہ کی ہوگی کہ یقین کو بھی معلوم
ہوا ہوگا کہ ہان اہل اسلام ایسے جری ہوتے ہین مملوک نے تو نامہ بری کرکے جھنڈے

دلاوری کے نصب کردے سنیے گا کہ جو کہ مملوک نے کام کیا نامہ بری کرکے بڑا نام
کیا اتنا کافی ہو کہ یہ واقعہ میرا فقرہ تھا اب آپ اجازت دین کہ مین جس سردار کو چاہون استقبال
کو بھیجا دن کوئی عذر نہ کرے صاحبقران نے کہا کہ اے حاضرین دربار آپ سب کو میرے
سر کی قسم کہ جسکو خواجہ بھیجا ئین وہ بلا عذر چلا جائے کچھ عذر نہ کرے سب نے عرض کیا کہ اگر
آپ کا یہ حکم ہو تو کسی کو کیا عذر ہوگا ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ جاسوس نے آکر خبر دی کہ یا جناب
صاحبقران مملوک بن مالک جواب نامہ لے کر آتے ہین یہ سنکر خواجہ نے کہا کہ یا
صاحبقران مملوک کے واسطے خلعت کی کشتی طلب فرمائیے اسکو سرفراز فرمائیے خواجہ کا
یہ کلام سنکے صاحبقران نے حکم دیا کہ لاؤ خلعت برائے ایلچی فوراً اسی وقت کشتی خلعت
کی حاضر کی گئی ادھر خواجہ نے سرداران دست چپ سے اور دست راست سے کہا
کہ آپ سب مل کے میرے ہمراہ برائے استقبال ایلچی چلین اسکا استقبال کرکے لائین
اور اے صاحبقران آپ بھی پردے بارگاہ کے اٹھوا دیجیے ایلچی کی آمد کا تماشہ ملاحظہ
فرمائیے صاحبقران نے بموجب خواجہ کے کہنے کے پردے بارگاہ کے اٹھا دیے
اور حکم دیا کہ پردے فوراً اٹھا دیے جائین ادھر خواجہ سب سردارون کو لے کر برائے
استقبال ایلچی چلے ادھر سے ایلچی جواب نامہ لیے ہوے چلا آتا ہی درمیان مین لشکر کے
ملاقات ہوئی سب سردار راست وچپ مملوک سے ملے اور بغلگیر ہوے باہم مزاج پرسی
کی صاحب سلامت ہوئی سب کے سب استقبال کرکے مملوک کو دربار مین لائے مملوک
نے بادشاہ وصاحبقران کو مجرا کیا ذرا مد شاہی بجالایا حکم ہوا بیٹھنے کا وہ سلام کرکے اپنے
دنگل پر بیٹھ گیا سب سردار راست وچپ کے اپنی اپنی کرسیون پر متمکن ہوے اسوقت
صاحبقران نے مملوک بن مالک سے فرمایا کہ بیان کرو کیا گذرا اور کیا جواب لائے
مملوک نے قصد کیا کہ بیان کرون کہ خواجہ نے کہا مین بیان کرتا ہون جو کچھ کہ گذرا ہی ذرا سب
صاحب متوجہ ہوکر سنین مین بیان کرتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو بس خواجہ نے
یہان سے جانا اور راہ کی کیفیت بیان کی اور دربار گاہ کی حالت اور جو کچھ کہ اندر بارگاہ کے
گذرا تھا یعنے اس پہلوان کو قتل کرنا نہنگ کو زیر کرکے رہا کر دینا سب کل کیفیت بیان
کی جو کچھ کہ گذری تھی یہان بالتصریح بیان کرنے کی اب کوئی ضرورت نہین ہو طول بیجا ہوگا
جب یہ سب کیفیت بادشاہ وصاحبقران نے سنی بہت خوش ہوے اور بہت تعریف
کی اور وہ خلعت مرحمت فرمایا بادشاہ نے بھی خلعت دیا جب سب خلعت دے چکے تو
صاحبقران نے جواب نامہ مانگا مملوک نے کھاکر پیش کیا صاحبقران نے دبیر کو
عنایت فرمایا کہ پڑھو دبیر نے نامہ لے کر باواز بلند پڑھا صاحبقران نے سب نامہ سنکر
فرمایا کہ مین کیا کرون اسکی قضا ہی آگئی ہو مین حجت تمام کر چکا یہ فرماکر خواجہ سے فرمایا کہ آج
تمنے وہ اسلام کی مذمت کی ہو کہ کبھی کوئی نہ کریگا تھا تو آج شوکت اسلام کو بالکل برباد
کر دیا تھا مجکو یہی تعجب تھا کہ مملوک نے ایسی ذلت اٹھائی اور پھر میرے پاس زندہ
آتا ہو یہ امر کبھی نہوگا بلکہ اسکے خلاف ہوگا وہی ہوا مگر اس سے ایک امر ہوا کہ دلون مین باہم
رنجش ہوگئی بسبب میرے پاس ولحاظ کے کوئی نہین بولا ورنہ فساد عظیم ہوتا خواجہ نے

کہا کہ آپ کو اسکی فکر ہی فساد کیون ہوتا اسوقت اُنھون نے کہا کہ انھون نے درگذر کی کبھی وہ کہہ لین گے یہ لوگ درگذر کرینگے آپس مین یہی ہوتا ہی اور اگر ایسے ہی تلوار میان سے نکلی ہی پڑتی ہی تو اب میدان داری ہوگی اُسمین قاتلون کو قتل کرین اور کافرون پر اپنے اپنے ہاتھون کے جوہر دکھائین اُنکے خون کی چھینٹین پڑین اُسمین مزا ہی اور میرا یہی قاعدہ ہی یہ لوگ قتل کرین اور مین اُنکے کپڑے اُتارون کوڑی دو کوڑی کا فائدہ ہو نقصان بھی ہوا ہی کبھی اِسکے سینہ پر سوار ہون کبھی اُس کشتے کے پاس ہون روپیہ پیسہ کپڑے بھی لیتا پھرون مگر افسوس ہی کہ جب زیر جامہ اُتارتا ہون تو خرقی باندھنا پڑتی ہی یہ کپڑا بھی بیکار ضائع ہوتا ہی یہ صرف بیجا ہی مگر مجبوری ہی کیا کرون برہنہ بھی نہین چھوڑا جاتا ہی یہ جو خواجہ نے کہا تو صاحبقران داخل دربار نہین پڑے بعد اِسکے بادشاہ نے صاحبقران سے دریافت کیا کہ اب یہ بتایئے کہ جواب نامہ تو جنگ آیا اب کیا تدارک ہوگا آیا کبتک جنگ کا بندوبست ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ آج تو نہین کل طبل جنگ بجایا جائیگا پرسون مقابلہ کرونگا کیونکہ مجکو خود منظور ہی کہ جلد فیصلہ ہو تو مین سمندر پر چلون وہان سے ایوان نوطاق مین پہونچکر آئینہ اندام جادو کو قتل کرون اِس طبقہ کو گمراہی سے پاک کرون اُسکے بعد اور طرف کو متوجہ ہون یا وہان سے طرف خانہ کعبہ کے چلا جاؤن منشا میرا یہ ہی کہ تمام عالم مین ایک مذہب ہو کفر کا نام نہو دین کا ڈنکا بجے سوائے صدائے اذان کے صدائے ناقوس نہ آئے سب اہل اِسلام ہون کفر کی بستی برباد ہو جلد کہین یہان سے مجکو فرصت ہو یہ جو صاحبقران نے فرمایا تو بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ آپ کو اختیار ہی جب آپ کا جی چاہے طبل جنگ بجوائیے مین تو اپکی راے کا پابند ہون یہ فرماکر خاموش ہو رہے بعد تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست کیا سب اُٹھکر اپنے اپنے مقام کو گئے جاکر آرام کیا اِنکو تو یہان آرام مین مشغول رکھا جاتا ہی کہ اِسکا ذکر پھر ہوگا

اب کچھ حال اور ذکر دربار یقین خود پرست کا کیا جاتا ہی

کہ بعد جانے مملوک کے یقین خود پرست نے اہل دربار سے کہا کہ اب مجکو بادشاہ سے مدد طلب کرنا ضرور ہی کیونکہ اہل اِسلام کی جرأت کا حال کھل گیا کہ اسنے کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہی غضب کے پُتلے ہین اِنکو خداوند طبیعت مجردہ نے بلا کی بہادری عطا فرمائی ہی کہ ایک جوان یہان آیا تھا اُسنے کچھ خوف نہ کیا کیونکر نامہبری کی اور اپنے لیے کیونکر جگہ خالی کرائی مین نے جواب جنگ تحریر کیا ہی یقین ہی کہ کل سے مقابلہ شروع ہو جائے مین خود کل طبل جنگ بجواؤنگا اگر آج اُنھون نے نہ بجوایا مجکو یہ خیال ہی کہ وہ لوگ یہ خیال کرینگے کہ یہ لوگ ڈر گئے اگر اتنے کوس رزمی نہین بجوایا تو اُنھون نے بھی نہین بجوایا تو مین کیون یہ امر گوارا کرونگا کہ لوگ یہ کہین کہ یقین خود پرست اہل اِسلام سے ڈر گیا کہ طبل جنگ نہین بجوایا خیر یہ کل دیکھا جائیگا یہ کہکر دبیر سے کہا کہ بنام بادشاہ جواب میری طرف سے تحریر کر دو پہلے اُسمین کل حال ہرکارون کا خبر دینا اور میرا لشکر کشی اِسلام کی خبر پاکر مع لشکر بیرون شہر آنا اُسکے بعد آمد لشکر اِسلام کی کیفیت و حال آمدنامہ کہ آپ کا نامہ مجکو

جبکہ لشکر اسلام آرہا تھا صادر ہوا حال معلوم ہوا آپ کے تحریر کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی مین خود ادھر اہل اسلام کو کبھی آنے نہ دیتا جہانتک کہ ممکن ہوتا دکتا مین خود آپ کو براے مدد تحریر کرنیوالا تھا کہ میرے واسطے مدد روانہ فرمائیے جواب مین جو تاخیر ہوئی اسکا سبب یہ تھا کہ مین نے خیال کیا کہ مین کل لشکر اسلام کو دیکھلون کہ کسقدر فوج اسلام ہی اور انکا قصد کیا ہی جبکہ وہ آلیا اور اسکا نامہ بر بھی آچکا تو مین نے جواب آپکی خدمت مین تحریر کیا لہذا امیدوار ہون کہ بہت جلد کمک مع ایک یا دو پہلوان کے روانہ فرمائیے اور وہ پہلوان بہت زبردست ہون کیونکہ اب مین کل طبل جنگ بجواکر مقابلہ کرونگا یقین ہی کہ جبتک آپ کے پاس سے کمک آجائے آپ کی دعاسے میرے پاس اتنی اسقدر لشکر ہوگا کہ مین تا آنے کمک کے لڑائی کو روکون مین نے اطراف وجوانب سے بھی کمک طلب کی ہی وہ بھی آتی ہوگی بس فی الفور دیکھتے اس نامہ کے سپاہ براے مدد روانہ فرمائیے یہ تحریر کرواکر کل حال اپنی کا تحریر کرو دیبر نے اسیوقت جواب نامہ سمندر جادو تحریر کرکے پیش کیا یقین خود پرست نے دیکھکر پیک کو دیا اور کہا کہ زبانی بھی کل حال کہدینا اور جو تونے دیکھا ہی وہ بھی میری طرف سے کہنا کہ بہت جلد کمک روانہ فرمائیے پیک نے کہا کہ آپ کے فرمانے کی کوئی ضرورت نہین ہی مین خود کہدونگا یہ کہکر رخصت ہوا اور مع اپنے ہمراہیون کے سمندریہ کو روانہ ہوا بعد پہنچنے کے یقین خود پرست نے دربار برخاست کیا اور داخل خیمہ ہوا سب اپنے اپنے مقام کو گئے ادھر پیک جواب نامہ لے کر بہت جلد راہ طے کرکے سمندریہ مین پہونچا وہان سمندر جادو دربار مین بیٹھا ہوا تھا اہل دربار حاضر تھے عشاق گنبد نشین استاد سمندر جادو بھی موجود تھا ذکر اہل اسلام کا ہو رہا تھا گلاب جادو اپنے باپ کی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ پیک پہونچا اور سمندر جادو کو سلام کیا اور جواب نامہ دیا سمندر جادو نے دیبر سے پڑھوایا مضمون نامہ سنکے عشاق سے کہنے لگا کہ استاد آپ نے سنا کہ یقین خود پرست نے کیا تحریر کیا ہی کمک طلب کی ہی آپ کی کیا راے ہی آیا کمک روانہ کیجائے یا نہین عشاق نے کہا کہ تمہیر فرض ہی کہ ضرور کمک روانہ کرو اسمین یہ فائدہ ہی کہ اگر اہل اسلام کا اسی مقام پر خاتمہ ہوگیا تو تمکو زحمت وکرنا پڑیگی یقین سمجھ لیگا اور اگر وہ یہان آئے تو بڑی زحمت ہوگی تینون جنگ و پیکار رہیگی نہ معلوم کسکی فتح ہو جنگ دو سردار دار اور اگر اسی مقام پر فیصلہ ہوگیا تو خیر ورنہ زور تو ضرور کم ہوجائیگا میری تو راے ہی کہ یقین خود پرست کی روکمک کیجائے سمندر نے کہا کہ اچھا یہ فرمائیے کہ سپاہ ساحرون کی روانہ کرون یا غیر ساحر کی سمندر جادو کی اس بات کا عشاق نے یہ جواب دیا کہ ساحر کی سپاہ کی کیا ضرورت ہی غیر ساحر روانہ کرو ساحرون کی فوج اپنے پاس رہنے دو جبکہ یہان مقابلہ پڑیگا تو اس سے کام لینا اگر ایسا ہی ہو تو پہلے غیر ساحر روانہ کرو اسکے عقب مین کچھ ساحر کا بھی لشکر روانہ کردو سمندر جادو نے یہ سنکے اسی وقت ایک پہلوان کو نام اسکا ہزبر دلکش تھا اسکو اپنے روبرو بلایا اور دوسرا پہلوان کو نام اسکا حارث کرگدن سوار تھا انکو بلاکر تین لاکھ فوج کا افسر کیا اور اسوقت انکو حکم سفر دیا وہ اسی وقت چھاؤنی مین آئے بموجب حکم سمندر جادو تین لاکھ غیر ساحر تجویز کرکے انکو حکم کمربندی کا دیا آپ اپنے گھرون پر گئے اپنے عزیزون سے

اِس عرصہ مین یہان لشکر تیار ہو گیا یہ گھر دن سے واپس ہو کر لشکر مین آئے دیکھا کہ لشکر تیار ہے
بادشاہ کے پاس رخصت کو آئے بادشاہ کو سلام کیا رخصت ہو کر فوراً مع لشکر ہمراہ شہزادہ
خود پرستون کے روانہ ہوے اِنکو فوراہ مین رکھا جاتا ہی اِنکا حال پھر تحریر ہوگا کہ یہ کب پہونچے
یہان سمندر جادو نے کیا کیا کہ بعد جانے اِن دونون پہلوانون کے دربار برخاست کیا
وہ دن اور وہ رات بخوشی بسر کی صبح کو پھر دربار کیا سب حاضر دربار ہوے سمندر جادو
نے حکم دیا کہ ایک ساحر مع دو ہزار سپاہ ساحران کے یقین خود پرست کی کمک کو جاے
بس اُسی وقت ملک غزالان آہو چشم دختر آفتاب جادو جو کبھی کبھی دربار مین آیا کرتی تھی آج
حسب اتفاق دربار مین آئی ہوئی تھی یہ سنتے ہی فوراً اپنے مقام پر سے اُٹھی اور سمندر جادو
سے کہا کہ مین جاتی ہون یقین خود پرست کی کمک کو سمندر جادو نے کہا کہ تمھاری کیا ضرورت
ہی کوئی اور ساحر چلا جائیگا اُسنے عرض کی کہ مین نے سنا ہی کہ اُس لشکر مین وہ عیار بھی ہین جنھون نے
والد بزرگوار کو قتل کیا ہی مجکو اُنسے اُنکے خون کا خوض بھی لینا ہی کیا اچھی بات ہی کہ ایک
مرتبہ دونون کام پورے ہون بموجب مثل چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار
اور اگر آپ منع بھی کرین گے تو مین پوشیدہ ہو کر جاؤنگی کیونکہ مدت کے بعد مجکو نشان معلوم
ہوا ہی سمندر جادو نے گلاب جادو کی جانب دیکھا اُسنے عرض کیا کہ حضور جانین دین کوئی
خوف کا مقام نہین ہی بس سمندر جادو نے یہ سنکے اُسکو اجازت دی وہ اُسی وقت اپنی مان کے
پاس آئی اور عرض کیا کہ یہ کنیز آپ سے رخصت ہونے کو آئی ہی مین جاتی ہون برائے مقابلہ
اہل اسلام بادشاہ کے حکم سے اور کل حال بیان کیا مان نے کہا کہ بیٹی کیون مجکو اپنی جدائی مین
بیقرار کرتی ہی مین تو مجکو ہرگز نہ جانے دونگی مین تیری مفارقت مین ہلاک ہو جاؤنگی یہ جو مان نے
کہا تو اُسنے جواب دیا کہ اماجان یہ تو آپ خیال کرین کہ ایک تو مین اتنے بڑے دربار مین جانیکا
اقرار کر آئی ہون دوسرے جبکہ مین نے قصد کیا تھا تو بادشاہ نے منع کیا مین نے نہ مانا
اُسنے اجازت لی اب مین آپ کے منع کرنے سے نہ رکونگی اگر خوشی آپ اجازت
نہ دینگی تو مین پوشیدہ ہو کر چلی جاؤنگی اب مین رک نہین سکتی ہون مان نے جو دیکھا کہ یہ ضرور
چلی جائیگی تو اِس سے بہتر یہ ہی کہ دل پر جبر کر کے اجازت دیدو یہ خیال کر کے کہا کہ اچھا جاؤ
بہت جلد واپس آنا اُسنے عرض کیا کہ مین گئی اور لڑائی کو فتح کیا اور چلی آئی غیر ساحرون سے تو
مقابلہ ہی کوئی ساحر نہین ہی کہ جس سے مقابلہ ہو اُنکا گرفتار کرنا یا قتل کرنا کتنی بڑی بات ہی
مان نے کہا کہ بہت بڑے جری ہین اول تو یہ سنا ہی کہ اُنپر سحر اثر نہین کرتا ہی اُنکا افسر جو کہ
صاحبقران ہی وہ مالک باطل السحر ہی بھلا پھر کیونکر اُنپر سحر اثر کر سکتا ہی دوسرے عیارون کا سامنا
ہی اُسنے عرض کیا کہ اسم اعظم کو تو مین بند کر لونگی جب وہ اُنکے پاس نہوگا تو وہ کیونکر کام لینگے
اور عیارون سے بچنے کی یہ تدبیر ہی کہ مین اپنے تئین ظاہر نہ کرونگی اُن سب کو غفلت مین پاکر
اپنا کام کرونگی آپ اطمینان رکھین میرے واسطے ظفر کی خداوند سے دعا مانگین کہ مین اِن لوگون
پر ظفر پاؤن مان نے کہا کہ تمھارے کہنے کی کیا حاجت ہی میرا دل دعا مانگتا ہی اچھا لو جاؤ دن
نہ چڑھا و جب مان نے اجازت دی تو وہ مان کو سلام کر کے اُسی وقت تخت سحر تیار کر کے
مع اپنی چند معاجون و ہم نشینون کے دربار مین پھر آئی یہان سمندر جادو دربار مین بیٹھا ہوا

تھا اس فکر مین تھا کہ یہ لاش کہان پہنچی ہوا تک نہین آئی ہو اگر رد و اقرار نہ کرتی تو مین کسی رسا سے رد و اقرار کرتا مگر اب رد و اقرار کرنے سے تو مین کسی کو کیونکر رد نہ کرون کیونکہ اسکو ناگوار ہوگا یہی خیال کر رہا تھا کہ ملکہ غزالان آہو چشم آکر پہونچی عرض کیا کہ مین رخصت ہوتی ہون رد و پاہ کہان ہے جو میرے ہمراہ جائیگی سمندر جادو نے گلاب جادو سے کہا کہ اے گلاب جادو تم اپنی بہن کے ساتھ دو ہزار ساحر آزمودہ کار کر دو یہ سنکے گلاب جادو اسی وقت زبان سے اٹھا اور لشکر مین آیا دو ہزار ساحر اور جادوگر نبان جو کہ کامل تھے انکو انتخاب کر کے غزالان کے ہمراہ کیا غزالان مع ان ساحرون کے طرف اک یقین خود پرست کے برائے مدد روانہ ہوئی کوئی ساحر تخت پر سوار تھا کوئی اژدہے پر کوئی شیر پر کوئی باز پر ابر گلنار اڑتے ہوے اور ہوا برستے ہوے چلے آتے ہین کہ اسکا ذکر وقت پر ہوگا اور پھر تحریر کیا جائیگا اسکو بھی راہ مین رکھا جاتا ہے لیکن

اب کچھ حال یہان کا تحریر ہوتا ہی اور بیان کیا جاتا ہی کہ یہان دوسرے دن یقین خود پرست نے صاحبقران کا انتظار کر کے کہ وہ طبل جنگ بجوائین تو مین بجواؤن جب اُس دن صاحبقران نے طبل جنگ نہ بجوایا تو اُسکو معلوم ہوا کہ طبل جنگ نہین بجا بی مجبور ہو کر خود بجوانے کا قصد کیا مگر یہان یہ خیال کیا گیا کہ سنت اہل اسلام مین دستور نہین ہی بس آسکے دوسرے دن یقین خود پرست نے طبل جنگ بجوا دیا صبح کو دونون لشکر میدان مین آکے مقابلہ ہوا کئی دن تک برابر جنگ و جدال ہوا کی یقین کے اکثر پہلوانون کا قتل و زخمی ہونا اُسکا مہلت طلب کرنا صاحبقران کا مہلت دینا یقین خود پرست کا اِس امید پر مہلت طلب کرنا کہ مدد آجائے اُدھر ایام مہلت کا ختم ہونا دوسرے دن اُسکے دونون بھائیون کا صف آرا ہونا کہ یکایک گرد کا اُٹھنا اور اُن دونون پہلوانون کا پہونچنا یقین خود پرست کو اور اہل اسلام کو صف بستہ دیکھکر اُسکے شریک ہونا دو دن تک برابر مقابلہ ہونا آخر کو اُن دونون پہلوانون کا زیر ہونا جنگ مغلوبہ کا ہونا عین مغلوبہ مین اُن بادشاہون کا پہونچنا جنکو کہ یقین خود پرست نے برائے مدد طلب کیا تھا شریک جنگ ہونا آخر کو یقین خود پرست کا مع اُن سب کے

مسلمان ہونا صاحبقران کا جشن کرنا اسکے بعد طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہونا اور دیگر حالات داستان ہذا غزل بجاے ساقی نامہ

آنکھون کی طرف گوش کی در پردہ نظر ہی — کچھ یار کے آنے کی مگر گرم خبر ہی
یہ راہ و روش سرو گلستان مین نہوگی — اس قامت دلچسپ کا انداز دگر ہی
یہ بادیہ عشق ہے البتہ ادھر سے — پھر کر نکل اے سیل کہ یان شیر کا ڈر ہی
وہ ناوک دلدوز ہی لاگو مرے جی کا — سامنے ہو ہمدم اگر تجکو خبر ہی
کیا پھیل پڑے مدت ہجران کی نہ پوچھو — مہ سال ہوا ہمکو گھڑی ایک پہر ہی
کیا جان کہ جسکے لیے منھ موڑے تھے سب سے — تم آؤ چلے واعیہ کچھ تمکو اگر ہی
تجھ سا تو سوا ایک بھی محبوب نہ نکلا — جس دلبر خودکام کو دیکھا سو نفر ہی
سب شور و فغان کرتے گئے تجکو تو اب تو — دلکش ہو تمک اے مرغ چمن دفعت سحر ہی
سوچے تھے کہ سودائے محبت مین ہی کچھ سوز — اب دیکھتے ہین اسمین تو جی ہن کا ضرر ہی
شانے پہ رکھا ہار جو پھولون کا تو نکلے — کیا ساتھ نزاکت کے رگ گل سی کمر ہی
کر کام کسی دل مین گئی عرش پہ توکیا — اے آہ سحرگاہ اگر تجھ مین اثر ہے
پیغام بھی کیا کرتے کہ او باش ہی ظالم — ہر حرف میان دار ہے شمشیر دسر ہی

ہے بزم مین طوطی خوش نوا + بدین نزمزمہ شد ترنم سرا + راویان جنگ و جدال و ناقلان میدان قتال اس داستان عدیم المثال کو شمشیر قلم سے میدان قرطاس پر یون معرکہ آرائی کرتے ہین کہ جبکہ وہ دن گذرا اور لشکر اسلام مین کلبل جنگ نہین بجا کیونکہ سبقت انکا دستور نہین اور اس دن تو یقین خود پرست نے صبر کیا اور وہ رات بسر کی صبح کو دربار کیا سب حاضرین دربار عاجز ہوے اسنے حکم دیا کہ کل لشکر مین کوس حربی نہین بجا باوجودیکہ مین نے جواب جنگ دیا تھا مگر اسپر بھی انھون نے طبل جنگ نہین بجوایا ہی اسکا سبب کیا ہی اگر انھون نے نہین بجوایا تو مین حکم دیتا ہون کہ طبل جنگ بجے کل مین صف دراہل اسلام سے مقابلہ کرونگا اور اپنی تلوار کو انکے خون سے بھرونگا یہ حکم دینا تھا کہ فوراً چوبدار یہ حکم سنے کر نوبت خانہ مین آیا نقارچیون سے کہا کہ حکم شاہی ہی طبل جنگ بجے نقارچیون نے نقارون کو درست کر کے چوب لگائی اہل شہر اور تمام لشکر کو معلوم ہوا کہ کل لشکر اسلام سے مقابلہ ہوگا یہ خبر تمام لشکر مین پھیل گئی ہر ایک کو معلوم ہوا کہ کل لڑائی آغاز ہوگی یہ خبر جو لشکر مین پھیلی تو تمام فوج خود پرستان اپنا سامان کرنے لگے یہان تو سامان جنگ ہو رہا ہی ادھر بوقت سحر بادشاہ اسلام بیدار ہوے نماز سحر پڑھکر لباس شاہی زیب جسم کیا اور مزین ہو تخت فرما کر طرف دربار دربار کے تشریف لیچلے یہان دربار مین سب سرداران عالی مرتبہ حاضر دربار ہو چکے ہین اور اپنے اپنے دنگلون پر بعد کرنش قرمشکن ہین کہ آمد شاہ سجانی ظل الرحمانی کا انتظار کر رہے ہین سب کی نگاہین طرف دربار گاہ کے لگی ہوئی ہین کہ ناگاہ پردہ اٹھا سب نے خیال کیا کہ شاہ فلک بارگاہ شاہ عالی جاہ تشریف لاتے ہین سب مؤدب ہو کر بیٹھے کہ دیکھا صاحبقران زمان گرشاسپ دوران نور چشم مومنان یعنے بدیع الملک

تشریف لاتے ہین سب سردار راست وچپ برابر تعظیم اٹھ کھڑے ہوے سب کا مجرا ہوا
صاحبقران نے سب کو بمجندہ پیشانی جواب دیا اور اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ اور آپ بھی اپنے
دنگل صاحبقرانی پر جلوہ فرما ہوے اپنے عم بزرگوار سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ابھی تک
جہان پناہ نہین برآمد ہوے نہین معلوم مزاج مبارک کیسا ہی نورالزمان نے جواب دیا
کہ مزاج عالی تو درست ہی تشریف لاتے ہونگے صاحبقران نے فرمایا کہ کسی کو برابر
خبر روانہ کرنا چاہیے تاکہ وہ جاکر خبر نیریت لائے کیونکہ عرصہ ہونے کی کیا وجہ ہی طبیعت
پریشان ہوتی ہی نورالزمان نے جواب دیا کہ پھر جسکو حکم ہو وہ جاکر خبر لائے صاحبقران
نے برق ثانی کے جانب متوجہ ہوکر فرمایا کہ جاکر خبر بادشاہ عالیجاہ تو لاؤ کہ کیون عرصہ ہوا
ابھی تک برآمد نہین ہوے اسکا کیا باعث ہی میری طرف سے عرض کرنا کہ بدیع الملک
نے عرض کیا ہی اور پوچھا ہی کہ مزاج ہمایون کیسا ہی جو آپ ابھی تک تشریف نہین لائے
یہان سب اہل دربار کو زیارت قدم ہمایون کا انتظار ہی انکمین حضور کے جمال پرنور کی مشتاق
ہین بغیر آپ کے دربار بے نور ہی برق ثانی نے عرض کیا کہ غلام ابھی جاتا ہی اور خبر بادشاہ
باوقار لاتا ہی یہ عرض کرکے قصد کیا کہ چلون کہ یکایک دربارگاہ سے آمد سواری کا غل ہوا
نقیبون کے بولنے کی صدا آئی سب کو معلوم ہوا کہ خداوند نعمت حاتم وقت بادشاہ عالی مرتبہ
تشریف لاتے ہین اس عرصہ مین سواری مثل بادبہاری کے صحن مین پہونچی کہاردن نے
تخت دوش پر سے اتارا اور وہ سلیمان بخت تخت پر سے اترکے زمین پر اترا آدمیون نے
صدا سے بسم اللہ بلند کی اور سب سے پہلے صاحبقران نے مجرا کیا عرض بیگی نے عرض
کیا کہ جہان پناہ صاحبقران نگاہ روبرو بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا کہ تمہاری جگہ دلمین
ہی بعد صاحبقران کے پھر اور سب کا مجرا و سلام ہونے لگا بادشاہ سب کا سلام لیتے
ہوے قریب تخت شاہی تشریف لائے اور تخت کو اپنے قدم سنورسے روشن بخشی
صاحبقران دنگل پر جلوہ گر ہوے یہ سب سردار دست راستی جانب راست و دست چپی
جانب دست چپ اپنے اپنے مقام پر دنگلون و کرسیون پر متمکن ہوے صاحبقران
نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور کا مزاج مبارک کیسا تھا جو آج تشریف آوری مین عرصہ
ہوا یہان سب آپ کے خیرخواہ پریشان تھے مین برق ثانی کو خدمت مین روانہ کرنیکو
تھا بلکہ اس سے کہہ چکا تھا وہ جانے ہی کو تھا کہ آمد سواری کا غل ہوا اسوقت وہ تھم گیا بادشاہ
نے فرمایا کہ مزاج تو آپکی عنایت سے اچھا تھا مگر وجہ یہ ہوئی کہ آج وظیفہ مین دیر ہوگئی
اسی سبب عرصہ ہوا صاحبقران نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا بادشاہ نے صاحبقران
سے فرمایا کہ کل سے کچھ خبر لشکر حریف بھی معلوم ہوئی یا نہین کہ بعد روانہ کرنے جواب نامہ
کے اسکا کیا قصد ہوا آیا جنگ کا اسنے مستحکم قصد کرلیا یا ابھی کچھ توقف ہی کیونکہ یہان سے تو
سبقت ہوگی نہین جبتک کہ وہ طبل جنگ دبجوائیگا یہان سے طبل جنگ نہین بجے گا جناب
صاحبقران نے عرض کیا کہ آج اور انتظار کیا جاتا ہی کل اسکو پھر نامہ تحریر کیا جائیگا اور اس
امر کا استفسار ہوگا جیسا کہ ارشاد ہو بادشاہ نے فرمایا کہ جو آپکی راے مین نے اس سبب
سے اس امر مین کلام کیا کہ کل آپ نے فرمایا تھا کہ مجھکو جلدی ہی ہم کل طبل جنگ خود بجوائینگے

تو مین نے خیال کیا کہ سنا گیا ہو یعنے صاحبقران کے زمانہ سے اب تک لشکر اسلام مین قبل سے طبل جنگ نہین بجا بلکہ دیکھا بھی نہین پھر کیون یہ کلام زبان صاحبقران سے صادر ہوا بس مین نے اُسوقت قصد کیا تھا کہ اِس امر کو دریافت کرون پھر خیال کیا کہ جب کل آپسمین گفتگو ہوگی تو اُسوقت دیکھا جائیگا شاید اِسمین کوئی مشار بہو بدین وجہ کل مین خاموش رہا اسوقت دریافت کیا صاحبقران زمان نے عرض کیا کہ بجا فرمایا آپ نے لیکن مین نے کل بسبب جلدی کے یہ امر کہا تھا اور زبان پر لایا تھا ورنہ مجکو خود اِس امر کا خیال تھا اب مین انتظام کرکے کل دوسرا نامہ تحریر کرونگا بادشاہ یہ سُنکر خاموش ہو رہے اور کچھ باتین اِدھر اُدھر کی ہونے لگین ابھی اِس تقریر کو عرصہ نہوا تھا کہ ناگاہ سب کے کان مین صدائے نقارہ آئی بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ آپ نے بھی سُنا کہ یہ صدائے نقارہ کیسی ہی اور کہان سے آئی ہی مجکو تو لشکر حریف کی جانب سے آتی ہوئی معلوم ہوتی ہی یا اُنہون نے طبل جنگ بجوایا ہی یا اُنکی مدد کو کوئی آیا ہی اُنکی آمد کی خوشی مین نقارہ بجا ہو صاحبقران نے عرض کیا کہ جی ہان مین نے بھی صدا سنی ہی مگر خیال مین نہین آتا ہی کہ یہ کیسا نقارہ ہی جبتک کہ کوئی جاکر خبر نہ لائے اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور یہ صدا تو نقارہ خوشی کی نہین ہے چاہے کوس حربی کی صدا ہو یا اور کسی وجہ سے بجا ہو حضور کسی کو حکم فرمائین کہ وہ جاکر خبر لائے بادشاہ نے فرمایا کہ اے چالاک ثانی کسی کو برائے خبر روانہ کرو تاکہ وہ خبر لائے چالاک نے عرض کیا کہ بہت خوب مگر وہ ہرکارے جو کہ ہر وقت وہان لشکر حریف مین موجود رہتے تھے خبر لے کر حاضر ہوے ہونگے مگر اب ارشاد حضور ہوا ہی مین اور جاسوس کو روانہ کرتا ہون اور بعد طبل جنگ سنکر آتا ہون یہ عرض کرکے چالاک ثانی نے قصد کیا تھا کہ ہرکارون کو برائے خبر روانہ کرے کیونکہ حکم شاہی صادر ہوا ہی ابھی کسی سے کچھ کہنے کی نوبت چالاک ثانی کو نہ آئی تھی اور وہ کہنے نہ پایا تھا کہ وہ ہرکارے جو کہ لشکر حریف مین تھے حاضر دربار ہوے اور بعد ادائے مجرا بجا لائے اور بعد دعا و ثناے شاہی کے یہ قطعہ پڑھا قطعہ الٰہی بخت تو بیدار باد ا + ترا دولت ہمیشہ یار باد ا + گل اقبال تو دائم شگفتہ + بچشم دشمنانت خار باد ا + جہان پناہ و صاحبقران عالم کی عمر دراز و ترقی ستارۂ اوج کمال و اقبال رہے دوست شاد اور دشمن ظل اللہ پامال ہون یہ غلام کچھ عرض خدمت مین کیا چاہتے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ بیان کرو کیا خبر لائے ہو انہون نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ یہ غلام ابھی لشکر حریف مین تھے کہ اُسنے یکایک آج حکم طبل جنگ کا دیا چنانچہ طبل جنگ اُسکے لشکر مین بجا ہی اُسکا قصد ہی کہ کل میدان جنگ مین آکر حضور کے غلامون سے آتش کینہ و فساد کو دوبالا کرے باقی خیریت ہی یہ خبر سُنکے بادشاہ نے حکم فرمایا کہ انکو انعام دیا جائے اور فرمایا کہ خواجہ خضران بن عمر و ثانی کہان ہین ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگ بجے کل صبح کو ہم میدان جنگ مین جاکر اُسکو اُسکے کردار کی سزا دینگے چالاک ثانی نے عرض کیا کہ حضور وہ آج تشریف نہین لائے ہین نہین معلوم کہ مزاج کیسا ہی اِس کلام کے جواب مین صاحبقران نے فرمایا کہ کسی کو روانہ کرکے اُنکو طلب کرو کیونکہ ظل اللہ یاد فرماتے ہین چالاک نے برق

سے کہا کہ بھائی مرشد زادے کی خدمت مین جاؤ اُنسے کہو کہ جہان پناہ یاد فرماتے ہین تشریف
لیچلیے یہ سُنکے برق چمک سے چلا یہان اُن ہرکارون کو انعام دیکر رخصت کیا برق اُدھر چکتا
ہوا مثل شرارے کے خیمہ بخصران مین پہونچا دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوے ہین اور تنہا ہین یہ
برق کو دیکھتے ہی پلنگ پر لیٹ رہے اور وہ دوشالہ کہ جسمین لاکھون جگہ رفو کیا ہوا تھا اور اکثر
جگہ کیڑون کے کھائے ہوے بڑے بڑے سوراخ تھے اُسمین رفو بھی نہین ہوا تھا جامہ
تو بالکل ندارد تھا صرف تن کی یہ حالت تھی وہ دوشالہ یہ بتاتا تھا کہ مین حضرت آدمؑ کے وقت
کا ہون اُدھر برق پلنگ کے پاس پہونچا آواز دی کہ اے اُستاد اُٹھیے آپ کو بادشاہ نے
یاد فرمایا ہی اور ارشاد کیا ہی کہ آج کیون نہین دربار مین آئے اِسکا کیا سبب ہی آپ نے کچھ
جواب نہین دیا جب برق نے دوبارا صدا دی تو آپ نے ایک مرتبہ انگڑائی لی اور دوشالہ
مُنھ پر سے ہٹاکر کہا کہ کون ہی برق نے کہا کہ مین ہون برق ثانی دربار بادشاہی سے آپکو
لینے آیا ہون بادشاہ نے یاد کیا ہی یہ سُنکے آپ بہت برہم ہوکے بولے کہ ہم کیون آئے
بدون میری اجازت کے یہ خیال کیا کہ مین خیمے مین اکیلا ہون یا کوئی دوسرا شخص میرے
پاس ہی اگر تخلیہ ہوتا تو تبھی آپ یون ہی چلے آتے ناک مین دم ہی کسی وقت قرار نہین
اگر کسی سبب سے کبھی دربار مین نہ گئے تو آدمی کھڑا ہی کہ چلو یہ خیال نہین کہ کوئی تو سبب ایسا
ہی کہ نہین آئے یہ تو خبر لی نہین کہ کیسے ہو یہ تقاضا ہوا کہ نہ آنے کا کیا سبب ہی تین روپیہ
کے دینے مین کسی کو مول لیلیا ہی جاؤ کہدو کہ ہم اسوقت نہین آئینگے رات سے ہم خود
علیل ہین رات بھر ہمکو تپ رہی ہی بسبب درد سر کے نیند نہین آئی ہی رات بھر جاگ کے
بسر کی ہی اسوقت ذرا آنکھ لگی تھی کہ آکر جگا دیا عجب غضب مین جان ہی مین ایسی نوکری سے باز
آیا کوئی نفع نہین ہی سوائے تین روپیہ کے وہ بھی بڑی دقت سے ملتے ہین اسی سبب سے
دادا جان اور بابا جان خانہ کعبہ کو چلے گئے اُنکو بھی یون ہی دقت سے ملے وہ بھی ہمیشہ اسی
امر کے شاکی رہے مین بھی عاجز ہوکر خانہ کعبہ کو چلا جاؤنگا میان برق یہ مصرع تمنے صد درست
ہوگا مصرع کہ مزدور خوش دل کند کار بیش ✤ میان جب دل خوش ہوگا تو کام کیا ہوگا ابھی
کل ہی کا ذکر ہی کہ تین ہزار روپیہ کا نقصان ہوا کسی نے کوئی دمڑی بھی ہمکو نہ دی میان مملوک
کو فلت ملا ہم یون ہی مُنھ دیکھکر رہگئے اِسی سبب سے تو میرا ان لوگون کا کام کرنیکو جی نہین
چاہتا ہی کہ یہ لوگ اپنے مطلب کے ہین اسوقت غرض ہی تو خواجہ یاد آئے رات سے
کسی نے خبر تک نہ لی کہ مرتے ہو یا زندہ ہو میان دنیا اپنے مطلب کی ہی ہماری تو وہ مثل ہی
کہ مرغی اپنے جی سے گئی اور کھانیوالون کو سواد ملا اُن لوگون کی نقل ہی کہ جاہے مردہ دوزخ
مین جائے اور جاہے بہشت مین ہمکو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہی کوئی ضرورت ہوگی
تو میری یاد بھی آئیگی مین اسوقت نہین جا سکتا ہون جاکے کہدو کہ وہ ماندے ہین برق نے
کہا کہ اے اُستاد وہ کام بغیر آپ کے جائے ہوے سرانجام نہین پائیگا بادشاہ نے طلب فرمایا
ہی خواجہ نے کہا کہ کسی نے طلب کیا ہو خواہ بادشاہ نے خواہ صاحبقران نے یہ سُنکے
برق نے عرض کیا کہ مین جاتا ہون اور جو آپ نے فرمایا ہی وہ عرض کیے دیتا ہون کہا
کہان جاؤ کہدو بس برق اُٹھا اور چلا یہانتک کہ جب وہ قریب درخیمہ پہونچا تو خیال آیا کہ

ذرا دریافت تو کرو کہ کام کیا ہی پس آواز دی کہ ای برق ذرا ادھر تو آؤ ایک بات میری سنتے جاؤ
برق واپس آیا کہا کہ یہ تو بتاؤ کہ کام کیا ہو برق نے جواب دیا کہ اسقدر تو مین جانتا ہون کہ ابھی
ہرکارے آئے تھے وہ خبر دے گئے ہین کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہی بادشاہ نے
یہ سنکے حکم دیا تھا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے اسکے بعد انکو یاد کیا کیونکہ طبل جنگ کا
حکم تو آپ ہی کو دیا جاتا تھا یہ سنتا تھا کہ کہا کیا عمل سے لڑائی ہوگی برق نے کہا کہ جی ہان ابتو
پالی منھ مین بھرا یا کیونکہ یہ قاعدہ ہی کہ جب کوئی حکم طبل جنگ لے کر نقارخانہ مین جاتا ہی تو اُسکو
نقارخانہ کا داروغہ نذر دیتا ہی یہ طریقہ خواجہ عمر والول کا مقرر کیا ہوا ہی بس انھون نے جب یہ
سُنا کہ مین حکم طبل جنگ لیکر نقارخانہ مین جاؤنگا تو وہان نذر لینگی برق ثانی سے کہا کہ اچھا چلتا ہون
کیا کرون ان لوگون نے بہت عاجز کیا ہی یہ خیال آیا کہ اگر نہ جاؤنگا تو کہنے کو بات ہوگی کہ خواجہ
کو بلایا اور وہ نہ آئے خیر جو حالت ہو بیشک یہان موجود ہون میرا یہ دل گوارا نہین کرتا ہی کہ مین
بے مروتی کرون آنکھ مین مروت ہی یہ کہکر وہی دوشالہ اوڑھے ہوے اُٹھے اور ہمراہ برق
کے کچھ بڑبڑاتے ہوے چلے یہانتک کہ داخل دربار ہوے بادشاہ و صاحبقران کو
سلام کیا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گئے مگر یہ حالت ہی کہ اُف اُف کر رہے ہین بادشاہ نے انکی
طرف دیکھکر فرمایا کہ کیون خواجہ کیسے ہو اُف اُف کیون کر رہے ہو یہ دوشالہ کیون اوڑھا
ہی کیا کچھ مزاج ناساز ہی اگر طبیعت اچھی نہ تھی تو کیون آئے کہلا بھیجا ہوتا کوئی اور جاکر حکم
نواخت طبل جنگ پہونچا دیتا ایسی کیا ضرورت تھی بیکار کو زحمت کی یہ کلام سنتے ہی خواجہ
نے کہا کہ جی ہان رات سے بشدت بخار ہی دردسر بہت ہی مین تو پلنگ پر لیٹا ہوا تھا کہ میان
برق پہونچے انھون نے کہا کہ آپ کو بادشاہ نے یاد فرمایا ہی کوئی ضرورت ہی مین نے
خیال کیا کہ نہ معلوم کیا ضرورت ہی گو کہ مجھ مین یہ حالت نہ تھی کہ مین یہانتک آسکون مگر جبر کرکے
چلا آیا یہ خیال ہوا کہ اگر نہ جاؤنگا تو بادشاہ ناخوش ہونگے مگر مجکو معلوم ہو گیا کہ سب اپنے مطلب
کے ہین ہمتو یہ تکلیف اُٹھا کر آئے اور آپ نے فرمایا کہ بیکار آئے خیر ہمسا کوئی خیر خواہ
و فرمانبردار ممکن نہوگا کہ جو اپنی جان کا خیال نہ کرے مین روپیہ پر یون جان نثار کرے خیر
جبتک ہم یہان ہین جو ہمسے ہوسکتا ہی وہ ہم کرتے ہین جب ہم یہان سے خانہ کعبہ کو چلے
جائینگے جب ہماری قدر ہوگی آدمی کے مرنے پہ قدر ہوتی ہی یا بعد چلے جانے
کے اسوقت معلوم ہوگا کہ خواجہ کیسا خیر خواہ و فرمانبردار تھا مجکو تو اس امر کی حیرت ہی کہ رات
سے کسی نے خبر تک نہ لی اگر رات کی حالت کی خبر نہ تھی تو صبح سے یہ وقت آیا سب دربار
مین آئے یہ کسی کو خیال نہ آیا کہ خواجہ کیون نہین آئے جو کہ ہر روز آتے تھے جب اپنی ضرورت
ہوئی تو خیال آیا برق کو روانہ کیا واقعی امر یہ ہی کہ دنیا اپنے مطلب کی ہی اور مفلس کی کیا موت
اور کیا زندگی بموجب مصرع غریبون کی کیا موت کیا زندگی ۔ یہ تو ہو نہین سکتا ہی کہ مین ہون
اور آپ طلب کرین اور مین نہ آؤن خیر اس امر سے تو کچھ غرض نہین ہی فرمایئے کہ کیا کام ہی
مین موجود ہون یہ کلام سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ کیون فقرہ کرتے ہو اِنکو تپ آئی
ہی اِنکو بخار ہوتا اور یہ چلے بھی آتے تو یہ ہمکو فقرہ دیتے ہین اور غصہ کرتے ہین یہان کوئی
اب آپ کے فقرے مین نہین آئیگا خواجہ نے کہا کہ خیر فقرہ ہی سہی جو آپکا کام ہو وہ بیان

فرمائیے مین یہ نہین کہتا ہون کہ آپ میرا علاج کیجیے اگر زندگی ہی تو زندہ رہونگا ورنہ جو خدا کریگا وہ ہوگا بادشاہ نے کہا کہ کیون آپ اسقدر رنج کرتے ہین جو فرمائیے وہ آپکو دیا جاے یہ کہکر حکم دیا کہ خواجہ کو دو ہزار روپیہ دیدو کہ یہ اپنا علاج کرین یہ سنتے ہی خواجہ کے منھ پر مارے خوشی کے سرخی آگئی اور کہنے لگے کہ خدا آپ کو سلامت رکھے میرا علاج یہی تھا کہ مجکو کچھ دیدیا مین اچھا ہوگیا لے جلد بیان فرمائیے کہ کیون طلب فرمایا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ یقین خود پرست نے طبل جنگ بجوایا ہے تو میرے لشکر مین بھی طبل رزمی کا حکم دو بس یہ کام ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ مین نے جو تمکو طلب کیا تو اسوجہ سے کہ یہ خدمت تمھارے متعلق ہے اُدھر چوبدار نے دوڑے لاکر خواجہ کو دیے خواجہ نے سلام کرکے لیے اور عرض کیا کہ ابھی جاکر طبل جنگ بجواتا ہون صاحبقران نے کہا کہ اب بخار تو جاتا رہا ہوگا درد کا نام بھی نہوگا کہ درد ہی کیا چیز صرف اسی کا فقرہ تھا وہ مطلب ہوگیا خواجہ نے کہا کہ ہان جو آپ فرمائین وہ بجا ہے آپکو تو میری ہر بات فقرہ معلوم ہوتی ہے مین جب فقرہ کرتا ہون تو آپ مجکو مالامال کردیتے ہین مین کیون نہ فقرہ کرون اسمین آپ کا کیا خرچ ہوا جو کچھ دیا بادشاہ نے وہ اپنے پاس سے دیا صاحبقران نے فرمایا کہ حق نمادیان مین سے تو کم ہوگیا خواجہ نے جواب دیا کہ آپ کو ہمیشہ یہی فکر رہتی ہے کہ حق غازی دیجائے مگر یا صاحبقران جب وقت پڑتا ہے تو غازی تھان پر کھڑے سنسنایا کرتے ہین جو کام کرتے ہین وہ ہم اسوقت غازی کہان جانتے ہین وہ کیون نہین کام کرتے ہین اُسوقت تو خواجہ تلاش کیے جاتے ہین جب کوئی مشکل پڑتی ہے تو اسوقت غازی نکل جاتے ہین خیر اب جب کوئی ایسا وقت آئیگا تو دیکھا جائیگا اسوقت آپ کو اسکا جواب ہم دینگے یہ کہکر خواجہ اُٹھ کھڑے ہوے اور طرف نقارخانہ کے چلے اُدھر داروغۂ نقارخانہ نے براے نذر خواجہ بندوبست کیا یہانتک کہ اُس عرصہ مین خواجہ پہونچے اُسنے نذر دی اُنھون نے کچھ کہا بھی نہین بجلدی قبول کرلی اتنا کہا کہ اگر مین عذر بھی کرونگا تو تم نہ مانوگے اس سے کیا حاصل اسوقت لینا پڑیگی پھر کیون زیادہ دیر ہو اُدھر نقارچی نے دہل پر سے غاشیہ اُٹھایا کہ خواجہ نے اپنے کلام کو ختم کیا اور چوب اُٹھاکر دہل پر لگائی صداے نقارہ سے زمین ہل گئی گوش گردون کر ہوگئی مردے زیر زمین دہل گئے گاو زمین کے پیر کانپ گئے پرند صداے نقارہ سنکے اپنے آشیانون سے اُڑے شیر صحرا سے آواز کوس سنکر بھاگے درۂ کوہ مین پوشیدہ ہوگئے مریخ فلک کانپنے لگا رستم زیر زمین کفن مین کانپ کر رہگیا مردے چونک اُٹھے خیال کرنے لگے کہ یہ کیا قیامت آگئی جو صور اسرافیل کی صدا آئی آواز دہل کیا تھی کہ گویا صور اسرافیل کی صدا تھی جو لوگ کہ غافل تھے وہ دو دو ہاتھ اُچھل اُچھل پڑے حاملہ عورتون کے حمل ساقط ہوگئے مرکب اصطبل سے رسیان توڑکر بھاگے فیل چلانے لگے بزدل لوگ جو کہ لشکر مین تھے اُنکو اختلاج ہونے لگا بعض کو غش آگیا لشکر حریف کے لوگون کی یہ کیفیت ہوگئی کہ ایکبارگی چونک اُٹھے خیال ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا یا زمین کا طبقہ پھٹ گیا یہ اُسکی صدا ہے سب گھبرا گھبرا کے خیمون سے باہر نکل آئے کہ دیکھین کیا سانحہ ہوا باہر آکر جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ تمام پرندا ڑے ہوے چلے جاتے ہین تمام آسمان سیاہ

ہو رہا ہی یہ لوگ بہت حیران ہوے کہ ہرکارے دوڑے ہوے آئے اور بارگاہ مین جاکر یقین خود پرست سے عرض کیا کہ خداوند عالی لشکر اسلام مین طبل جنگ بجا ہی یہ اُسی کی صدا ہی جو کہ آتی ہی جسنے تمام عالم کو درہم و برہم کر دیا ہی یقین ہی کہ کل مقابلہ ہو ہرکارے یہ سنکر ہٹ گئے یقین نے کہا کہ نقارہ کا ہیکل ہی گویا صور اسرافیل ہی جسکی صدا سے تمام عالم زلزل مین آگیا گویا قیامت برپا ہو گئی خیر دیکھا جائیگا کیا پروا ہی کل ہم اہل اسلام کے پہلوانون کو دیکھ لین گے دیکھین کہ وہ کیونکر ہمارا مقابلہ کرتے ہین گو وہ بہت ہین تو ہون ہمارا کیا کر لین گے یہ کہکر دربار برخاست کیا اور اپنے خیمہ آرام کو چلا گیا اُدھر کا حال سنیے شعر زلفقارہ آواز آمد برون ✤ کہ دون است دون ست گردن دون ✤ دیگر دہل زن دہل زن ہ تحسین او ✤ بین دین او دین او دین او ✤ خواجہ چوب لگا کر ہٹ گئے اُدھر نقارچیون نے نقارے بجانا شروع کیے شہنا نوازون نے شہنا کو درست کر کے کیسی کیسی دھنون مین شہنا بجانا شروع کیا تمام لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا اب تو لشکر مین غل پڑ گئی ہر ایک اپنا سامان جنگ درست کرنے لگا اُدھر لشکر حریف مین بھی درستی آلات جنگ ہونے لگی پہلے اُدھر کا حال سنیے کہ جبکہ لشکر یقین خود پرست کو معلوم ہوا کہ کل اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا تو ہر ایک نے جو کہ بہادر تھے اپنے ہتھیارون کی درستی کا سامان کیا کوئی زرہ کو درست کرنے لگا کوئی تیرون کو کوئی نیزون کو کوئی نیزون کی سنانین صاف کرنے لگا کوئی خنجر کوئی تلوار کو صیقل کرنے لگا کوئی گرز کی ضرب کو آزمانے لگا کوئی اپنی سپر کو دیکھنے لگا کہین پر دس بیس باہم ملے ہوے یہ گفتگو کر رہے تھے کہ کل بہت بڑی لڑائی ہوگی اہل اسلام سے مقابلہ ہی جو لوگ کہ بہادر مشہور ہین گو کہ کبھی کسی جگہ سے شکست کھا کے نہین آئے ہین ہمیشہ فتح حاصل کر کے آئے ہین دیکھیے کسکے قدم میدان جنگ مین قایم رہتے ہین کون ثابت قدمی دکھاتا ہی کون پیٹھ پھیرتا ہی کل روز امتحان ہی کل کون بڑھکر سینہ پر تمر تکل سنان و پھل تلوار آبدار کی کھاتا ہی کل کسکے تن پر گل زخم کھلتے ہین وہ لوگ تو بہادر مشہور ہین مگر ہمکو کل اپنی جرات دکھانا ہی کہ انکو بھی معلوم ہو کہ ہان کسی لشکر سے مقابلہ ہوا تھا کہین کھیت پڑا تھا گو وہ بہت ہین مگر انکو دانتون پسینہ آجائے بھائیون کل وہ تلوار کرتا کہین پر یہ چرچا ہو رہا ہی کہین یہ تذکرہ ہو کہ ہمارے بادشاہ کو صلح کرنا زیبا تھی گو ہم انسے دبتے ہین ہمکو انکا خوف نہین ہی اگر وہ بہت ہین تو ہون ہم اپنی جانون پر کھیل جائین گے میدان سے قدم نہ ہٹائین گے مگر اسکا خیال ہی کہ اگر انکی فتح ہوئی تو یہ ملک تاراج ہو گیا صلح مین یہ بات نہوتی مگر کیا کرین جو راے بادشاہ کی ہمنے تو نمک کھایا ہی حق نمک بیشتر ادا کرینگے انکے پسینہ کی جگہ اپنا خون گرائین گے اگر یہ جنگ فتح کر لی اور ان لوگون کو شکست دیدی تو تمام دنیا مین نام ہو گیا ہماری بہادری کا سب ہماری تلوار سے خوف کرینگے ورانکو بہت کم اُدھر کا رخ کرینگے جو بہادر اور عقلمند تھے وہ تو یہ گفتگو کر رہے تھے جو کہ بزدل و نامرد تھے انھون نے جب سے صدا سے طبل جنگ سنی تھی اسوقت سے انکے تمام بدن مین رعشہ پڑ گیا تھا مارے خوف کے بات نہین کیجاتی تھی فرط دہشت سے بخار آگیا تھا تمام جسم بسبب بخار کے جل رہا تھا دل ہاتھون اچھل رہا تھا جسوقت تصور کرتے تھے کہ کل میدان مین تلوار چلیگی باب جنگی جبین سے پھل تلوارون

وسنانون کے چمکین گے اور پہلوان صفون مین مثل رعد گرجین گے اُنکی حالت تباہ ہوئی جاتی
تھی یہ نوبت بہم پہونچی تھی کہ غش آجاتے تھے یا یہ جبکہ خیال آتا تھا کہ یون زخمی ہوکر تڑپین گے
جیسے مرغ بسمل خون کے دریا جاری ہونگے کوئی ہاے کرتا ہوگا کوئی بسبب صدمۂ زخم کے
تڑپتا ہوگا کسیکا سینہ فگار ہوگا کسی کے تن پر سر نہوگا کوئی بیدست ہوگا کوئی حالت نزع مین ہوگا
جب اِسکا تصور بندھا تو وہ سامان سامنے نظر کے پھرنے لگا گو کرون تھا مگر بسبب بخار کے
لیٹے ہوے تھے چونک پڑے اور ہاے کہکر رہگئے بعض کی تو یہ حالت تھی جو کہ بہت کچے دل
تھے اور جنکے دل کسی قدر قوی تھے اُنھون نے جو سنا کہ کل مقابلہ ہوگا خیال کیا کہ یہان سے
نکل جانا بہتر ہی اجنگ یہان بسر کی اب یہان سے آب و دانہ اُٹھ گیا اب ہم یہان نہین ٹھہر
سکتے ہین کیونکہ یہان جنگ و جدال کا سامنا ہی ہمارے ان باپ نے ہمکو بڑے ناز و نعم سے
پالا ہی اور پرورش کیا اتنی بڑی عمر کو پہونچے اُنھون نے ہمکو اسلیے نہین پرورش کیا ہی کہ ہم
غیرون کے واسطے اپنی جان دین اور اپنا خون بہائین نہ کچھ حاصل نہ وصول اگر اپنے دنون
نمک کھایا تو اپنے گھر بار کو بھی ترک کیا یہان رہے اگر اپنی جان ہی تو جہان ہی بقول شخصے آپ
زندہ جہان زندہ اگر ہم نہونگے تو کوئی کیا ہمارے بعد ہمارے اہل و عیال کی خبر بھی نہ لیگا یہ
بھی تو کوئی نہ کریگا کہ کچھ اُنکا ماہواری مقرر کردے تاکہ وہ اُسمین بسر کرین ہماری تو لعل سی
جان جائے اور لڑکے بالے تباہ ہون ہم ایسی نوکری سے باز آئے اگر زندہ ہین
تو کہین اور نوکری کرکے زندگی بسر کرلینگے ہماری اولاد تو تباہ نہوگی یہ خیال کرکے چاکر کو صدا
دی کہ میان طرم اِدھر تو آؤ اُسنے جو مالک کی صدا سنی تو خیال کیا کہ کل لڑائی کا دن ہی آقا فرمائینگے
کہ ہمارا مرکب تیار رکھنا ہم سب سے پہلے اُنکو لیجائین گے ایسے ایسے خیال کرتا ہوا وہ اپنے
آقا کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ غلام حاضر ہی کیا حکم ہوتا ہی اُسوقت اُنھون نے کہا کہ سنا تجھے
آج دوپہر رات سے گئے ہمارا مرکب تیار رکھنا ہم اُسپر سوار ہوکر جائینگے اُسنے جو یہ سنا کہ دوپہر
رات گئے مرکب تیار رکھنا اُسنے خیال کیا کہ نہ معلوم میان کو کیا ہوا ہی اُسوقت عرض کیا کہ حضور
جنگ تو کل صبح کو ہوگی آپ دوپہر رات سے میدان جنگ مین جاکر کیا کرینگے فوجین بھی صبح
کو جائینگی تنہا میدان مین کیا کام ہی برہم ہوکر کہا کہ تجکو اس سے کیا غرض جو ہم کہتے ہین اُسپر تم عمل
کرو ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ سنکے اُسنے جواب دیا کہ بہت خوب مجکو معلوم ہوگیا کہ آپکا کچھ قصد اور
ہی مگر مین کیا عرض کرون اگر گستاخی معاف ہو تو عرض کرون کہا کہ کچھ عرض کرنیکی حاجت نہین ہی
خادم نے کہا کہ ای آقا کچھ تو نمک کا پاس فرمائیے اتنے زمانے تک نمک کھایا ہی اب جو وقت
پڑا تو آپ نکلے جاتے ہین برہم ہوکر جواب دیا کہ تجکو ہمارے امور مین کیا دخل لوگ نمک حرام
ہمکو کہینگے تجکو تو نہین کہینگے اب نمک کا پاس کرین یا اپنی جان کو دیکھین کیونکہ میرے گھر مین
سوائے میرے کوئی نہین ہی نہ معلوم مین یہان کیونکر پڑا ہون ابھی میری شادی کو کوئی دس
بیس برس بھی نہین ہوے ہین صرف دو برس کا عرصہ ہوا ہی اگر مین لڑائی پر جاؤن اور کسی کے
ہاتھ سے مارا جاؤن تو جورو رانڈ ہوجائیگی اسکی جوانی کیونکر کٹے گی سنا ہی کہ لڑکا ہوا ہی اُسکو بھی
نہین دیکھا ہی یہ بھی ارمان دل مین رہجائے مین ایسی نوکری سے باز آیا اگر زندہ ہین تو بھیک
مانگ کر کھالینگے جو روٹھی ہیں کہ بچون کو پالینگی اپنے باغ کی بہار تو ہمکو دیکھنا نصیب ہوگی اگر

مرگئے تو کون خبر لیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ اپنی جان ہی تو جہان ہی نوکر نے کہا کہ میان مرنا تو ضرور ہی پھر نام کرکے کیون نہ مرے کہ لوگ یہ تو کہین کہ فلان شخص کس بہادری سے مرا کہ دو چار کو مار کر اپنی جان دی یہ نہو کہ چارپائی سے لگ کر ایڑیان رگڑکر مرے جس طرح عورتین مرتی ہین اسمین نام ہی یا اسمین میرے نزدیک اس مرنے سے یہ مرنا بہتر ہی یہ جو نوکر نے گھری کھری کہی تو کہنے لگے کہ کوئی آپ میرے اُستاد نہین ہین نہ بزرگ ہین جو آپ مجکو نصیحت کرتے ہین ارے بھائی ہمتو وہ ہین کہ کبھی ہمارے سامنے نصد تک نہین کھلی اگر محلہ مین بھی کسی کی فصد کھلی اور ہمکو خبر ہوگئی تو ہم جاکر ماں کے پہلو مین بیٹھ رہے اور اُسنے کہا کہ ہمکو چھپا لو کہ فلان شخص کی فصد کھلی ہی ہمکو خوف آتا ہی اُنھون نے میرا بچہ کہکر پوشیدہ کر لیا اور کہا کہ میرے بچہ کا کلیجہ ہاتھون اُچھل رہا ہی اگر اتفاق سے کسی جانور کو حلال ہوتے ہوے دیکھ لیا تو اسی مقام پر گر پڑے اور غش آگیا بڑی دقت سے ہوش آیا ہم کیا جانین کہ لڑائی جھگڑا کیسا ہوتا ہی اگر یہ کہین راستہ گلی مین سن لیا کہ فلان مقام پر تلوار چل رہی ہی تو ایسے بدحواس ہوکر بھاگے کہ تن بدن کا ہوش نہ رہا یہ تو اپنی حالت ہی اس طریقہ سے زندگی بسر کی والد کے مرنے سے تباہی آئی نوکری کی تلاش ہوئی خداوند طبیعت مجردہ برا کرین اُن لوگون کا کہ جنھون نے اس آفت مین مبتلا کیا ہین تو پہلے ہی نہین راضی تھا اُنھون نے یہ کہکر راضی کیا کہ کیا کوئی روز کی لڑائی رکھی ہی کبھی ہوگی تو دیکھا جائیگا جیسا وقت پڑے ویسا کرتا ہمنے یہان آکر تو تلوار اور نیزے وگرز وسپر کی صورت دیکھی ورنہ ہم اُنکے نام سے تو واقف بھی نہ تھے کہ کیا شکل ہی جب کسی سوار کو دیکھ لیتے تھے تو گوشہ مین بیہوش ہوجاتے تھے تلوار کا باندھنا کیسا دیکھی بھی نہین یہان آکر باندھنا پڑی بھائی مرتا کیا نہ کرتا پیٹ بری شے ہی اسنے یہ بھی کرایا یہ جو اُنھون نے کہا تو نوکر نے خیال کیا کہ آقا بڑے نامرد ہین انکو ورد کہنا خرابی کی بات ہی یہ اپنے ساتھ اوروں کو بھی بوڈاکر ینگے مفت مین میری اوقات برباد ہوئی کچھ ہاتھ نہ آیا اِنکا لشکر سے نکل جانا بہتر ہی یہ سوچکر کہا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین جیسا حکم ہوا ویسا ہی بجا لاؤنگا آپ تیار رہین بعض نامردون کا تو یہ حال تھا بعض کا یہ حال ہوا کہ اُنھون نے بھال گوشہ بیں کر کھا لیے مارے دستون کے یہ حالت ہوئی کہ پلنگ پر پڑے رہے اگر کوئی آیا تو اُس سے کہا کہ بھائی ہمارا کہا سنا معاف کرنا ہماری حالت خبر ہی ہمکو صبح سے دست آرہے ہین پلنگ پر سے اُٹھنا محال ہی اسوقت عجب حال ہی اس حال سے تو بچنا محال ہی بڑے دست آرہے ہین بڑی خرابی ہی سنا ہی کہ کل لڑائی ہونیوالی ہی اگر بھائی ہمکو افاقہ ہوگیا تو ضرور میدان جنگ مین آئین گے گو طاقت اتنی نہین ہی مگر جرأت کرینگے کیونکہ برسون سے نمک کھاتے ہین لوگ یہ کہین گے کہ نمک حرامی کی خبر کیا کرین خداوند طبیعت مجردہ کی جو مرضی آجبتک تو کبھی یہ نہین ہوا کہ ہمارے قدم کبھی میدان جنگ سے ہٹے ہون یا میدان جنگ مین نہ گئے ہون مگر مجبوری کی حالت مین ناچار رہون یہ سنکے اُسنے کہا کہ سچ ہی بھائی خداوند طبیعت مجردہ تمکو صحت دے یہ کہکر وہ اُسکے تعجب سے چلا گیا لشکر حریف کا تو یہ حال ہی اسی کیفیت مین وہ دن تمام ہوا شام ہوگئی تمام دن طبل جنگ بجا گیا جب شام ہوئی طلایہ پھرنے کا بندوبست ہوا طلایہ پھرنے لگا جو کہ بہادر تھے اُنکو تو شوق جنگ مین نیند نہین آتی تھی بسترون پر لیٹے ہوے کروٹین بدل رہے تھے بعض بعض کے خیمون مین

بیٹھے ہوے تذکرہ جنگ کر رہے تھے جو بزدل تھے وہ فکر زار مین تھے سپاہ کفار کا یہ حال تھا
جو کہ تحریر ہوا اب لشکر اسلام کا حال سنیے کہ جب طبل جنگ بجا تو اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل کفار سے
مقابلہ ہوگا وہ لوگ بھی سامان جنگ کرنے لگے کسی نے زرہ کو صاف کیا خود کو اور داستانون کو
صیقل کی تلوارون کو چرخ پر چڑھایا جسکے سبب سے صفا پر فلک کی چرخ مین آئی کسی نے
خنجرون کو صیقل کیا سنانین بنائین تیرون کی اور نیزون کی درست کین ترکش سے تیر نکالے اچھے
اچھے تبر اپنے پاس رکھے کمانین چوخا در کشین تھین انکو سینک سانک کر درست کیا اُن
سب نے سامان جنگ و آلات حرب و ضرب درست کیے جو بہادر تھے وہ باہم یہ گفتگو کرنے
لگے کہ کل وہ دن ہی کہ کفار سے مقابلہ ہوگا جنکے سنانون کے چمکین گے پہلوان رعد آسا گرجین گے
زمین رزم خون سے لالہ رنگ ہوگی خون کے دریا رواں ہونگے جسمین تڑپتے نظر آئینگے کشتون کے
پشتے سرون کے انبار ہونگے دیکھین کون کون ثابت قدم رہتا ہی کون پشت کر کے بھاگتا ہی
دیکھین کسکا قدم کیسٹ مین جما رہتا ہی کون بڑھکر سینہ پر تلوارین و نیزے کھاتا ہی کون ضرب گرز اٹھا
اپنا وار کرتا ہی کون پہلوان کو چور رنگ کرتا ہی دیکھین کسکی تلوار مثل ہلال میدان جنگ مین چمکتی ہے
کسکا سر دیکھین ٹھوکرون سے پامال ہوتا ہی کون گل زخم بخندہ پیشانی نخل قامت پر کھاتا ہی بھائیون
کل روز امتحان ہی کل کا دن ہی کہ سب کے سب لشکر حریف پر جا پڑین دھاوے مین کیا کچھ
ایک حملہ مین سب کے قدم اکھڑ جائینگے ہماری تلوار کی آنچ کے آگے نہ ٹھہر سکینگے ہلوگ وہ ہین جو
کہ ہمیشہ لڑائی فتح کر کے آئے ہین نصرت ظفر ہمارے ہمرکاب رہتی ہی اقبال ہمارا غلام ہی دوسرے
نے کہا کہ بھائی جنگ دوسرا دار دیکھیے کل کسکا تخت سلطنت تختہ تابوت سے مبدل ہوتا ہی کسکے
سر پر تاج شاہی ہوتا ہی اور کسکے بدن رخت آخرت ہوتا ہی بقول شاعر شعر کرا تاج اقبال بر سر نہند
کرا مردہ از طالعہ بر در نہند ۔ کون ظفریاب ہوتا ہی کون سرنگون کون دریاے خون مین غرق ہوتا ہی
کسکی زورق حیات موج ہواے موت سے طوفانی ہوتی ہی کسکی کشتی عمر دریاے اجل مین ڈوبتی
ہی کون بحر فنا مین غرق ہونیوالا ہی کون گرداب بلا مین اور فنا مین ڈوبنے والا ہی بھائیون کل وہ کام
کرنا کہ دشمن بھی خیال کرے کہ ہان کسی سے سامنا ہوا تھا کوئی بہادر تھا بھائیون اپنے باپ دادا کے
نام کو روشن کرو کل وہ جنگ کرین کہ نام رستم و اسفندیار کا صفحہ ہستی سے مثل حرف
غلط کے مٹا دو اسی گفتگو مین شام ہوگئی میان کوس حربی نواخت مین رہا لشکری بھی اپنے سامان
جنگ مین مصروف رہے جب رات ہوگئی طلایہ پھرنے لگا اشعار

پراز دود شد گنبد تیرہ گشت	شب از راہ بر بست پیرا ہے
طلایہ ز لشکر گہ ہر دو شاہ	شدہ پاس دار ندتا صبح گاہ
نیاسود در لج از بانگ پاس	بساخفتہ کز ہیبت پیل مست
غنودہ تن مردم از رنج و تاب	نظر ہر زمان می زد آمد خواب
کرا کاسکے بودی امشب دراز	مگر کان دراز سی تو ہی در نگ
سکالش چنان شد و کوشندہ را	کہ رزمد صفراے جوشندہ را
پدیدار گردد سفید از سیاہ	دو خسرو عنان در عنان آورند
بارزم و خوشنودی از یکدگر	[illegible]

کہ چون آتش روز روشن گذشت
شگفتی بود خود در سایہ
بتابی بر آمد شدن چون خراس
سراسیمہ ہر ساعت از خواب جست
بتالش کنان ہر دو لشکر براز
بدیری پدید آمدی روز جنگ
چو خورشید روشن بر آرد کلاہ
رہ دوستی در میان آورند
چو اندیشہاے چنین ہولناک

دو لشکر غنودند با ترس و باک		چو گیتی در روشنی باز کرد	جهان بازی دیگر آغاز کرد
باتش بدل گشت مشت شرار		کبود شد آن سیم گاورس وار	در آمد بجنبش دو لشکر چو کوه
کزان جنبش آمد جهانے ستوه			

یعنے رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا اور طلایہ پھرا کیا
صدائے حاضرباش و لاحظ باش بلند تھی سرداران ہر دو لشکر اپنے اپنے بسترون پر بیٹھے ہوے
اندیشے کر رہے تھے کہ دیکھیے کل کیا گذرے کل معرکۂ جنگ ہی بعض باہم بیٹھے ہوے صلاحین کر رہے
تھے کہ دیکھیے کل کون نظرون سے پوشیدہ ہو باپ فرزند کے گلے ملتا تھا پسر پدر کے سینے سے
لگتا تھا بھائی بھائی سے دوست دوست سے ہر ایک اپنا کہا سنا معاف کراتا تھا بعض کی زبان پر
یہ مصرع تھا مصرع کہ داند کہ فردا چہ خواہد رسید + زدیدار خواہد شمن ناپدید + یہانتک کہ اسی فکر و تردد
مین سحر ہو گئی روشنی شمع مائل بہ زردی ہوئی ستارے جھلملانے لگے چراغون کی روشنی بسبب نور سحر
کے کم ہو گئی ماہتاب کا رنگ فق ہو گیا وہ مع اپنے مصاحبون کے بسبب خوف شاہ چین کے
اپنے کاشانے کو راہی ہوا وہ صبح کی نور کا ظاہر ہونا وہ ظلمت شب کا کافور ہونا وہ بحر فلک مین
مثل کشتی طوفان خوردہ کے ستارون کا ڈوبنا اُسکا آسمان پر سے سبزے پر گرنا یہ ثابت کرتا تھا
کہ نور کے فوارے چھوٹ رہے ہین ہوا مے عیسی دم صبح نفس کے جھونکون کا متواتر آنا اُسکے سبب
سے وہ سبزے کا لہلہانا بلبلون کی باغون مین چہچہہ زنی طائرون کی درختون پر نغمہ سرائی طاؤسون کا
نقرہ لگانا آمد سحر دیکھکر وہ مثل گل سرخ کے آفتاب کا فلک پر ظاہر ہونا اپنے نور سے جہان کو روشن
اور منور کرنا کیا سمان ظاہر کرتا تھا بیکایک اہل اسلام نے جو آمد سحر دیکھی سب اپنے اپنے بسترون
سے اُٹھے خادمون نے پانی حاضر کیا سب نے منھ ہاتھ دھوکر وضو کیا اُدھر مسلمانون کی مسجدون
مین بانگ اللہ اکبر بلند ہوئی لشکر کفار مین وردی صبح کی بجنے لگی سب نے اُٹھکر موافق اپنے مذہب
کے آگے اپنے آگے رکھے اپنے کو سجدہ کیا اور جو اُنکے مذہب مین رسم پرستش تھی اُسکو ادا کرنے
لگے یہان اہل اسلام نے وضو کرکے نماز سحر بعد رجوع قلب بخضوع و خشوع ادا کی بعد فراغ
نماز و وظیفہ پوشاک رزم پہنی ہتھیار لگائے کہ اِس عرصہ مین سپاہ بھی ہر ایک سردار و عزیز شاہی کی
مسلح و مکمل ہو کر اپنے اپنے افسر و سردار کے قریب خیمہ آکر استادہ ہوئی کہ اتنے مین وہ شیر دلاور
بھی اپنے اپنے خیمون سے سلاح جنگ تنون پر لگائے ہوے برآمد ہوے بادشاہ نے مجرا
کیا مجرا لیکر سپاہ کو حکم طرف میدان جنگ کے جانے کا دیا آپ مع اپنے رفیقون کے طرف
در دولت کے روانہ ہوے یہان جلوخانہ مین آکر انتظار صاحبقران و ظل اللہ یعنے بادشاہ
جمجاہ کیوان بارگاہ کا کرنے لگے سب سردار و عزیز آگئے اتنے جلوخانہ مین یہ حال ہے کہ جلوخانے
مین جگہ نہین ہے کوئی تلوار بلا رہا ہے کوئی چاندماری بناکر اُسپر نشانہ لگا رہا ہے کوئی گرز کو ہلا کر ضرب لگاتا
ہے کوئی نیزے کے ہاتھ نکال رہا ہے ہر ایک اپنا دل بہلا رہا ہے اُدھر صاحبقران زمان بیدار ہوے
خادم نے آب گرم حاضر کیا منھ دھویا وضو کرکے مسجد خاص مین تشریف لائے نماز سحر بعد رجوع قلب بخضوع و
خشوع ادا کی وظیفہ مین مشغول ہوے اپنی فتحیابی کی دعا کی ہاتھ اُٹھا کر درگاہ خداوند کریم جل جلالہ
مین عرض کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اے رب کریم و رحیم ہے میرے حال پر رحم کر کیونکہ مین تیری
راہ مین و دین مبین کے لیے جہاد کرتا ہون تیرے ہی بھروسے پر مین نے جنگ پر کمر باندھی ہے
تو ہی مدد کرنیوالا ہے میری امداد کر اے میرے مالک اگر میری اجل آئی ہو تو ساتھ نیک نامی کے

میدان جنگ مین مردن پشت کسیکو نہ دکھاؤن میرے خاندان مین آجتک کوئی بغیر تلوار کی موت کے نہین مرا ہی مین اپنے باپ دادا کے نام کو برقرار رکھون خود پرشتون سے سامنا ہی جو کہ تیری خدائی کے منکر ہین اپنے کو آپ خدا تصور کرتے ہین یہ دعا مانگ کر سر کو سجدے مین خم کیا اور یون عرض کیا کہ ای قاضی الحاجات میری آبرو تیرے ہاتھ ہی مین صاحبقران صرف تیرے ہی سہارے پر بنا ہون مین اپنے باپ دادا کی برابری نہین کر سکتا ہون انکو بھی تو ہی نے یہ مرتبہ عنایت کیا تھا تو ہی نے ہمیشہ انکی مدد کی جب اُنپر کوئی وقت سخت پڑا تو ہر مشکل انکی تو ہی نے حل کی ای کل کے مردگا ر میری بھی مدد کر صاحبقران اپنے خالق سے برجوع قلب و نیت خالص یہ دعا کر رہے تھے کہ خضران بن عمرو نماز سحر پڑھکر مسجد مین آئے کہ صاحبقران کو خبر کرین کہ سب لشکر تیار ہوکر میدان جنگ مین پہونچ گیا ہی صرف آپ کا و بادشاہ کا انتظار ہی تشریف لیچلیے یہان جو پہنچے تو صاحبقران کو دعا مین مشغول پایا پہلے تو خاموش تھوڑی دیر تک ایستادہ رہے پھر یون مسکرا کر کہنے لگے کہ بس لے بس مثل عورتون کے رو رہے دعا مانگ چکے اُٹھو میدان کو چلو تمکو بھی مثل اپنے دادا کے رو رو کر دعا مانگنے کی عادت ہوگئی ہی وہ تو ضعیف ہوگئے تھے تمتو ابھی ماشاءاللہ سے جوان ہو اور قوی ہو کیون دعا کرتے ہو کیا بُری عادت ہوگئی ہی مجکو یہ امر نہایت برا معلوم ہوتا ہی کہ مانند زنان بیچارہ کے رو کر دعا کرنا اگر آپ ایسے کمزور ہین تو کیون صاحبقرانی قبول کی چادر اوڑھکر پردے مین بیٹھے ہوتے اُنکے ساتھ لشکر کی ہوئی کیون تلوار باندھکر مردون مین آئے افسوس ہی تمکو خدا نے کیون مرد کیا عورت کیا ہوتا تو بہتر تھا میان اگر حریف کو خبر ہوگی کہ تم اسقدر حیران و پریشان ہو تو اسکو اور زیادہ قوت ہوگی بس دعا کر چکے پوشاک رزم پہن کر کمر ہمت کو بست کرو چلو مین تمہاری کمر تھامے رہونگا اگر کوئی مقام ہوگا تو تمکو اُٹھا کر اور زمین کر لونگا اور خانہ کعبہ مین پہونچا دونگا تم کیون اتنا پریشان ہوتے ہو یہ جو خواجہ نے کہا تو صاحبقران نے دعا کو ختم کیا اور سجدہ سے سر اُٹھایا اور ہنسکر فرمایا کہ کیون او شیطان تو آگیا خازین بھی اپنی حرکتون سے باز نہین آتا ہی مثل اپنے دادا کے تو بھی ظریف ہی ای خواجہ نازنین دستایا کرو مالک سے دعا کرنے دیا کرو کیون فضول بکتے ہو اچھا اب مجکو دعا سے باز رکھا ہی جاؤ صندوق اسلحہ لاؤ مین ہتھیار لگا کر میدان کو چلون کیا بادشاہ وجاہ تشریف لائے خواجہ نے کہا کہ ابھی وہ بھی تشریف نہین لائے ہین وہ بھی مثل عورتون کے رو رہے ہونگے تم لوگون نے تو ناک مین دم کیا ہی یہ لشکر صندوق اسلحہ و کنسی پوشاک رزم حاضر کی صاحبقران نے پوشاک زیب تن فرمائی تبرکات انبیا سے دستار مین اور چار آئینہ ذرہ زیب جسم کی مونڈھے پر رکھا عقرب سلیمانی زیب کمر فرمائی ترکش ہزار تیرون کا لگایا سپر گرشاسپ پشت پر موڈھے پانون مین پہنے مسلح اور مکمل ہوکر مثل آفتاب کے مسجد سے برآمد ہوئے اور باہر آئے یہان خادم مرکب خاص لیے ہوئے و مسجد پر ایستادہ تھے جون ہی جناب صاحبقران برآمد ہوئے انھون نے سلام کیا سلام لیکر اسپ خوش رفتار پر سوار ہوئے خادم نے رکاب پکڑ لی خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھا صاحبقران زمان نے خیز کی اور طرف دردولت کے تشریف لیچلے یہانتک کہ جلوخانہ مین پہونچے دیکھا کہ سب سردار موجود ہین جب سب نے دیکھا کہ صاحبقران آتے ہین سب کے سب صف بستہ ہوکر مؤدب ایستادہ ہوئے جب صاحبقران قریب تشریف لائے سب نے مجرا کیا سب کا مجرا لیکر آپ بھی آکر انھین مین مل گئے

خادم نے زین پوش بچھادیا صاحبقران اُسپر بیٹھ گئے سردارون کا تماشا دیکھنے لگے اور آرشاہ
کا انتظار کرنے لگے ادھر تو یہان یہ خیال ہی اُدھر بادشاہ خواب راحت سے بیدار ہوے بعد فراغت
سنت ضرور یہ وضو کیا نماز سحر ادا کی وظیفہ شروع کیا سب خادم دست بستہ ایستادہ ہین کہ بادشاہ نے
وظیفہ سے فراغت کرکے اشارہ کیا کہ کشتی پوشاک کی حاضر کرو خادم نے کشتی حاضر کی گردپوش
اُٹھایا بادشاہ نے پوشاک پہنی تاج سر پر رکھا ہتھیار لگائے جب سب کامون سے فراغت
پاچکے تو خادم سے فرمایا کہ خبر تو لاؤ کہ صاحبقران تشریف لائے یا نہین اور کل سردار حاضر ہین
لشکر تیار ہی خادم نے آکر چوبدار سے عرض کیا اور اُس سے دریافت کیا اُسنے جواب دیا
کہ کل لشکر میدان کو جاچکا ہی سب سردار جلوخانہ مین موجود ہین صاحبقران بھی ابھی تشریف لائے
ہین صرف جہان پناہ کی دیر ہی یہ سنکے وہ خادم خدمت مین پہونچے اور جاکر عرض کیا جو کہ چوبدار
سے سُنا تھا بس بادشاہ اُٹھے خادمون نے صدائے بسم اللہ بلند کی بادشاہ نے تخت پہ قدم
رکھا کہارون نے تخت اُس فیروزبخت کا اپنے دوش پہ اُٹھایا اُس رشک سلیمان کو گرمی کے بان
لیکر چلیں وہ کارچوبی گنگا جمنی لنگے پہنے ہوے کارچوبی دوپٹہ سرون پر سے بانون تک
الماس نگار زیور پہنے ہوے گنگا جمنی پھلیان لگی ہوئی سر پر بادشاہ کے چترگردش لگاتا ہوا آگے
آگے ہاتھون مین خواصون کے عصاے الماس نگار کنول جسپن شمع ہاے کافوری دموی روشن
طفلان حسین لوٹے خلنے کے ہاتھون مین لیے ہوے اُسپر مورد عنبر چھڑکتا ہوا اُسکی مہک پھیلی ہوئی
کہ جسکے سبب سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہزارون نافہاے مشک وا ہوگئے ہین اِس سامان
سے تخت شاہی قریب در پہونچا یہان سب کی آنکھین در دولت کی جانب تھین کہ ناگاہ لال پردہ
چرخی پر کھنچا گڑگڑاہٹ کی صدا بلند ہوئی سب نے سر اُٹھاکر دیکھا معلوم ہوا کہ بادشاہ تشریف لاتے
ہین بس سب کے سب مؤدب ہوگئے قاعدے سے کھڑے ہوگئے جب پردہ اُٹھ چکا تو
دیکھا کہ آگے آگے وہی طفلان حسین اُنکے بعد سامان روشنی آگے عقب مین تخت شاہی کہارون
نے کہارون سے تخت کو لیا دونا دھکہ دیا سر ملانے عملہ نے تخت اُس سلیمان عصر کا اپنے
کاندھون پر لیا نقیبون نے صدا لگائی کہ ادب سے قاعدے سے ہوجاؤ سواری جہان پناہ
کی آتی ہی یہانتک کہ تخت شاہی جلوخانہ مین آیا صاحبقران نے بڑھکر مجرا کیا عرض بیگی نے
عرض کی کہ جہان پناہ فلک بارگاہ سکندر جاہ صاحبقران فلک اشتباہ گیتی ستان مالیحاہ نگاہ رو
بادشاہ نے ہاتھ اپنا اپنے سینہ پر رکھا کہ تمھاری جگہ ہمارے دل مین ہی صاحبقران مجرا کرکے
برابر تخت شاہی کے آگئے پھر تو سب سردارون کے مجرے ہونے لگے سب کا سلام ہوا
بادشاہ سب کا سلام و مجرا لیتے ہوے آگے بڑھے جب سب کا مجرا ہوچکا تو اُسوقت بادشاہ
نے صاحبقران کو حکم سوار ہونے کا دیا بس صاحبقران سلام کرکے مرکب پر سوار ہوے
تخت شاہی آگے بڑھا پھر تو سب سردارون کو حکم سوار ہونیکا ملا ہر ایک اپنے اپنے مرکب پر رونما
پر سوار ہوا اور گرد تخت سات سو شاہان عالیقدر و سرداران راست جانب راست و چپ جانب چپ یہانتک
کہ یہ سب بعد اس انتظام سواری کے روانہ ہوے وہ صبح کا وقت وہ سواری کی دھوم تعجب و جوبرآگے
سواری کے صدائین لگاتے ہوے شہنا نوازی پیچھے پیچھے بھیرون مین یہ غزل گاتے چلے آتے تھے غزل

اُدھر سے ہاتھ مین قاتل لیے شمشیر آتا ہے	جھکائے سر اِدھر سے عاشق دلگیر آتا ہی

غضب وصلت بھی لپٹا تا نہین سینے سے تو اپنے
سجھے ترسانا تو با تا بت سے پیر آتا ہی

اگی شمشیر ہو اسکا نہین کچھ حال کھلتا ہی
وہ کیون دست حنائی مین لیے شمشیر آتا ہی

تاسف میرے مرنیکا حسینون کو ہوا ایسا
جنازے پر کوئی مضطر کوئی دلگیر آتا ہی

کمان ابرو بہت مہمان نوازی ہمنو کرتے ہین
جگہ دیتے ہین سینہ مین جو شمشیر اتیر آتا ہی

کھنچی ہی صفحۂ دل پر مرے تصویر لیلی کی
دکھانے مجھکو اسی مجنون عبث تصویر آتا ہی

دکھاکر ابرو سے خونخوار وہ بیباک کہتا ہی
گلو تیرا کوئی دم مین تہ شمشیر آتا ہی

تو بے تقصیر فوراً شمع کا سر کاٹ لیتا ہی
ستم کرتا تجھے بھی کس قدر گلگیر آتا ہی

نواسنج چمن نغمہ زنی سب بھول جاتے ہین
جو سیر باغ کو تیرا وہ خوش تقریر آتا ہی

سواری مثل باد بہاری کے طرف میدان جنگ کے چلی جب صحرا کی ہوا ٹھنڈی سی ٹھنڈی جسم کو جوانون کے لگی تو سبھون نے بند قبا کھول دیے مگر مزاجون کا تو یہ حال ہوا کہ وہ ہوا سے سرد کھائی کہ انکا سینہ دل کھل گیا قلب کو راحت روح کو تازگی لی آنکھون مین سرور دل نہایت مسرور ہوا پسینہ جو آیا ہوا تھا خشک ہو گیا تو خنکی ہوا نے دل پژمردہ کو تازہ کر دیا یہانتک کہ قدم بقدم سواری میدان جنگ مین پہونچی یہان ہر رنگ کے علم کھلے ہوے تھے بیرقین اڑ رہی تھین باجے جنگی بج رہے تھے ہر ایک سردار کی فوج اپنے نشان کے پاس پہا جمائے ہوے تھی اپنے سردار کے انتظار مین صف بستہ استادہ تھی باجے ہر قسم کے بجتے تھے علم ہر رنگ کے ہوا سے مثل بادبان کے اس دریاے فوج مین لہرا رہے تھے کہ تخت شاہی پہونچا تمام سپاہ کا مجرا ہوا بادشاہ نے مجرا لیا تخت شاہی قائم ہوا سلامی کے باجے بجے آمد شاہ کا ڈنکا ہوا ہر سردار اپنی سپاہ مین گیا صداے دہل وکوس ودف وسنج وقرنا وبوق وشہرو شنا بلند ہونے لگی کہ جنکی صدا سے گوش گردون کر ہوے جاتے تھے میدان رزم دہل رہا تھا ہر صف مین باجے بج رہے تھے کہ بادشاہ اسلام جب پہونچے تو صف آرا نکلے صف بندی ہونے لگی صف آرانے بہت جلد صف بندی کر کے یون صفون کو درست کیا کہ میمنہ و میسرہ و قلب و جناح و ساقہ و کمین گاہ اگلا ہراول پچھلا چندا ول چھ چھ صفون کو درست کیا یہ حال تھا کہ سم سے سم دم سے دم رکاب سے رکاب کنوتی سے کنوتی پٹھے سے پٹھا شانہ سے شانہ ملا ہوا تھا کسی دوش بدوش تھے اگر کوئی مرکب کی کنوتی ذرا بھی زیادہ نکل آئی تو اسکو صف آرانے بڑھکر برابر کر دیا مطلق کچھ فرق ذرا مرکبون کی کنوتیان برابر تھین بادشاہ کے آنے سے تمام لشکر کے علم کھل گئے نیزے بلند ہو گئے انیان چمکنے لگین تلوارین علم ہوئین ڈھالون کی گھٹا گھنگھور چھا گئی کمانین ہر صف مین کڑکنے لگین اور کمندین جا بجا لٹک گئین پہلوان صفون مین گرجنے لگے تخت شاہی قلب سپاہ مین قائم ہوا سردارون نے تخت کے گرد و پیش حلقہ باندھ دیا صاحبقران ہر تبۂ صاحبقرانی چالیس قدم آگے زیر علم سعادت شیم سیاہ علم اژدہا پیکر قائم اور ایستادہ ہوے یہان ابھی پوری صف بندی نہوئی تھی کہ ادھر سے بھی آمد لشکر شروع ہو گئی اس جانب یقین خود پرست بیدار ہوا خواب مرگ سے بعد فرصت کرنے امور ضروری کے پوشاک پہنی ہتھیار لگاے ادھر کل سردار اپنی سپاہ کو ہمراہ لیکر قریب بارگاہ یقین خود پرست آے کہ لشکر یقین خود پرست برآمد ہوا سب کا سلام لیکر تخت پر سوار ہوا سردارون نے تخت گھیر لیا یقین نے تخت کے روانہ ہونے کا حکم طرف

میدان جنگ کے چلا وہ کالے علم کھلے ہوے ہوا سے اُنکے پھریرے اڑتے ہوے سنانین
بلند تلوارین علم سپردن کی کالی گھٹا اٹھی ہوئی خودون کی کلغیان چمکتی ہوئین باجے بجتے ہوے چلے
کہ یکا یک گرد اُڑی سب نے جانا کہ آمد لشکر کفار شروع ہوئی وہ گرد جب برطرف ہوئی تو دیکھا
کہ آگے آگے تخت پر یقین خود پرست عقب مین لشکر سیاہ علم کھولے ہوے جنپر تصویر یقین
کی بنی ہوئی اور تعریف و توصیف خداوند طبیعت مجردہ کی تحریر تھی اگر میدان مین مقابل لشکر
اسلام صف بستہ ہوا صف بندی ہونے لگی صفوف جدال و قتال درست ہوئین میمنہ و میسرہ قلب
وجناح اور کمین گاہ قلب مین تخت یقین خود پرست قائم ہوا کہ بمقتضاے این اشعار

کہ چون صبح را شاہ چین بارداد	عروس عدن در بر شہریار داد	رسیدند لشکر بجاے مصاف
دو پر کار بستند چون کوہ قاف	علم بر گذرگاہ کین ریختند	نقیبان خروشیدن انگیختند
یزک بر یزک سو بسو در شتاب	ز دل دل سکونت ز در دیدہ خواب	ز بسیار ے لشکر ادھر دو جاے
فرو بست کوشندہ را دست و پاے	دو رویہ ستادند در جاے تنگ	نمودند در پیش دستی درنگ
مگر در میان صلح آید پدید	کہ شمشیر شان بر نیا یکشید	جو بود از جوانی دگر دن کشی
ہمان جانب آبی ہمین آتشے	پدید آمد از بر دبار ے ستیز	دل کینہ گشت بر کینہ تیز
ازان پس کہ بر کینہ رہ یافتند	سر از جستن صلح تافتند	در آمد بغریدن آواز کوس
فلک بر دہان دہل داد بوس	شغبہاے آئینہ پس مست	ہمین شانہ بر پشت پیلان شکست
چنان آمد از ہاے ترکی خروش	کہ از ناے ترکان بر آورد جوش	بر آورد خرمرہ آواز شیر
دماغ از دم گاودم گشت سیر	طرا نے کہ از مقرعہ خاستہ	بر ون رفت زین طاق آراستہ
رو ا رو بر آمد ز راہ نبرد	ہزا ہزار آمد بسر دان مرد	ز مین گفتی از یک دگر بر درید
سرافیل صور قیامت دمید	غبار ز مین بر ہوا راہ بست	عنان سلامت بر ون شد ز دست
زبس کرد بر تارک ترک زین	ز مین آسمان آسمان شد ز مین	فرو رفت ببر رفت را نبرد
ز خون ہماہی دہ ماہ گر	ز سم ستوران دران چین دشت	ز مین شش شد و آسمان گشت ہشت
جگر تاب شد نعرہ ہاے بلند	گرہ گیر گیر شد حلقہاے کمند	ز تاب نفس بر ہوا بست میخ
جہان سوخت از آتش برق تیغ	ز بس طشت تیغ بر خون و خاک	دماغ ہوا پر شد از جان پاک

یعنے ایک جانب کو بادشاہ اسلام نے اپنے لشکر کو آراستہ کیا اشعار

ز تیغ اژدہا را دہن باز کرد	صف میسرہ ہم بر آراست چست	یکی گوہ گفتی ز پولاد درست
جناح آنچنان بست در پیش گاہ	کہ پوشیدہ شد روے خورشید و ماہ	ز قلب کہ چون کوہ پولاد بود
پناہندہ را قلعہ آباد بود		

ترتیب دہی اشعار

دوسری جانب یقین خود پرست نے یون اپنے لشکر کو

چپ و راست آراست از ترک و تیغ	چو آرائش گلشن از اشک میغ	پس و پیش را کرد چون خارہ کوہ
بر انگیخت قلب ظفر پا شکوہ	سلاح و سلب داد خواہندہ را	قوی کرد پشت پناہندہ را

جب دونون جانب کی صفین درست ہوچکین تو آفتاب
ہر دا یرون سے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل نظر تھے انکو قلم کرڈالا میدان
مصاف کو مثل کوہ قاف کے پستی و بلندی سے درست کر دیا ستون سے نکلکر آب پاشی کی
اور وہ گرد و غبار ہو کہ بلند تھا اسکو بٹھا دیا جگہ کو آلائش غبار سے پاک و صاف مثل آئینہ سکندری

سے کر دیا اُسوقت دونون طرف سے نقارے بلند آواز نکلے جوانون کو اپنی طرف متوجہ کر کے
یون کہنے لگے کہ ای جوانان کوشید تا جاودان بپوشید ۔ یہ دن لڑائی کا ہی نام پیدا کرو اپنے
خاندان کے نام کو نہ مٹاؤ تم سپاہی کے پوت ہو تمکو لازم ہی کہ زخم نیزہ و شمشیر کھا کر اپنی جان دو
اور اپنے نام کو بلند کرو نام سہراب و اسفندیار کا صفحہ روزگار سے مثل حرف غلط کے
مٹا دو ای جوانون یہ میدان رزم ہی نہ کہ جاے بزم ہی وہ کام کرو کہ تمہارا نام اِس دنیاے
بے ثبات مین رہجاے یہ جہان فانی ہی اِسمین رکہا کروگے جو کہ مرگئے وہ تو مر گئے اور
یہ خیال کرو کہ کیا کیا لوگ اِس سراے فانی سے طرف ملک جاودانی کے چلے گئے جاے
افسوس ہی اُنکے حال پر کہ چلگا اِس جہان مین کوئی رونے والا نہ تھا اُنکو دو گز کفن تک نہ ملا قبر
کا کیا ذکر ہی اُنکا گوشت زاغ و زغن کا لقمہ ہوا اُس موت سے تو یہ موت بہتر ہی کہ یہان چار اپنے
ہمجنس تو ہین اُنکو جب نہال آجائیگا تو وہ جنازہ اُٹھا کر قبر مین دفن کر دینگے ای دلیرون ہم لوگون
کا فخر ہی تلوار سے قتل ہونا یہ خیال کرلو کہ یہ دنیا کسی کے ساتھ بھلائی نہین کرتی ہی یہ پیر زال سب سے بیوفائی پیش
آتی ہی ۵ ناظمی مشو زعشوۂ دنیا کہ این عجوز ۔ کارہ می نشیند و مخانہ میرود ۔ اُن لوگون کے حال کو دیکھو جو کہ بادشاہ
ہفت کشور تھے مثل نوشیروان و بخت النصر و شداد و نمرود و فرعون کے جو کہ دعوی خدائی کا کرتے تھے
مگر ایک گردش فلکی نے اُنکا کیا حال ہوا کہ اُنکے قبرون کا نشان تک نہین باقی ہی سوائے نام کے مگر وہ کہ بدی
نام لیا جاتا ہی سوائے نوشیروان کے کہ اُسنے عدل کو جو اپنا طریق کیا تھا اِس سبب سے یہ
امر تھا شعر ۔ دست نام فرخ نوشیروان بعدل ۔ گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند ۔ آن پیرایہ
رہا کہ سپرد زمین بخاک ۔ خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند ۔ اچھا یہ تو سب کے سب کافر تھے
اب مسلمانون بادشاہون کا حال ہو کہ مسلم تھے مثل منوچہر و فریدون و سکندر و کیخسرو وغیرہ کے
اِنکو خدا نے کیا مرتبہ عنایت فرمایا فریدون کے حال کو نہال کرو کہ پہلے وہ کیا تھا اور پھر کیونکر اُنہون نے
بڑے بادشاہ ضحاک ظالم کو قتل کیا دیکھو ظلم کا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ ایک آہنگر اُسکے ادبار کا سبب ہوا
آخر کس خرابی سے وہ مردود اصل دوزخ ہوا باوجود اِس ثروت کے اُسکو کفن تک ممکن نہوا اور
فریدون و سکندر وغیرہ کا کیا حال ہی کہ جنکی قبرون کا ملنا محال ہی کہ کوئی اُنکی قبرون پر فاتحہ پڑھے
یا دو پھول چڑھا جاے جنکو دھوپ مین نکلنا ایک منٹ ناگوار ہوتا تھا اُنکی قبر پر شامیانہ تک نہوگا
رات کی اوس دن کی دھوپ پڑتی ہوگی جنکو عطر مٹی کا ملنا ناگوار ہوتا تھا اُنکے اوپر لاکھون من
مٹی کا بار ہی عجب یہ دنیا ناپائدار ہی یہ تو بادشاہ ہین جبکا کہ یہ حال ہوا جبکہ اِس دنیا نے پیغمبرون کے
ساتھ وفا نہ کی کہ جنکی خلقت کے سبب سے دنیا کو پیدا کیا اِس عجوزہ نے اُنسے بھی دغا کی وہ لوگ
بھی اِسکے شاکی گئے کوئی مصلوب ہوا کوئی آگ مین جلایا گیا کوئی فرعون کے ہاتھ سے تکلیف پایا
کیا جبتک کہ اُسکا حکم ہوا وہ پریشان رہا یہ فلک ناہنجار بڑا مکار و غدار ہی یہ پیرفلک ہر ایک کو پیسکر
مار ڈالتا ہی اُسکے ہاتھ سے کوئی نہین بچا ہی نہ بچے گا یہ سب کو کھا جائیگا اور اُسکا پیٹ نہ بھریگا
حال پر اُن مسافرون کے افسوس ہی کہ جو کہ عالم غربت مین سفر آخرت کر گئے جو کہ دو گز کفن کو
بھی محتاج رہے کسی نے خبر تک نہ دی گوشت و استخوان تک خاک ہو گیا یہ نہ معلوم ہوا کہ یہ
کون لوگ تھے اُنکو کون ورثہ کھا گیا ای دلیرون اِس دنیا کو فنا تصور کرو اپنے کو حباب جانو
کہ جس طرح حباب تھا اور فوراً ہوا سے ٹوٹ گیا اُسنے دنیا کی ہوا بھی نہ کھائی انسان بھی مثل حباب

کے ہو کہ دم مین فنا ہو گیا بموجب اشعار عبرت خیز حیرت انگیز

یہ قصر و صحن کی ٹہی ہو بادار نہین
دم آیا آیا نہ آیا ہار ہا دیر ہا
بشر کے قالب خاکی کو کچھ قرار نہین

وہ شہسوار زمانہ مین کون ہو ایسا
کہ جسکے سر پہ سمند اجل سوار نہین
کہ پانی کا ہو یہ بلبلا کچھ اعتبار نہین

قیام زندگی و عمر مستعار نہین
کسے ہی رود و دیگری سے آید
ولا حیات دو روزہ مین کر نہ بیٹھ جمل

جو آیا جانب ہستی اُسے فنا ہی فنا
بقا کسی کو بجز ذات کردگار نہین
سرائے فانی ہو دنیا یہ روزگار نہین

جہان عمر کو جسمین صدا روانی ہی
جو دم گذرتا ہی ایجان اسے غنیمت جان
عجب یہ صورت دریا جہان فانی ہی

عبث ہی زندگی بے ثبات پر تو ان
کہ نقش آب ترا نقش زندگانی ہی
کہ ہر بشر کے لیے مرگ ناگہانی ہی

کہان ہے کی و کہان شوکت کیانی ہی
ہر شب نصیب انجمن گر کفن ہی مو کر ہو
ہزارون ہو گئے پیوند خاک عرش نشین

یہ جو شعر نقیباے بلند آواز نے پڑھے تو صفون پر سناٹا سا چھا گیا لقب یہ کہکر جسکے لیے کر گیت نکلے اُنھون نے کڑکا کہا اُسکے بعد یہ شعر زبان پر لائے شعر

جمون نے خاک مین آرام پایا
ہوا سہراب کا آخر تو کیا حال
سکندر رہے دنیا سے سب ہاتھ خالی

کہان ہین وہ مکان و قصر و بنیان
سریر آرا تھے جنمین شاہ و سلطان
کیا سر تھوکرون سے سب نے پامال

وہان انسان کو اب عون آئے
جہان رہتا تھا اکثر مجمع ناس
جہان پر فرش زرین تھے بچھائے

فقط اللہ کو یا رو بقا ہے
سوا اُسکے ہر اک شے کو فنا ہے
وہان جانے مین اب ہوتا ہے دو چار

آج دیکھا تو خار بالکل سے
عطر مٹی کا جو نہ تھے
کل جہان پر شگوفہ و گل تھے

گردش چرخ سے ہلاک ہوے
استخوان تک بھی اُنکے خاک ہوے
نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے

ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسہ سر
اب نہ رستم نہ سام باقی ہی
تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر

ہی نہ شیرون نہ کوہکن کا پتا
یکسی جا ہی اہل دمن کا پتا
صرف اک نام ہی نام باقی ہی

کونسی گور میں گیا بہرام
صبح دم حاتمان خوش الحان
کوئی لیتا نہین ہی لیس کا نام

پڑھتے ہین کل من علیہا فان

یون جو کڑکتون نے کڑکا کہا اور بے ثباتی دنیا مین اشعار عبرت آثار پڑھے جو کہ منجملے تھے اُنھون نے صفون سے مرکبون کو بڑھا دیا مگر کچھ خیال جو آیا تھا مر گئے صفون پر بصورت صف مژگان سناٹا سا چھا گیا دونون لشکرون کی یہ حالت ہوئی کہ بے ثباتی دنیا سنکے سب کے دلون سے دنیا کا خیال بالکل جاتا رہا زن و فرزند کا بھی کچھ خیال نہ رہا بس امنگ ہوئی کہ کہین جلد تلوار چلے کہ ہم اپنا نام روشن کرین اور دشمن کو بے سر کرین سبنون پر پھل تلوارون و سناٹون سے کھائین کوئی سپر وار کرے اور کسی پر ہم وار کرین سوارون کا یہ حال ہوا کہ مرکبون پر جھومنے لگے اور قبضہ شمشیر چومنے لگے چہرے فرط مسرت سے لال ہو گئے اُنکی یہ حالت تھی کہ گویا وہ کفن پہنے ہوے مرنے پر طیار تھے تلوار اُنکی نظرون مین چلتی ہوئی معلوم ہونے لگی کشتون کے پشتے نظر آنے لگے ایسا خیال جنگ کا بندھا کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی یون جو دونون طرف کے لشکر آمادہ کارزار ہوے پہلوان صفون مین گرجنے لگے کمانین کڑکنے لگین تلوارین چمکنے لگین سناین بلند ہو گئین مرنے والون کو چار آئینہ مین صورت اجل نظر آنے لگی جب دونون جانب کے لشکر آمادہ کارزار ہوے تو یہ حال ہوا کہ

دین معرکہ ہلنے لگی اشعار

چو ادہر دو سو لشکر آراستند
یلان سو بسو مردمی خواستند

سپاست در آمد بگردن زنی
ز چشم جہان دور شد روشنی
ز لبس خون کہ گرد آمد اور مغاک

چو گوگرد سرخ آتشین گشت خاک
ز شمشیر برکشتہ جاے نبود
کہ در غار را راہ دہاے نبود

خدنگ خدنگ از کمین کمان	نیا سود بر یک زمین یکزمان	کمند افگنده‌ہاے مسلسل شکنج
دہن باز کرده بتارج گنج	ز غریدن زنده پیلان مست	گره در گلوے ہزبران شکست
پدر با پسر کین بر آراسته	محا باشده مهر برخاسته	یہ حالت جو لشکر کی ہوئی تو

ابھی کوئی میدان مین نہین نکلا تھا دونون طرف کے پہلوان یہ نظر تیز و تند ہر ایک کو آپس مین دیکھ رہے تھے کہ کون مقابلہ کو آتا ہی کہ یکایک لشکر خود پرستان سے ایک شور اٹھا دیکھا کہ ایک پہلوان زبردست کرگدن کو صف سے نکال کر قریب تخت بادشاہ کے آیا اور عرض کیا کہ مین جاکر اگر اجازت ہو تو حریف کے لشکر سے مبارز طلب کرون بادشاہ نے اجازت دی وہ اپنے کرگدن کو جولان کرکے میدان مین آیا خوب برچھے کے ہاتھ نکالے بڑی دیر تک سلحشوری کی جب آپ بھی اور کرگدن بھی دونون پسینہ مین غرق ہو گئے تو اسکو روک کر برچھے کو نصب کرکے اسکی ڈانڈ مشت درشت سے پکڑکے خوب مضبوط ایک پانون رکاب مین دوسرا پشت کرگدن پر قائم کرکے یہ اپنے جسم کے عرق کو خشک کرنے لگا اور بعد اس ہوا کھانے کے کہنے لگا کہ ہی کوئی بہادر تم لوگون مین جو اگر میرا مقابلہ کرے مین وہ جوانمرد ہون کہ جسکے نام سے رستم نے جاکر قبر مین پناہ لی میری تلوار سے شیردن کا دم نکلتا ہی میرا نیزہ کیا وجب سنگ خارا مین در آتا ہی مین نیر سے دل کوہ کو برما دیتا ہون ایک ضرب مشت سے میری فیل کو تاب نہین رہتی ہی کہ ٹل سکے میرے گرز کی ضرب سے کرکوہ ٹوٹ جاتی ہی جسکو اپنی جان عزیز نمودہ میرے مقابلہ کو آئے مجکو سب سہیلان کرگدن سوار کہتے ہین میرا مثل و نظیر اس اقلیم مین کوئی پہلوان نہین ہی مین نے اکثر تنہا فوجون کو شکست دی ہی قافلہ کے قافلہ لوٹ لیے ہین جب مین رن پر چڑھتا ہون تو میرے روبرو سے لشکر کے لشکر فرار کرگئے ہین ہزارون قصبہ و شہر مین نے لوٹ لیے ہین اور تاخت تاراج کردے ہین کیا مجال کہ کسی ہمسری میری کا دم بھر سکے کسکی ان نے دھونسا کھایا ہی کہ میرا ہم نبرد ہو سکے کون فالتو ہی جو میری تیغ شرربار کی آنچ اٹھا سکے کون بیدھا ہی جو میری سنان جگردوز کے آگے سینہ سپر ہو سکے جب سے مین اس لشکر مین آیا ہون کسی نے ادھر کا رخ نہین کیا ہی دیو کی کیا حقیقت ہی جو میرا مقابلہ کر سکے یا میری زبردستی کو اٹھا سکے آئے وہ کہ جسکو تمنائے مرگ ہو مین اسکو عروس مرگ سے دوچار کردون یون جو اسنے لاف و گزاف کیا تو لشکر اسلام کے جوانون کو جوش آیا ایک پہلوان کو کہ وہ سب سے کمزور تھا بدون اجازت بادشاہ میدان مین آیا کیونکہ اسکو بہت برا معلوم ہوا تھا کہ یہ یون لاف زنی کر رہا ہی صاحبقران نے جو اسکو جاتے ہوے دیکھا دل مین کہا کہ یہ کیا اسکا مقابلہ کریگا خداوند کریم اسکو اسکے شر سے بچائے ادھر یہ اسکے مقابل پہونچا اور کہا کہ یہ کیا بیہودہ بک رہا ہی اے جوانون کے روبرو یہ لاف و گزاف جسنے اپنی تعریف کی ثابت ہو گیا کہ وہ کچھ نہین ہی تو اسوقت کہان تھا کہ جسوقت ہمارا نامہ بر تیرے لشکر مین نامہ لے کر گیا تھا دیکھ بہادر ایسے ہوتے ہین کہ دشمنون کا خیال نہ کیا جو کچھ کرنا تھا وہ کر آئے ارے بزدل تو کیا ہم لوگون کا مقابلہ کریگا ہم مین ایک ایک ہزبر غران اور شیر دیان و اژدہاے دمان ہی ہم لوگون کی شمشیر کی پناہ نہین ہی ہم لوگ ہمیشہ میدان جنگ سے مظفر و منصور واپس گئے ہین ہمکے کبھی اپنی تعریف نہین کی ہی خدا نے ہمکو ہمیشہ سب پر ظفر یاب کیا ہی تو کیا ہی اور تیری ضرب کیا ہی تو کیا ستہ دن کو دیران کریگا پہلے اپنی تو خبر لے یہ جو تو نے اپنی تعریف مین بیان کیا کہ

مین نے ہزارون قافلے لوٹ لیے اِس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ تو نامرد ہی کیونکہ اُن لوگون پر ظلم کرتا ہی جو کہ بیچارے تاجر پیشہ ہین اُنپر ظلم کرنے سے کیا حاصل یہ امر تیری تقریر سے ظاہر ہی کہ تو قزاق ہی سدا سے لوٹ مار کا اور چوری کا ہر وقت تیرے دل مین خیال ہی تو کیا مقابلہ کریگا مثل چورون کے بھاگے گا کیون اِسقدر تو اپنی تعریف بڑھاتا ہی یہ تیرے کلام اُن لوگون کے سامنے اصل رکھتے ہونگے جو کہ مثل تیرے بزدل ہونگے یہ کہتا ہوا اُسکے برابر پہونچا اُسنے جو دیکھا کہ ایک پہلوان میرے مقابلہ کو آیا ہی تو کر گدن پر درست ہو کر بیٹھا اور کہا کہ کیون قضا تیری گھیر کر تجکو یہانتک لائی ہی بس معلوم ہو گیا کہ تم لوگ بڑے چرب زبان ہو یہ جو تنے طعنہ دیا کہ کیا تو اُسوقت لشکر مین نہ تھا کہ جسوقت ہمارا نامہ بر گیا تھا مین اُسوقت دربار مین موجود تھا مگر ہمارے مذہب مین نامہ بر پر زیادتی کرنا جائز نہین ہی اور جسنے زیادتی کی اُسنے اُسکی سزا پائی خداوند طبیعت مجروہ کا یہ حکم نہین ہی کہ نامہ بر کو کسی طور سے تکلیف و جوہ کرے اُسکو منع نہ کرو بدین سبب ہم لوگ بھی خاموش رہے ہمارے دربار کے پہلوان نے جو کہ اُسوقت قتل ہوا چاہتا تھا کہ نامہ بر کو ذلیل کرون مگر وہ خود نامہ بر کے ہاتھسے ذلیل ہو کر قتل ہوا یہ اُسکو اُسکے کردار کی سزا ملی اُس مردمومن نے کہا کہ خیر اچھا جو قاعدہ ہوا اُسکو تو اب جانے دو مگر اب آپ میدان مین تشریف لائے ہین کچھ جوہر مردی و مردانگی دکھائیے یہ سُنکر اُسنے کہا کہ لاؤ جو کچھ ضرب بہادری رکھتے ہو کہ یہ کوئی نہ کہے کہ اُسنے ضرب نہ لگائی ورنہ وہ کبھی قتل نہوتا دوسرے تم اپنے دل کی حسرت نکال لو تا کہ کوئی حسرت باقی نہ رہے یہ سُنکے اُس مرد دیندار نے جواب دیا کہ یہ ہمارا دستور نہین ہی کہ ہم پہلے ضرب لگائین یا جنگ مین سبقت کرین ہم لوگ اہل اسلام ہین حریف کی ضرب روک کر اپنا وار کرتے ہین اگر ہمارا خدا ہمکو تیری ضرب سے بچائیگا تو پھر ہم اپنا وار کرینگے یہ سننا تھا کہ اُسکو غصہ آگیا اور برہم ہو کر یہ کہنے لگا کہ لو یہ دوسرا حملہ ہوا یہ ہماری ضرب روک کر اپنا وار کرینگے خیر لیجیے آپ بھی کیا یاد کیجیے گا یہ کہکر نیزہ اُٹھا کر گدن پر سنبھال کر وار کیا ایک برچھے کے فاصلہ پر تھا کہ اُسکا سینہ چاک کر نیزہ مارا اُسنے اُسکے نیزے کو اپنے نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے تھوڑے عرصہ تک نیزہ بازی ہوا کی آخر کو اُسنے اِس مرد مومن کا نیزہ ہوا مین کیا یہ رنگ دیکھکر اُسکو بہت غصہ آیا تلوار میان سے لیکر کہا کہ یہ جدال مشکلات ہی یہ برسون کا قصہ دم مین فیصل کر دیتی ہی میرا تیرا قصہ یہی فیصل کریگی اُسنے ہنسکر کہا کہ نیزہ بازی مین میرا کیا کر لیا جو تلوار لی ہی اِس سے میرا کیا ہوگا اِسمین بھی مین ہی زور ہونگا یہ کہکر تلوار میان سے لی لگی تلوار چلنے مرکب مثل کل کے پھرنے لگے یہانتک کہ کچھ دیر اِنکے اُنکے رد و بدل رہی چونکہ اِنکی قضا اُسکے ہاتھسے تھی اگر یہ بات نہوتی تو یہ کیون بدون اجازت آئے قضا سے کس کو چارا ہی اِسے تو کوئی منع نہین کر سکتا ہی جسقدر زندگی لیکر آیا ہی اُتنے عرصہ تک زندہ رہتا ہی اور رہے گا بس اِنکی قضا آن کر برابر ہوئی قضا اِنکو اُسکے روبرو لائی تھی بس اِنھون نے جو وار کیا تو اُسنے خالی دے کر اپنے کو بچایا بعدہ اُسنے وار کیا اِنھون نے مرکب کو بائین جانب اُڑایا کہ خالی دون وہان پر مرکب نے سکندری کھائی سپر سر پر سے ہٹ گئی یہ مرکب کے سنبھالنے مین مصروف ہوے اُدھر وہ وار تو کر چکا تھا تلوار اُسکر سر پر بیٹھی کہ تا جگرگاہ اُتر آئی اُس مرد مومن کی شہادت اُسی کافر کے ہاتھ سے لکھی تھی اور یہ تو کسی کا قول ہی کہ چلے روزی بہانہ موت اُنکی موت کا بہانہ مرکب کی سکندری کھانا ہو گیا جسپر

اُسکی تلوار اسکے جگر گاہ تک اُتر آئی تو اُس مرد نے خوب زور کرکے اپنی طرف کھینچا کہ وہ تلوار دو کرتی ہوئی مرکب کی پشت پر پہونچی وہان سے مرکب کو بھی قلم کرکے زین پر آئی اِسنے جو اُس مرد مومن کو یون قتل کیا تو صاحبقران دیکھ رہے تھے اور اُنکو پہلے ہی یقین ہو گیا تھا کہ اِنکی قضا اِنکو لیے جاتی ہی مگر میدان جنگ مین جانے سے منع نہین کر سکتے تھے کیونکہ یہ خلاف قاعدہ ہوتا ہی یہی قاعدہ ہی لشکر صاحبقرانی کا کہ جسنے قصد مقابلہ کیا وہی مقابلہ کو جائیگا چاہے وہ حریف سے ہم پلہ ہو چاہے نہو خواہ حریف کیسا ہی زبردست ہو اگرچہ وہ روکتے تو خلاف دستور تھا اور قاعدے کے برخلاف ہوتا جب صاحبقران زمان نے اُنکو شہید دیکھا تو بیساختہ زبان سے یہ بات نکل گئی کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اُدھر اُس گبر ناہنجار نے کلاہ کج کرکے صدا دی کہ یون قتل کرتے ہین بہادر ایسے ہوتے ہین یہ کہکر بروت نخس کو تاؤ دیا اور لشکر اسلام کی طرف دیکھکر اور قہقہہ لگاکر ہنسا اور پکارکر کہا کہ جسکو تمنائے مرگ ہو وہ میرے مقابلہ کو آئے اور کسی کو بھیجو کہ وہ آکر میرا مقابلہ کرے یہ تلوار خون مسلمانان کی پیاسی ہی اور یہ ابھی ابھی خون چاٹ بھی چکی ہی اسی سے جو آئیگا اسکو قتل کرونگا یہ جو اُسنے کہا تو دست چپ کی طرف سے مملوک بن مالک نے اپنے مرکب کو تیز کیا اور قریب تخت بادشاہ کے آکر عرض کیا کہ حضور مجکو اجازت میدان ملے یہ گبر بہت لاف زنی کر رہا ہی ایک ادنی پہلوان کو قتل کرکے مغرور ہو گیا ہی اب مجھ سے اِسکی لاف زنی نہین سنی جاتی ہی مین جاکر اسکو سزا دیتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خدائے تعالی کیا تمکو خدائے برتر اِس گبر پر ظفر عنایت فرمائے مملوک بن مالک نے سلام کیا جام کلاہ عزیت عنایت ہوا اِنھون نے اُسکو پہکر اپنے مرکب کی تنگ کو درست کیا اور سوار ہو کر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوے جناب صاحبقران کو جھک کر مجرا کیا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ غلام اجازت کا خواستگار رہے ظل اللہ نے تو اجازت مرحمت فرمائی حضور بھی عطا فرمائین صاحبقران نے جواب سلام دے کر فرمایا کہ جاؤ خدا حافظ و نگہبان ہی تمہارا ذرا ہوشیاری سے مقابلہ کرنا حریف زبردست ہی مملوک بن مالک نے عرض کیا کہ اگر آپ کا اقبال میرے شامل حال ہی تو اِسکی کیا اصل ہی یہ غلام جاکر اِسکو ابھی ابھی سزا دیتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ بسم اللہ کرو مملوک سلام رخصت کرکے اُسکے مقابلہ کو روانہ ہوے مرکب کو اُڑاکر اُسکا مقابلہ کیا اور کہا کہ کیون ایک ایک ادنے پہلوان کو قتل کرکے اتنا غرور کرتا ہی مین تیرا ہم نبرد ہون دیکھون تو کیونکر مجکو قتل کرتا ہی اب تیری قضا آگئی ہی یہ سب چرب زبانی تیری نکلی جاتی ہی مین تجکو دوزخ مین مالک کے پاس روانہ کرتا ہون کہ وہ تیرا منتظر ہی تیرے لیے بڑا سامان کیا ہوگا تو مجکو تو بخوبی پہچانتا ہی مین وہی ہون جو کہ نامہ بری کرنے تیرے بادشاہ کے دربار مین آیا تھا اور اُس تیرے برادر کو جو کہ تیرا ہم مشرب تھا اور مقیم دربار تھا قتل کیا تھا اب آج تیری باری ہی تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا مین تجکو ایک ضرب مین مثل خیار ترکے دو ٹکڑے کرونگا اور یہ لاف و گزاف سب تیرا نکال دونگا تو کس خیال مین ہی یہ جو تقریر اُس گبر نے سُنی جواب مین کہا کہ معلوم ہوتا ہی تجکو بھی تیری قضا گھیر کر لائی ہی تو بھی مثل اُسکے میرے ہاتھ سے قتل ہوگا دیکھ یہ وہی تلوار ہی جو کہ اُسکا خون کر چکی ہی اِسکو خون اہل اسلام پینے کی عادت ہی اِسنے پہلے پہل جو مسلمان کا خون پیا تو اب

اور زیادہ مشتاق ہوگئی ہو لاکیا حربہ رکھتا ہے تاکہ حسرت کوئی تیرے دل مین باقی نہ رہے
یہ سُنکر **مملوک بن مالک** نے کہا کہ کیا تجکو نہین معلوم ہی کہ ہم اہل اسلام ہین پیشدستی ہم نہین
کرتے ہین تجکو اُس شہادت نصیب سے معلوم ہوگیا ہوگا اور پھر وہی سوال کرتا ہی اگر خدا تجکو
تیرے حربے سے بچائیگا تو مین بھی اپنا وار کرونگا یہ سُنکے اُسنے کہا کہ معلوم ہوا کہ تم لوگ سب سے
سب بڑے جاہل ہو خیر لو ابھی تو مین تلوار سے مقابلہ کرونگا یہ کہکر اور کرگدن کو ایک نیزے
کے فاصلہ پر لیگیا اور وہان سے نیزے کو طعن دیتا ہوا سیدھا لے کیا **مملوک** کو تاک کر وار کیا
مملوک بن مالک نے اُسکے نیزے کو اپنے نیزے کی سنان پر روکا نیزہ بازی ہونے
لگی سنانون سے شرارے اُڑکر طرف آسمان کے جانے لگے جو وہ بند باندھتا تھا یہ اُس
بند کو کھول دیتے تھے اور جو یہ بند باندھتے تھے وہ ذرا مشکل سے کھولتا تھا کیونکہ یہ تو
صاحبقران نیزہ تھے اِنکے باپ **مالک اژدر** کیسے نیزہ بازی مین کامل واکمل تھے اِنسے
کیا کوئی نیزہ بازی مین سربر ہو سکتا ہی سوائے **صاحبقران** زمان کے یہانتک کہ کئی طعن
کی رد و بدل ہوئی کہ یکایک **مملوک بن مالک** نے ایک بند باندھکر صدا دی کہ اب تیرے
ہاتھ مین نیزہ نہ قائم رہیگا خوب اسوار پکڑلے اُسنے کہا کہ مین ہوشیار ہون آپ بند باندھیے
بس اِنھون نے بند باندھکر جھٹکا دیا تو اگر وہ نیزہ چھوڑ نہ دے تو نیزہ اُسکا مع کلائی اُڑجائے
اُسنے مارے خوف کے ڈنڈ کو چھوڑ دیا نیزہ ہوا سے آسمان ہوگیا نظر مردم سے پنہان ہوگیا
ایک شور صدائے تحسین و آفرین دونون لشکرون مین بلند ہوا یہ نیزہ پھر آب خجالت مین غرق
ہوگیا جب نیزہ ہوائی ہو چکا تو اُسنے کہا کہ ای **مملوک بن مالک** معلوم ہوتا ہی کہ تو نیزہ بازی
مین بہت بڑا کامل واکمل ہی مجکو تجھ سے مقابلہ کرنے کا اشتیاق بھی تھا جب سے تُنے دربار
مین آکر وہ زبردستی کی تھی میرا قصد تھا کہ مین تجکو برائے مقابلہ طلب کرون مگر میرے طلب
کرنے کی بھی نوبت نہ آئی کہ تم خود چلے آئے ہان اب کچھ لطف مقابلہ ہوگا اگرچہ تم نیزہ بازی
مین غالب آئے مگر اِس سے کیا ہوتا ہی جب مین جانون کہ تم میرے گرز کی ضرب کو روک
لو یہ وہ گرز ہی کہ جسکی ضرب سے کمر کوہ ٹوٹ جاتی ہی یہ سُنکر **مملوک بن مالک** نے کہا
کہ لگاؤ ضرب مین موجود ہون یہ کہکر **مملوک بن مالک** نے اپنے مرکب کو روکا اِدھر
اُسنے گرز کو ارابے پر سے اُٹھایا اور خبردار خبردار کہکر وار کیا **مملوک** نے اُسکے گرز
کی ضرب کو اپنے گرز پر روکا کہ دونون گرزون مین پھل پڑگئے شرارے آتش کے نکلے
آسمان پر گئے غبار گرد بلند ہوا **مملوک بن مالک** غبار مین پنہان ہوگیا اِسنے کلاہ کج کرکے
صدا دی کہ دم دلپست کردم کوئی آکر خبر لے اگر غربال لے کر خاک بھی چھانوگے تو ریزہ
استخوان بھی نہ ملے گا اب تاقیامت اِنکا نشان بھی نہ پاؤگے یہ کہکر اسنے کرگدن کو الگ
کیا اُدھر **صاحبقران زمان** نے **چالاک ثانی** عیار سے کہا کہ جاکر **مملوک** کی خبر تو
لو کہ کیا حال ہی **چالاک ثانی** عیار چھاگل پانی کی لے کر آیا گرد گرد چرخ لگایا پانی کا چھینٹا
دے کر گرد کو بٹھایا دل گرد مین جاکر دیکھا کہ **مملوک بن مالک** کی یہ حالت ہی کہ دونون
ہاتھ تو مثل ستون کے بلند ہین مگر صرف پیشانی پر پسینہ ہی اور آنکھین بند ہین کہ **چالاک ثانی**
نے صدا دی کہ ای **مملوک بن مالک** کیا حال ہی حریف لاف زنی کر رہا ہی یہ صدا سُنکے

مملوک بن مالک سنے کہا کہ بچایا مجکو میرے پروردگار عالم سنے اِس گبر ناہنجار سنے بلا کی
ضرب لگائی تھی یہ کہکر مرکب کو جو میز کیا تو مرکب طبقۂ زین کا لے کر نکلا اور دل گردے باہر
آیا وہان پر ایک غار پڑ گیا محمودی کے رومال سے گرد رخ کی پاک کر کے یہ صدا دی کہ کرا
زدی و کرا پست کردی مین ترا حریف موجود ہون تو کیون اِسقدر غرور کرتا ہی کیا تجھے
غرور کرنے کا نتیجہ نہین معلوم شعر تو ضرب زدی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از
دل فراموش کن + لے بس خبردار ہو جا اب مین اپنا وار کرتا ہون اُس گبر ناہنجار سنے کہا
کہ مین خبردار ہون لا ڈوار کرو مملوک بن مالک نے بھی گرز کو اُٹھا کر ایک دستی گرز لگایا
اُسنے بھی گرز کو گرز پر روکا صدائے تڑاقہ آسمان سکے پار ہو گئی لوگون کو یہ معلوم ہوا کہ آسمان
پھٹ پڑا اور یکایک ایک غبار ایسا تیرہ و تاریک بلند ہوا کہ تمام میدان گرد سے تیرہ ہو گیا
سب لوگون سنے دو جانب کو اپنے کانون مین انگلیان دے لین اُسپر بھی بڑا صدمہ ہوا
انھون سنے ضرب لگا کر مرکب کو آلگ ہٹایا اور صدا دی کہ ای یقین خود پرست اِسکی
خبر لو یہ صدا سنکے یقین خود پرست نے عیار سے کہا کہ جاکر خبر تو لو کہ اُسپر کیا گذری اِدھر
یہ ضرب دست دیکھکر سرداران دست چپ سنے صدائے تحسین و آفرین بلند کی کہ یکایک
ایک مرتبہ تمام علم دست چپ فرط خوشی سے جلوہ گری پر آئے اُدھر چھاگل آب لے کر
عیار قریب گرد آیا اور دل گردین جاکر پانی کا چھینٹا دیا کہ وہ گرد بیٹھی دیکھا کہ دونون ہاتھ تو
بلند ہین مگر خم آگیا ہی اگر اور جھک جاتے تو قریب سر پہونچتے بڑا صدمہ پہونچتا آنکھین بند
ہین ہر بن مو سے پسینہ جاری ہی غش طاری ہی عیار سنے قریب جاکر صدا دی کہ ای پہلوان
زمان کیا حال ہی مگر کچھ صدا نہ آئی پھر اِسنے آواز دی پھر صدا نہ آئی اب اِسنے پانی کا چھینٹا
دیا منھ کے اوپر مگر اُسپر بھی کچھ حس و حرکت نہوئی اِسنے گھبرا کر بہت سا پانی لے کر اُسپر
ڈالا اور آواز دی کہ ای پہلوان دوران حریف زیادتی کر رہا ہی اور آپ کو کچھ خبر نہین ہوتی
ہی اب جو اِسنے پانی اُسپر چھڑکا تو اُسنے آنکھین کھولین اور حیران ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا
عیار سنے کہا کہ کیون مزاج مبارک کیسا ہی کیا حال ہی اُسنے کہا کہ خداوند طبیعت مجردہ
کی مدد سے اچھا ہون مگر بلا کی ضرب تھی بچایا مجکو خداوند طبیعت مجردہ سنے
اِس ضرب گرز سے گویا یہ ثابت ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا خیر چلو یہ کہکر کر گردن کو جو میز کیا
تو اُسکو نہایت ہی بے دم پایا اُسپر سے کود پڑا اور اُسکے نیچے جو ہاتھ دے کر اُسکو
اُٹھایا تو اُسکی کرتی ہوئی پائی یہ دیکھکر اُسکو بہت غصہ آیا اور کہا کہ اِس جوان کا مرکب تو
سلامت ہی اِسکو قلم و پا کر دونگا جیسے اُسکی گرز کی ضرب سے میرا کر گردن ہلاک ہوا بس یہ
کہکر اِسنے تلوار کو میان سے لیا اور باہر گرد سے نکلا اور یہ کہا کہ کسکو مارا تو نے اور
کسکو پست کیا مین ترا حریف زندہ و سلامت موجود ہون شکر ہی خداوند طبیعت مجردہ
کا کہ جسنے تیری ایسی ضرب سخت سے محفوظ رکھا یہ کہکر اور نہایت پیچ و تاب کھا کر اور
تلوار لے کر قصد کیا کہ حملہ کردن مملوک بن مالک سنے جو اِسکے تیور بد پائے خیال کیا
کہ اِسکا قصد ہی کہ مرکب کو ہلاک کرے یہ سوچکر مملوک بن مالک فوراً مرکب پر سے کود پڑے
اور کہا کہ اِس بے زبان سنے تیرا کیا کیا ہی جو تو اِسکی ہلاکت کا قصد کرتا ہی اور جو کچھ کہ تجکو

عبوض لینا ہو مین موجود ہون میری تو وہ مشل ہوئی جوکہ اکثر لوگ کہتے ہین کہ دھوبی سے بس نہ چلا گدھیا کے کان مڑوڑے میرا تو کچھ نہ بنا سکے سارا غصہ میرے مرکب پر نکالا چاہتے تھے مین تمہارے تیور سے سمجھ گیا اُسنے جواب دیا کہ یہ مشل آپکی ہوگی مین آپکو سزا دینے کو موجود ہون آپنے عقلمندی سے اپنے مرکب کو بچایا اور میرے کرگدن کو قتل کیا مجھے اُسکا بڑا صدمہ ہی مملوک نے کہا کہ کوئی مین نے جانکر نہین قتل کیا وہ میری ضرب کی تاب نہ لاسکا ہلاک ہوا اور تو تو دیدہ و دانستہ ہی بیزبان کی ہلاکت کا درپے ہوتا ہی یہ جو مملوک نے کہا اُسنے جواب دیا کہ مرکب کو تو بچا لیا اب اپنی خیر مناؤ یہ کہکر سپر تلوار ہاتھ سے رکھ دی اور بقصد کشتی مملوک کی جانب چلا مملوک اُسکے ارادے کو سمجھ گئے اُنھون نے بھی فوراً سپر تلوار ہاتھ سے رکھ دی اور آمادہ کشتی ہوئے کہ اتنے مین وہ اگریٹ گیا کشتی ہونے لگی سامنے کے داؤن پیچ بند ہونے لگے جو بند اُسنے باندھا مملوک نے کھولدیا اور جو بند مملوک نے باندھا اُسنے کھولا تو مگر بمشکل کوئی پہر بھر تک کشتی ہوئی ہوگی کہ ایک مقام پر وہ موقع پاکر مملوک کے دونون شانے پکڑ لیے لپٹا اور کوئی چھ سات قدم مملوک کو بسا کیا مملوک بھی قدم کے شمار پر پیچھے ہٹتا چلا آیا سا تو ین قدم پر مملوک نے سینے کو قائم کیا کہ اُسنے جھٹکا مارا بایان گھٹنا اُنکا آشنا زمین ہوا کہ اُنھون نے ٹہر کر لنگر قائم کیا کہ ایک دہنا پانون زمین مین درآئے اب لنگر قائم ہوگیا پھر اُسنے زور کیا مگر مملوک نے جنبش تک نہ کھائی آخر کو عاجز ہوکر الگ ہوگیا جب وہ علیحدہ ہوگیا تو مملوک نے دونون شانے اُسکے پکڑے اور لپکر اُسکو دوڑے بندرہ سولہ قدم پر لاکر جھٹکا مارا کہ دونون گھٹنے آشنا زمین ہوئے اُسنے قصد کیا کہ لنگر قائم کرون مگر ممکن نہوا کیونکہ حریف زبردست تھا لنگر کب قائم کرنے دیتا ہی ہاتھ ڈالکر کمر زنجیر مین اور پنجہ یلی دراز کرکے اور تڑپ کر جو زور مارا بزدان پاک کی کہ تو لنگر اُسکا توڑا اور نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر جو زور کیا تو پہلے ہی زور مین تا بہ زانو اُسکو اُٹھا لیا دوسرے زور مین تا بہ کمر تیسرے زور مین تا بہ سینہ لاکر اور یہان دونون بازو اُنکا زور شامل کرکے اور چکا لگاکر سر سے بلند کرلیا اور کہا کہ دیکھا غرور کا اور سر اُٹھانے کا یہ انجام ہوتا ہی یون زیر کرتے ہین یہ کہکر گردن چرخ دیا مشل طاؤس آتشبازی کے اُسنے گردن کھالی ہاتھ کے دستانہ مین کمین پانون کے موزے کمین ترکش کا جو منھ کھل گیا تو تمام تیر زمین پر گر پڑے یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین کے روئنگٹے مارے خوف کے کھڑے ہوگئے ہین سپر کمین تلوار کمین خود کمین اُسکو چار آئینہ مین صورت موت نظر آنے لگی اِدھر یہ تو اُسکو گردن دے رہے ہین اُدھر دونون لشکرون مین اُنکی تعریف ہو رہی ہی دوست و دشمن سب کی زبان پر اُنکی صفت و ثنا جاری ہی یہانتک کہ اُنھون نے گردن دیکر زمین پر مارا یون وہ مرتد زمین پر آیا کہ جیسے کوئی شجر تناور بسبب ہوا کے گرے یون اُسکے گرنے کی صدا آئی کہ سب کو ثابت ہوا پہاڑ پھٹ پڑا زمین معرکہ ہل گئی دشت و جبل نے صدا دی کہ جو بہادر ہوتے ہین وہ یون حریف کو سر میدان زیر کرتے ہین اُدھر اُسنے قصد کیا کہ مونڈھے کی کھاکر پھر سنبھلون مگر یہ کب سنبھلنے دیتے ہین ٹھوکر ماری کہ وہ گرد برد ہوگیا کود کر اُسکی چھاتی پر سوار ہوئے اور کہا کہ حالا درشناختن بر دردگار عالم چہ میگوئی اُسنے بجز کلام سخت کہا بس اُنکو غصہ آگیا اُسکے سینہ پر سے اُٹھ ایک پانون کو دونون پیرون سے دبایا دوسرے کو دونون ہاتھون سے پکڑ کر یا علی مدد کہکر جو جھٹکا دیا تو پہلے ہی زور مین تا بہ سینہ

دو ہو گیا دوسرے جھٹکے مین اُسکو مثل کرباس کہنہ کے چیر کر پھینکدیا ایک ٹکڑا اِدھر گرا
ایک اُدھر گرا اور پھر نعرہ کیا اور آواز بلند پکار کر کہا کہ جسکو تمنائے مرگ ہو وہ میرے
مقابلے کو آئے یہ جو مملوک نے کہا تو لشکر یقین خود پرست سے تمیم خود پرست یقین سے
اجازت لیکر مملوک کے مقابلہ کو آیا اور کہا کہ او مرد مسلمان تو سہیلان کو قتل کرکے
بہت لاف زنی کرتا ہے مین تیمم ہون جسکو تمام کرنے آیا ہون تیری قضا میرے ہاتھ سے ہے
دیکھو کیون اسقدر غرور کرتا ہے مملوک نے کہا کہ مین کب غرور کرتا ہون غرور تو سوائے خدا کے
کسی کو زیبا ہی نہین ہے کبریائی عزازیل ایسے ملک مقرب کو ذلیل و خوار کیا اور ملعون لعنت اُسکی
گردن مین ڈالا مین تو کبھی غرور نہین کرتا ہون غرور تم لوگون کا پیشہ ہے انجام غرور کا یہ ہوتا ہے
جو کہ ابھی تو نے اپنی آنکھون سے دیکھا تو بھی اسی طور سے غرور کرتا ہے تیرا بھی انجام وہی ہوگا جو
اُسکا ہوا تمیم نے کہا کہ بہت بہتر یا میرا انجام وہی ہوگا یا تیرا انجام ایک پہلوان کو قتل کرکے
آپکو بڑی تجوک ہو گئی ہے مملوک نے کہا کہ تجوک تو تیرے کلام سے ٹپکتی ہے اگر ہم لوگ تجوک
کرتے تو مثل تمہارے ہمیشہ ذلیل رہتے خیر اس گفتگو سے کچھ حاصل نہین شعر بیا تا بچہ داری
ز مردی نشان ۔ کمان کیانی و گرز گران ۔ بہ میدان رزم ہی جاے بزم نہین ہے جو آپکے
بنائے بن سکے دیر نہ کیجیے تیمم نے کہا کہ تم پہلے وار کرو تاکہ پھر کوئی نہ کہے کہ یہ پہلوان زبردست
تھا اسنے اُسکو قتل کیا اگر وہ پہلے وار کرتا تو وہ ہی غالب آتا اُسپر یہ امر اور تھا کہ ابھی ایک
پہلوان زبردست سے لڑ بھی چکا تھا تھکا ہوا بھی تھا مملوک نے جواب دیا کہ جی نہین جو
آپ ضرب رکھتے ہین دیجیے پھر کوئی نہین کہے گا ہمارے مذہب مین بدست پہلے وار کرنا جائز نہین ہے
تو اپنا وار کرے اگر خدا ہمکو تیرے وار سے بچائیگا تو پھر مین بھی اپنا وار کرونگا تمیم نے یہ سنکے
کہا کہ معلوم ہوا تیری فنا ہی آچکی ہے یہ کہکر نیزہ سنبھالا اُسنے مملوک پر مارا اور خبردار خبردار کہکر
وار کیا مملوک نے کہا کہ مین خبردار ہون یہ جواب دیکر اپنا برچھا اٹھایا اور اُسکے نیزے کو
اپنے نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے اور قیامت کے بند بندھنے لگے وہ بھی غضب کا
نیزہ مارتا تھا بڑی دیر تک نیزہ بازی ہوئی ایک مقام پر مملوک نے اُسکے نیزے کو گانٹھ کر کہا
کہ خبردار تیرا نیزہ ہوائی ہوتا ہے اُسنے کہا کہ خبردار ہون یہ اُسنے مملوک نے جو بند باندھا کہ جسکے
کو بھرا تو نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا لون بالا ہے ہوا آسمان پر گیا کہ جیسے کمان سے تیر یا
خینگ سے نگاہ یا آتش سے شرارہ جاتا ہے ایک مرتبہ دونون لشکرون سے صدا ے
تحسین بلند ہوئی یہ نیزہ بھر آب نجات مین غرق ہو گیا عرق شرم اُسکی جبین پر آگیا مملوک
نے کہا کہ کیون اسقدر شرمندہ ہوتا ہے تیری کیا خطا ہے تیرے ہاتھ کی خطا ہے تو نے تو اپنے
امکان بھر اُسکو روکا مگر نہ رک سکا اور کوئی حربہ اٹھا شرمندہ نہو یہ سنکر اُسنے تلوار میان سے
لی اُدھر وہ نیزہ بلند ہو کر یقین خود پرست کے لشکر مین اس تیزی سے گرا کہ جسکے گرنے سے کئی
سپاہی ہلاک ہوے لشکر مین غل پڑ گیا کہ یہ کیا ہوا کہ ایک بلاے آسمانی ہمیشہ تازہ نازل ہوئی
یہ کیا غضب ہے کہ وہ نیزہ یہان آکر گرا جسکے سبب سے تین سپاہیون کی جان گئی یقین
نے کہا کہ جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا انکو اٹھا کر پھینکدو یہ حکم دیکر طرف رزمگاہ کے دیکھنے لگا
اُدھر مملوک نے بھی اپنی ولایتی نیام سے لی اُسنے جب تیغ کھینچا تھا تو یہ ثابت ہوتا تھا

کہ تختہ دکان عطار ہی اور تمام مثل دہان اژدر کے منہ کھولکر رہ گیا تھا انھون نے جو اپنی ولایتی کھینچی تو یہ معلوم ہوا کہ برق کوند کر رہ گئی اسنے مرکب کو بڑھا کر وار کیا انھون نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اب اسکے وار چلنے لگے سن سن تلوارون کی صدا آنے لگی مرکب مثل چاک کمہار کے گردش کرنے لگے کبھی یہ آگے اور کبھی وہ اور جب اسکی تلوار چلتی ہی تو سب کو یقین ہوجاتا ہی کہ مملوک کے دو پرکالے ہوگئے مگر مملوک یون اسکی ضرب سے بچتے ہین کہ دیکھنے والون کے ہوش جاتے رہتے ہین جب وہ وار کرتا ہی تو اسکے اہل لشکر تعریف کرکے اسکے دل کو بڑھاتے ہین جب مملوک اسکی ضرب کو خالی دیتے ہین تو اہل اسلام نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہین جب مملوک وار کرتے ہین تو سب کو یقین ہوجاتا ہی کہ تمیم اب نہ بچیگا اسکے دو پرکالے ہوگئے اہل اسلام مملوک کی ضرب کی خطا کرتے ہین مگر وہ بھی خالی دیکر نکل جاتا ہی اسکے لشکر کے بہت سے پہلوان گھوڑے دوڑا کر میدان معرکہ کے قریب آگئے ہین اسکا دل قوی کر رہے ہین کبھی اسکی تلوار اونکے سر پر آتی ہی تو اونکی تلوار اسکے پہلو سے ملکر نکل آتی ہی جب وہ پہلو کا وار کرتا ہی تو یہ سر پر وار کرتے ہین اتنو یہ حالت ہوئی کہ اسکا ہاتھ تھک کر رکنے چلنے لگا انھون نے یہ کیا کہ جب دیکھا کہ اب اسکا ہاتھ سست پڑنے لگا تو انھون نے جہان پر خالی پایا جرکا دیدیا اور کہا کہ دیکھو ہون قابو پاکر چھوڑ دیتے ہین اتنو جسم پر سیکڑون جگہ خط پڑگئے ہین ایک مقام پر اسنے خالی پاکر بغیر خبردار کیے وار کیا انھون نے جو تلوار کی جھلک دیکھی تو یہ ہوشیار ہوگئے جیسے ہی تلوار قریب آئی ہاتھ مین سپر تھی اسی مین تلوار کو بھی لیا اور پھرتی دکھا کر اسکی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور ہاتھ مروڑ کر تلوار چھین لی اور چھین کر پھینک دی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر فاش زمین سے اٹھا لیا اور ہاتھ پر تولکر طرف آسمان کے اچھال دیا کہ وہ اتنا بلند ہوا کہ سبکی نظرون سے پوشیدہ ہوگیا بعد تھوڑی دیر کے طرف زمین کے مائل ہوا یہان یہ تلوار تولے کھڑے ہوئے تھے جب وہ قریب آیا تو بڑھکر تلوار کا ہاتھ مارا کہ یہ بڑا کہ اسکے دو ٹکڑے ہوئے بعد اسکے اسکو چونگ کیا اتنو تمام لشکر اسلام مین صدائے اللہ اکبر بلند ہوئی یقین خود پرست کے ہوش جاتے رہے چہرے پر مردنی چھا گئی اہل لشکر کو سناٹا سا ہوگیا ادھر مملوک نے اسکو قتل کرکے مبارز طلب کیا کہ آئے کوئی میرے مقابلے کو یہ سنکر شمیم برادر تمیم نے اپنا کب پرے سے نکالا اور بادشاہ سے اجازت لیکر میدان جنگ کی طرف بڑھا اس مرتد نے یمین سے عمود کو سبھالکر لیا تھا قریب جاتے ہی خبردار کہکر وار کیا انھون نے ہاتھ دراز کرکے کلہ عمود پر ہاتھ ڈالدیا اور جھٹکا دیکر عمود کو اس سے چھین لیا اگر وہ چھوڑ نہ دیتے تو گئے کے پاس سے ہاتھ اکھڑ جاتے انھون نے عمود کو لیکر دور پھینکدیا خواجہ نے دوڑ کر اٹھا لیا خواجہ کا تو قاعدہ ہی کہ ہمیشہ برابر صاحبقران کے کھڑے رہتے ہین جب انھون نے عمود اٹھا کر زنبیل کیا تو صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ اسکو کیا کروگے یہ تمھارے کس کام کا ہی یہ پہلوانون کے کام کا ہی خواجہ نے عرض کیا کہ یہ بڑے کام کا ہی کسی سردار کے ہاتھ فروخت کرونگا اگر کوئی نہ لیگا تو اسکو لوہے چڑھوانے والے کو دیکر چڑھوا لونگا یہ اس کام کا ہی صاحبقران یہ سنکر مسکرائے ادھر شمیم نے مملوک پر تلوار کا وار کیا مملوک نے خالی دیکر اور برہم ہوکر جو اپنی تلوار کا وار کیا لاکھ لاکھ کہا اسنے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر موت سے کب پناہ ملتی ہی

سپر بھی کچھ کام نہ آئی تلوار یا تو سر پر چکی تھی یا زیر تنگ جا کر زمین کو بوسہ دیا سپر کو کاٹا خود کو قلمہ کیا دبلغہ اور عرق جبین کی خبر لی سراسر کے جبڑے کو کاٹتی ہوئی صندوق سینہ مین در آئی شکم کی خبر لیتی ہوئی اس مقام سے گذری یہان تک کہ پشت مرکب پر پہونچی مع مرکب چار پر کاٹے گیے اہل اسلام نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اسکے مرنے ہی جسیم بن سمیم کہ بہت زبردست سردار تھا بادشاہ سے اجازت لیکر آیا آتے ہی تلوار کا وار کیا مملوک نے خالی دیکر اپنا وار کیا اسنے بھی خالی دیا پھر اسنے وار کیا اسکی مملوک نے اسکی تلوار پر ہاتھ توڑ ڈالا دیا اور دوسرے ہاتھ سے کمر زنجیر پکڑ کر اسکو اٹھا لیا اور زمین پر مارا کہ چالاک دوڑ کر آیا مملوک نے کہا کہ اس کو باندھ لو اسنے باندھ لیا اور لشکر مین لے گیا اجکی میدان داری مین تین پہلوان لشکر یقین کے ہاتھ سے مملوک کے قتل ہوئے اور ایک اسیر اہل لشکر کے دل چھوٹ گئے یقین نے جو یہ حال دیکھا تو فوراً طبل بازگشت بجوا دیا دن بھی تمام ہو چکا تھا آفتاب با رنگ زرد لرزان و ترسان طرف مغرب کے جا چکا شاہ خاور نے شکست کھائی آمد آمد سلطان شب کی شروع ہوئی روشنی روز مبدل بتاریکی شب سیاہ ہوئی تاریکی کی کثرت ہوئی خورشید اپنا لشکر نور لیکر طرف ملک مغرب کے راہی ہوا تمام عالم مین سیاہی شب پھیلنے لگی ظلمت کا عمل ہونے لگا جب یہ حال ہوا تو ملائر آلہ کر اپنے آشیانون مین آنے لگے درندے اپنے اپنے مقام کو چلے گئے طائرون نے درختون پر بسیرا کیا ماہتاب کا نور پھیلا فراش شب نے جا ذرونچھائی یعنی رات ہوگئی ادھر یقین نے طبل بازگشت بجوا دیا تو لشکر اسلام مین بھی کوس بازگشت بجا دونون لشکر طرف اپنی فرودگاہ کے واپس آئے یقین تو ملول و محزون واپس ہوا لشکر اسلام مملوک پر نثار کرتا ہوا اپنے بڑاؤ کی طرف چلا اشعار حسب حال قطعہ - چو گوہر ہوا مود زنگی تباج ۔ شہ چین فرود آمد از تخت عاج ۔ چہ روشن از تیرہ شب تافتہ ۔ چو آئینہ روشنی یافتہ ۔ دو لشکر بیکجا گروہ آمدہ ۔ شدند از خصومت ستوہ آمدہ ۔ بآرام گاہ آمدند از نبرد ۔ ز تن زخم شستند واز روے گرد ۔ باندیشہ اگنبد تیرہ گشت ۔ کہ فردا بسر چہ خواہد گذشت ۔ یہان لشکر اسلام اپنے بڑاؤ پر پہونچا سب نے کمر کھولی اپنے اپنے مقام پر گئے دارا بن جمشید نے پوشاک رزم بدلی لباس رزم زیب جسم فرما کر دربار کیا ہر سردار اپنے اپنے خیمہ سے پوشاک بدلکر حاضر دربار ہوا صاحبقران بھی نشر ایت لائے اپنے دنگل فتح پر متمکن ہوئے مملوک کی بہت تعریف فرمائی وہ اٹھ اٹھکر ہر ایک کو سلام کرتا ہی اہل اسلام مین تو خوشی ہوا ادھر یقین خود پرست جو مغموم اپنے فرودگاہ پر گیا تو بعد بدلنے پوشاک رزم کے دربار کیا سب اہل دربار حاضر ہوئے یقین نے کہا کہ کیا بہادر ہین اہل اسلام آج ایک سردار نے آکے ہمارے کئی سردارون کو قتل کیا میرا تو دل آج ہی آنکے مقابلہ سے پریشان ہو گیا مین جہان تک خیال کرتا ہون اگر یون ہی مقابلہ ہوگا تو کون مقابلہ کریگا کیا کرون مہلت طلب کرون ابھی تک سمندریہ سے نہ مدد آئی نہ وہ لوگ آئے ہین جنکو کہ مین نے نامے تحریر کیے تھے اور انکو مدد کے واسطے طلب کیا تھا اگر وہ لوگ بھی آجاتے تو کچھ امید ظفر ہوتی آنکے ہمراہ بھی پہلوان ہوتے وہ مقابلہ کرتے اہل دربار نے جواب دیا کہ آپ طبل جنگ بجوائین اگر وہ لوگ نہین آئے ہین تو کیا ہوا کیا ہم لوگ آنکے بھروسے پر مقابلہ کرتے ہین کیا کوئی ہم نامرد ہین اسکا خیال کرنا کہ آنکی ظفر ہوئی یہ کوئی امر ضروری نہین ہے

یہ تو لڑائی ہی یون ہی ہوتا ہی ایک دن کوئی غالب رہا دوسرے دن دوسرا غالب ہوا یہ خیال
کریگا کہ ہر روز ائی ظفر ہو کیونکہ ہوسکتا ہی خدا وندسنا ہوگا کہ جنگ دوسرا روز اتفاق سے آج وہ غالب
رہے کل ہم غالب ہونگے یہ خیال کرکے کہ اب انکی ظفر ہوگی جنگ سے دست بردار ہون تو بالکل خلاف
عقل ہی لوگ یہ نہین گے کہ کیا سمجھکر اہل اسلام کا مقابلہ کیا تھا جو ایک ہی میدان داری مین جی چھوٹ
گئے پھر طاقت جنگ نہوئی کس منہ سے دے سکتے تو ہم کیون وہ کام کرین کہ جسکے سبب سے ہم حقیر
ہون اور لوگ طعنہ دین آپ طبل جنگ بجنے کا حکم فرمائین کل ہم لوگ جانبازی کرینگے اور جان
اپنی آپکے قدمون پر نثار کرینگے اہل اسلام کے خون سے اپنے ہاتھ بھر لینگے یقین خود پرست یہ سنکے بہت
خوش ہوگیا اور کہنے لگا کہ آپ لوگ مرد مردانہ وشیر فرزانہ ہین آپ ہی لوگون کے بھروسے پر تو مین نے
یہ جرأت کی مین پہلے ہی جانتا تھا کہ آپ لوگ نمک حلال ہین آپکو میری آبرو اور اپنی عزت کا خیال
ہی مین طبل جنگ بجواتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ کیا مین انکو خوش بیٹھنے دونگا کل پھر مقابلہ
کرونگا یہ حکم دینا تھا کہ نقارے پر چوب پڑی تمام لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا اہل لشکر
سامان جنگ کرنے لگے ادھر صاحبقران دربار مین بیٹھے ہوئے تھے اور مملوک کی تعریف فرما رہے
تھے بعد اسکے بادشاہ نے فرمایا کہ ابھی تک لشکر کفار مین طبل جنگ نہین بجا معلوم ہوتا ہی کہ وہ آج ہی کے
مقابلہ سے پریشان ہوگئے اب مقابلہ نہین کرینگے جب ہی تو ابھی تک طبل جنگ نہین بجوایا صاحبقران
نے عرض کیا کہ اگر وہ نہ مقابلہ کرینگے تو کیا مین آپسے دست بردار ہونگا جب تک کہ انکو مسلمان
نہین کرلیتا ہون یہان سے آگے نہین جاتا ہون یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ صدائے نقارہ آئی گرگین
درست چنگال نے عرض کیا کہ یا صاحبقران لشکر کفار مین کوس رزمی بجا ہی کہ اتنے عرصے مین
ہرکارے بھی خبر لو اخت طبل جنگ لیکر حاضر دربار ہوئے مجرا کرکے دعا و ثنائے بادشاہی بجالائے
اسکے بعد عرض کیا کہ حضور حریف نے طبل جنگ بجوایا ہی گو اسکا قصد نہ تھا مگر اہل دربار کے کہنے
سے اسنے یہ جرأت کی اسکا آج ہی کی میدان داری مین جی چھوٹ گیا تھا مگر اسکو اہل دربار نے
مرد کیا انکے جرأت دلانے سے اسنے نقارہ بجوایا باقی خیریت ہی ہرکارے تو یہ عرض کرکے کنارے
ہوگئے بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے بھی لشکر مین بفضل ایزدی و بتائید ربانی تک طبل جنگ ہم کل
مقابلہ کرینگے بس یہ حکم سنکر اسیوقت خضران بن عمر و نقار خانہ مین گئے اور نذر لیکر نقارے پر
چوب لگائی صدائے نقارہ تمام سپاہ مین پھیلی سب پر ظاہر ہوا کہ کل پھر لشکر کفار سے مقابلہ ہوگا
ہر ایک اپنے اپنے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگا جب زلف لیلائے شب تاکر پہونچی تو بادشاہ نے دربار
برخاست کیا ادھر یقین خود پرست نے بھی دربار برخاست کیا سب سردار دونون طرف کے
اپنے مقام کو گئے صبح کے انتظار مین بستر دن پر آرام لیئے ادھر اہل لشکر سامان جنگ مین مشغول
ہوئے طلایہ دونون لشکرون مین پھرنے لگا صدائے حاضرباش و ناظرباش بلند ہوئی رات بھر دونون
جانب طبل جنگ بجا کیے سرداران لشکر جنکو کہ شوق جنگ تھا رات بھر جاگا کیے جس طرح سے کہ
اطفال خوشی عید مین جاگتے ہین یا خواستگار عروس نو کے رات کی شب کو جاگ کر بسر کرتے
ہین یون ہی ان لوگون نے بھی رات بسر کی یہان تک کہ آثار سحر فلک نیلی پر ظاہر ہوئے سفیدی
سحری افق مشرق سے ظاہر ہوئی طائر اپنے آشیانون سے نور سحر دیکھکر آڑے بلبلین گلون کے
پاس سے باشتیاق نور سحر اٹھکر آڑین طاؤس بصد شوق رقص کرنے لگے طائر چہچہہ زن ہوئے

پھیلے تمام باغ مہک گئے مندرون سے پانی جاری ہوا نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے موذن آثار سحر دیکھکر آئے صدائے اللہ اکبر مسجدون مین بلند ہوئی لشکر اسلام مین سب نے اٹھکر وضو کیا نماز سحر ادا کی ادھر لشکر کفار مین دردی بجی یہان صاحبقران بیدار ہوئے اور بادشاہ بھی محل خاص مین بستر راحت سے اٹھے خواصون نے پانی برائے وضو حاضر کیا بادشاہ نے وضو کیا نماز سحر ادا کی ادھر صاحبقران نے مسجد خاص مین جاکر فریضہ سحری کو ادا کیا بعدہ سلاح تن پر آراستہ کیے اور ادھر سے مسلح اور مکمل ہوکر چلے محل سے بادشاہ اور مسجد سے صاحبقران یہان سب سردار اپنے اپنے خیمون سے مسلح اور مکمل ہوکر باہر آئے سب سپاہ کو تیار پایا اسکو تو طرف میدان جنگ کے روانہ کیا آپ در دولت پر حاضر ہوئے انتظار بادشاہ و صاحبقران کرنے لگے تھوڑے عرصہ کے بعد صاحبقران تشریف لائے سب نے مجرا کیا صاحبقران نے مجرا لیا ابھی صاحبقران ٹھہرے تھے کہ سرخ پردہ جرنی پر کمخا جلوس سواری باہر نکلا تخت شاہی آیا کہاریون نے تخت بدلوایا زنانہ خلہ واپس گیا مردانے عملہ کا انتظام ہوا سواری جلوخانہ مین آئی صاحبقران کا مجرا ہوا عرض بیگی نے عرض کیا بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا انکے بعد سب کا مجرا ہوا بادشاہ سب کا مجرا لیتے ہوئے باہر تشریف لائے صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے بعد صاحبقران کے سب سردار گھوڑون پر سوار ہوئے سواری بعد کر و فر طرف میدان جنگ کے چلی ایک تو وہ وقت سحر اور وہ جنگی باجون کی صدا آسمان کے پار ہوتی تھی وہ علمون کا ہوا سے لہرانا وہ جنگی باجون کا گرجنا اور ہتیارون کا چمکنا وہ گل آفتاب کا فلک اطلسی پر کھلنا کہان تک بیان ہو کہ سواری بادشاہ کی رزمگاہ مین پہونچی صف بندی ہوئی صفین موافق قاعدے کے درست کی گئین ابھی صف بندی نہ ہو چکی تھی کہ ادھر سے آمد لشکر کفار شروع ہوئی یقین خود پرست اپنے قبہ سے سلاح جنگ بچکر نکلا سب سپاہ کو ہمراہ لیکر میدان مین آیا سپاہ علم کھلے باجے جنگی بجے صفین آراستہ ہوئین جب صفوف جدال و قتال آراستہ ہو چکین تو سقون نے نکلکر آب پاشی کی نقیبون نے نکلکر نقابت کی بعد نقابت نقیبان لشکر کفار سے محمول خود پرست کہ سرداران نامی سے تھا بادشاہ سے رخصت لیکر میدان مین آیا خوب سلحشوری کی اور دکھائی بعدہ اپنا دم استوار کیا جب دم راست ہو گیا تو لشکر اسلام کی طرف رخ کرکے مبارز طلب کیا اور کہا کہ جسکو تمنای جنگ ہو اور خواہش مرگ ہو وہ میرے مقابلہ کو آئے یہ صدا دیتا تھا کہ یہان سے دست راست کے تمام علم ایک مرتبہ جلو ریز مین آئے دیکھا کہ اپنی صف سے بہزبو خان اپنے فیل کوہ پیکر کو چابک مارکر نکلا اور روبرو بخت شاہی کے آکر فیل سے کود پڑا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ یہ غلام اجازت میدان کا خواستگار ہے حریف بیہنگام زن کر رہا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ تمکو سپرد خدا کیا یہ فرماکر جام خسروانہ عنایت فرمایا بہزبو خان جام پیکر اور سلام رخصت کرکے اپنے فیل پر سوار ہوا صاحبقران کے روبرو آکر پھر آکر صاحبقران سے اجازت لیکر دوبارا سوار ہوا اور کچھ چابک مارکر فوراً طرف میدان کے چلا فیل عجب انداز مستوفانہ سے قدم رکھتا ہوا چلا یہان تک کہ قریب انکے پہونچا اور فیل کو روکا اور کہا کہ تیرا حریف آپہونچا تو کیون اسقدر لاف زنی کرتا ہے تیری تو وہ مثل ہے کہ سوائے اپنے کسی کو خیال مین نہین لاتا ہے بقول شاعر شعر نبرد و لیران لجا دیدہ + ہمین خویشتن را پسندیدہ بس لاف و گزاف ہو چکی اپنا وار کر محمول نے کہا کہ تم پہلے اپنا وار کرو بہزبو نے جواب دیا

کہ تم ہمارے قاعدے سے نہین واقف ہو ہم سبقت نہین کرتے ہین اگر سبقت کرتے ہوتے تو ابتک
کبھی نہ سر بر ہوتے جب تمھاری ضرب سے خدا ہمکو بچائیگا تو ہم بھی اپنا وار کرینگے یہ سنکے محمول
نے نیزہ اٹھا کر سینہ پر بہزاد کے مارا بہزاد نے نیزہ کو نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے
لعن پر طعن تکان پر تکان چلنے لگی سنانون سے شرارے نکلکر آسمان پر جانے لگے ہوا سے
چنگاریان اڑنے لگین یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو بلبلین باہم گتھی ہوئی ہین دانڈ پر دانڈ پڑ رہی
ہے کوئی بچاس سا ٹھ لعن کی نوبت آئی ہوگی کہ بہزاد نے بند باندھ کر جو نیزے کو تکان دی
اور ہاتھی کو بڑھایا فورا محمول کے ہاتھ سے نیزہ ہوائی ہوگیا ایک تیر کے فاصلے پر جا کر گرا اور
زمین مین در آیا یہ مرتد نیزہ بھر آب خجالت مین غرق ہوگیا لشکر اسلام سے صدائے آفرین
بلند ہوئی یہ اور خجل ہوا اہل اسلام نے صدا دی کہ کیا خوب نیزہ بازی ہے زہے فن نیزہ بازی
کیل جیسا لوگ ہین کہ نیزہ تو ہوائی ہوا اور شرمندہ نہوے ہر طرف سے جو اسپر لعن کے چہرے
پر سے اسکو غصہ آیا فورا رابے برسے گرز اٹھا کر خبردار خبردار کہکر بہزاد کو مارا بہزاد نے اسکو
اپنے گرز پر روکا تڑاقے کی صدا بلند ہوئی بموجب مصرعہ۔ تڑاقے عمودان چنان نو استہ ٭
کہ بگذشت زین طاق آہستہ ٭ جس سے میدان معرکہ مین تا حق گرد اڑا آسمین بہزاد خان
پوشیدہ ہوگیا ہاتھی تا بہ ران زمین مین غرق ہوگیا بہزاد کی آنکھین بند ہوگئین پسینہ پیشانی
پر آگیا مگر ہاتھ اسی طور سے بلند رہے آسمین لچہ فرق نہوا یہ ضرب لگا کر ہٹا صدا دی کہ خبر لو
زدم و پست کردم یہ کہکر کلاہ کج کر کے مسکرایا ادھر صاحبقران نے برق ثانی سے کہا کہ
خبر لو بہزاد کا کیا حال ہے برق جھپٹ کر آیا گرد پہ چھینٹا مار کر اندر گرد کے آیا دیکھا کہ بہزاد
کے دونون ہاتھ بلند ہین اور گرز علم ہے مگر آنکھین بند ہین پسینے کے قطرے پیشانی پر ہین برق
نے آواز دی کہ ای پہلوان کیا حال ہے یہ صدا سنکے بہزاد نے آنکھ کھولدی دیکھا کہ برق کھڑا ہوا
ہے کہا کہ خیر تو ہے برق نے عرض کیا کہ مین آپکی خبر کو آیا ہون خیریت ہے آپ اپنا حال بیان فرمایئے
کہ کیا حال ہے بہزاد نے کہا کہ بحمد اللہ خداوند کریم نے مگر بلا کی ضرب تھی برق نے کہا کہ چلیے حریف
لاف زن کر رہا ہے اور تمام لشکر پریشان ہے بہزاد نے ہاتھی کو جو ہولا دیا تو وہ طبقہ زمین کا لیکر
نکلا چار دن پیلبان بھاگ کر چلا بہزاد محمودی کے رومال سے گرد منہ کی پاک کرتا ہوا نکلا صاحبقران
بہزاد کو زندہ دیکھکر خوش ہوگئے بہزاد نے صدا دی کہ کیا بیہودہ بکتا ہے یہ کیا ضرب تھی ایسی ضرب
تو لڑکے لگاتے ہین تو یہ ضرب لگا کر بہت خوش تھا اب میری ضرب کی نوبت آئی خبردار ہوجا یہ کہکر
گرز کو بلند کر کے ہاتھی کو بڑھایا اسنے بھی گرز کو چہرے کی پناہ کیا اور کہا کہ مین خبردار ہون لگاؤ ضرب
بس بہزاد نے گرز کو گردش دیکر اب جو ضرب لگائے ہین تو زیر گرز پڑا صدائے تڑاقہ پیدا ہوئی گرزون مین
پہل پڑ گئے جگر زمین شق ہوگیا شرارے نکل کر آسمان پر گئے طائر مارے خوف کے درختون پر سے
آ گئے درندے بھاگے سب نے یہ خیال کیا کہ نہ معلوم یہ کیا بلا نازل ہوئی مرکب دونون لشکرون
کے جراغ پا ہوئے سوارون نے روکا بعض مرکب الف ہوگئے اور سوارون کو پشت پر سے گرا دیا
اور بھاگے یہ تو دونون لشکرون کے مرکبون کا حال ہوا سوارون نے کہ دونون مین انگلیان دیکر
اسپر بھی یہ معلوم ہوا کہ کان کے پردے پھٹ گئے گوش گردون صدائے گرز سے کر ہو گئے فرشتے
یہ صدا سنکے حیران ہوئے کہ نہ معلوم زمین پر کیا آفت آئی زمین ہلی زلزلہ آگیا دریا ابل پڑے

پانی بسبب تزلزل زمین کے نیزون بلند ہو ہو کر گرا یہ حال ہوا صرف صدا سے جسپر یہ ضرب
پڑی ہوگی اُسکا کیا حال ہوا ہوگا جب بہزاد نے گرز گھایا اُسنے گرز کو گرز پر روکا یہ صدمہ پہنچا
کہ دونون ہاتھ اُسکے خم ہو کے جھکے اور سر پر ہو پہنچے دونون گرز سر پر پڑے خود سر کا نشہ سر جن
سر گردن مین گردن سینہ مین سینہ شکم مین شکم کمر دسولے مین یہ تمام اعضا اُسکے مرکب مین مرکب
زمین مین ایک تہل تھلہ ہو کر رہ گیا اور ایک غبار بلند ہوا بہزاد ضرب لگا کر الگ ہٹ گیا
آواز دی کہ او یقین خود پرست کسی کو بھیج کہ وہ آکر اسکی خبر لے کہ دیسپر کیا گذری مجکو تو یقین
ہو کہ اُس کا نام و نشان بھی نہ ہوگا سوائے آستخوان ریزہ ریزہ کے یقین نے عیار سے کہا کہ
جاکر خبر تو لا کہ کیا حال ہو حریف لاف زنی کر رہا ہو وہ جا کل پانی کی پکار و مرا اور گرد مین
گھس گیا جاکر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا کہ یکایک اُسکا پاؤن تہل تھلہ خون پر پڑا کہ گھٹنون تک دھنس
گیا اسنے گھبرا کر پاؤن اٹھائے اُس جگہ سے الگ جاکر کھڑا ہوا اُس گرد مین آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا ہو
مجمول کا نشان تک نہین ہو اسنے عاجز ہو کر گرد کو پانی کا چھڑکا دیکر بٹھایا اب جو دیکھا تو نہ مرکب کا
پتہ ہو نہ مجمول کا راکب و مرکب دونون ایک جسم ہو کر خون کا لوتھڑا ہو کر رہ گیا ہو سوائے خون کے
اُس مقام پر اور کچھ نظر نہین آتا ہو یہ حال دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے دل مین کہا کہ بلا کی
ضرب لگائی کہ آستخوان تک کا نشان نہین ہو سوائے خون کے وہ عیار وہان سے چلا یقین
خود پرست نے اُسکو جو آتے دیکھا اور میدان کو صاف پایا جہان پر مجمول کھڑا تھا اُس مقام پر
خون کا چھڑکا نظر آیا عیار سے دریافت کیا کہ کیا حال ہو مجمول کیسا ہو عیار نے کہا کہ آپ کیا
دریافت کرتے ہین میدان مجمول تو تہل ہو کر رہ گئے اُنکا کہین نشان بھی نہین ہو سوائے خون کے
اُس جگہ پر اور کچھ نہین ہو مین کیا بیان کرون یہ جو سنا اور دیکھا بھی تو یقین کو بڑا صدمہ ہوا اُدھر
بہزاد نے کہا کہ اِسکو ضرب کہتے ہین اور کسی کو میرے مقابلہ کو بھیج کہ کچھ لطف ہو کیا بودون کو بھیجنا
ہو کہ کچھ لطف بھی نہین ہوتا ہو ایک ضرب کی بھی تاب نہین لاتے ہین کیا لڑین کسی پہلوان زبردست
کو برائے مقابلہ روانہ کر کہ کچھ عرصہ تک تو تلوار چلے بہادرون کا دل لگے یہ کہا کہ آئے اور ایک
ضرب مین خاک مین ملگئے صدائے آہ بھی نہ دی اسی لشکر کے بھروسے پر ہمسے مقابلہ کرنے آیا ہو
یہ صدا اُسکے مشمول خود پرست نے مجمول خود پرست کا پرے سے نکلا اُسکے خون عزیزی نے
جوش مارا بھتیجے کا جو یہ حال دیکھا دنیا آنکھون مین تاریک ہوگئی مثل نابینا کے چلا کچھ دکھائی
نہین دیتا تھا یقین کے پاس آیا عرض کیا کہ مجکو اجازت ملے مین جاکر اِس مسلمان کو اُسکے کردار
کی سزا دون اُسنے میرے قلب کا خون بہایا ہو اُسکے غم مین میرا دل کباب ہو یقین نے کہا
کہ جاؤ تمہارا خداوند طبیعت مجردہ نگہبان ہو مشمول مرکب کو چھیڑ کر میدان سے تلوار لیکر اور
وہین سے علم کیے ہوئے جلا آواز دی کہ او مغرور مین آیا تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائے گا
تو نے میرے جگر کے ٹکڑے کو میری آنکھون کے سامنے قتل کیا ہو مین تجکو بھی زندہ کب چھوڑتا
ہون بہزاد نے کہا کہ کیون اسقدر غصہ کرتا ہو اور بلبلاتا ہو آ مین تجکو بھی اُسکے پاس پہونچا دون
وہ تیرا انتظار کر رہا ہوگا اتنا دریشان ہو کہان آیا اور مین نے تجکو اُسکے پاس روانہ کیا وہ یہ کلام
سنکے اور برہم ہوا اور آتے ہی نہ لگا اور چلی نہ نیزہ بازی ہوئی تلوار کا وار کیا اُنھون نے یہ کہکر کہ
تجکو اُسکی جدائی شاق ہو کیون دیر ہو بس تلوار کی باڑھ بچا کر بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اور پنجہ مروڑ کر

تلوار حسین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اُسکو تاش زین سے اُٹھا لیا اور گرد سر جمع دیکر زمین پر مارا کہ نقش زمین ہوگیا اُستخوان تک چورا چورا ہوگئے کاسۂ سر کا یہ حال ہوا کہ نشان تک نہ رہا بہزاد نے اُسکو قتل کرکے صدا دی کہ آئے جسکو تمنائے مرگ ہو یہ صدا سنکے مقتول خود پرست یقین سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور رہم تگاور ہوا دو قدم نیل بہزاد کا اور پانچ قدم مرکب مقتول کا پیچھا ہوا اسنے مرکب کو دائین بائین مسلکر نیزہ اٹھا کر وار کیا بہزاد نے بھی نیزہ اُٹھایا نیزے کو نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے ایک مقام پر بہزاد نے نیزے کو گانٹھ کر جو بند باندھا تو نیزہ مقتول کا ہوائی ہوا زمانہ اُسکی نظرون مین نیزہ دنار یک ہوگیا تلوار کھینچکر وار کیا اُنھون نے اُسکے وار کو خالی دیا اور اپنا وار کیا لگی تلوار چلتے تھوڑی دیر تک تلوار چلی آخر کار اُنھون نے کئی وار اُسکے رد کرکے کہا کہ اب خبردار ہوجا جن وار کرتا ہون اُسنے کہا کہ خبردار ہون بس اُنھون نے تلوار علم کرکے اب جو سر کا ہاتھ لگایا تو تلوار قبۂ سر پر چکی تھی یا زبر تنگ جاکر زین کو بوسہ دیا مع راکب و مرکب چار ٹکڑے ہوئے یہ تو پہلے ہی سے مقتول تھا اب دو نیم ہوگیا صرف اتنی ہی کسر باقی تھی مقتول کا قتل ہونا تھا اور ایک پہلوان آیا اُسکو بھی بہزاد نے قتل کیا اور ایک پہلوان آیا اُسکو گرفتار کرکے تیار کے ہوے کیا ایک پہلوان اور آیا یقین خود پرست سے اجازت میدان جنگ لیکر اُسکو بھی بہزاد نے گرفتار کرکے لشکر کو روانہ کیا اُسکے بعد ایک سردار طریق خود پرست نام کہ بڑا بردست سردار تھا یقین خود پرست سے اجازت لیکر آیا اور کہا کہ او خدا پرست تو نے بڑے بڑے پہلوانون کو قتل کیا اب تیری قضا آگئی ہے تو میرے ہاتھ سے نہ بچیگا تیری قضا میرے ہاتھ سے ہے یہ کہکر گرز دو سر کا پشت پر سے لیا بہزاد سمجھ گئے کہ اُسکا قصد تگاور کا ہے اُنھون نے بھی سپر لی ہاتھی کو ہٹا کے ہم تگاور ہوئے سپر سے سپر لڑی آتش کے پھول دونون سپرون سے گرے کوئی دو قدم ہاتھی پیچھے ہٹا اور کوئی پانچ قدم اُسکا مرکب دونون نے مرکب و ہاتھی کو بڑھا کر مقابلہ کیا اُسنے کہا کہ نیزہ بازی خلال بازی گرز بازی حمال بازی تیغ بازی راست بازی یہ وہ چیز ہے جو برسون کا قصہ دم مین فیصل کر دیتی ہے میرے تمھارے اسی سے مقابلہ ہو جسکو خداوند طبیعت مجردہ تلفرد ین بہزاد نے کہا کہ اچھا یہ سنکے اُسنے تلوار میان سے لی اُنھون نے سپر اُٹھائی اُسنے وار کیا اُنھون سپر پر روکا جب وہ وار کر چکا تو اُنھون نے بھی تلوار کھینچی اُسنے بھی سپر لی اور اُنکا وار روکا غرے باہم وار چلنے اُسکا مرکب گردش کرنے لگا اُنکا ہاتھی بھی مثل کل کے پھرنے لگا جیسے نقطہ کے گرد پرکار پھرتا ہے مرکب و ہاتھی کی گشت سے غبار میدان مین اُڑنے لگا ایک تق گرد بلند ہوگیا اُسمین تلوارین مثل برق کے چمکتی تھین دونون لشکرون کے سوار و پیادے کی آنکھین اُسی جانب لڑی ہوئی تھین یہ حالت تھی کہ ادا خطر ابن ازلفر نہ اور ازلفر نہ ابن ازخطر برابر کے وار چل رہے تھے تھوڑے عرصہ تک تلوار چلا کی جب اُسکا ہاتھ سست ہونے لگا تو اُسنے کہا کہ ای خدا پرست مین ضرب آخری لگاتا ہون اِس سے بچنا بہزاد نے کہا کہ لگاؤ مین ہوشیار ہون بس اُسنے تلوار علم کرکے سر کو بتاکے کمر پر وار کیا یہ تو ہوشیار تھے بھلا کب چوکے کھاتے ہین اُسکے وار کو خالی دیا اور کہا کہ اب مین وار کرتا ہون تم بھی ہوشیار رہنا یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا اُسنے جواب دیا کہ مین ہوشیار ہون بس اُنھون نے تلوار علم کرکے جنبو کا ہاتھ لگایا کہ وہ تمام وار اُنکا پورا پڑا ایک طرف کا مندلا اُڑ گیا دھڑ سے زمین پر گرا گھوڑا جراغ پا ہوا اور بھاگا اُسکے بھاگنے سے وہ باقی جسم بھی گرا اور اُسکی ٹاپون سے پامال ہوگیا بہزاد

سے صدا دی کہ اور کسی کو مقابلہ کو بیچ مین میدان مین موجود ہون یقین نے اِدھر اُدھر دیکھا کہ دیکھین کون مقابلہ کو جاتا ہی اب پرابند ہوگیا کوئی نہین نکلتا ہی بہزاد نے پھر صدا دی کہ کیا کوئی مقابلہ کو نہین آئیگا مین کب تک کھڑا رہون ہمنے ایسی نامرد سیاہ نہین دیکھی کہ سات آدمیون کے قتل اور گرفتار ہونے سے پرابند ہوگیا کیا میری اوقات خراب ہوئی میدان بین آکر بہزاد کے اس کلام کا کسی نے جواب بھی نہ دیا سب خاموش سر جھکائے کھڑے رہے کسی نے سر بھی نہ بلند کیا جب یقین نے دیکھا کہ کوئی برابر کے مقابلہ نہین جاتا ہی سب خاموش کھڑے ہین دن بھی تمام ہونے کے قریب ہوا اسنے خیال کیا کہ کوئی اب برابر کے مقابلہ نہ جائیگا بیچ طبل بازگشت بجوا دون اسنے حکم نواخت طبل بازگشت دیا طبل بر چوب پڑی صدائے طبل بازگشت جو بلند ہوئی اور لشکر اسلام مین پہونچی بادشاہ نے صدا سنکے حکم دیا کہ یہان بھی نقارے پر چوب پڑے کیونکہ لشکر حریف مین کوس بازگشت بجا ہی یہان بھی طبل بازگشت بجے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر اسلام مین بھی کوس بازگشت بجا دونون لشکرون کو معلوم ہوا کہ طبل بازگشت بجا ہی دونون بادشاہ مع اپنے لشکرون کے طرف اپنی فرودگاہ کے چلے بہزاد کے سر پہ سے بجکم بادشاہ زرنثار ہوتا جاتا تھا تمام لشکر اسلام بہت خوش و خرم طرف پڑاؤ کے واپس گیا پڑاؤ پر پہونچکر سب نے کمر بن کھولین لشکر آسودہ ہوا سب آترے بادشاہ پوشاک بدلکر بارگاہ مین آئے آکر تخت پر متمکن ہوئے صاحبقران بھی آکر اپنے دنگل شوکت پر جلوہ گر ہوئے سب سردار آکر حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا ڈنکا دربار کا ہوا یہان بارگاہ مین سب بیٹھے ہوئے بہزاد کی جرأت کی تعریف کر رہے ہین وہ سب کو سلام کر رہا ہی یہان تو یہ حال ہی اُدھر لشکر یقین خود پرست کا حال سنیے کہ یہ جو مغموم و رنجور رزم گاہ سے واپس آیا تو اہل لشکر نے کمر کھولی سب راحت سے اپنے اپنے مقام پر گئے یقین خود پرست نے لباس رزم اتارا اور پوشاک بزم پہنی دربار مین آیا ڈنکا ہوا سب کو معلوم ہوا کہ بادشاہ دربار کریگا سب سردار حاضر دربار ہوئے دربار جمع ہوا یقین نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اب آپ لوگون کی کیا رائے ہی آیا طبل جنگ بجوایا جائے یا نہین اہل دربار نے کہا کہ طبل جنگ کیون نہ بجے ہم جان نثار جب تک موجود ہین تب تک جنگ سے دست بردار نہ ہونگے ہم اپنے امکان بھر اہل اسلام کو چین نہ لینے دینگے آپ شوق سے طبل جنگ بجوائیے یقین نے کہا کہ مین کیا طبل جنگ بجواؤن آج تو وہ طرفہ ہوا کہ میرا دل گھبرا گیا اسوقت تو آپ لوگ دعوی کرکے طبل جنگ بجواتے ہین اور وقت لڑائی کے خاموش کھڑے رہتے ہین حریف طعن کرتا ہی کوئی جواب بھی نہین دیتا ہی سوائے اسکے کچھ بن نہین پڑتا ہی اسوقت یہ حال ہوتا ہی کہ جہان دو ایک پہلوان قتل یا اسیر ہوئے سبکے حواس جاتے رہے پرابند ہوگیا اور اسوقت یہ نبی نبی تقریر بن ہین اور دعوے ہین کہ آپ طبل جنگ بجوائیے ہم مقابلہ کرینگے آپ لوگون کو یہ لازم ہی کہ جتنا زبان سے کہیے اسیقدر کرکے دکھائیے اہل دربار نے کہا کہ خداوند ہم سے خطا ہوئی اب آپ طبل جنگ بجوائیے کل ہم ضرور مقابلہ کرینگے یہ سنکے یقین نے حکم طبل جنگ کے بجنے کا دیا طبل جنگ بر چوب پڑی خبر لشکر مین منتشر ہوگئی کہ کل پھر مقابلہ ہوگا تمام اہل سپاہ سامان جنگ کرنے لگے یہان یقین خود پرست نے بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست کیا طلایہ پھرنے لگا اِدھر تو سامان جنگ ہو رہا ہی طلایہ پھر رہا ہی اب اُدھر لشکر اسلام کا حال سنیے کہ دربار آراستہ ہی سب اہل دربار حاضر دربار ہین بہزاد کی تعریف ہو رہی ہی سب خوش بیٹھے ہین کہ صاحبقران

سے فرمایا معلوم ہوتا ہی کہ اب یقین خود پرست کبھی طبل جنگ نہ بجوائے گا کیونکہ آج اُسنے بہت بڑی ہزیمت اٹھائی ہی کہ کبھی نہ اٹھائی ہوگی تم لوگ دیکھتے تھے کہ تمام سرداران سپاہ خاموش استادہ تھے کوئی سر بھی نہین اٹھاتا تھا یہ حالت تھی کہ گویا اُنکے سرون پر جانور بہ ندب بیٹھے ہوئے ہین اُنکے خوف سے کہ اگر ہمنے حرکت کی تو یہ جانور اُڑ جائینگے سب کے سب تصویر بنے ہوئے تھے اور خاموش ساکت کھڑے تھے کوئی جواب تک نہین دیتا تھا آخر کو یقین نے عاجز ہوکر طبل بازگشت بجوادیا ورنہ ابھی وقت ایک مقابلہ کا تھا مملوک نے کہا کہ جی نہین طبل جنگ ضرور بجے گا وہ لوگ ایسے غیرت دار نہین ہین کہ اتنی سی ہزیمت پر غیرت کرین اور بیٹھ رہین اور جنگ سے دست بردار ہون اگر ایسی ایسی ہزار دن سرچنگ اُنکو پہونچین تو اُنکو کچھ پروا نہین ہی صرف اتنی دیر کے واسطے شرمندہ ہوتے ہین جب تک سامنے میدان مین حریف موجود رہتا ہی اِدھر زرمگاہ سے واپس گئے اور وہ شرمندگی میدان مین چھوڑ گئے پھر مقابلہ کی جرات ہوگئی طبل جنگ بجوادیا کیا کل اُنکو ہزیمت کم پہونچی تھی مجکو کل بھی گمان تھا کہ اب وہ مقابلہ نہ کرینگے مگر اُنھون نے آج مقابلہ کیا یا نہین صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کلام تمہارا درست ہی خبر دیکھا جائے گا ابھی کوئی اور کلام نہونے پایا تھا کہ یکایک صدائے طبل جنگ آئی مملوک نے جو صدا سنی تو صاحبقران سے عرض کیا کہ یا صاحبقران ملاحظہ و سماعت فرمائیے کہ وہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا اُسکی صدا آرہی ہی دیکھیے مین عرض نہ کرتا تھا کہ یہ لوگ غیرت دار نہین ہین ضرور طبل جنگ بجوائینگے صاحبقران نے فرمایا کہ واقعی تمہارا کلام ٹھیک ہوا خبر دیکھا جائے گا بھی تقریر ہو رہی تھی کہ ہرکارے خبر لیکر حاضر ہوئے بعد دعا و ثناے شاہی کے عرض کی کہ حضور یقین خود پرست نے طبل جنگ بجوایا ہی اُسکا قصد کل پھر مقابلہ کرنے کا ہی کل پھر صبح کو وہ میدان جنگ مین مع لشکر آئے گا یہ خبر کہکر ہرکارے چلے گئے بادشاہ نے حکم فرمایا کہ یہان بھی طبل جنگ بجے طبل جنگ بجا اہل لشکر کو خبر ہوئی کہ کل پھر مقابلہ ہوگا یہان بھی سب اپنا سامان کرنے لگے یہان بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب درباری دربار سے رخصت ہوکر اپنے اپنے مقام پر فکر جنگ مین مشغول ہوئے اور بعد فراغت امور ضروری بسترون پر لیٹے یہان بادشاہ محل مین تشریف لے گئے طلایہ پھرنے لگا رات بھر دونون لشکرون مین طلایہ پھرا کیا طبل جنگ بجا کیا سب اہل لشکر سامان جنگ مین مصروف رہے یہان تک کہ سحر ہوگئی دونون لشکرون نے فرائض مذہب سے فراغت کرکے راستہ میدان جنگ کا لیا بادشاہ بھی موافق دستور کے برآمد ہوکر مع صاحبقران کے میدان جنگ مین تشریف لائے اُدھر سے یقین خود پرست بھی مع اپنی سپاہ کی میدان جنگ مین آیا دونون طرف صفین آراستہ ہوئین نقیب نکلے نقابت کی گرگینون نے کرگا کہا بعد نقابت کے لشکر یقین خود پرست سے اتر دران خود پرست یقین سے اجازت لیکر آیا خوب سراپا میدان کا دکھایا بعدہ لشکر اسلام سے مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے گرگین درشت چنگال بادشاہ اسلام و صاحبقران سے رخصت لیکر اُسکے مقابلہ کو آئے پہلے ہم نگاہ ہوئے اِنکا مرکب دو قدم اور اُسکا پانچ قدم پیچھے ہٹا دونون نے رانون مین مسلکر باہم مقابلہ کیا تھوڑی دیر تک نیزہ بازی ہوئی آخر کو اُسکا نیزہ گرگین نے ہوا مین کیا اُسنے گرز مارا اُسنے ضرب گرز کو بھی رد کیا بعدہ اُسنے تلوار میان سے لی باہم تلوار چلنے لگی آخر کو وہ گرگین کے ہاتھ سے قتل ہوا بعد اُسکے اقعی خود پرست آیا وہ بھی ہاتھ سے گرگین کے قتل ہوا بعد اُسکے

گئی اور پہلوان آئے وہ بھی قتل ہوئے کچھ اسیر ہوگئے شام ہوگئی طبل بازگشت بجا دونون لشکر
واپس گئے اپنی اپنی فرودگاہ پر یقین نے طبل جنگ بجوایا رات بھر طبل جنگ بجا کیا دونون
سپاہ مین تیاری جنگ ہوا کی صبح ہوئی دونون لشکر میدان جنگ مین آئے آج بھی کئی پہلوان ان
سے نورالزمان کے قتل ہوے اور کئی اسیر ہوے یہان تک کہ شام ہوگئی یقین طبل بازگشت بجواکر
واپس گیا پھر جاکر طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجوایا پھر دونون لشکرون مین
تیاری ہوا کی رات گذری صبح کو میدان مین آئے صفین درست ہوئین آج پھر لشکر کفار سے پہلوان
نکلا اسکے مقابلہ کو طیس الزمان نکلے انھون نے اسکو قتل کیا اسکے بعد جو کوئی آیا وہ قتل ہوا
یا اسیر ہوا شام کو دونون لشکر فرودگاہ پر واپس گئے صبح کو پھر میدان جنگ مین آئے صفین
آراستہ ہوئین نقیب نے نقابت کی لشکر حریف سے سملوک خودپرست نکلا مبارز طلب
کیا ادھر سے شہنشاہ نے نکلکر مقابلہ کیا اور ایک ہی ضرب مین اسکے دو پارچہ کالے کیے
اور کئی پہلوان آئے انکو بھی قتل اور اسیر کیا شام کو دونون لشکر مقام پڑاؤ پر واپس گئے
یقین نے طبل جنگ بجوایا رات بھر طبل بجے صبح کو دونون جانب کی فوجین میدان مین آئین
صفین آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی بعد نقابت نقیبان بلند آواز لشکر یقین سے
ایک پہلوان کہ نام اسکا فرقوج خودپرست تھا میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے
آصف ماہ طلعت نے نکلکر مقابلہ کیا پہلے نگاہ رجلی بعد اسکے نیزہ بازی ہوئی فرقوج کا نیزہ
شاہزادے نے ہوائی کیا اسنے برہم ہوکر گرز مارا انھون نے کلۂ عمود پر ہاتھ ڈالدیا اور
چھینکر پھینکدیا تلوار اسنے میان سے لی اور جھپٹ کر وار کیا انھون خالی دیکر جو اپنا وار کیا تو وہ
مع راکب و مرکب چار پارچہ کالے ہوکر گرا ایک اور پہلوان بمقابلہ کو لشکر سے نکلا آکر اسنے پہلے
تلوار کا وار کیا انھون نے وار کو سپر پر روکا اور اپنا وار کیا اسنے بھی خالی دیا اسنے پھر وار کیا
انھون نے تلوار کی باڑھ کو خیال اور نگاہ مین رکھا جب تلوار قریب سر آئی تو فوراً جھپکی دی
کہ تلوار پٹ پڑی فوراً ہاتھ دراز کرکے اسکے قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور کلائی مروڑ کر تلوار
چھین لی اور اسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر مرکب پر سے اٹھالیا اور گرد سر چرخ دیکر مرکب پر مارا
کہ مع راکب و مرکب گرد برابر ہوگیا دونون ساتھ واصل جہنم ہوئے اب یہ حال ہوا کہ برابر ہوگیا
کوئی لشکر مین یقین کے نرا کہ مقابلہ کو نکلے سات دنکی میدان داری مین جسقدر پہلوان تھے
سبکے سب قتل اور اسیر ہوگئے کوئی نرا کہ نکل کر مقابلہ کو آئے سوائے یقین کے آخر کو
یقین نے جب دیکھا کہ اب میرے لشکر مین کوئی پہلوان نہین ہی کہ جو میدان مین جائے
اور حریف مبارز خواہ ہی پہلے قصد کیا کہ مین طبل بازگشت بجوادون اور مہلت طلب کرون تاکہ مدد
آجائے یا وہ لوگ آئین جو کہ میری مدد کے واسطے بذریعہ میری طلب کے چل چکے ہین پھر
خیال کیا کہ لون حریف کے روبرو سے بغیر مقابلہ کیے ہوئے واپس جانا خلاف ہی ابھی کیا
وقت گذرا ہی کوئی پہر بھر دن آیا ہوگا سب یہ خیال کرینگے کہ جبکہ یہ معلوم تھا کہ ہمارے لشکر
مین اب کوئی مقابلہ کرنے والا نہین ہی تو پھر کیون بہر جنگ میدان مین آئے اور دو پہلوان کے
قتل ہونے سے طبل بازگشت بجوا کر واپس گئے اس سے یہ بہتر تھا کہ نہ آئے ہوتے تو ایس
طعن سے یہ بہتر ہوگا کہ مین خود مقابلہ کو جاؤن اور لڑکر اپنی جان دون یہ خیال کرکے مرکب

طلب کیا وہ پہلوان جو کہ باقی تھے صرف مقابلہ سے جی چھپاتے تھے بادشاہ کا یہ قصد دیکھکر قریب تخت آئے اور یون عرض کرنے لگے کہ کیون آپکا کیا قصد ہی کیا آپ خود مقابلہ کو تشریف لیجائیگا ہم غلام کسدن کے واسطے ہین جانے ہین اسکے مقابلہ کو یقین نے کہا کہ بڑی دیر سے حریف مبارز طلب کر رہا ہی اور کوئی اسکے مقابلہ کو نہین جاتا ہی جب مین نے دیکھا کہ اب لشکر سے کوئی نہین نکلتا ہی تو آخر کو پریشان ہوکر مین نے خود قصد کیا کیا کرون یہ ننگ گوارا کرون کہ حریف مبارز طلب کرے اور مین سنا کرون اُن لوگون نے عرض کیا کہ آپ تشریف رکھین ہم اسکے مقابلہ کو جائینگے گو کہ انکا دل نہ چاہتا تھا مگر کیا کرین غیرت آگئی دوسرے تک کا پاس کیا وہ مثل ہوئی کہ تھر درویش بجان درویش جبرا قہرا بادشاہ کے لحاظ سے قصد نکلنے کا کیا ابھی کوئی پہلوان لشکر یقین سے نہین نکلا تھا کیونکہ یقین کو تو منع کر دیا تھا اب یہ حال ہی کہ ایک دوسرے کا منھ دیکھتا ہی کہ یہ جائے دوسرا تیسرے کا منھ تک رہا ہی کہ یہ جائے اور کوئی آگے دو قدم بھی نہین بڑھتا ہی اُدھر شاہزادہ کھڑا ہوا انتظار کر رہا ہی اسی طور سے تھوڑا عرصہ گذرا کہ شاہزادے نے صدا دی کہ کیا کوئی مقابلہ کو نہین آئے گا مین واپس جاؤن کہانتک انتظار مین کھڑا رہون یہ جو صدا یقین نے سنی اور دیکھا کہ ابھی تک کوئی نہین گیا ہی باہم ایک دوسرے کا منھ دیکھ رہے ہین اور سہارا ڈھونڈ رہے ہین آواز دی کہ کوئی آپ لوگون پر جبر نہین کرتا ہی اگر یہی قصد ہی کہ ایک دوسرے کا انتظار کرے کہ مین نہ جاؤن یہ جائے تو کیون مجکو جانے سے روکا مین نے پہلے ہی اس خیال سے کسی سے نہین کہا کہ اگر جانا ہوتا تو میرے کہنے کی کیا حاجت ہی خود جی سے نکلا لیا مین نہین جانتا تھا کہ ابھی اسقدر پہلوان باقی ہین مگر سمجھ گیا تھا کہ اب سب جی چھپاتے ہین جنکو جانا منظور تھا وہ بغیر کہے مقابلہ کو چلے گئے خواہ قتل ہوئے خواہ اسیر میری جرأت دلانے سے کیا ہوگا جنکو خود اپنی عزت کا خیال نہین اس سے کیا حاصل کہ حریف تو مبارز طلب کرے اور آپ لوگ نہ جائین اور نہ مجکو جانے دین جبکہ مین آپ لوگون پر ظلم کرون تو اسوقت اگر یہ حال ہو تو بجا ہی جبکہ مین ظلم و جبر نہین کرتا ہون اور آپ خود ایسا قصد کرتے ہین تو پھر اسکی کیا ضرورت ہی کہ ایک دوسرے کا منھ دیکھے اگر آپ لوگون کو برائے مقابلہ جانا ہی تو جائیے ورنہ جواب صاف دیجیے کہ مین خود جاؤن مجھ سے یہ کلام نہین سنے جاتے ہین یہ جو یقین نے کہا تو اُن لوگون نے کہا کہ جب تک ہم لشکر مین موجود ہین ہم آپکو تو نہین جانے دینگے خود برائے مقابلہ جائینگے آپ پریشان کیون ہوتے ہین ہم جاکر اسکو قتل کرتے ہین آپ جاکر لشکر مین تشریف رکھین آپ کے سبب سے تو لشکر کی کمر مضبوط ہی اگر آپ برائے مقابلہ تشریف لے جائینگے تو لشکر کو کون روکے گا لشکر تباہ ہو جائے گا بادشاہ کے ہونے سے سپاہ کا دل قوی ہوتا ہی اور اگر ہمکو جانا نہوتا تو ہم کیون آپکو روکتے ہمارے نہ جانے مین جتنی دیر کی زندگی اسکی ہی اتنی دیر کی ہی اِدھر ہم گئے اور ہمنے اسکو قتل کیا اتنی دیر اور دنیا کی ہوا کھا لینے دیجیے جب تک کہ ہم میدان مین نہین جاتے ہین جب ہی تک کی دیر ہی پھر وہ کہان اور یہ دنیا کہا یقین نے یہ کلام سنکے جواب دیا کہ بیشک آپ لوگ ایسے ہی بہادر ہین آپکا کون مقابلہ کر سکتا ہی خیر جو آپکی رائے جب یہ یقین نے انسے کہا تو انمین سے ایک پہلوان نے بڑھکر شاہزادے سے کہا کہ ای خدا پرست کیون اسقدر بیتاب ہوتا ہی کیون قضا آئی ہی ہم جہان تک طرح دیتے ہین تو اتنا سر پر چڑھتا ہی

اسیواسطے ہم لوگ برابر مقابلہ نہین آئے کہ کیا فائدہ یہ لوگ آپ راہ راست پر آجائینگے
تم لوگون نے بہت سر اٹھایا ہی لہذا عاجز ہوکر ہمنے خود قصد کیا اتنی دیر اور دم لے کہ ہم اگر تیرا
مقابلہ کرین یہ تو ہم بخوبی جانتے ہین کہ اب تیری قضا آگئی ہی صرف اتنی تیری عمر اور باقی ہی کہ جب تک
ہم میدان مین نہین آتے ہین ادھر ہم آئے نہین اور تجکو قتل کیا نہین تو کیا کرے تیری قضا بیقرار ہی
کر لی ہی یہ سنکے شاہزادے نے جواب دیا کہ کیا خوب ابھی تو ایک دوسرے کا منہ دیکھتا تھا جی تو بے
مقابلہ آنے کو چاہتا نہین ہی اور اسپر سے یہ کلام آپنے کیون طرح دی پہلے ہی دن کیون نہ نکلکر مقابلہ
کیا اسقدر کیون اپنے لشکر کے پہلوانون کو قتل وا سیر ہونے دیا سچ ہی کہ دل بخاستہ عذرے بسیار دل تو
جنگ سے چراتے ہو اور جوانمردی کا دعوی کرتے ہو یہ کونسی جرات ہی کہ مین کتنی دیر سے کھڑا ہون اور
کوئی مقابلہ کو نہین آتا ہی دور سے کھڑے ہوئے تقریرین کر رہے ہو اگر تقریر بھی کرنا ہی تو مین آکر کر و دیکھو کہ
کسکی قضا آئی ہی میری اجل آئی ہی کہ تمھاری یہ جو تقریر شاہزادے نے کی اسکا کسی نے جواب نہ دیا سب
خاموش کھڑے رہے اور سنا کیے اور نہ کوئی مقابلہ کو آیا ابھی یہان یہ باتین ہو رہی تھین کہ ناگاہ صحرا
سے گرد اٹھی کہ جسکے سبب سے سپہر نقدار چھپ گیا اور روے خورشید نہان ہوگیا دن کی رات ہوگئی
دونون لشکر اس گرد کی طرف دیکھنے لگے ادھر سے ہرکارے بحکم یقین خود پرست برابر خبر
روانہ ہونے کیونکہ یقین خود پرست نے ہرکارون سے کہا کہ خبر لاؤ کہ یہ کون آتا ہی اور
کسکی طرف آتا ہی یعنی کسکی آمد ہی اور یہ گرد کیون بلند ہوئی ہی آیا کوئی ہماری مدد کو آتا ہی یا کوئی
خدا پرست اور آتا ہی ہرکارے چلے ادھر سے بادشاہ اسلام نے ہرکارون کو حکم فرمایا کہ خبر
لاؤ یہ گرد کیسی بلند ہوئی ہی کیا کوئی کفار کی مدد کو آتا ہی ہرکارے لشکر اسلام کے روانہ ہوئے
یہان اس عرصہ مین وہ گرد قریب میدان رزم آکر شق ہوئی دامن گرد سے کئی سو علم نشان
کئی لاکھ سپاہ کے پیدا ہوئے کالے کالے پھریرون پر تعریف خداوند طبیعت مجردہ تحریر تھی
علمدار نیلی باناتی کی وردیان پہنے ہوئے اسپر کار جوبی کام کیا ہوا اکتیون کی مسکون پر آئینے لگے
ہوئے انکے عقب مین اور سامان سواری بعد انکے کئی سو مرکب بعد اس سب جلوس سواری
کے کئی سو غول خاص بردارون کے انکے بعد ایک تخت پر ایک جوان تاج سر پر رکھے ہوئے اور برابر
تخت کے ایک مرکب پر ایک جوان قوی ہیکل دیو صورت کئی سو من کا گرز کاندھے پر رکھے ہوئے
جھومتا ہوا چلا آتا ہی عقب مین اسکے کئی لاکھ سپاہ جب وہ سبکے سب قریب اس میدان
کے پہونچے تو اس تخت نشین نے دیکھا کہ دونون جانب لشکر صف آرا ہین ایک جانب لشکر
کثیر ہی کہ جسکی کچھ حد انتہا نہین ہی اس لشکر کثیر مین رنگ برنگ کے پھریرون کے علم کھلے ہوئے
ہین ایک دریا ہی کہ موج زن ہی اسکی صفون سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ موجین دریا کی لہرین مار رہی
ہین اور پھریرے مثل بادبانون کے اڑ رہے ہین کیسے کیسے جوان قوی ہیکل و قوی بازو و
خوبصورت صفون مین ایستادہ ہین ایک بادشاہ قلب لشکر مین ایک تخت الماس نگار پر
تشریف فرما ہی اور اسکے سر پر چتر زمرد نگار لگا ہوا ہی اور گرد تخت بہت سے بادشاہ مثل
غلامون کے مرکبون پر سوار ایستادہ ہین اور ایک جوان رعنا کہ چہرہ اسکا مثل آفتاب کے
روشن ہی آگے تمام لشکر کے مسلح اور مکمل بمرتبہ سرداری زیر سایہ علم مرکب برق دش
صبا رفتار پر سوار کھڑا ہوا ہی اور اسکے برابر ایک جوان دبلا پتلا عیار و شوخ موجود ہی اور ایک

جوان میدان مین مرکب پر سوار تلوار علم کیے ہوئے رخ طرف اُس لشکر کے ہی جو کہ اُسکے مقابلہ مین صف آرا
ہی کھڑا ہوا ہی اور وہ لاشین بھی میدان مین پڑی ہین اور وہ سرا لشکر قلیل ہی مگر کچھ اداسی اُسپر
چھائی ہی جابجا صفین بھی خالی ہین ایک بادشاہ قلب لشکر مین تخت پر بیٹھا ہی مگر مغموم ہی کچھ لوگ درمیان
میدان کے کھڑے ہوئے کچھ بانین کر رہے ہین مگر یہ لشکر خود پرستون کا معلوم ہوتا ہی اسکے کالے
کالے بھرہرون کے علم اسکی گواہی دیتے ہین کہ یہ لشکر خود پرستان ہی یہ دیکھکر اسنے اپنے لشکر کے
ہرکارون سے کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ دونون لشکر کیسے ہین اور اُنکی وجہ مخاصمت کیا ہی اور یہ کون
لوگ ہین جو ادھر کو صف بستہ ہین اور وہ کون لوگ ہین جو اُس جانب ہین اور یہ کون مقام ہی
وہ ہرکارے یہ خبر پاکر روانہ ہوئے کچھ لشکر اسلام کی طرف کچھ لشکر یقین خود پرست کی طرف
اسکے لشکر مین اُن دونون لشکرون کے ہرکارے آئے یہان یہ ان لشکرون کو دیکھکر اسنے بھی اپنے
لشکر کو صف آرا ہونے کا حکم دیا اسکا بھی لشکر صف آرا ہوا کہ وہ ہرکارے اُنکر ایک لشکری سے
کل حال دریافت کر رہے تھے اور دریافت کرکے اپنے لشکر کو روانہ ہوئے اسی طور سے ہرکارے یقین کے
بھی لشکر کی خبر دریافت کرکے چلے گئے اپنے لشکر کو اُدھر اسکے لشکر کے ہرکارے صورتین مبدل کرکے
اُن لشکرون مین آئے اہل لشکر سے حال دریافت کرکے اپنے لشکر کو گئے پہلے حال ہرکارگان اہل اسلام
کا سنیے کہ یہ جو خبر دریافت کرکے بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور یون عرض کرنے لگے کہ
حضور یہ لشکر خود پرستون کا ہی اسکا افسر اور سردار لشکر فرجام خود پرست ہی لڑکا یقین خود پرست
کا ہی اور یہ جو پہلوان اسکے تخت کے برابر ہی اسکا نام ارباب دیوکش ہی اسکو فرجام نے زیر
کیا ہی یہ لڑکا دس برس کی عمر سے غائب ہوگیا تھا اب یہ پندرہ برس کے بعد آیا ہی کئی ملک اسنے
فتح کیے ہین اپنے باپ کی ملافات کے لیے اپنے ملک فرجامیہ سے سیع تین لاکھ سپاہ کے آیا ہی
اور بہت سے پہلوان اسکے ہمراہ ہین یہ اسکا سپہ سالار ہی جو برابر تخت کے ہی یہ سنکے بادشاہ نے
فرمایا کہ اگر آیا ہی تو آنے دو دیکھو برا نہین ہی اسکی بھی قضا کھینچکر لائی ہی ہرکارون نے عرض کیا
کہ ہمنے جو دریافت کیا کہ کیا اسکو یقین خود پرست نے برائے مدد طلب کیا تھا تو اُن لوگون
نے بیان کیا کہ یقین خود پرست کو اسکا پتہ تک تو معلوم نہ تھا وہ طلب کیا کرتا اُسکو تو
اسکے مرجانے کا یقین ہوگیا تھا وہ اسکی زندگی سے ناامید تھا کیونکہ یہ کوئی یون تو غائب نہ ہوا تھا شکار
کے بہانے سے گیا اور وہان سے غائب ہوگیا اب یہ اپنے باپ کے پاس جاتا ہی بادشاہ یہ سنکے خاموش
ہورہے اُدھر یقین کے ہرکارون نے یقین سے کہا کہ حضور یہ لشکر تو خود پرستون کا ہی اور
اسکے افسر کا نام جو ہمارے شاہزادے کا تھا وہی ہی بلکہ صورت بھی بہت ملتی ہی ہمنے جو دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ انکا نام فرجام خود پرست ہی اور یہ سپہ سالار ہی جو کہ برابر تخت کے ہی ہمتو
یقین کرگئے ہین کہ ہمارے شاہزادے ہین یقین نے کہا کہ تم لوگ دیوانے ہوا اسکو تو پندرہ
برس ہوئے کہ وہ شکارگاہ پر سے غائب ہوگیا ہی پھر یہی کیا ہوگا اسکا پتہ بھی نہوگا وہ کہان
اور یہ کہان کیا ایک صورت کے انسان پیدا نہین ہوتے ہین ایک نام اور ایک صورت
کے بہت سے انسان ہین صرف ولدیت کا فرق ہوتا ہی تمنے باپ کا بھی نام دریافت کیا تھا یا نہین
اُنھون نے عرض کیا کہ جی نہین یہ تو ہمنے نہین دریافت کیا بھول گئے یقین خود پرست نے کہا کہ
اچھا معلوم ہوجائے گا پھر جاکر دریافت کرو کہ یہ لشکر کدھر سے آیا ہی اور صاحب لشکر کے باپ کا

بھی نام دریافت کرو یہ ہرکارے پھر برائے دریافت حال روانہ ہوئے اُدھر اُسکے ہرکارے جو دریافت
کرکے گئے تھے پہلے اُن ہرکارون نے بیان کیا کہ جو لشکر اسلام کا حال دریافت کرکے آئے تھے عرض
کیا اُس جوان سے کہ اے بادشاہ ہم اُس لشکر کثیر مین گئے تھے بموجب آپکے ارشاد کے دریافت کرنے سے
معلوم ہوا کہ یہ لشکر خدا پرستون کا ہی جو کہ تمام مذہب خدا پرستی رواج دیتے پھرتے ہین اِنکا گذر
اِدھر بھی ہوا ہی پہلے یہ لوگ دشت بھارا فزا مین اُترے بسبب دریاے سبز رنگ کے حائل
ہونے کے یہ لوگ اِدھر نہ آسکے ملکہ سحران سے مقابلہ ہوا پہلے تو بہت سے خدا پرست گرفتار کیے اُسکے بعد
خدا پرستون کے عبارون نے سحران و ماہیان کو قتل کیا اُنکے مرنے کے بعد دریا بر باد ہوگیا اور راستہ
کھل گیا اب یہ لوگ لشکر کشی کرکے شہر سمندر یہ پر جاتے تھے کہ راہ مین یقین خود پرست کا شہر پڑا
اُنھون نے روکا جنگ و جدل کی نوبت آئی آج ساتوان دن ہی کہ برابر لڑائی ہو رہی ہی یہ جو آپ
دیکھتے ہین کہ ایک جوان میدان مین کھڑا ہی یہ لشکر خدا پرستون کی طرف سے آیا ہی دو پہلوانون کو
خدا پرستون کے قتل کر چکا ہی اب پھر مبارز خواہ ہی کوئی ایسا نہین ہی لشکر خدا پرست مین کہ
جو نکلکر اُس سے مقابلہ کرے یہ جو اُس ہرکارے نے کہا فرجام نے کہا کہ یہ دوسرا لشکر
خود پرستون کا ہی اُس ہرکارے نے کہا کہ جی ہان اُنمین وہ ہرکارے جو کہ یقین خود پرست
کے لشکر مین خبر کو گئے تھے اُنھون نے آکر عرض کیا کہ خداوندا یہ غلام اُس لشکر مین خبر کو گئے تھے جو کہ آپکے
سامنے اُستادہ ہی یہ لشکر خود پرستون کا ہی اُسکا افسر یقین خود پرست جو کہ حاکم ہی شہر یقینیہ کا
اُس سے اور خدا پرستون سے مقابلہ ہی آج سات روز سے لڑائی ہو رہی ہی اُسکے بہت سے پہلوان
خدا پرستون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین آج بھی مقابلہ ہی صبح سے اِسوقت تک دو پہلوان
قتل ہوئے ہین اب کوئی اُسکے مقابلہ کو نہین نکلتا ہی وہ خدا پرست مبارز خواہ ہی یہ سننا تھا کہ
فرجام نے کہا کہ یقین خود پرست تو میرے والد بزرگوار ہین اب معلوم ہوا کہ یہ لشکر اُنکا ہی اُنسے
اور خدا پرستون سے مقابلہ ہی مین اچھے وقت پر پہونچا ہون پندرہ برس کے بعد والد کے قدمون کی
زیارت نصیب ہوئی مین تو اُنھین کی ملاقات کے اشتیاق مین اپنے شہر سے چلا تھا کیا وقت پر پہونچا
خیر اب مین اِن خدا پرستون سے سمجھونگا اُنھون نے بہت سر اُٹھایا ہی پہلے مین والد سے مل لون
اور وجہ لڑائی کی دریافت کرلون تو مقابلہ کرون اگر والد کے لشکر کے پہلوان کام آئے تو کیا ہوا
میرے لشکر مین تو ایک سے ایک جوان زبردست اور بہادر موجود ہی یہ کہکر حکم دیا کہ ہمارا لشکر
طرف لشکر خود پرستون کے چلے ہم اپنے والد سے ملاقات کرینگے وہ ہرکارے جو کہ دوبارہ برائے
دریافت حال آئے تھے فرجام کے تخت کے قریب تھے یہ تقریر اُسکی اُن ہرکارون نے سُنی اور
دیکھا کہ لشکر طرف ہمارے لشکر کے روانہ ہوا ہرکارے فوراً یہ خبر لیکر روانہ ہوئے اِسقدر
جلد آئے کہ ساتس پھول گئی یقین کے قریب آکر یون عرض کرنے لگے کہ بادشاہ کو مبارک ہو
یہ جو لشکر آیا ہی یہ حضور کے فرزند دلبند کا لشکر ہی ہمکو انعام دلوائیے دیکھیے وہ خود مع لشکر تشریف
لاتے ہین یقین نے جو یہ سنا تو کہا کہ سچ کہتے ہو اُنھون نے عرض کیا کہ آپ خود ملاحظہ فرمالین ہمارے
بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی ملاحظہ فرمائیے وہ لشکر آتا ہی یقین خود پرست نے جو آنکھ اُٹھاکر
دیکھا تو یہ نظر آیا کہ وہ جوان مرکب پر سوار برابر اُسکے اُسکے سردار عقب مین تمام لشکر و تخت
چلا آتا ہی یقین نے جو اب بغور دیکھا تو اپنے فرزند کو پایا دل مین فرجام نے یہ کیا تھا کہ لشکر کو حکم

آنے کا دیا کہ لشکر آئے اور آپ تخت سے اُتر کر مرکب پر سوار ہوکر مع سرداران معزز کے خدمت
مین اپنے باپ کی چلا یقین خود پرست نے جو اسکو آتے ہوئے دیکھا تو اُن سردارون کو حکم دیا جو
کہ باقی تھے کہ اسکا استقبال کرکے لاؤ سردار برائے استقبال روانہ ہوئے راہ مین جاکر اُس سے
ملے فرجام کو سلام کیا اُسنے سب کے سلام کا جواب دیا باپ کے مزاج کا حال پوچھا اُنھون
نے کہا کہ مزاج اچھا ہی مگر خدا پرستون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہوئے ہین دوسرے آپکی
جدائی نے اُنکو بہت پریشان کیا تھا مگر اب تو اُنکو آپکی جانب سے یاس ہوگئی تھی یہ یقین ہوا تھا کہ
آپکے دشمن ہلاک ہوگئے ایک مدت کے بعد آپکی صورت دکھائی دی یہی باتین کرتے ہوئے
شاہزادے کے ہمراہ وہ سب کے سب آئے جب یقین نے دیکھا کہ بیٹا قریب آگیا ہی یہ بھی فورًا
تخت پر سے اُترا اور اشتیاق فرزند مین تا حد لشکر آیا اُسنے مین فرجام ہمراہ اُن سردارون کے
داخل لشکر ہوا باپ کے قدمون پر دوڑ کر گرا باپ نے سر اُٹھا کر سینے سے لگایا پیشانی پر بوسے
دیے اپنے ہمراہ لیکر قلب لشکر مین آیا باپ بیٹے گلے لگ کر خوب روئے بعدہ اُسکا لشکر بھی آیا
اور شامل لشکر یقین خود پرست ہوا اُسکے خیمہ وغیرہ برپا ہونے لگے فرجام نے کیفیت دریافت کی
یقین نے کہا کہ جب بارگاہ مین بیٹھوگے تو کل حال بیان کرونگا اور تمھاری کیفیت سنونگا بیان کیا
سنون اور کیا بیان کرون یہ میدان جنگ ہی فرجام نے کہا کہ پھر کسی کو برائے مقابلہ میرے
بہلوانون مین سے روانہ فرمائیے کیونکہ خدا پرست تو میدان مین کھڑا ہی یقین نے جواب دیا کہ آج
تو یہ سب تھکے ماندے ہین آج تو مین طبل بازگشت بجوائے دیتا ہون کل صبح کو میدان مین آکر
مقابلہ کرینگے آج رات بھر مین یہ لوگ آسودہ بھی ہوجائینگے فرجام نے کہا کہ آپکو اختیار ہی مین
بھی اور میرا لشکر بھی سب آپکا فرمانبردار ہی یہ سنکے یقین نے طبل بازگشت بجوا دیا دوسرے اِس
لشکر کی آمد مین بھی دن قریب ختم کے پہونچ گیا تھا نقارہ بازگشت کی صدا سنکے لشکر اسلام مین
بھی کوس بازگشت بجا دونون لشکر اپنی فرودگاہ کو واپس گئے یقین خود پرست اپنے
فرزند کو لیکر اپنی فرودگاہ پر آیا یہان اُسکے ملازمون نے فرجام کی بارگاہ اور سردارون کے
خیمے برپا کیے برابر بارگاہ یقین کے بارگاہ فرجام برپا کی دونون لشکرون نے کرین کھولین بابہ
بیٹے پوشاک بدلکر بارگاہ مین آئے دربار آراستہ ہوا برابر تخت یقین خود پرست کے
زنگل فرجام کا بچھا لاکھ لاکھ یقین نے کہا کہ فرزند تم بھی تخت پر بیٹھو اُسنے منظور نہ کیا ایک
طرف سردار فرجام کے دوسری جانب جو سردار کہ یقین کے مٹھے بیٹھے دربار جمع ہوا اُسوقت
یقین نے فرجام کی جانب رخ کرکے کہا کہ فرزند تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ بندرہ برس تک
تم کہان رہے اور تمپر کیا گذری ہمکو تو یقین ہوگیا تھا کہ تم مرگئے ہمسے تو شکار کا بہانا کیا اور
وہان سے غائب ہوگئے اتنے زمانے تک کہان رہے کیا کیا مصائب گذرے تم نے خوب میرے
ساتھ سلوک کیا فرجام نے عرض کیا کہ حضور مین اپنے قصد سے نہین گیا تھا بلکہ مجبور ہی گیا تھا
اگر مین جاتا تو آپکو ضرور خبر کرتا میرے اوپر سانحہ یہ گذرا کہ مین جو آپ سے شکار کی اجازت لیکر گیا تو
رات کو تو مین خیمہ مین رہا صبح کو سوار ہوکر شکار کو نکلا ایک ہرن کے عقب مین مرکب کو روانہ
کیا وہ ہرن میرے روبرو سے بھاگا مین نے اُسکے عقب مین مرکب ڈالا وہ ہرن جست وخیز
کرتا ہوا چلا گیا یہان تک کہ مین اپنے لشکر سے دور ہوگیا لشکر کا نشان بھی نرہا کوسون حاصل

سے نکل گیا وہ ہرن ایک باغ مین چلا گیا کیونکہ جب وہ در نکل گیا تھا تو چار دیواری ایک
باغ کی نظر آئی تھی مین بھی اُسکے عقب مین مع مرکب باغ مین گیا وہ باغ بہت شاداب و
آراستہ تھا میرا دل اُس باغ کو دیکھکر بہت خوش ہوا چونکہ مین دو پہر تک اُس ہرن کے
عقب مین پریشان رہا تھا اور مجکو پیاس بھی بشدت معلوم ہوتی تھی مین مرکب سے اُترا نہر سے پانی
پیا اور باغ کی سیر کرنے لگا اُس باغ مین ایک بارہ دری تھی اُسمین گیا اور دیکھا تو اُس ہرن کا کہین
نشان تک نہ تھا جب مین اُس بارہ دری مین گیا تو وہان مین نے ایک زن حسینہ کو دیکھا کہ
وہ مسند پر بیٹھی ہوئی تھی اور اُسکے گرد خواصین بیٹھی ہوئی تھین مین نے جو اُسکو دیکھا تو یہ خیال
کیا کہ یہ کسی کا ناموس ہی قصد کیا کہ واپس جاؤن اُس مسند نشین نے مجکو آواز دی کہ ای جوان
ادھر آ کیون واپس جاتا ہی مین اُسکے کہنے سے اُسکے پاس گیا اُسنے مجکو اپنے برابر مسند پر بٹھایا باتین
کرنے لگی مجکو شراب پلائی مین ایسا محو ہوا کہ سب کا خیال جاتا رہا اور بالکل فراموش ہو گیا
نہ اپکا خیال رہا نہ لشکر کا اُسکی صورت ایسی پسند آئی کہ سب کو بھولا اُسکے ساتھ رہنے لگا معلوم ہوا
کہ یہ ساحرہ ہی یہی مجکو ہرن بنکر یہان لائی ہی اب وہ میری بڑی دلجوئی کرنے لگی بڑے عیش و
آرام سے بسر ہونے لگی ایک دن اُسنے سوال کیا کہ کیا تم حکومت کروگے مین نے کہا کہ کس کو حکومت
اچھی نہین معلوم ہوتی ہی اُسنے بذریعہ سحر کے ایک شہر مین پہونچا دیا اور کہا کہ تم یہان کے بادشاہ کو
قتل کرکے یہان کی حکومت کرو اُسوقت مین نے کہا کہ مجھ مین اسقدر قوت کہان ہی اُسنے کہا کہ تم
مقابلہ تو کرو یہ کہکر اُسنے مجکو بادشاہ کے دربار مین پہونچا دیا مین نے اُس بادشاہ سے کہا کہ تو
میرا مذہب قبول کر ورنہ مین تجکو قتل کرونگا اُس بادشاہ نے کہا کہ تیرا مذہب کیا ہی مین نے کہا
کہ مین خود پرست ہون وہی مذہب تو بھی اختیار کر اُسنے کہا کہ اولاد کے کیا تو دیوانہ ہوا ہی جو ایسی باتین
کرتا ہی تو ایسا جوان بھی نہین ہی کہ مجکو قتل کرے گا ایک لمحہ مین تو تو رونے لگے گا یہ کہکر ایک آدمی
سے کہا کہ اِسکا کان پکڑکے دربار کے باہر کر دو وہ آدمی میری طرف چلا میرے کان مین کسی نے
کہا کہ کچھ خوف نہ کرنا جب یہ قریب آئے تو اُسکی گردن پکڑکے اُسکو زمین پر گرا دینا اور دونون
ہاتھون سے اُسکا پیر پکڑنا اور دونون پیرون سے ایک پیر دبانا اور اُسکو چیر کر پھینک دینا مین نے
ایسا ہی کیا کہ اُسکو چیر کر پھینک دیا یہ دیکھکر اُس بادشاہ نے حکم دیا کہ سب ملکر اُسکو قتل کرو ایک
مرتبہ سبکے سب اُٹھے اور میری طرف چلے ابھی وہ لوگ میرے قریب نہ آئے تھے کہ ایک ہوا
چلی سب کے سب مع بادشاہ کے بیہوش ہو گئے تو میرے کان مین آواز آئی کہ بادشاہ کو قتل
کر ڈال اور ان سب کو گرفتار کر لے مین نے ایسا ہی کیا کہ بادشاہ کو تو قتل کیا اور وزیر کو مع اُن
سبکے گرفتار کیا جب قید کر چکا تو اُنکو خود بخود ہوش آ گیا مین نے اُنسے کہا کہ میرا مذہب قبول
کرو چونکہ بادشاہ مر چکا تھا اُن سب نے میری اطاعت قبول کی اور میرا مذہب اختیار کیا مین
بادشاہ ہوا تمام لشکر پر میرا عمل اور حکومت ہوئی اور تمام شہر میرے قبضہ مین آیا اُسکا ایک لڑکا
تھا اُسنے بھی میری اطاعت قبول کی وہ ساحرہ رات کو میرے پاس آئی اور مجھ سے کہا کہ اگر تم میرے
کہنے پر عمل کروگے تو بہت سے ملک تمہارے قبضے مین آئینگے تم بہت بڑے بادشاہ ہوگے مین نے
کہا کہ مین کیون نہ عمل کرونگا اب مین نے یہ کیا کہ ورزش کرنے لگا صبح کو دربار کرتا تھا پانچ برس
کے عرصے مین مین نے وہ قوت پیدا کی کہ میری قوت کو کوئی نہین پہونچ سکتا ہی جب میرا کامل طور سے

ملک پر قبضہ ہوگیا تو اُسنے مجھ سے کہا کہ اب تم ملک گیری پر کمر باندھو مین نے اُسکے کہنے سے ملک گیری پر
کمر باندھی فوت سپاہ بڑھائی کئی ملکون پر قبضہ کیا اِس پہلوان کو جو کہ بہ میرا سپہ سالار ہی مین نے
زبر کیا پانچ برس کے عرصہ مین بہت سے ملک میرے قبضہ مین آئے مین بادشاہ جلیل القدر ہوگیا
مین نے اپنے نام سے ایک ملک آباد کیا اور اُسکا نام ملک فرجامیہ رکھا مین نے اپنا دارالسلطنت
اُسکو مقرر کیا اب مین حکومت کرنے لگا افسوس کا مقام یہ ہی کہ وہ ساحرہ مرگئی تیرہ برس میرا
اور اُسکا ساتھ رہا جب وہ مرگئی تو اب تو مین بخوبی قوی ہوگیا تھا مجکو اب کسی کا خوف نہ تھا مین نے
ایک بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ اپنی شادی کی اب مجکو آپکا خیال آیا آخر کو مین نے اِدھر کا قصد کیا مع
تین لاکھ سپاہ کے اِدھر کو روانہ ہوا اپنی طرف سے ایک شخص کو وہان کا حاکم کیا اور خود اِدھر کو
روانہ ہوا مگر شکر کا مقام ہی کہ مین عین وقت پر پہونچا یہ واقعہ میرے آ پر گذرا ہی جو مین نے بیان کیا
اب آپ اپنی کیفیت ارشاد فرمایئے کہ اِن خدا پرستون سے اور آپ سے کیون مقابلہ ہوا اِسکا کیا سبب ہی
یقین نے کل حال ابتدا سے بیان کرنا شروع کیا یہان تک کہ آنا نامے کا سمندر بجا دیکے اور اپنا
قبل آنے نامے کے خبر آمد لشکر اسلام سُنکے بیدن شہر آنا اور اُسکے بعد لشکر اسلام کا آنا اور اُسکے بعد
نامہ بر کا آنا اور وہ تقریر جو کہ نامہ برنے کی تھی بیان کی نامہ بر کی زبانی اُسکے بعد اپنا طبل جنگ
بجوانا اور مقابلہ ہونا سات دن کی میدان داری بیان کی فرجام نے کہا کہ اب آپ طبل جنگ
بجوائیے کل میرے پہلوان خدا پرستون سے مقابلہ کرینگے یہ سُنکے اُسیوقت یقین خود پرست
نے طبل جنگ بجوایا تمام لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر لشکر حریف سے مقابلہ ہوگا تمام لشکر مین
یہ خبر منتشر ہوگئی تھوڑی دیر کے بعد یقین نے دربار برخاست کیا فرجام اپنی بارگاہ کو
گیا یقین اپنے خیمہ مین داخل ہوا لشکر مین تیاری جنگ ہونے لگی اِسی عرصہ مین شام ہوگئی
یہان تو سامان جنگ ہو رہا ہی اب لشکر اسلام کا حال سُنیئے کہ جب رزم گاہ سے بادشاہ
اسلام مع صاحبقران و لشکر کے واپس ہوکر اپنی فرودگاہ پر گئے چونکہ دن باقی تھا اُسدن
بسبب آمد لشکر فرجام و خود فرجام کے یقین خود پرست نے طبل بازگشت بجوا دیا تھا اور
واپس گیا تھا لشکر اسلام بھی واپس گیا لشکر نے جاکر پڑاؤ برکر کھولی لشکر آسودہ ہوا بادشاہ
نے پوشاک بدلکر لباس بزم پہنا دربار مین تشریف لائے صاحبقران بھی رونق افروز
ہوئے دربار آراستہ ہوا آصف انجم طلعت کی بہت تعریف ہوئی صاحبقران نے
فرمایا کہ آج ضرور جنگ مغلوبہ ہوتی مگر اُسکے لڑکے کی آمد مین یہ دن تمام ہوا یقین ہی کہ کل
مقابلہ ہو اب جو لشکر آیا ہی تو کل اُسکے پہلوان برائے مقابلہ آئینگے کیونکہ اِس لشکر مین
اچھے اچھے پہلوان ہین دیکھیے طبل جنگ بجتا ہی یا نہین یا اُسکے آمد کی خوشی کا جشن ہوتا ہی یہی گفتگو
ہو رہی تھی کہ ہرکارے حاضر دربار ہوئے اور تواعد شاہی بجا لائے بعد اُسکے عرض کیا کہ حضور
لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہی کل پھر مقابلہ ہوگا بادشاہ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین
بھی بفضل ایزدی کوس حربی برچوب پڑے تمام لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سامان
جنگ ہونے لگا اتنے مین شام ہوگئی بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے
خیمون کو گئے جاکر آرام کیا رات بھر دونون لشکرون مین طلایہ پھرا کیا اور طبل جنگ
بجا کیا یہان تک کہ سحر ہوگئی لشکر اسلام بعد فراغ نماز وغیرہ اپنے سردارون سمیت میدان

جنگ مین آیا بادشاہ وصاحبقران بھی بعد انفراغ امور ضروری ونماز وغیرہ کے تشریف لائے لشکر میدان مین پہونچ چکا تھا یہان آکر صفین آراستہ ہوئین کہ اس عرصہ مین لشکر کفار بھی آپہونچا دونون طرف صفین درست ہوئین نصیب نکلے نقابت کی ایک طرف کو یقین خود پرست نے اپنے لشکر کو قائم کیا اور ایک جانب فرجام خود پرست نے اپنے لشکر کو قائم کیا بعد فراغت لشکر فرجام خود پرست سے سرشار خود پرست فرجام شاہ سے اجازت لیکر میدان جنگ مین آیا پہلے خوب سراپا میدان کا دکھایا بعد اسکے مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے سلیمان اعظم اسکے مقابلہ کو آئے پہلے ہم تگادر ہوئے اسکا مرکب چھ قدم انکا مرکب تین قدم پسپا ہوا دونون نے مرکبون کو رانون مین مسلکر ایک دوسرے کا مقابلہ کیا اور باہم ہم نبرد ہوئے سرشار نے نیزہ مارا سلیمان نے بعد چند طعن کے ہوائی کیا بعد اسکے اسنے گرز مارا انھون نے اسکے گرز کو اپنے گرز پر روکا بعد اسکے اپنا وار کیا اسنے بھی گرز پر روکا مگر مرکب کی ٹوٹ گئی وہ بہ قصد کرکے چلا کہ مین انکے مرکب کو ہلاک کرون یہ اسکا قصد دیکھکر مرکب برسے کود پڑے وہ دوڑ کر لپٹ گیا کشتی ہونے لگی انھون نے اسکو زیر کرکے اپنے عیار کے حوالے کیا اور مبارز طلب کیا انکی بدمست خود پرست مقابلہ کو آیا انھون نے تھوڑی دیر مین اسکو بھی باندھکر لشکر مین روانہ کیا اسکے بعد فیروز خود پرست آیا اس سے بھی مقابلہ ہوا اسکو بھی باندھکر انھون نے لشکر کو روانہ کیا اور کئی پہلوانون کو تا شام قتل کیا آج جسقدر پہلوان نکلے وہ سب لشکر فرجام کے تھے شام ہوگئی دونون لشکر طبل بازگشت بجواکر اپنی فرودگاہ پر واپس گئے یقین نے پھر جاکر طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی کوس حربی بجا رات بھر دونون لشکر دن مین تیاری جنگ رہی صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے صف آرائی ہوئی نقیب نقابت کرکے چلے گئے لشکر کفار سے ارباب دیوکش مقابلہ کو آیا مبارز طلب کیا یہان سے آج پھر سلیمان اعظم نے نکلکر اسکا مقابلہ کیا دوپہر کی کشتی مین اسکو زیر کیا یہ حال دیکھکر فرجام خود باب سے اجازت لیکر میدان مین آیا سلیمان سے مقابلہ کیا سلیمان نے سب اسکے حربے رد کئے اس کشتی کی نوبت آئی شام تک اسکو زیر کرلیا اور اپنے لشکر کو بھیجدیا یقین نے فرزند کے غم مین طبل بازگشت بجوادیا فرجام کے لشکر نے قصد کیا تھا کہ جنگ مغلوبہ کرین مگر یقین نے طبل بازگشت بجوادیا لشکر مجبور ہوگیا دونون لشکر واپس گئے لشکر اسلام بھی واپس گیا یقین نے جاتے ہی طبل جنگ بجوادیا اس قصد سے کہ کل میدان مین جاکر جنگ مغلوبہ کرونگا کل جنگ کو یکسو کرونگا طبل جنگ بجوا کر اپنے خیمہ کو چلا گیا دربار بھی نہین کیا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا رات بھر دونون طرف طبل جنگ بجا کیا صبح ہوگئی دونون لشکر میدان مین آئے صفین مرتب ہوچکین یقین بھی نقیب نقابت کو نہ نکالے تھے کہ ملک سمندریہ کی طرف سے گرد اٹھی اور وہ گرد قریب میدان جنگ کے آکر ثبت ہوئی اور اس گرد سے ہزہر دیوکش وحارث اگرگدن سوار مع دو لاکھ سواران جرار کے پیدا ہوئے اس لشکر کے ہمراہ وہ سردار بھی تھا جو کہ نامہ لیکر سمندریہ کے پاس سے یقین کے پاس آیا تھا اسنے ہزہر اور حارث کو نشان لشکر اسلام دیا اور بادشاہ کو بھی بتایا اور صاحبقران کو بھی دکھایا اور ملوک کو بتایا کہ یہی جوان نامہ لیکر آیا تھا اسنے یقین خود پرست کے پہلوان کو قتل کیا اور وہ لشکر یقین خود پرست ہر

دونون مع لشکر اُس طرف کو چلے جدھر یقین خود پرست کا لشکر تھا جب گرد بلند ہوئی تھی تو دونون لشکرون کے ہرکارے برائے خبر روانہ ہوئے تھے تبھی پہونچنے لشکر کے خبر لیکر تئے یقین کے ہرکارون نے جاکر یقین سے کہا کہ آپکی مدد کو سمندر یہ سے لشکر آتا ہی اُسکے دو افسر ہین ایک کا نام ہنر بردلیر کش ہی اور دوسرے کا نام حارث کرگدن سوار ہی دو لاکھ کا لشکر ہمراہ اُنکے موجود ہی یہ خبر سُنکے یقین خوش ہوگیا پہلوانون کو اُسکے استقبال کے واسطے روانہ کیا اُدھر لشکر اسلام کے ہرکارون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ سمندر یہ سے یقین خود پرست کی مدد کو دو سردار آئے ہین ہنر بر و حارث مع دو لاکھ سپاہ کے بادشاہ نے فرمایا کہ آئے ہین تو وہ بھی مثل فرجام کے اسیر ہونگے یہان تو یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اُدھر یقین خود پرست کے سردار اُنکا استقبال کرکے اُنکو یقین کے پاس لائے اُنھون نے یقین خود پرست کو سلام کیا یقین نے اُنکا سلام لیا اور اُنکی فوج کو اُتارا اُنھون نے کیفیت جنگ و جدال دریافت کی یقین خود پرست نے کل حال ابتدا سے انتہا تک بیان کیا وہ یہ حال سُنکے کہنے لگے کہ آج ابھی تک کوئی مقابلہ کو نہین گیا ہی یقین نے کہا کہ اب جانے کو تھے مگر تمہارے آنے کی جو خبر معلوم ہوئی تو کوئی نہین گیا یہ سُنکے ہنر بر نے کہا کہ مجکو اجازت دیجیے کہ مین برسے مقابلہ جاؤن یقین نے کہا کہ ابھی تو تم آئے ہو راہ کے تھکے ہوئے ہو کوئی اور یہان سے آج مقابلہ کو جائے گا کل تم مقابلہ کرنا اُسنے کہا کہ نہین مین چاہتا ہون کہ جلدی فیصلہ ہوجائے مجکو بادشاہ کا حکم ہی کہ بہت جلد فیصلہ کرکے آنا مین بہت جلد بموجب حکم بادشاہ کے اس لڑائی کو فیصل کرکے جاتا ہون یقین خود پرست نے کہا کہ اچھا جاؤ تمکو اختیار ہی ہنر بر یقین سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور سراپا میدان کا دکھایا جب آپ بھی غرق عرق ہوا اور گھوڑا بھی پسینے مین غرق ہوا تو اُسنے مرکب کو روک کے مبارز طلب کیا اور اپنا دم اُستوار کیا جب پسینہ خشک ہوگیا تو ہنر بر نے آواز دی کہ مین اُس شخص کا طالب ہون جو کہ یقین کے دربار مین نامہ لیکر آیا تھا سوائے اُسکے اور مین کسی سے مقابلہ کا خواستگار نہین ہون مین نے یہان آکر سُنا ہی کہ اُسنے بہت زیادتی کی تھی مین اُسکو سزا دونگا یہ سُنکے مملوک نے اپنے مرکب کی باگ لی اور مرکب کو جھپٹکر بادشاہ کے تخت کے برابر آیا اور عرض کیا کہ مجکو اجازت میدان عنایت فرمائیے کیونکہ وہ میرا نام لیکر طلب کرتا ہی بادشاہ نے اجازت دی کہ جاؤ سپرد خدا کیا مملوک نے سلام کیا اور مرکب کا تنگ درست کرکے مرکب پر سوار ہوا پودا باگ نکالیا مرکب چار طرارون مین میدان جنگ مین پہونچا ہنر بر نے گرد اسپر کا درش سے لیا مملوک اُسکے قصد کو سمجھ گیا اُسنے بھی سپر پشت پر سے لی دونون ہم تگا در ہوئے سپرین باہم لڑین آگ کے پھول سپرون سے جھڑے دو قدم مرکب مملوک کا اور کوئی تین چار قدم مرکب اُسکا پسپا ہوا ہنر بر نے مرکب کو رانون مین مسلکر مقابلہ کیا نیزہ اُٹھاکر مملوک کے سینہ پر مارا مملوک نے نیزے پر نیزے کو روکا لگی نیزہ بازی ہونے بڑی دیر تک [illegible] آخر کو مملوک نے ہنر بر کا نیزہ ہوائی کیا اُسنے برہم ہوکر گرز اُٹھایا خبردار کہکر [illegible] مملوک نے گرز پر گرز کو روکا ٹکڑا قہ ہوا مملوک تہ تیغ گردین پوست بدہ اور [illegible] ہوگیا عیار نے اگر بان کا چھینٹا دیکر گرد کو بٹھایا دل گردین جاکر دیکھا دونون ہاتھ تو مثل ستون کے [illegible] قائم ہین مگر آنکھین بند ہین عیار نے آواز دی کہ حریف زیادتی کرتا ہی مملوک نے آنکھین کھولدین عیار نے کہا کہ کب حال ہی مزاج کیسا ہی

مملوک نے کہا کہ بچا یا خداوند کریم نے بلا کی ضرب اسنے لگائی تھی کہ آج تک ایسی ضرب کسی نے نہ لگائی تھی یہ کہکر مرکب کو جو مہیز کیا تو وہ طبقہ زمین کا لیکر باہر آیا یہ رومال سے منھ کی گرد صاف کرتے ہوئے باہر آئے یہان ہزبر کلاہ کو کج کیے ہوئے کہہ رہا تھا کہ زدم و پست کردم کہ انھون نے گرد سے نکلکر صدا دی کہ کرا زدی و کرا پست کردی مین نیا حریف تو موجود ہون یہ کہکر اسکے روبرو آیا اور یہ شعر زبان پر اپنی لایا شعر تو ضرب زدی ضرب من نوش کن ؛ ہمہ شادی از دل فراموش کن ؛ یہ کہکر گرز کو اٹھایا اور کہا کہ ہوشیار ہو جاب میری باری آئی ہی اسنے جو انکو دیکھا تو اسکے ہوش پرواز کر گئے دل مین کہنے لگا کہ یہ وہ گرز ہی کہ جسکی ضرب سے آج تک کوئی جانبر نہین ہوا اکثر فیل پر جب مین نے ضرب لگائی ہی تو چیخ مارکر بیٹھ گیا پھر اسکو تاب نہ رہی کہ وہ اٹھے تڑپ کر مر گیا کیا جری اور صاحب قوت یہ جوان ہی ایسے کی اطاعت کرنا مرد کو زیبا ہی اگر مین اسپر غالب آیا تو مین اسکو قتل نہ کرونگا بلکہ اسکو اپنے مذہب کی ہدایت کرونگا اور اگر یہ غالب ہوا اور اسنے مجکو قتل نہ کیا تو مین اسکی اطاعت ضرور کرونگا یہ دل مین خیال کرکے کہا اے جوان تو بہت بڑا بہادر اور جری ہی مجکو تیرے حال پر رحم آتا ہی کہ تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا اگر گرز سے بچ گیا تو تلوار سے قتل ہوگا نیز زندہ رہنا محال ہی کہ تو زندہ میدان قتال سے واپس جا سکے اس سے بہتر یہ ہی کہ تو میری اطاعت کر مین تیری ایسی قدر کرونگا کہ تو گون کہ تیرے حال پر رشک ہوگا مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تجھسا جوان یون ضایع ہو مملوک نے جواب دیا کہ عنایت آپکی جو آپکو میرے حال پر رحم آیا اگر میری قضا آئی ہی تو کیا چارا ہی مین تو کبھی کافر کی اطاعت نہ کرونگا کافر بھی وہ کافر جو کہ تصویر کی پرستش کرتا ہو کہ جسکو اپنے ہاتھ سے بنایا ہو اور جسکا آپ خالق ہو اور صانع ہو اسکو اپنا خالق تصور کرے اور اسکو سجدہ کرے یہ کونسی عقلمندی و دانائی ہی بالکل خلاف دانش ہی کوئی عاقل اسکو گوارا نہ کرے گا مین کیا ہون ہان اگر تم مجکو زیر کر لو اور ہر فن مین غالب آؤ تو اسوقت مین ایسے کلام کرو تو زیبا ہی ورنہ یہ تقریر فضول ہی اور سراپا جہل کا اس تقریر مین قصور ہی ہزبر نے کہا کہ خیر تم اپنی ضرب لگاؤ معلوم ہوگیا کہ تمھاری قضا ہی آگئی ہی مین ہوشیار رہون مملوک نے گرز کو بلند کرکے دونون رکابون پر زور دیکر آلدستی گرز لگایا ہزبر نے گرز پر گرز کو روکا تو مکر چھٹی کا دودھ یاد آگیا اور زبان پر مزہ دے گیا دانتون پسینہ آگیا ہر بن مو سے عرق جاری ہوا تمام جسم مانند بید کے کانپ کر رہ گیا مگر ہاتھ اسی طور سے بلند رہے آنکھین فرق نہوا آنکھین بند ہوگئین منھ لال ہوگیا غشی کی نوبت پہونچی یہ ثابت ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا ایک تنق گرد بلند ہوا کہ آنکھین ہزبر پوشیدہ ہوگیا ایسی ضرب گرز پڑی کہ کمر مرکب ٹوٹ گئی ناشکم مرکب زمین مین دھنس گیا مملوک نے ضرب لگاکر کہا کہ ہن تصویر پرست کی خبر لو یہ کہکر آپ اپنے مرکب کو پھیر کر جھومنے لگے ادھر یقین خود پرست نے عیار سے کہا کہ جاکر دیکھو کیا حال ہی عیار چھاگل پانی کی لیکر آیا دل گرد مین جاکر دیکھا کہ دونون گھٹنے زمین سے لگے ہوئے ہین مرکب زمین مین گھسا ہوا ہی ہر بن مو سے پسینہ جاری ہی زرہ کی کڑیان ٹوٹ کر آپس مین الجھ گئی ہین ایسی کڑی ضرب پڑی کہ زرہ بھی یہ کڑی نہ اٹھا سکی آنکھین بند ہین غشی طاری ہی عرق جبین پر جاری ہی مگر دونون ہاتھ مثل ستون بلند ہین جسم لرز رہا ہی مگر ہاتھون کو حرکت نہین ہی یہ حال دیکھکر عیار کو گمان ہوا کہ یہ پہلوان ضرب گرز سے تمام ہوگیا مگر اپنے یقین کرنیکے واسطے آواز دی کہ ای ہزبر ہوشیار رہو حریف زیادتی کرتا

کچھ آواز نہ آئی اسنے پھر صدا دی ابکی پھر آواز نہ آئی اسنے پانی کا چھینٹا منھ پر دیا کہ اسکی جو خنکی پہونچی تو
اسنے گھبراکر آنکھین کھولدین ادھر اُدھر دیکھنے لگا تب عیار کو یقین ہوا کہ زندہ ہے اسکے حواس
درست ہوئے اسنے اور پانی کا چھینٹا دیا کہ اسکے بھی ہوش بجا ہوئے اسنے اسکی طرف دیکھا عیار
نے کہا کہ مزاج کیسا ہی کیا حال ہی طاقت جدال ہی یا نہین اسنے کہا کہ بچا یا خداوند تصویر نے مگر
ای عیار بلا کی ضرب لگائی آج تک مین نے مدت العمر مین ایسی ضرب کسی کی نہین دیکھی یہ معلوم ہوا
کہ آسمان پھٹ پڑا چھتی کا دودھ ہو مزہ دے گیا مین ہی ایسا تھا کہ جو اس ضرب کو کھاکر زندہ رہا
کوئی دوسرا ہوتا تو نہ معلوم کیا حال ہوتا اٹھنا محال ہوتا ضرب تھی یا بلا نے آسمانی تھی اسنے کہا
کہ چلیے حریف زیادتی کر رہا ہی یہ سنکے وہ مرکب پر سے کود پڑا مرکب کے زیر تنگ ہاتھ دیکر چاہا
کہ کھڑا کردون مگر اس بے زبان کو اسنے مردہ پایا بھلا وہ کیا یہ ضرب اٹھا سکتا تھا اسنے برہم ہوکر اسکو زمین پر
پھینکدیا عیار سے کہا کہ میرے واسطے دوسرا مرکب لاتا کہ مین اسپر سوار ہوکر اس سے مقابلہ کرون
یہ تو مرگیا عیار تو ادھر مرکب کے لینے کو چلا یہ ادھر کو روانہ ہوا مملوک نے جو اسکو پیدل آتے دیکھا
تو یہ بھی مرکب پر سے کود پڑے اس خیال سے کہ شاید یہ اپنے مرکب کا عوض لے تو بے زبان کی کیون
سخت جان جانے ہزبر نے جو انکو پیدل دیکھا تو کہا یہ کیا شاید تمکو یہ گمان ہوا کہ مین تمہارے مرکب
کو ہلاک کرونگا مین بہادر ہون یہ کبھی نہوگا کہ مین بے زبان پر ظلم کرون یہ امر بالکل آئین شجاعت
کے خلاف ہی اسمین بے زبان کا کیا قصور ہی تمنے ضرب لگائی وہ ضرب کی تاب نہ لاسکا مرگیا
مملوک نے کہا کہ مین اس خیال سے مرکب پر سے کود پڑا کہ شاید تمکو غصہ آگیا ہو تم اس حیوان سے
اسکا عوض لو دوسرے یہ امر تھا کہ مین نے تمکو پیدل پایا خیال کیا کہ یہ آئین بہادری کے
خلاف ہی کہ مین تو مرکب پر سوار ہون اور تم پیدل ہو لوگ کیا کہینگے مجھ پر طعن کرینگے کہ وہ پیدل
تھا اس سبب سے یہ اسپر غالب آئے اگر وہ بھی مرکب پر ہوتا تو کبھی نہ غالب آتے تو پھر مین
کیون وہ امر کرون کہ جس سے تمام خلائق کی طعن اٹھاؤن ہزبر نے دل مین کہا کہ یہ لوگ
درحقیقت بڑے بہادر اور جری ہین اور بانصاف بھی ہین کیونکہ جبکہ اتنی دیر مرکب پر سوار
ہونا اور حریف سے مقابلہ کرنا ناگوار ہی یہی معنی بہادری کے ہین نہ یہ کہ جسطرح بنا یا حریف
کو قتل کیا دل مین یہ کہکر مملوک سے کہا کہ آپ سوار ہون مین نے لشکر سے دوسرا
مرکب طلب کیا ہی وہ آتا ہوگا آپ کیون تکلیف گوارا کرین مملوک نے جواب دیا کہ جب
تمہارا مرکب آئے گا اور تم سوار ہو لوگے تو بعد اسکے مین بھی سوار ہونگا ورنہ یون ہی مین
بھی کھڑا رہونگا اتنی دیر مین میرا کیا نقصان ہوگا یہان یہ تقریر ہو رہی تھی کہ عیار مرکب
لیکر آپہونچا ہزبر نے کہا کہ لے اب آپ سوار ہون میرا مرکب لشکر سے آگیا مملوک نے کہا کہ پہلے
تم سوار ہو پھر مین سوار ہونگا یہ سنکے وہ مرکب پر سوار ہوا مگر دل مین بہت تعریف کرتا جاتا ہی
کہ ایسے لوگ ہمنے آج تک نہین دیکھے نہین جب وہ سوار ہوگیا تو مملوک بھی اپنے مرکب پر سوار ہوئے
اسنے کہا کہ میرے آپکے نیزہ بازی ہوچکی گرز بازی بھی تمام ہوئی آئین میرا مرکب کام نہ آیا اب تلوار
چلنا باقی ہی سو وہ بھی چل چکے جسکو خداوند تصویر نیلوفر دین مملوک نے کہا کہ ایک امر مین تمسے
دریافت کرتا ہون کہ یہ خداوند تصویر کون ہین اور کیسے ہین جنکی کہ تم بندگی کرتے ہو اور بخدائی
مانتے ہو مین بہت حیران ہون کہ تم ایسا بہادر اور یون ایک تصویر کی پرستش کرے میرے

خیال مین یہ امر بالکل نہین آتا ہی دوسرے یہ امر کہ تم لوگ تو تصویر پرست ہو اور یہ لوگ
کہ جنکی تم کمک کو آئے ہو یہ خود پرست ہین پھر اپنے تمکو کیا غرض ہر برنے کہا کہ اسکا قصہ بہت
طویل ہی یہ آپ سے سنا ہوگا کہ ہمارے بادشاہ سے اور اپنے عہد ہی کہ تم ہمکو خراج دیئے جاؤ ہم
تمہارے مذہب سے کچھ غرض نرکھینگے اور جب ہمپر کوئی غنیم آئے تو تم ہماری مدد کرنا یا جسوقت
تم ہمکو برائے مدد طلب کروگے تو ہم مع فوج تمہاری کمک کرینگے اُس قرار پر آج تک دونون
چلے آتے ہین یقین خود پرست ہمارے بادشاہ کو ہر سال برابر خراج روانہ کرتا ہی اب جو
اُسپر یہ وقت پڑا تو ہمارے بادشاہ نے ہم دو پہلوانون کو مع دو لاکھ سپاہ کے اُسکی مدد کو روانہ
کیا اور تصویر پرستی ہمارا مذہب برسون سے ہی ہمارے باپ دادا کا بھی تھا ہم بھی اُسی
مذہب کے پابند ہین نہ اوپر کیا منحصر ہی تمام اہل سمندر یہ بلکہ اور ملک سوائے شہر یقینیہ کے
سب تصویر پرست ہین اور یہ امر تو بالکل ظاہر ہوگا کہ جو فریقہ یمان کے بادشاہ کا ہی یہان کی
کچھ ضرورت نہین ہی تمام عالم مین مشہور ہی مملوک نے کہا کہ اچھا اب آپ اپنا وار کرین ہنر برنے
تلوار میان سے لی اور مملوک نے سپر اٹھائی اُسنے وار کیا انھون نے سپر پر روکا پھر انھون نے
وار کیا اُسنے روکا اب ہم وار چلنے لگے کہین پر یہ خالی دیجاتے ہین کہین وہ کہین یہ اُسکو ہوشیار
کرکے وار کرتے ہین وہ انکو کیا ہوشیار کرے یہ تو غافل ہوتے ہی نہین جب اُسکا وار چلتا ہی اُسکے اہل
لشکر خیال کرتے ہین کہ حریف کے دو پرکالے ہوئے اُسکی تعریف کرتے ہین یہ جب اُس وار کو رد
کرتے ہین تو سبکے ہوش اُڑ جاتے ہین اہل اسلام نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہین سن سن تلوارین چل رہی
ہین دو بجلیان کوند رہی ہین برق وار مرکب بھڑ رہے ہین مرکبون کی گشت سے غبار بلند ہی آسمین
تلوار کی چمک مثل برق کی چمک کے ضودہ تی ہی جیسے ابر تیرہ مین بجلی چمکتی ہی دونون اہل لشکر کی
آنکھین لڑی ہوئی ہین جب تھوڑی دیر تک یون ہی تیغ بازی ہوئی تو مملوک نے خیال کیا
کہ اب کہان تک تلوار لڑا کرے گا قصہ یکسو کر دے تیہے بچشم کینے ہونگے کہ مملوک سے ایک
پہلوان نہین زیر ہو سکتا ہی اتنی دیر ہو گئی بس یہ خیال کرکے ایکی جو اُسنے ضرب لگائی تو انھون نے
اُسکی بازو کو خیال مین رکھا اور جھٹکا جو دیا تو سپر پشت پر جا کر جھولی جون ہی تلوار نزدیک
سر آئی بازو بچا کر جھپکی جو دیتے ہین تو تلوار پٹ پڑی جھٹ پٹ انھون نے کلائی پر
ہاتھ ڈالدیا اور قصد کیا کہ ہاتھ مروڑ کر تلوار چھین لون اُسنے جو یہ حالت دیکھی تو اُسنے بھی انکی
کمر بچہ مین دوسرا ہاتھ پھینک کر ڈال دیا اور کہا کہ یہ ممکن نہین جو تلوار ہاتھ سے نکل جائے مین بھی
کوئی کمزور اور لڑکا نہین ہون معلوم ہوگیا کہ آپ بڑے بہادر ہین بس تلوار چھوڑ دیجیے
کلائی ٹوٹ جائیگی مگر تلوار نہ چھوٹے گی اگر آپکو یہی منظور ہی کہ میرے آپکے کشتی ہو تو آئیے مین موجود
ہون تلوار کے چھین لینے سے کیا حاصل ہی اُسنے کہا انکو غصہ آگیا اب جو زور کرتے ہین تو نصف
قبضہ اُسکے ہاتھ مین رہ گیا اور نصف قبضہ اور تلوار اُنکے ہاتھ چلی آئی انھون نے اُسکو میدان
مین زمین پر پھینک دیا اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر زور کرنے لگے اتو کشمکش کے زور ہونے لگے
مرکب انکے زور کی تاب نہ لاکر زمین پر شکم کے بل بیٹھ گئے یہ جو دونون اہل لشکر نے دیکھا تو
پکار کر صدا دی کہ اس سے کیا حاصل یہ بے زبان مفت مین ہلاک ہوئے جاتے ہین مرکبون
سے اُتر کر تقدیر آزمائی کرو یہ سننا تھا کہ دونون پہلوان اپنے ہوئے مرکبون پر سے کود پڑے

کشمکش کے زور ہونے اور کشتی ہونے لگی جو پنچ وہ باندھتا ہی یہ کھولدیتے ہین اور جو یہ باندھتے ہین وہ کھول دیتا ہی پہلے نوسامنے کے داؤن پنچ ہوئے اور ہو رہے ہین اہل لشکر تماشا کشتی کا دیکھ رہے ہین کہ وہ بھی برابر سے لڑ رہا ہی یہ حالت ہی کہ نہ اور ہ اظفر نہ ان را ظفر نہ اور را خطر غالب و مغلوب کی تمیز نہین ہوتی ہی برابر کے داؤن پنچ ہو رہے ہین کبھی بالا پر کبھی وہ نیچے جب وہ نکلکر انکو پکڑ لاتا ہی تو یہ زور کرکے بون نکل جاتے ہین جیسے کمان سے تیر یا عینک سے نگاہ یا آتش سے شرارہ جب یہ اسکو پکڑ لاتے ہین تو وہ بھی یون ہی نکل جاتا ہی پھر پھر تو یون کشتی رہی اب تو یہ نوبت اسکی ہوئی کہ اسکا دم چڑھنے لگا اور بھر بھر کر لڑنے لگا یہ اسی طرح چست و چالاک ہین وہ جب انکو نیچے لاتا ہی تو یہ فوراً توڑ کرکے نکلتے ہین یہ جب اسکو پکڑ لاتے ہین تو وہ مشکل سے نکلتا ہی یہ اسکو زمین مین رگڑ دیتے ہین وہ جو بند باندھتا ہی یہ فوراً اسکا توڑ کرتے ہین وہ ذرا دیر مین انکے بند کا توڑ کرتا ہی اب وہ اُلجھ اُلجھ کر لڑنے لگا کوئی پھر پھر اسکی یہی حالت رہی اب زمانہ دوپہر کا کشتی کو گذرا کہ اسکا دم آگیا سانس پھولنے لگی ہانپنے لگا پسینے مین از سر تا پا ڈوب گیا جب یہ نوبت ہوئی تو ایک مرتبہ اسنے انکے دونون شانے پکڑ کر اور جان پر کھیل کر انکو لے دو طماسات آٹھ قدم پر لاکر جھٹکا مارا کہ انکا بایان گھٹنا آستنا زمین ہوا مملوک نے قائم ہوکر لنگر مارا کہ پشت پانک فرق زمین ہوگئے اب اسنے کمر زنجیر پکڑ کر اور نعرۂ یا خداوند تصویر کہکر جو زور کیا تو ایک تہلکہ پڑ گیا مگر انکے لنگر کو حرکت تک نہوئی دونون کنپٹیان اسکی پھٹنے لگین کانسے خون جاری ہوا منھ لال ہوگیا پسینہ آگیا دسون انگلیون سے خون کی بوندین گرنے لگین جب یہ نوبت پہونچی تو اسنے ہاتھ اٹھالیا اور کہا کہ مین زور کرچکا میرا حوصلہ نکل گیا اب آپ زور کرین مملوک نے کہا کہ نہین ابھی جو حوصلہ ہو اسکو نکال لو بعد کو یہ نہ کہنا کہ حریف نے جلدی کی مین موجود ہون یہ سنکے اسنے کہا کہ مین زور کرچکا یہ نامردون کا کام ہی کہ جھوٹ بولین مجھ مین جسقدر قوت تھی مین نے صرف کی اب آپ اپنا زور کرین یہ سنکے مملوک نے اسکے دونون شانے پکڑے اور لے دوڑے یون وہ انکے زور رہے چلا کہ جیسے پتا ہوا سے اڑ جاتا ہی دس گیارہ قدم پر جو لا کر جھٹکا دیا تو دونون گھٹنے اسکے آستنا زمین ہوے اسنے قصد کیا کہ مین بھی مثل حریف کے ترپ کر لنگر قائم کرون مگر حریف لنگر کب قائم کرنے دیتا ہی زبردست ہی ڈالکر کمر زنجیر مین ہاتھ اور نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر اب جو زور کیا تو پہلے ہی زور مین رانون تک لے آئے دوسرے زور مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین سر سے بلند کر لیا اور دونون ہاتھون پر تولکر گرد سر چرخ دیا کہ اسنے مثل طاؤس آتشبازی کے چرخ کھایا ہاتھون کے دستانے کہین پانون کے موزے کہین ترکش کہین تیر کہین اسنے چاہا تھا کہ مین دونون ہاتھ زمین مین ٹیک کر اور ٹانگون مین ٹانگین اڑا کر پنچ کرون بھلا یہ کب اس گھات پر آنے دیتے ہین گردش دیکر فوراً زمین پر دے مارا کہ نقش زمین ہوگیا اسنے قصد کیا کہ مونڈھے کی کھا کر اٹھون انھون نے ٹھوکر مار کر گرا دیا اور گرد برد کر دیا اور کود کر اسکے سینہ پر جا بیٹھے اور جھٹ پٹ کمر زنجیر کھولکر اسکی مشکین باندھین اس لڑائی مین شام بھی ہوگئی تھی اسکو اپنے عیار کے حوالے کیا آپ اپنے مرکب پر سوار ہوکر میدان جنگ مین کھڑے ہوے حارث نے قصد کیا تھا کہ مین جاکر مقابلہ کرون مگر یہان یقین نے جو یہ حال دیکھا فوراً طبل بازگشت بجوا دیا حارث اپنی پشت دست کاٹ کر رہ گیا یقین پر گو کہ غصہ بہت آیا تھا

مگر کیا کرتا خلاف قاعدہ تھا دوسرے یہ بھی خیال کیا کہ اب شام بھی ہوگئی ہی کل دیکھا جائے گا مین
بھی اسی کو اپنے مقابلے کے واسطے طلب کرونگا یہ جانتا کہان ہی مگر آج یہ بات تھی کہ یہ دن بھر کا تھکا
ہوا تھا بہت جلد زیر ہوجاتا کل دیر مین زیر ہوگا خوب ہوا کہ یقین نے طبل بازگشت بجوادیا اگر
اسوقت مین اسکو زیر کرلیتا تو لوگ کہتے کہ وہ دن بھر کا تھکا ہوا تھا اور ایک پہلوان سے لڑچکا تھا
اگر زیر کرلیا تو کیا کمال کیا میری بہادری مین فرق آتا ایسے ایسے خیال کرکے خاموش ہورہا
یقین خود پرست طبل بازگشت بجواکر مع اپنے لشکر و فرجام کی سپاہ کے حارث کو اپنے ہمراہ
لیکر مع اسکی سپاہ کے فرودگاہ پر آیا یہان لشکر نے آکر کہ کھولی یقین اپنے خیمے مین گیا کپڑے اتارے
دوسرے کپڑے پہنے بارگاہ مین آیا یہان حارث بھی اپنے خیمے مین آیا جو کہ خیمہ اسکے ہمراہ
آیا تھا ملازم اسکے بربا کرچکے نئے کپڑے اتارکر اور ہتھیار کمر لگا اور کپڑے پہنکر یقین کی بارگاہ
مین آیا یہان آکر دیکھا کہ دربار آراستہ ہی جو کچھ سردار باقی ہین وہ اپنی اپنی کرسیون اور
دنگلون پر بیٹھے ہوئے ہین باقی دنگلون و کرسیون پر غاشیہ بردے ہین حارث بھی ایک دنگل پر
بیٹھ گیا یقین خود پرست بھلے سر جھکائے ہوئے عالم سکوت مین بڑی دیر تک بیٹھا رہا پھر دیر
دیر کے حارث کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا کہ ان خدا پرستون نے تو ناک مین دم کردیا ہی جو
کوئی انکے مقابلہ کو گیا یا تو زیر ہوا یا قتل یہی جنگ کا طریقہ ہی جو تمنے دیکھا بلا کے بہادر اور دلیر ہین
کسی سے دبتے ہی نہین ہین سب کو مور ضعیف جانتے ہین جن پر بشان ہوگیا کہان سے اسقدر
پہلوان لاؤن جو ہر روز مقابلہ کرین میرا لشکر پہلوانون سے خالی ہوگیا میرے لشکر پر کیا منحصر
میرا فرزند بڑے بڑے پہلوان لایا تھا وہ سب کے سب زیر ہوئے اور قتل ہوئے یہان تک کہ
وہ خود بھی گرفتار ہوگیا آج تم لوگ آئے اسکا یہ انجام ہوا جو کہ تمنے اپنی آنکھ سے دیکھا حارث
نے کہا کہ یہ تو جنگ و جدل ہی ایسا ہی ہوتا ہی کہ کوئی زیر دست ہی اور کوئی زبردست ہی اگر
ایسا نہو تو ایک پر دوسرا غالب کیونکر آئے اب آپ میرے نام پر طبل جنگ بجوائین مین ان
سب کو دیکھ لونگا دیکھون کہ یہ لوگ میرا کیونکر مقابلہ کرتے ہین میرا قصد تو اسی وقت تھا مگر
سبب یہ تھا کہ ایک تو طبل بازگشت لشکر مین بج گیا دوسرے رات بھی ہوگئی تھی اس سبب
سے مین نے اپنے قصد کو فسخ کیا یہ لوگ ہین کیا مین آج انکی جنگ کے طریقے کو سمجھ گیا اب
مین دیکھون کہ یہ کیونکر میرا مقابلہ کرتے ہین یقین نے کہا کہ میری تو یہ رائے ہی کہ آج طبل جنگ موقوف
رکھین دو ایک دن ٹھہر جاؤ کہ لشکر بھی ہر روز کی میدان داری سے پریشان ہوگیا ہی آج
دس بارہ دن کا زمانہ ہوا کہ ہر روز میدان مین جانا اور دن بھر دھوپ مین کھڑے رہنا کہان تک
برداشت کیا جائے انھین لوگون کا کام ہی اب انکو بھی راحت دینا چاہیے یہ لوگ بھی آسودہ
ہولین اور تم بھی کئی دن سے تھکے ماندے آئے ہو تم بھی راحت پاؤ میرے کہنے پر عمل کرو
مثل ہنر ہرگز جہالت نہ کرو اپنی جہالت سے آج گرفتار ہوئے ورنہ وہ ایسے پہلوان نہ تھے
کہ یون ایک دن مین زیر ہوجاتے صرف انکی اسوقت کی جلدی اور مزاج کی تیزی نے اسکو
یہ روز بد دکھایا تمنے منع بھی کیا مگر انھون نے نہ سنا کئی سبب ہوئے ایک تو راہ کے تھکے ہوئے
تھے دوسرے تمازت آفتاب تیسرے دن بھر کی لڑائی پہلے تو جنگ ہتھیار مین فوت
کم ہوگئی اسپر کشتی لڑنے لگے اسکا انجام یہ ہوا جو کہ تمنے دیکھا کہنا نہ سننے کا یہ انجام ہی اور

تم لوگ جو آئے ہو میری مدد کو اور میرے پاس آئے ہو تو جو مین کہون اُسپر عمل کرو آئندہ تمکو اختیار ہی
حارث نے جواب دیا کہ بہت بجا ارشاد ہوا جو آپکی مرضی ہو مجکو کچھ بھی کسل نہین ہی مگر آپ فرماتے
ہین تو کیا مضائقہ ہی جب آپکا جی چاہے طبل جنگ بجوا دیجئے آج خواہ دس دن کے بعد
ہم تو آپکی مدد کو آئے ہین ہمکو آپکی اطاعت کا حکم ہی جس مین آپکی خوشی ہوگی ہم وہ کام کرینگے
اگر ہم صاحب اختیار ہوتے تو ہمکو اُسوقت اپنے فعل کا اختیار تھا جبکہ ہم آپکے زیر حکم کرکے
روانہ کیے گئے ہین اور کہ دیا گیا ہی کہ جو آنکی رائے ہو اُسپر عمل کرنا تو پھر ہم کیون اپنی رائے پر کام کرین
آپکو بھی ناراض کرین یقین نے کہا کہ میری رائے تو یہی ہی کہ اب پانچ دن تک طبل جنگ بجے
جب یہان سے طبل جنگ نہ بجے گا تو اُدھر بھی نہ بجے گا کیونکہ اُنکا قاعدہ ہی کہ وہ لوگ جنگ مین
اپنی طرف سے سبقت نہین کرتے ہین جب لشکر حریف مین طبل جنگ بجتا ہی تو وہ بھی طبل جنگ بجواتے
ہین اس پانچ دن کے عرصہ مین تمھاری بھی تکان راہ دور ہو جائیگی سپاہ بھی آسودہ ہوگی حارث
یہ سنکے خاموش ہو رہا گو اُسکا جی نہ چاہتا تھا مگر کیا کرتا ناچار و قہراً منظور کیا یقین خود پرست
اور تھوڑی دیر تک دربار مین بیٹھا رہا بعد اُسکے دربار برخاست کرکے اپنے خیمۂ خاص کو چلا گیا
ہر سردار اٹھکر اپنے خیمہ کو گیا حارث اپنی بارگاہ کو گیا مگر ملول جاکر سو رہا یہان تو بنا برائے
یقین خود پرست کے آج طبل جنگ نہین بجا اہل لشکر بھی خوش ہوئے اور دعائین کرنے لگے
کہ کیا خداوند طبیعت مجردہ نے رحم کیا ہم اب بہت عاجز ہو گئے تھے ہر روز کی جنگ و قتال
سے کوئی دن تو ایسا ہو کہ لڑائی نہ ہو جو اُنکو معلوم ہوا کہ اب پانچ دن تک لڑائی نہوگی بہت
خوش ہوئے اب چین سے اپنے اپنے بسترون پر جا جا کر لیٹے اور خوشیان کرنے لگے طلایہ
پھرنے لگا ہر کارے لشکر اسلام کے جو یہان موجود تھے وہ یہ خبر لیکر اپنے لشکر کو روانہ ہوئے
اب اُدھر کا حال سُنیے کہ لشکر اسلام جو رزمگاہ سے واپس گیا سب نے کمر بند کھولین اپنے
اپنے مقام پر بیٹھے آب و طعام کا بندوبست کرنے لگے اُدھر عیار نے ہنرپر کو بلا کر اُسی قید خانے
مین جہان اور سردار قید تھے جو کہ اس دس بارہ دن کی لڑائی مین گرفتار ہوئے
تھے قید کیا مملوک چونکہ تھکا ہوا تھا پہلے اپنے خیمہ مین آیا اور پوشاک آتاری لباس درباری
پہنا تھوڑی دیر اپنے خیمہ مین قیام کیا بعدہ طرف دربار کے بعجلت روانہ ہوا کیونکہ اسکو
کسیقدر دیر ہو گئی تھی یہان بادشاہ و صاحبقران جو میدان جنگ سے تشریف لائے تو پہلے
اپنے خیمۂ خاص کو تشریف لے گئے وہان جاکر لباس رزم تن سے دور کیا پوشاک بزم پہنکر
دربار مین تشریف لائے گو کہ رات ہو گئی تھی مگر اس خیال سے کہ شاید لشکر حریف مین طبل جنگ
بجے تو پھر کون حکم نواخت طبل جنگ دیگا جب دربار آراستہ ہو چکا اور مملوک بن مالک
بھی آچکے اُسوقت صاحبقران نے مملوک سے فرمایا کہ جس سے آج تمسے مقابلہ ہوا ہی یہ
پہلوان زبردست معلوم ہوتا ہی مملوک نے عرض کیا کہ جی ہان پہلوان اچھا ہی جوانمرد ہی کوئی
بات اسمین خلاف شجاعت نہین ہی اگر یہ مسلمان ہو جائے تو اچھا ہی مجکو یقین ہی کہ مسلمان
ہوگا اُسکی طرز گفتار سے ثابت ہوتا تھا صاحبقران نے فرمایا کہ اگر آج لشکر حریف مین طبل جنگ
نہ بجا تو کل ان سب کا دربار سمجھا جائے گا مجکو یقین ہی یقین خود پرست سے کہ وہ آج طبل جنگ
نہ بجوائے گا کیونکہ اُسکے تیور سے پایا جاتا تھا اچھا ہوگا کہ دس بارہ دن سے دونون لشکر

پریشان ہوتے ہین کیونکہ ہر روز کا مقابلہ ہی جب سے یہان آئے ہین انکے لیے بھی روز میدان مین جانا اور دن بھر وہان کھڑے رہنا سوائے اسکے اور کوئی کام نہین کاش جنگ مغلوبہ ہو تو اہل لشکر کا دل لگے صاحبقران ابھی یہین باتین فرما رہے تھے کہ بکایک ہرکارے حاضر دربار ہوئے مجرا کیا اور مواعد شاہی بجا لائے دعا و ثناے شاہی کرنے لگے اسکے بعد عرض کیا کہ حضور ہم لشکر یقین مین موجود تھے کہ جب وہ میدان سے واپس ہوکر اپنی بارگاہ مین گیا وہان جا کر دربار کیا جب سبکے سب حاضر دربار ہو چکے تو اسوقت یقین نے حارث سے کہا جو کہ بیچ کو مع دو لاکھ سپاہ کے ہمراہی ہنر پر دیو کش جسکو کہ ممالک بن مالک نے زیر کیا ہی آیا ہی اُس سے مخاطب ہوکر کہا کہ میرا قصد ہی کہ مین آج طبل جنگ نہ بجواؤن اور جو کچھ کہ گفتگو باہم ہوئی تھی اُن ہرکارون سے عرض کی جو کہ ابھی مین تحریر کر چکا ہون اور عرض کیا کہ پانچ دن کے واسطے طبل جنگ موقوف ہی بعد پانچ دن کے پھر لڑائی کا سامان ہوگا یہ لشکر حریف کی خبر ہی باقی خیریت ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ہم پہلے ہی یقین سے تیور سے سمجھ گئے تھے جبکہ وہ میدان سے طبل بازگشت بجوا کر جانے لگا تھا خیر دیکھا جائے گا پانچ دن اور چین کر لین جائے کہان ہین یہ فرما کر خاموش ہو رہے بعد تھوڑے عرصہ کے بادشاہ نے دربار برخاست کیا سبکے سب اپنے اپنے مقام کو گئے جا کر آرام پذیر ہوئے یہان تک کہ وہ رات بسر ہوئی قیدی شب زندان خانہ مشرق سے برآمد ہوا اپنی روشنی جمال سے جہان کو منور کیا سلطان شب مع اپنے ثوابت و سیارون کے داخل محل خاص مغرب ہوا تمام طائر زمزمہ سرائی کرنے لگے غنچہ چٹک چٹک کر صداے مبارکباد بلبلون کو دینے لگے نسیم سحری کے وہ جھونکے گلون کے وہ خوشبو دماغ جان و قلب ناتوان کو راحت دیتے تھے ہر طرف سے لشکر مین صداے اذان آنے لگی سب کے سب صداے سمع سحر و بانگ اللہ اکبر سنکے اپنے اپنے بسترون سے اُٹھے اور فکر الی عت باری مین مصروف ہوے بعون نے وضو کیے نماز سحر ادا کی درباری لباس پہنکر طرف دربار کے روانہ ہوے داخل دربار ہوکر اپنے دنگلون و کرسیون پر متمکن ہوے انتظار قدوم میمنت لزوم صاحبقرانی وجہان پناہی کرنے لگے کہ اس عرصہ مین صاحبقران تشریف لائے سب برائے تعظیم کھڑے ہوے مجرا کیا صاحبقران نے جواب سلام دیکر اپنے دنگل کو زینت بخشی ابھی صاحبقران تشریف لائے تھے کہ بادشاہ بھی تشریف فرما ہوے اور تخت حکومت پر جلوہ فرمایا جب دربار آراستہ ہو چکا اور سب اہل دربار حاضر دربار دربار ہو چکے تو اسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ اُن قیدیون کو حاضر دربار کرو کہ جنکو ہمارے عزیزون و سردارون نے بزور قوت بازو میدان جنگ سے بوقت مقابلہ گرفتار کیا ہی اُنکا دربار آج سمجھا جائے گا جو کہ دین اسلام قبول کرے تو خیر ورنہ اُسکو اُسکے اعمال زشت و کردار بد کی سزا دی جائے آج اُنکو کئی دن ہوے ہین کہ وہ سبکے سب قید ہین یہ حکم جو صاحبقران نے دیا تو جوبدار فوراً داروغہ زندان خانہ پاس گیا اور حکم صاحبقران کے اُسکو آگاہ کیا داروغہ زندان اسی وقت اُن قیدیون کو لیکر حاضر دربار ہوا صاحبقران نے سب کو کرسیان بیٹھنے کو مرحمت فرمائین بڑی عزت کی جو جسکی لیاقت تھی اُسکے ساتھ اُس طور سے پیش آئے جب وہ سبکے سب بیٹھ چکے تو اسوقت صاحبقران نے فرمایا سے

دریافت کیا کہ آپ یہ فرمائیے کہ میرے سردار نے آپکو کس طرح سے زیر کیا ہی آیا بقوت بازو یا بہ مکر فرجام نے عرض کیا کہ مین بہادر ہون کبھی خلاف نہ عرض کرونگا یا صاحبقران جسطرح بہادر بہادرون کو زیر کرتے ہین اسطرح آپکے سردار نے مجکو زیر کیا بقوت بازو صاحبقران نے فرمایا کہ پھر تمکو میری اطاعت کرنے مین کیا عذر ہی اب مذہب خودپرستی ترک کرو یہ کوئی مذہب نہین ہی یہ فرماکر چند کلمہ نبوت و حدانیت باری تعالے عز اسمہ کی تعریف مین اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمائے فرجام نے عرض کیا کہ یا صاحبقران مین اسوقت آپکی اطاعت قبول کرونگا کہ جبکہ آپ مہم یقینیہ سے بالکل واقف کر لینگے یا تو یقین خودپرست والد بزرگوار مسلمان ہو لین یا جو اور انجام ہو اسوقت تک مجکو اس امر کی نہ زحمت دیجائے نہ بابت اطاعت کے کہا جائے نہ ترک مذہب کے بارے مین کیونکہ مین اسوقت تک اپنا مذہب کبھی نہ ترک کرونگا نہ اطاعت کرونگا یہ کلام سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا تمھارا مسلمان ہونا اسوقت پر موقوف رکھا گیا اب صاحبقران ارباب کی طرف متوجہ ہوئے اور وہی کے زبان سے ارشاد فرمائے جو کہ فرجام سے فرمائے تھے اسنے عرض کیا کہ یہ جو کچھ آپنے ارشاد فرمایا بجا ہی اور بہت درست ہی کیونکہ مجکو بھی آپکے سردار نے بقوت بازو زیر کیا ہی اور مجکو بھی کوئی دین اسلام کے قبول کرنے مین عذر نہین ہی اور جو کچھ کہ آپنے اثبات خدا مین فرمائے سب درست ہین مگر مین بھی جب مسلمان ہونگا جبکہ میرے مالک و سردار فرجام خودپرست مسلمان ہونگے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا تو جس سردار سے دریافت کیا اسنے یہی جواب دیا جو کہ فرجام کے سردار نے کہا انھون نے بھی اپنے مالک کے مسلمان ہونے پر موقوف رکھا اور جو کہ یقین کے سردار تھے انھون نے یقین کے مسلمان ہونے پر اپنا مسلمان ہونا موقوف رکھا جب ان سبکی باری ہوگئی تو اب صاحبقران متوجہ ہوئے طرف ہزبر کے اور فرمایا کہ ای ہزبر تمکو مملوک نے کسطرح زیر کیا ہی اسنے عرض کیا کہ مجکو مملوک بہادر نے بقوت بازو زیر کیا ہی اسوقت فرمایا کہ تم مذہب اسلام و میری اطاعت کے قبول کرنے مین کیا کہتے ہو یہ فرماکے چند کلمے وحدانیت خدا مین ارشاد فرمائے اور مذہب تصویر پرستی کی مذمت کی جسکے سبب سے زنگ کفر اسکے دل سے دھوگیا اور دل اسکا مثل آئینہ کے ہوگیا اور وہ از سر صدق کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا صاحبقران سے عرض کیا کہ جو آپکا مذہب قبول کرے وہ کیا کہے صاحبقران نے اسکو کلمہ طیبہ تعلیم کیا وہ مسلمان ہوا صاحبقران نے اسکو دست چپ کی جانب متصل دنگل مملوک زیردست مملوک کرسی بیٹھنے کو عنایت فرمائی وہ سلام کرکے اس کرسی پر جاکر بیٹھا اسکو خلعت سرکار شاہی سے مرحمت ہوا اور ایک خیمہ برائے بود و باش عنایت فرمایا گیا اور ان سبکے بارے مین حکم ہوا کہ انکو لیجاکر قید کرو کوئی تکلیف مثل ہر دم انکی راحت کا خیال رہے کسی قسم کی شکایت نہ آئے اگر کسی طرح کی شکایت آئے گی تو تمکو سزا دیجائیگی داروغہ زندان ان سب کو لیکر زندان خانے مین آیا اور ان سب کو قید کیا اور ہر طرح کا سامان راحت موجود کر دیا یہ لوگ تو یہان قید ہوئے انکا حال پھر تحریر ہوگا ادھر یہان صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے راحت سے بسر کرنے لگے کیونکہ ابتو یہ معلوم ہی

کہ ابھی جنگ و جدل موقوف ہی ہنوز یہی اپنے اُس خیمہ مین آیا جو کہ اُسکو مرحمت ہوا ہی یہ سبکے سب تو یہان اِس انتظار مین ہین اُدھر یقین نے بھی دربار کیا اور بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست کیا اِن سب کو تو یہان چھوڑا جاتا ہی پھر اِسکا حال تحریر ہوگا صاحبقران اس انتظار مین ہین کہ یقین خود پرست بلبل جنگ بجوائے تو مقابلہ کیا جائے یہ تو اِس انتظار مین ہین

لیکن اب کچھ حال ملکہ غزالان آہو چشم کا تحریر ہوتا ہی اور معرض بیان مین آتا ہی کہ یہ جو دو ہزار ساحرون سے برائے مدد یقین خود پرست روانہ ہوئی تھی تو اِسپر کیا گذری اور کیا واقعہ اِسکو پیش آیا

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ملکہ غزالان آہو چشم اپنی مان سے رخصت ہوکر بحکم سمندر جادو مع دو ہزار ساحرون کے طرف یقین خود پرست کے روانہ ہوئی تھی یہ تخت سحر پر سوار چلی جاتی ہی عقب مین ساحر اپنی اپنی سواریون پر چلے آتے ہین یہ اُسوقت تک تندرست تھی جبکہ یہ وہان سے روانہ ہوئی تھی جسوقت یہ سمندر یہ سے کئی کوس نکل آئی تو ایک صحرا مین اِسنے قیام کیا کیونکہ دوپہر کا وقت آگیا تھا نمازت آفتاب بشدت تھی اِس سے راہ نہ چلی گئی ہمراہیون سے کہا کہ اب وقت دوپہر کا ہی دھوپ بھی بہت گرم ہی لہذا یہان تھوڑی دیر قیام کرلو سہ پہر کو یہان سے روانہ ہونگی ہمراہیون نے کہا کہ جو آپکی رائے ہم آپکے تابع حکم ہین بس یہ کہکر غزالان ایک جنگل مین جو کہ پر از آب و گیاہ تھا اور اشجار بھی بکثرت تھے وہان اُتری ہمراہی بھی اُترے کھانے پینے کا بندوبست کرنے لگے اِدھر غزالان اپنے تخت پر بیٹھی ہوئی صحرا کی سیر کر رہی تھی گو کہ وہ وقت دوپہر کا تھا سب طائر اپنے اپنے مقام پر تھے مگر اُسپر بھی وہ صحرا ایسا پُر فضا تھا کہ جسکی تعریف نہین ہوسکتی ہی یہ اُس صحرا کی یہ کیفیت دیکھکر اُٹھی اور ایک طرف کو روانہ ہوئی ہمراہیون نے کہا۔ ملکہ کہان جاتی ہو دھوپ بہت ہی اِسی سبب سے تو یہان قیام کیا ہی اور تم دھوپ مین جاتی ہو غزالان نے کہا کہ جاؤنگی کہان تم اپنا بندوبست کرو یہان صحرا کی سیر کرتی ہون مجھ سے بیٹھا نہین جاتا ہی مجھ حرارت سی معلوم ہوتی ہی اگر بیٹھی رہونگی تو زیادہ بخار آجائے گا پھر مجھ سے منزل مقصود کو نہ چلا جائے گا یہ کہکر ایک طرف کو روانہ ہوئی ٹہلتی ہوئی ایک سمت کو نکل گئی وہان جاکر دیکھا کہ ایک درہ کوہ ہی مگر اُسمین ہر قسم کے پھول لگے ہوے ہین اُسکے اندر سے یون خوشبو چلی آتی ہی جب جھونکا ہوا کا آتا ہی تو دماغ معطر ہوجاتا ہی روح کو تازگی ہوتی ہی یہ بلا خوف و خطر اُس درہ مین گئی اور جاکر اُس درہ کو گلہاے رنگارنگ سے مملو پایا ایک چشمۂ آب بھی اُس درہ مین تھا اشجار میوہ دار بھی لگے ہوے تھے یہ اِدھر اُدھر اُس درہ کے پھرنے لگی گلون کی سیر کرنے لگی پھرتے پھرتے ایک مقام پر پہونچی اِسنے دیکھا کہ ایک درخت انار کے نیچے ایک جوگی بیٹھا ہوا ہی اور اُسکے روبرو ٹھیک مین آگ روشن ہی کچھ پھول اُسکے روبرو ہر قسم کے تر و تازہ رکھے ہوے ہین ایک تنبورہ بھی اُسکے روبرو رکھا ہوا ہی وہ جوگی نہایت باندھے اور ایک گرتا پہنے ہی پیشانی پر قشقہ سیندور کا دیا ہوا ہی اور آگے کچھ اسباب سحر بھی رکھا ہوا ہی کمخور جندن کے لگے ہوے ہین مگر بیٹھا ہوا کچھ پڑھ رہا ہی اور طرف آسمان کے دیکھتا ہی اور پھر پڑھنے لگتا ہی اِسنے جو اُس جوگی کو دیکھا تو یہ لوگ تو اِنکو بہت مانتے

ہین اور اُنکو اپنا مرشد جانتے ہین اسکے خیال مین آیا کہ اِن جوگی کے پاس جلکر اِنسے کچھ اپنے حق
مین دعا لے اور دریافت کرکہ تو جو برائے مقابلہ مسلمانان جاتی ہی تو اُن پر ظفر پائیگی یا نہین
اِنسے کوئی تعویذ وغیرہ لے تاکہ اُنپر فتح حاصل ہو بس یہ آہستہ آہستہ اُس جوگی کے قریب آئی
اور ہاتھ باندھکر دست بستہ کھڑی ہوئی کہ اِس عرصہ مین اُس جوگی نے سر اُٹھاکر دیکھا
اور اِسکو دیکھکر کہا کہ ای بچہ تو یہان کہان یہ مقام متبرک ہی یہان سامری و جمشید تشریف
لاتے ہین اور سیر کرتے ہین یہ اُنکے سیر کا مقام ہی یہان سے جلدی چلی جا ورنہ وہ بہت
ناراض ہونگے یہان کوئی آنے نہین پاتا ہی سوائے میرے مین اُنکی طرف سے اِس مقام کا
محافظ ہون مجکو حکم ہی کہ جو کوئی یہان آئے اُسکو ٹھہرنے نہ دینا اگر نہ مانے تو اُسکو سزا دینا
مین یہان پانچ سو برس سے رہتا ہون سوائے تیرے آج تک یہان کوئی نہین آیا بھاگ
یہان سے ورنہ عذاب خداوندی مین مبتلا ہوگی آئندہ مجکو اختیار ہی مین نے سمجھا دیا یہ نہ کہنا
کہ مجکو کسی نے منع نہین کیا غزالان یہ سُنکے دل مین خیال کرنے لگی کہ یہ بڑے بزرگ پیدا معلوم
ہوتے ہین اِنکو روز سامری کی زیارت نصیب ہوتی ہی ہمنے تو نام سُنا ہی یہ تو اُنکی خدمت مین
حاضر رہتے ہین اِنسے ضرور اپنی حاجت کو بیان کرنا چاہیے یہ خیال کرکے کہنے لگی کہ ای جوگی صاحب
جو آپنے فرمایا بہت درست اور بجا ہی اِسمین کوئی شک نہین ہی مگر مین حاجت مند ہون مین
آپ ایسے بزرگ پیدا کی تلاش مین تھی میرے مقدر سے آپ مجکو مل گئے ورنہ آپ کہان اور
مین کہان نہ مین اِدھر آتی نہ اِس صحرا مین قیام کرتی نہ آپ سے ملاقات ہوتی یہ صرف
کارخانۂ خداوندی ہی مین انشاء اللہ بغیر اپنا مطلب حاصل ہوئے یہان سے نہ جاؤنگی مجکو
اب کہان ایسا بزرگ پیدا شخص ملیگا جو کہ ہر روز سامری کی خدمت مین حاضر رہے اُسکو چھوڑکر
کہان جاؤن چاہے مجھپر عذاب خداوندی نازل ہو جاہے کچھ ہو اگر آپ مجکو مارکر بھی نکالینگے تو
مین نہ جاؤنگی مین اب کہان آپکو پاؤنگی ایسا شخص مجکو کہان نصیب ہوگا جو کہ سامری
کی زیارت کرتا ہو مین نے صرف نام سُنا ہی اُنکا مذہب قبول کیا اُنکی کرامت سُنی
آپ تو اُنکی کرامتین ہر روز دیکھتے ہونگے آپ جو چاہے دلسے کہدیجئے وہ ہو جائیگا آپکو واسطہ
اور قسم ہی خداوند جمشید کی اور صدقہ سامری کا میری آرزو بر لائیے جب اُس جوگی نے
دیکھا کہ یہ تیری بہت مرید ہوگئی اب جو تو کہیگا یہ وہ کریگی تو اُسوقت کہا کہ اچھا
بچہ تو اپنا مطلب بیان کر جلدی کہین ایسا نہو کہ خداوند آجائین تو بڑی خرابی ہو مین سنون
تو کہ تیری آرزو کیا ہی میرے امکان مین اُسکا پورا کرنا ہی بھی یا نہین غزالان نے عرض کیا کہ
کہ ای جوگی صاحب پہلے تو آرزو میری یہ ہی کہ خداوند کی خدمت مین عرض کر دیجیے گا کہ میری
عمر مین ترقی کر دین مجکو وہ حسن عنایت فرمائین کہ کسی کو نہ دیا ہو دوسرے میری آرزو
یہ ہی کہ آپ یہ فرمائیے کہ مین لشکر اسلام سے مقابلہ کو بجکم سمندر جادو جاتی ہون یہ فرمائیے
کہ مین اُنپر ظفریاب ہونگی یا نہین اگر نہون تو آپ میری مدد کرین کوئی ایسی تدبیر بتائیے کہ
مین اُن سبکے اوپر غالب آؤن وہ سبکے سب دشمن سامری و جمشید ہین اُنکے بندون کو
قتل کرنے ہین مین اُنکے مقابلہ کو جاتی ہون یہ جو اُسنے کہا تو جوگی صاحب کا چہرہ لال
ہوگیا اور زہر ہم ہوکر کہنے لگے کہ او چھوکری تو نے بڑا غضب کیا کہ یہان تو نے خدائے نادیدہ

کی پرستش کرنے والون کا نام لیا ارے یہ وہ مقام ہی کہ جہان اُنکا نام نہین لیا جاتا ہی تو ایسی
گستاخ ہوئی کہ میرے روبرو اُن لوگون کا نام لیا اے چھوکری یہ تو نہین جانتی ہی کہ وہ سبکے سب خداوند
کے پیارے بندے ہین جو وہ کرتے ہین خداوند اُسکو گوارہ کرتے ہین پھر مین کیونکر اُنکے قتل کی
تدبیر بتاؤن مین بھی خداوند کے عذاب مین مبتلا ہون یہ تو مجھ سے کبھی نہوگا دے تو کبھی اُنکے
مقابلہ کو نہ جانا اُنپر ظفر نہ پائے گی سچ کہا تھا خداوند نے کہ کل یہان ایک لڑکی اِس صورت کی آئے گی
وہ تجھسے ایسے سوال کریگی تو اُس سے کہنا کہ تیری وہ آرزو پوری ہوگی کہ تیری عمر مین ترقی ہوگی
تیرا حسن و جمال زیادہ ہوگا مگر یہ جو تیرے دل مین خیال ہی کہ مین خدا پرستون پر ظفر پاؤن تو بالکل
بیکار ہی تو جس قصد سے ملک سمندر یہ سے چلی ہی وہ کبھی نہوگا تو واپس جا اور یہ پھول دے گئے
ہین کہ یہ اُسکو دیدینا کہ وہ اِسکو کھالے اُسکی عمر اور حسن اِسکے کھانے سے زیادہ ہوگا اور
وہ کبھی نہ مرے گی جب تک کہ ہم اُسکو بلا نہ لینگے یہ کہکے غزالان نے کہا کہ جوگی صاحب کوئی تو
ایسی تدبیر بتایئے کہ مین اُنپر غالب آؤن گو مین قتل نہ کرونگی صرف گرفتار کرکے اُنکو اِسکی سزا
دونگی کہ اُنھون نے جیسے میرے باپ کو قتل کیا ہی اور مجکو یتیم کیا ہی اِسی غصہ مین مین اُنکے
مقابلہ کو جاتی ہون اور نہ مین کبھی نہ جاتی جوگی صاحب نے کہا کہ ہان یہ بھی کہا تھا کہ وہ
یہ بھی کہے گی اور تمکو بہت عاجز کرے گی مجھے تیرا نام بھی بتایا تھا مین اِسوقت تیری باتون
سے بھول گیا ہون تیرے باپ کا بھی نام اپنی زبان سے فرمایا تھا اُنکا بھی نام بھولا
ہوا ہون پیٹ مین ہی زبان پر نہین آتا ہی غزالان نے کہا کہ میرے باپ کو سب
آفتاب جادو کہتے ہین جیسے ہی آفتاب اُسکے مُنھ سے نکلا جوگی صاحب نے کہا کہ یاد آگیا
آفتاب جادو والی لڑکی وہ تو ہر وقت خدمت مین سامری کے رہتے ہین اُنکی سامری
بڑی خاطر کرتے ہین اسے تو آفتاب جادو کی لڑکی ہی آ میرے پاس ارے میرے اور
اُنکے تو بڑی ملاقات ہی معلوم ہوا کہ وہ تیرا ہی ذکر کرتے ہین کہ بروہ دنیا بر مین ایک
لڑکی کو چھوڑ آیا ہون وہ مجھ سے بہت محبت کرتی تھی مین اُسکو چاہتا تھا مگر کیا کرون
کہ سامری نے بہان طلب کر لیا مین چلا آیا ورنہ میرا دل اُسکو چھوڑ کر آنے کو نہین چاہتا
تھا حکم سے خداوند کے مجبور ہوگیا جب یہ سامری نے کہا کہ لڑکی تیرے پاس کل اِس
درہ مین آئے گی تو تیرے باپ نے سامری سے دریافت کیا کہ وہ کون لڑکی ہی سامری
نے فرمایا وہ تیری لڑکی ہی سمندر جادو کے حکم سے خدا پرستون کے مقابلہ کو جاتی
ہی جنکے مقابلہ کو تو گیا تھا آخر کو مین نے عاجز ہوکر بھجوا اپنے پاس بلا لیا یہ بھی اُنکے مقابلہ کو
جاتی ہی اِس سے کچھ نہوگا بیکار ذلیل ہوگی کل وہ اِدھر سے جائے گی کیونکہ دوپہر ہوگی وہ
اِس صحرا مین اُترے گی اِس درہ کوہ مین آئے گی میرے ملازم سے یہ سوال کرے گی
تو مین نے اُسکے پہلے سوال کا تو جواب دیدیا کہ اُسکی عمر بھی بڑھادی حسن بھی زیادہ
کردیا بھلا مین کیونکر اُسکو خدا پرستون پر غالب کرون وہ بھی تو میرے بندے ہین گو اِسوقت
مجھ سے منحرف ہوگئے ہین مگر میرے عدل کے خلاف ہی جو مین اُسکو اُنپر غالب رہنے دون تو مین
اپنے بندون کی جان لون اِس سے بہتر یہ ہی کہ وہ واپس چلی جائے جب تیرے باپ نے
بہت سفارش کی تو سامری نے مجھ سے فرمایا کہ کل جب وہ لڑکی آئے گی تو پہلے تو بہت

اُڑانا اور جب وہ نہ مانے تو یہ پھول اور یہ کاغذ اُسکو دیدینا اور کہنا کہ جا صاحب خدا پرستون کے
تئین غالب آئے گی ہان آپ جنھون نے تیرے باپ کو قتل کیا ہے غالب آئے گی مگر اُنکو قتل نکرنا اُسکا
خیال رہے صرف اُنکو قید کر لینا اور کہنا کہ اِس کاغذ مین اُنکے گرفتار کرنے کی ترکیب تحریر ہی بلکہ
تم اپنے سامنے اُس سے کہنا کہ وہ کاغذ کھولکر پڑھے جو کوئی بات اُسکی سمجھ مین نہ آئے تم اُسکو بتا دینا یہ لے
وہ کاغذ اور پھول لے لیے اور دل مین خیال کر رہا تھا کہ یہ کیا سامری فرمائے ہین یہان تو آج تک
کوئی نہین آیا وہ کیونکر آئے گی سامری تو چلے گئے مین رات بھر اِس فکر مین سویا نہین یہانتک
کہ صبح ہوگئی صبح سے اِس مقام پر بیٹھا ہوا انتظار کر رہا تھا کہ تو آئی سب باتین تو مین نے اُسی
لڑکی کی سمجھ مین پائین مگر تو نے نام نہ بتایا اگر تو اپنا نام بھی بتا دے تو مجکو یقین آجائے مین وہ
دونون چیزین تجکو دیدون اور خیال کرون کہ تو ہی ہے جو اُس جوگی نے کہا تو غزالان نے
کہا کہ مجکو ملکہ غزالان آہو چشم کہتے ہین جوگی صاحب کہنے لگے کہ ہان یہی تو سامری نے
بھی فرمایا تھا لے اپنی امانت لے یہ کہکر وہ پھول جسکو کہ سامری کا دیا ہوا کہا تھا جیب سے
نکالا اور ایک پرچہ کاغذ کا بھی اوس کرنے کی جیب مین کھا تھا نکالا وہ پھول گلاب کا تھا کیسا پیارا
اُسکا رنگ تھا وہ غزالان کو دیا اور وہ پرچہ کاغذ کا غزالان ایسی محو ہوئی اور وہان
کی خوشبوے اُسکو ایسا بے خود کر دیا کہ وہ بہ دریافت کرنا بھول گئی کہ یہ امر واقعی ہے یا کوئی مکر ہے
شاید کسی عیار نے مکر نہ کیا ہو اور اُس جوگی نے بھی ایسی باتین کین کہ مکر کا گمان تک بھی
نہین ہوسکتا ہے فوراً وہ پھول جوگی سے لیکر کھا گئی اور وہ پرچہ کاغذ لیکر اُسکو کھولا اِدھر اُسکا
لفافہ چاک کیا کیونکہ وہ ملفوف تھا اُسمین سے دھوان یا غبار اُڑا اور اُسکے دماغ مین
پہونچا فوراً اُسنے اپنا اثر کیا اُدھر اُس پھول کا عمل کھلا ہر نیکبڑی اُسکی بھی زہر ہلاہل کے برابر ہوگئی
فوراً جھینک آئی بیہوش ہوکر گری اُنھون نے تمام سامان جوگ الگ کیا اور اُٹھکر اُسکو
دونون ہاتھون پر روکا اور آہستہ لٹا دیا اور نعرہ کیا کہ منم مہتر قران ثالث یون عیاری
کرتے ہین ہان لکا نہ تو لشکر اسلام سے مقابلہ کو جاتی تھی اور ہم سے اُسکی تدبیر پوچھتی تھی
دیکھ تو تیرا کیا حال کرتا ہون تو ہوائی کہان ہے وہان جاکر سحر کرکے تمام لشکر کو پریشان
کرتی اب تجکو لشکر اسلام سے مقابلہ کرنے کا مزا معلوم ہوا ہوگا یہ کہکر اُسکی زبان مین سوزنا
دی اور قصد کیا کہ قتل کردون خنجر لیکر چلے تھے کہ خیال آیا یہ کیا غضب کرتے ہو اِسکے
ہمراہی تو بیرون درہ اُترے ہوے ہین سب ساحر ہین جب اُسکے مرنے کی علامت بلند
ہوگی تو وہ سبکے سب اندر درہ کے آجینگے اُسوقت تم گرفتار ہوجاؤگے اور سوائے
افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا اِسکو لشکر مین لیچلو خواجہ کے سپرد کرو جو اُنکا جی چاہے وہ اِسکے
ساتھ سلوک کرینگے دوسرے یہ امر بھی ہے کہ اگر مطیع اسلام ہوجائے تو اِس سے بڑی مدد ملے گی
ساحرہ زبردست ہے واقف کار معلوم ہوتی ہے اِسکا قتل کرنا صلاح نہین ہے یہ خیال کرکے
اُسکے قتل سے دست بردار ہوے فکر کرنے لگے کیا تدبیر کرون ایک تدبیر خیال مین آئی اُسکو
ایک گوشہ مین پوشیدہ کر دیا آپ اور ایک درہ سے باہر اُس درہ کے آئے اُدھر کا حال
سُنیے کہ ایک ساحر اِسکے ہمراہی کا کسی کام کو اُدھر گیا تھا اتفاق سے اُسکو پیشاب لگا وہ
بیٹھکر پیشاب کرنے لگا کہ یہ پہونچے اُنھون نے جو اُسکو دیکھا تو فوراً خیال مین آیا کہ اِسکو

پکڑ لیچلو اسکو اسکی صورت بناکر قتل کرڈالو پھر خیال آیا کہ اسکے مرنے کی بھی علامت ظاہر ہوگی یہ بھی راے اچھی نہین ہی یہ راہ کو کاٹ کر اور طرف کو نکل گئے اُدھر ایک کسان بیٹھا ہوا اپنا کھیت بچا رہا تھا اسکو انھون نے پسند کیا اسکے عقب مین جاکر حباب مار کر اسکو بیہوش کیا اور اسکو اٹھاکر اُس درے مین لائے اور اُس کسان کو اس ساحرہ کی صورت بناکر سر کاٹ ڈالا اسکے کپڑے اسکو پہنا دیئے ایک پرچہ لکھکر اسکے سر پر رکھ دیا اور یہ اسمین لکھا کہ اگر ہمارے یہان غزالان اسکی لاش دیکھکر تم فوراً سمندر یہ کو چلے جاؤ ورنہ تم بھی مثل اسکے قتل ہوگے سمندر جادو سے کہہ دینا کہ کیون قضا آئی ہی بہتر یہ ہی کہ اہل اسلام کی اطاعت کرو ورنہ یہی حال تیرا بھی ہوگا مین ہون قران ثالث عیار لشکر اسلام یہ پرچہ لکھکر رکھ دیا اور اُسکا پشتارہ باندھکر دوسری طرف سے لشکر اسلام کا راستہ لیا یہ تو اُدھر کو روانہ ہوے کہ اب اِنکا حال پھر تحریر ہوگا ناظرین کو معلوم ہو کہ مثل قران اول کے یہ بھی لشکر مین نہین رہتے ہین ہمیشہ صحرا مین رہا کرتے ہین جب لشکر اسلام قیقنیہ پر آیا یہ اُسکے ہمراہ آئے تھے وہان تو مقابلہ ہوا یہ صحرا کو چلے گئے رات کو آتے تھے خبر دریافت کرکے چلے جاتے تھے آج انکا گذر اِس صحرا مین ہوا یہ یہان بیٹھے ہوے تھے کہ غزالان پہونچی انھون نے اُسکو دیکھا خیال کیا کہ عیاری کرو اور اسکو گرفتار کرو یہ ضرور لشکر اسلام کے مقابلہ کو جاتی ہی یہ عیاری کی فکر مین اُس درہ مین چلے گئے تھے کہ اِس سے پوشیدہ ہوکر کوئی مکر کرو یہ ابھی فکر کر رہے تھے کہ وہ درے مین پہونچی بس یہ عیاری اِنکے خیال مین آگئی جو کہ بیان ہوئی اُسکو گرفتار کرکے لے گئے کہ اِنکا حال آئندہ تحریر ہوگا

اب کچھ حال اُسکے ہمراہیون کا تحریر ہوتا ہی

کہ جب وہ سب کامون سے فرصت کرچکے اور یہ نہ آئی اور عرصہ ہوا تو اِنکو خیال آیا کہ چلکر دیکھنا چاہیے کہ ملکہ درے مین کیا کر رہی ہین جو ابھی تک نہین آئی ہین چلکر دیکھنا چاہیے کہ کیون دیر لگی وہ کہتی بھی تھین کہ مجکو حرارت سی معلوم ہوتی ہی کہین بخار تو نہین آگیا ایسا ہو کہ اُسکے سبب سے کہین گر پڑی ہون بس یہ آپس مین گفتگو کرتے ہوے چند ساحر اُس درے کی طرف چلے اور داخل درہ ہوے یہان آکر درے کو خوب گھل دریا مین سے آراستہ پایا یہ سیر کرنے لگے ملکہ کو بھی تلاش کرتے ہوے اُدھر بھی جا نکلے کہ یہان پر اُس کسان کی لاش پڑی تھی جو کہ ہمشکل غزالان تھا کہ ایک ساحر کی نگاہ اُس لاش پر پڑی وہ قریب اُس لاش کے آیا کیا دیکھتا ہی کہ ملکہ کی لاش پڑی ہی سر الگ ہی تن الگ ہی خون گلے سے جاری ہی آنکھین مارے حسرت کے کھلی ہین جیسے کسی کو دیکھ رہی ہین سینے پر ایک پرچہ کاغذ کا رکھا ہی اِسنے اُسکو اٹھاکر پڑھا وہی مضمون تحریر تھا جو کہ قبل مین تحریر ہوچکا ہی جب اِسنے پرچہ پڑھا اِسکو معلوم ہوا کہ ملکہ کو عیار لشکر اسلام قران نامے اس درے مین قتل کر گیا اِسنے اُن سب کو آواز دی کہ بھائیون کس کو تلاش کرتے ہو ملکہ تو یہان قتل کی ہوئی پڑی ہین عیار لشکر اسلام قتل کر گیا ہمکو خبر بھی نہوئی ہاے کیا حسرت لاش پر برستی ہی کیسی حسرت زدہ آنکھین کھلی ہین اِس صدا کا دینا تھا کہ جسقدر ساحر اس درے مین تھے سبکے سب اُس لاش کے پاس آئے اور لاش کو دیکھکر رونے لگے اُس ساحر

نے وہ پرچہ پڑھکر سب کو سنایا یہ بھی کسی نے نہ خیال کیا کہ آیا ملکہ مرد ہی یا عورت ہی ایسے بدحواس ہوے کہ اُسی لاش مصنوعی کو اٹھاکر درے سے باہر آئے مگر یہ حال تھا کہ گریبان چاک منھ پر خاک روتے ہوے ہاے ملکہ واے ملکہ کرتے ہوے وہ جو ساحر بیرون درہ تھے انھون نے جو رونے کی صدا سنی گھبرا گئے اِدھر اُدھر دیکھنے لگے دیکھا کہ وہ جو ساحر ملکہ کو درے مین تلاش کرنے گئے تھے وہی سب روتے ہوے اور ہاے ملکہ واے ملکہ کے نعرے کرتے ہوے چلے آتے ہین انمین سے بھی جو اس جانے رہے خیال کرنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ اسی فکر مین تھے کہ وہ سب کے سب اُس لاش کو لیکر اُنکے قریب آئے اب جو اُنھون نے لاش دیکھی تو یہ بھی نہ دریافت کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی کچھ بیان تو کرو وہ بھی اُنکے ساتھ رونے لگے بہت غور حال کیا آخر کو صلاح کرنے لگے کہ کیا کرنا چاہیے آیا لشکر اسلام کی طرف چلین یا سمندریہ کو واپس چلین جو سبکی راے ہو ایک نے کہا کہ لشکر اسلام کی طرف چلکر کیا کرین جسکے ہمراہ آئے تھے اُسکا تو یہ حال ہوا اب کسکے ساتھ لشکر اسلام کو جائین سمندریہ کو چلو بادشاہ کو اس حال کی خبر کر دیتا کہ وہ کوئی تدارک کرین آخر کو یہی صلاح قرار پائی کہ سمندریہ کو واپس چلو بس اُسوقت ایک ارتھی بنائی اُسپر اُس لاش کو رکھا چار ساحرون نے اُسکو اٹھایا جب چلنے لگے تو ایک نے کہا کہ بھائی یہ امر ہمارے خیال مین نہین آتا ہی کہ اتنی بڑی ساحرہ قتل ہوئی اور اُسکے مرنے کی کوئی علامت نہ ظاہر ہوئی اُسکا کیا سبب ہی دوسرے نے جواب دیا کہ بھائی ہم لوگ اپنے کام مین مصروف تھے اور وہ درے کے اندر قتل ہوئین مرنے کی علامت اُسی مقام پر ظاہر ہوئی ہوگی ہمکو نہ معلوم ہوئی کیونکہ کچھ اُسکا خیال بھی نہ تھا ہم سبکے سب کام کر رہے تھے اور باتین کرتے جاتے تھے اِس سبب سے نہ معلوم ہوا اُسکا سچ کہتے ہو اچھا چلو اُسکا تخت بھی اُسی مقام پر چھوڑا آپ خاک اُڑاتے ہوے اور روتے پیٹتے ہوے سمندریہ کو روانہ ہوے کہ اُسکا حال پھر تحریر ہوگا جبکہ وقت آئے گا

اب چند کلمے داستان صاحبقران کے حال مین بیان کیے جاتے ہین اور رقلم مانی رقم سے ترقی دی جاتی ہی

یہان کا حال سُنیے کہ جبکہ وہ پانچ روز گذر گئے اور چھٹا دن آیا تو اُسوقت صاحبقران دربار مین تشریف فرما تھے سب اہل دربار جمع تھے صاحبقران نے فرمایا کہ یقین خود پرست نے طبل جنگ نہ بجوایا پانچ دن بھی گذر گئے اب کب تک اُسکا انتظار کیا جائے آج اور دیکھکر کل کسی کو اُسکے پاس روانہ کیا جائے کہ یا تو طبل جنگ بجواؤ یا آن کر اطاعت کرو ہمکو دیر ہوتی ہی ملک سمندریہ پر جانے کی یا ہمکو راہ دو بادشاہ نے فرمایا کہ جو آپکی مرضی مین منع نہین کرتا ہون یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر یقین خود پرست بھی اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہی تمام درباری آکر جمع ہوے حارث بھی اپنے دنگل پر آکر بیٹھا جب سب دربار جمع ہو چکا تو اُسوقت حارث نے یقین خود پرست سے کہا کہ اے بادشاہ پانچ دن گذر گئے آج چھٹا دن ہوا کہ آپ نے طبل جنگ نہین بجوایا

جب سے مین نے سنا ہی کہ ہنر برنے مذہب تصویر پرستی ترک کیکے خدائے نادیدہ کی بندگی اختیار
کی ہی تو اُسوقت سے مجکو بہت غصہ ہی مین یہ چاہتا ہون کہ ان خدا پرستون کے تکڑے تکڑے
کردون اُنکی ہمراہی مین اِس ہنر برکے بھی ارے یہ کیسا تصویر پرست تھا کہ یون مسلمان ہوگیا مجکو معلوم
ہوگیا کہ اِسنے اپنے کو جانکر گرفتار کرادیا اِس جوان کی محبت مین معلوم ہوتا ہی کہ ہنر برا اُس
جوان پر عاشق ہوگیا تھا اُسکے عشق مین اپنے کو گرفتار کرادیا خیر مین بھی اُس سے مقابلہ کرونگا
اب آپ طبل جنگ بجوائین یقین نے کہا کہ اچھا مین نے خیال کیا تھا کہ دو ایک دن اور ٹھہر
جاؤن مگر اب تم کہتے ہو تمکو جلدی ہی مین آج ہی طبل جنگ بجواتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ ہمارے
لشکر مین طبل جنگ بجے کل ہم لشکر اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ فوراً لشکر مین
طبل جنگ بجا معلوم ہوا کہ کل لشکر اسلام سے مقابلہ ہوگا سامان جنگ درست ہونے لگا
تیاری جنگ ہونے لگی ہر ایک اپنے آلات حرب وضرب کو درست کرنے لگا کوئی سنان نیزہ
زہر مین بجھاتا تھا کوئی خنجر کی باڑھ دیکھتا تھا کوئی اپنی کمان کو درست کرتا تھا کوئی تلوار کو
صیقل کرنے لگا کوئی نیر چھانٹ کر اچھے اچھے اپنے ترکش مین رکھنے لگا برے برے لگا کر پھینکدیے
کسی نے اپنی زرہ کو درست کیا کسی نے اپنے خود کی درستی کی کوئی موزے پہنکر دیکھنے لگا
کوئی چار آئینہ کی صفائی کرنے لگا جو بزدل تھے وہ دن ہی سے فکر گریز کرنے لگے بعض نے اپنے کو
دیدہ و دانستہ بیمار بنالیا کسی کو سردست دست آنے لگے کسی کو اسہال ہوگیا اُس سے یہ حال
ہوا کہ پلنگ پر سے اٹھنا دشوار ہوگیا کوئی تپ محرقہ مین دیدہ و دانستہ مبتلا ہوگیا یہ
تو حال تھا اُنکا جو کہ بزدل تھے اور جو کہ بالکل نام دینے برائے نام سپر و تلوار باندھے
تھے صرف زندگی کے لیے سوار دن مین نوکری کرلی تھی اُنھون نے صدائے طبل جنگ
سُنکے اپنا بستر باندھا اور سامان سفر درست کیا نوکر کو بلاکر کہا کہ مرکب توکس لاؤ مین
گھر کو جاؤنگا اُسنے میان کا منھ دیکھا اور خاموش ہورہا چلا آیا یہ اپنے ایک دوست کے
پاس آئے اور کہا کہ بھائی تو ہم جانتے ہین افسوس کا مقام ہی کہ جب لڑائی کا وقت آیا تو ہمکو
سفر درپیش ہوا اُسنے کہا کہ کہان جاتے ہو کہا کہ گھر کو جاتے ہین ابھی ابھی گھر سے لڑکے کا خط آیا ہی
کہ آپکی خوشدامن بہت علیل ہین یعنی قریب مرگ ہین تو مجھ دنون کی مہلت لیکر چلے آیئے اُنکو دیکھ لیجیے
ورنہ حسرت دیدار رہ جائے گی سوائے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا پھر یہ شکایت نہ فرمائیے گا کہ ہمکو
اطلاع نہ دی بھائی گو کہ ایسے وقت مین یہان سے جانے کو جی نہین چاہتا ہی مگر کیا کرون کہ سسرال
کا واسطہ ہی اگر نہ جاؤنگا تو سب عزیز یہ کہینگے کہ ساس تھین اُنکی علالت کی خبر بھی سنی مگر دیکھنے
کو نہ آئے زوجہ کی مان تھین اگر اپنی مان ہوتین تو دوڑے ہوے چلے آتے بھائی اُن لوگون سے
تو ہمیشہ کا ساتھ ہی اور اپنی نوکری ہی اگر بن پڑی تو کی نہین دوسرے مقام پر چلے گئے
یہ کوئی ہمیشہ کی پابندی نہین ہی ایسی حالت مین میرا جانا ضرور ہی بھلا تمھین بتاؤ کہ مین کیونکر
نہ جاؤن اگر مین ایسے وقت مین شرکت نہ کرونگا تو کوئی میرا کیون شریک ہونے لگا
اُسنے کہا تم سچ کہتے ہو دل مین کہا کہ میان جنگ سے منھ چرا کر جاتے ہو خیر جاؤ یہ ملکر
اُس سے چلنے لگے تو کہا کہ بھائی میرا اتنا کام کرنا کہ اگر رسالدار مجکو دریافت کرین تو میری مجبوری
ظاہر کردینا مجکو اسقدر فرصت نہین ہی کہ اُنسے ملکے جاؤن اور تمھارا بستر تو قریب تھا اِس سبب

سے تمھارے پاس چلا آیا خیال کیا کہ جب تک جاکر مرکب کسکر لائے مین تم سے مل آؤن اب وہ مرکب لیکر آگیا ہوگا مین یہ چاہتا ہون کہ سویرے سے نکل جاؤن کہ آج ہی کہین منزل کرون تاکہ کل شام تک مکان پر پہونچ جاؤن اسنے کہا کہ جاؤ مین خوب اچھی طرح سمجھا کر کہہ دونگا تم اطمینان رکھو یہ سنکے وہ وہان سے اپنے مقام پر آئے یہان جاکر مرکب لیے گھوڑا اٹھا آئے اور ہی مرکب پر سوار ہوے اسباب اپنا دوسرے مرکب پر رکھا جاکر سے کہا کہ اگر تیرا جی چاہے تو میرے ساتھ آ ورنہ جب مین آؤنگا تو پھر تجکو تلاش کرونگا اسنے خیال کیا کہ یہان تو جنگ سے منھ چھپا کر جاتے ہین مین ایسے نامرد کی نوکری نہین کرتا ہون اگر میری تقدیر مین نوکری ہوا اور مل جائے گی جانے بھی دو اسنے کہا کہ بہتر جب آپ گھر سے آئے گا تو پھر مین آپکے پاس چلا آؤنگا اب مین بھی مکان کو جاتا ہون یہ کہکر نوکر اپنے مقام پر آیا میان گھوڑا اٹھا کر ایک طرف کو پشت لشکر کی طرف سے روانہ ہوے دل مین کہتے ہوے چلے کہ خوب جان بچی یہان تو ہر روز کی جنگ ہوگی ہمنے خیال کیا تھا کہ کبھی برسون چھٹے جنگ ہوا کرے گی نہ یہ کہ دن رات کی جنگ کون یہان رہ کر اپنی جان دے ایسی نوکری سے تو فاقے کرکے مرنا بہتر ہی اس مرنے مین یہ تو ہوگا کہ سب عزیز تو اپنے اپنے پاس ہونگے لوگ روئین گے تو مردہ تو روشن ہوگا کوئی بھائی کہکر روئے گا کوئی باپ کہکر کوئی فرزند کہکر روئے گا تو اسوقت یہ تو معلوم ہوگا کہ فلان شخص مرگیا ہی اہل محلہ بھی افسوس کرینگے اور یہان کے مرنے سے کیا حاصل ہوگا گوشت درندے کھا جائینگے کوئی یہ بھی نہ خیال کرے گا کہ کون مرگیا اور کون نہ مرا ایسے ایسے خیال کرتے ہوے چلے جاتے تھے جو کہ نامرد اور بے غیرت تھے انکا تو یہ حال تھا جو کہ تحریر ہوا اور جو کہ مرد نامرد تھے مگر قدرے غیرت رکھتے تھے انھون نے یہ تدبیر کی تھی کہ سب اسباب تو کسکے رکھ دیا تھا اور اس انتظار مین تھے کہ شام ہوجائے اور دو پہر رات آئے تو یہان سے نکل چلین اور جو بہادر تھے وہ خوش ہو رہے تھے کہ کل جنگ ہوگی خوشی خوشی لشکر مین پھر رہے تھے ادھر طبل جنگ بج رہا تھا یہان تو یہ حال ہی ادھر لشکر اسلام کا یہ حال ہی کہ دربار آراستہ ہو رہی ہی جو کہ قبل مین بیان ہوئی کہ اتنے مین ہرکارے خبر لاکر طبل جنگ لیکر حاضر دربار ہوے اور یون عرض کرنے لگے کہ شہنشاہ عالیجاہ کی عمر دراز ہو دشمن پائمال ترقی پر ستارۂ اوج و اقبال ہو لشکر حراف مین آج طبل جنگ بجا ہی گو کہ ابھی یقین خود پرست کا قصد نہ تھا مگر حارث کے کہنے سے اسنے طبل جنگ بجوایا ہی اسکا قصد ہی کہ کل میدان مین آکر حضور کے غلامون سے مقابلہ کرے اور کینۂ آتش فساد کو مشتعل کرے باقی خیریت ہی ہرکارے تو یہ خبر دیکر اور سلام کرکے رخصت ہوکر چلے گیے بادشاہ نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل رزم بجے یہان بھی بحکم شاہی کوس حربی پر چوب پڑی صدائے طبل جنگ تمام لشکر مین پھیلی آواز سے نقارے کی تمام میدان جنگ گونج گیا اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سبکے سب درستی اسباب جدال و قتال کرنے لگے تلوارین صیقل ہونے لگین سناونی کی بوٹیان درست ہونے لگین بعض تلوار چرخ چڑھائی جانے لگی کہ جن سے عقل پیر فلک چرخ مین آئے سپرین صفا کی گئین خنجرون کی دھار دیکھی جانے لگی کوئی کمان سینک رہا ہی لشکری دونون طرف کے سامان جنگ کر رہے ہین جیسا کہ تحریر ہوا ابھی دونون بادشاہون نے دربار نہین

برخاست کیا ہو دربار آستہ ہو کہ یقین خود پرست نے تھوڑے عرصہ کے بعد دربار برخاست کیا اپنے
خیمہ کو گیا ہر سردار دربار سے اٹھکر اپنے خیمے کو آیا سامان جنگ کرنے لگا حارث بھی اپنی بارگاہ
مین آیا درستی حرب وضرب مین مصروف ہوا اُدھر بادشاہ اسلام نے بھی دربار برخاست کیا اور
خیمہ تمام کو تشریف لیگئے صاحبقران اپنے خیمہ کو تشریف لے گئے ہر سردار اپنے اپنے مقام پر آیا
اپنے خیمون مین بیٹھکر سامان جنگ کرنے لگا اسی طرح سے وہ دن تمام ہوا آفتاب عالمتاب سامان
جنگ دیکھکر بخوف جنگ وجدال بہت جلد راہ طی کرنے کا شائق مغرب مین پنہان ہوا آمد آمد
سلطان شب کی فلک نیلی برلبصد کروفر شروع ہوئی وہ دھوپ کا ڈھلنا وہ طائر ونکا اپنے
آشیانون کو جانا وہ شفق کا پھولنا وہ دونون وقتون کا ملنا شفق جو آسمان پر پھولی ہوئی تھی
تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ چہرۂ گردون بھی خبر جنگ لشکر فرط خوشی سے لال ہوگیا ہی یا یہ کہ گشتون کے
غم مین خون کے آنسو رو رہا ہی وہ ہلکی ہلکی دھوپ وہ شفق کیا بہار دیتی تھی وہ سبز سبز درخت
وہ میدان کی وسعت وہ سبزہ روئیدہ گویا فرش مخمل کیا ہوا ہی جسکے عکس سے تمام صحرا
سبز معلوم ہوتا تھا جب شفق کا عکس سرخ اُس گھاس پر یا درختون پر پڑتا تھا تو عجب
لطف حاصل ہوتا تھا ہر سردار اپنے خیمہ سے باہر نکلا ہوا در کرسی پر بیٹھا ہوا آسمان و صحرا کا
تماشا دیکھ رہا تھا صنعت کردگار کی تعریف زبان پر تھی کہ یکایک شام ہوگئی وہ سب سمان
آنکھون سے پنہان ہوگیا ظلمت کا عالم تمام صحرا مین پھیل گیا لشکر مین ہر طرف چراغ روشن ہوگئے
اُدھر فراش فلک نے چادر نور زمین پر بچھائی موذنون نے صدائے اللہ اکبر بلند کی ہر مرد
دیندار کو فکر نماز ہوئی ملازمون نے پانی حاضر کیا سب وضو کرکے مصروف نماز ہوئے اُدھر
لشکر کفار مین سلامی کی دردی بجی تمرے فلک اطلسی پر ظاہر ہوئے بشعر شاہ خاور چلا سمان پر سے
در انجم کہکشاں لا جوانداز سے ✦ ماہ نے موتیون کو رائگان کیا ✦ اور بھبوت اسکا اپنے منھ پر ملا
وہ تاریکی شب وہ کسی قدر چاند کی روشنی وہ ماہتابان کا نکلنا وہ ہر طرف چراغون کا
روشن ہونا بسبب روشنی چراغان کے یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا شب برات ہی تمام صحرا
روشن تھا فلک بسبب انجم کے جگر جگر کر رہا تھا زمین پر جو چاندنی پڑتی تھی تو ہر ذرہ نظر آتا
تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین پر ستارے لگے ہین اُس تاریکی شب مین کلس بارگاہ جو چمکتا
تھا اور اسپر عکس ماہ جو پڑتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ دوسرا چاند پھر نکلا ہی زمین کو بھی
چاند لگ گئے ہین کہ ایک پاس رات گذری طلایہ دونون لشکرون مین پھرنے لگا صدائے
حاضر باش ناظر باش دونون جانب بلند ہوئی سردار اپنے اپنے خیمون مین جاکر بستر نیند
لیٹے آج دربار شب دونون بادشاہون نے نہین کیا اس خیال سے کہ کل صبح کو تو
مقابلہ ہوگا سردار سب راحت سے یہ رات بسر کرلین صبح کو بہت تڑکے اٹھنا ہی کل دن بھر
میدان جنگ مین بسر ہوگا یہان سردارون کا یہ حال ہی کہ شوق جنگ مین نیند نہین آتی ہی
بستر دن پر کروٹین بدل رہے ہین یہ خوشی ہی کہ گویا شب عروسی ہی کیون نہو کہ کل عروس مرگ سے
ہمکنار ہونگے اُسکی شادی ہی اُنکے نزدیک وہ شب شب برات سے زیادہ ہی یہ لوگ تو
یون خوشی خوشی رات بسر کر رہے ہین اور جو بزدل ہین وہ فکر فرار کر رہے ہین اسی حالت
مین وہ رات گذری سحر جنگ نے اپنا حجلۂ شب سے منھ نکالا بادشاہ خاور نقاب شب رخ پر

سے دور کرکے حجلۂ مشرق سے برآمد ہوا اپنے نور عالم افروز سے جہان کو روشن کیا نسیم سحری نے
جلکر گلہاے سربستہ کو وا کیا انکی خوشبو سے تمام باغ معطر ہوگئے غنچے رخ سحر دیکھکر مسکرانے لگے
بلبلین گلون کے پہلو مین بیٹھکر نغمہ زنی کرنے لگین باد صبا اٹھلا اٹھلا کر چلنے لگی دلون کو پائمال
کرنے لگی بلبلین گلون کے بوسے لینے لگین عالم وجد مین کبھی اس شاخ پر کبھی اس شاخ درخت پر
پہلوے گل مین شگفتہ ہین کیونکہ گل جو بکثرت ہین تو انکو ایک جا قرار نہین ہی فرمان اپنے آشیانون
سے نکلی ہوئی شمشاد پر بیٹھی ہوئی یا ہو یا ہو کی صدا دے رہی ہین ایک جانب سرو پر فاختہ
بیٹھی ہوئی کو کو کر رہی ہی نہرون سے باغبان نہالہاے اشجار مین پانی دے رہے ہین زمین پر
جو روشنی پھیلی ہی تو آسمان یہ عالم ہی کہ گویا چھڑکاؤ کیا ہوا ہی رات کو جو اوس گری ہی اسکے
سبب سے اشجار کے پتالون مین گلون کا انبار ہی کسی جا انار درخت پڑے ہین دیوار باغ پر
طاؤسان باغ کا مجمع ہی کوئی مست ہوکر رقص کر رہا ہی کوئی بول رہا ہی باغون کا تو یہ حال ہی
صحرا مین اس سے زیادہ کیفیت ہی گیاہ سبز بکثرت ہی دور تک سوائے سبزہ کے کچھ نظر
نہین آتا ہی یہ قدرت خالق اکبر ہی کہ اس سبزے پر ہوا بھی آہستہ قدم رکھتی ہی اس خیال سے
کہ کہین پائمال نہو اشجار صحرا پر طائران صحرا بیٹھے ہوے حمد خالق کون و مکان و صانع
زمین و زمان کر رہے ہین گلہاے خودرد مہک رہے ہین کسان کھیتون مین پانی دے رہے
ہین اوس کے قطرے جو سبزے پر پڑے ہین تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ گوہر آبدار فرش مخمل سبز پر
غلطان ہین ایک جانب دریا روان ہی اسکے کنارے قطار قطار بیٹھے ہوے ہین
لہرین اسکی بسبب ہوا کے بلند ہو ہوکر گر رہی ہین جانوران آبی تماشاے صحرا دیکھنے کو بالاے
آب چلے آتے ہین اور شناوری کر رہے ہین ہنگام سحر جو ہی ذی روح و غیر ذی روح یاد
الہی کر رہا ہی اشجار ہر مرتبہ جھوم کر زمین پر سجدہ کرتے ہین وہ اپنے پیدا کرنے والے کو
پہچانتے ہین اسکے ادائے شکر مین بسبب کثرت اثمار کے سر بسجود ہین ادھر جو آثار سحر ہوا ذنون
نے فلک پر پائے اور سپیدی سحری افق مشرق سے ظاہر ہوئی اور ماہ فلک
اپنے عبادت خانے کو بیع اپنے ہمراہیون کے روانہ ہوا اور آمد آمد شاہ خاور
کی ہوئی تو موذنون نے اٹھکر صوت اللہ اکبر بلند کی بالحان خوش اذان دینے
لگے تمام لشکر مین جو یہ صداے اذان پھیلی تو سب گھبرا گھبرا کر اپنے اپنے بسترون سے
اٹھے اور امور ضروری سے فراغت کرکے نماز مین مشغول ہوے ادھر صاحبقران کے
قدم مبارک پر خادم نے ہاتھ رکھا کہ آنکھ کھلی فرمایا کیا ہی خیر تو ہی عرض کیا کہ نماز کا
وقت قریب ہی بیدار ہوجیے دوگانہ خالق ادا فرمایئے آج دن مقابلہ کا ہی لشکر حریف
مین طبل جنگ غسب کوبج چکا ہی یہ سنکے صاحبقران بیدار ہوے خادم نے آب برائے
وضو حاضر کیا وضو کرکے مسجد خاص مین تشریف لائے اور بندگی خالق ادا کرنے لگے
ادھر محل مین ظل اللہ یعنی جہان پناہ بادشاہ جمجاہ کو خواصون نے بیدار کیا وہ بھی
نماز مین مشغول ہوے یہان اہل لشکر نے نماز وغیرہ سے فرصت کرکے جنگ پر کمر کسی
ہر ایک اپنے سردار کے خیمہ کے در پر آکر حاضر ہوا سائیسون نے اصطبل سے مرکبان
بادرفتار کو زین و لجام سے درست کرکے حاضر در خیمہ کیا کہ اس عرصے مین وہ

مشتاق جنگ بعد اسنگ اپنے خالق کی بندگی کرکے خیمہ کے باہر آئے ہر ایک کی سپاہ نے
اپنے اپنے سردار کو مجرا کیا وہ سردار سب کے سب مجرا لیکر مرکبون پر سوار ہوے اور طرف
رد دولت کے ہوا کھاتے ہوے اور صحرا کی فضا اور بہار دیکھتے ہوے چلے سپاہ کو طرف میدان
مصاف کے روانہ کیا آپ در دولت پر آکر مرکبون پر سے اتر کر ٹہلنے لگے بند قبا کون کے
کھول دیئے سینے کشادہ کر دیے ہوے جنگ کے مشتاق ہو کر پھرنے لگے بعض نے کمانون
مین تیر جوڑے تو دے خاک کے بنائے تیر اندازی کرنے لگے کوئی گرز ہلانے لگا کوئی سیف
زبان سیف کے ہاتھ نکالنے لگا کوئی مسکرا مسکرا کر میدان جنگ کا ذکر کرنے لگا کوئی کہنے لگا کہ
خدا کرے آج جنگ مغلوبہ ہو تو کچھ ہاتھ کی صفائی کا حال کھلے بہت دن ہوے کہ جنگ مغلوبہ
نہین ہوئی کوئی کہنے لگا کہ اگر جنگ مغلوبہ ہو گی تو مین آج کشتون کے انبار اور لاشون
کے تودے لگا دونگا ہزارون کو ضرب گرز سے پیوند زمین کر دونگا کوئی بولا کہ مین سو سو
دو دو سو کو ایک ایک بار نیزے مین کونچ کونچ کر اٹھا لونگا اور زمین پر مار کر نقش زمین
کر دونگا یہان سردار باہم یہ گفتگو کر رہے ہین وہان بادشاہ و صاحبقران نمازمین
مصروف ہین ادھر لشکر کفار مین بھی آثار سحر دیکھکر صبح کی وردی بجنے لگی وہ صبح کا وقت وہ
سہانی سہانی شہنا وہ شہنا نوازون کا بھیرو مین اس غزل کا مست ہو کر گانا غزل

کیا بلا نازل ہوئی بیتاب کیونکر ہو گیا — دل مرا آشفتۂ زلف معنبر ہو گیا — آئینہ رو نے لب بام آکے دکھلایا جو گل
کوئی حیران ہو گیا اور کوئی مشدر ہو گیا — ایک بوسے کی طلب پر یہ سزا لازم نہین — کیسلیے خنجر بکف ترک ستمگر ہو گیا
پہلے آثار عجب مطلقاً ظاہر نہ تھے — سخت حیرت ہے کہ یہ آزار کیونکر ہو گیا — فاتحہ خوانی کو تربت پر جو آیا گلبدن
سر بسر میرا مشام جان معطر ہو گیا — کیسی برگشتہ مروت کی ہے کیون شاکر ہون — نامہ لیجانے پہ آمادہ کبوتر ہو گیا
کسقدر چمکا ہوا اس مہر پیش کا حسن ہے — عکس جسپر پڑ گیا وہ ذرہ اختر ہو گیا — عارض پر نور کا طالب ہے گا بوسہ مجھے
دوستو جسدن مرا یار مقدر ہو گیا — کیون نہ مجھ عاشق پہ ہو ہر دم نچھاور حسن کا شہرہ تمہارے آج گھر گھر ہو گیا
دور شاہ عشق کا سکہ عالم پر بٹھا — وقت دار آ ہو گیا عہد سکندر ہو گیا — وہ صدا کا صحرا مین گونجنا عجب

لطف حاصل کرتا تھا زلیخا مزاج و عاشق تن تو بیقرار ہوے جاتے تھے انکو دنیا و مافیہا کی خبر
نہ تھی کہ ہم کس عالم مین ہین کفار بھی آگے اپنے طریقون کے موافق اپنے خداؤندون کی بندگی
کرنے لگے جو خود پرست تھے وہ آئینہ روبرو رکھ کر خود بینی کرنے لگے نعرے یا خداوند طبیعت جنکو
کے بلند کیے جو کہ تصویر پرست تھے اور ان تصویرون کو اپنا خالق تصور کرتے تھے وہ انکی یاد
مین مثل تصویر ہو کر رہ گئے تھے ادھر اپنے خیمہ مین یقین خود پرست بیدار ہوا اور اپنی
پرستش کرکے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو کر طرف میدان جنگ کے روانہ ہو ہم بھی آتے ہین یہ
حکم چوبدار نے سردارون سے کہا سردارون نے سپاہ کو طرف وعدہ گاہ مصاف کے روانہ
کیا آپ آکر دربارگاہ یقین خود پرست کا انتظار کرنے لگے اس عرصہ مین حارث بھی اپنے
خیمہ سے مسلح و مکمل ہو کر نکلا خادم نے کرگدن حاضر کیا اسپر سوار ہو کر طرف بارگاہ یقین
خود پرست کے آیا یہان دیکھا کہ سب سردار موجود ہین اسکی سپاہ بھی اسکے عقب مین
تھی اسنے سپاہ کو تو حکم میدان مین جانے کا دیا آپ انمین سردارون کے ہمراہ ہو کر باتین
کرنے لگا اور آمد یقین خود پرست کا منتظر ہوا ادھر صاحبقران کو خواجہ نے جاکر سجادے

برسے اٹھایا خادم نے بعد دق اسلحہ حاضر کیا صاحبقران نے سلاح تن پر آراستہ کیے مسلح اور مکمل ہوکر ہمراہ خواجہ کے مسجد سے برآمد ہوئے یہان ملازم خاص مرکب خاص کو لیے ہوئے در مسجد پر حاضر تھا صاحبقران کو پہلے مجرا کیا صاحبقران نے سلام لیکر مرکب کی گردن یعنی عیال پر ہاتھ رکھا اور انگشت شہادت سے یا فتاح اسکی گردن پر لکھکر بعدہ سوار ہوے خواجہ نے گوشہ زین پوش پکڑا لیا صاحبقران مرکب کو خرامان خرامان لے چلے طرف در دولت کے اور وہان تشریف لاکر قیام کیا سرداروں نے صاحبقران کو جو آتے ہوے دیکھا تو سب اپنے اپنے قاعدے سے ایستادہ ہو گئے صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نے سبکے سلام کا جواب دیا آپ بھی انھین سرداروں مین آکر شامل ہو گئے مرکب پر سے کود پڑے جاکر لے مین پوش پکڑ لیا آپ اسپر تشریف فرما ہوے جاکر مرکب ٹہلانے لگا کیا اچھا معلوم ہوتا تھا وہ ہر رنگ کی سرداروں کی پوشاکین وہ وقت سحر اور در دولت پر سب کا جمع ہونا وہ ایک سمت کو مرکبون کا ٹہلنے ہوے نظر آنا بہ ثابت ہوتا تھا کہ ایک باغ تر و تازہ ہر قسم کے گل و بوٹے سے آراستہ ہے کیون نہو وہ انکے گورے گورے چہرے اسپر ہتھیار لگاے ہوے رخ انکے شوق جنگ سے لال لال خوشبو انکے کپڑون سے بھینی بھینی چلی آتی تھی سبکے سب اشتیاق عروس مرگ مین دولہا بنے ہوے کھڑے تھے رخ انکے مثل آفتاب کے درخشان تھے گل عارض انکے گل سرخ کو شرمندہ کیے دیتے تھے کیا بھلے لگتے تھے انکے تنون پر وہ آلات حرب و ضرب سبکے سب شوق جنگ مین مجبوم ہوے تھے دلون مین کہہ رہے تھے کہ کہین جلدی ظل اللہ خدیو بارگاہ برآمد ہون ہم قبل لشکر کفار کے میدان مین پہونچ جائین حریف کے لشکر کی آمد کا تماشا دیکھین یہان تو یہ ذکر ہو رہا تھا صاحبقران ان سب کو دیکھکر مسکراتے تھے اور اسکا شکریہ ادا کرتے تھے کہ تو نے مجھ ایسے بندۂ ذلیل کو یہ مرتبۂ جلیل عنایت کیا اور ایسے سردار عطا فرمائے یہ تیری ذرہ پروری و بندہ نوازی ہے۔ ندیمین کہان اور اس لشکر کی صاحبقرانی کہان یہ مرتبہ انھین لوگون کو سزاوار تھا جو کہ اسکے لائق تھے اور وہ خوب خوب تیری راہ مین جہاد کر گئے اب میری آبرو تیرے ہاتھ ہے ایسا کر تا کہ مین بھی تیری راہ مین جہاد کرون اور کسی مقام پر میرے قدم نہ ڈگمگین ہر بلا و مصیبت مین ثابت قدم رہون صاحبقران یہان یہ دعا فرما رہے تھے ادھر محل مین بادشاہ نے نماز سے فراغ حاصل کرکے خادمون کی جانب دیکھا انھون نے کشتیان پوشاک کی حاضر کین بادشاہ جمجاہ دارا ابن جمشید نے پوشاک زیب تن فرمائی اور تاج شاہی سر پر رکھا شمشیر الماس نگار دست زبردست مین لی اور اشارہ کیا کہ تخت حاضر کرو کہاریان تخت لیکر حاضر ہوے مین ادھر محلدار نے خبر باہر پہونچائی کہ سب ہوشیار ہو جاؤ حضور عالم تشریف لاتے ہین نقیبون نے یہ خبر سنکے صدا دی کہ سبکے سب قاعدے اور ادب سے استادہ ہون ظل اللہ فلک بارگاہ برآمد ہوتے ہین یہ سننا تھا کہ سب سردار مواجب ہو گئے صفین باندھکر جلو خانے مین خاموش استادہ ہوے کہ اس عرصہ مین لال پردہ محل خاص کا چرخی پر کھنچا جلوس سواری باہر آنے لگا بعدہ تخت شاہی کہاریون کے دوش پر اسپر سلیمان بخت جلوہ گر کہ کہارون نے تخت بدلوایا زنانہ عملہ واپس گیا سواری بادشاہ کی

جلو خانے مین آئے کہ خدام درد دولت نے صدائے بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند کی سب سے پہلے صاحبقران کا مجرا ہوا عرض بیگی نے حسب قاعدہ بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ نے سینے پر ہاتھ رکھا اس سے اشارہ یہ تھا کہ تمہاری جگہ ہمارے دل مین ہی پھر تو اور عزیزون کا سلام ہوا اتنے دور ابند ہو گیا بعد عزیزون کے غیرون کی باری آئی بادشاہ سب کا سلام لیتے ہوے جلو خانے سے باہر تشریف لائے صاحبقران کو اشارہ فرمایا کہ سوار ہون بہت دیر ہو گیا ہی کہین ایسا نہو کہ لشکر کفار میدان جنگ مین آگیا ہو تو خرابی ہو بس صاحبقران مرکب پر سوار ہوے پھر تو سب سردار سوار ہونے لگے تھوڑے عرصے مین وہ نشنگ بحر جرات وبہادری مرکبون پر سوار ہو گئے اب سواری مثل باد بہاری کو چہ سلامت کو طے کر کے میدان مین آئے وہ نقیبون کی صدا وہ تہنا نوازون کا پیاری پیاری دھنون مین اس غزل عاشقانہ کا گانا غزل

شب مہتاب مین کیا کیا تمہین فریاد کرتے ہین
تمہاری چاند سی صورت کو جب ہم یاد کرتے ہین

ہو وصف چشم جانان مین کوئی مین شعر لکھتا ہون
بہشت کا ذکر کیا آکر ملائک بھی صاد کرتے ہین

ہوے ہین عشق کے بندے خدا کو بھولے بیٹھے ہین
نہین کچھ دھیان ایمان کافرون کو یاد کرتے ہین

سوال وصل جب کرتا ہون تو کہتے ہین غیرون سے
خدا کی شان ہی کچھ آپ بھی ارشاد کرتے ہین

لگا پھیرے ہین خنجر ہجران کو رگ رگ کے
دم قتل آہ سستی کسقدر جلاد کرتے ہین

قفس مکتب ہی بیشک وامدار اپنا عالم ہی
سنا تا ہی بہت ہمدم گلستان یاد کرتے ہین

کھنچے کی اس ستم ایجاد کی تصویر کب آوے
عبث دعوی باطل مانی ومہزاد کرتے ہین

ہو تو ان بتون سے التجا ای دل عنایت کا
زخم کب کسی پر یہ ستم ایجاد کرتے ہین

جلا کر آہ سوزان سے قفس کو ہم نکل جاتے
مگر اسلام اب تک خاطر صیاد کرتے ہین

کہ دمامے کی صدا گوش گردون کے پار ہوئی جاتی تھی ادھر وہ مہر جہانتاب کا فلک پر نکلنا اور وہ دھوپ کا درختون پر پڑنا انکے برگون کا زبرجد اخضر کی طرح چمکنا بھلا معلوم ہوتا تھا بادشاہ وصاحبقران وسردار یہ سب تماشا دیکھتے ہوے میدان رزم مین پہونچے لشکر تو قبل سے آچکا تھا یہان باجے بج رہے تھے علم کھلے ہوے تھے کہ سواری بادشاہ کی پہونچی صفین بندھنے لگین کہ ادھر بھی آمد لشکر کفار شروع ہوئی وہ کالے کالے علم آثار علامت کفر وہ جنگی باجے بجتے ہوے لشکر کفار بھی آپہونچا بمقابلہ لشکر اسلام کے آکر کھڑا ہوا سامنا آب وآتش کا ہوا کہ اتنے مین یقین خود پرست بھی مع سردارون کے اپنے لشکر مین آیا ادھر بھی صف آرا نکلے صف بندی کرنے لگے دونون طرف صف بندی ہوئی میمنہ ومیسرہ قلب وجناح ساقہ وکمین گاہ سب آراستہ ہوا قلب لشکر مین تخت شاہی نے قرار لیا گرد تخت بادشاہ اسلام کے سات سو تاجدار کھڑے ہوے صاحبقران برتبہ صاحبقرانی چالیس قدم لشکر کے آگے زیر سایہ علم اژدہا پیکر استادہ ہوے ایک مرتبہ تمام لشکر کے علم کھل گئے باجے بجنے لگے میدان صدائے کوس جنگی سے گونجنے لگا ادھر یقین خود پرست کا بھی تخت قلب مین قائم ہوا جب یہ سب بندوبست دونون طرف ہو چکا تو اسمنوقت تبردارون نے نکلکر پست وبلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل نگاہ تھے انکو قلم کر ڈالا بعدہ سقے نکلے انھون نے آب پاشی کر کے گرد وغبار کو بٹھا دیا دونون لشکرون سے نقیب

نکلے نقابت کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ای جوانان اولوالعزم وای بہادران قوی جگر وای شیران بیشۂ رزم یہ دن نام آوری کا ہی آج وہ نام کرو کہ صفحۂ ہستی سے نام رستم اور اسفندیار کا مثل حرف غلط کے مٹا دو بموجب اس شعر کے شعر ای نامور دن دہ کام کرنا ✦ رستم سے نہو وہ کام کرنا یہ دن نام آوری کا ہی اپنے باپ و دادا کے نام کو روشن کرو دیکھو تو وہ کیسے بہادر تھے کہ آج تک آنکے افسانے زبان پر جاری ہین کیا نام کر گئے ہین کہ ہر ایک آنکو ساتھ نیکی کے یاد کرتا ہی اور اُن لوگون کو خیال کرو جو کہ اِس دنیاے بے ثبات مین حکومت کرتے تھے مگر وہ مال ومتاع وحشمت وجاہ کچھ کام نہ آیا ایک چشم زدن مین ہاتھ جھاڑ کر دنیا سے چلے گئے اور وہ سب مال ومتاع اوروں کے حصے مین آیا جسکو کہ اُنھون نے کس محنت اور مشقت سے حاصل کیا تھا کیسے کیسے گناہون کو قتل کیا کیسے کیسے ظلم کیے مگر ایک آن مین دنیا سے ہاتھ اُٹھا کے چلے گئے سوائے دو گز کفن اور تھوڑی سی زمین کے کچھ ہاتھ نہ آیا سب زر و مال بکار ہوا زن و فرزند سے منھ موڑا اور سب کا ساتھ چھوڑا سوائے اعمال کے کوئی ساتھ نہ گیا اب یہ حال ہی کہ کوئی یہ بھی نہین جانتا ہی کہ آنکی قبر ہین کہان ہین جو کوئی آنپر فاتحہ پڑھے یا دو پھول چڑھائے یا ایک شمع قبر پر روشن کرے وہ لوگ کہ جنکو موت کے نام سے خوف آتا تھا اگر کوئی مرتبھی گیا تو آنکے سامنے کوئی نام نہین لیتا تھا یا وہ خود خواب مرگ مین مبتلا ہین وہ لوگ جو کہ تاریکی سے گھبراتے تھے اور پریشان ہوتے تھے یا اب وہ ہی قبر تاریک و تنگ مین پڑے ہوے بستر خاک پر بغیر اوڑھنے اور بچھونے کے سو رہے ہین جنکو تنہائی پسند نہ تھی ہمیشہ پری جمالون اور حور وغلمان کے مجمع مین رہتے تھے کوئی بات دیتی تھی کسی سے بکواس کرتا تھا اب وہ ہی بے یار و غمگسار بے مونس و یار و ہمدم گوشۂ قبر مین سیکڑون من خاک کے نیچے کفن سے منھ لپیٹے پڑے ہین سوائے عالم تنہائی کے کچھ نظر نہین آتا ہی وہ لوگ جو کہ عطر مٹی کا ملنا ناگوار جانتے تھے اور خاک سے پرہیز کرتے تھے یا وہ ہی خاک مین ملے ہوے ہین استخوان تک راکھ ہو گئے ہین جاے افسوس و مقام حسرت ہی کہ وہ لوگ جنکے سر پر ہمہ وقت چتر زری کا سایہ تھا اور ذرا سی گرمی آفتاب آنکو گران گذرتی تھی یا آنھین کی قبر پر اب دن بھر دھوپ پڑتی ہی شامیانہ تک نصیب نہین شامیانہ تو ایک بڑی چیز ہی سایۂ درخت تک نہین ہی حال تو شیروان ملک العادل کسرا کیسا حسرت خیز ہی کہ جو کہ ہفت کشور کا بادشاہ ہو آخر مین یہ حال ہو کہ ایک ملک بسرا وقات کے لیے مانگے مگر اُسپر بھی اُسکو حکومت نہ کرنا ملے دوست دشمن ہو جائین فرزند بہ بدی پیش آئین آخر اسی رنج وغم مین دنیا سے رحلت کرے اور شاہون کے حال کو خیال کرو ایک کسرا پر کیا منحصر ہی جبکہ بادشاہون کا یہ حال ہو تو اُن لوگون کا کیا ذکر ہی کہ جو کہ عالم غربت مین بسر کرتے تھے ہمیشہ تکلیف وبیوی مین آنکی گذری جب مر گئے تو کفن کو بھی محتاج رہے کسی نے خوف خدا کر کے لاش اٹھا دی کسی ٹکیہ مین ترس کھا کر دفن کر دیا ایک گردش فلکی مین قبر تک بانی نہ رہی آخر تو اہل محلہ نے بھی ترس کھایا دفن کر دیا کفن بھی دیا اُسکے عزیز و اقربا جو کہ اُسکے پاس تھے دور رہے مگر اُن لوگون کے حال پر عبرت کا مقام ہی کہ جو کہ عالم سفر مین تھے اور اِس دنیاے فانی سے وہان سفر کر گئے صحرا کی خاک

کفن ہوئی شکم شیر و پلنگ لحد ہوئی کوئی رونے والا بھی نہ تھا کوئی اتنا بھی نہوگا کہ وقت جان کنی
اُنکا سر زانو پر رکھے یا حالت نزع مین اُنکے پاس ہو کہ اُسکو یہ امید تو ہو کہ جب مرجاؤنگا تو
یہ لوگ مجھکو دفن کرینگے اور کفن دینگے اُسکی اُسوقت کیا حالت ہوتی ہوگی جدھر آنکھ
اُٹھا کر دیکھتا ہوگا سوائے حسرت و یاس و تنہائی کے کچھ نظر نہ آتا ہوگا اُسکے دل پر کیا گذرتی
ہوگی حاصل اِسکا یہ ہی کہ جو کہ اِس دنیا مین آئے ہین وہ سفر کرینگے یہ دنیا ایک سرا ہی کہ
مسافر آکر اُترا اور ایک عرصہ تک قیام کیا بعد اُسکے سفر کر گیا جو حالت سرا کی ہوتی ہی
وہی حالت ہی غرضکہ اِس سرا مین کسی کو قیام نہین ہی خواہ شاہ ہو خواہ گدا ہو خواہ اپنے
مکان مین ہو خواہ عالم سفر مین خواہ کوئی پاس ہو خواہ تنہائی ہو جب طلب آئی چلے گئے
پھر ایک پل نہ رک سکے سب کی راہ ایک ہی صرف دنیا کا پس و پیش ہی یہان
یہ ہی کہ یہ بادشاہ ہی اور وہ گدا ہی اُس بادشاہ حقیقی کے نزدیک دونون کا مرتبہ
ایک ہی اور دونون کا مقام قیام تا زمانۂ قیامت ایک ہی صرف دنیا کی باتین
ہین جبکہ وہ فرما چکا ہی کہ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ۝ وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ تو اِسمین
کبھی فرق نہوگا کوئی آج سفر کرے گا کوئی کل بموجب آیۂ قرانی ہدایہ وَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ
سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ جب تک وقت اجل نہین آتا ہی تو کوئی نہین مرتا ہی بقول شاعر شعر
روزے کہ قضا باشد روزے کہ قضا نیست ✦ روزے کہ قضا نیست در و مرگ روا نیست
جبکہ یہ بات ہی تو کیون موت سے خوف کرو جبکہ یہان قیام نہین ہی تو پھر کیون نہ نام نیک
پیدا کرے جو کہ ہمیشہ کے واسطے باقی رہے یہ تو ظاہر ہی کہ نام نیک رہ جاتا ہی تو ای بہادرو تم
وہ آج کام کرو کہ تمہارا بھی نام اِس صفحۂ ہستی پر مثل رستم و سہراب کے باقی رہے آج
وہ جنگ مین کوشش کرو کہ کفار بھی یاد کرین کمیت سے قدم باہر نہو کچھ خوف نہ کرو
آخر مرنا ہی اول مرنا ہی پھر غازیون مین کیون نہ اپنے کو شمار کراؤ تاکہ اِس جنگ کا صلہ پاؤ
جبکہ یہ یقین ہی کہ سوائے اُس خالق یکتا کے کوئی نہین باقی رہے گا سب فنا ہونگے بقول شاعر شعر
فقط تو ہی ہی یا اللہ باقی ✦ نہین رہتے گدا و شاہ باقی ✦ بقا تجکو ہی اور سب کو فنا ہی
بگڑنے کو گھر و ندا یہ سنا ہی ✦ یون جونقیبون نے بیان کیا تو یہ حالت ہوئی کہ سب کی
نظرون مین صورت عروس مرگ نظر آنے لگی سب کے رخون پر بشاشت سی ہوگئی جرے
جوش شجاعت سے سرخ ہوگئے رحیق جرأت نے اپنا رنگ دکھایا سب کو جوش جرات دلایا
یہی قصد ہوا کہ مرکب بڑھا کر لشکر پر جا پڑین اور یقین خود پرست کو مع اُسکے لشکر کے تباہ
کر دین یہ خیال کر کے مرکبون کو صف سے نکالنے کا قصد کیا کہ ہما جبقران کا خیال
آگیا سب پاس ادب سے رُک گئے مگر دل سینون مین بیچین تھے مرکب تہ ران بیقراری
کرتے تھے جب یہ نوبت بہم پہونچی تو سب نے مرکبون کو روکا اور فرط جرات سے
مغموم کر رہ گئے یہی خیال آیا کہ سبقت کرنا ہمارا طریقہ نہین ہی اُدھر نقیب نقابت کر کے
لشکر مین چلے گئے صفون پر سناٹا سا ہوگیا باوصفیکہ ایک کرور کے قریب اُس صحرا مین
اُسوقت آدمی تھے مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ شہر خاموشان ہی کسی کی سانس لینے کی بھی تو
آواز نہ آتی تھی سب کی نگاہون مین بے تبانی دنیا پھر رہی تھی دنیا کی جانب سے سب

قلب خالی تھے جو نامرد و بزدل تھے انکو بھی جوش آگیا تھا وہ بھی مرنے پر تیار تھے ایسی ہیبتناک اسوقت
انکی تقریر تھی کہ سب موت کو اپنے قریب سمجھے ہوئے تھے اور چشم حیرت سے ہر سو نگران تھے اور
دیکھ رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی مین جان نہین ہی سب بے حس تھے کسی اعضا کو حرکت
نہ تھی اسوقت لشکر کی عجب حالت تھی گویا دو تین لشکر ان کے سرون پر جانور بیٹھے ہوے تھے
کہ جنکے خوف سے حرکت نہین کر سکتے تھے کوئی دو تین لمحہ یہی حالت رہی بعد اسکے یہ ہوا کہ اب
سب کو ہوش آیا وہ اثر انکی تقریر کا کم ہوا یقین خود پرست کے لشکر کے کل علم جلوہ گر
ہوے اور علمہاے تصویر پرستان بھی ہلے دیکھا سب نے کہ اپنی صف سے حارث گرگدن
سوار نے اپنے گرگدن کو صف سے نکالا اور ایک نظر لشکر اسلام کو دیکھا فریب تخت یقین
خود پرست آیا اور عرض کیا کہ بڑی دیر ہوگئی ہر صف آرای بھی ہو چکی نقیب بھی اجازت
کر چکے اب مجکو اجازت ملے تا کہ مین جاکر خدا پرستون سے مقابلہ کرون اور اپنا ہنر جنگ
دکھاؤن یقین خود پرست نے کہا کہ اچھا جاؤ سپرد کیا تمکو خداوند طبیعت مجردہ کے
یہ سنکے حارث نے اپنے گرگدن کو مہمیز کیا اور لشکر سے نکلکر میدان مین آیا خوب
سرا با میدان کا دکھایا بڑی دیر تک نیزہ ہلایا کیا تلوار کے ہاتھ نکالے جب آپ بھی عرق
عرق ہوگیا اور گرگدن بھی پسینے مین غرق ہوگیا اور دم بھی آگیا تو گرگدن روک کر اور
رخ طرف لشکر اسلام کے کرکے یہ نظر تیز دیکھنے لگا دیکھا کہ پہلوے مملوک مین ہزبر بھی مرکب
پر سوار ہی اور آلات حرب و ضرب تن پر آراستہ کیے ہوے کھڑا ہی اسکو نہایت غصہ آیا
دانتون کو پیسکر رہ گیا ہونٹون کو چبانے لگا پشت دست کو نر غیظ و غضب مین کاٹنے لگا
جب اسکا دم استوار ہوگیا اور پسینہ بھی خشک ہوگیا تو اسوقت باواز بلند پکار کر
کہنے لگا کہ خدا پرستون تمنے بہت سر اٹھایا ہی یہ نوبت ہو پہنچی کہ تمنے ادھر کا قصد کیا یہان
آکر یہ فساد برپا کیا کہ یقین خود پرست کو پریشان کیا اسکی نوبت یہ ہوئی کہ سمندر شاہ
کو مدد کرنا پڑی اور اسنے مجکو برائے کمک یقین خود پرست ادھر کو روانہ کیا یہان آکر
میرے ہمراہ کا ایک سردار تمہارے لشکر کے سردار پر عاشق ہوکر تمہارا شریک ہوگیا ورنہ
وہ اس مرتبے کا پہلوان نہ تھا کہ یون زیر ہوجاتا خیر اس سے تو کچھ غرض نہین ہی اچھا اب
مین میدان مین آیا ہون دیکھون کیونکر مجکو زیر کر لیجاتے ہو جسکو تمنا ے مرگ ہو میرے
مقابلے کو آئے مین اسکو عروس مرگ سے ہمکنار کردون یون جو اسنے مبارز طلب کیا تو
بہزاد خان نے قصد کیا تھا کہ مین مقابلے کو جاؤن کہ حارث نے صدا دی کہ ابھی کوئی
میرے مقابلے کو سواے اس جوان کے نہ آئے جو کہ ہزبر سے مقابلہ کرکے اور اسکو گرفتار
کرکے لے گیا ہی مین پہلے اسکو اسکی خطا کی سزا دے لون تو پھر اور کسی سے مقابلہ کرونگا
مین اسی جوان کے مقابلے کا مشتاق ہون اسی سے جنگ کی آرزو ہی یہ جو اسنے کہا تو مملوک
یہ صدا سنکے اپنے پرے سے مرکب کو مہمیز کرکے نکلا اور قریب تخت شاہی آکر عرض کرنے لگا
کہ مجکو اجازت میدان مرحمت ہو حریف بہت لاف زنی کر رہا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ
تم تو مقابلہ کر چکے ہو اب اور کوئی مقابلہ کو جائے گا تم اپنے مقام پر جاؤ مملوک نے عرض کیا
کہ حضور نے سنا ہوگا کہ وہ مرتد میرا نام لیکر اس غلام کو برائے مقابلہ طلب کرتا ہی

تو بھاگا کیونکر یہ غلام اُسکے مقابلے کو نجائے اگر نہ جائے گا تو دنیا یہ خیال کرے گی کہ پہلوان زبردست تھا
اِس سبب سے مملوک نے اُسکا مقابلہ نکیا تمام خلق مین یہ غلام بدنام ہوگا حضور کی بھی بدنامی کا سبب ہم
مملوک نے یون جو عرض کیا تو بادشاہ نے فرمایا کہ اگر وہ تمھارا نام لیکر تمکو برائے مقابلہ طلب
کرتا ہی تو بسم اللہ جاؤ سپرد خدا کیا یہ فرما کر جام عنایت فرمایا مملوک نے اُسکو سلام کرکے لیا
اور پی گیا بعدہ سلام رخصت کرکے مرکب سے تنگ کو اپنی مرضی کے موافق درست کیا سوار
ہوکر خدمت مین صاحبقران کی آیا مرکب پر سے اُتر کر اُنکو بھی سلام کیا اور اجازت لیکر سلام
رخصت کرکے پھر سوار ہوکر بوا باگ کا لیا مرکب دوڑاتا مین میدان جنگ مین پہونچا
اُسنے مملوک کو آتے ہوے دیکھکر پہلے ہی سے سپر پشت پر سے لی اور آمادہ تنگا در کھڑا ہوا
پہونچتے ہی تنگا در چلی کیونکہ اُنھون نے بھی راہ سے سپر پشت سے لے لی تھی یہ اُسکے قصد کو بخوبی
سمجھ گئے تھے سپر پر سپر بڑی گل سپر سے چنگاریان نکلین دونون کے مرکب بسیا ہوتے تین قدم
مرکب مملوک اور چھ قدم گرگدن حارث کا حارث کرگدان کو رانون مین مسلکر برابر آیا
اور بصد کبر و نخوت کہنے لگا شعر بگو نام خود را درین انجمن ؎ کہ بسیار تند آمدی سوے من
ای جوان تو مجکو بڑا چالاک معلوم ہوتا ہی خیر تیری یہ چالاکی نکلی جاتی ہی مین کوئی شیر ببر تو
ہون نہین کہ تیرے اوپر عاشق ہوکر اپنے کو گرفتار کرا دون بلکہ تیری جان کا مالک الموت ہون
تو میرے ہاتھ سے ہرگز ہرگز زندہ نہ بچے گا بعد تیرے قتل کرنے کے تیرے اور لشکریون سے
مقابلہ کرونگا اور ہر بریت تو ایسا فصاص اِس امر کا لونگا کہ وہ بھی تمام زیاد کرے گا جیسی
اُسنے حرکت کی ہی ایسی کوئی بہادر غیرت دار نہین کرتا ہی یہ ثابت ہوگیا کہ یہان لشکر اسلام کا خاتمہ
ہوگا ہوا ہمرکا قصد کیا پس جو نو حربہ رکھتا ہو مجھپر وار کرتا کہ مین دیکھون کہ تو کیسا بہادر ہی اور یہ بھی
نہ کہنے کو ہو کہ ہمارے وار کرنے کی نوبت نہ آئی ورنہ مین قتل کرتا مملوک نے کہا کہ تو
میرا نام نہین جانتا ہی اصلی تو نام میرا ملک الموت جان کفار ہی دوسرا نام میرا مملوک
بن مالک اشتر در صاحب نیزہ و دو سرپیہ سالار صاحبقران اول و صاحبقران نیزہ ہین
مین اُنکا فرزند ہون جنکے نیزے کی پناہ نہ تھی مین اُس شیر کا جگر بند ہون کہ جسکے نام سے
تمام کفار کانپتے تھے مین اُس دلاور کا نور نظر ہون جسنے اکثر تنہا لاکھون سے مقابلہ کیا
اور ہمیشہ ہمراہ صاحبقران راہ خدا مین جہاد کیا تو کیا مجکو قتل کرے گا پہلے اپنی تو خیر لے کہ مین
خیال کرتا ہون کہ تیری قضا تیرے سر پر کھیل رہی ہی کوئی دم کا تو مہمان ہی ہمسے مقابلہ کرنا کیا کوئی
امر آسان ہی تیری بھی یہ جان ہی کہ ہمکو قتل کرے اور ہمارے بعد لشکر اسلام کو سزا دے
تو کیا ہی اور تیرا فسر سمندر جادو کیا ہی اور جسکی تو مدد کو آیا ہی اُسکی کیا حقیقت ہی تم سبکے سب
ہمارے روبرو سگ و شغال سے بدتر ہو بھلا مجمع گوسفندون سے شیر ژیان کو کیا خوف
ہی ایسے روباہ خصال سبت دیکھے ہین اور بکا کرتے ہین اور تو یہ کیا بار بار بکتا ہی کہ ہنر پر
مجھپر عاشق ہوکر مسلمان ہوگیا اور مرتد دین خدا یہ کیا کلام بیہودہ ہین مجکو غیرت نہین آتی ہی
کہ تو یون سر بسمان کلام بیہودہ کرتا ہی معلوم ہوا کہ مجکو یہ مرض ہی جو تو اورون کی بابت
ایسا گمان کرتا ہی یہ امر تو ظاہر ہی کہ جو عیب انسان اپنے مین پاتا ہی وہ دوسرے مین بھی
خیال کر لیتا ہی تو کیا کرے یہ زمانے کا حال ہی کچھ تجھپر منحصر نہین ہی دوسرے یہ تیری عقل

کا بھی تصور ہی جو تو ایسا خیال کرتا ہی ارے نادان تو انجو ہنر بر کی گرد قدم بھی نہین پاتا یہ
تیری آرزو بیکار ہی وہ اب اُن لوگون مین شامل ہو گیا ہی جو کہ اہل بہشت سے ہین
اُسنے تجھ ایسون کا ساتھ ترک کیا گمراہی سے ہاتھ اُٹھا یا تار کو چھوڑ کر نور سے ملا راہ
ضلالت ترک کر کے شاہراہ ہدایت پر پہونچا اُسکو عقل سلیم و ذہن لیم تھا جو اُسنے اِس
کفر کو ترک کیا اور راہ نیک پر آیا وہ مثل تیرے گمراہ نہین ہی وہ نظر بصیرت رکھتا تھا اُسنے
اپنے پیدا کرنے والے اور اپنے خالق کو پہچانا اُسکے صلے مین یہ مرتبہ پایا کہ مرد دیندار کے لقب سے
ملقب ہوا تجھ ایسا کو ربا طن کیا جائے کہ کون خالق ہی اور کون مخلوق ہی ایک تصویر اپنے
ہاتھ سے بنالی اُسکو سجدہ کرنے لگے یہ تیری عقل غلط بین کا تصور ہی تو اُسکو کیا اُسکی سزا دے گا
پہلے اپنی تو جان میرے ہاتھ سے بچالے پھر اُسکو سزا دینا مملوک نے جو یون کلام کیا گو اُسکو
غصہ آیا مگر غصے کو روک کر کہا کہ بس بس تقریر ہو چکی اگر آپ مجھ پر غالب آئے گا تو اُسوقت
مجکو نصیحت فرمائیے گا اب آپ اپنا حربہ کرین مملوک نے کہا کہ یہ تو اپنا دستور نہین ہی کہ
سبقت کرین جب تیرے حربے سے خدا بچائے گا تو دیکھا جائے گا یہ خیال کرلے کہ کبر و غرور
سوائے ذات خدا کے کسی کو زیبا نہین ہی یہ فقط اُسکی ذات کے لیے مخصوص ہی بیت
مراد را رسد کبریا و منی + کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی + فرد تنی سے بہت بڑے
تمرے ملتے ہین جو خال کہ بار ور ہوتے ہین وہ ہر قسم کی آفت سے بچائے جاتے ہین
اور جو کہ بے ثمر ہوتے ہین اُنکو کاٹ کر بیخ و بنیاد سے نکال دیتے ہین اُنکی جگہ بیر اور درخت
یا ثمر لگائے جاتے ہین خاکساری کو خدا نے بڑا مرتبہ عنایت فرمایا ہی کبر کرنے عزازیل
ایسا فرشتہ مقرب بارگاہ احدی مغضوب بارگاہ صمدی ہوا اُسکا کوئی نام بغیر لعن کے
زبان پر نہین لاتا ہی یہ کہ پہلے اُسپر لعن کر لیتا ہی پھر اُسکا نام لیتا ہی غرور کا یہ ثمرہ ہی پھر ہم
کیون غرور کرین یہ مرتبہ ہمکو غرور کے نہ کرنے سے حاصل ہوا ہی لہذا تو بھی غرور کو
ترک کر ورنہ جو تیرے جی مین آئے وہ حربہ کرین موجود ہون پہلے مین سبقت نہ کرونگا
اپنا قاعدہ تیرے لیے ہاتھ سے نہ دونگا یہ سُنکے اُسنے کہا کہ معلوم ہوا تیری قضا تیرے سر پر آئی ہی
مین صرف تلوار سے مقابلہ کرونگا نہ نیزے سے نہ گرز سے اِن سب فنون مین مین نے دیکھا
کہ تم لوگ کامل ہو تم سے اِسمین مقابلہ کرنا نہایت نادانی ہی یہ سب فن تم لوگون کی کمک
مین آگئے ہین تم لوگ جب چوٹ کھاؤگے تو تلوار سے مارے پڑوگے تلوار ہی تمہارا خون
کرے گی لے اب سپر اُٹھاؤ اور میرا وار روکو مملوک نے کہا کہ یہ تو خوب بات ہی جلدی فیصلہ
بھی ہو جائے گا دہان نار عنر کو بسپر مین تیرا انتظار بھی ہی مین بھی یہی چاہتا ہون کہ تو وار کر
اب مین خبردار ہون یہ سُنکے اُسنے شمشیر آبدار نیام سے لی اِنھون نے سپر کو اُٹھایا اُسنے
وار کیا اِنھون نے سپر پر روکا اب یہ اُسکے وار کو روک رہے ہین اُسکا گرز برق صورت
کوند کوند کر پھر رہا ہی اِنکا مرکب بھی چلا وہ ہی کہین رُکتا ہی نہین کبھی بائین پر کبھی دہنے پر
کبھی روبرو کبھی بلند ہو گیا گویا کبک کے پر نکل آئے ہین اِنھون نے دس پانچ وار روک کر اپنی
بھی تلوار نیام انتقام سے لی اور کہا کہ اب مین بھی وار کرتا ہون تو بھی روک مین نے اپنے
وار تیرے روکے اُسنے جواب دیا کہ کسنے منع کیا ہی مین ہوشیار ہون تم وار کرو مین تو

اسیکا امید وار تھا یہ کہکر اسنے ڈھال اٹھائی انھون نے وار کیا اسنے انکا وار سپر پر روکا
اور دونون جانب سے وار چلنے لگے کبھی اسکی تلوار انکے قریب سر آکر نکل گئی کبھی انکی تلوار
اسکے پہلو کے برابر سے سن سے نکل گئی وہ بھی بلا کا بنا ہوا تھا کسی مقام پر غافل نہین ہوتا
ہی ہر وقت خبردار رہتا اور تلوار کی جھنکار بلند ہی دو بجلیان ہین کہ کوندرہی ہین مرکب
دوربان ہین کہ پھر رہے ہین غبار صحرا مین بلند ہی اسمین تلوارین مثل برقون کے چمکتی
ہین اور رہ جاتی ہین یون ہی دونون جانب جب تا دیر مقابلہ رہا نہ اسنے چوٹ کھائی
نہ انھون نے بھلا یہ کب چوٹ کھانے ہین بس مملوک نے خیال کیا کہ کب تک تلوار کی لڑائی
ہوگی اب اسکا فیصلہ کرنا چاہیے یہ تو یون ہی رہے گا تیرے لشکر کے لوگ کیا کہتے ہونگے
اور سردار کیا خیال کرتے ہونگے یقین خود پرست بھی یقیناً یہ خیال کرتا ہوگا کہ حارث
کرگدن سوار ضرور غالب آئے گا جب تو اب تک لڑ رہا ہی بڑی بدنامی ہی بس جون ہی
مملوک کو یہ خیال آیا تیور مثل شیر نریان کے بدل گئے ابرو پر بل پڑگیا منہ فرط غیرت سے
سرخ ہوگیا غیظ مین آکر جھنکا جو دیتے ہین تو علی بند سپر کا پشت پر جا جھولا تلوار کو بائین
ہاتھ مین لیا اسنے جو وار کیا تو اسکی تلوار کو خیال مین رکھا جب تلوار قریب سر پہونچی تو
بجلی دراز کرکے قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور جھٹکا دیکر تلوار کو چھیننا چاہا وہ بھی پہلوان
زبردست تھا تلوار مضبوط پکڑے تھا تلوار نہ چھوٹی مگر قبضے کے دو حصے ہوگئے نصف
قبضہ اسکے ہاتھ مین رہ گیا اور نصف قبضہ مع تلوار کے اسکے قبضے مین آگیا جیسے کہ ہر
کی لڑائی مین ہوا تھا یہ معرکہ دیکھکر اہل اسلام نے نعرۂ تکبیر بلند کیا وہ نعرۂ تکبیر
کی صدا اسکے جل گیا اور بہت برہم ہوا غیظ مین آکر اسکو اور تو بھی نہ بڑا ہاتھ دراز کرکے
اسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالدیا اور قصد کیا کہ اسکو مرکب پر سے اٹھا لون مگر کہین بہادر بھی
مرکب پر سے اٹھا ہی جو یہ اٹھینگے آسمان نے بھی جنبش کھائی ہی جو یہ حرکت کھائے مثل ستون
کے زمین مرکب پر بیٹھ رہے جب انھون نے دیکھا کہ کمر زنجیر مین ہاتھ دیئے ہوئے زور کر رہا ہی
تو انھون نے بھی اسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالدیا اور زور کرنے لگے اب کشمکش کے زور مرکبون پر
ہونے لگے مرکب انکا لنگر نہ اٹھا سکے پیٹ کے بھل زمین پر بیٹھ گئے یہ جو حال اہل لشکر نے
دیکھا تو پکار کر صدا دی کہ ای پہلوانون کیون ان بے زبانون کی جان کے پیچھے پڑے ہو یہ تمھارے
لنگر نہین اٹھا سکتے ہین زمین تمھارے زور کے بار کی متحمل ہوگی یہ مرجائینگے لہذا ان بے زبانون کو
تو چھوڑ دو اپنے اوپر کرکے اپنی تقدیر پر آدمی کرو یہ بے زبان ہلاک ہوے جاتے ہین یہ جو اہل سپاہ
نے کہا تو دونون نے اپنے اپنے دامن کر دالے اور مرکب پر سے اترے اور زمین پر آئے
اب کشمکش کے زور ہونے لگے برابر کے داؤن پیچ بندھنے لگے جوڑ توڑ ہونے لگے پہلے تو اسکے
کے داؤن پیچ ہوے جو وہ داؤن کرتا ہی یہ اسکا توڑ فوراً کرتے ہین جو یہ داؤن کرتے ہین وہ
بھی اسکا توڑ کرتا ہی مدتے مدید کشتی لڑ رہے ہین بادشاہ نے جو یہ ملاحظہ فرمایا تو خیال کیا کہ
یہ کشتی دیر تک ہوگی حکم دیا کہ بہت جلد ابھی اکھاڑا تیار ہو جائے بیلدار فوراً اکھاڑا جاکر
تیار کرنے لگے یہ دونون لڑ رہے ہین کہ آناً فاناً مین اکھاڑا درست ہوگیا یہ دونون
لڑتے ہوے اس اکھاڑے مین آئے اب یہان لڑائی ہونے لگی کبھی یہ اوپر وہ نیچے کبھی

پیچے اور وہ اوپر وہ جب اسکو پکڑتا ہے مثل برق کے چمک کر نکل جاتے ہین دیکھنے والون کو
بھی نہین ثابت ہوتا ہو کہ وہ کب پکڑا یا تھا جب اسکو پکڑ لاتے ہین تو وہ بھی مثل شرارۂ آتش
کے نکل جاتا ہو پھر داؤن پیچ ہونے لگتے ہین دونون لشکر اکھاڑے سے قریب آگئے ہین
تماشا کشتی کا دیکھ رہے ہین ہار غالب و مغلوب مین تمیز نہین ہوتی ہو بصر اس فن کے دیکھ رہے ہین
کسی مین کمی نہین پائی جاتی ہو مگر کوئی طرح کا فرق ہو پہلوان کا کشتی کا بندھا ہوا ہاتھ چستی چالاکی
سے داؤن پیچ ہو رہے ہین کوئی داؤن ایسا نہین جانا ہو کہ انکو اسکا توڑ کرنے مین
دقت ہو مگر یہ اسکو آسانی سے کھول دیتے ہین اور اسکا توڑ کرتے ہین کہ وہ حیران ہوکر رہ
جاتا ہو وہ اپنی دانست مین وہ پیچ کرتا ہو کہ جسکو وہ بہت مشکل خیال کرتا ہو اس خیال سے
کہ شاید اسکو اسکا توڑ نہ معلوم ہو اگر معلوم بھی ہو تو دقت ہو اسکے کرنے مین مشکل پڑے
بھلا جو کہ اسکے دل مین ہو وہ انکے ناخنون مین ہو کب اسکے اس داؤن کو مانتے ہین ایک
چشم زدن مین اسکا توڑ کر گذرتے ہین جب یون ہی دو پہر گذر گئے تو بادشاہ نے ملاحظہ
فرمایا کہ اس کشتی نے طول کھینچا ہو آج نہین تمام ہوگی آسودگی فرمایا کہ ہمارا لخت زمین پر
لب اکھاڑا رکھو دوہم بھی تماشا کشتی کا دیکھین اگلے جب تک کشتی فیصلہ نہ ہوئے گی ہم یہان
سے واپس نہ جائینگے کہارون نے لخت زمین پر رکھ دیا اتنے مین سب سردارون کی بھی
کرسیان برابر سے آگین سب کے سب مرکبون پر سے اتر کر اپنی اپنی کرسیون پر بیٹھے ادھر
لشکر کو حکم ملا کہ تم بھی بیچ سے گھیرے ہو بیٹھ جاؤ سوار یہان سے ادھر وہ اچھا ہے اور
آسپر بیٹھ گئے گھیرے مین گھیرا ڈالین بیدل اپنے اپنے افسر کے قریب یون ہی زمین پر بیٹھ گئے
اب یہ نوبت ہو کہ کچھ درختون کے نیچے ہین کچھ اور طرف ہین کچھ ادھر ہین ادھر ہین آدھر یقین خود پرست
نے بھی اپنا تخت رکھوا دیا ہو اسکے بھی سردار اسکے برابر کرسیون پر بیٹھ گئے ہین یہان برائے
بادشاہ اسلام تکیہ آکر استادہ کیا گیا بادشاہ اسکے علائے جین نشریف فرما ہین ادھر
یقین خود پرست بھی زیر سایۂ تکیہ و زرہ بختی بیٹھا ہوا تماشا لڑائی کا دیکھ رہا ہی ادھر سودے
والے دونون جانب لشکر مین پھر رہے ہین بسکٹ والے کباب والے شیرینی والے
خوانچہ والے ہر قسم کی مٹھائی لیے ہوئے امرتیان برفی بالوشاہی پیڑے لڈو گلاب جامن سہل
شاخین سیو نمکین تسبیون ہر قسم کی شیرینی لیے ہوئے لشکر مین پھر رہے ہین زنار کمر والے
لوگردن مین امرود شریفے کیلے رنگترے سیب کولے ناشپاتی بھی لیے ہوئے صدائین لگا رہے ہین
میوے والے پستے بادام خوبانی کشمش چرونجی مغز لیے ہوئے ٹہل رہے ہین انار مثل پستان
یار لٹکرون مین لگے ہوئے ہین حقہ والے حقہ پلاتے پھرتے ہین گلوری والے گلوریان بیچ رہے
ہین لشکری دونون جانب سے خرید خرید کر کھا رہے ہین کیونکہ صبح کے گھر سے ہین سوائے بالی بالے
پھرتے ہین ایک میلا جمع ہوگیا ہو کشتی کا ہے کو ہی گویا تماشا ہی آخر روز دن تمام ہوا آفتاب
بارنگ زرد ترسان و لرزان ان پہلوانون کی کشتی دیکھ کر کہ فلک انکے شاہ انجم سے کہ
کھا کر مغرب کو روانہ ہوا دن تمام ہوا آمد آمد شاہ انجم کی شروع ہوئی ماہتاب اپنے رتھ پر سے
نقاب روز کو الٹ کر تخت زبرجدی فلک پر جلوہ گر ہوا ملائر اپنے آشیانون کو پھر گئے ہوئے
اپنی زبان مین روانہ ہوئے کہ غضب کے یہ دونون بہادر ہین کہ صبح سے نہ کچھ کھایا ہی نہ پیا ہی

کشتی لڑ رہے ہین اُدھر جب حارث کرگدن سوار نے دیکھا کہ آفتاب عالمتاب غروب
ہوگیا ماہتاب نکلا اسنے ہاتھ روک لیا اور علیحدہ ہوکر کھڑا ہوگیا مملوک نے کہا کیا
پہلوان یہ کیا ابھی تو تم یون گتھے ہوے کشتی لڑ رہے تھے یہ کیا ہوا کہ الگ ہوگئے اسکا کیا
سبب ہی حارث نے کہا کہ ہمکو اور تمکو لڑتے ہوے دن بھر گذر گیا نہ تم غالب ہوے زمین
اب دن تمام ہوا دن برابر جنگ ہوتا ہی اور رات ہمارے راحت و آرام جاگر رات بھر
راحت سے بسر کرو کل پھر میرے تمھارے مقابلہ ہوگا مین بھی دن بھر کا تھکا ماندہ ہون جاکر
آرام کرونگا مملوک نے کہا کہ یہ تو مین بھی خوب جانتا ہون کہ رات راحت کے واسطے ہی
مگر کیا یہ قاعدہ نہین ہی کہ مین بغیر کسی ہوے لڑائی کے واپس جاؤن جب تک کہ حریف کو
زیر نہ کرلون یا خود زیر ہوجاؤن اور یہی کل اہل اسلام کا طریقہ ہی نہ ہم کچھ کھاتے ہین پیتے
ہین جب تک کہ حریف کو زیر نہین کر لیتے ہین حارث نے کہا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی اپنا یہ
قاعدہ نہین ہی پھر کیا ہو دوسرے بھوک یہان بشدت لگی ہی صبح سے کچھ کھایا نہین ہی
تیسرے یہ بات ہی کہ اس رات کی تاریکی مین کون ہماری تمھاری کوشش کو دیکھے گا جبکہ
کسی نے نہ دیکھا تو بیکار ہی گو کہ شب ماہ ہی مگر دن کے برابر روشنی کجا مملوک نے کہا
کہ اگر تمکو آرام کرنے کی ضرورت ہی تو تھوڑی دیر کے لیے جاکر آرام کرو مین تا آنے تمھارے
یہان موجود رہونگا جب تم آؤگے تو پھر کشتی لڑونگا دوسرے بھوک کی جو تمنے شکایت کی
اسکا یہ جواب ہی کہ جاکر کچھ کھا کر اشتہا کو اپنی رفع کرو تیسرے یہ جو تمنے کہا کہ تاریکی شب
مین ہماری تمھاری کوشش کو کون دیکھے گا تو شاہون کے نزدیک رات کا دن کرتے ہوے
کتنی بڑی بات ہی تم اپنے بادشاہ سے کہلا بھیجو وہ اپنے لشکر مین روشنی کا حکم دین مین اپنے
بادشاہ سے عرض کرائے دیتا ہون وہ اپنے لشکر مین روشنی کا بندوبست فرمائینگے
پھر تو بخوبی سب دیکھینگے جو عذر تمنے کیے ان سب کا تدارک تو ممکن ہی اب یہ بتاؤ کہ کونسی
بات اسمین غیر ممکن ہی جو کوئی اور عذر ہو وہ بھی بیان کرو تاکہ مین اسکا بھی جواب دون اور
جسطرح تم مقابلہ کرنے کو کہتے ہو اس طور سے تو تمام عمر نہ فیصلہ ہوگا نہ تم غالب ہوگے نہ مین تمام عمر
اسی لڑائی مین بسر ہوجائیگی اور نہ لڑنے کی تو اور ہی بات ہی کہ اب تم عاجز ہوگئے تمنے یہ بہانہ
کیا وہ نقشہ ہوا کہ دل نخواستہ عذر بسیار دل تو مقابلہ کرنے کو چاہتا نہین ہی عذر کیا کہ
رات ہوگئی ہی یہان پر بھی کوئی بات ہی لڑائی کے موقوف کردینے کی مملوک نے جو یون
کہا تو اسکو بھی غیرت آگئی کہنے لگا کہ روشنی لشکر مین کرائی جائے مین موجود ہون مین بھی
آرام نہ کرونگا جو کچھ کھانا پینا ہوگا یہین کھا پی لونگا اپنے مقابلہ کیے جاؤنگا مین بھی بغیر کسی
اب واپس نہ جاؤنگا مملوک نے کہا کہ بہت بہتر مملوک نے عیار کو بلا کر کہا کہ بادشاہ کی
خدمت مین عرض کرو میری جانب سے کہ حضور لشکر مین روشنی کا حکم دین وہ عیار یہ سنکے بادشاہ کی
خدمت مین حاضر ہوا مملوک کا پیام عرض کیا بادشاہ نے حکم فرمایا کہ لشکر مین روشنی ہووے
بس اسیوقت تمام لشکر مین روشنی کا بندوبست ہونے لگا بادشاہ نے خواجہ کو طلب فرمایا اور
کہا کہ اے خواجہ تم بہت جلد روشنی کا انتظام کرو تاکہ روشنی تمام لشکر مین ہوجاے خواجہ نے
عرض کیا کہ روپیہ عنایت ہوا ابھی یہ خاکسار بندوبست کرتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ کسقدر روپیہ

در کار ہی خواجہ سے عرض کیا کہ دس ہزار بادشاہ نے اسی وقت حکم دیا کہ خواجہ کو دس ہزار روپیہ
دیا جاے تاکہ یہ روشنی کا بندوبست کرین اسی وقت خواجہ کو خزانۂ شاہی سے دس ہزار روپیہ
مرحمت ہوا خواجہ روشنی کا بندوبست کرنے لگے ہر دکاندار سے جو کہ وہان موجود تھے کہا کہ آج
رات بھر چراغ روشن رکھنا ہوگا اس حکم کے بہت سے پٹاخے روشن کراے اور درختون مین
جھاڑ لٹکوا دیے گرد اگرد مرسے کے اپنی جانب خوب روشنی کی کہ رات کا دن ہوگیا زمین
سے تنکا نظر آنے لگا ادھر یقین خود پرست نے بھی اپنے لشکر مین روشنی کرائی رات کا
دن کر دیا اگر ایک مورن بھی گر پڑے تو نابینا بسبب ہونے بصارت کے تلاش کرے تو
اسکو بھی ملجاے اس قدر روشنی لشکر مین تھی کہ تمام صحرا بسبب روشنی کے
پرنور ہوگیا تھا جانور وان کو دن کا گمان ہوا اپنے آشیانون سے اڑے وقت سحر ہوکر اپنی
زبان سے بانگین دینے لگے اس قدر روشنی کی کثرت تھی کہ پیر فلک بھی جھکا ہوا زمین
کی طرف دیکھ رہا ہے اور خیال کرتا ہے کہ یہ عجب کا مقام ہے وجود نکلنے ستارون و چاند کے
مین بہت پریشان تھا کہ آج زمین مجھ سے بہت نزدیک ہے میری روشنی اسکی روشنی کے روبرو ماند
ہوگئی نہ معلوم یہ کیا آج زمین پر ظہور ہوا آسمان تو اس حیرت مین ہوا ادھر دو کانسۂ شیر مین
کم از کم دو من شیر فی کا نکلا ہوگا ملو حارث گرگدن سوار کے لیے یقین خود پرست
نے روانہ کیے جب وہ کانسۂ شیر حارث کے پاس پہونچے تو اسنے مملوک سے کہا کہ اب بھی
توشہ فرمائین مملوک نے کہا کہ مین تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ مین نہ کچھ کھاتا ہون نہ پیتا ہون
دوسرے اگر کھانا پینا ہوتا تو میرے لشکر سے خود آتا اور یہ دو دو تو میرے نزدیک بجس
ہی کیونکہ کافر کے یہان کا ہی پھر حرام ہی جب تک کہ وہ کلمہ نہ پڑھے ادھر بادشاہ نے
حکم فرمایا کہ مملوک کے لیے میوہ جیسا کہ ملازمہ میوہ لیکر حاضر ہوے عرض کیا کہ بادشاہ
نے آپکے واسطے میوہ بھیجا ہی اسکو نوش فرمائیے مملوک نے تھوڑے میوہ کھا لیا اور باقی
واپس کیا اتنے عرصے مین کئی خوان میوے کے حارث کے لیے یقین خود پرست
نے روانہ کیے اسنے وہ شیر بھی پا لیا اور میوہ بھی بخوبی کھایا ادھر یہ اتنی دیر تک بیٹھے
اور شلغین لگایا پھر بھگین کیا جسم کو اپنے گرماتے رہے تاکہ چست و چالاک رہے
اسنے جو دیکھا کہ اسکے لشکر سے بھی میوہ آیا انھون نے کچھ نہ کھایا اس وقت کہا کہ اے مملوک
یہ میوہ جو کہ آیا تھا اور تمارے بادشاہ نے روانہ کیا تھا تمنے کیون نہین کھایا اسکا کیا
سبب ہی مملوک نے کہا کہ کھانے سے طبیعت بوجھل ہو جاتی ہی اور سستی ہو جاتی ہی
بالکل نہین جاتا ہی اس سبب سے مین نے نہین کھایا حارث نے کہا کہ یہ تو بڑی خرابی
کی بات ہوئی اگر مین نے تمکو زیر کر لیا تو لوگ یہی کہینگے کہ یہ گرسنہ تھے اور وہ سیر تھا
اسنے اس سبب سے زیر کر لیا مملوک نے کہا کہ تم مقابلہ کرو کوئی یہ نہین کہے گا اور ہمارا یہ
قاعدہ ہی ہی جو کہ اسوقت کر رہے ہین یہ سنکے اسنے کہا کہ آؤ پھر مقابلہ ہو یہ سننا تھا کہ
مملوک اسکے قریب پہونچ گئے کشتی ہونے لگی سب بخوبی دیکھ رہے ہین ایک تو روشنی
بکثرت دوسرے چاندنی نکلی ہوئی ہی وہ رات بہتر از روز روشن ہی وہ آسمان پر تارے
نہ تھے بلکہ فرشتون نے کشتی کا تماشا دیکھنے کو روزن کیے تھے ماہتاب بھی مع اپنی سپاہ انجم

کے تماشاے کشتی دیکھ رہا تھا فلک بھی اسقدر خم ہوگیا تھا کہ اس سے اٹھا نہ جاتا تھا وہ بھی جھکا ہوا تماشا کشتی کا دیکھ رہا تھا اتنو یہ نوبت تھی کہ کوئی آنکھ ایسی نہ تھی کہ جو نہ لڑی ہو سکے سب ہمہ تن چشم بنے ہوے اکھاڑے کی طرف دیکھ رہے تھے اور ان دونون کی کوشش کی تعریف کر رہے تھے وہ بھی اپنی جان لڑاے ہوے کشتی لڑ رہے تھے یہ نوبت تھی کہ نہ یہ زیر ہوتا تھا نہ وہ برابر سے لڑ رہا تھا بادشاہ نے بھی کچھ میوہ نوش کیا صاحبقران نے بھی اور تمام سردارون نے بھی قدرے میوہ کھایا کھانا اسواسطے نہ کھایا کہ رات بھر جاگنا پڑے گا کہین ایسا نہو کہ طبیعت کسلمند ہو جاے تو کشتی کے تماشا دیکھنے سے بھی جائین آدھر یقین خود پرست نے اور اسکے سردارون نے خوب سیر ہوکر کھانا کھایا وہ رات بھی بسر ہوئی یعنی فلک پر آمد سحر ہوئی سفیدی سحری پھیلنے لگی شاہ خاور نے کشتی لڑکر زنگی شب کو زیر کیا سلطان انجم شکست کھاکر مع اپنے سردارون کے بھاگا آفتاب جہانتاب نکل آیا بادشاہ نے وضو کیا اسی مقام پر نماز صبح ادا کی تمام لشکر نے بھی نماز صبح ہمراہ بادشاہ کے پڑھی ادھر کشتی اسی طور سے ہو رہی ہے کہ یکایک یقین خود پرست نے اپنی فوج کو کمربندی کا حکم دیا اسکی فوج مین کمربندی ہونے لگی کوئی بڑا کوتھے نہین جو دیر ہوئی تھوڑے عرصے مین کمربندی ہوگئی اسنے اپنی صفین جمائین لشکر اسکا صف بستہ ہوکر کھڑا ہوگیا اور تماشا کشتی کا دیکھنے لگا ادھر لشکر اسلام مین بھی بحکم بادشاہ کمربندی ہوگئی صفین جم گئین کوئی پہر دن آیا ہوگا کہ اب وہ پنجہ ملاکے لڑنے لگا سانس پھولنے لگی دم آگیا اب یہ حالت ہے کہ جس جگہ جم کر کھڑے ہوگئے گھڑی آدھ گھڑی لڑے اسقدر پسینہ نکلا کہ کیچڑ ہوگئی اب جو اسکو پکڑ لاتے ہین تو وہ مشکل سے نکلتا ہے اسکو گھسیے دیتے ہین دوجو انکو پکڑ لاتا ہے تو یہ فوراً نکل جاتے ہین اب وہ دنبل کتے کے ہانپنے لگا جب اسنے دیکھا کہ میرا زور کم ہوچلا اب مین کوئی دم کا مہمان ہون موقع پاکر انکو لے دوڑا انکے دونون شاگرد پکڑنے انکو پچھلا یہ دم کے بھروسے اور قدم کے شمار پیچھے ہٹتے چلے گئے یہان تک کہ وہ انکو کوئی سات قدم پر لایا ہوگا کہ موقع پاکر جھٹکا جو دیا تو بایان گھٹنا آشنا زمین ہوا تڑپ کر لنگر جو قائم کیا تا گھٹنون غرق زمین ہوگئے اسنے ڈال کمر زنجیر مین ہاتھ اب جو زور کیا اور جھٹکے دینا شروع کیے تو اس کوہ وقار کے لنگر مین ذرا بھی جنبش نہوئی دسون انگلیون سے لہو کا بہنا شروع ہوگیا انگلیان شل ہوگئین آخر عاجز ہوکر دونون ہاتھ اٹھا لیے کہا کہ ماشاء اللہ خوب لڑے اب مین زور کر چکا اب تمھارے زور کی باری ہے مین نے تو اپنی تقدیر آزمائی کر لی اب تم زور کرو دیکھون تم مین کیسی طاقت ہے مملوک نے کہا کہ نہین ابھی جوا دو حسرت ہو اسکو بھی نکال لو تاکہ کوئی حجت باقی نہ رہے حارث نے کہا کہ اب کوئی حسرت نہین ہے وہ تو ہست چکا تھا یہ شیر ژیان اٹھا اور اسکے دونون سونڈے پکڑ کے لے دوڑا اگر دہنے پر رکا تو مارا جھٹکا کہ زمین پانون کے نیچے سے نکل گئی اگر دہنے پر رکا تو آدھر بھی ہچکا مارا کیا برا وقت ہے کہ زمین پانون کے نیچے سے نکلی جاتی ہے یون چلا جاتا ہے کہ جیسے پتا باد تند کے زور سے اڑ جاتا ہے دس بارہ قدم پر لاکر ہچکا مارا کہ دونون گھٹنے آشنا زمین ہوے اسنے قصد کیا کہ تڑپ کر لنگر قائم کرون حریف کب لنگر قائم کرنے دیتا ہے ڈال کر کمر

زنجیر مین ہاتھ یا علیؑ مدد کہکر اور نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر اب جو زور کرتے ہین تو پہلے ہی زور مین
تا بہ کمر دوسرے زور مین تا بہ سینہ یہان لاکر دو تو بازو ٹوٹکا بھی زور شامل کرکے سر سے بلند
کریا اور گرد سر چرخ دینا شروع کیا اُسنے قصد کیا کہ مین تانگین اڑا کر ایکو گرادون یہ سب اُسکو
اِس موقع پر آنے دیتے ہین یون گردش دے رہے ہین کہ جیسے کہا ہے چاک گو گرد شش
دیتا ہو اہل اسلام نعرۂ تکبیر بلند کر رہے ہین کہ صدائے نعرۂ تکبیر سے تمام صحرا گونج رہا ہے
یہ اُسکو مثل گیند کے آتشبازی کے چرخ دے رہے ہین ہاتھ کے دستانے کہین پاؤن کے
موزے کہین خود کہین جوشن کہین جا رآئینہ کہین سپر کہین زین پر آلتی پڑی ہو کمان ایک
جانب کو پڑی ہو ترکش کا منہ جو کھل گیا اور تیر جو زمین پر گرے تو وہ سب زمین پر ٹکڑے ہو گئے
سو خار تو اوپر اور سری زمین پر یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین کے روئیں ٹکڑے ہو گئے ہین انھون
نے گرد سر گردش دیکر زمین پر مارا کہ وہ گرد برد ہو گیا اُسنے قصد کیا کہ مونڈھے کی کہا کر سنبھلون
مگر حریف کب سنبھلنے دیتا ہی ماری ٹھوکر کہ گرد برد کر دیا کود کر اُسکی چھاتی پر سوار ہوے اور
دونون زانوون سے دبا کر کہا کہ کیون ظالم سر اٹھانے کا مزہ پایا ہی شرط کہ یون ہی دبا کر
مار ڈالون کہ روح قفس کو چھوڑ کر طرف سقر کے سفر کرے کیون کون زبردست ہی او کسنے
زبردستی سے زیر کیا کیون ہی شرط کہ تیری زبان گدی سے کھینچ لون جس سے تو زبان درازی
کرتا تھا سچ کہا ہی کہ جب تک اونٹ پہاڑ کے نیچے نہین آتا ہی تو جانتا ہی کہ کوئی مجھ سے بڑھکر
نہین ہی جب پہاڑ کے نیچے آتا ہی تو معلوم ہو جاتا ہی کہ ہان کوئی ہی اب معلوم ہوا ہو گا کہ
ہان کوئی زبردست ہی اور کوئی زبردست تھا اب تجکو اپنی قدر معلوم ہوئی ہو گی کیون
ہم پر ہر بر عاشق ہو کر مسلمان ہوا یہ کہکر کہا کہ مرے ہوے کو کیا مارون جو کہ بات کا مارا
نہ مرے تو وہ لات کا مارا کیا مرے گا یہ کہکر فرمایا کہ بتا حالا دیشنا ختن پر رہے گا رجہ
میگوئی اُسنے کچھ جواب نہ دیا خاموش ہو رہا وہ جو خاموش ہوا اُسکو بھی اُسپر رحم آگیا خیال
کیا کہ شاید مسلمان ہو جائے یہ خیال کرکے توڑے زنجیر سے اُسکی شکین کسکر باندہین اور
عیار کے حوالے کیا وہ اُسکو لیکر قید خانے کی طرف لشکر کے پڑاؤ کا رخ کرکے
چلا ادھر یہ اُسکو گرفتار کرکے اور عیار کے حوالے کرکے اپنے مرکب کے قریب آئے
یہ حال جو یقین خود پرست نے دیکھا کہ حارث گرگدن سوار بھی گرفتار ہو گیا اب
کوئی سہارا نہ رہا کسکے بھروسے پر مقابلہ کرون اُدھر حارث کی فوج نے جو دیکھا کہ ہمارا
سردار ایک اُس دن گرفتار ہوا ایک آج اب ہم کسکے ساتھ جائینگے اور کیا سمندر شاہ
کو منہ دکھائینگے اِس جوان کو قتل کرین جسنے اِسکو گرفتار کیا ہی بس ایک مرتبہ دلاکو
سپاہ جو کہ سمندر یہ سے اِسکے ساتھ آئی تھی تلوارین علم کرکے مملوک پر آپڑی یہان
مملوک بھی سوار ہو چکے تھے اُنھون نے جو لشکر کو آتے ہوے دیکھا تلواریان سے
لیکر لشکر پر جا پڑے یقین خود پرست نے جو دیکھا کہ حارث کی فوج نے جرأت کی
اور اُس جوان کو گھیر لیا اُسنے بھی اپنی فوج کو حکم دیا کہ تم سب ملکر اِس جوان کو قتل
کر ڈالو اِسنے تمھارے بہت سے سردارون کو قتل کیا ہی یہ جو حکم دیا تو تمام لشکر جو کہ
قریب چھ سات لاکھ کے تھا ایک مرتبہ تلوارین علم کرکے غوغا کرتے ہوے چلے کہ لینا

اس جوان کو جانے نہ دینا بغیر قتل کیے نہ چھوڑنا یہ حال جو بادشاہ اسلام نے دیکھا کہ تمام
لشکر خود پرست و تصویر پرست دونون غوغا کرکے مملوک پر چلے ہین بس تاب نہ رہی
لشکر سے فرمایا کہ مملوک کی مدد کرو یہ حکم پانا تھا کہ تمام لشکر کو ایک مرتبہ حرکت ہوئی
ایک دریاے فوج تھا کہ روان ہوا یہ ثابت ہوتا تھا کہ سمندر امڈا چلا آتا ہی یا یہ کہ کثرت مور و ملخ
ہی تمام لشکر تلوارین علم کرکے و نیزے بلند کرکے حکم سے بادشاہ کے حریف پر چلے یکبار
جو سب لشکر برائے حرب چلا اور رکب اٹھاے زمین معرکہ کو زلزلہ ہو گیا تمام میدان سرکنے
لگا گا و زمین کے پانون کو لغزش ہو گئی اسکا سنبھلنا دشوار ہوا جا بجا ت دل کی
شق ہو گیا دونون لشکر مل گئے منم منم کے نعرے ہونے لگے خود ظل اللہ نے مرکب
طلب فرمایا تخت کو ترک کیا مرکب باد رفتار پر سوار ہو کر شمشیر الماس نگار نیام سے لی
بہر کارزار بادشاہ کا شمشیر علم کرنا تھا کہ سات سو تلوارین برابر سے کھنچ گئین اور برابر سے
رکب اٹھے بادشاہ یہ نعرہ کرکے لشکر حریف پر جا پڑے۔ نعرہ منم شاہ شاہان فریدون حشم
بہار گلستان کا جس دم ✦ ایک طرف سے صاحبقران نعرہ کرکے عقب سلیمانی کو
لیکر لشکر خود پرستون پر جا گرے ایک جانب سے بہزاد خان و شہنشاہ گوہر کلاہ
و عین الزمان و نور الزمان و گرگین دشت جنگال و ہنر نیک خصال و آصف
انجم طلعت و سکندر فرخ لقا و سلیمان اعظم و دیگر شاہزادگان معظم و سرداران اکرم
تیغین علم کرکے جا پڑے دشمنون کو قتل کرنے لگے ادھر سے یقین خود پرست بھی تخت کو
ترک کرکے مرکب پر سوار ہو کر لشکر مین در آیا اسکے ہمراہ اسکے سردار بھی تھے قیامت کی
جنگ مغلوبہ واقع ہوئی یہ کثرت سپاہ ہوئی کہ امن کو بھی راہ نہ ملتی تھی مرغ تیر تباہ
پھر رہے تھے ہزارون پر کٹے ہوے زمین پر پڑے تھے پیک نظر اگر جاے تو قید ہو جاے کافر و
مومن مثل شکر و شیر کے مل گئے برابر سے وار چل رہے تھے باپ فرزند کو پسر پدر کو نہین پہچانتا
تھا باہم آمادہ پیکار تھے کوئی کسی کا لحاظ نہ کرتا تھا بازار موت گرم تھا ایک ایک مقام پر
سو سو مرے ہوے پڑے تھے تیر کی سنسناہٹ تیغون کی جھنکار نے گوش گردون کو کر کر دیا
تھا صداے کوس رزمی سے میدان رزم ہلا جاتا تھا جلاجل کا ایک جانب کو شور تھا وہ
الگ کف افسوس مل رہا تھا قرنا الگ غل مچا رہا تھا بوق ایک سمت کو چلاتا تھا صداے
باجہاے جنگ سے کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی پہلوان بعد آواز ہر صف مین گرج
رہے تھے صفین درہم و برہم تھین بموجب اشعار نظم

بگوشید لشکر بجوشید سخت	بہ لشکر بگوید کہ یک بارگی	بفرمان فرمان دہ تاج و تخت
عنان یک رکابے برانگیختند	دو دستی بہ تیغ اندر آوہ بختند	برانند بر جنگ او بارگی
بخاک اندر آرند بدخواہ را	دو لشکر چو مور و ملخ تاختند	بہ بندند بر دشمنان راہ را
بہ شمشیر پولاد و تیر و خدنگ	گذرگاہ بر مور کردند تنگ	نبرد جہان در جہان ساختند
زمین را بہ زیور بیاراستند	ستون علم جامہ در خون زدہ	چو زنبور گیتی بشوریدند
ز بس خستہ تیر پیکان نشان	شدہ آبلہ دست پیکان کشان	نجات از میان خیمہ بیرون زدہ
کہ از نعل اسپان برآمد شرار	بپا سود لشکر بخون ریختن	چنان گرم گشت آتش کارزار
		بہ دشمن ز دشمن برآمیختن

اگر رہ بدوی نشر دند پائے ۔۔۔ بناموس رایت ہمین داشتند
غنیمت بہ بدخواہ ننگذاشتند ۔۔۔ رسید آسمان را قیامت بگوش
بتیر و بنیزہ بخون تشنہ شیر ۔۔۔ ز فریاد در روئین خم اوفتاد پیل
بنیرنگ کان در آمد ز تیل ۔۔۔ بدرید زہر و بپیچید ناف
ز غریدن کوس خالی دماغ ۔۔۔ در آمد ز بحران سر بید برگ
کشادہ بدو روزن مرغ و ترگ ۔۔۔ فگند ابر باران خود زد و دش
گران تیر باران کنون آمدی ۔۔۔ فروشیدن کوس روئینہ طاس
بپوشندہ رہ او بہ پیکان ہمہ اس ۔۔۔ برآورد خون از دل خارہ سنگ
بجنبش در آمد دو رویہ ستون ۔۔۔ زمین کوہ پیما بہ آراستہ
عبارے شد از جاے برخاستہ ۔۔۔ تنابان شدہ تیر چون مار گنج
سنیزندہ از تیغ سیماب ریز ۔۔۔ ز پولاد پیکان ببیکر شکن
زمین کوہ لرزید بر خویشتن ۔۔۔ زمین را شدہ استوان ریزریز
ز نوک سنان چرخ دولاب رنگ ۔۔۔ ز بس بر دہن تاج انداختن
نفس را نہ راہ برون تاختن ۔۔۔ سپہر بسیتہ چون لالہ زار
گریزندگان را دران رستخیز ۔۔۔ سواران ہمہ نیزہ بر داختہ
گہے تیر و گہ تیغ کش انداخت ۔۔۔ زمین گشتہ کوہ از بس افتادگان
بجان برد خود ہر کسے گشت شاد ۔۔۔ ندارد کسے سوگ در حرب گاہ
نہ کس جز تف آگند پوشند سیاہ ۔۔۔ کہ مرگ بانبوہ ماتمش خواند
ز بس کشتہ در کشتہ مردان مرد ۔۔۔ بران دجلہ خون بلند آفتاب
چو نیلوفر افگند زورق بر آب ۔۔۔ قیامت ز گیتی بر انگیختند
پراگندگی در سپاہ اوفتاد ۔۔۔ سپہ چون پراگندہ شد سہل سنگ
فراغی در آمد بمیدان تنگ ۔۔۔

یہ نوبت تھی کہ سوار سے سوار اور پیدل سے پیدل لپٹے ہوئے تھے
دار و برد ار چل رہے تھے ایک طرف نیزے چل رہے تھے سنانون کی چمک قلب کے بار
ہوئی جانی تھی ایک طرف سے تیرون کی بوچھار تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ تیرون کا مینہ برس
رہا ہے ایک جانب گرز چل رہا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہنگ آہنگران ہے ڈھالون کی کالی گھٹا
لگی ہوئی ہے آسمین یون برق تیغ چمکتی ہے جیسے ابر تیرہ مین بجلی کوندتی ہے اسقدر دونون لشکر
ملگئے تھے کہ اب خنجر چلنے لگے ہین کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگے ہوے ہین سوائے
لاشون کے میدان جنگ مین کچھ نظر نہین آتا ہے سر ٹھوکرین کھاتے پھرتے ہین سرون کا
مینہ برس رہا ہے دریاے خون کی طغیانی ہے کشتی حیات کی گرداب موت مین پڑی ہے آسکو بھی
طوفان ہے زورق عمر بھنور اجل مین پھنسی ہے تلاطم عظیم برپا ہے سوار پیدلون مین پوشیدہ
ہوتے پھرتے ہین مرکب باگ تڑا تڑا کر بھاگتے پھرتے ہین سرتن سے کٹ کٹ کر گر رہے ہین
تن خاک و خون مین غلطان ہین کمین پر سر بریدہ پڑے ہین کسی جا دست بریدہ کا ڈھیر ہے
کسی مقام پر بسمل تڑپ رہے ہین کوئی تا پہ سینہ فگار ہے کسی کے قلب کے برچھی پار ہے کسی کو

بسبب موت کے سر تن پر بار ہی کوئی گھائل ہی کوئی نیم بسمل ہی کوئی آہ آہ کر رہا ہی کوئی دم توڑ رہا ہی
کسی کو بسبب زخم کے پیاس لگی ہی کسی کی یہ نوبت ہی کہ استخوان ریزہ ریزہ ہین کسی کا بسبب
ضرب گرز کے کاسۂ سر چور ہی کوئی خاک پر پڑا پیچ و تاب کھا رہا ہی کسی کو گھوڑون نے پایمال
کر ڈالا ہی بازار موت گرم ہی دلال اجل بیکار ہی ملک الموت جانون کے خریدار ہین نرخ جان
سستا ہی کاسۂ سر مٹی کے مول ہین ملک الموت کی یہ نوبت ہی کہ ایک کی روح قبض کی
دوسرا درتڑپتے ہوے نظر آئے یہ ادھر گوگے ادھر چار سو زخمی ہو کر گرے روحون کا یہ حال ہی
کہ مثل طائر خون خوردہ کے تباہ پھر رہی ہین عجب حالت ہی مقام افسوس و حسرت ہی کہ کوئی
رونی والا نہین ہی کوئی انکا سوگ رکھنے والا نہین ہی سواے سیرون کے انکے غم مین
کوئی سیاہ پوش نہین ہی جدھر دیکھو سر کٹے ہوے پڑے ہین تن تڑپ رہے ہین بازو جو
زرہ پوشون کے کٹ کر گرے ہین تو انسے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ماہی جال مین پھنسی ہی
دریاے خون اسقدر بڑھا ہی کہ دریا سے مل گیا ہی تمام آب دریا بھی لالہ رنگ ہو گیا شعر
چقا چاق خنجر بگردون رسید ✦ زمین خون خندو خون چیحون رسید ✦ اس دریاے خون مین خود جو
گرے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ سنگ پشت بہر رہے ہین نیزے جو گرے ہین تو معلوم
ہوتا ہی کہ افعی شناوری کر رہے ہین علمون کی یہ حالت ہی کہ علمدار جو مارے گئے ہین اور
خون مین غلطان ہین تو ثابت ہوتا ہی کہ مردے کفناے ہوے پڑے ہین تن جو
پیل تنون کے اس دریاے خون مین تیر رہے ہین تو انسے یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا مگرمچھ
نکالے ہوے ہین زاغ و زغن آ رہے ہین اور خوش ہوتے ہین کہ یہ اتنا بڑا رن پڑا ہی کہ
مدتون تک ہمارا لشکر پل رہے گا سپرین جو گری ہین خون کا دریا تو روان ہی آسمین جو وہ تیرتی
ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ حباب معکوس ہین موزے و دستانون کے انبار ہین کمانین گوشۂ
عافیت تلاش کر رہی ہین تیر جلا رہے ہین لب سوفار وا ہین نیزے مثل شاخ قلم کے قلم کیے
ہوے پڑے ہین سپرون کے چہرون کا رنگ اڑ گیا ہی گل یہ رنگ دیکھ کر بمنزلہ مردہ ہو گئے ہین
کہ یہ نیا گل کھلا ہی ایسی قیامت کی جنگ ہو رہی ہی کہ نہ دیکھی نہ سنی اس فلک پیر نے بھی اپنے
پیرانہ سالی چشم مہر و ماہ سے نہ دیکھی ہو گی فلک پیر کو بھی حیرت ہی نقیب صفون مین صدا مین
لگا رہے ہین کہ اے جوانان بکوشید تا جامۂ زنان نہ پوشید باپ کو فرزند قتل کرتا ہی فرزند کو
پدر بھائی کو بھائی حلال کیے ڈالتا ہی مزبلۂ قصابان میدان جنگ بنا ہوا ہی ملک الموت
چھری لیے ہوے حلال کرتے پھرتے ہین بڑی خرابی مین پڑے کمان کمان جا کر روح قبض کرین
ایک تو یون ہی زمین خون سے لالہ رنگ ہو رہی ہے اور اسقدر زر ہین سواروں کی گری ہین
کہ زمین زر و پوش ہو گئی ہی مگر اس سے بھی یہ کردی نہین آ سکتی ہی چلتہ پوش تشت ہین
چار آئینہ والے مثل آئینہ حیران و پریشان ہین جو تن پوشون کی تو سب جوانمردی
خاک مین ملگئی ہی یہ حالت ہی کہ ایک طرف سے بہزاد خان گرز کے وار کرتے چلے
آتے ہین سو دو سو کو بیوند زمین کرتے ہین استخوان انکے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین ایک جانب
سے مملوک بن مالک نیزے کو نرچا کیے ہوے سو سو دو دو سو کو نیزے مین کوچ کیا اور
کوچکر اب جو مرکب کو اٹھایا تو سیکڑون نیزے مین کنگلے جسطرح سیخ پر کباب اٹھا کر زمین پر

مارا کہ استخوان تک چورہ چورہ ہوگئے ایک سمت سے منشاہ گوہر کلاہ دریاے آہن مین غنا وری
کر رہے ہین کہین سکندر فرخ اقتدار لاے حرب مین غرق ہین ہاتھ تلوار کے لگا رہے ہین
کہین علین الزمان سنانون کے جنگل مین گھسے ہوے ہین انکو قلم کر رہے ہین کہین نور الزمان
شمشیر زنی کر رہے ہین سلیمان اعظم اپنی صفائی دست زبردست لوگون سے ہین زرد پوشون پر
آفت آرہی ہی گرگین اپنے درشت جنگال آزما رہا ہی قیصر صاف باطن صفائی کے ہاتھ لگا رہے
ہین آصف انجم طلعت اپنے ہلال تیغ کو چمکا رہے ہین قلب لشکر مین بادشاہ مع سات سو
بادشاہون کے لڑ رہے ہین نعرے پر نعرے کر رہے ہین بہ حال ہی بمصداق اس نظم کے شعر
بہ ہر جا کہ شمشیر او کار کرد ✦ یکے را دو کرد و دو را چہار کرد ✦ دگر یکے زخم بزر و یل پہلوان ✦
گزان زخم لرزید پیر و جوان ✦ بادشاہ نے قلب لشکر مین تہلکہ ڈالدیا ہی برابر سے سات سو سوار
خواہ پیدل برابر سوار پر گرے ہین سات سو کلیان جمکتی ہین صاحبقران کی تو یہ نوبت ہی کہ ہمہ تن
جنگ بنے ہوے ہین جن جن کے قومی تنون کو قتل کرتے ہین امن کی راہ مسدود ہی مارے
خوف کے امن بھی نہین آتی ہی کہین ہین بھی نہ قتل ہو جاؤن مرغ تیر جو آکر اوسکے سر جاتا
ہی تو اسکے بر راہ مین کٹ جاتے ہین مرغ تیر کو اڑنا دشوار ہی طائر نظر کی تو کیا حقیقت ہی وہ تو ایک
وار کی ہی اگر کوئی نظر اٹھا کر دیکھتا ہی کہ دیکھون لشکر کی کیا حالت ہی تو اسکی نظر کشکر دسمے
لشکر مین گر پڑتی ہی اس غضب کی تلوار چل رہی ہی کہ جسکی پناہ نہین ہی خواجہ کا یہ حال ہی
کہ مردون کی کمر مین ٹٹولتے پھرتے ہین جو جسکی کمر سے نکلا اسکو اپنے پہنے مین کیا کبھی آتا ہی کبھی
مہلت نہین سو دو سو مردے ایک جا جمع کیے اور آسپر جھنڈی لگا دی کہ این مال خواجہ خضران سے
کبھی اس سوار کے پیر کاٹے اسکے دونس پر جا کر سر قلم کر ڈالا لوٹ لگا کر یہ کیا کہ پیدلون کے
پیر قلم کر ڈالے سپردن کا انبار کیا جھنڈی لگا دی سرہون کا ڈھیر کیا جھنڈی لگا دی تلوارین
نیزون خنجرون کا انبار کیا اسپر بھی جھنڈی لگا دی خواجہ یہ کرتے پھرتے ہین بعد اسکے پھر صاحبقران
کے پاس آئے دیکھا کہ کوئی سوار عقب سے آیا اسکو قتل کیا پھر چلے گئے کسی کی پشت پر جست
کر کے پہونچے اسنے دیکھا کہ یہ کون بلا پشت پر ہی چاہا کہ ہاتھ بڑھا کر پکڑون کہ مرگ وہین تھا
دل کی حسرت دل ہی مین رہ گئی کچھ نہو سکا گھوڑے کو پکڑا اور الگ میدان جنگ سے لیجا کر
درخت سے باندھ دیا اور آپ پھر واپس آئے گھوڑے سوارون کی لاشون کو پامال کرتے
پھرتے ہین اگر کسی سوار نے خواجہ کو دیکھ لیا وہ مرکب دوڑا کر چلا کہ اس پیادے کو قتل کرون
وہ شطرنج کا پیادہ ہی فیل سوار کو مارتا ہی اسکے ہاتھ کب آتا ہی یہ اس قصد سے بڑھے تھے کہ آپ
پہونچے مرکب کے اوپر فی النار والسقر ہوے یہ حالت کہ فوج مثل دفتر کے درہم برہم ہی جیسے
تیرانے کے ہونے سے ورق درہم برہم اور منتشر ہو جاتے ہین یا بسبب باد خزان کے
برگ درخت ادھر ادھر اڑتے پھرتے ہین موت کے صیاد نے تمام لشکر حرامیت کو اپنا شکار کر لیا
اجل نے گلشن لشکر کو لوٹ لیا یہ حالت ہی کہ جس طور سے فصل خزان مین چمن ویران
ہو جاتے ہین اور ہر روش دیشری پر خاک اڑنے لگتی ہی یون ہی لشکر حریف کا حال ہی
کہ ہر صف خالی ہی اور ہر مورچہ تباہ ہی ہر جگہ خاک اڑ رہی ہی میر لشکر کی یہ نوبت ہوئی ہی
کہ اہل لشکر کو پکارتا پھرتا ہی سپاہ کا دل بڑھاتا ہی اسکے کہنے سے سپاہ حملہ کرتی ہی مگر جب اہل لشکر

حملہ کرتے ہین تو یہ سب پسپا ہو جاتے ہین یقین خود پرست کبھی میمنہ لشکر پر آتا ہی اسکو
آمادہ جنگ کرکے چلا جاتا ہی کبھی میسرہ پر گاہ پشت لشکر گاہ کبھی قلب لشکر مین ان سب کو
آمادہ کرکے خود بھی ارنے لگتا ہی نشی سپاہ کی یہ حالت ہی کہ گویا کسیے چہرے پر چہرے کئے جاتے
ہین دوات معکوس قلم شل نہ قلم ہے سیاہی حالت لشکر پر گریان ہی قلم کا جگر چاک ہی
نشی لشکر کے رخ پر خاک ہی کیا کرے کیا نہ کرے فیل سرخ لئے پھرتے ہین فیلبان جان
چرائے بوخیدہ ہین عجب حالت لشکر حریف کی ہی یہ نوبت ہوئی ہی کہ کوئی دم مین لشکر فرار
ہوا جاہتا ہی رسالے کے رسالے سوارون سے خالی ہو گئے ہین سپاہی لشکر یقین
خود پرست کو یقین شکست ہو گیا دل ٹوٹ گیا لڑنا بھول گیا ہاتھ پانون بھول گئے لشکر
کی ابتری دیکھکر حواس خمسہ نے اپنے مقام سے پرواز کی ہوش جاتے رہے اب لشکر اسلام کا
ادھر سے نرغہ ہوا دبا دبا بڑنے لگا یہ جو یقین خود پرست نے دیکھا تو مرکب کو دوڑا کر
میمنہ پر آیا انکو جرأت جنگ کی دلا کر میسرہ کی خبر لی بعد ازان جناح لشکر پر آیا انکو آمادہ کیا
انکو شل بیکار کرکے کسی جگہ پر قرار نہین ہی مانند سیماب اڑتا پھرتا ہی مثل فلک دوار کے
لشکر کی گشت کرتا ہی جہان جاتا ہی لاشون کا انبار پاتا ہی لشکر سپاہ سے خالی پاتا ہی سر پر
ہاتھ مارتا ہی کف افسوس ملتا ہی کہتا ہی کہ کیا کرون میرے لشکر نے شکست کھائی حریف
کی فوج بڑھتی چلی آتی ہی فریب تھا کہ یقین خود پرست کا لشکر فرار کرے یقین خود پرست
گھبرایا ہوا پھر رہا تھا کہ ناگاہ صحرا سے گرد اڑتی اسوقت کون دیکھتا ہی کہ یہ گرد کیسی ہی اور
کس طرف سے بلند ہوئی ہی وہ گرد قریب اس میدان کے پہونچی اور تتر ہوئی
اس گرد سے فیلان فیل زور مع ایک لاکھ سپاہ کے پیدا ہوا اسنے دیکھا کہ جنگ ہو
ہو رہی ہی اسنے اپنے لشکر کو اسی مقام پر رہنے کا اور عیار سے کہا کہ خبر تو لا کہ یہ کیسی
جنگ ہو رہی ہی کون لوگ ہین ایک لشکر تو مجکو خود پرستون کا معلوم ہوتا ہی لیکن یقین
خود پرست سے تو کسی سے مقابلہ نہین ہی کیونکہ اسنے مجکو برائے مدد طلب کیا تھا نامہ کا جواب
روانہ کرکے مین اسکی طلب کے موافق چلا ہون شاید دیر ہو گئی یہ لشکر اور اسکا بادشاہ بھی
خود پرست ہی وہ عیار فورًا اس مجمع مین آیا دیکھا کہ ایک سوار الگ ایک درخت
کے نیچے سر درخت کی جڑ پر رکھے ہوئے بیخبر فکر مین کھڑا ہی اس عیار نے جو اسکو دیکھا
تو لشکر کا جانا ترک کیا خیال کیا کہ اس سوار سے حال دریافت کرو اگر بتا دے تو کیون
لشکر مین جاؤ وہان تلوار چل رہی ہی ایسا نہو کہ کوئی حریف خیال کرکے مجکو بھی قتل کر ڈالے
یہ اس سوار کے قریب آیا اور کہا کہ ای بھائی ایک مین سوال کرتا ہون اسکا مجکو تو جواب
اسنے یہ بھی نہ خیال کیا کہ یہ کیا کہتا ہی خاموش کھڑا رہا جب اسنے پھر سوال کیا اور آواز
بھی کسنے پھر نہ سنا تو یہ اسکے برابر آیا دیکھا کہ وہ سو رہا ہی یہ دیکھکر اسنے اسکو ہوشیار کیا
شانہ پکڑ کے کہا کہ بھائی ذرا ہوشیار رہو یون کیون میدان جنگ مین غافل سوتے ہو
یہ نہین جانتے کہ تلوار چل رہی ہی کوئی آن کر اگر قتل کر ڈالے تو کیا یہ سنکر اس مین جان عجب
کچھ ہوش نہ آئے کوئی بھی ایسے مقام مین یون سوتا ہی اسنے جب اسکا شانہ پکڑ کے ہلایا تو اسکو
ہوش آیا آنکھ کھولی خیال کیا کہ کوئی حریف آگیا کانپ کر آنکھ بند کر لی اسنے کہا کہ بھائی ہوشیار

ہو تو مین کچھ پوچھون اُس سوار نے کہا کہ تو کیا پوچھے گا میرا سر کاٹ لے میرے پاس کچھ نہین ہے
مین عذاب سے نجات پاؤن اُس عیار نے کہا ہوشیار ہو مین قتل کرنے نہین آیا ہون
بلکہ کچھ دریافت کرتا ہے اِس جنگ کا حال جبکہ یہ اُسنے کہا تو اُس سوار نے آنکھین کھولین
بغور اُسکو دیکھا کہا کہ دریافت کر کیا دریافت کرتا ہے اُس عیار نے کہا کہ یہ بتاؤ کہ یہ دونون
لشکر کون ہین اور کسکے ہین اور بادشاہ اِن لشکرون کا کون کون ہے اور یہ جنگ مغلوبہ
کب سے ہو رہی ہے اُس سوار نے کہا کہ کیا تو مسافر ہے اگر تو مسافر ہے تو جا اپنی راہ لے
تجکو اِس سے کیا کام یہ بادشاہون کا جھگڑا ہے تو دریافت کر کے کیا کریگا اُس عیار نے
کہا کہ ہمارے بادشاہ نے دریافت کیا ہے جو کہ یقین خود پرست کی مدد کو جاتے ہین اُنکا بھی
اِدھر گذر ہوا ہے وہ سامنے مع لشکر کھڑے ہین اُنکو یقین خود پرست نے اپنی مدد کیواسطے
طلب کیا تھا یہ جو اُس سوار نے سُنا کہا کہ جا کر اپنے بادشاہ سے کہدے کہ یہ لڑائی یقین
خود پرست اور اہل اسلام سے ہو رہی ہے یقین ہے کہ لشکر یقین خود پرست کوئی دم مین
فرار کرے کیونکہ اب کوئی حالت اُس لشکر مین باقی نہین رہی ہے یہ سُنکے وہ عیار فوراً اپنے
بادشاہ کے پاس آیا اور یہ بھی دریافت کر لیا تھا کہ تو کیا اُسی لشکر کا سوار ہے اُسنے کہا تھا کہ
ہان اِسلیے یہ کہدیا تھا کہ تو یہین ٹھہرا رہنا مین اپنے بادشاہ کو مع لشکر لیکر آتا ہون تو اُنکو لشکر
اسلام کا نشان بتانا وہ اُس سے مقابلہ کرینگے اور یقین خود پرست کے شریک جنگ
ہونگے وہ تو اُسی مقام پر کھڑا رہا وہ عیار جب فیلان فیل زور کے پاس پہونچا تو اُسنے
پوچھا کہ کیا دریافت کیے آیا اُسنے عرض کیا کہ جلدی تشریف لیچلیے یقین خود پرست سے
اور خدا پرستون سے جنگ ہو رہی ہے قریب ہے کہ یقین خود پرست شکست کھا کر بھاگے یہ سُنکے فیلان
فیل زور کے ہوش جاتے رہے اُسیوقت لشکر کو حکم دیا کہ جلدی چلکر یقین خود پرست
کے لشکر سے شریک ہو ایسا نہو کہ وہ شکست کھا کر بھاگے تو تمام محنت بیکار ہو یہ سننا تھا
کہ تمام لشکر نے مرکب اُٹھا دیے اور تلوارین نیامون سے کھینچ لین اور طرف میدان جنگ
کے چلے عیار نے بڑھکر اُس سوار سے کہا کہ آؤ وہ سوار آگے آگے یہ لشکر اُسنے بتلا کر
لشکر فیلان فیل زور اور لشکر اسلام سے مقابلہ کرا دیا اور آپ وہان سے یقین
خود پرست کے پاس آیا دیکھا کہ بادشاہ پریشان پھر رہا ہے کہا کہ مبارک ہو کوئی
فیلان فیل زور ہین وہ آپکی مدد کو مع لشکر کے آئے ہین اُنھون نے مجھ سے دریافت کیا
مین نے کل حال اُنسے کہدیا وہ یہ خبر سُنکر لشکر اسلام پر جا پڑے ہین اور مع لشکر لڑ رہے
ہین اب آپ اُنکی مدد کرین اور لشکر کو آمادہ جنگ کرین کہ اتنا جانین لڑا دین یہ سُننا تھا
کہ یقین خود پرست کے حواس درست ہوے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ اب کوشش
کرو اور حریف سے مقابلہ جمکر کرو دل نہ ہارو تمھاری مدد خدا وند طبیعت مجردہ نے
بیحدی فیلان فیل زور مین وقت پر پہونچا ہے اور خدا پرستون سے لڑ رہا ہے تم
لوگ بھی اب جان لڑا دو دیکھو مدد آگئی ہے یہ وقت جان لڑا دینے کا ہے اب کوئی
کمی نہ کرو یہ جو یقین خود پرست نے پکار کر اپنے اہل لشکر سے کہا اور اہل لشکر نے
جو سُنا کہ مدد فیلان فیل زور لیکر آیا ہے سب کے سب پھر لڑنے لگے فیلان

نے آکر لڑائی کو روکا پھر تلوار چلنے لگی پھر سر قلم ہونے لگے پھر پہلوان بے سر ہو کر گرنے لگے
پھر بسمل خاک پر تڑپنے لگے پھر کشتون کے ڈھیر ہونے لگے پھر دریاے خون رواں ہوا
پھر بازار مرگ گرم ہوا پھر کاسۂ سر خاک پر ٹھوکرین کھانے لگے پھر ملک الموت کی
باری آئی پھر تلوارون کی جھنکار فلک تک جانے لگی نیزون کی چمک دلون کے
پار ہونے لگی فیلان فیل زور نے آکر تہلکہ ڈال دیا یقین خود پرست کی سپاہ
بھی اسکی شریک ہوئی اور لڑنے لگی بھاگی ہوئی فوج پھر پڑی یہ حال جو بادشاہ اسلام
نے دیکھا کہا کہ دریافت تو کرو کہ کیون یہ لشکر مفرور پھر آیا اسکا کیا سبب ہوا
کیا اسکی کمک کہین سے آگئی ہی جو یون یہ لوگ پھر لڑنے لگے عیارنے جو دریافت کیا
تو معلوم ہوا کہ حاکم فیلانیہ مع ایک لاکھ سپاہ کے آیا ہی یہ اسکے آنے سے لشکر کو
زور ہوا ہی اور پھر لڑنے لگا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ لشکر کو آگاہ کردو کہ کچھ لشکر
حریف کی مدد کو آگیا ہی کوشش کرو لشکر تازہ دم آیا ہی نقیبون نے صدا لگانی شروع
کی اہل اسلام کو جو معلوم ہوا کہ حریف کی کمک آئی ہی ان لوگون کے اور دل غیر ہوے
کہ آج خوب صفائی ہاتھون کی ہوگی پھر شمشیر زنی کی نوبت آئی اب کچھ مزے کا مقابلہ
ہوگا کیونکہ لشکر تازہ دم آیا ہی اس خوشی مین جو حملہ کیا ایک ہی حملہ مین کئی ہزار کے
سر اڑ گئے فیلان فیل زور اپنی فوج کا دل بڑھانے لگا ایک رات اسکے آنے سے
جنگ رکی رات جنگ مین بسر ہوئی صبح ہوئی قریب تھا کہ لشکر کفار و حریف پھر شکست
کھا کر بھاگے کہ صحرا سے پھر گرد بلند ہوئی وہ گرد قریب میدان جنگ کے آکر شق ہوئی
اس گرد سے دو بادشاہ مع دو لاکھ اور پچاس ہزار سپاہ کے ظاہر ہوے آنکھون نے جو
دریافت کیا کہ یہ جنگ کس سے ہو رہی ہی تو معلوم ہوا کہ یقین خود پرست سے
اور اہل اسلام سے ہی آج تین شبانہ روز گذرے ہین کل لشکر یقین خود پرست تو بیس
فرسخ تھا کہ فیلان فیل زور نے آکر جنگ کو روکا اب وہ شکست کی کر بھاگا چاہتا
ہی یہ خبر پاتا تھا کہ دونون بادشاہ جو کہ ساتھ آئے تھے تو ایک آئین اشتران اشتر گوش
تھا دوسرا ببران ببر پوش تمارہ مین باہم مل گئے تھے یہ اپنے ملک سے برائے مدد یقین
خود پرست اسکے نامے کو دیکھکر چلا تھا وہ بھی اپنے ملک سے روانہ ہوا تھا راہ مین ملاقات ہوئی دریافت
جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ بھی یقین خود پرست کی مدد کو جاتے ہین باہم پیغام و سلام ہوا کہ
ہم اور تم دونون ملکر مدد یقین دونون نے منظور کیا تھا یہان تک کہ اب یہان آکر
پہونچے اور تلوارین لیکر لشکر اسلام سے لڑنے لگے یقین خود پرست کو معلوم ہوا
کہ تیسری مدد کو اشتران اشتر گوش و ببران ببر پوش مع دو لاکھ پچاس ہزار سپاہ کے
آگئے ہین اسکا دل قوی ہوگیا پھر جمکر لڑنے لگا اہل اسلام کو بھی معلوم ہوا کہ یقین خود پرست
کی اور مدد آئی کہا کہ کچھ پروا نہین ہی خداے ما بزرگ است اگر ہماری یاور ہی تو خدا
ہمکو ظفر دے گا یہ لوگ لڑ رہے ہین بڑھتے چلے آتے ہین ابھی لڑ رہے تھے اور جنگ ہو رہی تھی
کہ پھر گرد اڑی اسکی گرد میں بکتر پوش اور برجیس تیز زن و خسیس تیغزن مع تین لاکھ
سپاہ کے پہونچے یہ بھی دریافت کرکے شریک جنگ ہوے لشکر تازہ دم جو آیا تو اب

کسیقدر جکر اڑنے لگے مگر اہل اسلام کا یہ حال ہی کہ برابر تین دن سے لڑ رہے ہین ہاتھون مین
بھنے گھوڑے ہین کوسنیون سے خون ٹپکتا جاتا ہی خون کے غسے زرہون پر جم گئے ہین مگر برابر لڑے جا
ہین کمی نہین کرتے ہین دشمن کشی پر کمر باندھے ہوے ہین نہ کمانے کی فکر نہ پانی کا خیال صرف
جنگ و جدل کا خیال ہی اور مال اسکا ہی کہ تین دن ہوے ہین کہ ابھی تک لشکر حریف نے
شکست نہین کھائی ہی بغیر شکست دیے واپس نہ جائینگے بس یہ خیال کر کے جو حملہ کیا تو
ہزارون بیدم ہوگئے بہت سے کفار کہیت کی جھپٹ مین آکر مر گئے بہت سے خوف سے
گر کر کچل گئے اب اہل اسلام حملہ شیرانہ کرنے لگے اور جنگ رستمانہ پر کمر باندھی تلے پر حملے کیے دو
شبانہ روز اور جنگ ہوئی چھ دن تھا کہ پھر لشکر حریف کا زور کم ہونے لگا لشکر اسلام نے
دبا کر ڈالا اور سب کو پسپا کرنے لگے لاکھ لاکھ ساتون بادشاہ لشکا کمک بڑھاتے ہین مگر اب لشکر
کے پانون جمتے ہوے نظر نہین آتے ہین راہ فرار تلاش کر رہے ہین لشکر اسلام نے بیچ مین
رکھ لیا ہی کسی طرف سے نکلنے نہین دیتے ہین عین گرمی جنگ مین **مملوک** بن مالک سے
اور **اشتران** **اشتر گوش** سے سامنا ہوگیا اسنے تلوار ماری **مملوک** نے اسکی تلوار خالی
دیکر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اسکو صدر زین سے اٹھا لیا اور ہوا مین سر اسکو ہاتھ پر علم کر کے
پھرنا شروع کیا ادھر **فیلان** **فیل زور** سے اور **مہزاد خان** سے مقابلہ ہوگیا **فیلان**
فیل زور نے **مہزاد خان** کے خنجر مارا انھون نے بھی خالی دیکر مثل **مملوک** کے جسطرح
اسنے **اشتران** کو اٹھایا تھا انھون نے بھی اسکو اپنے ہاتھون پر بلند کر لیا پھرنا شروع کیا
گرگین سے اور **گرگین** **درشت چنگال** سے سامنا ہوگیا **گرگین** **درشت چنگال** نے
اسکو اسکا حربہ رد کر کے سر سے بلند کر لیا اور لڑنے لگا **ببران** **ببر پوش** سے اور **عین الزمان**
سے مقابلہ ہوا انھون نے بھی اسکو اسکے حربے رد کر کے بجاے سپر سر سے بلند کر لیا اور
نور الزمان نے **برجیس** کو **سکندر** **فرخ لقا** نے **کسیس** کو علم کر لیا چھ سردارون نے
ان چھون بادشاہون کو اٹھا لیا اور لڑنے لگے ادھر **صاحبقران** سے **دیو لقین** خود بخود
مقابلہ ہوگیا اسنے تلوار ماری **صاحبقران** نے تھپکی دی کہ تلوار بت بڑی ڈال کر زنجیر مین
دست حق پرست تعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر اسکو صدر زین سے اٹھا لیا ادھر **شہنشاہ**
گوہر کلاہ نے بڑھکر علم فوج کو قلم کیا اور دونون رکابون پر دونون قدم استوار کر کے
جو وار کرتے ہین تو مع علمدار اور علم کے اور ہاتھی کے قلم کرتی ہوئی تلوار زمین پر آئی
ادھر **سلیمان اعظم** نے بڑھکر نقارہ لشکر کو پھاڑ ڈالا بوق سوق ہر سوار سے لیکر مثل
ہر کی کے نوکر والا بڑھکر ایک ہانو جو مارا تو نقارہ نواز دو ہوگیا یہ حال دیکھکر قرنا کا دم
بند ہوگیا ترلی کی سانس رک گئی ناسون کی آواز بیٹھ گئی جلاجل کف افسوس ملکر خاموش
ہوگیا تمام باجے جو کہ فوج مین بج رہے تھے ایک دم سے موقوف ہوگئے غل پڑ گیا کہ
ساتون بادشاہ گرفتار ہوگئے علم فوج سرنگون ہوگیا یہ لشکر کا حال زبون ہوا ادھر
اہل اسلام نے جو حملہ کیا تو لشکر کے پانون اکھڑ گئے علم فوج قلم ہوتے ہی ثابت قدم
بھی نہ رہ سکے کہیت کے باہر قدم ہوگئے اب وہ کیا ثابت قدمی دکھائین کون ہی جو فوج کو
روکے لشکر بے سردار کا ہوگیا نقیب اپنی جانین دے رہے ہین کون سنتا ہی یہان تو

یہ صدا ہی کہ بھاگ بھاگ سوائے بھاگ بھاگ کے دوسری ہوا نہین لاکھ نقیب
پکارین نقار خانے مین طوطی کی آواز کون سنتا ہی شہر نا برسان ہی سب کو اپنی جانون کی
پڑی ہی اسوقت مین کسکے اپنی جان دین مہمت سے گرفتار ہوتے ایسے بھاگے کہ ہتھیار
تک چھوٹ گئے سوار شتر بانون مین ملگئے پیدل جا کر دان مین جا کر داخل ہوگئے مرکب
چھوڑ دیے ہتھیار کھولکر پھینکدیے یہ خوف تھا کہ ہتھیار مین پکڑے جرمانے کفار بھاگ کر
پڑاؤ پر پہونچے کہ شاید یہان امن ملے مگر امن کہان را دامن تو سمندر وہی سوائے
قتل ہونے کے چارا نہین اہل اسلام قتل کرتے ہوے پڑاؤ پر پہونچے یہان بھی خوب تلوار
چلی یہان بھی آنکو امن نہ ملا یہان سے بھی بھاگے پھر قتل ہونے لگا لشکر قتل ہونے لگا جب
دیکھا امیرون نے کہ کوئی صورت مفر کی نہین ہی سوائے امان مانگنے کے تو صدا دی کہ
فریاد ہی بادشاہ اسلام کی اور دہائی ہی صاحبقران کی ہمکو امان ملے یہان سے لوگون
نے کہا کہ امان بشرط ایمان انھون نے کہا کہ ہم مذہب خود پرستی ترک کرتے ہین ہمکو
امان ملے بادشاہ نے حکم فرمایا کہ انکو امان دی جاے یہ لوگ امان طلب کرتے
ہین تو آتمام لشکر مین خبر ہوگئی کہ کفار نے امان طلب کی صاحبقران رباد شاہ نے امان
دی پھر تو تمام لشکر نے ہاتھ روک لیا لیکن پڑاؤ تو لوٹ چکے تھے خیمے کاٹ کر گرا دیے تھے
اور اسطبل بھی لٹ گیا تھا یہان بھی کئی جگہ خواجہ اپنی جان بچا چکے تھے بہت سے
کفار خیمون کے نیچے دب کر مرگئے جو کہ سیاہ قلب تھے یعنی بگ تصویر پرست اور کہہ لشکر یقین
خود پرست کے کچھ لشکر فرجام کے کچھ لشکر فیلان فیل زور کے کچھ لشکر اشتران اشتر
گوش کے کچھ لشکر ببران ببر دوش کے کچھ لشکر برجیس کے کچھ لشکر گرگین کے کچھ لشکر
تحسیس کے بھاگ کر کوہ و بحر امین پوشیدہ ہوگئے تھے یہ لوگ بڑے سیاہ قلب تھے
اور اس خیال مین تھے کہ دیکھین اب اسکا انجام کیا ہوتا ہی اگر ہمارے بادشاہ بھی مسلمان
ہو جائینگے تو ہم بھی مسلمان ہونگے اور اگر ہمارا نہ جی چاہے گا تو اسوقت مین ہم جا کر سمندر
شاہ جادو کی نوکری کرلین گے مذہب تصویر پرستی قبول کرینگے اور جو کہ سمندر یہان
سے آئے تھے وہ تو اس خیال سے ٹھہرے کہ ہر یقین خود پرست کی کیفیت دیکھین
تو جا کر اس حال کی سمندر شاہ کو خبر دین انکا تو حال آگے ظاہر ہوگا اب یہان کا
حال سنیے کہ کیا گذری یہان تک کہ جب صداے امان بلند ہوئی تو سب اہل اسلام
نے قتل سے ہاتھ روک لیا کفار قتل ہونے سے محفوظ ہوے سب افسر و امیر ہاتھ
رومال سے باندھکر طرف بادشاہ کے یعنی بادشاہ اسلام کے چلے ادھر جو لشکر کفار
قتل ہوا تھا اور جن جن افسردن کو سردارون نے اسیر کیا تھا انکو عیارون کے سپرد کیا
صاحبقران نے بھی یقین خود پرست کو خواجہ کے سپرد کیا آپ کفار کو امان دیکر طرف
اپنے پڑاؤ کے چلے جو افسر کہ ہاتھ رومال سے باندھکر آئے تھے انکو بادشاہ نے
حکم دیا کہ کل صبح کو مع اپنی سپاہ کے حاضر خدمت ہو انکو مذہبی قاعدے تعلیم کیے جائینگے
وہ رخصت ہو کر اپنے لٹے ہوے لشکر مین آئے انکو آتے دیکھکر یہ لوگ بھی شبانہ روز کے جاگے
ہوے تھے پڑاؤ پر آکر سب نے کمر کھولیں [illegible] اور لٹے ہوے خیمون مین

اترے ادھر بادشاہ و صاحبقران فتح و فیروزی خوشی کرتے ہوے اور طبل نشادمانی بجاتے
ہوے اور جو اب پڑی ہوئی اپنی فوج کا پرسہ لیتے نشکر میں آکر خیمہ پر کھولیں آسودہ
ہوے مرکبوں کو دانہ گھاس ملا یہ لوگ بھی آب و طعام کرنے لگے وہ لوگ جو کہ قید
ہو کر آئے تھے انکو طرف زندان خانے کے روانہ کیا کہ انکا دربار بوقت سحر کیا جائے گا
جو شخص کہ مذہب اسلام قبول کریگا اسکو زندہ رکھا جائے گا اور جو انکار کریگا وہ
قتل کیا جائے گا یہ حکم دیکر صاحبقران دربار شاہ داخل خیمہ خاص ہوے پوشاک رزم
آتاری تمام خون میں شرابور تھی غسل فرمایا اور سرا لباس زیب تن کیا خاصہ خادموں نے
حاضر کیا نوش کرکے آرام فرمایا چونکہ سات دن ہوے ہیں کہ آرام نہیں کیا ہے سوائے
شمشیر زنی کے دوسرا کام نہ تھا صرف وقت نماز کے تو اسکی تبدیلی کر لیتے تھے ورنہ سوائے
لڑنے کے کوئی کام نہ تھا خدا نے انکے دل کی مراد دی کہ ظفر حاصل ہوئی ادھر سب سردار
بھی اپنے اپنے خیموں میں گئے پوشاکیں اتار کر غسل کیے نماز ظہر شکر کی ادا کیں اسکے بعد
خاصہ نوش فرمایا اور جا کر آرام کیا چونکہ شام ہو گئی تھی ملایہ پھرنے لگا ادھر خواجہ نے
کیا کیا کہ جس جس مال پر جھنڈیاں لگا آئے تھے اس سب میں اس سب مال کو بندوبست کیا
اور تمام کشتہاے کفار کے کپڑے اتار لیے انکو صرف ایک لنگوٹی دیدی بعض کا زیر جامہ
نہیں لیا جسکو خیال کیا کہ یہ معزز تھا یا جسکی کمر سے کچھ نکلا تمام میدان سے سپریں و تلواریں
و نیزے و سنانیں و بکتر و جوشن و سپوے و خود و زرہیں و چار آئینہ و مغفر سب آلات حرب و ضرب
جو کہ کشتوں کے پڑے ہوے تھے اٹھا کر ندر نزہیل کیے جو مرکب کہ آپ باندھ آئے تھے انکو
بھی لشکر میں لے آئے اس لڑائی میں خواجہ نے بڑا مال پایا بہت خوش ہوے یقین خود پرست
کا خزانہ بھی جا کر رات کو لوٹ لیا ایک خرمہرہ بھی نہ رکھا یہ سب مال لیکر اپنے خیمے میں آئے اور
سو رہے کیونکہ یہ بھی تو تھکے ہوے تھے وہ رات بسر ہوئی آثار سحر فلک پر نمایاں ہوے موذن
اٹھے انھوں نے اذان دی سب عبادت گذار عبادت میں مصروف ہوے ہر سردار
اپنے خیمے میں بیدار ہوا اٹھ نماز سحر ادا کی لباس درباری پہنکر طرف دربار کے چلے
دربار میں پہونچکر اپنے مقام پر بیٹھے اتنے سردار آنے لگے صاحبقران بھی بیدار ہوے
نماز سحر ادا فرما کر پوشاک پہنکے دربار میں تشریف لائے سب سرداروں نے تعظیم کی
سب کا سلام ہوا صاحبقران اپنے دنگل پر متمکن ہوے کہ بادشاہ بھی نماز وغیرہ سے فراغ
کرکے دربار میں تشریف لائے دربار کو آراستہ پایا سب کا مجرا اور سلام ہوا بادشاہ تخت پر
جلوہ گر ہوے تھوڑی دیر تک تو سب خاموش رہے بعد تھوڑے عرصے کے بادشاہ نے
فرمایا کہ شکر ہے اسکا کہ جسنے فتح دی ورنہ کیا امید تھی لشکر پر لشکر کمک کو چلا آتا تھا صاحبقران
نے عرض کیا کہ یہ سب حضور کا اقبال ہے جو یوں ظفریاب ہوے ورنہ ہم لوگ کہاں اور ظفر
کہاں یہ نتیجہ اسکا ہے کہ آپکی راہ میں جو جہاد کرتے ہیں بادشاہ نے فرمایا کہ اب ان لوگوں کو
بلاؤ جو کہ گرفتار ہو کر آئے ہیں انکو طلب کرو تاکہ انکا دربار کیا جائے اور مذہب اسلام کی
انکو ترغیب دی جائے یہ حکم کا دینا تھا کہ چوبدار نے جا کر زندان خانے کے داروغہ کو حکم
شاہی سنایا اور کہا کہ حکم شاہی یہ ہے کہ سب قیدیوں کو یکجا حاضر ہو اور وہ قیدی بھی حاضر

کیے جائین جو کہ قبل سے قید ہین اور اُنکا مسلمان ہونا یقین خود پرست کے مسلمان ہونے برابر تھا اتنو یقین خود پرست بھی گرفتار ہوکر آگیا اُس سے بھی اُنکے روبرو گفتگو بابت ترک مذہب خود پرستی کی کیجاوے گی اور اُن بادشاہون سے جو کہ اُسکے ہمراہ گرفتار ہوے ہین اور حارث کو بھی لیکر حاضر ہو یہ جو حکم شاہی داروغہ نے سُنا تو فوراً سب قیدیون کو یکطرف دربار کے چلا ابھی یہ قیدی راہ مین تھے کہ اُدھر وہ لوگ جو کہ امان طلب ہوے تھے اور حاضر خدمت ظل اللہ ہوے تھے اور اُنکو صبح کو حاضر ہونے کا حکم دیا گیا تھا وہ سب کے سب بیدار ہوکر حاضر دربار ہوے درگاہ سالار سے کہا کہ جاکر عرض کرو کہ یقین خود پرست کے لشکر کے افسر حاضر دولت ہین اُنکے بابت کیا حکم ہوتا ہے درگاہ سالار نے جاکر بادشاہ سے عرض کیا حکم ہوا کہ اُن لوگون کو ٹھہراؤ اور جو کہ اُنمین معزز افسر ہین وہ سب دربار مین حاضر ہون باقی بیرون بارگاہ حاضر رہین درگاہ سالار نے جاکر بادشاہ کے حکم سے اُنکو آگاہ کیا جو کہ معزز افسر تھے وہ ہمراہ درگاہ سالار حاضر دربار ہوے دربار کو دیکھکر اُنکے ہوش جاتے رہے اُنمین کچھ تصویر پرست بھی تھے اُنھون نے بھی ایسا دربار نہ دیکھا تھا باوصفیکہ سمت رجاوہ کا بہت بڑا دربار ہوتا ہے مگر یہ بات کہان اُنکے بھی ہوش جاتے رہے جب وہ سب مجرا گاہ پر سے مجرا کرچکے تو حکم ہوا کہ تم لوگ بیان کرو تمہارا کیا مطلب ہے اب تم لوگ مذہب اسلام قبول کرنے مین کیا کہتے ہو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ برائے ترک کرنے مذہب خود پرستی و تصویر پرستی کے حاضر ہوے ہین اور یہ عرض کرتا ہے کہ حضور شہر مین تشریف لیجلین ہم لوگ آپکی غلامی مین حاضر ہین فیلان نیل رود راشتران اشتر گوش دبران پرنوش دگرگین و برجیس و خسیس کے لشکر کے افسر دن نے عرض کیا کہ اگر ہمارے ہمراہ سپاہ ہو تو ہم اُن شہرون کو بھی اسلام آباد کرادین یہ سُنکے بادشاہ نے اُن سب سے فرمایا کہ اُن شہرونکا اسلام آباد ہونا ضرور ہے مگر اتنی دیر ابھی مجکو توقف ہے کہ مین اپنے بادشاہون کو بُلاکر مذہب اسلام کی ترغیب کرون اگر وہ مذہب تصویر پرستی و خود پرستی ترک کرین تو پھر کیا ضرورت ہے وہ خود جاکر اُنکو اسلام آباد کرینگے اور اگر وہ اپنے مذہب کو نہ ترک کرینگے تو اُسوقت مین تمہارے ہمراہ سپاہ کرونگا وہ جاکر اُن شہرون کو اسلام آباد کرے گی اور شہر مین میرا جانا اُسوقت ہوگا کہ یا تو یقین خود پرست مسلمان ہو یا قتل ہو اور اُسکے ہمراہی بھی اُسکے ہمراہ مسلمان ہون خواہ قتل ہون ہان تم لوگ تو کلمہ پڑھکر مسلمان ہو اور اپنے اپنے لشکرون کو بھی مسلمان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ اچھا ہمکو کلمہ تعلیم ہو صاحبقران نے سب کو کلمہ تعلیم کیا اور جسکے وحدانیت خدا مین بیان فرمائے کہ جسکے بیان کرنے سے اُنکے دلون پر سے زنگ کفر دور ہوگیا وہ سب کے سب کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوے اور سلام کرکے بیرون بارگاہ آئے ہر ایک نے اپنے اپنے لشکر مین جاکر اپنی اپنی فوج کو مسلمان کیا کیونکہ اب تو وہ اُنکے زیر حکم تھی بادشاہ تو اسیر ہوگئے تھے اب وہ اُنکے افسر تھے سوائے دو مذہب کے وہان تیسرا مذہب نہ تھا یا تصویر پرست تھے یا خود پرست تھے سب مسلمان ہوے بادشاہ نے حکم فرمایا کہ جو افسر دربار مین آئے تھے اُنکے لیے خلعت جائین اُسیوقت خلعت روانہ ہوے کہ اس عرصے مین

وار وغیرہ زمان آن سب قیدیون کو لیکر حاضر ہوا جو کہ قریب پانچ ہزار کے تھے سامنے بادشاہ کے
حاضر کیا بادشاہ نے فرمایا کہ جو معزز سردار ہین آنکے واسطے کرسیان حاضر کرو خادمون نے
اسیوقت کرسیان حاضر کین بادشاہ جیجا وغیرہ ملک بارگاہ سے جو کہ انمین معزز اور بادشاہ تھے
مثل یقین خود پرست و فیلان فیل زور و داشتہ ان اشتر گوش و ببران ببر پوش
وغیرہ کے اور جو کہ سردار مثل حارث وغیرہ کے تھے اور معزز تھے انکو کرسیون پر بیٹھنے کا
حکم دیا یہ سب کے سب مقید کرسیون پر بیٹھ گئے اور جو کہ اہل لشکر تھے وہ کھڑے رہے جب یہ لوگ
بیٹھ چکے تو اسوقت صاحبقران نے یقین خود پرست سے فرمایا کہ ای یقین خود پرست
اب بیان کرو کہ تمکو کیا منظور ہی آیا مذہب خود پرستی ترک کرکے مذہب اسلام قبول کروگے یا نہین
جو عذر باقی ہو بیان کرو کیونکہ شئے مقابلہ کرکے ہمارے مذہب کی بزرگی کو آزمالیا بیکار کا کشت
وخون ہوا اسقدر بندگان خدا کی جانین تلف ہوئین جس سے کوئی فائدہ نہین ہوا خیر انکی یون ہی
آئی تھی اب تم اپنے دل کی حالت بیان کرو یقین خود پرست نے جواب دیا کہ پہلے آپ
ان لوگون سے جو کہ اسوقت یہان موجود ہین دین اسلام کے قبول کرنے کے بابت سوال
کرین مین آپ کو اسکا جواب ذرا فکر کرون تو دون صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا اور ان جمعون
بادشاہون کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ آپ لوگ کیا فرماتے ہین آیا آپ بھی جب یقین
خود پرست مسلمان ہوگا تب دین اسلام قبول کرینگے یا کوئی اور عذر ہی فیلان فیل زور
و ببران ببر پوش و گرگین نے جواب دیا کہ ہمکو کوئی عذر نہین ہی آپ ہمکو کلمہ تعلیم کرین کیونکہ
ہمکو آپ کے مذہب کی بزرگی ظاہر ہوگئی آپ ہمکو تعلیم کرون یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ مین آپ
لوگون پر جبر نہین کرتا ہون جو آپ کو منظور ہو وہ کرین بعد کو یہ نہ فرمانیگا کہ ہم قید جو تھے تو ہمپر ظلم
کرکے ہمارا مذہب ترک کرایا تو یہ بات نہین ہی آپ کوئی حجت قوی پیش کرین مین ابھی آپ کو رہا
کردون اُن لوگون نے عرض کیا کہ ہمارے پاس کوئی حجت نہین ہی جو ہم پیش کرین اور نہ ہمپر آپ
جبر کرتے ہین ہم اپنی خوشی سے مذہب ترک کرتے ہین اور آپ کا دین اختیار کرتے ہین کیونکہ
ہم لوگ بہت دنون سے اس فکر مین تھے کہ یہ تو کوئی مذہب نہین ہی کہ ایک تصویر کو سجدہ
کرین جسکو کہ ہم خود بھی بنا سکتے ہین جبکہ ہم اُسکے صانع ہوے تو وہ کیونکر ہمارا خالق ہوا مگر
کوئی اسکا سمجھانے والا نہ ملتا تھا ہم مجبور تھے خیال کرتے تھے اور رہ جاتے تھے کوئی اور
ہمارا ہدایت کرنے والا نہ تھا ہم اسی فکر مین تھے آخر کو آج ہمکو راہ نما ملگیا اب ہم کیون
نہ راہ نیک اختیار کرین کیون گمراہ رہین یہ جو اُن لوگون نے کہا تب صاحبقران نے چند کلمے
تعریف خدا اور ملت بیضا دین اسلام مین بیان کیے کہ اُنکے دلون سے ظلمت کفر دور ہوئی نور
اسلام نے اُنکے قلبون مین قرار لیا صاحبقران نے کلمہ طیبہ تعلیم کیا وہ تینون بادشاہ کلمہ
پڑھکر مسلمان ہوے اُنکے مسلمان ہوتے ہی جسقدر اُنکے افسر تھے اور سردار فوج تھے اور
اہل لشکر تھے سبکے سب مسلمان ہوے ان بادشاہون کا کیا مسلمان ہونا تھا کہ بہت
سے لوگ مسلمان ہوے صاحبقران نے اُنکی قید اُنکے جسم پر سے دور کرائی اور اُنکو
کرسیان عنایت فرماین بڑے اعزاز سے اُنکو جگہ بیٹھنے کو عنایت فرمائی جب وہ سبکے سب
بیٹھ چکے تو اسوقت صاحبقران نے اُن تینون بادشاہون سے فرمایا کہ آپ نے کچھ

جواب نہ دیا انھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ جب یقین خود پرست مسلمان ہونگے تب اپنا
مذہب ترک کرینگے کیونکہ آنکا اور ہمارا مذہب ایک ہی صاحبقران خاموش ہو رہے اب
آن لوگون کی جانب متوجہ ہوے جو کہ قبل سے گرفتار ہوکر آئے تھے اور وہ قبل ہین
بھی عذر کر چکے تھے کہ جب یقین خود پرست مسلمان ہوگا تو ہم بھی مسلمان ہونگے صاحبقران
نے فرمایا کہ آپ لوگون کا تو وہی عذر ہوگا یا کوئی اور بھی عذر ہی انھون نے عرض کیا کہ وہی
عذر ہی اب صاحبقران حارث کی طرف مخاطب ہوے اور فرمایا کہ اے حارث تمکو
کیا منظور ہی آیا یقین خود پرست کے ساتھ مسلمان ہوگے یا ابھی حارث نے کہا کہ آپ
مجکو کلمہ تعلیم کرین مین ابھی مسلمان ہونگا صاحبقران نے کلمہ طیبہ تعلیم کیا وہ بھی مع اپنی
سپاہ کے لوگون کے مسلمان ہوا کچھ لوگ اسکے ہمراہ مسلمان ہوے کچھ قبل مین مسلمان
ہوگئے تھے کچھ ان افسرون کے ہمراہ مسلمان ہوے تھے کچھ فرار کر گئے تھے باقی ماندہ قتل ہوے
تھے جب حارث مسلمان ہوچکا تو اسکی بیڑی قید اسکے جسم پر سے دور کی گئی اور اسکے ہمراہیون
کو بھی رہا کیا حارث کو مملوک سے زبردست وہنر پر سے بالاکر سی دست چپ مین مرحمت
ہوئی اسکے ہمراہیون کو بھی علی قدر مراتب جگہ ملی وہ سب کے سب بیٹھ گئے اور سلام کرنے
لگے ادھر بعد اس امر کے پھر صاحبقران یقین خود پرست کی سمت مخاطب ہوے
اور فرمایا کہ بیان کر دیا عذر ہی یقین خود پرست نے جواب مین کہا کہ پہلے آپ بزرگی
اپنے مذہب کی اور اثبات خدا کے واحد ہونے کا اور مذمت میرے مذہب کی بیان
فرمائین تاکہ مجھپر ثابت ہو کہ آپکا مذہب حق ہی اور میرا مذہب باطل ہی صاحبقران نے
فرمایا کہ مملوک جبکہ تمھارے دربار مین گیا تھا نامہ لیکر تو اسنے تعریف خدا کی مجھسے اور مذمت
مذہب خود پرستی مین کچھ کچھ بیان کیے تھے اب تم پھر کہتے ہو تو سنو یہ امر یون ہی اسکو کوئی نہین بیان
کر سکتا ہی سوائے خدا پرست کے مین اپنے مذہب کی کیا تعریف کرون اگر چشم بصیرت رکھتے
ہو تو دیکھ لو یہ حق ہی اور وہ باطل ہی بزرگی ہمارے مذہب کی ظاہر ہی کہ جو کوئی سنتا ہی قبول
کرتا ہی اور تمھارا مذہب بالکل بے اصل ہی ہہ کوئی بات ہی کہ اپنی آپ بندگی کرے جبکہ ہمکو
اپنی پشت کی جانب کا حال نہین معلوم تو ہم کیا خدائی کرینگے خدائی اسکو سزاوار ہی
کہ جو سب کا خالق برحق اور رزاق مطلق ہی اور پیدا کرنے والا ہی جسنے آنکھ دیکھنے کو اور
کان سننے کو اور کل اعضا پیدا کیے اور ایسا مادہ ودیعت کیا کہ جسکے سب سے ایک مدت
تک وہ انسان کے جسم مین رہتا ہی اور اسکے سبب سے اسکی زندگی رہتی ہی اور جو
زمانہ کہ خالق نے اسکے فنا کا مقدر کیا ہی اسوقت انسان فنا ہوجاتا ہی پھر کوئی اسکو
نہین روک سکتا ہی کیا ممکن کہ ایک ساعت بھی ٹھہر سکے وہ ایسا خالق ہی کہ اسکے حکم
مین کوئی فرق نہین ہوتا ہی جلال بشر کی کیا مجال ہی کہ اسکے خلاف حکم کر سکے بڑے بڑے
حکما نے اسکی حقیقت کا ملنے کی جستجو مین عقل رسا کو دوڑایا مگر اسکی کنہ ذات کو نہ پایا آخر کو
عاجز ہوکر کلام عجز کرنے لگے اور اسکی خدائی کے قائل ہوے وہ ایسا خالق ہی کہ جسنے
ایک نقطہ کن سے یہ دنیا پیدا کی اور پیدا کر سکتا ہی اور فنا بھی اسی کے اختیار مین ہی جب
چاہے فنا کر دے بھلا تم تو کوئی شئی مثل اسکے پیدا کرو اور پھر اسکو مٹاؤ صاحبقران نے

بہت سے کلمے ایسے جو کہ وحدانیت خدا پر دال تھے اور جن سے اُسکی خدائی ثابت تھی اور نہ مت
مذہب خود پرستی اُنسے ثابت تھی اور وہ تقریر جو کہ مملوک نے کی تھی زبان معجز بیان پر جاری
فرمائی یقین خود پرست کو سوائے خاموشی کے کچھ جواب دینے نہ بن پڑا آخر کو جو غور کرکے
خیال کیا تو کلام صاحبقران کو بہت صادق پایا اور اپنے مذہب کو بالکل باطل شریعت اسلام
کو حق دیکھا جب اسکو ثابت ہوگیا کہ مشرب اسلام حق ہی یہ دل مین خیال کرکے صاحبقران
سے کہا کہ ایک میری شرط ہی وہ یہ ہی کہ آپکا قول ہی کہ وہ ایسا خالق ہی کہ اُسنے آگ کو ابراہیم
پر گلزار کر دیا اور اُنکے جسم کو کچھ اُس سے گزند نہ پہونچا جبکہ تمیرا امر بالکل روشن ہی کہ آگ کا
کام جلا دینا ہی تو ہم کیونکر یقین کرین کہ اُنکو گزند نہ پہونچا ہوگا اگر آپ کا مذہب حق ہی اور آپکا
وہ خالق برحق ہی تو ہم اِس صحرا مین آگ روشن کرتے ہین آپ اُسمین تشریف لیجائین اگر
سلامت نکل آئے تو مین مسلمان ہونا ہون ورنہ آپ کا اِس امر مین تقریر کرنا بیکار ہی میرے
نزدیک میرا مذہب حق ہی آپ کے نزدیک آپکا مذہب حق ہی آپ کا جو جی چاہے میرے ساتھ
سلوک کرین مجھکو منظور ہی مین کبھی نہ مسلمان ہونگا اِس سے اِسکا مطلب یہ تھا کہ نہ یہ اس امر
کو قبول کرے نہ مین اُنکا مذہب قبول کرونگا اور اگر مجھکو اِس امر پر یہ قتل کرینگے تو اُسوقت
مین یہ کہونگا کہ جب آپ میری شرط پوری کرنے مین عاجز ہین تو آپ مجھکو قتل کیون کرتے
ہین اور پھر یہ کہتے ہین کہ مین کسی پر جبر کرکے مذہب اسلام کی تکلیف نہین دیتا ہون یہ جبر
نہین ہی تو کیا ہی جسکو اپنی جان پیاری ہوئی اُسنے آپکا مذہب قبول کیا جسکو جان نہ پیاری
ہوئی اُسنے مرنا گوارا کیا مثل میرے یقین ہی کہ اِس امر سے تمام لشکر اُنکا اُنکو بُرا کہے اور
اُنکی رفاقت ترک کر دے اور یہ خیال کرے کہ یہ مذہب کوئی مذہب نہین ہی تب میرا
مطلب حاصل ہو وہ سب لشکر میرا شریک ہوجاے اور اُنکو قتل کرے پھر کون ہی جو
مذہب اسلام کو رواج دے گا اور اگر میرے کہنے سے اُنھون نے میری شرط کو قبول
کر لیا اور یہ آگ مین چلے گئے تو آگ بیشک اُنکو جلا دے گی اگر یہ جل گئے تب بھی مین
کہونگا کہ میرا مذہب سچ ہی کچھ شک نہین ہی جبکہ ہمکو یہ معلوم ہی کہ آگ کا کام جلا دینا ہی
تو ہم کیون وہ کام کرین کہ جس مین ہمارا ضرر ہو بفرض اُنکے اگر یہ سلامت نکلے تو بیشک
یہ مذہب حق ہی مین ضرور اُنکا مذہب قبول کرونگا ایسے ایسے خیال کرکے اُسنے یہ شرط کی تھی
جبکہ صاحبقران والاشان نے یہ سُنا تو فرمایا کہ تم اِسکا اقرار کرو کہ مین ضرور مسلمان ہونگا
تو مین آگ مین جانا منظور کرتا ہون یہ بحث بھی تمھاری باقی نرہے اور خلائق بھی دیکھلے
کہ مذہب حق یہ ہی اور اُسکو خدا کہتے کہ اپنے بندے کو آگ کی گزند سے محفوظ رکھی باوجودیکہ
آگ کا کام جلا دینا ہی مگر سچ تو یون ہی کہ جسنے اُسکی راہ مین قدم رکھا تو وہ ایسا حافظ حقیقی
ہی کہ اپنے بندے کی خود حفاظت کرتا ہی تم خوش سے اِسکا بندوبست کرو مین انشاء اللہ تعالی
تمھاری شرط پوری کرونگا اُسکی قدرت کاملہ کا تماشا تمکو دکھاؤنگا تاکہ تمکو کوئی حجت
باقی نرہے یقین خود پرست نے کہا کہ اگر آپ آگ مین جاکر سلامت نکل آئے تو مین
بھی مع اپنے زن و فرزند و اہل شہر کے اُسیوقت مسلمان ہونگا کوئی عذر نہ کرونگا اور اگر
آپ جل گئے تو یہ اقرار فرمائیے کہ آج سے آپکے ہمراہی مذہب اسلام کا دعوی نہ کرین اور

میرے ملک کو چھوڑ کر چلے جائین اور کبھی اور طرح کا قصد نہ کرین نہ مراتم ہون میرے مذہب مین مجھے اپنے
فعل کا اختیار ہوگا صاحبقران مالی ہمت نے فرمایا کہ مین ان سب باتون کا اقرار کرتا ہون
مگر تم بھی اپنے قول پر ثابت قدم رہنا جب باہم یہ اقرار ہوگیا تو صاحبقران نے فرمایا کہ
یقین خود پرست کو رہا کردو مع اسکے ہمراہیون کے بس اسیوقت یقین خود پرست کو
قید سے رہا کر دیا اور بڑی عزت سے پیش آئے بڑا اعزاز کیا کرسی اپنے برابر بیٹھنے کو عنایت
فرمائی اُن تینون بادشاہون یعنی اشتران اشتر گوش و برجیس و تخمیس کو بھی ہمراہ
یقین خود پرست کے قید سے رہا کر دیا یقین خود پرست اپنے دل مین کہنے لگا کہ یہ اہل
اسلام بڑے بامروت و باہمت ہین خصوصاً صاحبقران باوجودیکہ مین ابھی مسلمان نہین ہوا ہون
اور ایسی سخت شرط درمیان مین ہوئی پھر بھی کچھ خیال نہ کیا بلکہ مع ہمراہیون کے قید سے رہا
کر دیا اور کس عزت و حرمت سے اپنے پہلو مین کرسی عنایت فرمائی تھوڑی دیر یقین خود پرست
دربار مین بیٹھا رہا اور دل مین تعریف اہل اسلام کی کرتا رہا بعد تھوڑے عرصے کے صاحبقران
سے عرض کیا کہ اب مین جاتا ہون تاکہ مین جاکر انتظام کردون آپ میری شرط کو یاد کرین
مین یہ چاہتا ہون کہ جلد فیصلہ ہو جائے صاحبقران نے فرمایا کہ بسم اللہ آپ جاکر اپنا بندوبست کرین
اور مجکو خبر دین مین آکر آپ کو اپنے خدا کی قدرت کاملہ کا تماشا دکھادون کہ یون اسکی قدرت
سے اور برکت سے بچکر نکل آتے ہین ذرا بھی گزند نہین پہونچتی ہے یہ سنکر یقین خود پرست
مع اُن سب سرداردن قرباہم و اشتران اشتر گوش و برجیس و تخمیس کے دربار سے اٹھا
اور صاحبقران و بادشاہ کو سلام کرکے بیرون بارگاہ آیا اور وہان سے اپنے پڑاؤ پر آیا
یہان پہونچکر دیکھا کہ تمام پڑاؤ لٹا ہوا ہے کہین کوئی خیمہ وغیرہ نہین ہے کچھ تھوڑا سا لشکر بچا ہوا ہے
یہ وہ لشکر ہے کہ قتل ہونے سے بچا تھا اور مسلمان نہین ہوا تھا جب اسنے یہ سنا کہ
یقین خود پرست نہین مسلمان ہوا تو انکو جسوقت کہ افسرون نے کہا تھا کہ مسلمان ہو
تو انھون نے جواب دیا تھا کہ جب ہمارے بادشاہ مسلمان ہونگے تو ہم بھی مسلمان ہونگے
کیونکہ وہ ہمارے بادشاہ اور سرتاج ہین ہمکو اُنکی اطاعت و فرمانبرداری واجب و لازم ہے
جب تک وہ زندہ ہین ہم تمہاری طرح خام مذہب نہین ہین کہ بغیر سمجھے بوجھے اپنا مذہب آبائی
کو ترک کردین وہ افسر یہ لشکر اُسے الگ اُن سب مسلمان شدہ کو لیکر چلے گئے تھے جو اُنکے
کہنے سے مسلمان ہوئے تھے یہ لشکر یہان باقی رہ گیا تھا اسنے جو یقین خود پرست کو
آتے ہوئے دیکھا تو سب کے سب یقین خود پرست کی خدمت مین حاضر ہوئے اور
عرض کیا کہ ہم لوگ نہین مسلمان ہوئے آپکے مسلمان ہونے پر اپنا مسلمان ہونا منحصر
رکھا یقین خود پرست اُن سب کو لیکر داخل شہر ہوا اُسدن تو کچھ اُسنے بندوبست
نہ کیا دوسرے دن پر موقوف رکھا اُسنے شہر مین آکر دربار کیا یہان شہر مین یہ خبر مشہور
تھی کہ یقین خود پرست نے اہل اسلام سے شکست کھائی گرفتار ہوگئے تمام شہر مین
ہلچل پڑی ہوئی تھی لوگ بھاگنے کا بندوبست کر رہے تھے کہ جب یہان اہل اسلام آئینگے
تو ہم کسی سمت بھاگ جائینگے یہان تو یہ بندوبست ہو رہا تھا کہ یقین خود پرست مع
اُن سب کے داخل شہر ہوا اہل شہر نے جو یقین خود پرست کو آتے ہوئے دیکھا تو سب جمع

ہوکر حاضر دربار ہوے یہان آکر دیکھا کہ یقین خود پرست مع اپنے فرزند دلبند فرحانہ اور چند بادشاہون یعنی اشتران اشتر گوش و پرچیس و تخشیس کے دربار کر رہا ہی مگر دربار افسرون سے خالی ہی جو کہ معزز اور رئیس تھے اُنھون نے بڑھکر عرض کیا کہ ہمنے یہ خبر سنی تھی کہ حضور لے اہل اسلام کے ہاتھ سے شکست کھائی اور دشمنان حضور گرفتار ہوگئے مگر اب معلوم ہوا کہ یہ خبر غلط تھی خدا پرست خود شکست کھاکر بھاگ گئے آپکی ظفر ہوئی مگر لشکر بہت کام آیا یقین خود پرست نے کہا کہ جو تمنے سنا تھا وہ سب بہت درست ہی بلکہ صحیح ہی مین اُن لوگون سے ایک شرط کرکے آیا ہون اور مین تو خود تم لوگون کو طلب کرنے والا تھا کہ تمکو بھی آگاہ کردون اگر وہ شرط میری پوری ہوگی تو مین ضرور مذہب اپنا ترک کرونگا اور مذہب اسلام قبول کرونگا اسوقت تمکو بھی میری پیروی کرنا ہوگی اُن سب نے عرض کیا کہ ہمکو اسوقت بھی منظور ہی اور کچھ عذر نہین ہی نہ اسوقت کچھ عذر ہوگا جو آپ کا مذہب ہوگا وہ طریقہ ہمارا بھی ہوگا یہ آپنے ضرور سماعت فرمایا ہوگا کہ اُناس سَلَطے دِین ملوکہم جب آپ اپنا مذہب ترک کرینگے تو ہمکو ترک کرتے ہوے کیا ہوا اگر آپ اسوقت فرمائین تو ہم ابھی موجود ہین کوئی عذر کسی طرح کا نہین ہی ہم تو آپکی رعیت ہین ہمکو آپ کے حکم سے چارہ نہین ہم لوگ آپکے دائرہ اطاعت سے سرمو باہر نہین کھینچ سکتے ہین اور نہ احاطۂ فرمانبرداری سے قدم آگے بڑھا سکتے ہین نہ رکھ سکتے ہین جو آپ اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائینگے وہ ہم منظور کرینگے کوئی عذر نہوگا یہ سُنکے یقین خود پرست نے کہا کہ مین آپ لوگون کو ایسا ہی جانتا ہون اب سُنیے کہ آپ لوگ بھی اُس شرط سے آگاہ ہو جائین جو کہ مین نے اہل اسلام سے کی ہی وہ شرط یہ ہی یقین خود پرست نے وہی تقریر جو کہ صاحبقران سے بیان کی تھی اُنکے روبرو بیان کی اور کہا کہ خدا پرست نے اسکو قبول کیا اب آپ لوگ اسکے فائدے بھی سُنیے گو کہ اب آپ لوگ یہ خیال کرتے ہونگے کہ بادشاہ نے یہ کیا شرط کی ہی وہ کبھی اسکو نہ منظور کرینگے اگر کرنا ہی تو آج رات کو مع لشکر فرار کر جائینگے اگر فرار کر گئے تو بھی ہمارا مطلب حاصل ہی کہ ہم ترک مذہب سے بچے اور جان بھی بچی کیونکہ اسوقت کے انکار سے تو اسقدر جانین جاتی تھین جو کہ اسوقت دربار مین حاضر ہین یہ نہ کبھی اُنکا مذہب قبول کرتے بلکہ اپنی جانین دینا قبول کرتے کیونکہ جنکو قبول کرنا تھا وہ تو قبول کر چکے تھے اور آج بھی لاکھون نے مذہب اسلام قبول کیا اور لاکھون نے میرے مسلمان ہونے پر رکھا پھر مین انکار کرکے انکون کی جانین لیتا یہ کہکر اُن لوگون سے کہا جو کہ اُسکے ہمراہ قید سے رہا ہوکر آئے تھے کہ سُنا آپنے اس شرط کے کرلینے سے ایک تو یہ فائدہ ہوا دوسرا فائدہ یہ تھا کہ اگر وہ انکار کرتے اور نہ قبول کرتے تو مین انکار ضرور کرتا وہ میرے قتل کا حکم دیتے اُسوقت مین یہ کہتا کہ تمھارا تو یہ دعوی ہی کہ ہم جبر سے کسی کو مذہب اسلام کے قبول کرنے کو نہین کہتے ہین جسکا جی چاہے خوشی سے مذہب اسلام قبول کرے اب یہ جبر ہی یا نہین کہ مین جو نہین قبول کرتا ہون تو مجکو قتل کرتے ہو کیا انصاف ہی آپ ہی تو یہ دعوی کرو اور پھر اُسکے خلاف ظہور مین آوے یہ ہمارا مذہب ہی کہ ہم کسی پر ظلم نہین کرتے ہین اگر اُسنے بخوشی منظور کیا تو خیر ورنہ اُسکو اپنے

فعل کا اختیار رہی میری اس تقریر سے یقین تھا کہ وہ مجکو چھوڑ دیتے اگر اسپر بھی نہ خیال کرکے قتل کرتے تو جو لوگ اسوقت مسلمان ہوگئے تھے وہ اسیوقت پھر جاتے بلکہ کچھ لوگ اُنکے لشکر کے بھی جو منصف مزاج ہوتے وہ میری طرف آکر شریک ہوتے جو تو بڑا کشت وخون ہوتا یقین تھا کہ خدا پرستون کا نشان تک باقی نہ رہتا تیسرا فائدہ یہ ہی کہ مین نے یہ خیال کیا تھا کہ اگر غیرت مین آکر منظور کرلیا جیسا کہ پیش آیا تو یہ سب پر ظاہر ہی کہ آگ کا کام جلادینا ہی وہ جلکر خاک ہوجائینگے اور اہل اسلام کا زور کم ہوجائے گا کیونکہ سب کو انمین کا زیادہ بھروسا ہی پھر بھی میرا مطلب تھا جب کوئی کہتا کہ مذہب اسلام قبول کرو تو ہم یہ کہینگے کہ تمھارا مذہب بالکل بے اصل ہی جسکا تمھارے افسر نے دعوی کیا تھا وہ کامیاب نہ ہوئے جل بھسکر کباب ہوے پھر تم ہمسے کس بھروسے پر کہتے ہو جو کوئی ہماری شرط پوری کرے ہم اُسکا مذہب قبول کرینگے پھر کسی کو ہم سے کہتے نہ بن پڑے گا سب واپس جائینگے کس کو اپنی جان درہم ہوگی جو دیدہ ودانستہ آگ مین جاکر اپنے کو ہلاک کریگا نتیجہ اُسکا یہ ہوتا اور ہوگا کہ سب ملک اُنکی بدعت وظلم سے بچینگے کیونکہ یہ تو یقین کامل ہی کہ کوئی بھی آگ مین جاکر سلامت نکلا ہی جو یہ خدا پرست سلامت نکلے گا تمام لشکر اسکا جلا جائے گا پھر کوئی ملک سمندر یہ کا بھی قصد نہ کرے گا سب مذہب برقرار رہینگے اگر فرض کردم یہ سلامت نکل آیا تو یہ بخوبی ثابت ہوجائے گا کہ مذہب اسلام مذہب حق ہی ضرور یہ مذہب برحق ہی اور سب مذہب باطل ہین پھر ہمکو اُس مذہب کے قبول کرنے مین کیا عذر ہی ایک مذہب کی بزرگی ہمپر ظاہر ہوجائے گی کیونکہ جو دلیل وہ لوگ کرتے ہین وہ ایسی دلیل ہی کہ اُنکے مذہب کی بزرگی اور برحق ہونا اُس سے بالکل ثابت ہی اور وہ لوگ ایسے معجز بیان ہین کہ ہماری ہی تقریر سے ہر مرتبہ اپنے مذہب کا حق ہونا ثابت کردیتے ہین اُسی کو اپنی دلیل بیان کرتے ہین جب ہم بھی اپنے مقام پر غور کرتے ہین تو اُنکی تقریر کو درست پاتے ہین اور یہ بڑی مشکل کی بات ہی کہ تقریر کرنے والے اور بحث کنندہ کو اُسی کی تقریر اور اُسی کے قول سے قائل کردے یہ ہمنے سوائے ان خدا پرستون کے اور کبھی ہین نہین پایا ایسی تقریر یا دلیل کرتے ہین کہ جسکا جواب ہر کس ناکس کو غیر ممکن ہوتا ہی کیا گونگو کا معاملہ ہی اگر جواب دیتے ہین تو بھی قائل ہوے جاتے ہین اور اگر سکوت اختیار کرتے ہین تو بھی قائل ہوتے ہین چار دن طرف سے راہ چارہ مسدود کردیتے ہین اگر سچ سچ پوچھو تو کوئی تقریر وہ خالف نہین کرتے ہین اب یہ کہو کہ پھر کیون نہین اُنکا مذہب قبول کیا جاتا ہی اور کیون یہ شریف بیجا کی جاتی ہین اُسکا سبب یہ ہی کہ دل گوارا نہین کرتا ہی کہ اپنا مذہب قدیم آبائی کو ترک کرکے ایک مذہب جدید کو قبول کرین جب دیکھینگے کہ اب بغیر قبول کیے ہوے کوئی چارہ نہین ہی ہر طور سے ہم قائل ہوگئے تو پھر منظور کرلینگے اور اُس مذہب کی بزرگی بھی ہمپر بالکل ظاہر ہوجائے گی جو کوئی ہم سے تقریر کرے گا یا طعن کرے گا تو اُسکو اِس تقریر سے قائل کردینگے اور کہینگے کہ جب ہمنے یہ بزرگی اِس مذہب کی کماحقہ دیکھی تو مذہب اسلام کو قبول کیا ورنہ ہم کبھی نہ قبول کرتے اور اپنا مذہب قدیم نہ ترک کرتے اب اگر تم بھی یہ بزرگی اپنے مذہب کی دکھادو تو ہم ابھی اسکو ترک کرکے تمھارا مذہب قبول کرتے

ہین یقین خود پرست نے جو یون سمجھا کر کہا تو سب نے کہا یہ آپکی راے بہت ٹھیک ہی
ہمکو بھی پسند آئی اسمین ہر طرح اپنا فائدہ ہی اور اپنی بات بالا رہتی ہی آپ شوق سے اسکا
انتظام کرین جب سب لوگون نے اس راے کو بہت پسند و منظور کیا اُسوقت یقین خود پرست
نے اُن سب لوگون سے کہا کہ اب آپ تشریف لیجائین جبکہ اسکا بندوبست بخوبی ہو جائیگا
تو مین آپ لوگون کو بھی آگاہ کر دونگا بلکہ کل اہل شہر کو اطلاع دونگا تاکہ سب اہل شہر آکر
دیکھین اور میرے قول کی تائید کرین اگر اُنکے حسب دلخواہ کام ہو تو سب کے سب مسلمان ہون اور
کوئی غدر نہ کرے اگر اُنکے خلاف ہو تو میرے شریک ہون تاکہ مین اُنکو قائل کر دون یہ سنکے وہ
اب امیر اور رئیس رخصت ہوکر باہر آئے اور سب سے یہ واقعہ بیان کیا وہ سب بھی بہت
خوش ہوے اپنے اپنے گھرون کو گئے بعد تھوڑی دیر کے یقین خود پرست نے دربار
برخاست کیا وہ بادشاہ جو کہ مسلمان ہوے تھے اور اسکے ہمراہ شہر مین آئے تھے اُنکے رہنے
کے واسطے بڑے بڑے محل مقرر ہوے وہ اُن محلون مین واسطے استراحت کے گئے یقین
خود پرست مع اپنے فرزند جگر پیوند کے داخل محل ہوا جہان قبل آئے یقین خود پرست کے
جب یہ خبر سنی تھی کہ یقین خود پرست نے شکست کھائی اور اسیر ہو گیا ہی تو تمام محل مین
تہلکہ پڑ گیا تھا رات بھر قیامت برپا رہی کوئی چشم آشنا بخواب نہوئی جب یقین خود پرست
شہر مین آیا اور دربار کیا تو وہ تلاطم محل کا کم ہوا اتبودم بدم کی خبر محل مین جانے لگی
اور یہ بھی زوجہ یقین خود پرست کو معلوم ہوا کہ بادشاہ کا فرزند جو کہ پندرہ برس سے غائب
ہو گیا تھا وہ بھی بادشاہ کے ہمراہ ہی باپ کی آکے مدد کی تھی گرفتار ہو گیا تھا مگر اب وہ بھی
قید سے چھوٹ کر آیا ہی جب سے یہ یقین خود پرست کی زوجہ نے سنا ہی کہ فرجام خود پرست
پندرہ برس کے بعد آیا ہی اُسوقت سے وہ بہت بیقرار ہی دم بدم کی خبر منگاتی ہی کوئی پہلو
اُسکو قرار نہین آتا ہی صحن خانہ مین کھڑی ہوئی ہی کہ اتنے مین محلدار نے دوڑ کر عرض کیا کہ ای
ملکہ بادشاہ مع فرزند کے تشریف لاتے ہین یہ خوشی ہو گئی مونہون کا مالا پہنے ہوے تھی اُس
محلدار کو خوش ہو کر دیدیا اور خود طرف در محل کے استقبال فرزند مین چلی دیکھا تو بادشاہ
مع فرزند کے چلے آتے ہین دوڑ کر بمقتضاے محبت پدری فرزند سے لپٹ گئی اور خوب گلے لگ کر روئی
وہان سے پھر بارہ دری مین آئی خواصین دوڑی ہوئی آئین اور عرض کرنے لگین کہ مبارک ہو
مبارک ہو کیسا آج خوشی کا دن ہی کہ کل وہ خبر آئی کہ بادشاہ و سپاہ اسیر ہو گئے ہم سمجھے سب
مر گئے تھے کہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہی وہ خبر تو غلط نکلی بادشاہ نے ظفریابی مع فرزند تشریف
لائے ہم انعام کے امیدوار ہین ملکہ نے کہا کہ گھبراؤ نہین ہم سب کو انعام دونگی
مال دنیا سے ہر ایک کو مالا مال کر دونگی خداوند طبیعت مجردہ نے یہ دن دکھایا بچھڑے
ہوون کو ملایا مین پہلے حال وہان کا سن لون کہ انپہ کیا گذری یہ کہکر اُن سب کو رخصت
کر کے یقین خود پرست سے کہا کہ پہلے آپ کیفیت جنگ بیان فرمائین یقین خود پرست
نے کل حال ابتدا سے آخر تک بیان کیا اور یہ کہ یہان جان بچاکر آیا ہون اب جو خداوند
طبیعت مجردہ کو منظور ہو بعد اسکے فرجام خود پرست کا آنا اور اُنکا گرفتار ہونا بھی
بیان کیا ملکہ نے کہا کہ اب کوئی بات خوف کی نہین ہی یا وہ جلکر خاک ہو جائے یا

سلامت نکلے گا اگر سلامت نکلے گا تو آپ ضرور اسکا مذہب قبول کرینگے یقین خود پرست
نے کہا کہ ہان پھر کیا عذر ہی ملکہ نے کہا کہ خیر شہر تو تباہ ہونے سے بچا یہ کہکر ملکہ بیٹے سے حال
دریافت کرنے لگی فرجام خود پرست نے کل حال جو کہ یقین خود پرست سے بیان
کیا تھا وہ سب بیان کیا اتنے مین بادشاہ اپنے آرام کی جگہ پر چلا گیا فرجام خود پرست
کے واسطے بھی کل بندوبست ہو گیا یہ اُس مقام پر جو کہ اسکے واسطے مقرر ہوا تھا کیا بیان
تو یقین خود پرست اس فکر مین ہو کہ کل مین جنگلون سے لکڑیان منگوا کر انبار کراؤن اور
اہل شہر کو آگاہ کرون صاحبقران سے شرط پوری کراؤن اگر میری شرط پوری ہو تو مین
دین اسلام قبول کرون ورنہ جو کچھ گذرے گا دیکھا جائے گا ایک دشمن قوی تو ہلاک ہوگا
یہ تو اس فکر مین ہی اُدھر بعد جانے یقین خود پرست اور اُسکے ہمراہیون کے صاحبقران
نے حکم دیا کہ لاشے تو اہل اسلام کے صحرا سے اُٹھائے جائین کل سے بڑے ہوے ہین
انکو دفن کیا جائے یہ تو مسلمانے کافرون کے لاشے بڑے رہین جیل کوے کھائین اور شمار تو
کیا جائے کہ کسقدر اہل اسلام درجۂ شہادت پر فائز ہوے اور کتنے کفار قتل ہوے یہ جو حکم
دیا تو فوراً محاسب میدان جنگ مین اگئے شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ ایک لاکھ پچیس ہزار تو کفار
اور قریب اسی ہزار کے اہل اسلام شہید ہوے آکر صاحبقران والا شان سے جو شمار کیا تھا
بیان کیا صاحبقران نے سُنکے فرمایا کہ بہت بڑی جنگ واقع ہوئی کہ جس مین اسی ہزار اہل اسلام
کام آئے سرداروں نے عرض کیا کہ جو شبانہ روز یہی تو جنگ ہوتی کفار کی مدد پر مدد آئی ورنہ
اسقدر اہل اسلام نہ شہید ہوتے کیونکہ جب لشکر کفار نے قصد بھاگنے کا کیا اُسی وقت سحر سے
گرد اُٹھی اور ایک نہ ایک مددگار اُنکا آگیا پھر زور لشکر کفار کو ہو گیا مگر شکر ہو اُس خالق برتر کا کہ
وہ سب مع مددگارون کے گرفتار ہوے یہ سُنکر سب لوگون نے اُن لاشون کو جمع کرکے نماز
پڑھی اور ایک بہت بڑا گڑھا کھود کر اُن سب کو اُسمین دفن کر دیا اور صاحبقران سے آکر
عرض کیا کہ ہم تعمیل حکم کر آئے لاشون کو دفن کر دیا جب یہ حکم صاحبقران دے چکے تھے تو اُسوقت
بادشاہ نے فرمایا کہ ای صاحبقران عالی جاہ آپنے جو یقین خود پرست کی شرط کو قبول کر لیا
اور اُسکو رہا کرکے اُسکے شہر کو جانے دیا تو اس سے کیا نتیجہ حاصل ہوا دل تو مجکو یہ خیال ہی
کہ اگر وہ جاکر اور قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرے تو بڑی دقت ہوگی دوسرے یہ کہ اگر وہ ایسا
نہ کرے اور جو کہ شرط کر گیا ہی اُسکا بندوبست کرکے خبر دے تو کیا آپ آگ مین تشریف
لیجائینگے اگر خدانخواستہ آپکے دشمن جلکر ہلاک ہوگئے تو پھر ہماری کون سرپرستی کرے گا جب
آپ نہ ہونگے تو یہ لشکر کسکے سہارے رہے گا اور کون اُسکی صاحبقرانی کرے گا ہماری حکومت
و بادشاہت تو آپکے دم سے ہی جب آپ نہ ہونگے تو یہ حکومت اور یہ کروفر کس کام کا ہی
سب بیکار ہی ہم ایسی حکومت سے باز آئے ہم تو آپکے دم کی خیر منانے ہین کہ آپ زندہ
رہین اور اگر دشمن حضور کے نہوے تو یہ حکومت خاک ہی صاحبقران نے فرمایا کہ آپکی پہلی
بات کا یہ جواب ہی کہ اگر وہ جاکر قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرے تو مین بھی اُس سے مقابلہ کرونگا
اور پھر اُسکو بمدد ایزدی و بتائید ربانی گرفتار کرونگا اور اُسکی کوئی عذر نہ سنونگا اگر وہ
مذہب اسلام قبول کرے گا تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرونگا دوسرے امر کا یہ جواب ہی کہ جبکہ

اُسنے ایک حجت شرعی پیش کی تو مجکو کیا عذر تھا کہ مین نہ قبول کرتا جبکہ میرے آگ مین جانے سے اور سلامت نکلنے سے لاکھون آدمی مسلمان ہوتے ہین اور اُنکی جانین بچتی ہین تو مین کیون نہ آگ مین جاؤن اور اپنے خالق کی اُسکو قدرت کاملہ دکھاؤن کہ یہ خدا ہے برحق ہی اگر اُسکو منظور ہوگا کہ اُسکے اِسقدر بندے راہ کفر کو ترک کرکے راہ اسلام قبول کرین تو وہ ضرور میرے اوپر آگ کو گلزار کردے گا مثل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کہ گو کہ میرا اُنکا مرتبہ برابر نہین ہی وہ نبی تھے مین اُسکا ایک بندۂ ذلیل ہون وہ اُسکی قدرت کاملہ کے آگے مچھر کی آنکی کیا برابری ہی اگر اُسکا کرم میرے شامل حال ہوا تو میرے اوپر بھی آگ گلزار ہوجائیگی کیونکہ وہ حافظ حقیقی ہی بندہ اپنی حفاظت ہرگز نہین کرسکتا جب تک اُسکی حفاظت شریک نہو اور مین بھی تو اُسی کی راہ مین اس امر کو قبول کرتا ہون پھر وہ ضرور میرا کفیل و مددگار ہوگا مین نے اُسپر بھروسا کرکے اس امر کو قبول و منظور کیا ہی آپ مطمئن رہین اور بالفرض اگر میری ہی موت مین قضا آئی ہی تو کیا چارہ ہی بندہ مجبور ہی اُسکو ہر طرح کا مقدور ہی کہان بچکر اُسکے حکم سے جاسکتا ہون اگر قلعۂ آہن مین بھی ہونگا تو نہ بچونگا اور نہ کوئی مجکو بچا سکتا ہی سوائے اُسکی ذات کے تو موت سے ڈرنا کیا بقول شخصے وعدہ کم نہ زیادہ دیگر ہر جینے روزی ہر بہانہ موت تو پھر اُسکا تردد کرنا بیکار ہی بشر کو لازم ہی کہ ہر حال مین خدا پر بھروسا رکھے کیونکہ وہ غفور الرحیم ہی بس مین آپ لوگون کو یہ سمجھائے دیتا ہون کہ آپ لوگ ہرگز بعد میرے یقین خود پرست سے نہ مقابلہ کیجیے گا یا تو شہریار کے پاس چلے جایئے گا کیونکہ انصاف کا امر ہی کہ وہ بھی مثل میرے جری و بہادر ہین اُنکو ہمراہ لاکر پھر اُس سے مقابلہ کیجیے گا میرے حال کی اُنکو خبر دیجیے گا یا رستم ثانی کے پاس چلے جایئے گا کیونکہ وہ بھی لایق سرداری لشکر کے ہین مگر مین نے سنا ہی کہ اُنکا پتہ نہین ہی نہ معلوم کدھر کو نکل گئے ہین یا یہان سے بخط مستقیم خانۂ کعبہ کو جایئے گا صاحبقران اول و ثانی سے یہ امر بیان کیجیے گا اور اُنکو ہمراہ لاکر اِس مہم کو سر کرایئے گا اور خانۂ کعبہ اُسوقت جایئے گا جبکہ یہ دونون صاحب انکار کرین یا نہ ملین اور اگر مین بفضل ایزدی زندہ رہا اور مین اگر صاحبقران ہون تو کبھی یہ آگ مجکو ضرر نہ دے گی بلکہ گلزار ہوجائے گی پھر تو مین نے اس ملک کو بھی اسلام آباد کیا اور یہان سے آگے بڑھکر انشاء اللہ سمندر یہ کو بھی لیا اُسکو بھی کفر سے پاک و صاف کیا پھر ایوان نہ طاق کی خبر لونگا جس امر کے لیے صاحبقران مجکو مقرر کرگئے ہین اُسکا بندوبست کرونگا اور آئینہ اندام جادو کو قتل کرونگا اگر یہ سب کام میرے ہاتھ سے سرانجام پانے والے ہین تو مین ضرور زندہ اور سلامت اِس آگ سے نکلونگا کیونکہ ایسے ایسے بہت سے واقعے صاحبقران اول و ثانی پر گذر چکے ہین آپ نے سنا ہوگا کہ جبکہ ترکستان مین امیر اول تعاقب مین نوشیروان کی تشریف لے گئے تھے اور صلصال سے مقابلے ہو رہے تھے اُس زمانے مین حفظ بن داؤد آیا تھا اور اُسنے شرط کی تھی کہ مین اور آپ دونون آگ مین چلین وہ تو روغن کے سبب سے مضبوط تھا اور صاحبقران اول خداوند کریم پر تکیہ رکھتے تھے اُسکے ہمراہ اُس آگ مین گئے ایک موئے جسم بھی نہ جلا تھا بلکہ جامے پر بھی کوئی میل نہ آیا تھا اگر مین بھی اُنکی اولاد سے ہون تو مین بھی سلامت

نکلونگا میری صاحبقرانی کا بھی امتحان ہو جائے گا آپ لوگ نشوونش نہ کرین وہ مالک ہی بادشاہ نے فرمایا کہ یہ بجا ارشاد ہوا جو اسکو منظور ہوگا وہ ہوگا مگر یہ جو کچھ کہا گیا یہ سبب بشریت کے کہا گیا کوئی ہم لوگ خصال اور طینت ملکی نہین رکھتے ہین کہ ہمکو فکر نہوین منع نہین کرتا ہون اور یہ کہتا ہون کہ آپ تشریف نہ لے جائین بلکہ میرا منشا یہ ہی کہ ہمین بھی آپکے ہمراہ چلونگا یہ سنکے مملوک بن مالک و بہزاد خان و گرگین و عین الزمان و نور الزمان نے بھی کہا کہ ہم لوگ بھی ہمراہ ہین جو آپکی حالت ہوگی وہ ہماری بھی ہوگی صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کہ آپ تو ظل اللہ ہین آپکے سبب سے یہ لشکر قائم ہی آپ تو یہ نہ فرمائین کہ مین بھی آپکے ہمراہ چلونگا اگر مین نہ ہونگا تو مجھ ایسے ہزارون ہو جائینگے اور اگر خدانخواستہ آپکے دشمن لشکر مین گھسے تو یہ لشکر جو کہ ایک مشقت عظیم سے بہت سے بزرگون نے جمع کیا ہی سب تباہ ہوگا اسکا کوئی خبر لینے والا نہوگا آپکے دم سے یہ لشکر آباد ہی آپ ایسا قصد نہ کرین بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ آپ نہون اور مین لشکر مین ہون اور حکومت کرون یہ عزت اور حرمت دی ہوئی آپ ہی کی تو ہی مین کیونکر یہ گوارا کر سکتا ہون میرا دل کبھی اس بات کو منظور و قبول نہ کریگا صاحبقران نے عرض کیا کہ بہت بہتر وہ وقت آنے تو دیجیے اور ان لوگون سے کہا کہ جب وہ وقت آئے گا اسوقت دیکھا جائے گا انھون نے عرض کیا کہ اگر آپ ہمکو نہ لے چلیے گا تو ہم لوگ خود کو پٹرینگے یا اپنے کو آپکے قدمون پر نثار کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ بیکار کی تکرار نہ کرو جب وہ وقت آئے گا تو جو مناسب امر ہوگا وہ کیا جائے گا پیش از وقوع واقعہ تحجت و تکرار عبث ہی بمصداق اس مثل کے کہ پیش از مرگ واویلا۔ پھر عین الزمان و نور الزمان سے فرمایا کہ ای عمو جان آپ بزرگ ہو کر یہ کیسے کلام کرتے ہین مین آپکے کلام کا تو جواب دے نہین سکتا ہون اور نہ بادشاہ کے کلام کا میرے پاس جواب ہی مگر آپ لوگ خود خیال کر لین کہ یہ بھی کوئی بات ہی کہ یا تو آپ لوگون کو اپنے ہمراہ آگ مین لیجاؤن اور یا اس شرط سے روگردانی کر کے یقین خود پرست سے خرمندگی اٹھاؤن یہ جو صاحبقران نے فرمایا تو سبکے سب خاموش ہو رہے تھوڑی دیر تک دربار آراستہ رہا بعدہ دربار برخاست ہوا سب سردار اپنے اپنے خیمے کو چلے گئے باہم یہی تقریر کرتے چلے جاتے تھے کہ صاحبقران ضرور آگ مین تشریف لے جائینگے یہ بھی مثل اپنے بزرگون کے اپنے قول کے پابند ہین اب تو لشکر مین ہر جگہ یہی چرچا ہی ان سب کو تو یہان اس فکر مین مصروف رکھا جاتا ہی کہ جبکہ وہ رات اور وہ دن گذرا تو دوسرے دن بوقت سحر یقین خود پرست نے دربار کیا سب آکر دربار مین حاضر ہوے جب سب حاضر ہو چکے تو فرجام خود پرست و اشتران اشترگوش و برجیس و کیوان بھی حاضر دربار ہوے اور اپنے اپنے مقام پر بیٹھے اسوقت یقین خود پرست نے حکم دیا کہ تبردار جا کر جنگل سے جہان تک ممکن ہو درخت کاٹ کر لائین اور سب لاکر اس صحرا مین انبار کرین کہ جہان ہم سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہوا تھا اور یکہ لوگ جا کر اس میدان سے ان لاشون کو اٹھوائین جو کہ اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوے ہین آج تین دن سے صحرا مین پڑے تن تنین ہی کہ بعض کو زاغ و زغن اور گرگ و پلنگ کھا گئے ہونگے یہ سنکے فوراً اسیوقت

کئی ہزار تیردار اور کئی سوار لیکر صحرا کو روانہ ہوئے اِدھر کچھ لوگ اُس صحرا مین گئے اور لاشین اٹھوائین دیکھا کہ لشکر اسلام اسی طور سے فروکش ہی اور وہی کھانا پکتا ہی بلکہ اور زیادتی ہی دربار کا وقت ہی سب سردار اپنے اپنے خیمون سے نکلکر دربار کو جا رہے ہین اور جو کہ نو مسلم ہین اُنکی بڑی عزت کی جاتی ہی یہ لوگ لاشین اٹھوا کر چلے اگلے اِدھر تیردارون نے درخت کاٹ کاٹ کر ارابون پر ڈالدیے یہان آکر انبار ہونے لگے یہ حکم دیکر یقین خود پرست نے کہا کہ کوئی خبر تو لاے کہ لشکر اسلام فروکش ہی یا رات کو وہ جوان اپنے ہمراہ لیکر چلا گیا ایک عیار کہ نام اسکا بیباک تھا شاگرد تھا افلاک کا کہنے لگا کہ مین جاکر خبر لاتا ہون بلکہ دربار کی خبر لاؤنگا کہ دیکھون کہ وہان کیا ذکر ہو رہا ہی کچھ اسکی بھی فکر ہی یا نہین یقین خود پرست نے کہا کہ اچھا جاؤ اور سب حال دریافت کر آؤ وہ اِدھر کو اپنی صورت بدل کر روانہ ہوا یہان دربار مین آیا دیکھا کہ لشکر اسلام تو اُسی طور سے اُترا ہوا ہی اور وہ لشکر جو مسلمان ہوکر شامل ہوا ہی تو اور زیادہ چہل پہل ہی کہین اسکا ذکر بھی نہین ہی کہ صاحبقران آگ مین تشریف لیجائینگے یہ صورت بدلے ہوے دربار مین آیا یہان دربار کو خوب آراستہ و پیراستہ پایا سب کرسیون اور دنگلون پر تمام سردارون کو متمکن پایا اور اُن بادشاہون اور سردارون کو جو کہ مسلمان ہوے تھے بڑے اعزاز سے دربار مین دیکھا کہ پہلوے مملوک مین بیٹھے ہوے ہین یہ یہان بڑی دیر تک کھڑا رہا دربار کی کیفیت دیکھا کیا لیکن کچھ تذکرہ بھی نہ سنا یہ بھی تو نہ سنا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی صاحبقران جو آگ مین تشریف لے جائینگے یہ حیران دہشتزدہ ہر طرف دربار مین پھر رہا ہی اسکو یہ حسرت رہی کہ مین کسی کی زبان سے یہ سُن لون کہ خدا صاحبقران کو بچاے یہ بھی نہ سنا دربار سے باہر آیا اور لشکر کی سیر کرتا ہوا طرف اپنے شہر کے چلا یہان تک کہ داخل شہر ہوا یہان یقین خود پرست و فرجام خود پرست داشتران اشتر گوش و برمیس و تخمیس اور سب سردار دربار مین بیٹھے ہوے بیباک کا انتظار کر رہے ہین کہ لشکر اسلام کا حال معلوم ہو کہ اس اثنا مین وہ لوگ جو کہ لاشین اٹھانے گئے تھے انھون نے یقین خود پرست سے عرض کیا کہ خداوند لشکر اسلام اُسی طور سے فروکش ہی اتنا اُسمین بڑی چہل پہل ہی ہر ایک خوش و خرم پھر رہا ہی آپس مین مذاق ہو رہے ہین کچھ بھی ہراس کسی کے چہرے سے نہین پایا جاتا ہی سب ملاربن گا رہے ہین یہ سنکے یقین خود پرست نے کہا کہ خیر دیکھا جائے گا اِس خوشی کرنے کا حال دو ایک دن کے بعد معلوم ہو جائے گا جب اُنکا سردار اور افسر اعلیٰ جلکر خاک ہوگا تب اُنکو ان ملاربن گانے کا مزہ ملے گا ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ عیار یعنی بیباک آکر پہونچا جو کچھ کہ اُسنے دیکھا تھا وہ سب بیان کیا یقین خود پرست یہ سُنکر خاموش ہو رہا اور دربار برخاست کیا اِدھر بادشاہ اسلام نے بھی دربار برخاست کیا صاحبقران و بادشاہ کو ہرکارون نے خبر دی کہ کل جب یہان سے یقین خود پرست گیا تھا تو ہم بھی اُسکے ہمراہ اُسکے شہر مین گئے تھے یہان سے جاکر اُسنے دربار کیا اور جو تقریر کہ اُسنے کی تھی اُن ہرکارون نے سب بیان کی اور بیان کیا کہ بعد اسکے دربار برخاست کرکے داخل محل ہوا آج پھر دربار کیا یہ حکم تیردارون کو دیا اور لاشین اٹھوائین اب لکڑی آ آکر جنگل مین انبار ہو رہی ہی کئی ہزار من تو آگئی ہوگی اور ابھی

آرہی ہو صاحبقران نے فرمایا کہ خدائے بزرگ است کیا پروا ہو۔ شعر سرنی پیچم زتشمیر حبیب ؛
ہرچہ آید برسر من بانصیب ؛ جو خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا کوئی فکر و خرد کا مقام نہین ہو
مین اسکے بھروسے پر ہون کہ جسکی لسان مین یہ شعر ہو۔ شعر گلستان کند آتش بر خلیل ؛
گرو ہے باتش برد نرآب نیل ؛ وہ قوی ہو توانا ہو اسکا سب کو بھروسا ہو مین اسکی راہ مین
یہ سب امر گوارہ کرتا ہون وہ یہ مشکل بھی سہل کردے گا مین کیون پریشان ہون یہ فرماکر
خاموش ہو رہے کہ اس عرصے مین دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر گئے
اور آرام پذیر ہوے اُس دن اور دو پہر رات مین اُن تبردارون نے ایک لاکھ پچاس ہزار
من لکڑی کاٹ کر اُس صحرا مین جمع کردی انبار ہیزم اسقدر ہوا کہ آسمان سے باتین کرنے لگا یہ
معلوم ہوتا تھا کہ ایک پہاڑ ہیزم قائم ہوگیا ہو یہ حالت ہوئی کہ کئی کوس تک لکڑیون کا انبار
ہوگیا وہ رات گذری صبح ہوگئی یقین خود پرست نے محل سے برآمد ہوکر دربار کیا کہ اُن
تبردارون نے آکر عرض کیا کہ حضور ہمنے جنگل کاٹ کر صحرا مین لکڑیون کا انبار کردیا ہو اب جو حکم ہو
یقین خود پرست نے یہ سنکر حکم دیا کہ انکو انعام دیا جاوے اور کہا کہ ہم چلکر آج دیکھینگے
کہ کسقدر لکڑی جمع ہوئی ہو پھر مقرر کرکے صاحبقران کو آگاہ کرینگے اُن تبردارون کو
تو انعام دیا گیا وہ لوگ خوشی خوشی اپنے اپنے گھرون کو گئے یقین خود پرست نے تھوڑی
دیر کے بعد دربار برخاست کیا اور مع رفقا و فرجام داشتران اشتر گوش دبوزمیس
و خسیس کے بیرون شہر آیا اور اُس صحرا مین آکر انبار ہیزم کو دیکھکر کہنے لگا کہ یہ تو کئی لاکھ
من کے جلانے کو کافی ہو نہ کہ ایک کے لیے دیکھون کہ جسوقت یہ خبر اُنکو ہوگی تو مارے خوف کے
دیکھنا کہ کیا حال ہوگا اُسی شب کو تو سب کے سب فرار کر جائینگے کہ جسکی صبح کو امتحان ہوگا
کیا سہل ہو آگ مین کودنا یہ کہکر پھر شہر مین آیا اور داخل محل ہوا یہان بھی بادشاہ عالیجاہ
نے دربار کیا ہرکارون نے آکر عرض کیا کہ حضور آج ہم پھر یقین خود پرست کے دربار
مین گئے تھے ہمارے سامنے تبردار آئے تھے اُنکو انعام دیکر رخصت کیا اور آپ دربار
برخاست کرکے آکر انبار ہیزم کو دیکھ گیا ہو کل وہ دن امتحان کا مقرر کرے گا آج کہتا تھا
صاحبقران نے یہ سنکر فرمایا کہ مقرر کرنے دو بادشاہ نے ہرکارون سے دریافت کیا کہ
کسقدر ہیزم ہوگی انھون نے عرض کیا کہ ڈیڑھ لاکھ من سے کم نہوگی ایک دیوار ہیزم
بن گئی ہو یا قلعہ نولادی یا کوہ یہ سنکر بادشاہ خاموش ہو رہے اور دربار برخاست
ہوا جو دربار ہی اُٹھتا ہو بیرون لشکر جاکر انبار ہیزم کو دیکھتا ہو اور دیکھکر نہایت افسوس
کرتا ہو یہان تک کہ وہ دن و رات بھی بسر ہوئی صبح کو یقین خود پرست نے دربار کیا
جو لوگ کہ اُسکے ہمراہ تھے اور مسلمان نہ ہوے تھے حاضر دربار ہوے دربار آراستہ ہوا یہ
وہی دربار تھا کہ جسمین سیکڑون کرسی نشین تھے اب وہی دربار ہو کہ صفین کی صفین خالی
پڑی ہین جو لوگ کہ باقی ہین وہ آکر بیٹھے ہین یقین خود پرست برائے نام دربار کرتا ہو
جب وہ دربار کفر آثار آراستہ ہوچکا تو یقین خود پرست نے حکم دیا کہ ای افلاک خم
لشکر اسلام مین جاؤ اور دربار مین جاکر میری طرف سے صاحبقران و بادشاہ کو
سلام کہنا اور عرض کرنا کہ مین نے توکل بندوبست کرلیا ہو اب آپکو اختیار ہو جسطرح آپکا

جی چاہے امتحان کا دن مقرر فرمائیے مجکو آپ آج ہی آگاہ کرین تاکہ مین کل اہل شہر کو اس حال سے
آگاہ کردن کہ وہ بھی آکر دیکھین اور اگر آپ میرے اوپر منحصر رکھتے ہین تو مین نے پرسون کا دن
مقرر کیا ہی پرسون آپکا امتحان ہوگا اور آپکے خدا کی قدرت کاملہ کی صنعت دیکھی جاے گی
آئندہ آپکو اختیار ہی اور یہ بھی میری طرف سے سمجھ لیجیے کہ کیون آپ اپنی جان کے پیچھے پڑے ہین بس
اسیقدر شکر کیجیے کہ اتنے لوگ مسلمان ہوگئے ہین انکو اپنے ہمراہ لیجیے اور یہان سے کوچ فرمائیے
کہین آج تک ایسا ہوا ہی کہ کوئی آگ مین گیا ہو کہ آپ ہی جائیگا مجکو یقین ہوگیا کہ آپ مردجری
ہین اور آپ اپنی بات کے دہنی ہین جو آپنے منھ سے کہا وہ پورا کیجیے گا یہ کہکر اور یہ پیغام دیکر افلاک کو
روانہ کیا افلاک وہان سے اسیوقت روانہ ہوا اور پاے شاطری مارتا ہوا داخل لشکر اسلام
ہوا اور بارگاہ پر پہونچکر درگاہ سالار سے عرض کیا کہ مین یکہ پیغام یقین خود پرست اپنے بادشاہ کا
لیکر آیا ہون مجکو اجازت بارگاہ مین جانے کی ہی درگاہ سالار نے کہا کہ جاؤ اندر بارگاہ کے آیا
یہان دربار آراستہ تھا بادشاہ تخت پر جلوہ گر تھے صاحبقران اپنے دنگل صاحبقرانی پر تمکین بیٹھے
اور سب سردار اپنے اپنے دنگلون کرسیون پر بیٹھے ہوے تھے اور ذکر یقین خود پرست کا
ہو رہا تھا کہ آسنے ابھی تک کوئی پیغام نہین بھیجا ہی اسکا کیا سبب ہی بیکار دیر کرتا ہی جو کچھ ہونا ہو
وہ ہوجاے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ افلاک نے داخل بارگاہ ہوکر مجرا کیا اور عرض
کیا کہ مین یکہ پیغام یقین خود پرست کا لایا ہون جو کہ میرا حاکم و سردار ہی صاحبقران نے فرمایا
کہ بیان کرو کیا پیغام دیا ہی ہم اسکے پیغام کے بڑی دیر سے منتظر تھے افلاک نے عرض کیا کہ میرے
بادشاہ نے آپکے بادشاہ یعنی ظل اللہ اور آپکی خدمت مین سلام عرض کیا ہی اور کہا ہی کہ مین نے
تو بندوبست کرلیا ہی اب آپ کوئی دن مقرر فرمائیے اور مجکو ابھی اطلاع دیجیے تاکہ مین اپنے
اہل شہر کو آگاہ کردن کہ وہ آکر دیکھین اور اگر میرے اوپر منحصر ہی تو مین نے پرسون کا روز مقرر
کیا ہی آئندہ جو آپکی مرضی اور یہ سلام دیا ہی کہ یا صاحبقران مجکو آپکی جوانی پر رحم آتا ہی
اور افسوس ہوتا ہی کہ آپ ایسا جوان رعنا یون برباد ہو لہذا آپ یہان سے چلے جائیے جو ہونا
تھا وہ ہوگیا آپ بھلا خیال کرین کہ یہ کہین ممکن ہی کہ انسان آگ مین جاے اور زندہ نکلے
بالکل خلاف عقل ہی کوئی عاقل اسکو نہین پسند کرے گا میرے نزدیک یہ بہتر ہوگا کہ آپ ان
لوگون پر اکتفا کرین جو کہ مسلمان ہوگئے ہین اور میرے مسلمان ہونے سے دست بردار ہوجیے
کیون اپنے کو ورطۂ ہلاکت مین ڈالیے اس عیار نے جو کچھ کہ یقین خود پرست نے کہا تھا وہ سب
عرض کیا صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ یقین خود پرست سے کہنا کہ تم میرے اوپر بالکل
رحم نہ کرو مین جب تک تمکو مسلمان نہ کرلونگا اسوقت تک یہان سے ایک قدم بھی آگے
نہ جاؤنگا ہم لوگ ان لوگون مین سے نہین ہین کہ اپنے کہنے کے خلاف کرین بلکہ جو کہتے ہین
اسپر عمل کرتے ہین چاہے اسمین جان جاتی رہے اور چلے باتی رہے مگر اس سے پھرتے نہین ہین
جبکہ ہمنے اسکی راہ مین جہاد پر کمر باندھی ہی تو جو گذرے ہمپر ہم اسکو گوارا کرینگے اور جو گذرتی ہی
گوارا کی اگر ہم ایسے ایسے امرون کا خیال کرتے تو یون دین اسلام کیونکر ترقی کرتا ہمارے بزرگون
نے گو بڑے بڑے مصائب اٹھاے مگر دین اسلام کے رواج دینے مین کمی کی آخر کو رواج
دیا اور اس مدت تک پہونچا دیا اب یہ کون مشکل امر ہی کہ ہم اس سے ٹل جائین اگر ہم دین

برحق ہی تو ہم ضرور اپنے مطلب پر کامیاب ہونگے لوگون کو ہمارے دین کے برحق ہونے کی صداقت
معلوم ہو جائے گی اور ہم اپنے قول سے نہین پھرینگے یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہمارے ایک امر گوارا کرنے سے
کتنے لوگ راہ کفر سے نکلکر راہ نیک پر آتے ہین پھر کیونکر نہ ہم اسکی راہ مین اپنی جان کو برباد کرین
اگر اسکی منظور ہوگا کہ اسقدر ہمارے بندے ہمارے اوپر ایمان لائین تو وہ میری مدد کریگا
اور اگر میری قضا یون ہی آئی ہی تو کیا علاج کہ دیا کہ اگر تمنے پرسون کا دن مقرر کیا ہی تو مین
موجود ہون تم لوگون کو اطلاع دو مین ضرور آگ مین کود ونگا اور قدرت خدا کا سب کو
تماشا دکھاؤنگا کہ یون آگ سے زندہ اور سلامت نکلتے ہین مین پرسون انشاء اللہ تعالے اس
صحرا مین آؤنگا جہان پر کہ انبار ہیزم ہی یقین خود پرست بھی مع اہل شہر کے بوقت سحر آئے
اور قدرت خدا دیکھے یہ جواب سنکے افلاک رخصت ہوکے اپنے شہر کو روانہ ہوا بعد جلسے
افلاک کے بادشاہ نے فرمایا کہ آپنے جو اسکے کہنے سے پرسون کا دن مقرر کر دیا اپنی
رائے سے تو اسکی کیا ضرورت تھی آپ نے خواجہ برجیس اختر شناس سے دریافت
کرکے دن مقرر کیا ہوتا جو ساعت نیک ہوتی اور روز سعد اسعد ن یا مر ہوتا تو بہتر تھا
صاحبقران نے بادشاہ جہاں سے عرض کیا کہ خداوندسب دن خدا کے ہین جو وہ
چاہے گا وہ ہوگا مجکو خود منظور ہی کہ کمین جلد اس کام سے فراغت ہو مین آگے کو روانہ
ہون جسقدر دیر ہوتی ہی مجکو گران گذرتا ہی دو پرسون کا دن مقرر کر چکا تھا بدین سبب
مین نے منظور کیا ورنہ مین کل ہی کا دن قرار دیتا آپ کچھ تشویش نہ فرمائین اسکی ذات پر
نظر رکھین کیونکہ وہ بڑا غفور الرحیم ہی آپ ملاحظہ فرمائین کہ پردۂ غیب سے کیا امر ظہور مین
آتا ہی یہ کلام صاحبقران عالی ہمت والا مرتبت کا سنکے بادشاہ خاموش ہوگئے دربار
برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمون کو گئے یہ خبر وحشت اثر تمام لشکر مین پھیل گئی کہ پرسون
صاحبقران بوقت سحر آگ مین تشریف لے جائینگے ہر ایک کو یہ سنکر انتشار ہوا لشکر کا
ہر ایک سپاہی صاحبقران کے واسطے اسطرح دعا کرنے لگا کہ ای خالق کونین تو حافظ حقیقی
ہر صاحبقران کو اس آتش کی گزند سے محفوظ رکھنا کیونکہ یہ تیری راہ مین سرہتیلی پر رکھکر
اس مہم کے سر کرنے کو جاتے ہین انکی شرم تیرے ہاتھ ہی یہان تو یہ حال ہوا ادھر افلاک
دربار مین پہونچا اسنے وہ جو کہ صاحبقران نے فرمایا تھا یقین خود پرست سے بیان کیا یہ
جواب سنکر اب یقین خود پرست کو یقین واثق ہوا کہ ضرور صاحبقران آگ مین جسب
شرط جائینگے اسوقت یقین خود پرست نے حکم دیا کہ شہر مین منادی کیجائے کہ پرسون
بوقت سحر سب اہل شہر بیرون شہر فلان مقام پر جمع ہون اور تماشا دیکھین کہ وہ خدا پرست
جو کہ اپنے مذہب کو برحق کہتا ہوا اور اسکے نزدیک اسکا مذہب برحق ہی وہ اپنے مذہب
کی برکت کا تماشا دکھائے گا اور اپنے مذہب کی صداقت کا اظہار کریگا یعنی آگ مین
جاکر زندہ اور سلامت باہر آئے گا جسکو یہ قدرت دیکھنا ہو وہ جائے یہ جو حکم یقین
خود پرست نے دیا اور منادی نے ندا دی تمام شہر اور ہر گلی کوچہ مین کہ خلق خدا کا اور
ملک بادشاہ کا اور حکم یقین خود پرست کا تمام اہل شہر کیا غریب کیا امیر کیا برنا و پیر و
ہر صاحب پیشہ و تاجر و سوداگر و باشندگان و مسافر کو معلوم ہو کہ پرسون بوقت

سحر امتحان مذہب اسلام کا ہوگا لشکر اسلام کا صاحبقران پرسون آتش مشتعل مین جاکر
اپنے مذہب کی بزرگی اور اپنے خدا کی قدرت دکھائے گا جسکو یہ تماشا دیکھنا ہو وہ پرسون
بوقت سحر بیرون شہر جہان انبار ہیزم ہی جاکر تماشا دیکھے یہ جو منادی نے ندا کی تو تمام
شہر مین ہلچل پڑگئی ہر ایک کی زبان پر یہ کلام تھا کہ اہل اسلام بڑے سخت ہین ہمنے آج تک
یہ نہین سنا ہی کہ کوئی انسان زندہ صاحب روح آگ مین دیدہ و دانستہ جائے جس سے
ہر ذی روح و صاحب عقل و غیر عقل یعنی جانور تک خوف کرتے ہین یہ کام صاحبون
انھین اہل اسلام کا ہی کوئی تو آنکو بھروسا ہوگا جو ایسے امر مشکل کو گوارا کیا یہ سنکے
ایک نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی یہ لوگ ساحر ہین سحر سے اپنے کو بچا لینگے دوسرے نے اسکے
جواب مین کہا کہ یہ تمارا خیال خام اور تصور ناتمام ہی سنا گیا ہی کہ یہ لوگ سحر کو کفر اور
ساحر کو کافر جانتے ہین بلکہ ساحرون کو جن جن کے قتل کرتے ہین کل ہی کی بات ہی کہ
ماہیان دسحران ایسے زبردست ساحرون کو کیونکر قتل کیا کہ جسکے مرنے سے یہانتک
انکا گذر ہوا تیسرے نے کہا کہ نہ معلوم کیا بات ہی جو یہ لوگ ایسے مستعد ہین خیر
پرسون ظاہر ہوجائے گا دو دن دو رات مین ہمین آنکھ بند کرتے گذر جائینگی یہان اہل شہر
مین یہ چرچا ہو رہا ہی کہ یہ خبر محل بھی سونجھی یقین خود پرست کی زوجہ نے جو سنی تو
وہ خاموش ہو رہی جسوقت کہ یقین خود پرست دربار برخاست کرکے اندر محل کے
گیا تو اسکی زوجہ نے اس سے کہا کہ ای بادشاہ مین نے سنا ہی کہ پرسون وہ شخص جو کہ لشکر
اسلام کا صاحبقران ہی وہ آگ مین کود کر اپنے مذہب کی بزرگی ظاہر کریگا ہمارا
بھی جی چاہتا ہی کہ یہ تماشا دیکھین یقین خود پرست نے کہا کہ اچھا اسکا بندوبست
کیا جائے گا اور یہ تماشا تمکو بھی دکھا دیا جائے گا واقعی یہ تماشا لائق دیدہ ہی یہ کہکر اپنے
مقام آرام گاہ کو گیا وہ دن گذرا رات آئی یہان لشکر اسلام مین صاحبقران اپنے
خیمے مین تشریف فرما تھے کہ خواجہ خضران آئے اور کہنے لگے کہ ای صاحبقران جب سے مین نے
سنا ہی کہ دن امتحان کا مقرر ہوگیا ہی تو اسوقت سے میرا دل بہت بیقرار ہی لہذا مین
اسوقت تمھارے پاس اسواسطے آیا ہون کہ اگر تم میرے کہنے پر عمل کرو تو مین بیان
کرون صاحبقران نے فرمایا کہ جو بات منظور کرنیکے قابل ہوگی تو اسکو مین ضرور منظور
کرونگا خواجہ خضران نے کہا کہ اگر تم کہو تو مین آج رات کو جاکر یقین خود پرست کو پھر گرفتار
کرلاؤن تم اسکو اسی تاریکی شب مین قتل کرڈالو اگر وہ قتل ہوجائے گا تو تمارا کام مین
جانا موقوف ہے گا صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ یہ کیا کہتے ہو یہ بڑی نامردی کی
بات ہی کہ جو کوئی اپنے سے دغا نہ کرے اور خود اس سے دغا کیجائے دوسرے یہ تو ہمارا
قاعدہ نہین ہی کہ دغا کرنے والے سے بھی دغا کرین بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ وہ تو ہمسے
شرط کرے اور ہم اسکو یون قتل کرین اگر شرط اسکو پوری نہ کرنا تھی تو ہمسے کیون اقرار کیا
یہ تو کبھی نہوگا نہ میرے باپ نے یہ دغا کی نہ دادا نے نہ میرے کسی بزرگون نے ایسا نہین کیا
پھر مین کیونکر اپنے کو بدنام کرون کیسی کیسی سخت مشکلین خدا نے حل کی ہین یہ کیا ہی ہم کبھی ایسا
نہ کرنا ورنہ مین بہت ناخوش ہونگا خواجہ نے کہا کہ اچھا یہان نہ لاکر قتل کرون اسی مقام

بر جا کر قتل کر ڈالون تا کہ یہ قصہ پاک ہو جائے صاحبقران نے کہا کہ ایسا بھی نہ کرنا ورنہ
مین عمر بھر پھر تمھاری صورت نہ دیکھونگا وہی حال ہوگا جو کہ خواجۂ اول کا ہوا تھا
کہ برسون فراق مین صاحبقران کے روئے اور تباہ پھرے کہ کوئی صاحبقران
سے ملاقات کرادے مگر نصیب نہوئی جب صاحبقران کو رحم آیا تو لشکر مین آنا ملا
اس سے کیا حاصل کہ رنج ہو خواجہ نے کہا مین تمھارے لیے کہتا تھا میرا کیا فائدہ ہے اچھا
یہ کرو کہ مین تمکو اپنی زنبیل مین رکھ لون اور تمھاری صورت کا کسی کافر کو بنا دون اور اُسکو آگ
مین ہم سب ملکر ڈالدین وہ جل جائے گا بعد تھوڑی دیر کے تم دوسری جانب سے چلے آنا صاحبقران
نے کہا کہ یہ بھی نہوگا خواجہ نے کہا کہ اچھا وہ جو روغن خواجۂ اول نے حفظ بن داؤد سے عیاری
کرکے حاصل کیا ہے جسکے بھروسے پر وہ آگ مین جاتا تھا اُسکو جسم پر مل لینا اُسکے سبب سے
آگ جسم پر اثر نہ کریگی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بھی نہوگا مین یون ہی برسون آتش
مشتعل مین کود دونگا اور اپنے مذہب کی برکت اُنکو دکھاونگا خواجہ نے کہا کہ معلوم ہوا
تم بھی مثل اپنے دادا صاحبقران اول کے جھکی ہو جب وہ بھی آگ مین ہمراہ حفظ کے تشریف
لے گئے مین تو اُنکو بھی یون ہی خواجہ اول نے سمجھایا تھا اُنھون نے نہ مانا سنا گیا ہے کہ تمام تبرکات
بھی جسم سے جدا کردیے گئے صرف لوکلت علی اللہ چلے گئے خدا نے اُنپر رحم کیا اور اُنکی حفاظت
کی ثابت ہوا کہ تم بھی مثل اُنکے آتش افروختہ مین کود دوگے بسم اللہ مگر ایک کام کرنا کہ
تبرکات پہنے رہنا صاحبقران نے فرمایا کہ ابھی تم کہہ چکے ہو کہ صاحبقران اول تبرکات
دور کرکے تشریف لے گئے تھے پھر مین کیونکر تبرکات پہنے رہونگا صرف ایک زیر جامہ
اور ایک قمیص میرے گلے مین ہوگا جو خدا کو منظور ہوگا وہ پیش آئے گا خواجہ یہ کلام سُنکے
خاموش ہو رہے دل مین کہنے لگے کہ یہ لوگ اولاد صاحبقران ہین اُنکو کون نصیحت کرسکتا ہے یہ جو
زبان سے کہتے ہین اُسی پر عمل کرتے ہین یہ خیال کرکے اور رخصت ہو کر اپنے خیمے مین
آئے بعد اُنکے چند سردار مثل صین الزمان و نور الزمان وغیرہ کے خواجہ کے پاس آئے
اور کہا کہ ای خواجہ تُنے صاحبقران کو نہین سمجھایا خواجہ نے کہا کہ آدمی اُسکو سمجھاتا ہے کہ
جو کسی کے کہنے پر عمل کرتا ہے ابھی مین صاحبقران کے پاس سے آتا ہون پورا بیٹھا بھی
نہ تھا کہ آپ لوگ تشریف لائے جو تقریر کہ صاحبقران سے ہوئی تھی خواجہ نے لفظ بلفظ
بیان کی اور کہا کہ جب اُنھون نے کوئی بات نہ مانی تو مین عاجز ہو کر آخر کو چلا آیا سردار یہ
کلام سُنکے خاموش ہو رہے تھوڑی دیر کے بعد اُٹھکے چلے آئے اُسوقت خواجہ نے کہا کہ آپ
لوگ پریشان نہون مین کل پھر رات کو اُنکے پاس جاؤنگا اور سمجھاؤنگا مان لے تو مان لے
گا اُنکو اختیار ہے سردارون نے کہا کہ خواجہ تمکو اختیار ہے جو چاہو کرو کیونکہ ہم تو مجبور
ہین اسقدر اُنکی خدمت مین گستاخ نہین ہین جیسے کہ تم ہو وہ تمھاری اور تم اُنکی سہتے
ہو اور سختی بھی اُٹھاتے ہو جبکہ بادشاہ زیادہ کلام نہین کرسکتے ہین تو ہماری کیا اصل ہے خواجہ
نے کہا کہ مین اپنے امکان بھر کوشش کرونگا آئندہ جو کچھ تقدیر مین ہوگا وہ پیش آئے گا اور جو کچھ
کہ قلم تقدیر سے لوح پیشانی پر کاتب تقدیر یا در نیشئی ازل نے تحریر کردیا ہے وہ ضرور ظہور مین آئے گا
اسمین بیکار کاوش و پیش ہے انسان کو قسمت پر شاکر رہنا اچھا ہے دوسرے آپ لوگ بخوبی جانتے ہین کہ جو اولاد

صاحبقران ہین جو منھ سے کہتے ہین وہ ہی کرتے ہین یہ لوگ تو خدا کے نام پر مرتے ہین خیال
کرتے ہین اور انکو اسکا بہت پاس ہی کہ یہ کوئی نہ کہے کہ یہ امر خدا پرستون سے انکے مذہب
کے خلاف ہوا یہ امر انھون نے خلاف شجاعت کیا یا ان لوگون سے ظاہر ہوا وہ جو
آپنے سنا ہو کہ نامرد مرے نان براور مرد مرے نام پر وہ آن لوگون کا نقشہ ہی انکو یہ خیال ہی
کہ وہ کام کرین کہ جس مین ہمارا نام صفحہ دنیا پر رہ جاے آپ کیا ہین ابھی کوئی موقع آپڑے
اور بات کا خیال ہو جاے ابھی تو یون ہا ہی کرتے ہین اسوقت انکو سمجھاتے ہین اسوقت
اگر کوئی سمجھاے نہین مانین گے کیا آپ اس خاندان سے الگ ہین جیسے وہ ویسے آپ
مجکو معلوم ہوگیا ہی کہ یہ امر تو آپ لوگون کے آب و گل مین سرایت کر گیا ہی جسوقت آپ
لوگون کے پتلے بنائے جاتے ہین تو یہ جز بھی ضرور شامل کر دیا جاتا ہی کہ جو منھ سے نکلے اسکے
خلاف نہ کرنا یا معلم ازل آپ لوگون کو اسکا سبق بر زبان یاد کرا دیتا ہی کہ تم جو منھ سے کہتا اسپر
عمل کرنا جو کسی سے اقرار کرنا اسکو پورا کرنا چاہے آسمان ٹل جائے مگر تم اپنے قول سے نہ پھرنا اسکا
خیال رہے بھلا پھر کیونکر ہو سکتا ہی کہ آپ لوگ اسکے خلاف کرین مین انکو کیا کہون اور آپکو
کیا کہون جبکہ انکے اور آپکے بزرگون کی یہ حالت ہی کہ جو کہہ دیا اس سے نہ پھرے جو کہ
بفضل خدا حیات ہین یا جو کہ قضا کر گئے ہین انکی بھی یہ حالت سنی گئی کہنے دیکھی نہین ہی کہ جو انکے
منھ سے نکل گیا پھر اسمین فرق ہوا یہ خیال نہ کیا کہ اس مین جان کا ضرر ہی اسکی تو پروا نہین
چاہے جان رہے چاہے جاے مگر بات مین فرق نہ آئے یہ تو آپ لوگون کا ورثہ ہی بھلا
مین کہتا ہون کہ ایسے سخن ناشنوا کو کون نصیحت کر سکتا ہی جو اپنی بات کے آگے کسی کی بات کی
کچھ اصل نہین سمجھتا ہی مگر مین کل پھر بے غیرت بنکر جاؤنگا اور پھر سمجھاؤنگا دیکھون کہ کیا جواب
ملتا ہی یقین ہی کہ آج کے جواب کے مثل کل بھی جواب ملے گا وہ جواب صاف ہی اسکے علاوہ
دوسرا جواب نہین ہی مگر اپنا تو اسپر عمل ہی۔ مصرعہ کس شنود یا نشنود من گفتگوئی میکنم
ہمنے پاس نمک کیا ہے جہان تک ہوگا حق نمک ادا کرینگے آئندہ انکو اختیار ہی بندہ مجبور و
ناچار ہی کوئی وہ نادان نہین ہین کہ انکو کوئی مثل طفلان خوردسال کے نصیحت کرے اپنا
نیک و بد سب جانتے ہین سردار یہ سنکے اپنے اپنے خیمون کو چلے آئے اور آکر اس خیال مین
مستغرق ہو کر سو رہے کہ دیکھیے اس کا انجام کار کیا ہوتا ہی سب پلنگون پر لیٹ کر سو رہے اور
خواجہ بھی سو رہے کہان تک بیان ہو وہ رات جو کہ شب وصل سے کم نہ تھی کہ جس طرح
شب وصل کوتاہ ہوتی ہی اسی طور سے یہ رات بھی تھی اہل اسلام کے حق مین تو وہ شب غم
تھی مگر کٹی شب وصل کی طرح کہ پوری نیند بھی نہ بھرنے پائی تھی اور ایسی حالت مین نیند
کب آتی ہی کہ جب فکر و غم ہو صرف کر دین بدلتے ہین حاصل یہ کہ رات تمام ہوئی
سحر ہو گئی یہ غمزدہ اپنے اپنے بستر دن سے اٹھے نمازین پڑھین طرف دربار کے
چلے داخل دربار ہوے اپنے اپنے مقام پر مغموم و محزون بیٹھ گئے خواجہ بھی آکر
اپنی کرسی پر بیٹھے کہ بعد تھوڑے عرصے کے صاحبقران تشریف لاے سب اہل دربار
نے تعظیم کی سلام و مجرا ہوا صاحبقران نے اہل دربار کو مغموم و محزون پایا ابھی کسی سے
سبب مغموم ہونے کا دریافت نہ فرمایا تھا کہ ظل اللہ صاحب سر پرسلیمانی مالک تاج کیانی

زینت اور رنگ جہانبانی یعنی دارا بن جمشید تشریف فرما ہوے سب برائے تعظیم استادہ ہوے
قواعد شاہی بجالاے بادشاہ نے جلوس فرمایا دربار آراستہ ہوا سب سردار حاضر ہوے تب
صاحبقران نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ مین آپ لوگون کو آج بیحد محزون
پاتا ہون اور اسکا سبب بھی بخوبی جانتا ہون مگر مین اسوقت آپ سب صاحبون
سے کہتا ہون کہ اس رنج و غم کا انجام کیا ہی جو خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا اس مین
سواے اپنی جان کے ضرر کے کچھ فائدہ نہین ہی اور حریف کی خوشی پھر کیون وہ کام
کیا جاے جو کہ باعث ضرر کا ہو یہ تو ہونے سے رہا کہ مین اپنے عزم کو فسخ کردون یا
غیر ممکن ہی کہ مین ذلت گوارا کردن اب آپ لوگ میری طرف متوجہ ہوکر میری تقریر
سماعت فرمائین وہ یہ ہی کہ کل بھی مین نے کہا تھا اور آج پھر کہتا ہون کہ اگر مین اپنے
مطلب دلی پر کامیاب نہون کیونکہ کل میرے امتحان کا دن ہی تو آپ لوگ بادشاہ کو
لیکر شہریار کے پاس کہ وہ فرنگستان مین ہین یا رستم ثانی کے پاس جہان وہ ہون
پہنچائیے گا یہان قیام نہ فرمائیے گا اور آنسے کل حال میرا بیان کردیجیے گا اور کہیے گا
کہ بدیع الملک نے کہا ہی کہ لازم ہی کہ میرے خون ناحق کا عوض یہان آکر لیسے لین
اور ان کافرون کو امان نہ دین جہان تک ممکن ہو ایوان نہ طاق کو فتح فرمائین
کیونکہ یہ حسرت مین اپنے دل مین لیے جاتا ہون اگر آپ لوگ ایسا کرینگے تو میری روح
چین سے ہوجائے گی اور مجکو فاتحہ سے فراموش نہ فرمائین اگر آپ سب کا ان دونون
صاحبون کے پاس جانے کو جی نہ چاہے تو آپ لوگ مع جہان پناہ خانہ کعبہ کو جائین
اور ہر دو صاحبقران سے میری حالت اور صورت واقعہ بیان کرین اور میری
طرف سے عرض کرین کہ یا صاحبقران یہ آپکا غلام آپ کو سلام عرض کرتا ہی اور امیدوار
اس امر کا ہی کہ سورۂ فاتحہ سے نہ فراموش فرمائیے گا اور اسقدر میری روح پر احسان فرمائیگا
کہ آکر ان کافرون کو قتل فرمائیے اور اس اقلیم کو بھی ضلالت کفر سے پاک و صاف آپ بخشیے
سے فرمائیے گو میرا خود قصد تھا کہ آسکی راہ مین جہاد کرکے اپنی تلوار کے پانی سے اس ضلالت
کفر کو پاک کرتا اور علم اسلام یہان پر نصب کرتا مگر اجل نے فرصت نہ دی عین وقت پر
دامن گیر ہوئی جبکہ منزل مقصد کے قریب پہونچ گیا کہ یک اجل نے آکر دامن پکڑلیا
اور کہا کہ آگے جانے کا حکم نہین ہی مجبور ہوگیا کیا چارہ ہی بندہ مجبور ہی جو حکم آسکا مگر یہ
شعر کسی شاعر کا میرے حسب حال ہی ملاحظہ ہو۔ شعر حالت پاس مسافر بیکس کے روبرو
جو تھک گیا ہو ٹیٹھ کے منزل کے سامنے + بس آپ لوگ صبر کرین اور میرے واسطے دعاے مغفرت
کرین اور اسکا خیال رکھین کہ کوئی ہمارا غلام تھا اور یہان آکر اس ایوان نہ طاق
کو مسخر فرمائین آئینہ اندام جادو کو جو کہ یہان پناہ گزین ہوا ہی قتل فرمائین تاکہ آسکے
آلائش جسم سے یہ دنیا پاک ہو اور مجھ سے صبر فرمائیے میرے والد بزرگوار نوراللہ برنامدار
کی خدمت مین آپ لوگ میری جانب سے یون عرض کرین کہ گو کہ یہ امر عرض کرنے کے
لائق نہ تھا مگر مین عرض کرتا ہون کہ اب آپ مجھ سے صبر فرمائین اور اپنے دل غمزدہ کو
میری طرف سے سخت کرلین کیونکہ مین آسکی درگاہ سے اسقدر زندگی لیکر آیا تھا کیا چارہ

ہی جو اسکی صلحت مگر افسوس اس امر کا ہی کہ یہ حسرت باقی رہی کہ آپکے برادر نہ دنیا سے گئے
کہ بوقت آخر آپکے زانو پر سر ہوتا آپ لوگون کی آغوش مین دم نکلتا مگر قسمت مین تو یہان ہونا تھا
مرنا تھا اور یہ حسرت لیکر دنیا سے جانا تھا کہ آپ لوگون کے دیدار سے بھی محروم رہون خیر یہ
بھی کاتب ازل نے بروز ولادت میرے مقسوم مین تحریر کر دیا تھا بہرطور مجبوری ہی مگر اسقدر
امیدوار ہون کہ اگر آپکا ہمراہ صاحبقران کے تشریف لانا ہو تو میری قبر کو تلاش فرماکے فاتحہ
ضرور پڑہیے گا یہ فرماکر صاحبقران نے فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ کیا تفریر تھی اسکی
ذات سے مجکو بڑی بڑی امیدین ہین اس سے زیادہ صعب اور سخت وقت مین اسنے میری
مدد کی ہی اسوقت مجکو کیا ہوگیا ہی یہ کدھر خیال چلا گیا مین نے کبھی ایسی تفریر کی نہین واہ
کیا کہون یہ میرا خیال کسطرف ہی ای دل گو کہ اسکی ذات سے مجکو یہ امید نہین ہی کہ میرے
مطلب دلی بر نہ لاے اور دشمنون کو میرے شاد کرے اور میرے دوستون و عزیزون کو
میرے غم مین مبتلا کرے کبھی نہوگا یہ صاحبقران نے جو دل سے خطاب کیا ناظرین یہ نہ
خیال کرین کہ صاحبقران تو اہل دربار سے تقریر کر رہے تھے یہ دل سے خطاب کرنا کیا
وہ اہل دربار ہی سے فرما رہے ہین دل سے یون خطاب کیا کہ جب یہ فرمایا کہ مجکو کیا
ہوگیا ہی بدین سبب دل سے یہی خطاب کر لیا بس صاحبقران نے فرمایا کہ ای اہل دربار
وہ ضرور مجکو آگ سے سلامت نکالے گا اور میرے اوپر آگ کو گلزار کر دے گا جبکہ میر
آتش دوزخ حرام ہی تو آتش دنیا ہمارا کیا کر سکتی ہی مین ضرور سلامت آگ سے نکلونگا
یہ لوگ بھی میرے ہاتھ پر مسلمان ہونگے یہان بھی ڈنکا دین کا بجے گا نشان اسلام یہان
بھی بلند ہوگا مین ایوان نہ طاق کو بھی فتح کرونگا آئینہ اندام جادو میرے ہاتھ سے
قتل ہوگا یہ تقریر جو مین نے کی یہ صرف اس وجہ سے کی کہ شاید اسکے خلاف ہو جو کہ میرا
خیال ہی کیونکہ یہ شعر ضرور سنا ہوگا شعر من در حیرتم کہ خیالیم و فلک در حیرت خیال ہا کہ
خدا کند ملک را چہ مجال بدین سبب یہ مین نے تقریر آپکے گوش گذار کر دی کہ اسوقت
جبکہ مین نہون آپ لوگ یہ نکتہ کہون کہ بدیع الملک بجو حکم تو دے نہین گئے ہم کس بات پر
عمل کرین تاکہ آپ لوگ اس غم سے یکمین ورنہ مجکو یقین ہی کہ ضرور کامیاب ہونگا لہذا مین
یہ باتین آپ لوگون کو بطور نصیحت کے سمجھاے دیتا ہون صاحبقران کی اس تقریر سے
دربار مین کہرام مچ گیا کوئی چشم ایسی نہ تھی کہ گریان نہو کوئی دل ایسا نہ تھا کہ آتش غم
سے بریان نہو ہر ایک کی آنکھون سے آنسو نکل رہے تھے بادشاہ وحید الزمان تو الزمان
و دیگر عزیزون کا تو یہ حال تھا کہ اشکون کا تار بندھا ہوا گویا مینھ برس رہا تھا جب یہ حالت
صاحبقران نے دیکھی فرمایا کہ آپ لوگ کیون اسقدر پریشان ہوتے ہین اسکے کرم پر
نظر رکھیے اسکو یاد کیجیے کوئی مقام فکر و تشویش و رنج و غم نہین ہی بلکہ مقام خوشی کا ہی کہ ہمارے
ایسے ہین کہ ہر بلا مین مہر کرتے ہین خوشی کرنا لازم ہی کہ تاکہ کافرون کو یہ نہ معلوم ہو کہ انکے
افسر نے جو آگ مین جانے کا اقرار کیا ہی تو یہ لوگ اسکے واسطے پریشان ہین انکو خیال
ہوگا کوئی نہ کوئی ایسی بات ہی کہ جب تو یہ لوگ اسقدر پریشان ہین ایسا کام نہ کرنا چاہیے
کہ دشمن ہنسین اور باہم اشارے کرین آپ لوگ تو اسکی خوشی کرین اور مقام خوشی ہی

ضرور ہی کہ آپکے مذہب مین ایسے ایسے لوگ اب بھی ہین کہ جو راہ خدا مین اپنی جان کو جان نہین خیال کرتے ہین اُسکے اوپر نثار ہونے کو موجود ہو جاتے ہین بھلا اور کسی مذہب والے سے تو سوال کیجیے کہ اگر تمہارا مذہب حق ہی تو تم اپنے خدا کا نام لیکر آگ مین کود تو پڑو اور جب جانین کہ سلامت نکل آؤ دیکھیے کیا جواب دیتا ہی یہ امر وہ کبھی نہ منظور کرے گا بھلا یہ یقین خود پرست جو کہ اپنے کو اپنا خدا تصور کرتا ہی جبکہ وہ خدا ہی اور یہ سب اسیلئے اُسکی پیدا کی ہوئی ہین تو آگ اُسکو کیا ضرر کرے گی چلے تو جاؤ اگر یہ کہیگا صاف انکار کر جائیگا برخلاف مذہب اسلام والے کے کہ وہ فوراً گوارا کرے گا یہ کتنی بڑی خوشی و شکر کرنے کا مقام اور کسقدر مذہب کی اپنے سچائی و پختگی کی بات ہی کہ ہم اپنے خدا کے ایسے قائل ہین کہ اُسکا نام لیکر آگ مین جاتے ہین اور وہ ایسا سچا اور حق و برحق ہی کہ اُسکے حکم سے آگ ہمپر اثر نہین کرتی ہی بلکہ گلزار ہو جاتی ہی یہ خدا سچا ہی کہ تم لوگون کا میرے نزدیک یہ مقام خوشی ہی اگر آپ لوگ یون بیقرار ہونگے تو دشمن شماتت کرینگے اور خیال کرینگے کہ اِنکو بھی خوف ہی کہ جو یہ لوگ یون بیقرار ہین معلوم ہوا کہ اِنکو اپنے خدا پر کچھ بھروسا نہین ہی صرف زبانی باتین ہین دوسرون کے بہکانے کے لیے ورنہ اگر اِنکو اپنے خدا پر امید قوی ہوتی تو یہ لوگ کیون بیقرار ہوتے اتنی سی بیقراری سے اتنا بڑا الزام اپنے اوپر لینا یہ کونسی عقلمندی کی بات ہی آپ لوگون کو عنان صبر ہاتھ سے دینا زیبا نہین ہی آپنے سنا ہوگا کہ صابرون کا نزدیک خدا کے بڑا مرتبہ ہی ذرا سی بے صبری کرکے اُس مرتبے سے اپنے کو دور رکھنا یہ آپ ہی لوگون کا کام ہی یون جو صاحبقران نے فرمایا سبکے سب خاموش ہو رہے بڑے عرصے تک عالم سکوت مین بیٹھے رہے بعد تھوڑی دیر کے سبکے پہلے بادشاہ نے فرمایا کہ یہ جو آپنے فرمایا ہی کہ اگر خدانخواستہ مین نہون تو تم لوگ بادشاہ کو لیکر شہریار کے پاس یا رستم ثانی کے پاس یا خانہ کعبہ صاحبقران کے پاس چلے جانا آپ یہ تو خیال کرین کہ جب آپ نہونگے تو بادشاہت کیسی اور لشکر کیسا مین تو یہین لڑ کر اپنی جان دونگا یہان سے سالمت نہ جاؤنگا خدانخواستہ بعد آپکے میری زندگی محال ہی جاہے یہ لوگ جائین مگر میری تو قبر اسی مقام پر ہیگی ایک تو وہ وقت نہ آئے کہ آپ نہون اور مین زندہ ہون اگر ایسا ہوا بھی تو پہلے آپ داخل بہشت ہونگے اُسکے تھوڑے عرصے کے بعد مین بھی حاضر خدمت ہونگا مین کب یہ گوارا کرونگا اور کیا مین زندہ رہونگا یہ بالکل خلاف ہی اسی مقام پر ہلاک ہونگا کیسے شہریار و رستم ثانی و خانہ کعبہ جانا کیسا اورون کو اپنے فعل کا اختیار ہی جو جسکے جی مین آئے گا وہ کرے گا جب اُنکا حاکم نہوگا تو کیا ہوگا صاحبقران نے یہ کلام بادشاہ کا سُنکے فرمایا کہ خداوندا یہ آپ کیا فرماتے ہین کبھی ایسا تصدق نہ فرمائیے گا ورنہ یہ سب لشکر تباہ ہوگا آئندہ آپکو اختیار ہی آپکو قسم سر صاحبقران کی بادشاہ یہ سُنکے خاموش ہو رہے خیال کیا کہ جب وہ وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا ایک تو وہ وقت ہی خدا نہ کرے کہ آئے دوسرے پیش از مرگ واویلا یہ کون طریقہ ہی یہ خیال کرکے کچھ جواب نہین دیا جب بادشاہ خاموش ہوئے تو دیگر سردار یون کہنے لگے کہ یا صاحبقران ہمسے یہ نہوگا کہ ہم بعد آپکے خانخواستہ ہونے کے زندہ رہین جبکہ بادشاہ بھی مرنے کا قصد رکھتے ہون ہم تو یہ خیال کرینگے کہ جہان قافلہ سالار وہان قافلہ

بے آپکے یہ قافلہ بالکل بے سالار کا ہوگا کیونکہ ایک مدت سے تو ہم آپکے محکوم رہے اور آپکی خدمت
کی ہم سے اب یہ نہوگا کہ ہم اوروں کی حکومت اٹھائین چاہے اسمین کوئی ہو ہم لوگ اسی مقام پر
رہکر ضرور اپنی جان دینگے جہان تک ممکن ہوگا کفار کو قتل کرکے مرینگے آئندہ ہماری تقدیر جو لکھا ہو
اُس سے تو باہر نہین ہو سکتے ہین صاحبقران نے فرمایا یہ خیال تمہارے بالکل خام ہین ہمنے
جو کہا ہی اُسپر عمل کرنا چاہیے وہ وقت آئے یہ کونسی عقل ہی مین بہت حیران ہون کہ بجز انجام کا
خیال نہین جو دل مین آیا کہہ دیا مجکو تو اسکی حیرت ہی کہ اول تو اس امر کا یقین کر لینا کہ جو ہم خیال
کرتے ہین ایسا ہی ہوگا بالکل خلاف ہی کبھی کوئی عقلمند اسکو گوارا نہ کرے گا ایسی حالت
اور اس امر مین دونون طرف لحاظ رکھنا چاہیے اور یقین غالب نیکی کی امید کرنا چاہیے اور
بہتری کا خیال کرنا چاہیے نہ کہ خیالات فاسد کو وسیع کرنا چاہیے یہ یقین ہونا چاہیے کہ خدا
اپنا فضل کریگا وہ بڑا رحیم ہی اُس سے ہمیشہ نیکی کی امید رکھنا انسان کو زیبا ہی ہر بشر کو لازم
ہی کہ ہر بلا مین قلب کو خدا کی طرف رجوع کرے اور دل کو اُسکی یاد سے کبھی خالی نہ کرے ہر وقت
اُسکی یاد سے یون جو فرمایا تو سبکے قلب مطمئن ہوے اور خاموش ہو گئے کہ صاحبقران نے
فرمایا کہ ایک خیمہ بادشاہ کے واسطے اُس صحرا مین برپا ہو جو کہ مقام امتحان مقرر ہوا ہی تاکہ
جہان پناہ و سرداران بارگاہ اُس خیمہ مین بیٹھکر ملاحظہ کرین حدت آفتاب سے محفوظ رہین
بموجب حکم صاحبقران اُسوقت ایک بہت بڑا خیمہ اُس صحرا مین برپا کیا گیا ایسے مقام پر
کہ جہان سے بالکل سامنا تھا یہان تو یہ بندوبست ہو رہا تھا اب آدھر کا حال سنیے کہ یقین
خود پرست نے جو دربار کیا سب سردار حاضر دربار ہوے جب دربار آراستہ ہوگیا یقین
خود پرست نے حکم دیا کہ ایک خیمہ برائے ناموس اُسی میدان مین استادہ کیا جاے تاکہ
ناموس اُس آتش مشتعل کا تماشا دیکھین ایک خیمہ ہاے واسطے برپا ہو کہ ہم آجکی رات وہان جاکر
مع سردارون کے مقیم ہونگے اُسکا سب بندوبست کرینگے یہ جو حکم دیا اُسیوقت خیمہ برپا ہونے کا
بندوبست ہونے لگا تھوڑے عرصے مین دونون خیمے استادہ ہوگئے اُدھر ہرامیر و رئیس نے
قبل سے جگہ تجویز کرکے اپنے خیمے برپا کرا دیئے ہزارون خیمے اُس میدان مین برپا ہوگئے ہر قسم
کے دوکاندارون نے اپنے تخت اُس میدان مین لاکر بچھاے گویا میلا تھا وہ امتحان کا دن تھا
ہر قسم کے لوگونکا جمع ہونے کا سامان تھا یہان تک کہ وہ دن اسی بندوبست مین ختم ہوا
آفتاب بھی باقلب بریان آتش غم سے دیا رنگ زرد طرف مغرب کے گیا و ماہتاب بصد رنج و
تاب مع اپنے ہمراہیون کے فلک نیلی پر بارنگ فق دہانہ ہزاران قلق نکلا اُسکو یہ صدمہ تھا کہ کل بوقت
سحر افسر لشکر اسلام برائے امتحان و اپنے خالق کے حق ہونے کے ثابت کرنے کو آتش سوزان مین
تشریف لیجائے گا کل اہل اسلام کے رنج و غم کی باری ہی یہ کیا آفت آنیوالی ہی خداوند کریم
آسان کرے جب رات ہوئی تو دربار شاہی برخاست ہوا بادشاہ اپنے خیمۂ خاص کو تشریف
لے گئے صاحبقران اپنے خیمہ کو و سب سردار اپنے اپنے خیمون کو گئے صاحبقران نے جاکر خاص
خوش فرمایا اور قصد کیا تھا کہ مسجد خاص مین جاکر نماز مغرب ادا کرون اور یہ رات تمام جاگ کر
اُسکی عبادت کرون و طاعت خدا مین بسر کرون اور یون عرض کرون کہ تو بچانے والا ہی
میری آبرو رکھ لے یہی خیال فرما رہے تھے کہ خواجہ حاضر خدمت ہوے صاحبقران نے

فرمایا کہ کیون خواجہ کدھر آئے ہو کیا کچھ کہنا ہی جو کہنا ہو جلد بیان کرو کیونکہ عبادت کو عرصہ ہوتا ہی یہ ہی رات ہی جہان تک ہوسکے اسکی بندگی کرلون نہ معلوم کہ صبح کو زندہ رہون یا نہ ایسی حالت مین جو کچھ عمل خیر ہو جاے وہ اچھا ہی یہ سنکے خواجہ نے کہا کہ آپکو اسقدر نفرت مجھسے ہوگئی ہی کہ میرا آنا آپ کو ناگوار گذرتا ہی صاحب ذرا میری دو باتین سُن لو مین اسوقت اس واسطے حاضر ہوا ہون کہ یہ ہی تو ایک رات باقی ہی مین آپکو دیکھ لون نہ معلوم پھر وقت میسر کیا ہو صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم بڑے نادان ہو تمسے مجکو عجب معلوم ہوتا ہی کہ تم ایسا شخص ہوکر یون بیقرار ہو بڑے عجب کی بات ہی ارے میان کیون اسقدر بیتاب ہوتے ہو کیون اسقدر بیقراری کرتے ہو پھر مین کہتا ہون کہ وہ بڑا رحیم ہی ضرور میرے حال پر رحم کرے گا اور مجھپر اس آتش سوزان کو گلزار کرے گا مین سلامت اس آگ سے نکلونگا خواجہ نے عرض کیا کہ اسکا تو مجکو بھی یقین ہی کہ ضرور ایسا ہی ہوگا کیونکہ ہر بلا و مشکل مین ہمیشہ خدا نے آپکی اور آپکے بزرگون کی مدد کی ہی اور ہر بلا و مشکل بآسانی حل و رد کی ہی یہ کیا بلا ہی مگر کیا کیا جاے کہ یہ دل بیقرار نہین مانتا ہی اسمین خیالات فاسد جگہ کرتے ہین یہ صرف بشریت ہی جو یہ حالت ہوتی ہی اے صاحبقران آپ میری اسقدر عرض سماعت فرمالیجیے کہ مین کیا عرض کرتا ہون آپکو لازم ہی کہ آپ سرداروں پر رحم فرمائین اگر آپ خدانخواستہ ہلاک ہوگئے تو یہ لوگ سبکے سب اپنی جانین دیدینگے یہ کہکر خواجہ نے صاحبقران کو مثل شب گذشتہ سمجھانا شروع کیا وہ ہی تقریر کی جو کہ کل رات کو کی تھی پر امیر کا وہ ہی جواب تھا آخر خواجہ عاجز ہوکر صاحبقران کے پاس سے چلے آئے اور اپنے خیمہ مین آکر خاموش اسی فکر مین بیٹھ رہے ادھر صاحبقران بعد جانے خواجہ کے اٹھکر اپنے خاص مقام عبادت پر تشریف لائے وضو کرکے نماز مغرب ادا فرمائی اسکے بعد یون دعا کرنے لگے کہ ای خالق وای مالک وای کریم تو بڑا رحیم ہی مجکو تیری ذات کا بھروسا بڑا ہی مین نے تیری راہ مین جہاد پر کمر باندھی ہی میرے اس امر کے گوارا کرنے سے اتنے تیرے بندے راہ ضلالت کو چھوڑکر راہ نیک کو اختیار کرینگے یہان بھی دین اسلام رواج پائے گا دین کا ڈنکا بجے گا ترقی اسلام ہوگی اگر مین تیرے کرم سے اس آتش سوزان سے سلامت نکل آیا کیونکہ تیری ذات سے مجھے امید قوی ہی کہ تو میری دعا کو ضرور قبول کرے گا گو کہ مین مرنے سے نہین ڈرتا ہون کہ اگر مین ڈرتا تو کبھی نہ اس امر کو گوارا کرتا صرف اسکا خیال ہی کہ اگر مین جل گیا تو کفار شماتت کرینگے اور تیرا دین نہ رواج پائے گا لوگونکا اعتقاد کم ہو جائے گا مین تو تیری راہ مین تیرے دین کے رواج دینے مین کوشش کرتا ہون تو چاہے میری دعا کو قبول کرے چاہے نہ قبول کرے اگر یون ہی میری قضا آئی ہی تو مین راضی ہون ادھر تو صاحبقران یون اپنے مالک سے دعا کر رہے تھے ادھر چند سردار خواجہ کے پاس آئے کہا کہ کیون خواجہ تمنے صاحبقران کو آج سمجھایا تھا خواجہ نے جواب دیا کہ مین نے کوئی دقیقہ سمجھانے مین باقی نہین رکھا مگر مین کیا کرون وہ نہین مانتے ہین مین مجبور ہون اب آپ لوگ آکے واسطے دعا کرین یہ سنکے وہ سردار خواجہ کے پاس سے چلے آئے اور اپنے اپنے خیمہ مین آکر عبادت خدا و دعا مین مصروف ہوے کوئی مقام لشکر مین ایسا نہ تھا کہ جہان عبادت نہو رہی ہو ہر سردار و ہر لشکری برائے صاحبقران دعا کر رہا تھا یہان خواجہ بھی اپنے خیمہ مین اس قصد سے بیدار مین کہ مین

بھی برائے صاحبقران دعا کردن کہ یکایک قران ثالث خواجہ کے خیمہ مین آکے خواجہ نے
جو قران کو دیکھا کہا قران تم اسوقت کہان قران نے جواب دیا کہ عرض کرتا ہون یہ کہکر اور
پشتارہ پشت پر سے اتارا اور روبرو خواجہ کے رکھ دیا خواجہ نے کہا کہ اس مین کیا ہی قران
نے کل کیفیت بیان کی کہ یہ ساحرہ برائے مدد یقین خود پرست سمندر یہ سے مع دو ہزار
ساحرون کے آتی تھی راہ مین بوقت دوپہر یہ ایک صحرا مین اتری اتفاق سے مین بھی
اُس صحرا مین موجود تھا مین نے جو اسکو اُس مقام پر اترے دیکھا خیال کیا کہ عیاری کرکے
گرفتار کرنا چاہیے کیونکہ ضرور یہ کافرہ ہی اُس جنگل مین ایک درہ کوہ تھا نہایت شاداب مین
اُسمین چلا گیا عیاری کی فکر کرنے لگا اتفاقاً ایک تدبیر خیال مین آئی مین اُسی تدبیر سے درست
ہو بیٹھا یہ کہکر کل حال عیاری بیان کیا اور کہا کہ مین اسکو لیکر وہان سے چلا دن بھر براہ
نہین چلتا تھا بخوف اسکے کہ شاید کوئی دیکھ لے تو مشکل ہو شب کو راہ چلتا تھا یہان تک کہ آج
مین یہان پہونچا لشکر مین جو آیا تو عجب حال سنا اور دیکھا کہ ہر سردار عبادت خدا مین مصروف
ہی سردار پر کیا منحصر ہر لشکری تک اور ایک جانب لشکر کے صحرا مین انبار ہیزم کا بہت سے خیمے
استادہ ہین مین نے سنا ہر خیمہ سردار سے صدائے گریہ بلند ہی اور وہ دعا مین مصروف ہی
مین نے خیال کیا کہ کیا امر ہی مین خیال کرتا ہوا آپکے خیمے مین آیا آپکو بھی بیدار پایا اسکا کیا سبب
ہی خواجہ نے کل کیفیت بیان کی کہا یہ واقعہ ہی اور یہ سبب گریہ ہی قران نے کہا کہ یہ خوب
ہوا اتفاق سے مین بھی وقت پر پہونچ گیا اور ایک آفت جو کہ آنے والی تھی وہ قدرت
خدا سے دفع ہو گئی خواجہ نے کہا کہ اسوقت مجکو بڑی خوشی حاصل ہوئی اور قران سے
کہا کہ ای قران تمنے بڑا کام کیا ورنہ یہ ساحرہ آتی اسکی ذات سے لشکر اسلام پر بڑی
تکلیف گذرتی یہ بلا یون رد ہوئی یہ کہکر ایک کاغذ کی کلاہ قران کو انعام مین دی قران
نے سلام کرکے لی مگر قران حال لشکر و کیفیت صاحبقران سُنکے نہایت متفکر ہوا خواجہ
سے عرض کیا کہ اب مین لشکر سے نہین جاؤنگا یہ رات یہان بسر کرونگا بوقت سحر مین بھی
اپنے آقا کا آگ مین کودنا دیکھونگا اور آنکے واسطے دعا کرونگا خواجہ نے کہا اختیار ہی یہ کہکر
اور وہ پشتارہ اٹھاکر نذر زنبیل کیا کہ جب کل ان امرون سے فراغت ہوگی تو
مین اسکو صاحبقران کے روبرو پیش کرونگا جیسا وہ حکم فرمائینگے اُسپر عمل کرونگا بس
خواجہ یہ کہکر اور وضو کرکے مصروف دعا ہوے برائے ظفر یابی صاحبقران قران بھی
دعا مین مشغول ہوا یہان تو لشکر اسلام مین سب مصروف دعا ہین انکو تو مصروف دعا
رکھا جاتا ہی اُنکا حال آئندہ بیان ہوگا اُدھر یقین خود پرست بوقت شب مع سردارون
کے شہر سے نکلکر اُس خیمہ مین آیا جو کہ اُسنے اپنے واسطے برپا کرایا تھا اُدھر ناموس یقین
خود پرست بھی یہین آکر اترے شہر کے رئیس امیر اپنے اپنے خیمون مین آنے لگے جنگل مین
منگل ہو گیا اسیوقت سے ہزارون آدمیون کا مجمع ہو گیا دوکانین آراستہ ہو گئین گرم بازاری
ہونے لگی اُدھر یقین خود پرست نے کئی ہزار پیپے روغن نفت کے منگوا کر لکڑیون پر ڈلوائے
اور حکم دیا کہ تین بجے رات سے اسمین آگ دیجائے رعایاے شہر کا یہ حال تھا کہ درختون پر
چڑھے ہوے تھے ڈالے پھٹے پڑتے تھے جو غریب ہین وہ قبل سے آگئے ہین اس غرض سے

کہ صبح کو جگہ نہ ملے گی یہان تو یہ بندوبست ہی لوگ جوق جوق جاتے ہین مجمع لحہ بہ لحہ ترقی کرتا جاتا ہی ان سب کو اس انتظار مین رکھا جاتا ہی کہ صبح ہو تو تماشا دیکھنے مین آئے صاحبقران کو مصروف دعا رکھا جاتا ہی یہ داستان یہان موقوف کی جاتی ہی اب آئندہ بیان ہوگی انشاءاللہ تعالے بشرط حیات

اب یہان سے کچھ حال تومان بن بہرام کے لشکر کا وار ترنگ بن زمرد و اسکے لشکر کا وعیاری کوجر عیار ارژنگ و حال طمطراق عیار بہرام مین خامہ فرسائی کی جاتی ہی و دیگر حالات داستان ہذا غزل بجاے ساقی نامہ غزل

آتش عشق بھی جلاتی ہی	یہ بلا جان ہی پر آتی ہی	تو ہوا اور سبزہ باغ ہی ہر وقت
داغ ہین اور میری چھاتی ہی	شام بھی ہو چکے کہین اب تو	آشتابی کہ جان جاتی ہی
کچھ مناسب نہین ہی کیا کہیے	جی یہ اپنے جو کچھ کہ آتی ہی	تک خبر لے کہ ہر گھڑی ہمکو
اب جدائی بہت ستاتی ہی	درد اسکو بھی دید کر لیجے	نوجوانی یہ مفت جاتی ہی

راویان اخبار و ناقلان آثار اس داستان کو اس طور سے بیان کرتے ہین ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان یہان تک تحریر ہو چکی ہی کہ طمطراق قیدار ترنگ سی تومان کے سپرد کرکے آپ برائے رہائی بہرام طرف خاور کے چلا گیا تومان مع لشکر و ناموس و خزانہ وار ترنگ کے طرف ترکستان کے راہی ہوا و گوجر بھی بحکم سختگان برائے تلاش ارژنگ ترکستان کو چلا ہی اولا تومان کا حال بیان ہوتا ہی کہ یہ مع لشکر قطع منازل و طے مراحل کرتا ہوا طرف ترکستان کے چلا جاتا ہی کہ اسکا گذر ایک صحرا مین ہوا اسنے لشکر کو حکم اترنے کا دیا لشکر اترا خیمے وغیرہ برپا ہوے سب لشکری فکر آب و طعام کرنے لگے کہ یکایک جانب صحرا سے گرد بلند ہوئی جس سے کہ آمد لشکر ثابت ہوتی تھی تومان نے اس گرد کو دیکھکر سرداران لشکر سے کہا کہ مجکو لشکر آتے ہوے معلوم ہوتا ہی لہذا ایسا کچھ بندوبست کرو کہ یہ جو کوہ ہی اسکو پشت پر لے لو اور ناموس و خزانہ وغیرہ کی خوب طور سے حفاظت کرو کیونکہ میرے پاس لشکر قلیل ہی میری راے یہ ہی کہ خزانہ وغیرہ تو اس درہ کوہ مین پوشیدہ کردو ناموس و قیدار ترنگ کو بالاے کوہ لیجاؤ اور مین یہ تدبیر کرون کہ سامان شکار لیکر شکار کرون تاکہ یہ نہ معلوم ہو کہ یہ لشکر خزانہ وغیرہ لیکر کہین جاتا ہی اس امر مین تمھاری کیا راے ہی انھون نے عرض کیا کہ یہ راے آپکی بہت عمدہ ہی تومان نے کہا کہ پھر بندوبست کرو ان لوگون نے بصد عجلت جیسا کہ تومان نے کہا تھا بندوبست کر لیا تومان سامان شکار لیکر زیر کوہ اترا اور خزانہ وغیرہ کوہ کے درے مین پوشیدہ کردیا ناموس وغیرہ کو کوہ پر خیمہ وغیرہ برپا کرکے مقیم کیا اسی مقام پر قیدار ترنگ بھی رکھی کہ اس عرصے مین وہ گرد قریب آکر منتشر ہوئی اس گرد سے کچھ علم پیدا ہوے کہ جنکے پھریرے سرخ تھے انپر تعریف خدا و نعت رسالت پناہ مرقوم تھی مگر یہ حالت تھی کہ تمام پھریرے شکستہ جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ لشکر کہین سے شکست کھاکر بھاگا ہی عقب مین ان نشانون کے لشکر تھا جو کہ مجروح شکستہ حال کچھ خیمے وغیرہ بھی ہمراہ تھے اور یہ لشکر بھی طرف سے خاور کی آتا تھا تومان نے یہ حال دیکھکر سرداران سے

کہا کہ یہ لشکر تو اہل اسلام کا معلوم ہوتا ہی مگر اسکے حال سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ کہین مقابلہ ہوا تھا شکست کھا کر بھاگا ہی حال دریافت کرنا ضرور ہی کہ کسکا لشکر ہی یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ قریب نر آگیا اُس لشکر نے بھی دیکھا کہ ایک لشکر مختصر زیر کوہ اُترا ہوا ہی یہ دیکھکر وہ لوگ اُسی مقام پر ٹھہر گئے آگے نہ بڑھے کہ ہم بھی اس لشکر کے حال کو دریافت کرلین یہ وہ لشکر ہی جو کہ بہرام کے ہمراہ شہر سے نکلکر ارژنگ سے لڑا تھا جبکہ بہرام گرفتار ہوگیا تھا تو یہ شکست کھا کر جنگل مین متفرق ہوگیا تھا جب ارژنگ داخل شہر ہوگیا تو یہ جمع ہوکر ترکستان کو جاتا تھا کہ یہان آنکر پہونچا جب تومان نے دیکھا کہ اُس لشکر نے اُسی مقام پر ٹھہر کر اُترنے کا بندوبست کیا تو یہ چند سردارون کو ہمراہ لیکر آگے بڑھا کہ اس لشکر کا حال دریافت کرون جب قریب اُسکے پہونچا تو اسنے اپنے لشکر کے لوگون کو دیکھا کہ وہ ہین اور یہ تمام لشکر وہ ہی جو کہ میرے باپ کے ہمراہ برائے مقابلہ ارژنگ گیا تھا اُدھر اُس لشکر کے افسرون نے باہم یہ صلاح کی یہ لشکر جو کہ سامنے اُترا ہی اگر ہمسے مقابلے کا خواستگار ہوگا تو بڑی خرابی ہوگی گو کہ وہ لشکر قلیل ہی مگر ہم مجبور اس سبب سے ہین کہ ہمارے ہمراہ افسر نہین ہی ورنہ ہم ضرور مقابلہ کرتے جو دریافت کرین کہ یہ لشکر کیسا ہی ہمارے یہان تو یہ بھی خرابی ہی کہ کوئی ہرکارا تک نہین ہی کہ اُسکو برائے خبر روانہ کرین خیر لشکر کو اُترنے دو ہم تم خود چلکر دریافت کرتے ہین یہ اُدھر سے چلے دیکھا کہ ایک شاہزادہ مع چند سردارون کے اسطرف چلا آتا ہی اور اُسکے ہمراہ سامان شکار ہی یہ جو آگے بڑھکر آئے تو کیا دیکھتے ہین کہ یہ تو ہمارا شاہزادہ تومان بن بہرام ہی انکو خوشی ہوئی اُدھر تومان نے بھی انکو پہچانا وہ لوگ نیز قدم اُٹھاکر قریب آئے اور تومان کے قدمون پر گر کر کہنے لگے کہ اے شاہزادے بڑا غضب ہوگیا آپ کو خبر نہوئی معلوم ہو کہ آپ شکار پر تشریف لائے تھے وہان شہر ارژنگ چڑھ آیا مقابلہ ہوا آپکے والد بزرگوار گرفتار ہوگئے ہم لوگ شکست کھا کر بھاگے اب طرف ترکستان کے جاتے تھے کہ راہ مین اس لشکر کو دیکھکر اس خیال سے قیام کیا کہ شاید حریف نے ہمارے روکنے کے واسطے لشکر اُدھر قبل سے روانہ کردیا ہی ہم باہم یہی تقریر کرتے آتے تھے کہ گو لشکر قلیل ہی مگر صاحب سردار ہی اگر ہمسے مقابلہ کی خواہش کریگا تو خرابی ہوگی اگر کوئی سردار اعلی ہمارے ہمراہ ہوتا تو ہم ضرور اس لشکر سے مقابلہ کرتے اور اسکو شکست دیتے خیر خدا نے اپنا فضل کیا کہ ہمارے قیاس کے خلاف نکلا ہم اس لشکر کو لشکر ارژنگ خیال کرتے تھے اور ہم اس خیال سے ترکستان کو جاتے تھے کہ جاکر حاکم ترکستان سے اس واقعے کی خبر کرین کہ ارژنگ نے خروج کیا ہی خاور پر چڑھکر آیا ہمارے بادشاہ سے مقابلہ ہوا ہمارا بادشاہ گرفتار ہوگیا ہم سب لوگ شکست کھا کر بھاگے آپکے پاس آتے ہین کہ آپ ہماری کمک کرین اور غافل نرہین شاید کہ وہ خاور کا بندوبست کرکے اِدھر کا عزم کرے اب ترکستان کیا کرینگے جاکر آپکی خدمت مین رہینگے تومان نے اُنکا سر قدم پر سے اُٹھاکر سینے سے لگایا اور کہا کہ تم لوگ بڑے نمک حلال ہو تمہارا کیا کہنا اور اپنے مذہب کے پکے پورے ہو چلو میرے لشکر مین اور اس لشکر کو بھی اُسمین شامل کرلو جو زخمی ہین اُنکا علاج کردو وہ لوگ یہ سُنکے بہت خوش ہوئے اور کہا کہ آپ تشریف لے چلین ہم لشکر کو لیکر آتے ہین تومان مع اپنے سردارون کے اپنے لشکر کی طرف واپس آیا راہ مین اُنسے کہا کہ

میرقباس درست نکلا کہ یہ لشکر اسلام ہی مگر شکست یافتہ ہی خبر ہمارے پاس بھی جمعیت معقول
ہو گئی ہر وقت خوف تھا کہ کہین ایسا نہو کہ کسی لشکر کثیر سے راہ مین سامنا ہو نوبت جنگ کی آئے
تو خرابی ہو اب کوئی خوف نہین ہو اپنے لشکر سے آکر کہا کہ اطمینان رکھو یہ لشکر بھی ہمارا ہی خادم
سے آتا ہی ہم شہر کے پشت کے دروازے سے ادھر کو آئے یہ اصلی دروازے کی طرف سے
آیا ہی یہ وہ لشکر ہی جو ارژنگ کے مقابلہ کو گیا تھا بعد گرفتار ہونے والد بزرگوار کے جنگ
مغلوبہ سے شکست کھا کر فرار ہوا تھا ترکستان کو جاتا تھا کہ حاکم ترکستان کو اس واقعہ کی
خبر کرے میرے لشکر کو دیکھکر لشکر ارژنگ خیال کر کے اتر پڑا کہ معلوم ہوتا ہی ارژنگ نے
ہمارے روکنے کے لیے یہ لشکر بھیجا ہی کہ انکو ترکستان نہ جانے دو یہ سبب تھا جو وہ لشکر میرے
لشکر کے مقابل اترا ناموس کو بھی کوہ پر سے لے آؤ یہ کہکر تومان اپنے خیمے مین گیا ناموس کو بھی
لے آئے اطمینان ہو گیا کہ لشکر حریف نہین ہی ورنہ یہ لوگ بھی بہت پریشان تھے کہ دیکھیے کیا
ہوتا ہی انکو یہ خیال تھا کہ شاید ارژنگ نے ہماری خبر سن پائی تھی کہ تومان پسر بہرام مع
ناموس کے ترکستان کو جاتا ہی قبل اپنے گرفتار ہونے کے اس لشکر کو روانہ کر دیا ان اہل
لشکر نے مکر سے اپنے نشان لشکر مشابہ نشان اسلام کے بنائے ہین جب تومان نے یہ بیان
کیا انکے خیالات برطرف ہو گئے یہان سب خوش خوش اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ادھر ان
سرداروں نے لشکر مین جاکر کہا کہ یہان سے خیمے اٹھاؤ اس لشکر مین چلکر برپا کرو وہ لشکر ہمارے
آقا زادے کا ہی وہ برائے شکار یہان آیا تھا اسکو شہر کی خبر نہ تھی ہمارا گمان غلط نکلا کہ
یہ لشکر ارژنگ نے ہمارے روکنے کے لیے بھیجا ہی اسنے راہ روکی اب ہم کیون الگ اتریں جبکہ
ہمارا افسر اعلی بادشاہ موجود ہو ہمارے نزدیک جیسے بہرام ویسے انکی اولاد جیسے ہم انکے
تابع حکم تھے ویسے ہم انکے ہین یہ سنکے اسکے لشکر کے بھی لوگون کو اطمینان ہوا وہ خوف دل سے
برطرف ہوا یہ نقشہ تھا کہ ایک ڈر نے دونون طرف غالب تھا وہ بسبب ہونے لشکر کثیر کے اور دوسرے
بسبب خزانہ و ناموس و قہر ارژنگ کے خائف تھے اور یہ بسبب ہونے سردار اعلی اور اپنی
بے سروسامانی کے ترسان تھے یہ جو سنا تو مطمئن ہوے اسیوقت خیمہ اکھیڑکر طرف تومان
کے روانہ ہوے جب لشکر تومان نے انکو آتے ہوے دیکھا اس لشکر کا بحکم تومان استقبال کیا
لاکر جاے مناسب پر اتارا خیمے وغیرہ برپا ہوے سردار خیمہ تومان مین آئے جگہ علی قدر مراتب
سب بیٹھے تومان سے عرض کیا کہ حضور کب سے یہان فروکش ہین اور حضور نے ہمکو کس کا لشکر
خیال کیا تھا تومان نے فرمایا کہ اصل واقعہ یہ ہی کہ مین برائے شکار نہین آیا تھا بلکہ جب والد
بزرگوار لشکر لیکر برائے مقابلہ تشریف لے چلے تو مجھ سے ارشاد کیا کہ تومان تو شہر مین رہ مین
تیرے لیے دس ہزار سوار و سامان سفر چھوڑے جاتا ہون اگر خدانخواستہ مین شکست کھاؤن
اور حریف داخل شہر ہو تو تو کل ناموس اور کل خزانہ اور جسقدر سامان جاسکے لیکر ترکستان
کو شہر کے پشت کے پھاٹک سے نکل جانا اسمین فرق نہ کرنا تاکہ ناموس کی بے عزتی اور
آبروریزی نہو اور کوئی رخنہ کفار کے ہاتھ سے عصمت ناموس مین نہ آئے اور خزانہ اسلیے
ہمراہ لینا تاکہ حریف اسپر قبضہ نہ پائے ایک خرمہرہ تک نہ چھوڑنا مین نے پہلے انکار کیا جب وہ
برہم ہوے بدرجہ مجبوری منظور کیا گو دل گوارا نہین کرتا تھا مگر کیا جاتا تھا جبراً قہراً امور جب ایسے

مثل قہر درویش بجان درویش اسپر عمل کرکے خاموش ہو رہا وقت کا منتظر رہا دم بدم خبر منگاتا تھا
جب مجکو یہ معلوم ہوا کہ والد بزرگوار گرفتار ہو گئے جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی مین نے یہان بندوبست
کیا آمادۂ سفر ہو کر بیٹھ گیا کہ خبر آئی لشکر نے شکست کھائی اور حریف کا رخ شہر کی طرف ہی مین
اسوقت مع سب سامان کے ترکستان کو بشت شہر کے پھاٹک سے روانہ ہوا اور جو ترکیب کہ
مین خزانے مین کر آیا ہون وہ بیان کرونگا اسوقت اسکا موقع نہین ہی جب ارژنگ نے
خزانہ کھولا ہوگا تو بہت خوش ہوا ہوگا خیر دوسری منزل تھی کہ طمطراق نے آکر یہ خبر خوش سنائی
کہ مین ارژنگ کو عیاری کرکے گرفتار کر لایا ہون آپ اسکو اپنے ہمراہ لیتے جائیے مین بادشاہ
کی رہائی کی فکر مین جاتا ہون یہ سنکر اور وہ مجکو قید ارژنگ دیکر ایک رات لشکر مین رہ کر صبح کو خاور کیطرف
روانہ ہوا اور مین ترکستان کی جانب چلا اتفاق سے آج اس صحرا مین مقام کیا کیونکہ صحرا
پر از آب دگیاہ تھا قصد تھا کہ کل یہان سے کوچ کرینگے خدا کو تو تمسے اور لشکر سے ملانا منظور
تھا کیونکر نہ یہان قیام ہوتا نہ تمسے ملاقات ہوتی جب یہان اترا اور قیام کیا تو تمہارے لشکر کی
گرد بلند ہوئی مین نے سردارون کو بلا کر کہا کہ لشکر کی آمد ہی ناموس و قید ارژنگ و خزانے
کی حفاظت کرو کیونکہ ہمارے ہمراہ لشکر قلیل ہی مجکو دو گمان تھے ایک تو یہ کہ جب ارژنگ
داخل شہر ہوا اسکو یہ دریافت ہوا کہ تومان فرزند مہرام مع ناموس کے شہر کے دوسرے
پھاٹک سے نکلکر ترکستان کو چلا گیا ہی اسنے اسیوقت ہماری گرفتاری کے لیے یہ لشکر روانہ کیا
دوسرا گمان یہ ہوا کہ شاید ایسا نہو بلکہ یہ ہو کہ جب اسکے سردارون کو معلوم ہوا کہ ارژنگ
کو عیار گرفتار کرکے لے گیا انھون نے اسکی تلاش مین لشکر روانہ کیا بہرطور لشکر حریف خیال کرکے
مین نے بندوبست یہ کیا کہ ناموس و قید ارژنگ کو تو پہاڑ پر روانہ کیا اور خزانے کو درہ کوہ
مین پوشیدہ کیا اور آپ سامان شکار کرکے زیر کوہ اترا کہ اس عرصے مین نشان لشکر پیدا ہوے
نشان کی علامت سے ثابت ہوا کہ لشکر اسلام ہی حالت جو دیکھی تباہ بالی مین نے سردارون
سے کہا کہ ہی تو لشکر مگر کہین سے شکست کھا کر آتا ہی چلو حال دریافت کرین برائے دریافت
چلا تھا کہ تم لوگون سے ملاقات ہوئی یہ واقعہ ہی یہ سنکر ساری عیاری طمطراق کی بیان
کی کہ جسطور سے اسنے ارژنگ کو گرفتار کیا تھا سردار یہ حال سنکے بہت خوش ہوے گویا
شادی مرگ ہونے کے قریب پہونچ گئے تھے تومان و طمطراق کی بہت تعریف کی اور
اسکی درگاہ مین اسکا شکریہ ادا کیا کہ اگر ہمارا بادشاہ گرفتار ہو گیا ہی تو ارژنگ کی بھی قید ہمارے
پاس ہی تومان نے حکم دیا کہ جسقدر زخمی لشکر مین ہون انکا علاج کرو کل ہم یہان سے طرف
منزل مقصود کے کوچ کرینگے اور ہان یہ بھی بتاؤ کہ کسقدر لشکر ہوگا عرض کیا کہ قریب ایک لاکھ
بیس ہزار کے ہوگا تومان یہ سنکے نہایت خوش ہوا دل مین کہا کہ اب جمعیت معقول میرے
پاس ہو گئی اب مجکو کچھ خوف نہین ہی اگر کوئی مقابلہ کرے گا تو مین مزہ لڑونگا یہان
تو یہ بندوبست ہونے لگا یہ اسی مقام پر اترے ہوے مین دوسرا واقعہ سماعت ہو

اب اس لشکر کا حال تحریر ہوتا ہی جو کہ ارژنگ نے خورشید لگار سے ہمراہ
مخمور کے برائے فتح خانہ کعبہ و دیگر ممالک اسلام آباد کے روانہ کیا تھا

اور وہ شکست کھاکر قلعۂ قمر بخش سے فرار ہوا تھا

فروغ افزایان انجمن سخن شمع خامۂ جادو نگار کو بزم مضمون نور آگین مین اسطرح روشن فرماتے ہین کہ جبکہ مخمور حاکم قلعہ سیہ تاب مع اپنے سپہ سالار کے قتل ہوا اور لشکر کو شہریار عالیجاہ نے شکست دی تو لشکر قلعہ سیہ تاب تو اپنے شہر کی طرف روانہ ہوا اسکا حال تحریر ہو چکا ہی ناظرین کو یاد ہوگا اور پھر جب وقت آئے گا تو وہ داستان بیان ہوگی مگر اس لشکر کا حال ابھی تک نہین تحریر ہوا تھا اب قلم بند کیا جاتا ہی کہ یہ لشکر جو لاش مخمور کی لیکر میدان جنگ سے فرار ہوا تو سیدھا خورشید نگار کو چلا راہ مین کہین دم نہ لیا دس دن مین خورشید نگار مین پہونچا داخل شہر ہوا اس حاکم کو خبر ہوئی جو کہ ارژنگ کی طرف سے خورشید نگار مین تھا خبر ہوتے ہی اسنے لشکر کے افسرون کو طلب کیا جو کہ قتل ہونے سے بچ گئے تھے وہ حاضر ہوے اسنے کیفیت دریافت کی انھون نے حال بیان کیا وہ سنکے بہت مغموم ہوا اور کہا کہ خداوند تو طرف خاور کے سناہی گئے ہین تمھارا جی چاہے یہان رہو چلے خداوند پاس جاؤ انھون نے کہا کہ آج تو ہم یہان قیام کرتے ہین کل ہم یہان سے خداوند کی خدمت مین روانہ ہونگے یہ کہکر رخصت ہوکر چلے آئے لاش مخمور کی اسکے ورثا کو دی انھون نے اپنی حالت تباہ کی موافق اپنے طریقے کے اسکو جلایا کہ واہ دفن کیا یہ لوگ اس دن تو وہان رہے صبح کو اسی حالت سے طرف خاور کے روانہ ہوے دو منزلہ سہ منزلہ کرتے ہوے چلے جاتے ہین کہ انکو راہ مین خبر ملی کہ ارژنگ نے خاور پر فتح پائی شہر پر قبضہ ہوگیا حاکم خاور کو گرفتار کر لیا یہ خبر سنکے یہ لوگ بہت خوش ہوے اور تیز روی سے راہ طے کرنے لگے اتفاق سے ایک صحرا مین پہونچے کہ وہ صحرا بہت وسیع تھا اور بیآب و گیاہ تھا یہ لوگ کئی دن کے پریشان تھے مرکب بھی عاجز ہوگئے تھے چلتے چلتے افسرون نے خیال کیا کہ لشکر بہت پریشان ہو رہا ہی کئی دن سے کہین مقام بھی نہین کیا ہی یہ صحرا لائق مقام کرنے کے ہی یہان دو دن قیام کرین اسکے بعد پھر کوچ کرینگے یہ خیال کرکے حکم دیا کہ لشکر اترے یہ لشکر ایسا فراموش شدہ تھا کہ خیمہ و خرگاہ وغیرہ سب لٹ گیا تھا صرف اپنی جان لیکر بھاگا تھا اس حالت سے خاور کی طرف روانہ ہوا تھا درختون کے نیچے سوارون و پیدلون نے بستر لگائے افسر بھی یون ہی اترے تھے کہان تھے جو اترتے چند کمل تان لیے تھے اسکے نیچے افسر اترے لشکرون کو چھوڑ دیا کہ وہ چرا کرنے لگے یہ لوگ فکر آب و طعام مین مصروف ہوے اب ادھر کا حال سنیے کہ جب وہ رات تو مان نے وہان بسر کی نشیبون کے ٹانکے لگائے اتنے دن اور رات مین سب خیمون کا بندوبست کر لیا بوقت سحر وہان سے اس لشکر نے کوچ کیا ترکستان کا راستہ لیا یہ بھی کوچ و مقام کرتے ہوے بالمینان تمام اسی صحرا کے قریب پہونچے ان لوگون کو دوسرا دن تھا وہان قیام کیے ہوے یہ قصد تھا کہ کل یہان سے کوچ کرینگے سب بالمینان تمام بیٹھے ہوے تھے کہ غبار بلند ہوا ایک لشکری نے دوسرے سے کہا کہ دیکھو کسقدر غبار بلند ہوا ہی اسنے دیکھکر کہا کہ یہ تو آمد لشکر کی علامت ہی خداوند خیر کرین مین تو جاکر اپنے افسر سے کہتا ہون کہ ہوشیار ہو لشکر آتا ہی اسنے یہ کہکر افسر کے قریب آکر کہا کہ آپ کس خیال مین ہین کسی کا لشکر آتا ہی دیکھیے کسقدر غبار بلند ہی اس افسر نے سر اٹھاکر دیکھا اور کہا کہ

سچ ہی پھر مین کیا کرون لشکر آتا ہی تو آنے دو ہمسے کیا غرض وہ بھی ایک سمت اُتر پڑے گا اگر ہم سے
مقابلہ کرینگے تو وہ کیون مقابلہ کرنے لگا وہ اپنی راہ چلا جائے گا ہم اپنی راہ یہ کہکر وہ خاموش
ہوگیا اب تو تمام لشکر مین ہلچل پڑ گئی کہ لشکر آتا ہی دیکھیے کیا ہوتا ہی یہان تو یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ گرد
قریب اُس صحرا کے آکر شق ہوئی اور اُس سے کئی سو نشان سرخ پیدا ہوے اتبو یہ لوگ نشان
سرخ رنگ دیکھکر پریشان ہوے کیونکہ یہ تو اُنپر ظاہر ہی کہ نشان سرخ رنگ وسبز رنگ وسفید اور
علاوہ اِن رنگون کے جسقدر رنگ ہین سوائے سیاہ رنگ کے سب رنگ کے نشان علامت
لشکر اسلام ہین اور سیاہ رنگ کے نشان لشکر کفار کی علامت ہی چونکہ یہ لشکر خاور کا ہی اور خاور
جاے ولادت ملک قاسم تھا اور وہ سرخ پوش کہلاتے تھے بدین سبب اِس لشکر کے نشان
سرخ رنگ تھے اور جسقدر ملک قاسم نے فتح کیے ہین سبکے لشکرون کے نشان سرخ رنگ
رنگ ہین بسبب نشان سرخ رنگ ہونے کے انکو ثابت ہو گیا کہ لشکر اسلام کی آمد ہی اتبو
افسر بھی متفکر ہوے اور باہم کہنے لگے یہ تو خرابی ہوئی جب تک ہم یہان سے کوچ کرنے کا سامان
کرینگے وہ ہمارے قریب آجائینگے اب کیا تدبیر کرین باہم یہ صلاح ہوئی کہ یون ہی بڑے
رہو دیکھو خداوند کیا تقدیر کرتے ہین کیونکہ اہل اسلام کا یہ طریقہ نہین ہی کہ وہ سبقت کرین
جب تک کہ اُنکے حریف کی جانب سے سبقت نہو گی تو وہ کبھی سبقت نہ کرینگے پھر جب ہم
مقابلہ کی خواہش نہ کرینگے تو وہ کیون لڑنے لگے پھر ہمارا کیا نقصان ہی وہ بھی آکر اُتریں
بلکہ ہم اُنکے لشکر مین جاکر اُنکے افسر سے ملاقات کرینگے باہم یہ صلاح کرکے اہل لشکر سے کہا کہ کیون
اسقدر پریشان ہوتے ہو اگر لشکر اسلام ہی تو کیا خوف ہی کوئی ہم اُنسے مقابلہ کرینگے وہ اپنی طرف
مقیم ہوگا ہم اپنے مقام پر فروکش رہینگے اُنھون نے عرض کیا کہ ہمکو اِسکا خوف ہی کہ کہین یہ
وہ ہی لشکر نہو کہ جس سے ہم شکست کھا کر بھاگے ہین ہماری تلاش مین آتا ہو آتے ہی ہمکو
قتل کرنے لگے افسرون نے کہا کہ کیا تم لوگ دیوانے ہو گئے ہو کجا خاور کجا قلعۂ قمرنجش
بھلا وہ لشکر یہان کہان یہ کوئی اور لشکر ہی دوسرے اُس لشکر کے نشان سرخ کب ہین
وہ تو سفید تھے اپنے حواس درست کرو اپنے ساتھ ہمکو بھی پریشان کرتے ہو وہ لوگ یہ سنکے
اپنے اپنے بسترون پر چلے آئے کہ وہ نشان آکر قریب اُس صحرا کے ٹھہرے کہ اُسکے بعد آمد لشکر
شروع ہوئی اِن کافرون نے دیکھا کہ لشکر کثیر ہی قریب دو بڑھولاکھ کے ہوگا اور سامان بھی بہت
ہی کچھ مجلسین بھی ہمراہ ہین ایک جوان ایک مرکب پر سوار سر پر تاج رکھے ہوے جہرہ مثل آفتاب
کے روشن گرد اُسکی کئی سو سردار عقب مین اُسکے لشکر درمیان لشکر کے ایک مقام پر بہت
سے سوار برہنہ شمشیرین لیے ہوے چلے آتے ہین یہ لوگ تو یہ تماشا دیکھ رہے تھے کہ آمد
لشکر کا غل ہوا اُدھر تومان نے دیکھا کہ یہ صحرا بہت فرحت افزا ہی آج اِسی مین قیام ہو تو
بہتر ہی یہ خیال کرکے چارون طرف نگاہ کی کہ کوئی مقام مناسب دیکھکر لشکر کے اُترنے کا
حکم دون کہ اِسکی نظر اُس لشکر پر جا پڑی جو کہ اُترا ہوا تھا اِسنے دیکھا کہ تیس چالیس علم
سیاہ بھریرون کے زمین مین نصب ہین اور ایک لشکر قلیل قریب چالیس ہزار کے
زیر اشجار کچھ کمل تانے ہوے پڑا ہی جسکو خیمہ تک نہین نصیب بالکل حالت تباہ ہی جیسے لٹا
ہوا لشکر ہوتا ہی اگر کوئی ہرکارا لشکر مین ہو تو اُسکو برائے دریافت حال روانہ کرتا کہ خبر لائے

کہ یہ لشکر نہایت اترکسکا ہو۔ پھر اجو کوچہ کا کل سے کوئی پوچھینگے ۔ سنا ہی لٹ گیا رستے مین قافلہ والکا
کیونکہ مجکو تو ابتر قزاقون کا گمان ہوتا ہی یہ طریقہ انھین کے اترنے کا ہی وہ ہی لوگ یون جنگلون مین
قافلہ لوٹنے کے لیے اترتے ہین مگر اسکے ساتھ یہ بھی ہی کہ کافر ہین یا کوئی لشکر کسی زمرد پرست کا
شکست کھاکر بھاگا ہی یہان آکر دم لیا ہی بہرطور اگر قزاق ہین تو ہم اپنا بندوبست کرکے
اترین اگر لشکر کفار ہو تو اگر لشکر کفار ہوگا تو ضرور ہین اس سے مقابلہ کرونگا اور جیوض ایسے
اپنے باپ کے شکست کھانے کا لونگا کیونکہ یہ لشکر بھی زمرد پرست ہی اور لشکر ارژنگ بھی
زمرد پرست تھا کچھ عجب نہین یہ بھی لشکر ارژنگ کا ہو کسی مقام پر اسنے روانہ کیا ہو وہان
سے شکست کھاکر فرار ہوکر ادھر آیا ہو خبر تو منگاؤ افسرون نے عرض کیا کہ ہم ابھی خبر منگاتے
ہین آپ اطمینان رکھین پہلے تو اس لشکر مین ہرکارے نہ تھے مگر ایک منزل پر چند شاگرد
قزاق کے جو کہ خاور سے بھاگے تھے ملگئے ہین افسرون نے انکو بلاکر کہا کہ ذرا خبر تو لاؤ
کہ یہ لشکر کیسا ہی جو زیر اشجار اترا ہوا ہی وہ مثل ہرکارے کے روانہ ہوے اور ایک سمت
چلے گئے ادھر سے بصورت مسافر اس لشکر مین آئے ادھر ادھر پھرنے لگے کہ ایک شخص نے
آواز دی میان مسافر کیا تلاش کرتے ہو یہان کوئی مقام ایسا نہین ہی جہان تم اترو
کیونکہ ہم خود تباہ حال نہ خیمہ نہ خرگاہ زیر درخت اترے ہوے ہین ان مسافرون نے کہا کہ تمھارا تو
یہ پیشہ ہی اور ہمیشہ کا طریقہ ہی با وصفکہ مال لوٹ لوٹ کے اوقات بسر کرتے ہو خیمہ وغیرہ ضرور
ہاتھ لگتا ہوگا اسکو بھی رہنے دو تو کوئی نقصان نہو شاید تم لوگ یہ خیال کرتے ہو کہ یہ بار کون
رکھے کیونکہ ایک جگہ تو قیام ہوتا نہین ہی آج اس صحرا مین کل اس جنگل مین جہان سنا کہ
قافلہ آتا ہی فوراً اٹھے اسیوقت چلے گئے لوٹا مارا ہی ہوے واقع مین تم خیمہ و خرگاہ کیا کروگے
خیر اگر یہان خیمہ وغیرہ نہین ہی تو ہم بھی کسی درخت کے نیچے پڑ رہینگے تمھاری پناہ مین تو رہینگے
کوئی ہمکو لوٹے گا تو نہین کیونکہ یہ خوف ہی کہ کہین اور اترین کوئی لوٹ لے تو کیا کرین یہ
سنکے انھنے جواب دیا کہ میان مسافر ہملوگ قزاق پیشہ نہین بلکہ ہم لوگ ایک بادشاہ کے
لشکر کے ہین ہمکو اس بادشاہ نے ایک ملک پر برائے مقابلہ روانہ کیا تھا ہمنے شکست کھائی
ہمارا افسر قتل ہوا ہم اب اس بادشاہ کے پاس خبر کرنے جاتے ہین اس ملک پر سب ہمارا سامان
لٹ گیا یہ حالت ہوئی جو کہ تم دیکھتے ہو انھون نے کہا کہ کس ملک پر گئے تھے وہ کون لوگ
ایسے زبردست تھے کہ جنسے ایسی لشکر نے شکست کھائی اور یون کہ کل مال لٹ گیا
انھنے کہا کہ آجکل سوائے اہل اسلام کے کون زبردست ہی وہ ہی سب پر فتحیاب ہوتے ہین
انھین کا اقبال بلند ہی وہ ہر فرقے کو شکست دیتے ہین یہ سنکے انھون نے کہا کہ کیا تم لوگ
خدا پرست نہین ہو انھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ سب زمرد پرست ہین وہ دن خدا وند
نہ کرین کہ ہم لوگ خدا پرست ہون تب مسافرون نے کہا کہ یہان ہمارا قیام نہین ہوسکتا ہی
ہمارے تمھارے مذہب کا فرق ہی اگر ہمکو کوئی آکر لوٹے گا تو تم لوگ نہین بچاؤگے بلکہ اسکو
اشتعالک دوگے ہم جاتے ہین انھنے کہا کہ دیکھو وہ جو لال نشان نظر آتے ہین وہ لشکر اہل اسلام کا
ہی یقین ہی کہ اسی مقام پر اترے گا انمین چلے جاؤ کیونکہ وہ تمھارے ہم مذہب ہین یہ سنکے
وہ مسافر ادھر کو روانہ ہوے جب لشکر قریب رہگیا اپنی اصلی صورت پر ہوکر داخل لشکر ہوے

اور تومان سے آکر عرض کیا کہ ہم دریافت کر آئے کہ یہ لوگ قزاق نہین ہین بلکہ زمرد پرست ہین اور ایک بادشاہ کا لشکر ہی جسنے کسی ملک پر روانہ کیا تھا جو کہ ہم لوگون کے قبضے مین تھا اسنے رہان شکست کھائی فرار ہوکر اپنے بادشاہ کے پاس خبر کرنے جاتے ہین یہ واقعہ ہی تومان نے حکم دیا کہ لشکر اسی مقام پر اترے مین انکو کب چھوڑنا ہون کہ یہ اسکو جاکر خبر کرین یا تو مین نے مسلمان کیا انکو یا سب کو قتل کیا خدا نے تجکو اس طرف اسی واسطے روانہ کیا تھا اور یہی میرے جی مین ڈالی کہ مین ترکستان اسی جانب سے جاؤن کیا اچھی ساعت مین نے سفر کیا تھا گو وہ وقت تو بہت سخت تھا مگر جو کچھ گردش اور برائی تھی وہ سب خاور مین رہ گئی نکلتے ہی قہدار ترنگ کی ہاتھ آئی آگے بڑھکر اپنے لشکر سے ملا یہان جو پہونچا تو یہ شکار ہاتھ لگا اب دن اچھے آگئے نحوست کے دن کٹ گئے یہ کہکر مرکب پر سے کود پڑا ادھر اہل لشکر نے اترنے کا بندوبست کیا فراشون نے خیمے برپا کیے ایک خیمہ بہت عمدہ برائے تومان برپا ہوا وسط لشکر مین خیمہ ناموس و خزانہ استادہ کیے گئے اور ارابہ کہ جس پر ارتنگ قید تھا ایک مقام پر کھڑا کیا گیا اسکے گرد پہرہ مقرر ہوا تمام لشکر اترا تومان داخل خیمہ ہوا اور حکم دیا کہ کچھ لوگ جاکر اس لشکر مین جو کہ افسر ہون انکو بلا لائین پہلے مین انکو نصیحت کرلون اگر وہ لوگ مان لین اور میرا مذہب قبول کرلین اور زمرد پرستی ترک کرین تو خیر ورنہ کل مین انپر حملہ کرونگا میرے نزدیک جیسے لشکر ارتنگ ویسے یہ لوگ وہ جو مثل سنی ہو کہ سگ زرد برادر شغال بھر مین کیون چھوڑون یہ بھی کسی زمرد پرست بادشاہ کا لشکر ہی سلامت کیون جانے جہان تک کفار کم ہون بہتر ہی یہ سنکے چند افسر اس لشکر کی طرف چلے اور لشکر مین پہونچکر دریافت کرنے لگے کہ تم لوگون کا کوئی افسر ہی یا نہین انھون نے دیکھا کہ یہ لوگ لشکر اسلام کے افسر معلوم ہوتے ہین دیکھتے ہی دم نکل گئے خیال کرنے لگے کہ خداوندا زمرد خبر کرین اور حیران ہوکر انکے منھ دیکھنے لگے مارے خوف کے منھ سے بات نہین نکلتی تھی کہ انھون نے کہا کہ تم سے دریافت کرتے ہین کہ تمارا کوئی افسر بھی ہی اور تم ہمارے منھ دیکھتے ہو اور جواب نہین دیتے ہو کیا اچنبھا سنتے ہو جب انھون نے یون کہا تو انھون نے جواب دیا کہ جی ہان افسر تو ہین مگر جو افسر اعلی تھے وہ تو اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوگئے اب چند افسر جو ان افسرون کے ماتحت تھے اور قتل ہونے سے بچے وہ ہمارے ہمراہ ہین انھون نے کہا کہ ہمکو انکے پاس لے چلو وہ ان افسرون کو اپنے افسرون کے پاس لائے انھون نے جو انکو آتے ہوے دیکھا تھوڑی دور بڑھکر استقبال کیا بڑے اعزاز سے اپنے بستر پر کمل کے تلے لائے کہا کہ آپ تشریف رکھین انھون نے کہا کہ ہم لوگ ٹھہر نہین سکتے ہین کیونکہ ہمکو ہمارے حاکم نے حکم دیا ہی کہ تم لوگ اس لشکر مین جاکر انمین جو افسر ہون انکو اپنے ہمراہ لیکر بہت جلد حاضر ہو ہم انکی عدول حکمی نہین کرسکتے ہین لہذا آپ لوگ تھوڑی دیر کے واسطے ہمارے ہمراہ تشریف لیچلین انکی تقریر سنکے ابھی ابھی چلے آئیے گا یہ سنکے انھون نے جواب دیا کہ بہت خوب مگر اپنے دلمین خیال کیا کہ جانے مین کیا نقصان ہی بس اسیوقت اٹھ کھڑے ہوے اور انکے ہمراہ چلے اہل لشکر سے کہا کہ تم پریشان نہو ناہم آتے ہین اہل لشکر تو خاموش ہو رہے مگر ہر ایک نے دل مین خیال کیا نہ معلوم کیون ہمارے افسرون کو طلب کیا ہی آدھر وہ افسران سب کو لیے ہوے

اپنے لشکر مین پہونچے اسکے بعد طرف خیمۂ تومان کے چلے یہان تک کہ داخل خیمۂ تومان ہوے تومان دنگل پر بیٹھا ہوا تھا گرداور بہت سے افسر کرسیون پر متمکن تھے کہ انھون نے جاکر عرض کیا کہ وہ لوگ حاضر ہین تومان نے حکم دیا کہ کرسیان دو بیٹھنے کو انکو کرسیان ملین بیٹھنے کو یہ لوگ سلام کرکے بیٹھ گئے تومان نے کہا کہ مین نے جو آپ لوگون کو طلب کیا دو امرون کے لیے اول تو یہ کہ آپ لوگ کس بادشاہ کے لشکر کے ہین اور اسکے حکم سے کس ملک پر چڑھکر گئے تھے اور وہان کیونکر شکست کھائی اور اس ملک کے حاکم کا کیا نام ہی دوسرا امر یہ ہی کہ جبکہ آپ اہل اسلام سے شکست کھاکر بھاگے تو آپنے یہ کیون نہین کیا کہ اسکا مذہب قبول کر لیا ہوتا کہ آپ لوگون کو امان ملتی اور براحت بسر ہوتی اس سے کیا حاصل ہوا کہ یون آوارہ و سرگردان پھر رہے ہین بس میری مرضی یہ ہی کہ آپ لوگ اس مذہب باطل ولغو کو ترک فرمائیے اور خدا پرستی جو مذہب حق ہی قبول فرمائیے اسکا کوئی ہرج نہین ہی کہ آپ وہان سے شکست کھاکر بھاگے ہین اور بے سروسامان ہین اور آپ لوگون نے وہان نہین مذہب قبول کیا اگر وہان نہین قبول کیا یہان قبول فرمائیے ہم اہل اسلام ایک ہین کوئی ہم مین جدا نہین ہی کہ ہمارے انکے فرق ہو جس خدا کی وہ بندگی کرتے ہین اسیکی ہم بھی کرتے ہین آئندہ ایکو اختیار ہی سمجھانا ہمارا کام ماننا نہ ماننا آپکا کام ہی یہ سنکے انھون نے یون عرض کیا کہ پہلے سوال کا آپکے ہم اسوقت جواب دینگے دوسرے سوال کا آپکے ہم کل بوقت سحر اپنے اہل لشکر سے مشورہ کرکے جواب دینگے کہ دیکھین انکی کیا راے ہی بابت ترک مذہب کے تومان نے کہا کہ بہت خوب ہمکو منظور ہی انھون نے یک دروغ تقریر بیان کی کہا کہ ہم لوگ اہل لشکر لقمان حاکم شہر لقمانیہ کے ہین وہ زردپرست ہین انھون نے ہمکو خانۂ کعبہ پر بھیجا تھا کہ جاکر خانۂ کعبہ کو فتح کرو راہ مین ایک ملک اہل اسلام کا ملا کہ جسکو قلعۂ قمرنجش کہتے ہین ہم سے اور اس حاکم شہر سے مقابلہ ہوا ہمنے اسکے ہاتھ سے شکست کھائی تومان نے کہا کہ آپ لوگ جو خانۂ کعبہ کی تسخیر کو گئے تھے یہ اسکی سزا ملی دیکھی آپنے ہمارے خدا کی برکت اور ہمارے مذہب کی صداقت اگر ہمارا مذہب بھی مثل آپ لوگون کے مذہب کے ہوتا تو کچھ نہوتا جسطرح اہل اسلام نے ہزارون آپکے معبد گاہ کھدواڈالے اور اس مقام پر مسجدین بنوائین آپکے خداوندون نے ہمارا کچھ بھی نہ کیا بس یہ ہی دلیل ہمکو کافی ہی کہ ہم اپنے خدا کے ثبوت مین پیش کرین یہ سنکے انھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ رخصت ہوتے ہین صبح کو حاضر ہوکر آپکے دوسرے سوال کا جواب دینگے تومان نے کہا کہ جائیے وہ لوگ رخصت ہوکر بیرون خیمہ آئے اپنے لشکر کی طرف چلے لشکر کی سیر کرتے ہوے اتفاق سے اس مقام پر انکا گذر ہوا جہان قیدار ترنگ تھی انھون نے دیکھا کہ یہان پر بہت سے لوگ برہنہ تلوارین لیے ہوے کھڑے ہین یہ کیا مقام ہی دیکھنا چاہیے یہ جو بڑھکر قریب پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ میان ارترنگ قیدار لبے پر بیٹھے ہین پہلے تو انکو شک ہوا جب خوب غور کرکے دیکھا تو پہچانا کہ ہان وہ ہی ہین یہ لوگ وہان سے توبہ تو یہ کرتے ہوے اپنے لشکر کی جانب چلے جلد راہ طے کرکے داخل لشکر ہوے باہم بیٹھکر صلاح کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرین بڑی خرابی ہوئی اور ایک تو یہ دقت طلب ہی کہ اب ہم لوگ جا نہین سکتے ہین کیونکہ خداوند اس لشکر مین قید ہین ہمنے سنا تھا کہ انھون نے خاور رفیع کیا

یہان کہان سے آگئے یہ بات بڑے حیرت کی ہی اب ہم انکو کل کیا جواب دین سبھون نے کہا کہ یہ رائے ٹھیک ہی کہ آج رات کو شبخون مارین خداوند کو رہا کرلین اور اسوقت یہان سے روانہ ہون یہ لوگ تو صلاح کر رہے ہین ابھی کوئی راے قرار نہین پائی انکو یہان صلاح مین چھوڑا جاتا ہی

کچھ حال گوجر عیار کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ جو سنگان سے رخصت ہوکر طرف ترکستان کے جلا قطع راہ کرتا ہوا چلا جاتا تھا اتفاق سے اسکا بھی گذر اسی مقام پر ہوا اسنے دیکھا کہ دو لشکر اترے ہوے ہین ایک اہل اسلام کا معلوم ہوتا ہی دوسرا کفار کا یعنی زمرد پرست ہین یہ لشکر اسلام مین تو گیا نہین لشکر زمرد پرست کی راہ لی جب داخل لشکر ہوا اسکو نہبت تباہ پایا لوگون کو جو دیکھا تو اپنے لشکر کے لوگون کو پایا خیال جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ وہ لوگ ہین جو کہ مخمور کے ہمراہ خانہ کعبہ پر گئے تھے اب یہ پلٹتا ہوا اس مقام پر آیا جہان وہ سب بیٹھے ہوے صلاح کر رہے تھے چونکہ یہ صورت اصلی پر تھا اسکو ان سب نے پہچانا گوجر نے انکو پہچانا گوجر انکے قریب آیا تب انھون نے باہم کہا کہ اب خوب تدبیر ہو جائے گی کیونکہ گوجر آگئے ہین گوجر نے جو مخمور کو نہ دیکھا تو انسے دریافت کیا کہ مخمور کہان ہین انھون نے کہا کہ بیٹھیے تو ہم بیان کرین گوجر بیٹھ گیا انھون نے کل واقعہ مخمور کے قتل ہونے کا اور اپنا شکست کھا کر خورشید لشکار مین جانے کا اور وہان سے یہ خبر پاکر کہ ارژنگ خاور پر گئے ہین ادھر آنے کا راہ مین یہ خبر پانا کہ ارژنگ نے خاور پر فتح پائی اپنا اس مقام پہنچنا اپنے پہنچنے کے دوسرے دن لشکر اسلام کا آنا بیان کیا اور کہا کہ ہمنے تو سنا تھا کہ خداوند خاور زمین ہمین شاید وہ خبر غلط تھی خداوند اس لشکر مین قید ہین یہ سنکے گوجر نے کہا کہ تمنے کیونکر دیکھا انھون نے کہا کہ ہمکو ماکم لشکر نے طلب کیا تھا اور جو کچھ تقریر ہوئی تھی بیان کی کہ جب ہم اس سے رخصت ہوکر چلے تو ہمنے خداوند کو قید مین پایا اب ہم صلاح کر رہے تھے کہ کیا تدبیر کرین اور کیا جواب دین کوئی راے نہین قرار پاتی تھی پہلے یہ صلاح ہوئی کہ بکر مسلمان ہون اور جب موقع ملے خداوند کو رہا کرکے روانہ ہون یہ کسی کو پسند نہین آئی پھر یہ راے ہوئی کہ رات کو شبخون کرین اور خداوند کو رہا کرکے چلے جائین کہ اس عرصہ مین تم آگئے اب جو تمھاری راے ہو وہ کرین گوجر نے کہا کہ سنو مین بھی خداوند کی تلاش مین ترکستان کو جاتا تھا کہ یہان پہونچا یہ تو بتاؤ یہ لشکر ہی کسکا انھون نے کہا کہ ہمکو نہین معلوم صرف اسقدر معلوم ہی کہ یہ ترکستان کو جاتا ہی گوجر نے یہ سنکے کہا کہ یہ دریافت ہو جائے یہ کہکر کل حال ارژنگ کے قید ہونے کا بیان کیا اب وہ لوگ کہنے لگے کہ تمھاری کیا صلاح ہی گوجر نے کہا کہ خوب ہوا جو مین ترکستان کو نہین گیا ورنہ پریشان ہوتا اگر میری راے لیتے ہو تو میری راے پر عمل کرنا انھون نے کہا کہ ضرور عمل کرینگے گوجر نے کہا کہ میری راے تو یہ ہی کہ تم لوگ بکر دین اسلام قبول کرو یہ لوگ اسمین دھوکا کھا جائینگے اور مین تدبیر کرکے خداوند کو رہا کرونگا اسوقت تم شبخون مار کر نکل چلنا سوا اسکے اس تدبیر کے کوئی تدبیر ابھی نہین ہی آج کی رات شبخون مارنے کی صلاح ہی انھون نے کہا کہ جو تمھاری راے ہی ہم ایسا ہی کرینگے گوجر نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ امر آپہنچا ثابت ہو گیا ہی کہ یہ لشکر ارژنگ ہی جب تو

اُنھون نے تم لوگون کو نرمی کرکے طلب کیا اور تم سے حال دریافت کیا اور اس تقریر سے
تم سے بابت ترک کرنے مذہب کے کہا یہ خیال کیا ہوگا اُنھون نے کہ اِنکا بادشاہ
تو ہمارے پاس اسیر ہی اُن لوگون نے کہا کہ ہمنے یہ نہین ظاہر کیا تھا کہ ہم خداوند کے
ملازم ہین بلکہ ہمنے تو یہ ظاہر کیا تھا کہ ہم کیا جانین ارژنگ کیسے ہم تو زردپرست
ہین ہمارے خداوند کچھ دن کے واسطے برائے سیر جنت تشریف لے گئے ہین گوجر نے کہا کہ
یہ تمنے اچھا کیا تھا اب تم لوگ شوق سے اُنکے لشکر مین جاکر بکر دین اسلام قبول کرو اور
وقت کے منتظر رہو دیکھو کہ خداوند کیا تقدیر کرتے ہین یہ کہکر گوجر نے کہا کہ مین جاتا ہون
اور یہ خبر دریافت کرکے آتا ہون کہ یہ کون لشکر ہی اور اُنھون نے خداوند کو کیون گرفتار
کیا ہی اور کیا عداوت کی وجہ ہی یہ کہکر اور مسافر کی صورت بناکر طرف لشکر اسلام کے
روانہ ہوا یہان اِن سب کو اطمینان ہوگیا ہی کہ اب خداوند ضرور رہا ہو جائینگے
کیونکہ گوجر آگیا ہی اُدھر گوجر ٹہلتا ہوا داخل لشکر تومان ہوا ایک مسافر کی صورت بنا ہوا
بازار کی سیر کرنے لگا چونکہ قاعدہ ہی کہ جہان لشکر پہونچتا ہی وہان بازارین آراستہ ہوتی ہین
کیونکہ لشکر کے ہمراہ ہر قسم کی دُکانین رہتی ہین اگرچہ یہ لشکر تباہ و برباد تھا مگر اسمیں بھی اسکے
ہمراہ دُکانین تھین یہ اُنھین دُکانون کی سیر کرتا ہوا اُس مقام پر پہونچا کہ جہان بازرنگ
مقید ارابے پر سر جھکائے بیٹھا تھا اور گرد پہرہ تھا پہلے تو اسنے یہ قصد کیا کہ دریافت کرون
کہ یہ کون قیدی ہی گو کہ یہ بخوبی پہچان گیا تھا کہ ارژنگ ہی مگر صرف یہ ظاہر کرنے کو کہ مین
مسافر ہون پھر خیال آیا کہ اگر تو دریافت کرے اور یہ لوگ مخبر خیال کرکے تجکو گرفتار
کرلین تو بڑی خرابی ہو جو تیرا قصد ہی وہ ناتمام رہ جاے پھر کوئی بات بن نہ پڑے اِس وجہ
سے بہتر یہ ہوگا کہ اب اور طرف کو چل شاید کوئی صورت ایسی ہو جاے کہ جو یہ امر ظاہر
ہو جاے کہ یہ کون لشکر ہی اور خداوند کو اِس عداوت پر گرفتار کیا ہی اگر نہ حال معلوم ہوا
تو پھر دیکھا جائے گا یہ ایسے ایسے خیال اپنے دل مین کرکے اور طرف کو چلا چونکہ مسافر اور مرد
مسلم کی صورت بنا ہوا تھا کسی نے یہ بھی نہ دریافت کیا کہ تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو
یہ ٹہلتا ہوا ایک مقام پر پہونچا کہ جہان چند لشکری بیٹھے ہوے باہم باتین کر رہے تھے یہ
عمداً اُنکے روبرو سے ہوکر چلا کہ ایک کی اُنھین سے اِسپر نگاہ پڑی اُسنے دیکھا کہ ایک مسافر
مگر مسلم راہ کا تھکا بدن پر خاک پڑی پشت پر اسباب حیران ہو ہوکر اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہی
اور کوئی مقام اُسکو قیام کرنے کو نہین ممکن ہی کہ وہ قیام کرے اِسکو اُسکے اِس حال پر
رحم آیا اپنے دوستون سے کہا کہ دیکھو یہ کوئی مسافر ہی اِسکو جنگل مین دن تمام ہوا ہی معلوم
یہ ہوتا ہی کہ ابھی اِسکا مقام منزل دور ہی یہ اِس خیال سے لشکر مین آیا ہی کہ اگر صحرا مین
کسی درخت کے نیچے قیام کرونگا تو بڑی خرابی ہوگی کوئی قزاق لوٹ لے یا کوئی درندہ گزند
پہونچائے اِس سے لشکر مین چلکر قیام کرون وہان اِن سب سے محفوظ رہونگا اِس
خیال سے یہ یہان چلا آیا ہی مگر کوئی مقام نہین ملا مین اِسکو اپنے پاس بلاتا ہون اِسکو
آج شب بھر مہمان رکھونگا اِسکی دعوت کرونگا کیونکہ ہمپر فرض ہی کہ ہم مومن کی خبر لین
جبکہ وہ ہمارے پاس آئے اُنھون نے کہا کہ آپکی بھی کیا عقل ہی آپ تو خود مسافر

ہین لشکر کا کوچ و مقام لگا ہوا ہی ایسی حالت مین دعوت کرنا آپ ہی کا کام ہی میان کیا معلوم
کون ہی اور کدھر کا قصد رکھتا ہی کیون بلا مین مبتلا ہوتے ہو صبح کو تو لشکر یہان سے روانہ ہوگا
اُسوقت کیا ہوگا دوسرے یہ کیا معلوم کہ مسافر ہی کوئی جاسوس نہو کہ مسافر کی صورت
بنکر خبر دریافت کرنے لشکر مین نہ آیا ہو کسی حریف نے بھیجا ہو کہ جاکر خبر دریافت کرآؤ تو حاصل
کیا ہی کہ ہم دشمن کو جگہ دین اپنا حال سنائین اُسنے کہا کہ آپکا اور آپکی عقل کے صدقے یہ صورت
نہین کی ہی اور ہمارے لشکر مین ہی کیا جو کوئی خبر کے واسطے آئے گا سوائے قیدار زنگ کے
وہ یہ دیکھ چکا ہوگا کہ ارزنگ کی قید یہان موجود ہی اگر مخبر ہی تو وہ جاکر خبر کردے گا مگر یہ صرف
خیال ہی ہمارا کوئی ہرج نہین ہی نیکی کا خدا ہمکو اجر دے گا جب صبح کو لشکر یہان سے کوچ کرے گا
اُسوقت یہ اپنی راہ لے گا انھون نے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہی جو ہماری رائے مین آیا ہمنے کہا
یہ سنکے اُسنے اُس مسافر کو آواز دی کہ میان مسافر ادھر آؤ ہم سے حال بیان کرو کہ کسکی تلاش
ہی آؤ ہم بتادین یہ صدا جو اُسنے سنی دوڑ اسکا تو منتظر تھا اُسکے دل کی مراد بر آئی یہ صدا سنکے اُسنے
پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ مسافرہون جنگل مین رات قریب آگئی منزل ابھی دور ہی اس خیال
سے یہان آیا ہون کہ اگر جنگل مین رہونگا تو ہر طرح کا خوف و خطر ہی درندے گزند پہونچائینگے
قزاق الگ آکر لوٹ لینگے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ لشکر مین چلکر یہ رات بسر کرون صبح کو اپنی
منزل کی راہ لون مگر یہان بڑی دیر سے جگہ تلاش کر رہا ہون کوئی مقام نہین ملا کہ قیام
کرون نہ معلوم یہ کیسے لوگ مسلم ہین کہ مرد مسلم کی خبر نہین لیتے مسلم پر مسلم کی خبر لینا فرض ہی
اسی سبب سے مین لشکر کفار مین نہین گیا کہ یہ لوگ کافر ہین یہ کیا تمہاری خبر لینگے بلکہ مسلم
خیال کرکے بات بھی نہ پوچھین گے اور یہ لوگ مسلم ہین انکے لشکر مین ضرور کوئی نہ کوئی خبر لے گا
مگر یہان جو آیا تو وہی امر درپیش ہوا جسکا کہ مجکو کفار سے خیال تھا اب مین عاجز ہوکر یہان سے
جاتا تھا کہ آپ نے آواز دی معلوم ہوا کہ آپ ہی اس لشکر مین ایک مرد مومن ہین اور
خدا ترس معلوم ہوتے ہین خدا آپکی ہمت مین برکت دے یہ کہتا ہوا اُنکے قریب آیا انھون
نے کہا کہ آؤ اور جگہ خالی کی اُس مکار نے اسباب پشت پر سے اُتارا کنارے رکھا اور
بستر کھولکر بچھایا اُنکے پاس بیٹھکر ادھر اُدھر کی باتین کرنے لگا اُس مرد مومن نے دریافت کیا
کہ میان مسافر کہان سے آتے ہو اور کدھر کا قصد ہی اُسنے جواب دیا کہ فرنگستان سے
آتا ہون اور ترکستان کو جاؤنگا وہان میرے اہل و عیال ہین تین برس کے بعد رخصت
ملی ہی گھر کو چلا ہون میرا اصلی مکان و وطن ترکستان ہی مین فرنگ مین وزیر کے خواصون
مین ملازم ہون اب گھر کو چلا ہون انھون نے دریافت کیا کہ وہان تو امن ہی سب طرح
کی خیریت ہی کہا کہ جی ہان کوئی طرح کا وہان خرخشہ نہین ہی یہ سنکے اُس مرد مسلم نے لشکر
کیا اِسنے کہا کہ یہ جو لشکر اُس جانب اُترا ہی کیا آپ سے اِس سے مقابلہ ہی وہ لشکر تو
بہت تباہ ہی حالت خراب ہی شاید کفار ہین اُسنے کہا کہ ہمسے مقابلہ نہین ہی بلکہ ہمکو اُنکی حالت
کی خبر بھی نہین ہی کہ یہ لشکر کس بادشاہ کا ہی صرف اسقدر معلوم ہی کہ یہ لوگ کافر ہین
ہمارے حاکم نے اِنکو تباہ دیکھکر اِن سے چند سوال کیے جبکہ اِنکے لشکر کے چند سوار
ہمارے لشکر مین آئے تو اُسوقت یہ ظاہر ہوا کہ اِنکا قصد مقابلے کا نہین ہی ورنہ ہمارے

کہ فسر تو اسی قصد سے اُترے تھے کہ اگر یہ لوگ مقابلہ کرینگے تو ہم ضرور مقابلہ کرینگے جب یہ ظاہر ہوا تو افسر نے اُنسے سوال کیے جنکے جواب کا کل کے دن دینے کا اقرار کیا ہی دیکھیے کیا جواب دیتے ہین یقین ہی کہ کل یہان سے لشکر کا کوچ ہو صرف اِن لوگون کے آنے سے یہان قیام ہوا ورنہ یہان قیام نہوتا صرف اِس خیال سے حاکم لشکر نے یہان قیام کیا کہ شاید یہ لوگ مقابلہ کرین آگے ایسا مقام نہ ملے گا دوسرے جدھر کا قصد ہی اُسی جانب سے یہ لوگ آتے ہین کیون جانے دینگے اِس سے بہتر یہ ہی کہ یہان مقام کرین اگر مقابلہ ہوگا تو دیکھا جائے گا مگر شکر ہی اُسکا کہ مقابلہ نہین ہوا اب کل یہان سے کوچ ہوگا اُسنے کہا یا لشکر کدھر کو کوچ کرے گا جواب دیا کہ ترکستان کو کوچ کرے گا پوچھا کہ یہ حاکم ترک کا لشکر ہی جو ترکستان کو جاتا ہی جواب دیا کہ نہین یہ لشکر خاور کا ہی حاکم خاور پر ایک کافر نے چڑھائی کی تھی حاکم خاور نے اُس سے مقابلہ کیا شکست کھائی یہ لشکر خاور سے بھاگ کر ترکستان کو جاتا ہی یہ کہکر کل واقعہ بیان کیا صرف اِسقدر نہین کہا نہ یہ بیان کیا کہ اس لشکر مین ناموس ہی اور خزانہ ہی اور قیدا تر نگ ہی یہ امر پوشیدہ کیا ہان یہ کہا کہ اِس لشکر کا حاکم تومان خاوری فرزند بہرام خاوری جو کہ بادشاہ تھا خاور کا اور اُسکو کافرون نے قید کر لیا ہی یہ سُنکے وہ مکار کافرون کو بُرا بھلا کہنے لگا کہ اِس عرصے مین کھانا طیار ہو گیا اُس مردمومن نے مومن نے اُسکو کھانا کھلایا بڑی خاطر کی اُس نمک حرام نے نمک کھا کر نمک حرامی پر کمر باندھی اِس فکر مین ہوا کہ کسی صورت سے جاکر اپنے لوگون کو خبر دون اور کوئی تدبیر کرون کہ خداوند رہا ہون اِدھر اُس مرد نے کہا کہ بھائی اب تم صبح کو نہ جانا اگر یہ لشکر کوچ کرے گا اِسکے ہمراہ چلنا کیونکہ تم بھی تو ترکستان کو جاؤگے راہ مین ہر طرح سے بےخوف بسر ہوگی کوئی ڈر نہوگا اُس نے کہا کہ صبح کو دیکھا جائے گا کیا معلوم یہ لشکر کوچ کرے یا نہ کرے تو میری راہ کھوٹی ہوا اُس مرد مسلم نے کہا کہ اگر نہ کوچ کرے تو تم چلے جانا ورنہ ہمراہ چلنا یہ سُنکے وہ خاموش ہوا اپنی فکر کرنے لگا اِس اثنا مین وہ لوگ جو کہ اُس مردمومن کے پاس بیٹھے تھے اُٹھکر چلے گئے اپنے اپنے بسترون پر اور جا جاکر سو رہے یہ مرد مسلم بھی اپنے بستر پر لیٹ کر سو رہا یہ مرد بھی سب کے دکھانے کو بستر پر لیٹا اور سونیوالے کی صورت بنائی جب تمام لشکر مین سناٹا ہو گیا یہ اُٹھا اور اپنے بستر پر تمام اپنا اسباب رکھا اُسپر چادر ڈالی تاکہ یہ معلوم ہو کہ کوئی سوتا ہوا اور دبے پاؤن وہان سے باہر آیا اور سبکی نظر سے بچتا ہوا طلایہ سے اپنے تئین پوشیدہ کرکے اپنے لشکر کا راستہ لیا یہان وہ لوگ اِسکے منتظر تھے کہ یہ وعدہ کر آیا تھا کہ مین آکر تم سے کل حال کہونگا کہ یہ جا ہو سنا اور کل حال کہا اور کہا کہ تم لوگ ضرور صبح کو جاکر دین اسلام بمکر قبول کرنا جب مجکو موقع ملے گا تو مین تمکو آگاہ کرونگا اور جو کہون اُسپر عمل کرنا یہ کہکر وہان سے آیا اُسی طور سے اور بستر پر لیٹ کر سو رہا یہان تک کہ صبح ہوئی سب بیدار ہوے نمازین پڑھین تومان نے حکم دیا کہ لشکر مین سامان سفر ہو ہم کوچ کرینگے یہان سامان سفر ہو رہا تھا کہ وہ لوگ آئے اور کہنے لگے کہ ہمنے آپ کا دین قبول کیا اپنی جگہ پر جو خیال کیا تو ایکا مذہب حق پایا اپنے دین کو باطل دیکھا واقعی یہ امر بالکل خلاف عقل ہی کہ ہم ایک بندے

کی جو کہ مثل ہمارے ہی بندگی کرین اسکو مجذائی مانین یہ توہین گمراہی ہی ہم لوگ سب کے سب
اپنے مذہب سے عاجز ہوے پھر کیون ہم راہ ضلالت مین پڑے رہین جبکہ ہمکو راہ نیک
دکھانے والے ملین تو ایسی حالت مین کیون ہم گمراہ رہین گو کہ ہم سے اور آپ سے مقابلہ
نہین ہوا مگر آپکی قوم کے لوگون سے ہم نے شکست پائی ہی جیسے وہ ویسے آپ کوئی
فرق نہین ہی اب آپ ہمکو بشوق مسلمان کرین ہم منظور کرتے ہین مگر ایک شرط ہی کہ ہم آپکے
لشکر سے الگ اترا کرینگے آپکے لشکر سے فاصلے پر تومان خاوری نے کہا کہ اچھا کیا مضائقہ
ہی یہ کہکر اُنکو تومان نے کلمہ تعلیم کیا وہ لوگ کلمہ پڑھکر بکر مسلمان ہوے اور سب لشکر کی
بابت کہا کہ ہم آنکو جاکر مسلمان کرلینگے تومان خاوری نے کہا کہ جاؤ تم بھی سامان سفر
کرو انھون نے کہا کہ ہمکو کیا سامان کرنا ہی ہم تو بے سروسامان ہین ہمارا سامان کیا تومان
نے چند جیمے اُنکو اپنے لشکر سے دیئے وہ لوگ رخصت ہوکر لشکر مین گئے اور سب کو جمع
کرکے کل حال بیان کیا اور کہا کہ ہم لوگ مکر سے مسلمان ہوے ہین اگر کوئی تم سے دریافت
کرے کہ تم لوگون نے مذہب اسلام قبول کیا کہنا کہ ہان پھر اُن لشکر کے لوگون نے جو کہ
تومان خاوری سے کلمہ پڑھکر بکر مسلمان ہوے تھے وہ ہی کلمہ اُن سب کو تعلیم کیا ان سبھون
نے منظور کیا اُدھر اُس لشکر نے سفر کیا یہ لشکر بھی اسکے عقب مین چلا تومان خاوری سے
افسرون نے کہا کہ یہ لوگ گو مسلمان ہوے ہین مگر انکا اعتبار نہین ہی اچھا ہی اگر یہ لوگ
ہم سے فاصلے سے اترا کرین تومان خاوری نے کہا کہ اسی خیال سے تو مین نے منظور
کرلیا اب یہ قاعدہ ہی کہ جب یہ لشکر کہین پر قیام کرتا ہی تو وہ لشکر اس سے فاصلے پر اترتا ہی
مگر کچھ ایسا فاصلہ نہین ہوتا ہی صرف ایک تیر کا فاصلہ رہتا ہی اسی طریقے سے یہ لوگ منزلین
طی کرتے چلے آتے ہین گو جرسا لوگی صورت بنا ہوا اُس مرد مسلم کا مہمان ہی روز کسی نہ کسی
صورت سے اُس لشکر مین جاکر ایسے کہہ آتا ہی کہ تم لوگ گھبرانا نہین ہین فکر مین ہون بدوی
ایک روز ہین تدبیر کرکے خداوند کو رہا کیے لیتا ہون یہ یون اطمینان دیتا ہوا اُنکو چلا
آتا ہی یہان تک کہ یہ لشکر اُس مقام پر پہونچا کہ جہان پر کئی راستے ہین اور وہ جنگل
بہت قلیب تھا اور اُسکے آگے جو جنگل تھا وہ اِس سے بھی زیادہ خراب تھا سولے
خشک اشجار کے کہین سایے کا نام نہ تھا پانی کو سون ممکن نہین بمصداق اِس شعر کے۔ ؎
سایہ بھی نہ تھا کہین شجر کا ٭ عنقا تھا نام جانور کا ٭ جب یہ لشکر وہان پر پہونچا
دن تمام ہوگیا تھا اسوقت تومان خاوری سے اہل لشکر نے عرض کیا کہ خداوندا
مناسب یہ ہی کہ یہان قیام ہو تو بہتر ہی کیونکہ اسکے آگے اس سے زیادہ دشت ہولناک
ہی یہان یہ چند درخت سایہ دار تو ہین بھر زمین پر سبزہ تو لگا ہوا ایک چشمہ تو ہی وہ دامن
کوہ تو ہین اُس مین تو یہ بھی ممکن نہین ہی سوائے ویرانے کے اور دن بھی اب اسقدر
نہین ہی کہ وہ جنگل طی ہوا اور منزل پر پہونچین یہ سُنکے تومان خاوری نے حکم دیا کہ
لشکر اسی مقام پر فروکش ہو یہ جو حکم دیا لشکر اترنے لگا تھوڑے عرصے مین کل لشکر اترا
جب سے یہ لشکر کفار غریک ہوا ہی اُس دن سے تومان خاوری نے یہ قاعدہ مقرر
کیا ہی کہ ایک جیمے مین اترے رنگ کی قید رکھتا ہی اور دو جیمون مین خزانہ اور جیمون مین

ناموس اور خود اور معزز سردار رہتے ہین جس مین ارژنگ قید ہی وہ خیمہ تو کنارے لشکر کے برپا کیا جاتا ہی اور درسط لشکر مین خیمۂ ناموس و خزانہ رہتا ہی اُسپر بہت سخت پہرہ مقرر رہتا ہی اور جس مین ارژنگ قید ہی تو اُسکے دروازے پر پانسو سوار مقرر رہتے ہین اور اندر دس سوار ہمہ وقت برہنہ تلوار بن لیے ہوے ارژنگ کے سر پر موجود رہتے ہین اُنکو حکم ہی کہ کوئی جیتے مین آئے پہلے اُسکو دیکھ لینا اگر حریف کے لشکر کا کوئی ہو خواہ ہمارے لشکر کے لوگون کی صورت بنکے آئے چند نشان اُنکو تعلیم کر دیے ہین وہ اُس سے دریافت کر لینا اگر بتا تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرنا یا کوئی لشکر پر خون گرے تو اُسوقت تم ارژنگ کو قتل کر ڈالنا کوئی تامل نہ کرنا یہ ہی طریقہ مقرر ہی یہان بھی اُسی قاعدۂ مقررہ کے موافق بندوبست ہوا جب لشکر اُتر چکا اور لشکر ارژنگ بھی جو کہ مکہ سے مسلمان ہوا ہی وہ بھی اپنے قاعدے سے اُترا کہ اِس لشکر کے اُترنے مین شام ہو گئی چونکہ وہ رات تاریک تھی لشکر مین جا بجا روشنی ہوئی گوجر نے خیال کیا کہ اب خوب موقع ہی اِس مقام سے بڑھکر کوئی مقام نہ ملے گا یہ سوچکر فکر کرنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیے اِتنے مین ایک فکر اُسکے خیال مین آئی یہان تک کہ جب لشکر مین سناٹا ہو گیا کوئی دو پہر رات گذری یہ اپنے بستر پر سے اُٹھا پہلے اُس مرد مومن کو قتل کیا بعدہ اپنا اسباب سب باندھا اُسکو اِس سبب سے قتل کیا کہ اگر وہ اُٹھے گا اور میرا اسباب نہ پائے گا تو تلاش کرے گا افسوس اِس جہان مین کسی کو بقا نہین ہی اُسکی یون قضا تھی اِس مرتد کے ہاتھ سے گو مرتبۂ شہادت ملا مگر دنیا سے تو بڑی حسرت و ارمان رحلت کی یہ اُسکو قتل کر کے بنا اسباب لیکر آہستہ آہستہ وہان سے چلا اپنے کو بچاتا ہوا لشکر سے نکل گیا کیونکہ ابھی ایک آدھ جگہ لوگ جاگ رہے تھے جب یہ لشکر سے نکل گیا وہان جو دو پہاڑ تھے اُنکے قریب آیا اپنی مرضی کے موافق مقام تجویز کر کے اسباب کو پوشیدہ کیا وہان سے اپنے لشکر مین آیا سب لوگ جاگ رہے تھے کہ اِسنے اُن لوگون کے پاس آکر کہا کہ آج موقع ہی جو مین کہون اُسپر عمل کرنا مین آج ضرور خداوند کو رہا کرونگا یہ کہکر اُسنے کہا کہ جب تم دیکھنا کہ لشکر حریف مین شور و غل ہی اور آتش کے شعلے بلند ہین تم لوگ قبل سے تیار رہنا بس ایکبار لشکر حریف پر گرنا ایک طرف سے قتل کرتے ہوے دوسری جانب نکل جانا ایک حملہ کرنا مگر یہ خیال رہے کہ سب کے سب متفرق ہو جانا اور وہ جو پہاڑ سامنے ہی اُسکے نیچے مین خداوند کو لیکر بیٹھونگا تم لوگ وہان آکر جمع ہونا جب یہ لشکر چلا جائے گا تو ہم بھی یہان سے طرف خاور کے روانہ ہونگے اور کچھ لوگ اِسیوقت سے کمینگاہ مین چلکر بیٹھین اور باقی یہان تیار رہین جب دیکھین کہ غل ہو رہا ہی ایک مرتبہ سب کے سب یہان سے جا پڑین کیونکہ مین جب خداوند کو رہا کرونگا تو اُس خیمہ مین آگ لگا دونگا یہ ہی علامت ہی خداوند کے رہائی کی یہ سمجھا کر وہان سے پھر لشکر اسلام مین آیا قریب خیمۂ زندان آکر اُسکو خوب غور سے دیکھا اُسکے بعد لشکر سے نکلکر ایک گوشے مین آیا وہان بیٹھکر نقب کنی کرنا شروع کی یہان تک کہ نقب کنی کرتے کرتے اُس مقام پر پہونچا کہ جہان خیمہ تھا دو سرا پہرہ نقب کا خیمۂ زندان مین توڑا جب اِسکو یقین ہو گیا کہ نقب اندرون خیمہ پہونچگئی اِسنے برائے امتحان ایک سوراخ کیا کہ دیکھون نقب خیمے مین پہونچی یا نہین کیا دیکھتا ہی

اُس سوراخ سے کہ ارژنگ مطوق و سلسل سر جھکائے ہوے بیٹھا ہوا اور دس سات سوار
باتمشیر برہنہ اُسکے سر پر کھڑے ہین اپنے اُسی سوراخ سے یہ بین بیہوشی رکھکر
اُڑانا شروع کی اسقدر اُڑائی کہ تمام خیمے مین غبار بیہوشی ہوگیا اُن سوارون کے
جو دماغ مین بیہوشی پہونچی سب کے سب بیہوش ہوکر گرے بیرون خیمہ جو لوگ
پہرے پر تھے وہ بھی اس خیال سے سو رہے کہ اندر تو دس آدمی جاگ رہے ہین
جب کچھ غل ہوگا تو ہماری آنکھ کھل جائے گی یہ لوگ تو یہان یہ تصور کرکے سو رہے
اُدھر گوجر نے اُنکو بیہوش کیا ارژنگ بھی بیہوش ہوگیا تھا اپنے جب دیکھا کہ
سب بیہوش ہوگئے اب لبقہ تو مرا نقب سے باہر آیا دیکھا کہ ایک شمع روشن ہی
اُسنے پہلے اُن دسون کو قتل کیا اُسکے بعد اپنے ارژنگ کو ہوشیار بھی نہین کیا پشتارہ
باندھکر پشت سے لگایا اُسکے بعد شمع گل کی نقب مین کود اہبت جلدی دوسرے
سرے پر آیا ادھر اُدھر دیکھکر نقب سے باہر آیا جو مقام کہ تجویز کر آیا تھا ارژنگ کو
اُس مقام پر پوشیدہ کیا پھر نقب پر آیا خیال کیا کہ اگر بن پڑے تو تومان خاوری کو
بھی لیتا چلون پھر خیال کیا کہ عرصہ ہوگا سارا کام بنا ہوا بگڑ جائے گا یہ تصور کرکے دہانہ نقب
کا بند کر دیا اُسکے بعد پھر خیمۂ زندان مین آیا وہان کا بھی دہانہ بند کیا نشان پیر کے مٹائے
ایک پرچہ کاغذ کا اپنی کمر سے نکالکر اُس مین یہ تحریر کیا کہ ای اہل اسلام آگاہ ہو کہ مین گوجر
عیار خداوند آکر خداوند کو رہا کرکے لے گیا اب تم لوگ جدھر کو جاتے ہو جاؤ خبردار
میرا تعاقب نہ کرو ورنہ بہت پچتاؤ گے آئندہ تمکو اختیار ہے مین نے یہ بھی قسم رکھایا کہ
تمہارے افسر کو نہین لے گیا اور یہ لشکر جو کہ مسلمان ہوا تھا یہ بھی خداوند کا تھا وہ
لشکر سے مسلمان ہوا تھا جب اُسکو معلوم ہوگیا کہ خداوند رہا ہوگئے وہ بھی شبخون مار کر چلا گیا
یون عیاری کرتے ہین عیاری اسکا نام ہے یہ لکھکر ایک نیزے مین باندھکر سرے پر لشکر
کے لگا دیا اب وہان سے اُن لوگون کے پاس آیا جو کمینگاہ مین آکر بیٹھے تھے اُنسے کہا
کہ خبردار ہو مین اپنا کام کرچکا ہون اب جاکر خیمہ مین آگ لگاتا ہون اُنکو بھی خبردار
کرو جو لوگ کہ وہان انتظار کر رہے ہین اُن لوگون نے یہ سُنکے ایک سوار کو اُنکے پاس
روانہ کیا اور کہا کہ جاکر کہہ دو کہ آؤ گوجر اپنا کام کرچکا اُس نے جاکر اُن لوگون سے کہا کہ
چلو لشکر اسلام پر شبخون کرو گوجر نے اپنا کام کرلیا یہ سُننا تھا کہ وہ لوگ ایک مرتبہ
وہان سے چلے پہان گوجر نے لشکر مین آکر آگ لگا دی ایک حقۂ آتشبازی مارکر
خیمہ جلا دیا جب خیمہ جلنے لگا اُس نے غل مچایا کہ فراق آکر خیمے مین آگ لگا گئے ہائے
ہائے یہ خیمہ جل رہا ہے وہ لوگ جو کہ سو رہے تھے وہ یہ غل سُنکے گھبراکر اُٹھے آنکھ
کھولکر جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ جس خیمہ مین ارژنگ قید تھا وہ جل رہا ہے شعلے بلند
ہین یہ لوگ گھبرا گئے اور دوڑنے لگے کہ آگ بجھائین کہ اُدھر اُن لوگون نے
جو دیکھا کہ لشکر مین غل برپا ہے وہ سب کے سب تلوارین لیکر ایک مرتبہ لشکر پر
آگرے اور قتل کرنا شروع کیا اہل اسلام قتل ہونے لگے اب تو لشکر مین غل مچ گیا
کہ کوئی شبخون آکر گرا ہے خیمون مین آگ لگا دی ہے گوجر تو آگ لگا کر لشکر سے نکل گیا

کہ اسکا ذکر پھر ہوگا یہان لشکر اسلام مین زمرد یر ستمون نے آفت برپا کردی برابر قتل
کر رہے ہین قیامت برپا ہی یہ جو آفت برپا ہوئی اب تو لشکر نمین تہلکہ پڑگیا سب لوگ بیدار ہونے لگے
سردار اٹھ اٹھ کر یہ سُنکے کہ لشکر پر شبخون گرا ہی مسلح و مکمل ہوکر خیمون سے نکلے کہ دیکھین کون
شبخون گرا ہی ادھر یہ اپنے خیمون سے نکلے اُدھر تومان خاوری اپنے خیمے مین یہ غل سُنکے
بیدار ہوا اور بہت جلد مسلح و مکمل ہوکر نکلا فوراً حکم روشنی کا دیا لشکر مین روشنی ہونے لگی
مشعلین روشن ہوئین رن مہتابین جلنے لگین اُدھر اُس خیمے کے جلنے کی روشنی سے رات کا
دن ہوگیا یہ جو حال لشکر حریف نے دیکھا کہ لشکر مین بخوبی روشنی ہوگئی ہی سب لشکر بھی
بیدار ہوگیا ہی اگر یہ لوگ خبردار ہوے تو پھر یہان سے نکلنا دشوار ہوگا تلوارین مارتے ہوے
متفرق ہوگئے اور جدھر جسکے جی مین آیا اُدھر کو چلا گیا یہان یہ بندوبست ہوا کہ جب
روشنی ہوئی اور اہل لشکر سے حواس درست ہوے اب جو دیکھا تو حریف کا نام تک نہین ہی
آپس مین تلوار چل رہی ہی اب تو سردار روشنی لیکر جدھر کو جاتے تھے اُدھر کا شور وغل موقوف
ہوتا تھا مگر یہ کسی کو خبر نہ تھی کہ یہ کیا واقعہ ہی یا ہم لڑ رہے تھے جب روشنی پہونچی ایک نے
دوسرے کو پہچانا تو قتل کرنے سے رکا تومان خاوری بھی تمام لشکر مین پھرا تب
کہین جاکر جنگ وجدل رکی ورنہ ایک دوسرے کو حریف تصور کرکے آمادہ نبرد تھا
سبب یہ تھا کہ سب کے سب سو رہے تھے اس غل سے آنکھ کھلی اٹھکر ہتھیار لگائے لڑنے لگے
یہ نہ خیال کیا کہ حریف کون ہی اور کون نہین لڑنے سے کام تھا جب روشنی ہوئی تو معلوم ہوا
کہ ہم باہم لڑ رہے ہین اب ہر طرف امن ہوا اس عرصے مین روشنی بھی ازحد ہوگئی تھی اب یہ
حال ہوا کہ ذرہ تک دکھائی دیتا ہی مگر لشکر حریف کا ایک متنفس نہین اب تو تومان خاوری
نے لشکر کو ہوشیار پاکر کہا کہ یہ کیا واقعہ تھا سردارون نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہی کوئی
شبخون گرا تھا جب لشکر ہوشیار ہوگیا لڑتے ہوے نکل گئے یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ دو سوار
جو کہ زندان خانے کے خیمہ کے محافظ تھے تومان خاوری کے پاس حاضر ہوے عرض کیا
کہ خداوند کوئی خیمہ کو جلا گیا جس مین ارژنگ قید تھا ہمکو خبر بھی نہوئی جبکہ خیمہ جلنے لگا
اور کسی نے غل مچایا کہ قزاق خیمے مین آگ لگا گئے جب ہماری آنکھ کھلی تو یہ دیکھا کہ خیمہ
جل رہا ہی ہم پورے ہوشیار بھی نہونے پائے تھے کہ قزاق آن پڑے اور قتل کرنا شروع
کیا یہ سُنکے تومان خاوری نے افسوس کیا کہ ارژنگ مفت مین جلکر ہلاک ہوا کوئی
جاکر خیمہ ناموس وخزانہ کی خبر لاے کہ اُسپر تو کوئی آفت نہین آئی دو ایک سوار برابر
خبر چلے اِدھر اِس تدبیر مین سحر ہوگئی اب تو خوب روشنی ہوئی دن نکل آیا کہ یکایک
تومان خاوری کو خیال آیا کہ وہ جو لشکر ہمارا شریک ہوا ہی نیا مسلمان ہوا ہی اسقدر
شور وغل سُنا مگر انمین سے کوئی نہین مدد کو آیا نہ اُس سے کچھ صداے شور وغل آئی اسکا
کیا سبب ہی یہ خیال اپنا اپنے سردارون پر ظاہر کیا کیونکہ دن نکل آیا تھا صبح ہوچکی تھی انھون
نے اُس جانب کو دیکھا جدھر وہ لشکر اُترا ہوا تھا دیکھا کہ ایک متنفس اُس مقام پر نہین ہی
نہ کوئی خیمہ ہی جو کہ یہان سے اُنکو رہنے کو ملے تھے گوہر نے یہ تدبیر کی تھی کہ خیمے وغیرہ قبل
سے اُس مقام مین پشت کوہ پر جو کہ لشکر کو بتایا تھا کہ مین خداوند کو لیکر بیٹھونگا تم لوگ

آتا اُسی مقام پر پہونچا دیے تھے یہ جو افسران لشکر تومان خاوری نے دیکھا تو عرض کیا
کہ ہمکو تو اُس مقام پر لشکر کا نشان تک نہین معلوم ہوتا ہی یہ کیا واقعہ ہی خبر تو منگائیے ہمین
کچھ دال مین کالا معلوم ہوتا ہی یہ لشکر کیا ہوا اول تو یہ امر عجب خیز ہی کہ کیون نہین مدد کی اسقدر
غل سنا اب تو ہمکو یہ گمان ہوتا ہی کہ یہ کارروائی اُسی لشکر کی ہی یہ شبخون مار کر اور خیمہ جلا کر چلے گئے
تومان خاوری نے کہا کہ خیمہ کیون جلایا اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارے خیال مین یہ امر آتا ہی
کہ اُنکو یہ تو معلوم نہین تھا کہ کس خیمے مین ناموس ہین وہ اِس خیمہ کو خیمۂ ناموس خیال کر کے
جلا کر لشکر بشبخون مار کر روانہ ہوگئے کسی کو خبر کے واسطے روانہ فرمائیے اور لاشون مین تلاش
کرائیے کہ کوئی لاش حریف کی ہی یا نہین اُس سے ثابت ہو جائے گا کہ کون ہین تومان
خاوری نے سوارون سے کہا کہ جاکر خبر تو لاؤ اور حکم دیا کہ تلاش کرو کہ اِن لاشون مین
کوئی لاش لشکر حریف کی بھی ہی تلاش جو کیا گیا کوئی لاش نہ ملی سوائے اہل اسلام کے اِس شبخون
مین تین ہزار اہل اسلام درجہ شہادت پر فائز ہوے مگر کفار ایک بھی نہین کسی کی نکسیر بھی نہ پھوٹی
کیون نہ ایسا ہوتا کیونکہ یہ لوگ تو غافل تھے وہ ہوشیار ایک مرتبہ آن پڑے یہ جب تک
خبردار ہون وہ حملہ کر کے روانہ ہوگئے لوگ تلاش کرتے ہوے اُس مقام پر پہونچے کہان
نیزے مین وہ کاغذ لٹک رہا تھا اور نیزہ زمین پر نصب تھا اِن لوگون نے جو وہ کاغذ اور
نیزہ دیکھا فوراً نیزہ زمین سے اُکھاڑ لیا اور لیے ہوے تومان خاوری کی خدمت مین
حاضر ہوے اور عرض کیا کہ حضور کوئی لاش لشکر حریف کی نہین ہی ہمارے لشکر کی تین ہزار
لاش پڑی ہی مگر ایک بات یہ نئی ہی کہ ہم جو لاشین تلاش کرتے ہوے سرے پر لشکر کے
پہونچے تو ہمنے یہ نیزہ دیکھا کہ زمین پر نصب ہی اور اسمین کاغذ بندھا ہوا ہی تو وہ نیزہ لے آئے
ہین یہ موجود ہی شاید اِس کاغذ سے پتہ چلے یہ کہکر وہ کاغذ نیزے سے کھولکر پیش کیا تومان
خاوری نے اُسکو پڑھا وہ ہی مضمون تحریر تھا جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی یہ جو مضمون
پڑھا تو تومان خاوری نے اہل لشکر سے کہا کہ بڑا دھوکا کھایا وہ لشکر ارژنگ کا تھا
بڑا بکر کیا مکر سے مسلمان ہوے شبخون مار کر جا رہے ہوے اُسکا عیار گوجر آکر اُسکو رہا کر گیا
یہ اُسی کی کارروائی تھی کہ خیمہ بھی جلا گیا خبر اُسکی درگاہ مین لاکو لاکو لشکر ہی کہ وہ صرف
اپنے آقا کو لے گیا اور کسی کو نہین تکلیف دی کیونکہ ہم لوگ تو غافل تھے خزانہ لوٹ لیتا
جو لوگ کہ قتل ہوے اُنکے مقدر مین قتل ہونا مقرر تھا کاتب تقدیر نے یون ہی لکھا تھا لوح
یہ بھی تحریر کر گیا ہی کہ خبردار میرا تعاقب نہ کرنا ورنہ بچنا نہ گے اِسی کا تو شکر کرو کہ تومان خاوری
کو نہین لے گیا مین نے تمپر رحم کیا کہ کسی طرح کی زحمت تمکو نہین دی ایک تھوڑا سا شعبدہ اپنی
عیاری کا دکھا دیا کہ تم بھی آگاہ ہو جاؤ اب کیا ہوتا ہی جس طور سے تمھارا عیار عیاری کر گئے
خداوند کو گرفتار کرا لایا تھا اُسی طور سے مین بھی لے گیا کوئی مقام فکر نہین ہی اب تم لوگ اپنی راہ
لو یہ سُنکے افسرون نے کہا کہ ہمکو یقین تھا کہ اِس لشکر سے دغا پائینگے اُنکے بے عذر اسلام
قبول کرنے سے خبر جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب آپ یہان سے کوچ فرمائیے اگر آج یہان
مقام فرمائیے گا تو پھر آج رات کو وہ شبخون کرینگے عجب کیا جو خزانہ بھی لوٹ لین
اپنی حفاظت ضرور ہی یہ سُنکے تومان خاوری نے اُن سب کی رائے پسند کی

در کہا لاشین دفن کروا ور یہان سے کوچ کرو کیونکہ وہ آگے جو جنگل ملے گا وہ بہت خراب ہی یہ حکم جو دیا فوراً لشکر مین سامان سفر ہونے لگا سب لاشین بھی دفن کی گئین اس عرصے مین لشکر مین سامان کوچ ہو گیا کہ نقارہ کوچ کا بجا تومان مع ناموس و خزانہ طرف ترکستان کے روانہ ہوا کہ اسکا ذکر آئندہ ہوگا

اب کچھ حال ارژنگ اور لشکر ارژنگ کا تحریر ہوتا ہی اور حال گوجر عیار کا بھی معرض بیان مین آتا ہی

راوی خوش تقریر یون تحریر کرتا ہی کہ یہ جو ارژنگ کو لیکر اور خیمہ مین آگ لگا کر اس مقام پر آیا جو اسنے اپنے ٹھہرنے کے واسطے مقرر کیا تھا اور لشکر کو بھی اسی مقام پر آنے کے واسطے کہا تھا اسنے پہلے ارژنگ کو بستارے سے نکالا اسکے بعد کسوت سے سونن نکالا تمام قید کاٹی اور پھر فتیلہ رفع بیہوشی ارژنگ کو دیا کہ اسکو چینک آئی ابھی کچھ رات باقی ہی اب جو اسکی آنکھ کھلتی ہی تو کیا دیکھتا ہی کہ مین ایک نئے مقام مین ہون یہ گھبرا کر دیکھنے لگا اور یہ بھی دیکھا کہ مین قید سے بھی رہا ہون اور ایک مرد عیار وضع میرے برابر کھڑا ہی اسنے خیال کیا کہ مین خواب دیکھ رہا ہون یہ خیال کر کے اسنے آنکھ بند کر لی گوجر نے جو یہ دیکھا کہا کہ خداوند آپ ہوشیار ہون مین ہون گوجر آپ کا عیار مین آپ کو لشکر حریف سے عیاری کر کے لے آیا ہون یہان کوئی مقام خوف نہین ہی نہ آپ یہ واقعہ خواب مین ملاحظہ فرماتے ہین یہ عین بیداری ہی ارژنگ ادھر یہی خیال کر رہا تھا کہ یہ کیا امر ہی کیونکہ مین تو اہل اسلام کی قید مین تھا وہ لوگ مجکو قید کیے ہوے طرف ترکستان کے لیے جاتے تھے یہ کیا ہوا نہ وہ خیمہ ہی نہ وہ لوگ ہین یہ تو نیا مقام ہی کہ گوجر نے یہ جو کہا تو ارژنگ نے پھر آنکھ کھولی اس عرصے مین گوجر نے بھی اپنی صورت اصلی بنا لی فتیلہ عیاری بھی روشن کیا کیونکہ ابھی رات تھی دوسرے وہ مقام تاریک بھی تھا اسنے بخوبی ارژنگ نے گوجر کو پہچانا اور فوراً اکڑ بیٹھا اور کہا کہ گوجر مین نے کیا تقدیر کی کہ تو مجکو رہا کرا لایا لے اب جلد سجدہ کر کیونکہ مین نے عہد کیا ہی کہ مین ان خدا پرستون کی قید سے رہا ہوا تو اپنے کو سجدہ کرا ونگا یہ مجکو اسکی سزا ملی کہ مین نے جو اپنے کو کسی سے سجدہ نہین کرایا بڑے غضب کی بات ہی کہ خداوند زادہ ہو کر اور خدائی سے اپنی انکار کر دون باپ کی تصویر کو سجدہ کر دون اگر کوئی سجدہ کرے اسکو منع کر دون کیون نہ خدا پرست گرفتار کرین یہ جو اسنے کہا اس خرس نے اس خوک کو سجدہ کیا ابلیس بہت خوش ہوا کہ مین ہی نے خوب انکو گدھا بنایا ہی ان سبکی گردن پر تمام دنیا کے گناہون کا بار ہوگا یہ گردن نہ اٹھا سکین گے مجکو بھی ایک نہ ایک گدھا بنانا ملجاتا ہی اب پھر یہ دونون میرے گمراہ کرنے کو لوگ ہوے کہ جنکے ذریعے سے بندگان خدا کو گمراہ کرونگا اب پھر دنیا مین کشت و خون ہوگا میرا دل خوش ہوگا شابش میرے پٹھون شابش شیطان نے تو ادھر یہ کلام کیا ادھر جبکہ گوجر ارژنگ کو سجدہ کر چکا ارژنگ نے کہا کہ ای گوجر تو اپنی کیفیت بیان کر گوجر نے کل حال ابتدا سے

بیان کیا اور کہا کہ یہ عیاری کی اور بون آپکو رہا کیا اور آپ کا وہ لشکر بھی آتا ہوگا جو کہ
مخمور کے ہمراہ برائے فتح کعب گیا تھا ارژنگ نے کہا کہ کیا مخمور نے خانہ کعب
فتح کر لیا گوجر نے عرض کیا میان مخمور قتل ہوے لشکر نے شکست کھائی بھاگ کر ادھر آیا تھا
کہ راہ مین نومان خاوری فرزند بہرام خاوری نے روکا اسی لشکر سے یہ حال معلوم ہوا
کہ آپ لشکر نومان خاوری مین قید ہین ورنہ مین ترکستان مین جاکر آپ کو تلاش کرکے
چلا آتا بڑی خرابی ہوئی ارژنگ نے کہا کہ مین کہ کئی ہزار برس پیشتر یہ تقدیر کر چکا تھا کہ مین
لشکر اسلام مین قید ہونگا تو مجکو رہا کرے گا کیونکر نہ یہ ہونا گوجر نے اپنی عیاری کرنا اور لشکر کا
سخنون مارنا سب حال کہہ سنایا یہ سنکے ارژنگ نے کہا کہ بڑی خرابی کی یہ بات ہی کہ
سخنگان نے سب سے یہ ظاہر کیا ہی کہ خداوند علیل ہین اور مین یہان سے یون مع لشکر
جاؤنگا تو وہ دروغ گو فرار پائے گا دوسرے میرا اعتبار کسی کو نہوگا کہ یہ کیسے خداوند
تھے کہ جنکو عیار پکڑ کر لے گیا اور یہ اتنے دن تک قید رہے لشکر اسلام مین اور آنکا کچھ
نہ کر سکے جب عیار نے جاکر رہا کیا تو آئے واہ رے خدا ایسی حالت مین طرف سے لوگون کی
کم توجہی ہوگی اور کوئی اعتقاد نہ کرے گا گوجر نے کہا کہ آپ پریشان کیون ہوتے ہین
اسکی تدبیر یہ ہی کہ آپ یہان سے تو لشکر کے ہمراہ تشریف لیجلین جب خاور قریب
رہ جائے گا تو مین آپ کو پشتارے مین باندھ کر سب سے پوشیدہ خاور مین پہونچا دونگا
پھر سخنگان کو خبر کر دونگا کہ مین خداوند کو لے آیا ہون وہ صبح کو دربار مین سب سے
کہہ دے گا کہ خداوند آج دربار کرینگے اور اس لشکر کو بھی منع کر دونگا کہ کوئی یہ نہ ظاہر
کرے کہ خداوند ہمارے ہمراہ تھے یا فلان مقام پر قید تھے عیار نے عیاری کرکے
رہا کیا بلکہ یہ ظاہر کرے کہ خداوند تیری قدرت کے ہمنے بڑے بڑے تماشے دیکھے
ای خداوند جبکہ ہم شکست کھا کر بھاگے تو ایک جنگل مین راہ بھول کر تباہ ہو گئے تھے
خداوند نے آکر راہ پر لگایا مگر خداوند کے سر پر نقاب بڑی تھی ہم نے نہین پہچانا تھا
رات کو جب ہم سوے تو ہمکو خداوند تعالی اور خداوند زمرد ثانی نے خواب
مین حکم دیا کہ اب تم لوگ ہمکو سجدہ نہ کیا کرو تمہارا خدا تمہارے پاس دنیا پر موجود ہی
بھلا اسکے ہوتے ہمکو سجدہ کرتے ہو جو کہ ہم دنیا پر سے خدا پرستون سے عاجز ہو کر چلے آئے
ہماری خوشی یہی ہی کہ تم سب کے سب اسی کو سجدہ کرو کیونکہ اگر ہم تمہارے پاس ہوتے تو
تم ہمکو سجدہ کرتے جب ہمنے دنیا کو ترک کر دیا تو جو تمہارے پاس ہی تم اسکو سجدہ کرو کس لیے
کہ جو اب پیدا ہوے ہین اور پیدا ہونگے انسے یہ خدا پرست کہینگے کہ تم بھی مثل ہمارے خدائے
نادیدہ کو سجدہ کرتے ہو تمنے اپنے خدا کو کب دیکھا ہی وہ سب عاجز ہونگے اور کوئی جواب
آنکو بن نہ پڑے گا بس تم سب کو یہی مناسب ہی کہ جو تمہارے پاس موجود ہی اسکو سجدہ کرو اور
اسی کو اپنا خدا تصور کرو کیونکہ مین اپنی خدائی اسکے سپرد کر آیا ہون وہ تمہارا خدا ہی ہمنے سوال
کیا کہ وہ کون ہی جسکو آپ اپنی خدای سپرد کر آئے ہین خداوند تعالی نے فرمایا کہ ارژنگ
بن زمرد جو کہ میرا پوتا ہی وہ تمہارا خدا ہی اور یہ ہی آپ کے پدر بزرگوار نے بھی فرمایا
ہمنے عرض کیا کہ وہ ہمکو منع کرتے ہین کہ ہمکو سجدہ نہ کرو مین خدا نہین ہون وہ ہمارے

کہنے کو کیونکر مانینگے ارشاد ہوا کہ ہمنے اُنکو تعلیم کر دیا ہی اور تمکو راہ پر وہ ہی لگا گئے ہین نقاب
ڈالکر وہ ہی آئے تھے یہ کہکر وہ آپ کو سجدہ کرین اُسوقت آپ حکم دین کہ آج سے سب
مجکو سجدہ کیا کرین کیونکہ میرے دادا اور باپ کا حکم ہی کہ اب تو خدا ہی ساری خدائی تیرے
سپرد ہی اِس علالت مین آکر مجکو سب خدائی کا مالک کر گئے ہین اُسی سبب سے تو مین نے
جاکر اپنے لشکر کو راہ پر لگایا ورنہ یہ تمام عمر تباہ رہتا اور جب اِس لشکر نے شکست کھائی
تھی اُسوقت تک مین مالک خدائی نہین ہوا تھا ورنہ یہ لشکر شکست بھی نہ کھا سکتا ہین مثل
دونون صاحبون کے خدائی نہین کرونگا کہ اُنکو اپنے بندون کی خبر نہ تھی وہ لوگ عیش پسند
تھے مین عیش پسند نہین ہون کہ اپنے بندون کو تباہ ہونے دون اب مجکو سب سجدہ کیا کرین
اور بخدائی ہاتھ مین اِس سے یہ ہوگا کہ سب آپ کو سجدہ بھی کرنے لگین گے اور آپ کو اپنا
خدا بھی جانینگے اور یہ امر بھی پوشیدہ ہو جائے گا یہ تقریر سُنکے ارژنگ نے گوجر کو گلے سے
لگا لیا اور کہا کہ کیا عمدہ تدبیر تو نے نکالی ہی یہ تدبیر تیرے سوا کوئی نہین کر سکتا ہی مجکو
مین نے آج سے مشیر قدرت خطاب مرحمت کیا گوجر نے کہا کہ مین سب لشکر کو یہ تعلیم
کر دونگا جب وہ موقع آئے گا آپ اطمینان رکھین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ صبح ہوگئی آثار
سحر فلک پر ہوے سفیدۂ سحری پھیل گیا خسرو خاور نے نقاب شب کو رخ پر سے
دور کیا اپنے جمال ضیا بار سے تمام عالم کو پُر نور کیا ہوا سرد چلنے لگی طائر چہکنے لگے
بلبلین باغون مین گلون کے بوسے لینے لگین سبزۂ خوابیدہ بیدار ہوا اوس کے قطرے
جو سبزے پر پڑے یہ ثابت ہوتا تھا کہ موتی بچھے ہوے ہین یہ رنگ دیکھکر ارژنگ
نے کہا کہ اے گوجر کیا اچھا وقت ہی اگر اِسوقت شراب ہوتی تو کیا لطف ہوتا دل کو
نہایت سرور ہوتا مین نے عرصے سے شراب نہین پی ہی جب سے قید ہوا ہون شراب کا
نام بھی نہین سُنا ہی کہ کیسی ہوتی ہی اور کیا مزا ہی گوجر نے کہا کہ مین حاضر کرتا ہون یہ کہکر
کسوت سے بوتل شراب کی اور جام نکالا اور وہ جو خیمہ وغیرہ لایا تھا اُسکے ہمراہ فرش وغیرہ
بھی تھا اُسکو بچھایا اُسپر ارژنگ کو بٹھایا آپ سامنے بوتل لیکر بیٹھا ارژنگ کو جام بھر بھر کر
دینے لگا اور یہ شعر پڑھنے لگا شعر نبوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند ✤ چنان نماند وچنین نیز ہم نخواہد ماند
وہ بدمست جام لیکر زہر مار کرنے لگا یہان یہ تو شراب خواری مین مصروف ہین اُدھر
لشکر جو لشکر اسلام پر شبخون مار کر متفرق ہوگیا اُتنی رات تباہ و پریشان پھرا صبح ہوتے ایک
جنگل مین پہونچا یہان جو پہونچا تو اُس جنگل کا نشان نہ تھا نہ وہ پہاڑ تھا جسکا گوجر نے
پتہ دیا تھا اب تو یہ لوگ گھبرائے مزہ یہ دیکھیے کہ جو بھاگا وہ اُسی جنگل مین پہونچا چونکہ
صبح تو ہوگئی تھی سب کے سب اُسی مقام پر جمع ہوے باہم صلاح کی کہ ہم لوگ بسبب
تاریکی شب کے راہ بھول کر یہان چلے آئے وہ مقام یاد نہ رہا جسکا کہ گوجر نے
پتہ دیا تھا بڑی خرابی ہوئی آؤ چلو تلاش کرین سب لشکر تو اُسی جنگل مین ٹھہرا
اور قریب پچاس آدمیون کے تلاش کرنے کو چلے حسن اتفاق سے یہ لوگ تلاش کرتے
کرتے اُسی مقام پر پہونچے جہان گوجر و ارژنگ بیٹھے ہوے شراب خواری کر رہے
تھے کہ وہ پہاڑ اُنکو دور سے نظر آیا باہم کہا کہ دیکھو وہ کوہ نظر آتا ہی چلو دیکھین شاید یہی

وہ پہاڑ نہو جسکا گوجر نے ہمکو نشان دیا تھا کیونکہ یہ لوگ بہت دور راہ گم کرکے نہین گئے تھے
قدم اٹھاکر جب وہ اُس پہاڑ کے قریب آئے تو دیکھا کہ دو آدمی بیٹھے ہوے کچھ باتین
کر رہے ہین اور کچھ اسباب بھی پڑا ہی یہ لوگ اور آگے بڑھے کہ اُدھر ارژنگ کی نگاہ
اُنپر پڑی چونکہ فاصلہ تھا ارژنگ نے نہین پہچانا نہ اُن لوگون نے شناخت کیا ارژنگ نے
کہا کہ ای گوجر کچھ لوگ اِدھر آتے ہین دیکھو تو یہ کون لوگ ہین لشکر حریف کے تو نہین ہین
میری تلاش مین اِدھر آئے ہون گوجر نے کہا کہ جی نہین لشکر حریف کے نہونگے بلکہ کچھ
عجب نہین کہ آپکے لشکر کے ہون حسب طلب میری اِدھر آئے ہون ارژنگ نے
کہا کہ کیا نقصان ہی ذرا آگے بڑھکر دیکھو اگر اپنے لشکر کے ہونگے تو خیر اور اگر لشکر حریف
کے ہون تو کچھ اُسکا تدارک کیا جاے یہ سُنکے گوجر نے بوتل ہاتھ سے رکھی اور اُٹھکر اُدھر
کو چلا جدھر سے وہ لوگ آتے تھے اتنی دیر مین وہ لوگ بھی اور قریب آگئے تھے
گوجر نے جو بڑھکر دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو وہی لوگ ہین جنکو مین بندے آیا تھا اور
اُن لوگون نے بھی گوجر کو پہچانا اب وہ لوگ قدم اُٹھاکر چلے گوجر نے واپس ہوکر ارژنگ
سے کہا کہ جو مین نے عرض کیا تھا وہ ہی نکلا آپکے لشکر کے یہ لوگ ہین جو کہ فیلون
مار کر لشکر حریف پر متفرق ہوگئے تھے اور مین اُنکو اِدھر کا پتہ دے آیا تھا وہ آپکو
تلاش کرتے ہوے اِدھر آئے ہین کوئی مقام خوف نہین ہی ابھی گوجر یہ ہی کہہ رہا تھا
کہ وہ آکر پہونچے ارژنگ کو قید سے رہا دیکھکر بہت خوش ہوے سب نے
جھک کر مجرا کیا قواعد شاہی بجا لائے بعدہ اپنے ہمراہیون سے کہا کہ جاکر اُن لوگون کو
بھی لے آؤ جو کہ ہمارے منتظر اُس جنگل مین کھڑے ہین اُنسے کہنا کہ خداوند ملتے چلو شرف
قدمبوسی حاصل کرو وہ لوگ اُدھر کو روانہ ہوے گوجر نے کہا کہ کوئی جاکر خبر لائے
کہ لشکر حریف ہی یا کوچ کر گیا اگر ہی تو کس فکر مین ہی اُن لوگون نے کہا کہ یہ تو ہم دیکھ آسکتے
ہین کہ لشکر ہی یا کوچ کر گیا ہی مگر یہ نہین دریافت کر سکتے ہین کہ کس فکر مین ہی یہ کام
تمہارا ہی تم جاؤ گوجر نے کہا کہ اچھا تم یہ ہی خبر لے آؤ کہ وہ لوگ ہین یا کوچ کر گئے اگر
ہونگے تو مین جاکر دریافت کرونگا چند سوار ایک طرف کو روانہ ہوے باقی خدمت
ارژنگ مین حاضر رہے اُدھر اُن سواروں نے جاکر لشکر کو خبر دی جو کہ لشکر کی خبر کو
گئے تھے کہ خداوند ملتے چلو قدمبوسی حاصل کرو وہ لشکر اُسی وقت یہ خبر سُنکے آیا تھوڑے
فاصلے پر تو تھا وہان پہونچا سب نے ارژنگ کو سلام کیا ارژنگ لشکر کو دیکھکر
خوش ہوا گوجر سے کہا کہ خداوند فرماتے ہین اِسی مقام پر اُترو میرے واسطے خیمہ برپا کرو
یہ حکم سُنتے ہی لشکر اُترنے لگا سب نے کمر مین کمولین زیر سایۂ درخت اُترے ایک
خیمہ برائے ارژنگ برپا کیا یہ وہ خیمہ ہی جو کہ تومان خاوری نے رحم کھاکر جبکہ
یہ لشکر ہمکر مسلمان ہوا تھا دیا تھا اور بھی کئی خیمے ہین وہ بھی برپا ہوے ارژنگ اُس
خیمہ مین جاکر بیٹھا دن بھی کوئی پہر بھر کے قریب آیا ہوگا یہ تو یہان عیش و راحت سے
بیٹھے لشکری فکر طعام کرنے لگے گوجر نے ارژنگ سے عرض کیا کہ خداوند اگر لشکر حریف
بھاگا ہو تو آج ہی خداوند بھی طرف خاور کے کوچ فرمائین کہ وہان سب کو فکر ہی ارژنگ

سے کہا کہ چاہیے لشکر حریف کو کوچ کر گیا ہو جاسے، نہین مین کل کوچ کرونگا کیونکہ لشکر رات بھر کا تھکا ہوا ہی آج آرام کرے کل یہان سے کوچ طرف خاور کے ہوگا گوجر نے کہا کہ آپ کو اختیار ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر وہ سوار جو کہ برائے خبر لشکر اسلام گئے تھے اُس راہ کو طی کرکے پہونچے جہان لشکر اترا ہوا تھا دیکھا تو لشکر کا نام ونشان بھی نہین پایا معلوم ہوا کہ لشکر اسلام کوچ کر گیا ہی ایک متنفس بھی نہین ہی کچھ راکھ پڑی ہی کچھ خون پڑا ہی لاشین بھی نہین ہین یہ لوگ یہ دیکھکر واپس آئے یہان جو آنے دیکھا کہ سب سامان ہو گیا ہی کے وغیرہ باہین لشکر بھی آگیا ہی سب اُتر چکا ہی انھون نے اگر گوجر سے یہ خبر بیان کی گوجر نے کہا کہ مجکو یقین تھا کہ وہ لوگ نہین قیام کرینگے ضرور کوچ کرجائینگے وہی ہوا جو میرا خیال تھا ارژنگ سے عرض کیا کہ اب خداوند کو اختیار ہی چاہے آج کوچ فرمائین چاہے کل اب میدان صاف ہی ارژنگ نے کہا صبح کو کوچ کرونگا گوجر یہ سنکے خاموش ہو رہا یہان تک کہ وہ اتنا دن اور وہ رات اسی جنگل مین بسر کی صبح کو بیدار ہو کر ارژنگ نے طرف خاور کے کوچ کرنے کا حکم دیا لشکر مین سامان کوچ ہونے لگا تھوڑے عرصے مین سامان درست ہوگیا ارژنگ مرکب پر سوار ہو کر مع لشکر طرف خاور کے روانہ ہوا اسکو اب رہا مین چھوڑا جاتا ہی آئندہ اسکا حال تحریر ہوگا

اب کچھ حال طمطراق عیار بہرام کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ جو قید ارژنگ کی تو مان خاوری کے سپرد کرکے طرف خاور کے واسطے رہائی بہرام خاوری کے روانہ ہوا تھا قطع راہ وطے منازل کرکے دوسرے دن خاور مین پہونچا یہان آکر دیکھا کہ تمام شہر مین ارژنگ کی فوج پھر رہی ہی ہر ایک رئیس وامیر وزیر کے مکان پر پہرے بیٹھے ہوے ہین بازارین بند ہین لوگ اپنے گھرون کی کنڈیان لگائے بیٹھے ہین تمام مسجدون اور مقبرون پر پہرہ مقرر ہی کہ کوئی نہین جانے پاتا ہی نہ آنے پاتا ہی جن لوگون نے تقیہ کرکے زمرد پرستی اختیار کی ہی وہ لوگ اُن سے ہین طمطراق یہ سب کیفیت دیکھتا ہوا اور افسوس کرتا ہوا چلا جاتا ہی اس نے دیکھا کہ کچھ لشکر بیرون شہر اترا ہوا ہی کچھ اندرون شہر یہ اس تلاش مین پھر رہا تھا کہ مجکو بہ معلوم ہو جاے کہ بہرام شاہ خاوری کس مقام پر قید ہین اور سردار کہان قید ہین اس نے یہ تدبیر کی ہی کہ ایک ساذ کی صورت بنا ہوا ہی مگر بظاہر زمرد پرست ہی یہ ٹہلتا ہوا ایک مقام پر پہونچا اس نے دیکھا کہ ہزارون سوار وافسر باشمشیر برہنہ پھر رہے ہین اور دور دور پہرے بیٹھے ہوے ہین کوئی اُدھر سے نہین جانے پاتا ہی یہ عمداً اُدھر کو چلا کہ ایک سوار نے روکا اور کہا کہ ای مسافر اُدھر نہ جا اُدھر جانے کا حکم نہین ہی اس نے کہا کہ کیون جانے کا حکم کیون نہین ہی اب یہان کیا خوف ہی ہمارے خداوند کے پوتے اور فرزند کا یہان عمل ہو گیا ہی اُس سوار نے کہا کہ یہ تو سچ ہی مگر اُس مقام پر خداوند کے دشمن قید ہین اس نے کہا کہ خداوند کے کون

دشمن ہین دشمن کو تو خداوندار ترنگ نے قتل کر ڈالا جب تو شہر پر قبضہ پایا اُس سوار
نے کہا ارے مسافر وہ لوگ قتل نہین ہوے ہین بلکہ گرفتار ہین خداوند نے اُنکو مع
اُنکے بادشاہ کے گرفتار کرکے اِس مقام پر قید کیا ہی یہ وجہ ہی اُدھر نہ جانے دینے کی یہ سُنکے مسافر
نے کہا کہ کیا وہ لوگ دیوانے ہین کہ اُنکے خوف کے سبب سے اُدھر جانے کی ممانعت
ہی کہ جو کوئی اُدھر جائے گا وہ اُسکو مار ینگے سوار نے ہنسکر کہا کہ معلوم ہوا کہ تو نے آج تک
کوئی لڑائی نہین دیکھی جس شہر مین تو رہتا ہی وہان کوئی بادشاہ نہین چڑھکر آیا اور نہ وہ
بادشاہ خود کسی پر لشکر کشی کرکے گیا کہ تجکو معلوم ہوتا کہ یون بادشاہ کو بادشاہ قید
کرتا ہی جبکہ اُس پر فتح پاتا ہی ارے بھائی اِس مقام پر بہرام شاہ مع اپنے سرداروں
کے قید ہی اُدھر کوئی جانے اِس لیے نہین پاتا ہی کیونکہ یہ اُسکا شہر ہی شاید کوئی اُس کا
عیار اُسکو رہا کرلے جائے تو بڑی خرابی ہو بھائی اب تک تو یہ قتل بھی ہو گیا ہوتا مگر
جب سے خداوند یہان تشریف لائے ہین اور اِس شہر پر قبضہ کیا ہی خداوند علیل ہین
دربار نہین کیا ہی ورنہ اب تک خاتمہ ہو گیا ہوتا یہ سُنکے وہ مسافر بُرا مانتا ہوا خدا پرستون
کو اُدھر سے واپس چلا اور ایک مقام پر آکر یہ فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون کہ اِن سب کو
قید سے رہا کرون یہ تو معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ یہان پر قید ہین اِس نے ایک
گوشے مین بیٹھکر فکر رہائی بہرام خاوری مین عقل دوڑانی فکر کرتے کرتے ایک
تدبیر ہن آئی اُسکو خوب سا خیال کر لیا اور اُسی وقت سے اُسکے تدارک مین مصروف
ہوا کہ وہ وقت پر ظاہر ہوگا یہان بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی اور یہ
رات کا منتظر ہوا کہ رات ہوئی اِس نے یہ تدبیر کی کہ شہر سے باہر نکل گیا اُس مقام کو
خیال کرکے نقب کنی شروع کی نقب کنی کرتا ہوا یہ اُس مقام پر پہونچا کہ جہان بہرام خاوری
قید تھا اُسکو وہ رات نقب کنی مین بسر ہوئی یہ نقب اِس لیے بنائی ہی کہ اِسی راہ سے
اِن سب کو رہا کرکے لیجاؤنگا جب صبح ہو گئی تو یہ پھر شہر مین چلا آیا اِسی طرح دن بدقت
بسر کیا جب رات ہوئی تو اِس نے اپنی صورت ایک زن حسینہ کی بنائی اور ہاتھ
مین ایک تھال حلوے کا لیکر اُس مین چوکھ جلتی ہوئی اور پھولون کے ہار اُس مین
رکھے ہوے کہ جسکی خوشبو کی مہک سے لوگ مست ہوے جاتے تھے یہ سر پر آزاد و پٹہ
ڈالکر آہستہ آہستہ طرف اُس جنگل کے روانہ ہوئی جس نے اُسکو دیکھا دل کو ہاتھون سے
پکڑ لیا ایک آہ کی اور پکار کر کہا کہ کیا چال ہی کہ حشر برپا کرتی ہی دل پائمال ہوے جاتے
ہین ہر قدم پر قلب پر چوٹ لگتی ہی ذرا پھر کر اِدھر بھی دیکھ لیون نہ رکھائی بدلو اپنے خرام ناز
سے ہم بسملون کو نہ تڑپاؤ ہمارے پاس آکر تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ تاکہ اِس دل ناصبور
کو تسکین ہو ہم لوگ تمہاری رفتار کے کشتہ ہین کوئی اِس شعر کو بصد بیقراری پڑھنے لگا شعر
دیکھتا جا اِدھر اُدھر سے ڈرنیوالے + بنچی نظرین کیے اِس رہ سے گذرنیوالے کوئی بیتاب اِس شعر کو پڑھنے لگا شعر
کوئی اُسکے کہے مُنھ پھیرکر جو قتل کرتے ہو + تڑپنا ہی تمہارا کشتہ کیونکر دیکھنے جاؤ ان لوگون کی تو یہ
حالت ہی مگر وہ کسی کی نہین سُنتی ہی جب زیادہ کوئی پریشان کرتا ہی تو یہ مُنھ پھیرکر اُدھر
دیکھ لیتی ہی اور مسکراکر کسی کو ٹھینگا دکھا دیتی ہی مُنھ سے کچھ جواب نہین دیتی ہی اِسی صورت

سے سب کو ترپاتی قریب اُس مقام کے پہونچی کہ جہان پر وہ لوگ بیٹھے ہوے تھے بہت سے جاگ
رہے تھے اور بہت سو رہے تھے یہ وہ لوگ ہین کہ جنکے سپرد تعین ہی بہرام اور سردارون کی یہ
جو اُدھر سے اُس صورت سے نکلکر چلی سبکے سب دیکھکر بیتاب ہوگئے آواز دی کہ ای راہ جانے
والے ارے اِس قیامت کی چال نہ چل ہم لوگ بے چہرہ حلال ہوے جاتے ہین یون کوئی ظلم پر
کمر باندھتا ہی ارے ذرا اِدھر آکر ہم کشتہ ناز وادا پر رحم کھا ہمارے پاس آ ذرا ہمارے قلب
کو راحت بخش ہم تیری نگاہ ناز کے مشتاق ہین دل ہمارے تیرے اشتیاق مین بیقرار ہین
یون جو اُن سب نے کہا یا تو وہ اٹھلاتی ہوئی جاتی تھی یا ٹھہر گئی اور کہا کہ اب تو راہ کا چلنا
دشوار ہوگیا اب کیون کسی کی بھوبٹی اپنے گھر سے نکلنے لگی کیا تم لوگون نے کوئی زن بازاری
خیال کیا ہی جو ایسے کلام کرتے ہو یہ کہتی جاتی تھی اور مُنھ پر سے دوپٹہ ہٹاتی جاتی تھی اپنا جمال
سب کو دکھاتی جاتی تھی اُسکو دیکھکر سبکی یہ نوبت ہوئی کہ سب آہ واہ کرنے لگے شعر عاشقانہ
پڑھنے لگے کوئی کہنے لگا۔ ؎ گل پھینکے ہین اورون کی طرف بلکہ ثمر بھی ؎ اے خانہ برانداز چمن کچھ تو
اِدھر بھی ؎ کوئی کہنے لگا شعر مرتا ہون ترے ہجر مین اے یار خبر لے ؎ اب جان سے جاتا ہی یہ بیمار
خبر لے ؎ زلف سیاہ جو اُسنے اپنے رخ روشن پر ڈالی تھی تو ایک دلدادہ دیکھکر یہ شعر پڑھنے لگا شعر
رخ روشن کے قربن زلف اگر ہوتی ہی ؎ ایک جا کیفیت شام وسحر ہوتی ہی ؎ یون جو شعر اُن سب نے
پڑھے اِسنے مسکراکر آواز دی کہ معلوم ہوا تم لوگ دیوانے ہو ایسے دیوانون سے مجھے
کیا مطلب یہ کہکر قصد کیا کہ آگے چلون اُنھون نے جو یہ قصد دیکھا ایک مرتبہ بیقرار ہوکر
پکارے کہ قسم ہی تمکو اپنے حسن وجمال کی بغیر ہمارے پاس آئے ہوے نہ جانا یہ کہکر وہ لوگ
اُٹھے جو کہ زیادہ بیقرار تھے اور جوان بھی تھے اور اِسکے قریب آکر قصد کیا کہ ہاتھ پکڑلین
اُسنے برہم ہوکر کہا کہ کیا شامت تو نہین آئی ہی بہت جلد آپ مزے مین آگئے چلو لے چلو
دور ہو کیا کوئی فاحشہ خیال کیا ہی مین اِسی سبب سے اتنی رات کو گھر سے نکلی ایک تو مدت
سے مین اِس فکر مین تھی کہ اِن خدا پرستون سے یہ شہر خالی ہو تو مین اپنی مُنت و مراد
پوری کرون اب جو وہ دن آئے اور مین اپنے وعدے کے موافق مراد پوری کرنے کو چلی
تو اِن مردون نے راہ مین روکا خدا دندا اِنکو غارت کرین یہ کیسے ستانے لوگ ہین کہ کسیکی آبرو
کا خیال نہین اپنے مطلب سے غرض ہی ای میرے لقا مین کس عذاب مین مبتلا ہوئی اگر مین
یہ جانتی تو کبھی اِسوقت نہ نکلتی جب اور رات زیادہ آئی جب نکلتی جب یہ مردے سو جاتے
مین نے یہ تصور کیا تھا کہ اِسوقت چلکر یہ حلوا قیدیون کو کھلا آؤن تیری نذر کا ہی کیونکہ رات گئے
درزندان بند ہوگا کوئی میری کاہے کو سُنے گا یہان آکر تو مین عذاب مین مبتلا ہوئی اُنھون
نے کہا کہ ای جان جہان چلو ہم یہ حلوا تمہارا قیدیون کو کھلا دینگے کیونکہ یہان بھی تو قیدی
ہین اور ہم تو تمہارے دام زلف کے اسیر ہین دیکھین کب رہائی ہوتی ہی اُسنے یہ سُنکے کہا
کہ اپنے ہوش کے ناخن لو یہان قیدی کہان وہ قید خانے مین ہونگے اور تم اپنی امان پینا
کے دام زلف کے اسیر ہوگے یہ کہکر اور برہم ہوکر ہزارون گالیان دین وہ گالیان اُنکو
نہ تھین بلکہ اُس سے اُنکے قلب کو راحت ملتی تھی کہا کہ جان جہان جہان تک جی چاہے گالیان
دو ہم بُرا نہین مانتے ہین ؎ کیون نہ پیا نہ دشنام دہن کو سمجھون ؎ کہ برابر تری گالی کا مزا ہوتا ہی

ای جان من یہان بھی قیدی ہین ارے یہ قیدی وہ لوگ ہین کہ جنکے قید ہونے سے تم حلوا پکا کر
اور یہ بناؤ کر کے ہمکو قتل کرنی ہوئی اپنی مراد پوری کرنے کو چلین تمین ارے یہان مسلمان قید
ہین یہ حلوا انکو کیون نہ کھلاؤ اسنے کہا کہ لو اور سنو یہ نئی بات ہوئی کہ خداوند کی نذر کا حلوا
بین خدا پرستون کو دون جو اُنکے نام کے دشمن ہین یہ تو مین کبھی نہ کرونگی کہ مین یہ حلوا ان خدا پرستون
کو دون یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدھر سے اِن سب کا افسر کہ جسکا نام تیمور تھا ٹہلتا ہوا اسطرف
آنکلا اسنے دیکھا کہ دو تین سوار کسی سے باتین کر رہے ہین یہ بھی دیکھنے کو قریب آیا کیا دیکھتا ہی
کہ ایک عورت نہایت خوبصورت جوان کمسن کھڑی ہی اُسکے ہاتھ مین ایک تھال ہی اُس مین
حلوا ہی دھرا ہین جونہی چور نظر تھی تو اُسنے اسکو بخوبی دیکھا وہ حلوا سے تر دیکھکر اسکی رال ٹپک
پڑی اور بیتاب ہوکر اُسکے قریب آیا اب جو غور سے دیکھا ایک جان چھوڑ ہزار جان سے عاشق
ہوگیا اُسنے کہا کہ کیون اس بچاری کو گھبرا ہی کیون پریشان کر رکھا ہی ہٹو اسکے پاس سے مین
کچھ باتین کرونگا نہ معلوم یہ کون ہی اور کہان جانی ہی تم لوگ بہت بدمعاش ہوگئے ہو کہ
ہر ایک کی بہو بیٹی کو روکتے ہو یہ جو اُسنے کہا سواردن نے پلٹ کر جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ افسر
صاحب یہ کلام کر رہے ہین اِنکا دم نکل گیا گو بہت ناگوار ہوا مگر کیا کرین دل کو سخت کر کے
ہٹے اور کہا کہ آیئے تشریف لائیے ملاحظہ فرمائیے وہ افسر اُسکے قریب آیا اور کہا کہ ای بیرو
کیا ہی کیون تو غصہ کر رہی ہی اُسنے جو اِسکو دیکھا کہ یہ ایک مرد پیر ہی کہا بڑے میان کیا
بیان کرون اِن مردون نے پریشان کیا ہی مین اپنی راہ راہ جاتی تھی بیکار روکا ہی
کلام بیہودہ کرتے ہین مین اندر خفا ہو رہی ہون تیمور نے کہا کہ کہان جاتی ہو اُسنے وہی تقریر
اُس سے بھی کہی اُسنے کہا کہ آؤ میرے ساتھ چلو مین تمکو قید خانے پر پہونچا دون یہ لوگ
بہت بدمعاش ہوگئے ہین اگر تم اکیلی جاؤگے تو یہ لوگ پھر پریشان کرینگے کل اِنکی شکایت
اپنے افسر اعلیٰ داروغۂ زندان سے کرونگا کہ لی لی یہان بھی تو قیدی ہین یہ حلوا اُنکو
کیون نہ دو اُسنے کہا کہ یہ قیدی مسلمان ہین بھلا خداوند کی نذر کا حلوا انکو کیونکر دون تم
بولتے آدمی ہوکر کیسی باتین بے عقلی کی کرتے ہو تیمور نے کہا کہ اُس قید خانے مین بھی
تو مسلمان ہونگے کیونکہ یہان تو مدت سے خدا پرستون کا قبضہ ہی اُسنے کہا کہ ہان تمکو کیا
معلوم کہ وہ مسلمان ہین یا زردپرست وہ اِسی جرم پر تو قید کیے گئے ہین کہ انھون
نے زردپرستی کا اظہار کیا اُنکو بہرام نے قید کیا تو یہ حلوا اُنکو زیبا ہی یا مسلمان کو تیمور
نے کہا کہ وہ زندان یہان سے کتنی دور ہی جواب دیا کہ یہان سے تھوڑے فاصلے پر ہی
تیمور نے کہا چلو دیر نہ کرو یہ کہکر اُن سواردن سے کہا کہ تم لوگ جاؤ بہرام جب کوئی
آئے اور ہمکو دریافت کرے تو کہ دینا کہ وہ آتے ہین کسی ضرورت سے تھوڑی دور گئے
ہین مین انکو پہونچا دون تو آتا ہون اُنھون نے تو کچھ جواب نہ دیا خاموش ہوکر اُسکو برا بھلا
کہتے ہوئے چلے گئے یہان اُسنے کہا کہ بڑے میان تم کیون تکلیف کرو مین خود چلی جاؤنگی
کیون زحمت گوارہ کرو اب کوئی مجکو نہین ستائیگا اور آگے سنتا ٹا بھی ہی تیمور نے کہا کہ
نہین میرا بھی دل گھبراتا ہی تھوڑی دور کی سیر بھی ہو جائے گی یہ سنکے اُسنے کہا کہ اچھا آؤ
مگر مجھ سے بات نہ کرنا چپکے چلے چلنا یہ کہکر وہ آگے آگے روانہ ہوئی یہ اُسکے عقب مین

چلا و دبست تیز قدم اُٹھاے ہوے ایک مقام پر پہونچی کہ جہان بالکل سناٹا اور سیقدر تاریکی بھی تھی یہ ٹھہر گئی اور کہنے لگی کہ لو اب تم جاؤ آگے قید خانہ ہی اب کوئی خوف نہین یہ کہکر اس طورسے دوپٹہ اوڑھا کہ سینہ کھل گیا دونون پستان جو تیمور کو اُس حور پیکر کے جوبن کی روشنی مین نظر آئین یہ معلوم ہوا کہ دو نشتر قلب کے پار ہوگئے یہ بیقرار ہوکر اُسکے قدمون پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ واسطے تجکو خداوند کا میری آرزو بر لا تجکو اپنے وصل سے شاد کرین تیرے فراق کی تاب نہین لاسکتا ہون مرجاؤنگا ارے یہان کوئی نہین ہی میرے سینے سے لگ جاتا کہ قلب نامبور تسکین پاے اس لب لعلین کے بوسے دے اس سیب ذقن کو چومنے دے عارض رنگین کے بوسے لینے دے یہ جو اسنے کہا اُسنے جواب دیا کہ این گل دیگر شگفت لو آپکو بھی بڑھاپے مین بڑھبس لگا ہی لو یہ میرے عاشق بنتے ہین یہ مجھسے وصل کی امید رکھتے ہین جو کہ میرے باپ کے برابر ہین یقین ہی میرے برابر آپکی لڑکی ہوگی پہلے جاکر اپنی لڑکی سے ایسی خواہش کرو اسکے بعد میرے پاس آنا اپنے حواس کے ناخن لے ہاتھ پانون کی فصد کھلوا تجکو سودا ہوگیا ہی لو اور سنو یہ جسے سوال وصل کرتے ہین معلوم ہوا میرے ہمراہ وہان سے اسی واسطے آئے تھے یہ تو ہرگز نہوگا اگر تجکو یہ ہی منظور ہوتا تو مین آن لوگون سے کیون انکار کرتی وہ نوجوان بھی تھے کچھ جو اس درست ہین سچ کہا ہی کہ بڑھاپے مین آدمی سٹھیا جاتا ہی اسکی عقل زائل ہوجاتی ہی بینائی جو جاتی رہتی ہی تو کچھ دکھائی نہین دیتا ہی بس لے بس باتین بنا چکے اپنی راہ لو ورنہ پچھتاؤگے یہ جو تقریر اُسنے سُنی ہاتھ جوڑ کر قدمون پر گر پڑا منتین کرنے لگا جب اسنے دیکھا کہ تیرا فقرہ اثر کر گیا کہنے لگی کہ اف رے بڈھے تو بڑا جعلساز معلوم ہوتا ہی ایسی تقریر کی کہ تجکو رحم آگیا خیر تو بھی کیا یاد کریگا ارے کمبخت لے مین صاف صاف کہتی ہون کان کھولکر سن یہ سب فقرہ تھا مین نے جب سے تجکو دیکھا ہی مین خود تیرے اوپر عاشق ہوگئی ہون تجکو کیا خبر ہے کب سے تیری جدائی مین بیقرار ہون ارے ظالم جب سے تو یہان آکر مقرر ہوا ہی میرا مکان اُس قید خانے کے قریب ہی مین نے تجکو دیکھا اُسی وقت سے فریفتہ ہوگئی اُس دن سے اس فکر مین تھی کہ کوئی ایسی تدبیر نکلے نہین نکلتی تھی آج یہ تدبیر عقل نے بتائی تو مین نے یہ تدبیر کی تیرے انتظار مین کھڑی ہوئی اُنسے باتین کر رہی تھی جب تو آگیا اور میرے ہمراہ چلنے پر راضی ہوا تو مین بھی خاموش ہورہی یہ صرف عذر بھول تھا بھلا اگر تجکو نہ منظور ہوتا تو میرے ہمراہ آسکتا تھا. مین صرف تیری محبت دیکھتی تھی کہ تجکو بھی محبت ہی یا صرف باتین بناتا ہی مگر معلوم ہوگیا کہ تو بھی مجھپر عاشق ہوگیا ہی اگر تو نہ آتا تو مین خود تجکو بلا لیتی کسی نہ کسی بہانے سے یا تیرے پاس آتی یہ سنکے وہ نہال ہوگیا اپنے دل مین خیال کرنے لگا کہ ابھی تک تو ایسا ہی کہ تیرے اوپر ایسے ایسے حسین وکمسن فریفتہ ہوتے ہین اور تیرے وصل کی آرزو رکھتے ہین یہ خیال کرکے کہنے لگا کہ اے جان من مین تمہارا ایک ادنے غلام ہون یہ کہکر قصد کیا کہ لپٹ جاؤن اور عارض کے بوسے لون اُسنے کہا کہ تم بھی کتنے بدمزہ ہو ذرا ٹھہر جاؤ مین خود جب تمہارے پاس آئی ہون تو کیا بھاگ جاؤنگی یہان بیٹھو یہ حلوا کھاؤ شراب پیو اسکے بعد صبح ہوتے یہان سے

تم اپنے مقام پر جانا مین اپنے گھر کو جاؤن کل یہان سب سامان عیش مہیا کرنا مین آؤنگی پھر تمکو اختیار ہی کیونکہ آج تو بے سروسامانی ہی بھلا ایسی حالت مین طبیعت کو بے مزہ کرنے سے کیا حاصل آج صرف ملاقات ہوگئی ہی کل سے ہم یہان سر شام سے آیا کرینگے ہمارے تمھارے یہان منر و صحبت ہوا کرے گی یہ سنکے اُسنے کہا کہ یہ جو کچھ تمنے کہا مین نے منظور کیا آج صرف میری اتنی آرزو نکالدو کہ مین گلے سے لگالون بوسے لون اسنے کہا کہ شہر دیہ حلوا تو کھالو مین تو بہت گھبرا رہے ہون تمھارے فراق مین کھانا تک ترک ہوگیا تھا اب تو جب سے تم سے ملاقات ہوئی ہی تب سے بھوک بھی لگی ہی کھانے کی بھی خواہش ہی آؤ ہم تم یہ حلوا کھائین اُسنے کہا کہ ملکہ تم اپنے نام سے آگاہ کرو اُسنے کہا کہ مین کسی بادشاہ وزیر کی لڑکی نہین ہون جو ملکہ اپنے کو کہلاؤن ایک مہاجن کی لڑکی ہون میرا نام سیمابی ہی اور میرے باپ کی دوکان چوک مین سونے چاندی کی ہی اُسکا نام گلاب ہی مکان یہان ہی میرا باپ ہمراہ کو سو روپیہ ماہواری بطور جزیہ دیتا تھا ورنہ یہان ممکن تھا کہ کوئی غیر مذہب کا آدمی رہ سکے جسقدر یہان نمرود پرست ہین سب جزیہ دیتے ہین تب تو رہنے پاتے ہین ورنہ نہ رہنے پاتے یہ کہکر بیٹھ گئی اور دو تھال روبرو رکھ لیا اور ایک لقمہ اُٹھا کر کھایا اور کہا کہ لو کھاؤ وہ اسکی ان باتون پر مرگیا اور بے تکلف بیٹھکر حلوا اُسکے ساتھ کھانے لگا اُسنے تب چالاکی سے اُسکی طرف بیہوشی ملا دی کہ وہ اُسکو کھانے لگا جسقدر حلوا بیہوشی آمیز تھا سب اُسنے کھا لیا جب کھا چکا اُسنے کہا کہ تھوڑا پانی لاؤ مجکو پیاس لگی ہی یہ پانی کے لانے کے واسطے اُٹھا کہ سر پھرنے لگا اسنے کہا کہ نہ معلوم اِس حلوے مین کیا ملا تھا کہ جسکے کھانے سے سر گردش کرنے لگا اُسنے کہا کہ یہ حلوا شیرین بہت تھا اور قاعدہ ہی زیادہ شیرینی کھانے سے گرمی معلوم ہوتی ہی سر پھرنے لگتا ہی لہذا یہ ہی سبب ہی اسنے بیہوشی اِس چالاکی سے ملائی تھی کہ بالکل اُسکو ثابت نہین ہوا تھا یہ اُٹھا کہ اچھا مین جاکر پانی لاؤ تو آؤن یہ کہکر چلا تھا کہ بیہوشی نے مارا طمانچہ کہ یہ بیہوش ہوکر گرا اسکا گرنا تھا کہ طمطراق نے دوڑکر ہاتھون پر روکا اور اُسکو زمین پر لٹا کر آپ اُسکی صورت بنا اُسکے کپڑے اُتارے آپ پہنے اُسکو اُسی مقام پر قتل کرکے دفن کیا نام تو اُسکا دریافت کرچکا تھا وہان سے نکلتا ہوا طرف اپنے مقام کے چلا یہان آکر پہونچا کیا دیکھا کہ سب لوگ بیٹھے ہوئے پہرہ دے رہے ہین اِسکو جو آتے ہوئے دیکھا تو آپس مین کہا کہ لو افسر صاحب آتے ہین مگر خوش ہین کام ہوگیا نہ معلوم اُسکو کہان گنوا آئے یہ لوگ تو آپس مین کہنے لگے اُدھر وہ آگے قریب آکر گر پڑا اور بیہوش ہوگیا کہ وہ سبکے سب اُٹھکر پاس آئے کیا دیکھا کہ افسر صاحب بیہوش پڑے ہین شراب کا نشہ زیادہ ہوگیا ہی یہ لوگ اُٹھا کر بستر پر لائے یہ بیہوشی کوئی اصلی تو تھی نہین صرف یہ وجہ تھی کہ اِسکو اُسکے رہنے کا مقام نہین معلوم تھا اِس خیال سے اِس نے اپنے کو بے ہوش بنا کر گرا دیا کہ لوگ مجکو اُٹھا کر اُسکے مقام پہونچا دینگے اِسکا خیال درست ہوا کہ لوگون نے اُسکے بستر پر اپنا افسر تصور کرکے پہونچا دیا اور وہان لاکر اُنکے اوپر پانی چھڑکا لیٹے ہوئے تو تھے اُنکو ہوش آگیا اُٹھ بیٹھے کہنے لگے مین یہان کیونکر آیا مین تو فلان مقام پر کھڑا ہوا تھا لوگون نے سب حال بیان کیا

اور کہا کہ ہم لوگ آپکو اٹھا لائے معلوم ہوتا ہی کہ آپ شراب بہت پی گئے تھے یہ جو انھون نے کہا تیمور نقل نے شرما کر سر جھکا لیا اور مسکرا کر کہا کہ بھلا شراب کہان یہ پیرانہ سالی کا سبب ہی وہ لوگ اپنے مقام پر چلے گئے آپ یہان رہنے لگے جب انکو دس دن اسی طور سے یہان گذرے اب انکو سب مقام معلوم ہوگئے کہ بہرام فلان مقام پر قید ہی اور فلان سردار اس مقام پر ہی جب یہ مقامون سے واقف ہوگئے تو انھون نے ایک دن یہ تدبیر کی کہ جسقدر اس مقام پر پانی تھا سبکی آنکھ بچا کر اس مین بیہوشی ملا دی اور خاموش ہوکر بیٹھ رہے چونکہ جسقدر کہ وہان لوگ پہرے پر مقرر تھے سب ایک ہی مقام پر آکر پانی پیتے تھے بوقت شب جبتے پانی پیا اور اپنے بستر پر گیا بیہوش ہوکر گر پڑا انھون نے جو دیکھا کہ سب پہرے والے سوار و افسر بیہوش اپنے اپنے مقام پر پڑے ہین یہ اپنے بستر پر سے اٹھے اور تلوار لیکر سب کو قتل کرنا شروع کیا یہان تک کہ جسقدر وہان لوگ تھے افسر و سوار سب کو قتل کیا ایک کو زندہ نہ رکھا مذبلہ قصابان بنا دیا جب سب کو قتل کر چکے قفل زندان توڑا سو ہین لیجاکر ہر سردار کے ہاتھ مین دینے کا قصد کیا اودھر کا حال سنیے کہ یہ لوگ آج نہین سوئے لاکھ لاکھ انھون نے چاہا کہ سوئین مگر نیند نہ آئی یہ لوگ سب اپنے مقام پر سلسل بیٹھے ہوے فکر کر رہے تھے کہ کیا سبب ہی جو نیند نہین آتی ہی جب یہ زندان کا قفل توڑ رہا تھا تو انھون نے خیال کیا کہ آج کیا بات ہی جو اتنی رات گئے قفل زندان کھلتا ہی خدا خیر کرے کہ یہ تلوار برہنہ ہاتھ مین لیے ہوے پہونچا ان لوگون نے جو یہ حالت دیکھی تو خیال کیا کہ اب جام عمر لبریز ہوگیا ہی یہ ہمارے قتل کے واسطے تلوار لیکر آیا ہی سب کے سب اپنے دل مین کلمہ پڑھ رہے تھے کہ یہ قریب بہرام کے پہونچا اور اسنے بہرام سے کہا کہ آپنے مجکو پہچانا کہ مین کون ہون بہرام نے کہا کہ پہچاننے کی کیا ضرورت ہی تم مجکو قتل کرنے آئے ہو قتل کرو کیون دیر کرتے ہو یہ سنکے **طمطراق** بہرام کے قدمون پر گرا اور کہا کہ حضور نے نہین پہچانا مین ہون آپکا عیار **طمطراق** چلے مین اپنی جان پر کھیل کر آیا ہون یہ جو اسنے کہا بہرام خوش ہوگیا خوشی مین آکر زور جو کیا قید کو توڑ کر پھینکدیا یہ دیکھکر ہر سردار نے قید توڑی جو کہ بہت کم زور تھے انکی قید سوہن سے کاٹ دی بہرام نے کہا کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ ہم اسقدر لوگ یون بالشافہ نکلے چلے جائین اور کوئی روکے نہین **طمطراق** نے عرض کیا کہ غلام اسکی بھی تدبیر کر چکا ہی آپ یہان سے تو باہر تشریف لے چلین کہین ایسا نہو کہ روند پھرنی ہوئی آجائے اور یہان سفنا ناپاکر حال دریافت کرے تو سب میری محنت بیکار ہوگو کہ کوئی یہ عیاری نہین ہی پانی مین بیہوشی ملاکر سب کو بیہوش کرکے قتل کیا اور یہ تدبیر بھی کی کہ کچھ بیہوشی جلائی بھی تھی کہ جسکے دخان نے انکے دماغون مین اثر کیا ناظرین کو معلوم ہو کہ یہان کوئی عمدہ عیاری کی ضرورت نہ تھی کیونکہ یہان کوئی عیار کافر نہین تھا اسکو یہ بخوبی معلوم ہوگیا تھا کہ جن لوگون کا یہان پہرہ ہی وہ بالکل بے عقل ہین دوسرے گو جرجو عیار ہی وہ برائے تلاش اثر رنگ گیا ہی تو کیا ضرور تھا کہ کوئی عمدہ عیاری کرتا آئندہ بہت عمدہ عمدہ عیارین تحریر ہونگی یہان کوئی ضرورت بھی نہ تھی بس یہ سنکے بہرام مع سردارون کے بیرون قید خانہ آیا **طمطراق** بہرام کو لیکر اس مقام پر آیا کہ یہان

اُسنے دہانہ نقب پوشیدہ کر رکھا تھا جب وہان پہونچا تو اُسکو کھولا اور بہرام سے عرض کیا کہ آپ تشریف لیجائین مین مرکب و ہتھیار لیکر ابھی حاضر ہوتا ہون بہرام مع سردارون کے اُس نقب مین روانہ ہوے طمطراق پھر اُسی مقام پر آیا ایک پرچہ لکھکر زندان کے دروازے پر لگا دیا اور تحریر کر دیا کہ مین عیار بہرام ہون آکر اپنے اقا کو رہا کرے گیا بس یہ پرچہ لگاکر اور تمام ہتھیار جو کہ اُن سوارون اور افسرون کے تھے بہت جلد باندھے اور اُنکے مرکب جو وہان تھے اُنکو لیکر یہ بھی نقب مین آیا اور دہانۂ نقب کا بند کرکے سب کو لیے ہوے روانہ ہوا اُدھر بہرام بیرون شہر جاکر نکلا اور عیار کے انتظار مین کھڑا رہا کہ اتنے عرصے مین طمطراق مع سامان کے پہونچا عرض کیا کہ یہ سب چیزین حاضر ہین بس اب یہان سے طرف ترکستان کے تشریف لے چلیے دیر نہ فرمایئے اتنی رات مین جسقدر راہ طی ہو جائے تو بہتر ہی بہرام نے ہتھیار لگائے سب سردار بھی مسلح و مکمل ہوے اتنے عرصے مین طمطراق نے نقب کو بند کر دیا یہ سب کے سب مسلح و مکمل ہوکر مرکبون پر سوار ہوکر طرف ترکستان کے روانہ ہوے اب یہ داستان آئندہ بیان ہوگی اُنکو راہ مین طرف ترکستان کے رکھا جاتا ہی یہ داستان اور داستان تومان انشاءاللہ تعالے جلد دوم مین جہان پر موقع ہوگا تحریر ہونگی اگر جناب بابو پراگ نرائن صاحب کرم فرمائینگے اور اس حقیر کے حال پر پرورش کرینگے تو یہ حقیر اپنی جودت طبع دکھائے گا اور اگر آپ لوگ بھی میری عیب پوشی کرکے اور نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائینگے تو میرا بھی دل بڑھے گا مین بھی اس گلشن مضمون کو اپنے خون جگر سے سینچونگا اور تر و تازہ کرکے ناظرین کو دکھاؤنگا اس دفتر مین وہ داستانین ہونگی جو ابتک مین نے نہین بیان کی تھین اُنکو مین نے اسوقت کے لیے ذخیرہ کر رکھا تھا اب اُنکی تحریر کرانے کی نوبت پہونچی بندہ پروری و کرم گستری فرمانوازی بابو صاحب سے کیونکہ اُنھون نے ارشاد کیا کہ تو یہ دفتر بیان کرمین اسکو طبع کراؤنگا مین نے اُنکے حسب الارشاد جو مزخرفات آتا تھا بکنا شروع کیا اُنھون نے ازراہ غریب نوازی پسند فرماکر طبع کرایا لہذا اس دفتر مین وہ نادر نادر داستانین ہین ایسے ایسے شعبدے و سحر ہین اور مقابلے ہین کہ جب ناظرین ملاحظہ فرمائینگے تو لطف پائینگے اپنی تعریف کرنا خلاف ہی مگر یہ ضرور عرض کرونگا کہ فی الواقع یہ دفتر اسم با مسمے ہوگا بتوفیق اللہ تعالی اب مین اصل مطلب کو تحریر کرتا ہون بقول شاعر شیرین مقال شعر کجا بودم اکنون فتادم کجا ؎ عنان قلم شد زچنگم رہا ؎ آمدم بر سر مطلب جبکہ طمطراق اُن سب کو قتل کرکے اور بہرام کو مع سردارون کے رہا کرکے طرف ترکستان کے خاورست اُسی رات کو چلا گیا یہان جو صبح ہوئی تو ایک سردار کہ نام اُسکا میلاد نامزد خوار تھا برائے دریافت خبر فیدیان بحکم اسلم و ولیم آیا کیونکہ یہ مقرر تھا کہ بوقت سحر ہر روز ایک سردار خبر کو آتا تھا موافق قاعدے کے میلاد جو آیا تو اُسنے سناٹا پایا کسی کے بولنے کی صدا اُسکے کان مین نہین آئی وہ حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ جہان پانسو سے زیادہ لوگ ہون وہان سے ایک آدمی کے بات کرنے کی صدا نہ آئے ایسے ایسے خیال کرتا ہوا جب اُس مقام پر پہونچا تو کیا دیکھتا ہی کہ اُس مقام پر کوئی آدمی نہین ہی یہ آگے چلا تو کیا دیکھتا ہی کہ

کئی آدمی قتل کیے ہوے پڑے ہین اتنیہ بہت پریشان ہوا جلدی جلدی قدم اٹھانے لگا
جون جون آگے جاتا ہی سوائے کشتون کے اُسکو کچھ بھی نظر نہین آتا ہی اب تو اُسکے حواس جاتے رہے
یہ وہان سے اور آگے جو گیا تو کیا دیکھتا ہی کہ در زندان کھلا ہوا ہی اُسنے ہمراہیون سے کہا کہ
کوئی قیدیون کو رہا کرکے گیا اور اِن سب کو قتل کر گیا بڑا غضب ہوا یہ کہکر میلاد زندان مین
آیا کیا دیکھا کہ قیدی ندارد ہین تمام طوق وزنجیر شکستہ پڑے ہین = دیکھکر اپنے سر پر ہاتھ مارے
اور کہا کہ افسوس حریف اپنا کام کر گئے یہ افسوس کرتا ہوا باہر آیا ایک اُسکے ہمراہی کی نظر
اُس پرچہ پر پڑ گئی اُسنے وہ پرچہ پٹ پر سے اُکھیڑ کر میلاد کو دیا کہ یہ پرچہ بیت پر در زندان
پر لٹکا ہوا تھا مین اُکھیڑ لایا ہون ملاحظہ فرمائیے کہ اس مین کیا تحریر ہی میلاد نے لیکر
جو اُسکو پڑھا تو اُس مین وہی تحریر تھا جو کہ قبل تحریر ہو چکا ہی میلاد وہ پرچہ لیے ہوے
دربار مین آیا کیونکہ یہ قاعدہ ہی کہ ولیم و اسلم دربار کرتے ہین یہ دونون اپنے دنگل
سپہ سالاری پر بیٹھے ہین سختگان بعد وزارت ممکن ہی اسواسطے کہ نیا نیا قبضہ ہوا ہی اچھے
طور سے تسلط نہین ہوا ہی رعایا برخلاف ہی مذہب اسلام رکھتی ہی دوسرے اُسکے
بادشاہ کی قید بھی یہان موجود ہی کہین ایسا نہو کہ بگڑ جاے تو بڑی خرابی ہو بدین سبب دربار
کرتے ہین تاکہ کچھ تو رعایا پر دباؤ رہے گا تو اُس قاعدے سے آج بھی دربار آراستہ کیا کہ
میلاد اُس پرچہ کو لیکر پہونچا مگر بدحواس منہ پر ہوائیان اُڑتی ہوئی آنکھون مین آنسو بھرے
ہوے یہ جو حال سختگان نے دیکھا پکار کر کہا کہ خیر باشد کیون اسقدر بدحواس کیون
ہو کچھ بیان تو کرو کیا ہوا جو اسقدر پریشان ہو میلاد نے کہا کہ کیا بیان کرون غضب ہو گیا
مین جو برائے خبر اسیران زندان خانے کو حسب الحکم گیا تو وہان نیا واقعہ دیکھا کہ ہوش
جاتے رہے مین تو اُسکو دیکھکر بدحواس ہو گیا وہ واقعہ یہ ہی کہ مین جو وہان پہونچا تو کیا دیکھتا
ہون جسقدر لوگ برائے حفاظت مقرر تھے سب قتل کیے ہوے پڑے ہین در زندان کھلا ہی
قیدی ندارد ہین مین یہ دیکھکر حیران ہوا اندر زندان کے گیا طوق وزنجیر شکستہ پاے
بیڑیان ٹوٹی پڑی ہین یہ دیکھکر مین واپس پھرا دروازے پر یہ پرچہ ملا یہ کہکر وہ پرچہ سختگان
کو دیا سختگان نے وہ پرچہ لیکر پڑھا اُسکے مضمون سے واقف ہوا کہا کہ ہمکو پہلے ہی سے
اِسکا خوف تھا جب ہی تو مین نے اسقدر لوگ مقرر کیے تھے کہ ضرور یہ امر ہوگا کہ عیار
اِنکو آکر رہا کرکے لیجاے گا خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا اب یہ کرو کہ اُن لاشون کو اُٹھوا کر دفن
کرا دو اسقدر کہان جلاے جاسکتے اور شہر مین منادی یہ ندا کر دے کہ قیدی رات کو
در زندان توڑ کر بھاگ گئے ہین اور پہرے والون کو قتل کر ڈالا ہی کوئی اُنکو اپنے
مکان مین جگہ نہ دے کوئی اُنکو پوشیدہ نہ کرے ورنہ عتاب شاہی نازل ہوگا جسکے مکان
سے قیدی نکلین گے پس میلاد نے اُسیوقت دربار سے باہر آکر یہ حکم منادی کو دیا
منادی نے اُسیوقت جو میلاد نے حکم دیا تھا شہر مین ندا دی ادھر میلاد نے آکر وہ لاشین
اُٹھوا کر گڑوا دین یہان سختگان نے اسلم وغیرہ سے کہا کہ یہ یقین ہی کہ وہ لوگ شہر
مین نہین ہین رات ہی کو نکل گئے ہونگے مگر اپنی تدبیر سے غافل نہ رہنا چاہیے یہ کہکر خاموش
ہو رہا ادھر منادی نے جو یہ ندا کی تمام شہر مین ہلچل پڑ گئی ہر ایک خوف کرنے لگا کہ دیکھیے

وسکا انجام کیا ہوتا ہی اُدھر اسلم نے حکم دیا کہ تمام شہر مین گھر گھر تلاشی کی جائے اور سوار جاکر بیرون شہر تلاش کرین اُسیوقت ہر گھر کی تلاشی ہونے لگی سوار برابر تلاش روانہ ہونے انکو تو اس فکر و تلاش مین رکھا جانا ضرور

اب حال ارژنگ مین خانہ فرسائی کی جاتی ہی

کہ جب رہا ہوکر دوسرے دن وہان سے مع لشکر کے طرف خاور کے روانہ ہوا قیام منازل و طے مراحل کرتا ہوا پندرہ دن کے عرصہ مین قریب خاور پہونچا ایک مقام عمدہ دیکھکر قیام کیا جبکہ یہ ثابت ہوگیا کہ خاور یہان سے دو پہر کی راہ ہی ارژنگ نے گوجر کو طلب کرکے کہا کہ اب وہ ہی تدبیر کرو جو تمنے کہی تھی گوجر نے کہا بہت خوب اُسیوقت کل لشکر کو جمع کرکے وہ ہی تقریر اُس سے کہی اور قسم لے لی انھون نے اقرار کیا کہ ہم لوگ یہ ہی تقریر بیان کرینگے جو کہ آپ نے بتائی ہی جب لشکر کی جانب سے ارژنگ و گوجر کو اطمینان ہوگیا تب گوجر نے ارژنگ سے کہا کہ آپ کل دربار مین بیٹھکر یہ حکم فرمائین کہ جو لشکر مین سے شہر خورشید نگار سے بسر کردگی مخمور برائے فتح خانہ کعبہ روانہ کیا تھا اُسنے خدا پرستون سے شکست کھائی مخمور قتل ہوا وہ شکست کھا کر جانب خورشید نگار جاتا تھا راہ مین ایک جنگل مین آکر راہ بھول گیا مین نے جاکر اُسکو راہ پر لگایا اِدھر آنے کا حکم دیا گو کہ یہ اُسپر ظاہر نہین تھا کہ مین ہون کیونکہ مین نقاب افگندہ گیا تھا یہ کرامت مجھ مین جب سے ہوئی ہی کہ جب سے مجکو میرے جدامجد زرمہر نے اپنی خدائی کا مختار کیا اور میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اب تو خدا ہی ہمنے تجکو اپنی جگہ خدا کیا اب تو اپنے کو سجدہ کرنے کا حکم دے اہل دربار اُسوقت سے میرا یہ حال ہوا کہ مین تندرست بھی ہوگیا اور تمام دنیا کی حالت مجھپر ظاہر ہوگئی جو کچھ دنیا مین گذرے گا وہ مجھپر ظاہر ہوجائے گا مگر مین وہ حال کسی سے بیان نہ کرونگا جو مناسب ہوگا اُسکی تدبیر کرونگا لہذا سب لوگ آج سے مجکو سجدہ کیا کرین اور اپنا خدا جانین معاذ اللہ وہ کافر کہے گا کہ مین سب کا خدا ہون خداوند آپکی اِس تقریر سے اہل لشکر کی اس تقریر کا سب کو یقین ہوگا اور آپکی خدائی چمک جائے گی اور یہ بھی حکم فرمائیے گا کہ چند سردار جاکر اُس لشکر کو لے آئین اُسیوقت سے تو لوگ آپ کو سجدہ کرنے لگینگے یہ جو تقریر گوجر نے کی ارژنگ نے سُنکر کہا کہ مین بہت خوش ہوا واقعی یہ بہت عمدہ تدبیر ہی جو تمنے بیان کی مین ایسا ہی کرونگا یہ کہکر ارژنگ خاموش ہورہا اُتنا دن تو اُس مقام پر بسر کیا جب رات ہوگئی گوجر نے کیا کیا کہ ارژنگ کو بیہوشی دیکر بیہوش کیا اور نشتارہ باندھکر اور اُسیوقت لیکر خاور کو روانہ ہوا جب قریب شہر پناہ پہونچا دیکھا کہ لشکر اُترا ہی یہ لشکر ارژنگ کچھ تو شہر کے اندر ہی اور کچھ بیرون شہر اُترا ہوا ہی اُسکو تو منظور تھا کہ مین سب سے بوشیدہ خداوند کو لیکر شہر مین جاؤن یہان جو پہونچا تو لشکر کو اُترے پایا دوسرے روز شہر بند تھا یہ وہان سے پشت بر شہر کی آیا یہان بھی پہرہ دیکھا فکر کرنے لگا اور مقام جانے کا تلاش کرنے لگا پھرتے پھرتے ایک مقام پر پہونچا کہ اُس مقام پر

ایک ناب دان تھا کہ اُس سے برسات کا پانی بہتا تھا اِسنے خیال کیا کہ سوائے اِس راہ کے
اور کوئی راہ نہین ہی اور وہ اسقدر وسیع تھا کہ ایک آدمی بخوبی چلا جائے اُسمین جالی
لگی ہوئی تھی اُسنے جالی نکالی اور مع پشتارہ اُسکے اندر داخل ہوا اور شہر مین آیا یہان آکر
دیکھا کہ تمام شہر کی دوکانین بند ہین لوگ اپنے اپنے گھرون مین سو رہے ہین روند پھر رہی ہی
یہ سب سے بچتا ہوا عمارت شاہی کی طرف آیا پشت قصر شاہی پر آکر کمند مار کر داخل
قصر ہوا یہان بھی سب سو رہے تھے اسلم اپنے مقام پر تھا ویلم اپنے مقام پر چونکہ یہ قصر شاہی
ہی ایک ایک قصر سب نے اپنے اپنے رہنے کو مقرر کر لیا تھا ایک قصر خالی تھا مگر خوب آراستہ تھا
اِسنے ارژنگ کو لاکر اُس قصر مین پشتارے سے کھولکر ہوشیار کیا اور کہا کہ آپ یہان
تشریف فرما ہون مین سختگان کو آپ کے آنے کی خبر کرتا ہون اُسکو لاتا ہون یہ کہکر طرف خوابگاہ
سختگان کے چلا یہان ارژنگ تنہا بیٹھا ہوا ہی گوجر وحشی بھی کر گیا تھا یہ مسند پر بیٹھا
ہی روبرو کشتی شراب کی اور رفاب کباب کی رکھی ہی یہ سب سامان گوجر نے مہیا کر دیا تھا قصر تو آراستہ
تھا کیونکہ اسلم و ویلم وغیرہ نے جسقدر ایوان سلطانی تھے سب شیشہ آلات فرش
وغیرہ سے آراستہ کرائے تھے ارژنگ یہان شراب خواری کر رہا ہی گوجر جب قریب خوابگاہ
سختگان بہونچا دیکھا کہ سوار پہرے پر ٹہل رہا ہی یہ اُسکو دیکھکر آگے بڑھا اُسنے آواز دی
کہ کون اِسنے کہا کہ مین ہون گوجر عیار خداوند اُسنے کہا کہ کہان جاتا ہی اِسوقت رات کو
جواب دیا کہ وزیر صاحب کے پاس خداوند نے بھیجا ہی اُسنے کہا کہ خداوند تو علیل ہین
اُنھون نے اِسوقت تجکو کیون بھیجا ہی گوجر نے کہا کہ کچھ پیغام دیا ہی گو کہ یہ ابھی اپنے کو خدا
نہین کہلاتا ہی مگر اِسکا لقب خداوند ہو گیا ہی اُس سوار نے کہا کہ تو تو کہین گیا ہوا تھا
یہان کہان سے آگیا گوجر نے کہا کہ مین تو کہین نہین گیا تھا خداوند کی خدمت مین تھا
اِس سبب سے دربار مین نہین آتا تھا تو مجکو جانے دے کوئی مقام خوف نہین ہی سوار نے
کہا کہ مین کیونکر جانے دون کیونکہ وزیر صاحب آرام کر رہے ہین یہ گفتگو جو قریب خوابگاہ ہوئی وہان
سختگان کی سوتے سے آنکھ کھل گئی اُسنے اُس خواص سے کہا جو کہ بیٹھے ہوئی قریب پلنگ
پہرہ دے رہی تھی کہ دیکھو یہ باہر سوار کس سے باتین کر رہا ہی منع کرو کہ آرام مین خلل آتا ہی
وہ اُٹھکر دروازے پر آئی اور کہا کہ وزیر صاحب منع کرتے ہین یہ کیا ہی خیال نہین کہ مین آرام
کرتا ہون اُس سوار نے کہا کہ مین کیا کرون ایک شخص وزیر صاحب کی بارگاہ مین آنے کا
قصد کرتا تھا مین نے منع کیا اُسنے اُسکے جواب مین کہا کہ مین گوجر ہون وزیر صاحب پاس
خداوند نے کچھ پیغام بھیجا ہی مین اُنکے پاس جاؤنگا مین نے کہا کہ وزیر صاحب آرام کرتے
ہین اور یہ وقت شب ہی صبح کو اُنسے پیغام عرض کرنا وہ نہین مانتا ہی اُس سے مین تقریر کر رہا ہون
خواص یہ سُنکے اُسکے پاس گئی جو سوار نے بیان کیا تھا اُس سے کہا سختگان نے جو نام گوجر و
ارژنگ کا سُنا یا تو پلنگ پر لیٹا ہوا تھا یا اُٹھ بیٹھا اور فوراً اسکو خیال آیا کہ گوجر معلوم
ہوتا ہی ارژنگ کو رہا کرکے لے آیا اُسکی خبر کرنے آیا ہی اُس خواص سے کہا کہ تو جا کر سوار
سے کہہ دے کہ وزیر اُس شخص کو بُلاتے ہین جو اپنے کو گوجر کہتا ہی آنے دو ہم اُسکو ندرو کو
ہم پہچان لینگے خواص نے آکر جو سختگان نے کہا تھا اُس سوار سے کہا سوار نے گوجر سے

کہا کہ جاؤ وزیر صاحب طلب کرتے ہین گوجر یہ سنکر اندر آیا دیکھا کہ سختگان برابر پلنگ کے مسند پر بیٹھا ہو کنول روشن ہین اسنے قریب آکر سلام کیا سختگان نے جواب سلام دیکر اسکو بغور دیکھا جب پہچان لیا کہ یہ اصلی گوجر ہی کہا کہ آؤ کیا پیغام لائے ہو گوجر قریب اسکے جاکر بیٹھا اور آہستہ کہا کہ چلو تمکو خداوند نے یاد کیا ہی اسنے کہا کہ خداوند کہان ہین گوجر نے کہا کہ فلان قصر مین تشریف فرما ہین اور کل حال بیان کیا اپنی عیاری کرنا اور رہا کرکے لانا اور لشکر کا شبخون مارنا بعد اسکے وہان سے ودھر کو آنا اور لشکر کا قریب شہر پہونچنا لشکر کو بیرون شہر کچھ فاصلے سے ٹھہراکر اپنا خداوند کو لیکر اس نابدان سے داخل شہر ہونا کمند مار کر قصر پر آنا ایک خالی قصر مین خداوند کو چھوڑکر ادھر کو آنا کہا یہ سنکے سختگان بہت خوش ہوا اور اسیوقت کپڑے پہنکر گوجر کے ہمراہ چلا کسی کو اپنے ہمراہ نہ لیا بلکہ سوار نے کہا کہ مین چلون کہا کچھ ضرورت نہین ہی مجکو خداوند نے طلب کیا ہی مین آنکی خدمت مین جاتا ہون وہ سوار ٹھہر گیا راہ مین سختگان نے گوجر سے کہا کہ جبکہ خداوند کے ہمراہ لشکر تھا اور قریب شہر مع لشکر آئے تو پھر یون کیون داخل شہر ہوے پوشیدہ طور سے گوجر نے کہا کہ اس مین کچھ مصلحت ہی وہ خود تم سے خداوند بیان کرینگے سختگان خاموش ہو رہا اسکے تھوڑے عرصے کے بعد کہا کہ تمنے اسلم و ولیم کو بھی ارژنگ کے آنے کی خبر کی گوجر نے کہا کہ مین نے بیان کیا کہ مین پہلے تمہارے پاس آیا اور پھر تم دریافت کرتے ہو کہ اسلم وغیرہ کو خبر کی اب جب تمکو خداوند کے پاس پہونچا دونگا تو انکو بھی خبر کرونگا سختگان نے کہا کہ انکو بھی ہمراہ لے لین کیون تمکو تکلیف کرنا پڑے گوجر نے کہا کہ اچھا تو یہ سنکے گوجر و سختگان اسلم کی خوابگاہ کی طرف آئے یہان بھی پہرہ تھا اسنے روکا سختگان نے کہا کہ مین ہون سختگان مجھے اسنے کچھ کام ہی خبر کرا دو اس سوار نے کہا کہ یہ وقت شب ہی وہ آرام فرماتے ہین کیونکر انکو خبر کیجائے طبیعت بیمین ہوگی سختگان نے یہ سنکے برہم ہوکر کہا کہ تمنے مجکو نہین پہچانا مین ہون وزیر ارژنگ اسنے ازحد ضرورت ہی تم بیدار کرا دو جب وہ خفا ہونگے تم ہمارا نام لے دینا اسنے جو سنا کہ وزیر ہین اور آواز بھی پہچانی پکار کر اس خواص سے کہا کہ جو اندر پہرے پر تھی کہ حضور کو بیدار کرو وزیر صاحب تشریف لائے ہین اس خواص نے اسلم کے پیر پر ہاتھ رکھا کہ اسلم نے کہا کہ کون اسنے کہا کہ مین ہون اسلم نے آنکھ کھولکر کہا کہ تو کون اور آنکو جو کھولی دیکھا کہ خواص ہی کہا کیون جگایا عرض کیا وزیر صاحب تشریف لائے ہین سختگان کا نام سنتے ہی گھبرا گیا کہ نہ معلوم کیا آفت آئی ہی ابھی کل مہرام مع سردارون کے قید خانے سے چھوٹ گیا ہی آج کوئی نئی بلا نازل ہوئی ہی یہ سوچکر اٹھ بیٹھا کہ بلا لو اس خواص نے پکارکر کہا کہ وزیر صاحب کو اندر بھیجدو اسنے کہا کہ تشریف لیچلیے اندر بلاتے ہین سختگان مع گوجر کے اندر آیا دیکھا کہ اسلم بیٹھا ہوا ہی سختگان کو دیکھکر کہنے لگا کہ کیون خیر تو ہی اسوقت تمہارا آنا کیسا سختگان نے کہا کہ خیر نہین خبر ہی یہ کہکر اسکے پاس کیا اب اسلم نے گوجر کو بھی پہچانا کہا گوجر تم کب آئے گوجر نے اسکو سلام کیا سختگان نے کہا کہ کپڑے پہنو میرے ہمراہ چلو اور کان مین آہستہ سے کہا کہ گوجر خداوند کو رہا کرکے لایا ہی چلو اپنے بھائی کو بھی ہمراہ لیکر خداوند کی خدمت مین چلتے ہین یہ سنکے اسلم اسیوقت اٹھ کھڑا ہوا

اور کپڑے پہنکر ہمراہ گوجر و سختگان کے ویلم کی خوابگاہ مین آیا یہان کسی نے نہ روکا کیونکہ
اسلم جو تھا سختگان و گوجر کو باہر کھڑا رکھا آپ جاکر ویلم کو جگایا وہ جو اٹھا اسنے دیکھا کہ
بھائی ہی کیا کیون اسلم نے کہا ہوشیار رہو تو بیان کرون اسنے کہا کہ مین ہوشیار رہون جلد
بیان کرو آسنے آہستہ سے کہا کہ ارژنگ آگئے گوجر رہا کرکے لے آیا مین سو رہا تھا کہ مجکو
اگر سختگان نے جگایا وہ بھی تو باہر کھڑا ہی یہ سنکے ویلم اٹھا اور کپڑے پہنکر بھائی کے
ہمراہ باہر آیا اب یہ چارون ارژنگ کی طرف چلے راہ مین سب حال گوجر نے ان
دونون سے بھی بیان کیا جب وہ یہ سب حال سنکے خاموش ہوے تو اسلم نے کہا گوجر
بڑا غضب ہوگیا بہرام کو بھی اسکا بھیا مع سردارون کے کل رہا کرلے گیا اور جو لوگ کہ
پہرے پر تھے انکو قتل کرڈالا یہان یہ حال ہوا ہی سے حکم سے گھر گھر تلاشی ہو رہی ہی سوارون
کو مین نے خبر کے واسطے روانہ کیا ہی کہ تلاش کرکے لے آئین یہ سنکے سختگان نے کہا کہ خس کم جہان
پاک شعر بلبل برداشت آشیان را + گل گفت کہ خس کم جہان پاک + خوب ہوا قصہ مٹا
ورنہ ہر روز کا خوف تھا کہ کہین ایسا نہو کہ کوئی اگر فساد برپا کرے اب یہ خوف بھی جاتا رہا
اب شوق سے خداوند حکومت کرین یہ ہی باتین کرتے ہوے سب اس قصر مین پہونچے کہ
جہان ارژنگ کو گوجر چھوڑ گیا تھا یہان آکر سب نے دیکھا کہ ارژنگ بیٹھے ہوے
شراب پی رہے ہین سب سے پہلے سختگان نے سلام کیا اور اسکے قدمون کو بوسہ دیا
اسکے بعد اسلم و ویلم نے ارژنگ نے اپنے برابر جگہ مسند پر خالی کی ایک پہلو مین
اسلم ایک مین ویلم روبرو سختگان بیٹھا اب ارژنگ نے کل اپنا واقعہ بیان کیا جو کچھ
کہ اسپر گذرا تھا ابتدا سے اسکے بعد یہان کی کیفیت دریافت کی سختگان نے یہان کا کل
حال بیان کیا ارژنگ یہ سنکے بہت پریشان ہوا اور اسکو اسکا بڑا صدمہ ہوا کہ بہرام
رہا ہوگیا جسقدر اسکو اپنے چھوٹنے کی خوشی ہوئی تھی اسیقدر اسکو بہرام کے چھوٹنے کا رنج
ہوا اسلم نے کہا اب آپ یہ بیان کرین جبکہ آپکو آپ کا لشکر مل گیا تو آپ یون کیون تشریف
لاے اسکا کیا سبب ہی ارژنگ نے کہا کہ سنو اسکا یہ سبب ہی کہ مین نے خیال کیا کہ میرے
وزیر نے یہ بیان کیا ہی کہ مین علیل ہون اگر مین مع لشکر آتا تو میرا وزیر جھوٹا خیال کیا جاتا
دوسرے یہ سبب تھا کہ مجکو اب یہ منظور ہوا ہی کہ اب مین اپنی خدائی ظاہر کرون تم لوگون سے
تو پوشیدہ کرنے کی کوئی وجہ نہین ہی اگر تم لوگون سے پوشیدہ کرونگا تو پھر کیونکر کام چلے گا
اصل امر یہ ہی کہ اب مین کل دربار مین آکر یہ تقریر بیان کرونگا اور اس لشکر کو یون طلب
کرونگا اور وہ یہ تقریر بیان کرے گا یہ کہکر ارژنگ نے دونون تقریرین جو کہ گوجر نے
ارژنگ و لشکر کو بتائین تھین انکے روبرو بیان کین یہ تقریرین سنکے سب نے پسند کین
اور کہا کہ خوب تدبیر ہی ضرور اس سے خدائی کو ترقی ہوگی ارژنگ نے کہا کہ جب یہان
میرا بندوبست کامل ہوگیا اور پورے طور سے قبضہ بھی ہوگیا اسوقت یہان کسی کو اپنی
طرف سے حاکم کرکے طرف ساحل کے لشکر کشی کرونگا اور اپنے باپ دادا کے ملکون پر
قبضہ کرونگا جو کہ خدا پرستون کے قبضے مین ہین اور تمام دنیا مین ایک مذہب ارژنگ پرستی
قائم کرونگا تم دیکھنا کہ میری خدائی کو کسقدر رونق ہوتی ہی اسی طور سے قیطوال آراستہ کرونگا

سختگان واسلم و ویلم نے کہا کہ یہ رائے بہت خوب اور عمدہ ہی مگر دل مین کہا کہ اِنکی بھی تباہی کے دن آئے کیونکہ اِنھون نے خداپرستون سے قصد مقابلہ کیا اور پہلے اُنھین کے ملکون پر لشکرکشی کی پہلے یہ لازم تھا کہ اور مذہبون کو مٹاکر اور ملکون پر قبضہ کرکے لشکر کو فراہم کرکے پھر خداپرستون سے مقابلے پر آمادہ ہوے ہوتے تو خوب تھا کیونکہ جب وہ بادشاہ کہ جسکے ہمراہ ایک کروڑ کا لشکر تھا وہ نہ عمدہ برا ہوسکے اور لقا ایسا خدا کہ جسکے قبضے مین اشارہ ہزار ملک تھے اور جو شصت لاکھ کے لشکر کی چھاؤنی اُسکے زیر قیطول تھی وہ تو کچھ کرنہ سکا ہمیشہ اُنکے ہاتھ سے بھاگتا پھرا اور کہین اُنھون نے پناہ نہ لینے دی اور جسنے پناہ دی وہ بھی اُسکے ساتھ تباہ ہوا تو پھر اِنکی کیا اصل ہی چھ سات لاکھ کے لشکر سے مقابلہ کرنا جو کہ اُنکے روبرو کوئی اصل نہین رکھتا ہی اُنکے ایک حملے مین درہم وبرہم ہوجائے گا تاب مقاومت نہ لائے گا فرار پر کمر باندھے گا اِسپر نہ ناز کرین کہ مین نے خاور کو فتح کرلیا اِسکا سبب یہ تھا کہ ابھی کسی اہل اسلام کے بادشاہ کو اِسکی خبر نہین ہوئی تھی کہ خاور پر چڑھائی ہوئی ورنہ جان بچانا دشوار ہوتا مدد پر مدد اور کمک پر کمک آتی برسون مقابلہ ہوتا سب فوج اِنکی کٹجاتی مگر اِنکو فتح نہ نصیب ہوتی یہ اِنکا اقبال تھا اول تو کسی کو خبر نہوئی نہ حاکم خاور کوئی زبردست تھا نہ اُسکے پاس لشکر کثیر تھا بدین سبب اِنھون نے ظفر پائی ورنہ کیا ممکن تھا اب اِنکو ضبط ہوا ہی کہ مین خدائی کرون یہ خیال اِنکی بربادی کا باعث ہوگا ہمکو کیا ہماری بھی یہ حالت ہی جب دیکھینگے اِنکے ادبار کا زمانہ قریب آیا ہم اپنی راہ لینگے اِنکے ساتھ اپنے کو برباد کرینگے نہین یہ خیال کرکے باہم اشارون مین ایسی ایسی باتین ہوئین بھائی نے بھائی سے کہا کہ ذرا دیکھنا ارژرنگ کے تیور یہ اب کہین نہ کہین جو بیان کھا مینگے کیونکہ بہرام جھوٹ کرگیا ہی اب وہ تمام ملکون کو نامے لکھے گا حاکم ہر ملک کے اُسکی کمک کرینگے دفتر گشتان سے لشکرکشی کرکے اِدھر کو آئے گا یقین ہی کہ یہ اُسکے ہاتھ سے ذلیل ہون اُسنے اشارے مین جواب دیا کہ واقعی اِنکو غرور ہوگیا ہی ابھی کل کا ذکر ہی کہ ہمسے کس طرح ملتے تھے یا اب یون پیش آئے گو کہ ابھی ذلیل ہو چکے ہین خداپرستون کا عیار گرفتار کرکے لے گیا تھا اگر کوجرنہ کوشش کرتا تو یہ دن نہ نصیب ہوتا قید مین پڑے پڑے مرجاتے خیال کرنے کی جگہ ہی اور مقام غور ہی کہ اِسکا بھی اِنکو خیال نہین ہی کہ یہ ہم کیا کرتے ہین ابھی ایک لشکر اہل اسلام سے شکست کھاکر اُسکا سردار بھی مارا گیا بھاگ کر آیا ہی اور پھر اُنھین سے قصد مقابلہ ہی یہ دونون بھائی تو باہم یہ باتین اشارون مین کر رہے تھے ارژرنگ سختگان سے مخاطب تھا اور ہنس ہنسکر اُس سے اپنی خدائی کے ذکر کر رہا تھا اور خیالی پلاؤ پکا رہا تھا کہ یکایک سحر ہوگئی جب آثار سحر گردون پر ظاہر ہوے ارژرنگ نے کہا کہ اے اسلم و ویلم تم جاکر دربار کا بندوبست کرو مین آتا ہون دربار کرونگا وہ دونون اُٹھکر اپنے اپنے مقام پر آئے درباری کپڑے پہنکر اُس مقام پر آئے کہ جہان دربار کرتے تھے جو لوگ کہ ہر روز دربار مین آتے تھے وہ بھی سب موجود تھے دربار جمع تھا اسلم اپنے دنگل پر ویلم اپنے دنگل پر بیٹھا تھا اسلم نے چوبدار سے کہا کہ جو سردار کہ دربار مین حاضر نہین ہین اُنکو ابھی جاکر خبر کرو کہ خداوند آج دربار کرینگے سب حاضر دربار ہون یہ جو اسلم نے کہا چوبدار تو اُدھر روانہ ہوا یہان اسلم نے خوب دربار کو آراستہ کیا

اُدھر جو بدارنے سب سردارون کو خبر پہونچائی اُسیوقت سب حاضر دربار ہوے دربار آراستہ ہوا
جب دربار آراستہ ہوچکا تو اورنگ کو خبر کی وہ بوشاک نفیس پہنکر تاج سر پر رکھکر ایک نقاب
منہ پر ڈالکر سخنگان کو ہمراہ لیکر عقب مین گوجر دربار مین آیا کہ سب اہل دربار برائے تعظیم
کھڑے ہوگئے تخت پر سے غاشیہ اُٹھایا گیا اورنگ آکر تخت پر بیٹھا دربار کا نقارہ ہوا
نوبت خانے جو کہ اُسکے لشکر کے ہمراہ تھے اُنھین خبر پہونچی کہ آج خداوندنے دربار کیا ہی نوبت بجاؤ
اور توپ خانون مین حکم کیا کہ سامی کی اکیسّل ضرب فیر کرو کیونکہ خداوندنے صحت پائی ہی
اور دربار مین تشریف لائے ہین توپین فیر ہونے لگین نوبتین بجنے لگین یہان دربار مین نذرین
گذرنے لگین جب صدائے توپ اہل شہر نے سُنی سبکے سب گھبرائے کہ یہ کیا واقعہ ہی آج کیون
توپین فیر ہوتی ہین یہ کیا سبب ہی اسکو دریافت کرنا چاہیے اہل شہر جو نکلکر اپنے اپنے
گھرون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آج اورنگ نے صحت پائی ہی اور دربار کیا ہی
اُسکی سلامی کی توپین فیر ہو رہی ہین اِن سب کو اطمینان ہوا اور باہم کہا کہ اب دیکھیے کیا گل کھلتا
ہی اور کیا زمانہ ہمکو دکھاتا ہی جب کوئی حکم ہملوگون کے نام جاری ہوگا اُسوقت دیکھا جائے گا یہ کہکر
سب اپنے اپنے گھرون مین گئے یہان جب دربار مین نذرین گذر چکین اُسوقت اورنگ نے
سب اہل دربار کو جمع کرکے اور اپنی طرف متوجہ کرکے وہی تقریر فضول جو کہ اسکو گوجر نے
بتائی تھی سب اہل دربار کے روبرو بیان کی اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ آج سے آپ لوگ مجکو
سجدہ کرین اور اپنا خدا جانین مین تم سب کا خدا ہون آج سے مذہب اورنگ پرستی ہمنے
رواج دیا جو کہ احکام رمرد پرستی و لقا پرستی مین تھے وہ ہی سب لوگین بھی ہین کوئی آئین فرق
نہین کیا گیا صرف نام کا فرق ہی باقی یہ مذہب اور وہ مشرب ایک ہی لو اب مین اپنے
مُنہ پر سے نقاب دور کرتا ہون سب سجدہ کرین یہ کہکر نقاب روے نجس پر سے دور کی اُن
لوگون نے اُس شغال کو سجدہ کیا اور اپنے کو لائق قعر جہنم بنایا اور وہ دوزخ مین جانے کی
خوب لیاقت پیدا کی گویا کہ امتحان کافری مین اول نمبر پاس ہوے مالک سے تباک کیا
جب سب اُس کافر کو سجدہ کرچکے اُسوقت پھر نذرین گذرنے لگین پھر توپ خانے مین حکم کیا گیا
پھر توپین فیر ہونے لگین نوبتین مبارکباد کی بجنے لگین تمام لشکر اورنگ مین یہ خبر ہوگئی کہ
آج سے کوئی تصویر لقا و رمرد ثانی کو سجدہ نہ کرے خداوند اورنگ کو سجدہ کرے یہ
حکم جو لشکر مین ہوا وہ کافر بہت خوش ہوے کہ ہمکو پھر اُسی قسم کا خدا یعنی جاگتی جوت کا خدا ملا
اب سب کام ہمارے درست ہونگے یہان لشکر مین تو یہ خوشیان ہو رہی ہین وہان دربار
مین اورنگ نے حکم دیا کہ ہماری تصویرین بنا کر تمام لشکر کو تقسیم کیجائین اور یہ بھی تصویرین
ہر مندر مین جہان اور تصویرین ہین رکھی جائین سب لوگ اُنھین کی بندگی کرین اور جو کوئی اُسکے
خلاف کرے گا اُسپر میرا غضب نازل ہوگا اور اہل دربار مجکو ہر روز سجدہ کیا کرین جبکہ مین دربار
مین آیا کرون اور اہل لشکر اُسوقت سجدہ کیا کرین جبکہ مین سوار ہوکر کسی مقابلے کو جایا کرون
ورنہ سال بھر کے بعد تو اُنکو ضرور سجدہ کرنا پڑے گا جبکہ مین جشن آجکی تاریخ سال بھر کے بعد
کیا کرونگا اُسدن مین اپنے تمام لشکر کو اپنی صورت دکھایا کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ چند سردار
جاکر میرے لشکر کو لے آئین جو اہل اسلام سے شکست کھا کر آیا ہی اور تم لوگون کو لازم ہی کہ اُسکی

آبرو کرو عزت کرو کیونکہ یہ مرتبہ کسی کا تم مین سے نہین ہی کہ جسکی خداوند تعالیٰ وخداوند زمرد نے سفارش کی ہو الا اُس لشکر کی اور شہر مین یہ منادی ندا کرے کہ کل کل اہل شہر حاضر ہون خواہ غریب خواہ امیر برنا و پیر ہم اُنسے کچھ سوال کرینگے اور جشن خدائی کا سامان کیا جاے یہ حکم دیکر کہا کہ یہ بھی خیال رہے کل ہم سوار ہوکر شہر کی سیر کرینگے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے منادی نے ندا کی کہ کل کل اہل شہر حاضر ہون خداوند تعالیٰ اُنسے کچھ سوال کرینگے اُدھر یہ جو خبر اہل شہر نے سُنی باہم صلاح کرنے لگے کہ دیکھیے کیا سوال کرتا ہی جو رئیس شہر اور بزرگ خاندان تھے گروہ گروہ اُنکے پاس جمع ہوکر آئے اور کہا کہ آپ لوگون نے بھی کچھ سُنا کہ آج کیا حکم جاری ہوا ہی اور کیا منادی نے ندا کی ہی یقین ہی کہ آپ لوگون نے بھی سُنا ہوگا کہ جو منادی نے ندا دی ہی لہذا اب آپ لوگون کی کیا صلاح ہی کیونکہ جو آپکی صلاح ہی وہ ہی ہماری بھی صلاح ہی کس سبب سے اب کوئی نہ وزیر ہی نہ بادشاہ ہی کہ جسکے حکم کی ہم پابندی کرین کیونکہ اتنوا اس شہر پر کافرون کا قبضہ ہی ہم اُنکی تو اطاعت نہ کرینگے نہ اپنا مذہب قدیم ترک کرینگے کہ ہم مسلمان ہے کافر ہون یہ تو نہوگا ہم لوگ آبرو سے مرنا بہتر جانتے ہین ہم تو اُس دن لڑکر مرجاتے اپنی جانین راہ خدا مین نثار کرتے مگر آپکے فرمانے سے مجبور ہوگئے اب جو آپ فرمائین وہ کرین یہ تو ہمکو یقین ہی کہ جو وہ سوال کرے گا یقین ہی کہ بابت ترک مذہب کے ضرور وہ سوال کرے گا اگر اطاعت کو کہے تو مضائقہ نہین ہی مگر یہ امر دشوار تر ہی ہم اسکو کبھی نہ قبول کرینگے جب نہ قبول کرینگے تو ہمارے اور اُسکے فساد ہوگا اور وہ ہی انجام ہوگا کہ جسکا آپ لوگون کو خوف تھا آپ لوگ اب کوئی تدبیر نکالین یہ جو تقریر اہل شہر نے اُن لوگون سے کی تو اُنھون نے اُسکے جواب مین یہ کہا کہ یہ تو ہمکو بھی یقین کلی ہی کہ وہ بابت ترک مذہب کے ضرور سوال کرے گا اور یہ سُنا گیا ہی کہ آج اُسنے حکم دیا ہی کہ سب لوگ مجکو سجدہ کیا کرین اور مجکو بخدائی مانین لہذا حسب الحکم اُسکے اُسکو کل اہل دربار نے سجدہ کیا اور یہ بھی حکم اُسکا کل لشکر کو ہوا ہی اور وہ ہمسے بھی یہی سوال کرے گا جسوقت وہ ہمسے یہ سوال کرے گا ہم اُسکو یہ جواب دینگے کہ ہملوگ اُسوقت آپکا مذہب اختیار کرینگے جب آپ کل اہل اسلام پر فتح حاصل کرینگے اگر اطاعت کو فرمائین تو ہم لوگ حاضر ہین اس امر مین حجت و تکرار کرینگے اگر منظور کرلیا تو خیر تقیہ کرینگے یہ تو ہمکو یقین ہی کہ کوئی نہ کوئی سردار یا حاکم شہر یہ خبر پاکر ضرور آئے گا اور ہمارے سر پر سے یہ بلا دفع کرے گا تا آنے اُسکے ہم تقیہ مین بسر کرینگے اور فساد کرنے مین بڑی خرابیان ہین اول تو کوئی بادشاہ نہین ہی کہ جسکے حکم سے ہم لڑین نہ کوئی اُس خاندان سے باقی ہی کہ جسکو ہم اپنا بادشاہ کرین نہ ہمارے پاس سامان جنگ و جدال ہی نہ لشکر ہی ایسی حالت مین لڑکر سوائے جان دینے کے اور کیا ہی گویا دیدہ و دانستہ اپنے کو قتل کراتا ہی یہ بالکل خلاف عقل ہی اگر آپ لوگ یہ خیال کرین کہ ہم مقابلہ کرکے شہر سے اُنکو نکالدین تو کسکو بادشاہ کرینگے نہ تو مان شاہ ہین نہ بہرام جب تک بہرام شاہ یہان قید تھے تو یہ خیال تھا کہ کسی نہ کسی تدبیر سے رہا کرلینگے وہ بھی امید جاتی رہی کیونکہ اُنکو بھی رہا کرکے عیار لے گیا ہمکو خبر نہوئی سوائے اس تدبیر کے کوئی تدبیر نہین ہی جو کہ ہمنے بیان کی اسی مین سر بچہ جانین بچینگی ورنہ بیکار جان دینے سے کیا حاصل آپ لوگ یہ کرین کہ سب

اہل شہر کو ایک مقام پر جمع کرین ہم آنسے بھی یہی تقریر کرلین کیونکہ ایسا نہو کہ اُنکے خلاف ہوجان سب نے کہا
کہ اہل شہر کو جمع کرنے مین یہ خرابی ہی اول تو جمع ہوگا اور اُن لوگون کو بھی خبر ہوگی تو وہ بھی آکر
شریک ہونگے اُسوقت یہ رائے کیونکر بیان ہوگی لہذا ہم لوگ ہر ایک کے مکان پر جاکر یہ تقریر
آپ لوگون کی بیان کر دینگے جبکہ ہمنے آپکو اپنا افسر قرار دیا اِس صورت سے جو آپ کرینگے وہ ہم
سب منظور کرلینگے جو لوگ کہ اِسوقت یہان موجود ہین جو نہین ہین سب منظور کرلینگے اب ہملوگ
رخصت ہوتے ہین کل صبح کو حاضر ہونگے یہ کہکر وہ لوگ اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے اُدھر چند سردار
جبکہ اورنگ نے حکم دیا تھا کہ چند سردار جاکر میرے اُس لشکر کو لے آئین جو کہ اہل اسلام سے
شکست کھاکر آیا ہی تو اُسیوقت روانہ ہوئے تھے بیرون شہر گئے اُدھر سے وہ لشکر بھی کوچ کرکے
آیا کہ راہ مین ملاقات ہوئی یہ سردار اُس لشکر کو لیکر داخل شہر ہوے اہل شہر کو جو معلوم ہوا
کہ اورنگ آیا ہی یہ لوگ بھی جمع ہوکر عمائد شہر کے پاس آئے اور کہا کہ ہمنے تمام اہل شہر کو آپکی رائے
سے آگاہ کیا انھون نے یہی جواب دیا کہ انبوہ ہی لوگ ہمارے سرپرست ہین جو اُنکی رائے
وہ ہماری رائے جو وہ کرینگے وہ ہمارے حق مین بہتر ہوگا اور سنیے ابھی ابھی اورنگ آیا ہی سنا جاتا
ہی کہ یہ لشکر اورنگ نے برائے فتح خانہ کعبہ بسرکردگی مخمور روانہ کیا تھا راہ مین کوئی قلعہ اہل اسلام
کا تھا اُس قلعہ پر مقابلہ ہوا اُس حاکم قلعہ نے فرنگستان کو عرضی لکھی تھی وہان سے کمک آئی
آخر کو یہ لشکر اہل فرنگ سے شکست کھاکر بھاگا اِدھر کو آیا معلوم ہوتا ہی کہ کسی نے اورنگ
کو اسکے آنے کی خبر دی چونکہ آج اورنگ نے دربار کیا تو اپنے لوگون کے اعتقاد کے لیے ایک
تقریر فضول جو کہ بالکل خلاف ہی بیان کی اور وہ تقریر اُن لوگون نے بیان کی جو کہ گوجر نے
اورنگ سے کہی تھی کہ آپ دربار مین بیان کرین اور اورنگ نے بیان کی تھی جسکے بعد
اہل دربار نے اُسکو سجدہ کیا تھا یہ سُنکے اُن لوگون نے کہا کہ یہ لوگ بھی بالکل بے عقل ہین خیر
ہمکو اس سے کیا بقول شاعر ؎ مارا چہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت ✦ قاضی بشہر آمد و کوتوال بدر رفت
ای بھائیون ہمکو کیا جو جیسا کریگا وہ ویسا پائیگا تم لوگ کیون پریشان ہوتے ہو جو خداوند کریم کریگا
وہ ہوگا جو اُسکی مرضی جو زمانہ پر آئیگا وہ گذر جائیگا بموجب ع برسر دلا دآدم ہرچہ آید بگذرد
یہ سُنکے وہ لوگ رخصت ہوکر چلے گئے اِدھر وہ لشکر اُترا اُدھر ملازمون نے اورنگ کے سامان
جشن کرنے کی تدبیر شروع کی یہان تک کہ وہ رات اور اتنا دن تمام ہوا اورنگ نے دربار کیا
سب حاضرین دربار آکر حاضر ہوے دربار جمع ہوا یہان صبح سے اہل شہر آآکر جمع ہونے لگے
جب سب لوگ جمع ہوگئے اُسوقت اورنگ کو خبر ہوئی کہ کل اہل شہر جمع ہین یہ سُنکے اورنگ
مع اہل دربار کے بیرون دربار آیا اور اُس مجمع کو دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے ابھی اپنے مُنھ
کسی سے کہا نہ تھا کہ وہ لشکر جو کہ بھاگ کر آیا تھا اور اُسکا استقبال کرکے سردار لائے تھے
حاضر ہوا سب اہل شہر اُس لشکر کو دیکھکر ہٹ گئے وہ لشکر روبرو اورنگ کے گیا اور یون
عرض کرنے لگا کہ ای خداوند ہمنے آپکی وہ کرامت دیکھی کہ آج تک کسی خدا مین نہ پائی یہ
سُنکے اورنگ نے بآواز بلند کہا کہ ای اہل شہر سنو یہ لشکر جو کہ ابھی تمھارے سامنے
آیا ہی کیا بیان کرتا ہی اہل شہر بھی یہ کلام سُنکے متوجہ ہوے سب خاموش ہوگئے اُس لشکر
نے وہ ہی تقریر جو گوجر نے اُنکو تعلیم کی تھی بے کم و کاست بیان کی یہ جو تقریر اُس لشکر نے

بیان کی سوائے اسلم و ویلم دختگان دگوجر کے سب کو یقین ہوگیا مگر اہل اسلام باہم اشارہ
کرکے کہنے لگے کہ کیا اچھا فقرہ کہا ہی اپنا اعتقاد زیادہ کرنے کو معلوم ہوتا ہی کہ جب اسکو اس لشکر
کے آنے کی خبر ہوئی تو اپنے عیار کے ذریعہ سے یہ تقریر اُنکو تعلیم کرادی تھی کہ جب تم آنا
تو یہ تقریر بیان کرنا واہ واہ باہم یہ اشارے کرکے خاموش ہورہے کہ آدھر اُس لشکر نے ارژنگ
کو سجدہ کیا اُسکے سجدہ کرنے سے اُن لوگون نے بھی سجدہ کیا جو کہ ارژنگ کے ہمراہ تھے جب سب
سجدہ کرچکے اُسوقت ارژنگ نے اُس لشکر سے کہا کہ اب تم لوگ جاؤ تمکو یہ خدمت سپرد کی گئی
ہی کہ جب ہم سوار ہون ہماری سواری کے ہمراہ رہنا تم لوگ اب کسی جنگ پر نہ روانہ کیے
جاوگے تمہارا آج سے لقب لشکر خدا مقرر ہوا بعد ان سے یہ بین کرامت بخانۂ مرا ای شیخ
کہ چون خراب شود خانۂ خدا گردد ۔ وہ لشکر جب چلا گیا اُسوقت اہل شہر سے ارژنگ نے کہا
کہ آپ لوگون نے میری کرامت سُنی بھلا یہ کرامت کس خدا مین ہی لہذا اب مین آپ لوگون
سے یہ کہتا ہون کہ اگر آپ لوگ یہ چاہتے ہین کہ یہ شہر آباد رہے تو آپ لوگ ہماری اطاعت
کرین اور اپنا مذہب ترک کرین اور مذہب زردپرستی دلقا پرستی اور مجکو سجدہ کرنا
اختیار کرین ورنہ ایسکے اگر خلاف کرینگے تو مین اس ملک کو بالکل تاخت و تاراج کرڈالونگا
اور ایک کو مین خدا پرستون سے زندہ نہ رکھونگا کیونکہ اِنکے ہاتھ سے میرے باپ دادا نے بڑی بڑی تکلیفین
پائی ہین اور وہ ہمیشہ اِنکے ہاتھون عاجز رہے آخر کو پریشان ہوکر اس دنیا سے طرف بہشت کے تشریف
لے گئے اب مین نے اُسکے انتقام پر کمر ہمت باندھی ہی اور یہ قصد ہی کہ جو جو لوگ کہ تم لوگون کے
ہاتھ سے قتل ہوے ہین اُنکے خون کا عوض لون مجکو جہان جہان خدا پرست ملینگے پہلے
مین اُنکو مذہب کے ترک کرنے کی ترغیب دونگا اگر اُنھون نے قبول کرلیا تو خیر ورنہ قتل کرڈالونگا
لون کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا اُنکے حال پر رحم کھائین اور مجکو ذرا رحم نہ آئے خوب اُن ظلمون کا
عوض لونگا اور جسقدر ممالک اہل اسلام کے قبضے مین ہین مین اُن سب پر اپنا قبضہ کرونگا اور اپنے
دین کو رواج دونگا اسکو مین یہان کے بندوبست کے بعد طرف سبائل کے جاؤنگا وہان اپنا
قبضہ کرکے اور کارخانہ خدائی کو انجام دیکے اور ملکون کی جانب توجہ کرونگا سب ملک لینا ہو
خانۂ کعبہ پر لشکر کشی کرونگا وہان صاحبقران سے مقابلہ کرکے اُنکو قتل کرونگا اور خانۂ کعبہ پر
بھی اپنا قبضہ کرونگا اِن مین جو ملک اور جو خدا پرست میرا دین قبول کرینگے اور مجکو سجدہ کرینگے وہ تو میری
شمشیر سے نجات پائینگے ورنہ سب میری لقمۂ تیغ ہونگے مین پھر سے اپنی رائے کے موافق اُن ملکون
کو آباد کرونگا مین آپ لوگون کو نصیحت کرتا ہون کہ آپ لوگ میرے کہنے پر عمل کرین اور اپنی
جانین اور اپنے ملک کو بچائین آپ یہ نہ خیال کرین کہ یہان پھر اہل اسلام کی حکومت ہوگی یہ
خیال خام تصور ناتمام ہی گو کہ بہرام میری قید سے رہا ہوگیا ہی ابھی بچہ اُسکی زندگی باقی تھی اور
مین نے خود غفلت کی ورنہ کیا مجال تھی جو وہ رہا ہوسکتا یہ ہی مین نے خیال کیا کہ یہ جائے گا
کہان جسوقت منظور ہوگا اسکو قید کرکے طلب کرلونگا بس اسکو اسوقت جانے دو دیکھون کہ
رہا ہوکر میرا کیا کرتا ہی ورنہ مین اُسکو یون قتل کرتا کہ اُسکے حال پر سب کو ترس آتا مگر مین نے اپنے کردار
سے باز آنا کیونکہ مین اُسکو قبل بذریعہ نامے کے نصیحت کرچکا تھا اُسنے میری مرضی کے خلاف کیا اور
اور میرا مقابلہ کیا اگر وہ میرے کہنے پر عمل کرتا تو مین اُسکو اِس ملک کا بادشاہ حسب معمول رہنے دیتا

مگر اُسکا اقبال اور تھا اب وہ زمانہ گیا وہ وقت گیا وہ خدا جو قبل مین تھے عیش پسند تھے جو کچھ ہوا اُنھون نے گوارا کیا اپنے عیش کے پیچھے اپنے بندون کو قتل کرایا اور خبر نہ لی مین ویسا خدا نہین ہون مجکو اپنی خدائی کی ترنی دینے کی فکر ہی بھلا پھر کیونکر وہ مجھ سے عہدہ برا ہوتا آخر جو انجام ہوا وہ ظاہر ہی اُسکے بعد جو حرکتین اُسنے کین وہ بھی مین نے گوارا کین پیری اسنے دنون کی علالت مین یہ ہوا کہ اُسکے عیار کو موقع ملگیا وہ فکر کرکے رہا کرکے لے گیا گو مجکو بزور خدائی کے اُسیوقت خبر ہوئی کہ عیار اُسکو لیے جاتا ہی مین نے دیدہ و دانستہ چشم پوشی کی خیر اِس قصے سے تو مطلب نہین جو جیسی کریگا وہ اپنی سزا اپنے کنار مین دیکھیگا اب میرا آپ لوگون سے سوال ہی کہ یہ جو مین نے بیان کیا اِسپر عمل کرین اب مین نے اپنی تقریر کو ختم کیا جو آپ لوگون کو منظور ہو وہ بیان کرین کہ مین اُسکے موافق عمل کرون یہ کہکر اترنگ خاموش ہوا اُسکی اِس تقریر سے تمام اہل شہر مین ایک تہلکہ پڑگیا اور ایک شور عظیم وغوغا بلند ہوا اور سب کا یہ قصد ہوا کہ اِسیوقت اپنی جانین راہ خدا مین نثار کرین اور اِس مرتد و کافر کو اِس سخت کلامی کی سزا دین مگر اُنکے اِس قصد اور اِس برہمی کو اُن عمائد شہر نے روکا اور کہا کہ یہ وقت برہمی کا نہین ہی خدا پر نظر رکھو اور اُسکے فضل سے امید رکھو اگر اُسکو منظور ہوگا تو کوئی نہ کوئی سبیل ایسی نکالے گا کہ ہم اِس بلا سے نجات پائین بھائیو یہ تمکو بخوبی معلوم ہی کہ سرد لوہا گرم لوہے کو کاٹتا ہی یہ وقت گرمی و تیزی مزاج کا نہین ہی یہ ہمپر بخوبی ظاہر ہی کہ آپ لوگ اپنے مذہب پر قائم ہین اور آپکے قلوب اِن کلامون کی برداشت نہین کرسکتے ہین کیونکہ ہر وقت یہ تیزی کام نہین آتی ہی بقول شیخ سعدی ۔ شعر

نہ ہر جائے مرکب توان تاختن + کہ جاہا سپر باید انداختن + آپ لوگ صبر کرین ہم اُسکی تدبیر کیے لیتے ہین جو صلاح کہ ہمنے کل کی تھی اور آپ لوگون کی خدمت مین عرض کی تھی اور آپنے منظور کیا تھا اور جو لوگ کہ اُسوقت تشریف نہین رکھتے تھے اُنکے پاس عرض کر بھیجا تھا الحضرات نے بھی قبول فرمایا تھا اُسوقت تو ہماری راے قبول کی اِسوقت کیا ہوا جو آپ لوگ اِسقدر برہم ہوے آپ لوگ ہماری خاطر سے اپنے اِس قصد کو موقوف رکھین اور ہمپر رحم کرین اگر ہمارے کیے کچھ نہوگا اُسوقت آپکو اپنے فعل کا اختیار ہی کیونکہ اِسوقت تو ہم بے دست و پا ہو رہے ہین ہماری وہ مثل ہی نہ زر بل نہ بانہ بل نہ تو ہمارے پاس لشکر ہی نہ خزانہ ہی نہ کوئی حاکم ہی کہ جسکے بھروسے پر ہم فساد کرین اور اِس امر مین کئی قسم کے نفع ہین اول تو یہ کہ جانین بچتی ہین گو کچھ ہمکو اِسکی پروا نہین ہی کہ جانین نہ جائین مگر قاعدہ یہ ہی کہ کوئی ذی عقل اپنی ہلاکت کا دیدہ و دانستہ خواستگار نہوگا جہان تک ممکن ہوگا اپنے کو ہلاکت سے بچائے گا دوسرے یہ کہ ہملوگ اِسوقت شہر مین رہتے ہین اپنے مال و متاع بدتالبی مین اِسکے تلف ہونے کا خیال ہی پھر ہم کیون وہ امر کرین کہ جسکے بعد ہمکو سواے پشیمانی اور کف افسوس ملنے کے کچھ ہاتھ نہ آئے اور جو کوئی سُنے ہمکو نادان خیال کرے بموجب مصرعہ ۔ ع چرا کارے کند عاقل کہ بازآید پشیمانی تیسری وجہ یہان بیان کرنے کا موقع نہین ہی وہ پھر عرض کردی جائے گی وہ اِن سب سے زیادہ قوی ہی یہ جو اُن لوگون نے اہل شہر سے کہا وہ خوفناک ہوا سب خاموش ہوے اور ایک زبان ہوکر یہ کہا کہ آپ لوگون کو اختیار ہی جو آپکا جی چاہے وہ تدبیر فرمائیے ہم سبکے گلے آپکے دامنون سے بندھے ہین آپکے حکم سے ہم سرتابی نہین کرینگے مگر اِسکا خیال رہے کہ

ہمارے شہر پر کوئی آنچ نہ آنے پائے نہ کوئی خلل ہمارے مذہب مین واقع ہو نہ کوئی فرق ہمارے
شہر کی عمارت مین ہو کیونکہ شاید یہ خیال کیا جائے کہ ہم مساجد کو منہدم کرادین اگر ایسا ہوگا
اُسوقت ہمکو تاب نرہے گی یہ جو کچھ ہم منظور کرتے ہین صرف اس غرض سے کہ ہمارے شہر مین
کوئی خلل نہو ہمکو جانین تو پیاری ہین نہین صرف بقاے شہر کے لیے کیونکہ اسمین چند قبرین خاندان
صاحبقران کی ہین اگر یہ شہر برباد ہوگا تو اُسوقت اُن قبرون کا بھی نشان مٹ جائے گا اور ہمکو
اُنکے ورثہ سے بیکار کی ندامت ہوگی جب وہ یہ سوال کرینگے کہ تم کیسے ہمارے خیر خواہ تھے کہ ہمارے بزرگون کی
قبرون کے نشان کا فرون نے مٹائے اور تم خاموش بیٹھے رہے تو ہم اُسوقت کیا جواب دینگے اُسوقت
کی شرمندگی سے ہم اسوقت کا مرجانا بہتر جانتے ہین اسمین ہماری نام آوری ہی جب ہم نہونگے اُسکے
بعد جو کچھ ہو ہمکو کیا خبر ہمسے یہ تو کوئی سوال نہ کرے گا خدا وہ دن ہمکو ان آنکھون سے نہ دکھائے کہ ہم
شہر مین ہون اور ہمارے روبرو مساجد گھدین یا نشان اُن بزرگون کی قبرون کے مٹائے جائین
جنھون نے راہ خدا مین اپنی عمرین بسر کین اور رواج دین اسلام مین اپنی جانین نثار کین اور
اُسکی راہ مین شہید ہوے مرتبہ شہادت کا پایا اگر ایسا ہوگا تو پھر ہم کچھ خیال نہ کرینگے جو ہمارے کیے
ہوگا اُتنا کرینگے چاہے اُسوقت آپ ہمارے شریک ہون چاہے نہ اگر اُسوقت ہمارے چھوٹے
چھوٹے بچے بھی قتل ہونگے ہماری عورتین بھی قید کیجائینگی ہمارا مال واسباب بھی غارت ہوگا
مگر اپنے قصد سے نہ باز آئینگے جہان تک ممکن ہوگا ان کافرون سے اِس شہر کو خالی کرا لینگے یا
اپنی جانین لڑکر اس مقام پر دینگے وہ مقام ہمارے خون سے رنگین ہوگا آئندہ آپکو اختیار ہی جو
ہمکو عرض کرنا تھا عرض کر دیا اب جو کچھ آپ کہینگے ہم اُسکو بدل وجان منظور کرینگے کوئی عذر نہ کرینگے مگر
آپ بھی اِن باتون کا خیال کرکے ہر امر کو قبول کرینگے یہ شرطین اُنسے کرین ہم لوگ اُنکی اطاعت
کرنے مین پہلے اُن امیرون نے جواب دیا کہ یہ سب شرطین کرلی جائینگی مگر بابت مذہب کے
یہ امر ہی کہ آپ لوگون کو تقیہ کرنا ہوگا ہمکو خود یہ منظور نہین ہی کہ یہ شہر برباد ہو یا جسوقت وہ کافر
ایسا ظلم صریح کرینگے کہ ہمارے مساجد کو گھودین یا اُن قبرون کے نشان مٹائین جو کہ ہمارے آقا کی
ہین اور ہم خاموش بیٹھے رہین آپ لوگون سے پہلے ہم اپنی جانین اُنکی قدم پر نثار کرینگے کیا
ہمنے اُنکا نمک نہین کھایا ہی یہ سُنکے اُن سب اہل شہر نے کہا کہ بسم اللہ آپ جاکر گفتگو کرین ہمکو
آپکے کہنے پر اطمینان ہوگیا نصر من اللہ فتح قریب ہی سُنکے وہ امیر اُس مجمع اہل شہر سے باہر آئے
اور روبرو ارتر نگ کے لشکر اور اہل شہر کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ ہملوگ اپنی جانب سے اور آپ
حضرات کی طرف سے بادشاہ کی خدمت مین اُنکے سوال کا جواب عرض کرتے ہین آپ لوگون کو منظور
ہی یا نہین اُن سب نے کہا کہ ہمنے آپکو اپنا بزرگ اور سرپرست تصور کرکے اپنی طرف سے مختار کیا
کہ جو کچھ آپ کرینگے وہ ہم سب منظور کرینگے مگر سلح اُن شرطون کے جو کہ ہمنے آپکی خدمت مین
عرض کردی ہین یہ کلام اہل شہر کا سُنکے وہ لوگ ارتر نگ کی طرف متوجہ ہوے اور کہا کہ ای
ارتر نگ شاہ ہماری طرف متوجہ ہوکر اپنے سوال کا جواب سماعت فرمایئے کہ ہم لوگ کیا جواب
دیتے ہین سُنیے ہملوگ اِس سے تو خوف کرتے نہین کہ اگر ہم آپکا مذہب نہ قبول کرینگے تو جانین برباد
ہونگی نہ اِسکا خطر ہی کہ آبرو و مال تلف ہوگا ہملوگ جانین کچھ مال نہین خیال کرتے ہین جبکہ ہمکو
اِس امر کا یقین ہوگیا ہی کہ جب تک قضا نہین آتی ہی تب تک کوئی کسی کو مار نہین سکتا ہی تو پھر ہم کیون

اسکا خوف کرین نہ ہم اس خوف سے یہان جمع ہوے ہین کہ اگر نہ جائینگے تو عتاب نازل ہوگا بلکہ
اپنے شہر کی حفاظت کی غرض سے آئے ہین کہ یہ شہر برقرار رہے کیونکہ اس مین چند ایسے شخصون
کی قبر بن ہین کہ جنکے ہم نمک پروردہ ہین اگر وہ مسے گئین تو ہماری غمخواری آنکے کس کام آئی اسمین سب
ہملوگ یہان آئے اور یہ تقریر طولانی جو اسوقت آپنے بیان کی تو یہ صرف بیکار ہی یہ تو اُن لوگون کے
واسطے ہی جو کہ اپنی جانین عزیز رکھتے ہین یہ جان فروشون کے واسطے نہین ہی بلکہ آنکو یہ تقریر اور جرأت
دلانی ہی یہ خوف دلانا آپکا بیکار ہی کہ اگر میری اطاعت نہ کروگے تو تمھاری جانین و مال و زن
و اولاد سب تلف ہو جائینگی تو ہم لوگ اسکی پروا نہین رکھتے ہین بلکہ اسکو اپنا فخر خیال کرتے ہین
کہ ہملوگ بھی ایسے تھے کہ ہمارے نام بھی فرد شہدا مین مرقوم ہوتے ہم مرنے کے خوف سے آپکی اطاعت
نہین کرتے ہین بلکہ صرف حفاظت شہر کی وجہ سے لہذا ہملوگ چند شرطون سے اطاعت آپ کی قبول
کرینگے مگر ہاں آپ ضرور خیال کرلین کہ ہمکو جانون کا خوف نہین ہی بس یہ امر خیال کرکے ہماری باتون کا
جواب دیجیے گا یہ کہکر کہا کہ اول شرط تو یہ ہی کہ آپ ہمارے مذہب سے کوئی علاقہ نرکھین نہ ہم
آپکے مذہب سے جبکہ آپکا یہ قصد ہی کہ ممالک اہل اسلام پر قبضہ کرون اور انمین اپنا مذہب
رواج دون تو پھر آپکو جلدی اسقدر کیون ہی جب آپ سب ملکون پر ظفر حاصل کرلینگے اور سب
مین آپکا دین رواج پائے گا تو جو ملک کہ آپکے قبضے مین آچکے ہین انمین بھی وہی مذہب رواج
پائے گا جبکہ تمام دنیا مین ایک مذہب ہوگا تو وہ دو ایک ملک بچ سکتے ہین لہذا اسقدر امیدوار ہین
کہ ہمکو تا مسجد خانہ کعبہ کے جیسا کہ آپکا قصد ہی اس امر سے معاف فرمائین تاکہ ہملوگ بھی طعن سے
اپنے ہمجنسون کی محفوظ رہین اور اکثر ایسا ہوا ہی کہ صاحبقران نے اگر کسی ملک پر قبضہ کیا اسکے
اہل شہر نے جو عذر کیا اسکو صاحبقران نے پورا کردیا تب آنکو تکلیف اطاعت و ترک مذہب
دی یا جو کوئی شرط کی اسکو جب بجا لاے تب زحمت دی ترک مذہب پر اُن لوگون نے بھی کوئی
عذر نہین کیا بلا عذر آنکے فرمانے کو قبول کیا ایسی صورت مین تو ترک مذہب اسلام ہوتی گئی
کیونکہ اکنون نے کبھی کسی پر ظلم نہین کیا کہ تم ترک مذہب کردو یہ کیا ہو کہ کسی سے زبردستی
مذہب ترک کرایا ہو جبکہ اسکو ہزارہا دلیلون سے اپنے مذہب کے حق ہونے کا ثبوت
دیا اور اسکے مذہب کے باطل ہونے کا ثبوت دلیل سے ثابت کردیا کہ وہ بھی قائل ہوگیا
تب اسکو اسکی تکلیف دی کہ تم مذہب اسلام قبول کرو لہذا تمکو تو اسکی کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ تمکو
اس مذہب کی خوب خوب بزرگی اور مذہب اسلام کی خوب خوب برکت ظاہر ہی اگر کوئی
بھی ہمارے روبرو اپنے مذہب کی بزرگی ظاہر کرے گا ہمکو اسکا یقین نہوگا اگر آپ کو یہ
منظور ہو کہ ہم تا فتح دیگر ممالک اسلام اسی مذہب مین رہین تو ہم لوگ اور شرطین بیان کرین
ورنہ جو آپکا جی چاہے ہمارے ساتھ سلوک کیجیے ہم دم نہ ماریںگے اسکی ذات پر تکیہ کرینگے
اور صبر کو کام مین لائینگے بقول شاعر شعر سرنی بیچم زشمشیر حبیب ✦ ہرچہ آید بر سرمن یا نصیب ✦
پہلے آپ اسکا جواب ارشاد فرمالین تو ہم لوگ اور شرطین پیش کرین یہ کہکر وہ خاموش
ہو رہے جب یہ تقریر ارژنگ نے سنی اسکو پہلے تو اس امر پر غصہ آیا تھا کہ انھون نے
مجکو خداوند نہین کہا بلکہ ارژنگ شاہ کہا مگر خاموش ہو رہا کہ دیکھون یہ لوگ کیا بیان
کرتے ہین جب انھون نے یہ تقریر بیان کی تو اسکو نہایت غصہ آیا اور غضبناک ہوکر اُن لوگون

کی جانب دیکھا اور کہا کہ آپ لوگ بہت گستاخ ہین خیر ٹھہر جائیے مین آپ کی اس بات کا
جواب دیتا ہون یہ کہکر سختگان کی جانب دیکھا اور کہا کہ کیا اسکا جواب دیا جاے اسنے
دست بستہ عرض کیا کہ خداوند کو اختیار ہی بھلا مین کیا خداوند کو بتا سکتا ہون ارژنگ
نے کہا کہ تجکو تو اسوقت غصہ ہی تو ہی میری طرف سے اسکا انکو جواب دے یہ حکم پاکے
سختگان نے کہا کہ خداوند فرماتے ہین کہ یہ جو تم نے کہا کہ ہم موت سے نہین ڈرتے ہین
یہ تم سب اہل اسلام کے قول ہین یہ تو کوئی نئی بات نہین ہی کہ جسکا تمکو جواب دیا جاے
اور یہ بھی ہمپر بخوبی ثابت ہی کہ تم لوگ جان کے خوف سے یہان نہین آئے بلکہ جیسا کہ تم نے
اپنی تقریر مین بیان کیا کہ بغرض حفاظت شہر اسی سبب سے ہم بھی تم سے بابت ترک مذہب و
اطاعت کے کہتے ہین تاکہ تمہارا شہر تمہارے سبب سے برباد نہو اور تمہاری جانین تلف
نہون تمنے جو طریقہ صاحبقران کا بیان کیا وہ طریقہ اُنکے ساتھ تھا ہمارے اُنکے زمین آسمان
کا فرق ہی وہ ہمارے دشمن ہین بھلا ہم دشمن کے طریقے پر کیونکر چل سکتے ہین ہان کوئی ہمارے
مذہب کا طریقہ بیان کرتے تو وہ ثبوت مین لیا جاتا غیر کے طریقے سے ہمکو کیا مطلب ہان
یہ طریقہ تو اُنکے روبرو دلیل ہوگا جو مذہب اسلام رکھتے ہین وہ لوگ اسپر عمل کرینگے
یا تم لوگ ہم تو نہین عمل کر سکتے ہین یہ جو تمنے کہا کہ تا فتح ہونے اور ملکون کے ہم اس
امر سے معاف فرمائے جائین تو یہ ہرگز نہوگا کیونکہ ہم کہان تک یہ کرینگے جو ملک فتح
کرین اسکے اہل شہر کو اسکے مذہب پر رہنے دین کیونکہ ہزارون ملک ہین اگر ہمنے ایک
ملک کے اہل شہر کو اسکے مذہب پر رہنے دیا تو ہر ایک یہ ہی نظیر پیش کریگا اگر ہمنے اسکے کہنے
پر نہ عمل کیا تو وہ یہ ہی کہینگے کہ فلان شہر کے باشندے اپنے مذہب قدیم پر ہین ہمکو آپ
کیون نہین رہنے دیتے ہین دوسرے لوگ یہ خیال کرینگے کہ شاید خداوند اُنسے دب گئے پھر
ایسی حالت مین جبکہ ذلت ہو تو خداوند کہتے ہین کہ مین کیونکر تم سب کو تمہارے مذہب پر رہنے
دون یہ تو کبھی نہوگا چاہے تم اطاعت کرو چاہے نہ کرو اگر یون نہ کروگے تو بزور شمشیر کرونگے کیونکہ
تم لوگون کی خصلت ہی کہ پہلے یون ہی تقریر کرتے ہو جب کرمی پڑتی ہی تو آپ ہی عجز کرتے
ہو جیسے کہ بہرام نے پہلے چوبینہ کی اسکا انجام کیا ہوا کہ نہ لشکر کام آیا نہ ملک آخر کو گرفتار ہوگیا
لشکر شکست کھاکر فرار کر گیا آپ گرفتار رہا شکر کرے کہ اسکو اسکا عیار رہا کرکے لے گیا ورنہ
اس خرابی سے جان جاتی کہ دیکھنے والون کو عبرت ہوتی سر اٹھانے کا یہ ہی انجام ہی جو کہ اسکو
پیش آیا بس تمہاری اس تقریر کا یہ ہی جواب ہی کہ دیا گیا جب تک مذہب ارژنگ پرستی
نہ قبول کروگے اسوقت تک تمہاری نکوئی شرط سنی جائے گی نہ تمہاری جانین بچینگی اگر تمکو
حفاظت شہر منظور ہی تو مذہب ارژنگ پرستی قبول کرو ورنہ آمادہ قتال ہو اور شہر کو اپنی
آنکھون سے تاراج دیکھو ابھی فوج کو حکم دیا جاتا ہی کہ وہ شہر کو غارت کرتی ہی اور تمکو قتل ہم بھی
دیکھین کہ تم لوگ کیونکر صبر کرتے ہو یہ جو تقریر سختگان نے کی اُن لوگون کو بہت غصہ آیا اور
برہم ہوکر کہا کہ او سگ بچے تو یہ کیا کلام بیہودہ زبان پر جاری کرتا ہی تیرے باپ اور دادا
اور پردادا ہمیشہ ہم لوگون کی جوتیان کھایا کیے اور کیا کیا اُنکی گت عمر وادل وغیرہ ثانی
نے نہین کی ہمیشہ پاپوش کاری کی آج تو ہمین مرنے سے خوف دلاتا ہی تیری اس تقریر کا انجام

جما نہین ہر دیکھین تو تو کیسا بہادر رہا اور کیسا بخشک کی نسل سے ہی جو تو ہمسے بزور شمشیر مذہب
ترک کرانے ہزارون کی جانین جاتی رہین تو بھی تو ہم یہان سے نہین ہٹتے ہین تو اپنے دل مین
کیا خیال کرتا ہی معلوم ہوا جسطور سے تیرے باپ دادا وغیرہ نطفہ حرام و برباد کن سلطنت
تھا رہے کہ اُنکے سبب سے بہت سے ملک اہل اسلام کے قبضے مین آئے کیونکہ وہ جس ملک
مین بھاگ کر گئے اُسکے عقب مین اہل اسلام بھی پہونچے انھون نے اُن ملک کے بادشاہ کو
بھگا کر اہل اسلام سے مقابلہ کرا دیا آخر کو انجام یہ ہوا کہ یا تو وہ بادشاہ اگر کچھ عقل رکھتا تھا
تو مسلمان ہوا یا قتل ہوا یہ لقا خواہ کسی دوسرے کو لیکر وہان سے بھاگے اور ملک کے تباہ
کرنے کی فکر کی اسی طرح سے تو بھی ہی اگر تیری عقل پر ارژنگ نے عمل کیا تو بہت خراب
ہوگا یہ خیال نہ کرے کہ مین نے خاور فتح کر لیا ابھی خاور فتح نہین ہوا ہی جب تک ہم
لوگون کے دم مین دم باقی ہی کوئی چین سے یہان حکومت نہین کر سکتا ہی سوائے
اہل اسلام کے ایک خاور کے فتح ہونے سے یہ گمان کرنا کہ ہمنے کل ممالک اسلام پر
فتح پائی بالکل خلاف عقل ہی بلکہ یہ خیال کرنا چاہیے کہ ان لوگون سے اسطور سے برتاؤ
کرین کہ دوسرے ملک کی رعایا بھی یہ خیال کرے کہ جب انھون نے اُس ملک کی رعایا
سے یہ برتاؤ کیا تو ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی کرینگے اگر پہلے ہی ظلم پر کمر باندھینگے تو یہ اہل
اسلام ہین باز رکھو چین نہ لینے دینگے ہمکو تو یقین ہی کہ کسی نہ کسی ملک پر وہ فاش ذلت ہوگی
کہ تمام عمر نہ بھولینگے ہم لوگ تو مجبور ہین جو چاہے ظلم و ستم کر و اب ہم وہ غریبین نہین یہان
کرینگے اب تم ہمارے صبر کو دیکھو یہ جو انھون نے برہم ہوکر کہا ارژنگ نے خیال کیا کہ یہ تو
بڑا غضب ہوا تمام شہر بگڑا جاتا ہی بڑا کشت و خون ہوگا یا تو وہ مرتد پہلے بہت غضبناک تھا
اب یہ رنگ دیکھکر اُسکا غصہ کم ہوا اور سخنگان سے برہم ہوکر کہا کہ تونے کیا تقریر کی جو یہ لوگ
آمادہ بفساد ہوے ارے کوتاہ عقل کوئی رعایا سے ایسی تقریر کرتا ہی یہ کہکر اُس سے کہا کہ
لے تو ہٹ مین خود تقریر کرونگا سخنگان ہٹ گیا تب ارژنگ نے اُن لوگون سے
کہا کہ آپ لوگ برہم نہون مجکو یہ منظور ہی کہ نہ فساد ہو نہ ملک تباہ ہوا ور میرا مذہب رواج
پاے یہ مجکو نہین منظور ہی کہ مین کسی ملک کی رعایا پر ظلم کرون یا جبرا اپنا مذہب قبول کراؤن
اور اپنی بندگی پر راضی کرون اگر مین رعایا پر ظلم کرونگا تو حکومت کیونکر کرونگا لہذا اب
آپ اور شرائط بیان کرین ہم سب کا آپکو ایک مرتبہ جواب دینگے آپکی مرضی کے موافق ہم
آپسے فساد کرنا نہین چاہتے ہین یون جو ارژنگ نے کہا تو اُن لوگون نے دیکھا کہ
ارژنگ صلح پر آمادہ ہی پس ارژنگ سے کہا کہ اے بادشاہ ہماری ایک شرط کا تو یہ
جواب ملا کہ جس سے ہمین بالکل امید قطع ہوگئی اگر اور شرائط بیان کرتے تو نوبت بجنگ
پہونچتی اگر آپ اُن شرطون کو سننا چاہتے ہین تو سنکے آپ خود جواب دین اُس سگ بچہ کو
کہ جسکی نسل مین سگ سفید نہ ہو حکم دین ورنہ فساد ہوگا کیونکہ اُسکی لینت مین فساد ہی
اُسکے خاندان بھر کا قاعدہ تھا کہ وہ فساد کرا دیتے تھے اور آپ تماشا دیکھتے تھے
کیونکہ اسمین تو فائدہ ہی کہ ملک بملک سیر ہوتی تھی اور جس ملک مین گئے اُس بادشاہ
نے دعوت کی خوب بلاؤ تو رہے کھانے مین آئے یہ ہی اسکا بھی جی چاہتا ہی کہ ہوے

بھی کمالنے مین آئین تو یہ اسکے بے بخبر ہی یہ جو اُن لوگون نے کہا جسقدر لوگ اُسوقت وہان تھے سب ارتر نگ واسلم و دیلم کے سختگان کی طرف دیکھکر ہنسے اور ایک صدائے قہقہہ بلند ہوئی سختگان شرمندہ سا ہوکر رہ گیا اور خوب ذلیل ہوا ارترنگ نے اُن لوگون سے کہا کہ آپ اطمینان رکھین مین خود جواب دونگا یہ سُنکے اُنھون نے کہا کہ ہماری دوسری شرط یہ ہی کہ ہم چاہتے ہین کہ جسقدر مساجد اور مدارس اِس شہر مین ہین اُنکی بابت کسی قسم کا حکم نہ فرمائین یعنی اُنکو حالت اصلی پر رہنے دین تا وقتیکہ آپ سب ممالک اسلام پر قبضہ نہ کرلین اُسوقت آپکو اُنکی بابت اختیار ہی اُسوقت ہمکو بھی عذر نہوگا اگر ایسی حالت مین آپ اُنپر دست انداز ہونگے تو ہمکو تاب نرہیگی نوبت فساد کی آئے گی آئندہ آپکو اختیار ہی پھر ہمسے کوئی شکایت نہ فرمائیے گا تیسری شرط یہ ہی کہ جو مقبرے اِس شہر مین ہین یا جو کہ عمارتین ہین اُنکے غارت کرنے کا حکم نہ فرمائین کیونکہ مقبرون مین اُن لوگون کی قبرین ہین جو کہ ہمارے آقا اور رشتہ مند تھے ہم یہ نہین چاہتے کہ ہماری زندگی مین اُنکی قبرون کے نشان مٹے جائین یا وہ عمارتین جو اُن لوگون نے اپنے رہنے کے واسطے بنوائین تھین دوبرباد ہون اِس حالت مین بھی فساد ہی اگر اُسپر بھی آسیب یا ضرر پہونچا تو ہم سبکے گلے اُسی مقام پر کٹ جائینگے ہزارون کا خون ہوگا باقی تمام شہر پر آپکو اختیار ہی جہان چاہے عمارت بنوائیے کوئی ہمکو عذر نہوگا چوتھی شرط یہ ہی کہ ایک چوتھائی یعنی ربع آمدنی ملک ہمکو عنایت ہو کہ ہم اس روپیہ سے اِن سبکی مرمت کرتے رہین اور جو جو کام اور مصارف ہین اُنمین صرف کرین اُسکا ہم سے حساب نہ لیا جاے پانچوین شرط یہ ہی کہ ہمارے شہر کے لوگون سے کوئی آپکا لشکری نہ بولے اور نہ کسی قسم کا اُنپر ظلم کرے نہ ہمارے شہر کے لوگ اُس سے بولینگے اگر کبھی ایسا ہو تو آپکا لشکری خواہ ہمارے شہر کا باشندہ بذریعہ عرضی کے آپکو اطلاع دے آپ اُسکو تحقیق کرکے سزا دین جسکی خطا ثابت ہو اُسوقت مین کسی کو جاے شکایت نہوگی یہ شرائط ہین جو کہ ہمنے آپکی خدمت مین عرض کیے یہ سُنکے سختگان نے جواب دیا کہ کیا خوب خداوند کا کوئی ملک پر قبضہ ہی نہین ہی جو ہی وہ اہل شہر کے قبضہ مین ہی نہ مساجد منہدم ہون نہ مدارس نہ عمارت شہر پر قبضہ نہ قبرون پر اور اُسپر طرہ یہ کہ ربع آمدنی ملک بھی لین یہ کبھی شرطین ہین ہمکو تو کبھی نہین قبول ہی چاہے خداوند قبول کرین کیونکہ وہ دب گئے ہین رہا یا ہوگے تو اِسقدر چیزون پر قبضہ کرین اور ہم حاکم ہوکر بالکل بے دست و پا ہون لو اور سنو جو آمدنی کہ ہم سے لینگے اُسکا حساب بھی نہ دینگے حاصل تو کرینگے ہمسے اور حساب نہ کرینگے دوسری یہ نئی شرط ہی کہ ہمارے شہر کے باشندے سے کوئی آپکا لشکری نہ بولے اِنکا باشندہ جو جاہے وہ کرے ہر طرح ہم محکوم ٹھہرے یہ حاکم نا صاحب ناہنجار یہ خداوند کو نہ منظور کرنے دینگے یہ سختگان نے اِس سبب سے کہا تا کہ ارترنگ کو خیال رہے اور وہ نہ قبول کرے اِسی وجہ سے قبل اُسکے جواب دینے کے اِسنے یہ کہا اِسکی رگ بادر نخطائی نے اِسکو مبہوت کیا یہ صورت ہی کہ اِسکی زبان نہین رکتی مثل نیش عقرب کے چلی جاتی ہی کیونکہ اِسکا قلب سیاہ ہی اہل اسلام کی طرف سے کینہ ہی وہ کیونکر نکلے وہ تو ہر وقت اِسکے قلب مین رہتا ہی کہ جسکے سبب سے اِسکا قلب مثل ہیزم خشک کے جلا کرتا ہی اِسکو بھی مثل اپنے باپ دادا کے یہ ہی فکر رہتی ہی کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ اہل اسلام کو زک پہونچے مگر اُنکا خدا اُنکی حفاظت

کرتا ہی بموجب مصرعہ ع - دشمن اگر تو یست نگہبان قوی تر ست + جب تک خدا نہین چاہتا ہی
تو کیا ہوتا ہی لاکھ دشمن سر پٹکے اور اپنا کینہ ظاہر کرے اور مثل عقرب کے نیش زنی کرے
نہین ہو سکتا ہی جب اسکا فضل شامل حال ہوتا ہی تو دشمن دوست ہو جاتا ہی بقول شاعر شعر
دوست جب تک ہی خدا کچھ نہین بروا مونس + کیا کرے گا کوئی حاسد مرا دشمن بنکر
سختگان نے جو یہ تقریر کی ارژنگ نے بچشم غور اسکی طرف دیکھا اور کہا کہ مجکو کیا ضرور ہی بولنا
جبکہ ہم خود موجود ہین تو کیون مثل دو کمرے کے بیچ مین کود اپڑتا ہی مین نے تجھ سے کہا تھا
کہ اسکا مین کیا جواب دون جو تو دخل در معقولات دیے جاتا ہی یہ مثل ہوئی کہ کسی نے اسیوقت
کے واسطے اور تیری شان مین کہی تھی شعر شالیہ ۵ آتا جاتا نہین کچھ خاک مگر کامل ہین + بیچے ہلدی
کی گرہ ہو گئے عطار دن مین + ہمنے جبکہ منع کردیا تو بولنا کیا ضرور ہی کیا ہمکو عقل نہین ہی کہ آپ ہمکو
سبق پڑھانے ہین کیا یہ نہین تو نے سنا شعر - امور مملکت خویش خسروان دانند + گدا ے
گوشہ نشینی تو حافظا مخروش + آخر اور لوگ بھی تو یہان موجود ہین کوئی نہین بولا سوا ے تیرے
معلوم ہو گیا کہ تیری آب و گل مین فساد ہی تیرے اس کہنے سے ثابت ہو گیا کہ تو یہ چاہتا ہی کہ فساد ہو
میری حکومت مین خلل آئے جو ہمکو مناسب ہوگا وہ کرینگے تیری راے پر کبھی عمل نہ کرینگے معلوم
ہو گیا کہ خداوند تعالی و مردتانی کی حکومت و خدائی جو برباد ہوئی اسکی تباہی کے باعث تیرے
باپ اور دادا ے تھے کہ اُن دونون صاحبون نے اسکی راے پر کام کیا روز بد نصیب ہوا اب
تیرا بھی یہ ہی قصد ہی کہ مین بھی مثل اُنکے ایک ایک ملک مین بنا وگن ہون اور تباہ و برباد
پھرون یہ لوگ سچ کہتے ہین یہ جو ارژنگ نے برہم ہو کر کہا اور یہ بھی کہا کہ پہلے تو میرے اور
خیال تھے مگر تیرے بولنے سے میرے خیال بدل گئے اب مین اُنکی سب شرطین منظور کرونگا تیری
راے کے خلاف کرونگا دیکھون اسمین میرے لیے کیا ضرر ہوتا ہی یہ جو تقریر سختگان نے
سنی اور ارژنگ کو برہم دیکھا دم بخود ہو گیا پھر کچھ دم نہ مارا ایسا دم بخود ہوا کہ گویا سانس
بھی نہ تھی ادھر اُن لوگون نے جو دیکھا کہ ارژنگ خود اُسپر برہم ہوا پہلے اُنکا قصد تھا کہ
اسکو ڈانٹین مگر جب یہ دیکھا کہ ارژنگ خفا ہوا خاموش ہو رہے ارژنگ اُنپر خفا ہو کر
اُنکی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ مین نے آپکے شرائط سنے مین انکو ضرور منظور کرونگا مگر ساتھ
دو شرطون کے یقین ہی کہ آپ بھی انکو منظور کرین اور اگر آپ منظور کرلین تو مین بہت خوش
ہون اور یہ فساد برطرف ہو جاے مین بھی چین سے حکومت کرون اور آپ بھی چین سے
شہر مین آباد رہین اُن لوگون نے کہا کہ آپ بیان فرمائین اگر ہمارا کوئی نقصان نہوگا تو
ہم ضرور بسر و چشم منظور کرینگے ارژنگ نے جواب دیا کہ سنیے پہلی شرط یہ ہی کہ مین ان
شرطون کا اسوقت تک پابند ہون جب تک کہ تمام ممالک اہل اسلام پر قبضہ نہین کرلیتا
ہون جب سب پر میرا قبضہ ہو جائے گا اسوقت مین اُنکا پابند نہین اسوقت جو میرا جی چاہے گا
مین کرونگا اسوقت مین مین صاحب اختیار رہون پھر کوئی عذر آپ لوگون کی جانب سے
نہوا اور اگر ہوگا تو وہ لائق سماعت نہوگا اور نہ کوئی فساد ہوا اور اسکے ساتھ یہ بھی شرط ہی
کہ آپ لوگ کسی اہل اسلام کی مدد کے واسطے نہ جائین اور نہ کسی قسم کی کمک کرین اگر ایسا
آپ لوگ کرینگے تو پھر مین بھی اپنے عہد سے پھر جاؤنگا اور کوئی بات نہ سنونگا اور دوسری

شرط میری یہ ہی کہ آپ لوگ میرے طریقے کو قبول کرین اور مذہب ارژنگ پرستی اختیار کرین کیونکہ
مین نے کسقدر آپ لوگون کی خاطر کی یہ جو ارژنگ نے کہا اُدھر اُن لوگون نے بھی خیال کیا کہ
سوائے اِس شرط کے کہ یہ ارژنگ نے نہین منظور کی کہ ہم مذہب اسلام مین نہین ارژنگ پرستی
اختیار کرین اور سب شرائط ہمارے قبول کرے جبکہ ہمارے مذہب مین یہ بات ہی کہ اگر
موقع ہو تو تقیہ کرلے جہان تک ممکن ہو اپنے مذہب کی حفاظت کرے ایسی صورت مین کیون
فساد کرین یہ تو یقین ہی کہ کہین نہ کہین کسی نہ کسی کے ہاتھ سے یہ ضرور قتل ہوگا اور جبکہ یہ
یہان سے اور طرف کو چلا جائے گا ہم پھر اپنا مذہب اعلان کرلینگے جب تک یہ یہان ہی ہم
حالت تقیہ مین بسر کرین کوئی ہرج نہین ہی یہ خیال کرکے ارژنگ سے کہا کہ ہم بموجب آپکے
کہنے کے دونون شرطین آپکی بدین شرط منظور کرتے ہین کہ ایک تو ابھی ہم آپکو سجدہ نہ کرینگے
صرف آپکے مذہب کے طریقے پر عمل کرینگے دوسرے ہمارے مدارس مین ہمارے مذہب
کی تعلیم ہوگی آپ اپنے مذہب کی تعلیم کے واسطے اور مدارس تیار کرین ہم آپکو اُسوقت سجدہ
کرینگے جبکہ آپ کل ممالک اہل اسلام پر قبضہ کرلینگے اور سب لوگ آپکو خدائی مانینگے اُسوقت
ہم بھی آپکو سجدہ کرینگے اور اپنا خدا جانینگے اور اِس مذہب کو باطل اور آپکی خدائی کو حق خیال
کرینگے اور کوئی عذر نہ کرینگے دوسرے یہ کہ یہ جو آپنے فرمایا کہ تم کسی اہل اسلام کی کمک نکرنا
یہ بھی ہمکو اِس طور سے منظور ہی کہ جب کوئی اہل اسلام اِدھر آئے گا اور ہم سے کمک کا خواستگار
ہوگا اُسوقت ہم اُسکو جواب دینگے اور اُسکی کمک نہ کرینگے مگر جب وہ ہم سے پناہ کا خواستگار
ہوگا کہ ہمکو اپنے شہر مین پناہ دو تو ہم ضرور اُسکو پناہ دینگے مگر اُسکے شریک ہوکر مقابلہ نکرینگے
تیسرے یہ کہ اگر آپکی یہ کسی وقت خواہش ہوگی اور آپ ہمکو برائے کمک طلب کرینگے تو ہم
اہل اسلام کے مقابلے مین آپکے شریک ہوکر اُنسے مقابلہ نہ کرینگے ہان اگر اور کوئی قوم سے
اور آپ سے مقابلہ ہوگا اُسوقت مین ہم ضرور آپکی کمک اور مدد کرینگے اپنی قوم کے
مقابلے مین آپکی شرکت نہ کرینگے اور اگر آپ ہمکو کبھی اہل اسلام کے مقابلے کو روانہ فرمائینگے
تو ہم نہین جائینگے اُسوقت آپ کچھ ملال کرینگے تو ہم اُسکے متحمل نہ ہونگے اگر آپ کو بدین
شرائط ہمارے ہمراہ صلح کرنا منظور ہی تو بہتر ورنہ آپکو اختیار ہی ارژنگ نے دل مین کہا
اسوقت تو یہ شرائط منظور کرلو چونکہ یہ فساد تو برطرف ہو جسوقت کل ممالک پر قبضہ
ہو جائے گا اور ایک مذہب میرا ہوگا اُسوقت یہ لوگ کیا کرینگے اور مجھے اِنکی مدد کی
کیون ضرورت ہونے لگی میرے پاس خود لشکر کثیر جمع ہو جائے گا ابھی بہت سے ملک
ایسے ہین جو کہ میرے باپ دادا کی پرستش کرتے ہین مین اُنکو کمک کے واسطے طلب کرونگا
اِنکو کیون طلب کرنے لگا مجھے کیا ایسی غرض ہی یہ خیال کرکے کہا کہ مین نے سب شرطین
یہ اور وہ جو کہ قبل مین آپ لوگون نے بیان کین نہین بخوشی خاطر منظور کین مگر مین یہ چاہتا
ہون کہ ایک عہدنامہ ہمارے آپکے درمیان مین تحریر ہو جائے اُسکے پابند ہم بھی رہین
اور آپ بھی اُسپر میرے اور میرے اہل دربار و لشکر کے دستخط اور مہرین ہون اور آپکے
اور تمام اہل شہر کے دستخط ہون ایک میرے پاس رہے اور ایک آپ لوگون کے
پاس کہ اگر کوئی وقت یا موقع ملے تو اُسپر عمل کیا جائے اُسکے خلاف نہو آن لوگون نے کہا

کہیدائے تو ابکی بہت عمدہ ہے زبسوقت کیونکہ کل اہل شہر متفق ہین یہ سنکے ارژنگ نے دبیر کو بلاکر ایک
عہد نامہ زبان اپنے اور اہل شہر کے تحریر کرایا اسمین پہلے تو حمد و ثنا اسکے بعد تعریف ارژنگ
اسکے بعد اہل شہر کی طرف سے یہ شرائط تحریر تھے کہ ہم تا وقتیکہ ارژنگ تمام ملک اہل اسلام پر
قبضہ نہ کرلینگے اسوقت تک ارژنگ کو سجدہ نہ کرینگے ہمارے مدارس مین ہمارے مذہب کی تعلیم ہوگی
ارژنگ اپنے مذہب کی تعلیم کے لیے اور مدارس تیار کرائین اور ہم اہل اسلام کی کمک ارژنگ
شاہ کے مقابلے مین نہ کرینگے نہ ارژنگ کی کمک اہل اسلام کے مقابلے مین کرینگے نہ کبھی ہم اہل
اسلام پر بموجب حکم ارژنگ لشکر کشی کرکے جائینگے ہان اگر کوئی اور قوم اہل اسلام سے
علاوہ ارژنگ پرستون کے مقابلے کو آئے گی تو ہم ارژنگ پرستون کی مدد کرینگے
کرینگے اسی طور سے ارژنگ کے علاوہ اہل اسلام کی کمک کرینگے اگر اہل اسلام ہمارے شہر
مین آکر پناہ لینگے تو ہم مدد پناہ دینگے مگر انکی اس حالت مین بھی شرکت نہ کرینگے اور ہم
قواعد مذہب ارژنگ پرستی پر سوائے سجدہ کرنے کے عمل کرینگے اسکے بعد ارژنگ کی
طرف سے ان شرائط پر منظوری تحریر کی کہ ہمنے یہ سب شرطین منظور کین کہ نہ ہم مدارس و مساجد
شہر کو کھدوائینگے نہ عمارت شہر کو نہ کسی اہل اسلام کے معبد گاہ کو نہ کسی اہل اسلام کی قبر کے
نشان کو مٹائینگے اور ربع آمدنی شہر ان لوگون کو حسب خواہش اسکے ہر سال دیا کرینگے تاکہ یہ
اس سب عمارت کی مرمت اور دیگر مصارف مین صرف کرین اسکا حساب ہم نہ لینگے اور نہ کوئی ہمارا
لشکری اہل شہر پر ظلم کرے گا نہ کوئی اہل شہر ایسی حالت مین اسپر ظلم کرے گا اگر ایسا ہو دونون ہمسے
زیادہ کرین یا ہو کوئی [illegible] ہماری طرف سے یہان کا حاکم ہو اس حاکم کو زیبا ہے کہ اسکی
تحقیقات کرے اور جسکی اسکے نزدیک ثابت ہو اسکو سزا دے یہ عہد ہمارے اور اہل شہر
کے اسوقت تک ہے کہ جب تک ہم کل ممالک اہل اسلام پر قبضہ نہین کرلیتے ہین جبکہ ہم سب
ممالک پر قبضہ کرلینگے تو ہم اس عہد نامے پر نہین عمل کرینگے اور نہ ہم اسکے پابند ہونگے اور نہ
اہل شہر اسوقت ہمارے خلاف کرسکتے ہین اس حالت مین انکو ہمارے حکم کی پابندی
کرنا ہوگی وافق اس تحریر کے جب یہ عہد نامہ تیار ہوچکا پہلے اسپر ارژنگ کی گئی بعد اسکے اسلم
دویلم و سختگان کی بعد اسکے کل اہل دربار و افسران فوج و سرداران لشکر و اہل لشکر کے
دستخط ہوئے یہان تک کہ اخلاق و کاہ فروش تک بھی نہ باقی رہا اسکے بعد آن عمائد شہر کے دستخط ہوئے
جو کہ یہ تحریر کررہے تھے [illegible] کل اہل شہر کے دستخط ہوئے کوئی نہین باقی رہا کہ اسکے دستخط
نہون ایک نقل اس عہد نامے کی ارژنگ کے دفتر مین رہی اور ایک جوک مین جسپان
کی گئی اور اصل عہد نامہ آن عمائد شہر کو دیا گیا حکم ہوا کہ مجمع برخاست ہو آن عمائد شہر نے
اہل شہر کی جانب سے اسکا بہت کچھ شکریہ بطور لفظی ادا کیا اور اہل شہر سے پکار کر کہا کہ اب تو کوئی عذر
اطاعت کرنے مین نہین ہے جو شرائط کہ بیان کیے گئے وہ سب بادشاہ نے قبول فرمائے
لہذا اب تمکو بھی لازم ہے کہ تم بھی اطاعت سے سرتابی نہ کرنا اور بموجب اپنے عہد کے
قائم رہنا یہان تک نہ کرنا ورنہ خرابی ہوگی سب اہل شہر نے ایک زبان ہوکر کہا کہ ہم
اسوقت تک اس عہد نامے پر عمل کرینگے جسوقت تک بادشاہ کی جانب سے کوئی امر اس
عہد نامے کے خلاف نہوگا اگر وہ بیان شکنی کرینگے تو ہم بھی ضرور کرینگے عمائد شہر نے یہ سنکے

کہا کہ یہ کہنا تمہارا درست ہی کہین بادشاہ بھی بیمان شکن ہوتے ہین جو یہ تم کہتے ہو انھون نے
کہا کہ یہ تو ہم بخوبی جانتے ہین کہ بادشاہ عہد شکن نہین ہوتے مگر احتیاط اسمین یہ کہا اور
دوسرے یہ خیال ہوا کہ اس سلطنت مین ایک ایسا شخص ہی کہ جسکو اہل اسلام کے نام
سے عداوت قلبی ہی اسکے خاندان سے یہ دشمنی چلی آتی ہی یقین ہی کہ وہ ضرور بادشاہ کو
ترغیب عہد شکنی کی دے گا یہ اسکے خیال سے کہا گیا یہ تقریر سنکے عمائد شہر نے کہا کہ تم سے یہ
کہا جاتا ہی کہ تم لوگ اس امر سے اطمینان کلی رکھو کہ تمہاری نسبت کوئی بات اسکی بادشاہ
نہ سنے گا اور اگر سنے گا بھی تو اسپر اسوقت عمل کرے گا جبکہ تحقیق ہو جائے گی لے جاؤ اپنے اپنے
گھرون مین ہمین سے بسر کر دیہ سنکے وہ مجمع درہم و برہم ہوا سب خوشی خوشی اپنے اپنے
گھرون کو گئے وہ عمائد شہر بھی اترنگ سے رخصت ہو کر اسکو سلام کر کے اپنے گھرون کی
جانب روانہ ہوے راہ مین اہل شہر اُنکے انتظار مین کھڑے تھے جب وہ لوگ پہونچے تو پہلے
انکا بہت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپنے خوب تقریر کی اور خوب شرطین کین یہ بہت عمدہ ہوا
کہ عہد نامہ تحریر ہو گیا اب آپ بابت تبدیل مذہب کے کیا فرماتے ہین کیونکہ آپ اقرار کرتے
ہین کہ ہم سوائے سجدہ کرنے کے اور کل قواعد پر آپکے عمل کرینگے انھون نے کہا کہ یہ طریقہ مین نے
اپنے دل مین خیال کر لیا تھا کہ تقیہ کر لینگے لہذا تم لوگ تقیہ کرو ظاہر مین اُنکے قواعد ادا کرو باطن
مین پوشیدہ اپنے گھرون مین اپنے طریقے ادا کرو اور اسکے اوپر نظر رکھو کہ وہ کوئی نہ کوئی سبیل
اس بلا کے دفع ہونے کی ضرور نکالے گا وہ تمکو کوئی مار نہین ڈالے گا یہ بھی بتنے دنون
کی گردش ہی گذر جائے گی اسکا شکر کرو اسوقت فساد کرنے مین بڑی خرابی تھی ایسے
ایسے خیال کر کے سنے یہ سب شرطین کین خدا نے فضل کیا کہ سب ہمارے حسب دلخواہ پوری
ہوئین لے اب تم لوگ جاؤ اپنے کاروبار مین مصروف ہو دکانین کھولو دروازے شہر
کے مکانون کے کھلین آج پندرہ بیس دن سے بازارین بند ہین کل کاروبار موقوف ہین
اور سب اپنے اپنے گھرون مین بیٹھے ہین کیسے کیسے نقصان ہوے ہین یہ سنکے سب اہل شہر اپنے
گھرون کی طرف روانہ ہوے جاکر سب نے دروازے کھولے دوکانین کھلین چوک
آراستہ ہوا یہان تو شہر مین گہما گہمی ہو گئی اہل شہر خوش خوش پھرنے لگے یہان تو یہ بندوبست
ہی سب خوش ہین اُدھر اترنگ جو دربار مین گیا اسلم و ولیم نے کہا کہ اے خداوند آپنے
جو اہل شہر کی یہ سب شرطین قبول کین اور عہد نامہ تحریر کر دیا اسکا کیا سبب ہی اترنگ
نے کہا کہ اسکا یہ سبب تھا کہ مین نے دیکھی کہ فساد عظیم برپا ہوتا ہی اور کشت و خون ہوگا
لہذا اسوقت اُنکے کہنے پر عمل کر دین کیونکہ یہ تو یقین واثق ہی کہ اب مین کل خدا پرستون کے
ملک پر قبضہ پاؤنگا پھر کیا ضرور ہی کہ ایک ملک پر جو کہ ابھی پہلے پہل فتح کیا ہی اسپر ظلم
کر دین کہ اور ملکون کے باشندون کو خیال ہوا اور وہ خوف کرین ابھی تو ہمکو اُنکے ساتھ رعایت
کرنا چاہیے تاکہ اور ملکون کو خیال ہو کہ اترنگ بڑا بادشاہ رحم دل اور عادل ہی اور دوسرے
جبکہ مین خدائی کا دعوی کرتا ہون تو مجھکو لازم ہی کہ مین سب پر رحم کرون اور جو لوگ
مجھ سے جس قسم کی خواہش کرین اسکو بر لاؤن یہ سنکے وہ سب لوگ خاموش ہو رہے
اسکے بعد اترنگ نے حکم دیا کہ آج سہ پہر کو ہم سوار ہونگے شہر کی سیر کرینگے سامان

سواری موجود رہے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے دو دن اسقدر
گذرا بوقت سہ پہر در دولت پر سامان سواری اگر موجود ہوا وہ بھی چالیس ہزار کا لشکر جسکی
نسبت ارژنگ نے حکم دیا تھا کہ تم ہماری سواری کے ہمراہ رہنا اور کوئی کام تم سے
نہین لیا جائیگا وہ لشکر بھی آکر موجود ہوا ارژنگ کو خبر کی کہ سوار ہوجیے سب سامان موجود
ہی آدھر شہر مین بھی خبر ہوگئی کہ آج ارژنگ اسوقت سوار ہوکر شہر کی سیر کریگا بھون نے
خوب خوب اپنی دوکانون کو آراستہ کیا بڑا سامان کیا یہان ارژنگ سوار ہوا خواصی مین
سنگدلان برابر تخت کے مرکبون پر اسلم و ویلم و دیگر ارکین دولت و افسران لشکر ڈنکا
ہوتا ہوا نوبت بجتے ہوے اہل لشکر یا ارژنگ کی للکار لگاتے ہوے نقیب نقابت کرتے ہوے
سواری چلی ہر مقام کی سیر دیکھتا ہوا اسکو دریافت کرتا ہوا چلا جاتا ہی دیکھا کہ شہر مین لاکھون
مدرسے ہین مسجدین ہین انمین لوگ ملازم ہین بہت خوب بندوبست ہی شہر بہت آباد ہی رعایا
بدل شاد ہی عمارت شہر سب سنگین ہی چوک بہت خوب بنا ہوا ہی دوکانین قرینے سے ہین کمرون پر
طولہ نقین بنا ڈیکے ہوے بیٹھی ہین کہین گانا ہو رہا ہی کوئی برآمدے پر کرسی بچھاے بیٹھی ہی سواری
کی جو آمد سنی سب دوکاندار و طوائفین براے تعظیم کھڑی ہوگئین ارژنگ چوک کی بہ نسبت
اور وسعت اور صفائی و آبادی دیکھکر سنگدلان سے کہنے لگا ہم تو جانتے تھے کہ خاور کوئی چھوٹا
شہر ہوگا مگر یہ شہر تو بہت وسیع اور نہایت آباد ہی یہ یون ہی سیر کرتا ہوا چلا جاتا ہی کہ اسکی سواری
چوک سے نکلکر ایک مقام پر پہونچی ارژنگ نے دیکھا کہ ایک باغ کی چار دیواری نظر
آتی ہی اسنے اس جانب چلنے کا حکم دیا سواری جب اسکے قریب پہونچی دیکھا کہ اسکی دیوارین
چاندی و سونے کی اینٹون سے بنی ہین یعنی ایک خشت طلائی اور ایک نقرئی ہی اور بھاٹک
اسکا طلائی اسپر کہین کہین جواہر کی کی ہوئی ہی اندر اس چار دیواری کے اشجار میوہ دار لگے
ہوے ہین اور درختون کے بھی درخت معلوم ہوتے ہین کہ اندر سے جب ہوا آتی ہی دماغ جان
معطر ہوجاتا ہی اور وسط مین اسکے ایک گنبد طلائی بنا ہوا ہی اسپر تمام جواہر نصب ہی اس گنبد
پر جو آفتاب پڑتا ہی تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ دوسرا آفتاب اور زمین پر نکلا ہی بھاٹک پر اس
باغ کے ہزارون دربان و حاجب سیاہ کپڑے پہنے ہوے گولی دار پگڑیان سرون پر دیے
ہوے ہین سیکڑون سوار اسکے گرد پہرہ دے رہے ہین وہان کے یہ سامان اور یہ شوکت دیکھکر
ارژنگ نے کہا کہ یہ کون مقام ہی اسکی سیر کرنا اور اسکے اندر چلکر اسکا دیکھنا ضرور لازم ہی
یہ کہکر تخت پر سے اترا لشکر کو اسی مقام پر ٹھہرنے کا حکم فرمایا آپ مع چند سردارون اور اسلم و ویلم
و سنگدلان کے طرف اسکے چلا دربانون نے جو دیکھا کہ ارژنگ آتا ہی بھاٹک کھولدیا کیونکہ
حکم ہی کہ جو کوئی آوے اور اندر جانے کا قصد کرے تو اسکو منع نہ کرنا دوسرے چونکہ اب یہ
یہان کا بادشاہ ہی اور اب کوئی اس سے خوف نہین ہی کیونکہ عہد ہوچکا بدین سبب انھون
نے بھاٹک کھولدیا اور سب برابر تعظیم کھڑے ہوگئے اسکو سلام کیا وہ سب کا سلام
لیتا ہوا اندر داخل ہوا کیا دیکھتا ہی کہ باغ ہی یا نمونہ بہشت بنا ہی کیسی کیسی چمن بندی کی ہوئی ہی
ہر قسم کے درخت لگے ہوے ہین ڈالیان زمین تک جھکے ہوے ہین اسقدر میوہ انمین لگا ہی
ایک جانب اشجار گلون کے لگے ہین پھول کھلے ہوے ہین تمام باغ مہکا ہوا ہی نفس طائران

خوش الحان کے آویزان ہین بلبلین بول رہی ہین طاؤس رقص کر رہے ہین قمری کی کو کو
دل کو بھلی معلوم ہوتی ہی روش پتری پر سُرخی گئی ہوئی ہی ۔ آگے بڑھا دیکھا کہ ایک نہر آب مصفا
سے بھری ہوئی ہی اُسمین فوارے لگے ہوے ہین کُنے پانی مثل ساون کی بوندیون کے نہر مین اور
گرکے گر رہا ہی مچھلیان لعل سبز نہر مین پڑی ہین لب گردان نہر کی بلور صاف کی ہی مالی سونے
کے دستے کی کمر بیان لیے ہوے چمن بندی کر رہے ہین یہ زینت باغ دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے
بے اختیار یہ شعر زبان پر جاری ہوا شعر اگر فردوس بر روے زمین ست ہمین ست وہمین ست
وہمین ست ۔ یہ شعر پڑھتا ہوا اپنے ہمراہیون سے باغ کی تعریف کرتا ہوا آگے روانہ ہوا مین
کہان تک باغ کی تعریف کرون کسی اور مقام پر ہوگی گو اسقدر لکھا ہی کیونکہ اگر تعریف باغ کرونگا
تو ایک جزا اُسکی تعریف مین سیاہ ہوگا مطلب رہ جائے گا طول بیجا ہوگا ناظرین کو ناگوار ہوگا
اس سبب سے اسقدر تعریف پر کفایت کرکے چند اشعار لکھ دیے

پھولون سے چمن چمن ہی تزئین	کلیون کا وہ مسکرا کے کھلنا	دیکھا کہ ہر طرف باغ رنگین
پھولون کی ہنسی نئی ادا کی	خود جان ہوا ہوئی ہوا کی	پتون کا دلون کی طرح ہلنا
بکھرا ابر تو کو شعاع خورشید	پھولون پہ وہ قطرہ ہاے شبنم	آئینہ بہار فیض جاوید
بلبل کسی گل پہ گرم فریاد	قمری بھی کہین فدا ے شمشاد	یاقوت پہ موتیون کا عالم
طاؤس کا رقص اک تماشا	انداز خرام کبک زیبا	

جب یہ آگے روانہ ہوا قریب اُس گنبد کے پہونچا دیکھا اُسکے
گرد اُس گنبد کے چبوترہ بلور کا بنا ہوا ہی اُسپر چارون طرف کٹہرا یاقوت کا ہی اور گردمین
گنبد کے سہ دریان ہین اُنمین کچھ لوگ عمامے باندھے ہوے بڑی بڑی ڈاڑھیان مگر سفید عبائین
جسم مین پہنے بیٹھے ہین اُن سب نے جو اثر رنگ کو دیکھا کھڑے ہوگئے سلام کیا مگر بکرا بہت
اور اُس چبوترے کے گرد شیشہ عیان بنی ہوئی ہین اثر رنگ اُسکے ذریعے سے چبوترے پر
آیا دیکھا کہ اُس گنبد کے چارون طرف دروازے ہین اُسنے گنبد کے گرد برابر سیر
گردش کی گویا یہ اُسکے سدتے ہوا جب اُسنے اُس گنبد کے چارون طرف پھرکر سب دیکھ لیا ہر
مقام پر در گنبد کے کارچوبی پردے مخمل سُرخ کے آویزان تھے ہر دروازے کے
بیٹ طلائی اُنمین کیلین یاقوت کی لگی تھین اثر رنگ نے ایک پردہ جو اٹھاکر دیکھا تو اُس
دروازے کو کشادہ پایا یہ مع اپنے ہمراہیون کے اُسکے اندر گیا گنبد کو اندر سے بہت وسیع
پایا چارون طرف سہ دریان بنی ہوئی گنبد مین فرش مخمل سُرخ کا بچھا ہوا شیشہ آلات
لگا ہوا مرتعے کیسے کیسے نادر کار لگے ہوے تھا آدم آئینے اُسکے چوتھے طلائی سُپر جواہر سے
بیل بوٹے بنے ہوے تمام درون پر جواہر کی پچیکاری کی ہوئی سقف گنبد پر کیسی کیسی
نادر گلکاری گنبد کو دیکھکر اُسکی آنکھین کھل گئین یہ اور آگے بڑھا دیکھا کہ وسط گنبد مین
ایک تمگیرہ استادہ ہی اُسکی چوبین الماس کی تمگیرہ مخمل سُرخ کا اُسپر کام زردوزی بنا ہی
اُس مین جھالر موتیون کی لگی ہوئی ہی اُسکے نیچے ایک قبر ہی کہ اُسکے گرد کٹہرا یاقوت کا ہی
اُس قبر پر بھی چادر کارچوبی پڑی ہی سپر و تلوار کہ جسکا قبضہ الماس کا ہی سرہانے قبر کے
رکھی ہوئی ہی وصل پر صحیفہ ابراہیمی رکھا ہی عود سوز اگر سوز طلائی رکھے ہوے ہین اُنمین
عود و عنبر سلگ رہا ہی طرفے کے ظروف روشن ہین خوشبو سے تمام گنبد بسا ہوا ہی چند خوبرو خوان

بیٹھے ہوے صحیفہ براہیمی پڑھ رہے ہین اور بہت سے مجاور دست بستادہ ہین یہ سامان دیکھکر ارژنگ کے ہوش جاتے رہے سخنگان کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ دریافت کرو کہ کونسا مقام ہی اسکو کیا کہتے ہین کیونکہ یہ کوئی بہت بڑے متبرک و بزرگ کا مقام معلوم ہوتا ہی دوسرے اسنے یہ سامان کبھی آنکھ سے نہ دیکھا تھا خواب مین بھی اسکو نظر نہ آیا تھا بدین سبب اسکو حیرت ہوگئی سخنگان نے یہ سنکے ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ کونسا مقام ہی اور اس مقام کا کیا نام ہی اس شخص نے کہا کہ اسکو مقبرہ کہتے ہین یہان اس شخص کی قبر ہی جو کہ دنیا تھا صاحبقران کا نور نظر تھا علمشاہ کا پارۂ جگر تھا ملکہ خورشید خاوری کا جو کہ داماد حق تعالے بے بقا کا جسکو سب ملک قاسم لعل خفتان خونریز خاوری کہتے ہین یہ اُن بزرگوار کے آرام کی جگہ ہی یہان وہ جناب آرام پذیر ہین جنکے نام نامی سے تمام ملک باختر کانپتا تھا یہ جو سخنگان نے سنا ارژنگ سے کہا کہ یہ مقبرہ ملک قاسم کا ہی یہان اُنکی قبر ہی اس لگیرے کے نیچے یہ اُسکا سب سامان ہی ارژنگ یہ سنکے کہنے لگا کون ملک قاسم تب سخنگان نے عرض کیا کہ اے خداوند جب آپ یہان سے باہر تشریف لے چلینگے تو مین عرض کرونگا ارژنگ نے کہا کہ یہان کیون نہین بیان کرتا ہی کیا ہوا اُسنے عرض کیا کہ یہ قصہ طولانی ہی جب آپ چلکر تخت پر تشریف رکھین گے اور طرف دولتسرا کے تشریف لے جائینگے تو مین عرض کرونگا راہ مین سنکے کیا کیجیے گا ارژنگ سیر گنبد کرکے بیرون گنبد آیا اور زیر جبوترہ آکر سخنگان سے کہنے لگا کہ اب بیان کر جب تک تو یہ حال نہ بیان کریگا اُسوقت تک مین یہان سے کبھی نہ جاؤنگا مجکو نہایت اشتیاق ہی اس حال کے سننے کا سخنگان نے عرض کیا کہ خداوندیہ اُس ظالم کی قبر ہی کہ جسکے سبب سے آپکے باپ دادا پر بڑے بڑے ظلم دستم ہوے سنا گیا ہی کہ اسکے ہاتھ سے خداوند تعالے نے وہ ظلم اُٹھائے ہین کہ جسکی حد نہین ہی ادنا سا ظلم یہ ہی کہ خداوند کی دختر نیک اختر نورچیدہ خاص ملکہ گیتی افروز کو نکال لے گیا اسکے علاوہ وہ وہ ظلم کیے وہ وہ تکلیفین دین کہ جسکے بیان کرنے سے قلب تھراتا ہی آنسو نکلے آتے ہین جگر سے دھوین اُٹھتے ہین جب آپ سُنینگے بیچین ہو جائینگے بے اختیار آپ کے بھی آنسو نکل آئینگے یہ کہکر کچھ جھوٹ سچ باتین بیان کرنا شروع کین اس مکاری سے کہ روتا جاتا ہی اور کہتا جاتا ہی ارژنگ کی یہ حالت ہی کہ جو جو وہ بیان کرتا ہی وہ وہ ارژنگ کو غصہ آتا ہی اور اپنی پروت بخس کو بل دیتا جاتا ہی اور چہرہ اسکا مارے غصے کے سرخ ہوگیا ہی آنکھین ابل آئی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ حلقہ چشم سے باہر نکل آئینگی صاف یہ ثابت ہوتا ہی کہ بندیلہ بگڑ گیا ہی سمور سے کف جاری ہی اسقدر سخنگان نے رنگ دیا اور ایسی ایسی باتین بیان کین کہ جنکی تحریر کرنے سے طول بیجا ہوگا خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ کل حال جو کچھ کہ اُسنے کتابون مین لکھا دیکھا تھا اور لقا پر گذرا تھا اور کچھ اپنی طرف سے ملا کر بیان کیا گویا زخم پر نمک پاشی کی بس ارژنگ اسقدر غضبناک ہوا کہ اُسکو اپنے تن پر پوشاک کا رہنا بار ہوا پانون ڈالتا کہین تھا اور حالت غصہ مین پڑتا کہین تھا گونشۂ شراب مین بدمست تھا اُسکا جی چاہتا تھا کہ اپنی بوٹیان اپنے دانتون سے کاٹون سخنگان اُسکو اور حال بیان کرکے گرماتا تھا کہتا تھا یہ سنا ہی یہ سنا ہی خداوند مین تو اُسوقت مین موجود نہ تھا جو دیکھتا جو جو سنا ہی اور تواریخ مین لکھا دیکھا ہی وہ بیان کرتا ہون اور یقین کرتا ہون

کہ یہ واقعات سب صحیح ہین اور کوئی بات اس مین دروغ نہین ہی کیونکہ سلف سے آج تک کوئی مورخ جھوٹ نہین بولا اور نہ کسی نے اپنی تواریخ مین جھوٹا واقعہ تحریر کیا بدین وجہ یہ بھی صحیح ہی کسی بازاری آدمی کا بیان نہین ہی اور اسی قاسم کا فرزند نبیرۂ لقا نے سنا ہی کہ آپ کے باپ کو یعنی خداوند زمرد کو بہت پریشان کیا اس حرامزادے نے جو کچھ کل اہل اسلام کے ہاتھ سے لقا و زمرد پر گذرا تھا وہ سب ملک قاسم و ایرج کی نسبت بیان کیا اور کہا کہ ایرج کے بھی ہاتھ سے خداوند لقا و زمرد نے بہت سخت مصائب اٹھائے مگر اس خاوری کے ہاتھ سے اسقدر ظلم و ستم اٹھائے کہ خداوند عاجز ہوکر پردۂ دنیا سے آسمان پر چلے گئے خدائی سے ہاتھ اٹھایا ہمکو اس آفت مین مبتلا کر گئے یہ خاوری بڑا چالاک اور دونون خداوندون کا دشمن تھا اس کمبخت سخنگان نے یہ بڑا غضب کیا کہ جو حرکتین خواجہ اول و ثانی نے لقا و زمرد کے ساتھ ذلت دینے کی کین تھین وہ بھی ملک قاسم کے اوپر لگائین کہ یہ یہ حرکتین اس خاوری نے خداوندون کے ساتھ کین یہ سب حالات سنکے اژرنگ اسقدر افروختہ ہوا کہ تمام دنیا اسکی چشمہاے نجس مین تاریک ہوگئی ایک آتش غضب مشتعل تھی کہ جسنے اسکے تمام جسم کو جلا دیا ایک دود غلیظ اسکے کاخ دماغ کو توڑ کر بار گذر گیا اسی حالت غیظ و غضب مین بیرون باغ آیا اور تخت پر بیٹھکر یہ حکم دیا کہ بلاؤ بیلداروں کو وہ آکر اس باغ کو ابھی روبرو ہمارے تاخت و تاراج کرین اور تبردار آکر اسکے سب درخت قلم کرین اور اس خاوری کی قبر کھود کر اسکے استخوان کسی مزبلہ پر پھینک دین اب معلوم ہوا کہ اس شہر مین اتنا بڑا دشمن ہمارے باپ دادا کا موجود ہی مین نہین جانتا ہون کہ جہان میرا قبضہ ہو اس مقام پر ایسا دشمن رہے جس نے میرے باپ دادا کو ایسی ایسی ذلتین اور تکلیفین دین ہون اگر وہ مجھ سے یہ سوال کرین کہ جبکہ تو خاور پر قابض ہوگیا تو تو نے ہمارے اتنے بڑے دشمن کو اس مقام پر کیون رہنے دیا مقام حیرت ہی کہ جہان خداوند کے جسم متبرک کی خاک رکھی ہو وہان تو کچھ سامان نہ ہو اور ایک خاوری کی قبر پر یہ سامان ہو تو مین انکو کیا جواب دونگا ضرور مین اس مقبرے کو منہدم کراؤنگا اور جہان پر زراعت کراؤنگا کیونکہ اگر وہ اس زمانے مین ہوتے یا مین انکے زمانے مین ہوتا تو ضرور اپنے باپ دادا کا بدلہ لیتا اور انکو چین و آرام سے نہ بسر کرنے دیتا خیر اگر وہ زندہ نہین ہین تو مین انکو قبر مین بھی چین سے نہ سونے دونگا یہ سے یہ سامان اور یہ شوکت نہین دیکھی جائے گی جب تک مین اسکو منہدم نہ کراؤنگا ہرگز یہان سے نہ جاؤنگا سخنگان نے اسکو اور گرمایا اور کہا کہ خداوند کا بجا خیال ہی وہ دونون صاحب منزد رسوال کرینگے اسوقت خداوند کو سواے مرجھکا لینے کے کوئی جواب دینے نہ بن پڑے گا یہ حرامزادہ یہ ہم اس تخت پر بیٹھا ہی جس پر یہ سوار ہوکر براے سیر شہر نکلا تھا اور تخت زمین رکھا ہی یہ جو حکم اس نے دیا اور لوگ تبردار اور بیلداروں کو اسکے لشکر سے بلانے گئے اور یہ کلام اسکی زبان نجس سے اون لوگون نے سنا جو کہ اس مقام پر براے دربانی مقرر تھے انکے حواس جاتے رہے بہت پریشان ہوے جرات کرکے اژرنگ کے روبرو گئے اور کہا کہ ای بادشاہ یہ کیا تقریر ہی اور یہ کیا خیال خام ہی اپنے قول و اقرار کی طرف دیکھ کہ صبح کو ہم سے تو نے کیا اقرار کیا تھا اور کیا عہد نامے مین تحریر کیا تھا بادشاہون کی یہ شان نہین ہی کہ وہ پیمان شکن ہون اور خلاف اپنے اقرار کے کرین

ابھی تو کوئی زیادہ زمانہ نہین گذرا ہی صرف دو پہر گذرے ہین اُس پر یہ حال ہی کہ سب قول و اقرار فراموش ہوگئے اور ایک نئے ظلم پر کمر باندھی جو آج تک کسی بادشاہ مسلم و غیر مسلم نے نہین کی کہ کسی قبر کو کھدوا کر صاحب قبر کے استخوان نکالے ہون اور اُنکے ساتھ حرکت نامناسب کے مرتکب ہونے کا قصد رکھا ہو تو بھی اپنے اِس خیال سے درگذر خون ناحق مین ایک شیطان کے بہکانے سے نہ مبتلا ہو ہم اُس جلسے مین موجود تھے جب وہ عہد نامہ تحریر ہوا ہی بلکہ ہمارے دستخط بھی اُسپر موجود ہین تیری بہت بڑی بدنامی ہوگی ہان اگر ہم سے اور یا اہل شہر سے کوئی حرکت خلاف عہد نامہ ہوئی ہو تو اسکو ظاہر کرنا کہ ہم اپنے فعل سے نادم ہون اور خیال کرین کہ ہمنے پہلے خلاف عہد کیا اگر بادشاہ بھی یہ امر خلاف عہد کرتا ہی تو کیا نقصان ہی ورنہ یہ خیال کرے کہ اِس مقام سے لیکر تا فرودگاہ لشکر ہزارون کی جانین جائینگی اور یہ خوب دل مین سمجھ لیجیے کہ یہان پر ایک دریاے خون جوش زن ہوگا جب تک ایک شخص بھی اہل شہر سے زندہ رہے گا خواہ مرد خواہ زن خواہ طفل وہ اِس مقبرے پر آنچ نہ آنے دے گا بعد ہم سب کے اختیار ہی جب ہم نہوے تو جو کچھ ہو وہ بہتر ہی مگر ہم لوگ اپنی آنکھون سے اِسکو برباد ہوتے نہین دیکھ سکتے ہین آئندہ آپ کو اختیار ہی جو ہمکو عرض کرنا تھا ہمنے عرض کیا یہ جو تقریر اُن لوگون کی ارژنگ نے سُنی اور سختگان سے کہا کہ سُنیے خداوندیہ لوگ آپ کو سواے بادشاہ کے خداوند نہین کہتے ہین خداوند کنا عیب جانتے ہین اور آپ کو بیان شکن کہتے ہین اور آپ کو اِس امر سے ڈراتے ہین کہ کشت و خون ہوگا گویا یہ آپکے لیے ہر مرتبہ کی دھمکی نکالی ہی اور یہ لوگ آپ کو ہر طور سے خوف دلاکر ڈراتے ہین یہ تو اِن لوگون کا ہمیشہ کا قاعدہ ہی کہ جہان اپنے کہنے پر عمل کیا یہ خیال کرتے ہین کہ یہ شخص ہم سے دب گیا پھر جہان تک ہو سکتا ہی یہ اُسکو دبا کر اپنے قاعدے پر لے آتے ہین وہ ہی طریقہ آپکے ساتھ بھی کرنا چاہتے ہین درحقیقت آپ اِس مقبرے کو ہاتھ نہین لگا سکتے ہین آپ کے اِسقدر کہنے پر تو یہ لوگ اِسقدر افروختہ ہوے اگر آپ کہین ہاتھ لگاتے تو یہ لوگ اِسی وقت لڑنے لگتے ایسی حکومت کس کام کی رعایا جو ہی وہ بادشاہ ہی اور بادشاہ جو ہی وہ رعایا ہی ایسی پابندی کی حکومت کسی نے نہین کی یون جو سختگان نے ارژنگ سے کہا اُسکو اور غصہ آیا اُن لوگون پر خوب برہم ہوکر کہا بس چلے جاؤ میرے روبرو سے اِسوقت خداوند کو غصہ آگیا ہی مین مین جانتا ہون کیسا عہد نامہ اور کیسا اقرار جو میری طبیعت مین آئے گا وہ کرونگا مین کسی کا محکوم نہین ہون مین کشت و خون سے نہین ڈرتا ہون اگر فساد ہوگا تو ہوگا مین ضرور اِس مقبرے کو تاراج کرونگا اِس خاوری کے استخوان ضرور مزبلہ پر پھینکونگا اُسکی تبر کا نشان صفحۂ ہستی پر سے مثل حرف غلط کے مٹاؤنگا یہ کہکر اور کلام نامناسب شان مین قاسم خنجاہ کے کہنے لگا اُن لوگون نے خیال کیا کہ اِسکو سختگان نے بہت کچھ بھر دیا ہی یہ اب نہ مانے گا اِسکے ظلم صریح کی خبر اہل شہر کو کرنا ضرور ہی کہ شاید وہ آکر کچھ تدبیر کرین یہ خیال کرکے کچھ لوگ تو اُس مقام پر ٹھہرے اور کچھ طرف شہر کے روانہ ہوے کوئی شہر دور تو تھا نہین وہ مقبرہ بھی اندرون شہر تھا مگر آبادی سے کچھ فاصلے

پر تھا وہ لوگ آبادی مین ہو بچکر منتشر ہو گئے اور یہ صدائین لگانے لگے کہ ای اہل شہر آگاہ ہو
کہ آج تمھارے شہر مین وہ ظلم صریح ہونے کو ہی کہ جسکی کچھ حد نہین ہی ہم تم لوگون کو
خبر دینے آئے ہین کہ جلد خبر لو ورنہ شہر سے آج ہمارے آقا نے آنحوان بھی نکال کر مزبلہ پر
پھینکے جائینگے اُنکی قبر کا نشان مٹا یا جائے گا جہان پر اُنکی قبر ہی اور مقبرہ ہی یہان پر زراعت
ہوگی ہائے افسوس اب ہم کسکی بدولت پرورش پائینگے یہ تو بڑا غضب ہوا ہی کہ ہمارے آقا نے
پر آفت آئی ہی ہائے ہم اُس قبر کی بدولت پرورش پاتے تھے اب اندیشہ ہی کہ اعدائے دین
و دشمنان خدا و کافران گمراہ اُسکو بھی مٹائے دینے ہین ایک تو ہمارے شہر پر قبضہ کر لیا ہمارے
بادشاہ کو گرفتار کر لیا اُسکی اولاد تباہ ہو کو یہان سے نکل گئی اب یہ دوسرا ستم ہوتا ہی
یہ جو اُن لوگون نے ہر گلی کوچہ مین صدا لگائی تو جو لوگ گھرون مین تھے وہ باہر نکل آئے
اور جو باہر تھے وہ سب اُنکے گرد جمع ہو گئے کیا دیکھتے ہین کہ ملازمان مقبرۂ ملک قاسم
یہ فریاد کر رہے ہین اُنھون نے اُنسے دریافت کیا کہ بیان کرو کیا آفت آئی جو تم یون دیوانہ وار
صدائین لگا رہے ہو اُنھون نے کل واقعہ آنا از ترنگ کا اور جانا باغ مین اور وہان کی کیفیت
دیکھکر سختگان کے ذریعہ سے حال دریافت کرنا سختگان کا ہم لوگون سے پوچھنا سب کا
بیان کرنا اُسکا سُنکے از ترنگ سے کہنا از ترنگ کا ملک قاسم کا نشان پوچھنا اُس
کافر کا کل حال از ابتدا تا انتہا بلکہ کچھ اپنی جانب سے سراسر جھوٹ بیان کرنا از ترنگ کا برہم
ہونا اور اُسکا اُسکو گرمانا آخر کو اُسکا برہم ہو کر حکم انہدام مقبرہ دینا اور ملک قاسم
کی شان مین کلام سخت کہنا بیلداردن کو طلب کرنا اور کہنا کہ اس مقام پر زراعت
کراؤنگا اپنا یہ حال سُنکے اُس سے عرض کرنا اور سمجھانا اُسکے جواب مین سختگان کی وہ تقریر کرنا
از ترنگ کا برہم ہو کر کہنا کہ میرے روبرو سے ہٹ جاؤ ورنہ خرابی ہوگی پھر اپنا ادھر کو آنا
سب بیان کیا یہ سُننا تھا کہ ایک غریو اہل شہر مین بلند ہوا اور سب کی رگ حمیت نے
حرکت کی اور کہا کہ کیا مجال اُس مرتد کی کہ وہ مقبرے کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھ سکے
جب تک ہمارے دم مین دم ہی اور تنون پر سر ہین ہم خون کے دریا بہا دینگے تم تو جاؤ
اور اہل شہر کو آگاہ کرو ہم وہان جاتے ہین یہ سُنکر کچھ لوگ تو گھرون مین اپنے گئے
اور کفن سرون سے باندھے اور ایک مشت خاک اُٹھا کر گریبان مین ڈالی اور کہا
کہ ای خاک تو ہماری لحد ہونا یہ کہکر جو جسکے ہاتھ لگا تلوار و نیزہ برچھی خنجر کٹار چاقو
چھری لکڑی اُٹھا لی اور گھر سے نکلکر طرف مقبرے کے روانہ ہوئے اپنی عورتون
و لڑکون کو یہ وصیت کی کہ اگر ہم قتل ہو جائین اور کوئی اہل شہر سے نہ بچے تو تم لوگ
بھی جہان تک ممکن ہو اپنی جانین نثار کرنا اور مقبرے کو منہدم ہونے سے بچانا
یہان تک کہ تم سب بھی قتل ہو جانا دیکھو کوئی عورت یا لڑکا ہمارے اس قول کے
خلاف نہ کرے ورنہ ہم حشر مین اُسکے گریبان گیر ہونگے ملک قاسم کا ہم پر بہت حق ہی
ہم اُس حق سے ادا نہین ہو سکتے اور نہ اُنکے بار احسان سے سر اُٹھا سکتے ہین اُنھون نے
اور اُنکے باپ دادا نے ہمکو نار دوزخ سے بچایا راہ نیک دکھائی کہ جسکے سبب سے
ہمکو یہ مرتبے حاصل ہوے کہ اِسوقت ہمکو سب خدا پرست و مہاور کہکے خطاب کرتے ہین

ورنہ جس طور سے اور کفار کی نسبت ہم جنگ و جدل و مرنے مارنے کو خطاب کرتے ہین اسی طرح دوسرے ہمکو بھی کہتے یہ سب بزرگی دین اسلام کی ہے اور یہ صدقہ صاحبقران دادلاد صاحبقران کا ہے یہ وصیت کرکے ہر ایک گھر سے نکلا تھا گھرون مین کہرام پڑا ہوا تھا کوئی اپنے خدا سے سر کے بال بکھرائے دعا کر رہی تھی کہ ای کریم تو آج ہم سب اہل شہر کی آبرو رکھ لے ہم لوگون کے روبرو مقبرہ نہ تاراج ہو ہمارے وارث اپنے مطالب دلی پر کامیاب ہون کافر خانہ خراب ہون کوئی پیشانی اپنی خاک پر رکھے ہوے یہ ہی دعا کر رہی تھی کوئی گھڑے پیر کا دامن تھامے رہی تھی کوئی خدائی رات کا خدا سے اقرار کر رہی تھی کوئی بی بی سمنک کو کوئی بڑیا کو کوئی کوڑے مان رہی تھی کوئی حاضری حضرت عباس علیہ السلام کی مان رہی تھی اور کہتی تھی یہ بلا سب اہل شہر پر سے دفع ہو سب صحیح و سلامت اپنے اپنے گھرون مین آئین اپنے بال بچون سے ملین گھرون مین مستورات کا تو یہ حال ہے دونو گروہ مقبرے کی طرف چلے جاتے ہین پہلے سوار ہین کچھ بیدل ہین جو جسکو جو ہتیار ملگیا وہ اسنے لے لیا اور چل کھڑا ہوا جب ملازم مقبرہ چوک مین آئے یہ ہی صدا لگاتے ہوے نکلے اور دوکاندارون اور تماشہ بینون و دیگر اہل شہر کو معلوم ہوا چوک مین یہ سنتے ہی ہلچل مچ گئی اسیوقت سب اپنی اپنی دوکانین بند کرکے جو جو ہتیار ہاتھ مین آیا لیکر یہ کہتے ہوے چلے کہ یارون کافرون کو قتل کرو جو صاحب منصب تھے وہ تو یہ کہتے تھے اور جنکو تہذیب سے کچھ غرض و مطلب نہ تھا وہ گالیان دیتے ہوے چلے جاتے تھے انتہا کی بات یہ ہے کہ اسقدر یہ امر اہل شہر کو ناگوار ہوا کہ کاہ فروش تک اپنی گھانس چھوڑ کر اور کمہار اپنی کاہ کمہار دینے کی لیکر برائے حفاظت مقبرہ چلے ادھر تو اہل شہر کا یہ گروہ جوق جوق غول غول کے کفن سرون سے باندھے ہوے مرنے پر تیار آدھمکے ادھر کوتوال شہر کو یہ خبر پہنچی انہون نے عمائد شہر کے گھرون کی طرف روانہ ہوے جنھون نے ان سب کو فساد کرنے سے منع کیا تھا اور وہ عہدنامہ تحریر کرایا تھا آدھمکے وہ ملازم مقبرہ تمام شہر مین گشت لگا کر اور سب کو آگاہ کرکے طرف مقبرے کے واپس چلے یہ لوگ جو کہ عمائد شہر کی طرف آئے تھے انکے مکانون پر پہونچکر یون غل مچانے لگے کہ افسوس حمیت اسلام نہ معلوم کیا ہوگئی کہ ہمکو دوست بنکر ایک کافر کے ہاتھ سے قتل کرایا اور آپ چین سے اپنے گھرون مین بے خوف و خطر بیٹھے ہین ہم پر ملک مصیبت ٹوٹا ہے اور یہ خبر بھی نہین لیتے ہین ہم پہلے ہی کہتے تھے کہ ہم لڑکر اپنی جانین دینگے اور اس کافر کا قبضہ ہونے دینگے مگر نہ مانا آخر کو وہ ہی بات پیش آئی جس کا ہمکو خیال تھا اگر ہم یہ جانتے کہ یہ تو بالکل بلی بگت ہے تو ہم کیون انکو اپنا سرپرست کرتے ہم آپ خود گفتگو کرتے اسوقت یہ تو افسوس ہوتا کہ ہمارے سبب سے ایک ظلم شدید ہوگیا ان لوگون نے ملکر آپنے ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا ہم پہلے انھین کے نہ سر ہوئے انکو کیون زندہ رکھین کہ یہ ہمارے بعد چین کرین ان لوگون نے جو یہ صدائین سنین اور غوغا سنا تو نوکرون سے کہا کہ باہر نکلکر دریافت کرو یہ غوغا اور غل شہر مین کیسا ہے ملازم بموجب اپنے آقا کے حکم کے باہر آئے کیا دیکھتے ہین کہ ہزارون اہل شہر سرون سے کفن باندھے ہوے مرنے پر کمر کسے ہوے سڑک پر کھڑے ہین اور باہم یہ تقریر کر رہے ہین کہ اندر گھس چلو بعض کہتے ہین نہین پہلے انکو بلا کر

اس حال سے آگاہ کرو جیسے ہی انھون نے ان نوکرون کی صورت دیکھی کہا کہ جاکر اپنے آقا سے
کہہ دو کہ اگر اپنی جان کی خیریت چاہتے ہو تو دم بھر کے لیے ذرا باہر آؤ اور دو باتین
ہماری سنو ورنہ ہم گھر مین گھسکر تمکو اسی مقام پر قتل کرینگے آئندہ تمکو اختیار ہی یہ کلام
سنکے وہ نوکر آلٹے پانون واپس گئے اور جاکر جو واقعہ دیکھا تھا اور جو اُن لوگون نے کہا تھا کہہ دیا
عرض کیا وہ بیچارے یہ حال سنکے بدحواس ہو گئے اُسیوقت جس حالت سے بیٹھے تھے باہر آئے
یہ خیال کیا کہ نہ معلوم کونسی ایسی بلا نازل ہوئی اور کونسی ایسی آفت تازہ برپا ہوئی کہ یہ لوگ یون
تعجیل کرتے ہین اور اس حالت سے آئے ہین دریافت کرنا ضرور ہی باہر آکے یہان آکر اہل شہر کی عجب
حالت دیکھی پریشان حال حواس باختہ سرون پر کفن لپیٹے ہوے مرنے پر کمر بستہ کسے ہوے یہ حال دیکھکر
اُن لوگون نے کہا کہ کیون یہ کیا حال ہی کونسی آفت تازہ نازل ہوئی ہی کہ یہ حالت بنائی ہی کچھ
بیان تو کرو انھون نے جواب دیا کہ کیا آپکو نہین معلوم یہ سب کرتوت آپ ہی لوگون کا کیا ہوا
ہی پھر ہم سے دریافت ہوتا ہی کہ کیا ہوا کیون یہ حالت ہی یہ تو آپکو زیبا نہ تھا کہ یون کافرون کے
بیچ کرکے ہمکو قتل کرائیے یہ سب کا کیا دھا آپ لوگون نے ہم سے نکالا یون جو اُن لوگون نے کہا یہ لوگ
اور زیادہ حیران ہوے کہ یہ لوگ کہہ کیا رہے ہین کیا بکھ ان سب کو خلل دماغ ہو گیا ہی یہ خیال
کرکے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو ہم تمھارے مطلب کو نہین سمجھتے ہین انھون نے کہا کہ ہان اب
آپ کیون سمجھنے لگے کیا آپنے نہین سنا جو تہلکہ شہر مین پڑا ہی اور جو آفت اُس اژدرنگ مرتد
نے برپا کر رکھی ہی اور جو بلا ہمپر نئی نازل ہونے کو ہی ایسے آپ غافل ہین کہ شہر مین تو ایک
آفت ہوا اور آپ کو خبر نہو یہ امر تو قیاس مین نہین آتا ہی اُن امیرون نے قسم کھا کر کہا کہ بخدا
ہمکو خبر نہین ہی ہم لوگ بالکل لاعلم ہین اگر خبر ہوتی تو ہم کبھی نہ پوشیدہ کرتے جب اُن لوگون نے
قسم کھا کر کہا تو انکو یقین آیا اور کل واقعہ بیان کیا اور کہا کہ یہ آفت آنے والی ہوا اور وہ مرتد اپنے
قول سے پھر گیا یہان شکن ہو گیا خیال کرنے کا مقام ہی کہ کوئی زمانہ نہین گذرا اگر سان دسان
ماہ و سال یا دس پندرہ روز گذرے ہوتے تو اُسکو اپنا اقرار نہ یاد رہتا صرف دو پہر کے
عرصے مین فراموش کر گیا اور وہ عہد شکن ہو گیا ایسے کے قول و اقرار کا کیا اعتبار یا کوئی
ایسے امر خلافت عہد واقع ہوا ہوتا تو اُسکو بیان شکنی لائق تھی یہ کیا قول و اقرار تھا اور یہ کیا عہد
و پیمان تھا یہ کیسا آپ لوگون نے عہد نامہ تحریر کرایا تھا یہ جو اُن سب نے بیان کیا اُن لوگون
کے ہوش اس واقعے کو سنکے جاتے رہے ایک عالم سکوت مین تا دیر کھڑے رہے
بصورت آئینہ حیران مثل زلف پریشان ہو کر رہ گئے گویا اُنکے حواس خمسہ پریشان ہو گئے
بعد تھوڑی دیر کے کہا کہ آپ لوگ پریشان نہون اگر وہ اپنے قول سے پھر گیا تو ہم بھی اپنے
اقرار سے پھر گئے اگر اُسنے ظلم پر کمر باندھی ہی تو ہم بھی مرنے پر مستعد ہین ہم لوگ اُسکے
پاس چلتے ہین اُسکا عہد نامہ جسپر تمام اہل دربار کی مہرین اور دستخط ہین لیے چلتے ہین
اُسکو سمجھاتے ہین اگر مان لیا تو خیر ورنہ آپ سے پہلے ہمارا وار ہوگا اگر خدا کو منظور ہوگا
تو آج ہم اُسکو اُسکے مقر اصلی کو روانہ کر دینگے پھر جو کچھ ہمارے واسطے ہو آپ سب کے تئے
ہماری لاشین ہونگی ہم چاہتے ہین کہ یہ جسکی کارروائی ہی یہ اُس مرتد ولد الزنا سنگدلان کی
حرکت ہی کیونکہ اُسکو تو اہل اسلام سے کینہ و خصومت ہی اُس نے ورغلان کر ایسی امر بد

آمادہ کیا ہوگا ورنہ یہ کبھی نہوتا اُسنے خوب خوب برائیان اور ظلم بیان کیے ہونگے یہ سنکے اہل شہر نے کہا کہ جی ہان یہ سب اُسکی حرکتین ہین یہ ساری سخت‌گان کی کارروائی و فتنہ پردازی ہے اگر وہ ہمکو ملجاے تو اُسکی بوٹیان کاٹ کر زاغ و زغن کو دین عمائد شہر نے کہا کہ تم لوگ ٹھہر جاؤ دیکھو کہ ہم اُسکی کیا نوبت کرتے ہین یہ کہکر وہ لوگ گھرون مین گئے کپڑے پہنکر ہتھیار لگاکر عہدنامہ لیکر باہر آئے ملازمون کو ہمراہ لیکر اہل شہر کے ہمراہ طرف مقبرے کے روانہ ہوے یہ لوگ اُدھر کو بصد تیز رفتاری جاتے ہین چوک مین جو پہونچے دیکھا کہ جوق جوق گروہ گروہ اہل شہر چلے جاتے ہین یہ بھی روانہ ہوے اب وہان کا حال سُنیے کہ ارژنگ کی یہ کیفیت ہے کہ موچھون کو بار بار بل دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ابھی تک بیلدار و تبردار نہین آئے جو جو عرصہ گذرتا ہے مجکو گران ہوتا ہے کہ ایسا خدا پرست میرے ملک مین دفن ہو کہ جس ملک پر مین قابض ہون کہین جلد اُسکے اُستخوان یہان سے دور ہون کہ میرے دل کو تسکین ہو سخت‌گان نے کہا کہ خداوند بیلدار و تبردار آتے ہونگے مگر اب دن کم رہ گیا ہے اِس امر کو کل پر موقوف فرمائیے کیونکہ رات کو کچھ کام نہوگا سوائے زحمت کے ارژنگ سیاہ بخت نے کہا کہ مجکو قسم ہے خداوند بقا و زمرد اور اپنی خدائی کی کہ مین یہان سے بغیر اِس مقبرے کو انہدام کرائے اسپر ہل چلوائے ہرگز یہان سے نہ جاؤنگا نہ آرام کرونگا نہ کچھ کھاؤنگا جب تک کہ اِسکو برباد نہ کر لونگا اِس مرتد سخت‌گان کا تو مطلب یہ نہ تھا کہ یہ کام اِسوقت نہو بلکہ اِسکو اور گرانا منظور تھا اِس کمبخت کی یہ حالت ہے کہ آتش مشتعل کو ہوا دے رہا ہے پر بیان اہل اسلام کی اور ظلم و ستمگاری جو جو اُسکے دل مین آتے ہین بیان کر رہا ہے کہتا ہے خداوند یہ مین نے نکھا دیکھا یہ ظلم خداوند پر ہوا یون خداوند کی ریش مبارک کے ساتھ بے ادبی اِس خاوری نے کی اور جو حرکت خواجہ نے کی تھی وہ بیان کی وہ اور برہم ہوتا ہے یہ حالت ہے کہ آنکھین غیظ و غضب مین سرخ ہوگئی ہین اب اُن درباتون کی بھی جرأت نہین پڑتی ہے ارژنگ سخنان نامناسب شان ملک قاسم مین اپنی زبان پر لاتا ہے یہ لوگ اُسکو سُنتے ہین اور خون کے گھونٹ کی طرح پی کر رہ جاتے ہین کیا کرین کچھ بس نہین چلتا ہے مجبوری کا عالم ہے سوائے صبر کے کیا چارہ ہے طرف فلک کے دیکھتے ہین اور سر جھکا لیتے ہین مگر بھاٹک پر سے نہین ہٹتے ہین یہ قصد کیا ہے کہ اِدھر بیلدار آئے اور ارژنگ نے حکم دیا کہ اندر جاکر نشان قبر مٹاؤ اُسوقت ہم اپنی جانین دینگے اور بیلدارون کو اندر نہ جانے دینگے پھر اُسوقت کا خدا مالک ہے دربان اور جو سوار کہ اُس مقبرے کے محافظ تھے وہ سب کے سب تلوارین تولے ہوے بھاٹک کو روکے کھڑے ہین کہ اِدھر ارژنگ نے حکم دیا اُدھر ہم ارژنگ پر جا پڑے مارے تلوارون کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا بھاٹک مقبرہ پر تو یہ کیفیت ہے اندر مقبرے کے وہ صحیفہ خوان اور ملا جو کہ اندر مقبرے کے مقیم تھے اور اُنکو ہر قسم کی راحت ملتی تھی اور صحیفہ خوان جو کہ بسبب اُس مقبرے کے پرورش پاتے تھے جبکہ اُنکو اِسکی خبر ہوئی وہ لوگ گو کہ لڑنا نہین جانتے تھے مگر اِس امر پر آمادہ

کھڑے تھے کہ جو کوئی اندر مقبرے کے بقصد فاسد آئے گا گو کہ ہمارے پاس آلات جنگ نہین ہین مگر ہم اپنی جانین دینگے دانتون سے کافرون کی بوٹیان کاٹین گے اور اندر گنبد کے نہ جانے دینگے سب کے سب اپنے اپنے بسترون سے اٹھکر اور گرد گنبد کے حلقہ باندھکر کھڑے ہو گئے ہین کچھ صحیفہ خوان و ملازم و طلبا برابر قبر کے کھڑے ہین کہ شاید کچھ لوگ کسی طرف سے اندر چلے آئین ہم لوگ تو وہان اُنسے لڑنے مین مصروف ہون اور یہان قبر کھد جائے تو ہماری کوشش بیکار ہو تو ہم یہان موجود رہین کہ جو کوئی اندر آئے گا اُس سے ہم مقابلہ کرینگے نرش وغیرہ سب اٹھا ڈالا ہے اور اُسکو اندر کمرون کے بند کر دیا ہے یہان یہ بندوبست ہے جو کوئی ہے وہ اپنی فکر مین مصروف ہے بیرون مقبرہ جبکہ اسلم و ولیم نے دیکھا کہ ارژنگ و رغلانے سے سختگان کے اس امر پر آمادہ ہو گیا کہ قبر منہدم کراؤن اور قسم کھائی ہے اور ہتھیار بھی طلب کیے ہین گو یہ دونون کافر تھے مگر اُنکے خون عنصری نے اُنکی رگون مین جوش کھایا اور یہ امر اُنکو سخت ناگوار گذرا اور سختگان و ارژنگ پر بہت غصہ آیا خیال کیا کہ گو یہ صاحب مقبرہ مرد خدا پرست اور ہمارے باپ کا دشمن تھا مگر ہم اُسکے خاندان سے ہین یہ ہمارا دادا ہوتا ہے ہمکو لازم ہے کہ کچھ اسوقت اُسکے ساتھ ہمدردی کرین کیونکہ اب وہ زندہ نہین ہے کہ اُسکی برائیون اور دشمنی کا خیال کرین اگر زندہ ہوتا یا اُسکا کوئی وارث یہان پر ہوتا تو ہم کبھی نہ ایسا خیال کرتے بلکہ خاموش کھڑے تماشہ دیکھتے یہ خیال کرکے بھائی نے بھائی کی جانب دیکھا اور کہا کہ کیون بھائی یہ فتنے حرکت اِس سختگان کی دیکھی کہ اُسنے کیا فتنہ پردازی کی ہے اور کیا فساد برپا کرایا ہے یقین ہے کہ بڑا کشت و خون ہو اسلم نے کہا کہ بھائی کیا بیان کرون مجکو اِسوقت بڑا غصہ آتا ہے اگر میرا بس چلتا تو مین ضرور اِسکی سزا اِسکو دیتا خیال کرنے کی جگہ ہے کہ جبکہ وہ شخص مر گیا تو جو کچھ کہ اُسکے ساتھ عداوت تھی وہ بھی جاتی رہی مردے کے ساتھ کیا عداوت اور اُسکے استخوان سے کیا بغض جو کہ ایک بیحس چیز ہے ہان بغض اُسکے ساتھ کرے جو کہ ہمکو جواب دے سکے اور جبکہ وہ ہمارے قابو مین ہے تو اُس کے ساتھ کوئی حرکت کرنا بالکل خلاف عقل ہے یہ کونسی جوانمردی اور جرأت ہے کہ مردے کی ہڈیان نکالکر پھینکدی جائین اور نشان قبر مٹا دیا جائے یہ تو ہم کبھی نہ پسند کرینگے اور خیال کرنے کا مقام ہے جس شخص کا مقبرہ ہے وہ ہمارا بزرگ ہوتا ہے گو وہ ہمارے مذہب پر نہین تھا مگر جیسا جو کرے گا ویسا وہ پائے گا لازم یہ ہے کہ انسان اپنی نیکی سے نہ باز آئے جہان تک ممکن ہو نیکی کرے کہ اُسکا صلہ نیک ملتا ہے جو کچھ دشمنی تھی ہمکو وہ اُنکی زندگی تک تھی جب مر گیا تو اب جسم سے کیا دشمنی کرین لہذا مین تو اب ارژنگ کو جا کر سمجھاتا ہون اور منع کرتا ہون کہ یہ حرکت اچھی نہین ہے اِس سے باز آئیے کیونکہ اِس مین فساد عظیم ہوگا اور بہت کشت و خون واقع ہوگا کیونکہ اہل شہر سے عہدنامہ ہو چکا ہم کہ ہم کسیکے نشان قبر کو نہ مٹائینگے ابھی بیچ کو یہ عہد ہوا اور اسوقت اُسکے خلاف یہ بالکل خلاف عدالت و انصاف ہے اگر کوئی امر اہل شہر نے خلاف عہد کیا ہوتا تو آپ کو بھی عہد شکنی

واجب تھی اس امر سے آپ عہد شکن بادشاہون مین مشہور ہونگے ولیم نے کہا کہ بھائی یہ سچ
تمنے کہا تو مجکو اسکا بالکل خیال ہی نہ تھا ہماری بھی تو مہر اُس عہد نامے پر ثبت ہی اسکے
ہمراہ ہم بھی عہد شکن مشہور ہونگے اور پیمان شکنون مین ہمارا بھی تو شمار ہوگا اسلم نے
کہا کہ میری اور آپکی مہر پر کیا منحصر ہی تمام اہل دربار و اہل لشکر کی مہر ہی سب عہد شکن
شمار کیے جائینگے ولیم نے کہا کہ یہ ننگ تو ہم نہ گوارا کرینگے فرض کردم ہم اس خیال کو
برطرف کرکے خاموش ہو رہین کہ وہ ہمارے عزیز تھے مگر ہمارے دشمن تھے ہم کیون
دشمن کی خاطر ایک سے بگاڑین تو پھر ہرج نہین ہی مگر یہ امر ضرور نقصان کا ہی اور عمر بھر کی
بدنامی کا سبب ہی اور ایک ایک کے روبرو اور ہر ایک ملک و شہر مین مثل ہلال عید
کے انگشت نما ہونگے چاہے اور کسی کو ایسکا خیال ہو چاہے نہو ہمکو ضرور خیال ہی
کیونکہ ہم بہادر ہین جو بات خلاف شجاعت ہوگی وہ ضرور ہمکو ناگوار ہوگی عہد شکن ہونا
آئین شجاعت کے بالکل خلاف بلکہ بہادرون کے نزدیک بمنزلہ حرام کے ہی پھر ہم کیونکر
گوارا کرینگے ہان بیان تو کرو تم کیا تقریر کروگے کیونکہ تمھاری تقریر کے درمیان مین مین نے
یہ جملہ شروع کر دیا تھا وہ جملہ ناتمام رہ گیا تھا جب اسلم نے دیکھا کہ بھائی بھی میری
رائے کے موافق ہی کہا کہ مین یہ کہونگا کہ ای خداوند آپکو وہ کام زیبا ہی کہ جس امر
مین کوئی بدنامی نہو بلکہ جب آپ اپنے کو خدا خیال کرتے ہین اور اپنی پرستش چاہتے ہین
تو عہد شکنی خلاف شان خدائی ہی اسی امر سے تو خدا پرست ہم لوگون پر طعن کرتے ہین اور
برا کہتے ہین آن لوگون مین یہ بات نہین ہی کہ وہ اپنے قول سے پھرین جس امر کا اقرار
کرلین گے اگر جان بھی آنکی جاتی رہے گی تو وہ اُس سے انحراف نہ کرینگے بدین وجہ
وہ صادق الاقرار مشہور ہین پس آپ کو لازم ہی کہ آپ اس فعل سے باز رہین اگر
اسکے مان لیا تو خیر ورنہ بھائی مین صاف صاف کہتا ہون کہ میرے اور ارژنگ کے
بگڑ جاے گی اور مین اسکی خدائی کا کچھ پاس نہ کرونگا فوراً زبان تیغ سے جواب دونگا
میرے پاس بھی لشکر ہی مین کوئی پایہ کمی کا نہین رکھتا ہون میرے باپ ہمیشہ اسکے باپ
کے مددگار رہے ہین انھین کے بھروسے پر تو مرد نے خدائی کی ارژنگ ہمارے سامنے
کیا دون کی لے سکتا ہی اسکی ہم اصل کیا سمجھتے ہین جب تک پاس کرتے ہین کرتے ہین ورنہ
اسکی کیا بساط ہی اسکا شکر کرے کہ وہ ہمارے پاس آیا ہمنے اس خیال سے اسکو
اپنے لشکر کا بادشاہ کر لیا کہ اسکا باپ ہمیشہ بادشاہ رہا ہی اور ہمارے والد ہمیشہ
دنگل سپہ سالاری پر بیٹھے ہین ہمکو حکومت زیبا نہین ہی اگر اسوقت اُس نے ہمارے
کہنے پر عمل نہ کیا تو ہم ضرور فساد کرینگے ابھی ابھی اپنا لشکر لیکر اہل شہر کے شریک ہونگے
اور ارژنگ زشت خو کو قتل کرکے سنگستگان کے ٹکڑے ٹکڑے کرینگے اور آپ خود اس شہر پر
حکومت کرینگے اور مذہب آفتاب پرستی کو رواج دینگے جو کہ ہمارے دادا کا
مذہب تھا اور ایک مدت تک والد بزرگوار اُسی مذہب کے پیرو رہے اب ہم بھی
وہی مذہب اختیار کرینگے ہمکو یقین کامل ہی کہ ہمارے اور ارژنگ کے ضرور
فساد ہوگا اگر آپ بھی میری نہ شرکت کرینگے تو مجکو اسکی بھی پروا نہین ہی مین خود

لشکر کثیر رکھتا ہون ارژنگ کی فوج کو کافی ہی یہ مثل ہوگی کہ جسکی تیغ اسکی دیگ اور اگر خیال کیا جائے تو یہ ملک بھی ہماری بدولت ملا اگر ہم نہ مقابلہ کرتے تو ارژنگ مین یہ لیاقت تھی کہ بہرام کو گرفتار کر لیتا جو تبان کھا کر یہان سے فرار ہوتا مقام افسوس ہی کہ اپنے ساتھ ہمکو بھی بدنام کرتا ہی ہمین اسوقت ہمارے اسکے فیصلہ ہی یہ سنکے دیلم نے کہا کہ چلو اسکو سمجھائین اگر مان لے تو خیر ورنہ جو تمھاری راے ہی وہ درست ہی یہ خیال تمھارا بجا ہی ہمکو مین اسکا شریک ہونگا جو کہ غیر ہی اور تمھارا نہ شریک ہونگا یہ امید نہ رکھنا مین تو اسوقت اس سے صاف طور سے کہدونگا کہ اے ارژنگ اگر چہ تنے مان لیا تو خیر ورنہ ہمارے تمھارے تلوار چلے گی آیندہ ہمکو اختیار ہی یہ سنکے اسلم نے یہ کہا کہ پھر زیر دیکھے چلیے یہ سنکے دیلم و اسلم دونون بھائی نہایت برہم طرف ارژنگ کے تخت کے چلے اکثر بھی ادھر روان چھوڑا جاتا ہی اور اہل شہر کو بھی طرف مقبرے کے روانہ کیا جاتا ہی مع عمائد شہر کے اور ملازمین مقبرہ کو اپنے بندوبست مین مصروف رکھا جاتا ہی اور ملازمین ارژنگ کو طرف لشکر ارژنگ کے برائے لانے ہتیاروں کے یہ سب حال آیندہ بشرط حیات تحریر ہوکر روبرو ے ناظرین پیش ہوگا انشاء اللہ تعالی اب یہانسے دوسری داستان تحریر ہوتی ہی کہ جسکو عرصہ ہوا ہی کہ کچھ حال نہین تحریر ہوا ہی ایسا نہو کہ ناظرین کے خیال سے اتر جائے تو بڑی خرابی ہو اب ناظرین کچھ حال پردۂ قاف سماعت فرمائین کہ یہ داستان بھی لائق دیدہ ہی اور شمہ حال قبل پردۂ دنیا کا ہوگا بعدہ کل حال پردۂ قاف کا تحریر ہوگا والسلام

اب پردۂ قاف کے حال مین قلم فرسائی کیجاتی ہی آنا دیو طیران کا بحکم اخضر پریزاد برائے لانے شہریار کے طرف پردۂ دنیا کے اور لے کر جانا پردۂ قاف مین اور راہ کی کیفیت جو کہ گذری بعد جانے شہریار کے سیارہ کا گھبرا کر ایک طرف کو جانا آخر کو کسی تدبیر سے پردۂ قاف مین پہونچنا اور جو کچھ کہ اسپر گذرا ہی وہ تحریر ہوگا عیاری کر کے شہریار و دیو طیران کو قید ساحرہ سے رہا کرنا اسکے بعد ہمراہ دیو طیران کیطرف قلعہ یاقوت نگار کے خدمت شاہ قاف مین جانا بیان ہوگا اور عین وقت پر پہونچنا شہریار کا دیو ہامان کو زیر کرنا اسکا بمکر مسلمان ہونا اور شہریار کو بھی طلسم مین پھنسانا اور اخضر پریورش کر کے آنا اور ہاتھ سے سہراب بن رستم کے قتل ہونا سہراب کا اسکے قتل ہونے کی خوشی مین جشن کرنا اور خواب دیکھکر سب سے پوشیدہ ایک طرف کو جانا بیان کیا جائیگا و دیگر حالات متعلق داستان نہا غزل بجاے

ساقی نامہ

گو کہ بجا سے جا رہا ہون مین		بخدا! خدا رہا ہون مین	سب گئے دل دماغ تاب و توان
مین رہا ہون سو کیا رہا ہون مین		برق تو مین رہتا کہ جسل بجھتا	ابر تر ہون کہ چھا رہا ہون مین

اسکی بیگانی وضع ہی معلوم — برسون تک آشنا رہا ہون مین — دیکھون کب تیغ اسکی آب بیٹھے
دیر سے سر اٹھا رہا ہون مین — اُسکے گرد سمند کا مشتاق — آنکھین ہر سو لگا رہا ہون مین
دوڑکر جن نے لوگ مارے فریب — اُسکے ہمسایے آرہا ہون مین — مجکو بہ حال رہنے دین ای کاش
بے دوا کچھ بھلا رہا ہون مین — دل جلون کو خدا جہان مین رکھے — مشتاق بھی ہا رہا ہون مین
کچھ رہا ہی نہین ہر مجھ مین میر — جب سے اُسنے جدا رہا ہونمین — کہ سرہی تو اُسی گلعذار
چلا کہ آئی ہی فصل بہار — لیے ہی ہر اک غنچہ مٹھی مین زر — کرے تا خدا ست ہر باغ پر
کسی سمت کو تخت لالہ زار — چراغان کی دکھلا رہا ہی بہار — طرب ریز ہی خاطر جزو و کل
بنا ہی ہر ایک سرو سیمنا ے مل — جو دیکھین بہار گل و نسترن — تو دین نقد جان روشنائی مین تن
یہ ہی قابل دید صحرا کی سیر — کہ ہین محو نظارہ کل وحش و طیر — پیون مین جو اسوقت تھوڑی شراب
کھون حال ہو مان خانہ خراب — کھون پھر مین کچھ حال سیار دکا — یہ ہی مقصد اُسی ساقی مہ لقا
کھون نشۂ مین احوال جنگ — دکھادون مین اپنی طبیعت کا رنگ — کھون تھوڑا تھوڑا سا ہر اک کا حال
کہ ہی طول دفتر کا مجکو خیال — راویان شیرین گفتار و ناقلان رطب اللسان وحالیان خوش

بیان اِس قصۂ نادر روزگار و بیان عجائبات جہان کو بصد جانسوزی یون صفحۂ قرطاس پر قلم تیز رقم سے
تحریر و تسطیر کرتے ہین کہ ناظرین عالی فہم دقیقہ رس سخن شناس کو یاد ہوگا کہ یہ داستان عجیب البیان درمیان
بہانگ ہلون ہوئی تھی کہ جب دیو ہامان رستم ثانی کو طلسم مین گرفتار کرکے اور مع اپنے لشکر کے
جو کہ اُسکے پاس تھا لے کر رات کو اُس مقام پر سے کہ جہان رستم ثانی سے اے شکار تشریف لیگئے
تھے فرار کرکے قلعۂ قہقہار یہ پہ پاس قنطور برادر دیو قہقہار کے کہ جہان زنگارہ معشوقہ
ہامان گئی تھی اُسنے بڑے اعزاز سے دیو ہامان کو مہمان کیا دیو ہامان نے نامہ اختضر پزاد
کو تحریر کیا تھا جو کہ قبل مین جواب اختضر کے تحریر ہوا ہی اور یہ بھی بیان ہوا تھا کہ دیو ہامان منتظر جواب
ہی قنطور سامان جنگ مین مصروف ہی، تحریر ہو چکا ہی کہ جواب لکھنے کے لیے سرور جنی نے بموجب حکم
بادشاہ زائچہ کیا تھا اور کہا تھا کہ جبتک پردۂ دنیا پر سے وہ درویش نہ اُٹھین گے جو کہ مقام رستم
ثانی پر تشریف لیگئے تھے اسوقت تک یہ شکست نہ کھائیگا اختضر پزاد نے دیو طیران کو اُنکے لینے
کو روانہ کیا تھا دیو طیران طرف پردۂ دنیا کے روانہ ہو چکا ہی کہ اُسکا حال تحریر ہوگا اُسکے بعد
بصلاح سرور جنی اختضر نے سامان قلعہ یاقوت نگار مین جانے کا کیا اب راوی یہ بیان
کرتا ہی کہ جب سب سامان ہو چکا اختضر پزاد سے آکر عرض کیا کہ خداوند نعمت سب سامان سفر
درست ہو گیا جسوقت حضور کا جی چاہے تشریف لیجلین اختضر پزاد نے حکم فرمایا کہ کل خزانہ
بار جو ہمارے کل لشکر کو حکم محکم دیا جائے کہ وہ کل بوقت سحر تیار رہین تمام اہل شہر سے کہا جائے کہ
جنکو یہان رہنا ہو وہ تو یہین قیام کرین اور جنکو ہمارے ہمراہ چلنا ہو وہ اپنا سامان سفر درست کرین
پرسے ناموس سواریان تیار رہین دیکھو اس حکم مین فرق نہو ورنہ عتاب سلطانی مین مبتلا ہوگے
کارپردازون نے بموجب حکم سب بندوبست کر لیا خزانہ بھی بار ہو گیا لشکر کو بھی تیاری کا حکم دیدیا
گیا اہل شہر کو بھی حکم شاہی سے آگاہ کر دیا سواریان بھی پرسے ناموس تیار ہو گئین اُدھر محلداری نے
تمامی محل مین یہ خبر پہونچا دی کہ سب اپنا اپنا سامان کرین کل محل اللہ جہان پناہ خدیو بارگاہ طرف قلعۂ
یاقوت نگار کے کوچ فرمائین گے یہان بھی یہ حکم سنتے ہی سب اپنا بندوبست کرنے لگے کل اہل محل

سے اپنا اپنا اسباب باندھا ادھر بادشاہ نے سہراب بن رستم ثانی کو بلا کر گود مین لیا پیشانی پر
بوسہ دیا منھ چومکر فرمایا کہ اے فرزند تم بھی اپنے لوگون کو حکم دو کہ سامان سفر کرین کیونکہ کل ہم یہان سے
طرف قلعۂ یاقوت نگار کے کوچ کرینگے سہراب یہ سنکے عرض کرنے لگا کہ کیون خداوند یہان سے
آپ کیون تشریف لیے جاتے ہین قلعۂ یاقوت نگار مین کیا ضرورت ہی اور یون کہ مع تمام لشکر و خدا نہ
دناموس کے اخضر پریزاد نے فرمایا کہ فرزند کیا بیان کرون کچھ بیان کرنے مین نہین پڑتا ہی
پہلے تم میرے سر کی قسم کھا ؤ کہ جو آپ فرمائینگے مین اسپر عمل ضرور کرونگا بادشاہ نے اس خیال
سے قسم لی تھی کہ یہ لڑکا ہی اور جب سے اسنے سنا ہی کہ دیو ہامان نے میرے باپ کو طلسم مین گرفتار
کر دیا ہی اسکا مزاج برہم ہی جب سے یہ سنا ہی کہ دیو ہامان کا قصد ہی کہ ادھر لشکر کشی کر کے
آنے کا ہی اسکو بہت غصہ ہی یہی سوال ہی کہ مین جاکر اسکو قتل کرون اس حرامزادے کے ٹکڑے
اڑاؤن اسکو اسکے کردار کی سزا دون مگر روک روک کے رکھ رہا ہون واقعی سہراب ثانی
کی یہ حالت تھی اور ہی کہ ہر وقت ابرو چڑھے ہوے مثل نیچہ کے پیشانی نورانی پر شکن پڑی ہوئی
نیچۂ بالی ہاتھ مین غیظ و غضب بات بات مین جو کوئی بولا اسکو تیغ ابرو سے قتل کر ڈالا یہ حالت ہی کہ
بڑے بڑے زبردست دیو سہراب کا رعب مانے ہوے ہین کوئی منھ چڑھکر بات نہین کرتا ہی جو کہ استاد تھے وہ بھی
اسکے خطرے مین نہین آتے ہین انکو زیر کر لیتا ہی یہ تو حالت طاقت و قوت کی ہی جب کبھی غصہ
آیا اور باغ مین جا نکلے جو درخت کو تناور پایا اسکو کولی مین لے کر جڑ سے اکھیڑ ڈالا سر پر ہاتھ
نیچہ کا لگا دیا کہ نیچہ اس سے نکل گیا گر درخت کو حرکت تک نہوئی حکم کیا کہ اسکو ڈھکیل دو جب ڈھکیلا
تو وہ گر پڑا یہ صفائی دست کی اس سن مین اور سن کوئی سات آٹھ برس کا ہوگا وہ لڑکا اس سن مین سب
فن مین مشہور آفاق ہو گیا ہر ایک ہنر مین مشاق شہرۂ آفاق تھا کیونکہ اخضر پریزاد نے جب سے
اسکی یہ مالت دیکھی ہی کہ یہ بات بات مین برہم ہو جاتا ہی اکثر ہوا ہی کہ اخضر محل مین تشریف رکھتا ہوا ہی
سہراب ثانی نے ماں سے کہا کہ اماجان آپ بھی مجھکو اجازت دین اور نانا جان سے بھی اجازت
دلا دین کہ مین جاکر اپنے باپ کا عوض اس مرتد نمک حرام دیو ہامان سے لون کیونکہ جب مجکو خیال
آتا ہی کہ اس نمک حرام احسان فراموش نے مکر کر کے انکو طلسم مین گرفتار کرایا اور اب یہ مرتد قصد
نانا جان سے مقابلہ کا رکھتا ہی تو تمام جسم کا خون جوش کھاتا ہی اور یہی قصد ہوتا ہی کہ جاکر ہامان ثانی
شیطان کو اسکے کردار کی اسی نیچہ سے سزا دون اسکو چور چور کر دون یہ کہکر جو ہاتھ لگایا جو کوئی
سامنے کھڑا ہوا قتل ہو کر گر پڑا کئی خواصون کو اسی طور سے قتل کر چکا ہی جہان ماں نے کہا کہ بیٹا
ابھی تیرا سن نہین ہی کہ تو دیو کا مقابلہ کرے اور اس دیو کا جسکو تیرے باپ ایسے بہادر نے کئی
دن کشتی لڑکر زیر کیا کہ جنھون نے اکثر ایسے قوی قوی دیوؤن کو قتل کیا جسکے بزرگون نے پردۂ قاف
مین آکر شہریال کی مدد کی عفریت کو قتل کیا زلزلہ قاف لقب پایا اس شیر نے جو کہ ایسا بہادر ہوا اور ایسے
خاندان سے ہو یون اسکو زیر کیا اور تم یہ کہتے ہو کہ مین اسکو اس نیچہ سے چور چور کرونگا نہ تو اتنا
قد ہی نہ اسقدر سن ہی ابھی جوان بھی نہین ہوے ہو دودھ کے دانت بھی نہین ٹوٹے ہین بھلا تم
اسکا کیا کر دوگے اور یہ تمھارا نیچہ کیا بنائیگا یون جو ماں کہتی ہی اسکو غصہ آتا ہی اور کہتا ہی کہ آپ میرے
ہاتھ کی صفائی اور نیچہ کا کاٹ ملاحظہ فرمائیے گا یہ کہا اور جو کوئی خواص یا ترکن یا حبشن روبرو کھڑی
ہوئی جھکر اسکے ہاتھ لگایا کہ اسکے صاف مثل خیار ترکے دو ٹکڑے ہوے اور ادھر ماں سے

عرض کیا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا ماں یہ حال دیکھکر خاموش ہورہی جو جو یہ حال اخضر پریزاد سنتا ہی اور دیکھتا ہی اُسکا یہ عالم ہی کہ اُسپر جان نثار کرتا ہی خیال کرتا ہی کہ یہ لڑکا بڑا بہادر ہوگا اُسکے مثل کوئی پردۂ قاف مین نہوگا اخضر پریزاد اُسکو اپنی جان و روح تصور کرتا ہی اور اکثر یہ بھی دربار مین ذکر کیا کرتا ہی کہ سہراب بڑا بہادر ہوگا واقعی یہ لڑکا اسم بامسمّی ہوگا ابھی سے اُسکی یہ حالت ہی کہ بات بات مین آگ ہوا جاتا ہی بھلا مین کیونکر اُسکو اُسکے مقابلہ کو روانہ کردون دیدہ و دانستہ اِس بدر آسمان شجاعت کو کام اژدر مین ڈال دون یہ تو نہوگا چاہے وہ ناراض ہو ایسے ایسے خیال کرکے اُسکی دلجوئی بہت کرتا ہی ہر وقت اُسکا خیال رکھتا ہی کہ اُسکو کسی قسم کا رنج نہو کوئی بلا اُسپر نہ آئے خدا اُسکو نظر بد سے بچائے کیونکہ مزاج اُسکا نازک بہت ہی اخضر پریزاد اُسکی کسی بات کا خیال نہین کرتا ہی نازک مزاج جان کر ہر امر مین اُسکی صلاح کرلیتا ہی بدین سبب اُسکو طلب کرکے کہا تھا کہ تم بھی اپنے لوگون کو حکم دو کہ طیار ہون کل ہم یہان سے کوچ کرینگے جب اُسنے پوچھا تھا کہ آپ کیون یہان سے کوچ فرمائین گے تو اخضر پریزاد نے جسکو کہا تھا اُسکا سبب یہ تھا کہ اگر مین یون ہی کہون اور یہ جانے پر راضی نہو تو خرابی ہوگی پھر میرا بھی جانا موقوف ہوگا اور اجل میرے دن ناقص ہین ستارے خراب ہین سرور چینی کا یہ حکم ہی کہ قلعۂ یاقوت نگار مین جاکر رہو یہ لڑکا ہی اگر اُسکو اِس امر کا خیال آگیا اور جوش جرأت مین نکلگیا کہ مین نہ جاؤنگا تو پھر دنیا کل ایک طرف اور یہ ایک طرف یہ اپنے مکنے سے ٹلنیوالا نہیگا اُسکے ایک یہان کے رہنے سے لاکھون کی جان جائیگی پہلے اِس سے قسم لیلو پھر اِس سے کہو اور ہوشیار نہ کرو یہ سوچکر اخضر پریزاد نے کہا کہ تم میرے سر کی قسم کھاؤ کہ جو آپ کہینگے مین اُسپر عمل کرونگا کیونکہ اخضر پریزاد کو معلوم تھا کہ یہ دو مثلین مشہور ہین نرا ہٹ بالک ہٹ جب یہ اخضر نے کہا تو سہراب نے اخضر پریزاد کے سر کی قسم کھائی عرض کیا کہ جو آپ ارشاد کرینگے مین اُسپر عمل ضرور کرونگا آپ اطمینان رکھین اُسوقت اخضر نے کل حال سرور چینی کا دانجہ کرنا اور احکام لگانا اور اپنا دیو طیران کو پردۂ دنیا پر روانہ کرنا سرور چینی کی صلاح سے طرف قلعۂ یاقوت نگار کے سفر کرنے کا قصد کرنا بیان فرمایا یہ سُنکے سہراب ثانی نے عرض کیا کہ نانا جان یہ تو آپ فرمائین کہ اگر بالفرض یہان آئیگا آپ تو یہان ہونگے نہین وہ شہر مین پہونچکر حملہ چلا آئیگا اہل شہر کو قتل کریگا اُنکی جانین ضائع ہونگی کشتہ خون ناحق ہوگا بھی یہی ہوگا کہ اگر یہ سلطان آپ کو نہ پائیگا قلعۂ یاقوت نگار پر لشکر کشی کرکے آئیگا اُسوقت کیا ہوگا پھر تو آپ کو مقابلہ کرنا پڑیگا اخضر پریزاد نے اُسکا منھ دیکھا اور فرمایا کہ فرزند اصل امر یہ ہی کہ مین اُسکے خوف سے نہین بھاگ جاتا ہون بلکہ مجبور دوسرا خوف ہی جسکو کہ مین تمسے بیان نہین کرسکتا ہون کیونکہ تم ابھی بچے ہو کیا سمجھوگے اگر وہ یہان آئے تو جسقدر اہل شہر ہونگے وہ اُسکی اطاعت کرلینگے بامن رہینگے کوئی اُنکو ضرر نہ پہونچائیگا یہ جو تمنے کہا کہ جب وہ آپ کو یہان نہ پائیگا تو یاقوت نگار پر لشکر کشی کرکے آئیگا اول تو اُسکو راہ یاقوت نگار کی نہین معلوم دوسرے اُسکو کیا معلوم کہ مین یاقوت نگار مین ہون بہرطور وہ اُس مقام پر نہین آسکتا ہی اِس عرصہ مین دیو طیران اُس آدم زاد کو لیکر پردۂ دنیا پر سے آجائیگا مین یہان سے لشکر کشی کرکے اُسکے اوپر جاؤنگا اُسکو وہ آدم زاد زیر یا قتل کرکے میرا قبضہ شہر پر کرادیگا اِتنے دنون کے واسطے قلعۂ یاقوت نگار کو جاتا ہون یہ سُنکے سہراب کے تیور بدل گئے منھ سرخ ہوگیا دونون ابرو مثل اژدہے کے نتھنے آتشین مارے غصہ کے

کانپنے لگا بسبب نانا کے لحاظ کے کچھ نہ کہا صرف اسقدر عرض کیا کہ اگر مین قسم نہ کھا چکا ہوتا تو کبھی اس مقام پر سے نہ جاتا اگر تمام دنیا میری دشمن ہو جاتی مین گوارا کرتا مگر مین یہان سے ایک قدم آگے نہ بڑہتا مگر مجبور ہون کچھ بس نہین مین نے خود اپنے پاؤن مین قسم کھا کر کلہاڑی ماری کیا چارہ ہے مگر دیکھا جائیگا یہ حال دیکھکر یہ کلام سنکر اخضر پریزاد نے فرمایا اے فرزند قلبہ یاقوت نگار مین سمجھا ہون تم روز شکار کو جایا کرنا اپنا دل بہلایا کرنا سہراب نے عرض کیا جی ہان جو ارشاد ہوگا وہ بجا لاؤنگا یہ کہکے اور برہم ہو کے نانا کے پاس سے اٹھکر اپنے مقام پر آیا اپنے ہمسنون سے کہا کہ سامان سفر کرو کل یہان سے نانا جان کا کوچ ہوگا طرف قلعہ یاقوت نگار کے ہم بھی انکے ہمراہ جائینگے یہ کہکر فوراً محل مین تشریف لیگئے کوئی بھی کچھ نہ پوچھ سکا کیونکہ سب نے دیکھا تھا کہ مزاج برہم ہے سب نے عرض کیا بہت خوب یہ تو امرا رہگئے یہان انکے ہمراہی سب سامان کرنے لگے یہ جو محل مین داخل ہوے سیدھے ماں کے پاس آئے اُسنے جو انکو برہم پایا تو اپنے دل مین بولی کہ خدا خیر کرے دیکھیے کیا پیام لائے ہین جبھی برہم آئے ہین دوسرے محبت مادری نے بھی جوش مارا کیونکہ مضراب ہی کو اسکا رنج گوارا نہین ہے جب اسکو مغموم پاتی ہے تو جان نکل جاتی ہے بیتاب ہو جاتی ہے مگر کیا کرے خیال کرتی ہے کہ نازک مزاج بہت ہے بدین سبب کچھ دریافت نہین کرتی ہے خاموش رہتی ہے جب خود سہراب بیان کرتا ہے تو سوائے ہان کے دوسرا جواب نہین دیتی ہے اسوقت جو سہراب برہم ماں کے پاس پہونچا اسکو برہم دیکھکر اسکو خیال ہوا کہ کوئی نہ کوئی امر ضرور آج انکے مزاج کے خلاف ہوا مگر کچھ دریافت نہ کیا خاموش بیٹھی منھ دیکھا کی انکی یہ حالت ہے کہ کبھی ابرو کھنچ جاتے ہین کبھی چہرہ سرخ ہو جاتا ہے کبھی کاکلین بل کھانے لگتی ہین کبھی پیشانی پر شکن پڑتی ہے کبھی نگاہ قہر سے ادھر ادھر دیکھتے ہین جسپر نگاہ ڈالی دوڑکر سامنے سے ہٹ گیا تھوڑے عرصہ تک تو برہم رہے کہ یکایک ماں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اماجان نانا جان نے تو مجھکو بالکل نامرد اور بیوقوف تصور کر لیا ہے ماں نے کہا کہ کیون فرزند کس وجہ سے تم اس امر کا خیال کرتے ہو عرض کیا کہ یہ آپ کے خیال کرنے کی بات ہے کہ جہان مجھ ایسا بہادر موجود ہو اور یہ خیال کرتا ہو کہ اگر رستم وقت بھی آئے تو مین مقابلہ کرون اُسکی موجودگی مین پردۂ دنیا پر سے مدد کے واسطے فقیر طلب کیے جاوین اور تا آئے اُس فقیر کے خود شہر کو چھوڑکر قلعہ بند ہون اور مجھکو بھی ہمراہ لے جائین گے مگر کیا کرون مجبور ہو گیا ہون کہ انکے سر کی قسم کھا چکا ہون اگر مین یہ جانتا تو کبھی اُنکے سر کی قسم دلانا خیال کرنے کی جگہ ہے کہ فقیر تو اگر دیوون سے مقابلہ کرے اور جو شیر کا بچہ ہو وہ اسکے خوف سے قلعہ بند ہوا ہو جو کہ در در گدائی کرے وہ شاہون کی مدد کو پردۂ دنیا پر سے آئے اور ہم اسکا مقابلہ نہ کر سکین بھلا وہ فقیر کیا مقابلہ کریگا اُس سے تو گدائی کے فن پوچھ لو دون سیہ گری کیا جانے یہ نانا جان کی کیسی عقل ہے اب ہم کل ہمراہ انکے یاقوت نگار کو جائین گے بلکہ نے یہ کلام سنکے کہا کہ بیٹا یہ کیا تو خیال کرتا ہے بیٹا وہ قلعہ بند ہو کر نہین بیٹھین گے ضرور مقابلہ کرینگے آج تک کبھی قلعہ بند ہو کر نہین بیٹھے ہین تم گھبراؤ نہین مگر سبب یہ ہے کہ سرور جنی جو کہ وزیر دختر ہین انھون نے حکم لگایا ہے کہ آجکل ستارے آپ کے خراب ہین آپ یاقوت نگار مین جاکر کچھ دنون قیام فرمائین اور اس فقیر کو اسواسطے طلب کیا ہے کہ یہ لڑائی اُسی کے ہاتھ سے فتح ہوگی جیسے تمھارے باپ کے بابت حکم لگایا تھا آجتک کوئی حکم انکا غلط نہین ہوا تمھارے باپ بھی تو قبل مین فقیر تھے جب یہان آئے سب نے دریافت کیا تو بہت مشکل سے انھون نے اپنے کو ظاہر کیا یہان پہلے ہی سے ظاہر تھا مثل اُنکے یہ بھی کوئی اولاد

صاحبقران سے ہوگا تمہارا بزرگ ہوگا تمہارے باپ کا چچا یا بھائی ہوگا تم اسکا خیال کرو اسکے
احکام کبھی غلط نہین ہوتے ہین سرور جنی پردہ قاف مین مثل عبدالرحمان کے ہین یہ کبھی غلط نہین
بیان کرینگے یہ سنکے سہراب کہنے لگا کہ معلوم ہوا سرور جنی عالم الغیب ہین اماجان یہ سب کہنے کی باتین
ہین کہین ایک حکم درست ہوگیا اُسپر یہ خیال کرنا کہ جو وہ حکم لگائینگے درست ہوگا بقول شاعر بموجب مصرعہ
علم میبی مس نمی داند بجز پروردگار ۔ یہ حساب کا طریقہ ہی اسکا کیا اعتبار کہ جو حکم لگادیا وہ درست ہوگا
کبھی نہین ہوسکتا ہی خیر اِس سے کچھ غرض نہین مین ہرا دہون جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا یہ کہکر وہان
کے پاس سے اُٹھکر اپنے آرامگاہ کے کمرے مین آیا اور آرام کیا یہان سب سامان رات بھر مین تیار
ہوگیا سب اسباب وغیرہ بندھگیا سب لوگ تیار ہوگئے یہانتک کہ سحر ہوگئی درد دولت پر سواریان اگر
موجود ہوگئین نو لاکھ دیوؤن کا لشکر تیار ہوگیا سامان سفر لے کر چلنے پر آمادہ ہوگیا اُدھر ملازمون
نے سب اسباب بارکرایا جو اہل شہر کہ بادشاہ کے ہمراہ جانے والے تھے وہ بھی آکر موجود
ہوگئے ہمراہیان سہراب نے بھی اپنا سب بندوبست کرلیا کہ اتنے مین احضر پریزاد بیدار
ہوکر باہر تشریف لائے سب سامان درست پاکر حکم دیا کہ سواریان ہون بموجب حکم سواریان ہونے
لگین پہر بھر کے عرصہ مین سب اہل محل سوار ہوئے کل مقام بھرا ہوگیا جہان پریون کا جھرمٹ تھا
وہان پر یاس وحسرت برستی تھی وحشت سے وہ تمام محل سائین سائین کرنے لگا ہر دیوار و در سے حسرت
ٹپکتی تھی جو باغ کہ صحن محل مین تھا اُسکا اتنے عرصے مین یہ عالم ہوگیا تھا کہ گویا اُسکو خزان نے لوٹ
لیا تھا ہر برگ اُسکا کف افسوس ملتا تھا خیر یہ تو حالت محلات کی تھی اُدھر درد دولت پر سب اہل شہر
جمع تھے ایک کہرام مچا ہوا تھا احضر پریزاد ہر ایک کو تسلی و دلاسا دے رہے تھے ہر ایک سے
نصیحت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر دیو یا مان یہان آئے تو تم لوگ مثل سابق کے اسکی
بندگی کرلینا اُس سے مقابلہ نہ کرنا اپنی جانین بچانا جیسا خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا کوئی مقام فکر و تردد
نہین ہی صبر کرو اگر خدا کو منظور ہوگا تو پھر آکر ملینگے اِس شہر کو آباد کرینگے ورنہ وہ مالک ہی خدا کے
حکم مین کوئی چارہ نہین ہی یہ فرماکر اور اہل شہر سے رخصت ہوکر اُنکو گریان و نالان چھوڑ کر تخت پر سوار ہوا
اور بحکم کوچ کا دیا کوس رحیل پر چوب پڑی نقارہ کوچ بجا سب لوگ روانہ ہوئے قافلہ چلا آگے
آگے ہوا ری بادشاہ کی عقب مین لشکر وسط لشکر مین ناموس کی سواریان اور مال وخزانہ اِن سب کے
عقب اہل شہر بتاب یہانتک کہ سواری بادشاہ کی تا در شہر پناہ پہونچی سب اہل شہر تو شہر مین رہگئے
بادشاہ طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ ہوئے یہان درد دولت پر خاک اڑنے لگی شہر ویران
ہوگیا کیونکہ بات یہ ہی کہ بادشاہ جو ہو وہ شہر کی جان ہی جب جان نہ رہی تو قالب کسکام کا قالب بیجان
بیکار ہی شہر مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی لوٹ لیگیا ہی ہر گلی کوچے مین خاک اڑتی تھی خصوصاً یہان عمارت
شاہی تھی وہان پر تو عجب ہولناک مقام ہوگیا تھا جاتے ہوئے خوف آتا تھا شہر کی تو یہ حالت
تھی اہل شہر اُداس رعون پر عالم یاس سر کھائے اپنے اپنے گھرون مین آکر بیٹھ رہے ایک شخص کو امیران شہر مین
سے بادشاہ اپنی طرف سے حاکم مقرر کر گیا تھا کیونکہ اگر حاکم نہ کر جاتا تو بندوبست شہر برباد ہوجاتا وانکا
پوچھنے گچھنا یہان کا تو یہ حال ہی اُدھر بادشاہ طرف قلعہ یاقوت نگار کے تشریف لیے
جاتے ہین کہ یہ قلعہ یاقوت نگار مین جاکر کیا کارنمایان کرتے ہین اِنکو راہ مین چھوڑ کے کہ
احوال اِنکا پھر بیان کیا جائے گا

اب کچھ حال دیو ہامان کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ انتظار نامے مین بیٹھا ہوا ہی کہ نامے کا جواب آئے تو لشکر کشی کرون بخوبی سب بندوبست کرلیا ہی یہ اسی انتظار مین تھا کہ یکایک وہ نامہ بر جو کہ نامہ لیکر اخضر پریزاد کے پاس گیا تھا پہونچا یہان تمام دربار جمع تھا اور دیو ہامان تخت پر متمکن تھا کہ نامہ برنے لاکر اُس نامے کا جواب دیا ہامان نے وہیں سے کہا کہ پڑھو وہیں نے لفافہ چاک کرکے نامہ پڑہنا شروع کیا ہامان مضمون نامہ سُنکے اور اپنی مرضی کے خلاف جواب پاکر بہت برہم ہوا اور کہنے لگا کہ مجکو یقین تھا کہ صانت جواب آئیگا اخضر اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی نہین معلوم کہ اُسکو کیا ہو گیا ہی مین بھی بغیر اُسکو قتل کیے نہ رہونگا میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی ہے کا اُسکو بھروسا تھا مین پہلے ہی اُسکا خاتمہ کرچکا اب مجکو کچھ خوف نہین ہی کیونکہ اُسکے لشکر مین کوئی ایسا نہین ہی کہ جو میرا مقابلہ کرسکے ہو مان کی بھی یہ لیاقت ہی کہ وہ میرا مقابلہ کریگا یہ کہکر حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو ہم کل یہان سے طرف اخضر پریزاد کے کوچ کرینگے دیکھین کہ اخضر کیونکر میرا مقابلہ کرتا ہی یہ حکم دینا تھا اُسیوقت سے لشکر مین تیاری ہونے لگی یہ دربار سے اٹھکر اسوقت پاس زنگارہ کے گیا اور کہا کہ تم ابھی یہین قیام کرو جب مین لڑائی فتح کرونگا تو تمکو طلب کرلونگا اسنے کہا کہ اچھا دو دن اور دو رات اُسی مقام پر بسر کی بوقت سحر زنگارہ کو دہان کا حاکم کرکے مع سات لاکھ دیو کے فطور کو اپنا سپہ سالار کرکے طرف اخضر پریزاد کے روانہ ہوا کہ اِسکا بھی ذکر آیندہ ہوگا

اب کچھ حال شہریار و سیارہ و دیو طیران کا قلمبند ہوتا ہی

راوی کا بیان ہی کہ جبکہ شہریار عالیوقار زرنگار شاہ کو شکست دیکر زردمان کے ہمراہ داخل شہر ہوے اور ایک شب شہر مین رہے بوقت سحر اسد ثانی مع اپنے لشکر کے ایک طرف کو روانہ ہوے اور شہریار بوضع درویش اُس مقام پر تشریف لاے جہان کہ رستم ثانی فقیر بنے ہوے بیٹھے رہتے اور دیو طیران آکر لیگیا تھا یہ بھی اُسی جگہ مین تھے کہ دو دن کے بعد سیارہ ثانی فقیر بنا ہوا آیا اُنکو پہچان کر اُسنے بھی اپنا قیام اُسی جگہ اُنکے پاس کیا اب یہ دونون فقیر بنے ہوے اُس بنگلہ مین رہتے ہین شہریار والاشان ہر روز یہ فرماتے ہین کہ اے سیارہ میرا یہان تو دم گھبراتا ہی مین تو ایک دن ضرور یہانسے چلا جاونگا اپنے برادر کی تلاش مین سیارہ کہتا ہی کہ اے شاہزادے یہ کیا خیال ہی دیکھیے خدا کیا کرتا ہی یہ کہنے سے سیارہ کے خاموش ہو رہتے ہین اکثر اوقات ذکر رستم ثانی کا بھی ہوتا ہی بوقت سہ پہر دونون بنگلہ سے نکلکر بیرون بنگلہ بیٹھتے ہین قاعدہ یہ ہی کہ زردمان ہر روز بوقت سحر آتا ہی اور اُنکی خاطر مدارات بہت کرتا ہی اُنکا تو طریقہ ہی کہ بوقت سہ پہر بیرون بنگلہ تشریف رکھتے ہین اب اُدھر کا حال سنیے کہ دیو طیران جو جب حکم اخضر قاف سے برا سے لینے شہریار کے چلا تھا بصد عجلت راہ طے کرکے پہر دو دن پر آیا یہ اُس مقام کو بخوبی پہچانتا ہی اُس صحرا مین آیا دیکھا کہ دراصل دو درویش بیرون بنگلہ بیٹھے ہوے ہین ایک تو نہایت دبلا پتلا ہی اور ایک مثل اُس جوان کے ہی جسکو کہ مین لیگیا تھا سر سے فرق تک ہی پہلے تو اُسکو گمان ہوا کہ یہ تو رستم ثانی ہین کہ جنکو مین لیگیا تھا خیر انھین کو پھر یہ خیال کرکے بلندی سے پستی کی جانب مائل ہوا جب قریب پہونچا تو ایک برق چمکی اور پنجہ دے کر شہریار کو لے اُڑا

اور ایسی برق چمکی کہ سیارہ کی آنکھون مین چکاچوندسی ہوئی یہ آنکھین ملکر ادھر اُدھر دیکھنے لگا جب وہ حالت
کم ہوئی کیا دیکھتا ہو کہ شہر یار اپنے مقام پر نہین ہین اوبہ بہ پریشان ہوا اور سر اُٹھا کر ہر طرف آسمان
کی دیکھا تو اِسکو یہ نظر پڑا کہ ایک پنجہ ہو کہ وہ شہر یار کو لیے جاتا ہو یہ دیکھکر اِسنے غل مچایا کہ او ظالم
اِس شہر یار کو کہان لیے جاتا ہو ارے چھوڑ دے یہ فقیر ہو کوئی اولاد حمزہ سے نہین ہو دیکھ
فقیرون کو تو پریشان کرور نہ تیرے لیے بڑی خرابی ہوگی ہم لوگ جب آہ کرینگے تو عرش ہلیگا آسمان
کو تزلزل ہوگا کون سنتا ہو ایک چشم زدن مین وہ اِسکی نگاہون سے پوشیدہ ہوگیا یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ
کون لیگیا اور کس مقام پر لیگیا آیا یہ دشمن ہو یا دوست سیارہ منھ دیکھکر رہگیا سوائے حسرت کے
کچھ ہاتھ نہ آیا بس اتنا کہکر تو کہا کہ خدا آپ کو اِسکے شر سے محفوظ رکھے مین نے آپ کو خدا کے
سپرد کیا یہ فلک ناہنجار گردون غدار ہر وقت ایک نیا صدمہ دیتا ہو کسی کو ایک جا بیٹھے نہین دیکھ
سکتا ہو کچھ عاشق و معشوق پر منحصر نہین یہ کسی کا دوست نہین ہو ہر ایک کو یہ مثل آسیا کے پیس ڈالتا ہو
سیارہ فلک کی شکایت کرکے خاموش ہوکر بیٹھ رہا یہ خیال کیا کہ جب سے میرا آقا چلا گیا تھا
مین اِنکو دیکھکر دل بہلا لیتا تھا جب یہ فقیر ہوکر نکلے تھے تو اِنکے عقب مین مین بھی نکل کھڑا ہوا تھا کہ اپنے
دونون آقا کو تلاش کرون خدا کے فضل سے اِنکو پا لیا امید ہوئی تھی کہ اب وہ بھی ملجائینگے
مگر مقدر نے اِنکو یون جدا کیا ایسے ایسے خیال مین یہ مصروف ہو اب حال دیو طیران و شہر یار
کا ملاحظہ ہو کہ طیران جو شہر یار کی کمر مین پنجہ دے کر اور اُنکو لے کر بلند ہوا جب شہر یار نے
دیکھا کہ مین زمین سے بلند ہون کوئی بجگو جانب آسمان لیے جاتا ہو اِنھون نے گھبراکر جو ہاتھ بڑھایا
تو دیو طیران کی شاخ اِنکے ہاتھ مین آگئی مگر اِنکی آنکھین بند ہین بسبب شدت ہوا کے کیونکہ
قاعدہ ہو کہ جو جو بلند ہوا زیادہ ہوتی جاتی ہو کہ جیسے ہی اِنکے ہاتھ مین شاخ آئی اِنھون نے اِسکو
پکڑکر زور کیا دیو کو تکلیف ہوئی اُسنے کہا کہ اے آدمزاد چھوڑ دے مجکو تکلیف ہوتی ہو کہین ایسا نہو
کہ بسبب شدت تکلیف کے تو میرے ہاتھ سے چھوٹ جائے اور زمین پر گر پڑے کہ استخوان
تیرے ریزہ ریزہ ہوجائین اور تیرے ہلاک ہونے سے میرے تمام گھر پر تباہی آئے میرا
قاف مین رہنا دشوار ہو یہ جو سُنا شہر یار نے زور کرنا کم کیا مگر شاخ چھوڑی نہین طیران
سے کہا کہ تو کون ہو اور کہان مجکو لیے جاتا ہو بیان کر ورنہ زمین مجکو ہلاک کر دیگا گو مین بھی ہلاک
ہوگا طیران نے کہا کہ مین دیو ہون طیران میرا نام ہو مین قاف سے تیرے لینے کو آیا ہون
میرے بادشاہ نے مجکو طلب کیا ہو یہ خوف نہ کر کہ وہ مجکو تکلیف دیگا بلکہ وہ تیرا دوست ہو تجکو اپنی
ضرورت کے واسطے طلب کیا ہو ایک فقیر یہان اور تجھ سا رہتا تھا اُسکو بھی مین اُٹھا لیگیا تھا اُسنے
بڑے بڑے کام کیے وہ بھی تیرے مشابہ تھا تجھ مین اور اُسمین کچھ فرق نہین ہو وہ آجکل کہین گیا
ہوا ہو بادشاہ نے مجکو طلب کیا ہو مین دوست ہون دشمن نہین ہون یہ جو طیران نے کہا اُسکو ذرا
خیال آیا کہ وہ بھائی صاحب ہونگے جبکو یہ لیگیا زردمان تاجدار وغیرہ بھی یہی کہتے تھے کہ اب کہان
تشریف لیگئے تھے اب معلوم ہوا کہ وہ قاف مین ہین قاف مین پہونچ لون تو مین سیارہ کو بھی
طلب کرلون اِنھون نے یہ خیال کرکے اُسکی شاخ سر چھوڑ دی کہ اُسکی وہ تکلیف کم ہوئی وہ ذرا
اِنکو لیکر اِسقدر بلند ہوگیا کہ یہ شدت ہوا سے بیہوش ہوگئے اور یہ تیز پرواز کرتا ہوا طرف قاف کے
صاف نکل چلا یہ اِسقدر تیز روانہ ہوا کہ کہین اُسنے دم نہ لیا اُسی دن پردہ دنیا کو اُسنے چھوڑ دیا اور

قاف کے پہونچ گیا یہ بیہوش اُسکی پشت پر پڑے ہین اُنکو کچھ خبر نہین کہ اِسنے قریب قاف جاکر قدرے دم لیا اور دوسرا سبب یہ بھی تھا کہ زرین حصار قاف سے قریب تھا کیونکہ اِسی مقام پر وہ شہر تھا کہ جسے قاف کی سرحد کوئی بیس دن کی راہ ہوگی مگر کسی کو نہین معلوم ہوا کثر دیو و پری اِس جانب آنکلتے ہین وہ سب بیس دن کی راہ کو ایک دن مین طے کرتے ہین اِس دیو نے پر بھر مین طے کی اِسکا سبب یہ ہو کہ یہ دیو تمام دیوؤن سے چالاک اور تیز پری مین بیباک ہی ہین سبب اِسکا طیران نام ہو غرضکہ دم لے کر یہ اُسی وقت داخل سرحد قاف ہوا چونکہ رات ہوگئی تھی جبکہ یہ قاف مین پہونچا چونکہ یہ بیہوش تھے اِسنے خیال کیا کہ اب رات کو کہان راہ چلونگا اور قلعہ یاقوت نگار یہان سے ایک رات اور ایک دن کا راستہ ہو اِس سے بہتر یہ ہوگا کہ یہ رات اِسی مقام پر بسر کردن قاف مین تو آچکا ہون بوقت سحر یہان سے روانہ ہونگا یہ خیال کر کے ایک پہاڑ پر اُترا اور اِنکو ایک چٹان سنگ پر لٹا دیا اِنکو تو خبر بھی نہین کہ کیا مجھپر گذری یہ بیہوش ہین لٹا کر آپ اِدھر اُدھر پھرنے لگا کیونکہ وہان پر کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ وہ وہان جاتا اِسوجہ سے اُسنے وہین قیام کیا اور یہ بھی وجہ تھی کہ اُسکو اُنکی جانب سے کسی قسم کا اندیشہ بھی نہ تھا دوسری شب ماہ تھی دور تک کا آدمی خواہ حیوان خواہ دیو خواہ پری دکھائی دیتا تھا کہ یہ ٹہلتا ہوا ایک طرف کو چلا چونکہ یہ پیاسا بھی بہت تھا تلاش آب بھی کرتا پھرتا تھا یہ بیہوش پڑے ہین کہ اُسکے کان مین آواز گانے کی آئی اب کوئی پہر رات کے قریب آئی ہو کہ اُس گانے کی صدا پر اِس خیال سے چلا کہ جہان یہ گانا ہوتا ہی اُس مقام پر پانی ضرور ہوگا چلو وہان سے پانی پی لین غلبۂ عطش کو فرو کرین اِسنے اُدھر کا رخ کیا اور گانے کی صدا پر چلا اب اُدھر کا حال سنیے کہ اُس کوہ پر ایک ساحرہ رہتی ہی اِسکا نام خرم جادو ہے اُسنے اِس پہاڑ پر ایک مکان بنوایا ہی اُسمین ایک باغ ہی اکثر وہ اُس باغ مین بیٹھکر اپنا جی بہلاتی ہی کچھ گا بجا کرتی ہی یہ ساحرہ خوف سے اہل اِسلام کے بھاگ کر یہان آکر مقیم ہوئی ہی شہوت پرست بہت ہی اکثر دیو آکر اُسکے ساتھ اپنا منھ کالا کرتے ہین اُسکی آتش خواہش کو بجھاتے ہین یہان آکر بہت خوش ہی مگر جو دیو کہ اِسکے پاس آتے ہین وہ اہل اِسلام سے نہین ہین بلکہ کفار ہین آج کوئی دو دن سے نہین آیا ہی تو یہ بہت بیقرار ہی بلکہ اِسکی یہ نوبت ہی کہ یہ بولائی بولائی پھرتی ہی اُسی حالت بیقراری مین یہ ستار لیکر بجانے لگی اور گانے بھی لگی مگر صورت یہ ہی کہ ایک جمیلہ و شکیلہ کی صورت پر بنی ہوئی بیٹھی ہوئی گا رہی ہی دیو طیران بھی اُسی آواز پر بخیال آب اُس طرف پہونچ گیا چونکہ پہلے بھی عرض کر چکا ہون کہ شب ماہ ہی طیران نے دور سے دیکھا کہ ایک حسین مہ جبین کرسی پر بیٹھی ہوئی ستار بجا رہی ہی اور گا رہی ہی اِسکا دل اُسکو دیکھکر مائل ہوا کہ کیا حسین عورت ہی اِسنے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی پری براے سیر اِدھر آئی ہی چونکہ چاندنی رات ہی یہ مقام اُسکو اچھا معلوم ہوا اُسنے یہان جلسہ قرار دیا ہی اور خود بیٹھی ہوئی گا رہی ہی چلکر اِسکو قریب سے دیکھنا چاہیے اور اِس سے پانی طلب کر کے پینا چاہیے اگر بن پڑے تو اِس سے سوال عقد کر دن اگر صاحب شوہر نہو اور راضی ہو جائے تو اِسکو گھر لیجاؤن یہ تو ایسے ایسے خیال کرتا ہوا اُسکی طرف چلا اُدھر اُسکی نگاہ اِس پر پڑی اُسنے دیکھا کہ ایک بہت قوی ہیکل ہاتھ پانون موٹے موٹے ہین سینہ بھی بہت چوڑا ہی مرد قوی ہیکل ہی اِس سے خوب مطلب حاصل ہوگا یہ خیال کرنے لگی کہ دو دن سے جو تو بیکار تھی تیرا آشنا کوئی نہین آیا تھا اور اِسوقت بہت بیتاب تھی خداوند سامری نے تیری خواہش کے رفع کرنے کیواسطے ایسے دیو کو بھیجا کہ جو کہ دونون دن کی کسر نکال دیگا خوب خوب مزا حاصل ہوگا اگر میرے کام کا ہوگا تو مین اِسکو جانے نہ دونگی کئی دن تک اِس سے مزے

اُڑا دونگی جب خوب دل سیر ہو جائیگا تو پھر اُسوقت دیکھا جائیگا یہ اِس خیال مین مبتلی ہوئی کہ اب اِسنے گانا و ستار بجانا موقوف کر دیا ہی اُسی جانب دیکھ رہی ہی طیران بھی چلا آتا ہی جب یہ اُسکے قریب پہونچا اِسنے دیکھا کہ ایک مختصر سا باغ بھی ہی اور کچھ عمارت بھی نظر آتی ہی مگر امر تعجب خیز یہ ہی کہ یہ عورت اکیلی اتنے بڑے جنگل مین کیونکر آئی اگر پری ہوتی تو یہ خیال تھا کہ سیر کو آئی ہی یہ عمارت اِسنے بنائی ہی یہ تو آدم زاد ہی یہان کیونکر پہونچی اور اِسکو خوف بھی نہین معلوم ہوتا ہی یہ کیا امر ہی یہی خیال کرتا ہوا اُس باغ کو طے کر کے اُسکے قریب پہونچا اور کہا کہ اے شاہ حسن اگر ممکن ہو تو قدرے پانی پلا کہ مین بہت پیاسا ہون تلاش آب مین یہانتک آیا ہون یہ سُنکے اُسنے ایک جانب کو اِشارہ کیا دیو طیران نے دیکھا کہ سبوتان پر ایک کوری صراحی رکھی ہی اُسپر شال باف لپٹی ہی اور ایک گلاس بہت بڑا اُسکے برابر کرسی پر رکھا ہی طیران یہ دیکھکر اُس صراحی کے قریب گیا اور پانی صراحی سے انڈیل کر پیا کئی گلاس جب پیے تو اُسکی پیاس برطرف ہوئی اب پانی پی کر اُسکے قریب آیا یہ اُسکو دیکھکر ایسا خود رفتہ ہوا ہی کہ اِسکو کچھ خیال نہین ہی کہ مین کس کام کو نکلا تھا اور کسکو لیکر آیا ہون اور اُسکو کہان چھوڑ کر آیا اِسکو اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہین ہی از خود فراموش ہی قریب آکر اُسکو دیکھنے لگا اُس لکاتہ نے سحر سے ایسی صورت اپنی بنائی تھی کہ اگر فرشتہ بھی دیکھ لیتا باوجود نہونے نفس امارہ کے وہ بھی اُسکی چاہ محبت مین ہاروت و ماروت دار مقید ہوتا جبکہ اہل سما کی یہ حالت ہوتی تو اہل زمین جو کہ نفس امارہ کے پابند ہین وہ کیون نہ اُسکے حسن کے دیوانے مثل مجنون نہین الغرض یہ ٹکٹکی باندھے ہوئے اُسکو دیکھ رہا ہی حرکت تک نہین کرتا ہی گویا اُسکو اِسکے حسن نے ایسا خود رفتہ کر دیا ہی کہ وہ تصویر گلی ہو کر رہگیا ہی جب بہت دیر سے عرصہ تک یہ نوبت رہی اُسنے بھی دیکھا کہ جب سے یہ پانی پیکر آیا ہی ٹکٹکی دیکھے جاتا ہی کچھ مُنھ سے نہین کہتا ہی اِسکا سبب کیا ہی دریافت کرو اِسکو بلاؤ اپنے پاس بٹھاؤ اپنی خواہش کی خود اِس سے درخواست کرو شرم و حیا کس امر کی عورت مرد کے لیے مرد عورت کے لیے دوسرے تیسرے مذہب اور طریقہ مین اِسکا کوئی عیب نہین ہی جس عورت کا جی چاہے جس مرد سے اُسکی طبیعت اجازت دے وصل کی خواہش کرے کوئی عیب نہین ہی چاہے وہ مرد غیر ہو یہانتک تو ہی کہ ماں بہن سے بھائی بہن سے باپ دختر سے یہ تو ایک خواہش کا رفع کرنا ہی خود رفع کر دے کوئی نقصان نہین ہی شرم و حیا کی بات نہین ہی پھر مین کیون خاموش رہون جبکہ سامری نے میرے لیے اِسکو بھیجا ہی یہ خیال کر کے خود کہا کہ اجی حضرت آپ کھڑے کیا ہین یہان آیئے کچھ کلام کیجیے کچھ اپنی کہیے کچھ میری سنیے کہ مین کس آفت مین مبتلا ہون یہ کہکر مسکرائی طیران کے کان مین جو یہ صدا آئی اور یہ سُنا کہ وہ کہتی ہی کہ آیئے یہ تو اُسکی امید مین تھا یہ سنتے ہی فوراً اُسکے قریب پہونچ گیا ایک کرسی اُسکی کرسی کے برابر بچھی تھی اُسپر جاکر بیٹھ گیا مگر نظر اُسکی طرف سے ہٹتی نہین ہی اُسی جانب دیکھ رہا ہی جب یہ بیٹھ چکا اُسوقت اُسنے کہا کہ آپ کون ہین اور کیا نام رکھتے ہین اور کدھر جاتے ہین یہان آنے کا کیونکر اتفاق ہوا بیان فرمایئے مگر یہ حالت ہی کہ ڈوپٹہ سرکائے دیتی ہی کچھ اونچا اونچا جو سینہ پر طیران کو نظر آتا ہی اِسکا دل قابو سے نکلا جاتا ہی مگر ضبط کو کام مین لا رہا ہی کبھی اِسطور سے ہاتھ اُٹھایا کہ پیٹ کھل گیا یہ اُسکی لپیٹ مین آگیا یہی دل چاہتا ہی کہ اِسکو اُٹھا کر گلے سے لگالون عارض کے بوسے لون اور اگر راضی ہو تو کام دل حاصل کرون یہ تو اِس قصد سے بیٹھا ہی اُدھر جب اُسنے یہ تقریر کی اور یہ طریقہ برتا تو اُسکو خیال ہوا کہ شاید اِسکا بھی میلان ہی یہ سوچکر کہا کہ مین کیا بیان کرون میرا نام

طیران ہمین پردۂ دنیا پر ایک ضرورت سے گیا تھا اُس کام کو کرکے واپس آتا تھا اور مکان کا قصد تھا کہ اتفاقاً اس مقام پر پہونچا اور رات ہوگئی خیال کیا کہ یہ رات اسی مقام پر بسر کرون بوقت سحر یہان سے روانہ ہونگے اُتر پڑا کوہ کی سیر کرنے لگا کہ پیاس نے غلبہ کیا تلاش آب مین مصروف ہوا کہ گانے کی صدا آئی خیال کیا کہ یہ جہان گانا ہو رہا ہے اُس مقام پر پانی ضرور ہوگا گانے کی صدا پر ادھر آیا یہان آپ کو ایسے مقام پر تنہا دیکھکر بہت حیران ہوا کہ یہ کیا امر ہے کہ آدم زاد ہوکر ایسے مقام پر یون اکیلا ہو پہلے مجکو خیال تھا کہ کوئی پری وغیرہ ہوگی جب سے آپ کو دیکھا میرا عجب حال ہے اب آپ اپنی حالت سے آگاہ کرین طیران نے یہ سخن ظاہر کیا کہ آدم زاد کو لینے گیا تھا اِس خیال سے کہ شاید یہ اپنے جنس کا نام سنکے اُسکے دیکھنے کی خواہش کرے اور وہ آدم زاد غضب کا حسن رکھتا ہے یہ اُسپر فریفتہ ہوجائے تو میری جان کیونکر بچے گی بس جب یہ طیران نے کہا کہ آپ اپنی حالت بیان کرین تو کلام سُنکے اُسنے کہا کہ مین کیا حال بیان کرون میری حالت بڑی دردانگیز و حسرت ناک ہے کیا کرونگے سُنکے کیونکہ اگر کچھ ہوسکے تو اُسکو بیان بھی کرون بیکار بیان کرنے سے کیا حاصل سوائے افسوس کے اور کیا ہوگا اِس سے کیا حصول کہ اپنے سبب سے اوروں کو صدمہ ہو یہ سنکے طیران نے کہا کہ آپ ضرور بیان کرین کہ وہ کیا حالت ہے یہ سنکے اُس قحبہ نے یہ بیان کیا کہ مین کمبخت نصیب مقدر جلی ایک سوداگر کی لڑکی ہون میرا باپ زرین حصار مین رہتا ہے اُسنے اتفاق سے اُس ملک کا نام لیا کہ جس ملک کے نام سے یہ دیو واقف تھا کہ اُسنے اِس قصد سے نہین لیا تھا مگر ہونیوالی بات میرا باپ بڑا تاجر ہے لاکھون روپیہ گھر مین ہے سیکڑون آدمی ملازم ہین ہزارون کنیزین و خواصین میری خدمت کرتی تھین مین ہی اُسکی ایک لڑکی تھی پچاس برس کے سن مین پیدا ہوئی تھی ماں باپ دونون ہمہ وقت نثار رہتے تھے میری عیش سے بسر ہوتی تھی رات شب برات اون یوم عید تھا کسی قسم کا غم نہ تھا ایک دن کا ذکر ہے کہ شب ماہ تھی مین بالاے بام سو رہی تھی اور جو خواصین میری محرم راز تھین وہ زیر پلنگ لیٹی ہوئی تھین اب مجھے نہین معلوم کہ کیا واقعہ گذرا کیونکہ مین بیخبر بیت لیٹی سو رہی تھی اب جو میری آنکھ کھلی تو مین نے اپنے کو اِس مکان مین اکیلا پایا جہان تو مجکو خواب کا دھوکا ہوا مگر جب مین نے خیال کرکے دیکھا تو اپنے کو جاگتا پایا اُٹھ بیٹھی نہ تو کوئی مونس نہ ہمدم یا تو وہ مجمع خواصون کا یا یہ تنہائی عالم مجبوری سب کو یاد کرکے رونے لگی مگر کیا ہوتا ہے جو ہونا تھا وہ ہوگیا صبر کیا اب یہ خیال ہوا کہ یہ واقعہ کیا ہے اِسی سوچ مین پلنگ پر سے اُٹھی اور ٹہلتی ہوئی بیرون مکان آئی اِس باغ کو دیکھا دل بہلانے لگی کہ یکایک ایک دیو آیا مین نے جو اُسکو دیکھا مجکو بڑا خوف ہوا اور مین بھاگی کیونکہ مین نے کبھی دیو کو دیکھا نہ تھا مین اُسکو کوئی بلا سمجھی اور نہ یہ مجکو معلوم تھا کہ مین پردۂ قاف مین ہون اندر مکان کے جاکے مارے خوف کے کمرے مین پوشیدہ ہوگئی کہ وہ اندر مکان کے آیا اور مجکو تلاش کرنے لگا آخر کو اُس مقام پر وہ پہونچا جہان مین پوشیدہ تھی مجکو دیکھکر بڑے زور سے ہنسا مین مارے خوف کے کانپنے لگی کہ اُسنے دوڑکر مجکو گودی مین اُٹھا لیا میرے بدن کو چومنے لگا سینہ سے لگا یا اور کہا کہ اے جان جہان خوف نہ کر مین دیو ہون اور یہ مقام پردۂ قاف ہے مین تمکو عاشق ہوکر اُٹھا لایا ہون اب تم میرا وصل قبول کرو میری مراد دلی برلاؤ کیونکہ مین بہت بیقرار ہون پہلے تو مین اُسکے اِس کلام کو نہ سمجھی مین نے کہا کہ یہ تم کیا کہتے ہو میری سمجھ مین یہ بات نہین آئی جب مین نے یہ سُنا کہ یہ دیو ہی تو وہ میرا خوف جاتا رہا وہ حالت میری برطرف ہوئی جب مین نے یہ کہا تو وہ بہت ہنسا اور قصد

بیجا کرنے لگا مین اُسکا یہ قصد دیکھکر حیران ہوئی کہ یہ کیا کرتا ہی کیونکہ یہ امر تو مین نے کبھی دیکھا تھا صرف کتابون مین پڑھا تھا مگر بڑا خوف معلوم ہوا مین نے اُس سے کہا کہ یہ کیا کرتے ہو یہ تو خیال کرو کہ کہا ہین اور کہا تم اور دوسرے یہ کہ تم ناری ہو خاکی دوسرے تم دیو ہو آدم زاد بھلا ہین تمھاری ضربت کی تاب لاسکونگی کیونکہ مین سُن بھی چکی تھی کہ دیو جیسے قوی ہیکل ہوتے ہین دوسرے دیکھا بھی اور یہ بھی معلوم تھا کہ دیو و پری وغیرہ ناری ہوتے ہین اُسکا اُسنے یہ جواب دیا کہ یہ تو تم سچ کہتی ہو کہ مین ناری ہون مگر ناری وخاکی سے اکثر وصل ہوتے ہین اُسنے چند مثالین دین اُسکا یہ جواب دیا کہ یہ جو تمنے کہا کہ تم دیو ہو بھلا ہین کب تمھاری ضربت کی تاب لاؤنگی اُسکا یہ جواب ہو کہ ہم لوگون کو یہ قدرت ہی کہ جسقدر چاہین اپنے کو دراز کرلین یا کوتاہ کرلین یا جس صورت پر چاہین ہوجائین اگر تمکو منظور ہو تو مین آدم زاد کی صورت بنجاؤن چونکہ مین اُسکو دیکھ چکی تھی لہذا اُس سے نفرت ہوگئی تھی بدین سبب مین نے انکار کیا اُسنے جبر کرنا چاہا مین نے کہا کہ اگر تم جبر کروگے تو مین اپنے کو ہلاک کرونگی یہ سُنکے وہ اُسوقت تو اپنے ارادے سے باز رہا مگر خوب خوب پیار کیا بعد تھوڑے عرصہ کے کہنے لگا کہ تم یہ تو خیال اپنے دل سے دور کرو کہ اپنے ماں باپ سے پاس جاؤنگی اب تمکو اُنکی صورت دیکھنا نصیب نہوگی مین نے جواب دیا کہ یہ تو تمکو یقین ہی تم بیکار یہ کہتے ہو یہ سُنکے اُسنے کہا اچھا اب تم یہان رہو اور یہان کی سیر کیا کرو مین ہر روز آیا کرونگا اگرچہ آج تو تمنے انکار کیا ہی اگر کل بھی انکار کروگی تو بڑی خرابی ہوگی یہ کہکر وہ چلا گیا مین یہان اکیلی رہگئی جس طور سے وہ دن اور وہ رات بسر ہوئی میرا دل جانتا ہی مجبور تھی کیا کرتی دوسرے دن پھر وہ آیا اور اُسی طور کی باتین کین مین نے پھر انکار کیا تو وہ بہت غصہ ہوا مگر مین نے سماعت نہ کی وہ برہم ہوکر چلا گیا اُسدن سے یہ طریقہ ہوگیا ہی کہ آتا ہی باتین کرتا ہی جب مین انکار کرتی ہون تو یہ کہتا ہی کہ میرا جی چاہتا ہی اِس انکار کرنے پر تجکو قتل کرڈالون مگر جب تیری صورت دیکھتا ہون تو تیری محبت قتل نہین کرنے دیتی ہی مجبور ہوجاتا ہون یہ کہکر چلا جاتا ہی مین اِس عذاب مین ہون ناظرین کو معلوم ہو کہ اُسنے یہ تقریر بیہودہ اور کلام نامناسب یہ خیال کرکے کہے تاکہ اُسکی طبیعت کو میلان ہو اور اُسکی طبیعت میری طرف رغبت کرے اُسکے خیال کے مطابق ہوا جب وہ یہ تقریر بیان کرچکی تو طیران نے کہا کہ اگر تمکو کوئی یہان سے لیجائے تو تم اُسکے ہمراہ چلوگی اُسنے کہا کہ ایسا کون ہی جو یہان سے مجکو لیجائیگا بھلا مین کیون اُسکی قید سے نجات پانے لگی کونسی کیون اپنے کو بلا مین ڈالنے لگا طیران نے کہا کہ اگر تم راضی ہو تو مین ابھی تمکو یہان سے لیچلون مگر ایک شرط ہی کہ تمکو میرا وصل قبول کرنا ہوگا بغیر اُسکے یہان سے رہائی غیر ممکن ہے یہ سُنکے اُسنے کہا کہ یہی امر دقت طلب ہی کیونکہ تم بھی تو دیو ہو وہی عذر تمسے بھی ہی جو کہ اُس سے تھا طیران نے کہا کہ جبکہ تم یہ سن چکی ہو کہ ہم مین یہ قدرت ہی ہم جس صورت پر چاہین ہوجائین تو پھر کاہیکا خوف ہی اور کیون انکار ہی اُسنے جواب دیا کہ اب مین تمسے صاف صاف کہتی ہون کہ مین نے جب سے تمکو دیکھا ہی میری طبیعت خود بخود تمپر مائل ہوگئی ہی مگر مجکو خوف معلوم ہوتا ہی کیونکہ سنا گیا ہی کہ اِس امر سے بڑی نکایت ہوتی ہی جنس سے جنس کو تکلیف ہوتی ہی نہ کہ غیر جنس سے اِسکے علاوہ اور جو تم کہو مین منظور کرونگی مگر اِس امر کا نام لیتے اور خیال کرتے میری روح نکلی جاتی ہی مجکو اپنی جان کا خوف ہی کہ کہین مین مر جاؤن جب میری یہ حالت ہی کہ خیال کرنے سے مجکو پسینہ آنے لگتا ہی دیکھو یہ کہکر اور اُسکا ہاتھ لے کر اپنی پیشانی پر رکھا اور کہا دیکھو کیسا پسینہ آگیا ہی اُسکی اِس حرکت سے طیران اور زیادہ بیقرار ہوگیا

یہ نوبت ہوئی کہ طبیعت اِسکے قابو سے جاتی رہی خواہش نفس نے شدت کی آنکھون کے نیچے پردے پڑ گئے جب یہ حالت ہوئی تو کہنے لگا کہ اے جان جہان تم کچھ خوف نہ کرو بالکل تکلیف نہوگی اِسوقت میری مراد بر لاؤ اور میرے ہمراہ چلو وہ دیو کیا مرغا ہی جو میرا کچھ کر سکے یہ کہکر قصد کیا کہ اِسکو اُٹھا کر گلے سے لگا کر لب عارض کے بوسے لون اپنا کام دل حاصل کرون بس اُسکی طرف ہاتھ کو دراز کیا گو کہ اُسکی خود خواہش اِس امر کی تھی وہ طیران سے زیادہ بیقرار تھی کیونکہ وہ تو شہوت پرست تھی سوائے اُسکے اُسکو اور کسی امر کی ضرورت نہوتی تھی جسقدر اُسکو مرد ملین اُسکو کچھ پروا نہ تھی سب روا تھا یہی ہمیشہ سے اُسکا روبا تھا پر وہ دنیا بہزارون اُسکے آشنا تھے وہان اُسنے دل بہلاتی تھی یہان جب سے آئی ہی دیو اُسکی خدمت کرتے ہین اگر کسی دن کسی سبب سے ناغہ ہوگئی تو بہت بیقرار ہوتی ہی جیسے کہ آج دو دن سے کسی دیو نے آکر خدمت نہین کی ہی بیقرار ہی مگر اُسنے جو یہ باتین کین اول تو طبیعت کو رغبت دلائی اور دوسرے اپنا بھولا پن ظاہر کیا اگر ایسی باتین نہ کرتی تو طیران اِسقدر بیقرار کیون ہوتا جب اُس لکاتہ نے دیکھا کہ تیر افکندہ دسحر اثر کر گیا کہا کہ تم بھی کسقدر بے مزا ہو کچھ شراب پیو اور کچھ مجکو پلاؤ تاکہ اُسکا نشہ ہو اُس نشہ مین تکلیف کم ہو طیران نے کہا کہ شراب کہان ہی جو پیون اور پلاؤن اُسنے کہا کہ شراب چلو اندر موجود ہی دوسرے یہ میدان ہی تم کسقدر بغیرت ہو یہ کہکر اٹھی اور اندر کو چلی اُسکا مطلب یہ تھا کہ جانتک دیر ہو اچھا ہی جسقدر یہ بیقرار ہوگا اُسیقدر کام دل خوب حاصل ہوگا دوسرے جب یہ شراب پی لیگا تو اور زیادہ بیقرار ہوگا جب وہ اُٹھکر اندر کو چلی میان طیران بھی مثل کبوتر کے تیرتے ہوے جیسے کہ کبوتر جب مست ہوتا ہی اور مادہ پر تیرتا ہی چلے وہ جاکر ایک دالان مین کہ جہان فرش کیا ہوا تھا اور ایک مسند بچھی تھی اُسکے برابر کشتی شراب کی رکھی تھی جاکر بیٹھ گئی کہ طیران بھی پہونچا اِسنے دیکھا کہ وہ مسند پر بیٹھی ہی شراب کی کشتی روبرو رکھی ہی اور ایک قفس مہری لگی ہی اُسپر ہار پھول پڑے ہین خوشبو آرہی ہی یہ بھی جاکر اُسکے برابر بیٹھ گیا جب وہ پہونچا اُسنے ہاتھ بڑھا کر کشتی پر سے کشتی پوش لیا اور اِشارہ کیا اور شرمندہ ہوکر مُنھ اُسکے جانب سے پھیر لیا گو کہ شرم کہان شرم تو اُسکے حصہ مین آئی نہ تھی مگر یہ سب امر صرف اتنے لیے تھے کہ وہ بیقرار ہو اپنا مطلب خوب حاصل ہو کہ طیران نے ساغر اُٹھا کر لبریز کیا اور اُسکے مُنھ سے لگا دیا اُسنے دکھانے کے لیے آنکھین تو بند کر لین مگر شراب پی گئی اِسکی جام طیران نے پیا پھر اُسکو دیا تین تین جام کی نوبت آئی تھی کہ دونون کو نشہ ہوگیا تب وہ دونے شرم وحیا کے درمیان سے اُٹھ گئے کہ طیران نے دست گستاخ کو دراز کیا اور قصد کیا کہ انار پستان کو اُسکے نخل قد سے جدا کر دن یعنے مساس کر دن کہ وہ عود اً طیران کے پاس سے اُٹھکر چلی کہ طیران نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی طرف کھینچکر خوب دبوچکر گلے سے لگا یا مساس کرنا شروع کیا وہ یہ کہتی ہی کہ ہاے مین مری میرا دم نکلا جاتا ہی ارے اِسقدر نہ دبا جو یہ دباتا ہی گو اُسکو مزا حاصل ہوتا ہی مگر اُسکے دکھانے کے لیے یہ ایسے ایسے کلام کرتی ہی کبھی پستان پر ہاتھ ڈالکر خوب زور سے دباتا ہی وہ سسکی لیکر رہجاتی ہی کبھی یہ ران پر ہاتھ پھیرتا ہی اور گدگداتا ہی یہ بظاہر تڑپ جاتی ہی مگر دل مین جو مزا حاصل ہوتا ہی اُسکا حال کس سے کہے کبھی یہ کمر بند پر اور قصد سے ہاتھ رکھتا ہی وہ یون تڑپ کر نکل جاتی ہی کہ جیسے ماہی بے آب تیرتی ہی یہ پھر ہاتھ بڑھا کر پکڑ لیتا ہی مساس کرتے کرتے اِسنے اُسکے گلے مین ہاتھ ڈالکر اور مُنھ بڑھا کے قصد کیا کہ لب و عارض کے بوسے لون جیسے ہی مُنھ قریب اُسکے دہن ناپاک کے پہونچا ایسی بو سے بد آئی کہ اُسکا دماغ پھر گیا طیران نے گھبرا کر مُنھ ہٹا لیا یہ نوبت پہونچی کہ اگر تھوڑی دیر اور گذرتی اور

مُنھہ نہ ہٹاتا تو قی ہو جاتی اِسنے مُنھہ ہٹاکر اِدھر اُدھر دیکھنا شروع کیا وہ بیقراری وخود رفتگی بالکل جاتی رہی
اِسکو خیال ہوا کہ معلوم ہوتا ہی کہ صحرا مین کوئی جانور مرگیا ہی وہ جو سڑا ہی اور ہوا جو ملکر اُس سے آئی ہے
یہ بو اُسی کی ہی یہ سوچکر اِسنے پھر مساس اور باتین کرنی شروع کین مگر اب طبیعت نہین راغب ہوتی ہی
اور اب وہ حالت نہین ہی چونکہ قاعدہ ہی کہ جب تنفر ہو جاتا ہی تو اور طبیعت نفرت کرنے لگتی ہی تو پھر
مشکل سے راغب ہوتی ہے گو کہ طبیعت اُس سے نفرت نہین کرتی تھی نہ اُسکو ابھی تک یہ ثابت
ہوا تھا کہ یہ بو اِسکے مُنھہ سے آئی تھی وہ تو یہ خیال کر چکا تھا کہ یہ بو بدصحرا سے آئی ہی اگر یہ خیال کرتا
یا معلوم ہوتا تو پھر مبلان کیون کرتا الگ ہو جاتا مگر طبیعت نے اُس بو بدکے آنے سے دوسری
طرف متوجہ ہوگئی دوسرے خدا کو بھی بچانا منظور تھا گو شیطان تو اپنا کام کر چکا تھا باقی کیا رہا تھا
مگر جب خدا کو بھی منظور ہو کہ میرا بندہ فعل حرام کا مرتکب ہو تو ایسا ہوتا اُسکے بچنے کے یہ اسباب بہم
کیے جب دیو طیران نے دیکھا کہ طبیعت نہین راغب ہوتی ہی یہ الگ ہوگیا اور ایک جام شراب کا پیا
اُس متجہ نے خیال کیا یا تو وہ گرمی یا یہ بے تکی اِسکا کیا سبب مگر کچھ دریافت نہ کیا سر جھکائے خاموش
جس صورت سے بیٹھی تھی بیٹھی رہی یعنے پائجامہ ران تک چڑھا ہوا اوڑھنی سر پر ندارد محرم کے بند
وا اور کیا حالت بیان ہو کہ جب طیران دو جام پی چکا اور پھر طبیعت نے رغبت کی کیونکہ وہ تو اس حالت
سے بیٹھی ہی کہ اگر بالکل نامرد ما در زاد بھی ایسی حالت دیکھے تو اُسکو بھی جوش آجائے باوجود نامرد ہونے
کے وہ مرد جوان جو کہ ابھی آبادہ تھا اب جو شراب پی کر طیران نے اُسکی طرف دیکھا طبیعت کو
حاضر پایا پھر لپٹ گیا وہ کہنے لگی کہ دور ہو میرے پاس سے ابھی دل لگی نکالی ہی ابھی تو میرا بند بند
تو دیکھا ہی تیرا دل نہین بھرا معلوم ہوتا ہی کہ جب مجکو مار لیگا تب تیری طبیعت سیر ہوگی یہ کہکر قصد کیا بھاگون
بھلا یہ کب بھاگنے دیتا ہی لپٹ پڑا مساس کرنے لگا کبھی ران مسل دی کبھی چھاتی مل دی کبھی کمر بند
پر ہاتھ ڈالکر جھٹکا دیا یہ مساس کرتے کرتے اِسنے لپٹ کر سینہ سے سینہ لگایا اب جو یہ بقصد بوسہ
مُنھہ کے پاس مُنھہ لیگیا وہی بو بدپھر آئی کہ ابھی اِسکو اُبکائی آگئی اور وہی حالت پھر طبیعت کی
ہوئی اُسی طور سے پھر سب باتین تشریف لیگئین اب اِسکو خیال آیا کہ یہ بو بد اِسکے مُنھہ سے آئی ہی
یہ خیال کر کے مُنھہ اُسکے مُنھہ کے قریب لیگیا وہی بو آئی اب تو اِسکو یقین ہوگیا اِسنے ایک ہاتھ ایسا
مارا کہ وہ دور جاکر گری کیونکہ اِسنے خیال کیا کہ یہ کوئی ساحرہ ہی خدا نے خوب بچایا یہ خیال کر کے اب
ننگ جیسا کہ وہ اُٹھکر اُسکی طرف چلی یہ کہتی ہوئی کہ بس لے بس دیکھ لی آپکی مردمی بالکل نامرد ہو اِسکا غصہ
میرے اوپر اُتارتے ہو قصور اپنا حالت اپنی خراب صرف دیکھنے کے مرد ہو اندر ران کے پھل کر وہ
ہوا صرف دیکھنے کا ہی کھانے کا نہین وہی آپ کی حالت کہ پہلے تو وہ شد و مد اور جب وقت آیا
تو کچھ بھی نہین بیکار اوقات خراب کی آپ بھی پریشان ہوئے مجکو بھی پریشان کیا میرے تمام
بدن کے جوڑ جوڑ کو توڑ ڈالا تمام استخوان میرے درد کرنے لگے ارے یہ کیا ہوا کچھ بیان تو کر
یہ کہکر اُسکی طرف کو چلی اُسنے کہا کہ دور ہو تجھہ خوب میرے خدا نے مجکو فعل حرام سے بچایا ارے
تیرا مُنھہ ہی کہ سنڈاس ہی ایسی بو آتی ہی کہ طبیعت رغبت نہین کرتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ تو کوئی ساحرہ ہی
یہ صورت تو نے سحر سے بنائی ہی ورنہ تیری اصل صورت چڑیل کی سی ہوگی سن مین کوئی ہزار برس
سے کم ہوگی نہ مُنھہ مین دانت نہ پیٹ مین آنت ہوگی تمام بدن مین جھریان ہونگی رنگت تیری مثل
شب تاریک کے ہوگی میرے قریب نہ آنا تو نے خوب فقرہ دیا تھا کہ بچا ہون اگر میرے پاس

آئیگی تو ابھی تجکو کھا جاونگا یہ جو طیران نے کہا اُسنے خیال کیا کہ اِسکو معلوم ہوگیا کہ تو ساحرہ ہی اب اِس سے صاف صاف کہدو کہ بان مین ساحرہ ہون وہ سب باتین دروغ تھین یہ خیال کرکے کہا کہ او طیران سن مین ضرور ساحرہ ہون سوائے گندہ دہنی کے مجھ مین اور کوئی عیب نہین ہی یہ صورت میری اصلی ہی عمر بھی میری کم ہی صرف دو سو برس کی یا کچھ کم ہوگی دیکھ مجھ ایسی جوان ایسی خوبصورت نصیب ہوگی کیون مفت کے مزے کو برباد کرتا ہی یہ کہکر اور ہاتھ جوڑکر چلی دیو طیران نے کہا کہ او قحبہ اگر تو حور کی بچی یا پری ہی تو اب مین تیری طرف رخ بھی نہین کرتا یہ ممکن نہین کہ مین ساحرہ سے ہم بستر ہون ایکی اگر قدم کسکے رکھا تو یہ جان لے کہ تو زندہ میرے ہاتھ سے نہ بچیگی مین رحم کرتا ہون کہ تجکو زندہ چھوڑے دیتا ہون ایک ہی فقرے مین تجکو گنگا رکیا تھا میرے مذہب مین ساحرہ سے ہم بستر ہونا حرام ہی یہ جو اُسنے سُنا کہا معلوم ہوتا ہی کہ تو مسلمان ہی طیران نے کہا کہ ہان ضرور مسلمان ہون یہ سُننا تھا کہ اب اُسکو یقین ہوگیا کہ اب مطلب نہوگا کیونکہ یہ مسلمان ہی مگر اِسکو اِسکی سزا دینا ضرور ہی کہ جیسا یہ تجکو اِسوقت اِس حالت مین چھوڑکر الگ ہوگیا چونکہ کوئی امر باقی نہین رہا صرف مطلب کا ہونا رہگیا تھا کاش یہ بوسہ لینے کو نہ پھرتا جب مصروف کام ہوتا اُسی وقت بوسہ لیتا کیونکہ اُسوقت اِسکو بھی جدا ہونا ناگوار ہوتا مگر اب کچھ نہوگا تو یون ہی آتش خواہش سے جلا کریگی اور یہ چلتا پھرتا نظر آئیگا تو پھر دن کیون جائے کچھ مزا تو اِسوقت کی بیرونی کا اُٹھا لے یہ کہکر اُسنے ایک اسم سحر پڑھکر اِسکے اوپر دم کیا کہ طیران جیسی حرکت ہوکر رہگیا اِدھر طیران نے قصد کیا تھا کہ اُس لکاتہ کو اِسکے کردار کی سزا دینا ضرور ہی ورنہ اوروں کو دھوکا دیگی اپنے دام مکر مین اسیر کریگی اِس سے کیا حاصل کہ بندگان خدا فعل حرام کے مرتکب ہون اِسکو کھا لون یہ تو یہ قصد کر رہا تھا کہ اُسنے سحر کیا دیو طیران مثل مشلول کے ہوکر رہگیا اب جو حرکت کرتا ہی تو اپنے مین طاقت حرکت نہین پاتا ہی بالکل دست و پا بیکار ہین یہ مجبور ہوکر رہگیا اور اُسکی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ او لکاتہ تو نے اپنی جان خوب بچائی تو میرے قصد کو سمجھ گئی مجھپر سحر کر دیا کہ مین بیکار ہوگیا ورنہ تجکو تیرے اِس فعل کی وہ سزا دیتا کہ تو تمام عمر یاد کرتی اُسنے کہا کہ اب تو میری سزا سے نجات پائے اور اپنی جان بچالے تو پھر تجکو سزا دینا دیکھ اب بھی اِسی مین مصلحت ہی کہ مین تجکو سحر سے نجات دیتی ہون تو میری خواہش کو پورا کر دے مجھ سے ہم بستر ہو میری مراد دلی بر لا جو آگ کہ لگی ہوئی ہی اُسکو بجھا مین مری جاتی ہون تو نے وہ فعل کیا ہی کہ آجتک کسی نے یہ حرکت نہین کی اِس طریقہ کا مساس کیا ارے میری وہ حالت ہی کہ کیا بیان کرون کوئی دکھانے کی چیز ہوتی تو دکھا دیتی ارے ظالم رحم کر میرے حال پر ارے اگر تجکو ایسا کرنا تھا تو نے اِسقدر کیون میرے ساتھ مساس کیا کہ جسکے سبب سے مین نے خود ہون تجکو کچھ دکھائی نہین دیتا ہی ارے ستمگر میرے کہنے کو مان لے اپنی جوانی برباد نہ کر دنیا کا حرامی ہی عورت کو خداوند نے اِسی واسطے خلق کیا ہی ورنہ عمر بھر میری قید سے نہ رہا ہوگا آیندہ اختیار ہی یہ کہکر رونے لگی ہاتھ جوڑنے لگی چاہا کہ پیرون پر سر رکھدون اور وہ حرکتین کرنے لگی کہ جسکے سبب سے دیو طیران نے لاحول پڑھکر اُسکی طرف سے منھ دوسری طرف کر لیا یہ اُدھر پہونچی اُسنے رخ اُدھر کر لیا جب اُسنے دیکھا کہ اب کسی صورت سے نہین مانتا ہے تو کہا کہ او کمبخت گو مجھ مین یہ طاقت ہی کہ مین سحر سے تجکو راضی کرون مگر اِسمین کچھ مزا نہین جو میلان طبیعت سے ہوتا ہی وہ اِسطور سے نہین ہوتا ہی

خیر تو یون نہین مانے گا میری تو یہ حالت جاتی رہیگی تو نہین تیرے بھائی اور تجھ سے سخت جوان
جو ایک دم مین میری مرادین بر لائین تو بھی کیا یاد کریگا تیرے گوشت کے کباب لگا کر کھاؤنگی جب
کوئی میرا آشنا آویگا میری خواہش پوری کریگا جب شراب خواری اسکے ہمراہ کرونگی اسوقت اور جب
وہ میرے ساتھ اختلاط کریگا اور ہم بستر ہوگا تو تجکو سامنے بٹھا لونگی تیرے جلانے کے لیے اسکے
بوسے تیرے سامنے لونگی اسکے گلے لگونگی وہ میرے بوسہ لیگا مساس کریگا تو جلیگا یہ کہکر اسکو ایک
کمرے مین لیجاکر قید کیا وہان بھی بہت منت کی مگر طیران نے ایک نہ سنی کہ کستی کیا ہی آخر کو مجبور ہوکر
باہر کمرے کی آئی یہان آکر اپنے کو آراستہ کیا اب کوئی دو پہر رات آئی ہوگی ہاے خواہش کے
بیقرار ہی کسی پہلو چین نہین آتا ہوا ناچار ہوکر بیرون مکان آئی اسی کرسی پر بیٹھ گئی پہلے تو یون سامری
سے خطاب کرکے کہنے لگی کہ ای خداوند آپ نے میرے واسطے دیو کو بھیجا مجکو بیقرار دیکھکر مگر وہ
خدا پرست نکلا پہلے تو اسنے خوب خوب اختلاط کیا بڑی گرما گرمی سے پیش آیا کہ مین خوش ہوگئی کہ آج
تک یہ مزا کسی سے مجکو نہ ملا تھا جو اس سے حاصل ہوا جب مطلب کا وقت آیا تو اسنے ظلم پر کمر کسی
مجکو بیتاب کرکے آپ الگ ہو گیا لاکھ لاکھ منت کی مگر نہ مانا آخر کو مین نے پریشان ہوکر اسکو قید کیا
اسکے پانون پڑی ہاتھ جوڑے مگر وہ نہ راضی ہوا ای خداوند اب اور کسی کو روانہ کرو کہ وہ آکر میری
خواہش کو دفع کرے ورنہ مین تمام ہو جاونگی یہ باتین کرکے پھر ستار بجانے لگی اتفاق سے ایک اور
دیو ادھر سے جاتا تھا کہ یہ بیٹھی ہوئی ستار بجا رہی تھی اور گا رہی تھی کہ اسنے جو صدا گانے کی سنی
وہ آسمان پر سے زمین پر آیا اسکو دیکھکر وہ مر گیا یہ نکلا اسکو دیکھکر خوش ہوئی کو پسند نہ آیا مگر کیا کرتی
کہ مر رہی تھی دوسرے فرستادۂ سامری تصور کرکے اور اس مثل پر عمل کرکے مثل گندم اگر
بہم نرسد بجس غنیمت است اسکو صدا دی کہ میان دیو کہان جاتے ہو وہ اسکا یار قدیم تھا اسکو تلاش
کر رہا تھا یہ تو اس کام مین مصروف تھی طیران کو گرفتار کرنے کی فکر مین تھی کب باہر تھی جب اسنے
دیکھا کہ وہ نہین ہے تھوڑی دیر اس خیال سے صحرا مین ٹہلا کیا کہ شاید آجاے جب اسکو دیر ہوئی تو چلا کر
گانے کی صدا آئی یہ پھر طرف زمین کے واپس آیا اسکو تو نہ پایا اسکے مقام پر ایک زن حسینہ کو دیکھا
یہ دیکھتے ہی محو ہو گیا یہ اسی فکر مین تھا کہ اسکے پاس جاؤن کہ اسنے صدا دی کہ میان دیو کہان جاتے ہو ادھر آؤ
یہ صدا سنکے وہ اسکے قریب آیا پوچھا کہ کیون مجکو طلب کیا ہی اسنے جو دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ تو میرا یار ہی
یہ دیکھکر اسکو گرفتار طیران کے بعد پسند کیا تھا جب کوئی نہ ملتا تھا تو یہ مجبور ہوکر کہا کہ تو نے مجکو پہچانا کہ مین
کون ہون اسنے کہا کہ نہین پہچانا جواب دیا کہ مین تیری معشوقہ قدیم ہون بس یہ سننا تھا کہ وہ دوڑکر
لپٹ گیا اور اسی مقام پر کالا منھ کرنے لگا اسقدر رات اسی مقام پر دونون نے بسر کی جب سحر ہوگئی
وہ دونون اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوے دیو اپنی طرف کو چلا گیا اور وہ اندر اٹھکر چلی گئی کہ اسکا
احوال پھر آیندہ تحریر کیا جائیگا

اب کچھ حال شہریار کا قلمی ہوتا ہی کہ اسپر کیا گذری اور اس دیو کا جو اسکے ساتھ منھ
کالا کرکے اپنے مکان کو گیا تھا اسکا کیا انجام ہوا

راوی شیرین زبان نے یون تحریر کیا ہی کہ جبکہ دیو طیران شہریار کو اس پارۂ سنگ پر لٹا کر
برائے تلاش آب روانہ ہوا تھا اور اسپر وہ حال گذرا جو کہ تحریر ہو چکا ہی اب انکا حال سنیے کہ یہ

رات بھر اُسی مقام پر سویا کیے بوقت سحر جو آنکھ کھلی تو دیکھا کہ مین ایک پہاڑ پر ہون نہ کوئی میرے پاس ہی نہ کوئی مقام سایہ دار ہی یہ حیران ہوا کہ مجکو تو ایک دیو اُٹھالایا تھا اور وہ کہتا تھا کہ مین تیرے دوست کے پاس لیے جاتا ہون اُسنے دغا کی معلوم ہوتا ہی کہ وہ مجکو اِس مقام پر چھوڑکر چلا گیا خیر تن بہ تقدیر جو کچھ ہو چلو دیکھو خدا کیا کرتا ہی یہ کہکر اُٹھے اور تیمم کرکے نماز صبح ادا کی بعد نماز صبح کے ایک طرف کو روانہ ہوے جب تھوڑی دور نکل گئے تو اِنکو ایک چشمہ ملا انھون نے اُس چشمہ پر ہاتھ مُنھ دھویا تھوڑا پانی پیا اُسکے بعد ایک طرف کو روانہ ہوے اتفاق سے وہ دیو جو کہ خرم جا دوسے مُنھ کالا کیے ہوے اپنے گھر کو جاتا تھا کہ اُسنے دور سے دیکھا کہ ایک آدم زاد فقیر وضع اِدھر چلا آتا ہی یہ دیکھکر خوش ہوا کہ اِس آدم زاد کا تو لقمہ کرون برسون کے بعد یہ ایک تنفس دکھائی دیا ہی خداوندا بلیس نے میرے واسطے اِسکو بھیجا ہی کہ مین اپنا شکم سیر کرون یہ خیال کرتا ہوا اُنکی طرف چلا اِدھر انھون نے دیکھا کہ ایک دیو آتا ہی یہ بھی ہوشیار ہوکر کھڑے ہوگئے کہ وہ قریب آیا اور کہا کہ او آدم زاد بے بنیاد سرسیاہ دندان سفید اَسیرے مُنھ مین کود پڑ کہ مین دو دانت لگاؤن نڈھا پلپلا کرکھالون مین ابھی شراب پیے ہوے آتا ہون ذائقہ بھی زبان کا بدل جائیگا بڑا کرم کیا خداوند ابلیس نے کہ مجکو میرے واسطے روانہ کیا ہی پر وہ دنیا پر سے بس اب کوئی عذر نہ کر چلا مین بہت بیتاب ہون یہ سُنکے درویش نے کہا کہ او مردک کیا بکتا ہی کیسا ابلیس اور کیسا تو مین تیرے قتل کرنے کو آیا ہون کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی دیکھ بہت خراب ہوگا آیندہ جگرا اختیار رہی مین فقیر ہون مین نے تجھ ایسے بہت سے دیو شیطان بند کرکے قتل کر ڈالے ہین تیری کیا اصل ہی بس فقیر اسی مین ہی کہ جدھر سے آیا ہی جلد اپنی راہ لے سُنکے اُسنے کہا کہ او آدم زاد تو مجکو بڑا چرب زبان معلوم ہوتا ہی کیون قضا آئی ہی کہین تیرا نشان تک نہ ملیگا کیون اِسقدر تو تیزی کرتا ہی آ لے میرے مُنھ مین چلا آ ابھی نگل جاؤن یہ کہکر غار سا مُنھ کھولدیا شہریار نے ایک بہت بڑا کنکر اُٹھاکر اُسکے مُنھ مین ڈالدیا اُسنے جو دانت مارا کر سے بولا جب اُسکو سختی اور کرکراہٹ محسوس ہوئی تو اُگل دیا اور کہا کہ او آدم زاد تو بڑا سخت ہی کیا کنکڑ ہوگیا ہی کیا یہ قاعدہ ہی کہ جب آدم زاد مرنے لگتا ہی تو کنکڑ ہوجاتا ہی یہ تو بڑی خرابی کی بات ہی یہ کنکر جو آنکھ کھولی تو شہریار کو اپنے روبرو کھڑا پایا اور ایک بہت بڑا کنکڑ پڑا ہوا ہی یہ دیکھکر کہنے لگا کہ تو تو زندہ کھڑا ہی مین نے تجکو کنکڑ خیال کرکے اُگل دیا تھا کیا تو نے میرے مُنھ مین کنکڑ ڈالدیا تھا شہریار نے کہا کہ کیون دیو زاد ہوا ہی جا اپنی راہ لے ورنہ ایک ضرب مشت مین تیرا کام تمام ہوگا یہ سُنکے وہ دیو کہنے لگا کہ تو یون نہ مانے گا مین خود اُٹھاکر تجکو کھائے لیتا ہون بس ہاتھ کو طرف اُسکے دراز کیا اُنھون نے جو اُسکے دست ناپاک کو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا جسوقت اُسکا ہاتھ قریب پہونچ گیا بس اُنھون نے دست زبردست بڑھاکر اُسکے ہاتھ کو پکڑلیا اور جھٹکا دیا کہ وہ مُنھ کے بھل زمین کی جانب چلا کہ اُنھون نے اُسکی شاخ سر کو پکڑکر زور کیا اُدھر اُسنے زور کیا کہ شاخ ٹوٹ گئی وہ بھاگا اور ایسا بدحواس ہوا کہ اُڑکر بھاگنا بھول گیا یون ہی فرار ہوا یہ بھی اُسکے عقب مین چلے یہ اُسی جانب کو بھاگا جدھر سے آیا تھا اُس ساحرہ کی طرف بھاگتا جاتا ہی اور جو خون کہ سر سے نکلتا ہی اُسکو چلو مین لیکر پیتا جاتا ہی یہانتک کہ یہ اُسکے مکان پر پہونچا وہ لکاتہ اُس مُنھ کالا کرکے جاکر سو رہی تھی اُسکے بعد اُٹھکر اُس کمرے مین آئی جہان دیو طیران نصب تھا یہان طیران یہ خیال کر رہا تھا کہ خدا نے عجب عذاب مین مبتلا کیا ہی افسوس مین کس بلا مین پھنس گیا کہ جسکا کچھ ٹھکانا نہ تھا کہان مین اُس درویش کو لے کر پردۂ دنیا سے اپنے بادشاہ کی خدمت مین جاتا تھا اُس مقام پر آکر

مجکو یہ کیا خبط ہوا کہ رات ہو گئی ہی یہین قیام کرو اور اگر قیام بھی کیا تھا تو کیون تلاش آب مین نکلا کیا رات بھر
مین پیاس کے سبب سے مرجاتا صبح کو پانی کہین نہ کہین راہ مین ملجاتا اور اگر شدت عطش سے مرجاتا تو بہتر
تھا کیونکہ اس مذاب مین تو مبتلا ہو کر نہ مرتا تو وہ مرنا بہت اچھا تھا خدا برا کرے اس دل کا جسنے اس بلا
مین مبتلا کیا وہ غفیر بیدار ہوا ہوگا نہ معلوم اپنے دل مین کیا خیال کرتا ہوگا اور اُسپر اس صحرا مین کیا گذری
ہوگی کیونکہ تمام پردۂ قاف پر آشوب ہو رہا ہی ہامان کے دیو پھر رہے ہین اُسکے پاس جا رہے
ہین خدا جانے کسی دیو نے اُسکو اکیلا پاکر تکلیف تو نہین دی ای خدا اُسکو ہر آفت سے بچانا میری آبرو
رکھ لینا یہ یہی خیال کر رہا تھا کہ وہ اندر آئی اُسکو دیکھکر بیقرار ہو گئی اور کہنے لگی کہ ای طیران رحم کر میرے
کہنے کو مان لے میری آرزو دے دلی برلا ارے کم بخت کیون تو اپنے کو اس حال مین مبتلا رکھتا ہی
ایسے مین چھوڑے دیتی ہون تو میری مراد پوری کر دے تیرا کیا نقصان ہی مین تیرے اوپر مرتی ہون
اگر میرے کہنے کو نہ مانے گا تو تمام عمر اسی حالت مین مبتلا رہیگا اور یون ہی تڑپ تڑپ کر تیری جان جائیگی
اور کچھ فائدہ نہو گا آیندہ تجکو اختیار ہی طیران نے کہا کہ اوتجہ دور ہو میرے روبرو سے مین کبھی نہ منظور
کرونگا اگر تو لاکھ لاکھ منت کریگی جو تیرا جی چاہے بجہ مذاب کر مین ہر طرح راضی ہون مگر فعل حرام کا مین
کبھی مرتکب نہونگا مین تو لاکھ قصد کرون مگر جب تیرے منہ کی بو کا خیال آتا ہی طبیعت نفرت کرتی ہی یہ مذاب
اُس مذاب سے بہتر ہی اور یہ مرنا اُس بو کی قربت سے بدرجہا اولی ہی یہ سُنکے وہ یہ کہتی ہوئی چلی گئی کہ دراصل
تیری قضا ہی آگئی ہی مین کہا کرون جہانتک تیرا جی چاہے مجکو جلا یا ادھر کو چلی یہ پھر وہی خیال کرنے لگا یہ کہ
سے نکلتی تھی کہ وہ دیو اسکا آشنا جو کہ دو پہر رات سے صبح تک اسکے پاس رہا تھا خوب اُسکو راضی کیا تھا
اُسی حالت سے پہونچا کہ خون بہتا ہوا اُسکو چلو مین لیکر چبتا ہوا گھبرا گھبرا کر مڑ مڑ کر پیچھے دیکھتا ہوا بدحواس
چہرے پر ہوائیان اڑتی ہوئین شاخ سر ٹوٹی ہوئی رنگ فق یہ حالت جو اسکی دیکھی وہ گھبرا گئی اور جلدی
سے کمر کا دروازہ بند کر کے اُسکے قریب آئی کہا کیون خیر تو ہی یہ کیا حالت ہو کچھ بیان تو کر وہ اُسنے
جواب دیا کہ پہلے تم مجکو کوئی گوشہ امن کا بتا دو کہ مین اُس مقام پر پوشیدہ ہو جاؤن تاکہ اُس بلا کے ہاتھ سے
بچون جس نے میری یہ حالت کی ہی وہ میری عقب مین آگئی ہی اُسنے کہا کہ تو مرد ہو کر اسقدر گھبرا تا کیون ہی
آنی ہی تو آنے دے مجھ سے کیفیت تو بیان کر مین بھی تو سنون کہ کیا بلا ہی کہ تو اسقدر بدحواس کیون ہے
کہ مارے خوف کے منہ سے بات بھی نہین نکلتی ہی کانپ رہا ہی دیو ہو کر یہ کیفیت ہی بھلا تو کیا مقابلہ
کسی کا کریگا اتنے سے زخم مین تو تیری یہ حالت ہو گئی ابھی تو اچھا بھلا چنگا گیا تھا یہ شاخ کٹنے تو ڑی
کہ تو یون بدحواس ہو کر بھاگا جبتک تو بیان نہ کریگا مین تجکو گوشۂ عافیت مین نہ بٹھاؤنگی مین بھی تو سن لون
کہ وہ کون زبردست ہی یہ جو اُسنے کہا کہ بیان کر وہ کہنے لگا کہ مجکو دل لگی سوجھی ہی جہان اپنی جان پر بنی ہی
کہ وہ آکر پہونچا اور اُسنے مجکو پکڑ کر قتل کر ڈالا مین اس شاخ کے ٹوٹنے کو غنیمت جانتا ہون جان تو سلامت
رہے اُسنے کہا کہ لاکھ تو منت کریگا جبتک تو پوری حالت نہ بیان کریگا اُسوقت تک مین بھی تجکو پوشیدہ
نہونے دونگی ارے یہان کوئی تیرا کچھ نہین کر سکتا ہی یہ وہ مقام ہی کہ جہان دیو و پری و انسان سب بیکار
ہو جاتے ہین میرے روبرو کوئی تجکو قتل نہین کر سکتا ہی مین ایک منتر مین تو اُسکو گرفتار کر لونگی جو کوئی ہو یہ
سُنکے اُسنے برہم ہو کر کہا کہ تم اُسکا کیا کر لوگی سب منتر جنتر کسی اور مقام کی راہ سے نکل جائیگا اُسکو دیکھکر
مارے خوف کے پیشاب خطا ہو جائیگا اُسکے ہمراہ منتر بھی نکل کر بھاگے گا اُسوقت معلوم ہوگا یہ جو کہا
اُسنے قہقہہ لگایا کہا کہ واہ رے مرد تو عورتون سے بدتر معلوم ہوتا ہی اچھا آپ اپنی حالت بیان کرین جب

وہ آئیگا مین آپ کو بچا لونگی مین بھی تو معلوم کرون کہ وہ کون ہی جس سے تیری یہ حالت ہوگئی جب اُسنے دیکھا
کہ یہ نہین مانتی ہی کہا کہ لے سُن معلوم ہوا کہ تو میری جان کے لینے کی تدبیر مین ہی اگر مین یہ جانتا کہ تو یہ حرکت
کریگی تو مین کبھی اِدھر نہ آتا اور طرف کو چلا جاتا اری کم بخت مین جو تیرے پاس سے چلا تو ایک مقام پر
پہونچا جو کہ اِس کوہ سے ملحق ہی وہان پر ایک چشمہ تھا مین نے دیکھا کہ ایک آدم زاد فقیر وضع کھڑا ہوا ہی
میرے منھ مین اُسکو دیکھکر پانی بھر آیا مین بہت خوش ہوا کہ خداوند ابلیس نے برسون کے بعد یہ ایک
صورت دکھائی یہ لقمہ چرب عنایت کیا مین آج کسی اچھے کا منھ دیکھکر چلا تھا کہ راہ مین یہ لقمہ ملا مین بیقرار
ہوکر اُسکے کھانے کے قصد سے اُسکے قریب گیا اور مین نے اُس سے کہا کہ تو میرے منھ مین
کود پڑ کہ مین تجکو کھالون اور جو تقریر کی تھی وہ بیان کی اُسکے بعد جو فقیر نے تقریر کی تھی وہ سب کہسُنائی
کہا کہ جب اُسنے یہ تقریر کی مین نے کہا کہ مین اپنا منھ کھولتا ہون یہ کہکر مین نے اپنا منھ کھولا اُسنے لکڑ
اُٹھاکر میرے منھ مین ڈالدیا مین اُسکو فقیر تصور کرکے چبانے لگا اب جو دانت مارا تو بڑا سخت
تھا تمام دانت میرے ہل گئے اور منھ میرا کڑا ہوگیا مین نے اُگل دیا اور آنکھ کھولکر جو دیکھا تو اُسکو
کھڑا ہایا مین نے کہا تو یون نہ مانے گا مین خود تجکو اُٹھاکر کھالے لیتا ہون یہ قصد کرکے مین نے
جو ہاتھ اپنا دراز کیا اُسنے میرا ہاتھ پکڑکر جھٹکا دیا کہ مین منھ کے بھل زمین پر گرنے لگا اُسنے ہاتھ چھوڑکر
میری شاخ سر پکڑلی اور قصد کیا کہ تجکو اُٹھاکر دے مارے مین نے جو یہ قصد دیکھا اپنی طرف کو خوب
زور کیا اُس فقیر نے بھی زور کیا آخر کو شاخ سر اُسکے ہاتھ مین رہگئی جڑ سے ٹوٹ گئی میری جان اُسکے
ہاتھ سے بچی مین اِسکو غنیمت جان کر بھاگا کہ اگر شاخ ٹوٹ گئی تو بلا سے پھر نکل آئیگی مین اس بات کا خیال
کرکے بھاگ کر یہان آکر پہونچا ہے اب سب کیفیت میری سن چکین اب کوئی مقام ایسا بتا کیونکہ
وہی فقیر میرے عقب مین آتا ہی اُسنے کہا کہ واہ کیا خوب دیو ہوکر بھاگے انسان سے کیسے دیو ہوکر
کہ انسان سے خوف کرتے ہو یہ کہکر ہنسی اور کہا کہ مین خیال کرتی تھی کہ کوئی بڑی بلا ہی کہ جس سے تو
ڈرکر بھاگا ہی ارے یہ بہت بڑے غیرت کا مقام ہی کہ لشکر تو دیو کو زخمی کرے جو کہ اُسکی خوراک
ہی اور دیو یون ڈرے کہ تمام جسم مارے خوف کے مثل بید کے کانپے ایسی زندگی سے تو مرنا بہتر ہے
یہ نامردی کس کام کی ارے مین عورت ہون مگر دیو سے نہین ڈرتی ہون تو مرد ہوکر انسان سے خوف
کرتا ہی وہ کہی رہی تھی کہ شہریار بھی اُسکے عقب مین چلے تھے اِس خیال سے کہ اِسکو قتل کرون اور
یہ بچکر میرے ہاتھ سے نہ جانے پائے کہ اُس مقام پر پہونچے کہ جہان پر باغ لگا ہوا تھا اور خرم جادو
کا مکان تھا یہ نشان خون دیکھتے ہوے چلے آتے تھے جو خون اُسکے سر سے زمین پر گرا اُس پتہ سے اُسکی
عقب مین چلے آئے جب اُس باغ مین پہونچے اُس مقام پر بھی خون کو پایا اور آگے بڑھے دیکھا
کہ مکان بنا ہوا ہی دروازہ اُسکا کھلا ہوا ہی وہ خون اُس مکان کے اندر تک گرتا ہوا گیا ہی بس انھون نے
خیال کرلیا کہ وہ ضرور اِس مکان کے اندر ہی چلکر اِسکو اُسی مقام پر قتل کرنا چاہیے یہ زندہ نہ بچے
بس بسم اللہ کہکر اُس مکان مین داخل ہوے جب صحن خانہ مین پہونچے دیکھا کہ وہ دیو کھڑا ہوا ہی اُسکے
روبرو ایک زن حسینہ نہایت قبول صورت کم سن سبز جوڑا پہنے ہوے کھڑی ہی اور اُس سے ہنس ہنسکر
کلام کررہی ہی اور دیو اُسکے آگے ہاتھ جوڑے کھڑا ہی انھون نے ٹوانٹ کرکہا کہ او مرد تو کہان بھاگکر
آیا ہی عورت سے مدد کا خواستگار ہی مین تیرا ملک الموت یہان بھی آپہونچا اب چھوڑتا ہون کہ تو زندہ رہے
اور خلق خدا کو تکلیف دے اگر تو آسمان پر جاتا تو مین وہان بھی پہونچتا اگر تو زیر زمین جاکر پوشیدہ ہوتا تو مین تجکو

اُس مقام پر بھی جاکر قتل کرتا یہ عورت میرا کیا بنا لیگی جب تو دیو میرا کچھ نہ کر سکا تو یہ کیا کریگی یون جو کہا اور یہ صدا جو آئی اور اُس دیو نے سُنی تھرا کر رہگیا اُدھر اُس عورت نے جو کہ اُسکے قریب کھڑی تھی پلٹکر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی اب جو مُنہ پھیر کر دیکھا کہ یہ کیا امر ہی کیا دیکھتی ہی کہ ایک درویش کہ جسکا چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہی صحن مین کھڑے ہوے ہین یہ کہہ رہے ہین جو کہ سُنا ہی کیا خوبصورت جوان ہی کہ سین میانہ قد ہاتھ پانون سڈول بازو گول مچھلیان پھری ہوئی ہین سینہ چوڑا کلین دوش پر پڑی ہوئی ہین گیردی تہمت باندھے ہوے گیروا کرتا پہنے ہوے مگر یہ رنگت ہی جسم کی اور یہ نور ہی کہ اُنس کرنے سے پھوٹا نکلتا ہی مصرعہ کب ان کا رنگ ہی جسکی پیراہن ہی + اور وہ رعب ہی کہ آنکھ نہین مل سکتی ہی یہ صورت دیکھکر وہ لکاتہ بیتاب ہوگئی کچھ اور حالت ہوگئی کہ جس سے اُسکی گرمی زیادہ ہوگئی اور خیال کرنے لگی اگر یہ ملجائے تو خوب لطف ہو کیونکہ مجنس ہی بڑے مزے سے زندگی بسر ہو خوب عیش و عشرت مدام دسترس ہو یہ تو یہ خیال کر رہی تھی اُدھر اُسکا مارے خوف کے دم نکلا ہوا تھا اور سہما ہوا کھڑا تھا کہ شہر یار سست کر کے اُسکے قریب پہونچے اور کہا کہ او مردود کہ کیا کہتا ہی تو مجکو کھائیگا مُنہ کھول مین تیرے مُنہ مین کودپڑون دیر نکر یہ جو کہا اور قریب پہونچے اُدھر اُس عورت نے تحرم لکا دے کہا کہ ہان شاہ جی ہان یہ بڑا حرام زادہ ہی اِسنے مجکو بہت پریشان کر رکھا ہی پر وہ دنیا سے اُٹھا لایا ہی میرے مان باپ سے مجکو جدا کیا ہی ہر روز آتا ہی اور پریشان کرتا ہی کہتا ہی کہ مجکو قبول کر ورنہ مین تجکو کھا جاونگا یہ اِسنے ہر وقت کی دھمکی نکالی ہی میری روح اِسکی صورت دیکھکر نکلی جاتی ہی بھلا آپ ہی انصاف کرین کہ مین غیر جنس کو کیونکر قبول کرلون یہ بھی کوئی اندھیر ہی جبتک یہ سزا نہ پائیگا اپنی اِس حرکت سے نہ باز آئیگا وہ تو کہا کی یہان شہر یار نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور صحن مین لاکر قصد کیا کہ اُسکی کمر مین ہاتھ ڈالکر اُٹھالون کہ وہ بھی پلٹ گیا کشتی لڑنے لگا یہ کب اُسکو اُلجھنے دیتے ہین کہ لحہ کی لحہ مین اُسکو دے مارا اور اُسکی چھاتی پر چڑھکر کہا کہ لعنت کر ابلیس پر تو تیری جان بچتی ہی ورنہ موت سر پر موجود ہی یہ جو انھون نے کہا اُسنے جواب دیا کہ ہزار جانین ایک ایک ناخن پاے ابلیس پر میری نثار ہون مین تو کبھی نہ ابلیس پرستی ترک کرونگا یہ کہنا تھا کہ اِنھون نے غصہ کیا ایک ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور ایک گردن کے تلے اب جو فشردہ کرتے ہین سر مع نرخرے اُکھیڑ کر پھینکدیا وہ تڑپ کر فنا ہوا اُسکا مرنا تھا کہ وہ لکاتہ دوڑکر اُنکے قدمون پر گر پڑی اور کہا کہ آپنے خوب میری جان بچائی ورنہ ایک نہ ایک روز یہ مجکو کھا جاتا آپ بڑے کامل ہین کیا طاقت ہی یہ قوت ہمنے کسی مین نہین دیکھی آیئے تشریف لایئے جو نان و نمک میسر ہو نوش فرمایئے کیونکہ مجکو فرض ہوا کہ مین آپکی خدمت کرون کیونکہ آپ نے میری جان بچائی مجکو اِس عذاب سے نجات دی کیونکہ ہر وقت سامنا موت کا تھا خیال کرتی تھی کہ جب اِسکو غصہ زیادہ آئیگا تو یہ مجکو کھا جائیگا مان باپ سے جدا کر چکا تھا نہ معلوم کہ میری جدائی مین میرے مان باپ پر کیا گذری کیونکہ سواے میرے اُنکے اور کوئی اولاد نہ تھی وہ دونون مجکو دیکھکر زندہ رہتے تھے ہر وقت قربان ہوتے تھے جب اُسنے یہ کہا اور یہ تقریر اِس شیرین زبانی سے کی کہ شہر یار گو کہ ترک دنیا کر چکے تھے مگر اِس حالت مین بھی اُسکی الفت دل مین پیدا ہوگئی اُسکی جو یہ حالت دیکھی کہ ہاتھ جوڑے پانون پر سر رکھے ہوے رو رہی ہی رحم آگیا کہا او عورت کیون اِسقدر بیقرار ہوتی ہی جل اپنے مقام پر مین تیری کیفیت سنون اور جو امر کہ میرے کرنے کا ہوگا اُسمین قصور نہ کرونگا اگر تو کہے کی کہ پردۂ دنیا پر بھیجدو تو اُسکی بھی تدبیر کر کے تجکو تیرے مان باپ کے پاس پہونچا دونگا اور یہ جو کہا کہ جو نان و نمک میسر ہوا اُسکو نوش

فرمائیے تو ہم فقیر ہین کہین نہین کھاتے ہین جب خدا ہمارا ہمکو اپنے خزانے سے دیتا ہی تو ہم اُسکا شکر کرکے
کھا لیتے ہین ہم لوگ تارک دنیا ہین ہم اہل دنیا سے ملنا عیب جانتے ہین خبر تو نے اِسقدر منت کی ہے
تیرے پاس تھوڑی دیر بیٹھکر تیری کل حالت سنکے دریافت کرکے جو تیرا کام ہوگا اسکو نکالدینگے یہ سنکے
وہ اُٹھی اور دالان مین لاکر اُنکو مسند پر بڑی عزت سے بٹھایا بڑی خاطر کی درویشون نے کہا کہ ہان اپنی
کیفیت بیان کر اُسنے وہی بے اصل قصہ جو کہ طیران سے کہا تھا بیان کیا اور یون کہا کہ اُسکی بھولی بھولی
باتون پر شہریار کا جی آگیا دل مین کہا کہ ای شہریار کوئی تو نے ترک دنیا راہ خدا مین نہین کی ہی بلکہ اپنے برادر کی تلاش مین
اگر خدا کو منظور ہوگا تو اُس سے بھی ملاقات ہوگی اور کوئی اُسکی قسم نہین کھائی ہی یہ عورت حسین ہی ناکتخدا بھی
ہی اگر مجکو منظور کرلے تو کیا نقصان ہی کیا فقیرون کے بیان نہین ہوئی ہین پیغمبرون کے تو کئی محل ہوتے ہین تو فقیر
اُنسے زیادہ مرتبہ نہین رکھتے ہین بلکہ نبی تو تارک دنیا ہوتے ہین جب وہ عقد و مناکحت کرتے ہین تو اب
فقیرون کو کیا ہوا اگر یہ عقد کرلے تو کیا ہرج ہی کیونکہ یہ صاحب عقل ہی کوئی ماں باپ کے ہونے کی ضرورت
نہین ہی بالغہ راشدہ ہی اِسکو اپنے فعل کا اختیار ہی مگر شرط یہ ہو کہ پہلے دریافت کرلون کہ مسلمان ہی یا کافرہ
اگر مسلمان ہو تو خیر ورنہ مسلمان کرون یہ خیال کرکے کہا تم مذہب کیا رکھتی ہو تمھاری ملت کیا ہی اُسنے جو یہ سنا
اچنبھا ہوئی کہ کیا بیان کرون خیال کیا کہ یہ درویش مسلمان معلوم ہوتا ہی بڑی خرابی ہوئی اِسکا کیا جواب دون
اگر یہ کہتی ہون کہ کافرہ ہون سامری پرست ہون تو یہ ابھی یہان سے روانہ ہوگا تیرا مطلب رہجائیگا اور اگر
یہ نہین کہتی ہون بلکہ یہ کہتی ہون کہ مسلمان ہون تو جسوقت یہ طریقہ اِسلام دریافت کریگا تو کیا بیان کروگی اب فکر کرنیکی
آخر کو اُسکی رائے نے یہ صلاح دی کہ تو اپنے کو یہ ظاہر کر کہ مین مسلمان ہون بس یہ سوچکر کہا کہ آپ کا کیا مذہب
ہی فقیر نے کہا کہ جو فقیرون کا مشرب ہوتا ہی یعنے مین مسلمان ہون خدا کو واحد جانتا ہون اُسکا کوئی شریک
نہین ہی یہ کہنا تھا کہ اُسکو ناگوار گذرا نور آرائے پلٹ گئی کہنے لگی کہ مین تو سامری پرست ہون اور خدا نے
سامری کو اپنا خدا جانتی ہون شہریار نے جو یہ سنا نور آرائے نفرت ہوگئی دل مین کہا کہ کیا خیال خام ہی کہ کافرہ سے
الفت کرتا ہی فقیر ہوکر دل سے یہ نکر اُس سے کہا کہ ای عورت اب مین تیرے پاس نہین بیٹھ سکتا ہون کیونکہ
مسلمان کو صحبت کافر حرام ہی ہان اگر تو مسلمان ہوجاوے تو کیا مضائقہ ہی اُسنے کہا کہ کیا مسلمان کے سر پر سینگ
ہوتے ہین تو وہ سینگ تو تیرے سر پر نہین ہین سامری پرستی بھی ایک مذہب ہی جو کہ تمام عالم مین رواج
پائے ہوئے ہی یہی عالم مین ایک مشرب ہی یہ تو آج ہی سُنا ہی کہ کوئی مذہب اِسلام بھی ہی جو کہ تم رکھتے ہو یہ سنکے
درویش نے کہا کہ مذہب حق تو مذہب اِسلام ہی اگر تجکو یہ منظور ہی کہ مین پردۂ دنیا پر جاؤن تو تو میرا مذہب
قبول کر مین تجکو پردۂ دنیا پر پہونچا دونگا تیرے ان باپ سے لا دونگا ورنہ مین یہانسے جاتا ہون یہ سنکے اُسنے
کہا کہ یہ تو خیال کرنے کی جگہ ہی کہ اگر مین مسلمان ہوکر یہانسے گئی تو ان باپ تو سامری پرست ہونگے
وہ کیون میرے آنے کے روادار ہونگے کہ مین اُنکے مذہب سے نکل کر دوسرے کا مذہب قبول کرون
اور پھر مجکو جگہ دین یہ تو غیر ممکن ہی شہریار نے کہا کہ اچھا تم اُنکے پاس نہ جانا اِسی مقام پر رہنا مین تمھارے
پاس رہونگا مگر تا وقتیکہ کافری ترک نہ کروگی اتو اُسنے یہ خیال کیا کہ یہ اِس امر پر راضی ہی کہ تم میرے پاس رہنا مین
بھی یہان رہونگا مگر بڑی خرابی یہ ہی کہ یہ کلمہ پڑھائیگا جب مین کلمہ پڑھ لونگی تو تمام سحر فراموش ہوجائیگا عجب
خرابی مین جان پڑی یہ خیال کرکے اِس زور سے ایک ٹھنڈی سانس لی مُنھ جو کھلا اُدھر جماہی سی آئی
یہ اُسکے قریب بیٹھے ہوئے تھے ایسی بو بے بدنکلی کہ اُنکا دماغ پریشان ہوگیا غضبان کی نوبت آئی اتو یہ
گھبرائے اور خیال کیا کہ یہ ساحرہ ہی یہ خیال کرکے کہا کہ سچ بتا کیا تو ساحرہ ہی اُسنے کہا کہ نہین مین ساحرہ تو

نہین ہون تجکو یہ کیونکر ثابت ہوا کہ مجکو ساحرہ تصور کیا اُنھون نے کہا کہ تیرے مُنھ سے بو سے بد آتی ہی
کہ دماغ پریشان ہوا جاتا ہی اور یہ حالت سوائے ساحرہ کے اور کسی کی نہین ہوتی ہی تو لاکھ پوشیدہ کرے گی
مگر مجکو یقین نہ آئیگا تو ضرور ساحرہ ہی دور ہو میرے پاس سے منظور یہ ہی کہ ناظرین کو معلوم ہو کہ اِنکے اُنکے
بوسہ و کنار کی صحبت ہونا خوب نہ تھی کیونکہ جب کہ یہ فقیر تھے تو اِنکو حالت فقیری مین عشق و عاشقی سے
کیا غرض گو کہ مزاج اِنکا بدل چلا تھا اِنھون نے خیال کر لیا تھا کہ اِسکے ہمراہ عقد کرون مگر جب سے
سُنا ہی کہ وہ کافرہ ہی یہ خیال تو اِنکا برطرف ہو گیا اب یہ خیال ہوا کہ مسلمان ہو لے تو دیکھا جائیگا جب بوسے
آئی ابتو باصل نفرت ہو گئی اور کہا کہ میرے پاس سے چلی جا یہ کہکر خود قصد کیا کہ مین یہان سے چلا جاؤن
کہ اُسنے کہا کہ او درویش میرے یار کو مار کر کہان چلا مین تجکو جانے بھی دیتی ہون کہ تو زندہ چلا جا یہ کہکر اور
ہاتھ بڑھا کر اِنکا کرتا پکڑ لیا کہ اِنکو نور آ غصہ آگیا ایک لات جو ماری وہ چند قدم کے فاصلہ پر جا کر گری کہ اُسکے
کولے مین چوٹ آئی اِنھون نے کہا کہ تجہ پہلے تو تو نے اُسکی شکایت کی اور قتل کرایا اب یہ تقریر کرتی ہی
اُسنے کہا کہ او فقیر کب مین چھوڑتی ہون کہ تو زندہ جائے اور مجکو بے یار کا کر جائے کہ جسکے سبب سے مجکو
تکلیف ہوا اب تیری جان بری بڑی مشکل ہی ہان ایک طور سے اگر تو میرا وصل قبول کرے اور ہم بستر ہونیکا
اقرار کرے تو خیر ہے سکتے اِنکو اور غصہ آیا کہا کہ او تجہ تیرے بڑی آگ بھری ہوئی ہی کہ زبان سے وصل کے
کرنے کا نام لیتی ہی تو میرا کیا کریگی مین تجکو بھی تیرے یار کے پاس پہونچائے دیتا ہون یہ کہکر قصد کیا کہ اُسکو
پکڑ کر ایسا دے ماروں کہ یہ نقش زمین ہو جائے ایسی فاحشہ کے جسم ناپاک سے دنیا پاک ہو کہ جسکو مرد
سے سوائے وصل کرنے مین حیا نہین کیسی مستی اُسکو ہی وہ اِنکے قصد کو سمجھ گئی خیال کیا کہ یہ یون نہین مانیگا ضرور
اُسپر کچھ کرنا چاہیے اگر یہ فقیر ہی تو اِسکو رد کریگا اور کچھ کمال بھی رکھتا ہی اور اگر فقیر نہین ہی تو کچھ بھی نہین بنائیگا
بس اُسنے اسم پڑھکر جو دم کیا تو بالکل حس و حرکت جاتی رہی تو یہ اِس قصد سے قدم بڑھانے کو تھے
یا ہیبت و حرکت ہو کر گر پڑے اتنے وہ اُسکے قریب آئی اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی کہ اے شخص از براے خداوند
سامری میرے حال پر رحم کر میرے وصل کو منظور کر مین تیرے اوپر عاشق ہو گئی ہون تیرا بڑا مرتبہ کرونگی
تجکو بہشت اقلیم کا بادشاہ کر دونگی کیون اپنی جوانی کو اِس فقیری مین ضائع کرتا ہی میرے ساتھ مزے کر میرا دل شاد
کر میرے وصل سے مزے لوٹ ایسی حسینہ تجکو نصیب ہوگی ارے کمبخت محبت کرنے والے کم ہوتے
ہین میری جان تیرے اوپر جاتی ہی جب سے تجکو دیکھا ہی تمام دنیا بھر کی محبت ترک ہو گئی ہی بڑے بڑے
دیو اور پریزاد میری خواہش وصل رکھتے ہین مگر مین نہین قبول کرتی ہون تیرا بڑا اچھا نصیب ہی کہ مین تجپر عاشق
ہوئی ہون دیکھ تجکو ناراض کر دونگی ورنہ عمر بھر پچتائیگا تو نے تو میرے سامنے میرے یار کو قتل کیا اب تو
میری خواہش کو پوری کیا کرنا جبکہ مین نے تجکو دیکھا تو مین نے اُسکو قتل تیرے ہاتھ سے کرا ڈالا ورنہ تو اُسکو
قتل ہی کر سکتا تھا مین تو تیری عاشق ہو گئی تھی تیرے عشق نے یہ حرکت مجھ سے کرائی اگر مین یہ جانتی کہ تو یون
انکار کریگا تو کبھی اُسکو تیرے ہاتھ سے نہ قتل ہونے دیتی ارے ظالم یہ مقام رحم ہی دیکھ مین تجکو سمجھاتی ہون
اگر میرے کہنے پر عمل نہ کریگا تو پچتائیگا تمام عمر میری قید مین گرفتار رہے گا مین تیرے روبرو اور دن سے
وصل کرونگی اور تجکو جلاؤنگی اُسکی سزا دونگی جیسا کہ تو نے میرے یار کو میرے روبرو قتل کیا شہریار نے کہا
کہ او لکھا تو کیا کرون مجبور ہون ورنہ ایسی سزا دیتا کہ تمام عمر یاد کرتی اچھا مین تیرے قبضہ مین ہون
جو تیرا جی چاہے میرے ساتھ سلوک کر مرتا کیا نہ کرتا نامنظور مگر تیرا وصل نہین منظور تو کیون مثل کتیا کے
مغز کھائے جاتی ہی جا دور ہو یہ جو اُنھون نے کہا اُسکو غصہ آگیا اُسوقت اُٹھی اور ہاتھ پکڑ کر اُسی کمرے

مین لائی جسمین طیران قید تھا کہ اسکو بھی اُس مقام پر قید کرونگی وروادہ کھولکر اُنکو بھی لاکر طیران کے برابر بٹھادیا اور کہا کہ لوتم دونون خوب ملکر باتین کرو کہ یہ دیو ہی تمھارا ہم مشرب وہم مرتبہ ہی تمھارے اسکے خوب گذریگی تم اپنی مصیبت اس سے بیان کرنا یا اپنی مصیبت تمسے بیان کریگا ع خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو۔ یہ کہکر اور اُنکو وہین بٹھاکر کمرے کا دروازہ بند کرکے باہر آئی یہان آکر اسکو بھول گئی اب نہ آئی پھر اُٹھکر کمرے کی طرف چلی اُدھر دیو طیران یہ خیال کر رہا تھا کہ خداوند اس فقیر کو اس لکاتہ کے شر سے محفوظ رکھنا کہین ایسا نہو کہ وہ بھی بیدار ہو کر اِدھر کو نکل آئین چونکہ خوبصورت ہیں یہ ضرور اُنپر فریفتہ ہوگی وہ بھی مرد مسلمان ہین انکار کرینگے یہ اُنکو بھی گرفتار کرلیگی یہی تصور کر رہا تھا کہ وہ فقیر کو لیکر کمرے مین آئی جب آواز دروازہ کھلنے کی آئی تو اسوقت طیران نے سر اُٹھاکر دیکھا تھا کہ اس لکاتہ نے ایک فقیر کو بھی لاکر اسی کمرے مین قید کیا اور وہ کلام کیا جب وہ چلی گئی اسوقت طیران نے بغور جو دیکھا تو ایک فقیر کو گرفتار قید سحر پایا وہ سن سے ہوگیا خیال کیا کہ یہ وہی فقیر ہین کہ جنکو مین پردۂ دنیا سے لیکر آیا تھا افسوس وہ بھی مثل میرے گرفتار ہوگئے اُدھر شہریار نے دیکھا کہ ایک دیو اُس کمرے مین جس قید مین مین گرفتار ہون اُسی مین وہ بھی مقید ایک گوشہ مین بیٹھا اور میری طرف دیکھ رہا ہی کہ اُسکے قریب گئے اور کہا کہ بھائی یہ تمھاری کیا حالت ہی اُس دیو نے کہا کہ آپ پہلے اپنی کیفیت سے آگاہ فرمایئے کیونکہ مجکو آپ پر ایک اور شخص کا گمان ہوتا ہی پہلے مین آپکی حالت سن لون تو پھر مین اپنی حالت بیان کرون شہریار نے کہا کہ حالت میری کیا پوچھتے ہو اس ملک کے ہاتھون تباہ ہون اچھا بھلا چنگا ایک جنگل مین مسکن کرتا تھا ہزارون آدمی خدمت کرتے تھے کہ فلک خائن خراب نے یہ بھی امر گوارا نہ کیا یہ بیٹھے بٹھائے پھر یہ بلا نازل کی کہ مجکو دیو اُٹھالے چلا جب مین نے اُسکی شاخ پکڑی اُسکو تکلیف ہوئی تو اُسنے کہا کہ او آدم زاد چھوڑ دے مین تیرا دشمن نہین ہون بلکہ دوست ہون اور ایک دوست نے آپکے آپکو طلب کیا ہی مین اُنکے پاس لیے جاتا ہون یہ سنکے مین نے اُسکی شاخ سر چھوڑ دی وہ مجکو لے کر بالائے آسمان اسقدر بلند ہوا کہ مین شدت ہوا سے بیہوش ہوگیا خدا اُس دیو کا برا کرے کہ نہ معلوم وہ میرا کب کا دشمن تھا کہ میرے ساتھ یہ دشمنی کی جبکہ مین بیہوش ہوگیا وہ مجکو پردۂ قاف مین لایا گو مجکو خبر نہ تھی مین عمداً کہتا ہون یہان ایک کوہ پر چھوڑ کر چلا گیا رات بھر مین اُس کوہ پر پڑا رہا بوقت سحر جو آنکھ کھلی اپنے کو بہاڑ پر پایا اُٹھکر وہان سے ایک طرف کو روانہ ہوا اور جو واقعہ گذرا تھا سب بیان کیا وہ دیو یہ تقریر سُنکر کہنے لگا کہ وہ کم بخت بدنصیب مین ہی ہون مین ہی اُنکی بربادی کا سبب ہوا مین ہی آپکو پردۂ دنیا پر سے لیکر اپنے بادشاہ کے پاس چلا تھا راہ مین شام ہوگئی مین نے اِس خیال سے اُس مقام پر قیام کیا کہ اب یہان سے بوقت سحر کوچ کرینگے مین نے آپ کو ایک پہاڑ پر جو کہ کسقدر صاف تھا لٹادیا اور آپ برائے تلاش آب روانہ ہوا جو اُسنے بھی اپنی کیفیت بیان کی اُسوقت شہریار نے کہا کہ دونون خوب ایک مقام پر گرفتار ہوئے خیر جو تقدیر مین ہوتا ہی وہ پیش آتا ہی اُسپر نظر رکھو اور دیکھو کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی وہ مسبب الاسباب ہی کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کریگا کہ جسکے سبب سے ہماری تمھاری رہائی ہوجائے اے بھائی تم اپنے نام سے مجکو آگاہ کرو کہ تم کون ہو اور کس بادشاہ کے ملازم ہو طیران نے کہا کہ مجکو دیو طیران کہتے ہین مین ملازم ہون شاہ قاف مالک ملک یاقوت نگار اخضر پدر یزداں کا جو کہ منصف اور عادل بادشاہ ہی شہریار نے کہا کہ تم مجکو کیون لیے جاتے تھے اور کسکے پاس لیے جاتے تھے اور میرے لیجانے کا سبب کیا ہی طیران نے کہا کہ یہ بیحد بڑا قصہ آپ نے دریافت کیا خیر مین بیان کرتا ہون یہ کہکر قصد کیا تھا کہ بیان کرون کہ اُس لکاتہ نے پھر کمرہ کھولا اور اندر آئی پہلے تو شہریار کی منت کرتی رہی

پھر اسکے بعد جبکہ اُنھون نے بالکل اِنکار کیا اور کچھ سخت سُست کہا تو پھر طیران پاس آئی اور کہنے لگی کہ اے دیو طیران تو میرے کہنے کو مان لے میرے ساتھ وصل کر میرے دل کو شاد کر اِس آدم زاد کے روبرو مجھ سے ہمبستر ہو تاکہ یہ چلے کہ ہین ہمجنس کو چھوڑکر غیر جنس سے وصل کرتی ہون جب تو فراغت کر چکیگا تو مین اِس آدم زاد کو تیرے حوالے کر دونگی تو اِسکو کھالے طیران نے کہا کہ دور ہو اے فاحشہ کیا کہتی ہی اگر چھوٹ جاؤن تو ابھی تجکو کھا جاؤن تیرا ایک لمحہ کرون مین تو کبھی تیرے ساتھ وصل نہ کرونگا یہ آرزو تیری پوری نہوگی اور گالیان دینے لگا وہ یہ کہکر چلی گئی کہ معلوم ہوا کہ تم دونون کی قضا آئی ہی مین اِسکو کیا کرون یہ کہکر کمرے کے باہر آئی کیہان شہریار اپنی طرف سر جھکا کر بیٹھ رہے طیران بھی سرنگون بیٹھا رہا وہ لکاتہ جو باہر آئی بڑی دیر تک پلنگ پر لیٹی ہوئی روتی رہی اور سامری سے فریاد کیا کی کہ اے سامری پہلے آپ نے اُس دیو کو میری خدمت کرنے کے واسطے روانہ کیا کہ اگر وہ خدمت کرنے پر راضی ہوتا تو مین ایسی خوش ہوتی کہ کبھی نہوئی تھی اور جب وہ خدمت کرتا وہ لطف ہوتا کہ کبھی نہوا تھا بلکہ تمام عمر کا مزا حاصل ہوتا اُسنے یون اِنکار کیا وہ میرے ساتھ یون پیش آیا کہ جسکی کچھ حد و انتہا ہی نہین اُسکے بعد آج تو نے میرے ہم جنس کو میری خدمت کے لیے روانہ کیا کہ یہ اُس دیو سے خوبصورت بھی تھا اور طاقت ور بھی بہت تھا کہ جسنے دیو کو قتل کیا اُسکی طاقت کا کیا کہنا وہ بھی راضی ہوا اِسکی خدمت کے آگے دیو کی خدمت کچھ نہین لطف دیتی کیونکہ یہ ہمجنس تھا مگر کیا کرون کہ وہ راضی نہین ہوتا ہی لاکھ لاکھ تدبیرسے سمجھاتی ہون وہ سوائے اِنکار کے اقرار کرتا ہی نہین اے خداوند سامری ایسی تقدیر کر دے کہ یہ دونون راضی ہو جائین میری خواہش کو پورا کرین اگر دیو راضی ہو کہ جسپر مین مرتی ہون جسکے فراق مین میری جان پر بنی ہی یہ کشتی ہی اور روتی ہی اِسکو تو اسی حال مین مبتلا رکھا جاتا ہے اور دیو طیران و شہریار بھی اِسی لکاتہ کی قید مین مبتلا ہین کہ اِسکا احوال اب آیندہ تحریر کیا جائیگا کہ یہ کیونکر اسکی قید سے چھوٹے

اب حال سیارہ ثانی کا تحریر کیا جاتا ہی کہ اِس عیار پر بعد شہریار کے کیا گذری و دیگر حالات

واقعہ نگار شیرین گفتار اِس داستان حیرت بیان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جبکہ شہریار کو دیو طیران پنجہ کرمین دے کر سیارہ کے پاس سے اُٹھا لیگیا یہ منہ دیکھکر رہگیا پہلے تو کچھ شکایت فلک پیر کی اُسکے بعد خیال کیا کہ اے سیارہ اب یہان تیرا کیا کام ہی کیونکہ تو جسکے لیے بیٹھا تھا اُسکو بھی اِس فلک تفرقہ انداز نے تجھ سے جدا کیا اب یہان سے چلکر کوئی کوڑی دو کوڑی کا روزگار کرنا چاہیے کہ جس سے زندگی بسر ہونے کی صورت ہو بیٹھے ہوے کیا کروگے تم عیار پیشہ ہو تمکو بیکار رہنا زیبا نہین ہی تمھارے لیے بیکار بیٹھنا زیبا ہی اپنی فکر معاش کرو یہ بے معاشی اچھی نہین کہ پرائے سر کھا رہے ہین کوئی تو فکر ایسی کرو کہ جس مین کچھ حاصل ہو یہ خیال کر کے تھوڑی دیر اور ٹھہرے کہ شام ہو لے تو جاؤن جب رات ہو گئی تو خیال کیا کہ کہین چوری کرنے تو جانا ہی نہین کہ رات کو نکلون بوقت عرقبل آنے زردمان تاجدار کے یہان سے چلے جائین گے یہ فکر کر کے وہ رات اُسی مقام پر بسر کی رات بھر فکر عیاری کی مگر کوئی تدبیر مین نہ پڑی کہ سحر ہو گئی عیار فلک اپنی کسوت عیاری لے کر خانۂ مغرب مین پنہان ہوا نیر فلک بعد جانے عیار فلک کے مع اپنے اسباب سرخی کے فلک نیلی پر برآمد ہوا یعنے آفتاب نکلا جب شعاع آفتاب کی پھیلنے لگی تو سیارہ نے خیال کیا کہ اب یہان ٹھہرنا قرین مصلحت نہین ہی

چلو اپنی فکر کرو یہ تصور کر کے اپنے اسباب کو اُٹھا کر پشت سے لگایا اور اُس صحرا مین توکل بخدا ایک سمت کو روانہ ہوا وہ صبح کا وقت ہوا سرد سرد کا چلنا طائرون کا درختون پر زمزمہ سرائی کرنا کوئل کا شور کرنا پپیہے کا شور مچانا طاؤسان صحرائی کا بوقت سحر عالم وجد مین رقص کرنا رات کے کھلے ہوے گلون سے صحرا مہکا ہوا تھا جو درخت گلہاے خوشبو کے تھے اُسپر بلبل بیٹھی ہوئی چہچہہ زنی کر رہی تھی گل کے پہلو سے بیٹھتی تھی وہ کوسون سبزے کا تختہ اُگا ہوا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ صانع قدرت نے اپنی قدرت کا مایہ سے فرش مخمل سبز کر دیا ہی اُسکے اوپر نظر لوٹی جاتی تھی شبنم کے قطرے جو پڑے تو گہر آبدار کا جوبن دکھاتے تھے آفتاب کا جو عکس آکر درختون پر پڑتا تھا تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ لوح زمردین درخت مین آویزان ہین تمام اشجار بار اثمار سے سربسجود تھے اپنے بارور ہونے کا سجدہ شکر یہ ادا کرتے تھے کہ ہم مین اتنی لیاقت کب تھی کہ ہمارے بدولت لوگ آرام پائین گے یہ سب تیرا فیض ہی کہ ہمکو تو نے بارور کیا تنہا لالہ صحرا الگ اپنا جوبن دکھا رہے تھے اپنی جوانی پہ ناز کرتے تھے ایک سمت کو دریا جاری تھا اُسکی موجین اُسکی صناعی کی تعریف کرتی تھین جانوران دریائی پانی پر ابھر آئے تھے سر اُٹھائے ہوے معبود کی طرف دیکھ رہے تھے خلاصہ یہ ہی کہ ہر ذی روح و غیر ذی روح سب اُسکے وحدہ لاشریک ہونے کے معترف تھے سیارہ یہ سمان دیکھتا ہوا حمد خالق کرتا ہوا اور یہ ہر زبان پر جاری ہے ہر برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر دفتریست معرفت کردگار کہ یہ ایک مقام پر پہونچا اُسنے خیال کیا کہ کوئی تدبیر تو خیال کر لینا چاہیے کہ جسکے ذریعہ سے کچھ منفعت ہو اِس حالت و صورت فقیری مین کیا حاصل ہی گھاس ہوگا کوئی روٹی دیدیگا کوئی آٹا کوئی کوڑی کوئی پیسہ خیر روٹی کام کی ہی پیسہ کوڑی بھی کام کا ہی آٹا کیا کریگا اور اتنی سی رقم مین ہوگا کیا یہ تصور کر کے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کے دریاے عیاری مین غوا صی کرنے لگا غوطے لگانے لگا تاکہ کوئی در مقصد ہاتھ لگے جب در مطلب ہاتھ نہ لگا تو یہ فکر کی کہ کبھی کسوت عیاری نکالی اُسکے اسباب کو دیکھا کہ کوئی تیلی بغل سے نکالی کچھ تدبیر کرنے لگے کچھ بن نہ پڑی سواے مکاری و طراری مین پیچ فکر دوڑایا تاکہ کوئی تو مطلب تو حاصل ہو کہ جس سے مین منزل مقصود پر پہونچون مگر کوئی فکر ذہن مین نہ آئی کچھ در مقصد نہ حاصل ہوا یہ اسی فکر مین سر بزانو بیٹھے تھے کہ ایک مرتبہ کچھ خیال آیا پھر کسوت عیاری کھولی اُلٹ پلٹ کرنے لگے اُسمین ایک تصویر نکل آئی اُسکو جو دیکھا تو آپ بہت خوش ہوے کہ اب مطلب حاصل ہوا زبان سے حالت خوشی مین نکل گیا کہ وہ مارا غوب در مقصد درج فکر نے پیدا کیا یہ کہکر آئینہ نکالا اپنے روبرو رکھا کسوت سے رنگ و روغن نکال کر ایک حسین مہجبین مہ تمکین پری رو حور رخسار ابرو ہلال کی صورت پر تیار ہوا یہ جوبن اُسپر چڑھا پڑتا تھا کہ اگر فرشتہ آسمانی بھی دیکھے تو اُسکو بھی تاب ضبط نہ رہے اُسنے وہ حسن زاہد فریب عابد کش بنایا کہ جسکی حد و انتہا نہین دونون ابرو اُسکے مثل ہلال شب اول کے پیشانی ماہ کامل کی مقابل عارض دونون مثل قرص خورشید ہین یہ معلوم ہوتا تھا کہ نور کے سانچے مین ڈھلی ہی آنکھین چشمان آہو کو رام مین لاتی تھین اور خرگان سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ تیر برائے صید عاشق بیس ہین دونون لب برگ گل سرخ رنگت ہین نازکی اُن لبون کی کیا بیان کیجاے بموجب شعر نازکی اُن لبون کی کیا کہیے + پنکھڑی ایک گلاب کی سی ہی اور سیب ذقن کی کیا تعریف ہو زلفین دوش پر پڑی ہوئین لاکھ لاکھ جوبن دیتی تھین جب ہوا کے جھونکے سے فریب عارض آجاتی تھین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ظلمت و نور ایک جا ہو گئے یا کفر و اسلام کا ایک جگہ پر مقابلہ ہوا یا رات و دن باہم گلے مل رہے ہین یا مشتری و زہرہ و زحل کا ایک برج مین قیام ہوا ہی زلفون

کی سیاہی کی کیا توصیف ہو کہ جسکی سیاہی کے روبرو مشک ظلمت شب گرد ہی خوشبو کے روبرو عنبر سارا
کی کیا اصل ہی وہ صراحی دار گردن وہ سینہ مثل تختہ بلور کے روشن وہ اُبھار پستان وہ اُٹھتی ہوئی جوانی برائے
قلب عاشقان نازک دل دوز تھی وہ گول گول صاف صاف بازو گویا نور کے سانچے مین بنائے گئے
ہین وہ کلائیان گویا شاخ صندل سفید کی اُسمین وہ سیاہ چوری لاکھ لاکھ بناؤ دیتی تھی اِسی مضمون مین کسی اہل
زبان نے کہا ہی شعر سیہ چوری بدست آن نگاری ٭ بشاخ صندلین پیچیدہ ماری ٭ وہ دست نازک
اُسکے حنائی گویا مرجان سرخ اُسکے رنگ کو دیکھکر غرق دریا ہو گیا ہی وہ ہتھیلی اُنگلیان و ناخن مثل لال عقیق
کے ترشے ہوے وہ شکم صاف وہ ناف مثل بھنور کے رانین دونون دستون نور سا قین باشل
بلور کے شفاف پانون کی کیا تعریف ہو جو ژاآڑا بندھا ہوا کرتی آب روان کی گلے مین گلابی رنگی ہوئی
جنت لچکہ لگا پائجامہ سرخ اطلس کا پانون مین جسمین پڑاتے کی گوٹ لگی ہوئی اُسمین مصالحہ لگا ہوا بوٹ
بارنش کا پانون مین پہنے ہوے ایک بنت ہاتھ مین تمام گہنا پہنے ہوے جب اِسطور سے تیار ہو چکا تو آئینہ
مین خود اپنی صورت دیکھی اب اپنی صورت پر فریفتہ ہو گیا سرمہ دنبالہ دار آنکھون مین لگایا ع اپنی صناعی پہ حیران
خود وہ صورتگر ہوا ٭ اِس صورت پر طیار ہو کر جھم جھم کرتا ہوا چال معشوقانہ چلتا ہوا کہ جس چال سے دل عشاق پائمال
تھا درد کو مبارکباد بھی اِس رفتار کے نثار ہون کبھی آنچل اُٹھا کر سر پر ڈال لیا کبھی سینہ چھپا لیا یون اٹھلاتا ہوا کبھی جوبن اپنا
تن کر دکھاتا ہوا چلا جاتا تھا یہ کا وقت تھا کہ گذر اِسکا ایک قصبہ مین ہوا وہان چند جوان آوارہ مزاج عاشق تن برائے تفریح
نکلے تھے آپس مین باتین کرتے ہوے چلے جاتے تھے کہ ایک طرف سے جھانجھ کی صدا آئی کہ جیسے کوئی
جھم جھم کرتا ہوا چلا آتا ہی اُنھون نے جو پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کیسی آتی ہی یہ کون ہی کیا دیکھتے ہین کہ ایک حسین
مہ جبین پری تمثال حور پیکر دہانی دوپٹہ اوڑھے ہوے اُسمین اُسکا چہرہ یون چمکتا ہی کہ جیسے دہانون کے
کھلنے سے آفتاب نکلتا ہی پانون مین سرخ اطلس کا پائجامہ جھم جھم کرتی چلی آتی ہی یہ دیکھکر کسی نے ہاے
اور کسی نے واے کی اور کوئی جگر ہاتھون سے پکڑ کر بیٹھ گیا کسی کے دل پر چوٹ لگی کسی کے چشم سے
آنسو جاری ہوے کوئی یہ لکھکر مثل تصویر کے ساکت ہو گیا کہ اے پری وغضب کی تیری صورت ہی قیامت
کی چال ہی بلا کی ادا ہی غرا لی رفتار ہی کہ جسکے ہر قدم پر دل عاشق پائمال ہوے جاتے ہین ارے ظالم ایک
نظر ذرا ہماری طرف بھی دیکھ لے ایک تیر ادا اِدھر بھی لگا دے کہ یہ حسرت زدہ دل بہت مشتاق ہی ایک
پکار اُٹھا کہ اے آہوے صحراے حسن وجمال اِسقدر رمیدگی بھی اچھی نہین ایک لگا دلطف کے ہم بھی
امیدوار ہین کہ ہمکو بھی ابرو کے وار سے مجروح کر تیغ ناز وادا اِدھر بھی لگا کہ ہم سینہ سپر کرتے ہین ہم
اِس زخم کے بہت شائق ہین کسی نے کہا کہ ہمکو نیم بسمل چھوڑ کر نہ چلی جانا ایک وار کر شمہ سے بالکل قتل کر ڈالنا
کوئی پکار اُٹھا کہ تیرا جوبن سب بے چھری حلال کیے ڈالتا ہی کسی نے یہ شعر پڑھا شعر جوبن اُبھار پر ہی گلستان
نہ جائیو ٭ باد صبا لگائیگی چوری گلاب کی ٭ دیگر جوبن اُسکا اُبھر کے کہتا ہی ٭ یون نکلتا ہی حوصلہ دل کا ٭
کوئی ہاتھ مل کر رہگیا کہ اگر یہ مجکو ملجاتی تو خوب مزے حاصل ہوتے کوئی اپنا دل مسوس کر کہنے لگا کہ اگر
پا جاؤن تو اِسقدر گلے لگاؤن کہ دو تن ایک قالب ہو جائین کسی نے اپنے دل مین کہا کہ یہ سیب ذقن
لے آسیب ہاتھ آئے تو اِسقدر بوسے لون کہ نیلا کر دون صداے شنتا لو ایسی بلند ہو کہ گوش گردون کر
ہو اِن لوگون کا تو یہ عالم ہوا کہ سب اپنی اپنی کہنے لگے زبانی حسرتین نکالنے لگے اُدھر اُسنے جو دیکھا کہ چند
جوان بدمعاش آوارہ مزاج مجکو دیکھکر ٹھہر گئے میری راہ روک کر کھڑے ہو گئے اُسنے یہ اور غضب کیا کہ دوپٹہ
ذرا سینہ پر سے سرکا دیا اور پھر فوراً بچالا کی سر پر ڈالکر راہ کو کترا کر اور طرف کا قصد کیا اِن سب نے دیکھا کہ وہ

تو غضب کرکے ستم ہم سب پر کرگئی اور اُسپر یہ طرہ کیا کہ وہ اُترا ہوا جوش دکھا دیا اور راہ چھوڑکر دوسری
جانب متوجہ ہوئی اب تو کسی کو تاب نہ رہی پہلے تو یہ خیال تھا کہ یہ اِدھر کو آئیگی خوب نظارہ بازی ہوگی
حسن و جوبن کے مزے لوٹینگے اِسکے ہمراہ چلینگے راہ مین آوازے کسینگے یہ کیا اندھیر
ہوا کہ وہ تو مثل آہو سے رم خوردہ کے ہم سب کو دیکھکر اور طرف چلی ہم سب کو تیغ ناز دا سے
گھائل کرچلی نیم بسمل ہمکو چھوڑکر شمہ و ناز سے کرکے اپنی راہ لیتی ہی ہم لوگ تو بے موت ہلاک ہونگے بے چیری
حلال ہوے جاتے ہین دل تو ہمارے اُسکے عقب مین چلے جاتے ہین کیا اُسمین مقناطیسی اثر ہی
کہ جیسی اُسمین کشش ہوتی ہی ویسی اِسکی چال مین کشش ہی کہ جو کدون کو اپنی جانب کشش کیے لیتی ہی یہ تصور
خیال کرکے ایک نے صدا دی کہ ای راہ کترا کر جانے والی ارے ہم نیم بسملون کو بے چیری حلال
کرکے چلی جاتی ہو ہم تیری ادا کے مشتاق کھڑے تھے کوئی اپنے عاشق پر یون ستم کرتا ہی اور یون
تیغ ناز سے بسمل کرتا ہی ارے ظالم رحم کر اتنا تغافل اچھا نہین ہی اپنے چاہنے والون سے کوئی یون
منھ موڑکر چلا جاتا ہی ہم سب کے سب تیرے شائق راہ مین کھڑے ہین قسم ہی تجکو اپنے روے زیبا
کی قسم ہی تجکو اپنے حسن و جمال کی ذرا اِدھر چلی آ اِدھر کو اپنی دیدسے ترساؤ ہم لوگ تو تمھارے غلام ہین
بندۂ حسن و جمال ہین کیون اسقدر ظلم روا رکھتی ہو کیون یون ہمکو کسوٹی پر کستی ہو ہم سب جان دینے
والے ہین اگر اشارہ ہو تو ابھی سر کاٹ کر حاضر کرین اگر ارشاد ہو تو اپنے دل نکالکر نذر کرین یہ قلب بیقرار
برائے پامالی حاضر ہین یہ صدا سُنکے وہ تھمی اور ابرو پر بل ڈال کر کہنے لگی کہ ان موے موڈی کاٹون نے
تو راہ چلنا دشوار کردیا ہی کوئی اب کاہکو گھر سے نکلنے لگا کسی کی بہو بیٹی کیون باہر نکلنے لگی خدا کرے
اُنکی آنکھین پھوٹین کہ جن آنکھون سے یہ پرائی بہو بیٹی کو گھورتے ہین لوصاحبو راہ کا چلنا دشوار ہوگیا کیا یہی اِس
قصبہ کا دستور ہی کہ جو عورت راہ سے نکلے اُسپر آوازے کسے جائین موڈن کے دیدے پھٹ ہون یہ ہاتھ
ٹوٹین کہ جنسے اِشارے کرتے ہین کیا کیا بلبلاتے ہین مستی سوار ہی کوئی لمحا ئیگی ساری مستی نکالدیگی لو اور سنو راہ
مین کسی کی اب کیون عورتین راستہ چلنے لگین قصبہ والے اِنکی خبر نہین لیتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ بدمعاش ہین
اِنکا تو چالان ہو تو بہتر ہی خدا کرے سب کے سب چوری مین پکڑے جائین اِنپر بید پڑین قید جھیلین جیسے
اِنھون نے میرے اوپر آوازے کسے ہین اِنکی زبانون مین سانپ ڈسین کہ جس زبان سے یہ میرے
اوپر باتین بناتے ہین ارے کیا تمھاری ماں بہن نہین ہی جو ایسے بیباک ہوگئے ہو اور اگر ہی تو جاکر
مستی آنکھین پر اُتارو آنکھون پر گرمی کے پردے پڑے ہین معلوم نہین ہوتا کچھ دکھائی نہین دیتا ہی
بڑے بھی تو عاشق بنے ہین پہلے گڑھیا کے پانی سے اپنا منھ تو دھو آؤ پھر عشق و عاشقی کا نام لو ہین تو اِدھر
آن کر پریشان ہوگئی اگر یہ جانتی کہ یہ شیطانا س لگے اِدھر کھڑے ہین تو کبھی نہ آتی اور کسی طرف سے
نکل جاتی مگر کرون کیا ای میرے خدا اِنھون نے تو سخت پریشان کیا ہی موے آوازے کسے جاتے
ہین ارے مردودون تمھین کیا کوسون آکھی کرے اڑھائی گھڑی کی موت آئے یون ہی جوانمرگ مرو
کوئی مراد نہ پوری ہو صندوق پر سر پٹک پٹک دیکھو مردودن مین اب کبھی نہ آؤنگی ہاتھ جوڑت

کیا یہ کوئی نئی بات ہی سب کوئی عاشق ہوتے ہین یہ ہمنے کوئی نئی بات نہین کی مجنون کا قصہ تمنے سنا ہوگا
شیرین و فرہاد کی کہانی یاد ہوگی وامق و عذرا کی داستان برزبان ہوگی نل دمن کی تو کیا بات ہی وہ ایک
پرانا قصہ ہوگیا ہی اگر ہم تمپر مرتے ہین تو کیا بُرا کرتے ہین اگر ایسی ہی نفرت تھی تو کیون بناؤ سنگار کرکے
نکلی ہو گھر مین بیٹھی رہی ہوتین کیون جوانون کے سامنے آئین یہ نہین جانتی تھین کہ عاشق تن ہین جہان کوئی
اچھی صورت دیکھی دل بیچین ہو گئے قلب بیقرار ہوگئے جگر پر بھالے پڑنے لگے مردون کا کام یہی ہی
کہ جہان اچھی صورت دیکھین آوازے کسین رغبت دلائین کیون تم اتنا غصہ کرتی ہو جہانتک بسے ممکن ہم
کوسنے دومان بہنون کی گالیان دو مگر ہم تو ضرور یہ کہین گے کہ ہم تمھارے عاشق و شیدا ہین تمھاری
ان اداؤن پر نثار ہین باکپن پر فدا ہین ہم لوگ تو یہی کہے جائین گے یون جوان سب نے کہا یہ اور غضبناک
ہوئی اور کہنے لگی کہ او جنازون اپنی امان کے عاشق ہو اپنی خالہ پر فدا ہو اپنی نانی پر اپنی جان نثار کردو یہ
مستی دادی پر اُتارو یہان کیون رانڈ آوازے کسو نہ دیکھا نہ بھالا نہ یہ خیال کیا کہ یہ کیسی عورت ہی اور کیسی نہین
لگے باتین بنانے کیا خوب اب نیا دستور مردون کا ہوگیا ہی کہ ہر عورت کو فاحشہ تصور کرلیا ہی معلوم ہوتا ہی
کہ انکی بہن کا بھی یہی دستور رہی کہ جہان وہ نکلین آپہ لوگون نے آوازے کسنے شروع کیے جوان عورت
کا گھر سے نکلنا دشوار ہوگیا اور ہوجائیگا ارے جنازون کسی کسی پر جاکر آوازے کسو کہ اسکا جواب بھی پاؤ
ہین ہمپاری آفت کی ماری گھر کی رہنے والی کیا جواب دونگی میرے دشمنون پر تم عاشق ہو میرے براچاہنے
والون پر عاشق ہو نہ معلوم مین کس کام کو نکلی تھی کہ ان مردون جنازون نے روک لیا ارے میرے خدا
مین آج کسکا منہ دیکھکر گھر سے نکلی تھی کہ ان مردون جنازون کا سامنا ہوا ارے یہ سب کے سب حرام کے
لقمے کھا کھاکر موٹے تازے ہوے ہین اب بلبلاتے پھرتے ہین ہر ایک پر آوازے کستے پھرتے ہین
کوئی انکا باپ لگائیگا انکو درست بنادیگا اسوقت یہ سارا بلبلانا معلوم ہوجائیگا ارے میرے خدا مین کیون
اس دن کے لیے سلامت رہی کہ یہ صدائین میرے کان مین آئین کاش مین مرگئی ہوتی کہ یہ باتین تو نہ سنتی مین
کیا کرون زمین سخت ہی اور آسمان دور ہی اے میرے خدا اپنا غضب نازل کر اپر بجلی کڑکڑاتی بجلی گرا
یا مجکو زمین کا پیوند کرلے ارے مین تو انھین باتون کے مارے گھر سے نکلی اسکا سامنا یہان بھی ہوا اگر مین
یہ جانتی تو کچھ کھاکر سو رہتی یا کنوئین مین گر کر اپنی جان دیتی ارے مجکو جانے دو بس ہوچکا اپنی زبانون کو روکو
ورنہ خرابی ہوگی آیندہ تمکو اختیار ہی نہین تو مین اہل قریہ کو بلاکر ابھی جوتے لگواؤنگی سر پر ایک بال نہ رہیگا
صورت پہچان نہ پڑیگی لے سیدھے سیدھے ٹھنڈے ٹھنڈے اپنے اپنے گھرون کو جاؤ بلا مین نہ مبتلا ہو
کیا تمنے مجکو کوئی بے وارثہ مقرر کیا ہی جو راہ مین پریشان کرتے ہو مین کوئی بے وارثی نہین ہون بہت سے
وارث میرے ہین ابھی سب اہل قریہ میری مدد کرتے ہین انکو حاکم وقت بھی نہین پوچھتا انکا بدمعاشون
مین چالان بھی نہین ہوتا یہ کہین چوری مین بھی نہین پکڑے جاتے یہان کیسی نا انصافی ہوگئی ہی پہلے تو یہ قصبہ ایسا
نہ تھا یہان عورتین نکلا کرتی تھین کوئی نہین بولتا تھا بلا خوف و خطر چلی جاتی تھین کیا والی قصبہ مرگیا ہے کوئی
بندوبست کرنے والا نہین ہی اگر میرا بس چلتا تو ان سب کو زندہ درگور کرتی انکی بوٹیان کاٹ کر چیل کوؤن
کو دیتی ایک ایک بندھوا کرتی اور مجکو رحم نہ آتا یہ جو اسنے کہا وہ لوگ اتنے عرصہ مین قریب آگئے تھے
اور بہت سے جوان وہ بھی جمع ہوگئے تھے کہ یہ عجب تماشہ ہی کہ ایک عورت کو چند بدمعاشون نے روکا ہی
وہ گالیان دے رہی ہی چلو دیکھین کہ اسکا انجام کیا ہوتا ہی بہت سے لوگ جمع تھے کہ جب اسنے یون کہا تو ان لوگون
نے کہا کہ تمھارے دشمن کچھ کھاکر سو رہین تمھارے براچاہنے والے کنوئین مین گرین ایسی قال بد زبان سے

ہم عاشقون کے سامنے نہ نکالو ہان ہان تمھارے وارث کیون نہین ہین ہمین موجود ہین کسکو مارین کسکی ہان نکالین کسی نے تکو برا کہا ہی ذرا ہم سے آنکھ ملاکر بات کرو شرماؤ نہین مسکرا مسکرا کر ہمارے قلب پر بجلی نہ گراؤ دیکھو ہمکو ملال نہ کرو ہمارا دل پائمال نہ کرو ہماری جانون کا خیال کرو کسی امر کا ملال نہ کرو ہم مین سے جسکو چاہے پسند کرو وہ تمھاری خدمت کریگا اطاعت سے باہر نہوگا ہر وقت جان نثاری کریگا ہمیشہ خوشی کا خیال رکھے گا دیکھو پچھتاؤگی ایسے چاہنے والے نہ پاؤگی آیندہ اعتبار ہی نہ تقریر سنکے وہ کہنے لگی دیکھو دیکھو اپنی زبانون کو روکو اپنی مان کی خدمت کرو ای جوانمرگون مین تم سب کو گھری گورین توپون جیسا تم مجکو پریشان کر رہے ہو خدا تمکو پریشان کرے جوانمرگ مرو گور تک نہ نصیب ہو ارے اسپر بجلی بھی نہین گرتی خدا کرے میرے خدا برابر اپر بجلی گرے زبانون مین بڑے بڑے سانپ ڈسین یہ تو باتین سنا رہی ہی انھون نے کہا کہا کہ ننھی ننھی انکریان اُٹھا اُٹھا کر مارنا شروع کین انکریان جو پڑین تو وہ یون کہنے لگی لو اور دل لگی سنو کہ ہمسے دل لگی کرتے ہین کوئی انکریان مارتا ہے ارے کمبختون تم یہ اشارے بازی کنکڑی بازی اپنے ہوتے سوتون سے کرو جو کہ گھر مین بیٹھی ہوئی ہین یہ لوگ قہقہہ لگا کر ہنس رہے ہین ایک نے کہا کہ اب کیا بجلی گریگی جو گرنا تھی وہ گر چکی تم اپنی چال کی بجلی گرا چکین اب کیون بجل گریگی کیا بھولی بھولی باتین ہین کہا دل پائمال کرنے کی گھاتین ہین یہ جو ان لوگون نے کہا وہ بگڑکر گالیان دینے لگی چونکہ اس مقام پر اور لوگون کا بھی مجمع تھا اسمین چند پیر دنیا سے بیکار بسبب پیرادسالی کے ناچار امور دنیوی سے بھول مگر مرد معقول جہاندیدہ گرم و سرد عالم چشیدہ عشق و عاشقی کی راہ چلے ہوے اسکی سختیان اُٹھائے ہوے ہجر کی تلخی سے واقف شب وصل کے مزون سے زبان آہر یہ حال دیکھکر اُن جوانون سے کہنے لگے کہ یہ کیا بدمعاشی ہی کیون کسی کی بہو بیٹی کو پریشان کرتے ہو کیون راہ چلتون کو روکتے ہو اپنی راہ لو اس امر سے کنارہ کرو کیا اس عورت کو تم زن بازاری تصور کرتے ہو اس بیچاری کو نہ پریشان کرو اب تم لوگون کے مارے کا ہیکو کسی کی بہو بیٹی نکلنے لگی ہر ایک کی عزت و آبرو کا خیال کرو تاکہ لوگ تمھاری عزت کا پاس کرین یہ کیا بیہودہ حرکت ہی اسمین سراسر ذلت ہی یہ خرابی کی بات ہی یہ تمھارا خیال واہیات ہی اسمین جان کا نقصان آبرو کا زوال بیفائدہ کا ملال ہم لوگون کے کہنے پر عمل کرو قہر خدا سے ڈرو کیون حیران کرتے ہو نہ معلوم یہ بیچاری آفت کی ماری کہان جاتی تھی کہ تم لوگون نے روکا کیا اسپر ایسی مصیبت پڑی ہی کہ یہ گھر سے نکلی ہی کسی کی آہ نہ لو کیا تمنے یہ شعر نہین سنا شعر

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن ۔ اجابت از در حق بہر استقبال می آید ۔

یون جو ان بزرگ لوگون نے کہا وہ جوان یہ تقریر سنکے انسے کہنے لگے کہ واہ واہ جناب آپ لوگ ہمارے دل کا کیا حال جانین آپ اس مزے کو کیا جانین آپ کا تو زمانہ پیرادسالی ہی دنیا کی لذت سے بالکل محروم ہین امور دنیوی سے بیکار سراسر ناچار آپ لوگون کا شیشۂ دل شراب محبت سے خالی ہی آپ لوگ اس مزے کو کیا جانین آپ کی پیشانی اس پر دلالت کرتی ہی کہ کبھی آپ نے محبت نہین کی ہی عشق کی راہ سے آپ لوگ بالکل ماہر نہین ہین اس لذت سے بالکل آپ کا دل واقف نہین ہی اگر اس کوچہ مین کبھی قدم فرسائی کی ہوتی تو اسوقت یون ہمکو نہ سمجھاتے اب خود یہ صورت رعنا دیکھکر بیقرار ہو جاتے اسکا لطف کوئی ہمارے دل سے پوچھے ہان سچ ہی کہ یہ آپ کا قصور نہین ہی بلکہ یہ آپ کی پیرادسالی کا قصور ہی کیونکہ دل مین کسی قسم کی قوت تو رہی نہین وہ تو بالکل ان قوتون سے خالی ہو گیا آپ لوگون کا خیچل دل مانند گل پژمردہ کے ہی جسے وہ بیکار رہتا ہی تمام حسرتون سے خالی ہی نہ محبت نہ الفت کوئی بات نہین آپ کیون اسکو گوارا کرتے ہو مگر

ضرور آپکی مرضی کے خلاف ہوگا یہ شعر کسی شاعر کا آپ لوگون کے حسب حال ہی گو کہ اُسنے اور مضمون مین کہا ہی
مگر ایک مصرعہ ضرور آپکی حالت پر دلالت کرتا ہی شعر بوقت تنگ ۔ دستی آشنا بیگانہ می گردد ۔ صراحی چون شود
خالی جدا پیانہ می گردد ۔ یہ مصرعہ آپکی حالت پر دلالت کرتا ہی کیونکہ جب سراحی دل مین شراب عشق نہین ہی تو
پھر کیون ساغر محبت اسکے قریب آنے لگا واقعی آپ لوگون کی زندگی بیکار ہی جبکہ زندہ ہین اور کسی لطف سے
واقف نہین تو ایسی زندگی ہونی تو کیا اور نہ ہوئی تو کیا سب برابر ہی کیونکہ جبکہ قبر مین پیر لٹکائے ہوے ہین
جسم سے مردے کی بو آتی ہی تو کسی سے محبت کیا کرین کیونکہ دل مردہ ہوگیا ہی افسوس ہم لوگون کا زمانہ ہی
شباب کا عالم ہی آنکھون مین ہر وقت نشہ جوانی کے ڈورے لال لال پڑے ہین رگون مین خون جوش
کھاتا ہی جسم پر شکن کا نام نہین نہ یہ کہ کمر خم ہوگئی دانت ٹوٹ گئے بال سفید ہوگئے جسم پر ہزارون مچھریان
پڑگئین کہین خون کی چھینٹ تک نہین امنگ کا کیا کہنا ہی جب ہمارا ہی ایسی حالت ہوگی ہم بھی یون ہی اورون کو
نصیحت کرینگے اُسوقت ہمکو بھی یہ فعل برے معلوم ہونگے آپ لوگون کا ہم ایسے بدمعاشون مین کام
کیا ہی جائیے اپنی راہ لیجیے آپ لوگون کی عقل سے دور ہی کہ آپ ہمکو نصیحت کرین اور ہمارے جلسہ مین
شریک ہون یہ بالکل آپکی وضع کے خلاف ہی اپنے ہم سنون کے جلسہ مین تشریف لیجائیے اُنمین بیٹھکر
ایسی باتین بنائیے یہان کوئی نہین سنیگا بیکار کیون اپنے سخن کو ضائع کرتے ہین یہ جو کہا وہ پیر یہ کہکر الگ جاکر
کھڑے ہوے کہ بھائیون تمکو اختیار ہی ہم بھی تماشہ دیکھتے ہین کہ یہ نکو لی تو جاتی ہی بقول کسی شخص کے جو آگ
کھائیگا وہ انگارے ہگے گا سچ ہی ہمکو کیا کام اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ جیسی جیسپر پڑیگی آپ اُٹھائیگا ہم
کیون بیکار دخل دین جب وہ لوگ جو کہ ضعیف تھے الگ جاکر کھڑے ہوے اور یہ پھر اُسکی طرف
متوجہ ہوے اور مذاق کرنے لگے اُسکو چھیڑنے لگے ایکبارگی وہ یون گلفشان ہوئی کہ موذن
مردون کچھ کرین ہوتا ہی کچھ کر مضبوط بھی ہو کہ بیکار کی قال وقیل ہی کچھ دمڑی بھی خرچ کر سکتے ہو یا مفت کی
دل لگی کرتے ہو صرف اشارے بازی ہی اور زبانی جمع خرچ ہی صرف زبان سے یہ کہنا جان لیا کہ مرتے
ہین جان جاتی ہی بس مرگئے جان چلی گئی فارتیون یہ تمنے سُنا ہوگا کہ بے زر عشق مٹین کچھ گرہ مین ہوتا ہی نہین
عشق بازی کرنے چلے ہین وہ مثل ہوئی گانٹھ گرہ مین کوڑی نہین گئے دلالے ہوت تو یہان کوئی ایسا نہین
ہی کہ مفلسون سے دل لگائے اپنے ہاتھ سے نکیا روٹی سینک کر کھلائے لو اب مجھ سے صاف صاف سنو جو دو ہزار
روپیہ مجھکو دے وہ میرے ساتھ مزے کرے وہ مجکو اپنے گھر لیجائے خواہ اپنی مان بہنون مین رکھے خواہ الگ
مین اُسی کی راضی ہون میری شرط یہ ہی کیونکہ مین ایک مہاجن کی دو ہزار روپیہ کی قرضدار ہون اُسکے گھر سے نکلی
ہون میرے اُسکے کل لڑائی ہوئی مین نے کہا کہ مین جاتی ہون بھیک مانگ کر تیرا روپیہ لائے دیتی ہون
جبکہ مین نے یہ کہا وہ راضی ہوگیا اب جبتک مین اُسکا روپیہ ادا نہین کرلیتی ہون اُسوقت تک کوئی میری
خواستگاری نہین کرسکتا ہی تم اتنے کھڑے ہو محبت کا دم بھرتے ہو مرتے ہو جسکو میری زیادہ الفت ہو
وہ روپیہ اپنے گھر سے لے آئے مین اسی مقام پر ٹھہری ہون مین قرضہ ادا کرکے اُسکے ساتھ چلونگی
اور اگر یہ نہین ہی تو سب یہ تقریر محض بیکار ہی بندی اس امر مین لاچار ہی اور تم لوگون کا خام خیال ہی میرا ہاتھ آنا
محال ہی دو ہزار روپیہ میری شرط ہی جو شرط پوری کرے وہ میرا مالک ہی مین اُسکی محکوم یہ جو اُسنے کہا سب نے
کہا کہ ہم جاکر لاتے ہین تم قسم کھاؤ کہ مین یہان سے نہ جاؤنگی اسی مقام پر کھڑی رہونگی یہ جو اُس سے کہا کہ قسم
کھاؤ وہ بولی کہ جبکہ مین اقرار کرتی ہون اور کہتی ہون کہ مین یہان سے نہ جاؤنگی تو قسم کھانے کی کیا ضرورت
ہی جو کہ اپنی زبان کی پابندی نہ کریگا بھلا وہ قسم پر کیون پابند ہونے لگا جسکو اپنی زبان کی پابندی ہوگی وہ قسم

بھی پابندی کریگا میں بات پر مرتی ہون جسکی زبان ایک اُسکے مان باپ ایک جسکے مان باپ مین فرق ہوگا اُسکی زبان مین فرق ہوگا تم لوگ اطمینان رکھو کہ مین تمانے آپ لوگون کے ہرگز جیانے نہ جاؤنگی جب آپ لوگ جواب دے لینگے تو پھر مین اس طرف کو جاؤنگی اپنی تدبیر کرونگی یہ سُنکے وہ لوگ کچھ تو اُس مقام پر ٹھہرے رہے جنکو کہ روپیہ ملنے کی امید نہ تھی اور کچھ روانہ ہوے اپنے اپنے گھرون مین جاکر روپیہ کی فکر کرنے لگے کسی نے مان سے کہا کوئی باپ سے بگڑ رہا ہو کوئی افیون کھانے کو کہتا ہو کوئی کہتا ہو کہ مین شہر سے نکل جاؤنگا کوئی کہتا ہو کہ اپنی جان دریا مین کود کر دونگا آخر جو جس سے ممکن ہوا اُسنے اپنے لڑکے کو دیا کوئی اُسو کوئی دو سو لیکر روانہ ہوا کوئی خالی ہاتھ جسکے پاس سے کچھ فکر نہو سکی اُسنے لاکھ دکھ مان باپ کو دھکا یا مگر کچھ ہاتھ نہ آیا یہ لوگ تو اِدھر کو چلے اُن سب مین ایک مہاجن کا لڑکا تھا اُسکا باپ بڑا روپیہ والا تھا لاکھون روپیہ گھر مین بھرا ہوا تھا سیکڑون اُسکی کوٹھیان مہاجنی کی تھین ہر شہر مین اُسکی ایک کوٹھی تھی روپیہ سودی چلتا تھا بہت سے کہار اُسکے نوکر تھے گاڑی گھوڑا اُسکے پاس تھا بڑا اجیل مہاجن تھا کئی ہزار روپیہ تو ہر روز سود کا اُسکے پاس آتا تھا منشی دیوان مختار ہر وقت بیٹھے ہوے کوٹھی مین حساب و کتاب کرتے تھے کہ لڑکا اُسکا بھی اُسپر عاشق ہوا اب اپنے باپ کے پاس آیا حالت یہ ہو کہ رنگ فق چہرہ زرد دل مین درد آنکھون مین حلقے پڑے ہوا حواس مین اجڑی مزاج مین برہمی شعر عاشقانہ زبان پر باپ کے روبرو آکر بیٹھ گیا مگر خاموش و خشت کا جوش گھڑی گھڑی دروازے کی طرف دیکھتا ہو اور پھر باپ کا منھ دیکھتا ہو باپ نے جو اُسکی یہ حالت دیکھی چونکہ یہی ایک لڑکا تھا پریشان ہوگیا اور اُس سے کہنے لگا کیون بیٹا! اسوقت تم کہان آئے کیا ضرورت ہو یہ کیا تمھارے منھ کی حالت ہو ہمنے تمکو سو مرتبہ منع کیا کہ تم پیدل کہین نہ جایا کرو جبکہ رام کی دی ہوئی سواری موجود ہو تو پیدل جانا کیا ضرور ہو مگر تم ہمارے منع کرنے کو سماعت نہین کرتے ہو یہ اچھا نہین کرتے دیکھو تو اسوقت تمھاری کیا حالت ہو معلوم ہوتا ہو کہین دور سے آتے ہو یہ صحبت جو تمکو ہے یہ ہماری مرضی کے خلاف ہو اسمین بربادی کا خیال ہو آیندہ تمکو اختیار ہو کیونکہ ہمتو اپنی عمر بسر کر چکے جو کچھ مایہ بساط ہو یہ تمھاری ہو اگر چلن سے چلو گے تو ہمیشہ چین کروگے مہاجن کے نام سے مشہور رہوگے ہمارا نام باقی رہیگا ورنہ یہ دو دن مین اُڑ جائیگی پھر کوئی نہ پوچھے گا ہمارا جو کام ہو وہ ہم تمکو بتائے دیتے ہین روپیہ سے روپیہ پیدا ہوتا ہو اُڑانے سے برباد ہوتا ہو یون جو باپ نے کہا اُسنے خیال کیا کہ کیا کسی نے اِنکو خبر کردی کہ یہ روپیہ لینے آئے ہین کہ یہ ایسی تقریر کرتے ہین اب جا ہے جو کچھ ہو مین تو اسوقت اِنسے دو ہزار روپیہ ضرور لونگا اگر نہ دینگے تو اِنکے سامنے اپنی جان دونگا یہ تصور کرکے کہا کہ لالہ مین اِسوقت آپ سے پاس بڑی ضرورت سے آیا ہون اگر وہ ضرورت میری پوری نہ فرمائیے گا تو بڑی خرابی ہوگی آیندہ آپ کو اختیار ہو اُسنے کہا کہ کچھ بیان تو کرو کہ تمکو کس امر کا ملال ہو کس بات کا خیال ہو چہرہ کا عجب حال ہو گھڑی بہ گھڑی متغیر ہوتا جاتا ہو اُسنے کہا کہ اگر آپ کو ہماری زندگی منظور ہو تو ہمکو اسوقت دو ہزار روپیہ عنایت فرمائیے ورنہ ہمسے ہاتھ اُٹھائیے ہم ضرور اپنی جان دینگے سنکھیا کھالینگے یا دریا مین ڈوب جائینگے بس اسی کا ملال ہو اسی امر سے یہ چہرے کا حال ہو سوا اِس امر کے اگر روپیہ لگیا تو خیر ورنہ ہمارا زندہ رہنا محال ہو باپ نے جو یہ تقریر سُنی کہا کہ کیا خوب ابھی ہمنے کیا نصیحت کی تھی اُسکے خلاف فوراً مین آیا روپیہ کیا ہوگا کچھ بیان تو کیا جائے اُسنے کہا کہ اس سے آپ کو کیا ہم کچھ کرینگے آج تو ہم دو ہزار روپیہ لینگے نہین اپنی جان دینگے اُسنے کہا کہ میرے پاس کیا ہو مین کہان سے دون یہ ضد مہاجن کے لڑکے کو زیبا نہین ہو یہ مسلمانون کے لڑکے جو بہ معاش ہین وہ کرتے ہین جنکے مان

باپ دغیرہ دار ہین تم بنیے کے لڑکے ہو اگر یون ہی دو دو ہزار روپیہ برباد کروگے تو کوٹھی کیونکر قائم رہیگی سب
تباہ ہو جائیگی اسوقت تو غیر ممکن ہو کہین سے سود بھی نہین آیا ہی اسنے کہا کہ جہان سے ہو نیکا دو مین یہ نہین
جانتا ہون کہ ممکن نہین ہو کوٹھری کھلواکر اسمین سے نکلوا دو مین بغیر لیے یہان سے نہ جاؤنگا اور اگر نہ دوگے
تو اسی مقام پر اپنی جان دونگا یہ کہکر اور افیون کی پوڑیا جیب سے نکالی جو کہ بازار سے خرید کر لیتا آیا تھا
کہا کہ نہ دو ہم یہ افیون کھا لیتے ہین اپنی جان دیتے ہین یہ روپیہ رکھا رہیگا پھر کسکے کام آئیگا
غیر لوگ کھا جائینگے سرکار مین ضبط ہو کر چلا جائیگا اسوقت اچھا ہوگا بعد کو پچتاؤگے کف افسوس
ملوگے یہ کہا اور آنسو بھر لایا اور ایک آہ سرد کھینچی کہا افسوس ہمنے کچھ لطف جوانی کا نہ پایا یون ہی ہماری
قضا مقدر مین تھی یہ بھی افسانہ یادگار ہوگا کہ فلان مہاجن نے اپنے لڑکے کی جان لی اور دو ہزار روپیہ
نہ دیا یہ جو کہا اور باپ نے دیکھا فی الواقع یہ افیون کھا لیتا ہی بیقرار ہو گیا ایک ہی لڑکا تھا
دوسرے جوان تیسرے محبت پدری نے گوارا نہ کیا چوتھے لوگون نے بھی سمجھایا کہا کہ اچھا افیون
نہ کھاؤ مین روپیہ دیتا ہون یہ کہکر دیوان سے کہا کہ انکو دو ہزار روپیہ کے نوٹ دیدو اسنے کہا کہ مین نوٹ
لے کر کیا کرونگا کہان انکو بھناتا پھرونگا مجکو نقد روپیہ دیجیے بس اس مہاجن نے صندوقچہ کھولکر کپتان
نکالکر دین اور کہا کہ دو توڑے انکو دیدو کہا کہ بلا لیجیے کسی کو کہ وہ لیجائے یا آپ خود لیجائیے گا یہ سنکے
اسنے اپنے کہار کو صدا دی جو کہ اسکے پاس نوکر تھا وہ دوڑکر آیا اس عرصہ مین توڑے نکل چکے تھے
اسنے کہا کہ یہ توڑے اٹھالے اس کہار نے اٹھاکر کندھے پر رکھے وہ لڑکا خوشی خوشی اٹھکر
چلا گیا کہار عقب مین ہو لیا اب یہ تیز قدم اٹھائے چلا آتا ہی دل مین یہ دعا کرتا ہی کہ خدا کرے کسی کو روپیہ
نہ ملا ہو وہ پری میرے ہاتھ آئے یہ تو ادھر کو آتا ہی اب اُدھر کا حال سنیے کہ وہ جو لوگ روپیہ لانے
تھے اور جو خالی ہاتھ آئے تھے سب اس مقام پر پہونچے دیکھا کہ وہ مہاجن ایک درخت کے نیچے
کھڑی ہی جو کہ خالی ہاتھ آئے وہ تو خاموش ہو کر کھڑے ہو گئے جو کہ روپیہ لائے تھے وہ اسکے قریب
گئے انمین سے ایک بولا کہ ای پری میرے پاس دو ہزار تو نہین ہین مگر ہان یہ دو سو روپیہ ہین اور جسکے
پاس تین سو تھے اسنے جو سنا کہ یہ دو سو لایا ہی کہا کہ بھائی میرے پاس تو تجھسے زیادہ ہین تین سو روپیہ
رکھتا ہون ایک اور بولے کہ میرے پاس تم سب سے زیادہ ہین کہ چار سو رکھتا ہون جو کہ سوا اور پچاس
لائے تھے وہ کچھ نہ بولے یہ سنکے اس عورت نے کہا کہ واہ آپ کی بھی کیا عقل ہی جو کہ دو ہزار طلب
کرے اسکو دو سو یا چار سو دکھائے جائین اسمین بھلا کچھ کام نکلتا ہی معلوم ہوتا ہی آپ لوگ اپنے اپنے
گھر کا اسباب فروخت کرکے لائے ہین آپ لوگون کی تو وہ مثل ہوئی کہ ایک مکا میرے پلے بانس
خریدون کہ بلے جبکہ ابھی سے آپکے کیے کچھ نہو سکا تو آپ میری خاطر کیونکر کرین گے یہی گفتگو ہو رہی
تھی کہ وہ مہاجن کا لڑکا مع اس کہار کے پہونچا دوستون نے کہا کہ بھائی لائے اسنے کہا کہ ہان لائے
مگر بڑی مشکل سے ملا جب افیون کھانے کا قصد کیا تو ملا انھون نے کہا کہ بھائی ہمسے تو تم اچھے رہے
کہ لائے تو سہی تو جان دینے کو بھی کہا ہمارے ماں باپ نے ایک جبہ نہ دیا لو تم ہی مرے جاؤ
چین کرو ایسی صورتین کہین میسر ہوتی ہین تقدیر سے ملتی ہین وہ یہ سنتا ہوا قریب اسکے آیا اور کہا کہ لو یہ
روپیہ حاضر ہی چلو کون مہاجن ہی اسکو دو اپنا قرضہ ادا کرو میرے گھر چلو یہ سنکے اسنے کہا کہ کہان ہین دیکھون
یا فقرہ کرنے ہو تھیلیون مین بھر کر بھرا لائے اسکو روپیہ بتاتے ہو یہ جو اسنے سنا غصہ آگیا کہار سے کہا کہ
تھیلیان پھینکدے اسنے جو پھینکین تو خوب چھنکار ہوئی اب اسکو یقین ہوا اسنے کہا چلو میرے ساتھ یہ کہکر

آگے گئے آپ ایک طرف کو اُسکے برابر وہ صاحن کا لڑکا عقب مین کمار اور اُسکے یار دوست چلے
رادین یہ کہتی جاتی تھی کہ جو اُلفت کرتے ہین وہ ضرور اُسکی شرط کو پورا کرتے ہین مین نے تو کہا تھا
کہ جو کوئی دو ہزار روپیہ دے وہی میرا خواستگار ہو مین اِسکی تقدیر کی تھی نہی باتین کرتی ہوئی چلی جاتی تھی اور
وہ لڑکا بھی خوش خوش ہمراہ تھا کوئی تھوڑا راستہ طے کیا ہوگا کہ ایک کڑاکا ہوا اور برق چمکی سب کی آنکھین خیرگی کرنے
لگین ہر ایک جھجک کر تھم گیا اُدھر ایک پنجہ اُس نازنین کی کمر مین پڑا اور اُسکو لیکر بلند ہوا یہ چلائی کہ لینا کوئی مجکو لیے
جاتا ہی اب جو سب نے آنکھین کھولکر دیکھا تو کیا واقعہ نظر پڑا کہ وہ نازنین بالا سے آسمان چلی جاتی ہے مگر
لیجانے والا کوئی نظر نہین آتا ہی اتو سب گھبرائے اور باہم کہنے لگے کہ یہ کوئی بلا تھی خوب جان بچی بڑا اپنا
خدا نے فضل کیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی یہ سب کو کہا جاتی مگر اُس صاحن کے لڑکے نے جو یہ واقعہ دیکھا
ہائے جان جہان و آرام دل مشتاقان کہکر زمین پر گر پڑا پچھاڑین کھانے لگا کہ ہائے یہ کیا ہوا کوئی اُس
پری کو لیگیا مین تو اپنی جان دونگا بغیر اُسکے اب میری زندگی محال ہی یہ کہتا ہی اور اپنے سینہ و سر پر گھونسے
مارتا ہی کپڑے پھاڑے ڈالتا ہی یہ جو حال اُسکے کمار نے دیکھا اُسنے دوڑکر اُسکے باپ کو خبر کی تمام
واقعے سے اطلاع دی وہ پیٹ پکڑے ہوے دھوتی سنبھالتا ہوا دوڑا ہوا آیا سان آن کر بیٹے کا
عجب حال پایا گودی مین اُٹھایا گلے سے لگایا پیار کیا منھ چوما کہا کہ بیٹا یہ جنگل کا مقام ہی ایسے ایسے امر بہت
سے ہوا کرتے ہین چڑیل آسیب وغیرہ ایسی صورتین بنکر آتی ہین انسان کو تکلیف دیتے ہین کوئی چڑیل
وغیرہ ہوگی جانے دے خوب بلا کٹی نہ معلوم کیا ہوتا کیسی گذرتی تیری جان تو بچی مصرعہ رسیدہ بود بلائے
ولے بخیر گذشت + یون جو باپ نے سمجھایا اِسکو بھی کچھ خیال آیا اور لوگ بھی سمجھانے لگے اب اِسکی وہ
حالت کم ہوئی حواس درست ہوے اپنے دوستون سے کہنے لگا کہ بھائیون اب کبھی اِدھر نہ آنا واقعی
خوب جان بچی نہین تو یہ ہم سب کو کھا جاتی اِسی لیے اکیلے مین لیے جاتی تھی اُنھون نے کہا کہ سچ کہتے ہو
وہ جو بزرگ لوگ تھے اور ہمکو منع کرتے تھے کہ کسی کو نہ ستاؤ کیون پریشان کرتے ہو وہ بولے کہ
کیون ہم نہ کہتے تھے آپ لوگون نے ہمارے کہنے پر عمل نہ کر کے کتنی بڑی زک اُٹھائی تھی یہ کہکر خیر
ہوگئی صاحبزادون ہمیشہ ایسے ایسے واقعے گذر چکے ہین ہم سب دیکھے بھالے ہین تمنے جب
ہمارے منع کرنے سے برا مانا ہم کو معلوم ہو رہے کہ جو آگ کھا بجھا وہ انگارے بگے گا خیر جو ہونا تھا
وہ تو ہو گیا تم اپنے اپنے گھر جاؤ یہ کہکر وہ لوگ اپنی طرف کو چلے گئے صاحن اپنے لڑکے کو ہمراہ لیکر
اپنے گھر کو چلا راہ مین لڑکے سے کہا کہ ہم اِسی لیے تمکو منع کرتے ہین کہ جنگل مین نہ جایا کرو مگر تم کچھ خیال
نہین کرتے ہو خیر اب تو ایسا نہ کرنا اُسنے قسم کھائی کہ اب مین کبھی جنگل مین نہ جاؤنگا وہ صاحن اپنے گھر پر آیا
بڑا پن کیا خوب اناج بانٹا خیر یہ قصہ ہوگا آدم بر سر مطلب جبکہ سیارہ نازنین فلی نے دیکھا کہ کوئی مجکو
بالا سے آسمان لیے جاتا ہی اُسنے کہا کہ اے لیجانے والے ارے مجھ مین گوشت بالکل نہین ہڈی استخوان
ہی استخوان ہین وہ بھی نلکے ہین مین انمین بہت بدبو ہوتی ہون یہ چلایا کیا وہان کون سنتا ہی اِسقدر بلند ہوا کہ یہ
شدت ہوا سے بیہوش ہوگئی یہانتک کہ اُسنے پردۂ قاف مین ایک مقام پر ایک درخت کے نیچے
ایک کوہ پر لاکر اِسکو اُتارا اور آپ ہاتھ جوڑکر اُسکے روبرو کھڑا ہوا ٹھنڈی ہوا جو لگی اُسکی آنکھ کھلی اُٹھ
بیٹھی اِدھر اُدھر دیکھا کوئی نظر نہ آیا سوا سے صحرا کے اور پہاڑ کے اتو یہ پریشان ہوئی اور حیران
ہو کر کہنے لگی کہ وہ بڑا ظالم تھا جو مجکو یہان لایا اور اکیلا چھوڑکر چلا گیا اب مین کدھر جاؤن کیا کرون اے
میرے اللہ مین کس عذاب مین مبتلا ہوئی اور یہ شعر پڑھا شعر گھر سے یان کون خدا کے لیئے لایا مجکو +

کس ستمگار نے سوتے سے جگایا مجکو ۔ مین تو چین سے ان لوگون کے ہمراہ جا رہی تھی کہ یکایک یہ بلا نازل ہوئی کاش کھا جاتا تو بہتر تھا کہ یہ تنہائی اور جنگل سائین سائین کر رہا ہی کوئی شیر گرگ آکر کھا جائیگا مجھسے تو بھاگا بھی نہ جائیگا اگر بھاگون تو کدھر جاؤن مین یہان کی راہ سے بھی تو نہین واقف ہون نہ معلوم یہ کون مقام ہی یہ کہکر رونے لگی یہ حال دیکھکر اس دیو نے قہقہہ لگایا اب جو قہقہہ کی صدا اسکے کان مین پہونچی اسنے کہا کہ یہ دل لگی کہکو ابھی نہین معلوم ہوتی ہی کہ قہقہہ کی تو صدا آئی اور اسکے لگانے والی کی صورت نہین دکھائی دیتی ہی ہمارے روبرو آئے ہم بھی اسکی صورت دیکھین یہ جو اسنے کہا اس دیو نے آگے بڑھکر اسکی دونون آنکھون مین سرمۂ سلیمانی کی سلائی لگائی یہ ہائے ہائے کہکر لوٹ گئی کہ کسی موذی کمبخت حرامی نے آنکھین ہی پھوڑ ڈالین لو مین اندھی ہوکر کیونکر عمر بسر کرونگی اب کوئی بھی نہین پوچھے گا اندھی کو کون اپنے گھر مین رکھے گا یہ کہکر آنکھ ملکر جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ ایک پہاڑ کا پہاڑ آگے کھڑا ہی اسنے گھبراکر آنکھین بند کرلین اور کہا کہ ارے تو کون اگر مجکو کھانے آیا ہی تو لے کھانے مین موجود ہون کیون ڈراتا ہے اس سے کیا حاصل مارے خوف کے میری جان نکلی جاتی ہی سانس پیٹ مین نہین سماتی ہی مین نے ایسی صورت آجتک نہین دیکھی یہ کون کالی بلا ہی میرے سامنے سے دور ہو اس دیو نے کہا کہ ای جانی ڈرو نہین مین ہون تمھارا عاشق وشیدا دیو خوراک درازگوشی کوئی اپنے عاشق سے خوف کرتا ہی ارے اور نازنین آنکھین کھول کہ مجھسے بول مین تجھپر عاشق ہوکر اٹھا لایا ہون مجھسے خوف نہ کر مین تجکو بڑی راحت سے رکھونگا تیرے اوپر نثار رہونگا اسنے یہ سنکے کہا کہ موے تجکو خدا غارت کرے تو نے پہلے مار ڈالنے کی فکر کی تھی خدا ایسی صورت نہ دکھائے کہ جسکے دیکھنے سے خوف آئے خیر یہ تو بیان کر کہ یہ کونسا مقام ہی یہ کہکر آنکھین کھولین اسنے کہا کہ یہ پردۂ قاف ہی مین پردۂ دنیا سے تجکو اٹھا لایا ہون مین پردۂ دنیا پر سیر کرنے گیا تھا تجکو دیکھا کہ تم چند آدمیون کے مجمع مین کھڑی ہو دیکھتے ہی دل قابو سے جاتا رہا کچھ دل پر اختیار نہ رہا آخر کوئی تدبیر بن نہ پڑی پنجہ بنکر تجکو اٹھا لایا اب تم یہان رہو مین تجکو کسی قسم کی تکلیف نہ دونگا تمام پردۂ قاف کی سیر کرواب تم اپنے عزیزون کی ملاقات سے دست بردار رہو کیونکہ وہ یہان کہان پھر غم نہ کرو اسنے کہا کہ او موے مردے یہ کیا تو نے غضب کیا کہ مجکو میرے عزیزون سے جدا کیا مین انکی جدائی مین اپنی جان دونگی اسنے کہا کہ ای جان جہان ایسا نہ کرنا مین مرجاونگا تجکو اپنا غلام تصور کر مین کبھی تیری خدمت سے باہر نہونگا تیرے دل کے بہلانے کے لیے تمام عجائبات قاف کی سیر کراونگا ہمہ وقت اپنے ہمراہ رکھونگا ای میری جان جہان تو کسی قسم کا رنج نہ کر یہ سنکے اسنے کہا کہ مردے تجکو باتین بنانا خوب آتی ہین ارے مین بھوکی ہون میرے واسطے کچھ کھانے کو لا تاکہ مین اپنا شکم سیر کرون مارے بھوک کے دم نکلا جاتا ہی یہ سنکے وہ دیو اچکنا ہوا قہقہہ لگاتا ہوا ایک طرف کو چلا گیا تھوڑے عرصہ مین بہت سا میوہ لیکر آیا اور کہا کہ لے کھا جہانتک تیرا جی چاہے پانی بھی لاتا ہون یہ کہکر چلا گیا اور ایک مشک پانی کا اٹھا لایا کہا کہ لے یہ جو اسنے دیکھا کہا کہ یہ کیسکے لایا ہی کیا کوئی تو نے تجکو حواسل معین کیا ہی جو اسقدر لایا ہی یہ کہکر تھوڑا میوہ کھایا پانی پیکر دیا جب وہ کھا چکی تو وہ دیو ہاتھ جوڑکر کھڑا ہو گیا اور منت کر کے کہنے لگا کہ ای جان جہان کچھ گاؤنگا کہ میرا دل خوش ہو سیارہ نے خیال کیا کہ اگر اسکے کہنے کے خلاف کرتا ہون تو یہ ضرور کھا جائیگا اسکی دوستی خراب ہی بڑی خرابی مین جان پڑی ہی کوئی تدبیر کرکے اسکو قتل کرنا ضرور ہی جو دن گذرین انکو گذرانون تدبیر سے غافل نہ رہو جب بن پڑے تو اسکو قتل کر ڈالو یہ خیال کرکے کہا کہ تجکو گانا نہین آتا ہی مگر تیرے کہنے سے کچھ گاتی ہون یہ کہکر میر تقی کی یہ غزل گانے

نسیم مصر کب آئی سواد شہر کنعان کو
کہ بھر جھولی نہ بہان سے لیگئی گلہاے حرمان کو

دہان زخم گر ہون مین قضا نے کیا ملایا تھا
مری طینت مین یارب سودی دلہاے نالان کو

کوئی کانٹا سر رہ کا ہماری خاک پر بس ہی
گل گلزار کیا درکار ہی گور غریبان کو

یہ کیا جانون ہوا سینہ مین کیا اس دل کو اوے ناصح
سحر خون بستہ دیکھا تھا مین نے اپنی مژگان کو

گل سنبل مین نیرنگ فصاحت سرسری گذری
کہ بگڑے زلف و رخ کیا کیا بنائے اس گلستان کو

صداے آہ جیسے تیرے جی کے پار ہوتی ہی
کسی بیدرد نے کھینچا کسی کے دل سے پیکان کو

کرین بال ملک فرش رہ اس ساعت کی محشر مین
لوٹو دامن لاوین شہید ناز خوبان کو

کیا سیر اس خرابے کا بہت اب چل کے سو رہیے
کسو دیوار کے سایہ مین منہ پر لیکے دامان کو

مری ہی جستجو مین گم ہوا ہی کہ کنعان کھویا
جگر خون گشتہ دل آزردہ میر اس خانہ ویران کو

یہ غزل جو اسنے گائی وہ اسکی آواز دردناک وہ بچے بچے سر عجب آفت برپا کرنے لگے یہ دیو خوراک بے چین ہوگیا آنکھون سے آنسو جاری ہوے آہ آہ کرنے لگا سر ہلنے لگا جب وہ گا چکی بڑی دیر تک اسکی وہی حالت رہی جب کچھ عرصہ گذرا تو وہ حالت اسکی کم ہوئی بیخود تھا ہوش آیا دوڑکر اسکو گودی مین اٹھا لیا پیار کرنے لگا اسکے لب و عارض کے بوسے لینے لگا سر قربان کرنے لگا جان نثار کرنے لگا کہا کہ واہ جان جہان خوب گایا کہ دل بیقرار ہوگیا وہ حالت ہوئی کہ کیا بیان کرون تمتو کہتی تھین کہ مجکو گانا نہین آتا ہی خوب مجکو تنہائی کا شغل ملا ہی اب خوب دل بہلا کرینگا یہ کہکر کہا کہ مین تمکو ایسے مقام پر رکھونگا کہ جہان ہر وقت تمکو ہوا لگے تاکہ تم بسبب حدت آفتاب کے کملا نہ جاؤ کیونکہ تم پھول سے نازک تر ہو تمکو کسی قسم کی تکلیف نہو سیارہ نے دیکھا تھا کہ اسکی ناک اسقدر دراز ہی کہ گویا اسکے منہ پر بجاے ناک کے ایک سنون فولادی رکھا ہوا ہی نتھنے یہ معلوم ہوتے تھے کہ گویا دو اژدر دہان دہن کھولے ہوے ہین یا دو غار عمیق ہین یا دو پہاڑ کے درے ہین بس اسنے یہ کہکر اٹھا کر ایک طرف کے نتھنے مین رکھ لیا اور کہا کہ تم یہان بیٹھی رہو اور گایا کرو جب میرا دل پریشان ہوگا اور تمکو دیکھنے کو چاہے گا تو مین نکال لیا کرونگا یا جسوقت تمکو بھوک لگا کریگی یا پیاس اس مقام سے زیادہ سرد کوئی مقام نہین ہی یہ بہت عمدہ مقام ہی یہ کہکر خاموش ہورہا اور ایک طرف کو روانہ ہوا سیارہ اس امر کو غنیمت سمجھا کہ اس سے جان بچی کہ ہر وقت وہ صورت مہیب ہولناک پیش نظر رہے ناک کیا ہی گویا ایک درہ کوہ ہی خیر جو دن گذرتے ہین وہ اچھے گذرتے ہین دیکھین خدا کیا کرتا ہی اب خدا کی قدرت ملاحظہ فرمایئے کہ یہ دیو لشکر دیو ہامان سے تھا اسکا جو افسر اعلی ہی نام اسکا تملوک مارخوار ہی اسکی لڑکی کی اسی زمانہ مین شادی تھی وہی دن برات کا تھا کیونکہ جب تملوک نے سنا کہ ہامان لشکر کشی کرکے اخضر پر جاتا ہی یہ رخصت لیکر آیا تھا اسنے خیال کیا کہ میری بھی طلبی ہوگی مناسب یہ ہی کہ مین لڑکی کی برات سے جلد فراغت کرلون کیونکہ لڑکے والون کو جلدی بھی ہی نہ معلوم لڑائی پر سے کب آنا ہو کیا گذرے اس امر سے فراغت ہوجائے تو بہتر ہی یہ خیال کرکے اسنے جلدی سے تاریخ مقرر کرکے اپنی برادری کو خبر دی اور اپنی پلٹن کے دیوؤن کو بھی بلایا ازانجملہ یہ بھی اسی مین تھا وہان صحرا مین ایک مقام پر دیو جمع ناچ ہورہا تھا دیو نیان ناچ رہی تھین دولہا بیٹھا ہوا تھا یہ قصد تھا کہ رات کو برات لیکر جائین گے ان سب کی یہ صورت تھی کہ دیوؤن کالے کالے کپڑے پہنے ہوے کڑوا تیل سرون مین پڑا ہوا وہ انکے سیاہ رنگ انکے کپڑون سے ملگیا تھا رنگ مین اور

پوشاک مین تمیز نہوتی تھی دولھا صحرائی پھولون کا سہرا باندھے ہوے سر پر بجاے شملہ کے کھڑا رکھا ہوا منھ پر
بجاے رومال کے ململ کا ٹکڑا بڑا سا جامہ پہنے ہوے کیسا گلنار رنگا ہوا اُسمین اُسکی کالی صورت یہ معلوم
ہوتی تھی کہ جیسے خون مین کوئلا پڑا ہو یا کیچی ہلدی پھٹکری ہو یا لال کے دل کا داغ ہو وہ اُسکے بڑے بڑے دانت
مُنھ سے نکلے ہوے ایک کوہ کے ٹکڑے کو بجاے گاؤ کے پشت سے لگائے ہوے بیٹھا ہو اور
دیو اُسکے گرد پیش بیٹھے ہین بعض دیو نیان ایک جانب نیلے نیلے لہنگے پہنے ہوے اُسپر لال لال ڈھیلے
اوڑھے ہوے کالی کالی کرتیان چھاتیان مثل بینگن بران کے اُس سے باہر نکلی ہوئین کانون مین بجاے
بالیون دھلیون کے لہسن و پیاز کی آنڈیان رسی مین بندھی ہوئین پہنے بیٹھی ہین بعض گا رہی ہین تقارہ بج رہا ہے
کہین پر ڈھول بج رہا ہو کوئی ہڑک بجا رہی ہو کوئی غزل گا رہی ہو کسی مقام پر ناچ کا جلسہ تھا مردہ جانور
مثل فیل و بیل گاے واذ و رکے برا ے کباب رکھے ہوے ہین کچھ دیو کباب لگا رہے ہین کچھ اُنھین
جانورون کا ان سب کے لیے کھانا پکا رہی ہین اُنمین سے نیلا نیلا پانی بہ رہا ہو ایک طرف خم کے خم
شراب کے رکھے ہین ناندے بھاے جام کے موجود ہین جسکا جی چاہا اُسنے اُٹھکر خم سے شراب
نکالی ایک ناندہ خواہ دو ہی گیا اور وہ کباب کھا لیے پھر آن کر بیٹھ گیا یہ جلسہ ہو اور یہ صحبت کا رنگ ہو کہ
یکایک تملوک نے کہا کہ سب تو لشکر کے دیو کہان ہے جو کہ میرے ماتحت تھے مگر خوراک دراز بینی
نہین آیا اسکا کیا سبب ہو کیا اُسکو خبر نہ تھی کسی نے اُسکو اطلاع نہین دی کہ وہ آتا یہ سُنکے چند دیو بولے کہ
خبر کیون نہ تھی جسنے اُنھون نے خود کہا تھا کہ ہمکو جمعدار کے فرزند کی برات مین جانا ہو نہ معلوم کیا سبب
ہوا جو نہین آئے تملوک نے کہا اگر وہ نہ آئیگا تو مین اُسکو اپنے ماتحتی سے نکال دونگا یہ کیا معنے کہ شادی
مین آتے ہوے دم چراتا ہی یہی وقت میل ملت کا ہی یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی اور برات کے جانے کا
بندوبست ہو کچھ قدرے قلیل دن باقی ہے صرف بہ انتظار ہی کہ شام ہو لے تو برات چلے تمام
سامان برات موجود ہی کہ اُدھر خوراک دراز بینی جو اُسکو ناک مین رکھکر ایک طرف کو چلا تھا اُسکو
راہ مین خیال آیا کہ آج جمعدار کے لڑکے کی برات ہی یہ ذرا اُدھر سے پلٹا خیال کیا کہ چلنا ضرور ہی اُسی
صورت سے یہ اُس مقام پر آیا کہ جہان یہ سب کے سب جمع تھے جلسہ آراستہ تھا یہ جمع پہونچا چونکہ دیو
عزت دار ہی بعد تملوک کے یہی ایک افسر ہی اُسکے واسطے پہلو مین دولھ کی جگہ خالی کی گئی سب بولے
کہ خوراک صاحب بھی آئے اِنکے واسطے ہار لاؤ ایک ہار بھٹ کٹیا کے پھولون کا لاکر اُسکے گلے مین
ڈالا وہ اُسکو پہنکر بہت خوش ہوا اُسکی بدبو سونگھکر کہنے لگا کہ جمعدار صاحب نے خوب ہار تقسیم کیے ہین
ہزار روپیہ صرف ہوا ہوگا آجتک کسی بادشاہ نے ایسے ہار نہین تقسیم کیے ہین انھون نے جی کھولکر یہ
شادی کی ہی کیون نہو کہی تو ایک لڑکا ہی جو کچھ نہ کرین وہ بہت نہین ہی ایک بولا کہ کیا کرین ہان یہ
شادی ہوئی اگر جلدی ہوتی ایک تو یہ خرابی ہوئی کہ یہ تو ہمکو خوب معلوم ہی کہ لشکر ہمان جہان ہم ملازم
ہین اور جمعدار بھی ملازم ہین کوچ کرکے احضر پر یزاد پر چلا ہی بادشاہ نے طلب فرمایا تھا جمعدار
صاحب نے مع اپنے رسالے کے دس دن کی رخصت لے لی تھی عذر کر دیا کہ غلام نے لڑکے کی شادی
کی ہی اُس سے فرصت کرلے تو مع اپنے رسالے کے حاضر ہو آپ تشریف لیجیے غلام عین وقت پر
پہونچ جائیگا بہت جلد فراغت کرکے بدین سبب کچھ نہو سکا صرف اچھی طور سے جو کہ فرض تھا وہ کرلیا
کیونکہ اُدھر سے بھی جلدی تھی نہ کسی کو طلب کیا نہ کچھ کھانے کا بندوبست ہو سکا صرف یہ چند جانور جو کہ
پردۂ دنیا پر سے ہاتھ لگ گئے وہ آگئے ورنہ بڑا انتظام ہوتا خوراک نے کہا کہ کیا پھر لڑائی ہوگی

جو بنائے فساد تھی وہ تو بادشاہ نے منادی اُسنے کہا کہ کیون نہوگی اخضر پر یزاد سے بادشاہ نے مضراب کو طلب کیا نامہ تحریر کیا اُسنے پھر انکار کیا بھائی جو بنا تھی وہی تو باقی ہی صرف وہ آدم زاد جسکو اخضر نے پردۂ دنیا پر سے طلب کیا تھا اُسکا نام رستم ثانی تھا جسکے ساتھ مضراب کی اخضر نے شادی کردی ہی اور ایک لڑکا بھی پیدا ہوا ہی اب جو سیارہ نے ناک کے اندر سے رستم ثانی کا نام سنا اپنے کان اُدھر لگا دیے اُسنے سُننا شروع کیا دیو نے کہا کہ اُسکو ہامان نے طلسم بن گرفتار کرادیا جبکہ ہامان کو اُس انسان نے گرفتار کرلیا یہ مکر سے مسلمان ہوا دغا سے اُسکو گرفتار طلسم کرایا ورنہ وہ اِسکے ہاتھ سے قتل ہوتا جو مقابلہ ہوے وہی ہامان پر غالب رہا ایک مرتبہ شام کو ڈوڈالی ایکبار زخمی کیا ایکی زیر کرلیا خوراک نے کہا کہ مین اس سے بالکل واقف نہین ہون ذرا بیان تو کرو کہ یہ کیا واقعہ ہی اخضر سے کیون فساد ہوا ہی کیونکہ ہامان کے باپ دادا اخضر کے خاندان سے بڑا وسیلہ رکھتے ہین ہمیشہ اُسکے نمک خوار رہے یہ بھی تو اخضر کا سپہ سالار تھا باعث فساد کیا ہی ذرا مین بھی تو سُنون اُس دیو نے کل حال ابتدا سے تا آخر بیان کیا کہ یہ سبب فساد کا تھا اور یہی بنا ہے مخاصمت ہی جبتک اخضر مضراب کو ہامان کے سپرد کردیگا اُسوقت تک یہ فساد نہ برطرف ہوگا یقین ہی کہ ایکی مقابلہ مین فیصلہ ہو جائے کیونکہ اب کوئی لشکر اخضر مین ایسا نہین ہی کہ جو ہامان کا مقابلہ کرسکے ایکی لڑائی ہوئی اور اخضر گرفتار ہوگیا ہامان نے مضراب کو قبضہ مین لیا شہر پر قبضہ ہوا فساد برطرف ہوا خوراک نے کہا کہ اب میری سمجھ مین آگیا یہان سیارہ بیٹھا ہوا سب سُنا کیا دل مین کہا کہ خوب مقدر نے یہان پہونچایا آقا کی خبر ملی کیا ان لوگون کا مقدر ہی کہ یہان بھی آکر پری کے ہمراہ شادی ہوئی لڑکا پیدا ہوا یہ لوگ بڑے صاحب اقبال ہین اِنکے اقبال کی قسم کھانا چاہیے سیارہ ایسے ایسے خیال کررہا ہی کہ اتنے عرصہ مین شام ہوگئی تاج گانا موقوف ہوا برات کے چلنے کا سامان ہونے لگا تمام اہل جلسہ کیا دیو کیا دیو نیان سب کو کھانا کھلایا گیا بعد کھانا کھانے کے دولھا ایک دیو کی پشت پر سوار ہوا برات چلی سب دیو اور دیو نیان آگے آگے ناچتی گاتی ہوئین چلین بڑی بڑی شاخون مین درخت کے کپڑا لپٹا ہوا اُنپر تیل پڑا ہوا جلتے ہوے ساتھ ساتھ دولھا کے آگے آگے اُجالا ہوا دولھن کے مکان پر برات پہونچی اُس مقام پر بھی یہی سامان تھا وہان بھی سب دیو و دیو نیان موجود تھین دولھن کی بھی وہ صورت تھی کہ اگر رات کو کوئی دیکھ لے تو مارے خوف کے مرجائے بجاے گہنے کے سانپ مردہ گلے مین پڑے ہوے کانون مین ہاتھی کے کان پہنے ہوے بیٹھی ہی سب دیو و دیو نیان اُسکے گرد جمع ہین یہان بھی تاج ہو رہا ہی وہی صورتین ہین جو کہ دولھا والون کی ہین یہ مثل بہت سچ ہی جسنے کہی ہی بہت مناسب طور سے کہی ہی کہ سگ زرد برادر شغال کہ جیسے ہی برات پہونچی ٹھیک ہوگیا برات آئی برات آئی سب نے دولھا کو لاکر بٹھایا برابر مٹکے ناندے شراب کے لائے گئے سب کو بجاے شربت کے پلائے گئے جب سب شراب پی چکے تو ناچ ہونے لگا دیو نیان گانے لگین وہ اُنکی بھیانک بھیانک صدائین وہ اُنکا بے تال وسم گانا ناچنا کیا بھلا معلوم ہوتا تھا جیسی برات تھی ویسے گانیوالے تھے جیسی دولھن تھی ویسا ہی دولھا کی صورت تھی کہ سیارہ کی ناک کے اندر رہنے سے طبیعت پریشان ہوئی جاتی تھی خیال کیا کہ کسی صورت سے نکلکر اِس جلسہ کو دیکھنا چاہیے یہ خیال کرکے اور گنگنا کر یہ دوہین شعر اِس غزل کے بہ لحن داؤدی گانے لگے کہ سننے والون کو غش پر غش آنے لگے نظم

کھلی ہی کنج قفس مین مری بان صیاد	مین ہون اے چمن کیا کرون بیان صیاد	قفس کو شام سے لگا کے فرش خواب پڑا

سُنا کیا مری تا صبح داستان صیاد	دکھایا کنج قفس مجکو آب و دانے نے	وگرنہ وام کہان ہین کہان کہان صیاد
دیگر یہ کس رشک مسیحا کا مکان ہی	زمین جسکی چہارم آسمان ہی	غم صیاد و فکر باغبان ہی
دو عملے ہین ہمارا آشیان ہی	چمن کی سیر پر ہوتا ہی جھگڑا	کہ مسیدی ہی دست باغبان ہی

یہ چند شعر اسے اِن غزلون سے جو گائے گئے اور اونچی دہن مین کہ یکایک سب اہل جلسہ نے کان کھڑے کیے کہ یہ صدا کہان سے آئی یہ کون خوش آواز گانے والا ہی معلوم ہوتا ہی کہ کوئی پری گا رہی ہی دلون کو اپنی طرف کھینچتی ہی ایک مرتبہ اُن سب دیونیون نے کہا کہ چپ رہو وہ سب کی سب چپ ہو رہین اب وہ صدا بھی آنی موقوف ہوگئی اتبو سب اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یہ کیا کہ جب یہ گاتی تھین تو وہ صدا آتی تھی جب یہ خاموش ہوگئین تو وہ صدا نہین آتی ہی اِنکو اشارہ کیا کہ گاؤ یہ پھر گانے لگین کہ پھر وہ صدا آئی سیارہ نے پھر اُسی غزل کے شعر گائے اِسی اور شعرین اور راگ مین گانے جب اُن سب کے کان مین یہ صدا پہونچی ہر ایک حیران ہو ہو کر دیکھنے لگا اور خیال کرنے لگا کہ یہ صدا کہان سے آتی ہی کون ایسا خوش گلو گا رہا ہی کہ جسکی صدا سے دل بیتاب ہوے جاتے ہین قلب بیچین ہین مگر خورا ک کی یہ حالت ہی کہ وہ خود بینی کر رہا ہی کسی طرف نہین دیکھتا ہی مصروم رہا ہی اُسکو تو معلوم ہی کہ یہ صدا میری ناک سے آرہی ہی وہ کیون پریشان ہوتا اُسکو اور اچھا معلوم ہوتا ہی کہ تملوک نے کہا بھائیون تمنے کچھ سُنا کہ یہ کیا واقعہ ہی بڑی دیر سے ایک صدا گانے کی کہین سے آرہی ہی مگر کیا خوش آواز ہی اور کیا اچھا گلا ہی اور کیا سوٹی اور لبدار صدا ہی کہ دل بیتاب ہوا جاتا ہی دل کو کشش اُسکی طرف ہوتی ہی یہ کہکر اُن دیونیون کو منع کیا کہ ذرا تم جاؤ ابھی نہ گاؤ ہم سن لین کہ یہ کون گاتا ہی کہین خداوند تو نہین تشریف لائے ہین کہ اُنکے ہمراہ حورین آئی ہون یہ اُنکی صدا ہو وہ سب کی سب خاموش ہو رہین اب جو سناٹا ہوا جسے اُسنے کہا تھا کہ تمنے سُنا کہ یہ کیسی صدا ہی اُنھون نے کہا کہ جعدار صاحب ہم بڑی دیر سے سُن رہے ہین مگر کچھ عقل نہین کام کرتی ہی کہ یہ صدا کسکی ہی اور کہانسے آتی ہی ہمکو تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ اِسی جلسہ سے آتی ہی جیسے ہمین کوئی بیٹھا ہوا گا رہا ہی سب نے کہا کیا عمدہ طور سے اِسوقت گا رہا ہی سیارہ اُسوقت اِس شعر کو خوب اچھی طرح سے کہہ رہا تھا شعر وہ عندلیب ہون جلکر اگر مین آہ کردن ہ قفس کی چوکی سے اُٹھنے لگے دھوان صیاد ہ تملوک نے کہا کہ خاموش ہو کر سُنو اور خیال کرو کہ یہ صدا کہان سے آتی ہی اور کون ہی یہ جو تملوک نے کہا ساری محفل کیا دیو کیا دیونیان سب ہمہ تن گوش ہو گئے اور خیال کرنے لگے اور سننے لگے کہ یکایک دولھا نے ہنس کر کہا کہ یہ صدا تو میان خورا ک کے پاس سے آتی ہی جیسے وہ گانے والا اُنکے پاس ہی مین نے جو غور کیا تو اِنکے پاس سے یہ صدا آرہی ہی گویا اُنکے پہلو مین کوئی بیٹھا ہوا گا رہا ہی اتبو سب محفل خورا ک کی طرف متوجہ ہوئی خیال جو کیا تو واقعی دولھا سچ کہتا ہی کہ صدا گانے کی خورا ک کے پاس سے آتی ہی اتبو تملوک و دیگر دیو خیال کرکے سننے لگے کہ تملوک نے کہا کہ یہ نیا واقعہ ہی یہ صدا خورا ک کی ناک سے آتی ہی جب ہی تو یہ خود خاموش ہی کیا قدرت ہی خداوند کی کہ اِسکو عجب قسم کی ناک دی کہ جو مثل ارگن کے صدا دیتی ہی یا مثل خوش گلو گانے والے کے اِس سے صدا آتی ہی اِنکو تو اپنی ناک کی قدر کرنا چاہیے کہ یہ اِنکو ایک نعمت ملی ہی اگر یہ قدر نہ کرینگے تو کوئی کاٹ لیجائیگا پھر یہ خود بینی کہان سے کرینگے اگر ہمارے پاس ہوتی تو ہم تو ضرور اِسکی قدر کرتے اور اِسکی بندگی کرتے اِسکو اپنا خدا تصور کرتے یون جو تملوک نے کہا اتبو سب کے سب خورا ک کی ناک کے پاس کان لائے سُنا واقعی یہ امر عجیب واقع ہوا ہی اتبو

سب پریشان ہوے اور اُس سے دریافت کرنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہی بیان تو کرو تاکہ ہم بھی سنین یا یہ
کرو کہ تم اپنی ناک ہمکو دو اور ہماری ناک تم لیلو تاکہ ہم اِسکی قدر کرین تملوک نے جواب دیا کہ مین نہ کہتا
تھا کہ کوئی نہ کوئی ضرور کاٹ لیجائیگا اپنے کٹا کرنے کی فکر کی اول تو اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کو برباد
کرین اور ہمارے ہی ہاتھ سے یہ کیا کہ کبھی عضو ہی بھلا کہین بھی کٹی ہوئی ناک جڑی ہی جو یہ کٹ کر جڑجائیگی
یہ بھی کوئی مٹی یا چینی کی چیز ہوتی کہ جب وہ ٹوٹ گئی اُسکو جوڑ لیا یہ دل کی اچھی نہین ہی دوسرے یہ خداوند
کی دی ہوئی چیز ہی وہ تمکو کیون دینے لگے یہ بھی کوئی زبردستی ہی اُسنے کہا کہ ہمتو ضرور کاٹ لین گے
جبکہ یہ سوتے ہونگے تملوک نے کہا کہ آپ تو ایسے زبردست بھی نہین ہین خوراک بہت زبردست
ہی اب اُسکے نزدیک پیشہین اُسنے کہا کہ جمعدار صاحب بیشہ اکثر ہاتھی کو مار ڈالتا ہی ان باتون پر خوراک کو ہنسی
آئی بہت زور سے قہقہہ لگا کر ہنسا اِدھر ناگاہ اچانک چھینک آئی چھینک کا آنا تھا کہ سارا کارخانہ
مٹ گیا دن بھر کی محنت برباد ہوگئی بیٹے وہ نازنین ایکبار اُسکی ناک سے دم سے باہر نکل پڑی اور بیچ
محفل مین گری کہ جسکے گرنے سے یہ ہوا کہ تمام دیو و دیو نیان گھبرا گھبرا کر یہ تصور کرکے اُٹھ کھڑے ہوئے
کہ یہ بلا کہان سے آئی یہ اِسکی ناک سے گرا دولھا بھی بھاگا دولھن بھی بھاگی اجو سب دور جاکر کھڑے
ہوے اپنی خود بینی فراموش ہوئی اجو جان کی فکر پڑی مگر خوراک اُسی طور سے بیٹھا رہا بلکہ ہنسنے
لگا اور پکار کر اُسنے کہا کہ کیون بھاگے تھے تو میری ناک کی فکر مین تھے وہ خود بینی آپکی کیا ہوئی ایک عورت
سے سب ڈر گئے اور ایسے خوف زدہ ہوے کہ محفل سے اُٹھ اُٹھکر بھاگے کیا خوب بھلا آپ
دشمن سے کیا مقابلہ کرینگے جبکہ ایک عورت سے یون بھاگے قربان آپ کے دلون کے بس نے
بس دیکھ لیا آپکی جرأت کو دیکھو مین اِسکو گودی مین بٹھائے لیتا ہون یہ کہکر اُسکو اُٹھا کر اپنی گودی مین
بٹھا لیا اور کہا کہ ای جان جہان تمھارے چوٹ لگی ہوگی لاؤ مین دوا دون یہ کہا اور اُسکے لب وعارض
کے کئی بوسے لیے اور اُن سب سے کہا کہ آؤ بیٹھو خوف نہ کرو یہ کوئی بلا نہین ہی یہ میری معشوقہ ہے
مین نے اِسکو اپنی ناک مین رکھ لیا تھا تاکہ اِسکو کوئی لے نہ جائے اور اِسکو تا وقت آفتاب سے
تکلیف نہ پہونچے کیونکہ یہ مثل گل کے نازک ہی اور آدم زاد ہی انسان تو کیسے نازک ہوتے ہین
مین اِسکو پردۂ دنیا پر سے اُٹھا لایا ہون اِسکا گانا مجکو پسند آیا یہ خوب گاتی ہی یہی گا رہی تھی جو کہ صدا
آرہی تھی کہ تم لوگ پریشان تھے کہ یہ صدا کہان سے آتی ہی خاموش بیٹھا تھا کیا کرون چھینک نے
آکر سارا افشا کر دیا ورنہ کسیکو کانون کان نہ معلوم ہوتا آج بوقت صبح دنیا کی سیر کو گیا وہان سے اِسکو لایا ہون
کیون ڈرتے ہو یہ جو اِسنے کہا اجو سب کو اطمینان ہوا اور دیکھا بھی کہ خوراک اُسکو پیار بھی کر رہا ہی
زانو پر بٹھلائے ہنس ہنس کر باتین بھی کر رہا ہی وہ سب کے سب بھی آکر بیٹھے اجو جو ہی اُسی کی طرف
دیکھ رہا ہی ہر ایک کی نگاہ اُسی جانب ہی جسقدر دیو تھے سب اُسپر عاشق ہوگئے یعنے دولھا اور دیو نیون
کی تو یہ نوبت ہی کہ سب اپنا گانا بجانا بھول گئین اُسی کو دیکھ رہی ہین دل مین کہتی ہین کہ کیا صورت ہی
کہ تملوک نے دیو خوراک سے کہا کہ بھائی اِس نازنین سے کہو کہ کچھ ہمارے روبرو بھی گائے
ہم بھی سنین ہم بہت مشتاق ہین ہمکو تو اِنکا گانا بہت پسند ہی کیا خوب گاتی ہین دیو خوراک نے کہا کہ ای
جان جہان جمعدار فرماتے ہین کہ ہمارے لڑکے کی برات ہی کچھ گاؤ ہم تمھارے بہت مشتاق ہین
تم خوب گاتی ہو سیارہ نے ایک طمانچہ اُسکے منھ پر مارا اور کہا کہ کیا کوئی مین گانیوالی ہون یا مجکو رنڈی
مقرر کیا ہی کہ مین برات مین گاؤن دوسرے مجھے گانا کب آتا ہی جو مین گاؤن تو تو جسوقت سے مجکو لایا

ہی ناک مین دم کردیا ہی کہ گاؤ ایک مرتبہ تیرا کہنا کردیا مین نے یہ خیال کرکے کہ یہ منت کرتا ہی اب تو میری جان کے پیچھے بلا کی طرح پڑ گیا مین کیا جانون جمعدار کون بلا ہین اور اُنکا لڑکا کون شیطان ہی اگر ہوگا تو تیرا جمعدار ہوگا تو اُسکی خاطر کرتوگا مین کیون گاؤن یون جو اُسنے کہا خوراک نے کہا کہ ای جان جہان خفا نہو اگر تمھارا جی چاہے تو گاؤ جس طرح ابھی میری ناک مین گا رہی تھین اب جسقدر دیوتھے وہ بھی ہاتھ جوڑنے لگے منین کرنے لگے جب دیکھا بغیر گاے بن نہین پڑتا ہی تو کہا مجھکو گانا نہین آتا ہی خیر مین تمھارے کہنے سے گاتی ہون یہ کہکر گانا شروع کیا خوراک نے کہا کہ ای جان جہان کوئی غزل میری گاؤ جو کہ اُس کو دیر گائی تھی کیا خوب غزل ہی جواب دیا کہ موے کونسی غزل گائی تھی کچھ پتا بتا دے اُسنے کہا کہ مین کیا پتا بتا دون وہی غزل گاؤ یہ سُنکے کہنے لگی کہ اچھا گاتی ہون بس یہ غزل دوسری میر تقی میر کی شروع کی دوسری ردیف اور قافیہ مین یہ غزل بہ من داؤدی اِس طور سے گائی کہ تمام اہل محفل بیخود ہوگئے غزل

فلک نے گر کیا رخصت تجھے سیر بیابان کو
نکالا بیر سے میرے جاے موخار مغیلان کو

نہین یہ بید مجنون گردش گردون گردان نے
بنایا ہی سحر کیا جانیے کس مو پریشان کو

تجھے گر چشم عبرت ہو تو آدمی اور بگولے سے
تماشہ کر غبار افشانی خاک عزیزان کو

جلیں ہین کب کی مژگان آلنسوؤن کی گرم جوشی سے
اِس آب چشم کی جوشش نے آتش دی ہی نیسان کو

غرور ناز سے آنکھین دکھولین اُس جفا جو نے
ملا پاؤن تلے جبتک نہ چشم صد غزالان کو

سگے ناواقف شادی اگر ہم بزم عشرت مین
دہان زخم دل سمجھین جو دیکھا رونے خندان کو

نہین ریگ روان مجنون کی دل کی بیقراری نے
کیا ہے مضطرب ہر ذرہ گرد بیابان کو

تم و اندوہ و بیتابی الم بے طاقتی حسرت
کہون اے ہمنشین تا چند غم ہاے فراوان کو

یہ غزل جو اُسنے گائی تمام محفل دنگ ہوکر رہگئی وہ دیو ایسے محو ہوے کہ اُنکو اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہا سب کے سب بیہوش ہوکر جھومنے لگے اپنے سر دہنے لگے کسی نے گریبان پھاڑ ڈالا کوئی سر کے بال نوچنے لگا کوئی اُسکی دور سے بلائین لینے لگا جو اور زیادہ اُسکی محبت ہوگئی کوئی بولا کیا اچھی بلبل ہی کہ جسکی یہ صدا ہی مین تو اِسکو ضرور لونگا جب وہ یہ غزل گاکر خاموش ہوگئی بڑی دیر تک تو سب کی بُری حالت رہی اُسکے بعد سب کو ہوش آیا حواس درست ہوے خوراک تو اُسکے مُنہ کے بار بار بوسے لیتا ہی گلے سے لگائے لیتا ہی اُسکا بس نہین ہی کہ کلیجہ مین رکھ لے پھر سب نے کہا کہ ای بلبل ہزار داستان اور کچھ گاؤ کہ ہمکو تمھارا گانا بہت پسند آیا ہی اُسنے کہا کہ بس مین گا چکی تمکو کچھ میری بھی خبر ہی جب سے اِسکے پاس آئی ہون اِسنے شراب تک نہین پلائی ناک مین کچھ بیسو دکھلا کر بند کرلیا میر البغیر شراب کے عجب حال ہی مین شراب کی بہت عادی ہون اگر شراب مجکو ملے تو مین تم سب کو بھی پلاؤن اور آپ بھی پیون اُسوقت اگر مین نشہ مین گاؤن تو تمکو خوب لطف حاصل ہو اگر شراب پونگی تو مین رقص بھی کرونگی ایسا رقص تمنے آجتک نہ دیکھا ہوگا یہ پردہ دنیا کا ناچ ہی خیر مجکو آج اپنا کمال دکھانا پڑا تم بھی کیا کہوگے کہ ہمنے ایک آدم زاد سے گانے کو کہا تھا اُسنے انکار کیا خیر گائی مگر کچھ اچھا نہین گائی تم دیو ہو پریون کا گانا وناچ دیکھ چکے ہو ابھی ابھی تمھاری محفل مین گانا بھی ہو رہا تھا کیا کیا خوش گلو لوگ گا رہے تھے کہ جسکے سبب سے مجکو بھی جرات ہوئی مین بھی اُسکی ناک کے اندر گائی خیر تمکو اُن سب کے آگے میرا گانا پسند آیا ورنہ میری کیا اصل ہی آپ کے روبرو یہ سب اِس کام کو کرتے ہین اِنکا یہ پیشہ ہی یہ سب کے سب اِسی کی روٹی کھاتے ہین میرا کوئی پیشہ نہین ہی نہ مین روٹی

کہاتی ہون یہ لوگ اُستاد ہین یون جو اُسنے کہا اُن دیونیون کو بہت ناگوار گذرا مگر خاموش ہو رہین اُدھر تملوک اُسکے سمدھی سے کہا کہ ای نازنین شراب پی وہ سامنے خم کے خم شراب کے رکھے ہین ہمکو بھی پلاؤ اور آپ بھی پیو اور اپنا کمال دکھاؤ یہ سُنکے سیارہ نقلی نازنین خوراک کی گود سے اُٹھا اور خمون کے پاس جاکر اِس خم کی شراب اُس خم مین اُسکی اِسمین کی تمک سرکا رہی بھی خوب قابل اِستعمال ہوا کہ اگر کوئی ایک قطرہ پی لے تو تمام عمر ہوش نہ آوے پیمانہ عمر لبریز ہو جاوے سیلے بخوردی سی آپ شراب پی اتفاق سے اُسوقت کل دیوودیونیان اُس مقام پر جمع تھین کوئی اُس جگہ سے الگ نہ تھا اب اِسنے شراب پلانا شروع کی ہر ایک کو دو دو ناندے دیے اُس محفل مین کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکو اِسنے شراب نہ دی ہو کیونکہ جب ایسا ساقی ہو تو کوئی باقی رہے اِسکو تو اور کچھ امر مدنظر تھا جب شراب پلا چکی تو اِسنے ناچنا شروع کیا اُس گردش قدم مین اور ہاتھ کے گردش دینے مین اِسنے بیہوشی اُڑانا شروع کی اب جو بیہوشی کی خوشبو پھیلی تو ہر ایک دیو و دیونی ناک پھیلا پھیلا کر سونگھنے لگا اور کہنے لگا کہ کیا خوب خوشبو آتی ہی معلوم ہوتا ہی خداوند اِسکا رقص دیکھنے تشریف لائے ہین اب جو بیہوشی نے اپنا اثر کامل طور سے کیا ایک بولی کہ شراب خوب تیز تھی تیسرے بیحد اِسنے پلائی وہ مثل ہوئی کہ ایک تو کڑوا کریلا دوسرے چڑھا نیم تین قسم کے تو اُنپر اثر ہو چکے تھے اور اِسنے بیہوشی بھی اُڑائی تھی اُسکا بھی کامل طور سے اثر ہوا تو اُنکو کچھ اور دکھائی دینے لگا معلوم ہونے لگا کہ جیسے کوئی زمین سے اُٹھا کر آسمان پر لیے جاتا ہی ایک بولا ارے بھائی جلدی بھاگو دیکھو دریا کسقدر جوش مار کر چلا آتا ہی کوئی دم مین سب کو غرق کریگا دوسرے نے کہا کہ جھوٹ بولتا ہی خداوند تشریف لائے ہین کسقدر حور ہین اُنکے ہمراہ ہین دیکھو مجکو بولاتے ہین مین جاتا ہون ایک دیو نے ہاتھ بڑھا کر ایک کے طمانچہ رسید کیا اور کہا کہ کیون بے ادب تو میرے روبرو میری زوجہ کو گھورتا ہی یہ کونسی دل لگی ہی اُسنے بھی اُسکے جواب مین اُسکے ایک گھونسا مارا یہ دونون تو باہم لڑنے لگے اور بیہوش ہو کر گرے جو لوگ کہ اُنکے اُٹھانے کو اُٹھے تھے وہ بھی گرے اُدھر دیونیان باہم لڑنے لگین اور بیہوش ہو کر گر پڑین میان و ولھا و ولھن کے قریب کچھ قصد کر کے آئے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اور قصد کیا کہ گلے سے لگا لون اُسنے جو زور کیا یہ نلے اور وہ اُوپر دونون بیہوش ہو گئے جنھون نے دریا تصور کیا تھا وہ اُس خشکی مین غوطہ لگا کر مثل بط بیہوش ہو گئے جو کہتے تھے کہ خداوند تشریف لائے ہین وہ تعظیم کو جو اُٹھے بیہوشی نے طمانچہ مارا سر نلے ٹانگین اوپر تمام محفل کی محفل بیہوش ہو گئی سوائے تملوک و خوراک کے کہ یکایک میان تملوک اپنے مقام پر سے اُٹھے یہ کہتے ہوئے کہ ای خوراک اِس نازنین کو مجکو دیدے مین اِسپر عاشق ہو گیا ہون تو اور پردہ دنیا پر سے لے آ نادیو خوراک نے کہا کہ واہ جمعدار یہ تو نہوگا یہ تو مین کبھی نہ دونگا تملوک نے کہا کہ مین تو ضرور لونگا دیکھ ابھی لیے جاتا ہون یہ سُنکے اُدھر سے خوراک یہ کہتا ہوا اُٹھا کہ دیکھیے جمعدار مین پھر کچھ آپ کا پاس نہ کرونگا میرے آپکے فساد ہوگا آیندہ اختیار ہی پھر یہ نہ کہیے گا کہ خوراک نے میرا لحاظ نہ کیا مجکو برابر سے جواب دیا یہ دونون جو اُٹھے بیہوشی تو اپنا کام کر چکی تھی طمانچہ پڑتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑے ابتو وہان شہر خاموشان ہو گیا کوئی ایسا نہ تھا کہ جو بیہوش نہو سوائے سیارہ کے جب سب بیہوش ہو گئے تو سیارہ نے خنجر نکالکر کسی کے کان کسی کی ناک کاٹی کسی دیونی کے پستان کاٹ لیے کسی کا سر مونڈا کسی کا کہ دھا منھ کالا کیا آدھا لعل کیا کسی کے ہاتھ مین جوتا دیا کسیکو عریان کر دیا اور اِن سب کے ناک کان جو کچھ کہ کاٹے تھے اور کپڑے اُتار لیے تھے یہ سب خوراک کے پاس لاکر رکھدیے لیکن دیو

خوراک کی تو عجب حالت کی بالکل دونون کان کاٹ لیے ناک اور کان کا نشان بھی نہ رکھا جیسے دو دو زخمی تھا ویسے ہی وہ بے ناک کا ہو گیا سب اپنی خود بینی بھول گیا ہوگا اسکے بعد یہ تدبیر کی کہ دولھن کو اٹھاکر تملوک کے پہلو سے اسطرح سے لٹایا کہ تملوک کے ہاتھ اسکے گلے مین اور اسکے ہاتھ تملوک کی گردن مین سینہ سے سینہ ملا ہوا منھ سے منھ تملوک کی زوجہ کو اسکے سمدھی کے پاس اور سمدھی کی زوجہ کو دولھا کے پاس اسی طور سے کیونکہ یہ دریافت کر چکا تھا کہ یہ فلان کی جورو ہی یہ فلان کی بی بی ہی اسکی بی بی اسکے پاس اسکی بی بی اسکے پاس ان کو بیٹے کے پاس اور بیٹی کو باپ کے پاس خواہر کو بھائی کے پہلو مین جب سب کچھ کر چکا اب دیکھا کہ خوراک اکیلا باقی ہی اسکو ایک دیوی کی شکل پر مشکل کر کے اور یون ہی چھوڑ دیا اور سب اسکے پاس رکھ دیا اور آپ دوسری صورت پر مشکل ہو کر الگ گوشہ مین جا کر پوشیدہ ہو گیا اور وہان سے سیر دیکھنے لگا چونکہ یہی تدبیر کر گیا تھا کہ تھوڑے عرصہ مین انکو ہوش آجائے اور صبح بھی قریب تھی کہ یکایک سرد ہوا چلی اور ان سب کے جو لگی تو ایک مرتبہ سب کو ہوش آیا ہر ایک نے اپنے کو عجب حالت مین پایا دیکھا کہ ایک دیوی ہمارے پہلو مین لیٹی ہی اس سے مساس کرنے کا قصد کیا اسکی جو آنکھ کھلی تو اپنے کو اسنے ایک ننگے کے پاس دیکھا اور خیال جو کیا تو اسکا قصد فاسد پایا چلا کر بھاگی اسی طور سے ہر ایک نے ارادہ کیا وہ بھائی پر اسکے عقب مین چلا ادھر تملوک کی جو آنکھ کھلی اسنے بھی وہی قصد کیا دولھن بھی بھاگی دولھا کی جو آنکھ کھلی دیکھا کہ باپ میرے دولھن سے قصد فاسد رکھتا ہی اسکو بہت غصہ آیا ادھر اسکے سسرے کی جو آنکھ کھلی دیکھا کہ داماد ساس سے مساس کرنے کا قصد رکھتا ہی اسکے پہلو مین لیٹا ہی اپنے پہلو مین اپنی سمدھن کو پایا اسکے ساتھ دوسرے قصد سے چمٹا ابتو بڑھ ہو گیا ایک نے دوسرے کی دیوی سے قصد فاسد کیا مگر جب اسکو معلوم ہوا اسنے پہلے تو اس دیوی کو قتل کیا اور پھر باہم لڑنے لگے ادھر دولھا نے دولھن کو قتل کیا سسرے نے بڑھکر داماد کو مارا کیونکہ ابھی کچھ اثر بیہوشی کا بھی باقی تھا جو دیوتان کہ باقی رہگئین تھین وہ باہم لڑنے لگین کہ تملوک نے دیکھا کہ دیوی لیٹی ہی اسکے پاس بہت سے کان اور ناکین رکھین ہین چونکہ انکو یاد ہو گیا تھا کہ ہم سب کی ناکین اور کان کٹ چکے ہین یہ جو دیکھا کہ اسکے پاس رکھے ہین اور خنجر بھی اسکے ہاتھ مین ہی یقین ہو گیا کہ اسی نے یہ حرکت کی دوڑکر ایک ٹھوکر اسکے ماری اور کہا کہ کیون حرام زادی یہ کیا حرکت تھی وہ جو اٹھی یعنے خوراک اسنے دیکھا کہ تملوک میرے پاس کھڑا ہی اسنے ٹھوکر ماری ہی وہ جو خنجر اسکے ہاتھ مین تھا اسکے مارا کہ اسکے پیٹ کے پار گذر گیا وہ مرکر گرا ابتو لڑائی ہونے لگی حاصل یہ کہ سب دیو و دیوتان لڑکر مرگئین کوئی باقی نہ رہا جب سب مر گئے اور کوئی نہ رہا اب سیارہ نے آکر وہ سب مال ایک مقام پر جمع کیا بلکہ ان سب کے کپڑے بھی اتار لیے اور پشتارہ باندھکر ایک پہاڑ کے درے مین لاکر پوشیدہ کیے اور دل مین کہا کہ خوب خدا نے دلایا اس دو ہزار روپیہ کی اسکے آگے کیا اصل ہی یہ ہزارون روپیہ کا مال ہی آج کسی اچھے کا منھ دیکھکر نکلے کسی سخی کے پیرے سے تکیہ چھوڑا تھا جان کہ ہم فقیر بنے ہوے بیٹھے تھے یہان آکر اپنے آقا کی بھی کیفیت معلوم ہوئی خیر خدا ان تک پہونچا دیگا مگر ایک بیوقوفی کی کہ ان سب کو قتل کراڈالا اور تم تنہا رہگئے اب کدھر جاؤگے کیونکہ راہ بھی نہین معلوم ہی اور یہ پرستان قاف یہان سوائے دیو اور پری کے کوئی نہین ہی اور اگر کوئی دیو ملیگا اور کہا گیا تو جان بھی مفت جائیگی خیر اب کیا ہوتا ہی چلو جدھر خدا لیجائے اگر یون ہی قضا آئی ہو تو کیا چارہ ہی یہ خیال کر کے توکلت علی اللہ روانہ ہوے ایک صورت پر تیار ہین اسکی کیفیت آیندہ ظاہر ہوگی کہ جس صورت پر مشکل ہین انکو تو راہ مین

رکھا جاتا ہی کہ احوال اسکا پھر تحریر ہوگا

مگر اب حال خرم ساحرہ کا تحریر کیا جاتا ہی

کہ یہ شہریار کو گرفتار کرکے ہر روز اُنکے پاس جاتی ہی منت کرتی ہی کہ میرا وصل قبول کرو مگر وہ نہین قبول کرتے ہین مگر بہان طیران نے شہریار سے کل حال بیان کر دیا کہ مین آپ کو اِسواسطے لیے جاتا ہون اُنکو بھی ظاہر ہو گیا کہ برادر مہان آئے تھے اُنھون نے بہان بڑے بڑے دیوؤن کو قتل کیا اپنا معتقد کیا کمر سے دیو ہامان نے اُنکو گرفتار طلسم کر دیا اب یہ لشکرکشی کر کے اخضر پریزاد پر چلا ہی اُسنے مجکو طلب کیا تھا مین یہان گرفتار ہو گیا ہر وقت یہی دیو طیران سے کہتی ہی کہ اے طیران بڑا غضب ہو گیا کہ تو مگر رہائی ہو وہان اخضر پریزاد تیرے انتظار مین ہوگا کوئی ایسی تدبیر کر کہ رہائی ہو جائے لیکن ایسا نہو کہ دیو ہامان لشکرکشی کر کے اخضر پر پہونچ جائے اور اخضر قتل یا گرفتار ہو جائے ناموس مین دو مرتبہ رخنہ اندازی کرے کہ جسکے سبب سے مجکو بھائی صاحب سے شرمندگی ہو مین کس بلا مین مبتلا ہو گیا یہ تو ایسی ایسی باتین رو رو طیران سے کرتے ہین طیران عرض کرتا ہی کہ خداوند مین مجبور رہون اگر رہا ہو جاؤن تو اس لکاتہ کا ایک لقمہ کر دون دم لینے کی مہلت نہ دون مگر کیا کروں ہاتھ پانوں بندھے ہین شہریار کہتے ہین ہان بھائی سچ ہی شہریار نے بھی اپنی حالت بیان کر دی ہی اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ مین رستم ثانی کا چھوٹا بھائی ہون اُسی خاندان سے ہون جب سے طیران نے یہ سنا ہی وہ بہت خوش ہی اُنکے ساتھ خداوند کرکے بات کرتا ہی اب یہ فقیر نہین کہتا ہی یہ تو اس فکر مین ہین کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ رہائی ہو جائے اور اُدھر وہ لکاتہ روز آتی ہی اُنکو نصیحت کرتی ہی جب یہ نہین مانتے ہین تو کچھ کھلا کر چلی جاتی ہی ہر روز بوقت صبح و سہ پہر اپنے باغ مین بیٹھکر سامری سے دعا کرتی ہی کہ یا سامری تو اُسکے دل مین یہ ڈالدے کہ یہ دونون میرے وصل پر راضی ہو جائین رونی ہی گڑگڑاتی ہی سامری کیا ہی جو وہ اُسکی دعا کو سُنتے ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ بوقت سحر بیٹھی ہوئی دعا کر رہی تھی کہ ایک برق چمکی اور درخت پر سے صدا آئی کہ لے تیری مراد بر آئی کیونکہ بیٹھی ہوئی یہی دعا کر رہی تھی کہ یا سامری تو ایسا کر کہ وہ فقیر مجکو قبول کرلے تو نے اپنی عنایت سے اُسکو میرے لیے بھیجا تو کیونکہ مجکو جیسے مرد کی خواہش تھی ویسا ہی مرد تو نے عنایت کیا پہلے دیو عطا کیا اُسکے بعد میرا جنس بھیجا مگر یہ کیا کہ وہ مجکو قبول نہین کرتا ہی مین اُسکے آتش فراق مین مثل ہیزم خشک کے رات دن جلتی ہون اُسکی منت بھی کرتی ہون مگر وہ نہین مانتا ہی کوئی ایسی تدبیر کر اے خداوند کہ وہ راضی ہو جائے یہی کہہ رہی تھی کہ یکایک ایک برق چمکی اور وہ صدا آئی کہ لے تیری مراد پوری ہو گئی خوش ہو سامری نے تیرے حال پر رحم کھاکر تجکو روانہ کیا کہ جاکر اُسکو اُسکے وصل پر راضی کر دو دیکھ مین آیا ہون سامری کے نزدیک تیرا بڑا مرتبہ ہی وہ میری بڑی خاطر کرتے ہین تو اُنکی درگاہ مین بڑی مقرب ہی اکثر تیرا ذکر کیا کرتے ہین کہ میری ایک بندی پردہ دنیا پر ہی وہ ہمسے بہت محبت رکھتی ہی ہم بھی کوئی مراد اُسکی ایسی نہین ہی کہ جو پوری نہ کرتے ہون ابھی کل کا ذکر ہی کہ ہمسے اُسنے دعا کی تھی کہ ایک مرد میری خواہش کے موافق پردہ دنیا پر سے بھیجے اُسکی دعا کے موافق پردہ دنیا پر سے ایک مرد اُسکے پاس پہونچا دیا وہ اُسکو بہت پسند آیا مگر وہ مرد ایسا ہی کہ وہ اُسکو پسند نہین کرتا ہی لہذا آج کئی دن سے وہ میری بندی دعا کر رہی ہی کہ یا خداوند کوئی صورت تو ایسی کر کہ وہ میرے وصل پر راضی ہو جائے مین نے صرف اِس غرض سے اِسقدر دیر کی تاکہ اُسپر یہ ظاہر ہو جائے کہ خداوند نے اِسکو راضی کیا نہ یہ کہ وہ میری

منت سے راضی ہوا بس اب مجھ سے اسکا بیقرار ہونا نہین دیکھا جاتا ہی اے میرے فرشتہ مقرب تو جا اور
اُسکو اُسکے وصل پر راضی کرکے میرے پاس چلا آ بس مجھو اُسکی خاطر ہی جو مین نے تجکو روانہ کیا ورنہ
کسکی لیاقت ہی کہ تو اُسکے پاس جائے جو ہمسے جیسی الفت رکھتا ہی ہم بھی اُسکی ویسی عزت کرتے ہین
یہ صدا دیگر دھم سے ایک مرد مہیب الخلقت درخت پرسے کودا جسکو خرم دیکھکر ڈر گئی یہ صورت تھی ایک سر کہ اسے
سر اسمین چھ آنکھین اُسکے نیچے جو سر تھا اُسمین دو آنکھین دونون بازوؤن پر دو سر جو کہ سر بالا ہی اُس منھ سے شعلے نکلتے
تھے آنکھین یہ معلوم ہوتی ہین کہ خون کی پیالیان ہین ایک جامہ پہنے ہوے کہ جسمین ہزارون قسم کے پیوند لگے
ہوے اور خون کے جابجا دھبے ہاتھ مین ایک خنجر لگے ہین ایک ہار پڑا ہوا کہ جسمین ہزارون قسم کے درختون کے
برگ گندھے ہوے اوپر کچھ لکیرین بنی ہوئین قد بڑا سامنے آکر کھڑے ہوے کہ کہ کیا کہتی ہی وہ کمان ہی اُسکا تو
مارے خوف کے دم نکل رہا تھا دیکھتے ہی ہاتھ چھوٹکر کمان گری ہوگئی کرسی خالی کردی کہا آیئے تشریف لایئے کرم فرمایئے
بتائی ہون ابھی تو آپ آئے ہین کچھ میری سن تو لیجیے کہ مجھسے خداوند کی صحت کا حال بیان فرمایئے کہ میرے خداوند
کہان ہین کیا عزت ہی خداوند نے میری کسقدر عمر مقرر فرمائی ہی مین تو انکے نام پر نثار ہون انھون نے کہا کہ جلد بتا دیر ہوتی ہی
مجکو مہلت کب ہی کہ مین یہان ٹھہرسکون ہزارون کام ہین خداوند میرے منتظر ہونگے بغیر میرے اُسکا کوئی کام نہین ہوسکتا ہی
مین اُنکا مشیر کار ہون اُسکو بتا مین اپنا کام کرون اور چلا جاؤن دیر نہ لگاؤ ورنہ مین یون ہی چلا جاونگا اور جاکر
خداوند سے عرض کردونگا کہ اُسنے نہین بتایا مین چلا آیا کیونکہ ہم لوگ جبتک آپ کے پاس یہان رہتے
ہین تو ہمکو سب حال معلوم رہتا ہی جب ہم آپ سے جدا ہوکر پردۂ دنیا پر گئے ہم بھی مثل انسانون کے
ہو جاتے ہین پھر جب ہمکو کوئی بتائے یا جسکے پاس جائین اور جس کام کا ہمکو نشان دے ہم کام کرسکتے ہین
لہذا خداوند نے اُسنے نشان نہ دیا مین مجبور ہوکر چلا آیا لہذا جو حکم ہو یہ جو اُسنے کہا وہ لکاتہ ڈر گئی اور دوڑکر قدمون پر
گر پڑی اور ہاتھ جوڑکر عرض کرنے لگی کہ واسطہ آپ کو خداوند کا تھوڑی دیر میرے پاس ٹھہر جایئے مجھے
آپ سے کچھ عرض کرنا ہی جب اُسنے بہت منت کی تو وہ راضی ہوئے اور آکر کرسی پر بیٹھے وہ ہاتھ جوڑکر
روبرو کھڑی ہوئی اور کہا کہ آپ کا کیا نام ہی اور آپ کے کیا خدمت متعلق ہی اور میری کیا عزت ہی
اُسنے کہا کہ اے بندی خداوند کی میرا نام ملک الموت ہی مین ہر وقت خداوند کی خدمت مین حاضر رہتا
ہون میری یہ خدمت ہی کہ جسکی قبض روح کا حکم ہوا مین نے اُسکی روح قبض کرلی ہی جو تو پتے میرے
گلے مین دیکھتی ہی ہر ایک پتہ اسمین ہر ایک بندے کے نام کا ہی جسکی قبض روح کا حکم ہوا مین نے
اُسکے نام کے پتے کو نکال ڈالا وہ دنیا پر مرگیا تیرے بھی نام کا پتہ ہی مگر تیری عمر بہت بڑی ہی اسمین تو
ہی اُسنے کہا کہ میرے نام کا کونسا پتہ ہی یہ سنکے اُسنے ایک پتہ اُٹھاکر دکھا دیا کہ یہ تیرے نام کا پتہ ہی وہ
اُس پتہ کو دیکھکر کانپ گئی لرز گئی دم بخود ہوکر رہگئی پھر تھوڑے عرصہ کے بعد عرض کیا کہ آپ یہ فرمائین
کہ خداوند مجھ سے محبت کرتے ہین یا نہین اور اگر محبت کرتے ہین تو کسقدر یہ سنکے اُسنے جواب
دیا کہ مین محبت کا کیا حال بیان کرون کہ کسقدر کرتے ہین یہ حال ہی کہ تیرے واسطے مجکو روانہ کیا اور
تیرے واسطے بہشت مین مکان بنایا ہی تمام اپنے بندون سے مجکو زیادہ چاہتے ہین تیری بڑی عزت ہی
جو کہیگی وہ خداوند قبول کرلینگے ایسی تو ہماری بھی عزت نہین ہوتی جو کہ ہم اُنکے پاس ہر وقت حاضر
رہتے ہین یہ عزت تیری ہی اور تو نے یہ آبرو پائی ہی کہ ہمکو رشک آتا ہی ایسا کوئی مقرب بندہ نہین ہی جو کہ
تیری عزت ہی یہ سنکے خرم نے کہا کہ واہ یہ کیا آپ فرماتے ہین بھلا میری یہ لیاقت ہی کہ مین آپ سے
زیادہ اُنکے روبرو لیاقت رکھتی ہون یہ صرف آپکی بندہ پروری وعدل وانصاف کی بات ہی اُس

فرشتہ نے کہا کہ خیال کر کہ تو نے دعا کی وہ بیچین ہو گئے مجبور روا کیا تو نے یہ دعا کی کہ مجکو میرا جنس عنایت ہو اُنھون نے قبول کر لیا وہ اکثر یہ فرماتے ہین کہ جب وہ کیلی مین اُنکو پروہ دنیا پر سے طلب کر و بھلا گو کہ میرا قصد ہی کہ اگر وہ آئے تو مین خود اُسکے ساتھ اپنا عقد کرون اُسکو اپنی کل خدائی کا سردار کر دون کل کام اُسی کے سپرد کر دون مگر اُسکی مرضی پر منحصر ہی جب اُسکا دل دنیا سے سیر ہو گا جب وہ یہان آئیگی سے اب تو اپنی دوست کا حال سن چکی اب اُنکا نشان دے تا کہ مین جاکر اُنکو تیرے وصل پر راضی کر دون اُسنے عرض کیا کہ آپ تشریف لیچلین مین آپ کے ہمراہ چلتی ہون تا کہ مین آپ کو نشان اُس مقام کا دون کہا کہ ایک شرط سے تیرا چلنا مین گوارا کرتا ہون تو مجکو نشان دے کر چلی آنا اُس مقام پر قیام نہ کرنا ورنہ خرابی ہو گی یہ سُنکے اُسنے عرض کیا بہت خوب جیسا ارشاد ہو گا اُسی پر عمل کرونگی اتنے مین وہ اٹھ کھڑی ہوئے کہا کہ چل آگے آگے تو وہ اور پیچھے پیچھے وہ فرشتہ وہ داخل مکان ہوئی اُسی کمرے کے قریب لیکر آئی جہان کہ دیو طیران اور شہر یار قید تھے اور عرض کیا کہ اِس کمرے مین قید ہین یہ کہکر اب پھر باہر مکان کے چلی گئی اُدھر اُس فرشتے نے کمرے کا دروازہ کھولا یہان شہر یار و طیران یہ باتین کر رہے تھے کہ دیکھیے خدا کب رہا کرتا ہی کون سے دن ہم یہان سے چھوٹ کر جاتے ہین یقین ہی کہ ہامان اخضر پر زاد پر لشکر کشی کر کے پہونچ گیا ہو گا دیکھو کیا انجام ہوا کیسی بنی کسکی فتح ہوئی کسکو شکست نصیب ہوئی اگر طیران کوئی بھی لشکر اخضر مین ایسا ہی کہ جو ہامان سے مقابلہ کرے طیران نے عرض کیا کہ میرے نزدیک تو کوئی ایسا نہین ہی جبکہ آپ کے بھائی صاحب کو مین لیگیا تھا اُس زمانہ مین تو ہومان اِس قابل تھا اُسنے کئی مقابلہ بھی کیے مگر اب وہ بھی ضعیف ہو گیا ہی اب کوئی نہین ہی یہ سُنکے شہر یار نے بہت افسوس کیا اور آہ کی کہ دروازہ کھلنے کی صدا آئی دیو طیران نے عرض کیا کہ وہ لکاتہ آئی ہی شہر یار نے اپنا سر جھکا لیا کہ آواز آئی او فقیر تو بڑا خراب آدمی ہی میری طرف دیکھ تجکو جس امر کے لیے خداوند نے پردہ دنیا سے پردہ قاف مین پہونچایا تو نے ابتک وہ کام نہین کیا اور خداوند کی ایک بندی کو پریشان کر رکھا ہی کیون نہین اُسکے کہنے کو قبول کرتا ہی کیا برائی ہی کیسی خوبصورت عورت ہی کہ ایسی کوئی نہین ہو گی اور کم سن بھی ہی ابھی اُسکی شادی بھی نہین ہوئی ہی تیری وہ بہت خاطر کریگی اور خداوند بھی تجھ سے راضی ہو نگے کیونکہ یہ اُنکی بہت مقرب بندی ہی وہ خود اُسکے مشتاق ہین اگر تو اُسکو ناراض کریگا تو خداوند تجکو جلا کر خاک سیاہ کر دینگے اپنا عذاب تیرے اوپر نازل کر ینگے تجکو اِسی امر کے لیے روانہ کیا ہی کہ تو جاکر اُسکو سمجھا کر راضی کر اگر نہ راضی ہو تو اُسکی روح قبض کر لینا دیکھ مین تجکو نصیحت کرتا ہون کہ اُسکے وصل کو قبول کر ورنہ بڑی خرابی ہی مفت کیون اپنی جوانی برباد کرتا ہی یہ جو صدا شہر یار و طیران نے سُنی خیال کیا کہ یہ تو آج نئی بات ہوئی اور عجب طور کی تقریر سننے مین آئی طیران نے جو در کی طرف دیکھا تو کب نظر پڑا کہ ایک عجب بخلقت آدمی یہ تقریر کرتا ہوا چلا آتا ہی یہ دیکھکر اُسکو ڈر گیا شہر یار سے عرض کیا کہ خداوند ملاحظہ کرین کہ یہ کون جانور ہی جو کہ یہ تقریر کر رہا ہی جسکی صورت ہولناک سے خوف معلوم ہوتا ہی آج کسی بلا کو اُس لکاتہ نے ہمارے تکلیف دینے کے واسطے بھیجا ہی یہ جو طیران نے عرض کیا شہر یار نے سر اٹھا کر اُسکی طرف دیکھا اور مسکرا کر طیران سے کہا کہ یہ کوئی شیطان کا بچہ ہی اُسکے تابع مین ہی اُسنے اُسکو بھیجا ہی کہ تو جاکر ذرا دھمکا کر راضی کر لا ہمنے ایسے ایسے شیطان بہت سے لاحول پڑھکر بھگا دیے ہین اِسکی کیا اصل ہی آتا ہی تو کیا بنا لیگا اپنا سا منہ لیکر چلا جائیگا قریب آنے دو دیکھو کیا بکتا ہی مگر کیا خوفناک شکل ہی واقعی یہ امر ہی کہ اگر تاریک شب مین کوئی دیکھ لے تو فوراً مارے خوف کے روح قالب سے نکل جائے طیران نے

عرض کیا کہ میرا تو حال اسکو دیکھکر بہت خراب ہوگیا دل مین ایسا خوف سمایا کہ مجھ سے ضبط نہو سکا دیکھیے
کہ مجکو سردی لگنے لگی ہاتھ پانون سرد ہوگئے دل چھاتی مین مثل لوٹن کبوتر کے تڑپ رہا ہی بادصفیکہ مین
دیو ہون جب میرا یہ حال ہی تو آپ کی کیا کیفیت ہوگی قہرمان نے کہا کہ ہماری کوئی حالت نہین ہے
ہمنے اس سے زیادہ ترصورتین ہولناک دیکھین ہین ہمکو کیا خوف معلوم ہوگا یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی
کہ وہ قریب آیا جب اُسنے بغور دیکھا اور پہچانا کہ یہ تو شہریار ہین تو یون کہنے لگا کہ اب معلوم ہوا
کہ تم نسل حمزہ سے ہو جب ہی اُسکے وصل کو نہین قبول کرتے ہو تم تو خدائے نادیدہ کی بندگی کرنیوالے
ہو بدین سبب اُسکے وصل سے انکار ہی مین خیال کرتا تھا کہ خداوند نے نہ معلوم کس قوم کے آدمی
کو اُسکے پاس روانہ کیا ہی کہ جو اُسکے وصل سے انکار کرتا ہی یہ نہ جانتا تھا کہ مرشد کی قوم سے ہین جو کہ خداوند
کے دشمن اور اُسکے بندون کے قاتل ہین خیر خداوند کی نافرمانی کرتے کرتے یہ نوبت تو پہونچی کہ فقیر کے
لشکر رہا نہ سیاہ ... جاہ وحشم کیا ہوا خداوند کا دیا ہوا تھا اسکو معلوم ہوتا ہی غصہ آگیا اُنھون نے سب چھین لیا
اِس حالت کو پہونچا دیا اُسپر بھی نافرمانی سے باز نہین آتے ہو مجکو معلوم ہی کہ تم شہریار ہو ایرج کے
فرزند بطن سے دختر بدیع الزمان کے قاسم کے پوتے علمشاہ کے پروتے حمزۂ اول کے
بھی پروتے ہو بھلا تم کیون اُسکو قبول کرنے لگے تم ترک تو سامری پرشون کے جانی دشمن ہو
اُنکے خون کے پیاسے ہو خیر اب مین تمکو نصیحت کرتا ہون کہ اب تم اُسکے وصل پر راضی ہو جاؤ کیونکہ
اب وہ زمانہ تمہارا نہین رہا خداوند کو غصہ آگیا اقبال تمہارا دار سے بدل دیا کیونکہ ایک وہ زمانہ
تھا کہ دن بدن ترقی ہوتی جاتی تھی خداوند اپنے بندون کو تمسے ذلیل کراتے تھے تمہارے اقبال کو
ترقی دیتے تھے پہلے اپنی حالت کو تو خیال کرو کہ حمزہ اول ایک کعبہ کے مجاور کا فرزند تھا اُسکو خداوند
نے نوشیروان کے ذریعہ سے پرورش کرایا ایسی قوت وطاقت دی کہ اُسکا کوئی پہلوان مقابلہ
نہین کرسکتا تھا آخر کو وہ خداوند سے منحرف ہوگیا وہ خدائے آسمانی کا بندہ اپنے کو کہلے لگا اِسکا بھی
کچھ خیال خداوند نے نہین کیا کہ یکایک وہ دلی نعمت سے پھرا اُسکی بیٹی پر عاشق ہوا اُسکا ملک چھین لیا
نوشیروان کو شہر بشہر دیار دیار تباہ کیا بعد نوشیروان کے اور ملکون کو فتح کیا خداوند نے اُسکو پردۂ
قاف کو روانہ کیا یہان آکر اُسنے تمام سرکشون کو زیر وزبر کیا آسمان پری کے ساتھ اُسکا عقد ہوا
خداوند کی قدرت سے ذوالقرنین ثانی سلیمان لقب ہوا بہت دنون تک اُسنے صاحبقرانی کی اُسکی
اولاد کو ایسے ایسے زور عنایت فرمائے کسی نے سنا جا کر ملک فرنگ فتح کیا کسی نے کوچک باختر
کسی نے بالا باختر کوئی ترکستان پر قابض ہوا کسی نے سات برس کی عمر مین طلسم افراسیاب فتح کیا
بڑے بڑے ملک فتح کیے بڑے بڑے نام کیے ہزارون طلسم توڑے اُسکی اولاد نے بہت دنون
صاحبقرانی کی اُسکی صاحبقرانی کے بعد اُسنے اپنے فرزند کو صاحبقران کیا خداوند نے اُسکی کہان
مدد کی ہر بلا اُسکی رد کی تیرے باپ کی کیا کیا شوکت بڑھائی اٹھارہ برس حمزہ اول سے مقابلہ کرایا سب کو
اُسکے ہاتھ سے زخمی کرایا حمزہ نے اُسکو زیر کیا طلسم نورافشان اُسکے ہاتھ سے فتح کرایا کیا کیا باتین
بیان کرون تیری کیا کیا شوکت کی کیا کیا حشم تمکو عنایت کیا کہ جو بیان نہین ہوسکتا ہی اُسپر بھی تم لوگ منکر
ہو اُسکی خدائی کے اب آجکل صاحبقران ثانی بھی کہین گئے ہین کہین کیا کہ مجکو نام لیتے ہوئے برا معلوم
ہوتا ہی اِس سبب سے کہا کہین گئے ہین وہ خانۂ کعبہ کو گئے ہین اپنی طرف سے شاہزادۂ بدیع الملک کو
صاحبقران کر گئے ہین جسکے سبب سے تیرا بھائی رستم ثانی فقیر ہو کر لشکر کو چھوڑ کر ایک طرف کو چلا گیا

خداوند نے اُسکو حالت فقیری مین بھی عزت دی قاف مین پہونچایا ہامان سے مقابلہ کرایا وہ زیر ہوا
اُسکی شادی خداوند نے مضراب پری کے ساتھ کردی ایک لڑکا پیدا ہوا جبکہ خداوند نے دیکھا کہ اب
کسی طرح نہین مانتا ہی میری خدائی کو غلط جانتا ہی آخر کو اُسکو گرفتار طلسم کرایا ہامان کے دل مین ایسی ڈالی
کہ اُس طلسم مین لیجاکر بٹھادیا سُنا تو نے یہ تیرے خاندان کا حال ہی اُس فرشتے نے ابتدا سے انتہا تک
کل حال حمزہ اول و صاحبقران ثانی و دیگر اولاد صاحبقران کا یون بیان کیا کہ جیسے یہ وہان موجود
تھا یہ حال بیان کرکے کہا کہ اگر تجھی شوکت اور عزت چاہتا ہی تو اسکو قبول کرلے اور خداوند کو سجدہ
کر پھر وہ ہی سب سامان ہوجائینگے ورنہ اس سے ابتر حالت ہوگی ابتو خداوند کو خیال آیا ہی اب تم سبکا
زور کم ہوا جاتا ہی تیرا کیا موقوف ہی بدیع الملک کی بھی خبر لینگے اگر تم اُنکے کہنے پر عمل کروگے تو وہ
عزت عنایت کرینگے جو کہ صاحبقران اول کردی تھی نہ صاحبقران ثانی کو نہ اُنکی کسی اولاد کو
سوائے تیرے کیونکہ یہ بندی خداوند کو بہت عزیز ہی جو اسکے قلب کو خوش کریگا خداوند اُس سے بہت
خوش ہونگے جو وہ کہے گا اُسکو قبول کرینگے یہ جو اُسنے بیٹھکر کہا شہریار کو بہت غصہ آیا کہا کہ دور ہو او
بدشیطان میرے سامنے سے تو معلوم ہوتا ہی کہ بڑا پرانے شیطان کا بچہ ہی کہ سب حالت سے واقف
ہی ارے تو کیا ہوا اور تیرا خداوند کیا گیدی ہی اگر رہا ہوتا تو مجکو تیری اس تقریر کی سزا دیتا اگر تیرا خداوند
بچائے تو وہ کو بہ کاری کرون کہ تمام عمر یاد رکھے ارے شیطان علیہ اللعن وہ ایک کافر تھا ساحر زبردست
تھا تجھ ایسے شیطان اُسکے قبضہ مین تھے جب وہ مرا وہ بھی مثل تیرے شیطان ہوگیا ایک زمانہ کو گمراہ
کررکھا تھا اور اب بھی کچھ لوگ باقی ہین ورنہ سب ضلالت کفر کو ہمارے آبا و اجداد نے اپنی آب
تیغ سے دھوکر صاف کردیا جو کچھ باقی ہی وہ بھی صاف ہوجائیگا ایک مذہب از سر نو دنیا تا قاف ہوگا
وہ گیدی کیا خدائی کریگا اور کیا کسی کو طاقت و قوت دیگا پہلے اپنی تو خبر لے کہ آتش دوزخ مین جلتا ہوگا
وہ ہمکو کیا حشمت دیگا اور کیا اُسنے ہمارے بزرگون کو حشمت دی ہوگی یہ سب اُس خدا کی قدرت ہے
کہ جسنے تمام دنیا کو پیدا کیا ہمکو ہر مرتبہ عنایت فرمایا کہ ہم کافرون کو قتل کرین اُسکی راہ مین ہمارے ترقی دین حق
جہاد کرین وہ سامری بھی ایک بندہ تھا اسکا سبب یہ تھا کہ وہ سحر مین کامل تھا اور اہل اسلام کے یہان
سحر کرنا حرام ہی جو چاہتا تھا کرتا تھا اپنے کو خدا کہلانے لگا جب وہ مرگیا تو شیطان ہوگیا مگر وہ کیسا خدا
ہی کہ اپنے بندون کو قتل ہوتے دیکھتا ہی اور پھر اُنکی خبر نہین لیتا ہی ارے شیطان تو کوئی سر ہی اُس لکاتہ کا
اُسنے تجکو طلب کرکے بھیجا ہی بھلا بتا تو دے کہ یہ دیو جو بیٹھا ہی اسکا کیا نام ہی اور یہ کسکا ملازم ہی اور یہ
کہان رہتا ہی ابتو وہ گھبرایا کہ وہ جانتا تھا کہ یہ پردۂ قاف ہی کہا کہ مین کیون بتاؤن کچھ نام ہوگا یہ بھی
ایک بندہ ہی خداوند کا پردۂ قاف مین رہتا ہی اور کسی خداوند کے بندے کا نوکر ہوگا یا اپنے ہاتھ
سے کچھ کام کرکے اپنی زندگی بسر کرتا ہوگا مجھے اِس سے کیا کام تو اپنا مطلب بیان کر جو کچھ مین کہتا
ہون اُسکا جواب دے میرے کہنے پر عمل کر ورنہ اگر عمل نہ کریگا تو تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی
مین ابھی تیرے نام کا پتہ مل ڈالونگا تو مرجائیگا کیونکہ مین ملک الموت ہون یہ جو اُسنے کہا کہ میرے کہنے پر عمل
کر شہریار نے کہا کہ او شیطان جا تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تو مجکو قتل کرسکے ابھی لاحول کہا کوڑا مارونگا دم دباکر
بھاگے گا پیچھے بھی پلٹ کر نہ دیکھے گا کہ مین کہا کہہ رہا تھا ارے ابلیس تو مجھے بہکانے آیا ہی یہ فقرہ اور
کسی کو دے جو تیرے بہکانے مین آئین یا سامری پرستون کو یہ فقرے پڑھا معلوم ہوا کہ تو بڑا ابلیس
ہی ابوالابلیسان ہی سب بچے شیطان تیرے لفظ کے ہین جاکر اُس لکاتہ سے کہدے کہ وہ اس امید کو

اپنے دل سے دور کرے کہ مین اُسکو قبول کرون یہ محال ہی یہ اُسکا خیال خام ہی اگر ایسی ہی مستی سوار ہی تو اور کسی سے اُسکو دفع کرا لے میرے مذہب مین اُسکے ساتھ ہمبستر ہونا حرام ہی اگر وہ حور بھی آئیگی تو مین نہ قبول کرونگا مجکو جان سے جانا منظور ہی مگر اُسکی قربت نہین گوارا ہی جو چیز ابھی چاہے میرے ساتھ سلوک کر مین راضی برضا ہون اگر یون ہی آئی ہی تو کیا چارہ ہی شعر سر نہی پیم زشمشیر جبیب + ہرچہ آید بر سرمن یا نصیب + دیگر مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + ہم مرنے سے نہین ڈرتے ہین مرنا تو نہایت ابدی ہی یہ فرما کر طیران سے کہا کہ بھائی ذرا لاحول تو پڑھو تاکہ یہ پکا ابلیس بھاگے بیکار کا دماغ کھا رکھا ہی یہ فرما کر آپ بھی لاحول پڑھنے لگے طیران نے بھی لاحول پڑھی مگر وہ اُسپر بھی نہ بھاگا اسیطرح سے بیٹھا رہا جب یہ لوگ لاحول پڑھ چکے تو کہنے لگا کہ تم لوگ اپنے دل کی حسرت نکال چکے لاحول پڑھنے سے بھی کچھ نہوا میرا کیا نقصان ہوا تمھاری زبان تھکی اب تو میرے کہنے کا یقین ہوا ہوگا کہ مین فرشتہ ہون اب تو میرے کہنے پر عمل کرو تاکہ اس وصل حاصل کرو تاکہ خداوند تجھ سے راضی ہون یہ جو اُسنے تقریر کی شہریار نے کہا کہ ثابت ہوا تو بڑا پکا ابلیس ہی تو نہین جائیگا مین تجھ سے کہہ چکا ہون کہ مین کبھی نہ قبول کرونگا تو کیا ہی اگر تیرا خدا دیوے سامری بھی آکر کہے تو مین نہین مانتا ہون وہ اِس حسرت مین مرجائیگی یہ مراد اُسکی نہ برآئیگی اب مین تیری کسی بات کا جواب نہ دونگا تو تو کتے کا مغز کھائے ہی تو اُسکے سگون مین ہی مثل اُسکے بھونکا کریگا یہان کسکا دماغ ہی جو تیرے ساتھ بکے یہ فرما کر بہت برہم ہوے اور خوب اپنی مجبوری پر غصہ آیا اپنے بندوست کو کاٹ کاٹ کر نیلا کر دیا منہ از اط غیظ سے لال ہو گیا اور فرمایا کہ کیا کرون کیونکر تجکو اسکی سزا دون بالکل بیحس و حرکت ہون یہ فرما کر مارے غصہ کے کانپنے لگے مگر اُس طرف سے نگاہ نہین اٹھاتے ہین برابر اُسکو دیکھے جاتے ہین خاموش ہین غیظ کے سبب منہ مین کف آگیا ہی پیشانی پر بل ہی یہ جو حالت اُسنے دیکھی دوڑکر اُنکے قدم پر گر پڑا اُنھون نے قصد کیا کہ گو ہاتھ پاؤن قابو مین نہین ہین مگر جھک کر اِسکی داڑھی دانتون سے بوٹیان کاٹون کیونکہ یہ قریب آگیا ہی اِس قصد سے چپکی بیٹھے رہے کہ پھر اُسنے کہا کہ آقا ابھی نہین پہچانا مین ہون آپ کا غلام سیارہ آپ کیون اسقدر غصہ فرماتے ہین مین صرف آپ کا امتحان کرتا تھا کہ شاید مجھ سے غفلت ہو مگر یہ بخوبی ثابت ہو گیا کہ آپ لوگون کو کوئی مذہب اسلام سے نہین پھیر سکتا ہی اب آپ غصہ کو جانے دین کوئی اپنے غلام پر بھی غصہ کرتا ہی یہ جو اُسنے قدم پر گر کر کہا شہریار نے فرمایا کہ تو یہ دوسرا فقرہ کہا کہ مین ہون سیارہ بھلا سیارہ کہان اور پردہ قاف کہان مین تو یہان ایک دیو کی پشت پر سوار ہو کر آیا ہون جو کہ میرے ہمراہ قید ہی وہ بھی ایک بادشاہ قاف کا طلب کیا ہوا ہون سیارہ کیونکر یہان آئے گا وہ میرے غم مین اُس مقام پر پریشان ہوگا یہ فقرہ اور کسی کو دے جو نادان ہو اگر تو سیارہ ہی تو اپنی صورت مجکو دکھا کہ مجکو یقین آئے گو کہ اُسوقت بھی یہ خیال ہوگا کہ تو مجھ شیطان ہی اُسکی صورت پر مشکل ہوگا مگر ایک نشان ہی کہ جسکو سوائے میرے کوئی نہین جانتا ہی مین اُس سے پہچان لونگا یہ جو اُس سے شہریار نے فرمایا سیارہ نے کہا کہ بہت خوب یہ کہکر اپنی اصلی صورت بنائی اب شہریار نے اُسکو بغور دیکھا اُدھر سیارہ نے قسم کھائی شہریار نے بھی پہچان لیا کہا کہ سیارہ کیون تو کیونکر آیا ذرا حال تو بیان کر سیارہ نے کہا کہ پھر بیان کرونگا طیران نے غرض کیا کہ یہ کون صاحب ہین شہریار نے فرمایا کہ یہ عیار ہین ہمکو تلاش کرتے کرتے یہانتک پہونچے اب یہ کوئی نہ کوئی تدبیر کرکے رہا کر لیجا ئینگے خدا نے ہماری سن لی اب ہمارے تمھارے رہائی کے دن آگئے اب ضرور رہا ہو گئے جہان یہ مرشد پہونچین وہان ہم گرفتار ہین طیران

نے کہا کہ یہ وہی ہین جو کہ آپ کے برابر فقیر بنے ہوے بیٹھے تھے شہریار نے فرمایا ہان وہی ہین اُسنے تعجب سے عرض کیا کہ یہ کیونکر یہانتک آئے کیونکہ سواے دیو اور پری کے کوئی یہان نہین آسکتا ہی یا وہ جسکو لائے اِنکا آنا کیونکر ہوا شہریار نے فرمایا سُن لینا جس طور سے ہوا ہوگا وہ خود بیان کردینگے اِن لوگون کا آنا کوئی امر تعجب خیز نہین ہی کیونکہ یہ اُس مقام پر جاتے ہین جہان گمان بھی مشکل سے پہونچ سکتا ہی انسان کی کیا حقیقت تھی جب اُنکا جی چاہیگا بیان کرینگے سیارہ نے کہا کہ اِس امر کو تو تلتوی فرمایئے جب مین حسب دلخواہ کام کرونگا تو بیان کرونگا مگر ایک امر کا تعجب ہی اور آپکی عقل سے بعید ہی کہ آپ ایسا عاقل ہوکر ایسی حرکت کرے کہ آپ نے اب تک اِسکو قتل نہین کیا اپنے تئین گرفتار کرادیا یہی کوئی پہلوان تھا کہ جس سے لڑکر مقابلہ کرتے اگر دغا سے قتل کرتے تو خلاف بہادری تھا یہ ساحرہ ہی اِسکے ساتھ کرسے کام کرنا تھا یہ لوگ بدون مکر کے دھوکا نہین کھاتے ہین یہان پر عیاری کرنا تھا جیسے اُسنے اِس امر کی خواہش کی تھی موجود ہوگئے ہوتے دبوچ کر قتل کرڈالا ہوتا قربان آپ کے اور آپکی عقل کے لے اب مین جو عرض کرون اُسپر عمل فرمایئے اگر اپنی خلاصی کے خواستگار رہین تو سواے اِس تدبیر کے جو کہ مین عرض کرتا ہون خلاصی غیر ممکن ہی شہریار نے کہا کہ بیان کرو اور بھی سیارہ بھی سے کہ نہوتا مین کیا کرون سیارہ نے عرض کیا کہ جیسا موقع ہوتا ہی ویسا کیا جاتا ہی اکثر صاحبقران نے ساحرہ کو اِس تدبیر سے قتل کیا جو کہ مین عرض کرتا ہون وہ تدبیر یہ ہی کہ جاکر اُس سے کہتا ہون کہ مین اُسکو دھوکا کر تیرے وصل پر راضی کرآیا ہون تو نے تو خود اُنکو ناراض کردیا وہ تو تیرے عاشق ہین خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا اب تو اُنکو بلاکر قید سحر سے رہا کر اُنکو اپنے پاس بٹھا اُنکی خاطر کر دیکھ تو کہ کیا ہوتا ہی بس جب وہ آپکو طلب کرے آپ اُسکے روبرو تشریف لیجائین آپ بھی یہی کلام کرین کہ مین تو خود عاشق تھا صرف تمھاری الفت کا امتحان کرتا تھا مین نے جب سے تمکو دیکھا تھا اُسیوقت سے فریفتہ ہوگیا تھا مگر مجکو یہ منظور تھا کہ دیکھون تم بھی مجھ سے محبت کرتے ہو یا نہین بس معلوم ہوا کہ تمکو میری محبت نہین ہی کیونکہ کوئی بھی اپنے معشوق پر ایسے ستم کرتا ہی جو کہ تمنے کیے ہم عاشق صادق تھے کہ جو تمنے کہا ہمنے اُسکو گوارا کیا عشق کے یہ بندے ہین اگر یہ فرشتہ قدرت نہ آتے اور نہ بجھاتے تو مین کبھی نہ مانتا جبتک کہ تم اپنے ستم سے نہ باز آتین جب اِنھون نے یہ فرمایا کہ اُسکے دل مین تیری محبت ہی اور وہ مرتی ہی تب مجکو یقین آیا آپ اُس چاپلوسی کی تقریر کرکے اُسکا دل اپنے ہاتھ مین لیجیے گا اُسکے ساتھ اختلاط فرمایئے گا جبکہ وہ وصل کی خواہش کرے انکار نہ فرمایئے گا گو مجکو معلوم ہی کہ اُسکے منھ سے بوے بدآتی ہی دیس سے آپکو نفرت ہوگئی ہی مگر کیا کیا جائے وقت پر گدھے کو بھی کہنا پڑتا ہی بس اُسکو شراب پلاکر برائے بہبستری پلنگ پر لیجایئے گا ایک تو وہ مست ہورہی ہی دوسرے جب شراب پی لیگی تو اور زیادہ مست ہوگی بس اب اُسی طریقہ سے بیٹھیے گا اور ہاتھ بڑھاکر اُسکا گلا دبا کر اور خوبصورت آنون سے دبوچ کر قتل فرمایئے گا منھ اِسطور سے بند کرلیجیے گا کہ سحر کرسکے روح اُسکی اور کسی اور مقام سے نکل جائے یعنی جدھر سے راہ پائے یہ تدبیر ہی اُسکے قتل کی اگر اِسکے خلاف فرمایئے گا رہائی غیر ممکن ہی آیندہ آپ کو اختیار ہی تو شہریار نے کہا کہ یہ تو تمنے سچ کہا مگر میرا دل گوارا نہین کرتا ہی کہ مین اُسکی صورت دیکھون پاس بیٹھنا تو دوسرا امر ہی تو ایسی آتی ہی کہ دماغ پریشان ہوا جاتا ہی دوسرے جب سے یہ معلوم ہوا ہی کہ یہ ساحرہ ہی تو اور نفرت ہوگئی ہی تیسرے مکر کرنے کو تو بالکل دل نہین چاہتا ہی سیارہ نے کہا کہ پھر جو کچھ ہو تھوڑی دیر کے لیے دل پر جبر فرمایئے یہ کام تو بغیر اِسکے ہونا غیر ممکن ہی اُدھر طیران نے بھی عرض کیا کہ آقا جو

سیارہ کہتے ہین اسپر عمل فرمایئے تاکہ خلصی پاوین جب یون سیارہ وطیران نے عرض کیا شہریار نے فرمایا کہ خیر جو تمھاری رائے جاڈ مگر جلدی کرو کیونکہ جب مین نے یہ گوارا کیا تو اب مجکو گھڑی بھر اس قید مین ایک سال کے برابر ہی سیارہ نے عرض کیا کہ جاتا ہون یہ کہکر اپنی صورت پھر اُسی طریقہ پر درست کی اور یہ کہتا ہوا باہر نکلا کہ اگر تو میرا کہنا نہ قبول کریگا تو مین ابھی تجکو قتل کر ڈالونگا خداوند اُسکے واسطے اور پردہ دنیا پر سے تجھ سے بہتر اور خوبصورت مرد بھیج دینگے یہ کہتے ہوے اُسکے قریب آئے وہ اُسکو دیکھکر کھڑی ہوگئی انھون نے کرسی پر بیٹھکر کہا کہ وہ تو نہین راضی ہوتا ہی خداوند کا حکم تھا کہ اگر وہ نہ راضی ہو تو اُسکو قتل کر ڈالنا ہم اُسکے واسطے اور بھیج دینگے تو تو اب اس امر پر صبر کر مین اُسکو قتل کرتا ہون تیرے واسطے اور اِس سے بہتر مرد خداوند بھیج دینگے وہ یہ سُنکے رونے لگی اور کہا کہ اے فرشتہ قدرت اگر وہ قتل ہوا تو مین بھی مرجاونگی کیونکہ مجکو اب کوئی نہین پسند آئیگا میری جان اسپر جاتی ہی مری جاتی ہون اگر وہ نہین قبول کرتا ہی تو تو قبول کر مے مین اُسکی صورت دیکھکر اپنے دل کو ٹھنڈا کر لیتی ہون یہ جو تقریر اُسنے کی اور رونے لگی اُسکی حالت دیکھکر فرشتہ ملقی یعنے سیارہ نے کہا تو گھبرا نہین وہ خود تیرے اوپر عاشق و شیدا ہی صرف تیری محبت کا امتحان کرتا تھا کہ دیکھون کہ تجھ اُسکو محبت ہی یا نہین مگر وہ یہ کہتا تھا کہ مین تو عاشق صادق تھا مگر اُسکو محبت نہین ہی لہذا مین اپنی جان دونگا مگر یہ نہ قبول کرونگا جب مین نے قسم کھائی کہ وہ بھی تیری عاشق ہی تو وہ راضی ہوا ہی لے اب اُسکو اپنے پاس بلا اُسکی خاطر کر قید سے رہا کر وہ بھی جو تجھکو قبول کریگی یہ سننا تھا کہ اُسکی بارے خوشی کے یہ حالت ہوئی کہ قریب تھا کہ زیادتی مرگ ہوجائے دوڑکر قدمون پر گر پڑی پاؤن چومنے لگی تو سے آنکھون سے ملنے لگی اُنھون نے کہا کہ دیر نہ کر پہلے سامان خوشی کر اپنے کو خوب آراستہ کر مکان کی صفائی کر پلنگ کو آراستہ کر شراب وغیرہ کا بندوبست کر کیونکہ آج اُس سے وصل ہوگا کہ تو جسکی مشتاق ہی اور اُسکو تیرا اشتیاق ہی یہ سُنکے اُس لکاتہ نے غرب مکان کو سحر کے ذریعہ سے صاف کیا خوب شیشہ آلات سے مزین کیا فرش نفیس سے زینت دی مسند بچھائی مسہری آراستہ کی اپنے کو خوب کنگھی چوٹی سے آراستہ کیا خوب سنگار کیا نیا جوڑا کارچوبی پہنا سر سے پاؤن تک موتیون مین غرق ہوگئی صلاسہاگ کا ملا کشتی شراب ناب کی تاب کباب کی لاکر رکھی جب یہ سب انتظام کر چکی تو اُسنے پکڑ ہلکر دستک دی کہ خود بخود قید شہریار کی کمرے کے باہر آئی اور برابر مسند کے آکر بیٹھی اُسنے کہا کہ کیون جان جہان تمنے ہمارے کہنے پر عمل نہ کرکے اپنی یہ حالت پہونچائی سیارہ بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہی اگر فرشتہ قدرت نہ آتے تو مین یقین کرتی ہون کہ تم اپنی جان دیدیتے اور مین بھی مرجاتی مین نے جب خداوند سے فریاد کی تو اُنھون نے رحم کھاکر اُنکو روانہ کیا اُنھون نے آکر مجکو اور تجکو دونون کو مرنے سے بچایا یہ کہکر کچھ پڑھکر دم کیا کہ وہ جو قید سحر تھی دفع ہوگئی شہریار کے ہاتھ پاؤن تالو مین آئے یہ دیکھکر اُسکے پہلو مین آکر بیٹھے مگر یہ کہتے ہوے کہ بس مین نے تجکو آزمالیا تجکو مجھ سے خاک الفت نہین ہی جو جو ستم تمنے مجھپر کیے ہین اُسکا مین کیا بیان کرون میرا ہی دل جانتا ہی مگر مین اپنی عہد سے باز نہین آیا اگر یہ نہ آتے تو مین ضرور اپنی جان دیتا اور وہی تقریر بیان کی جو کہ سیارہ نے تعلیم کی تھی وہ یہ سُنکے رونے لگی اور کہنے لگی کہ مین ظلم کرنے والی مرگئی گھری گور مین نہ گئی اگر مین یہ جانتی کہ یہ میرا امتحان کرتے ہین تو مین یہ کیون ستم کرتی خداوند مجکو غارت کرین یہ سُنکے سیارہ نے پکارکر کہا کہ کیون اسقدر شکوے و شکایت کرتے ہو باہم ملکر بیٹھیے یہ وقت شکایت کا نہین ہی پھر شکایت کر لینا یہ وقت رنج و غم نہین ہی عرصہ کے بعد یہ دن میسر ہوے ہین شراب پیو دل سے رنج دور کرو اِس سے کیا حاصل یہ جو اُسنے سُنا کہا کہ آپ سچ فرماتے ہین یہ کہکر شہریار کے قریب آکر بیٹھی

ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی میری خطا معاف کر دین اِس لائق ہون کہ تو مجکو سزا دے یہ سُنکے شہر یار نے کہا کہ اچھا جو ہونا تھا وہ میرے مقدر مین تھا وہ گذرا اب اِس سے کیا ہوتا ہی یہ مصیبت میری تقدیر مین تھی یہ کہکر اُسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا واقعی اُسنے اپنی صورت سحر سے ایسی طیار کی تھی کہ اگر فرشتہ بھی دیکھ لیتا تو وہ بھی فریفتہ ہوجاتا اپنی طرف کھینچ کر گلے سے لگایا گو بُرے بُرے خیال سے دماغ پریشان ہوا جاتا تھا مگر کیا چارہ تھا عالم مجبوری تھا کیا کرتے دل پر جبر گوارا کر کے سب کچھ منظور کیا وہ یہ حالت دیکھکر دل مین تو بہت خوش ہوئی نوبت یہ ہوئی کہ دل نے دوسرے امر کی خواہش کی شہر یار نے کشتی اپنی طرف کھینچکر جام شراب سے لبریز کیا اُسکے مُنہ سے لگا دیا وہ پی گئی انھون نے پھر جام بھر کر اُسکو پلایا کئی جام کی نوبت آئی اب تو وہ اور مست ہوگئی اُنھون نے دل پر جبر کر کے اختلاط کرنا شروع کیا وہ ظاہری نخرے کرنے لگی اور کہنے لگی کہ یہ مجکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہی یہ گرمی آپ اپنی رہنے دیجیے مجکو اسکی خواہش نہین ہی مگر دل مین خوش ہوتی ہی کہ آج خوب مزے ہونگے جب انھون نے خوب مساس کر کے اُسکو بیتاب کر دیا بس اُسکو گودی مین اُٹھا کر مسہری پر لائے اور دھان اور قصد سے بیٹھے اُسنے تڑپنا شروع کیا اور کہنے لگی کہ یہ کیا کرتے ہو دیکھو فرشتہ قدرت بیٹھے ہوے ہین مگر شرم نہین آتی ہی ارے اُنکا لحاظ کرو کیا رات ہوگی ظاہر مین تو یہ تقریر کرتی تھی مگر باطن مین جو اُسکی حالت ہی وہ اُسکے دل پر گذرتی ہی انھون نے کہا کہ مین نہ مانونگا اتنے دنون سے آتش فراق مین جل رہا تھا آج تو میری مراد آئی ہی یہ کہکر خوب اُسکو دبوچ کر پیار کیا قاعدہ مقررہ سے ہی اب اُسنے بھی تڑپنا موقوف کیا اُنھون نے آسن اور طریقہ سے گاٹھکرا اور ایک ہاتھ اُسکے مُنہ پر رکھا اور ایک گلے پر زور کرنے لگے وہ یہ خیال کرنے لگے کہ یہ بھی کوئی مساس ہوگا ادھر اُنھون نے آسن خوب دبایا اور ایک ہاتھ سے گلا گھونٹا اور ایک سے مُنہ دبایا کہ اُسکی روح تڑپنے لگی قفس خاکی مین مثل مرغ بسمل کے اب اُسنے تڑپنے کا قصد کیا مگر یہ کب تڑپنے دیتے ہین نہ بات کرنے کی اُسمین طاقت تھی مُنہ الگ بند تھا گلا الگ گھٹ رہا تھا یہ کب مہلت دیتے ہین دبا کر مار ڈالا روح نے کوئی مقام نہین نکلنے کا پایا سوا ے شرمگاہ کے اسی مقام سے نکل گئی وہ تڑپ کر مرگئی آندھی سیاہ اُٹھی برفباری سنگباری ہوئی جو عمارت کہ اُسکے سحر سے بنی ہوئی تھی سب نابود ہوگئی ذرا سا بھی نشان نہ باقی رہا صدا آئی کشتی مرا نام من خرم جاودید افسوس مردیم وجان دادیم بمطلب خود نرسیدیم مارا بگو جوان جب یہ صدا آچکی تو وہ تاریکی برطرف ہوئی روشنی ہوئی اب جو دیکھا تو وہ باغ ہی نہ مکان ہی جو جو اشیا سحر سے بنی بُری تھین وہ سبکی سب مٹ گئین جو اصلی تھین وہ برقرار رہین اُدھر اُسکے جسم سے شعلے پیدا ہوے اور وہ جلکر خاک ہوگئی اُدھر طیران کے جسم سے بھی تیر سحر دور ہوئی اُدھر سیارہ نے اپنی صورت بدل کر وہ سب اسباب اُٹھانا شروع کیا سب ایک مقام پر جمع کیا اُدھر دیو طیران دوڑکر قدمون پر گر پڑا اُسکنے لگا خوب رہائی ہوئی اب تشریف لیجیے شہر یار نے فرمایا کہ سیارہ کی حالت سن لین تو چلین سیارہ سے فرمایا کہ اپنے آنے کی کیفیت بیان کرو سیارہ نے عرض کیا کہ جب آپ کو دیو اُٹھا لیگیا مین بہت پریشان ہوا وہ رات بسر کی صبح کو ردا ہوا وہ سب عیاری کی فکر مین بیان کین اُس حاجن کے لڑکے کا روپ لیکر آتا اپنا اُسکو ہمراہ لے کر چلنا اُس مجمع سے دیو کا اُٹھا لانا اور جو کچھ دیو سے گفتگو ہوئی اور جو کیفیت گذری سب بیان کی اُسکے بعد دیو کا اپنی ناک مین رکھکر برات مین جانا برات کی کل حالت برات کا دولھن کے مکان پر پہونچنا گانے کا ہونا اپنا گانا سب کا حیران ہونا دیو کو بھینک کا آنا اپنا زمین پر گرنا سب کا بھاگنا آخر پھر سب کا آکر بیٹھنا مشورت کر کے گوانا اپنا گانا شراب مین بیہوشی ملا کر سب کو بیہوش کرنا اور جو جو تدبیر کی تھی سب کہسنائی اُسکے بعد سب کا

ہوشیار رہونا باہم لڑکر مرجانا اپنا سب مال لے کر ایک درے مین پوشیدہ کرنا اِس صورت پر جسپر کہ میان پہونچا تھا درست ہوکر بخوف دیو دنکے روانہ ہونا طی منزل و قطع راہ کرکے اِس کوہ پر پہونچنا اِس ساحرہ کو روتے اور گریہ وزاری کرتے دیکھنا اپنے دل مین خیال کرنا کہ ضرور کوئی نہ کوئی خدا پرست اِسکے قبضہ مین ہے یہ فقیر فقیر جو کہ رہی ہو شاید میرا آقا شہریار ہو عیاری کرکے دریافت کرنا ضرور ہے پس مین نے یہ عیاری کی جو کہ گذری چونکہ صورت تو قبل سے تبدیل کیے ہوے تھا کوئی طیار ہونا نہ تھا خوب بن پڑی بفضل خدا اسکو بھی مارا اب آپ کا جہان جی چاہے تشریف لیجیے مگر اتنی دیر توقف فرمائیے کہ مین وہ بھی مال لے آؤن طیران نے کہا کہ چلو راہ مین لے لینا مین اسی جانب سے چلونگا سیارہ نے کہا اچھا بس وہ سب مال کا پشتارہ باندھ دیا پشت سے لگایا دیو طیران نے شہریار کو تو دوش پر سوار کیا سیارہ کی کمر مین پنجہ دیا اور لیکر اُڑا اُس مقام کا نشان تو سیارہ دے چکا تھا یہ پہونچا وہان سیارہ کو اتارا سیارہ نے اُس درے سے اپنا مال نکالا اسکا بھی پشتارہ باندھا اب دیو طیران اِن دونون کو لیکر طرف قلعۂ یاقوت نگار کے روانہ ہوا اب اِسکو راہ مین رکھا جاتا ہے

اب قلم کو طرف حال اخضر دہامان کے پھیرا جاتا ہے اور اُسی مین طیران کا بھی حال تحریر ہوگا اور حال سہراب بھی تحریر کیا جائیگا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجاے ساقی نامہ

تصور ہے کسی کی سرمہ آلودہ نگاہون کا
یہ باعث ہے دھوان کالا ہے میری گرم آہون کا

نظر انجام پر رکھ سرکشی اتنی نہین اچھی
رہا ہے ٹھوکرون مین کاسۂ سر کج کلاہون کا

کسی کی کیا خبر اُنکو وہ ہین مصروف آرائش
مرا دل ہے مری پوچھے کوئی ترجمہ نگاہون کا

قناعت کی بدولت ہے وہ استغنا مجھے حاصل
جہان ہر ایک کشکول گدائی تاج شاہون کا

نہین ساتون زمین پہ یار کی دل کی کدورت ہے
نہین ہلتا درجانان نہ کنج گورای آصف

پتہ ملتا نہین مجکو مری آرام گاہون کا

معرکہ آرایان میدان قتال و فتح کنندگان قلعہ مضامین جنگ و جدال اِس داستان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جبکہ اخضر پریزاد شہر سے کوچ کرکے قلعۂ یاقوت نگار مین پہونچا اُسنے جب قریب قلعہ مقام کیا حاکم قلعہ کو خبر ہوئی وہ استقبال کرکے لیگیا اخضر پریزاد جب داخل قلعہ ہوا حکم کیا کہ در قلعہ بند کرلیا جائے خندق پانی سے لبریز کردی جائے بروج و فصائل قلعہ کو لات حرب و ضرب سے آراستہ کیے جائین ہر مقام پر فوج کے پہرے مقرر ہون لشکر تمام برجون گھاٹیون پر اُترے یہ حکم دے کر دربار مین آیا ناموس اُدھر محل مین اُترے سب آسائش سے ہوے اخضر پریزاد نے اسیوقت دبیر کو طلب کرکے ایک نامہ بنام اپنے بھائی احمر پریزاد کے تحریر کرایا اسکا مضمون یہ تھا کہ دیو ہامان نمک حرام نعلۂ شیطان نے مکر سے اسلام قبول کیا تھا آخر کو دھوکا دے کر رستم ثانی کو طلسم مین گرفتار کرایا اب وہ میرے اوپر لشکر کشی کرکے آتا ہے لہذا تمکو تحریر کیا جاتا ہے کہ تم آکر ہماری مدد کرو یہ تحریر کراکے ایک دیو کے ہاتھ روانہ کیا وہ دیو فوراً نامہ لے کر طرف قلعۂ زمردنگار کے روانہ ہوا اور اُسی دن قلعۂ زمردنگار مین پہونچا یہان احمر پریزاد دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب اہل دربار حاضر تھے ذکر مسرور جنتی

سے رستم ثانی کا کر رہا تھا کہ یہ دیو پہونچا بحر اگاہ سے بحرا بجالایا نامہ بادشاہ کا بادشاہ کے ہاتھ مین دیا احمر نے نامہ لیکر چوما آنکھون پر رکھا کیونکہ بڑے بھائی کا نامہ تھا بعدہ اسکو کھولکر خود پڑھا جب مضمون نامہ سے آگاہ ہوا مسرور رحبنی سے فرمایا کہ بڑا غضب ہوگیا ہامان نے مکر کیا دغا سے مسلمان ہوا آخر دھوکے سے شہزادہ رستم ثانی کو گرفتار طلسم کیا اب آپ لشکر کشی کرکے بھائی صاحب پر آتا ہی وہ شہر چھوڑکر قلعہ یاقوت نگار مین تشریف لیگئے ہین مجکو برا سے مدد طلب کیا ہی مین ضرور جاونگا اس دیو سے کہا کہ تو ٹھہرا رہ مین ابھی کوچ کرتا ہون مسرور رحبنی نے عرض کیا کہ آپ کا جانا ضرور ہی پس اسوقت احمر نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو ہم ابھی محل سے نکلکر کوچ کرینگے یہ حکم لشکر مین پہونچا اسی وقت تیاری ہونے لگی تھوڑے عرصہ مین چار لاکھ کا لشکر دیو دن کا تیار ہوگیا احمر داخل محل ہوا زوجہ اور دختر سے کل حال کہا اور کہا کہ مین جاتا ہون خدا حافظ و ناصر یہ کہکر کسی سے ملا نہ مین فوراً باہر آیا ایک پریزاد کو اپنی طرف سے قلعہ کا حاکم کرکے اسیوقت مع مسرور رحبنی اور چار لاکھ نرہ دیو کے طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ ہوا اس دیو سے کہا کہ تو جاکر بھائی صاحب کو خبر کر کہ احمر آتا ہی وہ دیو جو کہ نامہ لے کر آیا تھا فوراً روانہ ہوا بعد طی مراحل کے اپنے قلعہ مین پہونچا یہان اخضر دربار مین جلوہ گر تھا کہ وہ دیو آیا قواعد شاہی بجالایا عرض کیا کہ آپ کے برادر عزیز القدر تشریف لاتے ہین کل وہ قریب قلعہ قیام کرینگے کیونکہ میرے روبرو کوچ فرما چکے جب وہ کوچ فرما چکے ہین تب مین ادھر کو رخصت ہوا یہ سنکے اخضر بہت خوش ہوا اسیوقت حکم فرمایا کہ کل سردارون انکے استقبال کو جائین وہ رات بسر ہوئی بوقت تحر یہان بیرون قلعہ احمر نے آکر مع لشکر قیام کیا کچھ دن آیا ہوگا کہ دروازہ قلعہ کا کھلا وہ سردار جو کہ برائے استقبال گئے اخضر چلے تھے پہونچے بادشاہ سے ملے قدمبوسی حاصل کی آداب شاہی بجالائے احمر انکے ہمراہ مع لشکر داخل قلعہ ہوا پھر در قلعہ بند کر لیا گیا پل تختہ اٹھا لیا گیا لشکر کو ان سردارون نے شامل لشکر اخضر کیا اور چند سردار احمر کے ہمراہ دربار مین گئے اخضر کو خبر ہوئی کہ احمر آتا ہی دربار کیا احمر داخل دربار ہوا جو سردار کہ دربار مین تھے وہ برائے تعظیم اٹھے سب نے آداب شاہی ادا کیا مہراب نے بھی مجرا کیا احمر نے گلے سے لگایا احمر نے بڑھکر اخضر کو تسلیم کی اخضر نے تخت پر سے اٹھکر احمر کو گلے سے لگایا بہت شفقت سے پیش آیا برابر اپنے تخت کے دوسرا تخت بچھوایا اسپر احمر کو جگہ دی لاکھ انکار کیا مگر اخضر نے نہ مانا مجبور ہوکر بیٹھا جب سب دربار جمع ہوچکا اخضر نے احمر سے کہا کہ تمھاری کیا صلاح ہی آیا قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرون یا بیرون قلعہ یہ گفتگو اسوقت ہوئی جبکہ مہراب دربار سے اپنے ڈیرا سے رخصت ہوکر چلا گیا تھا احمر نے کہا کہ میری تو یہ راے ہی کہ کیون بندگان خدا کا خون ناحق اپنے سر پر لیا جائے گو کہ لشکر حضور کے پاس کم نہین ہی کوئی قریب چودہ لاکھ کے ہوگا مگر خیال یہ ہی کہ اسوقت کوئی لشکر مین ایسا نہین ہی کہ اس سے سر گرم ہوکر مقابلہ کرے آخر کو پھر قلعہ بند ہوکر لڑنا پڑیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ کیون اسقدر جانین برباد ہون قلعہ ایسا نہین ہی کہ آج فتح ہوجائے برسون اسکے فتح کرنے مین گذر جائینگے اس عرصہ مین یہ لڑکا جو کہ شاہزادہ رستم ثانی کا ہی یہ بھی مثل انکے بہادر معلوم ہوتا ہی جوان ہوجائیگا لائق مقابلہ ہوگا پھر کوئی مضائقہ نہین ہی یہ اسکو شکست دیگا اخضر نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو کیونکہ اسکے تیور سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہی دوسرے مین نے مسرور رحبنی کی راے سے ایک اور فیصلہ کو جو مثل رستم ثانی کے ہین طلب کیا ہے طیران لینے گیا ہی بس اسوقت تک ضرور قلعہ بند ہوکر لڑنا پڑیگا اگر وہ لشکر کشی کرکے آئے یہی صلاح سرور رحبنی و مسرور رحبنی کی بھی ہوئی بس اسوقت سے انتظام قلعہ کا ہونے لگا یہان قلعہ مین بندوبست ہو رہا ہی اب اون کا

حال سنیے دیو ہامان جو کوچ کرکے مع لشکر قریب شہر پہونچی در شہر کو کھلا ہوا پایا یہ فکر کرکے داخل شہر ہوا شہر کو بالکل ویران پایا سوائے اہل شہر کے کسی کو ملازمین شاہی سے شہر مین نہین دیکھی نہ لشکر کو پایا جب اہل شہر کو معلوم ہوا کہ ہامان مع لشکر داخل شہر ہوا ہی سب جمع ہوکر آئے اُس سے عرض کیا کہ ہم لوگ حاضر ہین چاہے حکم قتل فرمایے چاہے حکم امان ہامان نے کہا کہ یہ بتاؤ اخضر کہان گیا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ وہ آپ کے آنے کی خبر سنکے مع لشکر و خزانہ و ناموس کے کوچ کرکے نہ معلوم کہان چلا گیا سوائے ہم اہل شہر کے کوئی اُسکے متعلقین سے نہین ہین یہ سنکے ہامان نے کہا کہ اگر وہ بھاگ گیا ہی تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا مجکو معلوم ہی جہان وہ گیا ہی مین جانتا ہون مجھ سے عقب گذاری اُسکو غیر ممکن ہی بلکہ خارج از امکان ہی مین تم سب پر کیا ظلم کرون لہذا مین اپنی طرف سے یہان کا حاکم مقرر کرتا ہون یہ کہکر طرف عمارت شاہی کے آیا اُسکو ویران و برباد پایا در و دولت پر خاک اڑ رہی تھی تمام محلات ویران سے دربار اجاڑ باغات خزان دیدہ یہ دیکھکر ہامان نے افسوس کیا ایک رات ایک دن وہان رہا دوسرے دن اپنی طرف سے ایک دیو کو حاکم شہر کرکے مع لشکر کے کوچ کیا یہ اُدھر کو روانہ ہوا وہان اخضر کو خبر ملی کہ ہامان پہلے شہر پر لشکر کشی کرکے گیا تھا شہر کو خالی پاکر آپکی خبر اہل شہر سے دریافت کی اُنھون نے کہا کہ ہمکو نہین معلوم کہ وہ کدھر کو مع لشکر و خزانے و ناموس کے کوچ کرگئے ہین اُسنے کہا کہ مین بخوبی واقف ہون وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاسکتے ہین یہ کہکر اُسنے ایک رات و ایک دن وہان قیام کیا دوسرے دن لیکنے آج اُسنے اپنی جانب سے ایک دیو کو حاکم شہر کیا اور مع لشکر کے کوچ کرکے اِدھر کو آتا ہی اخضر نے یہ سنکے فکر کی سرور رخنی سے کہا کہ اب کیا تدبیر کرون کیونکہ جب وہ لشکر کشی کرکے اِدھر آئیگا تو یہ خبر سہراب کو ہوگی وہ لڑکا مندی ہی کبھی قلعہ بند ہوکر لڑنے دیگا ضرور مقابلہ کو نکلے گا ابھی اُسکی بساط کیا ہی جو وہ اتنے بڑے دیو سے مقابلہ کرے دوسرے آپ کہہ چکے ہین کہ اُسکے بھی ستارے خراب ہین لہذا کوئی تدبیر ایسی فرمایئے کہ وہ یہان سے ٹل جائے سرور رخنی نے عرض کیا کہ سوائے اِس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نہین ہی کہ اُسکو کسی طرح بہانے نبل آنے اُسکے شکار کو روانہ فرمایئے اخضر نے فرمایا کہ خوب رائے دی مین آج ہی اُنکو شکار کو روانہ کرتا ہون یہ کہکر سہراب کو طلب کیا جب وہ آیا تو اُس سے فرمایا کہ اے فرزند ہماری طبیعت آجکل کچھ علیل ہوگئی ہی لہذا سرور رخنی فرماتے ہین کہ آپ شکار کا گوشت کھائین تو یہ علالت رفع ہو کوئی اچھا سا شکار تو بتاؤ کہ شکار کا گوشت ہمکو ہر روز ملا کرے سہراب نے عرض کیا کہ آپ مجکو حکم فرمائین مین جاکر شکار کرون آپ کے نوش فرمانے کے لیے ہر روز گوشت روانہ کرون مین خود عرض کرنیوالا تھا کہ جب سے یہان آیا ہون طبیعت گھبراتی ہی دل شکار کو چاہتا ہی بسبب آپ کے لحاظ کے عرض نہ کرسکا اب اگر آپکی مرضی مبارک ہو تو مین جاکر شکار کھیلون دل بہلاؤن حضور کے واسطے گوشت حاضر کیا کرون گو کہ اخضر نے اِسی مصلحت سے کہا تھا اور یہ فقرہ کہا تھا کہ جب مین یون کہونگا تو وہ ضرور شکار پر جانیکو کہے گا بس مین اجازت دیدونگا جب اُسنے یون عرض کیا اخضر نے فرمایا کہ تم ابھی بچے ہو تم کیا شکار کو جاؤگے تمھارے ہزارون دشمن ہین مین کسی سردار کو روانہ کرونگا وہ گوشت شکار روانہ کیا کریگا تم کیون تکلیف گوارا کرو سہراب نے عرض کیا کہ اگر آپ مجکو اجازت نہ دینگے مین آپ سے پوشیدہ ہوکر نکل جاؤنگا اُسوقت آپ کو صدمہ ہوگا اور یہ خیال ہوگا کہ اُسنے میرا کہنا نہ مانا میری عدول حکمی کی مین یہ نہین چاہتا ہون کہ مین آپ کے فرمانے کے خلاف کرون اخضر نے فرمایا کہ اگر تمھاری یہی مرضی ہی اور تمھارا دل یہی چاہتا ہی تو بسم اللہ کرو مین تمھارا رنج نہین چاہتا ہون یہ سنکے وہ خوش ہوگیا اور وہان سے اُٹھکر

مان کے پاس آیا کہا کہ مجکو نانا جان نے شکار کی اجازت دی ہی ہم شکار کو جاتے ہین آپکے اور نانا جان
کے واسطے ہر روز شکار روانہ کیا کرینگے آپ پریشان نہو جیسے گامان یہ سنکے دنگ ہوگئی اور کہنے لگی کہ
معلوم ہوتا ہی تنے اُسنے ضد کرکے اجازت لی ورنہ وہ کبھی نہ اجازت دیتے خیر جاؤ مگر اپنی حفاظت
مین تم باندھکیا جارہ ہی مان نے بھی رخصت دی کہ اتنے مین اخضر محل مین تشریف لائے مضراب
نے اگر باپ سے یون عرض کیا بابا جان آپ نے سہراب کو شکار کی اجازت دیدی اب وہ میرے
روکے سے نہ رکے گا ضرور شکار کو جائیگا مجکو آپ کی الفت سے یہ بات عجب ہی اخضر نے بیٹی کو
گلے سے لگایا اور فرمایا کہ یہی مصلحت وقت ہی سنو یہ فرماکر فرمایا کہ ای مضراب سنا گیا ہو کہ ہامان ادھر
لشکر کشی کرکے آتا ہی وہ اس لڑکے کا ازحد دشمن ہی دوسرے یہ فرزند تمھارا نہایت غیور ہی یہ ہر وقت یہی
درخواست کرتا ہی کہ مجکو حکم ہو مین جاکر اُس نمک حرام سے اس مکاری کا عوض لون مین اُسکو منع کرتا ہون
اگر ذراسی غفلت کرون یہ ضرور چلا جائے ابھی اسکا کچھ سن نہین ہی جو وہ دیو سے مقابلہ کرے بس اب
جسوقت وہ یہ سنے گا کہ ہامان لشکر کشی کرکے آیا ہی پھر اُسکو تاب نہ رہیگی ضرور وہ قلعہ سے نکلکر مقابلہ
کریگا اگر خدانخواستہ اُسکو کوئی زخم پہونچا تو مین کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہ رہونگا میرا قصد یہ ہی کہ مین
قلعہ بند ہوکر لڑون یہی رائے تمھارے چچا کی بھی ہی اور سرور جہنی کی بھی کہ قلعہ بند ہوکر مقابلہ کیا جائے اس
امر کو سہراب گوارا نہ کریگا وہ لڑکا غیور ہی خاندان صاحبقران سے ہی جو یہ لوگ کہتے ہین وہ کرتے
ہین چاہے لڑکے ہون چاہے جوان خواہ پیر یہ لوگ اپنے قول کے دھنی ہین جان جاتی رہے مگر بات
نہ جائے دوسرے وہ یہ بھی سن چکا ہی کہ کبھی ہمارے بزرگ قلعہ بند ہوکر حریف کے خوف سے
نہین بیٹھے ہین پھر کیون وہ قلعہ بند ہونے لگا جب وہ بیرون قلعہ جائیگا اسوقت مجکو بھی نکلنا پڑیگا اِس
سبب سے مین نے اسکو اجازت شکار دی کہ یہ شکار کو چلا جائے یہان جو کچھ پیش گذرنیوالی ہو گذر جائے
یا پھر تو اُسکے ہاتھ سے ہمارے روبرو قتل ہو یہ فرماکر اخضر خاموش ہورہا مضراب نے کہا کہ بابا جان
یہ ساری مصیبت آپ پر میرے سبب سے ہی مین بدنصیب اِسکا باعث ہون لہذا آپ مجکو قتل کرکے
میری لاش ہامان کو دیدیجیے تاکہ یہ فساد برطرف ہوجائے آپ کو چین ہو جب مین ہونگی تو پھر وہ
کیون آپ سے مقابلہ کرنے لگا کیون یکشت وخون کی نوبت آنے لگی اخضر نے فرمایا کہ مضراب
یہ تو کیا کہتی ہی میری جان تیری جان کے ساتھ ہی جب مین نہونگا اسوقت تجکو اختیار ہی یہ مجکو بخوبی یقین ہی کہ تو
زندہ اُس تک نہ پہونچیگی ضرور اپنی جان دیگی مضراب نے عرض کیا کہ خداوند وقت نہ لائے خیر اگر اِس
سبب سے آپ نے اُسکو اجازت شکار دی خوب کیا یہ سنکے اخضر خاموش ہورہا اتنے عرصہ مین سہراب
پوشاک شکار پہنکر اخضر کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کیا کہ نانا جان اجازت شکار ہی مین رخصت ہون اخضر
نے فرمایا کہ خدا حافظ روز روز اپنی خیریت سے آگاہ کرتے رہنا سہراب نے عرض کیا کہ ہر روز شکار
حضور کے واسطے آیا کریگا مین دو تین روز مین حاضر ہونگا اخضر پریزاد نے فرمایا کہ اب دیر نہ کرو جاؤ
مگر آنسو نکل آئے مضراب بھی رونے لگی گلے سے لگاکر رخصت کیا یہان بیرون محل سب سامان سواری
و شکار موجود تھا کیونکہ اخضر حکم دے کر محل مین تشریف لائے تھا کہ سب تیار رہین اور سب سامان شکار
موجود رہے کیونکہ شاہزادہ شکار کو جائیگا یہان بموجب حکم سب تیار تھے کہ سہراب رخصت ہوکر
محل سے برآمد ہوا سب کو تیار پایا مع اپنے بارہ ہزار لڑکون اور دس ہزار لشکر کے براے شکار قلعہ
سے روانہ ہوا اور ایک صحرا مین پہونچکر قلعہ سے دس کوس پر کہ وہ صحرا نہایت شاداب پُرآب وگیاہ

تھا اشجار میوہ دار بھی بہت تھے سایہ بھی تھا شکار بھی لاحد تھا اُس صحرا مین قیام کرنے کا حکم دیا یہ صحرا
قلعہ کے جانب شمال تھا خیمے وغیرہ برپا ہوے شاہزادہ اسیوقت سے مصروف شکار رہا لشکر اُترا
یہ تو یہان مصروف شکار رہین گے انکا حال پھر تحریر ہوگا اب قلعہ کا حال تحریر کیا جاتا ہی کہ بعد جانے صحرا اب
کے اخضر نے حکم دیا کہ قلعہ خوب آلات حرب وضرب سے درست کیا جاے احمر پریزاد نے
خود اسکا بندوبست کیا در قلعہ پر ایک لاکھ دیو مقرر کیے اور پھر چورگھاٹی پر پچاس پچاس ہزار دیو مقرر
فرماے پھر برج وفصیل پر توپین لگائی گئین پچیس ہزار ضرب توپ سے قلعہ آراستہ کیا گیا خندق پر آب
کردی گئی پل پختہ اٹھالیا گیا اور تمام لشکر کو حکم دیا گیا کہ ہر وقت تیار رہے بلند دروازے پر تمام سرداران
لشکر کا پہرہ مقرر کیا اپنے لیے اور اخضر کے لیے اُسی مقام پر قیام کرنے کا بندوبست کیا اور یہ تدبیر کی
کہ غلہ کئی سال کا بھر لیا فرمکاٹ کر قلعہ مین لے گئے زراعت کا حکم دیدیا کہ زراعت ہو یہان خوب قلعہ
مین موافق اپنے اطمینان کے بندوبست کر لیا اخضر یہ دیکھکر بہت خوش ہوا بھائی کی بہت تعریف کی
احمر نے یہ بندوبست کیا تھا کہ دربار جو ہوا وہ نیلبند دروازے پر ہو وہان سب دربار کا بھی انتظام
کر لیا تھا کیسے کیسے تگمرے استادہ کرائے تھے نیچے اُن تگمرون کے کرسیان ودنگل اور تخت سامنے
بچھوائے تھے نشان لشکر نصب تھے ہوا سے ہل رہے تھے یہان تو یہ بندوبست تھا اخضر واحمر ہر
روز دربار اُسی مقام پر کرتے تھے ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ دربار کر رہے تھے کہ صحرا کی جانب سے غبار
بلند ہوا کہ جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ لشکر آتا ہی اسقدر گرد اڑی کہ روے آفتاب پوشیدہ ہو گیا اُس گرد
سے صداے طبل جنگی آتی تھی کہ وہ گرد قریب قلعہ آکر شق ہوئی اُس گرد سے کئی سو نشان سیاہ جیر تعریف
شیطان لکھی تھی علامت لشکر کفار پیدا ہوئی اُسکے عقب لشکر دیوان قریب چھ سات لاکھ کے آگے آگے
دیو ہامان اُسکے برابر قنطور عقب مین لشکر یہ سب جب قریب قلعہ آکر پہونچے ہامان نے نگاہ اُٹھاکر
قلعہ کی طرف دیکھا کیا دیکھتا ہی کہ قلعہ مثل عروس شب اول کے آلات حرب سے آراستہ ہی نیلبند دروازے پر اخضر و
احمر مع سرداروں کے زیر تگمرہ اطلسی بیٹھا ہوا ہی دربار جمع ہی نشان اُڑ رہے ہین سوار پھر رہے ہین گولندار
ٹہل رہے ہین بخوبی بندوبست کر لیا ہی پل پختہ اٹھا ہوا ہی پانی خندق مین بھرا ہوا ہی ہامان یہ واقعہ دیکھکر چند دیوون
کو ہمراہ لے کر طرف قلعہ کے چلا دیبان نے اخضر سے عرض کیا کہ حضور لشکر حریف آگیا خود ہامان
مع چند دیوون کے قلعہ کی جانب آتا ہی اخضر نے حکم دیا کہ ایک دو گولے مارو تاکہ اُسکا لشکر قریب
قلعہ نہ آسکے یہ حکم سُنکے گولندازنے ایک توپ فیر کی گولا اُسکا قریب دیو ہامان آکر گرا اُس مرند کی قضا
نہ تھی ورنہ کام تمام ہو جاتا ہامان نے یہ حال دیکھکر لشکر گولے کی زد سے الگ ہٹ کر اُترنے کا حکم دیا لشکر
اُترنے لگا اِسنے ایک دیو سے کہا کہ تو زیر قلعہ جاکر اہل قلعہ سے میری طرف سے کہہ کہ کیون اپنی جانون
کے دشمن ہوے پڑے ہو خیر اسی مین ہی کہ ہاتھ سے اپنے در قلعہ کھولدو اور ہاتھ رومال سے باندھکر میرے
روبرو آؤ تاکہ مین تمھارا قصور معاف کردون اور مضراب کو میرے سپرد کرو اگر اسکے خلاف کروگے تو یہ
یاد رکھو کہ اگر مین نے قلعہ لڑکر فتح کیا تو ایک کو اہل قلعہ سے زندہ نہ رکھونگا کیا بچہ کیا جوان کیا پیر سب کو
قتل کرونگا اسوقت بالکل رحم نہ کرونگا یہ جو تم مثل لڑکیون کے گھروندا بنا کر بیٹھے ہو تو مین اِسکو کچھ خیال
مین نہین لاتا ہون ایک حملہ مین فتح کر لونگا میرے روبرو اِسکی حقیقت کیا ہی مٹی کا گھروندا ہی مین تو پہلے ہی
سمجھ گیا تھا کہ تم میرے خوف سے بھاگ کر یہان آئے ہو اور قلعہ بند ہوے ہو اسی سبب سے مین
شہر پر اپنا قبضہ کرکے اِدھر آیا اور کسی طرف نہین گیا اِس شب کی مہلت دیتا ہون یا تو کل تم سب میری خدمت

مین حاضر ہو ورنہ مہیا سے قضا ہو کر بیٹھو مین کل ضرور حملہ کرونگا تھوڑی دیر تمھارا انتظار کر کے جو میرا کام تھا مین نے کہدیا مانے نہ ماننے کا تمکو اختیار ہی وہ دیو یہ پیغام لیکر رومال ہلاتا ہوا طرف قلعہ کے چلا اہل قلعہ نے جو بالاے قلعہ سے دیکھا کہ ایک دیو رومال ہلاتا ہوا آتا ہی گو خیال کر لیا کہ کچھ پیغام لاتا ہی مگر توپ سیدھی کی کہ اُسے پکار کر کہا کہ مین کچھ پیام لاتا ہون اُسکو سُن لیا جائے کوئی مین لڑنے نہین آیا ہون جو میرے لیے توپ تیار کی گئی ہی یہ سُنکے اہل قلعہ نے کہا کہ اگر پیام لائے ہو تو آؤ بس وہ لب خندق پہونچا اور پکار کر جو پیام کہ ہامان نے دیا تھا بیان کیا اہل قلعہ نے بحکم اخضر یہ جواب دیا کہ اُس گیدی سے کہدینا کہ او نمک حرام ہامان بے ایمان تو بڑا دعوے کرتا ہی ہم کبھی تیری اطاعت نہین کرینگے اگر تو لاکھ طرح سے ہمکو عاجز کریگا تو تو ملک عدم اب ہا ایک موے جسم دنیا سے ہاتھ دھو بیٹھیگا تجکو دیکھنا نصیب ہوگا تو اسی حسرت مین دنیا سے سفر کریگا جو سے کون یہ فرمائش کرتا ہی کہ ہمپر رحم کر نا جو تیرے بنائے بن سکے اُسمین قصور نہ کرنا تیری کیا اصل ہی اگر نفس خدا شامل ہو اور اگر ہماری قضا نہین آئی ہی تو تو کیا کر سکتا ہی اور کیا مجال تیری جو تو قابو لے سکے اس قلعہ کے فتح ہونے مین برسون لگین گے تیری عمر اسی کے فتح کرنے مین صرف ہو جائیگی اور ہم سب کی قضا آگئی ہی تو کیا چارا ہی جو جب شعر ہاتھ سے تیرے لکھی ہی گرچہ اسی قاتل تمنا مینے زندگی سے سیر ہین ہم بی رضینا بالقضا یہ جواب ہی اُسکے پیام کا وہ دیو یہ سُنکے ہامان کے پاس آیا جو کچھ اہل قلعہ نے کہا تھا سب بیان کر دیا وہ یہ جواب سُنکے بہت برہم ہوا لشکر کو حکم دیا کہ قلعہ کا محاصرہ کر لو لشکر نے اسیوقت سے محاصرہ کر لیا یہان اہل قلعہ اُسکی اس حرکت پر ہنستے تھے مگر کسی کے آئی ہی نہ کہ یہ دیو بہت زبردست ہی اگر اسنے حملہ کیا قلعہ کی کیا حقیقت ہی فتح کر لیگا کیونکہ جنگ دوسرا ڈر دوسرے آجکل ہمارا اقبال کمی پر ہی اخضر نے احمر سے فرمایا کہ بھائی جو کچھ ہو ہمسے تو اُسکی اطاعت نہین کیجائیگی احمر نے عرض کیا کہ یہ رضی غلام کی کب ہی مین تو آپ کے ہمراہ ہون اگر اطاعت کرنے پر راضی بھی ہوتے تو مین نہ کرنے دیتا یہان تو یہ لشکر ہو رہی تھی اُدھر اُس مرتد نے حکم دیا کہ کل بوقت سحر کل ہمارا لشکر تیار رہو ہم قلعہ پر حملہ کرینگے بقسم خداوند ابلیس مین کل ضرور قلعہ کھڑی سواری لونگا دیکھون اہل قلعہ میرا کیا کرتے ہین کیونکر میرے حملہ کو رد کرتے جاتے ہین پہلے فیر مین جو کچھ ہونا ہوگا وہ ہوگا بعد اُسکے تو مین قلعہ لے لونگا یہ حکم دے کر وہ مرتد داخل خیمہ ہوا لشکر مین اُسنے اُسیوقت سے انتظام ہونے لگا یہان بالاے قلعہ اخضر نے دربار برخاست کیا احمر سے فرمایا کہ بھائی تم خوب قلعہ کا بندوبست کر دینا مین محل مین جاتا ہون میری طبیعت اسوقت کچھ مضمحل ہی دیکھیے کہ کیا ہوتا ہی کچھ آثار بخار معلوم ہوتی ہی تھوڑی دیر مین آتا ہون یہ کہکر اخضر تو محل مین چلا گیا یہان احمر بندوبست کرنے لگا خوب خوب قلعہ کو آراستہ کیا ہر مقام پر ہزارون دیوؤن کا پہرہ مقرر کیا سردارون کو حکم دیا کہ سب بندوبست کرین کوئی غافل نہ رہے گولندازون کو حکم دیا جائے کہ کل روبا مین اپنی لڑا دین قلعہ کی حریف کو نہ آنے دین اس صلہ مین اُنکو انعام ملیگا منصب و جاگیر عطا ہوگی یہ حکم جو احمر نے دیا سب نے بندوبست کرنا شروع کیا جہان پر چار ضرب توپ تھی وہان پر دس ضربین لگائین جہان پر دس ضرب تھین وہان پر بیس ضرب لگائین خوب بندوبست کر لیا یہان تو احمر نے یہ انتظام کیا تھوڑے عرصہ کے بعد اخضر محل سے برآمد ہوا کہ وہ دن بھی تمام ہوا آفتاب قلعہ والون کے غم مین بارنگ زرد کاشانۂ مغرب مین گیا ماہتاب باچاک گریبان فلک پر نکلا وہ رات اسقدر تاریک تھی باوصفیکہ ماہتاب نکلا ہوا تھا مگر یہ حال تھا کہ کچھ نہ دکھائی دیتا تھا وہ رات اہل قلعہ کے غم مین سیاہ پوش تھی جب رات ہو گئی لشکر ہامان مین طلایہ پھرنے لگا لشکر کے لوگون مین

یہ تذکرہ تھا کہ کل اس قلعہ سے مقابلہ ہوگا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی یہان تو یہ فکر تھی بالاے قلعہ اخضر نے
احمر کو اپنے پاس بلاکر فرمایا کہ ای بھائی جو مین کہون تم اُسپر عمل کرو تمکو میرے سر کی قسم میری راے یہ ہی
کہ مین تو بالاے قلعہ حریف سے مقابلہ کرون گا تم یہ کام کرو کہ محل مین جاؤ اور وہان کا بندوبست کرو اگر
خدا نے ہماری سُن لی اور مجکو فتح نصیب ہوئی تو خیر ورنہ جب تم یہ سُنو کہ مین نے شکست کھائی اور قلعہ
پر ہامان کا قبضہ ہوگیا تو تم سب ناموس کو قتل کر ڈالنا ایک کو زندہ نہ رکھنا کہ اُسکے قبضہ مین نہ جاین
لاچین اُسکے ہاتھ آنے مین کوئی زندہ نہ ملے اُسوقت کسی کی فریاد کا خیال نہ کرنا دل کو سخت کر لینا رحم کو بالکل
دل مین جگہ نہ دینا بھائی یہ مقدمہ ناموس ہی اور ساری لڑائی اسی کی ہی تو وہ لوگ تو اُسکے ہاتھ نہ آئین
احمر نے کہا کہ یہ تو بہت امر مشکل پر آپ نے مجکو حکم فرمایا ہی مگر کیا کرون کہ آپ قسم دے چکے ہین مین
انکار نہین کر سکتا ہون تعمیل حکم کرونگا جاتا ہون یہ کہکر روتا ہوا طرف محل کے گیا محل مین جاکر سب ناموس
کو جمع کیا اور فرمایا کہ سب ملکر آج رات بھر دعا مین کرو کہ خداوند کریم ہم سب کو حریف پر ظفر دے اور
قلعہ کو اعداے دین کے ہاتھ سے محفوظ رکھے کسی قسم کا ہمکو ضرر نہ پہونچے یہ جو احمر نے فرمایا سب اہل
محل سر کھولکر دعا مین کرنے لگے احمر بھی سجادہ بچھاکر ہتھیار سامنے رکھکر مصروف دعا ہوا اور محل کے
تو سب دعا کر رہے ہین احمر پریزاد نے یہ حکم دیا ہی کہ صبح کو مجکو پہر پہر بھر کی خبر لے جو کچھ گذرے وہ مجکو
معلوم ہو کئی دیو اسپر مقرر کیے یہان تو یہ انتظام احمر نے کیا ادھر اخضر پریزاد کو بشدت بخار آگیا
اُسی حالت مین بیٹھا ہوا ہی سب سردار حاضر ہین وقت سے سردار انتظام کرتے پھرتے ہین کبھی اس پھاٹک
پر گئے سب کو انعام کا امیدوار کیا کبھی اُس جانب گئے کبھی کسی فصیل پر گئے کبھی کسی برج پر گئے کبھی کسی چور گھاٹی
پر گئے ہر ایک پر تاکید شدید کرتے جاتے ہین اور امیدوار انعام بھی کرتے جاتے ہین یہان اخضر کے
پاس جو سردار ہین اخضر پریزاد اُن سے فرما رہے ہین کہ یہ بد اقبال ہے کہ دیکھیے مجکو بخار
کس شدت سے آیا ہی کہ تمام جسم جلا جاتا ہی خیر خدا مالک و حافظ ہی جو اُسکو منظور ہوگا وہ ہوگا گولندار
حاضر ہین اُنکو تاکید ہی کہ کوتاہی نہ کرنا بہت سے سردار نیچے ہر مقام پر حاضر ہین اپنا بندوبست کیے ہوے
ہین تمام لشکر آراستہ قلعہ مین موجود ہی کہ وہ رات غم مین اہل قلعہ کے بسر ہوئی سپیدی سحر آسمان پر نمایان
ہوئی مگر رنگ سحر فق آفتاب بھی بصورت غمزدہ کاشانہ مشرق سے نکلا قلعہ مین اور زیادہ بندوبست ہوا یہان
اخضر نے اپنی نظر کی وہ بعد نماز سحر کے کی اُسی حالت تب مین فیلبند دروازے پر پہونچا سب سردار
مسلح و مکمل ہوکر حاضر ہوے گولندار ٹہلنے لگے دیہان دیکھنے لگے اِدھر تو یہ بندوبست تھا اُدھر لشکر
ہامان تیار ہوکر میدان مین آیا ہامان اپنے خیمہ مین خواب مرگ سے اُٹھا قنطور کو بلاکر دریافت کیا کہ کیا
حال ہی اُسنے کہا کہ لشکر تیار ہوکر سامان قلعہ گیری سے کر دار و میدان ہو صرف آپکے جانے کی دیر ہی ہراول
قلعہ پر حملہ کرنے کو موجود ہی یہ سُنکے وہ مرد بہت خوش ہوا اُسی وقت ہتھیار لگاکر مع قنطور کے خیمے سے
برآمد ہوا اور میدان مین آیا یہان لشکر کو آمادہ پایا بس اُسوقت تمام لشکر کو حکم دیا کہ حملہ کرکے قلعہ کو لیلو یہ حکم دینا
تھا کہ ایک مرتبہ تمام لشکر جنبش مین آیا لشکر کا ہیجو تھا سمندر تھا کہ اُسمین طوفان آیا زمین موج کی طرح ہلنے لگی گرد و غبار
بلند ہوا کہ روے آفتاب پوشیدہ ہوگیا تلاطم لشکر مین پڑگیا سب نے ایک مرتبہ غوغا کرکے چلے کہ لینا ان اہل
قلعہ کو جانے نہ دینا یہ جو غوغا ہوا اور لشکر کے مرکبون کے سمون کی صدا اہل قلعہ نے سُنی قلعہ مین ہلچل پڑگئی
کہ قلعہ پر حریف نے نرغہ کیا شر دشمن سے خدا بچائے اخضر نے جو یہ غوغا سُنا اور گرد و غبار بلند دیکھا
دیہان سے کہا کہ کیا خبر ہی اُسنے عرض کیا کہ حریف نے تمام لشکر کو حکم دیا ہی کہ حملہ کرکے قلعہ کو لیلو یہ لشکر کے

حملہ کی آواز ہی سب کندین دیئے حیران و گرز ہتھوڑے بے ہوے جاتے ہین یہ سنکے اخضر نے فرمایا کہ کسقدر میدان زد طے کیا ہی اسنے عرض کیا کہ چار رم کہا کہ اسنے دو جب خوب زد پر پہونچ جائین اسوقت مجھے کہنا دیدبان نے عرض کیا کہ بہت خوب پھر دیکھنے لگا کہ وہ سب کے سب جب نصف میدان طے کر چکے اور یہان سے گولہ وغیرہ نہین پڑنا پہلے تو یہ خوف زدہ آتے تھے کہ گولہ نہ پڑنے لگے جب دیکھا کہ کوئی گولہ نہین آتا ہی اور ہم نصف میدان بھی طے کر چکے ہین ایک مرتبہ خوف و خطر چلے کہ دیدبان نے اخضر سے عرض کیا کہ اب وہ بہت قریب آگئے اگر اب حکم نہ فرمایئے گا تو وہ قلعہ لے لینگے خوب زد پر ہین یہ سننا تھا کہ اخضر نے مشک پران اٹھا کر دانی اسکا سر اٹھا بلند ہوا گویا یہی بنانے مشورہ فساد تھی کہ گولندازون نے توپین سیدھی کر کے نشانہ باندھکر نہ معلوم کیا انکے کان مین کہا اور آگ بتائی ایک مرتبہ پچیس ہزار توپ جو چلی گولہ مثل اولے کے آسمان پر سے برسنے لگا اور ایک آسمان دھوئین کا بنکر تیار ہو گیا خندق کا پانی کھولنے لگا آسمان سے آگ برسنے لگی قلعہ صدائے توپ سے ہلگیا جو عورتین کہ حاملہ تھین انکے حمل ساقط ہو گئے دروازون کی کنڈیان کھل گئین زمین قلعہ کو زلزلہ سا ہو گیا میدان معرکہ مثل جھولے کے جھونکے کھانے لگا جابجا غار پڑ گئے یہ ثابت ہوتا تھا کہ زمین سے آگ نکل رہی ہی اور آسمان پر سے آگ برس رہی ہی تین مرتبہ گولندازون نے فیر کیا اس تین مرتبہ کے فیر مین عجب دہشت لشکر ہامان کی چھائی کہ کوئی ایسا نہ تھا کہ زخمی نہو یہ حالت تھی کہ کسی کا ہاتھ اڑ گیا کسی کا سر کسی کا پانون کسی کا کلہ کوئی نصف رہگیا نصف تن کا اسکے نشان تک نہین کوئی گھایل ہو کر خاک پر تڑپنے لگا کسی نے ہلکر پانی بھی نہ مانگا کوئی مثل مرغ سر بریدہ کے خاک پر پڑا ایڑیان رگڑ رہا تھا کوئی نیم بسمل تھا کوئی سینہ پر گولہ کھائے پڑا تھا دور تک لاشون کا انبار تھا گویا زمین سے بجاے سبزے کے لاشین روئیدہ ہوئین تھین یا فرش دیوان کیا ہوا تھا جب تین مرتبہ فیر کر چکے اسوقت اخضر سے عرض کیا کہ کیا حکم شاہی ہوتا ہی ابھی فیر ہو یا ہاتھ روک لیا جائے اخضر نے فرمایا کہ اب ہاتھ روک لو دیکھو تو کیا حال ہی گولندازون نے ہاتھ روکا دھوان برطرف ہوا مطلع صاف ہوا اب جو دیکھا تو کوسون میدان مین لاشین پڑی ہین سواے لاشون کے اور کچھ نظر نہین آتا ہی ادھر جب یہ نوبت لشکر کی ہوئی کہ قریب پچاس ساٹھ ہزار دیو کے کام آئے سب اس میدان سے فرار کر کے اپنے مقام پر جا کر کھڑے ہو گئے مگر حواس باختہ منھ پر ہوائیان اڑتی ہوئین رنگ فق کچھ زخمی کہ جلکے جسم جابجا سے سرخ یہ حال دیکھکر اہل قلعہ نے خوشی کی نوبت کے شادیانے بجائے جبکہ نوبت کی صدا کان مین ہامان کے گئی اور اپنے لشکر کی یہ حالت دیکھی بہت برہم ہوا فقطو رسے کہنے لگا کہ یہ اہل قلعہ بہت خوش ہوتے ہین اپنے مرنے کی خوشی کرتے ہین شاید دیوانے ہین اگر لشکر کو بھگا دیا تو کوئی جاے خوشی نہین ہی مین یکہ و تنہا قلعہ لیلونگا یہ لوگ بیکا خوشی کرتے ہین یہ کہکر اہل لشکر سے کہا کہ پھر تم حملہ کرنے کی جرات ہی یا نہین انھون نے عرض کیا کہ گستاخی معاف ہمتو بازآئے ایسی نوکری سے کہ ہم حملہ کر کے جانین دین جو حسرتین کہ دل مین ہین وہ دل ہی مین رہجائین کیونکہ گوشت اور مٹی کی لڑائی کیا انکا حربہ ہم تک پہونچے اور ہمارا حربہ انکے قریب بھی نہ جا سکے اگر سر کہ مقابلہ ہو وہ ہمپر وار کرین ہم انپر جسکا چل جائے یہ تو حسرت نہ رہیگی کہ ہتھیار نہ کیا ہمتو ایسے مقابلہ کرنے سے باز آئے اگر آپ کو ہمارا قتل منظور ہو تو ہم سر جھکائے دیتے ہین آپ اپنے ہاتھ سے ہمکو قتل کرین یہان مرنا ہمکو گوارا ہی مگر قلعہ پر حملہ کر کے اور گولے سے مرنا گوارا نہین ہی آبندہ آپ کو اختیار ہی ہامان نے یہ کلام اہل لشکر کا سنکے کہا کہ اچھا تم اسی مقام پر

مستعد رہو مین خود اکیلا جاتا ہون جب لب خندق چاہ بیجون اور خندق کے پار جاکر دسلعہ توڑدون
اُسوقت تم سب کے سب یہان سے حملہ کرکے قلعہ مین چلے آنا اہل قلعہ کو قتل کرنے لگنا کسی پر رحم
نہ کھانا بالکل ترس کھانے کی جگہ نہین ہی یہ تو ہوسکتا ہی یا نہین اہل لشکر نے عرض کیا کہ ہم ضرور ایسا
کرینگے یہ سُنکے اُس مرند نے آزرہشت پہل ایسا کہ جسکی ضرب سے کرکرہ ٹوٹ جائے رستم ایک
ضرب کی تاب نہ لاسکے ہاتھ مین لیا سپر فراخ دامن لی سر سے پیر تک دریاے آہن مین غرق ہوا آلات
قلعہ گیری سے چاق وچست ہوکر طرف قلعہ کے چلا یہان اخضر نے دیدبان سے فرمایا کہ دیکھو لشکر حریف مین
کیا بندوبست ہو رہا ہی اب اُسکا کیا قصد ہی اُسنے دیکھکر عرض کیا کہ لشکر تو اپنے مقام پر صف بستہ کھڑا ہے
مگر ہامان خود براے فتح قلعہ آلات قلعہ گیری سے درست ہوکر آتا ہی خدا خیر کرے اُدھر ہرکارے خبر
دم بدم کی احمر کو دے رہے ہین کہ اب یہ ہوا اور اب یہ ہونیوالا ہی یہی خبر دی کہ اب خود ہامان براے
قلعہ گیری آتا ہی یہ سُنکے احمر نے کہا کہ یہ وقت رجوع قلب سے دعا کرنے کا ہی اسوقت دعا کرو کہ
مرند اپنے مقصد پر کامیاب نہو یہ سُنکے سب نے بلک کر دعا کرنا شروع کیا اُدھر اخضر نے یہ سُنکے
کہ ہامان خود آتا ہی دیدبان سے فرمایا کہ آتا ہی تو آنے دو جب خوب زد پر آجائے تو مجھسے کہنا
دیدبان دیکھنے لگا اُدھر اخضر نے تاج سر سے اُتارا اور بدرگاہ خدا محتاجون کے مانند دعا کرنے لگا
اور سب سے فرمایا کہ تم بھی دعا کرو سب سردار بھی کلاہ سر سے اُتارکر برہنہ سر ہوکر دعا کرنے لگے اُدھر
ہامان یہ حال دیکھکر ہنستا ہوا قدم بڑھائے ہوے چلا آتا ہی اپنے دل سے کہتا ہی کہ واقعی یہ لوگ دیوانے
ہین نہ گولہ مارنے مین نہ کچھ کرتے ہین برہنہ سر آسمان کی جانب ہاتھ اُٹھائے ہوے نہ معلوم کیا کہہ رہے
ہین یہ اسی حالت مین رہین گے مین قلعہ لیلونگا اسوقت اِنکو خبر ہوگی یہ یہ خیال کرتا ہوا قریب نصف میدان
کے طے کرکے جہانتک لاشین پڑی تھین پہونچا اُدھر دیدبان نے اخضر سے عرض کیا کہ حضور اب
وہ بہت قریب آگیا ہی اب حکم فیر فرمایئے یہ سُنکے اخضر نے دعا موقوف کرکے ہوائی داغی سرانے کی
آواز آئی اُدھر گولندازون نے توپون کو جھکا جھکا کر فشانہ باندھکر ہامان پر فیر کرنا شروع کیا دہی حالت
پھر ہوئی اسی طور سے زمانہ تیرہ وتار ہوگیا قلعہ کانپنے لگا زمین معرکہ ہلنے لگی آگ برسنے لگی زمین آگ
اُگلنے لگی خندق کا پانی کھولنے لگا مگر ہامان کی یہ حالت ہی کہ سپر کا توسایہ کیے اپنے کو اور مرکب کو بچائے
ہی یہ نوبت ہی کہ کبھی بائین پر ڈال دیا کبھی دہنے پر کبھی گرز سے گولے کو پاش کر دیا جو گولہ سامنے سے آیا
اُسکو سپر کی اوجھڑ سے ہٹا دیا کسی پر گرنا دیا کہ وہ پیوند زمین ہوگیا اسکو تو اُدھر روان رکھا جاتا ہی کہ یہ کولون
کو رد کرتا ہوا دریاے آتش مین شناوری کرتا ہوا جاتا ہی اور اب کچھ حال سہراب کا تحریر ہوتا ہی کہ اِنکو تیسرا
یا چوتھا دن ہی شکار کھیلنے آئے ہوے ہین یہ ہر روز ایک دیو کے ہاتھ شکار براے اخضر اپنے نانا کے
روانہ کرتے ہین اور خیریت اہل قلعہ سُنکے خوش ہوتے ہین جسدن ہامان نے آکر قلعہ کا محاصرہ کیا تھا
اُسدن بھی دیو شکار لے کر آیا تھا اہل قلعہ کی یہ حالت دیکھکر اور شکار دے کر چلا تھا کہ اخضر نے اُس سے
منع کر دیا تھا کہ تو شاہزادے سے یہ حال نہ کہنا اگر دریافت کرین تو کہنا کہ خیریت ہی وہ یہ سُنکے چلا گیا تھا
موافق دستور کے کہدیا کہ خیریت ہی اُسکی صبح کو جو سہراب بیدار ہوا تو کچھ طبیعت مضمحل اور اُداس دل پریشان
کچھ خود بخود دل بیٹھا جاتا ہی کوئی بات اچھی نہین معلوم ہوتی طبیعت گھبراتی ہی یہی جی چاہتا ہی کہین نکل چلیے
کچھ صحبت اچھی نہین معلوم ہوتی ہی آخر مجبوری ہاتھ منھ دھوکر مرکب پر سوار ہوکر دل بہلانے کے واسطے شکار
کرنے کو صحرا مین گیا مگر یہ حالت ہے کہ شکار پر بھی دل نہین لگتا ہی باز کو اُٹھا کر زمین پر دے مارا کچھ غصہ

آتا ہی اسکے ہم سن لڑکے ہمراہ ہین چند دیو بھی ہمراہ ہین اُنمین وہ بھی دیو ہی مگر اہل قلعہ کا حال جو اُسنے دیکھا ہی تو وہ بھی کچھ اُداس ہی کہ سہراب نے ایک ہرن کو شکار کیا تھا اور قصد کیا تھا کہ اُسکو قلعہ کو روانہ کرون کہ کان مین توپ کی صدا آئی پہلے تو اُسنے خیال کیا کہ کہین توپ فیر ہوئی ہوگی کہ اتنے مین صدا آنے لگی اُسنے کان اِس صدا پر لگائے اور اپنے ہمسنون سے کہا کہ یہ کیسی صدا توپ کی آرہی ہی یہ تو ایسی صدا ہی کہ جیسے کوئی قلعہ لڑتا ہو یہ تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ جیسے اہل قلعہ بند ہین قلعہ مین اور حریف یورش کرکے مع لشکر قلعہ پر چڑھا آتا ہی نہ معلوم کونسا قلعہ لڑ رہا ہی کہین قلعۂ یاقوت نگار پر تو کوئی نہین چڑھ آیا ہی کہ وہ لڑ رہا ہو اُن سب نے عرض کیا کہ ابھی شام تک تو خبر آچکی ہی کہ سب خیریت ہی رات بھر مین قلعہ پر حریف آبھی گیا اور اُسنے نرغہ بھی کر دیا کیا آپ کی عقل ہی سہراب نے کہا کہ کیا بعید ہی ہامان چڑھ آیا ہو اور نرغہ کر دیا ہو کیونکہ اُسکو تو نانا جان سے عداوت قلبی ہی کیا عجب اُسنے آتے ہی نرغہ کر دیا ہو کیونکہ مجھپر تو ظاہر نہین کیا گیا مگر قلعہ کی درستی ہو رہی تھی بلاؤ اُس دیو کو کہ جو کل شکار لیکر گیا تھا جب یہ سہراب نے کہا تو اُن سب نے اُس دیو کو روبرو سہراب کے حاضر کیا سہراب نے جو دیکھا کہ اُسکی آنکھ سے مثل بارش کے آنسو بہ رہے ہین کسی طرح تاب نہین ہوتا ہی اُسکی یہ حالت دیکھکر بیقرار ہو گئے کیونکہ ابھی بھی تو طبیعت پریشان تھی کسی کام مین دل نہین لگتا تھا اُنھون نے اُس سے کہا کہ تو روتا کیون ہی کیون کیا ہوا کیا بلا تجھپر نازل ہوئی اُسنے کچھ جواب نہ دیا خاموش کھڑا رہ گیا اور سب نے کہا کہ بھائی بیان کرو آقا کیا دریافت فرماتے ہین اِسپر بھی اُسنے کچھ نہ کہا سہراب نے فرمایا کہ اے دیو تو پھر رونا پہلے یہ بیان کر دے کہ کل جو تو شکار لے کر قلعہ مین گیا تھا وہان سب خیریت تھی کوئی تو نے لڑائی کا سامان تو نہین دیکھا تھا یہ سُننا تھا کہ وہ دیو اور چلا کر رونے لگا سہراب نے کہا کہ یہ دیوانہ ہو گیا ہی اِسکو مین سزا دیتا ہون ہمنے اِس سے کلام کرنے مین یہ روتا ہی ہماری بات کی سماعت نہین کرتا ہی یہ کہکر نیچہ نیام سے لیا اور کہا کہ پہلے تو اپنے رونے کا سبب بیان کر اُسکے بعد حال قلعہ کہ ورنہ مین تجکو قتل کرتا ہون یہ فرمایا کہ نیچہ تولا اجتو وہ ڈرا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ لڑکا قتل کر ڈالے کیونکہ یہ چست بہت ہی قتل کرنا اُسکے نزدیک کوئی بات نہین ہی جان تو بڑی چیز ہوتی ہی اِسنے رقت ضبط کرکے عرض کیا کہ اے آقا مین اپنے رونے کا کیا سبب بیان کرون مجکو حال پر اہل قلعہ کے رونا آتا ہی کہ اب تھوڑے عرصہ مین سب قتل ہو جائینگے ایک بھی تو زندہ نہ رہے گا کیا بڑی کیا چھوٹی کیا دیو کیا دیوی افسوس ہی کہ سب کی قضا آگئی اور ہم یہان یون مجبور ہین کہ اُنکے حال کے شریک نہین ہو سکتے ہین ہمارے بھی بال بچے قتل ہو گئے آپ یہان شکار مین مصروف ہین وہان قلعہ پر ہامان نے نرغہ کیا ہی یہ وہی قلعہ لڑ رہا ہی سنیئے اب صدا توپ کی نہین آتی ہی آپ کے نانا جان پر بڑی بلا نازل ہوئی تھی جب مین کل شکار لے کر گیا تھا تو مین نے دیکھا تھا کہ وہ خود بندوبست کرنے پھرتے تھے ہر ایک پر تاکید تھی کہ قلعہ خوب آراستہ رہے ہامان محاصرہ کیے ہوئے پڑا تھا آج یورش کی خبر تھی سہراب نے برہم ہو کر فرمایا کہ تو نے ہمکو کیون خبر دی یہ کیا حرکت تھی دوسرے ہم جو دریافت کرتے تھے تو روتا تھا اور بیان نہین کرتا تھا اگر مین ڈرا تا تو تو نہ بیان کرتا وہان خاتمہ ہو جاتا ہی شرط کہ تجکو اُسکی سزا دون اُسنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ میری یہ خطا نہین ہی آپ کے نانا صاحب نے منع کر دیا تھا کہ کسنا نہین اِس سبب سے مین نے نہین عرض کیا مین نے پوشیدہ کیا اور عرض کر دیا کہ خیریت ہی اِسوقت جب آپ نے دریافت کیا مجکو رونا آیا مین بڑی دیر سے خیال کر کے رو رہا تھا جب سے صدا توپ کی سُنی تھی یہ سُننا تھا کہ ہامان نے قلعہ پر یورش کیا ہی ایک دو دن کا بیٹھا تھا کہ دماغ کو تو ڈر نکل گیا مزاج برہم ہو گیا دونون آنکھین فرو خیطہ سے بُل آئین زلفین بل کھا کے ڈھلکین چہرہ لال

ہو گیا منہ سے کف جاری ہوا تمام بدن کے بال کھڑے ہو گئے مارے غصہ کے کانپنے لگے اور یہ فرمایا
کہ اس ہامان کی میرے ہاتھ سے قضا آئی ہے جاتا کہان ہے میں ابھی جاکر اسکو قتل کرتا ہوں یہ فرماکر اُس دیو
سے کہا کہ تو مجکو اپنی پشت پر سوار کر کے قلعہ پر لیچل اگر کچھ تکرار کریگا میں تجکو ابھی قتل کرا ڈالونگا اُسنے جو یہ سنا
پایا انکار جان کے خوف سے نہ کر سکا عرض کیا کہ میں حاضر ہوں آپ تشریف لیچلیں فرمایا کہ قلعہ میں نہ لیجانا
بلکہ ہامان کے مقابلہ میں اُسنے اتنا عرض کیا کہ عتاب سلطانی نازل ہوگا اگر کچھ خدانخواستہ توقف ہوا تو تمام
میرا گھر بار تباہ ہوگا حکم شاہی سے کیونکر یہ فرمائیں گے کہ تجنے منع کیا تھا تو نے کیوں خبر کی اور اگر خبر کی بھی
تھی تو تو کیوں لیکر آیا فرمایا کہ اگر تجکو اپنی زندگی منظور ہے تو لیچل ورنہ میں قتل کرتا ہوں وہ مارے خوف کے
کانپ گیا اور جھکا کہ آپنے تشریف لائیے میں لیے چلتا ہوں انھوں نے جھلا کر باز کو دے مارا کہ وہ
مر گیا اور جست کر کے اُسکی پشت پر سوار ہوئے اور اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ میں تو جاتا ہوں تم بھی آؤ
یہ کہکر ایک ٹھوکر ماری کہ چل وہ دیو انکو لیکر روانہ ہوا یہاں اُنکے سب ہمراہی بعد جانے اُنکے تمام سامان
اُسی مقام پر چھوڑ کر چل کھڑے ہوئے راہ میں سہراب نے اُس سے فرمایا کہ اب صدا توپ کی نہیں
آتی ہے جلد چل بڑا غضب ہو گیا قلعہ فتح ہو گیا یہ فرماتے ہیں اور ٹھوکریں مارتے ہیں وہ تیزی کے ساتھ
چلا جاتا ہے کہ پھر صدا توپ کی آنے لگی یہ وہ صدا ہے کہ جبکہ ہامان نے اکیلے حملہ کیا ہے اور توپ چلی ہے اور
انکی جان میں جان آئی فرمایا کہ ابھی قلعہ نہیں فتح ہوا ہے لڑ رہا ہے جلد چل وہ دیو بھی جان دے کر چلا یہانتک کہ قریب
قلعہ کے پہنچ گیا یہاں جب یہ پہونچے تو صدا توپ کی بند ہو گئی یہ وہ وقت ہے کہ جب گولنداز سب توپیں
فیر کر چکے اُسوقت انحضرت سے عرض کیا کہ اب کیا حکم ہوتا ہے ہم ہفت فنیاں داغ چکے انحضرت نے فرمایا کہ
اب ہاتھ روکہ لو کیونکہ کوئی توپ گولہ قضا کا آگ ہوگا انھوں نے توپوں کے منہ پر ہاتھ رکھا وہاں کسیقدر برطرف
ہوا روشنی ہوئی سب نے دیکھا کہ وہ مرتد سب خندق کے اندر ہے یہ کہہ رہا ہے کہ کیوں مال و دولت برباد کرتے ہو
میں اس دریاے آتش کو تیر کر یا شب پھاند آیا ہوں اب میرے نزدیک قلعہ کا لینا کتنی بڑی بات ہے ابھی
کچھ نہیں گیا ہے میری اطاعت کرو ہاں اگر میرے قلعہ توڑ کر اندر چلا آیا تو پھر نہ مانونگا یہ یاد رکھو ایک کو
زندہ نہ چھوڑونگا اہل قلعہ یہ دیکھکر ٹہل پڑ گئی سب سے حواس جاتے رہے انحضرت نے فرمایا کہ یہ وقت دعا
ہے دعا کرو شاید غیب سے مدد ہو یہ سنکر سب کے سب دعا کرنے لگے اُدھر محل میں بھی خبر گئی کہ وہ گولون
کو رد کر کے لب خندق پہونچ گیا ہے اب اسپار آنے کی دیر ہے اسپار یا در قلعہ توڑا داخل قلعہ ہوا اکبر
کے حواس جاتے رہے فرمایا دعا کرو سب دعا کرنے لگے یہاں قلعہ پر سے ماتا ستواتیل کے کڑھاؤ
ہاروت کی ہانڈیاں نفت میں ڈوبی ہوئی برچھیاں اُسپر پڑنے لگیں وہ سر پر رکھتا ہے اور خندق میں ڈالتا
بناہے اُسکو کچھ ضرر نہیں ہوتا ہے یہ دیکھکر انحضرت نے فرمایا کہ بیکار یہ کرتے ہو جو گولون سے نہ مرا وہ اس
کیا مرے گا دعا کرو سب دعا کرنے لگے اور آسمان والے مصیبت کو بھی عرصہ ہوا تھا اقبال بھی یاوری
پر آگیا تیر دعا بدف اجابت پر پہونچا سب نے دیکھا کہ اُس ابر دھوان غبار میں ایک چاند ہے کہ چمکتا چلا
آتا ہے یہ آیا وہ آیا سب حیران ہو کر اہل قلعہ دیکھنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہے کیا کوئی کمک کو ہماری آتا ہے اب جو
اُس دھوئیں اور غبار سے نکلا تو دیکھا ایک دیو کی پشت پر سہراب بن رستم سوار ہیں مگر نہایت غیظ میں
ہیں منہ سے کف جاری ہے غصہ طاری ہے سب کے منہ سے نکل گیا غضب ہوا یہ کیا آفت آئی انحضرت تو
سن سے ہو کر رہ گیا دعا بھی کرنا بھول گیا اپنے تن بدن کی خبر نہ رہی سکتہ کی حالت ہو گئی مثل تصویر گلی سے
ساکت ہو کر رہ گیا یہ حال دیکھکر اہل قلعہ چلائے کہ اے دیو تو انکو کہاں لایا واپس جا کیوں اس آفتاب آسمان

شجاعت کو غروب کرایا چاہتا ہی ارے ہامان اُنکے خون کا پیاسا ہی اللہ ہمپر رحم کر اُس دیو نے یہ صدا
سُنکے قصد کیا کہ پلٹون اور کچھ جواب دون کہ انھون نے نیچہ اُسکی گردن پر رکھدیا کہ اگر تو نے کچھ کہا یا قدم
پیچھے ہٹایا تو مین نے تجکو قتل کیا تجکو ہامان کے قریب لیچل یہ سُنکے وہ دیو چلا اہل قلعہ چلایے کہ اُدھر ہامان نے جو اہل قلعہ کی
یہ صدا سُنی کہ ہامان اُنکے خون کا پیاسا ہی پلٹ کر دیکھا گیا نظر پڑا کہ ایک لڑکا برس سات آٹھ کا ایک دیو کی پشت پر سوار
چہرہ مثل آفتاب کے روشن نیچہ تانے ہوے مُنھ سے کف جاری چہرہ لال زلفین بل کھائی ہوئین میری طرف
چلا آتا ہی اِسنے کہا کہ یہ کون لڑکا ہی یہ خیال کرکے کہا کہ اسکو دیکھنا چاہیے غور کرکے جو دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو
تو اسا ہی اخضر کا فرزند مضراب پری کا لخت جگر ہی رستم ثانی کا یہ دیکھکر اِسنے خیال کیا کہ خوب ہوا
کہ یہ لڑکا بیچ سے یہان آگیا اِسکو قتل کرنا ضرور ہی شاید یہ قلعہ مین رہتا اور دیو اِسکو بچا لیجاتے تو بڑی مشکل
ہوتی آگے بڑھکر یہ فساد برپا کرتا اِسکی ذات سے خوف تھا کیونکہ مجکو ضرور تھا کہ اِسکو مین قتل کرتا یہ تو یہ
خیال کر رہا تھا کہ سہراب نے صدا دی کہ او ہامان بے ایمان لعنۃ ابلیس ثانی شیطان یہ کیا حرکت
نامردی ہی کہ اُن بیچارون پر ظلم و ستم کرتا ہی تو بڑا نامرد ہی اول تو وہ حرکت تھی حرامی دوسرے وہ حرکت
محسن کشی تیسرے یہ ظلم مین تیری اِن حرکتون کے سزا دینے آیا ہون مین تو بہت دن سے تیری تلاش مین
تھا خدا نے آج تیرا سامنا کرا دیا اب قلعہ کی طرف قدم نہ اُٹھانا اگر قدم اُٹھائیگا تو تن پر سر نہوگا پہونچون
سے ہاتھ قلم کر ڈالونگا اور گھٹنون سے یہ صدا سُنکے ہامان نے کہا کہ او لڑکے مین خود تیری تلاش مین تھا اور
تیرے واسطے اتنی کوشش کر کے قلعہ پر آیا تھا کہ تجکو قتل کرون کیونکہ میرا عمل اِس طرح پر ہی کہ اپنی رائے سے
دشمن اپنے کو خود بدست خود قتل کرون کار خردمندان بست مین نے تیرے باپ کو تو گرفتار طلسم کیا تجکو زندہ نہ
چھوڑتا کبھی نہ ہوتا میرے خداوند نے میری مراد دی پہلے مین تجکو قتل کرون تو پھر اہل قلعہ سے سمجھونگا
یہ کہکر وہ مرد انکی طرف چلا اُدھر اہل قلعہ یہ حال دیکھکر رونے لگے خصوصاً اخضر تو جیتے جی مر گیا
آنسو خشک ہو گئے یہ خبر جو ہرکارون نے احمر کو دی کہ سہراب کسی طور سے واقف ہو کر دیو کی
پشت پر سوار ہو کر ہامان سے مقابلہ کرنے آیا ہی یہ سُننا تھا کہ اُسکے حواس جاتے رہے عالم یاس
ہو گیا دعا کرنے لگا اہل محل سے کہا کہ خوب رجوع قلب سے دعا کرو مضراب سے کہا کہ بیٹا تو بھی
دعا کر کہ تیرا فرزند ہامان سے مقابلہ کرتا ہی وہ یہ سنتے ہی رنگ ہو گئی مہر مادری سے تڑپنے لگی دعا کرنے لگی
یہان تو سب دعا کر رہے ہین اُدھر سہراب جب قریب ہامان پہونچا غصہ تو بہت تھا نہ دیکھا اُڑ نہ تاڑ نہ
اپنے خاندان کے طریقہ کا خیال کیا اور کیا خیال کرتے اِنکو کسی نے تعلیم بھی تو ابھی وہ قاعدے نہین سیکھے
ہین نیچہ کا وار کیا نیچہ اِنکا بھرپور اُس شاخ پر پڑا جو کہ شاہزادہ رستم ثانی کے ہاتھ سے ٹوٹ گئی تھی
زخم کاری لگا خون جاری ہوا ہامان نے جو دیکھا کہ اِس لڑکے نے زخمی کیا سب یہ طعن کرینگے کہ ہامان
نے لڑکے کے ہاتھ سے زخم کھایا فوراً وار اُٹھا کر ماری یہ کیا جانین کیونکر بچتے ہین انھون نے جھولی
سے سر اُٹھائی کہ اہل قلعہ چلائے اُس دیو سے کہا کہ کیا کھڑا ہی بچے کو لیکر ہٹ جا کیا قتل کرآئیگا دیو نے بھی خیال
کیا کہ اِسنے وار کیا ہی بس خالی دے چونکہ اُس کا وار چل چکا تھا اوچھا سا زخم اِنکے سر پر آیا کہ
اُس سے خون نکل آیا وہ خون جو بہکر اِنکے مُنھ پر آیا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا شفق مین مہر تابان ہی انھون نے
جو خون بہتے دیکھا اِنکو اور غصہ آگیا خون تو رومال سے پاک کیا اور یون برہم ہوے کہ جیسے اسد غران
زخم کھاکر برہم ہوتا ہی خیال ہو گیا تو دیکھا کہ جس دیو کی پشت پر مین سوار ہون وہ پیچھے ہٹا جاتا ہی آگے قدم
نہین بڑھاتا اُدھر دیو ہامان جو وار کرکے سنبھلا اب جو دیکھا تو اِنکو زندہ پایا یہ وار لیکر چلا اِنکو اُس دیو کا

ہٹنا ناگوار ہوا اور کہا کہ او دیو یہ کیا کرتا ہی کیون پیچھے ہٹتا ہی ہمارے بزرگ کبھی پیچھے نہین ہٹے اُنکے قدم کیست
مین رہے ہمیشہ ثابت قدمی دکھائی تو میری شجاعت مین فرق لاتا ہی آگے بڑہنے سے تو گیا پیچھے ہٹنے لگا اگر اِنکی تقدم
پیچھے ہٹتا تو تیرا سر تن پر نہوگا اُسنے نہ سُنا اُسکو یہ خیال ہوا کہ یہ بچہ ہی اِسکو اِسکے ہاتھ سے بچانون اور اُسکی نقصا بھی
اگرنی تھی جب اُسنے نہ سُنا اور پیچھے ہٹتا گیا اِنکو غصہ آگیا ذرا اُسکی پشت پر سے کود پڑے اور ہٹ کر جو بچہ کا ہاتھ
مارا اُسکی کمر پر بڑا مشل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوے اُسکو قتل کرکے فرمایا کہ جو ہماری نافرمانی کریگا اُسکا بھی
حال ہوگا یہ فرماکر بچہ لیکر ہامان کی طرف چلے اور کہا کہ رہجا مین آتا ہون مشل اِس دیو کے تجکو بھی قتل کرتا ہون
وہ اُدھر سے ہوار علم کرکے اِنکی طرف چلا یہ حال جو اہل قلعہ نے دیکھا بلبلاکر دعا کرنے لگے کہ ای کریم تو ہی اِس
لڑکے کی حفاظت کرنیوالا ہی اہل قلعہ تو دعا کر رہے ہین ہامان دار اُٹھائے اُنکی طرف چلا جاتا ہی و نتیجہ علم
کیے ہوے بڑہتے چلے آتے ہین یہان تو یہ کیفیت ہی قدرت خدا ملاحظہ فرمایئے کہ طیران جو بعد قتل ہونے
خرم جادو کے شہریار دسیارہ کو لیکر چلا تھا بصد تیزی چلا آتا تھا طرف قلعہ یاقوت نگار کے کہ آج ہی
کو جو یہ چلا شہریار نے فرمایا کہ ای طیران کب سفر تمام ہوگا اُسنے عرض کیا کہ آج قریب دوپہر کے قلعہ مین
پہونچ جاونگا اگر جلدی کرون تو تھوڑے عرصہ مین پہونچون مگر مین خیال کرتا ہون کہ جلدی کیون کرون مین بھی
پریشان ہونگا آپ بھی پریشان ہونگے اِس سے دوپہر کو پہونچنا اچھا ہی یہ جو طیران نے عرض کیا شہریار
خاموش ہو رہے کہ یہ لیکر چلا تھوڑی دور چلا ہوگا کہ اِسکے کان مین توپون کی صدا آئی کہ بہت قلعہ پر سے توپ
چلتی ہی اِسنے خیال کیا کہ اِدھر سوائے قلعہ یاقوت نگار کے دوسرا قلعہ نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ ہامان نے
آکر قلعہ پر یورش کیا ہی اہل قلعہ لڑ رہے ہین بس یہ خیال کرکے اِسنے تیز چال کردی کہ ہوا سے کہتا ہی کہ تو تھم جا
مین جاتا ہون یہ حال جو شہریار نے دیکھا طیران سے فرمایا کہ یہ کیا تم تو کہتے تھے کہ مین آہستہ چلونگا اُسکے
خلاف کیا اُسنے عرض کیا کہ آپ نے بھی سماعت فرمایا ہوگا کہ توپ چل رہی ہی یہ صدا سے توپ ایسی ہی کہ
جیسے کوئی قلعہ لڑتا ہی بس مجکو یقین ہو گیا کہ ہامان نے قلعہ پر یورش کی ہی سوائے قلعہ یاقوت نگار کے دوسرا قلعہ
نہین ہی بس مین اِس خیال سے تیز پری کرنے لگا تاکہ پہونچ جاؤن اور اہل قلعہ کی مدد کرون شہریار نے یہ
سُنکے فرمایا کہ یہ خیال تمہارا درست ہی جلد چلو مجکو بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی بس طیران تیز پری کرنے لگا کہ وہ صدا
توپ کی رک گئی شہریار نے طیران سے فرمایا کہ غضب ہو گیا اب توپ کی صدا نہین آتی ہی معلوم ہوتا ہی
کہ قلعہ اُسنے لیلیا اتنے دیر کی اُسنے عرض کیا کہ حضور یہ تم سب کی بدقسمتی تھی کہ اتنے دنون وہان قید رہے خیر چلے
کچھ دیر اندر قلعہ کے بھی تو تلوار چلیگی اب تھوڑی دور پر قلعہ ہی کہ یہ کہکر وہ چلا تھا کہ پھر صدا توپ کی آنے لگی اب
شہریار نے فرمایا کہ بھائی طیران جلد چلو ابھی قلعہ فتح نہین ہوا ہی پھر صدا توپ کی آتی ہی یہ سُننا تھا کہ طیران
اِسقدر جلد چلا کہ کوئی دیو نہین اُڑ سکتا ہی کہ بعد تھوڑی دیر کے صدا موقوف ہو گئی شہریار نے فرمایا کہ ابھی قلعہ ضرور
فتح ہو گیا کیا کردن مجبور ہون طیران نے عرض کیا کہ آقا مین بھی پہونچ گیا آپ گھبرائین نہین دیکھیے وہ قلعہ کے
برج نظر آتے ہین جہان پر دھوان و غبار بلند ہی وہی قلعہ ہی بسبب غبار کے دکھائی نہین دیتا ہی مین بھی جان
دے کر آپہونچا اب یہ اُسوقت پہونچا ہی کہ جب سہراب دیو کو قتل کرکے ہامان کے جانب نیچے لیکر چلا ہی
اور ہامان اِنکی طرف پہونچ گیا ہے اور اہل قلعہ دعا کر رہے ہین کہ اِسنے شہریار سے عرض کیا کہ ملاحظہ
فرمایئے ابھی قلعہ فتح نہین ہوا ہی وہ اہل قلعہ سر برہنہ دعا کر رہے ہین معلوم ہوتا ہی قریب خندق پہونچ گیا ہی
یہ عرض کرکے چلا کہ لشکر ہامان کا نظر آیا اِسنے عرض کیا کہ یہ لشکر ہامان ہی اب یہ بلندی سے پستی کی طرف
مائل ہوا جب قریب پہونچا عرض کیا کہ ملاحظہ فرمایئے یہ ہامان کے لشکر کے کشتے ہین جنکو اہل قلعہ نے ضرب

توپ قتل کیا ہی اب جو شہریار نے دیکھا تو ہزارون بیڑون کو مردہ زمین پر پڑا پایا فرمایا کہ خندق پر لچھ تقین ہی ہامان خود اکیلا یورش کر کے گیا ہی جب یہ لوگ کام آچکے ہین تھوڑی دور طیران چلا تھا کہ اسکو ہامان نظر آیا کہ دار شمشاد اٹھائے ہوے ایک لڑکے پر چلا آتا ہی وہ لڑکا بھی نیچہ علم کیے ہوے اسکی طرف جاتا ہی اسنے جو غور کر کے اس خیال سے دیکھا کہ یہ کون طفل ہی مگر بڑا جری ہی کیا دیکھتا ہی کہ یہ تو سہراب بن رستم ہی یہ حال دیکھکر اسکا دم نکل گیا دل مین کہا کہ خوب وقت پر پہونچے شہریار سے عرض کرنے کا قصد کیا تھا کہ شہریار کی نظر دیو ہامان اور اس طفل پر پڑگئی دیکھتے ہی خون عزیزی نے جوش مارا محبت پیدا ہوئی دیو طیران سے فرمایا کہ کیا یہی دیو ہامان ہی جو کہ لڑکے سے مقابلہ کر رہا ہی ارے طیران یہ لڑکا کون بڑا بہادر ہی افسوس کہ یہ اسکے ہاتھ سے زخمی ہو چکا ہی مگر کیا دل ہی کہ سر سے خون جاری ہی مگر کچھ خیال نہین ہی نیچہ لیے چلا جاتا ہی مجکو جلد پہونچا دے کہین ایسا نہو کہ یہ طفل اسکے ہاتھ سے ضائع ہو طیران نے عرض کیا حضور ہان یہی ہامان دیو ہی اور یہ طفل آپ کا فرزند ہی یعنے آپ کا برادرزادہ سہراب ہی یہی لڑکا ہی ہمارے بادشاہ کی دختر سے پیدا ہوا ہی یہ سننا تھا اب کب تاب تھی دہن سے صدا دی کہ او ہامان دست خود رانگہدار مین تیرا حریف آپہونچا اگر ایک بال اسکے جسم سے کم ہوا تو تیرے خاندان بھر کو قتل کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا مین آپہونچا مین نے سنا ہی تو نے بہت سر اٹھایا ہی اور موذی تیرے سر کچلنے کو مین آیا ہون کیا کرون عرصہ ہو گیا ورنہ تیری یہ بھی طاقت تھی کہ تو یون اہل قلعہ پر زیادتی کرتا یہ صدا جو ڈانٹ کر دی تمام میدان ہلگیا ہامان کے کان مین جو پہونچی وہ کانپ کر رہگیا گو قریب سہراب پہونچ چکا تھا مگر وار کرنے کی جرات نہوئی ہاتھ رک گیا سہراب بھی یہ صدا سنکے حیران ہوا کہ یہ صدا کہان سے آئی اہل قلعہ نے جو یہ صدا سنی صحرا کی طرف دیکھا یہ دکھائی دیا کہ ایک دیو کی پشت پر ایک مشکل رستم ثانی مگر کچھ اسنے زیادہ قوی اور حسین فقیرانہ لباس پہنے ہوے ڈانکتا چلا آتا ہی چہرہ غصہ سے لال ہی مارے غیظ کے عجب حال ہی اور اس دیو کے پنجہ مین ایک آدم زاد ہی مگر دبلا پتلا اسکی پشت پر کچھ بار ہی غور کر کے جو دیکھا تو طیران کو پایا ادھر سرور جنی نے اخضر سے عرض کیا کہ اب آپ پریشان نہون جنکو طیران سے پردہ دنیا پر طلب کیا تھا وہ فقیر آگئے اب ہامان کو سزا ملتی ہی ستارون کی گردش جاتی رہی سجدہ شکر فرمایے یہ سنکے اخضر اسکا شکر کرنے لگا کیونکہ سرور جنی نے عرض کیا تھا کہ یہ اسکو قتل یا زیر کر لیگے یہان تو یہ تذکرہ ہو رہا ہی ادھر ہامان نے جو دیکھا کہ طیران ایک فقیر کو لیے چلا آتا ہی مگر وہ فقیر بڑے غیظ و غضب مین ہی اسنے خیال کیا کہ یہ فقیر میرا کیا کریگا یہ صدا اسی کی تھی تو اپنا کام کرا دھر سہراب نے بھی دیکھا کہا کہ واہ میری بھی کیا عقل ہی مین صدا سنکے سہم گیا اس فقیر کے آنے تک تو ہامان کو قتل کر یہ خیال کر کے نیچہ علم کر کے چلے ادھر ہامان اس خیال سے وار اٹھا کر چلا کہ تو اسکو قتل کر ڈال یہ حال جو شہریار نے دیکھا قریب تو آگئے تھے ڈانٹ کر کہا کہ او ہامان تو نہین سنتا ہی دیکھ پتا یگا سوا سے پشیمانی کچھ نہ ہاتھ آئیگا یہ سنا کر طیران کی پشت پر سے کود پڑے بالکل قریب تو آگئے تھے اور سہراب کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ واہ شاباش و مرحبا کیا کہنا کسکے فرزند ہو تم ہٹ جاؤ مین اسکو سزا دیتا ہون اس عرصہ مین طیران نے سیارہ کو بھی زمین پر رکھدیا کہ وہ بھی اٹھکر اور پشارہ کنارے رکھکر قریب آگیا اب جو شہریار نے فرمایا چونکہ لباس فقیری زیب تن تھا سہراب نے کہا کہ ای فقیر تو کیا جانے فن سپہ گری تو گر اپنی جانے جا اپنا کام کر مفت مین جان برباد ہو گی یہ میدان رزم ہی یہان کچھ تقسیم نہین ہوتا ہی میدان جانبین تلف ہوتی ہین یہ دیو ہی تو اسکا کیا کر سکتا ہی ایک وار مین کام تمام ہو گا یہ سنکے شہریار ہنس پڑے فرمایا

کہ بیٹا ہمارا کہنا سنو دلیل نہ کرو جب ہم قتل ہوین گے تو تمکو اختیار ہی سہراب نے کہا کہ مین تو نہ سنونگا اب انھون نے کہا کہ سنو میرا پاس کرو یہان تو تکرار ہو رہی ہی ہامان نے خیال کیا کہ یہ وقت خوب ہی ان دونون کو قتل کروا ڈالیگر چلا کر سیارہ سے کہا کہ آپ تو یون ہی سمجھانے مین رہین گے حریف اپنا کام کر جاتا دیکھیے وہ مرتد نامرد وار کرتا ہی یہ سننا تھا کہ شہریار نے پھر انکا ہاتھ پکڑ کر الگ کیا لڑکا تھا کیا کر سکتا تھا اور سیارہ سے فرمایا کہ انکو روکو سیارہ نے پھر انکی کمر مین ہاتھ ڈالدیا اور کہا کہ او شاہزادے یہ فقیر نہین ہین آپکے چچا ہین آپ کے والد کے برادر خورد ہین انکے فرمانے پر عمل فرمائیے یہ ابھی ہامان کو قتل کرتے ہین آپ کیون تکرار کرتے ہین سہراب نے برہم ہو کر کہا کہ ارے بے تو کیون بولتا ہی چھوڑ دے مجکو مین نہین مانتا ہونگے چچا وچا مین انکو بھی قتل کرونگا انھون نے کیون میرا ہاتھ پکڑ کر مجکو انکے روبرو سے الگ کیا لو فقیر کی بھی یہ لیاقت ہوئی کہ دلاورون سے برابری کرے اور انکے حریف سے مقابلہ کرے یہ دیکھکر سیارہ قدمون پر گر پڑا کہا کہ تھوڑی دیر تھم جائیے آپ کو خود ظاہر ہو جائیگا طیران بھی منت کرنے لگا ادھر ان دونون نے پھر انکو روکا ادھر شہریار نے ہامان کا مقابلہ کیا یہ سب حال اہل قلعہ دیکھ رہے ہین اور انکے غالب آنے کی دعا کر رہے ہین کہ ہامان تو وار اٹھا چکا تھا نہ کچھ کہا نہ سنا برہم تو تھا ہی جھلا کر وار کیا انھون نے اسکے وار کو خالی دیا کہ وہ وار زمین پر پڑا کہ وار زمین پر در آئی پانی نکل آیا جیسے ہی وار خالی گیا کہ وہ وار زمین پر پڑا انھون نے بیڑا بدل کر وار کے قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور خوب زور سے پکڑ کر اور کلائی مروڑ کر وار چھین لی اور دور اٹھا کر پھینکدی اگر وہ نہ چھوڑتا تو ہاتھ بیکار ہو جاتا گھبرا کر چھوڑ دی اور قصد کیا کہ لپٹ جاؤن یہ تو نہایت غیظ مین ہین کب لپٹنے دیتے ہین ہاتھ پکڑ کر جھٹکا دیا کہ وہ منہ کے بھل زمین کے جانب چلا جیسے ہی شاخ نیچی ہوئی دوسرے ہاتھ سے شاخ پکڑ کر اور زور کر کے اٹھا کر زمین پر دے مارا فوراً کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اور جگر سے نعرۂ اللہ اکبر کھینچکر جو زور کیا سر سے بلند کر لیا نعرے کی صدا سے تمام میدان ہل گیا اہل قلعہ یہ اور دیکھکر دنگ ہو گئے قلعہ پر خوشی ہونے لگی ادھر انھون نے سر سے بلند کر کے اور گرد سر چرخ دے کر کہ داستانین کہین موذے کہین ترکش کہین سپر کہین گرز کہین زرہ کی کڑیان ٹوٹ گئین انبے کڑے پڑے مثل طاؤس آتشبازی چرخ دے کر زمین پر دے مارا کہ نقش زمین ہو گیا اس زور سے گرا کہ زمین مین اسکے قدرے برابر گڑھا پڑ گیا میدان ہل گیا اہل قلعہ نے صدائے تحسین و آفرین بلند کی نوبت خوشی کی بجنے لگی اخضر کے چہرہ کا یہ حال ہوا کہ فرط خوشی سے لال ہو گیا جامہ جسم مین تنگ ہو گیا ادھر یہ کود کر اسکے سینہ پر سوار ہوے اور کہا کہ کیا کہتا ہی شناخت مین پروردگار عالم کے یہ سنکے اسنے کچھ جواب نہ دیا انھون نے اسکی کمر زنجیر سے اسکی مشکین باندھین اور سینے پر سے اٹھے اور طیران کے حوالے کیا فرمایا کہ اسکو لیجاؤ اسکا دربار کیا جائیگا یہ حال دیکھکر فغفور نے اہل لشکر سے کہا کہ کیا کھڑے ہوے دیکھ رہے ہو مارو اس آدم زاد کو یہ بڑا زبردست معلوم ہوتا ہی یہ سننا تھا کہ کل لشکر کفار ایک مرتبہ حملہ کر کے چلا یہ حال جو اخضر پریزاد نے دیکھا کہ لشکر کفار نرغہ کر کے چلا ہی اخضر نے بھی اپنے لشکر کو حکم دیا کہ اس آدم زاد کی مدد کرو قلعہ سے نکل کر بس یہ حکم دینا تھا تمام سردار لشکر لیکر در قلعہ کھولکر ہل تختہ ڈال کر دار و شمشاد علم کر کے قلعہ سے نکلے ادھر ہرکارون نے احمر سے عرض کیا کہ مبارک ہو خدا نے مدد کی وہ بلا رد کی یعنے ایک آدم زاد نے آکر ہامان کو گرفتار کر لیا اب آپ کے بھائی صاحب اسکی مدد کو مع لشکر تشریف لیگئے ہین یہ سننا تھا کہ احمر نے سجدۂ شکر کیا اور سب اہل محل سے فرمایا کہ مجدد شکر کرو مین جاتا ہون اس آدم زاد کی مدد کو یہ فرما کر اسوقت بیرون محل تشریف لائے اور سوار ہو کر ہر اسے مدد

اخضر روانہ ہوے یہان اخضر تمام لشکر لیکر بیرون قلعہ آیا اُدھر لشکر کفار نے شہریار کو گھیر لیا شہریار نے ایک دیو کو قتل کر کے اُسکا ہتھیار لیکر لڑنا شروع کیا جسپر وار کیا اُسکے دو ٹکڑے ہوے طیران ہامان کو لیکر قلعہ مین چلا گیا اتنے عرصہ مین سہراب نے بھی اسکو سیارہ کے ہاتھ سے چھڑا لیا اور نیچے لے کر لڑنے لگا کہ اخضر مع لشکر پہونچ گیا ایک مرکب برلے شہریار حاضر کیا اور ایک برائے سہراب یہ دونون مرکبون پر بیٹھکر لڑنے لگے لشکر اخضر نے آکر قیامت برپا کردی اجو دیو دون سے دیو لڑنے لگے اخضر بھی لڑنے لگا احمر بھی آگیا وہ بھی لڑنے لگا شہریار نے تلوار کا ایسا ہاتھ مارا کہ جس صف یا جس غول پر جا پڑے تلاطم پڑگیا دیو بھاگنے لگے ہومان ایک جانب لڑنے لگا اب سہراب برابر شہریار کے لڑ رہا ہے شہریار لڑتے بھی جاتے ہین سہراب کو بھی بچاتے جاتے ہین کہ اتنے اور قنطور کا سامنا ہوگیا اُسنے آرہ مارا انھون نے وار پر روکا اور اب جو اپنا وار کیا تو قنطور دو ہو کر اڑ گیا وہ پیچھے ہٹ کر بھاگا سر سے خون بہنے لگا ایسا بدحواس ہوا کہ پھر نہ ٹھہرا اُدھر لشکر اسلام نے اسقدر دیو قتل کیے کہ جنکا شمار نہین تمام لشکر کا ستھراؤ کر دیا لشکر کفار مین ابتری پڑ گئی سوا ے فرار کے کوئی صورت مفر کی نظر نہ آئی کیونکہ دونون سردار لشکر بیکار ہو گئے ایک گرفتار ہوا ایک زخمی ہو کر بھاگا خون کے دریا بہنے لگے لاشون کا انبار ہو گیا لشکر کفار کے پانون اُکھڑ گئے لشکر اخضر نے دباؤ ڈالنا شروع کیا کوئی دو پہر جنگ مغلوبہ ہوئی ہوگی کہ اب انکو میدان مین قیام کرنا دشوار ہوا فرار پر قرار لیا یہ پڑاؤ پر پہونچے یہان بھی لشکر مرتضےٰ نے ٹھہرنے نہ دیا جا کر وہان بھی قتل کیا پڑاؤ لوٹ لیا لشکر نے جب یہ دیکھا کہ کسی صورت پر نہین جمتے ہین قنطور کو لے کر صحرا کی راہ لی انھون نے دور تک تعاقب کیا جب دیکھا کہ اب یہ نہین ٹھہنے ہین اور شہریار نے فرمایا کہ بھاگتے ہوے کا تعاقب کرنا خلاف شجاعت ہے پلٹ آؤ سب پلٹ آئے کفار جانون کو غنیمت جان کر بھاگے اور قلعہ قہقہا پر یہ کا راستہ لیا انکو تو ادھر جانے دیجیے انکا پھر حال تحریر ہوگا اب ادھر کا حال سنیے کہ جب لشکر کو بھگا چکے پڑاؤ لوٹ لیا تو اخضر نے آکر شہریار کے قدمون پر سر رکھدیا اور عرض کیا کہ آپ نے ہم سب کی جانین بچائین یہ ظفر کبھی بدولت میسر ہوئی ہمکو تو امید نہ تھی خدا نے اپنا بڑا فضل کیا کہ آپ عین وقت پر تشریف لائے شہریار نے سر اخضر کا اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگایا اور فرمایا کہ تمنے ہمکو طلب کیا ہمنے آکر مدد کی ہمارا یہی کام ہے اخضر نے عرض کیا کہ قلعہ مین تشریف لیجیے کہ اتنے مین احمر نے بھی آکر قدم چومے انھون نے اُسکو بھی گلے لگایا پلٹ کر جو دیکھا تو سہراب کو دیکھا کہ وہ نیچہ علم کیے ہوے عجب شان سے کھڑا ہے شہریار نے دوڑ کر گودی مین اُٹھا لیا اور چھاتی سے لگایا پیار کیا منہ چوما کہ اتنے مین اخضر نے عرض کیا تشریف لیجیے شہریار نے فرمایا چلو اخضر مع لشکر و احمر کے شہریار و سہراب پر سے نثار کرتا ہوا طرف قلعہ کے چلا ہمراہیان سہراب بھی جنگ مغلوبہ کے وقت پہونچے تھے مقابلہ کرنے لگے تھے سب کے سب ہمراہ ہوے اخضر نے حکم فرمایا کہ جو ہمارے لشکر کے کشتے ہون انکو دفن کرو چند سردار یہان برائے انتظام رہین نوبت و نقارے خوشی کے بجاتے ہوے نثار کرتے ہوے داخل قلعہ ہوے سہراب شہریار کی گود مین ہین سب اہل قلعہ واسطے زیارت کے سر راہ کھڑے ہوے جو کوئی شہریار کو دیکھتا تھا تعریف کرتا تھا یہ سیر قلعہ کرتے ہوے داخل عمارت شاہی ہوے یہ خبر محل مین پہونچی کہ جس آدم زاد نے آکر لڑائی فتح کی ہامان کو گرفتار کیا وہ بھائی ہین رستم ثانی کے مضراب یہ سنتے بیتاب ہو گئی اور اپنی مان

سے کہنے لگے کہ جتنے اُنکے خاندان کے ہین سب دیو کش ہین میرا بھی چاہتا ہی کہ اُنکو بلاکر دیکھون کہ کیا شان و شوکت ہی اور کیا رعب و صولت ہی یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی اُدھر بیرون محل اخضر نے دربار مین جاکر حکم دیا کہ آپ کو حمام کراؤ اُسی وقت شہریار کو حمام کرایا گیا پوشاک فقیری دور کی لباس شاہی زیب تن فرمایا حمام سے باہر تشریف لائے یہان اخضر نے سب سردارون کو رخصت کیا فرمایا کہ تم سب جاؤ کئی روز کے تھکے ہوے ہو لشکر کو چھاؤنی مین جانے کا حکم دیا آپ مع احمر کے یہان تشریف فرما ہوا سب سردار رخصت ہوکر چلے گئے سوائے ہومان و سرور جنی و مسرور جنی کے کوئی نہین رہا سیارہ اور سہراب ہین کہ اخضر نے شہریار کی حالت دریافت کی سیارہ نے کل حال بیان کیا جب یہ اخضر کو معلوم ہوا کہ یہ برادر ہین رستم ثانی کے بہت خوش ہوا اور اس امر سے زیادہ خوش ہوا کہ سیارہ نے کہا کہ مین عیار ہون اُس شہریار کا اُدھر طیران نے جاکر ہامان کو قید کیا اور وہ بھی حاضر خدمت ہوا اپنی سب حالت عرض کی اخضر نے بہت انعام عنایت فرمایا کہ اتنے عرصہ مین شہریار حمام سے تشریف لائے سب نے تعظیم کی پھر گلے ملے احمر و اخضر مسرور جنی و سرور جنی و ہومان کو رخصت کرکے مع سیارہ و شہریار کے اندر محل کے چلے شہریار نے سہراب کو گود مین لیلیا ہی کہ پھر خبر پہونچی کہ بادشاہ مع اُس آدم زاد کے محل مین تشریف لائے ہین یہ خبر خوش سُنکے مضراب طبق جواہر کے لے کر کھڑی ہوئی کہ وہ آئین گے تو مین نثار کرونگی کہ اتنے عرصہ مین اخضر داخل محل ہوے سب اہل محل نے مبارک باد دی اخضر نے سب کو انعام کا امیدوار کیا کہ اتنے مین مضراب کی نظر شہریار پر پڑی دیکھا کہ سہراب کو گود مین لیے ہوے آتے ہین یہ دیکھکر گئے بڑھے سہراب نے شہریار سے عرض کیا کہ اماں آپکی طرف تشریف لاتی ہین شہریار نے سر اُٹھاکر دیکھا یہ دیکھا کہ ایک پری سر سے پیر تک دریاے جواہر مین غوطہ مارے پریون کے بیچ مین چلی آتی ہی انھون نے جھک کر تسلیم کی کیونکہ بڑی بہادر تھی مضراب نے دعا دی جواہر کے طبق سر پر سے نثار کیا بڑے جاہ و حشم سے لاکر مسند پر بٹھایا بڑی خاطر کی اخضر اپنی زوجہ کے پاس مع احمر کے گیا اور جاکر تمام حال جنگ بیان کیا ہر ایک پری آتی ہی مبارک باد دیتی ہی انعام لیکر چلی جاتی ہی خوب جواہر اخضر و احمر و اخضر کی زوجہ نے اہل محل کو انعام مین دیا کہ سب مالا مال ہوگئے بڑے انتظام سے شہریار کی دعوت کی یہان مضراب نے کل حال شہریار سے سہراب ثانی کا بیان کیا وہ سُنکے بہت خوش ہوے اور کہا کہ مین اُنکو فن سپہ گری تعلیم کرونگا قواعد صاحبقرانی سے ماہر کرونگا اُنکے خاندان کے قاعدے اُنکو بتاؤنگا یہ لڑکا بڑا بہادر رہیگا تم غم نہ کرو مین کوشش کرکے اگر میرے نام طلسم کی فتح مقرر ہوگی تو فتح کرکے بھائی صاحب کو رہا کرونگا سہراب نے عرض کیا کہ چچا جان آپ کیون تکلیف فرماتے ہین آپ کا غلام اس کام کو انجام دونگا بابا جان کی خلاصی کی فکر کرونگا مین تو ہر وقت والدہ سے عرض کرتا تھا کہ مجھکو نشان دیجیے مین جاکر فتح کرون والد کو رہا کرون آپ فرماتے جب کوئی نہ جانے دے تو کیا کرون مجبور ہوکر رہ جاتا ہون اب شہریار نے فرمایا کہ فرزند طلسم کا یہ طریقہ ہی کہ جسکے نام اُسکی فتاحی ہوتی ہی وہ فتح کرتا ہی خیر دیکھا جائیگا اسی گفتگو مین شام ہوگئی سب نے خاصہ خوش کرکے آرام کیا کہ سحر ہوئی اخضر نے دربار کے آراستہ ہونے کا حکم فرمایا دربار آراستہ ہوا سب سردار حاضر دربار ہوے دونون بھائی آکر تخت پر بیٹھے کہ اتنے مین شہریار بھی مع سہراب و سیارہ کے دربار مین تشریف لائے سب نے تعظیم اُٹھی بڑی عزت سے اخضر نے دونون کو برابر اپنے تخت کے بٹھایا سہراب گود مین چچا کے بیٹھے شہریار نے

کر ہامان کو طلب کرکے اُسکا دربار کیا جانے اپنے اُسکو نصیحت کی جائے طرف دین اسلام کے اگر وہ منظور کرے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کیا جائے اخضر نے کہا کہ بہت خوب اُسوقت طیران سے حکم فرمایا کہ دیو ہامان کو حاضر کرو طیران طرف زندان کے چلا یہان اخضر نے شہریار سے فرمایا کہ ای شہریار عالی مرتبت ذرا سر جھکو بوجھکر ہامان کے کہنے پر عمل فرمائیے گا وہ بڑا مکار اہل نار ہی اُسنے آپ کے برادر صاحب سے مکر کیا کہ کرکے اسلام قبول کیا اُنکو طلسم مین گرفتار کیا کہ جسکے سبب تمکو یہ روز بد دیکھنا پڑا کہ اُسنے آپ کو تکلیف دی یہ مصیبت اُٹھائی اگر فضل خدا سے سب آسان ہوگئی لیکن اب وہ پھر مکر نہ کرے شہریار نے فرمایا کہ اگر وہ یہ اقرار کریگا کہ مین نے دین اسلام قبول کیا مین ضرور رہا کردونگا چاہئے کہ سے قبول کرے چاہے صدق دل سے اُسوقت مین کوئی انکار نہ کرونگا بسی کے کہنے پر عمل کرونگا اخضر نے فرمایا کہ آپ سب صاحبون کا ایک طریقہ ہی قول اُنکا بھی تھا ہتو آپ سے کسی نقل مین دخل نہین دے سکتے مین آپ کے حکم سے مرتابی کر سکتے ہین کیونکہ آپ ہمارے محسن ہین یہ فرماکر اخضر خموش ہوئے اب اُدھر کا حال سنیئے کہ جب ہامان قید ہوا اور اسکو معلوم ہوا کہ میرا لشکر شکست کھاکر فرار کر گیا تو اسکو بڑا صدمہ ہوا اُسنے اپنے دل مین یہ بات ٹھہرالی کہ کل جب مجکو دربار مین طلب کرینگے اور مجھ سے اسلام قبول کرنے کو کہینگے تو مین بلا عذر قبول کرلونگا مگر کرسے اور موقع پاکر اس آدم زاد کو بھی گرفتار طلسم کرونگا اور پھر اخضر پر لشکر کشی کرونگا یہ آدم زاد دنیا سے بلا جائے مین گرفتار طلسم کرتا جاؤن دیکھون یہ کہانتک دب کرتا ہی مین عاجز ہوتا ہون کہ یہ یہ تو یہی خیال کر رہا تھا کہ طیران آکر پہونچا اور کہا کہ چل تیرا دربار مین بلایا جاتا ہی اسکو خوب قید آہن مین گرفتار کیا تھا کہ یہ توڑ نہ سکے اور خوب پہرہ چوکی مقرر کیا تھا اسکا پنجہ کاٹ کر طیران لیکر چلا کئی ہزار دیو اسکے گرد اردب دار مین لیے ہوئے تھے یہ چلا آتا تھا یہان دربار مین ان سردارون نے آکر عرض کیا کہ خداوند ہم ان سب کشتونکی لاشین دفن کرائے دس ہزار دیو آپ کے لشکر سے شہید ہوئے ایک لاکھ انسان قتل ہوئے یہ سنکے اخضر نے فرمایا کہ بہت بڑا ظلم ہوا اتنے مین طیران ہامان کو لیکر حاضر ہوا وہ مکار بظاہر سر شرم سے جھکائے ہوئے آیا دل مین کر بھرا ہوا شہریار نے حکم دیا کہ کرسی بیٹھنے کو دو اُسکے واسطے کرسی لائی گئی وہ کرسی پر بیٹھا شہریار نے فرمایا کہ ای ہامان کیا کہتا ہی تو پروردگار عالم کے کرو سب کا خالق ہی مالک ہی اور بہت سے کلمہ ثبوت باری تعالی مین و بطلان مذہب ابلیس پرستی مین بیان کیے اور فرمایا کہ اگر تو مذہب اسلام قبول کرلیگا تو تیرا منصب تجکو دلا دونگا تیری خطا بادشاہ سے معاف کرادونگا اُسنے عرض کیا کہ مین نے آپکا مذہب قبول کیا کیونکہ مین نے اسکی برکت دیکھی ایک مرتبہ مین نے مکر کیا تو اسکی سزا پائی اب مین آپ کی خدمت سے جدا نہونگا مجکو کچھ منصب کی ضرورت نہین ہی یہ کہکر مکر سے کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا شہریار نے حکم دیا کہ اسکو رہا کردو اسوقت سیارہ نے کہا کہ اسکی پیشانی پر نور اسلام نہین ظاہر ہی یہ ضرور مکر سے اسلام لایا ہی اسکے دل مین دغا ہی شہریار نے فرمایا کہ ہمارا طریقہ اور مذہب ظاہر کے حال پر ہی جو اُسنے زبان سے اقرار کیا ہم اُسپر عمل کرسکتے ہین باطن کا حال خدا پر روشن ہی اگر یہ ہمسے دغا کریگا اسکی سزا پائیگا یہ جو فرمایا پھر کسی کی جرأت نہوئی کہ کچھ عرض کرسکے طیران نے ہامان کو رہا کردیا وہ دوڑکر شہریار کے قدمون پر گرا مکر سے رونے لگا شہریار نے اُسکا سر اٹھاکر چھاتی سے لگایا فرمایا کیون روتا ہی اُسنے عرض کیا کہ مین نے بہت بڑا گناہ کیا کہ اپنے محسن وجان بخش کو گرفتار بلا کیا میرا قصور بادشاہ سے معاف کرادیجے شہریار نے اخضر پریزاد سے فرمایا کہ تم ہماری خاطر سے دیو ہامان کا قصور معاف فرماؤ اخضر پریزاد نے فرمایا کہ مین نے معاف کیا میرے خدا نے

معاف کیا دیو ہامان کو کرسی ملی شہزادہ برابر ہومان کے کرسی پر بیٹھا بعد اسکے اخضر نے حکم فرمایا کہ سامان جشن کیا جائے ہم یہان سے جشن کر کے شہر کو جائینگے سامان جشن ہونے لگا اگر کیفیت جشن تحریر ہو تو اصل مطلب رہجائے لہذا کیفیت جشن کو چھوڑ دیا اگر تحریر کیا جائے تو ایک جزین تحریر ہو اور جو کہ میرے ذہن مین تھا وہ مطلب فوت ہو جاتا ہے مین سب اسی امر پر اختصار کیا کہ اخضر نے سات روز تک اس فتح کی خوشی مین بہت بڑا جشن کیا ہو کہ آجتک کسی بادشاہ قاف نے نہ کیا ہوگا سرداروں کو منصب و جاگیر مرحمت کیا ہر سوار و پیادے کو انعام کثیر عنایت کیا اہل قلعہ کو تونگر مال کر دیا بعد سات دن کے جلسہ برخاست ہوا ایک دن اس قلعہ مین قیام کیا دوسرے دن سامان سفر کا حکم فرمایا کہ شہر مین جاکر حکومت کرین احمر بزار رخصت ہو کر مع اپنے لشکر کے اپنے قلعہ کو چلا گیا اخضر اسی دن قلعہ سے کوچ کر کے مع لشکر و خزانہ و ناموس و شہریار کے داخل شہر ہوا اہل شہر نے استقبال کیا وہ دیو جو کہ ہامان کی طرف سے حاکم تھا یہ خبر سنکے کہ ہامان نے شکست کھائی کہ آدم زاد نے آکر اسکو گرفتار کر لیا لشکر بھاگ گیا بس اسیوقت قصد کر لیا تھا کہ جب اخضر ادھر کو قبضہ کرنے آئینگے مین اسکی اطاعت کرونگا انکا دین برحق ہی جب اسنے سنا کہ بادشاہ تشریف لاتے ہین اور ہامان بھی ہمراہ ہی وہ بھی مطیع اسلام ہوا ہی بس یہ بھی آیا راہ مین ملا اخضر کے قدمون پر گرا عرض کیا کہ مجکو کلمہ تعلیم فرمایئے مین نے ابلیس پرستی ترک کی اخضر نے کلمہ تعلیم کیا وہ اسی وقت مسلمان ہوا بادشاہ داخل شہر ہوا پھر شہر اسی طرح آباد ہوا وہی چہل پہل ہونے لگی تو پین سلامی کی چلنے لگین نوبتین خوشی کی بجنے لگین ہر ایک شاد ہوا غم سے آزاد ہوا بادشاہ نے محلات کو آباد کیا ہر جگہ و ہر مقام پر پھولون کا جگمگا ہو گیا باغات و چمن آراستہ ہوئے مکان بننے لگے کہ پھر ہمارے مکین آکر آباد ہوے ہم اسکے نور قدم سے روشن ہوئے دربار کی آراستگی ہوئی اسدن تو اخضر نے دربار نہین کیا کیونکہ تھکا ہوا تھا دوسرے دن دربار کیا اہل شہر کو بھی بہت کچھ انعام دیا بڑی خوشی یہان بھی کی ایسا زر و جواہر تقسیم کیا کہ اس شہر مین سوائے امیر کے فقیر کا نام تک نہ رہا اسکی سخاوت کا شہرہ تمام پردہ قاف مین پھیل گیا زبان زد خلائق ہو گیا لوگون کا یہ قول تھا کہ حاتم کو تو سنتے تھے کہ وہ سخی تھا مگر ایسا سخی نہوگا اسکی سخاوت کی خبر سنکے وہ قبل سے گوشۂ قبر مین دامن کفن سے مارے خجالت کے منہ چھپا کر سو رہا رعایا تمام شاد و اپنے بادشاہ کے خیر خواہ اب یہ طریقہ ہی اخضر دربار کرتا ہی ہر روز شہریار دربار مین تشریف لاتے ہین جب دربار سے جاتے ہین تو تمام دن سہراب کو فنون سپہ گری تعلیم کرتے ہین ہامان سایہ کی طرح کسی وقت شہریار کے قدمون سے جدا نہین ہوتا ہی انھون نے تھوڑے عرصہ مین سہراب ثانی کو تمام فن سپہ گری جو کچھ کہ سہراب کو معلوم تھے اسکے سوا تعلیم کیے مثل نیزہ بازی اسپ بازی چوگان بازی چوررنگ ہوائی کرنا شمشیر زنی تیر اندازی فن کشتی بند صاحبقرانی جو کہ سوائے اولاد صاحبقران کے کوئی نہین جانتا تھا حریف کی ضرب سے بچنا اپنا وار کرنا طریقہ جنگ و جدل اہل اسلام جنگ مین سبقت نہ کرنا حریف پر پہلے ضرب نہ لگانا یہ سب امرون سے سہراب کو ماہر کیا جو سہراب کا یہ حال ہوا کہ کوئی اسکا ہم مقابل نہ تھا بڑے بڑے دیو اسکے روبرو آتے ہوے خوف کرتے تھے چوررنگ ہوائی بھی خوب لگاتے تھے مگر ابھی کم سن تھا مزاج مین لڑکپن تھا مگر مثل اپنے پردادا ملک قاسم کے آتش خواہ تھا مزاج ذرا سی بات مین برہم ہو جانا اپنے روبرو کسی کی حقیقت نہ جاننا مگر ان سب باتون پر یہ امر فوق لیگیا تھا کہ خلیق بھی بڑا تھا مزاج مین سخاوت عدل و انصاف ظلم کو برا جانتا تھا دل مین رحم بہت ان باتون اور فن سپہ گری مین طاق ہوا شہرہ آفاق ہوا برس دن کے عرصہ مین سب امرون سے فراغت کر لی اسکی یہ حالت دیکھکر

اخضر پریزاد بہت خوش ہوا دل سے زیادہ عزیز رکھتا تھا دم بھر کا جدا ہونا گوارا نہ تھا شہریار نامدار
کی جان و روح تھا ماں کی راحت و قلب اپنا دیگانہ اس سے ایک اُنس قلبی رکھتا تھا یہ حال دیکھ دیکھکر
دیو ہامان جلتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ کیا کرون جو اس لڑکے کو قتل کرون اخضر پریزاد اور اسکی ماں
وچچا و تمامی شہر کو اسکے غم مین گریان کرون مگر کچھ بس نہ چلتا تھا ناچار دل ملکر رہجاتا تھا یہ تو اسی فکر مین ہر
گھڑی تھا کہ اس لڑکے کو قتل کرون یا شہریار کو گرفتار طلسم بلا کرون تب اس لڑکے پر میرا قابو ہو لشکر کشی
کرکے اسکو بھی قتل کرون اور اخضر پریزاد کو بھی اپنی مقبوضہ پر قبضہ پاؤن بسبب اخضر پریزاد کے
خوف و شہریار کے ڈر سے کچھ بن نہ پڑتا تھا زیادہ تر اسکو شہریار کا خوف تھا اب یہ قاعدہ
ہوگیا تھا کہ جب سے سہراب کی تعلیم سے فراغت ہوئی تھی تو ہر روز شہریار چند دیوون کو ہمراہ
لے کر شکار کو جاتے تھے دیو ہامان بھی ہمراہ رہتا تھا سیارہ ثانی تو کسی وقت سہراب ثانی
کے پاس سے جدا نہین ہوتا ہی ہر وقت مثل سایہ کے ساتھ رہتا ہی اسی طور سے عرصہ دو برس کا
ہوگیا کہ دیو ہامان کا کچھ قابو نہ چلا نہ شہریار نہ سہراب پر اتپر یہ عاجز ہوا کہ مفت نیری اوقات ربا
ہوئی بیکار تو نے انکے پاس اوقات بسر کی یہ لوگ بڑے ہوشیار ہین کسی وقت دھوکا کھاتے ہی نہین
دونون مین سے ایک پر بھی قابو نہین چلتا ہی خیر ایک ماہ اور انتظار کرتا ہون اگر موقع مل گیا انمین سے ایک
بھی میرے قبضہ مین آگیا اور مین نے اپنا کام کر لیا تو خیر جہانتک ممکن ہوگا اس آدم زاد سے فریب
کرونگا کیونکہ اسکا زیادہ خوف ہی سہراب تو ابھی لڑکا ہی اسکا قتل کرنا کچھ بڑی بات ہی یہ مرد جہان دیدہ
گرم و سرد عالم چشیدہ ہی اگر وہ قتل بھی ہوگیا تو یہ ضرور مجکو قتل کر ڈالیگا اور نیز اس سے کچھ بس نہ چلے گا
کیونکہ یہ دونون بھائی بڑے غضب کے طاقت ور ہین ایک کو تو مین گرفتار بلا کر چکا ہون جب اسکو
بھی کر لون تو اطمینان ہو ہمنے آجتک یہ قوت آدم زاد مین نہین دیکھی یہ تو رستم سے بھی کچھ زیادہ قوت ور ہی اسنے تو کلی دیو کشتی
لڑکے زیر کیا تھا اسنے ایک گھنٹے کے عرصہ مین زیر کر لیا ایسی بلا کا پردۂ قاف مین زندہ رہنا اچھا نہین ہی یا تو قتل ہو
یا گرفتار طلسم ہو تو قاف اسکے قدم سے صاف و پاک ہو اگر یہ گرفتار طلسم ہوگیا تو اخضر و سہراب میرا کیا
کرسکتے ہین ایک مقابلہ مین دونون کو گرفتار کر لونگا مین کیا انکو تو دور کھونگا فوراً قتل کر ڈالونگا ایسے ایسے خیالات
یہ دل مین پکایا کرتا ہی اور وقت کا منتظر ہی ایک دن کا ذکر ہی کہ شہریار اخضر سے چند دن کی اجازت
شکار لے کر مع سامان شکار روانہ ہوا یون تو ہر روز جاتے تھے مگر قریب شام کو واپس چلے آتے تھے انکی دور
کا ارادہ کیا ہامان بھی ساتھ تھا زمانہ برسات کا تھا کالے کالے ابر آتے تھے کبھی کچھ نرسنج ہوتا تھا
کبھی زور سے چند برستا تھا باغون پر جوبن تھا نہالان گلہائے خوشبو پھولے ہوئے تھے ترشاوا پھولا
ہوا تھا صحرا پر بہار تھا سبزہ روئیدہ تھا جھیل جھپر پانی سے لبریز تھے اشجار تمام لباس سبز سے آراستہ تھے
خزان کا کوچ تھا موسم بہار تھا کوئل کوک رہی تھی پپیہا پی پی کا شور کر رہا تھا فاختہ اپنی زبان مین اسکی حمد
ثنا کرتی تھی قمری اسکی یاد مین غرق تھی طاؤسان و مرزوان کوہسار مست تھے بلبلین جوبن باغ دیکھکر مست
پھرتی تھین باغات و صحرا کا یہ عالم تھا کہین مویتا کھلا ہوا ہی کہین موگرا کہین بیلا کہین جوہی کھلی چنبیلی کہین
مدن مان کہین گلاب کہین کیوڑا صحرا گلہائے خودرو سے مہکا ہوا ہی یہ لوگ تو محو مزاج ہین انکو یہ کیفیت
دیکھکر وحشت ہوئی صحرا کی سیر کی رغبت ہوئی اب یہ کب رکتے ہین اجازت لیکر سامان شکار ہمراہ لیا
اور ایک صحرا سے بہار مین جاکر قیام کیا کہ وہ صحرا شہر سے تھوڑی دور تھا وہان قیام پذیر ہوئے یہان شکار بھی
بہت تھا اسلئے انھون نے شکار کھیلنا موقوف کیا صحرا کی سیر کرتے رہے اور ہامان بھی ہمراہ تھا

دوسرے دن یہ سامان شکار ایکر مرکب پر سوار ہوکر مصروف شکار ہوے پہلے پرندون کا شکار کیا اسکے بعد چرندون کی نوبت آئی نیل گاے ہرن وغیرہ شکار کرکے لاے اور اسکے گوشت کے کباب نوش فرماے اُسدن تو دوپہر بھر شکار کھیلا اور دوپہر تک صحرا کی سیر کی اب یہ طریقہ ہوگیا ہی کہ دوپہر بھر شکار کھیلتے ہین اور دوپہر بھر سیر کرتے ہین ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ شکار کھیلتے ہوے اکیلے ایک جانب کو ایک ہرن کے عقب مین نکل گئے ایک جنگل مین پہونچے جو کہ اُس سے بھی زیادہ سرسبز تھا یہ اُس صحرا کو دیکھکر بہت خوش ہوے چونکہ وقت دوپہر کا تھا تازت آفتاب بہت تھی یہ ایک درخت سایہ دار کے نیچے ٹھہر گئے اُس صحرا مین پہونچکر انھون نے اُس ہرن کو بھی شکار کرلیا تھا وہ بھی مذبوح پڑا ہوا تھا ہوا جو لگی پسینہ خشک ہوگیا بھوک بھی لگی ہوئی تھی کوئی خادم و خدمتگار نہ کوئی مصاحب نہ کوئی ہمراز ساتھ تھا یہ تنہا تھے بھوک جو لگی خیال کیا کہ اس ہرن کے کباب لگاکر کھاؤ تھوڑی دیر یہان دم لو اسمین کوئی نہ کوئی آجائیگا یہ سوچکر مرکب پر سے اُترے لکڑیان ہم کین کین لاے چقماق پتھری سے آگ نکالی خرجے سے نمک مرچ نکالکر گوشت صاف کرکے کباب لگاے کچھ توش فرمائے کچھ رکھے ہوے تھے ایک چشمہ تھا اسمین پانی پیا شکر خدا کیا زین پوش بچھاکر اُس درخت کے سایہ مین بیٹھ گئے مرکب کو چھوڑ دیا کہ وہ چرا کرے لگا یہ تو یہان زیر سایۂ درخت تشریف رکھتے ہین بامان نے جو اکیلا نہ پایا خیال کیا کہ تلاش کرنا چاہیے کہ یہ کہان گئے ہین اگر کہین اکیلے ہون اور غافل ہون تو قتل کرڈالون یہ نکلے بنگاہ بچاکر اکی تلاش مین نکلا اور چند دیو بھی گئے تھے جو کہ ہمراہ تھے باقی یہان موجود تھے اور فکر کر رہے تھے کہ آج ابھی شاہزادہ تشریف نہین لایا دوپہر بھی آگئی نہ معلوم کہ ہرشکار کھیلتے ہوے نکل گئے ہین یہ تو سب یہان اس فکر مین ہین اور اُدھر بامان تلاش کرتا ہوا اسی جنگل مین پہونچا کہ جہان شہریار دیر درخت بیٹھے ہوے تھے کہ اسنے انکو دور سے دیکھا کہ درخت کے نیچے بیٹھے ہین اور یہ تو وہی صحرا ہی کہ جس سے ڈاکٹر طلسم کا ملا ہی اتفاق سے اُسی جنگل مین نکل آئے تھے بہت خوش ہوا کہ اگر کہین چل گیا تو اسکو بھی آج گرفتار طلسم کیا بس یہ خیال کرکے چلا کہ انکی نظر اسپر پڑگئی انھون نے پکار کر کہا کہ ای بامان مین اِدھر ہون کیون پریشان ہوتا ہی وہ تو پہلے ہی دیکھ چکا تھا یہ سنکے دوڑا اور آکر قدمون پر گر پڑا کہ ای آقا آپ نے تو مجھے بڑی مار ڈالا تھا مین تو بہت پریشان تھا کہ نہ معلوم کہ ادھر تشریف لیگئے اور آپ یہان تشریف رکھتے ہین یہ سنکر شہریار نے فرمایا کہ مین اس ہرن کے عقب مین اُدھر چلا آیا یہان اسکو شکار کیا چونکہ بھوکا تھا اسکے کباب لگاکر کھاے کچھ باقی ہین لو تم بھی کھاؤ وقت دوپہر کا تھا دھوپ تیز تھی خیال کیا تھوڑی دیر یہان قیام کرو جب تازت آفتاب کم ہوجاے تو اپنا مکان کو جینگے اس درخت کی سو یہی معلوم ہوئی زین پوش بچھاکر بیٹھ گیا دیو بامان نے کہا کہ آپ نے خوب کیا باقی اسوقت دھوپ بہت سخت ہی یہ کہکر روبرو ہاتھ باندھکر بیٹھ گیا جو کباب شہریار نے عنایت کیے انھے انکو سلام کرکے لے کر کھانے لگا شہریار نے فرمایا کہ کیون ای دیو بامان وہ صحرا کہان پر ہی جہان سے تو نے بھائی صاحب کو گرفتار طلسم کیا تھا اسنے عرض کیا کہ ای آقا وہ صحرا یہان کہان وہ بہت دور ہی پندرہ دن کا راستہ ہی خدا اس صحرا مین نہ لیجاے آپنے اسکا نام لے کر میرے دل کو بیقرار کردیا اب اس ذکر کو جانے دیجیے اور کچھ ذکر فرمایئے تاکہ حضور دل بہلے شہریار نے کہا کہ تم ہی کچھ ذکر کرو بامان کچھ جھوٹ سچ کے ذکر کرنے لگا یہ ایسے باتون مین محو ہوے کہ سہ پہر کا وقت آگیا بامان کا یہ حال ہی کہ باتین بھی کرتا جاتا ہی اور خیال بھی کرتا ہی کہ کیا تدبیر کرون کہ یہ گرفتار طلسم ہون اسکو تو یہ منظور ہی کہ جہانتک ہوسکے یہانسے نہ جائین پھر کیون آگاہ کرتا کہ یکایک شہریار کو خیال

آیا کہ باتون مین سرپہر ہوگئی ہامان سے فرمایا کہ تمنے ایسی باتین کین کہ کچھ خیال در ہا بڑا وقت یہان صرف ہوگیا چلو وہان سب کے سب پریشان ہوتے اُسنے عرض کیا بہت خوب مین نے اِس سبب سے نہین آگاہ کیا یہ خیال کیا کہ آپ راحت سے تشریف رکھتے ہین یہ خیال فرمائینگے کہ اسکو ہماری راحت کا خیال نہین ہی اپنی فکر ہی آپ جو تکلیف سے بیٹھا ہی تو چاہتا ہی کہ یہان سے چلین ایسی چاپلوسی کی تقریر کی کہ شہریار کو یقین ہوگیا کہ بہت مجھ سے یہ محبت رکھتا ہی یہ خیال کرکے اُٹھے ہامان نے زین پوش مرکب پر رکھا یہ سوار ہوے اِسنے رکاب پر ہاتھ رکھلیا اور چلا مگر افسوس کرتا تھا کہ یہ وقت ہاتھ سے جاتا ہی پھر ایسا وقت نہ ملیگا افسوس مرغ زیرک تہ دام آکر نکلا جاتا ہی یہ بھی خیال کر رہا تھا اور چلا جاتا تھا کہ ناگاہ چھم چھم کی صدا ایک جانب سے آئی اِسنے نظر اُٹھاکر دیکھا تو ایک ہرن کو پایا کہ اُسپر کارچوبی جھول پڑی سینگون پر طلائی گھنگھرو ٹیان چڑھی ہوئین گلے مین گھنگھرو پڑے ہوے جست و خیز کرتا ہوا چلا آتا ہی یہ دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ آہو طلسمی ہی خیال کیا کہ شاید اب کچھ تدبیر بن پڑے کوئی امر ظہور مین آئے یہ تو یہ سوچ رہا تھا کہ شہریار کی نگاہ اُس ہرن پر پڑی دیکھکر فرمایا کہ اے ہامان کیا خوبصورت ہرن ہی کیسکا پالو معلوم ہوتا ہی کسی خوبرو کا ہی اِسکو گرفتار کرنا چاہیے میرا دل دیکھکر اِسکو بیقرار ہوگیا ہامان نے کہ سے عرض کیا کہ جانے بھی دیجیے کیون اپنے پیچھے حیران ہوجیے یہ ہاتھ نہین آئیگا یہ کہکر گرمایا انھون نے فرمایا کہ مین ضرور اِسکو گرفتار کرونگا اگر تمکو پریشان ہونے کا خیال ہی تو تم اسی مقام پر کھڑے رہو مین گرفتار کرکے لاتا ہون تم کیون میرے ساتھ ہلاک ہو اُسنے کہا کہ جی نہین مجکو کچھ اپنا خیال نہین ہی صرف آپکی تکلیف کا خیال ہی فرمایا مجکو کچھ تکلیف نہوگی اِسی باتون مین وہ ہرن قریب آگیا بس شہریار نے کمند کو لیا اور اُسکی جانب مرکب کو آہستہ بڑھایا وہ سم مرکب کی صدا سنکے ایک طرف کو چلا اور جست و خیز شروع کی انھون نے بھی مرکب کو تیز کیا جب یہ اُسکے قریب پہونچ جاتے ہین اور کمند مارتے ہین وہ یون جست کرتا ہی کہ جیسے سنگ سے شرارا اور یون نکل جاتا ہی جیسے کمان سے خدنگ پھر یہ مرکب کو تیز کرتے ہین ہامان بھی آہستہ آہستہ چلاتا ہی کہ وہ ہرن حد طلسم مین داخل ہوا کیونکہ یہ قاعدہ ہی اور یہ اِسی امر کے لیے مقرر ہی کہ لوگون کو لگا کر لائے اور گرفتار طلسم کرے اِسکا نام غزال جادو ہی ہرن کی صورت بنکر لوگون کو دھوکا دیکر گرفتار طلسم کرتا ہی بس یہ بھی اُسکے عقب مین داخل سرحد ہوے جون ہی یہ داخل سرحد طلسم ہوے ہامان تو خوش ہوگیا تالیان بجانے لگا کودنے لگا یہ ایسے اُسکی گرفتاری مین مصروف تھے انھون نے یہ حرکتین ہامان کی بالکل نہین دیکھین کہ وہ ہرن اُس مقام پر جاکر تھم گیا کہ انھون نے قریب پہونچکر اُسپر کمند پھینکی اور جھٹکا دیا جیسے ہی انھون نے کمند ماری ایک تڑاقہ ہوا اور برق چمکی شعلہ پیدا ہوا کہ اِنکی کمند جل گئی دھوان حلقون سے کمند کے نکلا گویا وہ اُنھون کا بنا ہوا تھا وہ دھوان اِنکے گرد جمع ہوگیا اِنکو گھیر لیا ایسی تاریکی ہوئی کہ اب کچھ نہین نظر آتا ہی یہ حالت دیکھکر ہامان نے کہا کہ وہ مارا خوب موقع بن پڑا مین برسون سے اِسی فکر مین تھا آج تدبیر بن پڑی یون گرفتار کیا کرتے ہین یہ صدا ہامان کی انھون نے سُنی کچھ جواب دیا چاہتے تھے کہ پنجہ اِنکی کمر مین پڑا اور اِنکو لے کر ہوا سے آسمان ہوا صدا آئی ماندی ماندی تا دور قیامت اینجا ماندی وہ دھوان وہ غبار وہ تاریکی ہر طرف ہوگئی خالی مرکب رہگیا ہامان نے خوشی خوشی اُس مرکب کو کمند مار کر اُس حد سے باہر کھینچ لیا خود اُس حد مین نہ گیا اِس خیال سے کہ کہین مین بھی نہ گرفتار ہوجاؤن اور اُسی مرکب پر سوار ہوکر خوش خوش اُس مقام پر آیا جہان شہریار کے ہراہی قیام پذیر تھے وہ لوگ جو کہ تلاش کو نکلے تھے تلاش کرکے چلے آئے کہین نہین ملے یہ سب پریشان بیٹھے تھے کہ نہ معلوم آقا کہان تشریف لیگئے جواب تک نہین آئے ہین کہ

ہامان پہونچا انھون نے دیکھا کہ ہامان کچھ خوش چلا آتا ہی اور ایک مرکب پر سوار ہی جو کہ آقا کے زیر ران تھا سب نے پکار کر پوچھا کہ ای ہامان آقا کہان ہین جو تم اُنکے مرکب پر سوار ہوا اُسنے ہنسکر کہا کہ آقا کیسے ہین اُنکو اسیر طلسم کر آیا مثل رستم کے مین نے مکر سے اسلام قبول کیا تھا اِسی فکر مین تھا کہ موقع ملے تو اپنا وار کرون آج خداوند ابلیس کی قدرت سے میری مراد بر آئی اب تم لوگ میری اطاعت کرو دین خدا پرستی ترک کرو مذہب ابلیس پرستی اختیار کرو ورنہ مین تم سب کو قتل کرونگا یہ جو اُسنے کہا اِن سب کے حواس جاتے رہے کہ یہ کیا ہوا اِسنے دغا کی اب کیا کرین ہمین لڑکر جان دین بس یہ خیال کرکے کہا کہ ادم تو بڑا دغاباز مکار اور محسن کش ہی تو نے اِنکے بھی ساتھ دغا کی تیری آب وگل مین مکر ہی اور ہمسے کہتا ہی کہ خدا پرستی ترک کرو ہم تو کبھی تیرے کہنے پر عمل نہ کرینگے جو تیرا جی چاہے وہ کر یہ جو اُنھون نے کہا وہ برہم ہوکر اور دار شمشاد لیکر اُنپر جا پڑا وہ لڑنے لگے مگر اُسکا مقابلہ کب کر سکتے تھے یہ غیر ممکن تھا اُسنے ایک مرتبہ دس بیس دیو قتل کیے دوسری مرتبہ سو پچاس وہ قلیل تو تھے بھاگ کھڑے ہوے اِس خیال سے کہ جاکر بادشاہ کو خبر کرین اِسنے اُنکا تھوڑی دور تعاقب کیا جب وہ دور چلے گئے یہ واپس آیا اب فکر کرنے لگا کہ یہ مال واسباب کیونکر لیجانا چاہیے یہ تو بڑی خرابی ہوئی یہ بھی فکر کر رہا تھا کہ دیو زلازل جو کہ اِسکے لشکر مین تھا شکار کھیلتا ہوا اِدھر آنکلا جبکہ اِسکا لشکر قاہر یاقوت نگار پر سے شکست کھاکر بھاگا تھا تو زلازل بھی بھاگا تھا یہ راہ مین رکھیا تھا اُسدن سے اِسنے اپنا مسکن اِسی مقام پر کیا تھا اور چند دیو بھی اِسکے پاس جمع ہو گئے تھے یہ جو اِدھر آیا اِسنے یہ دیکھا کہ چند لاشین دیوون کی پڑی ہین اور ہامان کھڑا ہوا ہی یہ قریب آیا ہامان کو سلام کیا اور کہا کہ آپ یہان کہان اور یہ کیا واقعہ ہی ہامان نے اِسکو پہچانا اور کہا کہ ای زلازل اِدھر آؤ کیا بیان کرون یہ کہکر کل حال بیان کیا وہ کہنے لگا کہ آپ نے خوب اُس آدم زاد سے مکر کیا کہ گرفتار کیا اب کیا قصد ہی آپ یہان کیون کھڑے ہین ہامان نے کہا کہ میرا یہ قصد ہی کہ مین یہ سب سامان لیکر قلعہ قنطورا یہ پر جاؤن اُدھر سے لشکر کشی کرون اخضر سے عرض لون یہ خیال کرتا ہون کہ یہ کون لیجائے زلازل نے کہا کہ میرے دیو لیچلین گے مین آپکے ہمراہ چلتا ہون یہ کہکر جو دیو اُسکے ہمراہ تھے اُنکو حکم دیا کہ یہ سب اسباب اُٹھالو وہ بموجب حکم اُٹھانے لگے جب سب خیمہ وغیرہ اکٹھا ہوچکا زلازل و ہامان مع اُس کل سامان کے قلعہ کی طرف روانہ ہوے یہ تو اِدھر کو جاتے ہین یہان قلعہ کا حال ملاحظہ ہو کہ جبکہ لشکر ہامان شکست کھاکر اور قنطورا کو لیکر بھاگا تھا کہ مین دم نہ لیا فوراً داخل قلعہ ہوا زنگارہ کو خبر ہوئی کہ ہامان گرفتار ہو گیا قنطورا زخمی ہوا لشکر نے شکست کھائی بھاگ کر آیا ہی بہت پریشان ہوئی اور خیال کیا کہ جب لشکر کشی کرکے گئے شکست کھائی اِسکا کیا سبب ہی یہ دربار مین تھی دیو ہامان کا لڑکا بھی موجود تھا کہ سردار قنطورا کو زخمی اور خود بھی مجروح داخل دربار ہوے زنگارہ نے حال دریافت کیا اُنھون نے کل حال بیان کیا قلعہ پر یورش کرنا سہراب کا آکر مقابلہ کرنا اُسکا زخمی ہونا اور ہامان کا وار لیکر برابر قتل چلنا کہ فقیر کا آنا ہامان کو مقابلہ کرکے دیر کرنا جنگ مغلوبہ ہونا اپنا شکست کھاکر فرار پر فرار لینا بیان کیا زنگارہ نے یہ سنکے کہا کہ یہ اخضر آدم زاد بہت طلب کرتا ہی اِسکو یہ بات خوب حاصل ہوئی ہی خیر دیکھا جائیگا اب جو کہ زخمی ہین اُنکا علاج کرو بموجب حکم زخمیون کا علاج ہونے لگا یہانتک کہ سب اچھے ہوگئے اِسکو بھی ایک زمانہ گذرا یہ دربار کرتی ہی قنطورا سب کا حکم مانتا ہی اِسکے زیر حکم ہی تمام لشکر اِسکے حکم کی پابندی کرتا ہی کوئی نافرمانی نہین کرتا ہی اِسکو خیال تھا کہ مثل سابق کے ہامان کرے مسلمان ہوا ہی جبکہ موقع لیگا ضرور دھوکا دیگا جب اُسکا لڑکا قصد کرتا تھا کہ لشکر کشی کرکے مقابلہ کرون زنگارہ منع کرتی تھی اور کہتی تھی کہ اپنے باپ کو

آ لینے دے وہ ضرور آئیگا مکر کریگا اِس آدم زاد کو قتل یا گرفتار طلسم کریگا وہ یہ سُنکے خاموش ہو جاتا تھا جب عرصہ ہوا اور ہامان نہ آیا تو اُسنے کہا کہ اب مین دیر نہونگا ضرور لشکر کشی کرونگا اخضر سے مقابلہ کرونگا اُس آدم زاد کو قتل کرونگا زنگارہ نے کہا کہ اختیار ہی یہ سُنکے اُسنے سامان لشکر کشی کیا اِسکا قصد تھا کہ لشکر جمع ہو جائے تو کوچ کرون کہ یہان ہامان قریب قلعہ پہونچا کہ یہ خبر زنگارہ کو ہوئی کہ ہامان تشریف لاتے ہین اُسنے فرزند سے کہا کہ باپ کا جاکر استقبال کر کے قلعہ مین لے آؤ وہ یہ سُنکے خوش ہو گیا اور اُسیوقت سردارون کو ہمراہ لیکر قلعہ کے باہر آیا باپ سے ملاقات کی ہامان نے جو لڑکے کو دیکھا گلے سے لگایا پیار کیا اور دریافت کیا کہ اچھے رہے اِسنے کل حال بیان کیا اپنا قصد بیان کیا ہامان نے کہا کہ کیا لشکر جمع ہو گیا ہی عرض کیا جی ہان مین دو ایک دن مین کوچ کرتا اب جو آپ کی رائے آپ اپنی حالت بیان فرمائین ہامان نے کل حال جو کچھ کہ گذرا تھا سب بیان کیا وہ یہ سُنکے بہت خوش ہوا باپ کو لیکر داخل قلعہ ہوا ہامان نے زنگارہ سے ملاقات کی کل کیفیت بیان کی وہ کہنے لگی کہ مین تو جانتی تھی کہ وہ کبھی نہ اسلام قبول کرینگے یہ بھی دغا کی ہی اِسکو بھی کسی بلا مین گرفتار کرینگے اور پھر آکر لشکر کشی کرینگے اب کیا قصد ہی ہامان نے کہا کہ مین لشکر کشی کرتا ہون پرسون یہان سے کوچ کرونگا مدت نہ دونگا کہ وہ اپنا سامان کرلین اُنکی آگاہی بھی نہ کرونگا جب سر پر پہونچ جاونگا اُسوقت خبر کرونگا لشکر کا جایزہ لیلون تو کوچ کرون زنگارہ نے کہا کہ اختیار ہی یہ سُنکے ہامان نے اُسی دن سے لشکر درست کرنیکا حکم دیا جب سب لشکر درست ہو گیا تو چوتھے دن مع اپنے فرزند منظور و لشکر کے روانہ ہوا راہ مین اِسنے ایک نامہ بنام دیو قلقارا ژدرخوار کے تحریر کیا اُسکو اپنی مدد کے لیے طلب کیا اُس نامے مین کل حال تحریر کیا وہ نامہ ایک دیو کے ہاتھ روانہ کیا اب طرف اخضر کے کوچ کیا اُس دیو نے وہ نامہ جاکر قلقارا کو دیا وہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا یہ بہت زبردست دیو ہی کہ اِسکے ہم پلہ کوئی دیو نہین ہی جب اِسکو نامہ ملا نامے کو پڑھکر بہت برہم ہوا اور کہا کہ اخضر کو کیا ہوا ہی جو ہامان سے مقابلہ کرتا ہی مین ضرور ابھی مدد کرونگا اخضر کو شکست دونگا یہ کہکر حکم دیا کہ میرا لشکر طیار ہو مین کل یہان سے طرف ہامان کے کوچ کرونگا اُسوقت سے لشکر کی تیاری ہونے لگی اُسی دن کل لشکر تیار ہو گیا صبح کو اِسنے چار لاکھ دیو کی جمعیت سے اپنے فرزند کو حاکم جزیرہ کر کے دیو نامہ بر کو ہمراہ لیکر کوچ کیا قطع منازل و طی مراحل کر کے قریب لشکر ہامان پہونچا ہامان بھی دو منزلہ سہ منزلہ کرتا چلا جاتا ہی کہ یہ خبر ہامان کو ملی کہ قلقارا مع لشکر کے جو آپکی طلب کے تشریف لاتے ہین اِسنے اُسی مقام پر قیام کیا کہ قلقارا بھی پہونچا اُسنے بھی قیام کیا باہم ملاقات ہوئی دونون ملے ہامان نے کل حال بیان کیا قلقارا سُنکے کہنے لگا کہ ضرور اخضر کی قضا آگئی ہی ابکی ضرور قتل ہوگا اے ہامان تمنے یہ اچھی تدبیر کی دونون کو گرفتار طلسم کیا کیا خوب بلا دفع کی ہامان نے کہا کہ کیا کرتا سوائے اِسکے مین اُسپر غالب نہ آسکا کیا کرتا یہ تدارک کیا اب پھر لشکر کشی کر کے چلا ہون تمکو بھی طلب کیا خیر اب ہم اور تم ملکر اخضر کو شکست دینگے یا اسیر کرینگے قلقارا نے کہا کہ مین تمہارا شریک ہون چلو یہ کہکر ہامان کے ہمراہ اُسکے لشکر مین آیا لشکر قلقارا بھی شامل لشکر ہامان ہوا اُسدن تو اُسی صحرا مین قیام کیا صبح کو وہان سے کوچ کیا کہ ہامان مع لشکر قریب شہر پہونچا مقام وسیع دیکھکر لشکر کا پڑاؤ کیا لشکر اُترا چکے وغیرہ برپا ہوے ہامان نے دربار کیا اُسی وقت ایک نامہ بنام اخضر اِس مضمون کا تحریر کیا کہ اے اخضر تجکو معلوم ہو کہ مین نے اُس آدم زاد کو بھی مثل رستم کے گرفتار طلسم کیا تو نے سنا ہوگا اُسکا اسباب لوٹ لیا ہمراہیون کو قتل کیا لہذا اب تجکو لازم ہی کہ بعبور دیکھنے نامے کے سہراب کا سر کاٹکر

اور اپنے ہاتھ رومال سے باندھکر اور مضراب کو دولھن بناکر حاضر خدمت ما بدولت ہو اگر اسکے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کرونگا اپنی معشوقہ پر قبضہ کرونگا باقی والسلام یہ نامہ لکھکر دیو زلازل کو دیا کہ اختضر کو دے کر اسکا جواب لے آ وہ فوراً چند دیوؤن کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا اسکو راہ مین چھوڑ دیے اب کچھ حال اختضر ملاحظہ ہو کہ جب وہ دیو جو کہ ہامان کے ہاتھ سے قتل ہونے سے بچے تھے ہمراہیان شہریار سے حاضر دربار اختضر ہوے اس حالت سے گریبان چاک چہرہ اداس سرون پر خاک بدحواس گریان و بیقرار حاضر دربار ہوکر عرض کرنے لگے یہان دربار جمع تھا سہراب بھی اپنے زنگل شوکت پر متمکن تھا اور سب حاضر دربار تھے کہ ان سب نے عرض کیا کہ ہم لٹ گئے ہامان نے نمک حرامی کی کرسے اسلام قبول کیا تھا مثل رستم ثانی کے اسکو بھی اسیر طلسم کیا اور اگر کچھ قتل کیا ہم دو تین آدمی اپنی جان بچاکر برائے خبر حاضر ہوے اختضر اور اہل دربار نے جو یہ سنا حواس جاتے رہے ایک کہرام مچ گیا سب رونے لگے سہراب کو یہ حال سنکے بڑا صدمہ ہوا اور غیظ مین آکر کہا کہ اس ہامان کی قضا آئی ہی مین ضرور اسکو قتل کرونگا یہ میرے ہاتھ سے نہ بچیگا اگر نا جان اب لشکر کو تیار ہونے کا حکم فرمائین مجکو اب تاب نہین ہی جہان وہ مرتد ہوگا مین اسی مقام پر جاکر اسکو قتل کرونگا اسنے بہت سر اٹھایا ہی اختضر نے فرمایا کہ صبر کرو تمہارے خاندان کا یہ طریقہ نہین ہی کہ حریف پر لشکر کشی کرکے جائین وہ خود آئیگا کیونکہ اسکو کب یہ تاب ہوگی کہ وہ لشکر کشی کرے اسکو آنے دو یہان مقابلہ کرنا سہراب نے عرض کیا کہ یہ بجا ارشاد ہوا مگر دل نہین مانتا ہی اور دوسرے کئی مرتبہ صاحبقران اول و ثانی ہزارون مقام پر لشکر کشی کرکے تشریف لیگئے ہین جہان انکا حریف بھاگ کر گیا انھون نے اس ملک پر لشکر کشی کی اسمین کچھ نقصان نہین ہی مخالف شان شجاعت ہی اگر ایسا ہوتا تو وہ لوگ کبھی نہ کہتے اختضر نے سرورجنی سے ارشاد کیا کہ آپ (انجم) کو کرین کہ اب ہامان کو کون زیر کریگا اس لڑائی کا کیا انجام ہوگا یہ سنکے سرورجنی نے (انجم) کیا خوب غور سے دیکھا اسکے بعد سر اٹھاکر عرض کیا کہ مبارک ہو ہامان کے قاتل یہی صاحبزادے ہین انھین کے ہاتھ سے یہ جنگ سر ہوگی یہی اسکو قتل کرینگے مگر ابھی دس دن انکو لازم ہی کہ کسکے مقابلہ کو نہ جائین بعد اسکے اختیار ہی یقین ہی یہ نحوست بھی اب دور ہو جائیگی عجب نہین کہ وہ خود ادھر کو آئے یہان مقابلہ ہونا انکے حق مین بہتر ہی اختضر نے سہراب سے فرمایا تمنے سنا کیا کہا سرورجنی نے انکا حکم کبھی خلاف نہین ہوتا ہی تمکو انکے کہنے پر عمل کرنا ضرور ہے سہراب نے عرض کیا کہ مجکو تو دس دن سے زیادہ عرصہ ہوگا یہان سے کوچ کرنے مین موافق انکے حکم کے یہ زمانہ بھی نکل جائیگا آپ تیاری لشکر کا حکم فرمائین اختضر نے اسیوقت حکم دیا کہ لشکر مین تیاری سفر ہو تم یہان سے بعد دس دن کے کوچ کرینگے یہان لشکر مین درستی آلات حرب و ضرب ہونے لگی اختضر پھر دربار برخاست کرکے محل مین تشریف لے گیا اور اپنی زوجہ سے مکاری ہامان کی بیان کی تمام محل مین بھی کہرام پڑ گیا مضراب بھی رونے لگی سب کو بڑا صدمہ ہوا اور یہ حالت کئی دن تک رہی یہان لشکر کشی کا سامان ہو رہا ہی ایک دن کا ذکر ہی کہ دربار آراستہ ہی سب سردار حاضر دربار ہین دربار خوب آراستہ ہی دیوان قومی ہیکل دنگلون پر بیٹھے ہوے جھوم رہے ہین جبضہ دار شمشاد چوم رہے ہین سہراب کچھ ذکر ہامان کا فرمارہے ہین کہ یکایک بیرون دربار دیو زلازل نامہ لے کر آیا قصد کیا کہ بلا اطلاع داخل دربار ہون دربانون نے روکا اور کہا کہ ہم خبر کرلین تو جانا پہلے اسنے قصد کیا تھا کہ فساد کرون پھر خیال کیا کہ کیا حاصل اگر فساد کرنا ہی تو دربار مین جاکر کرنا تو تمام ہوگا بس کہا کہ اچھا اطلاع کرو درگہ سالار اسکو ٹھہراکر دربار مین آیا مجرا کاہے

مجرا کیا اور عرض کیا کہ ایک دیو کمین سے آیا ہی حاضر دربار ہوا چاہتا ہی اُسکے طریقہ سے ثابت ہوتا ہی کہ نامہ بر
ہی حکم فرمایا اخضر نے کہ بھیجدو درگہ سالار نے باہر آکر کہا کہ جاؤ طلب کیا ہی وہ اپنے ہمراہیون کو ٹھہراکر داخل دربار
ہوا وہ دربار دیکھا کہ جو کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا تھا دربار کو دیکھکر ہوش جاتے رہے بدحواس ہوگیا دل مین
خیال کرنے لگا کہ کیا دربار ہی اور کیا جوان ہین سہراب کو دیکھا کہ برابر تخت کے دنگل مرصع پر جلوہ گر ہین
اُنکے حسن کی ضو سے دربار روشن ہی اور رعب ہی کہ سب اہل دربار سر جھکائے ہوے خاموش بیٹھے ہین
یہ معلوم ہوتا ہی کہ شیر ژیان یا اژدر دمان دنگل پر متمکن ہین یہ حالت دیکھکر ششدر ہوگیا چارون جانب دیکھنے
لگا جدھر نگاہ اٹھاکر دیکھا دربار کو سردارون سے آراستہ پایا متفکر ہوکر دیکھنے لگا کہ کوئی مقام خالی ہو تو بیٹھ جاؤن
کچھ نہ خالی پایا مجبور ہوکر رہگیا اخضر پریزاد نے حکم فرمایا کہ اسکے لیے کرسی لاؤ کرسی حاضر کی گئی وہ بیٹھا
اخضر پریزاد نے فرمایا کہ کہان سے آئے ہو اُسنے عرض کیا کہ نامہ لایا ہون اخضر پریزاد نے فرمایا
کسکا نامہ لائے ہو اُسنے کہا کہ بادشاہ دیوان قاف دیو ہامان کا نامہ لایا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ لاؤ
اُسنے وہ نامہ دیا اخضر پریزاد نے دبیر کو دے کر فرمایا کہ اسکو پڑھو دبیر نے لفافہ چاک کرکے پڑھنا
شروع کیا وہی مضمون مرقومۂ بالا تحریر تھا مضمون نامہ سنکے اخضر پریزاد بہت برہم ہوا فرمایا کہ اس بیہودہ
سے کہنا کہ کیون قضا دامن گیر ہوئی ہی دمتل ہی کہ جب چیونٹی کے مرنے کے دن آتے ہین تو اُسکے پر
نکلتے ہین اور جب صاحب نفس خواہ دیو ہو خواہ انسان جب اسکی قضا آتی ہی تو زبان دراز ہوتی ہی اور
ایسی حرکتین کرتا ہی جو کہ تیرے ہین بس اب مین صاف صاف کہتا ہون کہ اگر اپنی زندگی درکار ہی تو بس
اِس حرکت سے باز آ اور میری خدمت مین حاضر ہو از سر صدق اسلام قبول کر در نہ تجھکو اختیار ہی اُس
دیو نے عرض کیا کہ یہی مضمون تحریر کرا دیجیے سہراب خاموش سنا کیے جب اخضر یہ تقریر کر چکا تو اب
سہراب نے وہ نامہ جو کہ ہامان کا تھا دبیر کے ہاتھ سے لیکر چاک کر ڈالا اور اُس دیو کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا
کہ اُس سے کہدینا کہ اب وہ زمانہ گیا اب تیری قضا آگئی ہی تو بڑا مزدا اور نمک حرام و مکار و محسن کش و غدار
ہی تیری قضا نے یہ حرکت تجھ سے کرائی اِسی مین خیر ہی کہ میری اطاعت کر ورنہ بیک ضرب شمشیر تیرے
دو پرکالے کر دونگا یہ تقریر جو کی اور نامہ چاک کیا زلزل کو بہت ناگوار ہوا ایک دو دغلیظ تھا کہ کاغذ دماغ
کو توڑ کر نکل گیا برہم ہوکر پکارا کہ او آدم زاد سر سیاہ دندان سفید تیری کیا قضا آئی ہی کہ تونے شاہ دیوان
قاف کا نامہ چاک کر ڈالا اب مین کب زندہ چھوڑتا ہون یہ کہکر غیظ مین کرسی پر سے اُٹھا اور دار لیکر
چلا اہل دربار نے قصد کیا تھا کہ منع کرین مگر سہراب نے سب کی طرف نگاہ قہر دیکھا جو جس مقام پر
تھا اُسی جگہ سہم ہوکر رہگیا اُدھر وہ حرام زادہ قریب پہونچ گیا اور دار کا وار کیا یہ خاموش بیٹھے رہے مگر
آنکھ سے دار کو دیکھا کیے جب وہ قریب سر آئی ٹھوکی ماری کہ وہ پٹ پڑی قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور ایک ہاتھ
کمر زنجیر مین ڈالکر اُسکو اُٹھا لیا اور سر سے بلند کرکے دے مارا اور کرسی پر سے اُٹھکر ایک پاؤن کو دونون
پاؤن سے دبایا اور ایک کو دونون ہاتھون سے خوب مستحکم پکڑکر جو زور کیا مثل کرپاس کہنہ کے چیر ڈالا ایک
عزیو تحسین کا اہل دربار مین بلند ہوا اخضر نے دوڑکر اور تخت پر سے اُترکر سہراب کو گود مین اُٹھا لیا
ہاتھون کو چومکر پیشانی پر بوسے دیے تخت پر آکر بیٹھا سہراب اپنے دنگل پر بیٹھا حکم دیا کہ جو کوئی اسکے ہمراہ
آیا ہو اُسکو بلاؤ اور کہو کہ لاش اُٹھاکر لیجائے اور یہ جواب نامہ دبیر سے فرمایا کہ کہدو کہ تمکو جنگ منظور ہی تو ہم
تیرے مقابلہ کو آتے ہین خبردار ہو جانتے بیکار زحمت کی ہم خود تیری سرکوبی کو تیرے مقام پر آتے ہین
مگر ثابت ہو گیا کہ تیری قضا تجکو یہان لائی دبیر نے یہی مضمون تحریر کر دیا اسنے عرصہ مین اُسکے ہمراہیون کو

لیکر حاضر ہوا انھون نے مجرا کیا سہراب نے فرمایا کہ یہ لاش پڑی ہی اسکو اٹھالو اسنے بے ادبی کی تھی اسکی
سزا دی گئی اور یہ جواب نامہ ہی ہامان کو دیدینا وہ سب کے سب حال دیکھکر دنگ ہو گئے کہ یہ کیا ہوا خاموش
لاش اٹھاکر اور وہ نامہ لے کر دربار سے باہر آئے اور سیدھے لشکر کی راہ لی یمان ہامان منتظر تھا اور
قلقار سے کہ رہا تھا کہ دیکھیے کیا جواب آتا ہی اسنے کہا کہ جواب کیا آئیگا وہ حاضر ہوگا ہامان نے کہا کہ
تو ممکن نہین ہی مجکو یقین ہی سوائے جواب جنگ کے دوسرا جواب نہوگا وہ لوگ ایسے حسین ہین کہ صلح
کرلین کہ اتنے مین وہ سب ہمراہی زلازل کے روتے ہوے لاش لیکر پہونچے اور کل حال بیان
کیا اور کہا کہ یہ جواب ہی نامہ کا اسکو اخضر کے نواسے یعنے سہراب نے چیر کر پھینکدیا یہ حال سنکے دیو
ہامان وقلقار کے ہوش جاتے رہے کہ یہ لڑکا تو بڑے غضب کا نکلا جواب نامہ دیکھکر ہامان نے کہا
کہ اخضر نے اسکے بھروسے پر مقابلہ کا اقرار کیا اور جواب جنگ دیا خیر دیکھا جائیگا کل مین شہر مین گھس کر
سب کو قتل کرونگا یہ کہکر خاموش ہو رہا اب ادھر کا حال سنیے کہ جب جواب جنگ ولاش جا چکی
سہراب نے اخضر سے عرض کیا کہ دہ دس یوم بھی تمام ہو گئے اور ہامان بھی لشکر کشی کر کے آگیا
اب آپ حکم فرمائیے کہ پیش خیمہ شہر سے نکلے اور آپ بھی مع لشکر کے کوچ فرما کر اسکے مقابلہ مین فروکش
ہو جیسے تاکہ فیصلہ ہو جائے جسکو خدا ظفر دے بس اسیوقت اخضر نے حکم دیا کہ پیش خیمہ نکلے اسیدن عنبر رنگ
پیش خیمہ لیکر مع ایک لاکھ سپاہ کے روانہ ہوا اسکے بعد ہومان مع دو لاکھ کے اسکے بعد گلرنگ مع ایک لاکھ کے
اسکے بعد اخضر و سہراب مع پانچ لاکھ کے شہر سے کوچ کر کے چلے یمان جب وہ رات گذری صبح طالع ہوئی ہامان
بیدار ہوا بارگاہ مین قلقار وقیطور و فرزند ہامان و دیگر سردار حاضر ہوے کہ ہامان نے کہا کہ میرا قصد ہی کہ آج شہر پر
یورش کرون اور داخل شہر ہو کر سب کو قتل کرون لہذا لشکر تیار ہو یہ حکم دیچکا تھا پردے بارگاہ کے اٹھے ہوے تھے
کہ سامنے سے شہر کی جانب سے گرد نمودار ہوئی اور وہ گرد قریب صحرا کے کرشمہ ہوئی اس گرد سے عنبر رنگ
مع ایک لاکھ سپاہ کے پیدا ہوا پیش خیمہ اسکے ہمراہ تھا اسنے مقام مودہ دیکھکر بارگاہ سلطانی برپا کی گرد اسکے
اور خیمے دربار گاہین برپا ہوئین لشکر اترا کہ یہ اترنے نہ پایا تھا کہ دوسری گرد بلند ہوئی وہ بھی قریب صحرا کے
آکر شق ہوئی اور اس گرد سے ہومان مع دو لاکھ سپاہ کے پیدا ہوا وہ بھی اترنے لگا کہ پھر گرد اسکی
اور اس گرد سے گلرنگ مع ایک لاکھ سپاہ کے ظاہر ہوا یہ تینون لشکر اترے یہ حال دیکھکر ہامان نے
قلقار سے کہا کہ دیکھا تمنے کتنی جلدی اخضر نے لشکر کشی کی میرا قصد تھا کہ شہر کے اندر جاکر سب کو قتل کرونگا
وہ تو میرے مقابلہ کو آگئے خیر دیکھا جائیگا اخضر کو اس لڑکے کا بڑا بھروسا ہی اسکی ذات سے اسکو بڑی
امید ہی آجتک کبھی ایسی حالت مین سرکھلا ہو کر مقابلہ نہین کیا صرف تین مرتبہ پہلی دفعہ جبکہ مین بگڑا تھا اور میرے
ہاتھ سے ہومان زخمی ہوا تھا اسکے بعد قلعہ بند ہوا پھر جب رستم کو پردہ دنیا پر سے طلب کر لیا اسوقت
سرکھلا ہو کر مقابلہ کیا تیسری مرتبہ ابکی دفعہ نہین تو جہان کچھ دباؤ پڑا تو قلعہ بند ہو گیا مگر ابکی مرتبہ تو بڑا دل کیا کہ یون
بیخوف و خطر نکل کر مقابلہ پر اترا خیر سمجھ لیا جائیگا جانا کہان ہی میرے ہاتھ سے یہ کہکر خاموش ہوا تھا کہ لشکر
اترا اور ادھر بازارین آراستہ ہونے لگین لشکر اتر چکا تھا کہ گرد اڑی کہ تمام صحرا تاریک ہو گیا روے آفتاب
پنہان ہو گیا کہ وہ گرد شق ہوئی اسمین سے اخضر پدر زادہ تخت پر سوار برابر تخت ایک مرکب خوبصورت پر
سہراب سوار تمام آلات جنگ سے آراستہ چہرہ ماند آفتاب کے روشن یہ حال کہ ضیاے رخ سے
جنگل روشن ہو گیا عقب مین پانچ لاکھ مزہ دیو سیارہ رکاب پر سہراب کے ہاتھ رکھے ہوے یہ شان و
شوکت دیکھکر ہامان جل گیا فرش آتش پر لوٹنے لگا اسی حسد کی آگ اسکے دل مین بھڑکی کہ کباب ہو گیا قلقار

سے کہا کہ دیکھو کیا شوکت بہم کی ہی اُدھر لشکر اخضر اترا اخضر و سہراب داخل بارگاہ ہوے سب سردار
اپنے اپنے خیمون مین گئے بعد تھوڑی دیر کے اخضر نے دربار کیا سب حاضر دربار کو دربار ہوے اِدھر
ہامان نے جلکر طبل جنگ بجوادیا یہ بھی نہ خیال کیا کہ آج ہی تو لشکر آیا ہی اخضر کو ہرکارون نے خبر دی
کہ ہامان نے طبل جنگ بجوایا ہی کل مقابلہ کریگا اخضر نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس رزمی
بفضل ابزدی بجے یہ حکم دینا تھا کہ نقارے پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل حریف سے مقابلہ ہوگا
لشکر مین تیاری اسباب جنگ کی ہونے لگی دیو اپنے حربون کو درست کرنے لگے اُدھر لشکر ہامان مین
سب تیاری کرنے لگے دونون لشکرون مین اُتنا دن اِسی بندوبست مین تمام ہوا کہ رات ہوگئی کوس حربی
بجا کیا شام کا ہونا تھا کہ طلایہ پھرنے لگا صدائے حاضرباش و نافرباش بلند ہوئی ہر ایک دیو اپنی فکر کرنے
لگا کوئی کہتا تھا کہ کل ہم حریف کے لشکر کو یون درہم برہم کرینگے کہ وہ بھی یاد کریگا ایسے وار کرینگے کہ
ہزارون دیو قتل ہونگے مگر یقین ہی کہ کل جنگ مغلوبہ ہو کل جنگ مفرد ہو خیر دیکھا جائیگا کبھی تو وقت آئیگا
لشکر اخضر مین یون دیو باہم تقریر کر رہے تھے کہ کل دن نام کا ہی نام آوری کرو یون جم کر لڑو کہ حریف
کے پانون اُکھڑ جائین تاب مقابلہ نہ لاسکے فرار پر قرار لین دیکھو آدم زاد آکر کیسے بہادری کرتے ہین
اور کیا نام کرتے ہین دیو کو زیر کرتے ہین تمکو لازم ہی ہمتو دیو ہین خوب حریف سے مقابلہ کرین ثابت قدم
رہین کمبخت سے باہر قدم نہون بھائیون یہ زمانہ نام کرنے کا ہی برسون کے بعد تو پھر نوبت پیکار آئی ہی
ایسی ایسی گفتگو رات بھر دونون لشکرون مین رہی طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھرا کیا یہانتک کہ آخر صبح چرخ فیروزہ فام
پر ظاہر ہوئی سپیدی سحر پھیلنے لگی ستارے دریاے فلک مین غوطے کھانے لگے ماہتاب پنہان ہوگیا
دیو روز کی آمد ہوئی پری شب بخوف اُسکے بھاگی اُفق مشرق سے شاہ خاور بعد آب و تاب برآمد ہوا نیزہ
شعاعی زیب دست کیے ہوے اُدھر مسجدون مین اذان ہوئی خروس فلک نے بانگ اللہ اکبر بلند کی لشکر
اخضر کے دیو صدائے اذان سنکے بیدار ہوے تھے ایک تو بسبب شوق جنگ کے رات بھر
سوے نہین ابھی آنکھ لگی تھی کہ سحر ہوگئی سب اُٹھے وضو کیا بعد فراغ نماز سلاح تن پر آراستہ کیے تھوڑے
عرصہ مین تمام لشکر تیار ہوگیا کہ سردار بھی اپنے اپنے خیمون سے مسلح و مکمل ہو کر نکلے لشکر کو آراستہ پایا طرف
میدان کے روانہ کیا لشکر تو اُدھر کو گیا آپ درشاہی پر حاضر ہوے یہان اخضر نے بیدار ہو کر وضو کیا
نماز پڑھی سہراب نے بھی بیدار ہو کر نماز سحر ادا کی تا نوات دونون نمازین پڑھکر سلاح جنگ سے
آراستہ ہو کر خیمون سے برآمد ہوے سب یہان منتظر تھے کہ بادشاہ سوار ہولین تو میدان جنگ کو جائین
کہ آمد آمد بادشاہ کا غل ہوا سب مؤدب ہو کر کھڑے ہوگئے کہ یکایک بادشاہ مع سہراب کے برآمد
ہوے سب نے مجرا کیا بادشاہ تخت پر سوار ہوے سہراب مرکب پر علیحدہ گرد ہوے پھر تو سب سردار
سوار ہونے لگے تھوڑے عرصہ مین سب گرد تخت آگئے سواری شمال بادبہاری کے روان ہوئی وہ صبح کا
ٹھنڈا ٹھنڈا وقت وہ ہواے سرد کے جھونکے غنچہ دل کو شگفتہ کیے دیتے تھے جوان دمحور مزاج
تو نہایت خوش ہوے جاتے تھے وہ نسیم کے جھونکے جو گلون سے بسے ہوے آتے تھے اُنکے سبب
سے دماغ معطر ہوے جاتے تھے وہ کوسون تک سبزہ روئیدہ تھا گویا فرش زمردی گسترده ہی قطرہاے
اوس گرد بادار کو شرمندہ کیے دیتے تھے پھول جو کھل کھل کر گرے تھے تمام چمن مہکا ہوا تھا اُن باغون سے
ہوا جو آتی تھی صحرا گو بسا تی تھی طائران خوش صدا اپنی اپنی زبان مین حمد و ثناے ایزدی کرتے تھے بلبین
خوش پھر رہی تھین طاؤس رقص مین مصروف تھے کوئل کوک رہی تھی نہرون مین پانی جاری تھا وہ بلکی

ہلکی دھوپ کی شعاع اسکا دہ برگہاے اشجار پر پڑتا اور وہ اُنکا مثل زمرد کے چمکنا عجب با فزاد وقت تھا نیا سما تھا ہر ایک ذی روح وغیر ذی روح وجد کے عالم مین جھوم رہا تھا ادھر بلبلین باغون مین دہن غنچہ چوم رہی تھین اُسوقت عجب بہار کا عالم تھا ہر ایک کے پاس سے دور رنج وغم تھا طائرون کی زمزمہ سرائی نے سب کو بیخود کر دیا یہ جو سما نظر پڑا اخضر نے حکم فرمایا سواری آہستہ آہستہ روان ہوا اُدھر میدان جنگ مین لشکر جو پہونچا تھا اُسمین علم کے پھریرے کھلے ہوے تھے اسلحہ چمک رہے تھے نیزے بلند تھے خود سرون پر تھے اُنکی کلغیان چمک رہی تھین ارسے پشت خنگ دار شاد ہر ایک دوش پر رکھے تھا کہ اتنے مین سواری سلطانی پہونچی لشکر مین برہمی ہوئی تخت شاہی وسط مین اخضر نے حکم صف بندی کا دیا ابھی تک لشکر کفار نہین آیا ہی یہان صف بندی ہونے لگی میمنہ ومیسرہ وقلب وجناح ساقہ وکمین گاہ اگلا ہراول تخت اخضر قلب مین قائم ہوا ہو یان ہر قبیلہ سالاری سہراب نے اپنا مرکب برابر تخت اخضر کے قائم کیا تخت کو تمام سردارون نے گھیر لیا کہ آمد آمد لشکر کفار شروع ہوئی جبکہ سحر ہوئی یامان کے لشکر مین بھی لشکر تیار ہونے لگا یامان بھی بیدار ہوا مسلح ہوکر اپنے لشکر کے ہمراہ مع اپنے فرزند دیو تومان وقنطورسپہ سالار دیو قلقار کی طرف میدان کے چلا کالے کالے نشانون کے پھریرے ہوا سے اُڑتے ہوے بانبے جنگی بجتے ہوے اہل لشکر کے رخون سے آثار کفر ظاہر رنگ ایسے سیاہ کہ جسکے روبرو سیاہی زنگبار کیا شئی ہی یہ ثابت ہوتا تھا کہ روز روشن کی تبیان کرنے کو شب تار آئی ہی یہ لشکر بھی رزمگاہ مین پہونچا صف بندی ہوئی یامان کے بھی ہمراہ سات لاکھ مزہ دیو تھے یہان بھی میمنہ ومیسرہ درست ہوا کہ تبردارون نے نکل کر بست وزین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل نگاہ تھے اُنکو قلم کیا سفون نے آبپاشی کرکے گرد کو بٹھا دیا کہ یامان نے قلقار دیو تومان اپنے فرزند سے کہا کہ کسقدر اخضر مین جرأت ہوگئی ہی کہ میرے آنے سے قبل میدان مین آگیا دیکھو وہ برابر تخت کے جو لڑکا مرکب پر سوار ہی یہی تو اسا اخضر کا ہی یہی میرے رقیب کا فرزند ہی اسی نے دیو زلازل کو ہلاک کیا مین اسکے ہی ہاتھ سے زخمی ہو چکا ہون طعنہ یا قوت پر اُسوقت مین اسکا سن کوئی دس برس کا ہوگا اب کوئی تیرہ برس کا ہی مگر دیکھو کہ کیا شان ہی بڑے بڑے دیو سر جھکائے لیتے ہین کس دبدبے سے کھڑا ہی ان آدم زادون مین جرأت کوٹ کوٹ کر خداوند نے بھر دی ہی انکے لڑکے بھی جری ہوتے ہین یہی گفتگو کر رہا تھا کہ نقیبون نے لشکر سے نقابت کرنے کے واسطے قدم بڑھاتے دونون جانب سے نقیب نکلے یون باواز بلند نقابت کرنے لگے کہ ای جوانون یہ وقت نام آوری ہی نام کرو یون جم کر لڑو کہ تمھارے جنگ کا فسانہ باقی رہے ہر ایک کی زبان پر یہ جاری ہو کہ فلان زمانہ مین فلان لشکر نے یون بہادری کی کہ کوئی نہ کریگا کھیت سے باہر قدم نہون ثابت قدم رہو باپ دادا کے نام کو روشن کرو یہ دنیا بے ثبات ہی اسمین کسی کو قیام نہین جو آیا ہی وہ کوچ ضرور کریگا سوائے نام کے کچھ باقی نہ رہے گا دیکھو کہان ہین وہ بادشاہ جو کہ بڑے لشکر رکھتے تھے اور بڑے جاہ وحشم تھے جب مر گئے کچھ کام نہ آیا نشان تک بھی نہ باقی رہا کوئی فاتحہ پڑھنے والا نہین ہی کوئی نام بھی نہین لیتا ہی اور جو کہ عدل وانصاف کر گئے ہین اُنکا نام باقی ہی شعر زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل + گرچہ بسی گذشت کہ نوشیروان نماند + آن پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک + خاکش چنان بخورد کز و استخوان نماند + دیگر جنھین تاج زری اور تخت طاؤسی میسر تھا + اُنھین کی قبر پر رونق تو کیا وحشت برستی ہی + ای جوانون اُن مکانات مین جاتے ہوے خوف آتا ہی جہان کہ ہمیشہ پریون کا مجمع رہتا تھا سوائے پریون وشیطنون کے کسیکا گذر نہ تھا یا اب اُس جگہ اور اُس مقام اور اُن مکان ومحلون مین زاغ وزغن آشیانے بنائے ہین بوم کے ہزارون

گھوسلے ہین اُنجمن اب جاتے ہوے خوف آتا ہی کہین پراقبی دراز قد بیٹھے ہین کہین عقرب نیش زنی کر رہے ہین یہ مقام عبرت ہی اور جاے حسرت ہی خیال کرو یہ شعرا اُنکے حسب حال اور اسوقت کے مناسب ہین شعر

سکندر سے نہ لشکر کام آیا	سبھون نے خاک مین آرام پایا	ہوا سہراب کا آخر کو کیا حال
کیا سر پھوکر دن سب نے پامال	کہان ہین وہ مکان و قصر و بستان	سر برآرستھے جنمین شاہ سلطان
جہان پر فرش زرین سنے بچھائے	وہان انسان کو اب خوف آئے	جہان رہتا تھا اکثر مجمع ناس
وہان جانے مین اب ہوتا ہی وسواس	فقط اللہ کو یاد دن بتاے	سوا اُسکے ہر اک شی کو فنا ہی

جبکہ یہ ثابت ہو گیا کہ مرنا ضرور ہی یہان مثل حباب کے زندگی ہی تو پھر کیون نہ وہ کام کرین کہ جسکے سبب ہمیشہ نام نیک باقی رہے اور کیون نہ نام پر جان دین اور کیلئے نہ دم شمشیر پر اپنے کو نثار کرین کیون ایسی موت نہ مرین کہ جس سے ہمیشہ نام کو مثل رستم و اسفندیار بقا رہے گو فنا ہون اُس سے بہتر ہی کہ مرض مین مبتلا ہو کر مرین یون جو نقیبون نے نقابت کی دونون لشکرون کے پہلوانون کو جوش آگیا سب کے چہرے فرط شجاعت سے لال ہو گئے سناٹا چھا گیا یہ نوبت ہوئی کہ بڑھے جاتے تھے سہراب کا تو یہ حال تھا کہ جھوم رہا تھا تھوڑے عرصہ تک تو یہ حالت رہی نقیب نقابت کر کے چلے گئے کہ لشکر ہامان سے ایک دیو کہ نام اُسکا دیو زلزلہ تھا ہامان سے اجازت لیکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اخضر سے شبرنگ نے اخضر سے اجازت لیکر مقابلہ کیا خوب دا دے چلے آخر کو شبرنگ کے ہاتھ سے وہ قتل ہوا اُسکے بھائی تزلزل نے نکلکر مقابلہ کیا وہ بھی قتل ہوا دو پہر تک پانچ دیو شبرنگ نے قتل کیے یہ حال دیکھکر قنطور ہامان سے اجازت لیکر میدان مین آیا شبرنگ کا مقابلہ کیا بڑی دیر تک رد و بدل رہی آخر کو شبرنگ زخمی ہوا دیو اُسکو اُٹھا کر لیگئے بعد اسکے گلرنگ اخضر سے اجازت لیکر آیا وہ بھی زخمی ہوا کہ شام ہو گئی ہامان نے بھی طبل بازگشت بجوایا اور واپس گیا اخضر بھی واپس فرودگاہ پہ آیا ہامان بہت خوش ہی کہ آج تو میری ظفر رہی آتے ہی طبل جنگ بجوا دیا یہ خبر اخضر کو بھی ہوئی اخضر نے بھی نقارہ بجنے کا حکم دیا نقارہ بجا دونون لشکرون مین رات بھر کوس حربی بجا کیا طلایہ پھرا کیا کہ سحر ہو گئی دونون لشکر میدان مین آئے صفوت جدال و قتال آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی لشکر ہامان سے دیو قرطوم مقابلہ کو آیا مبارز طلب کیا یہان سے اخضر سے اجازت لیکر دیو ببران میدان مین آیا مقابلہ کیا قرطوم قتل ہوا مقتول نکلا وہ بھی قتل ہوا بعد اُسکے قتیل کے نکلکر مقابلہ کیا وہ بھی مارا گیا کیونکہ قتیل تھا شام تک ببران نے دس دیو قتل کیے ہامان سے عاجز ہو کر طبل بازگشت بجوا دیا قنطور نے کہا کہ مین کل نکلکر مقابلہ کرونگا آپ پریشان نہون دونون لشکر فرودگاہ پر واپس گئے رات ہی کو ہامان نے طبل جنگ بجوایا یہان بھی کوس حربی بجا آج ہامان بہت ملزم ہی کہ وہ رات کوس حربی کے بجنے مین بسر ہوئی صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے صفین آراستہ ہوئین نقیب نقابت کر کے چلے گئے دیو اژدر ہامان کے لشکر سے نکلا مبارز خواہ ہوا ببران نے اجازت لیکر مقابلہ کیا اُسکو قتل کیا قنطور نے نکلکر ببران کو زخمی کیا دیو اسد نے قنطور کا مقابلہ کیا وہ بھی زخمی ہوا پھر دیو شہر بر نکلا وہ بھی زخمی ہوا انھین کی لڑائی مین شام ہو گئی اتنی فتح کو ہامان نے غنیمت جان کر طبل بازگشت بجوا کر قیام کیا دوسرے دن پھر رات کو طبل بجوایا رات بھر طبل بجا کیا صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے صفین درست ہوئین نقیب نقابت کر کے چلے گئے قنطور نے نکلکر مبارز طلب کیا دیو صمصام نے اجازت لی اخضر کا مقابلہ کیا یہ اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا پھر قنطور نے مبارز طلب کیا دیو نمرود نکلا بحکم اخضر وہ بھی زخمی ہوا اور چند دیو آئے ہر ایک زخمی ہوا دو جان سے مارے گئے ہامان گھبرایا کہ کہین ایسا نہو کہ کوئی دیو قوی نکل آئے تو یہ

زخمی ہو طبل بازگشت بجوا کر واپس گیا مگر جاتے ہی طبل جنگ بجوا دیا رات بھر یہان بھی بحکم اخضر کوس حربی بجا کیا کہ وہ رات تمام ہوئی سحر فلک پر ظاہر ہوئی دونون لشکر بڑے کر و فر سے میدان مین آنے بیت
رسیدند لشکر بیاسے مصاف ٭ سر ہر کا رہستند چون کوہ قاف ٭ یزک ہر گذرگاہ کمین ریختند
نقیبان خرد شیدن انگیختند ٭ یزک بر یزک سو بسو در شتاب ٭ نہ در دل سکونت نہ در دیدہ خواب
نقیبون نے نقابت کی اسکے بعد لشکر ہامان سے قنطورس نے نکلکر مبارز طلب کیا اخضر کے لشکر سے
دیو حارث نکلا بڑی دیر تک رد و بدل رہی آخر کو وہ بھی زخمی ہوا تو سہراب کو تاب نہ رہی گو قصد دیو
ہومان سے نکلنے کا کیا تھا مگر سہراب نے اسکو نکلنے نہ دیا آپ اخضر سے اجازت طلب کی اخضر نے
فرمایا کہ ای فرزند ابھی لشکر مین بہت سے دیو ہین جو کہ جاکر مقابلہ کر سکتے ہین ہومان مقابلہ کریگا تم کیون جاؤ
سہراب نے عرض کیا کہ اموناجان جو اسکے مقابلہ کو گیا وہ زخمی ہوکر آیا کئی دیو اسنے قتل بھی کیے ہین
مجکو اب تاب نہین ہے مین جاکر اسکا مقابلہ کرون گا اب آپ اجازت دین اخضر نے یہ سنکے فرمایا کہ جاؤ
خدا حافظ ہو وہی تمھارا مالک ہے مین نے اسکے سپرد کیا سہراب سلام کرکے میدان کی طرف روانہ ہوا
تمام سردار جدا لشکر تک پہونچا گئے سہراب نے سب کو رخصت کرکے پودا باگ کا لیا اور تمیز کرکے میدان
مین روبرو قنطورس کے پہونچے اسنے جو سہراب کو دیکھا کہا کہ او آدم زاد تجکو بھی یہ جرات ہوئی کہ دیو سے
مقابلہ کرنے نکلا ابھی تو تیرے منھ سے دودھ کی بو نہین گئی ہوگی تو ابھی بچہ ہے کیون اپنی جان تلف کرتا ہے مجھ ایسے
دیو سے مقابلہ کرنے آیا ہے کہ جسنے کتنے دیوون کو زخمی کیا تیری کیا اصل ہے جا پھر جا ورنہ تیرا کہین پتہ بھی نہ معلوم
ہوگا کہ تو پیدا بھی ہوا تھا کہ نہین سہراب نے یہ سنکے کہا کہ او کافر تو کیا لاف و گزاف کرتا ہے تو وہی ہے جو کہ
اسدن جنگ مغلوبہ مین میرے چچا کے ہاتھ سے زخمی ہوا تھا اگر پٹ نہ جاتا تو ابتک تیرے استخوان تک
گھل گئے ہوتے زندگی باقی تھی جو بچ گیا بس اسی مین خیر ہے کہ یا تو میرے روبرو سے چلا جا یا میری اطاعت
کر ورنہ آج تو نہ بچیگا یہ جو سہراب نے فرمایا اسکو بہت غصہ آیا ناغول اٹھاکر وار کیا سہراب نے
وار کو خیال مین رکھا جب قریب سر پہونچا تبھی ماری کہ پٹ پڑا ہاڑھ بچاکر قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور کلائی پکڑ کر
پھینن لیا اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اسکو اٹھالیا اور اس زور سے زمین پر مارا کہ استخوان دکا ٹکڑا سر چور ہوگیا
اسکی لاش پر مرکب دوڑا دیا یہ طاقت دیکھکر دونون لشکرون نے صدائے تحسین و آفرین بلند کی انھون نے اسکو
قتل کرکے صدا دی کہ کوئی اور میرے مقابلہ کو آئے یا بس لشکر کا خاتمہ ہوگیا یہ سنکے دیو عفریت کہ بہت
زبردست ہی ہمراہ قلقارہ کے آیا ہی لشکر سے نکلا آتے ہی وار کا وار کیا انھون نے خالی دیکر جو اپنا وار کیا
اسکے دو ٹکڑے ہوئے یہ حال دیکھکر دیو عقرب نکلا وہ بھی انکے ہاتھ سے قتل ہوا جو دیو نکلا وہ قتل
ہوا تا شام دس دیو انھون نے قتل کیے آج ہامان کو بڑا رنج ہوا اسی حالت مین اسنے طبل بازگشت بجوا دیا
اور پھر گیا اخضر بھی اپنی فرودگاہ پر گئے ہامان نے طبل جنگ بجوایا صبح کو میدان مین جانے کی صلاح کی
قلقارہ سے کہا کہ آج میرے لشکر کی زینت مٹ گئی قنطورس قتل ہوگیا اس لڑکے نے بڑی جرات کی کیونکر
قتل کیا قلقارہ نے کہا کہ میرے تو ہوش جاتے رہے خبر دیکھا جائیگا ادھر اخضر نے بھی خبر نواخت طبل جنگ
سنکے اپنے بھی لشکر مین طبل جنگ بجنے کا حکم دیا یہان بھی نقارے پر چوب پڑی رات بھر دونون لشکرون
مین طبل جنگ بجا کیا صبح کو دونون لشکر حسب معمول میدان مین آئے صف آرا ہوئے نقیب نقابت کرکے
چلے گئے دیو قلقارہ ہامان سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا لشکر اخضر سے دیو ہومان نکلا
بحکم اخضر چونکہ یہ ضعیف ہوگیا ہی مگر اسمین بھی وہ جرات ہی کہ کوئی دیو اسکا مقابلہ نہین کر سکتا ہی آکر قلقارہ سے کہا

کہا ای قلقار تم کیون اِس ہامان کی شرکت کرتے ہو یہ وہ مرتد ہی کہ جسنے اپنے دلی نعمت کے ساتھ نمکحرامی
کی کہ جسکے گھر سے پرورش پائی اُسکی اولاد کی جانب بنگاہ بد دیکھا اور اگر اُسنے انکار کیا تو مخرف ہو کر مقابلہ کرنیکو
آمادہ ہو گیا جسکا انجام یہ ہوا بڑی غیرت ہی کہ کئی مرتبہ زک اُٹھا چکا مگر اُسپر بھی اپنی حرکت سے باز نہین آتا مگر
تو اُسکے آب و گل مین ہی ہر مرتبہ وہ مکر سے مسلمان ہوا اور اپنے محسن کے ہمراہ وہ حرکت کی ایسے کی شرکت
کرنا خلاف امر شجاعت ہی جو امر کبھی نہین منظور کریگا قلقار نے کہا کہ سب واقعہ مجھپر ظاہر ہی کوئی خطا ہامان
کی نہین ہی آپ بیکار اُسکو الزام دیتے ہین سراسر خطا اخضر کی ہی مین کبھی اُسکی شرکت سے ہاتھ نہ اُٹھاؤنگا
اول تو وہ میرا ہم مذہب ہی دوسرے میرے اُسکے قرابت قریبہ ہی بھلا ایسی حالت مین مین اُسکی شرکت
سے کیونکر دست بردار ہون مجکو کوئی نصیحت کی ضرورت نہین ہی بلکہ میرے نزدیک تو یہ بہتر ہو گا کہ تم بھی اخضر
کی شرکت سے دست بردار ہو ہامان کے شریک ہو اگر ممکن ہو تو اخضر کو بھی سمجھا کر یہ فساد برطرف کرا دو
کیا نقصان ہی ہومان نے کہا کہ مین مثل ہامان کے مرتد و نمک حرام نہین ہون کہ جسکا نمک کھاؤن اور اُسکے
ساتھ بدی پیش آؤن یہ میری جوانمردی کے خلاف ہی بس معلوم ہو گیا کہ تو دغا دیگا خیر جو تیرا جی چاہے میرے
ساتھ کر یہ سُنکے قلقار نے کہا کہ تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی یہ کہکر آرے کا وار کیا ہومان نے اُسکا وار
رد کیا اور اپنا وار کیا اسپر دو بدل ہونے لگی وار چلنے لگے بڑے عرصہ تک مقابلہ ہوا کیا ایک مقام پر قلقار
نے دھوکا دیکر اپنا وار کیا کہ آرہ سر پر ہومان کے پڑا تا دو ابرو اُتر آیا ہومان نے دستار کر آرے کو
سر سے نکالا خون کی چادر سر سے نکلی کہ اُسکو غش آنے لگا اِدھر قلقار نے قصد کیا کہ دوسرا وار کرون بس
یہ حال جو دیکھا سہراب کو تاب نہ رہی ذرہ آمرکب کو تیز کر کے اخضر سے اجازت لیکر میدان مین پہونچا
اور ڈانٹ کر کہا کہ او مرتد دست خود را نگاہدار مین تیرا حریف آپہونچا یہ کونسی برات ہی کہ مجروح پر ہاتھ اُٹھاتا
ہی کوئی بھی زخمی کو قتل کرتا ہی معلوم ہوا تو بالکل نامرد ہی یہ فرماتے ہوئے برابر اُسکے پہونچے اور ہومان کو
اُسکے روبرو سے ہٹا دیا اور خود مقابلہ کیا قلقار نے کہا کہ جب ہومان میرا مقابلہ نہ کر سکا تو تو کیا میرا
مقابلہ کریگا انسان ہو کر مین مثل قنطور کے نہین ہون کہ تو نے اُسکو قتل کیا قنطور میرے آگے کا پہ تھا
لے یہی آرہ جس سے ہومان کو زخمی کیا ہی مین اُسی سے تجکو بھی قتل کرتا ہون یہ کہکر آرے کا وار کیا سہراب
نے سمشیر نیام سے لی جیسے ہی آرہ قریب سر آیا ذرا ہاتھ مارا کہ آرے کے درمیان سے دو ٹکڑے مثل خیار تر
کے ہو گئے اُسنے برہم ہو کر ڈنڈوں کا کھینچکر مارا اُنھون نے خالی دیا کر وہ زمین پر پڑا کہ غار پڑ گیا وہ ڈنڈوں کا
مار کر اُنکی طرف چلا جیسے ہی قریب پہونچا اُنھون نے جو وار کیا اُسکا سر دھڑ سے گھر زمین پر گرا لاشہ تڑپنے
لگا یہ صفائی دست دیکھکر ہامان کے ہوش جاتے رہے بڑا صدمہ ہوا اُسی صدمہ مین اُسنے طبل بازگشت
بجوا دیا اور لشکر کو لے کر واپس گیا گو لشکر قلقار نے قصد کیا تھا کہ جنگ مغلوبہ کر دے مگر طبل بازگشت کے بجنے
سے مجبور ہو گئے ہمراہ ہامان کے فرودگاہ پر واپس گئے اِدھر اخضر بھی سہراب کے سر پر سے نثار
کرتا ہوا اپنی فرودگاہ پر واپس آیا قلقار کے غم مین ہامان نے اُسدن طبل نہین بجوایا بڑے عرصہ تک
اخضر اِس انتظار مین دربار مین رہا کہ شاید خبر نواخت طبل آئے جب نصف شب گذر گئی اخضر دربار
سے اُٹھکر چلا گیا اہل دربار سے یہ کہکر کہ معلوم ہوتا ہی کہ آج ہامان طبل نہین بجوائیگا کل اُسکا قصد مقابلہ کرنیکا
نہین ہی جو اُسنے آج طبل نہین بجوایا خیر کیا مضائقہ ہی کئی دن سے لشکر کو میدان مین جاتے ہوئے ہوا ہی اچھا
ہی کہ دو ایک دن آرام کر لین پھر مقابلہ ہو گا یہ فرمایا اور داخل خیمہ آرام ہوا وہ رات بسر ہوئی سحر ہو گئی وہ دن بھی
تمام ہوا پھر رات آئی اُس روز بھی ہامان نے طبل نہین بجوایا اخضر کو منتظر رکھا جب وقت گذر گیا دربار برخاست

کرکے آرام کیا وہ شب بھی براحت بسر ہوئی سحر کو دونون لشکر اپنے اپنے قیامگاہ پر رہے رات ہوگئی اُسدن دیو تومان نے اپنے باپ سے کہا کہ اب آپ کہانتک طبل جنگ نہ بجوائیے گا بس عم کرچکے آج طبل بجوائیے تاکہ قصہ فیصل ہو کبتک یہان پڑے رہین کل مین مقابلہ کرونگا اور سہراب کو برائے مقابلہ طلب کرونگا اُسکی قضا میرے ہاتھ سے ہی یہ جو تومان نے کہا ہامان نے اُسوقت حکم نواخت طبل دیا نقارے پر چوب پڑی لشکر کو معلوم ہوا کہ کل حریف سے مقابلہ ہوگا درستی آلات حرب وضرب کرنے لگے یہان تو سامان جنگ ہونے لگا اُدھر ہرکارے خبر نواخت طبل لے کر حاضر دربار دربار اخضر پریزاد ہوے مجرا گاہ پر سے مجرا بجالائے بعد دعا وثنا ے بادشاہی ادا کی اور یون عرض کیا کہ ظل اللہ جہان پناہ مالک تاج وتخت کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اقبال ہو لشکر ہامان مین بمشورۂ اُسکے فرزند کے طبل رزمی بجا ہی اُسکا قصد ہی کہ کل خادمان حضور سے مقابلہ کرے آتش کینہ وفساد کو مشتعل کرے باقی خیریت ہی یہ سنکے اخضر نے فرمایا کہ کہدو کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہم کل میدان مین جاکر اُسکا مقابلہ کرینگے اُسکو اُسکے کردار کی سزا دینگے بموجب حکم بادشاہ لشکر مین نقارے پر چوب پڑی صدائے طبل جنگ تمام لشکر مین پھیلی سب کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا صدائے نقارہ سے تمام صحرا انکہا گوش گردون رہوگئے شعر ز نقارہ آواز آمد بیرون ؎ کہ دون است دون است گردون دون ؎ رات بھر طبل جنگ بیدرنگ دونون لشکرون بجا کیا ہر ایک بہادر مصروف درستی اسباب کارزار رہا یہانتک کہ آثار سحر مشرق سے نمایان ہوے لشکر کفار مین وردی پہنی سپاہ اخضر مین صدائے اللہ اکبر بلند ہوئی دونون طرف کے اہل لشکر مصروف عبادت پروردگار ہوے اہل کفار ابلیس کی پرستش کرنے لگے صاحبان اسلام بصد احترام اپنے خالق حقیقی ورب تخفیفی کی بندگی مین مصروف ہوے بعد فراغ ہر ایک مجاہد وغازی نے اپنے تن پر اسلحہ لگائے مسلح ومکمل ہوکر آمادۂ جنگ وپیکار ہوے اپنے اپنے بسترون سے اُٹھکر دربارگاہ پر حاضر ہوے کہ اس عرصہ مین لشکر تیار ہوکر آیا سب سردارون نے لشکر کو طرف رزمگاہ کے روانہ کیا اور آپ منتظر شاہ رہے کہ یہان بعد الفراغ نماز سہراب واخضر پوشاک رزم زیب تن کرکے آلات حرب وضرب سے مسلح ومکمل ہوکر برآمد ہوے سب سردارون کا مجرا ہوا اخضر تخت پر سوار ہوا مرکب خوشخرام برق لجام پر سہراب نے جلوہ فرمایا سواری مثل باد بہاری عازم میدان نبرد ہوئی وہ ہنگام سحر نسیم سحری کا چلنا وہ خسرو خاور کا برآمد ہونا عجب وقت تھا اُسکے سبب سے تمام عالم وجد مین تھا اُدھر سے ہامان مع اپنے لشکر تومان کے سوار ہوکر روانہ ہوا اخضر وارد میدان ہوا تھا کہ ہامان بھی مع لشکر پہونچا دونون جانب صف بندی ہوئی نقیب نکلے اُنھون نے بے ثباتی دنیا مین چند فقرے بیان کیے جنکے سبب سے تمام بہادرون کی نظر مین دنیا بے ثبات معلوم ہونے لگی دلولۂ جنگ پیدا ہوا اگرچہ شجاعت نے اپنا رنگ رخون پر ظاہر کیا جوش جرأت سے چہرے لال ہوگئے دل مین امنگ جنگ ہوئی نقیب جب فقابت کرکے چلے گئے اُسوقت تومان ہامان سے اجازت لیکر میدان مین آیا بنگاہ قہر لشکر اسلام کو دیکھا اور آواز دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلے کو آوے بلکہ میری خواہش تو یہ ہی کہ وہ آدم زاد جسنے تہمتن وقلقار کو قتل کیا ہی میرا مقابلہ کرے اگر اُسکو اپنی جان عزیز ہو تو اور کسی کو روانہ کرے بس مین کہانتک کھڑا رہون مجکو تو شوق اُس سے مقابلہ کرنے کا ہی یہ سنکے سہراب کو تاب نہ رہی اُسیوقت روبرو اخضر کے آکر عرض کیا کہ یہ مجکو طلب کرتا ہی مین اُسکے مقابلہ کو جاتا ہون مجکو اجازت جنگ عنایت فرمائیے اخضر نے فرمایا کہ اے فرزند تم کیون زحمت کرو کوئی اور جاکر مقابلہ کریگا لشکر مین ابھی دیو ہین جو کہ مقابلہ کرنے کو جاسکتے ہین سہراب نے عرض کیا یہ تو بجا ارشاد ہوا مگر مین کیونکر نہ جاؤن

کیونکہ وہ میرا نام لے کر طلب کرتا ہی اگر نہ جاؤنگا تو سب یہ طعن کرینگے کہ سہراب بسبب خوف کے نہین آیا غلام کی عزت ضائع ہوگئی باقی جو آپ کی مرضی یہ سنکے اخضر نے کہا اے فرزند مین کیا کہون میرا دل تو نہین چاہتا ہی کہ تم جاؤ مگر وہ جبکہ تمھارا نام لیکر تمکو طلب کرتا ہی تو بسم اللہ کرو سپرد خدا کیا یہ سنکے سہراب نے مجرا کیا اور مرکب کو چھیڑ کر میدان کی راہ لی عرصہ جو ہوا تو تومان نے پکار کر کہا کہ کیا کوئی مقابلہ کرنیوالا ہی سب خوف کر رہے تھے وہ آدم زاد بھی ڈر گیا کہ نہین آتا ہی اگر کوئی نہ آئے تو مین خود لشکر پر حملہ کردون یہ صدا سہراب نے سنی فرمایا کہ کیون اسقدر بیقرار ہوتا ہی مین تیری جان کا مالک الموت آیا ہون بس حرف و گفتگو کر چکا کوئی دم مین تجکو بھی مثل قلقار کے قتل کرتا ہون تو پریشان خو یہ فرماتے ہوے اُسکے قریب پہونچے اُسنے کہا کہ اے پیرہ اخضر تو بجکو بڑا چرب زبان معلوم ہوتا ہی کیا حربہ رکھتا ہی تاکہ تیرے دل مین کوئی حسرت نہ رہے سہراب نے فرمایا کہ یہ ہمارا دستور نہین ہی تو پہلے اپنا حربہ کر لے اگر تیری ضرب سے خدا بچائیگا تو مین بھی حربہ کرونگا یہ سنکے تومان نے آرد پشت نہنگ کا وار کیا سہراب نے خالی دیا اور اپنا وار کیا اُسنے بھی خالی دی پھر اُسنے وار کیا انھون نے تلوار اُسپر ماری کہ وہ درمیان سے کٹ کر زمین پر گرا وہ برہم ہو کر لیٹ گیا یہ بھی پشت مرکب پر سے کود پڑے کشتی لڑنے لگے پھر بھی اُسکو سر سے بلند کر کے زمین پر دے مارا اور اُسکے سینہ پر سوار ہو کر فرمایا کہ کہا کہتا ہی شناخت مین پروردگار عالم کی اُسنے کچھ کلام سخت کیا اُسکو غصہ آگیا بجاں کی سینہ پر سے اٹھے اور دونون پاؤن سے ایک پاؤن دبایا اور ایک پیر کو دونون ہاتھون سے پکڑ کر جو زور کیا مثل کدو کے چیر کر پھینکدیا صفحہ ہستی کو اُسکی آلائش جسم سے پاک کیا یہ حالت دیکھکر دونون لشکرون سے صدائے احسنت و مرحبا بلند ہوئی ہامان نے جو فرزند کی لاش دیکھی حواس جاتے رہے دل پہ ابر غم چھا گیا ابر غم نے مزرعہ دل کو آکے گھیر لیا ہاے فرزند دلبند کہکر اپنے کو گرا دیا تڑپنے لگا رونے لگا آنکھون سے دریاے اشک جاری ہوا سینہ و سر پیٹنے لگا یہی کلمہ زبان پر تھا کہ تم میری بین مجکو تباہ کر گئے میری کمر توڑ گئے بصارت چشم لیگئے مجکو امید تھی کہ تم میری لاش اُٹھاؤ گے افسوس مین تمھاری لاش اُٹھاؤن یہ کیا فلک نے دکھایا تمکو خداوند نے اپنی خدمت مین طلب کر لیا اب میری زندگی بیکار ہی یہ کہکر قصد کیا کہ اپنے کو ہلاک کرون اپنی جان دون پھر خیال آیا کہ ایسی موت سے کیا فائدہ اسکے قاتل کو قتل کر کے مرو اگر اپنی جان دوگے تو اُنکی مراد بھر آئیگی بس پہلے اُسکو قتل کرلو تو پھر اُسکی لاش اُٹھانا یہ خیال کر کے رقت کو ضبط کیا اور اپنے حواس درست کر کے ذرا اطراف میدان کے چلایہان سہراب کھڑے ہوے انتظار کر رہے تھے کہ اب کوئی مقابلہ کو آئے دیکھا کہ خود ہامان چلا آتا ہی مگر غم مین فرزند کے حال تباہ ہی ہر قدم پر لب پر آہ ہی لاش فرزند پر نگاہ ہی اُسی حال سے قریب سہراب پہونچا اور کہا کہ اے سہراب تو نے بڑا غضب کیا میرے قوت جگر راحت دل بصارت چشم کو ضایع کیا مین تجکو جبتک قتل نہ کرونگا اُسوقت تک میرا قلب ٹھنڈا نہ ہوگا مین اخضر کو تیرے غم مین بیقرار کرونگا جیسے تو نے میرے فرزند کو قتل کر کے مجکو گریان کیا ہی سہراب نے فرمایا کہ کیون بیقرار ہوتا ہی مین تجکو ابھی اُسکے پاس پہونچاے دیتا ہون گریان نہ دیکھ اسی تیغ سے تجکو قتل کرینگا امان نہ دونگا تو کیون جلدی کرتا ہی ہان سچ ہی مالک کو تیرا انتظار ہوگا ابلیس تیرے لیے بیقرار ہوگا بس کلام کر چکا اب مقابلہ کر دیر نہ لگا فرزند تیرا تیری خاطر بیتاب ہوگا یہ سنکے ہامان نے دار شکنا اُٹھا کر کہا کہ اے خبردار ہو جا یہ نہ کہنا کہ خبردار نہین کیا تھا سہراب نے کہا کہ تو دار کر مین خبردار ہون اُدھر اخضر نے جو دیکھا ہامان کو سہراب کے مقابل دیکھا بیقرار ہو گیا دل سے کہنے لگا کہ خدا اس گل گلشن شجاعت کو اس خار ظلم سے بچائے یہ تو یہان مصروف دعا ہی اُدھر ہامان نے اپنا وار کیا سہراب نے خالی دیا اُسنے پھر وار کیا انھون نے

پھر خالی دیا اُس جوانسے وار کیا اُنھون نے خیال نہ کیا جیسے ہی قریب سر پہونچا باڑھ بچا کر قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا
قبضہ پر اپنا قبضہ کیا وہ زور کرتے لگا بھلا کب شیر کے پنجہ سے نکل سکتا تھا اُسنے لاکھ زور کیا نہ چھڑا سکا اُنھون نے
ہاتھ مروڑ کر چھین لیا اگر نہ چھوڑتا تو ہاتھ پکا رہ جاتا چھوڑ دیا اور بجلی کی تمام پھرتی اور چستی اُٹھا کر ماری اُنھون نے
اُسکو بھی خالی دیا اور کہا کہ خبردار ہو جاین اپنا وار کرتا ہون **شعر** تو ضرب بے زدی ضرب مانوس کن ہ ہمہ شادی
اڑدل فراموش کن ہ اُسنے جواب دیا کہ مین خبردار ہون تم اپنا وار کرو یہ کہنا تھا کہ اُنھون نے تیغ اُٹھا کر سر کر بتا کر
جو کمر پر وار کیا اور نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچا تلوار جو اُسکی کمر گاہ پر پڑی مثل خیار تر کے اُسکو قلم کیا تسمہ نہ باقی رکھا
اوپر کا تن مثل درخت سال خردہ کے دھم سے زمین پر گرا اف بھی نہ کرنے پایا کہ اُنھون نے دوسرا وار کیا
اُس نصف جسم کو چوپارہ کیا یہ حال دیکھکر **اخضر** کا چہرہ فرط خوشی سے لال ہو گیا پیرہن جسم مین تنگ ہو گیا یہ حال
ہوا کہ قریب شادی مرگ ہو جاتے یہ حال جو لشکر ہامان نے دیکھا اور اپنے سردار کو کشتہ پایا ایک مرتبہ سب
سب دار تشمشاد علم کر کے طرف سہراب کے چلے اور آکر اُس گل گلشن جرأت دلاوری کو خاطر جمع برخصت
نے گھیر لیا ماہر درخشان پر گھٹا بیرہ دتار چھا گئی **سہراب** تلوار لیکر اُنپر جا پڑا تلوار چلنے لگی یہ حال جو اخضر نے دیکھا
تمام لشکر کو حکم دیا کہ مردانہ وار آپ بھی تلوار لیکر مجمع کفار مین در آیا اور قتل کرنا شروع کیا تمام لشکر اسلام بادل بھرے
بسیار لشکر حریف پر آپڑا جنگ مغلوبہ ہو گئی صدائے دار و چاردچپاق سے تمام میدان رزم مچل رہا تھا خون کا دریا
جاری کشتی حیات طوفانی تھی زورق زندگی گرداب قضا مین آگئی تھی سمندر خون کی طغیانی تھی دم بدم ترقی تھی تمام
میدان خون سے لالہ رنگ ہو گیا تھا ملک الموت جانکاہ لیتے پھرتے تھے بازار مرگ گرم تھا سو دو دو سو
مر کر گرتے تھے بھائی کو بھائی قتل کرتا تھا باپ کو پسر کوئی کسی کو نہ پہچانتا تھا عجب قسم کی جنگ ہو رہی تھی اہل اسلام
و کفار باہم لپٹے ہوئے تھے سہراب کا یہ حال تھا کہ برابر قتل کرتا جاتا تھا ہاتھ مین قبضہ شمشیر گھبیٹا تھا کہنیون تک
خون ٹپک رہا تھا مگر دریا کشی مین کمی نہ تھی جہان پر دیکھا کہ مجمع کفار زیادہ تھا جا پڑا اور درہم برہم کر دیا تمام لشکر مین
ہلچل پڑی تھی تھکہ پڑا ہوا تھا یہ حالت تھی جسپر ضرب لگائی دو پر کا لے کیے **شعر** سر جا کہ شمشیر او کار کرد جہانے را
دو کرد و دو را چار کرد ہ کے زخم پر زد تن پہلوان ہ کوان زخم لرزید پیر و جوان ہ یہ نوبت ہے کہ لشکر کفار مین
ابتری پڑی ہوئی ہے خون کی چھینٹین اڑ اڑ کر آسمان کی طرف جاتی ہین غبار خون کا بادلون سے رنگون کے بلند ہوتا تھا
تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابر گلابی چھا گیا ہے سر جو تنون سے کٹ کر دریاے خون مین گرے ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ حباب
پیدا ہو رہے ہین بازو جو پڑے ہین ماہی کا گمان ہوتا ہے مردون پر مگر کا شک ہے اسقدر معرکہ اسلحہ بند ہے کہ سر
کانپ رہا ہے دریاے خون اسقدر ترقی پر ہوا کہ آب دریا اصلی جو تھا گلابی ہو گیا چادر آب سیب خون کی چھینٹون
کے افشانی ہو گئی ہے دریاے خون و دریاے اصلی ایک ہے مردم کسبے پریشان ہو کر بالاے آب چلے آتے ہین
یہ حال ہے بموجب **شعر** چناچاق خنجر بگردن رسید ہ زمین خون شد و خون بجیون رسید ہ یہان تو یہ جنگ ہو رہی ہے
کہ اتفاق سے **قریشۂ ثانی** و **سلیمان اعظم** ایک صحرا مین شکار کھیل رہے تھے لشکر ہمراہ تھا کہ ایک دیو نے اُنکو
خبر دی کہ یہان سے تھوڑی دور پر ایک پریزاد سے اور دیو کے لشکر سے جنگ ہو رہی ہے اُسمین ایک لڑکا آدم زاد
کا ہے اُسنے مجمع دیو کو درہم برہم کر دیا ہے کوئی اُسکا مقابلہ نہین کر سکتا ہے وہ پریزاد مسلم ہے اور وہ دیو ابلیس پرست ہے
ہم اتفاق سے ادھر جا نکلے تو یہ واقعہ دیکھا خیال کیا آپکو خبر کر دین تاکہ مسلمان کو مسلمان کی مدد لازم ہے دوسرے وہ
لڑکا ہمکو خاندان ہما جبقران سے معلوم ہوتا ہے یہ سنتا تھا کہ وہ دونون اُسیوقت مع لشکر کے اُدھر کو روانہ ہوئے
اُسوقت پہونچے کہ جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی اور سہراب مارے لاشون کے کشتے سرون کے انبار لگا دیے تھے
لشکر حریف درہم برہم ہو رہا تھا کہ اُنھون نے یہ واقعہ آسمان پر سے دیکھا فوراً تلوار لیکر مع لشکر شریک

اخضر پر یزاد ہوے حملے کرنے لگے سہراب کی جرات وشوکت دیکھکر خیال کیا کہ ضرور یہ لوگ خاندان جناب صاحبقران سے ہی جب یہ جنگ موقوف ہوگی تو دریافت ہوگا اسی جنگ مغلوبہ کو تین شبانہ روز گذرے تھے کہ لشکر کفار نے شکست کھائی فرار پر فرار لیا اہل اسلام نے دباؤ ڈالا کہ انکے قدم اُٹھ گئے لاکھ لاکھ سردار روکا کیے گر نہ رکے جاکر پڑاؤ پر ٹھہرے کہ یہان دم لین مگر اس مقام پر بھی اہل اسلام نے نہ ٹھہرنے دیا جاکر قتل کرنا شروع کیا یہ دوبارہ تحریر ہو چکا ہی کہ تین پہر تین پہر ان کے بیکار تین ترکش بے تیر تھے سب بے فقیر لشکر بے سپر انسراٹے نہین ہی جو روکے بھاگ کھڑا ہوا تعداد ہی کہ جہان لشکر کے قدم اُٹھے پھر نہین جمتے تھے جب پڑاؤ پر بھی نہ ٹھہر سکے دہانے بھی بھاگے انھون نے بڑی دور تک تعاقب کیا بہت سے کفار گرفتار ہوے سہراب نے حکم فرمایا کہ اب جانے دو تعاقب کرنے سے کیا حاصل بھاگے کا پیچھا نہین کرتے ہین یہ سب کے سب اپنی جان لیکر بھاگے یہ سنتا تھا کہ لشکر نے تعاقب سے ہاتھ اٹھایا کفار تمام کوہ وصحرا مین منتشر ہوگئے انکی حالت اب دوسری جلد مین تحریر ہوگی انشاء اللہ تعالی جب یہ سب بھاگ گئے لشکر اسلام نے پڑاؤ لوٹ لیا اور فتحیابی کے بجاتے ہوے طرف اپنی فرودگاہ کے چلے آگے آگے سب کے سہراب تمام پوشاک خون سے تربتر شمشیر ہاتھ مین جھومتا چلا آتا ہی عقب مین اخضر پریزاد دیگر مرد اسہراب پر سے جواہر نثار کرتے ہوے خوشی کے نقارے بجاتے آتے تھے کہ اخضر کی نظر سلیمان اعظم و قریشہ ثانی پر پڑی یہ انکو پہچانتا ہی اور نام سے بھی واقف ہی اور وہ اخضر کو جانتے ہین اُدھر انھون نے پہچانا اُدھر اخضر نے سب یہ تھا کہ جبیا لشکر کفار شکست کھا کر بھاگا ان دونون صاحبون نے اپنے لشکر کو روک لیا کہ تم تعاقب نہ کرو یہ اپنے لشکر کو لیکر الگ کھڑے ہوگئے تھے جب وہ واپس آئے تو ملاقات ہوئی باہم صاحب سلامت ہوئی اخضر پریزاد نے سلیمان سے کہا کہ آپ نے تشریف لاکے غریب خانہ کو اپنے نور قدوم سے منور فرمایا سلیمان نے جواب دیا کہ ہم صرف تماشہ جنگ کا دیکھنے آئے تھے اب واپس جاتے ہین اخضر نے کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا اب مین آپکو نہ جانے دونگا اور زبردستی کیا وہ دونون صاحب ناچار مع اپنے لشکر کے جو کہ انکے ہمراہ تھا ہمراہ ہوے اخضر نے فرودگاہ پر پہونچکر حکم لشکر کو کہ کھونے کا دیا کیونکہ کئی دن ہوے تھے کہ کسی نے کھونی نہ کی تھی لشکر نے کھونے لگا جو کہ زخمی تھے وہ برائے علاج شفاخانہ کو روانہ کیے گئے جو کہ گرفتار ہوے تھے انکو زندانخانہ کو روانہ کیا یہ بندوبست کرکے داخل بارگاہ ہوے لشکر قریشہ وسلیمان کیواسطے جاے معقول تجویز کرکے انکو بھی پڑاؤ کا حکم دیا اور آپ مع اُن سب کے بارگاہ مین جاکر بیٹھا برائے قریشہ تخت برابر اپنے تخت کے بچھوایا سہراب اپنے دنگل پر متمکن ہوا سلیمان اعظم کے بھی واسطے دنگل جواہر نگار آراستہ کیا گیا یہ دونون صاحب بھی جلوہ گر ہوے بڑی خاطر سے اخضر پیش آیا اور سب سردار بھی حاضر ہوے اسوقت قریشہ ثانی نے اخضر کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ آپ نے ہمکو اس جنگ کی بالکل خبر نہ کی ہمکو تو اتفاق سے خبر ہوئی ہم آپکے شہر کے قریب برائے شکار آئے تھے قلیل لشکر ہمراہ تھا کہ ہمارے ایک لشکر کے دیو نے ہمکو یہ خبر دی وہ کسی ضرورت سے یہان آیا تھا کہ ایک بادشاہ پریزاد سے اور ایک دیو سے مقابلہ ہو رہا ہی وہ پریزاد مرد مسلم ہی وہ دیو کافر ہی اور ایک لڑکا خوب مقابلہ کر رہا ہی ہمکو فرض ہوا کہ ہم مدد کرین کیونکہ مرد مسلم پر مرد مسلم کی مدد کرنا فرض ہی یہان آکر جنگ مغلوبہ پائی شریک جنگ ہوے مگر کیا خوب ان صاحبزادے نے مقابلہ کیا ہی بالکل طریقہ انکے جنگ کا خاندان جناب صاحبقران سے ملتا ہی انکی تعریف فرمایئے کہ یہ کون صاحبزادے ہین اور انکا اسم مبارک کیا ہی اور کس خاندان سے ہین اخضر نے فرمایا کہ مین کیا بیان کرون یہ قصہ بڑا طویل ہی آپکی دماغ خراشی ہوگی قریشہ ثانی نے کہا کہ آپ بیان فرمایئے ہم انکے حال کے بہت مشتاق ہین اسلئے ہمکو الفت ہوگئی ہی جسے انکو دیکھا ہی ایک انس

ہوگیا ہی اخضر نے ابتداسے قصہ شروع کیا ہامان کا برخلاف ہونا مضراب کی خواستگاری کرنا اپنا انکار اُسکا
براے مقابلہ آنا جنگ کا ہونا اپنا شکست کھانا قلعۂ یاقوت مین جانا سرورجبنی کا زائچہ دیکھکر حکم لگانا اپنا بجب
اُنکے حکم کے رستم ثانی کو پرد دنیا سے طلب کرنا اُنکا آنا اور جو کچھ حال گذرا وہ بیان کیا اُسکے بعد رستم کا مقابلہ کرنا اُسکا
زخمی ہوکر بھاگنا رستم کا چشمۂ منگان پر براے سیر جانا اور یہ بھی کہا کہ رستم فرزند ہین ایرج کے اور پوتے ہین
صاحبقران اول کے اور وہان ہامان کے ماموں کا آنا رستم کا اُسکو قتل کرنا اُسکے بعد اپنا مضراب کے
ہمراہ رستم کا عقد کرنا ہامان کا پھر لشکر لیکر آنا اور مقابلہ ہونا اخضر سے رستم کا ہامان کو زیر کرنا اُسکا کہنے اسلام
قبول کرنا اور سہراب کا مضراب کے بطن سے پیدا ہونا ہامان کا رستم کو کہہ کے گرفتار طلسم کرنا اور پھر لشکر کشی
کرنا بنی ہوکر اپنا قلعہ بند ہونا بموجب حکم سرورجبنی شہریار کو طلب کرنا شہریار کا عین وقت پر پہونچنا جبکہ ہامان
یورش کرکے قلعہ پر آگیا شہریار کا ہامان کو زیر کرنا اُسکا پھر کہنے مسلمان ہونا اور شہریار کو بھی گرفتار طلسم کرنا
اور پھر لشکر کشی کرکے آنا اپنا مقابلہ کرنا سہراب کا اُسکو قتل کرنا اور جنگ مغلوبہ کا ہونا کہا اور بیان کیا کہ یہ بھی
جنگ تھی اور یہ وہی لڑکا ہی جو کہ بطن سے مضراب کے پیدا ہوا ہی شہریار بھی پوتے تھے صاحبقران اول
کے اور بھائی تھے رستم ثانی کے انھون نے اُنکو ہنر جنگ تعلیم کیے ہین یہ اُنکے تعلیم کردہ ہین کیون نہ ایسین
طریقۂ جنگ صاحبقران کے خاندان کا ہو یہ جو قریشہ اور سلیمان نے سُنا فرمایا کہ یہ ہمارے بھی تو پوتے
ہوے لہذا رشتے اور آپ کے بھی قرابت ہوگئی سلیمان نے فرمایا کہ مین فرزند ہون صاحبقران اول کا یہ تو آپ کو
بخوبی معلوم ہی قریشہ نے دوڑکر سہراب کو اُٹھا لیا گلے سے لگایا سلیمان نے پیار کیا بہت خوش ہوے پھر
سہراب نے سب کو اُٹھکر مجرا کیا اخضر بہت خوش ہوا اُنکی دعوت کا سامان کرکے دعوت کی سہراب کو معلوم
ہوا کہ یہ میرے عزیز ہین بہت خوش ہوا بڑی عزت کی جیسے خورد بزرگون کی عزت کرتے ہین اُنکے آرام کے لیے
خیمہ مکلف برپا کرایا بعد خاصہ نوش فرمانے کے سب اپنے اپنے مقام پر جاکر سو رہے چونکہ تھکے بہت تھے
و درات تو بسر کی بوقت سحر سب بیدار ہوے اخضر نے دربار کیا قریشہ سلیمان و سہراب حاضر دربار ہوے
اور سب سردار بھی جب دربار جمع ہوچکا تو قریشہ نے کہا کہ ہم سب آج رخصت ہوتے ہین ہمکو اجازت ملے
سہراب نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ میری ایک عرض ہی اُسکو آپ دونون صاحب قبول فرمائین وہ عرض یہ ہی
کہ میری خواہش ہی کہ مین شہر مین جاکر اس فتح کا جشن کرونگا اُسمین آپ لوگ تشریف فرما ہون میری عزت کا
باعث ہی اور محفل کی بھی رونق ہوگی اسطرح کہا کہ اُنکو سواے قبول کرنے کے کچھ چارہ نہوا فرمایا کہ اچھا جیسی تمھاری
مرضی بس یہ سُنکے سہراب بہت خوش ہوا اور یہ حکم دیا کہ آج ہی یہانسے کوچ کرکے شہر کو چلین اور وہان سامان
جنگ واپس روانہ ہونے لگا یہانتک کہ اُسنے کوچ کرکے اخضر مع لشکر و قیدیون و قریشہ ثانی و سلیمان اعظم
شہر کو روانہ ہوے یہان اہل شہر کو خبر ہوئی کہ بادشاہ بفتح فیروزی تشریف لاتے ہین محلات شاہی مین مژدہ سُنانے
تعین انعام تقسیم ہونے لگا اِدھر سب اہل شہر براے استقبال نکلے اخضر سے ملے مبارکباد دی اخضر داخل
شہر ہوا لشکر چھاؤنی کو گیا قیدی زندانخانے مین قید کیے گئے سب سردار تا در دولت بادشاہ کو پہونچا گئے براے
قریشہ و سلیمان محل شاہی آراستہ کیا گیا دونون صاحب اُسمین فروکش ہوے گو کہ اخضر نے کئی مرتبہ کہا کہ
اندر تشریف لیچلیے لیکن انکار کیا نہ گئے آخر قریشہ ہمراہ تشریف لیگئین سلیمان اُس محل مین جو کہ اُنکے واسطے مقرر تھا
آرام پذیر ہوے محل مین یہ خبر پہونچی کہ بادشاہ مع سہراب کے تشریف لاتے ہین مضراب مع اپنی خواصون
کے صحن مین بیقرار ہوکر آکر موجود ہوئی کہ بادشاہ داخل محل ہوے خادمان محل نے صدا دی بسم اللہ باشد
کی کہ بادشاہ سامنے سے ظاہر ہوے مضراب نے باپ کو سلام کیا فرزند کو دیکھکر بیتاب ہوگئی اِدھر

سہراب نے مان کو مجرا کیا مضراب نے گلے سے لگایا قریشہ ثانی کے بابت اخضر نے فرمایا کہ انکو بھی سلام کرو کیونکہ یہ تمھارے بزرگ ہین مضراب نے انکو بھی سلام کیا سہراب پر سے زر نثار کرتی ہوئی ایوان مین لائی بہت خوش ہوئی تمام اہل محل کو جواہر انعام مین دیا سب خوش ہوے سہراب نے کل حال بتفصیل بیان کیا قریشہ کی بھی کیفیت بیان کی ادھر اخضر نے کل حال اپنی زوجہ سے فرمایا اہل محل کو انعام دیا وہ رات تو بسر ہوئی صبح کو اخضر نے دربار کیا سب درباری آئے دربار جمع ہوا سہراب نے اخضر سے عرض کیا کہ نانا جان سامان جشن کا حکم فرمایئے مین جشن جمشیدی کرونگا اس فتح کی بہت بڑی خوشی کرونگا تمام اہل شہر کی دعوت کرونگا تمام سپاہ کو انعام تقسیم ہوگا شہر آراستہ کیا جائے گھر گھر ناچ ہو یہ جو سہراب نے کہا اخضر نے اسوقت سرور جنبی سے فرمایا کہ جسطرح سے میرے فرزند کی خوشی ہو جشن کا سامان فرمایئے جسقدر روپیہ صرف ہو فرمایئے بس اسی وقت سے سامان جشن ہونے لگا شہر مین منادی کرادی گئی کہ کل سے کل اہل شہر بادشاہ کے مہمان ہین باورچی خانہ شاہی سے طعام گھر گھر پہونچا کریگا ہر ایک کے مکان پر ناچ ہو جسقدر روپیہ درکار ہو خزانہ شاہی سے لیا جائے کوئی تکلف نہ کیا جائے ہر غریب و امیر بزرگ و پیر بادشاہ کے مہمان ہین ہر ایک خوشی کرے جو کوئی خلاف حکم کریگا اسکو سزا دیجائیگی اسیوقت سے ہر مکان مین سامان جشن ہونے لگا یہان شہر آئینہ بند کیا گیا دور دور سے طائفے طلب کیے گئے بجنے ہونے لگی ہزارون مطبخ گرم ہوے تمام دوکانین شہر کی آراستہ کی گئین چوک کی خوب آراستگی ہوئی محلات شاہی شیشہ آلات سے مزین کیے گئے دربار خوب آراستہ ہوا جشن شروع ہوگیا گھر گھر ناچ ہونے لگا ہر ایک کے مکان پر دونون وقت خوان کھانے کے جانے لگے درخزانہ وا ہوا جو جسکو ضرورت ہوئی لیگیا بہت بڑا جشن ہوا کہ جسکے روبرو جشن جمشیدی کی کچھ حقیقت نہ تھی دیکھنے والون کو پرستان کا مزا حاصل ہوتا تھا کیسی کیسی حور مثال زہرہ نمثال رقص نغمہ ہوتا تھا ادھر کیسے کیسے نفیس و خوش ذائقہ طعام ہر جگہ جاتے تھے اور کیا کیا عمدہ آتشبازی چھوٹتی تھی تمام لشکر کو جوڑے تقسیم کیے گئے نئی وردیان دی گئین انعام کثیر مرحمت ہوا سات شبانہ روز جشن برپا رہا کہ جسکے روبرو جشن نوروزی ہیچ تھا بعد سات دن کے وہ جلسہ برخاست ہوا جشن موقوف ہوا اہل شہر کو اس جشن اور اس فتح کی ایسی خوشی ہوئی تھی کہ حوالہ تحریر سے باہر ہے اگر سامان جشن کا تحریر کیا جاتا تو ایک دفتر درکار ہوتا صرف اسقدر کافی ہے کہ کوئی جشن ایسا پردۂ قاف مین نہین ہوا جیسا کہ یہ جشن ہوا اور جیسی اس فتح کی خوشی اخضر نے کی کسی نے نہ کی ہوگی بعد سات دن کے قریشہ و سلیمان بھی چلے گئے گو اخضر و سہراب روکا کیے مگر انھون نے کہا کہ ہمکو ضرورت ہی ہم پھر آئین گے ابتو ہمارے تمھارے سلسلہ قرابت کا ہو گیا ہے اخضر و سہراب مجبور ہو کر خاموش ہو رہے وہ رخصت ہو کر چلے گئے جب وہ لوگ چلے گئے اور لوگ جو جو کہ مسلمان آئے تھے سب رخصت حاصل کر کے چلے گئے اب سہراب باطمینان تمام جا کر محل مین آرام پذیر ہوا چونکہ کئی دن کا تھکا ہوا تھا سو قریب سحر خواب مین دیکھا کہ پدر بزرگوار رستم ثانی نامدار تشریف لائے ہین یہ دوڑ کر انکے قدمون پر گرا انھون نے سر اٹھا کر چھاتی سے لگا پیار کیا فرمایا کہ کیون سہراب تجھے زور ہے کسی طرح تکلیف تو نہین ہے سہراب نے عرض کیا کہ آپکی دعا سے اچھا ہون مگر آپکی جدائی بہت شاق ہے اور وہ بہت پریشان کرتی ہے ایک عرصہ بعید کے بعد آپکی زیارت نصیب ہوئی مگر مین آپکو کچھ مغموم و رنجور پاتا ہون اسکا کیا سبب ہے بلکہ آپکی یہ حالت ہے جیسے کوئی برسون کا علیل ہوتا ہے رستم ثانی نے فرمایا کہ تجھکو اس سے کیا غرض مین تجھکو مبارک باد دینے آیا ہون کہ تجھکو یہ ظفر مبارک ہو تجھے وہ کام اس سن مین کیا ہے کہ کسی نے نہ کیا ہوگا شاباش و مرحبا جوانمرد ایسا ہی کرتے ہین جو کہ بہادر ہین وہ کسی وقت مین دشمن سے نہین ڈرتے ہین مگر افسوس اس امر کا ہے کہ ہمکو ہر وقت تمھاری

یاد رہے تمہاری خوشی سے ہمکو خوشی ہو تمہارے رنج سے ہمکو رنج ہو تمکو جو خوش دیکھا دل بشاش ہو گیا واقعی امر یہ ہی کہ تمنے جشن بھی خوب کیا کیا کہنا مگر تمکو ہمارا خیال بالکل نہین ہی کیون ہو ہم کون ہین جو کہ تمہارے عزیز تھے تمنے اُنکے لیے اپنی جان تک نہ عزیز کی اُنکی خوشی کے سبب سے ایسا جشن کیا اے فرزند تمتو خوشی کی صحبت مین جشن برپا کرو گھر گھر کھانے تقسیم کرو یہ کیونکر رستم کو معلوم ہوا سہراب سے ذکر کیا تھا اور ہم فاقون کی نکلیف سے رات دن مرین اور تم یہ خوشی ناچ رنگ دیکھو ہم اس فکر مین رات دن گھل گھل کر تمام ہون کہ اب زمانہ ہمارے قتل کا آتا ہی اے سہراب تمپر اور تمہارے چچا پر وہ مصیبت ہی کہ خدا دشمن پر بھی نہ ڈالے ارے سہراب ہم قید شدید مین مبتلا ہین دونون جو خشک اور ایک کوزے مین آب گرم ایک وقت ہمارے اور تمہارے چچا کے لیے آتا ہی جو کہ کھایا نہین جاتا ہی ارے بیٹا اسمین برابر کا نمک ہوتا ہی تمتو یہان بستر نرم پر آرام کرو ہم اُس قید خانہ مین کنکڑون پر بسر کرین کہ تمام جسم مین جنکے سبب سے درد پیدا ہو گیا ہی تم خوشی سے بسر کرو ہمکو یہ خیال ہی کہ اب مدت قید ختم ہونے کو ہی قتل ہونگے افسوس یہ ہی کہ جسنے تمہاری پوری جوانی کیا طفلی بھی نہ دیکھی کہ اس فلک تفرقہ پرداز نے اس حالت کو پہونچا دیا سچ ہی کہ کوئی کسی کا نہین ہوتا ہی سب کو اپنی راحت کا خیال ہوتا ہی نہ باپ کی خبر فرزند لیتا ہی بلکہ باپ تو بیٹے سے لاچار ہی کیا کرے جسنے دیکھ لیا تمام عالم کو آزما لیا اتنا زمانہ ہوا کہ ہمکو کسی نے نہ یاد کیا کسی نے ہمارا غم کیا عجب یہ دنیا ہی بیٹا کبھی تو یاد کیا ہوتا کہ رستم بھی کوئی تھا نہ باپ خیال کر کے یاد کرتے تو ایک مرد مسافر غریب الوطن خیال کر لیا ہوتا ہماری رہائی کی فکر کی ہو تو ہمکو تو سب نے فراموش کر دیا کیا کسی سے امید رکھین جب تم ایسے نہین یاد کرتے جو کہ خون جگر ہین اور دن کا کیا ذکر خیر چاہے یاد کرو چاہے نہ یاد کرو مگر ہم تمکو نہ فراموش کرینگے ہر وقت تمہاری یاد رہیگی یہی حسرت لیکر دنیا سے جاینگے کہ تمہاری جوانی نہ دیکھی اور اس قید مین مرتے گئے کہ جہان گور و کفن بھی نہ نصیب ہوا سوائے دشمن کے کوئی ہمارا دوست نہ تھا صرف مین تمکو دیکھنے آیا تھا کہ اب زمانہ میری قید کا تمام ہو چکا ہی مین قتل ہونگا تمکو دیکھ لون اور اس امر کو ظاہر کرنے آئے ہین کہ اگر تمکو ہماری خبر لینا ہی اور ہمکو رہا کرنا ہی تو ہماری فکر کرو نہ خیر جو ہمارے مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا یہ کہکر اور چند کلام حسرت آمیز کیے کہ جسکے سبب سے سہراب کا دل بھر آیا اور چیخ مار کر رونے لگا اسی حالت مین آنکھ کھل گئی اپنے بستر خواب پر آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا کسی کو نہ پایا ہائے والد بزرگوار کہکر رونے لگا وہی سب کلام حسرت آمیز یاد تھے اُنکی صورت پیش نظر تھی چونکہ سحر ہو چکی تھی سہراب کی یہ حالت دیکھکر اُسکے ملازمین نے جو کہ پہرے پر مقرر تھے مضراب کو خبر کی مضراب دوڑی ہوئی آئی یہان جو پہونچی دیکھا کہ سہراب گریبان ہی اشکون کا تار بندھا ہوا ہی کہ یہ گلوگیر ہے بات نہین کیجاتی ہی چہرے سے رنج و ملال ظاہر ہی مضراب یہ دیکھکر بیقرار ہو گئی دریافت کرنے لگی کہ اے فرزند یہ کیا حالت ہی کچھ بیان تو کرو کیا خواب مین دیکھا وہ خاموش بیٹھا ہی کچھ بیان نہین کرتا ہی جب مضراب نے بہت منت کی تو سہراب نے رقت کو ضبط کر کے کہا کہ سچ ہی دنیا مین کوئی کسیکا نہین ہوتا ہی باپ تو اس حالت مین ہو کہ قریب مرگ ہو اور بیٹا بزم عشرت برپا کرے حیف اس دنیا پر افسوس مین نے کچھ خبر نہ لی وہ واقعی گا جو کرتے ہین بہت بجا کرتے ہین ہم تو راحت سے بسر کرین نان گرم کھائین بستر نرم پر آرام کرین اور وہ رات بھر کنکڑون پر پڑے رہین نان جو خشک برابر کے نمک کی پائین ہمتو آب سرد سے کلیجہ سرد کرین اور اُنکو آب گرم ملے یہ کہکر رونے لگا مضراب نے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو تب سہراب نے خواب مین آنا رستم ثانی کا اور شکایت کرنا اور کہنا کہ تمہارے چچا بھی میرے پاس گرفتار مین اُنکی بھی یہی حالت ہی اے والدہ کہا جسمین تو ضرور اُنکی رہائی کی فکر کرونگا اُنکو اس عذاب سے رہا کرونگا چاہے زندہ رہون

چاہے نہ رہون اتو مین بغیر اُنکی رہائی کے ایک پل آرام نہ لونگا تجکو کھانا پینا بستر نرم پہننا سونا سب حرام ہے
مان نے کہا کہ بیٹا یہ خواب وخیال ہی اسپر عمل نہین کرتے ہین جو کہ عاقل ہوتے ہین اگرچہ الہامی ہی تو نجوم
سے سر ورجبی سے دریافت کرو کہ اُنکی کیا حالت ہی اور اس طلسم کا کون فاتح ہی اگر تم فاتح ہو تو شوق سے
اُسکی فتاحی کی فکر کرو اور یون خواب کی باتون پر عمل کرکے بغیر سمجھے بوجھے عمل کرنا بالکل خلاف عقل ہی سہراب
نے کہا کہ مین تو نہ مانونگا ضرور جاونگا مان نے بہت سمجھایا اُسوقت تو سہراب خاموش ہو رہا مان نے یہ
خیال کیا کہ سہراب نہ جائیگا اُٹھکر چلی آئی سہراب نے درباری پوشاک پہنی اور دربار مین بیٹھا اُسکے بعد
اُٹھکر چلا آیا مان بھی دل نہ لگا چون توں دو دن بسر کیا جب رات ہوئی چپکے چپکے سامان سفر کیا کسیکو خبر نہ
کی جب نصف رات آئی تو کمند مارکر بیرون محل آیا جب تمام اون محل سونے سے محل سے باہر آکر چوکی کے مرکب
پر سوار ہوا چاکر کو قتل کرکے شہر کے چور دروازے سے بے سروپا روانہ ہوا اب دیکھیے اسکی داستان
کب بیان ہوتی ہی یہ جلد اس مقام پر تمام ہوئی انشاء اللہ تعالے یہ داستان اب جلد دوم مین بیان ہوگی
ناظرین کو خیال رہے کہ یہ داستان اس مقام پر چھوڑی جاتی ہی کہ سہراب بن رستم اپنے باپ کو خواب
مین دیکھکر بہت پریشان ہین اور یہی فکر ہی کہ بغیر رہا کیے والد بزرگوار کے نہ پلٹونگا اسی سبب سے نصف
شب کو بے سروپا آوارہ ہوکر نکلا ہی باقی حالات کہ کیونکر طلسم فتح کیا اور راہ مین کیا کیا واقعے گذرے اور اہل قلعہ
کا اُنکی جدائی مین کیا حال ہوا مان اور نامانہ کیا مصیبت گذری یہ سب داستان جلد دوم مین بیان ہوگی والسلام
خیر اختتام بتوفیق اللہ تمام شد جلد اول ہزار ہزار شکر اُس خالق مطلق کا کہ جسنے مجھ ایسے ناچیز کو طاقت گویائی
عطا فرمائی اور یہ مرتبہ بخشا کہ میرا کلام پسند خاطر اہل نظر ہوا ورنہ مین اور یہ مرتبہ کہان یہ صرف اُسکی ذرہ پروری
اور آپ لوگون کی عنایت ہی نہین میری یہ لیاقت تھی کہ میرا یہ مرتبہ بہم ہوتا بموجب شعر صلاح کار کجا و منِ
خراب کجا + ببین تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا لہذا یہ احقر امیدوار ہی کہ جو عیب اسمین ہون اُسکو
نظر انداز فرماکر اور پردۂ الطاف وعطا مین پوشیدہ فرمائیے حجاب عطوفت مین مثل عروس کے پنہان
فرماکر میری عرق ریزی کا خیال فرمائیے گا کہ بعد اُن سب دقتون کے کہ جنمین کل واقعات تحریر ہوچکے
ہین اس دفتر کا تحریر کرنا کسقدر امر مشکل تھا مگر پروردگار عالم نے آسان کیا کہ بموجب شعر مشکلے نیست
کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + جب مجکو اس امر کا حکم ہوا کہ یہ دفتر تحریر کر اُسوقت زمین نے
یہ خیال کرکے کہ الامر فوق الادب منظور کر لیا مگر جب اپنے مقام پر بیٹھکر خیال کیا تو کوئی مقام نہ پایا کہ جو
بیان کرتا مگر اُسکے کرم سے ناامید نہونا چاہیے وہ امر مشکل کو آسان کرتا ہی اُسکا نام جولے کر قلم اُٹھایا تو
کوئی امر مشکل نہ تھا ایک جلد بحسن وخوبی تیار ہوئی کہان تک اُسکا شکر ادا کرون شعر اگر ہر موے تن گردد
زبانے + نہ آید شکر او ہرگز بیانے + اُسکا لاکھ لاکھ احسان ہی کہ جلد اول تمام ہوئی اب انشاء اللہ تعالے
بشرط حیات مستعار جلد دوم آفتاب شجاعت شروع کرونگا اگر اُسکا کرم شامل حال ہی تو اس جلد مین وہ
داستانین عجیب وغریب تحریر ہونگی جو آجتک کسی داستان گو نے نہ بیان کی ہونگی جب ناظرین والا تمکین
ملاحظہ فرمائین گے تو لطف پائین گے اُسوقت میری جان فشانی وعرق ریزی کی داد عنایت فرمائین گے
میرے دل پژمردہ کو آپ تعریف وتوصیف سے مثل گل کے شگفتہ فرمائین گے اسکے علاوہ اور جو عیب
کہ ہونگے اُسکو بسبب میری کم لیاقتی کے حجاب عطوفت سے پوشیدہ کرین گے مین اپنی تعریف نہین
کرتا ہون بلکہ اپنی تعریف کرنا حماقت کی دلیل ہی بموجب این مصرعہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار
گوئید + جو کچھ مین نے بیہودہ بکا ہی یا بکونگا مجکو ناظرین کی ذات مجمع الصفات سے امید قوی ہی کہ پسند

فرمائین اور عیب و نقص کا خیال نہ فرمائین کیونکہ بے عیب ذات اُسی پروردگار عالم کی ہی جو سب کا خالق ہی یا نبی یا وصی نبی تھے کیونکہ انسان مرکب من الخطائی والنسیان بشر کے کاسب رگ رگ مین خطا و نسیان ہی یہ سب گذارش انکی خدمت مین ہی کہ جنکے دل بغض و حسد سے بری ہین نہ کہ انکی خدمت مین جو کہ آتش حسد سے بیکار جلتے ہین کسی کام مرتبہ بلند ہوتے دیکھا آتش رشک حسد سے جل گئے عیب بینی و نکتہ چینی کرنے لگے مجھے انکی عیب بینی سے کچھ غرض نہین ہی بین تو صاحبان انصاف کی خدمت مین عرض کرتا ہون حاسد جلین کیا ہوتا ہی وہ نہ دشمن ہوا در خداوند کریم جناب منشی پراگ نرائن صاحب کو صفحۂ دہر پر سلامت باکرامت رکھے کہ جنکی قدر شناسی اور زر پروری و عالی ہمتی نے ان دفتر ون کو مرتب کرا کے شائع فرمایا ورنہ کسی کے دیکھنے مین کیا بلکہ سننے مین بھی نہ آتے انھین کے لطف و کرم و قدر افزائی سے یہ دفتر اختتام کو پہونچے اب جلد دوم مین بقیہ داستانین ملاحظہ فرما کر لطف اُٹھائیے بس بین اس داستان کو اس شعر پر ختم کرتا ہون

شعر کار ساز ما بہ فکر کار ما ✦ فکر ما در کار ما آزار ما ✦ واللہ المستعان وعلیہ الاتکلان تمام ہوئی جلد اول آفتاب شجاعت بتائید ایزد منان

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ دفتر آفتاب شجاعت جلد اول بحسن و خوبی تمام بماہ نومبر سنہ ۱۹ اختتام کو پہونچکر جلوہ بخش چشم نظارگیان بارک بین ہوا خداوند عالم مقبول عالم فرمائے

زیادہ جناب سے ہی صدمہ بے حد نہ پہونچائین شعر آہستہ برگ گل افشان برفرارما ۔ بس نازکی ست
شیشۂ دل در کنارما ۔ دامن عفو سے عیب پوشی فرمائین والسلام فقط تمام

اظہار داستان ظاہر ہونا حمل کا ملکہ بدر سیمتن کے اور غوغا کرنا اسکی مان کا آگاہ ہونا خورشید کا ملکہ کا اقرار کرنا کہ یہ حمل مجکو خداوند کا ہی سب کا کہنا کہ قسم کھائے تو ہم کو یقین آئے اسکا قسم کھانے پر راضی ہونا سب کا یقین کرنا بعد نو ماہ کے برجیس کا پیدا ہونا اور اپنے کو نائب آفتاب کہنا اور اپنی پرستش کا حکم دینا سب کا بسبب غازہ سحر کے اسکو سجدہ کرنا ملکہ ثریا سے سیمتن کا بطن سے ملکہ بدر سیمتن کے پیدا ہونا برجیس کی خدائی کو ترقی ہونا باقی حالات دیگر متعلق داستان ہذا ساقی نامہ

پلا ساقیا بادۂ خوش گوار ۔ کہ آئی ہی فی الحال فصل بہار ۔ شگفتہ ہین گل باغ مین بے شمار
چمن مین سرت کنان ہی ہزار ۔ مرے دل کو ہر غنچہ مرغوب ہی ۔ کھا چھائی گلشن پہ بھی خوب ہی
جو گرتی ہین کچھ ابر سے بوندیان ۔ ہر اگ گل ہی گلشن مین خندہ کنان ۔ ہوا میں وہان بخش ایسی ہی بس
کہ بیشک ہی مثل مسیحا نفس ۔ گلون کی ہی گلشن مین طرفہ بہار ۔ کہ ہین رنگ مین شکل رخسار یار
کرون کیا مین تنگی غنچہ بیان ۔ دہن کا ہی دلبر کے اسپر گمان ۔ گلون کی ہی نرگس کی طرفہ بہار
بعینہ ہین ہم صورت چشم یار ۔ شگفتہ ہی اس طرح باغ مین باغ ۔ ذرا بھی نہین دل مین لالہ کے داغ
ہی مرغوب دل قامت سرو باغ ۔ ہی مثل قد یار عالی دماغ ۔ عیان ہین درختون مین بس یون تمار
کہ ہین خوش نما مثل پستان یار ۔ گلستان مین سبزے کا ہی ایسا رنگ ۔ کہ ہو مخمل سبز بھی جس سے دنگ
گلون سے چمن کے یہی بس بیان ۔ کہ ہی قدرت باغبان جہان ۔ جو اس فصل مین دل ہی شاد ان کمال
نہ مجھے روز و شب بس یہی ہی خیال ۔ گلہوان حال برجیس خانہ خراب ۔ کہ شائق نہایت ہین سب شیخ و شاب
دکھاؤن وہ اپنی طبیعت کا رنگ ۔ کہ جو میرے دشمن ہین ہو جائین تنگ ۔ جو ہین دوست میرے وہ ہون شادمان
بیت سخن سازی کی معنی سانگرد ۔ سخن را ازین خوش مقال اس داستان ۔ زادیان غوغا ازین آغاز کردہ

عدیم المثال بہ قضائے وادی قرطاس مین اشہب قلم فصاحت رقم کو جولان کرکے یون مدعا طرازی کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان جلد اول مین یہان تک بیان ہوئی تھی کہ جب کہ ملکہ بدر سیمتن عشق مین آفتاب کے بیقرار ہو کر باغ مین گئی چونکہ اسکو بسبب عشق خورشید کے کہ جسکی اسکا باپ خورشید پرستش کرتا تھا اور آفتاب کو اپنا خدا تصور کرتا تھا ملکہ کو مرد کے نام سے نفرت تھی اور اکثر یہ کلام کرتی تھی کہ مین خداوند کی خیدا ہون پھر مین کیون اسکے بندون سے موصلت کرون جب کبھی آفتاب عالم تاب بسبب ابر کے پوشیدہ ہوتا تھا تو بہت شکایت کرتی تھی یا مدت آفتاب اسکو تکلیف دیتی تو یہ کہتی کہ کوئی بھی اپنے عاشق کو یون جلاتا ہی یہ تجربہ ہو چکا ہی کہ ایک دن وہ باغ مین گئی اور یہی شکایت کرنے لگی اسپر عالم طفلی سے ایک ساحر زبردست آفتاب جادو اپنے وقت کا سامری عاشق تھا ہر روز اسکو

آکر دیکھ جاتا تھا اُس دن جو آیا ملکہ کو محل مین نہ پایا باغ مین آیا یہان ملکہ کو شکایت کرتے دیکھا فوراً اپنی
صورت ایک حسین کی بناکر ملکہ کی طرف آیا اور ابر سحر سے آفتاب کو پوشیدہ کر دیا یہ بیان ہوا ہے کہ بعد گفتگو کے
ملکہ کے باپ کو طلب کرکے ملکہ کی درخواست کی تھی اور یہ شیدہ سحر کیا تھا کہ جسکے سبب سے وہ راضی ہوگیا تھا
اور حکم بخوشی دیا تھا اور خود چلا آیا تھا وہان کے آنے کے بعد وہ سحر رفع ہوگیا اور بالکل بھول گیا وہان
ملکہ سے وہ ساحر ہم بستر ہوا اور ملکہ حاملہ ہوئی دوسرے روز وہ ساحر چلا گیا تھا ملکہ اپنے محل مین آئی تھی اور
بالاے بام آرام کرتی تھی آفتاب جادو ہر روز آتا تھا اور بعیش و عشرت شب بھر ملکہ کے ہمراہ بسر کرتا تھا
یہ راز ان خواصون کو معلوم تھا جو کہ اُسکی خدمت کے لیے باغ مین تھین اور کوئی نہ جانتا تھا وہ بھی اُسکے
ہمراہ بالاے بام جاتی تھین یہ سب حال تحریر ہو چکا ہی برائے یاد دہی ناظرین بطور تتمہ پھر تحریر کیا اب پہلے حال
خورشید کا شروع ہوتا ہی اب مین اصل قصہ کو شروع کرتا ہون کہ جب خورشید کو معلوم ہوا کہ آج شہر مین
خوشی ہی اور جشن ہی سبب جشن دریافت کیا لوگون نے عرض کیا کہ آپ کے حکم سے یہ سامان ہو رہا ہی چونکہ
آپ نے تو بسبب سحر آفتاب کے وہ حکم دیا تھا اُسکا اثر اسپر اُسی باغ تک تھا جب وہ وہان سے اپنے محل
مین آیا سب حکم فراموش کر گیا کہا مین نے تو کوئی حکم نہین دیا مین کیون بیکار حکم دیتا لوگون نے عرض کیا کہ شاید
بدین سبب حکم فرمایا تھا کہ ملکہ کا عقد ہمراہ خداوند کے تھا بادشاہ یہ سنکے بہت برہم ہوا اور کہا کہ تم لوگ
دیوانے ہوگئے ہو کہ کبھی زمانہ سلف سے آج تک ایسا ہوا ہی کہ خدا بندے کے ساتھ عقد کرے ایک بات
اپنی طبیعت سے تراشکر نکالی مین نے کبھی کوئی حکم نہین دیا مین شل سب کے دیوانہ نہین ہون یون جو
بادشاہ نے کہا تو سب کو خیال ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی مگر بسبب رعب و داب بادشاہ کے سب خاموش ہو رہے
اور جشن موقوف کر دیا یہان تو یہ سامان ہی اُدھر ملکہ کا زمانہ حمل گذرتا جاتا ہی جب کہ قریب پانچ چھ ماہ کے
گذرے تو اب آثار حمل ظاہر ہوے اہل محل مین چرچے ہونے لگی کہ ملکہ حاملہ ہی کسکا اسکو حمل ہی یا تو مرد کے
نام سے نفرت تھی یا یہ ہوا کہ بغیر شادی ہوے کسی سے آشنائی کی اور ایسی بے غیرتی کی یہ بھی خیال نہ کیا
کہ یہ جو ظاہر ہوگا تو ماں باپ اور اپنے پرائے کیا کہین گے اس لڑکی کی آنکھ کا پانی ایسا ڈھل گیا اور
دیدہ ایسا بے باک ہوا کہ ایسے فعل شنیع خلاف وضع شاہان کے مرتکب ہوئی تو سب عشق عاشقی کرتے
آئے ہین مگر اس طور سے کوئی نوج کرتا کہ جسمین سر بدنامی اور ناموسی ہو معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ کسی
قبیل سے عاشق تھی اُسکے عشق مین مرد کے نام سے نفرت تھی اب اُسکا وصل ممکن ہوگیا مگر بی بی اُلفت
تیرا دیدہ کہ کسی کا کچھ خوف نہین دیکھو کس چالاکی اور بیباکی سے رہتی ہین باغ مین یہ عجیب گل پھولا یہ نیا شگوفہ
چمن مین کھلا ہی ہمین کیا جب ملکہ اور بادشاہ کو معلوم ہوگا اُس وقت دیکھنا کیسی حیران بنان ہوتی ہی
اور کون کون سزا پاتا ہی ایک بولی کہ یہ کیا کہا کہ کون کون سزا پاتا ہی وہ ہی سزا پائینگی جو اُنکے ہمراہ
رہتی ہین اُنھین نے دریافت ہوگا اُنھین کی ناک چونی کاٹی جاے گی ارے بی بی یہ کیسی بڑی دایا
اور اناجی ساتھ رہتی ہین کہ جنھون نے منع تک نہ کیا نہ اپنی آبرو کا خیال کیا ایک برہم ہوکر کہنے لگی
کہ وہ کیا منع کرتین اُنھون نے منع ضرور کیا ہوگا جب کوئی مانے بھی وہ کوئی اُنکی مالک تھین نہین
نوکر ہین جب اُنھون نے برہم ہوکر کہا ہوگا کہ جو ہمارا جی چاہتا ہی کرتے ہین تم کوئی ہمارے مالک نہین ہو
جو نصیحت کرتی ہو ہمارا جو جی چاہتا ہی وہ ہم کرتے ہین تم کو اگر اپنی آبرو کا خیال ہے تو ہمارے
پاس سے چلی جاؤ جب ہم سے کوئی سوال کرے گا ہم جواب دے لینگے وہ لوگ یہی یہ خیال کرکے
اور کوئی صورت اپنی خلاصی کی تجویز کرکے خاموش ہو رہے یہ خیال کیا جو جیسا کرے گا اُسکی سزا پائے گا

مگر اتنی غلطی کی خبر کر دینا تھی اُس امر کی جو کچھ اُنکو ملی اتنے وہ لوگ گنہگار ہین خیر ہم کو کیا یہ امر ایک نہ ایک
دن خشت از بام ہوگا یہ ہی چرچے ہوا کرتے ہین کبھی کوئی کہتی ہی کہ ہمن ذرا خیال تو کرو کہ اب تو بخوبی
ظاہر ہونے لگا اور اس لڑکی کو شرم وحیا نہین آتی کہ ہم نے کیا فعل کیا ہی اس حالت سے تو ماں باپ
کے روبرو نہ جائین ہاے کیسی دنیا سے شرم وحیا اٹھ گئی ارے ہم کو اب تک شرم آتی ہی گو کہ ہم کئی
بچون کی ماں ہو چکی ہین مگر ایسی حالت جب ہوتی ہی تو بزرگون کے روبرو جاتے ہوے شرم آتی ہی
اگر اتفاق سے چلے گئے تو خوب اپنے کو پوشیدہ کر لیا مگر اُسپر بھی مارے حیا کے پسینہ آجاتا ہی نہ کہ
یون بے باک ہم ہین گو کہ ہم نے کوئی کام خلاف شرافت نہین کیا جسکے ہمراہ اُنھون نے عقد کر دیا
یہ اُسکا فعل ہی نہ کہ چوری چھپے سے آشنائی کی ہو اور اُسپر یہ بیحیائی دیکھنا اُسکی کیسی بو پھیلتی ہی
اور یہ گل کیا رنگ لاتا ہی کب تک پوشیدہ ہوا کا خاہر ہوا چاہتا ہی وہ مثل ہی کب تک پیچھے کی
کیری پتون کے اڑہین + آخر کو آم ہو کے بکے گی بزار مین + ایک بولی ہٹو بھی تم کو یہی پڑی رہتی ہی تمکو
کیا یہ امر غریبون مین ہی یہ اُن لوگون مین جو کہ صاحب ملک دمال یا صاحب دولت ہین بالکل خلاف
نہین ہے ہم لوگ تو خیال کرتے ہین کہ اگر ہم ایسا کرینگے تو لوگ یہ کہینگے کہ بسبب افلاس کے کیا
کوئی روپیہ والا مل گیا ہوگا اور اُنکو کون کہے گا اول تو صاحب ملک دوسرے سب کو یہ خوف کہ اگر
ہم اُنکے منہ پر کچھ کلام اُنکی شان کے خلاف کرینگے تو سزا پاینگے پیٹھ پیچھے تو کہتے ہوے خوف آتا ہی کہ کوئی
غمازی نہ کرے بری صاف ہو بھلا طلاق کے منہ پر تو کہہ دو کبھی نہ کہا جاے گا ہان اپنے مقام پر جو چاہے
کہہ لو اس وقت کی بات یاد رکھنا اگر ہان باپ پر ظاہر بھی ہوا اُسی وقت سب کے دکھانے کو خوب خفا
بھی ہونگے قید بھی کرینگے آدمی بھی نکالے جائینگے مگر یہ نہ ہوگا کہ قتل کر ڈالین یا گھر سے نکال دین یہ
غیر ممکن ہے ایک زمانے کے بعد یہ ہوگا کہ جب لڑکا پیدا ہوگا یہ ہی نانا نانی پرورش کرینگے ملکہ کا عقد
اُسی مرد کے ساتھ کر دینگے جسکا یہ حمل ہی پھر سب ایک ہو جائینگے یہ بھی نہ معلوم ہوگا کہ کوئی امر خلاف
وضع ہوا تمام کیا کہتی ہو یہ لوگ عالم وقت ہین اُنکے طریقہ کوئی نہین جان سکتا ہی وہ بولی سچ کہتی ہو لیکن
تمہارا قول درست ہی کیون نہ ہو زمانہ دیکھے ہوے ہو اتنی عمر ایسے ہی امرون کو دیکھتے ہوے گذری ہوگی
ہزارون واقعے نظر سے گذرے ہونگے تم نے بڑی دور کی بات کہی اب ہم بھی تماشہ دیکھتے ہین ہم کو
کیا کوئی ہماری عزیز تو ہین نہین جب یہ امر ظاہر ہوگا ہم بھی ہنسنے لگا چلینگے یون جو ہر روز چرچے
ہونے لگے اور آپس مین کانا پھوسی ہونے لگی ملکہ کی ماں کو خیال ہوا کہ یہ کیا امر ہے جو اہل محل مین
باہم سرگوشیان ہوتی ہین مگر اتنی بات تھی کہ بکسی نے ملکہ کے آدمیون سے دریافت کیا نہ ملکہ کی ماں سے
کہا اتفاق سے ایک روز ماں نے ملکہ کو دیکھا کچھ آثار حمل پاے اپنے پاس اُسی وقت طلب کیا اور
تخلیہ کر کے کہا کہ اے بدر مین تجھ سے ایک امر دریافت کرتی ہون تو مجھ سے سچ سچ کہنا جھوٹ نہ بولنا ملکہ نے
عرض کیا کہ جو امر مجکو معلوم ہوگا سچ سچ عرض کر دونگی جھوٹ کبھی نہ بولونگی تب تو ماں نے کہا کہ او کلیسو بریدہ
ننگ خاندان یہ کونسی حرکت ہی کہ جب تجھ سے نسبت شادی کے کہا تو نے انکار کیا اور کہا کہ مجکو
مرد کے نام سے نفرت ہی یہ کونسا فعل تھا کہ تو نے بغیر ہماری اطلاع کے یہ بے شرمی اختیار کی کہ اپنے
پردۂ ناموس مین رخنہ اندازی کی اور حجاب عصمت وعفت کی دریدگی قبول کی یہ کونسا طریقہ ہی
اری تو نے اپنے شیشۂ عصمت کو سنگ بیحیائی سے چکنا چور کیا تمام خاندان کی ناک کاٹی جو فعل کہ
کبھی نہ ہوا تھا وہ تو نے کیا اگر ایسے ہی خواہش تھی تو کسی سے کہلوا دیا ہوتا کہ اب تک تو مجکو حقدد

منا کحت سے نفرت تھی مگر اب رغبت ہو گئی ہی تو تیری شادی ہم بڑی دھوم دھام سے کسی شاہزادے کے ساتھ
کر دینگے جو کہ ہماری بدنامی کا سبب نہ ہو تا تیری اس حرکت سے ہم انگشت نما شل ہلالی عید کے ہو گئے
جب اہل خاندان سنینگے تو کیا ہو گا تمام عمر کے لیے یہ کلنک کا ٹیکا ہو گا یہ کونسی بے شرمی اور بیحیائی تھی
اگر کسی پر عاشق ہو ئی تھی تو ہم سے کہا ہوتا ہم تیرا عقد اُسکے ساتھ کر دیتے جو کہ خرابی کا موجب نہ ہوتا
اب تو او ننگ خاندان سے عصمت میں لگا داغ تو نے ✦ لٹوا لی بہار باغ تو نے
جب ماں نے یون برہم ہو کر کہا تو ملکہ بدر سیمتن حور تراد نے سر شرم سے جھکا کر کہا کہ اماں جان کیا
عرض کرون اگر آپ اصل اصل دریافت فرماتی ہین تو یہ ہی کہ واقعی مرد کے نام سے مجکو نفرت ہی
اور جس نے آپ سے یہ کہا ہی محض میرے اوپر بہتان اور افترا ہی مین نے ابھی تک کوئی فعل خلاف
شرافت نہین کیا کہ جسکے باعث سے آپ کی بدنامی ہو یا آپ انگشت نما ہون نہ مین یہ خیال کرتی
ہون کہ کوئی حرکت ایسی کرون کہ جو بدنامی کا سبب ہو تا ہون بیچ نہ مین نے کسی سے آشنائی کی نہ مین
کسی پر عاشق تھی نہ ہون پھر آپ یہ کیا فرماتی ہین مین نے کیا خلاف کیا یہ جو اُسنے کہا ملکہ کو بہت غصہ
آیا اور برہم ہو کر کہا کہ اے بے حیا ذنگ خاندان ایک امر صریح ہی اُسکو تو کہتی ہی کہ مین نے کیا کیا حوتیون
سمیت آنکھون مین پیچی جاتی ہی آنکھ سے ملا کر یون بات کرتی ہی تجکو شرم نہین آتی ہی تیری وہ شکل ہو ئی
کہ اندھا سڑک چھوڑ دے اور کہے مجکو کوئی نہ دیکھے سراسر آنکھون مین خاک جھونکتی ہی مین اُن ماؤن مین
ماں نہین ہون کہ بیٹی آشنائی کرتی پھرے اور مین پوشیدہ کر دون ارے مین بڑی ظالم ہون یہ نہ
خیال کرونگی کہ تو میری ایک لڑکی ہی مین زندہ دفن کر دونگی ایسا لاڈ نہین کو اڑا کر دنگی مین کہے دیتی ہون
کہ سچ سچ بیان کر اگر بدنامی کے ساتھ تو جی اور تیرے سبب بدنامی ہو ئی اور ہم انگشت نما ہوے تو ایسی
تیری زندگی کس کام کی وہ اولاد مر جائے تو اچھا کہ جو ماں باپ کی عزت کی خواہان ہو اور یہ پاس نہ ہو کہ ہم
یہ کیا کرتے مین اس صاحب اولاد سے بے صاحب اولاد ہونا اچھا ہی کہ یہ ایک ہی تو غم ہی کہ اولاد نہین ہی
یہ تو نہین ہی کہ کوئی یہ کہے کہ فلان کی لڑکی نے فلان کے ساتھ آشنائی کی مین یہ جانتی کہ تو زندہ رہ کر یہ رنگ
کرے گی تو مین تجکو مار ڈالتی افسوس تیرے سبب سے تمام کنبہ کی ناک کٹ گئی ارے بدنصیب نہ تیرے باپ کے
خاندان مین کوئی بد وضع ہو ئی نہ ہے نہ میرے خاندان مین یہ کسکا تو نے طریقہ اختیار کیا کسکا پرچھا تو ان تجھ پر پڑا
اگر تو نہ بیان کرے گی تو یاد رکھ کہ مین ابھی ابھی تجکو قتل کرا ڈالونگی ارے کم بخت تجکو یہ خیال نہ ہوا کہ یہ امر پوشیدہ
نہ ہو گا ایک نہ ایک دن ظاہر ضرور ہو گا تو سب کیا کہینگے اہل محل اپنے فرزند سب بڑا کہینگے صحبت سے پرہیز کرینگے
اور جب سب دریافت کرینگے تو مین کیا جواب دونگی ارے جسکا باپ ایسا ظالم ہو اُسکی لڑکی کا یہ وعدہ
ہو اگر وہ سن پائینگے تو فوراً قتل کر ڈالینگے کبھی زندہ نہ چھوڑینگے یہ امر اُسے پوشیدہ ہو نہین سکتا ہے اگر
مین نے پوشیدہ بھی کیا تو اور لوگ اُنکے کان تک خبر پہونچا دینگے افسوس تیرے لیے بھی خرابی ہی دوسرے
مجکو یہ کب منظور ہی کہ تو ایک فعل بد خلاف شرافت کر کے آئے اور مین اُسکو پوشیدہ کر دون اپنے سر
الزام لون تیرے ساتھ مین بھی بدنام ہون مین خود تیرے باپ سے آج ذکر کرونگی دیکھون کہ تو اُنکو کیا جواب
دیتی ہی تیرے ساتھ کے لوگ جو کہ تیری نگہبانی کے واسطے مقرر تھے اُنپر دیکھنا کیا ستم ہوتا ہی یہ جو پھول ہوا ہی
یہ باغ مین جا کر ہوا ہی یہ نیا گل باغبان کا کھلا ہوا ہی یہ شگوفہ اُسی باغ کا ہی یہ دس دس پندرہ پندرہ روز باغ
مین جا کر رہنا خالی از علت نہ تھا یہی کرم ہوتا تھا اب مجکو معلوم ہوا خیر دیکھو تو سہی کیا تیری گت کراتی ہون آپنے
دے اپنے باپ کو کیسی تجکو سزا دلاتی ہون خداوند کی قسم اگر وہ قتل کر ڈالینگے تب بھی مین منع نہ کرون گی

یہ چوپلا روانہ رکھونگی ماں نے جو یون برہم ہوکر کہا تب تو اُس نے کہا کہ اب مین آپ سے صاف صاف عرض
کرتی ہون مین نے کسی بندے سے آشنائی نہین کی خداوند پر مین عاشق تھی خود خداوند آسمان پر سے میرے
باغ مین تشریف لائے میرے ساتھ عقد کیا خداوند کی مین زوجہ ہون میری خواصون اور مصاحبون سے دریافت
کر لیجیے بلکہ اُنھون نے والد بزرگوار کو طلب کرکے اُنسے اجازت لی تھی والد کو معلوم ہی یہ کوئی خلاف شرافت
نہین ہی بلکہ فخر کرنے کی جگہ ہی کہ کارخانہ خدائی اپنے گھر مین پایا مین خداوند کی زوجہ کہلاؤنگی اگر یہ امر خلاف ہی تو کہلاور
کوئی امر اسکے سوا ہی جو خلاف شرافت نہین ہی ملکہ کی ماں نے برہم ہوکر کہا کہ اِن گل دیگر شگفت لو مجھ بوڑھی کو یہ فقرہ
دیتی ہی مجکو شامل لڑکون کے بہلاتی ہی یہ فقرہ اور بہلانا اُنکے ساتھ زیبا ہی کہ جو تجھ سے چھوٹی ہین یا شیر خوار
ہین وہ تیرے اس فقرے کو سچ خیال کرینگی یا جنکو عقل نہین ہی لو اور سُنو اُنکے واسطے آسمان پر سے خداوند
اُتر کر آئے اُنکے ساتھ انکا عقد ہوا جو کہ سلف سے آج تک کبھی نہین ہوا ہی جسکو ہر ذی عقل کبھی گوارا نہ کریگا
فقرہ تصور کریگا دیوانی کیون باتین بناتی ہی مین تیری ماں ہون جس سے کہی وہ جھوٹ خیال کریگا
دوسرے یہ بات کہ والد سے اجازت لے لی گئی ہی اُنکی اجازت سے عقد ہوا ہی بھلا یہ امر کہین بھی قیاس مین
آتا ہی کہ باپ کو خبر ہو اور ماں کو نہ معلوم ہو اری فقرہ بھی کیا تو وہ کیا جو کہی کو یقین نہ آئے بدر نے کہا
خواصون کو بلا کر دریافت کر لیجیے میرے جھوٹ سچ کا حال ظاہر ہو جائے کہ مین جھوٹی ہون یہ جو ماں
نے سُنا غضب ناک ہوکر کہا کہ ایک تو چوری اُسپر سر زوری خواہ مخواہ کی تقریر کیے جاتی ہی شرم سے
سر نہین جھکاتی ہی کیسا تیرا دیدہ ہوا ئی ہو گیا اری تیری غیرت کو کیا ہوا ہاے یہ کیسا زمانہ ہے کہ غیرت
بالکل دنیا پر سے جاتی رہی مین ابھی تیری خواصون کو بلا کر تنبیہ کرتی ہون سزا دیتی ہون یہ امر کوئی
پوشیدہ ہونیوالا نہین ہی مین خود کیون نہ ظاہر کرون جو ہر ایک کا طعنہ سُنون معلوم ہوتا ہی کہ اِسی
امر کے چرچے ہوتے ہین اہل محل مین بھی سرگوشیان ہوتی ہین مگر کوئی میرے خوف سے میرے منھ
پر نہین لاتا ہی آخر تا یہ کی کوئی نہ کوئی بیان ہی کریگا اُسوقت سوائے سر جھکا لینے اور شرمندہ ہونے
کے کوئی چارہ نہ ہوگا یہ سُنکر ماں نے کہا آن ماندرے کز دساز ند مخلصا + اے خداوند مین کس بلا مین
مبتلا ہوئی اہل خاندان جب اس امر کو سُنینگے تو قرابت ترک کر دینگے جو کہ اس شہر کے بزرگ ہین اور بطور
رہبر کے ہین وہ ضرور حکم قتل دینگے اچھا تو ہوگا کہ تو قتل کی جاے میرے نزدیک بہتر یہ ہوگا کہ تیرا
باپ تجکو خود قتل کر ڈالے تاکہ یہ بدنامی تیرے سبب سے جو ہی وہ سر پر سے ٹلے یہ کہکر خواصون کو آواز
دی وہ جو اندر یہان کچھ اور رنگ پایا دیکھا کہ ملکہ بہت برہم ہی اور بدر سامنے سر جھکائے بیٹھی ہی عرض
کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی کہا کہ بدر کی خواصون و مصاحبون کو بلا لاؤ کہنا کہ ملکہ کی ماں طلب فرماتی ہین سب کو
لانا کوئی باقی نہ رہے وہ خواصین یہ سُنکے فوراً اُس مقام پر آئین جہان بدر سیمتین کی ملازم رہتی تھین
اُنھون نے جو ملکہ کی خواصون کو آتے ہوے دیکھا باہم کہا کہ آج کیون یہ ادھر آتی ہین یہ تو کبھی نہین
آتی ہین کوئی نہ کوئی نئی بات ہی جب وہ قریب آئین تو اُن سب نے کہا کہ بہن کدھر آنا ہوا تم تو کبھی
نہین آتی تھین آج کیا ہی کدھر ہوا سے اُڑ کر بھلی آئین اُنھون نے کہا کہ ضرورت سے آئے ہین چلو تم سب
کو ملکہ عالم نے یاد فرمایا ہی تمھاری ملکہ بھی اُنھین کے پاس موجود ہین یہ سُنکے وہ سب کی سب فوراً اُن خواصون
کے ہمراہ ہولین یہ کسی کی تاب نہ تھی کہ کچھ عذر کرتین فوراً حاضر ہوئین ملکہ عالم نے جیسے ہی اُنکو دیکھا آگ
ہو گئین کہنے لگین کہ کیون حرامزادیون ہم نے تم کو اس امر کے لیے اس نمک خاندان کے پاس مقرر کیا تھا کہ
جو کچھ یہ کرے تم ہم کو خبر نہ کرنا خاموش بیٹھی دیکھا کرنا معلوم ہوا یہ سارا فعل تمھاری صلاح سے ہوا ہی تمھین نے

گنتا پاکیا ہی سچ سچ بیان کرو ورنہ ایک ایک کی ناک چوٹی کاٹ کر تمام شہر مین تشہیر کرا دونگی اُسکے بعد قتل بھی کرا دونگی آیندہ تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی یہ کیا امر ہی مین بھی تو شنون کس سے اس کمسن بیوقوف نے آشنائی کی کس سے عشق بازی ہوئی کس سے آنکھ لڑی اُنھون نے جو یہ سُنا اور ملکہ کو برہم دیکھا سب مارے خوف کے کانپ گئین لرزنے لگین اور عرض کرنے لگین کہ ملکہ عالم ہم سے کیا قصور ہوا ہی کہ ہم پر یہ عتاب ہی ہم بھی تو آگاہ ہون ملکہ نے کہا کہ مین نے سب کچھ کہدیا اور پھر تم پر ظاہر نہ ہوا کیون جھلا جھلائے باتین کرتی ہو اس قدر کیون سٹپٹی ہوئین اُن بہکی بہکی باتون مین نہین آنے کی اگر سچ سچ نہ کہوگی تو جو مین نے کہا ہی اُسی کے مواق کرونگی یہ جو کہا تو جو خواصین ملکہ کے مان کی اُس مقام پر موجود تھین وہ بھی کہنے لگین کہ جو ملکہ عالم دریافت کرتی ہین کیون نہین بیان کرتی ہو جو امر واقع ہوا اُسکو عرض کرو کوئی تمھارے لیے خرابی نہین ہی ملکہ یہ دریافت کرتی ہین کہ تمھاری ملکہ نے کسی سے عشق کیا ہی یہ سُنکے اُنھون نے کہا کہ واہ واہ ہم کیون کسی پر الزام لگائین کیون کسی پر بہتان لین جو امر اصلی ہی وہ ملکہ عالم پر بھی ظاہر ہی اور بادشاہ بھی بخوبی جانتے ہین ایسا وہ امر نہین ہی جو کسی کو نہ معلوم ہو بادشاہ نے اُسکے جشن کا حکم فرمایا تھا کیا حضور سے تذکرہ نہ کیا ہوگا اُسکے علاوہ کوئی اور امر ہو تو ہم عرض کرین ظاہر امر کا عرض کرنا کیا ضرور ہے یہ جو اُنھون نے کہا تو ملکہ نے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو کہ یہ کیا امر ہی جو مجکو بھی معلوم ہی بادشاہ بھی جانتے ہین مین تو یہ جانتی ہون کہ اُسکو مرد کے نام سے نفرت تھی کہ اُسنے کوئی بھی ایسا جو مرد کے نام کا ہو اپنے باغ مین نہ رہنے دیا پھر یہ کیا ہوا تم لوگ چاہتی ہو کہ مین صاف صاف کہون تو شنو یہ عمل اُسکو کسکا ہی وہ کون ایسا بے خوف تھا کہ جس نے ایسے امر عظیم پر کمر باندھی اور ناموس شاہی مین رخنہ انداز ہوا ذرا مین بھی تو شنون تب اُن خواصون نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اگر ہم جان کی امان پائین تو عرض کرین کہا کہ اگر صاف صاف کہدوگی تو تمھاری جان تم کو بخش دیجائے گی ورنہ ضرور قتل کی جاوگی یہ سُنکے اُنھون نے از ابتدا تا انتہا کل واقعہ بیان کیا تب ملکہ نے کہا کہ تم کو خوب سبق یاد ہی خوب اُستاد نے تعلیم کیا کہ شن لو صاحبو یہ لوگ کچھ ایسے جہان دیدہ کے ساتھ فقرہ کرتی ہین مجکو بتاتی ہین اس مکر کی بھی کوئی حد ہی لو صاحبو بادشاہ نے بیٹی کا عقد کیا اور مان کو شوہر کیا عقد بھی کسکے ساتھ خداوند کے ساتھ لوگو وہ بات کہو کہ جو قیاس ہو عقل مین آئے جو زمانے کا دستور ہی وہ بات کہو کہ جسکے یقین لانے مین ایک لڑکا بھی تامل نہ کرے اگر یہ کہین کہ فلان شہریار یا وزیر کا عقد شاہزادی کے ساتھ کر دیا تھا تو زیبا تھا نہ یہ کہ فقرہ بھی وہ فقرہ جو کہ خلاف عقل ہوا ے یہ رہے کس عقل مند نے تم سب کو دی جو کہ کبھی یقین نہ آئے معلوم ہوتا ہی کہ باہم صلاح ہوکر یہ کام ہوا ہی جو اُسنے کہا وہی تم سب نے بھی کہا ایک بات کا بھی فرق نہ ہوا جب یہ ملکہ نے کہا تو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم خلاف نہین گذارش کرتے ہین بلکہ ابھی تک روز خداوند شب کو تشریف لاتے ہین اور جو روز تک باغ مین رہے خداوند کے نور سے تمام باغ روشن تھا مگر آسمان پر نور نہ تھا کیونکہ خداوند تو زمین پر تھے اسی سبب سے شب کو تشریف لاتے ہین تا کہ اہل دنیا نور سے اُنکے محروم نہ رہین ملکہ بالاے بام جاکر آرام جو کرتی ہین اسکا یہی سبب ہی یون جو اُن خواصون نے کہا اب تو اُسکو اور غصہ آیا اور حکم دیا کہ ان سب کو پکڑ لو یہ بہت گستاخ ہوگئی ہین ہم سے صاف حال نہین بیان کرتی ہین یہ کہنا تھا کہ ملکہ کی خواصون نے اُنکو پکڑ لیا ملکہ نے حکم دیا کہ اُنکو خوب مارو لگی مار پڑنے مگر وہ وہی کلام کیے جاتی ہین اب تو تمام محل کی عورتین جمع ہوگئین آپس مین اشارے کرنے لگین بدر کا یہ حال ہی کہ دم بخود وہی تمام محل مین غل پڑا ہوا ہی خوب اُنپر مار پڑی مگر وہ اپنے قول پر پوری رہین ملکہ نے کہا کہ چھوڑ دو جب بادشاہ آئینگے وہ خود دریافت کر لینگے

وہ رونی پیٹتی اپنے مقام پر آئیں یہان ملکہ نے بدر کو ایک کمرے مین بند کر دیا کہ تھوڑے عرصہ کے بعد خورشید دربار برخاست کر کے محل مین آیا یہان جو آیا اپنی زوجہ کو برہم پایا چونکہ ملکہ نے منع کر دیا تھا کہ کوئی بادشاہ سے ذکر نہ کرے مین خود بیان کرونگی اس کمبخت بیوہ کو قتل کرا دونگی مین اسکی زندگی نہین چاہتی ہون بادشاہ نے جو زوجہ کو برہم دیکھا پاس آکر بیٹھے کہا کیون مزاج کیسا ہی آج کچھ بہت برہم معلوم ہوتی ہو کس پر غضب نازل ہوا ہی یا کون امر خلاف مزاج واقع ہوا ملکہ نے جواب دیا کہ کچھ نہین تشریف رکھیے بیان کرتی ہون مجکو ایسے شکایت ہی خورشید یہ سنکے بیٹھ گیا کہا کہ بیان کرو ملکہ نے کہا کہ یہ کیا امر تھا کہ بدر میری کوئی سوت کی لڑکی تھی مین نے اسکو نہین جنا تھا کہ تم نے اسکا عقد مجھ سے پوشیدہ بلغ مین جا کر کیا اور اسکی خوشی کا جلسہ کیا اور مجکو بالکل خبر نہ کی کیا مین مل جاتی یا حسد کرتی مجکو تو اسکی شادی کی خوشی تھی کس کس تکلیف سے پرورش کیا کیا زحمت اٹھائی جب وہ جوان ہوئی تو ہمین خبر ہوئی افسوس کا مقام ہی کہ جب مین اپنی لڑکی سے جلوگی تو اور کوئی کیا ہی میری طرف سے آپ کا ایسا خیال بڑا تعجب ہی یہ میرے مقدر کا سبب ہی اگر سوت کی لڑکی ہوتی تو ایسا خیال کرنا زیبا تھا یہ تو مجکو آپ سے امید نہ تھی ملکہ نے جو یون بادشاہ سے کہا خورشید نے جواب دیا کہ یہ تم کیا کہتی ہو کیا تم نے کوئی خواب دیکھا ہی یا کسی نے تم کو بہکا دیا ہی اگر مین بدر کی شادی کرتا تو مین چھپکے سے مین کسی کو خبر نہ کرتا ارے یہ کیا خیال ہی مین بدر کی شادی بڑے دھوم سے کسی جلیل بادشاہ کے لڑکے کے ساتھ کرتا بہت کچھ چیز مین دیتا اہل شہر و حامی خانہ ان کو جمع کرتا کیا میرے کوئی اور اولاد تھی کہ جسکے لیے یہ سب دولت دنیا ذخیرہ کرتا بادشاہ ہو کر ایسا تو کبھی نہ کرتا بلکہ مین تو رات دن اسی غم مین مبتلا رہتا ہون کہ اسکو شادی کے نام سے نفرت ہی کیا تدبیر ہو کہ وہ راضی ہو اور تم یہ کہتی ہو یہ خیال تمہارا بالکل خلاف عقل ہی جب تم مان ہو گے ایسا خیال کروگی تو اورون کو بدرجہا خیال ہوگا مجکو تمہاری عقل سے بڑا تعجب ہی سچ ہی ع عقل و دانش بباید گریست معلوم ہوا کہ تم کو اسی امر کا غصہ تھا اپنے حواس درست کرو بلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ لڑکی کی شادی ہو اور مان نہ شریک ہو جس نے تم سے کہا محض غلط کہا وہ کون ایسا ہی جو یہ خوشخبری چھوڑ کے چلا گیا اور تم کو یقین آگیا ملکہ نے کہا کہ کون کہے کا طریقہ سے ظاہر ہی بادشاہ نے قسم کھائی اسوقت ملکہ نے کہا کہ آپ ذرا کان لگا کر سنیے کہ آپ کی لاڈلی نے باغ مین جا کر کیا گل کھلایا ہی اور کیا قہر غیرت تخل صنعت و مصنعت مین پیدا کیا اور کس قدر پردہ ناموس کی حفاظت کی ہی ہم جو کہتے تھے کہ اس قدر اسکو منہ نہ لگایئے ناز نہ اٹھایئے مگر آپ نے نہ سنا اسکا انجام یہ ہوا کہ ہم اب کنبہ مین منہ دکھانے کے قابل نہ رہے کسی سے ہماری آنکھ نہ چار ہوگی سب مین انگشت نما ہونگے بڑا غضب کیا اس بدر نے کیا کرون جی مین آتا ہی کچھ کھا کر سو رہون کہ اس بدنامی سے تو نجات ہو خورشید نے کہا کہ کچھ بیان تو کرو کہ مین بھی آگاہ ہون تب تو ملکہ نے کہا کہ بدر نے کسی سے آشنائی کی بالکل پاس غیرت نہ کیا بے حیائی پر کمر باندھی تمہارا بھی خوف نہ کیا اور پردہ دری کی ایسی بے باک ہوئی اور یون خودرفتہ ہوئی کہ اسکے ساتھ رہنے لگی سنا گیا کہ وہ ہر روز بالاے بام جاتی ہی اور وہ بھی آتا ہی یہ کوٹھے پر اسکا سونا اسکے واسطے مقرر ہوا ہی اب تو عمل سے ہین جب ہی تو ظاہر ہوا یہ کہکر جملہ حال جو کہ گذرا تھا یعنی بدر کو بلا اس سے دریافت کرنا اسکا پہلے انکار کرنا پھر اپنا خفا ہونا اسکا کل واقعہ بیان کرنا اسکی خوشامون کو طلب کرنا اپنے خفا ہونا اسکا بھی وہی حال بیان کرنا جو کہ بدر نے بیان کیا تھا اپنا اپنے زود کوب کرنا اسکا اپنے قول پر ثابت قدم رہنا آخر عاجز ہو کر اسکو چھوڑ دینا بدر کو نظر بند کرنا بیان کیا خورشید سنکے نہایت برہم ہوا اور کہا کہ تم نے اسکو

زندہ کیون رکھا اچھا فقرہ کیا کوئی مردے پر بہتان لیتا ہی ان سب نے زندے پر لیا لو مین نے شادی کی یہ بھی کوئی امر ہی
اور کسکے ساتھ خداوند آفتاب کے ساتھ تو ہم ایسے ہوے کہ ہماری لڑکی کو خداوند نے پسند کیا اور آکر
عقد کیا بلاؤ تو اسکی خواصون حرامزدیون کو خورشید کا مارے غصہ کے یہ حال ہی کہ تمام بدن کے بال کھڑے ہو گئے ہین
دونون انکھین لال ہین رخ سے اظہار جلال ہی بیٹھا ہوا جھوم رہا ہی شمشیر برہنہ سامنے رکھی ہوئی مونچھون
کو تاؤ دے رہا ہی منہ سے کف جاری ہی غیظ و غضب طاری ہی ادھر خواصون نے جاکر ان سب سے
کہا کہ چلو بادشاہ طلب فرماتے ہین وہ سب کی سب اسی وقت اٹھکر طرف بادشاہ کے آئین اسکو غیظ
مین پاکر ڈر گئین سلام کیا بادشاہ نے بیگاہ قہر انکی طرف دیکھا اور کہا کہ کیون مالزادیون یہ کیا امر تھا یہ کیا
واقعہ ہی صاف صاف بیان کرو انھون نے ہاتھ جوڑکر وہی بیان کرنا شروع کیا جو کہ ملکے روبرو بیان
کیا تھا بادشاہ نے کہا کہ یہ تو ہم سن چکے ہین اصل واقعہ کہو تب انھون نے عرض کیا کہ ہم نے اصل
واقعہ خدمت عالی مین عرض کیا اب آپ کو اختیار ہی جو چاہیے سزا دیجیے خورشید نے اسی وقت
اٹھکر اپنے روبرو خوب کوڑے لگ وہاے زدوکوب کرایا جب وہ بیحال ہو گئین حکم فرمایا کہ چھوڑ دو سب
نے تو اچھوڑ دیا وہ گرتی پڑتین اپنے مقام پر آئین اور بیٹھ رہین خورشید نے زوجہ سے دریافت کیا کہ
اس واقعہ کو تمہارے نزدیک کس قدر زمانہ ہوا ہوگا اسنے کہا کہ اسکو تو حمل کو کوئی چھ سات ماہ کا ہوگا
یہی زمانہ اس امر کا بھی خیال فرمایئے بس خورشید یہ سنکے کہنے لگا کہ اتنا عرصہ ہوا اور ہم کو کسی نے
نہ خبر کی اگر آج تم نہ آگاہ کرتین تو دمان لڑکا بھی ہو جاتا اور ہم کو اطلاع نہ ہوتی مین سخت حیران
ہون کہ وہ کون شخص ہی اور تم نے بھی اتنے زمانے تک کچھ خیال نہین کیا کہ یہ نوبت یہان پہونچی خیر مین
اب اسکو زندہ رکھتا ہون کہ بدنام کرنے کو زندہ ہے اور یہان باپ کا نام ڈبوئے سہ بدنام کنندہ
نکونامے چند * یہ کہکر اور تلوار لے کر اٹھا اور کہا کہ وہ کمبخت بدکس کمرے مین ہی اب تو مان کا محبت
مادری سے کلیجہ ڈودڈو ہا تو سینہ مین اچھلنے لگا خون مادری نے جوش مارا مگر دم نہین مار سکتی تھی
کیونکہ خورشید کو غصہ تھا دوسرے مدت کا مقدمہ تھا تمام محل مین ہل چل پڑ گئی سب خواصین وغیرہ
جمع ہو گئین غل مچ گیا کہ بادشاہ اپنی دختر کو قتل کیے ڈالتے ہین ادھر تمام شہر مین یہ خبر منتشر ہو گئی کہ دختر
شاہ نے کسی سے آشنائی کی اسکی تحقیقات ہو رہی ہی جو کہ خاندان مین بزرگ لوگ تھے وہ آنے لگے
اہل شہر بھی اس امر کو برا جان کر آپس مین کہنے لگے کہ بادشاہ کو لازم ہی کہ دختر کو قتل کر ڈالین جو کہ
اسکو قسمت مین انکے مذہب کے پیشوا تھے وہ بھی یہ حال سنکے فوراً درد دولت کی طرف روانہ ہوے کیونکہ اس
شہر کا یہی طریقہ تھا کہ جو کوئی بادشاہ ہوتا تھا وہ ان پیشواے مذہب کے کہنے پر عمل کرتا تھا انکے کہنے
کے خلاف نہین کر سکتا تھا اگر خلاف کرے تو حکومت سے معزول کر دیا جاے گو یا قانون حکومت انکے قبضہ
مین تھی دوسرے یہ طریقہ تھا کہ جسکے خاندان مین کوئی عیب یا نقص ہوگا یا بعد حاکم ہونے کے ہو جاے
تو وہ بادشاہ نہین کیا جاتا ہی اگر پیشواے مذہب آفتاب پرست اسکی بابت حکم دین کہ یہ شخص لائق
حکومت نہین ہی تو فوراً معزول کر دیا جاے گا یہ لوگ اہل شہر کو جمع کر کے اس قصد سے چلے ہین کہ اگر خورشید
اس امر کو گوارا کرے کہ وہ اپنی دختر کو اس ظلم سے اس جرم کی سزا دے کہ اسکے تمام بدن مین کیسلین
ٹھوک کر اسکو ہلاک کرے تو خیر ورنہ اسکو حکومت سے معزول کر دینگے ادھر خاندان کے لوگ اس خیال
سے چلے ہین کہ چل کر پدر کو سزا دلوا مین اس بدنامی کے دھبے کو اپنے خاندان سے مٹوا مین یعنی قتل
کرا ڈالین رہی یہ لوگ نہین آئے تھے کہ بادشاہ باشمشیر برہنہ اس کمرے کے قریب پہونچا کہ جہان

بدر قید تھی اور مان نے قید کیا تھا یہان بدر بیٹھی ہوئی یہ سب باتین سن رہی تھی اور مارے خوف کے کانپ رہی تھی اور خیال کرتی تھی کہ یہ کیا امر ہوا یہ تو بالکل خلاف قیاس ہوا مین تو جانتی تھی کہ یہ امر سب کو معلوم ہی کیونکہ والد کی رائے سے ایسا ہوا ہی اب تو وہ بھی انکار کرتے ہین اب کیا تدبیر کرون جسمانیکہ جو دیکھا تو یہ نعرہ مارا کہ بادشاہ باشمشیر برہنہ آتے ہین غضب مین سب اہل محل ہین زندگی سے نا امید ہو گئی خیال کرتے کرتے ایک تدبیر خیال مین آئی اور یہ تصور کیا اگر یہ تدبیر بن پڑی تو جان بچی ورنہ قتل ہونگی آمادہ مرگ پر ہو کر بیٹھی کہ جیسے ہی بادشاہ دروازہ کھول کر کمرے مین آئے یہ دوڑ کر قدمون پر گر پڑی اور یون عرض کرنے لگی کہ مین واقعی خطا وار ہون بہت بڑا قصور مجھسے ہوا ہی کہ سوائے قتل کے کوئی اسکی سزا نہین مین ایک امر کی امیدوار ہون کہ آپ کیون میرے قتل مین مبتلا ہون اور کیون میرے خون مین اپنے ہاتھ بھرین مین خود کیون نہ اپنے جان دون آپ کو ان سب زحمتون سے بچاؤن بادشاہ نے ٹھوکر ماری اور کہا کہ دور ہو مین کبھی تجکو زندہ نہ چھوڑونگا ضرور قتل کرونگا چاہے جو کچھ تو عذر کرے مین نہ مانونگا بدر نے کہا کہ میری عرض سن تو لیجیے پھر آپ کو اپنے فعل کا اختیار ہی مین یہان سے جا نہین سکتی ہون قتل تو ضرور ہونگی میری یہ بھی حسرت نہ رہے بادشاہ نے کہا کہ مین کچھ نہ سنونگا یہ کہکر قصد کیا کہ تلوار مارون اُدھر بادشاہ کا ہاتھ بسبب محبت کے رُک گیا کیونکہ بہت چاہتا تھا جان سے زیادہ عزیز تھی بغیر دیکھے قرار نہ آتا تھا ایسا انس تھا کہ جب تک وہ سامنے نہ آتی تھی تو کھانا نہ کھاتا تھا جب وہ باغ مین جاتی تھی تو ہر روز جاکر اُسکو دیکھ آتا ایسا کیون نہ ہوتا یہی ایک لڑکی تھی تمام عمر مین یہ ایک اولاد ہوئی تھی مگر اب کیا کرتا غیرت کا موقع تھا آبرو برباد ہوتی تھی اہل شہر مین بدنام اور تمام خاندان مین انگشت نما ہوتا تھا جب بسبب محبت ہاتھ رُک گیا اُدھر مان کو بھی محبت آگئی دوڑکر خورشید کے روبرو آئی اور کہا کہ جو یہ کہتی ہی اُسکو سماعت کیجیے بلکہ بدر کی آنا دوا یہ بھی دوڑکر قدمون پر گر پڑین اور عرض کرنے لگین کہ اے بادشاہ ذرا سُن لیجیے کہ یہ کیا کہتی ہی خورشید نے بنظر قہر دیکھا اور کہا تم سب دور ہو میرے روبرو سے مین ہرگز نہین سنونگا یہ جو کہا وہ سب کی سب خوف سے دبگین اور کانپ کر الگ ہو گئین کہ اتنے مین خورشید کو خیال آیا کہ سن تو لو کیا کہتی ہی آخر تو قتل ہوگی کیون اسکی یہ حسرت باقی رہے کہا کہ بیان کر اُسنے کہا کہ آپ کو یہ یقین ہی کہ جو کچھ مین نے اور میری خواصون نے عرض کیا مفتہ ہی خیر جو آپ کی رائے لہذا مین اس قدر امیدوار ہون کہ آپ اس قدر مجکو مہلت دین اور مین یہ امر اپنی رائے سے قبول کرتی ہون اور آپ سے اقرار کرتی ہون اور خیال کرلی ہون کہ مین سچی ہون اور جو مین نے عرض کیا ہی وہ جھوٹ نہین ہی بس مین قسم کھانے کو موجود ہون اس طور سے کہ آپ بزیر محل آگ روشن کرائین مین اُسمین کود پڑون اگر مین سچی ہون تو زندہ نکلونگی اور وہ کہ جسکے سبب سے میرے اوپر یہ بدمت ہی اور مین اُنکی بندگی کرلی ہون وہ میرے خدا ہین اور آپ کے بھی ضرور اس آفت سے بچا لیگے ورنہ مین جل کر خاکہ ہو جاؤنگی آپ کی بھی مرضی کے موافق ہوگا اور مین مر بھی جاؤنگی یہ بدنامی بھی مٹ جائے گی آپ بھی میرے خون سے بچ جائینگے اور میرے خون سے آپ کے ہاتھ آلودہ نہ ہونگے دوسرے یہ کہ جو آپ میرے قتل کا قصد کرتے ہین اور ہاتھ رُک جاتا ہی اس سے بھی آپ بچینگے کہ یہ حالت بھی نہ ہوگی تیسرے یہ کہ مین آپ لوگون کو اپنی صداقت دکھا دون اور یہ ظاہر کردون کہ مین جھوٹ نہ کہتی تھی نہ فقرہ کرتی تھی اور مجھپر بھی ظاہر ہو جائے گا کہ مین اپنے قول پر ثابت قدم رہی اور مین نے خلاف شرافت و خاندان نہین کیا اور شوہر بھی ایسا کیا کہ جو سب کا خدا ہی اور سب اُسکی بندگی اور سجدہ کرتے ہین اس امر سے میرا بھی بڑا مرتبہ ہوگا

اہل شہر و اہل خاندان میری عزت و حرمت کرینگے آیندہ آپ کو اختیار ہی جو مجھے عرض کرنا تھا عرض کر دیا آپ کا مطلب اسوقت بھی حاصل ہوتا ہی اور اُسوقت بھی ہر طرح مین قتل ہونگی اگر جھوٹی ہون اور اگر جھوٹی نہین ہون تو بچ جاؤنگی آپ کی ماتا بھی ٹھنڈی ہوگی یہ داغ بھی آپ کو نصیب نہ ہوگا یہ جو اُسنے کہا تو بادشاہ کو خیال آیا کہ یہ سچ تو کہتی ہی اگر یہ قسم کھانے پر راضی ہی تو اس سے قسم لو اگر سچ کہتی ہی تو زندہ رہے گی گو یہ امر بالکل خلاف عقل ہی کہ خدا بھی کہین بندے کے ہمراہ عقد کرنے آتے ہین خیر اسکی حسرت تو نکل جاے گی تو قتل ہر صورت ہوگی مگر یہ تو کوئی نہ کہے گا کہ بادشاہ کو لازم تھا کہ جب وہ قسم کھاتی تھی تو کیون نہ کھانے دی یہ بات سب نے سُنی مگر مارے خوف کے کوئی کچھ کہہ نہ سکا خاموش کھڑے رہے بادشاہ نے یہ زبان سے کہا کہ تو قسم کھانے پر راضی ہی اپنے اس قول سے نہ پھرے گی جو کہا ہی اُسپر قائم رہے گی اُسنے عرض کیا کہ جو کہا ہی اُس سے کبھی نہ پھرونگی بلکہ جب تک قسم نہ کھاونگی یہان سے باہر نہ نکلونگی جسوقت قسم کھانے جاؤنگی اُسوقت یہان سے باہر قدم نکالونگی خورشید نے کہا اچھا اُسنے کہا کہ آپ دن مقرر کرین خورشید نے کہا کہ پرسون قسم کھانا یہ کہکر اور تلوار کو نیام مین کرکے باہر چلا آیا ماں و دایہ کی جان مین جان آئی ماں اپنے اوپر ہزار ہزار لعنت کرتی تھی کہ مین نے کیون بادشاہ سے کہا خداوند کرین کہ کوئی سبب ایسا ہو کہ بدر بچ جائے اور جب یہ خیال آتا تھا کہ اسنے آبرو دولت کا خیال نہ کیا اور ناموس کی پردہ دری کی تو یہ خیال سب جاتے رہتے تھے دل مین کہتی تھی کہ یہ مرجائے تو بہتر ہی کیا حاصل اس سے کہ جو جیے جسکے سبب سے ہم انگشت نما ہوے اور جو سب ہمارے ہمسر اور ہم عصر ہین وہ طعن کرینگے کہ انکی دختر نے دماغ ناکتخدائی مین کسی سے آشنائی کی اور انھون نے گوارا کیا میسے ہم بعض لوگون کو جو کہ ایسے ہین کہتے ہین اگر مرجائے تو یہ بات تو نہین جاے گی مگر اس طور سے کہینگے کہ انکی لڑکی نے آشنائی کی مگر یہ بڑی غیرت دار تھی کہ انھون نے قتل کر ڈالا اس سے مرنا بہتر ہی ایسے ایسے خیال دل مین کرکے خاموش ہو جاتی تھی خورشید جو کمرے کے باہر آیا حکم دیا کہ اس کمرے پر کوئی نہ جائے یہ اکیلی اس کمرے مین قید رہے سوے اسکی دایہ کے وہ جاکر اسکو کھانا کھلایا کرے کہین ایسا ہو کہ یہ دونون دن تمام ہون اور یہ قسم کھانے نا کہ یہ جل کر خاک ہو خوب خداوند نے مجکو اسکے خون سے بچایا وہ خود ہی جان دینے پر آمادہ ہوگی یہان تو یہ ذکر ہوا اُدھر دربار دولت پر پیشوے مذہب آفتاب پرست مع اہل شہر کے آئے اور بزرگان خاندان کہ جنکی راے سے سب نے خورشید کو بہر حکومت بٹھایا تھا گو کہ شاہی اسکا ورثہ تھا اُسی کے آبا و اجداد بادشاہ ہوتے آئے تھے مگر اس طور سے کہ جو بادشاہ ہوا وہ رہے سہے اہل خاندان کی اور اہل شہر و پیشوے مذہب کی صلاح سے اور یہ بھی یون ہی بادشاہ ہوا تھا جب یہ سب آئے اُسوقت خورشید کو خبر ہوئی کہ دربار دولت پر سب پیشوے مذہب و اہل شہر و بزرگان خاندان حاضر ہین یہ سُنتا تھا کہ خورشید متفکر ہوا اور خیال کیا کہ یہ سب کے سب کیون آئے ہین کیا ضرورت ہی کہ خلاف وقت دربار آئے یہ خیال کرکے چونکہ پیشوے مذہب آئے تھے اُسی وقت باہر محل سرا سے آیا سوا ے علماے مذہب کے سب نے تعظیم کی خورشید نے پھر کر اپنے مذہب کے موافق اُنکی دست بوسی کی اور اُنکے روبرو بیٹھ گیا تھوڑے عرصہ تک سب بیٹھے رہے کہ ایک مرتبہ اُنھون نے خورشید سے کہا کہ ہم نے سُنا ہی کہ تمہاری دختر نے فلان تمہارے خاندان و شرافت کے فعل بد کیا یعنی نا وصفیکہ تم نے اکثر اوقات اُس سے کہا کہ تیری شادی کر دی جائے مگر اُسنے انکار کیا اور اپنی نفرت ظاہر کی اب یہ کیا ہوا کہ اُس سے یہ حرکت ہوئی جو کہ آج تک اس شہر کے بادشاہون کی اولاد سے کسی سے ظہور مین نہین آئی اس شہر کو آباد ہوے سو برس کا عرصہ

ہوا اگر کبھی کسی شہزادی نے خواہ صاحب شوہر ہو خواہ نا کتخدا ہو کسی سے آشنائی کی ہو یہ امر اس شہر مین
نا مشروع ہی جیسے کہ شاہون مین چلا آتا ہی اور سنا جاتا ہی کہ فلان ملکہ نے فلان سے آشنائی کی یا عشق
کیا یہان کی شاہزادی کا تو کیا ذکر ہی یہان کے غربا کی عورتون نے بھی ایسی حرکت نہین کی کہ کبھی انگشت نما
ہون یہ نئی حرکت ہو گی ہی لہذا ہم سب آئے ہین کہ یا تو اُس دختر کو اس حرکت کی سزا مین یون قتل کرو کہ
اُسکا ایک ایک عضو جدا کیا جاے کیونکہ اس جرم کی یہی سزا ہی جو کہ بیان کی گئی اگر اسکے خلاف
کروگے تو تم کو لازم ہے کہ حکومت سے دست بردار ہو اور اپنی زوجہ اور دختر کو ہمراہ لو اور کچھ زر و مال
لو اس شہر سے نکل جاؤ ہم یہان کسی اور کو بادشاہ کرینگے کیونکہ یہ حکومت ہمارے قبضہ مین ہی اسکے
ہم مالک ہین سنو برس سے گو کہ یہ امر ضرور ہی کہ اُسی زمانے سے یہان کے حاکم اسی خاندان کے لوگ
ہوے وہ تمھارے آبا و اجداد تھے مگر کبھی یہ نہین ہوا جو کہ تمھارے زمانے مین ہوا اور جو حرکت تمھاری
لڑکی نے کی ہم اسکو کبھی گوارا نہ کرینگے اس امر مین ہم کو اختیار ہی کہ جو ہم چاہین کرین ہان اور ملکی کامون
مین ہم دخل نہین دے سکتے ہین جو رشید نے یہ تقریر اُنکی سُنکے جواب دیا کہ مین خود کب یہ بدنامی گوارا
کر سکتا ہون نہ یہ گوارا کر سکتا ہون کہ ترک حکومت کرون مگر چند امر ہین جو کہ مین بیان کرتا ہون اول تو یہ کہ
جب مین نے سنا فوراً اُسکے قتل پر آمادہ ہوا اور اُسکی خواصون کو طلب کر کے دریافت کیا اُنھون نے یہ تقریر
بیان کی یہ کہکر وہ تقریر جو ملکہ بدر نے اور اُسکی خواصون نے بیان کی تھی کہی اور کہا کہ یہ بالکل خلاف عقل ہی کہ
خداوند نے آسمان پر سے آکر اپنا عقد اُسکے ہمراہ کیا ہو یہ امر ہم نے آج تک کبھی نہین سُنا نہ آپ لوگون نے
سُنا ہوگا مگر جب مین اُسکو قتل کرنے لگا اُسنے اقرار اِس امر کا کیا کہ مین اس امر پر قسم کھاتی ہون کہ میرے
ساتھ خداوند نے آسمان پر سے آکر عقد کیا اور مجکو اپنی زوجہ بنایا اور یہ قسم کا طریقہ بیان کیا کہ آلہ مشتعل
کی جاے اُسپر یہ قسم کھاکر کہو کہ یہ حمل مجکو خداوند آفتاب تابان کا ہی جنھون نے مجکو اپنی زوجہ
بنایا ہی اگر مین سچ ہون تو شعلہ نکلونگی ورنہ جل کر خاک ہو جاؤنگی جو مطلب آپ کا ہی کہ آپ مجکو اس
جرم سے قتل کرتے ہین وہ حاصل ہوگا اگر مین جھوٹی ہون تو عذاب میرے اِس کہنے پر عمل نہ کریگے اور قتل کرڈالیگے
یہ امر خداوند کو ناگوار ہو اور کوئی عذاب نازل کرین تو اسوقت آپ کو افسوس ہوگا اور پھر کوئی صورت
تلافی کی نہ ہوگی اُسکے بعد حسب الزام دینگے مین نے بھی یہ تقریر اُسکی سُنکے فیصلہ جو کیا تو قرین قیاس
پایا بہتر ہوگا کہ یہ اپنے ہاتھ سے اپنی جان دے اور کیا عجب ہی کہ یہ شرف اس لڑکی کو حاصل ہوا ہو
کیونکہ حسین بہت ہی خداوند کو پسند آئی ہو اِسی سبب اُنھون نے اسکو اس مرتبہ اعلیٰ سے مشرف
فرمایا ہو اور یہی وجہ ہو کہ یہ جو مرد سے نفرت کرتی تھی چونکہ خداوند کو اختیار ہی کہ جو شخص کے جی مین چاہا پیدا
کر دیا یہ امر اسکے دل مین پیدا کر دیا کہ مرد کے نام سے نفرت کرے کیونکہ اُنکو اپنی زوجہ بنانا منظور تھا
کیونکہ ہمارا دار الخلافہ اول خدا کے اہل اسلام کے ہین اُنکو سب امر کی ضرورت ہوتی ہی اسکے باغ مین
شراب لاتے ہون اُسکو اپنی زوجہ ہونے کے شرف سے مشرف فرمایا ہو ایک وجہ سے گمان ہوتا ہی کہ
مین نے بچشم خود دیکھا تھا کہ اکثر یہ خداوند کے روبرو اُنکے نور کے سایہ مین کھڑی ہو کر راز و نیاز کرتی تھی
اور اسکو باصل اُنکے نور سے تکلیف نہ ہوتی تھی اور جب وہ اپنا رو سے انور پردہ نقاب مین پوشیدہ
کر لیتے تھے اور نور اُسکا دنیا پر سے اُٹھ جاتا تھا تو یہ کہتی تھی کہ کیون خداوند یہ کیا امر ہی کہ پہلے تو میرے دل
مین آپنے الفت پیدا کی اور اب جو مین دیکھتی ہون تو آپ نقاب مین منھ پوشیدہ کرتے ہین کوئی
بھی اپنے محبت کرنے والے سے یون روپوشی کرتا ہی نور نقاب کو وہ آلت دیتے تھے تمام عالم نور

سے روشن ہو جاتا تھا مین یہ خیال کرتا تھا کہ ہوگا مین آپ سے دریافت کرتا ہون کہ کوئی بھی ایسا ہوگا
کہ جسکے دل مین اسکے نور مین کمزار ہے یہ امر شک کا ہی کہ شاید ایسا ہو کہ اب اُنکو خیال آیا ہو اور اسکو مشرف
کیا ہو یہ خیال کرکے مین نے اُسکے قتل سے ہاتھ اٹھایا اور خیال کیا کہ یہ جب اس امر پر راضی ہی اور
اپنی زبان سے قسم کا اقرار کرتی ہی شاید کہ سچی ہو ہم بشر ہین ہم کو اتنی عقل نہین ہی کہ خدا وند کے
کل کاموں کو دریافت کرسکین اور ہم کو یہ تاب کہان کہ اُسکے عذاب کی برداشت کرسکین پس اس
خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ ہم پر بلا نازل کرے اور ہم اُس بلا مین مبتلا ہون اور بعد کو آپ لوگ الزام
دین بس مین اُسکے قتل سے باز رہا اور پرسون کا دن اُسکی قسم کھانے کے لیے مقرر کیا گیا جیسی رائے
آپ سب لوگون کی ہو یا اُسکو اُسکے قول پر چھوڑ دیجاے یا اسی وقت قتل کیا جاے جو آپ لوگ
حکم فرمائین کیونکہ یہ مقدمہ مذہبی ہی اسکے حاکم اب لوگ ہین جو حکم آپ لوگ دینگے مین منظور کرونگا مجکو ترک
حکومت و ملاد ملنی کسی صورت منظور نہین ہی یہ تقریر خورشید کی سنکے اُس مذہب کے علمانے کہا کہ اسوقت
ہم کو تمھاری اس تقریر سے ایک قصہ یاد آیا وہ یہ ہی کہ
مذہب اہل اسلام مین بہت سے بنی ہوے جنمین ایک عیسیٰ بھی تھے جنکی نسبت بہت سے کلام ہین
اور اُنکی پیدایش بدون باپ کے ہوئی کہ اُنکا کوئی باپ نہ تھا اُنکی والدہ ماکتخدا تھین کہ اُنکو حمل ہوا اہل تورییہ
و خاندان نے اُنپر تہمت لگائی کہ انھون نے خلاف خاندان کیا چونکہ وہ اس گناہ سے بری تھین کوئی اُنکا
کچھ نہ کرسکا جب کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اور زنانہ وضع حمل ہوا وہ کعبہ مین رہتی تھین وہان سے ایک صحرا مین
چلی گئین وہ لڑکا صحرا مین پیدا ہوا تو اکثر لوگ اُسکو خدا کہنے لگے کچھ خدا کا لڑکا اور جو لوگ کہ خدا کہتے ہین اُنکا یہ قول
ہی کہ خدا کے خدا کے کسی مین قدرت نہین ہی کہ بدون ماں کے پیدا ہو بس یہ خدا ہین اور چونکہ خدا کا
لڑکا کہتے ہین اُنکا یہ قول ہی کہ خدا نے اپنا بیٹا اُنکو کیا کہ یہ بن باپ کے پیدا ہوے اور خدا پرست
یہ کہتے ہین کہ وہ نبی تھے چونکہ خدا مین یہ قدرت ہی کہ جسکو جس طور سے چاہے خلق کرے چاہے بن
باپ کے پیدا کرے بطن مادر سے چاہے بن ماں کے پیدا کرے چاہے بن ماں دبن باپ کے پیدا کرے
جس طور سے ولادت آدم و حوا کی ہوئی کہ نہ اُنکے ماں تھی نہ باپ صرف خدا نے اُنکو مشت خاک سے
پیدا کیا جسکو یہ ملک ملکوت زمین پر سے لیگئے تھے ہر طور ہر ایک اپنے مذہب کے طریقہ کے موافق
دلیل بیان کرتے ہین مگر وہ بن باپ کے خلق ہوے خواہ خود خدا ہون خواہ فرزند خدا اور نبی ہون
کیا عجیبہ ہی کہ یہان بھی یہی طریقہ ہو جو کہ اُس زمانے مین ہوا تھا لہذا ہم بھی یہی خیال کرکے اُسکو
اُسکی قسم پر چھوڑ دیتے ہین کہ وہ قسم کھائے اُسکا جھوٹ سچ معلوم ہو جائے گا اگر وہ سچ کہتی ہی
تو زندہ رہیگی ہم سب اُسکی بڑی عزت کرینگے اُسکی وقعت ہماری نظر مین بہت ہوگی تمھارے
گھر مین خدائی ہوگی اگر جھوٹی ہوگی مل جاوے گی ہمارا مطلب حاصل ہوگا اور ہم اُسکے خون سے
نہ آلودہ ہونگے اور نہ کسی بلا کا خوف ہوگا مگر یہ خیال رہے کہ وہ بھاگ نہ جائے اُسنے صرف اپنی جان کی
حفاظت کے لیے یہ فقرہ اور تدبیر کی ہو کہ اسوقت تو یہ فقرہ کرکے اپنی جان بچاؤ آج سے کل تک
جب موقع ہاتھ آئے اور یہ لوگ غافل ہون بھاگ جاؤ اُسکی حفاظت خوب رہے خورشید نے
کہا کہ مین نے اُسکو ایک کمرے مین قید کیا ہی اُسکے چاروں طرف پہرہ مقرر ہی اور حکم دیا ہی کہ کوئی اُسکے
پاس نہ جانے صرف اُسکی دایہ کہ وہ جاکر اُسکو کھانا کھلا کر چلی آیا کرے یہ سنکے وہ لوگ بہت خوش ہوے
کہ بڑا تم نے خوب مقرر کیا ہی پرسون بوقت سحر ہم بھی آئینگے اور یہ ضرور ہوگا کہ ہم بھی اُس وقت

موجود ہونگے کہ اُسکو قسم کھاتے ہوے دیکھین اگر وہ موافق اپنے قول کے سچی نکلی تو ہم اُسکی قدم بوسی کرینگے
اُسکے قدمون کی خاک آنکھون سے لگائینگے خورشید نے کہا کہ آپ لوگ تو ضرور ہونگے مین کل اہل شہر کو
آگاہ کرونگا کہ وہ بھی آکر یہ تماشہ دیکھین اور اُنکو بھی معلوم ہو کہ دختر شاہ نے قسم کھائی وہ سچی تھی یا جھوٹی
تھی اُسکی سزا پائی کہ جل کر خاک ہو گئی اُسکی آلایش جسم سے یہ شہر پاک ہوا اور اہل شہر کو بھی خوف ہوگا
کہ جو ایسی حرکت خلاف وضع شرافت کرے گا اُسکو یہ سزا دے جائینگی جب کہ حاکم شہر کا پاس نہ کیا گیا
تو ہم کیا ہین کوئی ایسی حرکت نہ کرے گا بدین سبب سب اہل شہر جمع ہونگے مین بذریعہ دہل کے اہل شہر
کو ضرور آگاہ کرونگا اُن سب نے کہا کہ یہ رائے خوب ہی ہم کو بھی بدل مرغوب ہی یہی ہمارا مطلوب ہی
شرفا کا یہی اسلوب ہی جو کہ اہل خاندان ہوتے ہین اور عزت کا خیال رکھتے ہین ایسی ہی سیاست کرتے
ہین جو کہ اسوقت مین آپ سے ہو لی باوصفیکہ ایک دختر اور وہ بھی کیسی جو کہ حسن مین بے مثال خوبصورتی
مین بدرجہ کمال رکھے تابان صورت خورشید ابرو اُسکے مانند ہلال عارض گل سے نازک تر لب مانند برگ
گل کیسو مثل سنبل کہان تک تعریف ہو حاصل یہ ہی کہ حسن وجمال مین یکتاے زمانہ اپنے عہد کی رشک ہی
کس آرزو ن سے یہ ایک گل شجر مراد مین پھولا ہی اب امید بھی نہین ہی کیونکہ زمانہ پیرانہ سالی کا ہی یہ تمھارا
ہی دل تھا کہ اُسکو یون قتل کرنے چلے یہ صرف غیرت کا مقتضا تھا ہم پر غالب ہو گیا اب ہم زیادہ
اسپین کلام نہین کر سکتے ہین اب ہم رخصت ہوتے ہین آپ سامان کرین ہم پرسون بوقت سحر آئینگے
یہ کہکر وہ لوگ رخصت ہو کر چلے گئے خورشید نے اُسی وقت حکم دیا کہ منادی شہر مین ندا کر دے کہ
پرسون بوقت سحر تمام اہل شہر جمع ہون کیا امیر کیا فقیر باشندے کیا غیر باشندے مسافر تاجر صغیر کبیر
وزیر وامیر سپاہ ولشکر پیادہ وسوار ہر صاحب پیشہ زیر محل شاہی حاضر ہون کہ شاہزادی کی قسم کھانے کی
سب دیکھین کہ وہ سچی ہی یا جھوٹی تاکہ عبرت ہو اور وزیر باتدبیر کو اُسنے یہ حکم دیا کہ تم یہ تدبیر کرو کہ کل
سے پرسون صبح تک تمام زیر قصر انبار ہیزم خشک جمع ہو جائے اور روغن نفت اُسپر ڈال کر مین نے
رات سے آگ لگا دی جائے تاکہ بوقت سحر آگ مشتعل ہو کہ اُسوقت دیر نہ ہو شاہزادی قسم کھائے جو
اُسکے مقدر مین ہو وہ پیش آئے یہ حکم دیکر خورشید محل مین چلا گیا اُدھر منادی نے ندا کی تمام
شہر والون کو معلوم ہوا کہ شاہزادی پرسون قسم کھائے گی سب نے خیال کیا کہ یہ تماشہ لائق دیدہی ضرور
چلنا چاہیے اہل شہر تو یہ خیال کر رہے ہین اُدھر وزیر نے تیردارون کو حکم دیا کہ جہان تک تم کو صحرا مین ہیزم
خشک ملے کاٹ کر اور بذریعہ باربردارون کے زیر قصر جمع کرا دو وہ طرف صحرا کے بموجب حکم وزیر روانہ
ہوے اور ہیزم خشک کاٹ کاٹ کر روانہ کرنے لگے اُدھر وزیر نے ہزارون پیپے روغن نفت کے
منگا کر جمع کیے یہان تو یہ بندوبست ہو رہا ہی اُدھر خورشید محل مین گیا اپنی زوجہ سے کل حال بیان کیا
کہ یہ پیشوا مذہب واہل خاندان واہل شہر تھے مین نے بموجب اقرار اُنکے کیسو بریدہ کے اُنکو اس امر سے
باز رکھا پرسون وہ سب بھی آئینگے زوجہ نے کہا کہ تم نے خوب کیا بدر نے بھی سنا کہ یہ کل چل پڑی ہی
دل مین کہا کہ اس زندگی سے تو مرنا اچھا ہی خیر پرسون تو مرد وزن کی دو دن کی زندگی ہی اسی کمرے مین بیٹھ کر
بسر کرو اُدھر محل مین خورشید مع اپنی زوجہ کے مغموم ہی کیون نہ ہو اولاد بھی کیسی اول تو ایک
دو سہے لاکھون سے اچھی خوبصورت تیسرے تمام عمر کی کمائی مگر کیا چارہ ہی ننگ بدنامی نہین گوارا ہی
اُدھر بدر اس فکر مین ہی کہ کیا تدبیر کرون کہ جب خداوند خسب کو آئین تو اُنسے کوئی یہ سب حال کہدے
کہ آپ کے بھروسے پر مین نے یہ امر گوارا کیا ہی اگر آپ سچے خدا ہین اور مجکو اپنی زوجہ بنایا ہی تو اسکا پاس

رہے مین جھوٹی نہ ہون آگ سے زندہ نکلون ورنہ جو میرے مقدر مین تحریر کیا ہو بیان فرمائیے مین نے تو آپ کی الفت
مین اپنی جان دی اپنے دل سے یہ باتین کر رہی تھی کہ شام ہو گئی اسکی دایہ کھانا لے کر اسکے پاس بیٹھ خورشید
آگی اور کہا کہ یہ کھانا کھالے کہ تیرے ماں و باپ نے بھی ابھی نہین کھایا ہی بدر نے کہا کہ دایہ مین کھانا اُسوقت
تک نہ کھاؤنگی کہ جب تک مین قسم نہ کھاؤنگی مجکو یہ کھانا دیانی حرام ہی دایہ نے کہا کہ کیون جہالت کرتی ہی اگر نہ
کھائے گی تو مر نہ جائے گی بدر نے کہا کہ مرجانا اس زندگی سے انسب ہی جب خداوند کھلا بھیجے تو کھاؤنگی دایہ
نے لاکھ لاکھ کہا اُسنے نہ کھایا اور کہا کہ دایہ اگر تم اتنی مہربانی کرو کہ خداوند کو مجھ پر کشرف لانیکے تم اُنسے کل حال کہدینا
اور کہنا کہ مین نے تمہارے حکم سے پر یہ امر گوارا کیا ہی اگر مین سچی ہون اور تم میرے خدا ہو تو مین آگ سے زندہ نکلون اور
ان سب کے روبرو سچی ہون ورنہ جو میرے مقدر مین تم نے تحریر کیا ہو مین راضی ہون مین نے تو تمہاری الفت مین
جان دی ہی یہ میرا پیغام اُن تک پہونچا دینا اور جو وہ جواب دین مجھ سے کہدینا چونکہ دایہ واقف بھی منظور کر لیا
اور کھانا لے کر چلی آئی اور کہا کہ وہ نہین کھاتی ہی مین نے لاکھ لاکھ مورے کہا مگر اُسنے نہ مانا خورشید اور اسکی
زوجہ نے بھی نہ کھایا یون ہی دسترخوان اٹھا دیا گیا دایہ اُسوقت کوٹھے پر آئی اور ایک سمت سر جھکا کر بیٹھ رہی
کہ جب خداوند آئینگے تو مین اُنسے کل حال بیان کرونگی اتنے مین آفتاب جادو تخت سحر پر سوار سحر پر
نقاب ڈالے ہوے مگر اُسنے سحر سے ایسا حسن بنایا تھا کہ نقاب کے اندر سے نور چمکتا تھا اور روشنی ہو جاتی تھی
جاندنی گرد ہوتی تھی اسنے یہ طریقہ مقرر کیا تھا کہ رات کو آتا تھا دن کو اس سبب سے نہین آتا تھا کہ آفتاب تو
نکلا ہوا ہی اُسکو مین کیونکر پوشیدہ کرونگا کہان تک ابر سحر سپر قائم رہے گا اگر یہان رہا اور چمکا رہے گا دوسرے
مجکو یہ زیبا ہو گا کہ مین ایسا نور پیدا کرون کہ مثل آفتاب کے روشنی ہو جائے تو یہ کہان ممکن ہی رات کو تو یہ بات
ہی کہ آفتاب غروب ہو جاتا ہی اگر کوئی کہے گا کہ اسوقت خداوند وہ نور کیا ہوا تو یہ جواب ہی کہ وہ نور دن کے
واسطے ہی رات کو مین نے اپنے نائب کو مقرر کیا ہی کہ وہ اپنے نور سے عالم کو منور کرے کیونکہ مین اسوقت
آرام کرتا ہون اور یہ اس سبب سے انتظام کیا ہی تاکہ دنیا مین تاریکی نہ ہو یہ اسنے پہلے سے سوچ لیا ہی قبل
نکلنے آفتاب کے چلا جاتا ہی خلاصہ یہ کہ وہ اپنے وقت پر یہان جو پہونچا دیکھا کہ نہ فرش ہی نہ روشنی ہی
نہ کوئی خواص نظر آتی ہی نہ ملکہ ہی صرف مسہری خالی پڑی ہی یہ دیکھکر حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی اگر کہین جانے
والی ہوئی تو مجکو ضرور خبر کرتی تاکہ مین نہ آتا کوئی نہ کوئی نئی بات ہی یہ خیال کرتا ہوا بلندی سے تخت
تک اتر کر کوٹھے پر آیا یہان بالکل سناٹا پایا ادھر اُدھر دیکھنے لگا دیکھا کہ ایک طرف کوئی سر جھکائے رنجیدہ
بیٹھا ہوا ہی اُدھر کو آیا جب قریب پہونچا تو دیکھا کہ ملکہ کی دایہ ہی یہ اُسکے پاس آکر کہنے لگا کہ اے دایہ رنجیدہ
کیون بیٹھی ہی کیا ہوا اُسنے جو یہ صدا سنی سر اُٹھا کر کیا دیکھتی ہی کہ خداوند سر پر کھڑے ہین فوراً سجدے
کو جھک گئی کیونکہ یہ قاعدہ تھا کہ جب یہ مرتد آتا تھا سب اسکو سجدہ کرتے تھے کیونکہ اسنے اپنے کو خدا
ظاہر کیا تھا اپنی پرستش کراتا تھا الغرض دایہ تو ہوشیار جان دیدہ ہی سجدے سے سر اُٹھا کر کہا کہ آپ سے
بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی آپ پر سب ظاہر ہی کہ جو کچھ دنیا پر ہوتا ہی کیونکہ آپ خدا ہین آپ سے تو کوئی
امر پوشیدہ نہین ہو سکتا ہی اور کیونکر پوشیدہ ہو کیونکہ جب آپ ہر ایک کے دل کا حال جانتے ہین تو وہ
کیا ہی جو کہ ظاہر مین دنیا پر گذرے اور کسکی اتنی طاقت ہی کہ پوشیدہ کر سکے جو واقعہ ہم پر اور ملکہ پر گذرا ہی
وہ سب آپ پر روشن ہو گا بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی اُسکے زبان کے دریافت کرنے کو حاضر ہون کہ جو
تدارک آپ فرمائین وہ کیا جاے یہ جو دایہ نے کہا اُسکے ہوش اُڑ گئے خیال کیا کہ اسنے تو بڑا سخت سوال
کیا مین اسکا کیا جواب دون طریقہ کی بات کہتی ہی نہ معلوم کیا گذرا ہی یہ خیال کر کے کہا کہ اچھا تم نہ بیان کرو

مین خود ہی بیان کیے دیتا ہون یہ کہکر فوراً اسم سحر پڑھ کر پھونک مارا چونکہ ساحر زبردست ہی جو کچھ گذرا تھا وہ سب اسکی
پشت دست پر تحریر ہو گیا کہا کہ دایہ یہ واقعہ گذرا ہی یہ کہکر کل حال بیان کر دیا جو کچھ محل مین گذرا اور جو
بیرون محل واقع ہوا اور کہا کہ تو یہ پیغام لے کر آئی ہی یہ تو تمھاری ملکہ نے خوب تدبیر نکالی ہی تم جاؤ مین
خود اُنکے پاس آتا ہون اور اُنکا اطمینان کیے دیتا ہون اس دن وہ قسم کھائینگی اُس دن مین خود یہ امر ظاہر کر دونگا
کہ یہ میری زوجہ ہین اور مذکورہ آگ سے زندہ نکلین گی ایک موے تن نہ میلا ہوگا موے تن تو ایک بات تھا
تاسہ نہ جلے گا تمام اشیا کا بدن خدا ہون آگ بھی میری تابع ہی وہ کیونکر میری زوجہ کو جلا سکتی ہی اور جو حکم
کہ مین اُس دن دونگا وہ تم پر مین سامنے ملکہ کے ظاہر کر دونگا مجکو آج بڑا غصہ تھا کہ میری زوجہ کو ان لوگون
نے بہت پریشان کیا اُسنے اسوقت تک کچھ کھایا بھی نہین ہی کئی مرتبہ میرا قصد ہوا تھا کہ مین اپنا عذاب
نازل کرون مگر اس خیال سے نہ کیا کہ اُنسے دریافت کر لون تو نازل کرون بلکہ اسوقت بھی یہی قصد ہی کہ
عذاب نازل کرون اگر ملکہ نہ مین تو مین ملکہ کو آسمان پر لے جاؤن دایہ نے کہا کہ جی نہین ملکہ کی کبھی یہ خواہش
نہ ہوگی اگر یہ خواہش ہوئی تو وہ ضرور میرے ہاتھ کہلا بھیجتی کہ مجکو آسمان پر لے جایئے اُسنے کہا کہ یہ تو
ضرور ہوگا کہ پرسون مین برائے تنبیہ عذاب نازل کرونگا کہ پھر ایسی حرکت نہ کرین ان بندون نے بھی مثل
اُن بندون کے سر اُٹھایا ہی کہ جو طلبدار ست ہین کہ وہ بالکل منحرف ہو گئے خیر اس قدر تو ہی کہ ابھی وہ منحرف
تو نہین ہوے ہین مگر خلاف حکم کرنے لگے ہین جب کہ ملکہ نے یہ کہا تھا کہ مین نے خداوند کے ہمراہ عقد کیا ہی
تو اُنکو یقین کر لینا تھا نہ کہ اس قدر ستم کرنا خیر دیکھا جائے گا تم جاؤ مین آتا ہون دایہ یہ سنکر اور اسکو
برہم دیکھکر فوراً وہان سے اُتر کر ملکہ کے پاس آئی یہان محل مین سب سو رہے تھے کوئی بھی نہین بیدار
تھا بجز خورشید اور زوجہ اُسکی اسی غم سے نہ سوئی کہ دیکھیے کیا ہوگا یہ کل ضرور بلوائے گی ایسی بڑی حرکت
کی اسکی سزا یہی ہی بدنامی سے تو جان بچے گی ہمارے مقدر مین ازل سے یہی تحریر ہوا تھا کہ اس سن مین
یہ داغ اٹھائین کیا چارہ ہی مقدر سے کوئی زور ہی جب تک زندہ ہین اسی غم مین مبتلا رہینگے مگر غیرت یہ
نہین گوارا کرتی ہی کہ اس بدنامی کو اپنے سر لین اور اسکو لے کر کسی جانب نکل جائین زوجہ نے کہا کہ
یہ تو کوئی مشکل امر نہین ہی مگر ہمت نہین قبول کرتی ہی یہ باتین شوہر و زوجہ کر رہے تھے اور حال رہے تھے
آج پھر دفعتہ موقوف کر دیا تھا زوجہ نے خورشید سے کہا کہ مین تو بعد اسکے اپنی جان دونگی مجھ سے یہ گھر
ویران نہ دیکھا جائے گا خورشید بولا تم کیا جان دوگی مین خود اُس آگ مین کود پڑونگا کیا مین زندہ رہونگا
یہ حکومت و دولت کس کام کی اور کسکے لیے مین یہ خیال کرتا تھا کہ اگر لڑکا نہین ہی تو اسکا شوہر حکومت
کرے گا یہ نہ معلوم تھا کہ جوان ہوکر یہ حرکت کرینگی اور یون مرینگی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر بدر کمرہ مین
اس خیال سے آکر رہی تھی کہ دیکھے دایہ کیا جواب لاتی ہی انھین دایہ سے کسی نے منع بھی نہ کیا تمام باریابیان
بے خبر سو رہی تھین کہ یکبارگی دروازے کی آہٹ سُنی ملکہ اُٹھ بیٹھی اور کہا کہ کون دایہ نے کہا کہ مین ہون
ملکہ نے کہا کہ دایہ اُسنے کہا کہ ہان دایہ اُسکی پاس جا کر بیٹھی اُسنے کہا کہ کیا جواب لائین دایہ نے کل حال
بیان کیا اور کہا کہ وہ بہت برہم ہین اپنا عذاب نازل کرنے والے ہین مین نے کچھ نہین بیان کیا انھون
نے خود کل حال بیان فرمایا کہ یہ امر آج ہوے کیون نہ بیان کرتے خدا ہین اُنپر کونسی بات ہی جو نہین ظاہر
ہی وہ خود آتے ہین بیٹی اتنا کام کرنا کہ منع کر دینا وہ اپنا عذاب نہ نازل کرین ورنہ سب لوگ تباہ ہو گئے
پس تیرے عزیزہین جو کچھ کہا خیر تو صبر کر یہی باتین ہو رہی تھین کہ یکایک سفت نمودار ہوئی آفتاب جادو
اُس خیال سے منع سخت کرنے مین آیا واقعہ یہ ہوا کہ بعد آنے دایہ کے اُسنے سحر کیا کہ جسمت تنگ نہ ہو گئی جو

یہ سنکے دریافت کر چکا تھا کہ ملکہ فلان مقام پر ہی اُسی کمرے کی چھت توڑ کر آیا جیسے ہی ملکہ نے اسکو دیکھا کھڑی ہو گئی اور موافق قاعدے کے سجدہ کیا اُسنے اسکا ہاتھ پکڑ کر تخت پر اپنے پاس بٹھا لیا اور کہا کہ ملکہ میرے ہمراہ آسمان پر چلو میں تم کو وہان راحت سے رکھونگا ملکہ نے کہا کہ یہ کیا کہتے ہو میں نہین جاؤنگی ابھی مجکو دنیا پر رہنے دو ابھی میرا دنیا سے دل نہین بھرا ہی جب دل سیر ہو جائیگا تو میں تم سے کہدونگی تب لے چلنا ابھی کیا ضرورت ہی جواب دیا کہ تم کو ان سب نے بہت عاجز کیا اور تمہارے کہنے پر نہین عمل کیا اور تم کو دروغ گو تصور کیا ملکہ نے کہا کہ اسکا کچھ خیال نہ کرو وہ لوگ واقعت نہ تھے بندے ہین وہ کیا خدائی کاموں کو جانین کوئی علم غیب نہین پڑھے ہین دوسرے کبھی ایسا ہوا نہین جو یہ بھی یقین آتا زمانہ سابق مین کبھی ایسا ہوتا تو یہ امر بھی یقین کر لیا جاتا اِسمین کوئی انکی خطا نہین ہی اگر اب ایسا جانے پر کرین گے تو ضرور لائق سزا ہین مین نے سنا ہی کہ تمہارا قصد تھا کہ اوپر عذاب اپنا نازل کرو مین یہ کہتی ہون کہ ابھی نہ عذاب نازل کرو کوئی فائدہ نہین ہی اب وہ لوگ ایسا نہ کرینگے آفتاب نے کہا کہ مجکو بڑا غصہ تھا مگر تمہارے خوف سے مین نے عذاب نہین نازل کیا کہ تم ناراض ہوگی مجکو تمہاری خوشی منظور ہی خرابی کی بات یہ ہی کہ بندے ہوکر ہمارے کاموں مین دخل دین اور جو کوئی کہے اُسکو جھوٹ تصور کرین اگر کبھی ایسا نہین ہوا تھا تو کیا خرابی کی بات تھی جب ہمارے مزاج مین جو ہر آیا اُسکو کیا اب ہمارے طبیعت مین یہ امر آیا کہ ہم ایک بندی ایسی پیدا کرین کہ جسکے ساتھ دنیا پر عقد کرین اُس سے جو لڑکا ہو اُسکو خدائی کا اختیار دین اُسکو سب اہل دنیا سجدہ کرین آسمان کے کام مین کروں زمین کا انتظام وہ کرے سہ تو کار زمین را نکو ساختی + کہ بر آسمان نیز پرداختی + آج تک کوئی حسین عورت بھی اس خاندان مین پیدا ہوئی جیسی تم ہو یہ تو خیال نہ کیا کہ کتنا بڑا مرتبہ ہمارے خاندان کو حاصل ہوتا ہی کہ ہمارے خاندان کی لڑکی خداوند کی خلوت مین ہوگی اُسپر یہ ظلم و ستم کیے یہ لوگ بہت مغرور ہو گئے ہین جب تک یہ سزا نہ پائینگے وہ راہ راست پر نہ آئینگے ملکہ نے کہا کہ اب کی مرتبہ تو اور معاف کرو اگر اب کی ایسی خطا ہو تو ضرور عذاب نازل کرنا آفتاب نے کہا کہ تمہارے کہنے سے معاف تو کرتا ہون مگر جس دن تم قسم کھاؤ گی اُس دن انکی کوشمالی ضرور کرونگا کچھ تو عبرت ہو تاکہ پھر ایسی حرکت نہ کرین ملکہ نے کہا کہ خیر اسمین کچھ حرج نہین ہی آفتاب نے کہا کہ اگر تم کہو تو مین یہ امر غیر اس امر کے ظاہر کر دون کہ تم قسم نہ کھاؤ اور سب پر یہ ظاہر ہو جائے کہ مین نے تمہارے ساتھ عقد کیا ہی ملکہ نے کہا کہ نہین مین اس امر کی نسبت کہہ چکی ہون کہ مین قسم ضرور کھاؤنگی اپنے اقرار کے موافق ضرور کرونگی مین خلاف اقرار نہ کرونگی ملکہ کی یہ تقریر سنکے آفتاب نے کہا کہ تم کو اختیار ہی یہ کہکر کہا کہ تم شوق سے آگ مین جاؤ کسی قسم کا خوف نہ کرو میری قدرت کا تماشہ سب اہل شہر کو دکھانا کہ وہ لوگ بھی جان لین کہ مین خدا ہون اور تم سچی ہو دروغ گو نہین ہو چلو اُٹھو اور میرے ساتھ کوٹھے پر چلو تاکہ تھوڑی دیر تک بیٹھکر کچھ باتین کرین ملکہ نے کہا کہ ابھی مجکو معاف کرو کیونکہ مین قسم کھا چکی ہون کہ جب قسم کھانے چلونگی تو اس کمرے سے نکلونگی مین اس سبب سے نہین جا سکتی ہون آفتاب نے کہا کہ خیر تم نے کچھ نہین کھایا ہی کچھ کھا لو ملکہ نے کہا کہ کیا کرون کھاکے جب مین اپنی مراد کو پہونچونگی تو کھاؤنگی آفتاب نے کہا کہ ہم کہتے ہین کھا لو تم ضرور اپنی مراد کو پہونچوگی کیون خوف کرتی ہو یہ آگ ہماری پیدا کی ہوئی ہی وہ تم کو کیا تکلیف دے گی جب یون آفتاب نے کہا ملکہ خوش ہو گئی کہنے لگی کہ مین کھانا تو کھاتا نہ کھاؤنگی کیونکہ انکار کر چکی ہون یہ سنکے آفتاب نے کچھ پڑھکے ہاتھ دراز کیا کہ اسکے ہاتھ مین مبلغ ملوے کا اور ایک نہالی پوریون کا

آیا اُسنے ملکہ کے روبرو رکھا اور کہا کہ لو یہ تو کھاؤ گی ملکہ نے کہا کہ ہان یہ کہکر کھانا شروع کیا خوب سیر ہوکر کھایا
اُسنے سیر سے پانی بھی اُسکے لیے طلب کیا پانی خوب سرد اُسکو پلایا بعد ان سب کا مون کے کہا کہ مین جاتا ہون
کل پھر آؤنگا تم کچھ خوف نہ کرو شوق سے اپنے اقرار پر مستعد رہو میری قدرت کا تماشہ دیکھو کہ ہوتا کیا ہی یہ
کہکر تخت کو سحر سے بلند کرکے جس طور سے آیا تھا چلا گیا وہ شگاف سقف برابر ہو گیا نشان تک باقی نہ رہا
دایہ بھی خوش خوش ملکہ کے پاس سے چلی آئی ملکہ بھی بے خوف ہوکر سو رہی یہان تک کہ سحر ہو گئی آفتاب
ملکہ کے صبح کے لیے بھی کھانا چھوڑ گیا تھا ملکہ بیدار ہوئی جو کچھ پانی ملکہ کے پاس تھا اُس سے منھ دھویا اور کچھ
میوہ وغیرہ کھاکر بیٹھ رہی خورشید بیدار ہوکر دربار مین آیا سب اہل دربار حاضر ہوے دربار جمع ہوا
خورشید نے وزیر سے دریافت کیا کہ جنگلون سے لکڑیان آکے جمع ہو گئین روغن نفت بھی آگیا وزیر
نے عرض کیا کہ جی ہان سب سامان جمع ہو گیا تشریف لے چلیے ملاحظہ فرمایئے خورشید نے کہا کہ بعد دربار
کے مین چل کر دیکھونگا یہ کہکر اور کاروبار کرنے لگا کاغذات ملکی دیکھنے لگا تا اینکہ وقت دربار کے برخاست
کا آیا دربار جب برخاست ہوا اور سب رخصت ہوکر چلے گئے خورشید ہمراہ وزیر کے اُس مقام پر آیا دیکھا
کہ انبار ہیزم ایسا ہی کہ آسمان سے باتین کرتا ہی یہ ثابت ہوتا ہی کہ برابر قصر کے ایک پہاڑ ادرین کر تیار
ہو گیا روغن نفت کے ہزارون پیپے جمع ہین خورشید نے حکم دیا کہ روغن انپر ڈال کر تین بجے رات
سے آگ لگا دیجائے وزیر نے کہا کہ موافق ارشاد عالی کاربند ہونگا آپ اطمینان رکھین یہ حکم دے دیا
اور خود محل مین چلا آیا مگر مغموم وہ دن بھی تمام ہوا رات آئی خورشید رنجیدہ اس امر سے تھا کہ صبح کو
بدر جل کر خاک ہو گی اُسنے بھی یہ قصد مصمم کر لیا ہی کہ مین بھی اپنی جان دونگا اُسکی زوجہ نے بھی یہی قصد
کیا ہی تمام اہل محل مین تہلکہ پڑا ہوا ہی کہ دیکھیے صبح کو کیا پیش آتا ہی ہم سب کو کیا مقدر دکھاتا ہی خداوند
خیر کرین یہان تو یہ چرچے ہین یہ خیال ہین اُدھر کا حال سُنیے کہ آفتاب جو ملکہ کے پاس سے گیا وہ رات
تو اُسنے بسر کی صبح کو اُٹھکر خیال کیا کہ کیا تدبیر کرون کہ ملکہ آگ سے زندہ نکلے اور کوئی ضرر نہ پہونچے کیونکہ آگ
کا کام جلا دینا ہی اگر تدبیر نہ ہوگی تو ملکہ ضرور جل جائے گی وہ جل گئی تو میری زندگی محال ہی یہ خیال کرتے
کرتے ایک تدبیر اُسکے ذہن مین آئی اُسنے فوراً خون خوک سے چوکا دیا گوگل وغیرہ جلایا بنا کر تہمت باندھکر
چوکی پر روغن خوشبو و عطر سہاگ دو شیشے مین لے کر اپنے روبرو رکھا اور اُسپر اسم سحر پڑھکر دم کرنا شروع
کیا دن بھر محنت کی وہ روغن و عطر اس قسم کا تیار کیا کہ جو کوئی اُسکو اپنے جسم اور کپڑون مین لگا کر آگ
مین چلا جائے آگ بالکل نہ جلائے گی بلکہ گرمی بھی نہ معلوم ہوگی اس قدر سردی معلوم ہوگی کہ گویا پالہ کا جاڑا
ہی یہ تدبیر کرکے بہت خوش ہوا اور اُس عطر و روغن کو ہاتھ پر لگا کر اور خوب کولے کو دہکا کر اپنا ہاتھ اُس
آگ مین برابر امتحان رکھا کہ دیکھون جو تدبیر مین نے کی ہی وہ درست ہی یا نہین ایک عرصہ تک ہاتھ آگ
مین رکھے رہا گرمی تک محسوس نہ ہوئی پس ہاتھ نکال لیا اُسکو اُٹھا کر احتیاط سے رکھا کہ رات کو جاکر ملکہ کو
دونگا کہ اُسکو لگا کر کل بوقت سحر آتش مشتعل مین بلا خوف و خطر جائے کوئی ضرر نہ ہوگا اُسکے بعد اُسنے اور
ایک تدبیر کی کہ ان سب کو کسی قدر گوشمالی دینا ضرور ہی وہ بروقت بیان ہوگی یہ سب تدارک کرکے رات کا
منتظر رہا کہ شام ہو لے تو جاکر دون کہ رات ہو گئی یہ وہ سب اسباب لے کر چلا یہان آج کوئی مارے فکر و
تردد کے سویا نہین خورشید و زوجہ خورشید کا یہ عالم ہی کہ اپنی آرام گاہ مین متفکر شمل رہے ہین نیند
نہین آتی ہی جی پر بنی ہی کچھ عقل کام نہین کرتی ہی کہ کیا تدبیر کرین یہان ملکہ انتظار کر رہی ہی کہ ابھی تک
خداوند نہین آئے کہ چھت شگافتہ ہوئی اور آفتاب تخت سحر پر سوار آیا ملکہ نے جسے اُسکو دیکھا یا تو لیٹی تھی

باٹھ بیٹھی اُسنے اپنا تخت برابر ملکہ کے اُتارا ملکہ نے سجدہ کیا آفتاب نے ملکہ کا ہاتھ پکڑکر اپنے برابر
تخت پر بٹھایا اور جو کچھ میوہ وغیرہ لایا تھا روبرو ملکہ کے رکھا اور کہا کہ یہ میوۂ بہشت ہی اسکو کھاؤ
ملکہ نے بخوشی کھایا اور کہا کہ صبح کو مین قسم کھاؤنگی دیکھیے کیا پیش آتا ہی اب ملاقات ہوتی ہی یا نہین
آفتاب نے کہا ملکہ گھبراتی کیون ہو سب امر آسان ہونگے میری قدرت کو بھولی جاتی ہو مین تم سے کہتا ہون
کہ تم شوق سے قسم کھاؤ کچھ خوف نہ کرو اگر تم کو خوف ہی تو مین اسی وقت یہ امر ظاہر کیے دیتا ہون کہ ملکہ
میری زوجہ ہی اور مین خداوند آفتاب ہون تم لوگ بہت مغرور ہو گئے ہو کہ میری زوجہ کا کہنا نہین
مانتے ہو اور اسکو دروغ گو تصور کرتے ہو اگر اب ایسا کروگے تو سزا پاؤگی ملکہ نے کہا کہ نہین مین قسم
ضرور کھاؤنگی جب یہ ملکہ نے کہا تب اُسنے وہ عطر اور روغن ملکہ کو دیا اور کہا کہ یہ چیزین تمام جسم پر مل لینا اور
کپڑون مین لگانا یہ دونون عطر میرے لگانے کے ہین اس سے یہ ہوگا کہ آگ بالکل نہ ضرر کرے گی ملکہ
نے کہا اچھا یہ کہکر اُسکے ہاتھ سے وہ چیزین لیلین وہ ایسا خوش ہوا کہ اختلاط کرنے لگا بوسے لب و عارض
کے لینے لگا ملکہ نے کہا کہ تم کو ابھی دل لگی سوجھی ہی یہان تو جان پر بنی ہی تم کو اپنی پڑی ہی یہ کوئی
موقع ہی اُسنے کہا کہ تم پریشان کیون ہوتی ہو خوش ہو عیش کرو یہی زمانہ عیش و عشرت کا ہی کل سے
مین بہت بیقرار ہون گلے سے لگ جاؤ تاکہ قلب کو قرار ہو ملکہ یہ سنکے ناز کی باتین کرنے لگی وہ اور زیادہ
بیقرار ہوا خوب زور سے گلے سے لگایا بوسے لینے لگا دست درازی شروع کر دی ملکہ نے مرت سنانے
کے لیے کہا کہ بس ہم کو اسوقت کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی تم بیکار پریشان کرتے ہو یہ بھی کوئی موقع ہی
کہ کوئی تو اپنے رنج مین پڑا ہی تم کو اپنے فرے کی پڑی ہی بس بے بس ہو چکا زیادہ گرمی اچھی نہین
ہوتی ہی اپنے حواس درست کرو آفتاب نے کہا کہ ملکہ مین کیا کہون جو طبیعت کی حالت ہی مین بہت
پریشان ہون ملکہ نے کہا پریشان ہو تو ہو یہ بھی کوئی بات ہی تمھاری تو وہ مثل ہی کہ بڑھیا ٹھیکا سلام
کرے نہ دیکھی صبح نہ دیکھی شام واہ خداوند آپ کو تو اپنی پڑی ہی آپ کے اوپر تو یہ مثل درست ہی چاہے
مردہ بہشت مین جائے چاہے دوزخ مین ہم کو اپنے طوے مانڈے سے کام ہی صبر فرمایئے آپ
خداوند ہو کر بے صبری کرتے ہین آفتاب نے کہا کہ ملکہ تم میرا مطلب نہین سمجھین مین اسی اور غرض سے
اسوقت تم سے نہین بولتا ہون صرف گلے لگاکر اپنی بیقراری کا علاج کرتا ہون یہ کہکر خوب گلے سے
لگایا پیار کیا عارض کے بوسے لیے تین بجے رات تک ملکہ کے پاس رہا عیش مین مشغول رہا جب تین
بجے کہا کہ تو ملکہ جاتے ہین اب رات کو بالاے بام ملاقات ہوگی ملکہ نے کہا کہ جاؤ میرے بھی اب
قسم کے کھانے کا وقت آتا ہی اگر زندہ رہی تو رات کو ملاقات ہوگی یہ جو ملکہ نے کہا آفتاب نے قہقہہ لگایا اور
ملکہ کے پاس سے اُٹھکر اور تخت پر سوار ہو کر جس طرح سے آیا تھا چلا گیا ملکہ بعد جانے آفتاب کے بہت ہی خوش
رات بھر کی جاگی ہوئی تھی سو گئی اُدھر آفتاب نے قصر وزیر پر جاکے روغن نفت ہیزم پر ڈال کر آگ لگا دی شعلہ بلند
ہونے لگے لکڑیان جلنے لگین گرمی پھیل گئی اب کوئی اُسکے قریب نہین جا سکتا ہی وہ مقام اُسوقت دوزخ
سے کم نہ تھا اگر ایک عالم اُسمین گرتا تو جل کر خاک ہو جاتا روز محشر کی گرمی اُسکے حدت کی روبرو کوئی اصل نہ
رکھتی تھی وہ اتنی رات بھی بسر ہوئی جیسے سحر ہوئی اہل شہر اپنے اپنے گھرون سے قصر شاہی کی طرف چلے خاندان کے
لوگ اور مشیران مذہب تو قبل سے اگئے تھے وزیر نے ان سب کو بڑی عزت سے بٹھایا تھا کہ اہل شہر بھی آکر
جمع ہوے اب اتنا مجمع ہوا کہ کبھی ایسا مجمع اُس شہر مین نہ ہوا تھا دس بارہ لاکھ سے آدمی کم نہ تھے علاوہ سپاہ
و لشکر کے اسلحہ باندھے شہر کے تھے اب سب کو یہ انتظار ہی کہ دیکھیے ملکہ کب قسم کھانے آتی ہی یہان اندر محل مین

خورشید رات بھر نہین سویا نہ اسکی زوجہ جب صبح ہوئی خورشید نے بدر کی دایہ کو بلاکر کہا کہ جاکر اُس مکنجت
دیجیا سے کہو کہ آج قسم کھانے کا دن ہی یقین ہی کہ اہل شہر و خاندان و علماے مذہب آئے ہونگے اور اس انتظار
مین ہونگے کہ اب دختر شاہ قسم کھانے آتی ہی لہذا اگر تو اپنے اقرار پر قائم ہی تو جل کر قسم کھالے جو تیرے مقدر اور
ہماری قسمت مین ہو میش آئے کیون ہی جائے دایہ یہ سُنکے کمرے مین آئی دیکھا کہ ملکہ سو رہی ہی پانون پر ہاتھ رکھکر
جگایا جب وہ ہوشیار ہوئی دایہ کو دیکھا کہ وہ جگا رہی ہی مگر آنسو آنکھون مین بھرے ہوے ہین کہا کیون
دایہ مجکو کیون اُٹھایا اُسنے کہا کہ آپ کے والد نے فرمایا ہی کہ سب لوگ جمع ہوے ہین قسم کھانے چلیے ملکہ نے کہا کہ
آج میرے قسم کھانے کا دن ہی خیر میرے واسطے پوشاک نفیس منگاؤ اور میرے زیور کا صندوقچہ اُٹھا لاؤ دایہ ہی
مشاطہ سے کہدو کہ آکر میرے شانہ کرے دایہ یہ سُنکے کمرے کے باہر آئی خورشید سے کہا کہ وہ قول پر
موجود ہین بموجب اقرار قسم کھانے کو مستعد ہین آپ بندوبست فرمائین خورشید نے یہ سُنکے اپنی زوجہ
سے کہا کہ فلان قصر کے نیچے آتش افروختہ ہوگی تم بدر کو لے کر اُسی قصر پر آنا اور اُس سے کہنا کہ یہان سے
آگ مین کود دے مین باہر جاتا ہون دیکھون کون کون آتی ہی یہ کہکر خورشید آب دیدہ باہر آیا یہان آکر دیکھا
کہ بڑا مجمع ہی سوا سر دکھائی دیتے ہین تمام شہر جمع ہوگیا ہی ایک بلندی پر وزیر مع تمام پیشوا اے دین و
افسران سپاہ و بزرگان قوم کے موجود ہین خورشید کو جسب نے دیکھا سب اہل شہر نے سلام کیا غل پڑگیا بادشاہ
تشریف لائے خورشید سب کا سلام و مجرا لیتا ہوا اُس مقام پر آیا کہ جہان وہ لوگ موجود تھے سب نے تعظیم دی
صدر مین جگہ خالی تھی خورشید مسند حکومت پر متمکن ہوا اور سب حاضرین کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ آپ لوگون کو
مین نے بڑی زحمت دی اور تکلیف ہوئی لہذا معاف فرمائین تھوڑی دیر کی اور زحمت ہی بعدہ بر اُست جاکر
اپنے بستر دن پر آرام کرین پھر مین کسی صاحب کو تکلیف نہ دونگا یہ کلام خورشید کے سُنکے سب نے کہا کہ ہم کو
بالکل زحمت نہین ہوئی بلکہ آپ نے ہماری خوشی کے واسطے وہ امر گوارا کیا ہی کہ جو کبھی کوئی نہ گوارا کرے گا
خورشید نے اسکے جواب مین کہا کہ یہ تو خداوند پر روشن ہی بیرون محل تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اندر محل کے
تمام عورتین اُس قصر پر قبل سے جاکر موجود ہوگئین پلنگین بچھگین یہان دایہ نے مشاطہ سے کہا کہ چلو تمکو
تمھاری ملکہ یاد کرتی ہین وہ تمام سنگار کا سامان لے کر چلی دایہ نے بہت نفیس پوشاک اور صندوقچہ زیور
نکالا اور لے کر حاضر ہوئی ادھر مشاطہ نے آکر ملکہ کے شانہ کیا بعدہ ملکہ نے پوشاک پہنی زیور سے اپنے کو
آراستہ کیا ہر چند سہ حاجت مشاطہ نیست روے دلارام را ✦ مگر بمقتضاے وقت جسپر
ذرا سی کو چمکایا آفتاب کا دیا ہو عطر لگایا ایسی خوشبو تھی کہ تمام محل مہک گیا اپنے کو خوب آراستہ و پیراستہ کرکے
مثل عروس شب اول کے کمرے سے باہر نکلی جواہر مین از سر تا پا غرق تھی دھانی پوشاک پہنے ہوے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ دھان کے کھیت مین آفتاب نکلا ہی یون اُسکا روے زیبا اُس پوشاک مین نمایان تھا مان بیرون
کمرہ اس انتظار مین کھڑی تھی کہ بدر نکلے تو مین اُسکو ہمراہ لے کر قصر پر جاؤن وہ جو اس سامان سے نکلی مان
دیکھکر بیتاب ہوگئی دوڑکر گلے سے لگا بیا چلاکر رونے لگی اُسکے رونے پر تمام اہل محل رو دیے ایک کہرام مچ گیا
مان نے کہا کہ افسوس کوئی دم مین یہ صورت زیبا و شکل رعنا میری آنکھون سے پوشیدہ ہو جائے گی
پھر بیٹی کہان پاؤنگی کاش مین اُس واقعہ سے قبل مرجاتی تو یہ واقعہ اپنی آنکھ سے نہ دیکھتی افسوس جن کے
مرنے کے دن ہون وہ تو زندہ رہین اور جو کہ مرنے کے قابل ہون وہ خود اپنے پانون سے طرف موت کے
جائین کیا انقلاب زمانہ ہی عجب اور کیا کردش لیل و نہار ہی کیا اعتبار ہی یہ کہکر اور آنسو پاک کرکے کہا
کہ بیٹی چل بدر نے اپنی مان کی کسی بات کا جواب نہ دیا خاموش سُنا کی جب اُسنے کہا کہ چلو بس چلنے پر مستعد

ہوگئی ہمراہ ہولی پڑے ترک و تشلم سے بالاے قصر اپنے مان کے ہمراہ آئی یہان تمام قصر عورات محل سے
مملو تھا جیسے ملکہ کو آتے ہوے دیکھا سب نے جگہ دی اور جو کوئی ملکہ کو دیکھتا تھا اُف کہکر کلیجہ پر ہاتھ رکھ لیتا تھا
یہ اُس مقام پر آئی کہ جہان پر زیر قصر آگ بھڑک رہی تھی شعلے لپک لپک کر آسمان پر جاتے تھے اگر اتفاق سے
کوئی طائر اُڑتا ہوا اُدھر سے چلا وہ بسبب حدت آتش اور گرمی کے اور بسبب شعلہاے بلند کے کہ جسکی وجہ
سے اُسکے پر و بال جل جاتے تھے اور وہ آگ مین گر کر خاک ہو جاتا تھا اُدھر آفتاب جادو ملکہ کے پاس سے
جو چلا تھا اُس مقام پر آیا کہ جہان آگ مشتعل تھی اُس آگ سے علیحدہ بلندی پر اپنا تخت سحر قائم کیا اور
اپنے کو سحر سے پوشیدہ کیا اور اس انتظار مین ہے کہ ملکہ آگ مین کودے تو مین اپنا کام کرون یہ تو اس انتظار مین ہے
اُدھر ملکہ اُس قصر پر آئی وہ قصر جو بسبب آتش مشتعل کے کہ زیر قصر تھی گرم ہو رہا تھا جس قدر عورتین اُس
قصر مین تھین سب کی سب دریاے عرق مین از سر تا پا غرق تھین اُس قصر کی در و دیوار مثل آگ کے جل
رہی تھی پانون زمین پر نہ رکھے جاتے تھے بدنون سے شعلے نکل رہے تھے سب کا تو یہ خیال تھا مگر یہ کا
یہ عالم تھا کہ بالکل اُسکو گرمی نہ محسوس ہوتی تھی بسبب روغن و عطر سحر کے جو کہ وہ لگائے ہوے تھی
جو کہ آفتاب بنا کر دے گیا تھا یہان تک کہ ملکہ اُس مقام پر پہونچی کہ جہان پر زیر قصر آگ روشن تھی بس ملکہ
نے کہا کہ کوئی پکار کر کہدے کہ بدر قسم کھاتی ہے سب ہوشیار ہو جائین اور اپنی صداقت سب پر ظاہر
کرتی ہے یہ جو ملکہ نے کہا تو ایک عورت نے پکار کر کہا کہ سب اہل مجمع و بادشاہ کو معلوم ہو کہ ملکہ قصر پر تشریف
لائی ہین اور اب موافق اپنے اقرار کے قسم کھا کر آتش افروختہ مین کودتی ہین یہ جو اُسنے پکار کر کہا ایک مرتبہ
تمام مجمع اُس قصر اور آگ کی طرف دیکھنے لگا خورشید بھی متوجہ ہوا جب ملکہ نے دیکھا کہ سب مجمع ادھر متوجہ
ہو گیا ہے اور سب کی نگاہ اُدھر لڑی ہوئی ہے سر غرفے سے باہر نکالا اور سب کو اپنا جلوہ دکھایا سب نے
دیکھا کہ ایک چاند ہے کہ غرفے سے طلوع ہوا ہے سب نظر حیرت سے دیکھنے لگے ایک مرتبہ ملکہ در غرفہ نمودار کر
باہر آئی اور بآواز بلند یون کہنے لگی کہ اے اہل مجمع آگاہ ہو کہ مین دختر تمہارے بادشاہ کی ہون بدر سیمین میرا
نام ہے مجھپر تہمت زنا کی لگائی گئی ہے گو کہ مین بالکل اس فعل سے بری ہون مین سچ کہتی ہون کہ میرے ساتھ
میرے اور تمہارے خدا نے عقد کیا یہ عمل مجھکو یقین ہے کہ ہوا مگر کوئی یقین نہین کرتا ہے لہذا مین قسم کھاتی ہون
کہ اگر مین سچ کہتی ہون تو یہ آگ سوزان مجھکو ضرر نہ پہونچائے اور مین زندہ اس سے نکلون اور اگر جھوٹی ہون
تو جل کر خاک سیاہ ہو جاؤن یہ کہکر کہا کہ اے آتش سوزان تجھکو قسم ہے خداوند کی اگر مین دروغ گو ہون اور
یہ عمل مجھکو خداوند کا نہ ہوا اور نہ خداوند نے میرے ساتھ عقد کیا ہو تو تو مجھکو جلا کر خاک کر دے اگر سچی ہون
اور میرے ساتھ خداوند نے عقد بھی کیا ہو اور یہ عمل بھی انھین کا ہو تو کچھ ضرر نہ پہونچے یہ کہکر فوراً قصر پر سے
آگ مین کود دی سب نے دیکھا کہ ایک خورشید تھا کہ بلندی سے طرف پستی کے چلا ایک غریو مجمع مین ہوا کہ
بادشاہ کی دختر نے اپنے تئین قسم کھا کر آگ مین گرا دیا تمام لوگ اُسکی صورت یاد کر کے رونے لگے مگر
خورشید کا یہ عالم ہے کہ خاموش صورت تصویر سکوت مین بیٹھا ہوا ہے قلب پر جو صدمہ گذر رہا ہے وہ اُسی
کے دل پر روشن ہے کس سے بیان کرے اُدھر جو آفتاب نے دیکھا کہ ملکہ نے اپنے کو آگ مین گرایا فوراً
ایک چلو پانی پر ایک اسم دم کر کے آگ کی طرف پھینکا کہ جسکے سبب سے تمام آگ سرد ہو گئی اُدھر تو آب
سرد سحر آگ کی طرف پھینکا اور اُدھر ایک برق چمکی کہ جسکے سبب سے تمام مجمع کی آنکھین بند ہو گئین
اُسی برق کے ساتھ ایک صداے مہیب آئی کہ جسکے سبب سے تمام لوگون کے دل کانپ گئے قصر لرز گیا
بعضون کو غش آگئے جب یہ صداے ہولناک آچکی اور سب کے حواس درست ہوے اُسوقت صدا آئی

کہ اے بندگان من یہ بینید قدرت مرا کہ یون بچاتے ہین اُسکو جسپر ہم مہربان ہوتے ہین تم سب نے تو میری معشوقہ
کے جلانے مین کوئی درجہ نہین باقی رکھا تھا مگر آگ کیونکر جلاتی میری معشوقہ کو یہ بھی تو میری خلق کو ہوئی ہے
تم لوگون نے تو اُسکو در دغ گو تصور کیا تھا مگر جو کہ سچا ہو اُسکو کیا خوف اے بندگان من معلوم ہوتا ہے کہ آج کل
تم نے اخرافی پر کمر باندھی ہے اور مغرور ہو گئے ہو دیکھو بڑی خرابی ہوگی میری بندگی سے بازنہ آؤ مین تمھارا خالق
ہون تمھارا پیدا کرنے والا ہون تمھارا رزق دینے والا ہون حیف کا مقام ہے کہ تم نے میری معشوقہ کے کہنے
پر عمل نہ کیا اور نہ یہ خیال کیا کہ ہمارا یہ مرتبہ ہوا کہ بادشاہ کی دختر کو خداوند نے اپنی زوجیت مین قبول کیا اور
ہمارے بادشاہ کے محل مین نزول فرمایا یہ کس درجہ اعزاز کا باعث ہے سہ کہ آفتاب نہادہ قدم بخانہ ما
یہ شرف کیا کم تھا یہ امر تو زیادتی اعتقاد کا سبب تھا نہ یہ کہ اُسکو در دغ تصور کیا مزور تمھارے دلون مین
فرق آگیا ہے یہ کوئی فرض نہین ہے کہ جو امر ہمیشہ سے چلا آتا ہے وہ ہی ہو جب ہمارا جی چاہا ویسا ہم نے کیا
جس گھر مین دل چاہا نزول کیا کوئی ہمارا حاکم نہین ہے ہم سب کے خدا ہین ہمین خورشید کی دختر خوبصورت
معلوم ہوئی کہ ہمین نے خلق کیا تھا ہمین اپنے تصرف مین لائے اے خورشید تو نے بھی اس شرف کو
اپنے لیے غنیمت نہ خیال نہ کیا تو بھی اُسکے کہنے کو در دغ سمجھا تو خود اپنے ہاتھ سے قتل کرنے کو چلا تھا اگر وہ قسم
کھانے پر اقرار نہ کرتی تو تو قتل کر ڈالتا اُسکے خون مین مبتلا ہوتا اب تو بہت مغرور ہو گیا ہے مجکو اپنی معشوقہ
کا پاس ہے ورنہ وہ عذاب نازل کرتا کہ تمام شہر خاک سیاہ ہو جاتا مگر یہ پاس ہے کہ تو میری معشوقہ کا باپ ہے
اب مین تم سب کو آگاہ کرتا ہون کہ یہ حمل میرا ہے مین نے اپنا نور قدرت اُسکے شکم مین اُتارا ہے یہ لڑکا جو پیدا
ہوگا یہ خدائی کرے گا میرا نائب ہوگا تمام لوگ اُسکو سجدہ کرینگے اے بندون میرے مین تم کو آگاہ کرتا ہون
کہ میری بندگی سے بازنہ آنا میری پرستش کیے جانا اور اپنے بادشاہ و دختر شاہ کی عزت کرنا کہ وہ ہماری
نظر کردہ ہین ہماری اُنپر نظر رحمت ہے اب ہم چلتے ہین یہ کہہ کر یہ صدا آئی تھی کہ سب کے سب
ایک مرتبہ سجدے کو جھکے تھے کہ پھر صدا آئی کہ اب سر اُٹھا کر دیکھو ملکہ زندہ و سلامت بالائے آگ جو کہ میرے
حکم سے سرد ہو گئی ہے کھڑی ہے لائق عزت ہے یہ سُنکے سب نے سر اُٹھائے اور کہا کہ خداوند تیری قدرت بہت
وسیع ہے ذات تیری رفیع ہے واقعی جسپر تیری نظر عنایت ہے وہ ہمیشہ سرفراز ہے ہم سے خطا ہوئی معاف
فرما اب ایسی خطا نہ ہوگی ہم تیری بندگی سے سر نہ اُٹھائینگے یہ عذر کرکے آگ کی طرف جو دیکھا تو کیا دیکھا
کہ تمام آگ سرد ہے اور اُسی پر ملکہ کھڑی ہوئی ہنس رہی ہے سہ جب وہ بت آتش سوزان سے مقرر نکلا +
آتشین برج سے گویا مہ انور نکلا + بس یہ دیکھنا تھا کہ خورشید بیتاب ہو کر دوڑا مگر جب قریب اُسکے پہونچا
ابھی تک اُس مقام پر اسقدر گرمی تھی کہ اُسکو یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ اپنی لڑکی کے پاس جاسکے فوراً تھم گیا
اب تو ملکہ کو دیکھکر اہل مجمع مین یہ غل ہوا کہ ملکہ سچی تھی دیکھو زندہ ہے آگ سرد ہو گئی کیا قدرت خداوند آفتاب
ہے یہ اہل اسلام کے بھی خدا ہین قدرت معاذ اللہ نہین ہے کہ وہ آگ سے کسی کو بچالے ہمارا خدا وہ خدا ہے جو کہ
ہر وقت اپنے نور سے ہم کو سرفراز فرماتا ہے ہم اُسکے نور کی روشنی مین تمام دنیا کے کام کرتے ہین کیا اُسنے
اپنی قدرت ہم کو دکھائی کہ ملکہ کو سلامت رکھا اور یہ شرف ہمارے بادشاہ کو بخشا اُسکے محل خاص مین
نزول فرمایا اُسکی دختر نیک اختر کو اپنے ناموس خاص مین شامل کیا دیکھو ملکہ صحیح سلامت موجود ہے بیکار کی یہ
تہمت اُسپر تھی وہ بہت سچ کہتی تھی کہ خداوند نے میرے ساتھ عقد کیا ہے کسی کو یقین نہ آیا اب تو وہ
بھی نکلی زیر قصر تو یہ غل ہو رہا ہے وہان بالائے قصر تمام عورتون مین ملکہ کے دلسے شور گریہ بلند ہے ملکہ کی ماں
مین دل خراش کر رہی ہے کہ جسکے سُننے سے سُننے والون کے کلیجے شق ہوے جاتے ہین کان پڑی آواز بسبب

رونے کے نہین سُنتا لی دیتی ہی زوجہ خورشید ہر مرتبہ قصد کرتی ہی کہ اپنے کو آگ مین گرا دے کہ جل کر ہلاک
ہون مگر نہین پکڑے ہوے ہین کوئی نہین چھوڑتی ہی یہان جب ملکہ سب اہل مجمع و خورشید کو سلامت نظر آئی
اور خورشید دوڑکر قریب آگ کے آیا جرات جانے کی نہ ہوئی وہان سے واپس آکر حکم دیا کہ سلامی کی توپین
فوراً فیر کی جائین خوشی کی توپین یہ حکم دے کر خود دل کو سخت کرکے اُس آگ پر گیا آگ تو سرد ہو چکی تھی صرف
گرمی باقی تھی اسنے اُس گرمی کی برداشت کرکے ملکہ کے قریب گیا اور گود مین اُٹھا لیا اُدھر بموجب حکم خورشید
توپین جو سلامی کی فیر ہوئین صدا سے توپ جو بلند ہوئی اہل قصر نے جو سُنی تو زوجہ خورشید نے کہا کہ کوئی
خبر تو لائے کہ یہ توپین کیسی فیر ہوتی ہین یہ کیا واقعہ ہی ایک خواص دوڑکر بالاے قصر آئی اُسنے دیکھا کہ تمام
اہل مجمع خوش رہے ہین باہم گلے مل رہے ہین بادشاہ کو دیکھا کہ وہ بالاے آگ کھڑے ہین آگ تمام سرد ہو گئی
ملکہ اُنکی گود مین ہی اور اہل مجمع خوش ہو رہے ہین یہ دیکھکر دوڑی ہوئی ملکہ عالم یعنی زوجہ خورشید کے پاس
آئی اور دیکھکر کہ بھلے چنگے خوشی سے گرد پری ملکہ نے کہا کہ تجکو کیا ہو گیا ہی بہت بدحواس ہو گئی ہی تیرے حواس کدھر
گئے یہ کیا حرکت ہی ہم تو اپنے غم مین مبتلا ہین تو یہ نہین خیال کرتی ہی کہ ہم کیا کرتے ہین اُسنے اپنے حواس
درست کرکے کہا کہ ملکہ عالم مبارک ہو ملکہ آگ سے سلامت نکلین اہل مجمع مین خوشی ہو رہی ہی بادشاہ شاہزادی
کو لیے ہوے گود مین کھڑے ہین یہ اُنکی سلامتی کی توپین فیر ہو رہی ہین ملکہ نے کہا کہ کیون جھوٹ بولتی ہی تیرے
بھلانے کے لیے کوئی بھی آگ سے زندہ نکلا ہی جو وہ نکلے گی یہ کبھی زمانہ سلف سے آج تک ہوا ہی جواب ہوگا
ایسی آگ سے کون نکلے گا اگر پہاڑ بھی آگ مین گرے تو جل کر خاک سیاہ ہو جائے ایک مشت خاک کی کیا اصل
ہی ملکہ یہی کہہ رہی تھی کہ محل دار دوڑی ہوئی آئی اور کہا کہ ملکہ عالم مبارک ہو شاہزادی سلامت نکلین بڑی خوشی ہو رہی
ہی اب تو ملکہ کو کسی قدر یقین آیا یہان بھی گریہ وزاری موقوف ہوئی کہ ملکہ خود اُس غرفہ مین آئی کہ جہان بدر
آگ مین کودی تھی جھانک کر جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ بادشاہ بدر کو گود مین لیے ہوے کھڑے ہین اگر ابھی اُسی
عالم پر ہین کہ جہان پر آگ افروختہ تھی تمام اہل مجمع خوش ہو رہے ہین یہ دیکھکر ملکہ بہت خوش ہوئی خورشید نے
اُس وقت ایک نقاب منگا کر اپنی دختر کے منہ پر ڈالی اب اُسکو لے کر چلے جیسے قریب اُس مجمع کے پہونچے
اب تو یہ حال ہوا کہ سب ٹوٹ پڑے کوئی دوپٹہ نوچے لیے جاتا ہی کوئی ہاتھ آنسون سے لگاتا ہی کوئی پانون
چومتا ہی کوئی خاک قدم لے کر آنکھون سے لگاتا ہی بادشاہ کو دو دو قدم راہ چلنا دشوار ہو گیا ہی جون توں کرکے در
قصر پر آئے داخل قصر ہوے یہان سب اہل مجمع اُس راہکی انبار پر آکر گرے اور خاک اُٹھا اُٹھا کر لے چلے کہ یہ خاک
متبرک ہی کہ اسپر خداوندگی زوجہ بڑی دیر تک تشریف فرما رہین یہ اگ بحکم خداوند سرد ہو گئی یہ اُس قابل ہی کہ ہم
اُسکو اپنی آنکھون سے لگائین متبرک خیال کرین اسکا ادب کرین تمام اہل شہر اُس راہکو لے گئے اُس مقام پر
راہکا نام بھی نہ رہا بلکہ کسی قدر اُس مقام کی خاک بھی اُٹھا لی وہ لوگ تو لے کر چلے گئے ادھر وزیر ملکے
مذہب و اہل خاندان کو اپنے ہمراہ لے کر دیوان خانہ شاہی مین آیا بڑی مدت سے تمنا یا اُدھر جو بادشاہ
داخل قصر ہوا سب نے جو دیکھا کہ بادشاہ دختر کو لیے ہوے آتے ہین محل مین ہل مل پڑ گئی کہ بادشاہ
تشریف لائے ملکہ بھی ہمراہ ہین خوب خداوند نے سلامت نکالا ملکہ سچ کہتی تھین اُنکی تو عزت کرنا چاہیے یہ
کہکر اہل محل دوڑے یہ خبر سُنکے ملکہ کی ماں دوڑی ہوئی آئی کہ بادشاہ مع دختر کے تشریف لاتے ہین جب
خورشید نے دیکھا کہ زوجہ آتی ہی پکار کر کہا کہ تو ملکہ مبارک ہو تمہاری دختر زندہ آگ سے نکلی یہ سچی تھی ہم
کو لازم ہی کہ ہم اُسکو اپنے سر کا تاج سمجھین بڑی عزت کرین ہماری عقل کا قصور تھا اسپر سے نذر جو اُسکی
نثار کرنے کا موقع ہی کہ دوبارہ زندگی ہوئی کوئی بھی آگ سے آج تک زندہ نکلا ہی یہ ضرور خداوند کی

زوجہ ہی خداوند نے ہم کو آگاہ کر دیا وہ بہت برہم ہوے واقعی ہم سے قصور ہوا تھا کہ ہم بیگناہ ملکہ کے
قتل کے درپے ہوے تھے یہ بالکل بے گناہ ہی خیر خوب اسنے قسم کھانے پر اپنی عقل سے اقرار کیا ہم کو گناہ
سے بچایا ورنہ بڑی خرابی ہوتی لو اسکو گود مین لو نثار کرو ملکہ نے دودھ پیتی بچی گود مین لیا حکم دیا کہ لاؤ جواہر
مین اپنی دختر پسر سے نثار کرونگی یہ حکم دینا تھا فوراً کئی صندوقچے جواہر کے حاضر کیے گئے ملکہ نے پدر پسر سے
نثار کرنا شروع کیے اہل محل نے لوٹنا شروع کیا یہان تک کہ تا بارہ دری بہت سا جواہر نثار کیا لاکر منڈپ
بٹھایا تمام اہل محل آنے لگے اور قدم چومنے لگے ہاتھ آنکھون سے لگانے لگے تمام پوشاک اسکی اہل محل
نوچ لے گئے دوسری پوشاک زیب جسم کی بڑی دیر تک ماں کے پاس بیٹھی رہی ماں عذر و معذرت کرتی
رہی کہ بیٹی میری خطا اور اپنے باپ کی خطا معاف کر ہم سے قصور ہوا ہم کو نہین معلوم تھا کہ تم سچ کہتی ہو صرف
غیرت و آزردہ انگشت نما ہونے کے خیال سے اتنی تم پر سختی کی دوسرے آج تک ہمارے خاندان مین کسی
نے ایسا نہین کیا تھا اب تو جو ہونا تھا وہ ہو گیا بدر نے کہا کہ آپ یہ کیا فرماتی ہین خوب ہوا کہ یہ امر یون ظاہر
ہوا اگر یون نہ ظاہر ہوتا تو کوئی نہ یقین کرتا اور میرے مقدر مین بھی یون ہی لکھا تھا آپ کا اسمین کیا قصور
آپ کیون مجکو شرمندہ کرتی ہین یہ جو کچھ کہا آپ نے یا والد بزرگوار نے صرف غیرت کے خیال سے کہا کہ کوئی
انگشت نما نہ کرے اب تو کوئی زبان سے بھی نکال نہین سکتا ہی مین کیون بُرا ماننے لگی ہر ایک ماں باپ
اپنی اولاد پر جب اسکو بدراہ دیکھتے ہین تنبیہ کرتے ہین کوئی آپ نے خلاف قاعدہ نہین کیا کہ مین
بُرا مانونگی اب مین رخصت ہوتی ہون اپنے مقام پر جاکر آرام کرونگی کہ آج تین دن سے مین نے
آرام نہین کیا جاگ کر راتین بسر کین ملکہ نے کہا کہ جاؤ آرام کرو کہین طبیعت نہ بدمزہ ہو جائے بدر ماں کے
پاس سے اٹھکر اپنے مقام پر آئی تمام خواصین حاضر ہوئین اور شکایت کی کہ آپ کی
رفاقت مین ہم پر بڑے بڑے ظلم ہوے زدوکوب ہوئی مگر ہم نے جو اصل واقعہ تھا وہ بیان کیا اپنے
قول سے نہین پھرے لاکھ لاکھ دریافت کیا ہم بیان کیا کرتے جھوٹ بولتے بدر نے کہا کہ جو جسکے مقدر مین
تھا وہ ہوا یہ کہکر انکو انعام دیا اور کہا کہ آج بالاے بام ضرور سامان عیش و عشرت کرنا انھون نے کہا کہ اب
کیا خوف ہی یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر خورشید بیٹی کو محل مین پہونچا کر دیوان خانہ مین آیا
سب نے اٹھکر تعظیم کی اب تو اور زیادہ عزت کی ایک تو بادشاہ تھا دوسرے اُنکے نزدیک یہ خبر
حاصل ہوا کہ اسکی دختر پسند نگاہ قدرت و مطبوع طبع خداوند ہوئی وہ اپنے مقدمین لائے محل شاہی
مین نزول فرمایا یہ کس قدر بڑا مرتبہ حاصل ہوا اسکی بھی عزت کی گئی بلکہ سب نے خورشید کے ہاتھ چومے
خورشید نے کہا کہ آپ لوگون کی کیا رائے ہی اور اسکی بابت کیا فرماتے ہین کہ مین کیا کرون آیا اسکو
اپنے مکان مین رہنے دون یا الگ کر دون سب نے کہا کہ اب کیا خوف ہی کوئی الزام آپکو نہین دے
سکتا ہی لوگی اب خلاف حکم و احکام خداوند نہین کہہ سکتا ہی سب پر ظاہر ہو گیا ہی کہ ملکہ کے ساتھ خداوند
نے عقد کیا کسی کو اس امر سے انکار ہو سکتا ہی کوئی اُسکے حکم سے سرتابی کر سکتا ہی یہ تقریر سُن کے
خورشید نے کہا کہ جو کچھ آپ لوگ حکم دین سب نے کہا کہ شوق سے آپ ملکہ کو اپنے یہان رکھین بلکہ اُسکی
عزت کرین کیونکہ اب وہ لائق عزت و توقیر و قابل پرستش کے ہی یہ سُنکے خورشید بہت خوش ہوا
خورشید نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ ایک جشن اس خوشی کا کرون بہت سا انعام و اکرام اپنے ملازمون
اور سپاہ کو دون اسکی ایسی خوشی کرون کہ کسی بادشاہ نے نہ کی ہوگی کیونکہ تین خوشیان ہین اول تو شادی کی
خوشی نہین کی ہی ایک تو وہ خوشی دوسرے ملکہ کے بچنے کی تیسرے اس امر کی خوشی کہ خداوند نے میرے

اور یہ کرم کیا سب نے جواب دیا کہ ضرور ہے پس اُسی وقت خورشید نے حکم دیا کہ سامان جشن مہیا کیا جائے
جس طرح سے ہم حکم فرمائین یہ سامان ہو کہ تمام اہل شہر کی دعوت کی جائے کیا امیر کیا غریب کیا شاہ و وزیر
کیا پیر و جوان کیا صغیر و کبیر کیا تاجر و فقیر ہر صاحب پیشہ تا اینکہ کوئی اہل شہر سے باقی نہ رہے تمام شہر
آئینہ بند کیا جائے ہر ایک کے مکان پر ہماری طرف سے صحبت ناچ و رنگ برپا ہو تمام لشکر کو دردیان
تقسیم کی جائین ملازمون کو جوڑے ملین جشن خسروانہ و بزم شاہانہ برپا ہوین یہ خوشی پندرہ روز تک
کرونگا اپنے غریب غم کو نہ آنے دونگا اور شہر مین بھی یہ ہی منادی ندا کرے کہ پندرہ روز تک تمام اہل
شہر بادشاہ کے مہمان ہین کوئی اپنے گھر مین طعام وغیرہ کی فکر نہ کرے جو کچھ ضرورت خرچ وغیرہ کی ہو خزانہ
شاہی سے لے کسی قسم کا لحاظ نہ کرے درخزانہ و اگر کسی طرح کا کچھ خیال نہ کرو یہ حکم جو بادشاہ نے
دیا وزیر نے اُسی وقت بموجب حکم شاہ احکام جاری کیے منادی نے ندا کی سامان جشن ہونے لگا تمام
شہر آئینہ بند کیا گیا شہر کی آراستگی کی گئی اہل شہر کو معلوم ہوا کہ ہم بادشاہ کے مہمان ہین ہر ایک نے اپنے
مکان کی آرائش کی دکانین آراستہ کی گئین تمام شہر مین خوشی کا سامان ہوا شاد ہر ایک پیر و جوان ہوا
بارگاہ شاہی فرش وغیرہ سے زین کی گئی ہزارون طبلچے اطراف و جوانب سے طلب کیے گئے ہر ایک
گلی کوچے مین ناچ کا سامان ہوا تمام لشکر کو دردیان محفل عنایت ہوئین سب ملازمون کو اندر باہر جوڑے
مرحمت ہوے تمام شہر گلنار ہو گیا ہر ایک کے مکان پر خوان کھانے کے روانہ کیے گئے ہر صبح و شام دونون
وقت جو کہ مسافر تھے اُنکو سرا مین طعام ملتا تھا کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکو طعام لذیذ نہ ملتا ہو غرض کہ خورشید
نے بہت روپیہ صرف کیا سب کو انعام دیا فقیرون کو اس قدر روپیہ تقسیم کیا کہ وہ امیر ہو گئے گدا کا نام نہ رہا
پندرہ دن تک کوئی ایسا نہ تھا کہ جو غمگین نہ ہو درزندان و کباب قید کی آزاد کیے گئے خورشید نے پندرہ
دن تک کوئی ملکی کاغذ نہین دیکھا مالگزاری اہل دیہات پر ایک سال کی معاف کی گئی پندرہ دن کے بعد
بزم عشرت موقوف ہوئی اُدھر محل مین بھی بزم عشرت برپا تھی بالاے بام ملکہ ہر روز صحبت عیش و طرب
برپا کرتی تھی آفتاب جادو روز آتا تھا رات بھر رہتا تھا صبح ہوتے چلا جاتا تھا جس دن ملکہ نے قسم
کھائی تھی اور رات کو بالاے بام جاکر بزم عشرت برپا کی تھی ملکہ نے خوب شکایت کی کہ آپ نے پہلے نہ ظاہر
کرکے یہ امر پیدا کیا جو بدنامی کا سبب ہوا آفتاب نے کہا کہ بدنامی اُسوقت ہوتی کہ جب تم کوئی فعل
خلاف شرافت کرتین جو سبب بدنامی ہوتا ایسی ایسی باتین تو ہوا ہی کرتی ہین اور خوشی سے بسر ہوتی ہے
اب تو بے خوف و خطر بسر کرنے لگے یہان تک نو ماہ گذرے زمانہ وضع حمل قریب آیا ملکہ کو دردزہ شروع ہوا
ملکہ کی ماں کو جو معلوم ہوا کہ ملکہ کو دردزہ لگے ہین اُس وقت تمام محل مین خبر ہو گئی دایہ وغیرہ طلب کی گئی
یہان تک کہ ملکہ کے بطن سے لڑکا پیدا ہوا نہایت حسین و خوبصورت بالکل اپنے نانا کی صورت تھا کوئی
فرق نہ تھا بعینہ خورشید تھا خورشید نے اُسکا نام برجیس رکھا اہل تنجیم کو طلب کیا اور اُنسے حکم فرمایا کہ
اس لڑکے کے طالع دیکھو کیسے ہین اہل رمل نے حساب کرکے عرض کیا کہ یہ لڑکا بڑا صاحب اقبال ہے
نصیب ورہی صاحب قسمت ہے بہت بڑا بادشاہ ہوگا لوگ اسکی پرستش کرینگے لاکھون کا لشکر اسکے زیر
حکم ہوگا بہت سے ملکون پر اہل اسلام کے اسکا قبضہ ہوگا اکثر اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا بڑی بڑی
لڑائیان ہونگی مگر ہر مرتبہ یہی فتح مند ہوگا خورشید یہ سنکے بہت خوش ہوا اور اُنکو انعام و خلعت دے کر
رخصت کیا بہت سا روپیہ تقسیم کیا بہت بڑی خوشی کی روز ولادت سے تا یوم چھٹی بزم عشرت برپا کی صحبت
ناچ و رنگ رہی تمام اہل شہر کی دعوت کی لشکر کو دردیان تقسیم کین تمام ملازمون کو جوڑے تقسیم

کیے جشن بڑے دھوم سے اسکا بڑا سامان کیا جس دن لڑکا پیدا ہوا تھا اُس دن جو آفتاب آیا تو اُسکو
معلوم ہوا کہ ملکہ کے یہان لڑکا پیدا ہوا ہی وہ بہت خوش ہوا اور اُسی خوشی مین جو کہ یہ خبر دینے آئی تھی اور
اُسکے آنے کے قبل سے بالاے بام موجود تھی اُسکو انعام دیا بہت خوش کیا اُسی دن بوقت سحر جو خورشید بیدار
ہو کر اپنی آرام گاہ سے باہر نکلا تو ایک عورت نے روبرو آکر سلام کیا اور ایک کاغذ خورشید کے ہاتھ
مین دیا جب اُس کاغذ کو خورشید نے پڑھا اُسمین تحریر تھا کہ اے بندۂ من آگاہ ہو کہ ہم تو حکم دیا
جاتا ہی کہ اُس لڑکے کے پیدا ہونے کی نہایت درجہ خوشی کرنا اور ہم نے روپیہ اُسکے صرف کرنے
کے لیے فلان کمرے مین رکھ دیا ہی یہ رقعہ ہم نے تم کو اپنی ایک حور قدرت کے ہاتھ بھیجا ہی پس واقعی
میری تحریر کے کاربند ہو نا یہ رقعہ پڑھکر جو خورشید نے دیکھا اُس عورت کو نہ پایا بہت حیران ہوا
چونکہ وہ عورت سحر تھا آفتاب کا رقعہ ہاتھ مین دے کر غائب ہو گیا اب جا کر خورشید نے دیکھا تو
واقعی کئی لاکھ روپیہ اُس کمرے مین جمع تھا اُسکو لیا اپنے تصرف مین لایا صرف کرنے لگا خوب دھوم سے
چھٹی کی بہت سے لڑکے جو کہ اُس دن پیدا ہوے تھے اُنکو طلب کر کے برجیس کے ہمراہ پرورش کے
لیے نوکر رکھے سیکڑون ملازم اُسپر معین کیے گئے برجیس پرورش ہونے لگا خورشید نے اُسکی پرورش
مین بڑا روپیہ صرف کیا اس وصہ مین جب کہ برجیس کوئی ڈیڑھ برس کا ہوا ہوگا کہ ایک لڑکی بطن سے
ملکہ مدر کے نہایت حسین خوبصورت پیدا ہوئی کہ جسکے حسن کے روبرو نو رخورشید فلک ماند تھا جسکا عارض
مثل آفتاب کے روشن تھا جبھی بھوین کشادہ پیشانی آنکھین اُسکی چشمہاے آہو کو شرمندہ کرین بینی
خوبصورت لب برگ یاسمین غنچہ دہن نازک بدن جس نے اُسکو دیکھا اُسکے مُنہ سے نکل گیا کہ یہ عالم شباب
مین ہزارون کے گلے کاٹے گی لاکھون اُسپر مرینگے یہ اپنی ماں سے زیادہ خوبصورت ہو گی سہ پارہ خواہد شد
ازین دست گریبانے چند؟ کیون نہ ہو خداوند کی دختر ہی نور خالص سے اسکا خمیر ہوا ہی حسن اُسکے خمیر مین
ملا ہی وہ بھی پرورش پانے لگی اُسکا نام خورشید نے ملکہ ثریاے سیمتن رکھا ان دونون کی بڑی فوت
کی جاتی تھی اس خیال سے کہ یہ دونون خداوند کے فرزند ہین نور خالص سے پیدا ہوے ہین نور چکید ۂ
قدرت اُنکو کہنا چاہیے لوگ اُنکی زیارت کو آتے تھے زیارت کرتے تھے خورشید نے اُسکی ولادت مین بھی
بڑا روپیہ صرف کیا اُسکے اوپر بھی سیکڑون ملازم نوکر رکھے اب پرورش پانے لگی یہان تک اُسکا دودھ
چھڑا اُسکی بھی بڑی خوشی ہوئی اُسکے بعد اُسکو برائے تعلیم کے بھاباہر فن کے کامل حاضر ہوے معلم
سپاہی ہر ایک قسم کی تعلیم برجیس کو دی جانے لگی تیراندازی شہسواری چوگان بازی نیزہ بازی
گرز بازی شمشیر زنی فن کشتی تیغ اندازی سب قسم کی تعلیم دی جانے لگی اب وہ سب فن سیکھنے لگا بہت
جلد اُسنے ترقی کی یہ نوبت پہونچی کہ سات برس کے سن مین جملہ علوم و فنون سے فراغت حاصل کر لی شناور ہوا
شہرۂ آفاق ہوا ایک دن کا ذکر ہی کہ خورشید دربار مین تھا ابھی تک آفتاب نے اپنے کو ظاہر نہ کیا تھا
مگر ہر روز آتا تھا عیش و عشرت سے بسر کرتا تھا اب جو اتنا زمانہ گذرا اُسنے خیال کیا کہ اب کب تک یون
خورشید کی مین بسر کرون اپنے کو ظاہر کرون تو بہتر ہی اب وہ زمانہ ہی کہ مین اپنے کو ظاہر کر کے ایسی تدبیر کرون
کہ دین آفتاب پرستی کو ترقی ہو اُسنے جو سحر سے دریافت کیا کہ خورشید کی کس قدر عمر باقی ہی معلوم ہوا
کہ تھوڑا عرصہ باقی ہی کہ یہ دنیاے عارت چھوڑ کر جہنم کے کوچ کرے گا پس اُسنے یہ سوچ کر کہ اب موقع ہی اپنے کو
ظاہر کرنے کا جب خورشید مر جائے تو برجیس کو بر سر حکومت بٹھاؤن اُسکو سجدہ کرنے کا اہل شہر کو حکم دون
اور جو جو امر کہ مین نے تجویز کیے ہین اُنکو ظاہر کرون بس خورشید دربار مین تھا یہ اپنی صورت ایک

ایک جوان رعنا کی بنا کے مُنھ پر نقاب ڈالکے آیا اسنے اسقدر نور سحر سے پیدا کیا ہی کہ نقاب کے باہر نکلا آتا ہی
یہ جس مقام پر جاتا ہی روشنی ہو جاتی ہی خورشید یہان دربار مین تھا کہ وہ سحر سے اپنے کو درست کرکے
طرف دربار کے چلا یہان آکر سب دربار کو آراستہ پایا بس اسنے سحر سے برق چمکائی ایک روشنی ہوئی
سب کی آنکھون مین چکا چوندسی ہوگئی اب جو آنکھین مل کر دیکھا ایک جوان برابر خورشید کے تخت پر
نقاب ڈالے بیٹھا ہی نور نقاب سے باہر پھیلا ہوا ہی تمام دربار روشن ہی ایسی روشنی ہی کہ گویا
آفتاب نکلا ہوا ہی یہ دیکھکر سب پریشان صورت آئینہ حیران ہوکر رہ گئے کہ یہ جوان کون ہی اور کہان سے
آیا اور ایسا بے ادب کہ برابر بادشاہ کے بیٹھ گیا واقعہ یہ تھا کہ **آفتاب** نے برق چمکا کر سب کو
اسکی چمک سے حیران کرکے خود برابر خورشید کے تخت سے اُتر کر آبیٹھا اب جو سب نے دیکھا یہ لوگ
حیران ہوے **آفتاب** نے ہر ایک کو حیران دیکھکر کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہی کہ تم لوگ اپنے خدا کو
نہین پہچانتے ہو جسکی ایک عرصہ سے بندگی کرتے ہو تم سب کو کیا ہو گیا ہی اسوقت جو مین آیا ہون
تو تم سب حیران ہو مین تو تمھارے پاس اس خیال سے آسمان پر سے آیا ہون اور وہان اپنا نائب مثل شب
کے کہ جیسے رات کو مقرر کرتا تھا مقرر کر دیا کہ اس ملک کی آب وہوا اور باشندے اچھے اور پرستش
کرنے والے ہین اور اس ملک کے بادشاہ کی دختر کے ساتھ عقد کیا میرا جی چاہا کہ اس ملک مین کچھ دنون
رہون پر وہ دنیا پر اپنا مسکن کرون یہ شہر پسند آیا لہذا مین تم سب کا خدا ہون مجکو پہچانو یہ جو **آفتاب** نے
کہا سب اہل دربار سجدے کو جھک گئے سجدہ کیا جب سجدے سے سر اُٹھایا ایک مرتبہ دوڑکر قدم چوم
لیے ہاتھ آنکھون سے لگائے خورشید کی تو یہ حالت ہوئی کہ وہ گر دیکھنے لگا تخت پر سے اُتر پڑا
اہل دربار خوش ہوے کہ ہمارے ملک کو یہ شرف حاصل ہوا کہ خداوند نے اپنا مسکن مقرر کیا پہلے ہم کو
یہ عزت دی کہ ہمارے ملک کے بادشاہ کی دختر کے ہمراہ عقد کیا اُسکو صاحب اولاد کیا دوسرا شرف یہ دیا
کہ ہمارے ملک کو اپنا مسکن فرمایا یہ مرتبہ فضیلت کیا اس ملک مین بڑی برکت ہوگی اہل دربار ایسے ایسے
خیال کر رہے تھے اُدھر **آفتاب** نے خورشید سے کہا کہ اے بندے میرے مین تجکو یہ حکم دیتا ہون کہ تو اپنی
زندگی مین اپنے تو اسے یعنی میرے فرزند برجلیس کو یہان کا بادشاہ کر اور خود اسکی جانب سے بطور نائب
کے کام کر کیونکہ زندگی کا کچھ اعتبار نہین ہی جسکو مین نے خلق کیا ہی وہ مرے گا ضرور بہشت کی سیر کرے گا چونکہ
تیرا زمانہ بہشت مین جانے کا قریب آگیا ہی اب تو یہان رہ نہین سکتا ہی تیرے ماں وباپ تیرے لیے بیقرار
ہین مجکو اُنکی خاطر سب سے زیادہ منظور نظر ہی اور ایک زمانہ دراز بھی ہوا ہی کہ تو دنیا پر آیا ہی خوب سیر کر
اور خوب راحت سے عمر بسر کر اب ہماری مرضی ہی کہ بہشت کی سیر کر وہان ہماری قدرت کا تماشہ دیکھ اب
یہان برجلیس حکومت وخدائی کرے گا مین اپنا نائب اُسکو کرونگا اُسکی حکومت کو بڑی ترقی ہوگی مین
وسط شہر مین اپنے قیام کے لیے ایک مقام مقرر کرونگا اور برجلیس کے لیے ایک محل اپنی قدرت سے
ایسا تیار کرونگا کہ کسی نے آج تک نہ دیکھا ہوگا مین اپنے سجدہ کرنے کی کسی کو اجازت نہ دونگا برجلیس
کے لیے حکم دونگا کہ سب اُسکو سجدہ کرین لہذا یہ حکم میرا ہی جو مین نے بیان کیا خورشید واہل دربار نے
عرض کیا کہ جو آپ کی مرضی ہم تو آپ کے تابع فرمان ہین آپکے حکم سے سرتابی نہین کر سکتے ہین جو کہ آپ ہماری
نسبت فرمائین جو آپکے حکم ہونگے ہم بسر وچشم قبول کرینگے ایک قدم احاطہ حکم سے باہر نہ ہونگے جس مقام پر
آپ کا جی چاہے اپنا مسکن مقرر فرمائین ہم کو کچھ عذر نہین ہی **آفتاب** نے کہا کہ اب کچھ عرصہ تک میرا
نائب آسمان پر کام کرے گا مین یہان رہونگا جب تمام دنیا مین ایک مذہب ہوگا تو پھر مین یہان سے

چلا جاؤنگا کیونکہ آج کل بہت سے بندے منحرف ہوگئے ہین کئی مذہب ہوگئے ہین کوئی نفا پرست ہو کوئی زر پرست کوئی ساوری پرست یہ سب میرے نائب تھے انکو مین نے زمین پر بھیجا کہ تم جاکر میری خدائی کو ترقی دو انھون نے اپنے کو آپ خدا کہلایا اپنی بندگی کا حکم دیا ایک مذہب ایجاد کیا جب مین نے دیکھا کہ یہ لوگ خلاف حکم کرتے ہین تو مین نے انکو اپنے پاس طلب کر لیا مگر انکا مذہب قائم رہا سب سے بڑا فرقہ خدا پرستون کا ہی کہ جو سب مذہبون کو برباد کرتے ہین اور اپنا مذہب تمام عالم مین پھیلاتے ہین پس انکی بھی تنبیہ واجب ہی جب تک مین یہان آکر نہ کوشش کرونگا اُسوقت تک یہ لوگ سزا نہ پائینگے بڑے مغرور و زور آور ہین کو ممکن ہی کہ مین اپنا اُنپر ایسا عذاب نازل کرون کہ وہ خاک سیاہ ہو جائین مگر یہ منظور نہین ہی وہ بھی تو نبی ہے مین انکو بھی تو خلق کیا ہی اُنسے بھی الفت ہو گئی ہی اگر وہ برجیس کی ہدایت سے اُسکو سجدہ کرینگے تو خیر ورنہ بحالت ناچاری اُنکو سزا دیجائیگی یہ جو تقریر یہود اُس مرتد دشمن خدا نے کی سب نے کہا کہ خداوند پر سب حال روشن و ظاہر ہی خداوند کی بڑی قدرت ہی جو منظور ہوگا وہ ہوگا اُسوقت آفتاب نے کہا کہ اب مین جاتا ہون کل برجیس کی مزور تخت نشینی کا جشن ہو پرسون تم سب دیکھ لینا کہ کیا خوشنما محل سرائے برجیس تیار ہوگا اور میرے رہنے کا بھی مقام تم سب کو نظر آئے گا یہ کہکر اور برق چمکا کر چلا گیا سب اہل دربار خورشید یا خداوند آفتاب کہکر سجدے مین گئے اُسکے بعد جو اُٹھے تخت کو خالی دیکھا نہ وہ نور خانہ خداوند تھے وہ مرتد ان سب کو راہ ضلالت دکھا کر چلا گیا ایک تو گمراہ تھے اور گمراہ کر گیا ان سب کا مقام و مسکن قصر دوزخ کر گیا خورشید نے حکم دیا کہ یہ تخت اُٹھا لیجائے دوسرا بچھایا جائے مین اُسپر قدم نہین رکھ سکتا ہون یہ میری لیاقت نہین ہی کہ مین اُس تخت پر قدم رکھ سکون کہ جسپر خداوند تشریف فرما ہون پس بموجب حکم خورشید وہ تخت اُٹھا لیا گیا اور دوسرا تخت اُس مقام پر لاکر بچھایا گیا خورشید اُس تخت پر بیٹھا تمام اہل دربار اپنے مقام پر بیٹھے خورشید نے حکم دیا کہ سامان جشن کیا جائے کل مین برجیس کو تخت نشین کرونگا خداوند کی نافرمانی کرونگا جو جو حکم اُنسے دیجئے اُسکا اُسی وقت سے سامان ہونے لگا خورشید دربار برخاست کرکے محل مین گیا اپنی زوجہ سے کل حال کہا بدر کو طلب کرکے آگاہ کیا کہ آج خداوند دربار مین تشریف لائے تھے یہ یہ حکم فرما گئے ہین تمھارے فرزند کو بادشاہ کرنے کا حکم دیا ہی کل مین اُسکو تخت نشین کرونگا اب خداوند اسی شہر مین رہینگے یہ حکم اُنکا ہی کہ مین برجیس کو خدا کرونگا فی الحال تو مین اُسکا نائب و بادشاہ بحکم خداوند ہوگا بدر یہ سنکے بہت خوش ہوئی وہ دن تمام ہوا ادھر تو سامان تخت نشینی ہوا ادھر بدر بالاے بام گئی حسب معمول قدیم آفتاب آیا ملکہ سے ملا جو کچھ کہ صبح کو تقریر دربار مین جاکر کی تھی بیان کی اور کہا کہ تاکید کر دینا میرے حکم سے سرتابی نہ کرین ملکہ نے کہا کہ کوئی بھی اپنے خداوند کے حکم سے سرتابی کر سکتا ہی جو وہ کرینگے بات بسر وہ عیش و عشرت سے ہمراہ بدر کے بالاے بام مقیم رہا بوقت سحر چلا گیا بدر کو نیند سے محل مین آئی یہ وقت وہ ہی کہ خورشید بیدار ہو چکا ہی اور حکم دیا کہ برجیس کو لباس شاہی سے آراستہ کرو یہان تو برجیس کی آرائش ہو رہی ہی وہان بیرون محل در دولت پر سب سامان سواری موجود ہی دربار مین سب انتظام تخت نشینی درست مہیا کر رکھا ہی کہ خورشید تشریف لائین اور برجیس کو بھی ہمراہ لائین تو تخت پر سے غاشیہ اُٹھایا جائے یہ تو یہان سامان ہی ادھر بدر نے آکر باپ سے کہا کہ خداوند بہت تاکید کرگئے ہین خورشید نے کہا کہ اُنکے تاکید کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی مین نے کل ہی حکم سامان درست ہونے کا دے دیا تھا آج مین ضرور تخت نشین

کرونگا یہ کہکر خود پونتا کی پہنچی اُدھر لوگون نے برجیس کو آراستہ کیا اُسکا سن کوئی آٹھ برس کا ہوگا جب
آراستہ ہو چکا خورشید اپنے ہمراہ لے کر بیرون محل آیا یہان سواری موجود تھی پہلے برجیس کو سوار کیا
اُسکے بعد خود سوار ہوا اور جو سردار کہ حاضر تھے وہ بھی اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوے اور ہمراہ رکابی کے
چلے بڑے شان و شوکت سے سواری برجیس کی طرف دربار کے روانہ ہوئی یہان دربار مین سب کو انتظار
تھا کہ صداے آمد سواری بلند ہوئی نقیب بولتے ہوے پہنچے آمد سواری کی صدا ان سب نے سُنی
براے تعظیم اُٹھے در دیوان خاص تک برابر استقبال آئے کہ سواری پہونچی خورشید اُترکر مع برجیس
کے داخل دربار ہوا سب نے مجرا کیا برجیس و خورشید نے مجرا کے طرف تخت کے رُخ کیا وزیر نے
تخت پر سے خاشیہ اُٹھایا خورشید نے برجیس کو ہاتھ پکڑکر تخت پر بٹھایا حکم دیا کہ سلامی کی توپین فیر
ہون پس بڑھکر پہلے خود نذر دی اُسکے بعد کل اہل دربار نے نذرین گذرانی پھر تو نذرین گذرنے لگین اُدھر
توپین فیر ہونے لگین حکم ہوا کہ آج سے سکہ بنام برجیس جاری ہو اُسپر یہ تحریر ہو کہ برجیس آفتاب پرست
نائب آفتاب بس حکم ناچ گانا باجا ہونے لگا انعام تقسیم کیا گیا کہ لوگ مالامال ہوگئے بڑے بڑے فیلے
لوگون کو تقسیم کیے گئے جاگیر و منصب مرحمت ہوے محتاج امیر ہوگئے تین دن تک یہ صحبت جشن برپا
رہی چوتھے دن وہ صحبت برخاست ہوئی سب کو انعام کثیر عنایت کیا گیا سب رخصت ہو ہو کر اپنے
اپنے مکان کو گئے یہان تو یہ جشن ہو رہا تھا اُدھر آفتاب جادو نے وسط شہر مین ایک مقام وسیع
دیکھکر سحر کا کل سامان مہیا کرکے سب کی نظرون سے پوشیدہ ہوکر چوکا دیا خون خوک سے غسل کیا ایک
تخت باندھکر چوکے مین گیا جو جو اشیا کی اُسکو ضرورت تھی سب بہم کرلی تین آپ بیٹھ کر سحر کرنے لگا
اب جو سحر کرتا ہی ایک غبار بلند ہوا اور ایک میل کے مربع مین اُسنے اُسکو سحر سے پھیلایا اور قلعہ کا نقشہ
بنایا اب جو سحر کرتا ہی تو چارون طرف چار دیواری جو کہ گنگا جمنی تھی تیار ہو گئی اُسپر جا بجا یاقوت و
زمرد و نیلم کے پچیکاری کی ہوئی تھی اُس کے فصیل و برج تمام طلائی تھے اور ہر مقام پر شکل
آفتاب نصب تھی کہ جس سے نور پیدا ہوتا تھا یہانتک پر قلعہ کے بہت بڑا آفتاب تھا کہ جسکی روشنی
کئی کوس تک جاتی تھی وسط مین ایک محل تھا کہ جسکا گنبد تمام طلائی تھا اُسپر ہر قسم کا جواہر نصب
تھا وہ کئی کوس سے نظر آتا تھا اُسپر بھی ایک آفتاب بہت بڑا اُسکی یہ صورت تھی کہ ہمہ وقت
گردش کرتا تھا اور اُس سے بھی روشنی پیدا ہوتی تھی اور ایک باغ چارون طرف اُس محل کے
تھا کہ ہمہ وقت اُسمین ہر قسم کے پھل پھلے رہتے تھے اور ہر قسم کے اشجار و میوہ اشجار مین لگا
رہتا تھا کوئی زمانہ بہار سے خالی نہ ہوتا ہر طرف نہر جاری تھی کہ جسکے لب گردان بلور کے تھے گرد
اُس نہر کے طلائی دنقرئی شبان روشنی کی کہ جن پر گیلاس الماس تراش و زمرد تراش سجے
چڑھائے تھے دیوان عام و دیوان خاص جلوخانہ ہر مقام پر آفتاب لگے ہوے تھے جہان پر جو جائے
پہلے اُسکو صورت آفتاب نظر آتے اندرون محل ہر مقام و دالان مین فرش مکلف کیا ہوا چھت
پر دون سے درست ہر مقام پر سیان بچھی ہوئی دیوان خاص مین تخت تھا کہ جسپر چھپر لگا ہوا اُسکے اوپر
صورت آفتاب بنی ہوئی گرد تخت کے کرسیان جواہر نگار و مخمل مرصع کار اور وہ وہ سامان عجائب
و غرائب کہ سحر سے بنے ہوے تھے وہ وہ محل بنائے کہ جسکو دیکھکر انسان کی بھوک پیاس جاتی رہے
یہ سب سحر سے براے برجیس تیار کیا جب اُسکی خواہش کے موافق تیار ہو گیا بعد ازان اُسنے سحر کیا
کہ اُس قلعہ کی بلندی سے پرے بلند ایک آسمان محل آسمان اصل کے بن گیا اُسپر ایک عمارت

بلور کی بہت صاف وشفاف ہزارون قسم کے جانور اُس عمارت کی چار دیواری پر بیٹھے ہوے تھے کہ جنکی منقارون سے ہزارہا قسم کے نغمہ پیدا ہوتے تھے اور جو عمارت اُس چار دیواری مین درمیان زمین وآسمان کے بنی ہوئی تھی وہ اس قدر صاف بلور کی تھی کہ اُسکے اندر کا کل حال معلوم ہوتا تھا ہزارون صورتین انسان کی و دیگر اشکال کہ جنکو کبھی کسی نے نہ دیکھا تھا اُسمین پھر رہی تھین مگر آفتاب سے اُس عمارت مین بھی کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ خالی ہو ایک بہت بڑا آفتاب وسط مین اُس عمارت کے بنایا تھا کہ جو دن کو روشنی آفتاب کی دیتا تھا اور رات کو ماہتاب کی اور طرفہ صنعت یہ تھی کہ وہ آسمان مع اُس عمارت کے گردش کرتا تھا رات دن کسی وقت اُسکی حرکت نہ تھمتی تھی اور اُسمین سے ہر قسم کے پھول برستے تھے کہ جنکے سبب سے وہ قلعہ ہر وقت مہکا رہتا تھا جب انبار پھولون کا ہو جاتا تھا ایک ہوا ایسی چلتی تھی کہ اُسکو اُڑا دیتی تھی پھر گل برسنے لگتے تھے اُس آسمان پر یون نہرین جاری تھین کہ اُنکی روانی محسوس نہ ہوتی تھی اور جب روشنی نہ ہوتی تھی تو ہزارہا طرح کے رنگ پیدا ہوتے تھے اُس قلعہ پر تو یہ تحریر تھا کہ این قلعہ بر جلیس آفتاب نما اور اُس عمارت پر جو کہ معلق بالاے ہوا قائم تھی اُسپر بخط جلی یہ مرقوم تھا کہ این مسکن خداوند آفتاب وہ عمارت بلوری یون بنی تھی کہ ہر جگہ ہر شے نظر آتی تھی گلون کا یہ رنگ تھا کہ ہر رنگ کے اور ہر قسم کے جواہر کا چمن بنا ہوا تھا روش پر بجاے سرخی کے یاقوت کے ریزے بچھے ہوے تھے کیسی کیسی خوبصورت حورین اُس عمارت بلوری مین پھر رہی تھین ہر قسم کے ناچ ورنگ کا سامان ہر وقت موجود رہتا تھا اُس مرتمن نے قاعدہ سحر سے یہ رکھا تھا کہ برجلیس کو جس چیز کی ضرورت ہو وہ اس آسمان نقلی پر سے اُسکے پاس پہونچ جاے یا جو کوئی اُس سے جس قسم کا سوال کرے اُسکا جواب یہان سے اُسکی مرضی کے موافق ملے وہ نہرین جو اُس آسمان بلور پر رواں تھین اُنمین ہر قسم کے جانور آبی مثل ماہی و نہنگ وغیرہ کے علاوہ اُسکے چرند و پرند ہر قسم کے درندے و گوزندے مثل ہرن و نیل گاے و گاؤ در وحشی و بلبل و فاختہ وغیرہ کے تھے کہ یہ سب اُسنے سحر سے بنا کے تھے یہ سامان تو سب اُسنے تھا مگر قلعہ مین بھی کیسے کیسے خوشنما صحرا و جانور بنے ہوے تھے کہ جنکو دیکھکر انسان کی یہ نوبت ہو کہ صورت آئینہ ششدر ہو جاے دوسرے یہ صفت تھی کہ وہ عمارت جو ہوا پر قائم تھی مثل پتنگ دینے کے جھونکے کھاتی تھی آفتاب نے اُسکا نام آفتاب نما رکھا تھا اُسنے اپنی مرضی کے موافق جب دونون عمارتین درست کرلین تو پھر چوتھے دن اُسنے جو سحر کیا کہ وہ عمارت سب اہل شہر کو نظر آنے لگی آفتاب کی اس قدر روشنی ہوئی کہ تمام شہر منور ہو گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ دوسرا آفتاب زمین پر نکلا ہے یہ دیکھکر تمام اہل شہر دنگ ہو گئے کہ یک بیک یہ آسمان وعمارت کیونکر پیدا ہو گئے سب مین تہلکہ پڑ گیا جو عقل مند تھے وہ تو دیکھکر خاموش رہے مگر جو کہ جاہل تھے وہ باہم یہ گفتگو کرنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہے اُسی وقت سب جمع ہو کر در دولت پر حاضر ہوے خورشید اُسیوقت بزم عشرت سے اُٹھکر گیا تھا اُسی وقت صحبت برخاست ہوئی تھی کہ سب اہل لشکر جمع ہو کر آئے خورشید کو خبر ہوئی کہ تمام اہل شہر جمع ہو کر آئے ہین اُسنے فرمان کیا کہ یہ کیا واقعہ ہے یہ لوگ کیون جمع ہو کر آئے ہین اُسکا کیا سبب ہے فوراً دربار مین آیا اور کہا کہ کیون آپ لوگ آئے ہین کیا بات ہے اُنھون نے کہا کہ آج نیا واقعہ شہر مین ہم کو نظر آیا ہے کہ وسط شہر مین ایک عمارت مثل قلعہ کے اور ایک آسمان کہ جسپر عمارت بنی ہوئی ہے یکایک پیدا ہوئی کہ ہم نے ایسی عمارت آج تک نہین دیکھی اُسکا کیا سبب ہے یہ سنکے خورشید بھی حیران ہوا کہ مین کیا بیان کرون یہ تو واقعی

نیا واقعہ ہی یہ تو یہی خیال کر رہا تھا کہ ادھر آفتاب اس عمارت کو بنا کر اور ظاہر کر کے خورشید کے مقام پر آیا کہ دیکھون اہل شہر مین کیا غوغا ہوتا ہی اس عمارت کے ظاہر ہونے سے یہان جو پہونچا دیکھا کہ تمام اہل شہر جمع ہین اور اس امر کو خورشید سے دریافت کر رہے ہین اور وہ اسکے جواب مین حیران ہی یہ دیکھکر آفتاب نے اسی وقت صدا دی کہ اے بندگان من تم کیون حیران ہوتے ہو اور کیون خورشید کو پریشان کرتے ہو کہ یہ دونون عمارتین میری قدرت سے پیدا ہوئی ہین جو عمارت کہ بالاے قلعہ درمیان آسمان و زمین کے بنی ہوئی ہی وہ میرا مسکن ہی اور جو عمارت کہ مثل قلعہ کے ہی وہ براے برجلیس ہی جو کہ نیا بادشاہ ہوا ہی اور میرا فرزند ہی اور مجکو منظور یہ ہی کہ مین اسکو اپنا نائب کرون گا اسکو سب اہل شہر اور جو لوگ آئین وہ سجدہ کرین اسکی حکومت کو ترقی ہو اور میرا قصد ہی کہ اب مین آسمان پر سے آکر اس عمارت مین جو کہ میری قدرت سے ظاہر ہوئی ہی اپنا قیام کرونگا اسمین کوئی حیرت کی بات نہین ہی ایسے ایسے بہت سے امر ظاہر ہونگے جو کہ عقل بشری سے خارج ہونگے اسوقت بھی تم کو استعجاب ہوگا کوئی مقام عجب نہین ہی جب کہ ہم آسمان پر سے زمین پر آتے ہین تو ہزارون طرح کے نیر سبحات ہم سے جو کہ قدرت اپنی ظاہر کرنے کو ظاہر ہونگے یا اُن لوگون کے اعتقاد کے لیے جو کہ میرے منکر ہین ظہور مین آئینگے تو تم کو تعجب ہوگا پس اسوقت متعجب نہ ہونا ورنہ جو کہ منکر ہین وہ میری خدائی کے لیے قائل نہ ہونگے کیونکہ یہ خیال کرینگے کہ یہ ہمکے بندگی کرنے والے ہین اور کیسے انکو اپنا خدا جانتے ہین اسکی قدرت کے کرشمے مشاہدہ کرتے ہین اور پھر بھی انکی قدرت کے قائل نہین ہوتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ یہ خدائی بالکل جھوٹی ہی صرف ہمارے بہکانے کے لیے یہ امر کیا گیا ہی کہ ہم اپنے مذہب سے منحرف ہو جائین کیونکہ جو امر ہمارے خدا سے ظاہر ہوتا ہی ہم اسکو اسکی قدرت خیال کرتے ہین اور جو امر انکے خدا سے ظاہر ہوتا ہی یہ اسپر تعجب کرتے ہین بس اب تم کو لازم ہی کہ یہ خیال کرلو کہ ہم آسمان پر سے اسی امر کے ظاہر کرنے کو آتے ہین تاکہ اپنی قدرت نمائی جو کہ منکر ہین انکو دکھائین بس اب یہ امر ضروری ہی کہ کل سے برجلیس مع اپنے نانا خورشید کے اُس قلعہ مین جاکر مقیم ہو جو کہ اُسکے واسطے مقرر کیا گیا ہی اور اُسی مقام پر دربار کیا کرے یہ جو صدا آئی تمام اہل شہر و خورشید سجدے کے لیے جھک گئے سجدہ کیا سجدے سے جو سر اُٹھایا تو ایک ایک تصویر آفتاب کی ہر ایک کے گلے مین پڑی تھی اسپر یہ تحریر تھا کہ این تصویر خداوند آفتاب ست اسنے یہ تدبیر کی تھی کہ ادھر تو یہ لوگ سجدے مین جھکے اُدھر آفتاب نے سحر کے یہ تصویرین گلون مین ڈال دین اور صدا دی کہ جو لوگ کہ اس وقت یہان پر حاضر نہین تھے اُنکے واسطے یہ حکم ہی کہ ایک تصویر چوک مین لٹکا دی جائے اور ایک اشتہار اس مضمون کا چسپان کر دیا جاے کہ ہر ایک اہل شہر سے جنکے گلے مین تصویر خداوند نہ ہووے اُسکی نقل کھنچوا کر اپنے گلے مین ڈالین یہ حکم خداوند ہی اسکے خلاف نہ کرین اور ہر روز بوقت سحر اُسکو سجدہ کرین اور جو کہ حاضر ہین اُنکے لیے بھی حکم ہی اور جو کہ دربار مین حاضر ہوتے ہین اُنکے واسطے بھی اسوقت تو یہی حکم ہی بعد جو حکم صادر ہو اُسپر عمل کرین اور تمام سپاہ کو بھی خورشید اپنی یہی تصویر دے کہ وہ بھی اسکی پرستش کرین یہ حکم دے کر وہ صدا جاتی رہی تھوڑے عرصہ تک خورشید و اہل شہر نے تو یہ انتظار کیا کہ شاید کوئی حکم جاری ہو مگر جب دیکھا کہ اب صدا نہین آتی ہی تو سب اپنے اپنے مکان کو گئے خورشید نے وزیر کو طلب کر کے یہ حکم دیا کہ یہ تصویر اور اس مضمون کا اشتہار چوک مین آویزان کیا جاے اور اسی قسم کی تصویرین بنوا کر تمام سپاہ کو تقسیم کی جائین وزیر نے عرض کیا بہت خوب خورشید نے کہا کہ شہر مین منادی یہ ندا کرے کہ ہم کل سے اُس قلعہ مین دربار کیا کرینگے

جو کہ قدرت خداوند سے ظاہر ہوا ہی سب اُسی مقام پر حاضر ہوا کون یہ حکم دے کر خورشید محل مین آیا اپنی دختر اور زوجہ سے کل حال بیان کیا یہان اندرون محل بھی سب کے گلے مین تصویرین تھین خورشید کی زوجہ نے خورشید سے کہا کہ واقعی عجب ذات خداوند ہی ہر مرتبہ ایک نئی قدرت ظاہر ہوتی ہی سب بیٹھے تھے کہ یکایک برق چمکی اور سب لوگ بیہوش ہوگئے اب جو ہوش آیا تو سب کے گلے مین یہ تصویرین تھین صدا آئی کہ اے اہل محل تم آگاہ ہو کہ آج سے حکم دیا جاتا ہی کہ تم سب ہر سحر اس خدمت کو گوارا کرو کہ تصویر کو سجدہ کیا کرو کہ یہ تصویر خداوند کی ہی اور ہدر کو معلوم ہو کہ آج رات کو بالا سے بام سامان نہ کرے بوقت شب دو فرشتے آئین گے وہ اُسکو ہمارے پاس اُس مقام پر پہونچا دینگے جو کہ ہم نے اس شہر مین اپنے سکن کے لیے مقرر کیا ہی جب خورشید اپنے اہل محل سمیت اُس قلعہ مین داخل ہوگا تو ہم بھی کبھی کبھی آیا کرینگے بوقت سحر اُسکو وہی فرشتہ پہونچا دیا کرینگے اب یہ بھی قاعدہ مقرر ہوا ہی کیونکہ اب ہم نے اپنا سکن اسی شہر مین بنالیا ہی اب گو کی ہم کو یہ ضرورت نہین ہی کہ ہم یہان آیا کرین جب یہ صدا آئی تو ہم سب سجدے مین گئے اُسکے بعد پھر کوئی صدا نہ آئی خورشید نے کہا کہ یہ کوئی امر عجب کا نہین ہی اب تمام اہل محل سامان کرین تاکہ اسی وقت ہم اُس قلعہ مین چلین حکم ہی کہ کل کا دربار اُسی مقام پر ہو یہ حکم خورشید کا دینا تھا کہ تمام اہل محل نے اپنا اپنا سامان کرنا شروع کیا اسباب باندھنے لگے شاہی اسباب ایک طرفۃ العین مین باندھکر درست کر دیا اُدھر بیرون محل تمام سامان دربار بھی بندھکر تیار ہوگیا بس اُسی وقت خورشید نے حکم دیا کہ سواریان حاضر کی جائین پس اُسی وقت در دولت پر سواریان حاضر ہوئین تاموس وغیرہ سوار ہوے خورشید مع برجیس کے سوار ہوکر طرف اُس قلعہ کے چلا ایک امر اور خیال مین رہے کہ یہ قلعہ قریب دریا کے واقع ہوا ہی اور دریا اُس شہر کے وسط مین واقع تھا شہر آفتاب تھا جسکا حاکم خورشید تھا اور یہ قلعہ اُسی شہر مین ہی بہت بڑا شہر ہی اس قدر وسیع ہی کہ جہان قریب بیس لاکھ کے لوگ آباد ہین علاوہ سپاہ و لشکر کے اسکے قرب و جوار مین جو شہر ہین وہ اسکے خراج گزار ہین اس شہر مین تین سو سرائین ہین مندر وغیرہ کی تو کوئی حد نہین ہی وہ وہ صحرا پُر بہار و با فضا اس شہر مین ہین کہ جن سے شان خالق و قدرت رازق ظاہر ہوتی ہی برابر جہاز اندرون شہر آکر ٹھہرتے ہین دونون طرف دریا کے صحرا ہین جو کہ باغ کا لطف دیتے ہین اور اس قلعہ پر سے بخوبی اُنکی سیر ہو سکتی ہی آمدم بر سر مطلب خورشید جو مع سب سامان کے قریب قلعہ پہونچا تو دیکھا کہ در قلعہ پر حاجب و دربان کیسی ندق برق وردیان پہنے ہوے بیٹھے ہین چوبدار کھڑے ہین اُنکے ہاتھون مین عصاے طلائی ہین جیسے اُنھون نے خورشید کو آتے ہوے دیکھا سب کھڑے ہوگئے کیونکہ یہ سب سحر کے بنے ہوے تھے بخوبی خورشید کو پہچانتے تھے خورشید داخل قلعہ ہوا وہی سب سامان اُسنے دیکھا جو کہ تحریر ہو چکا ہی یہ حالت تھی کہ جو سامان دیکھتا تھا یا خداوند آفتاب کہتا تھا اور سجدے کو جھک جاتا تھا یہان تک کہ محل مین پہونچا کوئی مقام اُسنے آفتاب سے خالی نہ پایا یہی حالت سب اُسکے ہمراہیون کی دیکھی گئی کہ ہر ایک ہر قدم پر سجدے کرتے تھے خورشید نے ہر مقام پر سامان شاہی مہیا پایا کوئی شی ایسی نہ تھی کہ نہ ہو یا اُسکو اپنے پاس سے درست کرنے کی ضرورت ہو یہان تک کہ جلوخانہ وغیرہ کو طے کرکے دیوان عام و دیوان خاص مین پہونچا اُسکو بھی خوب آراستہ پایا ادھر در محل پر سواریان لگا دی گئین سب لوگ اُترے ایسا مقام پایا جو کہ کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا تھا ہر قسم کے اسباب سے درست تھا کسی قسم کی ضرورت

نہ تھی ہر جگہ فرش لائق شاہون کے بچھا ہوا تھا یہ جو سامان دیکھا سب کے ہوش و حواس جاتے رہے جو اسباب لائے تھے وہ سب بیکار تھا ہر ایک مقام مناسب اپنے اپنے قیام کے لیے تجویز کرکے مقیم ہوا ہمہ وقت بہار تھی خورشید باہر سے سب سامان موجود دیکھکر اندر محل کے آیا بڑا سامان یہان بھی پایا بہت خوش ہوا یہ طریقہ تھا کہ جسکی جیسی لیاقت و رتبہ تھا اُسکے لیے ویسا ہی مقام تھا اُسکے کمرے یا دالان یا محل کی پیشانی پر اُسکا نام تحریر تھا ہر ایک اپنے مقام مین گیا اسی انتظام مین شام ہوگئی خورشید محل مین بیٹھا ہوا سیر کر رہا تھا بیرون محل قلعہ مین جو سردار سفرنہ مثل وزیر و سپہ سالار وغیرہ کے تھے اُنکے لیے بھی مقام و محل مقرر تھے وہ لوگ اُسمین اُترے اور تمام سپاہ و لشکر و دیگر سردار بیرون قلعہ اپنے اپنے مقام پر رہے جب شام ہوئی آفتاب نے یہ تدبیر کی کہ ہر قسم کا طعام لذیذ جو کہ قلعہ مین آئے تھے بذریعہ سحر کے ہر ایک کے روبرو جسپر جو رکھا تھا سب کو حیرت ہوئی کہ یہ طعام کہان سے آیا صدا آئی کہ اہل قلعہ و خورشید آگاہ ہو کہ تم لوگ آج رات کو ہمارے مہمان ہو ہم نے اپنے فرشتون کے ذریعہ سے تم کو طعام پہونچا دیا کوئی مقام عجب نہین ہے اُس طعام کو کھاؤ بہت قوت حاصل ہوگی یہ صدا سُنکے سب نے خوشی خوشی وہ طعام کھایا ہر ایک بعد فراغ اکل و شرب اپنے اپنے مقام مین لیٹ رہا اور آفتاب نے سحر کے ذریعہ سے دریافت کرکے کہ بدر کس مقام پر ہے دو پتلے سحر کے روانہ کیے کہ فلان مقام پر جو عورت مہری پر سو رہی ہے مع مہری اُسکو اُٹھا لاؤ وہ پتلے سحر کے چلے ادھر بدر لیٹی ہوئی یہ خیال کر رہی تھی کہ کیا سبب ہے نہ تو خداوند خود تشریف لائے نہ مجکو طلب کیا کہ یکایک مہری اُسکی بلند ہوئی اور ایک جانب کو چلی یہ مارے خوف کے دم بخود ہوکر رہ گئی تھی کہ وہ مہری کو لے کر اُس عمارت بلوری مین پہونچے جس مقام پر آفتاب سامان عیش کیے ہوئے لیٹا تھا مہری پہونچا دی آفتاب نے جو ملکہ کو مدحواس پایا ملکہ کے پاس آکر کہا کہ کیون اس قدر بدحواس ہو کیا ہوا ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا خاموش لیٹی رہی یہ خیال کر رہی تھی کہ مین کہان آئی ہون اور یہ کیا مقام ہے اور یہ کون شخص ہے یہ تو اُس خیال مین غرق تھی کہ آفتاب نے کہا ملکہ کچھ جواب دو کیون خاموش ہو کیا ہوا مین ہون خداوند چونکہ مین نے وعدہ کیا تھا کہ اب مین تمکو لاکر ونگا تم کو اپنے پاس اپنے مقام پر طلب کر لیا کرونگا لہذا بموجب وعدہ تم کو طلب کر لیا یہ کوئی مقام حیرت نہین ہے کہ تم یون حیرت زدہ لیٹی رہو مین کلام کرتا ہون تم جواب نہین دیتی ہو یہ جو ملکہ نے سُنا اب اسکے حواس درست ہوئے دم مین دم آیا آواز سے شناخت کیا آنکھین کھول کر صورت دیکھی اب تو بخوبی پہچان لیا کہا کہ کوئی یون طلب کرتا ہے ایک مرتبہ ناگاہ بلا اطلاع پلنگ اُٹھوا لیا میرا دم نکل جاتا تو عجب نہ تھا ایک نہ ایک دن یہ ضرور ہوگا آفتاب نے کہا کہ مین اطلاع دے چکا ہون یہ خیال کرکے فرشتے روانہ کرکے تم کو طلب کر لیا کوئی مقام خوف نہ تھا ملکہ نے کہا کہ مجکو یہ خوف ہوا کہ نہ معلوم کون مجکو اُڑائے لیے جاتا ہے اور کہان لے جائے گا مین نے مارے خوف کے آنکھین بند کر لین کہ یہان پہونچی وہ پلنگ لانے والے بھی نہ معلوم ہوئے کہ تم نے سوال کیا کہ کیا حال ہے مین نے خیال کیا کہ نہ معلوم یہ کون مرد ہین کیون جواب دون جب آواز پہچانی اور تم نے وہ تقریر بیان کی تو معلوم ہوا کہ یہ آپ کی کارروائی تھی آفتاب نے کہا کہ ملکہ تم نے یہ خیال نہ کیا سوائے میرے یہ کسکی قدرت تھی کہ تم کو طلب کر سکے یہ قدرت و طاقت بھی مین ہے کیونکہ مین خدا ہون یہ سُنکے ملکہ خاموش ہو رہی آفتاب نے کہا کہ اب مین تمکو اسی طور سے روز طلب کیا کرونگا اب خوف نہ کرنا ملکہ نے کہا کہ کیا اب مین دیوانی ہون جو خوف کرونگی اب تو مین بخوبی واقف ہو گئی ہون یہ سُنکے آفتاب ملکہ سے لپٹ گیا راز و نیاز

ہونے لگا عیش و عشرت سے وہ شب بسر ہوئی بوقت سحر آفتاب نے ملکہ کو اُسکے مقام پر پہونچا دیا یہ بیان
ہنگام صبح جب خورشید بیدار ہوا پوشاک پہن کر مع برجیس دربار مین آیا سب اہل دربار حاضر دربار ہوے
چونکہ بموجب حکم خورشید منادی نے ندا کر دی تھی کہ کل بادشاہ اُس قلعہ مین دربار فرمائینگے جو کہ خاص اُنکے
اُنکے مسکن کے لیے مقرر کیا ہی جسکا نام قلعہ برجیس آفتاب نما ہی سب وہان حاضر ہوے ان اہل دربار
اپنے اپنے مقام سے چلے قریب قلعہ پہونچے حاجب دربانون کو در قلعہ پر بیٹھے پایا یہ لوگ اُنکو دیکھکر
نے کہا کہ آپ لوگ کیون رُکے ہم تو سوا ے دشمن کے اور کسی کے روکنے کے لیے نہین مقرر ہین آپ لوگ
تو شاہی ملازم ہین لوگ سب کے سب داخل ہوے قلعہ کو خوب وسیع و زار استہ پایا یہ قلعہ کی سیر کرتے ہوے
داخل دربار کفر آثار ہوے تھے دربار آراستہ ہوا خورشید مع برجیس کے تخت پر متمکن ہوا اور وزیرنے
بموافق حکم کے اُسی مضمون کا اشتہار و تصویر آفتاب اندرون چوک آویزان کرادی تمام لشکر کو تصویرین
تقسیم کر دین اہل قصبہ بموجب اشتہار تصویرین بنوا کر اپنے اپنے گلون مین بموجب تحریر اشتہار کاربند
ہوے ہر روز بوقت سحر اُس تصویر کو سجدہ کرتے تھے اب تو یہی قاعدہ مقرر ہوگیا تھا اب برجیس
ہر روز دربار مین آتا ہی حکومت کرتا ہی لوگ بہت خوش ہین اسکو بھی ایک زمانہ گذرا اب برجیس کا
سن کوئی بارہ تیرہ برس کا ہوگیا بخوبی قواعد سلطنت سے واقف ہوگیا ملکہ ثریا سے بیستین اسکی
بہن بھی کوئی دس برس کی ہوئی ایسی حسین تھی کہ اُسکے رخ پر کسی کی نگاہ نہ ٹھہرتی تھی جو عضو تھا نور کے
سانچے مین ڈھلا ہوا تھا ابرو اُسکے ہلال شب عید آنکھین چشمہاے آہو کو شرمندہ کرتی تھین عارض
مثل گل کے لب مانند برگ گل کے نازک غنچہ دہن نازک بدن سینہ پر جوبن کا ابھار جب کبھی وہ بنے نقاب
نکالتی تھی تو وے آفتاب زرد ہو جاتا تھا ایسی خوبصورت تھی کہ سب اُسکو ثانی بلقیس کہتے تھے بات بات
مین اُسکے مُنہ سے پھول گرتے تھے جب سکرانی دلون پر بجلی گرائی اُسنے اپنی سیر کے لیے بیرون قلعہ
لب دریا صحرا مین ایک بارہ دری بنوائی تھی اُسکو خوب آراستہ کیا تھا روبرو اس عمارت کے کوسون
صحرا کو مثل باغ کے درست کرایا تھا ہر روز بوقت سہ پہر اُس صحرا مین برائے سیر جاتی تھی بزم ناچ و رنگ
برپا کرتی تھی یہ اُسکا قاعدہ تھا اب ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ جب برجیس کو ایک عرصہ ہوا حکومت کرتے
اُسی زمانہ مین خورشید علیل ہوا لاکھ لاکھ علاج کیا کچھ فائدہ نہ ہوا ایک دن بدر نے آفتاب سے
کہا کہ والد بزرگوار جو علیل ہوتے ہین لاکھ لاکھ تدارک کیے جاتے ہین صحت نہین ہوتی اسکا کیا سبب ہی
چونکہ آفتاب سے دریافت کر چکا تھا کہ خورشید کے مرنے کا زمانہ قریب ہی یہ اس مرض سے شفا نہ پائے گا
اُسنے ملکہ سے کہا کہ اے ملکہ میرا قصد ہی کہ مین خورشید کو بہشت کی سیر کو روانہ کرون کیونکہ اُسنے یہان
کی بہت سیر کی اُسکے ماں باپ بہت بیقرار ہین ملکہ نے کہا کہ آپ کو اختیار ہی مگر مجکو صدمہ بہت ہوگا
آفتاب نے کہا کہ صدمہ نہ کرو مین بعد چند روز کے پھر اُسکو وہان سے طلب کر لونگا یہ سنکے ملکہ خاموش
ہو رہی اُس روز کے دو دن کے بعد خورشید مر گیا بدر و برجیس و ثریا و زوجہ خورشید و دیگر اہل
محل و قلعہ کے لوگون نے اور اہل شہر نے اُسکے غم مین بُرا منایا موافق اپنے مذہب کے اُسکو جلایا
تھوڑے عرصہ تک تمام لوگ سیاہ پوش رہے مگر قاعدہ یہ ہی کہ برجیس اب فقط خود دربار کرتا ہی اہل دربار
و اہل شہر سب اُس سے خوش ہین کوئی ناراض نہین آفتاب روز بدر کو طلب کرتا ہی سمجھاتا ہی کہ سیاہ
لباس ترک کرو بس غم ہو چکا ملکہ جواب دیتی ہی کہ میرا دل نہین گوارا کرتا ہی یہ خاموش ہو جاتا ہی چالیس
دن جب گذرے آفتاب نے خیال کیا کہ اب کب تک یہ لوگ سیاہ پوش رہینگے انکے ترک لباس

کی تدبیر کرنا ضرور ہی اور اب وہ تدارک کرنا چاہیے کہ جس سے برجیس کی حکومت کو ترقی ہو اور سب اسکو سجدہ
کرین خیال کرتے کرتے اسکے ذہن مین ایک تدبیر آئی یہ اسوقت نقاب سحر منھ پر ڈالی کر تخت سحر پر سوار ہو کر
اپنے مقام پر سے چلا یہان دربار مین برجیس سیاہ لباس پہنے ہوے تخت پر بیٹھا تھا اور سب اہل دربار بھی
جمع تھے اب تو خورشید نے اپنی زندگی مین لشکر بھی کئی لاکھ کا جمع کر لیا تھا ہزارون سردار دربار مین بیٹھے تھے
دربار خوب ہوتا تھا اب بھی ویسا ہی دربار ہوتا ہی سب زیر حکم برجیس ہین یہان دربار آراستہ تھا مگر سب
سیاہ پوش تھے کہ ناگاہ برق چمکی روشنی ہوئی اسکے بعد یہ صدا آئی اے بندگان من مواظب شوید کہ
خداوند تشریف لاتے ہین یہ سننا تھا کہ سب اہل دربار ساکت ہو کر رہ گئے اُدھر آفتاب سحر کیا اور پوشیدہ
برابر برجیس کے پہونچا اور تخت پر بیٹھ گیا جب بیٹھ چکا تو سحر سے اپنے کو ظاہر کیا سب نے دیکھا کہ خداوند برابر
بادشاہ یعنی اپنے فرزند کے تشریف فرما ہین سب اہل دربار سجدے کو خم ہو گئے برجیس نے سجدہ کیا جب
سجدے سے سر اُٹھایا تو دست بستہ روبرو کھڑا ہو گیا آفتاب نے برجیس کی طرف دیکھا کہا کہ کیون
برجیس کب تک تو خورشید کے غم مین سیاہ پوش رہے گا چالیس دن تو ہو چکے یہ اس طور سے
کہا کہ برجیس مارے خوف کے کانپ گیا تھرانے لگا عرض کیا کہ مین ترک لباس سیاہ کرتا ہون اُس نے
کہا کہ بس اسی وقت ترک کرو حکم دو کہ کشتیان پوشاک کی حاضر کی جائین بس سیاہ پوشی ہو چکی برجیس
نے اسی وقت حکم دیا کہ کشتیان لباس کی حاضر کی جائین بموجب حکم برجیس کشتیان حاضر کی گئین برجیس
نے اسیوقت تبدیل لباس کیا اہل دربار کو حکم دیا کہ آپ لوگ بھی لباس سیاہ ترک کرین خداوند جب ترک
لباس کر چکے کہا کہ مین جاتا ہون کوئی امر خلاف قاعدہ نہ ہو جو کہ خورشید مقرر کر گیا ہی جب تک ہم
کوئی احکام جدید نہ دین برجیس نے عرض کیا کہ کبھی خلاف حکم خداوند نہ ہوگا خداوند اطمینان رکھین یہ
سُنکے آفتاب اسی وقت وہان سے سحر کر کے غائب ہو گیا اور اپنے مقام پر چلا آیا جہان کہ یہ اب
رہتا تھا یہان پر سب سجدے کو چکے سجدے سے سر اُٹھا کر جو دیکھا برجیس کو تخت پر بیٹھے دیکھا برجیس نے
دربار برخاست کیا داخل محل ہوا اندرون محل بھی سب سیاہ پوش تھے برجیس کو دیکھکر سب باہم گفتگو
کرنے لگے کہ لو ابھی بادشاہ کو مرے ہوے کیا عرصہ ہوا ہی کہ اس لڑکے نے سیاہ کپڑے اُتار ڈالے کچھ
غم نہ کیا کہ برجیس نے مان سے کل حال کہا ناچار مجبور ہو کر اُسنے بھی لباس سیاہ تبدیل کیا تمام اہل محل کو جو حکم
ملا سب نے سیاہ کپڑے اُتارے زوجۂ خورشید نے بھی لباس سیاہ ترک کیا یہان تو یہ بندوبست ہی
اُدھر جو آفتاب اپنے مقام پر گیا فکر کرنے لگا کہ اب کیا تدبیر کرون اُسنے خیال کیا اپنے اُستاد سومناست کو
بلاؤن اُنسے صلاح کرون چونکہ وہ مرد بزرگ ہین اب تک تو مین نے اس تدبیر سے روکا مگر جو امر کہ مین چاہتا
ہون کہ لوگ برجیس کو سجدہ کرین اسکو بخدائی مانین مین اپنے اُستاد سے اس باب مین صلاح لون بس
اُسی وقت ایک رقعہ بنام اپنے اُستاد کے تحریر کیا یہ لکھا کہ اے اُستاد آپ کو معلوم ہو کہ مین امیدوار
ہون کہ آپ میرے پاس تشریف لائیے ایک عرصہ سے آپ کی زیارت نہین نصیب ہوئی آنکھین آپ کے
قدمون کی مشتاق ہین اور ایک ایسی ضرورت ہی کہ بدون آپ کے آئے نہ حل ہوگی مجھے ایک امر مین
آپ سے صلاح کرنا ہی مین خود حاضر خدمت عالی ہوتا مگر ایک امر سے مجبور ہو گیا اگر حاضر خدمت ہون گا تو
میرا کام بنا بنایا بگڑ جائے گا مفت مین یہ ساری محنت بیکار ہوگی ایک زمانہ دشمن ہو گا دوست عداوت
پر کمر باندھینگے میرے حاضر ہونے مین بڑی بڑی خرابیان واقع ہونگی اگر آپ کی مہربانی ہو تو بعید از عنایت
نہ ہوگا زیادہ کیا عرض کرون تھوڑی تحریر کو بہت تصور فرمائیے گا مگر اس امر کا خیال رہے کہ بروقت

پہونچنے اس عریضہ کے ہمراہ حامل عریضہ تشریف لائین کیونکہ مین اُس مقام پر نہین ہون جہان پہلے رہتا تھا جب آپ میرے پاس تشریف لائینگے تو آپ پر میری کارگزاری ظاہر ہوگی یہ تحریر کرکے ایک پتلہ سحر کا بنایا جب وہ مثل انسان کے باتین کرنے لگا وہ نامہ دیا اور کہا کہ اسکو سومنات جادو کے پاس پہونچا دے اور اُنکو ہمراہ لے آنا وہ میرے پاس تشریف لائینگے وہ اس مقام سے واقف نہین ہین غرضکہ وہ پتلہ نامہ لے کر سومنات کی طرف پردۂ ظلمات کو روانہ ہوا

اب کچھ حال سومنات کا ملاحظہ ہو

ناظرین کو معلوم ہو کہ سومنات ایک بہت بڑا ساحر زبردست ہی اور پہلو نشین سامری و جمشید ہی اُن دونون کے سحر اُسکو آتے ہین کوئی ہزار برس کی عمر ہوگی گویا سحر مجسم ہی وہ خود سحر کا پتلہ ہی وہ وہ سحر کرتا ہی کہ کوئی اُسکے سحر کا جواب نہین دے سکتا ہی جنبش لب مین کوہ کو کاہ و کاہ کو کوہ کرتا ہی اشارۂ ابرو مین ہزارون کے سر کٹ جاتے ہین زیر زمین اسنے اپنا مسکن مقرر کیا ہی پردۂ ظلمات مین اس نے وہ وہ عجائبات بنائے ہین کہ جنکے دریافت کرنے مین بڑے بڑے ساحر عاجز ہوے ہین سومنات ہمہ وقت سحر نگار کرتا ہی اسکے بڑے بڑے کامل شاگرد ہین جمشید و سامری کی صحبت اُٹھائی ہی اُنکی آنکھین دیکھے ہوے ہی اسکا جواب دینے والا کوئی ساحر نہین ہی آفتاب اسی کا شاگرد رشید ہی اُسکے سبب سے بہت بڑا ساحر ہو گیا ہی اس آفتاب کی ایک بہن ہی وہ اُسکی خدمت مین ہی اُس سے ایک لڑکی ہی وہ بھی سحر مین کامل ہی آفت کی پرکالہ ہی مگر کسی قدر حسن بھی رکھتی ہی سومنات آفتاب کا بڑا بہنوئی ہی جب آفتاب سحر کی تعلیم کو جاتا تھا تو بسبب اپنی بہن کے برسون رہتا تھا سومنات نے آفتاب پر بڑی محنت کی ہی کیونکہ اُسکی بہت تاکید رہتی ہی کہ آفتاب کو کسی امر سے ایسا نہ رکھنا کہ اُسکو نہ آئے ہر فن سحر مین کامل ہو سومنات نے بسبب تاکید اپنی زوجہ کے بڑی محنت کرکے آفتاب کو کامل کر دیا مثل اپنے ہر فن کا مائل کر دیا مگر وہ وہی ہی اور یہ بھی اسکا اُسکا مرتبہ برابر نہین ہی اُسکے آگے آفتاب ایک ذرہ ہی جب کوئی مشکل آفتاب پر پڑتی ہی تو اُسکے وہ مدد کرتا ہی اُسکی بلا رد کرتا ہی جب آفتاب تحصیل سحر سے فراغت کر چکا تھا تو یہ وہان سے چلا آیا تھا اُسکا قاعدہ یہ تھا کہ برسون دن یہ اُسکی خدمت مین جاتا تھا دس پندرہ دن رہ کر چلا آتا تھا ایک نہ ایک سحر وہ اُسکو ضرور تعلیم کر دیتا تھا اب جو آفتاب ادھر اس امر مین مشغول ہوا عشق و عاشقی مین پھنسا اور اپنے کو قعر ادبیرہ بنایا وہ عمارت جدید تیار کی اُسکو فرصت نہ ہوئی کہ جاتا جب ایک عرصہ تک آفتاب نہ گیا اُسکی بہن نے اپنے شوہر سومنات سے کہا کہ اے سومنات میرا بھائی کئی برس سے نہین آیا لہذا میرا دل اُسکے دیکھنے کو چاہتا ہی اگر تم اجازت دو تو مین جاکر دیکھ آؤن یہ سُنکے سومنات نے کہا کہ کیا خوب اچھی بات کہی تم تو جاکر دیکھ آؤ اور مین نہ دیکھون تمہارا تو بھائی ہی میرا تو شاگرد ہی ہی مین نے تو اُسکو مثل اپنے لڑکون کے پرورش کیا ہی میرا خود دل اُسکے دیکھنے کو چاہتا ہی آنکھین اُسکو تلاش کرتی ہین نہ معلوم کیا ہوا جو وہ نہین آیا دیکھو مین سحر سے اُسکا حال دریافت کرتا ہون یہ کہکر اور کتاب سحر اُٹھاکر آفتاب کے حال کو دیکھنے لگا یہ وہ زمانہ ہی کہ جب آفتاب نے اسکو نامہ لکھا ہی اس نے جو آفتاب کا حال دریافت کیا تو کل واقعہ اسکے پیش نظر ہو گیا گویا سب امر اُسکے روبرو واقع تھا اسنے وہ عمارت سحر و آسمان سحر سب دیکھا پہلے اسنے اُس مقام کو دیکھا کہ جہان آفتاب مقیم تھا اُسکو

آفتاب سے خالی پایا اب تلاش کرنے لگا کہ اسکی نگاہ اُس عمارت و آسمان پر جو تیری اسنے غور سے دیکھا
کہ یہ عمارت کس ساخر نے سحر سے بنائی ہی اب جو غور کرکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ میان آفتاب اُس آسمان پر طلائی
بنگلہ مین بڑے جاہ و حشم سے بیٹھے ہوے ہین ہزارون تبلہ ہاے سحر خدمت مین حاضر ہین زیر آسمان ایک
بہت بڑا قلعہ ہی وہ خوب آباد ہی اُسکے ہر مقام پر تصویر آفتاب لگی ہی ایسی عمارت سحر سے تیار کی تھی
کہ جہان جسوقت فصل بہار تھی کیا کیا چمن بندیان کین ہین کہ بلبل کا دل اُسپر شار ہی یہ حالت
دیکھکر سومنات نے اُسی کتاب مین خیال کیا کہ آفتاب کس کام مین مشغول ہی معلوم ہوا کہ اُسنے تمہارے
نام ایک نامہ لکھا ہی اور تم کو طلب کیا ہی کوئی دم مین وہ نامہ آتا ہی یہ دیکھکر سومنات نے اپنی زوجہ سے
کہا کہ تمہارے بھائی بہت اچھے طرح ہین اُنھون نے تو نیا رنگ پیدا کیا ہی خوب عیش و عشرت کرتے ہین بڑے
لطف سے زندگی بسر کرتے ہین یہ کہکر کل حال جو کتاب سحر سے معلوم ہوا تھا بیان کیا کہ خود نہین آتے مجکو
تکلیف دی ہی اُسکی زوجہ نے کہا کہ مین بھی چلونگی بھائی کو دیکھ آونگی سومنات نے کہا کہ اچھا یہی باتین
ہو رہی تھین کہ ایک تبلہ سحر کا سامنے سومنات کے آکر گرا اور یون گویا ہوا کہ مین نامہ لے کر آیا ہون
اپنے مالک آفتاب کا یہ کہکر وہ نامہ سومنات کو دیا سومنات نے اُسکو لیکر لفافہ چاک کیا
مضمون نامہ پڑھا حال سے واقف ہوا زوجہ نے پوچھا کہ آفتاب نے کیا لکھا ہی سومنات نے کہا کہ
مجکو بلایا ہی لکھا ہی کہ بڑی ضرورت ہی مین خود حاضر ہوتا مگر مجبور ہون اگر آپ کی خدمت مین حاضر ہونگا تو میرا
بڑا ہرج واقع ہوگا سب کام بنا بنایا خراب ہوگا ایک زمانہ دشمن ہو جائیگا دوست سے عداوت ہوگی
کی کرائی محنت و مشقت بیکار ہوگی از حد ضرورت ہی آپ ہمراہ حامل رقعہ تشریف لائین لہذا مین تو جاتا ہون
نہ معلوم کیا ایسی ضرورت ہی زوجہ نے کہا کہ مین بھی چلتی ہون کہا کہ تم عقب سے آنا یہ خیال ہوا کہ اسکو
تو وہ مقام معلوم نہین ہی جہان آفتاب مقیم ہی کیونکر پہونچے گی یہ خیال کرکے کہا کہ تم بہت جلد سامان
کرو اُسنے اُسی وقت سامان سفر کیا ان لوگون کا سامان کیا ایک لمحہ بھر مین تو اُس مقام پر جہان کا قصد
ہوتا ہی پہونچ جاتے ہین بدین سبب وہ کچھ سامان اپنے ہمراہ نہین رکھتے ہین بس زوجہ سومنات نے
کہا کہ چلو جو کچھ سامان کرنا تھا مین نے کرلیا یہ سُنکے اُسنے سخت سحر تیار کیا مع اپنی زوجہ دختر کے طرف آفتاب
کے روانہ ہوا وہ تبلہ جو کہ نامے کرآیا تھا آگے آتے اُسکے تخت کے اُڑتا ہوا روان ہوا یہان تک کہ یہ
سب کے سب قریب اُس عمارت سحر کے پہونچے وہ تبلہ اُس عمارت مین داخل ہوا آفتاب کو خبر دی کہ
آپ کے اُستاد تشریف لاتے ہین یہ سُنکے آفتاب برے استقبال آیا پیشوائی کرکے بڑی تعظیم و تواضع
سے لے گیا بڑی عزت سے مسند پر بٹھایا بہن سے ملا بھانجی کو گلے سے لگایا سومنات نے دیکھا کہ آفتاب
نے تو وہ سامان کیا ہی کہ جو لائق دید ہی خوب طلسم بنایا ہی نئے طور کے نیرنجات بنائے ہین وہ قلعہ
جو کہ زیر آسمان سحر ہی اُسمین عجب عجب رنگ کے عجائب و غرائب ایجاد کیے ہین یہ دیکھکر سومنات
بہت خوش ہوا آفتاب کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ اے آفتاب تو نے وہ کمال اپنا دکھایا ہی کہ جو
زمانہ سابق کے ساحر کرتے تھے آفتاب نے جواب دیا کہ یہ سب آپ کی تعلیم کا اثر ہی ورنہ مین کس
لائق ہون سومنات نے کہا کہ اے آفتاب یہ سب سامان تو مین نے دیکھا اب یہ بیان کرو کہ یہ کیا
واقعہ ہی کس امر کے لیے تم نے اسقدر محنت کی اور مجکو کیون طلب کیا ہی آفتاب نے کہا کہ تشریف
رکھیے مین سب حال بیان کرون گا اب آپ کی مدد کی ضرورت ہی اب میری عقل نہین کام کرتی ہی کہ مین
کیا کرون سومنات نے کہا کہ بیان کرو آفتاب نے کہا سُنیے مین عرض کرتا ہون اُسنے از ابتدا

تا انتہا کل حالات بیان کیے جب سومنات نے سُنا کہا کہ خوب خوب تدارک کیے ہین کہ جسکا خلل نہین ہی اب
کیا ضرورت ہی لوگ سجدہ کرنے لگے خدا سمجھنے لگے خوب خدا بنکے بیٹھے ایک عالم کو اپنا بندہ کیا خوب خورشید
کی لڑکی کو اپنی خدمت مین لائے آفتاب نے کہا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ لوگ برجلیس کو سجدہ کرین مرت
مین اسکی مدد کیا کرون یہ ظاہر کرون کہ برجلیس کو مین نے اپنا نائب کیا ہی اب یہ خدا ہی کوئی تدبیر ایسی ہو کہ جو
کوئی اسکی صورت دیکھے فوراً سجدے کو جھک جائے اس بات سے یہ مطلب ہی کہ جب مین اسکو یہ عزت دونگا تو
اسکو لوگ بھی اپنا خدا جاننے لگینگے جب اس شہر کے لوگ سب اسکو اپنا خدا جان کر لینگے اور اسکی
پرستش کرنے لگینگے تو مین حکم دونگا کہ تم لشکر کشی کرو مذہب آفتاب پرستی کو ترقی دو مین پوشیدہ طور
سے اسکی مدد کرونگا جس امر یا جس بات کی کوئی اُس سے درخواست کرے گا مین وہ امر اسکے حسب خواہش
سحر سے کر دیا کرونگا بس میری خواہش یہ ہی کہ جو لوگ اور مذہب رکھتے ہون وہ اسکی صورت دیکھکر اسکو سجدہ
کرین اور کوئی عذر نہ کرین چونکہ اہل اسلام اپنے مذہب کے بڑے پختہ ہین اُنکو کوئی اُنکے مذہب سے نہین پھیر
سکتا ہی یہ صرف اُنکے لیے تدارک ہی کہ یہ جب اُنکو اپنی صورت دکھائے اور کہے کہ مین نائب خدا اور خدا آفتاب
ہون تم سب مجکو سجدہ کرو پس وہ سجدہ کرلین یہ جو آفتاب نے کہا سومنات نے کہا یہ کتنی بڑی
بات ہی مین تدارک کرتا ہون یہ کہکر اور سحر کرکے غائب ہوگیا اور بعد تھوڑی دیر کے پھر آکے اپنے کو ظاہر کیا
آفتاب نے کہا اُستاد کہان تشریف لے گئے تھے جواب دیا کہ مین تمہارے کام کو گیا تھا واقعہ یہ تھا کہ جب
آفتاب نے بیان کیا کہ مین یہ تدبیر چاہتا ہون تو اسکو یہ خیال آیا کہ تو نے جو غازہ سحر بنایا ہی جسکے یہ خواص
ہین کہ جو اسکو اپنے منہ پر لگائے اور جسکے دیدار جائے یا جو اُسکے سامنے آئے وہ شخص اسکو سجدہ
کرے جسکے وہ غازہ سحر لگا ہو یہ تو ایسی ایسی چیزین سحر سے تیار کیا کرتا تھا جب آفتاب نے کہا اسکو یاد
آگیا فوراً یہ اپنے مکان پر سحر کرکے پہونچا اور اُسکو لے کر آیا آفتاب سے کہا کہ تو پریشان نہ ہو میرے
پاس وہ چیز ہی جو کہ تیرا مطلب برلائے گی آفتاب نے کہا اُستاد مین اس فکر و تردد مین تھا کہ کیا
کرون اب تک تو مین نے اپنا سحر کیا اور جو چاہا کیا مگر اب کوئی تدبیر مین نہین سوجتی تھی کہ کیا کرون آپ کو
اسی غرض سے تکلیف دی کہ آپ کوئی تدبیر کرینگے میرے دل کی مراد پوری ہوگی سومنات نے کہا کہ
اے آفتاب سُن مین یہ غازہ سحر کا بنا ہوا لایا ہون تو یہ برجلیس کے منہ پر مل دے اور یہ حکم دے کہ
وہ ہر وقت نقاب ڈالے رہے جب دربار مین جائے اور سب حاضرین دربار حاضر ہون دربار آراستہ ہو
اُسوقت نقاب اُٹھائے سب سجدہ کرینگے اور اُسکے بعد پھر نقاب کو ڈال لے یا جو کوئی فیر مذہب کا اُسکے
دربار مین آئے پہلے تو اُسکو نصیحت کرے کہ اپنے خدا کو سچا تو مین تم سب کا خدا ہون فرزند آفتاب
ہون مذہب آفتاب پرستی اختیار کرو مین نائب ہون خدا وند نے مجکو اپنا نائب کیا ہی جب وہ نہ مانے
تو نقاب اُٹھالے وہ اُسکے دیکھتے ہی سجدہ کریگا اور یہ بھی برجلیس سے کہدینا کہ کوئی اُسپر سختی ہو تو وہ
طرف اس آسمان کے جو تو نے بنایا ہی سر اُٹھا کر کہے کہ اے میرے خدا دیکھ یہ سختی مجھپر پڑی ہی میری مدد کرنا تجکو
لازم ہی پس تو اُسکی مدد کر اور جو کام ہو اُسکو سحر سے پورا کردے اور یہ بھی کہنا کہ جب کوئی اُس سے کسی
قسم کا سوال کرے اور وہ عاجز ہو اُسکے پورا کرنے مین تو تیری طرف خطاب کرکے کہے کہ فلان شخص یہ سوال
کرتا ہی بس تو سحر سے اُسکے سوال کو پورا کردے اگر یہی طریقہ مقرر کروگے تو خوب ترقی ہوگی جب وہ لشکر کشی کرکے
کسی ملک پر جائے تو تم اس طور کا ایک گنبد تیار کرنا جو کہ بالائے لشکر حاوی ہو تے اُس کے سایہ مین لشکر
چلے تم اُس گنبد مین رہنا ہر وقت جو برجلیس تم سے کہے تم اُسکے کہنے کے موافق کرنا یہ سب تدبیرین تم

میرے کہنے کے موافق جوکروگے تو بڑے فرے اُٹھاؤگے خوب خدائی کو ترقی ہوگی کل عالم دین آفتاب
پرستی قبول کرے گا اس امر کا بھی خیال رہے کہ یہ جو باتین برجیس کو تعلیم کرنا اُسوقت سوائے تمہارے
اور کوئی اُس صحبت مین نہ ہو تخلیہ ہو آفتاب نے کہا کہ مین اسی وقت برجیس کو یہان طلب کرتا ہون
اور سب کچھ تعلیم کیے دیتا ہون آپ اُسکے منھ پر غازۂ سحر لگا دین سومنات نے جواب دیا کہ بہتر ہی
پس اسی وقت آفتاب نے دو پتلے سحر کے روانہ کیے کہ برجیس کو اُٹھا لاؤ ناظرین کو یہ خیال رہے
کہ سومنات کی لڑکی بھی اسکے ہمراہ آئی ہی وہ بھی اس جلسہ مین موجود ہی اسنے اپنے باپ اور ماون
کی سب تقریر سُنی یہ حسین بھی ہی مگر سحر مین پرکالہ آفت ہی بلا کی ساحرہ ہی سومنات نے خوب
تعلیم کیا ہی کوئی پندرہ برس کی ہوگی اپنے خیال کیا کہ برجیس کو دیکھنا ضرور ہی کیسا جوان ہی یہان
سے تو وہ پتلے چلے اور یہ لڑکی کہ جسکا نام ثمرات حادو ہی وہ یہ خیال کر رہی ہی وہان برجیس
دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور دربار جمع تھا کہ وہ فرشتے یعنی پتلہ سحر دربار مین پہونچے کسی کو نظر نہ آئے
اُن پتلون نے تخت برجیس کو اُٹھایا اور لے کر چلے اہل دربار نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ یکایک بادشاہ
کا تخت خود بخود بلند ہونے لگا تمام اہل دربار حیران ہوے کہ یہ کیا واقعہ ہی سب متحیر ہوکر رہ گئے وہ
تخت نظرون سے غائب ہوگیا برجیس نے جب دیکھا کہ میرا تخت بلند ہوا اور ہوا اُس عمارت کے
چلا جو کہ خداوند نے اپنے مسکن کے لیے بنائی ہی خاموش ہوکر رہ گیا کہ کوئی خداوند کو ضرورت ہوگی
جو مجھکو طلب کیا ہی یہان تک کہ وہ تخت اُس عمارت مین جاکر پہونچا اور اُس مقام پر اُترا کہ جہان
آفتاب و سومنات و زوجہ اُسکی اور لڑکی موجود تھی جیسے ہی تخت برجیس کا پہونچا برجیس نے
جو خداوند یعنی آفتاب جادو کو دیکھا سجدہ کیا اسکے بعد بعد سے جو سر کو اُٹھا کر دیکھا کہ خداوند کے
برابر اور ایک مرد زرنگ بیٹھا ہی اور دو حور مین بھی بیٹھی ہین جن مین ایک لڑکی ہی نہایت خوبصورت ہی
اور دوسری سن دراز ہی برجیس یہ دیکھکر سامنے آفتاب کے کھڑا ہوگیا آفتاب نے اشارہ کیا
بیٹھ جاؤ برجیس بیٹھ گیا آدھ گھڑی نے جو برجیس کو دیکھا وہ اسپر فریفتہ ہوگئی دل مین خیال
کرنے لگی کہ اگر میری شادی اسکے ساتھ ہو تو کیا اچھی بات ہی یہ تو یہ خیال کر رہی ہی اُدھر برجیس نے
ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ خداوند نے کیون مجھکو طلب فرمایا ہی مین اسوقت دربار مین تھا سب درباری
تھا کہ آپ کے فرشتے یہان سے پہونچے اور مجھکو اُٹھا لائے کیا ارشاد ہوتا ہی آفتاب نے کہا کہ اے
برجیس میرا قصد ہی کہ اب مین تجھکو اپنا نائب کردن اور سب تجھکو سجدہ کیا کرین اور تو خدائی کرے
لوگ تیرے بندے ہون میرا یہ کام ہی کہ تو اُنکو جو کہ اس طرف آئین اور یا تو لشکر کشی کرکے جائے اگر وہ
مذہب آفتاب پرستی نہ لے میری خدائی کو مانتا ہو تو خیر ورنہ اُسکو مذہب آفتاب پرستی کی طرف
راغب کر اور اپنے کو سجدہ کرا اس طور سے مذہب آفتاب پرستی کا رواج دے برجیس نے کہا کہ
جو آپ حکم فرمائینگے مین بجا لاؤنگا آفتاب نے کہا کہ جو تو لی تجھکو سجدہ کرے تو اُسکو بڑی عزت
سے اپنے پاس رکھنا ای برجیس اس امر کا خیال رہے کہ جب تجھپر کسی قسم کی سختی پڑے تو تو آسمان کی جانب
منھ کرکے کہنا کہ ای خداوند یہ سختی میرے اوپر پڑی ہی فوراً آسان ہو جائے گی یا جو کوئی تجھسے
کوئی سوال کرے اور تو اُسکا جواب نہ دے سکے اُس حالت مین بھی میری طرف متوجہ ہوکر اُسکا
سوال بیان کرنا اُسکے سوال کے موافق جواب ملے گا برجیس نے کہا بہت خوب پس سومنات
نے وہ غازۂ سحر برجیس کے منھ پر مل دیا جسکے ملنے سے یہ انجام ہوا کہ اُسکا حسن چمک گیا اور

ہی صورت ہوگی اب تو برجیس دوسرا ہوگیا آفتاب نے کہا کہ ای برجیس اب تم منہ پر نقاب ہر وقت ڈالے رہنا کوئی وقت ایسا نہ ہو کہ نقاب منہ پر نہ ہو ہم تجکو نقاب اُٹھانے کا طریقہ تعلیم کیے دیتے ہین طریقہ یہ ہی کہ جب تو دربار مین آنا اور دربار جمع ہو نقاب اُٹھانا سب تجکو سجدہ کرینگے جب سجدہ کر لین پھر منہ کو نقاب سے پوشیدہ کر لینا یا جو کوئی دوسرے مذہب کا آنے پہلے اُسکو زبانی مذہب آفتاب پرستی کے جانب آنے کی ترغیب دینا جب وہ نہ مانے تو نقاب اُٹھا کر اُسکو اپنی صورت دکھانا وہ فوراً سجدہ کرے گا جب وہ سجدہ کرے گا تو تم نقاب منہ پر ڈال لینا برجیس نے کہا بہت بہتر آفتاب نے کہا کہ اسکے خلاف نہ کرنا برجیس نے عرض کیا کہ کبھی ایسا نہ ہوگا آفتاب نے کہا کہ اب تم جاؤ برجیس نے کہا کہ مین کیونکر جاؤن آفتاب نے کہا کہ ہم پہنچا دینگے سومنات نے کہا کہ ایک نقاب تو انکے منہ پر ڈال دو یہی نقاب منہ پر پڑی رہے بس اُسی وقت آفتاب نے نقاب سحر منہ پر برجیس کے ڈال دی اور سحر کیا کہ بایک برجیس کو غنودگی سی طاری ہوئی آنکھین بند ہوگئین سب مع تخت آفتاب نے برجیس کو سحر سے دربار مین پہونچا دیا یہان آکر برجیس کی آنکھ کھلی اپنے کو دربار مین مع تخت پایا بڑی حیرت ہوئی برجیس سنبھل کر بیٹھا کہ ناگاہ صدا آئی کہ ای بندگان من آگاہ ہو کہ مین نے برجیس کو اپنا نائب کیا ہی اب تم لوگ اُسکو سجدہ کیا کرو سنکھ آنکھو دین کہ قبل مین تھا وہی مذہب اب بھی رہے گا تم سب بندے میرے ہو مین تمھارا خدا ہون برجیس کو اس غرض سے نائب کیا ہی تاکہ مذہب آفتاب پرستی کو ترقی ہو تمام دنیا مین ایک مذہب ہو جائے جب تک مین کوشش نہ کرونگا اُسوقت تک یہ مذاہب جو کہ رواج پائے ہوے ہین نہ برطرف ہون گے لہذا مین نے برجیس کو نائب کیا ہی کہ یہ لشکر کشی کرکے ہر ملک پر جائے گا اور اپنا مذہب رواج دے گا میری مدد سے ہر امر اُسکا حل ہوگا تم لوگ برجیس کو نائب خداوند جانتا اور اُسکو سجدہ کرنا اگر اسکے خلاف کروگے تو عتاب خداوند نازل ہوگا ای بندگان من برجیس کو سجدہ کرو اور کہا کہ ای برجیس تم سے یہ کہتا ہون کہ تم اپنے نائب ہونے کا جشن کرو اور تمام اہل شہر کو جمع کرکے یہ احکام میرے سناؤ اور سب کو آگاہ کرو ہر صبح کو جو تم دربار مین آیا کرو تو نقاب اُٹھایا کرو اب تم کو لازم ہی کہ اپنی صورت کسی کو نہ دکھاؤ کیونکہ کسی آنکھ مین ایسی تاب نہین ہی کہ نائب خداوند کی صورت دیکھ سکے سوا آئینہ کیا مجال تری تاب لاسکے + نور شید پہلے آنکھ تو تجھ سے ملا سکے + پس بوقت سحر جب دربار مین آیا کرو ایک مرتبہ صورت دکھا دیا کرو تاکہ لوگ سجدہ کرین یہ جو صدا آئی تمام اہل دربار نے برجیس کو سجدہ کیا اب اُس دن سے یہ قاعدہ مقرر ہوگیا کہ سب برجیس کو نائب خداوند کہتے ہین بھی لقب برجیس کا ہوگیا اُسی وقت برجیس نے حکم دیا کہ منادی ندا کردے کہ تمام اہل شہر و دولت پر حاضر ہون مین انکو احکام خداوند سے آگاہ کرون سامان جشن کے مہیا کرنے کا وزیر کو حکم دیا اور منادی نے تمام اہل شہر کو بذریعہ دہل کے آگاہ کیا کہ حکم بادشاہ کا ہی کہ سب در دولت پر حاضر ہون مجھے کچھ احکام جو کہ درگاہ خداوندی سے صادر ہوے ہین سنانا ہین یہ تو منادی نے ندا کی اُدھر وزیر نے سامان جشن کرنا شروع کیا دوسرے دن جو برجیس دربار مین آیا نقاب تو ہر وقت منہ پر پڑی رہتی ہی اُسنے دیکھا کہ سب اہل دربار حاضر ہین دربار خوب جمع ہی اسنے اپنے منہ سے نقاب اُٹھا کر یہ کہا کہ ای حاضرین دربار اپنے خداوند کے نائب کو سجدہ کرو نقاب کا اُٹھانا تھا کہ ایک برق چمکی ایک مرتبہ سب نے برجیس کے چہرہ پر جو نظر کی غازہ سحر کے سبب سے یہ جرأت نہ ہوئی کہ سجدہ نہ کرین خود بخود سجدے کو جھک گئے اور سجدہ کیا جب سر سجدہ سے اُٹھایا تو دیکھا کہ بادشاہ نقاب ڈالے ہوے تخت پر متمکن ہین سب اہل دربار نے کہا کہ واقعی اب آپ مین وہ رعب و جلال پیدا

ہو گیا ہی کہ کسی کو یہ جرات نہین ہو سکتی ہی کہ سجدہ نہ کرے ضرور اب نائب و ولی عہد خداوند ہین برجیس یہ
سنکے اپنے دل مین بہت خوش ہوا کہ میری یہ عزت ہوئی کہ لوگ مجکو سجدہ کرنے لگے کیون نہ ہو مین فرزند
ہو خداوند کا یہ اُنکے فرزند ہونے کا اثر ہی سب دربار مجمع تھا خبر آئی کہ تمام اہل شہر در دولت پر جمع ہین یہ سنکے
برجیس نقاب ڈالے ہوے مع اہل دربار کے قلعہ کے باہر آیا دیکھا کہ تمام اہل شہر جمع ہین اسنے کہڑے ہو کر
سب کو احکام خداوند سے آگاہ کیا و سب کے سب یہ حکم سنکے کہنے لگے کہ ہم خداوند کے حکم سے باہر نہین ہین
جو اُنکا حکم ہوگا اسکو بسر و چشم بجا لائینگے اب ہم آپ کو آج سے نائب خداوند و ولی عہد جانینگے بس یہ
سنکے برجیس نے جو نقاب اٹھائی برق چمکی سب اہل شہر نے چہرۂ برجیس پر نظر کی تاب نہ لاسکے یا خداوند
کہکر سجدے کو بے ساختہ جھک گئے ادھر برجیس نے نقاب کو درست کر لیا اُن لوگون نے سجدے سے
سر اُٹھایا تو برجیس نے سب سے کہا کہ آپ لوگ اب مجکو نائب خداوند خیال کرین اُن سب نے کہا کہ ضرور
آپ نائب خداوند ہین وہ رعب و جلال آپ کے رخ سے ظاہر ہوتا ہی کہ جسکے دیکھنے کی کسی آنکھ کو تاب
نہین ہوئی ہی اس امر مین کوئی شک نہین ہی کہ آپ نائب خدا ہین یہ سنکے برجیس نے ہر ایک کو پھول
تقسیم کیے اور مجمع کے برہم ہونے کا حکم دیا سب کے سب اپنے اپنے گھرون کو گئے برجیس پھر دربار مین
مع اہل دربار کے آیا تھوڑی دیر دربار کرکے دربار برخاست کیا اُس دن سے تمام دیرون مین تصویر برجیس
کی رکھی گئی جس صورت سے تصویر آفتاب تھی اُسی کے برابر برجیس کی تصویر بھی رکھی گئی برجیس کی
پرستش ہونے لگی مذہب آفتاب پرستی کو بڑی ترقی ہونے لگی جس دن آفتاب نے برجیس کو
طلب کرکے وہ احکام سُنائے تھے اور بعد اُسکے برجیس کو دربار مین پہونچا دیا تھا اور وہ تقریر بیان
کی تھی برجیس جب دربار برخاست کرکے اپنے محل مین گیا اور اپنی ماں سے کل حال بیان کیا وہ بہت خوش
ہوئی اور اپنے دل مین کہا کہ بڑا مرتبہ ملا خدا کی بھی گھر مین آگئی اب کیا بات ہی جو چاہینگے وہ ہوگا یہ خیال
کرکے خاموش ہو رہی اُدھر کا حال سُنیے کہ جب آفتاب نے برجیس کو اُسکے دربار مین پہونچا دیا تھا
اُسکے بعد سومنات کی رہے سے وہ تقریر اہل دربار کے یقین دلانے کے واسطے کی اور سب کو آگاہ کیا کہ
یہ میرا نائب اور ولی عہد ہی پس سب اسکو سجدہ کیا کرین اس تقریر کے بیان کرنے کے بعد برجیس نے
تو ادھر یہ حکم دیا تھا کہ منادی ندا کرے اور سامان جشن کیا جائے یہ تو یہ حکم دے کر محل مین چلا گیا تھا
آفتاب جو یہ تقریر بیان کرکے اپنے مقام پر واپس گیا سومنات سے جاکر کہا کہ مین سب کو یہ حکم
دے آیا ہون کہ برجیس میرا نائب و ولی عہد ہی سب اسکو سجدہ کیا کرین میرے اس حکم سے برجیس
کو سب نے سجدہ کیا اے استاد کیا اُمید ان سب کو بنایا ہی سومنات نے کہا کہ اے آفتاب اب
تو اس امر کو ترقی دے کہ مذہب آفتاب پرستی تمام عالم مین رواج پا جائے اسکے رواج دینے سے
غافل نہ ہونا یہ کہکر کچھ عجائبات اپنی حرفت سے نئے بتائے اور کہا کہ جب کوئی مشکل لاحق ہو تو مجکو بلا لینا
مین اسکی تدبیر کر دونگا اب مین جاتا ہون لاکھ لاکھ آفتاب نے روکا مگر سومنات نے نہ مانا اُسی
دن رخصت ہو کر مع اپنی دختر و زوجہ کے اپنے مکان کو روانہ ہوا ایدھر آفتاب نے بعد جانے اپنے
استاد کے بدرسیمتن کو حسب دستور طلب کیا وہ جو آئی وہ رات عیش سے بسر کی بوقت سحر
اُسکے محل مین اُسکو پہونچا دیا بعدہ اُس مقام پر آکر بیٹھا کہ جہان سے دربار کا بھی حال معلوم ہو اور
اور بیرون قلعہ کا بھی اُسنے دیکھا کہ جب دربار مجمع ہوا برجیس دربار مین آیا سب نے اسکو سجدہ کیا
جب اہل شہر جمع ہوے برجیس نے سب کو میرے احکام سنائے سب نے اسکو سجدہ کیا یہ بہت

خوش ہوا جب برجلیس نے دربار برخاست کیا اور محل مین گیا آفتاب اُٹھکر اپنے مقام آرام پر چلا آیا اب یون ہی ہر روز ہونے لگا برجلیس دربار کرتا ہی اور پہلے سب لوگ دربار اُسکو سجدہ کرتے ہین آفتاب بیٹھا ہوا سیر دیکھا کرتا ہی برجلیس نے اپنے تخت پر بیٹھنے کا بحکم آفتاب بہت بڑا جشن کیا بڑی خوشی ہوئی جشن سے جب فراغت ہوئی اب یہ اس فکر مین ہی کہ کسی طرف کو لشکر کشی کرون سپاہ کو نوکر رکھ رہا ہی اور فوج کی ترقی مین مصروف ہی خوب عدل و انصاف سے حکومت کر رہا ہی کوئی ناخوش نہین ہی ادھر آفتاب اس فکر و خیال مین ہی کہ لشکر جمع ہو جائے تو مین اسکو حکم لشکر کشی کا دون اسنے وہ کیمیا سحر بھی تیار کر لیا ہی جو کہ سومنات نے بنایا تھا یہان تو لوگ اُس فکر مین ہین اُدھر پرچہ نویسون اور مخبرون نے تمام اطراف کے ملکون مین جو کہ مذہب دوسرا رکھتے تھے کوئی زردپرست تھا کوئی لنگا پرست علاوہ اسکے اور مذہب اور وہ ملک جو اسکے ملک سے بہت وسیع تھے اور ہر ایک ملک لاکھون کا لشکر رکھتا تھا یہ خبرین پہونچائین کہ شہر آفتاب نما مین گو کہ قبل سے مذہب آفتاب پرستی جاری تھا نہ کہ اس قدر جیسا کہ آج کل ترقی پر ہی کل حالات یہان کے جو کچھ گذرے تھے اول سے آخر تک پرچون مین لکھکر اپنے حاکمون کی خدمت مین روانہ کیے ان شاہون کو جب خبر ہوئی تو اُنھون نے خیال کیا کہ جب ہم سے کوئی سوال ترک مذہب کا کرے گا تو دیکھا جائے گا یا جب ہم پر لشکر کشی کر کے آئے گا ہم اُسکو جواب دے لینگے کیون ہم اپنی طرف سے پہل کرین ایسے ایسے خیال کر کے ہر ایک بادشاہ خاموش ہو رہا ناظرین پر ظاہر ہو کہ جب سومنات آیا تھا تو یہ تحریر ہو چکا ہی کہ اُسکی لڑکی بھی اُسکے ہمراہ تھی اور وہ برجلیس کو دیکھکر فریفتہ ہوئی تھی چونکہ اُس وقت تک ایسی الفت نہ ہوئی تھی کہ بیقرار ہوئی بعد جانے برجلیس کے اُسکو ایسا خیال ہوا اور محبت نے ترقی کرنی شروع کی جب سومنات آفتاب سے رخصت ہو کر سا اپنی دختر اور زوجہ کے اپنے مقام پر چلا آیا اب تو یہ حالت ہوئی کہ آتش عشق نے اُسکو جلانا شروع کیا اور اُسکے قلب مین آتش عشق بھڑکنے لگی فراق برجلیس کا ناگوار ہوا اُسکی جدائی نے سنا یاں دل مین پوشیدہ تب عشق بنان رکھتے ہین ✣ آگ ہم سنگ کے مانند نہان رکھتے ہین ✣ پہلے تو اُسنے دل کو سمجھایا کہ ای کم بخت یہ کونسی بات ہی کوئی بھی ایسا کرتا ہی کہ یون بغیر سمجھے بوجھے کسی پر مرتا ہی نہ معلوم وہ کون ہی کسی پر عاشق تو نہین ہی اُسکا دل کسی طرف مائل تو نہین ہی بغیر دریافت حال کسی پر دل آنا بالکل عبث ہی لاکھ لاکھ طور سے پہلے تو چاہا کہ یہ محبت دفع ہو جائے مگر ممکن نہ ہوا اب بعیت سے وہ آگ اور زیادہ مشتعل ہوئی اور ترقی کرنے لگی جب یہ حالت اُسنے اپنی دیکھی کہ دن بدن میری طاقت طاق ہوتی ہی قوت جواب دیتی ہی رنگ زعفرانی ہوتا جاتا ہی آنکھون مین چھلے پڑتے ہین شب فرقت سفارقت نہین کرتی اگر یہی حالت رہی تو سب پر ظاہر ہوگا اسکے چرچے ہونگے لوگ دریافت حال کرینگے اُس وقت کہنا پڑے گا اس سے بہتر یہ ہی کہ اس طریقہ اور مذہب مین اس امر کا کوئی عیب نہین ہی جس عورت کا جس مرد کے ساتھ الفت کرنے کو جی چاہے بلا خوف و خطر محبت کرے چاہے وہ عورت نا کتخدا ہو چاہے صاحب شوہر ہو اپنے دل کو نہ رنجیدہ کرے اور اُسکو نہ غم مین مبتلا کرے بس مین کیون اسقدر اپنے کو زحمت مین ڈالتی ہون یہ کیا امر ہی یہ خیال کر کے یہ اپنے مقام پر سے اُٹھی نہائی پوشاک تبدیل کی سر سے پانون تک زیور جواہر نگار زیب تن کیا عطر سہاگ ملا قفنہ تازہ برپا کیا گویا ساسہ سمند ناز کو اک اور تازیانہ ہوا ✣ اُس عطر مین یہ صفت سحر سے پیدا کی کہ جو کوئی اُسکی خوشبو سونگھے وہ مست ہو جائے اور اُسکے ہی دل مین الفت پیدا ہو بس اپنی صورت کو سحر سے اُسنے آراستہ کیا اور تخت سحر پر سوار

ہو کر طرف قلعہ کے چلی اور سحر سے مسکن برجیس کو دریافت کر لیا یہان تک کہ قریب شام متصل قلعہ پہونچی
خیال کیا کہ کوئی مقام ایسا تجویز کرنا چاہیے کہ جہان اسکو لاکر شب بھر ہم صحبت رہون مزے اڑاون چونکہ
قریب قلعہ پہونچ چکی ہے ایک طرف قلعہ کے شہر ہے اور ایک جانب دریا ہے مگر قلعہ سے فاصلہ پر ہے اور دو طرف
صحرا ہین یہ تحریر ہو چکا ہے کہ یہ قلعہ وسط شہر مین واقع ہوا ہے اور دریا بھی مزدر ملا ہے بعد اس دریا کے پھر
شہر آباد ہے اور چارون طرف قلعہ کے آبادی ہے مگر فاصلہ سے پس جب یہ قریب قلعہ پہونچی اس نے ایک
جنگل مین اپنا تخت اتارا بلندی پر سے وہ صحرا اسکو بہت پسند آیا اسنے اسی مقام کو اپنے قیام کے لیے تجویز کیا
کہ اسی صحرا مین سحر سے عمارت تیار کر لو اور اس شخص کو اٹھا لاؤ جہان اسکے ساتھ عیش سے شب بسر کر صبح کو پھر
پہونچا دینا خود اپنے مکان کو چلی جانا شب کو آنا پھر اسکے مقام پر سے اسکو اٹھا لانا اور بعیش و عشرت بسر کرنا یہی
فائدہ مقرر کر لینا اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہے اگر وہ مجھکو قبول کرلے تو تو بھی اسکی مدد کرنا اسکی خدائی دنیا
کو ترقی دینا ادھر تو مدد کرے گی ادھر آفتاب تیرا ہمون مدد کرے گا بہت جلد ترقی ہوگی پس یہ خیال کر کے
اسنے اسی صحرا مین ایک مقام بہت پرفضا تجویز کر کے سحر جو کرتی ہے ایک باغ کیسا عمدہ تیار ہو گیا کہ جس باغ کی
یہ حالت تھی کہ تمام باغ مین درہ وہ اشجار لگے ہوے تھے کہ جنکی صفت نہین ہو سکتی نہرون جاری تھین رنگین
پھری دست طائرون کے نفس درختون مین آدمیان فوارے چھوٹتے ہوے لعل و سبز مچھلیان نہرون مین
پھری ہو بہن بلبلین خوش نغمہ ہان کر رہی ہین طاؤس پھر رہے ہین طائر چہک رہے ہین ہوا سے سرد کے
جھونکے آرہے ہین اشجار کثرت اثمار سے زمین کے بوسے لے رہے ہین چار دیواری باغ کی خلاے خالص کی ہے
وسط باغ مین ایک بارہ دری بہت نفیس چھت پردون سے آراستہ فرش مخمل کیا ہوا چھپرکٹ لگا ہوا مسند
آراستہ ہر قسم کے سامان سے پھر آستہ سحر نے تیار کی بیرون بارہ دری ایک چبوترہ سنگ مرمر کا جسکو اسنے
سحر سے مرمر کر تیار کیا تھا اسپر نہایت زرفشی کہ جسکی چوبین طلائی تھین بچھا ہوا موتیون کی جھالر متعلق کی
اسکی مثابین گرد چبوترہ لگے ہوے تھے انمین خوشبودار گلون کے درخت لگے ہوے فرش کیا ہوا کل سامان
مرکبی موجود سحر نے نوکر چاکر بھی پیدا کر لیے یہ سب انتظام کر لیا اسکو اسی انتظام مین پھر رات کے
قریب گذر گئی خوب روشنی کرادی اب یہ اسی وقت تخت سحر پر سوار ہو کر داخل قلعہ ہوئی اور محل مین
گئی اور برجیس کی خواب گاہ کے قریب جب یہ محل مین گئی تھی اسنے دیکھا تھا کہ کل اہل محل اپنے اپنے
مقام پر مارے رہے ہین اسنے سحر کر کے سب کو غافل کر دیا جب سناٹا ہوا یہ برجیس کی خواب گاہ مین
پہونچی دیکھا یہان بھی جو لوگ پہرے وغیرہ پر مقرر ہین غافل ہین یہ اب تو برجیس کی مسہری کے قریب آئی
دیکھا کہ دوشالہ تانے سو رہا ہے منہ پر سے دوشالہ سرکا کر دیکھا کہ سو رہا ہے یا بیدار ہے مگر سوتا پایا دیکھا
کہ نقاب منہ پر پڑی ہے اسنے دوشالہ اسی طور سے منہ پر ڈال دیا اور اٹھا کر اپنے تخت پر لا کر لٹایا اور
اسکی مسہری پر ایک پتلا سحر کا اسکی صورت کا بنا کر لٹا دیا اور وہی دوشالہ اسکو اوڑھا دیا کہ شاید کوئی
بیدار ہو کر ادھر آئے تو دیکھے کہ بادشاہ ندارد ہے تو اسی وقت سے ہلکہ پر جائے گا اس سے کیا حاصل
جب وقت ظاہر کرنے کا آئے گا تو ظاہر کرینگے یہ تدبیر کر کے اور تخت سحر کو اڑا کر اس باغ مین جو کہ
تیار کر گئی تھی زیر گنبد سبز پر لا کر لٹایا اور ہوشیار کیا برجیس کی جو آنکھ کھلی کیا دیکھتا ہے کہ مین ایک
نئے مقام پر ہون نہ وہ میرا محل ہے نہ میرے لوگ ہین یہ حیران ہوا کہ یہ کیا مقام ہے کیا پھر خداوند نے
طلب کیا ہے یا مین خواب دیکھ رہا ہون یہ خیال کر کے آنکھین بند کر لین پھر جو دیکھا کہ اسنے آنکھین
کھول کر بند کر لین آواز دی کہ اے جوان نائب خداوند کیون آنکھین بند کر لین ذرا آنکھین کھول کر دیکھو کہ

یہ کون مقام ہی اور مین کون ہون اب تو برجیس نے یہ صدا سنکے اپنے حواس درست کیے کہ یہ کسی صدا کہان سے آئی جو کہ کبھی نہ سُنی تھی اور آنکھین کھول کر دیکھا کہ مین ایک لمگیرے کے نیچے مسند پر لیٹا ہون روشنی خوب ہو رہی ہی خوشبو پھولون کی آرہی ہی اب جو غور کرکے دیکھتا ہی کہ ایک نازنین مہر تکین دھانی پوشاک پہنے ہوے جواہر مین غوطہ لگاتے میرے پہلو مین بصد ناز و ادا بیٹھی ہی یہ دیکھتے ہی بیقرار ہو گیا اور اُٹھ بیٹھا کہ کسی کا کیسا سجا ہوا باغ ہی اسے باغ کی طرف تو رخ بھی نہ کیا مگر اُس نازنین کی طرف بغور دیکھا اُسنے بھی اسکی جانب دیکھکر مسکرا دیا اور بسبب شرم سر جھکا لیا اب تو برجیس سنبھل کر بیٹھا اور اُسکے پہلو مین بیٹھ گیا اور کہا کہ اے ملکہ یہ کون مقام ہی اور تمھارا کیا نام ہی ثمرات نے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھی رہی پھر برجیس نے یہ سوال کیا کہ مجھکو مقام سے اور اپنے نام سے آگاہ کرو اور یہ بیان کرو کہ مین یہان کیونکر آیا اور مجھکو کون لایا اگر یہ نہ بیان کروگی تو اس حیرت سے حیران ہوکر پریشان ہونگا تب اُسنے کہا کہ آگاہ ہو کہ یہ مقام بہشت ہی اور مین حور جنان ہون مین تم کو تمھارے مکان سے یہان لائی ہون جس دن کہ تم بالاے آسمان خداوند کے پاس آئے تھے مین نے تم کو دیکھا تھا اُس دن سے مین تم پر عاشق ہوئی تھی مگر موقع نہ ملتا تھا کہ مین تم سے ملتی آتش فراق سے جلتی تھی یہان تک کہ آج مجھکو موقع ملا مین تم کو اُٹھا لائی یہ جو اُسنے کہا کہ مین حور ہون اور یہ باغ بہشت ہی برجیس بہت خوش ہوا کہ خداوند کی بڑی عنایت ہی کہ حور بہشت میرے اوپر عاشق ہوئی ہی اب تو بخوبی میری عزت ہوگی یہ خیال کرکے اُس سے اختلاط کرنے لگا یہان تک کہ پردے شرم و حیا کے درمیان سے اُٹھ گئے راز دیندار ہونے لگا شراب کا جام چلنے لگا تخلیہ تھا ہی کسی کا خوف نہ تھا اس شعر کا مضمون حسب حال تھا ؎ چو خانہ خالی و معشوق مست ناز بود + تو ان گریست بر آن کس کہ پاکباز بود + نہ یہ بات مانع تھی کہ بدون عقد کے کوئی امر نہ ہو انکے مذہب مین سب جائز ہی غرض کہ باہم صحبت ہوئی رات بھر باآرام بسر ہوئی بوقت صبح ثمرات نے برجیس کو اُسکے محل مین پہونچا دیا آپ اپنے مکان کو روانہ ہوئی اب یہی دستور ہو گیا کہ ثمرات روز آتی تھی اور برجیس کو اُٹھا لے جاتی تھی اُسی باغ سحر مین رات بھر بعیش و عشرت بسر کرتی تھی ثمرات نے بھی بہت سے عجائب سحر سے بنا لیے کہ جنکا ذکر ہوگا ایک تختی سحر سے بنا کر برجیس کے گلے مین ڈالی جسکی خاصیت یہ تھی کہ جسکے گلے مین وہ تختی ہو اُسپر کوئی غالب نہین آسکتا ہی کیسا ہی زبردست پہلوان ہو وہ زیر کرلے اور ایک خاک بنا کر اُسکے جسم پر ملے کہ جسکے سبب سے اُسکی یہ طاقت ہوگی کہ اگر وہ قصد کرے تو پہاڑ کو زمین سے اُکھیڑ لے برجیس نے شکریہ سمیت کر لیا اور آفتاب نے سحر سے ایک بارگاہ بنائی کہ جو مثل صرح کی تھی اُسکے ستون تمام جواہر نگار تھے اُسمین وہ کام کیا ہوا تھا کہ جسکے دیکھنے سے عقل انسانی چکر مین آوے تمام بارگاہ مین کئی ہزار دنگل و کرسیان بچھی تھین وسط مین تخت مکلل بجواہر تھا اُس تخت پر تصویر آفتاب برابر اُسکے تصویر برجیس بنی ہوئی تھی کہ بارگاہ ملائی تھا اُسپر بھی تصویر آفتاب بنی تھی اُسپر چھتر قائم تھا کہ وہ ہمہ وقت گردش کرتا تھا جب ہوا آتی تھی تو تمام بارگاہ خوشبو سے مہک جاتی تھی ہر ستون بارگاہ سے بانانب خداوند کی صدا آتی تھی اور ایک نقارہ بنایا ہی کہ جسکی یہ خاصیت ہی کہ جہان تک اُسکی صدا جائے گی اُس مقام کے باشندون کا یہ حال ہوگا کہ اُنکی قلب ماہیت ہو جائے گی اور یہی دل خواہش کرے گا کہ مذہب آفتاب پرستی قبول کرلو اور ایک علم بنایا ہی کہ جو بالکل ہم صورت آفتاب ہی اُسکے پیرے پر تمام کارچوبی کام کیا ہوا ہی مگر سب کام مین ہر مقام پر تصویر آفتاب بنی ہوئی ہی چھتر اُسکے طلائی ہی اُس علم مین جو آفتاب بنا ہوا ہی اُس سے ایسے روشنی ظاہر ہوتی ہی

کہ اگر شب تاریک مین وہ نشان نکالا جائے اور جہان نصب کیا جائے اُس مقام پر سے بارہ کوس تک
روشنی جائے گی ایسی روشنی ہوگی کہ جس روشنی مین انسان بخوبی کام کرسکے گا اور دن مین بھی اُسکی
ایسی ہی روشنی ہوگی اُس بارگاہ کا نام بارگاہ برجیس تھا اُسی پر بخط جلی لکھا تھا علم کا نام آفتاب نما اُس
علم کے پھریرے پر تعریف **آفتاب** دنا **آفتاب** یعنی برجیس کی بخط طلائی تحریر تھی **آفتاب**
جب یہ سب سامان درست کر چکا تو اُسنے وہ بارگاہ وہ نقارہ وہ علم تینون چیزین ایک درہ کوہ مین
جو کہ بیرون شہر آفتاب نما تھا رکھین اور چالیس ہزار سوارون مسلح باساز و براق مرصع کار و دریان طلائی
کام کی کہ جن کے سینون پر تصویر **آفتاب** بنی ہوئی تھی رکھین اور اُسپر سحر کیا کہ وہ درہ پوشیدہ ہو گیا
لطف یہ تھا کہ چالیس ہزار مرکبون کا بھی سامان تھا مع زین ولگام کے اور ایک صندوق مین بہت
سا ذخیرہ اسلحہ اور پوشاک فقیرانہ و براق سب رکھکر اور یہ اُسپر لکھدیا کہ این برائے برجیس اور اُن سب
پر یہ تحریر کر دیا کہ این برائے لشکر برجیس یہ سب تدبیر کرکے خاموش ہو کر بیٹھ رہا کہ اتفاق سے ایک
دن برجیس جو سوار ہو کر شہر کی گشت کو قلعہ سے نکلا قلعہ کی دختر کی گشت کرکے بیرون شہر اس خیال
سے گیا کہ آج شکار کھیلون اُسوقت حکم دیا کہ سامان صید افگنی حاضر کرو مین تھوڑے عرصہ تک شکار
کھیلونگا یہ حکم دینا تھا کہ اُسی وقت کل سامان شکار حاضر کیا گیا یہ مشغول شکار ہوا اُدھر **آفتاب**
نے جو خیال کیا کہ یہی وقت ہے کہ اسکو اُس مقام پر پہونچاکے وہ اشیا دلوا دون بس یہ خیال کرکے
اُسی وقت ایک پرچہ اس مضمون کا تحریر کیا کہ اے مالک من یہان سے تھوڑی دور پر ایک پہاڑ ہے
اُسکے درہ مین تیرے واسطے کچھ اسباب رکھا ہوا ہے تجکو لازم ہے کہ تو اُسکو حاصل کرنے کیونکہ وہ تیرے
لیے ہے اُسکے حاصل کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ تو یہان سے اکیلا مشرق کی طرف جا جب چالیس قدم کے فاصلہ پر
پہونچے تو یہ اسم جو کہ اُس کاغذ پر لکھا ہوا ہے وہان کی خاک پر پڑھکر دم کرنا فوراً خواہ ہوگا اور غبار بلند
ہوگا تو خوف نہ کرنا بعد تھوڑے عرصہ کے وہ پہاڑ ظاہر ہوگا اُسکے دہنہ پر ایک اژدر دہان میٹھا ہوا منھ
سے شعلہ آتش چھوڑتا ہوگا تو اُس سے کہنا کہ اے اژدر قدرت تو ہٹ جا مین اُس مقام پر سے اپنی امانت
لے لون وہ بزبان انسان گویا ہوگا کہ تم کون ہو اور کیا نام رکھتے ہو اور کیا تمہاری امانت ہے اور اُس مقام پر ہے
تم کہنا کہ اے اژدر قدرت مین نائب و ولی عہد خداوند مہربان میرا نام برجیس آفتاب پرست ہے میری
امانت اس درے مین ایک بارگاہ ہے کہ جسکا نام بارگاہ برجیس ہے اور ایک نقارہ ہے کہ جسکو نقارۂ
قدرت کہتے ہین ایک علم ہے کہ جسکا نام علم آفتاب نما ہے اور ایک صندوق اسلحہ ہے جسپر میرا نام لکھا ہے
اور چالیس ہزار سوارون کا سامان مع اسلحہ و براق مرکب و پوشاک ہے یہ میری امانت ہے وہ اژدر
یہ سنکے ہٹ جائے گا تو فوراً اُس درے مین جانا وہان سب اشیا تیرے لیے رکھی ہین اپنے قبضہ مین
لانا جب تیرا قبضہ ہوجائے تو تو کھڑے ہوکر اور میرے مقام کی طرف منھ کرکے کہنا کہ اے خداوند یہ امانت
مین نے اپنی پائی مین اسکو لیے جاتا ہون یہ کہکر چلے آنا درے پر وہ اژدر بیٹھا ہوگا اُس سے کہنا کہ
مین اپنے لشکر کو جاتا ہون میرے آنے تک حفاظت کرنا کہ مین اسکو یہان سے لے جاؤن لشکر مین جاکر
اور لوگون کو لاکر یہ سب اُٹھالے جانا اب جب لشکر کشی کرنا یہ علم آگے ہو یہ نقارہ بجتا ہوا اسی بارگاہ مین
دربار کرنا یہ بارگاہ ہمراہ ہو سوائے اسکے اور بھی خیمہ وغیرہ ہون مگر یہ ضرور ہو اسمین فرق نہ ہو یہ تحریر کرکے
بذریعہ سحر کے برجیس کی گود مین ڈال دیا برجیس نے جو دیکھا کہ ایک رقعہ میری گود مین خود بخود کسی طرح
سے آگیا اُسکو اُٹھاکر جو دیکھا اور اُسکا مضمون پڑھا بہت خوش ہوا بغیر کسے سُنے جانب مشرق

روانہ ہوا جس طرح سے اُس پرچہ مین تحریر تھا اُسی طور سے سب کام کیے اور لشکر مین آکر لوگون کو ہمراہ لے جاکر
بارگاہ و نقارہ و علم و صندوق وغیرہ اُس درے سے نکلوایا اور اپنے ہمراہ لے کر وارد شہر کے روانہ ہوا
اُدھر وہ اژدر جو سحر کا تھا خود بخود غائب ہو گیا چونکہ اُسکو آفتاب تھا اسی قدر حکم تھا کہ جب یہ اسباب
سب اس مقام سے چلا جائے تو تو بھی اپنے مقام کو چلا جانا تیری یہی خدمت ہے وہ اپنے مقام کو چلا گیا
اُدھر برجلیس وہ سب اشیا لے کر داخل شہر ہوا تمام شہر مین شہرت ہو گئی کہ نائب خداوند خشکار کو گئے تھے
وہان اُنھون نے کوئی طلسم فتح کیا یہ اشیا وہان سے لائے ہین بڑی عنایت اُنکے اوپر خداوند کی ہے کیسے
کیسے کام بنتے ہین نثار کر گئے تھے کہ یہ اسباب ملا یہی پر جا تمام شہر مین ہونے لگا برجلیس داخل شہر ہوا
اور اُسی وقت حکم دیا کہ چالیس ہزار کا لشکر جو کہ بہت جرار ہو کل ہمارے روبرو حاضر ہو ہم اُسکو اپنے
طور سے درست کرینگے سپہ سالار کو طلب کر کے حکم دیا کہ کس قدر سپاہ ہے اُسنے عرض کیا کہ قریب سات
لاکھ کے سوار و پیدل علاوہ افسر و عملے کے ہونگے یہ سُنکے حکم دیا کہ اس سات لاکھ سے چالیس ہزار
سوار جو کہ نہایت جری اور بہادر اور تازمودہ کار ہون انتخاب کر کے حاضر کرو کل ہم اُنکو کچھ حکم دینگے
سپہ سالار نے عرض کیا بہت بہتر یہ حکم دے کر داخل قلعہ ہوا سب کو رخصت کر کے محل مین گیا اپنی
مان سے ساری حالت بیان کی وہ بہت خوش ہوئی جب رات ہو گئی قمرات نے بذریعہ سحر کے برجلیس
کو اُٹھا سنگوایا اُدھر آفتاب نے بدر کو اپنے پاس طلب کیا بدر نے کہا کہ خداوند آج آپ کے نائب
کو یہ اشیا صحرا سے دستیاب ہوئین آفتاب نے کہا کہ اُسکے لیے تو امانت کئی ہزار برس سے رکھی تھین کیون نہ
دستیاب ہوتین وہی تو مالک اُنکا ہے بدر بہت خوش ہوئی یہان برجلیس نے سب حال قمرات سے بیان
کیا وہ بھی خوش ہوئی دل مین کہنے لگی کہ مامون جان نے خوب اسکو احمق بنا رکھا ہے اسکا انجام خوب
ہوگا تمام عالم آفتاب پرست ہوگا یہ خیال کر کے اپنے سر سے دریافت کیا کہ بابا اُن اشیا کی کیا خاصیت
ہے یہ کس بنا سے دی ہین اب جو دریافت کرتی ہے تو وہی خاصیت پائی جو تحریر ہو چکی ہین اب تو یہ
بہت خوش ہوئی اور برجلیس سے کہا کہ تم کو یہ وہ اشیا ملین جو کہ کبھی کسی کو کسی وقت نہ ملی تھین اور
نہ ملینگی تم بڑے صاحب اقبال اور صاحب نصیب ہو اور جو جو خاصیت تھی سب بیان کی برجلیس بہت
خوش ہوا رات بعشرت بسر کی بوقت صبح اپنے مقام پر آیا وہان سے دربار مین آیا سب نے سجدہ کیا حکم
احکام جاری ہونے لگے کہ سپہ سالار نے آکر عرض کیا کہ چالیس ہزار سوار افسرون کے حاضر ہین یہ سُنکے
برجلیس مع اہل دربار کے اور وہ صندوق لے کر بگھو خانہ مین آیا سب کو اپنے روبرو طلب کر کے ایک
ایک دستہ اسلحہ کا مع زرہ و خود و بکتر و دوبلہ و چار آئنہ و جوشن و دستانین و موزے وغیرہ و پسر و کمان
و ترکش و شمشیر و گرز و بھالی اسپ کا مرحمت کیا جیسا جو افسر و سوار تھا اُسکو اُسکی لیاقت کے موافق دیا
یہ سب اسلحہ وغیرہ طلائی تھے زرہ ہو بکتر تصویر آفتاب بنی ہوئی تھی سپہ سالار کو بھی اُسکے مرتبہ کے
لائق دیا اور اُن سب کو حکم دیا کہ تم یہ لباس و اسلحہ اُسوقت اپنے جسمون پر آراستہ کیا کرنا جب کہ
ہم سوار ہون اور ہمارے تخت کے گرد تم لوگ رہنا اور جہان ہمارا لشکر جائے اُس حالت مین تمھاری
جگہ قلب لشکر مین جہان ہمارا تخت ہوگا ہوگی گویا تم لوگ ہماری سواری کے ہمراہ رہا کرو اُن سب نے
سجدہ کیا اور سلام کر کے وہ اشیا لے لین اور رخصت ہو کر اپنے مقام پر چلے اُس دن سے اُن چالیس
ہزار کا لقب لشکر خداوندی ہو گیا اُس دن سے لوگ اُسکی بڑی عزت کرنے لگے برجلیس نے یہ قاعدہ
مقرر کیا کہ جو اسلحہ و پوشاک مع تاج کے اُسکو اُس درے سے ملی تھی پہن کر دربار مین آتا تھا اور تخت

سلطنت پر متمکن ہوتا تھا اب مذہب آفتاب پرستی کو ترقی ہونے لگی برجیس نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ دوپہر تک شکار و دربار مین رہتا ہی بعد دوپہر کے دربار برخاست کرکے فنون سپہ گری کے حاصل کرنے مین کوشش کرتا ہی ایک پہر یہ مشغول رہتا ہی بعد اُسکے تاج و رنگ کی صحبت برپا رہتی ہی رات کو ثمرات کے ہمراہ عیش کرتا ہی ایک زمانہ اسی طور سے بسر ہوا کہ اب تو شہر و ن شہر و ن مشہور ہو گیا کہ مذہب آفتاب پرستی خوب مذہب ہی اور بڑی ترقی پر ہی آفتاب نے خیال کیا کہ اب برجیس کو حکم لشکر کشی کا دینا چاہیے کہان تک اسی شہر مین رہنا چاہیے یہان برجیس نے بھی فنون سپہ گری سے کرافت حاصل کرلی تھی کسی امر کی اُسکو ضرورت نہ تھی شہر و آفاق ہر فن مین طاق تھا بہت چست و چالاک تھا ہر فن مین ہون مین طاق مجھے کیا نہین آتا + جب یہ بخوبی آفتاب پر ظاہر ہو گیا اب اُسنے خیال کیا ضرور ہی کہ یہ لشکر کشی کرے کوئی مقابلہ نہ کرسکے گا جب مجھ ایسا ساحر اسکی مدد کرے گا علاوہ میرے سو منات ایسے ساحر ہے کون مقابلہ کرسکتا ہی میرے سبب سے وہ بھی مدد کرے گا جب ہم دو ساحر زبردست اسکے مدمل ہونگے تو کون اسکے حکم سے سرتابی کرسکتا ہی اور کون اس سے مقابلہ کرسکتا ہی اسکے قبضہ مین تمام عالم ہو گا جو ہر مذہب کو نیست نابود کردے گا بس فوراً اُسنے ایک پرچہ لکھکر جسوقت برجیس تخت حکومت پر دربار مین بیٹھا تھا اور درباری تمام بیٹھے تھے برجیس کے روبرو رکھدیا برجیس نے اُٹھاکر پڑھا اُسمین یہ تحریر تھا کہ تم کو لازم ہی کہ ابلشکر کشی کرنے کی تدبیر کرو اور اپنے لشکر کو تیار کرو کیونکہ تمہارے پاس لشکر کم نہین ہی دوسرے تم کو کول لشکر کی ضرورت نہین ہی کیونکہ تم نائب ہمارے ہو ہم تمہاری مدد کرینگے لشکر صرف تزک و احتشام کے لیے درکار ہی جو ملک کہ تمہارے ملک کے قریب ہین پہلے اُنکو اپنا تابع کرو انہین اپنا مذہب رواج دو اپنے نام کا سکہ جاری کرو اُسکے بعد اور ملکون کی طرف کوچ کرو جو نیز جنگ و جدل تمہاری اطاعت قبول کرے تو خیر ورنہ اُس سے مقابلہ کرکے اُسکے ملک پر قبضہ کرو خواہ اُسکو قتل کرو خواہ گرفتار کرو جب لشکر تیار ہو جائے گا تو حکم دینگا کہ پیش خیمہ نکلے مگر جب تک ہم کوئی دوسرا حکم نہ دین اُسوقت تک پیش خیمہ نکلنے کا حکم نہ صادر کرنا ہم وقت و ساعت بیک دیگر تم کو کوچ کرنے کا حکم دینگے یہ جو مضمون برجیس نے تحریر پایا چہرہ اُس کا ذرہ مرتد کا فرط خوشی سے تہل ہو گیا اُس پرچہ کو سب اہل دربار کو پڑھکر سُنایا اور سپہ سالار کو حکم دیا کہ لشکر کو تیار کرو اور ہمہ وقت آمادہ سفر رہو نہ معلوم کس وقت حکم ملے اُس فرض سے لشکر تیار رہے جب حکم ملے اُسوقت فوراً کوچ کرین عرصہ نہ ہونے پائے اُسنے عرض کیا ایسا ہی ہو گا آپ اطمینان رکھین جیسا حکم فرمایا ہی اُسی کے موافق ہو گا آپ کے حکم کے خلاف نہ ہو گا جس وقت دربار مین یہ حکم و احکام جاری ہوئے تھے ایک تاجر کہ نام اُسکا خواجہ خلیل تھا وہ بھی دربار مین موجود تھا اُسنے بھی یہ تقریر سُنی اور خیال کیا کہ اسکی حکومت کو بڑی ترقی ہوتی جاتی ہی بڑی خرابی ہوئی جو ملک کہ اسکے ملک کے قریب ہین اُسکے حاکم نے خبر ہونے پر دفعۃً اُنپر لشکر کشی کرے گا اور وہ نہایت پریشان ہونگے اُنکے ملک تباہ ہونگے اسکو ترقی ہوگی مین جس جس ملک مین اپنا مال فروخت کرنے جاؤنگا اُنکو یہان کے حال سے اور اسکے قصد سے آگاہ کردونگا تاکہ وہ لوگ ہوشیار تو ہو جائین یہ خیال کرکے بادشاہ سے رخصت ہو کر اپنے مقام پر آیا چونکہ اسکا مال فروخت ہو چکا تھا اس نے اُسی دن وہان سے کوچ کیا ایک طرف کو روانہ ہوا یہان برجیس نے دربار برخاست کیا محل مین گیا سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوے برجیس تو ہر روز دربار حسب قاعدہ کرتا لشکر اسکا تیار ہی اسکو یہ انتظار ہی کہ حکم ہو تو مین لشکر کشی کرون مذہب آفتاب پرستی کو ترقی دون اپنا کوس نبابت بجاؤن اور علم دل مہدی

درخشانی بلند کردن اور مذہب آفتاب پرستی کو ترقی دون اسکو تو اس خیال مین رکھا جاتا ہی

اب حال مین خواجہ خلیل کے قلم فرسائی کی جاتی ہی و حال حاکم خونریزیہ و مردیشیر افگن تحریر ہوتا ہی اور دیگر حالات برجلیس اور دیگر بادشاہون کا معرض تحریر مین آتا ہی

ناظرین کو معلوم ہوگا خواجہ خلیل جو شہر آفتاب نما سے کوچ کرکے چلا بعد طی مراحل و قطع منازل شہر خونریزیہ مین پہونچا تمام شہر مین خبر منتشر ہوئی کہ تاجر آیا ہی بہت اسباب نفیس اُسکے ہمراہ ہی چونکہ قاعدہ یہ ہی کہ جب کوئی تاجر آتا ہی تو پہلے کل اسباب لے کر دربار بادشاہ مین جاتا ہی جب بادشاہ خرید کر لیتا ہی تو پھر اور اہل شہر خرید کر لیتے ہین بس خلیل نے اُس دن تو اسباب کے اُتارنے مین بسر کیا اور سرا مین اُترا جب رات گذری بوقت صبح درباری کپڑے پہن کر اور تمام اسباب تجارتی اپنے ہمراہ لے کر طرف دربار کے چلا یہان دربار خونخوار خونریز حاکم خونریزیہ کا آراستہ تھا تمام ارکین سلطنت و افسران لشکر و دیوان اہبت حاضر دربار تھے ہر ایک اپنے مقام پر بصد شوکت و صولت بیٹھا ہوا تھا دربار پہلوانون و افسرون سے مملو تھا چار لاکھ سپاہ کے افسر حاضر دربار تھے خود بادشاہ دعوی پہلوانی رکھتا تھا جس قدر پہلوان و سردار دربار مین تھے وہ سب اسکے زیر کیے ہوے تھے اسنے سب کو زیر کیا تھا ایک پہلوان اسکے لشکر مین تھا کہ وہ بادشاہ کو بہت عزیز تھا نڈر جری اور باتمیز تھا اُسکا نام شیر افگن تھا وہ شیر کو زندہ گرفتار کر لیتا تھا واقعی جو کہ اُسکا نام تھا اُسی کے موافق اُسکا کام تھا اسم با مسمی تھا بادشاہ اُسکو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا وہ بھی بادشاہ کو اپنا ولی نعمت اور مربی سمجھتا تھا ایام طفلی سے نمک شاہی سے پرورش پاکی تھی مرد نمک حلال و باغیرت تھا بادشاہ و اہل شہر کا مذہب لقا پرست تھا اپنے مذہب پر سب جان و دل سے فدا تھے تمام ملازم شاہی با وفا تھے بادشاہ بہت عادل اور منصف تھا ظلم کو پسند نہین کرتا تھا مرد جری و بہادر تھا مردون کا دوست نامردون کا دشمن تھا جیا و مروت اُسکا کام تھا اس امر مین اُسکا بڑا نام تھا کہ بادشاہ خونریز کے سپاہی و دست ہی لشکر بھی اُسکا بڑا جرار تھا اور ہر وقت لڑائی کا خواستگار تھا جس ملک پر یہ لشکر کشی کرکے گیا سوائے ظفر کے کبھی شکست نہ پائی کئی ملک اُسنے مقابلہ کرکے زیر حکومت کیے ہین اُن ملکون کے بادشاہ خراج دیتے ہین اگر لقا پرست نہ ہوتا تو اُسکو یہ کہنا زیبا تھا کہ بڑا مرد باخدا ہی سوائے اس نقص کے کہ وہ کافر تھا اور سب اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ رکھتا تھا خلاصہ یہ کہ دربار اُسکا آراستہ تھا درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ ایک تاجر حاضر دولت ہی باریابی چاہتا ہی حکم ہوا کہ اندر بھیج دو دیکھین کیا کیا اسباب لایا ہی اور کدھر سے اُسکا آنا ہوا ہی پھر اہل اسلام کا بھی اُسکو حال معلوم ہی کہ اُنکا لشکر کہان ہی اور اب اُنکا کیا قصد ہی افسوس یہ ہی کہ وہ ادھر لشکر کشی کرکے نہین آتے ورنہ اُنکو میدان جنگ کا لطف ملتا الغرض اوقات ایسے ایسے تذکرے اسلے دربار مین ہوا کرتے تھے اسکو از حد شوق تھا اور وہ اخبار دیکھا کرتا تھا کہ جسمین اہل اسلام کی جنگ و پیکار کا مذکور ہوتا تھا یہ اُنکو دیکھکر بہت خوش ہوتا تھا کہ واقعی یہ لوگ بڑے جری اور بہادر ہین جرأت اخیر ختم ہی جب کہ درگہ سالار نے عرض کیا اور بادشاہ نے یہ حکم دیا اُسنے بیرون دربار آکر کہا کہ جاؤ بادشاہ نے طلب فرمایا ہی خواجہ خلیل مع اپنے ملازمون اور اسباب کے دربار مین گیا مجرا گاہ پر سے مجرا بجا لایا بحکم بیٹھنے کا ملا تسلیم کرکے کرسی چوبی پر بیٹھ گیا ملازمون نے اسباب روبرو رکھدیا اُسنے پہلے ایک لعل بیش قیمت نذر شاہی کیا

اُسکے بعد جو جو اسباب کی بادشاہ کو ضرورت تھی اُس سے دریافت کیا جو کچھ اُسکے پاس تھا اُسنے پیش کش کیا اور جو مقام قیام پر تھا اُسکا اقرار کیا کہ کل حاضر کرونگا بادشاہ نے اُس اسباب سے جو کہ پسند آیا لے لیا اور باقی واپس کر دیا اور کہا کہ جو اسباب کہ تم نے لانے کا اقرار کیا ہی وہ بھی دیکھ لیا جاے جو اُسمین پسند آئے گا وہ لے لیا جائے گا باقی تم کو واپس کیا جائے گا اسکی اور اسکی قیمت ہمراہ ملے گی اُسنے عرض کیا کہ یہ غلام آپ کی مہربانی اور پرورش کا خواستگار ہی جو حکم حضور نے فرمایا اسکی کیا ضرورت ہی یہ مال اور جو حضور پسند فرمائین سر حضور سے نثار ہی بلکہ میری جان تک حاضر ہی مین غلام ہون یہ مال کیا حیثیت رکھتا ہی بادشاہ نے کہا کہ تم مجکو بڑے مردمقول معلوم ہوتے ہو اُسنے عرض کیا کہ یہ صرف آپ کی غلام نوازی ہی ورنہ بندہ کسی لائق نہین ہی جیسا صاحب اخلاق مین نے حضور کو پایا سوائے اہل اسلام کے ایسا خلیق کسی کو نہین پایا خلق کا خاتمہ آپ پر ہی یا اہل اسلام پر انمین کا ایک ایک ادنا شخص ایسا خلیق ہی کہ مین کیا عرض کرون وہ لوگ تو ہمہ تن خلق ہین خصوصاً صاحبقران ثانی اولاد و سردار ایسے ہین کہ کچھ اُنکے خلق کی حالت بیان نہین ہوسکتی ہی ادنا ادنا سے یون ملتے ہین کہ جیسے کوئی اپنے برابر والے سے ملتا ہی ویسا ہی لطف مجکو یہان بھی حاصل ہوا بادشاہ نے کہا کہ یہی امر تو انسان مین ہی ورنہ حیوان و انسان مین کیا فرق ہی ہے بخلق آدمی بہتر ست از دواب ۔ دواب از تو یہ گر نہ گوئی صواب ۔ یہ کہکر کہا کہ تم اپنے نام سے تو ہم کو آگاہ کرو کیونکہ تم اب کی مرتبہ پہلے پہل آئے ہو خواجہ خلیل نے عرض کیا جی ہان واقعی اب کی مرتبہ میرے آنے کا اتفاق ہوا ہی حضور اصل امر یہ ہی کہ مجکو ممالک اہل اسلام سے فرصت نہین ہوتی ہی کہ مین اور ملکون مین جاؤن جو کچھ اسباب میرے پاس ہوتا ہی وہ انھین ملکون مین صرف ہوجاتا تھا حضور حسن اتفاق سے ابکی مرتبہ میرا آنا ادھر ہوا کئی ملکون مین گیا مگر جیسا دربار مین نے آپ کا دیکھا جیسے سردار حضور کے دربار مین ہین ایسے کسی بادشاہ کے یہان نہین دیکھا نہ ایسا دربار آراستہ پایا واقعی آپ کے دربار کا طریقہ اہل اسلام کے دربار سے ملتا ہی اور پہلوان بھی بے خلل ہین اہل اسلام کے سردارون سے نشانہ یہ ہین بہت جی خوش ہوا بادشاہ نے کہا کہ اپنا نام بتاؤ تو ہم تم سے کچھ حال دریافت کرین خواجہ نے عرض کیا کہ غلام کو سب خواجہ خلیل بازرگان کہتے ہین اس نام سے یہ حقیر مشہور ہی بادشاہ نے کہا کہ اے خواجہ خلیل یہ بیان کرو کہ آج کل لشکر اسلام کس مقام پر ہی اور کس فکر مین ہی خواجہ خلیل نے عرض کیا کہ حضور صاحبقران ثانی جو اس لشکر اسلام کے مع ایک سو بائیس سردارون اور عزیزون کے اپنے لشکر کو بدیع الملک کے سپرد کرکے اور انکو صاحبقران کرکے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے ہین بعد اُنکے تشریف لے جانے کے صاحبقران ثالث یعنی بدیع الملک طرف ایوان نہ طاق گئے کہ وہ ایک طلسم ہی تعاقب مین آئینہ اندام کے جو کہ طلسم آئینہ کا خدا تھا اور خدائی کرتا تھا تشریف لے گئے ہین اور عزیز و اقربا صاحبقران کے جو کہ اُنکے ہمراہ گئے ہین وہ تو خیر باقی اپنے اپنے ملکون پر جو کہ اُنھون نے فتح کیے تھے چلے گئے اہل اسلام کی تو یہ خبر ہی جو کہ مین نے عرض کی علاوہ اسکے اور اُنکا حال مجکو نہین معلوم نہ اُنکے قصد سے اطلاع ہی بادشاہ نے کہا کہ یہ کچھ معلوم ہی کہ بدیع الملک جو نہ طاق پر گئے تھے اُنھون نے اُسکو فتح کیا یا نہین خواجہ نے کہا کہ مجکو ایک دو مہینہ ہوا کہ مین ظلمات مین تھا جب کہ مین ظلمات کو گیا تھا تو اہل اسلام مین یہ بندوبست ہو رہا تھا جو کہ عرض کیا اُسکے بعد سے مجکو پھر حال نہین معلوم ہوا مین ظلمات مین جاکر بیمار ضعف مبتلا ہوگیا دو برس تک صاحب فراش رہا طاقت زائل ہوگئی تھی اور تنہا بیٹھنا دشوار تھا تین برس تک یہ نوبت رہی اب تو برس دن سے مین نے تجارت شروع کی ہی

ابھی مین اہل اسلام کے ملکون کی طرف برائے تجارت گیا بھی نہین ہون بادشاہ نے کہا کہ اب کدھر سے آتے ہو
عرض کیا فی الحال تو یہ حقیر شہر آفتاب نما سے آتا ہی بلکہ اور بہت سے ملک ظلمات سے یہان تک بغرض خرید و
فروخت کرتا ہوا اس ملک مین حاضر ہوا بادشاہ نے کہا کہ اُن ملکون کی حالت بیان کرو کہ کیسے ملک ہین کیا
حالت ہی آبادی کیسی ہی حاکمون کے مزاج کیسے ہین رعایا کچھ شاد ہی سوداگر نے عرض کیا کہ جن جن ملکون
مین یہ حقیر گیا سب کو آباد پایا رعایا کو شاد دیکھا ہر ایک بادشاہ اپنے ملک کے بندوبست مین مصروف
ہی مگر جب شہر آفتاب نما مین آیا تو یہان کا رنگ دیکھکر میرے حواس جاتے رہے ایک ماہ کامل مین اُس شہر مین
رہا روز نئے حکم و احکام سُنے بادشاہ نے کہا کہ وہ کیا نئے حکم و احکام جاری ہوتے ہین خواجہ نے کہا کہ
خداوند عرض کرتا ہون مین ہر روز دربار مین جاتا تھا بادشاہ کو مین نے دیکھا کہ وہ ابھی کم سن ہی بادشاہ
نے کہا کہ وہ تو ضعیف ہوگا حاکم شہر آفتاب نما کا خورشید ہی جس شہر کا تم ذکر کرتے ہو احکام اور کچھ نام
ہوگا کیونکہ اُس ملک کے حاکم کلہ خورشید آفتاب پرست کہتے ہین خواجہ نے عرض کہ مین کیونکر حضور کی
بات کو جھوٹ کہون مین تو دیکھ آیا ہون کوئی پندرہ سولہ برس کا سن ہوگا برچھین نام بڑا خوش کلام
ہی بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ خیال کیا جائے کہ خورشید کا پسر ہوگا تو اُسکے سوائے ایک لڑکی کے کوئی
لڑکا نہین ہوا تمام عمر اُسکی اسی امید مین بسر ہوگئی علاوہ اسکے اُس لڑکی کی بھی شادی نہین ہوئی نہ وہ
شادی کرنے پر راضی ہوتی ہی کہ مین یہ خیال کرون کہ داماد کو سلطنت پر بٹھا دیا ہوگا اگر خورشید
مرجاتا تو ہم کو اس امر کی ضرور اطلاع دیجاتی ہم پر کیا منحصر ہی جو بادشاہ اس ملک کے اطراف و جوانب
مین ہین سب کو آگاہ کیا جاتا کہ ہر ایک مذہب جدا اور طریق دوسرا رکھتا ہی مگر اس اقلیم مین یہ قاعدہ
ہمیشہ سے مقرر چلا آتا ہی کہ جس بادشاہ کی اولاد مین کوئی لڑکا نہ ہو اور وہ مرجائے تو تمام اقلیم کے
بادشاہ جمع ہونگے اور اُسکی لڑکی کو تخت حکومت پر بٹھا دینگے اگر لڑکا ہوگا تو کوئی ضرورت نہین وہ
خود سلطنت کرے گا اور ہم کو آگاہ کر دے گا کہ فلان شخص نے اس تاریخ قضا کی اب مین یہان کا
حاکم ہون یہان کا یہ طریقہ ہی اگر خورشید مرجاتا تو ہم کو ضرور بالضرور خبر ہوتی مگر ایک امر ہی کہ ہم نے کئی
سال سے اور ملکون کے اخبار بھی نہین دیکھے ہین کہ حال معلوم ہوتا شاید کوئی واقعہ ہوا ہو کوئی لشکر کشی
کرکے آیا ہو اُسنے خورشید کو قتل کیا ہو اور اپنا قبضہ کر لیا ہو یا خورشید نے اپنی زندگی مین اپنے کسی عزیز
کو اپنا ملک دے دیا ہو تو وہ دوسری بات ہی وہی حاکم ہوگا ان تمہیان کر خواجہ نے عرض کیا کہ حضور وہ
بادشاہ ہر وقت نقاب پوش رہتا ہی اور سُنا گیا ہی کہ اہل شہر بادشاہ کو ہر صبح جب حاضر دربار ہوتے ہین
سجدہ کرتے ہین مین نے جو وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا سب نے یہ بیان کیا کہ یہ جو حاکم وقت ہین انکو
خداوند نے اپنا نائب و ولی عہد کیا ہی اور یہ فرزند ہین خداوند کے بطن سے ہماری ملکہ کے اور ایک دختر بھی
انکی ہمشیر ہین وہ بھی نور خالص خداوند سے بنی ہین یہ دو اولادین خداوند آفتاب کی ہین جو کہ ہمارے
ملک مین بزرگ خیال کیجاتے ہین اور یہ لائق پرستش ضرور ہین بدین سبب ہم سجدہ کرتے ہین انکو اپنا خداوند
نائب خداوند ضرور جانتے ہین حضور دریافت کرنے سے یہ امر ظاہر ہوا کہ خورشید کی دختر کو اُنکے خداوند
اپنے تصرف مین لائے ملکہ اسی سبب سے مرد کے نام سے نفرت رکھتی تھی کیونکہ خداوند کی مرضی تھی کہ مین
اسکے ساتھ عقد کرونگا تو یہ بادشاہ خورشید کا نواسہ ہی اور خداوند کا فرزند ہی خداوند نے ہم کو اسکی
بندگی اور سجدہ کرنے کا حکم فرمایا ہی ہم بموجب حکم خداوند سجدہ کرتے ہین یہ کہکر خواجہ نے ابتدا سے
جو حال سُنا تھا کہنا شروع کیا حمل کا ظاہر ہونا سب کا غوغا کرنا ملکہ کا قسم کھانے پر راضی ہونا اور

قسم کھانا آگ سے سلامت نکلنا سب کا یقین کرنا کہ ضرور خداوند نے ملکہ کے ساتھ عقد کیا ہی اُس
دن سے سب کا ملکہ کی عزت کرنا بعد نو ماہ کے لڑکے کا پیدا ہونا اُسکی پرورش ہونا خورشید کا برجیس
نام رکھنا اس لڑکے کے ڈیڑھ برس بعد لڑکی کا پیدا ہونا اُسکی بھی خوشی کرنا یہان تک کہ ان دونون کا
سن تمیز کو پہونچنا خورشید کا اپنی محبت کرنا برجیس کا پڑھ لکھکر و دیگر فنون سے فراغت کرنا بموجب حکم
خداوند خورشید کا برجیس کو تخت پر بٹھانا آپ نائب ہونا اور اُسکا سلطنت کرنا یہ کہکر عرض کیا کہ
حضور ایک نئی چیز مین نے شہر آفتاب نما مین دیکھی ہی جو کہ مین نے کبھی نہین دیکھی تھی وہ یہ ہی کہ وسط شہر
مین ایک قلعہ بنا ہی آج کل برجیس کا تخت کا اُسی قلعہ مین ہی اُس قلعہ کی یہ حالت ہی کہ تمام قلعہ کی
عمارت نقرئی و طلائی ہی اور وہ وہ عمارت ہی کہ جسکی تعریف نہین ہوسکتی ہی اور عجب تر یہ ہی کہ ہر مقام پر
تصویر آفتاب بنی ہوئی ہی اور اُن آفتابون سے روشنی مثل خورشید اصلی کے پیدا ہوتی ہی بیچ کا جو
برج قلعہ کا ہی اُسکے اوپر ایک بہت بڑا آفتاب بنا ہوا ہی کہ جسکی یہ حالت ہی کہ اُسکی روشنی دن کو مثل
آفتاب کے اور رات کو مثل ماہتاب کے ہوتی ہی یون تو کوئی مقام آفتاب سے خالی نہین ہی اور اُس
قلعہ مین باغ ایسے ایسے ہین کہ جن مین ہمیشہ بہار رہتی ہی کبھی خزان نہین آتی ہی کیسی صاف صاف
نہرین جاری ہین کہ مین کیا عرض کرون ان سب امرون کے علاوہ یہ امر سب سے زیادہ حیرت انگیز و
تعجب خیز ہی کہ جسکو مین عرض کرتا ہون وہ یہ ہی کہ اُس قلعہ سے کسی قدر بلند ایک آسمان بنا ہوا ہی
اور ایسا صاف و شفاف ہی کہ جو عمارات اور باغات وغیرہ اُسپر بنی ہین سب زیر آسمان سے نظر
آتی ہین اُسپر بھی عمارت طلائی ہی کیسے کیسے نقیس جانور اُس عمارت کی دیوارون پر بنے ہین حضور
سیر سے تو حواس اس کارخانے کو دیکھکر جاتے رہے لطف یہ ہی کہ شہر مین سے یا قلعہ مین سے جس مقام پر سے
دیکھو وہ آسمان نظر آتا ہی مین نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ خداوند نے اس قلعہ کو اپنی قدرت
سے پیدا کیا ہی اور اسکا مالک اپنے نائب کو کیا ہی اور یہ آسمان اپنے واسطے پیدا کیا ہی کیونکہ اُنکا
قصد ہی کہ کبھو دنیا پر رہین جو جو مذہب کہ دنیا پر رواج پائے ہوئے ہین اُنکو نیست و نابود کرین اور اپنا
مذہب اور اپنی پرستش کو ترقی دین اور اپنے نائب کو سجدہ کرائین چنانچہ حضور اُس آسمان پر خداوند
آفتاب رہتے ہین وہ اُنکا مسکن ہی مگر ایک بات ہی کہ ہر وقت اُس آسمان پر سے بارش نازل ہوتی ہی
حضور یہ نئی چیز مین نے اُس ملک مین دیکھی بادشاہ نے کہا کہ واقعی نئی بات ہی ہان اور کچھ بیان کرو
یہ تو تم نے عجب تماشہ بیان کیا اُسنے عرض کیا اور سماعت فرمائے کہ ہر ایک اہل شہر کے گلے مین تصویر آفتاب پڑی ہوئی ہی
کیا پیر کیا فقیر اور مذہب آفتاب پرستی کو بڑی ترقی ہی اُس قلعہ اور آسمان کے ظاہر ہونے کے کبھی برس بعد
خورشید مر گیا اہل شہر مین یہ امر مشہور ہی کہ خداوند نے بادشاہ کو بہشت کی سیر کے لیے روانہ کیا ہی بعد چند روز
کے پھر وہ پردہ دنیا پر بہشت سے آئین گے اُس دن سے برجیس کا حکم و احکام جاری ہوا ہی وہی سلطنت کرتا ہی
کیسی گویا خدائی کرتا ہی بڑا رعب و داب ہی بڑا جاہ و حشم ہی کوئی اُسکے حکم سے باہر نہین قدم رکھتا ہی یہ تو سب
امر شنید تھے جو کہ مین نے دیکھا وہ حضور مین عرض کیا اسی طور سے ایک زمانے سے چلا آتا ہی برجیس کو سب
نائب خداوند و خدا اپنا تصور کرکے اُسکو سجدہ کرتے ہین اب بڑی ترقی ہوتی جاتی ہی لوگ مذہب آفتاب
پرستی قبول کرتے ہین ابھی تھوڑے دنون کا ذکر ہی کہ یا تو آدمی کسی طرف سے اُس شہر مین آتے تھے اُنھون
نے مذہب آفتاب پرستی قبول کیا یہ میرے روبرو واقعہ گذرا مین تو ہر روز دربار مین جایا کرتا تھا ایک دن
جو برجیس شکار کو گیا تو صحرا سے ایک بارگاہ اور ایک نقارہ اور ایک علم لایا ہی اور چالیس ہزار سوار دن کا سامان

مع اسلحہ وغیرہ لایا تھا سب کو تقسیم کیا بڑا سامان اُسکے پاس جمع ہو گیا ہی لشکر بھی قریب ساٹھ لاکھ کے فراہم کر لیا ہی اب اُسکا قصد ہی کہ جو جو ملک میرے شہر کے قریب ہین اُنپر لشکر کشی کر کے اپنا مطیع کرون اور اُنسے خراج لون اور مذہب آفتاب پرستی اُنمین رواج دون جو حاکم و بادشاہ میری اطاعت کرے خیر ورنہ اُسکو قتل کرون تمام عالم مین مذہب آفتاب پرستی رواج پائے لوگ مجکو سجدہ کرین یہ اُسکا قصد تھا مگر اُسنے ابھی سامان نہین کیا تھا ایک دن دربار جمع تھا مین بھی موجود تھا کہ ایک پرچہ اُسکے پاس خود بخود کہین سے برابر تخت کے آیا اُسمین صاف صاف یہ تحریر تھا کہ اے نمائیب سن تم کو لازم ہی کہ اب لشکر کشی کرو اور تمام ملکون کو برباد کر دو بنی خدائی کو ترقی دو یہ تحریر برخلیس نے سب اہل دربار کو سُنائی مین نے بھی سُنی اُسنے یہ ظاہر کیا کہ پہلے مین اُن ملکون پر لشکر کشی کرونگا جو کہ قریب ہین جب میرے پاس لشکر کثیر ہو جائے گا تو مین ممالک اسلام کی طرف رخ کرونگا اُسی وقت اُسنے لشکر کے تیار ہونے اور سامان سفر کے فراہم ہونے کا حکم دیا مین نے جو سُنا خیال کیا کہ یہ بڑا مرتد ہی اور کوئی بادشاہ جو کہ یہان اس کے قریب ہین اُسکے قصد سے ماہر نہ ہونگے یہ لشکر لے کر اُنکے اوپر دفعتہً پہونچے گا وہ لوگ پریشان ہونگے مین تو سنجارت کے لیے نکلا ہون ہر ملک مین جاؤنگا سب کو آگاہ کرونگا یہ خیال کر کے چونکہ میرا مال تو فروخت ہو چکا تھا مین نے اُسی روز وہان سے سفر کیا اور حضور کے ملک مین پہونچا یہ واقعہ مین نے دیکھا تھا یہ سُنکے بادشاہ بہت ہنسا اور بہت سے امرا خواجہ نے برخلیس کے ملک کے بیان کیے تھے جو اس کے حال مین تحریر ہو چکے ہین خواجہ خلیل نے اہل دربار سے سنے تھے ان باتون کو سُنکے خونخوار بہت ہنسا اور اہل دربار کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ کیا خوب ایسے واقعے شہر آفتاب نما مین گذر گئے اور ہم کو بالکل خبر نہ ہوئی واقعی خواجہ خلیل نے بڑی دانائی کی جو ہم کو آگاہ کر دیا ورنہ خرابی ہوتی یہ تو کبھی نہین ہوتا کہ وہ ہمارے مقابلہ کو آتا اور ہم اُسکا مذہب قبول کرتے یا اُسکی اطاعت کرتے مگر مبنک عظیم واقع ہوتی طرفین کا لشکر کام آتا پھر جسکو خداوند تعالیٰ فتح دیتے وہ حکومت کرتا اور اب کیا یہ نہ ہوگا مگر اب ایک امر ہی کہ میری رائے تو یہ ہی کہ وہ کیون لشکر کشی کر کے ادھر آئے یہ امر بالکل خلاف شجاعت ہی کہ ہمپر کوئی سپاہ لے کر مقابلہ کے لیے آئے آج تک تو ایسا نہین ہوا ہی کہ کوئی ہم پر لشکر کشی کر کے آیا ہو ہمیشہ ہمین سب پر لشکر لے کر گئے ہین یہ تو بالکل ہماری بہادری کے خلاف ہی کہ وہ شخص ہم پر لشکر کشی کر کے آئے کہ جسکے باپ کا کوئی نشان نہ ہو اور بالکل ایک افترا اور فقرہ اہل دنیا کے گمراہ کرنے کے لیے بنا لیا ہو اسکی کوئی اصل نہین ہی یہ سب اشیا آفتاب و ماہتاب زمین آسمان شجر و حجر سب پیدا کیے ہوے خداوند تعالیٰ کے ہین بھلا آفتاب مین کب یہ قدرت ہی کہ وہ خدائی کرے یہ بھی کہین کسی کے مُنہ سے سُنا ہی یا کسی کتاب مین دیکھا ہی یا کبھی زمانہ ماقبل مین گذرا ہی کہ آفتاب آسمان پر سے اُتر کر آیا ہو اور صورت بشر پیدا کی ہو یہ تو ہم کو کبھی یقین نہ آئے گا زمانہ لقا مین جو کہ اسکا خالق تھا آسمان پر سے اُسکی خدمت مین تو آیا نہین ہمیشہ کیا حقیقت رکھتے ہین اور آفتاب بھی مثل اور ستارون کے ایک ستارہ ہی جو کہ گردش کرتا ہی اسکو ستارہ کہتے ہین وہ کوئی فرشتہ بھی نہین ہی کوئی حور بھی نہین ہی کوئی غلمان نہین کہ خورشید کی لڑکی کے حسن پر عاشق ہو کر زمین پر آیا ہو اُسنے یہ فکر کیا ہو کوئی جادوگر ہی جس نے ان سب کو ورغلانا سکھایا ہی یہ سب کارخانے سحر کے ہین جو کہ خواجہ نے بیان کیے ہین مگر ہم کو کیا تھا اگر وہ ہماری ہلاک کا رواج نہ کرتا اور ملکون مین اپنے مذہب کو رواج دیتا تو ہم کو کوئی غرض نہ تھی کہ ہم اُس سے مقابلہ کرتے ایسا تو یہ خیال ہی کہ وہ پہلے ہمارے ملک پر آئے گا پھر اور طرف جائے گا اس سے بہتر یہ امر ہی کہ ہم خود کیون نہ

اسکے ملک پر جاکر اُس سے مقابلہ کرین کیون وہ اِدھر آئے بلکہ پہلے اُسکو نصیحت کرین کہ کیون تو نے گمراہی
پر کمر باندھی ہی کیون اپنے کو سجدہ کراتا ہی جو خورشید کا مذہب آفتاب پرستی تھا اُسی پر قائم رہے ہم لوگ
تیری عزت نہین کرتے کیونکہ نہ معلوم تیرا باپ کون ہی اگر وہ اسپر عمل کرے اور اپنے کردار سے باز
آئے تو خیر ورنہ مقابلہ کرین جسکے مقدر مین فتح ہو اُسی کے ملک پر لشکر کشی کرکے جانا میری رائے مین
خوب ہی دوسرا امر یہ ہی کہ ایک عرصہ بعید سے اس اقلیم کو آباد ہوے آج تک کسی نے بابت مذہب کے
کسی سے مقابلہ نہین کیا ہمیشہ بابت ملکون اور دیگر امور کے مقابلہ ہوا ایسے جو جس مذہب کا ہوا وہ
اپنے ملک پر قابض رہا اور اُسنے اپنا مذہب اپنے ملک مین جاری کیا دوسرے سے کوئی تعرض نہین کیا
نہم نے کسی کتاب مین دیکھا نہ کسی کی زبان سے سُنا یہ کیا بات کہ اُسنے نئی بات ایجاد کرنا چاہی ملک
آفتاب نما ہمیشہ سے خورشید کے بزرگون کے قبضہ مین رہا اور اُسی خاندان کے لوگ بادشاہ ہوتے
آئے کسی نے کبھی کسی کی اطاعت نہین کی نہ خراج دیا اور فیرا قلیم کے جو ملک فتح کیے اُس سے بیشک
خراج لیا گیا ہے میسے کہ مین لیتا ہون پھر ہم کیونکر گوارا کرینگے کہ کسی کی اطاعت کرین اور اُسکو خراج
دین اسکا سر اُسی مقام پر کچلنا بہتر ہی تاکہ یہ اور زیادہ سربلندی نہ کرے اور دوسرے بھی عبرت ہو کہ اگر ہم ایسا
کرینگے تو یہی حال ہمارا بھی ہوگا اگر ہمین غفلت کی تو اوروں کو بھی جرأت ہوگی پھر تو سب لشکر کشی کرنے
لگینگے جو زیادہ قوت رکھتا ہوگا وہ تمام اقلیم پر قبضہ کرے گا ایک مذہب ہو جائے گا برسون کے
طریقہ مین فرق آئے گا علاوہ اسکے تمام اقلیم مین ایک تلاطم عظیم مچ جائے گا پس سوائے اس تدبیر کے
اور کوئی تدبیر نہین ہی مین تو ضرور لشکر کشی کرونگا اور جس بادشاہ کا جی چاہے وہ کرے ہر ایک کو اپنے
اپنے عمل کا اختیار ہی یہ جو بادشاہ نے کہا اہل دربار تو اسکی خصلت سے واقف تھے کہ جو زبان سے
کہتا ہی اُسپر عمل کرنا ہی چاہے جان پر بن جائے مگر اپنے قول کی پابندی کا ضرور خیال رہتا ہی بدین سبب
سب نے اپنی رائے بھی موافق رائے بادشاہ کے ظاہر کی عرض کیا کہ جو حضور کی رائے ہی بہت عمدہ
اسکے خلاف کوئی رائے ظاہر نہین کرسکتا ہی ہم سب بھی آپ کی رائے کے پابند ہین جو اہل دربار
نے کہا خوشخوار بہت خوش ہوا اور اُسی وقت حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو ہم پرسون طرف شہر آفتاب نما
کے بیع لشکر کے کوچ کرینگے اسکا ایک فرزند ہی وہ اپنے باپ سے بھی زیادہ خلیق اور بہادر ہی حسین بھی
بہت ہی اُسکا نام لعلان خونریز ہی اُسنے عرض کیا کہ اے والد بزرگوار مین بھی آپ کے ہمراہ چلونگا بادشاہ
نے کہا کہ اے فرزند میری رائے یہ ہی کہ تم یہان رہو سلطنت کرو کیونکہ اگر تم بھی میرے ہمراہ چلوگے تو
یہان کون رہے گا جو کہ حاکم ہو شاہزادے نے عرض کیا اور کسی کو یہان کا حاکم آپ مقرر فرمائیے مجکو
ہمراہ لے چلیے بادشاہ نے کہا کہ یہ نہین ہوسکتا ہی کہ یہان کا حاکم اور کسی کو کرون سوائے تمہارے
بھائی کے شاہزادہ خاموش ہو رہا بادشاہ دربار برخاست کرکے محل مین گیا سب اہل دربار اپنے اپنے
مکان کو روانہ ہوے خواجہ خلیل نے مقام قیام پر آکے یہان وزیر نے سامان سفر درست ہونے کا حکم دیا
اُدھر سپہ سالار نے لشکر کو حکم شاہی سے آگاہ کیا کہ جلد سامان کرو پرسون بادشاہ یہان سے طرف شہر
آفتاب نما کے کوچ کرینگے یہ حکم جو لشکر نے سُنا یہ تو ہر وقت مقابلہ کا جو تیار رہتا تھا خوش ہو گیا کوئی لشکری
ایسا نہ تھا کہ جسکا چہرہ فرط خوشی سے لعل نہ ہو اُسیوقت سے لشکر مین سامان سفر ہونے لگا یہان تو یہ بندوبست
ہو رہا جب وہ رات اور دن تمام ہوا سحر ہوئی خوشخوار نے دربار کیا سب حاضرین دربار حاضر دربار ہوے
دربار آراستہ ہوا خلیل وہ اشیاے کہ جو کہ بادشاہ نے طلب کی تھین حاضر ہوکر پیشکش شاہی

لیکن بادشاہ نے پسند فرمائین اور روپیہ اُنکی قیمت کا خزانہ سے دلوا دیا گیا اور بہت کچھ اُنس کو انعام ملا
اور ایک خلعت گران قیمت مرحمت ہوا وہ تسلیم بجا لاکر رخصت ہوا چونکہ اُسکو تعجیل تھی کہ ان ملکون سے
بہت جلد فراغت کرکے ممالک اسلام مین پہونچون اور شاہان اسلام کو اس حال سے آگاہ کرون تاکہ وہ
اپنی تدبیر سے غافل نہ ہون اُسنے اُسی دن وہان سے کوچ کیا اور یہ اب اپنا قاعدہ اُسنے مقرر کیا تھا کہ
کہ جس ملک مین جاتا ہی اُس ملک کے بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کرتا ہی اپنا مال فروخت کیا اور دوسری
طرف کو روانہ ہوا اب ان بادشاہون کا حال جو اُسنے اپنی راے کے موافق کیا ہی آیندہ تحریر ہوگا خوجہ
خلیل کو تو اُدھر اس فکر مین روان رکھا جاتا ہی اور شہر خوزیز کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جب وہ بھی دن
گذرا اور وہ دن آیا کہ جس دن خوشخوار نے کہا تھا کہ مین سفر کرونگا وزیر سے دریافت کیا سب لشکر و
سامان سفر تیار ہی اُسنے عرض کیا کہ سب تیار ہی جس وقت حضور کا جی چاہے سفر فرمائین لشکر تیار
ہی یہ سُنکے بادشاہ نے اپنے فرزند کو ملک کا حاکم کیا اور آپ مع تین لاکھ سپاہ کے اور اپنے سپہ سالار
کے طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کیا یہ تو اُدھر سے کوچ کرکے اور لشکر کو لے کر اُدھر کو چلا ہی یہان برجلیس
اس خیال مین ہی کہ جب حکم خداوند ہو تو مین سفر کرون کہ خوشخوار قطع منازل و طی مراحل کرکے مع لشکر
قریب شہر آفتاب نما کے پہونچا بیرون شہر مقام وسیع لائق جنگ و پیکار و پُر از آب و گیاہ دیکھکر لشکر کو
اُترنے کا حکم دیا لشکر اُترنے لگا پڑاو ہونے لگا خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے بارگاہ شاہی برپا ہوئی
بازارین آراستہ ہوگئین اُدھر بادشاہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوا اور سب سردار وغیرہ اپنے اپنے
خیمون مین گئے چونکہ وہ دن تو لشکر کے اُترنے وغیرہ مین تمام ہوگیا شام ہوگئی اُس روز تو خوشخوار
نے یہ خیال کیا کہ آج تو مین یہان پہونچا ہون کل برجلیس کے نام نامہ لکھونگا اسی خیال مین وہ رات
بسر کی اتفاق سے جس روز یہ لشکر آیا تھا چند ہرکارے لشکر برجلیس کے کسی ضرورت سے تین دن شہر
آئے تھے کہ اُس مقام پر انکا گذر ہوا جہان یہ لشکر اُتر رہا تھا اُنھون نے جو لشکر اُترتے دیکھا یہ صورتین
بدل کر داخل ہوے اور کسی سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اُسنے صاف صاف کہدیا کہ یہ بادشاہ
خوزیز یہ کا ہی برائے مقابلہ برجلیس آفتاب پرست کے آیا ہی یہ سُنکے ہرکارے اور طرف کو چلے گئے
اور باہم صلاح کی آج کی رات تو اسی لشکر مین بسر کرو کل بوقت سحر اسکے لشکر کے بادشاہ کو دیکھکر
اور دربار کی حالت دریافت کرکے اپنے شہر مین جائینگے اور نائب خداوند کو خبر کرینگے جب یہ راے
باہم کرچکے تو وہ رات اُسی لشکر مین اُنھون نے بسر کی چونکہ لشکر اُسی روز آیا تھا کوئی بندوبست نہ ہوا تھا
یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی بوقت سحر تمام لشکر بیدار ہوا بطریق نقارچیان اُنھون نے پوچھا کیا
بعدہ سب سردار اپنے اپنے خیمون سے نکل کر طرف بارگاہ بادشاہ کے روانہ ہوے دربار آراستہ ہوا
خوشخوار بھی بیدار ہوکر اور سب کامون سے فراغت کرکے دربار مین آیا تخت پر جلوہ گر ہوا وہ ہرکارے
بھی صورت بدلے ہوے دربار مین موجود تھے کہ خوشخوار نے دبیر کی طرف دیکھکر حکم دیا کہ ایک نامہ
بنام برجلیس آفتاب پرست کے اس مضمون کا تحریر کردے کہکر مضمون اُسکا بتایا دبیر نے اُسی مضمون کا
نامہ تحریر کرکے پیش کیا بادشاہ نے دیکھکر حکم دیا کہ لفافہ کرکے حاضر کرو اُسنے لفافہ کرکے اور مہر شاہی
سے مزین کیا روبرو بادشاہ کے حاضر کیا جب نامہ تیار ہوگیا تو بادشاہ نے کہا کہ اے سردارا ن
بارگاہ تم مین کوئی ایسا مرد بھی ہی کہ جو نامہ میرا برجلیس کے پاس پہونچا دے اور اسکا جواب لائے
بس یہ سُننا تھا کہ اپنے دنگل پر سے مرد شمشیر افگن اُٹھا اور روبرو بادشاہ کے آکر عرض کیا کہ اس خدمت کو

یہ غلام بجا لائے گا بادشاہ نے سر سے پانوں تک اُسکو دیکھا اور کہا کہ تم کیون اُٹھے یہ کوئی مشکل کام نہ تھا کہ جسکو کوئی نہین کر سکتا تھا کوئی اور یہ کام کر لیتا اگر اب مین تم کو نہین جانے دیتا ہون تو میرے قاعدے کے خلاف ہوتا ہی خیر لو یہ نامہ تمھین لے جاؤ اور اسکا جواب لاؤ اُس مرد جری نے وہ نامہ لے لیا اور تسلیم کی اور اپنے دنگل پر آکر بیٹھ گیا ان ہرکارون نے یہ سب واقعہ دیکھا اور دربار کو پہلوانون سے ایسا آراستہ پایا کہ بادصلکہ اُس اقلیم مین اب فی الحال برجیس کا دربار خوب تھا اور ہزارون سردار و پہلوان خورشید نے نوکر رکھے تھے اور بعد خورشید کے برجیس نے بھی نوکر رکھے تھے مگر یہ بات نہ تھی ایسا دربار انھون نے خواب مین نہ دیکھا تھا انکے حواس جاتے رہے خیال کرنے لگے کہ باوجودیکہ ہمارا آقا دارا ملک نائب خداوند ہی اور سب اُسکو سجدہ کرتے ہین اور قریب آٹھ لاکھ کے لشکر ہی اُسکے دربار مین حاضر ہوتے ہین مگر یہ رعب و داب نہین ہی جو کہ ہم اس بادشاہ کے دربار مین دیکھتے ہین باوجودیکہ ہمارے بادشاہ کے دربار مین اب یہ نیا قاعدہ جاری ہوا ہی کہ دربار مین کوئی کلام نہین کر سکتا ہی سب کو خاموش بیٹھنے کا حکم ہی سب سر جھکائے بیٹھے رہتے ہین کوئی کسی سے کلام نہین کرتا ہی مگر یہ حالت نہین ہی جو کہ اُس دربار کی ہی یہ دونون اپنے اپنے دل مین ایسے ایسے خیال کر رہے تھے کہ دربار برخاست کیا گیا اپنے اپنے جیمون کو سب روانہ ہوے مرد شیر افگن جو دربار سے اپنے خیمہ مین پہونچا فوراً لباس تبدیل کیا اور دوسری پوشاک پہن کر اور ایک ہزار سوار ہمراہ لے کر بطور نامہ بر کے طرف شہر آفتاب نما کے چلا وہ ہرکارے جو کہ دربار مین تھے جب کہ دربار برخاست ہوا دونون نے باہم یہ صلاح کی کہ جب نامہ بر روانہ ہوگا تو ہم اُس سے قبل یہان سے روانہ ہونگے اور جاکر خبر دینگے یہ صلاح باہم کر رہے تھے دیکھا کہ نامہ بر اپنے خیمہ سے نکلا اور مع ایک ہزار سوار کے طرف ہمارے شہر کے چلا یہ دونون بھی اُسکے لشکر مین مل گئے اور چلے کہ نامہ بر قریب شام متصل شہر بنا پہونچا اپنے ہمراہیون سے صلاح کی کہ اس وقت یہان قیام کرو بوقت سحر داخل شہر ہوکر دربار مین جائینگے اور جواب نامہ حاصل کرینگے سب نے عرض کیا کہ یہ رائے آپ کی بہت خوب ہی بس اُس قدر دن جو کہ باقی تھا اسی مقام پر بسر کیا رات ہو گئی رات بھی بسر کی بوقت سحر اُٹھے اور اپنے قواعد مذہبی ادا کرنے مین مصروف ہوے وہ دونون ہرکارے فوراً اُسی وقت داخل شہر ہوے یہان ظلہ مین برجیس کا دربار جمع تھا سب سردار حاضر دربار ہو چکے تھے کہ برجیس برآمد ہوا سب نے پہلے اُسکو سجدہ کیا وہ تخت پر متمکن ہوا کہ ہرکارے حاضر دربار ہوے آداب شاہی بجا لائے اور یہ مادے کر عرض کیا کہ خداوندا یہ غلام ہردن شہر کل ایک مزدوت سے گئے تھے ایک ہرن جو ہمارا گذر ہوا تو ہم نے دیکھا کہ لشکر کثیر اُس صحرا مین اُترا رہا ہی ہم نے جاکر جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر حاکم خونریز کا ہی آپ کے مقابلہ کے لیے وہ لشکر کشی کر کے آیا ہی ہم نے اُس لشکر مین سب بسر کی صبح کو اُسکے دربار مین گئے اُسکے دربار کو پہلوانون سے آراستہ پایا ایک ایک اپنے وقت کا رستم دستہ اب معلوم ہوتا ہی خوب آراستہ دربار تھا ہم اُسی مقام پر موجود تھے جب بادشاہ نے بنام حضور ایک نامہ تحریر کرایا اور ایک اپنے سردار کے ہاتھ آپ کے پاس روانہ کیا جب دربار برخاست ہوا وہ سردار مع ایک ہزار سوار کے نامہ لے کر ادھر کو چلا ہم بھی اُسکے ہمراہ چلے قریب شام شہر کے نزدیک پہونچ کر قیام کیا ہمنے بھی اُسی جگہ قیام کیا اسوقت قبل اُسکے روانہ ہونے کے ہم حاضر خدمت ہوے تاکہ آپ کو خبر کرین یہ جو برجیس نے سنا تو ہرکارون کو انعام دے کر رخصت کیا اور فکر کرنے لگا حکم دیا کہ دربار آراستہ کیا جائے یہ حکم دے کر اور اُس آسمان

نقلی کی طرف سفر کرکے کہا کہ یا خداوند شہر خوزنزبہ کے بادشاہ نے لشکر کشی کی ہی اور قریب شہر آکر اترا ہی میرے
پاس نامہ روانہ کیا ہی اُسکا نامہ برآتا ہی اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی صدا آئی کہ اے نائب میرے تمام بہادران
پر حکم پہلے روانہ کردے کہ کوئی نامہ بر کو نہ روکے آنے دے جس طور سے آتا ہی اور اپنے دربار کو خوب
آراستہ کر اور دیکھ کہ نامہ مین اُسنے کیا تحریر کیا ہی بعد اُسکے پھر حکم دینگے جو ہم کو مناسب ہوگا اُسپر عمل
کرنا یہ صدا سنکے برجلیس نے فوراً حکم دیا کہ سب مقامون پر حکم پہونچا دیا جائے کہ کوئی نامہ بر کو نہ روکے
آنے دے یہ حکم دینا تھا کہ تمام شہر و قلعہ دار و درگہ سالار کو حکم پہونچ گیا کہ نامہ بر کو نہ روکنا حکم خداوند ہی
کہ جسطور سے آئے آنے دینا مزاحمت نہ کرنا یہ حکم سُنکے سب حیرت مین آئے کہ نہ کوئی نامہ برآتا ہی نہ کوئی اور
یہ کیسا حکم ہم کو ملا ہی یہ لوگ تو اس فکر مین تھے کہ ادھر مرد شمشیر افگن اپنے ضروری امور سے فراغت
کرکے مع اپنے لشکر کے داخل شہر ہوا شہر کو خوب آباد پایا ہر مقام پر اہل شہر کا مجمع دیکھا صرافہ تر و تازہ
آراستہ پایا چاندی بازار مین جواہرات کا ہر دوکان پر انبار دیکھا ہر جگہ کثرہ رونج رہا ہی اہل شہر اپنے کاروبار
مین مصروف ہین خرید و فروخت مین دلال دوکاندار سے اپنے حق کے لیے لڑ رہے ہین کہین کمر دین پر کسیان
بیچی ہین حمانتہ مین مثل سہی ہین ایلچی ان سب مقامون کو طے کرکے قریب عمارت شاہی کے پہونچا اُس مقام کو
خوب آباد پایا ایلچی نے اپنے ایک ہمراہی سے کہا کہ دریافت کرو کہ دربار شاہی کہان ہی کیونکہ یہی عمارت
شاہی ہی یہان تو کوئی طریقہ دربار کا نہین معلوم ہوتا ہی اگر یہان دربار ہوتا تو سردارون کی سواریان در
دولت پر موجود ہوتین یہ سُنکے ایک سوار نے اہل شہر سے دریافت کیا کہ بادشاہ کا دربار کہان ہی گو یہ عمارت
شاہی یہ ہی مگر یہان کوئی طریقہ دربار کا نہین ہی چند آدمیون نے کہا کہ تم کو دربار سے کیا غرض ہی اُسنے
کہا کہ ہمارے افسر اعلیٰ اپنے بادشاہ کا نامہ لے کر آئے ہین وہ دربار مین جانا چاہتے ہین تب اُسنے
کہا کہ اے بھائی قبل مین یہان بادشاہ رہتے تھے اور دربار بھی ہوتا تھا جب سے قلعہ قدرت ظاہر ہوا ہی اور
بادشاہ کو حکم خداوند ہوا ہی کہ تم اُس قلعہ مین قیام کرو اور یہین دربار بھی کرو اُس دن سے بادشاہ
اُسی قلعہ مین دربار کرتے ہین وہ سامنے قلعہ ہی وہ سوار یہ سُنکے اپنے افسر کے قریب آیا اور جو کچھ اُس سے
سنا تھا بیان کیا مرد شمشیر افگن نے اُسی قلعہ کا رخ کیا جب سے یہ شہر مین داخل ہوا ہی تو اُسنے ایک
روشنی علاوہ روشنی آفتاب کے دیکھی ہی اُسکو حیرت ہی کہ یہ روشنی کیسی ہی مگر یہ مرد عاقل ہی اُسنے
کسی سے دریافت نہین کیا اب تو یہ خاموش طرف قلعہ کے چلا جاتا ہی جب یہ کسی قدر قریب پہونچا تو اُسنے
دیکھا کہ ایک آسمان زیر آسمان اور حائل ہی اور اُسپر طلائی عمارت بنی ہوئی ہی اور ایک آفتاب
اُسپر بنا ہوا ہی کہ یہ روشنی اُسی آفتاب کی ہی اب جو قریب پہونچا تو دیکھا کہ قلعہ تمام سنگ جمنی ہی اور
وسط قلعہ مین ایک برج طلائی ہی اُسپر بھی آفتاب بنا ہوا ہی اُس سے بھی روشنی پیدا ہوتی ہی قلعہ
کے چہار طرف بھی آفتاب بنا ہوا ہی اب یہ قلعہ مین داخل ہوا اُسکو کسی نے نہ روکا نہ کوئی مزاحم ہوا
اُسنے کوئی مقام آفتاب سے خالی نہین پایا جو حالت کہ خواجہ خلیل نے یہان کی بادشاہ سے بیان
کی تھی سب مشاہدہ کی وہی سب کیفیت تھی جو کہ قبل مین تحریر ہو چکی ہی یہ سیر کرتا ہوا در دولت پر پہونچا
عمارت قلعہ نقرئی و طلائی دیکھی اور آسمان نقلی قلعہ پر سایہ افگن پایا اور اُسپر سے پھول برستے دیکھے تمام
قلعہ کو باغات سے آراستہ دیکھا جب یہ در دولت پر پہونچا اُدھر برجلیس نے آفتاب سے کہا کہ اے
نائب مابدولت ایلچی آگیا ہی کسی سردار کو اُسکے استقبال کے لیے روانہ کرو یہان اُس وقت مین دربار
آراستہ ہو چکا تھا یہ اُسکا سُننا تھا کہ فوراً برجلیس نے ایک سردار کو کہ نام اُسکا زحل تیغ زن

تھا حکم دیا کہ تو ائچی کا استقبال کرکے دربار مین لے آوے بموجب حکم برجیس اپنے دنگل پرسے اُتکر طرف
جلوخانہ کے چلا اُدھر نامہ برنے درگہ سالار سے کہا کہ ہماری خبر کردو کہ ایک نامہ بر حاضر دربار ہوا چاہتا ہی
اُسنے کہا کہ کچھ خبر کرنے کی ضرورت نہین ہی آپ تشریف لے جائین آپ کی خبر قبل سے ہوگئی ہی کوئی خبر
کرنے کی حاجت نہین ہی یہ سنکے نامہ برتے اپنے ہمراہیون کو اُسی مقام پر ٹھہرنے کا حکم دیا آپ اکیلا
پردہ اُٹھاکر چلا اُدھر سے وہ سردار جو کہ برائے استقبال چلا تھا آیہونچا اُسکو دیکھکر کہنے لگا کہ کیا
آپ ہی نامہ لے کر آئے ہین شیر افگن نے کہا کہ جی ہان مین ہی نامہ برہون اُس سردار نے
جو شیر افگن کو دیکھا سردار زبردست پایا اُسکے چہرے سے رعب و داب شجاعت آشکار دیکھے کہا
کہ آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلین مجکو آپ کے استقبال کا حکم ہوا ہی شیر افگن نے کہا کہ مین
حاضر ہون آپ چلین یہ سنکے وہ سردار اُسکو اپنے ہمراہ لے کر داخل دربار ہوا سات جلوخانے تھے ہر جلوخانہ
مین دونون طرف غلامان زرین کمر پہرے پر مقرر تھے یہ سب کو دیکھتا ہوا اُسکے ہمراہ دربار مین پہونچا دربار کو
خوب آراستہ دیکھا یہ بات نمایان پائی کہ ہر ایک کے سینہ پر تصویر آفتاب نمایان تھی بادشاہ کو دیکھا
کہ ایک زینہ کا تخت ہی اُسپر نشمن ہی سر پر بقاب پڑی ہی سر پر چھتر گردش کر رہا ہی وزیر
سلطنت عقب نشست کھڑا ہی شیر افگن نے مجرا گاہ سے مجرا کیا حکم بیٹھنے کا ہوا اُسنے دیکھا کہ کوئی
کرسی یا دنگل خالی ہو تو مین بیٹھ جاؤن مگر کوئی کرسی و دنگل خالی نہ پایا یہ فکر کرنے لگا کہ کسکو ہٹا کر بیٹھون
ملازمون نے دنگل لاکر روبرو تخت کے بچھا دیا اشارہ ہوا کہ بیٹھ جاؤ یہ سلام کرکے دنگل پر بیٹھ گیا اُسنے
دیکھا کہ اس قدر سردار دربار مین موجود ہین مگر سب خاموش سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین کوئی بات
چیت نہین کرتا ہی نہ کسی جانب کو دیکھتا ہی یہ رعب دربار تھا جب شیر افگن بیٹھ چکا برجیس نے
ساقی کو اشارہ کیا کہ جام شراب ناب دے ساقی نے جام بلورین پر کرکے شیر افگن کے روبرو
پیش کیا شیر افگن نے جام لے کر پی لیا پھر ساقی نے جام دیا اُسنے پی لیا اور مجرا آفتاب جادو
بھی پوشیدہ سب کی نظرون سے دربار مین موجود ہی سب واقعہ دیکھ رہا ہی جب دماغ اُسکا بادہ ناب
سے گرم ہوا اُسنے کہا کہ مین نامہ لے کر آیا ہون برجیس نے پوچھا کہ کسکا نامہ لے کر آئے ہو اُسنے
کہا کہ مین نامہ لے کر یلوان جہان گرشاسپ دوران خدیو زمان شاہ فرمان حاکم ملک خوزیزہ یعنی
خوزستان کا خوزیزنامہ لایا ہون یہ نامہ آپکے نام ہی اسکو ملاحظہ کرکے جواب تحریر فرماویجے یہ سخن کے
برجیس نے کہا کہ وہ نامہ کہان ہی شیر افگن نے نامہ نکال کر برجیس کے ہاتھ مین دیا برجیس نے نامہ
لے کر دبیر کو دیا اور کہا کہ آواز بلند پڑھو دبیر نے نامہ لے کر لفافہ چاک کیا اور پڑھنا شروع کیا بعد تعریف
خدا اور رسول اُسکے کا دنگل کے یہ تحریر تھا کہ ای نبیرۂ خورشید مجکو بھی یہ ثابت ہوئی کہ تو شاہان اولوالعزم
سے تعلق رکھتا ہے تیرے نانا خورشید نے کبھی یہ قصد نہین کیا مگر یہ تیرا قصور نہین ہی تیرے نطفہ کا ہی جسکا
پدر نشان نہین ہی نہ معلوم تو کس کے نطفہ کا ہی ایک امر مہمل اپنے مقام پر تجویز کر لیا کہ خداوند آفتاب
کے ہم فرزند ہین ای نادان یہ بھی کوئی قیاس کرنے کی بات ہی کوئی بھی عقل مند اسکو گوارا
کرے گا کہ تو آفتاب کا فرزند ہی ارے نادان آفتاب کی کب یہ قدرت ہی اول تو یہی امر خلاف
عقل تھا کہ تیرا نانا آفتاب کی پرستش کرتا تھا جو کہ خلق کیا ہوا خداوند نعما کا ہی ای جہل یہ بھی اُسکی نادانی
اور بے عقلی تھی کہ جسقدر اشیا دنیا مین خلق ہوئی ہین سب پیدا کی ہوئی خدائے باختر مالک خشک و تر
یعنی نعما کی ہین بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ جب ایسا خدا جو کہ بیچند ہزار ملک باختر کا حاکم ہو اور

اشیا اُس نے اپنی قدرت سے خلق کی ہون کیا آفتاب کیا ماہتاب کیا ستارے کیا بحر و بحر کیا زمین و آسمان کیا جن و بشر وغیرہ وغیرہ اور جو جنون کہ دنیا مین پیدا کی ہون اُسکو تو نہ مانین اور اُسکی پیدا کی ہوئی چیزون کو خدا جانین مگر ہم کو اس سے کوئی غرض نہ تھی کیونکہ اس اقلیم کا قاعدہ ہی کہ جو کوئی جو مذہب رکھتا ہو دوسرے سے اُسکو کوئی مطلب نہین وہ اپنے ملک مین اُس مذہب کو رواج دے یہ طریقہ ہمیشہ سے چلا آتا ہی بلکہ جو لوگ تیرے دربار مین زمانہ سابق کے ہونگے اُن سے اس امر کو دریافت کر لینا اور سُنتا کہ وہ کیا کہتے ہین مگر یہ سُنا ہی کہ تو کوئی نیا طریقہ ایجاد کرنے والا ہی یعنی اپنے مذہب آفتاب پرستی کو رواج دینے والا ہی اول تو یہ خیال کرنا ضرور ہی کہ پہلے ہم اپنے مین لیاقت اس امر کی پیدا کرین کہ جو عالی خاندان ہین اُنکے ہم سر ہون دوسرے وہ مرتبہ حاصل کرین کہ سب ہم کو اپنے برابر سمجھا تصور کرین یہ تو خیال کرنے کی بات ہی کہ تیرا نانا ایک چھوٹے سے ملک کا بادشاہ تھا جسکے مرنے کے بعد تو بھی اُسی ملک پر قابض ہوا اُسنے کبھی اس امر مین فکر نہ کی نہ کوشش کی کہ اپنے ملک کو ترقی دیتے یا کسی طرف کو لشکر کشی کرتے یہ جرات نہ ہوئی سوائے اپنے ملک کی حفاظت کے دوسری فکر نہ تھی نہ ایسا لشکر تھا کہ وہ یہ جرات کرتا اب مین حیران ہون کہ وہ کون سی قوت تجکو حاصل ہو گئی ہی کہ تو نے یہ جرات کی اور یہ قصد کیا میرے خیال مین یہ امر کسی صورت سے نہین آتا ہی کہ کیا امر تجکو لاحق ہوا ہی صرف اس امر پر خیال کر لینا کہ ہم خداوند کے فرزند ہین بھلا کون اسکو تسلیم کرے گا کہین یہ بھی سُنا گیا ہی کہ آفتاب جو کہ لقا کا بندہ ہو وہ کیونکر آسمان پر سے زمین پر آسکتا ہی جس طرح اور ستارے ہین اُسی طور سے یہ بھی ہین آفتاب و ماہتاب یہ بالکل بے معقلی ہی یہ خیال کر لینا کہ ہمارا جو خداوند یعنی آفتاب ہمارے اوپر مہربان ہوا اور وہ میرا باپ ہی اور مین اُسکا فرزند ہون اور اُسنے مجکو اپنا نائب کیا ہی یہ کبھی نہین ہو سکتا ہی میرے نزدیک وہ کوئی ساحر ہی جو کہ اپنے کو خداوند کہتا ہی پس تم کو لازم ہی کہ تم اپنے قصد سے باز آؤ اور اپنا وہی مذہب قدیم جو کہ تمہارے ننکا تمہا اُسی پر قائم رہو اور وہی طریقہ رکھو جو کہ ہمیشہ کا تمہا یہ امر بالکل خلاف ہی کہ تم اپنے کو سجدہ کرنے کا حکم دو کیسا خدا اور کیسے نائب خدا صرف لقا ایک خدا تھا جو کہ کسی سبب سے پردہ دنیا سے بہشت کی طرف تشریف لے گئے ہین جب اُنکا جی چاہے گا وہ تشریف لائینگے میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ تم اپنے اسی ملک پر اکتفا کرو اور زیادہ ہوس نہ کرو ورنہ خرابی ہوگی مین نے جو سُنا کہ تمہارا یہ قصد ہی کہ تم لشکر کشی میری طرف کروگے مین نے خیال کیا کہ تم کو کیون زحمت ہو مین خود کیون نہ تمہارے ملک پر لشکر کشی کر کے جاؤن اور اگر ممکن ہو تو تم کو تمہارے قصد سے باز رکھون پس میری نصیحت پر عمل کرو ورنہ آمادہ جنگ ہو یہ امر بالکل خلاف دانائی و عقل ہی کہ آفتاب کو اپنا باپ تصور کرے جو کہ ایک بالکل بے حس چیز ہی سوائے روشنی کے اور کوئی فائدہ نہین ہی زمین پر آنا کیسا اور تیری ماں سے عقد کرنا کیسا بس میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ تم میرے کہنے پر عمل کرو آیندہ اختیار ہی کیون اپنے کو خراب کرتے ہو بے عقلی سے کام لیتے ہو وہ شخص نہ ہو کہ بعد کو جب کوئی زک اُٹھاؤ تو یہ کہو کہ ہم نہ جانتے تھے کہ یہ امر یون ہی تم ابھی لڑکے ہو وہ کام کرو کہ بڑے بڑے بزرگ عزت کرین یہ خیال نہ کرین کہ یہ لڑکا ہی بالکل بے عقل ہی عقل مکتب خیال کر کے مثل میرے لشکر کشی نہ کرین پھر اُسوقت بڑی مشکل ہوگی کس کو کس کو جواب دوگے اور کس کس سے مقابلہ کروگے یہ حرکت تمہاری تمام شاہان اقلیم کو ناگوار ہوگی سب ضرور مقابلہ کو آئینگے جس جس کو خبر ہوگی اس سے کیا حاصل کہ ذرا سے امر کے لیے اتنی قدر لوگون کو اپنا دشمن کرو یہ بالکل خلاف عقل ہی یہ یقین ہی کہ بعد

کو پھر وہی کام کرنا پڑے گا جو کہ مین خیال کرتا ہون کہ آخر کو اس خودسری کا یہ انجام ہوگا کہ یہ ملک بھی ہاتھ سے جاتا رہے گا لشکر تباہ ہوگا اور اگر صلح کرلی تو یہ انجام ہوگا کہ یہی مذہب جو کہ تمھارا آفتاب پرستی ہے اسی پر قائم رہو جو کوئی صلح کرے گا اسی اقرار پر وہ شامل ہوگی کہ سب الزام دینگے کہ لڑکا تمھارا جوانی کی امنگ مین کچھ خیال نہ کیا یہ کیسے مشیر کار ہین کہ جنھون نے ایسی صلاح دی ہے وہ میرے نزدیک تمھارے دوست نہین ہین بلکہ دشمن ہین یہ خیال کرلو کہ نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے میرے اور تمھارے باپ کے بڑی دوستی اور ملاقات تھی بدین سبب مین نے تم کو اس طور سے یہ نامہ تحریر کیا ورنہ مین صرف اطلاع کردیتا کہ مین مقابلہ کو آیا ہون اگر میرا مقابلہ کرو مجلو کیا غرض تھی کہ مین یون نصیحت کرتا صرف اس خیال سے لکھا کہ یہ میرے دوست کا ملک ہے اور اسکا لڑکا اسوقت اسپر حاکم ہے اور بسبب اپنی کم سنی و خردسالی کے عقل سلیم نہین رکھتا ہے جو کچھ چند بربادکنندگان حکومت نے تعلیم کیا ہے اور کان مین پھونک دیا ہے اسکو اسنے اپنا ذریعہ ترقی خیال کرلیا ہے تو یہ بالکل خلاف ہے کہ اپنے دوست کا غیرخواہ لڑکا خراب ہو اور دوست دیکھا کرے اسکی عزت سے بعید ہے اس سبب سے مین نے تم کو بطور نصیحت کے یہ نامہ تحریر کیا ہے کہان تک تحریر کو طول دون اس شعر کے مضمون پر مین اپنے نامہ کو ختم کرتا ہون ؎ منت انچہ حق بود گفتم تمام ؎ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ؎ یہ مضمون جو برجیس نے سنا بہت برہم ہوا اور کہا کہ مجھ خونخوار کی شامت آگئی ہے ضرور قضا سر پر کھیل رہی ہے جو مابدولت کی شان مین ایسے کلمات تحریر کیے مین یون کوئی نائب خداوند کو تحریر کرتا ہے جو کہ اسنے تحریر کیا ہے وہ خود اپنی لیاقت کی طرف خیال کرے اور مابدولت کی لیاقت و عالی خاندانی کی جانب دیکھے کجا مین فرزند خداوند آفتاب کجا وہ بندۂ آفتاب میرا اسکا کیا مقابلہ ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؎ اسکو لازم ہے کہ اپنی لیاقت سے زیادہ نہ کلام کرے احاطۂ لیاقت سے قدم باہر نہ رکھے اول تو اسنے بڑی خطا یہ کی کہ مجھ ایسے صاحب اختیار پر لشکر کشی کرکے آیا یہ نہ خیال کیا کہ مین نائب خداوند و خود خداوند ہون یہ مین کس پر لشکر کشی کرکے جاتا ہون اگر آیا بھی تھا تو اسکو لازم تھا کہ میری خدمت مین حاضر ہوتا میری اطاعت کرتا اور مجکو سجدہ کرتا بخدائی مانتا اگر مین اس مین لیاقت پاتا تو اسکو مرتبہ پسر کی عنایت کرتا نہ یہ کہ اس طور کی تحریر میرے نام روانہ کی چونکہ مین خدا نائب خداوند ہون رحم و کرم میرا طریقہ ہے بدین سبب مین بھی اسکو پہلے بطور نصیحت اس نامے کا جواب تحریر کرتا ہون اور اسکی اس خطا سے درگذر کرتا ہون اگر اسنے اسپر عمل کیا تو خیر ورنہ وہ مزا سخت دونگا کہ تمام شاہان دنیا کو کان ہونگے اگر ہم خلاف حکم خداوند کرینگے تو یہی امر ہمارے لیے بھی رکھا ہے یہی کسر اہم کو بھی ملے گی پھر کوئی سرتابی نہ کریگا سب بلاجھک دیکھا کرے اسکی عزت سے بعید ہے اس سبب سے ہونگے اور میری نیابت و خیال کے قائل ہونگے پھر میرے حکم کو کیا لائینگے یہ جو تقریر مرد شیرافگن نے اپنے مالک کے حق مین سنی خلاف الفاظ سننے کی اپنے قلب مین جرأت نہ پائی چونکہ خاندان عال اور صاحب غیرت تھا کچھ اسکا خیال نہ کیا کہ یہ دربار غیر بادشاہ کا ہے یہان سوائے میرے کوئی میرا شریک نہین ہے سب اسکے ملازم ہین مردجری دبہادر تھا بہادر تو صاحب غیرت اکثر ہوتے ہین کچھ جان کا خوف نہ کیا جرات کرکے یون کہنے لگا کہ اگر اجازت ہو تو مین کچھ عرض کرون برجیس نے جواب دیا کہ جو تم کو کہنا ہو کہو کوئی مانع نہین ہے یہ سنکے اس مردجری نے کہا کہ یہ خیال آپ کا بالکل خلاف ہے میرا مالک کسی سے نہین خوف کرتا ہے اسکے دربار مین اسوقت کئی ہزار سردار ہین وہ آج تک جس

شہر پر لشکر کشی کر کے گیا سو اسے ظفر کے کبھی اُنکے لشکر نے شکست نہین کھائی ہمیشہ ظفر مند رہا ہی بھلا وہ
کیون کسی سے خوف کرنے لگے اور کیون اطاعت کرنے لگے وہ ہمیشہ ہر ایک پر لشکر کشی کر کے گئے ہین
اور آج تک کوئی لشکر کشی کر کے نہین آیا ہی نہ آج تک کبھی اس اقلیم مین مذہب کی بابت مقابلہ ہوا بس
اب مین عرض کرتا ہون کہ آپ بادشاہ سے صلح کرلین مقابلہ نہ کرین واقعی دراصل یہ امر بالکل خلاف
عقل مندی و دانائی ہی کہ آفتاب کو جو کہ ایک ستارہ ہی خدا تصور کرنا اسپر طرہ یہ کہ وہ آسمان پر سے
زمین پر آیا اُسنے صورت بشری پیدا کی اور اہل دنیا سے مواصلت کی اول تو آسمان یہ قدرت
نہین ہی وہ ستارہ ہی ہمارے خداوند تعالے کی قدرت سے خلق ہوا ہی بھلا وہ کب زمین پر آسکتا ہی
اور عقد کر سکتا ہی یہ سب بندے تعالے کے ہین اگر کوئی کہے کہ فلان شجر نے صدا دی یا اپنی جگہ سے حرکت
کی یا صورت انسانی پیدا کی تو آپ یقین کر سکتے ہین کہ ایسا ہوا یہ سب بندے تعالے کے ہین اور اُنکی
قدرت سے پیدا ہوتے ہین لہذا مین آپ سے بلا خوف و خطر عرض کرتا ہون کہ یہ خیال اپنے دل
سے دور فرمائیے کہ مین فرزند ہون آفتاب کا اور نائب ہون خداوند آفتاب کا پس یہی اپنا طریقہ
رکھیے کہ آفتاب کی پرستش کیجیے اور اپنے کو سجدہ نہ کرائیے اول تو یہی خلاف عقل ہی کہ آفتاب کو خدا
مانا جاے پھر یہ آپ کا اور آپ کے خاندان کا مذہب قدیم ہی اسمین کسی طور کی دست اندازی
نہین کی جا سکتی ہی کیونکہ اگر کسی طور کی دست اندازی کی جائے گی تو تمام شاہان اقلیم فساد پر
آمادہ ہو جائینگے اور پھر انمین سے دوسرے کوئی نیا طریقہ نہین ایجاد کیا جا سکتا ہی آیندہ آپ
کو اختیار ہی جو چاہیے جواب نامہ دیجیے سو مین نہ گویم کہ این ممکن آن کن + مصلحت بین و کار آسان
کن + مگر یہ ضرور خیال کر لیجیے کہ وہ اپنے مذہب سے نہ انحراف کرینگے نہ آپ کی اطاعت کرینگے کیونکہ
جب اُنکا قصد اہل اسلام سے مقابلہ کرنے کا ہی کہ جو اسوقت لشکر کثیر اور اتنی بڑی طاقت
رکھتے ہین کہ کوئی بادشاہ نہ رکھتا ہوگا نہ اس قدر لشکر اُسکے پاس ہوگا اہل اسلام کے ایک ایک
سردار و افسر کے ماتحت اس قدر لشکر ہی کہ اکثر شاہون کے پاس نہ ہوگا اُسکے ایک ایک افسر نے
اس قدر ملک و طلسم فتح کیے ہین اور اُنکے قبضہ مین ہین کہ کسی بادشاہ کے پاس نہ ہونگے گو کہ خدا
پرستون نے تمام دنیا کے مذہبون کو تباہ کیا اور نیست و نابود کیا گو کہ یہ امر بہت مشہور ہی کہ خداوند
کو اہل اسلام نے بہت پریشان کیا اور خداوند تعالے رحم کو کام فرمایا بدین خیال کہ یہ بھی بندے
میرے ہین گو کہ اس وقت منحرف ہو گئے ہین مین کیون اُنپر اپنا عذاب نازل کرون جو اُنھون نے کہا
گوارا کیا اور عاجز ہو کر دنیا سے بہشت کی طرف چلے گئے اور اس رحم کا انجام یہ ہوا کہ اُنکی خدائی
بالکل دنیا پر سے جاتی رہی کوئی اُنکا ماننے والا نہین رہا یہ چند ملک جو باقی ہین وہ لوگ اس فکر
مین ہین کہ ان ملکون سے بھی مذہب تقا پرستی کو نیست و نابود کر دین جو کہ ایسے ہون اُن سے
ہمارا مالک قصد مقابلہ رکھتے ہین بھلا وہ اور کسی کو کب خیال مین لائینگے میرے نزدیک آپ کا
اُن سے یہ سوال کرنا بیکار ہی یہ سُنکے برجیس نے کہا کہ ایلچی تو بھی مذہب تقا پرستی رکھتا ہی
شیر افگن نے کہا کہ جو میرے بادشاہ کا مذہب ہی وہ میرا بھی مذہب ہی برجیس نے
کہا کہ ایلچی میری دو باتین سن لے مین کہتا ہون بھلا یہ کون سی عقل ہی کہ ایک بندے آفتاب
کو جو مثل ہمارے اور تمھارے ہو اُسکی بندگی کرین اور اُسکو اپنا خدا جانین اور اپنے
خدا ے حقیقی کو نہ پہچانین کہ جس کے نور سے تمام عالم روشن ہی تم بتاؤ کہ یہ کیسا خدا ہی

کر جو اپنے بندون سے مقابلہ کرے اور شکست کھا کر ملک بملک فرار کرتا پھرے اور بندون کے ہاتھ سے اُسکو پناہ نہ ملے آخر کو اسقدر عاجز ہو کہ اُسکے ہاتھ سے قتل ہو یہ کوئی خدائی شان ہی اور جو کہ خدائے حقیقی ہی اُسکی بابت یہ کہا جائے کہ یہ لقا کے پیدا کیے ہوے ہین خدا کی یہ صفت ہی کہ جسکی ذات سے تمام عالم کو نفع پہونچے دیکھو یہ کتنی بڑی خداوند آفتاب کی صفت ہی کہ اُنکے نور جمال سے تمام دنیا روشن ہی اگر اُنکا نور جمال نہ ہوتا تو اس قدر تاریکی ہوتی کہ کوئی چیز نہ دکھائی دیتی سب ٹکرا ٹکرا کر تمام ہو جاتے بھلا یہ صفت لقا مین کب تھی دوسری صفت یہ ہی کہ مثل آسمان کے دوسرا اور آسمان کس قدر اپنے قریب رہنے کے لیے بنایا ہی بھلا لقا نے بھی کوئی چیز کبھی بنائی تھی تیسری بات یہ ہی کہ اپنا نائب مجکو مقرر کیا ہی یہ امر کوئی تعجب کی جگہ نہین ہی کہ خداوند نے میری والدہ کے ساتھ عقد کیا اُنکو اختیار ہی کہ جس بندے کو چاہین اپنے ہمراہ کر لین یہ قدرت نہ تھی تو اُس آسمان پر سے اس آسمان پر کیونکر آئے ابھی جو وہ چاہین تو میرے دربار مین چلے آئین تمھارے آنے کی اُنھون نے مجکو خبر دی تھی کہ ایلچی درد دولت پر آیا ہی اُسکو استقبال کر کے اپنے دربار مین طلب کرو اگر وہ نہ خبر دیتے تو کبھی نہ معلوم ہوتا اور خیال کرنے کی جگہ ہی کہ بقول تمھارے بادشاہ کے میرے نانا کا چھوٹا سا ملک تھا یہ خداوند کے قدم کی برکت سے اسکو شرف حاصل ہوا ہی کہ اس وقت جو رتبہ اس ملک کو حاصل ہی اور کسی کو نہین ہی جس قدر اس وقت میرے پاس اس چھوٹی سی حکومت پر لشکر ہی کسی کے پاس نہ ہوگا اور جو جو سامان کہ میرے پاس ہی کسی بادشاہ کے پاس نہ ہوگا اور کیون نہ ہو جب کہ باپ خدا ہو تو اُسکے پاس کس چیز کی کمی ہوگی اس وقت تمام شہر مجکو اپنا خدا اور نائب خدا تصور کرتا ہی اور ہر صبح مجکو سجدہ کرتا ہی پس میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ تم بتپرستی سے باز آؤ اور مجکو سجدہ کرو اور اپنا خدا جانو میری اطاعت کرو اور خدمت اپنے بادشاہ کی ترک کرو اپنے پیدا کرنے والے اور خالق کو پہچانو اگر تم میرے کہنے پر عمل کروگے تو مین تم کو اپنا سپہ سالار کرون گا اے ایلچی اپنے خدا کو پہچان کیون گمراہ ہوتا ہی اور اپنی عاقبت کو خراب کرتا ہی اپنے خالق کو کیون نہین سجدہ کرتا ہی **مرد شیر افگن** نے یہ تقریر سُنکے جواب دیا کہ اے **برنبیس** اپنی زبان کو روک اور کوئی کلمہ خلاف زبان سے نہ نکالنا مین لاکھ لاکھ لعنت مذہب آفتاب پرستی پر کرتا ہون اور اُسکے ماننے والے کو کافر جانتا ہون مرد جری کہین پھرتے ہین کہ اپنے مذہب کو ترک کرتے ہین مذہب کو ترک کرنا گویا اپنے باپ سے منحرف ہونا ہی دنیا مین سوائے مذہب کے کوئی امر ایسا نہین ہی کہ جسکے لیے کوئی اپنی جان دے مذہب وہ چیز ہی کہ جو اسکے پابند ہین وہ جان دینا گوارا کرتے ہین اور مذہب ترک کرنا گوارا نہین کرتے ہین اُن لوگون کا ذکر نہین ہی کہ جو غیرت نہین رکھتے ہین اپنے باپ کو چھوڑ کر دوسرے کو باپ بنا لیتے ہین اور اسپر بھی کوئی منحصر نہین ہی بلکہ بعض ایسے ہین کہ جنکے باپ نامشان تک نہین اُنھون نے ایک تمہید فضول اپنے دل سے تراش لی اور اسپر اوروں کو بھی ترغیب دلاتے ہین کہ تم بھی مذہب ہمارا قبول کرو اسپر طرہ یہ کہ اپنے کو سجدہ کرنے کو کہتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم فرزند خداوند ہین اور نائب خداوند جو امر کہ آج تک کبھی نہین سُنا وہ اب سننے مین آتا ہی اور اپنے مذہب کو سچا کہتے ہین مین صاف صاف کہتا ہون کہ مین اپنے جان سے نہین ڈرتا ہون جو کچھ آپ کو تحریر کرنا ہو تحریر کرا دیجیے مجھ سے بابت ترک مذہب اور اطاعت کے نہ کیجیے مین ایسی نوکری کو کچھ خیال مین نہین لاتا ہون کہ جس مین ترک مذہب کی گفتگو ہو دوسرے مین نمک حرام نہین کہ مین اپنے مالک کی رفاقت ترک کرون اور ایک غیر کی اطاعت کرون اب مجھ سے اس امر مین کسی طور کی

تقریر نہ فرمایئے گا ورنہ مین کچھ اسکا پاس ولحاظ نہ کرونگا کہ یہ دربار غیرہ ہی مرد سپاہی بات پر جان دیتے ہین جسکی
زبان ایک اُسکا باپ ایک میرے باپ مین فرق نہین ہی جو میری زبان مین فرق ہو اور میرا نام شیر افگن
نہین کہ اگر کوئی اس امر مین کلام کرے اور مین اُسکو زبان تیغ سے جواب نہ دون یہ جو تقریر شیر افگن نے
کی تمام اہل دربار کے تیور بگڑ گئے اور سب کو غصہ آگیا مگر بسبب خوف برجیس کے کوئی دم نہ مار سکا مگر ایک
سردار جو کہ قریب تخت اپنے دنگل پر بیٹھا تھا اُسکا نام مرنج برجیس پرست تھا اور وہ نیا نیا انکے مذہب
مین آیا تھا اُسکو تاب نہ رہی برہم ہوکر کہنے لگا کہ اے ایلچی ما بدولت تے رو بر و خداوند و نائب خداوند کی
شان مین یہ کلام بس اپنی زبان کو روک تیرے باپ کا پتہ نہ ہوگا یہ تو معین خداوند یعنی برجیس پر کرتا ہی
کہ تو وہ والد بزرگوار ہین جو کہ تمام دنیا کی خدا ہین ایسا ذی شرف تو کوئی نہ ہوگا جیسے نائب خداوند
ہین انکی شرافت مین جو کوئی شک کرے وہ کافر ہی ہم خود مذہب نقا پرستی پر معین کرتے ہین کہ وہ ہمارے
خداوند آفتاب کا ایک بندہ تھا اُن سے منحرف ہوگیا خدائی کرنے لگا اُسکی سزا اُسکو خداوند نے اہل اسلام
کے ہاتھ سے دلائی ہم اُسکی بندگی کرنے والے کو کافر جانتے ہین اور اُسکا قتل ہم پر واجب ہی مگر کیا دو
دوامر مجبور کرتے ہین اول تو یہ کہ تیرے قتل کی خداوند و نائب خداوند نے اجازت نہین دی دوسرے
تو نامہ لے کر آیا ہی نہ ابھی اُس حرب زبانی کی سزا دینا ایک ہاتھ مین جرار سر دشمن قدم پر جا کر کرتا یا تیرے
زبان گدی کی طرف کھینچ لیتا بھلا ان کلام کی تاب کب شیر افگن کو تھی کبھی ایسے کلام سنے بھی نہ تھے
فوراً غصہ آگیا اور کہا او کافر آفتاب پرست تو کیا سزا دے گا تیری بھی یہ لیاقت ہوئی ابھی کل کا ذکر ہی
کہ فلان مقام پر قزاقی کرتا تھا پوشیدہ ہوکر قافلے لوٹتا تھا یا ترج یہان بیٹھکر دلاوری کا دعوی کرتا ہی
ہمیشہ تو قزاقی مین سرکار جو پیٹھکر جین سے روکی نصیب ہوئی تو بہادرون کے منہ چڑھنے لگا سچ کہا ہی
کسی نے کہ کبھی کم ظرف کو فرصت نہ دے جہان فرصت دی وہ یہ خیال کرتا ہی کہ ہمچنین دیگرے نیست چرہ
مارے غرور کے زمین پر قدم نہین رکھتا ہی تو کیا کرے یہ تیری اصالت کا سبب ہی سچ ہی جیسا جوہر ہوتا ہی
اُسکو اُسی کی صحبت پسند آتی ہی جیسا تیرا باد شاہ ہی ویسا تو بھی ہی بقول شخصے سہ گند ہم جنس با ہم جنس
پرواز + کبوتر با کبوتر باز با باز + ذرا میری طرف دیکھ اور چار آنکھین کرکے کلام کر یا نہ تو لگا دیکھون تو کہ سر دس
قدم پھاڑ کر کرتا ہی یہی منھ اور یہ کلام وہ وقت اپنا بھول گئے چوری سے مقابلہ کرتے تھے جب کسی بہادر
کا سامنا ہوگیا تو منھ چھپا کر بھاگ گئے پھر پلٹ کر نہ دیکھا کہ کون آتا ہی اور آج یون تقریر کرتا ہی یہ نہ خیال کرنا
کہ مین اس امر سے خوف کرون کہ یہان تیرے حمائتی ہین یہ ممکن نہین کہ مین نہ بولون جبھی تو تقریر کرے گا
ویسا ہین جواب دونگا لے اب صاف صاف سن کہ میری ماں پر تہمت زنا لگائی گئی تھی میری ماں نے
قسم کھائی تھی اسی وجہ سے تو میرے باپ کا نشان نہین ہی میری ماں نے بھی یہی کہا تھا کہ میرے ساتھ
خداوند آفتاب نے عقد کیا ہی یہ حمل مجکو اُنسے رہا ہی یہ سارا واقعہ میرے اوپر گذرا ہی یا میرے بادشاہ پر جیسے
گذرا ہو بیان کردے اصل امر یہ ہی کہ جو کھری بات کہتا ہی وہ ہمیشہ مُنہ کی کھاتا ہی اب مین کہان تک اپنی تقریر
کو طول دون تو کیون مجبور ہی مگر موجودہون جو تیرے نکلے میرا ہو سکے تو قصور وکوتاہی نہ کہ اگر بہادر ہی
ورنہ مین تجکو نامرد تصور کرونگا آج سے پھر کبھی ایسی تقریر کسی بہادر سے نہ کرنا یہ جو تقریر شیر افگن نے کی
اور سر دربار یون صاف طور سے بیان کیا بس مرنج کو غصہ آگیا تلوار میان سے نکالی کر اپنے دنگل پر سے
اُٹھا اور شیر افگن کی طرف چلا شیر افگن نے جو اُسے اپنے طرف آتے دیکھا سنبھلکے بیٹھ گیا تلوار سے نگاہ لڑی
رہی کہ جب وہ وار کرے قبضہ پر ہاتھ ڈال کر تلوار چھین لو اور اسی مقام پر بیٹھے بیٹھے اسکو اُٹھا کر جو مارو

نقش زمین ہوجائے یہ بھی کوئی چیز ہی یہ تو یہ خیال کر رہا ہی اور اہل دربار خاموش بیٹھے تماشہ دیکھ رہے ہین اور
برجیس کی یہ نوبت ہی کہ مارے غصہ کے تھر تھر کانپ رہا ہی مگر کچھ منہ سے کہتا نہین ہی خاموش ہی اِدھر
سب کی نظرون سے نہان آفتاب بھی موجود تھا وہ بھی یہ تقریر سن رہا تھا اُسنے بھی یہ واقعہ دیکھا اب جو
فساد ہوا چاہتا ہی اُسنے سحر سے دریافت کیا کہ برجیس کا پہلوان اسپر غالب ہوگا معلوم ہوا کہ اگر مقابلہ
ہوا تو وہی غالب ہوگا یہ پہلوان مغلوب ہوگا نامہ بر بہت زبردست ہی بس یہ دیکھنا تھا کہ اس نے
دل مین کہا کہ کیا تدبیر کرون کیونکر یہ فساد دفع ہو بس یہ اِدھر اسکے خیال مین آیا کہ تو برجیس سے یہ کہ کہ
اپنے پہلوان کو منع کرے اور نامہ بر سے یہ کہے کہ اِدھر دیکھ اور اپنے منہ پر سے نقاب اُٹھا دے بسبب
عارضہ سحر کے وہ اسکو سجدہ کرے گا اِدھر مین سحر کرتا ہون کہ اسکے قلب ماہیت ہوجائے اور یہ مذہب
آفتاب پرستی قبول کرنے نقاب پرستی ترک کرے اپنے مالک کی اطاعت سے منہ موڑے برجیس کی اطاعت
کرے یہ خیال کرکے برجیس کے برابر آکر اُسکے کان مین آہستہ کہا کہ اے نائب من کیون خاموش اُٹھا کر
اپنے پہلوان کو کیون نہین منع کرتا ہی اور کیون نہین اپنے منہ پر سے نقاب اُٹھاتا ہی یہ کہا کہ اے نامہ بر
میری طرف دیکھ اور اپنی خدائے برحق کو پہچان جیسے وہ تیری طرف دیکھے فوراً نقاب اُٹھانا وہ تجکو
سجدہ کرے گا تو اسکو اپنا سپہ سالار کرنا اور نامے کا جو کچھ جواب بھیجنا اُنکے ہاتھ بھیجدے جو کہ اسکے
ہمراہ آئے ہین کیونکہ جب یہ تجکو سجدہ کرے گا تو تیری اطاعت بھی منظور کرے گا اب یہ اپنے آقا کے
پاس یہان سے نہین جائے گا بس یہ جو برجیس کے کان مین آہستہ آفتاب نے کہا اُسنے خیال کیا کہا کہ
خدا وند نے خوب تدبیر بتائی بس اُسنے باواز بلند کہا کہ او مریخ کیا کرتا ہی یہ دربار خداوندی ہی اِس جگہ
ایسی بے ادبی کیا ہم سزا نہین دے سکتے ہین جو تو اپنے مقام پر سے اُٹھا اور بھی تو سردار ہین کوئی نہ بولا
تو بڑا جوان مرد معلوم ہوتا ہی یہ جی چاہتا ہی کہ اس بے ادبی کے عوض مین تجکو نامہ بر کے ہاتھ سے قتل کرا دون
جا بیٹھ اپنے مقام پر ہم خدا ہین اگر ایسی ایسی باتون پر لوگون سے فساد کرنے لگے اور اُنکو قتل کرنے پر آمادہ
ہونگے تو کوئی کاہے کو ہماری طرف رجوع ہوگا یہ جو ڈانٹ کر برجیس نے کہا مریخ کانپ کر رہ گیا گو فریب
شمیر افگن کے پہونچ چکا تھا قصد کیا تھا کہ وار کردون بس یون ہی سہم کر رہگیا اور ہٹ آیا اِدھر برجیس
نے صدا دی کہ اے ابھی میری طرف دیکھ اور اپنے خدا کو پہچان یہ سُنکے شمیر افگن نے اُسکی طرف دیکھا
برجیس نے اپنے منہ پر سے نقاب اُٹھائی اور کہا بر من نگر بر من نگر شاید کہ بشناسی مرا اِدھر نقاب
اُٹھائی اُدھر آفتاب نے سحر کیا کہ شمیر افگن کی قلب ماہیت ہوجائے سحر نے اپنا اثر کیا جیسے ہی
شمیر افگن نے برجیس کی طرف دیکھا اور اُسکے چہرے پر نگاہ پڑی قلب ماہیت ہوگئی دوڑ کر قدمون
پر گرا پہلے سجدہ کیا پھر قدم چومے اور رو رو کر یون کہنے لگا کہ افسوس ہین آج تک اپنے خدا سے نہ واقف
تھا مجکو جو سخوار نے گمراہ کر رکھا تھا میرا خالق تو یہ ہی مین نے کیسی اپنی عمر گمراہی مین بسر کی اور کیا کیا
کلام مین نے خدیت مین اپنے خداوند کے کہے میری زبان لائق کاٹ ڈالنے کے ہی آج مین نے اپنے
خدا کو پہچانا لقا واقعی بندہ ہی بھلا وہ کیا خدائی کر سکتا ہی اگر مین جانتا کہ لقا میرا خدا نہین ہی تو کبھی اُسکی
پرستش نہ کرتا اے خداوند میری خطا کو معاف فرما میرا قصور بخش کر تو کہ مین لائق بخشنے نہین ہون سہ ہر چند
نیم لائق بخشائش تو + بر من نگر بر کرم خویش نگر + مگر تیرے رحم و کرم سے بعید نہین ہی کہ تو مجھ پر رحم کرے
تو بڑا رحیم ہی کریم ہی یہ کہتا ہی اور رو رہا ہی آنکھون سے باران اشک ہی کہ جاری ہی آنسوؤن کا باندھا
ہوا ہی متواتر آنسو جاری ہین یہ حالت جو برجیس نے اُسکی دیکھی اپنے منہ پر کی نقاب درست کرکے

اور اُسکا سر اُٹھا کر کہا کہ کیون اس قدر گریہ کرتا ہی میری ذات رحیم ہی مین نے تیرا قصور معاف کیا تیری خطا بکل
کی یہ تیرا قصور نہ تھا تو نہین واقف تھا کہ مین تیرا خدا ہون اور تیرے خدا کا نائب ہون چونکہ یہ منظور ہی کہ امر
خدائی کا مجکو مختار کرین بدین سبب اُنھون نے میرے سجدے کا حکم دیا اور بہت سے کلام شفی آمیز زبان
سے اپنے کہے کہ جس کے سبب سے اُسکو تسلی ہوئی وہ جوش رقت کم ہوا آنسو تھمے برجیس کے
قدمون پر سے اُٹھکر اُس مقام پر آیا جہان پر بیٹھا ہوا تھا اور بیٹھکر کہنے لگا کہ ای خداوند مین آپ کا
بندہ بہت گنہگار ہون میرے قصور کو معاف فرمایئے مین توبہ کرتا ہون مین نے بڑی گستاخی کی کہ بہت
کلام سخت شان مین خداوند کے اپنے زبان سے کہے وہ کلام جوکہ ادنی کے بھی شان مین نہین کہے
جاتے ہین مجکو خوشخوار نے گمراہ کر رکھا تھا اگر اُسکو پاؤن تو اُس کے پُرزے پرزے اور ٹکڑے ٹکڑے
کرون جیسا کہ مجکو میرے خدا نے گمراہ رکھا تھا برجیس نے یہ حالت دیکھکر شیر افگن سے کہا کہ تم
جواب نامہ لے کر خوشخوار کے پاس جاؤ گے یا نہین اُسنے جواب دیا کہ اب مین اُسکی صورت نہ دیکھونگا
جانا کیسا میرے روبرو خداوند اُسکا نام اپنی زبان پر جاری نہ فرمائین بس فوراً برجیس نے حکم دیا کہ لاؤ
خلعت ہم نے شیر افگن کو اپنا سپہ سالار کیا آج سے اسکو ہم نے ستون قدرت لقب عطا کیا بموجب
حکم فوراً خلعت سپہ سالاری حاضر کیا گیا برجیس نے شیر افگن سے کہا کہ ای ستون قدرت مین تم
یہ خلعت زیب تن کرو آج سے تم میرے لشکر کے سپہ سالار ہو اور میری بارگاہ قدرت کے ستون ہو
تم کو کوئی نہین زیر کر سکتا ہی بس فوراً شیر افگن نے وہ خلعت پہن لیا ادھر دنگل اُسکا سب سے
بالا دست برابر بخت برجیس کے بچھایا گیا یہ اُس دنگل پر آکر بیٹھ گیا جب ان کاموں سے فراغت
ہو چکی اُسوقت برجیس نے دبیر سے کہا کہ ہماری طرف سے خوشخوار کو تحریر کر دو کہ تم بڑے مغرور
ہو گئے ہو اور بڑے گستاخ ہو ایسے کلام کوئی شان مین خداوند کے تحریر کرتا ہی اگر تم کو چشم بصیرت ہو
تو دیکھو کہ کیسی یہ قدرت کاملہ ہی کہ اپنے نور جمال سے تمام عالم کو روشن کیے ہوے ہی اور نہایت کسی
ایسی ایسی قدرتین ظاہر ہین کہ وہ لقا کیا ظاہر ہو سکتا تھا جسکی کہ تم پرستش کرتے ہو وہ بھی ایک بندہ تھا
خداوند کا اُسکو خداوند نے اپنی قدرت سے اس قدر قدرت دی تھی کہ کسی کو اُس زمانے مین نہ
دی تھی وہ مغرور ہو گیا اور خدائی کرنے لگا کیسا اُسکو ذلیل اور خوار کیا ہی خدا پرستون نے پہ اُسکے
فرار کی سزا تھی جو غلام اپنے آقا سے پھر جاتا ہی اُسکو یہی سزا دی جاتی ہی وہ کیا گیدی تھا اور کیا لیاقت
رکھتا تھا کہ خدائی کرتا مگر اے حقیقی خداوند آفتاب ہی جسکا مین فرزند و نائب ہون بس مین تم کو تحریر
کرتا ہون کہ تم کو لازم ہی کہ مذہب آفتاب پرستی قبول کرو غاشیہ اطاعت دوش ہوش پر رکھکر
حاضر خدمت ہو میری اطاعت کرو اور لقا پرستی ترک کرو ورنہ یہ یاد رکھو کہ وہ سزا دیجائے گی کہ تمام
عمر یاد کرو گے دیکھو یہ خدا ہی کہ جس نے اپنے بندون کی ہدایت کے واسطے چند روز کے لیے اپنے
سجدے کو موقوف کیا اور مجکو سجدہ کرنے کو حکم دیا کہ میرے نائب و فرزند کو سجدہ کرو اور یہ قدرت دکھائی
کہ اُس آسمان کو چھوڑ دیا اور مثل اُسی کے اور ایک آسمان تیار کیا جوکہ بی اُسمین اپنا مسکن مقرر کیا ہی
مین کہان تک اُسکے اوصاف تحریر کرون اور کہان تک اُسکی مدح مین قلم فرسائی کرون اور کیون نامہ کو
طول دون اور تمھاری بیکار تحریر کا کیا جواب دون مین ایسے سہل تحریر کا جواب نہین تحریر کرتا ہون صرف
اس قدر تمھارے راہ دکھانے کو تحریر کیا ہی تاکہ تم جو گمراہ ہو رہے ہو راہ راست پر آؤ اور اپنے خدا کو
پہچانو ورنہ تم نے خطا تو ایسی کی تھی کہ اگر قہر خداوندی نازل ہوتا اور دریاے غیظ و غضب جوش زن

ہوتا تو تم مع لشکر خاک سیاہ ہو جاتے مگر چونکہ ذات خدا رحیم ہوتی ہی اور اُسکا فرض ہی کہ اپنے
بندون پر رحم کرے کیونکہ وہ تو اُسکے پیدا کیے ہوے ہین سب اپنے مالک سے نماز و نیاز کرتے ہین
بدین خیال تمھاری خطا معاف فرمائی گئی تم کو لازم بلکہ الزم ہی کہ مثل شیر افگن کے جو کہ تمھارا نامیلیکر
آیا تھا اور یہان آکر اُسنے اپنے خدا کو پہچان لیا اور مذہب باطل کو ترک کیا اور مجکو سجدہ کیا وہ بڑا مرد
عقیل تھا کہ جب اُسکو ہدایت کی گئی کیونکہ وہ عقل سلیم رکھتا تھا فوراً اُسنے مجکو سجدہ کیا اور اپنی لاعلمی
کا قائل ہوا کہ مین واقف نہ تھا کہ لفا خدا نہین ہی خدا میرا آفتاب عالمتاب ہی ایسی حالت مین مین
کیون گمراہ رہون کیون نہ اُسکی پرستش صدق دل سے کرون اُسنے یہ خیال کرکے لفا پرستی ترک
کی اور میری اطاعت قبول کی مین نے اُسکا یہ مرتبہ کیا کہ اُسکو اپنا سپہ سالار کیا اور ستون قدرت
نصب دیا لہذا تم کو ظلمی کیا جاتا ہی کہ بغور دیکھنے اس فرمان واجب التعظیم کے میری خدمت مین آؤ اور
اپنی عقا مثل شیر افگن کے معاف کراؤ اُس کے عوض مین ۱۰ بیس پیر کی پاؤگے اور وہ مرتبہ ہوگا
کہ تمام شاہان اقلیم اُسکی خواہش کرینگے اور تمھارے بعد پھر کسی کو نصیب ہوگا آیندہ تم کو اختیار
ہی اگر اسکے خلاف کروگے عذاب و عتاب اور قہر خداوندی مین مبتلا ہوگے بس مین نے نامہ اپنا اس شعر
پر ختم کیا ؎ سپیر دم نبود مایۂ خویش را ؎ تو دانی حساب کم و بیش را ؎ یہ مضمون جو کہ برجیس نے
کہا دبیر نے فوراً قرطاس پر تحریر کیا جب نامہ تیار ہو چکا تو پیش کیا کہ یہ نامہ حاضر ہی برجیس
نے وہ نامہ لے کر ایک چوبدار کو دیا کہ بیرون دربار جو لوگ کہ شیر افگن کے ہمراہی کمر حے
ہین اُنکو دے دینا کہ یہ جواب نامہ ہی اور کہنا کہ تمھارے افسر نے بادشاہ کی ملازمت ترک کی
اور خداوند و نائب خداوند کی اطاعت قبول کی اور مذہب لفا پرستی کو بھی ترک کیا مذہب اصلی
آفتاب پرستی قبول کیا اب وہ دربار مین تمھارے بادشاہ کے نہین جائے گا لہذا یہ نامہ تم لے جاؤ
یہ سنکے اُس چوبدار نے وہ نامہ لیا اور باہر آکر شیر افگن کے ہمراہیون کو دیا اور جو کچھ برجیس
نے کہا تھا اُن سے کہدیا وہ نامہ لے کر اور تقریر سنکے اُسی وقت باہم یہ تقریر کرتے ہوے اُس
مقام پر سے چلے کہ ہمارے افسر نے بُرا کیا جو برجیس کی اطاعت قبول کی افسوس نمک حرامی پر
کمر باندھی ایسا دیا غیرت ہوکر ایسی بے غیرتی کرے اول تو اپنا مذہب ترک کرے دوسرے
اطاعت بھی ترک کی یہ کیا ہو گیا ہم ایسا نہین جانتے تھے بادشاہ اسے بہت دوست رکھتے تھے
بسبب جرات و غیرت کے جس وقت وہ سنینگے نہایت صدمہ ہوگا کسی کا اعتبار نہین ہی
ہمارے افسر کو بادشاہ مثل فرزند کے خیال کرتے تھے جس طور سے کوئی فرزند کی خاطر کرتا ہی وہ
اسی طور سے اُنکی خاطر کرتے تھے ایسا بادشاہ تو کوئی نہ ملیگا ایسی ایسی تقریر کرتے ہوے غصہ اور
غصہ سے باہر آئے اور اپنے لشکر کی راہ لی قریب شام لشکر مین پہونچے چونکہ دربار برخاست ہو چکا تھا
بادشاہ داخل بارگاہ آرام تھا کیونکر خبر کرتے اپنے مقام پر قیام کیا اہل لشکر نے دریافت کیا کہ تمھارا
افسر کہان ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ہم کو کیا معلوم اُنھون نے ہمکو راہ سے واپس کر دیا ان سب نے
خیال کیا کہ کیا حاصل جو ان سے یہ حال کہین بہتر بادشاہ کو خبر کرین پھر تو خود بخود سب پر ظاہر ہوگا
یہ امر ایسا تو ہی نہین کہ پوشیدہ رہے اور کوئی نہ سنے مگر ہم کو کیا ضرورت ہی جو ہم اپنی زبان سے
بیان کرین اس خیال سے کہدیا کہ ہم کو راہ سے واپس کر دیا وہ لوگ یہ خیال کرکے خاموش ہو رہے
کہ کوئی مصلحت ہوگی وہ رات بسر ہوئی بوقت سحر خوانخوار نے دربار کیا سب لوگ حاضر دربار

ہوے خوشخوار نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ آج دو روز ہوے کہ شیر افگن نامہ لے کر گیا ہی
واپس نہین آیا مین نے اسکو دو روز سے نہین دیکھا ہی طبیعت پریشان ہی دوسرے بدون اسکے میرا دربار
سونا پڑا ہی وہ رونق دربار کی نہین ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور وہ نامہ لے کر گیا ہی ابھی نامہ کا
جواب نہ ملا ہوگا وہ اسی انتظار مین مقیم ہونگے کہ جواب ملے تو روانہ ہون آج ضرور حاضر خدمت
ہونگے یہان تو یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ادھر وہ لوگ جو انطین اور انطین جو مغز افسر تھے انھون نے دربار کی
کپڑے پہنے اور وہ نامہ جو انکو ملا تھا اسکو لے کر طرف دربار کے روانہ ہوے داخل دربار ہوکر مجرا گاہ سے
مجرا کیا بادشاہ نے دریافت کیا کہ تم لوگ کیون آئے ہو انھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ ہمراہی مین مرد
شیر افگن کے تھے جب کہ وہ نامہ حضور کا لے کر طرف شہر آفتاب نما کے روانہ ہوے تھے تو انھون نے اپنے
ہمراہ ہم کو لیا تھا ہم انکے ہمراہ گئے تھے بادشاہ نے متحیر ہوکر دریافت کیا کہ پھر وہ تمہارا افسر کہان ہی
انھون نے جو تقریر کہ اس چوبدار سے سنی تھی بادشاہ کے روبرو بیان کی اور وہ نامہ نکال کر روبرو
بادشاہ پیش کیا بادشاہ نے دبیر کو اشارہ کیا کہ نامہ لے کر پڑھو دبیر نے انکے ہاتھ سے نامہ لیا تمام دکمال
پڑھکر سنایا اب جو اسکا مضمون خوشخوار نے سنا اور آگاہ ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ شیر افگن نے
میری اطاعت ترک کی اور اطاعت برجلیس کی قبول کی اور مذہب نفاپرستی ترک کرکے مذہب آفتاب پرستی
اختیار کیا اور برجلیس کو سجدہ کیا چونکہ یہ مردجری اور باغیرت ہی نہایت غصہ آیا اور ایک دو دم غلیظ
تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر گذر گیا آنکھین قرمز حیض سے لعل ہوگئین دونون ابرو مثل بیش عقرب کے حرکت
کرنے لگے تمام بدن کے بال کھڑے ہوگئے اہل دربار کی طرف دیکھکر کہنے لگا کہ شیر افگن نے بڑی حرکت
کی اسکی ذات سے یہ امید نہ تھی وہ مرد باغیرت وبہادر تھا یہ کیا اسکے دل مین سمائی میرے خیال مین
نہین آتا ہی کہ یہ کیا اسنے کیا بالکل خلاف شجاعت کیا مرد بہادر کو یہ زیبا نہ تھا جو اس نے ایسی حرکت کی
نہ معلوم اسکی وہ غیرت کیا ہوئی کدھر گئی بے غیرتی پر کیون کمر باندھی نہ معلوم اسکی سمجھ کیسی افسوس کہ میری رفاقت
ترک کی مین نے اسکو مثل اپنی اولاد کے پرورش کیا تھا برابر اسکے خیال کرتا تھا یہ کیا فعل اس سے
سرزد ہوا بالکل اسنے بہادری کا نام ڈبو دیا اپنے خاندان کی عزت کو برباد کیا جیسا اسکا خاندان شجاعت
وبہادری مین مشہور تھا ویسا ہی اسنے اب بدنام کیا نا خلف اپنے خاندان مین پیدا ہوا شیخ سعدی علیہ الرحمہ
نے سچ فرمایا ہی سہ زنان باردار ای مرد ہشیار + اگر وقت ولادت مارزایند + ازان بہتر بہ نزدیک
خردمند + کہ فرزندان ناہموار زایند + یہ کہکر بادشاہ نے اہل دربار کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم مین
کوئی ایسا بھی ہی کہ جو شیر افگن کو سر دربار جاکر قتل کرے یا زندہ گرفتار کرکے لے آئے اسکا بھائی
مرد تیغ زن کہ وہ اس سے بزرگ تھا جب سے اسنے یہ سنا ہی کہ شیر افگن نے مذہب آفتاب پرستی
قبول کیا تاو پیچ کھا رہا ہی جیسے ہی پھر دوبارہ بادشاہ نے کہا کہ اے حاضرین دربار ہی تم مین کوئی ایسا بہادر کہ جاکر
سر دربار قتل کرے یا گرفتار کرکے لائے مرد تیغ زن یہ سنتے ہی فورا اپنے دنگل پر سے اٹھا اور کہا کہ غلام
جان نثار حکم دہ بجا لانے کو موجود ہی کیونکہ اس ناشدنی ننگ خاندان نے بالکل خلاف مردی ومردانگی
کے کام کیا کہ آپ کی اطاعت سے منھ موڑا اور دوسرے کی اطاعت قبول کی اپنا مذہب نفاپرستی
چھوڑ کے دوسرا مذہب آفتاب پرستی اختیار کیا میری دانست مین اسنے مذہب نہین چھوڑا بلکہ اپنے
باپ سے انحراف کیا تمام خاندان مین داغ لگایا یہ جو بادشاہ نے سنا مرد تیغ زن سے کہا کہ تم ٹھہرو
مین خود جاتا ہون یا تو اسکو فہمائش کرکے لاتا ہون یا اسکا سر کاٹ کر لاتا ہون مین اسکا روادار نہین

ہون کہ میرے لشکر کا اڈا سپاہی نامردی کرے اور مین اُسکو گوارا کرون نہ وہ کہ جسکو مین نے مثل فرزند کے پرورش کیا ہو مین قسم کھا کر کہتا ہون اپنے دین ومذہب کی کہ اگر میرا فرزند بھی یہ حرکت کرتا تو یہی سزا اُسکو بھی دیتا مگر یہ صدمہ نہ ہوتا جو اس شیر افگن کے لیے ہوگا مگر کیا کرون کہ نامرد کا تو مین دشمن ہون معلوم ہوتا ہی اُسنے صرف جان کے خوف سے یہ بے غیرتی گوارا کی بلا سے جان جاتی تو جاتی کوئی یہ تو نہ کہتا کہ خونخوار کے لشکر کا سردار اعلےٰ ہمارے بادشاہ کا شریک ہوگیا مذہب تقاپرستی ترک کرکے ہمارا مذہب آفتاب پرستی اختیار کیا کتنی بڑے شرم کی بات ہی اور غیرت کا مقام ہی کہ جو الفاظ ہم نے آج تک کانون سے نہین سُنے تھے وہ اس نامرد کے سبب سے سُننا پڑے ہم فرض ہی کہ ہم اُسی کو کیون زندہ رکھین کہ جو یہ الفاظ ناشایستہ اور کلام ناسزا کانون سے سُنا پڑین جب وہی نہ ہوگا تو پھر کوئی کیون کہنے لگا اُسنے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ حضور بجا ارشاد کرتے ہین خونخوار نے کہا کہ مین ابھی جاکر اُسکو اس فعل بد کی سزا دیتا ہون اُس مرد نے کہا کہ آپ کیون زحمت اُٹھائین اور تکلیف گوارا فرمائین یہ غلام خانہ زاد جاتا ہی اور حکم والا بجا لاتا ہی خونخوار نے کہا کہ نہین مین خود جاتا ہون اب اُسکی یہ جرأت نہین کہ پھر کر عرض کرتا اس شعر پر عمل کرکے اپنے مقام پر آبیٹھا ؎ خلاف رائے سلطان رائے جستن ؎ بخون خویش باید دست شستن ؎ بس خونخوار بمصداق غیظ وغضب اپنے تخت پر سے اُٹھا تلوار میان سے کی اور اہل دربار سے پلٹ کر کہا کہ اگر کوئی میرے عقب مین چلا تو مین اُسکو اُسی مقام پر قتل کرونگا یہ وہ مثل ہی کہ مرد مرے نام پر اور نامرد مرے نان پر اُس مرد دکو جو ایسی نامردی کرتا تھی تو میرے ہمراہ کیون آیا اور میرا ساتھ لے کر کیون گیا اُسی مقام سے تم اُسکا شریک ہوگیا ہوتا اس کم بخت نے مجکو بھی بدنام کیا کہ خونخوار نے کیسے نامرد کے ہاتھ نامہ روانہ کیا تھا کہ جو جان کے خوف سے اُسکا مطیع ہوگیا اور اُسکا مذہب بھی قبول کرلیا اور اپنی شجاعت وبہادری مین دھبہ لگایا ننگ خاندان مشہور ہوا یہ کہکر تلوار لیے ہوے باہر آیا اور مرکب پر سی چڑھکر جو ہوا کے گھوڑے کے تو نخم جا مین تیرے آگے جاتا ہون سوار ہوکر ایسا تیز چلا کہ جو ایک پل مین تمام عالم کی گشت کرے اور جسکے رہوار یک نظر بھی تھک کر رہ جاے اور وہ نہ تھکے پاگ چولی مرکب ہوا ہوگیا اور مثل سایہ کے نظرون سے نہان ہوگیا گویا ایک جھونکا ہوا کے تیز کا تھا کہ چل کر رہ گیا یہ مرکب اُٹھائے ہوے تلوار علم مُٹھ مین کف رح لال غیظ سے مہیب حال جسم کے بال کھڑے ہوے چلا جاتا ہی یہان دربار مین یہ تذکرہ ہی کہ افسوس بہت بڑا پہلوان زبردست وسردار بالادست آج بادشاہ کے ہاتھ سے قتل ہوگا بڑی خرابی کی بات ہی کیا تدبیر کرین کہ اُسکی جان بچے اور بادشاہ کی بھی بات رہے اگر ہم مین سے کوئی جاتا تو سمجھا کر بچا لاتا مگر وہ جو دشمن لے گئے ہین وہ زندہ نہ چھوڑینگے شیر افگن کے بھائی نے کہا کہ آپ لوگ بیکار افسوس کرتے ہین ایسے کا مرنا ہی بہتر ہی کہ جس کے سبب سے بابر اور اُسکا نام ہو ایسے بدنام کرنے والے جیے تو کیا جیے جو اپنی بدنامی کو فخر خیال کرین یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر قلعہ شہر آفتاب تمامین برجلیس تخت حکومت پر متمکن ہی اور سب اہل دربار جمع ہین دنگل پر برابر تخت کے شیر افگن بھی بیٹھا ہی سب خاموش ہین کوئی کسی سے بات نہین کرتا ہی دربار کا یہ رنگ ہی اُدھر خونخوار خونخوار بنا ہوا مرکب کو اُڑاتا ہوا یہ کلام زبان پر مرد مرے نام پر نامرد مرے نان پر میرے ہاتھ سے بچکے کہان جاتا ہی بغیر قتل کیے ہوے نہ پھرونگا چاہے میری بھی جان جاتی رہے شہر پناہ پر پہونچا یون ہی دروازہ داخل شہر ہوا اہل شہر یہ حالت دیکھکر دنگ ہوگئے کہ یہ کیا واقعہ ہی مگر بدین خیال کہ یہ امر بھی شاید کوئی اور خدائی سے ہو ہم جو دخل دین تو خلاف

خداوند ہوگا خاموش دیکھا کیے خوشخوار کو یہ بھی خیال نہین کہ کوئی پائمال ہو جائے گا یا کوئی گر پڑے گا مرکب
دوڑائے ہوے چلا جاتا ہی خود بھی کسی سمت نہین دیکھتا ہی کئی مقام پر ایسا ہوا کہ دو ایک آدمی
مرکب کی چپیٹ مین آکر گر پڑے کچھ زخمی ہوے کچھ بچ گئے کچھ کچل کر مر بھی گئے مگر یہان خبر بھی نہین کہ
کون مرا اور کس پر کیا گذری یہ چوک کو چھوڑ کر کے سامنے قلعہ کے پہونچا چونکہ اُن لوگون سے سب مقام
کا پتہ نشان دریافت کر چکا تھا اسی سبب سے بلا خوف و خطر مرکب اُٹھائے چلا آیا یہان تک کہ
قلعہ سامنے دکھائی دینے لگا اسنے قلعہ کو دیکھکر اور مرکب کو تیز کیا اور ایک کوڑا مرکب کو مارا جس مرکب
نے کہ کبھی پھول کی چھڑی نہ کھائی ہو اُسپر جو نازیانہ پڑے تو اُسکا کیا حال ہوا ہوگا مارے بھر کے
قریب در قلعہ پہونچ گیا یہان در قلعہ پر جو دربان تھے انھون نے جو اسکو آتے ہوے دیکھا کہ ایک
سوار اس قصد سے چلا آتا ہی کہ مین قلعہ مین جاؤن اُسکی یہ حالت ہی کہ شمشیر برہنہ ہاتھ مین ہی مُنھ مین
کف ہی چہرہ لال ہی سر پر تاج چہرے سے جلال شاہی عیان مرکب تیز رفتار زیر ران بسیار تیزی چلا آتا ہی
ان لوگون نے خیال کیا کہ اسکو در قلعہ پر روکیے اور ایسی حالت سے قلعہ کے اندر نہ جانے دیجیے یہ قصد
کرکے دربان کھڑے ہو گئے جیسے یہ بڑھکر قریب در قلعہ پہونچا دربانون نے روکا اور کہا کہ اس صورت
سے قلعہ کے اندر جانے کا حکم ہرگز نہین ہی جب تک کہ ہم اجازت نہ لین یہ کب سُنتے ہین انھون نے
مرکب کو جیسے ہٹا کوشش کیا اور ہمیز کرکے تلوار جو اُنکو دکھاتے ہین تو وہ تلوار کی چمک دیکھکر پیچھے ہٹے
مرکب کو ہمیز کرکے آگے بڑھے مرکب کے تیور بگڑے اور سب کے سر اُن پر سے ہوکر بیرون در قلعہ میدان مین جا کر
اترا یہ لوگ لینا لینا کہکر عقب مین چلے مرکب نے جو میدان پایا اب وہ کب قرار لیتا ہی برابر چلا جاتا ہی کہان
وہ سوار اور یہ لوگ پیدل کب پاتے ہین تھوڑی دور چل کر رہ گئے ایک قدم نہ چل سکے مرکب کے گرد قدم بھی
نہ پا سکے مُنھ تک کر مثل گرد قافلہ کے رہ گئے خوشخوار مرکب کو تیز کرکے قریب در دولت کے پہونچا اسنے
قلعہ کی کچھ کیفیت بھی نہ دیکھی اپنی حالت مین چلا گیا جب در دولت پر پہونچا تو دیکھا کہ تمام سردارون کی
سواریان موجود ہین دربار گاہ پر حاجب و دربان کھڑے ہوے ہین یہ اُسی طور سے مرکب اُٹھائے ہوے
چلا آتا ہی جو کوئی منع کرتا ہی یہ اُسپر نگاہ تک نہ ڈالتا ہی اور تلوار دکھاتا ہی چونکہ بادشاہ ہی وہ لوگ مارے
خون کے پھر کچھ نہین کہتے ہین یہان تک کہ یہ سب مقام طے کرکے اُس مقام پر پہونچا جہان درگہ سالار
بیٹھا ہوا تھا اُس نے جو یکہ سوار کو اس حالت سے دیکھا اور شور و غل بھی سنا کہ ہم لاکھ لاکھ منع کرتے ہین
مگر یہ سوار نہین مانتا ہی مع مرکب چلا آتا ہی تیز مغرور معلوم ہوتا ہی کہتا ہی کہ مین یون ہی دربار مین جاؤنگا
یہ خبر بھی درگہ سالار نے سُنا اور سوار کو بھی دیکھا تلوار نکال کر سر راہ کھڑا ہو گیا کہ اتنے عرصہ مین خوشخوار
اُسکے قریب پہونچا اُسنے کہا کہ او سوار کہان بے ادبانہ آتا ہی آگے مقام ادب ہی دربار نائب خداوند
ہی یہان بڑے بڑے بادشاہ دست ادب جوڑ کر جاتے ہین اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اُنکی بابت حکم نہین ہوتا ہی
وہ واپس جاتے ہین بغیر اجازت بار نہین پاتے ہین بھلا تو کیونکر یون جا سکتا ہی کہ بلا اجازت مع مرکب
چلا جائے مرکب پر سے اُتر تلوار میان مین کر دے مین جاکر تیری خبر کرتا ہون اگر اجازت ہو تو جاؤ ورنہ اپنے
مقام کو واپس جاؤ کل پھر آنا یہ تقریر سُنکے خوشخوار نے کہا کہ وہ نامرد ہوتے ہونگے جو بے اجازت
جاتے ہونگے ہم تو بلا اجازت مع مرکب دربار مین جائینگے دیکھین ہم کو کون روک سکتا ہی
جسکا قدم آگے بڑھا اُسکے تن پر سر نہ ہوگا درگہ سالار نے کہا کہ تیری کیا لیاقت جو تو جا سکے
خوب یاد رکھنا کہ بلا عرض معروض تجکو اندر دربار کے ہرگز نہ جانے دونگا ایسی جرات اچھی نہین ہوتی

بس آگے مرکب کا قدم نہ بڑھانا ورنہ تن پر تیرے سر نہ ہوگا نہ مرکب کے پانون ہونگے خونخوار نے کہا کہ کیا لاف وگذاف کرتے ہو کیون بیکار اپنے جان کے پیچھے پڑے ہو ہین ان گدڑ بھبکیون سے نہین ڈرنے والا ہون مع مرکب ضرور ہین جاؤنگا یہ سُنکے درگہ سالار نے تلوار میان سے کھینچ لی یہان جو شور وغل ہوا اور برجلیس نے جو یہ صدا سُنی اہل دربار سے کہا کہ یہ کیسا غل ہی کوئی برا سے خبر تو جانے یہ سُنکے چوبدار نے قصد کیا تھا کہ ادھر جب خونخوار نے دیکھا کہ اُسنے تلوار میان سے کھینچ لی آگے بڑھکے ایک وار جو کیا تو درگہ سالار کا سر زخمی ہوا وہ وار کرتا رہ گیا اِنکا وار چل گیا کاری زخم لگا جب وہ زخمی ہوا انھون نے نوک شمشیر سے پردہ بارگاہ کا اُٹھایا جب درگہ سالار زخمی ہوا تو کسی کا پھر یہ قصد نہ ہوا کہ روکے یہ خیال کیا کہ جب ہمارے افسر اعلیٰ زخمی ہوے تو ہماری کیا اصل ہی کون ایسے ہست چھٹ سے مقابلہ کرے دوسرے اپنے مالک کی خبر لینے مین مصروف ہوے یہ خیال کیا کہ کہین یہ قتل نہ کر ڈالے یہ غل کرنے لگے کہ یہ سوار بڑا زبردست ہی اُسنے درگہ سالار کو زخمی کیا اب مع مرکب دربار مین جاتا ہی یہان ایک چوبدار سکلم برجلیس برائے دریافت حال چلا تھا کہ پردہ اُٹھا یہ پردہ نوک شمشیر سے اُٹھا کر مع مرکب داخل دربار ہوا اہل دربار نے جو دیکھا کہ ایک سوار با شمشیر عریان منھ مین کف مگر چہرے سے شان وشوکت شاہی نمودار نہایت جرار مع مرکب چلا آتا ہی غیظ وغضب کہ سر پر نہایت طاری ہی یہ لوگ بھی دست بقبضہ ہوے کہ نہ معلوم کسکی تلاش مین آیا ہی ادھر برجلیس کی بھی نگاہ اسپر پڑی ڈانٹ کر کہا کہ ادبے ادب کدھر آتا ہی یہ بارگاہ خداوندی ہی تو برا بے ادب معلوم ہوتا ہی کہ مع مرکب وبا شمشیر برہنہ دربار مین آیا تجکو کسی نے منع بھی نہین کیا کہ یون بے ادب نہ جا بس اسی مین خیر ہی کہ جدھر سے آیا ہی واپس چلا جا ورنہ خرابی ہوگی یہ جو برجلیس نے کہا اُس سوار نے جواب دیا کہ ادے گیدی تو کیا بکتا ہی تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تیرے دربار مین کوئی با ادب آئے مین جس کام کو آیا ہون وہ کام اپنا کرکے چلا جاؤنگا تیرے دربار مین قیام نہ کرونگا نہ تیرے اہل دربار سے کسی کو اذیت دونگا نہ تجکو چھیڑونگا تجھ سے تو سر سید ان سمجھونگا مین اُس نامرد نمک حرام کو سزا دینے آیا ہون جس نے جان کے خوف سے تجکو سجدہ کیا اور اپنا مذہب ترک کیا وہ کہان ہی ارے یہ خیال نہ کیا کہ ہم کیا حرکت نامعقول کرتے ہین اُسکا وہ حال کرونگا جو کسی نے کسی کا نہ کیا ہوگا یہ کہتا جاتا تھا اور چلا آتا تھا یہان تک جب قریب ایوان پہونچ گیا مرکب سے کود پڑا اور با شمشیر برہنہ داخل دربار ہوا ادھر برجلیس نے دیکھا کہ اس نے سیر سے کہنے پر عمل تک نہ کیا اور اُسی حالت سے چلا آیا خیال کیا کہ دیکھا چاہیے کس غرض سے آیا ہی اور کیا کرتا ہی بس خاموش ہو رہا یہ خیال کر لیا کہ یہ زندہ تو اب یہان سے جا نہین سکتا ہی یا سجدہ کرے گا یا جان سے مارا جائے گا یہ تو اُس خیال سے خاموش ہو رہا اور پھر نہ کچھ کہا اہل دربار بسبب برجلیس کے خوف کے کچھ نہ بولے دوسرے خونخوار نے کسی سے کچھ مزاحمت بھی نہ کی جب یہ ڈانٹ کر برجلیس نے کہا تھا کہ ادبے ادب کدھر آتا ہی تو مرد شیر افگن نے بھی سر اُٹھا کر دیکھا تھا دیکھتے ہی یہ فوراً پہچان گیا کہ یہ میرا بادشاہ ہی مگر ایسا سحر مین مبتلا ہی کہ خاموش بیٹھا رہا کسی سے کچھ نہ کہا نہ خود کچھ جواب دیا ادھر خونخوار نے ایوان مین پہونچ کر چارون طرف دیکھا تمام دربار کو دنگلون وکرسیون سے آراستہ پایا اُسپر پہلوانون کو سنسان دیکھا سب طرف تلاش کیا مگر شیر افگن کو کہین نہ پایا یکایک اسکی نظر تخت پر جا پڑی دیکھا کہ تخت پر ایک لڑکا بیٹھا ہی کہ اُسکے منھ پر نقاب پڑی ہی اور سریر تخت کے ایک دنگل پر شیر افگن کمر وغرہ سے قبضہ شمشیر باندھے ہوے خاموش بیٹھا ہوا ہی اور تخت کے جانب دیکھ رہا ہی میری طرف نگاہ بھی

نہین کرتا ہی اسکو اور غصہ آیا اور ڈانٹ کر کہا کہ او نمک حرام و نامرد بس اسی مین خیریت ہی کہ اپنے ہاتھ رومال سے باندھ کر میرے روبرو حاضر ہو اور اپنی خطا کو معاف کرا ورنہ تیری آج زندگی نہین ہی تیرا پیمانہ عمر لبریز ہو گیا ہی تو میرے ہاتھ سے زندہ نہ بچے گا نہین تجکو قتل کرون گا تیری اس نامردی کی سزا دونگا ارے او نامرد تو نامہ لے کر آیا تھا یا اس مکار کی اطاعت کرنے آیا تھا کہ جس کے باپ کا نشان تک نہین ہی ایسا نامرد ہی کہ مین یون چلا آیا کسی نے روکا تک نہین واہ کیا خدائی ہی کہ خبر بھی نہ ہوئی کہ کون ہمارے دربار مین آتا ہی اور کس حالت و قصد سے آتا ہی اور کیا اسکی غرض ہی یہ کیسا خدا ہی کہ بالکل آگاہ نہ ہوا یہ جو خونخوار نے کہا برجیس کو غصہ آیا اور کہا کہ ارے اسکو کسی نے روکا تک نہین خونخوار نے کہا کہ ملک الموت کو کوئی روک سکتا ہی برجیس نے کہا کہ تو ملک الموت ہی خونخوار نے کہا کہ ہان اسی لیے ملک الموت ہون جو کہ نامرد ہی اور بہادر کے لیے ملک الموت نہین ہون اس وقت تو مین صرف شیر افگن کی روح قبض کرنے آیا ہون خونخوار نے ایسے ایسے کلام کیے مگر شیر افگن خاموش بیٹھا رہا اور یہ سب کلام سنا کیا اور کسی بات کا جواب نہ دیا خونخوار کو اور غصہ زیادہ ہوا اور یہ کلمہ زبان پر لایا کہ ارے شیر افگن ہم تجھ سے کہتے ہین اور ہمارے کہنے کو تو گوز شتر سمجھ کر بالکل اسپر عمل نہین کرتا ہی او نامرد تیری وہ غیرت اور شجاعت کیا ہو گئی تیرا تو یہ قول تھا کہ مرد مرے نام پر اور نامرد مرے نان پر اب تو نے کیا نام پیدا کیا ہی خوب مردی کی داد دی ہی آفرین باد بریں ہمت مردانہ تو + بس خیریت اسی مین ہی کہ اٹھ اور میرے ساتھ چل اگر تو نہ چلے گا تو مجکو اسی دربار مین تہ تیغ کرون گا اور جہنم مین پہنچا دونگا کہے دیتا ہون کہ تو میرے ہاتھ سے اسوقت زندہ نہ بچے گا لقمۂ موت ہو جائے گا یہ کہکر اور تلوار علم کر کے چلا اور چاہا کہ اسکو سزائے موت دون کہ مرد شیر افگن نے برجیس سے کہا کہ خداوند اسکے ہاتھ سے مجھے بچایے یہ میرا بادشاہ ہی مین اسی کے حکم سے نامہ لے گیا تھا اب یہ میرے قتل کرنے کو اپنے لشکر سے آیا ہی یہ بغیر قتل کیے یہان سے نہ جائے گا یہ اپنے قول کا پکا یا بند ہی میری جان بچایے اور مجھپر رحم کر کے اپنے دامن عاطفت مین پناہ دیجیے ادھر شیر افگن برجیس سے یہ کہہ رہا تھا کہ خونخوار قریب پہونچ گیا اور تلوار علم کر کے کہا کہ مجکو معلوم ہوا کہ تیری قضا آگئی ہی کہ تو میری بات کا جواب نہین دیتا ہی قصد کیا کہ ایک ہاتھ ایسا لگاؤن کہ اسکے سر کے دو ٹکڑے ہو جائین ادھر شیر افگن سہم کر رہ گیا اب برجیس پریشان ہو گیا کہ کیا تدبیر کرون کیونکر اسکو اسکے دست قوی سے بچاؤن فوراً خیال آیا کہ نقاب اٹھا دے یہ خیال آتا تھا کہ برجیس نے خونخوار کی طرف دیکھکر کہا کہ او مرد زبان دراز فوراً اپنے خدا کو پہچان کہ جسکا تو بندہ ہی جس نے تجکو پیدا کیا ہی کیون اپنی عمر گمراہی مین بسر کرتا ہی جیسے ہی یہ کلام سنکے خونخوار نے برجیس کی طرف دیکھا اور قصد کیا کہ کچھ کہون کہ برجیس نے یہ کہکر نقاب منہ سے اٹھائی اور کہا کہ برمن نگر برمن نگر شاید کہ نشناسی مرا یہ نقاب کا اٹھانا تھا اور ادھر آفتاب جادو نے بھی سحر کیا کیونکہ یہ تو ہر وقت دربار مین موجود رہتا ہی مگر سب سے پوشیدہ رہتا ہی یہ سب کو دیکھتا ہی اسکو کوئی نہین دیکھتا ہی جیسے ہی نظر خونخوار کی برجیس کے روے نمکین پر پڑی فوراً غازۂ سحر نے اپنا اثر کیا کہ اسکا غصہ فوراً دفع ہو گیا قلب ماہیت ہو گئی مثل شیر افگن کے یہ بھی سحر مین مبتلا ہو گیا کوئی خبر نہ رہی دوڑ کر برجیس کے قدمون پر گر پڑا اور سجدہ کیا اور کہا کہ افسوس میری عمر اسقدر مفت برباد ہوئی گمراہی مین واقعی مذہب آفتاب پرستی اصلی مذہب ہی اور تو بیشک نائب خداوند ہی اور آفتاب خالق حقیقی اور خدا ہے برحق ہی اسی کے نور سے تمام عالم منور ہی مین نہ جانتا تھا کہ آپ خداوند کے فرزند

جلکر پیو ندہین میری خطا کو معاف فرمایئے مین نے بہت بڑی گستاخی آپ کی خدمت مین کی مین گردن
زدنی ہون یہ کہتا ہی اور زار زار روتا ہی افسوس کرتا ہی کہ میری تمام عمر گمراہی مین ضایع ہوئی مین نے
اپنے خدا کو نہین پہچانا خدائے باطل جو کہ بندہ خداوند کا تھا اُسکو خدا تصور کیا اُس نے بیکار کہا تھا خوب
ہوا جو وہ مرگیا یہ حالت جو برجلیس نے خونخوار کی دیکھی اُسکا سر اُٹھا کر سینہ سے لگایا اور کہا کہ کیون
اس قدر بیقرار ہوتا ہی تیری خطا مین نے اور خداوند دونون نے معاف کی کیونکہ تو لاعلم تھا اگر یہ امر ہوتا
کہ تو لاعلم نہ ہوتا اور اُس حالت مین ایسی حرکت کرتا تو بیشک تیری خطا تھی اُسوقت مین تو لائق سزا
تھا کہ دانستہ ایسے فعل کا مرتکب ہوتا اور ایسی حالت لاعلمی مین تو لائق سزا نہین ہی تو پریشان نہ ہو اور
دریاے انفعال مین غوطہ زن نہ ہو یہ سُنکے خونخوار کے ہوش وحواس درست ہوے ادھر اُدھر دیکھنے لگا
برجلیس نے کہا ہمارے دوست کے واسطے تخت لاؤ یہ حکم دینا تھا کہ فوراً ملازمون نے تخت حاضر کیا برجلیس
نے حکم دیا کہ ہمارے تخت سے برابر بچھا دو جب تخت برابر تخت برجلیس کے بچھا دیا گیا برجلیس نے
خونخوار سے کہا کہ تخت پر بیٹھ جاؤ یہ تمھارے لیے ہی مین تمھین اپنا مرسل کرونگا بس خونخوار اُسی وقت
اُس تخت پر بیٹھ گیا جب وہ تخت پر بیٹھ چکا برجلیس نے ساقی کو اشارہ کیا کہ ایک جام خونخوار کو شراب کا
کا دو ساقی نے جام شراب ناب کا اُسکو دیا جب دماغ خونخوار کا شراب سے گرم ہوا اُس وقت شیر افگن
کی طرف دیکھکر کہا کہ واقعی تو بڑا مرد عاقل تھا کہ تو نے مذہب آفتاب پرستی کو قبول کیا اپنی عقبی درست
کی خیر مین کی تیرے سبب سے اس مرتبہ کو پہونچا اگر تیرے قتل کے لیے نہ آتا تو یہ افتخار کیونکر حاصل ہوتا قدم
راہ ضلالت وگمراہی سے باہر نہ نکلتا برجلیس نے کہا کہ تم دونون صاحب آپس مین گلے مل جاؤ اور اے خونخوار
تم اس مرد جری کی خطا بحل کردو اسکا قصور نہ تھا یہ کیونکر اطاعت نہ کرتا اور کیونکر راہ ضلالت سے نہ نکلتا جب کہ
اسنے اپنے خدا کو پہچان لیا مذہب آفتاب پرستی اختیار کیا خونخوار نے کہا کہ واقعی بہت بجا اور درست ہی
برجلیس نے شیر افگن سے کہا کہ تم رومال سے ہاتھ باندھکر اپنے آقا کے روبرو آؤ تاکہ وہ تمھاری خطا
معاف کرین خونخوار نے کہا کہ اے نائب خداوند مین نے اسکی خطا معاف کی کوئی ہاتھ جوڑکر آنے کی
ضرورت نہین ہی بس یہ کہا خونخوار نے حکم دیا کہ کوئی میرے لشکر مین جائے اور میرے سردارون کو مع لشکر
لے آئے اُن سے کہے کہ خونخوار تمھارے آقا نے مذہب لقا پرستی ترک کرکے آفتاب پرستی جو کہ مذہب
اصلی اور برحق تھا قبول کیا آج تک ہم سب کے سب حالت گمراہی مین تھے اب اپنے خدا کو پہچان لیا ہی لہذا
تم سب کو طلب کیا ہی کہ تم بھی آکر اپنے خدا کو پہچانو اور گمراہی سے نکلو یہ امر مرکب براے نشانی لیتا جائے
تاکہ اُن لوگون کو یقین آئے یہ خونخوار نے جو کہا تو برجلیس نے اپنے ایک سردار کو جسکا نام زنبور میش زن
تھا حکم دیا کہ تم جاؤ خونخوار کے لشکر کو لے آؤ وہ فوراً اپنے دنبل پر سے اُٹھا اور مرکب خونخوار کو ہمراہ لے کر
طرف اُسکے لشکر کے چلا پہلان دربار مین خونخوار کے سب سردار جمع ہین اور اُسکا انتظار کر رہے ہین کہ
اب بادشاہ یا تو شیر افگن کو لے کر آتے ہین یا اُسکو قتل کرکے واپس آتے ہین کہ اتنے مین یہ سردار
جو اُنکے طلب کے لیے چلا تھا داخل لشکر ہوا اہل لشکر نے جو اپنے بادشاہ کا مرکب اُسکے ہمراہ دیکھا
سب کے سب اُسکے گرد جمع ہوے اور دریافت کرنے لگے کہ بتاؤ ہمارا بادشاہ کہان ہی اُسپر کیا
گذری کہ تم اُسکا مرکب لے کر آئے ہو اُس سردار نے کہا کہ جو افسر اعلے تمھارے بادشاہ کے بعد ہین
اُنکو ہمارے آنے کی خبر کرو کہ ایک شخص تمھارے بادشاہ کا کچھ پیغام لے کر آیا ہی اُسکو کچھ تم سے
کہنا ہی جو پیغام بادشاہ نے تم کو دیا ہی وہ سُن جاؤ یہ سُنکر وہ لوگ دوڑکر بارگاہ مین آئے اور کہا

کہ آپ لوگ بآرام تمام یہان بارگاہ مین بیٹھے ہین وہان ایک شخص وہ مرکب لے کر آیا ہی جسپر بادشاہ
سوار ہوکر تشریف لے گئے تھے ہم نے جو دریافت کیا کہ بادشاہ کہان تشریف رکھتے ہین تو اُس نے
کہا کہ تم اپنے سردارون کو خبر کرو کہ وہ آکر جو پیغام تمھارے بادشاہ نے دیا ہی سُن جائین لہذا آپ
لوگ اُسکے پاس تشریف لے چلین اور سُنین کہ وہ کیا پیغام لایا ہی اور کیا واقعہ گذرا ہی کہ جو خالی
مرکب آیا ہی یہ سُنتے ہی وہ لوگ پریشان ہوگئے اور اُنکے ہوش وحواس بجا نہ رہے دل مین خیال
کرنے لگے کہ کیا بادشاہ گرفتار ہوگئے یا قتل ہوگئے چل کر دریافت کرین اور اُس واقعہ سے آگاہ
ہون اگر قتل ہوگئے ہون تو چل کر ہم لوگ بھی اپنی جانین دین حق نمک سے ادا ہون کیونکہ اب ایسا
قدردان بادشاہ ہم کو نہ ملے گا اگر گرفتار ہوگئے ہون تو جس تدبیر سے ممکن ہو رہا کرلائین اور
چل کر سُنین کہ کیا پیغام ہمارے بادشاہ نے ہم کو دیا ہی بس سب سردار بارگاہ سے نکل کر اُس مقام
پر آئے جہان وہ سردار مرکب لیے ہوے کھڑا تھا اُن سب نے وہان اکر اُس سے دریافت کیا کہ
پہلے یہ بیان کرو کہ ہمارا بادشاہ بخیریت ہی پھر بادشاہ کا پیغام بیان کرنا تاکہ ہم لوگون کو اطمینان
ہو اُسنے کہا کہ تم لوگ پریشان نہ ہو تمھارا بادشاہ خیریت سے ہی یہ سُنکر ان لوگون نے کہا کہ اچھا آپ
بیان کرو کہ کیا پیغام دیا ہی اُس سردار نے وہی تقریر جو کہ خونخوار نے بیان کی تھی بیان کی اور کہا کہ
مرکب اپنا برائے نشانی روانہ کیا ہی تاکہ تم کو یقین آئے یہ سُنکے اُن سب نے کہا کہ ہم تو اُنکے تابع علم
ہین جو فرمائینگے ہم بجا لائینگے جادہ اطاعت سے قدم باہر نہ نکالینگے اگر اُنھون نے یہ مذہب
ترک کیا اور ہم کو بھی اُس مذہب کے ترک کرنے کے لیے طلب کیا ہی تو ہم یہ مذہب ترک کرینگے اور
جو مذہب کہ ہمارے بادشاہ نے اختیار کیا ہی ہم بھی وہی مذہب قبول و منظور کرینگے بقول اُس کلمہ
گو کے کہ انا مسلمنا دین وکہم جو ہمارے بادشاہ کا مذہب وہ ہمارا مذہب اور ہم چلتے ہین بس
اُسی وقت وہ سردار کل لشکر کو ہمراہ لے کر اُس سردار کے ہمراہ چلے جو کہ بادشاہ کا پیغام لایا تھا
باقی سب سامان اُسی مقام پر چھوڑ دیا اور کچھ لشکر بھی حفاظت کے لیے وہین چھوڑ دیا یہان تک کہ داخل
شہر ہوے یہان برجیس نے خونخوار کو قریب پیغمبری کے سرفراز کیا اُسکو لقب نامرسل عنایت کیا وہ
بہت خوش ہوا طرہ پیغمبری اُسکو دیا گیا شیر افگن اور خونخوار کے گلے مین تصویر آفتاب
کی ڈالی گئی اور ان دونون کے سینون پر بھی جو لباس کہ اُنکو سرکار برجیس سے مرحمت ہوا تھا
تصویر آفتاب بنی ہوئی تھی یہان تو یہ بندوبست ہو رہا تھا کہ وہ سردار سرداران خونخوار کو لے کر
حاضر دربار ہوا یہان اُن سب نے جو دیکھا کہ دربار آراستہ ہی ہمارا بادشاہ بھی تخت پر برابر اُس بادشاہ
کے بیٹھا ہی اُنھون نے قواعد شاہی ادا کیے خونخوار نے کہا کہ نائب خداوند کو سجدہ کرو اُنھون
نے قصد کیا تھا کہ سجدہ کرین کہ برجیس نے منھ پر سے نقاب اُٹھائی سب اہل دربار و شیر افگن
و خونخوار اور دیگر سردارون نے سجدہ کیا اور سب کے سب سحر مین مبتلا ہوے اُن لوگون نے عرض
کیا کہ لشکر آپ کا بیرون قلعہ حاضر ہی اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی خونخوار نے کہا کہ ہمارا لشکر بھی شامل
لشکر خداوند ہی ہو اب ہم یہان سے نہ جائینگے صرف ایک نامہ اپنے فرزند کو تحریر کر دینگے کہ وہ بھی
یہ مذہب قبول کرے اور تمام شہر مین اسی مذہب کو رواج دے یہ حکم سُنکے وہ سردار رخصت ہوکر
لشکر مین آئے اور جو کچھ سامان تھا وہ سب لے کر داخل شہر ہوے لشکر خونخوار شامل لشکر برجیس
ہوا ہر ایک سردار کے رہنے کو مقام عنایت ہوا خونخوار کو حکم ہوا کہ تم بیرون قلعہ اُس عمارت مین

قیام کرو کہ جسمین پہلے ہم رہتے تھے ہر صبح کو ہمارے دربار مین آیا کرو خونخوار بعد برخاست ہونے دربار کے قلعہ سے نکل کر اُس عمارت مین آیا اور ہر سردار کو حسب لیاقت و مرتبہ مقام قیام کرنے کو ملا سردارن برجیس نے بہت عزت و آبرو سے اُتارا اور سب اہل لشکر اور سردارون کو تصویر آفتاب عنایت ہوئی کہ اسکو گلے مین ڈال لو وہ تصویرین سحر بند تھین تاکہ یہ لوگ بھی سحر مین مبتلا ہون اور بموجب حکم اُنھون نے تصویرین گلے مین پہن لین یہان خونخوار جو آیا اُس مقام پر جو کہ اُس کے قیام کے لیے مقرر تھا اُسکو خوب آراستہ پایا یہ دیکھکر بہت خوش ہوا تھوڑے عرصہ مین ایک چوبدار نے آکر کہا کہ خداوند نے فرمایا ہی کہ آج تمھارے دعوت مع لشکر کے ہمارے یہان ہی خونخوار نے منظور کیا شام کے وقت سب کو علی قدر مرتبہ طعام لذیذ پہونچ گیا کوئی ادنی سے اعلی تک ایسا نہ تھا کہ جسکو طعام نہ پہونچا ہو سب اُس طعام کو کھاکر بہت خوش ہوے جو کچھ سامان خونخوار کے ہمراہ تھا وہ سب شامل سامان برجیس ہوگیا وہ رات خونخوار نے بسر کی وقت سحر خونخوار مع اپنے سردارون کے داخل دربار برجیس ہوا اپنے سردارون کا مقام دست چپ مین پایا سب کے بالادست شیر افگن ہو بعد فراغ سلام ہر سردار کو علے قدر مراتب حکم مرحمت ہوئی خود تخت پر برابر تخت برجیس کے متمکن ہوا اُسوقت ایک نامہ اپنے فرزند کے نام اس مضمون کا تحریر کیا کہ اے فرزند دلبند قوت بصر تم کو بعد دعا کے معلوم ہو کہ ہم یہان بعزم آفتاب نما پر تسخیر ہیت مع لشکر کے پہونچے مقابلہ کی نوبت نہین آئی مختصر نامہ و پیغام مین یہ انجام ہوا کہ ہم نے مذہب لقا پرستی ترک کیا جو کہ بالکل بے اصل مذہب تھا آج تک ہم گمراہی مین رہے اب جو دریافت کیا فی الواقع مذہب آفتاب پرستی مذہب حق ہی اُسکی کیا صفت تحریر کرون لہذا مین نے جب کہ خوب دریافت کر لیا تو مع لشکر اُس مذہب کو قبول کر لیا جب کہ اُسکی بزرگی مجھپر ظاہر ہوگئی اور مین اُسکے طریقہ اصول سے ماہر ہوا لہذا تم کو تحریر کیا جاتا ہی کہ تم بھی بعد دیکھنے اس محبت نامہ کے تمام شہر مین منادی کرا دو کہ سب لقا پرستی ترک کرین اور آفتاب پرستی جو کہ اصلی اور سچا مذہب ہی اختیار کرین اور تم بھی یہی مذہب قبول کرو اور اپنے لشکر کو بھی یہی تعلیم کرو اور مجھپر تو خداوند کی اس قدر عنایت ہی کہ مجکو اپنا پیغمبر مقرر فرمایا ہی اور لقب مرسل سے سرفراز فرمایا کیسی بڑی خوشی کی بات ہی کہ مرتبہ پیغمبری میرے خاندان مین آیا اب ہمیشہ ہمارے خاندان کے لوگ پیغمبر ہوا کرینگے اور یہ چند تصویرین خداوند اور نائب خداوند کی مرسل ہین انمین سے ایک تصویر تم اپنے گلے مین ڈال لو اور باقی تصویرین اہل شہر و لشکر کو تقسیم کر دو اگر کم ہون تو انھین کے مثل اور بنوا لینا اور جس جس مقام پر تصویر لقا رکھی ہو اُس اُس مقام پر تصویر خداوند و نائب خداوند حفاظت سے رکھوا دو اور تصویر لقا کو دریا برد کرو اور اب آج سے سکہ بنام نائب خداوند جاری کرو اسمین یہ تحریر ہو کہ برجیس فرزند خداوند و نائب خداوند ہی زیادہ دعا یہ نامہ تحریر کرکے اور کئی ہزار بلکہ قریب لاکھ کے تصویرین لے کر اُس نامہ کے ہمراہ روانہ کین بعد روانہ کرنے نامہ و تصویرکے برجیس نے حکم دیا کہ سامان جشن کرو ہم خوشی کرینگے ہم نے اپنے بڑے شخص کو اپنا نائب کیا جو کہ اس اقلیم کا ایک رکن اعظم ہی یہ جس قدر کام برجیس نے کیے ہین سب آفتاب کی تعلیم سے کیے ہین کوئی اپنی طبیعت سے نہین کیا ہی ناظرین پر واضح رہے کہ جو جو آفتاب کہتا گیا برجیس اُسکے موافق حکم دیتا گیا یا جو امر اُسکے کرنے کا تھا اُسکو خود اُسنے کیا کوئی کام بے حکم آفتاب برجیس نے نہین کیا

کیونکہ آفتاب تو مثل سایہ کے ہمہ وقت ہمراہ برجیس کے رہتا ہی علاوہ رات کے کیونکہ رات کو تو وہ
ہمراہ بدر کے عیش مین مصروف ہوتا ہی اور برجیس ہمراہ ثمرات کے پس برجیس نے بعد حکم دینے سامان
جشن کے دربار برخاست کیا ہر ایک اپنے اپنے مقام کو گیا یہان تو سامان جشن ہونے لگا اُدھر وہ نامہ بر
نامہ لے کر طرف شہر خونریزیہ کے روانہ ہوا بعد قطع راہ کے داخل شہر ہوا اُسوقت دربار مین لعلان کے
پہونچا خونخوار کا نامہ اُسکو دیا اُس نے جو نامہ اپنے باپ کا پایا پہلے سر پر رکھا اُسکے بعد جو لفافہ چاک
کرکے پڑھا مضمون نامہ سے آگاہ ہوا اہل دربار سے کہا کہ آپ لوگ بھی آگاہ ہون والد بزرگوار نے مذہب
لقا پرستی ترک کیا کیونکہ اُنکو اس مذہب کی بے اصلی اور مذہب آفتاب پرستی کی سچائی ثابت ہو گئی
ہی اسلیے اُنھون نے یہ مذہب ترک کیا اور آفتاب پرستی قبول کی اب آپ لوگون کو اپنے اپنے فعل کا
اختیار ہی یہ سُنکے اہل دربار نے کہا کہ جب بادشاہ نے یہ مذہب ترک کیا تو ہم لوگون کو بھی واجب ہی
کہ اپنے بادشاہ کے پیرو ہون لہذا ہم سب نے بھی مذہب لقا پرستی ترک کیا کیونکہ ہم لوگ تو اونکے پیرو ہین
الناس علی دین ملوکھم سے ہر عیب کہ سلطان پسند دہنرست ✦ پس اُسی وقت سب اہل دربار نے
مع لعلان کے تصویر لقا کو گلے سے دور کیا اور تصویر آفتاب کو گلے مین ڈالا وہ مثل ہوئی کہ گو سے نکل کر
موت مین گرے پر کافر کے کافری زیادہ گنہگار ہوے لعلان نے بموجب تحریر اپنے باپ کے شہر مین
منادی کرادی جس طور سے نامہ مین تحریر تھا موافق اُسکے کاربند ہوا جہان جہان تصویر لقا کی تھی اُس
اُس مقام پر سے اُٹھوا کر تصویر آفتاب رکھوائی اور اُسکو دریا مین ڈال دیا اب تمام شہر خونریزیہ آفتاب پرست
ہو گیا ہر ایک کے گلے مین تصویر آفتاب پڑ گئی سب اپنا خدا آفتاب کو خیال کرنے لگے جب یہ سب
بندوبست ہو چکا وہ شخص جو کہ نامہ لے کر آیا تھا بعد اس انتظام کے لعلان سے رخصت ہو کر خونخوار
کے پاس روانہ ہوا لعلان نے اُسکو خلعت فاخرہ سے سرفراز کیا وہ بصد خوشی یہان سے چلا یہان
شہر آفتاب نما مین بموجب حکم برجیس سامان جشن مہیا ہوا بڑے انتظام سے جشن ہفت روزہ
برپا ہوا سات روز تک کوئی ملکی کام برجیس نے نہین کیا بعد سات دن کے پھر موافق دستور حسب
احکام جاری ہونے لگے اتنے مین وہ نامہ بر خونریزیہ سے واپس آیا تمام حالات وہان کے بیان کیے
خونخوار و برجیس سُنکے بہت خوش ہوے یہ خبر تمام اقلیم مین مشہور ہوئی کہ خونخوار حاکم خونریزیہ نے
اپنا مذہب لقا پرستی ترک کرکے مذہب آفتاب پرستی شہر آفتاب نما مین جاکر قبول کیا کیونکہ وہ مذہب
بہت سچا ہی مژدہ پیغمبری پایا بڑی عزت ہوئی اب تو ہر بادشاہ کو جسکو خواجہ خلیل سے حالات معلوم ہوئے
تھے کہ شہر آفتاب نما مین مذہب آفتاب پرستی کی ترقی ہی اور حاکم آفتاب نما کا قصد ہی کہ لشکر کشی کرکے
اور تمام عالم مین اپنا مذہب رواج دین یہ سُنکے ہر ایک کو فکر پیدا ہوئی تھی اور سامان جنگ و جدال
کرنے لگے تھے کہ یہ خبر سُنکے خونخوار نے بھی وہ مذہب قبول کیا کیونکہ ہر ایک نے دل مین خیال کیا
کہ خونخوار اسوقت اور شاہون سے ایک بادشاہ قوی اور مردجری تھا اور اپنے مذہب کا بھی پابند
ہی اگر اس ملک پر لشکر کشی کرکے گیا ہی اگر اسنے اس ملک کو بھی فتح کر لیا تو خیر ورنہ جو ہم
اُسکا ہوگا وہ بھی معلوم ہو جائے گا جب وہ اس ملک کے بادشاہ سے سر برنہ ہوگا تو ہماری کیا
ہی کیونکہ اسوقت وہ ہم پلہ ہی افریق شاہ کو درست کا جو کہ تمام اقلیم خورشیدیہ کا شہنشاہ مشہور ہے
گو کہ آج کل اُسکی قوت بہت کم ہو گئی ہی مگر پھر وہ شہنشاہ ہی تمام بادشاہ اقلیم خورشید اُسکا حکم مانتے ہین
جو وہ فیصلہ کر دیتا ہی اُسپر عمل کرتے ہین پس جب اتنے بڑے بادشاہ نے شکست کھائی تو ہم کس شمار

و قطار مین ہین بس ہم بھی مذہب آفتاب پرستی اختیار کرلین گے اپنی دولت وملک کو تباہ نہ کرینگے
یہ خیال کرکے سب اپنے اپنے ملک کی حفاظت مین مصروف تھے کہ یہ خبر پہونچی کہ خونخوار نے مذہب
آفتاب پرستی قبول کرلیا اور اُسکا مطیع ہوا بس یہ خبر سُنکے سب کے جی چھوٹ گئے خیال کیا کہ جب
خونخوار نے اُسکی اطاعت کی تو ہم اب کیا کرسکتے ہین ایک نے دوسرے کو نامہ تحریر کیا کہ اب تمھارا
اِس امر مین کیا قصد ہی اُسنے یہ جواب تحریر کیا کہ ہم تو افریق شاہ کے ماتحت ہین کیونکہ وہ ہمارے
شہنشاہ ہین گو کہ ہم لوگ آج کل اُنسے منحرف ہین مگر اِس امر مین اُنکی پیروی کرینگے کوئی خونخوار کے
ہم تابع حکم نہ تھے کہ اُنکی اطاعت کرلینے سے ہم بھی اطاعت کرلین یہ کیونکر ہوسکتا ہی پس جب افریق شاہ
اطاعت کرلینگے تو ہم بھی اُسی پر عمل کرینگے کیونکہ خونخوار بھی مثل ہمارے بادشاہ تھا فی الحال اُس نے
اپنی قوت کو ترقی دی ہی کوئی اس سے وہ ہم پر حاکم نہین ہوگیا لہذا ہمارا یہ قصد ہی ہر ایک کو اپنے اپنے
فعل کا اختیار ہی جب یہ نامہ وپیام باہم ہوئے جو بادشاہ کہ ملک خونریزیہ کے قریب تھے اور خونخوار سے
سلسلۂ دوستی رکھتے تھے اُنھون نے تو مصمم قصد کرلیا کہ ہم جاکر مذہب آفتاب پرستی مثل خونخوار کے
قبول کرلین کیون اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالین ہم کوئی افریق شاہ کے زیر حکم نہین ہین جب
خونخوار ایسے نے اطاعت قبول کرلی تو افریق شاہ کی کیا اصل ہی اسمین تو ہرگز کسی قسم کی قوت
نہین ہی یقین ہی کہ وہ بھی اطاعت کرے تو پھر ہم کیون دیر کرین اور اپنے کو سلسلۂ دشمنان مین شمار
کرائین یہ خیال کرکے بذریعہ نامہ وپیام کے ایک رائے ہوکر ایک مقام پر جمع ہوئے اور قصد طرف آفتاب نما
کے جانے کا کیا اور جو بادشاہ ملک افریقہ سے قریب تھے اُنھون نے یہ قصد کرلیا کہ جب افریق شاہ
اطاعت کرے گا تو ہم بھی اطاعت کرینگے اور جو حاکم کہ باہم جمع ہوئے تھے اُنکے نام یہ ہین مسمار شاہ
حاکم مسماریہ اسکا مذہب شجر پرستی ہی ضحاک شاہ حاکم ضحاکیہ یہ مذہب مار پرستی رکھتا ہی سانپ کو
اپنا خدا جانتا ہی طیو مار شاہ حاکم طوماریہ اسکا مذہب بھی لقا پرستی ہی فنطور شاہ حاکم فنطوریہ یہ
سامری پرست ہی تمبور شاہ حاکم تمبوریہ آلات پرست ہی یہ سب جمع ہوکر کوئی دو لاکھ سے کوئی تین لاکھ
سے طرف شہر آفتاب نما کے چلے کہ چل کر مذہب آفتاب پرستی قبول کرین یہان تک کہ قریب شہر آفتاب نما
کے پہونچے اور سب ایک مقام پر اُترے اور ایک نامہ اسی مضمون کا تحریر کیا کہ ہم چند حاکم چند ممالک
متفرقہ کے حاضر ہوئے ہین چاہتے ہین کہ ہم کو اجازت ملے کہ ہم آکر آپ کی اطاعت کرین اور اپنا مذہب
ترک کرکے آپ کے مذہب کی پیروی کرین کیونکہ ہم کو ثابت ہوگیا ہی کہ یہ سب مذہب باطل ہین آپ کا
مذہب سچا ہی بس ہمارے دلون مین اُسکی محبت اور صداقت نے اپنا گھر کیا اور زنگ کفر وضلالت
مثل کافور کے اُڑ گیا لہذا ہم کو حکم دیا جاے کہ حاضر ہوکر قواعد مذہبی سے آگاہ ہون یہ نامہ تحریر کرکے اور سب
نے اپنے اپنے دستخط کرکے روانہ کیا نامہ برنامہ لے کر داخل شہر ہوا چونکہ اب تو مشہور ہوگیا ہی کہ اندرون
شہر ایک قلعہ ہی اُسمین دربار ہوتا ہی نامہ برتمام شہر کو طے کرکے داخل قلعہ ہوا در دولت پر پہونچ کر درگہ سالار
سے عرض کیا کہ خبر کردو کہ نامہ بر نامہ لے کر آیا ہی وہ حاضر خدمت ہوا چاہتا ہی درگہ سالار نے جاکر دربار
مین باادب عرض کیا کہ حضور ایک نامہ بر نامہ لے کر حاضر ہوا ہی بار چاہتا ہی برجیس نے حکم دیا کہ اُسکو
حاضر کرو درگہ سالار نے اُس نامہ بر کو حاضر دربار ضلالت آثار کیا وہ مجرا گاہ سے مجرا بجا لایا اور دست بستہ
ہوکر یون عرض کرنے لگا کہ چند حاکمان اقلیم خورشید یہ کا نامہ لے کر آیا ہون برجیس نے پہلے حکم دیا کہ نامہ
دبیر کو دے دو اور اُسکو کرسی چوبی عنایت ہو دبیر نے وہ نامہ دبیر کو دے کر اُس کرسی پر بیٹھ گیا دبیر نے نامہ پڑھا

برجیس مضمون نامہ سے بخوبی آگاہ ہوا اور خوش ہوا بہت تعریف کی اور کہا کہ یہ بادشاہان وقت بہت لائق اور عاقل ہین یہ کہکر خونخوار سے کہا کہ تم کسی سردار کو حکم دو کہ وہ ان سب کا استقبال کرکے حاضر دربار کرے اور اُنکے ہمراہ جو لشکر ہو اُسکو شامل لشکر ما بدولت کردے اور اُنکے قیام کے لیے جو مقام شہر مین عمارت شاہی کے قریب مقرر کیا گیا ہی اُن سب کو بڑی عزت سے رکھے جس طور سے تم ہر روز دربار مین حاضر ہوتے ہو اُسی طور سے وہ بھی حاضر ہوا کرین یہ حکم سُنکے خونخوار نے ایک سردار کو کہ نام اُسکا محمل مارخوار تھا مع چند سردارون کے اُس نامہ بر کے ہمراہ کیا کہ تم اُنکا استقبال کرکے لاؤ وہ سردار اُسی وقت مع اپنے ہمراہیون کے اُس نامہ بر کے ہمراہ رخصت ہوکر دربار سے چلا اور قلعہ اور شہر سے نکل کر اُنکے لشکر مین پہونچا اور اُن سب بادشاہون سے ملا دوست غزت اور حرمت سے پیش آئے بڑی آؤ بھگت سے اُسکو اپنا مہمان کیا وہ بہت خوش ہوا رات بھر اُنکے لشکر مین بسر کی بوقت سحر اُن سب کو ہمراہ لے کر طرف شہر کے روانہ ہوا یہان بعد جانے نامہ بر کے برجیس نے دربار برخاست کیا تھا سب اپنے اپنے مقام پر گئے تھے خونخوار نے بموجب حکم برجیس اُن سب کے لیے مقام عمدہ خالی کرا رکھے تھے سب سامان درست کر لیا تھا دوسرے دن پھر دربار ہوا سب حاضر دربار ہوے کہ وہ سردار اُن سب کو لے کر داخل دربار ہوا اُن سب نے دربار کو خوب آراستہ پایا کہ جسکو دیکھکر اُنکے ہوش جاتے رہے اپنے دلون مین کہا کہ بھلا ہم کیونکر مقابلہ کر سکتے تھے دیکھا کہ خونخوار برابر تخت کے ایک تخت پر متمکن ہی بڑی اُسکی عزت ہی یہ حال دیکھکر یہ لوگ بہت خوش ہوے کہ اُس سردار نے عرض کیا کہ خداوندا سب بادشاہ تشریف لائے ہین کہ یہ سُنکے برجیس نے اپنے منہ سے نقاب اُٹھائی قاعدہ ہی کہ جہان نقاب اُٹھی سب نے سجدہ کیا یہ پانچون بادشاہ بھی مع اپنے اپنے سردارون کے خم ہوگئے بعد تھوڑی دیر کے اب جو سجدے سے سر اُٹھا اپنی فہمیتون کا اور رنگ پایا دوڑکر برجیس کے قدمون پر گرے اور یون عرض کرنے لگے کہ آج ہم نے اپنے خدا کو پہچانا کہ یہ ہمارا خدا ہی ہم سب کے سب آج تک گمراہی مین پڑے تھے برجیس نے اُن سب کی تشفی و دلاسا کیا اور اُنکو مع اُنکے سردارون کے ایک ایک تصویر آفتاب کی دی کہ اسکو گلون مین ڈال لو اُنھون نے گلون مین ڈال لی وہ بھی مسحور ہوگئے کیونکہ یہ تصویرین سحر سے تیار ہوی تھین آفتاب نے اپنر سحر کیا ہی کہ جو کوئی اس تصویر کو پہنے وہ کبھی برجیس سے پھرے اور اُسکو سجدہ کرے اور اپنا خدا جانے چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہی بعد اسکے اُن سب کے واسطے دربار مین جاے معقول ملے قدر مراتب عنایت کی گئی اُسکے بعد اُسنے دریافت کیا کہ تم سب کے ہمراہ کس قدر لشکر ہوگا اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارے ہمراہ قریب دس گیارہ لاکھ کے ہوگا حکم ہوا کہ اُن سب کو داخل شہر کرو اُنکو بھی تصویرین دو کہ وہ بھی گلون مین پہنین اُنکو بھی معلوم ہو کہ یہ ہمارا خدا ہی بس اُسی وقت وہ بادشاہ رخصت ہوکر اپنے اپنے لشکر مین آئے اور اپنے اپنے لشکر کو آفتاب پرست کیا وہ تصویرین اُنکو دین اُنھون نے پہنین اور سب آفتاب پرست ہوے اُسوقت وہ اپنے لشکر کو لے کر داخل شہر ہوے یہ لشکر بھی شامل لشکر برجیس ہوا اُنکے لیے اور اُنکے سردارون کے لیے جو مقام مقرر کیا گیا تھا وہ لوگ اُس مقام پر فروکش ہوے یہان دربار برخاست ہو چکا تھا دوسرے دن پھر دربار ہوا اُس دن سب کی دعوت ہوئی برجیس نہایت اخلاق سے سب کے ساتھ پیش آیا الغرض جب دربار ہوا ہر ایک نے اپنے اپنے ملک کو اپنے نائب کے نام نامہ لکھا کہ ہم نے دین آفتاب پرستی قبول کیا تم بھی شہر مین یہی مذہب رواج دو اور تصویرین روانہ کین اُنکے نائبون نے موافق تحریر اپنے مالک کے عمل کیا اور تمام شہر نے مذہب آفتاب پرستی اختیار کیا کسی نے سرتابی نہین کی اب یہ خبر تمام شہرون مین پہونچی کہ

اسقدر شہرون کے حاکمون نے جا جا کر مذہب آفتاب پرستی قبول کیا اور اپنے ملکون مین بھی یہی مذہب
رواج دیا وہ لوگ یہ خبر سُنکے بہت پریشان ہوے کہ یہ کیا امر ہی جو یہ مذہب آفتاب پرستی قبول کرتا ہی
مگر یہ لوگ اپنی اُس راے پر قائم رہے کہ جب **افریق شاہ** یہ مذہب قبول کرے گا تو ہم بھی قبول کرینگے
اب سب کے سب اسی راے پر قائم ہو کر بیٹھے ہین ناظرین پر ظاہر ہو کہ **خواجہ خلیل** جو تمام اقلیم کی گشت لگا کر
شہر افریقہ مین پہونچے اور حاضر دربار **افریق شاہ** ہوے اسکا دربار خوب آراستہ پایا سردارون سے
دربار مملو تھا ناظرین کو واضح ہو کہ **افریق شاہ** قبل مین اس تمام اقلیم کا بادشاہ تھا اور یہ جو حاکم ہین
سب اُسکی طرف سے ہر ملک کے نائب تھے جب کہ **افریق شاہ** جو کہ اس **افریق شاہ** کا باپ تھا
بیمار ہوا اور مر گیا اُس زمانے مین اسکا سن کوئی تین یا چار برس کا تھا اسکا چچا اپنے بھائی کی جگہ پر بیٹھا
چونکہ وہ ظالم تھا اُسنے ظلم کرنا شروع کیا پس ان سب نے یہ کیا کہ جو ملک جسکے قبضہ مین تھا اُسکو دبا
لیا اور خود صاحب اختیار ہو کر بیٹھے اور لشکر جمع کر کے اسکے چچا سے مقابلہ کیا آخر کو اُسنے شکست
کھائی پس سب لوگ اُس ملک پر بھی قابض ہوے چونکہ ایک ذریہ اس سلطنت کا بہت خیر خواہ تھا
اُس نے ان سب سے یہ کہا کہ تم لوگ ہمیشہ سے اس حکومت کے ماتحت رہے اور کبھی سرکشی نہین
کی اور ہمیشہ خراج دیتے رہے جب تک **افریق شاہ** زندہ رہے چونکہ بھائی نے حکومت پر بیٹھکر
ظلم کیا آپ لوگون نے اُنکو اُس ظلم کی سزا دی اور اس ملک پر بھی قبضہ کر لیا لہذا میری راے یہ ہی
کہ اب اپنے ملک کو تشریف لے جائین اور یہ ملک میرے سپرد کر دین جب کہ فرزند شاہ جوان ہوگا
تو اُسکو اس ملک کا بادشاہ کر دونگا تب ان لوگون نے منظور کیا مگر اس شرط کے ساتھ کہ اب ہم لوگ
جن جن ملکون پر قابض ہو گئے ہین ہمیشہ قابض رہینگے کبھی کوئی ہم سے اطاعت کی خواستگاری
نہ کرے ہم اطاعت نہ کرینگے اور خراج نہ دینگے ذریہ نے اس شرط کو منظور کیا اور ایک عہد نامہ تحریر
ہو گیا اُس دن سے یہ سب اُن ملکون پر قابض رہے جب یہ **افریق** جوان ہوا ذریہ نے اُسکو بادشاہ
کیا اُسنے بھی اُسی عہد نامے پر عمل کیا اور کبھی کسی سے خراج کا خواستگار نہ ہوا جس طور سے سب
بادشاہ تھے اُسی طور سے یہ بھی تھا مگر اسکو یہ فکر تھی کہ کسی طرح لشکر جمع کر کے اُن سب سے مقابلہ
کرون اور ان سب ملکون پر قبضہ کر دن اسی فکر مین اس نے یہ لشکر جمع کرنا شروع کیا تھا کہ اُسی زمانہ
مین یہ واقعہ درپیش ہوا **افریق** کو یہ معلوم ہوا کہ شہر آفتاب نما مین آج کل یہ غوغا مچا ہوا ہی اور بربریون کا
یہ قصد ہی کہ لشکر کشی کرون اور اپنے مذہب کو رواج دون اسکو بہت غصہ آیا اور کہا کہ اُسکی شامت
آئی ہی کہ اُسنے قصد کیا ہی میرا تو پہلے ہی یہ قصد تھا کہ لشکر جمع ہو جائے تو لشکر کو ہمراہ لیکر سب ملکون پر
لشکر کشی کرون خیر اب مجکو یہ حیلہ خوب ہاتھ آگیا پہلے آفتاب نما سے لڑونگا اُس پر قبضہ
کر کے پھر اور ملکون کا قصد کرونگا **خواجہ خلیل** تو خبر دے کر چلے گئے یہ تو سوداگر تھے انکو کیا غرض تھی
افریق اُس دن سے اسپر لشکر کشی کا سامان کرنے لگا یہ امر بھی ناظرین پر ہویدا ہے کہ یہ اقلیم خورشید کی
آبادی کا سبب افریق کا ایک دادا تھا وہ سوا ہی پہلے یہ سرزمین بالکل ویران تھی وہ بہت بڑا
بادشاہ تھا اُسکا نام **خورشید شاہ** تھا وہ ایک دن جو شکار کو نکلا تو اُس طرف اُسکا گذر ہوا اُسنے
اُس سرزمین کو بہت شاداب پایا تب اُسنے اسکے آباد کرنے کی فکر کی اُسکے ہمراہ ایک حکیم برجیس
نامے تھا اُسنے اس سرزمین کو تقسیم کیا اور ایک ایک ملک قائم کیا ہر ایک ملک کا جدا جدا نام رکھا اور
اُس ملک کو کہ جسمین **افریق شاہ** عالم ہی دار الحکومت قرار دیا خورشید کا ایک فرزند

افریق نامے تھا اُسکے نام سے اُس ملک کو آباد کیا اور اُسی کو اسکا حاکم کیا اور مختلف مذہب کے
لوگون کو اُس ملکون مین آباد کیا اور یہ قاعدہ مقرر کیا کہ جو جسکا مذہب ہو وہ اُسی مذہب پر قائم رہے
اُسکی اولاد بھی وہی مذہب اختیار کرے اور کبھی بابت مذہب کے لڑائی و فساد نہ ہو اُس دن سے یہ مثل
چلا آتا ہی کہ کبھی بابت مذہب کے فساد نہ ہوا اور اُس اقلیم کا نام خورشید یہ رکھا اور دوسری وجہ اُسکے نام کی
یہ بھی ہی کہ خورشید اسی زمین سے طلوع ہوتا ہی اس سبب سے بھی اسکو خورشید یہ کہتے ہین کئی سو برس کے
بعد وہ واقعہ ہوا تھا جو کہ تحریر ہوا آمدم برسر مطلب کہ یہان افریق شاہ اپنے ملک مین لشکر کشی کی فکر
مین تھا کہ اسکو خبر پہونچی کہ خونخوار دمسمار دضحاک دشطور دقمتور وطومار نے مذاہب
آفتاب پرستی قبول کیا اور سب شریک برجلیس آفتاب پرست ہوے اسکو بہت غصہ آیا یہ اُسی وقت
لشکر آٹھ لاکھ کا لے کر اور اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم شہر کے اوات شہر آفتاب نما کے کوچ کیا اسکے
دو سپہ سالار ہین ایک کا نام پیران مارخوار دوسرے کا نام سرشار مارخوار ہی یہ دونون بڑے
زبردست ہین رستم سہز ہین خورشید یہ کہلاتے ہین اُنکا کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہی پس جب یہ کوچ کرکے
چلنے لگا تو اُسنے چند نامے بنام اُن بادشاہون کے تحریر کیے جو کہ ابھی تک اپنے اپنے مذہب پر قائم
تھے اُس نامہ کا یہ مضمون تھا کہ مین نے سنا ہی کہ برجلیس نے سر اُٹھایا ہی اور اپنے مذہب کو ترقی دینے
کا ارادہ رکھتا ہی اور چند بادشاہ شریک ہوگئے ہین اُنھون نے بھی اُسکا مذہب قبول کرلیا ہی لہذا مین
اب اُسپر لشکر کشی کرکے جاتا ہون کہ اُسکو اس سرکشی کی سزا دون اور اپنے مذہب کی حفاظت کرون
بدین خیال کم سب کو تحریر کیا جاتا ہی کہ اب اُس ملک کا طریقہ اور طور دوسرا ہوگیا ہی لوگون نے سر
اُٹھایا ہی کہ دوسرا مذہب اختیار کرین اور ایک مذہب ہو جائے جسکو اپنے مذہب کی حفاظت منظور ہو
میرا شریک ہو اور مل کر مقابلہ کرے آیندہ اختیار ہی بر رسولان بلاغ باشد دبس + یہ نامہ جو ہر ایک
بادشاہ کو پہونچا اُسی وقت سب نے قصد لشکر کشی کیا منجملہ تاتارشاہ حاکم تاتاریہ دسرشارشاہ
ونمسارشاہ حاکم نمساریہ دحصارشاہ حاکم حصاریہ دقلقارشاہ حاکم قلقاریہ کوئی پچاس ہزار سے کوئی ایک
لاکھ سے کوئی دو لاکھ سے کوئی اسی ہزار سے کوئی نوے ہزار سے ہر ایک بادشاہ مختلف مذہب رکھتا تھا اپنے اپنے
ملک سے کوچ کرکے شریک لشکر افریق شاہ ہوے یہ لشکر قریب تیرہ لاکھ کے تھا اب کوئی بادشاہ ایسا نہ تھا کہ
رہ گیا ہو اقلیم خورشید یہ مین یہی چند بادشاہ باقی تھے کہ جنھون نے برجلیس کی شرکت نہین کی تھی پس افریق
مع ان بادشاہون کے کوچ کرکے قریب شہر آفتاب نما کے پہونچا برجلیس کو خبر ہوئی یہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ
ہرکارون نے آکر خبر دی کہ اس قدر لشکر آپ کے مقابلہ کو آیا ہے اور یہ دن شہر مقیم ہے یہ خبر جو اُسنے سنی اہل دربار
سے صلاح کی کہ کیا تدبیر کی جاے اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند کو اختیار ہے جو جی چاہے وہ نائب خداوند کرے
برجلیس نے خونخوار سے کہا کہ تم لشکر اپنے ہمراہ لو اور جاکر مقابلہ کرو بس یہ جو حکم دیا خونخوار نے عرض کیا کہ
آپ کے حکم سے کوئی عذر نہین ہے بمصداق اسکے سر خلاف رہے سلطان را سے بگردن خویش باید
دست شستن + مین ابھی بحکم نائب خداوند لشکر لیکر جاتا ہون تھوڑے عرصہ کے بعد برجلیس نے دربار برخاست کیا
اور سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوے خونخوار نے بموجب حکم برجلیس چار لاکھ کا لشکر ہمراہ لے کر شہر سے
کوچ کیا اور مقابل لشکر افریق شاہ فروکش ہوا اُس دن تو طبل جنگ نہین بجا دوسرے دن افریق نے
طبل جنگ بجوایا باہم مقابلہ ہوا دونون لشکر صف آرا ہوے کہ یکبارگی نقارہ کی لشکر افریق سے سرشار مارخوار
میدان مین آیا ادھر سے شیر افگن نے آکر مقابلہ کیا آخرکار اسکو شیر افگن نے زیر کیا اور گرفتار کرکے اپنے

لشکر مین روانہ کیا پھر مبارز طلب کیا طیران مارخوار نے نکل کر مقابلہ کیا وہ بھی گرفتار ہوا تا شام شیر افگن نے پچاس پہلوان لشکر افریق کے گرفتار کیے بوقت شام دونون لشکرون مین طبل بازگشت بجا سب اپنے اپنے مقام پر پھر کر واپس گئے رات بھر طبل جنگ بجا کیا صبح کو پھر دونون لشکر میدان کارزار مین آکے صف آرا ہوئی لیکن ثقابت کرکے چلے گئی کہ شیر افگن نے نکل کر مبارز طلب کیا افریق کے لشکر سے کنود کوہ پرست نکلا اُس سے مقابلہ ہوا وہ بھی گرفتار ہوا پس افریق نے یہ خیال کیا کہ میرا لشکر کثیر ہے اور لشکر حریف قلیل ہے جنگ مغلوبہ کردے ادھر سے خونخوار مع لشکر جرار اتفاق سے شیران آفتاب پرست دمہران آفتاب پرست و پیکران آفتاب پرست یہ تین پہلوان مع تین لاکھ سپاہ کے اپنے اپنے ملکون سے کہ جو قبل سے یہ آفتاب پرست تھے یہ خبر سنکے کہ آفتاب نما مین خداوند نے نزول فرمایا ہے چلے تھے اُسوقت پہونچے کہ جب یہان جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی انھون نے دریافت کیا کہ یہ کیا واقعہ ہے معلوم ہوا کہ آفتاب پرستون اور کوہ پرستون سے مقابلہ ہے چونکہ یہ آفتاب پرست تھے فوراً مع اپنے لشکر کے شریک خونخوار ہوے اور لڑنے لگے خوب جنگ مغلوبہ ہوئی کہ یہ نوبت پہونچی کہ دونون لشکر ایک ہوگئے قریب تھا کہ آفتاب پرست شکست کھائین دفعۃً آفتاب جادو کو خیال آیا کہ جنگ دیکھنا چاہیے کہ لڑائی کا کیا حال ہوا یہ سحر سے اُڑکر اور سب سے پوشیدہ اُس مقام پر پہونچا کہ جہان مقابلہ ہو رہا تھا یہان آکر یہ دیکھا کہ ضعف کا لشکر غالب آنے کو ہے اور لشکر برجلیس قریب شکست کھانے کے ہے بس آفتاب جادو نے فوراً سحر کیا کہ ایک ہوا چلی جسکی یہ خاصیت تھی کہ تمام لشکر حریف بیہوش ہوکر گرا جس قدر لشکر تھا سب کا سب مسحور ہوگیا یہ حالت جو خونخوار نے دیکھی قصد کیا کہ سب کو قتل کردون آواز آئی کہ اے خونخوار انکو قتل نہ کرو ان سب پر مین نے اپنا عذاب نازل کیا ہے ان سب کو گرفتار کرلو اور داخل شہر ہو یہ صدا سُننا تھا کہ اسی وقت خونخوار نے لشکر کو منع کیا کہ اب انکو قتل نہ کرو بلکہ زندہ گرفتار کرلو یہ سُنتے ہی سب لشکر نے اُن سب کو گرفتار کرلیا اور تمام خیمے وغیرہ لوٹ لیے وہ کل لشکر جو کہ قریب تیرہ لاکھ کے تھا اسیر ہوگیا خونخوار و شیران و پیکران اُن سب کو گرفتار کیے ہوے اور سب اُنکا مال و اسباب لیے ہوے اُسی دن داخل شہر ہوے ابھی تک یہ سب کے سب بیہوش ہین یہان سُنیے کہ اس عرصہ مین آفتاب جادو نے ایک برج بالاے قلعہ سحر سے بنایا اور اُسکا نام برج آفتاب نما رکھا اور وہ برج اُس طور کا تھا کہ تمام قلعہ شہر سے دکھائی دیتا تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ اسی مقام پر ہے اور ایک مکان سحر سے تیار کیا کہ اُسکا نام خانۂ زرق رکھا اور ایک بہت وسیع مکان سحر سے تیار کیا اور اُسکو خوب آراستہ کیا اُسمین یہ طریقہ قرار دیا کہ اسمین ہر روز ولادت برجلیس جشن ہوا کرے اور تمام اہل شہر و لشکر کی دعوت ہوا کرے اور یہ سحر سے بندوبست کیا کہ جسکو جس چیز کی خواہش ہو وہ اسکے لیے بہم ہوجاے نہ کوئی کھانا کھلانے والا ہو اور نہ کوئی چیز کا دینے والا ہو یہان تمام کارخانہ سحر کا تھا جب یہ بندوبست کرچکا تو اُسکو ظاہر کیا برجلیس حسب معمول دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ لوگون نے آکر عرض کیا کہ خداوند خود بخود بالاے قلعہ ایک برج پیدا ہوا ہے اور اندرون قلعہ دو مکان ظاہر ہوے ہین اُس برج پر تو بخط طلائی یہ تحریر ہے کہ این برج حضرت آفتاب نما اور ایک مکان پر یہ تحریر ہے کہ این خانۂ زرق اور دوسرے مکان پر یہ تحریر ہے کہ این خانہ جشن اور یہ سب عمارت طلائی ہے اُس برج مین یہان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کیسے کیسے درجے ہین اور کیا کیا خوشنما باغ ہین کہ سیر فلک نے بھی ہرگز ایسا کبھی آنکھون سے نہ دیکھا ہوگا اور اُسکے کل درجے خوب آراستہ ہین چل کر ملاحظہ فرمایئے یہان سے بھی وہ برج بخوبی نظر آتا ہے برجلیس نے جو سر اُٹھایا دیکھا تو وہ برج سامنے نظر آتا تھا برجلیس نے حیران ہوکر دیکھا اور کچھ کہنا چاہتا تھا کہ ایک پرچہ برجلیس کی گود مین آکر گرا برجلیس نے

اُس پرچہ کو اُٹھا کر دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ اے نائب من تو اب اِس برج مین رہا کر اور اب نقاب منہ پر سے نہ اُٹھایا کر کیونکہ اب کوئی تیرے جمال کی تاب نہ لاسکے گا اب تجکو لازم ہے کہ تو دربار مین صرف بیٹھا رہا کر ہان جو کوئی نیا شخص آئے اُسکو اپنی صورت دکھایا کر کیونکہ اب بہ سبب تیرے منیع ہو چکے ہین اب کیا ضرورت ہے اور وہ جو دو مکان ظاہر ہوے ہین جن پر یہ لکھا ہے کہ این خانہ رزق و این خانہ بخشش اور جو پر یہ لکھا ہے کہ این خانہ رزق وہ تو اِس لیے ہے کہ جو شہر آفتاب نما مین غریب اور محتاج ہین یا اور جو دیگر ملکون کے محتاج ہین اور وہ آفتاب پرستی یعنی تجکو بخدائی مانتے ہین اُنکو اُس مکان سے اُنکی لیاقت و لیاقت کے موافق رزق ملا کرے گا اُنکو حکم دے دے کہ وہ ہر روز بوقت سحر اُس مکان مین چلے جایا کرین جو بسکو ضرورت ہوا کرے وہ طلب کرے فوراً ملا کرے گی یہ محتاج اور غریبکے لیے ہے اور جو یہ تحریر ہے کہ این خانہ بخشش وہ اِس لیے ہے کہ جس روز تو پیدا ہوا ہے اُس روز اگ جشن کیا کر یعنی سال بھر کے بعد اور تمام اہل شہر و لشکر کی دعوت کیا کر اُسی مکان مین مگر تو کوئی سامان دعوت نہ کرنا اُس مکان مین خود بخود سامان ہو جایا کرے گا یعنی ہمارے فرشتے سامان کیا کرینگے اور جسکو جس چیز کی خواہش ہوا کرے گی وہ اُسکو مل جایا کرے گی اور اب تو جسکو صورت دکھانا اُس برج پر سے دکھایا کرنا تو جس مقام پر جانا چاہے گا وہ برج تجکو وہان پہونچا دے گا جب کوئی بندے سحر ف آئین اُسوقت تجکو لازم ہے کہ اُسکی درخواست کو کھول کر اور سر باہر نکال کر اپنے منہ پر سے نقاب اُٹھانا اب یہ طریقہ مقرر کیا گیا اور یہی برج تیرے مقام کے لیے مقرر کیا گیا ہے سوائے اِس برج کے اب تو کسی اور مقام پر نہ قیام کرنا کل خونخوار مع اُن سب گنہگارون کے تیرے دربار مین آئے گا لہذا تجکو لازم ہے کہ تو کل اُن سب لوگون کو اپنی صورت برج پر سے دکھانا کل بوقت سحر جب وہ زرد برج پہونچین تو دریچی سے سر نکال کر اپنے منہ پر سے نقاب اُٹھانا وہ سب تجکو سجدہ کرینگے تیری نیابت اور میری خدائی کے قائل ہونگے اور ہمیشہ تیری اطاعت اور فرمان برداری کیا کرینگے برجیس نے یہ عبارت پڑھکر اُن سب سے کہا کہ یہ برج میرے رہنے کے لیے ظاہر ہوا ہے اب مین اِسی برج مین دربار کیا کرونگا اور یہ مکان جسپر خانہ رزق تحریر ہے اِس سے جو غریب اور محتاج شہر مین یا دیگر شہرون سے آکر مذہب آفتاب پرستی اختیار کرینگے اُنکو اِس سے رزق ملا کرے گا اور جسپر خانہ بخشش تحریر ہے اُسمین سال بھر کے بعد تمام اہل شہر و لشکر کی دعوت ہوا کرے گی یہ سب قدرت خداوندی سے ظاہر ہوا ہے ادھر آفتاب نے ایسا سحر کیا کہ اب جب برجیس منہ سے نقاب اُٹھائے ایسا نور پیدا ہو کہ جسقدر آدمی ہون تاب نہ لاسکین بیہوش ہو جائین ایک تو غازۂ سحر کی یہ خاصیت تھی دوسرے سحر نے اُسکے اور دونی خاصیت کر دی پس برجیس اُس دن سے اُسی برج مین رہنے لگا اُس برج مین جو کیا اُسکو خوب آراستہ پایا کسی چیز کی ضرورت نہ تھی ہمہ وقت ہر چیز موجود رہتی تھی اور ایک حجاب بنا تھا کہ اُسکا نام حجاب قدرت تھا اُسکے عقب مین تخت بچھا تھا اُس مقام پر برجیس کو ایک پرچہ ملا اُسپر یہ تحریر تھا کہ اُس حجاب کے عقب مین تو بیٹھا کر اور اہل دربار اُسکے باہر بیٹھین صرف خونخوار کو اپنے پاس آنے کا حکم دینا جو جسکو عرض کرنا ہو وہ اُسکے ذریعہ سے عرض کرے وہ آکر تجھ سے عرض کرے گا جو مناسب وقت ہو وہ اُسکو جواب دینا اور یہ دریچی جو تیرے تخت کے پشت پر ہے اُس سے جو تو سر نکال کر دیکھے گا تو تمام شہر و قلعہ و لشکر تیرے پیش نگاہ ہوگا اور یہان سے جو تو جس سے کہے گا وہ سن لے گا اور اُسکو یہ معلوم ہوگا کہ کوئی میرے پاس بیٹھا ہوا کلام کر رہا ہے - ناظرین پر واضح ہو کہ یہ گنبد تمام سحر سے آراستہ تھا اور اُس کے اکیس

درجے تھے اور ہر درجہ بہت وسیع تھا کہ جسمین پچاس پچاس ہزار دنگل و کرسیان بچھی ہوئی تھین اور ر
جہان تخت رکھا ہوا تھا وہ درجہ بھی بہت وسیع تھا اُسمین قریب ایک لاکھ کے دنگل مرصع نگا زبچھے ہوے تھے
اور تمام درجون مین مخمل سبز کا فرش کیا ہوا تھا آفتاب نے یہ صفت رکھی تھی کہ درجہ بالا سے جو کوئی
دیکھے تو درجہ پائین تک کا حال معلوم ہو اور درجہ پائین سے جو کوئی دیکھے تو درجہ بالا کی کیفیت اُسپر ظاہر
ہو اور ہر وقت صدائے نغمہ و سرود کانان گنبد کے کان مین آیا کرے بڑے بڑے عجائب اُس گنبد مین
بنائے تھے اور یہ بھی صفت تھی کہ جہان برجیس حکم دے وہ گنبد یعنی بُرج چلا جائے اُس گنبد کی چوٹی پر
ایک آفتاب نصب تھا کہ جس سے روشنی ظاہر ہوتی تھی اور بارہ کوس تک وہ روشنی ظاہر ہوتی تھی
اُسکی یہ خاصیت تھی اور یہ اثر تھا کہ جو کوئی اُس روشنی کو دیکھتا تھا اُسکو پھر دے آفتاب نہین نظر آتا تھا
جب تک وہ اُس روشنی مین قیام کرتا تھا جہان اُس سے نکلا پھر وہ آفتاب کو بخوبی دیکھ سکتا تھا یہ گنبد
دیکھکر برجیس بہت خوش ہوا اور اُسی وقت حکم دیا کہ کل سے ہم اسی گنبد مین دربار کیا کرینگے سب
اہل دربار یہان حاضر ہوا کرین یہ حکم دے کر برجیس نے اُسی گنبد مین قیام کیا اور یہ حکم دیا کہ شہر مین
منادی کی جاے کہ جو غریب و محتاج ہون وہ اُس مکان مین جاکر ہر صبح کو اپنی خواہش ظاہر کیا کرین
اُنکی خواہش کے موافق اُنکو رزق ملا کرے گا بموجب حکم منادی نے ندا کر دی بس اُس دن سے
یہ قاعدہ مقرر ہو گیا کہ جو غریب اور مفلس تھے اور زبان شیرینہ کو محتاج تھے وہ اُس مکان مین بوقت سحر
جاتے تھے اور اپنی خواہش ظاہر کرتے تھے اُنکو اُنکی خواہش کے مطابق رزق ملتا تھا مگر کوئی دینے والا
نظر نہ آتا تھا سب حیران تھے کہ یہ کیا اسرار ہے خیر یہان کو یہ طریقہ جاری ہے اب سُنیے کہ جب خوشخوار
اُن سب کو لے کر داخل شہر ہزارات تو اُسنے شہر مین پہنچکر پہلی بوقت سحر طرف قلعہ کے چلا اب جو قریب
قلعہ پہونچا تو اُسکو وہ گنبد نظر آیا جسکے اوپر نگاہ نہین کام کرتی تھی جسے ان سب کو لے کر زیر گنبد پہونچا
چونکہ اُسنے یہ نئی تدبیر کی کہ چھپکر بادشاہ جوتھے اور جو سردار معزز تھے اُنکو لے کر یہ دربار کو چلا تھا یہ بھی
قریب بیس ہزار کے تھے اور باقی تمام لشکر کو اُسی طور سے بیہوش کمر توڑ کر چلا آیا تھا کیونکہ اُسنے یہ خیال کیا
کہ جب یہ سب مطیع ہو جائینگے تو اہل لشکر بھی اطاعت قبول کرینگے ان سب کے جانے کی کیا مرد
ہے بس یہ اُن سب کو لیے ہوے جیسے ہی اُس گنبد کے نیچے پہونچا کہ آفتاب نے فوراً اثر کیا وہ سب
اپنے ہوش مین آئے اب جب حواس درست ہوے آنکھین کھول کر جو دیکھا اپنے کو گرفتار پایا با
خوشخوار و شیران دبیران دیگر ان نے دیکھا کہ ہم سب کو گرفتار کیے ہوے لیے جاتے ہین انھون
نے کہا کہ اے خوشخوار یہ کیا دھوکا تھا کہ تو نے ہم کو سوتے مین گرفتار کیا یہ تو بالکل خلاف مردی و
دلاوری کے کیا ہم تو تجکو مرد دلاور جانتے تھے خوشخوار نے کہا کہ اے رفیق مین نے سوتے مین تمین گرفتار نہین کیا
بلکہ جب تم میدان مین مقابلہ کر رہے تھے اور جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کہ غضب خداوندی نازل ہوا تم سب بیہوش
ہو گئے مین گرفتار کر لایا اب تم کو نائب خداوند کے روبرو لیے جاتا ہون جو وہ حکم تم سب کی بابت فرمائینگے وہ کیا جائیگا
رفیق نے کہا کہ کیسا نائب اور کیسا نائب خداوندی وہ کیا گیدی ہے مین تو کبھی نہ سجدہ کرونگا نہ اطاعت کرونگا وہ
کیا چیز ہے ہم اُسکی کچھ وقعت نہین خیال کرتے ہین اپنے مذہب سے ہرگز نہ پھرینگا خوشخوار نے کہا کہ کیا کرون مجھ
حکم نہین ہے کہ تم لوگون کو قتل کرکے جہنم واصل کرون صرف یہی حکم ہے کہ اُنکو میرے نائب کے پاس لے جاؤ ورنہ مین
اس سخت کلامی کی ابھی سزا دیتا رفیق نے کہا کہ تو کیا سزا دیتا مین خود مجبور ہون کہ گرفتار ہون ورنہ مین خود اُس
تیری نامردی کی تجکو سزا دیتا کہ تو مجکو بے بسی کی حالت مین لیے جاتا ہے خوشخوار نے کہا کہ مین تجکو رہا کیے دیتا ہون

تو مجکو سزاوے افریق نے جواب دیا کہ رہا کرکے دیکھے خونخوار چلا تھا کہ رہا کردن شیران نے کہا کہ یہ کیا کرتے ہو
تمہاری عقل کدھر ہی شہر مین تھلکہ پڑ جائے گا اول تو تمام شہر تباہ ہوگا دوسرے خلافت حکم خداوند ہوگا ناحق
تمہارے سر الزام آئے گا یہ سنکے خونخوار نے کہا سنتے ہو کہ یہ کیا کلام کرتے ہین مجکو ان کلمون کے سننے کی
تاب نہین ہی شیران نے کہا کہ تھوڑی دیر کا واسطہ ہی برداشت کرلو یہ سنکے خونخوار اپنے قصد سے باز آیا اور اُنکو
لے کر چلا دھر جو جب حکم برجلیس سب اہل دربار داخل گنبد ہوے پہلے درجے مین جو پہونچے تو یہ صدا آئی کہ یہان
جن جن لوگون کے نام کرسیون پر یا دنگلون پر تحریر ہون وہ اسی درجہ مین قیام کرین باقی درجہ بالا پر جائین اور اپنے
اپنے نام کی کرسی اور دنگل پر بیٹھ جائین اسی طور سے جس درجے مین جسکے نام کی کرسی یا دنگل ہو وہ قیام کرے بس
یہ حکم سنکے جسکے نام کی کرسی یا دنگل جس درجے مین تھا وہ اُسی درجے مین رہ گیا علے قدر مراتب جلکہ ہی درجہ آخر
مین جہان پردہ قدرت تھا اور نائب خداوند کی جگہ تھی وہان شاہان اطراف اور افسران معزز پہونچے
اپنے اپنے نام کی کرسی و دنگل پر بیٹھے جب سب دربار جمع ہو چکا عقب پردہ سے صدا آئی کہ ابھی تک
خونخوار نہین آیا یہ صدا کل ساکنان گنبد نے سنی یہ عرض ہو چکا ہی کہ درجہ بالا والے درجہ پائین کا حال
دیکھتے ہین اور پائین والے درجہ بالا کے حال سے ماہر ہو سکتے ہین یہ صدا سنکے جو لوگ کہ قریب پردہ تھے
اُنھون نے عرض کیا کہ خداوندا مدوحہ تو آپ کے حکم سے براے مقابلہ افریق گئے ہین [illegible] فتح ہوگی
قیدیون کو لے کر حاضر ہونگے جب یہ اُنھون نے کہا تب آواز آئی کہ لڑائی فتح ہونی نہایت [illegible]
بلکہ وہ سب کو لیے ہوے آتا ہی کیا سبب ہوا جو دیر ہوئی اُنھون نے عرض کیا کہ اُس لڑنے یا خداوند باہر
ہونگے یا نائب خداوند یہ سنکے صدا آئی کہ میدان کی طرف دیکھو کہ کیا واقعہ ہی یہ سنکے ان سب نے جو سر اُٹھاکر
میدان کی طرف دیکھا تو یہ نظر آیا کہ خونخوار سب کو گرفتار کیے ہوے لیے آتا ہی [illegible] کہ جو گست
درجہ والا کرتے ہین وہان حرکت سب حاضرین گنبد کرتے ہین ایک مرتبہ سب نے دیکھا کہ وہی خونخوار سب
نے عرض کیا کہ خداوندا خونخوار سب کو گرفتار کیے ہوے لیے آتا ہی حکم ہوا اُسی طرف دیکھتے ہوے [illegible]
وہ صدا آئی موقوف ہو گئی یہان تک کہ برجلیس کو بھی نظر نہین آتا ہی صرف صدا سنکے گمان [illegible] آئی آگے
جو وہ کہتا ہی اُسکے موافق یہ حکم دیتا ہی صرف اتنی بات ضرور ہی کہ وہ صدا برجلیس ہی سنتا ہی دوسرا نہین
صدا بھی نہین سنتا ہی یہان تو سب دیکھ رہے ہین اور صفت یہ ہی کہ یہ سحر اس طور سے بنا کیا ہی کہ جو کچھ بیرون
گنبد واقعہ گذرے اور جب اہل گنبد کو حکم ہو کہ دیکھو بیرون گنبد کیا ہو رہا ہی تو وہ سب واقعہ اُنکو نظر آئے
واقعی یہ عجب صفت اس ملعون نے رکھی ہی ایسا ساحر زبردست ہی کہ خوب خوب عجائب سحر سے بنا گئے ہین
کہ قابل دیدہ ہین اسکے سبب سے ایک عالم گمراہ ہو رہا ہی دیکھیے یہ کس کس کو گمراہ کرتا ہی اندرون گنبد و قلعہ تو
یہ حال ہی اُدھر افریق نے جب دیکھا کہ خونخوار میرے رہا کرنے کو چلا تھا مگر شیران نے منع کیا اُسکے منع
کرنے سے وہ رُک گیا اسکو اور غصہ آیا اور حالت غضب مین شمیران کو گالیان دینے لگا اور خونخوار
کی تو وہ گت وہان سے کی کہ اُسکو غصہ آگیا اور وہ للوار لے کر چلا کہ اسکو قتل کردون گا اور نائب خداوند سے
عذر کرونگا کہ مجھ سے اُسکے کلام کی برداشت نہ ہوئی مین نے اُسکو قتل کر ڈالا جو چاہین مجکو سزا دین مین حاضر
ہون بس یہ خیال کرکے اور قریب پہونچ کر جو ہاتھ للوار کا مارا افریق نے اپنے بچانے کو ہاتھ بلند کیا للوار جو
پڑی ہاتھ کی ہتکڑی کٹ گئی بس افریق نے زور کرکے اپنی تمام قید توڑ ڈالی اور وہی کٹی ہوئی ہتکڑی لے کر
خونخوار پر چلا یہ حال دیکھکر اُسکے تمام سردارون نے اپنی اپنی قید توڑی اور اُن پانچون بادشاہون نے
بھی قید توڑی اور اُنکے سردارون نے بھی قید توڑی پہ بیسون ہزار آدمی ایک ہی مرتبہ غرفہ کرکے چلے کہ

پہلے ہم خوشخوار کو قتل کرینگے اسکے بعد قلعہ مین گھس کر برجیس کو اسکے کردار کی سزا دینگے قلعہ کیا در تمام شہر کو تاراج کر دینگے اب ہمارے ہاتھ سے بچ کر جائے کہان ہین یہ حال جو اہل شہر نے دیکھا تمام شہر مین تہلکہ پڑ گیا تلاطم مچ گیا کہ قیدی بگڑ گئے اور قید توڑ کر فساد پر آمادہ ہو گئے فوراً سب دوکاندار اپنی اپنی دوکانین بند کرنے لگے اہل شہر نے اپنے اپنے مکانون کی زنجیرین دے لین کہ اب کوئی دم مین غدر ہو گا شہر لٹے گا تلوار چلے گی فوج شاہی سے مقابلہ ہو گا میدان کارزار گرم ہو گا شہر مین تو یہ غوغا مچا ہوا ہی اُدھر افریق طرف خوشخوار کے جھپٹ کر چلا ہی سمارشاہ طرف شیران کے حصارشاہ طرف ببران کے قلقارشاہ طرف پیکران کے سرشارشاہ طرف شیرافگن کے تاتارشاہ طرف ہزبران کے حملہ کر کے چلے یہان اہل قلعہ و اہل گنبد جو کہ دربار مین بیٹھے ہوے ہین یہ واقعہ عجیب دیکھکر دل مین کہتے ہین کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی خوشخوار کی بہونکر جان بچتی ہی اور کیونکر یہ قلعہ سلامت رہتا ہی بڑا غضب ہو گیا ہی کہ اندرون شہر یہ نوبت جنگ و پیکار کی آئی ہی برجیس بھی بیٹھا ہوا یہ واقعہ دیکھ رہا ہی حیران ہی کہ کیا کرون یہ پڑا ہوا ہی اُسکے حال سے کوئی واقف نہین ہی کہ اُسکا کیا حال ہی برجیس کا ایک عیار ہی کہ اسکو مہتر ہومان کمندزن کہتے ہین لقب اُسکا پیک خداوند ہی اُسکے کوئی تین چار سو عیار شاگرد ہین وہ اُس وقت دربار مین جاتا تھا کہ رہا ہین یہ واقعہ نظر پڑا اُسنے اپنے شاگردون سے کہا کہ تم مین سے کوئی جاکر لشکر کو خبر کرے اور باقی اسی مقام پر رہین مین دربار کو جاتا ہون اور نائب خداوند سے اس واقعہ کی اطلاع کرتا ہون دیکھون وہ کیا حکم فرماتے ہین یہ کہکر بصد تیزگامی اپنے تئین قلعہ مین پہونچایا اُدھر چند عیارون نے جاکر چھاؤنی مین لشکر کو آگاہ کیا کہ جلد تیار ہوکر آؤ شہر مین پہونچ کر قیدی بگڑ گئے ہین قید توڑ ڈالی ہی آمادۂ فساد ہین اگر اُن سے مقابلہ کرو ورنہ سب شہر تباہ ہو گا بلکہ لٹ جائے گا یہ سننا تھا کہ لشکر مین قرنا ہوئی کوس طبل پر چوب پڑی لشکر تیار ہونے لگا اُدھر خوشخوار سے اور افریق سے مقابلہ ہوا اور ہر ایک بادشاہ سے اور ہر ایک سردار سے سامنا ہو گیا جو جسکی طرف چلا تھا اُدھر مہتر ہومان کمندزن قلعہ مین پہونچا راہ طے کر کے برج پر گیا مگر پریشان حال تھا سب درجے طے کر کے آخر کے درجے مین پہونچا دیکھا دربار منعقد ہی برجیس عقب پردہ بیٹھا ہی کہ اسنے پاس پہونچ کر کہا کہ یا نائب خداوند تو اغضب ہو گیا سب قیدی بگڑ گئے شہر مین تلوار چلا چاہتی ہی ہنگامہ کارزار بلند ہوا چاہتا ہی جلد جیسے لشکر کو طلب فرمائیے تاکہ وہ مقابلہ کرے ورنہ شہر تباہ ہو گا برجیس نے کہا کہ تو اس قدر پریشان کیون ہوتا ہی مجھ پر سب حال ظاہر ہی مین سب واقعہ دیکھ رہا ہون ذرا خوشخوار کو اسکی حرکت کی سزا ملے جیسا اُسنے میرے خلاف حکم کیا مین نے اُسکو قتل کرنے کا حکم نہین دیا تھا وہ افریق کو اپنی رائے سے قتل کرنے چلا جائے جیسے اُسنے خلاف مرضی مابدولت و خداوند کیا اُسکو ویسی سزا ملی تو پریشان نہ ہو شہر تباہ نہ ہو گا نہ کوئی زخمی ہو گا تم بیٹھے ہوے تماشہ دیکھو یہ سب بخوشی میری حاضر کرینگے اور اطاعت و فرمانبرداری تہ دل سے اختیار کرینگے اور مذہب نقارپرستی چھوڑکر مذہب آفتاب پرستی قبول کرینگے مہتر ہومان یہ سنکے خاموش ہو رہا اُدھر باہم خوشخوار اور افریق کے مقابلہ ہونے لگا اتفاق سے خوشخوار پر افریق غالب آنے لگا ہر ایک سر پر ہر ایک بادشاہ غالب ہوا یہ لوگ پس پا ہوکر عقب کو ہٹنے لگے یعنی قلعہ کی جانب ہٹنے لگے جب زیر گنبد و قلعہ پہونچے انکے عقب مین انکے وہ تیس ہزار سوار تھے مگر یہ بات تھی کہ نہ کوئی جان سے مرا نہ کوئی ابھی تک زخمی ہوا تھا اُدھر لشکر تیار ہوکر چھاؤنی سے چلا اُدھر یہ لوگ پس پا ہوکر زیر قلعہ پہونچے ایک مقام پر افریق نے قصد کیا کہ وہی ہتھکری سر پر خوشخوار کے مارے جس سے وہ خوشخوار کے روکتا تھا اور اپنے کو بچاتا تھا اُدھر اُن پانچون بادشاہون نے پانچون سردارون

کو زخمی کرنے کا قصد کیا با وصفیکہ ہتھیار کسی کے پاس نہ تھے اور یہ لوگ سب مسلح تھے مگر اسپر بس یا ہوے
بس یہ حال دیکھکر برجیس نے پردے کے اندر سے کہا کہ آپ لوگون نے دیکھا کہ عدول حکمی کی یون سزا
ملتی ہی با وصفیکہ یہ سب مسلح ہین اور اُنکے پاس کوئی ہتھیار نہین ہی مگر انکے اوپر غالب آئے ہین یہ
صرف ہماری قدرت نمائی ہی کوئی کیا بہادری کرسکتا ہی اگر ہم نہ چاہین تو کسی کی کیا طاقت کہ بہادری کا
فن دکھا سکے اہل دربار نے کہا کہ آپ کی قدرت بہت بڑی ہی آپ نائب خداوند ہین آپ کی کوئی کیسا
نافرمانی کرسکتا ہی جو آپ کی عدول حکمی اور نافرمانی کرے گا اُسکو یہی سزا ملے گی بلکہ اس سے اور زیادہ
سزا پانے کا مستحق ہوگا برجیس نے کہا کہ اب میری قدرت دیکھو کہ یہ لوگ کیونکر زیر ہوتے ہین اور ہین انکو
کیونکر اپنا مطیع اور فرمانبردار کرتا ہون یہ تو دمی سب کے سب مجکو سجدہ کرتے ہین یہ کلام برجیس نے
کرکے بموجب کہنے آفتاب کے دریچہ کھولا جو کہ اُس طرف کے رُخ کا تھا اور سر نکال کر کہا کہ یہ کیا غوغا ہی
چونکہ شور مچا ہوا تھا کہ قیدیون نے قید توڑ کر خداوند کے ملازمون کو قتل کرنے پر کمر باندھی ہی یہ جو صدا دی
کہ یہ کیسا غوغا ہی بھلا اُس ہنگامے مین کون کسی کی سُنتا ہی قریب ہی کہ خونخوار وغیرہ زخمی ہون کہ
برجیس نے یہ دیکھکر بآواز بلند کہا کہ اے بندگان مغرور و نافرمان دست خود را نگہ دارید خداے خود را بشناسید کہ
مین تمہارا خداے حقیقی اور نائب خداوند آفتاب ہون و این جانب نگاہ کنید یہ جو صدا ے ہولناک کہا
ایک مرتبہ سب کے ہاتھ رک گئے اور سوچنے لگے کہ یہ صدا کہان سے آئی آواز آئی کہ بالاے قلعہ نظر کنید یہ سُنتا تھا
کہ سب نے سر اُٹھا کر قلعہ کی جانب دیکھا کہ ان سب کی نگاہ اُس گنبد پر پڑی دیکھا کہ ایک دریچی کھلی ہوئی ہی اُس
دریچی سے ایک سر باہر نکلا ہی مگر مُنہ پر نقاب پڑی ہی ان سب نے قصد کیا تھا کہ سر جھکائین آواز آئی کہ
اپنے خدا کو پہچانو سر نہ جھکاؤ شاید کہ بشناسی مرا یہ کہکر ایک مرتبہ نقاب مُنہ پر سے ہٹائی یہ جو بادشاہ
سب اپنے ہمراہیون کے اُسی طرف دیکھنے لگے پچاسون ہزار سر اُٹھے ہوے تھے اُسی طرف سب کی نگاہ تھی کہ
جیسے نقاب اُٹھی یہ معلوم ہوا کہ ایک برق چمکی اور ایک نور ایسا پیدا ہوا کہ سب کی آنکھین خیرہ کرنے لگین
اور یہ نوبت ہوئی کہ سب کے سب ایک بار کی سجدے کو جھک گئے اور یا خداوند کہکر زمین پر گرے اور حالت
سجدے مین بیہوش ہوکر رہ گئے کسی کو ہوش نہ آیا آواز آئی کہ جب ہمارے جمال کی کہ مین نائب خداوند ہون
تاب نہ لاسکے تو خداوند کی صورت کیونکر دیکھ سکوگے کہ جسکا جمال اُس جمال سے زیادہ منور ہی یہ تو اُسکا
ایک شمہ نور ہی جو کہ تم لوگون کو دکھایا گیا جب تم میری صورت نہ دیکھ سکے اور بے خود ہوکر گر پڑے تو بھلا
تم لوگ کیا صورت خداوند دیکھ سکوگے یہ کہکر خونخوار کا نام لے کر کہا کہ اے خونخوار اب یہ سب میرے مطیع ہوے
اور خداوند کے قائل ہوے ان لوگون کو بڑی عزت سے قلعہ مین لانا کہ یہ سب صاحبان ملک و مال ہین اور
صاحبان فرعا و آبرو ہین انکی توقیر و منزلت مین کوئی فرق نہ ہونے پائے جو لوگ کہ دربار مین موجود تھے انھون نے
بھی یہ واقعہ دیکھا کہ سب نائب خداوند کی صورت دیکھکر بے خود ہوگئے اور سب نے نائب خداوند کو سجدہ
کیا قدرت خداوند ہی کہ جس نے اُنکے نائب کی صورت دیکھی فوراً سجدہ کیا ادھر برجیس نے مُنہ پر نقاب ڈالی کر
سر دریچہ کے اندر کیا اور اپنے عیار سے کہا کہ تو جاکر ان سب کو لے آ اور میرا لشکر جو چھاؤنی سے تیار ہوکر آتا ہی
اُسکو آنے سے منع کر اور کہدے کہ اب کوئی ضرورت نہین ہی وہ سب مطیع ہوگئے اور جمال خداوندی دیکھکر سجدہ
کیا وہ یہ سُنکے فوراً روانہ ہوا اور قلعہ و گنبد کو طے کرکے اُس مقام پر پہونچا جہان یہ سب لوگ بیہوش پڑے تھے
آتے ہی اپنے خاگردون سے کہا کہ تم جاکر لشکر کو منع کردو کہ اب کوئی ضرورت آنے کی نہین ہی وہ سب کے سب
مطیع خداوند ہوے اور خداوند کی خدائی کے قائل ہوے یہ سنتے ہی چند عیار روانہ ہوے جو لشکر کہ تیار ہوچکا

وہ تو روانہ ہوا تھا باقی تیار ہو رہا تھا کہ عیاروں نے جاکر راہ مین روکا اور منع کیا کہ اب کوئی ضرورت جانے کی نہین ہی لڑائی فیصل ہو گئی اور سب مطیع نائب خداوند ہو گئے یہ سُنکر لشکر واپس گیا اور مرگا حال ملاحظہ ہو کہ جب یہ لوگ ہوشیار ہوے تو انکے لب و زبان پر یہ کلام تھا کہ بلاشک تو خداوند اصلی ہی برحق تیرا نائب ضرور ہی ہم نے آج وہ جلوہ دیکھا کہ جو کبھی آج تک اپنے خداوندون مین نہ دیکھا تھا وہ تیری قدرت دیکھی جو کبھی نہ دیکھی تھی ہم لوگ سب گمراہ تھے وہ سب خدا ے باطل تھے تو خدا ے اصلی ہی تیرے خدا ہونے مین کوئی فرق نہین ہی ہم ضرور تیرے بندے ہین تیری خدائی مین جو شک لاوے وہ کافر ہی کوئی کہتا ہی کہ یہ قدرت کبھی لقا مین نہ تھی کوئی کہتا ہی یہ شان کبھی ہم نے خداوند کوہ مین نہ دیکھی کسی کی زبان پر یہ جاری ہی کہ یہ صورت کبھی ہم نے خداوند شجر مین نہ دیکھی کوئی یون گویا ہوا کہ یہ خاصیت اور یہ زہر اُگلنا ہم نے خداوند مار مین نہ پایا ہم ہمیشہ سچ و ثواب کماتے تھے جو بندے کہ انکو نہین مانتے ہین یہ اُنکو قتل کرتے ہین اور وہ انکا کچھ نہین کر سکتے ہین وہ کیسے خداوند ہین معلوم ہوا کہ وہ سواے زہر اُگلنے کے اور کچھ نہین جانتے تھے یہ سب مکر اور جھوٹ تھا بلکہ یہ ہماری قسمت کا سچ تھا کہ ہم بل کھا کھا کر سواے اُنکے اور کس کو اپنا خداوند تصور کرین کیا مرنے کی بات ہی کہ عجب موذی کے پنجہ مین آئے تھے اس پنجہ مگر اہی سے خوب ہم کو خداوند نے نکالا اور کس عمدگی و خوبصورتی سے موذی کے بل سے نجات دلوائی اگر ہم اور مرنہ آتے تو سدا اسی بل مین پڑے رہتے کیونکر نکلتے جو کوہ پرست تھے وہ کہتے تھے کہ عجب سختی کی گھڑی تھی کہ جب اُنکی خدائی کے قائل ہوے تھے بڑی سختی ہم پر پڑی تھی کیا کرتے خداوند نے دکھائی کیا کیا سختیان ہم نے اٹھائین کوئی دقت ہمارے کام نہ آئے جو شجر پرست تھے وہ یہ بولے ہم لوگ برگ خزان دیدہ کی طرح خشک و تباہ ہو گئے ہماری یہان آکے مدد نہ کی یہ بلا رد نہ کی کوئی اصل ہوتی تو شاخون کو سنبھالتے وہ خود مر جھاکر رہ گئے ہونگے کسی تیز ظلم سے قلم ہوے ہونگے وہ کسی کی کیا خبر لین گے وہ تو خود پانی کے پانی کے محتاج ہین اور جو لقا پرست تھے وہ یہ کہنے لگی واہ واہ کیا خوب ہم کو گمراہ کر رکھا تھا اسوقت اگر ہماری خبر نہ لی یہ آفت ہم پر سے نہ ٹالی یہ کیسے لقا خدا کہلاتے ہین ہماری دانست مین تو بالکل بے اصل تھے اگر ہم جانتے تو کبھی انکی پرستش نہ کرتے یہ کہتے تھے اور روتے تھے کہ افسوس ایسی بڑی خطا ہوئی کہ ہم نے خداوند کی شان مین کیا کیا کلام نازیبا اپنی زبان پر ہماری کیے یہ ہماری بالکل نادانی اور بے عقلی تھی کہ ہم نے خداے اصلی کی پرستش چھوڑ کر خداے باطل کی پرستش اختیار کی کہ یکایک آفتاب نے جو یہ حالت اُنکی دیکھی ندا دی کہ اے بندگان من کیون روتے ہو کیون اپنے کو ناحق ہلاک کرتے ہو بس ہم نے تمھاری خطا معاف کی خاطر جمع رکھو اب تم ہمارے نائب کی خدمت مین حاضر رہو اور اسکی اطاعت و فرمانبرداری صدق دل سے کرو اور ہماری خدائی کے قائل ہو یہ شجر و کوہ و مار سب میرے پیدا کیے ہوے ہین یہ کوئی خدا نہ تھے یہ سب میرے بندے تھے مین ان سب کا خالق تھا اور لقا کو مین نے اپنا نائب کر کے روانہ کیا تھا وہ یہان آکر خدائی کرنے لگا جب مین نے دیکھا کہ وہ مجھ سے منحرف ہو گیا بس مین نے اُسکو خداے نادیدہ کے ماننے والون کے ہاتھ سے ذلیل کرایا اور قتل کرایا اُسکے کردار کی اُسکو سزا دی گئی اسی طور سے جو خدائی ہوئی وہ برباد ہوئی مین نے یہی خیال کیا کہ ان سب کو خدائی کر لینے دو آخر کو تو برباد ہونے سواے میری خدائی کے جو کہ اصلی ہی سب نابود ہونگے وہی انجام ہوا جو کہ مینے خیال کیا تھا اور کیون نہ ہوتا اب تم بتاؤ سواے میرے کون خدا ہی تم دیکھ لینا یہ خدا پرست کیونکر میری خدائی کے قائل ہوتے ہین اگر نہ قائل ہونگے اُنکے اوپر مین اپنا عذاب نازل کرون گا

اگر تم کہو تو مین اپنی بھی صورت تم کو دکھا دون مگر تم تاب نہ لاؤ گے یہ صدا سُنکے وہ سب لوگ توبہ توبہ کرنے لگے اور کہا کہ ہماری آنکھین اِس قابل نہین ہین کہ ہم جمال خداوندی دیکھ سکین ہم تیرے نائب کا تو جمال دیکھ نہ سکے بیہوش ہو گئے یہ جو کہا صدا آئی کہ اچھا تم خونخوار اور ہمارے پیک کے ہمراہ ہمارے نائب کے پاس آؤ یہ صدا آنے پر صدا آئی خونخوار اُن سب کو ہمراہ لے کر داخل خلعہ ہوا مہتر ہومان اُن سب کو دیکھکر خونخوار کے اُس گنبد مین داخل ہوا جو لوگ کہ انکے ہمراہ اور خونخوار اور شیران اور ہیران اور پیکران و زہران کے ہمراہ تھے سب کے ہمراہیون کے نام کی کرسیان و دنگل ملے قدر مراتب ہر درجہ مین بچھی ہوئے تھے صدا آئی کہ سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھ جائین کیونکہ کوئی مقام نائب تک نہین جا سکتا ہے سوائے معزز لوگون کے وہ البتہ جا سکتے ہین یہان تک کہ ہر ایک درجے پر سب ہمراہی بیٹھ گئے جہان برجیس تخت پر بیٹھا تھا اور پردہ پڑا تھا اُس مقام تک خونخوار و افریق و تاتار و حصار و معمار و قلقا و سرشار و شیر افگن و شیران و ہیران و پیکران و زہران کے سوا کوئی نہین تھا اور اُنکے معزز سردار سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے یہ لوگ قریب دو ہزار کے ہونگے اور مہتر ہومان بھی اپنے عیارون کے موجود تھا یہ لوگ جب اُس درجے مین پہونچے صدا آئی کہ سب لوگ اپنے اپنے مقامون کو تلاش کر کے بیٹھ جائین اب جو تلاش کیا جس کرسی خواہ دنگل پر جسکا نام تھا وہ بیٹھ گیا افریق و خونخوار کا مقام قریب پردہ تھا اور باقی سرداروں کے سب درجون مین تقسیم ہو گئے تھے مگر اشپر بھی کرسیان و دنگل خالی تھے اُنپر بھی کچھ تحریر تھا مگر پڑھا نہ جاتا تھا جب یہ سب بیٹھ چکے صدا آئی کہ اے خونخوار تم اندر پردہ کے آؤ خونخوار ہاتھ جوڑے ہوئے اندر پردے کے گیا دیکھا کہ برجیس نائب خداوند تخت پر بیٹھے ہوئے ہین سر پر چھل ہو رہا ہے مگر کوئی سر پر چھل ہلانے والا نظر نہین آتا ہے وہ مقام خوب آراستہ ہے پھول برس رہے ہین تمام درجہ مہکا ہوا ہے عود سوز اگر سوز رکھے ہوئے ہین اُن سے دھوان اُٹھ رہا ہے خوشبو چلی آتی ہے مخملہ کے لوٹے سو لگ رہے ہین مشک وغیرہ کی خوشبو آتی ہے کیوڑے کی کیمی گلاب کی ہر قسم کے پھولون سے وہ مقام بسا ہوا ہے ہوا سے سرد و خوش گوار چلی آتی ہے کہ آنکھ بند ہوئی جاتی ہے اُس مقام پر نہ کوئی خادم ہے نہ خدمتگار ہے جس چیز کی برجیس کو ضرورت ہوتی ہے وہ خود اپنے مقام پر سے اُٹھکر چلی آتی ہے اب تو یہ عجب و غریب ماجرا ہے کہ جگر کانپا جاتا ہے جاتے ہی خونخوار نے سجدہ کیا جب سجدے سے سر اُٹھایا تو برجیس نے کہا کہ تجھکو حکم دیا جاتا ہے کہ تو اور افریق اور پیک قدرت سوائے ان تین شخصون کے اور کسی کو اجازت پردے کے اندر آنے کی نہین ہے پس تمکین تین آدمی راز دار قدرت ہو تمہارا بڑا مرتبہ اور اعزاز کیا گیا ہے جو جسکو عرض کرنا ہو تم تینون کے ذریعہ سے عرض کرے اور تم اگر ہم سے عرض کرو جو مناسب وقت ہوا کرے گا وہ فرمان جاری کیا جائے گا جو اُس حکم کے خلاف کرے گا وہ اپنے کردار کی سزا پائے گا اور اُسپر ہمارا عتاب و خداوند کا عذاب نازل ہوگا یہ حکم تم جا کر سب حاضرین دربار کو سُنا دو بلکہ ہر درجے مین اسی احکام کے کاغذ لکھوا کر لگا دو تاکہ ہر ایک اس حکم سے مطلع ہو جاوے یہ کہکر پھر کہا کہ اچھا اسکی کچھ ضرورت نہین ہے تم صرف یہ حکم سُنا دو اُسکا بندوبست خود قدرت کر لیگی یہ سُنکے خونخوار پردے سے نکل کر وہی حکم سنا یا حاضرین دربار نے از درجۂ اول تا درجۂ آخر سُنا پھر صدا آئی کہ اے خونخوار حاضر ہو خونخوار پھر پردے مین گیا برجیس نے حکم دیا کہ اے خونخوار جسقدر لوگ ہماری خدائی کے قائل ہوئے ہین اُن سب کو خلعت عنایت کرو اور تصویرین دو اور ہر ایک بادشاہ سے کہو کہ وہ جا کر اپنے لشکر کو ہماری پرستش کی طرف رغبت دلائے اور تمام لشکر

کو تصویرین دے کہ وہ اپنے اپنے گلون مین پہنین اور اپنے اپنے ملک کو نامہ لکھین کہ جو اُسکی طرف سے وہان کا نائب ہو وہ ہمارے مذہب آفتاب پرستی کو وہان رواج دے ہمارے نام کا سکہ جاری کرے اور ہماری تصویر اُس مقام پر روانہ کرے کہ کل اہل شہر اور تمام لشکر اُنکو گلون مین پہنین اور ان سب کے لیے شہر مین مقام عمدہ دیکھکر جگہ رہنے کی تجویز کرو اور لشکرون کو شامل لشکر خداوندی کرو ہر ایک کے واسطے علے قدر مراتب جگہ دو اُس حکم مین ذرا فرق نہ ہونے پائے خونخوار نے عرض کیا بہت خوب جو حکم ہو آپکے خلاف ہرگز نہ ہوگا برجیس نے کہا کہ اُن سب سے کہدینا کہ تم سب کی سع لشکر کے کل ہمارے یہان دعوت ہی یہ حکم سُنکے برجیس سے خونخوار رخصت ہوکر بیرون پردہ آیا اور اُسنے حکم برجیس اُن سب سے بیان کیا وہ سب بہت خوش ہوے تھوڑی دیر کے بعد صدا آئی کہ اب سب اپنے اپنے مقام کو جائین اب وقت ہمارے آرام کرنے کا ہی یہ سُننا تھا کہ سب اپنے اپنے مقامون پر روانہ ہوے اور گنبد و قلعہ جڑکے شہر مین آئے افریق وغیرہ تو طرف اپنے لشکر کے چلے کیونکہ ان سب کو تو خونخوار نے کر چلا آیا تھا اور سب مال و خزانہ اُنکا لوٹ لیا تھا وہ بھی لے آیا تھا اور تمام لشکر کو گرفتار کرکے اُسی مقام پر چھوڑ دیا تھا اور لاشین بھی دونون لشکرون کی اُسی مقام پر پڑی ہوئی تھین یہ ان سب قیدیون کو اور اپنے لشکر کو لے کر مع اُن چارون سردارون کے جو کہ وقت جنگ مغلوب ہو چکے تھے شیران و پیران و پیکران تو شریک جنگ ہوے تھے اور پیران جب یہ سب کو گرفتار کرکے لے چلا تھا تو مع اپنی فوج کے آکر اسکا شریک ہوا تھا ان چارون کا لشکر تو اُسی وقت جب یہ داخل شہر ہوے تھے ہمراہ لشکر خونخوار کے چھاؤنی مین چلا گیا تھا کیونکہ یہ قبل سے آفتاب پرست تھے اور خبر نزول خداوند کی سنکے زیارت کو نائب خداوندی کی اپنے اپنے مقام سے روانہ ہوے تھے پس خونخوار نے شہر مین آکر اُن چارون کو مع اُنکے لشکر اور سردارون کے تصویرین دین اور کہا کہ انکو اپنے اپنے گلون مین ڈالو اور سردارون اور اُن چارون بادشاہون کو خلعت دیئے کہ جنکے سینون پر تصویر آفتاب بنی ہوئی تھی اور اُنکے واسطے اور اُنکے سردارون کے واسطے علے قدر مراتب مقام آراستہ کیے اور اُنکو بڑی عزت و حرمت سے اُتارا اور کہا کہ آج آپ کی دعوت مع سردارون وغیرہ کے ہمارے خداوند کے یہان ہی یہ سُنکر وہ لوگ بہت خوش ہوے جب ان لوگون سے فراغت ہوئی اُن سب کے لیے مقام آراستہ کیے مکانات خالی کرانے کے درستی سامان کی یہان تو یہ بندوبست ہونے لگا اُدھر وہ بادشاہ مع اپنے سردارون کے جو چلے تو اپنے اپنے لشکر مین پہنچے یہان تمام لشکر بیہوش پڑا تھا کہ یکایک اُنکو ہوش آیا وہ جو ہوشیار ہوے تو دیکھا کہ نہ خیمے ہین نہ بارگاہین ہین نہ سردار ہین نہ بادشاہ یہ لوگ حیران ہوے کہ یہ کیا ماجرا ہی دیکھا کہ سامنے سے سب بادشاہ مع سردارون کے چلے آتے ہین جیسے ہی ان سب نے دیکھا کہ بادشاہ مع افسرون کے آتے ہین سب کے سب دوڑکر اُنکے قریب آئے اور یون عرض کرنے لگے کہ آپ کہان تشریف لے گئے تھے اور یہ خیمے وغیرہ کیا ہوے اُنھون نے تمام واقعہ جو گذرا تھا بیان کیا اور کہا کہ ہم نے تو خداوند اور نائب خداوند کی صدق دل سے اطاعت قبول کی کہ یہی مذہب حق ہی جو مذہب کہ ہم اختیار کیے ہوے تھے وہ بالواقع غلط اور جھوٹ تھا اُسکی کوئی اصل نہ تھی اُس مذہب کی بزرگی اور عظمت ہم پر ظاہر ہوگئی اہل لشکر نے کہا جو آپ کی مرضی ہم تو سب آپ کے ہمراہ رکاب ہین بس اُسی وقت افریق مع اپنے لشکر کے داخل شہر ہوا جو کہ اسکے لشکر کے اور لشکر برجیس کے تھے سب کو اُنھون نے ایک جا جمع کیا اُنکو جلا کر شہر مین آیا خونخوار نے تمام لشکر کو تصویرین دین اور

چھاؤنی کی جانب روانہ کیا سرداردن کو مع افریق کے خلعت اور تصویرین دین اور جو مقام اُنکے لیے
مقرر کیے تھے اُنکو علی قدر مرتبہ دیے یہ لوگ وہان اُترے اور اُن سے کہا کہ آپ سب کی خداوند کے یہان
دعوت ہی افریق شاہ وغیرہ یہ سُنکر بہت خوش ہوے اسی طور سے جو بادشاہ آیا خونخوار نے اُنکو
اور اہل لشکر کو تصویرین دین اُنھون نے اپنے گلون مین پہنین اور بموجب حکم خونخوار دہ اپنے بادشاہ
کے ہمراہ طرف چھاؤنی کے گئے اور شامل لشکر برجیس ہوے اب چھاؤنی مین اُترنے کی جگہ بالکل نہین ہی
آفتاب جادو ہر مقام کو سحر سے دریافت کرتا ہی اور اُسکو سحر سے وسیع کرتا ہی یہ حالت ہی کہ اب شہر
مین سیکڑون مقام مین سحر کے تیار ہو گئے ہین سیکڑون عمارتین سحر کی ہین ایک تو وہ شہر دراصل بہت وسیع
اور آباد تھا اُسکے آبادی کی یہ نوبت نہی قبل مین کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ جہان زراعت نہ ہوتی ہو اب
یہ نوبت پہونچی کہ دریا کے اُس پار تک آبادی ہو گئی تھی اب دریا وسط شہر مین ہو گیا نصف شہر اِس پار
و نصف شہر اُس پار ہو گیا اب جہاز وغیرہ اندرون شہر آتے ہین لشکر گاہ اندرون شہر ہے اب تو اور آبادی
زیادہ ہوئی ہی کیونکہ تمام اقلیم کے لوگ بیرون اقلیم کے لوگ آ آ کے بسے ہین آفتاب نے سحر سے
عمارت تیار کی ہی جمال کرنے کی جگہ ہی کہ تمام اقلیم کے جب لوگ ایک ملک مین جمع ہون تو اُس ملک کی
آبادی کی کیا کیفیت ہوگی سحر کے سبب سے آفتاب نے وسعت دی ہی اور ملک نہایت آباد اور وسیع
ہوتا جاتا ہی اتفاق سے یہ ہوا کہ وہ چھاؤنی جو کہ سحر سے تیار ہوئی ہی اُسمین لوگ اُترنے لگے اب جو لشکر
آتا ہی اُسمین اُترتا ہی وہ پانچون بادشاہ بھی یکے بعد دیگرے اپنا اپنا لشکر لے کر آئے اُسی طریقہ سے اُترے
خونخوار نے سب کے لشکر کو تصویرین دین سب بادشاہون کو خلعت و تصویرین دے کر جو مقام اُنکے لیے
تجویز کیے تھے سب کو اُتارا اور سب سے کہا کہ آپ کی اور آپ کے کل لشکر کی ہمارے خداوند کے یہان
دعوت ہی وہ لوگ خوشی خوشی اپنے اپنے مقام پر گئے اور لشکر چھاؤنی مین اُترا گویا برات ہو گئی ہر ایک
سے افریق اور پانچون بادشاہ کے لشکر دن کو طعام لذیذ علی قدر مراتب پہونچا کوئی دینے والا نظر آتا تھا
اسی طور سے ہر سردار و ہر بادشاہ کو طعام لذیذ پہونچا صبح کو سب دربار مین گئے ہر درجہ مین جسکی جہان
جگہ مقرر تھی وہ وہان ٹھہر گیا جو کہ معزز اور مقرب بارگاہ تھے وہ درجۂ بالا مین قیام پذیر ہوے حجاب
قدرت کے اُدھر برجیس آکر تخت پر بیٹھ گیا ناظرین کو واضح ہو بارہا تحریر ہو چکا ہی کہ یہ جو کچھ حکم احکام
برجیس دیتا ہی سب حکم آفتاب کا ہوتا ہی سوا اے رات کے برجیس سے کسی وقت آفتاب
جدا نہین ہوتا ہی مگر یون کہ خود برجیس کو نظر نہین آتا ہی مثل سایہ کے ساتھ رہتا ہی گویا ہمزاد ہی
ہمہ وقت یہ کان مین کہے جاتا ہی یہ کر یہ حکم دے بس جو آفتاب کہتا ہی وہی برجیس کرتا ہی اور
وہی حکم دیتا ہی آج برجیس نے بموجب حکم آفتاب حکم دیا کہ جو جو بادشاہ تازہ شریک ہوے ہین
وہ اپنے اپنے ملکون کو اپنے اپنے نایبون کے نام نامے تحریر کرون اور تصویرین روانہ کرین کہ اُنکے نایب
اُن ملکون مین بھی مذہب آفتاب پرستی رواج دین اور میرے نام کا سکہ جلدی کرین اب یہ قاعدہ ہی
کہ افریق و خونخوار یہ دونون قریب اپنے اپنے دنگلون پر متمکن تھے کہ یہ حکم سنا بس اُسی وقت
حضار شاہ و معمار شاہ و قلقار شاہ و سرشار شاہ و تاتار شاہ و افریق نے اسی مضمون کے
نامے تحریر کر کے روانہ کیے اُنکا مضمون یہ تھا کہ ہم نے مذہب آفتاب پرستی قبول کیا چونکہ یہ مذہب
اصلی تھا اور ہمارا مذہب باطل تھا لہذا ہم کو تحریر کیا جاتا ہی کہ تم بھی یہی مذہب اختیار کرو اور شہر مین بھی
جاری کرو اور نام خداوند کے نام کا سکہ جاری کرنا یہ تصویرین روانہ کی جاتی ہین اُنکو اہل شہر و اہل لشکر

کو تقسیم کرنا اور تم بھی اپنے گلے مین ڈالنا اور سب کو حکم دینا کہ سب اپنے گلون مین پہنین اور جو جو معاہد
ہمارے ہین انمین بھی یہ تصویرین رکھی جائین یہی مضمون ہر ایک نے تحریر کرکے اپنے اپنے ملک کو روانہ کیا
جب نامے انکو پہونچے یس وہ موافق تحریر اپنے بادشاہون کے کاربند ہوے تمام ملکون مین مذہب آفتاب پرستی
رواج پاگیا اقلیم خورشید یہ اور اسکے قرب وجوار مین مذہب آفتاب پرستی ہوگیا کوئی ایسا نہ تھا کہ آفتاب
کی پرستش نہ کرتا ہو خلاصہ یہ کہ بڑی ترقی ہوئی اب تو یہ حالت ہے کہ لوگ اپنی خواہش سے آتے ہین اور
مذہب آفتاب پرستی قبول کرتے ہین شہر آفتاب نما مین تو روز بروز ترقی مذہب ہوتی جاتی ہے کوئی بیس ہزار
سے آیا اور کوئی دس ہزار سے کوئی پچاس ہزار سے کوئی پانچ ہزار سے آکر برجیس کو سجدہ کیا اور تصویرین
گلے مین پہنین اور داخل مذہب برجیس ہوے اطراف وجوانب سے لوگ آنے لگے جو کہ غریب مسکین و
مفلس آتے ہین بعد قبول کرنے مذہب کے انکا خانہ رزق سے رزق مقرر ہوتا ہے اس حال کو یہان
موقوف رکھا جاتا ہے کیونکہ اب یہ قاعدہ ہوگیا ہے کہ برجیس ہر روز دربار اسی گنبد مین کرتا ہے سب اہل
دربار درجہ بدرجہ اپنے اپنے دنگلون درکرسیون پر متمکن ہوتے ہین جسکی جگہ جس درجہ مین ہوتی ہے بہت سے
دنگل درکرسیان ہر درجے مین خالی ہین اور آئندہ بھی کچھ تحریر ہے مگر خوبی پڑھا نہین جاتا ہے جو نیا آدمی مذہب
قبول کرتا ہے اور لائق دربار ہوتا ہے اور جس مرتبہ اور درجہ کی لیاقت رکھتا ہے اسی درجہ کی کرسی خواہ دنگل
پر اسکا نام ظاہر ہوتا ہے بیان تو یہ طریقہ ہے مذہب کو ترقی ہوتی جاتی ہے کفر کے پھیلنے کا سامان ہے بہت
بڑا مکر اس آفتاب نے کر رکھا ہے اور دام سحر پھیلایا ہے کہ اسمین لوگ مثل طائرون کے آکر اسیر قفس ہوا ہی
ہوتے ہین کفر کی اقلیم خورشید یہ مین ترقی ہے گو وہ قبل سے کفرآباد تھی مگر اب زیادہ ہوگئی ہے نشان کفر
بلند ہونے کی تدبیر ہے اس حال کو اب یہان چھوڑا جاتا ہے

اب کچھ حال خواجہ حسین تاجر کا تحریر ہوتا ہے خواجہ حسین کا وارد شہر آفتاب نما ہونا اور یہان کی
حالت دیکھکر افسوس کرنا انکا دربار برجیس مین جانا وہان کی حالت دیکھکر توبہ کرنا اسی دن وہان سے
کوچ کرنا اتفاق سے اس مقام پر پہونچنا جہان ثریاے بستان نے اپنی سیر کے لیے مقام تیار کیا ہے اور
مقام کی فضا و بہار دیکھکر انکا قیام کرنا ثریا کا برا سے سیر آنا انکا اسکو دیکھکر اسکی کسی طور پر اس خیال سے
تصویر کھینچنا کہ یہ نازنین لائق اولاد صاحبقران ہے کسی سے دریافت کرنا کہ یہ کون ہے معلوم ہونا
کہ دختر خداوندی ہمشیر نائب خداوند ہے خواجہ کا خیال کرنا کہ جب یہ تصویر کسی بہادر اسلام کو ملے گی ضرور
اسکی خواہش مین ادھر آئے گا یہ ملک و اقلیم بھی اسلام آباد ہوگی یہ نازنین بھی اسکے قبضہ مین آئے گی
اس خیال سے تصویر بنوا کر وہان سے روانہ ہونا بعد قطع راہ کے خاور مین پہونچنا وہان خراب حالت پانا دریافت
ہونا کہ یہ کیا واقعہ ہے انکا افسوس کرنا اور اس مقام پر جانا جہان ارژنگ اس قصد سے بیٹھا ہوا تھا کہ مین مقبو
قاسم کو تباہ کرون اہل شہر کا جمع ہونا یہ حالت دیکھکر انکا رد و ارژنگ کے جانا اور کچھ حال بیان کرکے ایک
تصویر شاہ کی پیش کرنا اسکا اس تصویر کو دیکھکر عاشق ہونا اور اپنے قصد سے باز آنا اور اپنے مقام پر آکر

ایک نامہ بنام برجیس بدست ایک اپنے سردار کے روانہ کرنا اُس نامہ پر کا شہر آفتاب نما مین پہونچنا
و دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجاے ساقی نامہ غزل

اے چرخ مت حریف اندوہ بیکسان ہو — کیا جانے منہ سے نکلے نالے کی کیا سمان ہو — کب تک گرار ہیگا سینہ مین دل کے مانند
اے اشک شوق ایکدم رخسار پر روان ہو — ہم دور ماندگان کی منزل رسان گرداب — یاہو صدا جرس کی یا گرد کارروان ہو
تا چند کچھ گردی جیسے صبا زمین پر — اے آہ صبح گاہے آشوب آسمان ہو — گر ذوق سیر ہی تو آوارہ اس چمن مین
مانند عندلیب گم کردہ آشیان ہو — یہ جان تو کہ ہی اک آوارہ دست بردل — خاک چمن کے اوپر برگ خزان جہان ہو
کیا ہی حباب سایان آوے کہ اپنی آنکھون — اگر پیرہن مین میرے سیرا تجھے گمان ہو — از خویش رفتہ ہر دم رہتے ہین ہم جو اُن بن
کہتے ہین لوگ اکثر اسوقت کہان ہو — تجھ سے توڑ ڈالون اپنے کو آپ ہی مین — گر روے خوبصورت تیرا نہ درمیان ہو
اُس تیغزن سے کیونکر قاصد مری طرف سے — اب تک مین زندہ ہون گر قصد امتحان ہو — ابیت ۔ لولیندہ ماجراے عجیب

ترقسم می کند این زکلک خطیب — ۞ اورد ان صحراے معانی رنگین وغواصان دریاے مضامین مصوران صنعت گلشن فصاحت ونامہ نویسان مبتلاے عشق ومصیبت اس داستان کو قلم عجلت رقم سے صفحۂ قرطاس صداقت اساس پر یون قلمبند کرتے ہین کہ خواجہ حسین ایک مرد بزرگ وجہاندیدہ اور بڑا تجار وصاحب مال تھا ہمیشہ اُسکو سیاحی مین گذرا ہر ایک ملک کی سیر مین بسر ہوئی تمام ممالک اسلام آباد مین اُسکی عمر گذری اتفاق سے ایکی جہز دہ طلا بین براے خرید جواہرات گیا اُدھر سے جو واپس ہوا سکندریہ اعظم مین ہوا دریافت کیا کہ یہ کون اقلیم ہی راجا کیا نام ہی لوگون نے دیکھا یہ تاجر ہین براے خرید وفروخت آئے ہین کہا کہ اسکو اقلیم خورشید یہ کہتے ہین پوچھا کہ یہان کون بادشاہ ہی لوگون نے کل حالت ابتدا سے بیان کیے اُنھون نے جو سُنا کہ تبل مین یہان مذاہب مختلف تھے ایکی سال سے ایک مذہب آفتاب پرستی تمام اقلیم مین رائج ہوگیا ہی کوئی برجیس شہر آفتاب نما مین پوشیطان پیدا ہوا ہی اُسنے اپنے کو نائب خداوند مشہور کیا ہی اور کہتا ہی کہ مین فرزند خداوند ہون اوسی نے یہ مذہب رائج کیا ہی جو جاتا ہی وہ سجدہ کرتا ہی لوگ دور دور سے آکر اسکا مذہب قبول کرتے ہین شہر آفتاب نما مین بڑے بڑے بادشاہ وسردار جمع ہوے ہین وہان طرح طرح کے عجائبات پیدا ہوتے ہین یہ سنکے اُنکے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ چل کر وہان کی حالت دیکھنا ضرور ہی اور یہ دیکھنا چاہیے کہ کیا طریقہ ہی اور وہ کون سا پیر شیطان ہی اور کیا کیا عجائبات ہین اُس ملک کی بھی سیر ہوگی پسب حالت دریافت کرکے اہل اسلام سے خبر کرینگا کہ وہ آکر اس اقلیم کو اسلام آباد کرین کہ یہان بہت کفر پھیلا ہوا ہی کہین ایسا نہو کہ ترقی کرے یہ خیال کرکے خواجہ نے بیع وشرا اُنھون نے وہان سے کوچ کیا اور بعد قطع راہ داخل شہر آفتاب نما ہوئے یہان آکر وہ آبادی پائی بلوصفیکہ جہان گردی تھے اور عمر انکی سیاحی مین بسر ہوئی تھی مگر اسقدر آباد کوئی ملک نہ پایا تھا نہ اسلام آباد نہ کفر آباد ہزارون نشان جن پر تعریف آفتاب اور برجیس تحریر تھی ہر مقام پر نصب تھے انکے پھریرے ہوا سے اڑ رہے تھے کثرت لشکر اُن سے ثابت ہوتی تھی آبادی کا یہ حال تھا کہ کوے سے کوا ہر وقت بھڑتا تھا بازار آراستہ تھے اہل شہر خرید وفروخت کر رہے تھے کٹورا بازارون مین بج رہا تھا برہمن جل لیے پھر رہے ہین حلوائیون کی کثرت ہی نان بزون کی قلت بلکہ نام تک نہین دوکانون پر ہر قسم کی مٹھائی بدرجہ تھالیون مین ترتیب کے ساتھ لگی ہر قسم کا پکوان طیار ہر دوکان پر خریدارون کا مجمع ہو سیر کرتے ہوے اور یہ سنتے ہوے کہ ہر مقام پر یا خداوند آفتاب وبرجیس کی جو پکاری جاتی ہی کوئی مقام ایسا نہین ہی کہ جہان پر آفتاب کی تصویر نہو اور اُسکے برابر برجیس کی تصویر نہو یہ خیال کرتے ہوے کہ بڑی آبادی ہی

بیان بڑی ترقی ہی آفتاب پرستی کی اچھا لوگون کو گمراہ کر رکھا ہی خوب دام مکر و فریب گستردہ کیا ہی
یہی دل مین یا مین کرتے ہوے سرا مین آئے سرا کو مسافرون سے ملو پایا مگر سب آفتاب پرست کوئی کمرہ
یا کوٹھری خالی نہ تھی انکے ہمراہ اول تو اِنکے ملازم بہت تھے دوسرے اسباب تجارتی بہ کثرت تھا اُنھون نے
اپنا گذر اُس مقام پر نہ دیکھا یہان سے واپس چلے گولہ بھٹیاری نے صدا دی کہ میان تاجر ادھر آکر ٹھہرو
تمھارے لیے مقام خالی کر دیا جائیگا اُنھون نے کچھ جواب نہ دیا دوسری سرا مین آئے اُسکو بھی خالی نہ پایا جس
سرا مین جاتے ہین اُسکو خالی نہین پاتے اُنھون نے عاجز ہوکر آدمی روانہ کیے کہ کوئی مکان تلاش کرین تاکہ
اُسمین قیام کرین گر مکان چوک مین ہو اور اُسمین دوکان بھی ہو آدمی گئے مکان تلاش کیا کوئی نہ ملا اسقدر کثرت
خلقت کی تھی کہ مکان کا ملنا امر دشوار تھا یہ لوگ واپس آئے عرض کیا کہ اس شہر مین نہ کوئی مکان خالی ہی
نہ دوکان خواجہ عاجز ہوکر آگے کو روانہ ہوے تمام سرائین دیکھین کسی کو مسافرون سے خالی نہ پایا بہت
پریشان ہوئے خیال کیا کہ بیرون شہر چل کر خیمہ وغیرہ برپا کرکے اُسمین قیام کرین اور کیا کرین انکو مکان کی تلاش
و سرا کی خواہش مین وہ دن تمام ہوا شام ہونے کو آگئی کہ یہ شہر سے باہر جانے کے قصد سے چلے جب قریب
شہر پناہ پہونچے مشرق رُخ کو ایک سرا نظر آئی اُنھون نے ملازم سے کہا کہ جاکر دیکھو شائد یہ سرا خالی ہو
گو امید نہین ہی مگر جاکر دیکھو وہ ملازم جو گیا تو اُس سرا کو خالی پایا دیکھا وہ ایک مسافر ہین اُنسے یہ آکر
خواجہ حسین اپنے مالک سے عرض کیا کہ حضور یہ سرا خالی ہی اور وسیع بھی ہی اور چند مسافر ہین بلکہ اسمین
قیام فرمایئے یہ سنکے خواجہ خوشی خوشی مع اپنے ملازمون کے اُس سرا مین آئے بھٹیارین نے جو دیکھا
فوراً جو سب کی افسر تھی دوڑی ہوئی آئی اور کہا کہ میان تاجر کیا کوئی کمرہ وغیرہ درکار ہی اُنھون نے کہا اگر
درکار ہوتا تو ہم سرا مین کیون آتے ایک کمرہ کیا دو تین کی ضرورت ہی وہ اُنکو لیکر اپنے ہمراہ آئی سب کمرے
کمرون کی اُنکو ضرورت تھی اُن کے خالی کر دیے اُنکے ملازمون نے اسباب اُتارا یہ مرکب برسے اُترے جاکر
اُنے مرکب کو ٹہلانا شروع کیا پلنگون کی جس قدر ضرورت ہوئی بھٹیاری نے ملا کر موجود کیے نوکرون نے اُنپر
بچھونا بچھایا یہ بیٹھے نوکر پانی بھر کر لائے اُنھون کے ہاتھ مُنھ دھویا گرد راہ چہرے پرسے دور ہوئی بھٹیاری
نے دریافت کیا کس قدر طعام کی ضرورت ہی اُنھون نے کہا میرے ہمراہ باورچی ہی وہ کھانا طیار کریگا
کوئی کھانے کی ضرورت نہین ہی وہ بھٹیاری یہ سنکے اپنے مقام پر چلی آئی جو کرایہ کمرون اور پلنگون کا
اُسنے اُنسے طلب کیا اُنھون نے بلا حجت دیدیا چونکہ رات ہوگئی تھی کھانا کر سو رہے اُنکے ساتھ مرکب
بہت تھے اور شتر جن پر اسباب بار تھا کثرت سے تھے وہ بھی سب اُسی سرا مین باندھے گئے ایک حصہ سرا
کا اُنکے تصرف مین آیا چونکہ وہ سرا بہت وسیع تھی سات گئے اور مسافر بھی آئے جو کہ شہر کی سیر کو گئے ہوے تھے
وہ بھی آکر اپنے اپنے مقام پر کھا پی کر سو رہے صبح ہوئی یہ اُٹھے نوکرون نے آب گرم حاضر کیا اُنھون نے
منھ ہاتھ دھویا کپڑے پہنے اور چند ملازمون کو ہمراہ لیکر اس قصد سے چلے کہ کوئی دوکان خوار مکان چوک
مین ملجاے تو اُسکو کرایہ لون اُسمین قیام کرکے اپنا مال فروخت کرون اور یہان کی حالت دیکھون بس یہ
سیر کرتے ہوے ہر مقام و گلی کوچہ کو دیکھتے ہوئے چلے ہر مقام کو آباد پایا اہل شہر کے سبب سے راہ نہ ملتی تھی کہ
کوئی راہ چل سکے وہ صبح کا وقت تھا لوگ جوق جوق گروہ گروہ دربار کو چلے جاتے ہین کوئی اسپ سوار
ہی کوئی فیل سوار کوئی بوجے پر سوار کوئی تامدان پر سوار کوئی کلاہ وزارت سر پر رکھے ہوے کوئی تاج
پہنے ہوے گر سب درباری کپڑے پہنے ہوے سینون پر تصویر آفتاب بنی ہوئی چلے جاتے ہین خواجہ حسین
نے دیکھا کہ جتنے اہل شہر ہین سب کے سینون پر تصویر آفتاب بنی ہوئی ہی صبح کا ہنگام ہی ہر مقام پر پوجا پاٹ

ہو رہا ہے گھنٹ وناقوس بج رہے ہین اور پھول اہل شہر خرید خرید کر اپنے اپنے مقام ومعابد کو جا رہے ہین بعض دوکانین کھلی ہین بعض کھل رہی ہین بعض ابھی بند ہین چونکہ یہ دوسرے پھاٹک پر شہر کے اُترے تھے اس شہر کے چار پھاٹک ہین ایک شمالی ایک جنوبی ایک مشرقی ایک مغربی اور چار دن سے جو سڑکین نکلی ہین وہ ایک مقام پر آکر تمام ہوئی ہین اُسی مقام پر چوک ہے اور اُس مقام سے ایک راہ تو چھاؤنی کو گئی ہے اور ایک قلعہ کو جہان اب دربار ہوتا ہے اور ایک اُس عمارات شاہی کو جو کہ قدیم ہین اور سیکڑون شاخین نکلی ہین جو کہ تمام شہر مین پھیلی ہین مگر جو جہان سے چلتا ہے وہ چوک مین ضرور آتا ہے اُس شہر مین سیکڑون بازارین ہین اُس شہر کے چوک اور بازار کی بناکا کیا کہنا خواجہ حسین سب مقام کی سیر کرتے ہوئے چلے رعایاے شہر کو جو دیکھا سب کو حسین پایا خصوصاً عورتون کو مردون سے زیادہ ہر ایک عورت نازنین نازک اندام لباس اُنکے خوشنما سر سے پاؤن تک غرق جواہر قسم کا تو نام نہ تھا کوئی معدوم نظر نہ آتا تھا ہر مقام پر چہلین اور قہقہہ ہو رہے تھے باہم دس دس پانچ پانچ آدمی ایک مقام پر کھڑے آپسمین ہنس بول رہے تھے عورتین ومرد دریا کی طرف نہانے چلے جاتے تھے لڑکے مہاجنون کے چھوٹی چھوٹی گاڑیون مین بیٹھے ہوئے نوکر اُنکو ہاتھون سے ریلتے ہوئے چلے جاتے تھے وہ گوری گوری اُنکی صورتین وہ سر سے پاؤن تک جڑاؤ گہنا پہنے ہوئے ٹھنائی کے دونے آگے رکھے ہوئے ہنستے ہوئے صبف اپنے اپنے باپ کی دوکانون پر بیٹھے ہوئے سیر کر رہے ہین یہ صفت ہے ہر بازار مین جوہری بازار چاندی بازار تنبولی بازار میوہ فروش گلفروش حلوائی پان والے ہین ہر مقام پر گل لالہ کھلا ہوا ہے کہین ترکاری لیے ہوئے بیٹھی ہین یہ سیر کرتے ہوئے اور تعریف کرتے ہوئے اپنے دل مین چلے جاتے ہین اپنے ہمراہیون سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ برجیس کا دربار بہت بڑا ہوتا ہے جب سے ہم ادھر آیا ہون اہل شہر کو تو کم راہ چلتے ہوئے دیکھتا ہون مگر اہل دربار زیادہ چلے جاتے ہین سوائے سواریون کے کوئی پیدل نہین جاتا ہے بہت بڑا جاہ وحشم اس گہر کا معلوم ہوتا ہے دیکھو ہزارون نشان لشکر بلند ہین اُنھون نے جواب دیا کہ ہمنے آجتک ایسی کثرت نہین دیکھی نہ معلوم کیا ماجرا ہے کہ اسقدر لوگ مطیع ہوئے ہین یہ ہی باتین کرتے چلے جاتے تھے کہ ایک مرتبہ اِنھون نے دیکھا کہ جلوس سواری چلا آتا ہے بہت جلوس کے بعد گذر جانے جلوس کے اِنھون نے جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ ایک تخت پر ایک گبر تاج پہنے ہوئے گرگلے مین تصویر آفتاب پڑی ہوئی پوشاک طلائی گرد تخت کے بہت سے سردار سب طلائی رنگ کی پوشاکین پہنے ہوئے چلے جاتے ہین اُسکے عقب مین اور جلوس نمودار ہوا اُسکے بعد اور ایک تخت نشین اسی طرح سے دس تخت نشین گئے ایکمرتبہ بہت شور وغل ہوا خواجہ نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بادشاہ ہین جو ایمان لائے ہین اور اسی اقلیم کے ہین اور جو بادشاہ وسردار بیرون اقلیم کے ہین اُنکی یہ شوکت نہین ہے وہ سب داخل بارگاہ ہو چکے ہین اب یہ لوگ جاتے ہین یہ ذکر تھا کہ ایک طرف سے شور وغل کی صدا آئی خواجہ اُس مقام پر ٹھہر گئے دیکھا کہ کیسا زرق برق لباس پہنے ہوئے ایک عیار اُسکے عقب مین تین چار سو اُسکے شاگرد سب لباس مکلف پہنے ہوئے چلے آتے ہین خواجہ حسین نے کسی سے دریافت کیا کہ یہ کون ہے اُسنے جواب دیا کہ یہ مہتر ہومان عیار نایب خداوند ہے لقب اسکا پیک خداوند ہے یہ بھی دربار کو جاتا ہے اُسکے بعد ایک اور سواری ترک واحتشام سے آئی خواجہ حسین کو معلوم ہوا کہ یہ سواری کوتوال شہر کی ہے نام اسکا بہزاد آفتاب پرست ہے خواجہ نے دیکھا کہ ایک گبر قوی ایک مرکب پر سوار عقب مین کوتوالی کے پیادے گرسبکے گلون مین تصویرین پڑی ہوئین اُسکے گذر جانے کے بعد دیکھا کہ ایک جانب سے بہت سے چوبدار اور

عصا بردار و خاص بردار چلے آتے ہین اُنکے بعد ستّے چھڑکاؤ کرتے ہوئے اب جو دیکھا کہ ایک جوان
منديل وزارت سر پر رکھے ہوئے مگر جوان حسین مرکب پر سوار گرد و پیش اُسکے معاصب چلا آتا ہی خواجہ
گو کہ سمجھ گئے کہ یہ وزیر ہوگا مگر دریافت کیا کہ یہ کون ہی ایک شخص نے کہا کہ وزیر شہر ہین انکا نام وزیر روشن رائے
ہی یہ بھی دربار کو تشریف لیے جاتے ہین اب تو خواجہ حسین اُسی مقام پر جو اپنے ہمراہیون کے کھڑے
ہین کہ ایک طرف سے سماے مرکبان کی آواز آئی یہ حیران ہوکر اُدھر دیکھنے لگے کہ اِنھون نے دیکھا
کہ ہزارون سوار چلے آتے ہین مگر سب سنہری پوشش اُنکے بعد دیکھا کہ دو جوان بہت پُر تکلف لباس پہنے ہوے
اسلحہ الماس نگار لگائے ہوئے خود طلائی سر دن پر مرکبان پری پیکر تہ ران برابر چلے آتے ہین اُنکے ہمراہ
اور بہت سے سردار مثل ببران و شیران و پیکران و نہربان و کنود و عمود و صمصام تنگ پیشانی و جسیم
عقرب چشم و نیزہ کے ہین اُنکے عقب مین پھر سوار ہین خواجہ نے دریافت کیا کہ یہ کون ہین ایک شخص نے
کہا کہ اے مسافر آگاہ ہو کہ یہ دونون جوان جو برابر مرکب پر سوار تھے دونون سپہ سالار قدرت ہین سپاہ کے افسر ہین
انمین ایک کا نام شیر افگن دوسرے کا نام حسام شیر دولت ہی تمام لشکر انکے زیر حکومت ہی اور باقی کوئی کوتل
فوج کوئی جرنیل فوج ہی یہ سب دربار کو جاتے ہین خواجہ حسین جون جون یہ حال دیکھتے ہین دل مین کہتے
ہین کہ بڑی شوکت اسنے بہم کی ہی یہ دل سے باتین کر رہے تھے کہ دو جانب سے نقیبون کے بولنے کی صدا آئی
جو لوگ راستہ چل رہے تھے وہ سب کنارے کو ہو گئے سڑک کو بالکل چھوڑ دیا مگر سب مؤدب ہو گئے
جس مقام پر یہ کھڑے تھے اُس مقام پر ایک جوہری کی دوکان تھی وہ بہت مرد بامروت تھا اُسنے جو انکو شریف
وضع دیکھا اُسنے کہا کہ آیئے آپ میری دوکان پر ٹھہر جایئے ان سواریون کو نکل جانے دیجیے پھر آگے
تشریف لیجایئے گا کیونکہ بسبب کثرت جلوس سواری کے لاہ نہ لیگی انھون نے انکار کرنا مناسب نجانا چونکہ یہ تھک گئے
تھے اور دیر سے کھڑے ہوئے تھے اُسکی دوکان پر چلے گئے اُسنے انکو بڑی عزت سے بٹھلایا انھون نے اُس سے دریافت
کیا کیون بھائی یہ کسکی سواری آتی ہی اُسنے جواب دیا کہ سواری کو نکل جانے دیجیے تو مین عرض کرونگا یہ خاموش
ہو کر دیکھنے لگے دونون طرف سے پتا بت ہوتا ہی کہ جیسے کوئی روشنی کثرت ہوتی ہوئی چلی آتی ہی یہ اُدھر دیکھ
رہے تھے کہ دیکھا دونون طرف سے چھڑکاؤ گلاب کیوڑے کا کرتے ہوے چلے گئے اُنکے گلون مین
سنہرے کام کی کرتیان سرون پر بگڑیان دباتون پر ہلالے طلائی لگے اُنکے بعد دونون جانب سرکہاے کوتل
بازین و لگام مرصع دو دو چاکر چوربان لیے ہوے ہمراہ نہایت آراستہ و پیراستہ اُنکے بعد چوبدار عصا بردار مرد ہے
خاص بردار اور جلوس سواری مگر دونون طرف سے ایک قسم کا اُس مقام پر یہ معلوم ہوتا تھا کہ آگ لگ گئی ہی
بعد جلوس سواری کے دونون طرف دو بادشاہ دو تختون پر سوار اُنپر مرصع پھل ہوتے ہوے چتر سرون پر لگے
سامنے ڈنکا بجتا ہوا گھنٹ و ناقوس بجتے ہوئے نقیب بولتے ہوے مگر انکے گلون مین تصویرین پڑی ہوئی ہین
یہ دونون پوشاک پُر تکلف پہنے ہوئے سرون پر تاج اُنپر گرے طلائی لگے ہوئے روبرو شیشہ ہاے الماس نگار
رکھے ہوے چلے آتے ہین تمام اہل بازار نے سلام کیا انھون نے یہ بھی نہ دیکھا کہ کون سلام کرتا ہی اپنے کبر و
غرور مین تختون پر بیٹھے ہوے چلے گئے انکے جانے کے بعد سب اپنے اپنے کام مین مصروف ہوئے خواجہ نے
اُس صاحب دوکان سے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب تھے اُسنے کہا کہ اے بھائی یہ دونون پیغمبر خداوند ہین
قبل مین دونون اسس اقلیم کے بادشاہ تھے مگر جب نائب خداوند پر لشکر کشی کرکے آئے تو یہان آکر
سجدہ کیا مطیع خداوند ہوے اُسدن سے انھین فرقہ پیغمبری ملا ہی پیغمبر کے لقب سے مشہور ہوے ہین انمین
ایک کا نام جو کہ جانب شمال سے آئے تھے خونخوار خونریز ہی اور جو کہ جنوب سے آئے تھے اُنکا نام

افریق شاہ ہی یہ دونون صاحب حجاب قدرت کے اندر پاس نائب خداوند کے جاسکتے ہین تیسرے بیک قدرت
انکے سوا اور کوئی نہین جاسکتا ہی یہ سب دربار کو تشریف لیگئے ہین سہ پہر تک دربار ہوگا اُسکے بعد سب اپنے
اپنے مقام کو واپس جائینگے خواجہ حسین نے دریافت کیا کہ اس شہر کے بادشاہ کے پاس لشکر کسقدر ہوگا اس
جوہری نے انکے منھ سے لفظ بادشاہ سنکے انکی صورت دیکھی اور اپنی انگلی زبان کے نیچے رکھی اور کہا کہ کوئی
ایسی بے ادبی اور گستاخی کرتا ہی کہ نائب خداوند کو بادشاہ کہتا ہی اب تو آپ سے ایسی خطا نادانستگی مین
ہوگئی آیندہ خیال رکھیے گا کسی کے منھ پر یون نہ کہیے گا ورنہ خرابی ہوگی مین نے آپ کو سمجھا دیا آگے آپ کو
اختیار ہی خواجہ نے کہا بھائی مین تازہ وارد مسافر ہون چونکہ ابھی کل ہی اس شہر مین وارد ہوا ہون یہانکے
قاعدون سے آگاہ نہین ہون بدین سبب میرے منھ سے یہ نکل گیا تمنے بڑی عنایت کی کہ یہ سمجھا دیا ورنہ اسی طور سے
اور کسی کے روبرو نکل جاتا وہ کچھ سخت و درشت اپنی زبان پر لاتا اُسنے جواب دیا کہ یہ یہان کا قاعدہ نہین ہی
کہ کوئی کسی کو سخت یا درشت کہے یا کسی طور سے اُسکی ذلت کا روادار یا کسی قسم کا ظلم کرے یہان حکم نائب خداوند
کا ہی کہ جو کوئی جو خطا کرے اُسکی فریاد ہماری جناب مین کرو ہم اُسکو اُسکے کردار کی سزا دینگے تم مت اُسکے ساتھ
سختی کرو یہان کوئی ظلم و ستم نہین کرسکتا ہی اگر کرے تو عذاب شدید مین مبتلا ہوا ہی بھائی یہان چور وغیرہ کا
تو نام نہین ہی ہم یونہین دوکانین کھول کر اکثر چلے جاتے ہین جب آتے ہین اپنی سب چیز تمام و کمال پاتے
ہین ذرا سا فرق نہین ہوتا ہی یہ جو دوکانین بند ہوتی ہین یہ لوگ صرف اپنے اطمینان خاطر کے لیے بند کرتے ہین
ورنہ نائب خداوند کا حکم ہی کہ یون ہی کھلی چھوڑ جاؤ تمکو تمھاری چیز یا مانت لیجانے کوئی فرق نہوگا خواجہ حسین
نے کہا کہ ان نائب خداوند کا کسقدر لشکر ہی یہ سنکے اُسنے کہا کہ قبل مین تو لشکر قلیل تھا صرف سات آٹھ
لاکھ کا لشکر تھا مگر اب قریب تیس چالیس لاکھ کے ہوگا یہ سنکے خواجہ نے کہا کہ بھائی لشکر بھی کم نہین ہی اب
مین جاتا ہون بڑی دیر ہوگئی جس کام کو نکلا تھا اُسکا کوئی بندوبست نہوا یہ سنکے اُسنے کہا کہ آپ کس ضرورت سے
اس شہر مین وارد ہوئے ہین اور کہان فروکش ہین خواجہ حسین نے کہا کہ بھائی مین تجارت پیشہ جواہرات کی
تجارت کرتا ہون ابکی مرتبہ جو پردہ ظلمات کو براے خرید جواہر گیا اُدھر سے جو واپس آیا تو اِس اقلیم
مین پہونچا سب شہرون کی سیر کرتا ہوا کل اِس شہر مین پہونچا تمام دن کل بتا رہا نہ کوئی سرا خالی ملی نہ کوئی
مکان نہ دوکان کہ مین آسمین قیام کرتا آخر کو حاجتمند ہوکر بیرون شہر چلا تھا کہ جو مشرق کی جانب پھاٹک ہی
اُسکے قریب ایک سرا خالی ملی گو وہ خالی نہ تھی مگر خیر رات تو بسر کرنی اب صبح کو ملازمون کو مال کی حفاظت کے لیے
چھوڑ کر اور چند آدمیون کو ہمراہ لے کر تلاش مکان نکلا تھا کہ ایک مکان خواہ دو خواہ جسقدر بکرایہ ملین
لے لون دوکان آراستہ کرون تاکہ مال فروخت ہو دو تین مکان کی ضرورت اسلیے ہی کہ میرے ساتھ اول تو اسباب
بہت ہی دوسرے سفر کیہ مین شتر ہین نوکر چاکر کئی سو ہین اُن سب کے موافق ہو مگر شرط یہ ہی کہ چوک مین ہو
اور اسمین دوکان بھی ضرور ہو اس خیال سے نکلا تھا کہ یہان تماشون مین مبتلا ہوگیا اب دن بہت آگیا ہی
اب مین سرا کو واپس جاؤنگا یہ سنکے اُسنے کہا کہ آپ ذرا دیر ٹھہر جائین کہ میرے ملازم ایک ضرورت کو
گئے ہین وہ آلین تو آپ کے ہمراہ کردون کہ وہ آپ کو میرے بھائی کے پاس پہونچا دینگے چونکہ اُنکی
دوکان چوک مین ہی وہ کوئی نہ کوئی مکان آپ کی خواہش کے موافق اپنے توکردن سے تلاش کرا دینگے
آپ کہان پر نشان ہونگے اگر آپ اس مقام پر لین قرین اسی وقت آپ کی مرضی کے موافق دو کیا بلکہ چار مکان
بہم کر دینا وہ جو سامنے آپ مکان دیکھتے ہین جسکے پیچھے وہ دوکان صراف کی ہی خالی ہی بہت بڑا مکان ہی
اسکے برابر اور ایک مکان خالی ہی مین خیال کرتا ہون دونون مکان آپ کے لیے کافی ہین اور اُن مین

دوکانین بھی ہین گرگی ہین صرف ایک دوکان خالی ہی وہ آپ کے مطلب کی بھی ہی اور اس شہر مین تو چوک ہر مقام پر ہوتی کیونکہ آبادی اسقدر ہی دوسرے ہر طرف سے سواریان سرداروں کی جاتی ہین کیونکہ حکم ہی کہ تمام شہر کی گشت کیا کرو سب کی خبر لیا کرو جو کوئی جو کچھ عرض کرے اسکی خبر ہمکو کرو مگر آپ کی مرضی چوک کی ہی تو کیا مضائقہ ہی خواجہ حسین نے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہی کہ کل میرے ملازم تمام دن تباہ رہے اور انکو کوئی خالی مکان نہ ملا اور آپ یون فرماتے ہین کہ کئی مکان خالی ہین اچھا اگر چوک مین نہ ملیگا تو پھر مین اسی مقام پر لیلونگا اس جوہری نے کہا کہ جسکا نام زمرد لال تھا کہ واقعی اگر آپ بھی تلاش کرین تو نہ ملین سبب اسکا یہ ہی کہ کسی کو کرایہ کی تو پروا ہی نہین ہی جو اس امر کی خواہش کرے کہ ہمارا مکان کرایہ کو جاوے یہ صرف اس خیال سے خالی پڑے ہین کہ جو کوئی کسی کا عزیز آئے یا کوئی تاجر آکر اترے اور اسکو مکان خواہ دوکان کی ضرورت ہو تو اسکو دیا جاوے یہ عمارتین سب خداوند کی طرف سے ہین ہم لوگون کے اختیار مین ہین آپ بھی کہکر تلاش کرتے کہ ہمکو مکان و دوکان کرایہ کی درکار ہی کبھی کوئی نہ بتاتا یہ ہی آپکے نوکرون نے بھی کہا ہوگا۔ خواجہ نے کہا کہ ہان آپ سچ کہتے ہین یہ باتین ہو رہی تھین کہ اسکے نوکر آ گئے اسنے انکی طرف دیکھکر کہا کہ آپ کو بھائی یاقوت لال کے پاس پہونچا دو اور میری طرف سے کہنا کہ ای بھائی صاحب آپ مرد مسافر ہین تاجر پیشہ ہین آپکی جو حاجت ہو اسکو پورا کر دیجیے آپ کے ہمراہ بہت کچھ مال ہی ہماری سرا مین اترے ہوئے ہین کل سے تباہ ہین یہ سنکے اس نوکر نے خواجہ حسین سے کہا کہ آپ تشریف لے چلین مین پہونچائے دیتا ہون یہ سنکے خواجہ اٹھے اور اس سے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون اسنے جواب دیا کہ بھائی صاحب کے پاس سے واپس ہوکر میرے پاس ضرور تشریف لائیے گا خواجہ نے کہا کہ ضرور حاضر ہونگا یہ کہکر اسکے نوکر کے ہمراہ ہو لیے وہ انکو لیے ہوئے قریب کی راہ سے چار سو بازار لیتے چوک مین پہونچا یہان خواجہ نے چوک کو خوب آراستہ پایا ہر مقام پر خریدارون کا مجمع دیکھا دلالون کو لڑتے ہوئے پایا سبکی دوکانین صرافون جوہریون بیسے والون گلفروشون بزازون کی تھین کوئی ایسی شے نہ تھی کہ جسکی دوکان چوک مین نہو بساطی وغیرہ کی بھی دوکانین بکثرت تھین ہر ایک شے کی دکانون کی کثرت تھی کرون پر کسیان کرسیون پر بیٹھی ہوئی تھین نائکین پھر رہے تھے ساقنین اپنے اپنے تختون پر بیٹھی ہوئی تھین نشہ بازون کا جمگھٹا تھا کہین طبلہ بج رہا تھا کہین ستار چھیڑ رہا تھا کوئی گا رہی تھی کسی کے رقص کی صدا آرہی تھی کوئی تقلیم لے رہی تھی کہین چوسر ہو رہی تھی یہ سب صدائین سنتے ہوئے سیر کرتے ہوئے اسکے ساتھ چلے جاتے تھے کہ وہ انکو لے کر ایک مقام پر آیا کہ بہت سی دوکانین مہاجنون کی تھین ایک ایک انمین کم نہ کروڑ روپیہ کی مالیت کی زنجیر بن کرون مین باندھے ہوئے گدی پر بیٹھا تھا گماشتے کام کر رہے تھے جواہر روبرو رکھے تھے کسی کے روبرو روپیون کا انبار تھا کوئی اشرفیان پرکھ رہا تھا کسی کے روبرو سونے کا ڈھیر تھا کوئی چاندی کی سلین دیکھ رہا تھا کسی کے روبرو جواہر کے ڈبے کھلے ہوئے رکھے تھے انکی جانچ کر رہا تھا کوئی موتیون کی لڑیان درست کر رہا تھا کوئی اپنا بہی کھاتہ دیکھ رہا تھا گماشتہ اسکو حساب دکھا رہا تھا کہ وہ آدمی خواجہ کو لیکر یاقوت لال کی دوکان پر پہونچا وہ بھی اپنی دوکان پر بیٹھا ہوا تھا اسکے گماشتے کام کر رہے تھے کہ اسکو دیکھتے سلام کیا اسنے سر اٹھا کر کہا کہ کیون اسوقت کیلیے آیا ہی خیریت تو ہی اسنے عرض کیا کہ آپ کے بھائی صاحب نے ان مسافر کو آپ کے پاس بھیجا ہی کہ یہ تاجر ہین اور کل سے پریشان ہین جو یہ آپ سے کہین وہ کام انکا آپ کر دین کیونکہ انکے ہمراہ اسباب وغیرہ بہت ہی یہ سنکے اسنے خواجہ حسین کی طرف دیکھا اور کہا کہ تشریف لائیے خواجہ حسین اسکی دوکان پر گئے وہ اٹھ کھڑا ہوا انکو اپنے برابر

بڑی عزت سے بٹھایا اور اُس سے کہا کہ تو جا کہدینا کہ جو تجھے کہا ہی اُسکے موافق ہوگا وہ تو سلام کرکے چلا گیا اور
الا بچیان اور چکنی ڈلیان انکے روبرو رکھین اور کہا کہ نوش فرمایئے اور اب اپنے مطلب سے آگاہ کیجیے
خواجہ حسین نے کہا کہ اسکی کیا ضرورت ہی مین تو اپنے مطلب سے حاضر ہوا ہون آپ تو شرمندہ کرتے ہین
اُسنے کہا کہ شرمندہ کرنے کی کیا بات ہی یہ سب آپ کا ہی آپ تو مسافر ہین ہم سے آپ کی کیا خاطر
ہوسکتی ہی یہ بھی کوئی چیز ہی **خواجہ** نے اُسکے کہنے سے الا بچی کھائی اور کہا کہ میرا مطلب یہ ہی کہ مین یہان کل وارد ہوا
ہون کل سے تلاش مکان کر رہا ہون مگر نہین ملتا ہی اسوقت مین اُسی تلاش مین نکلا تھا کہ آپکے بھائی سے
ملاقات ہوئی اُنسے سب کیفیت عرض کی اُنھون نے آپ کی خدمت مین روانہ کیا کہ وہ آپ کو مکان تلاش
کردینگے لہذا مین حاضر ہوا ہون یہ سنکے **یاقوت لال** نے کہا کہ آپ کو کس قسم کا مکان درکار ہی تب **خواجہ حسین**
نے جس طور کے مکان کی ضرورت تھی اُس سے بیان کی اُسنے اُسی وقت اپنے ایک ملازم سے کہا کہ وہ جو
کوتوالی کے قریب دو مکان بہت بڑے خالی ہین اُنمین دو کان بھی ہی جاکر دیکھو کہ خالی ہین یا اُنمین
کوئی آگیا ہی اگر خالی ہون تو ہمکو آکر آگاہ کرو وہ نوکر اُسی وقت گیا اور فوراً واپس آیا اور آکر کہا کہ حضور
وہ مکان دونون خالی ہین بس اُسنے اُسوقت ایک رقعہ بنام **نیلم لال** جو کہ اسکا چچا تھا اس مضمون کا تحریر
کیا کہ وہ جو دونون مکان قریب کوتوالی کے خالی ہین اُنکی کنجیان آپکے پاس ہین اور اُنکی حفاظت آپکے
تعلق خداوند کی طرف سے ہی لہذا ایک تاجر کل اس شہر مین وارد ہوئے ہین اُنکو دو مکانون کی ضرورت ہی
لہذا یہ مکان اسی ضرورت سے بنائے گئے ہین کہ جو کوئی مسافر یا تاجر آئے اور اُسکو ضرورت مکان
خواہ دوکان کی ہو تو اُسکو دینا اور اُسکی خبر لینا لہذا اُسکی کنجیان آپ میرے پاس روانہ کردین تاکہ مین اُن کو
اُتارون اُنکی ناظر کرون اور خداوند کی جناب سے نیکنامی حاصل کرون تاکہ وہ اپنے ملک مین جاکر
یہان کی تعریف کرین یہ لکھکر اپنے ایک نوکر کے ہاتھ وہ رقعہ روانہ کیا اور **خواجہ** سے کہا کہ آپ تشریف
رکھین رقعہ کا جواب آئے تو مین اور فکر کرون یہ کہکر کہا کہ آپ کا آنا کدھر سے ہوا **خواجہ حسین** نے
اپنی کل کیفیت بیان کی اُسنے کہا کہ بہتر مال ہمکو بھی دکھایئے گا اگر ہمارے پسند آئیگا اور قیمت طے
ہو جائیگی تو ہم بھی خرید کرینگے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدھر اُس ملازم نے وہ رقعہ **نیلم لال** کو جاکر دیا
اُسنے رقعہ دیکھکر اُسی وقت وہ کنجیان اُسکے حوالہ کین اور ایک پرچہ پر لکھدیا کہ یہ کنجیان موجود ہین
وہ نوکر کنجیان لے کر اپنے مالک کے پاس آیا اور کہا کہ کنجیان حاضر ہین اُسنے کنجیان لیکر **خواجہ** سے کہا
کہ لیجیے یہ کنجیان حاضر ہین اب آپ اپنا کل اسباب لے آئین **خواجہ** نے کنجیان اُس سے لین اور
کہا کہ مین آپ کا بہت ممنون ہوا گویا آپ نے مجکو اپنا بندہ احسان کیا اُسنے کہا کہ یہ کیا کوئی بڑی بات ہی آپسے
سے جو ہو جائے وہ کم ہی **خواجہ** اُس سے رخصت ہوکر چلے اُسنے کہا کہ پھر بھی ملاقات ہوگی انھون نے
جواب دیا کہ ضرور ہوگی یہ کہکر اُسی راہ سے اُسکے بھائی کے پاس آئے اُسنے پوچھا کہ آپ کا کام ہوا مین
خواجہ نے کہا کہ آپ کی عنایت سے حسب دلخواہ کام ہوا آپ کو اور آپ کے بڑے بھائی صاحب کو
بڑی زحمت ہوئی اُسنے کہا کہ کوئی زحمت نہین انسان کا کام انسان سے ہوتا ہی یہ کوئی نئی بات نہین ہی
خواجہ نے کہا کہ آپ کے بھائی بہت خلیق ہین معلوم ہوا کہ یہان کے باشندے سب ہی مروت ہین اُسنے
کہا اگر ہم ایسا نہ کرین تو یہان لوگ کیون آکر آباد ہون دوسرے کوئی ہماری گرہ کا توشہ چ نہین ہوتا ہی
کہ ہم اُسمین بخل کرین یہ کچھ بات نہین ہی کہ زبان ہلا دی یہ سنکے **خواجہ** اُس سے بھی رخصت ہوکر سرائے
آئے تمام مال اپنا اٹھواکر اور بار کرا کے وہان سے روانہ ہوئے راہ طے کرکے اُس مقام پر پہونچے

کہ جہان دو دکان ہی یاقوت لال کی اُس سے کہا کہ ایک اور زحمت دینے آیا ہون کوئی آدمی ہمراہ کر دیجیے تاکہ مین اُس مقام پر پہونچ جاؤن اُسنے اُسوقت اپنا ایک نوکر اُنکے ہمراہ کر دیا کہ انکو وہ مکان تیار آدہ نوکر خواجہ کو ہمراہ لیکر اُس مقام پر آیا اور کہا کہ یہی مکان ہی اندر جایئے مین رخصت ہوتا ہون خواجہ نے اُسکو کچھ روپیہ دے کر رخصت کیا گو وہ نہین لیتا تھا کیونکہ لالہ خفا ہونگے خواجہ نے کہا کہ کوئی اُنسے نہین کہیگا تم بیکار خوف کرتے ہو اُسنے جب دیکھا کہ یہ نہین مانتے ہین آخر کو عاجز ہو کر لے لیا اور سلام کر کے رخصت ہوا یہان خواجہ اُن دونون مکانون کو کھول کر اندر گئے جیسے مکانون کی خواہش تھی ویسے پائے بہت خوشی حاصل ہوئی خوب عمدہ مقام پر تھے دوکان بھی خوب موقع سے اُنھون نے تمام مال واسباب اپنا قرینہ سے رکھا اپنے رہنے کا مقام الگ درست کیا مکان کو خوب آراستہ کیا دوسرے مکان مین مرکب وشتر وغیرہ کا بندوبست کیا سب ملازم وغیرہ اُترے خوب راحت کا مقام رہنے کو ملا بہت خوش ہوئے خواجہ نے کھانا کھایا بر آمدے پر آکر کرسی بچھا کر بیٹھے چوک کی سیر کرنے لگے تھوڑے عرصہ مین شام ہو گئی پہر رات گئے جا کر آرام کیا وہ رات تو بسر کی بوقت سحر اُٹھے دوکان اپنی آراستہ کی خوب اُسکو سجا مسند بچھا کر بیٹھے جواہر کے صندوقچے کھول کر آگے رکھے اب تو تمام چوک بھر مین مشہور ہو گیا کہ ایک سوداگر بہت بڑا آج وارد ہوا ہی خوب خوب نفیس مال اُسکے پاس ہی اب تو خریدار آنے لگے مال فروخت ہونے لگا زمرد لال و یاقوت لال بھی آئے جو مال پسند آیا اُسکو خرید کر لے گئے خواجہ تو یہان دوکان آراستہ کیے ہوئے بیٹھے ہین اُسی طور سے آج بھی سب دربار کو گئے اب حال دربار کا سنیے آج جو دربار جمع ہوا جب سب حاضر دربار ہو چکے تو برجیس نے صدا دی کہ خونخوار ادھر آؤ یہ اُٹھکر اندر پردہ کے گیا برجیس نے کہا کہ شہر مین منادی ندا کرے چار گھڑی پانچ دے کہ برسون تمام شہر کی مع لشکر و مسافر و اہل و عیال و صغیر و کبیر و برنا و پیر و جوان و طفل و زن و مرد و فقیر و امیر و بادشاہ و وزیر و تاجر و ہر صاحب پیشہ کی مع میرے سردارون کے دعوت خانہ عیش مین ہی اور یہ ہی حکم اہل دربار کو بھی ہی خونخوار نے باہر نکل کر آواز بلند کہا کہ سب اہل دربار کو معلوم ہو کہ برسون نائب خداوند کی ولادت کا دن ہی اُسکی خوشی کی گئی ہی لہذا برسون جشن ہوگا سب اہل دربار کی دعوت ہی خانہ عیش مین سب حاضر ہو کر طعام لذیذ کھائین اور تاج و گانا سنین یہ کہکر کوتوال کو اپنے روبرو طلب کیا اور اُس سے کہا کہ تو آج بعد رخاست ہونے دربار کے منادی سے یہی ندا کر دینا اُسنے کہا بہت خوب بالکل خلاف حکم نہوگا ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ مہتر ہومان نے قریب پردہ آکر عرض کیا کہ ای نائب خداوند یہ حقیر جو آج حاضر دربار رہا تھا تو چوک سے جو گذرا تو دیکھا کہ ایک سوداگر بوضع اسلام بیابر کوتوالی کے آیا ہی اور دوکان آراستہ کی ہی بہت نفیس نفیس مال اُسکے پاس ہی نہ معلوم کب سے آیا ہی کوتوال صاحب نے آپ سے آکر عرض نہین کیا بلکہ کوتوالی کے قریب اُسنے دوکان آراستہ کی ہی یہ سُنکے برجیس نے فریق کو صدا دی کہ تم ادھر آؤ فریق اندر پردے کے گیا برجیس نے کہا کوتوال سے دریافت کرو کہ یہ سوداگر کب سے آیا ہی اور تم نے اطلاع کیون نہ کی اور ایک چوبدار کو روانہ کر دیا کہ وہ اُس تاجر سے جا کر کہے کہ کیا تم قواعد دربار سے و تجارت سے نہین واقف ہو کیا نئی نئی تجارت کی ہی یہ پیشہ نیا اختیار کیا ہی کہ اُسکے طریقہ سے آگاہ نہین یا کسی شہر مین جا کر تجارت نہین کی کہ قاعدہ سے آگاہ ہو کیونکہ یہ طریقہ کل ملکون کا ہی کہ جب تاجر کسی شہر مین جاتا ہی تو پہلے دربار مین جاتا ہی جب مال بادشاہ خرید لیتا ہی تو وہ دکان آراستہ کرتا ہی اور اہل شہر

خرید وفروخت کرتے ہین ہمنے سُنا ہی کہ تم آج کئی روز سے ہمارے ملک مین آگئے ہو با وصفیکہ ہم بادشاہ نہین ہین نائب خداوند وفرزند خداوند ہین اُسپر ہمارے دربار مین نہین آئے یہ تمنے بالکل خلاف پیشہ تجارت کے کیا لہذا یہ خطا تمہاری معاف کیجاتی ہی تمکو لازم ہی کہ کل تم ہمارے دربار مین حاضر ہو افریق نے بیرون پر وہ آکر پہلے کوتوالی سے دریافت کیا کہ یہ امر نائب خداوند سے دریافت کرتے ہین اُسنے یون عرض کیا کہ یہ سوداگر کل وارد ہوا ہی آج مین بھول گیا ورنہ عرض کرتا نائب خداوند میرا قصور معاف فرمائین اب ایسی خطا نہوگی ا فریق ۔۔ نیرون ہی اندرون مجاب قدرت جاکر عرض کیا برجیس نے کہا کہ کہنا یہ خطا تیری معاف کی گئی اگر اب کی ایسی خطا ہوگی تو سزا دیجائیگی افریق نے آکر حکم سنا دیا وہ کانپ گیا اُسکے بعد افریق نے ایک جانب نگاہ اُٹھاکر دیکھا اور اشارہ کیا ایک چوبدار حاضر ہوا اُس سے کہا کہ تو اسی وقت چوک مین قریب کوتوالی کے جاوہان ایک سوداگر آیا ہی اُس سے یہ کہنا یہ کہکر جو کچھ برجیس نے کہا تھا وہ حکم اُسکو دیا چوبدار اُسی وقت طرف چوک کے روانہ ہوا اور اُس مقام پر آکر خواجہ حسین کو حکم برجیس سے آگاہ کیا خواجہ نے کہا کہ میری طرف سے خدمت نائب خداوند مین عرض کرنا کہ مین کل وارد شہر ہوا ہون آج مین نے دوکان کھولی ہی مین کل خود حاضر دربار ہونگا شرف قدبوسی وآستانہ بوسی حاصل کرتا مین ضرور طریقہ تجارت سے باہر ہون ہمکو اشتیاق زیارت والا ہی کیونکہ ایسے آستانہ پر پہونچکر محروم رہونا یہ ممکن نہین ہی کہ طالع نے یہان تک رسائی کی اور پھر مین نہ حاضر ہون ایسا دربار کب نصیب ہوگا کہ جہان زیارت جمال خداوندی ہو اور جمال نائب خداوند سے آنکھین روشن ہون مین ضرور حاضر ہونگا خواستگار معافی کا ہون یہ میری جانب سے عرض کر دینا وہ چوبدار یہ سُنکے اُسی وقت دربار مین آیا اور افریق سے جو کچھ خواجہ حسین نے عرض کیا تھا بیان کیا افریق نے عرض کیا کہ مجھے کچھ گذارش کرنا ہی مین حاضر ہوتا ہون صدا آئی کہ آؤ افریق نے جو تقریر چوبدار نے بیان کی تھی وہ روبرو برجیس کے عرض کی برجیس سُنکے خاموش ہو رہا یہ آکر اپنے مقام پر بیٹھ رہا یہان تک کہ وقت برخاست ہونے دربار کا آیا دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے کوتوال نے اپنے مقام پر آکر منادی کو حکم دیا اُسنے تمام شہر مین یہ ندا کردی کہ خلق خداوند آفتاب کی حکم نائب خداوند کا سب کو معلوم ہو کہ پرسون ولادت نائب خداوند کا جشن ہی لہذا ہر امیر وفقیر برنا وپیر وضیع وشریف صغار وکبار شاہ وفقیر تاجر ومسافر عورت ومرد کی خاص وعام مین دعوت ہی سب حاضر ہون طعام لذیذ کھائین یہ ندا کرکے تمام شہر مین چلا گیا ہر ایک کو معلوم ہوگیا وہ دن تمام ہوا رات بھی گذری سحر ہوئی یہان دربار کا ڈنکا ہوا اہل دربار حاضر ہونے لگے یہان تک کہ سب جمع ہوگئے اور سب حاضر ہوئے یہان خواجہ حسین چند صندوقچے جواہرات نفیس کے لیکر اپنے چند ملازمان خاص کے ہمراہ برائے نذر برجیس آئے اور اپنے کارندہ کو دوکان پر بھیجکر روانہ ہوئے چونکہ یہ واقف تو ہو چکے تھے کہ قلعہ مین دربار ہوتا ہی یہ اُسی طرف کو چلے تھے راہ طے کرکے داخل قلعہ ہوئے قلعہ کی تو آراستگی وعجائب جو کچھ ہین وہ تحریر ہو چکے ہین یہان تحریر کرنے کی کیا ضرورت ہی بیکار کا طول ہوگا یہ قلعہ کی سیر کرتے ہوئے وہی سامان دیکھتے ہوئے کہین پھول برستے تھے کہین بہار تھی کہین نہرین جاری تھین کہین پر آفتاب نکلا ہوا تھا کہین طائران خوش الحان بول رہے تھے بلبلین چہچہ زنی کر رہی تھین یہ سیر کرتے ہوئے قریب دربار یعنے گنبد قدرت کے پہونچے دیکھا درگہ سالار کرسی صندلی پر بیٹھا ہی سامنے سپر وتلوار رکھی ہی ملازم پس پشت کھڑے ہین خواجہ حسین نے درگہ سالار سے کہا کہ خبر کر دیجیے کہ ایک تاجر در دولت پر حاضر ہوا دربار چاہتا ہی یہ سُنکے درگہ سالار اُسی وقت اُٹھکر داخل گنبد ہوا اور سب درجے طے کرکے خدمت مین خوانخوا

وافریق کے پہونچا اور عرض کیا کہ ایک تاجر دولت پر حاضر ہے خدمت مین بار چاہتا ہے کیا حکم ہوتا ہے کہا کہ طلب کرو
پس خونخوار نے درگہ سالار سے کہا کہ اسکو طلب فرماتے ہین روانہ کرو درگہ سالار بیرون گنبد آیا اور
خواجہ سے کہا چلیے طلبی ہوئی خواجہ مع ملازمون کے پردہ اٹھاکر چلے پہلے تو انکو صحن ملابعد اسکے یہ
قریب ایک دروازے کے پہونچے دیکھا کہ چوبدار عصاے طلائی لیے ہوے کھڑا ہے وہ تمام گنبد طلائی ہے جب وہ
چوبدار دیکھکر آگے خواجہ حسین کے گیا کہا کہ کیا آپ دربار مین جائینگے خواجہ نے کہا کہان وہ چوبدار
اپنے ہمراہ لیکر چلا خواجہ نے دیکھا کہ اسی مقام پر دوسرا چوبدار خود بخود پیدا ہوگیا اور عصا لیکر کھڑا ہوگیا
یہ چوبدار خواجہ کے ہمراہ چلا ایک زینہ پر لے گیا خواجہ جب قدم اٹھاتے تھے صداے راگ و رنگ
سنائی دیتی تھی طائرون کی چہچہ زنی کی صدا آتی تھی یہ رنگ و حالت دیکھتے ہوے اور اس صدا کو سنکے
حیران ہوتے تھے اُس چوبدار کے ہمراہ ایک دریچے مین پہونچے اُس دریچے کو خوب آراستہ دیکھا ہزارون
دنگل و کرسیان بچھی ہوئی تھین اور اہل دربار بیٹھے ہوے تھے جن لوگون کو آتے ہوئے دیکھا تھا انکو
دربار مین پایا خواجہ نے سلام کیا سب نے اشارے سے جواب سلام دیا مگر منھ سے نہ بولے خواجہ
نے اُس درجہ مین مخمل سرخ کا فرش دیکھا اور تمام در و دیوار پر خوب نقاشی بنی ہوئی پائی وہ
چوبدار لیکر دوسرے دروازے پر آیا اور جو چوبدار کہ اُس مقام پر کھڑا تھا اُسکے سپرد کرکے
چلا گیا وہ چوبدار خواجہ کو لیکر آگے روانہ ہوا دوسرے درجے مین پہونچا اسکو اُس سے زیادہ آراستہ
پایا یہان بھی اہل دربار کو بیٹھے ہوے دیکھا اس درجے کو اُس سے وسیع پایا اور یہ تماشا دیکھا کہ پہلے
درجہ کا بھی حال معلوم ہوتا تھا اسی طرح ہر ایک درجے کی کیفیت و بہار دیکھتے ہوئے درجہ بالا پہنچے
جہان تخت قدرت پر وہ حجاب کے اندر تھا پہونچا وہان اُن بادشاہون و سردارون کو بیٹھے ہوے دیکھا
کہ جنکی سواریان بڑے جاہ و حشم کی دیکھی تھین خونخوار و افریق کو دیکھا کہ وہ ایک پردہ کے قریب
کرسیون پر سر جھکاے بیٹھے ہین اُس درجہ کی حالت یہ ہے کہ وہ بہت وسیع و رفیع درجہ ہے ہزارون کرسیان
و دنگل اسمین آراستہ ہین اور سب پر اہل دربار متمکن ہین مگر خاموش سر جھکاے ہین کوئی آنکھ اٹھاکر بھی
نہین دیکھتا ہے نئی بات یہ ہے کہ اوپر سے تمام نیچے کا حال معلوم ہوتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ وہ پردہ کبھی
کبھی رنگ بدلتا ہے اور جو وہ رنگ بدلتا ہے وہی رنگ از درجۂ بالا تا درجۂ آخر اہل دربار کا بھی ہو جاتا
ہے خواجہ یہ رنگ اور یہ حالت دیکھکر اپنے دل مین کہتے ہین کہ یہ کوئی بڑا شعبدہ گر اور کوئی بہت بڑا
ساحر بر دست ہے کہ اُس چوبدار نے بڑھکر خونخوار سے عرض کی کہ ای مخبر قدرت یہ تاجر مع اپنے
ملازمون و اسباب کے حاضر ہے خونخوار نے سر اٹھاکر اُس چوبدار کی طرف دیکھا اُسنے اشارہ کیا خونخوار
نے خواجہ کی جانب نظر کی خواجہ حسین نے دیکھا کہ سواے خونخوار کے اور کسی نے سر نہ اٹھایا سب کے
سب اُسی طور سے سر جھکاے خاموش بیٹھے رہے خونخوار نے خواجہ کی طرف دیکھکر اپنے مقام پر سے
اُٹھکر اور پردہ کی جانب منھ کرکے یون عرض کی کہ یہ خواجہ حاضر خدمت ہے اسکی بابت کیا حکم ہوتا ہے صدا
آئی کہ اسکو پردہ کے پاس کرسی ملے تاکہ بیٹھے خواجہ نے جرات کرکے بڑھکر خونخوار سے عرض کیا مین خدمت
عالی مین مجرا عرض کرتا ہون عرض فرما دیجیے خونخوار نے کہا کہ وہ تاجر مجرا عرض کرتا ہے قواعد شاہی بجالاتا ہے
یہ کوئی تحریر کرنے کی ضرورت نہ تھی کہ خواجہ ہر مقام پر قواعد شاہی بجالائے کیونکہ وہ کل درجے اہل دربار
سے طے ہوتے تھے سب شاہ و شہریار و سردار حاضر دربار تھے جب یون خونخوار نے عرض کیا تو کوئی صدا
نہ آئی خواجہ نے دیکھا کہ ایک کرسی خود بخود برابر پردے کے پیدا ہوئی صدا آئی ای تاجر اس کرسی پر بیٹھ جا

خواجہ حسین آداب و تسلیمات عرض کرکے اُس کرسی پر بیٹھ گئے جب وہ بیٹھ چکے تو صدا آئی ای تاجر کیا تیرا ہی نام خواجہ حسین ہی اور تو ہی پرسون وارد شہر ہوا ہی خواجہ نے عرض کیا جی ہان اسی غلام کو خواجہ حسین کہتے ہین یہ ہی خاکسار حاضر شہر والا ہوا ہی پس یہ کہکر خواجہ خاموش ہوئے پھر صدا آئی کہ تو کیون نہ حاضر دربار ہوا خواجہ نے عرض کیا مین ضرور حاضر دربار ہوتا شرف ملازمت حاصل کرتا اور شاہ والا پر اپنی جبین کو جھکاتا اور خاک آستان کو اپنی آنکھون مین مثل سرمہ کے لگاتا قدمبوسی حاصل کرتا نور جمال حضور سے اپنی چشم بے نور کو روشن کرتا لیکن یہ ممکن تھا کہ مین ایسی سعادت سے ایسے مقام پر آکر محروم رہجاتا اگر ایسا ہوتا تو یہ میری کم نصیبی اور بدبختی تھی میری بھی وہ حالت ہوتی جیسا کہ اسکندر بادشاہ آبحیات تک پہونچکر محروم رہ گیا اُسی صورت سے کہا مین بھی محروم رہتا یہ تو کبھی نہ ہوتا کہ آپ ایسے متبرک کی خدمت مین نہ حاضر ہوتا یہ سنکے خواجہ کو جواب ملا کہ تو سچ کہتا ہی کہ یہ کیونکر ہوسکتا تھا ہمکو خود تیرے آنے کی خبر ہوگئی تھی مگر ہمنے اس خیال سے تامل کیا کہ دیکھین تجکو بھی کچھ خیال ہی یا کوطریقہ تجارت سے واقف ہی یا نہین ہمنے صرف تیری آگاہی کے لیے بذریعہ چوبدار خبر کی تو بڑا مرد لایق اور بامروت معلوم ہوتا ہی اب تو بیان کر تیرا آنا کدھر سے ہوا خواجہ حسین نے کہا کہ مین پردۂ ظلمات سے آیا ہون آپ کی شہرت سنکے آپ کے جمال کے اشتیاق مین یہان حاضر ہوا اور کل حالت بیان کیے یہ سنکے آواز آئی کہ ہم تیرے تمام حال سے ہر ہن گزری زبان سے سننے کے زیادہ مشتاق ہین بیان کیا کیلیا لایا ہی جو مال لایا ہوا سکو لیکر پردے کے اندر ہمراہ خونخوار کے حاضر ہو سکے خواجہ نے تمام صندوقچے لیے اور خونخوار کے ہمراہ اندرون پردہ گئے جاکر خواجہ حسین نے دیکھا کہ عقب پردہ تخت پر ایک جوان کہ جسکا سن اٹھارہ انیس برس کا ہوگا لباس پرتکلف پہنے ہوئے تاج سر پر رکھا ہوا منہ پر نقاب پڑی ہوئی بڑے کبر و غرور سے ایک تخت جواہر نگار پر بیٹھا ہوا ہی گلے مین موتیون کے مالے پڑے ہوے بازوؤن پر الماس کی اکیلے بندھے ہوئے تاج مین بجاے پر ہماکے الماس کی ترلی ہوئی کلغی لگی ہوئی ہی سامنے منہ کے پیشانی پر ایک لعل بدخشان کی جسکی ضو سے تمام وہ جگہ روشن ہی تاج مین لگا ہی سر پر مروہ جہانی ہو رہی ہی مگر کوئی معلوم نہین ہوتا ہی ایک تیکھہ لرزا راستادہ ہی کہ اُسکے ستون الماس نگار ہین تمام فرش مخمل سبز کا لگا ہوا ہی اُسپر کارچوبی کام کیا ہوا حاشیہ بنا ہوا ہی جدھر آنکھ اُٹھاکر دیکھو طرفہ بہار معلوم ہوتی ہی ہر طرف چمپنڈی کی ہوئی ہی جواہرات کے درخت لگے ہوئے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا اصلی چمن ہی پھول برس رہے ہین خوشبو ملی ہوئی ہی قد آدم آئینے لگے ہوئے ہین جنکے چوکھٹے طلائی ہین اُنپر جواہرات نصب ہی لٹکنے کے لئے جا بجا رکھے ہین عود سوز اگر سوز روشن ہین مشک و عنبر و عود و اگر سلگ رہا ہی خوشبو سے تمام درجہ مہکا ہوا ہی یہ حال دیکھکر خواجہ نے بڑا تعجب کیا اور خیال کیا کہ یہ سب کارخانہ سحر کا ہی پس خواجہ نے جھک کر مجرا کیا اور وہ صندوقچے نذر گذرانے برجیس نے اُسپر ہاتھ رکھا اور کہا کہ یہان حاضر کرو یہ صدا دینا تھا کہ ایک کشتی ظاہر ہوئی روبرو تخت کے آئی برجیس نے خونخوار کو اشارہ کیا اُسنے توڑہ پوٹل اُٹھایا برجیس نے خواجہ سے کہا کہ یہ خلعت تمکو ہماری سرکار سے مرحمت ہوا ہی تم بہت خلیق و شیرین زبان ہو ہمکو تمھاری گفتگو بہت پسند آئی جو مال کہ تمھارے پاس ہی ہمکو دکھاؤ خواجہ نے تسلیم کرکے وہ خلعت لیکر اُسی وقت پہن لیا جو جواہرات برائے فروخت لائے تھے پیش کیا پس برجیس نے سب پسند کیا اور کہا کہ اسکی قیمت تمھارے مکان پر پہونچ جاے گی خواجہ نے کہا کہ جب آپ کی مرضی مبارک ہو کوئی جلدی نہین میرا جس قدر مال ہی سب خداوند پر سے صدقہ ہی اسکی کیا

حقیقت ہی مین تو صرف چشم عنایت کا خواستگار ہون برجیس نے جواب دیا کہ تم بہت مردلائق ہو جب تک تم یہان ہو میرے دربار مین ہر روز آیا کرنا خواجہ نے کہا کہ مین جب تک ہون روز حاضر دربار رہوا کرونگا حکم ہوا کہ جاؤ اپنے مقام پر بیٹھو جب دربار برخاست ہوگا تب تم بھی اپنے مقام پر جانا خواجہ یہ سنکے آداب بجالاکر بیرون پردہ ہمراہ خونخوار کے آئے اپنی کرسی پر بیٹھ گئے خونخوار اپنے مقام پر آکر بیٹھا تا انکہ دربار کے برخاست ہونے کا وقت آیا دربار برخاست ہونے لگا اہل دربار اٹھ اٹھکر رخصت ہوکر جانے لگے خواجہ بھی رخصت ہوکر اپنے مقام کی طرف چلے راہ مین اپنے ہمراہیون سے کہنے لگے کہ یہ کوئی بڑا ساحر زبردست و مکار معلوم ہوتا ہی ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہی بڑے بڑے شعبدے دکھاتا ہی اس برجیس کا کوئی ساحر مربی ہی یہ سب اسی کی کارسازی ہی یہ تمام اقلیم کفرآباد ہی یہان قیام کرنا کیا ہی میرا یہان دل نہین لگتا مین یہان سے بہت جلد کوچ کرتا ہون یہان سوا سے کمنٹ و ناقوس کے اذان کی صدا تک نہین آتی ہی ایسی ایسی باتین اور افسوس کرتے ہوئے کہ یہ تمام ملک کفرستان ہوگیا ہی اپنے مقام پر پہونچے اور اسی افسوس مین دوکان پر بیٹھے ہوئے تھے کہ دیکھا چوبدار شاہی اسکے عقب مین ایک صندوق طلائی انکی دوکان پر آیا اور کہا کہ یہ روپیہ آپ کے مال کی قیمت کا موجود ہی یہ کہکر وہ صندوق کھول کر تین توڑے زرسرخ کے خواجہ کو دیے اور ایک کاغذ دیا کہ اسپر دستخط کر دیجیے خواجہ نے اسپر اپنے نام کے بیچے دستخط کر دیے گویا یہ رسید تھی اور وہ چوبدار اس صندوق کے چلا گیا قاعدہ یہ تھا کہ برجیس جو مال خرید کرتا تھا اسکی قیمت دونی صاحب مال کو اسکے مقام پر بذریعہ غلامان سحر کے پہونچا دیتا یہی قاعدہ مقرر ہی یہان تک کہ وہ بھی دن تمام ہوا رات بسر ہوکی دوسرا دن آیا یہان وہ دن ہی کہ جو دن جشن کا مقرر ہوا تھا بوقت سحر سب دربار مین آئے جب تک دربار آراستہ رہا حاضر رہے اسکے بعد سب رخصت ہوکر اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے یہان تک کہ دن ختم ہوا شام ہوئی یکایک تمام شہر مین خود بخود علاوہ روشنی کے اور روشنی ہوگئی ہر گلی کوچہ مین مثل چاندنی کے روشنی تھی ہر ایک کے کان مین صدا گانے کی آنے لگی اب اہل شہر طرف قلعہ کے روانہ ہوئے داخل قلعہ ہوکر طرف خانہ عیش کے دعوت کھانے چلے قلعہ کو خوب آراستہ دیکھا وہ وہ عجائبات نظر آئے کہ جو کبھی نہ دیکھے تھے خواجہ حسین بھی مع اپنے حاضرون کے گئے تھے کیونکہ عام دربار تھا و حکم عام تھا کہ سب اہل کی دعوت ہی کہین پر تو گل سرخ برستے دیکھے کہین گل لالہ کہین بیلا کہین چمیلی کہین کیوڑا تمام قلعہ کو شیشہ آلات سے آراستہ پایا اسقدر روشنی تھی کہ اگر کوئی چاہے تو اس روشنی مین سوزن باریک مین رشتہ ڈال لے ایسی روشنی تھی کہ نابینا بغیر کسی کی اعانت کے باوجودیکہ کور ہی گر چلا جاے کوئی اسکو زحمت نہو ہر مقام پر نئے نئے راگ و رنگ کی صدا آتی تھی کیسے کیسے طائران خوش گلو و خوش الحان کے بولنے کی صدا آتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ وقت سحر ہی یعنی صبح صادق کا ہنگام ہی یہ سب اہل شہر سیر کرتے ہوئے انھین کے ہمراہ خواجہ حسین بھی تھے کہ در خانہ عیش پر پہونچے دیکھا کہ مجمع اہل شہر کا ہی یہ لوگ بھی داخل مکان ہوئے خواجہ بھی گئے خواجہ نے اس مکان کو بہت وسیع پایا جا بجا چمن بندی دیکھی خوب آراستہ تھا مگر دیکھا کہ کوئی منتظم و محافظ نظر نہین آتا ہی دسترخوان کئی مقام پر آراستہ ہین لوگ اسپر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے ہین جسکو جس چیز کی احتیاج ہوتی ہی وہ خیال کرتے ہی فوراً مہیا ہوجاتی ہی مگر کوئی دینے والا نظر نہین آتا ہی ایک جانب امیران شہر جمع ہین ایک سمت غربا ہین ایک مقام پر تمام اہل لشکر کا مجمع ہی ایک طرف تاجران شہر و دیگر پیشہ ور ہین ایک مقام پر شاہزادگان و شاہان دیگر ممالک ہین خواجہ حسین

بھی انھین تاجرون مین جا کر بیٹھ گئے جو لوگ کہ کھانے سے فراغت کر کے اُٹھے اُنھین عطر و پان وہار وغیرہ
ملا مگر یہ کہ کوئی موجود نہین خواجہ نے دیکھا کہ سب نے ایک طرف کو سلام رخصتی کیا اور چل کھڑے ہوئے
صدا آئی کہ اور لوگ آئین اب کی مرتبہ یہ سب کے سب جن مین خواجہ بھی شامل تھے دسترخوان پر جا کر
بیٹھے خواجہ نے دیکھا تھا کہ جسقدر لوگ آئے تھے کرسیان خود بخود زمین سے پیدا ہو جاتی ہین جب کھانا
کھا کر رخصت ہو کر چلے جاتے ہین وہ غائب ہو جاتی ہین یہ طریقہ بھی دیکھکر خواجہ کو حیرت ہوئی اب تو خواجہ
کو حیرت بالا سے حیرت ہوئی یقین کامل ہو گیا کہ یہ کارخانہ سحر کا ہی خواجہ حسین بھی جا کر دسترخوان پر بیٹھے
جب سب لوگ بیٹھ چکے تھے ابھی تک کوئی چیز دسترخوان پر نہ تھی جب سب جمع ہو چکے اُسوقت دسترخوان
ہر قسم کی نعمت سے مملو گیا اور صدا آئی کہ جسکو جس چیز کی خواہش ہو علاوہ ان اشیا کے وہ اپنے دل مین
خیال کرلے اُسکو ملجاویگی یہ صدا سُنکے خواجہ نے برائے امتحان اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر اسوقت
تازے تازے کباب ماہی ہوتے تو مین کھاتا یہ خیال کرتا تھا کہ فوراً کباب ماہی کے رکابی مین لگے
ہوئے موجود ہو گئے جسنے جو خواہش کی اُسکے لیے موجود ہو گیا خواجہ حسین یہ واقعہ دیکھکر دل مین کہنے
لگا کہ افسوس کیا غضب ہے کہ یہ سحر مین مبتلا ہین یہ ظالم تمام عالم کو ایسے ایسے شعبدے کر کے گمراہ کرے گا
یہ ایسے ایسے خیال دل مین کر رہے ہین یہان تک کہ کھانا کھا کر سب کے سب اُٹھے تم ہاتھ دھویا اسی طور
سے پھر پان عطر وغیرہ ملا اور سب اُسی جانب جدھر سے صدا آئی تھی سلام کر کے اپنے اپنے مقام کو چلے
راہ مین ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ قدرت ہمنے کبھی خداوند لقا مین بھی نہ دیکھی تھی جو یہان نظر
آئی باوجودیکہ وہ بہت بڑی خدائی کرتے تھے جو قدرت نمائی انھون نے کی اسکے روبرو اسکی کوئی حقیقت
نہ تھی ثابت ہو گیا کہ یہ اصلی خدا ہین دوسرے نے کہا کہ بھائی سچ کہتے ہو کہ یہ قدرت ہمنے خداوند شجر مین بھی
نہین دیکھی واقعی وہ لوگ گمراہ تھے فرورا کے بندے تھے جو لوگ آفتاب پرست سے قبل سے تھے
وہ بولے کہ قبل مین بھی یہ مذہب کچھ دنون رواج پایا تھا مگر پھر اہل اسلام نے اُسکو برباد کر دیا نہ معلوم
یہ وہی خداوند ہین یا وہ بھی مثل لقا وغیرہ کے تھے باہم کئی مذہب کے لوگون سے جو کہ نئے نئے آفتاب پرست
ہوئے تھے یہ صلاح ہوئی کہ سب ملکر ایک درخواست اس مضمون کی دین کہ اے خداوند ہمپر یہ ظاہر ہو جائے
کہ جن جن کی ہم پرستش کرتے تھے وہ اصلی خدا تھے یا تیرے بندے تھے وہ رات بسر ہوئی یہان رات کو
خانۂ عیش مین سب کی دعوت ہوئی یہ بھی مقام خیال کرنے کا ہی کہ قریب ایک کرور کے مع لشکر و رعایا و مسافر
وغیرہ کے تھے سب کے کھانے سے رات بھر مین فراغت ہو گئی یہان تک کہ سحر ہوئی دربار آراستہ ہوا
سب اہل دربار حاضر دربار ہوئے خواجہ حسین بھی روز دربار مین حاضر ہوتے ہین یہ بھی لوگ موجود ہین کہ وہ
اہل شہر جو کہ نئے نئے آفتاب پرست ہوئے ہین اور باہم رات کو صلاح درخواست کی ہوئی تھی آئے تھے
اور اگر ایک مقام پر جمع ہوئے اور اس مضمون کی درخواست بہت خوشخط تحریر کرائی کہ اے خداوند یہ ہمپر ظاہر
ہو جائے کہ لقا و زمرد ثانی و فرعون ثانی و شجر و ماہتاب و ستارے و زبرجد شاہ دمار وغیرہ
جنکی تمکو پرستش کرتے تھے اور بخدائی مانتے تھے یہ سب اصلی خدا تھے یا تیرے بندے تھے اور یہ ہمپر
ظاہر کر کہ جو خداوند آفتاب زمانہ سابق مین تھے اور تمکو مذہب رواج پا گیا تھا انکو لوگ خدا جانتے
تھے اور نبیرہ اعظم کے لقب سے مشہور تھے آپکی ذات ملا صفات تھی یا وہ بھی مثل لقا وغیرہ کے تھے یہ لکھکر
اور سب نے اپنے دستخط کر کے ایک مخبر شخص کے ذریعہ سے خدمت برجیس مین روانہ کی وہ عرضی لیکر
دربار مین پہونچا درگہ سالار نے اُس سے دریافت کیا کہ تم کہون آئے ہو اُسنے کہا کہ مین اہل شہر کی عرضی

لیکر آیا ہون کہ اُسکو خدمت مین نائب خداوند کی پیش کرون یہ سنکے درگہ سالار اندر گنبد کے گیا خونخوار سے
عرض کیا خونخوار نے وہی تقریر قریب پردہ جاکر عرض کی صدا آئی کہ اُسکو طلب کرکے عرضی ہمارے خدمت
مین پیش کرو بس خونخوار نے درگہ سالار سے کہا کہ اُسکو بھیجدو درگہ سالار نے جاکر اسکو اندر روانہ
کیا وہ سب درجے طے کرکے خاص دربار مین آیا اور قواعد شاہی بجالایا اُسکو کرسی بحکم برجیس بیٹھنے کو ملی اُسنے
وہ عرضی افریق کو دی کہ اسکو نائب خداوند کی خدمت مین پیش کرو افریق لے وہ عرضی لے کر اندر پردہ کے
جاکر پیش کی برجیس نے کہا کہ دبیر کو طلب کرو پس یہ حکم دینا تھا کہ دبیر حاضر ہوا برجیس نے کہا کہ گو مین مضمون عرضی سے بخوبی واقف
ہون مگر اہل دربار نہین واقف ہین وہ سُن لین کہ اہل شہر نے عرضی مین کیا تحریر کیا ہی اسکو بصدائے بلند پڑھو دبیر نے پڑھنا
شروع کیا تمام حاضرین دربار مع خواجہ حسین کے سب نے سنا اور دل مین کہا کہ اہل شہر نے خوب ترکیب پیدا کی ہی اس سے ہمپر
بھر کو ظاہر ہو جائیگا جب کل عرضی تمام ہوئی برجیس نے افریق سے کہا کہ اس شخص سے کہنا کہ اسکا جواب
کل ملیگا اور منادی کردو کہ کل کل اہل شہر داخل قلعہ ہون تاکہ آپنے بھی ظاہر ہو جاے کہ ہمنے دین اصلی
قبول کیا ہی پہلے ہم گمراہ تھے یہ ہی حکم افریق نے آکے اس سے کہدیا کہ کل تم آنا تمکو اسکا جواب ملیگا
وہ یہ سنکے رخصت ہو کر اپنے مقام پر آیا اور سب سے کل حال کہا کہ کل جواب ملیگا وہ لوگ یہ سنکے اپنے اپنے
گھر گئے اور دربار برخاست ہوا اپنے اپنے مقام پر آے افریق نے کوتوال سے کہا کہ یہ منادی کرادو کہ کل
سب اہل شہر زیر گنبد آفتاب نما حاضر ہون کیونکہ نائب خداوند اپنی زبان سے ارشاد فرماوینگے بموجب حکم
کوتوال نے منادی کرادی تمام اہل شہر کو معلوم ہو گیا کہ کل کچھ نائب خداوند تقریر فرماوینگے دیکھیے کیا
فرماتے ہین وہ دن تمام اہل شہر کو اسی فکر مین تمام ہوا رات آئی وہ رات بھی بسر ہوئی بوقت سحر دربار جمع
ہوا وہ لوگ مع اُس شخص کے جو کہ عرضی لیکر گیا تھا حاضر دربار ہوے دربار جمع ہوا ادھر زیر دربار سے نقارے
اُس گنبد کے بجے سب اہل شہر آکر جمع ہوے خواجہ حسین بھی حاضر دربار تھا کہ برجیس نے خونخوار
کو اندر پردے کے طلب کیا اور کہا کہ جو اس عرضی پر دستخط خداوند کی طرف سے ہوے ہین سب اہل دربار
کو سنادو اور عرضی دستخط شدہ انکو دیدو اُسکے بعد جو ہمکو تقریر کرنا ہوگی ہم تمام اہل مجمع کے روبرو دریچہ قدرت
سے سر نکال کر کرینگے کیونکہ دیکھو بموجب ہمارے حکم کے سب اہل شہر زیر گنبد جمع ہین یہ سنکے خونخوار نے
وہ عرضی لاکر جو اُسپر دستخط ہوے تھے دبیر سے کہا کہ پڑھو دبیر نے پڑھنا شروع کیا اُسپر یہ دستخط ہوئے تھے
کہ تمکو معلوم ہو کہ واقعی یہ سب خدائے باطل تھے کیا لقا کیا زبرجد کیا زمرد وغیرہ ان سب کو مین نے اپنی
قدرت سے پیدا کیا تھا چونکہ انکو مین نے دولت و حشمت بہت عنایت کی تھی اور سبب سے ملکون پر حاکم
کیا تھا وہ دعوے خدائی کا کرنے لگے پہلے تو مین نے خیال کیا کہ اب یہ اپنے فعل سے باز آئینگے جب
دیکھا کہ وہ کسی طور سے باز نہین آتے ہین اور مغرور ہو گئے ہین مجکو غصہ آگیا مین نے ایک فرقہ نیا پیدا کیا جو کہ
خدائے نادیدہ کی بندگی کرتے ہین اور اپنے خدا کو کہتے ہین کہ وہ سب کا خالق ہی اور تمام دنیا اسکی خلق
کی ہوئی ہی پس اُنھون نے کس طور سے ان سب مذہبون کو مثل حرف غلط کے صفحہ دنیا پر سے مٹا دیا
اور قلم انداز کیا سواے دو چار ملکون کے جو کہ باقی رہ گئے تھے اور اب بھی ہین کہ اُنکا اس طرف گذر نہین
ہوا وہ بھی مثل اُن سب کے اُنکے قبضہ مین آتے اور کوئی غیر مذہب سواے مذہب اسلام کے تمام دنیا پر
نہوتا اور یہی میرا قصد تھا کہ مین ایسا ہی کرون کہ یہ جو دو چار یا دس بیس ملک باقی ہین جن مین مذاہب
مختلف ابتک جاری ہین انکو بھی اُن خدا پرستون کے ہاتھ سے برباد کراؤن اور مین ظہور کرون جبکہ
ایک مذہب خدائے نادیدہ کے ماننے والون کا رہجاے اُسوقت مین ظاہر ہوکر انکو ترغیب کرون

کہ آفتاب پرستی قبول کرو مین تمھارا خدا ہون اگر وہ نہ لین تو میں ورنہ اُنپر عذاب نازل کرکے اُنکو نیست و نابود کردون
اور تمام عالم مین آفتاب پرستی رائج ہوجاے گی پھر دولت نے خورشید اپنے بندۂ خاص کے زبان ایک صورت ایسی پیدا کی
کہ جسکو دیکھکر خود مابدولت فریفتہ ہوگئے اور خیال کیا کہ ہر کسی بندہ کے بدن مین کیون آیے مابدولت خود
کیون نہ اپنے تصرف خاص مین لائین اور اپنے نور خالص سے اسکے شکم سے ایک نفل حسین و خوبرو پیدا کرین کہ جسکو اپنا نائب کرکے مذہب آفتاب پرستی کو رواج دین اپنی خدائی کی ترقی کرین یہ جو کچھ ملک مختلف مذہب ہونے برباد
ہین یہ بھی رفتہ رفتہ مذہب آفتاب پرستی قبول کرینگے کیونکہ اب اہل اسلام نے بہت سر اُٹھایا ہے مغرور ہوگئے ہین انکی سزا اب
لازم ہے دوسرے زیادہ تر اس خیال سے کہ یہ بندی میرے پسند آئی ہے اور جوان بھی خوب ہوئی ہے اب تصرف مین لانیکے قابل ہے تصرف
مین لاؤنگا پس عقد کیا اور اپنا قبضہ اپنے مال پر کیا پس تمکو معلوم ہو کہ بعد اسکے جو کچھ گذرا وہ ظاہر ہے اور مین ہی خدا ے
اصلی ہون وہ سب خدا ے باطل تھے اور نالائق تھے خدا ہوتے اور یون بندون سے بھاگتے پھرتے اور
واسن مین بندون کے پناہ لیتے نہ کہ بندے خود اُنسے پناہ کے خواستگار ہوتے اور بندون کے ہاتھ سے مثل
سگ و خوک یون مارے جاتے اور کہین پناہ نہ ملتی یہ صفت خدا کی نہین ہے خصوصاً لقا تو ایک میری درگاہ
کا سگ خارشتی تھا چونکہ اُسنے ایک زمانہ مین بہت خدمت کی تھی بدین سبب مین نے اسکو اسقدر شرف دیا
کہ وہ تمام پچہتر ہزار ملک باختر کا مالک ہوا اور اسقدر مغرور ہوا کہ دعوی خدائی کرنے لگا مگر کیسا ذلیل
و خوار کتے کی موت مارا گیا اُسکا لڑکا زمرد کہ جسکو خاک تمیز نہ تھی اُسنے بھی دعوی خدائی کیا اُسکی جو گت
ہوئی وہ سب پر ظاہر ہے پس خیال کرلو کہ یہ ہی خدائی کی اور خدا کی شان ہے ہان بیشک مین خدا ہون اور
میری قدرت و طاقت تم سب پر ظاہر ہے اور آیندہ ظاہر ہوگی یہ میرا نایب و فرزند جو کام کرے گا وہ
سب مثل میرے کیے ہوے کے ہین کیونکہ مین نے اسکو اپنی خدائی کا مختار کیا ہے اور کیون نہ کرتا کہ
فرزند ہے باپ کی وراثت فرزند کو پہونچتی ہے فرزند اُسکی کل باتون کا مالک ہے پس تم لوگ میرے فرزند کو
اپنا خدا تصور کرو اور اُسکی بندگی سے کبھی سرتابی نہ کرنا ورنہ مثل اور لوگون کے تمھاری بھی گت ہوگی
کیونکہ غرور دکبر سوا ے میری ذات اور میرے فرزند کی ذات کے کسی کو زیبا نہین ہے اور نہ مین کسیکا
غرور پسند کرتا ہون اور جو تمنے دریافت کیا کہ زمانہ سابق مین جو مذہب آفتاب پرستی جاری ہوا تھا اسوقت
بھی آپ ہی کی ذات تھی یا وہ بھی مثل لقا وغیرہ کے تھا وہ بھی مین ہی تھا اور مین نے قصد کیا تھا کہ ایرج
کے ذریعہ سے رواج دون کہ وہ بہت بوی دوربہادر تھا اور خیال کیا تھا کہ لقا وغیرہ کو خیال ہوگا وہ
بھی قبول کرینگے مگر وہ لوگ بھی اپنی شجاعت اور پہلوانی پر غرور کرنے لگے اور مجکو بھول گئے میری طاقت
دی ہوئی اور میری قوت عنایت کی ہوئی اُسپر یہ ناز کہ ہم پہلوان زبردست اور مردمری ہین پس جبتک
کہ وہ میری اطاعت اور پرستش بانکسار کیا کیے اور میری خدائی کو مانا کیے اور اپنا خدا جانا کیے مین نے اُنکی
مدد کی اور اشارہ پر سس تک ایرج کو تمام ممالک اسلام سے لڑوایا اور اُنس کی شرکت کو توڑی
دی اور اس قدر قوت دی کہ اُسنے پہلے چند سردارون کے سب سرداران لشکر اسلام کو زیر کرلیا پس
اُسکو غرور ہوگیا بجکو بُرا معلوم ہوا مین نے اُسکو صاحبقران کے ہاتھ سے زیر کرایا اتنی اُسکی عزت رکھی
کہ کسی ادنے سردار سے نہ زیر کرایا پس اُسوقت سے خداوند نے اپنے کو پوشیدہ کرلیا اور مابدولت
خاموش ہوکر آسمان پر بیٹھ رہے کہ ان سب کو آپس مین باہم جنگ فساد کرلینے دو جب ایک مذہب
ہوجائیگا اُسوقت ظاہر ہوکر اُسکو تابود کرنا اور اپنی خدائی کی شان دکھانا مگر اسمین بھی چند ملک
ایسے تھے کہ جو مجکو مانے جاتے تھے وہ میرے بندے خاص تھے مثل خورشید و شیران و ببران

وغیرہ کے دوا سی طرح سے میری بھی اُنپر بڑی چشم عنایت تھی خصوصاً خورشید پر اُسکے صلہ مین اُسکی اتنی بڑی عزت کی کہ اُسکی دختر کو اپنے تصرف مین لایا اپنا نور خالص اُسکے جامۂ تاریک مین اُتارا اور اپنے نور جمال سے روشن کیا اُسکے عوض مین کہ جو کہ وہ اپنے مذہب قدیم پر قایم رہا اور نہ پھرا اُسکے نہیں سے کو گو میرا فرزند تھا اگر میری مرضی نہوتی تو کیونکر نائب ہو سکتا اور اتنا بڑا صاحب اختیار ہوا میرا اور جسکو جی چاہتا یہ شرف عنایت کرتا مگر صرف اُسکے خلوص عقیدت کے سبب سے یہ مرتبہ دیا گیا کہ اسکو اپنا نائب کیا اور تم لوگون کو اُسکے سجدہ کرنے کا حکم دیا اور کارخانہ خدائی اُسکے خاندان مین دیا کہ اب ہر جیس خدائی کرے یہ سبب تھا کہ مین نے اُس زمانہ مین تھوڑے دنون کے لیے اپنے کو ظاہر کیا تھا کہ دیکھون کون کون میری بندگی کرتا ہی اور کون کون نہین کرتا اور کون بندگی کرکے ترک کرتا ہی اور کون اُسی مقام پہ قایم رہتا ہی اب مایوولت نے تم سب کو اپنے کل راز پوشیدہ سے آگاہ کیا وہ جو شک تمھارے دل مین پیدا ہوا تھا وہ برطرف ہو گیا مین تو سب کے دل کا حال جانتا ہون مین تمھارا خدا ہون یہ بھی ظاہر کیے دیتا ہون کہ وہ سزا اُس گمراہی کی اہل اسلام کو ملیگی کہ اُنکے حال پہ ہامان و ریا و طائران ہوا افسوس کرینگے اگر اُنھون نے میرے حکم سے سرتابی کی اور میری خدائی کو بھی مثل اور خدایون کے خیال کیا معاذاللہ اُس کافر نے تحریر کیا تھا کہ وہ جو خدائے نادیدہ کی بندگی کرتے ہین اور اپنا خدا جانتے ہین وہ بالکل کافر ہین نہ کوئی خدائے نادیدہ ہی سوائے میرے مین سب کا خدا ہون اور سب میرے بندے ہین مین اگر کدم مین تو آسمان و زمین کو خاک سیاہ کر سکتا ہون وہ لوگ تمام عالم کو گمراہ کرتے ہین اور جو جو اُنکے ساتھ ہین وہ سب گمراہ ہین اگر میری مرضی کے خلاف رہے تو سب کو داخل دوزخ کرونگا اب مین کہان تک تمسے اس حال کو بیان کرون اس میری تحریر کو تھوڑا نہ جاننا بلکہ اسکو ایک دستور خیال کرنا جو جو مین نے تمسے حکم کیا ہی اُسکے خلاف کبھی نہ کرنا ورنہ اپنی سزا اپنی کنار مین دیکھوگے آیندہ تمکو اختیار ہی بس مین نے ختم کیا یہ مضمون دستخطی خاص خداوند سب کے سب اہل دربار کانپ گئے اور لرز گئے اُنکے بدنون مین ارتعاش ہو گیا اور توبہ کرنے لگے اور یہ نوبت ہوئی کہ سب ایک مرتبہ از درجہ بالا تا درجۂ آخر سجدے کو جھک گئے مگر خواجہ حسین بھی بسبب اسکے کہ اگر مین سجدہ نہ کرون اور یہ ساحر ہی اُسکو حال کھلجاے اور کوئی سحر کرے کہ مین بھی مثل ان سب کے گمراہ ہو جاؤن تو کیا فایدہ دو اگمایون کی سجدہ کرنا یہ بھی سجدہ کو خم ہوئے اور کہا کہ ای خالق برحق تو لائق سجدہ ہی یہ گیدی کیا ہی جو مین اسکو سجدہ کرون لا شریک ہی یہ کہکر یہ شعر آہستہ زبان پر جاری کیا شعر ہر گیاہے کہ از زمین روید + وحدہ لا شریک لہ گوید + سب نے سجدے سے سر اُٹھاے یہ بھی اٹھے مگر دل مین توبہ توبہ کرتے ہوئے اور قصد کر لیا کہ مین آجسے دربار مین نہ آونگا بلکہ آج ہی کوچ کرکے اور کسی طرف چلا جاؤنگا اور جاکر اہل اسلام کو اس حال سے آگاہ کرونگا تاکہ وہ لوگ آکر اس کفرستان کو اسلام آباد کرین یہ تو بڑا غضب ہی یہ تو اپنے دل مین یہ خیال کر رہے تھے اُدھر جب سب سجدہ کرنے کو جھکے تو خوانخوار نے وہ عرضی دستخط شدہ اُسکو دی جس نے عرضی دی تھی اور کہا کہ تو نے سن لیا جو عرضی پہ دستخط ہوا ہی بلجا کر یہ سبکو دکھا دینا خوانخوار جب عرضی دیچکا برجیس نے صدا دی کدھر آگیا جب وہ پردے مین گیا تو برجیس نے کہا کہ تم اس دریچے سے سر نکالکر کہو کہ سب ہوشیار رہو جائین نائب خدا وندا اپنا جلوہ دکھلاتے ہین اور جو اُنکو بیان کرنا ہی وہ بیان کرتے ہین یہ سنکے خوانخوار نے اُس دریچے سے سر باہر نکالا دیکھا کہ کوسون آدمی ہی آدمی ہین بس برس کے اڑکے سے لیکر سو برس کا بوڑھا تک اُس مقام پر ہی اگر سنائی پھینکی جاے

تو سری سر جاے اسقدر کثرت مردم بھی خونخوار نے سر نکال کر بصدا سے بلند کہا کہ ای اہل مجمع ہوشیار و خبردار باشید نائب خداوند سب کو اپنا جمال دکھانے آتے ہین دریچۂ قدرت مین اور اپنی زبان درفشان سے کچھ ارشاد کرینگے یہ سُننا تھا کہ سب مودب ہوگئے یہ بھی امر تعجب خیز ہی کہ ایک مرتبہ مین سب اہل مجمع کو خبر ہوگئی آفتاب نے بدریچہ سحر کے سب کو ہوشیار کردیا یہ صدا دے کر خونخوار ہٹ آبا تب برجیس تخت پر سے اُٹھا اور اُس دریچہ مین آیا سر باہر نکالا اور منھ سے نقاب اُٹھائی برق چمکی سب کے سب بیہوش ہوگئے سجدے کو خم ہوے جب ہوش آیا سر سجدے سے سب نے بلند کیا اُسوقت وہ ہی تقریر برجیس نے جو کہ اُس عرضی پر تحریر تھی بیان کی اور بہت ہی نہایت لقا وغیرہ کی زیبا پیرایہ اور کہا کہ مین تمھارا خدا ہون اور نائب و فرزند خداوند ہون میری اطاعت دینداری تم سب پر واجب ہی جو میری اطاعت سے منحرف ہوگا اُسکا مقام دوزخ ہوگا یہ تقریر جو اہل شہر نے سُنی سب کے سب خاموش ہو رہے کسی نے دم نہ مارا بلکہ خوف کے سبب سے یہ حالت ہوئی کہ فرط خوف سے سبکے بدن کانپنے لگے رخون پر افراط خوف سے عرق آگیا سب ٹھہر اکر رہ گئے گویا مرغ روح قفس جسم سے پرواز کر گیا یا حواس خمسہ مثل طائران خوف خوردہ کے باختہ ہوگئے تھے یہ حالت بڑی مدت تک بسکی رہی اُدھر یہ برجیس یہ تقریر کرکے تخت پر آکر بیٹھا سب کے حواس درست ہوئے تو یکایک سب کو پھول پان سے کوئی دینے والا نظر نہ آیا تب سب کے باعون ثین یہ اشیا فرو بجود پہونچ جاتی تھین جب سبکو برابر سے تقسیم ہوچکا اُسوقت صدا آئی کہ اب آپ لوگ تشریف لیجائین جو حکم دیتا تھا وہ میرا نائب دیتا تھا بس اسکے خلاف نہو اور اسی مضمون کا ایک اشتہار قلعہ کے پھاٹک پر لگا دیا گیا ہی جسکا جی چاہے دیکھ لے یہ سنکے سب اہل شہر طرف قلعہ کے چلے دیکھا کہ واقعی اُسی مضمون کا ایک بہت بڑا اشتہار طلائی کہ جسپر آب زمرد رنگا سے وہ ہی عبارت تحریر تھی جو کہ نائب خداوند نے اُنکے روبرو بیان کی تھی ۔ طرفہ واقعہ تھا کہ جو کچھ برجیس بیان کرتا تھا وہ تمام مجمع سنتا تھا بارجود یکہ مجمع کثیر و جسم غفیر تھا اہل شہر وہ عبارت ترجمہ بالا جسمین تمام مذہبون کی مذمت تحریر تھی اور جسمین اعتقاد نیرہ کی نوازش حد بیان اُنکی شان مین کلمہ خوش تحریر تھے اور خدا سے برحق کی گو مذمت تھی مگر اہل اسلام کی شان مین بہت کچھ تھا اور اپنی ذات حد تعریف و توصیف تھی اور ہر مقام پر یہی تحریر تھا کہ مین خدا ہون سوائے میرے اور خدا نہین ہی اہل اسلام کا بھی مذہب باطل ہی معاذ اللہ ایسے ایسے بہت سے کلمے تھے اہل شہر یہ عبارت دیکھتے ہوئے خوشی خوشی اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے ادھر برجیس نے اہل دربار سے کہا کہ سبکے دلون کا حال مجھپر روشن ہی کہ بعض لوگ ایسے ہین کہ جبتک ایمان نہین لاتے ہین اور اپنے مذہب قدیم پر قایم ہین) وصیکہ خداوند نے ایسی ایسی قدرت دکھائی اسپر بھی اُن کے قلب تاریک مین روشنی ایمان نہ چمکی اور اسی صورت سے قلب تاریک رہا ہی یہ ہم سب بیان کیے دیتے ہین کہ جو صاحب اسلام ہین اور خدا سے نادیدہ کی پرستش کرتے ہین اُنکے قلب تاریک کبھی نہ روشن ہونگے اور یہ نور اُنکے قلب مین نہ چمکیگا وہ اسی کفر و گمراہی مین دنیا سے سفر کرینگے اور اُنکا مقام دوزخ ہوگا اور میری رحمت اُنکے شریک نہوگی کیونکہ وہ مذہب باطل مین مرینگے مذہب اسلام کوئی مذہب نہین ہی وہ اپنے خیال مین اُسکو مذہب حق تصور کرتے ہین مذہب حق یہ ہی اور مین سب اشیا کا خالق ہون اور یہ سب میرے بندے ہین اور وہ اہل اسلام گو میرے بندے ہین مگر بندۂ مغضوب بارگاہ ہین ابد الدہر اُنکو کبھی نہ اپنی رحمت سے بخشینگے اور مین اسوقت دیدہ و دانستہ اُن لوگون سے چشم پوشی کرتا ہون کہ دیکھون کب تک یہ اُنکی حالت رہتی ہی اور کب تک اُنکے قلب تاریک رہتے ہین گو کہ وہ میری قدرت دیکھتے ہین اسپر یہ ہی کہ کوئی ساحر ہی اور یہان موجود ہین مگر مین ابھی اُنسے

کچھ نہ کہونگا خود بخود ایمان میرے اوپر لائینگے مین کیون کوشش کرون اُنکے مقدر مین لکھا ہی کہ بے ایمان
مرینگے تا قیامت عذاب مین مبتلا رہینگے پس مین کہان تک بیان کرون یہ کہکر برجیس خاموش ہو رہا
خواجہ حسین خاموش بیٹھا یہ تقریر سنا کیا اور توبہ توبہ اپنے دل مین کیا کیا یہان تک کہ وہ برخاست
ہوا سب رخصت ہوکر اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے خواجہ حسین جو اپنے مقام پر پہونچا اپنے ہمراہیون
سے کہا کہ سامان سفر تیار کرو کیونکہ ہمارے رہنے کے قابل نہین ہی یہ کفرستان ہی ہم تو اسلام آباد ملکون
کے رہنے والے ہین یہ کفر کیون گوارا کرین جلد یہان سے چلو اس ملک کو چھوڑو خدا یہان کے ایمان
کے ساتھ بچائے یہ سنکے ملازمون نے سامان سفر مہیا کیا تھوڑے عرصہ مین خواجہ نے سب سے کہا کہ کیون سامان
درست کر چکے عرض کیا جی ہان سب سامان درست ہی خواجہ نے کہا کہ بار کرو تمام اسباب بار کیا گیا انھون
نے مکان خالی کرکے قفل دیا اور اُسکی کنجیان لیکر خود یاقوت لال کی دوکان کی جانب چلے ملازمون سے
کہا کہ تم آگے روانہ ہو مین یاقوت لال و زمرد لال سے مل لون اور رخصت ہولون تو آتا ہون ملازم پیشے
شمالی بھاٹک کی طرف روانہ ہوے خواجہ حسین مرکب پر سوار یاقوت لعل کی دوکان پر آئے اُس سے
صاحب سلامت کی مزاج پرسی کرکے اُسکو کنجیان دین اور کہا یہ کنجیان حاضر ہین مین رخصت ہوتا ہون
اُسنے کہا کہ کیون آپ کو کرون آئے ہوے گدرے کیا سب مال فروخت ہوگیا خواجہ نے کہا کہ جی ہان جو یہانکا
مال خرید کرتا تھا مین نے خرید کر لیا اب میرے جانے کے دن آگئے اُسنے کہا کہ تھوڑی دیر تو تشریف
رکھیے خواجہ نے کہا کہ دیر ہوتی ہی دوسرے آپ کے بھائی سے بھی ملاقات کرتا ہی تیسرے ملازم اسباب
لیکر آگے روانہ ہوے ہین وہ انتظار کرتے ہونگے بدین سبب مین قیام نہین کرسکتا ہون اُسنے کہا کہ
آپ کو اختیار ہے انھون نے کہا کہ جو میری خطا ہو معاف فرمایئے گا اُسنے کہا کہ ای خواجہ جب کبھی آپکا
یہان آنے کا اتفاق ہو تو ہم سے ضرور ملیے گا خواجہ نے کہا ضرور یہ کہکر اور صاحب سلامت کرکے
زمرد لال کی دوکان پر آئے اُس سے بھی ملکر آنے کا اقرار کرکے روانہ ہوے مگر دل مین کہا کہ
خدا ایسے کفرستان مین کسی فرد بشر کو نہ لائے جہان سوا ے کفر و ساحری کے کوئی بات نہین یہان مُردہ
بھی خراب ہوا اور زندہ بھی ایسی ایسی باتین دل سے کرتے ہوئے یہ بھی قریب قافلہ پہونچے دیکھا کہ سب
لوگ قریب پھاٹک شہر منتظر کھڑے ہین جب یہ داخل قافلہ ہوے پس اُسی وقت کوچ کر دیا اور پیرون
شہر نکلکر ایک جانب کو روانہ ہوئے تھوڑی راہ طی کی تھی کہ آفتاب غروب ہونے لگا انھون نے
خیال کیا کہ ابھی شہر قریب ہی اسی مقام پر قیام ہونا بہتر ہی اگر آگے چلون نہ معلوم کیسے مقام پر گذر ہو اور
کیا صورت پیش آئے اس سے کل صبح کو روانہ ہونگے یہ خیال کرکے حکم دیا کہ اسی مقام پر قیام کرو اب
وقت سحر یہان سے کوچ کرینگے یہ سنکے ملازمون نے اُسی مقام پر خیمہ وغیرہ برپا کیے خواجہ اُترے پونک
دن بہت باقی تھا بیٹھے ہوے سیر کر رہے تھے کہ دل پریشان ہوا یہ وہی سفری کپڑے پہنے ہوے کہ جس مین سب
سامان سفر کا موجود رہتا ہی اور تمام اشیاے ضروری کہ نہ معلوم کس مقام پر کس چیز کی احتیاج ہو کیونکہ تمام
اشیا بلہ موتی ہین کیونکر بار سے نکلین گے اور وقت ہوگی اس سے اپنے پاس رکھتے تھے ٹہلتے ہوے
ایک جانب کو چلے اپنے مقام سے کچھ دور چلے ہونگے کہ ایک صحرا انکو ملا وہ صحرا نمونۂ بہشت تھا سبزہ
کوسون برنگ دھانی زمین پر روئیدہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا فرش مخمل سبز کا گسترہ ہی جابجا روش
پڑی بنی ہوئی ہی درختان میوہ دار قریبہ سے لگے ہوئے ہین مثل معشوقان طناز کے اکڑ رہے ہین
کہین پر سرو کہین پر شمشاد کہین پر تختہ لالہ کا کسی مقام پر تختۂ گلاب کہین پر کیوڑا کھلا ہوا بیلے کے پھول نیلے ہوئے

جوہی چنبیلی موگرہ موتیا مدنبان کوڑیالہ گل شبوکی یہ حالت ہی کہ گویا چاندنی کا کھیت ہی کسی مقام پر گل خودرو کی بہار تھی بلبلین درختون پر بیٹھی ہین گلون سے نازہ نیاز کر رہی ہین طائران خوش الحان چہک رہے ہین کہین فاختہ کہین قمری کہین پہ کوئل کوک رہی ہی پپیہا پی کا شور کر رہا ہی ملاؤسان صحرائی یہ حالت صحرا دیکھکر رقص مین مصروف ہین طرفہ بہار ہی عالم فضا ہی موسم خزان کو اُس صحرا مین بار نہین ہی ہر نوک خار مثل مژگان بت طناز کے نیزے پر چمک زن ہی ہوائے سرد کے جھونکے چلے آتے ہین خواجہ حسین اُس صحرا کی بہار دیکھکر حمد خدا کرنے لگے یہ زبان پر جاری کیا کہ باغبان قدرت نے کیا خوب چمنبندی کی ہی یہ صحرا لایق سیر ہی شعر اگر فردوس بر روے زمین ست + ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست + اور آگے کو روانہ ہوئے کہ دیکھا ایک نہر آب مصفا سے بھری ہوئی لب گردان اُسکی سنگ مرمر کی جسکو فرہاد ایسے سنگ تراش نے مرمر کے بنایا ہی اُسپر بیچی نازسے کھلے رکھے روش پر اشجار گل خوشبو لگے ہوے ہزارہ نہر مین لگا ہوا اُس سے پانی گر رہا ہی ایک لحہ بھر یہ اُس مقام پر ٹھہرے وہان سے اور آگے کو روانہ ہوے دیکھا کہ اُس صحرا کے ایک طرف کوہ فلک شکوہ ہی از قلہ کوہ تا پائین کوہ گلون سے بھرا ہوا ہی آبشار جاری ہی شعر ز جرم کوہ تا میدان نمبرا + کشیدہ خط گل طغرا بہ طغرا + اُس مقام پر ایسی خنکی ہی کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہوے جاتے ہین ہواے سرد جب آتی ہی دماغ جان معطر ہوا جاتا ہی روح کو تازگی حاصل ہوتی ہی چشم کو طراوت خواجہ حسین صحراے سبزہ زار کی ہواے دلکش کھاکر شگفتہ مزاج ہوے پھول پر جو اوس پڑی تھی تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ تبان سیم تن فرش مخمل سبز پر سو رہے ہین اشعار

لگتا ہوا چار سو سبزہ زار	گلستان عالم کے صدقے بہار	جگہ جس طرف اپنی مردم اٹھاے
تمنا ہو سونے کی دل لوٹ جاے	ایسا وہ صحرا کہ جسکو دیکھکر دل نہایت فرحناک و باغ باغ ہو جاے	

ہواے سرد سے اُس صحرا کی غنچہ دل کو شگفتگی حاصل ہو دماغ معطر ہو جاے اگر بیمار صد سالہ آوے تو وہانکی ہوا کھاکر تندرست ہو جاے وہان کی ہوا ایسی دم مسیح نفس تھی سبزے پر نظر لوٹی جاتی تھی اُسکی سبزی نظر بین کھبی جاتی تھی غنچہ دل خواجہ شگفتہ ہوا جاتا تھا اشعار

شنگرفی رنگ دھانکے سب زردار	وہ چمک اُس بہار کی وہ نور	گل خودرو کی جا بجا وہ بہار
رفعت اُسکی فلک نے جو دیکھی	سر سے گردن اپنی خم کر لی	ہو خجل جسکے آگے کوہ طور

یہ اُس کوہ و صحرا کو دیکھتے ہوے آگے کو چلے ایک مقام پر پہونچے دیکھا کہ ایک بارہ دری بہت رفیع اُسکی بلندی کے روبرو بلندی فلک پست تھی پردے پڑے ہوے تھے ایک چبوترہ سنگ مرمر کا روبرو اُسکے بنا ہوا تھا انکو اُسکے دیکھنے کا اشتیاق ہوا پردہ اُٹھاکر اُسکے اندر گئے دیکھا کہ خوب آراستہ ہی چھت پردے شیشہ آلات سے مزین ہی فرش مخمل کاشانی بچھا ہوا ہی اشعار

وہ چھتگیریان زینت انجمن	وہ فرش زری کی ہر اک جا پہ بچھن	
کانچ کے وہ جھاڑ اور وہ کنول	بلورین وہ مرد نگیان بے بدل	وہ دیوار گیری ہر اک خوشنما
جھلا جھل کے پردے وہ ہر ایک جا	بچھے تھے جو قالین ہر جا تمام	تصدق فلک ہوتا تھا صبح و شام
لگی تھین جو تصویرین چاروں طرف	نظر آتا تھا آئنہ پر کلف	کہین کشتیون مین تکلف کے جام
کہین تھے سبوے مئے لالہ فام	نمون مین بھری بادہ مشکناب	تکلف کے قابون مین شامی کباب
کہین پاندان اور کہین خاصدان	گلابی دھرے تھے کہین عطردان	چنگیرون مین بیلا چمیلی کے ہار
دکھاتے تھے عاشق کو تازہ بہار	طاقون پہ گلابیان رکھی ہوئین برانسکٹون پہ گلدستان قرینہ سے لگی ہوئین	

جو کہ مثل عاشقون کے کھڑے کھڑا کر رہی تھین پل پل بھر کی خبر دیتی تھین کہ سیمان ایک جانب جواہر نگار مزین الماس آراستہ

لگی ہوئین اس سامان سے ثابت ہوتا تھا کہ ابھی ابھی کوئی عاشق مزاج یہان سے اُٹھکر گیا ہی خواجہ حسین یہ تکلف اور زینت بارہ دری کی دیکھکر مثل آئینہ ششدر ہوکر رہ گیا اور خیال کیا کہ یہ کسی عاشق مزاج کے سیر کرنے کی جگہ ہی معلوم ہوتا ہی وہ کہین سیر کو مع اپنے ہمراہیون کے گیا ہی یہ بارہ دری کی سیر کرکے باہر آئے کو جی نہ چاہتا تھا ایسی خوشبو تھی کہ دماغ معطر ہوا جاتا تھا مگر بحالت مجبوری کہ نہ معلوم یہ کسکا مقام ہی کوئی آجاے اور چور چور کرکے پکڑ لے بڑی خرابی ہوا اس سے بہتر یہ ہی کہ یہان سے چلدیے اُس بارہ دری سے نکلکر ایک جانب کو روانہ ہوے تھوڑی راہ طی کی تھی کہ ایک دریا دیکھا جسکے دونون کنارے کا نشان تک نہین ہی کس زور و شور سے بہ رہا ہی کہ اُسکے سامنے فلک ایک حباب معلوم ہوتا ہی موجین پیچ و تاب کھا رہی ہین گرداب پڑ رہے ہین مگر گھڑی گھڑی منھ نکالتے ہین گھڑا بال بل پل بھر کے بعد ظہور کرتے ہین حباب نہین ہین یہ معلوم ہوتا ہی پانی نے آنکھین نکالی ہین لہرین باہم لڑ رہی ہین پھیلیان کنارے پر آتی ہین ماہیت دریا سے آگاہ کرتی ہین اُس قدر بے غبار پانی شفاف مثل آئینہ صاف نظر آتا ہی عکس آفتاب عالمتاب پانی مین یون نظر آتا ہی کہ جیسے زیر آب اور ایک آفتاب نکلا ہوا ہی مرجان تہ سے نظر آتے ہین اور جھلملاتا ہی مروارید صدف خوشنما کی آبرو بڑھاتا ہی خواجہ یہ ساحل ناپیدا کنار دیکھکر اُسکے کنارے بیٹھ گئے منھ ہاتھ دھونے لگے کہ دریا مین ایک جانب سے کچھ تلاطم ہوا موجین آنے لگین لہرین بڑھنے لگین کچھ روشنی سی نظر آئی جیسے آفتاب نکلتا ہی اسنے کہا کہ یہ وقت آفتاب کے غروب ہونے کا ہی نہ کہ طلوع ہونے کا اگر صبح ہوتی تو مین خیال کرتا کہ آفتاب طلوع کر رہا ہی یہ کیا واقعہ ہی یہ اپنے دل مین خیال کر رہے تھے کہ دیکھا وہ روشنی قریب آگئی اب جو غور کرکے دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک بجرا طلائی آبسر نگہرہ زرنگار استادہ ہی اور اُسپر آفتاب کی صورت بنی ہوئی نہایت نزاکت اور جلالکی سے پانی پر روانہ ہی اور چلا آتا ہی تب خواجہ اسطرف دیکھنے لگے کہ اُسپر کیسے کیسے حسین و خوبصورت مہ جبین بیٹھے ہوے ہین طلائی ڈانڈون سے اُسکو کھیتے چلے آتے ہین اُسپر مور کی صورت بنی ہوئی ہی عقب مین اُسکے اور سب ور نیکیان ہین وہ بھی چلی آتی ہین جب وہ قریب ہو پہنچا تو خواجہ نے دیکھا کہ زیر نگہرہ مسند زرنگار پر ایک نازنین مہ جبین مہر نگین بیٹھی ہوئی ہی سرخ جوڑا اُسکے گلے مین ہی گرد و پیش اُسکے اُسکی معاجین انیسین جلیسین ہمرازین دمسازین بیٹھی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ گرد ماہتاب ستارے ہین یا جیسے شمع کے گرد پروانے جمع ہین اور باقی تمام مور نیکیون پر اہل عملہ سوار ہین کہ وہ سب مور نیکیان کنارے پر آکر لگین اُدھر خواجہ نے اپنے کو ایک درخت کی آڑ مین پوشیدہ کر لیا اور بیٹھکر تماشا دیکھنا شروع کیا خیال کیا کہ دیکھون یہ کون نازنین ہی اور کس غرض سے اس مقام پر آئی ہی یہ تو اس خیال سے بیٹھے ہوے ہین ناظرین پر ظاہر ہو کہ یہ نازنین ثریا سے چمن منیر کی برجیس ہی جو کہ بطن سے بدر سمائن کے صلب آفتاب جادو سے پیدا ہوئی ہی اسکا یہ طریقہ ہی کہ ای صحرا مین اپنی سیر کرنے کے لیے ایک بارہ دری بنائی ہی کیونکہ اُس صحرا کی بہار اُسکو پسند آئی تھی تو یہ مقام اُسنے اپنی سیرگاہ کا مقرر کیا تھا ہر روز بوقت سہ پہر بجرے پر سوار ہوکر قلعہ سے آتی ہی اور نصف شب یہ یہان قیام کرتی ہی بزم ناچ و رنگ و شراب و کباب گرم رہتی ہی حسب معمول قدیم یہ آج بھی آئی اور بجرے سے اُتر کر طرف بارہ دری کے چلی خواجہ حسین نے دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین مہر نگین سراپا ناز مثل طاؤس فنا رنگ بجرے سے اُتری سن اُسکا کوئی پندرہ سولہ برس

ہوگا بقول شاعر شعر	برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن	جوانی کی راہین مراد دنکے دن

اتنو خواجہ کی آنکھ لڑکی اُسی طرف دیکھنے لگے باوجودیکہ پیر تھے مگر دل اُسکو دیکھکر بیتاب ہو گیا اُسکے سراپا پر جو نظر کی
یہ عالم پایا کہ ایک نازنین حور نژاد رشک دہ حسن پریزاد پیشانی نورانی بہتر از ماہ تابان تابندگی رخسار مثل خورشید
درخشان ابرو خمدار ماہ نو ہالکی ہوئی تلوار مژگان تیردن کی سربان چہرہ مثل آفتاب گیسوے مشکین پیچ وتاب
گلاصراحی دار غنچہ دہن نازک بدن لب مثل گل برگ آنکھین جنمین آہو کو شرماتی تھین پیشانی نورانی آفتاب کو شرمندہ
کرتی تھی سو تو ان ناک معلوم ہوتا ہی کہ الف آزاد ہی رخسار مثل گل زلفین رشک دہ مشک وعنبر صراحی دار گردن نور
کی بنی ہوئی جسمی بھوین ابرو یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو ادلی ہوئی تلوارین رکھی ہین سینہ دریاے نور اُسپر جوبن کا ظہور
یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو حباب نور یا قشقہ نور ہین بازو گول گول نور کے ساعدے ہین ڈھلے ہوے کلائیان شاخ
صندل اُسمین سیاہ چوڑیان شعر سیہ چوری بدست آن نگارے ۔ بشاخ صندلی پیچیدہ مارے پنجہ نازک
مثل خچہ مرجان کے حنا سے لال لال اگر عاشق پاے تو آنکھون پر رکھے گلے لگاے اُسپر بھی اُسکو چین نہ آئے
انگلیان شاخ مرجان ناخن رشک دہ ماہ مشکم صاف وشفاف دریاے نور کی ناف مثل گرداب نور کے آگے
قلم کو بارہاے گویائی و طاقت تحریر نہین اتنی موشگافی نہین کر سکتا ہی اتنا اشارہ کافی ہی کہ آئینہ حسن مین بال پڑگیا ہی
رانین وساق پا مثل ستون نور کے کف پاکے روبرو ماہتاب گرد ہی زہو مشتری اُسکی کنیزین گلعذار حور وش طرحدار
باتمکی ترچھی نازو ادا مین ہمتال انداز وغمزہ وعشوہ مین طاق وباکمال حیرت سے ہو بدا دلبر بالی رنگ رخسار پر
صفائی بڑی بڑی آنکھین جنمی بھوین ابرو کمان مژگان ناوک بلاے دل عاشق پھول سے گال لب پان کی سرخی
سے لال لال دلفریب جامہ زیب مزاج مین معشوقپن دل مین عشق کی گھاتون کے چلن لبون پر اعجاز مسیحائی
ظاہر بات جو کرے تو منہ سے پھول گرین تو قہقہہ تبسم بتیسی برقین چمک جاتی ہین آنکھون کے ڈورے لال لال ڈورے
یہ ثابت کرتے تھے کہ گویا دو شرابی ہین شعر میران نیم باز آنکھون مین ۔ ساری مستی شراب کی سی ہی ۔ نازکی ان
لبون کی کیا کہیے ۔ پنکھڑی گلاب کی سی ہی ۔ سر سے پاؤن تک غرق جواہر جوٹی گندھی ہوئی اُس مین موتیا
پڑا ہوا آنکھون مین سرمہ دیا ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ڈھال پر اوپلی ہوئی تلوار رکھی ہی سینہ دریا کا قشقہ پیشانی پر دونون
دونون ابرو کے شعر نہین سیندور کا ٹیکہ عیان محراب ابرو مین ۔ چراغ اُس لمعہ دینے عین کعبہ مین جلایا ہی ۔
لبون پر مجلس جیران لگی ہوئی اُسپر پان کی لالی شعر شفق پھولی ہی دیکھو شام کو شہر بدخشان مین ۔ لب لعلین پہ
مستی مل کے آئے پان کھایا ہی ۔ پائجامہ سرخ اطلس کا پاؤن مین آب رواں کا دوپٹہ شبنم کی کرتی جسم مین
غضب کی بھرتی آرام دوپٹہ اوڑھے ہنگامہ پس حسن اُسکا عابد فریب وزاہد کش تعریف اُسکے سراپا و لباس کی چند
شعرون مین اور تحریر ہوتی ہی نظم

زلف تھی جسکو دل بیتاب سے	کب رسا تھی زلف مین تھا فرق اتنا	پوچھتی تھی سحر سے تھے آثار
کوئی چوٹی کا ڈھونڈھ کر مضمون	زلف تھی گیسوے شب عنبر	صبح جسکو کہیے موزون
صاف چوٹی سے آشکارا تھا	اونچی چوٹی گندھی ہوئی شفاف	تقریر وہ پڑا ہوا موباف
زلف کے نیچے تھا بلا مکھڑا	ایک دنبالہ دار تارا تھا	تھی وہ پیشانی ماہ کا ٹکڑا
زلف مین یون تھا وہ رخ انور	اُسکی پیشانی کر رہی تھی عیان	صاف ہی عکس ماہ مجھ مین عیان
یا سویدا ہے دیدۂ دل تھا	جیسے آغوش شام مین ہو سحر	خال رخ چشم حور کا تل تھا
گل گلدستہ وفا آنکھین	بیت دیوان حسن تھے ابرو	طاق ایوان حسن تھے ابرو
پھر تحریک چشم مین تھی کٹار	نرگس گلشن حیا آنکھین	تھی نہ دنبالہ دار چشم نگار
نبی انگشت قدرت یزدان	صف مژگان نے کام ایسا کیا	کہ دل کا بس اُلٹ ہی دیا
	تھی برائے نشان وہی دہان	تنگ حوردن کا ایسا کب تھا دہن

قفل دروازۂ عدم تھا دہن
لب جان بخش کا جو دمت لکھون
کلی آب حیات سے کرون

تیغ مصری تھے وہ لب شیرین
جسپہ جان عزیز دے شیرین
لب نازک پہ کب ہنسی تھی نمود

عکس مژگان سے ہوگئے تھے گلے
دانت وہ موتے کی کلیان تھین
دانت ہیرے کی صاف کیان تھین

تاشپانی تھا اُسکا سیب ذقن
تانکی کھاتی تھی فریب ذقن
گوش نازک تھے پارۂ الماس

دو ستارے فلک کے تھے چپہ پس
وہ بنا گوش تھا ستارہ صبح
یا منور تھا گوشوارہ صبح

یکدن اک موتی تھا صراحی دار
شیشہ سے سمجھتے تھے مے خوار
ہاتھ آیا ہی یہ بنا پہلو

تھے وہ ساعد و بازو
دست رنگین تھی رشک پنجہ حور
اُنگلی اُنگلی تھی شمع شعلۂ طور

سینۂ خجلت وہ فروغ سحر
نورافزائے چشم شمس و قمر
نور کی اُسکی تھی وہ چھب تختی

قہر تھی چھاتیون کی بھی سختی
کوئی شے اس قدر نہین تھی کرخت
دل ظالم سے بھی سوا تھین سخت

تھا شکم صاف نور کا دریا
یا کہ کیسے بلور کا ٹکڑا
نئی موے کمر کی ہی یہ مثال

لوح الماس پر پڑا تھا بال
ہائے پایا تھا کیا کمر کو لا
سچ ہے تھا نور کا کمر کو لا

ساغر ماہ کا تھا زانو
ساق پا دست ساقیے مہرو
سورج اُس پشت پا کے آگے تھا ماند

اُسکے تلوے کا اک جواب تھا چاند
فرش گل پر اگر چلے وہ نگار
رگ گل پشت پا سے ہوا ظہار

قد تھا وہ نونہال گلشن ناز
کیسے سرو حدیقۂ اعجاز
تمکنت اُسکی باندیون کا تھا کام

نازو انداز خانہ زاد غلام
عضو اک جان کا چست و گداز
رخ بلا قہر ادا ستم انداز

کیا بیان کیجیے کہ کیا تھی وہ
غرض اک قدرت خدا تھی وہ
کتنی سج دھج سے ٹیکتی وہ بیاک

کس قدر زرق برق تھی پوشاک
نشہ تھا وہ جوانی کا
اور دوپٹہ وہ کامدانی کا

جسکی پرتو سے چادر مہتاب
چاک ہو سے گریبان کی طرح تنا تھا
عشق ہیجان تھی صاف آڑی بیل

تخل قامت پہ چڑھ گئی تھی بیل
موج تھین کامدانی کی چھڑیان
یون گل افشان تھین جیسے پھلجھڑیان

گوٹے لوڑات کی وہ نور آگین
لوز ہر ایک تھی لب شیرین
جلوہ دکھلا رہی تھی یون وہ جھمک

جیسے ابر تنک مین نکلے دھنک
نور آگین و تنگ و چست انگیا
سب طرح قطع مین درست انگیا

وہ گلابی گٹوریان اُسکی
رگ گل کی تھین ڈوریان اُسکی
جو کٹوری کا اُسکے بنگلہ تھا

دلکشا کوٹھی کا نمونہ تھا
پائجامہ وہ اطلس گلنار
کارچوبی بنا ہوا زرتار

ہر کلی پائنچے کی غنچۂ گل
صاف چھڑیان تھین طرۂ سنبل
یون بنت کو کھرو تھا اُسپہ عیان

برق جیسے شفق مین جلوہ کنان
گوکھرو دو مریض الفت کو
دین جو تیرہ مین نو صحت ہو

موتیون کی بنت ہی وہ نایاب
موتی اک ایک گوہر نایاب
چمکی ایسی چمک دمک کی تھی

چشم اختر تنک جھپکتی تھی
سبز اطلس کی پائنچون مین دو گوٹ
اطلس طور بھی ہو جسپر لوٹ

لہر جھلکی کی اُسپہ یون تھی عیان
جیسے سبزے پہ موج آب روان
طول کیا پائنچون کا عرض کرون

کچھ وہ طول اجل سے بھی تھے فزون
نیفہ پٹے کا برق افگن دل
تھا وہ ٹھاٹھا سحاب دامن دل

سلوٹین اُسپہ تھین جو بن کی
اور وہ چرسین قیامت آسن کی
نور کا وہ ازار بند در ناز

تار بانر برائے نو سن ناز
سر سے پانک وہ گوہر غلطی
مطلع مین موتیے کے ڈوبی ہوئی

بالیان پہنے وہ مرصع کار
تھے لٹکے جن مین گوہر شہوار
سیتے کانون مین تھے جواہر کے

گرد بالکل تھے جسمین موتی لگے
سر کی چوٹی کا دیکھکر ٹھاٹ
مار گیسو تھا جان سے مایوس

کب وہ صبح جبین پہ ٹیکا تھا
سحر حشر کا ستارہ تھا
کانون مین موتیون کے جھالے تھے

ابر گیسو کے پاکے جھالے تھے
مچھلیان کانون مین جڑاؤ تھین
مچھلیان ہیری کی تھین جبین تکین

حلقۂ چشم مہر تھا بالا
حسن مین بدر سے بھی تھا بالا
ہیکل اُس حور کی تھی پرافسون

عبرت افزائے ہیکل گردون
نور تن بازدن پہ یون تابان
تارے جس طرح گرد کاہکشان

نور کی پور پور وہ چھلے
دل عاشق کے چور وہ چھلے
تھالے مین وہ نور کا ہالا

موتی ایک ایک حسن مین چمکا
صدف حسن کا تھا در یتیم
قیمت اُسکی خراج ہفت اقلیم

طوق تھا وہ جسے اُداکرون مین
پڑتا تھا جسکا عکس دامن مین
وہ مرصع تھے زیب دست کرے

بے بہا تھے جواہر آئین جڑے
دست نازک مین تھے کڑے اسطرح
شاخ گل مین لگے ہون گل جسطرح

صاف کنگن طلائی مہر کے تھے
جلوے روکش ضیاے مہر کے تھے
جلوہ گر پاؤن مین تھی کیا پازیب

چلن اُسکا تھا دست برد شکیب
زیب پا اُسکی کب تھی وہ خلخال
بدکے گرد ہالہ سان تھا ہلال

تھی زمرد نگار وہ خلخال
جسکے دیکھے سے ہو دے دل پامال
خواجہ حسین نے جو یہ سراپا

اور پوشاک اُسکی دیکھی کلیجہ پر گف افسوس رکھ لیا خیال مین آیا اُسکی تصویر ایک طیار کرنا ضرور ہے
مجلس اُسی وقت اسباب تصویر کشی لگا لکر اُس پری کی تصویر اُس مقام پر کی کہنی جہان وہ مع خواصون کے
نازو ادا سے استادہ تھی اس خیال سے کہ یہ تصویر سرداران اسلام کے نذر کرونگا کوئی نکوئی عاشق
ہوکر اسکی ہواے وصل مین ضرور آویگا شاید اسی حیلہ سے یہ ملک اسلام آباد ہوجاے یہ بھی ایک وسیلہ
بہت اچھا ہاتھ آیا اسی سبب سے میرا اُدھر گذر ہوگا پس تصویر اُسکی ساتھ صفت کے طیار کی اُدھر وہ پری
کہ اُسکے دست نازک مین ایک چھڑی یاقوت کی ترشی ہوئی لیے ہوے مجرمٹ خواصون کے سنہرے
خوابیدہ کو مثل نسیم سحری کے پامال کرتی ہوئی چلی اپنے قمر موزون سے نہال شمشاد کو شرمندہ کردیا کہ
وہ مارے خجالت کے زمین پر گوگیا اور چہرۂ نور آگین سے نرگس شہلا کو شرمندگی حاصل سنبل اُسکے زلف
عنبر سرشت سے خجلت زدہ ہوئی لالہ اُسکی پوشاک دیکھکر داغ بردل ہوا گلہاے باغ اُسکے عارضون
سے شرمندہ ہوکر پژمردہ ہوگئے بلبلین گلون کو چھوڑکر اُسکے گرد جمع ہوگئین وہ قتل رعنا انداز معشوقانہ سے
حشر برپا کرتی ہوئی طرف نہر کے چلی خواصین ہاتھون مین عصے لیے ہوے ہمراہ ہین کسی کے ہاتھ مین
خاصدان کسی کے ہاتھ مین گلدان کوئی پنکھا لیے ہوے اسی طور سے ہر ایک کے ہاتھ مین عصا
کس نازو ادا سے وہ خورد شید پری خصال خرامان خرامان لب شہر پہونچی خواصون نے جواہر نگار
کرسی لاکر بچھادی وہ اُسپر جلوس فرما ہوئی اُسکا روے منور یون اُس پانی پر نظر آتا تھا کہ گویا ہ آب
آفتاب نکلا ہوا ہی ملکہ نے پائینچے چڑھاکر دونون پاؤن اپنے نہر مین ڈال دیے اور پانی سے
کھیلنے لگی ساق پا اُسکی پانی مین یہ معلوم ہوتی تھین کہ گویا دو مشعل نور پانی مین روشن ہین خواجہ نے
اُسکی تصویر اس ادا کی طیار کی اور دوسری اُس ادا کی جبکہ وہ خرام ناز سے قیامت برپا کررہی تھی
اُس وقت کی بھی طیار کی تھی جب پانی سے ملکہ کھیل چکی اُدھر خواصون نے چبوترے پر نمگیرہ استادہ
کیا مسند زرین بچھائی اور سب سامان عیش و آرام ملکہ کا لاکر نہایت قرینہ سے رکھا کہ اس عرصہ مین شام
ہوگئی روشنی کی گئی پردے بارہ دری کے باندھ دیے گئے تمام بارہ دری مین جسقدر شیشہ آلات تھا
روشن کیا گیا کہ اتنے مین ملکہ نہر کے کنارے سے اُٹھکر زیر نمگیرہ آکر بیٹھی خواجہ حسین نے جو کہ پوشیدہ تھے
اُسی حالت پوشیدگی مین ملکہ کی اس صحبت کی بھی تصویر کھینچی کہ مسند پر ملکہ بیٹھی ہوئی گرد اُسکے مصاحبین

اُنسین چلیسین یہ سب قرینہ اور بقاعدہ سے بیٹھی ہین روبرو کشتی شراب کی رکھی ہی خواجہ تو تصویر کشی مین مصروف تھے کہ ایک خواص کو ضرورت پیشاب کی جو ہوئی تو وہ لوٹا لیکر اُس مقام پر آئی کہ جہان پر خواجہ بیٹھے ہوے تھے کہ اُسکی نگاہ جو خواجہ پر پڑی دیکھا اُسنے کہ ایک مرد بزرگ آدمی ریش اُسکی سفید اور آدمی کالی سپید کپڑے پہنے ہوے درختون کی آڑ مین بیٹھا ہوا ملکہ کی طرف دیکھ رہا ہی یہ دیکھکر وہ خواص چلا اُٹھی کہ ارے یہ کون شخص ہی یہ کہکے لوٹا پٹک کے الٹے پاؤن بھاگی اور بدحواس سانس پھولی ہوئی روبرو ملکہ کے جاکر گر پڑی اور یہ کہا کہ اے ملکہ یہ کون شخص بیٹھا ہوا ہی سب خواصین اور ملکہ اُسکا یہ حال دیکھکر گھبرا گئین اور پوچھا کہ کیا ہوا کیون اسقدر بدحواس ہو گئی اُسنے اپنے حواس درست کرکے کہا کہ ملکہ مین جو اُس فرخندہ مین درختون کے پیشاب کرنے گئی تو مین نے وہان یہ دیکھا کہ ایک آدمی سپید کپڑے پہنے ہوے زیر درخت بیٹھا ہی میرا اُسکو دیکھکر مارے خوف کے دم نکل گیا لوٹا پھینک کے مین بھاگی دیکھے میرا دل ابھی تک گھبرا رہا ہی ملکہ نے کہا کہ تو نے دریافت نہین کیا کہ تم کون ہو اُسنے کہا کہ میرے حواس ہی بجا نہین ہے مین دریافت کیا کرتی ملکہ نے خواصون کی طرف اشارہ کرکے یہ کہا کہ کوئی اور جاکر دیکھے کہ وہ کون ایسا جری و دلیر ہی کہ باوصف ایسی حالت مین کہ ہم یہان آئے ہین اُسکو یہ خیال نہ ہوا کہ اگر کوئی دیکھ لیگا تو کیا خرابی ہوگی بلا خوف و خطر وہ بیٹھا ہوا ہی اُسکو اپنی جان کا کوئی لالچ نہین ہی کوئی جاکر پکڑ لاے مین صبح کو اپنے بھائی کے دربار مین بھیج کر اُسکو اس حرکت کی داد دون گی یہ سنکے جو کہ ذرا سن رسیدہ تھین وہ بولین کہ واری یہ جنگل کا واسطہ ہی کوئی ہوگا مثل شہیدے بزرگ کے کیا ضرورت ہی کہ کوئی جاکر دیکھے کیا تبھی وہ بیٹھا رہا ہوگا ادھر بھی گذر ہوگیا ایسے لوگ کہین بیٹھ رہتے ہین وہ تو ہوا ہین ملکہ نے کہا کہ ہان لوجن اور شہیدہ ہوگا برسون گذر گئے یہان آتے ہوے کبھی کسی نے نہ دیکھا آج نظر آیا معلوم یہ ہوتا ہی کہ کوئی شخص یہان آیا ہی اُسنے ہمکو جو دیکھ لیا تو درختون مین پوشیدہ ہو گیا ہی یا کسی خواص کی تاک مین آیا ہی تاک انگور مین یہ بیٹھا ہوا تاک جھانک کر رہا ہی جاکر دیکھو تو یہ سُن کے چند جوان جوان کم سن کم سن خواصین جوانی کی ترنگ مین اُٹھ کر چلین کہ ہم جاکر ابھی پکڑے لاتے ہین یہان خواجہ تصویر کشی سے فراغت کرکے سب سامان قرینہ سے رکھ کر اور تصویرون کو بھی رکھ کر بیٹھے تھے اور خالی تھے مگر دیکھ اُسی جانب رہے تھے کہ وہ خواصین پہونچین دیکھا کہ واقعی ایک مرد بزرگ سفید ریش الا بیٹھا ہوا ملکہ کی طرف بغور دیکھ رہا ہی خواجہ حسین ایسے محو تھے کہ اُنکو خبر بھی نہ ہوئی اپنے دل مین اُسکے حسن خداداد کی تعریف کر رہے تھے اُنکی توصیف زبان پر جاری تھی کہ تو نے ایسے ایسے حسین اور صاحب حسن بھی خلق کیے ہین کہ جنکے حسن کی کوئی تعریف نہین کر سکتا ہی بیشک یہ نازنین کسی نہ کسی اہل اسلام کے قبضہ مین آئے گی کوئی نہ کوئی اولاد صاحبقران سے اسکو اپنے تصرف مین لائے گا یہ تو یہ خیال کر رہے تھے کہ وہ خواصین پہونچین اور اُنکو دیکھکر پکارین کہ تو کون ہی او موے مونڈی کاٹے بیدہ پیم ہو جاوین کہ جن آنکھون سے تو ملکہ کو بیٹھا ہوا گھور رہا ہی ہمین دیکھ تو سہی اس موے کی کیسی بڑی بڑی آنکھین ہین خدا کرے جس آنکھون ہماری ملکہ کو گھور رہا ہی وہ پھوٹ جاوین ارے دیکھو تو یہ کمبخت کس دلیری سے بیٹھا ہوا ہی کچھ خوف و خطر نہین ہی اب ہم کو اس گستاخی کی سزا جب ملیگی تو اُس دلیری کا حال معلوم ہوگا تو اور دیکھو کس قدر بڑا دیدہ ہی کہ جسکو یہ خیال نہوا کہ ہم جو یہان بیٹھے ہوے ہین اور بڑے بڑے ناموس کو دیکھ رہے ہین تو ہماری حالت کیا ہوگی جو کوئی دیکھ لیگا خدا ونما ایسے ویسے بچالین باوجودیکہ اب بوڑھے ہو گئے ہین

بڑھاپے مین یہ بڑ بھس لگا ہی کہ دیدہ بازی کرتے ہین وہ کہان ہین جو کہ جن یا شہید کہتی تھین اگر دیکھین یہ تو زندہ شہید ہین کوئی مردہ شہید ہوتا ہی یہ زندہ شہید ہین نہ جن ہین اُدہین اسکو ملکہ کے پاس پکڑنے کے لے چلین یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی وہان خواجہ حسین سو رہے تھے کہ انکو خبر بھی نہ ہوئی کہ یہ سب آفت اور بلا کس پر نازل ہونیوالی ہی کہ دوڑکر دو تین خواصون نے پکڑ لیا اور کہا کہ تو چور ہی چوری کرنے آیا ہی یہان اس خیال سے گھس گیا ہی کہ جب سب سو جائینگے تو مین اپنا کام کرونگا چل ہم تجھکو اپنی ملکہ کے پاس لیے چلتے ہین دیکھ تو سہی وہ کیسی سزا دیتی ہین اور نائب خداوند اپنے بھائی سے کہکر تیری کیا گت کرائی ہین لو اور سنو کہ یہ ہنگامہ کھلا اور یہ شگوفہ پیدا ہوا جب خواجہ کا ہاتھ پکڑ لیا تو انکو خبر ہوئی کہ یہ کیا ہوا مگر جو دیکھا تو کیا دیکھتے ہین کہ چند وہ خواصین جو کہ ملکہ کے ہمراہ تھین میرے گرد کھڑی ہین اور باہم کانون کان کہہ رہی ہین دو ایک نے سر یا ہاتھ بھی پکڑ لیا ہی یہ گھبراکر کھڑے ہوگئے اور کہا کہ کیون تم لوگ ادھر آئے ارے مجھکو چھوڑ دو مین کوئی چور نہین ہون بلکہ مین مسافر ہون انھون نے یہ سن کے آپس مین یہ کہا کہ لو سن اور سنو کہ یہ بدذات کیا کہتا ہے کہ مین چور نہین ہون مسافر ہون ہم انکو چھوڑ دین کیا چور کے سر پر سینگ لگے ہوے ہوتے ہین اسکی اور کوئی شناخت ہی چونکہ خواجہ حسین بہت ظریف تھے کہا کہ اگر مین چور ہون بھی تو کیا ایسی چیز کا ہون کہ جسکی چوری مین سزا ملے اور تم رانی ہو جاؤ اور خوشی خوشی چورانے دو بلکہ مین خود خیال کرتا ہون کہ تم خود اسکو چرا لو اور مین ہاتھ مل کر رہ جاؤنگا میرے چرانے کا وہ مزا پاؤگی کہ پھر خواہش کروگی کہ مین پھر چوری کرون مین مال کا چور نہین ہون بلکہ اور اشیا کا چور ہون جو کہ تمھارے پاس موجود ہین یہ لطیفہ سن کے سبکی سب خاموش ہو رہین ایک نے دوسری کی طرف دیکھا اور اشارے سے کہا کہ ہی تو بڈھا مگر ظریف بڑا ہی عاشق مزاج معلوم ہوتا ہی اور زبان دان ہی ایک انمین بہت چالاک تھی وہ بول اُٹھی کہ بھلا تم کیا چوری کروگے کہ ہم راضی ہو جائینگے فقیر مین تو پاؤن پھیلائے ہوے ہو خواجہ نے کہا کہ ہم تو بڑے بڑے محل پھاندنے کو مستعد ہین کہین مال ملے تو اور ہم ایسے خراب مال پر نظر نہین کرتے قیمتی مال کو تاکتے ہین ایسے ویسے مال پر نظر نہین ڈالتے ہین ارے ہم تو اس پیرانہ سالی مین کیسا مقام سخت ہو اسکو بھی آسان جانتے ہین ہم پرانے لوگ ہین اُسنے کہا کہ اگر کسی سخت سے سامنا ہو جاے تو سب کیا کری جاے یہان کی سیخی نکل مین دبی رہجاے منھ چھپاکر بھاگو پھر ادھر آخر نہ کرو خواجہ نے کہا کہ جسکو امتحان مدنظر ہو کوئی مال نفیس ہمکو دکھا دے اور پھر ہماری جرأت و مردی کا تماشا دیکھ لے کہ کیونکر چرا کر لیجاتے ہین اور کیونکر قفل کو کلید فکر و مردی سے کھولتے ہین کہ وہ تمام عمر یاد کرے کہ ہان کسی سے سامنا ہوا تھا یہ جو خواجہ نے کہا تو ایک بولی کہ بس لے بس تقریر کر چکے چلو ملکہ کے روبرو اسی شخص نے مجھکو یہ خیال نہ آیا کہ ہم جو یہ جرأت کرتے بیٹھے ہین اور غیر ناموس ہی کوئی دیکھ لیگا تو کیا حال کریگا ہم نے فرض کر لیا کہ تم چور نہین ہو شاہ ہو مگر پرائے ناموس کو دیکھنا کس مذہب و ملت مین جائز ہی ارے ناموس بھی وہ ناموس کہ جو خداوند زادی ہو اور نائب خداوند کی بہن ہو کہ جسکے دیکھنے کو لوگ عرصہ سے مشتاق ہون اور اُسکی زیارت کو فخر اپنا تصور کرین اور تم انکو نصیب نہو اور یون بالتشافہ دیکھے تمھکو کیونکر نور خالص کے دیکھنے کی تاب رہی نیرتے دیدے کیون نہ پھوٹ گئے ارے غضب کیا خداوند زادی کو دیکھ لیا افسوس ہی تیری پیرانہ سالی پر کہ تو کل صبح کو قتل کیا جائیگا یہ کتنی بڑی خطا ہوئی کہ جسکا خمیر نور خالص خداوندی سے بنا ہو اُسکو ایک ادنی آدمی یون دیکھ لے چل تو سہی ملکہ کے روبرو خواجہ نے کہا کہ نہ معلوم کہتی کیا ہو صاف صاف کہو تو مین جواب دون کیونکہ مین کسی کی رعیت نہین ہون کسی سے خوف

نہین کرتا ہون مین نے چوری نہین کی ہی کوئی خون کیا نہین ہی کوئی فعل حرام کا مرتکب ہوا نہین ہون اور فعل
حرام کرتا بھی تو کسکے ہمراہ تم جتنی اس مقام پر موجود ہو یا وہان ہو تم مین کوئی اس قابل ہی نہین مین نے وہ
وہ حسین لوگ دیکھتے ہین کہ تم لوگ سکے کف پا کی برابری کر نہین سکتی ہو بھلا پھر مین کیا فعل حرام کرتا تم میری
آنکھون مین خاک اچھی معلوم ہوتی ہو یہ سن کے اس عورت کو تاب نہ رہی اور قہقہہ لگا کر ہنسی اور کہا کہ
آپ کو اور کچھ خیال ہی اور سودا انکو سوجھا ہی تو یہ بھی خیال کرتے ہین کہ ہم بھی کوئی چیز ہین بس بس اپنی زبان
بند کیجیے یہان کوئی اسنے کو پسند نہین کرائی جو آپ ایسی تقریر کرتے ہین وہ چالاک جس سے خواجہ سے پہلے مرتبہ
تقریر ہوئی تھی بول اٹھی کہ یہان تم اس قابل ہی نہین ہو کہ کوئی اپنے کو پسند کرائے مرنے کے تو قریب ہو کیا
کوئی دیوانہ ہی جو اپنی زندگی خراب کریگا مردے کی تو بدبو سے بو آتی ہی خواجہ نے جواب دیا کہ کیا کہون کوئی
پسند نہین آئی ورنہ ابھی اپنے پہلو مین سلا لیتی اس وقت بو آنے کا مزا معلوم ہوتا کہ کیسی بو آتی ہی وہ یہ کلمات
سنکے سر جھکا کر خاموش ہو رہی خواجہ نے کہا کہ بیکار کا غوغا کر رکھا ہی صاف صاف کہو کہ کیا ہوا جو تم نے آکر
بیکار کا دماغ پریشان کر رکھا ہی مین نے کسی کو دیکھ لیا کیسی خداوند زادی کیسا نور خالص یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی
انکو جو دیر لگی ملکہ نے کہا کہ وہ مردار ین جو گئین تو بیٹھ رہین کوئی خبر لیکر نہ آئی مین خود چلکر دیکھتی ہون کہ وہ
کہان چلی گئین جو کہ سن رسیدہ تھین وہ بولین کہ لڑکی دیوانی ہوئی ہی بس بیٹھ کہان جاتی ہی رات کے وقت
درختون مین ملکہ نے کہا کہ مین ابھی آتی ہون یہ کہکر اٹھی اور خواصون کو لیکر چلی وہ بھی ہمراہ ہوئین روشنی
کے کنول و دایک خواصون نے اٹھا لیے آگے آگے روشنی اسکے عقب مین ملکہ جبکہ قریب اس درختون کے
پہونچی اور ان سب نے روشنی دیکھی اور صاحب خلخال سنی تو باہم کہنے لگین کہ اس مردے نے ایسی تقریر کی
اور دیر لگائی کہ ملکہ خود گھبرا کر چلی آئین یہ کہکر وہ سب کی سب علحدہ ہولین مگر اس طور سے کہ خواجہ حسین کو بیچ
مین لے لیا کہ اس عرصہ مین ملکہ پہونچین دیکھا کہ ایک مرد بزرگ لباس مسافرت پہنے ہوے کھڑا ہی اور گرد اسکے
خواصین ہین ملکہ یہ دیکھ کر انکی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی کہ مردارون اسقدر کیون تم سبون نے دیر لگائی
اور اسنے باپ کو بیکار تمہ تک نہ آئین کہ مجھکو زحمت ہوئی نہ آکر خبر دی کہ ہمارا باپ آیا ہی ارے کیون اس
مرد بزرگ کو گھیرا ہی اس بیچارے کو کیون پریشان کر رکھا ہی ایک آئین سے یہ سن کے عرض کرنے
لگی کہ قربان جاؤن ہمنے کیون دیر لگائی اسنے خود دیر لگائی بیکار کی تقریر کرنے لگا کہتا ہی مین مسافر ہون
ہمنے کہا کہ تو چوری کرنے آیا ہی اس پر ہمارے اسکے بحث ہونے لگی اس مین دیر ہوئی یہ سن کے
ملکہ نے کہا کہ معلوم ہوا تم بہت چالاک ہوئی ہو بیکار کی مجکو زحمت دی یہ کہکر ملکہ نے کہا کہ بس اب تقریر
ہو چکی شریعت و باچی دیکھکر بات کیا کرو بھلا کیونکر نہ یہ تقریر بحث کرتے کیونکہ وہ بزرگ آدمی ہین تم سب کی
سب انکو پریشان کرتی ہو گی یہ کہکر خواجہ کی جانب مخاطب ہو کر یون گل فشان ہوئی کیون جناب آپ
کون صاحب ہین اور یہان آپ کے تشریف لانے کا کیا سبب ہوا خواجہ حسین نے کہا کہ مین مرد سوداگر
ہون میرا قافلہ اس مقام پہونچا چونکہ شام ہو گئی تھی مین نے یہان قیام کیا جب سب لوگ اتر چکے مین اس
طرف سیر کرتا ہوا چلا آیا چونکہ یہ مقام بہت پر فضا تھا یہان کی بہار دیکھکر دل باغ باغ ہو گیا مین ٹہل رہا تھا
کہ آپکی سواری آئی مین ان درختون مین آپ کے خوف سے پوشیدہ ہو گیا اس خیال سے کہ نہ معلوم
یہ کسکا نام و نشان ہی کیون دیکھو اگر کوئی دیکھ لیگا تو خرابی برپا ہو گی جب یہ لوگ سیر کر کے چلے جائینگے
تو مین بھی اپنے مقام پر چلا جاؤنگا بس اصلی واقعہ یہ ہی جو مین نے عرض کیا نہ مین چور ہون نہ بدمعاش ہون
نہ بدنگاہ ہون ملکہ نے کہا کہ آپ واقعی سچ کہتے ہین اس مین کوئی بات دروغ نہین ہی خواجہ نے کہا

اگر مین اس مقام پر نہ آتا اگر کوئی طور کی دیوار وغیرہ ہوتی چونکہ نہ دیوار تھی نہ کوئی اس قسم کا بندوبست
تھا کہ جس سے یہ خیال ہوتا کہ یہ کسکا باغ ہی اس مین نہ جانا چاہیے ایک صحرا کے طور پر ہی مگر یہان
آکر مین پریشان بہت ہوا ان آپ کی خواصون نے بہت عاجز کیا اگر یہ جانتا تو مین نہ پوشیدہ ہوتا اپنے
مقام پر چلا جاتا کسیکو خبر بھی نہ ہوتی ملکہ نے کہا کہ آپ بُرا نہ مانین انکا بھی کہنا حق بجانب ہی انہون
نے اپنے نزدیک یہ خیال کیا اس مقام پر کوئی کیون آنے لگا اور یون پوشیدہ ہوکر کیون بیٹھنے لگا
ضرور یہ کوئی بدمعاش ہی ہرین خیال انھون نے آپ کو پریشان کیا آپ انکی خطا معاف کرین کیونکہ آپ
مرد بزرگ ہین خواجہ نے کہا کہ میری انھون نے خطا کیا کی ہی بلکہ مین خود سراسر خطاوار ہون آپ
میرے قصور کو معاف فرمائین تاکہ مین اپنے دل مین آپ کی تعریف کرون کہ فلان مقام پر یہ قصور
ہوا تھا مگر ملکہ نے اپنے خلق کے سبب سے اسکو عفو کر دیا ملکہ نے کہا کہ آپنے میرا کچھ قصور نہین کیا کہ
جو مین معاف کرون آپ بزرگ ہین بلکہ میرا خود قصور معاف فرمائیے کہ میری خواصون نے آپ کو
پریشان کیا ہی یہ کہکر کہا کہ ذرا چل کر چبوترے پر تشریف رکھیے مین کچھ آپ سے دریافت
کرونگی خواجہ نے کہا تشریف لے چلیے مین حاضر ہون انکو تو یہ امر اس سبب سے منظور تھا
کہ یہ معلوم ہوجائے کہ یہ کون ہی اور کیا نام ہی اس خیال سے یہ ملکہ کے ہمراہ ہولئے اور کوئی عذر نکیا
ملکہ آکر چبوترے پر مسند پر بیٹھی خواصین گرد و پیش جمع ہوئین خواجہ روبرو بیٹھے ملکہ نے کہا کہ آپ کا
آنا کدھر سے ہوا اور آپ کہان کا قصد ہی آپ کا اسم شریف اور سن اقدس کیا ہوگا خواجہ نے کہا
کہ اس حقیر کا نام خواجہ حسین ہی اور سن میرا ساٹھ برس کا ہی مین بروہ ظلمات سے آتا ہون یہ کہکر تمام ماجرا
اپنا شہر آفتاب نگر مین آنے کا اور دربار مین جانے کا از ابتدا تا انتہا بیان کیا اور کہا کہ اب
سب مال فروخت ہوگیا یہان کا مال خرید کر اور شہر دن کو جاتا ہون یہ سنکے ملکہ نے کہا کہ ہمنے بھی
شہر مین سنا تھا کہ کوئی تاجر نئے آئے ہین مال بہت نفیس انکے پاس ہی مین نے خیال
کیا کہ بھائی صاحب کے دربار مین ضرور مال کی خریداری ہوگی خواجہ حسین نے کہا کہ مین تو سوائے
دربار نائب خداوند کے اور کسی دربار مین نہین گیا اور وہ ہی دربار مین نے نہین دیکھا ملکہ نے کہا کہ
وہی میرے بھائی ہین مین انکی حقیقی بہن ہون مین بھی خداوندزادی ہون میرے بھائی نائب
خداوند ہین خواجہ حسین نے کہا کہ آپ نائب خداوند کی ہمشیر ہین آپ کی زیارت سے تو بڑی برکت
ہوگی مین نے بڑا شرف پایا کہ آپ کی زیارت سے مشرف ہوا نائب خداوند کی زیارت سے
تو مین مشرف ہوہی چکا تھا اب آپ کی زیارت سے یون مشرف ہوا آپ کا اسم مبارک کیا ہی ارشاد
فرمائیے ملکہ نے کہا کہ مین کیا اور میرا نام ہی کیا سن کے کیا کیجے گا بلکہ شاید آپ کو میرا نام سن نے سے نفرت
ہوگی خواجہ نے کہا جان بہت درست ایسے اسمائے نامی و گرامی کا ہے کو سن نے کو ملتے ہین مہربانی سے
اپنا نام نامی ظاہر فرمائین ملکہ نے کہا مجھے نام ظاہر کرنے مین ایک قسم کی شرم معلوم ہوتی ہی خواجہ نے کہا سبحان اللہ
نام کے بتانے مین اسقدر تکلف ہی مجھے کہیے کہ مین کتنا بڑا شوخ ہون کہ بلا توقف آپ کے ساتھ چلا آیا جب ملکہ نے
دیکھا کہ خواجہ نہایت پر لفظ ہین تو مسکرا کر کہا کہ بہت اچھا آپ رنجیدہ نہون مین اپنا نام بتائے دیتی ہون سنئے
مجھے ثریا سے سمتن کہتے ہین مین دختر ہون خداوند کی نواسی خورشید شاہ کی خواجہ نے
یہ سن کے اسی وقت ایک لعل بدخشان نذر کیا وہ ایسا لعل تھا کہ جسکی چھوٹ پڑتے ہی وہ تمام چبوترہ اسکی
ضو سے منور ہوگیا جس قدر روشنی تھی سب اسکے روبرو ماند ہوگئی ملکہ اس لعل کو دیکھکر بہت خوش

ہوئی اور اُسکے عوض مین ایک خلعت گران قیمت بیش بہا خواجہ کو دیا اور بہت سا روپیہ انعام دیا خواجہ نے
ملکہ کو سلام کرکے لے لیا اُدھر خواصین باہم ملکہ کی جبکہ خواجہ ملکہ سے باتین کر رہے تھے وہ یہی کہہ
رہین تھین کہ یہ ساحر زبردست معلوم ہوتا ہی اس نے ملکہ کو سحر سے دیکھو کیسا رام کر لیا ہی ضرور
کوئی ساحر زبردست ہی جو تو اکثر ساحر ہوتے ہین یہ ہی باتین کر رہی تھین دوسری بولی کہ تو اُسنے
ملکہ کو لعل نذر کیا ملکہ نے خلعت عنایت کیا یہی گفتگو باہم ہو رہی تھی کہ اسی باتون مین نصف رات
آگئی ملکہ کی دایہ نے ملکہ سے کہا کہ وقت جانے کا آگیا چلو یہ سن کے ملکہ اُٹھ کھڑی ہوئی مع اپنی
خواصون کے ملکہ جس طور سے آئی تھی اپنے مقام پر روانہ ہوئی خواجہ حسین بعد جانے ملکہ کے اُس
صحرا سے طرف اپنی فرودگاہ کے چلے چونکہ شب ماہ تھی یہان اُنکے ملازمون نے پہلے اُنکا بہت انتظار
کیا جب بہت دیر ہوئی تو اب تلاش کرنے نکلے تھے کہ اتنے مین خواجہ پہونچے اُنھون نے عرض
کیا کہ آپ کہان تشریف لے گئے تھے خواجہ نے جواب دیا کہ مین اس صحرا مین ایک مقام پر بیٹھا ہوا اس
کی سیر کر رہا تھا اب نیند نے غلبہ کیا مین چلا آیا یہ کہکر اپنے مقام پر جاکر آرام کیا وہ رات تمام ہوئی بوقت صبح
بیدار ہوکر حکم دیا کہ سامان سفر درست کرو نوکرون نے فوراً حکم کے پاتے ہی سامان سفر تیار کیا تھوڑے
عرصہ مین سب اسباب بندھ کر تیار ہو گیا قافلہ بھی مستعد ہو گیا خواجہ سب کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوے کوچ و مقام
کرتے ہوے بعد طی مراحل و قطع منازل کے اتفاق سے شہر خاور مین پہونچے یہ وہ زمانہ ہی کہ ارژنگ
قید سے چھوٹ کر عیاری سے گوجر کی آیا تھا اور دربار کیا تھا بعد عہد و پیمان کے اہل شہر سے بوقت سہ پہر
براے گشت شہر نکلا تھا اور اتفاق سے اُس مقام پر پہونچا تھا کہ جہان مقبرہ ملک قاسم کا بنا تھا اُسکی سیر
کرکے بعد دریافت کرنے کل حال کے اور ورغلانے گئے بختگان کے حکم اُسکے منہدم کرنے کا دیا تھا پہلے
اُسکے مجاور ملازم نے سمجھایا تھا جب اُسنے نہ مانا تھا تو اُنھون نے اہل شہر کو خبر کی تھی اہل شہر اور عمائد
شہر کو لیکر چلے تھے ادھر اسلم و دلیم بھی یہ خبر سُن کے اور اس قصد سے چلے تھے کہ ہم ارژنگ کو
پہلے سمجھائین گے اگر اُسنے مان لیا تو خیر ورنہ ہم بھی مقابلہ کرینگے کیونکہ یہ تھوہ ہمارے ایک بزرگ کا
ہی اسکو کیا ہوا ہی یہ جو اُسکے منہدم ہونے کا حکم دیتا ہی یہ ساری شرارت بختگان کی ہی اور کسی کی
نہین اُسی کو اُن لوگون سے عداوت قلبی ہی یہ دونون بھائی چلے تھے اُسی دن خواجہ حسین پہونچے یہ جو
داخل ہوا شہر کو ویران پایا یہ سیر کرتا ہوا قریب ایک محل کے پہونچا وہان سے رونے کی صدا آرہی تھی
یہ وہ محل ہی جبکہ تومان سب ناموس شاہی کو لیکر چلنے لگا تھا بموجب حکم بہرام کے تو خورشید
خاوری کے پاس آیا تھا اور عرض کیا تھا کہ آپ بھی تشریف شریف لے چلین کیونکہ ارژنگ
نے فتح پائی والد بزرگوار گرفتار ہوگئے اب کوئی دم مین وہ داخل شہر ہوگا مین بموجب حکم اُنکے
خزانہ و ناموس کو لیے جاتا ہون تمام محل خالی کر دیے کیونکہ یہ وہ وقت نہین ہی کہ یہان ناموس
چھوڑا جاے خورشید خاوری نے فرمایا تھا کہ فرزند اب مین قریب مرگ ہون میرا زمانہ اب اخیر
ہی وقت مرگ قریب آیا جام عمر لبریز ہی دوسرے شہر مین نہین رہتی ہون کہ خوف ہو کہ مین اہل شہر کو
ترغیب جنگ دونگی نہ مرد ہون کہ لوگ میری اطاعت کرینگے صاف صاف یہ امر آپ لوگون سے
بیان کیا جاتا ہی کہ اب جو چاہے ہو جاے مین یہان سے ہرگز ہرگز نہ جاؤنگی میرے بچے کی
یہان قبر بنی ہی مین چوتھے پانچوین قبر پر جاکر اپنے دل کی بھڑاس نکال آتی ہون اور بلکہ قبر کی بلائین بھی لے
آتی ہون کچھ تھوڑی سی دل کو تسکین ہو جاتی ہی اگر مجھے صورت دیکھنی نہین نصیب ہوتی ہی تو قبر کی

اور یارت تو نصیب ہو جاتی ہی میرا کلیجہ تو ٹھنڈا ہو جاتا ہی کہ یہ میرے نور نظر کی قبر ہی بھلا مین وہان سے کیونکر آیا کرونگی مجکو یہین رہنے دو لاکھ لاکھ تومان نے کہا تھا ملکہ نے نہ قبول کیا اور یہ بھی کہا کہ میری زندگی کا کوئی اعتبار نہین اگر مین ترکستان مین مرگئی تو مجکو میرے بچہ کا پہلو کیونکر نصیب ہوگا یہان تو یہ بھی امید ہی کہ اگر مرگئی تو لوگ ترس کھاکر مجکو میرے بچہ کے پاس دفن تو کر دینگے مگو یہ خوف ہی کہ شاید وہ کافر مجھپر کسی قسم کا ظلم کرے اگر وہ میرے اوپر ظلم کریگا تو مجکو یہ بھی گوارا ہی مگر اس مقام کو نہین ترک کیا جاتا ہی کہ جہان میرے بچہ کی قبر ہو مین اس جگہ کو چھوڑکر چلی جاؤن گو میرا قصد تھا کہ مین اسکی قبر پر مجاور بنون مگر چونکہ صاحبقران مین مجبور ہون کیا کرون کہ وہ ناراض ہونگے بدین خیال مین نے اپنے اس قصد کو فسخ کیا تھا اسمین چاہے جان جاے چاہے رہے مین یہان سے نہ جاؤنگی اگر تم مجھپر جبر کروگے تو مین اپنی جان دونگی تومان مجبور ہوکر چلا گیا تھا یہان تک کہ وہ زمانہ گذر گیا ارزنگ تیہ بھی ہوا چھوٹے کر آیا بھی دیکھنا بھی تحریر ہوا مگر ملکہ اس شہر سے نہ نکلی وہی قاعدہ تھا کہ چوتھے روز مقبرے مین جاتی تھی اور قبر سے لپٹ کر خوب روتی تھی اور کہتی تھی کہ ای قاسم تو اپنے پاس مجکو بلالے اب مین کب تک تیرے فراق مین بیقرار رہون یہی قاعدہ ملکہ ہی جبکہ ارزنگ نے مقبرے کے منہدم کرنے کا حکم دیا اور تمام شہر مین غوغا مچا تھا اور اہل شہر بھاگ بھاگ کے چلے تھے اسوقت ملکہ اپنے محل مین بیٹھی ہوئی تھی یہ حال جلد اول مین نہین تحریر ہوا تھا صرف اسقدر تحریر ہوا تھا کہ ارزنگ نے حکم منہدم کرنیکا دیا تھا اور اہل شہر اسلحہ و دیلم چلتے تھے ناظرین کو یاد ہوگا کہ جلد اول مین یہ داستان اس مقام پر چھوڑی گئی تھی کہ ارزنگ قریب مقبرہ بیٹھا ہوا ہی مختار ان غلاف رہا ہی اور تبردار طلب کیے گئے ہین اہل شہر غوغا کرکے چلے ہین مع عساکر شہر کے اسلحہ و دیلم بھی چلے ہین یہ حال تحریر ہوا تھا اب پہلے حال خورشید طاوری کا تحریر ہوتا ہی بعد اسکے اور حال تحریر ہوگا کہ ملکہ اپنے محل مین بیٹھی ہوئی صحن مین سیر چمن کر رہی تھی کہ یکایک شور و غل کی صدا کان مین آئی ملکہ نے خواصون سے کہا کہ دریافت تو کرو کہ آج شہر مین یہ غوغا کیسا ہی کیونکہ صبح کو تو ارزنگ سے اقرار ہو چکا ہی اسکی جانب سے تو کوئی خوف نہین ہی کہ وہ خلاف عہد کریگا مگر یہ کیسا غوغا ہی کیا کوئی آفت تازہ آئی ہی یہ صدا تو میرے بچہ کے مقبرہ سے آتی ہی چونکہ محل ملکہ کا قریب مقبرہ ہی جب سے قاسم نے انتقال کیا ملکہ نے اس مقام پر اپنا محل بنوا کر رہنا اختیار کیا کل عمارت شاہی کو ترک کردیا ہی وہ جو حاکم شہر ہوتا ہی اسکے قبضہ مین رہ جاتی ہی جبکہ بہرام حاکم تھا اسکے ناموس رہتے تھے وہ دریافت کرتا تھا جب وہ شکست کھاکر چلا گیا اور تومان جی مع ناموس و خزانہ ترکستان کو گیا تو ارزنگ حاکم ہوا مگر ملکہ اپنے محل مین جو کہ قریب مقبرہ بنوایا تھا امن رہتی تھی جبکہ یہ ملکہ نے کہا کہ دریافت کرو یہ غوغا کیسا ہی خواجہ نے محلدار کو پکارا کہ ملکہ یاد کرتی ہین محلدار دوڑی ہوئی قریب آئی کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی ملکہ نے کہا کہ کسی سے کہو کہ جلد دریافت کرکے آوے کہ یہ غوغا کیسا ہی محلدار نے جھانک کر پہرے دار سے کہا کہ کسی چوبدار سے کہو کہ ملکہ عالم کا حکم ہی کہ خبر لاوے کہ یہ غوغا شہر مین کیون ہو رہا ہی کیا سبب ہی کہ میرا دل پریشان ہوا جاتا ہی اس چوبدار نے جو کہ پہرے پر تھا ایک چوبدار سے کہا وہ اسی طرف شہر کے چلا چونکہ مقبرہ کا راستہ اس طرف سے بھی تھا یہ تھوڑی دور راہ چلا تھا کہ اسنے دیکھا اہل شہر جوق جوق غول غول چلے جاتے ہین کسی کے ہاتھ مین لٹھ ہی کوئی تلوار لیے ہی کوئی بانس کوئی چھڑی کوئی ہیزم سرقفی کوئی کلہاڑا کسی کو جو کچھ نہین ملا تو وہ کنکر پتھر بڑی بڑی اینٹین ہاتھ مین لیے مقبرے کی جانب کو چلے جاتے ہین مارو اس کافر کو کہ یہ اپنے عہد سے پھر گیا ہم بھی پیمان شکن ہو گئے ہین اگر ہمارے

کہنے پر عمل نہ کریگا تو ہم ضرور قتل کرینگے چاہے ہماری بھی جان جاے یہ جو چوبدار نے سنا ایک شخص سے
اُس چوبدار نے پوچھا کہ تم لوگ کہان جاتے ہو اور کسپر یہ حربہ لیکر جاتے ہو کون اپنے عہد سے پھر گیا
ہی اُسنے یہ جوسنا اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ ای بھائی کیا تمکو نہین معلوم ہی کہ کیا آفت تازہ ہمپر آئی ہی اور
کون بلا نازل ہوئی ہی باوصفیکہ ہم لوگ تمھاری سرکار کے کارن لڑنے جاتے ہین کیونکہ یہ لوگ
پہچانتے ہین کہ یہ ملکہ کے ملازمون مین سے ہی اُس چوبدار نے کہا صاف صاف کہو اُسنے کہا کہ تو تمکو
نہین معلوم ہی ارے بھائی بڑا غضب ہونے والا ہی قیامت آنیوالی ہی ارے بھائی یہ بات ہی کہ ارژنگ
نے ظلم پر کمر باندھی صبح کو تو عہدنامہ تحریر کیا اسوقت اپنے عہد سے پھر گیا خلاف عہد کرنے لگا کہ مقبرہ ہمارے
آقاے نامدار قاسم عالی وقار کا منہدم کرنے کا قصد رکھتا ہی اور بڑا مجمع اہل شہر کا اُس مقام پر ہوا ہی
اگر مان لیا تو خیر ورنہ بڑا کشت و خون ہوگا ہمتو مقبرہ نہ کھودنے دینگے یہ کیونکر ہوگا کہ خاموش رہین وہ
ہمارے مالک کا مقبرہ کھود ڈالے اس سے پہلے ہمنے عہد کر لیا اُسکے بعد ہمنے اطاعت کی ورنہ ہم کبھی اطاعت
نہ کرتے یہ ساری خرابی عمدۂ شہر کی ہی کہ اُنھون نے ہمارے کہنے پر عمل نہ کیا اُس سے یہ عہدنامہ تحریر کرالیا
اگر ہم یہ جانتے تو کبھی نہ اُنکے کہنے پر عمل کرتے اور نہ اطاعت کرتے خیر دھوکا ہمنے کھایا اب پچھتانے سے کیا
ہوتا ہی یہ وہ مثل ہوئی کہ آگے کے دن پاچھے گئے اور ہرے کیونہ ہیت + اب پچھتائے کیا ہوت ہی جب
چڑیان چگ گیکن کھیت + دیگر مثنے کہ بعد از جنگ یاد آید بزکلہ خود باید زد + بقول ابن مصرعہ چراکار ے
کند عاقل کہ باز آید پشیمانی + یہ سنکے اُس چوبدار کا رنگ روا اُڑگیا حواس جاتے رہے اور رونے لگا
اور اُسی وقت دوڑا ہوا طاق محل سے چلا گیا وہان محلدار قریب پردہ کے کھڑی ہوئی تھی کہ یہ چوبدار پہونچا
اور کہا کہ ای بی محلدار جاکر ملکہ سے عرض کرو کہ حضور بڑا غضب ہوگیا کہ ارژنگ اپنے قول سے پھر گیا
افسوس ظلم پر اُسنے کمر باندھی ہی ہمارے شاہزادے کا مقبرہ کھودنے کا حکم دیا ہی یہ غور و غل اہل شہر
کا ہی کہ وہ منع کرنے جاتے ہین اور یہ قصد ہی کہ اگر وہ نہ مانے گا تو مقابلہ کرینگے یہ اُسی کا غوغا ہی یقین ہی
بہت کشت و خون ہوگا اور ملکہ سے عرض کرنا کہ ہم لوگ بھی اُسی مقام پر جاتے ہین صرف ایک سپاہی کو
پہرے پر چھوڑے جاتے ہین کہ دیکھین وہان کیا واقعہ گذرتا ہی تاکہ ہم ایکو خبر دین یہ کہکر اس چوبدار نے
اپنے افسر کو خبر کی اور سپاہیون کے محلدار کو آگاہ کیا وہ سب کے سب ایک سپاہی کو پہرے پر چھوڑکر طرف مقبرہ
کے چلے یہان ملکہ کو آکر محلدار نے خبر دی کہ حضور یہ واقعہ ہی آپ کے ملازم بھی گئے ہین یہ سنتا تھا کہ ملکہ کے
حواس جاتے رہے دھڑا دھڑ پیٹنے لگی اور اپنی حالت تباہ کرنے لگی اور یہ بین بھی کہ ہاے مین کیا کرون کیونکر
اپنے بچہ کے مقبرے کو بچاؤن میرے اوپر تو فلک رنج و غم ٹوٹا ہی مجکو تو فوج الم نے لوٹا ہی ہاے کوئی میرا
حامی نہین ہی پہلے وارث سے جدائی ہوئی مانگ اُجڑی کوکھ آباد تھی وہ بھی برباد ہوئی گود اجڑ گئی بھد
کیطرح کا تو کوئی خبر لینے والا نہین ہی کون صاحبقران کو خبر کرے کہ آپکی بیوہ بہو تباہ ہوتی ہی آپ کے پوتے
قاسم کو جسکو آپ جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے اُسکے مقبرے کھودنے کی تدبیر ہو رہی ہی کوئی روکنے والا نہین
ہی جب سے آپ خانہ کعبہ مین تشریف لے گئے مین ہمپر تو بہار غم و الم ٹوٹ رہے ہین مین تو لٹ گئی کوئی میرا اور
نہ رہا اس بچہ کا سہارا تھا وہ مرگیا مین نے صبر کیا اس خیال سے کہ جو اُسکی مرضی اب مین صرف اسکی قبر کی
زیارت کرلیتی تھی روز گھڑی اسکی قبر پر بیٹھ کر رو لیتی تھی وہ بھی ظالمون کو گوارا نہوا اور مجکو ستانا شروع کیا
ہذا آج اس ارژنگ کو غارت کرے کہ جو میرے بچے کی قبر کا نشان مٹانے کو موجود ہی اسپر خدا کا قہر نازل
ہو یہ حکم نہ دینے پائے کہ اُسکی زبان خشک ہو جاے مرے پر بجلی گرے جو ان مرے ارے کوئی اُس سے جاکر

کیے کہ کیون اپنے حق مین بد دعا لیتا ہی کیون مصیبت زدون پر ستم کرتا ہی کیون آتما سراُٹھاتا ہی ارے موذی
کیون بل کی لیتا ہی خدا تیرا زور ڈھائے تیرا سر کھجلائے رسّی کی طرح تیرا بل نکلے یہ کیا ستم ہی کوئی
مُردے پر بھی جور کرتا ہی ہائے نشان میرے بچے کی قبر کا کیون مٹاتا ہی ارے اُسنے تیرے ساتھ
کیا برائی کی ہی وہ تو چین سے اپنی قبر مین سو رہا ہی ارے اسقدر اہل شہر مین کوئی منع کرنے والا نہین یہ
کیسا اندھیر ہی لوگو یہ دن ہی کہ رات مجکو دکھائی نہین دیتا ہی ارے اسوقت کوئی اُسکا عزیز نہین ہی
ورنہ یہ ستم کرنے پاتا یہ کس نے راے دی ہی الٰہی کرے یہ سب کے سب خاک سیاہ ہون ایک تو ملک
لے لیا دوسرے اُسپر یہ ستم مین تو سنتی تھی کہ عہدنامہ تحریر ہوا ہی تب اہل شہر نے اطاعت کی ہی اُس عہدنامہ مین
یہ بھی شرط ہی کہ میرے نور نظر کی قبر کا نشان مٹا دے نوواری اب تمھارے استخوان بھی اس شہر سے
جاتے ہین واری مجکو یہ شہر اسقدر مرغوب تھا کہ تم جب زخمی ہوکر آے تھے تمنے وصیت کی تھی کہ مجکو دارالامان
کے پاس نہ روانہ کرنا اگر مین مرجاؤن تو میری لاش اسی شہر مین جو مسجد میری عبادت کرنے کی ہی اسکے
برابر دفن کرنا کیونکہ یہ مسکن میری ولادت کا ہی مجکو اس سے بہت محبت ہی گو کہ بابا جان اُسی مقام پر
دفن ہین اُنکا پہلو ملتا مگر جہان ولادت ہوئی اُسی مقام پر شہادت بھی ہو اور دفن بھی ہو تاکہ لوگ آکر دیکھا
کرین اور کہین کہ یہ کسی بہادر کی قبر ہی مین نے موافق تمھاری وصیت کے کیا اور خود بھی خیال کیا کہ اگر
میرے بچے کی لاش خانہ کعبہ چلی گئی تو مین اُسکی قبر کیونکر دیکھا کرونگی پس مین نے اس مقام پر دفن کیا یہ
طریقہ اُسدن سے مقرر کیا کہ چوتھے روز آکر تیری قبر دیکھ جاتی تھی اوہ واری اب مین کسکی قبر دیکھنے کو
آیا کرونگی اُسکا تو نشان ہی مٹا جاتا ہی اوہ خدا مجکو موت دے کہ مین یہ خبر نہ سنون کہ مقبرہ کھدگیا بلکہ یہ
کہتی ہی اور روتی ہی خاک سر پر ڈالتی ہی اپنے سر کے بال کھولدیے ہین سمت کعبہ کی طرف کرکے کہہ رہی ہی
اوہ حمزہ صاحبقران آیئے میرے بچہ کی قبر کو بچایئے اس کافر کو قتل فرمایئے اسنے بہت سر اٹھایا ہی
میرے بچے کے مقبرے کو کھود نے آیا ہی یہ ستم تازہ زیر گردن آپ کے پوتے کی قبر پر ہوتا ہی کہ جسکے
لیے سارا شہر روتا ہی کسی کو اپنے شہر سے روانہ فرمایئے کہ وہ آکر اسکو سزا پہونچائے سوا ے آپ کے اور کون
خبر لینے والا ہی اُسکا باپ بھی مرگیا ہی فرزند کا کہین نشان نہین کہ کہان ہی اسوقت بدن مین کون خبر لے
اوہ علمشاہ تم ہی قبر سے اٹھکر آؤ اپنے فرزند کی قبر بچاؤ ہاے میرے بچے کی قبر کا نشان اس شہر سے
ملتا ہی اب کسکی قبر پر جاکر کرونگی کسکی قبر گلے سے لگاکر رونگی اسی سبب سے مین ترکستان نہین گئی کہ مین وہان
کہان اپنے دلبند کی قبر پاونگی خدا اُس کافر کو گور نصیب کرے جو میرے بچے کی قبر کھود نے کی
اُسکو کتے کوئے کھائین اُسکا ایک ایک عضو جدا کیا جاے جو میرے بچے کے استخوان کو تکلیف دے
اوہ خدا مین صبر کرون تو نہ صبر کرون اس ظلم کی اُسکو سزا دینا تو بڑا منعم حقیقی ہی تو کسی کا ظلم گوارا نہین کرتا ہی
ظالم کو سزا دیتا ہی تیرے بندے کی قبر پر یہ ظلم ہوتا ہی کوئی سبب ایسا پیدا کردے کہ وہ اس فعل سے باز آئے
ملکہ یہ باتین کرتی ہی رلایے سے اور رونے سے تمام خواصین بھی رونے لگین تمام محل مین ایک
حشر برپا ہوگیا ہر ایک ارزنگ کو کوسنے دے رہی تھی اور رو رہی تھی کہ یکایک ملکہ اُٹھی اور طرف
محل کے پہانک کے چلی کہ مین خود جاکر اپنے بچہ کی قبر کو بچاؤنگی اُس مُردے کو قتل کرونگی یا اپنی جان
دونگی دیکھون کہ وہ کیونکر مقبرہ کھودتا ہی چلی تھی کہ خواصون نے ملکہ کو پکڑلیا اور کہا کہ ملکہ یہ کیا
خیال ہی نامحرمون مین نکلی جاتی ہو صاحبقران جوسنینگے تو ناراض ہونگے یہ بدنامی کیون گوارا کرتی
ہو کہ صاحبقران کی بہو علمشاہ کی زوجہ باہر نکل آئی ملکہ نے اسوقت تو باہر نکلین نہین کہ جب دارغہ

قتل ہونے کی خبر آئی ملکہ نے کہا کہ اسوقت میرے پردے کا رکھنے والا غیور بہادر بیٹا جو موجود تھا اب کون ہے خواصون نے عرض کیا کہ ملکہ عالم تم اسوقت تو نکلی نہین کہ جب تمھارے فرزند کی لاش گھر سے نکلی ہے یہ کیا کرتی ہو ذرا دل کو روکو خدا پر نظر رکھو کہ وہ مسبب الاسباب ہے کوئی نہ کوئی سبب پیدا کریگا ملکہ نے کہا کہ اسوقت بھی یہ خیال تھا کہ میرے بچے کا نام بدنام نہو کہ قاسم کی ماں گھر سے نکلی اب جب اُسکی قبر کھدتی ہے اور اسکے استخوان بیرون شہر پھینکے جاتے ہین تو مین گھر مین بیٹھکر کیونکر جہان سے استخوان ہونگے اُسی مقام پر خورشید بھی ہوگی آنکھون سے لگائیگی اپنی گود مین لیگی اور یونہین سر دیوار رہنہ خانۂ کعبہ کو جائے گی صاحبقران سے فریاد کریگی کہ آپ کے پوتے کی قبر پر اس ازرق نے ظلم کیا ملکہ نے یہ اس طور سے کہا کہ ہچکیان بندھ گیئن ایک دریاے اشک تھا کہ سب کی آنکھون سے رواں تھا ہنگامہ حشر عیان تھا مگر ملکہ کو کسی نے چھوڑا نہین کوئی کمر سے لپٹ گئی کوئی قدمون پر گر پڑی کوئی ہاتھ جوڑنے لگی کوئی مثل بسمل گرکر تڑپنے لگی جب ملکہ مجبور ہوئی تو مقبرہ کی طرف منھ کرکے یہ کہنے لگی کہ ای بھیا ملک قاسم یہ ماں تیری نصیبون جلی مجبور ہے کیا کرے کیونکر تیری قبر بچاے کوئی نہین آسکتا دیتا ہے ورنہ مین آکر تیری قبر کو گلے سے لگائی اور کہتی کہ اسی قبر کے ساتھ میری بھی گردن کاٹ لو پہلے مجھکو قتل کرو اُسکے بعد قبر کھودو مین تو یہ قصد کرکے چلی تھی مگر ان بختون نے روک لیا ای فرزند تم شکایت نہ کرنا کہ ماں نے میری قبر نہ بچائی بھیا میرا کوئی سوائے تیرے وارث نہین ہے جب تو مر گیا مین بے وارث ہو گئی دنیا مین کوئی کسی کا نہین ہے یہ ماں بدنصیب کسکو بلائے کون اسوقت میرے کام آئے نہ تو کوئی بچانے والا ہے نہ کوئی خبر لینے والا مین تیرے نام پر اپنی زندگی بسر کر رہی تھی ای فرزند یاد رکھنا ادھر خبر آئی کہ قبر کھد گئی یہ تیری ماں بھی اُسی وقت مر گئی مین ضرور اپنی جان دونگی اُدھر تیری قبر سے بڑے استخوان نکلینگے اِدھر محل سے میرا جنازہ کیونکہ ایسی زندگی پر خاک ہے کہ ماں زندہ ہو اور بیٹے کی قبر کھد جائے کیا غضب کی بات ہے مجکو تو اُسی دن مر جانا تھا جبکہ وارث کے قتل ہونے کی خبر آئی تھی مگر سخت جان تھی بڑا داغ مقدر مین بدا تھا کہ مجکو بھی رونا بھی ہوا پھر بھی نہ مری زندہ رہی یہ سب مقدر نصیب مین کاتب ازل نے خط پیشانی مین قلم قدرت سے لکھ دیا ہے پہر تحریر کر دیا تھا کیونکر مرتی ای فرزند مین ازحد مجبور ہون کیونکر تیری قبر تک آؤن ملکہ یہ کہتی ہے اور روتی ہے پچھاڑین خاک پر کھا رہی ہے خواصین عرض کرتی ہین کہ ملکہ دعا کرو شاید یہ ظلم نہو ملکہ فرماتی ہے کہ صاحبو میرے پاس سے ہٹ جاؤ مجکو رونے دو مین رو رو کر اپنی جان دیدونگی کبھی نہ مانونگی مجکو رونے کو منع نہ کرو مین کوئی قیدی نہین ہون خیر تمھارے کہنے سے مین نے یہ امر منظور کر لیا کہ مگر سے نہین نکلی مگر رونا نہ موقوف کرونگی تمکو کیا خبر جو میرے قلب پر کا حال ہے سینے مین دل نہ دبا لا ہے تمکو اپنی پڑی ہے کہ ملکہ نہ روؤ دعا کرو ہمیون نورانھین دعا کرو شہر کردگار کو پکارو خدا کو اُنکا واسطہ دلاؤ کوئی تو میری رفاقت ادا کرے ارے کوئی بی بی کی بڑا پہنچائے کوئی صحنک کوئی ریجگہ کوئی کونڈے کھڑی ہوئی سر اُنھو کیا دیکھتی ہو اُنھون نے عرض کیا کہ ملکہ آپکے فرمانے کی کیا ضرورت ہے ہم پہلے ہی سب کچھ مان چکے ہین کوئی بات کہنے باقی نہین رکھی ہے یہان تو ملکہ کا یہ حال ہے اور خواصین بھی بیقرار ہین کہ اسوقت خواجہ حسین اسطرف آنکلے تھے کہ یہ شہر خاور مین اُسوقت بوقت سہ پہر پہونچے سرا کو تلاش کرتے ہوئے کیونکہ یہ کبھی اُس شہر مین نہ آئے تھے شہر کو حیران دیکھا چونکہ اُسکی آبادی کی تعریف سن چکے تھے یہ حیران حیران پھرتے پھراتے اُسی مقام پر پہونچے

اس گریہ وزاری کی صدا سنکے انکا بھی دل بیقرار ہوگیا چونکہ شام بہت قریب تھی یہ اُس مقام پر ٹھہر نہ سکے دہانسے آگے چلے تو دیکھا کہ ایک سرا نظر آئی مگر وہ بھی ویران ۔ اُس سرا مین پہونچے انھون نے دیکھا کہ تمام مکرون مین قفل پڑے ہوے ہین چند بھٹیاریان بیٹھی ہوئی ہین مگر پریشان انھون نے جو یہ حالت دیکھی قصد کیا کہ یہان سے واپس چلین اپنے ہمراہی کے لوگون سے کہا کہ یہان کوئی مقام قیام کرنے کے لیے نہین ہی ہم اس شہر مین ایک مرتبہ آے تھے جب تو یہ بہت آباد تھا اب تو ویران معلوم ہوتا ہی گو یہ اسلام آباد ہی مگر اسکی بربادی و ویرانی کا سبب نہ معلوم ہوا کہ کیا ہوا یہ ہی گفتگو کر رہے تھے اور قصد تھا کہ واپس چلین کہ بھٹیاری نے دیکھا کہ بہت سے آدمی تجارت پیشہ سرا مین آئے ہین مگر مسلم معلوم ہوتے ہین شائد مقام فروکش ہونے کا تلاش کرتے ہین اسنے یہ خیال کرکے صدا دی کہ میان مسافرون آؤ ہم آپ کے واسطے مکان خالی دینگے خواجہ حسین مع اپنے ملازمون کے اُسکے قریب آئے اُسنے کہا کہ کیا آپ کو درکار ہی خواجہ نے کہا کہ کئی کمرے درکار ہین ہمارے ساتھ مال بہت ہی اور سامان باربرداری بھی ہمراہ ہی اُسنے جواب دیا کہ جسقدر کمرون کی آپ کو ضرورت ہو یہان موجود ہین خواجہ نے پانچ کمرے لیے بھٹیاری نے پلنگ لاکر حاضر کیے خواجہ حسین نے تمام مال اُتروایا اصطبل سے رکھا رکاب و شتر صحن مین سرا کے باندھے گئے ملازمون نے خواجہ کے لیے پلنگ بچھایا اُسپر فرش کیا بعدہ اپنے اپنے بستر لگائے جو کہ کھانا پکانے پر مقرر تھے وہ کھانا پکانے لگے جب خواجہ اطمینان سے بیٹھے تو نوکرون سے کہا کہ بھٹیاری کو بلالاؤ ہم اُس سے شہر کا حال دریافت کرینگے وہ جاکر بلالایا بھٹیاری جو آئی خواجہ حسین نے اس سے دریافت کیا کہ اے بھٹیاری یہ شہر تو خوب آباد تھا اب جو مین دیکھتا ہون تو ویران نظر آتا ہی اسکا کیا سبب ہی وہ بھٹیاری یہ سن کے زار زار مثل ابر بہار کے رونے لگی خواجہ اور پریشان ہوے کہا کہ اے بوا کچھ سبب تو بیان کر اُسنے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ اے میان سوداگر کیا بیان کرون کہا یہ شہر اب نہین آباد ہی بلکہ پیشتر سے زیادہ آباد ہی مگر ہان آج سے اسکے آباد رہنے کا شک ہی کیونکہ ایک بلا ایسی نازل ہوئی ہی کہ جسکے سبب سے اسکی آبادی ساتھ ویرانے کے بدل جائیگی اور اسکے باشندون کی مسلمانی ساتھ کفر کے مبدل ہوگی آجتک تو یہ شہر اسلام آباد تھا اب یہ کفر آباد ہوجائیگا اگر کوئی تلاش کریگا کہ کوئی مسلمان ملے تو نہ ملیگا خواجہ نے کہا اسکا کیا سبب کیونکہ یہ ملک تو ملک قاسم کا ہی گو وہ انتقال فرما گئے ہین مگر خدا اُنکے ورثا کو تا صد و سی سال سلامت رکھے کہ جنکے سبب سے اُنکا نام برقرار ہی وہ کیون کفر آباد ہونے دینگے خدا ایرج نوجوان رستم عالی شان شہریار عالی وقار کو صحیح و تندرست رکھے کہ جو کہ اس وقت جرأت و شوکت مین اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین اپنے اپنے وقت کے رستم و سہراب ہین دوسرے ہرود صاحبقران کہ جنکی نسیب شمشیر سے تمام عالم کانپتا ہی شیرون کو صحرا مین جنکا اسم مبارک سن کے غش آتا ہی جنھون نے آب شمشیر سے ضلالت کفر کو پاک و صاف کیا اور علم اسلام کو بلند کیا اور جو جو کہ گمراہ تھے اُنکو راہ ہدایت دکھلائی صحرائے ضلالت سے نکالکر سر چشمۂ ہدایت پر پہونچا دیا ان صاحبون کی موجودگی مین یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ کفر آباد ہوا اُسنے کہا یہی تو سبب ہی کہ اُن صاحبون کو یہان کی حالت کی بالکل خبر نہین ہی کہ یہان کے باشندون پر کیا گذرتی ہی اور کیا کہین ہم سب کے سب ایک حالت تباہی مین مبتلا ہین خواجہ نے کہا کہ بیان تو کرو مین بھی تو سنون تب اُس بھٹیاری نے ابتدا سے حال کہنا شروع کیا ارژنگ کا لشکر کشی کرکے آنا بہرام کا مقابلہ کرنا بہرام کا شکست کھاکر گرفتار ہونا تومان فرزند بہرام کا تمام ناموس و خزانہ لیکر یہان سے فرار کرنا سوائے خورشید خاوری

نادر ملک قاسم کی وہ تو یہان باقی رہین تھین اور باقی کل محلات ہمراہ تومان چلے گئے تھے خواجہ نے کہا
کہ وہ کہان تشریف فرما ہین اُسنے اُس مقام کا نشان دیا خواجہ نے خیال کیا کہ مین تو اُسی مقام پر
گیا تھا وہان تو ایک کہرام مچا ہی بھٹیاری سے کہا کہ جب مین سرا مین آتا تھا تو میرا گذر اُس محل کے قریب
جسکا تو نشان دیتی ہی کہ وہ ملکہ عالم نادر ملک قاسم کا محل ہی اُس محل سے تو اسقدر صدائے گریہ بلند تھی
اور ایسی دردناک تھی کہ مین اُس مقام پر نہ ٹھہر سکا دل پریشان ہوگیا ادھر کو چلا آیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا
کسی جوان رعنا کا انتقال ہوا ہی اُسکو سب رو رہے ہین کیا کوئی اُس محل مین مر گیا ہی بھٹیاری نے
کہا کہ آج کل کی حالت اُس امر سے بہت بدتر ہی کہ کوئی مرجاے وہ تو پھر بھی اس حال سے بہت اچھی
حالت ہی ملکہ پر تو واقعی کوہ غم ٹوٹا ہی جو حالت ہو رہی ہی ۔ پیرانہ سالی اور اُسپر یہ رنج و غم کے فوج کی
کشور دل پر چڑھائی اُنھین کا کام ہی جو اس قدر صبر کیا ہان اگر پورا قصہ سنے آسمین آنکو ملکہ کے رونے
کا بھی حال معلوم ہوجائیگا جب تومان مع ناموس و خزانہ نکل گیا ارژنگ داخل شہر ہوا قتل عام شروع
کیا اہل شہر نے جمع ہو کر امان طلب کی اُس کافر نے امان دی اور کہا صبح کو حاضر ہونا ہم تمھاری بابت
حکم دینگے یہ حکم دیکر وہ مرتد مع اپنے سردارون کے داخل عمارت شاہی ہوا کچھ سپاہ بیرون شہر
رہی کچھ اندر شہر کے آخری نہ معلوم رات کو کیا واقعہ ہوا سب اہل شہر جو بوقت سحر در دولت پر
گئے تو معلوم ہوا کہ ارژنگ بیمار ہوگیا ہی دربار نہ کرسکے گا جب وہ دربار کریگا تو آپ لوگون کی
طلبی ہوگی تھوڑے دنون تک اُسنے دربار نہین کیا ہم لوگ اُسی طور سے آباد رہے اتفاق سے
کل حکم ہوا کہ خداوند نعمتی ارژنگ دربار کرین گے سب اہل شہر حاضر ہون آج صبح کو دربار ہوا بھٹیاری
نے کل حال عہدنامہ تحریر کرنے کا بیان کیا اور کہا کہ وہ مرتد آج سپہر کو سوار ہو کر جو شہر کی گشت کو
نکلا اتفاق سے مقبرے پر ملک قاسم کے پہونچا جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ مقبرہ اُنکا ہی یہ سُن کے
اُسکو غصہ آیا اور اُسنے اُسکے کھودنے کا حکم دیا یہ خبر جب اہل شہر کو ملی سب کے سب اس قصد سے
گئے ہین کہ اگر وہ ہمارے کہنے پر عمل نہ کریگا تو ہم اُس سے مقابلہ کرینگے اپنی جان دینگے تا حیات اپنے
مقبرے کو کھودنے نہ دینگے اس سبب سے تمام شہر ویران معلوم ہوتا ہی اور کوئی شہر مین نہین ہی اس امر
سے تمام ادنی و اعلی بگڑ گئے ہین کیونکہ وہ اپنے عہدنامے سے پھر گیا اور خلاف شرطنامہ کرنے لگا یہ سبب
ہی کہ شہر خالی ہی ہر ایک از قسم مرد سے گیا ہی سوائے عورتون کے شہر مین کوئی مرد نہین ہی کیا رئیس
کیا غریب کیا مسافر کیا صاحب پیشہ کیا غیر پیشہ سب اُس مقام پر ہین ملکہ کے رونے کا یہ سبب ہی کہ اُنکے
فرزند کا مقبرہ کھودتا ہی وہ کیون نہ روئین اور اپنی حالت تباہ کرین اتنو تمکو شہر کی ویرانی کی حالت معلوم
ہوئی یہ سُن کے خواجہ کے ہوش جاتے رہے اور رونے لگے اور کہا کہ افسوس یہ دونین دمون
کے نہ ہونے سے یہ تباہی ہی افسوس کیا دنیا کا کارخانہ ہی کہ ہر گھڑی نیا طور ہوتا ہی کوئی مقام آباد ہوتا ہی
کوئی ویران کوئی روتا ہی کوئی ہنستا ہی افسوس ہی کہ کفار خوش ہون اہل اسلام پر تباہی آئے ہر گھڑی
فلک کی نئی گردش ہی ہر ساعت وہ نئے طور سے رنگ بدلتا ہی کیا بُرا وقت آگیا حیف ہی کہ کفار یون ظلم
کرین اور کوئی خبر نہ لے کیا پھر کوئی نیا طور ہونے والا ہی اہل اسلام پر ادبار آنے والا ہی کہ کفار کا یہ زور
ہی اور طریقہ یہ اختیار کیا ہی ابھی تو بہادردن سے زمانہ خالی نہین ہوا ہی خدا اُنکو سلامت رکھے کہ جنکے
سبب سے مذہب اسلام کی یہ رونق ہی اگر اُنکو خبر ہوجاے تو کیا طاقت اُس مرتد کی ہی جو یہ مقبرہ کھود
سکے اُسکے خود قصر تن کو وہ تلواردن سے گرا دینگے اس ملک اور صاحب مقبرہ کے وارث وہ بزرگ

زندہ ہین اگر وہ نہ ہوتے تو یہ امر تھا کہ کون ہی جو خبر لے کیون اسنے اسقدر ظلم پر کمر باندھی ہی یہ کہکر خواجہ
نے اپنے نوکرون سے کہا کہ تم مین سے چند آدمی پہان پر رہین باقی میر کے ہمراہ چلین مین بھی اُس
مقام پر جاؤنگا دیکھون تو کہ کیا ہوتا ہی اگر مقبرہ کھدگیا تو مین بھی ضرور اپنی جان دونگا ہر ایک پر اُن لوگون
کے احسان ہین کوئی انکے احسان سے بچا نہین ہی ان سب کے سبب سے ہم راہ نجات پر پہونچے ہین ورنہ
تمام عمر گمراہ رہتے اسی حالت گمراہی مین دنیا سے چلتے یہ کہکر اپنے غلامون کو ہمراہ لیکر طرف مقبرے کے
چلا اسکو تو راہ مین رہے پہلے حال اُس مقام کا سُنیے کہ جہان ارزنگ موجود ہی اور حکم دے رہا ہی
کہ مقبرہ کھودا جاسے اور سب اہل شہر چلے آتے ہین ابھی اہل شہر نہین پہونچے ہین کہ اسلم و دیلم جنین
برجہین پر وہ بردار ارزنگ کے پہونچے یہ مردود تخت رکھوائے ہوئے اُسپر بیٹھا ہی اور سب سردار اُسکے کرسیون
پر بیٹھے ہین اُسی مقام پر دربار آراستہ ہی کہ اسلم و دیلم جو پہونچے یہ بھی برابر تخت کے کرسیون پر بیٹھ گئے
اور ارزنگ کی طرف مخاطب ہوکر دیلم نے کہا کہ اے خداوند مین نے سنا ہی کہ آپکا قصد ہی کہ ملک قاسم کا
مقبرہ کھدوا دیے یہ کیا خیال آپ کے دل مین پیدا ہوا ہی ہمپر بخوبی ثابت ہی کہ یہ مرد مسلم اور بڑا مرشد
تھا ضرور اسنے خداوند کے باپ دادا کو تکلیفین دی ہین مگر اب وہ مرگیا تو اُسکے مقبرے سے عوض
لینا بالکل خلاف عقل و دانائی ہی کوئی بھی مرد عاقل مردے سے عوض لیتا ہی جو کہ بالکل بیحس و حرکت ہو دوسرے
آپ کو یہ لازم نہین ہی کہ آپ خلاف عہدنامہ کرین جو کہ باہم آپ کے و اہل شہر کے تحریر ہوا ہی یہ کیا طریقہ
ہی کہ بوقت سحر تو اسنے اتنے بڑے مجمع کے روبرو وہ اقرار کیا ہو اور پھر خلاف اُسکے کیا جاسے یہ امر بالکل
خلاف شرافت اور مردی کے ہی جو کہ آپ کرتے ہین اس امر مین صورت فساد نظر آتی ہی ابھی پورے طور
سے تسلط نہین ہوا ہی کہ آپنے یہ طریقہ ایجاد کیا کہ جسکے سبب سے ایک فساد عظیم کا سامنا معلوم ہوتا
ہی ضرور یہ امر خلاف اہل شہر کے ہوگا وہ ضرور فساد کرینگے اور واقعی یہ امر بالکل خلاف ہی کہ کسی کے مقبرے
کو جو کہ اُسکے آقا اور مالک کا کوئی کھدوا دے اور وہ نہ بولین بدین سبب وہ پہلے ہی سے اقرارنامہ
تحریر کرا چکے ہین جس مین یہ بھی شرط ہی کہ ہم کوئی تمہاری عمارت شاہی یا مساجد یا مقبرہ یا مدارس سے
غرض نہین رکھین گے اُسکا تمکو اختیار ہی پھر اُسی پر دست اندازی کی جاسے یہ کیونکر وہ لوگ گوارا
کرینگے ہمکو بخوبی معلوم ہی کہ آپکو چند لوگون نے اس امر پر اغوا کیا ہی وہ آپ کی جان و مال کے دشمن ہین
اور آپکی ترقی کے خواستگار نہین ہین اس امر مین دو سبب ہین کہ جو اُنکو منظور ہین ایک تو یہ کہ آپکے
اور اہل شہر کے فساد ہو اور کشت و خون ہو دوسرے یہ کہ اہل اسلام کی ذلت ہو اور وہ بذلت و خواری
آپ کے ہاتھ سے نکلے جائین تو ہمکو بھی منظور ہی کہ کسی طور سے اُنکا استیصال ہو اور ہمارا ڈنکا بجے
مگر ہر کام کے لیے ایک طریقہ ہوتا ہی اور ساتھ تدبیر کے وہ انجام پاتا ہی یہ امر خیال کرنے کے قابل ہی کہ
ابھی تو عالم عالم مسلمان ہو رہا ہی اور اُنکی کثرت ہی اگر اُنکو خبر ہوگی اور سب ایک مرتبہ اُٹھ کھڑے ہوگئے
تو بڑی خرابی ہوگی کسکو کسکو جواب دیجگا اور کس سے کس سے مقابلہ کیجے گا ایک شہر جو فتح کر لیا
تو کیا تمام ممالک اسلام پر قبضہ ہوگیا تسلیے ایسے بہت سے ملک پڑے ہین کہ جنکے قبضہ سے نکل جانے
سے کوئی نقصان نہین ہی وہ یہ خیال کرینگے کہ جب ہم قصد کرینگے فوراً قبضہ کرلین گے اس ملک پر اُنکا
قبضہ ہونے سے تو کوئی اُنکو خیال نہ ہوگا مگر جب وہ یہ سُنین گے کہ مقبرہ کھودا گیا تب ضرور اُنکو خیال
ہوگا اس وقت لشکر کشی ہوگی اور ہر طرف سے سپاہ کی چڑھائی ہوگی آئندہ آپ کو اختیار ہی ہماری جو
رائے مین آیا عرض کیا یہ تقریر ارزنگ نے سن کے کہا کہ بدولت کو نہ اہل شہر سے خوف ہی نہ اہل اسلام

سے اگر وہ لشکر کشی کرکے آئے تو میرا کیا بنا لینگے مین خود اُنپر لشکر کشی کرونگا اُنکی کیا مجال جو وہ میرا مقابلہ کرسکین
یہ بالکل خلاف ہی اب وہ بات نہین ہی نہ لقا کی خدائی ہی نہ نرمرد کی نہ مین ویسا خداہون کہ اہل اسلام سے
خوف کرون اور اُنسے ڈرکر اپنے قصد سے باز رہون وہ زمانہ گذر گیا اب اُنکا وہ زور نہین رہا اب میری
خدائی کا زمانہ ہی بھلا میرا کوئی کیا مقابلہ کریگا اور کیا مجادلہ کریگا اگر اہل شہر فساد کرینگے تو میرا کیا کرینگے
مین اُنسے خوف نہین کرتا ہون اپنی سزا کو پہونچین گے اور سب کو مین ایسی سزا دونگا کہ تمام عمر یاد کرینگے
یہ سُن کے دیلم تو خاموش ہوگیا اور دل مین کہا کہ یہ اغوا کیا ہوا سختگان کا ہی مگر اسلم نے کہا کہ اے
خداوند یہ امر تو بالکل آپ کے قول کے خلاف ہی آپ کے ہمراہ وہی لشکر ہی جو کہ ہمیشہ لشکر اسلام سے
بھاگا کیا ہی اور کوئی قوت آپ کو ایسی نہین ہی جسکے سبب سے آپ اُنکا مقابلہ کرین ابھی کل کی بات ہی کہ بڑے
زور و شور سے میان محمود لشکر لیکر خانہ کعبہ پر گئے وہان تک اُنکو پہونچنا نہ نصیب ہوا راہ مین ایک
چھوٹا سا قلعہ ملا اُس سے جو نوبت مقابلہ کی آئی باوصفیکہ راہ مین ایک اور بادشاہ کو اپنا شریک کرلیا
تھا کہ وہ بھی چار لاکھ سے شریک ہوا تھا اُسکا بڑا شہرہ تھا مگر یہ دونون ملکر اُس مساحت قلعہ کا کچھ نہ کرسکے
اور شکست کھاکر بھاگے محمود کو تو پھر یہان آنا نہ میسر ہوا اور نہ اُس بادشاہ کو اپنے ملک واپس
جانا نہ نصیب ہوا صرف دونون لشکر اپنے اپنے مقام کو واپس گئے اُس وقت خداوند نے اُنکی مدد نہ کی یہ
بخوبی ثابت ہی کہ یہ ساری فتنہ پردازی سختگان کی ہی کہ اُسکو اُن لوگون سے انتہا عداوت قلبی ہی وہ یہ
چاہتا ہی کہ کسی صورت سے یہ امر ہو کہ فساد ہو اور کشت وخون ہو یہ تو اُسکا سارا فساد ہی دیکھیے سمجھ بوجھکر
حکم دیجیے ہمارے کہنے پر عمل کیجیے ہم آپ کے خیرخواہ ہین اور یہ نہین چاہتے ہین کہ فساد ہو جبتک کہ بالکل
آپ کو قوت حاصل نہو اُس وقت تک ہم یہ رائے نہ دینگے کہ آپ ایسے کام کرین کہ جس امر سے فساد
ہو یہ جو اسلم نے کہا سختگان نے کہا کہ آپ لوگون کی تو اُسے قرابت ہی اور اپنی قرابت کا پاس
کرتے ہین آپ کہین خون ملا ہی یہ اُسی خون کا سبب ہی جو اس وقت آپ لوگ سفارش کررہے ہین
خداوند کوئی اہل شہر کے تابعدار نہین ہین اُنکی رعایا نہین ہین جو خداوند کا جی چاہے گا وہ کرینگے ضرور
مقبرہ کھدے گا اگر اہل شہر فساد کرینگے تو کرین کیا خوف ہی خداوند کے ہمراہ لشکر کثیر ہی بڑا جم غفیر ہی
کوئی خوف کا مقام نہین ہی ارزنگ نے کہا کہ ہان مین ضرور مقبرہ کھدوادونگا یہ سُنکے اسلم و دیلم نے اپنے اپنے
دل مین کہا کہ ضرور اُسکے ادبار کا زمانہ آیا ہی ابھی اچھی طور سے قبضہ نہ ہونے پایا تھا کہ یہ فساد اُسنے برپا کرنا
چاہا ہی باہم اشارے کیے کہ ہم بھی شریک اہل شہر ہین یہی باتین ہو رہین تھین ابھی تک کوئی خبردار نہین آیا
تھا کہ شہر کی طرف سے غل وشور کی صدا آئی اب جو دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آتی ہی اور کیسا شور ہی اور
سبھی یہ صدا سنکے سر اُٹھایا کیا دیکھتا ہی کہ شہر کی طرف سے لوگ جوق جوق انبوہ انبوہ چلے آتے ہین ہر ایک کے
ہاتھ مین کوئی نکوئی حربہ ہی اور یہ کہتے چلے آتے ہین کہ اگر مقبرہ کھد گیا ہو تو ہم مرتد کو اور ہزار ہا کافر یان دیتے
ہوے آتے ہین کہ ہمنے ایسا خدا نہین دیکھا کہ جو اپنے قول سے پھر جاے ارزنگ بادشاہ نہین ہی
یہ کوئی بدقومہ ہی کہ صبح کو ہم سے عہد کیا اس وقت خلاف عہد کرتا ہی یہ امر سلف سے آج تک کسی بادشاہ
نے نہین کیا کوئی بادشاہ پیمان شکن نہین ہوا پیمان شکنی خلاف شان بادشاہت ہی اگر ارزنگ نے
ہمارے کہنے کو مان لیا تو خیر ورنہ ہم ضرور مقابلہ کرینگے ہم تو پہلے ہی اطاعت نہین کرتے تھے مگر ہمکو تو
مجبور کیا گیا کہ تمکو اطاعت کرنی پڑے گی ہم تو پہلے ہی جانتے تھے کہ ارزنگ کبھی اپنے قول و قرار پر
قائم نہین رہیگا کیونکہ چند مفسد اُسکے ہمراہ ہین جو کہ اُسکو فساد پر آمادہ کرینگے سختگان ایسا مفسد ہمراہ

ہی یہ کہتے ہوے لوگ بقبرے کے پاس آکر کھڑے ہوگئے اُنکے اس کلام پر ارزنگ کو اور غصہ آیا اور برہم ہونے لگا اور کہنے لگا کہ جلد تیر داروں کو بلاؤ دیکھو ان اہل شہر پر کیا کرسکتے ہین یہ تو حکم دے رہا ہی اور اہل شہر چلے آتے ہین یہ حالت ہی کہ ابتو جہان تک نظر کام کرتی ہی سواے اہل شہر کے اور کوئی نہین نظر آتا ہی اور ایک شور و غل ہی آسی مجمع مین ملکہ خورشید خاوری کے بھی ملازم ہین کہ اس عرصہ مین وہ عمامید شہر کہ جن سے عہد و قرار ہوا تھا ہونچے اہل شہر کے مجمع کو دیکھکر اُنکی تقریر کو سُن کے یہ لوگ اپنی جانون پر کھیل کر اُس مقام پر آئے کہ جہان ارزنگ بیٹھا ہوا تھا یہ لوگ جب قریب ارزنگ پہونچے اُنہون نے قصد کیا کہ ہم پاس ارزنگ کے جاکر گفتگو کرین کہ تہتگان نے اُنکو آتے ہوے دیکھا خیال کیا کہ یہ لوگ بھی اسی امر کے لیے آتے ہین کہ ارزنگ کو منع کرین شاید یہ قریب آکر منع کرین اور ارزنگ نہ مانے اور یہ حملہ کرین تو خرابی ہوگی اس سے بہتر ہی کہ اُسی مقام پر رہو یہ خیال کرکے کہا کہ اُسی مقام پر ٹھہرو اور جو کچھ کہنا ہو اُسی مقام پر سے کہو کوئی قریب آنے کی ضرورت نہین ہی یہ سُن کے اُن لوگون نے کہا کہ ہم تو قریب آکر گفتگو کرینگے ہم سب اپنی جان پر کھیل کر آئے ہین یہ سارا فساد کیا ہوا تیرا ہی ہم ضرور قریب آکر گفتگو کرینگے اسلم و دلم نے کہا کہ کیا ہرج ہی آنے کیون نہین دیتے ہو سچ تو ہی کہ اتنی دور سے وہ کیا کلام کرینگے تہتگان نے ارزنگ سے کہا کہ آنے دو ہم بھی تو سنین کہ کیا کہتے ہین یہ لوگ قریب ارزنگ پہونچے سلام کیا اور کہا کیون آپنے ہمکو بلوایا ہی ارزنگ نے کہا کہ مین نے نہین بلوایا ہی جس نے یہ تم سے کہا وہ دروغ گو تھا مین تمسکو کیون طلب کرتا عمامید شہر نے عرض کیا کہ ہمنے سُنا ہی کہ خداوند نے قصد مغلبہ ملک قاسم کے کرنے کا کیا ہی اور یہی سبب ہماری طلبی کا ہی لہذا جو کچھ ہم عرض کرین اُسکو سماعت فرمایئے ارزنگ نے کہا کہ کیا بیان کرتے ہو اُنھون نے عرض کیا کہ ہماری عرض یہ ہی کہ بادشاہ ہوکر آپ کو یہ نہین لازم ہی کہ آپ خلاف عہد کرین ہم جانا ہوکر تو عہد پر قائم رہین اور آپ والئ ملک ہوکر خلاف عہد ہون یہ عہد نامہ موجود ہی اسکو ملاحظہ فرمایئے کہ اسمین ہمارے آپکے کن کن امرون کا اقرار ہوا ہی اُسکے ہم بھی پابند ہین اور آپ بھی ارزنگ نے یہ سُن کے جواب دیا کہ اسکے پڑھنے اور دیکھنے کی کوئی ضرورت نہین ہی مجھکو سب شرائط یاد ہین اُن شرائط کی تم پابندی کرسکتے ہو مین بادشاہ ملکہ خود خدا ہون مگر مین اُسکی پابندی نہین کرسکتا ہون مین نے جو قصد کرلیا ہی اُس سے نہ پھرونگا اُس خاوری کی قبر کو ضرور کھدواؤنگا مین فساد سے نہین ڈرتا ہون اُن عمامید شہر نے عرض کیا کہ اگر آپ نہین ڈرتے ہین تو ہم بھی اپنی جان دینے پر آمادہ ہین کیونکہ ہمارا آپ کا مقابلہ کیا آپ حاکم ہم رعایا کہین حاکم اور رعایا سے مقابلہ ہوا ہی ہان یہ ضرور ہی کہ جسقدر لوگ اس مقام پر موجود ہین جو آئینگے وہ سب جب قتل ہولینگے تو یہ مقبرہ کھدے گا اتنا ضرور ہوگا یہ عرض کیے دیتے ہین کہ اب ہمسے بھی خدمت عالی مین گستاخی ہوگی جب آپ اپنے عہد پر نہین قائم رہتے ہین تو ہم کیون رہنے لگے ہم بھی اپنے عہد کو توڑ ڈالینگے اور اسکے خلاف کرینگے اتنا امر اور ہماری جانب سے سُن لیجیے وہ یہ ہی کہ بھلا یہ کون سے مذہب مین روا ہی کہ مُردے پر ظلم کیا جاے اگر وہ زندہ ہوتے تو البتہ یہ امر خفا ہوتے تو کسی مذہب مین نہین دیکھا ہے ارزنگ نے خیال فرمایئے کہ جب یہ خبر تمام ممالک اسلام مین پھیلے گی اُس وقت یہ ہوگا کہ کل اہل اسلام لشکر کشی کرینگے اُس وقت آپ کے لشکر کو دقت ہوگی آپ کو یہ زیبا تھا کہ جب کئی ملکون پر قبضہ کرلیتے اُس وقت یہ حرکت زیبا تھی ہم لوگ تو اپنی جان پر کھیلے ہوے ہین ہمکو کب یہ امر گوارا ہوا ہوگا کہ ہمارے آقا کے سبب سے ہم راہ ہدایت پر ہوتے اُسکے مقبرے کو کھدے دین اور ہم خاموش رہین یہ تو کبھی نہوگا ہم لوگ پہلے تمام ہونگے بیٹیون کے بیچے اپنے کے رکھدینگے جب ہم سب قتل ہولینگے اُس وقت آپ کو اختیار ہی اب آپ صاف جا

سنین کہ ہماری زندگی مین اس مقبرے کا کھدنا دشوار ہی سوا سے عورتون کے اس شہر مین مرد کوئی زندہ نہ رہیگا تہا تب
ہوگا عورتین بھی کوشش کرینگی یہ جو ارزنگ نے سنا کہ اہل شہر کی طرف سے عابد شہر یہ کہتے ہین اور انکا یہ منشا
ہی کہ مقبرہ نہ کھودے ارزنگ نے کہا کہ مابدولت تو کبھی اپنے قول سے نہ پھرینگے ضرور ہم مقبرہ کھدوائین گے
عابد شہر نے کہا کہ اس قول سے تو آپ اپنے نہ پھرینگے اور اس عہدنامہ سے پھر جائین گے کہ جو کہ تحریری
اقرار ہی ارزنگ نے کہا کہ وہ کوئی اقرار نہ تہا یہ سن کے عابد شہر نے کہا کہ اے اہل شہر بادشاہ اپنے اقرار سے
پھر گیا اب تم لوگ بھی اپنے اقرار سے پھر جاؤ ہم تمہارے شریک ہین یہ کہکر اس عہدنامہ کو چاک کرنے کا
قصد کیا اسپر اسلم و دیلم نے کہا کہ تم لوگ اقرارنامہ چاک کرو یہ نشانی ہی بادشاہ کے پیمان شکن ہونے کی
اور ہم بھی تمہارے شریک ہین مگر اس وقت تک توقف کرو کہ جبتک مقبرے پر پیلچہ نہ پڑے ادھر پیلچہ پڑا
ادھر ہمنے تلوار کھینچی یہ جو ارزنگ نے سنا ہنوز اسکے ہوش جاتے رہے سخنگان نے ارزنگ سے
کہا کہ خداوند دیکھئے اسلم و دیلم شریک اہل شہر ہوگئے اب بڑی خرابی ہوئی کیونکہ پہلے تو یہ بات تہی کہ اہل
شہر کے پاس کوئی لشکر نہ تہا مگر اب یہ خبر ہی کہ اسلم و دیلم شریک ہوے تو انکا لشکر بھی ہی اسلم ساتھ ہی بڑی خرابی
ہوگی ہمین اسلم و دیلم سے یہ امید نہ تہی کہ وہ شریک اہل اسلام ہونگے اسی گفتگو مین شام ہوگئی ادھر
عابد شہر نے جو یہ پکار کر کہا کہ اب تم سب کو اختیار ہی اپنے اقرار سے پھر جاؤ ہم تمہارے شریک ہین جو کچھ ہو
پس تمام اہل شہر ریلہ کرکے طرف مقبرے کے چلے ارزنگ کے ہمراہیون نے قصد کیا کہ روکین یہ حال جو
ارزنگ نے دیکھا کہ فساد ہوا اور رات ہوگئی ہی اور میرا لشکر یہان پر موجود نہین ہی صرف تھوڑے آدمی میرے
ہمراہ ہین اور اہل شہر لاکھون ہین نوبت یہ ہی کہ میرے قریب تک موجود ہین جبتک میرے لشکر کو خبر ہو ہو
یہان پیلا خاتمہ ہوجائیگا بڑی خرابی ہوئی اسلم و دیلم بھی برخلاف ہوگئے ہین جب یہ خبر لشکر مین جائیگی کہ اسلم و دیلم
بھی ارزنگ سے بگڑ گئے اور اسکے اوپر ارزنگ کے تلوار چل رہی ہی پس انکا لشکر بھی بگڑ جائے گا
کہ اپنے مالک کے شریک ہوجائین گے یہ نوبت ہوگی کہ لشکر سے تلوار چلنے لگی مجھتک لشکر نہ
پہونچے گا یہان پیرا خاتمہ ہوگا کیا کرنا چاہیے پس سخنگان سے صلاح کی کہ کیا کرون اسنے کہا کہ خداوند
اس امر کو اس وقت موقوف کرو کیونکہ بوقت سحر اسکا تدارک کیا جائے گا ابھی تک سردار بھی نہین آئے
ہین رات کو ہم آپ صلاح کرکے اسکا انتظام کرینگے بڑی خرابی یہ ہی کہ اسلم و دیلم کو کیونکر موافق کرین
وہ تو بگڑ گئے ہین یہ سن کے ارزنگ نے کہا کہ خیر اس وقت تو شام ہوگئی ہی خداوند بوقت سحر اس مقبرے کو
ضرور کھدوائین گے دیکھین کون روکتا ہی مین بسبب رات کے اپنے قصد کو فسخ کرتا ہون صبح کو انتظام
ہوگا دیکھون کس قدر اہل شہر جانین دیتے ہین یہ صرف دکھانے کی باتین ہین جب مقبرہ کھدنے لگیگا کوئی
بھی نظر نہ آئیگا یہ کہکر کہا کہ ہمارے قیام کرنے کے لیے ایک شکوہ اس مقام پر استادہ کیا جاے ہم یہان
سے بغیر اس مقبرے کے کھدوائے ہوے نہ جائین گے جب سب مقبرہ کھدے گا تب مابدولت
یہان سے جاکر اپنے مقام پر آرام کرینگے یہ حکم دینا تہا کہ اسلم و دیلم نے الگ جاکر باہم صلاح کی اس وقت
تو یہ امر موقوف ہی صبح کو دیکھا جائیگا یہ تو یقین ہی کہ ہمارے اور ارزنگ کے فساد ہوگا ہم ضرور مقابلہ کرینگے
اسی وقت ہم نے اپنی راے ظاہر کردی ہی اگر اس وقت وہ یہ کوشش کرتا کہ اسی وقت مقبرہ کھدے
تو سب سے پہلے ہماری تلوار ارزنگ کے خون سے بھرتی ہمکو کوئی خوف نہین ہی ہم خود اس ملک مین
حکومت کرین گے یہ دونون باہم صلاح کررہے ہین ادھر تمام اہل شہر گرد مقبرہ کھڑے ہوے ہین اور یہ
کہہ رہے ہین بالاعلان کہ اگر یہ مرتد بغیر مقبرہ کھدواے نہ جائے گا تو ہم بھی بغیر اسکو مارے اور اپنی جان

دیدے بجائین گے جو صاحبان تہذیب ہین اُنکا تو یہ قول ہی جو کہ بدتمیز ہے اور کم لیاقت ہین وہ سیکڑون گالیان دے رہے ہین ادھر ارژنگ کے نوکرون نے ایک نمکیرہ لاکر استادہ کردیا ہی سب سردار ارژنگ کے قریب بیٹھے ہوے ہین تنخگان کہہ رہا ہی کہ خداوندا اسلم وغیرہ کو طلب کرکے تمکو سمجھائین ارژنگ نے حکم دیا ہی کہ اسلم و دیلم کو بلالاؤ لوگ اُنکے بلانے کو چلے ہین یہان جو لوگ کہ ملکۂ خورشید خاوری کے ملازم تھے وہ اُسی وقت محل کو گئے یہان ملکہ زور ہی تھی اپنا حال تباہ کر رہی تھی کہ اُنھون نے محلدار کو بلا کر کہا کہ ہم اُس مقام پر گئے تھے تمام اہل شہر جمع ہین اور آمادہ فساد ہین پہلے تو ارژنگ کو خوب سمجھایا جب اُسنے نہ سنا تو یہ قصد کرلیا ہی کہ مقابلہ کرینگے چونکہ اُسنے جو اہل شہر کو آمادہ فساد دیکھا اور یہ خیال کیا کہ رات ہوگئی ہی بدین سبب اِس وقت تو اُسنے ملتوی رکھا ہی صبح کو جب وہ قصد کردینے کا کرینگا اُسی وقت اہل شہر فساد کرینگے باقی خبر یہ ہی محلدار نے جاکر ملکہ سے عرض کیا کہ حضور کے جو نوکر برائے دریافت خبر گئے تھے وہ حاضر ہوے ہین یہ سن کے ملکہ نے رقعت کو ضبط کیا اور فرمایا کہ کیا خبر لاے ہین اُسنے کل واقعہ جو اُنھون نے اس سے کہا تھا عرض کیا ملکہ نے کہا خدا اہل شہر کو جزاے خیر دے کہ جنکی وجہ سے اسوقت میرے بچہ کا مقبرہ کھدنے سے بچ گیا خدا کوئی نکوئی اب ضرور ایسا سبب پیدا کریگا کہ جو کہ اس امر کا ضرور مانع ہوا تھے کو کہ تم لوگ اُسی مقام پر جاؤ اور اہل شہر کو میری جانب سے دعا کہنا اور کہنا کہ تم لوگون نے مجھ رانڈ بیوہ پر بڑا احسان کیا خدا تمھاری خیتون مین ترقی دے اور تمھارے سب دلخواہ کام ہو خدا کرے تم ارژنگ پر ظفریاب ہو مقبرہ نکھدنے پائے مین تمام عمر احسانمند رہونگی محلدار سے جو کہ ملکہ نے فرمایا تھا آکر اُن سب سے کہا وہ اس وقت وہان سے اُس مقام پر آئے اور ایک مقام پر کھڑے ہوے اور پکار رہے ہین کہ اے اہل مجمع آگاہ ہو کہ ہم ملازم ہین ملکہ عالم کے جو کہ والدہ ہین ان صاحب مقبرہ کی اُنھون نے آپ لوگون سے کچھ ارشاد کیا ہی یہ جوان لوگون نے کہا سب اہل شہر اُنکی طرف متوجہ ہوے اور کہا کہ کیا ملکہ عالم نے ارشاد فرمایا ہی وہ بیان کرو کہ ہم اُسکو بسر و چشم بجا لائین ملازمین ملکہ نے کہا کہ ملکہ عالم نے آپ کیلئے دعا کی ہی اور فرمایا ہی کہ خدا تمھاری خیتون مین برکت دے کہ تمنے مجھ رانڈ بیوہ کی پرسش کی اور میرے بچہ کے مقبرے کے بچانے کی کوشش کی یہ احسان تمھارا میری گردن پر تمام عمر رہیگا اور مین اس بار احسان سے تمھارے سبکدوش نہ ہونگی خدا تمکو اسکی جزا عنایت کریگا اب میری یہ دعا ہی کہ تم اُسپر ظفریاب ہو اور ارژنگ تمھارے ہاتھ سے قتل ہو خدا تم سب کی عمرون مین ترقی عطا کرے اولاد کو زندہ رکھے یہ جوان لوگون نے کہا تمام مجمع مین کہرام پڑگیا ہر ایک کی آنکھون سے دریاے اشک رواں ہوا ہر ایک نے اپنی اپنی جگہ یہ خیال کیا کہ خدا کسی فرد بشر پر دقت بد نہ ڈالے خواہ وہ امیر ہو خواہ فقیر خواہ گدا ہو خواہ شاہ افسوس کا مقام ہی کہ یہ وہ ملکہ ہی کہ جسکی عزت خود خسرو خاوری اُسکے والد بزرگوار کرتے تھے جب اُنکی سواری نکلتی تھی تو ہزارون سوار و پیادے ہمراہ اُنکے ہوتے تھے ایک تو یہان یہ تشریف کب رکھتی تھین جو سوار ہونمین سواے محلات صاحبقران مین شاذ کبھی کبھی جب یہان تشریف لائین تو یہ اتفاق سے ہوے کبھی آجتک یہ نہین سنا کہ ملکہ نے فلان خواص کو ناراض ہوکر نکال دیا وہ عادل بڑی ہین جب سے اُسکے شوہر علمشاہ نے انتقال کیا اور یہ یہان سے تشریف لائین پھر نہ تشریف لیگئین نہ اُس دن سے سوار ہوئین سواے ایک روز کے کہ جبکہ ہمارے آقا ملک قاسم نے انتقال کیا اور یہ مکان قریب مقبرہ تیار کرایا پس جب اُسمین تشریف فرما ہوئین تو سوار ہوئین مگر وہ تزک و حشم نہ تھا کو کہ

گو کہ خدا کا دیا سب کچھ موجود تھا مگر کچھ خیال بھی نہ کیا اور نہ ہمراہ لیا جس دن سے اس محل مین آئی ہین سوائے
منبرے کے اور کسی مقام پر تشریف نہین لے جاتی ہین مگر یہ بھی نہین معلوم ہوتا ہی کہ کب تشریف لے گئین
اور کب نہین نہ کوئی ملک سے غرض رکھی جسکی بانی نام صاحبقران ملک خاور کی حکومت کر گئے کوئی
انکو غرض نہین گو انکے خاندان سے یہ بھی بادشاہ تھے مگر کوئی ملک و مال سے مطلب نہ تھا افسوس جس
ملک کی یہ عزت و توقیر ہو وہ یون ناچار و مجبور ہو اور ہمکو اسطور سے پیام بھیجے یہ گردش فلکی ہی یا یہ کہ ہم لوگ
اسکے اور دولت پر اپنی التجا لے جاتے تھے اور ہماری حاجت روائی ہوتی تھی یا اب وہ ہم سے خود التجا کرتی ہی
یہ زمانے کا انقلاب ہی جاے حسرت و افسوس ہی مقام عبرت ہی یہ ہر ایک سے بیان کر کے کہا کہ اے
ملازمین ملکہ ہماری جانب سے ملکہ کی خدمت مین عرض کرنا کہ اے ملکہ عالم آپ یہ کیا فرماتی ہین ہم غلامون نے
کیا ایسا کام کیا ہی کہ یہ کلام آپنے ہماری نسبت اپنی زبان سے فرمائے ہین آپکا ہمپر خود احسان ہی کہ جو
آجتک ہمسے ادا نہو سکا اور نہوگا اور ہم سب تو آپ کے غلام و جان نثار ہین جہان پر خدا نخواستہ حضور
کا پسینہ گرے تو ہم اپنا خون گرائین اس مرتبہ کافر ارزنگ کی یہ بھی حقیقت تھی کہ وہ اس شہر پر قبضہ کر سکتا
مگر یہ گردش فلکی تھی یا یہ کہ اہل ہی کہ ہم ایک کافر کی اطاعت کرتے جن وجہون سے اطاعت کی آسنے اسکے
خلاف کیا اب یہ بھی لیاقت رکھتا ہی کہ وہ منبرے کی جانب بہ نگاہ کج دیکھ سکے جبتک ہمارے تنون
جان ہی جب ہم نہونگے اس وقت اسکو اختیار ہی یہ کہکر آسنے اور سبنے یہ صلاح کی کہ اب صبح کو جاینگے لڑاوے
کفار کو منبرے کے اس سے مٹا دو یہ صلاح کر کے ہر ایک اپنی اپنی زندگی سے مایوس ہو کر خاموش ہو رہے
تھے ادھر تو یہ حال ہی ادھر اس کے نوکرون نے جاکر اسکندر و دلیم سے کہ خداوند یاد کرتے ہین اسلم و دلیم چین
بر جبین اپنے مقام پر سے اٹھ کر آئے ارزنگ کو دیکھا کہ تخت کے اوپر بیٹھا ہوا ہی نیکو استادہ ہی
اور سردار بھی حاضر ہین سخنگان بھی موجود ہی یہ سخنگان کو دیکھکر افروختہ ہوئے قریب ارزنگ کے پہونچکر
یہ بولے کیون ہمکو طلب کیا ہی ارزنگ نے کہا کہ آپکے تشریف رکھیے اسقدر افروختہ نہ ہوجیے جو ہین
کہون اسکو سنیے اور انصاف کیجیے اسلم و دلیم نے کہا کہ فرمائیے یہ کہکر دونون بھائی کرسیون پر بیٹھ گئے
ارزنگ نے کہا کہ بڑا امر تعجب ہی کہ آپنے اہل اسلام کی شرکت کی اور میری رفاقت ترک کرنے پر کمر باندھی
گو کہ یہ تخت و حکومت آپ ہی دونون بھائیون کے سبب سے مجھکو ملا حالانکہ مین اسکو قبول نہین کرتا تھا بہت
بہت آپ نے اصرار کیا تب مین نے مجبور ہو کر قبول کیا اور اب آپ یون منحرف ہو گئے ہین کہ آمادہ
فساد ہوے ہین اور اتنی سی بات پر اس وقت کیا کیا کلام کیے ہین پس اگر میری حکومت سے آپ کو
انحراف ہی تو یہ تاج و تخت حاضر ہی اگر انحراف نہین ہی تو جو مین حکم کرون اسمین آپ لوگ دخل ندین اور
اور یہ جو اس وقت آپنے بطور طعن کے کہا کہ ابھی کیا قوت بہم ہوئی ہی جو ایسے اور پر کمر باندھی اگر تمام اہل اسلام
ایک مرتبہ اٹھ کھڑے ہون تو جواب دینا مشکل ہو اور کس کس سے مقابلہ کرینگے تو یہ جو کچھ مین کرتا ہون یہ صرف
آپ کے بھروسے پر اور اہل اسلام سے جو قصد مقابلہ رکھتا ہون تو مین صرف آپ کے سبب سے یہ خیال
کرتا تھا کہ آپ ایسے لوگ جری اور دلاور میرے ہمراہ ہین بھلا کون مجھکو شکست دیسکتا ہی اور کون میرا
مقابلہ کر سکتا ہی جب آپ یون پہلوتہی کرینگے اور آپس مین مقابلہ کرینگے تو کیون ترقی ہونے لگی خیال
کرنے کی جگہ ہی کہ آپکے والد نے ساتھ میرے والد کا کسی صورت مین نہ چھوڑا آخر کو جان دی آپ کیسے
انکے فرزند ہین ابھی ارزنگ یہی کہہ رہا تھا کہ سخنگان بول اٹھا کہ یہ تو بھائی اس ماننے کی سی ہی جو کہ اپنی
فوج کو آپ مارتا ہی یہ کلمہ اسلم کو بہت ناگوار ہوا اور یہ نظر تہر سخنگان کی طرف دیکھا اسکے یہ کلام

کرنے سے تمام سردارون مین قہقہہ پڑا مگر اسلم اُسکی طرف دیکھکر خاموش رہا سختگان بھی یہ کہکر خاموش ہو رہا
گو کہ اُسکا قصد تھا کہ کچھ اور کلام کرون مگر اسلم کی اس نگاہ قہر کے دیکھنے سے خاموش ہو گیا ارزنگ
نے سختگان کی طرف دیکھکر کہا کہ تمسے کس نے کہا تھا کہ تم کلام کرو بس اب جب تک ہم کلام کرتے ہین
تم نہ بولنا یہ سختگان سے کہکر طرف اسلم و دیلم کے متوجہ ہوکر یہ کہا کہ یہ جو آپنے اُس وقت فرمایا کہ ہمارا
لشکر جو کہ خانہ کعبہ گیا تھا اُسنے ایک چھوٹے سے قلعہ پر شکست کھائی سردار تک قتل ہوا اُسکا آپ نے
کیا کر لیا اُسکا یہ سبب تھا کہ وہ کوئی سردار زبردست نہ تھا نہ مین وہان پر تھا کہ اُس لشکر کے ساتھ مین بھی
بھاگا ہون تو یہ کلام اُس وقت زیبا تھا اور یہ بھی آپ کو معلوم ہوگا اُس لشکر کو کس نے شکست دیدی ہی
آپنے سُنا ہوگا کہ شہریار پسر ایرج نے فرنگستان سے آکر شکست دی ہی مین یقین کرتا ہون اگر مین وہان
ہوتا تو ضرور وہ بھی قلعہ ہاتھ آتا اور آپ مثل بہرام کے شہریار کو زیر کرتے اسی طور کی چاپلوسی اور خوشامد
ارزنگ نے کی ان سب باتون کا اسلم و دیلم نے یہ جواب دیا کہ یہ سب باتین تو صحیح ہین یہ جو کہا
کہ ہمیشہ آپ کے باپ ہمارے باپ کے ہمراہ رہے یہانتک کہ جان دی تو آپ کے باپ نے کبھی ایسی
حرکت نہ کی جو اُنکے خلاف ہوتی نہ اُنکے بزرگون کی قسم کھدوانے پر آمادہ ہوئے جو اُنھون نے کہا
وہ اُنھون نے منظور کیا جو بات کہ نقصان کی دیکھی اگر اُنھون نے منع کیا کہ ابھی اس امر مین نقصان ہی
فوراً منظور کرلی یہ امر نہ تھا کہ کوئی لاکھ سمجھاے مگر خیال مین نہین آتا ہی اگر یہ امر آپ کے خیال مین تھا کہ ہم
یہ جو کرتے ہین اُنکے بھروسہ پر کرتے ہین بقول آپ کے تو پہر یہ آپ کو خیال کرنا تھا کہ جبکہ ہمنے آپ کو
منع کیا تھا کہ ابھی اِسکا موقع نہین ہی کیونکہ اسمین فساد ہی اور کشت وخون ہوگا بس یہ خیال کرنے کا
مقام تھا کہ جنکے بھروسے پر یہ امر کرتے ہین وہ تو ہمکو منع کرتے ہین کوئی تو وجہ ہی نہ کہ ایک کم عقل
کے کہنے پر آپ نے ہمکو بھی جواب صاف دیا بقول آپ کے اگر ہم لوگون کے سبب سے آپ اہل اسلام
سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہین اور مشک ہم نے بھی آپ سے یہ اقرار کیا ہی اور اسی سبب سے آپ کو
بادشاہ کیا بلکہ آپ کی خدائی کے قائل ہوے کہ یہ خاندان خداوند سے ہین انکی عزت کرنا چاہیے اور
جو جو ملک کہ اُنکے باپ دادا کے اہل اسلام کے قبضہ مین ہین اُنکو لڑکر اُنپر قبضہ کرنا چاہیے اور اُنکو قبضہ
خدائی پر لے جاکر بٹھانا چاہیے مگر یہ امر رفتہ رفتہ سرانجام پائیگا نہ یہ کہ ایک مرتبہ جب پہلے ملک پر اس طور کی
زیادتی ہوگی تو اور ملکون کے باشندون کو گمان ہونگے کہ جان اُنھون نے عہد و اقرار کیا اُسے تو یہ
برتاو کیا اب ہم اُسے جس طور سے ہو مقابلہ کرکے اُنکو ہٹا دین پس ہر ملک پر بڑی جنگ و جدل ہوگی
قبضہ مشکل سے ہوگا اور ہم لوگ کبتک مقابلہ کرینگے اور جب اس ظلم کی خبر کل اسلام کو ہوگی ایک مرتبہ
سب لشکر کشی کرینگے اُس وقت مین کیونکر ہر ایک کو جواب دینگے ایک کی دو دو کی چار اور ہزارون کا
کیونکر علاج ہوگا وہ جو سُنا ہو کہ قطرہ قطرہ سیلے و ذرہ ذرہ خیلے جو کام رفتہ رفتہ ہوتا ہی وہ بہت خوب ہوتا ہی
ایک مرتبہ مین بہت خرابی ہوتی ہی طریقہ زمانہ سابق کے شاہون کا یہ تھا کہ جہان اُنھون نے کسی ملک پر قبضہ
پایا تو اُسکی رعایا سے وہ برتاو کیا کہ وہ خوش ہوئی اور دن کو یہ خیال ہوا کہ اسی طور سے ہمسے بھی برتاو
کیا جائیگا بس اُنھون نے رفتہ رفتہ لشکر کشی کرنا شروع کی اُنکے قبضہ مین ملک آتے گئے یہ تو کوئی
بات جھوٹ نہین ہی اہل اسلام کے طریقہ کو دیکھیے کہ اُنھون نے کیونکر اپنے مذہب کو ترقی دی ہی
جو جس ملک کی رعایا نے کبھی شاہ نے اُسپر عمل کیا جو خراج اُسنے دیا اُسکو پورا کیا کبھی رعایا پر ظلم نہین
کیا کبھی اُنکے مقابر کو نہین کھدوایا پس کسقدر ترقی ہوئی آپ کے دیکھنے کی بات ہی کہ جس پر آپ کے دادا

لقا چہلائی کرتے تھے وہ قیطول ابھی تک موجود ہین گو کہ اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا ہی اگر وہ چاہتے تو کھدوا ڈالتے مگر انھون نے بڑے یادگاری کے رہنے دیے تاکہ جو لوگ آئین دیکھین کہ لقا اسپر بیٹھکر خدائی کرتا تھا پس ہمنے ایسے ایسے خیالات سے منع کیا تھا دوسرا امر یہ ہی کہ یہ صاحب مقبرہ ہمارا بزرگ بھی تھا ہمکو اسکا بھی خیال تھا کہ جو یہ سنیگا کہ ملک قاسم کا مقبرہ کھدگیا اور اسکے پوتے موجود تھے گو کہ وہ کافر تھے مگر انکو خون کا تو یاس کرتا تھا اسکے لشکر کے بادشاہ نے یہ ستم کیا وہ دیکھا کیے مردے نے کیا کیا تھا جو انھون نے کچھ اسکا تدارک نہین کیا اور منع بھی نہین کیا بس ہم آپ سے صاف صاف کہتے ہین کہ اگر آپ اس خیال سے درگذر کیجیے گا تو ہم آپ کے شریک ہین ورنہ ہم بھی آپ سے فساد کرینگے گو کہ ہمارا یہ قصد کبھی نہین ہی کہ ہم مذہب اسلام قبول کرین مگر جہانتک ممکن ہوگا مقبرے کے بچانے مین کوشش کرینگے اور ہماری تو بقول سخنگان کے اس ہاتھی کی مثل ہی جو کہ اپنی فوج کو مارتا ہی پھر جو ہو جبکہ اب اپنے قول سے نہین پھرتے ہین تو ہم کیونکر اپنے قصد سے پھرین اور اپنے ایک بزرگ کے مقبرے کو کھدجانے دین اسکے ارزنگ نے کہا کہ اگر تم لوگ اپنے قصد کو نہین فسخ کر سکتے ہو تو مین کیونکر اپنے قصد کو فسخ کردن مجھ کو کچھ خوف نہین ہی پس اگر تمکو فساد منظور ہی تو مین مجبور ہون گو یہ قول تمھارا درست ہی کہ اگر پہلے ہی ملک پر ظلم و ستم کیا جاے گا تو دوسرون کو کان ہونگے وہ اطاعت کرنے مین ضرور کوتاہی کرینگے مگر مین اب تو مجبور ہون کہ ایک حکم دیچکا ہون کیونکر اسکے خلاف کردن چاہیے اسمین جو کچھ خرابی ہو مجھے خوف نہین ہی مین ضرور ضرور مقبرے کو کھودونگا اسلم نے برہم ہوکر کہا کہ بڑا فساد ہوگا ارزنگ نے کہا کہ مین فساد سے نہین ڈرتا ہون میرے پاس بھی لشکر کثیر ہی یہ اہل شہر میرا کیا کرینگے ایک حملہ مین سب کے سب فرار کر جائینگے یہ جو جمع کر کے آئے ہین یہ جمع بوقت سحر دکھائی بھی نہ دیگا دیلم نے کہا کہ یہ تو ضرور ہی کہ آپ کو کسی نے ایسی بات بتائی ہی کہ آپ اسکے خلاف نہین کر سکتے ہین خیر جو کچھ ہمین پڑے وہ کرے ہم آپ کو مجبور نہین کرتے ہین کہ آپ ہمارے کہنے پر عمل کرین کسی کی یہ مثل ہی گو رکیک ہی کہ مثل اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ سحر کے وقت یہ بھی ہوگا ارزنگ نے جواب دیا پر داہے نہ دارم یہ کہکر ارزنگ خاموش ہو رہا اسلم و دیلم بھی خاموش ہوکر اپنے مقام پر بیٹھے رہے اس قصد سے کہ بعد تھوڑے عرصہ کے یہان سے روانہ ہونگے ارزنگ نے سرداردن کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ لشکر مین اس وقت یہ حکم پہونچا دیا جاے کہ بوقت سحر کل لشکر طیار ہوکر اس مقام پر آئے اگر کوئی راہ مین روکے تو نصف لشکر اس سے مقابلہ کرے اور نصف یہان آئے اسلم و دیلم نے دیکھا کہ ضرور بوقت سحر فساد ہوگا انھون نے بھی قصد کر لیا کہ جو ہو ہم ضرور اہل شہر کی شرکت کرینگے یہ دونون تو خیال کر رہے ہین ابھی کوئی سردار ارزنگ کے پاس سے اٹھکر لشکر کے نہین گیا ہی اس عرصہ مین خبردار بھی آگئے ہین وہ ایک جانب حکم کے منتظر بیٹھے ہین انکو تو اس فکر مین رکھا جاتا ہی اب حال خواجہ حسین کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو تمام اسباب اپنا سر مین رکھکر اور اپنے غلامون کو اپنے ہمراہ لیکر طرف مقبرے کے چلے تھے راہ طے کر کے اس وقت پہونچے کہ جبکہ ارزنگ اس قصد سے یہان ٹھہرا کہ مین صبح کو مقبرہ کھدوا کر یہان سے جاؤنگا اور وہ تقریر اسلم و دیلم سے ہوئی جو کہ تحریر ہو چکی ہی اور وہ طیاری لشکر کا حکم دیچکا ہی ابھی تک اسلم و دیلم اسی مقام پر ہین کہ یہ بھی پہونچے دیکھا انھون نے اہل شہر کا اسقدر مجمع ہی کہ راہ نہین ملتی ہی دشت باس کے لڑکے سے لیکر ساٹھ برس تک کا پیر اس مقام پر ہی راہ مین جو مکان اہل شہر کے ملے تھے تو انھون نے دیکھا تھا کہ انکے کوٹھون عورتین بیٹھی ہین اور ارزنگ کے تمام اسکے اہل لشکر کو گالیان دے رہی ہین بڑی بڑی اینٹین انکے ہاتھ مین ہین

خواجہ نے اُس وقت یہ خیال کیا تھا کہ بڑا فساد عظیم اُس شہر مین ہوگا بڑا بلوہ ہی غدر مچیگا یہان کے زن و مرد دونون بڑے مذہب کے پکے اور صاحب جرأت اور اپنے مالک کے خیر خواہ ہین یہ اسی خیال مین غرق اُس مقام پر پہونچے اہل شہر کا مجمع دیکھکر اُنکو اور خوف ہوا اور افسوس کیا کہ جاے افسوس ہی کہ یہ لوگ یون قتل ہون افسوس ہی کہ کوئی اُنکی مدد کرنے والا نہین ہی صرف دو ایک دمون کے نہ ہونے سے یہ فساد ہی اگر رستم ثانی یا شہر یار یا ایرج نامدار یا صاحبقران ہوتے تو یہ فساد کیون ہوتا یہ اُس فکر مین غرق اور افسوس کرتے ہوے مجمع کو طے کرتے ہوے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان ارژنگ مع سردارون کے بیٹھا ہوا تھا روشنی از حد تھی کہ ارژنگ کی نگاہ خواجہ پر پڑی اُسنے تہمتنگان سے کہا کہ یہ کوئی تاجر ہی اسکو طلب کرو تاکہ اس سے کچھ حال اہل اسلام کا دریافت کرین کہ وہ کس خیال مین ہین اور کہان ہین یہ تاجر مجھکو نیا وارد معلوم ہوتا ہی اور یہ رات بھی تمام ہوگئی تہمتنگان نے ایک چوبدار سے کہا کہ وہ جو شخص ہی چند غلامون کے اہل شہر کی طرف جاتا ہی اُسکو بلا لاؤ وجہ یہ تھی کہ خواجہ جس طرف سے مجمع کو دیکھتے اُس جانب چلتے کہ جہان اہل شہر مجمعے کے گرد جمع تھے تو سامنے سے ارژنگ کے ہو کر چلے کہ اُسنے دیکھ لیا چونکہ یہ سوداگری لباس پہنے تھے اس سبب سے اُسنے پہچان لیا کہ یہ تاجر ہی پس اُسنے طلب کیا وہ چوبدار تہمتنگان سے یہ کلام سُن کے اور لبیک کرکے اُنکے قریب آیا اور کہا کہ ای سوداگر چلو تمکو ہمارے خداوند طلب فرماتے ہین یہ سُن کے خواجہ حسین نے دل مین خیال کیا کہ چل کر دیکھو کہ ارژنگ کیا کہتا ہی چلو شاید کوئی تدبیر چل جاے اور یہ قصد اُسکا فسخ ہوجاے بس یہ اُس چوبدار کے ہمراہ اُس مقام پر آئے کہ جہان ارژنگ بیٹھا ہوا تھا کہ چوبدار خواجہ کو لیکر پہونچا خواجہ نے ارژنگ کو سلام کیا ارژنگ نے حکم بیٹھنے کا دیا خواجہ حسین سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گئے غلام اُنکی پس پشت صف بستہ مودب کھڑے ہوے ارژنگ نے خواجہ کی طرف مخاطب ہوکر پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ اس خاکسار کو خواجہ حسین کہتے ہین ارژنگ نے کہا کہ مین نے تمکو جو دیکھا تو خیال کیا کہ تم تاجر ہو بس فوراً میرے دل مین آیا کہ تمکو طلب کرکے کچھ ممالک اہل اسلام کا حال دریافت کرون اور یہ دریافت کرون کہ آج کل لشکر اسلام کہان ہی کیونکہ میرا قصد ہی کہ مین یہان کی مہم سے فراغت کرکے طرف مسابل کے کوچ کرون اور اُسپر اپنا قبضہ کرون بعدہ دیگر ممالک اہل اسلام کی طرف جاؤن تو تم حال لشکر اسلام بیان کرو خواجہ نے کہا کہ مجھکو لشکر اسلام کے حال سے ایک مدت ہوئی کہ خبر نہین ہی کہ کہان لشکر ہی مین تو مدت سے طرف بحر ظلمات کے گیا ہوا تھا اب وہان سے واپس آیا ہون مجھکو کچھ حال نہین معلوم ہی خواجہ نے کہا کہ ظلمات سے تم اسی طرف آئے ہو خواجہ نے کہا کہ جی نہین مین جب وہان سے چلا تھا تو راہ مین ایک اقلیم ملی کہ اُسکو اقلیم خورشید یہ کہتے ہین اُسمین بارہ ملک ہین ہر ایک ملک مین گیا سب ملکون کو دیکھا اہل شہر سے جو دریافت کیا کہ یہان کے ملک کے لوگون کا کیا طریقہ ہی اُنھون نے بیان کیا کہ پہلے تو کوئی شہر کے باشندے زردپرست تھے کسی نے کہا کہ ہم تھا پرست تھے کسی نے کہا کہ ہم کوہ پرست تھے لہذا ہر ایک ملک مین گیا اور ہر ایک ملک کا جدا طریق سنا مگر یہ سب نے کہا کہ اب تھوڑے عرصے سے سب ملکون کا ایک مذہب ہو گیا ہی مین نے پوچھا کہ وہ کون مذہب ہی اُنھون نے کہا کہ آفتاب پرستی مین نے دریافت کیا کہ اسکا کیا سبب ہی اُنھون نے بیان کیا کہ اس اقلیم مین ایک شہر ہی کہ اُسکو آفتاب نگر کہتے ہین اُسکا بادشاہ خورشید تھا کہ جسکا مذہب آفتاب پرستی تھا اتفاق سے اُسکے ایک لڑکی تھی اُسپر خداوند آفتاب عاشق ہوے بس خواجہ حسین نے کہا کہ مین نے جو یہ سنا کہ خداوند عاشق ہوے میرے ہوش جاتے رہے

کہ یہ کون جملہ ہی مین نے اُس سے کہا کہ پھر کیا ہوا اُسنے کہا کہ خداوند نے آسمان پر سے آکر اُسکے ہمراہ عقد کیا اُسکو
اپنے تصرف مین لائے وہ لڑکی ناکتخدا تھی اور حسین بہت تھی بس اُسکے حمل رہا ہی جب اُسکا حمل ظاہر ہوا اُسکے
باپ مان نے اس سے دریافت کیا اُسنے ظاہر کیا کہ مین خداوند پر عاشق تھی خداوند سے مجھے ہمیشہ راز و نیاز
ہوا کرتے تھے آخر کو خداوند میرے پاس آئے میرے ہمراہ عقد کیا یہ حمل اُنکا ہی کسیکو یقین نہ آیا اُسنے قسم
کی اُسنے کہا کہ مین قسم کھاتی ہون پس اُسنے قسم کھائی وہ آگ سے سلامت نکلی تب سب پر ظاہر ہوا کہ یہ
سچی ہی اُس روز سے اُسکی بڑی عزت کی جانے لگی اور مذہب آفتاب پرستی کو ترقی ہونے لگی بعد نو ماہ کے
ایک لڑکا پیدا ہوا اُسکا نام برجیس رکھا گیا ہی جب خورشید نے انتقال کیا اُسکو خداوند نے اپنا نائب کیا
اُسکے رہنے کو قلعہ اپنی قدرت سے بنایا آپ خود آسمان پر سے اپنا نائب مقرر کرکے زمین پر تشریف لائے
ہین ایک آسمان بنایا ہی اُسپر رہتے ہین جب ہمارے حاکمون کو اِسکی خبر ہوئی وہ آسپر لشکر کشی کرکے گئے آخر کو
انھون نے بھی مذہب آفتاب پرستی قبول کیا ہمکو بذریعہ نامون کے خبر دی پس بموجب اُنکے حکم کے یہ مذہب
جاری ہوا خداوند مین نے جو یہ سُنا اور جس مُلک مین گیا یہی حقیقت سُنی گئی اور یہ بھی سُنا کہ اب اُس
مُلک مین بڑے مجمع ہین لوگ آتے ہین مذہب آفتاب پرستی قبول کرتے ہین پس مجھکو بھی شوق
اُس مُلک کے دیکھنے کا ہوا مین بھی گیا اُس مُلک کو واقعی خوب آباد پایا کہ ایسا کوئی مُلک آباد نہ تھا ایسی
آبادی مین نے کسی مُلک مین نہ پائی جیسی اُس مُلک مین دیکھی مُلک بھی بہت وسیع دیکھا پس خواجہ نے
اپنا سرا کو تلاش کرنا کسی سرا کا مسافر سے خالی نہ ملنا آخر کو عاجز ہو کر شہر کے باہر جا کر قیام کرنے کا قصد کرنا
مکان و دوکان برائے کرایہ تلاش کرنا اُسکا بھی نہ ملنا کہ قریب ایک پھاٹک کے سرا کا ملنا اُسمین رات بھر
قیام کرنا بوقت سحر برائے تلاش مکان و سر شہر کے نکلنا راہ مین سردارون کی سواریون کا ملنا اور شہر کی
کیفیت و اُنکی سواری کی حالت اور اہل شہر کی خوشی و عمارت شہر و اپنا بذریعہ یاقوت لعل کے مکان لینا
اور جو جو حالت کہ سُنی تھی اور پیغمبرون کی سواری کا حال و خونخوار اور دیگر بادشاہون کا تابع افریق شاہ کی مذہب آفتاب
پرستی قبول کرنا اور اپنا چوک مین دوکان آراستہ کرنا دوسرے روز چوبدار کا آنا کہ دربار مین طلبی ہی اپنا دربار
مین جانا قلعہ کی حالت اور اُسکے عجائبات و بزرگیات اور آسمان نقلی و کیفیت عمارت طلائی و حالت گنبد
و کیفیت دربار و حال پردۂ قدرت و کیفیت خانہ زرق و اپنا قرب پردہ جانا اور گفتگو کا ہونا اور اپنا
اندیشہ سے کے ہمراہ خونخوار کے جانا نذر دینا برجیس کی حالت اُسکا مال خرید کرنا اور دربار کا برخاست
ہونا اپنا دوکان پر آنا بمیت مال کا چوبدار کا دیجانا اور یہ حکم پانا کہ تم ہر روز دربار مین آیا کرو اپنا جانا ہر روز
اور ولادت برجیس کا جشن ہونا سب اہل شہر و لشکر کی دعوت خانہ عیش مین ہونا خانہ عیش کی حالت اور
وہان کی کیفیت اور دوسرے دن اہل شہر کا عرضی دینا اور مضمون عرضی اُسپر حکم ہونا کہ کل جواب ملیگا اور شہر مین
بموجب حکم برجیس منادی کا ندا کرنا کہ تمام شہر کل زیر گنبد جمع ہو دوسرے دن دربار کا ہونا دستخط جو عرضی پر
ہوئے تھے اُسکا پڑھا جانا اُس مین ندمت لقا و زمرد و دیگر خداوندون کی تھی پھر اُس عرضی کو لیکر اہل شہر کا جانا
اور برجیس کا دریچہ گنبد سے سر نکالکر اپنا جمال دیکھنا سبکا بیہوش ہونا اُسکے بعد وہ تقریر جو کہ
لقا نے بیان کی تھی وہ اور جو تقریر کہ دربار مین کی تھی وہ اُس اشتہار کا بخط زمرد لگانا کہ جسپر مذمت لقا
و زمرد و دیگر خداوند تحریر تھی اور اپنا وہان سے کوچ کرکے اُس صحرا مین پہونچنا بیان کیا اور بارگاہ
و علم و لباس کا ملنا بیان کیا ارژنگ نے جو یہ کیفیت سُنی کہا کہ یہ سب کارخانے سحر کے ہین
سوائے لقا و زمرد کے کوئی خدا نہین تھا اور اب سوائے میرے کوئی نہین مین تو یہ جانتا ہون

کہ مثل زبرجد شاہ کے یہ بھی مکار ہی کہ جیسے اُسکے تاج مین لعل لگا ہوا تھا کہ اُسکے سبب سے سب اُسکو سجدہ کرتے تھے اُسکو اہل اسلام نے تباہ کیا خواجہ عمر نے عیاری کرکے اُسکی حقیقت سب پر ظاہر کی یہ بھی کارخانہ مثل اُسکے معلوم ہوتا ہی مگر خوب ذریعہ گمراہ کرنے کا نکالا ہی کوئی ساحر زبردست معلوم ہوتا ہی مگر مین یہ دیکھتا ہون کہ خوب مذہب آفتاب پرستی کو ترقی ہوگی زمانۂ سابق مین سُنا گیا ہی کہ جب ایرج آیا ہی تو اُسکا بھی مذہب آفتاب پرستی تھا مگر کچھ دنون جاری رہا بعد اُسکے جب ایرج زیر ہوگیا وہ مذہب جاتا رہا کچھ دنون تو رج بھی اُسی مذہب مین رہے جب اُسپر اُسکے باطل ہونے کی حقیقت ظاہر ہوئی تو اُسنے بھی زمرد پرستی قبول کی سوائے لقا کے کوئی اصلی خدا نہ تھا وہی سبکا خدا تھا اُسکے بعد اُنکے فرزند زمرد خدا ہوے اُنکے بعد مین ہوا ہون سوائے خاندان لقا کے کسی دوسرے خاندان مین خدائی جا نہین سکتی ہی یہ شرف اسی خاندان کو حاصل ہی وہ آفتاب کیا چیز ہی وہ بھی لقا کا پیدا کیا ہوا ہی وہ ہمیشہ جھک مارتا ہی گو کھاتا ہی خداوند لقا اُسکو خاک سیاہ کردینگے اُسکو اِس بدزبانی کی کیفیت معلوم ہوجائیگی اول تو مین ہی اُسکی خدائی کو برباد کردونگا اُس مردود کی کیا حقیقت ہی معلوم ہوتا ہی کہ وہ بہ غرور ہوگیا ہی یہ غرور اُسکا مین نکلے راستے نکال دونگا ارزنگ تو یہ کلام کررہا ہی اسلم و دیلم نے خیال کیا کہ بعد مدت کے سننے مین آیا ہی کہ مذہب آفتاب پرستی نے رواج پایا یہی مذہب بابا جان کا تھا یہی مذہب دادا جان بھی رکھتے تھے خوب ہوا کہ اس مذہب نے رواج پایا ہوتا ہی یہانسے ملک کوچ کرینگے ارزنگ کی رفاقت ترک کرینگے اسلم نے خواجہ سے کہا کہ اے خواجہ یہ تو بتلیئے کہ جب اہل شہر نے دریافت کیا تھا کہ ہمارے مین مذہب آفتاب پرستی جاری تھا وہ اصلی تھا یا نقلی اُسکا کیا جواب ملا تھا خواجہ نے کہا کہ مینے بیان نہین کیا کہ اُسکا یہ جواب ملا تھا کہ اُس وقت مین بھی ہمین سے مگر جب ہمنے دیکھا کہ یہ لوگ اپنی قوت و طاقت پر ناز کرتے ہین تو ہمنے اُنکو زیر کرادیا اور خود مابدولت نے یہ خیال کیا کہ ابھی ان مذہبون کے لوگون کو باہم جنگ و جدل کرنے دو جب ایک مذہب رہجائیگا تو پھر اپنی خدائی کو ظاہر کرونگا جب سے مین اپنے آسمان پر خاموش تھا جب مین نے دیکھا کہ اب چند ملک ایسے رہ گئے ہین کہ جنمین دیگر مذہب جاری نہین باقی کل ممالک اہل اسلام کے قبضہ مین ہین پس اب مجھکو ضرور ہوا کہ اپنے کو ظاہر کرون چونکہ مین نے ایک صورت خوب پیدا کی تھی پیدا کرکے اُسپر خود فریفتہ ہوگیا مین نے خیال کیا کہ ایسی خوب صورت وحسین و نازنین جسکو مین نے اپنی قدرت سے پیدا کیا کیون کسی کے تصرف مین آنے مین خود کیون نہ اپنے تصرف مین لاؤن پس موافق اپنے خیال کے اُسکو اپنے تصرف مین لایا اور یہ لڑکا پیدا ہوا کہ جسکو مین نے اپنا نائب کیا ہی کہ اب جسکے ذریعہ سے مذہب آفتاب پرستی اور اپنی خدائی کو رواج دونگا یہ تقریر اُس عرضی پر تحریر تھی اور یہی تقریر برجیس نے اہل شہر کے روبرو بھی بیان کی تھی اور یہی تقریر اُس تختۂ طلائی پر بخط زمردی تحریر تھی جو کہ مین نے عرض کی ارزنگ نے تو کہا کہ وہ بالکل دروغ گو ہی مگر اسلم نے جواب دیا کہ یہ قول بہت سچ ہی ضرور وہ بھی خداوند تھے خیر دیکھا جائیگا خواجہ حسین نے ارزنگ سے عرض کیا کہ یہ دوسرا واقعہ اور سماعت فرمائیے ارزنگ نے کہا کہ وہ کیا ہی خواجہ نے کہا کہ دیکھیے عرض کرتا ہون ارزنگ نے سخنگان کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ مابدولت کا قصد تھا کہ یہان کی مہم سے فراغت کرکے طرف سرابل کے لشکرکشی کرونگا مگر اب مین قصد سرابل موقوف رکھونگا پہلے مین اقلیم خورشید یہ مین جاکر برجیس کو اُسکی اس سخت کلامی کی سزا دون اور نائب خداوند بنکر بیٹھنے کا مزہ چکھادون اُسکے بعد اور طرف قصد کرون گا اور سرابل پر لشکرکشی کرونگا یہ سُن کے اسلم و دیلم نے اپنے اپنے دل مین کہا کہ یہ

وہان جاکر جو تیان ضرور کھدینگے جب ایسے ایسے بادشاہ جو کہ بڑی بڑی قومین رکھتے تھے وہ اُسکے مطیع ہوئے
اور اُسکو سجدہ کیا تو اُنکی کیا حقیقت ہی یہ تو جاتے ہی سجدہ کرینگے اگر وہان خدائی جتائینگے تو سزا پائینگے
یہ تو سب اپنے دل سے ایسی ایسی باتین کر رہے تھے کہ خواجہ نے کہا کہ خداوند سماعت فرمائین وہ واقعہ
یہ ہی جو کہ مین خدمت خداوند مین عرض کرتا ہون حضور جبکہ مین شہر سے کوچ کرکے بیرون شہر آیا اور کچھ دور
شہر سے نکلا ہونگا کہ مجھکو ایک صحرا مین وہ دن تمام ہوا اور ہنگام شام کا قریب پہونچا کوئی میل بھر دن باقی
تھا مین نے یہ خیال کیا کہ اسی صحرا مین رات بسر کرو صبح کو یہان سے کوچ کرینگے لوگون کو اُترنے کا
حکم دیا سب مال واسباب اُترنے لگا مین ٹہلتا ہوا ایک جانب کو چلا کوئی آدھا میل راہ طے کی ہوگی
کہ ایک اور صحرا سے پُر بہار سبزہ زار جو کہ نمونہ فردوس برین تھا نظر پڑا جس صحرا مین اُترا تھا گو وہ بھی
بہت پُر بہار تھا مگر اُسکے روبرو کوئی حقیقت نہ تھی وہ صحرا سے سبزہ زار نہایت وسیع تھا میدان حشر سے
وسعت مین کچھ کم تھا صدہا میل تک فرش سبزہ شاداب زمین پر گسترہ تھا یہ ثابت ہوتا تھا کہ مخمل سبز کا فرش
ہی گلہائے خودرو رنگارنگ مانند کوڑیالے ولالہ صحرائی وغیرہ کے کھلے تھے چشمے بھی جا بجا جاری تھے کہین
نسرین کہین نسترن کہین گل شبو کا تختہ کسی مقام پر گل سرخ کی بہار کسی طرف بیلا وچنبیلی بیشمار کسی سمت موتیا
وسوگرہ کسی جانب مد نظر وہ صحرا کیا نمونہ بہشت عنبر سرشت تھا روش بڑی شکل چمن کے بنی ہوئی تھی
اُسپر سرخی پڑی ہوئی تھی مہندی کی ٹٹیان گرد گرد ہر چمن کے کہین پر گل مہندی کہین پر گل صد برگ کی
بہار کسی مقام پر اشجار انار کہ انار اُسمین مانند بستان بار کے لگے ہوے اور دیگر اشجار میوہ دار
قرینہ سے آراستہ بسبب بار اثمار کے ڈالیان بوسے زمین کے لے رہی تھین ایک نہر وسط صحرا مین
تھی کہ لب گردان اُسکے بلور شفاف کی تھی اُسکی پٹڑی پر کلے رکھے ہوے تھے اُسمین چھوٹے چھوٹے
درخت لگے ہوے تھے نہر مین فوارا لگا ہوا تھا اُس مین سے پانی مثل ساون بھادون کی جھڑی کے گر رہا تھا
ہر رنگ کی مچھلیان اُس نہر مین پڑی ہوئین تھین گرد نہر کہین سنبل کھا رہے تھے مثل زلف یار کے کہین
نرگس دیدہ بازی کر رہے تھے مثل چشم نگار کے طائران صحرا مثل کبک وطاؤس کے پھر رہے تھے بلبلین
چہک رہین تھین قمریان بول رہین تھین فاختہ کا نوحہ سرہ بلند تھا وہ صحرا بہت دل پسند تھا وہ
طائران صحرائی خوش الحانی مین لاجواب تھے اشجار صحرا پر طائر چہچہہ زنی کر رہے تھے سب اپنی زبان مین ذکر خدا
مین مصروف تھے اور چوپائے مانند آہو و نیل گاؤ کے کثرت تھے جا بجا صحرا سے سبزہ زار مین نظر آتے
تھے اور کس خوشی کے ساتھ جست وخیز کر رہے تھے کہ مین کچھ عرض نہین کر سکتا ہون حضور اُس سبزہ زار کی
تعریف بخوبی تو ہو نہین سکتی ہی مختصر یہ ہی جو کہ مین چند اشعار آپ کی خدمت مین عرض کرتا ہون نظم

جو سب ہی سبزہ زار تھا وہ بس	تھی وہان ہوا فسیح نفس	سوے اُس سبزہ پر اگر بیمار
تندرستی کے ساتھ ہو بیدار	لالہ پھولا ہوا تھا نا فرمان	اُسکی خوشبو کے تابع فرمان
آبشارین بھی تھین رواں ہر سو	فاختہ کا تھا نالہ کو کو	تھا ہر مرغوب سبزہ زار چمن
اُسکو خوش چشم چر رہے تھے ہرن	کہین رفتار کبک جلوہ کنان	کہین خنیاگری طاؤسان
آرہی تھی کہین سے صوت ہزار	کہین پھولی ہوئی گلون کی بہار	زعفران کا کہین تھا تختہ زرد
آرہی تھی کہین ہوا سے سرد	کونر یا کے وصف کیا ہون بیان	عشرت بار زلف پُر افشان
بیل بوٹے یہ تھا بیاجو بن	دامن دشت پر کر رہی تھی چمن	مثل اطفال وردش ہر سو
مست تھے جست وخیز مین آہو	کہین چشمہ وہ صاف اور پُر آب	موج زن مثل چشم پر سحاب

لیکے آب آنسے روز و شب رضوان
پینچا تھا ریاض باغ جنان
دلربا آبشار کی آواز

فرحت افزا بر نگ نغمۂ ساز
ہر شجر دان کا نخل گلشن طور
ہر ثمر رشک سیب عارض حور

اک طرف چشم نرگس کہسار
دیدۂ مست کی طرح سرشار
وہ درختون پر مرغ خوش الحان

نغمہ آموز عندلیب جہان ❊ حضور یہ خاکسار یہ بہار اور کیفیت سبزہ و فضاے لالہ زار دیکھکر آگے کو
روانہ ہوا چند گام راہ طے کی تھی کہ اسی صحرا مین ایک عمارت عالی شان کہ جسکی بلندی کے روبرو بلندی
گردون پست نظر پڑی تھی مین طرف اس عمارت کے چلا جب قریب پہونچا ایک بارہ دری دیکھی کہ
جسکی دیوارین مینا کا ہین گنبد اسکا طلائی ہی آسکی ضوا آفتاب چمک کرتی ہی محراب اسکی مثل محراب ابروے
معشوقان دستون اسکے مانند ساق حور کے پر نور پردے پڑے ہوے آئین کلابتون کی ڈوریان
پڑی ہوئین روبرو بارہ دری کے ایک چبوترہ سنگ مرمر کا تمام بارہ دری پر جواہر جڑا ہوا تھا مین پر وہ
آنکھ کر اندر گیا شان خدا نظر آئی فرش مخمل کا کیا ہوا حاشیہ پر کار چوب بنا ہوا تھا چھت بہت نادر کاریگری
ہوئی تمام شیشہ آلات مثل کنول دیوار گیریان جھاڑ وغیرہ سے آراستہ قد آدم آئینہ لگے ہوے گھڑیان
خوبصورت خوبصورت لگی ہوئین میز کرسی ہر ایک جا قرینہ سے لگی ہوئی طاقون پر گلابیان مرنجاب کی
رکھی ہوئین ایک مسند زرنگار آراستہ برابر مسند کے کشتیان سلر بھی رکھی ہوئی اسپر تورے پوش پڑے ہوے
یہ چند اشعار تعریف مین اس بارہ دری کے آپ کے روبرو عرض کرتا ہون نظم

کتھی جواہر سے سب بھری دیوار
طاق کسرا سے حسن مین وہ چند
قصر قیصر سے مرتبہ مین بلند

کاخ خاور سے تیرے کا
صاف ترشا ہوا تھا سیرے کا
ساق سیمین حور تھے دستون

غیرت شمع طور تھے دستون
وہ فردوس سے بھی خوش تر در
رشک آغوش حور عین ہر در

شیشہ شہ تھا شہ خور شید
شیشہ آلات وہ لگا تھا تمام
سائبان وہ برنگ زردوزی

غیرت افزاے ابر نوروزی
رشک رخسار شاہدان طرب
صبح جنت مین جیسے نور ہدام

آئینہ ایک ایک برق لب
بیش قیمت بھی اسقدر تھے وہ سب
خانۂ آئینہ تھا منظر نور

موج آئینہ موج شعلۂ طور
جسکا ہیانہ تھا خراج طرب
رو بہ دیوار گیر دن پر بہار

آئینے سنگ کوہ طور کے تھے
جھاڑ سب ایک دکمل نور کے تھے

کیسے پنہان شاہد دیوار ❊ غلام کیفیت بارہ دری دیکھکر دنگ ہوگیا اور یہ خیال کیا کہ اس صحرا مین
انکی حفاظت کیونکر ہوتی ہوگی یہ ثابت ہوتا تھا کہ ابھی ابھی کوئی یہان سے اٹھکر بڑے سیر گیا ہی
مین نے دل مین خیال کیا کہ یہ کسی شہریار کا مقام سیر گاہ ہی وہ یہان آکر سیر کرتا ہی اور مشغول شکار رہتا ہی
یہ خیال کرکے مین بارہ دری کے اندر سے باہر آیا اور قدرت خدا دیکھکر اور تعریف اسکی کرتا ہوا اس
خیال سے آگے چلا کہ شاید کوئی اور تماشہ اس صحرا مین ہو اسکو بھی دیکھنا چاہیے تھوڑی دور چلا تھا
کہ ایک دریا نظر پڑا کہ جوش دریاے حشر کے تھا کہ جسکا دوسرا کنارہ ہم آغوش عدم تھا آسمان ایک
حباب اسکا معلوم ہوتا تھا چونکہ مین تھکا ہوا تھا گرد و غبار راہ کا منہ پر پڑا ہوا تھا مین کنارے بیٹھ گیا منہ
ہاتھ دھونے لگا وہ وقت تھا کہ آفتاب قریب غروب تھا کہ اس دریا مین ایک جانب سے کچھ روشنی
نمودار ہوئی نگر ایسی ضو تھی کہ جسکے روبرو ہے آفتاب گرد تھا نظر خیرگی کرتی تھی اسپر قائم نہین ہو سکتی تھی
مین اس جانب دیکھنے لگا کہ دیکھا مین نے ایک بجرہ کہ جسپر سائبان زربفتی استادہ ہی انجمین طلائی تھا جسپر
سے کھیلتی چلی آتی ہین عقب مین اسکے اور بہت سی سمور پنکھیان ہین کہ اسپر سیکڑون نازنین سوار ہین

وہ بجرا طلائی ہی یہ ضو اُسکی تھی وہ بجرا اسی جانب چلا آتا تھا یہ دیکھکر غاکسار ایک فرغہ مین درختون کے پوشیدہ ہوگیا اور دیکھنے لگا کہ اس بجرے مین کون ہی جب وہ بجرہ کنارے پر پہونچا تو دیکھا کہ اُس بجرے مین مسند زرنگار پر ایک نازنین مہر تمکین ماہ جبین مہ پیشانی مثل مہر کے تابان ابرو ہلال رخسار مثل ماہ چہاردہ کے درخشان زلف پرشکن رخسار کے یون قریب تھی کہ جیسے ظلمت و نور باہم گلے ملین خال جبین حور کی چشم کاتل تھا بقول انشا شعر خال رُخ چشم حور کا تل تھا + یا سویدائے دیدۂ دل تھا کہ کلاہ کجی دار سینہ تختۂ نور اسپر پستان کا ابھار بازو کلائی نور کے سانچے مین ڈھلے ہوے تھے انگلیان مثل شعلۂ طور کے تھین پور پور چھلے جو دل عاشق کے چورشتہ سے پاکون تک نور کی بنی ہوئی تھی جواہر مین غرق پوشاک گلنار زیب جسم عالم شباب سن پندرہ سولہ برس کا ہاتھ مین یاقوت نگار چھڑی اُس بجرے سے اُترتے ہی تمام اُسکی خواصین ہم راز مین اُترین اُسکے گرد پیش کھڑی ہوئین اہ خداوندیہ ثابت ہوتا تھا کہ گرد ماہ ستارے ہین اُسکا رو سے تابان اُس بحر کنار مین یہ بہار دیتا تھا کہ جیسے مہر درخشان اُفق مین ہو پس حضور مین نے اُسکی تصویر اُسی وقت کھینچ لی اتنے عرصہ مین وہ گل رعنا سبزۂ خوابیدہ کو مثل صبا کے اپنی رفتار ناز سے پامال کرتی ہوئی اور کبک کو رفتار قیامت افزا سے شرماتی ہوئی نرگس کو اپنی آنکھون سے شرمندہ کرتی ہوئی زلف پیچان سے سنبل کو خجل کرتی اشہاد اُسکے قد رعنا کو دیکھکر بارے خجالت کے زمین مین لب جو تا کر گڑ گیا بس وہ نازنین مع اپنی خواصون کے نہر پر جاکر بیٹھی کچھ دیر کھیل کر پانی سے اور وہان سے اُٹھ کر طرف بارہ دری کے چلی وہان خواصون نے چبوترے پر فرش وغیرہ کر رکھا تھا وہ نازنین جاکر مسند پر بیٹھی یہ خاکسار بھی درختون کی آڑ مین بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا دو پہر رات تک وہ حور وش بزم آرا رہی جب زلف لیلاے شب تا کمر پہونچی تو آپ کے طرف دریا کے چلی گئی اور بجرے پر سوار ہو کر جدھر سے آئی تھی مع خواصون کے روانہ ہوئی مین اسی مقام پر تھا کہ چند سپاہی اُس مقام پر آئے اور پہرہ دینے لگے مین نے اُنسے جو یہ حال دریافت کیا کہ یہ کیا مقام ہی اور یہ بارہ دری کس لئے قیام کرنے کی جگہ ہی اُنھون نے مجھسے پاون تک میری صورت دیکھی اور کہا کہ تم ہمکو مسافر معلوم ہوتے ہو اس اقلیم کے رہنے والے نہین ہو مین نے کہا کہ مین سوداگر ہون اسی صحرا سے قریب ایک اور صحرا ہی اُسمین میرا قافلہ اُترا ہی میرا جو دل گھبرایا چونکہ شب ماہتابی تھی مین سیر کرتا ہوا ادھر نکل آیا اُنھون نے کہا کہ یہ صحرا قلمرو مین شہر آفتاب نما کے ہی جہان خداوند آفتاب کے نائب و فرزند حکومت کرتے ہین وہ شہر پانچ کوس کے فاصلہ پر ہی یہ آراستہ کیا ہوا نور خالص یعنی دختر خداوند ملکہ شہر ہے سیمتن کا ہی جو کہ ہمیشہ ہمین نائب خداوند کی اور لخت جگر ہین خداوند کی یہ بارہ دری اُنھون نے اپنے قیام کے لیے آراستہ کی ہی اور بوقت سہپر اس صحرا مین تشریف لاتی ہین بارہ دری مین بیٹھکر تماشای سبزہ زار کرتی ہین اور بوقت نصف شب یہان سے تشریف لیجاتی ہین ہم مغلین کے ملازم ہین یہ جو دریا تم دیکھتے ہو یہ اُسکے قلعہ کے نیچے روان ہی جہان اُس حور وش کا مکان ہی جس قلعہ مین نائب خداوند سلطنت کرتے ہین اور وہ قدرت خداوند سے پیدا ہوا ہی چونکہ مین ملکہ کو دیکھ چکا تھا مین نے بطور تجاہل کے کہا کہ ملکہ کیا بارہ دری مین تشریف فرما ہین اُنھون نے کہا کہ بارہ بج گئے ہین اب وہ کہان ہمارے آرام قلعہ کو تشریف لے گئین ہین اب کل سہپر کو تشریف لائینگی یہ سُن کے مین اپنے قیام گاہ پر چلا آیا یہان میرے ملازم و غلام پریشان تھے جب مین پہونچا اُنکو اطمینان ہوا ناظرین کو معلوم ہو کہ خواجہ حسین نے اُتنی کیفیت جو کہ اُنپر گذری تھی کہ اُنکو خواص نے دیکھ لیا اور جو خواصین آئین اور باہم گفتگو ہوئی کہ خود ملکہ آئی اور اُسنے ہمارا پیچھا کیا پھر گئی خود اپنی زبان سے اپنی کیفیت بیان کی خواجہ نے نہین بیان کی بلکہ اُسنے

مقام پر یہ تقریر جو کہ تحریر ہوئی ہی بیان کی روبرو ارژنگ کے یہ سن کے ارژنگ نے کہا کہ یہ بھی کچھ معلوم ہوا تھا
کہ اُس نازنین کی شادی ہو گئی ہی یا کہ نا کتخدا ہی خواجہ نے کہا کہ ابھی شادی نہین ہوئی ہی جب مین نے اُنسے
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ابھی اسکی شادی نہین ہوئی ہی کیونکر ہو کہ یہ خیال ہی کہ کوئی نور خالص ہو تو اُسکے
ہمراہ عقد کیا جاے ایسے ویسے کے ہمراہ کیونکر ہو ملکہ کا پیوند نہین ملتا ہی جو عقد ہو یہ سبب ہی جو ابھی تک ملکہ کی
شادی نہین ہوئی ہی وہ گوہر نا سفتہ میری راے مین آپ کے قابل ہی ایک تو یہ سبب ہی کہ آپکے اور اُسکے
حسن مین سر مو فرق نہین ہی اگر آپکے پہلو مین بیٹھے تو بہت خوب ہی زینت کاشانہ ہو دوسرے جیسا وہ شوہر
چاہتی ہین اُسی صفت کے آپ ہین اگر وہ بقول اُسکے خداوندزادی ہی تو آپ بھی فرزند خداوند و ہمسر خداوند ہین
اُنکی تو ایک پشت مین خدائی ہی یہان دو پشتین ہوئی ہین آپ خدائی کرتے آے ہین باپ خدا تھے دادا
خدا تھے کیسے خدا کہ جنکے قبضہ مین اٹھارہ ہزار ملک باختر تھے یہ مرتبہ اُسکو کب نصیب ہوگا اُسکے قبضہ
مین تو صرف بارہ یا تیرہ ملک ہین جو جو قدرت آپکے دادا نے دکھائی ہی وہ تو کبھی خواب مین نہین کسی نے
دیکھی ہوگی بس یہ تصویر آپکے لائق ہی آپ اسکو لین گو میرا قصد تھا کہ مین کسی شاہ خواہ شہریار کے ہاتھ فروخت
کرونگا مگر میرے نزدیک آپ سے بہتر کوئی میری نگاہ مین نہین ہی کہ جسکو دون یہ کہکر خواجہ نے وہ
تصویر جو کہ لب دریا کی طیار کی تھی کہ جب ملکہ بحری سے اُتر کر اپنے خواصون کے کنارے
دریا کے استادہ ہوئی تھی نکالکر ارژنگ کو دی ارژنگ نے لیکر اُسکو جو دیکھا اور غور جو کیا تو دیکھا
کہ ایک نازنین مہ تمکین بصد ناز و ادا لب دریا کھڑی ہی گرد اُسکے خواصین ہین جو توصیف خواجہ نے
کی تھی اُس سے زیادہ اُسکو حسین دیکھا ایک نادک دل دوز تھا کہ قلب کے پار ہوا دل بیقرار ہوا اُسکے
تیر مژگان نے جگر کو غربال کر دیا یعنے ارژنگ اُس صاحب تصویر پر عاشق و دل دادہ ہو گیا عنان صبر و
قرار ہاتھ سے جاتی رہی بے اختیار ہو کر اور اُس تصویر کی طرف مخاطب ہو کر یہ دو شعر در زبان کیے شعر
سا غرانی حیات کا چھلکا ✦ تو خبر میری جلد اے ملکہ ✦ تیری الفت سے دل ہوا گھائل ✦ دیکھکر تجکو مین ہوا مائل ✦
یہ شعر پڑھ کر اور تصویر کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ مین تو تیرا دیوانہ ہو گیا ہون اس صاحب تصویر پر شیفتہ
و فریفتہ ہون کیا بانکی چتون ہی کیا سرمگین آنکھین ہین کیا خوب پیکر دلپذیر ہی اُسکو لقمانے اپنے بدقدرت
سے بنایا ہی یہ سودا اگر سچ کہتا ہی کہ یہ آپ کے لائق ہی خواجہ نے کہا کہ گو خداوندہ یہ تصویر مین نے اپنے
لیے طیار کی تھی مگر اب میرا اس پر قابل نہ تھا کہ مین عشق و عاشقی کرتا بدین خیال مین نے قصد کیا تھا کہ کسیکو
نظر دونگا کہ اُسکے عوض مین نہ کثیر ہاتھ آئے گا یہان جو پہونچا اور آپنے جو حال دریافت کیا فوراً یہ خیال ہوا کہ
یہ تصویر آپ کی نذر کرون کیونکہ یہ آپ کے لائق ہی بس مین نے اپنے خیال کے موافق کیا واقعی یہ نازنین
آپکے لائق ہی ارژنگ تو اسقدر محو ہوا کہ سوائے تصویر کے اور کسی طرف نگاہ اُٹھا کر نہین دیکھتا ہی تصویر کی جانب
ٹکٹکی بندھی ہوئی ہی لب پر آہ ہی دل مین صاحب تصویر کی چاہ ہی اب کچھ خیال نہین ہی کہ مین کس ضرورت سے
یہان آیا تھا اور کس کام سے یہان پر رات بسر کی ہی اول تو خواجہ حسین نے اسقدر طول دیکر اُس قصہ کو
بیان کیا تھا کہ وہ رات اسی ذکر مین تمام ہو گئی تھی اور ارژنگ اسقدر محو ہوا تھا کہ سب خیال فاسد اُسکے دل
سے جاتے رہے تھے یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ پہلے چل کر شہر آفتاب نما کی سیر کرون اور برجیس کو اپنا
مطیع کرون اُسکے بعد اہل اسلام سے مقابلہ کرون اور جب سے اُس ملکہ کی حالت سنی تھی بغیر تصویر دیکھے
اُسکے دل مین یہ خیال ہوا تھا کہ اُس نازنین کے ہمراہ چل کر عقد کرون جسکی توصیف تاجر کرتا ہی اور جسکے تصویر جو دیکھی ہی
اب تو صنم ہو گیا ہی حالت جنون بہم پہونچی ہی اب تو قصد اپنا بالکل ہی فسخ کر دیا ہی اور یہ خیال کر لیا ہی کہ بعد اس مہم

کے یعنی عقد ہوجانے کے اور ملکہ کے ہاتھ آنے کے اہل اسلام سے سمجھا جائیگا بڑا ہوشیار ہی اسنے خیال کیا کہ اگر مین یہان پھنس گیا اور اہل اسلام سے مقابلہ ہونے لگا تو خرابی ہوگی کوئی دوسرا ملکہ کو لے جائیگا ایسی نازنین کے بہت سے خواستگار ہین خصوصاً اہل اسلام تو زیادہ تر اور وہ لوگ بڑے زبردست ہین اگر انکو کسی کی زبانی اسکے حسن و جمال کی خبر مل گئی اور سن لیا اور کوئی عاشق ہوگیا تو پھر ہاتھ آنا محال ہی وہی لیجائیگا چند سبب ہین اول تو وہ لوگ خود ہی خوبصورت ہین دوسرے جری ہین تیسرے انکو اپنی جان کی کچھ پرواہ نہین ہی وہ لوگ تو جان لڑا دینگے اور جس طور سے ممکن ہوگا لیجائینگے مین ہاتھ ملکر رہجاؤنگا سوائے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا وہ لیجانیوالا خوب مزے اڑائیگا مین رات دن اس آتش غم سے مثل ہیزم خشک کے جلا کرونگا زندگی دوبھر ہوگی مرنا پڑیگا آب و غذا ترک ہوگی کچھ اچھا نہ معلوم ہوگا اس سے کیا حاصل یہان کسی کو اپنا نائب کرو اور یہان سے طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کرو ایسی حالت مین مقبرہ نہ کھدواؤ اس مین خرابی ہی وہ یہ کہ اہل شہر تو الگ آمادہ فساد ہین اسلم و دیلم علیحدہ بگڑے ہوے ہین اگر کوشش مقبرہ کھدوانے کی کی تو فساد عظیم ہوگا اور یہ ہوگا کہ برسون اسی مقام پر گذر جائینگے کل اہل اسلام بقول اسلم و دیلم اپنی اپنی لشکر کشی کرینگے اور لشکر لیکر دوڑ پڑینگے کی جان بچانی دشوار ہوگی میرا اصل مطلب فوت ہوجائیگا بعد ملکہ کے حاصل کرنے کے پھر اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا ابھی بسبب عشق کے میرے حواس بجا نہین ہین یہ لوگ کہین بھاگے تو جاتے نہین کہ یہ ملک قبضہ سے جاتا رہیگا یہ سب کام بعد کو بھی ہوسکتے ہین اگر اس مین تساہل کیا تو ملکہ البتہ ہاتھ سے جاتی رہیگی بس یہ امر خیال کرکے بیخبگان و دیگر سردارون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ بالفعل بدولت نے مقبرہ کھدوانے کو ملتوی کیا کہ کیونکہ اب یہ دماغ خداوندکا بسبب عشق اس نازنین کے نہین ہی کہ طرف امور ملکی کے توجہ کرے اور جنگ جدل کی طرف رخ کرے لہذا بعد عقد ہوجانے کے پھر مین اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا اب مین نے تاہونے عقد کے اپنے کل ارادے فسخ کیے اب مین تا امکان اس امر مین کوشش کرونگا کہ عقد ہوجاے کیونکہ دل بادولت کا آتش فراق مین اس صاحب تصویر کے بیقرار ہورہا ہی سوائے اسکی وصل کے اور کسی امر کا خیال نہین ہی آیندہ جو ہو سو ہو بس اب بادولت اپنی قیام گاہ پر تشریف لیجائینگے یہ کہکر اٹھنے کا قصد کیا کہ نظر تصویر پر جا پڑی آہ کہکر دل پکڑ لیا اور کلیجہ پر ہاتھ رکھکر یہ شعر پڑھنے لگا نظم خسب حال مقام ہذا

طائر نے آشیان ہی بیقراری اندرون	مار پرورد و چمن کے اب سیر دلم ہین	دل نے لی ہی مثل ضبط آہ و زاری اندرون
ہی سلیمان کو مرے جوش جوانی کا غرور	مرکب باد صبا پر ہی سواری اندرون	کچھ تو اے صیاد کر خاطر ہماری اندرون
کون کرتا ہی ہماری غمگساری اندرون		چل بسے ہوش و حواس و طاقت و صبر و قرار

پھر پڑھکر رونے لگا شعر مرا در دیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ✦ وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ✦ دیگر آہستہ برگ گل نفشان بر مزار ما ✦ بس نازک ست شیشۂ دل رکنارما پھر پڑھکر اور تصویر کو لیکر ارژنگ اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ کیا کرون میرا اب کسی کام کو جی نہین چاہتا ہی سوائے خیال معشوق کے ورنہ مین کبھی بغیر کھدواے ہوے مقبرے کے یہان سے نہ جاتا خیر پھر دیکھا جائیگا اب مین معشوق کے ملنے کی تدبیر کرون کیونکہ بادولت کا اب قصد ہوا ہی کہ اپنی شادی کرین بعد انقراغ عقد بادولت اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے اور اس مقبرے کو کھدوائینگے یہ کہکر کہا کہ تخت اٹھاؤ کچھ دنون یہ مقبرہ اور باقی رہیگا خیر دیکھا جائیگا بس سب سردار بھی اسیوقت ہمراہ ارژنگ اٹھے اسلم و دیلم بھی خوش ہوگئے اور کہنے لگے اپنے اپنے دل مین کہ اس سودا گر نے خوب یہ بلا اس وقت ٹالی اور خوب مقبرہ بنوایا تھا تو بڑا حرامزادہ ہی اسنے بڑھکر ارژنگ سے کہا کہ خداوندا ایک امر میرے ذہن مین آیا ہی وہ یہ ہی کہ اکثر یہ لوگ جو کہ تصویر بناتے ہین مصنوعی بھی بناتے ہین کہین خواجہ نے یہ مصنوعی تصویر نہ بنائی ہو کیونکہ یہ انداز سے اہل اسلام کا درست معلوم ہوتا ہی اسنے اس فقرے سے یہ بلا

نہ ٹالی ہو یا کوئی اہل شہر سے سوداگر کی صورت بنکر نہ آیا ہو وہ ہی عیار نہ ہو جو کہ بہرام کو لیگیا ہو اس سوداگر سے یہ تو پہلے دریافت فرمائیے کہ یہ تصویر اصلی ہی یا نقلی ارژنگ نے کہا کہ تو بڑا مرشد ہی خیر تیرے کہنے پر عمل کرتا ہون یہ کہکر ارژنگ نے خواجہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ ای خواجہ جو کچھ تمنے بیان کیا یہ اصلی اور یہ تصویر بھی اصلی ہی اسمین تمنے کوئی تحریف تو نہین کی ہی خواجہ نے یہ سنکے دست بستہ عرض کیا کہ یہ جو کچھ مین نے عرض کیا ہی اگر اسمین فرق نکلے یا جو تصویر مین نے نذر خداوند کی ہی اسمین ہیر و فرق ہو جو چور کا خیال ہو وہ میرا حال اگر یہ خوف ہو کہ مین فرار کر جاونگا تو مین اس امر سے دست بردار ہوتا ہون کہ مین اپنا مال تجارتی نہین فروخت کرونگا آپکے ہمراہ لشکر مین رہونگا مگر ایک شرط سے کہ اگر مین جھوٹا نکلون تو میرا قتل آپ پر واجب ہی ورنہ اگر سچا نکلون تو جس شخص نے آپ سے عرض کیا ہی کہ یہ تصویر مصنوعی ہی خداوندا اسکو میرے سپرد کرین پہلے مین اس سے اپنے تمام مال کا جو کہ تجارتی تھا اور مین نے اسکو بسبب اس امر کے نہین فروخت کیا کہ مین آپکے ہمراہ تھا جو کچھ نقصان ہوا ہی مین اس سے لونگا اور اسکو پھر قتل کرونگا کوئی مزاحم اور کوئی میری جان کا خواہان نہو یہ سن کے ارژنگ نے کہا کہ ہمکو یقین آگیا کوئی ضرورت نہین ہی اس وقت ارژنگ سب اپنے سردارون کے طرف ایوان شاہی کے چلا گیا بقیہ کہدنے سے بچ گیا اہل شہر نے اسیوقت سجدۂ شکر ادا کیا اور بہت خوش ہوے ہر ایک نے خواجہ کے قریب آکر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپکا یہ احسان ہم سبکی گردن پر ہوا کہ آپنے ہماری سبکی جان بچائی خواجہ نے کہا کوئی مین نے یہ امر جان کے نہین کیا خدا نے اپنی قدرت سے یہ سبب پیدا کر دیا بھائیون کل ہی تو مین وارد شہر ہوا تھا کہ یہان کی خرابی کی خبر ملی مین نے یہی خیال کیا کہ چل کر مین بھی اہل شہر کا شریک ہون یہان پہونچا ارژنگ نے طلب کیا مین چلا گیا اسنے حالات دریافت کیے مین نے جو دیکھا تھا وہ بیان کر دیا اور تصویر دیدی وہ عاشق ہو گیا سوداے عشق مین یہ بھی خیال آیا کہ پہلے مقدمہ کرلون تو پھر اہل اسلام سے مقابلہ کرون یہ اس خدا کے کارخانے مین جسنے ہمکو پیدا کیا اور ہم جسکی پرستش کرتے ہین اور وہ خالق برحق اور رازق مطلق ہی بھائیون شکر کرو کہ یہ بلا بغیر جنگ جدل ٹل ہو گئی اور تم سبکے حسب دلخواہ کام ہوا اہل شہر خواجہ حسین کی تعریف کرتے ہوے اپنے اپنے مکان کو بخوشی و خرمی روانہ ہوے اہل بقعہ اپنے اپنے مقام پر جا کر بیٹھے جو جو جسنے مراد و منت مانی تھی وہ ادا کرنے لگا حمائد شہر اپنے اپنے مقام کو گئے جو اہل شہر اپنے مکان مین پہونچا اسکی اہلخانہ نے اس سے دریافت کیا کیا گذری بقیہ تو مین کہدا اسنے ساری کیفیت بیان کی ہر ایک خواجہ کو دعائین دے رہا ہی تمام شہر مین گھر گھر خوشی ہو رہی ہی حمائد شہر بھی اپنے اپنے مکان پر پہونچے ساری کیفیت اپنے لوگون سے بیان کی وہ لوگ بھی بہت خوش ہوے تذرین ہونے لگین تمام شہر مین تو یہ حال ہی ادہر ملازمین ملکہ جو واپس گئے تو محلدار کو بلا کر کل حال کہا اور کہا کہ ملکہ سے عرض کرنا کہ ہم لوگ انعام کے امیدوار ہین محلدار نے جا کر کل حال ملکہ سے عرض کیا ملکہ خوش ہو گئی نوبت یہ تھی کہ شادی مرگ ہو جاے پس اس وقت سب کو انعام دینا شروع کیا سامان تذر و نیاز کا ہونے لگا ان لوگون کو اسی خوشی مین چھوڑیے حال ارژنگ کا ملاحظہ ہو کہ اسکو راہ مین خیال آیا کہ اس تاجر کو کچھ انعام دینا ضرور ہی اسی وقت ایک چوبدار کو روانہ کیا کہ جس تاجر نے ہمکو تصویر دی تھی اسکو بلا لاؤ کہنا خداوند یاد فرماتے ہین چوبدار ادھر چلا سواری ارژنگ کی طرف درودولت کے چلی زبان پر ارژنگ کے شعر عاشقانہ ہین سواے خیال ثریاے سیمتن کے دوسرا خیال نہین ہی یہ اسکے عشق مین غرق ہی دریاے عشق مین غوطے کھاتا ہوا چلا آتا ہی خراب الفت ثریاے سیمتن نے اپنے سے از خود رفتہ کر دیا ہی اسکی تو یہ نوبت ہی کہ اسنے وصل مین ہونٹ خشک ہو گئے ہین رنگ زرد ہو گیا ہی آنکھون مین ملتے

پر مرگئے ہین آثار حضرت عشق کے ظاہر ہین اُدھر اسلم و دیلم و دیگر سردار خوش ہین مگر سخنگان کو بڑا رنج ہی
دل مین کہتا ہی کہ یہ کیا ہوا یکایک یہ تو ورق اُلٹ گیا بنا بنایا کام بگڑگیا کیا تدبیر کرون کہ ارزنگ پھر اس طرف
متوجہ ہو اکہا یہ تاجر کہان سے آگیا بڑا اسنے دھوکا دیا ضرور یہ کوئی عیار ہی اسنے مکر کیا ایسے ایسے خیال کرتا
ہوا خاموش خواہی مین بیٹھا چلا آتا ہی مگر رنج بہت ہی یہانتک کہ ارزنگ قریب ایوان شاہی کے پہونچا اور تخت
سے اُتر کر داخل دربار ہوا سب سردار بھی ہمراہ ہین ارزنگ آکر تخت پر بیٹھا تمام سردار اپنے اپنے مقام پر
بیٹھے مگر حالت یہ ہی کہ ارزنگ نہ کسی سے بات کرتا ہی نہ چیت خاموش بیٹھا ہی تصویر کو دیکھ رہا ہی اگر بات
بھی کی تو کچھ شعر عاشقانہ پڑھے مجنون ہوگیا ہی یہان تو یہ حالت ہی اسکو بھی خبر نہین کہ دریا مین کون کون ہی اور کون
نہین ہی یہ بھی نہین خبر ہی کہ مین کس مقام پر ہون اُدھر وہ چوبدار اُس مقام پر کہ جہان مقبرہ ہی پہونچا دیکھا کہ بھی
بہت سے اہل شہر ہین اور خواجہ سے گلے مل رہے ہین کہ اس چوبدار نے کہا کہ آپ کو خداوند یاد فرماتے
ہین اُنھون نے کہا کہ چلو انکو خیال ہوا کہ اب کیون طلب کیا ہی معلوم ہوتا ہی کوئی پیر سخنگان نے رخنہ اندازی
کی ہی چلو دیکھا جائیگا وہ چوبدار اُنکو لیکر در دولت پر آیا اُنکو بڑا افسوس ہوا اُس مقام کو دیکھکر اُنھون نے
اپنے دل مین کہا کہ یہ وہ مقام ہی کہ جہان پرندہ پر نہین مار سکتا تھا انسان کا کیا مقدور تھا یا یون دیر الی پڑا ہی
یہان اہل اسلام کا قبضہ تھا اُسکا ڈنکا بجتا تھا یا اب یہان ایک کافر حاکم ہی گنت دنا توس بجتے ہین جہان خیرہ
خاوری بیٹھ کر حکم و احکام جاری کرتا تھا یہ اپنے دل مین خیال کرتے ہوئے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان ارزنگ تخت
پر بیٹھا تھا اور دربار کا جمع تھا اور سب اہل دربار حاضر تھے کہ چوبدار نے عرض کیا خواجہ حسین حاضر ہین ارزنگ
نے سر اُٹھاکر خواجہ کی طرف دیکھکر یہ شعر پڑھا شعر ؎ یک راستان خبر یار ما بگو ؎ احوال گل بہ بلبل بستان سرا بگو
یہ کہکر کہا کہ خواجہ مین نے تمکو اس لیے طلب کیا ہی کہ تمنے اپنی آنکھون سے میرے یار کو دیکھا ہی مین اُن
آنکھون کو دیکھ لون دوسرے جنے تمکو کچھ انعام نہین دیا ہی وہ دو لون یہ کہکر جو پوشاک کہ اُسوقت پہنے ہوے
بیٹھا تھا کئی لاکھ کی تھی تیغ تلوار سے خواجہ کو عنایت فرمائی اور کئی لاکھ روپیہ اُسکے ہمراہ دیا اس خیال سے
کہ اسنے میرے معشوق کو اپنی آنکھون سے دیکھا ہی ایسے شخص کی بڑی عزت کرنا چاہیے آپ اور پوشاک
پہنی خواجہ بہت خوش ہوے اور سب اسباب لیکر دربار سے باہر آئے اور طرف سرا کے روانہ ہوے
اور سرا مین پہونچکر اپنے مقام پر بیٹھے ملازم خوش ہوے بھنڈاری نے حال دریافت کیا خواجہ نے کل حال بیان کیا
ملازمون سے کہا کہ کل مکان تلاش کرنا ہم اب کچھ دنون یہان قیام کرینگے انکو تو اب یہین چھوڑ بے اب حال
ارزنگ سنیے کہ یہ دربار مین بیٹھا ہوا ہی سب اہل دربار حاضر ہین کہ سخنگان کو تاب نہی ایک مرتبہ ارزنگ
کی طرف منہ کرکے کہنے لگا کہ میرے خیال مین یہ امر نہ آیا کہ خداوند نے مقبرہ کدوانے سے کیون دست برداری
کی خیر سبا ئل کی طرف سے تو اس عزم کو فسخ کیا کہ اُدھر لشکر کشی کرکے جاتا تھا یہان کوئی لشکر کشی تو کرتا
نہ تھی صرف زبان کا ہلانا تھا حکم دینے کی دیر تھی کل کام انجام پاجاتا ارزنگ نے کہا کہ تو اتنا بڑا عقلمند ہوکر ہماری
بات کو نہ سمجھا ارے احمق تجھکو کس خیال سے اس امر کو ملتوی کیا کہ اب تو ہمکو سودائے محبت کی تلاش ہی
اور ہم ایک بت رعنا کے عشق مین مبتلا ہین اور یہ ہمکو یقین تھا اور ہو کہ بغیر کشت و خون ہوے مقبرہ نہ گھڑتا اور
یہ جنگ و جدل ایسی نہ تھی کہ یہ آج ختم ہو جاتی اسمین برسون صرف ہوتے جسوقت یہ خبر تمام ممالک اہل اسلام مین
منتشر ہوتی سب لشکر کشی کرکے اُدھر آتے اسی ملک مین خاتمہ جنگ و پیکار کا ہوتا اور کل اہل اسلام
اسی مقام پر قتل ہوتے مجھکو اسقدر کب صبر تھا کہ مین بعد ختم جنگ و جدل اپنے معشوق کی طرف جاتا بس
مین نے اس خیال سے اس امر کو موقوف کیا کہ بعد عقد و شادی کے مین اس طرف توجہ کرونگا سخنگان

کہا کہ اب میری سمجھ مین آیا ہان یہ رائے تو آپ کی بہت خوب ہی میرے پسند ہی ارزنگ نے یہ سنکے کہا کہ اب تمہاری کیا رائے ہی آیا مین یہان سے کوچ کرون اور قریب شہر ہونچکر نامہ تحریر کردن اور اپنے قصد سے برجیس کو آگاہ کردن کیونکہ میرے دل کو قرار نہین ہی بغیر کوے یار کے سخنگان نے کہا کہ میری تو یہ رائے نہین ہی بلکہ یہ رائے ہی کہ آپ پہلے اسی شہر سے اسکے نام نامہ تحریر فرمائین اور اسمین ملکہ کی طلب ظاہر کرین اگر وہ اسکے جواب مین تحریر کرے کہ آیئے ملکہ موجود ہی ہم عقد کردینگے تو آپ یہان سے خوشی خوشی مع لشکر سفر کرین اور وہان چلکے شادی کیجیے اور اس طرف سے سائل پر لشکر کشی فرمایئے اور اہل اسلام سے مقابلہ فرمایئے اور اگر وہ انکار کرین تو پھر آپر لشکر کشی فرمایئے چلکر مقابلہ کرکے اپنی معشوقہ کو حاصل کیجیے اسکے بعد پھر اور طرف لشکر کشی کیجیے مین تو یہ رائے دیتا ہون ارزنگ نے اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ میری رائے اچھی ہی یا سخنگان کی سب اہل دربار نے کہا کہ اگر خلاف طبع عالی نہو تو عرض کرین ارزنگ نے کہا کہ شوق سے عرض کرو انھون نے کہا کہ ہمارے نزدیک وزیر صاحب کی رائے اچھی ہی اسمین یہ ضرور فائدہ ہی کہ جس عرصہ مین نامہ برجواب لیکر آئیگا اس عرصہ مین خداوند یہان سامان سفر درست کرلین اور سامان جنگ اگر جواب مولن مرضی کے آئے تو خیر ورنہ اسی وقت لشکر کشی کردین اور یون بے سر و سامان کسی کے ملک پر جانا جہان سنا جاتا ہی کہ کئی ملکون کے بادشاہ شریک ہین تیس تیس لاکھ کے قریب لشکر ہی اسقدر قلیل لشکر سے جو کہ اس وقت اسکا آٹھوان حصہ ہی کوئی چھ سات لاکھ کے قریب لشکر مین آدمی ہی اتنے بڑے لشکر کے روبرو کیا حقیقت ہی اور اپنا لشکر اسکے پاس اسوقت تھا جبکہ خواجہ حسین اس شہر سے کوچ کرکے چلے تھے خواجہ یہ تو کہتے تھے کہ لوگ آگے چلتے ہین اور شریک ہوتے جاتے ہین اگر اس عرصہ مین اور لشکر جمع ہوگیا ہو تو کیا عجب بدون دریافت حال ایک مرتبہ لشکر کشی کرنا بالکل خلاف عقل ہی نامہ بر روانہ کرکے منشاے دل تو دیکھیے کہ کیا منشا ہی اور کیا جواب آتا ہی اس عرصہ مین آپ بھی اپنا لشکر بڑھایئے اول تو آپ اتنے بڑے بادشاہ کی بیٹی کے ساتھ شادی کرنے جاتے ہین جو کہ اپنے کو اس وقت نائب خداوند کہتا ہی اور لوگ اسکی اطاعت کرتے ہین دوسرے آپکا یہ دعوی ہوگا کہ ہین خداوند ہون تم میری بندگی کرو اور اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کردو جبکہ آپ کے ہمراہ لشکر قلیل ہوگا تو اسکی نگاہ مین آپکی کیا وقعت ہوگی خیال کریگا اگر مین ایک حملہ کرونگا تو تمام لشکر کو کاٹ ڈالون گا اگر اسکی مرضی شادی کرنے کی ہوگی بھی تو نہ کریگا اس نامہ کے جانے سے یہ امر ہوگا کہ آپکی وقعت اسپر ظاہر ہوگی اور جب کوئی نامہ لیکر جائیگا اسکے ہمراہ دس ہزار سوار کردینگے جب اسکو خبر ہوگی کہ فلان شخص کا نامہ بر آیا ہی جو کہ خود ہی اس وقت وہ دریافت کریگا کہ کسقدر لوگ نامہ کے ہمراہ ہین جب معلوم ہوگا کہ دس ہزار سوار نامہ بر کے ہمراہ ہین تو خیال کریگا کہ بڑا لشکر ہی جب تو نامہ بر کے ہمراہ دس ہزار کا لشکر ہی اور آپ کی بھی وقعت ہوگی اگر یہ خیال کریگا کہ ہین خداہون تو یہ بھی کوئی بادشاہ بزرگ ہی آپ کے بزرگون کا بڑا نام ہی کیونکہ سنا گیا ہی کہ زیر فیلول خداوندی جو ستر لاکھ کے لشکر کی چھاؤنی تھی اور ہرمز رسل کے پاس بیس لاکھ سے کم لشکر نہ تھا یہ تو وقعت ہی اور یہ نام ہی اور آپ اسکے پوتے ہوکر کہ جو اسقدر سپاہ رکھتا ہو اور خداوند ہوکر ایک بندے پاس اس حقارت سے تشریف لے جائین بلکہ اس شان سے جانا زیبا ہی کہ اسکو بھی معلوم ہو کہ فرد یہ خداوند لقا کے پوتے ہین انکے ساتھ شادی کرنے مین کوئی نقصان نہین بلکہ ہماری عزت ہی یہ جو اہل دربار نے تقریر کی ارزنگ کے بھی خیال مین آگئی کہا کہ بہتر نامہ تحریر کیا جاے بہت کچھ اسمین شان و شوکت تحریر ہو اہل دربار نے کہا کہ بہت خوب لکھ دیجیے کہ نامہ لیکر کون جائیگا ارزنگ نے کہا کہ یہ امر سواے سخنگان کے اور کوئی نہین کرسکتا ہی وہ نامہ لیکر جائیگا یہ کلام سنکے ارزنگ کے منہ سے سخنگان کے ہوش اڑ گئے کیونکہ برجیس سے دربار کا حال سن چکا تھا

عرض کیا کہ خداوند یہ سختی مجھسے نہ اٹھیگی کڑی مجھ سے نہ سہی جائیگی مین یہ سختی نہ برداشت کرسکونگا خداوندا ور کسی کو
روانہ فرمایئے یہ سنکے ارزنگ نے کہا کہ اگر تم نہ جاؤ گے تو میرا پہلوان قدرت سلیم شیر صولت نامہ لیکر جائیگا
بلکہ اُسکا جانا بہت خوب ہوگا یہ بھی معلوم ہوگا کہ ایسے ایسے پہلوان و سردار لشکر مین ہین کچھ تو ضرور خیال ہوگا کہ اگر
مقابلہ ہوگا تو بڑا کشت وخون ہوگا اُنکے حملہ کون روسکے گا اچھا تم لوگ نامہ تحریر کراؤ اور سلیم شیر صولت
سے کہا کہ تمکو نامہ لیکر جانا ہوگا اُسنے عرض کیا کہ غلام بسر وچشم نامہ لیجائے گا یہ تو میرا افتخار ہی کہ مین خداوند کا نامہ
ہون اور مین جہانتک ممکن ہوگا بہت اُسکو سمجھاؤنگا یہ سنکر اُسنے عرض کیا ارزنگ نے اُسکو حکم دیا کہ دس ہزار سوار
لشکر سے منتخب کرلو اُنکو نئی وردیان دی جائین علمون کے پھریرے نئے ہون جھنڈے وغیرہ بہت نفیس ہون ایک
بارگاہ بھی ہمراہ ہو بس یہ جو حکم لگانے دیے سلیم اُسی وقت اُٹھکر دربار سے رخصت ہوکر طرف چھاؤنی کے آیا یہان
ارزنگ نے کہا کہ نامہ ابھی تیار ہوجاے تاکہ کل پہلوان قدرت روانہ ہو اور یہ حکم دیا جاتا ہی کہ کل سے لشکر کی
بھرتی شروع کردیجاے ایک بارگاہ بہت نفیس ہمارے لیے طیار کی جاے تمام لشکر کے لیے نئی وردیان طیار
ہون یہ حکم سُن کے اُسی وقت دبیر کو طلب کرکے ایک نامہ کہ جسمین تعریف تھا وذہ ذاتی اُسکے بعد تعریف
ارزنگ بعد اُسکے شوکت وشان اُسکے بعد مطلب بہت فصیح مضمون اور خوب صورت الفاظ مین تحریر کیا گیا
نامہ کو ختم کیا ارزنگ کو نامہ سُنایا گیا اُسنے پسند کیا اُسکے بعد لفافہ کرکے اُسپر مُہر ارزنگ کی کی اور عرض کیا پس
ارزنگ نے کہا کہ پہلوان قدرت کہان ہی لوگون نے عرض کیا کہ وہ خداوند سے رخصت لیکر لشکر کو گئے ہین کہ سوا
دس ہزار انتخاب کرین ارزنگ نے حکم دیا کہ دس ہزار وردیان نئی اور ایک بارگاہ اور چند جھنڈے عمدہ وداروغہ
فراش خانہ سے طلب کیے جائین کہ وہ پہلوان قدرت کے ہمراہ کیا جائے گا پس اُسی وقت حکم دار وغہ فراش خانہ کو
دیا گیا اُسنے اُسی وقت بارگاہ وجھنڈے وردیان وغیرہ نکالین اور بارکرکے در دولت پر حاضر ہوا اُدھر پہلوان قدرت
سلیم شیر صولت چھاؤنی مین گیا تمام لشکر مین سے دس ہزار سوار انتخاب کیے اور اُنکو لیکر در دولت پر آیا
سواردن کو باہر ٹھہراکر اندر دربار کے گیا ارزنگ نے کہا کہ سوار انتخاب کرلائے کہا کہ جی ہان پس اُسی وقت
ارزنگ نے کہا کہ داروغہ فراش خانہ کدھر ہی حاضر ہوا وہ دست بستہ حاضر ہوا عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی کہا وہ بارگاہ
وجھنڈے وردیان آپ کے سپرد کردو اور سلیم سے کہا کہ تم نامہ لو اور کل بوقت سحر یہ نامہ لیکر مع دس ہزار سوار کے
یہان سے طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کرنا اور اپنا ملبوس خاص اُسکو عنایت فرمایا وہ مجرا بجا لایا اور وہ
لباس اُسی وقت پہنکر ہمراہ داروغہ کے بیرون دربار آیا اور سب اشیا جو جو کہ ارزنگ نے کہین تھین اُنپر قبضہ
قبضہ کیا اور سب سواردن کو وردیان تقسیم کین بارگاہ کا اٹالہ لدواکر درست کیا یہان ارزنگ نے دربار
برخاست کیا اور اپنے مقام آرام مین آکر تصور مین ملکہ کے پلنگ پر لیٹ رہا یہانتک کہ وہ رات ارزنگ نے
تڑپ تڑپ کر بسر کی سحر ہوئی دربار مین ارزنگ آیا سب اہل دربار حاضر ہوے دربار جمع ہوا اُدھر سلیم
بھی مع اپنے دس ہزار سوار کے زرق برق لباس پہنے ہوے طرف دربار کے آیا سواردن کو در دولت
پر ٹھہراکر دربار مین گیا اور مجرا بجا لایا اور عرض کیا کہ یہ خاکسار رخصت ہوتا ہی ارزنگ نے کہا کہ جاؤ
مگر بہت جلد جواب نامہ لیکر حاضر ہونا کہ مین تیرے انتظار مین ہون سلیم نے کہا کہ مین بہت جلد حاضر ہونگا
جانے کی دیر ہی کہ یہان پہونچا اور جواب نامہ حاصل کیا اور روانہ ہوا اور حاضر خدمت حضور ہوا ارزنگ یہ سُن کے
خاموش ہورہا یہ سلام رخصت کرکے بیرون دربار آیا اور مرکب پر سوار ہوکر طرف شہر آفتاب نما کے مع
دس ہزار سواردن کے روانہ ہوے خیمہ وبارگاہ وغیرہ اٹالہ عقب مین تھا شہر سے نکلکر بصد تیزروی روانہ ہوا دس
کوس پر جاکر قریب شام قیام کیا اسکو تو رہنے دیجیے جان لیجائے نامہ پر کے ارزنگ نے کہا کہ لشکر

کے بھرتی کرنے کی کوشش کی جائے اسی دن سے بھرتی شروع ہوگئی اب ارژنگ کو نامہ بر کے انتظار مین اور لشکر جمع کرنے مین رکھا جاتا ہی اور نامہ بر کو اثنائے راہ مین چھوڑا جاتا ہے

اب کچھ حال برجیس کا اور اسکے دربار کا تحریر ہوتا ہی دیگر حالات

ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ حال یہانتک تحریر ہوا ہی کہ برجیس نے دربار کیا تھا اور اہل شہر کی عرضی پر جو دستخط ہوے تھے وہ پڑھے گئے تھے اور اہل شہر زیر گنبد جمع ہوے تھے اُنکو وہ تقریر سنائی گئی تھی جو کہ تحریر ہوچکی اسکے بعد برجیس نے وہ تقریر بیان کی تھی کہ جسکی وجہ سے خواجہ حسین بعد برخاست دربار کے اُس شہر سے روانہ کرکے ممالک اسلام کو روانہ ہوے تھے خواجہ حسین کا تو حال بیان ہوچکا اب یہان کا حال بیان ہوتا ہی جب دوسرے روز دربار آراستہ ہوا سب حاضرین دربار جمع ہوے تو اول شہر نے آکر خوشخوار سے عرض کیا کہ خدمت مین خداوند کے آپ عرض کردین کہ جو تاجر آکر برابر کوتوالی کے اُترا تھا وہ کل یہان سے جمع اپنے مال واسباب کے کوچ کرگیا یہ ضروری عرض تھی خوشخوار نے عرض کیا برجیس نے کہا کہ ہمکو معلوم تھا اور وہ مرد مسلمان تھا ہمنے جان کر اُسکو جانے دیا تاکہ وہ ہماری خدائی کے حالات بیان کرے لوگ سن سن کے ادھر کو آئینگے پس کوئی ہرج کی بات نہین ہی ناظرین کو معلوم ہو کہ آفتاب نے ایک جگہ سے آئینہ بنایا ہی کہ جو کچھ واقعہ شہر مین واقلیم خورشید یہ مین گذرتا ہی وہ اسکو معلوم ہوجاتا ہی جو اُسکو خبر دیتا ہی وہ اُسکا تدارک کردیتا ہی اب حالت ہی کہ دور دور سے لوگ آئے ہین مذہب آفتاب پرستی قبول کرتے ہین اور شریک برجیس ہوتے ہین دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہی ناظرین پر واضح ہو کہ اقلیم خورشیدیہ سے ہٹ کر ایک بیشہ ہی کہ اسکو بیشہ طریدہ کہتے ہین اُس بیشہ مین ایک پہلوان رہتا ہی کہ نام اُسکا شنگ خودپرست ہی اُسکے پاس چالیس ہزار کا لشکر ہی اُسنے اُن سبکو زیر کیا ہی انمین ہر ایک مثل اُسکے ہی گو کوئی اُس سے کم نہین ہی وہ بارہ سو من کا گرز باندھتا ہی تین سو من کی تلوار اُٹھاتا ہی تین سو من کا تیر اُسکی زرہ سو من کی ہی خود بجاے تین کا نیزہ نو سو من کا قد اُسکا اسی گز کا ہی اُسکی پیشانی پر ایک شاخ ہی جو کہ نو گز کی ہی ہاتھ اُسکے مثل شاخ چنار کے ہین سر اُسکا مانند گنبد کے سینہ مثل فراخ کوہ کے دونون پاؤن مثل درخت خرما کے پنجے اُنچ کا اُسکا سینہ ہی کرگدن مست پر سوار ہوتا ہی خم کے خم شراب کے زہر مار کرتا ہی رستم کو زال وسہراب کو کودک خیال کرتا ہی غرض اسپر ایک ساحرہ کہ نام اُسکا مجرجا دو ہی بڑی زبردست ساحرہ ہی اپنے وقت کی سامری ہی عاشق ہی اور رات کو آتی ہی باہم عیش وعشرت مین رات بسر ہوتی ہی خوشی خوشی سحر ہوتی ہی اُس ساحرہ نے اُسکو سوے ایک زندہ بلوی ہی کہ اسپر تلوار کام نہین کرتی ہی ایک عطر اُسکی جسم پر ملا ہی کہ جسکے سبب سے اُسکو کوئی زیر نہین کرسکتا ہی ایک تو اصل مین قوی تھا دوسرے یہ جو اُسنے تدارک کیا تو اور قوی ہوگیا وہ مثل ہوئی کہ ایک تو کڑوا کریلا اُسپر چڑھا نیم وہ خودپسند اپنے کو بہت کچھ جانتا تھا کسی کی اپنے روبرو اصل نہ جانتا تھا مذہب اُسکا خودپرستی تھا اور جسقدر اُسکے ہمراہی تھے وہ اُسکو سجدہ کرتے تھے اُس بیشہ مین کوئی نہین جاتا ہی طریقہ اُسکا یہ ہی کہ جو قافلہ اُدھر سے نکلا اُسنے لوٹ لیا تمام شیران صحرائی کو اُسنے مشت درشت سے مار ڈالا ہی انسی درازگوش کو وہ ایک گھونسے سے مارتا ہی ازدہ کے کلے چیر ڈالتا ہی یہ قوت کا حال ہی درخت تناور کو کولی مین لیکر ایک جنبش مین زمین سے نکال لیتا ہی تمام بیشہ مین اُسکا قبضہ ہی رنگ اُسکا اسقدر سیاہ ہی کہ اسپر شب تاریک کا دھوکا ہوتا ہی وہ ملعون اسم بامسمی ہی ہمیشہ اپنے مقام پر کہا کرتا ہی کہ جب قصد کرونگا تمام دنیا پر قبضہ کرونگا میرا کون مقابلہ کریگا کسکو میرے مجادلہ کی تاب ہوگی مین خود طرح دیتا ہون اہل اسلام کی بہادری کی تعریف سنتا ہون اُنسے ضرور مقابلہ کرونگا اُنسے کچھ لطف سہ گری

حاصل ہوگا یہ تو اس فکر مین ہمیشہ رہتا ہی کہ اب کوچ کردن اب کوچ کردن مگر اسکی معشوقہ اور محبوبہ ہمیشہ اسکو منع کرتی
ہی کہ تو ابھی کوچ نہ کر جب مین کہون تب کوچ کرنا وہ اپنے قصد کو فسخ کر دیتا تھا اس سبب سے وہ منع کرتی
تھی کہ جب یہ جنگ و جدل مین مصروف ہوگا تو میرے کام مین کوتاہی ہوگی میری آتش شہوت کیونکر فرو ہوگی
دوسرے یہ خیال کرتی تھی کہ یہ اہل اسلام سے قصد مقابلہ رکھتا ہی وہ لوگ ایسے بہادر ہین کہ انسے کوئی
سر برنہوگا اُنکے مقابلہ کو جو جائیگا وہ یا زیر ہوگا یا قتل وہان سے کوئی واپس نہ آئیگا اگر زیر ہوگیا تو مجھکو
نہ قبول کریگا اگر قتل ہوگیا تو مین کیونکر اُسکے فراق کی تاب لاؤنگی پس بہتر یہ ہی کہ اسکو جانے نہ دون ایک
باغ اسی بیشہ مین اسنے سحر سے بنایا ہی اسی مین یہ رہتا ہی اور بیرون باغ تمام اسکا لشکر رہتا ہی کہ یہ خبر رفتہ رفتہ
اُسکے بھی کان تک پہونچی کہ اقلیم خورشید یہ مین ایک شہر آفتاب نما ہی اسمین مذہب آفتاب پرستی
کی ترقی ہی اور تمام واقعہ سنا بہت برہم ہوا اور اپنے لوگون سے کہا کہ جو اشیا کہ مین نے خلق کی ہین اُنکو
لوگ آفتاب و ماہتاب بھی کہتے اور پھر اپنا خدا تصور کرتے ہین یہ بڑی نادانی ہی پس مین جاکر اُنکو سزا
دونگا اس گمراہی کی بس میرا لشکر طیار ہو کل ہم ضرور طرف آفتاب نما کے کوچ کرینگے اُس بیشہ سے
قریب ایک اور بیشہ ہی کہ نام اسکا بیشۂ آذر ہی اسمین تین بھائی رہتے ہین جو کہ اس سے بھی طاقت قوت
مین بدرجہا زیادہ ہین اور اُنکے حربہ بھی اُنکے حربون سے وزن مین زیادہ ہین وہ بھی مثل اسکے کافر ہین ایک
کا نام منصور دراز آواز ہی دوسرے کا نام مقہور آدم خوار ہی تیسرے کا نام جو کہ چھوٹا بھائی ہی مریخ ناخوش
یہ تینون بھائی ایک مقام پر رہتے ہین اُنکے پاس قریب دو لاکھ کے لشکر ہی اُنکے شمشیر زنی کے ہنر مین اتنین
ایک ایک لاکھ کے مجمع مین شمشیر زنی کرتا ہی اُنکی خوراک گوشت مردم دمار ہی بس شبرنگ نے ایک نامہ
اُنکے نام تحریر کیا اور جو حالات سنے تھے وہ سب تحریر کیے اور یہ بھی لکھا کہ مین تو لشکر کشی کرکے جاتا ہون اگر
تمھارا بھی جی چاہے تو تم لوگ بھی میرے ہمراہ چلو ورنہ اختیار ہی یہ نامہ جو اُسکے پاس پہونچا وہ بھی بہت برہم
ہوے اور اُسی وقت مع دو لاکھ سپاہ کے تینون بھائیون نے کوچ کیا اور شبرنگ کو جواب تحریر کیا کہ تم چلو
جاتے ہین تم بھی آؤ نامہ بر جواب لیکر ادھر آیا وہ اُدھر کو روانہ ہوے چونکہ بیشہ قریب تھا نامہ کا جواب
جو شبرنگ نے دیکھا اور سنا کہ وہ بیعت کرکے چلے گئے اُسکو بہت غصہ آیا کہ یہ مجھپر سبقت کرگئے یہ بھی
فوراً مع اپنے چالیس ہزار کے اُس طرف کو روانہ ہوا پہلے اُنکا حال تحریر ہوتا ہی جو کہ قبل روانہ ہوے تھے
کہ یہ تینون مع لشکر قطع راہ کرتے ہوئے بصد تیز روی قریب شہر آفتاب نما کے پہونچے بیرون شہر خیمہ وغیرہ
برپا کیے لشکر اُترا نکلے لشکر اُتر چکا تھا کہ یکایک بیابان سے گرد اوٹھی اور شبرنگ مع چالیس ہزار کے
پہونچا آگے آگے شبرنگ خود فولادی سر پر چار آئینے برین زرہ تن مین جست و استادین موزے پہنے ہوے
گرز گاؤ سر سے پر تلوار داہنے مین دوش پر کمان پشت پر سپر ترکش کمر مین نیزہ ہاتھ مین کرگدن مست پر
سوار عقب مین لشکر جرار وہ بھی موزے پہنے ہوے خود سرون پر زرہین تنون مین تلوارین کمرون مین مرکبون پر
سوار چلے آتے ہین یہ دیکھکر تینون بھائی اپنے مرکبون پر سوار ہو کر تھوڑی دور تک اُسکے لینے کو گئے کہا کرتا
مین ملے اُسنے جو اُنکو دیکھا کہ میرے استقبال کو آتے ہین وہ بہت خوش ہوا اور اُنکے ہمراہ اُنکے لشکر مین
اپنا لشکر بھی اُس لشکر مین شامل کیا یہ لشکر بھی اُترا یہ تو یہان اُترے اُدھر کا حال سنیے کہ برجیس دربار مین بیٹھا
ہوا تھا سب دربار جمع تھا کہ یکایک برجیس نے خونخوار کو پکارا جب وہ اندر پردے کے گیا تو برجیس نے کہا
کہ اے خونخوار شبرنگ بیشہ نشین مع چالیس ہزار کے منصور و مقہور و مریخ بیشہ نشین مع دو دو لاکھ
سپاہ کے بیرون شہر برائے مقابلہ آکر فرو کش ہوے ہین اُنکا قصد ہی کہ مقابلہ کرین لہذا تم بھی تیار ہوکر

چار لاکھ سپاہ کے اُنکے مقابلہ کو روانہ کر دیشیر افگن سے کہنا کہ وہ صف آرائی کرے ہمارا پہلوان قدرت
آئیگا وہ آپنے مقابلہ کریگا اور گرفتار کرکے لیجائیگا یہ لشکر صرف برائے شوکت نمائی روانہ کیا جاتا ہی تاکہ یہ نہ
معلوم ہو کہ خداوند کے پاس لشکر نہین ہی خونخوار نے عرض کیا کہ بہت خوب پس پردے سے باہر آکر یہ حکم
شیر افگن کو دیا اُسنے عرض کیا کہ یہ جان نثار حاضر ہی آج ہی کوچ کرکے اُنکے مقابلہ کو جائے گا اور اُنکے
مقابل خیمہ زن ہوگا پس یہ حکم دیے کہ برحیس نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوگئے
ان چار دن کے آنے کی خبر آفتاب کو سحر سے معلوم ہوئی تھی جو اُسنے بزریعہ برحیس کے وہ حکم دیا تھا
پس جب شیر افگن دربار سے چھاؤنی مین چار لاکھ سوار لیکر آیا اور خیمہ ذخیرہ بار کراکے اُسی وقت طرف
اُنکے کوچ کیا یہ ادھر سے مع لشکر چلا اُدھر اسکا حال سماعت ہو جب لشکر اُتر چکا وہ رات تمام ہوئی بوقت سحر باہم مشورہ
کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے صلاح ہوئی کہ ایلچی تحریر کیا جاے یہی صلاح ہو رہی تھی پردے بارگاہ کے اُٹھے
ہوئے تھے کہ شہر کی طرف سے گرد نمودار ہوئی یہ سب کے سب اُسیطرف دیکھنے لگے کہ وہ گرد قریب آس پاس
کے آکر شور ہوئی دیکھا کہ آگے آگے ایک جوان مرکب پر سوار خود سر پر زرہ بر تن تلوار کمر مین نیزہ ہاتھ مین
عقب مین چار لاکھ کا لشکر علم آفتاب پیکر کے پھریرے کھلے ہوے اُنکی تعریف آفتاب نما آفتاب تحریر پہلے
آتے ہین یہ حالت ہی کہ سب ترکش بدوش کمان بر کتاب چار آئنہ بند چلتہ پوش ہین کہ وہ لشکر مقابل اُنکے آکر
اُترا خیمہ ذخیرہ برپا ہوے افسر و سردار خیمون مین گئے بازارین کھل گئین جھنڈے بازارون کے آراستہ ہوگئے
لشکری صحرا مین پھرنے لگے یہ دیکھکر اُنھون نے ہرکارون سے کہا کہ خبر لاؤ یہ لشکر کہان سے آیا اور صاحب لشکر
کا کیا نام ہی پس وہ ہرکارے لشکر شیر افگن مین آئے حال دریافت کیا دریافت کرکے اپنے لشکر مین آئے
اُنکی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ یہ لشکر آفتاب نما سے آپ کے مقابلہ کو آیا ہی چار لاکھ کا لشکر ہی اسکا
افسر سپہ سالار دست راست شیر افگن نام ہی یہ سنکے وہ خاموش ہو رہے اور بوقت شب اُنھون نے کوس حربی
بجوایا یہ خبر شیر افگن کو ہوئی اُسنے بھی نقارہ زدی بجوایا چونکہ یہ لشکر آج ہی آیا تھا پورے طور سے بندوبست
نہوا تھا رات بھر تمام لشکر بیدار رہا آوات حرب و ضرب کی دونون لشکرون مین درستی ہوتی رہی جہان تک کہ سحر
ہوگئی اُور مردہ چار دان خواب غفلت سے اُٹھے اور بعد فراغ امور ضروری کے مع لشکر کے میدان مین آکر
صف آرا ہوے اور شیر افگن بھی سوار ہوکر مع اپنے لشکر کے آکر صف آرا ہوا تیردارون نے نکل کر
پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل نظر تھے اُنکو قلم کیا سفون نے نکلکر آبپاشی کی گرد و غبار کو بٹھایا
نیزہ بازون نے نکلکر نقابت کی اور نقابت کرکے چلے گئے ابھی کوئی دونون طرف سے میدان جنگ مین نہین
آیا تھا کہ جنگل کی طرف سے گرد بلند ہوئی وہ گرد یہ ثابت کرتی تھی کہ کوئی کمیہ سوار آتا ہی کہ دامن گرد کا
قریب لشکر شیر افگن آکر ختم ہوا اُس سے ایک سوار جرار مرکب تازی پر سوار نیزہ ہاتھ مین خود سر پر
کوار کمر مین آکر پہونچا شیر افگن سے کہا کہ ابھی کوئی میدان مین گیا تو نہین ہی شیر افگن نے کہا کہ نہین
پس یہ نیزہ ہلاتا ہوا مرکب کو مہمیز کرکے میدان مین آیا مرکب کو جولان کیا نیزے کے ہاتھ نکالے جب آپ
اور مرکب دونون غرق غرق پسینہ مین غرق ہوگئے نیزہ زمین مین گاڑا اسکو مشت مین اسوار پکڑا اور پسینہ خشک
کرنے لگا نقاب اُسکے منہ پر پڑی ہوئی تھی جب دم اُسکا استوار ہوگیا تو طرف لشکر حریف کے دیکھکر صدا دی کہ
جسکو تمنا ہے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے یہ سنتا تھا کہ لشکر شبرنگ سے سنتور نیزہ باز مقابلہ کو آیا
اور باہم ہم آہنگ ہوا سب نے دیکھا کہ مرکب نقابدار کا کوئی دو قدم پیچھا ہوا اور مرکب سنتور کا کوئی
سات قدم ہٹا دونون مرکبون کو رانون مین مسلکر ہم مقابل ہوے سنتور نے نیزہ مارا نقابدار نے

تیغرے کو نیزے پر روک لیا اور منھ پر نقاب بلند کی جیسے اسکی نگاہ اُسکے منھ پر پڑی پس وہ غش کھاکر مرکب
پر سے زمین پر گرا اسکا گرنا تھا کہ صحرا سے اور ایک پیادہ نقابدار پیدا ہوا اور اُسکو اُٹھاکر لے گیا
اُسنے پھر مبارز طلب کیا لشکر حریف سے اخمار تیغرمن نکلا وہ بھی اُسی طور سے گرفتار ہوا اسکو بھی
وہ پیادہ اٹھاکر لیگیا پھر مبارز طلب کیا غماز گزربازنکلا وہ بھی گرفتار ہوگیا تا شام نبدرہ پہلوان لشکر
حریف کے گرفتار ہوے شام کو دونون لشکرون مین طبل بازگشت بجا دونون لشکرہی اپنی فرودگاہ پر
واپس گئے وہ سوار یہ کہ گیا کہ مین پھر کل آؤنگا دونون لشکر تو قیامگاہ پر گئے وہ سوار طرف صحرا کے چلاگیا
دونون لشکرون مین رات بھر طبل جنگ بجا کیا صبح کو صف آرا ہوے وہ ہی نقابدار آیا مبارز طلب کیا
حسب یوم گذشتہ آج بھی بیس سوار لشکر حریف کے گرفتار کیے شام کو دونون لشکر واپس آئے فرودگاہ پر
وہ سوار صحرا کی طرف چلا گیا اسی طور سے دس میدانداریان ہوئین اس عرصہ مین کوئی سردار باقی نہین
رہا جو اُس نقابدار کے مقابلہ کو نکلے پس منصور خود مقابلہ کو آیا اُسکا بھی وہی حال ہوا جو کسب کا
ہوا تھا وہ بھی غش کھاکر گرا اور گرفتار ہوا یہ حال دیکھکر مقہور مقابلہ کو نکلا وہ بھی گرفتار ہوا نوبت حرب و
ضرب کی آئی ہی نہین رکیم جوہر سپہ گری کھلے صرف نقاب اُٹھی غش کھاکر گرا گرفتار ہوگیا اُس دن اسی طرح
لشکر حریف سے اکتفا کی کوئی مقابلہ کو نہین نکلا لاکھ لاکھ مبارز طلب کیا جب کوئی نہ نکلا تو وہ سوار واپس
چلاگیا دونون لشکر اپنی اپنی فرودگاہ پر واپس آئے چونکہ قاعدہ یہ ہی کہ مجمر جادو ہر روز شبرنگ پاس آتی
ہی حالت جنگ وپیکار رستے چلی جاتی ہی آج جو آئی تو اسکو مغموم بہت پایا سبب دریافت کیا اُسنے
کل حال کہا کہ یہ واقعہ گذرا اب کل میری نوبت ہی مجمر نے کہا کہ اے جان جہان تجکو لازم ہی کہ تو بیچین
کی اطاعت قبول کرے کہ وہ واقعی سچا خدا ہی اور اُسکا کوئی ہم پلہ نہین ہو سکتا ہی نہ کوئی مقابلہ کر سکتا ہی
بدین سبب کہ جسکا وہ نائب ہی وہ خدائے برحق ہی اور رزاق مطلق اُسی کا یہ سب عالم پیدا کیا ہوا ہی نہین تو
بھی مثل اُن سب کے گرفتار ہوگا کوئی خدا سے مقابلہ کر سکتا ہی جو تو کرے گا شبرنگ نے ناز سے کہا کہ
مین تو اطاعت نہ کرونگا جبتک کوئی قدرت نہ دیکھ لونگا اُسنے کہا کہ یہ قدرت کیا کم ہی کہ ایک سوار آتا ہی
بغیر مقابلہ کیے اپنا منھ دکھاکر گرفتار کر لیجاتا ہی اُسنے کہا کہ یہ تو کوئی قدرت نہین ہی اسکے علاوہ اور
کوئی قدرت دکھا ئیے تو مجکو یقین آئے مجمر نے کہا کہ اے جانی مین اس سبب سے یہ کہتی ہون کہ مجکو
معلوم ہو گیا ہی کہ یہ کل لشکر زر ہوگا اور تو بھی اُسکی بندگی ضرور کرے گا اگر بیعزتی کے ساتھ کی تو
بیجا حاصل جبوقت تو اُسکا منھ دیکھے گا فوراً سجدہ کریگا شبرنگ نے کہا کہ جو ہو مین تو بغیر مقابلہ کیے
اُسکی اطاعت نہ کرونگا اور کل میرے مقابلہ کا دن ہی یہ کہکر منھ پھیر کر لیٹ رہا ہی اسکو اسکی کب تاب
ہی یہ حال دیکھکر کہنے لگا کہ اے جانی تم خفا ہو مین جاتی ہون اسکی تدبیر کرتی ہون مگر میرا دل خوش
کر دو یہ سنکے شبرنگ نے اسکے دل کو خوش کیا وہ بعد الفراغ خیمہ سے باہر آئی اور سحر سے دریافت
کیا کہ یہ سوار کدھر سے آتا ہی سحر نے اسکے نشان دیا وہ اُسی سمت کو روانہ ہوئی بذریعہ سحر کے دریافت
کرتی چلی جاتی تھی کہ ایک مقام پر پہونچی سحر سے دریافت کیا کہ اب کدھر جاؤن معلوم ہوا کہ اسی مقام پر
تلاش کرے تلاش کرنے لگی اُسنے دیکھا کہ درے مین پہاڑ کے ایک مرکب بندھا ہوا ہی یہ اور آگے
بڑھی تو دیکھا کہ ایک نگیرہ استادہ ہی اُسکے نیچے ایک سہرنی بھی ہی اُسپر کوئی سو رہا ہی تفیر خواب بلند ہو
یہ دبے پانون قریب آئی اور دور شالہ اٹھایا دیکھا کہ ایک جوان سو رہا ہی منھ پر نقاب پڑی ہی اُسنے جو
اُسکو دیکھا دل نے اور طرف رجوع کی اور کچھ خواہش ہوئی پس اُسنے خیال کیا کہ پہلے نقاب اُٹھاکر

اسکا منھ تو دیکھون پھر جگا کر اپنی خواہش اس سے ظاہر کرون گی یہ خیال کر کے اسنے منھ پر سے اسکے
نقاب اٹھائی کہ ایک برق چمکی اور یہ غش کھا کر گری وہ بھی بیدار ہوا اسکو بھی گرفتار کر لیگیا یہان شبرنگ
اس انتظار مین رات بھر جاگا گیا کہ مجمر جادو آتی ہوگی یہ خبر نہ تھی کہ وہ خود مجمر بحر مین سپند ہو کر جل گیگن لیے
گرفتار ہو گئین یہ تو اسی انتظار مین رہا وہان سحر ہو گئی یہ تو اسی فکر مین تھا کہ وہان مجمر فلک پر ستارے
مانند سپند کے جلے اور رات تمام ہوئی سپیدۂ سحری آسمان پر چمکا شبیر افگن بیدار ہوا اپنا لشکر لے کر
میدان مین آیا ناظرین پر واضح ہو وہ جو سوار نقاب پوش آتا ہی وہ تیلۂ سحر آفتاب ہی اسکی یہی خاصہ ہی کہ جو
اسکی صورت دیکھتا ہی وہ غش کھا کر گرتا ہی اور جو پیادہ آتا ہی وہ بھی سحر کا تیلہ ہی یہ اُن سب کو کہ جسکو گرفتار
کر کے لیجاتا ہی آفتاب پاس پہونچا دیتا ہی وہ قید کرتا ہی جب اُسکو ہوش آتا ہی اپنے کو قید پاتا ہی فکر کرتا
ہی کہ مین تو میدان مین مقابل پہلوان کے کھڑا تھا یہان کیونکر پہونچا اور کیونکر قید ہوا صدا آتی ہی کہ تجکو تیرے
پہلوان قدرت نے زیر کر کے اور گرفتار کر کے ہمارے پاس روانہ کیا تو بریشان نہو جب سب لشکر
گرفتار ہو لیگا یا جو سردار اعلے ہین اُسوقت تجھکو دربار کیا جائیگا کوئی تجکو زحمت نہ پہنچائے گی کوئی
تکلیف تجکو نہوگی وہ مجبور ہو کر رہجاتا ہی اسی طور سے مجمر بھی گرفتار ہو کر پہونچی اسکو جب ہوش آیا تو اپنے
کو قید پایا اب جو سحر یاد کرتی ہی تو سحر بالکل فراموش ہی خیال کیا کہ تو تو اُس وقت مین اُس جوان پر
عاشق ہوئی تھی اور تو نے نقاب اٹھائی تھی تو یہان کیونکر اسیر ہو کر آئی صدا آئی کہ اے مجمر سحر فراموش
ہونے کی یہ وجہ ہی کہ یہ مقام متبرک ہی یہ مقام خداوند کے رہنیکا ہی یہان سحر و ساحری کو کیا دخل ہی اور تو
جو گرفتار ہو کر آئی ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ تو نے قصد کیا تھا کہ مین راز خداوندی کو افشا کرون اور پہلوان
قدرت کے منھ پر سے نقاب اٹھائی تھی بھلا کوئی بھی ہمارے راز کو افشا کر سکتا ہی اور ہمارے بھید
کو پہونچ سکتا ہی کیا تو نے یہ شعر کسی شاعر کا نہین سنا شعر تواں در بلاغت بجہان رسید ✦ نہ در کنہ چون سبحان
رسید ✦ بھلا تو کیا ہمارے راز کو اور کارخانہ خدائی کو سمجھ سکتی ہی ایک برق جمال کی تو تاب نہ لا سکی
اور غش کھا کر گر پڑی ہمارے راز کو کیا پہچانے گی بھلا بندہ بھی کبھی خدا کے راز کو پہچان سکتا ہی بس اب
قید رہ تا وقتیکہ تیرا معشوق نہ گرفتار ہو کر آئے یہ سنکے مجمر مارے خوف کے کانپ گئی خاموش ہو کر
بیٹھ رہی اُدھر جو اُس نقابدار کی آنکھ کھلی اپنی نقاب کو اُلٹا ہوا پایا پہلے نقاب درست کی اُسکے
بعد مرکب پر سوار ہو کر طرف میدان کے چلا ایک جملہ ناظرین پر اور واضح ہو کہ جب یہ مجمر نے سحر سے
دریافت کیا کہ وہ نقابدار کہ جسے آتا ہی تو یہ نہ دریافت کیا کہ یہ سوار کون ہی اگر دریافت کرتی
تو ثابت ہو جاتا صرف اس خیال سے نہین دریافت کیا تھا کہ جب مین اسکو دیکھونگی تو بذریعہ سحر
گرفتار کر لونگی وہان جا کر جو دیکھا تو اسکی دوسری صورت ہوئی پس اسکو اسکی شکل دیکھنے کی خواہش
ہوئی صورت جو دیکھی غش کھا کر گری یہ سبب تھا جو نہین دریافت کیا خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا آمدم برسر
مطلب بیان دونون لشکر میدان مین صف آراہین کہ وہ نقابدار پہونچا میدان مین آ کر میدان طلب کیا
صریخ مارخوار مقابلہ کو آیا اُسی طور سے اُسنے وہ کیا اُسنے نقاب اٹھائی وہ غش کھا کر گرا دوسرا
نقابدار پیدا ہوا اُسکو پکڑ کر لے گیا یہ دیکھکر شبرنگ کو تاب نہ رہی فوراً گرز بارہ سو من کا اٹھا کر اور
کر گدن کو تیز کر کے چلا اور آتے ہی منھ کو پھیر کر دوڑ کی نقابدار نے خالی دیا اُسنے خیال کیا میرے
گرز سے نقابدار پیوند زمین ہو گیا ہوگا اب دیکھا چاہیے اِدھر تو اُسنے اِدھر منھ کیا اُدھر اُسنے
منھ پر سے نقاب اٹھائی پس اُسکی نظر جو اُسکے چہرے پر پڑی پس یہ بھی غش کھا کر گرا اور وہ نقابدار

دوسرا پیدا ہوا اور اُٹھا لے گیا یہ حال جو لشکر نے دیکھا ایک مرتبہ سب کے سب تلوارین لے کر دوڑ پڑے
اُدھر سے شیر افگن نے بھی اپنے لشکر کو حکم دیا کہ لشکر حریف کو مقابلہ کر کے بھگا دو پس یہ چار لاکھ کا
لشکر نیزہ و تلوار لے کر چلے اور باہم لگے جنگ مغلوبہ ہونے لگی گھمسان کی تلوار چلنے لگی بازار رزم

گرم ہوا خون کی ندی بہنے لگی زمین تمام لاشون سے ہٹ گئی تظلم
ہوئی جنگ مغلوبہ وہ آشکار
کہ صحرا ہوا خون سے لالہ زار ہوا دشت مین خون کا دریا روان نظر آیا مثل حباب آسمان
وہ تیغ سر افشان کی بانکی چمک چمکتی تھی ہر بار چشم فلک مے ہاتھ بایا وہ دو ہو گیا
قدو در و تکبر فرو ہو گیا کسی کا جدا تن سے سر ہو گیا دو پارہ کوئی پر جگر ہو گیا
کسی کا کلائی سے پنجہ کٹا کسی جسم کا سب فشنجہ کٹا کسی کا بدن سے ہاتھ اڑ گیا
لڑائی سے منہ پھیرے کو مڑ گیا لڑائی ہوئی ایسی گھمسان کی بڑی مڈ سے ایک ایک کو جان کی
کوئی تھا نظر کردہ ہائے اجل سکتا تھا کوئی پڑا پڑ دغل ایسی جنگ عظیم ہوئی کہ لاکھ لگا

کہ بہت ہوا سردان کا انبار لاشون کا ڈھیر ہوا لشکر بے سردار کب تک مقابلہ کرے آخر کو شکست کھا کر
فرار پر قرار لیا جب وہ لشکر بھاگنے لگا اور لشکر شیر افگن نے قصد کیا تعقب کرین صدا آئی کہ اے جوانان
لشکر بادولت انکا تعاقب نہ کرو انکو پڑا اُدھر جا کر قیام کرنے دو جب انکے سردار ہماری اطاعت کرینگے
تو یہ بھی سب اطاعت کرینگے پس اتنی سزا انکو کافی ہے اب کوئی ضرورت نہین ہے یہ صدا سنکے لشکر نے
جنگ سے ہاتھ روک لیا وہ لوگ بھاگ کر پڑاؤ پر گئے قصد کیا کہ یہان سے فرار کرین جب دیکھا کہ
ہمارے عقب مین کوئی نہین آتا ہے تو انکو اطمینان ہوا انھون نے اسی مقام پہ قیام کیا پڑاؤ بھی
لوٹ سے محفوظ رہا ادھر شیر افگن اپنے لشکر کو لے کر قیامگاہ پہ واپس آیا چونکہ رات ہو گئی تھی لشکر
آسودہ ہوا وہ رات بسر کی بوقت سحر اُٹھکر شیر افگن نے اپنے لشکر کے کشتون کا جو شمار کیا تو
معلوم ہوا کہ دس ہزار قتل ہوئے اور پانچ ہزار زخمی اور حریف کے لشکر کے کشتون کا جو شمار کیا
تو معلوم ہوا کہ پچاس ہزار کام آئے شیر افگن نے اسی روز اپنے کشتون کو جلایا دپھونکا اور بعد
اسکے اسی روز لشکر کو ہمراہ لے کر طرف شہر کے کوچ کیا اور داخل شہر ہوا تمام شہر مین شور مچ گیا
کہ شیر افگن لڑائی سر کر کے آتے ہین اسنے لشکر کو تو چھاؤنی کی طرف روانہ کیا اور آپ بخط مستقیم
طرف دربار کے چلا اسی حالت سے کہ لباس زرین پہنے ہوئے اور قریب قلعہ پہونچکر داخل قلعہ ہوا ادھر
کا حال سماعت ہو کہ جبکہ شبرنگ دمریخ اسی صورت سے گرفتار ہو کر پاس آفتاب جادو کے
پہنچے جبکہ انکو ہوش آیا اپنے کو گرفتار پایا بہت پریشان ہوئے کہ ہمکو کسنے اسیر کیا ہمتو برائے مقابلہ
مقابلہ دار میدان مین آئے تھے ہمارے اسکے مقابلہ بھی نہین ہوا کہ ہم خیال کرین کہ اسنے ہمکو اسیر
کر لیا ہوگا شبرنگ تو یہ خیال کر رہا ہے کہ آج تک تو مین کبھی کسی سے زیر نہین ہوا آج کیونکر اسیر ہوا اور
قید سلاسل مین گرفتار ہوا یہ تحریر ہو چکا ہے کہ جو گرفتار ہوتا ہے وہ بالائے آسمان نقلی جاتا ہے اسکو آفتاب
اپنے طور سے قید سحر مین مبتلا کرتا ہے گو بظاہر قید اصلی معلوم ہوتی ہے مگر دراصل وہ قید سحر ہے پس
جب ان دونون نے یہ خیال کیا تو فوراً صدا آئی کہ اے بندگان من پریشان نہو تمکو ہمارے
پہلوان قدرت نے زیر کیا ہے کہ جسکو اس پردہ دنیا پر کوئی زیر نہین کر سکتا ہے تم گھبراؤ نہین صبح
کو تم کو ہماری خدائی کا حال معلوم ہوگا اور تم بھی ہمپر ایمان لاؤگے یہ صدا آکے رہ گئی
یہ لوگ بھی خاموش ہو گئے وہ رات تمام ہوئی جب سحر ہوئی اور دربار بر جیس کا یہان

گنبد مین آراستہ ہوا سب اہل دربار جمع ہوئے ابھی تک شیر افگن نہین آیا تھا کہ یکایک صدا آئی کہ یہ قیدی آتے ہین ای نائب من تو اپنا جمال انکو دکھا گو یہ تیرے ہی جمال کی تاب نہ لا سکین گے مگر خیر اور یہ میرا تو جمال بالکل دیکھ نہین سکتے ہین بھلا یہ انکی نظر دن مین کب تاب و طاقت ہی کہ میرے شعلۂ نور کو دیکھ سکین یہ صدا آنے کے بعد ایک جانب کی دیوار شق ہوئی آگے آگے سب نے دیکھا کہ چار آدمی سردار دن کی سی وضع اور اُنکے عقب مین بہت سے سردار ہ ایک عورت کے اُنکے ہمراہ گرفتار ہی اُس شگاف سے نکلی جب وہ نکل چکی وہ دیوار برابر ہوگئی صدا آئی کہ ای اہل دربار آگاہ ہو کہ ان قیدیون مین سردار ہین جو کہ سب کے آگے ہین گرامر تعجب خیز یہ تھا کہ اُنکا لانیوالا کوئی نظر نہ آتا تھا گویا خود بخود چلے آتے تھے پھر یہ صدا آئی کہ جو کہ سردار ہین انکے نام یہ ہین شبرنگ شاخ پشتیانی منصور بلند آواز مقہور مردم خوار مریخ نار خوار اور یہ جو عورت ہی یہ عاشقہ ہی شبرنگ کی یہ بھی ہمارے پہلوان قدرت کو گرفتار کرنے کو آئی تھی مگر یہ کہین ممکن ہوسکتا ہی کہ کوئی ہمارے راز کو پہونچے آخر کو گرفتار ہوئی اسکا نام مجمر ہی یہ ہماری بندی خاص ہی جب یہ صدا آچکی اور وہ قیدی قریب پردۂ قدرت کے پہونچے برجیس نے اندرون پردہ سے کہا کہ ای خونخوار سب اہل دربار سے کہو کہ ہوشیار ہوجائین اور خبردار ہون مین اپنا جمال ان قیدیون کو دکھاتا ہون یہ سنکے خونخوار نے فوراً اہل دربار کو آگاہ کیا یہ تو بارہا عرض ہوچکا ہی کہ درجۂ اول کے لوگ تمام درجون کی حالت کو دیکھتے ہین اور اسی طور سے ہر درجہ کو خیال کرنا چاہیے کہ ہر جگہ سے درجہ بالا و درجہ مابین کا حال معلوم ہوتا ہی پس یہ حکم جو خونخوار کو برجیس نے دیا تھا گو کہ خونخوار نے اُسی مقام پر کھڑے ہوکر کہا مگر سب درجون کے لوگ آگاہ ہوگئے اور اپنے اپنے مقام پر مودب ہوکر بیٹھ گئے گو سب کے سب طریقے سے بیٹھے ہوئے تھے مگر اور بھی ہوشیار ہوئے کہ یکایک پردۂ قدرت فرو بخود بلند ہوگیا سب نے دیکھا کہ نائب خدا در تخت پر جلوہ گر ہین کہ یکایک یہ صدا آئی برمن نگر برمن نگر شاید نشناسی ملا ادھر تو یہ صدا آئی ادھر برجیس کے منہ سے نقاب اٹھی کہ ایک برق چمکی کہ سب کی آنکھین خیرہ گئین اور سب سجدے کو جھک گئے جسقدر قیدی تھے وہ بھی سجدے کو خم ہوئے اور غش کھاکر گرے ادھر نقاب پھر منہ پر برجیس کے پڑگئی اور حجاب قدرت اسی طور سے قایم ہوگیا کہ ایک جھونکا ہوا سے سرد کا آیا اور ایسی بوے خوش آئی کہ سب کے دماغ معطر ہوگئے اور سب کو ہوش آگیا اہل دربار جو کھڑے تو وہ اپنے اپنے مقام پر سجدہ کرکے بیٹھ گئے مگر وہ لوگ ہوشیار ہوئے تو روئے لگے مع مجمر کے کہ واقعی ہم لوگ آج تک گمراہ تھے اور اب ہمپر ثابت ہوا کہ تو ہمارا خدا ہی اور بیشک یہ تیرا نائب ہی ہمسے بڑی خطا ہوئی کہ ہم جو لشکر کشی کرکے آئے ہمارا قصور معاف ہو کہ ہم بالکل خبردار نہ تھے اور راہ ضلالت مین پڑے ہوئے تھے یہ کہکر رونے لگے اور بہت بیقرار ہوئے کہ صدا آئی کہ اب تو تم کبھی گمراہ نہوگے ہماری قدرت تمپر ظاہر ہوئی سب نے جواب دیا کہ اب کیا دیدہ و دانستہ اپنے کو عذاب مین مبتلا کرینگے اب ہم تمام عمر آپسے نہ پھرینگے اگر ہمکو کوئی قتل بھی کرے صدا آئی کہ ہمنے بھی تو تمھارے مرتبے بلند کیے یہ کہکر کہا کہ ای اہل دربار ہمنے شبرنگ کو لقب ستون قدرت کا دیا اور منصور کو سر لشکر فیل قدرت اور مریخ کو جلاد قدرت مقہور کو ہراول قدرت کہ یہ پیش خیمہ ہمارے نائب کا ہی جب کہین ہمارے مقابلہ لشکر جایا کرے گا تو یہ روانہ کیا کریگا ہر ایک کا لشکر و سردار ہر ایک کے ساتھ رہینگے اور یہ صدا دی کہ ہان ہمارے بندون کو ہماری سرکار سے خلعت دیے جائین یہ صدا آتی تھی کہ دیکھا سب نے کہ ایک برق کوندی کہ جس قدر قیدی تھے سب کے جسون پر سے وہ جو لباس اُنکے

آنون مین تھے وہ دور ہوگئے اور لباس علی قدر مرتبہ ہر ایک کے جسم مین جو کہ آفتاب پرستون کے تھے
خود بخود آگئے اور گلون مین وہی تصویرین آفتاب کی بڑگئین اب حکم ہوا کہ ہم جاکر اپنے اپنے لشکر کو آفتاب
پرست کرو کل سے حاضر دربار ہوا کرنا وہ لوگ کوئی ہزار بارہ سو کے قریب تھے سب پھر سجدے مین گئے
اور ایسے مبتلاے سحر ہوئے کہ جن کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہا خصوصاً مجمر تو ایسی سحر مین مبتلا ہوئی
کہ جو اپنے کو بھول گئی مثل فربہ دم کٹے مارے خوشی کے بھول گئی بادصف ساحرہ ہونے کے کوئی
فن ساحری نے کام نہ دیا یہ لوگ سجدہ سے اٹھکر دربار سے باہر آئے راہ مین اندرون قلعہ شیر افگن
مع اپنے سردارون کے ملا کہ دربار کو جاتا تھا شیر افگن نے جو انکو دیکھا کہ یہ تو وہی لوگ ہین جو کہ
گرفتار ہوے تھے اور انکو پہلوان قدرت اسیر کر لیگیا تھا کیا یہ رہا ہوگئے ہین جو یہ یون جاتے ہین
اسنے جو قریب آکر دیکھا ہی تو دیکھا کہ سب کے سب ایمان لاے آفتاب پرست ہوئے یہ دیکھتا ہوا
انکو دربار مین گیا یہ لوگ اپنے اپنے لشکر کو گئے اسنے انسے کچھ سوال کیا نہ انھون نے اس سے یہ
لوگ جو لشکر مین پہونچے تو ہر ایک اہل لشکر انکے قریب آئے اور عرض کیا کہ آپ کیونکر رہا ہوئے آپ پر
کیا گذری انھون نے کل حال کہا اور کہا کہ تم لوگ بھی مثل ہمارے آفتاب پرست ہو پس وہ
سنکے سب کے سب مذہب آفتاب پرستی مین آئے انھون نے جو لشکر کی حالت دیکھی تباہ پائی کہا
کیا آفت آئی انھون نے عرض کیا کہ جب آپ اسیر ہوگئے ہمکو تاب نہ رہی ہمنے جنگ مغلوبہ کی ہمنے
اسمین شکست پائی یہ لوگ زخمی ہوئے اسقدر لوگ کام آئے مگر مرلیف پڑا اوبر نہین آیا پڑا اوسلئے
سے محفوظ رہا یہ سنکے انھون نے افسوس کیا اور اسی وقت اپنے اپنے لشکر کو لیکر طرف شہر کے چلے
اور داخل شہر ہوے مجمر جادو جو دربار سے آئی تھی جب لشکر مین پہونچی خیال جو کرتی ہی تو سراسر
دہان بالکل فراموش تھا اب اسکو یقین ہوگیا کہ ضرور یہ خداے برحق ہی ہمکو ہم پرستش کرتے تھے
وہ خداے باطل تھا اب ہم راہ راست پر آے ہین غبرنگ سے کہا کہ ای شبرنگ اجر مین اپنے
مقام پر جاتی ہون دیکھ تجھسے کہی دیتی ہون کہ تو کبھی حکم سے نائب خداوند کے سرتابی نہ کرنا چاہیے تو
ہین یہ خیال کرتی تھی کہ یہ کارخانہ سحر ہی مگر جب سے ہین گرفتار ہوکر گئی اور اس مقام پر میرا سحر فراموش
ہوا ہین نے لاکھ لاکھ یاد کیا مگر یاد نہوا تو مجکو یقین ہوا کہ ضرور یہ مقام متبرک ہی اب جب سے ہین یہان آئی
ہون تب سے سحر مجکو یاد ہی اب تو یقین کامل ہوگیا کہ ضرور یہ خداوند برحق ہی اور جو ہم اوتم مذہب رکھتے تھے وہ
بالکل باطل تھا واقعی آج تک گمراہی مین پڑے ہوے تھے خوب یہان آکر ضلالت سے نکلے یہ کہکر جانیکا
قصد کیا شبرنگ نے کہا کہ ملکہ کب آؤگی اسنے جواب دیا کہ جبتک شہر مین داخل ہوگے اور کوئی مقام تم کو
رہنے کے لیے کیلیگا اسدن سے ہین حسب معمول آیا کرونگی شبرنگ نے یہ سنکے کہا کہ ملکہ مجکو ایک پل کی جدائی
تمھاری شاق گذرتی ہی کل سے ہم اور تم ایک جا بھی نہین بیٹھے ہین لہذا آج ضرور آنا مجمر نے کہا کہ
دیکھا جائیگا تم پریشان نہو یہ کہکر مجمر تو چلی گئی یہان یہ لوگ اپنے اپنے لشکر کو لے کر طرف شہر کے چلے وہان
جو شیر افگن دربار مین پہونچا اور حجاب قدرت کو تسلیم کرکے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا چونکہ یہ قاعدہ ہی کہ اس
پردے کو جو کوئی دربار مین آتا ہی مجرا کرتا ہی حقیقت یہ ہی کہ ہر دربار مین حجاب معلوم ہوتا ہی اور سبب
سلام و مجرا کرنے کا یہ ہی کہ اسپر ابلیس علیہ اللعن کی تصویر بنی ہوئی ہی اسکو سب مجرا کرتے ہین گویا ابلیس کو
مجرا کیا جب یہ مجرا کرکے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اسوقت ابلیس نے افریق کو پردے کے اندر طلب کیا
اور ایک آفتاب باتو کی دیا اور کہا کہ یہ شیر افگن کو دو کہ اسکو وہ اپنے بازو پر لگائے تاکہ یہ لوگ نگ

معلوم ہوا کہ اس جنگ کے فتح کرنے کا یہ صلہ سرکار سے نائب خداوند کی ملا جب سے ہمنے شیر افگن کو
سپہ سالار قدرت کا لقب عنایت فرمایا اُسنے بہت بڑی لڑائی فتح کی ہی یہ حکم سنکے افریق باہر حجاب
سے آیا اور وہ آفتاب یاقوتی شیر افگن کو دیا اور جو لقب ملا تھا اُس سے آگاہ کیا اور کہا کہ یہ لقب ملا وہ
آفتاب لیکر اور یہ لقب سنکے بہت خوش ہوا اب جو سب نے دیکھا کہ گرد اُس سورج یاقوتی کے بخط زری
یہ کتبہ ہی کہ این شیر افگن موجری وسپہ سالار قدرت است یہ لقب اسکو آج سے ملا اسکا مرتبہ بڑھا
جب یہ عنایت سب نے خداوند کے نائب کی دیکھی ہر ایک کو یقین ہوا کہ ضرور ہماری یہاں قدر ہوگی
شیر افگن نے تو طرف حجاب کے سجدہ کیا اور آداب بجا لایا کہ اس امر کیلئے پھر برحیس نے افریق کو طلب
کیا اور حکم دیا کہ شیر افگن سے کہو کہ وہ چار دن پہلوان مع اپنے لشکر کے آج داخل شہر ہونگے
لہذا اُنکو ایک مقام مناسب پر اُتارا جاوے اور اُنکے لشکر علیحدہ رہین اور اُنکے لیے ایک چھاؤنی
ابھی ابھی ہماری قدرت سے ظاہر ہوگی اُسی مین یہ لشکر رہین اور اُسکے برابر جو عمارت ہوگی اُسمین
اُسکے سردار اپنے اپنے نام کا مکان دیکھکر اُترین پس یہ حکم دیا جاتا ہی شیر افگن کو کہ وہ بہت اچھے
طور سے سب کو اُتارے دیکھو کسی کو کسی امر کی تکلیف نہو یہ حکم دے کر برحیس نے دربار برخاست
کیا ہر ایک اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوے اب یہ فائدہ مقرر ہوا ہی کہ ایک روز افریق باہر حجاب
مین جاتا ہی ایک دن خونخوار جاتا ہی دربار سے اُٹھکر جو شیر افگن اپنے مقام پر آیا وہ لباس اُتارا
دوسرا لباس پہنکر طرف چھاؤنی کے چلا جب قریب چھاؤنی کے پہونچا تو دیکھا کہ واقعی ایک چھاؤنی
اور تیار ہوگئی ہی جو کہ کبھی نہ تھی اور اُسکے برابر ایک بہت بڑی عمارت بھی ہی یہ اُس چھاؤنی مین
آیا دیکھا چار مقام ہین ہر ایک کی پیشانی پر اُس سردار کا نام تحریر ہی کہ جسکے لشکر کے لیے وہ مقام بنایا گیا
ہی یہ چھاؤنی کو دیکھکر باہر آیا کہ اس عرصہ مین خبر آئی کہ وہ چار دن سردار مع اپنے لشکر کے داخل
شہر ہوئے ہین یہ سن کے شیر افگن طرف اُنکے چلا راہ مین اُنسے ملاقات کی اپنے ہمراہ لے کر
اُس چھاؤنی مین آیا ہر ایک کے لشکر کو جو جسکے نام کا تھا اُسمین اُسکو اُتارا بعد اُسکے اُنکے افسر دن و
سردارون کو لیکر اُس عمارت مین آیا وہ جو جس افسر کے نام کا مکان تھا اُسمین اُسکو جگہ دی سب کو
براحت اُتارا اُن سب نے دیکھا کہ ہر چیز آرام کی مہیا ہی بہت خوش ہوئے شیر افگن سب انتظام
کر کے چلا آیا دوسرے روز حسب دربار ہمایہ چار دن سردار مع اپنے سردارون کو لیکر دربار مین
آیا موافق قاعدہ کے ہر درجہ مین اُسکے سردار جسکے نام کرسی یا دنگل تھا وہ اُسی درجہ مین رہ گیا
جو معزز سردار رکھتے وہ اُس درجہ مین پہونچے کہ جہان پر ذرہ قدرت تھا اُنکے بھی نام جس دنگل یا کرسی
پر تحریر رہتے وہ اُسپر متمکن ہوئے سب قاعدہ جس دن کہ وہ داخل شہر ہوے تھے اُنکی دعوت خداوند کے
یہان سے ہوئی تھی جس طور سے سب کی ہوئی تھی اب یہان دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہی محمد جاوید
بھی ہر روز شبرنگ کے پاس آتی ہی اب حال نامہ پر تحریر ہونا چاہیے وہ ملاحظہ ہو یہ جو نامہ
سے کہ بعد دس ہزار سپاہ کے طرف آفتاب تما کے چلا راہ کو طے کرتا ہوا بعد قطع منازل و طے مراحل
کے قریب اقلیم خورشیدیہ کے پہونچا اُسی صحرا مین قیام کیا جہان اسکو شام ہوئی صبح داخل اقلیم ہوا
جب سے سرحد خورشیدیہ مین داخل ہوے سوائے مردم آفتاب پرست کے کوئی مذہب کے لوگ
نہین آتے ہین جس شہر مین یہ خبر پہونچی ہی کہ ایک نامہ برنامہ لے کر نائب خداوند کے پاس جاتا ہی
اُسکے ہمراہ دس ہزار سوار ہین اُس شہر کا حاکم اپنے لشکر مین بندوبست مقابلہ کرتا ہی یہ بیرون شہر سے

چلا جاتا ہی مگر ہر مقام کی حالت بذریعہ ہرکارون کے دریافت کرلیتا ہی یہ یونہین سب حال دریافت کرتا ہوا
اور کیفیت سنتا ہوا شہر آفتاب نما کے قریب پہونچا کوئی شہر دو کوس کے فاصلہ پر رہ گیا تھا کہ اسکو رات
ہوگئی اسنے اُسی مقام پر قیام کیا اور مع لشکر آرام کیا دوسرے سات پہر کی بوقت سحر طرف شہر کے چلا جہانکا حال سنیے
کہ صبح کو جو دربار جمع ہوا سب حاضر دربار ہو چکے اُسوقت یہ چیس نے خونخوار کو اندر حجاب کے طلب کیا
کیونکہ آج خونخوار کی باری تھی اور کہا کہ اے خونخوار مقہور سے مابدولت کی طرف سے یہ کہو کہ ایک نامہبر
آج شہر مین داخل ہوگا اُسکو فیام مناسب دیکھکر اُتارے خاطر مدارات کرے کیونکہ وہ نامہبر ایک
معزز شخص کا ہی جب نامہ آئیگا سب کو معلوم ہوجائیگا اگر وہ یہ کہے کہ مین نامہبر ہون دربار مین جاؤنگا
تو اُسکا یہ جواب دیا جاے کہ یہان کا یہ طریقہ ہی کہ کوئی دربار مین نہین جانے پاتا ہی سواے اہل دربار کے
یا جو کہ مذہب قبول کرتا ہی یہان قیام کرو نامہ کا مرسل خداوند آئینگے تم انکو دیدینا وہ پیش کرکے اُس کا
جواب حاصل کرکے تحریر کردین گے گو وہ انکار کریگا مگر اُس سے کوئی سوا اے اس تقریر کے دوسری تقریر
نہ کیجاے اگر وہ نہ مانے تو جواب دیا جاے کہ اچھا اپنا لیجاؤ کچھ بروا نہین اگر وہ کہنے سننے سے قیام کرے تو تمکو لازم ہی
کہ کل جب تم حاضر دربار ہوتا تو اُسکے پاس سے نامہ لیتے آنا کہ ہم دیکھین کیا تحریر اُسکے مطلب سے ہم بخوبی واقف ہین مگر تم سب
لوگ معلوم ہو کہ یہ مضمون نامہ تھا یہ جواب ملا اور فلان شخص کا نامہ ہی پس جا و موافق حکم کے بجالاؤ خونخوار
نے مقہور کو حکم دیا وہ اسی وقت دربار سے اُٹھکر چلا یہان نامہبر داخل شہر ہو چکا تھا تمام شہر مین
یہ خبر تھا کہ کسی کا نامہ لے کر ایک سردار بہت زبردست آیا ہی اُسکے ہمراہ دس ہزار کا لشکر ہی وہ داخل
شہر ہوا ہی مشرقی پھاٹک سے شہر کی سیر کرتا ہوا چلا آتا ہی کہ مقہور جو دربار وقلعہ سے باہر آیا اور چوک
مین پہونچا اپنے سردارون کے اُسنے یہ خبر سنا یہ بھی اُسی جانب کو چلا اُدھر سلیم شیر صولت سیر کرتا
دیکھتا ہی ہر مقام پر گلزار کھلا ہوا ہی اہل شہر کا مجمع ہی کیسے کیسے نفیس لباس پہنے ہوے پھر رہے ہین کلوا
بیچ رہا ہی خرید و فروخت جاری ہی جوہریون کی دوکانین کھلی ہین شہر خوب آراستہ مثل گلشن کے پیراستہ ہی
جیساکہ خواجہ حسین نے بیان کیا تھا اُس سے زیادہ پایا بہت خوشی خوشی سیر کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ اُدھر
سے خونخوار کے کہنے سے مقہور نے اپنے سردارون کے نامہبر کے استقبال کو چلا آتا تھا کہ سامنے
سے نامہبر دس ہزار سپاہ کے اُسکو نظر آیا اُسنے بڑھکر اُسکو سلام کیا اور کہا کہ نامہ لیکر آپہی تشریف
لائے ہین نامہبر نے کہا کہ جی ہان مین ہی نامہبر ہون مقہور نے کہا کہ آپ میرے ہمراہ تشریف لیچلین تاکہ
مین آپ کو قواعد سے یہان کے آگاہ کردون پس نامہبر مقہور کے ہمراہ اُس مقام پر آیا کہ جو خیمے برا
نامہبر اور دیگر خیام برا ے اہل لشکر قریب دروازہ شمالی کے برپا کیے گئے تھے کیونکہ اُس مقام پر
کسی قدر میدان وسیع تھا اُدھر آبادی بھی کم تھی اب اُدھر کی آبادی ہوتی جاتی تھی جبکہ مقہور دربار سے
باہر آیا تھا تو یہ حکم اپنے ملازمونکو دے آیا تھا کہ فلان مقام پر نامہبر کے لیے ایک بارگاہ اور اُسکے اہل لشکر
کے لیے چند خیمے تیار کر رکھنا بموجب حکم بندوبست ہوگیا تھا کہ مقہور نامہبر کو لیکر پہونچا خیمے وغیرہ برپا دیکھکر
قریب بارگاہ آکر مرکب سے اُترا نامہبر سے کہا کہ آپ بھی تشریف لائین اور اپنے سردارون سے کہا
کہ اپنے اہل لشکر کو اُتروائو یہ نامہبر کو لے کر اندر بارگاہ کے گیا سلیم نے اُس بارگاہ کو خوب آراستہ
پایا جابجا گرد و نگل بچھے ہوے کہین پر فرش مخمل کا بچھا ہوا شیشہ آلات لگے ہوے وسط مین بارگاہ کے ایک مسند
بچھی ہوئی ہی مقہور اُس مسند پر آیا نامہبر کو بٹھایا سلیم حیران ہی کہ یہ مجھکو کہان لایا ہی یہ کیا مقام ہی مجھکو
دربار مین کیون نہین لے گیا مگر سلیم شیر صولت نے مقہور کو ایک پہلوان زبردست و قوی ہیکل دیکھا

اُدھر مقصود نے اس سبب سے پہچانا تھا کہ اول تو اُسکے لباس کو اپنے شہر و لشکر کے لباس سے خلاف پایا دوسرے یہ امر تھا کہ اُسنے سلیم کو ایک پہلوان قوی اور اعلے درجہ کا دیکھا پس یہ سمجھا تھا کہ یہ نامہ بر ہی اور شہر مین کیونکر معلوم ہوا کہ نامہ بر نامہ لے کر مع دس ہزار سپاہ کے آیا ہی کہ جب یہ شہر پناہ پر پہونچا تو حاکم شہر کی طرف سے چند آدمی اس امر پر مقرر ہین کہ وہ ہر روز شہر پناہ پر آتے ہین اور وقت سحر سے دوپہر تک پہرہ دیتے ہین آج جو وہ لوگ جب نامہ آئے یہ لوگ پہرے پر مقرر تھے کہ نامہ پر پہونچا مع لشکر انھون نے دریافت کیا کہ آپ کون ہین اور اسقدر لشکر لیکر شہر مین کیون جاتے ہین نامہ بر نے کہا تھا کہ مین نامہ لیکر آیا تھا نامہ برہون انھون نے روکا تو نہین مگر ایک سوار سے کہا کہ تم آگے آگے اہل شہر کو آگاہ کرتے جاؤ کہ نامہ بر آتا ہی تاکہ اہل شہر پریشان نہون یہ سبب تھا کہ جو اہل شہر کو معلوم ہو گیا تھا کہ یہ نامہ بر ہی پس جب مقصود نے سلیم شیر صولت کو مسند پر بٹھایا برابر آپ بھی بیٹھا اور کل سامان پیش مہیا تھا بڑی خاطر سے پیش آیا سلیم نے کہا کہ آپ مجکو کہان لائے ہین مین تو نامہ لے کر آیا ہون دربار مین جاتا تھا آپ مجکو یہان لے آئے اسکا کیا سبب تھا مقصود نے کہا آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ کے آنے سے قبل خداوند نے حکم فرمایا کہ مقصود ایک نامہ بر نامہ لے کر آج شہر مین داخل ہوگا اُسکو تو بڑی راحت سے اُتروانا اور بڑی خاطر و مدارات سے پیش آنا اسی یہان کے طریقے سے آگاہ کرنا مین نے جب حکم خداوند آپ کے استقبال کو آیا اور آپ کا استقبال کرکے اس مقام پر لایا یہ مقام آپ کے قیام کے لیے مقرر ہوا ہی آپ یہان تشریف رکھین کیونکہ یہان کا قاعدہ یہ ہی کہ کوئی سوائے اہل دربار کے دربار مین نہین جانے پاتا ہی وہ جو کہ مذہب قبول کرے پس اب خلافت قاعدہ نہین ہو سکتا ہی آپ کیونکر داخل دربار ہون سلیم شیر صولت نے کہا کہ یہ نیا طریقہ ہی آج تک کسی دربار کا یہ طریقہ نہین ہی کہ نامہ بر دربار مین نجائے ہم نے بڑے بڑے دربار بڑے بڑے شاہان جلیل القدر کے دیکھے اور سنے جیسا کہ دربار خداوند ظلظا کا ہوتا تھا کہ جسمین اٹھارہ ہزار ملکون کے سردار حاضر رہتے تھے خداوند سال بھر کے بعد اپنا جمال دکھاتے تھے ایسے خداوند کہ جنھون نے اپنی قدرت سے بسکٹ دو وزخ زمین پر بھی علاوہ آسمان کے پیدا کیے اسی طور سے زبردست شاہ نمرود ثانی فرعون ثانی زمرد ثانی گران سب کے دربار مین ہر ایک کے جانے کی اجازت تھی وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ ہم اگر دربار مین آنے کی ممانعت کردین گے تو ہم تک کیونکر ظلم و جور کا حال معلوم ہوگا جو لوگ ہمارے ملازم ہین اور بسبب ہماری ملازمت کے غریب و غربا پر ظلم کرینگے تو وہ ظاہر ہوگا اور ہم کیونکر عدل و انصاف کرین گے اور کیونکر ہماری رعایا جو کہ ہمارے بندے ہین ہم تک اپنی حالت کی خبر کرین گے تاکہ ہم اُنکی داد دین اور انکو ظالمون کے ہاتھ سے بچائین اسکے خلاف یہان یا تمہارے نزدیک اہل ظلم و ستم بھی خوب ہوتا ہوگا کیونکہ وہ اپنی غرض حاجت نہین کر سکتے ہین اور یہ لوگ یہی تصور کرتے ہون گے کہ جسقدر اختیار ہمارے ہاتھ مین ظلم کرلو یہان تک خبر تو ہوگی نہین پس بیچاری رعایا اُن ظالمون کی ظلم کی برداشت کرکے رہجاتے ہون گے یہ کون سا عدل و انصاف ہی بالکل خلاف عدل ہی ہم نے بہت عدل کی شہرت سنتے تھے مقصود نے جواب دیا کہ جیسا آپ نے سنا تھا واقعی اُسی طور سے ہی اسکے خلاف نہین ہی یہان خوب انصاف ہوتا ہی جیسا کہ یہان عدل و انصاف ہوتا ہی کسی ملک مین نہین ہوتا ہی نامہ بر نے کہا کہ یہی طریقہ انصاف کا ہی کہ نامہ بر ایک تو دربار مین جانے نہین پاتا ہی اور لوگون کی کیونکر رسائی ہوتی ہوگی یہ خیال کرلو کہ فی زمانہ جیسا کہ دربار اہل اسلام کا ہوتا ہی ویسا کسی کا نہین مگر وہان بھی ممانعت نہین ہی یہ امر ہمارے خیال مین نہین آتا ہی یہ بات بالکل خلاف ہی قواعد شاہی کے مقصود نے

کہا کہ ان بلاشک بہ خلاف ہی قواعد کے چونکہ شاہ ہو ورنہ جو کہ خداوند کے قواعد کے خلاف نہین ہی یہ کوئی بادشاہ نہین ہین یہ تو نائب خداوند و نیز خداوند ہین اپنے اوپر تو سب حال جو صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک دنیا پر گذرتا ہی روشن ہی یہ ہر ایک کی داد کو خود پہونچتے ہین ان سے عرض کرنے کی کیا ضرورت ہی اسپر بنظر مزید احتیاط دو پیغمبر مقرر کیے ہین کہ جب تم دربار مین آیا کرو تو تمام شہر کی گشت کرکے آیا کرو اور جو کچھ گذرے یا جو کوئی جو کچھ فریاد کرے اُسکو سن لو اور اُسکو تسلی دو ہم سے آکر عرض کرو ہم اُسکو اُسکے کردار کی سزا دین اُنپر کیا منحصر ہی سب افسرون و سرداردن کو حکم ہی جو جو کہ دربار مین حاضر ہوتے ہین دو وقت ہر سردار گشت شہر کرتا ہی یعنے بوقت جانے دربار کے اور بروقت واپسی علاوہ برین آج تک کسی نے کسی پر ظلم نہین کیا کہ جو خداوند کو سزا دینے کی ضرورت ہوتی اسقدر احتیاط ہی کہ قبل سے خانہ رزق ظاہر کردیا کہ جو غریب و مسکین و محتاج ہون وہ یہان سے رزق پائین تاکہ کوئی کسی کے روبرو دامن اپنا نہ پھیلاے اور جن کا آپ نے ذکر کیا وہ بادشاہ تھے کوئی خدا نہ تھے سواے ہمارے خداوند کے پھر وہ کیونکر نہ حکم عام دیتے کہ جبکا جی چاہے دربار مین آے کوئی روک ٹوک نہین ہی اُنکو کوئی خبر نہین ہوتی نہین ہی کہ کیا گذرتی تھی اور گذرتی ہی وہ علم غیب تو پڑھے نہ تھے کہ سب حال آپہ روشن ہو مثل اسکے کہ اہل اسلام کہتے ہین کہ ہمارا خدا آسمان پر ہی اور ہم اس تک نہین جا سکتے ہین اُسنے ہماری ہدایت کیلیے نبی خلق کیے جنھون نے ہمکو راہ کفر سے نکالا اور انھین کے ذریعہ سے ہمکو جو کچھ عرض کرنا ہوا کیا یا بطریقہ اُنکے مذہب مین جاری ہی کہ وہ نماز پڑھ کر دعا کرتے ہین اُنکا یہ قول ہی کہ جبکہ ہم نماز پر کھڑے ہوتے ہین تو گویا ہم اپنے خدا کے روبرو استادہ ہوتے ہین اور جو کچھ عرض کرنا ہوتا ہی اپنے معبود سے ہم اُسوقت عرض کرتے ہین اور وہ لوا سکے قائل ہین کہ ہم اپنے خدا کو دیکھو نہین سکتے ہین اور جسقدر یہ مخلوق ہی سب ہمارے خدا کی پیدا کی ہوئی ہی اُنکا تو یہ قول ہی کہ وہ واحد ہی اُسکا کوئی شریک نہین ہی نہ اُسکے ماں ہی نہ باپ ہی نہ بیٹا ہی نہ بیٹی نہ جورو نہ وہ کسی سے بنا ہی نہ وہ پیدا ہوا ہی اُسنے یہ کل اشیا اپنی قدرت سے خلق کی ہین اُنکا تو یہ مقولہ ہی کہ نہ اسکے ہاتھ ہین نہ ہیر ہین نہ جسم ہی نہ گوش کوئی اعضا اعضاے انسانی سے نہین رکھتا ہی اسکو غذا کی خواہش ہوتی ہی نہ پانی کی ضرورت اور نہ ضروریہ سے کوئی ضرورت اُسکو نہین ہی وہ بفضلہ نور ہی ہر جگہ وہ موجود رہتا ہی وہ تمام امور دنیوی سے بری ہی اُن کا یہ قول ہی کہ وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ تک رہے گا بخلاف اسکے ہمارے خداوند مین یہ سب باتین ہین کہ وہ ماں بھی رکھتے ہین باپ بھی اور تمام امور دنیوی سے اُنکو مطلب ہی اور وہ کبھی کبھی اپنی صورت بھی دکھاتے ہین مگر اور امور مین فرق ہی جس طور سے خداے نادیدہ کے پاس کوئی نہین جا سکتا ہی اُسی طور سے ہمارے خداوند کے پاس کوئی نہین جا سکتا ہی اُنکا وہ مرتبہ ہی اُن کے نائب اور فرزند پاس کوئی نہین جا سکتا ہی سواے بنی منصون کے وہ مرسل قدرت ایک پاک قدرت کے گو انکا بہت بڑا وہ بار ہوتا ہی مگر سواے اُن لوگون کے جو کہ قبل سے حاضر دربار ہوتے رہتے ہین وہ جاتے ہین کوئی غیر نہین جانے پاتا ہی سلیم شیر صولت نے کہا کہ یہ تو مین نے سنا اب آپ یہ فرمائین کہ یہ نامہ کیونکر نائب خداوند تک پہونچیگا مقصور نے کہا کہ آپ تشریف رکھین کل آپ کی خدمت مین پیغمبر خداوند خود تشریف لائینگے اُنکو آپ نامہ دین وہ پیش کرکے اُسکا جواب حاصل کرکے آپکے پاس بھیجدینگے یہ طریقہ ہی یہانکا جو کہ مینے عرض کیا سلیم نے کہا کہ مین نامہ اپنے ہاتھ سے دونگا اور اسکا جواب لونگا کیونکہ نامہ کوئی ایسے ویسے کا نہین ہی کہ وہ یون دیا جاے

نامہ ہی خداوند ابن خداوند ابن خداوند کا جو کہ اسوقت سب کے خدا ہین یعنے ارزنگ بن زمرد بن لقا جو کہ اٹھارہ
ہزار ملک یا خطہ کے خدا تھے جنکی خدائی کو اب تک لوگ مانتے ہین بھلا ایسا نامہ کیونکر دونگا مین نائب خداوند
یسوع برجیس کے کہ مین دونگا میرے نزدیک تو وہ ایک بادشاہ ہین اور یہ نامہ خداوند کا ہی اُن کو
اس نامہ کی عزت کرنا چاہیئے مقہور نے بنظر تہر طرف سلیم کے دیکھا اور کہا کہ کیا کہون مجکو تمھاری
خاطر مدارات کا حکم ہی ورنہ مین اسی کلام کا مزا آپ کو چکھاتا کہ جیسے آپ نے یہ کہا کہ میرے
نزدیک ایک بادشاہ ہی اب مین صاف صاف کہتا ہون کہ اگر آپ کو نامہ دینا منظور ہو تو خیر
ورنہ آپ نامہ لے کر چلے جائین آپ کا جانا کسی طور سے دربار مین نہین ہوگا ہم خلاف قانون کے
نہین کر سکتے اور اگر یہ نظر ہی کہ نامہ نائب خداوند تک پہونچے تو کل اُنکے پیغمبر آئین گے اُنکو نامہ
عنایت کیجیے گا وہ جواب نامہ لاوین گے یہ سنکے سلیم نے خیال کیا کہ خیر نامہ دو تو دیکھو کیا جواب
آتا ہی مگر افسوس دربار مین نہ جانا ہوا ذرا دربار کی حالت دیکھنے مین تو آتی کہ کسطور کا دربار ہی کیسے
کیسے سردار ہین گو اسکی صورت سے تو ثابت ہوتا ہی کہ سردار نوابہ معلوم ہوتے ہین کیونکہ یہ تو سردار
زبردست ہی ایسے ہی سردار ہین تو دربار خوب ہوگا خیر دیکھا جاے گا یہ خیال کرکے کہا کہ گو یہ طریقہ نہین ہی
کہ نامہ دیا جاے مگر مین نامہ لے کر جو نکہ آیا ہون ایسی حالت مین مناسب نہین جانتا ہون کہ نامہ واپس
لیجاؤن کیونکہ جواب لینے آیا ہون پس جواب حاصل کرکے جاؤنگا خیر جس طور سے ہو مقہور نے کہا کہ
کل مرسل نائب خداوند یعنے پیغمبر خوبخوار جو کہ مرسل ہین آپ پاس تشریف لائین تو آپ اُن سے خواہش فرمائیے گا
کہ بن قلعہ کے دیکھنے کی خواہش رکھتا ہون اگر آپ میرے لیے اجازت اس امر کی دین تو مین
دیکھ لون اگر خداوند اجازت دین گے تو آپ کو مین تمام قلعہ کی زیارت کرا دونگا مقہور نے کہا بہت
خوب پس وہ دن تمام ہوا شام ہوئی بوقت شب تمام لشکر کو سلیم کے خود بخود ہر قسم کا طعام لذیذ پہونچا حسب مرتبہ
سلیم کے لیے بھی طعام لذیذ آیا مگر طعام کا لے واہ کوئی نظر نہین آیا کھانے وہ طعام لذیذ کھایا یہ کارخانہ
دیکھکر اور حیران ہوا کہ جو یہان کارخانہ ہی وہ سنے طور کا ہی یعنے وہ کوئی نہ کوئی ساحر زبردست ہی پس یہ رات
بھر اسی بارگاہ مین رہا ایسے ایسے خیالات مین غرق رہا کہ اُسکو تمام رات نیند نہ آئی سحر ہوگئی بوقت
سحر یہ اٹھا سب امور ضروری سے فراغت کرکے بیٹھا جو سردار اُسکے ہمراہ تھے وہ اسکے پاس آئے وہ بھی
اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے کہ اُسنے پردے بارگاہ کے اٹھوا دیے ہین مقہور جو اُسکو فرد کش کرکے
گیا ہی اور وہ تقریر کر گیا ہی جب سے نہین آیا ہی یہ حیران ہی کہ کیا کرون کیونکر یہ نامہ جاے گا وہان خداوند
کو میرا انتظار ہوگا اور فراق مین اُس صاحب تصویر کے بیقرار ہوگا یہان کل سے جو آیا ہون اُسوقت
تو تھوڑے عرصہ کے لیے وہ آکر بیٹھا تھا اور وہ تقریر کی تھی جبکہ طعام وغیرہ سے فراغت ہوئی تو وہ چلا گیا
جب سے نہین آیا پھر کسی نے خبر تک نہ لی کہ کون آیا ہی اور کون نہین مین تو عجب عذاب مین مبتلا ہوا ہون
تھوڑی دیر اور انتظار کرتا ہون اگر کوئی آیا تو خیر ورنہ مین خود طرف دربار کے جاؤنگا مین یہان کب تک پڑا
رہونگا یہ خیال کرکے اپنے ہمراہیون سے کل حال کہا اور جو تقریر مقہور نے کی تھی وہ بھی بیان
کی اُنھون نے کہا پھر آپ کا کیا قصد ہی سلیم بشرمندگی سے کہا کہ مین کیا بیان کرون کہ کیا میرا قصد ہی

یہان کا تو یہ طریقہ ہی جو کہ آج تک کسی دربار کا نہین ہی بہت سے دربارون کا حال دیکھا ہی اور سنا ہی مگر یہ
طریقہ نہین سنا ہی مین پریشان ہون کیا کرون اب میرا یہ قصد ہی کہ اگر کوئی نہین آیا تو مین خود نامہ لے کر
جاؤنگا ہمراہیون نے کہا کہ ہماری بھی یہی رائے ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی ادھر مقصود نے خونخوار
سے جاکر کہا کہ کل نامہ بر کے پاس جاکر نامہ لیکر پاس خداوند کے تشریف لیجائیے گا وہ نامہ دینے
پر راضی ہی خونخوار بھی یہ سنکے کہنے لگا کہ اچھا کل مین ضرور جاؤنگا مقصود نے کل تقریر ابتدا سے
انتہا تک جو کہ اُس نامہ بر سے ہوئی تھی بیان کی خونخوار نے کہا کہ وہ بڑا زبان دراز معلوم ہوتا ہے
کہ ایسی تقریر کرتا ہی مقصود نے کہا کہ مین نے قائل کر دیا پھر اُسنے کسی بات کا جواب نہ دیا خاموش ہو رہا
خونخوار یہ سنکے کہنے لگا کہ تم نے اچھا کیا جو ایسی تقریر کی مقصود نے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون یہ سنتے
آپ کو اطلاع دے دی مقصود رخصت ہو کر چلا گیا یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی صبح کو دربار کی
کپڑے پہن کر بڑے تزک و احتشام سے جو کہ خواجہ حسین کے آنے کے زمانہ مین بیان ہوا تھا
اب بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی پس اُسی صورت سے چلا چلے یہ طرف اُس مقام کے چلا جہان نامہ بر
اُترا ہوا تھا یہان سلیم شیر صولت اپنے ہمراہیون سے بیٹھا ہوا باتین کر رہا تھا کہ اُسکے کان مین ڈنکے
کی صدا آئی حیران ہو کر دیکھنے لگا کہ یہ صدا ڈنکے کی کہان سے آتی ہی یہ حیران حیران دیکھ رہا
تھا کہ اُسنے دیکھا سامنے سے کچھ جلوس سواری نظر آیا اُسکے بعد بہت سا سامان تھا وہ سب جلوس وغیرہ
اُس مقام پر سامنے اُس بارگاہ کے ٹھہر گیا جس مین نامہ بر تھا اب اُسنے دیکھا کہ بعد اُنے جلوس کے
ایک شخص بڑے کبر و غرور سے تخت پر بیٹھا ہی تاج اُسکے سر پر لباس پر زر اُسکے برین تاج مین
ایک کلغی بطور طرہ کے یاقوت کی لگی ہی سر پر چتر طلائی گردش کرتا ہوا آگے لقب صدائے باادب باش
لگائے ہوئے ڈنکا ہوتا ہوا کئی سو غلامان زرین کمر گرد تخت چوبدار و عصابردار و خاص بردار نیزی
وردیان پہنے ہوئے ہمراہ سواری مگر سب طلائی پوش گلون مین آفتاب کی تصویرین پڑی ہوئی سب آگے
صف بستہ استادہ ہوئے اُس تخت نشین نے کہا کہ میرا تخت یہان رکھدو یہ کہنا تھا کہ کہارون نے تخت
رکھدیا اُسنے ایک چوبدار سے کہا کہ اس خیمہ مین جاکر جو شخص کہ نامہ لے کر آیا ہی اُس سے کہنا کہ آپکو
پیغمبر خداوند و نائب خداوند طلب کرتے ہین جلد چلیے یہ سنکے وہ چوبدار ادھر کو چلا یہان بارگاہ
مین بیٹھا ہوا سلیم شیر صولت دیکھ رہا تھا کہ وہ چوبدار آکر پہنچا اور یہ کہا کہ نامہ بر صاحب کو پیغمبر صاحب نے
طلب فرمایا ہی وہ اپنی سواری روکے ہوئے استادہ ہین یہ سنکے سلیم شیر صولت اپنے مقام سے اُٹھا
اور ہمراہ اُس چوبدار کے قریب خونخوار کے تخت کے آیا چوبدار نے عرض کیا کہ آپ ہی تشریف لائے ہین یہ
سنکے خونخوار اپنے تخت پر سے اُتر پڑا اور کہا کہ نامہ لے کر آپ ہی تشریف لائے ہین سلیم شیر صولت
نے کہا کہ جی ہان مین ہی نامہ لے کر آیا ہون خونخوار نے کہا کہ لائیے وہ نامہ میرے حوالے کیجیے
تاکہ مین پیش کر کے اُسکا جواب حاصل کرون اور وہ ہی جواب آپ کو لا کر دون سلیم شیر صولت
نے کہا کہ جناب یہ قاعدہ تو کسی دربار کا نہین ہی کہ نامہ بر داخل دربار ہو بلکہ یہ طریقہ ہے کہ نامہ بر
خود اپنے ہاتھ سے نامہ دیتا ہی خونخوار نے کہا کہ اگر آپ کو نامہ دینا ہو تو دیجیے ورنہ مین تقریر نہین کر سکتا
ہون کیونکہ مجکو دربار مین جانے کے لیے تاخیر ہوگی اب وقت دربار ہی اگر وقت پر نہ پہونچونگا تو عتاب
خداوندی مین مبتلا ہونگا دوسرے مجکو کوئی یہان کے طریقے بیان کرنے کی ضرورت نہین ہی
کیونکہ ایسے سب طریقے مقصود ہمراہ لشکر قدرت بیان کر چکا ہوگا کوئی طریقہ اُس سے

خلاف ہوگا یہ سنکے سلیم نے کہا کہ بہت خوب مین نامہ حاضر کرتا ہون مگر یہ طریقہ بنا ہی میری ایک عرض ہی وہ
خدمت خداوندمین عرض فرمایئے گا خونخوار نے کہا کہ وہ کیا عرض ہی سلیم بشرصولت سنے کہا کہ
میری خواہش یہ ہی کہ مین قلعہ کی سیر کرون اور قدرت خداوند کا تماشا دیکھون اگر اجازت ہو یہ
سنکے خونخوار نے کہا کہ مین خدمت مین عرض کرونگا جو وہ ارشاد فرمائینگے مین گذارش کرونگا یہ سنکے
سلیم نے کہا کہ خیمہ مین تشریف لیجایئے جواب دیا کہ اسقدر مہلت نہین ہی آپ نامہ دین پس سلیم نے
فوراً نامہ خونخوار کے ہاتھ مین جیب سے نکال کر دیا اور یہ کہا کہ نامہ بہت ضروری ہی بدین سبب
مین یون دیتا ہون ورنہ کبھی نہ دیتا جب تک موافق قاعدہ کے نہوتا اگر واپس لیجانا ہون تو مطلب
رہا جاتا ہی یہ مین جنال مین لے یہ گوارا کیا اور نامہ دیا یہ سنکے خونخوار نے وہ نامہ لیا اور اپنے
پاس تخت پر رکھ لیا اور کہا کہ اب آپ مہین سے تشریف رکھین اور اطمینان رکھین اسکا جواب
آپ کو آج ہی ملیگا اور جہان تک ممکن ہوگا مین کوشش کرونگا کہ آپ کی طلبی دربار مین ہو سلیم
نے کہا کہ یہ آپ کی عنایت و مہربانی ہوگی یہ کہکر سلیم تو اپنے خیمہ کی طرف چلا اور ادھر خونخوار
کی طرف دربار کے روانہ ہوئی یہان آکر سلیم نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ واقعی یہان بڑے
بڑے کارخانہ ہین یہ خدائی واقعی بہت بڑی ہی کہ جسکے زیر حکم اسنے بڑے بڑے بادشاہ مثل غلامون کے
حاضر رہتے ہین اور اپنا فخر تصور کرتے ہین دیکھو کس شوکت و حشم سے دربار مین جاتے ہین یہ حالت تو
کبھی ہمنے نقارہ خدائی کی بھی نہین سنی ہی باوجودیکہ وہ بہت بڑی شوکت رکھتے تھے لیکن جناب
ایسے مرسل گاد تھی ایسے سرافیل مگر یہ شوکت نہ تھی اُسکے ہمراہیون نے کہا کہ ہم کو تو یہ ثابت ہوتا
ہی کہ یہ خدائی ترقی کرے گی اور ضرور خدا اسے نادیدہ کے ماننے والون کو انکے ہاتھ سے زک پہونچیگی
اور کچھ عجیب نہین کہ یہ لوگ آخر ظفریاب ہون مگر لقابہ کرین کہ ہمارے خداوند سے اور اُسنے نہ بگڑے جو
امر کہ انہون نے تحریر کیا ہی یہ منظور کرلین تو بڑی اچھی بات ہوگی ورنہ خرابی ہوگی کیونکہ یہ امر ہوگا کہ انکے
اور اُنکے مقابلہ ہوگا انجام کیا ہوسلیم نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو کہ وہ منظور کرلین میری نگاہون مین یہ امر
پھر رہا ہی کہ ارزنگ سے اور برچیس سے بہت بڑی جنگ ہوگی وہ اپنی خدائی ظاہر کرینگے یہ اپنی خدائی
کی ترقی چاہینگے جو زنگ و حشم انکو اسوقت بہم ہی وہ تو ہمارے خداوند اگر برسون کوشش کرین گے
تو بہم نہوگا یہ اپنی شان کے خلاف تصور کرینگے دوسرے یہ کہ انہون نے اپنی خدائی کی تعریف کی ہی
یہ چاہینگے کہ میری خدائی یہ مانین اور خدا تصور کرین اور ہمارے خداوند یہ خیال کرینگے کہ میری خدائی کو
مانین پس اسی مین فساد ہوگا اور جس امر کے لیے انہون نے تحریر کیا ہی وہ تو کبھی یہ منظور نہ کرینگے ہمراہیون
نے کہا کہ خیر دیکھا جاے گا دیکھیے جواب نامہ کیا آتا ہی سلیم نے کہا کہ اتکا رہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی ادھر
خونخوار وہ نامہ لیکر دربار مین پہونچا اور قریب پہر رہ جاکر عرض کیا کہ خداوند وہ نامہ مین اُس نامہ بر
سے لیکر حاضر ہوا ہون گو وہ نہین دیتا تھا اور جو تقریر کہ مقہور سے ہوئی تھی وہ بالکل بیان کی اور کہا
کہ وہ یہ تقریر کرتا تھا اُسکا جواب دیا گیا اور جب وہ نامہ دیچکا تو اُسنے یہ خواہش اپنی ظاہر کی ہی کہ میرا جی
چاہتا ہی کہ مین حاضر دربار ہون اور قدرت خداوند کا تماشا دیکھون کہ جو لوگ جرمہ سے دریافت کرین گے
کہ تم نامہ لیکر گئے تھے تو تمنے کیا دیکھا اور کیسا دربار پایا اور کیا کیا خدائی کی خبر نجات دیدی تو مین
کیا کہونگا یہ تو بالکل خلاف ہی کہ مین اتنے بڑے مقام پر جاؤن اور پھر وہان سے محروم پھرون اگشیم
سوداگر دن اور سا جبار سے یہان کے دربار کی حالت اُسنی گئی اور دیکھی گئی تو اشتیاق پیدا ہوا یہ بھی اعتراض

کیا کہ سوداگر تو داخل دربار ہون اور جو ایک سردار دوسرے ملک کا نامہ لے کر آئے تو وہ دربار
سے محروم رہے یہ کون طریقہ ہی یہ امر جو کہ خونخوار نے کہا یہ اپنی طرف سے کہا کہ وہ کہہ آیا تھا
کہ مین کوشش کرونگا کہ تمھاری طلبی دربار مین ہو اس سبب سے خونخوار نے یہ تقریر اپنی
طرف سے کی یہ سُن کے برجیس نے کہا کہ جب تم جواب نامہ لیکر اُسکے پاس جانا تو اُس سے یہ کہنا
کہ جب تک ہم نے یہ طریقہ جاری رکھا تھا مگر اب جسنے بالکل یک قلم حکم قطعی دیا ہی کہ کوئی ہمارے
دربار مین نہ آئے سوائے ہمارے اہل دربار کے یا جو کہ ہماری خدائی کو مانے وہ اور کوئی نہ
آئے خواہ سوداگر ہو خواہ سفیر ہو خواہ نامہ بر خواہ فریادی اسی سبب سے ہم نے اپنے
سرداروں اور مشیروں کو حکم دیا ہی کہ تم لوگ دو دو دن وقت شہر کی سیر کیا کرو جو کوئی جو کچھ عرض
یا فریاد وغیرہ کرے اُسکو سنو اور ہماری خدمت مین عرض کرو دوسرے جو کوئی عرضی یا
نامہ وغیرہ آئے اُسکو اُس لانے والے سے لیکر ہماری خدمت مین پیش کرو اور اُسکی خاطر
و مدارات کرو کسی پر ظلم ہونے پائے کوئی ظالم شہر مین نہ رہنے پائے یہ سب امر اس سبب سے
ہین کہ یہ مقام ایسا نہین ہی کہ ہر ایک چلا آئے کوئی بھی اپنے خدا کے پاس جاسکتا ہی سوائے اُن
لوگون کے جو کہ مقرب بارگاہ خدائی ہین یہ سبب ہی پس ہمین خیال تھا راسمان آدمی صورت سے
نہین ہو سکتا ہی ہان اگر یہ خواہش ہی کہ قلعہ کی سیر کرون تو یہ امر کوئی مشکل نہین ہی ہمارے سردار
تم کو قلعہ کی سیر کرا دینگے قلعہ کی سیر کرنے مین کس امر کا نقصان مابدولت کا نہین ہی کیونکہ اکثر لوگ اسکی
زیارت کو دور دور سے آتے ہین کیونکہ یہ قلعہ تو قدرت خدا سے پیدا کیا گیا ہی اور جو جو نادرات
اسمین ہین وہ سب ہماری قدرت کے نمونے ہین اور ہمارے خدا ہونے کو ظاہر کرتی ہین یہ ہی امر
کیا کم ہی کہ لوگ ہمکو اپنا خدا تصور کرین اور جو کہ صاف باطن اور روشن دل ہین اُنکے قلب اس نور
سے منور ہوتے ہین اور اس ایمان کی روشنی کو وہ لوگ اپنے دلون مین جگہ دیتے ہین اور ظلمت کفر کو
نور ایمان مثل ظلمت شب کے کہ جیسے ہمارے جمال کے سبب سے بوقت ظاہر ہونے ہمارے نور کے زائل
ہوتی ہی دفع کرتا ہی جسکو کہ عام لوگ آفتاب تصور کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جب آفتاب طلوع ہوتا
ہی تو دن ہوتا ہی اور جب غروب ہو جاتا ہی تو رات ہوتی ہی تو اُس سے کہنا کہ جو لوگ یہ تصور کرتے
ہین وہ نور ایمان نہین لاتے ہین کافر ہوتے ہین اور جو یہ نہین تصور کرتے ہین بالکل ہماری قدرت
کو دیکھکر قائل ہوتے ہین اُنکے دل ہمارے نور سے روشن ہوتے ہین اور یہ ایک راز و اسرار
خداوندی ہی کہ جو تاریکی ہو جاتی ہے یہ کسی پر نہ ظاہر ہوا ہی نہ ظاہر ہوگا اور آفتاب کیسا اور ماہتاب
کیسا یہ میرا تو رہی خیر اس سے تو کوئی مطلب نہین ہی جو جسکا جی چاہے تصور کرے جو جو سیاہ قلب
ہین اُنکو حال بعد مرنے کے ظاہر ہوگا اور جو ایمان لا چکے ہین اور لا ئینگے اُنکو بھی حال معلوم ہوگا
جسوقت وہ لوگ جو کہ ایمان نہین لائے ہین اور جو نہ لائینگے وہ ان کے مرتبے اور درجے اپنی نظر
کوتاہ اور چشم ناپیناسے دیکھین گے اُسوقت حسد کرین گے اور باہم ملکر یہ افسوس کرینگے ہم کیون نہ
ایمان لائے اور وہان پر کیا منحصر ہی جو مرتبہ اُنکے یہان ہین اُسپر بھی اُنکو حسد ہوگا مگر اس دفعہ تو
اپنے دل کے تابع ہین اور خیال کرتے ہین کہ ہمارا مذہب حق ہی اور ہم راہ راست پر ہین باوجودیکہ
ہمنے اُنکو جسم بصیرت دی ہی اُسپر وہ لوگ کور بنے ہوئے ہین اور میری قدرت کو دیکھتے ہین اور
قائل نہین ہوتے ہین خیر تو بھی اگر قلعہ کو دیکھنے سے کوئی میرا نقصان نہین اگر قلب صاف رکھتا

ہوگا تو ضرور میری خدائی کا قائل ہوگا میرا نور جو اس تیرہ شب تاریک کو مثل شب چہاردہ کے روشن کر دیگا یہ جواب میری طرف سے اسکی اس خواہش کا دینا اور کہنا کہ دربار مین تو کسی صورت سے ایسی حالت مین آنا نہین ہوسکتا ہی کہ تو مذہب دیگر رکھتا ہو اور یہی خیال کر لیا جاے کہ اب کوئی تاجر آنے پائیگا کیونکہ میرے اس حکم سے تو لوگون کو یہ گمان ہوگا کہ نہ معلوم کیا امر ہی جو دربار مین آنے کی ممانعت ہی اور کوئی دربار مین نہین جانے پاتا ہی مابدولت کو کوئی خوف نہین ہی جو جسکا جی چاہے قصور کرے کوئی میرا نقصان نہین ہی وہ اپنے گناہ مین آپ مبتلا ہوگا میرے لیے کیا ہوگی بلکہ مین ایسے شخص کو بخشونگا بھی نہین ہان اس زمانہ مین جبکہ مین تمام عالم کو مین اپنا نور دکھاتا ہون یعنے سال بھر کے بعد ایک جشن کرتا ہون اور اسی کی دعوت کرتا ہون اسمین میرا جو دربار کرتا ہون عام اجازت ہی کہ جسکا جی چاہے آئے کوئی ممانعت نہین ہی وہ دن تو اسی دن کے لیے ہی اور کوئی جشن ایک روز کا نہین ہوتا ہی وہ جشن ایک ماہ کا ہوتا ہی برابر ایک ماہ تک دربار عام ہوتا ہی اور سب کی دعوت ہوتی ہی اسکو جشن قدرت کہتے ہین اس سے کہنا کہ اگر تجکو خواہش میرے دربار کے دیکھنے کی ہی تو تو اس زمانہ مین آ میرا دربار بھی دیکھ لے اور جشن کی بھی کیفیت دیکھ کہ کیا کیا قدرت خدا ظاہر ہوتی ہی پس اے خوشخوار تو یہ میری طرف سے کہنا اور اگر وہ یہ خواہش کرے کہ اچھا مین قلعہ کی سیر کرونگا تو اسکو بھی سیر کرا دینا ہان وہ نامہ کہان ہی دبیر کو دے کہ وہ پڑھے تاکہ سب اہل دربار مضمون نامہ سے آگاہ ہون کہ کیا لکھا ہی تو دبیر جو مضمون اسکے سے ماہر ہون مگر تم لوگ بھی تو سنو تو اس عرصہ مین کل دربار جمع ہوگیا اکیسون درجے سرداروں داہل دربار سے مملو ہوگئے تھے کہ خوشخوار نے وہ نامہ دبیر کو دیا دبیر نے وہ نامہ لیکر اور ایک صندلی طلائی پر کھڑے ہوکر پہلے تو یون کہا کہ اے اہل دربار پہلے تو مین تعریف و توصیف اپنے خداوند و نایب خدا کی بیان کرتا ہون اسکے بعد اس نامہ کو شروع کرونگا کیونکہ ہر فرد بشر کو لازم ہی کہ پہلے جو کام کرے خداوند کا نام ضرور شریک کرلے اور یہ مجکو یقین کلی ہی کہ اس نامہ مین نام خداوند نہو گا کہ اسطور سے کہ تعریف کے ساتھ ہو پس لازم ہوا مجکو کہ مین پہلے تعریف خداوند سے زبان کو برکت دون اسکے بعد اس نامہ کو پڑھون اور بعد ختم نامہ مین پھر تعریف خداوند کرون گا اور آپ لوگون کے دل خوش کرونگا یہ کہکر اسنے کہا کہ سب آگاہ ہون کہ یہ وہ خدا ہی کہ جسکے نور کے سبب سے تمام عالم ایجاد از مشرق تا مغرب واز جنوب تا شمال واز سمان تا سمک سب روشن اور منور ہی اور تمام عالم اس نور سے بہرہ مند اور جب یہ نور کسی سبب سے نقاب قدرت یا حجاب قدرت مین چلا جاتا ہی تو کسقدر تاریکی ہوجاتی ہی یا وقت شب کہ جسکو لوگ رات کہتے ہین خداوند اپنے نایب کو چھوڑکر اور امور خدائی کو دیکھتے ہین باوجودیکہ روشنی ہوتی ہی مگر اسپر بھی یہ کیفیت نہین ہوتی ہی جو خداوند کے نور سے ہوتی ہی بہ نسبت اس روشنی کے وہ ظلمت ہوتی ہی کہان نور خداوندی کہان نور نایب اور پھر یہ امر ہی کہ خداوند ہر وقت ایک نقاب ایسی طرح پر ڈالے رہتے ہین کہ جو مانع نور ہی ورنہ کسکو تاب ہی کہ اسکے نور کی تاب لاسکے یقین ہی کہ اگر نقاب نہو تو تمام عالم جل کر خاک سیاہ ہوجاے آپ لوگ خیال کرلین کہ کس قدر اس نقاب پوشی پر حدت ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ اگر یہ حدت نہوتی تو یہ غلہ وغیرہ کیونکر خشک ہوتا یہی تو سبب ہی کہ

کہ غلہ کو خدا سے خود اور نائب خدا سے بڑا کہتے ہین کہ یہ نور خداوندی سے نشو ونما پاتا ہی اور اُسی نور کی حدت
سے اپنی مراد کو پہونچتا ہی ورنہ کیونکر پختہ ہوتا اور کیونکر اپنی مراد پر پہونچتا کیا اسکی قدرت ہی
کہ پہلے خداوند نے اپنی قدرت سے دریاے قدرت اور بدریعہ سحاب قدرت آب رحمت براے
روئیدگی غلہ برسایا اور جب وہ زمین روئیدہ ہوئی تو زمین کو یہ حکم دیا کہ اسکی پرورش
کرے بموجب حکم خداوند کے زمین نے پرورش کرنا شروع کیا خداوند نے اپنی قدرت
سے اُسمین دانہ پیدا کیا بھلا یہ بھی قدرت کسی مین ہی کہ ایک دانہ سے اسقدر دانہ پیدا ہون
سواے خداوند کے جبکہ دانے پیدا ہو چکے تو اسکو آپ اپنے نور جمال سے خشک کیا کہ وہ
اس قابل ہوا کہ ہم لوگ اُسکو کھائین خیال کرنے کی جگہ ہی کہ ایسا خدا کہ جسکو اپنے بندون
کی پرورش یون منظور ہی کسکا ہی اور اسی طور سے اور میوہ جات اور خوراکہات ہر قسم کی
ترکاری وغیرہ پیدا کرتا ہی اور اسکو اپنے نور جمال سے پختہ کرتا ہی اہل دربار یہ سبب ہی
حدت نور کا اگر یہ حدت نہوتی تو یہ بات نہ حاصل ہوتی یہ ایک ادنے اُسکی قدرت ہی اگر یہ ایسا
نہ ظاہر کرتا تو کیونکر ہم اُسکو اپنا خدا تصور کرتے دوسرے یہ خیال کرنے کی جگہ ہی کہ دیکھو ایک
قطرے سے کیسی کیسی خوبصورت صورتین پیدا کرتا ہی اور کیونکر اسکی پرورش کرتا ہی بھلا
کوئی بھی سواے خداوند آفتاب کے ایسا کرسکتا ہی اور جیسی اُسکی عنایت اور رحمت
ہم بندون پر ہی ایسی تو کسی پر نہین ہی خیال کرنے کی جگہ ہی کہ کس زمانہ سے دنیا خلق ہوئی ہی
اور کتنی لاکھ برس گذر گئے اور کس قدر مذاہب دنیا مین ہوئے کوئی لات پرست ہوا کوئی لقا پرست
کوئی فرعون پرست کوئی مرد د پرست کوئی زیر جد پرست کوئی سامری پرست کوئی جمشید پرست
کوئی خود پرست کوئی منجم پرست کوئی ابلیس پرست یہ سب مذہب جاری ہوے مگر کسی نے
خداوند کو نہ پہچانا اور اُسکی بندگی نہ کی اور نہ یہ خیال کیا کہ یہ کوئی ہمارا خدا نہین ہی خدا ہمارا
اور ہی کوئی ہی یہان تک تو نوبت پہونچی کہ لوگ آتش پرستی کرنے لگے اور اُسکو اپنا خدا
بنانے لگے جب تو خداوند نے دیکھا کہ یہ لوگ میری طرف رجوع نہین کرتے ہین اپنے اپنے
دلون سے خدا مقرر کر لیے پس اُنھون نے ایک اور طریقہ اپنی قدرت سے پیدا کیا کہ یہ فرقہ
میری پرستش کرے گا اور اُنکو اسقدر طاقت دی کہ جو سب پر غالب ہون اُنھون نے جو دیکھا
کہ ہم مین اسقدر طاقت ہی تو اُنھون نے اپنا ایک اور مذہب نیا پیدا کیا کہ جسکو مذہب اسلام
کہتے ہین اور وہ خداے نادیدہ کی بندگی کرتے ہین چونکہ خداوند نے وہ فرقہ اس لیے
پیدا کیا تھا کہ ان سب خدائیون کو برباد کرے باوصف اس نافرمانی کے خداوند نے اُنکو ایسے ابر پر ہو
کیا اور تمام خدائیون کو اُنکے ہاتھ سے برباد کرایا اُس زمانہ مین بھی ایک مرتبہ خداوند نے اپنا نور
ظاہر کیا تھا کہ ایک فرقہ پیدا ہوا تھا کہ وہ خداوند کی پرستش کرتا تھا اسکو خداوند نے اسقدر
طاقت عطا فرمائی تھی کہ وہ خداے نادیدہ کے ماننے والون سے بھی زیادہ قوت رکھتے تھے
اٹھارہ برس تک ان سے مقابلہ کیا اور بہت سے ملک اُنکے قبضے مین آے وہی زمانہ تھا لقا
کی بھی خدائی کا یہ نوبت پہونچی کہ لقا نے بھی خدائی کو ہمارے خداوند کی قبول کیا مگر وہ لوگ
اسقدر اپنی طاقت پر مغرور ہوئے کہ خداوند نے اُنکو مسلمانون کے ہاتھ سے زیر کرایا اور اب
جو اُس سے پوشیدہ ہوے تو پھر نہ ظاہر ہوئے صرف اپنا جمال دنیا پر رہنے دیا کہ دنیا

تاریک نہو جاے جب سے اب ظہور کیا ہم بندون پر یہ رحمت کی اس الیم سے اس مذہب کی ترقی کرائی
اور یہ شرف خاندان خورشید مین دیا کہ ایک دختر حسینہ اپنی قدرت سے پیدا کرکے اسکو اپنے تصرف مین لاے
اور ایک فرزند پیدا کیا کہ جسکو اپنا نائب کیا اور اسکے ذریعہ سے اپنی خدائی کی ترقی کی بنا ڈالی وہ فرزند
بھی مثل خداوند کے کریم ورحیم وہم سب پر مثل پدر ان شفیق کے ہوا اور ہماری ترقی ودولت دمرتبہ
کا اور ہماری پرورش کا ہمہ وقت خیال رکھتا ہو اور ہمکو خداوند نے اسکے سجدہ کرنے کا حکم دیا
ہے اسکو بھی ایسا جمال عطا فرمایا کہ ہم اسکی تاب نہین لا سکتے ہین اور اسکے نور کو دیکھکر غش کر جاتے ہین
اسکا اسقدر مرتبہ بلند کیا کہ مثل اپنے ہر ایک امر کا اختیار دیا کہ جو کام وہ چاہے کرے یہان تک کہ
اپنے سجدے کو موقوف کیا اور اسکے سجدے کا حکم فرمایا بھلا ایسا خدا اور ایسا نائب خدا کس کو
نصیب ہوا ہو اور یہ جو قدرت دکھائی کہ جسکی تعریف ہم سے نہین ہو سکتی اگر ہم اسپر بھی ایمان نہ لائین
تو یہ ہماری بدبختی اور سیاہ قلبی ہو پس اے اہل دربار مین نے اپنی تقریر ختم کی اب مین نامہ پڑھتا
ہون یہ کہکر اسنے لفافہ کو چاک کیا ناظرین پر واضح ہو کہ یہ وہیر جسنے یہ تقریر کی بہت واقف تھا
اکثر اسنے کتابین اور اخبار دیکھے تھے جو اسنے یہ تقریر سنی وہ تماشا کرکے اور تعریف آفتاب پرستی
کی اور جب وہ نام آفتاب یا برجیس کا لیتا تھا اسوقت ایسی ہوا سرد آتی تھی کہ سبکے تن و دل
مثل گل کے شگفتہ ہو جاتے تھے اور ایسی بوے خوش آتی تھی کہ دماغ معطر ہو جاتے تھے اور سب
وجد مین آکر جھومنے لگتے تھے اور یہ نوبت ہوتی تھی کہ سجدے کرنے لگتے اور اس وہیر کی بہت
تعریف کرتے تھے ابھی اسنے نامہ نہین شروع کیا تھا کہ برجیس نے اندر سے حجاب کے کہا کہ ہمنے
اس وہیر کو آج سے مذہب آفتاب پرستی کا پیشوا کیا یہ سب کو قواعد مذہب سے آگاہ کیا کریگا
کیونکہ ہمنے اسکے قلب مین تمام قواعد مذہب اپنی قدرت سے جمع کیے ہین یہ بہت خوب ہمارے راز و
اسرار سے اگاہ ہے یہ صدا سنکے وہ وہیر بہت خوش ہوا اور اسی صندلی پر اسنے خم ہوکر طرف حجاب قدرت
کے سجدہ کیا اور سر سجدے سے اٹھا کر کہا کہ آپ لوگون نے عنایت و رحمت خداوند کی ملاحظہ فرمائی
یہ بندہ پروری اور فلک نوازی ہے جسے چاہین ایک پل مین بادشاہ کردین اور بادشاہ کو گدا آپ جو اسپر
بھی اس خدائی کا قائل نہو وہ بالکل سیاہ قلب ہے بقول شاعر ؎ گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ + بآب
زمزم و کوثر سفید نتوان کرد + کو یہ قول اہل اسلام کا ہے اور یہ شعر بھی کسی اسی فرقہ کے شاعر نے کہا ہے مین نے
اسکو بطور مثال کے پڑھا نہ کہ میرا اسپر عمل ہے پس اب آپ لوگ نامہ سماعت فرمائین یہ کہکر اسنے نامہ
شروع کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ ای برجیس شفیق من ساتھ عبارت ملیس کے تمکو تحریر کیا جاتا ہے آگاہ ہو کہ
یہ محبت نامہ میری طرف سے بنام تمھارے اس غرض سے تحریر کیا جاتا ہے کہ تمکو معلوم ہو کہ مین فرزند ارجمند
خداوند زمرد کا اور نبیرہ ہون خداوند لقا کا کہ جو قبل میری خدائی کے خدا تھے تمام عالم کے جن کے
قبضہ مین اٹھارہ ہزار ملک یا کرے تھے جو کہ سیارات مین قیطولون پر خدائی کرتے تھے جنھون نے بہشت
و دوزخ دنیا پر بھی علاوہ آسمان کے بنائی تھی جن کے پاس چوبیس لاکھ کا لشکر تھا جو کہ ہر روز کے
بعد ہر روز نور وزا اپنا نور جمال خلائق کو دکھاتے تھے اور لوگ انکو سجدہ کرتے تھے جن کے گنہگار
ایسے چار مرسل تھے کہ جنکی سرکار مین اٹھارہ لاکھ کا لشکر ہمہ وقت موجود رہتا تھا جن کا
گاؤ لنگی ایسا سرافیل تھا جنکی خدائی کے سب لوگ قائل تھے اور اسکی بندگی کرتے تھے وہ بھی سب کا
خدا تھا اسنے یہ زمین و آسمان شجر و حجر جن و بشر دیو و پری پیدا کیے اسنے یہ آفتاب و ماہتاب و دیگر

ستارے وہوا وابر ودریا کوہ وصحرا خلق کیے یہ آفتاب کہ جسکی تم پرستش کرتے ہو اور اپنا خدا جانتے ہو
یہ بھی اُسی کا خلق کیا ہوا ہی اور یہ جو کچھ تمنے شعبدہ کر رکھا ہی بھیر بخوبی ظاہر ہی کہ یہ سب سحر وساحری
کا ہی مین نے سُنا ہی کہ تم نے لقا کی نرکہ اتنا بڑا خدا تھا کہ جسکا مین نبیرہ جو کہ اسوقت خدا ہون موجود
ہی بہت مذمت کی ہی یہان تک تو غنیمت تھا کہ تم نے اور خدا یان باطل کی مثل نمرود وشداد اور
زیر جبر شاہ وغیرہ کے مذمت کی بہت خوب کیا کہ وہ اسی قابل تھے اور خدائے باطل تھے مگر یہ تمنے
اپنے حق مین بہت بُرا کیا کہ زہر دو لقا کی مذمت کی جو کہ خدائے برحق وخالق ہیجدہ ہزار ملک باختر
تھے اور جن کے یہ سب بندے ہین اور یہ تمام عالم پیدا کیے ہوے ہین مین یہ تمسے سوال کرتا ہون کہ اس
گمراہی سے کیا حاصل ہی تم خیال کرلو کہ یہ مذہب جو کہ تم رکھتے ہو اور آجکل ترقی پذیر ہی یہ کبھی اور
بھی جاری ہوا تھا کہ اب جاری ہوا ہی زمانہ سابق مین جبکہ میرے دادا لقا کی خدائی کا زمانہ تھا تو ایرج
جو کہ نبیرہ تھا صاحبقران کا وہ اغوا کرنے کو عمرو کے کہنے سے اور اُسکی عیاری سے یہ ایک شعبدہ
کرکے آیا تھا کہ ایک لشکر کثیر اپنے ہمراہ رکھتا تھا اور عمرو خود قطب بتاتا تھا اور اُسنے اپنے کو نائب آفتاب
بنایا تھا یہ صرف اسلیے تھا کہ اُس سے حمزہ سے کسی امر پر بگاڑ ہوگیا تھا تو وہ یہ مذہب ایجاد کرکے
اور ایرج کو صاحبقران بناکر لایا تھا اور مقابلہ کرایا تھا اُسی زمانہ مین اُسکے لڑکے جالاک نے
عیاری کرکے اُسکو ظاہر کیا اور وہ لشکر ایرج سے چلا گیا ایرج بہت عرصہ تک صاحبقران سے
لڑا کیا آخر کو زیر ہوگیا تب وہ مذہب اُس دن سے جاتا رہا اُسی زمانہ مین یہ مذہب رہا اُسکے
ثبوت مین یہ بات ہی کہ وہ ہی عیار اور ایک مذہب ایجاد کرکے آیا تھا کہ لڑکا تھا صاحبقران کا جو کہ
وارث تھا اسکو بھی صاحبقران بناکے اور ایک مذہب آب پرستی ایجاد کرکے آیا تھا وہ بھی کوئی
اصل نہین رکھتا تھا وہ مذہب اُسی زمانہ مین برباد ہوا پس یہ سب مذہب برباد ہوے اُس دن سے
نہ جاری ہوئے مگر اب بعد کئی برس کے پھر یہ مذہب اب جاری ہوا ہی غرجا سُنا گیا ہی کہ تم نے
مشہور کیا ہی کہ مین نائب خداوند وفرزند خداوندہون ای پدر مین یہ سوال کرتا ہون کہ جو کہ ایک
بیحس وحرکت چیز ہو وہ کیونکر دعوی خدائی کرسکتی ہی پس تمکو لازم ہی کہ اپنی عقل سے دریافت کرو کہ ہمارا
خدا کون ہی جہان تک عقل کو اپنی دوڑاؤ گے وہان تک سوائے لقا وضحاک وامثال دولت کے کسی کو اپنا
خدا نہ پاؤ گے پس ایسی صورت مین کیون اپنے کو گمراہ کرتے ہو اور اپنے ساتھ اور لوگون کو بھی اور یہ
مشہور کرتا کہ مین فرزند خداوندہون یہ کون سی عقلی دلیل ہی کبھی بھی ایسا ہوا ہی کہ کسی خدا نے اپنی بندی
کو اپنے لقرف مین لیا ہو اُسکو انھین سے جو کہ اپنے واسطے خلق ہین فرصت کب ہوتی ہی اور کیا ضرورت
ہی کہ دنیا پر آکر وہ بندی سے سلسلہ مواصلت کرے اور اُسکے بطن سے لڑکا پیدا ہو اسکو اپنا نائب
کرے کیا اُسکو اور کوئی نہین میسر ہوتا تھا پس مین تم سے یہ کہتا ہون کہ تم اب میرے کہنے پر عمل کرو اور
یہ سب باطل پرستی ترک کردو اگر کوئی دلیل قوی رکھتے ہو تو آمدم برسر مطلب یہ تو امر مذہب ومشرب کے
متعلق تھے اب مین ابھی تو سن خامہ کو طرف میدان مدعا کے جولان کرتا ہون اسمین چند مطلب ہین ان
پہ کہ میری غرض یہ ہی کہ مین نے فرض اس امر کو تھوڑی دیر کے لیے مان لیا کہ بیشک تمھارا مذہب فی درحق
ہی اور آفتاب ہی خدا ہی اور تم ضرور اسکے فرزند اور نائب ہو اور مین بھی خدا ہون اور میرے خدا
ہونے مین کوئی امر ایسا نہین ہی کہ جس سے شک ظاہر ہو کوئی امر شک کا نہین ہی نہوگا نہ کبھی تھا نہ ہی پس

مین یہ چاہتا ہون کہ تمھاری بھی خدائی اور نیابت قائم رہے کیونکہ ایک عالم پر یہ روشن ہو چکا ہی کہ تم فرزند خداوند آفتاب ہو اور تم نے اپنے مذہب کے ترقی دینے مین بہت کوشش کی ہی اور خوب خوب عجائب و غرائب طیار کیے ہین پس مین یہ چاہتا ہون کہ یہ امر ایسے طور سے رہے کہ ایک جانب تم خدائی کرو اور ایک سمت مین نصف عالم مین تمھاری خدائی کا ڈنکا بجے نصف مین مین نہ مین تمھاری طرف کے لوگون کو اس امر پر رغبت دلاؤن کہ وہ میری طرف رجوع کرین نہ تم میرے بندون کو اپنی طرف بلاؤ اور ہم اور تم اُن بندگان خوابی سے جنکو لقاے باختر نے پیدا کیا ہی اور حد سے زیادہ قوت دی ہی جنکی موت خلق کرنا بھول گئے تھے یعنے اہل اسلام سے مقابلہ کرین اُنکے تباہ و برباد کرنے کی کوشش کرین جب مین اور تم ایک دل ہوکر اور کمر ہمت کو مستحکم کس کر اُنسے مقابلہ کرین گے تو یقین کلی ہی کہ وہ برباد ہونگے کیونکہ بقول شاعر ؎ دو دل یک شود بشکند کوہ را + پراگندگی آرد انبوہ را + جب وہ لوگ برباد ہو جائین گے اور ہم تم رہ جائینگے اُسوقت نصف نصف عالم پر قبضہ کر لینگے اگر یہ لوگ برباد نہوے تو یاد رکھو کہ تمکو ترقی ہوگی نہ مجکو نہ یہ ہوگا کہ ہم اور تم اپنی خدائی کو ترقی دے سکین کیونکہ یہ وہ لوگ ہین کہ جن کے سبب سے خداوند لقا و خداوند زمرد بہشت کو تشریف لیگئے اور ان لوگون نے بڑے بڑے شاہون کو ایک آن مین شکست دی اور اُنکے ملکون پر قبضہ کر لیا اُنکے ہاتھ سے دونون خداوند پریشان ہوکر شہر بشہر دیار بدیار بلا بتاہ پھرے اور آخر کو بہشت مین چلے گئے گو ممکن تھا کہ وہ اُنکو تباہ کرتے اور خاک سیاہ کر دیتے مگر وہ لوگ کریم تھے وہ یہ خیال کرتے تھے کہ عدل کے خلاف ہی کہ اسقدر بندون کو برباد کردن دوسرے اُن کو بھی اُن بندون سے محبت ہو گئی تھی وہ بسبب محبت کے اُنکے تباہ کرنے کے درپے نہوے اور اپنے اوپر اُنکے ظلم و بدعت کو گوارا کیا اور ہمیشہ پریشان رہے اور تباہ پھرے مگر اُنکو قتل و غارت نہین کیا مگر وہ لوگ تو رحیم تھے گو مین بھی رحیم ہون اور رحم میری ذات مین ہی مگر وہ بندے خداے نادیدہ کے ماننے والے بہت مغرور ہو گئے ہین پس مین مثل اُنکے تو ہون نہین کہ محبت مین اپنے کو تباہ کردن اور پریشان ہون پس مین نے اُنکے غارت کرنے کا قصد مصمم کر لیا ہی اور اُنکے ایک ملک پر قبضہ بھی کر لیا ہی جو کہ بہت بڑا ملک تھا پس میری یہ خواہش ہی کہ میرے اور تمھارے سلسلۂ محبت و قرابت ہوا اور دو خدا ایمان ایک ہو کر مسلمانون سے مقابلہ کرین اور اُنکو شکست دین اور بعد اُنکے امن سے اپنی اپنی خدائی کو رواج دین مین سبائل مین جاکر قبول خدائی آراستہ کردن اور اُسی مقام سے جہان تک نصف عالم کی حد ہو مین خدائی کرون اور بعد اُس حد کے تمھاری خدائی شروع ہو نصف پر تم قابض ہو یا ایک صورت سے ہو سکتا ہی وہ صورت یہ ہی کہ مین نے سنا ہی کہ ایک تمھاری ہمشیر ہی اور وہ بھی دختر نیک اختر خداوند کی ہی اور حسن و جمال مین بے نظیر اور بیمثال ہی اور اسکی تصویر مابدولت کے پاس ایک تقریب سے پہونچ گئی ہی اور مین اُس تصویر دلپذیر کو دیکھکر فریفتہ ہو گیا ہون اب بغیر اُسکے وصل کے میرے دل کو قرار نہین ہی اور کسی ساعت دل کو چین نہین آتا ہی لہذا میری یہ خواہش ہی کہ اس مشتری آسمان خدائی کو مہر آفتاب خدائی کے ہمراہ منعقد کرو تاکہ سلسلۂ اتحاد و یگانگی مین جاری ہو اور یہ ہو نہین سکتا ہی کہ وہ بے شوہر رہے کوئی نہ کوئی اسکا شوہر ضرور ہوگا اور یہ امر ناشفتہ ضرور کسی نہ کسی کے رشتۂ زوجیت مین جائے گی خیال کرنے کا مقام ہی کہ مجھ ایسا شخص تمسے خود اس امر کی درخواست کرے

جوکہ خود خداوند ہو اور خاندان خداوند سے ہو یہ امر تو تمھارے فخر کرنے کا ہی کہ تمھارے خاندان مین
خدائی آتی ہی اور دو خدا یکجان ایک ہوئی جاتی ہین خیال تو کرو کہ جب کہ میرے تمھارے سلسلۂ
قرابت ہو جاے گا تو اسوقت مین تمکو یہ خیال ہوگا کہ مین کوئی ایسا امر نہ کرون کہ انکی عزت کے خلاف
ہو اور مجکو یہ خیال ہوگا کہ مین بھی کوئی امر خلاف انکی شان کے نہ کرون پس خوب سمجھ لو کہ یہ بیڑی جو مل بھنگ دیوانے
دو میری راے مین تو یہ امر ضرور ہی اور مین یقین کرتا ہون کہ تمکو بھی ضرور منظور ہوگا کیونکہ اس امر سے خدائیون
کو ترقی ہوگی تو کیا خوشی کی بات ہی کہ خدائی خاندان مین آتی ہی جو کہ ایک زمانہ سے ہی یہ کتنی بڑی
بات ہی کہ دو خدا ایک ہوے جاتے ہین باہم کا سلسلۂ پرخاش دفع ہو جاتا ہی یہ تو وہ مثل ہوئی کہ گویا
تند کر رہو گیا کہ دو خدا ایک ہوے اس تقریب سے یہ ہوگا کہ ہم اور تم یک روح دو قالب ہونگے جب تم پر
کوئی آفت آئیگی تو ہم تمھاری مدد کرین گے اور جب ہم پر کوئی بلا نازل ہوگی تم مدد کروگے کبھی تم زمین کا بندوبست
کرنا کبھی ہم کبھی تم آسمان کا انتظام کرنا کبھی ہم جب دو راے ایک ہونگی تو خوب ترقی ہوگی تصور تو کرو
کہ لوگ کس قدر تمھاری اور تمھاری ہمشیرہ کی عزت کرینگے اس خیال سے کہ یہ نازنین دختر خداوند
کی ہمشیر نائب خداوند ہی اُسپر یہ طرہ ہوا کہ زوجۂ خداوند ہوئی اور بہو خداوند کی ہی ترقی عزت و خوبی
ہوتی گئی ہر ایک کی نگاہ مین از دیاد آبرو ہوئی لوگ یہ خیال کرینگے کہ انکی عزت کرنی ضرور ہی کہ انکے یہان
دو خدا ایمان ہین باپ بھی انکا خدا ہی اور شوہر بھی خدا ہی اور لوگ تمھاری بھی عزت اس سبب سے زیادہ
کرینگے کہ ایک تو تم فرزند خدا ہو دوسرے نائب خداوند تیسرے مجھ ایسا خداوند تمھارا بنوئی ہوگا کہ جسکے
خاندان مین پشت در پشت خدائی چلی آتی ہی اور تمھارے یہان تو پہلی پشت ہی ابھی لوگون کو اچھی طرح یقین نہین ہوتا
ہی جب یہ سلسلہ ہوگا تو اسوقت سب کو یقین ہو جاے گا کہ ضرور انکی خدائی درست ہی کیونکہ باہم خداؤن
مین سلسلۂ قرابت ہو گیا اگر یہ خدا نہوتے تو کیون نبیرہ خداوند جو کہ اسوقت خاندانی خداوند ہین اور خود
بھی خداوند ہین یہ قرابت جاری کرتے یہ فایدے ہین یہ بھی خیال کرو کہ جو لڑکا کہ اس نازنین کے بطن
سے پیدا ہوگا وہ بڑا صاحب عزت و حسب و نسب کا درست ہوگا اُسکے برابر کوئی نہوگا کیونکہ اسکا باپ
بھی خداوند ہوگا مان دختر خداوند ماموں نائب خداوند یہ امر ہوگا کہ وہ لڑکا نواسہ ہوگا خداوند کا پوتا ہوگا
خداوند کا اُسکی عزت کی کون برابری کر سکتا ہی جاے فخر و افتخار ہی کہ مجھ ایسا بہنوئی تمکو نہین ملیگا دوسرے مین
حسن بن بھی اپنا مثل نہین رکھتا ہون ایسی حور وش کو مجھ ایسا حسین شوہر نہ ملیگا اور ابھی مین نوجوان
بھی ہون اور مین نے اپنی شادی بھی ابھی تک نہین کی ہی کیونکہ میری زوجیت کے قابل کوئی نہین تھا مین یہ
خیال کرتا تھا کہ کوئی خاندان اعلے ہو تو مین سلسلۂ قرابت کرون پس میرے خیال کے موافق یہ خاندان ہی
اور جیسی مین حسین نازنین چاہتا تھا ویسی حسین تمھاری بہن ہی تمکو لازم ہی کہ میری تحریر پر عمل کرو اور اپنی ہمشیرہ
کو عروس بنا کر اور محافہ مین سوار کر کے میرے پہلوان خدمت کے ہمراہ کر دو جو کہ نامہ لے کر آیا ہی اور نامہ
اُسکا سلیم شیر صولت ہی وہ بحفاظت تمام محافہ میرے پاس پہونچا دیگا مین اپنے طریقہ کے موافق اس سے
عقد کرونگا اگر اسکے خلاف کروگے اور اس امر پر نہ خیال کروگے کہ مون خدائیان ایک ہون تو یہ
خیال کرو کہ مین لشکر کثیر لے کر آؤنگا اور مقابلہ کر کے اپنی معشوقہ کو تمسے حاصل کرونگا اسوقت یہ امر
ہوگا کہ تمھاری خدائی برباد ہوگی اور کم عزتی کا سامنا ہوگا کیونکہ مین تو خاندانی خداوند ہون میرے باپ دادا
خدائی کرتے آئے ہین سب میرے شریک ہونگے کوئی تمھاری شرکت نہین کرے گا بیکار کو خدائی
سر دھنا ہوگی میری بے عزتی کا سامنا ہوگا کیونکہ مجھکو اُس نازنین کے فراق کی تاب نہین ہی مین ضرور

لشکر کشی کرونگا اور جب مین برائے مقابلہ اپنے مقام سے حرکت کرونگا تو اُسوقت زمین و آسمان کو زلزلہ سا ہوگا اور تمام کوہ و دشت مین تہلکہ پڑجائے گا میرے ہمراہ وہ لشکر جرار ساہی کہ جسکی تلوار کی پناہ نہین ہی اگر ایسا لشکر نہوتا تو مین کیون خدائے نادیدہ کی پرستارون سے مقابلہ کرتا اور کاہے امید مقابلہ رکھتا یہ دل اور جگر سوائے میرے کسی کا نہین ہی کہ جو ایسے بہادرون سے مقابلہ پر آمادہ ہوا ہو کہ جن کی تلوار کے تمام عالم مین ٹکے پڑے ہوے ہین اُن سے قصد مقابلہ رکھتا ہون پس مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ اگر تم خلاف میری تحریر کے کروگے تو یاد رکھو کہ ہی اہل اسلام کیطرف جانے کو ملتوی کرونگا اور پھر لشکر کشی کرکے آؤنگا اور تمام اقلیم خورشید یہ کو تم بادپایان سے برباد کرونگا اور اُس وقت کوئی خدائی کا پاس نہ کرونگا اور اپنی معشوقہ کو ضرور حاصل کرونگا اسوقت یہ امر بہ صلح یون طے ہوتا ہی کہ تم اُسکا عقد میرے ہمراہ کردو تم بھی خدائی کرو مین بھی اُسوقت یہ ہوگا کہ جب مین مقابلہ کرکے حاصل کرونگا تو اسوقت یا تو تم میرا مذہب قبول کروگے اور مجکو سجدہ کروگے یا اپنے قتل پر آمادہ ہوگے یہ کارخانہ خدائی بالکل نیست و نابود ہوجائیگا اور ذلت فاش حاصل ہوگی اُسوقت مین یہ نہ کرونگا کہ تمکو برابر خدائی پر رہنے دون اور نصف نصف عالم پر قبضہ میرا اور تمہارا ہے یہ امر تو بنے پر ہی بگڑا ہے پر نہین بموجب مصرعہ ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خواند بموجب این مثل جبکی تیغ اسکی دیگ + مین قبل سے سمجھائے دیتا ہون دیکھو ذرا سمجھ بوجھکر جواب تحریر کرنا جہان تک ممکن ہو میرے کہنے کو نہ ٹالنا اگر اپنی ترقی اقبال و دولت کے خواستگار ہو اور نہ تمکو اختیار ہے دیکھو بہکانے پر کسی کے نہ آنا ورنہ خراب ہوگے عقل سے کام لینا مین اب اس جواب کے بعد نامہ نہین تحریر کرونگا فوراً لشکر کشی کرونگا تمکو جو کچھ کہنا اور سننا تھا مین نے اس نامہ مین تحریر کردیا اور ان چند اشعار پر اپنے نامہ کو ختم کرتا ہون یہ اشعار بھی بطور نصیحت کے ہین آیندہ تمکو اپنے نقل کا اختیار ہے جو میرا کام تھا وہ مین کرچکا تمکو عشق مین اُس نازنین کے ہوش اپنے تن بدن کا نہین یہ اشعار تمکو مین بموجب اپنی رائے کے تحریر کرتا ہون اور خیال کرتا ہون کہ ضرور میری تحریر پر عمل کروگے ورنہ خراب اور برباد ہوگے نظم

مزن بیجہ با شیر جنگ آزمای	اگر نہ چہ ہستی و ہم کوش ہیچ	کہ دانی تو ہیچی و کمتر ز ہیچ
مدر کن ز خشم جگر جوش من	بیاش ایمن از خواب خرگوش من	مزن رخنہ در خاندان کہن
تو در رخنہ باشی دلیر عدی کمن	بجائے میاور کہ چشمم ز جائے	ندارد بریشہ بر پیل پائے
ز خاکے کہ بر آسمان افگنی	سر و چشم خود را زیان افگنی	خداوند ملکم بہ پیوند خویش
مشو عاصی اندر خداوند خویش	جوانی کمن گرچہ ہستی دلیر	منہ پائے گستاخ در کام شیر
صف لشکرت گر شود دشمنم	اگر کوہ آہن بود بشکنم	بمنبان مرا تا نہ منبد ز مین
ہمین گویمت باز گویم ہمین	مگر انچہ حق بود گفتم تمام	تو دانی دگر بعد ازین والسلام

جب نامہ تمام ہوا اور تمام اہل دربار نے سنا اور معلوم ہوا کہ یہ نامہ ارژنگ بن زمرد بن لقا کا ہی کیونکہ عبارت مین تو اُسنے کسی مقام پر اپنا نام نہین تحریر کیا تھا بعد ختم نامہ یہ تحریر کیا تھا کہ این نامہ صحبت خامہ از طرف خداوندار ژنگ بنام برجیس آفتاب پرست نائب خداوند آفتاب بس ہر ایک کو حیرت ہوئی کہ اسنے یہ کیا مزخرفات نامہ مین تحریر کیا ہی اور یہ کلام کسکے نسبت تحریر کیے ہین کیا اسکو جنون ہوگیا ہی لقا کی خدائی برباد ہوئی زمرد کی خدائی نابود ہوئی یہ ارژنگ کون گیدی

ہی کہ جو اپنے کو خدا تصور کرتا ہی کیا اسکو خبط ہوا ہی یہ ایک بادشاہ کی لڑکی کے بیان سے ہی کہ جسکے حسب نسب
کا کچھ حال نہین معلوم اور زہرہ اور لقما دونون خدائے باطل تھے اُنکی خدائی کب درست تھی
اگر خدا ہوتے تو یون بھاگتے پھرتے اور یون ہر ایک کے دامن مین جاکر پناہ لیتے اور وہان
بھی پناہ نہ ملتی اور اہل اسلام کا ایک ہوے زہار بھی نہ کم کرسکتے یہ بالکل خلاف عقل ہی ہمارے
نزدیک تو ارژنگ کو خبط ہو گیا ہی تو اور سنیئے کہ خداوندزادی نوزخالص پر فریفتہ ہوے
ہین اس گدھے کو کیا کہا یہ تو وہ مثل ہوئی کہ کجا زاغ سیاہ اور کجا بلبل ہزاردستان
کہان خار کہان گل اہل دربار مین تو باہم اشارے یہ کلام ہونے لگے کہ ارژنگ کی فرد شامت
آئی ہی ایسی اپنے کلام کا فرجام کی سزا پائے گا کہ تمام عمر یاد کرے گا اور یہ عشق سب تے کے رستے
نکلجاے گا یہ عشق کا جن بزور تلوار اُترے گا اور ایسا ذلیل ہوگا کہ پھر کبھی عشق کا نام نہ لیگا کیونکہ
ہار کے روبرو بھوت بھی بھاگتا ہی اُسکی بھی یہ لیاقت ہی کہ ہمارے اوپر لشکر کشی کرکے اے اگر آئے
بھی تو وہ سزا پاے کہ یاد کرے اہل دربار تو یہ اشارے کررہے ہین اُدھر برجیس نے جو یہ نامہ
سُنا اور معلوم ہوا کہ میری بین کی درخواست کی ہی اور بہت مزخرفات لکھا ہی بہت غصہ آیا ایک دو دفعہ
لکھا کہ کاغذ دماغ کو توڑ کر گذر گیا فسر طاعیظ سے اندیشہ کے کانپنے لگا تمام جسم کے بال مثل
خار سیاہی کے کھڑے ہوگئے حالت غیظ مین بڑے زور سے کہا کہ او افریق اندر حجاب قدرت
سے آ اور اُس نامہ کو بھی لیتا آ اور دبیر سے کہ قلم دوات کاغذ ہاتھ مین لے کر بیٹھے جو مین کہون وہ
جواب تحریر کرے اُدھر دبیر نے قصد کیا کہ تعریف آفتاب و نایب آفتاب کی بیان کرے
کیونکہ اُسنے اقرار کیا تھا کہ مین بعد ختم نامہ بھی تعریف کرونگا یہ جو حالت اُسنے دیکھی اور صدائے
غیظ آلود سُنی وہ بھی کانپ کردم بخود ہو گیا پس افریق اپنے مقام پر سے اُٹھا اور نامہ دبیر کے
ہاتھ سے لیکر لرزتا ہوا کانپتا ہوا اندر حجاب قدرت کے گیا اور دونون ہاتھون پر نامہ رکھکر کہا کہ یہ
نامہ حاضر ہی برجیس نے یہ صدائے غیظ کہا کہ اس نامہ کو چاک کرڈال پس افریق نے فوراً
اُس نامہ کو چاک کیا اور پرزے پرزے کرڈالا برجیس نے کہا کہ یہ نامہ چاک شدہ ایک چوبدار
کو دے کہ وہ لیجائے اور اُس نامہ پر کو دے کہ جو پہلوان قدرت بنکے آیا ہی اور کہے کہ یہ
حکم ہی نایب خداوند کا کہ اسکی بتی بناکر اپنے مقام میرزمین رکھ لو تاکہ بخاطلت تمام رہے اور
یہان سے لیجاکر اپنے خداوند کے مقام مقصود مین رکھ دینا اور یہ کہنا کہ یہ تحفہ تمکو عوض مین اُس
نازنین کے دیا گیا ہی کہ تم اسکے قابل تھے اور میری طرف سے جواب یہ تحریر کیا جاے کہ او گبر
ناہنجار او کندۂ ناتراش او عقل سے بے بہرہ او بیوقوف ازلی وابدی ذرا گوش ہوش سے
سُن اور پنبۂ غفلت کو اپنے کانون سے نکال ارے جھوٹا منہ بڑی بات تیری بھی یہ لیاقت ہی
کہ تو خدائی کا دعوے کرے او فراریون کے فراری اور فراری ابن فراری تو اُنمین فراریون
کا نطفہ ناتحقیق ہی جو کہ ہمیشہ اہل اسلام سے بھاگا کیے ہین اور اُنکی تلوار کے روبرو کبھی نہین
ٹھہرے ہر ایک کے پاس پناہ لی مگر پناہ نہ ملی آخر کو اہل اسلام کی تیغ شمشیر کے لقمہ ہوے
اور اپنے مقام اصلی کو پہونچے تو کیا ہمپر لشکر کشی کرکے آئیگا اور آئے گا تو ہماری تلوار
کی تاب نہ لائیگا مثل اپنے باپ دادا کے بھاگیگا جیسے وہ ہمیشہ لال اسلام سے بھاگتے تھے
ارے وہ کب خدا تھے جو تو خدا ہی جیسا اُنھون نے دعوے باطل کیا ویسی سزا پائی

اپنے کردار کو پہونچے خداوند نے تو انکو پیدا کیا اور دولت وحشمت دی وہ اُسپر مغرور ہوئے
اور دعوے خدائی کر بیٹھے ارے تو نے کیا یہ نہین سنا ہی کسی شاعر کا شعر ہی جسکا یہ ایک
مصرعہ اُنکے حسب حال ہی ع انھون نے کھائی ہی ٹھوکر جو سر اُٹھا کے چلے + تو ہماری کیا برابری
کرے گا پس اپنی حد سے باہر قدم نہ رکھو اپنی حد مین رہو اب وہ زمانہ گذر گیا کہ تمھاری خدائی
تھی لوگ تمکو بخدائی مانتے تھے اب وہ زمانہ ہی کہ خدائے اصلی نے نزول کیا ہی اور مجکو اپنا نائب
کیا ہی اب آفتاب کا زمانہ ہی کہ جو سب کا خدا ہی ایسا دین روشن کب کسی کا ہوگا یہ جو تو نے تحریر
کیا ہی کہ آفتاب ایک بندہ تھا کا ہی اور اُسی کا پیدا کیا ہوا ہی اور وہ بے حس چیز ہی وہ کیا خدائی
کرے گا اور یہ کس وقت ہوا ہی کہ خداوند نے اپنی بندی کے ساتھ موا صلت کی ہو کہ اُن کو
آنکھون سے رویت نہین ہی جو کہ اُنھون نے اپنے واسطے خلق کی ہین ارے نادان یہ کوئی امر
تعجب کا نہین ہی یہ راز و اسرار خداوندی ہین کہ جو امر جی مین آیا وہ کیا یہ ہی ہی ہین آیا کہ اُنھون نے
ایک بندی ایسی پیدا کی کہ جسکا ثانی کوئی نہ تھا اور پھر اسکو اپنے تصرف مین لائے اُس سے
مین پیدا ہوا اور مجکو اپنا نائب کیا وہ قدرت نمائی دکھلائی کہ جو تیرے باپ دادا نے کبھی
نہ دکھائی ہوگی وہ وہ عجائبات و نادرات خلق سے کہ جنکے دیکھنے سے اُنکی قدرت ظاہر
ہوتی ہی ارے او بیوقوف یہ وہ ہی خداوند ہین جو زمانہ سابق مین ظاہر ہوے تھے جن کا تو خود
قائل ہی کہ خواجہ عمرو عیار ایرج کو صاحبقران بنا کر لائے تھے اور ایرج کا یہی مذہب
تھا اُسوقت مین خداوند نے اپنے کو اُس پردے مین ظاہر کیا تھا کہ دیکھین کون کون یہ مذہب
قبول کرتا ہی اُسوقت تیرا دادا ایرج پاس پناہ لیکر گیا تھا اور یہ اقرار کیا تھا کہ جب آپ صاحبقران
کو زیر کرینگے تو مین بھی آپ کا مذہب قبول کرونگا یہ کیا خدا تھا کہ دوسرون کا مذہب قبول کرنے کو
کہتا تھا بلکہ اُسکو لازم تھا کہ وہ اپنی طرف بلاتا اور اپنے دین اور اپنے بندگی کی ہدایت کرتا اُسنے
جو ایرج کو زبردست دیکھا تو اُسکا شریک ہوگیا چونکہ ایرج نے غرور کیا اور اپنی قوت پر ناز
کیا جیسے کہ اہل اسلام سے کہ جنکو خداوند نے سب کی سرکوبی کے لیے پیدا کیا تھا اُنھون نے
غرور کرکے خدا سے نادیدہ کی بندگی شروع کر دی گو کہ یہ ممکن تھا کہ خداوند اُنکو تباہ کر سکتے تھے
مگر اُن کو تو ان سب کی سرکوبی منظور تھی جو اُنھون نے کیا اُسکو گوارا کیا اور سب مذہب اُنکے ہاتھ سے
نابود کرائے اُنکی سرکوبی کے لیے ایرج کو اُنھین کے خاندان سے پیدا کیا وہ کچھ دنون تو
راہ راست پر رہا بعد کچھ عرصہ کے مثل اُنکے مغرور ہو گیا پس خداوند نے اُسکو اُنکے ہاتھ سے زیر
کرا کے اُنھین کا شریک کیا اور خود خاموش ہو رہے کہ انکو خوب سی قوت بہم کر لینے دو اُسکے
بعد تو مین سزا دونگا پس اب اُنکی سزا کے لیے اپنے کو ظاہر کیا علاوہ اُسکے اور جو مذہب ہین
سب برباد ہونگے اب وہ ہی زمانہ ہی لہذا اب مین نائب خداوند ہون کیون اپنی دولت کی تباہی
اور اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی میرے نزدیک بہتر یہ ہوگا کہ تو آپ آکر مجکو سجدہ کر ورنہ یاد رکھو
کہ وہ حال کرونگا کہ تیرے حال زار پر مرغان ہوا و ماہیان دریا رحم کھائینگے اور مجاد ترس
نہ آئیگا تو میرا شریک ہو کر کیا اہل اسلام سے مقابلہ کرے گا مین ایسے فرار ی کو اپنا شریک
نہین کرتا ہون تیری شرکت میری بدنامی کا سبب ہی اور تیری ذلت کا باعث بلکہ تو فخر و افتخار
کر کہ مین نے تجکو مرتبہ بادشاہی کا دیا ہی اگر ہم مرتبہ نہ دیتے تو تو بھلا اس مرتبہ کو پہونچ سکتا

یہ شعر ترے حسب حال ہی ؎ پرستار زادہ نیاید بکار ؛ اگرچہ بود زادۂ شہریار ؛ دیگر عاقبت گرگ زادہ
گرگ شود ؛ گرچہ با آدمی بزرگ شود ؛ ارے تو اپنی اصلیت کی طرف رجوع ہوا نہ ارے آدمی
کو آدمیت لازم ہی بقول شاعر ؎ آدمی را آدمیت لازم است ؛ عود اگر بو نباشد ہیزم است ؛ ارے
تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تیرے ساتھ نور خالص کا عقد کیا جاے کجا تو اور کجا یہ بیت رعنا آدمی کو لازم ہی
کہ اپنی لیاقت کے موافق بات اپنے منہ سے کہے حد سے باہر قدم نہ رکھے ورنہ اسکی سزا پائیگا بموجب
این مثل کہ کوا اپنی چال چلتے چلتے ہنس کی چال چلا اب جو بھولتا ہی تو اپنی بھی چال بھولا اور ہنس
کی بھی لگا بس پیٹ بچتا نے تو کہین ایسا نہو کہ بادشاہت سے خدائی کا دعوے کیا اسپر بھی
اکتفا نہ کی اور خدا زادی سے منسوب ہونے کی خواہش کی اگر ایسی بلند پرواز یان ہونگی تو نیری
پر قینچ کیجاے گی سب یہ بلند پرواز یان بھول جاوگے ؎ تو بتاؤ تمنے یا تمھارے باپ نے
یا دادا نے دعوے خدائی کرکے کونسی قدرت نمائی کی اور کونسا کام ایسا کیا کہ جس سے
یہ ثابت ہو کہ تم خدا ہو بموجب شعر ؎ تو کار زمین را نکو ساختی ؛ کہ بر آسمان نیز پرداختی ؛ ہمارا تو
قول اسپر ہی کہ ہم ہمین ہین اور تو تو ہی اگر لاکھ مقابلہ کرے گا تو کیا ہوگا آپ ہی منھ کی کھاے گا اور
ایسی سزا پاے گا کہ تمام عمر یاد کرے گا یہ شعر تو نے شاید نہین سنا ہی ؎ گر خار لاے رنگ
گر گل نہوے گا ؛ کوا ہزار بولے پہ بلبل نہوے گا ؛ کوا لاکھ بلبل کی بولی بولے مگر وہ کوا ہی رہیگا
ارے ظالم کیون میرے منھ لگتا ہی تین بھی تیری حقیقت نہ سمجھونگا ارے جس زبان سے تو نے نور خالص
کا نام لیا ہی وہ زبان جل جاے گی یا جس نگاہ سے تو نے طرف تصویر نور خالص کے دیکھا ہی
اور نظر بد ڈالی ہی وہ آنکھ کور ہو جاے گی ؛ یاد رکھنا کہ اگر اب تو نے نام لیا یا نگاہ بد سے
طرف اس تصویر کے دیکھا یاد رکھنا کہ مین فرشتہ قدرت کو روانہ کرکے تیری زبان اور آنکھین
نکلوا لونگا کہ تو بالکل کورا اور بے زبان کا ہو جاے گا ارے وہ کسی نور خالص کے ہمراہ
متعلق ہو گی اب جب کہین اور خداوند کوئی صورت پیدا کرینگے اور اسکو اپنے تصرف مین لاینگے
اور اس سے نور خالص پیدا ہو گا تو اسوقت یہ نور خالص اور وہ نور خالص ایک ہو گا نہ کہ تیرے
ساتھ تجھ ایسے گدھے کے لایق ؛ نازنین اگر تیرے اوپر سواے خشت و گچ کے اور کچھ بار نہین
ہو سکتا ہی پس اب کبھی ایسی خواہش نہ کرنا اور مین تجکو نصیحت کرتا ہون کہ اب اس نازنین کا
خیال لینا نہ لشکر کشی کا ورنہ پچھتاے گا ؛ مجکو یقین کلی ہی کہ یہ نصیحت کچھ کام نہ دے گی بموجب
شعر ؎ تو نیکان نہ گیرد ہر کہ بنیادش بد است ؛ ترسیت نا اہل را چون گردگان بر گنبد است ؛
تو چکنا گھڑا ہی کہ جیسے اسپر پانی کی بوند پڑی پھسل گئی ویسی تیری بھی حالت ہی یہ جو کچھ تیری
شان مین کہا گیا کیا تجکو اسکا خیال ہو گا بالکل نہین ہنس کر ٹال دیگا اور پھر اپنی حرکتین کرنے لگا جس
طور سے تیرے بزرگ کرتے تھے کہ انکو کیسی کیسی ذلتین بھروسے دین مگر وہ اپنی حرکت
سے باز نہ آئے اسوقت تو کچھ عرصہ کے لیے وہ خفیف ہوئے جب وہ وقت گذر گیا پھر
وہ اپنی حرکتین کرنے لگے کسی نے سچ کہا ہی کہ جو جبلی اصل ہوتی ہی وہ اسی پر جاتا ہی بقول
کسی مثل کے ؎ باپ پوت پرانت گھوڑا بہت نہین تو تھوڑا ؛ دیگر لڑکا وہ ہی سپیدہ ہی
جو قدم بقدم باپ کے ہو تجھ مین ساری حرکتین اپنے باپ دادا کی ہین اب مین کہانتک
نامہ کو طول دون خلاصہ یہ کہ وہ نازنین تو تیرے ہاتھ نہ آے گی اور نہ ہم تیری لشکر کشی سے

خوف کرتے ہین تو ایک مرتبہ نہین بلکہ لاکھ مرتبہ لشکر کشی کرکے آجب آئے گا شکست کھا کر جائیگا زک اٹھائیگا
یہان کچھ خوف نہین کہین خداوند بھی بندون سے ڈرتے ہین جو بندہ ہوگا وہ خود خوف کرے گا
اگر ہم یونہین خوف کھا کھا کر ہر ایک کے کہنے پر عمل پیرا کرین تو پھر خدا کیسے ہم کبھی تیری لشکر کشی
سے نہین خائف ہین ایک ہمارا ستون قدرت تیرے لیے کافی ہی جلیسا کہ ہم تیرے انتظار
مین ہین اور دیکھتے ہین کہ تو کیسا جوانمرد اور بہادر ہی اور کیسا تیرا لشکر ہی اور کیا ہین انجکو اس
سخت کلامی کی سزا دون اگر غیرت رکھتا ہی تو تیرے لیے اسی قدر تحریر کافی ہی اگر غیرت نہین تو
تو یہ بھی بیکار اور فضول ہی اور کیون ہین اپنی زبان کو خراب کرون ہین تو وہ رحمدل ہون
کہ کبھی کسیکو کچھ نہین کہتا ہون مگر تیری تحریر نے تمام تن بدن مین آگ لگا دی اُس غیظ مین مینے
یہ جواب تحریر کراکے روانہ کیا اور وہ تیرا نامہ جو کہ تو نے لکھا تھا پاک کیا ہوا اُسکے ہمراہ
ہی اُسکی تہی بتا کے اپنے مقام مبرز مین رکھ لے کیونکہ یہ اُس نازنین کے عوض مین تجکو تحفہ دیا گیا
ہی کہ تو اسی لائق ہے وہ نازنین تیرے قابل نہین ہی کیا کرون کہ مجکو تیرے حال زار پر
رحم آتا ہی ورنہ وہ عذاب نازل کرتا کہ تو کچھ دنون یاد کرتا اور پھر تیری خدائی کی قدرت
دیکھتا اور تیرے نامہ بر کا وہ حال کرتا کہ وہ بھی اس نامہ کو لے کر آنے کا مزا پاتا پھر کبھی ایسا
نامہ لیکر کہین نہ جاتا اور اُسکے پہلوان قدرت ہونے کی کیفیت دکھاتا کیا کرون کہ عامہ بر پر
کسی مذہب مین ظلم روا نہین ہی صرف اُسکے ہمراہیون کے ناک کان کاٹ کر تیرے پاس روانہ
کرتا ہون اگر وہ میرے کہنے پر عمل نہ کرین گے اُس حالت مین اگر عمل کیا تو خیر پس اے دبیر نامہ کو ختم کر
اور ایک درجہ بنام نامہ بر اس مضمون کا تحریر کر کہ اے نامہ بر یہ نامہ چاک شدہ پہلے تو اپنے اُس
مقام مین رکھ لے اُسکے بعد یہان سے اپنے مالک کے پاس جانا تو اُسکو نکال کر دینا کہ وہ رکھ لے
کہ اس سے بہتر کوئی مقام نہین ہی اور ابھی یہان سے جلد جانا تاخیر نہ کر ورنہ تیرے اور تیرے
ہمراہیون کے ناک و کان کاٹے جائینگے اس صورت سے تجکو اپنے ملک کی طرف واپس جانا ہوگا
اگر اسوقت نہ جائے گا اور کچھ غدر درمیان لائیگا تو بڑی ذلت پائیگا اور مفت ندامت حاصل ہوگی
مین نے صرف اس بات کا پاس کیا ہی کہ تو نامہ بر ہی ورنہ ایسی سزائے سخت ملتی کہ تمام عمر یاد کرتا اگر
میرے حکم کے خلاف کیا تو بیشک سزا قرار واقعی دیجائیگی آیندہ تجکو اختیار ہی والسلام یہ جو مضمون دونون
نامون کا برحبیس نے بیان کیا دبیر نے فوراً لکھکر پیش کیا حکم صادر ہوا کہ لفافہ کرکے دے دو کہ
چوبدار لیجائے اور اب کوئی نامہ بر کے پاس بھیجے اور مرتبخ قدرت کے نام حکم جاری کیا جاتا
ہی کہ وہ اسی وقت بیس ہزار سوار جرار اپنے ہمراہ لیکر اُس مقام پر جائے اگر نامہ بر اسیوقت اپنا
سامان سفر درست کرکے شہر سے نکلجائے تو خیر ورنہ اُسکے اور اُسکے ہمراہیون کی ناک اور کان
کاٹ کر اُن کے گلون مین ڈال کر شہر سے نکال دے اگر وہ کچھ فساد کرین تو گرفتار کرکے بادولت
کے روبرو پیش کرے مین ابھی دربار برخاست نہین کرونگا جب تک یہ خبر نہ آلیگی کہ وہ نامہ بر
یہان سے چلا گیا جس طرح سے مین نے حکم دیا تھا اُسپر عمل کیا گیا یہ حکم سُنکے اہل دربار کانپ گئے
بدن مین رعشہ آگیا اور اپنے اپنے دل مین خیال کرنے لگے کہ آج نائب خداوند کو بڑا غصہ ہی
بس اُسی وقت دبیر نے دونون نامے طیار کئے اور افیرلق سے نکل کر وہ نامہ چاک شدہ اور
وہ دونون نامے دیے اور کہا کہ یہ نامے اُس نامہ بر کو دے اور زبانی یہ کہنا کہ حکم ہی کہ ابھی شہر

خالی کردو ورنہ مریخ قدرت آکے تمکو سزا دیگا اور تمھاری ناک وکان کاٹ ڈالیگا اور کہا کہ اپنے
مالک سے کہنا کہ تو شوق سے برائے مقابلہ آ ہم موجود ہین یہ ہی نامہ کا جواب ہی اور یہی مضمون نامہ
مین بھی تحریر ہی اور کہدینا کہ اگر ایکی وہ نامہ سنکھے اور کہے کہ اس نامہ کو لیکر جاؤ تم نامہ لیکر
نہ آنا ورنہ ہرگز بہرگز تمھارا پاس ایکی نہ کیا جاے گا فوراً سر کاٹ کر رقعہ پر آویزان کیا جاے گا
آیندہ تمکو اختیار ہی وہ چوبدار نامہ لے کر طرف سلیم شیر صولت کے مقام قیام کے چلا اور یہان
دربار سے اٹھکر مریخ قدرت طرف اپنے لشکر کی چھاونی کے چلا کہ بیس ہزار سوار لے کر
ایلچی کی گوشمالی کے لیے جاؤن یہ تو ادھر کو چلا اور چوبدار ادھر یہان سنتے کہ سلیم شیر صولت بیٹھا ہو
اپنے ہمراہیون سے کہ رہا تھا کہ اگر جواب میرے خداوند کی مرضی کے موافق آیا تو خیر ورنہ
مین اسی مقام پر لڑکر جان دونگا تاکہ ان لوگون کو بھی معلوم ہو کہ کوئی ایلچی آیا تھا ہمراہیون نے کہا
کہ یہ کیا خیال وریات ہے اور آپ کو یہ حکم خداوند کا نہین ہی کہ تم میری مرضی کے خلاف
جواب نہ لانا بلکہ جو جواب ملے وہ لانا تو پھر کیا ضرورت ہی کہ بیکار کا فساد کیا جاے اور بعد کو یہ
الزام ملے کہ ہمارے حکم کے خلاف کیا اسکی سزا ملی وہ تو سرکار ایسی ہی کہ اگر سپاہی اپنی مرضی سے
لڑکر جان دیدے بجاے انعام کے الزام ملتا ہی اور یہ کہا جاتا ہی کہ ہم نے یہ حکم نہین دیا تھا کہ جو تم نے
کیا شاید اسوقت خلاف جواب ملے اور بعد کو کوئی صورت صلح کی نظر آئے اور اب جو فساد کرین
تو یہ کہنے کو ہو کہ اگر تمھارا ایلچی نہ فساد کرتا تو ہم ضرور صلح کرتے اسنے فساد کرکے ہماری طبیعت
کو برہم کر دیا اب ہم کبھی صلح نکرینگے یہ سنکے سلیم شیر صولت نے کہا کہ تمنے سچ کہا اور تمھاری
راے بہت ٹھیک ہی جیسا جواب ہیگا مین لیکر چلا جاؤنگا یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ چوبدار آکر
پہونچا اسنے پہلے تو وہ نامہ چاک شدہ دیا اور یہ کہا کہ یہ نامہ وہ کہ جو ہم لے کر آے تھے جب وہ چوبدار
آیا تو سلیم حیران ہوا تھا کہ یہ چوبدار کہان کا ہی اور کس غرض سے آیا ہی اب جو غور کرکے دیکھا تو یہ دیکھا
کہ وہ چوبدار ہی خداوند کے یہان کا جو کہ خونخوار کے ہمراہ تھا پس اسنے وہ نامہ دیکر کہا کہ یہ وہ نامہ
ہی جو آپ لاے تھے نائب خداوند نے غلطی سے آکر چاک کر ڈالا ہی اور کہا ہے کہ اس کی بنی بنائی
اپنے مقام مقصود مین رکھ لو کہ وہ مقام بہت حفاظت کا ہی اور فرمایا کہ اسی وقت ہمارا شہر
خالی کردو اور اپنے مقام کی طرف کوچ کرو ورنہ ہمارا مریخ قدرت ابھی آکر تمھاری اور تمھارے
ہمراہیون کی ناک وکان کاٹکر شہر سے باہر نکال دے گا اور بڑی ذلت دیگا اور ایسی بڑی
طرح پیش آئیگا کہ عمر بھر یاد کروگے آیندہ تمکو اختیار ہی اور یہ جواب نامہ ہی اور یہ پرچہ آپ کے
نام ہی مین مقام خداوند آپسے کہکر جاتا ہون میرے نزدیک یہی بہتر ہی بلکہ انسب ہی کہ آپ اسی وقت
یہان سے کوچ کر جایئے ورنہ بڑی خرابی ہوگی اور پھر کچھ آپ کے بنائے نہ بنے گی کیونکہ مریخ قدرت
چل چکے ہین اور انکو حکم مل چکا ہی کہ اگر وہ لوگ ایک پہر بھر کے عرصہ مین شہر سے نہ نکل جائین اور
شہر نہ خالی کردین تو تم انکو عدول حکمی کی سزا دینا اور انکی ناک اور کان کاٹ کر انکو گوشمالی
دے کر اور انکے گلون مین ڈال کر یہان سے نکال دینا اور اگر وہ آمادہ فساد ہون تو انکو
جہان تک ممکن ہو گرفتار کرنا اور نہ قتل کرنا پھر جو کچھ ہوگا دیکھا جاے گا ہمکو کسی طرح کا خوف نہین ہی
وہ کیا گیدی ہی کہ جن کا ہمکو خوف ہو اور یہ کیا مال ہین اور انکی کیا اصلیت ہی جو ہم سے فساد کرینگے
یہ کہکر وہ چوبدار تو دونون نامے دے کر اپنے منصب کو اداکرنے کی طرف اپنے دربار کے روانہ ہوا

ادھر سلیم شیر صولت نے وہ نامہ جو کہ اُسکے نام تھا چاک کرکے پڑھا تو وہی مضمون تھا پس اُس کا
اُس نامہ کا پڑھنا تھا کہ ایک دو دغلیظ اُسکے کاخ دماغ سے نکل گیا اور تمام تن بدن فرط غصہ
سے کانپنے لگا اول تو اُسکو چوبدار کے کلام پر غصہ آیا اور غیرت کا تقاضا ہوا تھا کہ اُس
چوبدار کو قتل کردن مگر کچھ سوچ سمجھ کے اور خون کے گھونٹ پی کے رہ گیا تھا مگر اُس نامہ کو دیکھکر
تاب ضبط باقی نرہی آنکھین فرط غیظ سے لال ہوگئین مثل خون کبوتر یا پیالہ شراب ارغوانی کے
سنہ سے کف جاری ہوا تمام بدن کے بال کھڑے ہوگئے موچھون کو تاؤ دینے لگا اور اپنے ہمراہیون
کی طرف مخاطب ہوکر اور جھوم کر اور قبضۂ شمشیر آبدار کو چوم کر کہا کہ مین تو بغیر اب یہان سے
جنگ کیے اور اپنی جان دیے خواہ اُسکی جان لیے ہرگز ہرگز نہ جاؤنگا وہ اپنے دل مین
سوچا کیا ہرا اور کیا خیال اُسکے دل مین جاگزین ہی مردانِ عالم کی شان مین یہ کلام جو کہ کبھی
آج تک گوش زد نہین ہوے ہین قلعہ کے اندر گھس کر اُنکو عین دربار مین قتل کرونگا یہ مقابلہ بھی
یادگار عالم ہوگا ہر ایک کی زبان پر یہ جاری ہوگا کہ اپنی لے بڑی جوانمردی اور جرات کی اور
وہ جنگ عظیم کی کہ جو کبھی آج تک کسی اپنی نے نہین کی میرا بھی نام مثل رستم و اسفندیار
کے صفحۂ روزگار پر باقی رہیگا اور ہر ایک کلمہ خیر کے ساتھ زبان پر جاری کرے گا اے بھائیو
ہم نے تم نے برسون اپنے مالک کا نمک کھایا ہی کچھ تو حق نمک ادا کرین یہی وقت نمک حلالی کا ہی
کہ یہ شہر بھرا ہی اور ہزارون آدمی ہین اگر اسمین ہزارون کو قتل کیا تو بڑا ہی نام ہوگا ہر ایک اور نے
اور اعلے یہی کہیگا کہ نامہ بر نے بڑا نام کیا ضرور مرد بڑی اولوالعزمی ہمت تھا اے بھائیو یہی دن
نام کا ہی اپنے مالک کے اوپر جان نثار کرو تمھارا بھی فسانہ مثل رستم و اسفندیار وغیرہ کے
صفحۂ روزگار پر تا قیام قیامت باقی رہیگا یہ وقت ہی کہ اپنے مالک کے نام اپنی اپنی جان نثار کرو
مرد وہ اپنے دل مین کیا خیال کرتا ہی مثل عورتون کے قلعہ مین پوشیدہ ہوکر بیٹھا ہی کسی کو دربار
مین نہین آنے دیتا ہی اسی خیال سے کہ شائد کوئی بزدل آئے اور میری زبان سے
کوئی حرف اُسکی شان کے خلاف نکل جاے وہ بگڑ جاے تو بڑی خرابی ہو دربار مین تلوار چلے
نہ معلوم انجام کیا ہو اس سے یہ بہتر ہی کہ کسی کو اپنے دربار مین نہ آنے دو اور بعد مزاج مین
آنے کے مین بہادران جہان و پہلوانان خنجگ زما کے کہو اور جو جی مین آئے حکم جاری کردیہ
لوگ تو اُسکے حکم مین مبتلا ہین اور اُسکے غلام ہو رہے ہین یہان کوئی اُس مردود کا غلام نہین
ہی یہ جو کلمے اُسنے زبان سے کہے بھلا یہ کان ایسے کلمے سننے کی کب تاب لاسکتے ہین جو بہادر
ہین وہ تو کبھی سننے کے روادار نہونگے اور جو کہ نامرد ہین اس سے زیادہ سن سکتے ہین بلکہ اُنکے
کان ذناک بھی کٹ جاے تو وہ فخر تصور کرینگے یہان یہ کلمہ سنتے ہی آگ لگ گئی اب مین کب
رکتا ہون بغیر اُسکو قتل کیے ہوئے اگر مین نے قلعہ مین گھس کر اُسکو قتل کیا تو اپنا نام سلیم
شیر صولت نہ پایا یہ کہکر تلوار ٹیک کر اُٹھ کھڑا ہوا یہ حال دیکھکر جو سردار کہ اُسکے پاس
تھے وہ بھی تلوارین ٹیک ٹیک اُٹھ کھڑے ہوے یہ کہتے ہوے کہ ہم آپ کے ساتھ ہین
جو آپ کا حال وہ ہمارا حال جو آپ پر گذرے گا وہ ہمپر بھی گذر جاے گا واقعی اس مقابلہ
مین نام ہوگا اور یہ مشہور خاص و عام ہوگا کہ دس ہزار آدمیون نے لاکھون مین شمشیر زنی کی
بڑے دل و جگر کے یہ لوگ تھے اور اُس لشکر داہل لشکر کو بھی معلوم ہوگا کہ یہ لوگ بڑے

بہادر ہین یقین ہی کہ جس قدر خداوند کے ہمراہ ہونگے ایسے ہی ہونگے اسنے مقابلہ کرنا خلاف ہی اُسکو بھی
خوف ہوگا شاید اِس دباؤ مین کام نکلے اپنا نام ہو یہ کہتے ہوئے اُسکے عقب مین چلے اُسکی یہ حالت ہی
چہرہ فرط غیظ سے لال ہی و نور قہر و جلال ہی منہ سے کف جاری ہی غصہ سے بدن کے بال
کھڑے ہین شمشیر برہنہ ہاتھ مین ہی اُسکے عقب مین دس ہزار لشکر کے سردار ہین نامور اُس مقام
پر پہنچکر یا ہی وہ جواب نامہ بھی پڑھا ہی اور نامہ چاک شدہ بھی اُسکو اسقدر غصہ آیا ہی کہ کچھ ہوش
نہین ہی بادہ جرات کا جوش ہی دراصل یہ مرد سردفروش ہی ہر مرتبہ اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کر کہتا ہی
تو میرا نام سلیم شیر صولت جو برجیس کو قلعہ مین جاکر بر سر تخت بیک ضرب تیغ بیدریغ و بیرحم
سے کے تو اپنا نام نہ پایا ہین تو اپنی جان بدست ملک الموت فروخت کر چکا ہون اپنی کو مردہ تصور
کر چکا ہون کیونکہ اُسکے دربار مین بڑے بڑے سردار ہونگے اُنسے تلوار چلیگی بڑی لڑائی پڑیگی
ہم دس ہزار ہین کہان تک لاکھون سے مقابلہ کرین گے آخر کو یہ ہوگا کہ قتل ہونگے لیکن کم
مگر یہ یاد رکھو کہ ہزارون کو مار کر مرینگے کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھینگے آج ضرور خون سے دریا قلعہ
آفتاب نما مین بہین گے آج تک کسی بہادر سے سامنا نہوا ہوگا نامردون سے پالا پڑا ہوگا
یہ کہتا ہوا بیرون خیمہ آیا اور در خیمہ پر آکر صدا دی کہ اے بہایو جسکو ان دس ہزار مین سے میرا ساتھ
دینا مدنظر ہو وہ تلوار میان سے لے اور اپنی جان سے ہاتھ دھوئے کہ اب ملک الموت کا سامنا
ہی اگر جسان عزیز ہو اور جو میرا شریک ہوا اور اپنی جان عزیز رکھتا ہو تو ابھی لشکر سے علیحدہ ہو جائے
اور نام اندر خیمہ کے پڑا ہی اُسکو اپنے ہاتھ مین اُٹھائے اور سیدھا طرف خاور کے چلا جائے
کیونکہ مین تو آج ضرور جان دونگا خون آفتاب برستون سے ہاتھ بھر لگا ہو جائے میری طرف
سے خدمت خداوند مین عرض کرے کہ سلیم شیر صولت آپکے قدمون پر نثار ہوا کیونکہ
کسی قدر غیرت رکھتا تھا اور نمک حلال تھا اُسکو جب کلمے کہ شان مین آپکی برجیس نے کہے بہت ناگوار
معلوم ہوئے اُسنے لڑکر اپنی جان آپکے قدم مبارک پر فدا کی اور بہادران عالم مین اپنا نام کیا جہان
اور بہادرون کا قصہ صفحہ روزگار پر یادگار ہوگا اور ہی اُسی طور سے اس خاکسار ذرہ بیقدار
کی بھی لڑائی یادگار زمانہ و افسانہ ہوگی اور آپکی بھی نام آوری ہوگی کہ خداوندار نے کے
لشکر مین بڑے بڑے مرد لوگ تھے کہ جو لاکھون سے مقابلہ کرتے تھے خیال کرنے کی جگہ ہی
کہ جس شہر مین نبیس پینتیس لاکھ کی جماعت تھی وہان مقابلہ کیا اور خوب لڑے اور غور کرنے کا
مقام ہی کہ اُنکی جمعیت دس ہزار سے زیادہ نہ تھی پس مین کیون نہ ایسی نام آوری کرون یہ عرض
کر دین اور مین تو قلعہ مین جاتا ہون اور برجیس کو قتل کرتا ہون کیونکہ مجکو اُن کلامون سننے کی
تاب نہین ہی جو اُسنے میری اور آپکی شان مین کہلا بھیجے ہین اور نہ مجکو یہ منظور ہی کہ مین ایسا جواب
سخت اپنے خداوند کی خدمت مین لے کر جاؤن کہ جو زہر ہلاہل سے بھی سخت زیادہ ہی اے بھایو
آؤ میرا ساتھ دو مجکو یہ منظور نہین ہی کہ میرے ناک وکان کاٹے جائین یا یہ کہ میرے ہمراہیون کے
اس ذلت سے تو مر جانا خوب ہی یہ ہی امر دل کو مرغوب ہی نام آوری مطلوب ہی یہ کہکر مرکب طلب
کیا یہ خبر جو اُسکے لشکر مین پھیلی بس دس ہزار کے دس ہزار آمادہ قضا ہوئے اور مقابلہ کے لیے
طیار ہوئے فوراً کمر بندی ہوئی جو سردار تھے وہ بھی اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوئے ادھر لشکری
بھی طیار ہوئے جب لشکر طیار ہو چکا اُسوقت سلیم شیر صولت نے کہا کہ اے اہل لشکر مین یہ

یہ نہین کہتا ہون کہ کوئی میرے ساتھ اپنی جان دے اور خواہ مخواہ میرا شریک ہو یہ خیال کرکے کہ ہمارے
زندہ پھر کر جانا نہ ہوگا مین قلعہ مین جاکر برجیس کو سنا دونگا جس منہ سے اُسنے یہ کلام نافرجام
کہے ہین اُسکو بتاؤنگا خون کے دریا بہاؤنگا پس ایسی حالت مین زندگی کی کیونکر امید ہو جن جن صاحب
کا جی چاہے میرا ساتھ دین اور جن جن کا جی وہ ساتھ ندین مگر وہ صاحب اتنا تو ضرور کرین کہ جواب نامہ
لیتے جائین جو کہ برجیس نے تحریر کیا ہی مین کہہ چکا ہون کہ خیمہ مین دو تین نامے پڑے ہوئے ہین
چاک شدہ بھی اور جواب بھی اُسکو لے لین اور چلے جائین اور میرے حال پر ملال کی خبر خداوند
سے کہدین کہ آپ کے نمک خوار پر یہ گذری یہ کہکر مرکب کو مہمیز کیا اور کہا کہ آؤ جن جن کو لشکر
بہادری و جرأت دلاوری ہو یہ جو کلام اُس نے کیا پس تمام اُسکے ہمراہیون نے خیال کیا
کہ ہمارے سردار کا یہ قول بہت ٹھیک ہی ایسی ذلت سے تو مرنا بہتر ہی جس سے کہ بدنامی اور رسوائی
ہو اور مرنے مین تو نیک نامی ہوگی یہ خیال کرکے ہر ایک نے تلوار میان سے علی برابر سے تلوارین
کھچ گئین صدائے شمشیر بلند ہوئی اور سلیم شیر صولت بھی مرکب کو جولان کرکے چلا اسکے عقب مین
سب سردار اور سرداروں کے عقب مین نو ہزار سوار اور جو سوار کہ سچے دل کے تھے اُنھون نے یہ
خیال کیا کہ یہ لوگ تو بالکل نادان اور عقل سے بے بہرہ اور کوچہ خرد سے ناواقف ہین انکا کون
ساتھ دے جسکو مرنا منظور ہو وہ ساتھ دے یہ امر تو ظاہر ہے کہ ضرور قتل ہونگے کیونکہ تین لاکھ
لاکھ کے لشکر سے کیونکر دس ہزار کا رزار کر سکتے ہین اور پیش لیجا سکتے ہین بموجب اس مثل کے
جیسے آٹے مین نمک اگر ہو ایک ایک مشت خاک اٹھا کر ڈالدین گے تو ہم لوگ پوشیدہ ہون گے پس
اس سے بہتر ہی کہ ہم اپنی حفاظت خود کرین ان سب کی تو قضا آئی ہی موت سر پر کھیل رہی ہی یہ انکا
خیال خام و تصور ناتمام ہی کہ ہم قلعہ مین گھس کر بادشاہ سے مقابلہ کرین گے اور اُسکو قتل کر ڈالے ہمارے
نزدیک انکا قلعہ تک جانا محال ہی راہ مین مقابلہ ہوگا وہ لوگ جو کہ انکی تنبیہ کے لیے روانہ کیے گئے
ہین وہ خود ہی روکین گے پس ہم خود انکے مانند اپنی جان ضائع کرین میان جان ہی تو جہان ہی اگر ایسی
غیرت کرین گے پاکرنے تو آج تک کیون کر جان بچتی پس انکو جانے دو آؤ ہم اور تم اندر خیمہ کے چلین
اور نامے لیکر خدمت مین خداوند کی جاکر عرض کرین اور جواب نامہ دین وہ ایک ہزار یہ صلاح کرکے
رک گئے یہ نو ہزار مع سلیم شیر صولت کے یہ شور کرتے ہوئے کہ لینا جانے نہ پائے اندر قلعہ کے جاکر
اس بدزبان برجیس کو قتل کرنا یہ کہتے تلوارین کھینچے ہوئے مرکب اٹھائے ہوئے چلے جاتے
تھے طرف قلعہ کے اور ہر ایک کی زبان پر یہی کلام تھا کہ بہادرون کی شان مین یہ کلام نازیبا ہی
یہ برجیس کس خواب غرگوش مین مبتلا ہی اسکو کیا ہوا ہی کہ بہادران جہان کی نسبت ایسا کلم جاری کیا
ہم وہ لوگ ہین کہ اگر دریائے آتش ہو تو پیر کر چلے گزرین اور موت سے نہ ڈرین یہ اپنے دل مین سوچا
کیا ہی آئے وہ شخص جو ہمارے کان و ناک کاٹنے کو آتا تھا ہم موجود ہین تو سہی جو ہم برجیس کی ناک
و کان نہ کاٹ لین اپنی سحر و ساحری پر بہت مغرور ہی خودی سے بہت دور ہی بادۂ کبر و نخوت سے از حد
چور ہی یہ سارا نشہ اُسکا اتارے دیتے ہین ساری سرہنگی اُسکی ہم نکالے دیتے ہین ابھی قلعہ مین گھس کر
قتل کرتے ہین اُسکے خون سے ہاتھ بھرتے ہین تمام میدان کو لاشون سے پاٹ دین گے زمین قلعہ کو خون سے
لالہ رنگ کر دین گے دیکھین ہمارا کون مقابلہ کرتا ہی ہم تو مرنے پر آمادہ ہین وہ مرد میدان ہی جو مردانہ
سے مقابلہ کرے اور اپنی جان کا خوف نہ کرے یہی تقریر ہر ایک کی زبان پر تھی اور برابر چلے

جاتے تھے یہ اُدھر کو چلے وہ ایک ہزار سوار اندر خیمے کے گئے اور وہ نامہ اُٹھاکر اپنے پاس رکھا اور
اندر سے نکل کر اس خیال سے اُسی جانب چلے کہ جاکر اُنکے مقابلہ کا تماشا دیکھین کہ کیا گذرتی ہی
اگر یہ لوگ مقابلہ کرکے ظفریاب ہوئے تو ہم بھی شریک ہون گے اگر قتل ہوے اور مگر گئے تو ہم اُسی
وقت یہان سے فرار پر قرار لین گے اور جاکر خداوند کو اُنکی نادانی کی خبر دین گے یہ باہم مشورہ
کرکے وہ ہزار سوار کچھ فاصلہ سے ٹھہرے رہے کہ اگر کچھ بلا آئے تو وہی مبتلا ہون ہم محفوظ رہین
اب ناظرین ملاحظہ فرمائین راوی نے یون کہا ہی کہ جب وہ لوگ ہزار کے نو ہزار اُس قصد سے چلے
اور یہ کلام کرتے ہوے کہ جو کوئی راہ مین ملے اُسکے دو پر کاٹ لے کر دو کیونکہ سب کے آگے آگے سلیم
شیر صولت تلوار تولے ہوے مرکب کو مہمیز کرتا چلا جاتا ہی جو کوئی آتا ہی اُسکے اژدر شمشیر کا لقمہ ہوتا ہی
اب تو شہر بھر مین تہلکہ پڑگیا ہر ایک کے دل مین کھل بلی مچی کہ نامہ بر بگڑا گیا مع اپنے ہمراہیون کے
وہ تیغ دودم علم کیے ہوے اپنے مقام قیام سے برابر قتل کرتا ہوا چلا آتا ہی جو اُسکے روبرو آیا اب سلیم
کی طرف جاتا ہی اُسکے عقب مین دس ہزار سوار کے قریب ہین وہ بھی تلوارین علم کیے ہوے ہین
جلدی دوکانین بند کرو اپنے اپنے مکان مین چلکر بیٹھ رہو بہت بڑی جنگ ہوگی خون کے دریا جاری
ہون گے کیونکہ ان سب کا یہ قول ہی کہ ہم قلعہ مین جاکر نائب خداوند کو قتل کرین گے وہ سب بے ادبی
کے ساتھ نام لیتے ہین جب اُنکا یہ خیال ہی تو ضرور غلامان نائب خداوند مقابلہ کرین گے کشتون کے پشتے
بندھینگے لاشون کے انبار ہون گے شہر کے تباہ ہونے کا ایسی حالت مین خوف ہی کہین ایسا نہو کہ دوکانین
لٹ جائین شہر غارت ہونے لگے اس سے بہتر یہ ہی کہ یہ دوکانین بند کرلیجائین پس یہ جو غوغا ہوا بہت سے
دوکانین بند ہونے لگین لوگ اپنے اپنے مکانون کی طرف بسبب خوف کے چلے اور جو کہ مرد سپاہی
اور جری تھے اُنھون نے خیال کیا کہ چل کر اس جنگ کا تماشا دیکھنا ضرور ہی کیونکہ یہ جنگ بھی یادگار ہوگی
طرف قلعہ کے چلے تھوڑے عرصہ مین یہ حال ہوا کہ تمام شہر مین سناٹا سا ہوگیا راستے بند ہوگئے
وہ شہر ایسا آباد تھا کہ جہان ہر مقام پر ہزارون آدمیون کا مجمع رہتا تھا کوچہ راہ وقت بھاگتا تھا
جیلا سا معلوم ہوتا تھا شانہ سے شانہ چھلتا تھا کوئی گلی کوچہ ایسا نہ تھا کہ جو آباد نہو مثل گلزار پربہار
کے آباد تھا اس خبر وحشت اثر کے منتشر ہوتے ہی سناٹا سا ہوگیا لاکھون اہل شہر یہ مشورہ کرتے
ہوے عمل مچاتے ہوے طرف قلعہ کے چلے کہ یہ کیا غضب ہی کوئی خبر نہین لیتا ہی کوئی اپنی کو نہین روکتا
ہی کہ وہ بدعت پر کمر باندھے ہوے اور اہل شہر پر دست ظلم دراز کیے ہوے ہی جو کوئی اُسکے سامنے
آیا اُسکو قتل کیا چلا آتا ہی بڑا ظالم معلوم ہوتا ہی کیا خداوند کچھ اہل شہر سے ناراض ہین کہ یہ بلا نازل
کی ہی بڑے غضب کی بات یہ ہی کہ خداوند کی شان مین وہ کلام مزخرفات کرتا ہی اور ساتھ بدی
کے نام لیتا ہی اور بے ادبی سے کچھ اُنکے حق مین کہتا ہی کہ جسکے سننے کے ہمارے کان متحمل نہین ہو سکتے
ہین ہم لوگ توبہ توبہ کر رہے ہین یہ لوگ تو ادھر سے یعنے اہل شہر یہ غوغا کرتے ہوے چلے ادھر یعنے
شمالی پھاٹک کی طرف سے جو کہ اُسکے مقام کی جگہ تھی وہ بھی کلام کرتا ہوا طرف قلعہ کے مع اپنے
ہمراہیون کے چلا آتا ہی اور حالت یہ ہی کہ جو کوئی ملا اُسکو قتل کیا سپاہیون کی نوبت آگئی ہے
اب تو راہ بند ہوگئی ہی لوگ بھاگے ہوے طرف قلعہ کے جاتے ہین یہ کہتے ہوے کہ ہمارے پاس ہتیار
نہین ہین ورنہ ہم مقابلہ کرتے کیونکہ برجیس کا یہ حکم تھا کہ اہل شہر ہتیار نہ لگائین بغیر ہماری
اجازت کے بدین سبب اہل شہر کے پاس ہتیار نہ تھے اِسی سبب سے بھاگے جاتے تھے

اگر صاحب ہتھیار ہوتے تو کبھی نہ بھاگتے یہ تفصیل کرتا ہوا اور وہی کلام کرتا ہوا چلا آتا ہی اور اہل شہر الگ غوغا کرتے ہوے بہار طرف سے قلعہ کی طرف جاتے ہین انکو تو پہلے یہین چھوڑیے مرتخ جلاد قدرت کا حال سماعت فرمایئے کہ یہ جو چھاؤنی مین پہنچا جہان کہ اسکے لشکر کی چھاؤنی تھی اسنے فوراً بیس ہزار سوار دن کو حکم کر بندی کا دیا وہ کمر بندی کرنے لگے تھوڑے عرصہ مین سب مسلح اور طیار ہوگئے مرکبون کی پشتون پر کاٹھیان رکھکر اور لگامین دے کر سوار ہوئے مرتخ جلاد قدرت انکو اپنے ہمراہ لے کر شمالی پھاٹک کی طرف چلا اس قصد سے کہ اگر نامہ بر چلا گیا تو خیر ورنہ بموجب حکم نائب خداوند کے ناک اور کان کاٹ کر اُن سب کو شہر سے باہر کردون اگر وہ مقابلہ کرین تو مقابلہ کرون اب جو یہ چھاؤنی کی سڑک کو طے کرکے شہر مین پہونچا تو اسنے دیکھا کہ تمام شہر مین سناٹا پڑا ہی اہل شہر ایک جانب کو بھاگے جاتے ہین اسنے سنا کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے حیرت افزا ہی کیا دیکھتا ہی کہ تمام شہر کی دوکانین بند ہین جو کھلی ہین وہ بھی بند ہو رہی ہین اور ہر شخص طرف قلعہ خداوند کے چلا جاتا ہی اسنے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ ابھی جب مین دربار سے اٹھکر چھاؤنی کو آیا ہون تو وہ چہل پہل شہر مین تھی کہ راہ چلنے والون کو راستہ نہ ملتا تھا اتنے عرصہ مین یہ کیا آفت ناگہانی نازل ہوئی کہ سب دوکانین یکلخت بند ہوگئین شہر مین سناٹا ہو گیا یہ حالت ہی کہ جیسے کوئی زلزلہ لے گیا اور جو ہی وہ طرف قلعہ اور دریا کے قدم اُٹھائے جاتا ہی یہ کیا سبب ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا مجکو تو کچھ دال مین کالا معلوم ہوتا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ جی ہان یہ تو آج ہی بات ہی آپ تشریف لے چلین آگے بڑھکر معلوم ہو جاے گا کہ جو سبب ہی آپ اپنے کام کو تشریف لیچلین یہ گفتگو اُن لوگون سے ہوئی ہی کہ جو اسکے ہمراہ دربار مین جاتے ہین اور اُسکے لشکر کے سردار ہین پس اسنے کہا کہ مین تو چلتا ہون یہ راہ طے کرکے اور شہر کی حالت دیکھتا ہوا چلا جاتا ہی اور اہل شہر اسقدر بدحواس تھے کہ کوئی اسکو خبر نہین دیتا ہی جو ہی مُنھ اُٹھائے چلا آتا ہی اگر کسی کو اسکے حکم سے اسکے لشکر کے لوگ پکارتے بھی ہین تو وہ جواب نہین دیتا ہی صرف اشارہ سے کہتا ہی کہ ادھر چلے آؤ اور لپٹا ہوتا ہی یہ حیران ہی کہ یہ کیا ماجرا ہی اہل شہر کی بدحواسی کا یہ سبب ہی کہ کبھی آج تک شہر مین ایسا واقعہ نہین ہوا کہ کوئی مع لشکر شہر مین گھس آیا ہو اور تلوار چلنے کی نوبت آئی ہو اور کبھی دو ایک آدمی اہل شہر سے بھی قتل ہوے ہون گو کہ دو مرتبہ یہ واقعے گذر چکے ہین ایک جبکہ شیر افگن نے مذہب آفتاب پرستی قبول کیا تھا جبکہ نامہ لے کر آیا تھا اور جب یہ خبر خونخوار جادو کو پہونچی تھی تو وہ یکہ و تنہا اپنے لشکر سے برا سے قتل شیر افگن چلا تھا اسکے ساتھ جاکر تک نہ تھا اتنی بات تھی کہ اُسنے کسی کو قتل نہین کیا تھا جو مرکب کی ٹاپٹ مین آکر کچل گیا یا مر گیا اُسنے اپنے ہاتھ سے کسی کو قتل نہین کیا تھا اور نہ اسکے ہمراہ لشکر تھا نہ وہ اہل شہر سے بولا تھا اپنے مرکب کو ہمیشہ کرتا ہوا طرف قلعہ کے چلا گیا مگر اسپر بھی اہل شہر مین طلاطم مچ گیا تھا اور دوکانین تمام شہر کی بند ہونے لگی تھین اس خیال سے کہ جب اسکے لشکر کو خبر ہوگی تو وہ ضرور بالضرور یورش کرکے اندر شہر کے گھس آئیگا اور کیا عجب کہ اُسکے عقب مین کوئی نہ کوئی سردار مع لشکر کے آتا ہو مگر جبکہ یہ ثابت ہوا کہ وہ بھی آفتاب پرست ہوا پھر شہر کی وہی حالت ہوئی دوسری مرتبہ جب خونخوار اور افریق اور دیگر سلاطین کو گرفتار کرکے مع بیس ہزار سردار دن کے شہر مین لایا تھا اور افریق سے اور خونخوار سے زیر قلعہ تکرار ہوئی تھی اور افریق نے قید توڑ ڈالی تھی اور دیگر سردار دن

وشاہون نے اور سب ایک مرتبہ خونخوار شیر افگن و ببران و پیکران و ہزبران پر حملہ کرنے کو چلے تھے اور اہل شہر کو معلوم ہوا تھا کہ قیدی پکڑ گئے ہین تو اُنھون نے دوکانین بند کردی تھین اور اُسوقت بھی اُسی طور کا تہلکہ پڑگیا تھا باوصفیکہ یہ ثابت تھا کہ یہ لوگ بچے ہین اور چھاؤنی مین خبر گئی ہی سپاہ آکر گرفتار کرلے گی مگر ہل چل پڑگئی تھی سب بدحواس ہو گئے تھے اُسوقت کسی کی سمجھ تک نہین پہونچتی تھی مگر تہلکہ تھا شہر کے سکانون کی زنجیرین بند ہوگئی تھین دوکانین بند ہو گئی تھین راستے بند ہوگئے تھے نکہ اتنے بڑے واقعہ سے اہل شہر کیون نہ پریشان ہون اُس حالت مین تو سب کے حواس جاتے رہے تھے نکہ دو تین سو آدمی اہل شہر سے پیہم قتل ہون اور دس ہزار آدمی تلوارین برہنہ لیے ہوے اندر شہر کے چلے آئین تو کیونکر اُنکے حواس رہ سکتے ہین یہ بدحواس ہونے کا سبب تھا آدم برسر مطلب راوی نے بیان کیا ہی کہ جبکہ مریخ جلاد قدرت نے اہل شہر کی یہ حالت دیکھی کہ سخت پریشان و بدحواس ہوا گرد راہ طے کرکے اُس مقام پر پہونچا جہان اپلچی اترا ہوا تھا اُسنے دیکھا کہ اُس مقام پر کوئی نہین ہی وہ مقام بھی ہموار ہی چند خیمے کھڑے ہوے ہین اُسکو گمان ہوا کہ اپلچی اپنی جان و آبرو بچاکے چلا گیا بڑا مردِ عاقل و دانا تھا اور نہ بڑی خسرابی ہوتی مین ضرور پابندی حکم خداوند کرتا اور کوئی ایسا ہی نامرد ہوگا کہ اپنے جیتے جی اپنی ناک و کان کٹوائے گا اور ہاتھ کو حرکت نہ دے گا اور رگ حمیت جوش زن نہوگی میرے نزدیک نامرد مطلق بھی ایسا نہ کرے گا ضرور کچھ نہ کچھ اپنے ہاتھ پانون کو حرکت دے گا پس اگر ایسا ہوتا تو ضرور مقابلہ ہوتا مجکو کچھ مقابلے سے خوف تھا نہین مگر اُس امر کا خیال ضرور دامنگیر تھا کہ شہر مین مقابلہ ہوتا اہل شہر بہت پریشان ہوتے یہ اپنے ہمراہیون سے بیان کررہا تھا کہ اُسنے دیکھا کچھ لوگ بدحواس طرف قلعہ کے جاتے ہین اُسنے چند سوارون سے کہا کہ ان سب کو میرے پاس پکڑ لاؤ اور جلد آکر خبر دو کہ یہ کیا ماجرا ہی کچھ ظاہر نہین ہوتا ہی سوار بہ حکم پاتے ہی فوراً اُدھر کو چلے کہ وہ لوگ جو کہ برجیس کی طرف سے اِن منجنون کے نگہبان تھے جبکہ نامہ بر مع اپنے لشکر کے برائے قتل برجیس اس حالت سے طرف قلعہ کے چلا گیا اور کوئی نہ رہا تو یہ سب لوگ خیمے وغیرہ لینے آئے تھے اور چند خیمے جو کہ عقب مین نامہ بر کے خیمہ کے تھے اُسکو گراکر بار کرچکے تھے کہ اُدھر سے فراغت کرکے ادھر آئے اب کیا دیکھتے ہین کہ مریخ جلاد قدرت مع اپنے لشکر کے تشریف رکھتے ہین مگر یہ حالت ہی کہ حیران حیران سخت پریشان ادھر اُدھر دیکھ رہے ہین یہ لوگ پھر کر مریخ کی طرف آئے مریخ نے اُنکو دیکھکر اپنے قریب طلب کیا اور اُن سے پوچھا کہ جلاد تم لوگ کہان رہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم لوگ خیمہ وغیرہ بار کرانے آئے تھے کہ نامہ بر تو یہان سے چلا گیا ہم خیمہ وغیرہ اٹھا لیجائین مریخ جلاد قدرت نے کہا کہ نامہ بر کو گئے ہوے کتنی دیر ہوئی اُنھون نے کہا کہ تھوڑی ہی دیر ہوئی مریخ نے کہا کہ گدھ گیا ہی اُنھون نے جواب دیا کہ کیا آپ کو نہین معلوم وہ طرف قلعہ کے اس ارادہ سے مع اپنے لشکر کے گیا ہی کہ مین قلعہ مین گھسکر نائب خداوند کو قتل کرونگا اور اس سخت کلامی کی سزا دونگا جو اُسنے میرے ساتھ اور میرے مالک کی شان مین لکھے ہین کہ آج تک کسی نے اپلچی کے کان و ناک نہین کاٹے ہین اور نہ کسی بہادر نے اپنی ناک و کان کٹوائے ہین جو مین اس امر کو گوارا کرون اپنی بھی جان دونگا اور اُن کی بھی جان لونگا تو اے مریخ جلاد قدرت

نامہ بر تو اس قصد سے طرف قلعۂ قدرت کے بڑے جوش و خروش سے گیا ہی نہ معلوم اُسپر کیا گذری آیا قلعہ تک پہونچا یا نہین یہ کلام و خبر سنکے مریخ کو بڑا غصہ آیا اور کہا کہ نامہ بر کی کیا شامت آئی ہی اور قضا دامنگیر ہوئی ہی کسی نے سچ کہا ہی کہ جب چیونٹی کے مرنے کے دن قریب آتے ہین تو اُسکے پر نکلتے ہین کہ وہ اوڑکر ہر ایک کے کاٹتی ہی اور یہ مصرعہ کسی شاعر کا حسب حال نامہ بر ہی ع صید را چون اجل آید بتپیدا در دو + کہان جاتا ہی میرے ہاتھ سے وہ قلعہ تک جب زندہ پہونچے گا تو اُسوقت اُسکو اختیار ہی کہ وہ قلعہ مین جاکر نائب خداوند سے مقابلہ کرے مین راہ مین جاکر قتل کرتا ہون اُسکے خون سے ہاتھ بھرتا ہون مجکو وہ بڑا بدزبان معلوم ہوتا ہی اپنے قیاس مین اپنے کو بڑا بہادر اور جنگ آزما جانتا ہی میرے نزدیک کبھی بہادرون کی صورت بھی نہ کبھی ہوگی اور نہ کبھی کسی بہادر سے مقابلہ ہوا ہوگا کیا سوچ کر حرف قلعہ کے گیا ہی یہ تو اُسی فراری کا پیرو ہی کہ جسکے باپ دادا ہمیشہ بھاگا کئے ہین خدا پرستون سے یہ بھی پچاس سال پیشتر بھاگا ہوگا اب اسکو کہان سے اسقدر جرأت ہوئی کہ یون اپنی جان پر کھیل کر چلے ہین یہ بھی کوئی ایسا ویسا مقام خیال کیا ہی یا کوئی کھیل سمجھا ہی یہ وہ مقام ہی کہ جہان غیرون کو آتے ہوئے تپ لرزہ آتا ہی مریخ فلک کو یہان کے نام سے بخار چڑھتا ہی دو یہان بہادری دکھانے آئے ہین ہم سے مقابلہ کرین گے یہ سوائے پہلوان قدرت کے کسی کی تاب نہ تھی کہ وہ ہمسے مقابلہ کرتا پہلوان قدرت کے سبب سے ہم زبردست ہوئے ورنہ ہمکو کوئی کیا زبر کرتا اور ہم کیا اس نامہ بر فراری سے خوف کرین گے اگر راستہ ہی مین جاکر قتل نہ کیا تو اپنا نام مریخ نہ پایا یہ کہکر وہ سوار ہوا کہ اُن لوگون کو بلانے کو بھیجے تھے اُنکے پاس جو گئے تو اُن سے کہا کہ آپ کو مریخ قدرت طلب کرتے ہین وہ لوگ ایسے بدحواس تھے کہ انھون نے کہا کون مریخ قدرت ہی ہم نہین جانتے ہین ہمکو جانے دو نہ معلوم وہان قلعہ پر کیا گذری اور اہل شہر پر نامہ بر کے ہاتھ سے کیا مصیبت نازل ہوئی اُنھون نے کہا کہ تمکو نہین جانے دینگے جب تک تم ہمارے افسر کے پاس نہ ہو آؤگے وہ لوگ مجبور ہوکے اُنکے ہمراہ مریخ کے پاس لائے اور کہا کہ یہ لوگ حاضر ہین اُنھون نے جو دیکھا کہ یہ تو مریخ قدرت ہین اب پہچانا اور جانا کہ یہ تو خداوند کے لشکر کے افسر ہین اور دیکھا کہ اُنکے ہمراہ کچھ لشکر بھی ہی تب تو اُنکے حواس درست ہوئے اور مریخ قدرت نے اپنے قریب طلب کرکے آہستہ سے کہا کہ تم لوگ کہان بدحواس بھاگے ہوئے جاتے ہو اور یہ شہر کی کیا حالت ہی کیون اسقدر سنسنا پڑا گیا ہی تب اُنھون نے کہا کہ آپ یہان کیون لشکر لیے ہوئے کھڑے ہین اسکا کیا سبب ہی وہان جایئے گا آپ کو کچھ خبر نہین ہی کہ نامہ بر قلعہ بریورش کرکے گیا ہی اسی سبب سے شہر مین سناٹا ہی دوکانین بند ہوگئی ہین اہل شہر سب طرف قلعہ کے بھاگے جاتے ہین یہی سبب ہی جو ہم بدحواس ہین تب تو مریخ کو بڑا غصہ آیا اُن لوگون سے کہا کہ نامہ بر نے کئی سو آدمی اہل لشکر سے جو کہ اُسکے روبرو آئے اُنکو قتل کر ڈالا وہ بیچارے راہ مین مرے ہوئے پڑے ہین اُنکے وارث مارے خوف کے اُنکی لاشیں بھی نہین اُٹھا سکتے ہین یہ سُنتا تھا کہ مریخ کو اور زیادہ غصہ آیا اور اُسیوقت مع لشکر کے طرف قلعہ کے چلا اسکو راہ مین رکھا جاتا ہی اب اُدھر کی حالت سنیے کہ بیسلیم غیر صورت مع لشکر کے اہل شہر کو قتل کرتا اور وہ ہی کلام کرتا ہوا آپ قلعہ پہونچا اُدھر اہل شہر بھی غوغا کرتے ہوئے قریب قلعہ پہنچے اب تو بیسلیم کی یہ حالت تھی کہ جو سامنے آیا اُسکو قتل کیا کیونکہ یہان شہر کے لوگون کا سبب جمع ہی اور یہ بیچارے بے گناہ قتل ہو رہے ہین اب تو بہت شور و غل مچا ہوا ہی کہ کان پڑی صدا

نہین سنائی دیتی ہی اہل شہر سلیم کو نحش گالیان دے رہے ہین اور کچھ یہ فریاد کر رہے ہین کہ ای نائب
خداوند واسطہ آپ کو اپنی نیابت کا اور سر خداوندی کا ہماری داد کو پہونچیے ادھر تو یہ شور و غوغا
ہو رہا ہی اُدھر برجیس دربار مین حجاب قدرت کے عقب مین بیٹھا ہوا ہی اور دربار جمع ہی سوائے
مریخ کے اور اُسکے سرداردن کے سب دربار مین حاضر ہین برجیس کو یہ انتظار ہی کہ مریخ
آئے تو مین دربار برخاست کردن کہ یکایک اہل شہر کے شور و غل و سلیم کے شور و چلانے کی صدا
کان مین برجیس کے پہونچی اور اہل دربار اور اہل قلعہ نے سنا سب نے اپنے کان کھڑے کیے اور حیران
ہو کر ادھر اُدھر سر اُٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے کہ یہ صدا کدھر سے آتی ہی اُدھر برجیس کے کان
مین آفتاب نے کہا کہ ای نائب من اہل دربار سے کہو کہ سر اُٹھا کر طرف شہر کے دیکھین اور اس
شور و غل کے سبب کو دریافت کرین اور تم یہ تدبیر کرو کہ دریچۂ قدرت سے سر نکال کر کہو کہ
ای بندگان من یہ کیا غوغا کر رکھا ہی آگاہ ہو کہ اپلمی کے پاس جواب نامہ جو پہونچا اور یہ جو اسکو معلوم
ہوا کہ لوگ میری ناک اور کان کاٹنے آتے ہین برہم ہو کر بڑے غیظ و غضب مین مع اپنے اہل
لشکر کے تلوارین لیے ہوئے اس ارادے سے آتا ہی کہ قلعہ مین آکر تم سے مقابلہ کرے اور قتل
کرے بھلا کیا ہوتا ہی اُسنے کئی سو اہل شہر کو قتل کر ڈالا ہی یہ اُسی کا غوغا ہی اور اہل شہر
تمسے فریاد کر رہے ہین پس تمکو لازم ہی کہ سر دریچہ سے نکال کر اپلمی کو اپنا جمال جہان آرا
دکھاؤ تاکہ وہ تمکو سجدہ کرین اور مذہب آفتاب پرستی بخوشی خاطر قبول اور منظور کرین اور تیر
شریک ہون پس یہ سنکے برجیس نے اہل دربار سے کہا کہ ای حاضرین دربار حیران و مضطر نہو طرف
شہر کے دیکھو تمکو اس شور و غل کا حال معلوم ہو جاے گا گو مین بیان کر سکتا ہون مگر تم لوگ
خود اپنی آنکھ سے دیکھ لو یہ صدا سنکے سب اہل دربار نے از درجۂ بالا تا درجۂ آخر نظر اُٹھا کر
طرف شہر کے دیکھا یہ نوبت ہوئی کہ گویا پردے آنکھون پر سے اُٹھ گئے اور یہ معلوم ہوا کہ گویا
وہ دیوار قلعہ دگنبد مثل آئینہ کے ہو گئی سب کو یہ نظر پڑا کہ زیر قلعہ لاکھون اہل شہر جمع ہین اور
فریاد کر رہے ہین ایک طرف سے ایک لشکر کثیر کہ جسکے رو بر دیگ پہلوان قوی ہیکل مرکب پر یوش
پر سوار ہاتھ مین شمشیر آبدار عقب مین تمام سوار تلوارین برہنہ لیے ہوئے طرف قلعہ کے چلے
آتے ہین اور جو کوئی سامنے آتا ہی اُسکو وہ سردار ایک وار مین دو پر کا لے کرتا ہی کہ وہ بیچارا
مصیبت کا مارا قتل ہو جاتا ہی یہ حال دیکھکر سب حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی اور کون ہی خونخوار
و مقہور تو اپلمی کو دیکھ چکے تھے یہ تو یہ رنگ دیکھکر گھبرا گئے اور ان دونون کو غصہ آگیا اور اسی حالت
غیظ مین پردے کی طرف منہ کرکے بولے کہ ای خداوند یہ تو وہی اپلمی ہی کہ جو نامہ لے کر آیا تھا اسنے
سر اُٹھایا ہی اہل شہر کو قتل کرتا چلا آتا ہی اسکو کیا ہو گیا کیا دیوانہ ہی کہ یہ حرکت اس سے حالت جنون
مین سرزد ہوئی کہ کچھ اسکو اپنی جان کا خوف نہین ہی اُدھر شہرنگ نے یہ حال دیکھکر
خونخوار سے کہا کہ میری طرف سے عرض کرنا کہ مین جاکر اسکو سزا دون بیک ضرب شمشیر دو
پر کا لے کردون یا ضرب گرز سے پیوند خاک کردون کہ اس کمبخت نے بہت سر اُٹھایا ہی اسی
طور سے منصور و دیگر اہل دربار نے بھی یہ ہی عرض کیا از درجۂ آخر تا درجۂ بالا سبکو
اُسکی بدعت دیکھکر غصہ آیا ہر ایک مثل زلف برخم برہم ہوا اور فرط غیظ سے کانپنے لگا مگر یہ
رعب و داب ہی کہ کسی نے اپنے مقام سے حرکت نہین کی اور یہ عرض کرسکے کہ جو شہرنگ نے

منصور نے عرض کیا تھا سب سر جھکائے بیٹھے ہے مگر کا پتا کیے اور اسکی بدعت و سرکشی کو دیکھا کیے
ادھر برچیس نے خونخوار اور شبرنگ و دیگر اہل دربار کی عرض سنی اور اُسکا یہ جواب
دیا کہ اے بندگان من تم غصہ کو اپنے دل مین جگہ نہ دو اور برہم نہو اور میری قدرت کا تماشا دیکھو
کہ کیونکر یہ زیر ہوتا ہی گو اسنے بہت سر اُٹھایا ہی مگر میرا بندہ خاص ہی اسکو ارژنگ نے
گمراہ کر رکھا ہی جب یہ میرا نور جمال باکمال دیکھیگا تو سجدہ کرے گا و پانی حرکت پر نادم ہوگا کیون
حیران ہوتے ہو یہ کہکر اپنے تخت پر سے اُٹھا اُدھر اُسکی یہ تقریر سُنکے اہل دربار خاموش ہو رہے
پھر بارائے دم زدن نہ ہوا اُدھر برچیس اُس دریچہ قدرت مین پہونچا کہ جسکے نیچے یہ غوغا
مچا ہوا تھا اور اہل شہر فریاد کر رہے تھے اور سب اہل دربار نے دیکھا کہ اب وہ نامہ بر زیر قلعہ
پہونچ چکا ہی کچھ دیر باقی ہی کہ داخل قلعہ ہو اُدھر در قلعہ پر جو نگہبان تھے وہ سب اپنے اپنے
آلات حرب و ضرب سنبھال کر اس قصد سے کھڑے ہوئے ہین کہ ادھر اسنے در قلعہ پر قدم
رکھا اور ہم نے مقابلہ کیا پہلے ہم لڑکر اپنی جان دینگے اُسکے بعد اُسکو قلعہ مین جانے دینگے
اب اُسنے رُخ در قلعہ کا کیا ہی کہ اُدھر برچیس نے دریچے سے سر نکال کر اسکی بدعت کو دیکھا
اور اہل شہر کی فریاد کو سُنا اور وہ ہزار سوار جو کہ اس جنال سے دور دور آئے تھے کہ کون
اپنی جان دے اُنھون نے دیکھا کہ بالاے قلعہ ایک گنبد طلائی تھا کہ جسکے اوپر آفتاب
لگا ہوا ہی اور اس آفتاب کی روشنی نام سرزمین پر پھیلی ہوئی ہی اور اسکے اوپر لشکر کام نہین کرتی
ہی یہ لوگ تو دور دور چلے آتے تھے اور سب تماشے دیکھتے ہوے اور نامہ بر اور ہمراہیان
نامہ بر تو اپنی رو مین چلے آتے تھے یہ کیا دیکھتے اُنھون نے دیکھا کہ اُس گنبد مین ایک دریچہ تھا
کہ جسکے اوپر وہ توریتی پڑا ہوا تھا وہ خود بخود بند ہو گیا اور اُس سے ایک کھڑکی ظاہر ہوئی کہ
جسکے پٹ یاقوت احمر کے تھے اور چوکھٹ یاز و زمردی تھا وہ پٹ کھلا اور اُس سے ایک سر باہر
ہوا کہ اُسپر نقاب پڑی ہوئی تھی اُس سر کے نکلنے کے ساتھ ہی ایک برق چمکی یہ حال دیکھکر وہ
لوگ یا تو رفتہ رفتہ چلے آتے تھے یا اُسی مقام پر ٹھہر گئے کہ یہ کیا تماشہ ہی ذرا اسکو اسی مقام
سے دیکھنا چاہیئے شاید کوئی بلاے ناگہانی آنیوالی آسمانی نازل ہو تو ہم بھی اُس بلا مین مبتلا ہون
جو کچھ گذرے انھین پر گذرے جو آفت آئے انھین پر آئے کہ اپنے غفلہ کی حالت مین بلا خوف
خطر چلے جاتے ہین جو پھر کر بھی نہین دیکھتے ہین ہمکو اپنی اپنی جانین عزیز ہین یہ تو نہین ٹھہرے رہتے
اُدھر بعد برق چمکنے کے ایک صدا رعد کے مانند آئی کہ جس سے سب کے جگر ہل گئے کلیجے پانی
پانی ہو گئے مع اہل شہر نامہ بر اور اُسکے ہمراہیون کے یا تو یہ لوگ اپنی رو مین چلے جاتے تھے
یا صداے مہیب کے آتے ہی سب کے سب تھم گئے اور ایک غبار سا اُنکی آنکھون مین چھا گیا
یہ حالت سلیم شیر صولت و اُسکے ہمراہیون کی ہوئی اور اہل شہر کی نہین ہوئی وہ صرف ٹھہر کر
رہ گئے اب تو سلیم شیر صولت اور اسکے ہمراہیون نے جو غبار سا دیکھا اور وہ صدا سنی خود بخود
کانپ کر رہ گئے اچنبھا ان کو اسبات کا ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ غبار کیسا ہی اور یہ صدا کہان سے آئی اور ہم
خود بخود کانپ کیون اُٹھے ابھی یہ خیال کر رہے تھے کہ انھون نے سنا کہ جیسے کوئی کہہ رہا ہی کہ اے
نامہ بر کیون اسقدر مغرور ہوا ہی کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی دیکھ اپنے خدا کو اور پہچان اے
ارژنگ خداے باطل ہی وہ کل کا بچہ ہی یہ ساری ہماری کرامت ہی اور ہمارا کرم اور رحم ہی کہ جسنے سکم

اور اُسکے باپ و دادا کو یہ ثروت دی اسکو کیا دی ہی جو اُنکو دی تھی اور دیتے اگر وہ ہمسے منحرف نہوتے
اور اسکو بھی دیتے جو یہ اُنکے قدم با قدم نہ چلتا اور اُنکی پیروی نہ کرتا اور مثل اُن کے
خدائی کا دعوی نہ کرتا اور میرے نائب کو اس طور کا نامہ نہ تحریر کرتا اور میرے نور خالص کی
خواستگاری نہ کرتا اُسنے اور اُسکے باپ و دادا نے تو یہ مثل کی اور ہمین سے مقابلہ اور مجادلہ
پر آمادہ ہوئے چنانچہ ہم نے تو اُنکو خدا پرستون کے ہاتھ سے ذلیل و خوار کراکے قتل کرایا اب
اِسکی نوبت آئی تو یہ بھی اُنھین کی طرح گمراہ ہی اُن سب کی یہ مثل تھی اور ہی کہ بازی باز ی
بارِیش باہم بازی یا یہ جو شعر کسی اہل زبان نے خوب موزون کیا ہی اور اُنکے حسب حال ہی ؎
کس نیاموخت علم تیر از من + کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد + یہ اُسکا خیال خام اور تصور ناتمام ہی
وہ ہمسے اپنی خدائی جتائیگا جبکہ ہم اُسکے خالق ہین تو کہین خدا سے بندے کا زور چلتا ہی کہین بندہ
خدا سے لڑ سکتا ہی پس آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ عاجز ہوکر ہمکو سجدہ کرے گا اور ہمارے نائب کی
اطاعت کرے گا پس تجکو بھی معلوم ہو کہ تو کیون اپنے کو خرابی مین ڈالتا ہی خود بھی زحمت مین
مین پھنستا ہی اور دوسرون کو بھی پھنساتا ہی اب تیرا ظلم حد سے زیادہ ہوچکا ابھی تک ہمارا دریائے
رحمت جوش زن ہی ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اب تجکو خیال آئے اور اپنے خیال خام سے درگذرے
مگر تو حد سے زیادہ مغرور ہوا ہی اور خیال کرتا ہی کہ مین بہادر ہون ارے قوت و زور کے دینے
والے ہمین ہین ہمارے اوپر تیرا کیا زور چلے گا اگر ہم یہ قوت نہ دیتے تو تو کیونکر یہ جرأت کرتا
اور باین لاف و گزاف پیش آتا یہ تیرا خیال بالکل ناقص ہی کہ قلعہ مین جاکر میرے نائب کو تکلیف
دے اور اُسکے اہل دربار اور میرے بندون سے مقابلہ کرے یہ کبھی نہوگا اور غیر ممکن ہی اگر اب
تو نے قدم آگے بڑھایا تو با درکھ اور یقین کرے کہ ایسی برق غضب تیرے اوپر گرے گی کہ تو جل کر
خاک سیاہ ہوجائیگا ع اپنے ہمراہیون کے اگر اپنی جان کی خیر ہے درکار ہی تو سر اُٹھا کر میری
قدرت کا تماشا دیکھ اور یہ اور سے میرا غضب تھا جو کہ تیرے روبرو پیش آیا کہ تو حیران و پریشان
کھڑا ہی کہ یہ غبار کیسا ہوا اور یہ صدا کیسی آئی ارے یہ غبار نہین ہی بلکہ بروہ قہر میرا تیری نظر پر حائل
ہوا تھا کہ تو خلوہ کو نہ دیکھ سکے اور میرے فرشتہ قدرت کی یہ صدا تھی کہ جسکو تو سنکے تھرا گیا اور تیرا
زہرہ آب آب ہوگیا اور کانپ گیا قدم تیرا اور تیرے ہمراہیون کا نہ اُٹھ سکا پھر میرا تھے تھا
دیکھو مین تجکو سمجھائے دیتا ہون کہ میرے غضب سے ڈر اور جو میرا نائب کہتا ہی اُسپر عمل کر اور اپنی زندگی
کو خراب نہ کر اور اپنی عمر کو گمراہی مین نہ بسر کر آئندہ تجکو اختیار ہی یہ صدا جو آئی سلیم اور اُسکے
ہمراہی سنکے کانپے اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یہ صدا کہان سے آئی اور اس صدا کا دینے والا کون ہی کہ پھر
صدا آئی کہ تم لوگ بڑے نادان اور بے عقل ہو ارے کسی نے بھی آج تک اپنے خدا کو دیکھا ہی جو تم
دیکھنا چاہتے ہو اور میری صدا سن کے اِدھر اُدھر دیکھتے ہو ارے یہ صدا تمھارے خدا کی تھی اگر
تم میرے نائب کے کہنے پر عمل کروگے اور اُسکے جمال کی تاب لاؤگے تو مین بھی اپنا جمال تمکو دکھادونگا
پس مین یہ تمکو نصیحت کرتا ہون کہ مذہب آفتاب پرستی قبول کرو دیکھو تمھارا کیا مرتبہ ہوتا ہی پس یہ صدا آنے موقوف
ہوگئی یہ صدا سنے سے اہل لشکر و ہمراہیان سلیم کے اب تو سلیم اور اسکے ہمراہیون کو حیرت ہوئی اور وہ حالت
جو سلیم کی تھی کسی قدر کم ہوئی اور کچھ غصہ بھی کم ہوا اور یہ صدا سنکے ٹھہرا اُدھر اُن ہزار آدمیون
نے بھی یہ صدا سنی مگر وہ اپنے مقام سے آگے نہ بڑھے بلکہ کسی قدر پیچھے ہٹ گئے اور باہم کہنے لگے کہ کوئی نکوئی

بلا اپر نازل ہوتی ہو اس سرکشی کی سزا ملتی ہو ناظرین پر یہ ظاہر ہو کہ مین سابق مین عرض کر چکا ہون کہ وہ جو آفتاب وسط قلعہ
مین بالاے برج ہو اُسکی روشنی بارہ کوس تک جاتی ہو اور سحر بند ہو اسی طور سے اس آفتاب کی بھی روشنی ہو جو کہ اس
گنبد پر لگا ہوا ہو جسمین برجیس دربار کرتا ہو اور یہ گنبد بھی اندرون قلعہ ہو مگر ان دونون روشنیون کا اثر اُسوقت ہوتا ہو جبکہ
برجیس اپنی صورت نقاب اُٹھا کر دکھاتا ہو یہ طریقہ رکھا ہو کہ اُدھر برجیس کے رُخ کی روشنی چمکی ادھر اس نور آفتاب نے
بھی اثر کیا پس جو کوئی ہو وہ مبتلاے سحر ہو کر برجیس کو سجدہ کرتا ہو بہت بڑا اثر تو اُس خانۂ سحر کا ہو جو کہ سومنات
جادو اُستاد آفتاب برجیس کے منہ پر لگا گیا ہو یہی خاصیت ہو کہ جہان کسی نے اُسکی صورت دیکھی مبتلاے سحر ہوا
اور اُسکو سجدہ کیا دوسرے آفتاب نے بھی اپنا سحر کیا ہو کہ جب برجیس نقاب اپنے منہ پر سے اُٹھائے ایک برق
چمکے اور ایسا نور پیدا ہو کہ کسی کو اُسکے دیکھنے کی تاب نہو بسبب اُس نور اور خانۂ سحر کے اُسکو غش آئے اور سجدے
کو خم ہوا اور اب جو سجدے سے اُٹھے تو اُسکا مقہون کہ تو میرا خدا ہو اور یہ مذہب سچا ہو اور اُس روشنی آفتاب کا یہ اثر
ہوتا ہو کہ وہ اسکے دل کو پھیر دیتی ہو مگر اُسوقت جب برجیس نقاب اپنے منہ پر سے اُٹھا کر اپنی صورت دکھا چکتا
ہو تب روشنی کا اثر ہوتا ہو اس آفتاب نے ہر طور سے اپنا بندوبست خوب طور سے کر لیا ہو کہ جو تصویرین انکے گلون
مین آفتاب کی ہین وہ سب سحر بند ہین اور جو کہ مذہب آفتاب پرستی قبول کرتا ہو اور اُسکو تصویر ملتی ہو وہ بھی سحر بند
ہوتی ہو پس رواسی نے بیان کیا ہو کہ یہی سبب تھا جو نامہ بر اُس روشنی مین گیا اور اُسنے اپنا اثر اسکے دل پر نہین کیا
کیونکہ ابھی برجیس نے اپنی صورت اسکو نہین دکھائی تھی پھر کیونکر روشنی آفتاب سحر اثر کرتی اسی سبب سے وہ ہزار
سوا بھی محفوظ تھے مبتلاے سحر نہین ہوے بس ادھر برجیس نے نقاب اُلٹی اور مبتلاے سحر ہوے اُدھر وہ
سوار جو کہ نامہ بر سے علیحدہ تھے اور دور ہٹ گئے اس خیال سے کہ شاید کوئی بلا آئے تو ہم بھی مبتلا ہون اسکے
قافلے سے ہین کہ اُن تک اثر روشنی چہرہ برجیس نہین پہنچتا ہو کہ وہ بھی مبتلاے سحر ہون مگر ان سب واقعات کے
پیش نظر ہو نہ یہ جانتے تھے نہ وہ اس خوف سے دور ہٹ گئے تھے یہ تو تحریر ہوا ہو کہ وہ قبل سے الگ تھے
کچھ اس خیال سے نہین ہٹ گئے تھے بس اب مین عرض کرتا ہون کہ جب وہ صدا آئی اور سب نے سنی اور سلیم وغیرہ بولے
تو یہ صدا آئی کہ یہ کیا غوغا ہو اور کیا آفت سر پر آئی ہو کہ سب شور کر رہے ہین اے بندگان من کیون اسقدر پریشان
ہوے ہو جو کچھ ہوتا ہو وہ تمھارے روبرو ہوتا ہو خاموش رہو یہ ہوا آواز سب نے سنی تو سر اُٹھا کر دارف بلندی قافلہ
کے دیکھا یہ منظر پڑا کہ نائب خداوند نے دریچہ قدرت سے سر نکالا ہو یہ اُنھین کے نور کی چمک تھی جو قبل مین مثل برق
کے چمکی تھی اور وہ صدا بے ہولناک تو فرشتہ قدرت کی تھی اور وہ جو صدا آئی تھی خود خداوند کی تھی اب یہ کلمہ نائب قدرت
نے اپنی زبان سے فرمایا ہو یہ حال دیکھکر وہ شور و غل کم ہوا جب شور و غل کم ہوا اُسوقت برجیس نے بصداے ہولناک
و با آواز مہیب کہا کہ او نامہ بر یعنی سلیم شیر صولت یہ کیا بے ادبی ہو اور کیا بے عقلی ہو اور کیون تو مبتلاے گمراہی و
ضلالت ہو رہا ہو کیون اپنے تو عذاب مین مبتلا کرتا ہو عقل سے کام لے جہالت سے باز آ ورنہ خراب ہوگا یہ تو نہ خیال
کرنا کہ مین تیرے حال سے غافل ہون جو جو تو نے بدعت و ظلم اس عرصہ مین کیا ہو وہ سب مجھپر روشن ہو اور جو جو کہ کلمہ
تو نے اپنی زبان نجس پر جاری کیے ہین سب میرے اوپر ظاہر اور روشن ہین تو نے بہت گستاخی اور گناہ کیا ہو مگر میری
ذات رحیم ہو اور مین فرزندی رحیما ہون تیرے اوپر رحم کرتا ہون نہین تجھے ابھی برق جمال سے اپنی جلا دونگا
تو اگر میرے کہنے پر عمل نکرنگا سب تیری جرأت و ہمت میرے روبرو ہیچ ہو وہ جو تیرا خداوند ہو وہ کیا ہو اُسکی میرے
آگے کیا حقیقت ہو وہ بھی میرا بندہ ہو مین نائب خداوند ہون پس مین تجھے یہ کہتا ہون اور نصیحت کرتا ہون کہ مذہب
آفتاب پرستی قبول کر میری طرف دیکھ اور اپنے خدا کو پہچان اور سجدہ کر یہ جو صدا نامہ بر یعنی سلیم نے سنی اپنے
ہمراہیون سے کہا تمنے بھی سنا پہلے تو صدا آئی برق چمکی یہان تو نئے طور کے کوٹھے ہوتے ہین مین کس بلا مین مبتلا ہو گیا

نہ معلوم یہ صدا کہان سے آرہی ہی ہمراہیون نے عرض کیا کہ ہمکو خود حیرت ہی اُدھر برجیس نے یہ کہکر تھوڑے عرصے تک خموشی اختیار کی نامہ برادھر اُدھر حیران حیران دیکھنے لگا کہ یہ صدا کہان سے آئی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان تو یہ کیفیت ہی اُدھر مریخ جو مع لشکر کے طرف قلعہ کے تعقب مین نامہ بر کے چلا تھا کہ مین جاکر اسکو اس گستاخی کی سزا دونگا بہت تیز مرکب اُٹھائے ہوے تیرہ سو مرد کا گزر دشت پر رکھے ہوے چلا آتا ہی عقب مین اُسکے بیس ہزار سوار آتے یہ واضح رہے کہ گرد قلعہ کے چارون طرف تو شہر آباد ہی مگر اس طورسے کہ قلعہ کے چارون جانب ایک میدان وسیع مربع آٹھ کوس کے لگ بھگ واقع ہی اُسکے بعد شہر کی حد ہی مگر اُسپر بھی اسقدر آبادی بکثرت ہی کہ اُس میدان مین بھی مکانات و دوکانات تعمیر ہوے لگی ہین اس طرح جانب تو یہ آبادی ہوتی جاتی ہی مگر ایک جانب اسی طورسے میدان ہی سو یہ شہر اصل ہی یہ اس غرض سے کیا گیا ہی کہ تاکہ جب اہل شہر کے جمع کرنے کی ضرورت یا کوئی میلہ وغیرہ ہو تو اسی میدان مین ہو اور یہ میدان جانب شرق قلعہ ہی اور ہر چہار طرف کی سڑک اس میدان تک آئی ہی اور بہت سی سڑکین ہین جو شہر سے پڑی ہوئی ہی کنارے کنارے اُن سڑکون کے گوگرد بھر چوڑی نہر کھدی ہوئی ہی مگر ہر مقام پر پیل بنا ہوا ہی اور اس میدان مین جو آٹھ کوس کا ہی تمام سبزہ لگا ہوا ہی اور کنارے کنارے نہر کے دوکانین بنی ہوئی ہین انمین دوکاندار اپنی دوکانین آراستہ کیے ہوے بیٹھے ہین مگر آج تو تمام دوکانین بند ہین اور یہ سب میدان وسیع مین مجتمع ہوا ایک جانب کو اہل شہر ہین سڑک شمالی کی طرف قلعہ کا رخ کیے نامہ بر مع اپنے نو ہزار سوارون کے حیران کھڑا ہوا ہر طرف سے اہل شہر چلے آتے ہین یہ لوگ تو سب میدان مین کھڑے ہین نامہ بر پہنچکر قریب قلعہ پہونچ گیا ہی چونکہ اسکے ہمراہ نو ہزار سوار ہین وہ سڑک کے قریب ہین وہ ہزار سوار سڑک پر ہین قلعہ سے اور شمالی پھاٹک سے تیرہ کوس کا فاصلہ ہی بس مریخ جو اُس مقام سے خبر پاکر چلا تو جابجا راہ مین اہل شہر کو دیکھتا چلے جاتے ہین اور ہر ایک مقام پر دو ایک بیچارے کشتہ شمشیر قضا پڑے ہوے ہین مگر یہ حالت ہی کہ لاشین بھی بعض کی پائمال ہوگئی ہین اسکا سبب یہ ہی کہ وہ جو مر کر گرے یہ لوگ تو اپنی رو مین چلے جاتے ہین وہ پائمال ہوگئے یہ حال دیکھکر مریخ کو بہت غصہ آیا اور مرکب کو تیز کیا اور بہت جلد اُس مقام پر پہونچا کہ جہان یہ ہزار سوار کھڑے تھے چونکہ انکا لباس دیگر طرز کا تھا یہ فوراً سمجھ گیا کہ یہ نامہ بر کے ہمراہی ہین یہ تو حالت غیض مین تھا اور سب کے آگے تھا فوراً تلوار میان سے لیکر اُنپر جا پڑا اور قتل کرنا شروع کیا جو سردار اُسکے ہمراہ تھے وہ بھی تلوارین لے لے کر اُنپر گرے اور قتل کرنا شروع کیا ایک ہی حملہ مین کوئی دو سو آدمی قتل ہوے پس وہ لوگ بھاگ کھڑے ہوے یہ کہتے ہوے کہ ہمنے تو کوئی خطا نہین کی تھی ہم تو اُنسے الگ تھے ہمکو بیکار قتل کیا اس عرصہ مین مریخ کا لشکر بھی آگیا اب مریخ نے قصد کیا کہ انکو گھیر کر قتل کردون کہ اُنھون نے فریاد کی ہمکو نہ قتل کرو ہم لوگ خود ہی بھاگے جاتے ہین ہم سلیم کے ہمراہیون سے گو ہین مگر اُسکی راے کے خلاف ہین ہم صرف تماشہ دیکھنے آئے تھے ہم بھاگے جاتے ہین آپ ہمکو جانے دین وہ سنتے نامہ بر مع نو ہزار سوار کے قلعہ کے روبرو کھڑے ہین ہم تو اُنسے علیحدہ تھے اور الگ ہین یہ سنکے مریخ نے کہا کہ ہمکو یہ تو یقین آئے انھون نے عرض کیا کہ آپ ہمکو قتل نہ کرین بلکہ یہ کرین کہ ہمکو رہا کردین ایک طرف کی راہ کھول دیجیے ہم ابھی بھاگ جاتے ہین یہ تماشہ نہ دیکھینگے یہ سنکر مریخ کو یقین ہوا اُسنے دو ہزار سوار اُسی مقام پر چھوڑے کہا کہ تم انکی حفاظت کرو اگر یہ لوگ بھاگنے پر آمادہ ہون تو فوراً انکو قتل کرنا اور مع اپنے لشکر کے طرف نامہ بر کے چلا اور قریب اُسکے لشکر کے پہونچکے للکار کر کہا کہ او نامہ بر گستاخ تو کسقدر بے ادب ہی بس آگے قدم نہ بڑھانا مین تیری سرکوبی کو آپہونچا ہون یہ کہکر قصد کیا کہ لشکر نامہ بر پر جا پڑے اُدھر گنبد پر سے برجیس نے دیکھا کہ مریخ میرا اجلا و قدرت مع لشکر کے آپہونچا ہی اور لشکر نامہ بر پر اپنے لشکر کے گرا چاہتا ہی بس اسنے خیال کیا کہ اگر مین ایسا نہو کہ مقابلہ ہوتے ہوتے بیکار کا کشت و خون ہوگا یہ خیال کرکے اُسی مقام پر سے صدا دی کہ اے مریخ

دست خود رانگہدار تو انکو قتل نکر ابھی تجھہ پر حملہ نہ کرینگے تو اسوقت ہم تجکو حکم دینگے کہ تو قتل کر ناگوا
بہت گستاخی کی ہے مگر مین رحیم ہون میری عادت رحم کی ہے اب مجکو رحم آگیا ہے کہ بیگناہون کا کیون خون ہو
اگر یہ میرے کہنے کو سینگے تو بہتر ورنہ میرا دریاے غضب جوش زن ہوگا اگر تو اچھا چاہتا ہے کہ ہمسے مقابلہ کرنے
تو خیر تیرے ہی ہاتھ سے انکو قتل کراونگا تیرے ہی ذریعہ سے انپر عذاب نازل کرونگا یہ کہکر جلیس نے
نے یہ جو کہا عمرج کانپ کر رہگیا اور اسی مقام پر صف باندھکر کھڑا ہوگیا یہ صدا جو سلیم برادر اور اسکے ہمراہیون نے
پلٹ کر دیکھا کہ یہ کسکی بابت حکم ہو رہا ہے اور حکم دینے والا کون ہے دیکھتے کیا ہین کہ ایک پہلوان قوی ہیکل جسکا
عفریت مشت کے دراز قامت نہایت قوی خود فولادی سر پر گزگران بر دوش ایک مرکب قوی زیر ران تلوار ہزار
علم کیے ہوے اسکے عقب مین کئی سو سوار اسکے عقب مین کوئی بیس ہزار کا لشکر جسمے لشکر کا سپہ سالار
اسکی تلوار سے خون ٹپک رہا ہے اور جسقدر سردار اسکے ہمراہ ہین وہ بھی تلوارین برہنہ لیے ہوے ہین انسے بھی خون
ٹپک رہا ہے اور اس پہلوان کا یہ حال ہے کہ فرط غیض سے چہرہ اسکا لال بھبھوکا ہے رعب و جلال آشکارا ہے اور
میری شان مین کلام بیہودہ کہہ رہا ہے جسنے قصد کیا تھا کہ مین جواب دون اسپر مقابلہ کرون کہ اچانک یہ قصد اسکا
دیکھکر جلیس سمجھ گیا کہ یہ بھی اسکو جواب دیا چاہتا ہے اور اگر یہ جواب نہ دیگا تو میرے عمرج قدرت کو تاب
نہ لیگی فوراً اسکے لشکر پر جا پڑیگا تو ضرور مقابلہ ہوگا اور میرا عمرج ضرور اسکو قتل کریگا کیونکہ وہ ایسا ویسا پہلوان
نہین ہے نامہ بر کی اسکے روبرو کوئی حقیقت نہین ہے یک ضرب گزپیوند زمین کر دیگا پس یہ خیال کرکے کہا کہ
نامہ بر کیون اسقدر حیران ہے کہ یہ صدا کہان سے آئی ہے ارے تو مع اپنے ہمراہیون کے طرف قلعہ کے
دیکھو اور اپنے خدا کو پہچان میری طرف دیکھو یہ جو صدا آئی ایسمہ تہ سلیم اور اسکے ہمراہیون نے سر اٹھاکے دیکھا
کہ بالاے قلعہ ایک گنبد طلائی ہے اسمین ایک دریچہ بنا ہوا ہے اس دریچہ سے ایک سر نکلا ہوا ہے جسکے منہ پر نقاب
پڑی ہوئی ہے جیسے نامہ بر اور اسکے ہمراہیون نے اس قلعہ کے طرف دیکھا اور سر پر جلیس کے نگاہ پڑی
اور جلیس نے دیکھا کہ ان سب نے ادھر کو دیکھا بس یہ کہکر اپنے منہ پر سے نقاب اٹھالی ادھر اس قصد
سے سلیم نے سر اٹھایا کہ قلعہ کی طرف دیکھکر مین اس پہلوان سے مقابلہ کرون گا اور قلعہ کے اندر جاؤنگا
یہ قصد کرکے ادھر دیکھا اور باگ پر بھی مرکب کے ہاتھ ڈالا کہ ادھر مین دیکھ چکا ادھر مین مرکب ہمکا کر اسکے
مقابل ہوا کیونکہ مردان عالم کی شان مین کیا کلام مزخرفات کہہ رہا ہے جیسے اسکی نگاہ اٹھی ادھر جلیس نے
نقاب اٹھالی اور یہ صدا دی کہ برمن نگر برمن نگر شاید بشناسی مرا بس نقاب کا اٹھنا تھا کہ ایک برق
چمکی اور ایک نور ایسا پیدا ہوا کہ تمام صحرا روشن ہو لیا اور جیسے ہی ان سب کی نگاہ جلیس پر پڑی
فوراً سب کو غش طاری ہوا اور وہ سب مع سلیم شبر صولت کے مرکبون پر سے زمین پر گرے اور گرکے
بیہوش ہوگئے اور جلیس نے نقاب اپنے منہ پر درست کرلی جب انکی یہ حالت ہوئی وہ جو سوار پہلے سے
الگ تھے اور دو ہزار سوارون کے محاصرہ مین تھے ایک مرتبہ یہ حالت دیکھکر اور یہ خیال کرکے کہ بھاگو
میدان سے نہین تو یہی حالت ہوگی پس مرکبون کو ہمیز کرکے بے سر و پا ایک جانب کو فرار ہوے اس
خیال سے کہ خداوند کو جاکر اس حالت کی خبر کرین اور یہ جواب نامہ دین اگر ہم بھی یہان اس عذاب مین
مبتلا ہوے تو کون انکو خبر کریگا وہ تو جواب کے منتظر ہونگے یعنے یہ لوگ مرے ہین اس نور نے انکو جلایا ہے
ضرور یہ کارخانہ سحر کا ہے کوئی ساحر زبردست ہے اسی خیال مین کچھ تو فرار کر گئے اور کچھ اس خیال سے رہگئے
کہ دیکھین انکا انجام کیا ہوتا ہے وہ جو سوار انکو گھیرے کھڑے تھے انھون نے بھی انکو بھاگنے دیا کہ کیا حاصل جو
یہ بیچارے قتل ہون یہ ادھر کو بھاگے ادھر کا حال سنیے کہ بعد تھوڑے عرصے کے ایک ہوا سے سرد چلی

اور کچھ بوندیان بغیر ابر کے پڑین جسپر لوندی بڑی ہوشیار ہوا اور سجدے کو جھک گیا سلیم جو اُٹھا تو اُسکو تن بدن کا ہوش نہ تھا یہ سب کے سب مبتلاے سحر ہو گئے تھے ابتو سب جو اُٹھے یہ حالت تھی کہ آنکھون سے اشک رواں تھے گویا ابر باران تھا کہ برس رہا تھا ہر ایک کی زبان پر یہ کلام تھا کہ ہمنے سچا نا کہ تو خداے برحق ہی ہم فضول باطل پرست تھے ہمکو ارژنگ نے گمراہ کر رکھا تھا ہم یہ نہ جانتے تھے کہ ہمکو گمراہ کر رکھا ہی یہ بھی مثل ہمارے بندہ ہی ای خداوند ہمارا گناہ معاف کردے کو ہم اس قابل نہین ہین کہ ہمارا گناہ معاف کیا جائے مگر تیری رحمت سے بعید نہین ہی کیونکہ تیری ذات رحیم ہی تیری عادت رحم کرنے کی ہی واسطہ تجکو اپنی ذات کا کہ ہمارا گناہ بخش دے ہم تیرے عذاب کی تاب نہین لا سکتے ہین ہم مین یہ قوت نہین ہی کہ تیرے قہر کی برداشت کر سکین ہم بندے ہین تو خدا ہی ضرور یہ زمرد دلقا دارژنگ خداے باطل تھے ہمکو گمراہی اور ضلالت مین مبتلا کر رکھا تھا اگر وہ ہمکو ملجائے تو اُسکو ابھی قتل کرین اُسکے پرزے پرزے کرکے اور اُسکے جسم کے پارچے کرکے زاغ وزغن کو دین کہ جسنے ہماری عمر کو مفت برباد کیا ہمکو ضلالت مین رکھا ہاے کیا کرین کیونکر ہمارے گناہ معاف ہونگے کیونکر ہم ان عذابون سے نکلینگے ای خداوند ہمپر رحم کر اور ہماری خطا کی طرف نہ خیال کر کیونکہ تیری ذات خطا بخش و عیب پوش ہی تو جو چاہیگا تو ہمارے سب گناہ عفو ہونگے یہ کہتے تھے اور روتے تھے اور زمین پر تڑپتے تھے اور کبھی سجدے کرتے تھے کہ ہم تیرے آستان پر اپنے سرون کو پٹکتے ہین تاکہ تجھکو رحم آئے اور ہمارے قصور کو معاف کردے یہ ہمسے بہت بڑا قصور ہوا کہ تیرے اوپر تلوار ین تول کر اپنے مقام سے چلے تھے کہ تجھسے مقابلہ کرینگے اگر یہ ہاتھ خشک ہو جائین یا کسی فرشتۂ قدرت کو روانہ کر کہ وہ ہم سب کے ہاتھون کو فلج کرے ہمارے منھ اس قابل نہین ہین کہ ہم تیرے روبرو آئین یہ لوگ تو یہ تقریر کر رہے تھے اُدھر سلیم کی یہ حالت تھی کہ سجدے مین سر جھکا ہوا تھا مثل ابر نوبہار آنکھون سے آنسو رواں تھے ہچکی بندھی ہوئی تھی زار و نطار رو رہا تھا اور یہ کلام لب پر تھا کہ یہ زبان اس قابل ہو کہ پس گردن سے کھینچی جائے اور مین اس لایق ہون کہ برق غضب تیری میرے اوپر گرے اور مین جلکر خاک سیاہ ہون تاکہ میرے گناہ تو پاک ہون اور بالکل گناہون سے پاک تیری خدمت مین پہونچون کیونکہ مجھسے تیرے عذاب کی برداشت نہوگی کیونکہ تونے مجھکو نازک پیدا کیا ہی ای میرے خدا مین بیشمر ضرور لایق سزا ہون مین عبد گنہگار ہون بہت تجھسے شرمسار ہون کہ تجھکو فراموش کیے ہوے تھا اور گمراہی مین پڑا ہوا تھا تو جلد اُس ارژنگ مرتد کو غارت کر کہ جسنے مجھکو گمراہ کر رکھا تھا وہ بڑا مرتد ہی جعلساز بڑا فیلسوف ہی بڑا مکار اُسنے پھیلا رکھا ہی جال مکر و دغا بچھا رکھا ہی لوگون کو گمراہ کرتا ہی باپ دادا بھی اُسکے گمراہ کرنے والے تھے ای میرے خداوند میرے اوپر رحم کر مین تیرے قتل کا قصد کرکے اپنے مقام سے چلا تھا افسوس مین نے راہ مین بہت سے بندگان خداوند کو بیگناہ قتل کر ڈالا اُنکا خون میری گردن پر ہوا مین اُنکے خون مین ملت مبتلا ہوا مین کدھر جاکر پوشیدہ ہون کدھر بھاگون کیونکر ان گناہون سے اپنے کو بچاؤن مجھپر جو کچھ عذاب نہو کم ہی یہ تو بڑا ستم ہی کہ مین خداوند کے قتل کرنے کو تلوار لیکر آیا تھا یہ میرے دل مین کیا سمایا اور بہت کچھ گریہ وزاری کرنے لگا اور قصد کیا کہ اپنے کو آپ ہلاک کرے کہ اہل شہر نے دوڑکر اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ کیون اپنے کو ہلاک کرتا ہی خداوند تیرے گناہ ضرور بخشدینگے اگر اُنکو گناہ نہ بخشنا ہوتے تو اپنی صورت کیون دکھاتے ایک امر یہ ملحوظ خاطر رہے کہ جب برجیس نے نقاب اُلٹی تھی تو سواے اُن دو ہزار آدمیون اور جسقدر وہ لوگ تھے جو کہ نامہ بر کی ہمراہی سے الگ رہگئے تھے اور قریب خانہ نہین پہونچے تھے وہ دو ہزار وہ تھے کہ جنکو مریخ اُنکی حفاظت کے لیے چھوڑ گیا تھا وہ تو نہین غش کھاکے گرے تھے باقی کل اہل شہر و نامہ بر و مریخ اور اُسکے سردار اور اُسکا لشکر و ہمراہیان نامہ بر سب بیہوش ہوکر گرے تھے مگر سب سے پہلے اہل شہر و مریخ

کو اور اُسکے ہمراہیون کو ہوش آیا وہی بوندیان اپنپر پڑی تھین یہ جو ہوش مین آئے تھے تو پہلے سجدے کو خم ہوے تھے
اُسکے بعد جو سر اُٹھا کر دیکھا تھا تو ان سب کو بیہوش پایا تھا کہ تھوڑے عرصے کے بعد ہوش آنے لگا تھا یہان تک
کہ سب کو ہوش آگیا تھا اور وہی تقریر ہر ایک کرنے لگا تھا پس جب اہل شہر نے **سلیم شیر صولت** کو پکڑ لیا اور یون
سمجھا یا تو اُسکی رقت کم ہوئی اُدھر **برجیس** نے کہا کہ ای **سلیم** تو نے دیکھی میری قدرت اور پہچانا اپنے خدا کو اب تو
تو اُس راہ ضلالت سے نکلا تو نے ہمکو جو دہ کہا ہمنے تیرا سب قصور عفو کیا تو رو نہین ہمکو تیرے حال پر مع تیرے
ہمراہیون کے رحم آگیا ہمکو خوب معلوم ہی کہ تو پہلے اس حال سے بالکل نہین واقف تھا تجھکو ارژنگ نے گمراہ
کر رکھا تھا اور تو نے یہ جو حرکت کی یہ عین نمکحلالی اور جانمردی کی تھی جو کہ نمک حلال اور بہادر ہوتے ہین وہ اپنے
مالک کی بیعزتی کے خواہان نہین ہوتے ہین اور جو کوئی اُنکے یا اُنکے مالک کے خلاف شان کلمہ اُنکے روبرو یا
اُنکی غیبت مین کہتا ہی اور اُنکو معلوم ہوتا ہی تو وہ اپنی جان دینے پر آمادہ ہوتے ہین سچ یہ امر ہی کہ آبرو کا صدقہ
جان ہی اور جان کا صدقہ مال ہی جب آبرو نہ رہی اور انگشت نما تمام اپنون اور بیگانون مین ہوے تو ایسی زندگی
بیکار ہی یہ تیرا خیال بہت بجا تھا اور تو نمکحلال ہی جو بہادر ہین وہ ایسا ہی کرتے ہین یہ کوئی امر تو نے خلاف نہین کیا
ہمنے تیری خطا بجل کی تیرے گناہ سے درگذرے اب تو کچھ خوف نہ کر جبکہ مین بیٹھے والا ہون یہ کہکر مریخ سے کہا
کہ ان سب کو ہمارے دربار مین لاؤ کیونکہ اب یہ ہمارے شریک ہوے میری اطاعت قبول کی مذہب
آفتاب پرستی قبول کیا ہی ہم ان سب کو بڑا مرتبہ دینگے اپنے بندون مین جو کہ خاص ہین انمین شامل کرینگے یہ کہکر
برجیس نے اپنا سر اندر کر لیا کہ پھر صدا آئی کہ ای بندگان من دیکھا تمنے قدرت کو میری کہ مین نے کیونکر انکو
زیر کیا اور کیونکر اپنا مطیع کیا اُن سب نے میرا مذہب قبول کیا اور میری خدائی کے قائل ہوے اب مین تمسے یہ
کہتا ہون کہ تم لوگ پریشان ہوے جاتے تھے سب دوکانین بند کر دین شہر ویران نظر آنے لگا سناٹا ہو گیا بھلا
کوئی ہمارے شہر مین جسمین ہمارا نائب ہو کوئی قسم کی دست اندازی کر سکتا ہی اگر میری مرضی کے خلاف کرے تو
مین خاک سیاہ یا اُسکو سنگ سخت کا بنا دون کوئی میری خدائی سے باہر نہین ہو سکتا ہی یہ کہکر کہا کہ ای بندگان من
تمکو معلوم ہو اور جو لوگ کہ **سلیم** کے ہاتھ سے اہل شہر سے مارے گئے ہین اُنکے وارثون کو معلوم ہو کہ وہ رنج و غم نہ کرین
ہمنے اُنکو بڑے مرتبے اعلیٰ دیے ہین اور ہم یہ اقرار کرتے ہین کہ دس برس کے بعد سب کو پھر زندہ کرینگے اُن سب کی
لاشون کو اُٹھوا کر دریاے رحمت مین ڈالدو جو کہ ہمارے نائب کے زیر فرمان ہی تاکہ یہ لاشین بحفاظت تمام رہین
یہ صدا دے کر کہا کہ ای **سلیم شیر صولت** وای ہمراہیان نامہ بر تمکو معلوم ہو کہ جبکہ تم میرے نائب کے جمال کی تاب
نہ لا سکے اور غش کھا کر گر پڑے اور یہ نوبت ہوئی کہ جو کبھی کسی کی نہین ہوئی تھی بھلا تم میرے نور جمال کی کیا تاب
لا سکوگے یقین ہی کہ جل جاؤ گے اُس شعلۂ نور سے جل جاؤ گے یہ وہ نور ہی جو کہ حضرت موسیٰ کوہ طور پر گرا تھا کہ وہ جلکر خاک سیاہ
ہو گیا اُسکو وہ مرتبہ دیا گیا کہ وہ چشم مردم مین رہے یہ کسکو تاب ہی اور کس چشم مین قوت ہی کہ ہمارے نور کو دیکھ سکے
بس اب تمکو لازم ہی کہ اس مذہب سے کبھی گمراہی نہ کرنا ورنہ خراب ہوگے اور تم اپنی چشم سے خود دیکھ لوگے کہ جو حال
اُس مردار **ارژنگ** کا ہوگا جیسا وہ خدا بنکر بیٹھا ہی ویسی اُسکو سزا دیجائیگی تھا **زمرد** تو کیا پریشان ہوے
کہ **جوار ارژنگ** پریشان ہوگا اُنکو کیا سزا ملی ہی جو اسکو ملیگی کہ تمام عمر یاد کریگا سر پر ہاتھ رکھکر روئیگا وہ تو دعوی خدائی
کر کے چلے گئے اسکو ایک راہ بتا گئے اب پہلے مین **ارژنگ** کی تدبیر کرون تو پھر خدا پرستون سے مقابلہ
کرون انکو بھی اُنکی گمراہی کی سزا دون یہ صدا سنکر **سلیم شیر صولت** مع اپنے ہمراہیون کے پھر سجدے مین
گرا اور کہا کہ بیشک تو خدائے برحق ہی یہ کہکر سر سجدے سے اُٹھایا ایک صدائے مہیب آئی اور برق چمکی اور
وہ غبار جو کہ انکی نظر کے روبرو تھا وہ غائب ہو گیا اب تو قلعہ کی جانب سب نے دیکھا اُدھر مریخ نے آکر کہا

کرا ہی سلیم شیر صولت تم اپنے لشکر کے میرے ہمراہ چلو مین تمکو قلعہ مین لیچلون اور داخل دربار کرون اُسکے بعد جو حکم ہوگا اُسکو بجا لاؤنگا پس سلیم شیر صولت ہمراہ مریخ مارخوار کے من اپنے ہمراہیون کے طرف قلعہ کے چلا اور اپنے لشکر کو حکم دیا کہ تم لوگ چھاؤنی کر جاؤ جو کہ سردار تھے وہ تو اُسکے پاس رہے اور تمام سوار طرف چھاؤنی کے گئے اہل شہر یہ حال دیکھکر اپنے اپنے مقام کی طرف روانہ ہوے جا کر دوکانین کھولین پھر بازارین آراستہ ہوئین پھر وہی چہل پہل ہونے لگی پھر اسی طور سے شہر آراستہ ہو گیا اور وہ جنکے وارث مرگئے تھے کسیکا فرزند تھا کسیکا قوت بازو تھا کسیکا پدر تھا کوئی بچا کو روتا تھا کوئی باپ کا غم کرتا تھا وہ سب روتے پیٹتے اُس مقام پر آئے جہان وہ لوگ مرے ہوے پڑے تھے ہر ایک نے اپنے وارث کی لاش کو اُٹھایا اور اپنے اپنے مکان پر لائے عورتون نے ماتم کرنا شروع کیا کوئی بھائی کہتی تھی کوئی ہاے باپ کہکر روتی تھی کوئی شوہر کو پکارتی تھی کوئی فرزند کا نام لیکر چلاتی تھی کوئی اپنے بھانجے کو یاد کرکے فریاد کرتی تھی بعد اسکے اُن سب کے مردون نے لاشین لاکر اُس دریا مین ڈالدین جو کہ زیر قلعہ بڑے زور و شور سے رواں ہی یہ جدھر دریا ہی اُسطرف بھی آبادی ہی پس بعد فراغت اس کام کے ہر ایک اپنے مقام کو چلا گیا اور عورتون کو سمجھایا کہ خداوند نے وعدہ کیا ہی کہ بعد دس برس کے ان سب کو زندہ کردونگا تم لوگ پریشان نہوا نہین کے حکم سے ہم لاشین دریا مین ڈال آئے ہین وہ عورتین یہ سنکے خاموش ہو رہین اب ادھر کا حال ملاحظہ ہو کہ جب سلیم شیر صولت داخل قلعہ ہوا وہ لوگ جو اس سے الگ کھڑے تھے یہ سب حالت دیکھکر اُس مقام سے بھاگے کہ یہ لوگ سب مرتد ہو گئے ہین خوب ہوا جو ہم لوگ انکے ہمراہ نہ تھے ورنہ یہی حال ہمارا بھی ہوتا کچھ تو اُسی وقت چلے گئے تھے جب یہ لوگ غش کھا کر گرے تھے اور باقی ماندہ اب مفرور ہوے اور طرف خاور کے چلے کہ جاکر ارژنگ کو اس حال کی خبر کرین انکو تو راہ مین دکھا جاتا ہو اب اُدھر قلعے کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جسکہ مریخ سلیم شیر صولت کو مع اُسکے ہمراہیون کے لیکر داخل قلعہ ہوا سلیم سیر قلعہ کرتا ہوا اور عجائبات دیکھتا ہوا اُسکے ہمراہ چلا جاتا ہی وہی نیرنگ ہین جو قبل مین بیان ہو چکے ہین ہر مرتبہ تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہی بیکار کے طول سے کیا حصول یہ تمام قلعہ کی سیر کرتا ہوا اُس مقام پر پہونچا کہ جہان سردارون کی سواریان موجود تھین مریخ اپنے مرکب پر سے اُترا اور سردار بھی اُترے سلیم بھی مع اپنے سردارون کے اُترا سوارون سے مریخ نے کہا کہ تم اسی مقام پر ٹھہرو تمھاری بابت جیسا حکم صادر ہوگا وہ بجا لانا یہ کہکر اور اُن سب کو ہمراہ لیکر داخل گنبد ہوا سلیم نے گنبد کو طلائی پایا اور تمام اُسپر مینا کاری کی ہوئی تھی اُسی طور سے مریخ کے ہمراہ سب درجون کو طے کرتا ہوا مریخ کے ہمراہی اپنے اپنے مقام پر ٹھہرتے ہوے چلے جاتے ہین وہ بھی چند مقرب سردار رہ گئے مگر ہمراہیان سلیم کسی درجہ مین نہین ٹھہرے ہمراہ اُسکے گنبد بالا مین یعنی درجہ اعلی مین پہونچے وہان بڑا سامان دیکھا جو کہ کبھی اُنھون نے خواب مین بھی نہ دیکھا تھا اور پردہ دیکھا کہ پڑا ہوا ہی اُسکے اندر کوئی شخص معلوم ہوتا ہی کہ بیٹھا ہوا ہی مگر بڑے معزز معزز سردارون کو اُس مقام پر پایا کہ وہ سر جھکائے ہوے بیٹھے ہین کہ مریخ نے جاکر نوخوار سے عرض کیا کہ آپ عرض کردین کہ یہ سب لوگ حاضر ہین انکا لشکر بیرون دربار موجود ہی پس چونکہ وہ دن افریق کا تھا اُسنے اُٹھکر ہاتھ باندھکر جو مریخ نے عرض کیا تھا عرض کیا اتوا اہل دربار اسکو اسکو بخوبی پہچانتے ہین کیونکہ انکے روبرو سب واقعہ گذرا یہ لوگ دربار مین بیٹھے ہوے دیکھا کیے جب یہ سب واقعہ ہو چکا تو وہ حالت جاتی رہی اُسی طور سے پھر وہ دیوارین ہو گئین تھین جیسے کہ سابق مین تھین پس جب افریق نے عرض کیا تو صدا آئی کہ انکو خلعت ہماری سرکار سے عنایت کرو اور انکے لشکر کو تصویرین دیکر رخصت کرو کہ جاکر چھاؤنی مین قیام کرین اور تصویرین گلے مین ڈال لین اور انسے کہو کہ یہ خلعت پہنکر اور تصویرین گلے مین ڈال کر ہر ایک اپنی نشست کی جگہ تلاش کرے جسکا جس درجہ مین نام جب کرسی یا ڈنگل پر ہو وہ اُسی مقام کو اپنی

جاے نشست خیال کرے اور ہر روز اسی مقام پر بیٹھا کرے کوئی اُس سے کہنے کی ضرورت نہو یہ صدا سب نے سُنی ادھر تو صدا آئی اُدھر کشتیان خلعت کی آئین اور ایک کشتی مین تصویرین تھین ہر ایک خلعت پر ہر ایک کا نام تحریر تھا **افریق** نے پہلے خلعت سلیم کو دیا اُسنے خلعت پہنا اور تصویر گلے مین ڈالی طرف پردے کے سجدہ کیا پھر **افریق** نے سب کو خلعت دیکر اور تصویرین دین ہر ایک پہن پہن کر اور سجدہ کرکے الگ کھڑا ہوا وہ جو تصویرین باقی رہین اُنکو **افریق** لیے ہوے سب دربون کو طی کرکے بیرون دربار آیا اور وہ جو ہزار سوار در گنبد قلعہ پر اس انتظار مین کھڑے تھے کہ دیکھیے ہمکو کیا حکم ہوتا ہی وہ تصویرین لاکر اُنھین دین اور اُنسے کہا کہ یہ گلے مین پہن لو اور ہر روز انکو سجدہ کیا کرو اور تم سب چھاؤنی مین جاؤ تمھارے لیے چھاؤنی مین مقام خالی ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہمکو چھاؤنی نہین معلوم ہی پس اُسی وقت **افریق** نے ایک سوار کو اُنکے ہمراہ کردیا کہ انکو چھاؤنی مین پہونچا دو وہ سواران سب کو لیکر طرف چھاؤنی کے چلا ادھر **افریق** انکو روانہ کرکے دربار مین آیا ادھر **سلیم** نے جو دیکھا تو ایک کرسی پر اُسی درجہ مین اپنا نام پایا وہ اُسی کرسی پر بیٹھ گیا اُس درجہ مین جس جس سردار کا نام جس کرسی پر تحریر تھا وہ اُس کرسی پر بیٹھ گیا اُسی طور سے سب سردار جو کہ ہمراہ **سلیم** کے تھے اپنے اپنے نام کی کرسی دیکھکر جس درجہ مین ملی بیٹھ گئے یہان تو یہ بندوبست ہوا اُدھر وہ سوار اُن سوارون کو لیکر چھاؤنی مین آیا اب جو یہ لوگ پہونچے تو دیکھا کہ ایک بھاٹک عظیم الشان لگا ہی اُسکے اندر چھاؤنی ہی جب یہ اندر پہونچے تو دیکھا کہ لاکھون آدمی ہین کہ اُترے ہوے ہین سیکڑون اصطبل بنے ہوے ہین یہ دیکھا کہ ہر ایک لین پر نام اُس کے سوارون کا تحریر ہی اُنھون نے دیکھا کہ ایک خالی ہی اُسکو جو دیکھا اُسپر اپنے افسر یعنی **سلیم** کے نام کو تحریر پایا کہ یہ لین برائے لشکر **سلیم شیر صولت** نامہ برار رنگ مرتد اُسکے برابر کئی مکان بڑے بڑے عظیم الشان بنے ہوے تھے اُنپر نام ہر ایک سردار کا تحریر ہی بعض پر کئی سردارون کا نام ہی اور ایک پر **سلیم** کا نام یہ سوار اُس لین مین جا کر اُترے اُسکے برابر اصطبل تھا اُسمین مرکب باندھے گئے سب نے اپنے اپنے بستر لگائے آرام سے بیٹھے کہ اُدھر دربار برخاست ہوا سب اہل دربار اپنے اپنے مقام کو اپنی اپنی سواری پر سوار ہوکر چلے کہ **سلیم** جو دربار سے اوٹھا اور مع اپنے سردارون کے بیرون دربار آیا تو یہ حیران تھا کہ مین کدھر جاؤن اور کس مقام پر قیام کرون کہ **افریق** جو دربار سے آیا اُسکو کھڑا پایا اور سب اہل دربار کو دیکھا کہ وہ چلے گئے اُسمین یہ قاعدہ ہی کہ جب بالکل دربار برخاست ہو چکتا ہی اور کوئی نہین دربار مین رہتا ہی تب **خوجخوار** و **افریق** دربار سے باہر آتے ہین اور اپنے مقام کو روانہ ہوتے ہین اُسی طور سے آج بھی ہوا جب **افریق** نے **سلیم** کو مع سردارون کے استادہ دیکھا چونکہ اُسکو حکم ہو چکا تھا کہ اُسکا مقام بھی چھاؤنی مین اُسکے لشکر کی لین کے برابر ہو پس یہ سمجھ گیا کہ یہ اس فکر مین کھڑا ہی کہ مین کہان جاؤن اور کس مقام پر قیام کرون یہ خیال کرکے اُسی وقت اپنی اردلی کے سوارون مین سے ایک سوار سے کہا کہ اُنکو اُس چھاؤنی مین پہونچا دو جو کہ نئی تیار ہوئی ہی اور **سلیم** سے کہا کہ آپ جس لین پر اپنے لشکر کا نام تحریر پائیے گا اُسی کے برابر آپ کے قیام کرنے کے لیے اور آپکے سردارون کے لیے مقام مقرر ہوا ہی اور اُسپر نام تحریر ہی آپ سب صاحب اُسی مین قیام پذیر ہون ہر روز دربار مین تشریف لایا کرین اور آج آپ کی مع لشکر خداوند نے دعوت کی ہی اور یہ طریقہ ہی کہ جو کوئی مہمان آکر مذہب آتقلب پرستی اختیار کرتا ہی اُسکی دعوت ہوتی ہی پس آپ کی بھی دعوت ہی یہ سنکر **سلیم** اُسی وقت اُس سوار کے ہمراہ چلا **افریق** و **خوانخوار** سوار ہوکر اُسی ترک و چشم سے طرف اپنے اپنے مقام کے چلے گئے کہ وہ سوار **سلیم** کو دیکر اُس چھاؤنی مین آیا **سلیم** نے عمارت عظیم الشان پائی اندر اُسکے گیا لاکھون انسین دیکھین کہ اُسمین سپاہ کے سوار و پیادے اُترے ہوے ہین کہ وہ سوار انکو چھاؤنی مین پہونچا کر خود رخصت ہوکر چلا گیا یہ سمجھتے ہوے مع اپنے سردارون کے ایک طرف کو چلے انسے یہ بھی کوئی نہین دریافت کرتا ہی کہ تم کہان سے آئے ہو کون ہو کسکی فرمایش ہی سب اپنے اپنے بستیرون پر بیٹھے ہوے ہین اپنے اپنے کام مین مصروف ہین کوئی کھانا پکا رہا ہی کوئی کھا رہا ہی یہ چھاؤنی کی سیر کرتا ہوا

اسطرف بھی پہونچا نہ کہ جہان اسکے لشکر کی لین تھی کہ اسکے لشکر کے سوارون نے اپنے افسر کو پہچانا اور دوڑکر اُسکے پاس
آئے اور عرض کیا کہ یہ مقام محکور رہنے کو ملا ہی اور اسکے برابر کئی مکان ہین اُنپر آپ کا نام اور سب سردارون کے
نام تحریر ہین یہ سنکے سلیم اُس مقام پر آیا جہان وہ مکانات تھے موافق اُنکے کہنے کے پایا پھر تو ہر ایک اپنے اپنے
مکان کو جسپر اُسکا نام لکھا تھا دیکھکر اندر گیا جس مکان پر دو سردارون کا نام تھا اُسمین وہ دو سردار گئے سلیم اپنے
مکان مین گیا ہر ایک نے مکان کو خوب آراستہ پایا کوئی ایسی چیز ضرورت کی نہ تھی جو موجود نہو ہمہ اسباب ضروری
موجود تھا تمام مکان فرش وغیرہ سے درست تھا یہ دیکھکر ہر ایک بہت خوش ہوا راحت سے اپنے مقام پر بیٹھا
کہ وہ دن تمام ہوا ہر ایک اس فکر مین تھا کہ ابھی تک کوئی سامان دعوت نظر نہین آتا ہی یہ تو یہ فکر کر رہے تھے اور
اُدھر لشکری بھی اپنے اپنے بسترون پر بیٹھے ہوے تھے کیونکہ سلیم نے کہدیا تھا کہ تمھاری دعوت ہی خداوند کی سرکار
مین وہ لوگ بھی بیفکر ہو رہے تھے مگر اب متردد تھے کہ دیکھیے کب طلب ہوتی ہی برائے دعوت کہ خود بخود ہر ایک
لشکری از جاکر تا سوار کے روبرو خود بخود طعام لذیذ موجود ہو گیا اور ندا آئی کہ یہ دعوت کا کھانا موجود ہی مگر نہ کوئی لانیوالا
نظر آیا نہ صدا دینے والا وہ لوگ یہ حال دیکھکر حیران ہوے ادھر یہی حال سردارون کے لیے بھی ہوا کہ ہر ایک کو
کھانا علی قدر مراتب ملا مگر کوئی نظر نہ آیا سب نے کھایا ظروف خود بخود غائب ہو گئے یہ لوگ بہت حیران ہوے
کہ یہان جو کارخانہ ہی طلسمی ہی یہ نئی بات ہی اور نئی خدائی ہی جسسے ہم یہان آگئے ہین ہر روز ایک نئے واقعہ
سے سامنا ہوتا ہی کہ جسمین ہماری عقل کام نہین کرتی وافعی بہت سی خدائیان سنین اور کئی خدائیان دیکھین مثل خدائی
فغفور مرد کے مگر یہ طریقہ اور قاعدہ کسی خدائی مین نہین پایا ضرور یہ خدائی اصلی اور برحق ہی اور یہ مذہب درست و
راست ہی اب ہمنے اپنے خدا کو پہچانا اور راہ راست پر آئے آج تک ضرور ہم لوگ گمراہ ولا مذہب تھے خیر خوب ہوا
کہ ہمنے قبل یہ مذہب قبول کیا ارژنگ ضرور لائق نفرین ولعن ہی جسنے ہمکو گمراہ کر رکھا تھا اور جو کچھ جواب نامہ مین
لکھا گیا ہی بہت ٹھیک لکھا گیا بلکہ اس سے بھی زیادہ کلمات سخت کا مستحق ہی یہ چرچے ہر جگہ ہو رہے ہین بعض بعض ہم
بھی تقریر کرکے سو رہے ہین یہانتک کہ وہ رات بسر ہوئی اور سحر ہوئی سلیم مع سردارون کے اُٹھکر اور لباس
درباری پہنکر طرف دربار کے گیا موافق اپنے طریقہ کے جو کہ کل درپیش ہوا تھا داخل دربار ہو کر اسکا ہر ایک ہمراہی اپنے
اپنے مقام پر بیٹھ گیا یہانتک کہ کل دربار آراستہ ہوا حسب معمول جسوقت تک دربار ہوتا تھا آراستہ رہا اسکو
تو یہان رکھا جاتا ہی کہ یہ مذہب آفتاب پرستی قبول کرکے بہت خوش ہی اور ہر روز دربار مین آتا ہی اور اُن لوگون کو جو کہ
اسکی ہمراہی سے الگ ہو گئے تھے لور یہ سب حالت دیکھکر طرف خاور کے برائے خبر و جواب نامہ لیکر گئے تھے
راہ مین رکھا جاتا ہی کہ اُنکا حال پھر تحریر ہوگا اب ارژنگ کا حال تحریر ہوتا ہی کہ وہ کس فکر مین ہی اور کیا اُسکی حالت
ہی عشق مین ثریا ے سیمتن کے اور جو کچھ واقعہ گذریگا وہ اب روبروے ناظرین پیش ہوتا ہی بس اب مین
طرف خاور کے اپنے اشہب قلم کو جولان کرتا ہون اس داستان کو ناظرین بنظر غور ملاحظہ فرمائین کہ یہ داستان
بھی عجب طرز سے بیان ہوگی اور اسکا ہر مقام بہت نادرات سے مملو ہوگا جب ناظرین ملاحظہ فرمائینگے تو لطف کا فی و
وافی پائینگے اس داستان مین رنگ رزم و بزم و سحر وغیرہ سب ہین انشاء اللہ تعالے یہ داستان نہایت ہی
دلچسپ ہی مین کہان تک تعریف کرون وقت ملاحظہ آپ قدردانون پر خود ظاہر ہو جائے گا تعریف کرنے
سے کچھ حاصل نہین ہی بقول صائب مصرعہ ثناے خود بخود گفتن نمی نیبد ترا صائب مصرعہ دیگر قدر گوہر شاہ داند
یا بداند جوہری + مین کیون تعریف کرکے طول دون اور اپنے مطلب کو فوت کرون اب مین اصل حال
تحریر کرتا ہون زیادہ تقریر کو طول دینا فضول ہی ناظرین و سامعین خود ملاحظہ فرمائینگے شعر کجا بودم اکنون قادم کجا

عنان قلم شد زچنگم رہا

اب شمہ حال ارژنگ بن زمرد بد اقبال راندۂ درگاہ ذوالجلال تحریر ہوتا ہی مع دیگر حالات و لشکر کشی بر سر برجیس بعد سننے جواب نامہ کے و جنگ و پیکار و مطیع برجیس ہونا ارژنگ کا بصلاح خنگان

راوی بیان کرتا ہی کہ جبکہ ارژنگ نامہ روانہ کرچکا تو اسنے حکم دیا کہ فوج کی نگہداشت کی جائے اور وزیر کو طلب کرکے کہا کہ چند نامہ جو جو لوگ اور والی شہر میرے باپ دادا کے بندگی کرنے والے باقی ہین اُنکو تحریر کرو تاکہ وہ میرے شریک ہون مین اُنکو اپنے ہمراہ لیکر اہل اسلام پر لشکر کشی کرون بعد الفراغ کہ خدائی خود اگر برجیس منظور کرے تو خیر ورنہ پہلے مین برجیس پر لشکر کشی کرکے اُس سے اپنی معشوقہ کو حاصل کرکے پھر طرف اہل اسلام کے رُخ کرون یہ جو ارژنگ نے کہا بس اُسی وقت دبیر نے چند نامے اس مضمون کے تحریر کیے کہ ای بندگان لقا و زمرد تم کو معلوم ہو کہ یہ نامہ ہی طرف سے خداوندار ژنگ بن زمرد کے جو کہ آج کل تم سب کے خدا ہین اور آجکل اہ خدائی کے وہ مختار ہین یہ نامہ اُنکی طرف سے بنام تمھارے ہی لہذا تمکو تحریر کیا جاتا ہی کہ تمکو لازم ہی کہ تم خداوند کے شریک ہوکر برائے مقابلہ اہل اسلام چلو کہ اُنسے اور خداوند سے مقابلہ ہی اور اب خداوند کو منظور ہی کہ انکا استیصال کرین کیونکہ اُنھون نے بہت سر اُٹھایا ہی اور ایک امر ضروری اور درپیش ہی جب تم لوگ یہان آؤگے تو تمپر وہ امر بھی ظاہر کیا جائیگا بس فوراً اس نامہ کو دیکھتے ہی تم اپنی سپاہ و لشکر کے کوچ کرکے آؤ اور شرکت کرو دوسرے یہ کہ اب تمپر اطاعت خداوند کی ضرور ہی اگر اسکے خلاف کروگے غضب خداوندی مین مبتلا ہوگے آیندہ تمکو اختیار رہے والسّلام۔ یہی مضمون ہر نامہ کا تھا جب سب نامہ تیار ہوچکے ملفوف کرکے اور اُسپر مہر کرکے خدمت مین خداوند کی پیش کیے ارژنگ نے حکم دیا کہ چند ساندنی سوار نامے لیکر اُن اُن ملکون مین جاہین جن جن ملکون مین ہمارے بندگی کرنیوالے حاکم ہون اور ایک نامہ بنام مہران مج گردن اس مضمون کا تحریر کرو کہ ہمکو معلوم ہوا ہی کہ تمھارا باپ ہماری شرکت کرکے قتل ہوا جبکہ ہمارا لشکر مخمور لیکر برائے مقابلہ گیا تھا اُسکو تمھارا قلعہ راہ مین ملا تمھارے باپ سے اُسنے مدد کی درخواست کی اُنھون نے اس خیال سے شرکت کی کہ یہ لشکر خداوندی ہی بس وہ مع اپنے سپاہ کے ہاتھ سے اہل اسلام کے مارے گئے ہمکو یقین کلی ہی کہ تمکو کاگذار بیخ ہوا ہوگا لہذا مین اقرار کرتا ہون کہ تم رنج نہ کرو مین اُنکو مع اُنکے سپاہ کے بعد الفراغ معہ اہل اسلام و بعد فراغ کتخدائی خود زندہ کردونگا تم اطمینان رکھو اور مع لشکر میرے پاس آؤ کیونکہ میرا قصد ہی کہ مین مسلمانون سے مقابلہ کرون اُنکے مقابلے کے لیے لشکر جمع کررہا ہون اور اطراف و جوانب کے حاکمون کو مین نے اپنی شرکت کے لیے طلب کیا ہی مین نے ایک ملک پر اہل اسلام کے قبضہ کرلیا ہی اور آجکل مین خاور مین ہون یہان اُن سب کا انتظار کررہا ہون صرف اسقدر انتظار ہی کہ لشکر جمع ہولے تو مین لشکر کشی کرون لہذا بموجب میری درخواست کے مع اپنے لشکر کے کوچ کرکے آؤ اور میری شرکت کرو اور اہل اسلام کو قتل کرکے ثواب حاصل کرو اُسنے اپنے باپ کے خون کا عوض گویہ نامہ تحریر کراکے ایک ساندنی سوار کے ہمراہ مع اُس اسوار کے جو کہ قلعہ سیہ تاب پر مخمور کے ہمراہ گیا تھا نامہ دیکر روانہ کیا و دیگر ساندنی سوار اور نامے لیکر اس تلاش مین روانہ ہوے کہ جو ملک اسلام آباد مین اُنسے ہمکو کیا غرض ہان وہ ملک کہ جو زمرد پرست ہون خواہ لقا پرست ہون اُنکے حاکمون سے مطلب ہی باوجودیکہ اسقدر شمشیر زنی کرکے صاحبقران اول و ثانی نے تمام دنیا اسلام آباد کردی ہی مگر اُسپر بھی ابھی سیکڑون ملک ایسے ہین جو کہ لقا پرست و زمرد پرست ہین اور کافرین کہ اُنکا ذکر اب ہوگا ساندنی سوار تو نامے لیکر اُدھر جاتے ہین

درجہان جہان یہ نامے پہونچے اور وہ لوگ لشکر لیکر ارژنگ کی مدد کو چلے ہین اُنکا حال وقت پر تحریر ہوگا اب پہلے حال ارژنگ کا قلمبند ہوتا ہی کہ یہ بعد روانہ کرنے نامون کے اور حکم دینے بھرپے سپاہ کے دربار برخاست کرکے اپنے مقام آرامگاہ پر آیا سختگان کو طلب کیا وہ حاضر ہوا اُسنے اگر یہ حال دیکھا کہ ارژنگ پلنگ پر لیٹا ہوا ہی آنکھون سے آنسو جاری ہین اور یہ شعر زبان پر ہین اشعار محبت مسبب محبت سبب + محبت سے ہوتے ہین کار عجب + محبت سے سب کچھ زمانے مین ہی + محبت ہی اس کارخانے مین ہی + محبت سے روتے گئے یار خون + محبت سے ہو ہو گیا ہی جنون + محبت ہی کا رہ رخ آب و گل + محبت ہی گرمی بازار دل + اور کبھی یہ شعر پڑھتا ہی شعر دارد دلبست اندر دل اگر گویم زبان سوزد + وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد + اور کبھی یہ شعر پڑھتا ہی اشعار خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانے کو + یہ غذا ملتی ہی لیلیٰ ترے دیوانے کو + آہ کچھ تجکو خبر عاشق بیدل کی نہین آیا ہی پیک اجل اب اُسے لیجانے کو + شہر مین اپنے یہ لیلیٰ نے منادی کردی + کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو اور گاہ یہ اشعار عاشقانہ ورد زبان کرتا ہی شعر مرتا ہون ترے ہجر مین اے یار خبر لے + اب جان سے جاتا ہی یہ بیمار خبر لے یہ حالت جو سختگان نے ارژنگ کی دیکھی اُسکی مہری کے برابر آگر بیٹھ گیا مگر حالت یہ پائی کہ اشکون کا تار بندھا ہوا ہی آنکھون مین حلقے پڑگئے ہین لب پر آہ ہی رنگ رُخ زرد دل مین درد ہی عجب حالت تباہ ہی یہ حال دیکھکر سختگان نے کہا کہ کیون خداوندا اس خاکسار کو کیون طلب فرمایا ہی کیا ضرورت ہی اسنے تو یہ کہا مگر ارژنگ نے کچھ جواب نہین دیا خاموش پڑا ہوا آہ آہ کیا کیا کہ پھر سختگان نے بعد تھوڑی دیر کے عرض کی کہ خداوندا خاکسار حاضر ہی کیا حکم ہوتا ہی اب ارژنگ نے اُسکی طرف منھ کرکے کہا کہ کیا میری معشوقہ کے پاس سے کچھ پیغام لایا ہی کہو اُسکا مزاج تو اچھا ہی اُسنے کیا پیام دیا ہی کیا میری خبر دریافت کی ہی یا مجھکو طلب کیا ہی اگر طلب کیا ہی تو مین موجود ہون چلتا ہون اور اگر خبر دریافت کی ہی تو یہ عرض کرنا کہ تیرے ہجر مین جان لبون پر ہی یہ حالت ہی کہ سوکھکر کانٹا ہوگیا ہون تیرا انتظار ہی ہجر مین تیرے زندگی ناگوار ہی موت کا یہ تیرا عاشق خواستگار ہی قسم ہی مجھکو تیرے سر مبارک کی کہ مین رہین تیرے فراق مین اختر شماری اور آہ وزاری مین بسر کرتا ہون رات کو جاگ کر سحر کرتا ہون سوائے تیرے دیدار کے کوئی تمنا نہین ہی جب سے تیری تصویر دیکھی ہی دل کی یہ نوبت ہی کہ پریشان رہتا ہی سوائے تیرے خیال کے دوسرا اُسکو کام نہین ہی مین تیرے عشق مین از خود فراموش ہون اور نہایت مدہوش کہ کچھ خیال نہین ہی سوائے تیرا خیال ہی تیری جدائیکا ملال ہی اب تو میرا حال ہی جلد خبر لے مین بہت بیتاب ہون تیرے لیے بیقرار ہون تیرے بھائی کو نامہ لکھا تھا اُسکا بھی ابھی تک کوئی جواب نہین آیا ہی اُسیکا انتظار ہی ورنہ اب تک تیرے کوچے مین پہونچکر اپنی جان تیرے قدم پر نثار کرتا یا تجھکو حاصل کرتا صرف جواب کا منتظر ہون جواب آئے تو مین یہان سے روانہ ہون یہ کہکر یہ شعر پڑھا شعر ای پیک راستان خبر یار ما بگو + احوال گل بسبل بیتا نوا بگو + اور یہ شعر زبان پر جاری کیا شعر میرے قاصد تجھے خدا کی قسم + جلد ہو تو روانہ سوے صنم + پہلے تو اپنی چشم تر کرتا + پھر مرے حال کی خبر کرتا + یہ شعر پڑھکر ارژنگ خاموش ہو رہا یہ حال دیکھ سختگان نے دیکھا کہا کہ ای خداوند ذرا اپنے حواس درست فرمایئے اپنی حالت تباہ نفرمایئے ورنہ لوگ طعنہ زنی کرینگے کہ یہ کیسے خداوند ہین کہ ایک بندی کے عشق مین بلے صبر نہین ہوسکتا ہی اور اپنی حالت تباہ کرتے ہین یہ امر بالکل آپ کی شان کے خلاف ہی صبر کو کام فرمایئے دلبر جمیل فرمایئے ورنہ آئین بڑی خرابی ہی ہمتو خیر خواہ دولت ہین جو ہمکو عرض کرنا تھا عرض کیا ماننے نہ ماننے کا آپ کو اختیار ہی آپ نے مجھکو کیون طلب کیا تھا مین ہون سختگان کوئی آپ کی معشوقہ کے پاس سے نہین آیا ہی جس سے آپ پیغام کہہ رہے ہین جب کوئی اُسکے پاس سے آئیگا تب اُس سے یہ کلام فرمایئے گا مجھکو کیون یاد کیا ہی کیا غرض ہی یہ جو اُسنے کہا تو ارژنگ نے اُسکی طرف منھ کرکے کہا کہ کیا میرے نامے کا جواب آیا ہی وہان سے قاصد

جواب نامہ لیکر آتا ہی سنگتگان نے عرض کیا کہ خداوندیہ کیا آپ مجنونانہ کلام کرتے ہین مین رخصت ہوتا ہون یکایک مجھکو
آپ نے طلب کیا اگر مین جانتا کہ مین جاکر اس عذاب مین مبتلا ہوجاونگا تو کبھی نہ آتا یہ کہکر قصد کیا کہ ارژنگ کے
اس تقریر سے حواس درست ہوے اور وہ حالت جنون کی کم ہوئی کہنے لگا کہ اے سنگتگان مین کیا بیان کرون
جو اسوقت میرے قلب کی نوبت ہی اُسکی جدائی مین دل از حد بیقرار ہی مثل مرغ بسمل کے سینہ مین تڑپ رہا ہی یہ اُسی
سبب سے مین نے کلام مجنونانہ کہے ہین مین نے تجھکو اس لیے طلب کیا ہی کہ کچھ تجکو یاد ہی کہ نامے کرگئے ہوے کتنے
دن ہوے ہین اسکا کیا سبب ہی جو ابھی تک جواب لیکر نہین آیا سنگتگان نے عرض کیا کہ کئی روز ہوے ہین
کوئی تین دن ہوے ہین ابھی وہ پہونچا بھی نہوگا یہ آپ کو کیا ہوا ہی کہ سب مالی وملکی کاروبار سے ہاتھ اُٹھا یا
اور عشق مین مبتلا ہوے ہین یہ آپ کو زیبا نہین ہی یہ امر سوائے اہل اسلام کے اور کسی کو زیبا نہین ہی کہ وہ لوگ
اس قابل ہین اگر آپ صاف صاف مجھسے دریافت کرتے ہین تو صاف امر یہ ہی کہ وہ کبھی اس امر کو منظور ہی نکریگا
اور نہ وہ نازنین آپ کے قبضے مین آئیگی بلکہ یہ اسوقت کا قول ہمارا آپ یاد رکھین کسی نکسی اہل اسلام کی نظر ہوگی
کہ اگر دراصل یہ نازنین ایسی حسین ہی تو ضرور اُس سوداگر نے اُسکی کئی تصویرین کھینچی ہونگی جب وہ ممالک اسلام مین جائیگا
اور اُسکا گذر دربار مین اولاد صاحبقران کے ہوگا تو ضرور وہ یہ تصویر پیش کریگا کوئی نہ کوئی ضرور اولاد صاحبقران
سے یا اُنکے سردارون مین سے عاشق ہوگا اور لشکر کشی کرکے اُسپر قبضہ کریگا اور وہ نازنین بھی اُسکو پسند کریگی
یہ شرف انھین کو اُنکے خدا نے دیا ہی کہ جہان اُنکو عورت نے ہماری قوم کی دیکھا پس اُنکے اوپر فریفتہ ہوگئی سبب
یہ ہی کہ ہماری قوم کی عورتین خوبصورت ہین اور مرد بدصورت اور اُنکی قوم کے مرد بھی خوبصورت ہوتے ہین اور عورتین
بھی پس ہماری قوم کی عورتین اُنکی خوبصورتی پر گرتی ہین اور فریفتہ ہوتی ہین بدین سبب کہ مرد تو اس قوم کے بدصورت و
نامرد ہوتے ہین کہ عورت پر قبضہ کرہی نہین کرسکتے ہین جرأت تو بالکل اس قوم مین ہی نہین جہان اہل اسلام عورت
کو لے گئے وہ اُنکا کچھ نہین کرسکتے ہین اور دوسرے یہ سبب ہوتا ہی کہ اس قوم کی عورتین آزاد نہ خراب رہتی ہین اُنکے
پردے ستر کا اس قوم مین خیال نہین ہی باغون مین راہون مین بلا پردے نکلتی ہین پس جبکہ عورت آزاد ہوئی تو اُسکو
کوئی نہین روک سکتا ہی جو اُسکا جی چاہے سو کرے اگر خبر ہوئی جبتک اُسکا تدارک کیا جائے اُسوقت تک
وہ اور طریقہ پیدا کرتی ہین آشنا کو طلب کرکے مقابلہ کرتی ہین اُسکو آمادہ کرتی ہین آخر کو وہ مقابلہ کرکے لیجاتا ہی
جیسا کہ آپ نے سنا ہوگا بلکہ اکثر کتابون مین اور اخبارون مین اہل اسلام کے واقعات دیکھے ہونگے کہ وہ کیونکر
ہم لوگون کے قوم کی عورتون کو نکال لے گئے ہین کہ جسکی کوئی حد نہین اور کسقدر عورتین ہمارے قوم کی اہل اسلام
کے قبضہ مین ہین کوئی بھی اپنی قوم کے مرد کے ہمراہ نکلی ہی جو نکلتی ہی خدا پرستون کے ہمراہ اور بڑے بڑے عالی
خاندان کی عورتین مثل پیغمبرزادیون وخداوندیون کے مین اگر نام لونگا تو آپ خفا ہونگے مین آپ کے خوف کے
سبب سے نام نہین لے سکتا ہون پس اُسی طور سے یہ بھی کسی کے ہمراہ نکل جائیگی باپ ماں بھائی سب ہاتھ
ملکر رہجائینگے یہ بھی حصہ خدا پرستون کا ہی یہ تو بخوبی ثابت ہی کہ تمام عالم مین جسقدر حسین عورتین ہین اور جسقدر
بہادر ہین اور جسقدر دولت وحشمت ہی سب اہل اسلام کے لیے ہی کیونکہ اُنکا اقبال یاور ہی اور ستارہ اوج اقبال
ترقی پر ہی اور دیگر اقوام کی قسمت خراب ہی اور اُنکے ادبار کا زمانہ ہی یہ اقبال کی بات نہین ہی کہ ملک پر قبضہ
تو ہوا مگر کچھ کرنہین سکتے ہین صرف ایک مقبرہ کھودنے کا آپ نے قصد کیا تھا تو کسقدر بلبلہ ہوا تھا اور آپ کے
ہمراہی جسمین بڑی امیر بھی وہ ایسے خلاف ہوگئے تھے اُسی وقت اُنکے اقبال نے ایسی ترقی کی کہ آپ دوسری طرف
متوجہ ہوگئے اور مقبرہ بچ گیا اور یون بھی ضرور جب آپ قصد کھودنے کا کرتے اہل شہر فساد کرتے دو چار ہزار آدمی
کام آتے کچھ ادھر کے کچھ اہل شہر جب یہ نوبت ہوتی تو آپ ہی آپکو رحم آتا آپ رحم کھاکر موقوف کردیتے یہ تو مجھکو

یقین تھا کہ یہ مقبرہ کبھی نہین کھد سکتا ہو صرف وقتی جوش ہو کیونکہ یہ ایسے ویسے کا مقبرہ نہین ہو جو کھد جائے یہ اُس مرد جری کا مقبرہ ہو کہ جو نور خالص کو نکال لیگیا اور خداوند لقا اُسکا ایک موے تن نہ کم سکے بھلا یہ کیونکر کھد سکتا ہو وہ ہی ہوا کہ آپ تو عشق مین مبتلا ہو کر دیوانے ہو گئے اور مقبرہ بچ گیا یہ ادنی اُنکا اقبال ہو پس میرے نزدیک اس امر مین کوشش کرنا اور اپنے کامون سے منحرف ہو کر اُس نازنین کے عشق مین اپنی جان دینا جو اہل اسلام کا حصہ ہو محض خلاف عقل ہو پس میری راے یہ ہو کہ آپ اس خیال سے ہاتھ اُٹھائیے اور اہل اسلام سے مقابلہ پر کمر کیجیے یہ تو ضرور اُنکا حصہ ہو اور یہ بھی خیال کر لیجیے کہ برجیس نے صاف انکار کیا اور بلکہ کچھ سخت و سست آپکی شان مین کہا پس ایسی حالت مین یہ خیال بیکار ہو ہرگز ہرگز اُس نازنین پر آپ کا قبضہ نہوگا وہ ضرور باہل اسلام کے تصرف مین جائیگی اور اُس سے کوئی ایسا جری پیدا ہوگا جو کہ سب اقوام کا جو جو مذہب اسلام کے خلاف ہین دشمن جانی ہوگا کہ جسکی شمشیر زنی سے سیکڑون کفار قتل ہونگے مین یہ امر آپ کی خیر خواہی و کمال اندیشی کی راہ سے کہتا ہون آیندہ آپ کو اختیار ہو اور مثالاً عرض کرتا ہون کہ آپ نے سنا ہوگا کہ بدیع الزمان نے حمزہ کنجاب کی دختر گوہر ملک کو کیونکر نکال لائے اول تو تمام ملک کچکباخ اسلام آباد ہوا کنجاب مارا گیا گوہر ملک پر بدیع الزمان کا قبضہ ہوا اُنکے تصرف مین آئی بلکہ وہ خود جاکر بدیع الزمان کو لگا کر اُسکے لشکر سے سنجان مین لائی تھی باوجودیکہ جبول قدرت کے ہمراہ منعقد ہو چکی تھی صرف ڈولا نکلنے کی دیر تھی اُسپر بدیع الزمان کا کسی نے کیا کر لیا نہ کچھ پیغمبر صاحب کر سکے نہ جبرئیل قدرت سب اپنا منہ دیکھکر رہ گئے اور خیال کرنے کی جگہ ہو کہ وہ سنجان مین اکیلا تھا کسقدر جرأت کی تھی اور کیا کیا مہادری سے لڑا ہو میرے نزدیک آجتک جسقدر طلسم و خدائیان و ملک اہل اسلام کے قبضے مین آئے انھین عورتون کے سبب سے آئے کہ وہ اُنپر عاشق ہوئین اُنکو اپنے شہر ملکین لے گئین یا طلسم مین اُنھون نے وہان جاکر شمشیر زنی کی اور مقابلہ کرکے اُس ملک کو اسلام آباد کیا پس ہر ایک کی بربادی دولت و مذہب کا باعث اسکی بی بی ہوئی خداوند لقا کی خدائی دونون نور خالص جلبیدۂ قدرت نے یعنے ملک گیتی افروز ملکہ جہان افروز نے مثالی اور وہ ہی باعث بربادی خدائی کی ہوئین وہ یہ اُنپر عاشق ہوئین اُنکو اپنے باغ مین جگہ دیئین نہ وہ لوگ روز خون و سنجون مارتے مگر امر انصاف و غور طلب یہ ہو کہ جرأت ہو تو ایسی ہو کہ جو نسلہ لاکھ کے لشکر پر بہ تن واحد سنجون مارنا یا روز خون مارنا اُنھین لوگون کا دل و جگر ہو اصل یہ ہو کہ دوسری قوم کا تو کوئی نہین کر سکتا ہو سبب یہ ہو کہ یہ لوگ مرنے سے تو ڈرتے ہی نہین مرنے کو حیات اور حیات کو موت تصور کرتے ہین بھلا جو مرنے سے نہ ڈرے اُس سے کون مقابلہ کر سکتا ہو پس مین آپ کے روبرو قسم کھا کر کہتا ہون کہ برجیس کی جو دولت و حشمت کی تباہی اسکی بہن کے سبب سے ہوگی یہ اسوقت کا کہنا میرا آپ یاد رکھین اگر اسکے خلاف ہو تو میرا نام سخنگان نہ رکھیے گا اور جو چور کا حال و میرا حال فرمائیگا اور یہ یاد رکھیے کہ آپ کے نامہ کا جواب صاف آئیگا مین مکرر سہ کرر عرض کرتا ہون اور بارہا عرض کر چکا ہون کہ آپ اس خیال سے دست بردار ہون آیندہ آپ کو اختیار ہو میری جو عقل مین آیا وہ مین نے عرض کیا یہ تقریر سنکے ارژنگ بہت برہم ہوا اور کہا کہ ہمنے سوال کچھ کیا تو نے اُسکے جواب مین ایک طول طویل داستان بیان کی جو ہمارے خیال مین نہین آئی اور بیکار کی پریشانی حاصل ہوئی ہم یہ نہین دریافت کرتے ہین کہ یہ لوگ کیونکر تباہ ہوے جو تو نے یہ قصہ بیان کیا نہ ہمنے یہ دریافت کیا تھا کہ اہل اسلام کا اقبال کیسا ہو جو تو نے اُنکے اقبال کی کیفیت بیان کی نہ ہمنے تجکو اسواسطے طلب کیا ہو کہ تو آگے اور پیچھے کے مرے ہوے مردے اُکھاڑے اور اُنکی کیفیت ہمسے بیان کرے تجکو ہمارے امور خدائی مین کیا دخل ہو اسوقت ہمارا جی چاہتا تھا کہ مقبرہ کھودین بعد اُسکے ہمنے دوسری تقدیر کر دی کہ مین کھودا اس امر مین تیرا کیا دخل ہی تقدیر ہی تو ہو جو چاہا سو کر دیا اب ہمنے یہ تقدیر کی کہ ہم اپنی

شادی کرین اُسکے بعد اہل اسلام سے مقابلہ کرین اور یہ جو تو نے کہا کہ یہ نازنین اہل اسلام کا حصہ ہی اور آپکے قبضہ مین کبھی
نہ آئیگی اور اُسکی تو نے ایک دلیل فضول اور بیسنے قصون سے مثال دی یہ محض تیرا خیال خام ہی جسپر ما بدولت فریفتہ ہون
وہ دوسرے کے قبضہ مین جاسکے یہ ممکن نہین بلکہ غیر ممکن ہی ما بدولت بواب کے منتظر ہین اگر اُسنے ما بدولت کے پہلوان
قدرت کے حوالے کردی تو ما بدولت نے اُسی مقام پر اُسکے ساتھ عقد کیا اور ساتھ عیش و عشرت کے بسر کی اور اپنے
تصرف مین لایا اور اگر اُسکے خلاف اُسنے کیا تو ما بدولت فوراً لشکر کشی کرکے جائین گے اور مقابلہ کرکے اُسپر قبضہ حاصل کرینگے
اہل اسلام کے فرشتون کو بھی اُسکی خبر نہوگی اور جب ما بدولت کے قبضے مین آگئی تو پھر کوئی اُسکو کیا پاسکتا ہی اُسکا کوئی ایک
موے تن تک تو پا نہین سکتا اُسکا لینا تو امر دشوار ہے اور یہ امر ہونا ضرور ہی مین بجکو دکھا دونگا اور میرے اُسوقت کے کہنے
کو یاد رکھنا کہ یہ نازنین میرا حصہ ہی اہل اسلام کا حصہ نہین ہی یہ جو تو نے کہا کہ خواجہ حسین سودا گر تصویر اُسکی اجاگر کسی خدا پرست
کو دیگا وہ عاشق ہوکر جائیگا اور اُسپر قبضہ کریگا اور وہ نازنین بھی اُسپر فریفتہ ہوئی تو اُسکی تو ندبیر مین کل کرونگا خواجہ حسین کو دنیا
مین طلب کرکے اُس سے تصویر طلب کرونگا کہونگا کہ اگر تمھارے پاس کوئی اُس نازنین کی تصویر اور ہو تو ہمکو دو کہ وہ تصویر
ہمارے پاس سے گم ہوگئی ہی اور جسقدر تصویرین تمھارے پاس اُسکی ہون یا اور نازنینون کی ہون سب ہمارے ہاتھ فروخت
کرو ہم خرید کرینگے اگر اُسنے دیدین تو خیر اور اگر اُسکے پاس تصویرین ہونگین اور اُسنے نہ دین تو مین اُسپر ظلم و بدعت کرونگا
اور جسطور سے ہوگا اُس سے تصویرین لونگا جب اُسکے پاس وہ تصویر نہوگی تو وہ اہل اسلام کو کیا دیگا اور وہ کیونکر
عاشق ہونگے جہان ما بدولت کا دل آئے اُس مقام پر کوئی دوسرا قبضہ کرسکتا ہی اور عاشق ہوسکتا ہی یہ امر محال ہی اور
تصور ناتمام اور خیال خام ہی یہ سب تقدیر بیکار الٹی تھی مین یہ بھی تقدیر کلی خبر اپنے پر پیشتر کرچکا ہون کہ یہ نازنین میرے
قبضے مین آئے اور میری زوجہ بنے اور مین شوہر ہون یہ جو تقدیر ارژنگ نے سنگان سے کی سنگان قہقہہ لگاکر ہنسا اور یہ مصرعہ
پڑھا مصرعہ ہمدین خیال است و محال است و جنون ۔ یہ آپکی تدبیرون سب بیکار ہین اور اُسوقت آپکو تقدیر پر تکیہ کرنا پڑیگا جیسے کہ
ہمیشہ آپکے دادا صاحب تقدیر پر تکیہ کرتے رہے جب کوئی امر آپکی تقدیر کے خلاف ہوا اُنھون نے فوراً تقدیر تبدیل کردی یہی
انجام آپکا بھی ہونیوالا ہی جیسے کہ ابھی کل کا ذکر ہے کہ پہلے تو یہ تقدیر کی کہ مقبرہ کھدسے جب دباؤ پڑا تو یہ تقدیر کی کہ بعد شادی
ما بدولت کے پھر اہل اسلام سے مقابلہ کیا جاویگا یہ تو آپ کے خاندان کی بات ہی کہ پہلے تو ایک امر کرتے ہین اور کر باندھکر
مثل مردون کے اُسکے انجام دینے پر آمادہ ہوتے ہین جب دباؤ پڑتا ہی تو فوراً اُسکے خلاف کرتے ہین وہی اثر ہی وہ اثر کیونکر
جاتا رہے گستاخی معاف بہت تقدیر تقدیر کا نام زبان پر نہ جاری فرمایئے وہ لوگ بھی یہی کہتے کہتے دنیا سے گئے یہ امر آپکے
یہان راس نہین ہی آگ لگے اِس تقدیر کو کہ جو کہ خراب کرے ۔ جو سنگان نے کہا اُسکا جواب ارژنگ نے یہ دیا کہ
وہ لوگ کمزور تقدیر کرتے تھے اور مین ایسا بیوقوف نہین ہون کہ کمزور تقدیر کرون کہ مجکو تبدیل کرنا پڑے مین تو وہ تقدیر کرونگا
کہ جو پتھرون سے نہ ٹوٹے تبدیل کرنا کیسا اُسپر سنگان اور ہنسا اور دل مین کہا کہ یہ زمرد و لقا سے زیادہ بے عقل ہی
اور یہ اُسسے زیادہ خراب ہوگا اسمین کچھ بھی جرأت نہین ہی بالکل نامرد ہی ۔ لوگ تو سنتے ہین کہ ارژنگ سے آمادہ ہوجاتے
تھے اور جرأت کرتے تھے اور جہانتک ممکن ہوتا تھا جو کہتے تھے اُسپر عمل کرتے تھے مگر یہ تو کچھ بھی نہین ہی اِسکو اپنی بات کا
خیال تک نہین ہی افسوس کس نامرد دلی و بزدلی سے سامنا ہوا ہی اور نباہ کرنا پڑا ہی اگر مین یہ جانتا تو کبھی اِسکو نہ لشکر کا
بادشاہ اسلم و دیلم سے کہکر کراتا یہ تو تخت پر بیٹھتے ہی اور ہوگیا بالکل نامرد ہوگیا مین تو یہ سمجھا تھا کہ یہ اِس جرأت دلانے
اور ورغلانے سے پھر آمادہ ہوجائیگا اور یقین ہی کہ ہوکر مقبرہ کھودنے کا حکم دے اور یہ کہے کہ جب مین اہل اسلام کی مہم
سے فراغت کرلونگا تو شادی کرونگا مگر یہ ایسے عشق مین مبہوت ہوگئے ہین اور شہوت پرستی پر کمر باندھی ہی اور خواہش
نفس کے مطیع ہوگئے ہین کہ کچھ بھی خیال نہین ہی مین یہ جانتا ہون کہ جبتک نیچا نہ دیکھینگے اُسوقت تک یہ غرور اُنکے
دماغ سے نہ نکلیگا میرے نزدیک کوئی نہ کوئی اہل اسلام سے ضرور اُنکا یہ غرور نکالدیگا اُسوقت یہ ساری شہوت پرستی

اور مادۂ جنون رفو چکر ہو جائیگا اور یہ سب عشق بھول جائینگے اچھا ہمین کیا ہمکو جو نصیحت کرنا تھی کر دی مقام افسوس ہی
کہ ایک ملک کو فتح کر کے یہ غرور ہوا کہ جسکا کچھ ٹھکانا نہین ہی اگر یہ کہین مثل لقا کے ہوتے تو زمین پہ پاؤن نہ رکھتے یہ اپنے
دل سے باتین کر کے کہا کہ ہان آپ فرمائین کہ آپ نے کیلیے مجکو طلب کیا ہی یہ تو قصہ ہوتا رہیگا جیسی پڑیگی وہ سہی جائیگی تمکو
بھی دیکھنا ہی کہ ہمارا کہا ہوتا ہی یا آپکا اب مین اس امر مین کوئی تقریر نہ کرونگا سوائے ہان ہان کے کیونکہ آپکے مزاج کے
خلاف ہوتا ہی یہ جو سنگان نے کہا تو ارژنگ نے کہا کہ مین نے اسلیے طلب کیا ہی کہ تم اسوقت جاکر اسلم و دیلم کو
میری طرف سے حکم دو کہ وہ فوج کی نگہداشت شروع کرین کہ مین دربار مین حکم دے چکا ہون او کیون سنگان مین نے
یہ خبر سنکر خوب کی کہ جو ہر ایک اپنے اور اپنے باپ دادا کے ماننے والون کو نامہ لکھے خصوصاً مہران کو کہ جسکا باپ قلعۂ
قمر بخش پر ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوا ہی وہ سنکر جلا ہوا ہی فوراً نامے کے پہونچتے ہی ادھر کو روانہ ہوگا اس عرصے مین
میرا نامہ پر بھی واپس آئیگا اگر وہ موافق مرضی جواب لایا اور معشوقہ میری اُسکے ہمراہ ہوئی تو مین بعد بھلا جو کام کرونگا
تو وہ یہ ہوگا کہ اس مقبرے کو کھود دونگا اسکے بعد ادھر کامون کی طرف رجوع ہونگا اور اہل اسلام پر لشکر کشی کرونگا اور اگر
میری مرضی کے خلاف جواب آیا تو مین پہلے اسپر لشکر کشی کرونگا اور اس مہم سے فراغت کر کے اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا
اب تو مین سب کامون سے اس کام کو مقدم تصور کرتا ہون کہ جسکے سبب سے میری جان پر بنی ہی اور ہر وقت مین اسی فکر
مین رہتا ہون کہ کیونکر مین اپنی معشوقہ تک پہونچون سنگان نے کہا کہ یہ رائے آپکی بہت خوب ہی اب مین رخصت ہوتا ہون
اور اسلم و دیلم کو آپکے حکم سے آگاہ کرتا ہون یہ کہکر اور رخصت ہوکر چلا آیا یہان ارژنگ اُسی حال مین مبتلا ہو،
یہ اسوقت اسلم و دیلم کے پاس آیا ان دونون نے اسکو تعظیم و تکریم کر کے بٹھایا اور کہا کہ ملک جی اسوقت کدھر آنا ہوا
کیلیے کہ غریب خانے پر تشریف فرما ہوئے سنگان نے منہ بنا کر جواب دیا کہ ملک جی جائین جہنم مین جو لوگ ملک جی تھے
وہ تھے ہمتو نام بدنام کرنے والے ہین ہم وہ لیاقت کب رکھتے ہین جو کوئی ہمکو ملک جی کہے جب گدھے سے سابقہ پڑا ہی
جو کہ شہوت کے پیچھے دیوانہ ہو رہا ہی عشق و عاشقی کی سوجھی ہی یہ عشق و عاشقی خراب کریگی اور مفت مین تم بدنام ہوگے
میان ہم تمسے صاف صاف کہتے ہین کہ بس انکی خدائی کا خاتمہ ہوا افسوس اس امر کا ہی کہ کچھ ترقی نصیب نہ پائی کچھ غروج نہ
پکڑا کہ ایک مرتبہ بیٹھ گئے بس اسکے مقدر مین اسی قدر راحت تھی جو کہ انھون نے کی اور جو کچھ کہ یہ اب کرینگے وہ خواب و
خیال ہین انکی باتین اوندھی قسم کی ہوگئی ہین وہ اپنی راے کے نزدیک کسی کی راے کو مقدم نہین جانتے ہین بڑی خرابی
کی بات ہی جو کوئی اُنکو سمجھا لے تو وہ برہم ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم تقدیر کر چکے ہین جو ہمنے تقدیر کیا ہی اُسکے خلاف ہوگا
خیال تو کرو کہ ابھی کی آمدی و کی پیر شدی کا نقشہ ابھی کیا تھا کہ عشق و عاشقی کی سمائی ہی اُنکا تو اب یہ قول ہی بیت شعر
سودا ہوا ہی مرغ جنون کے شکار کا + پھندا بنا رہا ہون گریبان کے تار کا + اور ہم یہ کہتے ہین اور یہ شعر پڑھتے ہین شعر حسرت
پر اُس مسافر بیکس کی روئیے + جو تھک گیا ہو بیٹھے منزل کے سامنے + دیگر قسمت کی کم نصیبی سے ٹوٹی کمان کمند +
دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا + میری نظر مین یہ حال اور یہ واقعہ پھر رہا ہی کہ وہان سے جواب صاف آیا یہ غصے مین آکر اور
جوش عشق سے مدہوش ہوکر اُس طرف کو لشکر کشی کر کے گئے اور وہان تو کارخانہ ساحر کا ہی یہ وہان گئے اور سحر مین مبتلا
ہوکر اُسکے مطیع ہوئے اور اگر اطاعت نہ کی تو مارے گئے ہم سب تباہ و خراب ہوئے اب یہ امید کرنا کہ یہ اکیلے اہل اسلام
سے مقابلہ کرین بالکل خلاف ہی اور یہ امید کرنا کہ انکو وہ زمین ملے یہ بھی محال ہی بلکہ یہ مطیع ہونگے اسی امید مین اُسکے
ہمراہ لشکر کشی کرینگے کہ شاید بعد الفراغ تمام اہل اسلام یہ زمین قبضہ مین آئے اسکا انجام یہ ہوگا کہ کوئی خدا پرست اُسکو
لیجائیگا اور اُس ملک پر بھی اُسکا قبضہ ہوگا یہ اور برجیس مثل لقا و زمرد کے شہر شہر دیار بدیار مارے مارے پھرینگے
اور کہین پناہ نہ ملیگی یہ جو تقریر سنگان نے کی تو اسلم و دیلم نے کہا کہ ملک جی صاف صاف کہو کہ کیا ہوا جو تم اسوقت
اسقدر ناراض ہو سنگان نے کہا کہ ملک جی کیا اپنی ایسی کسی ہماک کرین مبان اسوقت مجکو ارژنگ نے طلب کیا تھا

جب دربار سے اُٹھ گئے تھے جب مین گیا تو مین نے یہ حالت دیکھی اور تمام حالت جو کہ دیکھی تھی بیان کی اور جو تقریر اور گفتگو ہوئی تھی سب کہ سنائی اور کہا کہ یہ حالت مدہوشی تھی وہ بھی بیان کی یہ سنکے **اسلم و دیلم** نے کہا کہ یہ سبب ہو آپکے خفا ہونے کا **سخنگان** نے کہا کہ خفا ہونے کی کیا بات ہی جب جی جلتا ہی تو یہی حالت ہوتی ہی **اسلم** نے کہا کہ یہ نہ معلوم ہوا کہ آپ کو طلب کیلیے کیا تھا **سخنگان** نے کہا کہ بیکار صرف ستانے کو تکلیف دینے کو اتنے سے اکہ کے لیے کہ **اسلم و دیلم** سے جاکر کہو کہ لشکر کو آراستہ لشکر کریں اور بھرتی جاری کریں اتنے سے کام کے لیے طلب کیا تھا مگر اب مین نے کہدیا ہون کہ زمانہ ادبار قریب آگیا ہی اور یہ بھی یاد رکھو کہ جس نازنین پر یہ فریفتہ ہوے ہین وہ نازنین اُنکے قبضے مین کبھی نہ آئیگی بلکہ وہ حصہ اہل اسلام کا ہی ایسی عورتین تو اُنکے حصے کی ہوتی ہین یہ سنکے **اسلم و دیلم** نے کہا کہ عجب طور کا مزاج ہوگیا ہی کہ سوائے اپنے وہ کسی کو موجود نہین جانتے ہین وہ اپنے خیال مین بڑا عقلمند اپنے کو تصور کرتے ہین میرے نزدیک خاک بھی عقل نہین ہی اس مقدمے کے کہدینے کے بارے مین کسقدر رہنے بھایا اور کوشش کی کہ ہمارے کہنے کو مان لین اور نہ کھودین مگر نہ مانا جبکہ دیکھا کہ اپنا منہ مجھ کر کے آئے ہین اور فساد ہوگا تو ایک بہانہ تجویز کر کے اُسکے کھودینے سے باز رہے خیر یہی ہماری مرضی تھی ہمکو اس سے کیا کام ہی کہ بسبب خوف کے اُنھون نے یہ کام موقوف کیا کہ دراصل یہی امر ہی تو یہ کہنا تھا کہ اُنکے اقبال کا ادبار آیا بہت ٹھیک ہی ضرور وہانسے جواب ملا ہوگا یہ اُنکی خواہش ہین ضرور لشکر کشی کر کے جائینگے وہان لشکر کثیر ہی جبکہ خواجہ حسین یہ کہا تو تیس ہزار لاکھ کا لشکر تھا اتنا اور کثرت ہوگئی ہوگی بس یہ اُسکے مقابلہ سے یا تو گریز کرینگے یا گرفتار ہونگے یا قتل یہ تو گمان نہین کہ اتنے بڑے لشکر سے یہ سرپر ہون یہ غیر ممکن ہی وہ اُنکے پاس اسقدر لشکر ہو نہ ہو اگرچہ بھرتی بھی جاری کی جائے اور جسقدر اُنھون نے نامے تحریر کیے ہین وہ لوگ بھی اُنکے شریک ہون تو بھی تو اُنکے پاس اتنا لشکر نہین ہو سکتا ہی اور بھرتی کی ہوئی سپاہ کیا مقابلہ کریگی ہمکو کیا ہی توکل سے بھرتی جاری کردینگے ملک جی نمک طلب کر کے کہنے کی کیا ضرورت تھی دربار مین تو حکم دے چکے تھے اور یہ کہنا تمھارا بہت درست ہی کہ وہ نازنین کسی مرد خدا پرست کا حصہ ہی اُنکے تصرف مین آئیگی یہ ضرور ہی وہ لوگ بلا کے ہین ہمتو زمانہ سابق کے حالات سنتے چلے آئے ہین جو نازنین ہوتی اہل اسلام کے قبضے مین گئی پھر یہ کیون نہ جائیگی اُنکا اقبال ترقی پر ہی اُسکے اقبال کی قسم کھانا چاہیے اُنکا سایہ سر پر جائے وہ بھی صاحب اقبال ہو جائے یہ سنکے **سخنگان** نے کہا کہ تم لوگ سچ کہتے ہو اور میرے کلام کی تصدیق کرتے ہو اور یہ جو تمنے کہا کہ نئی بھرتی کی سپاہ کیا مقابلہ کریگی اُسکا جواب یہ وہ دینگے کہ صرف سپاہ دکھانے کو تو کافی ہی لڑیگی تو یہ فوج جو کہ برسون سے نمک کھا رہی ہی اور جو لوگ کہ اپنا لشکر لیکر آئینگے اور میرے شریک ہونگے اُنکی سپاہ مقابلہ کریگی یہ سنکے **اسلم** نے کہا کہ یہ اُنکی عقل کی خوبیان ہین ضرور یہ اُنکا خیال ہی اور یہی خیال اُنکو تباہ کریگا بس ہماری بات اسوقت کی یاد رکھو کہ جبکہ یہ فوج لڑیگی اور اُنکی سپاہ نے یہ دیکھا کہ یہ لشکر قلیل ہی اور جنگ مغلوبہ کی اور جنگ مغلوبہ مین یہ نئی فوج بھی لڑی بس ایک حملے تک تو میدان جنگ مین قیام کرینگے اُدھر دوسرا حملہ ہوا بھاگ کھڑے ہوے پھر تو کہ کوئی اُنکو روکیگا وہ نہ رکینگے جہان اُسکے پیر اُٹھے اُسکے عقب مین یہ سپاہ بھی جسپر اُنکو بڑا بھروسا ہی وہ بھی بھاگیگی کوئی نمک کا پاس نہ کریگا اور نہ یہ خیال کریگا کہ ہمارا مالک تو ابھی میدان مین ثابت قدم کھڑا ہی اُسوقت ہر ایک کی زبان پر یہ کلام ہوگا کہ آب زندم جہان زندم اپنی جان ہی تو جہان ہی اگر زندہ رہینگے تو دوسری جگہ نوکری کر کے اپنی بسر کرینگے بال بچون کی پرورش کرینگے اگر مرگئے تو کون ہمارے بچون کی خبر لیگا اور جب کہا جائیگا تو یہی جواب دینگے کہ اُنکی فوج بہت تھی ہم اُنکے حملے کی تاب نہ لاسکے اور بیشک ضرور مقابلہ کرتے مگر اُسوقت مین کہ جب تمام سپاہ مقابلہ کرتی نصف تو میدان سے فرار کر گئی ہین کیا صرف نمک خوار تھے وہ کیا نوکر تھے کیا ہمکو اپنی جانین گران تھین کہ ہم میدان سے نہ ہٹتے یہان نوکری نہوگی تو ہم دوسرے مقام پر نوکری کرینگے یہ سنکے **دیلم** نے کہا کہ ہمکو اور آپ کو کیا مثل مشہور ہی جو آگ کھا لیگا وہ انگار سے بچیگا اور آپ لوگون کا تو یہ نقشہ ہی کہ قاضی جی دبلے کیون ہو کہا شہر کے اندیشے سے سیان ہمکو کیا جو شہر پڑیگی

وہ اسکو اٹھائے گا ہم بھی بطور تماشہ مین سکے ہمراہ ہین بقول شاعر شعر ما چہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت ؛ یا معنی بشہر آمد و کوتوال بدر رفت + جب کوئی بلا نازل ہوئی اور ہم دیکھین گے کہ اس بلا مین ہم مبتلا ہوتے ہین ہم بھی اپنی عقب گذاری کرینگے جب ہمسے کوئی شکایت کریگا تو ہم اسکا جواب دیدینگے کوئی ہماری زبان کو کو نہین لیگی ہر چند ہم بے زبان ہین ہم بھی جسوقت جیسا موقع دیکھین گے ویسا کرینگے ہر ایک اپنی نیکی بدی کو سمجھ سکتا ہی بس بیکار کی تقریر کرنے سے کیا حصول یہ جو دیلم نے کہا اسلم وغیرہ خاموش ہو رہے سنگان نے کہا کہ اب مین جاتا ہون ابلاغ حکم کیے جاتا ہون یہ کہکر اٹھ کھڑا ہوا اور طرف اپنے مقام کے روانہ ہوا اسلم و دیلم نے اسوقت بلاکے چارجی کو اس سے کہا کہ تمام شہر خاوہ اور اسکے گرد و نواح مین ندا کردے کہ جسکو فوج مین نوکری کرنا ہو وہ دروولت پر حاضر ہو ہر قسم کے لوگ نوکر رکھے جائینگے جو لائق سوارون کے ہونگے وہ سوارون مین جو لائق پیادون کے ہونگے وہ پیادون مین اسکے علاوہ اور لوگ درکار ہین اور جن جن تاجرون کے پاس مرکب ہون وہ لیکر حاضر ہون کہ خداوند کی سرکار مین درکار ہین پس چارجی نے یہ کلمہ سنکے اسیوقت شہر مین آکے یہ ندا لگائی کہ ملک خداوند ارژنگ کا اور حکم خداوند کا جسکو سپاہ مین ملازمت کرنی ہو وہ درولت پر کل سے حاضر ہو اور جن تاجرون پاس مرکب ہون وہ بھی لیکر حاضر ہون قیمت معقول سے فروخت ہونگے اسدن تو اسنے تمام شہر مین منادی کی اہل شہر نے جو سنا باہم کہا کہ کون کافر کی نوکری کرے اگر وہ اہل اسلام سے مقابلہ کرنے کو کہے تو اسوقت کیا کرین بعض نے جو کہ زیادہ فرصت تھے یہ خیال کیا کہ نوکری کرلو خوب مال کافر کھاؤ مزے اڑاؤ اگر کفار سے مقابلہ ہو تو شرکت کرو اگر اہل اسلام سے مقابلہ ہو تو وقت مغلوبہ اُنکے شریک ہوکر کفار کو قتل کرو ہزارون نے ایسے ایسے خیال کرکے قصد ملازمت کرلیا وہ دن وہ رات گذری بوقت سحر ارژنگ نے دربار کیا مگر رات بھر اسکی یہ حالت رہی کہ سویا نہین آہ و زاری مین بسر کی اختر شماری مین سحر کی جسی دربار مین آیا دربار مجمع ہوا تخت پر بیٹھتے ہی حکم دیا کہ کوئی چوبدار جاکر خواجہ حسین سوداگر کو بلا لائے کہے کہ خداوند طلب کرتے ہین یہ سنکے ایک چوبدار طرف قیام گاہ خواجہ حسین کے گیا اُدھر بوقت سحر ہزارون کیا بلکہ ایک لاکھ ڈیڑھ لاکھ کے قریب اہل شہر از غریب تا امیر جوان جوان جسکے مزاج مین جرات تھی حاضر ہوئے اور درگہ سالار سے کہا کہ جاکر عرض کرو کہ کچھ لوگ برسے ملازمت حاضر ہین اُدھر سوداگر اپنے اپنے مرکب لیکر حاضر ہوئے درگہ سالار نے جاکر عرض کیا یہ سنکے اسلم و دیلم اسیوقت اپنے مقام سے اٹھے اور بیرون دربار آکر دیکھا کہ بڑا مجمع ہے اور سب جوان ہین انھون نے کہا کہ آپ لوگ برسے ملازمت تشریف لائے ہین سب نے کہا کہ جی ہان خطا تو ہوئی ہے اگر آپکی مرضی ہو تو نوکر فرمائیے بس اسلم و دیلم نے جو دیکھا تو سب کو لائق ملازمت پایا بس اسیوقت بلاکر فہرستی فوج کو جو جس لائق تھا اسکا نام اس عہدے پر قائم کیا اسی روز ایک ہزار سوار و پیادہ بھرتی ہوا علاوہ چاکر و سقے وغیرہ کے سب قریب دو لاکھ کے بھرتی ہوئے بعد اسکے جب نام لکھے جاچکے اسلم نے حکم دیا کہ کل سے آپ لوگون کو قواعد تعلیم کی جائیگی اب آپ کل تشریف لائین یہ سنکے وہ لوگ رخصت ہو ہوکر اپنے مکانون کو گئے اب اسلم و دیلم طرف تاجرون کے متوجہ ہوئے کہ جو کہ مرکب لیکر حاضر ہوئے تھے اُنسے کہا کہ آپ کے پاس کسقدر مرکب ہین ہر ایک نے بتائے سب خرید کر لیے گئے انکو خزانہ خداوندی سے قیمت دلوادی گئی ان کامون سے فراغت کرکے مربیون کو طلبکر کوروانہ کیے یہ دونون دربار مین فہرست سامے تو ملازمین و فہرست خرید مرکب لاکر ارژنگ کے روبرو پیش کی ارژنگ نے اسکو دیکھکر اُسپر اپنے دستخط کیے وہ داخل دفتر ہوئین ادھر اُس منادی نے ندا بیرون شہر جاکر دی دس کوسی بیچکو سی دیہات و قریہ اور قصبے و موضع سے یہ خبر سنکے جنکو ضرورت ملازمت تھی وہ چلے کہ چلکر ملازمت کرین کافر کا پیسہ کھانا حلال ہے بس اُسی روز سے بھرتی جاری ہوگئی اب اِدھر دربار کا حال سماعت فرمائیے کہ وہ چوبدار جاکر خواجہ حسین کو طلب کرلایا کہ چلیے خداوند نے یاد فرمایا ہے یہ سنکے خواجہ حسین مع اپنے عملہ کے ہمراہ اُس چوبدار کے راہ لیکر کے داخل دربار ہوا اسنے کہی بیٹھنے کو ملی وہ کرسی پر بیٹھا مجرا کرکے

جب وہ بیٹھ چکا تو ارژنگ نے اُس سے کہا کہ اے خواجہ وہ تصویر میرے پاس سے جاتی رہی اگر اور کوئی تصویر ہو تو مجکو دو اور اُسکی قیمت لو کیونکہ میں اُس صاحب تصویر پر فریفتہ ہوں اور جسقدر کہ تصویریں تمھارے پاس نازنینوں کی ہون میرے ہاتھ فروخت کر ڈالو میں نے اِسی غرض سے تمکو طلب کیا ہی خواجہ نے یہ سنکے عرض کیا کہ اے خداوند میں آپکی خدمت میں اسسے پیشتر عرض کر چکا تھا کہ یہ تصویر میں نے طیار کی تھی اِس خیال سے کہ کسی کے ہاتھ فروخت کرونگا جبکہ آپکی خدمت میں حاضر ہوا تو فوراً خیال آیا کہ یہ تصویر آپ کے لائق ہی اور آپ کے تصرف میں آئے تو بہتر ہوگا بس میں نے حاضر خدمت کی اب کوئی تصویر میرے پاس نہ اُس نازنین کی ہی نہ اور کسی نازنین کی ہی ورنہ میں ضرور حاضر خدمت عالی کرتا ایک پرچہ کاغذ کبھی نہ میں حضور سے پوشیدہ کرتا خیال کرنے کی جگہ ہی کہ اگر میں پوشیدہ کرتا تو وہ کیون حاضر خدمت کرتا میرے کس کام کی ہی میں پیر ہو گیا ہون اور کیا مجکو خبط ہی کہ ایک تصویر آپ کو دی اور یہ بھی مجھپر ظاہر ہو گیا ہی کہ آپ اس صاحب تصویر پر فریفتہ ہین اور پھر میں تصویر دوسرے کے لیے رہنے دیتا یہ تو کبھی نہوتا یہ جو خواجہ نے کہا ارژنگ نے کہا کہ دیکھو خلاف نہ عرض کرنا خواجہ حسین نے جواب دیا کہ حضور مجھپر کوئی جبر نہین کرتے ہین قیمت عنایت فرماتے ہین میں کیون جھوٹ یا خلاف عرض کرنے لگا یہ جو خواجہ نے کہا پس سخنگان کو تاب نہ رہی ایک مرتبہ بول اُٹھا کہ اے خواجہ حسین تم بالکل خلاف عرض کرتے ہو تمھارے پاس اِسوقت سیکڑون تصویریں نازنینون کی ہونگی اور اُس نازنین کی بھی تصویر ہوگی جسنے وہ تصویر نہ دی کسی اہل اسلام کے لیے رکھی ہی اور تم دروغگوئی کر رہے ہو بقول شاعر شاید یہ شعر تمنے نہین سُنا اور میرا تو اس شعر پر عمل ہی شعر اگر راست می خواہی از من شنو ✦ جماندہ بسیار گو بدروغ ✦ چونکہ تم مردِ بزرگ ہو بدین سبب مجھے تمھارے قول کا اعتبار نہین ہی اگر کوئی نوجوان ہوتا اور وہ واقعی جھوٹ بھی کہتا تو میں یقین کر لیتا اگر تم سراسر راست ہی کہتے ہو مگر مجکو تمھارے کلام سے بوے صداقت نہین پائی جاتی ہی ضرور کوئی نہ کوئی پیچ اس کلام میں ہی اور ضرور تمھارے پاس اُس نازنین کی تصویر ہی میں نہ مانونگا اگر تم لاکھ قسمین بھی کھاؤ گے یہ جو سخنگان نے کہا خواجہ کو نہایت غصہ آیا چونکہ اُسنے اصلی بات کہی تھی اور جو سچ کہتا ہی اور وہ بات بھی سچی ہوتی ہی اور دوسرا اُسکو کسی مصلحت سے پوشیدہ کرتا ہی اور دروغگوئی کرکے یہ چاہتا ہی کہ میں اسکو ٹالدون اور اسپر عمل کرتا ہی کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز اور دوسرا اُسکا پردہ فاش کرتا ہی اور اُسکو کہتا ہی کہ تو دروغ کہتا ہی یہ بات یون نہین ہی بلکہ یون ہی تو اُسکو پوشیدہ کرتا ہی اور دراصل وہ ہوتی ہی اسی طور پر ہوتی ہی جسطور سے وہ کہتا ہی تو کہنے والے کو نہایت غصہ آتا ہی اور وہ خیال کرتا ہی کہ اسنے ہماری پردہ دری کی وہ اپنی صداقت کے لیے بہت برہم ہوتا ہی بس یہی لمریان بھی ہوا کہ خواجہ حسین نے تو کسی مصلحت سے پوشیدہ کیا تھا کہ میرے پاس تصویر نہین ہی اس خیال سے کہ اس گیدی کے قابل تو یہ صاحب تصویر ہی نہین مگر ہان کسی اہل اسلام کی اگر طبیعت آگئی تو یہ نازنین اُسکے قابل ہی اور اسی ذریعہ سے یہ اقلیم اسلام آباد ہو جائیگی اس خیال سے باقی تصویرین اپنے پاس رہنے دی تھین اور ایک خراب تصویر جو کہ جلدی مین طیار کی تھی اُسکو دی تھی اور اب جو اُسنے دریافت کیا تو اسی خیال سے انکار کیا جب سخنگان نے یون کہا تو خواجہ کو نہایت غصہ آیا اور اُسکی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تو بڑا مفسدہ ہی جیسا تو دروغگو ہی اسی طور سے ہر ایک کو تصور کرتا ہی ارے کاذب تیرے تو آب و گل مین دروغگوئی شامل ہی تیرے باپ دادا ہمیشہ جھوٹ بولا کیے اور جو تیان کھایا کیے ہم لوگون کی شان مین یہ کلام ہین اسکا کبھی پاس نہ کرونگا کہ تو وزیر ہی اور مقرب بارگاہ ہی میرے جو منہ مین آئیگا وہ کہونگا اور جس سے تیری ساری خصلت ظاہر ہوگی اُسوقت اِس شعر کا مزا معلوم ہوگا کہ جو تو نے پڑھا اگر اب کچھ تو نے زبان سے کہا مین تجکو حضور دربار ذلیل کرونگا مین تو یہ خیال کر چکا ہون کہ اب میری عمر تمام ہو چکی ہی کسی کسی کے سر ہون اور یہ جان سے کہ مین اکیلا نہین ہون بغیر ہزار بارہ سو کی جان جائے بدین سبب جب مین تیری حقیقت یہان ظاہر کرونگا تو روبرو اہل دربار کے ذلیل ہوگا تو تجکو غصہ آجائیگا جب تجکو غصہ آئیگا تو تو کلام سخت کریگا مین اسکا جواب یون نہین دونگا بلکہ زبان تیغ سے دونگا تجکو تو

تاجر و ضعیف تصور نہ کرنا مین مرد سپاہی بھی ہون اور تاجر بھی بس جب مین تلوار سے تجکو جواب دونگا تیرے ملازم بولین گے اُنکو میرے غلام روکین گے اسی دربار مین تلوار چلنے لگے گی کشت و خون ہوگا اس سے کیا حاصل مین تیرے پاس نہین آیا ہون مین خداوند کا طلب کیا ہوا آیا ہون اور مین تجھ سے کلام نہین کرتا ہون مین خداوند سے کلام کرتا ہون جو اُنھون نے فرمایا مین نے اُسکا جواب دیا وہ چاہے نہ مانین چاہے نہ مانین تجکو کیا اور اگر کچھ فساد منظور ہو تو مین موجود ہون بس مین سب وزارت ابھی ابھی نکالدونگا یہ جو خواجہ نے کہا سنگان تو دم بخود ہوکر رہگیا کہ اُسکے ملازم دربار مین موجود تھے مگر ایسا خوف زدہ ہوا کہ پھر جواب نہ دیا گویا اُسکی ساری جرات نکل گئی مگر ارژنگ نے خواجہ سے کہا کہ آپ برہم نہون یہ اسی قابل ہے اور یون ہی ہر ایک کی بات مین بول کر ذلیل ہوتا ہے کیا کرے کہ اسکی عادت یہی ہے کہ بغیر اس سے بولے رہا نہین جاتا ہے اور بولتا ہے تو ایسی بات جو ناگوار گذرے ہمکو آپ کے کہنے کا یقین آگیا ہے آپ شوق سے رخصت ہون بس مین نے اسی امر کے لیے طلب کیا تھا کہ اگر تصویر ہو تو میرے ہاتھ فروخت کیجیے یہ سُنکے خواجہ نے کہا کہ مین قسم کھاتا ہون سر حضور کی کہ میرے پاس تصویر نہین ہے اگر ہوتی تو مین آپ کے قدمون پر نثار کرتا یہ بھی کوئی چیز تھی مین تو حضور پر اپنی جان نثار کرنے کو موجود ہون یہ کہکر خواجہ اپنی کرسی پر سے اُٹھے اور مجرا کرکے اور رخصت ہوکر اپنے مقام کو روانہ ہوئے جب دربار سے باہر نکلے تو ادھر سنگان نے کہا کہ خداوند ضرور خواجہ کے پاس تصویر ہے میرا یہ کہنا بہت ناگوار گذرا بھلا وہ کیون تصویر آپکے ہاتھ فروخت کرنے لگا اُسنے جسکے لیے کہی ہے وہ اُسکو دیگا کہ اُسکو عوض مین انعام کثیر ملے نہ معلوم اُسوقت کیا مصلحت تھی جو اُسنے وہ تصویر آپکے روبرو پیش کی مین یقین کرتا ہون کہ وہ آپ پشیمان ہوتا ہوگا آپکو اُسکو قید کرنا تھا ارژنگ نے کہا کہ تو بڑا مفسد ہے بیکار کو مین ایک بیگناہ کو قید کرون اپنی عدالت مین فرق لاؤن لوگ مجکو نہ کہین کہ سوداگر نے کیا کیا تھا جو اُسکو قید کیا کوئی مالی یا ملکی جھگڑا تھا جو وہ بیچارہ مبتلاے قید ہوا جو کوئی سنے کہ ایک تصویر اُس سے طلب کی اُسنے انکار کیا کہ میرے پاس نہین ہے اُسپر یہ تہمت رکھی کہ تو دروغ کہتا ہے یہ خطا قرار دیکر اُسکو قید کیا جو کبھی کسی نے نہین کیا تو مین ایسا بدنام ہونا نہین چاہتا ہون فرض کردم کہ تمھارے خیال کے موافق وہ جھوٹ ہی بولا اور اُسنے تصویر پوشیدہ بھی کی تو مین کیا کرون کسی کے حال پر اختیار نہین ہے گو مین حاکم وقت ہون مگر کسی شخص کا حال زبردستی نہین لے سکتا ہون اور کسی پر جبر نہین کرسکتا ہون کہ ضرور میرے ہاتھ فروخت کرو اور نہ مین قید کرونگا مین اپنے کو ظالم نہ مشہور کراؤنگا مین اتنا ظلم کرکے اپنے عدل و انصاف مین فرق لاؤن اور نا انصاف مشہور ہون معلوم ہوا کہ تو یہی چاہتا ہے کہ میرے اوپر مثل لقا و زمرد کے بھی الزام آئین جیسے تیرے باپ دادا نے ان لوگون کو تباہ و برباد کرایا اُسی طور سے تو مجکو خراب کرنا چاہتا ہے مین مثل اُنکے نادان و بیعقل نہین ہون سنگان تیوریان بدل کر بولا کہ وہ جو مقبرہ آپ کھودنے پر تیار ہوئے تھے وہ خلاف انصاف و عدل نہ تھا جسکے سبب سے آپ عہد شکن تمام زمانہ مین مشہور ہوئے ہین اور سب آپکو پیمان شکن کہتے ہین اہل شہر تو اب بغیر اس لفظ کے یاد نہین کرتے ہین جبتک پیمان شکن نہین کہ لیتے ہین اور واقعی خیال کرنے کا مقام ہے کہ صبح کو تو عہد و اقرار ہوا اور وقت سہرا اپنے اقرار سے پھر گئے اور جو جو شرائط عہد نامے مین تھے اُنکے خوف کرتے لگے یہ ضرور امر انصاف تھا کہ ایک بیچارے کی قبر کو جو کہ مر گیا ہے کھودنا اور اُسکے استخوان کے پھینکنے کا مرتبہ پر حکم دینا عین عدالت و انصاف ہے اسی کا نام انصاف ہے سچ ہے جو اسلم و دیلم برسر فساد آمادہ ہوئے تھے آپ اُنھین لوگون سے دبے ہوئے رہتے ہین اور مین تو آپکی بربادی کا خواستگار ہون یہ جو اُسنے کہا ارژنگ کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ یہ امر بھی تیری ذات سے ہوا اگر تو نہ ورغلاتا اور نہ اشتعال دلاتا تو مین اتنے بڑے ظلم پر آمادہ ہوتا اور نہ پیمان شکن مشہور ہوتا یہ بھی تیری ذات سے ہوا خوب ہوا جو مین اس امر سے باز رہا اور صرف اسقدر مشہور ہوا کہ معلوم ہوا کہ تو دوستی کے بدلے دشمنی کرتا ہے تجھ سے امید دوستی رکھنا نادانی ہے ہان سچے دوست میرے اسلم و دیلم

ہین تو نے اس امر پر آمادہ کرکے اُسسے بھی دشمنی کرائی تھی خوب ہوا جو مجکو خیال آگیا اور آپس مین نفاق نہین ہوا معلوم ہو گیا کہ تو اہل اسلام کا دشمن جانی ہی جیسے تیرے باپ دادا تھے وہ بھی اُنکے ہاتھ سے ذلیل ہوتے تھے تو بھی ذلیل ہوگا دیکھ مین کہے دیتا ہون تو میرے کسی امر مین دخل نہ دیا کر جبتک مین تیری طرف متوجہ ہو کر تجھ سے سوال نہ کیا کرون ورنہ خراب ہوگا جیساکہ تو اسوقت خواجہ حسین کے مقدمے مین سر دربار ذلیل ہوا ارے کم بخت غیرت تو تجھ مین چھو نہین گئی ہی چلّو بھر پانی مین ڈوب مرنے کی جگہ ہی کہ ایک تاجر سر دربار یون کہہ جائے اور تو دانت نکالا کیا رہجائے انسان کو زیبا ہی کہ وہ بات نہ کرے کہ جسکا انجام پشیمانی ہو نہ موت مین ڈھیلا ڈالے دھپینٹ پڑے یہ کلام سنکے سب لوگون کو بڑی حیرت آئی اور کہنے لگا کہ آپ کا جہانتک جی چاہے ذلیل فرمائیے مین نے تو ذلیل ہونے کا کام نہین کیا صرف آپکے پاس سے اُس تاجر کو جانے دیا ورنہ وہ ذلیل کرتا کہ تمام عمر یاد کرتا پھر کبھی کسی سے ایسی تقریر نہ کرتا اسکم ہنسکر بولا ملک جی آپکی خفت میرے سر آنکھون پر ہان ضرور آپنے خداوند کے پاس سے اسکو چھوڑ دیا ورنہ اسکی اتنی بھی طاقت تھی کہ وہ ایسی زبان لڑا سکتا یا کوئی کلمہ آپکے شان کے خلاف کہہ سکتا اور اسنے کہا کیا صرف یہی کہا نہ کہ تیرے باپ دادا جیسے دروغگو تھے ویسا تو بھی ہی تو وہ کوئی کاذب نہ تھے جو آپ برا مانتے اور اس کہنے سے کوئی وہ دروغگو ہو نہین سکے آپ کوئی خیال نہ کرین خداوندون ہی فرمائے ہین یہ کہکر ارژنگ سے کہا کہ خداوند ملک جی آپ کے بڑے خیرخواہ قابل اندیش ہین انکو اپنا دشمن دخیال فرمائین یہ جو امر عرض کرینگے خدمت خداوند مین وہ خلاف نہ عرض کرینگے بڑے عقل کے آدمی ہین انھین کے جدامجد آپ کے جدامجد کی درگاہ کے شیطان تھے انکو لقب شیطانی ملا تھا وہی تو آپکے دادا کے خدائی کی بربادی کے باعث ہوئے نہ ہرمز و فرامرز کو لیکر آتے نہ خداوند تباہ رہتے نہ یہ انجام ہوتا یہ جو اسلم نے کہا تو ارژنگ نے ہنسکر جواب دیا کہ کیا خوب تم نے تعریف کی ہی واہ تو یہ تعریف کی ہے کہ مذمت کی ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ جسطور سے وہ انکی خدائی کے مخرف ٹھہرے اسی طور سے یہ میرے امور حکومت کے مخرف ہونگے یہ امر تو تم سچ کہتے ہو مین کوئی امر اسکی رائے کے موافق نہ کرونگا جو چاہے ہو کیونکہ مین نے خیال کر لیا کہ جو امر اسکی رائے کے موافق کیا اُسمین سراسر نقصان نظر آیا جو میرے ذہن مین آئیگا وہ کرونگا مین مثل اُنکے اسکو اپنی خدائی مین دخیل کرونگا کہ خرابی ہو اور بربادی کی صورت ہو یہ سنکے بخشیگان جل گیا اور کہنے لگا کہ آپ کو خدائی کرنا نصیب بھی نہوگی کہ جو آپ خدائی کرین اسی امید مین آپکی عمر تمام ہو جائیگی بس یہ جو کچھ حشم و ثروت ہی اسی مقام تک ہی ادھر لشکر کشی کرکے برجیس پر گئے اور اُس سے مقابلہ ہوا اور ساری خدائی فراموش ہو گئی مثل اپنے باپ و دادا کے جیسے وہ لوگ جسکو زبردست دیکھتے تھے اُسکی اطاعت کر لیتے تھے جب وہ بربار ہوتا تھا پھر اپنی پرکٹی اُڑانے لگتے تھے تقریر نگھانے لگتے تھے وہی اپنے قدیم طریقے پر آجاتے تھے مابدولت مابدولت کرکے بات کرنے لگتے تھے جب پھر کوئی سختی پڑی پھر کسی کا دامن تلاش کیا اور اُسکے غلام ہو گئے آپ لوگ تو ہمیشہ کے اہل غرض ہین بس مین آپکی نوکری کر چکا مین جہان جاؤنگا لوگ میری قدر کرینگے دیلم نے کہا کہ ملک جی برہم نہو یہی سنا گیا ہی ہمنے اسوقت مین نہین تھے نہ تم تھے جو دیکھتے مگر سنا ہی کہ اسی طور سے خداوندون سے اور تمھارے دادا سے بھی دل لگی ہوتی تھی یہ کوئی بات بُرا ماننے کی نہین ہی اسی طور کی باتین ہوا کرتی تھین یہ بھی سنا گیا ہی یہ سنکے بخشیگان نے کہا کہ کیا خوب کسی کو ذلیل کر ڈالا اور پھر کہا کہ اسی طور کے کلام ہوتے تھے مین بار بار آیا وہ وقت گیا وہ بات گئی انھون نے گوارا کیا مین نہین گوارا کرتا ہون یہ کہکر خاموش ہو رہا کہ اتنے عرصے مین دربار کے برخاست ہونے کا وقت آیا ارژنگ نے دربار برطاست کیا جب اپنی آرامگاہ کو جانے لگا تو بخشیگان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہمراہ لیگیا اور لیجاکر بہت اُسکی خاطر کی اور اپنا لباس خاص اُسکو دیا کہ وہ خوش ہو گیا اُسکے بعد رخصت ہو کر چلا آیا اب یہان ہر روز دربار ہوتا ہی اور دو ہزار تین ہزار سوار و پیدل ملازم ہوتے ہین ایک ماہ تک یہی طریقہ رہا اب خوشنام کیا تو تمن لاکھ کا لشکر اور ہوا اب کل لشکر ارژنگ کے

پاس گیارہ لاکھ کا ہی ایک دن کا ذکر ہی کہ ارژنگ دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ ایک نامہ بر در دولت
پر حاضر ہی باریابی چاہتا ہی ارژنگ نے کہا کہ اُسکو اندر بھیجدو درگہ سالار نے جاکر اُسکو بھیجدیا کہا کہ آؤ طلب ہی وہ نامہ بر دربار مین
آیا مجرا گاہ پر سے مجرا بجالایا ارژنگ نے اشارہ کیا بیٹھ جاؤ وہ کرسی پر سلام کرکے بیٹھ گیا ارژنگ نے ساقی کو اشارہ
کیا اُسنے جام لبریز کرکے اُسکو دیا وہ جام لے کر پی گیا جب اُسکا دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا تب وہ پکارا کہ منم نامہ دار نہم
نامہ دار ارژنگ نے کہا کہ کسکا نامہ لایا ہی اُسنے کہا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون پہلوان جہان گرشاسب زمان باشندۂ بیشۂ
نہنگان نہنگ آدمخوار کا اُنھون نے آپ کی خدمت مین یہ نامہ روانہ کیا ہی یہ سُنکے ارژنگ نے کہا کہ لاؤ
نامہ ہمکو دو ہم دیکھین کہ ہمارے دوست نے ہمکو کیا تحریر کیا ہی یہ سُنکے اُسنے نامہ پگڑی سے نکالکر روبرو ارژنگ کے
پیش کیا ارژنگ نے وہ نامہ لیکر دبیر کو دیا دبیر نے لفافہ چاک کرکے اُسکو پڑھنا شروع کیا سرنامے مین تعریف لقا
و زمرد تحریر تھی اُسکے بعد ارژنگ کی مدح و ثنا تھی اُسکے بعد یہ تحریر تھا کہ مین ایک بندہ ہون خداوند لقا و زمرد کا اور
آپ کا غلام جان نثار ہون مجکو پرچہ اخبار سے معلوم ہوا کہ آپ نے خروج فرمایا ہی اور خداوند زمرد اپنی خدائی آپکو دے گئے
ہین اور اب آپ اُس خدائی پر قابض ہین لہذا یہ جو سنا گیا تو مجکو اشتیاق قدمبوسی پیدا ہوا بس مین مع دو لاکھ آپ کے
ماننے والون کے موجود ہون اگر آپکی مرضی ہو تو مین حاضر خدمت والا ہون پہلے مین نے نامہ شہر خورشید نگار کو روانہ
کیا تھا جب نامہ بر وہان پہونچا تو معلوم ہوا کہ خداوند نے یہانسے مع لشکر بر سر اہل اسلام لشکر کشی فرمائی ہی اِس سے مجکو فکر ہوئی کہ
خداوند کس طرف تشریف لیگئے ہین اگر معلوم ہوتا تو مین اُنکے ہمراہ ہو کر اہل اسلام سے مقابلہ کرتا کیونکہ اُنکے ہاتھ سے کئی
بزرگ میرے قتل ہوئے ہین اُنکے خون کا عوض لیتا اِسی فکر مین تھا کہ یہ پرچہ اخبار جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ خداوند نے لشکر کشی
کرکے پہلے شہر خاور پر قبضہ کیا آجکل لشکر خداوند خاور مین ہی بس مین بہت خوش ہوا اور اُسوقت یہ عریضہ آپکی خدمت
مین روانہ کیا میری عرض یہ ہی کہ مین حاضر ہوتا ہون تا حاضر ہوکے اِس غلام کے خداوند کسی جانب کو تشریف نہ لیجائین زیادہ
حد ادب یہ جو نامہ ارژنگ نے سنا تو بہت خوش ہوا اُسکی پشت پر یہ تحریر کرادیا کہ ہمکو تمہارا نامہ پہونچا ہم اُسکو سنکے بہت
خوش ہوئے لہذا تمکو تحریر ہوتا ہی کہ بغور دیکھنے اِس نامے کے تم کوچ کرکے ہمارے پاس مع لشکر کے آؤ ہم تمہارے
منتظر ہین کیونکہ اب ہمکو یہ منظور نہین ہی کہ ہم اہل اسلام کو صلت دین اب اُنکو صلت دینا سراسر نادانی ہی یہ لکھوا کر اُسکو
خلعت دے کر رخصت کیا اور کہا کہ بہت جلد اپنے مالک کے پاس جا اور یہ نامہ دیکر اُسسے زبانی کہنا کہ خداوند نے طلب
فرمایا ہی وہ نامہ بر نامہ لیکر اُسی وقت رخصت ہوکر طرف بیشۂ نہنگان کے روانہ ہوا قطع منازل و طی مراحل کرکے
اپنے بیشے مین پہونچا ناظرین کو معلوم ہو کہ راوی نے اِس قصہ کو یون بیان کیا ہی کہ نہنگ آدمخوار ایک پہلوان ہی
نسل سے نستور گشتی گیر کے جسکو بدیع الزمان نے کشتی لڑکر جہکہ سنجان پسر حکیم فاروس سے ہوئی تھی اور
حکیم بدیع نام تھا جبکہ یہ نستور منشور پر مہر کرانے کو آیا تھا کہ اگر کوئی پہلوان ہو تو مجھ سے کشتی لڑے ورنہ میرے منشور
پر مہر کردے بس بدیع الزمان نے کشتی لڑکر اُسکو چیرڈالا تھا یہ اُسکی نسل سے ہی بلکہ اُسکا پوتا ہی ایک اُسکا لڑکا تھا
ساحرہ سے وہ ہمیشہ صحرا مین رہتا تھا اُس سے اور ایک ساحرہ سے آشنائی تھی یہ اُسی ساحرہ کے بطن سے ہی بڑا
قوی اور جوانمرد ہی تیرہ سو من کا گرز باندھتا ہی اور مردم خواری اُسکا شعار ہی جو کوئی مسافر اُس طرف سے نکل جاتا ہی یہ اُسکو
گرفتار کرکے قید کرتا ہی اور خوب اُسکو عمدہ عمدہ طعام لذیذ کھلاکر فربہ کرتا ہی اور جب وہ خوب فربہ ہوجاتا ہی تو اُسکو حلال کرکے
خوب عمدہ طور سے پکاتا ہی اُسکو بطور تبرک کھاتا ہی اُسکے ہمراہ دو لاکھ جوان ہین اُسکا قد چالیس گز کا ہی گینڈے پر سوار ہوتا ہی
بہت فربہ ہی یہ حالت اُسکے تن و توش کی ہی کہ لوگ اُسکو دیو کہتے ہین واقعی یہ امر ہو کہ بے سینگ کا دیو معلوم ہوتا ہی جری بھی ہی
مگر لقا پرست ہی آجتک یہ اپنے بیشہ سے نہین نکلا ہی کیسی کیسی اُسکو خبر پہونچی مگر اُسنے اپنا قدم بیشے سے نہین نکالا اب خود
بخود ہمکو یاد آیا تو پہلے اِسنے نامہ خورشید نگار مین ارژنگ کے پاس روانہ کیا تھا جب یہ معلوم ہوا تھا کہ ارژنگ

لشکرکشی کرکے اہل اسلام پر گیا ہے تو اسکو بھی فکر ہوئی تھی کہ تو بھی اپنے دادا کا عوض لینے لے اور خداوند کے شریک ہو کر اسنے مقابلہ کریہ سبب ہی اسکے نکلنے کا جیسا کہ تحریر ہوا کہ نامہ آیا اور ارژنگ نے وہ جواب تحریر کیا اب تحریر ہوتا ہی کہ جب نامہ برسنے وہ نامہ جاکر اسکو دیا اسنے جواب جو پڑھا تو بہت خوش ہوا اسی وقت اسنے حکم دیا کہ کل ہمارا لشکر تیار ہو ہم یمانسے طرف خاور کے کوچ کرینگے تاکہ خدمت خداوند مین پہونچکر شرف قدمبوسی حاصل کرین اور زیارت سے نور جمال خداوند کے اپنی آنکھون کو روشن کرین یہ جو حکم دیا اسوقت سے اسکے لشکر مین سامان سفر ہونے لگا تمام شب سامان سفر ہوا بوقت سحر فرہنگ مردم خوار مع دو لاکھ سپاہ کے طرف خاور کے روانہ ہوا دو منزلہ سہ منزلہ کرتا ہوا قریب خاور پہونچا اپنے عیار مہتر سوس خنجر زن کو برائے خبر خدمت مین ارژنگ کے روانہ کیا یہ داخل شہر ہو کر شہر کی سیر کرتا ہوا در دولت پر پہونچا وہ وقت ہی کہ ارژنگ دربار مین بیٹھا ہوا ہی ذکر سلیم شیر صولت کا ہو رہا ہی کہ وہ ابھی تک جواب نامہ لیکر نہین آیا یمان یہ جو در دولت پر پہونچا اسنے درگہ سالار سے کہا کہ لیا کر میری خبر کرو کہ ایک عیار فرہنگ مردم خوار پہلوان جہان کا در دولت پر حاضر ہی اور باریابی چاہتا ہی کچھ عرض کرتا ہے یہ سنکے درگہ سالار دربار مین گیا اور جو عیار نے کہا تھا عرض کیا حکم ہوا کہ اسکو بھیجدو درگہ سالار نے آکر کہا کہ جاؤ یاد فرمایا ہی وہ اندر دربار کے آیا قواعد شاہی بجالایا ارژنگ نے کہا کہ کیون کیسلیے خاطر ہوئے ہو اسنے عرض کیا کہ پہلوان جہان مع لشکر کے قریب خاور پہونچے ہین مجکو برائے خبر روانہ کیا ہی لہکی خدمت مین یہ سنکے ارژنگ نے کہا کہ ای سختگان تم چند سردارون کو لیکر جاؤ اور اسکا استقبال کرکے لاؤ یہ سنکے سختگان اسی وقت اٹھا اور چند سردارون کو لیکر ہمراہ اس عیار کے چلا وہ عیار اپنے ہمراہ لیے ہوئے بیرون شہر آیا جب اسکا لشکر قریب رہگیا تو اسنے کہا آپ تشریف لائین وہ سامنے صوا کے لشکر اترا ہوا ہی مین جاکر اپنے مالک کو خبر کرون کہ وزیر خداوند تشریف لاتے ہین سختگان نے کہا بہتر وہ پاسے شاطری مارتا ہوا اپنے لشکر مین پہونچا اور داخل خیمہ ہو کر فرہنگ سے کہا کہ وزیر خداوند آپ کے استقبال کو بحکم خداوند تشریف لاتے ہین مین انکو راہ مین چھوڑکر آپکو خبر کرنے حاضر ہوا ہون یہ سنکے وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور خیمے سے نکل کر طرف سختگان کے مع اپنے سردارون کے چلا تھوڑی دور راہ طی کی ہوگی کہ عیار نے عرض کیا کہ ملاحظہ فرمائیے وہ سامنے وزیر صاحب آتے ہین اسنے دیکھا کہ ایک شخص جوان مگر خچر پر سوار رفیدہ بر سر گرد پیش اور چند سردار مرکبون پر سوار ادھر کو چلے آتے ہین ادھر جو سختگان کی نگاہ اسپر پڑی تو دیکھا کہ ایک پہلوان قوی ہیکل کہ قد اسکا مثل شجر تناور کے ہاتھ پانون قوی سینہ تختہ آبنوس سے بھی زیادہ سیاہ بڑے بڑے دانت سر پر خود رکھے ہوئے چلا آتا ہی گرد اسکے کئی سردار ہین جو مثل اسکے ہین بس سختگان نظر اول مین پہچان گیا کہ یہی وہ پہلوان ہی دیکھا کہ برابر اسکے وہ عیار بھی ہی اسنے اپنے دل مین کہا کہ یہ کسی نہ کسی اہل اسلام کا شکار ہوگا کیونکہ اسکی پیشانی سے حرام زادہ پنے کی علامت ظاہر ہی یہ کبھی نہ مسلمان ہوگا بس مارا جائیگا ایسی ایسی باتین دل سے کرتا ہوا چلا آتا ہی جب اسکے قریب پہونچا اسنے دیکھا کہ وزیر خداوند قریب آگئے وہ فوراً گینڈے پر سے کود پڑا اسکے کودنے سے جتنے سردار تھے سب اپنے اپنے مرکبون سے اتر پڑے یہ حرام زادہ اپنے دونون ہاتھ رومال سے باندھکر طرف سختگان کے یہ کہتا ہوا چلا کہ آپ وزیر خداوند ہین یہ اقصور خداوند سے معاف کرا دیجیے گا کہ مجکو آنے مین تاخیر ہوئی سختگان نے کہا کہ معاذاللہ یہ اتنا بڑا کافر ہو اور اتنا بڑا ارژنگ کا ماننے والا ہو کہ بسکی حد نہین ہی بس یہ بھی خچر پر سے اترا اور اسکی طرف چلا وہ مین دونون بغلگیر ہوئے سختگان نے اسکے ہاتھ کھولدیے اور کہا کہ خداوند بہت تمسے خوش ہین اسی سبب سے مجکو تمھارے لینے کو روانہ کیا اگر ناراض ہوتے تو کیون مجکو روانہ کرتے یہ کہکر اسکو گینڈے پر سوار کیا آپ اپنے خچر پر سوار ہوا اسکے ہمراہ اسکے خیمے مین آیا اسنے بڑے اعزاز سے لاکر مسند پر بٹھایا آپ روبرو بیٹھنے کا قصد کیا تھا کہ سختگان نے ہاتھ پکڑکر اسکو برابر اپنے بٹھا لیا مزاج پرسی کی اسنے بہت ادب سے جواب دیا کہ سختگان اسکی اس تہذیب سے بہت خوش

ہوا بعد مزاج پرسی کے سختگان سے کہا کہ اب آپ میرے ہمراہ دربار خداوندی مین تشریف لیچلین کیونکہ خداوند کو آپکا از حد اشتیاق ملاقات ہی وہ انتظار مین دربار مین تشریف فرما ہونگے اُسنے جواب دیا کہ میرا قصد تھا کہ مین آج آپکی مہمان دعوت کرتا کل بوقت سحر آپکے ہمراہ دربار خداوندی مین چلتا مگر آپ فرماتے ہین کہ خداوند کو انتظار ہوگا تو بندہ مجبور ہی بندہ حاضر ہی تشریف لے چلیے تاخیر نہ فرمایئے کہین ایسا نہو کہ عتاب خداوندی نہ نازل ہو یہ سنکے سختگان اُٹھا اُسکو اپنے ہمراہ لیکر مع اپنے سرداروں کے اور اُسکے افسرون کے طرف شہر کے چلا اور اہل لشکر کو حکم دیا کہ تم لوگ زیر دیوار شہر پناہ پڑاؤ کر دیگے اُسوقت خیمہ وغیرہ اکھڑنے لگے اُدھر یہ لوگ داخل شہر ہوکر دربار مین پہونچے جیسے ہی نہنگ نے ارژنگ کو دیکھا دوڑکر قدمون پر گرا ہاتھ چومے آنکھون سے لگائے قدمون پر بوسے دیئے بہت کچھ عذرخواہی کی ارژنگ اُسکو دیکھکر بہت حیران ہوا اور خیال کرنے لگا کہ ایسا کوئی سردار میرے دربار مین نہین ہی اہل دربار اُسکو نہ دیکھکر ششدر رہگئے ارژنگ نے اُسکے لیے اپنے تخت کے برابر کرسی بچھوائی کہ یہ جگہ اُسکے لایق تھی اور کہا کہ یہ مقام تمھارے لائق ہی وہ بڑے تکبر و غرور سے کرسی پر بیٹھا تمام اہل دربار کو بنظر غور دیکھا سب کو اپنے سے حقیر پایا سوائے اسلم و دیلم کے باوجیکہ دربار مین بڑے بڑے پہلوان تھے مگر سب اُسکے روبرو مثل طفل کے معلوم ہوتے تھے اُسکے سردار اُسکے قوی تھے تمام سردار اُسکے علی قدر مراتب بیٹھے تو دربار کا اور ہی رنگ ہوگیا یہان تو نہنگ دربار مین آیا اُدھر اُسکے لشکر نے تمام خیمہ وغیرہ زیر دیوار شہر پناہ برپا کیے لشکر اُترا اُدھر دربار مین ارژنگ نے حکم دیا کہ انکی دعوت کا سامان کیا جائے کیونکہ یہ ہمارے مہمان ہین یہ حکم دے کر دربار برخاست کیا اُسکے قیام کرنے کے لیے ایک محلے عمدہ مقرر ہوئی وہ اُسمین مع سردارون کے اُترا یہان سامان دعوت ہونے لگا انکو تو سامان دعوت مین مصروف رکھا جاتا ہی کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا

اب حال اُن فراریون کا تحریر ہوتا ہی جو کہ شہر آفتاب نما سے بھاگے ہین کہ اُنپر کیا گذری اور وہ کیونکر ارژنگ کے پاس پہونچے اُسکے بعد اور حالات بیان ہونگے

راوی نے بیان کیا ہی کہ جبکہ ہراہیان سلیم شیر صولت ہراہی سے سلیم کے کنارہ کرکے الگ کھڑے ہوئے تھے اور تماشہ دیکھ رہے تھے جبکہ سلیم شیر صولت مع اپنے ہراہیون کے روشنی جمال پر جلیس سے اُسکے چہرے پر نگاہ کرکے سہم کر غش کھا کر گرا تو کچھ لوگ تو اُسکی یہ حالت دیکھکر بھاگے تھے اور کچھ باقی رہگئے تھے وہ اس خیال سے کہ ہم اسکے بعد کی حالت کو دیکھین کہ کیا گذری جبکہ اُنکے روبرو سلیم مع اپنے ہراہیون کے سہما ہوا غش سے اُٹھا اور سجدہ کیا جیسا کہ تحریر ہو چکا ہی اور ہمراہ مسیح کے طرف قلعہ کے چلا گیا اور اہل شہر اپنے اپنے مقام کو اور لشکر مسیح طرف چھاؤنی کے تو لوگ باقی ماندہ بھی وہانسے بھاگے یہ جو بھاگے تو بھی انسے کوئی مزاحم نہین ہوا پہلے اُنکا حال تحریر ہوتا ہی کہ جو کہ قبل مین بھاگے تھے یہ جو بھاگے تو سیدھے منھ اُٹھائے ہوئے طرف پھاٹک شمالی کے پہلے جدھر یہ اُترے ہوئے تھے گو کہ یہ جانب جنوب سے آئے تھے مگر اُس بدحواسی مین کچھ خیال نہ رہا اُسی طرف کو چلے گئے اور بہت جلد راہ طے کرکے شہر سے نکل گئے اس خیال سے کہ کہین یہ بلا پھر بھی نازل نہو کہ ہم بھی اسی شہر مین رہجائین خداوند کو کون اس حال کی خبر کریگا اس سبب سے یہ لوگ بھاگے اور شہر سے باہر آکر دو کوس ہر ایک صحرا مین دھر لیا اس خیال سے کہ شاید وہ لوگ جو کہ ہمارے ساتھی ہین اس بلا سے محفوظ رہین اور چلے آئین تو ہمسے اس مقام پر اُنسے ملاقات تو ہوجائے یہ خیال رہے کہ نامے انھین کے پاس ہین اور یہ بھی ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ شہر آفتاب نما حد آخر اقلیم خورشید پر واقع ہوا ہی اسکے بعد اس اقلیم کا تو کوئی شہر نہین ہی لون تو ہزارون شہر ہین بلکہ جب سے یہان خدائی کا چرچا ہوا ہی یہ شہر اور

کیا گیا ہی قبل ہین اسقدر وسیع نہ تھا کہ جواب حالت ہی لہذا اب تحریر ہوتا ہی یہ لوگ تو یہان ٹھہرے ہوئے ہین کہ وہ لوگ جو چلے تو وہ بھی اسی جانب چلے مگر بہت تیز اس خیال سے کہ شاید سلیم دربار مین پہونچکر یا قلعہ مین پہنچکر خیال کرے یا کوئی عرض کرے کہ اسقدر سوار انکی ہمراہی سے نکل گئے تو وہ یہ سنکے برہم ہو اور کسی کو برائے گرفتاری روانہ کرے تو بہتر ہوگا کہ جلدی یہانسے نکل چلو یہ لوگ بھی بہت جلد راہ کو طے کرکے بیرون شہر آئے اور اسی صحرا مین پہونچے وہان پہونچکر اپنے ہم جنسون سے ملے انھون سے حالت دریافت کی انھون نے جو کچھ حالت گذری تھی سب بیان کی وہ یہ سنکے کہنے لگے کہ خوب خداوند نے ہمکو بچایا ورنہ مثل انکے ہم بھی اسی بلا مین مبتلا ہوتے اب ہمکو یقین ہو گیا کہ یہ سامر مزور ہی اب ہم یہ سب حالت خداوند کی خدمت مین چلکر عرض کرتے ہین آج تو یہان قیام کرینگے کل بوقت سحر یہان سے کوچ کرینگے انھون نے کہا کہ اچھا وہ رات اسی صحرا مین بسر کی بوقت سحر وہان سے ایک طرف کو روانہ ہوئے یہ لوگ بہت تیزی سے راہ طے کرتے جاتے ہین تین منزلین طے کی ہونگی کہ انکو ایک صحرا ملا بہت شاداب کہ سون سبزہ لگا ہوا ہر مقام پر لالہ و نافرمان کھلا ہوا موتیے مگرے کی خوشبو سے صحرا نہایت بسا ہوا طائران صحرائی درختون پر بیٹھے ہوئے چہچہ زنی کر رہے ہین بلبلین چہک رہی ہین طاؤس پھر رہے ہین جابجا چشمے جاری ہین جانوران شکاری بکثرت ہین ایک کوہ بلند ہی اور اوقات کوہ تا پائین گاہے رنگا رنگ سے آراستہ ہے آبشار اسپر سے گر رہی ہی ہوائے عیسیٰ دم مسیح نفس چل رہی ہی خوشبو سے گلہائے خودرو کے دماغ معطر ہوئے جاتے ہین یہ حالت اس صحرا کی دیکھکر باہم صلاح کی آج اسی صحرا مین قیام کرین کل یہان سے کوچ کرینگے یہ رائے سب کو پسند آئی یہ لوگ کئی روز کے بھوکے بھی تھے اس صحرا مین اشجار میوہ بکثرت تھے ان سب نے میوہ توڑکر کھایا پانی اس چشمے سے پیا حواس درست ہوئے جو کہ ذرا شوقین مزاج تھے وہ برائے شکار چلے اور چند آہوؤن کا شکار کرکے لائے انکے کباب لگاکر سب نے ملکر کھائے دس دس پانچ پانچ باہم ہوکر صحرا کی سیر کرنے لگے کوئی ادھر چلا گیا کوئی ادھر کوئی دره کوہ مین گیا جو جس مقام پر پہونچا اسنے اس مقام کو برا دلالہ و گل پایا گویا وہ بہشت تھا صحرا نہ تھا یہ لوگ سیر کر رہے تھے کہ انکو دور پر ایک بارگاہ نظر آئی اسکا کلس مثل آفتاب کے چمک رہا تھا یہ لوگ اس جانب کو چلے کہ چلکر دیکھین یہ کیا چیز چمک رہی ہی آیا کوئی پہاڑ ہی یا کوئی عمارت ہی کہ جسکا گنبد طلائی ہی کہ وہ چمک رہا ہی یہی خیال کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ جب بہت قریب پہونچے تو یہ دیکھا کہ ایک بارگاہ وہ کہ برپا ہی اسکے گرد و پیش اور بہت سے خیمے استادہ ہین ایک لشکر اترا ہوا ہی بازار مین آراستہ ہین مگر یہ ثابت ہوتا ہی کہ کوئی بادشاہ برائے شکار آیا ہی وہ جو چمک معلوم ہوتی تھی اس بارگاہ کے کلس کی تھی کیونکہ کلس پر اسکا طلائی ہونا دور سے چمکتا ہوا معلوم ہوتا تھا یہ لوگ یہ حالت دیکھکر ادھر کو چلے اور اس لشکر مین داخل ہوئے دیکھا کہ وہ لشکر خوب آباد ہی سب لوگ دل شاد ہین کوئی بادشاہ جلیل القدر کا لشکر ہی کہ وہ برائے شکار اس صحرا مین آکر مقیم ہوا ہی جو نشان لشکر بن ہین انکے پھریرون پر تعریف لقا و زمرد تحریر ہی یہ لوگ یہ دیکھکر بہت خوش ہوئے کہ یہ لشکر کسی زمرد پرست کا ہی اب تو یہ لشکر کی سیر کرنے لگے ادھر ادھر ٹہلنے لگے ابھی یہ سیر کر رہے تھے کہ ایک طرف سے کچھ مرکبون کے ٹاپون کی صدا آئی سب لوگ ادھر کو دیکھنے لگے کہ انھون نے دیکھا کہ ایک نامدار مرکب تیز رفتار پر سوار گرد اسکے بہت سے سردار ہر ایک شکار بند سے ہرن شکار کیا ہوا باندھے چلا آتا ہی داخل لشکر ہوکر وہ نامدار اسی بارگاہ کے قریب آکر مرکب پر سے اترا اسکے اترتے ہی وہ سب سردار بھی مرکبون پر سے اترے اور اسکے ہمراہ داخل بارگاہ ہوئے ملازم وہ شکار لیگئے ان لوگون نے کسی سے دریافت کیا کہ یہ نون بادشاہ ہی اور کیا نام ہی اور کس شہر کا بادشاہ اور کسقدر سپاہ و لشکر رکھتا ہی اسنے کہا کہ یہ بادشاہ ہین ملک فیروزیہ کے **فیروز شاہ** انکا نام ہی لشکر انکے ہمراہ ہمہ وقت دو لاکھ کا رہتا ہی یہ آج کئی روز سے اپنے شہر سے برائے شکار یہان تشریف لائے ہین انکے دو سپہ سالار ہین ایک کا نام **اکرام شیر** ہی اور دوسرے کا نام **احرام خوک پیشانی** ہی بڑے زبردست ہین انھون نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ خداوند لقا کی

مدد کو جائین مگر کچھ سوچکر خاموش ہو رہے اُسوقت اُنکے باپ صاحب تخت و تاج تھے یہ ولیعہد تھے جب وہ مرگئے تو یہ صاحب حکومت ہوے اُس حالت مین بھی یہ قصد کیا کہ خداوند لقا کی مدد کو جائین معلوم ہوا کہ خداوند چولا بدل کر طرف آسمان کے چلے گئے اب اُنکے فرزند رشید خداوند ہوے ہین اُنکا اسم مبارک زمرد ثانی ہے یہ بھی خاموش ہو رہے ہے کہ جبکہ خداوند نہین ہین تو ہمکو کیا ضرورت ہے کہ ہم اُنکی مدد کرین جبکہ وہ ہمکو یاد نہین کرتے ہین مگر یہ کیا کہ اُسدن سے خداوند زمرد کی بھی تعریف اپنے شہر مین کرنے لگے اور اُنکے بھی صفت اپنے نشانون پر تحریر کرائی اب یہ خبر پہونچی کہ وہ مسلمانون سے عاجز ہوکر تبدیل چولا کرکے آسمان پر چلے گئے اُنکے فرزند ارجمند فرنگ اب اُس خدائی کے مالک ہوے اُنکا قصد ہے کہ وہ خدا پرستون سے مقابلہ کرین چنانچہ اُنھون نے ایک ملک پر اہل اسلام کے قبضہ بھی کرلیا ہے اب اُنکا قصد اور طرف جانیکا ہے وہ لشکر جمع کر رہے ہین یہ سنکے ہمارے شہنشاہ بھی تیار ہوے لاکھ سپاہ کے اِس قصد سے اپنے شہر سے چلے تھے کہ خداوند کی شرکت کرین اپنے فرزند ارجمند یاقوت شاہ کو اپنی طرف سے شہر کا حاکم کیا اور اپنے دونون سپہ سالارون کو ہمراہ لیکر چلے کہ اس صحرا مین پہونچکر کچھ رائے پلٹ گئی فرمایا کہ کون جائے اسی صحرا مین قیام کرو یہان کی آب و ہوا بہت خوب ہے سیر اس صحرا کی دل کو مرغوب ہے کچھ شغل صید و شکار مطلوب ہو کیونکہ یہ امر دل کو بہت محبوب ہے بس آج پندرہ یوم سے اس صحرا مین ڈیرے ہین ہر روز شکار کو تشریف لیجاتے ہین اور شکار کھیل کے بوقت دوپہر تشریف لاتے ہین ابھی ابھی سواری اُنھین کی آئی تھی وہ سپہ سالار ہمراہ دستے ورنہ تم دیکھتے کہ قالب انسانی مین دیو سمائے ہین یہ سنکے وہ لوگ خاموش ہو رہے کہ اُس لشکر کے چند سوارون نے اُنسے دریافت کیا کہ آپ کون لوگ ہین چونکہ اُنکو معلوم ہو چکا تھا کہ یہ لشکر لقا پرستون کا ہے اُنھون نے کہا کہ ہم ملازم ہین خداوند فرنگ کے جو کہ آجکل خداوند ہین ہم اُنکے لشکر کے سوار ہین یہ سنکر وہ سوار اُنکو لیکر اپنے افسر کے پاس آئے کہا کہ یہ خداوند کے لشکر کے سوار ہین اُنکو شہنشاہ کی خدمت مین حاضر کرنا چاہیے وہ افسر یہ سنکے اُنکو ہمراہ لیکر دربارگاہ پر آیا یہان فیروز شاہ شکار پر سے آیا تھا سب سردار جمع تھے دربار آراستہ تھا کہ وہ افسر اندر گیا اور مجرا گاہ سے مجرا بجا لایا اور دست بستہ ہوکر یون عرض کرنیلگا کہ یہ غلام ایک خبر خوش لایا ہے بادشاہ نے کہا کہ بیان کرو اُسنے عرض کیا کہ چند سوار آپ کے لشکر مین اسوقت کسی طور سے لشکر خداوند کے آگئے ہین آپ کے لشکر کے سوارون نے جو اُنکو غیر دیکھا تو اُنھون نے بیان کیا کہ ہم لشکر خداوند کے سوار ہین وہ اُنکو لیکر میرے پاس آئے مین نے جو دریافت کیا تو وہی تقریر اُنھون نے مجھسے بھی کی ہین اُنکو لے کر حضور کی خدمت مین حاضر ہوا ہون وہ بیرون بارگاہ کھڑے ہین یہ سنکے فوراً فیروز شاہ نے کہا کہ اُنکو اندر بارگاہ کے طلب کرو اُس افسر نے ایک چوبدار سے کہا کہ وہ لوگ جو کہ بیرون بارگاہ کھڑے ہین اُنکو اندر بلا لو کہ تمکو شہنشاہ یاد فرماتے ہین اگر وہ آئین تو اُنکو اپنے ہمراہ لے آؤ وہ چوبدار یہ سنکے بیرون بارگاہ آیا اور اُن سوارون سے کہا کہ چلو تمکو شہنشاہ طلب فرماتے ہین وہ سب کے سب چوبدار کے ہمراہ ہوے اور اندر بارگاہ کے آئے بارگاہ کو خوب بر محل و کرسی سے آراستہ پایا سردارون سے بارگاہ کو بھرا دیکھا یہ سوار دیکھکر حیران ہوے اور حیرت زدہ ہوکر دیکھنے لگے کہ وہ چوبدار اُنکو لیکر مجرا گاہ پر آیا اور کہا کہ مجرا کرو وہ سامنے بادشاہ تشریف فرما ہین ان سب نے مجرا کیا قواعد شاہی بجا لائے اُسکے بعد دست بستہ ہوکر سامنے کھڑے ہوے فیروز شاہ نے خود اپنی زبان سے اُنسے دریافت کیا کہ تم لوگ کون ہو اُنھون نے دست ادب جوڑکر عرض کیا کہ حضور ہم خداوند کے لشکر کے سوار ہین یہ سنکے فیروز شاہ نے کہا کہ تم اودھر کہان آنکلے کیونکہ برسون ہو گئے کہ کبھی کوئی لشکر خداوند کا آدمی ادھر نہین آیا آدمی کا آنا تو درکنار غبار لشکر بھی نہین آیا یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ لوگ تشریف لائے مین کہانتک آپ کا

شکریہ ادا کرون یہ تو فرمایئے کہ آپ کا آنا دھر کیونکر ہوا کیا سبب ہوا یہ اُن لوگون سے آپ آپ کرکے
اس سبب سے کلام کرتا ہی کہ یہ جانتا ہی کہ یہ لشکر خداوندی کے لوگ ہین انکا اعزاز کرنا ضرور ہی پس
جب اسنے یون تقریر کی تو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم آپ کو اپنی سرگذشت سے آگاہ کرتے ہین یہ کہکر
ازابتدا تا انتہا تمام قصہ کہ سنایا اور کہا یہ سبب ہمارے اسطرف آنیکا ہوا یہ سنکر فیروزشاہ بہت حیران
ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی اور اُنسے کہا کہ وہ جواب نامہ ذرا مین بھی دیکھون تو آج نئی بات سننے مین آئی ہی
کہ کوئی خداوند آفتاب ہین اُنھون نے خدائی کا دعوی کیا ہی علاوہ خداوند کے برحق ہیں اُسکا
فرزند ہی اُسکو اُسنے اپنا نائب کیا ہی اور اُس خداوند آفتاب کی لڑکی ہی اُسکی درخواست خداوند نے
کی تھی اُسکی طلب مین نامہ محرر کیا تھا نامہ بر پر تو یہ اُفتاد پڑی تم لوگ نامہ لیکر بھاگے جو جو زمانہ
گذرتا جاتا ہی وہ وہ نئے نئے مذہب ایجاد ہوتے جاتے ہین یہ کیا اُسکو خبط ہوا ہی جو اُسنے خداوند
کی درخواست سے انکار کیا کیا اُسکی قضا آئی ہی اگر انکو غصہ آگیا اور دریاے قہر خداوندی جوش زن
ہوا تو ایک چشم زدن مین تمام ملک وغیرہ سب خاک سیاہ ہو جائیگا نہ اُسکا نشان ہوگا نہ خدائی کا پتہ ہوگا
اور وہ اپنے دل مین سوچا کیا ہی یہ بھی کوئی اُسکی خدائی ہی کہ بنی ہوئی خدائی ہی یہ تو کئی پشتون سے خدائی
ہوتی آئی ہی اُنکی خدائی سے کون انکار کرسکتا ہی معلوم ہوا کہ اُسکی قضا دامنگیر ہوئی ہی کہ اُسنے خداوند سے
فساد پر کمر باندھی ہی ذرا مین بھی تو نامہ دیکھون اُن سوارون نے کہا کہ وہ نامہ ہمارے پاس نہین ہی بلکہ
اور جو ہمارے ہمراہی ہین اُنکے پاس ہی یہ سنکر فیروزشاہ نے کہا کہ اُنکے پاس سے وہ نامہ لے آؤ ذرا ہم
دیکھین یہ سنکے اُنمین سے ایک سوار اجازت لیکر بیرون بارگاہ اور طرف اُس مقام کے چلا اور اُس مقام پر پہونچکر
تمام واقعہ اپنے ہمراہیون سے بیان کیا اور کہا کہ نامہ طلب کیا ہی وہ لوگ یہ سنکے کہنے لگے کہ چلو ہمبھی
چلتے ہین یہ کہکر وہ لوگ اُس سوار کے ہمراہ ہوے اور اُس لشکر کی طرف روانہ ہوے اور لشکر مین پہونچکر
بارگاہ کے قریب پہونچے اور وہ سوار اندر بارگاہ کے گیا اور عرض کیا کہ ای بادشاہ وہ لوگ حاضر
ہین جنکے پاس نامہ ہی یہ سنکے فیروزشاہ نے حکم دیا کہ اُنکو بلالو اُسنے چوبدار سے کہا کہ جو لوگ کہ باہر
بیرون بارگاہ کھڑے ہین اُنسے کہنا کہ تمکو شہنشاہ طلب کرتے ہین جسکے پاس نامہ ہو وہ میرے ہمراہ چلے
یہ سنکر چوبدار بیرون بارگاہ آیا اور اُسنے جو اُس سوار نے کہا تھا کہا پس وہ لوگ کہ جنکے پاس نامہ
تھا اُسکے ہمراہ ہوے اور مجرا گاہ پر سے مجرا بجالاے بارگاہ کو خوب آراستہ پایا جب وہ مجرا
کرچکے اُنسے فیروزشاہ نے نامہ طلب کیا اُنھون نے نامہ فیروزشاہ کو دیا فیروزشاہ نے جو وہ نامہ پڑھا
اور اُسکا مضمون دیکھا نہایت غصہ آیا اور اُنسے کہا کہ کیا کرون کہ یہ جواب نامہ ہی ورنہ مین چاک کرڈالتا
خیر تم لوگ تو یہ جواب لیکر خدمت مین خداوند کی جاؤ مین اقلیم خورشید یہ کو فتح لشکر جاتا ہون اگر بن پڑیگا
تو مقابلہ کرکے خداوند کی معشوقہ حاصل کرکے لیکر حاضر خدمت ہوتا ہون یہ سنکے وہ کہنے لگے کہ آپ کے
ہمراہ لشکر کسقدر ہوگا اُسنے کہا میرے ہمراہ دو لاکھ سپاہی ہین ابھی ایک لاکھ کا لشکر شہر سے بہت جلد
طلب کرسکتا ہون اُنھون نے عرض کیا کہ ہم کچھ عرض نہین کرسکتے ہین اگر خلاف مزاج مبارک وطبع عالی
نہو تو عرض کرین اگر گستاخی ہماری معاف کیجاے بادشاہ نے کہا جو کچھ تمکو عرض کرنا ہو عرض کرو ہمارے
خلاف مزاج نہوگا اُنھون نے عرض کیا کہ حضور جسقدر لشکر لیکر جائینگے وہ اُس لشکر کے روبرو کوئی حقیقت نہین
رکھتا ہی یہ حالت ہی کہ جیسے آٹے مین نمک ایک حملہ مین یہ بھی تو نہ معلوم ہوگا کہ یہ لشکر کسکا تھا کیونکہ وہان
اب قریب چالیس پینتالیس لاکھ کے لشکر ہی اُسکی چھاؤنی اندرون شہر و بیرون شہر ہی لہذا ہر روز لشکر زیادہ ہوتا جاتا ہی

کوئی دن ایسا نہین ہوتا ہی کہ دس ہزار یا بیس ہزار شریک نہوتے ہون پھر ایسی سپاہ کے روبرو تین لاکھ
کیا اصل رکھتے ہین جو واقعہ اصل تھا ہمنے بیان کردیا آیندہ حضور کو اختیار ہی یہ جو انھون نے کہا بادشاہ
نے کہا کہ یہ میرا لشکر ایک کرور سے مقابلہ کرنے کو موجود ہی اسقدر لشکر کی اسکے روبرو کیا حقیقت ہی
یہ جو بادشاہ نے کہا وہ سنکے خاموش ہو رہے کہا کہ اب ہم رخصت ہوتے ہین بادشاہ نے دریافت
کیا کہ تم کسقدر آدمی ہو انھون نے عرض کیا کہ قریب آٹھ نو سو کے ہونگے بس اسی وقت فیروزشاہ
نے ان سب کو خلعت دینے کا حکم دیا چونکہ بقصد شرکت ارژنگ اپنے شہر سے چلا تھا تو کل سامان اسکے
ہمراہ تھا بس اسی وقت اہلکارون نے خلعت سب کو دیے وہ خلعت لیکر اپنے مقام پر آئے بس ادھر
اسی وقت فیروزشاہ نے ایک سانڈنی سوار اپنے شہر کو پاس اپنے فرزند کے روانہ کیا کہ اس سے
کہنا کہ بادشاہ نے تمکو دعا کہی ہی اور کہا ہی کہ ایک لاکھ سپاہ اور ہمارے پاس روانہ کرو مین فلان صحرا
مین لشکر کے انتظار مین قیام پذیر ہون سپاہ آئے تو مین یہان سے طرف اقلیم خورشید یہ کے کوچ کرون
کیونکہ اس اقلیم مین ایک نیا مذہب جاری ہوا ہی اور وہ لوگ بہت مغرور ہین انکے حاکم نے خداوند کے
نامہ کو چاک کیا اور جواب سخت لکھا لہذا مین چاہتا ہون کہ قبل پہونچنے خداوند کے مین جاکر اس اقلیم کو
تاخت وتاراج کرون اور جب خداوند تشریف لائین تو بہت خوش ہون وقت ملاقات کے یہی تحفہ انکی
نذر کرون بس یہ پیام میرا دینا اور بتاکید کہنا اور اسی مضمون کا ایک نامہ لکھوا کر روانہ کیا وہ سانڈنی سوار
فورًا نا ملیکر روانہ ہوا یہان فیروزشاہ انتظار لشکر مین اسی مقام پر فروکش رہا جب وہ رات گذری
سحر ہوئی سواران مقرر بوقت سحر طرف خاور کے روانہ ہوے قطع راہ کرتے ہوے جاتے ہین کہ ایک
روز دور سے اک گرد بلند ہوتی ہوئی معلوم ہوئی اس گرد سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا کوئی لشکر آتا ہی یہ لوگ
اس کو دیکھکر ایک جانب کھڑے ہو گئے کہ وہ داہن گرد قریب اس مکان کے آکر ساکن ہوا اور اس گرد سے وہ لشکر
ظاہر ہوا جو کہ ارژنگ نے طرف طلسم فیروزیہ کے بپردگی طوفان کرگدن پیشانی روانہ کیا تھا اور وہ طلسم فیروزیہ
پر جاکر مدتون جادو سے لڑا تھا ادھر یک آفتاب علم کے ہاتھ سے شکست کھاکر بھاگا تھا اور پہلے تو طرف
خورشید نگار کے گیارا ہ مین خبر ملی کہ خداوند لشکر کشی کرکے طرف نہ طاق کے روانہ ہوے تھے کہ راہ مین شہر
خاور ملا اس مقام پر لشکر فروکش کیا مقابلہ ہوا بہرام خاوری سے اسنے شکست کھائی خداوند کا قبضہ شہر خاور
پر ہوگیا یا تو یہ لوگ خورشید نگار کو جاتے تھے یا ادھر سے پلٹ پڑے اور طرف خاور کے روانہ ہوے قطع راہ
کرتے ہوے چلے آتے تھے کہ یہ بھی اسی مقام پر پہونچے جس محرا مین وہ سوار راہ طے کرتے ہوے چلے جاتے تھے
کہ وہ گرد نمودار ہوئی یہ گرد اسی لشکر کی تھی جو کہ خاور کو جاتا تھا پاس ارژنگ کے پس جب ان سوارون نے دیکھا
کہ یہ تو لشکر ہمارا معلوم ہوتا ہی جو کہ طلسم فیروزیہ پر گیا تھا اور اسکا افسر طوفان تھا راہ مین اسکی یہ کیا حالت ہوئی ہاں کہ
تباہ ہی نہ کوئی افسر نہ اسقدر سپاہ ہی یہ کیا آفت نازل ہوئی یہ جو حالت دیکھی کہ نہ خیمہ ہی نہ خرگاہ ہی لشکر بہت
تباہ ہی تو یہ لوگ بہت گھبرائے ادھر ان لوگون نے ان سب کو بھگا تا تب تو اس لشکر سے بہت سے سوار انکی طرف
چلے اور انکے نام لیکر پکارے اور کہا کہ تم لوگ یہان کہان سے آئے ہو لشکر خداوندی کہان ہی جو تم یون اس صحرا مین
پھر رہے ہو ہمنے تو سنا تھا کہ خداوند نے خاور پر قبضہ کرلیا ہی اور شہر خاور قبضے مین خداوند کے ہی تو تمکو خلاف
معلوم ہوتا ہی انمین سے چند سوار پڑھکر آئے اور کہا کہ تمسے کیا بیان کرین کہ جو واقعہ ہمپر گذرا تم بیان کرو کہ تم کیا گذرا
تم لوطوفان کرگدن پیشانی کے ہمراہ برائے فتحی طلسمات گئے تھے اور ہمنے سنا تھا کہ تمہارا لشکر بمقابلہ لشکر
تہمتن خاوری فروکش ہوا اور مقابلہ ہونے والا ہی یہ کیا ہوا کہ تم لوگ بصورت تباہ وبحالت خراب چلے اور یہ نوبت

ہم پہونچی اور تمھارے افسر صاحب کیا ہوے اُنھون نے کہا کہ ہم اپنی حالت بیان کرینگے مگر تم یہ کہو کہ خداوند تو اچھے ہین کیونکہ ہمارے دل بہت پریشان ہین یہ سنکے اُن سب نے کہا پریشان نہو خداوند بہت اچھے طور سے ہین یہ سنکے وہ لوگ بہت خوش ہوے کہا کہ آؤ ہمارے لشکر مین یہ کہکر اُنکو اپنے ہمراہ لیکر لشکر مین آئے اُنھون نے اپنی سرگذشت بیان کی تمام روداد جنگ کی اُنھون نے اپنی کیفیت بیان کی اور کہا کہ ہم اِس سبب سے اِس صحرا مین تباہ ہین یہ سنکے وہ لوگ کہنے لگے کہ خوب ہوا کہ آپ لوگ ہمکو مل گئے لہذا اب ہم آپ ملکر خدمت مین خداوند کی چلینگے وہ رات اُسی مقام پر بسر کی بوقت سحر روانہ ہوے یہ لشکر کوئی قریب اسّی ہزار کے ہی چالیس ہزار اِس جنگ مین کام آیا ہی یہ تو اُدھر کو روانہ ہوے کہ اُنکا ذکر کیا جائیگا پہلے حال **فیروزشاہ** بیان ہوتا ہی اور اُس سانڈنی سوار کا جو کہ نامہ لیکر گیا ہی پس جب وہ سانڈنی سوار نامہ **فیروزشاہ** کا لیکر اُسکے لڑکے کے پاس پہونچا تو وہ دربار مین تخت پر بیٹھا ہوا تھا دربار جمع تھا سب سردار حاضر تھے کہ اُسنے مجرا کرکے نامہ دیا اُسنے وہ نامہ لیکر سر پر رکھا نامہ پر بوسہ دیا اور اُس نامہ کو دبیر کو دیا دبیر نے نامہ پڑھا وہ مضمون نامہ سے آگاہ ہوا اور سانڈنی سوار سے وہ نامہ دیکر جو زبانی بادشاہ نے کہا تھا عرض کیا وہ پیغام اور مضمون نامہ سنکے **یاقوت شاہ** نے فوراً حکم دیا کہ ایک لاکھ کا لشکر تیار ہوکر اور کوچ کرکے بابا جان کی خدمت مین جائے کیونکہ طلب فرمایا ہی یہ سنکے وہ جو سردار اُس دربار مین تھے عرض کرنے لگے کہ جن جن سردارون کو حکم صادر ہو وہ جائین **یاقوت شاہ** نے کہا جو جو سردار معزز ہین وہ جائین پس اُسوقت جن جن کے نام لیے وہ وہ سردار رخصت ہوکر اپنے اپنے مقام آئے سامان سفر کرنے لگے ادھر حکم چھاؤنی مین پہونچا کہ ایک لاکھ سوار پیادے تیار رہون کل اُنکو خدمت مین بادشاہ کی جانا ہوگا یہ حکم سنکے لشکر مین بھی سامان سفر ہونے لگا اُسقدر دن اور وہ رات تو اسی سامان مین گذری دوسرے روز وہ سردار جو کہ منتخب کیے گئے تھے اُنکے ہمراہ کرکے **یاقوت شاہ** نے ایک لاکھ سوار و پیادے طرف اُس صحرا کے کہ جہان باپ فرزند تھا روانہ کیا وہ سانڈنی سوار پیشاپیش لشکر جاتا تھا یہانتک کہ وہ لشکر اُس صحرا مین پہونچا اور اُس سانڈنی سوار نے بڑھکر **فیروزشاہ** کو خبر دی اُسنے چند سردارون سے کہا کہ لشکر کو لاکر اُتارو وہ گئے اور اُس لشکر کے افسرون سے ملے اُنکو لشکر مین لائے لشکر کو پڑاؤ کرا لا افسر ہمراہ اُنکے خدمت مین بادشاہ کی آئے مجرا بجا لائے قواعد شاہی ادا کیے اُنکو حکم بیٹھنے کا ملا وہ بقدر مرتبہ سلام کرکے بیٹھ گئے بادشاہ نے اپنے فرزند کی حالت دریافت کی اُنھون نے عرض کیا بہت اچھی طرح سے ہین آپ کو یاد کرتے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ حکومت کس طور سے کرتے ہین عرض کیا کہ بہت عدل و انصاف کے ساتھ تمام اہل شہر و اہل دربار و اہل لشکر سب اُنسے بہت خوش ہین اور اُنکے حکم کو مثل آپ کے حکم کے مانتے ہین اور اُنکو مثل آپکے جانتے ہین یہ سنکے بادشاہ بہت خوش ہوا اُسی وقت حکم دیا کہ کل وقت سحر لشکر تیار رہو ہم یہان سے طرف شہر **آفتاب نما** کے کوچ کرینگے یہ حکم فرما کے دربار خاست کیا سب اپنے اپنے خیمے مین سامان سفر کرنے لگے جب وہ رات تمام ہوئی بوقت سحر تین لاکھ فوج سے

فیروزشاہ نے طرف شہر **آفتاب نما** کے سفر کیا کہ اُنکا ذکر بھی آیندہ ہوگا

اب حال اُن سانڈنی سوارون کا تحریر ہوتا ہی کہ جو نامہ لیکر گئے ہین اور اُس نامہ بر کا جو کہ قلعہ سیہ تاب کو نامہ لیکر گیا ہی اور اُن بادشاہون کا نامے دیکھکر روانہ ہونا مع سپاہ و لشکر کے خدمت مین ارژنگ کے اور راہ مین خبر پاکر کہ خداوند طرف اقلیم خورشید یہ کے برسر سریں آفتاب پرست گئے ہین اُدھر کو روانہ ہونا مع دیگر حالات متعلق داستان ساقی نامہ

ساغر مہتاب لا ساقی نہ کے خم مرکے کرتا ہون خالی	قدح آفتاب لا ساقی سرخ آنکھین ہین پال متوالی	کیون دہر دم کہون شراب شراب نشہ گھٹتا نہین مرا برسون	زندگی ہی مری کباب شراب پھولی رہتی ہی آنکھون مین سرسون

لب ساغر کو چومتے ہین ہم — مست ہوکے جھومتے ہین ہم — مے کے دینے مین قیل وقال نکر — پارسائی کا کچھ خیال نہ کر
زہد و تقوے سے کیا غرض کیا کام — دختر رز کو تاکتا ہون مدام — مائل زہد مین بھلا کب ہون — مین شرابی ہون پارسا کب ہون
تو نے سمجھا مجھے نمازی ہی — ارے توبہ یہ جعلسازی ہی — آج قبلے سے گر گیا مُنھ مے — مے کے پینے کا کیا مزا مُنھ مے
آسمان پر سیاہ بادل ہو — اور بغل مین سفید بوتل ہو — کاگ بھی بیشمار ہو اُسمین — مے بھری لال لال ہو اُسمین
لطف دنیا مین جب ہی جینے کا — پھر مزا ہو شراب پینے کا — اے مرے مہربان مرے ساقی — اے مرے رازدان مرے ساقی
لا میان دست رز کو دیکر دم — یار مجھکو ہمارے سر کی قسم — مے پیو جبتک تو ہوش آجائے — پھر جوانی کا جوش آجائے
تشنے مین ماجرا سناؤن پھر — تجھکو قصہ نیا سناؤن پھر

بیت نگارندۂ معنی خوش بیان ✦ چنین کرد این داستان را بیان ✦ راویان خوش تقریر نے اس داستان کو یون تحریر کیا ہی کہ جبکہ نامہ برار ژنگ کا راہ کو طے و ذکر کے قلعہ سیہ تاب کے قریب پہونچا اُسکو شام ہوگئی بیرون قلعہ اُترا کہ رات بسر ہو لے تو داخل شہر ہون یہ داستان جلد اول مین یہان تک بیان ہو چکی ہی کہ مہران گ گردن بعد تبدیل لباس اپنے چچا کی رائے سے شیران نامے ایک امرائے شہر کو اپنی طرف سے حاکم کرکے مع تین لاکھ اسی ہزار فوج کے طرف قلعہ قمر بخش کے برائے مقابلہ اہل اسلام قلعہ سے نکلکر چلا تھا یہ بیان ہو چکا ہی اور سرخیوش اپنے شہر خابیہ کو چلا گیا اُسکے لڑکے کا نام ہی اسکا حال تو پھر تحریر ہوگا مگر پہلے حال مہران قلمبند ہوتا ہی کہ یہ ایک صبح مین قلعہ سے نکلکر فرد کش ہوا تھا جسروز یہ شہر سے نکلا تھا اُسی دن یہ نامہ بر قریب پہونچا تھا چونکہ یہ شہر سے نکلکر کوئی دو کوس پر خیمہ زن ہوا تھا اسکے خیمہ زن ہونیکا اُس مقام پر ایک سبب اور بھی تھا وہ یہ سبب تھا کہ ابھی اسکا کل لشکر اسکے ہمراہ نہین ہوا تھا یہ اُسکے انتظار مین اُس مقام پر اُترا تھا کہ وہ لشکر بھی آلے تو کوچ کرون یہ تو اس انتظار مین وہان اُترا ہی اور یہ نامہ بر دوسری راہ سے قریب قلعہ پہونچا چونکہ رات ہوگئی تھی یہ اُسی مقام پر ٹھہر گیا جب رات بسر ہوگئی تو صبح کو اسنے قصد داخل ہونے شہر کا کیا ابھی یہ داخل شہر نہین ہوا تھا کہ اسنے دیکھا کہ شہر کے اندر سے کچھ سپاہ چلی آتی ہی یہ اُس سپاہ کو دیکھکر ٹھہر گیا جب تمام لشکر نکلکر ایک طرف روانہ ہوا اوسنے خیال کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی کسی سے دریافت کرنا ضرور ہی پس اسنے اُن لوگون سے جو کہ عقب مین لشکر کے رہگئے تھے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کہان جاتا ہی اُنھون نے دیکھا کہ ایک سانڈنی سوار بطور نامہ دار کے ہی مگر لقا پرست ہی جو کہ علامت لقا پرستی کی ہم رکھتے ہین یہ بھی رکھتا ہی یہ دیکھکر کہا کہ اے بھائی کیا بیان کرین ہمپر ایک نئی آفت نازل ہوئی ہی کہ ایک تھوڑا عرصہ گذرا ہی کہ ایک پہلوان خداوندار ژنگ کا مع اسی ہزار فوج کے ادھر آیا کیونکہ وہ برلے مقابلہ اہل اسلام جاتا تھا اور ہمارے بادشاہ سے مدد کا خواستگار رہا چونکہ بادشاہ لقا پرست تھے اُنھون نے اُنکی مدد کی یعنی اُنکے ہمراہ مع تین لاکھ سپاہ کے تشریف لیگئے چونکہ وہ خانہ کعبہ جو کہ معبد گاہ اہل اسلام کا ہی اُسپر لشکر کشی کرکے جاتے تھے بحکم خداوندار ژنگ راہ مین کوئی قلعہ ہی قمر بخش وہ ملا اُسکا حاکم مسلمان تھا اُنکو جو خبر معلوم ہوئی مخمور اور ہمارے بادشاہ نے یہ قصد کیا کہ پہلے اس قلعہ کو فتح کرلین تو آگے روانہ ہون پہلے اسکو نامہ لکھا اُسنے جواب نامہ سخت دیا جنگ کی نوبت پہونچی اور مقابلہ ہوا پہلے تو سرمیدان آکر مقابل ہوا جب اُسنے شکست کھائی تو قلعہ بند ہوکر مقابلہ کیا اور اپنے مددگارون کو خبر کی جسمین ہمارا بادشاہ یورش کرکے قلعہ پر گیا اُسی روز اسکی کمک آگئی مخمور وغیرہ مع ہمارے بادشاہ کے کوئی شہریار ہی کہ وہ نبیرہ ہی حمزہ کا اُسکے ہاتھ سے قتل ہوے لشکر نے شکست کھائی ہم تو اپنے ملک کی لاش لیکر ادھر چلے آئے اور سپاہ ارژنگ اپنے سردار کی لاش لیکر اپنے شہر کو واپس گئی جب اپنے اپنے آقازادے یعنی مہران کو آکر خبر کی تو پہلے اُنھون نے بہت رنج و غم کیا شہر بھر کو سیاہ پوشی کا حکم دیا اپنے چچا کو اپنے باپ کے قتل ہونے کا نامہ لکھا اور ترک حکومت کرکے بیٹھ رہے جب اُنکے چچا کو خبر ہوئی تو وہ اُسی وقت تھوڑا سا لشکر لیکر اپنے بھتیجے کے پاس آئے سمجھا بجھا کر ترک لباس کرایا اور پھر حکومت پر بٹھایا اب اُنکی

راے سے برائے مقابلہ اہل اسلام قلعہ قمر بخش کی مع تین لاکھ اسی ہزار فوج کے تشریف لے چلے ہین ہم انھین کے لشکر
کے لوگ ہین اور یہ جو لشکر ابھی ابھی شہر سے نکلکر گیا ہی یہ اُسی شہزادے کا لشکر ہی کیونکہ وہ کل شہر سے کوچ کرکے
دو کوس پر اُترا ہی یہ جو اُس سانڈنی سوار نے سُنا کہا خوب ہوا کہ مین اسوقت پر پہونچا ورنہ شہزادہ اگر کوچ کرکے
چلا جاتا تو بڑی خرابی ہوتی اُنھون نے کہا کہ تمکو کیا ضرورت ہی شہزادے سے سانڈنی سوار نے کہا کہ مین نامہ لیکر
آیا ہون خداوندار ژنگ کا اُنھون نے اُنکو طلب کیا ہی کہ وہ برائے مقابلۂ اہل اسلام جاتے ہین یہ سنکے وہ لوگ
کہنے لگے کہ اب تم شہر مین جاکر کیا کروگے ہمارے ہمراہ لشکر مین چلو اُسنے کہا مجھے اُنھین سے ملنا ہی بس سانڈنی سوار
بھی ہمراہ اُنکے لشکر مین آیا یہان جو آکر پہونچا دیکھا کہ بہت بڑا لشکر اُترا ہوا ہی سیکڑون خیمہ و بارگاہین استادہ ہین اور
یہ لشکر بھی آکر اُترا یہ سانڈنی سوار قریب بارگاہ پہونچا دیکھا درگہ سالار دربارگاہ پر بیٹھا ہوا ہی اُسنے کہا کہ میری خبر کرو
کہ ایک نامہ برباس سے خداوندار ژنگ کے آیا ہی نامہ لایا ہی کچھ خداوند نے تحریر کیا ہی وہ درگہ سالار یہ سنکے اندر
بارگاہ کے گیا عرض گاہ پر سے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ ایک نامہ برباس سے خداوندار ژنگ کے آیا ہی نامہ لایا
ہی بار چاہتا ہی اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی مہران نے حکم فرمایا کہ اُسکو بارگاہ مین لے آؤ کیونکہ میرے نصیب
نے ترقی کی کہ خداوند نے خبر لی ورنہ ایک مدت ہوگئی نہ لقمانے خبر لی نہ نعمانی نے مگر ہم اُنکی بندگی کیے گئے
نہین معلوم کیا ہوا کیا میرے ستارے نے گردش کی کہ خداوندار ژنگ کو میری طرف رغبت ہوئی اسی امید مین
والد بزرگوار رہے کہ خداوند لقمانی یاد فرمائین اُنھون نے نہ یاد کیا جب وہ چولا بدلکر آسمان پر چلے گئے اور اپنی
جارف سے اپنے فرزند نعمانی کو خاکر گئے تو یہ خیال ہوا کہ اب یہ خبر لینگے مگر اُنکو بھی کچھ خیال نہ آیا آخر کو وہ بھی چلے
گئے اپنی خدائی اُنکو دے گئے اُنھون نے بھی ایک مدت تک خبر نہ لی مگر ہم ایسے اُنکے بندے ہین کہ اُنکے ایک
سردار نے آکے کہا کہ ہماری شرکت کرو والد بزرگوار نے ایسی شرکت کی کہ اُسکے ہمراہ جان دی یہان بھی شرکت
کی اور وہان بھی ساتھ نہ چھوڑا چلے گئے مرکے بھی ساتھ رہے ایسی شرکت کرے جیسے والد نے کی اب کیون خبر لی
خدا دیکھنا چاہیے یہ تو اپنے مقام پر بیٹھا ہوا یہ تقریر کر رہا تھا کہ درگہ سالار نے جاکے اُس سے کہا کہ جاؤ تمھاری
طلب ہی اندر بارگاہ کے وہ اپنی سانڈنی پر سے اُترکے اندر بارگاہ کے پردہ اُٹھاکر آیا مجرا گاہ سے مجرا ادا کیا
مہران نے مجرا لیکر اُسکو بیٹھنے کا حکم دیا وہ کرسی خالی پر بیٹھ گیا اُسنے بارگاہ کو خوب آراستہ پایا دیکھا کہ ایک
جوان تاج سر پر چمکے ہوے چہرہ مثل آفتاب کے روشن چہرے سے رعب شاہی و صولت جہان پناہی آشکار
ہی دوسرے یہ بات ہی کہ وہ ہم بادشاہ و ہم پہلوان ہی اور برابر تخت کے دنگل پر ایک پہلوان بیٹھا ہوا ہی بعد دیر سالار کے
کہ جسکا مثل و نظیر نہوگا مگر شہرت اُسکے چہرے سے آشکار ہی وہ بادشاہ اُس سے اُستاد اُستاد کرکے کلام کرتا ہی
اور سب سے سردار ہین تمام بارگاہ سرداروں سے مملو ہی یہ اس دربار کو دیکھکر دنگ ہوگیا مہران نے کہا کہ ای
نامہ بر کسکا نامہ لایا ہی اُسنے کہا کہ خداوندار ژنگ کا نامہ لایا ہون مہران نے کہا لاؤ مین نامہ دیکھون نامہ بر
نے نامہ مہران کو دیا اُسنے نامہ لیکر سر پر رکھا آنکھون سے نامے پر بوسہ دیا چوما اُسکے بعد دبیر کو دیا کہ پڑھو
آمین خداوند نے کیا تحریر کیا ہی بس دبیر نے نامہ لیکر اور لفافہ سے نکال کر پڑھنا شروع کیا جو کہ مضمون تحریر ہو چکا ہی
وہی مضمون تھا مہران مضمون نامہ سُنکے بہت خوش ہوا اور طرف اہل دربار کے متوجہ ہوکر کہا کہ اب خداوند کو خیال آیا ہی
اور مجھکو برائے شرکت مقابلہ مسلمانان طلب فرمایا ہی جبکہ مین خود قصد کرکے شہر سے نکلا ہون خیر میرے فخر کی بات
جگہ ہی کہ خداوند کو خیال تو آیا ورنہ کب ایسا ہوا تھا اسی امید مین کون کون وانتقال کر گیا کتنے بڑے افسوس
کا مقام ہی کہ اسوقت والد نامدار نہ حیات ہوے ورنہ بہت خوش ہوتے کیونکہ ہمیشہ یہ امید رہی کہ مجھکو خداوند
طلب فرمائین اور مین اُنکی خدمت مین جاؤن خیر وہ تو انتقال کر گئے مین اُنکی امید کو بر لاتا ہون خداوند کی

خدمت مین جاؤنگا یہ کہکر حکم دیا کہ اس نامہ بر کو بڑی عزت سے اُتارو جگہ قیام کرینگی دو کہ یہ نامہ بر خداوند کا ہی بس لوگون
نے اُسی وقت اُسکو لیجا کر ایک خیمۂ معقول مین اُتارا ادھر مہران نے دربار برخاست کیا اور خاصہ نوش فرما کے چند
معزز سردارون کو مثل اپنے سپہ سالار وغیرہ کے طلب کیا اور صحبت مخلیہ برپا کی شمع رائے روشن کی کہ کیا کرنا چاہیے
اس نامہ کا کیا جواب تحریر کرون آیا قلعہ قمر بخش پر برسر اہل اسلام جاؤن اور اُنسے اپنے باپ کے خون کا عوض
لون یا خدمت خداوند مین جاؤن اُنکا شریک ہو کر اہل اسلام سے مقابلہ کرون اس امر مین آپ لوگون کی کیا
رائے ہی سب نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہماری تو یہ رائے ہی کہ آپ قلعہ قمر بخش پر لشکر کشی کر کے تشریف لیجیے
اور اُنسے بادشاہ کے خون کا عوض فرمائیے خداوند کے پاس جانے کی کوئی ضرورت نہین ہی اُنکا منشا بھی تو اسی امر
کے لیے ہی اور آپ بھی تو تشریف لیے جاتے ہین آپ ادھر سے مقابلہ کرتے ہوے اور اہل اسلام کو قتل کرتے ہوے
تشریف لے چلین خداوند اُدھر سے آئین اہل اسلام کو گھیر کر قتل فرمائین جب دونون جانب سے اُنپر دھاوا پڑیگا تو خوب ہوگا ایسی
حالت مین یقین ہی کہ اہل اسلام پریشان ہون اور عاجز ہو کر اطاعت قبول کرین یہ سنکے مہران نے طرف سپہ سالار کے
دیکھا اور کہا کہ آپ کچھ نہ بولے اسکا کیا سبب ہی کیا آپ کی یہ رائے نہین ہی جو ان لوگون کی رائے ہی ہین تو آپ کی
رائے کے موافق کاربند ہونگا یہ سنکے سپہ سالار نے اُن لوگون کی طرف متوجہ ہو کے کہا کہ آپ لوگ کیا نقص
خیال کرتے ہین اس امر مین کہ بادشاہ پاس خداوند کے تشریف لیجائین جو منشا کہ آپ قلعہ قمر بخش کے اوپر جاتے ہین
خیال کرتے ہین وہی امر تو اُنکے پاس جانے مین بھی حاصل ہوتا ہی یہی مرضی ہی کہ اہل اسلام سے مقابلہ ہو وہی امر تو
اُس مقام پر بھی جانے سے حاصل ہوتا ہی اور بلکہ ایک امر یہ ہی کہ ایک بہت بڑا احسان خداوند پر ہوتا ہی کہ اُنکی مدد
کرینگے اور اُنکی زیارت سے مشرف ہونگے جو کہ برسہا برس سے امید ہی میری تو یہ رائے ہی کہ اُدھر کا قصد معطل کیا جائے
اور طرف خداوند کے کوچ کیا جائے مہران نے کہا کہ آپ نے میری مرضی کے موافق ارشاد کیا مین اس رائے
کو پسند کرتا ہون وہ لوگ جو کہ اُسوقت حاضر تھے اور وہ رائے دی تھی جب یہ سپہ سالار نے کہا کہ کیا نقص خداوند
کے پاس جانے مین آپ کے نزدیک ہی اُنھون نے کہا کہ اسکا سبب یہ ہی کہ ہمکو خداوند کی شرکت ناخوش معلوم ہوتی ہی کہ ہمارے
بادشاہ نے شرکت اُنکے پہلوان کی کی قتل ہوے یہ سبب تھا جو چاہے اُدھر جانے سے ممانعت کی مہران نے فرمایا کہ
یہ کوئی دلیل قوی نہین ہی کہ جو اس امر کی مانع ہو مین میرے اُستاد کی رائے بہت ٹھیک ہی کل مین ادھر کے جانے کو معطل کر کے
خدمت خداوند مین روانہ ہونگا جب یہ رائے قرار پاچکی تو سب کو مہران نے رخصت کیا اور خود بھی اپنے مقام پر آرام کیا جبتک
کہ وہ رات بسر ہوئی بوقت سحر اُس سانڈنی سوار کو ہمراہ لیکر پانچ تین لاکھ اسی ہزار لشکر کے طرف شہر خاور کے کوچ کیا کہ
اسکا ذکر پھر ہوگا جب وقت آئیگا اب اور نامہ بروں کا حال تحریر ہوتا ہی ایک نامہ بر شہر سرخابیہ مین سرخپوش کجگردن
کے پاس پہونچا اور داخل شہر ہو کر دولت پر جو پہونچا درگہ سالار سے اپنے آنے کی خبر کرائی داخل دربار ہوا اور قواعد شاہی
بجالا کر ارژنگ کا نامہ دیا اُسنے نامہ پڑھکر اُسکی پشت پر تحریر کر دیا کہ مین حاضر ہوتا ہون اور نامہ بر کو خلعت وغیرہ
دیکر رخصت کیا وہ اُدھر کو چلا اُسنے تین چار روز کے عرصے مین سامان سفر درست کر کے ایک لاکھ پچاس ہزار لشکر سے طرف
شہر خاور کے کوچ کیا اپنے فرزند سرخاب کو اُس شہر کا حاکم کیا کہ اسکا بھی ذکر وقت پر تحریر ہوگا جو نامہ بر کوئی تو شہر
مضرابیہ مین مضارب شاہ کے پاس پہونچا کیونکہ وہ لقاپرست تھا اُسکو نامہ دیا اُسنے نامہ پڑھ کے اور نامہ بر کو
رخصت کر کے اور پچاس ہزار فوج سے طرف خاور کے روانہ ہوا کوئی نامہ بر شہر محرابیہ مین محراب شاہ کے پاس گیا اُسکو
نامہ دیا وہ بھی ایک لاکھ بیس ہزار فوج لیکر روانہ ہوا کوئی سانڈنی سوار تلاش کرتا ہوا شہر منجر بیہ مین منجر شاہ کے پاس
نامہ لیکر پہونچا اُسکو نامہ دیا وہ بھی نامہ دیکھکر اسی ہزار سپاہ سے طرف خاور کے روانہ ہوا ایک سانڈنی سوار شہر شمشاد
مین شمشاد شاہ کے پاس گیا اُسکو نامہ دیا وہ بھی نامے کے مضمون سے واقف ہو کر اور ایک لاکھ دس ہزار فوج لیکر روانہ ہوا

ایک ساڈنی سوار شہر زنگبار مین پہونچا اور نامہ احمر زنگی کو دیا وہ بھی نامے کے حال سے آگاہ ہوکر اپنے ایک لاکھ مین ہزار زنگیون کے طرف خاور کے چلا بس اسی قدر نامہ ساڈنی سوار لیکر چلے تھے اُن سب نے ملک کفار کے تلاش کرکے پہونچا دیے یہ خیال رہے کہ بادشاہ چلا ہی کسکے ہمراہ پہلوان زبردست ہین کیونکہ اہل اسلام کے مقابلہ کو چلا ہی اور یہ لوگ اہل اسلام کی شمشیر زنی کی خبر سنے ہوے ہین مقام خیال کرنیکا ہی کہ اسقدر اہل اسلام نے شمشیر زنی کرکے اور کفار کشی کرکے دنیا کو پاک کیا مگر اسپر بھی کفارون کے شہر بشہر نکلتے چلے آتے ہین انشاء اللہ اس دفعہ سب کا خاتمہ بھی ہی کوئی نہ باقی رہیگا اور یہ بیحد بادشاہ ارژنگ کی مدد کو پہنچے ہین سب بتپرست زمردپرست ہین لکھی اور باقی ہین جنکا ذکر آیندہ ہوگا بس یہ بادشاہ مع لشکرون کے کوچ مقام کرتے ہوے چلے جاتے ہین کہ ہر ایک کا ذکر وقت پر ہوگا دیکھیے کس وقت پہونچتے ہین اور کس مقام پر ارژنگ کے شریک ہوتے ہین شعر ازین قصہ یکدم فراموش کن ۔ نرجاے دگر داستان گوش کن

اب حال تحریر ہوتا ہی چترنگ بن زمرد کا جو کہ بطن سے ایک ساحرہ کے ہی اور اُسکی خدائی کا حال اس داستان مین بیان ہوگا اور اُسکا لشکر کشی کرکے طرف ارژنگ کے چلنا اور راہ مین خبر پاکر کہ ارژنگ طرف اقلیم خورشید یہ کے گیا ہی اسکا بھی اُسی طرف کو روانہ ہونا اور اُسکا راہ مین جو ملک کہ تھا پرستون کے تھے اُن سب کو اپنا شریک کرنا اور بڑے مجمع سے طرف اقلیم خورشید یہ کے جانا اور دیگر حالات متعلق داستان ہذا

راویان شیرین گفتار نے اس داستان عجائب نگار کو یون زیب گوش سامعان ذی ہوش کیا ہی کہ جب زمرد ثانی ہاتھ سے صاحبقران ثانی کے واصل جہنم ہوا تھا اور اُسکا لشکر تباہ ہوا تھا اُسی زمانے مین ایک ساحرہ اُسپر عاشق ہوئی تھی اور اُسنے اُس سے وصل حاصل کیا تھا اور ایک زمانے تک اُسکے ہمراہ رہی تھی یہ داستان لعل نامہ مین تحریر ہوئی تھی اب لکھی جاتی ہی جبکہ لشکر تباہ ہوا تو وہ ساحرہ بھی ایک جانب کو تباہ ہوکر نکل گئی اُس ساحرہ کا نام حمبود جادو تھا کوئی ساحرہ زبردست نہ تھی یہ جو بھاگی تو بسبب خوف اہل اسلام کے اسنے اپنا مسکن کوہ وصحرا مقرر کیا یہ اپنی بسر اوقات کوہ مین کرنے لگی اسنے سحر سے ایک باغ بنا لیا تھا اُسمین رہتی تھی چونکہ شہوت پرست بہت تھی اسنے یہ دستور بنا لیا تھا کہ جو کوئی مسافر اُدھر سے برگشتہ بخت نکلا اسنے اُسے سحر سے اپنا عاشق بنایا اپنا کام نکالا پھر اُسکو اُسی مقام پر چھوڑ آئی اور اپنا سحر اُتار لیا وہ اپنی راہ کو روانہ ہوا یہ بیٹھی ہوئی اپنے باغ مین یہ کرشمہ کیا کرتی تھی اور اپنے باغ کو اسنے سحر سے نظر بندی سے پوشیدہ کر دیا تھا کوئی دیکھ نہین سکتا تھا ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی تھی کہ اُسی صحرا کے قریب ایک ملک ہی کہ اُس ملک کا نام شہر نیرنگ ہی اور اُسکا حاکم شداد بادشاہ کرکے مشہور تھا مرد جوان خوبصورت مگر زمردپرست اگر وہ جو شکار کھیلتا ہوا ادھر آنکلا اسکی جو نگاہ پڑی یہ اُسکو نیچہ بنکر اپنے باغ مین اُٹھا لائی چونکہ حاملہ بھی تھی زمانہ وضع حمل قریب تھا مگر اُسپر بھی اپنی حرکت سے باز نہ آتی تھی رات دن اسی فکر مین رہتی تھی کہ کسی صورت سے کام نکلے جائے جاہے جوان ہو چاہے ضعیف اُسکو اپنے مطلب سے مطلب تھا شداد بادشاہ کو جو اُٹھا لائی وہ بیہوش ہوگیا تھا اُسنے اُسکو مسہری پر لا کر لٹا دیا اور آپ سحر سے ایک حسین کی صورت بنکر تیار ہوئی اور اُسکے بالین پر آکر کھڑی ہوئی اور گلا بغیرہ اُسکے منہ پر چھڑکا اُسکو ہوش آیا اُسنے جو آنکھ کھول کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک نازنین حسین بالین پر کھڑی ہی کہ جسکے نور رخسار سے تمام مکان روشن ہی اور مین ایک مسہری پر لیٹا ہون اور ایک مکان خوب آراستہ و پیراستہ ہی اسنے جو اُس نازنین کو دیکھا اُسکی محبت اسکے دل مین پیدا ہوئی اور یہ اُٹھ بیٹھا اور اُسکا ہاتھ پکڑ کے اپنے پاس بٹھا لیا وہ تو اُسکی بھوکی تھی

اور یہی اُسکا مطلب تھا مگر ناز و غمزے سے کہنے لگی یہ کون حرکت ہی آپ کی تو وہ مثل ہی مان نہ مان مین تیرا مہمان نہین
آپ کو جانتی ہون نہ آپ مجھکو پہچانتے ہین اور آپ میرا ہاتھ پکڑے لیتے ہین مین کیونکر آپ کے برابر بیٹھ جاؤن یہ کوئی بات
ہی کہ مین غیر مرد کے پہلو مین بیٹھون دمعلوم کیا ہو کیا نہو مین مرد کے نام سے ڈرتی ہون کیونکہ سنا گیا ہی کہ یہ لوگ بڑے بیوفا
اور بیمروت ہوتے ہین پھر ایسے لوگون سے ملنا کیا ضرور ہی بس لے بس اپنے اخلاص کو اپنے پاس رکھیے نہ معلوم کون مرد اس
آپ کو یہان پہونچا گئی اگر مین یہ جانتی تو کبھی اسوقت باغ مین نہ آتی آج تو یہ نئی بات ہوئی ہی کہ جو کبھی نہوئی تھی برسون
سے مین اس باغ مین آتی ہون سیر کرتی ہون مگر اسلے گرد و نواح مین مرد کی صورت نظر نہ آئی تھی یہ سنکے شداد شاہ نے
کہا کہ ای جان جہان گھبرائو نہین مین انسان ہون کوئی بلا نہین ہون وہ کہنے لگی مین تو یہی خیال کرتی ہون کہ تم ضرور کوئی بلا
ہو یا تو کوئی دیو ہو یا جن اسطرف آ نکلے ہو یہ باغ اچھا معلوم ہوا تھوڑی دیر کے لیے تم گئے کہ مین آگئی تمنے اپنی صورت
انسان کی بنالی مین مارے خوف کے مری جاتی ہون اگر مین یہ جانتی کہ آج باغ مین بلا ہی تو مین کبھی نہ آتی لو اور سنو مجھکو
مردارین باہ دری مین اکیلا چھوڑ کر چلی گئین ایسی مستانیان ہوئی ہین کہ انکو مارے مستی کے کچھ خیال ہی نہین رہتا آج مکان
پہ جاکر اماں جان سے کہکر کتنی جوتیان کھلواتی ہون ان کمبختون کو کسی امر کا خیال نہین ہی یہ کہکر جھٹ موٹ دوپٹا نام
لیکر پکارنے لگی اری سیونی اری شبنو اری چاندنی کدھر گئی اری نرگس دیکھ تو مجھکو اس دیدہ بازی کی امان جان سے
کیسی سزا دلاتی ہون کہ تو عمر بھر یاد کریگی تیری تو آنکھین نکلوا لونگی جیسے تو مجھکو تنہا چھوڑ کر دیدہ بازی کرنے کو چلی گئی ہی ویسا
کوئی ہو تو بولے یہ تو اسکا فقرہ ہی ادھر شداد شاہ بھی ڈرا کہ شاید کوئی آجائے یہ کون میرا ایسا دشمن تھا جو مجھکو اس مقام
پہ پہونچا گیا مین تو شکار کھیل رہا تھا کہ خود بخود مین بیخبر ہو گیا آنکھ بند ہو گئی تھی اب جو آنکھ کھلی اپنے کو اس مقام پر پایا اور اس بلا
مین مبتلا ہوا مین تو اسیر و فریفتہ ہو گیا ہون یہ ایسی باتین کرتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ کسی ملک کی شاہزادی ہی اور یہ باغ اسنے
اپنی سیر کے لیے بنایا ہی کبھی کبھی اس باغ مین سیر کرنے کو آتی ہی آج بھی حسب معمول قدیم آئی ہی کہ مجھکو پایا کیونکہ ایک نئی بات
دیکھی ہو یہ خیال یہ میرے سرہانے کھڑی ہوئی اسکی خواصین مصاحبین سیر باغ کر رہی ہونگی کہ جسکو یہ پکار رہی ہی اب
دیکھیے آبرو کیونکر بچتی ہی کوئی بہت بڑا دشمن تھا کہ جسنے یہ حرکت کی یہ تو یہ خیال کر رہا تھا ادھر وہ پکار کر چپ ہو رہی شداد
اس خیال مین غرق مسہری پر بیٹھا ہی جب کوئی نہ آیا اور دیر ہو گئی تو ایک مرتبہ پھر جرأت کر کے شداد نے اُسکا ہاتھ
پکڑا وہ نخرے کرنے لگی اب تو شداد سمجھا کہ یہ صرف اسلیے نخرے ہین اسنے خود ان سب سے کہدیا ہوگا کہ مین یون لگا بندگی
تم نہ آنا یہ صرف اسکی باتین ہین یہ بڑی مکارہ معلوم ہوتی ہی یہ خیال کرکے بس یہ کہکر کہ ای جان جہان تم یہ خوف نہ کرو
کہ مین کوئی دیو ہون یا جن مثل تمھارے انسان ہون مین خود اپنے معاملہ مین حیران ہون کہ مین کیونکر اس باغ مین آیا
اور یہ کون مقام ہی اور یہ کسکا باغ ہی مین تو شکار کھیل رہا تھا کہ ایک پنجہ میری کمر مین پڑا اور مجھکو لیکر ہوا سے آسمان ہوا
مین غلبت ہوا سے بیہوش ہو گیا اب جو آنکھ کھلی اپنے کو اس مقام پر پایا تمکو بالین پر دیکھا تمکو قسم ہی زمرد ثانی کی
بیان کرو کہ یہ کیا مقام ہی ورنہ مین اسی حیرت مین مرجاؤن گا یہ کہکر کہا کہ ای ملکہ عالم مین تجھپر فدا میری پہلو مین بیٹھجا
میری روح کو چین ملے اور قلب کو سرور ہو مین تو تیرے روے زیبا پر فریفتہ ہو گیا ہون مین تیرے اوپر جان و دل سے
عاشق ہون عاشق کشی نکر میری مراد دلی بر لا آمین مجھکو اپنے گلے سے لگا لون لب نانک کے بوسے لون عارض نگین
کے بوسے لون سیب ذقن کو چوسون زلف عنبرین کی خوشبو سونگھون یہ جو تقریر اُسنے کی وہ فحبہ سمجھی کہ کام بن گیا مراد بر آئی
کہنے لگی یہ کیا تقریر کرتے ہو تم مجھکو بڑے بیباک و چالاک معلوم ہوتے ہو مجھے تمسے خوف معلوم ہوتا ہی تم مجھکو فقرہ
دیتے ہو ضرور کوئی نہ کوئی بلا ہو یہ کہکر ہاتھ اپنا چھڑا کر قصد بھاگنے کا کیا شداد نے دوڑ کر پکڑ لیا اور بیخوف و خطر گلے
سے لگا لیا اور جیا چیت بوسے لینے لگا اسیا خود رفتہ تھا کہ بوے بد بھی اُسکے دماغ مین نہ آئی ادھر اُدھر ہاتھ دوڑانیلگا
جیسے کوئی کچھ تلاش کرتا ہو وہ یہ حالت دیکھکر تڑپنے لگی اپنے کو بچانے لگی اور جھوٹ موٹ چلانے لگی کہنے لگی کہ دیکھو

کوئی آنہ جائے دیکھو میری کلائی مڑی جاتی ہی مین کس بلا مین مبتلا ہوگئی ارے مردوے تیری تو وہ شکل ہوئی کہ جہان
نہ پہچان بڑی خالہ سلام ارے تو نے تو ہاتھ پکڑتے پہونچا پکڑا آپ بڑی خوشی مین آئے یہ کب سنتا ہی سمجھ گیا کہ یہ سب
باتین مین اٹھا کر مسہری پر لایا وہ دہان ہان ہان کرتی رہی اسنے نہ دیکھا آؤ نہ تاؤ اپنے کام مین مصروف ہوا وہ
حرامزادہ اسکے دکھانے کو کوسنے وگالیان دیتی رہی اسنے فراغت کرلی مگر یہ سمجھا تھا کہ ناگہاں وہان دوسرا سامان نظر آیا
اُسکو حاملہ پایا گو اُسنے اپنی صورت سحر سے نوجوان بنائی تھی مگر حمل کو نہ پوشیدہ کرسکی مجبور تھی جب وہ فراغت کرچکا اُسکے
دماغ کی گرمی کم ہوئی جب منہ کالا ہوچکا تو کہتی ہوئی اُٹھی کہ مردِ ثانی مجھکو غارت کرین جیسے اسوقت مجھکو تکلیف دی ہی
ارے موے یہ مجھکو کیا سوجھی تھی کوئی بھی ایسی حرکت کرتا ہی میری عجب حالت ہوگئی نہ معلوم وہ کون سی گھڑی تھی جو مین
گھر سے چلی تھی یہ کہکر اُٹھی مگر ایسی صورت بنی ہوئی تھی کہ یہ ممکن تھا کہ شداد اُس سے پرہیز کرتا پھر اُسکو یہ کہکر گلے سے لگایا
کہ جانی کیون پریشان ہوتی ہو ایسا ہی ہوتا ہی ارے مین تیرے اوپر مرتا ہون ابتو اسکی گرمی دماغ کی کم ہوگئی تھی اب جو
یہ بقصد بوسہ اُسکے منہ کے پاس منہ لیگیا ایسی بو بدآئی کہ اسکا دماغ پریشان ہوگیا دور ہٹ گیا اور خاموش ہورہا
وہ بھی یہ حالت اُسکی دیکھکر خاموش ہورہی گو سمجھ گئی مگر کچھ بولی نہین کربعد تھوڑی دیر کے پھر اسنے قصد کیا کہ بوسہ لون کیونکہ
وہ مرتا ہی ہی یہ نوبت ہوئی کہ بیتاب ہوگیا اور گلے سے لگایا پھر قصد بوسہ لینے کا کیا کہ وہی بو بدآئی ابتو یہ دور ہوکر
بیٹھا اُسنے جو یہ حالت دیکھی تو کہنے لگی ارے یہ کیا ہا تو وہ گرمی گرمی یا یہ بے نمکی پہلے تو کس شدت سے پیش آئے
کہ مین منع کرتی رہی چلاتی رہی ایک نہ سنی یا یہ کہ ہر مرتبہ قصد کرتے ہو اور ہٹ جاتے ہو یہ جو اُسنے کہا شداد
کے ہوش جاتے رہے اول تو اُسی وقت سے یہ حیران تھا کہ مین نے کچھ خیال کیا تھا یہان کچھ پیش آیا یہ تو حاملہ نکلی
وہ صرف اُسکی مکاری تھی یا یہ اب اس طور سے باتین کرتی ہی اور یہ کیا سبب تھا کہ پہلے کیون نہ بو بدآئی جواب
آتی ہی یہ خیال کرکے کہنے لگا کہ ضرور کوئی دکوئی آئین اسرار ہی یہ واقعی خالی از اسرار نہین ہی ذرا اس امر کو دریافت کرنا
ضرور ہی یہ سوچکر اُسکی اس تقریر کا یہ جواب دیا کہ مین کیا کرون مین لاکھ لاکھ تمہارے پاس بیٹھنے کا قصد کرتا ہون مگر تمہارے
منہ سے ایسی بو بدآتی ہی کہ دماغ اُسکی برداشت نہین لاسکتا ہی مین سبب مین تم سے الگ ہوگیا ہون اور پہلی
مرتبہ یہ بات نہ تھی سچ بتا کہ کیا سبب ہی وہ قہقہہ لگاکر ہنسی اور کہنے لگی تمہاری تو وہ مثل ہی کہ گڑ کھاؤن گلگلون سے
پرہیز پہلے تو جو کرنا تھا کرچکے اور اب یہ باتین کرتے ہو شداد نے کہا ملکہ مین سچ کہتا ہون اُسنے کہا کہ مین کب کہتی ہون
کہ تم جھوٹ کہتے ہو شداد نے کہا تم مجھکو یہ بات بتاؤ کہ یہ کیا امر ہی اُسنے کہا کہ تم یہ قسم کھاؤ کہ جو تم کہوگی مین اُس سے
خروج نہونگا تمہارے کہنے پر عمل کرونگا اور تمہاری اطاعت سے کبھی باہر نہونگا تو مین ابھی سب حال بیان
کیے دیتی ہون اور اس قید حیرت سے تمکو آزاد کیے دیتی ہون شداد نے کہا کہ مجھکو قسم ہی تمہارے سر نازنین کی جو تم
کہوگی اُسپر عمل کرونگا تمہاری اطاعت سے باہر نہونگا اُسنے کہا کہ یہ نہین تم اپنے دین و آئین کی قسم کھاؤ تب مجھکو یقین آئے
تب شداد نے زمرد کی قسم کھائی اُسنے کہا کہ سنو اصل حقیقت یہ ہی کہ مین ساحرہ ہون میرا نام حمود جادو ہی قبل ازین
مین زوجہ تھی خداوند زمرد ثانی کی جبکہ وہ ہاتھ سے خدا پرستون کے طلسم آئینہ مین قتل ہوے اور اُنکا لشکر تباہ و برباد
ہوا خدائی شہر مین بھی اُسی حالت مین تباہ ہوکر ادھر اُدھر ماری ماری پھرنے لگی بوجہ خوف خدا پرستون کے جب
مین اس صحرا مین آئی یہان کی آب و ہوا مجھکو خوشگوار معلوم ہوئی یہین مین نے اپنا بود و باش اختیار کی اور یہ باغ
بنایا اسکو چشم مردم سے پوشیدہ کیا یہ عمل جو کہ ہی یہ خاص خداوند کا ہی مین اس باغ مین رہنے لگی تھوڑا زمانہ مجھکو یہان
آئے ہوے ہوا ہی کہ آج جو مین بالاے بام براے سیر گئی مین نے تمکو شکار مین مشغول دیکھا تمہاری صورت ابھی معلوم
ہوئی مین تمکو جاکر اُٹھا لائی اب میری مرضی یہ ہی کہ تم اپنی زوجیت مین مجھکو قبول کرو اور ہر روز اس باغ مین آیا کرو اگر
اسکے خلاف کروگے تو پچھتاؤگے یہ سنکے شداد نے کہا کہ زہے فخر کہ زوجہ خداوند ہوکر مجھکو اپنی شوہریت مین قبول کرے

جو کہ جسم خداوند سے مس ہوا ہو وہ مجھسے مس ہو مگر یہ امر خلاف ادب ہی کہ مین ایسی حرکت کا مرتکب ہون اگر مجھکو پہلے معلوم ہوتا تو مین
ہرگز ایسی حرکت نہ کرتا پس آپ کی عنایت اسی قدر کافی ہی کہ آپ نے مجھکو اپنے اصلی حالت سے آگاہ کیا ورنہ مین بالکل لاعلم
تھا مجھکو لازم ہی کہ مین آپ کی عزت کرون اور آپ کی خدمت کو اپنا فخر خیال کرون مگر ازراہ مہربانی اس امر سے باز رہا
جاؤن کیونکہ میری یہ لیاقت نہین ہی کہ ایسی معزز میرے تصرف مین آئے گو کہ بہت بڑا گناہ مجھسے سرزد ہوا ہی مگر حالت
نادانستگی مین مین اسکا عذر خداوند سے کرلونگا پس معاف فرمایا جاؤن ہان یون بطور زیارت اور برائے خبرگیری ہر روز
باغ مین آیا کرونگا یہ جو شہزادے نے کہا اسنے جواب دیا کہ مین نے اسی امر سے قسم نے لی اور پہلے تمپر ظاہر نہین کیا اور اگر
تم اقرار نہ کرتے تو مین کبھی اس راز کو نہ ظاہر کرتی اور جبکہ کوئی دریافت کرتا تو کوئی فقرہ گڑھ دیتی اور جب لڑکا پیدا ہوتا تو اور
کسی کی زوجہ اپنے کو بیان کرتی اگر مین یہ جانتی تو تمسے جھوٹ بولتی یہ مجھکو بالکل خیال نہ تھا کہ سچ کہنے سے تم انکار کردگے
اگر یہ یقین ہوتا تو کبھی سچ نہ بولتی کوئی اور فقرہ کرتی مگر مجبور اس امر سے ہوگئی تھی کہ جسطور سے تم نے قسم کھائی تھی اُسی طور سے
مین نے بھی اپنے دلمین عہد کیا تھا کہ مین بھی سچا سچا کل واقعہ بیان کردونگی پس مین نے اپنے عہد کے موافق کیا تمکو بھی لازم ہی کہ اپنی
قسم پر قایم رہو اور اُسے کبھی نہ توڑو ورنہ خراب ہوگے یہ تو تمنے ضرور سنا ہوگا کہ قول مردان جان دارد
و سخن مردان اعتبار پس اس امر پر عمل کرو اور یہ جو تمھارا گمان ہی کہ مین خداوند کی زوجہ ہے کیونکر ایسے امر کا مرتکب ہون
اور کیونکر اپنی زوجیت مین قبول کرون یہ بالکل خلاف عقل ہی کیونکہ گر یہ معلوم ہوتا کہ خداوند زندہ ہوتے تو اس حالت مین نا زیبا
تھا نہ کہ جب وہ چولا بدل کر بالائے آسمان چلے گئے تو کیا ضرور ہی کہ اُنکی عزت کا پاس کیا جائے اب مین کوئی اُنکے
تصرف مین نہین ہون کہ یہ خیال ہو کہ خلاف خداوند ہوگا دوسرے یہ امر بھی لایق عذر نہین ہی کہ اس مذہب مین کوئی
کسی پر حرام نہین ہی جیکہ مان بیٹے پر اور بیٹی باپ پر اور بہن بھائی پر اور صاحب شوہر کسی پر حرام نہین ہی جب جسکا جی
چاہے اور جسپر طبیعت آئے اُسکو اپنی زوجہ بنائے یا عورت اپنا شوہر بنائے کوئی امر خلاف نہین ہی جبکہ مین خداوند
کے تصرف مین تھی اور جس مرد کو میرا جی چاہتا تو بلا سکتی تھی اور اُس سے اپنا کام دل حاصل کرسکتی تھی کبھی خداوند
کے خلاف نہوتا تھا نہ یہ کہ جب وہ مجھکو دنیا پر چھوڑ کر چلے گئے اس حالت مین کب خلاف ہوگا تم شوق سے اپنے تصرف
مین مجھکو رکھو بلکہ یہ ہوگا میرے مس ہونے سے جتنے گناہ تمنے کیے ہین سب پاک و صاف ہوجائینگے اور تم بیگناہ
دنیا سے جاؤگے کیونکہ مین خداوند سے مس ہوچکی ہون اور یہ بھی خیال کرلو کہ مین ساحرہ ہون اگر تمنے انکار کیا اور مجھکو غصہ
آیا اور مین نے تمکو راضی کیا تو کیا لطف ہوا جو مرادلی خواہش سے ہوتا ہی وہ خبر سے نہین ہوتا آیندہ تمکو اختیار ہی
اور اگر میری بوے بدبودار یعنی گندہ دہنی اس امر کا باعث ہو اور صرف یہ تمھارا فقرہ اور عذر مجہول ہو تو اسکی بابت مین یہ
کہتی ہون کہ سوائے اس امر کے اور کوئی عیب مجھ مین نہین ہی جوان بھی ہون اور خوبصورت بھی ہون صاحب دولت
بھی ہون اور ایک امر یہ بھی ہی کہ جب یہ لڑکا جو کہ میرے شکم مین ہی اور خاص لطف خداوند کا ہی پیدا ہوگا تو یہ خدائی
کا دعوی کریگا کیونکہ خدائی اسکو پہونچتی ہی سوائے اسکے کون خدا ہوگا یہ کتنے بڑے فخر کی بات ہی کہ تم اسکی خدائی
کے مقر ہوگے اور اسکی شرکت کرکے اہل اسلام سے مقابلہ کروگے کسقدر خداوند تمسے خوش ہونگے اور کسقدر توقیر
تمھاری اُنکے روبرو ہوگی یہ جو تقریر اُسنے کی چونکہ شہزادہ تو اُسکی صورت نقلی پر مرا ہوا تھا اُسکی بھی عقل ناقص نے اس
امر کو قبول کیا اور کہا کہ تم سچ کہتی ہو یہ امر میرے خیال مین نہ آیا تھا تمنے خوب بتایا مین نے اب جو غور کیا تو کوئی ہرج
نہین ہی یہ سنکے وہ خوش ہوگئی اور کہنے لگی کہ تمھاری شادی تو ہوگئی ہوگی شہزادے نے کہا کہ شادی تو ہوئی تھی مگر جورو
مجھ ایکبرس کے مرگئی مین نے جب سے شادی نہین کی گو بہت سے پیغام آئے مگر مین نے منظور نہین کیے اُسنے
کہا کہ چلو خوب بات ہی مین تمھارے محل مین چلکر رہونگی تم یہ ظاہر کرنا کہ مین نے اُنکے ہمراہ مدت ہوئی کہ عقد کیا تھا اب
میری بسر خوب ہوگی کیونکہ مین سوت کو نہین دیکھ سکتی ہون اب تمکو یہ لازم ہی کہ تم محافظ وغیرہ لاکر مجھکو اس باغ سے

لیجاؤ اور محل مین رکھو کیونکہ تمکو یہان ہر روز آنے مین تکلیف ہوگی یہ سنکے شداد نے کہا یہ بھی رائے تمھاری بہت ٹھیک ہی مین پسند کرتا ہون یہ کہکر اسکو گلے سے لگا دلپر جبر کرکے بوسے لیے کیونکہ نہ جبر کرتا کیونکہ مرتا تھا بس بعد تھوڑے عرصے کے پھر باہم سخن کا لاکیا ناظرین کو معلوم ہو کہ حرامی کی رسی دراز ہوتی ہی خیال کرنیکی جگہ ہی جب سے یہ حاملہ ہوئی ہی اسکو یہی فکر ہی کہ کسی طرح سے یہ حمل گر جائے تاکہ مین خالی ہو جاؤن اور خوب مزے اڑاؤن مگر یہ لاکھ لاکھ تدبیر کرتی ہی مگر ایک مرد کے تصرف مین آتی ہی مگر چونکہ وہ حرامزادہ تھا اور اسکے سبب سے ایک عالم گمراہ ہونے والا تھا نہ استقامت ہوا اور کئی ماہ کا زمانہ گذرا جب نو مہینہ کا ہوگیا تو اسنے کہا کہ اے ملکہ مین جاتا ہون اور محافہ روانہ کرتا ہون تاکہ تم سوار ہوکر محل مین چلو یہ کہکر کہا کہ مجکو پہونچا دو اسنے کہا کہ تم اب درباغ سے جاؤ مین نے اب باغ کو چشم مردم سے نہین پوشیدہ کیا ہی بلکہ ظاہر کردیا ہی یہ سنکے شداد اٹھا اور طرف درباغ کے چلا باغ کو خوب آراستہ و پیراستہ گل و بوٹے سے پایا خوب روش روش درست پائی وہ ساحرہ اسکو درباغ تک پہونچا گئی یہ باغ سے باہر نکلکر ایک طرف کو چلا تھوڑی دور چلا تھا کہ اسنے دیکھا میرا مرکب چرا مین مشغول ہی یہ مرکب کے پاس آیا اسپر سوار ہوکر طرف اپنے لشکر کے چلا جہان کہ لشکر اسکا اترا ہوا تھا یہان اسکے لشکر کے لوگ پریشان تھے کہ کیا سبب ہی جو ابھی تک بادشاہ سلامت نہین تشریف لائے ہین اسکا کیا سبب ہوا اور کیا وجہ ہی اب لوگ برائے تلاش چلنے کے قصد سے اٹھے تھے کہ سامنے سے دیکھا بادشاہ سلامت مرکب کو مہمیز کرتے ہوے چلے آتے ہین سب لوگ دوڑکر قریب اسکے آئے عرض کیا کہ آپ کہان تشریف لیگئے تھے کہا کہین نہین تم مین سے کوئی طرف شہر کے جائے اور ایک محافہ مع جلوس سواری کے لے آئے مجھکو ایک ضرورت ہی چونکہ شہر قریب تھا اسی وقت چند سوار مرکب کو مہمیز کرکے شہر مین گئے اور محافہ و جلوس سواری لیکر طرف صحرا کے چلے اور خدمت مین بادشاہ کی پہونچکر عرض کیا کہ یہ محافہ حاضر ہی بادشاہ نے کہا کہ آؤ میرے ہمراہ بس وہ لوگ محافہ ہمراہ لیکر بادشاہ کے ساتھ چلے بادشاہ قریب اس باغ کے پہونچا محافہ درباغ پر ٹھہراکر خود اندر باغ کے گیا جاکر کیا دیکھتا ہی کہ اتنے عرصہ مین اسنے دوسری پوشاک تبدیل کی ہی از سر تا پا جواہر مین غوطہ مارے ہوے بیٹھی ہی یہ دیکھکر شداد اور فریفتہ ہوا اور کہا کہ اے جان جہان چلو محافہ درباغ پر موجود ہی یہ سنکے وہ اٹھکھڑی ہوئی اور کہنے لگی کہ یہ تو بتاؤ کہ جب تم مجھکو محل مین لیجاؤ گے اہل محل مجھکو حاملہ دیکھکر کیا کہینگے شداد نے کہا کہ آہین پردہ پکار ہی جب کہ تم خداوند سے پردہ نہین رکھتی ہو تو بندون سے کیا پردہ اور جو کہ خداوند ہین جنکی تم زوجہ ہو جب اُنسے خوف نہین تو بندون سے کیا ڈر ہی جو اصل واقعہ ہی تم بیان کردینا جب لڑکا پیدا ہوگا اسوقت مین خود ظاہر کرونگا بڑی دھوم سے اسکے پیدا ہونے کی خوشی کرونگا کیونکہ خداوندزادہ ہی یہ کہکر کہا اب سوار ہو دیر نہ کرو ساحرہ نے کہا کہ خیر یہ رائے تمھاری ٹھیک ہی پس یہ سنکے ساحرہ اسی وقت کھڑی ہوگئی اور ہمراہ شداد کے درباغ پر آکر محافے مین سوار ہوئی کہار دن نے محافہ اٹھایا اور طرف شہر کے چلے بادشاہ بھی شکارگاہ سے واپس ہوا اور داخل شہر ہوا اُدھر محافہ درمحل پر پہونچا محافہ لگا دیا گیا وہ اترکر داخل محل ہوئی اہل محل نے جو اسکو دیکھا سب کے سب دوڑکر آئے اس عرصے مین شداد بھی محل مین آیا اور سب اہل محل سے کہا کہ یہ ہماری ملکہ ہین میری زوجہ ہین انکی عزت کرو ابتو خواصین ترکنین حبشین دوڑین اور بعزت تمام اُتارکر لائین سب حیران تھین کہ بادشاہ نے کب عقد کیا ہمکو خبر بھی نہوئی جو کہ شداد کے خاندانی بزرگ تھے وہ یہ خبر سنکے شداد کے پاس آئے اور اُس سے کہا کہ یہ کیا حرکت تھی اسنے کہا کہ مین نے کوئی خلاف نہین کیا یہ کہکر کل حال بیان کیا وہ لوگ بھی یہ حال سنکے بہت خوش ہوے اور اُس ساحرہ کی بڑی عزت کی اور زیادہ عزت کرنے کا کیا سبب ہی وہ یہ سبب ہی کہ یہ لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ اسکے شکم مین نور خالص خداوندی موجود ہی یعنے یہ خداوند سے حاملہ ہی اگر ہم اسکی عزت کرینگے تو خداوند بہت خوش ہونگے یہان اُسی دن

شداد نے اپنے وزیر کو جسکا نام **مملوک** تھا اُسکو بلاکر کل واقعہ بیان کیا اُسنے عرض کیا کہ آپ نے خوب کیا بڑی عقلمندی کی اس امر سے خداوند آپ سے بہت خوش ہونگے شداد نے کہا کہ مین یہ خوف کرتا ہون کہ خداوند اس امر سے کہین ناخوش نہون کہ اسنے ہماری زوجہ کو اپنی زوجہ بنایا اور اُسکو اپنے تصرف مین لایا وزیر نے کہا کہ یہ کوئی نقصان کی بات نہین ہے بلکہ جاے خوشی ہے اور آپ کی عزت کا سبب ہے ایک امر یہ ہے کہ جب خداوند اپنی زوجہ کو چھوڑکر اور بدلا بدل کر چلے گئے تو کیا نقصان ہے جسکا جی چاہے اُنکی زوجہ کو اپنے تصرف مین لائے اور اس مذہب مین تو ان باتون کا کچھ عیب نہین ہے شداد نے کہا پہلے مین نے انکار کیا تھا تو ملکہ نے بھی یہی تقریر کی جو کہ تمنے بیان کیا یہ سنکے وزیر کہنے لگا کہ ایسی تو وہ عورت عقلمند ہے شداد نے کہا وہ کیون نہ عقلمند ہوگی جو کہ خداوند کی خدمت مین رہے اور عقل سے اُسکو بہرہ نہو یہ سنکے وزیر نے کہا بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ ملکہ حاملہ ہے اور طفل جو کہ پیدا ہوگا بڑا صاحب نصیب ہوگا کیونکہ خداوندزادہ ہوگا شداد نے کہا اُسکے سبب سے ہماری بڑی عزت ہوگی وزیر ایسی باتین کرکے رخصت ہوا وہ ساحرہ شداد کے مکان مین رہنے لگی یہ حرامزادی دن بدن بذریعہ سحر کے دولت شداد کو ترقی دیتی جاتی تھی اور بعیش و عشرت بسر کرتی ہے ساتھ عیش کے سحر کرتی تھی یہان تک کہ وہ زمانہ گذرا اور وضع حمل کا زمانہ قریب آیا در وزہ شروع ہوے اسکے بطن سے ایک لڑکا بصورت زمرد ثانی پیدا ہوا کوئی سد موفرق نہ تھا بعینہ ہمشکل زمرد ثانی تھا یہ دیکھکر وہ ساحرہ کہنے لگی کہ جسنے خداوند کو دیکھا ہو وہ اس طفل کو دیکھ لے مگر ایک صفت اسمین زیادہ ہے کہ اسکی پیشانی پر ایک شاخ بھی ہے جیسے گیندے کے ہوتی ہے مگر چھوٹی سی اور آنکھین ارزق تھین رنگ سرخ مثل رنگ زمرد ثانی کے اور سب باتین زمرد ثانی کی تھین کوئی اعضا مین فرق نہ تھا بس اُسی وقت شداد نے **چرنگ** بن زمرد نام رکھا اور اُسی وقت انائین نوکر کیگئین بہت بڑی خوشی شداد نے کی وہ لڑکا پرورش پانے لگا اُسی زمانے مین جو عیار شداد کا تھا کہ نام اُسکا **مہتر کلیک عضبان** ہے اُسکا تمام شہر نیرنگ عیاری مین شاگرد ہے اس شہر مین عیاری کا بہت چرچا ہے اُسکی زوجہ کے یہان بھی لڑکا پیدا ہوا وہ اُسکو لیکر خدمت مین شداد کی حاضر ہوا عرض کیا کہ غلام کے یہان بھی لڑکا پیدا ہوا ہے شداد نے حکم دیا کہ اس لڑکے کو بھی محل مین داخل کرو یہ بھی خداوندزادے کے ہمراہ پرورش پائے اور شداد نے اُسکا نام اُسی وقت **مہتر گریک** رکھا یہ بھی ہمراہ **چرنگ** پرورش پانے لگا اُسی عرصہ مین ایک عظیم لشکر کشی کرکے شداد پر آیا جس سے ہمیشہ شداد بمقابلہ سر برہوتا تھا اُسکا نام **گلزار شاہ** تھا بہت زبردست بادشاہ تھا جب یہ خبر شداد کو ہوئی کہ گلزار شاہ لشکر کشی کرکے آیا ہے یہ بہت پریشان ہوا مکدر محل مین گیا اُسکی حالت جو اُس ساحرہ نے دیکھی تو بہت متفکر پایا سبب تفکر دریافت کیا شداد نے کل حال بیان کردیا وہ بہت ہنسی اور کہا کہ اتنی سی بات سے تم ایسے پریشان ہو تم لشکر لیکر اُسکے مقابلہ کو جاؤ اور مقابلہ کرو اس طفل کے قدم کی برکت سے فتح پاؤگے یہ سنکے شداد کو بھی یقین آیا یہ اُسوقت محل سے باہر آیا اور حکم دیا کہ ہمارا پیش خیمہ نکلے ہم گلزار شاہ سے مقابلہ کرینگے اپکی ایک مختصر جنگ کرکے ہر مرتبہ کے قصے سے نجات پائین وہ یہ خیال کرتا ہے کہ مین نے شداد کو دبا لیا ہے اسنے یہ جو حکم دیا بس اُسی وقت یہ خبر لشکر مین پہونچی لشکر مین کرنبدی ہونے لگی ایک لاکھ کا لشکر اسکے پاس ہے وہ تیار ہوا یہ اُسی دن سے لشکر مقابلے مین گلزار شاہ کے پہونچا گلزار شاہ کو خبر ہوئی کہ شداد لشکر لیکر میرے مقابلہ کو آیا ہے اُسکو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہے آج تک کبھی شداد مقابل ہوکر نہین لڑا آج کیا سبب ہے کہ خبر سنتے ہی میرے مقابلہ مین لشکر آپہونچا کیا کوئی دوسرا شداد ہوگیا ہے بس اسنے یہ سوچکر اُسی وقت پیام روانہ کیا کہ جاکر شداد سے کہو کہ کیون اپنی قضا بولاتا ہے مین اسی قصد سے آیا ہون کہ تیرا ملک تجھ سے لے لون یا

تو مجھکو خراج دینا قبول کرے یہ پیغام جو شداد کے پاس پہونچا وہ اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا لشکر اسکا اتر
چکا تھا پڑاؤ ہو چکا تھا بازارین وغیرہ آراستہ ہوچکی تھین وہ پیغام بر اسکی بارگاہ مین گیا پیغام دیا وہ پیغام سنکے کہنے لگا
کہ اُس سے کہنا کہ آپ اپنے اُس خیال کو برطرف کرین مین خود آپسے مقابلہ کرنے کو موجود ہون اور مین خود آپ سے
خراج لونگا بس یہ کہدینا مین خود اُسکو پیغام دینے والا تھا کہ وہ اگر اپنی خیریت چاہتا ہی تو یہان سے چلا جائے
اسی مین اُسکی خیریت ہی کہ وہ یہان سے چلا جائے ورنہ میرے ہاتھ سے ذلیل ہوگا مین اُسکی بغیر قتل کیے ہوے
چھوڑونگا وہ کس خیال مین بھولا ہوا ہی وہ پیغام بر یہ جواب لیکر اپنے بادشاہ گلزار شاہ کے پاس واپس
آیا اور جو کچھ پیغام کا جواب ملا تھا وہ سب حرف بحرف بیان کردیا گلزار شاہ جواب سنکے بہت برہم ہوا اور
اسی وقت طبل جنگ بجوادیا یہ خبر شداد کو پہونچی اُسنے بھی کوس حربی بجوایا رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ
بجا کیا اور سپاہ مین تیاری جنگ کی ہونے لگی کوئی تلوار کو آبداری دے رہا ہی کہین نیزے چرخ چڑھ رہے
ہین کوئی کہتا ہی بھائی صبح کو میدان جنگ مین سویرے سے چلینگے سب سامان درست کرلین آج نہ سوئے تو
نہ سہی ایسا نہو لشکر حریف پہلے ہمسے میدان مین آجائے ہر سپاہی اپنے اپنے کام مین مصروف ہی کوئی خود
صاف کررہا ہی کوئی زرہ کو درست کرتا ہی کسی نے چار آئینہ مثل آئینہ کے صاف وشفاف کیا ہی اور سائیسون
کو حکم قطعی دے دیا ہی کہ رات بھر گھوڑون کی مالش کرین کہ صبح کو گھوڑے خوب چاق وچوبند رہین کمی نہ کرین
اشارون پر چلین دونون لشکرون مین رات بھر تیاریان ہوا کین یہان تک کہ ستارۂ سحری آسمان پر چمکا بادشاہ
ماہ تابان مع فوج ثوابت وسیارگان بحوف روز عالم افروز قلعۂ مغرب مین جاکر پنہان ہوا بادشاہ خورشید درخشان
مع فوج ضیا وشعاع قلعۂ مشرق سے برآمد ہوکر تخت زبرجدی فلک پر برائے تماشاے جنگ رونق پذیر
ہوا دونون لشکر میدان جنگ مین آئے صفین آراستہ ہوئین میمنہ ومیسرہ قلب وجناح ساقہ وکمینگاہ دونون
طرف سے درست ہوچکین تبردارون نے نکلکر پست وبلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حایل نگاہ تھے اُنکو
کاٹ کر گرادیا جب یہ پٹ گئے تو سقے آئے اُنھون نے آبپاشی کی اسکے بعد نقیبون نے نقابت کی کرنیلون نے
لڑکا کہا کہ اے جوانو آج روز جنگ ہی ایسا لڑو کہ نام تمھارا اس دنیا مین رہجائے اور اپنے باپ دادا کا نام روشن
کرو ایسا نہو کہ دنیا مین لوگ تمھین بزدل کہین دنیا چند روزہ ہی زندگی کا کیا اعتبار بڑے بڑے نام آور اس زمین مین
چلے گئے مگر نام اپنے ایسے چھوڑ گئے کہ لوگ اب تک اُنکا ذکر کرتے ہین ایکدن اس دنیا سے ناپائدار سے
سے گذرنا ہی نام نیک پیدا کرو یہ حرارت دکھاؤ کہ نام رستم کا صفحۂ ہستی سے مٹجائے یہ جوکر نیلون نے کلمات حیرت خیز
عبرت انگیز کہے جوانان شیر دل جھومنے لگے اور کچھ دلے آپسمین کہنے لگے کہ بھائیو جسوقت لڑائی کو طول ہوگا ہم تو چلے
جائینگے جان نہ دینگے جان ہی تو جہان اگر ہمارے بادشاہ نے شکست کھائی تو کہین اور چلکر نوکری کرینگے اور اگر
فتح ہوئی تو پھر آکر لشکر مین شامل ہوجائینگے اگر پوچھیگا کہ تم لوگ کہان تھے تو کوئی نہ کوئی بہانہ کردینگے ایک نے
کہا ہم کہینگے کہ ہمارے گھر سے چٹھی آئی تھی کہ لڑکا سخت بیمار ہی دوسرے نے کہا مین تو اتنا کہدینا کافی ہی کہ ہمارے یہان
شادی ہونیوالی تھی اسوجہ سے چلے گئے تھے کوئی کہتا ہی ہم تو یہ صاف صاف کہدینگے کہ ہم تو چھٹی مین گئے تھے
آپ نے ہمکو اطلاع نہین کی ورنہ ہم آکر لڑائی مین شریک ہوتے اور رسالدار صاحب سے کہینگے کہ لوٹ کے
مال مین ہمارا بھی حصہ ہی کہین فراموش نہ کیجیگا یہ لوگ تو یہان آپسمین یہ راے قرار دے رہے ہین اُدھر گلزار
شاہ کی طرف سے ایک پہلوان تیغزن نامے نکلا اور اُسنے سامنے آکر مبارزطلبی کی شداد کی طرف سے
اسکا سپہ سالار کمود تبرزن نے نکلکر مقابلہ کیا پہلے نیزہ بازی ہوئی اُسکے بعد تلوار کی نوبت آئی آپسمین خوب
دونون سے تلوار چلی یہانتک کہ تیغزن ہاتھ سے کمود کے مارا گیا دوسرا پہلوان کہ نام اُسکا سرجوش نیزہ صاف

تھا اُسنے نکلکر مقابلہ کیا یہان تو یہ مقابلہ ہو رہا ہی اُدھر کا حال سنیے کہ جمود جادو کو بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ وہان مقابلہ ہو رہا ہوگا اب چلنا چاہیے ایسا نہو کہ شداد شکست کھاکر بھاگے تو بنا بنایا کھیل بگڑ جائے اور مین کسی طرف کی نہ رہون یہ سوچکر فوراً اُسنے سحر سے ایک پتلا اپنی صورت کا بناکر تیار کیا اور وہ پتلا اُسی مقام پر چھوڑا اور آپ ہزور سحر اُڑکر میدان جنگ مین آئی اور ایک مقام پر پوشیدہ ہوکر سحر کرنے لگی جو سردار گلزار شاہ کی طرف سے برابر مقابلہ نکلتا تھا یہ سحر کرکے اُسکی قوت کم کردیتی تھی شداد کا سپہ سالار اُسکو قتل کرتا تھا یا گرفتار کرلیتا تھا تا شام کئی پہلوان گلزار شاہ کے ہاتھ سے سپہ سالار شداد کے مارے گئے اور کئی گرفتار ہوے گلزار شاہ نے یہ حال دیکھکر طبل بازگشت بجوا دیا دونون لشکر اپنی اپنی جانب واپس گئے پھر گلزار شاہ نے اپنے مقام پر جاکر طبل جنگ بجوایا یہ خبر ہلکارے لیکر لشکر شداد مین آئے، شداد سے کہا کہ گلزار شاہ نے میدان جنگ سے واپس جاکر طبل جنگ بجوایا ہی شداد نے کہا ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارہ زنی پر چوب پڑی رات بھر تیاری جنگ مین بسر ہوئی بوقت سحر دونون لشکر میدان جنگ مین آکے صفین برابر جدال وقتال آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی گرکیت کرکا کہکر ہٹے لشکر شداد سے اُسکا سپہ سالار کمود لکلا اُسنے سبارز طلب کیا خود گلزار شاہ نے نکلکر مقابلہ کیا اور اُسکو زخمی کیا یہ حال دیکھکر خود شداد اُسکے مقابلے کو آیا پہلے تو باہم گفتگو ہوئی اُسکے بعد نوبت شمشیر زنی کی آئی بعد رد وبدل کے کشتی ہونے لگی آج ساحرہ ابھی تک میدان جنگ مین نہ آئی تھی اسکو چلتے چلتے مکان سے دیر ہوگئی کیونکہ ایک روز سحر کرکے آئی تھی تھک گئی تھی اور سامان سحر بھی درست کرنا تھا ہم اپنے تئین سب سامان درست کیا اور روانہ ہوئی مگر دیر اتنی ہوئی تھی کہ شداد کا سپہ سالار ہاتھ سے گلزار شاہ کے زخمی ہوا اور شداد اور گلزار شاہ مین مقابلہ ہونے لگا یہ اُسوقت آکر پہونچی کہ جب دونون کشتی مین مشغول تھے اسنے یہ واقعہ جو دیکھا گھبرا گئی پوشیدہ ہوکر بہت جلد جلد سحر کرنا شروع کیا اُدھر گلزار شاہ کمزور ہونے لگا آخر شداد نے کشتی مین اُسکو زیر کیا یہ حال دیکھکر اُسکے لشکر والون نے جنگ مغلوبہ کردی اُدھر لشکر شداد نے شداد کی مدد کی اُدھر سے ساحرہ نے سحر کیا کہ لشکر گلزار شاہ نے شکست کھائی اور قرار پر قرار کیا اور پڑاؤ پر گئے وہان بھی لشکر شداد نے ٹھہرنے نہ دیا وہان بھی جاکر قتل کیا وہ لوگ پڑاؤ چھوڑ کر بھاگے پڑاؤ لوٹ لیا بہت دور تک لشکر شداد نے تعاقب کیا جب دیکھا کہ تمام لشکر تباہ ہوگیا بہت سے لوگ قتل ہوے بہت سے لوگ گرفتار ہوے بہت سے مجروح ہوے امان دی لشکر شداد اپنے پڑاؤ پر آکر اُترا شداد نے گلزار شاہ کو گرفتار کرلیا تھا اب زندان خانے مین روانہ کردیا گو کہ گلزار شاہ کے ہمراہ دو لاکھ پچاس ہزار کا لشکر تھا مگر اسنے بسبب سحر کے شکست کھائی کبھی ایسا نہوا تھا کہ شداد نے یون مقابلہ کیا ہو اُسکے اغوا کرنے سے جو کہ اُسکی زوجہ تھی کہ اُسنے کہا تھا کہ اس طفل کے قدم کی برکت سے تو ظفر یاب ہوگا بس اُسنے سحر سے اسکو اُسپر غالب کردیا جب گلزار شاہ کو اسنے گرفتار کرلیا تو یہ اپنے مقام پر چلی آئی اُس پتلے سحر کو جلا دیا جو اپنے مقام پر اپنے عوض بناکر بٹھا دیا تھا سب کی نظرون سے پوشیدہ یہ کام کیا یہان جب رات گذر گئی اور صبح ہوئی تو شداد نے دربار کیا گلزار شاہ کو طلب کیا اُس سے اطاعت کی درخواست کی چونکہ وہ مرد منصف تھا اُسنے خیال کیا اسنے مجھے کشتی مین زیر کیا ہی یہ نہین جانتا تھا کہ اسکی بھی یہ لیاقت تھی کہ یہ زیر کرتا یہ بسبب ہی اور بظاہر خیر مگر بباطن تو سب کے سامنے زیر کیا ہی جب اُسنے گلزار شاہ سے سوال اطاعت کیا اُسوقت گلزار شاہ نے کہا تمہاری تو یہ لیاقت نہ تھی کہ تم مجھسے مقابلہ کرتے مگر کوئی خطا مجھ سے درگاہ خداوندی مین ہوئی ہی کہ جسکا عوض یہ ہی کہ مین تجھ سے زیر ہوا مگین منصف ہون تیری اطاعت ضرور کرونگا شداد نے کہا کہ اسکی قید کاٹ دو فوراً ہنگرون نے آکر اُسکی قید کاٹ دی

جب قید کٹ چکی تو گلزار شاہ کو شداد نے اپنے برابر بٹھایا اُسکے جو سردار زیر ہوے تھے اُنکو بھی قید سے رہا کیا وہ
بھی آکر بارگاہ مین بیٹھے اُسوقت شداد نے کہا ای گلزار شاہ یہ امر ضرور ہی کہ مین تمھارا مقابلہ نہین کرسکتا ہون
اور نہ مقابلہ کرسکتا تھا مگر یہ عنایت خداوندی ہی ابھی اُسکی چھٹی بھی نہین کی تھی کہ تم لشکر کشی کرکے آئے مین تمھارے
مقابلے کو چلا آیا اُسکے قدم کی برکت سے مین تمپر فقط یہ ہوا اصل امر یہ ہی اور یہ کوئی امر عجب نہین ہی تم ہمیشہ
مجھپر لشکر کشی کرکے آئے مین نے قلعہ بند ہوکر مقابلہ کیا ابکی کیون باہم سرگرم ہوکر مقابلہ کیا اب کی یہ سبب تھا جو
مقابلہ میرا تمھارا ہوا مگر جو میرا خیال تھا اُسکے مطابق ہوا یہ سنکے گلزار شاہ نے کہا کہ تمکو درگاہ خداوندی سے
بڑا شرف ملا خیر مین نے تو تمھاری اطاعت کی اب مین تمسے کبھی نہ مقابلہ کرون گا یہ سنکے شداد نے کہا
میری تو یہ رائے ہی کہ تم میرے ہمراہ شہر مین چلو مین اُس طفل کی چھٹی کرونگا اسکا بہت بڑا جلسہ قرار دیا جائیگا
تم بھی اُسکی چھٹی کے جلسے مین شرکت کرو گلزار شاہ نے کہا کہ بہت مناسب ہی یہ تو سبب میرے افتخار کا
ہی کہ مین خداوندزادے کی چھٹی مین شریک ہون بس اسی دن شداد شاہ مع گلزار شاہ وا پنے لشکر کے شہر
کی طرف روانہ ہوا اور گلزار شاہ نے اپنا لشکر بھی جو کہ پراگندہ ہوگیا تھا جمع کرلیا اور اُن سب سے کہا کہ ہم نے
تو اطاعت شداد کی قبول کی تم لوگ کیا کہتے ہو اُنھون نے بھی جواب دیا کہ ہم بھی حاضر ہین جہان آپ
ہونگے ہم بھی موجود ہین ہم کو کیا عذر ہی اُن سب نے بھی شداد شاہ کی اطاعت قبول کی دو لاکھ پچاس ہزار
مین دو لاکھ باقی رہے تھے وہ سب سپاہ بھی ہمراہ تھی یہ سب کے سب داخل شہر ہوے شداد نے برائے
گلزار شاہ ایک محل معقول خالی کرایا اُسکو تمام سامان سے درست کیا اُسمین گلزار شاہ کو اُتروایا گلزار شاہ
کا لشکر جو کہ تباہ ہوگیا تھا وہ بیرون شہر اُترا ہوا تھا کہ دوسرے دن جو شداد نے دربار کیا تو آراستگی بزم
کا حکم ہوا کہ خداوندزادے کی چھٹی کا سامان کیا جائے بڑی دھوم سے چھٹی کی سات دن تک بزم عشرت
برپا رہی بعد سات دن کے بزم طرب برخاست ہوئی سب اپنے اپنے مقام کو گئے دوسرے دن
گلزار شاہ بھی شداد سے رخصت ہوکر طرف اپنے شہر گلزاریہ کے چلا گیا یہان تک کہ اب وہ لڑکا پرورش
پانے لگا سب وہ لڑکا چار برس کا ہوا اُسکو تعلیم کے لیے مکتب خانے مین سپرد معلم کیا مہتر گریک بھی ہمراہ
خداوندزادے کے پڑھتا تھا یہان تک کہ وہ پڑھ لکھکر فاضل ہوا اُسکو فنون سپہ گری وقواعد شاہی تعلیم
کیے جانے لگے اور گریک کو اُسکا باپ فنون عیاری کی تعلیم دینے لگا جب ان دونون کے سن دس دس برس
کے ہوے خداوندزادہ تو فنون سپاہگری نیزہ بازی گرزبازی شمشیرزنی اسپ بازی چوگان بازی وفنون
کشتی وغیرہ سے خوب واقف ہوا شہرہ آفاق ہوا پہلوان زبردست نکلا اور مہتر گریک عیاری مین اپنا
مثل ونظیر نہ رکھتا تھا کہ ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ اپنے ہم صحبت کے لوگون مین بیٹھا ہوا تھا کہ ایک نے کہا
ای چترنگ تمکو اپنے باپ کا بھی نام معلوم ہی اُسنے کہا کہ میرے باپ کا نام شداد شاہ جو کہ اس ملک کا
بادشاہ ہی اُسکے منہ سے یہ نکل گیا کہ واہ کیا خوب ہمتو یہ سنتے ہین کہ جب تمھاری والدہ نے شداد کے ساتھ
عقد کیا تھا وہ حاملہ تھین نہ معلوم کسکا حمل تھا چونکہ عورت خوبصورت تھین شداد شاہ اُنپر عاشق ہوچکا تھا
اُس حالت عشق مین اُسنے اس عیب کو بھی ہنر سمجھ کر قبول کیا عقد کے دو ماہ کے بعد تو تم پیدا ہوے ہو
نہ معلوم کسکے نطفہ کے ہو اور یہ کہتے ہو کہ مین شداد کا فرزند ہون تمھاری مان نے تو ایک فقرہ جھوٹ سچ
بنا کر شداد شاہ سے بیان کردیا کہ مین زوجہ تھی خداوند زمردثانی کی جبکہ وہ چولا بدل کر آسمان پر خدا پرستون
کے ہاتھ سے چلے گئے اُنکا لشکر تباہ ہوا مین بھی بھاگی اور یہ حمل مجکو خداوند کا ہی بادشاہ چونکہ محبت مین چور
ہو رہا تھا اُسکے اس کہنے کو بھی سچ تصور کرلیا اور کسی قسم کا خیال نہ کیا اُنکے ساتھ عقد کرکے گھر مین لے گئے

مگر یہ بالکل خلاف عقل ہو یہ سنکر چترنگ بہت برہم ہوا اور کہنے لگا تو لاین صحبت شاہ و شہریار نہین ہی تو ہماری صحبت مین نہ آیا کر چھوٹا منہ بڑی بات اُسکا اسنے یہ جواب دیا کہ ہان جناب جو سچ کہتا ہی وہ ہمیشہ ذلیل و خوار تصور کیا جاتا ہی مین خود ایسی صحبت سے پرہیز کرتا ہون اگرچہ مجھکو پہلے سے یہ معلوم ہوتا تو مین کبھی نہ آیا کرتا مگر خیر اب سہی ہرگز بھولے سے بھی اس مقام پر قدم نہ رکھونگا اور یہ مثل تو آپ نے ضرور سنی ہوگی تمام عالم مین مشہور ہی مثل گھری بات سعد اللہ کہے سب کے من سے اُتر ا رہے + بس مین نے جو سچ کہا تو آپ کو بہت ہی بُرا معلوم ہوا خیر اب مجھکو اس مقام پر آتے ہوے نہ دیکھیے گا یہ کہکر اُسی وقت وہ تو اُٹھکر چلا گیا مگر چترنگ جو اس محل سے اُٹھکر اپنے محل مین گیا تو پہلے شداد کے پاس آیا مگر یہ حالت کہ خنجر بکف اور تیوری پر بل آستین غصہ سے لال چہرے پر گرد ملال آستین چڑھی ہوئی اگر قریب شداد کے دوزانو بیٹھ گیا اور یون کہنے لگا کہ ایک امر مین آپ سے دریافت کرتا ہون اُسکو بلا مبالغہ مجھسے صاف صاف ارشاد فرمائیے گا ورنہ آج مین اپنی جان دیدونگا شداد نے اسکو دیکھا کہ حالت غیر پائی جاتی ہی آج تو نیا طور نظر آتا ہی جو کبھی یہ طریقہ نہوا تھا اُسکی طرف متوجہ ہو کے بولا کہ کیا کہتے ہو کہو کیا ہوا ہی کہ جسکے سبب سے یہ حالت ہی اسے غصہ تو آیا ہوا ہی مثل بتڈے کے بنا ہوا ہی تمام بال بدن کے کھڑے ہوے ہین یہ تو حالت ہو رہی ہی یہ جو شداد نے کہا کہ کیا کہتے ہو تو چترنگ نے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھا رہا کہ شداد نے پھر کہا کہ کیون اسقدر غصہ ہو خدا وند زمرد نہ کرین کہ تم اپنے کو ہلاک کرو جو تم دریافت کروگے مین ضرور صاف صاف کہدونگا تم سے کون ایسی بات ہی کہ پوشیدہ کی جائے گی غصہ نہ کرو یہ جو شداد نے کہا تو چترنگ نے غصہ کو ضبط کرکے کہا کہ یہ بتائیے کہ میرے باپ کا کیا نام ہی اگر یہ کہیے گا کہ مین تیرا باپ ہون تو مین کبھی اس امر کو باور نہ کرون گا جب تک کہ اس حقیقت سے بالکل ذماہر ہو لونگا تب تک کسی بات کو نہ مانونگا یہ تو مجھپر بخوبی ظاہر ہی کہ مین آپ کا فرزند نہین ہون بلکہ اور کسی شخص کا ہون صرف آپ نے پرورش کی ہی کیونکہ مین آپکے محل مین پیدا ہوا ہون بدین سبب یہی مشہور ہوا ہی مین بخوبی واقف ہو چکا ہون اگرچہ صاف صاف یہ امر معلوم ہوگا مین اپنی جان ضرور دیدونگا گو اب تک مجھکو خود اس امر کا یقین تھا کہ مین آپ کا فرزند ہون مگر آج یہ امر ظاہر ہوا کہ مین آپ کا فرزند نہین ہون بس اب مین صاف طور سے عرض کرتا ہون کہ اسکے علاوہ جو بات ہو وہ آپ ارشاد کرین زیادہ آئین نہ غصہ کو کام فرمائین یہ جو اُس خوک سیرت گینڈے کی صورت نے کہا شداد شاہ نے دیکھا کہ اسکو آج غصہ ہی آج جوش خداوندی آیا ہی کہین ایسا نہو کہ خداوند کو ناگوار ہو اور کوئی عذاب نازل کرین یہ خیال کرکے کہا کہ مین بھی تجھسے صاف صاف بیان کیے دیتا ہون جو کہ مین نے سنا ہی یہ کہکر تمام واقعہ جو کہ اسے معلوم تھا سب بیان کر دیا اور کہا کہ یہ امر مجھے تمہاری مان کی زبانی معلوم ہوا چترنگ نے کہا کہ جب آپ سے اُنھون نے عقد کیا تو وہ حاملہ تھین شداد نے کہا ہان یہ امر ضرور تھا میرے عقد کرنے کے دو ماہ بعد تم پیدا ہوے اصل مین تم نطفہ خداوند زمرد کا ہو بقول تمہاری والدہ کے کہ وہ قبل ازین خداوند زمرد کے تصرف مین تھین جب وہ عاجز ہو کر اہل اسلام سے اور اپنا چولا بدل کر بظاہر اُنکے خیال مین کو قتل ہوے مگر وہ اپنے جسم ظاہر کو چھوڑکر طرف آسمان کے تشریف لے گئے سب لشکر تباہ ہوا تمہاری والدہ بھی تباہ ہو کر ادھر نکل آئین چونکہ شرف میری تقدیر مین تھا مجکو پسند کیا مین اُنکی خدمت مین خدمت کرنے کو حاضر ہوا اصل واقعہ یہ ہی جو کہ مین نے بیان کیا اسمین سر مو فرق نہین ہی جسطرح کہ تجھسے بیان کیا گیا تھا مین نے تجھسے اظہار کر دیا یہ سب واقعہ چترنگ نے سنکر جواب دیا کہ آپنے مجھسے پہلے ہی سے کیون نہ ظاہر کر دیا کہ تم خداوند کے فرزند ہو پوشیدہ کیون کیا اسکا کیا سبب تھا اور کیا

صلحت تھی یہ سنکے شداد نے کہا کہ اسکا سبب یہ تھا کہ خداوند کے سیکڑون دشمن ہین کہین اگر کسی کو خبر ہو جائے اور وہ لشکر کشی کر کے آئے تو بڑی خرابی ہوگی اس خوف سے یہ امر آپ سے پوشیدہ کیا تھا کہ جب آپ کو یہ معلوم ہوگا تو آپ ضرور اہل اسلام سے اپنے باپ کے خون کا عوض لینے جائینگے وہ لوگ از حد بہادر اور ابطال دہر ہین اگر آپ کے جد امجد قتل کر کے چھوڑ گئے اور اُنکی موت خلق کرنا بھول گئے چنانچہ اُنکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہو لاکھ لاکھ تقدیرین اُنھون نے اور آپکے والد نے کین اور جب اُنپر اپنا عذاب نازل کیا جب وہ مبتلاے عذاب ہوے پھر رحم آگیا تقدیر پلٹ دی کہ وہ اُس عذاب سے خلاصی پا گئے حاصل کلام یہ کہ خود اُنکے ہاتھون سے پریشان ہو کر بالاے آسمان چلے گئے مگر اُنکو نہ برباد کیا جب کہ وہ موت اُنکی خلق کرنا بھول گئے تو اُنکو کون قتل کر سکتا ہی یہ ہین خیال آپ سے اس امر کو پوشیدہ کیا یہ سنکے چترنگ نے کہا کہ تمنے بہت بُرا کیا اسقدر زمانہ گذر گیا کہ دنیا بے خدائی کے رہی تمام کاروبار عالم خراب ہو گیا ہوگا بقول شاعر ع گمان برند کہ این بندہ بے خداوند است مجھکو معلوم ہوتا تو مین ضرور خدائی کا دعویٰ کرتا خیر دیکھا جائیگا خوب مجھکو تحقیق ہوے تو پھر مین تدبیر کرون یہ کہکر وہان سے اُٹھا اور اپنی ماں کے پاس آیا اور اُس سے بھی برہم ہو کر وہی کلام کیے پہلے تو اُسنے خوب سمجھایا کہ اسمین خرابی ہی اس امر کو اسی طور سے رہنے دو کیون بکھیڑے ہو بیکار ہی جب یہ برہم ہوا تو اُسنے بھی وہی تقریر بیان کی جو شداد نے تقریر کی تھی اب اسکو یقین واثق ہو گیا کیونکہ ماں کے اقرار سے ثابت ہوتا ہی اگرچہ باپ کا اقرار شرط ہی مگر اُس حالت مین کیونکر ثابت ہو جبکہ باپ ایسی حالت مین مر جائے کہ آثار حمل نہ ظاہر ہون اور وہ مر گیا تو ایسی حالت مین ماں کا اقرار کافی ہوگا جبکہ وہ یہ کہنے لگی کہ مین خداوند نر مرد کی زوجہ ہون اور یہ حمل مجھکو اُنھین کا ہی بس اب چترنگ کو یقین ہو گیا اور ایک بات اُس نے یہ بھی کی کہ اگر کچھ شک ہو تو وہ تصویر جو معبد گاہ مین زرمرد ثانی کی تیرے باپ کی موجود ہی اُسکو منگا کر دیکھ لے کہ تیری صورت اور تیرے باپ کی صورت مین سر مو فرق نہین ہی سوائے ایک امر کے کہ تیری پیشانی پر شاخ نہین ہی تیرے باپ کی پیشانی پر شاخ ہی یہ کوئی فرق نہین ہی یہ سنکے وہ کہنے لگا کہ اب یہ بتاؤ کہ پوشیدہ کرنے کا کیا سبب تھا وہی عذر مہمل جو کہ شداد نے بیان کیا تھا بیان کیا جو کہ بالکل خلاف عقل تھا بس یہ وہان سے اُٹھکر پھر شداد کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھکو معبد گاہ سے میرے باپ کی تصویر منگا دیجیے کہ مین اپنی صورت سے مشابہ کرونگا تاکہ یہ امر مجھپر بخوبی ظاہر ہو جائے شداد نے کہا معبد گاہ سے تصویر طلب کرنے کی کیا ضرورت ہی میرے پاس تصویر ہر وقت موجود رہتی ہی کہ جسکو مین بوقت سحر سجدہ کرتا ہون اسکو اپنی صورت سے ملا لے آپ کے دادا کی بھی تصویر ہی یہ سنکے چترنگ نے کہا کہ لاؤ بس شداد نے اُسی وقت دونون تصویرین گلے سے اُتار کر اُسکو دین اب خود جو اُن تصویرون کو دیکھتا ہی اور اپنی صورت دیکھتا ہی تو بالکل وہ تصویرین ہمصورت ہین کوئی بات کا فرق نہین ہی سوائے اُس فرق کے کہ اُن تصویرون مین شاخ نہین ہی اسکے شاخ ہی اب تو یقین کلی ہو گیا بہت خوش ہوا کہنے لگا اپنے دل سے کہ اگر تو دعوی خدائی کریگا تو لوگ تجھکو ضرور خدا تصور کرینگے اور تجھکو سجدہ کرینگے مگر ایک ہی مرتبہ یہ حکم دینا بالکل خلاف عقل ہی مگر ہان رفتہ رفتہ اس امر کو سب پر ظاہر کرو اور لشکر جمع کر کے اہل اسلام پر لشکر کشی کرو دوسرا امر یہ ہو کہ آجکل کوئی خدائی نہین ہی تمام دنیا بے خدائی کی ہی سوائے آسمانی خدا کے کیونکہ لقا بھی جو کہ خداے اول تھے وہ بھی آسمان پر چلے گئے خداے ثانی والد بزرگوار وہ بھی بالاے فلک اپنے باپ کے پاس گئے اب کوئی جاگتی جوت کا خداوند نہین رہا بس ضرور لوگ تیری خدائی کو قبول کرینگے دوسرے تو کوئی ایسا

ویسا آدمی بھی نہین ہی خداوند کا فرزند خداوند کا پوتا ہی یہ باتین دل سے کرکے شداد کے پاس سے اٹھا اور اپنے مقام پر آکر فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون کہ یکایک کچھ آسمان پر ابر ہلکا ہلکا آگیا اور کچھ بوندیان پڑنے لگین وہ ہلکا ہلکا ابر اُنمین برق کا چمکنا عجیب لطف دیتا تھا کہ یہ کیفیت دیکھکر اُس کے منھ سے یہ کلمہ نکلا کیا کہ واہ کیا میری قدرت ہی کیا مین نے ابر پیدا کیا ہی یہ اسی خیال مین غرق تھا اور یہی کہہ رہا تھا کہ اسکا عیار گریک کمندزن سامنے سے نمودار ہوا اُسکو دیکھکر یہ کہنے لگا کہ تم مجھکو سجدہ کرو مین تمھارا خدا ہون کیونکہ مین فرزند ہون زمرد ثانی کا جو کہ خدا تھے گریک نے ہنسکر کہا کہ کوئی قدرت دکھاؤ کہ جس امر سے تمھاری خدائی کا ثبوت ہو چترنگ نے کہا کہ دیکھ یہ میری قدرت نہین ہی کہ اسوقت کوئی موسم نہ تھا نہ فصل بہار کی مگر مین نے اپنی قدرت سے کیسا ابر تنک پیدا کیا کہ وہ اسوقت کیا لطف دے رہا ہی اور جو کہ فصل بہار کا مزا دے رہا ہی یہ سنکے اُس عیار نے اُسکے کہنے پر عمل کیا اور اُسکو سجدہ کیا کیونکہ یہ امر تو بخوبی ظاہر ہوچکا تھا کہ یہ فرزندین خداوند زمرد کے انمین اور صورت خداوندمین کوئی فرق نہین ہی بس اسنے یہ خیال کیا کہ خداوند کی تصویر کو سجدہ نہ کیا انمین کو سجدہ کیا کوئی نقصان کی بات نہین اور انکی خوشی بھی ہوتی ہی سجدہ کرکے سر اُٹھا لیا اور عرض کیا کہ مین آپ کی خدمت مین اس وقت اسلیے حاضر ہوا ہون کہ یہ ابر جو آیا ہی تو اسوقت یہ جی چاہتا ہی کہ شکار ہو تو مزا ہی لہذا برائے شکار تشریف لے چلیے تو بہتر ہوگا کچھ دیر شغل شکار فرماکر واپس آئیے گا بادشاہ سے اجازت حاصل فرمالیجیے کہ وہ بزرگ ہین چترنگ نے کہا کہ اب مجھکو کوئی ضرورت کسی سے اجازت لینے کی نہین ہی مین خود صاحب اختیار ہون مین کسی کا تابعدار نہین ہون کیونکہ مین خداوند کا فرزند ہون جب تک نہین ظاہر تھا اسوقت تک تو کوئی امر نہ تھا اب مین خود سب سے اطاعت کا اپنی حکم دونگا جو میری اطاعت نہ کریگا اُسپر اپنا غضب نازل کرونگا اور جو اطاعت قبول کریگا اُسپر نگاہ رحمت کرونگا اور اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا اور اُسکے لیے تقدیر عمدہ کرونگا اور اُسکا نام بڑھاؤنگا یہ جو گریک نے سنا اپنے دل مین کہنے لگا کہ اسکا دماغ خراب ہوگیا ہی خودی نے اس کے دماغ مین جگہ کی اب خداوند زمرد خیر کرین دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی میرے نزدیک تو اسکی کوئی اطاعت نہ کریگا کیونکہ یہ ابھی طفل کم سن ہی اور طفل کی بات کا کیا اعتبار خیر دیکھا جائیگا اور ہم دیکھتے ہین یہ اونٹ کس کل بیٹھتا ہی یہ کہکر عرض کیا کہ مین نے ابھی آپ سے کیا عرض کیا تھا اُسکا آپ نے کوئی جواب نہ دیا اور دوسری تقریر شروع فرمادی یہ سنکر چترنگ نے کہا کہ مین نے اسی امر کے لیے تو یہ ابر پیدا کیا ہی میرا دل خود شکار کو چاہتا ہی تم سامان شکار مہیا کرو مین چلنے کو موجود ہون تم سواری میری لے آؤ یہ سنکے وہ عیار اُسی وقت باہر آیا اور سب سامان شکار درست کرکے حاضر ہوا کہا تشریف لے چلیے مین نے سب انتظام کرلیا ہی یہ سنکے چترنگ نے اُسی وقت شکاری کپڑے زیب تن کیے اور باہر آکر مرکب پر سوار ہوکر بغیر اطلاع اپنی ماں و شداد کے برائے شکار روانہ ہوا شہر سے باہر نکلکر ایک صحرا کی طرف رخ کیا کوئی شہر سے دس کوس جاکر ایک صحرائے سبزہ زار ملا جو کہ گلون سے مملو تھا سب رنگ کے اشجار لگے ہوے تھے جابجا چشمے جاری تھے جگہ جگہ کرویالے اور لالے کے پھول کھلے ہوے تھے تختے شمیو کے اور بیلا چنبیلی موگرے کے درخت لگے ہوے تھے کہین پر گل خودرو کی بہار ایک طرف کو سون سنبرہ کا زمردنگار لگا ہوا تھا طائران صحرائی اشجار پر بیٹھے ہوے بزبان بے زبانی حمد سبحانی کر رہے تھے کوئی اپنی زبان مین یہ کہتا تھا کہ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقی دفتیست معرفت کردگار کوئی یہ کہتا تھا شعر ہر گیاہے کہ از زمین روید + وحدہ لاشریک لہ گوید + فاختہ قلندر مشرب سرو پر بیٹھی ہوئی کوکو کر رہی تھی قمریان درخت شمشاد پر سایہ فگن تھین اور بعض بیٹھی ہوئی یا ہو یا ہو کا

دم بھر رہی تھین طاؤسان صحرائی اوس ابر نوبہار کو دیکھکر اور وجد مین آکر رقص مین معروف تھے بلبلین گلون کے
پہلو مین چھپی ہوئی چہچہ زنی کر رہی تھین وہ وقت تھا کہ کچھ انکو خوف صیاد بھی نہ تھا اُس صحرا پر عالم بہار تھا جو مقام
تھا گلزار تھا درست میوہ دار بسبب بار اثمار کے اُس معبود حقیقی کی یاد مین سربسجود تھے ہر نوک خار زبان حال
حمد خالق روزگار کر رہی تھی اور اُسکی محبت کا دم بھر رہی تھی، سبزہ کیسا لہلہا رہا تھا صحرا خوشبوے
گل سے مہک رہا تھا ہر ایک طائر خوش الحان ابر بہار کو دیکھکر چہک رہا تھا وہ بھورا بھورا ابر آسمان پر چھایا
ہوا اُسکے سبب سے روے آفتاب پنہان وہ جابجا درختون کا نسبب ہوے سر کے جھومنا بطرح کوئی
معشوق طناز بصد ناز و انداز جھوم کر مستانہ وار چلتا ہو نسیم خوشگوار کا وہ گلون سے کھیلنا وہ سبزۂ نو دمیدہ
کو اپنی رفتار معشوقانہ سے پائمال کرنا وہ سبزے کا نسبب آبپاشی شبنم کے زمردگون ہونا گو کہ دن بھر کی
دھوپ اُسپر پڑچکی ہو مگر اُسپر بھی آنکھون مین کھبا جانا دل کو پائمال کیے ڈالتا ہو وہ اودی اودی گھٹا مین
گھاے سرخ و سفید کا کھلا ہوا نظر آنا عجب سمان دکھاتا تھا اور نگاہ کو بھلا معلوم ہوتا تھا اُسکو دیکھکر صناع
باغبان قدرت کی یاد آتی تھی اور وقت بھی وہ تھا کہ آفتاب غروب ہوچکا ہو طائر اپنے اپنے آشیانون کی
طرف اُڑے ہوے چلے جاتے ہین تا کہ سویرے سے اپنے مقام پر پہونچ جائین چرندون کا یہ حال
ہو کہ کوئی کسی سے بولتا نہین ہرن و شیر و نیل گاے چیتے وغیرہ سب بصد محبت اپنے اپنے مقام کو روان
ہین سبب یہ ہو کہ ایک تو وقت بسیرے کا قریب آدھ سرسے ابر جو چھایا ہوا ہو تو اور تاریکی ہوگئی ہو اتفاق
سے یہ حرامزادہ مع اپنے ہمراہیون کے اُس صحرا مین پہونچا یہ سمان اور یہ بہار دیکھکر اُسکے دل کو ایک فرحت
ہوئی عالم وجد مین آکر مرکب پر جھومنے لگا اُسی حالت وجد مین اسکے منھ سے یہ کلمہ معاذ اللہ نکلگیا کہ اے
بندگان من بہ بینید قدرت مرا کیونکہ یہ تو اپنے دل مین تصور کر چکا ہو کہ مین خدا ہون بس اسی تصور مین
غرق ہو اسی دریاے فکر خدائی مین غوطہ زن ہو رہا ہو اصی کر رہا ہو کہ کوئی تو گوہر مراد ہاتھ آجاے اور
کوئی ایسی قلب ماہیت ہو کہ لوگ مجھکو خدا ماننے لگین بس اِسی خیال مین اِسکے منھ سے یہ کلمہ نکلا اور
اسکے اوپر طرہ یہ کہ کہنے لگا کہ یہ صحرا مین نے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہو اور یہ ساری میری قدرت
کا تماشا ہو آج اسی صحرا مین خیمے وغیرہ برپا ہون ہم یہین بغرض صید و شکار مین مصروف ہونگے یہ حکم جو سنا
تو ملازمون نے خیمے وغیرہ اُسی مقام پر فضا مین استادہ کرنا شروع کیے یہ اپنے مصاحبون کے ہمراہ
گلگشت صحرا مین مصروف ہوا ادھر اُدھر ٹہلنے لگا جو مقام دیکھتا ہو وہ گلون سے مملو ہو طائران خوش
الحان تعریف آفرینندۂ بیچون ہزار عالم اپنی اپنی زبان مین کر رہے ہین یہ کور نمک یہ صدا سے
خوش ہوکے اپنے ہمراہیون کی طرف متوجہ ہوکے کہنے لگا کہ دیکھی میری قدرت اور کرشمۂ خدائی کہ
مین نے کیسے کیسے طائر خوش رنگ و خوش الحان پیدا کیے ہین اور کیا کیا صحراے پرنما بنائے ہین
یہ قدرت سواے میرے اور کس مین ہو جب سے پدر بزرگوار بالاے آسمان گئے امر خدائی مجھکو
دے گئے جب تک مین پوشیدہ رہا یعنی شکم مادر مین اُس حالت مین بھی غافل نہ رہا دنیا کا بندوبست
کرتا رہا جب عالم ظہور مین آیا اور حالت طفلی رہی اُسوقت بھی اسی انتظام مین رہا اب جب سے سن
شعور کو پہونچا اب تو بحمدللہ قدرت حاصل ہوئی اب مین نے خیال کیا کہ اپنی خدائی کو ظاہر کرون سو اب
زمانہ ہماے خروج کرنے کا آگیا ہو پہلے تو مجھکو یہ خیال تھا کہ یہ لوگ خود میری طرف رجوع کرینگے جب
مین نے دیکھا کہ کوئی رجوع از خود نہین کرتا بس اب مین نے خود قصد کیا کہ تم سب کو اپنی قدرت دکھا کر
اپنی بندگی کا حکم دون بدین سبب مین تمکو اس صحرا مین لایا ہون کہ دیکھو میری قدرت کا تماشا اور

اور میری خدائی کے قائل ہوا در جانو کہ مین تمہارا خدا ہون یہ کلام اُسکے سنکے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور اشارے سے کہا کہ اس صحرا مین آکے اور یہان کی ہوا کھا کے اور مزاج ہوگیا یہان کی ہوا نے ایسا اثر کیا کہ اپنے کو خدا تصور کرنے لگا اس صحرا کو دیکھکر رنگ بدل گیا دو سرا رنگ پیدا ہوا اینگل دیگر شگفت کیا خوش لطیفہ اور ہا فضا اس صحرا کی ہوا تھی کہ جسکے سبب سے یہ مادۂ جنون پیدا ہوگیا سچ کہتے ہین کہ جسکے دماغ مین بادی جنون ہوتا ہو تو فصل بہار مین جوش زن ہوتا ہو اور اُسکو دیوانہ کر دیتا ہو بقول شاعر ؎ ابن سبزہ وابر و بہار و لب جوئے ۔ ہر کس کہ دماغ خوش ندارد دیوانہ بود بوقت سنگون دارد ۔ پس اس شہزادے کی بھی یہی نوبت ہوئی ہو کہ صحرا کی جو ہوا کھائی اور کچھ اثر بھی ہو تو اسکے مادۂ سودا وی نے دور کیا ہو بیٹھے بیٹھے یہ خبط ہوا کہ مین خدا ہون واہ کیا خوب بات ہو خدا و ندعالم سب کے حواس درست رکھین کہ حواس مقدم ہین اس صحرا کی ہوا بگڑ بدلی ہوئی نظر آتی ہو وہ راہ دکھاتی ہو جو کہ گمراہ کرنے والی ہو یہ باہم سب کے سب اشارے کرکے خاموش ہو رہے ایک نے دوسرے کا منھ دیکھا اور سب نے ایک مرتبہ چترنگ کا منھ دیکھا اور خاموش ہو رہے کہ اتنے عرصے مین بالکل شام ہوگئی اُدھر خیمے استادہ ہو گئے ملازمون نے آکر عرض کیا کہ حضور تشریف لے چلیے خیمے وغیرہ برپا ہو چکے یہ سنکے چترنگ مع رفقا کے طرف بارگاہ کے آیا اور مرکب سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوا سب رفیق اپنے اپنے خیمون مین گئے اسکے ہمراہ دس ہزار کا لشکر تھا کیونکہ جتنا لشکر شہزادہ کا ہو وہ سب اسکو اپنا شاہزادہ تصور کرتا ہو جب اسنے سامان شکار کا حکم دیا تھا تو اسکے عیارے سب سامان درست کیا تھا اور لشکر کو بھی حکم دیدیا تھا کہ دس ہزار سوار تیار ہون کیونکہ شاہزادہ برائے شکار تشریف لے جائیگا تو وہی دس ہزار سوار تیار ہو کر ہمراہ ہوے تھے پس جب داخل خیمہ ہوے چترنگ خاصہ کھا کر سو رہا اُدھر ہر ایک رفیق اُسکا کھانے سے فراغت کر کے سو رہا کہ وہ رات تمام ہوئی مگر ابر ابھی تک اُسی طور سے آسمان پر چھایا ہوا ہی وقت صبح ہو سبزہ لہلہا رہا ہی گل کھلے ہوے ہین خوشبو سے صحرا مہک گیا ہی طائر بول رہے ہین اور آشیانون سے طائر اُڑ اُڑ کر فکر قوت مین سب جا رہے ہین صداے کیک دری سے تمام صحرا گونجا ہوا ہی شور آمد سحر دیکھکر خوشی سے رقص مین مصروف ہین بلبلین گل کے رخون کے بوسے لی رہی ہین طائر حمد الٰہی کر رہے ہین چرندے اپنے اپنے مقام سے نکلکر چرا مین مشغول ہوے ہین اور اُسکی عنایت کا شکر ادا کرتے ہین تمام سبزے پر قطرہاے اوس یون پڑے معلوم ہوتے ہین کہ جیسے فرش مخمل سبز پر گوہر آبدار گستردہ ہین خواہ وہ بوندیان جو کہ پڑ رہی ہین وہ برگ اشجار پر بھی یہی سمان دکھائی ہین کہ گویا ہر برگ زمرد پر گوہر ہر جڑے ہوے ہین کٹورۂ گل مین جو قطرہاے آب شبنم مجتمع ہو گئے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی غنچہ دہن کے لیے ساغر بلورین ہین آب صاف و شفاف بھرا ہی نسیم سحری گلون کو پامال کرتی پھرتی ہی سبزے کو روندتی ہوئی چلتی ہی آہوان صحرائی غول کے غول سبزۂ نو دمیدہ کو کس خوشی کے ساتھ چر رہے ہین نیل گائے وغیرہ پھر رہے ہین کچھ لب دریا اپنی تشنگی بجھا رہے ہین کہ ادھر خیمے مین یہ نظارہ بے وقت یعنی چترنگ بیدار ہوا اور منھ ہاتھ دھو کر قصد کیا کہ عیار کو بھیجکر رفیقون کو طلب کرون کہ اُدھر وہ بھی ہانوک پیدا ہو ہو کے اپنے اپنے مقام سے اسکے خیمے مین آئے اسکو آمادۂ شکار پایا اُدھر خادمون نے مرکب تیار کر کے در خیمہ پر حاضر کیے چترنگ نے عیار کو حکم دیا کہ سب سامان شکار طرف صحرا کے روانہ کرو کہ ما بدولت جا کر شکار کرین گے یہ سنکے عیار نے خیمے سے باہر نکلکر سب سامان شکار و صید افگنی طرف صحرا کے روانہ کیا جسمین بہت سے ہانجہ وغیرہ تھے شکار کے طول سے کیا حصول اگر کہین موقع ہوگا تو خدمت

ناظرین مین عرض کرونگا اگر بیان کو طول دیتا ہون تو اصل مطلب فوت ہوتا ہو میرا یہ خیال ہو کہ اصل مطلب پر آؤن کہ ابھی بہت کچھ بیان کرنا ہی پس بعد روانہ کرنے سامان شکار کے عیار نے آکر عرض کیا کہ تشریف لیچلیے سب سامان درست ہو یہ سنکے **چترنگ** اپنے مقام پر سے اُٹھا اور رفقا کو ہمراہ لیکر بیرون خیمہ آیا اور مرکب پر سوار ہوکر طرف صحرا کے روانہ ہوا صحرا مین پہونچکر پہلے تر پرندون کا شکار کیا ہزارون طائر صید کیے بعد اسکے طرف چرندون کے متوجہ ہوا ہر ایک رفیق نے ایک ایک ہرن کو شکار کیا **چترنگ** نے بھی تیر سے کئی ہرن گرائے کہ کچھ لوگون نے آکر عرض کیا کہ فلان مقام پر ایک وسیع میدان مین نہایت عمدہ سبزہ لگا ہوا ہو وہان پر ایک جھیل ہو اسکے کنارے بہت سے ہرن چر رہے ہین سبزے کو دیکھکر خوش فعلیان کر رہے ہین اگر حضور اس مقام پر چلکر شکار کرین تو بہت آہو ہاتھ آئین یہ سنکے **چترنگ** نے مرکب کا پودا لیا اسکے پودا لیتے کے ساتھ ہی تمام رفیق بھی اپنے اپنے مرکب کو مہمیز کرکے اسکے ہمراہ چلے تھوڑے عرصے مین اُس مقام پر پہونچے دیکھا واقعی سیکڑون ہرن چرا مین مصروف ہین بعض آنمین سے لب جھیل کھڑے ہوے پانی پی رہے ہین یہ دیکھکر **چترنگ** نے اپنے رفیقون سے کہا کہ دیکھو یہ قدرت ہو یا دولت کی کہ یون جانور پیدا کیے ہین یہ تو اپنی کہانی بیان کرتا ہو وہ لوگ مسکراتے ہین اسکو تو ایک بڑے کہ اس صحرا کی ہوا کھاکے آئی ہو اور کچھ نہین آتا ہو قدرت قدرت کے سوا اور کچھ نہین جانتا ہو یہ لوگ اس خیال سے اُسکی بات کا جواب نہین دیتے ہین کیونکہ اسکے سبب سے پرورش پاتے ہین اسی کے پاس نوکر ہین اگر کوئی بات اُسکی مرضی کے خلاف منھ سے نکالین تو نوکری مین فرق آجائے دال روٹی کا سہارا جائے گو کافر ہین مگر انکو بھی یہ باتین بری معلوم ہوتی ہین مگر خاموش ہین دل ہی دل مین جل رہے ہین مگر کیا کرین یہ پیٹ جو کچھ سنوائے گوارا کرنا پڑتا ہو یہ سب جب اُس صحرا مین پہونچے غزالان صحرائی نے جو مرکبون کی ٹاپون کی صدا سنی کان کھڑے کیے اور چوکنا ہوکر دیکھنے لگے دیکھا کہ بہت سے لوگ مرکب اُٹھائے چلے آتے ہین صید اپنے دشمن کو خوب پہچانتا ہی بس جست و خیز کرکے ایک طرف کو چلے یہ لوگ بھی قریب پہونچ گئے تھے انھون نے بھی مرکب اُنکے عقب مین ڈالدیے وہ آہو برابر چلے جاتے ہین کسی مقام پر دم نہین لیتے اُسمین سے ایک آہو کے عقب مین اسنے بھی مرکب ڈالا ہی وہ بھی جست کرکے چلا ہی ایک مقام پر اُسکے قریب پہونچکر اسنے تیر مارا کہ اُسکی پیشانی پر پڑا نڑا زو ہوگیا وہ چرخ کھاکر زمین پر گرا یہ بھی مرکب پر سے کود پڑا اور اُسکے برابر جاکر اُسکو موافق اپنے مذہب کے ذبح کیا قریب ایک درخت بہت بڑا تھا اُسکے سایے مین کھینچکر لایا اب انتظار مین ہی کہ کوئی آئے تو مین اسکو لیکر اپنے قیام گاہ پر چلون کہ دیکھا سامنے سے سب رفیق ہرن شکار کیے ہوے اسکو تلاش کرتے ہوے چلے آتے ہین یہ اُنکو دیکھکر خوش ہوا اور قصد کیا کہ صدا دون کہ وہ سب کے سب اسکو دیکھکر اسکی طرف آئے اور قریب پہونچکر مرکبون سے کود پڑے کہ اسنے اُنسے کہا کہ تم سب نے بھی آہو شکار کیے عرض کیا جی ہان مگر بڑی مشکل سے یہ آہو ہاتھ آئے ہین بڑی عرق ریزی کرنا پڑی **چترنگ** نے کہا کہ کچھ دیر یہان توقف کرو تو پھر خیمہ گاہ کو چلینگے کیونکہ اب وقت دوپہر کا ہی یہان تھوڑی دیر استراحت کرین پھر سہ پہر کو شکار کرینگے اُنھون نے عرض کیا کہ جو آپ کی مرضی ہو مناسب ہی بہتر تو ہی اسوجہ سے کہ اسوقت ملاحظہ تو فرمایئے کہ کس شدت سے آفتاب کی گرمی سے تپش ہی کہ جی چاہتا چشمون مین جو پانی بھرا ہی وہ بھی گرم ہو رہا ہی اور ثبوت یہ ہی کہ مچھلیان اوپر پانی کے اُبھر اُبھر کر چلی آتی ہین اور منھ کھولے ہوے ہین اور جسوقت آفتاب کی ضو اُنکے سرون پر پڑنے لگتی ہی اُسوقت پھر غوطہ لگا کر پانی کے اندر چلی جاتی ہین اور چرند و پرند بھی اسوقت اپنے اپنے آشیانون اور جگہون مین جاکر پوشیدہ ہوگئے

ہین اور اسوقت لوگ بھی بیٹھے ہوے تھے ہاتھین ہو رہی تھین اُس میدان مین ایک جھاڑی لگی ہوئی تھی اُسمین سے
ایک بہت بڑا ہرن اُسپر کا رچوبی جھول پڑی ہوئی سلاخی گھنگرو اُسکے گلے مین چھم چھم کرتا ہوا نکلا اور طرف ان
لوگون کے چلا چترنگ کی جو نگاہ اُسپر پڑی اپنے رفیقون سے کہا دیکھنا کیا خوش قطع ہرن ہی یہ تو
کسیکا پالو معلوم ہوتا ہی دیکھو یہ انسان سے رم نہین کرتا اُن لوگون نے کہا بجا ارشاد ہوا ایک مرتبہ چترنگ
وہی بولی بولا کہ یہ میری قدرت ہی سب لوگ مسکرا کر رہ گئے مگر اُسکی جانب سے منھ پھیر لیا اُس ہرن کو
دیکھنے لگے کہ وہ ہرن ان سب کے قریب آیا چترنگ نے کہا کہ اسکو پکڑلو یہ جو چترنگ نے کہا تو اُسنے
گردن اُٹھا کر چترنگ کی طرف دیکھا اور اسکی طرف دیکھکر صحرا کی جانب رخ کیا ویسے ہی ایک رفیق چترنگ
اس مقصد سے بڑھا کہ اسکو گرفتار کرلون وہ برق سمند جست کرکے ایک تیر کے فاصلہ پر جا کر گرا
یہ حال دیکھکر چترنگ نے کہا کہ جب تک مین اس ہرن کو نہ گرفتار کرونگا یہان سے نہ جاونگا یہ کہکر مرکب
پر بہت جلد سوار ہوا اور اُسکے رفیق بھی سوار ہوکر چلے چترنگ نے مرکب کو اُس آہو کے عقب مین جولان
کیا اور رفیقون سے کہا کہ جو کوئی اس آہو کو زندہ گرفتار کرلائیگا اُسکو مین بہت انعام دونگا کیونکہ مجھکو یہ آہو
بہت پسند آیا ہی یہ سنکے ہر ایک نے کمان کو دوش پر رکھا اور کمند لیکر اُسکی طرف رخ کیا چترنگ نے اپنے
مرکب کو بھی اُسکے عقب مین تیز کیا ہر ایک نے بگھ لیا اور کمندین اُسپر ماریں وہ حلقہ کمند سے یون نکلگیا کہ جیسے
شعارہ سنگ سے یا ہوائی گنج سے یہ کیفیت دیکھکر چترنگ کو بہت غصہ آیا اور مرکب کو اُسکے عقب مین
سرپٹ ڈالدیا رفیقون نے بھی مرکب اُٹھائے مگر وہ آہو جست و خیز کرتا ہوا چلا جاتا ہی کسی کے ہاتھ
نہین آتا ہی جب چترنگ قریب پہونچکر کمند مارتا ہی وہ صاف تیر شہاب کے مانند نکل جاتا ہی تا ایکہ
تمام رفیق اسکے پیچھے رہ گئے کوئی عقب مین نہ پہونچسکا مگر چترنگ کہ اسکا مرکب بہت تیز تھا اور نہایت
عمدہ تھا وہ تو بڑا برابر چلا گیا کسی مقام پر دم نہ لیا کوئی تین چار کوس کے فاصلہ پر نکلگیا کہ وہ آہو جست و
خیز کرتا ہوا ایک سمت کو روانہ ہوا اب یہ حالت ہم پہونچی ہی کہ چترنگ ہرچند مرکب کو تازیانہ مار کر دوڑاتا
ہی کہین گھوڑا اُس آہو کے پاس اب پہونچ سکتا ہی کیونکہ وہ مثل برق یا ہوا کے تیز رو تھا چترنگ حیران
و پریشان اپنے دل مین یہ کہتا تھا کہ یہ آہو نہایت چالاک اور سبکرو ہی کہ مجھ ایسا شہسوار اور میرا ایسا مرکب
کو روے زمین پر نہین ہی مگر یہ آہو وہ جست و خیز کرتا ہی کہ اب تو قریب بھی اپنے آنے نہین دیتا ہی نہین معلوم
یہ کس بلا کا آہو ہی یہ باتین دل سے کرتا تھا اور مرکب کو مہمیز کرتا چلا جاتا تھا اور مرکب کی طرف جو خیال کرتا
تھا تو ادھر تا پا عرق عرق پاتا تھا اسکا بھی کچھ خیال نہ تھا سمند کو اپنے دوڑائے اُسکے عقب مین چلا ہی
جاتا تھا اور دل سے یہ کہتا تھا کہ مین اس آہو کو تیرے نہ مارونگا زندہ حلقہ ہاے کمند سے گرفتار
کرونگا کہان تک یہ بھاگ کر جائیگا آخر کسی مقام پر ضرور ٹھہریگا مین اسپر قبضہ کرلونگا ابھی یہ باتین
دل سے کر رہا تھا اور برابر چلا جاتا تھا کوئی دو پہر تک اُسکے تعاقب مین پریشان رہا مگر وہ آہو ہاتھ نہ آیا
کوسون راہ طی کرکے نکلگیا تھا کہ ناگاہ دور سے ایک باغ دکھائی دیا کہ وہ آہو قریب اُس باغ کے پہونچکر
ٹھہرا جب چترنگ اپنے مرکب کو دوڑا کر اُسکے قریب پہونچا تو آہو جست کرکے دیوار باغ کو توڑ کر اندر
باغ کے چلا گیا اُسوقت چترنگ کو بہت غصہ آیا اُسنے بھی قصد کیا کہ مین بھی مرکب کو مہمیز کرکے اور
دیوار باغ پھاند کے اندر باغ کے چلا جاؤن مگر مرکب مین حالت نہ پائی اور باغ کو جو دیکھا تو اُسکی
چار دیواری بہت اونچی اور منقش اور مینا کاری پائی جب وہ آہو اندر باغ کے چلا گیا اور اُسنے اپنے
مرکب مین طاقت نہ پائی مجبور ہوکر رہ گیا اور خیال کرنے لگا کہ یہ باغ ضرور کسی بادشاہ یا شہزادے کا ہی

اسکا دروازہ تلاش کر کے اُسکے ذریعہ سے اندر جانا چاہیے اور اُس آہو کو گرفتار کر کے لانا چاہیے یہ
تصور دل مین کر کے اور مرکب کو مہمیز کر کے اُس باغ کی دیوار کے نیچے چلا جب وہ حد تمام ہوئی دوسری حد
شروع ہوئی یہ اُسی طور سے چلا جاتا ہی وسط دیوار کے قریب پہونچا تو دیکھا کہ ایک پھاٹک طلائی اُسپر مینا
کیا ہوا لگا ہی مگر کھلا ہوا ہی پہلے تو اُسنے قصد کیا کہ مع مرکب اندر جاؤن پھر خیال کیا کہ کیا ضرور ہی پشت
مرکب سے اُترا مرکب ایک درخت سے باندھ دیا جو کہ دونون طرف دروازے کے چنار کے لگے
ہوے تھے مگر بہت خوشنما تھی اور خود کمند ہاتھ مین لیے ہوے مگر عرق عرق تھا از سر تا پا پسینے مین
غرق تھا اندر باغ کے چلا حالت یہ ہی کہ ہر چہار طرف دیکھتا جاتا ہی جب اندر باغ کے پہونچا تو باغ
کو بہت شاداب دیکھا ہر قسم کے گلون کے اشجار لگے ہوے تھے روش پتری بنی ہوئی مہندی کی
مٹیان روشون پر لگی ہوئین اُنپر سرخی پڑی کہین پر چمن لالے کا کہین کوڑیالے کی بہار دیتا چنبیلی موگرا تو
بکثرت ہی ہر قسم کے پھول کھلے ہوے ہین قفس طائرون کے شاخہاے درخت مین لٹکے ہوے ہین وہ
چہک رہے ہین بلبلین بول رہی ہین طاؤس پھر رہے ہین ہواے سرد کے جھونکے آ رہے ہین کہ جب نظم

بارہ فرسخ کے گرد مین تھا وہ باغ — دیکھے رضوان کو کھاے سینہ پر داغ — مشک خالص کی تھی زمین سبلی
اور کرن کی تھی اُسپر گھاس گلی — تھے خندق کی جگہ پڑے یاقوت — روح حورون کی جس سے پائے قوت
درون کی جا پہ ہیرے موتی تھے — کہ کنی جنکی جان و دل مین پہنچے — تھی طلائی کھڑی جو وہ دیوار
اُسپہ تھا سب جڑاؤ مینا کار — کیا بلندی کرون مین اُسکی عیان — کیا کہون باغ کی کرون مین بیان
کوئی دیوار پر اگر چڑھ جائے — تو فرشتون کا مرتبہ وہ پائے — اُسمین انواع قسم کے تھے شجر
بلبلین بیٹھتی تھین آ آ کر — چہچہائی تھین بلبلین خوش ہو — آنکھ اُنسے لڑاتی تھی شبو
موتیا موگرا گل شبو — دھلائی تھین کھل کے راتون کو — اشرفی جا ہی جو ہی ہار سنگھار
تھی ہر ایک طرح کی ہر اک پہار — کہین پھندے لگے ہوے تھے زرد — یار کے رخ کے عکس سے پرگرد
گل لالہ کہین بدخشان کا — لیون و بلبل کو کھٹکا ہو جان کا — اور خیلم کا تھا جو نافرمان
تھا دکھاتا بہار وہ ہر آن — گل چنپا عقیق زرد کا تھا — عاشقون کو سبب وہ درد کا تھا
گل اور نگ لعل کا تھا بنا — جسپہ بلبل کا دم لٹکتا تھا — لاجوردی تھا وہ گل خیرو
سرو و پرقمری کرتی تھی کو کو — سیوتی کی بہار ایک طرف — کیتکی کی قطار ایک طرف
تختہ تھا ایک طرف گلاب کا جو — کیا بیان آب و تاب اُسکی ہو — نسترن راے بیل اور نسرین
باغ مین انکا تھا عجب آئین — کہین نرگس کہین پہ دار کوری — اور جھومی ہوئی گھٹا اودی
تھے درخت اور میوے کے جو جو — کرون کیا مین بیان اب اُنکو — تاک انگورون کی تھی ایسی خوب
جسکے سایے مین عشق ہو مرغوب — باغ وہ گلشن تجلی تھا — ہر چمن معدن تجلی تھا
بادلہ ہر روش پہ بچھا تھا — صحن گلشن سپہر آسا تھا — تخل دان وہ تمام الماسی
صاف ترشے ہوے اتنا کی — یون تھی تھالون مین اُنکی جلوہ گری — جس طرح ہے نگینہ شجری
بادلہ پوش وہ ہر ایک شجر — وہ تمامی کی تھلیون مین ثمر — مہرین اسطرح کی بنائی تھین
دل مین آنکھون مین جو سمائی تھین — تھی تہ تب گلاب سے ہر نہر — جوش سے پانی مارتا تھا لہر
لہر پانی کی باندھتی تھی دل — دیکھنے والے ہوتے تھے بسمل — موجزن مثل چشمۂ خورشید
صاف پانی تھا آب مروارید — قرب موج و حباب تھا اسطرح — چشم و ابرو ہین متصل جسطرح

تھی کرتی تھی موج تیغ خوش آب	دسیدم ہوتی تھی شکست حباب	یہ سما باغ کا دیکھکر اسکا دل باغ

باغ ہوگیا اور جو کچھ عرق آیا تھا خشک ہوگیا اسکے حواس درست ہوے اب یہ ہرن کو ہر ایک چمن مین تلاش کرنے لگا اسنے کہین ہرن کا نشان تک نہ پایا یہ بہت حیران ہوا کہ وہ آہو کیا ہوا میرے سامنے باغ مین کود کر آیا اور غائب ہوگیا جب کہین اسکو آہو نہ ملا تو یہ اس قصد سے آگے چلا کہ ذرا اس باغ کو تمام و کمال دیکھنا ضرور ہی کہ یہ باغ کسی خوش مزاج کا ہی اور خوب آراستہ کیا ہی اور خوب خوب چمن بندی کی ہی مگر افسوس یہ ہی کہ وہ آہو ہاتھ نہ آیا نہ معلوم کیا ہوا اُسکو زمین کھا گئی یا آسمان نگلگیا کچھ پتا نہین چلتا ہی خیر اس حیلہ سے اس باغ کی سیر ہوگئی یہ خیال کرتا ہوا چلا آتا ہی کیفیت باغ کو دیکھ دیکھ کر دل بشباش ہوتا جاتا ہی کہ اسنے دیکھا کہ ایک بارہ دری بھی بہت نفیس باغ مین ہی اسکو اُسکے دیکھنے کی بھی خواہش ہوئی ہنوز یہ ابھی بارہ دری کی جانب نہین گیا تھا اُسی مقام پر لب نہر کھڑا ہوا نہر کی سیر کر رہا تھا کہ عورتون کی باتین کرنے کی آواز کان مین آئی اسنے جو صدا زنانی سنی اس زنانے نامرد نے یہ خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ کسیکا ناموس ہی جو کہ اس باغ مین اُترا ہوا ہی یہ اُنھین عورتون کے کلام کرنے کی صدا آتی ہی دیکھنا چاہیے کہ کوئی ایسین خوبصورت بھی ہی یا کوئی نہین اور مجھسے تو کوئی پوشیدہ نہوگا کیونکہ مین تو خداوند ہون کوئی خدا سے بھی پردہ کرسکتا ہی یہ خیال کرکے اُسی مقام پر کھڑا رہا یہ انسان نہین ہی قالب بشر مین دیو ہی کہ سمایا ہوا ہی گو اسکا ابھی کچھ سن نہین ہی کوئی تیرہ برس کا ہی مگر قد اسکا گیارہ گز کا ہی ہاتھ پیر بہت قوی ہین رنگ سیاہ ہی مثل دیو کے نہر کے کنارے کھڑا ہوا اُسی جانب کو دیکھ رہا ہی جدھر سے وہ صدا آتی ہی کوئی کسی طرح کا خوف نہین ہی چونکہ وقت سہ پہر کا تھا چند عورتین باغ کی سیر کرتی ہوئی اور پھول چنتی ہوئی چلی آتی تھین مگر سب جوان تھین مزاج مین شرارت آپسمین چہلین کرتی جاتی تھین کہ وہ بھی اسی مقام پر پھولون کو دھونے کو آئین اور یہ بھی خیال ہوا کہ نہر مین چلکر منہ ہاتھ بھی دھولین کہ اُنکی نگاہ چترنگ پر پڑی کہ وہ سب کی سب دوڑی کہ دور چلا کر رہ گئین اور ایک نے دوسری سے کہا بہن تمنے دیکھا کہ یہ نہر کے کنارے سوا دیو کہان سے آگیا اور یہ کون سوا موندی کا ناہی کہ جسکو مین دیکھکر ڈر گئی خداوند زمرد اسکو جلدی غارت کرین یہ کمبخت کیونکر باغ مین چلا آیا یہ تو دیو کا بچہ معلوم ہوتا ہی دیکھو تو رنگ کیسا سیاہ ہی جیسے آبنوس اس سوے کے ہاتھ پیر آبنوس کے کندے معلوم ہوتے ہین یا چلے ہوے درخت کے ٹنے معلوم ہوتے ہین دانت کیسے بڑے بڑے ہین معلوم ہوتا ہی کہ جیسے خوک کے دانت ہوتے ہین اور آنکھین زرد ہین یہ تو کوئی بچہ شیطان معلوم ہوتا ہی بہن یہان سے جلدی چلو کہین ایسا نہو کہ یہ لپٹ جائے چلکر ملکہ سے عرض کرین کہ حضور آپ یہان سے تشریف لیجلین اب یہ مقام رہنے کے قابل نہین ہی یہان بھوت اور پلید کا گذر ہوگیا ہی اُسنے کہا بہن مین بھی ڈر گئی دیکھو بہن بڑے بڑے دیدون سے ادھر کو دیکھ رہا ہی زمرد کہتی یہ آنکھین پھوٹ جائین کسقدر موا لمبا ہی تاڑ کا درخت معلوم ہوتا ہی اور موا موٹا کسقدر ہی کہ جیسے فیل مست ابھی بہن تمنے کچھ اور بھی دیکھا تو اُسکی پیشانی پر ایک شاخ بھی ہی یہ تو مجھکو گینڈے کا بچہ معلوم ہوتا ہی تیسری بولی کہ چلو چلو یہان سے کہین ایسا نہو کہ یہ کسی کو کھا جائے باہم غوغا کرنے لگین ایک نے پکار کر اُسی مقام سے کہا کہ ادموے مردے غارت گئے اس باغ مین کیون آیا ہی یہ ہماری ملکہ کا باغ ہی اسمین غیر کوئی نہین آنے پاتا ہی ملکہ بڑی خونخوار ہی ارے تجھکو قتل کروالے گی ایک نے کہا کہ خوب ہو جو ملکا اسکو قتل کرڈالین ارے مین تو اسکو دیکھکر ڈر گئی میرا کلیجہ تو ابھی تک قابو مین نہین ہی ہاتھون اچھل رہا ہی ایک اُن مین بہت ظریف تھی وہ بولی کہ مین تو اسکو دیکھکر یہ سمجھی کہ کوئی نئے قسم کا جانور ہی یہ تو انسان نہین ہی ایک نے کہا کہ تمکو یہی دکھائی دیتا ہی ارے بہن میری تو

یہ نوبت پہونچی تھی کہ مارے خوف کے پیشاب قریب نکلنے کے تھا وہ جو ظریف تھی یہ کہنے لگی کہ یہ کیون نہین کہتین کہ نکل گیا اسکا سبب مین سمجھ گئی تھی جو مرد قد آور اور خوب سوٹا تازہ دیکھا تھا اور خیال کیا ایسا خیال کیا کہ اُسکی صورت دیکھکر ایسی مست ہوئین کہ یہ نوبت پہونچی اسکو پوشیدہ کرنے سے کیا حاصل سچ ہی کہ زمرد سی کو مرد سے جدا نہ کرے خصوصاً اُس عورت کو جو اسکی بھوکی ہو اُسکی یہی حالت ہوتی ہی کہ جہان مرد کو اُسنے دیکھا موت دیا کیونکہ اُسکو تصور تو اور ہی ہوتا ہی پہین جاتی ہون کہ تمکو ایک زمانہ ہوا کہ مرد سے نہین واقف ہوا گر یہ پسند خاطر ہی تو موجود ہی آپ اپنے ہمراہ لیجا کیے ہمکو تو اسکی صورت دیکھکر ڈر معلوم ہوتا ہی سچ تو یہ بات ہی کہ یہ کام تو ضرور خوب کریگا یہ جو اُسنے ہنسکر کہا تو وہ برہم ہوکر بولی کہ مین نے سو مرتبہ تمکو منع کیا ہی کہ تم ہمسے ایسی ہنسی نہ ہنسا کرو مگر تم نہین سنتی ہو ہنسی بھی وقت وقت پر اچھی معلوم ہوتی ہی یہ نہین کہ جسوقت چاہا ہنسنے لگے یہ بھی کوئی موقع ہنسی کا ہی یہان تو دم پر بنی ہی اور آپ کو ہنسی سوجھی ہی اللہ ہنسی بھی وہ ہنسی کہ جو بالکل مہمل اور واہیات ہو مجھکو ایسی واہیات ہنسی اچھی نہین معلوم ہوتی ہی میرا تو جی نہین چاہتا ہی معلوم ہوا کہ تیرا جی چاہتا ہی کہ تو اوروں پر ڈھالتی ہی تیری تو وہ شکل ہوئی اپنی ہائی اوروں پر گنوائی یہ تو اپنی حالت بیان کی کہ مجھکو اسقدر اسکی صورت دیکھکر خوف معلوم ہوا وہ اُسمین پل نکالنے لگین بس مین نے کہدیا کہ ایسی ہنسی مجھسے نہ ہنسا مین تیرے ہنسنے کے قابل نہین ہون کوئی تو مرے انکو دل لگی کی پڑی ہوا رے ہم تیرا سا دل کہان سے لائین تم تو دیدہ دلیر ہوا سنے جو یہ سنا ہنسکر کہنے لگی کہ تم اسقدر پاجامے سے کیون باہر ہوئی جاتی ہو کوئی اسکو نہین پسند کریگا تمین کو مبارک رہے اور کسی کو کیا غرض پڑی ہی جو ایسے دیو کے بچہ کو پسند کرے اور اُسکی صورت دیکھکر موت مارے یہ حالت تو آپ ہی کی ہوئی ہی اُسنے کہا کہ پھر وہ ہی کلام کرتی ہی اب ایسی تقریر نہ کرنا ادھر تو یہ دونون باہم ہنس رہی ہین ایک بزم ہوئی ہی اور جو ہین وہ چترنگ کو گالیان دے رہی ہین کہتی ہین کہ موئے چلا جائین تو ملکہ آکر قتل ہی کرڈالینگی تمکو یہ بھی خوف نہ آیا کہ ہم پرائے باغ مین جاتے ہین کہین ایسا نہو کہ کوئی دیکھ لے تو خرابی ہو یہ تو ہا ہم باتین کر رہی تھین اور اُسپر آوازے کس رہی تھین کہ یہ ہوا کسقدر بدصورت ہی اسکی صورت دیکھکر ڈر آتی ہی اُدھر وہ ان سب کو دیکھکر اور کیفیت باغ دیکھکر اپنو کو بھی بھول گیا حیران حیران ادھر اُدھر دیکھ رہا ہی اور دل سے یہ کلام کرتا ہی کہ یہ عجب باغ ہی اور عجب طور کی یہ بارہ دری ہی کہ مجھ ایسے خداوند کا بھی ایسا کوئی باغ نہین ہی اور صفیکہ مین خدا ہون میرے نزدیک جس ملکہ کا یہ باغ ہی وہ کسقدر خوبصورت اور صاحب ثروت ہوگی چترنگ تو یہ کہ رہا ہی اور بنظر حیرت ہر جانب نگران ہی جب تھوڑے عرصے تک اُسکی یہ حالت رہی اور وہ انکی طرف متوجہ نہوا اور انکے کسی کلام کا جواب نہ دیا اُس ظریف عورت نے جو کہ اُس اپنی ساتھ والی سے ہنس رہی تھی ایک کنکری اُٹھا کر چترنگ کو ماری اور کہا کہ کیا ادھر اُدھر حیران حیران دیکھ رہا ہی ارے یہان سے بھاگ جائین تو ملکہ بڑے طور سے پیش آئینگی یہ جو حرکت اُسنے کی ایک مرتبہ آپ کو ہوش آیا اور اُنکی طرف منھ کرکے کہنے لگا کیا بیہودہ بک بک لگا رکھی ہی جاؤ میرے روبرو سے دور ہو ورنہ مین اپنے غضب کی برق سے جلاکر خاک سیاہ کردونگا اور تمھاری ملکہ کی کیا اصل ہی کہ جو مجھکو قتل کریگی مین خود اُسکو ابھی سنگ سیاہ کردونگا تم نہین جانتی ہو کہ مین خداوند ہون میرا جان جی چاہتا ہی چلا آتا ہون آج میرا اسطرف گذر ہوا جاؤ اپنی ملکہ سے کہو کہ وہ آکے میرے قدم چومے اور میری خدمت کرے کہ یہ اُسکی خوش بختی کا سبب ہی بیکار کی چائین چائین کر رکھی ہی ہم جو کچھ بولتے نہین ہین ابھی اپنے فرشتہ قدرت کو جو حکم دون تو وہ ابھی ابھی تم سب کو کھا جائے یہ بھی ہماری قدرت ہی کہ ہمنے تم سب کو ایسی طاقت گویائی عطا کی ہی ورنہ تم کیا کرتین یہ کلام حیرت انجام سنکر سب نے قہقہہ مارا

اور کہا کہ لوشان زمرد کی یہ خداوند مین چوہن یہ کوئی دیوانہ ہی ملکہ سکا دیوانہ پن نکالین گی تب اسکو ہوش آئیگا لو خداوند آئے ہین کیا خوب خداوند ہین لو یہ بھی اپنا غضب ہمپر نازل کرینگے لو یہ ملکہ کو خاک سیاہ کر دینگے اُس موے کے منھ مین خاک جو ہماری ملکہ کے شان مین یہ کلمہ کہے چپلوگی ہوگا لاتون کا بھوت باتون سے نہین مانتا ہی ہمنے تو یہ خیال کیا کہ بیکار راسکی جان جائیگی ملکہ قتل کرڈالیگی یہ باتین بناتا ہی ایک نے کہا کہ تم بھی کس کی بات کا برا مانتی ہو وہ اپنے آپ مین نہین ہی دیوانہ ہورہا ہی حالت جنون مین تو ہی باغ مین چلا آیا ہی اور مجنونانہ باتین کرتا ہی یہ بھی کوئی بات ہی کہ مین خداوند ہون اسی سے اسکا دیوانہ پن ظاہر ہوتا ہی دوسری نے کہا کہ اگر اسپر جنون کا دیو سوار ہی تو ملکہ اگر مارینگی کیونکہ مار کے آگے دیو بھی بھاگتا ہی سب خداوندی کا مزا معلوم ہوگا اسی طرح کی باتین باہم کرنے لگین اب احوال دیگر سنیے کہ جب چترنگ اندر باغ کے آیا تھا اور سیر باغ کرتا ہوا و تلاش آہو اس باغ مین پہونچا اور وہ غورتین آپس مین اور باہم یہ گفتگو اور چترنگ سے وہ تقریر کرنے لگین یہ غوغا سنکے ملکہ جوکہ اُس باغ کی مالک ہی ایک چمن مین بیٹھی ہوئی جوکہ اُسکے قریب تھا سیر کر رہی تھی یہ شور سنکے اپنے مقام پر سے اُٹھی اور اس طرف کو چلی دس بیس خواصین اوسکے ہمراہ ہولین یہ اُسوقت پہونچین کہ جب یہ باہم گفتگو کر رہی تھین اور چترنگ اور طرف وہ تقریر کرکے دیکھنے لگا تھا کہ ملکہ پہونچی مگر ہمراہ جو خواصین آئی تھین اُنمین سے ایک غورت نے دوسری غورت سے اشارہ کرکے کہا کہ دیکھو تو یہ مرد اکسقدر بدصورت ہی اسکی صورت دیکھنے سے مجھے تو ڈر آتی ہی اُسنے جواب اشارے سے دیا کہ کیون باتین بناتی ہی ہر چند بدصورت ہی لیکن دیکھو تو کیسا جوان قوی ہی تیرے مطلب کا ہی تو نہین آتی ہی تیری رال ٹپکی پڑتی ہوگی وہ مسکرا کر بولی کہ مجھے ایسی ہنسی نہ سوجھی مین پھر مین نون مین ایسے کریہہ منظر مرد کو پسند کرون اپنی ایڑی چوٹی پر سے صدقے اُتارون موا ایسے کا لگتے معلوم ہوتا ہی کوئی نازنین اُسکی صورت دیکھکر دوسری نازنین سے کہنے لگی کہ دیکھا بھینا یہ موا اکسقدر طویل القامت اور قوی الجثہ ہی انسان کا بچہ کو دیو ہی وہ اُسکو یا یہ جواب دیتی ہی کہ یہ جوان پہلوان نہایت قوی معلوم ہوتا ہی قوم انسان سے ہی نہ بنی جان سے اس سے ڈرنا بیکار ہی کوئی خوبرو کسی ماہرو سے اُسکی طرف اشارہ کرکے کہتی ہی کہ ای بہن یہ شخص موا مونڈی کاٹا کسقدر موٹا تازہ ہی کسقدر طویل القامت صورت کیا بری ہی آنکھین کسقدر کبود ہین خداوند ہمکو سب کو اسکی نظر بد اور نگاہ زہر آلود سے بچائین مین نے ایسی آنکھ کی مذمت مین ایک شعر کسی شاعر کا سنا ہی وہ شعر ہی شعر چشمے کہ آسمان گون است ✦ انسان نیزہ و شمشیر تشنہ خون است ✦ چونکہ وہ عاقلہ تھی اور کسیقدر بات کو سمجھتی تھی اسنے جب سے اسے دیکھا ہی خیال کیا کہ بھی آج تک اس باغ مین کوئی مرد نہین آیا اسکے آنیکا کیا سبب ہوا بس یہ تصور کرکے کہنے لگی ارے نادان خاموش رہ کیون اسقدر مذمت کرتی ہی اگر ملکۂ عالم دیکھ لینگی تو غضب ہوجائیگا ترے نزدیک یہ شخص ہر طرح برا ہی یا نزدیک لانے والے کے ارے یہ آپ سے نہین آیا ہی کوئی نہ کوئی اسکو لگا کر لایا ہی اری لانے والے سے اس جوان کے کوئی خوبیان دریافت کرے اور تو اسکی نگاہ سے دیکھے تو کبھی برا نہ کہے اس جوان کو ایک تدبیر سے یہان کوئی لایا ہی تھوڑی دیر مین یہ سب بھید ظاہر ہوجائیگا وہ عورت یہ سنکے فکر کرنے لگی کہ اسکو کون لایا ہی اور اُدھر ملکہ کی نظر چترنگ پر پڑی اور اِدھر چترنگ کی نگاہ ملکہ پر گو کہ وہ اور طرف دیکھ رہا تھا مگر آہٹ پانون کی سنکے اُسنے اُدھر کو دیکھا کہ شاید وہ عورتین چلی گئین کہ یہ صدا قدم کی آئی اب جو دیکھتا ہی تو ایک نازنین مہ جبین مہ تمکین سر سے پا تک نور کے سانچے مین ڈھلی ہوئی ابرو سے خمدار اُٹھی ہوئی تلوار مثل بدر کے روشن اور سر سینہ کا ٹیکہ ہزار ہزار لطف دیتا تھا آنکھین نرگس شہلا عارض گل سرخ سے نازک غنچہ دہن نازک بدن

گلا صراحی دار سینہ نگفتہ بلور پستان اُسپر یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو حباب نور کے رکھے ہوے ہین اُسکا سراپا کیا بیان ہو
اور جو ڈاگلنا رپہنے ہوے چند عورتون کے حلقہ مین کھڑی تھی یہ تو دیکھتے ہی عاشق ہوگیا اور اُسکی جانب بغور دیکھنے لگا
اُدھر ملکہ نے جو اُسکو دیکھا اپنی ایک خواص سے کہا کہ اُسسے دریافت کرو کہ آپ کون ہین اور آپ کا یہان آنا کیونکر
ہوا آپ نے کیون قدم رنجہ فرمایا ابھی وہ پوچھنے بھی نہ پائی تھی کہ وہ ظریف بول اٹھی کہ آپ خداوند ہین میری صورت
خداوند کو پسند آئی کہ اس صورت پر سے تشریف لائے ہین کیا خوب خداوند ہین اور کیا خوب صورت ہین دیوکا
بچہ معلوم ہوتے ہین یہ جو اُسنے کہا ملکہ نے برہم ہوکر کہا تو چپ نہین رہتی بہت ظریف بنی ہی یہ سنکے وہ تو
خاموش ہو رہی ایک اور بول اُٹھی کہ ملکہ سچ تو کہتی ہی ہی اُس شخص نے کہا تھا ہم سب کے سب اسکو اس
باغ سے نکل جانے کو کہتے ہین یہ یونہین کھڑا ہوا ہی جاتا نہین بڑا سخن ناشنوا ہی ملکہ نے کہا تم سب کی سب بڑی
حرامزادیان ہو اگر کوئی چھوٹے سے چلا آوے تو اُسکو دیوانہ بنا دیتی ہو کیا خراب عادت ہی جاؤ یہان سے
اب جو کوئی بولی تو سزا دونگی یہ کہکر اُس سے کہا کہ ہان دریافت کرو اُسنے دو قدم بڑھکر اورنگ کی طرف مخاطب
ہوکر کہا کہ ہماری ملکہ عالم دریافت فرماتی ہین کہ آپ کا کیونکر آنا ہوا اور آپ کون صاحب ہین کیون قدم رنجہ فرمایا ہی
ہین بھی آگاہ ہون اُسنے تو یہ کہا اور یہان خبر سکوت ہی اب تو اسکی حالت اور ہی ہوگئی ہی حضرت عشق نے اُس
کیا دل پہ تیر محبت سے گذر کیا ہی اُسکی صورت دیکھکر اپنے آپ سے جاتا رہا ہی دل پر قابو نہین رہا ہی ٹکٹکی باندھے
ہوے دیکھ رہا ہی یہ بھی نہین سنا کہ کون ہی اور کیا بکتا ہی کچھ جواب نہ دیا خاموش کھڑا دیکھا کیا جب اُسنے دیکھا
کہ کچھ جواب نہ ملا اُسنے پھر اُسی کلام کا اعادہ کیا پھر جواب نہ ملا جب دو مرتبہ یہ نوبت ہوئی تو ملکہ خود آگے
بڑھی اور اُسی تقریر کو اپنی زبان پر لائی اُدھر اسکے آگے بڑھنے سے یہ حالت ہوئی کہ قلب پر چوٹ لگی قلب بیقابو
ہوگیا اور ایک آہ کی خاموش کھڑا ہوگیا کہ ملکہ نے کہا کہ مین آپ سے عرض کرتی ہون کہ آپ کون صاحب ہین اور کہان
سے تشریف لائے ہین کیا ضرورت ہی ملکہ نے جو یہ کہا تو اُسنے ایک آہ کرکے یہ شعر پڑھا شعر حال دل کچھ کہا نہین جاتا
خوب منجلا نہین خوش آجاتا دیگر تیر الفت سے دل ہوا گھائل ✦ دیکھکر تمکو بن ہوا مائل ✦ یہ اشعار پڑھکر خاموش ہورہا
ملکہ نے کہا کہ مین یہ نہین سمجھی کہ آپ کیا کہتے ہین اور کیا اپنی زبان مین ارشاد فرماتے ہین گو یہ ضرور سمجھ گئی کہ یہ میرے
اوپر عاشق ہوگیا ہی مگر تجاہل کرکے پوچھا اور یہ بھی خوب جانتی تھی کہ جو شخص ہی مگر سب کے دکھانے کو لاعلم بنی تھی
جب یہ ملکہ نے کہا اور اُسنے دیکھا کہ ملکہ خود کلام کرتی ہی تو کہا کہ مین کیا بیان کرون کہ مین کون ہون اور کیا ہون بس
یہی کافی ہی کہ ایک دل جلا ہون حضرت عشق کی کشور دل پر چڑھائی ہی یہان کسی کی محبت کھینچکر لائی ہی اگر مین یہ جانتا
کہ اس باغ مین آکر یہ صورت ہوگی تو مین کبھی نہ آتا رستہ مین ایک آہو کے عقب مین کہ وہ آہو بہت خوبصورت تھا آیا تھا
اس خیال سے کہ اُسکو زندہ گرفتار کرلون مگر وہ اسقدر چالاک تھا کہ ہاتھ نہ آیا اس باغ کے قریب آکر اس باغ مین
کودنے مین بھی اس خیال سے اس باغ مین آیا کہ چلکر اُسکو اسیر کرلون یہان آکر اُسکو تلاش کیا نہ پایا تمام باغ چھان
مارا کہین نشان تک نہ پایا اُسی کو تلاش کرتا ہوا اس نہر پر بھی آنکلا چونکہ یہ باغ بہت خوب بنا ہوا ہی اور دلچسپ ہی
مین سیر کرنے اور ہوا کھانے لگا اس مقام کی ہوا مین کسی قدر ٹھنڈک تھی اور مین گرمی سے چلا آتا تھا کھڑا ہوگیا کہ اس
عرصے مین یہ چند عورتین آگئین اور یہ باہم غوغا کرنے لگین مین انکی تقریر سننے لگا گو انھون نے مجھکو بہت پریشان
کیا مگر مین نے انکی کسی بات کا جواب نہ دیا کیونکہ مین خداوند ہون اور خدا کو ہر امر کی برداشت کرنا ضرور ہی اپنے
بندون پر ناراض ہونا زیبا نہین ہی بس مین نے یہ خیال کرکے اور اُنکے حال پر رحم کھا کے صرف اسقدر تو کہا
کہ اپنی ملکہ کو جاکر میری خبر کردو کہ تمھارے باغ مین خداوند ہمارے اسیری آہو آئے ہوے ہین یہ ہنسنے لگین مگر مین کچھ
نہ بولا کیونکہ تو کو میری گرفتاری کا خیال تھا اور یہ فکر تھی کہ آہو کہ ہر لگکیا اسی فکر مین تھا کہ مین خود اسیر کمند عشق ہوا

وہ مثل ہوئی کہ جو غیر کے لیے کنوان کھودتا ہی وہ آپ ڈوب مرتا ہی مین آہو کو اسیر کرنے آیا مین خود یہان کمند زلف
مین گرفتار ہوگیا دل کا کوئی اور خریدار ہوا اپنا چھٹنا مجھکو دشوار ہوا بغیر اُسکے وصل کے ملکہ نے یہ سنکے کہا کہ آپ
میرے ہمراہ تشریف لائیے جسپر دل آیا ہوگا انہین سے وہ حاضر کی جائیگی کیونکہ آپ مہمان ناخواندہ ہین اُسکی جہ سے زیادہ
خاطر کرنا چاہیے بسبب مہمان خواندہ کے کیونکہ وہ بلایا ہوا ہوتا ہی اور اسکو خدا وند بھیجتے ہین یہ کہکر ملکہ نے خواصون
سے کہا کہ چبوترے پر فرش کرو کہ یہ مہمان عزیز ہین انکی خاطر ضرور ہی مین انکی دعوت خوب اچھی طور سے کرونگی
کیونکہ خداوند نے بھیجا ہی اُس ظریف عورت یعنی میوتی سے تانب سہو کی مسکرا کر بولی کہ جی یہ بھی تو خود خداوند ہین وہی
انکی خاطر لازم ہی ایسے متبرک کی جہان تک ممکن ہو اور جس طور سے ممکن ہو خاطر کرے اور جس امر کی وہ خواہش
کرے اُسکو بھی پورا کرے مہمانی کے تو یہ معنے ہین یہ سنکے ملکہ نے تیوری چڑھا کر کہا کہ کیون قحبہ تجھے بھی ہنسنے لگی
اب تیری زبان بہت چل نکلی ہی اور دن سے مذاق کرتے کرتے میری بھی طرف آڑی ترچھی آنے لگی مین مارے
کوڑون کے کھال کھنچوا دونگی مین کوئی تیری برابر کی نہین ہون مین کوئی تیری نوکر نہین ہون جو ڈر جاؤنگی بس اب
زیادہ زبان تیز نہ کرنا ورنہ بہت سخت سزا ملیگی آپس والیون سے مذاق کرتے کرتے مجھسے بھی دل لگی کرنے لگی
سچ ہی کہ کبھی چھوٹی قوم سے منھ لگکر بات نہ کرے جہان اُسکو منھ لگایا اُسکا دماغ بالاے آسمان پہونچا ہی وہ یہ
خیال کرتا ہی کہ کوئی تو بات ہی کہ یہ شخص ہمارا پاس کرتا ہی پس پھر تو یہ حالت ہوتی ہی کہ وہ یہ قصد کرتا ہی کہ اسکے
سر پر چڑھکر موتو تو نے اپنی برابر والیون کو کیا اپنی زبان سے دبا لیا ہی وہی حرکت میرے ساتھ بھی کرنا چاہتی ہی
وہ بیچاریان میرے سبب سے نہین بولتین ہین کہ یہ ملکہ کی منھ لگی ہی ورنہ تیری یہ بھی مجال تھی کہ تو کچھ کلام کرسکے
جو ایسی دل لگی کی اب نہ کرنا ورنہ تیری خرابی آجائیگی وہ یہ کلام ملکہ کا سنکے خاموش ہو رہی اور اپنے دل مین
برا بھلا کہنے لگی ادھر خواصون نے جاکر موافق حکم کے چبوترے پر فرش کیا مسند لگائی تمام سامان عیش مہیا کیا
جنگیر دان پاندان عطردان پھولدان گلابیان شراب کی قابین کباب کی قرینے سے مہیا کردین یہ سب سامان مہیا کرکے
عرض کیا کہ سب سامان درست ہوگیا حضور تشریف لے چلین کیونکہ وقت شام کا قریب تھا چترنگ تمام دن اس
آہو کے تعاقب مین خراب رہا تھا جب اس باغ مین پہونچا تھا تو وقت سہ پہر تھا اس گفتگو مین قریب شام وقت
ہوگیا ملکہ نے جب یہ سنا اور سیوتی پر خفا ہوچکی تو چترنگ سے کہا کہ تشریف لے چلیے وہ تو اسکا امیدوار تھا
کہ میرے اسکے صحبت ہو تو مین اسکو رام کرون ورنہ مین ہلاک ہوجاؤنگا اگر اس سے فراق ہوا تو بڑی خرابی ہوگی
یہ ملکہ کا کہنا تھا کہ تشریف لے چلیے فوراً ہمراہ ہولیا اور ملکہ کا ہاتھ آکر بے تکلف پکڑ لیا ملکہ صورت دیکھکر خاموش
ہورہی اتنا تو کہا کہ آپ مہمان ہین ملکہ وہان سے ہمراہ لیکر اُس چبوترے پر آئی جہان فرش کیا ہوا تھا ملکہ نے
چترنگ کو مسند پر بٹھایا آپ روبرو بیٹھنے لگی چترنگ نے ہاتھ پکڑکر اپنے برابر بٹھا لیا اور کہا کہ یہ جگہ ہی ملکہ بھی
شرما کر بیٹھ گئی خواصین اپنے اپنے مقام پر اپنے اپنے قرینے سے کھڑی ہوگئین ملکہ نے کہا کہ آپ ارشاد فرمائین
کہ آپ کا کدھر سے آنا ہوا یہ تو مجھکو معلوم ہوا کہ آپ آہو کے عقب مین اس باغ مین تشریف لائے ہین مگر یہ
نہ معلوم ہوا کہ آپ کہان کے بادشاہ ہین اور کیا اسم مبارک ہی اور کیسپر آپ کا دل آیا ہی اسقدر میری خواصین
اور مصاحبین ہین انمین سے جسپر دل آیا ہو بیان فرمائیے وہ آپ کی خدمت مین حاضر کی جائے یہ کلام ملکہ کا سنکر
ہر ایک خواص و مصاحب نے اپنی تیوری بدلی اور اپنے دل مین کہا کہ نوج دور بار جو ہم ایسے یہ صورت کو
پسند بھی کرین یا اسکی صحبت مین بیٹھین خداوند نہ کرے جسکی صورت دیکھکر نفرت ہوتی ہی قے آتی ہی خداوند کرے
کہ یہ مرا جلدی یہان سے جائے بھلا یہ کیا ہمکو پسند کرے گا کوئی چڑیل اسکے قابل ہو جیسا یہ بھتنا ہی ویسی
بھتنی اسکو زیبا ہو ہم مین سے تو کس کی یہ شامت ہی کہ جو اسکی صحبت کو قبول کریگی اگر اندھیری رات مین

کوئی اسکی صورت دیکھے تو مارے خوف کے مرجائے خداوندا ایسی صورت خواب مین بھی نہ دکھائین نوج ایسی صورت کا خیال آئے سچ تو یہ امر ہی اگر خیال بھی آئے تو انسان ڈر جائے کیا یہ صورت ہی خواصین و مصاحبین تو دل مین یہ خیال کر رہی ہین اُدھر سیدتی نے ملکہ سے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ پھر حضور برہم ہونگی اور فرمائینگی کہ تو نہی زبان دراز ہوگئی ہی اسلئے لونڈی سے صبر نہین ہوسکتا ہی لونڈی عرض کرتی ہی کہ حضور خداوند نہ کرین کہ یہ کسی کو ہمین سے پسند کرے اس کالی بلا سے کون بچائیگا صورت کو دیکھکر خوف آئیگا یہ اور کہین جاکر کسی کو پسند کرین جو اسکے قابل ہو یہان کوئی اس قابل نہین ہی سب بیکار ہین محض دیکھنے کی یہ صورتین ہین ورنہ کوئی لطف نہین ہی ہم مین سے تو کوئی اُنکی محبت کو پسند نہ کریگا بلکہ صورت دیکھنے کا بھی روادار نہ ہوگا بولنا تو کیسا کوئی بیت الخلا مین بھی لوٹا نہ رکھوائیگا مین یہ نہین کہتی کہ کوئی اور پسند نہ کرے جسکا دل چاہے یہ کوئی اختیار نہین ہی ملکہ نے کہا بس خاموش رہ بات کرنے دے تجھسے کوئی نہین پوچھتا ہی جو تو دخل درمعقولات دیتی ہی بڑی بے غیرت ہوگئی ہی ابھی خفا ہوچکی ہون کچھ خیال نہین یہ کہکر ملکہ نے کہا کہ آپ کلام کرین اسکے کہنے کا برا نہ مانین یہ بہت بڑی خلیت ہی اور بڑی چالاک ہی یہ جب تک سزا نہ پائیگی اُسوقت تک اپنی حرکت سے باز نہ آئیگی یہ سنکر وہ بولی حضور سچی بات سبکو ناگوار معلوم ہوتی ہی آپ پر کیا منحصر ہی اب مین نہ بولون کی کیا ضرور ہی جو مین باتین سنون یہ کہکر خاموش ہورہی اُدھر ملکہ نے جو چترنگ سے مخاطب ہوکر کلام کیا تو وہ لقمہ حرام اُس فاحشہ سے کہنے لگا کہ مین شہر نیرنگ کا شہزادہ تھا مگر اب خداوند ہون شداد شاہ نے مجھکو پرورش کیا ہی مین اصل مین فرزند ہون خداوند زمرد دین لقا کا اور نبیرہ ہون خداوند لقا کا اب مین خدا ہون یہ سنکے اُسنے کہا کہ چترنگ آپ ہی کا نام ہی چترنگ نے کہا کہ میرا ہی نام ہی مین شکار کو آیا تھا اور کئی دن سے اس صحرا مین مصروف ہون آج اتفاق سے ایک ہرن نکلا صحرا مین کہ مجھکو پسند آیا مین نے اُسکی صورت دیکھکر اپنے رفیقون کے اُسکی گرفتاری کا قصد کیا وہ بھاگا مین مرکب کو اُسکے تعاقب مین تیز کرکے چلا آیا سب رفیق وغیرہ پیچھے رہ گئے نہ معلوم اُنپر کیا گذری بس چترنگ نے تمام حال بیان کیا ملکہ نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ آپ خداوند زادے ہین مجھکو آپ کی اطاعت کرنا فرض ہی اسوقت تو آپ میرے مہمان ہین برقت سحر لشکر کو تشریف لے جائینگا یہ کہکر حکم دیا کہ ہماری گانے والی کو بلاؤ یہ حکم دینا تھا کہ ایک مہ جبین پیشوا زیبا پہنے ہوئے سات ساز ندون کے حاضر ہوئی اور ساقی نے بموجب ایما ے ملکہ جام لبریز کرکے چترنگ کو دیا اُسنے اُسکے ہاتھ سے لیکر ملکہ کی طرف بڑھایا ملکہ نے کہا آپ نوش کرین مین بھی پیونگی یہ سنکے چترنگ نے دو جام لاجرعہ کرکے پی لیا ساقی نے دوسرا جام مملو کرکے ملکہ کو دیا وہ بھی پی گئی اب تو ساقی نے دور ابا ندھ دیا کبھی ملکہ کو کبھی چترنگ کو دور دونین جام دونون نے پیے کہ خوب نشہ ہوا ادھر اُس مطربہ نے پہلے تو خوب مکھڑے ہوکر کت ناچی اُسکے بعد یہ غزل عاشقانہ شروع کی اسکے دو ایک شعر گاے غزل

لائق بابوس جانان کیا خاکمی مین تھا	اِین مژہ خونبار کیا اور مرگے فرہاد و قیس	یار تھا گلزار تھا ہی تھی فضا تھی مین نہ تھا
کوئی جاسکتا نہین بیحسد سر آیار تنگ	پردہ درجسے اُٹھا وہ ہوا تھی مین نہ تھا	کیا اُنمین دونون کے حصہ مین فضا تھی مین نہ تھا
یہ ہرا پا شوخی و زرد فنا تھی مین نہ تھا	ہاتھ کیون باندھے مرے چھلا اگر جوری گیا	

اُس نازنین نے جو یہ چند شعر گاے چترنگ کی تو یہ نوبت ہوئی کہ آنکھون سے آنسو جاری ہوے آہ سرد دل پر درد سے بھرنے لگا رنگ رو متغیر ہوگیا کہ اس عرصے مین ایک خواص نے آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار ہی ملکہ نے تاج کے برخاست ہونیکا حکم دیا اور کہا کہ لاؤ خاصہ اب وقت خاصہ کا ضرور ہی بس تاج برخاست ہوا یہ کہنا تھا کہ دسترخوان بچھ گیا طعام ہاے لذیذ چن دیے گئے ملکہ اور چترنگ نے دونون نے ملکر کھانا کھایا آپسمین رد و قدح ہوا کی بعد فراغ طعام کے دونون وہان سے اُٹھے اور آکر مسند پر بیٹھے کہ چترنگ نے کشتی شراب کی اپنے آگے کھینچی اب کوئی دو پہر رات کے قریب آگئی ہوگی بس چترنگ نے

گلابی سے شراب جام مین بھری اور وہ جام ملکہ کی جانب بڑھایا اور اُسکے منھ سے لگا دیا اور کہا ملکہ مین نے جب سے تمکو دیکھا ہی تمھارے اوپر عاشق ہوگیا ہون تمھارے اوپر جان جاتی ہی از براے خداوند میری آرزو پوری کرو اور میرے دل کو شاد کرو یہ خیال تو کرو کہ مین خداوند ہو کر تمسے مرتا ہون اپنی زوجہ بناؤنگا تمھارا تو فخر ہی یہ شرف کب کسی کو ملتا ہی ملکہ نے یہ سنکر اپنا سر جھکا لیا یہ مرد ایسا عشق مین بھوت ہی کہ اسنے یہ بھی نہ دریافت کیا کہ تم کون ہو اور کون نہین ہو کس ملک کی شاہزادی ہو کیا نام ہی صاحب شوہر ہو یا نا کتخدا ہو ایسا عشق سوار تھا یہ بھی نہ خیال کیا یہ خواصین سامنے موجود ہین دوسرے مین ایک غیر مرد ہون ملکہ تو سر جھکائے شرم کے مارے خاموش بیٹھی ہوئی ہی اسنے وہ جام اُسکے ہونٹھون سے لگا دیا اور کہا تمکو ہمارے سر کی قسم جو نہ پی جاؤ وہ پی گئی دوسرا جام بھر کر اسنے خود پیا کچھ سرور جو ہوا تو اُسکے برابر ہی تو یہ بیٹھا ہوا تھا دست گستاخ کو دراز کرنا چاہا یہ رنگ دیکھکر سب خواصین اسکے پاس سے اُٹھکر چلی گئین کوئی کسی حیلے سے کوئی کسی بہانے سے اور ایک مقام پر جمع ہوکر یہ گفتگو کرنے لگین کہ اب ہمپر کھلا کہ یہ شخص ملکہ کی مدنظر ہی وہی اسکو لائی ہین یہ جوان ان اُنکے قابل ہی اُنکی خوب خدمت کریگا یہ انکو راضی بھی کردیگا سیوتی بولی کہ مین پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ یہ ساری کارروائی ملکہ کی ہی وہ تو اسی فکر مین پھرا کرتی ہین مگر سمن کیا بدصورت ہی ایک بولی کہ اے سیوتی تمھارے نزدیک بدصورت ہی ملکہ کی آنکھ سے دیکھو اور ملکہ کے دل سے تو اسکی حقیقت دریافت کرو تم نے نہین سنا کہ کسی نے کہا ہی کہ لیلیٰ را بچشم مجنون باید دید تکمہ بڑا معلوم ہوتا ہی وہ عورت جو کہ ملکہ کے ہمراہ آئی تھی اُسنے کہا کہ تھوڑے عرصے مین یہ احوال کلا ہر ہو جائیگا کہ کون انکو لایا ہی سیوتی بولی کہ کیون ہمنے کہا نہین تھا کہ یہ احوال تھوڑے عرصے مین ظاہر ہو جائیگا ہم ملکہ کی صورت دیکھکر پہلے ہی سمجھ گئے تھے میان تو باہم یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر ملکہ وچترنگ ایک مقام پر تنہا بیٹھے ہوے تھے اب جو چترنگ نے تخلیہ پایا اور صحبت کو غیر سے خالی دیکھا بس اسکو تاب نہ رہی اسنے دست درازی شروع کر دی اور کسی مقام پر ہاتھ لیجا کر مزے لوٹنے لگا ملکہ نے جو یہ رنگ دیکھا اُسکے پہلو سے اُٹھنے کا قصد کیا صرف اُسکے ستانے کو ورنہ خود اسکی خواہش تھی ناظرین پر تھوڑے عرصے مین ظاہر ہو جائیگا کہ یہ کون ہی اور کس غرض سے اسکو لائی ہی جب چترنگ نے اُسکا یہ قصد دیکھا اور زیادہ بیتاب ہوا اور اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور خوب دبوچ کر گلے سے لگایا اور کہا ملکہ کیون ستاتی ہو کچھ منھ سے بولو اپنے عاشق سے بات کرو اری نادان اسمین تیرا کیا نقصان ہی لوگ تیری عزت کرینگے کہ تم خداہون خداوند کی زوجہ کہلاؤگی اور مرد عورت اسی لیے ہوتے ہین ہی زندگی کا مزہ ہی ہی جوانی کا لطف ہی مین نے جب سے تمکو دیکھا ہی دل قابو مین نہین ہی ہی دل چاہتا ہی کہ تمکو گلے سے لگاؤن پیار کرون تمتاے دل حاصل کرون یہ کہکر قصد کیا کہ بوسہ لون کہ ملکہ نے شرم سے سر جھکا کر کہا کہ تمکو بھی خوف معلوم ہوتا ہی یہ بھی کوئی بات ہی کہ بیکار کو لیتے جاتے ہو یہ مردار مین مجھکو اکیلا جھوٹا نہین معلوم کہان چلی گئین میرا تو دل گھبراتا ہی یہ مردوا لپٹا ہی جاتا ہی اب چترنگ کی طرف متوجہ ہو کے کہا کہ یہ کون سی گفتگو ہی کوئی بھی ایسی تقریر کرتا ہی ارے مجھکو چھوڑ دے میرا دم گھبراتا ہی تیری لپیلیان تو نے دبا ڈالین دیکھو مین چلاتی ہون مجھکو یہ باتین نہین بھاتی ہین اگر مین جانتی کہ مین اس عذاب مین مبتلا ہونگی تو مین کبھی تمکو وہان سے اپنے ساتھ نہ لاتی مین نے تو رحم کھاکر یہ کام کیا اور یہ خیال کیا کہ نہ معلوم آپ کا مقام یہان سے کتنی دور ہی رات ہوگئی ہی آج کے دن اپنا مہمان کرون اب تو مین دوسرے عذاب مین مبتلا ہوگئی خداوندا ایسے دل کو غارت کرین کہ جسکو دیکھا رحم آگیا اور اُسکی مدد کرنے کو موجود ہوگئی یہ نہ خیال کیا کہ یہ غیر مرد ہی کچھ اونچ نیچ پڑے تو کیا ہو مین تو کسی طرف کی نہ رہون اور وہ اپنا کام کرلے جیسا کیا اُسکی سزا پائی خود کردہ را علاجے نیست اپنے پاؤن مین اپنے ہاتھ سے کلہاڑی ماری خیر جو ہوا سو ہوا آپ کی کوئی خطا نہین لے ذرا میرے پاس سے الگ ہٹ کر بیٹھو یہ جو اُسنے کہا چترنگ کے دل کو جیسے کسی نے یہین کر دیا اور بیقرار ہوگیا

ابتو یہ حالت ہوگئی کہ آنکھون پر پردے پڑگئے اور اسقدر بیقرار ہوا کہ سرد آہین بھرنے لگا اور خوب دبوچنے لگا اور مزے کسی چیز کو ہاتھ مین لیکر اڑانے لگا جب رسنے دیکھا کہ یہ اب خوب مست ہوگیا ہی اب میرے افسون نے خوب اثر کرلیا ہی اسنے کہا کہ مین تمھارے مطلب کو سمجھ گئی گو بہت مشکل امر ہی اور مجھکو خوف بھی معلوم ہوتا ہی مگر مجھکو تمھاری خاطر ہر طرح منظور ہی کیونکہ تم ہمارے مہمان ہو اور تم کسقدر بے لطف ہو کہ جس چیز کا لطف ہی اُسی سے کچھ غرض نہین تھوڑی شراب خود نوش کرو اور تھوڑی شراب مجھے پلاؤ تو مزہ ملے یہ جو اُسنے کہا **چترنگ** نے شیشہ اُٹھاکر جام لبریز کیا اور بلکہ کو زیادہ پلی گئی اس سے اسکا مطلب یہ تھا کہ یہ اور مست ہو جائے چونکہ یہ بھی تو اب مست ہو چلی ہی اُسکے گلے لگانے سے اور دست ہوس کے دراز کرنے سے اسکا یہ مطلب ہوا کہ جب یہ شراب پیے گا تو مجھکو بھی دیگا مین بھی مست ہونگی اور ایسی حالت مین خوب مزا ملیگا بس اس سبب سے اسنے شراب کی ترغیب دی **چترنگ** جب اسکو جام دے چکا پھر آپ پیا اُسکے بعد اُسکو بھر دیا پھر خود پیا اسی طور سے کوئی چار جامون کی نوبت آئی ابتو دونون خوب مست ہوے کہ اُسی حالت مستی مین **چترنگ** نے قصد کیا کہ اسکے روے زیبا کا بوسہ لون کہ ایسی بوے بد آئی کہ اسکی ساری مستی فوراً جاتی رہی دماغ پریشان ہوگیا یہ الگ ہٹ کر بیٹھا بعد تھوڑی دیر کے پھر طبیعت نے ذرا سا پھر اختلاط کرنے لگا ایکی مرتبہ جو منھ بوسہ لینے کو اسکے منھ کے قریب پہونچا ہی تو پھر وہی بوے بد آئی کہ اُس سے زیادہ بدتر حالت ہوئی بلکہ کچھ متلی بھی ہونے لگی ابتو یہ بہت دور جا کر اُس سے بیٹھا اور خیال کرنے لگا کہ صورت تو یہ کہ جسکو دیکھکر میری یہ حالت ہوئی کہ جان جانے لگی مگر منھ کا یہ کوہی سنڈاس ہی یا کسی مکان کا بدرو ہی کہ جب منھ کے برابر منھ گیا ایسی بوے بد آئی کہ طبیعت پریشان ہوگئی ساری سنجی کرکری ہوگئی اُسنے جو یہ حالت دیکھی کہ یہ دو مرتبہ قصد کرکے آیا اور جو تو لنے تدبیر کی تھی وہ پوری ہوئی کہ خوب مست ہوا مگر بغیر مطلب حاصل کیے یہ یون خوف کرنا اور صرف بوسہ لینے کو منھ بڑھایا اور بوسہ تک نہ لیا اور ہٹ گیا اسکا کیا سبب ہی سوا سے اس امر کے کہ ایکی ہیجڑہ ہی اور کوئی بات نہین کی ہی دوسرا سبب نہین معلوم ہوتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ ڈرتا ہی یہ خیال کرکے کہا کہ کیون کیا ہوا یا تو وہ زور زوری یا بے لگی کوئی نقص ہی یا خوف معلوم ہوتا ہی یہ سنکر **چترنگ** نے کہا کہ کیا بیان کرون دل تو بہت بیقرار ہوا اور نہایت بیتاب ہی مگر ایک امر ایسا ہوا ہی کہ جو میرے خیال مین نہین آتا ہی وہی امر مانع ہوتا ہی اور میری حالت کو کم کردیتا ہی مین نہایت متعجب ہون کہ یہ کیا سبب ہوا اسنے کہا کہ بیان تو کرو کہ وہ کیا سبب ہی یہ سنکر **چترنگ** نے کہا کہ جب مین بوسے کے قصد سے منھ تمھارے منھ کے برابر لاتا ہون ایسی بو تمھارے منھ سے آتی ہی کہ طبیعت پریشان ہوجاتی ہی پھر وہ حالت باقی نہین رہتی ہی کہ مین کوئی اور قصد کرون یہ کیا امر ہی میری سمجھ مین نہین آتا ہی کچھ بیان تو کرو کہ یہ کیا واقعہ ہی اور یہ بوے بد منھ سے کیسی آتی ہی کہ طبیعت گھبراتی ہی اُسنے کہا کہ ارے نادان سوا سے اس بات کے کوئی اور تو بات نہین ہی مین تو ڈری تھی کہ تو اس قابل نہین ہی ناظرین یہ نہ خیال کرین کہ عورت ہو کر ایسے کلام کرے یہ فرقہ ہی ایسا ہی بہت سے مقامون پر اور بہت سی جگہون مین تحریر ہوچکا ہی کہ اس سے زیادہ عرض نہین اس قسم کی عورتون بننے کی ہین کہ جو بالکل شرم وحیا کے خلاف ہین اور یہ تو کوئی بات نہین ہی اب ناظرین والا تمکین اور سامعان ذیشان کو معلوم ہو کہ وہ اپنا حال بیان کرتی ہی یہ کہکر کہا کہ ارے مجھ مین اس عیب کے سوا اور کوئی عیب نہین ہی کیونکہ مین خوبصورت ہون اور ابھی جوان ہون کوئی تین سو برس کا سن ہوگا ابھی میری شادی نہین ہوئی ہی مین مرد کی صورت سے اچھے طور سے واقف نہین ہون ہان اسکی تو قسم نہین کھاتی ہون کہ مین نے کسی مرد کو دیکھا نہین مگر شادی نہین کی ابھی ناکتخدا ہون تو ایسی حالت مین یہ کوئی عیب نہین ہی اپنے دل پر جبر کرکے میری طرف سے منھ پھیر کر اپنا کام کر اگر میرے کہنے پر عمل کریگا تو یاد رکھ کہ تمام عالم مین تیری حکومت کرادونگی سب تیری

اطاعت کرینگے تیری فرمانبرداری کا دم بھرینگے جو تیرا خیال ہو اُسکے موافق تیرا کام کرینگی تو اپنے کو خدا کہلانا چاہتا ہو تو ایسا کرینگی کہ سب تیری خدائی کو قبول کرینگے اور تمام عالم تجھکو سجدہ کریگا میرے اسوقت کے کہنے کا تجھ کو اُسوقت لطف لیگا جب تو اسکا مزا اُٹھا بیگا ارے صاف سن لے مین ساحرہ ہون میرا نام **قتال جادو** ہو ارے مین تجھسے ایک بات دریافت کرتی ہون اُسوقت نفرت نہوئی کہ جب ایسی بو سے پیدا ہوے اور اسی بو کا دودھ پیا وہ شکل ہوئی گرد کھاؤن گلگون سے پرہیز ارے تیرا تو گوشت پوست اسی بو کا بنا ہوا ہو تیری ماں کون ہو وہ بھی تو ساحرہ ہو اور اُسپر یہ لطف ہو کہ بدصورت ہو اور نوسو برس کی عمر ہو وہ اپنے کو سحر سے جوان بنائے رہتی ہو ورنہ اُسکی عمر بہت بڑی ہو اب اصل حقیقت سے آگاہ ہو کہ مین کون ہون اور تیری ماں کون ہو سن جبکہ **حمزہ اول** تیرے دادا کے تعاقب مین زبرجد نگار مین پہونچے اور حمزہ وغیرہ دمامہ جادو کے سحر مین مبتلا ہوکر زبرجد نگار کو سجدہ کرنے لگے تو حمزہ اول کہ جسکے فرزند پنے **امیر ثانی** نے تیرے باپ کو طلسم آئینہ مین قتل کیا ہو وہ حمزہ چاہ الماس مین برائے قتل دمامہ جادو گیا تھا اور اُسنے تمام چاہ الماس کو ساکنون سے پاک کیا تھا اُس زمانے مین مین بھی اور تیری ماں بھی بچہ تو نہین تھی مگر جوان تھی اور کچھ نہین جانتی تھی صرف دو ایک متر یاد تھے اب یہ سن کہ مین اور وہ کون ہون بوتیمار جادو دمامہ جادو کی ایک بہن تھی اُسکی ایک لڑکی اسمار جادو تھی اُسکی دو لڑکیان تھی ایک کا نام ناکام جادو تیری نانی اور ایک خود کام جادو تیری ماں چونکہ یہ دونون بہنین جوان حسین تھین یہ تو اپنی ماں کے ساتھ لڑکر ماری گئین ہم دونون اُس زمانے مین کچھ نہین جانتے تھے میری ماں اور تیری نانی ہم دونون کو چاہ بابل مین برائے تعلیم سحر چھوڑ آئی تھین گو کہ خود بہت بڑی زبردست ساحرہ تھین مگر اُنکو مہلت نہ تھی کہ ہمکو تعلیم سحر کرین بدین سبب ہم دونون بچ گئے جب ہمکو بربادی چاہ الماس کی خبر ہوئی ہم بہت پریشان ہوے مگر کیا ہوتا ہو اب یہ فکر ہوئی کہ کسی صورت سے سحر مین کمال پیدا کرین اور اہل اسلام سے مقابلہ کرکے اپنی اپنی ماں کا عوض لین جب سحر مین کمال ہوا تو اُس مقام سے چاہ الماس مین آئے یہان تمام چاہ الماس کو ویران پایا جابجا اہل اسلام کا زمانہ دیکھا اُنکے نام کا سکہ خطبہ جاری تھا ہم کو اور رنج ہوا ہم وہان سے اور طرف کو چلے جہان جاتے ہین سوائے اہل اسلام کے اور کوئی نظر نہین آتا ہو ابھی تک دونون ہمراہ ہین جب یہ حالت دیکھی تو خیال کیا اور باہم صلاح کی اب اہل اسلام سے سر برہونا غیر ممکن ہو کیونکہ اُنکے مذہب کو بڑی ترقی ہو گئی ہو اور ہمنے یہ بھی سنا کہ کفا قتل ہوے طلسم ہوشربا جو بہت بڑا طلسم تھا جہان بڑے بڑے ساحر رہتے تھے مسلمانون نے فتح کر لیا طلسم نورافشان بھی اُنکا قبضہ ہوا اب اُنھون نے بڑی ترقی کی ہو اُنسے لڑکر اپنی جان دینا ہو اور دوسرے **حمزہ اول** جسنے چاہ الماس کو برباد کیا اور وہ اپنے معبدگاہ کو چلا گیا اور **امیر ثانی** اپنے فرزند کو صاحبقران کر گیا اب وہ مقابلہ کرتا پھرتا جو اُسکا کوئی جادوگر کچھ نہین کر سکتا ہو بدین سبب ہم دونون نے اپنے قصد کو فسخ کیا اور اُسی دن سے بجرت اہل اسلام ہم دونون نے الگ الگ رہنا قبول کیا ایک ایک باغ بنایا اُسکو چشم مردم سے پوشیدہ کیا اُسمین رہنے لگے چونکہ جب میری ماں نے انتقال کیا میرا کم سن تھا اس سبب سے میری شادی نہین ہوئی نہ مین نے شادی کی نہ تیری ماں کی شادی ہوئی تھی مگر اُسنے تو اپنی شادی زمرد ثانی کے ساتھ ایک مدت کے بعد کرلی کیونکہ وہ تو اُسپر عاشق ہوئی تھی کہ جس سے تو پیدا ہوا تو ضرور خداوند زمرد کا لڑکا ہو کہ وہ تو زمرد کے پاس رہنے لگی کوئی دوسرا برس تھا شادی کو کہ زمرد کو بھی مسلمانون نے قتل کیا لشکر تباہ ہوا یہ بھاگی یہ اپنے باغ مین تو آئی نہین اور ایک باغ اپنے رہنے کے واسطے بنایا اُسمین رہنے لگی تو پیٹ مین تھا چونکہ تیری ماں بہت شوقین مزا تھی بغیر مرد کے اُسکو قرار نہین تھا اُسنے کسی ترکیب سے شداد شاہ

کو پھانسا اور اُسکے ساتھ عقد کیا تو اُسی زمانے مین پیدا ہوا اور اب تیرا سن کوئی تیرہ برس کا ہوگا جب تو پیدا ہوا تھا اور ایک دن تیرے ننا جبکہ تجھکو صحن مین لیے ہوے کھڑی تھی مین اُدھر کسی ضرورت سے جاتی تھی تجھپر جو نگاہ پڑی عاشق ہوگئی گو مین جانتی تھی کہ تو میری بہن کا فرزند ہی مگر دل کو کیا کرون کوئی قابو کی چیز ہی اسپر کسیکا کچھ زور نہین ہی اس سے سب عاجز ہین اب اُسدن سے یہ فکر تھی کہ کسی صورت سے مین تیرے اوپر قابض ہون مگر بس نہ چلتا تھا یہانتک نوبت پہونچی کہ تو جوان ہوا اور تمام باتون کے قابل ہوا اور خوب فنون سپہ گری وعلم وغیرہ سے ماہر ہوا اب مجھکو یہ فکر ہوئی کہ کسی طور سے مین تجھکو اپنے باغ مین لاؤن تو جو شکار کو نکلا مجھکو خبر ہوئی کہ تم شکار کو آئے ہو مین بیقرار ہوگئی فورًا اپنے باغ سے سحر کرکے چلی اور اُس مقام پر پہونچی جہان تم اپنے رفیقون کے ہمراہ بیٹھے ہوے تھے ہنس بول رہے تھے کہ مین ہرن بنکر تمھارے روبرو آئی اور تمکو لاکر یہان لائی اصل واقعہ تو یہ ہی جو کہ مین نے بیان کیا اب لازم ہی کہ میری آرزو کو پورا کرو کہ ایک مدت سے میرے دل مین ہی اگر تو میری حسرت پوری کریگا تو مین وہ کام کرونگی کہ تو بھی خوش ہوگا اور وہ امر یہ ہی کہ جو تو اپنے دل مین خیال کرتا ہی اور ہر مرتبہ کہتا ہی کہ مین خداوند ہون تو ضرور تجھکو خداوند بنا دونگی وہ تدبیر کرونگی کہ سب تجھکو اپنا خداوند تصور کرینگے اور تیری خدائی ایک عالم مین پھیل جائیگی مین ایک خبر اور تجھکو دیتی ہون وہ یہ ہی کہ مجھکو سحر کے ذریعے سے دریافت ہوا ہی کہ ارژنگ کوئی شخص ہی اور وہ بھی زمرد ثانی کا بیٹا ہی اور تمھارا بھائی ہی اُسنے دعوی خدائی کیا ہی اُسکے ہمراہ اسلم بن تورج و دیلم بن تورج و سخنگان پہلوان ہین اور آٹھ نو لاکھ کا لشکر بھی جمع کیا ہی ایک عالم اُسکی خدائی کا قائل ہوا ہی اور اُسنے دام کر پھیلا رکھا ہی لوگ اُسکو سجدہ کرتے ہین میرے نزدیک وہ قابل خدائی نہین ہی مگر کیا کیا جائے کہ کوئی اور خدا نہ تھا جبکی لوگ پرستش کرتے پس لوگون نے اُسکی خدائی کو قبول کرلیا اور اُسنے لشکر کشی کرکے ایک ملک اہل اسلام کا اپنے قبضہ مین کرلیا ہی کہ جسکا نام خاور ہی اور اب اُسکے پاس بہت بڑا لشکر ہی اُسکا قصد ہی کہ اہل اسلام پر لشکر کشی کرے یہ ایک نئی خبر ہی پس تجھکو لازم ہی کہ تو میرے کہنے کو قبول کرے اور میرے دل کو خوش کرے تاکہ اُسکے عوض مین تیری خدائی کو ترقی دون اور یہ مشہور کردون کہ ارژنگ نے غلط دعوی کیا ہی اور ارژنگ نے بالکل مکر و دغا کی ہی کہ اپنے کو خدا کہلوایا ہی یہ خداوند ہین کہ جسکا نام چترنگ بن زمرد ہی اور یہی خدا ٹھیک ہی اور سب نے غلطی کے سبب سے ارژنگ کو خداوند سمجھا ہی اور وہ لائق خدائی کے نہین ہی چترنگ کو حق خدائی بھی پہونچتا ہی اور وہ تجھکو کرشمہ بتا دونگی کہ جس سے سب کو تیری خدائی کا یقین ہوجائے اور وہ تدبیرین کرونگی کہ ہر شہر کے لوگ تجھکو سجدہ کرنے لگین چترنگ نے کہا کہ مین سحر کی مدد سے خدائی نہین کرنا چاہتا ہون بلکہ اپنے قوت بازو کے زور سے خدائی کرونگا اُس ساحرہ نے کہ جسکا نام شمو دجادو تھا کہا کہ او نادان یہ جتنے خدا گذرے کیا لقا کیا زمرد کیا فرعون کیا زبرجد شاہ یہ سب سحر کے سبب سے خدائی کرتے تھے اور ارژنگ کے لشکر مین بھی اسلم بن تورج ساحر زبردست موجود ہی کوئی نقصان کی بات نہین ہی یہ جو اُسنے کہا تو اسکو بھی ہوس ہوئی اور کہنے لگا کہ اگر تم اس بات کی قسم کھاؤ کہ مین تیرے کارخانہ خدائی کو درست کردونگی اور تیری خدائی کو رواج دونگی تو جو تم کہوگی مین قبول کرونگا اور تمکو خوش کردونگا اُسنے کہا کہ تم بھی اسکی قسم کھاؤ کہ جو تم کہوگی مین اُسکو قبول کرونگا کبھی تمھارے حکم سے سرتابی نہ کرونگا اور تمھارے کہنے کے خلاف نہ کرونگا ہمیشہ تمھارے کہنے پر عمل کرونگا تو مین بھی قسم کھاتی ہون پس چترنگ نے یہ سنکے اُسی وقت قسم کھائی اُسکے بعد شمو دجادو نے بھی قسم کھائی باہم دونون مین عہد و پیمان ہوے بعد اسکے اب پھر چترنگ اُسکے قریب آکر بیٹھا اور اختلاط کرنے لگا مگر ہر مرتبہ یہ کہتا جاتا ہی کہ دیکھو ملکا اپنے اقرار کے خلاف نہ کرنا یہ سنکر وہ کہتی ہی کہ مجھسے کبھی خلاف ورزی نہوگی مگر تم اپنی عہد شکنی کا خیال رکھنا اور مین تو ہر طرح سے تیری خدائی کو ترقی دونگی

لیں یہ اُس سے سنکر بہت خوش ہوا اسنے خوب اختلاط کیا خوب بوسے لیے اسنے کچھ بوسے بد کا بھی خیال نہ کیا خوب خوب لپٹا اور خوب پیار کیا جب خوب مست ہو گیا اُسکو اُٹھا کر سہری پر لایا وہ لاکھ تڑپی پھڑکی مگر کچھ بس نہ چلا خوب اپنا اُسکا بدلہ لیا خوب اُسکو راضی کیا وہ بہت خوش ہوئی اُٹھکر بلائین لینے لگی کہان تک بیان کیا جائے وہ رات اسی مشغل مین بسر ہوئی جب سحر ہوئی تو اُسنے چترنگ سے کہا کہ تم ایک تدبیر کرو کہ مین تمکو تمھارے لشکر مین پہونچا دیتی ہون کیونکہ وہ لوگ بہت پریشان ہین تم آج اُسی مقام پر قیام کرنا اگر لوگ دریافت کرین تو کہنا کہ مجھکو ایک قصبے مین رات ہوگئی مگر وہ ہرن نہ آیا مین نے اُسی قصبہ مین شب بسر کی بوقت سحر ادھر کو روانہ ہوا اور تمسے آکر ملا وہ لوگ یقین کر لینگے دن بھر تو راحت سے لشکر مین رہنا رات کو مین آکر تمکو اس باغ مین لے آؤنگی رات بھر یہان عیش کرنا بوقت سحر مین تمکو پھر تمھارے لشکر مین پہونچا دونگی جب بیدار ہونا اور سب لوگ جمع ہون تو کہنا کہ رات کو خداوند میرے خواب مین تشریف لائے تھے اُنکے ہمراہ میرے پدر بزرگوار یعنی زمرد ثانی بھی تھے جنکا مین فرزند ہون اور وہ خداوند تھے تو مجھے خداوند لقا و خداوند زمرد ثانی نے فرمایا کہ ہم تمکو کل فرشتہ قدرت روانہ کرکے آسمان پر طلب کرینگے اور جو کچھ تمکو علم خدائی تعلیم کرنا ہے تمکو تعلیم کرینگے اور اپنا خاصہ خدائی تمکو دینگے کیونکہ آجکل دنیا مین کوئی خدا نہین ہے اور کارخانہ خدائی ابتر پڑا ہے اور ایک شخص نے جھوٹا دعوی خدائی کا کیا ہے زمرد کا فرزند بنکے پس مین تمکو اُسکے نام سے بھی آگاہ کرونگا اور کلید کارخانہ خدائی بھی تمکو دونگا کہ تم تمام عالم کو اپنے خدا ہونے سے آگاہ کرو اور اسکو اس دعوی باطل کی سزا دو یہ خواب کا بیان تم اپنے اہل لشکر اور رفیقون سے کہنا کہ اگر مین بالا آسمان چلا جاؤن تو تم لوگ یہان سے شہر کو چلے جانا مین وہان سے ہو کر شہر ہی مین آؤنگا اور شداد شاہ دیگر لوگون سے یہ خواب اور میرا جانا آسمان پر بیان کرنا تاکہ اُنکو بھی معلوم ہو کہ وہ لوگ تمھارے اس کہنے کو باور نہ کرینگے مگر اُسوقت جب تم اُنکے روبرو بالا سے آسمان جاؤگے یعنے تم سوار ہو کر ہوا سے شکار روانہ ہونا مین سحر سے تمکو اُٹھا لاؤنگی اور دس دن یہان رکھکر جو کام مجھکو کرنا ہین درست کرونگی اور جو جو امر تمکو تعلیم کرنا ہین تعلیم کرونگی پھر دیکھنا کہ کیسی تمھاری خدائی کو ترقی ہوتی ہے کہ کسی کی خدائی کو نمود نہوئی ہوگی اور کسیقدر لوگ تمھارے معتقد ہونگے کہ ایسے کسی اور خداوند کے معتقد نہوے ہونگے اور خداوندان گذشتہ سے تمھاری خدائی کا روز بہت بڑھ جائیگا اور ارژنگ کی خدائی بالکل منسوخ ہو جائیگی پھر اہل اسلام سے اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینا اور اُنکو بھی مطیع بنانا اور جو لوگ انکار کرین اُنکو قتل کرنا اور اُنکے ملک و جاگیر وغیرہ چھین لینا مگر مسلمان کو نہایت سخت جان ہوتے ہین جہان کہین گرفتار ہوئے یا مبتلاے سحر ہوے انکی مدد کے واسطے عجیب عجیب طرح کے سامان مہیا ہو جاتے ہین اور یہ لوگ رہا ہو جاتے ہین تو انکی فطرت سے تم اپنے کو بچانا اور خوب ہوشیاری سے کام کرنا یہ باتین سنکے چترنگ نے کہا کہ تدبیر تو خوب نکالی ہے کیا کہنا مین موافق تمھارے کہنے کے کرونگا سر مو فرق نہوگا جو تدبیر تم بتاؤگی اُسی کے مطابق عمل کرونگا یہ کہکر اُسکو خوب پیار کیا اور اُسکے عوض مین اسکا دل خوش کر دیا بعد ان باتون کے وہ اسکو لیکر سحر سے اُڑا ایک صحرا مین آئی اور اسکا مرکب بھی لائی اور کہا کہ اب تم اپنے لشکر کی طرف جاؤ مین باغ کو جاتی ہون یہ سنکے چترنگ نے اُسکو خوب گلے سے لگایا پیار کرکے کہا کہ جاؤ مگر رات کو ضرور لے جانا مین تمھاری جدائی کی تاب نہین لا سکتا ہون اُس نے کہا کہ تم گھبراؤ نہین مین ضرور آکر لیجاؤنگی مجھے کب صبر آئیگا یہ کہکر وہ تو اپنے باغ کو چلی گئی یہ طرف لشکر کے مرکب پر سوار ہو کر چلا اسکو تو ابھی راہ مین رکھا جانا

اب کچھ حال چترنگ کے رفیقون اور لشکر کا تحریر ہوتا ہے

راوی بیان کرتا ہے کہ جب چترنگ اُس ہرن کے تعاقب مین گیا اور تھوڑی دور تک اُسکے رفیق بھی گئے

جب انکے مرکب نہ چل سکے اور وہ رہ گئے اور یہ نکلا چلا گیا اُسکا تو حال روبرو ے ناظرین بیان ہو چکا اب ان لوگون کا حال سماعت فرمائیے کہ تھوڑے عرصہ تک تو یہ اُسی صحرا مین اسکے منتظر کھڑے رہے کہ اب واپس آئے اور اب واپس آئے جب نہ واپس آیا تو اُنھون نے خیال کیا کہ قیام گاہ پر چلو شاہزادہ بھی قیام گاہ پر واپس ہوکر ضرور آجائیگا یہ سوچکر سب پلٹے اُس مقام پر آئے جہان ہرن پڑے ہوے تھے اُنکو وہان سے لیکر طرف قیام گاہ کے روانہ ہوے اور راہ طے کرکے یہ لوگ قیام گاہ پر آئے انکو رات ہوگئی تھی اور لوگون اور اہل لشکر سے دریافت کیا کہ شاہزادے صاحب کہان ہین اُن لوگون نے کہا کہ وہ ایک آہو کے تعاقب مین گئے تھے ابھی تک واپس نہین آئے ہم نے بہت انتظار کیا اور تلاش بھی کیا کہین نشان تک نہ ملا آخر عاجز ہوکر اسطرف چلے آئے کہ شاید لشکر مین تشریف لیگئے ہون چلکر دیکھنا چاہیے کیا یہان تشریف نہین لائے اُنھون نے کہا کہ یہان تو نہین تشریف لائے نہین معلوم کدھر نکل گئے ہین اب تو رات ہی بسر ہو لے تو تلاش کرین یہ کہکر ہر ایک اپنے اپنے مقام پر گیا مگر وہ رات اسی فکر مین بسر کی اور جاگ کر بسر کی کہ معلوم شاہزادہ کدھر نکلگیا کہ صبح طالع ہوئی ہر ایک اُٹھکر اپنے اپنے مقام سے بارگاہ مین آیا اور باہم مشورہ کیا کہ کیا تدبیر کرنا چاہیے کہ شاہزادہ تو رات کو بھی نہ آیا اب اسوقت ضرور تلاش کرنا چاہیے اور ہر سمت سوار روانہ کرنا چاہیے کہ وہ تلاش کرین اور ہم لوگون کو بھی تلاش کرنیکے لیے جانا چاہیے یہ صلاح کرکے اُسی وقت چند سوارون کو بلاکر کہا کہ جاؤ اور شاہزادے کو تلاش کرو وہ سوار یہ حکم سنکر اپنے بستوہ آئے اور لباس پہنکر مرکبون پر سوار ہوکر چلنے کے قصد سے کھڑے ہوے تھے اور وہ لوگ بھی اپنے اپنے مرکب پر سوار ہوکر چلے تھے اور راہین قایم ہو رہی تھین کہ کوئی مغرب کی جانب ڈھونڈھنے کو جائے اور کوئی مشرق کی سمت روانہ ہو اور چند سوار تو جنوب کی طرف قریات اور دیہات مین تلاش کرین اور چند سوار جانب شمال برائے تلاش شہزادہ جائین ہر چہار سمت تلاش کرین یقین ہے کہ بہت جلد پتہ لگ جائے اور کل لشکر جو ہمراہی مین ہے اُنسے کہدیا ہے کہ سب تیار رہین کہ جسوقت کوئی سوار خبر بہ سنائے فوراً فوج بھیجدی جائے کیونکہ آجکل مسلمانون کا نہایت زور ہو رہا ہے اس وجہ سے خوف معلوم ہوتا ہے کہ ایسا نہو ا ہو کہ کسی مقام پر کسی بلا مین مبتلا ہوگیا ہو تو بڑی مشکل کی بات ہے یہ کہکر سب نے قصد کیا کہ ایک ایک سمت کو روانہ ہون سب نے مرکبون کی باگ لی کہ دیکھا سامنے شہزادہ مرکب اُڑائے چلا آتا ہے یہ سب کے سب دیکھکر اور مرکبون کو بڑھاکر **چترنگ** کے قریب آئے اور عرض کیا کہ حضور کہان تھے ہمکو تمام رات جاگتے اور تشویش مین بسر ہوئی اب ہم لوگ برائے تلاش حضور چلے تھے اور یہ سوار بھی جاتے تھے **چترنگ** نے کہا کہ بارگاہ مین چلو تو بیان کرون کہ کہان رات بسر ہوئی یہ سنکے وہ سب کے سب اُسکو لیکر بارگاہ مین آئے سوار اپنے اپنے مقام پر آئے کہ لین یہان بارگاہ مین آکر **چترنگ** اپنی کرسی پر بیٹھا تمام رفیق اسکے گرد پیش بیٹھے کہ **رنگ** اُسکا عیار بھی اُسکے آنے کی خبر سنکے بارگاہ مین آیا کیونکہ اُسکا قصد بھی برائے تلاش جانیکا تھا جب سب بیٹھ چکے اُسوقت **چترنگ** نے وہی فقرہ جو کہ اُس ساحرہ نے بتایا تھا کہ مین آہو کے تعاقب مین بہت دور نکلگیا اور وہ آہو قریب ایک قصبہ کے جاکر گم ہوگیا چونکہ رات ہوگئی تھی بدین سبب مین اُسی قصبہ مین رہ گیا بوقت سحر ادھر کو روانہ ہوا تم سے آکر ملا سب کے سب یہ کیفیت سنکے خوش ہوے اور کچھ صدقہ وغیرہ شاہزادے کے اوپر سے اُتارا کر **رنگ** نے کہا کہ اب مکان کو تشریف لے چلیے کیونکہ آپ اطلاع کیے بغیر چلے آئے تھے سب پریشان ہونگے **چترنگ** نے کہا کہ کل کے روز اور شکار کرلین پرسون چلینگے آج تو کل کے تھکے ہوے ہین آج استراحت کرکے کل شکار کھیلین گے پرسون ضرور چلینگے یہ سنکر وہ خاموش ہو رہا کیونکہ رات بھر کا جاگا ہوا تھا اور **چترنگ** بھی تو رات بھر کا جاگا ہوا تھا اسکے رفیقون کو بھی رات جاگتے جاگتے

تھی سبھون نے ساتھ چترنگ کے خاصہ تناول کیا اور اپنے اپنے مقام پر برائے آرام چلے گئے اور جاکر سو رہے اور چترنگ بھی اپنی خوابگاہ مین جاکر سو رہا دن بھر سویا کیا قریب شام اُٹھا منھ ہاتھ دھوکر پیرون بارگاہ آکر بیٹھا سب رفیق بھی آکے اور سلام کرکے بیٹھ گئے کوئی پہر رات تک صحرا کی سیر کیا کیا بعد اسکے بارگاہ مین آیا خاصہ طلب کیا مع رفیقون کے کھانا کھایا اُسکے بعد آرامگاہ مین جاکر سو رہا پہر دو چوکی سب موقوف کر دیا ہر ایک رفیق بھی اپنی اپنی بارگاہ مین جاکر سو رہا جب دو پہر رات آئی تو ثمود جادو اپنی خواصون کو محفل عیش آراستہ کرنیکا حکم دیکر اور سحر سے اپنے کو آراستہ کرکے اور تخت سحر پر سوار ہوکر طرف لشکر چترنگ کے چلی اور لشکر مین پہونچکر دیکھا کہ تمام لشکر مین سناٹا پڑا ہوا ہے سب سو رہے ہین یہ چترنگ کے مقام خوابگاہ کو سحر سے دریافت کرکے اُسکی خوابگاہ مین آئی اُسکو بھی سوتا پایا اُٹھاکر اپنے تخت پر لٹایا اور لیکر اپنے باغ کو روانہ ہوئی اسنے اتنا دن اور اسقدر رات اسکے فراق مین تڑپ تڑپ کے بسر کی تھی یہ اسکو اپنے باغ مین لیکر آئی یہان سب سامان تو درست ہی تھا اسنے چترنگ کو مسند پر لاکر لٹایا اور اُسکو ہوشیار کیا اُسکی جو آنکھ کھلی تو اپنے کو اُسی باغ مین مسند پر لیٹا پایا اور ثمود جادو کو سرھانے بیٹھے دیکھا یہ گھبراکر اُٹھ بیٹھا اور کہنے لگا کہ تم نے مجھکو ہوشیار بھی نہ کیا اور وہان سے اُٹھا لائین اُسنے کہا کہ ہوشیار کرنے کی کیا ضرورت تھی وہان نہ ہوشیار کیا یہان تو لاکر ہوشیار کیا یہ یہ کہکر اُسکے گلے مین ہاتھ ڈالدیے اُسنے اُسکے بوسے لینا شروع کر دیے خواصین یہ کیفیت دیکھکر ہٹ گئین خوب خلوت مین اختلاط ہوے اُسکے بعد خواصون کو پکارا کیونکہ یہ دونون دن بھر کے بھوکے ہوے تھے تو ثمود جادو نے کھانا کھایا تھا خواصین جو آئین تو اسنے خاصہ طلب کیا انھون نے خاصہ حاضر کیا گو چترنگ کھائے ہوے تھا مگر اسکی خاطر سے پھر کھانے کو بیٹھ گیا اور کھایا بعد کھانا کھانے کے دو ایک جام شراب کے پیے کچھ دیر گانا سنا اُسکے بعد بارہ دری مین جاکر دونون عیش مین مصروف ہوے اور صبح کالے ہونے لگے کیونکہ دونون اسی کے طالب تھے یہان تک کہ قریب صبح بھی شغل رہا جب صبح قریب ہوئی ثمود جادو نے کہا کہ اب مین تمکو تمہارے لشکر مین پہونچاے آتی ہون تم صبح کو سب کے روبرو وہی خواب بیان کرنا اور سوار ہوکر شکار کو جانا مین آکر لیا ؤنگی مگر جب کچھ بلند ہونا تو یہ کہنا یہ کہکر کچھ اُسکو تعلیم کیا کہ وہ وقت پر ظاہر ہوگا یہ سنکر چترنگ نے کئی اُسکے رخسار کے بوسے لیے اب لطف حرام کو بوسے بھی نمکین معلوم ہوتی ہے اب مزے مزے بوسے لیتا ہے جیسا لطف ہو ویسا ہی تو ہوگا اسکا اب نہین ثمود جادو کے ہمراہ منھ کالا کیا کرتا تھا وہی اثر پیٹے مین بھی ہے وہ برخلاف سنی ہوشل کہ گوہ کا کیڑا گوہ ہی مین جاتا ہے فرزند وہی سعید ہے جو باپ کی پیروی کرے اور باپ کے قدم پر قدم رکھے ورنہ وہ فرزند نہین ہے جو اسکے خلاف ہو الیسون کا فرزند نہین کپوت نوسادہ ہے بس اختلاط کرکے وہ اسکو تخت پر سوار کرکے اُسکے لشکر کی طرف چلی راہ مین بھی یہ اپنی حرکت سے باز نہ آیا اُسکو خوش کرتا ہوا آیا اُسنے لاکر اُسکو اُسکی خوابگاہ مین اُتارا اور آپ رخصت ہوکر طرف اپنے باغ کے چلی گئی یہ سہری پہر لیٹ کر خواب مرگ مین مبتلا ہوگیا اب راوی بیان کرتا ہے کہ ثمود جادو تو اپنے باغ مین جاکر کچھ دیر سوئی اُسکے بعد اُٹھکر اور سحر کرکے طرف چترنگ کے روانہ ہوئی اور ایک مقام پر صحرا مین آکر ایک درخت سایہ دار کے نیچے پادشاہانہ سحر کرکے اپنے کو کھڑی ہوئی اور چترنگ کا انتظار کرنے لگی کہ وہ آئے تو مین اُسکو لیکر سحر کے ذریعے سے اپنے باغ کو جاؤن یہ تو یہان کھڑی ہوئی ہے اُدھر کا حال سنیے کہ چترنگ جو بیدار ہوا منھ ہاتھ دھوکر بارگاہ مین آیا سب رفیق حاضر دربار ہوے گر یک عیار بھی آکر اپنے مقام پر بیٹھ گیا جب سب لوگ دربار لگاے آچکے اور قرنے سے اپنے اپنے عہدے پر جلوہ افروز ہو چکے تو چترنگ نے سبکی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ مین نے آج ایک خواب دیکھا ہے اور وہ نیا خواب ہے مین تم سب کے روبرو بیان کرتا ہون یہ کہکر وہی جھوٹ خواب سب کے روبرو بیان کیا وہ سب کے سب سنکے اپنے اپنے دلون مین ہنسے

ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ بالکل دماغ خراب ہوگیا ہی کہ جسکی حد نہین ہی بڑی خرابی کی بات ہی کہ یہ تو نئی نئی باتین کرتے ہین ہم بسبب پاس نمک کے سوائے ہان اور بجا کے کچھ نہین کہہ سکتے ہین لو اور سنو کہ خواب مین خداوند آئے تھے جو بات ہوئی ہی جو تقریر ہوئی وہ عمدہ ہی دل مین یہ سما گئی ہی کہ مین خدا ہون بس اب یہ کیونکر دل سے نکلے یہ لوگ تو باہم یہ اشارے کر رہے تھے کہ چترنگ نے کہا کہ یہ بھی مجھکو خوب معلوم ہی کہ تم لوگ مجھکو جھوٹا اور کاذب جانتے ہو مگر یہ حال تھوڑی دیر مین ظاہر ہو جائیگا اسوقت تمکو یقین آئیگا لہذا تم لوگ بعد میرے آسمان پر جانے کے لشکر کو لیکر شہر کی طرف چلے جانا اور شداد شاہ اور اہل شہر کو میرے حال سے آگاہ کرنا اور یہان تہ قیام کرنا ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ کہکر حکم دیا کہ سامان شکار تیار کیا جائے ہم جاکر صید افگنی کرینگے یہ حکم سنکے عیار تے بارگاہ سے باہر نکلکر سامان شکار کیا چاکرون نے مرکب لاکر درخیمہ پر موجود کیے کہ چترنگ مع رفقا باہر آیا مرکبون پر سب رفقا وغیرہ سوار ہوے چترنگ مع رفقا کے طرف صحرا کے بقصد شکار چلا جب اُس جنگل مین پہونچا جہان ثمود جادو اسکی منتظر کھڑی تھی جب ثمود نے دیکھا کہ موافق میرے کہنے کے یہ شکار کو آیا ہی بس اسنے اُسی مقام پر سے سحر کیا کہ ایک برق چمکی کہ جس برق سے کئی درخت جل گئے اور جو گھاس لگی تھی وہ بھی جلی ایک غبار پیدا ہوا اور تمام صحرا مین تاریکی چھا گئی اور صدا آئی کہ اے بندگان من مین اپنے فرزند کو بالاے آسمان بذریعہ ایک فرشتہ قدرت کے بلائے لیتا ہون یہ صدا آکے پھر برق چمکی اور وہ تاریکی اور غبار برطرف ہوگیا سب نے دیکھا کہ ایک پنجہ چترنگ کی کمر مین پڑا اور لیکر بلند ہوا وہ پنجہ ایسا درخشندہ تھا کہ اُسپر کسی کی نگاہ نہ کام کرتی تھی چترنگ کو لیکر دو پنجہ طرف آسمان کے چلا اسوقت چترنگ نے کچھ بلند ہوکر کہا کہ کیون تم لوگون کو تو میرے کہنے کا یقین نہ تھا تم لوگ مجھکو کاذب جانتے تھے جسوقت سے مین اس صحرا مین آیا تھا اُسوقت سے میرے دل کو یقین ہوگیا تھا کہ مین خدا ہون اب خدائی میری طرف عود کریگی اسی سبب سے تو مین ہر چیز کو کہتا تھا کہ یہ میری قدرت سے خلق ہوئی ہے مین اسکا خالق ہون تم لوگ باہم اشارے کر کے ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ یہ دیوانہ ہوگیا ہی اور جب مین نے بوقت سحر خواب بیان کیا تھا تو اسوقت بھی تم لوگون نے مجھے جھوٹی قرار دیا تھا یہ تمھارے اعتقاد تھے بس اب سجدہ کرو اور توبہ کرو کہ کبھی آپ کے قول کو دروغ نہ خیال کرینگے بلکہ آپ کو اپنا خدا تصور کرینگے اگر اسکے خلاف کرین تو آپ ہمپر اپنا غضب نازل فرمائین سجدہ کرکے اور سب سامان لیکر شہر کو جاؤ شداد و کل اہل دربار سے حال بیان کرنا اور انکو میری خدائی کی خبر دینا یہ جو چترنگ نے کہا اب تو سب کو یقین آیا مع گریک عیار کے سب نے سجدہ کیا اور سب نے توبہ کی اُدھر چترنگ بلند ہوگیا اب جو سب نے سر اُٹھا کر دیکھا تو اُسکا نشان تک نہ پایا یہی تقریر ثمود نے بوقت سحر اس سے بیان کی تھی بس یہ لوگ اُس مقام سے باہم یہ تقریر کرتے ہوے پلٹے کہ دراصل ہم جھوٹے تصور کرتے تھے اور ہنستے تھے کہ یہ دیوانے ہوگئے ہین اور خواب کو بھی دروغ تصور کیا تھا مگر یہ سچا نکلا ہمارے رد برد ہا لاے آسمان فرشتۂ قدرت لے گیا اب شداد کی بھی بڑی عزت ہوگی اور اُسکا مرتبہ بڑا ہوگا کہ اُسنے خداوند زادے کو پرورش کیا ہی یہی تقریر کرتے ہوے سب مقام خیام پر آئے اور اُسی وقت سامان کردیا کہ یہان سے چلو طرف شہر کے اور سب نے جو دریافت کیا تو وہی واقعہ جو کہ دیکھا تھا اُسنے بھی وہی سب بیان کردیا وہ لوگ بہت خوش ہوے اُسی وقت سب خیمہ وغیرہ اکھیڑ کر اُونٹون پر بار کرایا اور بار برداری بھی اُونٹون پر بار کرا کے طرف شہر کے روانہ ہوے طی منازل و قطع مراحل کرکے قریب شام داخل شہر ہوے اہل شہر نے ان لوگون سے دریافت کیا کہ شاہزادہ کہان ہی اُنھون نے سب سے کہدیا کہ کل دربار مین آنا ہم سب حال شاہزادے کا بیان کرینگے عجب واقعہ ہی جو سنے گا وہ حیران ہوگا جسنے دریافت کیا اُنھون نے یہی بیان کیا وہ لوگ خیال کرنے لگے کہ کل صبح دربار مین ضرور جائینگے یہ لوگ تو یہ فکر مین ہین کہ دیکھنا چاہیے نہین معلوم کیا واقعہ ہوا ہی کہ جو کل کے روز بیان کیا جائیگا ادھر تو یہ سب اس تردد مین ہین

اُدھر وہ سب کے سب اپنے مقام پر آئے لشکر اپنے مقام پر گیا یہ لوگ تو اس انتظار مین ہی کہ صبح ہو لے تو دربار مین
جاکر شداد سے کل حال بیان کرین انکو تو چھوڑیے

اب حال شداد و جمود جادو کا ملاحظہ ہو کہ جب انکو یہ خبر ہوئی کہ چرنگ شکار کو گیا ہی تو اُنکا حال کیا ہوا

راوی نے اس داستان کو اسطرح سے بیان کیا ہی کہ جبکہ شداد کو یہ معلوم ہوا کہ چرنگ شاہ بغیر اجازت ابرمہار کو دیکھکر
برائے شکار مع دس ہزار سوارون کے گیا ہی اسکو بڑا رنج ہوا اور اُسی وقت دربار برخاست کیا کیونکہ دربار مین تھا اور
قاعدہ یہ تھا کہ چرنگ بھی ہر روز حاضر دربار ہوا کرتا تھا برابر تخت کے کرسی پر بیٹھتا تھا جب اُسروز چرنگ نہین آیا تو
شداد شاہ نے دریافت کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ آج چرنگ دربار مین نہین آئے معلوم ہوا کہ برائے شکار گئے ہین اسکو
بھی رنج ہوا تھا اور اُسی وقت دربار برخاست کرکے محل مین گیا جمود جادو اپنی زوجہ کو طلب کرکے کہا کہ کچھ آپ کو خبر بھی ہی کہ آپکے
فرزند نے کیا حرکت کی ہی کہ ہمسے بغیر اطلاع کیے ہوے شکار کو چلے گئے کیا تمسے اجازت لیکر گئے ہین جمود جادو
نے کہا کہ مجھکو تو خبر بھی نہین ہی کہ وہ کب گئے ہین کچھ لشکر بھی ہمراہ گیا ہی یا نہین شداد نے کہا کہ ہان دس ہزار کا لشکر
ہماری سپاہ سے ہمراہ گیا ہی اُسنے کہا کہ مجھکو یہ خوف ہی کہ وہ کہین اہل اسلام سے مقابلے کو نہ چلا جاے کیونکہ جب سے
اُسنے یہ سنا ہی کہ زمرد ثانی میرے باپ کو اہل اسلام نے قتل کیا اُسکو اُسدن سے اُنکے مقابلے کی ہوس ہی ہر وقت
یہ کہتا ہی کہ مین مسلمانون سے ضرور مقابلہ کرونگا اور عوض خون کا لونگا بس میرے نزدیک وہ ضرور اہل اسلام کے
مقابلے کو چلا گیا صرف بہانہ ہی شکار کا کہ شکار کو گیا ہی کیونکہ اپنے لوگون سے کہ گیا ہوگا کہ جو کوئی دریافت کرے
تو کہدینا کہ شکار کو گئے ہین اگر ایسا کہا تو بہت بُرا کیا کیونکہ دس ہزار سے کہا مقابلہ کریگا اہل اسلام کا لشکر کثیر ہی
اُن مین ایک ایک کے ہمراہ لاکھون کی جمعیت ہی یہ کثرت ہی کہ جہان وہ لشکر اُترتا ہی اُس صحرا کے قرب وجوار
کے قصبہ وغیرہ خالی ہو جاتے ہین غلہ کی قلت ہوتی ہی یہ دس ہزار کیا معلوم ہوتے شداد نے یہ سنکے کہا کہ اگر
وہ مجھسے ذکر کرتے کہ میرا یہ قصد ہی تو مین خود اُنکے ہمراہ جاتا گلزار شاہ کو طلب کرتا وہ بغیر کہے سنے چلے گئے
ہمکو اطلاع بھی نہین کی ہم مجبور ہین مگر اب سوار روانہ کرتا ہون کہ اُنکو تلاش کرکے لائین یہ معلوم ہو کہ کس مقام پر جاکر
سامان سے فروکش ہوے ہین جمود جادو نے کہا کہ تم کیون تکلیف کرو مین خود دریافت کیے لیتی ہون کہ وہ کہان ہی اگر
شکار کو گیا ہی تو خیر ورنہ تم لشکر بھی ابھی اپنے ہمراہ لیکر جاؤ گلزار شاہ کو خبر کردینا کہ ہم فلان طرف لشکر لیکر
جاتے ہین تم اپنا کل لشکر لیکر وہان آنا کیونکہ ہمارا قصد اہل اسلام پر لشکر کشی کا ہی وہ ضرور آئیگا تم یہ نامہ روانہ کرکے
اُسکی طرف کو روانہ ہونا شداد شاہ نے کہا کہ پھر دریافت کرو کہ وہ کہان ہین یہ سنکے جمود جادو نے کچھ پڑھکر اپنی
پشت دست پر دم کیا اور ایک برچہ کاغذ کا اُٹھاکر اُسپر کچھ لکیرین بنائین اور اُسکو طرف آسمان کے اُڑا دیا کہ وہ
کاغذ نظرون سے غائب ہوگیا یہ بیٹھکر کچھ پڑھنے لگی اور دم کرنے لگی کہ تھوڑی دیر کے بعد شداد نے دیکھا کہ وہ
کاغذ اُڑتا ہوا چلا آتا ہی اور سامنے اِسکے آکر گرا اسنے اُسکو اُٹھاکر دیکھا اسمین تحریر تھا کہ آگاہ ہو کہ فی الواقع چرنگ
برائے شکار گیا ہی کوئی مقام نشویش نہین ہی وہ فلان صحرا مین برائے شکار اُترا ہوا ہی یہ دیکھکر اُسکو اطمینان
ہوا اور وہ کاغذ جمود جادو نے سامنے شداد کے ڈالدیا اور کہا دیکھو اُسنے جو دیکھا تو وہی عبارت تحریر پائی
وہ بھی اس کیفیت سے آگاہ ہوکر خاموش ہورہا اور اپنے مقام پر چلا آیا مگر خیال یہ ہوا کہ یہ لڑکا بڑا چالاک ہی
اسکو کسی کا خوف نہین ہی کہ یہ کسی سے خوف کرتا ہوا سنے یہ بھی نہ خیال کیا کہ اجازت تو لے لین یہ ایسا خود مختار
ہوگیا ہی یہ تو ایسے ایسے خیال کرتے رہے اب حال سماعت فرمائیے کہ جب کئی دن گذر گئے اور چرنگ شکار سے واپس نہ آیا
تو جمود جادو نے کہا کہ اب تو کئی دن ہوے چرنگ کو شکار کو گئے ہوے اب اُسکی خبر منگانا چاہیے کہ کس خیال مین ہی

اور کہان ہی شداد شاہ نے کہا کہ مین کل سوار روانہ کرونگا یہ سنکر چھو دھاد و خاموش ہو رہے وہ رات تمام ہوئی صبح کو شداد دربار مین آیا سب اہل دربار جمع ہوے دربار آراستہ ہوا ابھی کوئی حکم دینے نہ پایا تھا وہ لوگ جو ہمراہ چترنگ کے گئے تھے اور بموجب اُسکے حکم کے شہر کو واپس آئے تھے بسبب رات ہو جانے کے اور دربار کے نہ ہونے کے اپنے اپنے مقام پر چلے گئے تھے صبح کو اُٹھکر دربار مین آئے اور شداد کو بھرا کیا شداد نے بھرا ایکر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ وہ لوگ ہین جو کہ چترنگ کے رفیق ہین اُنکو اشارہ بیٹھنے کا کیا اس عرصے مین بعض اہل شہر بھی دربار مین آ گئے تھے جنکو چترنگ سے الفت تھی جب وہ بیٹھ چکے تو شداد نے دریافت کیا کہ شاہزادہ کہان ہی اور تم لوگ کیون چلے آئے انکو کہان چھوڑا کیا وہ محل مین گئے ہین اُنھون نے عرض کیا کہ ہم سب واقعہ عرض کرتے ہین جو کہ گذرا ہی یہ کہکر اُنھون نے ابتدا سے کل حال یون عرض کیا کہ ہم ہمراہ شاہزادے کے فلان صحرا مین پہونچے اُنھون نے صحرا کو دیکھکر یہ تقریر کی کہ یہ میری قدرت ہی اور مین خداہون مین نے اسکو خلق کیا ہی ہم لوگ سنا کیے چونکہ رات ہوگئی تھی اُسدن اُنھون نے اُسی صحرا مین قیام کیا چونکہ بسبب رات ہو جانے کے شکار نہین کھیلا صبح کو برائے شکار نکلے دو پہر تک بہت سے چرند و پرند شکار کیے دوپہر کو ایک آہو نہایت خوبصورت نظر پڑا اُسکے عقب مین اُسکے گرفتار کرنے کو مرکب جولان کیا وہ آہو چوکڑیان بھرتا ہوا چلا اُسکے تعاقب مین نکل گئے ہم لوگ بھی ہمراہ تھے جہان تک ہمارے مرکبون نے ساتھ دیا ہم لوگ بھی ہمراہ گئے جب ہمارے مرکب نہ چل سکے تو ہم رہ گئے بڑی دیر تک اُنکا انتظار کیا جب وہ واپس نہ آئے تو ہم لوگ قیام گاہ کو چلے آئے یہ خیال تھا کہ وہ بھی وہین تشریف لائینگے رات بھر انتظار کیا وہ تشریف نہین لائے ہم لوگ بہت پریشان ہوے کہ کہان تشریف لیگئے ہین کہ ابھی تک واپس نہین آئے صبح کو اُٹھکر چند سوارون کو حکم دیا کہ تلاش کرو اور ہم لوگ خود بھی تلاش کرنے کو چلے تھے ہنوز کوئی گیا تھا صرف آمادہ ہوے تھے کہ شاہزادے صاحب تشریف لے آئے معلوم ہوا کہ دن بھر اُس آہو کے تعاقب مین پریشان رہے اور وہ آہو ہاتھ نہ آیا قریب ایک قصبہ کے پہونچکر وہ آہو غائب ہوگیا شاہزادے نے فرمایا کہ وہان اُسوقت رات ہوگئی تھی اور مقام قیام بہت دور تھا مین شب کو اُسی قصبہ مین رہا اسوقت ادھر کو آیا حضور وہ دن تو شاہزادے نے راحت سے بسر کیا شام کو آرام فرمایا صبح کو بیدار ہوکر جب بارگاہ مین تشریف لائے تو ہم سب بھی حاضر ہوے جب ہم سب جمع ہو لیے تو فرمایا کہ مین نے شب کو ایک خواب دیکھا ہی ہمنے عرض کیا کہ کیا خواب ملاحظہ فرمایا ہی وہ خواب بیان فرمایا اُن لوگون نے شداد کے روبرو اُس خواب کی سب کیفیت بیان کی اتنے شداد کے حواس جاتے رہے کہ یہ کیا امر ہی کہ یہ خواب دیکھا اُن لوگون نے شداد سے کہا کہ خداوند ہمکو یقین نہ آیا کیونکہ وہ ابھی بچہ ہین ہمنے جانا کہ یہ تقاضاے سن ہی کہ اسی خیال مین آرام فرمایا تھا خواب و خیال تو مشہور ہی اسیکا تصور بندھا رہا ہی سامان خواب مین بھی نظر آیا کیونکہ جب سے یہان تشریف لائے ہین یہی فرما رہے ہین کہ مین خدا ہون مین خدا ہون ویسے ہی یہ خواب بھی ہی ہم لوگ خاموش ہو رہے اسکے بعد سامان شکار درست ہونیکا حکم فرمایا سب سامان درست ہوا ہم لوگون کو ہمراہ لیکر برائے شکار روانہ ہوے کوئی لشکر سے ایک میل آئے ہونگے کہ ایک برق چمکی جسنے تمام گھاس جلا دی اور کئی درخت بھی جل گئے ایک غبار پیدا ہوا تمام صحرا مین تاریکی ہوگئی اُسکے بعد صدا آئی کہ مین اپنے فرزند کو لیے جاتا ہون بالاے آسمان تاکہ اسکو علم خداوندی تعلیم کرون تم لوگ پریشان ہونا شہر کو چلے جاؤ اُسکے بعد پھر برق چمکی وہ تاریکی اور غبار برطرف ہوگیا ہمنے دیکھا کہ شاہزادہ ابھی تک اپنے مرکب پر موجود ہی کہ ایک پنجہ خود بخود پیدا ہوا اور شاہزادے کی کمر مین پڑا اور اُنکو مرکب سے لیکر بلند ہوا ہم لوگ ہمارے حواس جاتے رہے پھر جو تقریر کہ چترنگ نے کی تھی وہ اُنھون نے شداد سے بیان کی اور عرض کیا کہ جو جو خیال ہمنے کیے تھے وہ سب شاہزادے نے بیان فرمائے اب ہمکو یقین کلی ہوا کہ یہ سب امر سچ ہین اُنھون نے ہمکو سجدہ کا حکم دیا تھا ہمنے سجدہ کیا

اب جو سجدے سے سر اُٹھا کر دیکھا تو شاہزادے کو نہ پایا ہم بموجب ارشاد وہانسے قیام گاہ پر آئے سب کو ہمراہ لیکر
شہر کیطرف چلے کل شب کو آکر پہونچے تھے چونکہ رات تھی سمجھے اگر خبر کرنا مناسب نہ جانا اپنے اپنے مقام پر چلے
گئے اسوقت حاضر دربار رہے یہ واقعہ گذرا جو کہ ہمنے خدمت عالی مین عرض کیا اجو گل حاضرین دربار سنکے
ہوش جاتے رہے ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ قدرت خداوندی ہی کوئی زمانہ خداوند سے خالی رہ نہین سکتا
ہی اگر آپ چولا بدل کر آسمان پر چلے گئے تو دوسرا خدا ہمارے لیے مقرر کیا ہی اب اُنکو علم خداوندی تعلیم کر کے
زمین پر بھیجدیگے اہل دربار تو یہ ذکر کرنے لگے شہزادے نے اُن لوگون سے کہا کہ گریک کہان ہی اُنھون نے
عرض کیا کہ وہ نہین آئے اُنھون نے کہا کہ جب مین سُن لونگا کہ شہزادہ آیا تو مین آؤنگا ورنہ مین اب نہ آونگا یہ سنکے
شہزادے کے ہوش جاتے رہے اُسی وقت بحال خراب و با قلب بیتاب دربار برخاست کیا اور محل مین چلا گیا مگر
حالت یہ ہی کہ آنکھون مین آنسو بھرے ہوے لبون پر آہ سرد چہرہ زرد اب جو طرف خوابگاہ جمرد جادو کے گیا
اور اُسنے یہ حالت دیکھی کہا کچھ بیان تو کرو کہ کیا ماجرا ہی اور یہ تمھارا کیا حال ہی کیا کچھ میرے بچہ کی خبر آئی کیا
کچھ اُسکے دشمنون پر بلا نازل ہوئی جلد بیان کرو میرے تو دل کی عجیب حالت ہی تمھاری یہ کیفیت دیکھکر میرا
کلیجہ منھ کو چلا آتا ہی شہزادہ اُسکے قریب بیٹھ گیا اور کل حال ابتدا تا انتہا سب جمرد سے بیان کیا جو کہ چترنگ
کے رفیقون سے سنا تھا یہ سننا تھا کہ جمرد نے ایک چیخ ماری اور سر پیٹنے لگی اور تڑپنے لگی پچھاڑین کھانے لگی
ہاے چترنگ وہاے چترنگ کہکر چلانے لگی اور بین کرنے لگی کہ بیٹا مجھ ماں کو رونے کے لیے چھوڑ
گئے اپنے باپ پاس چلے گئے یہ کیا قیامت کی تمنے یہ ہمپر کیا آفت نازل کی ایسا بھی کوئی کرتا ہی ابھی تو تم
تو رے جوان بھی نہونے پائے تھے اب کون خدا پرستون سے نرمرد کے خون کا عوض لیگا مین نہ مانونگی
ہرگز ان لوگون کا نقرہ ہی میرے بچہ پر کوئی اور بلا نازل ہوئی ہی اگر یہ بات ہوتی تو گریک ضرور آتا یہ کیا سمجھے
کہ گریک نہین آیا اُسی صحرا مین رہا اور یہ کہا کہ جب شاہزادہ آئیگا تو مین بھی آؤنگا اسمین کچھ نہ کچھ بھید ہی یہ بالکل
خلاف عقل ہی جلدی میرے بچہ کی خبر منگاؤ ورنہ مین اپنے کو ہلاک کرون گی کوئی بھی زندہ آجتک آسمان پر گیا
ہی سوا ے مرکے یا چولا بدل کے وہ بھی بمنزلہ مرنے کے ہوتا ہی اچھے نرمرد تھے کہ جو میرے بچہ کو یون
لے گئے مین ایسی خدائی سے باز آئی وہ اپنی خدائی کو اپنے پاس رکھین یا اور کسی کو دین اگر میرا بچہ ہوگا تو سب
کچھ ہی ورنہ بیکار ہی ابھی اُسکا سن کیا ہی جو وہ خدائی کریگا یہ تو کسی جاندیدہ سرد و گرم عالم چشیدہ کا کام ہی اور
دوسرے یہ کب مجھکو گوارا ہی کہ وہ خدائی کرے اور اس خدائی کے سبب سے تمام عالم اُسکا عدو ہو جائے کہ
جیسے اُسکے باپ کے خون کا ہر ایک پیاسا تھا آخر عاجز ہو کر چولا بدلنا ہی پڑا ارے عالم عالم تو خدا پرست
ہو رہا ہی جب وہ لوگ یہ سنینگے کہ نرمرد کے لڑکے نے خدائی کا دعوی کیا ہی وہ لشکر کشی کر کے ادھر کو آئینگے جب
لقا ایسا خداوند اُنکا کچھ نہ کر سکا کہ جسکے پاس لشکر بیشمار تھا ہمیشہ اہل اسلام کے ہاتھ سے عاجز رہا اور بھاگتا پھرا
تو یہ کیا کر سکے گا یہ سارا کام لقا کا تو برباد کیا ہوا ہی کہ ان لوگون کو پیدا کر کے اور زور و طاقت حد سے زیادہ
دیکے اور انکی موت خلق کرنا بھول گیا وہ لوگ منحرف ہو گئے اب کس مین ایسی قدرت ہی کہ موت خلق کرے
سبحان لقا سے تو خلق نہو سکی یہ کیا ہین اور نرمرد کیا تھے سب عاجز رہے اور عاجز رہینگے تو مین یہ نہین چاہتی
ہون کہ وہ مثل اپنے اسکو بھی تباہ کرین مین اسی سبب سے تو اس گوشے مین آکر بیٹھ رہی کہ اگر یہ لقا اُس
ملک مین پیدا ہوگا جہان نرمرد کے ماننے والے ہین اور اُسکے لشکر کے لوگ ہین وہ اسکو خدا مشہور کرینگے اور
یہ بھی اُنکے کہنے کو قبول کریگا تو خرابی ہوگی وہی امر میرے لیے یہان بھی ہوا مین ایسی خدائی کو با پوش پر ماروں
ہون کہ جسکے سبب سے میرے بچہ کی جان پر بنے یہ کہکر چیخین مار کے رونے لگی اشکون سے منھ دھونے لگی

اپنی جان کھونے لگی شداد کے بھی ہوش اُڑ گئے تمام اہل محل جمع ہو گئے ہر ایک جمود کو سمجھانے لگا اور کہنے لگا کہ
اس رونے سے کیا ہوگا جو ہونا تھا ہو گیا جمود نے کہا کہ بیسبب تم کیا معلوم جو اسوقت میرے قلب پر صدمہ ہے اگر تم میں
سے کسی کا لڑکا یون چلا جاتا تو معلوم ہوتا میرے قلب میں آگ لگی ہے میں کہان سے اُسکو تلاش کرکے لاؤن کیونکر
اُسکی صورت دیکھون یہ سب فقرہ ہے اُسپر کوئی اور بلا نازل ہوئی ہے کیونکہ وہ انکی خدائی کے قابل نہ تھا یہ اُسکے بن
سنکے سب اہل محل رونے لگے شداد کے بھی حواس جاتے رہے کہ شداد نے اپنے حواس درست کرکے جمود
سے کہا کہ ملکہ کیون اسقدر پریشان ہوتی ہو اپنے حواس کھوتی ہو اور جانتی ہو اللہ دوسرون کو بھی پریشان کرتی ہو
اس سے کیا حاصل فرماسی تو بات ہے تم خداوند کی زوجہ ہو اُنھون نے کچھ نہ کچھ تمکو بھی علم خدائی تعلیم کیا ہوگا اُسکے
ذریعہ سے دریافت کرو کہ دسکا کہ سحر سے دریافت کرو کیونکہ تمام اہل محل جمع تھے اِن لوگون کا جھوٹ سچ معلوم
ہو جائیگا یہ تلاطم بیکار ہے کہ جسکا نہ کچھ سر ہے نہ پیر اگر واقعی اُنکو خداوند لیگئے ہین تو صبر کرو کہ اب تو جو ہونا تھا وہ ہو گیا
کون اُنکے امر دن مین دخل دے وہ خداوند ہین اگر زمین پر ہوتے تو کہا جاتا جبکہ وہ ہمسے دور ہین تو ہمارا اور تمھارا
کیا بس ہے جب اُنکا جی چاہیگا واپس کردینگے اگر موافق تمھاری خیال کے کوئی بلا نازل ہوئی ہے تو اُسکی کوئی تدبیر
کیجائے اور ان لوگون کو اس فقرہ کرنے کی سزا دی جائے تاکہ پھر ایسی حرکت نہ کرین یہ جو شداد نے کہا تو جمود
نے کہا کہ جب اسقدر پتہ لیا تو یہ تدبیر بتائی پہلے کیون نہ بتائی شداد نے کہا تمھارے رونے نے تو میرے
حواس باختہ کر دیے تھے مین کیا تدبیر بتاتا اب کچھ حواس درست ہوے تو خیال آیا تو مین نے کہا بس یہ سنکر اسیوقت
جمود نے کچھ پڑھکر دم کیا اور اپنے ہاتھ پر کچھ قلم سے لکھا اُسکے بعد اُسکو طرف آسمان کے دکھایا اور کچھ پھونکا کر
اُنپر کچھ پڑھا اور اُنکو چارون طرف اپنے پھینکا سب اہل محل دیکھ رہے ہین اور اس خیال مین ہین کہ دیکھین کیا خبر آتی ہے
اور اُدھر جمود نے ایک پرچہ کاغذ سرخ کا لیا اور اُسپر ایک ہاتھ سے کچھ لکیرین بنائین اور اُسکو اپنے زانو کے نیچے
رکھا اور ایک کو طرف آسمان کے بلند کیا اب کچھ اور پڑھنے لگی اور دم کرنے لگی جب پڑھ چکی اُس ہاتھ کو جو طرف
آسمان کے بلند تھا اُدھر سے ہٹا لیا اور دیکھا کہ اسمین کیا تحریر ہے اور اُس پرچہ کاغذ کو بھی جو زانو کے نیچے تھا نکالا اُسکو
بھی دیکھا کہ کیا تحریر ہے اب جو کاغذ کو دیکھا تو اسمین یہ نکلا کہ اے جمود پریشان نہو تیرا لڑکا زندہ ہے اور ثمود کے
باغ مین موجود ہے وہ اُسپر عاشق ہو کر گئی ہے عیش و عشرت مین مصروف ہے ثمود نے اقرار کیا ہے کہ مین تیری خدائی
کو درست کرونگی اور تیرے مذہب کو ترقی دونگی وہ اسکی تدبیر کر رہی ہے تجھکو لازم ہے کہ اس راز کو افشا نہ کرو ورنہ
خرابی ہوگی کوئی اُسکے کہنے کو نہ مانیگا اور نہ وہ اس امر سے باز آئیگا کہ مین دعوی خدائی نہ کرون سارا کام اُسکا
خراب ہو جائیگا اور سوائے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا انجام یہ ہوگا کہ لڑکا بھی ہاتھ سے جائیگا اب تو وہ دو ایک
روز مین اگر یہان اپنا رنگ جمائیگا سب اُسکو سجدہ کرینگے بڑا لشکر اُسکے پاس ہوگا بہت سے ملک اُسکے قبضے مین
آئینگے خدا کہلائیگا اگر ثمود اُسکو لیکر چلی جائیگی اور کہین اُسکی خدائی کو ترقی دیگی تو اُسکا مقابلہ نہین کر سکتی ہے
وہ ساحرہ زبردست ہے اور خوب خوب اُسکو حربے دین تو اُسکے ایک سحر کا بھی جواب نہین دیسکیگی کیون اپنی آبرو کھوائیگی
بلکہ مجھکو لازم ہے کہ تو بھی اُسکی شرکت کر اور اُسکو مدد دے گو وہ تیری مدد کی محتاج نہین ہے مگر تو اپنی جگہ پر بندوبست کر
جب دونون کے کام کرینگے تو وہ کام خوب انجام پائیگا یہ شعر تو نے سنا ہوگا شعر دو دل یک شود دہشکند کوہ را +
پراگندگی آرد انبوہ را + آیندہ مجھکو اختیار ہے یہ خیال رہے کہ یہ لڑکا بہت قوی ہے اور نہایت زبردست ہے اسکے
ہاتھ سے اہل اسلام بہت پریشان ہونگے - والسلام - یہ جو تحریر دیکھی اسکے منہ پر ایک علامت خوشی کی ظاہر ہوئی
اور خوش ہو کر شداد سے کہنے لگی کہ وہ لوگ کہتے ہین بہت ٹھیک کہتے ہین اسمین سر مو فرق نہین ہے ضرور خداوند خیر تک
کو لیگئے ہین اور سب علم اُسکو تعلیم کر رہے ہین یہ خبر مجھکو میرا علم دیتا ہے مین جو بیتاب ہوئی تھی تو اس سبب سے کہ کوئی

اور آفت توہین نازل ہوئی کہ جسمین وہ مبتلا ہو گیا جو کیون کہ اُسکے دشمن ہزارون ہین یہ سنکے شداد نے کہا کہ تمنے توبیفائدہ ہاے ہاے کرنا شروع کی انسان کو لازم ہی کہ پہلے سب پہلو دیکھ لے اُسکے بعد پھر ہاے والے کرے اب تم ہی بتاؤ کہ سواے ہلاکت کے کیا حاصل ہوا اپنی جان کو بیکار ہلاکان کیا اُسپر طرہ یہ کہ دوسرون کو بھی پریشان کیا کہ اُنکے بھی ہوش و حواس جاتے رہے آئی ہوئی عقل گم ہوگئی کوئی بات بنانے مین پڑتی تھی یہ سنکر حمود نے کہا کہ اب کوئی بات خوف کی نہین ہی مجھکو اطمینان ہو گیا شداد نے کہا کہ تمکو تو خوشی لازم ہی کہ تمھارا فرزند خدا کہلائیگا لوگ اُسکو سجدہ کرینگے اور اُسکو اپنا خدا تصور کرینگے نہ کہ غم و الم کرنے کی ضرورت ہو لیکن بڑی شرافت حاصل ہوتی ہی یون جو شداد نے کہا اب تو حمود کا مارے خوشی کے یہ حال ہوا گویا اپنے مقام پر جو کچھ حرکت تک رہی کہنے لگی کہ اگر مین یہ جانتی تو کبھی نہ اسقدر اپنے تئو پریشان کرتی یہ کہکر کہنے لگی کہ تم ایک نخت اس طور کا بنواؤ جو کہ مین تمکو نقشہ بتائے دیتی ہون کیونکہ مین تو نخت خداوند زمن کا دیکھ چکی ہون کہ جسپر وہ بیٹھکر خدائی کرتے تھے اور اب میرا فرزند بھی ویسے ہی نخت پر بیٹھکر خدائی کیا کریگا مگر سب نقرئی ہو اور اُسپر جواہر لگا ہو جلد جلد تیار کرانا کیونکہ اب وہ بہت جلد آئیگا شداد نے کہا کہ تم مجھکو نقشہ دو مین کل سے انتظام کرونگا پرسون تک تیار ہو جائیگا یہ سنکے حمود نے ایک نقشہ اپنی راے سے تیار کرکے شداد کو دیا اُسنے اسکو دیکھا اور کہا کہ یہ کیا مشکل ہی کل ہی اسکا بندوبست کرونگا سب اہل محل چلے گئے یہی دونون اس مقام پر رہ گئے اس خوشی مین اُسنے اپنا مقصد شداد سے کہلا کر اُسکے ظاہر کیا جو نقشہ حمود نے شداد کو دیا کہ جب یہ نخت تیار ہو جائیگا اور چترنگ جب اُسپر بیٹھیگا تو اُسکا حال عرض کیا جائیگا عنقریب وہ بھی وقت آئیگا جو پھر دیکھنے مین آئیگا شداد تو اُٹھکر اپنی خوابگاہ مین چلا آیا چونکہ اُسے رونے پیٹنے اور دیکھنے بھالنے مین شام ہو گئی تھی یہ تو اُدھر رہا اِدھر حمود نے اپنی صورت کا ایک پتلہ بناکر پلنگ پر لٹا دیا اور سحر سے پرند تیار کرکے طرف ثمود جادو کے بھیج دیا کہ جاکے اسکو راہ مین رکھے

اب کچھ حال ثمود جادو اور چترنگ کا سنیے

ثمود جادو و چترنگ کو اُس سحر سے اُسی ترکیب سے اُٹھاکر لائی اپنے باغ مین پہونچی اسکو نخت پر سے اتارا اور کہا کہ اب تم چین سے یہان رہو میرے ساتھ عیش کرو مین تدبیر کرتی ہون برسون سے تدارک کرونگی سات روز مین سب بندوبست کرکے تمکو شہر مین پہونچا دونگی اسمین سے معمول کرونگی جب سب ہو جائیگا تب مین تمکو اس باغ مین اُٹھا لایا کرونگی رات بھر عیش سے بسر ہوگی بوقت سحر پہونچا دیا کرونگی تم دربار مین جایا کرو جو مین تعلیم کرون اُسکے موافق کام کیا کرنا بعد ایک ماہ کے جب لشکر جمع ہو جائے پھر لشکر کشی کرنا پہلے ارژنگ پر اُسکو اپنا مطیع کرکے پھر اہل اسلام پر لشکر کشی کرنا کیونکہ ارژنگ کے پاس لشکر بہت ہی یہ سنکے چترنگ بہت خوش ہوا اور اُسی خوشی مین اُسکو بھی خوش کر دیا کہ جس خوشی کی وہ بھوکی تھی اور جسکے سبب سے اِسکی خدائی درست ہوئی ہی اگر یہ کچھ بھی کمی کرتی اُسی دن سب کارخانہ برباد ہو جائیگا کچھ بھی ہاتھ نہ آئیگا وہ مثل ہوگی کہ جیسے لوگ کہتے ہین کہ چھٹانک ہاتھ مین کھڑے ہوے پوچھ رہے ہین کہ ہاتھی کدھر گئے انکی یہ حالت ہوگی چھٹانک تو کہان ممکن مگر تین شاخہ ہاتھ مین ہوگا اور یہ دریافت کرتے ہونگے کہ خدائی کدھر گئی اگر ذرا بھی اسکے کام مین کمی ہوئی تو یہ حالت ہوگی اس لالچ مین جان دے دے کر کام کرتا ہی جب وہ کہتی ہی یا ذرا مرضی پاتا ہی فوراً موجود ہو جاتا ہی کوئی عذر نہین کرتا ہی گویا کاٹ کا کتا ہی کہ جب ڈورا پکڑکے حرکت دی وہ کودنے لگا وہ حالت ہی کہ انکی خدائی کا رشتہ یہی کام ہی اور یہی اُسکا عوض ہی جو کہ وہ کام کریگی وہ اس سے بہت خوش ہی یہ اُس سے کیونکہ وہ ایسے ہی کامرنی کی تلاش مین تھی اب اصل حال سماعت فرمایئے کہ یہ تو رہنے لگا وہ دن تمام ہوا رات آئی

اسات کلبر عیش مین بسر ہوئی صبح ہوئی دونون خلوت خانہ سے نکلے امور ضروریہ سے فراغت کرکے کچھ دیر باغ کی سیر کی اسکے بعد کھانا زہر مار کیا پھر جاکر سو رہے سہ پہر کو بیدار ہوے باغ مین نہر کے کنارے آکر بیٹھے آج ثمود نے بزم عشرت برپا ہونیکا حکم دیا تھا یہ بھی خوب سنوری چونکہ اسنے اپنی صورت اور حسن کو اور ترقی کی ہی خوب اپنے کو آراستہ کیا تھا جو چترنگ نے دیکھا بے چھری کے حلال ہوگیا ادھر خواصون نے بزم عشرت برپا کی کہ اتنے عرصے مین شام ہوگئی لگے چترنگ کے آکر بزم مین بجنے ناچنے رنگ ہونے لگا ایک مطربہ پیشوا زینکر مع اپنے سازندون کے محفل مین آئی سازندون نے ساز ملایا ایسی گت ناچی کہ دیکھنے والون کی بری گت ہوئی خوب خوب ناچی خوب خوب بتایا اسکے بعد یہ غزل گانا شروع کی غزل

ہے لبون پر ساقی ترا آباد میخانہ	مجھے آنا ملے کیونکر تری صحبت مین جانانہ	بہار آئی ہر جرعے بارہ گلگون سے پیمانہ
مجھے کیونکر ہمارے اس پری پیکر کے یارانہ	وہ بے پروا مین سودائی وہ سنگدا ہین دیوانہ	مری صورت فقیرانہ ترا دربار شاہانہ
یہ وحشی مرگیا بس ہوچکا آباد ویرانہ	گذر یارب گلستان مین ہوا ہو کس شرابی کا	غزال دشت بولے دیکھکر مجنون کی میت کو
		کہ شاخین جھومتی ہین نالہ بلبل ہو دستانہ

یہ چند شعر اس غزل کے اس طور سے گائے کہ تمام محفل دنگ ہوگئی ہر ایک عالم سکوت مین آگیا جھومنی لگا حرنگ و ثمود کا تو یہ حال ہوا کہ آنکھون سے آنسو جاری ہوے لبون پر آہ کے نعرے تھے یہ حال دیکھکر وہ خاموش ہورہی بہت کچھ انعام چترنگ و ثمود نے اسکو دیا وہ بہت خوش ہوئی کہ اتنے عرصے مین ایک خواص نے آکر دسترخوان لاکر بچھا دیا اور ہر ایک قسم کا کھانا لاکر دسترخوان پر چن دیا ان دونون نے کھانا زہر مار کیا اسکے بعد دو دو جام شراب کے پیے دوسرے طائفہ کے حاضر ہونیکا حکم دیا دوسرا طائفہ یہ کہنا تھا کہ حاضر ہوا اسنے پہلے گت ناچی اہل محفل کو بے گت کردیا اسکے بعد نہایت نازو ادا سے یہ شعر اس غزل عاشقانہ کے گائے غزل

غم رہا جب تک کہ دم مین دم رہا	دم کے جانیکا نہایت غم رہا	اے پری کو سنتے ہین سیاہ
جس مین مجنون کا صفا ماتم رہا	میرے رونے کی حقیقت جس مین تھی	ایک مدت تک وہ کاغذ نم رہا

یہ جو شعر گائے اور رات بھی قریب ڈیڑھ پہر کے آئی تھی تمام محفل اٹھ گئی ہر ایک کی آنکھ سے آنسو جاری ہوے سب عالم سکوت مین تصویر ہوکر رہ گئے بڑی دیر تک یہی حالت رہی اسکے بعد سب کے حواس درست ہوے اس مطربہ کی بہت تعریف کی اور بہت انعام دلادہ بہت خوش ہوئی کہ ثمود نے ناچ برخاست ہونیکا حکم دیا ناچ برخاست ہوا ان دونون نے شراب پی اب نشہ جو ہوا تو دوسری حالت ہوئی اہل محفل یہ رنگ دیکھکر اٹھنے لگے انھون نے جان دونون کی یہ حالت بے رنگ دیکھی اب کب ٹھہرتے ہین سب چلے گئے یہان جو خلیہ ہوا تو دوسرا کام ہونے لگا آخر دونون شراب کے نشے مین مست سہرہی پر آئے یہ تو یہان اپنے کام مین مصروف ہین ادھر سب کے سب جاکر سو رہے باغ مین سناٹا ہوگیا کہ کوئی نہین جاگتا تھا ادھر جمود جادو بھر کے چلی تھی تو ایک صحرا مین آکر پہونچی اسنے سحر سے سمت باغ ثمود جادو دریافت کی کہ کدھر کو ہے سب سمت معلوم ہوگئی تو یہ اسی جانب کو روانہ ہوئی اور باغ مین ثمود کے آکر پہونچی دیکھا کہ باغ مین روشنی تو خوب ہو رہی ہے کہ تمام باغ روشن ہو رہا ہے مگر سناٹا پڑا ہے کوئی معلوم نہین ہوتا یہ بالاے ہوا سے زمین پر آئی برابر چبوترے کے اتری جہان کہ صحبت عیش برپا تھی دیکھا کہ ایک مسند بچھی ہوئی ہے اسکے برابر شیشیان شراب کی و جام بلورین رکھے ہوے ہین کچھ کچھ شراب جام مین باقی ہے اسنے خیال کیا کہ یہان کوئی بزم آراستہ تھی ابھی ابھی اٹھکر گیا ہے مین جاتی ہون کہ مین اور کسی باغ مین چلی آئی یہ باغ شاید ثمود جادو کا نہین ہے اگر اسکا باغ ہوتا تو کوئی نہ کوئی یہان ضرور ہوتا یہ باغ تو خالی معلوم ہوتا ہے میرے نزدیک تو باغ جس کسی کا ہو وہ صاحب باغ آیا تھا اسنے بزم آراستہ کی تھی معلوم ہوتا ہے رات جو زیادہ گئی تو وہ اپنے مقام کو روانہ ہوا یا

ناظرین پر واضح ہو کہ گو کہ ثمود نے اپنے باغ کو چشم مردم سے پوشیدہ کیا ہی مگر یہ امر ساحر کے لیے نہین ہی جب تک کوئی سحر قوی نہو جب تک اُسکی نظر سے نہین پوشیدہ ہو سکتا ہی ہان غیر ساحر کے نظر سے پوشیدہ ہو گا بس اسی سبب سے جمود نے اُس باغ کو دیکھ لیا اسنے یہ خیال کیا کہ یہ صاحب باغ کل سامان اُسی طور سے چھوڑ کر چلا گیا ہی بس چلکر ثمود جادو کے باغ کو تلاش کرو پھر خیال کیا کہ شراب تو پی تو بڑی دیر سے شراب نہین پی ہی یہ خیال کر کے چپو ترے پر آئی اور مسند پر بیٹھکر کئی جام لبریز کر کے بے اندیشۂ انجام پی گئی نین چار جام متواتر پیے اب اسکو نشہ ہوا نشہ مین جھومنے لگی ایک مرتبہ خیال آیا کہ یہان کی خاک سے تو دریافت کرون کہ یہ باغ کسکا ہی بس یہ خیال کر کے مسند پر سے اُٹھی اور زیر چپو ترہ آئی اور وہان کی مٹی اُٹھا کر اُسپر کچھ پڑھا اور کہا کہ اے خاک بتا کہ یہ باغ کسکا ہی اور اس باغ کا مالک کون ہی اُس خاک سے صدا آئی کہ اے ملکہ عالم باغ ثمود جادو کا ہی وہی اس باغ کی مالک ہی یہ سنکے جمود نے کہا کہ وہ اسوقت کہان ہی خاک نے کہا کہ اپنے خلوت خانہ مین ہوگی یہ دریافت کر کے اسنے خاک کو پھینک دیا اور مسند پر آکر بیٹھی دو جام اور شراب کے پیے اور زیادہ مست ہوئی نشے مین جھومتی ہوئی اُٹھی اور طرف بارہ دری کے چلی پردہ اُٹھا کر اندر داخل ہوئی دیکھا بارہ دری بھی خوب آراستہ ہی روشنی ہو رہی ہی یہ جھومتی ہوئی آگے بڑھی مارے نشے کے اسکو کچھ دکھائی نہین دیتا ہی جھومتی چلی جاتی ہی کہ یہ قریب اُس مقام کے پہونچی کہ جس کمرے مین یہ دونون باہم عیش مین مصروف تھے اور راز و نیاز ہو رہا تھا منہ کالا کرنے سے فراغت نہین ہوئی تھی کیونکہ یہان تو رات دن یہی مشغل ہی اور سوا اسکے کیا کام ہی یہ جو اُس مقام پر پہونچی اسکے کان مین چپا چپ کی صدا آئی کہ جیسے کوئی کسی کے بوسے لیتا ہی یہ صدا جو آئی تو اسنے کان کھڑے کیے کہ یہ نئی صدا کہان سے آتی ہی یہ تو صدائے شفتالو ملبند ہی جیسے کوئی عاشق اپنے معشوق کے ساتھ ہم صحبت ہوتا ہی یہ صدا سنکے اسکو بھی اپنی جوانی یاد آئی گو جوان بنی ہوئی ہی بس اب یہ اُس صدا کی جانب چلی اور اُس کمرے کے قریب آئی کہ جہان وہ دونون ہم صحبت تھے یہ خیال رہے کہ سناٹا ہی اور رات کا وقت ہی دوسرے کسیکا خوف بھی نہین ہی مفتے ہلیتے ہین رات کو صدا السبب سناٹے کے دور تک جاتی ہی اور یہ اسقدر بیباک ہین کہ خوب دور سے زور سے بوسے لیتے ہین بدین سبب اسنے بھی صدا سُن لی ورنہ کہان ممکن تھا مگر یہ ایسی صدا بلند تھی کہ جیسے کسی پر جوتیان پڑتی ہین چپا چپ کا تار بندھا ہوا تھا جب یہ قریب کمرے کے پہونچی اسکو معلوم ہوا کہ اسی کمرے سے صدا آتی ہی بس اسنے جو بڑھکر دیکھا تو کمرے کے دروازے کو بند پایا اسنے ہاتھ رکھکر جو دیکھا تو وہ بند تھا مگر زنجیر نہین لگی تھی ۔ بلا خوف اس اشتیاق مین کہ یہ کون عاشق و معشوق ہین جو ایسی حسرت سے کہ جیسے مدت کے چھوٹے ہون اور ملین اور صحبت راز و نیاز گرم ہوا اور دل کی حسرتین نکلتین ہون یہ دروازہ کھول کر اندر چلی دو قدم چلی تھی کہ ادھر اُدھر دیکھنے لگی وہ ایسے مصروف تھے کہ اُنکو خبر بھی نہوئی کہ کس نے دروازہ کھولا اور کون اندر کمرے کے آیا وہ اپنے کام مین مصروف ہین یہ خیال بھی نہین ہی کہ کوئی آئیگا جب جمود جادو نے ادھر اُدھر دیکھا تو اسکو یہ نظر پڑا کہ ایک طرف ایک مسہری آراستہ ہی اُسپر ایک حسین مہ جبین نازنین کم سن لیٹی ہی اور ایک مرد بیٹھا ہوا مثل لنگور کے کہ جیسے کاٹ کا لنگور راڈے پر کودتا ہی کود رہا ہی اور اچک اچک کر اُسکے لب نازنین کے خوب زور سے بوسے لیتا ہی یہ حال دیکھکر اسکے بھی دل نے خواہش کی اور اب غور سے دیکھا چونکہ اُس مرد کی اُسکی طرف پشت تھی ثمود کے بھی منہ کی آڑ تھی یہ ایک گوشے مین کھڑی ہو کر تماشہ دیکھنے لگی اب اسنے خیال جو کیا تو دیکھا کہ یہ مرد چغرنگ اور وہ نازنین ثمود ہی کہ جسنے اپنے کو سحر سے آراستہ کیا اور اپنی صورت سحر سے ایک نازنین کی

بتائی ہو بس اسنے اس امر کو سحر سے بھی دریافت کیا کہ اسکو شک تھا سحر نے بھی خبر دی کہ یہ چترنگ ہی اور وہ ثمود زجادو
ہو بس اسکا شک دفعہ ہو گیا اور ایک غیظ طاری ہوا سبب اسکا یہ تھا کہ یہ خود چترنگ اپنے فرزند پر عاشق ہو چکی تھی
اور اسکا قصد تھا کہ موقع پاکر اپنا مطلب ظاہر کرونگی اگر یہ راضی ہوا تو خیر ورنہ بزور تحراس سے اپنا مدعا حاصل کرونگی کیونکہ
اس قوم مین اسکا لحاظ و پاس نہین ہو ماں بیٹے پر اور بیٹا ماں پر حلال ہی خیال کرنے کی جگہ ہو کہ ماں مین اور غیر مین
کیا فرق ہو گو رشتہ کی ہو لیکن جب ثمود سے اسنے مطلب حاصل کیا تو ماں کی کیا حقیقت ہو بدین سبب اسکو غصہ آیا اور
حالت غیظ و غضب مین آکر پکار اُٹھی کچھ خیال اسکا نہ کیا کہ یہ امر بالکل خلاف ہو کہ ایسی حالت مین جو کہ مقام شرم و حیا ہی
کہ وہ تو اپنے کام مین مصروف ہین مین کیون پکارون شرم کا مقام ہو یہ قوم تو بالکل بیحیا ہوئی ہو حیا کا تو نام ہی نہین ہوتا ہی
بس یہ پکار کر کہا کہ او ناشدنی مین تو تیرے فراق مین جلون اور تو اورون کے ہمراہ عیش کرے مین نے تجھکو اس لیے
جنا تھا بلکہ اپنے مطلب کے لیے نو ماہ تک تکلیف اُٹھائی کہ جب تو جوان ہوگا اپنا مطلب نکالونگی تو نے جوان
ہو کر یہ رنگ پیدا کیا مین کب گوارا کرونگی کہ تو اسکے ہمراہ عیش کرے اور مین سوختہ ہون مثل ہیزم خشک کے او
ثمود مین نے تجھکو پہچانا کہ تو ساحرہ ہی اور میرے بچہ معشوق کو تو نے مکر سے اپنے قابو مین کیا ہی اور میرے اوپر سوتا پا
لیا ہی مین کی گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی ارسد مین تو ایک زمانے سے اسپر عاشق ہون گو مان
ہون مگر دل کو کیا کرون مین تو اسکی آتش فراق سے کباب ہون اور تو مزے کرے یہ کب ہو سکتا ہی دیکھ تو تیرا کیا حال
کرتی ہون یہ جمود جادو اسکی مان ہون مین خود اس فکر مین تھی کہ اس سے اپنا کام لون کیونکہ مشدا دا اب کمی کرتا ہی
یہ جو کہا اُدھر وہ بھی فراغ کر چکی تھی کہ یہ صدا سنکر چترنگ نے پلٹ کر دیکھا تو یہ خطرناک جمود جادو مادر نامہربان کمال
غیض و عتاب کھڑی ہی اور بصورت مار سرد دم بریدہ پیچ و تاب کھا رہی ہی یہ حالت دیکھکر ایک خوف سا اُسپر طاری ہوا
اُدھر ثمود نے جو جمود کو دیکھا یہ بھی اُسکی صورت دیکھکر تھرتھرائی کہ اس سے بدرجہا اولی اور زبردست ہی ساحرہ ہے بدل ہی
وہ اسکے روبرو طفل مکتب ہی مگر بڑی بہن ہی دوسرے ایک حرکت نامناسب بھی ہوئی ہی گو جائز ہی مگر در فضا اُسکا ایسے
وقت پر آنا اور ایک بار یہ صدا دینا باعث خوف ہوا دوسرے یہ بھی ثمود کو نہین معلوم ہی کہ مین زبردست ہون کیونکہ
کبھی سابقہ تو پڑا نہین ہی جو اسکی سحر و ساحری کا حال ظاہر ہوتا اسنے یہ بھی خوف کیا کہ جمود بھی ساحرہ ہی اگر مین کچھ
زیادتی کرتی ہون تو برابر مقابلہ ہوگا یہ مجھسے بڑی ہی برسون یہ اسی فن مین مصروف رہی ہی بدرجہ اولی ساحرہ زبردست
ہی ایسی حالت مین اس سے عذر کرنا مہمت بجا ہی اور حال سماعت فرمایئے کہ ساری مستی دونون کی کافور ہو گئی سارا
نشہ شراب کا رفو چکر ہو گیا چترنگ تو مہری پر سہم ہو کر رہ گیا ہی ثمود جادو یہ خیال عذر خواہی اپنے مقام پر سے اُٹھی
اور اپنے کو درست کر کے اُسکی طرف چلی اتنے عرصے مین چترنگ نے بھی اپنی حالت کو درست کیا اور کچھ غصہ بھی جو کہ جمود کو دیکھکر
آیا تھا کہ ایسے وقت مین جبکہ ہم خلوت مین تھے چلی آئی اور کچھ خوف بھی تھا برطرف ہوا یہ بھی اُٹھا اُدھر جمود نے دیکھا کہ ثمود میری
طرف چلی آتی ہی کیونکہ اسکو دریافت ہو چکا تھا کہ یہ ساحرہ زبردست ہی اور مین اس سے کمزور ہون یہ سحر خوب جانتی ہی
بس اسکو بھی خیال ہوا کہ یہ تو نے کیا کیا کہ ایسے وقت مین اسکو ٹوکا اور اپنا دشمن کیا اگر غصہ آیا بھی تھا تو صبر کیا ہوتا
یہ تو اس خیال مین کھڑی تھی کہ ثمود قدمون پر آکر گر پڑی اور کہنے لگی کہ آپ میری خطا کو معاف فرمائین دوسرے
جمود کو یہ بھی نہین معلوم ہو کہ وہ ثمود ہی جو کہ میری خالہ خودکام جادو کی دختر ہو اگر یہ معلوم ہوتا تو کبھی ایسی
شدت نہ کرتی اُدھر ثمود جب اسکے قدمون پر گری اور کہا میری خطا آپ معاف کرین کیونکہ آپ میری ہمیشہ بزرگ ہین
اور مین آپ کی خرد ہون اور اب تو بدرجہ اولی خرد ہو گئی ہون شاید آپ نے مجھکو نہین پہچانا کہ مین کون ہون میرا نام
ثمود جادو ہی مین دختر ہون خودکام جادو آپ کی خالہ کی اے باجی صاحبہ مین نے تو آپ کو ایک مدت سے دیکھا
دیکھا اگر مین یہ جانتی تو کبھی ایسی حرکت نہ کرتی کہ آپ خود اسپر عاشق ہین یہ حرکت مجھسے نادانستگی مین ہو گئی دوسرے

دل کی بیقراری نے یہ حرکت کرائی یہ سنکے **جمود** کو اور غصہ آیا یہ غصہ صرف دبا ڈالنے کے لیے تھا نہ کہ کوئی فائدہ اٹھانے کے لیے ہو جب اسنے یہ سنا کہ یہ میری خالہ کی لڑکی ہے بس اب تو اسکو یقین کلی ہوگیا کہ یہ ضرور مجھ سے زبردستی کرنیکا ارادہ کے لیے ہو جب اسنے یہ سنا کہ یہ میری خالہ کی لڑکی ہے بس اب تو اسکو یقین کلی ہوگیا کہ یہ ضرور مجھ سے زبردستی کرنیکا مقابلہ نہین کرسکتی ہون مگر یہ دیکھا کہ وہ عذر کر رہی ہے اسوقت مین اگر اسپر رعب ہوگیا تو پھر کبھی نہ کبھی یہ بات ہرگز یہ غصہ نہ دلاتی کا تھا صرف رعب ڈالنے کے لیے غصہ مین آکر کہنے لگی کہ او **شمود** تجھکو غیرت نہ آئی کہ مین تجھ سے پرعاشق ہوتی ہون اسکو اپنا خصم بنانی ہون اگر ایسی خواہش تھی تو تونے کوئی اور تدبیر کی ہوتی کہ جس سے تمام عمر کے لیے خواہش رفع ہوجاتی اور اس کام کی نہ رہتی آگ لگے تیری خواہش کو کہ تونے یہ بے غیرتی پر کمر باندھی ہے کیا کوئی اور مرد دنیا کے پردے پر نہ تھا سوائے بھانجے کے اور اس مردک کو بھی کوئی اور عورت نہ ممکن تھی سوائے خالہ کے اگر ایسی مردمی تھی شدت کی تھی تو کاٹ کر پھینک دیا ہوتا یہ سنکے **شمود** نے کہا اگر خطا معاف ہو تو مین بھی کچھ عرض کرون **جمود** نے کہا کہ مین ایسے بھانجے گھنگے خوب جانتی ہون تجھ سے بڑی ہون زمانہ دیکھے ہوئے ہون سب طریقہ برتے ہوئے ہون عشق و عاشقی کی راہون سے خوب واقف ہون سیکڑون پر عاشق ہوئی سیکڑون کو دیوانہ بنایا اب بھی **سامری** و **جمشید** و **زمرد** کے کرم سے جسکو چاہون اپنا عاشق بنالون مگر اب کیا بناؤن کہونا چاہیے خداوند **زمرد** نے مجھپر کرم کیا اور دست شفقت رکھا مین نے اس امر کو ترک کردیا اور پارسا ہوگئی صرف دیکھنے بھالنے کے لیے ایک دو مرد سے بول لیتی ہون اسی سبب سے **توشادے** عقد کرلیا کہ اب حالت پارسائی مین آوارگی نہین کیونکہ توبہ کرچکی ہون مگر اسپر بھی کوئی زمانہ ایسا نہین ہوتا ہے کہ جو مین دو ایک کو عاشق نہ کرتی ہون اور انکے قلب ناصبور کو مسرور نہ کرتی ہون کیونکہ قلب بشر کو مسرور کرنا یہ بھی تو ایک عمل نیک اور ذریعہ پارسائی کا ہے اسکے سبب سے خواہ مرد ہو خواہ عورت درجہ اعلیٰ پاتا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ جب قلب بشر خوش ہوگا تو وہ دعائے خیر حق مین خوش کرنیوالے کے کریگا اسوقت کی دعا درگاہ مین **سامری** و **جمشید** و **زمرد** ثانی و **لقا** کے قبول ہوگی وہی اسکی بخشش کا سبب ہوگی اس خیال سے یہ عمل نیک مین نے جاری رکھا ہے مگر کبھی ایسا نہین کیا جو کہ تونے کہا اسپر طرہ یہ کہ پھر میرے روبرو مقر اپنی خطا کی ہوتی ہے اور عذر کرتی ہے یہ تیرا عذر بدتر از گناہ ہے اری کم بخت تونے سنا ہوگا کہ ڈائن بھی اپنے ہمسایہ کے دو ایک مکان چھوڑ کر کھاتی ہے تو تو اس سے بھی بڑھ کر نکلی کہ تو نے تو میرے دل کو کباب کیا تو نے یہ نہ خیال کیا کہ اسکی جو شادی ابھی تک نہین ہوئی ہے اسکا کیا سبب ہے کوئی تو وجہ ایسی ہے اور تو نے اسکو جو کہ ابھی کچھ نہین جانتا تھا بالکل نادان تھا اسکا کوراپنڈا تھا خراب کیا تو کیا حصول ہوا جو مزا تھا وہ تو تو نے حاصل کرلیا جسنے اسکو مزا حاصل کرنے کو دیکھا تھا وہ اسی طور سے محروم رہا جیسا تو نے میرے دل کو اس آتش حسد سے کباب کیا ہے **سامری** کرے تیری آگ ایسی بھڑکے کہ تو جلا کرے اور کسی کے بجھائے سے نہ بجھے تیری تمام عمر یون ہی بسر ہو اور تو عمر بھر اس امر سے محروم رہے اب **شمود** کو غصہ آیا اور کہا کہ ای بیشرمہ اپنی زبان کو روک مین تو یہ خیال کرکے عذر کرتی ہون کہ تم بڑی بہن ہو کیا فائدہ کہ کوئی فساد کی صورت ہو اسپر تم ہزارون باتین سناتی ہو اور کوستی ہو تو مین بازآئی عذر سے اب مین بھی صاف صاف کہتی ہون خیال کرنے کی جگہ ہے کہ جب آپ ضعیف ہوکے ایسی خواہش کرتی ہون کہ کوئی وقت مرد سے خالی نہ رہتی ہون اور یہ نوبت ہو کہ اپنے فرزند برقریبتہ ہون جسکو خود جنا ہو اس سے وصل کی خواہش کرین گو کہ یہ امر کوئی خلاف شریعت **سامری** و **جمشید** نہین ہے اکثر ایسا ہوا ہے کوئی مقام خلاف نہین ہے مگر یہ امر اس حالت مین ہوا ہے کہ جب جوانی دونون کی تھی نہ کہ زمانہ بڑھاپے مین اگر مین نے کیا تو کیا برا کیا کوئی مین نے اپنے پیٹ مین نہین رکھا ہے میرا تو حق ہے اور کوئی خلاف نہین ہے کیونکہ مین بھی جوان ہون اور وہ بھی جوان ہے بس اب آپ اسمین کہ نہ کرین جو ہونا تھا ہوگیا اگر آپ عاشق ہین تو کیا نقصان ہے آپ بھی اپنا مطلب حاصل کرین مجھکو کوئی شک نہوگا اور یہ بھی خوش ہوگا یہ کہکر **چنگ** سے کہا کہ تمھون جان جان تمکو بھی منظور ہے اسنے کہا کہ کیا نقصان ہے جیسے تم ویسے وہ میرے

نزدیک دونون برابر تھے اس مین ہرایک عورت مرد پر حلال ہی چاہے ماں ہو خواہ خالہ چچی موسائی ہو ہم ملین و محللت الطیبات
سب جائز ہی مین اگی بھی خدمت کرنے کو موجود ہون اگر یہ راضی ہین کیونکہ مین خود انپر ایک مدت سے فریفتہ ہون
مگر بسبب اسکے خوف کے کچھ نہ کہہ سکتا تھا شداد کا تو کچھ خوف نہ تھا کہ وہ میرا کیا بنا تا ایک ضرب تیغ مین اُسکا
کام تمام تھا مین پورے طور سے قابض ہوتا مگر یہ خیال تھا کہ شاید یہ انکار کرینگی یقین ہی کہ اسوقت کی حالت
دیکھکر اپنا کبھی دل خواہش کرنے لگا ہی شداد مین یہ بات کب ہوگی وہ بھی تو قریب ضعیف ہونے کے ہی اور
مین تو جوان رعنا و نوخاستہ ہون کیون نہ دل قبول کرے یہ سنکے جمود مسکرائی اور کہنے لگی کیون بے موے
تو مجھکو بنا تا ہی اور میرے سامنے ایسی باتین کرتا ہی ابھی کل کا ذکر ہی کہ تو ان باتون سے کب واقف تھا جو آج
میرے ساتھ تقریر کرتا ہی چترنگ نے کہا کہ اگر مین واقف نہ تھا تو مین تمپر عاشق کیونکر تھا یہ سنکے جمود ہنسی کہا خیر
دیکھا جائیگا ان باتون سے اُسکا غصہ کم ہوا اسنے دیکھا کہ ثمود کو بھی غصہ آیا ہوا یا نہو کہ خرابی ہو اور یہ اُسکو لیکر
کسی جانب چلی جائے تو مین اسکے آتش فراق مین جل کر دن اور یہ خود اکیلی اسکے ساتھ مزے کرے یہ تو ظاہر ہی
کہ اسکے مقابل مین نہ ٹھہر سکتی ہون یہ سامرہ زبردست ہی دوسرے چترنگ بھی اسکا عاشق ہی بس یہ مقام اور یہ وقت
غصہ کرنے کا نہین ہی ورنہ آبرو برباد ہوگی اور کچھ نہ حاصل ہوگا یہ خیال کرکے کہنے لگی یہ تو نے سچ کہا اگر تو اسکا
اقرار نہ کرتا اور یہ عذر نہ کرتی تو مین ضرور دونون کو اس حرکت کی سزا دیتی یہ سنکے ثمود نے کہا کہ کسی نے
کہا ہی کہ از خوردان خطا و از بزرگان عطا واقعی یہ قول بہت ٹھیک ہی کہ ہم دونون قابل عفو نہ تھے آپ تشریف
لائیے یہ سنکے جمود نے کہا کہ بی بی ذرا تم یہان سے چلی جاؤ مین کچھ اس سے باتین کرونگی یہ سنکے ثمود کو غصہ
تو آیا اس آتش حسد نے جلایا کہ یہ اسوقت ضرور اس سے مطلب دل حاصل کریگی اور یہ یہان دیدہ ہی کوئی
ایسی تدبیر نہ کرے کہ اسکا دل میرا طرف سے پھر جائے اور یہ مجھ سے رغبت نہ کرے مگر کیا خواہش کرے کیونکہ
ابھی بالکل نادان ہی یہ کہ میری خواہش نہین کم ہوئی ہی ابھی مین اور یہ مصروف تھے کہ یہ کمبخت آگئی کہین ایسا نہو کہ
اسکا زور طبیعت اسکے ساتھ کم ہو جائے مین یونہین رہ جاؤن مگر کیا کرتی ایک خوف ادھر غالب تھا یہ خیال
کرتی تھی کہ جمود پرانی سامرہ ہی مجھ سے زبردست ہی جب سورت ہوا اس بلا کو ماؤن اور جمود کو یقین تھا کہ یہ
زبردست ہی اور اسکا سحر بھی اسکو خبر دیچکا ہی اسنے اس سبب سے زیادہ سختی نہین کی بس ثمود نے یہ خیال کیا کہ اب
اسوقت جو کچھ ہو دل پر جبر کرو اور اسکے کہنے پر عمل کرو یہ بعد تھوڑی دیر کے چلی جائیگی پھر تو ہم ہین اور یہ جوان ہی رات
دن کی صحبت ہی کب تک نہ دل سیر ہوگا جبتک نہ دل سیر ہوا سکو نہ جانے دینا یہ خیال کرکے کہا کہ مین جاکر
موجود ہون مگر آپ ابھی آئی ہین کچھ شغل شراب و کباب ہو وہ ابھی آپ کے خوف سے بدحواس ہو رہے ہین
اُنکے بھی حواس درست ہونے پھر جو کچھ آپ کو کہنا ہی اُنسے تخلیہ مین فرمائیگا مجھکو کوئی عذر نہین مگر یہ خیال رہے کہ
شاید وہ آپکی بات کا جواب ٹھیک نہ دین کیونکہ اُنکے حواس ابھی درست نہین ہین اس سے اسکا مطلب یہ تھا
کہ کچھ دیر اور جائے شاید اسکی طبیعت بدل جائے کیونکہ واقعہ تو اسکے روبرو پیش تھا اُسکو دیکھکر اسکی بھی طبیعت
نے رجوع کیا ہی جب تھوڑی دیر ٹھہریگی تو یہ بات جاتی رہیگی اور تیرا بھی مطلب ہو جائیگا اس امر کو مقرر کرکے کہا
جمود نے جواب دیا کہ مجھکو ٹھہرنے کی مہلت نہین ہی کیونکہ مین بدون کہے چلی آئی ہون شاید وہ میرا انتظار رہیگا
اور مجھکو یہ منظور نہین ہی کہ یہ امر سب پر ظاہر ہو کہ مین یہان آئی تھی کیونکہ مین نے کئی روز سے دیکھا نہ تھا اسکے
دیکھنے کو مین اپنے عیش کو ترک کرکے آئی ہون یہ سنکے وہ مجبور ہوئی اور اُسی وقت باہر چلی آئی مگر دروازے
سے لگکر کھڑی ہوئی کہ دیکھون کیا ہوتا ہی یہ تو اس خیال سے یہان ٹھہری ہی اُدھر جمود نے مسہری کے
قریب جاکر چترنگ کی بانہین لین اور پیار کیا پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ تیرے فراق نے مجھکو بیتاب کیا کہ مین

یہان چلی آئی ارے یون کوئی بدون اطلاع آتا ہی خوب مجھکو ہلکان کیا مین خوب روئی پیٹی اپنی حالت خراب کی جب
سحر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا ورنہ مین نے یہ خیال کیا تھا کہ کسی بلا مین مبتلا ہو گیا مگر فضل زمرد سے تجھکو زندہ
پایا یہ کہکر چترنگ کے پہلو مین بیٹھ گئی وہ حرامزادہ بکرے کی اولاد یہ سمجھا کہ یہ میری بلائین لیتی ہی اور اسقدر محبت
جتاتی ہی صرف اپنی غرض سے گو اُسکا جی نہ چاہتا تھا اور اُسکو اسکی کچھ محبت نہ تھی صرف اُسکی خوشی اور غصہ
رفع کرنے کو وہ تقریر کی تھی اور اسوقت بھی اور قصد کا ارادہ کیا اور اُسکی طرف منھ کرکے لپٹ گیا اور قصد
بوسہ لینے اور دست درازی کرنے کا کیا وہ یہ حالت دیکھکر کہنے لگی کہ اسنے ہوش مین آکر پھر سے اوپر
عاشق ہون مگر ابھی یہ نوبت عشق کی نہین پہونچی ہی کہ تجھ سے اپنا کام دل حاصل کرون وہ جو تقریر تھی وہ صرف
حالت غیض مین تھی تو اپنی معشوقہ سے یہ گرمی نکال کیونکہ وہ بھی جوان ہی اور تو بھی جوان ہی ابھی تو شداد زندہ
تو دہی کیا کم ہی کہ جسپر مین خود عاشق ہوئی ہون اُسکو پسند کیا ہی اُسکی زندگی مین مین تجھسے کسی امر کی طالب نہین
ہون اور تجھکو فقرہ کرکے اپنے اجراے کام کے لیے روک رکھا ہی یہ سنکے چترنگ نے اُسکے دل خوش کرنیکو
کہا کہ امان جان مین تو آپ پر مدت سے مرتا ہون اور اسوقت سے بڑھکر کوئی وقت نہ ملیگا پہلے مجھے اپنی
حسرت نکال لینے دیجیے پھر مین آپ سے کل حال کہونگا اُسنے کہا کہ دُر ہو سے مجھسے ایسی باتین نہ کرنا مین نے
جو اُسوقت وہ تقریر کی تو آپ کو بھی دن لگے وہ مثل ہوئی مثل کہ بی بینڈکی بھی چلین مدارون کو یا یہ کہ شعر
عجب تیری قدرت عجب تیرے کھیل مچھندر بھی ڈالے چنبیلی کا تیل ؛ مین نے جو منھ لگایا تو آپ کو بھی دن
لگے اور آپ بھی کچھ چل نکلے بس اپنی طرف خیال کرا اور میری طرف سے الگ ہٹ مین ایسی نہین ہون کہ یون بیتاب
ہو جاؤن ویسی ازار رسانی کی دُھلی نہین ہون بس میرے پاس سے ہٹ نہین تو ایک طمانچہ مارونگی کہ دانت حلق
مین جاتے رہینگے سارے ہی مستی نکلجائیگی سارا قصہ بھول جائیگا یہ جو جمود جادو نے برہم ہو کر کہا یہ بھی سوچا کہ تیرا بھی
خود بھی نہین چاہتا ہی صرف بلا کاٹنے کو یہ کرتا تھا جبکہ اسکی مرضی نہین تو خوب جان بچی کیون زیادہ پریشان کر زیادہ
پریشان کرنے سے اگر رہنی ہو جائے تو پھر کوئی بات نہ بن پڑیگی یہ سوچکر کہنے لگا کہ خیر جہان تک جی چاہے
آتش فراق مین جلاؤ اور بیقرار کرو یہ کہکر قصد کیا کہ بوسہ لون اُسنے کہا کہ پھر تو وہی حرکت کرنے لگا کوئی تیرا دماغ
تو نہین بدل گیا جو شامت تو نہین آئی ہی زمرد میرے شوہر کو زندہ و سلامت رکھین کہ وہ میری آرزو پوری کریگا
ہی اگر ایسی تیری خواہش ہی تو اور کسی وقت دیکھا جائیگا جبکہ فرصت کا وقت ہوگا اسوقت مجھکو فرصت نہین ہی مین
بھاگی جاتی ہون نہ تو یہ کہکر کہنے لگی کہ میری بات کا جواب دے کیونکہ مجھکو دیر ہوتی ہی دوسرے تیری معشوقہ
بھی بیقرار ہوگی یہ سنکر چترنگ نے کہا کہ خیر مین صبر کرونگا ان سچ ہی صبر مین بڑا مزا ہوتا ہی بقول شاعر کہ مصرعہ
کیا خوب کہا ہی مصرعہ صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد ولو دیگر شعر جو مزا انتظار مین پایا وہ نہین وصل یار مین
پایا اچھا آپ بیان کرین کہ آپ کس امر کو دریافت کرتی ہین جمود نے کہا کہ تیری خدائی کی کوئی تدبیر ٹھہری
کی یا نہین چترنگ نے کہا کہ ابھی تو کوئی تدبیر نہین کی ہی اقرار کیا ہی کہ پرسون سے تدارک کرونگی جمود نے کہا کہ
مجھکو تو یہ فقرہ معلوم ہوتا ہی مین خود دریافت کرتی ہون اور بیٹا تم ناامید نہ ہونا تمھاری آرزو بھی پوری کرونگی
اسوقت ایک مصلحت ہی جو مین انکار کرتی ہون گو میرا خود دل یہ گوارا نہین کرتا ہی کہ تو آزردہ ہو مگر مجبوری ہی جمود
کی رنگ خواہش نے تو حرکت کی تھی مگر جمود کچھ خیال کرکے خاموش ہو رہی اور صبر کیا مگر اسقدر توجہ دی کہ خوب
اُسکو گلے سے لگایا اور بوسے لیے اور کہا کہ ناخوش نہو مین ضرور تیری امید بر لاؤنگی اور اگر تیری یہی مرضی ہی تو مین یہ
بھی گوارا کر سکتی ہون کہ جو کچھ ہو مگر تو ناخوش نہو جو آفت مجھپر آئیگی گوارا کرونگی یہان کب اسکا دل چاہتا تھا صرف
یہی ایک فقرہ اور خوشامد کہ کیا کرے بغیر اسکے مفر نہ تھا کہا جیسی آپ کی مرضی آپ کیون اپنے کو ہلاکت مین ڈالین

ہین مجھے منظور ہے آپ کہین جاتی ہین نہ مین اُسنے کہا کہ جان مادر مین تیرے اوپر سے نثار ہون تونے خوب میرے کہنے پر عمل کیا مین بہت خوش ہوئی یہ کہکر اُسنے اُٹھکر کمرے کا دروازہ کھول دیا اور آواز دی کہ بی ثمود آؤ اپنے معشوق سے ملو یہان ثمود یہ سب واقعہ دیکھ رہی تھی اور سن بھی رہی تھی اپنے دل مین کچھ خوش ہوئی تھی کچھ ناخوش یہ صدا سنکے مسکراتی ہوئی یہ دہان سے چلی جمود نے جو انکار کیا اسکا سبب یہ تھا کہ یہ تو جاندیدہ تھی اسنے خیال کیا کہ اگر مین اسوقت اسکے کہنے پر عمل کرتی ہون اپنی خواہش کو اسکے وصل سے برلاتی ہون اور اپنی آتش شہوت کو اسکے آپ وصال سے فرو کرتی ہون تو ابھین خرابی ہوگی خود بیت بیقرار ہوئی تھی اسکی ان حرکتون سے یعنے پیٹنے سے مگر بمصلحت کہ شاید ثمود دیکھتی ہو اور اُسکو ناگوار ہو اور وہ اسکے کام مین اس غصہ مین اگر کمی کرے تو خرابی ہوگی پھر جب کام درست ہوجائیگا تو دیکھا جائیگا گو مین اسکو چھوڑ دونگی نہین مگر اسوقت مصلحت وقت یہی ہے یہ سبب تھا کہ انکار کیا ورنہ کیا مقدور تھا کہ انکار کرتی اُسکی تو خود خواہش تھی اس سے کیا غرض تھی جب ثمود ہنستی ہوئی آئی اور مسٹر چیرنگ نے یہ خیال کیا کہ شاید ثمود کھڑی ہوئی سن رہی ہو اور یہ ناراض ہو جیسے ہی اسکی صورت دیکھی جمود کا خیال کیا نہ حیا کو کام مین لایا دوڑکر اُسکو گود مین اُٹھالیا اور بوسے لینے لگا کہ اُسنے چپکے سے کہا کہ یہ وقت نہین ہے اسکو جانے دو پھر اختیار ہے وہ بھی کچھ سوچکر خاموش ہو رہا لاکر برابر جمود کے بٹھا دیا جمود نے ثمود سے کہا کہ تمنے کچھ انکے کام کی بھی فکر کی ہے کیا انھون نے تجھسے کچھ کہا ہے یا نہین تمکو تو انکی ضرور کچھ فکر کرنا چاہیے کہ تمھاری بھی عزت کا سبب ہوگا اور تم ایسا معشوق انکے پاس ہو اور یہ اپنے مقصد کو نہ پہنچین اگر تم یہ کہو کہ آپ کیون نہین فکر کرتی ہین تو مین ضعیف ہوئی مجھسے محنت نہین ہوسکتی ہے اور یہ کام مشقت کا ہے جب تک مشقت نہوگی کوئی امر درست نہوگا لہذا تمکو ضرور انکی فکر کرنا چاہیے کیونکہ یہ اسی فکر مین تمام ہوئے جاتے ہین اگر یہ فکر نہوئی تو پھر تم کسکی زوجہ ہوگی اور کس سے اپنا دل بہلاؤگی لہذا میرے نزدیک پہلے اُسکی فکر لازم ہے جسکے سبب سے انکی جان بچتی ہے ثمود نے کہا کہ باجی اماں مین غافل نہین ہون اور مین اسنے اقرار کیا ہے کہ پرسون سے کام شروع کرونگی مگر مین اس فکر مین ہون کہ کیا تدبیر کرون مگر کوئی تدبیر نہین بنتی ہے ساری بات یہ ہے کہ آپ کے ہوتے مین کیا کرسکتی ہون آپ کے روبرو کیا حقیقت ہے مین آپ کے روبرو بیٹھ نہین سکتی ہون جمود نے کہا مین تجھسے پہلے ہی کہہ چکی ہون کہ مجھسے کچھ نہین ہوسکتا ہے مین بالکل بیکار ہون کیونکہ ضعیف ہوگئی ہون اب تمھارا زمانہ ہے کہ تم جوان جہان ہو جو کام کروگی خوب محنت کے ساتھ کروگی اُسنے کہا کہ بیشک آپ کی مدد نہوگی کچھ بھی نہوگا جمود نے کہا کہ اگر یہی تمھاری مرضی ہے تو مین وقتاً فوقتاً مدد کرتی رہونگی جو کام تمھاری سمجھ مین نہ آئیگا تو مین بھی اُسمین غور کرونگی اور تمھاری مدد کرونگی یہ سنکے ثمود نے کہا کہ اب کوئی رائے اسمین آپ دین خوب ہوا کہ آپ تشریف لائین یہ میری خوش قسمتی ہے مین تو خیال کر رہی تھی کہ کس سے رائے لون کیونکہ استاد صاحب نے انتقال کیا جمود نے کہا کہ کیا اُستاد مرگئے ثمود نے کہا کہ جی ہان اُنکو مرے ہوئے کئی برس ہوئے جمود نے کہا کہ بہت بڑا ساحر بردست دنیا سے اُٹھ گیا چراغ سحر و ساحری گل ہوگیا آفتاب افسونگری غروب ہوگیا مجھکو خبر نہوئی ورنہ مین اُنکے پیرون کو اپنے قبضے مین کرلیتی کیونکہ وہ بڑے بڑے کامل پیر تھے اور جو کتابین اُنکے پاس اس فن کی تھین سب حاصل کرتی کیونکہ اُنکے کوئی اولاد تو تھی نہین ناز قسم کو کہ نہ اناث وہ کیا کرتے وہ تو پہلوتہی ساری تھے ثمود نے کہا کہ یہ حقیرہ غافل نہ تھی نہ اُنسے جدا رہتی تھی بلکہ ہر روز خواہ دوسرے روز اُنکی خدمت مین جاتی تھی اور اُنکی خدمت کرتی تھی جو وہ کہتے تھے کبھی نہ نہین کرتی تھی بلکہ ایک امر مین اُنھون نے مجھکو مشاق کردیا یہ سنکے جمود ہنسی اور کہا کہ کبھی نہ کبھی دست شفقت بھی پھیرا ہوگا کیونکہ اُنکی عادت تھی کہ وہ جہان جوان عورت یا لڑکی جوان کو دیکھتے تھے ضرور دست شفقت پھیرتے تھے بلکہ پیرسے اوپر کئی مرتبہ مہربانی ہوئی جبکہ مین اُنکی خدمت مین تعلیم کو جاتی تھی وہ بہت مجھسے خوش تھے ایسے اپنے کسی شاگرد سے نہین خوش تھے کیونکہ مین کبھی اُنکی مرضی کے

خلاف نہین کرتی تھی اکثر صحبت تخلیہ بھی ہوتی ہین تمسے کیا کہون تمپر خود گذری ہوگی ایسون کی خدمت کرنا فخر ہی یہ اُسی خدمت کا سبب ہی جو اسوقت ہم سحر کا نام لیتے ہین ورنہ اُنکو کیا ضرورت تھی جو ہمپر ایسی محنت کرتے یہ صرف ہماری اُس رضامندی کا سبب تھا جس سے اُنکا دل خوش ہوتا تھا اور ہماری خوشی ہوتی تھی وہی برتاؤ تمھارے ساتھ بھی کیا ہوگا اگر تمنے اُنکی خوشی کی ہوگی تمود نے مسکرا کر کہا کہ آپ کو تو ایسی باتین نہ کرنا چاہئین کیونکہ مین آپ کی چھوٹی بہن اور جو امر آپ کو معلوم ہی اُسکا دریافت کرنا کیا ضرور ہی جبکہ یہ ظاہر ہی کہ ایک شخص کی عادت یہی تھی تو وہ ضرور ہر ایک کے ساتھ اُسی طرح کو برتے گا مین کیا عرض کرون کہ جو شفقت اُنکی میرے اوپر تھی باتی بات یہ ہی کہ دونون ہاتھ سے تالی بجتی ہی ایک سے نہین بجتی ہی جب مین نے اُنکی خوشی کی اور اُنکے دل کو خدمت کرکے خوش کیا اُنھون نے بھی نظر عنایت میرے حال پر رکھی جب مین نے اُنکی خدمت کی اور وہ مجھسے خوش ہوے ناراض نہین ہوے بس مین نے یہ طریقہ کرلیا تھا کہ ہر روز ایک وقت اُنکی خدمت مین جانا اور دوپہر پیشتر وہ صحبت ایسی ہوتی تھی کہ اُسوقت اور کوئی نہین ہوتا تھا وہ وہ سحر خوشی مین اگر تعلیم کرتے تھے کہ جسکا مثل و نظیر نہین ہی اور اُسوقت کی صحبت کا کیا حال عرض کرون جب وہ وقت یاد آتا ہی دل روتا ہی قلب کو ایک رنج ہوتا ہی مگر مجبوری ہی آپ نے اسوقت اُنکا ذکر کرکے دل کو بے چین کردیا ایسا اُستاد شفیق نصیب نہوگا ہم اُستاد ہم بار یہ حالت ہوگئی تھی کہ مجھکو بغیر اُنکے پاس جائے قرار نہ آتا تھا اور وہ بغیر میرے بیتاب رہتے تھے جہان مین گئی جو کام کرتے ہوے اُٹھا کر رکھدیا یا کوئی بیٹھا ہوا اُسکو رخصت کردیا اور مجھسے باتین کرنے لگے یہ حالت تھی اب جب جارہونگے تو ایک ماہ قبل سے مجھسے کہا تھا کہ تو اب میرے پاس سے نہ جایا کر مین رہا کرین نے اُسکو بھی قبول کیا بس جسدن سے مین اُنکے پاس رہنے لگی اُسدن سے اُنھون نے کل سے ملاقات ترک کردی تھی دن رات میرے پاس بیٹھے رہتے تھے اور سحر تعلیم کیا کرتے تھے اور جو کچھ کام ہوتا تھا مجھسے لیتے تھے مین بھی اُن کی خدمت کنیزون کے طور سے کرتی تھی مجھکو محبت کا جانا اُنکے حق مین مضر ہوا کہ وہ بیمار ہوگئے چونکہ ضعیف تو تھے ہی کثرت جو سحر و ساحری کی ہوئی اور محنت جو پڑی میری تعلیم مین اور مین نے اُنکی خوشی جو کی تو اس امر سے وہ میرے اوپر شفقت کرنے لگے اسی سبب سے علیل ہوگئے اُس علالت مین بھی مین نے وہ محنت اور خدمت کی کہ اُنھون نے اُس خوشی مین کل اپنے بیر میرے تابوت مین کردیے اور کل اپنی کتابین مجھے دیدین اور فرمایا کہ تو مثل میرے ہوگئی کوئی تیرے سحر کا جواب نہین دیگا فرمایا کہ محنت سے غلبت حاصل ہوتی ہی تو نے میرے قلب کو خوب خوب مسرور کیا یہ اُسکا صلہ ہی اور اب مین رخصت ہوتا ہون یہ یاد رکھنا کہ ایسا شفیق کوئی نہ ملیگا اور اُس حالت مین کئی مرتبہ آپ کو یاد کیا اور کہا کہ تُمنے بھی ہماری خدمت خوب کی تھی اور جب تک وہ ہمارے پاس سحر کی تعلیم کیا کی کبھی اُسنے ہماری مرضی کی خلاف کام نہین کیا جو کہنے کہا بخوشی خاطر قبول کیا انکار نہین کیا نہ معلوم وہ کہان ہی کچھ مجھکو پتہ معلوم ہی مین نے کہا جی نہین مین بالکل نہین واقف ہون جب سے چاہ الماس تباہ ہوا اُنکا پتہ ہی نہین لگا کہ کیا ہوئے بہت افسوس کیا کہ وقت آخری اُسکی صورت بھی نہ دیکھی اگر مین بچ گیا تو اُسکو ضرور تلاش کرونگا کیونکہ وہ بھی میری بہت عاشق تھی اسی بہن اُسی شب کو انتقال کیا کیا کہون جو صدمہ پہونچا مگر صامری کی مرضی مین کیا چارا تھا ناچار منظور کرنا پڑا جو اُنھون نے ہمپر ڈالا یہ اُنکی جو تیونکا صدقہ اور اُنکی خوشی کرنے کا انجام ہی جو اسوقت ہم یہ دو ایک منتر کام مین لاتے ہین یہ سنکے تمود نے کہا یہ میری کم نصیبی تھی کہ وہ یاد کرین اور مین اُن تک نہ پہونچون تمود نے کہا کیا کہون کہ جیسا وہ تمھارے لیے بیقرار تھے خیر وہ تو وقت گیا اب اِسکے کام مین کوئی تدبیر بتاؤ یہ سنکے تمود نے کہا تم بڑی نادان ہو کہ ایسے صاحب کمال کی کل کتابین تمھارے پاس ہین اور کل منتر قبضہ مین ہین اور تم اُنسے کام نہین لیتی ہو کہ وہ ضرور کام دینگے ایک کتاب اُستاد کے پاس تھی کہ جس سے وہ حال آئندہ دیکھتے اور جس کام مین اُنکو فکر کرتی ہوتی تھی اور وہ کام فکر سے نہین بنتا تھا تو اس کتاب مین اُسکے اسم تحریر ہین وہ اُسکو پڑھکر کرلیتے

کرتے تھے کہ یہ کام مین کیونکر کرون اُنکو اُسکے ذریعہ سے تدبیر معلوم ہو جاتی تھی جسطور سے وہ کرتے تھے پورا ہوتا تھا اور جو حکم ہوتا تھا اُسکے خلاف نہین کرتے تھے وہ کتاب بھی ضرور ہوگی اُسکو نکال کر دیکھو اور دریافت کرو کہ اس کام کو کیونکر کرون جیسا حکم ہے اُسپر عمل کرو دیکھو کہ کیونکر یہ امر مشکل آسان ہوتا ہی یہ سنکے ثمود کا چہرہ فرط خوشی سے لال ہو گیا اور کہنے لگی کہ خوب تدبیر بتائی اب یہ کام خوب انجام پائیگا اور ہان بخار بھی یاد آیا گویا اسوقت آپ اسی کام کے لیے آئی تھین وہ کتاب ہی ضرور اور کوئی کتاب نہین رہی ہی یہ کہکر ایک خواص کو آواز دی کہ ادھر آ پھر کچھ خیال کرکے کہا کہ اچھا نہ آ جمود سے کہا کہ مین خود جاکر وہ صندوقچہ لے آؤن جسمین وہ کتاب ہی جمود نے کہا کہ جاؤ وہ اٹھکر چلی کہ جمود نے کہا کہ مین بھی چلون ثمود نے کہا کہ کوئی ضرورت نہین ہی مین ابھی آتی ہون یہ کہکر ایک طرف کو باغ کے ایک گوشے مین گئی جمود نے چترنگ سے کہا کہ چلو دیکھین یہ صندوق لینے کہان گئی ہی یہ نہایت عمدہ چیز اسکے ہاتھ لگ گئی ہی چترنگ نے کہا چلو یہ دونون بھی اُسکے عقب مین دبے پانون چلے کہ انھون نے دیکھا کہ ثمود ایک گوشے مین پہونچی اور ایک مقام پر کھڑے ہوکر دستک دی دستک کا دینا تھا کہ ایک برق چمکی معاً برق کا چمکنا تھا کہ ان دونون نے سنا کہ ایک تڑاقہ ہوا ساتھ ہی اُس تڑاقے کے اُس مقام کی جسقدر خاک تھی غبار ہوکر اُڑگئی اور ایک تختہ نظر پڑا جمود اور چترنگ نے دیکھا کہ اُسمین ایک زنجیر لگی ہی اور قفل پڑا ہی کہ ثمود نے اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور اُسمین سے ایک کنجی نکالی اُس قفل کو کھولکر زنجیر کھولی وہ پٹڑا اٹھایا اُس پٹڑے کا اٹھنا تھا کہ اُسمین سے ایک زنگی سیاہ رو تیرہ درون نکلا اُسکے ہاتھ مین ایک تلوار برہنہ تھی اُس زنگی کی صورت دیکھکر چترنگ کو یہ خوف طاری ہوا کہ اسنے اپنی آنکھین بند کرلین اور کانپ کر رہگیا اُس زنگی کے نکلتے ہی اسکی پشت کی طرف اشارہ کیا اسنے جو دیکھا کہ زنگی پشت کی طرف اشارہ کرتا ہی کیا سبب ہی کبھی آج تک اسنے یہ حرکت نہین کی اُدھر جمود نے بھی اسکا اشارہ دیکھا قصد کیا کہ مین غائب ہو جاؤن کہ ادھر ثمود نے پلٹ کر دیکھ لیا تو چترنگ اور جمود کو کھڑے پایا اور یہ بھی دیکھا کہ جمود سحر سے غائب ہونیکا قصد رکھتی ہی اتنی بڑی ساحرہ ہی کہ اُسکے ہونٹھ کی حرکت سے سمجھ گئی یہ دیکھکر ہنسی اور کہا کہ کیون مجھ تکلیف کرتی ہو مین تو پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ تم ضرور آؤگی اب سحر غائب ہونیکا کرو میرے پاس آؤ میرے سحر کا تماشا دیکھو مین تو جانتی تھی کہ تم مع چترنگ کے میرے تعاقب مین آؤگی مین اسی سبب سے تو تمکو چھوڑ آئی تھی کہ تمھارے دل کا حال معلوم ہو جائے یہ کیا سحر ہی اور سحر دکھاؤگی وہ زمانہ تو آئے مین ایسے ویسے کی شاگرد نہین ہون مین نے ایسی محنت کی ہی برسون خدمت کی ہی جب یہ کمال حاصل ہوا ہی دوسری عورت میرے مقام پر ہوتی تو دوسرے دن چلاکے بھاگ جاتی وہ وہ سختیان اُٹھائین کہ میرا دل خوب جانتا ہی بھلا کوئی کیا اُٹھائیگا دو دو پہر صحبت خلیہ رہی ہی جب یہ علم نصیب ہوا ہی مین تو خیال کرتی ہون کہ دوسری عورت ایک دن مین بھاگ نکلتی یہ ہمارا ہی دل و جگر تھا کہ جو جو محنت کی اور جن جن مشکلون پر صبر کیا اور کوئی کیا کرسکتا ہی ہر روز نئی مصیبت پڑتی تھی چھٹی کا دودھ زبان پر لذت دے جاتا تھا جب ہنسنے یہ مشقت سہی اور یہ محنت کی اور ہر مشکل پر صبر کیا اور ہر سختی کو گوارا کیا تو یہ سحر آئے اور چیزین اور باتین جو تمنے یہ دیکھین وہ سب یاد کرلین یہ سنکے جمود شرمندہ ہوئی اور قصد کیا کہ پلٹ جاؤن مگر ثمود نے کہا آؤ تمکو ہمارے سر کی قسم اور چترنگ کو بھی لیتی آنا یہکہکر اُس زنگی سے کہا کہ انکو بھی آنے دے یہ سنکے وہ زنگی الگ ہو گیا کہ جمود و چترنگ کا ہاتھ پکڑکے اُس تختے کے برابر آئی اب جو دیکھا تو ایک زینہ ہی سنگ مرمر کا پہلی سیڑھی پر ثمود کھڑی ہی جب یہ دونون بھی قریب آگئے ثمود نے کہا کہ اب انتظار کسکا ہی آؤ یہ سنکے جمود اور چترنگ بھی اُس زینے پر آئے کوئی دو زینے اُترے ہونگے کہ تڑاقہ ہوا وہ زنگی بھی اُسی زینے پر آکر کھڑا ہو گیا اب وہ تختہ خود بخود بند ہو گیا اسکا سبب یہ تھا کہ ادھر یہ لوگ زینے پر آئے اُدھر ثمود نے سحر کیا کہ وہ زنگی بھی اندر چلا آیا اسنے پھر سحر کیا کہ تختہ بند ہو گیا اب بالکل تاریکی ہو گئی کہ ایک دوسرے کو نظر نہ آتا تھا پردۂ ظلمات تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین دکھائی دیتا تھا جب یہ تاریکی ہوئی تو یہ دونون

پریشان ہوے کہ اُدھر ثمود نے کچھ پڑھ کر دم کیا کہ ایک برق چمکی اُسی طور سے تڑاقہ ہوا اور صدا آئی حاضر حاضر اب انھون نے دیکھا کہ ایک زنگی اُسکے ہاتھ مین فانوس کہ جسکے سبب سے وہ تمام تاریکی دفع ہوگئی اور روشنی پھیل گئی وہ زنگی سامنے ثمود کے آکر کھڑا ہوا کہا کیا حکم ہوتا ہی ثمود نے کہا کہ آگے چل اور کیا حکم ہوتا ہی اب ان لوگون نے دیکھا کہ ہم لوگ پورے زینے پر کھڑے ہین اور ہمارے برابر ثمود بھی کھڑی ہی چترنگ کے ہوش جاتے رہے اسنے کبھی سحر تو دیکھا نہ تھا اسکی کیا اصل ہی جو کہ ساحرہ بی جمود تھین اُنکے بھی حواس جاتے رہے کہ انھون نے بھی یہ سحر اور یہ کارخانے نہین دیکھے تھے خیال کرنے لگی کہ خوب ہوا ہوین نے مقابلہ نہین کیا ورنہ یہ ایک سحر مین مہرا کام تمام کرتی اب تو سب باتین بھول گئی یہان سے اپنے مقام کو واپس جانا فراموش ہوگیا اب رات کوئی دھائی پہر کے قریب آئی ہی ابھی رات باقی ہی کہ وہ زنگی فانوس لیکر آگے بڑھا یہ لوگ اُسکے عقب مین چلے آگے آگے ثمود اُسکے بعد جمود و چترنگ برابر دونون تھے وہ زینہ اکیس زینون کا تھا جب وہ راہ تمام ہوئی تو ایک دیوار نظر آئی کہ اُسپر کچھ نقش و نگار بنے ہوے تھے اُس دیوار کے قریب پہونچکر وہ زنگی کھڑا ہوگیا کہ ثمود نے اُس دیوار کے قریب پہونچکر اُس دیوار پر کچھ بنایا اور کچھ پڑھ کر دم کیا کہ ایک تڑاقہ ہوا اور اُسمین ایک دروازہ پیدا ہوا اُنھون نے دیکھا کہ وہ بھی مقفل ہی بعدہ ثمود نے کچھ دستک دی کہ خود بخود اُسکے سامنے ایک کنجی گری اُسنے اُٹھاکر وہ کنجی قفل مین لگائی کہ وہ قفل کھلا یہ اُسکے اندر چلی جب چلنے لگی اسنے دستک دی کہ وہ تری جو وہان پر تھی غائب ہوگیا اب روشنی بخوبی ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ دن ہی جیسے آفتاب نکلا ہوا ہی اُس دروازے کے برابر ایک اژدر دہان پھیلا ہوا تھا کہ وہ اژدر ثمود کی صورت دیکھکر ہٹ گیا ثمود نے جمود و چترنگ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اِنکو بھی آنے دینا یہ لوگ بھی ثمود کے عقب مین گئے جب یہ لوگ اندر اُسکے داخل ہوے وہ زنگی اپنے مقام پر جا بیٹھا دروازہ بند ہوگیا یہ خیال رہے کہ قفل ہر مقام پر چھوڑتی جاتی ہی اب جمود و چترنگ نے دیکھا کہ کیسا باغ پر بہار ہی کہ نمونہ بہشت معلوم ہوتا ہی ہوا سے سرد کے جھونکے چلے آتے ہین درخت میوہ دار لگے ہین طائر چہچہہ زنی کر رہے ہین بلبلین بول رہی ہین نہرین جاری ہین فوارے چھوٹ رہے ہین ثمود مع چترنگ و جمود کے سیر اُس باغ کی کرتی ہوئی طرف بارہ دری کے چلی اگر باغ و بارہ دری کی تعریف تحریر کی جاے تو اصل مطلب رہجاے گیونکہ وہ مثل ہی کہ بات کم اور سوانگ بہت بس اسی پر موقوف کیا کہ وہ باغ اور بارہ دری لائق دیدہ تھی اب ملاحظہ ہو کہ یہ سیر باغ کر کے مع اُن دونون کے بارہ دری مین آئی بارہ دری بھی خوب آراستہ تھی ایک مسند بچھی ہوئی تھی یہ اُسپر آکر بیٹھی اُن دونون کو بھی اپنے برابر بٹھا لیا کچھ پڑھکر دستک دی ایک پتلی پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین ایک ساغر تھا اور ایک صراحی بلورین اسنے اشارہ کیا اُسنے شراب ساغر مین اُنڈیل کر ایک جام ثمود کو دیا جب یہ پی چکی تو جمود اور چترنگ کو بھی جام شراب بھر بھر کے دیا اسی طرح کوئی تین تین جام کی نوبت آئی ہوگی کہ تڑاقہ ہوا وہ پتلی تو غائب ہوگئی اُسکے مقام پر ایک اور پتلی پیدا ہوئی کہ اُسکے سر پر ایک کشتی تھی اُسنے وہ کشتی لاکر سامنے رکھی تو رے پوش اُٹھایا اُسمین تین قابین کباب کی اور تین قابین میوے اور غیرہ کی تھین ہر ایک کے روبرو اُسنے وہ قابین اُٹھا کر رکھین سب نے کباب کھاے میوہ وغیرہ بھی کھایا جب ہو چکے ایک برق چمکی وہ پتلی مع اُس کشتی اور قابون کے غائب ہوگئی اُسکے تھوڑے عرصے کے بعد سنتا ہوا صداے راگ و رنگ ہر در و دیوار سے آنے لگی اور کچھ پتلیان پیدا ہوئین کہ وہ گانے کی صدا پر ناچنے لگین جمود و چترنگ کی تو یہ حالت ہی کہ ششدر بیٹھے ہوے دیکھ رہے ہین اور عالم سکوت طاری ہی جمود اپنے دل مین کہ رہی ہی کیا سحر کیا ہی ساحرہ زبردست ہی اسکا کون مقابلہ کر سکتا ہی اُستاد اسنے خوب تعلیم کیے ہین اسنے اُنکی خدمت بھی خوب کی ہی اور اُنکو معلوم ہوتا ہی کہ خوب راضی کیا ہی تو مجھے اُنکی سختی نہ سہنی پڑی مین تو جاگ نکلی واقعی یہ بڑی جبر و صبر کی

...رت تھی کہ اتنے زمانہ تک اُنکا ساتھ دیا اور اُنکو خوش رکھا کہ اُنکے قلب کو مسرور کیا جو وہ بیحد کمال کے بتا گئے
...ہیں اسپکا دل دیکھنا چاہا اسنے ایسے مرد کی خدمت کی اور اسی کا کام تھا کہ حالت کم سنی مین اسنے مسباہ کیا پھر
خیال کر کے ثمود کی طرف متوجہ کر کے کہا کہ مین تعریف نہین ہو سکتی ہو کہ کیا کہا اسنے ہم کیا ہی مرحبا پیچ ہی کہ بعد
مشیت کے راحت ہوتی ہو ثمود نے کہا کہ مین نے جو تکلیف اُٹھائی ہو اُسکا مرہ خیچھ ہوتا نہین ہی اُسکا
...وقت تو لیف کر رہی ہو یہ سنکے جمود نے کہا کہ کمال یہ ہو کہ ...مگر سنی مین سے یہ تکلیف برداشت
کی اُسکا ثمرہ یہ ہوا کہ بسکو دیکھکر دل خوش ہو گیا یہ سنکے ثمود نے سر جھکایا جمود نے کہا کہ تمھارے نزدیک کیا بات
...ہو جسکو چاہو تو بتا دو ثمود نے جواب دیا کہ یہ سب اُستاد کے ہم دوستی کا صدقہ ہو کہ تم خوش ہو کر تعریف
کر رہی ہو یہ کہکر اور پتلیون کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھنا تھا کہ ایک سناٹا ہوا وہ سب پتلیان غائب ہو گئین
اور ہوا سے راگ و رنگ موقوف ہو گئی اب یہ مسند پر سے اُٹھی جمود و چترنگ کو ہمراہ لیکر ایک جانب
...بارہ دری کے چلی اور ایک مقام پر آکر اشارہ کیا اُس مقام کا فرش خود بخود ہٹ گیا اب اسنے بڑھکر دستک دی کہ وہ
زمین شق ہوئی اور اُسکے اندر سے صدا آئی کہ حاضر حاضر اب جو دیکھا تو چار پتلے قوی ہیکل ایک صندوقی آہنی لو
...ہاتھ پر رکھے ہوے کہ وہ صندوق طولا کوئی چار گز کا ہوگا اور عرضا دو گز کا اور اونچا کوئی ڈیڑھ گز ہوگا اور اُسکے
آگے آگے ایک پتلہ بہت قوی تن قوی سر ہاتھ باندھے ہوے سر جھکائے ہوے ...حاضر کیا ہوا
آتا ہو کہ وہ پانچون پتلے اُس غار سے نکلے اور وہ پتلہ جو آگے بڑھا ہوا چلا آتا ہو وہ پتلہ ثمود کے ...رو آکے
ٹھہرا ہوا اور عرض کیا کہ کیا ارشاد ہوتا ہو بلکہ یہ آپ کی امانت خانہ ہو ثمود نے اُسکی طرف نگاہ ...کی وہ
پتلہ خاموش ہو گیا اب ثمود نے اشارہ کیا اُن پتلون کو جو صندوق اُٹھائے ہوے ...کے
اُن پتلون نے بڑھکر وہ صندوق مسند کے برابر رکھدیا اور پھر ثمود کے پاس واپس آئے ...اشارہ کیا وہ
پانچون پتلے اُسی شگاف مین چلے گئے اب ...اشارہ اُس شگاف کی جانب کیا وہ بھی برابر ہو گیا اسکے بعد
اُسی طور سے فرش بھی برابر بچھ گیا اب ثمود و چترنگ و جمود کے پلٹ کر آئی اور اُسی مسند پر آکے بیٹھی اب
جمود و چترنگ نے دیکھا کہ ایک قفل اُس صندوق مین لگا ہی جب ثمود اُس ...پر آکے بیٹھ چکی اُسوقت اسنے
...اسم سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک برق چمکی اور ہوا چلنے لگی مگر بہت تیز اُسکے بعد دیکھا کہ چھت اُس بارہ دری
کی شگافتہ ہوئی اور پتلے بہت خوبصورت حاضر حاضر کہتے ہوے اُس شگاف چھت سے پیدا ہوے اور
اسکے روبرو قطار کے کھڑے ہوے اُسکے سر پر ایک صندوقچہ تھا اسنے اشارہ کیا اُسنے صندوقچہ اسکے روبرو
رکھدیا اور صندوقچہ رکھکر غائب ہو گیا اب ثمود نے چترنگ و جمود سے کہا کہ اب باغ مین چلنے کی کیا
...ضرورت ہو تم بھی یہان موجود ہو مین بھی یہین ہون جو کچھ دریافت کرنا ہو مین کہا ...نکالتی ہون دریافت کر لو جو
...چاہو اور جو طریقہ تعلیم ہو اُسپر عمل کیا جائے اگر تم لوگ یہان نہ موجود ہوتے تو مین کتاب باغ مین لیکر آتی
جمود نے کہا کہ یہان وہان چلنے کی کیا ضرورت ہی یہ جمود نے کہا ثمود نے طرف صندوقچہ کے دیکھا
اسکا دیکھنا تھا کہ تڑاق سے پڑہ صندوقچہ کا اُڑ گیا اور اُسمین سے بالشت بھر کی ایک ناگن کیسی کالی کہ جسکے
کاٹے کا منتر نہو زہر نہ اُترے جست کر کے اسکے روبرو آکر گری اُسکا گرنا تھا کہ وہ ...برابر ہو گیا اب جو دیکھا
تو وہ ناگن نہ تھی بلکہ کنجی تھی جمود و چترنگ نے قصد بھاگنے کا کیا تھا یہ دیکھکر خاموش ہو رہے ثمود نے
کنجی اُٹھا کر اُس صندوق کا قفل کھولا اور اُسکا ...برابر کیا دیکھا کہ ایک الفی اُس صندوق سے نکلا اور ...
طرف کو ثمود کی صورت دیکھکر بغور چلا گیا مگر ان دونون کو یعنے جمود و چترنگ کو بہ نظر زہر آلود دیکھا کہ ثمود
نے اُسکی طرف بہ نگاہ قہر و غضب دیکھا مطلب یہ تھا کہ اُسنے نہ بولنا وہ الفی سر جھکا کے راہی ہوا اب

ان دونون نے دیکھا کہ وہ تمام صندوق کتابون سے بھرا ہی تمہو دے مسند پر بیٹھکر اشارہ کیا کہ خود بخود وہ کتابین اسکے روبرو آکے انبار ہوگئین اسمین ایک لفافہ بھی تھا وہ بھی نکلا تمہو دے اس لفافہ کو اٹھاکر اپنے زانو کے نیچے رکھا اب ہر ایک کتاب کو اٹھاکر دیکھنے لگی یہان تک کہ وہ کتاب نکلی جسکا اسکو چہ تمہو دے دیا تھا بس اسنے اس کتاب کو اٹھا لیا باقی کتابون کی طرف نگاہ اٹھاکر دیکھا کہ وہ سب کی سب کتابین پھر اسی صندوق مین خود بخود چلی گئین سواے اس کتاب اور لفافہ کے اب اسنے اس کتاب کو کھولا اور یہ نیت کرکے دیکھا کہ میری عقل نہایت حیران ہی اور بہت متفکر ہون کہ کیا کرون اور کیونکر خدائی چترنگ کی درست کرون اسکی تدبیر بتائی جائے اور یہ ظاہر کیا جائے کہ اگر مین اس امر مین کوشش کرونگی تو کامیاب ہونگی یا نہین جب سب سے دیکھا تھا تو وہ کتاب سادی تھی اب جو دیکھا تو اسپر یہ تحریر تھا کہ یہ چترنگ بہت صاحب نصیب ہی اور اسکی خدائی ضرور ترقی کریگی چند روز اگر تو کوشش کریگی تب اسکی خدائی ترقی کریگی تیری کوشش پر منحصر ہی اور اسکی تدبیر تیرا استاد اس لفافہ مین لکھ گیا ہی اسکو اٹھاکر دیکھ لے اگر تجھین نہ ظاہر ہو تو پھر اس کتاب مین دیکھ لینا یہ کتاب بہت کام دیگی یہ تحریر پڑھکر اسنے اس کتاب مین دیکھکر اسنے اس کتاب کو بند کردیا اور وہ لفافہ زانو کے نیچے سے اٹھایا اور لفافہ چاک کیا اسمین سے ایک دو ورقہ نکلا اسکو اسنے دیکھا اسمین لکھا تھا کہ ای تمہو دا گاہ ہو کہ تجھکو ایک وقت مین ایسی ضرورت درپیش ہوگی کہ تو خدائی کا بندوبست کرے اسکے لیے بہت سی چیزون کی ضرورت ہوگی اور وہ چیزین بھی تجھکو مدد سے سامری کے دستیاب ہونگی کوئی شخص چترنگ نامے بزرگ کا فرزند ہوگا اور تیری بہن جمہود کا لڑکا ہوگا تو اسپر عاشق ہوکر اسکو اپنے باغ مین لائیگی وہ تجھ سے اس امر کی درخواست کریگا کہ تو میری خدائی کو درست کردے تو ولولۂ عشق مین قبول کریگی اور فکر کریگی تیری بہن میری کتاب کا نشان دیگی تو اس کتاب مین دیکھیگی وہ کتاب اس لفافہ کا پتہ دیگی اب اسکی تدبیر سن تجھکو لازم ہی کہ تو اس لفافے کو لیکر اپنے باغ مین جانا اور ایک رات اپنے باغ مین بیٹھکر یہ اسم پڑھنا دوسرے دن تو تنہا طرف مشرق کے روانہ ہونا اسکے بعد جو اس لفافے مین تحریر ہو دیکھ لینا اور اسی تحریر پر عمل کرنا اور خلاف اس تحریر کے کوئی کام نکرنا ورنہ سب کام خراب ہوجائیگا پھر انجام نہ پائیگا یہ سب باتین خیال رہین اور بدون ساحر محروم کے ملے ہوے تیرا کوئی کام نہ بنے گا اور جن جن اشیا کی خدائی کے درست کرنے مین ضرورت ہی وہ اسکو معلوم ہین اور وہ میری بہن ہی اسکے مقام کا پتہ اس لفافے مین تحریر ہی مگر وہ تحریر بروقت پر ظاہر ہوگی اور جو مشکل پڑیگی وہ اس کاغذ پر مٹنے سے ظاہر ہوجایا کریگی اسکی تدبیر بھی تحریر ہوا کریگی یہ کمال ہی کہ بعد مرنے کے بھی میرا حکم برقرار رہا ورنہ بعد مرجانے ساحر کے حکم بیطرف ہوجاتا ہی اور یہ لفافہ تو مین نے تجھکو وقت مرنے کے دیا تھا اور کہدیا تھا کہ ایک وقت اسکو دیکھنا تو بدون کسی خیر کام نہ نکلیگا یہ اسکا اثر ہی جو تو نے میری خدمت کی تھی اور میرے دل کو ہر وقت خوش رکھا تھا یہ اسکا ثمرہ ہی کہ مین نے محنت کرکے یہ محرر تیار کیا یہ خاص تیرے ہی لیے مین نے کوشش اور مشقت کی تھی اور یہی وجہ میرے سحر کے قایم رہنے کی ہی کہ مین نے اپنے کل بیر تیرے قبضے مین کر دیے ہین مین تجھسے بہت خوش ہون کہ تو نے میرے دل کو خوب خوب مسرور کیا اور میرے کہنے کو کسی وقت نہین ٹالا مین سامری سے تیری ترقی عمر کی دعا کرونگا اور جب ملاقات ہوگی تو سفارش کرونگا وہ میرے کہنے کو ضرور خیال کریگے اور تیری ہر وقت مدد کیا کرینگے اور جس کام کا تو قصد کیا کریگی وہ فوراً حل ہوجائیگا اور محروم جادو بہت بڑی ساحرہ بردست ہوا اسکے سحر کا کوئی جواب دینے والا نہین ہی وہ ہمسایہ نشین سامری ہی اور جمشید کی معاصب خاص بھی جب سے اب تک وہ زندہ ہی اب آیندہ حال معلوم ہوگا یہ پڑھکے سارا مضمون چترنگ و جمہود کو بتانا وہ دونون بہت خوش ہوے وہ لفافہ تو اپنے پاس رکھا اور وہ کتاب صندوق مین

رکھی جدھر کو سانپ گیا تھا دیکھا کہ وہ سانپ چلا آیا گو غائب تھا مگر اسکے دیکھنے کے ساتھ ہی وہ سانپ ظاہر ہوا اور اگر اُس صندوق مین چلا گیا اسنے پٹرا صندوق کا بند کر دیا اور قفل لگا یا اُسی طور سے صندوقچہ کی طرف دیکھا اُسکا پتہ اُڑ گیا ادھر اسنے اس نجی کی طرف دیکھا وہ پھر ناگن ہو گئی اور اُسی صندوقچے مین چلی گئی اسنے دستک دی کہ وہ پتلی پیدا ہوئی اسکو اشارہ کیا جاؤ صندوقچہ لیکر اُسی شگاف شقف مین غائب ہو گئی چھت برابر ہو گئی یہ اُٹھی اُسی مقام پر آئی جہان سے وہ صندوق نکلا تھا اُسی طور سے وہ فرش بٹ گیا اور زمین شق ہوئی اور وہی زنگی نکلے پانچون نے اشارہ کیا وہ چار زنگی اُس صندوق کو اُٹھا لائے جب قریب اُس غار کے پہونچے اسنے اُس زنگی سے کہا کہ میری امانت سے خبردار وہ زنگی اُس صندوق کے چلا گیا زمین برابر ہو گئی اسنے یہان آکر مسند پر بیٹھکر کچھ پڑھکر دم کیا کہ ایک چمک ہوئی بعد اُس چمک کے تاریکی ہو گئی تھوڑے عرصے کے بعد وہ تاریکی برطرف ہوئی اب جو جمود و چترنگ نے دیکھا کہ ایک زنگی اُسکے روبرو کھڑا ہے اور اسکے ہاتھ مین قلمدوات ہے اور ایک ہاتھ مین ایک کتاب ہے اسنے وہ دوات و قلم اُسکے ہاتھ سے لیا اور کتاب بیچ کھول کر کچھ اُسپر لکھا اور اپنے دستخط بنا لے اُس زنگی نے ایک بیاض نکالکر اپنے پاس سے دی اسنے اُس بیاض کو کھول کر دیکھا جمود و چترنگ نے بھی دیکھا کہ اُس بیاض مین بطور حساب کے مدین بنی ہین اُسکے نیچے کچھ لکھا ہے کہ ثمود نے ایک مد کو کاٹ دیا اور اُسپر اپنے دستخط کر دیے اور وہ دوات و قلم و کتاب وغیرہ اُسی زنگی کے ہاتھ مین دیدی اُسی طور سے پھر تاریکی ہوئی برق چمکی جب روشنی ہوئی دیکھا کہ نہ وہ زنگی ہے نہ کوئی اب اسنے یعنے ثمود نے کہا کہ چلو سب چلنے پر آمادہ ہوئے کہ ادھر ثمود نے کچھ پڑھا ایک صدائے مہیب آئی برق چمکی تاریکی ہوئی ہوا سے تیز چلی اور ایک ایسی برق گری کہ آنکھین اُسکی چمک سے خیرگی کرنے لگین جب تھوڑی دیر کے بعد وہ تاریکی و چمک وغیرہ دفع ہوئی تو جمود و چترنگ نے دیکھا کہ ہم اُسی باغ مین چبوترے پر جو کہ بارہ دری کے ہے کھڑے ہین اور ثمود ایک طرف سے ہنستی ہوئی چلی آتی ہے نہ وہ باغ ہے نہ بارہ دری ہے قدیمی باغ ہین ہین جہان سے اُس باغ مین صندوق کتابون کا لینے ثمود گئی تھی یعنے ثمود اپنے قیام کرنے کے باغ مین سے آئی اب جو جمود نے سر اُٹھا کر طرف آسمان کے دیکھا تو یہ ثابت ہوا کہ صبح قریب ہے اسنے کہا کہ اے ہمن اب مین جاتی ہون اب تو تم خوب بند و بست کر لوگی ثمود نے کہا کہ بدون تمھارے مین کوئی کام نہ کرون گی جب تک تم نہ ہوگی کیونکہ تم سن چکی ہو کہ مجھکو اسم سحر پڑھنے کا حکم ملا ہے مین چاہتی ہون کہ تم بھی ہو تا کہ تمکو بھی معلوم ہو کہ یہ محنت مین نے کی ہے جمود نے کہا کہ تم میرے عیش مین خلل ڈالو گی میرا معشوق میرے لیے بیقرار ہو گا بدون میرے اُسکو چین نہین آتا ہے ثمود نے کہا کہ جو کچھ ہوا اُسکے جواب مین جمود نے کہا کہ اسوقت تو مین جاتی ہون کل شام کو پھر آؤنگی ثمود نے جواب دیا بہتر یہ کہکر ثمود و جمود چترنگ کے بارہ دری مین گئی یہان باغ مین سناٹا پڑا ہے سب ملازم اسکے سو رہے ہین یہ دونون بارہ دری مین آئے جمود سحر کرکے طرف اپنے شہر کے روانہ ہوئی داخل شہر ہو کر اپنے محل مین جا کر اپنی شبیہ کو رخصت کیا اور خود خلوت خانہ مین شداد کے آئی کیونکہ بدون اُسکے پریشان تھی اُسکو بیدار کیا وہ سو رہا تھا آنکھ جو کھلی جمود اپنی زوجہ کو دیکھا بیقرار ہو کر اُٹھا اور کہنے لگا کہ آج تمنے بہت پریشان کیا رات بھر تڑپتے گذرا تمنے آج ایسا کیا کہ کبھی اسطرح کا اتفاق نہوا تھا کوئی اپنے عاشق کو اسطرح تڑپاتا ہے مات اس دشواری سے گذری کہ جسکا بیان کرنا غیر ممکن ہے آخر یہ نوبت ہوئی نیند کی وجہ سے نہایت پریشان تھا ابھی ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہو گا کہ مین سویا ہون اور مین جانتا ہون کہ صبح ہونے مین کچھ ہی عرصہ باقی ہو گا آج تم تھین کہان کیا میرا خیال تمھارے دل سے جاتا رہا مین نے ایسا تو خیال تمھارا نہ دیکھا یہ تھا کہ نہین معلوم کیا وجہ ہوا اور تمھین اکیلے نیند کسطرح آئی ہو گی تم تو آج تک کبھی تنہا سونے کو پسند نہ کرتی تھین سب باتین شداد کی سنکر وہ نکاتہ بولی مجھے کیا معلوم مین تو آج ایسی بیخبر سوئی کہ ہوش نہ رہا نہ تمکو بلایا نہ مین خود تمھارے پاس آئی

ابھی جو آنکھ کھلی تمھارے پاس اُٹھکر چلی آئی ہون رات سے کیا غرض یہ کہکر بیٹھ گئی عیش و عشرت کی باتین ہونگلین یہان یہ عیش مین مصروف ہین اُدھر نمرود و چترنگ بھی عیش مین مشغول ہوے کہ وہ رات جسقدر باقی تھی تمام ہوئی نمرود و چترنگ کو تو عیش مین مصروف رکھیے یہان صبح کو شداد اُٹھکر منھ ہاتھ دھوکر دربار مین آیا اُسی وقت وزیر زرگرون کو طلب کرکے اُنکو وہ نقشہ تخت کا دیا جو کہ جمود نے بنا کر دیا تھا اور کہا کہ اس نقشہ کے موافق ہمکو ایک تخت بہت جلد تیار کردو اور نہایت عمدگی و خوبصورتی سے بنا دو تمکو خلعت و تمھاری اجرت کے انعام بھی دیا جائیگا کسی قسم کی کوتاہی نہ کرنا جسقدر چاندی درکار ہو خزانہ شاہی سے لینا کوئی مانع نہوگا مگر اس نقشہ کے مطابق ہو سر مو فرق نہو اور بہت جلد تیار کرو اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند نعمت ایک ہفتہ کے عرصے مین تیار ہوگا اس سے پیشتر نہین تیار ہوسکتا ہی وہ بھی بشرطیکہ رات دن کوشش کرنا پڑیگی شداد نے کہا اچھا جہانتک ہوسکے جلدی کرنا زرگر حکم لیکر اپنے مکان پر آئے اُسکے بندوبست مین مصروف ہوے کہ اُنکا ذکر پھر ہوگا یہان شداد نے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا جمود سے کہا کہ مین نے تخت کے بنانے کا حکم دیدیا زرگرون نے ایک ہفتہ کا اقرار کیا ہی اُسنے کہا کہ بہتر ہی یہ دونون کھانا کھاکے خلوت خانے مین چلے گئے وہ دن تمام ہوا رات آئی جمود نے خیال کیا کہ اب چلنا چاہیے کیونکہ نمرود میرے انتظار مین ہوگی یہ سوچکر قصد چلنے کا کیا اب کوئی پہر رات کے قریب وقت آچکا ہی اُسنے اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا قبل مین یہ بندوبست کیا کہ جسقدر عورتین اُسکے پاس برائے پہرہ بیٹھی تھین کوئی خواص تھی کہ اُسکا یہ خواص تھا کہ وہ پانون دباتی تھی کوئی پیش خدمت تھی یہ کام متعلق تھا کہ وہ آگے کا کام کرتی تھی کوئی پہرہ دینے والی تھی اُسنے اُن سب کو اسم سحر پڑھکر بیہوش کیا کہ ہوا سے پہرہ کا جھونکا آیا کہ وہ سب کی سب بیخود ہوکر حالت غنودگی مین اپنے مقام پر لیٹ رہین اُسنے بذریعہ سحر کے جسقدر روشنی تھی گل کی صرف دو ایک شمعین اس خیال سے روشن رہنے دین کہ جب تاریکی ہوگی تو جو کوئی اُٹھیگا تو تاریکی دیکھکر خیال کریگا کہ یہ کیا سبب کہ ملکہ کی آرامگاہ مین تاریکی ہی بس وہ آئیگا اور میرے تئین یہان نہ پائیگا سب حال میرے جانیکا کھلا جائیگا اُسنے خیال کیا کہ شاید کوئی بات کو اُٹھکر آہی جاوے تو احتیاط ضرور ہی یہ بات دل مین سوچکر جمود نے اُس بیعاش بے ماش کا آٹا گوندھا لاوا اور اپنے تماش کا ایک پتلہ بنایا اور اُسے سحر کرکے صرف اپنی صورت کا بنا دیا مگر اسمین کوئی بیر اُس بے تدبیر نے نہین اُتارا کہ وہ صاحب روح ہوتا یہ امر تھا کہ جو کوئی دیکھے تو خیال کرے کہ ملکہ پلنگ پر آرام کر رہی ہی وہ اس خیال سے کہ تو سب بسبب میرے سحر کے بیہوش ہین اگر کوئی پہرہ بدلنے کو آیا اور اُسنے پلنگ کو خالی پایا تو خرابی ہوگی یا شداد خود چلا آیا تو بھی خرابی ہوگی اس امر سے بہتر یہ ہی کہ یہ تدبیر کرو اُسکے بعد خیال آیا کہ اگر شداد آیا اور اُسنے اُٹھانیکا قصد کیا تو یہ نہ تو اُٹھیگا اور نہ بات کریگا اُسوقت بھی خرابی ہوگی پس اُسنے یہ سحر کیا کہ جو کوئی اُس مقام پر آئے وہ بیہوش ہوکر گر پڑے یہ بندوبست کرکے اور تخت سحر درست کرکے اُسپر سوار ہوکر بطرف باغ نمرود کے مثل بلبل قفس آزاد کے کہ جیسے وہ قفس سے چھوٹ کر باسے نظارہ گل جاتی ہی روانہ ہوئی پہلے ادھر کا جملہ سماعت فرمایئے کہ بعد جانے اُس فحبہ کے کچھ عرصے کے بعد جو میان شداد کی آنکھ کھلی اور جی اور ضرورت جو ہوئی تو اپنے خلوت خانہ سے اپنا کمربند کھولتے ہوے اور بہت پیچین اور یہ خیال کرتے ہوے کہ یہ اچھا طریقہ ملکہ نے کل سے مقرر کیا ہی کہ نہ تو خود آتی ہی اور نہ مجھکو بلاتی ہی کل بھی ساری رات مین بیچین رہا اور آج بھی اسقدر رات آئی ہی با تو وہ بات تھی کہ کوئی وقت جدائی کی خواستگار نہ تھی اب جو مین اسکا عادی ہوگیا تو خود مفارقت کرنے لگی ہی کہ ان لوگون کی ذات کا کوئی بھروسا نہین بالکل بیوفا ہوتی ہی اور یہ قوم اپنی غرض کی ہوتی ہے جبتک اپنی غرض ہی ہم سے زیادہ کوئی نہین جہان اپنی غرض نکلی پھر کیا پرواہی چاہے کوئی مرے چاہے کوئی زندہ رہے اُنکو کوئی غرض نہین ہوتی ہی ایسی محبت والی ذات پر یہ اپنے دل سے کلام کرتا ہوا بہت جلد اُسکی خلوتگاہ

کے قریب آیا جو عورتین خاص ملازمہ اسکے پاس موجود تھین انھون نے جو اسکو جاتے ہوے دیکھا قصد کیا کہ ہم بھی اسکے ہمراہ چلین اسنے منع کیا کہ تم نہ آؤ مین ملکہ کے خلوت خانہ مین جاتا ہون وہ سب عورتین وہین ٹھہر گئین سوچین کہ خوب جان بچی آج ابھی تک ہم لوگون کی سوسنا کی نوبت نہین آئی ہے جب یہ آویگا تو دیکھا جائیگا اسی مقام پر فرش بچھا ہوا تھا وہین لیٹ کر سو رہین خیال کیا کہ جب بادشاہ دشنہ بیت لاوینگے ہم لوگ اٹھا دیے جاوینگے یہ سب تو وہین رہین مگر شداد جو بھرایا ہوا تھا ایک مرتبہ داخل خلوت خانہ ہوا دیکھا کہ سب لوگ جو کہ ملکہ کے پاس موجود رہتے ہین یعنی پہرے دار نیان و باری داریان سب پڑی بیخبر سو رہی ہین اسنے بھی جگانا اُن سب کا مناسب نہ جانا کر طرف مسہری ملکہ کے بہت بیقرار چلا برابر مسہری کے ایک جوان باری دارنی گوری گوری رنگت بڑی بڑی آنکھین پیاری پیاری صورت سن بھی کوئی سولہ سترہ برس کا پڑی بیخبر ہاتھ پانون پھیلائے جوانی کے عالم مین سو رہی ہے دوپٹہ جو سینے پر سے ہٹ گیا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو گیند بلور کے ہین کرتے ہوئے ہین یا دو حباب بحر حسن ہین اسکو اسکی یہ حالت دیکھکر قرار نہ رہا چاہتا ہے کہ مین مسہری پر جا کر ملکہ کو بیدار کرون کہ جھٹکا ہوا سے سر کا آیا کہ جسنے اسکو بیخود کر دیا اور غش کھا کر برابر اُسی نازنین کے گر پڑا تو اسکے ہاتھ اُسکے ہاتھ اُسکے سینے پر اور منھ برابر منھ کے جیسے کوئی اپنے معشوق کے پاس اپنی حسرت دل نکالنے کو لیٹتا ہے یہ تو عرض کر چکا ہون کہ یہ اپنے خلوت خانے سے اور قصد سے جلاہا ہو کر بند کو کھولے ہاتھ مین لیے تھا اُس گرنے مین زیر جامہ بھی اسکا کسی قدر ہٹ گیا ہو گر کر لوٹ جو لیتا ہو اُس سے لپٹ گیا اُسکی ناگین اسکی ناگون مین آگئین بس یہ حالت تو اسکی ہوئی جو کہ عرض ہوئی اب جو کچھ کیفیت اسپر گذرے گی وہ اسوقت زیب گوش سامعان ذیہوش کیجا دیگی جب کہ جمود آئیگی

اب حال ثمود و چترنگ معرض تحریر مین آتا ہی و دیگر حالات

راوی نے بیان کیا ہی جبکہ جمود اپنے مکان کو گئی تھی تو ثمود و چترنگ خلوت خانے مین گئے تھے اُتنی رات عیش و عشرت مین بسر کی جب صبح ہوئی دونون باہر آئے منھ ہاتھ دھو کر کچھ زہر مار کیا اُسکے بعد کچھ شراب وغیرہ کا شغل ہوا اسی اثنا مین ثمود نے کہا کہ اے چترنگ آج رات کو ہم تمسے جدا رہینگے دیکھین یہ رات کیونکر بسر ہوتی ہی چترنگ نے کہا یہ تو غیر ممکن ہی کہ مین تمسے جدا ہون کیا تم کہین جاؤگی ثمود جادو نے جواب دیا کہ مین جاؤنگی تو نہین بلکہ اسی مقام پر رہونگی اُسپر جدائی واقع ہوگی یہ سننا تھا کہ چترنگ نے ایک آہ کی اور کہا یہ سبب میری سمجھ مین نہین آتا ہی کہ تم ہمکی اسی مقام پر اور یکبارگی جدا ہو گی ثمود نے کہا آج وہ اسم سحر پڑھنے کا دن ہی کہ جسکے سبب سے تمھاری خدائی کا بندوبست ہوگا یقین ہی کہ مین کل براے تلاش محروم جادو جاؤن کہ جسکے سبب سے تمھاری خدائی کا انصرام ہوگا یہ سبب ہی جدائی کا چترنگ نے کہا یہ کیا مشکل ہی تم اسم سحر بیٹھکر پڑھنا مین تمھارے روبرو بیٹھا رہون گا اگر قریب نہوگی تو صورت تو دیکھنے مین آئیگی دل تقویت تو ہوگی ثمود نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا یہ کہکر دونون خاموش ہوے بعد تھوڑے عرصے کے دونون اُٹھکر خلوتخانہ مین آئے وہ اُسقدر دن ساتھ عیش کے بسر کیا خوب راحت سے شام کی کہ رات ہوئی جب روشنی ہوئی تو یہ دونون خلوت سے باہر آئے اپنے مقام پر بیٹھے خواصون نے کھانا لاکر حاضر کیا دونون نے کھایا شراب پی اُسکے بعد یہ اُٹھی اسنے اُس مقام پر پہونچکر اپنی خواص کو کہ جسکا نام شبو تھا صدا دی کہ ادھر آوہ آئی اُس سے کہا کہ تھوڑا پانی لاوہ پانی لینے گئی اسنے اتنے عرصے مین ساری باندھی وہ پانی لیکر آئی اسنے غسل کیا اُسکے بعد اُس خواص سے کہا کہ وہ جو ہنے بچے خوک پرورش کر رکھے ہین اُنھین سے ایک بچہ لے آوہ گئی اور بچہ خوک لائی اسنے اُسکو جھٹکا کیا اور اُسکا خون ایک ظرف مین لیا قدرے خون پانی مین ملایا اور چوکا دیا اُسکے بعد اسنے شبو سے کہا کہ وہ چوکی جسپر ہم بیٹھکر اسم سحر پڑھتے ہین اُسکو لاؤ شبو گئی وہ چوکی لائی اسنے چوکے مین بچھائی اور جھولی اپنے سحر کی اُس چوکی پر رکھی اب اس انتظار مین بیٹھی کہ جمود آئے تو اسم سحر پڑھنا شروع کرون یہ تو انتظار کو ہی ہی کہ اُدھر جمود جو چلی تھی تو سحر کرتی ہوئی تخت سحر اُڑاتی ہوئی اگر باغ مین پہونچی دیکھا کہ باغ مین سناٹا

رہے ہین کہ یہ چبوترے پر آگر اُتری اسکے آنے سے برق چمکی اُدھر تمہود نے جو برق کی چمک دیکھی شنبو سے کہا کہ جا ہن جمود تشریف لائی ہین اُنکو اور چترنگ کو لے آیہ اتنی بڑی لکا تساحرہ ہو کہ برق کی چمک سے پہچان گئی کہ جمود آئی ہی یہ بھی نہ خیال ہوا کہ شاید یہ برق کسی اور چیز کی نہو یا برق اصلی نہو برق کی چمک سے کہدیا کہ جمود جادو آئی ہی لے آ شنبو نے بھی نہ دریافت کیا کہ آپ کیونکر معلوم ہوا کہ ہن جمود آئی ہین خاموش اُس مقام سے چلی ادھر جمود جو چبوترے پر اُتری تمام اسکی خواصون وغیرہ نے جو جمود کے تخت کو دیکھا اور برق کی چمک دیکھی اپنے اپنے مقام سے چلین کہ دیکھین کون آیا ہی اُدھر چترنگ بھی برق کی چمک دیکھکر بارہ دری سے باہر آیا تھا کہ اسنے دیکھا جمود مادر نامہربان تشریف لائی ہین یہ کچھ پوچھا چاہتا تھا کہ شنبو آکر پہونچی اسنے دیکھا کہ ایک ساحرہ مگر نہایت خوبصورت کیونکہ یہ اپنے کو ہمہ وقت سحر سے خوبصورت بنائے رہتی ہی چبوترے پر کھڑی ہی اُسکے برابر چترنگ بھی کھڑا ہی یہ سمجھ گئی کہ انھین کو ملکہ نے طلب فرمایا ہی بڑھکر کہا کہ آپ کو ملکہ ہمارے یاد فرماتی ہین جمود نے کہا کہان ہین اسنے عرض کیا کہ گوشہ باغ مین تشریف فرما ہین چترنگ سے کہا کہ آپ بھی تشریف لیجائین جمود و چترنگ دونون چلے جمود کو حیرت ہوئی کہ اسکو کیونکر خبر ہوئی پھر خیال کیا کہ بیرے نے خبر دی ہوگی یہ خیال کرتی ہوئی شنبو کے ہمراہ چلی وہ جو عورتین اپنے اپنے مقام سے اس غرض سے چلی تھین کہ دیکھین کون آیا ہی اُنھون نے جو دیکھا کہ ایک ساحرہ اور ملکہ کا معشوق ہمراہ شنبو کے ایک طرف کو جا رہے ہین اُنھون نے خیال کیا کوئی کام ہی جو شنبو اپنے ہمراہ لیے جاتی ہی سب اپنے اپنے مقام پر جا کر بیٹھ رہین اُدھر شنبو جمود و چترنگ کو لیکر ثمود کے پاس پہونچی اُسنے جو جمود کو دیکھا اور سامنا ہوا تو کہا واہ ہن تمنے بڑی دیر کی ورنہ ہین ابتک اسم پڑھنے بیٹھ بھی گئی ہوتی جمود نے کہا جب فراغت ہوئی تب ہین آئی چترنگ وغیرہ نے دیکھا کہ ثمود انتظام کر چکی ہی چوکا وغیرہ دی چکی ہی اب صرف اگیاری روشن کرنے کی دیر ہی جب یہ لوگ پہونچے ثمود نے شنبو سے کہا کہ دو کرسیان لے آؤ دوڑکر کرسیان اُٹھا لائی ایک دہنی طرف بچھوائی اُسپر چترنگ سے کہا کہ تم بیٹھو اور تماشہ دیکھو دوسری کرسی بائین جانب بچھوائی جمود سے کہا کہ تم بھی بیٹھ کر دیکھو کیونکہ تمھارا ہونا پر ضرور ہی شاید کوئی بلا نازل ہو تو تم اُسکو دفع تو کر سکتی ہو وہ بھی بیٹھ گئی اُسکے بعد ثمود نے جھولی سے ماش کے دانے سرسون رائی کا لا دانہ گوکل لونگ سیندور وغیرہ نکالا اور اُس چوکے مین رکھا اگیاری مین آگ روشن کی اُسپر سب چیزین تھوڑی تھوڑی نکال کے ڈالین اور کچھ سوزن کے بچھے نکال کر رکھے اس خیال سے کہ اگر مجھکو اس اسم سے جلدی فرصت ہوگی تو کچھ اپنا سحر جگاؤنگی اسکے بعد شنبو سے کہا کہ تھوڑا حلوہ جلدی سے طیار کر کے ایک تھالی مین لا اگر خوب عمدہ حلوہ ہو وہ حلوہ طیار کرنے گئی ادھر اسنے اُس بچہ خوک کا دل و جگر نکال کر چوکی پر رکھا اب اسنے تھوڑا سا خون پانی مین ملایا اُس سے غسل کیا اور دو بوتلین شراب کی منگا کر چوکی پر رکھین اب خود آکر چوکی پر بیٹھی پہلے تو کچھ پڑھکر اُس بدمعاش نے ماش کے دانون پر دم کیا کہ وہ دانے خود بخود اُڑنے لگے اور اُسپر سے صدقہ ہو ہو کر گرنے لگے اسکے بعد اسنے کچھ پڑھکر اُنگلی سے چارون طرف اشارہ کیا جیسے کوئی حصار کرتا ہی اب لفافہ جھولی سے نکالا وہ اسم جو پڑھنے لگی کہ اتنے عرصے مین شنبو حلوہ لیکر آئی اُسکو اشارہ کیا کہ چوکی پر رکھدے اُسنے چوکی پر رکھدیا وہ حلوا جو رکھا تو یہ ہوا کہ ایک مرتبہ شنبو چیخ مارکر زمین پر گر پڑی یہ جو اسنے دیکھا جمود سے اشارہ کیا کہ اسکو الگ کر دو جمود نے کرسی سے اُٹھکر اسکو اُٹھا کر الگ ڈال دیا وہ بیہوش ہو گئی تھی اُسی حالت سے پڑی رہی کہ جمود کرسی پر آکر بیٹھ گئی یہ اب اسم پڑھی ہوئی پڑھ رہی ہی کہ جب اُسکی تعداد ختم ہوئی اور اسم تمام ہوا اب کوئی پہر بھر رات باقی ہی کہ ایک برق چمکی اور بہت شور و غل ہوا اور تاریکی بھی ہو گئی بعد تھوڑے عرصے کے وہ سب باتین دفع ہوئین اور روشنی ہوئی کہ دیکھا پھر برق چمکی اُس برق کے چمکنے کے ساتھ ہی ایک دیو کو دیکھا کہ وہ آکر روبرو ثمود کے کھڑا ہو گیا اور کہا کہ لا میری خوراک اسنے وہ دل و جگر بچہ خوک کا اُسکو دیا کہ وہ لیکر کھا گیا اب اُسنے کہا کہ میرے پینے کو کچھ دے اسنے

ایک بوتل شراب کی اُس خون خوک مین ملاکر اُسکے روبرو کی اور ایک کاسہ بھی پیش کیا وہ شراب پی گیا اب اسنے ایک خط
سربمہر نکال کر ثمود کو دیا اور کہا کہ یہ خط محفوظ رہنے دینا یہ خط ہی بنام محروم جادو تیرے اُستاد کا اُنھون نے
میرے پاس امانت رکھا تھا کہ جب ثمود تجکو طلب کرے تو اسکو یہ خط دینا اور پہلے اُس سے اپنی خوراک طلب کرنا
وہ تجھکو دیگی کیونکہ مین اُسکے نام بھی ایک خط لکھکر لفافہ مین بند کیے دیتا ہون جب اُسکو ضرورت ہوگی وہ تجھکو طلب
کریگی یہ خط اُسکو دیدینا اور اُس سے کہنا کہ جب تجھسے اور محروم سے ملاقات ہو تو یہ اُسکو پہلے دینا بعد اُسکے اپنا
مطلب کہنا لہذا مین حسب طلب تمھاری آیا تمنے میری خوراک دی مین اُنکے حکم کو بجا لایا اُنکی امانت تم تک پہونچادی
اب مین رخصت ہوتا ہون پھر کبھی ضرورت ہو تو یہی اسم پڑھنا مین حاضر ہونگا یہی خوراک میرے لیے رکھچھوڑنا یہ کہکر
کہا میری دوسری خوراک لاؤ ثمود نے بڑھکر وہ خط اُسکے ہاتھ سے لیا اور وہ تھال حلوے کا اُسکے روبرو پیش کیا
وہ حلوہ کھاکر فوراً روانہ ہوا پھر ایک برق چمکی اور وہ دیو غائب ہوگیا اُسکے جانے کے بعد تاریکی ہوئی تھوڑے
عرصے کے بعد تاریکی دفع ہوگئی اب ثمود نے اپنا سحر جگانا شروع کیا جمود و چترنگ بیٹھے ہوے یہ سب کیفیت
دیکھا کیے کہ وہ سحر جگایا کی یہان تک کہ سحر ہوگئی اسنے سحر جگانا موقوف کیا سب اسباب اُٹھاکر جھولی مین رکھا وہ
جو ایک بوتل شراب کی بچی تھی اُسکو اُٹھاکر چوکے مین اُنڈیل دی اور بچہ خوک کو اُسی مقام پر ایک گڑھا کھود کے
دفن کردیا آپ چوکی پر سے اُترکر شنبو کے پاس آئی اور ایک چلو مین پانی لیکر اُسپر کچھ پڑھکر دم کرکے جو اُسکو چھینٹا دیا
تو وہ ہوش مین آئی اب جمود و چترنگ کو ہمراہ لیکر اُس مقام پر سے بارہ دری مین آئی مسند پر بیٹھی جمود و چترنگ کو بھی
اپنے پاس بٹھایا جمود نے کہا کہ بہن یہ کیا بات تھی کہ تمنے خود تو شنبو سے کہا کہ تھال تخت پر رکھدے جب اُسنے تھال تخت
پر رکھا تو وہ غش کھاکر گر پڑی اسکا کیا سبب تھا ثمود نے کہا یہ سبب تھا چونکہ مین سحر کرنے لگی تھی بس وہ جو آئی تو تاب
سحر نہ لاسکی غش کھاکر گر پڑی میرے تو خیال مین یہ بات آئی جب مین سحر ختم کرچکی تو اُسکو ہوشیار کیا یہ سنکے جمود خاموش
ہو رہی تھی کہ ثمود نے کہا تمنے دیکھا اُستاد نے صرف یہ تحریر کردیا تھا کہ یہ اسم سحر پڑھنا مگر یہ نہ کہا تھا کہ دیو آئیگا خط
دیگا مگر اُستاد کے بھی کیا سحر ہین کہ مرے پر بھی اُنکا اثر باقی ہی یہ کہکر ثمود تو خاموش ہوئی جمود نے جواب دیا کہ یہ
جو تدارک تمنے کیا تھا کہ سب سامان کر رکھا تھا کیا یہ اُستاد نے تحریر کیا تھا ثمود نے کہا کہ یہ بھی تدبیر تحریر کردی تھی
یہ سنکے جمود نے کہا کہ اب تم محروم جادو کی تلاش مین جاؤ یہ سنکے ثمود نے وہ لفافہ پھر دیکھا یہ تحریر تھا کہ جب تمکو
دیو تمرک نامہ جو کہ محروم جادو کے نام مین نے تحریر کرکے اُسکے پاس امانت رکھا ہی دیکر چلا جائے تو تمکو لازم ہی کہ
تم طرف مشرق کے تخت سحر پر سوار ہوکر جاؤ جب اپنے مقام سے کوئی دس کوس پر جانا تو پھر اس لفافہ کو دیکھنا جو تحریر
ہو اُسپر عمل کرنا آیندہ حال پھر تحریر ہوگا اور بغیر دیکھے تحریر کے کوئی کام نہ کرنا ورنہ سب کام خراب ہوجائیگا آیندہ
تمکو اختیار رہیگا پھر لازم ہی کہ دیر نہ کرو یہ تحریر اُس لفافہ کی جو پڑھی سر اُٹھاکر ثمود نے جمود و چترنگ سے کہا کہ مین تو
اب جاتی ہون کیونکہ اُستاد کا حکم ہی یہ کسی طرح ٹل نہین سکتا ہی اگر اُسکے خلاف ہوگا تو سب کام بگڑ جائیگا یہ سنکے
چترنگ نے کہا کہ کب پلٹ کر یہان سے آؤگی ثمود نے کہا کہ جب کام سے فرصت ہو کیونکہ مین تمھارے ہی تو کام کو
جاتی ہون کوئی آسان امر تو ہی نہین چترنگ خاموش ہو رہا کہ جمود نے کہا مین بھی جاتی ہون کیونکہ رات تمام ہوگئی
ہی میرا راز افشا ہو جائیگا ثمود نے کہا کہ اچھا جاؤ یہ سنکے جمود اپنے تخت سحر پر سوار ہوکر طرف اپنے محل کے روانہ ہوئی
اور یہ کہ گئی کہ مین روز آکر خبر لے جایا کرونگی ثمود نے کہا یہ امر تو ضروری ہی اُسکے جانیکے بعد ثمود نے چترنگ
سے کہا کہ جانمن مین جاتی ہون تم غم نہ کھاؤ کوئی نقصان کی بات نہین ہی مین تمھارے کام کو جاتی ہون کیونکہ بدون محروم
کے آئے تمھارا کام نہ انجام پائیگا یہ سنکے چترنگ نے اُسکے گلے مین ہاتھ ڈالدیے خوب بوسے لیے ثمود اسکو سمجھاکر تخت سحر
پر سوار ہوکر طرف مشرق کے روانہ ہوئی اب یہ حال آیندہ تحریر ہوگا شعر ازین قصہ یکدم فراموش کن ۔ دجاے دگر داستان گوش کن

اب طرف ارژنگ کے خامہ فرسائی کی جاتی ہی اور اُسکا حال تحریر ہوتا ہی کہ پہونچنا اُن لوگون کا مع
اُس لشکر کے جو کہ طرف طلسم فیروزیہ کے گیا تھا بہ سرکردگی طوفان کرگدن پیشانی کے اور وہان سے
شکست کھاکر بھاگا تھا اور راہ مین اُن لوگون کو ملا تھا جو کہ شہر آفتاب نما سے بعد آفتاب پرست ہونے
سلیم کے بھاگے تھے اور خدمت مین ارژنگ کی جاتے تھے کہ یہ لشکر ملا تھا اسکو بھی اپنے ہمراہ لیا تھا اور
پہونچکر جواب نامہ دینا ارژنگ کو ارژنگ کا جواب نامہ پڑھکر بت غصہ کرنا اور اُسی وقت حکم دینا کہ تمام
لشکر طیار رہو ہم مع لشکر طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کرینگے اور جبیس کو اس سخت کلامی کی سزا دیکر بزور
شمشیر اپنی معشوقہ کو حاصل کرینگے اسکے بعد اہل اسلام پر لشکر کشی کرینگے یہ حکم سنکر لشکر کا طیار ہونا اسکا مع
گیارہ لاکھ فوج کے کوچ کرنا راہ مین ملنا سرخ پوش کج گردن کا دہمران کج گردن کا اور ان
سب کا ہمراہ ارژنگ طرف شہر آفتاب نما کے جانا اور باقی حالات متعلق داستان ہذا

راوی یہ بیان کرتا ہی کہ جب وہ آٹھ سو سوار جو کہ آفتاب نما سے بھاگے تھے اور راہ مین انکو وہ لشکر ملا جو کہ طلسم فیروزیہ پر گیا
تھا اور شکست کھاکر بھاگا تھا جبکہ ہم ملاقات ہوئی تھی تو ایک دوسرے کے حال سے آگاہ ہوے تھے یہ باہم ملکر خاور زمین
روانہ ہوے تھے ابھی یہ راہ مین تھے کہ نہنگ جو کہ پہلوان قدرت لقا کے پوتے کی خداوند کے پوتے کے یہان دعوت ہی خوب
دیوان عام وخاص کو آراستہ کیا طائفہ دور دور سے طلب کیے گئے شام کو تمام شہر مین روشنی ہوئی ہر گلی کوچہ بہتر از روز روشن
معلوم ہوتا تھا وہ رات نہ تھی شب برات تھی کہ تمام چراغان تھا اسقدر روشنی تھی کہ اگر نابینا جائے تو باوصف نہونے چشم روشن کے
مگر اسپر بھی کوئی اسے مشکل نہو بلا خوف راہ طے کرے دربار خاص وعام کی تو حالت تحریر ہی نہین ہوسکتی ہی کہ کسقدر آراستہ کیا تھا تمام
اہل شہر کی دعوت کی تھی اب لوگ آنے لگے جو جو مقام تجویز ہوے تھے اُسپر بیٹھنے لگے کہ اتنے مین نہنگ بھی مع اپنے
سرداروں کے آیا ارژنگ بھی اکر تخت پر بیٹھا اُسکے بھی سردار مثل اسلم ودیلم وغیرہ کے آئے سخنگان بھی اپنے مقام
پر اکر بیٹھا محفل آراستہ ہوئی ارژنگ نے ساقی کو حکم دیا کہ شراب ناب کا دورہ چلے یہ سننا تھا کہ وہ فوراً میخانے مین گیا
اور کئی کشتیان شراب کی طیار کرکے محفل مین آیا اور اُسنے جام لبریز کرکے ارژنگ کو دیا ارژنگ نے اُسکے ہاتھ سے لیکر
لاجرعہ پیلیا ابتو اُسنے دور ابا دیا تمام محفل کو شراب پلائی جب خوب سب مست ہوے تو ارژنگ نے حکم دیا کہ داروغہ ارباب
نشاط سے کہو کہ طائفہ حاضر کرے یہ سننا تھا کہ ایک چوبدار دوڑ گیا اور داروغہ ارباب نشاط سے جاکر حکم ارژنگ
کا سنایا وہ اُسی وقت طائفہ لیکر طرف محفل کے چلا داخل محفل ہوکر مجرا گاہ پر سے مجرا کیا حکم ہوا کہ ناچ شروع ہو وہ یہ حکم
پاکر محفل کے باہر آیا اور ایک طائفہ کو حکم دیا کہ طیار ہوکر محفل مین جائے بس مطربہ پیشواز پہنکر اپنی سپرڈائیون کو ہمراہ
لیکر محفل مین آئی ارژنگ کو مجرا کیا ارژنگ نے اُسکو حکم ناچنے کا دیا کہ اسکی سپرڈائیون نے ساز طایا ابھی ساز
نہ درست ہوا تھا کہ داروغہ مطبخ نے آکر مجرا کیا اور دست بستہ یون عرض کیا کہ خاصہ حضور طیار ہی یہ سنکے ارژنگ نے

سختگان سے کہا کہ اسکو منع کرو کہ ابھی نہ ناچے ما بدولت خاصہ نوش فرمالین تو اُسکے بعد ناچ دیکھینگے یہ سنتے ہی سختگان نے اُس مطربہ کی طرف متوجہ ہوکر اور مسکراکر کہا کہ ابھی ٹھہر جاؤ خداوند خاصہ نوش فرمالین تو تمہارا کمال ملاحظہ فرمائین اُدھر ارژنگ نے داروغہ مطبخ کو حکم دیا کہ دسترخوان طیار کردیں داروغہ مطبخ نے دسترخوان آراستہ کرکے آکر عرض کیا کہ دسترخوان آراستہ ہے سنکے ارژنگ و مہنگ مع اپنے رفقا وغیرہ کے اُسمقام پر آئے جہان دسترخوان آراستہ تھا سب نے ملکر کھانا کھایا بعد فراغ طعام وغیرہ کے آتشبازی کا تماشا دیکھا اُسکے بعد سب آکر پھر محفل مین بیٹھے اتنے عرصہ مین ادھر مطربہ براے ناچ وگانا درست ہوکر آمادہ تھی جب یہ سب محفل مین آچکے دورہ شراب وکباب کا ہو چکا تب اُسکو حکم ہوا کہ اب ناچ شروع ہو اُس گائن نے پہلے گت شروع کی کہ اہل محفل کو بے گت کردیا خوب بنا بناکے ناچی کہ مطربۂ فلک دنگ ہوگئی اہل محفل اسقدر محظوظ ہوے کہ جسکا کچھ بیان نہین ہو سکتا ہے خوب اُسکو انعام مراحمت ناچکر یہ غزل گائی شعر

چلا ہے دل راحت طلب کیا شاد مان ہوکر | زمین کوے جانان تج دیگی آسمان ہوکر | لب بام آکے تم بیٹھو تماشا تم کو دکھلائین
کمند آسا چڑھین نار نظر پر ناتوان ہوکر | یہ دو شعر اس غزل کے اسطرح گائے کہ جس سے محفل کا یہ حال ہوا کہ سب کے سب بیخود ہوگئے اُسکے بعد اُسنے یہ غزل ہدف کی گانا شروع کی غزل

صدا بلبل کی اے گل پیرہن کچھ اور کہتی ہے | محبت مین تمہاری دوست بھی سب دشمن جان ہین | فغان عاشقان خستہ تن کچھ اور کہتی ہے
ہوسے مین قتل لاکھون تیغ ابرو سے مگر ابتک | تری آنکھون کی مرضی کچھ اور کہتی ہے | کجی مین بیقراری ہی کہن کچھ اور کہتی ہے
طبیعت اپنی سن اے ہمدم کچھ اور کہتی ہے | ہزار رنگے جلے دل آتش گل کے سبب لیکن | بتون سے عرض حاجت کرتے کرتے تھک گئے ہیہو
اے صیاد تو تیغ جفا جو رکھا ہے | مگر یہ عندلیب پرفن کچھ اور کچھ کہتی ہے | شرارت تیری اے لیلیٰ دہن کچھ اور کہتی ہے
مگر اب گردش چرخ کہن کچھ اور کہتی ہے | احبا کہ رہے ہین جی کو بھلاؤ مگر دل سے | فراق یار مین تا زیست چھاتی خاک پر رکھی
ہوا فارغ بنا کر جوے شیر اور سر کو بھی پھوڑا | طبیعت تیری اے کوہکن کچھ اور کہتی ہے | تری الفت بت پیمان شکن کچھ اور کہتی ہے
مگر دل سے مرے حب وطن کچھ اور کہتی ہے | نہ اسکو تو سمجھ مین پہنچے گی تشبیہ بلبل کے | تقاضا وحشت دل کا ہے سمجھے وحشت غریب چل
کیا ہے مثل مجنون کہ گریبان چاک نہ | اگر پھر لیلی گل پیرہن کچھ اور کہتی ہے | صدائے عندلیب خستہ تن کچھ اور کہتی ہے
ہدف اب الفت چاہ ذقن کچھ اور کہتی ہے | کنوئین مین بھی گرا کر ہجر مین اپنا نہ دم نکلا

یہ غزل اس پری رو نے خوب خوب گائی ایک ایک شعر کو دو دو مرتبہ تین تین مرتبہ گایا تمام اہل محفل کا یہ حال ہوا کہ دنگ ہوگئے آنکھون سے آنسو جاری ہوے خصوصا ارژنگ کا تو یہ حال ہوا کہ آہ سرد کے نعرے بھرنے لگا کیونکہ تازہ تازہ عاشق ہوا ہے عشق کا نیا نیا سودا ہوا اس درد سے واقف نہین ہے نئی بات کا مزا پڑا ہے یہ جو غزل گائی گئی بہت اچھی معلوم ہوئی بعد تھوڑی دیر کے کہنے لگا کہ اگر کوئی غزل اور ہدف کی یاد ہو تو گاؤ کیونکہ مجھکو انکا کلام نہایت پسند آیا کیا کیا شعر اس غزل مین نظم کیے ہین ایک ایک مصرعہ پر فرہ عشق و عاشقی کے الفاظ سے پوری غزل بھری ہے مضمون شایستہ تناسب لفظی سے آراستہ ایک ایک شعر اس غزل کا میرے دل پر نقش کالحجر ہوگیا ہے مگر ہان کیون نہین شاعر بھی تو لاجواب سب شاعرون مین انتخاب ہین بیقراری کو کس سن سے نظم کیا ہے کہ میرا ہی دل مزے اُٹھا رہا ہے طبیعت سنکر نہایت محظوظ ہوئی وہ مطربہ یہ غزل گاکر خاموش ہو رہی تھی محفل کا رنگ دیکھ رہی تھی غرض جب کہ ارژنگ نے کہا تو اُسنے عرض کیا کہ خداوند پہلے دو شعر ایک غزل کے سماعت فرمالین مین پھر غزل گاؤن کی یہ دو شعر جناب آغا جو صاحب شرف نے خوب نظم فرماے ہین مین انکو آپ کے حضور مین گاتی ہون اگر بن پڑا تو سب اہل محفل کے پسند آئینگے اور کیا عجب ہے کہ ہر شخص محظوظ ہو یہ عرض کرکے یہ دو شعر نہایت ناز و ادا سے گائے اشعار

چھٹپٹا ہوگیا بہتا ہوا دریا ٹھہرا | صبح سے شام ہوئی دل نہ ہمارا ٹھہرا | کیا ہتھیلی پہ دعاے خفقان لکھی تھی
ہاتھ سینے پہ جو رکھا تو کلیجا ٹھہرا | یہ دونون شعر جو بتا بتاکے گائے تمام محفل مثل مرغ بسمل کے ہوگئی ہر ایک تڑپنے لگا اور بیتاب ہوگیا ہر جانب سے صداے واہ واہ آنے لگی جو کہ جوان تھے اور عاشق فراق سچے ہجر کے صدمے اُٹھاے ہوے بلاے

مفارقت سر پر چھیلے ہوے تھے اُنکا تو یہ حال ہوا کہ اُنکی آنکھون سے سیل اشک جاری تھی اور دیگر اہل محفل کو سکوت تھا تھوڑے عرصے تک تو یہ نوبت رہی اُسکے بعد وہ حالت بطرف ہوئی سب کے حواس درست ہوے تب اُس خورد ش نے حسب فرمایش ارژنگ یہ غزل عاشقانہ عجیب انداز کرشمہ دکھا کر نہایت خوش الحانی سے گانا شروع کی **غزل**

تیر مژگان چلے نظر کی طرح — دل ہدف ہو گیا جگر کی طرح — تیری مژگان کے تیر اور ظالم
دل مین در آئے نیشتر کی طرح — تیرے نالون نے بھی نہ کی تاثیر — یار پر آہ پر اثر کی طرح
وقت ہنسنے کے کوندتی ہی برق — دانتون مین ہی صفا گہر کی طرح — وصل کا لیکے جاؤن خود پیغام
دل کو ہی شوق نامہ بر کی طرح — تیرے ابرو کی تیغ کو قاتل — دل پہ ہون روکنا سپر کی طرح
بے نقاب آئے شب کو وہ لب بام — چاندنی کھل گئی قمر کی طرح — آتش رشک غیر سے سر بزم
دل ہی جلتا مرا اگر کی طرح — میری میت کو دیکھ کر قاتل — پوچھنا ہیگا بے خبر کی طرح
کبھی تربت پہ ہم غریبون کی — ابر برسے تو چشم تر کی طرح — کبھی قاتل کی ناز کی ناچند
ہی دہن بھی نہان کمر کی طرح — دیکھ فصل خزان کو بلبل — بال سنبل ہے نوحہ گر کی طرح
میرے پہلو سے جب وہ اٹھ کے چلے — رنگ فق ہو گیا سحر کی طرح — گل نرگس چمن مین ہے کچھ کچھ
نگران چشم فتنہ گر کی طرح — آہ سوزان کے ساتھ ہجر کی شب — دل مرا جل بجھا شرر کی طرح
او ہدف ہجر شعلہ رویان مین — دل سے اُٹھا دھوان اگر کی طرح

یہ غزل نئے طور سے گائی اہل محفل کا دوسرا رنگ لیا سب نے اس غزل کو پسند کیا سب بہت خوش ہوے اسکو بہت کچھ انعام ملا کوئی دو پہر کے قریب گانا ختم ہوا اسکے بعد حکم ارژنگ ہوا کہ دوسرا طائفہ حاضر کیا جاے اور طائفہ حاضر ہوا وہ بھی خوب گایا اور خوب بجایا یہان تک کہ تا صبح یہی چرچا رہا صبح کو بھی محفل برپا رہی سات دن تک یہی حال رہا آٹھوین دن محفل برخاست ہوئی سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوے ارژنگ بھی محل مین گیا نہنگ اپنے مقام قیام پر گیا اسکا لشکر اُترا ہوا ہی پر دن شہر سات دن تک یہ لشکر بھی مہمان رہا چونکہ سب لوگ سات دن کے تھکے ہوے تھے جا جا کے اپنے اپنے مقام پر پڑ رہے اُسدن ارژنگ نے دربار نہین کیا وہ دن وہ رات آرام مین بسر کی نوین دن دربار مین آیا دربار دن کا ہوا سب اہل دربار حاضر ہوے ایک مرتبہ ارژنگ کو خیال آیا کہ ابھی تک سلیم جواب نامہ لیکر نہین واپس آیا اسکا کیا سبب ہوا اور یاد نے ملکہ خریاے سیمین کی بیقرار کر دیا سختگان کی جانب دیکھکر کہا کہ کیا سبب ہی جو ابھی تک سلیم واپس نہین آیا بہت عرصہ ہو گیا ہی سختگان نے عرض کیا کہ ابھی جواب نامہ نہ ملا ہوگا یہ کلام سنکر ارژنگ نے ایک آہ سرد کھینچی اور یہ شعر پڑھا شعر لیکر جواب نامہ جو آتا نہین ہی تو + کیا راہ کو سے یار مین کی نامہ بر غلط + یہ شعر پڑھ کر سختگان سے کہا کہ اب تو صبر نہین ہو سکتا ہو کیا تدبیر کرون سختگان نے کہا کہ مین کیا عرض کرون کیونکہ کوئی امر خیال مین نہین آتا ہی سواے اسکے کہ ابھی جواب نہ ملا ہوگا کیونکہ دربار شاہ ہوتا ہی یہان کسکو پروا ہی کیونکہ یہ نامہ طلب مین ملکہ کی گیا ہی اور مضمون نامہ دوسرا ہو اگر جنگ و پیکار کی نسبت ہوتا تو اب تک جواب آچکا ہوتا یہ دوسرا امر ہی آمین صلاحین ہو رہی ہونگی ابھی کوئی صلاح قرار نہ پائی ہوگی کوئی کہتا ہوگا قبول فرمائیے کوئی کہتا ہوگا نہ قبول فرمائیے کوئی اونچ نیچ دکھا رہا ہوگا کوئی سمجھاتا ہوگا کہ خداوندزادے مین ایسی آپ کو کوئی ضرورت نہین ہی کہ آپ ایسے عقد کرین کیونکہ اُنکے خاندان سے ہم واقف نہین ہین کوئی یہ کہتا ہوگا کہ وہ بھی تو خداوندزادے ہین ایسا شوہر ملکہ کو نہ ملیگا یہی تقریر باہم ہو رہی ہوگی اسی سبب سے دیر ہوئی آپ کوئی فکر نہ کرین یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ وہ لوگ جو کہ بھاگے تھے اور اس لشکر کے قطع راہ کرتے ہوے قریب خاور کے پہونچے تھے کہ اُنکو دور سے نظر آیا کہ ایک لشکر قریب شہر اُترا ہوا ہی اُنکو یہ خیال ہوا کہ یہ کیا سبب ہی جب ہم نامہ لیکر

گئے تھے تو یہ لشکر یہان پر نہ فروکش تھا بس اُسی وقت اُن سب نے باہم صلاح کرکے کہ اسی مقام پر اُترو اور دریافت کرلو کہ یہ لشکر کسکا ہی تو پھر آگے چلو اور داخل شہر ہو یہ تو ادھر باہم صلاح کرکے اُترے ادھر یہ لوگ جو اترے ہوے تھے انھون نے دیکھا کہ صحرا سے گرد بلند ہوئی دامن گرد سے ایک لشکر ظاہر ہوا اُسمین کچھ تو ساحر ہین اور کچھ غیر ساحر مگر ساحر بہتہین اور وہ لشکر اسی طرف چلا آتا ہی یہ لوگ بھی متفکر ہوے کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اسکا تو یہ قصد معلوم ہوتا ہی کہ یہ داخل شہر ہو اسوقت کیا کرین کیونکر روکین کیونکہ ہمارا افسر تو خداوند کی خدمت مین ہی بدون اُسکے حکم کے ہم کوئی دست اندازی نہین کرسکتے ہین یہان اسی طور کی تقریر ہو رہی تھی کہ وہ صلاح کرکے اُدھر اُترے اور چند سوار اس جانب کو چلے کہ چلکر دریافت کرین کہ یہ لشکر کسکا ہی بس اتنے عرصے مین وہ سوار داخل لشکر ہوے اور دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی وہ جو کہ لشکر مین آئے تھے وہ بھی زمرد پرست تھے اُنھون نے دیکھا کہ اس لشکر کے جسقدر لوگ ہین وہ سب زمرد پرست ہین نشانون پر بھی تعریف زمرد ولقا وارژنگ تحریر ہی جب ان لوگون نے زمرد پرستی کی علامت پائی تو دریافت کرنے لگے بہت سے لشکری اسکے گرد جمع ہو گئے اور انسے کہا کہ آپ ہمارے افسر کی خدمت مین تشریف لے چلیے تو اُنسے حال مفصل معلوم ہوگا یہ سنکے وہ اُنکے ہمراہ اُنکے افسر کے پاس آئے اُن لوگون سے اُس افسر نے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین جو تمھارے ہمراہ ہین اُنھون نے عرض کیا کہ یہ لوگ دریافت کر رہے تھے کہ یہ لشکر کسکا ہی ہم انکو آپ کی خدمت مین لیکر حاضر ہوے ہین یہ سنکے افسر نے تب اُن لوگون سے کہا کہ پہلے آپ لوگ بیان کرین کہ آپ کون لوگ ہین اُنھون نے کہا کہ ہم لوگ لشکر خداوند کے ہین اور ہمارے ہمراہ اور بھی لشکر ہی جو کہ آپ کے لشکر کو دیکھکر وہ سامنے صحرا مین اُترا ہی اور وہ لشکر خداوند کا طرف طلسمات کے گیا تھا وہان سے واپس آیا ہی ہمکو راہ مین ملا تھا اور ہم لوگ نامہ لیکر طرف شہر آفتاب نما کے گئے تھے یہ کہکر کل حال بیان کیا اور کہنے لگے ہمنے تو اپنا حال بیان کردیا اب آپ لوگ اپنا حال ہمپر ظاہر کرین کہ آپ کون لوگ ہین اُنھون نے یہ سنکر کہا کہ ہم لوگ ہین لشکر پہلوان نہنگ کے جو کہ خاندان سے پہلوان قدرت لقا کے ہین ہم لوگ برابے مدد خداوند آئے ہین اپنے افسر کے ہمراہ آج آٹھ روز سے برابر ہمارے افسر کی ضرب ہو رہی ہی خداوند کے بیان ہم لوگ بموجب حکم خداوند بیرون شہر فروکش ہین یہ سنکے اُن سواردن نے کہا کہ ہم لوگ بیکار اس مقام پر فروکش ہوے اگر یہ جانتے تو ضرور اسی لشکر مین چلے آتے آج رات یہان بسر کرکے صبح ہوتے خدمت خداوند مین جاتے یہ سنکے اُن سب نے کہا کہ اب چلے آؤ وہ بولے کہ ہم جاکر اپنے افسر سے کہتے ہین اگر وہ راضی ہوے تو ہم بھی آکر شامل ہوتے ہین کیونکہ ہمکو ثابت ہوگیا نشانہاے لشکر سے کہ آپلوگ بھی کل ہمارے زمرد پرست ہین خداوند کو اپنا خدا جانتے ہین اُنھون نے کہا کہ اسمین کیا شک ہی اب اسکے سوا اور کون خدا ہی اُن سواردن نے کہا کہ جی ہان جہان ہم نامہ لیکر گئے تھے وہ بھی خدائی کا دعوی کرتے ہین کہ آفتاب سکا خدا ہی اور مین اُسکا نائب ہون یہ تو حماقت دیکھیے کہ وہ کہتا ہی کہ اُس شخص کی مان کو خداوند آفتاب اپنے تصرف مین لائے ہین اُسنے مین پیدا ہوا ہون بیچہ خداوند نے اپنا نائب کیا ہی اور جس ملک کی ہمارے خداوند نے خواہش کی تھی اُسکو بھی کہتے ہین کہ یہ خداوند کی دختر نیک اختر نور حالص ہی جب خداوند کوئی اور معشوقہ پیدا کریگے اُسکے شکم مین نور خالص اُتار دینگے اُس سے کوئی لڑکا پیدا ہوگا تو اُسکے ساتھ اُسکی شادی کیجائیگی یہ تو اُنکا اعتقاد ہی بڑی خدائی کو ترقی ہو رہی ہی بڑے بڑے سامان ہین مین نے آپ سے سجدہ کرنیکا طریقہ بیان کیا اور یہ بھی عرض کیا کہ نامہ بر کو دربار مین نہین طلب کیا میری تو رائے مین یہ آتا ہی کہ یہ سب کارخانہ سحر کا ہی کوئی ساحر زبردست ہی اُسنے یہ کرشمہ کیا ہی اور وہ بھی بدر سیمبتن پر عاشق ہوگا اُسنے اپنے کو خداوند ظاہر کرکے بدر کو اپنے تصرف مین لایا چونکہ یہ لوگ قبل سے آفتاب پرست تھے اُسنے یہ ظاہر کیا کہ مین خداوند آفتاب ہون اُس افسر نے کہا کہ بدر کون ہی وہ سوار بولے

کرسنا گیا ہو کہ کوئی شہر آفتاب نما مین قبل برجیس کے بادشاہ تھا کہ اُسکا نام خورشید شاہ تھا اُسکی ایک لڑکی بہت خوبصورت تھی اُسکا نام بدر سمین تھا اُسکے بطن سے یہ برجیس ثریا معشوقہ خداوند پیدا ہوے تھے یہ ضرور کسی ساحر کی اولاد ہو وہ عاشق ہوا اُسنے سحر سے ان سب کو گمراہ کر رکھا ہو میرے خیال مین ہو کہ وہ خود ثریا سے سمین کو بھی بقصرف مین لائیگا کسی نہ کسی کی صورت بنا کے یہ سنکے اُس افسر نے کہا یہ کہو کہ اور ایک خدائی ظاہر ہوئی ہو مگر کیا ہوگا ہمارے خداوند اُسکو باطل کر دینگے مٹا دینگے اور ملکہ معشوقہ اپنی پر قبضہ کرکے بقصرف مین لائینگے ان سوارون نے کہا کہ بڑی مشکل سے ملکہ ہاتھ آئیگی کیونکہ بہت لشکر ہو اُسکے پاس بڑے بڑے پہلوان ہین بڑا کشت وخون ہوگا جب جاکر یہ فیصلہ ہوگا کیا آج ہوا جاتا ہو اسکو ایک زمانہ چاہیے اس مقابلہ مین طرفین کے لاکھون آدمی کام آئینگے ہزارون کا کھیت ہوگا کیونکہ مثل رستم وسہراب کے اُس اقلیم مین پہلوان ہین اور وہ سب کے سب شہر آفتاب نما مین جمع ہین اور وہ برجیس کے تابع حکم ہین یہ سنکے اُس افسر نے کہا کہ خداوند ہمارے افسر کو یہان سے روانہ فرمائین وہ جاکر ضرور لڑائی فتح کرینگے اور خداوند کی معشوقہ کو لیکر حاضر ہونگے اُسکی اتنی بھی طاقت ہو کہ وہ ندے اُس سوار نے کہا کہ ہمارے افسر بڑے زور مین جواب نامہ پڑھکر گئے تھے زیر قامہ پہونچکر اُسنے جب اپنی صورت دکھائی اُسکو سجدہ کیا اور اُسکے مطیع ہوگئے جو کوئی جائیگا سواے خداوند اُسکا یہی حال ہوگا خداوند اُسکو اپنی زور خدائی سے زیر کرینگے اور یہ کرشمہ اُس سے دور کرینگے کیونکہ یہ تمنے سنا ہوگا کہ لوہا لوہے کو کاٹتا ہو جب برابر کی چوٹ ہوتی ہو تو حال کھلتا ہو یہ جو اُس سوار نے کہا تو وہ افسر خاموش ہوا تھوڑے عرصے کے بعد کہا کہ کچھ اور حال جو تمنے دیکھا اور سنا ہو وہ بھی ذرا بیان کرو یہ سنکے اُس سوار نے اول سے آخر تک کل حال کہ سنا یا جو کچھ کہ سنا اور دیکھا تھا وہ افسر یہ حالات سنکے کہنے لگا کہ بیشک یہ کارخانہ تو سحر کا معلوم ہوتا ہو کوئی نہ کوئی ساحر ہو ان سب سوارون نے کہا کہ ہم اب جاتے ہین صبح کو داخل شہر ہونگے یہ کہکر وہ سوار وہان سے پلٹ کر اپنے لشکر مین آئے اور کل لشکر سے کہا کہ یہ لشکر کوئی نہنگ ہو کہ وہ خداوند کی مدد کو آیا ہو اُسکا ہو یہ سنکے وہ لوگ بھی خاموش ہو رہے ان لوگون نے کہا کہ اب چلکر اُسی لشکر مین قیام کرو مگر اُنھون نے نہ منظور کیا وہ رات سب نے اُسی مقام پر بسر کی بوقت سحر آٹھ سو سوار وہ اور اُس لشکر کے وہ افسر جو کہ قتل ہونے سے بچ رہے تھے وہ سب طرف شہر کے چلے اور داخل شہر ہوے اس لشکر نے روکا نہین چونکہ معلوم ہو چکا تھا دوسرے نشانی بھی ارژنگ پرستی وغیرہ کی موجود تھی جب یہ لوگ داخل شہر ہوے تو تمام شہر مین غل ہوگیا کہ خداوند کے نامہ پر واپس آئے ہین وہ لوگ جو کہ نامہ بر کے ہمراہ گئے تھے جو کہ سلیم شیر صولت سے علاقہ رکھتے تھے اُنھون نے دریافت کیا کہ کیا جواب نامہ لائے اور تمھارا افسر کہان ہو اور اُن افسرون کو دریافت کیا کہ یہ کون ہین کیونکہ یہ وہ لوگ ہین جو کہ نئے نئے ارژنگ پرست ہوے ہین اور جو لوگ انکو پہچانتے تھے اُنھون نے صرف سلیم کو دریافت کیا اُنھون نے کہا کہ ہم جاکر خداوند سے حال بیان کرینگے جسکو سننا ہو دربار مین آکر سن لے یہ سنکے وہ لوگ اُنکے ہمراہ ہوے یہ در دولت پر آئے چونکہ دربار کے سالاران سب سے واقف نہین تھا روکا اُن آٹھ سو مین سے جو کہ افسر تھے وہ نامہ لیکر داخل دربار ہوے یہ وقت وہ ہو کہ اسی نامہ کا ذکر ہو رہا ہو سختگان دار ژنگ مین وہی مرقومہ بالا تقریر ہو رہی ہو کہ یہ لوگ پہونچے اور اُنکے عقب مین وہ لوگ جو کہ ہمراہ لشکر کے براے فتح طلسمات گئے تھے اور جو افسر قتل ہونے سے بچ رہے تھے پہلے اُن لوگون نے مجرا کیا جو کہ نامہ بر کے ہمراہ گئے تھے کہ سختگان نے اُنکو دیکھکر کہا کہ خیر باشد کیون تم تنہا کیون آئے اور تمھارے اور افسر کیا ہوے اور تمھارے افسر اعلی میان سلیم شیر صولت کہان ہین کچھ بیان تو کرو اور کیا جواب نامہ لائے اسنے یہ باتین جو اُنسے خطاب کرکے کہین ارژنگ ملکہ کے خیال مین سر جھکائے ہوے بیٹھا تھا ایک مرتبہ سر اُٹھاکر کہنے لگا کیونکہ پہچان گیا تھا کہ یہ لوگ وہ نہین ہین جو کہ سلیم کے ہمراہ گئے تھے اور یہ خیال کیا معلوم ہوتا ہو کہ برجیس نے ملکہ کو میرے خوف سے سلیم کے ہمراہ کر دیا جب وہ قریب شہر پہونچا تو اُسنے ان لوگون کو میری خدمت مین روانہ کیا کہ یہ جاکر خبر کرین تاکہ کسی سردار کو

برائے استقبال روانہ کرین اور تحمل کی آسائش فرمائین یہ خیال کرکے اُنکی طرف دیکھکر یہ شعر پڑھنا شروع کردیا ؎
ای پیک راستان خبر یار ما بگو ۔ احوال گل بلبل بستان سرا بگو ۔ دیگر بیا بیا کہ ترا چنگ در کنار کشم ۔ بہ خنگ آمدوام
چند انتظار کشم ۔ اے میرے قاصد کے ہراہیو مین تو تمھارے انتظار مین تھا جلد مجھسے حال بیان کرو کیونکہ دل از حد بیقرار
ہی یہ سنکے اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند پہلے ان دونون نامون کو ملاحظہ فرمائین اُسکے بعد پھر ہم غلام جان نثار جو کچھ
گذرا ہی عرض کرینگے سنگتگان نے کہا تمھارے افسر اعلی کیا ہوے اُنکی تو خیریت بیان کرو کہ زندہ ہین یا اُنکو خداوند لقا
دزمرد نے اپنی خدمت مین طلب کرلیا وہ کیون نہین آئے اُنھون نے کہا کہ جی ہان زندہ تو ہین مگر مردے سے بتر
ہین اُنکا زندہ ہونا اور مرنا دونون برابر ہین بلکہ اگر مرگئے ہوتے تو یہ بدنامی تو نہ ہوتی ٹیک ناک سے تو مرتے وہ
مشکل ہی کہ نکٹا جیا پر ہمارے حال تو کیا حاصل ہم ایسی زندگی سے تو مرنا اچھا جانتے ہین یہ باتین سنکر سنگتگان نے کہا کہ تم
لوگ تو نئی تقریر کرتے ہو جو کہ ہماری سمجھ مین نہین آتی کیا اُنکی ناک کٹ گئی صاف طور سے کہو کیونکر کٹی کسنے کاٹی
کون ایسا زبردست تھا جو کہ اُنکی ناک کا دشمن تھا اُنکی ناک تو ایسی بے موقع بھی نہ تھی جو کہ کاٹکر برابر کی گئی ہو
اُنکو تو قدرت نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا جس چیز کو قدرت بنائین وہ بھلا بری بن سکتی ہی معلوم یہ ہوتا ہی کہ کوئی
نقص قدرت سے صرف ناک مین رہ گیا ہوگا وہ نقص دوسری قدرت نے درست کردیا ہوگا گویا اصلاح دی وہ
قدرت کے اُستاد ٹھہرے کوئی مقام خوف نہین ہی سچ ہی کہ بغیر استاد کی تعلیم کے کوئی کام درست نہین ہوتا ہی وہ جو
سنا ہو کہ جاے استاد خالی سچ ہی کوئی قدرت کا بھی استاد ہونا ضرور تھا کیا مضائقہ ہی ہمارے قدرت آجتک بے اُستاد
کے تھے اب اُنکا بھی اُستاد پیدا ہوا کوئی بہت بڑے دلی ہین جو قدرت کے کامون پر اپنا قلم قدرت کھینچتے ہین
وہ تو لایق قدمبوسی کے ہین ایسا کوئی کا ہیکو ملتا ہو کہ جو بغیر شناسائی بغیر شاگردی اصلاح دی یہ تقریر اسنے جو کی
اسکے خیال مین آیا کہ برجیس نے جواب صاف دیا ہی سلیم کچھ بگڑا ہی اُسنے ناک کٹوالی یہ خیال کرکے تقریر کی اُسی تقریر
مین کہا کہ معلوم ہوتا ہی سب کی ناکین کٹ گئین مگر مجھے تمھارے منہ پر ناکین تو نظر آتی ہین یہ کیسی ناکین ہین جو پھر
درست ہوگئین کیا تمنے موم کی بناکر لگالین ہین کیونکہ جب کہ قدرت کے اُستاد نے قدرت کے بنائے ہوے
پتلے پر اصلاح دی تو اور جسقدر لوگ اُنکے ہمراہ تھے وہ تو فرشتون کے بنائے ہوے ہین ضرور اصلاح دی ہوگی
کوئی شک نہین اچھا کیا کہ تمنے جو موم کی ناکین لگالین کیونکہ کوئی یہ تو نہ کہیگا کہ فلان لوگ نکٹے ہین اور لونڈے
یہ تو کہکر نہ عاجز کرینگے کہ نکٹے آئے چیر چھپاؤ مگر کوئی بڑا زبردست ہی یہ جو سنگتگان نے کہا دربار مین ایک قہقہہ
پڑا اور سب نے اُن لوگون کی طرف دیکھا وہ برہم ہوکر بولے کہ ملک جی آپ تو بیکار کا مذاق کرتے ہین زمرد و
خداوند نہ کرین کہ ہماری ناکین کٹین جو ہمارے دشمن ہون اُنکی ناکین کٹین وہ کون ہی جو ہماری ناک کاٹے گا
ذرا ہم بھی اُسکی صورت دیکھین یہ مذاق اچھا نہین ہی ایک تو ہمپر نہ معلوم کیا مصیبت گذری نہین معلوم ہم کس
عذاب مین مبتلا ہین اُسپر آپ کو مذاق سوجھا ہی ذرا سمجھ بوجھ کے کلام کیا کیجیے کوئی وقت کیسا ہی کوئی دقت کیسا ہی
ہماری کیون ناک کٹنے لگی جو جیسا کام کریگا ویسا اُسکے ساتھ سلوک ہوگا ہم کیا کوئی نادان تھے جو ہماری ناک
کٹتی یہ سنکے سنگتگان نے مسکراکر کہا کہ بھائیو معاف کرنا جب تمنے یہ کہا کہ اُنکی کیا حالت بیان کرین نکٹا جیا کے
حال تو مجھکو خیال ہوا کہ جب افسر کی ناک کٹی تو پہلے اور سب کی کٹی ہوگی اُسکے بعد اُنکی نوبت آئی ہوگی اس خیال
سے مین نے کہا کوئی مین تمھارا دشمن نہین ہون جو یہ کہتا خیر خوب ہوا جو اُنکی ناک کٹی خداوند نے تم سب کو تو بچا لیا
جاے شکر ہوا اور مقام خوشی ہی مین معافی کا امیدوار ہون میرا قصور معاف ہو یہ جو سنگتگان نے کہا وہ بولے
کہ پہلے تو ذلیل کرلیا اب معافی کے خواستگار ہین واہ آپ کی بھی کیا باتین ہین اگر دل اصل ہوتا تو ہم اس وقت
کیسے ذلیل ہوسکتے صدقے آپ کی تقریر کے اندر دل لگی کے یہ سنکے سنگتگان کہنے لگا کہ جو تمھارا جی چاہے مجھکو

کہ لو میں تمھاری کسی بات کا برا نہ مانونگا کیونکہ ابتو نا دانستگی میں خطا ہو گئی یہ جو کہا تو اور زیادہ لوگ ہنسے اُدھر ارژنگ نے سخنگان کی جانب رخ کر کے کہا کہ مجھکو ہر وقت دل لگی کی پڑی رہتی ہی بات کرنا دشوار ہی اُنکو کچھ حال نہ بیان کرنیدیا دوسری جانب متوجہ کرلیا اب ذرا دیر خاموش رہو میں تقریر دل لگی و مذاق کی ہو چکی یہ جو ارژنگ نے کہا تو سخنگان اُسکی طرف دیکھکر خاموش ہو رہا ادھر ارژنگ نے اُن لوگون کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ہان تم حال بیان کر رہے تھے ہر اسکی تو ہمین اسی قسم کی رہتی ہین تم ان باتون کا کچھ خیال نہ کرو مجھے تو وہان کے حال سننے کا اشتیاق ہی اُنھون نے دونون نامے یعنی ایک جواب نامہ دوسرا وہ نامہ جو کہ ارژنگ نے لکھا تھا اور وہ بنی بنا ہوا تھا پیش کیا اور کہا کہ پہلے آپ اسکو ملاحظہ فرمائین تو پھر ہم اور حالت عرض کرین جو گذری ہی یہ جو سخنگان نے دیکھا کہ ایک تو لفافہ ہی دوسرا ایک کاغذ کا کچھ لمبا سا بنا ہوا ہی اُن لوگون کی طرف دیکھکر کہا کہ یہ تو میں سمجھ گیا کہ یہ لفافہ جو ہی اسمین جواب نامہ ہی اور لمبا سا جو یہ بنا ہوا ہی کیا یہ پیمانہ روانہ کیا ہی کہ اگر اسکے برابر روپیہ رکھتے ہو تو یہان شادی کرلے آؤ ہمارے خداوند کے پاس اس سے بڑا ہی تمنے خود جواب دیدیا ہوتا اسکے [illegible] کی کیا ضرورت تھی یہ جو کہا اور سب ہنسے وہ لوگ برہم ہو کر کہنے لگے کہ ملک جی تم خداوند سے بھی مذاق کرتے ہو ارے یہ وہ نامہ ہی جو خداوند نے اُنکو تحریر کیا تھا اُسکو بگاڑ کر اور چاک کر کے بنی بنا کر اُنھون نے بھیجا ہی اور [illegible] یا ہی کہ یہ خداوند کے وزیر کے کام آویگا اُسکو اسکی بہت خواہش رہتی ہی یہ سنکے سخنگان کہنے لگا یہ تو اُنھون نے خوب کیا کہ یہ تمھارے لیے روانہ کیا ہی میں بہت خوش ہوا مگر میرے ذہن مین ایک اور بات بھی آئی ہی کہ یہ اُنھون نے اس لیے بھی روانہ کیا ہو کہ خیال کرلو جو یہان کے مرد ہین اُنکے ہتھیار اتنے بڑے ہین اگر خداوند یہان آئینگے تو بہت پریشان ہونگے اس لیے کہ برداشت اُنکے ہتھیارون سے نہ ہوگی اگر برداشت کر سکتے ہون تو ادھر کا قصد کرین تو مین تو بازیا اُدھر منھ کر کے بھی نہ سوؤن گا مجھے یہ تاب نہین ہی کہ مین برداشت کرسکون جسکو برداشت ہوگی وہ جائیگا یہ جو سخنگان نے کہا سب لوگ قہقہہ مار کر ہنسنے لگے مگر ارژنگ برہم ہو کر کہنے لگا کہ تمسے بغیر بولے رہا نہین جاتا کسی کے اور جگہ بولا سیر ہوتی ہی تمھاری زبان مین بولا سیر ہو اُسوقت سے زبان نہین ٹھہری ہی مین جانتا ہون کہ اگر منھ بند کر دیا جائے تو کسی اور طرف سے صدا نکلے سخنگان کہنے لگا کہ یہ تو اچھی بات ہی نئی صفت ہی کوئی بھی ایسا ہی کہ جسکے دو منھ ہون سوائے میرے اگر خداوند نہ کرین کسی سبب سے میرا منھ بند ہو جائے تو مین خاموش نہ رہون آپ کو آپ کے سوال کا جواب تو دون ارژنگ مسکرا کر خاموش ہو گیا مگر سخنگان بھی خاموش ہو رہا کہ ارژنگ نے نامہ اٹھا کر دبیر کو دیا کہ پڑھو اُسنے لفافہ چاک کر کے نامہ بآواز بلند پڑھنا شروع کیا وہ ہی نامہ تھا جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی یہان اُسکا مضمون تحریر کرنے سے سوائے طول کے کچھ حاصل نہ تھا اس سبب سے موقوف رکھا جب تمام و کمال نامہ پڑھا جا چکا اور ارژنگ مضمون نامہ سے بخوبی آگاہ ہوا بہت برہم ہوا اور کہنے لگا کہ معلوم ہوا اُسکی قضا آئی ہی کہ مابدولت کی شان مین یہ کلمات ناشائستہ تحریر کیے ہین اگر جا کر بزور شمشیر اُس سے اپنی معشوقہ کو نہ حاصل کیا تو نام اپنا ارژنگ نہ رکھا وہ سحر کے بھروسے پر بھولا ہی مثل خر کے بھولا ہی کہ مابدولت کو یہ عبارت تحریر کی ہو جب قضا آتی ہی تو سچ ہی کہ زبان دراز ہو جاتی ہی ہین بالکل رحم نہ کرونگا جاتے ہی اُنپر اپنا غضب نازل کرونگا یہ لوگ اپنے دل مین سمجھے کیا ہین وہ برجیس تو کل کا لونڈا ہی ابھی اُسکو پوری بات بھی تو کرنا نہ آتی ہو گی اُسکے مشیر کیسے ہین کہ اُسنے یہ جواب لکھوایا اور منع بھی نہ کیا سخنگان نے کہا کہ خداوند کو تو یہ مزا نہ تھا یہ کب سے عادت ہوئی کہ برجیس کو پسند کیا کیا خوب ہین ہو اور بھائی ہو ہان دوھری سواری تو اچھی ہوتی ہی جسوقت جی چاہا گھوڑی پر سوار ہوے اور جسوقت جی چاہا گھوڑے پر سوار ہوے ہان واقعی وہ تو لونڈا ہوگا مگر بڑا زبان آور معلوم ہوتا ہی اور سنیے کہ لکھا ہی

کرانامہ کو مین نے چاک کرکے اسلیے روانہ کیا ہی کہ اسکو اپنے مقام برازمین رکھو کیونکہ بہت حفاظت سے رہیگا واہ کیا
خوب مقام محفوظ تجویز کیا ہی جو جی چاہے کہے معشوقہ کا بھائی ہی اور خود بھی تو معشوق ہی کیونکہ جو معشوق سے
تعلق رکھتا ہو وہ بھی معشوق ہوتا ہی اگر اُسنے اسقدر تحریر کیا تو کوئی بیجا نہین کہا معشوق کے بُرا بھلا کہنے سے کوئی
نقصان نہین ہوتا ہی بقول شاعر شعر ای داغ برامان نہ تو اُسکے کہے کا + معشوق کی گالی سے تو عزت نہین جاتی
اگر وہ منھ در منھ گالیان دے تو کوئی قباحت نہین ہی آپ کیون اسقدر برا مانتے ہین یہ جو آپ نے سنا ہو کہ نادر
نازبردار سے اور سودا گر خریدار سے یہ نازہین مگر مین ایک بات کہے دیتا ہون کہ یہ جو اُنھون نے تحریر کیا ہی کہ یہ
کسی نور خالص کے ہمراہ ہونگی تو وہ نور خالص سوائے اہل اسلام کے کوئی نہین ہی یہ حصہ اُنھین کا
ہی میرے اسوقت کے کہنے کو یاد رکھیے گا اگر خلاف ہو تو سو جوتے میرے لگائیگا ارژنگ یہ سنکے کہنے لگا
کہ مین تمسے یہ نہین دریافت کرتا ہون آپ خاموش رہین میان طوطے نہ بولین یہ سنکے سخنگان کہنے لگا کہ مجھکو
کیا ضرورت ہی اب مین نہ کلام کرونگا جب آپ میرے کہنے کو یقین نہین لاتے اور بُرا مانتے ہین یہ کہکر خاموش
ہو رہا ادھر ارژنگ کو رہ رہ کر یہ مضمون نامہ پر تانیہ بیچ آرہا ہی اپنی موچھون کو تاؤ دے رہا ہی جوش زہار
کمسن کے ہین بڑی دیر تک غصے کے عالم مین جھومتا کیا اسکے بعد ان لوگون کی طرف دیکھکر کہا کہ ہان جرجیس کی تو
حالت بیان کرو اور یہ بیان کرو کہ قبل نامہ دینے کے وہ لوگ کیونکر پیش آئے دربار کی کیا حالت ہی لشکر کسقدر
ہی شہر کیسا ہی یہ سنکر اُن لوگون نے عرض کیا شہر بہت آباد ہی رعایا بہت شاد ہی لشکر قریب چالیس لاکھ کے ہوگا
ہر شخص جرجیس کے نام پر جان نثار کرنے کو موجود ہی بڑے بڑے پہلوان اُسکے تابع حکم ہین اُسکا حکم مثل قضا کے
ہی حکم ٹالدی کہنا چاہیے کہ ٹلتا ہی نہین ہی جیسے قضا ٹلتی نہین ہی جو حکم صادر ہو اُسکے بموجب کام ہوا کہین ذرا
فرق نہوا سمان ٹلجائے مگر اُسکا حکم نہ ٹلے اور دربار کی جو حالت فرمائی ہم کو نہین معلوم بلکہ اوروں کو بھی
نہ معلوم ہوئی مگر اب تو وہ بخوبی ماہر ہوگئے ہونگے یہ کہکر تمام حالت اپنے پہونچنے کی خونخوار کے اکرام دینے کی
باہم گفتگو ہونے کی آخر کو مجبور ہوکر قبول کرنا کہ ہم نامہ دینگے دوسرے دن خونخوار کا بڑے جاہ وحشم سے
آنا اور نامہ لیکر جانا اُسکے بعد یہ جواب نامہ آنا سلیم کا برہم ہوکر تم کو ہزار کے برابر قتل جرجیس بتانا زیر قلعہ
پہونچکر سجدہ کرنا اپنا بھاگنا نامے لیکر جو کچھ گذرا تھا سب بیان کیا کوئی امر ہو گذاشت نہین کیا یہانتک کہ اپنا
یہان آنا رات دین اُس لشکر سے ملاقات ہونا اپنا حال دریافت کرنا اُنکی کیفیت بیان کرنا اپنا آنا پھر واپس لیکر ادھر کو آنا عرض کیا
یہ سنکے ارژنگ نے کہا کہ وہ لوگ کہان ہین اُنھون نے کہا کہ حاضر ہین یہ کہکر اُسنے کہا کہ خداوند یاد فرماتے ہین رو برو خداوند
کے آؤ وہ لوگ بھی سامنے آگئے ارژنگ کو مجرا کیا ارژنگ نے حالت جنگ دریافت کی اُنھون نے بھی کل کیفیت
عرض کی ارژنگ نے سنکے ایک آہ سرد دل پر درد سے بھری اور کہا کہ جو تقدیر کرتا ہون وہ اُلٹی ہوتی ہی وہ مثل ہی سے
ہرنا سے کہ از آسمان آید + خانہ انوری کجا باشد + جو رنج و غم ہی وہ میرے ہی لیے ہی پہلے تو یہ الم کہ نامہ کا وہ جواب
آیا اُسپر طرہ یہ ہوا کہ میرا رفیق قدیم سخت مین مبتلا ہوکر گرفتار ہوگیا پھر اُسی پر کمر بندھی رفاقت ترک کی اکیلے نہین لاکھ تو ہزار
فوج جرار کے اُسپر یہ الم و غم ہوا ارژنگ کے شکست کھانے کی خبر آئی افسر لشکر مارا گیا واہ کیا مقدر نے کیفیت دکھائی
الم بالائے الم ہوا میرا تو کلیجہ مثل غربال کے ہوگیا اگر کوئی اور میرے مقام پہ ہوتا تو بتک مرجاتا خون تھوکنے لگتا
سخنگان نے کہا ہی زبانسے کہ بعض نے سنا اور بعض نے نہین سنا کہ واقعی آپ کی جان تو کسیکی بھی جان سے زیادہ
سخت ہی کہ کسی طور سے نکلتی ہی نہین یہ سنکے ارژنگ نے بنظر قہر اُسکی طرف دیکھا بعد ازان اُس لشکر کے افسرون سے
کہا کہ تمھارا اور لشکر کہان ہی اُنھون نے عرض کیا کہ وہ بیرون شہر فلان صحرا مین فروکش ہی ارژنگ نے کہا کہ تم اُسکو
اُسی مقام پہ سے لے آؤ اور شامل لشکر نہنگ پہلوان قدرت کے کہ وہ لوگ تو مجرا کرکے گئے اور اپنے

لشکر مین پوچھکر اُس مقام سے سلے آئے اور اُس لشکر مین شامل ہوے جو کہ بیرون شہر اُترا ہوا تھا جسکو یہ لوگ دیکھکر
اُس صحرا مین اُترے تھے اسکا تو یہ حال ہوا اُنکے آنے کے بعد ارژنگ نے اُن لوگوں کو بھی رخصت کیا کہ تم بھی جاؤ اپنے
مقام پر بلکہ اُنکو اس کام کی اجرت مین کہ وہ بھاگ کر چلے آئے اور ارژنگ کو خبر دی انعام دیا جب وہ چلے گئے تو اب
ارژنگ متوجہ ہوا طرف اہل دربار کے اور کہا آپ نے جو اب نامہ سنا یا نہین اور سلیم شیر صولت کی حالت سنی کہ اُسپر
کیا گذری اب کیا کرنا چاہیے یہ سنکے نہنگ نے کہا کہ خداوندا مجھکو حکم فرمائین مین جا کر اُس سے مقابلہ کرکے بزور
شمشیر آپ کی معشوقہ کو لے آؤن یہی اُسکی مجال ہی کہ وہ نہ دے اور آپ کے اقبال سے مین بغیر لائے واپس آؤنگا اسکو
دیتے ہی بنے گا یہ جو نہنگ نے کہا سنگان کو تاب نہ رہی کہنے لگا کہ واہ کیا خوب آپ تقریر کرتے ہین بھلا
آپ سے اُنکے ناز اُٹھینگے پہلے تو وہ ناز کرینگے آپ کیون برداشت کرنے لگے آپ سپاہی آدمی آپ کیا جانیے
کہ ناز کیا چیز ہی پس آپ کے وہان جانے سے کام ابتر ہوگا خود خداوندا گر تشریف لے چلین تو بہتر ہوگا کیونکہ
وہ ناز کرینگے یہ برداشت کرینگے اور ہر نشیب و فراز کو بخوبی سمجھ لینگے تو سب کام بن آئینگے شاید آپ نے یہ نہین سنا
کہ ناز بران کن کہ خریدار تست اس مضمون کو سمجھ لیجیے ارژنگ نے کہا کہ یہ تو مسخرہ ہی اسکی کوئی بات قابل اعتبار نہین
ہی میری راے سنو میری راے تو یہ ہی کہ مین خود یہان سے مع لشکر کوچ کرون یہ تو معلوم ہو چکا ہی کہ وہ لوگ چڑھائی
ایک مرتبہ یلغار کرکے داخل شہر ہون شہر کو غارت کرنا شروع کردین یون ہی لڑتا ہوا داخل قلعہ ہون برجلیس کو گرفتار کرلون
جب برجلیس گرفتار ہوگیا تو پھر کسکی مجال ہی کہ مقابلہ کریگا مین قبضہ کرلونگا بلکہ ہاتھ آجائیگی یہ صورت ہی ورنہ سن چکے ہو
کہ وہ صورت دکھا کر بیہوش کر دیتا ہی اُسکے اس سحر سے کیونکر مفر ہوگا جو جائیگا وہ سلیم کی طرح مبتلاے سحر ہو جائیگا
سوائے اس تدبیر کے کوئی اور تدبیر نہین ہی مین تو یہ راے دونگا اور مین نے تو یہ تقدیر کی ہی سنگان نے کہا یہ بھی تقدیر
اُلٹی ہوگی مین آپ سے پوچھتا ہون اُسکی تو تدبیر بتائیے کہ جہان زیر قلعہ پہونچے اُسنے دریچے سے سر نکالا اور نقاب اُلٹی
صورت دکھائی غش آیا اب ہوا اُنکے تو اُسکا دم بھرتے ہوے اُٹھے جب آپ زیر قلعہ مقابلہ کرتے ہوے پہونچے گو کہ
داخل شہر ہونا ہی محالات سے ہی مگر فرض کردم کہ داخل شہر ہو گئے مقابلہ بھی ہونے لگا اور تم ہی غالب آئے اور
بڑھتے ہوے زیر قلعہ پہونچے مگر جب اُسنے صورت دکھائی تو کیا انجام ہوگا میری نظر مین تو وہ حالت پھر رہی ہی کہ سب نے
اُسکو سجدہ کیا سوائے اسکے اور کیا انجام ہوگا ارژنگ نے کہا میری قدرت کے روبرو اُسکا کچھ سحر کام نہ دے گا
جب مین دیکھونگا کہ اُسنے سر دریچہ سے نکالا مین برق غضب اُسکے سر پر گراؤنگا کہ اُسکا سر اُڑ جائیگا جب سر ہی نہوگا تو وہ
صورت کسکو دکھائیگا کہ لوگ بیہوش ہونگے یہ سنکے سب اہل دربار کہنے لگے کہ یہ راے آپ کی بہت ٹھیک ہی ہم لوگ
پسند کرتے ہین ملک جی بالکل خلاف بیان کرتے ہین آپ ضرور لشکر کشی کرین ہم مقابلہ کرینگے برسون سے نمک سرکار
کھاتے ہین اُسکو ادا کرینگے یہ سنکے ارژنگ نے حکم دیا کہ کل لشکر ہمارا تیار رہو کل ہم طرف شہر آفتاب نما کے
کوچ کرینگے اور نہنگ کو حکم دیا کہ تم پیش خیمہ ما بدولت کا لیکر روانہ ہو یہ حکم دیکر ارژنگ نے دربار برخاست
کیا یہ خبر تمام شہر مین مشہور ہوگئی کہ کل ارژنگ یہان سے مع لشکر کوچ کریگا تمام اہل شہر خوش ہوے کہ یہ بلا یہان سے
ٹلی جان بچی اہل شہر مین تو باہم خوشیان ہونے لگین مگر سنگان بہت مغموم ہی کہ پورا بندوبست نہونے پایا کہ یہانسے
بندوبست سفر کا ہو گیا کیا تدبیر کیجائے یہ تو اس فکر و تردد مین ہی کہ دن بسر ہوا رات ہوئی وہ رات بھی تمام ہوئی صبح کو
ارژنگ نے دربار کیا سب لوگ آکر دربار مین حاضر ہوے اُدھر جو اہل شہر کو خبر ہوئی کہ کل ارژنگ کا لشکر یہانسے کوچ ہی
صبح کو سب حاضر دربار ہوے اب دربار مین ایک مجمع عام ہی تمام چھاؤنیون مین لشکر تیار ہی سب اپنا اسباب سفر
کسے ہوے آمادہ ہین کہ ادھر نقارہ کوچ بجے اور ہم سب روانہ ہون سب اونٹون پر اسباب لدا ہوا ہی جبکہ سب دربار
جمع ہو چکا تو ارژنگ نے عمائد شہر سے کہا کہ آپ لوگ کیون آئے ہین اُنھون نے کہا ہمنے سنا ہی کہ آپ آج سفر کرینگے تو آپکی خدمت

آپکی خدمت مین حاضر ہوکر قدمبوسی حاصل کرین کیونکہ دیکھیے اب کب یہ قدم اس شہر مین آتے ہین کیونکہ برکت ہمارے شہر سے جاتی ہی جب سے یہ قدم مبارک آئے تھے اُسوقت سے یہان اور رونق ہوگئی تھی نہ وہ مفلسی تھی نہ گرانی تمام شہر مین ایک چہل پہل تھی جسقدر بیماریان تھین سب دفع ہوگئی تھین ہماری کا نام نہ تھا مثل عنقا کلعدم ہوگئی تھی اور کہان تک آپ کے قدمون کی تعریف کیجاے اور کہان تک آپکی مہربانیونکا شکریہ ادا کیا جاے یہ سنکے ارژنگ نے کہا کہ مین بھی آپ لوگون سے بہت خوش ہون آپ لوگ اس لائق ہین کہ آپکو شہر کی حکومت دیجاے لہذا مین ایک امر مین آپکی راے لیتا ہون اس سے کوئی میرے اہل دربار کو غرض نہین ہی وہ یہ ہی کہ مین چاہتا ہون میری راے مین کوئی شخص ایسا میرے اہل دربار مین نہین ہی کہ جو امور سلطنت کو سرانجام دے سکے سب لڑنے اور مرنے والے ہین جو کہ ایسے لوگ ہونگے انسے کیا امور سلطنت درست ہونگے لہذا کوئی شخص آپ لوگ ایسا تجویز کرین کہ جو اس کام کو سرانجام دے سکے اور ساتھ عدل وانصاف کے کام کرے رعایا شاد رہے کوئی کسی قسم کی شکایت نہ کرے کیا کرین کہ کوئی شاہی خاندان سے باقی نہین رہا ہی اور ہی بھی تو از قسم عورت ہی وہ کیا حکومت کرینگی اگر کوئی خاندان شاہی سے ہوتا تو ضرور مین اُسکو یہان کا حاکم کرتا مگر کیا کرون مجبور ہون یہ جوار ارژنگ نے اس سخنگان نے کہا کہ یہ تو آپکی راے بالکل خلاف ہی کہ کوئی میرے لشکر و دربار مین ایسا نہین ہی کہ جو سلطنت کر سکے جسکو حاکم فرمایئے وہ حکومت کرے یہ آپ نے ضرور سنا ہوگا کہ توالی خود سنکھا لیتی ہی جب پڑتی ہی تو خود آدمی اُسکی فکر کرتا ہی تھوڑے عرصہ مین اُس کام مین کمال حاصل کر لیتا ہی تو یہ امر کیا مشکل ہی اور یہ جو آپکی راے تھی کہ اگر کوئی خاندان شاہی سے ہوتا اُسکو یہان کا حاکم کرتا یہ بالکل خلاف تھا کیونکہ یہ امر ضرور تھا کہ جب آپ اُسکو یہان کا حاکم کرکے جاتے وہ بعد جانے آپکے پھر اپنے مذہب کو جاری کرتا تمام رعایا کو اپنے سے موافق کرتا جو لشکر کہ آپ برائے حفاظت چھوڑ جاتے اُسکو وہ شہر سے نکال دیتا اور لشکر یا زمکرتا خود قبضہ کر بیٹھتا یہ انجام ہوتا میرے نزدیک چاہے کسی کو بُرا معلوم ہو یہان کی رعایا سے حاکم شہر کرتا یا خاندان شاہی سے کسی کے ہاتھ مین عنان حکومت دینا بالکل خلاف دانائی ہی گویا اپنے ہاتھ سے اپنے دشمن کی پرورش کرنا ہی اور اپنے ہاتھ سے خود حکومت اُنکے قبضہ مین دینا ہی یہ تو بالکل خلاف قیاس ہی میرے نزدیک تو بہتر یہ ہوگا کہ کسی کو اپنے ملازمون سے یہان کا حاکم مقرر فرمایئے تاکہ وہ یہ تو نہ کریگا اگر کوئی غنیم چڑھ کر آئے گا اطلاع تو دیگا کہ فلان شخص نے لشکر کشی کی ہی اگر خدانخواستہ کوئی اعتبار نہین ہی اہل اسلام کا یہ اپنی قوم کی بہت ہمدردی کرینگے اور دوسری قوم کو جہان تک ممکن ہوگا قتل و غارت کرینگے یہ تو وہ مثل ہوتی ہی کہ اغنی را کشتن و بچہ اشیش را نگاہ داشتن کا معاملہ ہی ان لوگون کو مار آستین تصور فرمایئے جب تک آپ یہان ہین اُسوقت تک یہ لوگ دبے ہوے ہین ادھر آپ تشریف لیجائینگے اور جسکو حاکم کرگئے اُسنے سب کو اپنے سے موافق کرکے پہلے لشکر زمردیرست سے شہر کو خالی کیا اُسکے بعد اہل اسلام کو خبر دی بلکہ ہر ام کو اطلاع دینگے کہ آیکا شہر خالی ہی تشریف لایئے وہ آکر قبضہ کرلے گا ابکی مرتبہ ہاتھ آنا کوئی مشکل کا نوالا نہین ہی نہ معلوم ابکی کیا سبب ہوا کہ قبضہ ہوگیا ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ قبضہ ہوتا اُسکے بعد بھی دیکھا تھا کہ کیا کیا بلوے ہوے تھے اگر یہ لوگ خوش ہوتے تو جو تم کرتے وہ یہ قبول کرتے کبھی باہم عہد و پیمان نہ ہوتے مفت کا کھدوا نے پر اسقدر فساد ہوتا کیا عقل کے خلاف کام کرتے ہو سمجھانا ہمارا کام ہی یہ سنکے ارژنگ نے اسکا جواب دیا کہ بقول تمھارے یہ لوگ دشمن ہین اور وقت کے منتظر ہین ادھر ہمین شہر سے نکالا انھین سے کسی کو حاکم کرکے اُدھر اُسنے قبضہ کر لیا میری سپاہ و لشکر کو جو کہ مین یہان بلاے حفاظت چھوڑ جاؤنگا نکالدیا تو تم خیال کرو کہ اگر مین اپنی طرف سے اپنے ملازمون سے حاکم بھی کرگیا تو کیا انجام ہوگا یہی جو کہ تمھاری عقل مین آتا ہی کہ یہ سب اہل شہر تو باہم جمع کرکے اور ایک ہوکر جسکو مین حاکم

کرجاؤن وہ گرفتار کرلین اور لشکر کو نکالدین تو کوئی انکا کیا کرسکتا ہی یا کسی اہل اسلام کو خبر دین کہ فلان شخص یہان کا حاکم ہی آپ آکر اس ملک پر بیخبر قبضہ فرمائیے تو اسوقت مین کیا کرسکتا ہون انکے قبضے مین رہنے سے ایک یہ فائدہ ہی کہ جب انکو حکومت کا مزا ملیگا تو یہ لوگ اس خیال سے کسی کو خبر نہ کرینگے نہ بہرام کو نہ دیگر اہل اسلام کو کیونکہ اگر ہم خبر کرینگے تو وہ آکر قبضہ کرلینگے ہمارے اختیار سے حکومت جاتی رہیگی پس کبھی نہ آگاہ کرینگے نہ اپنے مدد وانصار سے پھیرینگے یہ سنکے سخنگان نے کہا کہ آپکو اختیار ہی یہ گفتگو باہم آہستہ آہستہ ہوئی بادشاہ وزیرین جب یہ سخنگان نے کہا تو ارزنگ کو فرض ہوا کہ اور لوگون سے بھی صلاح لے یہ تقریر ہوئی تھی تو سوائے ارزنگ و سخنگان کے کوئی نہین واقف تھا جبکہ یہ خیال کیا ارزنگ نے تو اسیوقت حکم دیا کہ فلان فلان اہل اسلم و دیلم وابستگان بن سخنگان نہنگ وغیرہ فلان مقام پر مع سخنگان کے حاضر ہون ہمین کچھ مشورہ کرنا ہی یہ کہکر خود اٹھکر چلا گیا یہ لوگ بھی یکے بعد دیگرے چلے جب سب جمع ہوئے تو ارزنگ نے وہی تقریر جو کہ سخنگان سے کی تھی آن لوگون کے روبرو زبانی سخنگان کے کہسنائی اور اسکے بعد پنا جواب تب آن لوگون سے کہا کہ اس مین آپکی کیا راے ہی اور آپکی کیا صلاح ہی آن سب نے جواب دیا کہ ملک جی کی تو راے۔ بالکل خلاف ہی بلکہ آپکی راے بہت ٹھیک ہی اہل شہر سے کسی کو حاکم شہر کرنا زیبا ہی اس مین بڑے بڑے فائدے ہین جب یہ راے سبکی ہوچکی تو ارزنگ پھر دربار مین تشریف لایا اور عمائد شہر سے کہا کہ یہ میرا مطلب ہی کہ آپ لوگ کسی کو تجویز کردین کہ جو یہان کی حکومت کرسکے خوب ہوا جو آپ اسوقت سب صاحب تشریف لائے ہین بلکہ میری راے یہ ہی کہ آپ لوگ اسیوقت جاکر شہر مین منادی کرادین کہ سب اہل شہر حاضر ہون ہملوگ کچھ صلاح لینگے جب سب جمع ہون تو اپنے راے لیجیے جسکی نسبت صلاح ہین کہ اسکو مین یہان کا حاکم کرون اگر وہ کسی قسم کا جور وظلم کرے تو یہ تو نہ کہنے کو ہو کہ ایسا حاکم کرگئے تھے کہ جسنے یہ جور وظلم کیا اور جبکہ یہ لوگ خود اپنی راے سے حاکم کرینگے تو ضرور ہی کہ کوئی امر شکایت کا نہ ہوگا یہ سنکے عمائد شہر نے کہا کہ ہم کسکی بابت آپسے صلاح لین جسکی بابت آپ حکم دین ارزنگ نے کہا کہ آپ لوگ خود تجویز کرلیجیے اور ہم سے کہین تو ہم اسکو اپنی جانب سے حاکم شہر کردین اسمین ایک شخص نہایت ضعیف کہ نام اسکا ابرار خاوری تھا حاضر مردا برار تھا بڑا پرہیزگار تھا اسی کو سب نے تجویز کیا اور اسکو پکڑکر ارزنگ کے سامنے پیش کیا کہ آپ انکو حاکم شہر کرین کیونکہ یہ کسی قدر قرابت بعیدہ خاندان شاہی سے رکھتے ہین انکی حکومت کل اہل شہر پسند کرینگے کوئی نقصان کی بات نہین ہی کوئی ناخوش نہ ہوگا کیونکہ یہ مرد ایسے نہین ہین بہت لالچی ہین بلکہ اگر آپ کسی کو اپنی طرف سے حاکم کرجاتے ضرور اہل شہر کے خلاف ہوتا مگر لوگ بھی اسکی اطاعت مین کوتاہی ضرور کرتے اب کوئی امر ایسا نہین ہی اتو بسر وچشم اطاعت کرینگے کبھی پہلوتہی نہ کرینگے یہ سنکے ارزنگ نے اسکو اپنی طرف سے اس ملک کا حاکم کیا اور کہا کہ جان تک ممکن ہو نقصان کو ہاتھ سے نہ دینا اور سب عمائد شہر کو اسکی اطاعت کا حکم دیکر اور اہل شہر کو بھی کہا کہ آپ لوگ انکو بھی میرے حکم سے آگاہ فرمائین اب مین آپ لوگون سے رخصت ہوتا ہون یہ کہکر نہنگ کو حکم دیا کہ تم پیش خیمہ لیکر آگے روانہ ہو وہ رخصت ہوکر مع اپنے سردارون کے اور بے خیمہ وغیرہ اور دیگر اسباب کے لیکر بیرون شہر آیا اسکا لشکر بھی تیار تھا اسکو ہمراہ لیکر نقارہ کوچ کا بجایا کوس سفری برچوب بڑی نہنگ اٹالہ پایگاہ ارزنگی لیکر طرف اقلیم خورشیدیہ کے روانہ ہوا بستگان بن سخنگان سے کہا کہ تم خزانہ بابدولت کا لیکر روانہ ہو وہ بھی سلام کرکے دربار سے باہر آیا اور اپنے مرکب پر بیٹھکر اپنے سردارون کو لیکر لشکر مین آیا لشکر تو تیار تھا پچاس ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر اور اپنے خزانے کے لیکر چلا اسکے بعد جب ارزنگ ان دونون کو روانہ کرچکا

لاہور تیری بن گیا ہور خون آشام سے کہا کہ تم اور جو کچھ اسباب ہو اسکو لیکر چلو پھر حکم دیا کہ سب لشکر اپنے اپنے
مرکبون پر سوار ہون یہ حکم دینا تھا کہ ڈنکا دربار کے برخاست ہونے کا ہوا یہان لشکر مین لاہور نے آکر خبر دی
کہ خداوند تشریف لاتے ہین سب تیار رہین یہ کہکر چالیس ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر اور جو کچھ خیمہ وغیرہ باقی تھے
انکو لیکر روانہ ہوا یہان لشکر تیار ہو گیا ادھر ارژنگ اٹھا سب کو ہمراہ لیکر بیرون دربار آیا کماردن سے
تخت لاکر حاضر کیا ارژنگ تخت پر سوار ہوا سردار مرکبون پر سوار ہوے سواری چلی سخنگان خواص مین تھا
یہان تک کہ سواری نات شہر مین پہونچی ادھر چھاونی مین خبر پہونچی تمام لشکر چھاونی سے نکل کر بیرون شہر آیا
ارژنگ نے سخنگان کو حکم دیا کہ دیلم سے کہو کہ قریب بیس ہزار کے مع چند سردارون کے لشکر بر اسے حفاظت
شہر چھوڑ دیا جاے وہ لوگ ہون جو تجھے ملازم ہوے ہین اور اس شہر کے باشندے ہین سخنگان نے عرض کیا کہ نہین
بلکہ اپنے لشکر قدیم سے یہان چھوڑیے کہ وہ لوگ نمکخوار ہین اگر یہان کوئی امر خلاف پائینگے تو اطلاع دینگے اگر کوئی
اہل اسلام سے لشکر کشی کریگا تو مقابلہ نکریگا ارژنگ نے کہا کہ انکے یہان چھوڑنے مین کیا نقصان ہے سخنگان نے
عرض کیا کہ یہ نقصان ہے کہ یہ لوگ ایک ہین اگر کوئی امر ہوگا بھی تو خبر دینگے بلکہ انکی شرکت کرینگے دوسرے یہ کہ
اگر لشکر کشی کرکے کوئی اہل اسلام سے آئیگا اس سے مقابلہ نکرینگے وہ بلا خوف وخطر ملک پر قبضہ کرے گا آپ کو
خبر بھی نہوگی ارژنگ نے کہا کہ مین نئی فوج اس لیے یہان چھوڑے جاتا ہون کہ ان لوگون کا تجربہ بالکل اعتبار نہین
ہے کہ وہ اہل اسلام کے مقابلہ مین میرا ساتھ دین بلکہ انکی شرکت کرینگے اگر یہ کہو کہ پھر ملازم کیون رکھا یہ لوگ صرف
اتنے زمانہ تک میرے ملازم ہین کہ مین مقابلہ کرکے برجیس سے اپنا مطلب نکال لون اسکے مقابلہ مین میری
شرکت کرینگے دوسرے تعداد سپاہ بھی بہت ہوگی ادھر میرے اور برجیس کے فیصلہ ہوا ادھر مین نے انکو نوکری
سے برطرف کیا کیونکہ یہ خوف ہے کہ یہ لوگ بمقابلہ اہل اسلام موقع پاکر مجھکو قتل نہ کرین یا گرفتار کرکے انکے حوالے نہ کردین
یہ سنکے سخنگان نے کہا کہ یہ تو بہت ٹھیک ہے مگر یہ ملک جو قبضہ سے جاتا رہے گا جسکو کہ ایک مدت مقابلہ کرکے
اور سیکڑون کی جانین تلف کرکے حاصل کیا ہے ارژنگ نے اسکے جواب مین کہا کہ اگر یہ جاتا رہے گا تو پھر ہاتھ
آسکتا ہے جب سب ممالک اسلام پر قبضہ ہو گیا تو اسکا ہاتھ آنا کوئی امر دشوار نہین ہے مگر فوج باقاعدہ ملنا غیر ممکن
بلکہ دشوار ہے کہ مین اگر مین نے بیس ہزار سپاہ اپنی قدیم ملازم یہان چھوڑ دی تو اسکا کیا انجام ہوا ایک تو یہ
کہ سپاہ جو کہ رشنے والی ہے برسون تک کمایا ہے سیکڑون مقابلہ کیے ہوے ہے قواعد جنگ سے ماہر ہے اس مین سے
ایک تعداد معقول کم ہوگی اور جو کہ نئی ہے اور اسکا کوئی اعتبار نہین ہے وہ کثیر ہے دوسرے یہ کہ اگر کوئی اہل اسلام سے
یہ خبر سنکے کہ خاور بار ارژنگ کا قبضہ ہو گیا ہے اب ارژنگ کچھ سپاہ برائے حفاظت شہر چھوڑ کر طرف شہر آفتاب نما
اقلیم خورشید یہ گیا ہے تو وہ لوگ لشکر کثیر لیکر آئین یہ قلیل ہون مقابلہ کرین وہ لوگ بنسبت ایمان قبول کرنے کو کہین
اور اہل شہر بھی اپنے قول سے پھر جائین انکی شرکت کرین دونون طرف سے دبا پڑے یا تو یہ لوگ پریشان ہوکر
ایمان آنکا قبول کرین یا اپنی جانین ضایع کرین دونون طرح سے نقصان ہے بس اگر اسی شہر کے لوگ ہونگے تو
بکو تو اہل اسلام پاس کرینگے جانین تو نہ تلف ہونگی سخنگان خاموش ہو رہا بلکہ دیلم کو طلب کرکے حکم ارژنگ سے
آگاہ کیا اسنے اسی وقت لشکر مین سے قریب بیس ہزار کے سپاہ جو کہ نئی ملازم تھی یعنی جو باشندے شہر کے تھے پھر
اطراف جوانب کے کل نئے ملازمین دو لاکھ کے قریب سوار دیا دے تھے انتخاب کرکے جو کہ تعداد تھوڑی رہ
ہو چکی ہے انکو حکم دیا کہ تم چھاونی مین جاؤ تمکو حکم خداوند ہے کہ تم شہر کی حفاظت کرو وہ لوگ خوشی خوشی الگ ہو گئے
بس دو ایک افسر جو کہ معزز تھے مگر اسی شہر کے باشندے تھے انکو انکا افسر کیا ادھر آکر ارژنگ سے راہ
مین عرض کیا کہ بموجب حکم خداوند ہمنے بندوبست کیا چونکہ تمام عمائد شہر مع ابرار خاوری جو کہ حاکم شہر

مقرر ہوا تھا ہمراہ ارژنگ کے تھے اس خیال سے کہ اس گبر کو شہر سے نکال آئین انکو بہرا ارژنگ نے اپنے
قریب طلب کیا اور ابرار سے کہا کہ مین اپنا ملک آپکے سپرد کیے جاتا ہون اور آپکی کمک کے لیے بیس ہزار سپاہ
چھوڑے جاتا ہون اگر کوئی لشکر کشی کرکے آئے ہمکو خبر کیجیے گا ہم اسکے مقابلہ کے لیے کسی سردار زبردست کو روانہ
کرینگے کہ وہ آکر اس سے مقابلہ کریگا کیونکہ یہ تو ہمارے آپکے عہد ہی کہ ہم اہل اسلام سے مقابلہ نہ کرینگے نہ انکی
مدد کرینگے ہان اگر کوئی غیر مذہب علاوہ اہل اسلام کے ہوگا اس سے ضرور مقابلہ کرینگے اسکی شرکت سے آپکی شرکت
کو مقدم جانینگے بس اگر اہل اسلام سے کوئی لشکر کشی کرکے آئے تو ہمکو آگاہ فرمایئے گا اور اگر کوئی غیر مذہب ہو
اس سے خود مقابلہ کیجیے گا ابرار نے کہا کہ ایسا ہی ہوگا مگر اسپر بھی اس حرام زادے نے بصلاح سخنگان ایک شخص کو
مخفیہ طور سے مع چند آدمیون کے مقرر کیا کہ تو بر بہ اخبار کے ذریعے سے ہمکو بطور خفیہ خبر دیتا رہ اور جو واقعہ شہر مین گذرے
ہمکو آگاہ کرنا اسکا نام اشوطہ تھا وہ اتنا بڑا لفنگا حرام و لفنگا شیطان تھا کہ جسکی کچھ حد نہین ہی وہ بھی لشکر مین
شامل ہوکر چلا آیا کیونکہ یہ سب حکم و احکام جاری کرتا ہوا ارژنگ بیرون شہر ہو کے گیا تھا یہان لشکر تیار
کھڑا تھا تمام لشکر نے ارژنگ کو سلام کیا اپنے سلام لشکر کوس سفری کے بجنے کا حکم دیا صدائے جرس نے
آگاہ کیا کہ اب کوچ ہوا اور سریر تخت پر ارژنگ آگے آگے سامان و جلوس سواری کئی سی فیلان مست علمہاے
خوک پیکر انکے کالے کالے پہرے عقب مین انکے مرکبان تیز رفتار یا یراق مرصع کار انکے عقب مین سانڈنی سوار
خاص بردار چوبدار اور سامان سواری اسکے بعد تخت ارژنگ کئی فیلان مست پر کسا ہوا اسپر ارژنگ
سوار خواصی مین سخنگان تا بکار گرد و پیش مرکبون پر افسران سپاہ و سرداران بارگاہ و مرکبان تیز رفتار پر
اسلحہ و دیلم اپنی فوج کے پہرے جمائے ہوے ایک جانب اسلم کجا حران غدار آزمودہ کار آفت کے پر کالے
جھولیان شانون پر ڈالے اپنی اپنی سواریون پر سوار کوئی قازیر کوئی قرقرے کوئی باز و بط پر کوئی آذر یہ پر
کہ وہ قلابہ آتشین چھوڑتا ہوا کسی کے زیر ران شبیر زبان اسکے شانے پر دو پر لگے ہوے کہ وہ پران کو لی
تخت سحر ہد کوئی گرم خو آتش مزاج دریاے آتش مین نہائے ہوے اس سے شعلے نکلتے ہوے کوئی ابر سحر نباے
ہوے پھار پڑتی ہوئی کوئی برقین چمکاتا ہوا کوئی نیرنگ دکھاتا ہوا کسی کے رو برو چمن سحر سے تیار کیا ہوا
کسی کے سحر سے موتی برستے ہوے اسلم ان سب کو لیے ہوے کہ یہ لوگ بھی قریب چار لاکھ کے تھے
چلا جاتا ہی ایک طرف دیلم اپنی فوج کو دست کیے ہوے جو کہ غیر سا حرے تھے کہ ہر ایک سلاح مین سر سے
پانون تک غرق جامہ پوش چار آئنہ بند مغفر سر دہی تلوار بین کمر دن مین نیزے کنوتیون پر مرکبون کے
رکھے سوزے پانون مین دستانے انھون مین دوش بدوش رکاب بر کاب ہمراہ ارژنگ خانہ خراب
اس خوشی مین کہ ہمارا مذہب قدیم جاری ہوا ہی ہم بھی اسی مذہب کو قبول کرینگے چلے جاتے ہین عقب مین
سپاہ کی ارژنگ ہر اس شان سے سواری اس ناری کی طرف شہر افتاب نما کے برسر رحیس چلی
سپاہ مین گھنٹ و نا قوس بجتے ہوے گویا القادیلمزدیا ارژنگ کی جے پکارتے ہوے ارژنگ
کی الفت کا دم بھرتے ہوے روانہ تھے یہ لے مراحل کرتا ہوا بصد عجلت جاتا ہی قاصد یہ ہی کہ سخنگ
دس کوس پر جاکر بارگاہ برپا کرا رہا ہی سخنگان مع خزانے کے اسی مقام پر پڑاو کرتا ہی لاہور بھی مع دیگر اسباب کے
پڑاو پر آتا ہی یہ ہی دستور ہی ارژنگ بھی جاکر اسی بارگاہ مین فروکش ہوتا ہی اسی طور سے کئی
منزلین طے کی ہونگی اب شہر خاور کئی کوس پر چھوٹ گیا ہی کہ ایک صحرا پر بہار دیکھکر سخنگ نے
خیمہ وغیرہ برپا کیا یہ دونون بھی مع اپنے لشکر کے پہونچے کہ صبح کو آمد لشکر ارژنگ شروع ہوگی تمام لشکر آکر
اترا ارژنگ داخل بارگاہ ہوا وہ صحرا بہت پر بہار تھا بکثرت اس مرغ زار مین شکار تھا ارژنگ نے

حکم دیا کہ ہم یہان شکار کھیلین گے و ایک روز یہان قیام کرینگے کیونکہ یہان کی آب و ہوا بہت ہمکو مرغوب ہی پھر صحرا بھی بہت خوب ہی ہمارے شکار چونکہ لشکر بھی کئی روز کا تھکا ہوا ہی وہ بھی آرام پائیگا کہین ایسا نہو کہ پل در پل راہ کرنے مین لشکر کے سوار و پیادے بسبب تکلیف راہ کے کسلمند ہو جائین لہذا انکو راحت دینا بڑ ضرور ہی یہ بھی خداوندی کا اسلوب ہی کہ اپنے بندون کو راحت دین تاکہ وہ اسکی اطاعت کرین یہ سنکے تمام لشکر خوش ہو گیا کیونکہ راہ چلتے چلتے عاجز ہو گیا تھا وہ اسنا دن تو اسی مقام پر بسر کیا رات ہوئی رات بھر پہرہ جو کی لشکر مین رہا کیونکہ یہ مقام ہی دوسرے جنگل کا مقدمہ ہی خزانہ ہمراہ ہی کہین چور خواہ ڈاکے زن نہ آئین تو خرابی ہو رات اہل لشکر نے جاگ کر بسر کی صبح کو ارژنگ اٹھکر بارگاہ مین آیا سب سردار آکر حاضر ہوے ارژنگ نے پردے بارگاہ کے بلند کرا دیے تھے کہ تماشاے صحرا دیکھونگا وہ صحرا کوسون تک اشجار سایہ دار سے مملو تھا اسمین میوہ وغیرہ لگا ہوا تھا کوسون گلون کے درخت لگے ہوے ہوے گل سے صحرا ایسا ہوا تھا جب ہوا کا جھونکا آتا تھا دماغ معطر ہو جاتا تھا زمین سبزہ لگا ہوا تھا جس سے چشم کو ایک نوع کی تازگی ہوتی تھی چونکہ وقت سحر تھا جا بجا اوس کے قطرے پڑے ہوے مثل گوہر آبدار کے چمک رہے تھے آب باشی شبنم سے اس صحرا کی گیاہ کو باغبان قدرت نے سینچا تھا جو قطرے شبنم کے برگہاے درخت پر آگے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ لوح زمرد مین پر گوہر آبدار کسی کاری گر نے جڑے ہین کشورہاے گل آب شبنم سے مملو ہین جب ہوا کا جھونکا آتا ہی درختون کو جو حرکت ہوتی ہی اوسپر سے یون قطرے اوس کے جو گرنے ہوے ہین گرتے ہین کہ جیسے ابر بہار سے بوندیان پڑتی ہین کیا بھلا معلوم ہوتا ہی دامنے کی طراوت نظرون مین کھبی جاتی ہی ہنگام سحر جو ہین ہوا طائران خوشنحوا بصد الحان اپنے معبود کی درختون پر بیٹھے ہوے کچھ آشیانون مین بیٹھے صفت ثنا کر رہے ہین اسکے عشق کا دم بھر رہے ہین طاؤسان صحرائی کی ضیاگری تدروان کوہسار کی جلوہ گری بلبلان خوش گفتار کی چہچہہ زنی عالم وجد مین لاتی ہی یہ پرندون کا عالم ہی چرندے مثل آہو چیتے نیل گاؤ وغیرہ کے اپنے اپنے مقام سے نکل کر لب دریا گھاس چرنے مین مصروف ہین چیتے تلاش قوت لایموت کے انگڑائیان لیتے ہوے ایک جانب پھر رہے ہین اوسمین چرخ اخضری پر خسرو خاور کی آمد آمد کا غل وہ آفتاب کی کرنون کا صحرا مین پھیلنا اسکے سبب سے اوس کے قطرون کا چمکنا یا لطف تازہ سماں کہا تھا سردار ان ارژنگ نے یہ سماں دیکھکر ارژنگ سے عرض کیا کہ کیا خوشنما صحرا ہی کیا یہ مقام پر بہار ہی لائق صید و شکار ہی ارژنگ نے اسکے جواب مین کہا کہ یہ صحرا میری قدرت کا ادنے نمونہ ہی ایسے لاکھون صحرا پیدا کیے ہین جو کہ ابھی کسی نے نہین دیکھے ہین سخنگان نے کہا کہ اسکی کیا اصل ہی ابھی جو آپ تقدیر کرین تو اس سے بہتر صحرا پیدا ہو مگر کیا کرین کہ تقدیر بنانے کا آلا ٹوٹ گیا بدین سبب تقدیر بگڑ جاتی ہی اگر آلا درست ہوتا تو کیا مزا تھا یہ سنکے ارژنگ مسکرا دیا کہا کہ کسقدر تو بد معاش ہی یہ کونسا ہنسی کا وقت ہی یہ سنکے سخنگان نے عرض کیا کہ حضور اسوقت کچھ طبیعت کو کلفت ہی اگر شراب خواری ہو تو مزا ہی کہ یہ وقت اس فعل کے لیے بہت اچھا ہی ارژنگ نے کہا کہ واقعی کیا بات کہی ہی کہ میرا بھی دل خوش ہو گیا یہ کہکے کہا کہ بلاوسانی کو کہ ہمارے وزیر اعظم دستور معظم کا شراب خواری کو جی چاہتا ہی یہ حکم دینا تھا کہ اسی وقت کشتیان شراب کی حاضر کی گئین شراب خواری ہونے لگی ساقی پلانے لگے ہر ایک پینے لگا کہ یکایک ارژنگ کو خریاے سیمتن کا خیال آگیا چہرہ متغیر ہو گیا آنکھون سے سیل اشک جاری دل پر غم چھا گیا وہ صحرا بدستور ویرانہ نظر آنے لگا اور یہ شعر پڑھنے لگا شعر یاد دلبر مجھے ساون مین رلاتی ہی ۔ جھگڑا آتی ہی کہ اک رنج دلاتی ہی ۔ یہ پڑھکر فلک کی طرف دیکھکر ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور خاموش ہو کر رہ گیا کہ یہ تیر پھر ملق پر لگا ہماری تو یہ نوبت ہی کہ جسم تو یہان ہی روح کو جانان مین بھیجے رہا ہون بموجب اسکے شعر ۔ چمن مین دفن ہونا کوے یار مین نکلا ۔ زمین مین بھی نہ ٹھہرا وہ بیقرار ہوان مین

یا یہ کہ شعر۔ علی الصباح چو مردم بکار و بار روند ۔ بلا کشان محبت بکوئے یار روند ہا میری تو یہ حالت ہی کہ مجکو تو ہر وقت اُس محبوب جانی یار جاودانی کا تصور بندھا رہتا ہی نہ ہوائے سرد اچھی معلوم ہوتی ہی نہ صحرائے خوشگوار کی فضا نہ شراب و کباب کا مزا بغیر اُسکے میرے نزدیک سب بیکار یہ صحرائے سبزہ زار بدتر از خار ہی شراب و کباب زہر ہلاہل و لخت جگر معلوم ہوتی ہی ہائے مین کیونکر اُس تک پہونچ جاؤن اپنے جانی کو آغوش مین لیکر اُسکے لب عارض کے بوسے لون مثل نیشکر کے اُسکو چوسون لعاب دہن میری حیات کا سبب ہی خال رخ مریض عشق کے لیے بمنزلہ محبوب شفا کے ہی سیب زنخدان دیدار محبت کے واسطے مثل سیب اصلی کے ہی لعاب دہن بجائے لعاب دہان ہی مریض عشق کے لیے یہی دوا ہی کہ اُسکو وصل یار ممکن ہو اکثر اطبا نے عشق کو بھی از قسم جنون تجویز کیا ہی اُسکا علاج وصل یار مقرر فرمایا ہی پھر مین کیونکر بغیر اُسکے وصل کے اس عارضہ سے اچھا ہو سکتا ہون اتو ما بدولت بغیر اُسکا وصل حاصل کیے قرار نہین لیتے ہین کیونکہ تقدیر یہی کر چکے ہین اب اسکے خلاف نہین تقدیر کر سکتے ہین اور وہ جو تقدیر بدل جاتی ہی وہ ما بدولت کا فعل نہین ہی بلکہ اسی طور سے تقدیر کی تھی اپنے حق مین جو ما بدولت تقدیر کرتے ہین وہ ایک ہوتی ہی بندون کے حق مین دو تقدیرین کرتے ہین ایک تقدیر ظاہری اور ایک بالمنی آخر کو وہ ہی تقدیر بالمنی رہ جاتی ہی ظاہری سانھ بالمنی کے بدل جاتی ہی گو عشق مین مبتلا ہی مگر اپنی حرکت سے نہین باز آتا ہی اہل دربار سے کہتا ہی کہ بالفعل ما بدولت کی طرف عشق و عاشقی کے طبیعت آئی ہی کہ کسی سے عقد کرکے ایک نور خالص اُسکے شکم سے پیدا کرون کہ اُسکو اپنا نائب کرون یہ خیال ایک مدت سے تھا جب سے اس تصویر کو دیکھا اُسکے سراپا کو دیکھا کہ یہ نازک نازک ہاتھ پانون اس قابل ہین کہ میرے گردن مین یہ ہاتھ حائل ہون پانون سے پانون گھسے ہون صدائے شفتالو بلند ہو آہی اُدہی کی صدا آتی ہو مین اُسی حالت مین نور قدرت اُتارون اتو دل اس تصویر کو دیکھکر اور زیادہ تر اس امر کا مشتاق ہو گیا ہی گو مدت سے اسکی فکر تھی مگر یہ صاحب تصویر اسی امر کے لائق ہی کہ اسکو اگر مین اپنے تصرف مین لاؤن تو خوب خوبصورت لڑکا ہوگا ایک مرتبہ تو نور خالص سے لڑکا پیدا کرونگا کہ جسکو اپنا نائب کرونگا دوسری مرتبہ ایک لڑکی جو کہ حسینان جہان کے سر کا تاج ہوگی اس سے نتیجہ یہ ہی کہ جب یہ معشوقہ ضعیف ہونگی اس عرصے مین وہ جوان ہوگی اُسکو ما بدولت تصرف مین لائینگے یہ نتیجہ نکالا ہی کہ ہمیشہ جوان معشوقہ ما بدولت کے پاس ہوگی سخنگان کو تاب نہ رہی کہنے لگا کہ واقعی تاؤ تو خوب ہی اور بچے بھی اچھے ہونگے مگر وہ حسنائے فلک حسن و جمال آپ کے نصیبے مین نہین آئیگی وہ اور لوگون کا حصہ ہی جسکا حق ہی اُسکو پہونچیگا نکالنون کو اور زنگ نے کہا کہ کسکو وہ کون مجھ سے زیادہ حق دار ہی سخنگان نے مسکرا کر کہا کہ خدا پرست اُنکا حق سب سے زیادہ ہی اور بالا ہی اُنکی تو یہ مثال ہوتی ہی کہ ہانڈی پکائی کسی نے محنت کسی نے کی وہ آکر پکی پکائی ہانڈی پر بیٹھے بیٹھے بڑے بڑے لقمہ کھا کر چلے گئے پکانے والا منہ دیکھ کر رہ گیا کوئی کچھ بکر سکا مین کیا کہون کہ کیا صاحب اقبال ہین کہ کبھی اُنکا داؤن خالی جاتا نہین مجکو تو یہ عجب ہوتا ہی کہ جو محنت کرتا ہی اُسکا تو کچھ بس نہین چلتا ہی وہ اتنی محنت کرتا ہی خیال کرنے کی جگہ ہی کہ محنت کرکے راتون کو جاگ کے اپنے کو دوسرے کو تکلیف دیکر کوشش کرکے حمل رکھایا اُسنے نو ماہ تک زحمت گوارا کی اسکے بعد کس مشکل سے جنا کہ چھٹی کا دودھ زبان پر لذت دے گیا اور زمانے بھر کی تکلیفین گوارا کین یا لاپروائی کیا باپ کا تو اور قصد ہوا کہ اسکو اپنے تصرف مین لائیے جو دیر سویر لائے یعنی بیٹی کو اُسکی سوت بنائے کیونکہ جو کوئی درخت بوتا ہی تو اسی امید پر کہ اسکا پھل کھائینگے مان کو یہ حسرت کہ اسکی شادی کرون یہ تو اسی حسرت مین رہی وہ یہ خیال کرتے رہے کہ جب یہ لائق تصرف مین لانے کے ہوئے کہ یہ امور دنیوی کی برداشت کرے تو تصرف مین لاؤن وہان وہ دوسرے کے ساتھ بھاگی اور وہ بھی خوشی خوشی یار کے ہمراہ چلی گئی

انھون نے خیال کیا کہ مان کی تو مرضی ہی کہ کسی کے ساتھ شادی ہو مگر باپ خود ڈورے ڈالتے ہین یہ موا بڈھا اس سے ہوگا کیا یہ جوان جو کہ ابھی تک پورا واقف نہین اسکو کیون نہ کروں کہ جسکے پاس جاکر کل حسرت مین نکلین تو یہ حالت ہوتی ہی خداوند جو خیال کرتے ہین کہ یہ صاحب تصویر میرے تصرف مین آئیگی اول تو وہ جسکی لڑکی ہی اسنے خود اپنے لیے رکھا ہوگا کیونکہ حسین بہت ہی اگر شاید اسکا ایسا خیال نہو تو اسکا بھائی خود جوان ہی اسی کے سمنون ہی کوئی برس دو برس کا چھوٹا یا بڑا یا وہ اپنے تصرف مین لانے کی فکر مین ہوگا مگر یہ سب فکرین بیکار ہین صرف یہ حصہ اہل اسلام کا ہی اسی سبب سے سب کے ہاتھ سے بکا ہوا ہی ادھر انکو خبر ہوئی وہ آئے اور رہے گئے سب ہاتھ ملکر رہ جائینگے کسی سے نہ اکھڑی ہوئی نہ اکھڑے گی اگر فرض کردم کسی صورت سے اسکے آنے کے قبل خداوند پہونچ گئے اور کوئی دباؤ پڑ گیا اور برجیس نے خداوند کے حوالہ کردی تو وہ منظور نہ کرے گی آپکی صورت سے ڈرے گی پہلا کہ اسپر قبضہ کرنا چاہیئے وہ اپنے کو بچائیگی اور آپکو نہ قابض ہونے دے گی آپ ہاتھ ملکر رہ جائینگے اور وہ کسی صورت سے نکل جائے گی جیسی کہ تصویر مین صورت ہی اگر اسکے خلاف ہوئی تو خداوند کو قبول کرے گی خداوند مرضی کرینگے اگر تاؤ بن پڑا اور کوئی لڑکی پیدا ہوگئی تو بڑی عمدہ بات اور کمین صورت دار ہوئی تو وہ بھی حق اہل اسلام کا ہوگی جیسے خداوند لقا کی دختر نیلکہ گیتی افروز و جہان افروز و مہر افروز کو اہل اسلام لے گئے خداوند لقا انکا کچھ نہ کرسکے تو آپکا بنا لینگے یہ سنکے ارژنگ نے کہا بلا سے آپکی تم نہ بولا کرو جو ہوگا دیکھا جائے گا یہ کہکر اسکی یاد مین کچھ شعر عاشقانہ پڑھنے لگا اب یہ نوبت ہی کہ مثل دیوانون کے بک رہا ہی اہل دربار باہم اشارے بازی کرنے لگے کہ یہ بڑا نیچری ہی کہ کیسی بیہودہ تقریر کرتا ہی ایک عورت کی بیکار عزت لیتا ہی سخنگان سچ کہتا ہی بڑا سچا آدمی ہی وہ ہی خوب درست کرتا ہی اس سے خداوند ہٹتے ہین کیونکہ وہ کھری کہتا ہی دیکھو تو کیسی باتین خداوند کرتے ہین کہ بوسہ لیتا تا گلون مین ٹانکین پڑی ہوئی ہونین مین نور خالص اتارتا ہوتا صدائے آہ آوہ بلند ہوتی کہو یہ کس کام کی تقریر تھی اسی امر سے تو بلکہ سخنگان نے ایسی تقریر کی دوسرے یہ دیکھو ابھی لڑکی ہوئی نہین اسکی نسبت خیال فاسد کیا کہ مین اسکو خود اپنے تصرف مین لاتا یہ کونسی تقریر تھی بھلا یہ بھی کوئی بات کہنے کی تھی ایسے لوگ تو بے غیرت کہلاتے ہین اگر ہم لوگ ایسی تقریر کرتے تو زیبا ہی یہ تو خداوند ہین انکو کب زیبا ہی کہ یہ بندون کے روبرو بیشکر ایسی تقریر کرین اور مثل بندون کے بیقرار ہون جو کہ خدائی کا اختیار رکھتے ہون ہمکو تو انکی خدائی مین شک معلوم ہوتا ہی کیونکہ اسی مین بعض لوگ ایسے بھی دربار مین ہین جو کہ لقا کے اور زمرد کے دربار مین تھے اسنے اگر دریافت کرو کہ کبھی لقا نے یا زمرد نے بھی ایسی تقریر سر دربار کی یا اپنی ترکیون سے خیال فاسد کی امید رکھی ہمکو تو یقین نہین آتا ہی کہ وہ لوگ ایسے بے غیرت ہون مان وہ خداوند تھے اگر انکی ایسی حرکتین ہونگی جو کہ بندون کی ہین تو ہم تو انکی اطاعت نہ کرینگے اور کسی مذہب مین اپنے کو شامل کرینگے یہ تو بالکل اپنی شان کے خلاف تقریر کرتے ہین یہ تو اس طور کے باہم اشارے کر رہے ہین ارژنگ اس خیال مین بیٹھا ہی کہ کیونکر مین اپنی معشوقہ کو حاصل کرون یہ تو اس فکر مین ہی اور لوگ باہم وہ گفتگو اشارون مین کر رہے ہین کوئی دو پہر اسی گفتگو مین بسر ہوئی ارژنگ کو نہ اب فکر شکار ہی نہ فکر آب و طعام ہی اہل دربار بھی کچھ کشیدہ ہین اسکی تقریر سے سب خاموش بیٹھے ہوے ہین پردے اٹھے ہوے ہین یکایک ایک گوشہ صحرا سے گرد بلند ہوئی کہ جسکے سبب سے روے آفتاب پنہان ہوگیا تمام زمانہ تیرہ و تار یک ہوگیا جو لوگ کہ دربار مین بیٹھے ہوے تھے وہ اس گرد کو دیکھکر باہم کہنے لگے کہ یہ گرد کیسی بلند ہوئی ہی دیکھو کیا بڑا بگولہ اٹھا ہی اگر اس گرد مین کوئی آجائے تو وہ ضرور اڑ جائے زیادہ تر امر عجیب یہ ہی کہ آجکل اسکی فصل

نہین ہی اُسپر یہ بگولا اور اس صحرا سے سبزہ زار مین یہ بگولا کہان کہ جہان سوائے گھانس کے خاک کا نام نہین ہی
یہ سُنکے ہر ایک طرف صحرا کے دیکھنے لگا سخنگان نے جو دیکھا کہ سب اہل دربار طرف صحرا کے دیکھ رہے ہین
یہ کیا سبب ہی اسنے بھی نگاہ اُٹھا کر دیکھا کہ یہ کیا دیکھ رہے ہین مین بھی دیکھون اسکو بھی گرد و غبار بلند نظر آیا
یہ گرد و غبار دیکھکر سخنگان نے خیال کیا کہ یہ گرد و غبار آمد لشکر کثیر کا ہی نہ کہ بگولا یہ دیکھکر اسنے ارزنگ
کی طرف دیکھکر کہا کہ مرگ تو مبارک باشد دیکھیے کوئی لشکر کثیر آتا ہی یہ لشکر جو کہ آتا ہی ضرور اہل اسلام کا ہی
کہ وہ یہ خبر سُنکے کوئی سردار ائین کا اس خیال سے چلا ہی کہ چلکر ارزنگ کو خاور سے نکالدین کہ اُسنے جو قبضہ کر لیا ہی
جب وہ اس صحرا مین پہونچے گا اسکو یہ معلوم ہوگا کہ ارزنگ اس صحرا مین مع لشکر اُترا ہوا ہی تو وہ ضرور مقابلہ
کرے گا یہ جو کہا ابتو میان ارزنگ کا یہ حال ہوا کہ تمام عشق زدہ ہوکر ہوگیا ساری عشق و عاشقی دماغ سے نکل گئی
یہ سُنکے کہ یہ گرد لشکر اسلام کی ہی رنگ متغیر ہوگیا اور یہ بھی گرد کی طرف دیکھنے لگا اور سخنگان سے کہا کہ اول تو
یہ لشکر میری مدد کو آتا ہی اور شاید اہل اسلام کا ہوگا تو ما بدولت کو کوئی خوف نہین ہی اگر آئینگے تو مین اُنکو
ابھی ابھی غارت کر دونگا اُنپر عذاب نازل کر دونگا کیونکہ آجکل مجکو جلدی ہی کہ مین جاکر اپنی معشوقہ سے وصل
حاصل کرون اور یہ لوگ بیکار کا جھگڑا کرینگے دیر لگائینگے مین کیون وہ امر کرنے لگا کہ جس مین زحمت ہو بلارنگ
کی تقریر سُنکے سخنگان نے کہا کہ ظاہر ہوا جاتا ہی میرے نزدیک تقدیر گریز پا ہی مین تو ابھی سے اپنا سامان کرتا ہون
تاکہ میرا تو مال و اسباب بچے یہ سُنکے ارزنگ نے کہا کہ جاؤ مین تو ضرور مقابلہ کرونگا یہ ہی ذکر ہو رہا
تھا کہ دامن گرد قریب اُس صحرا کے پہونچکر شگافتہ ہوا اُس گرد سے نیلان مست کہ جنکی مستکون پر آئینہ
لگے ہوے اُنکے آگے آگے ستقر جھڑکا دکرتے ہوے گرد کو بٹھاتے ہوے ہاتھیون پر علمہاے خوک پیکر اُنکے
پھر ہرون پر تعریف لقا: ضرد تحریر قریب دو سو کے اُنکے بعد مرکیان خاص بازین و لجام مرصع چلے آتے ہین
آمد فوج دیکھکر ارزنگ نے گوجر سے کہا کہ جاکر خبر تو دریافت کر کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کسکی مدد کو جاتا ہی
اور کدھر سے آیا ہی اُدھر وہ لشکر بھی قریب اُس صحرا کے پہونچا صاحب لشکر نے جو اُس صحرا کو بافضا دیکھا حکم دیا
کہ اسی صحرا مین قیام کرو آج ہم یہین فرد کش ہونگے یہ حکم سُنکے نشان لشکر قائم ہوے اُسکے لشکر کے ہرکارے
آگے چلے کہ اُسنے حکم دیا تھا کہ جاکر دیکھو کہ یہ صحرا کسقدر وسیع ہی وہ ہرکارے جو آگے چلے اُنھون نے دیکھا کہ
اس صحرا مین ایک لشکر کثیر اُترا ہوا ہی یہ ہرکارے اُس لشکر مین آئے اہل لشکر سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اُس
لشکر کے لوگون نے کہا کہ یہ لشکر خداوندکا ہی وہ طرف شہر آفتاب نما کے تشریف لیجاتے ہین وہ ہرکارے
یہ حال دریافت کرکے اور لشکر کا انتشار دیکھکر طرف اپنے لشکر کے چلے اِدھر گوجر نے اپنے شاگردون سے
کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر جو آیا ہی کسکا ہی اور کہان سے آیا ہی بس فوراً شاگردان گوجر اُدھر کو چلے
ابھی اُس لشکر کے ہرکارے یہ خبر لیکر نہ گئے تھے کہ شاگرد گوجر کے اُس لشکر مین پہونچے دیکھا کہ لشکر
قریب دو لاکھ کے ہوگا خیمے وغیرہ برپا ہو رہے ہین دیکھا کہ ایک جوان تخت پر سوار ہی گرد اُسکے
افسران سپاہ مرکبون پر ہین چونکہ ابھی لشکر نہین اُترا ہی خیمہ وغیرہ برپا ہوے ہین تمام لوگ بلا سروسامان
کھڑے ہین کہ ان ہرکاردان نے کہ اپنی صورت مسافر کی بناے ہوے تھے اہل لشکر سے پوچھا کہ یہ لشکر کسکا ہی
صاحب لشکر کا کیا نام ہی اور کدھر سے آیا ہی اور کدھر جائے گا یہ سُنکے اُس لشکری نے کہا کہ تمکو کیا ہی
اُنھون نے کہا کہ ہم لوگ مسافر ہین اگر یہ لشکر بدھر ہم جانے والے ہین جائے تو ہم بھی ہمراہ چلین کیونکہ
ہم اس امر سے محفوظ ہو جائین کہ کوئی لوٹ نہ سکے اُسنے کہا کہ آگاہ ہو یہ لشکر سرخیوس گرد کا ہی
شہر سرخابہ سے آیا ہی طرف خاور کے جاتا ہی چونکہ ہمارے بادشاہ کو خداوند ارزنگ کا نامہ پہونچا تھا

کہ تم ہمارے مقابلہ اہل اسلام جانے کا قصد رکھتے ہین لہذا تمکو لازم ہی کہ تم بھی ہمارے ساتھ شرکت کرو چنانچہ جب طلب خداوندانہ زرنگ ہمارا بادشاہ مع دولاکھ سپاہ کے طرف خاور کے جاتا ہی تو ہم نے ایک کا عزم کیا ہی کہ بادشاہ سے شہر کو چھوڑا ہی یہ سنکے وہ ہرکارے جو کہ اقلیم سافر تھے کہنے لگے کہ یہ تو بات اچھی ہوئی ہمارا بھی ساتھ ہوا کیونکہ ہم بھی خاور کو جاتے ہین پس ہم بھی اپنے ٹھہرنے کے لیے مقام تجویز کرتے ہین یہ کہکر وہ ہرکارے ایک طرف کو راہی ہوے اور سبکی نظرون سے پوشیدہ ہوکر لشکر سے نکل کر طرف اپنے لشکر کے چلے اودھر وہ ہرکارے جو کہ سرخپوش نے صحرا کے دیکھنے کو روانہ کیے تھے وہ خدمت مین اسکی حاضر ہوے اور عرض کیا کہ حضور ہم جوبموجب حکم عالی براے دیکھنے صحرا کے گئے تو ہمنے دیکھا کہ صحرا تو بہت وسیع ہی اس صحرا مین ایک لشکر کثیر فروکش ہی جو کہ کوسون تک اترا ہوا ہی لاکھون خیمہ وغیرہ برپا ہین یہ جو ہمنے دیکھا تو ہم لشکر مین گئے اہل لشکر سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر خداوندانہ زرنگ کا ہی کہ جنھون نے آپ کو طلب فرمایا ہی اب طرف شہر آفتاب نما کے تشریف لیے جاتے ہین ہم یہ خبر دریافت کرکے چلے آئے یہ سنکے سرخپوش نے اپنے وزیر سے کہا کہ خوب ہوا کہ مین اس صحرا مین پہونچ گیا ورنہ مین خاور مین جاتا تو خداوند سے ملاقات نہوتی یہ کہکر حکم دیا کہ تم لوگ خیمے وغیرہ برپا کرو مین خداوند کی خدمت مین جاتا ہون کیونکہ کوئی مجکو یہ ضرورت نہین ہی کہ جب وہ طلب فرمائین تو مین جاؤن مین تو اُنکی خدمت مین اُنکی مدد کے لیے جاتا ہون دوسرے وہ خداوند ہین اُنکے سامنے کوئی تزک و حشم کام نہ آئے گا کوئی ضرورت بھی نہین ہی یہ کہکر چند سردارون کو ہمراہ لیکر طرف لشکر ارزنگ کے چلا یہ تو ادھر سے چلا اودھر گوجر کے شاگردون نے گوجر سے جاکر عرض کیا کہ اے استاد یہ لشکر زمردپرستون والقاپرستون وارزنگ پرستون کا ہی کیونکہ آپ بھی ملاحظہ فرمائے کہ علماے لشکر یہ تصاویر تمثالون خداوندون کی تحریر کرتے ہین جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اس صاحب لشکر کا نام سرخپوش کج گردن ہی اور شہر سرخلیہ سے آیا ہی خداوند کا نامہ گیا تھا وہ بادشاہ مع دولاکھ سپاہ کے براے مدد خداوند خاور کو جاتا ہی ایک ماہ اپنے شہر کو چھوڑے ہوے ہوا ہی یہ سنکے گوجر اندر بارگاہ کے آیا اور دست بستہ ہوکر جو ہرکارون نے بیان کیا تھا عرض کیا یہ خبر سنتا تھی کہ ارزنگ کا چہرہ فرط خوشی سے لال ہوگیا وہ جو مردنی چہرے پہ چھائی تھی مبدل بخوشی ہوئی اور اہل دربار کی طرف دیکھکر کہنے لگا کہ دیکھی قدرت میری میرا وزیر تو کہتا تھا کہ اہل اسلام کا لشکر ہی مین نے کہا تھا کہ یہ لشکر میری مدد کو آتا ہی وہ ہی امر نکلا نا کہ سرخپوش میرا طلب کیا ہوا آیا ہی یون تقدیر کرتے ہین مین نے یہ تقدیر کئی برس پیشتر کی تھی کہ مجھسے اور سرخپوش سے اس صحرا مین ملاقات ہوگی چند سردار اُسکے لشکر مین جائین اور اُس سے کہین کہ خداوند نے تمکو طلب کیا ہی وہ اس صحرا مین فروکش ہین ایسی تقدیر کرتے ہین مین کبھی کوئی غافل ہون ہر وقت تقدیر کیا کرتا ہون اور جو تقدیر کرتا ہون بخشتہ کرتا ہون کمی نہین کرتا ہون یہ حکم سنکے چند سردار جو کہ معزز تھے اُنھون نے قصد اُٹھنے کا کیا کہ یہ تقریر سنکے سختگان جل گیا کہنے لگا کہ یہ تو وہ مثل ہوئی کہ ایک نابینا تھا اُسکے ہاتھ کہین سے ایک بٹیر آگیا اب وہ اُسکو نہین چھوڑتا ہی ہر وقت ہاتھ مین لیے ہی جو کوئی بٹیر باز آیا اور اُسکو معلوم ہوا کہ یہ بٹیر باز ہی وہ اُس سے کہتا ہی کہ میرے پاس بھی ایک بٹیر ہی مین تجھسے لڑاؤنگا تو یہ تقدیر اندھے کے ہاتھ کی بٹیر ہی کہ بن گئی اسقدر نہ بھولیے اتنا نہ آپ کو بھولیے یہ کوئی امر خوشی کا نہین ہی ایسی بہت سی باتین بنا کر بنگی مگر انجام ان سب کا وہ ہی ذلت ہی جو کہ ہمیشہ آپ کے باپ دادا کو نصیب ہوئی ہی اور میرے لیے وہ ہی ہوتے ہین جو میرے باپ دادا کے نصیب مین تھے کیونکہ مین نے سنا تو آپ ایسے شخص کا دیا کہ جو عقل سے بالکل بے بہرہ ہی کوچہ دانائی

سے باہر نکل نا بلد صحراے حماقت کا سیاح میدان نادانی کا رہرو جسکے ذہن مین یہ سمائی ہوئی کہ مین بڑا عقیل ہون
خاک عقل نہین مثل اپنے بزرگون کے نادان مگر انمین یہ ایک بات تھی کہ وہ کہنے پر عمل کرتے تھے تم مین یہ بات
اور یہ صفت زائد ہی کہ اپنے رو برو کسی کی نہین سنتے ہوا زرنگ نے سختگان کی طرف دیکھا اور کہا کہ
بس خاموش یہ وقت اس تقریر کا نہین ہی اور کسی وقت یہ تقریر کرنا اب اپنی زبان کو روکو سختگان
خاموش ہو رہا کہ ارزرنگ سردارون کی جانب متوجہ ہوا اور کہا کہ کون کون گیا ہی سرخ پوش
کے لیلے کو یہ سنکے چند سردار اٹھے کہ ہم جاتے ہین پس وہ بارگاہ سے نکل کر طرف اس صحرا کے چلے کہ
جس مین وہ لشکر اتر رہا تھا یہ خیال رہے کہ ارزرنگ کی بارگاہ کے پردے اٹھے ہوے ہین یہ لوگ تو
ادھر کو چلے اور سرخ پوش اپنے لشکر سے چل چکا ہی قریب لشکر ارزرنگ پہونچ چکا ہی کہ یہ لوگ لشکر سے
نکلے انھون نے دیکھا کہ ایک بادشاہ مع چند افسرون کے مرکبون پر سوار ہمارے لشکر کے قریب پہونچ گیا ہی
یہ لوگ سمجھ گئے کہ یہ ہی سرخ پوش ہی پس ان سب نے سلام کئے سرخ پوش نے دیکھا کہ چند سردار
لشکر خداوندسے آئے ہین انھون نے ہمکو سلام کیا اسنے جواب سلام دیکر انسے کہا کہ آپ کون لوگ ہین
انھون نے عرض کیا کہ ہم بموجب حکم خداوند کے آپ کے استقبال کو حاضر ہوے ہین کیونکہ خداوند کو خبر
ہوگئی ہی کہ یہ لشکر آپکا ہی آپ براے مدد خداوند تشریف لاے ہین یہ سنکے سرخ پوش نے جواب دیا کہ مین خود
حاضر ہوتا تھا آپ لوگون کو خداوند نے کیون زحمت دی انھون نے کہا کہ یہ مروت کے خلاف تھا
کہ آپ تو اتنی دور سے انکی مدد کو تشریف لائے وہ کسی کو آپ کے استقبال کو بھی نہ روانہ کرتے بالکل
خلق خداوندی سے بعید تھا یہ عرض کر کے سرخ پوش کو ہمراہ لیکر طرف لشکر کے چلے داخل لشکر ہوے
سرخ بارگاہ کا کیا حاضرین بارگاہ نے دیکھا کہ وہ جو سردار گئے تھے انکے ہمراہ ایک جوان تاج شاہی سر پر
رکھے، ور اپنے سردارون کے بیچ مین چلا آتا ہی مگر جوان خوبصورت ہی مرد معقول معلوم ہوتا ہی سختگان
نے کہا کہ خداوند یہ کوئی بزرگ بردست بادشاہ معلوم ہوتا ہی اسکے چہرے سے رعب شاہی ظاہر ہی آپ کو
اسکی عزت کرنا ضرور ہی ارزرنگ نے کہا کہ عزت کرنے کی کیا ضرورت ہی میرا بندہ ہی یہان کوئی ایسا نہین ہی
کہ ایک کو دوسرے پر فوقیت دیا جاے ہمارے روبرو سب کا مرتبہ برابر ہی جیسے یہ بندے ہین اسطور سے
وہ بھی بندہ ہی یہ باتین ہو رہی تھی کہ سردار سرخ پوش کو لیکر داخل بارگاہ ہوے سرخ پوش
نے ارزرنگ کو سجدہ کیا اور اسکے سردارون نے بھی بعد اسکے سرخ پوش نے سر سجدے
سے اٹھایا تو کیا اب جو دیکھا کہ ایک گبرباد نخوت سے مست تخت پر بڑے تکبر سے بیٹھا ہی اور اسکے عقب
مین ایک غیطان صورت کھڑا ہوا ہی اور تمام بارگاہ سردارون سے بھری ہوئی ہی دو جوان دونون طرف
تخت کے دنگلون پر بیٹھے ہوے ہین کہ جنکے رخ سے حرام زادے پن کی علامت ظاہر ہی مگر بہت قوی
ہین اور ایک پہلوان بہت قوی اس بارگاہ مین ہی کہ اسکے مثل اس بارگاہ مین کوئی نہین ہی
وہ بھی دنگل پر بیٹھا ہی اس بے رنگ بارگاہ کا دیکھکر سرخ پوش اپنے دل مین کہنے لگا کہ خداوند کے بندے
بہت قوی قوی ہین بس ایک لعل بدخشان اپنے ہاتھون پر رکھکر اور سر جھکائے ہوے طرف تخت ارزرنگ
کے چلا اور قریب تخت ہو پہنچکر بصد عجز و انکسار کہا کہ یہ بندہ گنہگار آپ کا امیدوار ہی کہ یہ ہدیہ حقیر جو کہ
کچھ قدر و منزلت نہین رکھتا ہی بھیجا ہوا ہو مین عفو کا خواستگار ہون اور میری عدم حاضری معاف
فرمایا جاے مین اس امر کا امیدوار ہون کہ یہ جو میرے آنے مین دیر ہوئی یہ بھی معاف ہو گویہ بندہ کا
مستحق ہی اور یہ میری خطا ایسی نہین کہ عفو کیجاے مگر تم خداوند سے امید عفو ہی یہ جو اسنے کہا ارزرنگ نے

مسکرا کے کہا کہ تیری سب تقصیرین معاف ہین اور تیرا ہدیہ بہ بل قبول ہی کیونکہ میری ذات رحیم ہی خطا بخش عطا پوش ہی
تیرے سب گناہ عفو کیے تیرا بڑا مرتبہ ہوگا پہن نے تقدیر کی کہ تو ہمیشہ زندہ رہے گا یہ کہکر لعل اُسکے ہاتھ سے لیا
اور سخنگان سے کہا کہ یہ لعل بہت حفاظت سے رکھنا مین اپنی معشوقہ کو بوقت شب عروسی حالت تخلیہ مین
جب مین اور وہ ہونگی اور مین اُسکی صورت دیکھونگا تو دیکھونگا دوسرے یہ ایک میرے بندہ مقرب کا نذر دیا
ہوا ہی سخنگان نے لعل لے لیا اور مسکرا کر کہا کہ وہ دن تو دور ہوگا جسکی آپکو امید ہی ایسا نہو کہ تقدیر
پلٹ جائے ارژنگ مسکرا کر رہ گیا جب مسکراتا ہی تو معلوم ہوتا ہی کہ تو ہنستا ہی اُسکے بعد سرخ پوش کو حکم دیا
کہ بٹھوا تنے عرصہ مین ایک تخت برابر تخت ارژنگ لاکر بچھا دیا گیا ارژنگ نے سرخ پوش سے کہا کہ اب بیٹھو
اُسنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ مین خداوند کے روبرو بھلا تخت پر بیٹھ سکتا ہون تخت نشینی آپ کے لائق ہی
مین ایک ادنے بندہ ہون بھلا یہ کب زیبا ہی کہ خداوند کے روبرو تخت پر بیٹھون مجکو ایک گوشہ بارگاہ مین
ایک جگہ ملجائے کہ مین بوریا بچھا کر مثل غلامون کے بیٹھون اور کوئی خدمت ہو کہ مین اُسکو بجا لاؤن
تاکہ میری بخشش کی صورت ہو قسم ہی مجکو آپ کے عزت وجلال کی مین کبھی تخت پر آپ کے روبرو نہ بیٹھونگا
ہان جب یہان سے اپنے ملک کو آپ کی خدمت سے واپس جاؤنگا تو پھر صاحب تخت ہونگا یہ سنکے ارژنگ
نے کہا کہ آپکے لیے کرسی لاؤ فوراً کرسی مرصع کا حاضر کی گئی مگر سرخ پوش نے گردن کرسی پر کی نہین بیٹھتا تھا
مگر ارژنگ نے مجبور کرکے اُسکو بٹھایا جب وہ سلام کرکے بیٹھ چکا تو دیو کے سردار بھی مجرا کرکے علے قدر مراتب
بیٹھ گئے جب سب بیٹھ چکے تو سرخ پوش نے دست ادب جوڑ کر بہت ادب کے ساتھ عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو یہ
عبد گنہگار کچھ حال دریافت کرے جسمین مجھ عقل کام نہین دیتی ہی ارژنگ نے کہا کہ اجازت ہی دریافت
کرو اُسنے عرض کیا اول تو یہ امر ہی کہ یہ راز میرے اوپر ظاہر کیا جائے کہ باوجود کہ مین بندہ ہون خداوند رحیم و کریم
و آبا و اجداد بھی بندے تھے اور یہ ساری ثروت و حشمت عطا کی ہوئی خداوندون کی ہی مگر یہ معاملہ خداوند
گذرے اور اس بندے کو نہ یاد کیا یہان تک کہ عاجز ہوکر بالاے آسمان چلا ہوا کر تشریف لے گئے اس مین کیا
راز تھا کہ میرے آبا و اجداد اسی امید مین رہے مین بھی اسی امید مین رہا میرے برادر بزرگ کہ جنکی حکومت
بہت بڑی تھی وہ بھی بیچارے اسی امید مین رہے اور آخر کو یہ حسرت لیکر خدمت مین خداوند کی چلے گئے
مگر یہ امر اُنکی خوش اعتقادی کا تھا کہ گو اُنکو خدمت مین خداوند کی نہ آنا نصیب ہوا مگر کام مین خداوند کے
جان دی یعنی خداوند کے لشکر کے شریک ہوکر اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوے مع اپنے وزیر کے دوسرا امر
یہ ہی کہ جبکہ خداوند نے طلب فرمایا تھا تو کیون اسقدر عجلت کرکے خاور سے کوچ فرمایا مین نے سنا ہی
کہ خداوند کا قصد اب اہل اسلام سے مقابلہ کرنے کا نہین ہی بلکہ کوئی برجیس ہی پہلے اُسپر لشکر کشی فرمائینگے
گو مجکو اس سے کوئی بحث نہین ہی کہ کیون نہین اہل اسلام سے مقابلہ کیا جاتا ہی برجیس سے کیون مقابلہ
ہوتا ہی مجکو تو خداوند کی حرکت سے غرض ہی مگر کچھ تو ہم بھی آگاہ ہون مجکو یہ خیال ہوتا ہی کہ اگر مین اس
صحرا مین اتفاق سے نہ وارد ہوتا اور راہ سے خاور مین جاتا تو خداوند کی زیارت سے محروم رہتا اس
زحمت پر بھی خداوند کی قدم بوسی نہ حاصل ہوتی یہ سنکے ارژنگ نے جواب دیا کہ یہ تقدیر تو ہو چکی تھی
کہ میرے اور تمھارے اس صحرا مین ملاقات ہوگی کیونکر نہ ملاقات ہوتی کیونکہ کوئی تقدیر میری خلاف
نہین ہوتی ہی بلکہ ایسی پوری ہوتی ہی کہ جسکی کچھ حد نہین ہی کیونکہ مین خوب سوچ سمجھکر تقدیر کرتا ہون اور
تیرے اُن دونون سوالون کا جواب میرا وزیر سخنگان دے گا کیونکہ مین نے کچھ راز خداوندی سے اُسکو بھی
آگاہ کر دیا ہی یہ کہکر سخنگان سے کہا کہ ہان اپنے سوالون کا جواب دو مجکو یہ دماغ کب ہی کہ مین اتنی بڑی تقریر کا

جواب دون سختگان نے یہ سنکر سرخ پوش کی جانب مخاطب ہوکر کہا کہ آپ مجھ سے سنین مین آپ کے سوالون کا جواب دیتا ہون یہ سنکر اپنے دل مین خیال کیا کہ اب اپنی بلا میرے سر پر ڈالی کیونکہ خود تو کوئی جواب دیتے بن نہین پڑا میرے اوپر ڈالا واقعی یہ ہی امر تھا کہ ارزنگ کے کوئی جواب نہ خیال مین آیا اسنے تصور کیا کہ یہ سختگان بہت عقلمند ہے وہ خوب جواب دیگا یہ ہی سوچکر سختگان کے سر پر ڈالا تھا بس اب سختگان نے خیال کیا کہ کیا جواب دون خوب ارزنگ نے مبتلاے بلا کیا ہی خیال کرتے کرتے سمجھ مین جواب آگیا کہا کہ اے سرخ پوش یہ جو تمنے سوال کیا کہ تمکو یا میرے آبا و اجداد کو کسی خداوند نے نہین طلب کیا گو کہ ہم لوگ انکے بندے تھے اسکا یہ جواب ہے کہ ان دونون خداوندون نے یہ تصور کیا تھا کہ ہمارے زمانے کے بعد ارزنگ خدا ہوگا جو کہ میرا پوتا اور زمرد کا بیٹا ہوگا اگر ہم سب اپنے بندون کو بلا کر اہل اسلام سے قتل کرا ڈالین یا انکا مذہب ہمارے بندے قبول کرلین اور تمام دنیا مین خدا پرستون کی حکومت ہوجاے تو انکی کون مدد کرتا اور کون انکی خدائی کو مانتا انکی پرستش مین اپنی عقبے درست کرتا اسی خیال سے چھوڑ دیا تم لوگون کو نہین طلب کیا تاکہ تم لوگ انکی شرکت کرکے انکی خدائی کو ترقی دو اور یہ جو تم نے کہا کہ میرے بڑے بھائی نے اپنی جان وی خداوند کے کام مین وہ کون تھے سرخ پوش نے کہا کہ حاکم قلعہ سیہ تاب قہران سیہ پوش کج گردن یہ سنکے ارزنگ نے کہا کہ وہ تمھارے بھائی تھے سرخ پوش نے کہا کہ جی ہان سختگان نے کہا کہ خیر خوب انھون نے خداوند کی مدد کی جیسے خداوند کے لشکر کی مدد کی ویسے انکی مدد کی بس تمھارے آبا و اجداد کو جو خداوند لقا زمرد نے نہین طلب کیا نہ تمھارے بھائی کو تو یہ مصلحت تھی کہ تم انکے زمانے مین انکے شریک ہو ورنہ کون اہل اسلام سے مقابلہ کرتا یہ سبب تھا جو نہ طلب کیا دیکھو تمھارے بھائی کی اسطور سے شرکت خداوندون نے مقرر کی تھی اور یہ جو تمنے کہا کہ خداوند نے اہل اسلام کا مقابلہ ترک کرکے برجلیس پر جو لشکر کشی کا قصد کیا اسمین دو سبب ہین اول تو یہ کہ اسنے ایک نئے مذہب کے رواج دینے مین کوشش کی ہے اور بہت سے لوگون کو گمراہ کر رکھا ہے دین آفتاب پرستی کو ترقی دے رہا ہے دوسرے یہ کہ اسکی تسخیر پر خداوند فریفتہ ہوے ہین اس سے پہلے طلب کیا اسنے انکار کیا اب خداوند کی حالت اسکے عشق مین خراب ہوئی صبر نہ ہوسکا کسی کا انتظار نہ کیا لشکر لیکر اسکی طرف کوچ فرمایا اسمین یہ بھی امر ہے کہ اسی مقابلہ مین دونون کام انجام پذیر ہونگے یعنی خداوند اپنی معشوقہ کو بھی حاصل کرینگے اور اسکو اس گمراہی کی سزا دینگے یہ سبب تھا جلدی کوچ کرنے کا اتنو مین نے کل تمھاری باتون کا جواب دیا مجکو تو یہ سبب معلوم تھے آئندہ جو خداوند کو معلوم ہون اسکا مجکو علم نہین ہے یہ کہکر ارزنگ سے کہا کہ کیون خداوند جو سبب مین نے عرض کیے اور انکے سوالون کا جواب دیا یہ ہی یا اور کچھ اسکے خلاف ہے ارزنگ نے کہا یہ ہی ہے بلکہ یہ بھی نے تقدیر کی تھی کہ تم لوگون کو نہ طلب کیا جائے تم لوگ میری خدائی کے بندوبست مین شریک ہو ورنہ یہ ممکن تھا کہ ہزارون شہر تباہ ہوگئے ہر مقام پر خداوند پناہ لینے گئے تمھارے ملکون کی طرف نہ آئے صرف یہ میری تقدیر کی ہوئی تھی کہ اگر کل بندے خداوند ہوجاتے یا قتل ہوتے تو اسوقت کیونکر میری خدائی کو ترقی ہوتی مجکو اور بندے پیدا کرنے پڑتے یہ سنکے تمام اہل دربار نے مع سرخ پوش اور اسکے سردارون کے کہا کہ خداوند سچ ارشاد کرتے ہین آمنا و صدقنا ارزنگ نے کہا کہ مین نے چند راز خدائی سے سختگان کو بھی آگاہ کردیا ہے ایسے ایسے جواب دے لیتا ہے جیسا کہ ابھی اسنے جواب دیے یہ سنکے سختگان نے عرض کیا کہ یہ آپکی عنایت ہے ورنہ آپ کس لائق ہین بندہ سب لائق ہے اگر تو یہ مین بھول گیا آپ سب لائق ہین بندہ کسی لائق نہین ہے یہ سب میری جوتیون کا صدقہ ہے اگر تو یہ سب آپکی پاپوشون کا صدقہ ہے کہ میرا یہ مرتبہ ہے سختگان کی ایسی باتون پر تمام اہل دربار بہت خصوصاً سرخ پوش و اسکے ہمراہی اور رہا تھا بانہ کر عرض کیا کہ خداوند یکا و زیر بہت مسخرہ ہے ارزنگ نے کہا کہ اسکا باپ و دادا

میرے باپ دادا کی درگاہ مین عہدۂ شیطانی پر مقرر تھے وہ بھی ایسے سخرے تھے مگر مین نے یہ عزت کی کہ اسکو عہدہ وزارت دیا مگر اب مین بھی اسکو وہی عہدہ دونگا یہ سنکے سخنگان نے کہا کہ وہ عہدہ تو خوب ہی طوق طلائی تو ملتا ہی وزارت مین کیا ہی سوائے تنخواہ کے اور کیا ملتا ہی اسمین تو بہت کچھ حصول ہو جاتا ہی یہ سنکے ارژنگ نے کہا کہ مین تقدیر کرتا ہون کہ بعد اپنی شادی کے تجکو عہدۂ شیطانی اپنی درگاہ کی دونگا جبکہ خدا پرستون پر لشکر کشی کرونگا سخنگان خوش ہوگیا ادھر سرخ پوش نے عرض کیا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون اپنے لشکر کو جاتا ہون ارژنگ نے کہا کہ اپنے لشکر کو بھی میرے لشکر مین شامل کر دو سرخ پوش نے کہا بہت خوب اسوقت اپنے سرداران سے کہا کہ مین تو یہان حاضر ہون تم جاکر میرا کل لشکر لے آؤ جہان بارگاہ خداوندی برپا ہوا کریگی میری بھی بارگاہ اسی مقام پر برپا ہوا کریگی جہان لشکر خداوند فروکش ہوگا اسی مقام پر میرا بھی لشکر اترا کریگا یہ سنکے وہ سردار گئے اور جو کچھ خیمہ وغیرہ برپا ہوے تھے اُنکو اکھڑوا کر اور کل لشکر کو لیکر اسیوقت لشکر ارژنگ مین داخل ہوے کیونکہ ابھی تک کل لشکر اسی طور سے کھڑا ہوا تھا ابتک خیمہ وغیرہ نہین برپا ہوے تھے دوسرے سردار لشکر ابھی اپنے خیمون مین نہین داخل ہوے تھے لشکر کیونکر پڑاؤ کرتا یہان سردارون نے لاکر جاے معقول تجویز کرا کے لشکر کو اترنے کا حکم دیا اب خیمہ وغیرہ برپا ہوے ادھر تھوڑے عرصے کے بعد ارژنگ نے دربار برخاست کیا سب اٹھ آکر اپنے اپنے مقام کو گئے سرخ پوش بھی اپنی بارگاہ کی طرف چلا یہان اسکی بھی بارگاہ برپا ہو چکی تھی یہ بھی اپنی بارگاہ مین داخل ہوا اسکی سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے وہ دن اتنا تمام ہوا رات آئی پھر ڈنکا دربار کا ہوا تمام کا دربار آراستہ ہوا سرخ پوش بھی دربار مین آیا کل اہل دربار حاضر ہوے ارژنگ تخت پر متمکن ہوا ادھر اُدھر کی گفتگو ہونے لگی کہ ارژنگ نے کہا کہ پرسون مین یہان سے کوچ کرونگا کل اور یہان کی سیر کرونگا منوچہ سے کہ لشکر سرخ پوش بھی آسودہ ہوے کیونکہ یہ لوگ ایک ماہ کے تھکے ہوے ہین یہ بھی راحت پالین سرخ پوش نے کہا کہ جیکو اختیار ہی مین حاضر ہون جب آپ کوچ کرین مین آپ کے ہمراہ ہون ارژنگ نے کہا کہ کل اور سیر کرلین اور اپنی قدرت تمکو دکھالین کہ دیکھو یہ ہمنے اپنی قدرت سے صحرا پیدا کیا ہی سرخ پوش نے کہا کہ یہ جو کچھ کارخانہ ہی سب آپکی قدرت کا نمونہ ہی ارژنگ نے کہا یہ تو بتاؤ کہ تم اپنے ملک مین کسکو حاکم کر آئے ہو کوئی زبردست ہی یا کوئی کمزور ہی سرخ پوش نے کہا کہ وہ آپکا بندہ ہی میرا فرزند ہی سرخاب بہت زبردست ہی اگر کوئی عظیم لشکر کشی کرکے آئے گا وہ مقابلہ کرے گا اول تو کوئی ادھر نظر ہی نہین کریگا ارژنگ نے کہا کہ تمھارے ملک ہین اسکے بعد میرے بھائی کے ملک ہین ارژنگ نے کہا کہ تمھارے قبضے مین کسقدر ملک ہین اور تمھارے بھائی کے قبضے مین کسقدر ملک ہین سرخ پوش نے عرض کیا کہ آپ اُنکے ملکون کا کیا حال دریافت کرتے ہین بھائی کے قبضے مین ایسے ایسے ملک ہین کہ جسقدر میرے کل ملک کی آمدنی ہی اُنمین سے اُنکے ایک ملک کی چوتھائی حصہ کی آمدنی ہوگی جسقدر میرے کل ملکون کی وسعت ہوگی اُتنا بڑا اُنکے ایک ملک اُنکے قبضے مین ہی سوا بڑے بڑے بادشاہ اُنکو خراج دیتے ہین اور چار ملک کے بادشاہ مجکو خراج دیتے ہین مین اُنکو بھی اپنے بھائی کو خراج دیتا ہون جو کہ اُنکا دارالحکومت ہی وہ اتنا بڑا شہر ہی کہ بعض محلے اُسکے ایسے ہین کہ جو کہ فقط ایک شہر کے ہونگے چالیس پچاس لاکھ آدمی اُسمین رہتے ہین مسافر تو جو گنتی مین ہی نہین ہی بہت بڑے بادشاہ ہین اُس اطراف و جوانب مین جب کسی پر کوئی عظیم چڑھکر آتا ہی تو اُنکی فوج جاکر مدد کرتی ہی اور وہ لڑائی فتح کرتی ہی اُنکا فرزند جو کہ اب بادشاہ ہوا ہی اُنکے قتل ہونے کے بعد اتنا بڑا زبردست پہلوان ہی کہ اُس سرزمین کا رستم کہلاتا ہی مہران گج گردن اسکا نام ہی وہ سپہ سالار اُنکے ملک مین اُنکے ارژہ کے لڑکے تھے کہ جو اسیوقت اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین ایک کا نام تہمار فیل زور گردن میانی ہی دوسرے کا بہران شیر زور نام ہی جب آپکا پہلوان اُنکے قلعہ کے قریب پہونچا تھا تو اُسنے اُنسے مدد

چاہی تھی وہ مع ایک اپنے سپہ سالار یعنی **بہران شیر زور** سکے وزیر نے اپنے وزیر جو کہ زمانہ سابق مین سپہ سالار تھا بسبب پیرانہ سالی کے بھائی صاحب نے وزیر کیا اُسکے دونون بیٹون کو جو کہ بدرجہ اُس سے قوی تھے اپنا سپہ سالار مقرر کیا تھا ایک کو دست چپ کا دوسرے کو دست راست کا یہ دونون سپہ سالار اُسی وزیر کے فرزند تھے خلاصہ یکمع تین لاکھ سپاہ کے کوچ کیا کوئی قلعہ ہی **قمر بخش** اُسپر مقابلہ ہوا پہلے اہل اسلام نے شکست کھائی پھر اُنکی کمین سے مدد آئی ہوئے والی بات جب قلعہ پر یورش کرکے اُنکا پہلوان پہونچ گیا اُسوقت اُنکی مدد آئی کوئی شہر یار تھا اُسنے آکر اُنکے پہلوان کو قتل کیا بھائی صاحب کو قتل کیا وزیر کو **بہران** کا پتہ بھی نہ لگا کہ کیا ہوا کون اُسکو میدان جنگ سے اُٹھا لے گیا بھائی صاحب کی فوج دولاشے مع بادشاہ وزیر کے لیکر بھاگی اُنکی فوج اپنے افسر کی لاش لیکر بھاگی جب یہ خبر **مہران** کو پہونچی اُسنے اپنی بُری حالت کی مجھکو خبر کی مین نے جاکر اُسکو تخت پر بٹھایا اب اُسنے قصد کیا کہ مین جاکر اپنے باپ کے قاتل کو قتل کرون اُس سے عوض خون لون لہذا وہ بھی مع تین لاکھ سپاہ اور اپنے سپہ سالار کے جو کہ بہت قوی ہی اور اُستاد بھی ہی بھائی صاحب اُسکو اپنے فرزند کے پاس چھوڑ گئے تھے کوچ کیا ہی دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی خداوندہ لڑکا ہمہ صفت موصوف ہی اول تو یہ کہ وہ حسین بہت ہی دوسرے یہ کہ جری بہت ہی اور خلق کی تو کوئی حد نہین ہی یہ **سنگے ارزنگ** نے کہا کہ ایک نامہ مین نے اُسکو بھی روانہ کیا ہی اب معلوم ہوا کہ **مہران** تمہارا عزیز ہی ابھی تک اُسکے پاس سے نامہ بر واپس نہین آیا ہی مین نے بہت سے نامے روانہ کیے ہین کئی بادشاہون کو طلب کیا ہی اُنمین سے ایک تم آئے ہو دیکھیے اور لوگ کب آتے ہین اور **مہران** کے پاس سے کیا جواب آتا ہی **سرخ پوش** نے عرض کیا کہ اگر آپکا نامہ اُسکو ملگیا تو وہ ضرور مع لشکر ادھر آئیگا اور رطرف نہ جائیگا اگر نہ ملا تو وہ مجبور ہی اب جب نامہ پر آئیگا تو حال معلوم ہوگا **ارزنگ** نے کہا کہ ہان ایک مرتبہ **سخنگان** بولا کہ ای **سرخ پوش** اب تم کیا کروگے اپنے برادرزادے کو خراج دوگے **سرخ پوش** نے کہا کہ ہان اس مین کوئی کلام بھی ہی **سخنگان** نے کہا کہ تم خود کیون نہین اُس سے خراج لیتے ہو اُسکے باپ کی حکومت پر کیون نہین قبضہ کرتے ہو کیونکہ یہ حکومت تو موروثی ہی **سرخوش** نے کہا کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہی جسقدر ملک کہ علاوہ شہر سیہ تاب کے ہین وہ سب برادر صاحب اور اُنکے فرزند نے بزور شمشیر حاصل کیے ہین شہر سیہ تاب موروثی ہی پھر مین کیونکر قبضہ کرون دوسرے مین اُسکا کسی حالت مین مقابلہ نہین کرسکتا ہون نہ میرے پاس اُسقدر لشکر ہی نہ مین اُتنا زور رکھتا ہون کہ مقابلہ کرون اور اُس سے کیا حاصل کہ جھوٹے سے مقابلہ کرکے اپنی آبرو برباد کرون جبکہ بھائی صاحب حیات تھے جب تو مین نے مقابلہ کیا نہین اب کیا کرون دوسرے بڑے بڑے احسان اُس لڑکے اور بھائی صاحب کے میرے اوپر ہین ہمیشہ اُنھون نے میری مدد کی مین احسان فراموش نہین اور مین باپ کے بچے سے مین کیا مقابلہ کرون خلق مجھکو کیا کہے گی تیسرے جبکہ اُسکے باپ کے مرنے کی خبر آئی وہ خود ترک حکومت کرکے بیٹھا تھا اور مجھکو طلب کیا تھا کہ اگر حکومت پر قبضہ کرو مین تارک سلطنت ہوتا ہون مین نے خود اُسکو تخت پر بٹھایا اور حکومت پر راضی کیا ایسی حالت مین مین ضرور اُسکی اطاعت کرونگا وہ میرے بھائی کی نشانی ہی اور بہت بڑی وجہ یہ ہی کہ مین اُس سے کسی صورت نہین لڑسکتا ہون وہ ہر طرح مجھ سے قوی ہی نہ مجھکو زر بل ہی نہ بازو بل ہی اور میرے نزدیک جیسے **سرخاب** ویسے **مہران** **سخنگان** نے کہا کہ تمنے بہت بڑی غلطی کی کہ جب وہ خود تمکو حکومت دیتا تھا تو تمکو ضرور قبضہ کرلینا تھا اُسکو گرفتار کرنا تھا **سرخ پوش** نے کہا کہ میرا کمین نشان بھی نہ معلوم ہوتا نہ میرے ملکون کا تمام لشکر اُسکا فوراً بگڑ جاتا اور مجھکو گرفتار کرلیتا اگر مین مقابلہ کرتا از شہر سیہ تاب تا شہر سرخابیہ جسقدر ملک تھے سب اُسکے شریک ہوتے

میرا کوئی شریک نہوتا خصوصاً جو بادشاہ کہ مجکو خراج دیتے ہین وہ بھی میری شرکت ترک کرتے مہران کی شرکت
کرتے کیونکہ اُسی کے زیر کیے ہوے ہین صرف اُسکے کہنے سے مجکو خراج دیتے ہین تو مین مہران سے دشمنی کرکے ایک
عالم کو اپنا دشمن کرتا سخنگان نے کہا کہ اگر یہ امر تھا تو تمنے بڑی عقل مندی کی اب یہ بتاؤ کہ سب بادشاہ اُسکے
ہمراہ ہونگے اُسنے کہا کہ نہین اُسکا حکم ہی بلکہ یہ ہی حکم بھائی صاحب کا تھا کہ جب تک ہم طلب نہ کرین تم
اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنا اگر اُسکے خلاف کروگے تو ہم اُسکی تمکو سزا دینگے تو کوئی بادشاہ ہمراہ نہوگا یہ کہکر اُسنے کسی کو
خبر نہین کی ہی صرف اپنے باپ کے مرنے سے تو آگاہ کردیا ہی اور یہ خبر کردی ہی کہ اب مین حاکم ہوا ہون تم سب
مجکو خراج دو وہ کیون ہونے لگے کیونکہ اُسکا یہ قول ہی کہ مردہ وہ ہی جو مدد غیر سے انکار کرے اور جہان تک
ممکن ہو اپنے قوت بازو سے کام لے وہ مرد نہین ہی جو دوسرون کے بھروسے پر حکومت کرے خداوند نے
کیا کم مجکو لیاقت عطا فرمائی ہی کہ جو مین اورون کی مدد کا خواستگار ہون اپنی بہادری مین یہ وحشیانگاون
کہ اگر ہم نہوتے تو کبھی مہران یہ لڑائی نہ فتح کرسکتا بدین وجہ جب کبھی گیا ہم تن اپنی فوج لیکر اُسکے مقابلہ گیا
باپ کو بھی نہ جانے دیا نہ معلوم ایکی کیا تھا جو بھائی صاحب گئے تھے اُسکا انجام یہ ہوا کہ قتل ہوے اگر
مہران جاتا تو ضرور یہ لڑائی بھی فتح ہوتی اُسکی لڑائی کا طریقہ اور ہی پہلے وہ کسی پر زیادتی نہین کرتا ہی جہانتک
ممکن ہوتا ہی صلح سے کام نکالتا ہی جب حریف اُسکے کہنے پر عمل نہین کرتا ہی تو وہ مقابلہ کرتا ہی اُسکا طریقہ یہ ہی
کہ پہلے کسی پر وار نہین کرتا ہی جب اُسکی ضرب سے بچ لیتا ہی تو اپنی ضرب کرتا ہی کسی کے ساتھ مکر و فریب
نہین کرتا ہی اہل اسلام کی بہادری کی بہت تعریف کرتا ہی اکثر اُنکے قواعد جنگ کو پسند کرتا ہی یہ بھی بڑی آئین
کی ہی کہ مرہٹے کرنے مین سبقت نہین کرتا ہی کہتا ہی کہ یہ لوگ بڑے بہادر ہین اُنسے مقابلہ ہو تو جوہر مردی و مردانگی متحملین
اور سب بودے ہین کوئی قوم بہادر نہین ہی اکثر جنگ نامے خدا پرستون کے دیکھا کرتا ہی سرخ پوش نے
مہران کی بہت تعریف کی سخنگان نے کہا کہ اگر آپ کے خلاف نہو تو مین ایک بات عرض کرون جو کہ میری
عقل مین آئی ہی سرخ پوش نے کہا کہ بیان کرو سخنگان نے عرض کیا کہ میرے نزدیک تو وہ پوشیدہ
مسلمان ہین کسی مصلحت سے نہین ظاہر کرتے تم مین اہل اسلام کی تعریف کرنا اُنکے طریقون پر عمل کرنا اُسکی
دلیل ہی یہ سننا تھا کہ نہایت غیظ سرخ پوش کو آیا مارے غصے کے کانپنے لگا اور نیور بدلکر کہنے لگا
کہ اگر تو خداوند کا ملازم و وزیر نہوتا تو مین تجکو اُسکی سزا دیتا کیا کرون خداوند کا پاس مانع ہی
ہا رہون مگر یہ کہے دیتا ہون کہ میرے منہ پر تو تونے یہ کلمہ کہا مگر مہران کے منہ پر نہ کہنا وہ خداوند کا
پاس نہ کرے گا زبان تیغ سے تجکو اُسکا جواب دیگا کہ ضرب تلوار سے تیرے دو پرکالے کرے گا وہ بہت
صاحب غیظ ہی ہر وقت اُسکی آنکھون سے خون ٹپکا کرتا ہی وہ اپنے روبرو کسی کو نہین خیال مین
لاتا ہی اور امر بھی اصل مین یہ ہی کہ کوئی ہم پلہ اُسکا نہین اسوقت خداوند کے دربار مین بڑے بڑے پہلوان
زبردست موجود ہین مگر میری نگاہ مین ایک بھی اُسکے سپہ سالار کے مقابل نہین ہی اُسکا تو اور ہی مرتبہ ہی جو
خداوند کے سپہ سالار ہین اُنکے ایسے تو اُسکے لشکر کے سوار ہین نہ معلوم کیا بجوگ پڑا کہ اُس لشکر نے
شکست کھائی کوئی نہ کوئی امر ضرور ہوا ورنہ ممکن نہ تھا کہ شکست کھاتا مگر یہ خیال رہے کہ
شاید وہ آجاے تو اُسکے روبرو ایسی گفتگو نہو وہ ابھی طفل ہی وہ یہ نہ خیال کریگا کہ یہ سخرہ ہی
وزیر خداوند ہی فوراً ایک وار مین دو حصہ کریگا اور اگر کوئی اور بولے گا تو وہ بھی قتل
ہوگا اسی مقام پر کشت و خون ہونے لگے گا یہ سنکے ارزنگ نے کہا کہ ای سرخ پوش تم
اُسکی بات کا برا نہ مانو یہ اسی طور سے بکا کرتا ہی ہم خداوند ہوکے تو برا مانتے نہین ہین تم کیون برا

مانتے ہو سرخ پوش نے کہا کہ مین تو نہین برا مانتا ہون مگر مہران ضرور برہم ہوگا آئندہ انکو اختیار ہی ارزنگ نے کہا کہ اسکو تمنے سمجھا دیا ہی یہ خود بھی ایسا بے عقل نہین ہی کہ ایسی حرکت کرے جو کہ خلاف ہو سرخ پوش اسکے خاموش ہو رہا تھوڑی دیر تک دربار مین بیٹھا رہا اسکے بعد رخصت ہو کر اپنی بارگاہ کو چلا گیا اسکے سردار بھی اسکے ہمراہ چلے گئے جب دربار مین صرف ارزنگ کے اہل دربار رہے تو ارزنگ نے سخنگان سے کہا کہ تو میرے ساتھ مذاق کرتے کرتے ہر ایک کے ساتھ مذاق کرنے لگا یہ اچھی بات نہین ہی ایک نہ ایک دن ذلیل ہوگا سخنگان نے کہا کہ مین کیا کرون مجھ سے نہ رہا گیا سرخ پوش نے اپنے برادر زادے کی اسقدر تعریف کی کہ جسکی کوئی حد نہین بعض باتین ایسی بیان کین کہ جو خدا پرستون کی ہین تب مین نے جلکر کہا کہ وہ پوشیدہ طور سے خدا پرست ہین ای خداوند آپ اسوقت کا میرا کہنا یاد رکھین کہ یا تو یہ خدا پرست ہم ہو جائے گا کہ انکی اس تقریر سے یہ امر ثابت ہوتا ہی جو کہ اسوقت سرخ پوش نے کی ہی ارزنگ نے کہا کہ نہین یہ امر نہین ہی بلکہ یہ لوگ بڑے مذہب کے پختہ معلوم ہوتے ہین سخنگان نے کہا کہ جو پختہ ہوتے ہین وہ ہی تو بچے ہو جاتے ہین ارزنگ نے کہا کہ ہمکو اس سے کیا اور ہمارا کیا ہوگا اسقدر لوگ ہمسے پھر گئے تو ہمارا کیا بنا لیا جو یہ بنا لینگے یہ گفتگو کر کے ارزنگ نے دربار برخاست کیا جا کر آرام کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے ادھر سرخ پوش نے اپنے سردارون سے کہا کہ ایک تو مجکو امید نہین ہی کہ مہران یہان آئے شاید آ گیا تو ضرور اس سخنگان کی ذات سے فساد ہوگا اسوقت مین اسکی شرکت کرونگا خداوند کا کچھ پاس نہ کرونگا کیونکہ میرے اسکے تو عزیزداری ہی میرے فرزند کی جگہ ہی دوسرے میرا اسکا ملک ملا ہوا ہی مین کیونکر نہ اسکی شرکت کرونگا اگر نہ آیا تو میرے اور خداوند کے خود بگڑ جائیگی اسکی مین نے طرح دی اور کچھ جواب نہین دیا اسکی جو سخنگان کچھ کہے گا مین ضرور جواب دونگا اگر وہ اسکے خاموش ہو رہا تو خیر ورنہ مین اسکو قتل کر ڈالونگا مین صرف بادشاہ نہین ہون بلکہ سپاہی بھی ہون مین انمین کا نہین ہون مرغ زرین بنا کر بٹھا دیا سوائے بیٹھے رہنے کے کوئی کام نہین ہی اگر وقت پڑا تو چونچ دکھا کر بھاگے اور کہا کہ اگر جان ہی تو اور سلطنت ملجائیگی اگر ہم خود ہونگے تو حکومت کو کیا لیکر جائینگے تو یہ میرا قول نہین ہی مین آبرو کے وقت جان کو جان نہین جانتا ہون میری دولا کو سپاہ اس ساری سپاہ کو کافی ہی یہ لوگ جو ہمیشہ اہل اسلام سے بھاگے ہین تو ایسے ہی بودے تھے وہ لوگ واقعی بہادر ہین اس عصر روزگار مین شجاع دہر مین آنسے یہ کیا مقابلہ کرینگے دیکھو تو پہلے مجکو نہ معلوم تھا کہ تمنے کیون نہ قبضہ کر لیا کوئی دنیا کا خون سفید نہین ہو گیا تھا کہ مین بھتیجے کو محروم کرتا اسکے باپ کے ملکون پر قبضہ کرتا اور وہ بھتیجا کہ جسکو مین نے خود پرورش کیا ہی میرے سر خاب سے کچھ بڑا ہو دوسرے مین کبھی مجلس سے سر پر ہوتا وہ بڑا بہادر ہی سردارون نے عرض کیا کہ ہم آپ کے سبب سے نہین بولے ورنہ اسکو اسکی سزا دیتے ایک کو وہ تم تم کر کے کلام کرتا ہی بڑا وزیر بنا ہی یہ نہین جانتا ہی کہ ہم کون ہین اور یہ کون ہین کیا کہین کہ اگر ہم جانتے کہ یہ لوگ ایسے ہین تو ہم آپکو کبھی ادھر نہ آنے دیتے بلکہ ہمارے نزدیک تو بہتر ہوگا کہ آپ یہان سے اپنے ملک کو کوچ فرمائین سرخ پوش نے کہا کہ یہ امر اب زیبا نہین ہی کہ اگر جائین اگر نہ آتے تو وہ اور بات تھی آ کر جانا تو بالکل خلاف مردانگی ہی کیونکہ لوگ یہ بھی طعن کرینگے کہ اہل اسلام کے خوف سے چلے گئے جب سنا کہ خدا پرستون سے مقابلہ ہی تو اسکا یہ خوف غالب ہوا کہ آ کر چلے گئے اب جو کچھ ہوا سو ہوا اس سے کیا حاصل سردار خاموش ہو رہے یہ لوگ تا دربارگاہ اسکے ہمراہ آئے کیونکہ رات زیادہ آ چکی تھی سرخ پوش جا کر اپنی بارگاہ مین سو رہا سب سردار اپنے اپنے مقام پر

چلے گئے جاکر سو رہے یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی ارزنگ نے نکل کر بارگاہ مین آکر دربار کیا سب درباری حاضر ہوے سرخ پوش بھی مع اپنے سرداردن کے آیا اپنے مقام پر بیٹھا کہ ارزنگ نے حکم دیا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ مین صحرا کی سیر کرون لہذا حکم دو کہ درباگاہ پر سواریان حاضر ہون آج دن بھر تمام صحرا کی سیر کرینگے یہ سنکے سخنگان نے حکم دیا فوراً مرکب دربارگاہ پر حاضر ہوے ارزنگ مع سردارون کے اٹھکر باہر آیا مرکب پر سوار ہوکر طرف صحرا کے براے سیر چلا سرخ پوش بھی مع سردارون کے ہمراہ تھا وہ صحرا دیکھا کہ جو کسی کی نظر سے نہ گذرا تھا سیر کرتے ہوے دور نکل گئے ایک مقام پر بہت درخت سایہ دار تھے سبکے سب اُن درختون کے نیچے مرکب روک کر کھڑے ہوگئے اُس مقام پر ایک بہت بڑا ٹیکرا تھا کہ وہ تمام گیاہ وسبزہ سے زمردگون ہو رہا تھا اُسکے اوپر بہت سے درخت سایہ دار لگے ہوے تھے ارزنگ نے کہا کہ اس ٹیکرے پر چلکر کھڑے ہون یہان سے اُس مقام پر بہت سایہ ہی یہ سنکے سبکے سب بموجب حکم ارزنگ اُس ٹیکرے پر آئے اور کھڑے ہوکر ادھر اُدھر دیکھنے لگے سخنگان کی جو ایک جانب کو نظر جاتی ہی کیونکہ اُسپر سے بڑی دور تک کا حال معلوم ہوتا تھا تو اُسنے دیکھا کہ ایک غبار عظیم بلند ہی کہ جسنے سپہر دوار کو گرد برد کردیا ہی ایک اور زیر آسمان آسمان خاکی بنکر تیار ہوگیا ہی اسقدر غبار بلند ہی کہ روے آفتاب اُس غبار مین پوشیدہ ہوا جاتا ہی یہ دیکھکر اسکے حواس جاتے رہے اسنے ایک مرتبہ ارزنگ سے کہا کہ اب لشکر کو واپس لے چلیے کیونکہ بہت زور سے آندھی اٹھی ہی دیکھیے وہ چلی آتی ہی سرخ پوش برابر ارزنگ کے مرکب پر کھڑا تھا اُسنے کہا کہ یہ زمانہ آندھی اٹھنے کا نہین ہی یہ تو فصل بہار ہی آج کل آندھی دیکھو کیسا یہ کیا تم کہتے ہو سخنگان نے کہا کہ اگر میرے کہنے کا یقین نہو تو خود ملاحظہ فرمالیجیے کہ وہ سامنے کیسا غبار بلند ہی ارزنگ نے اور سرخ پوش نے نگاہ اٹھاکر اُس جانب جو دیکھا تو واقعی غبار بلند نظر آیا تب تو ارزنگ نے کہا کہ ضرور آندھی ہی مگر سرخ پوش کے منہ سے نکل گیا کہ یہ غبار تو آمد سپاہ کا معلوم ہوتا ہی کہ جیسے کوئی لشکر عظیم آتا ہی اب تو سب اُسی طرف دیکھنے لگے اُس غبار کی یہ حالت ہی کہ برابر بلند ہوتا ہوا اُسی طرف کو چلا آتا ہی اور ترقی کرتا جاتا ہی اور یہ نوبت ہی کہ تاریکی ہوتی جاتی ہی بموجب اس شعر کے شعر: زگرد وغبار کہ شد برسپہر ۔ رہ رفتن خویش گم کرد مہر وہ غبار یہ آیا وہ آیا ایک آن واحد مین قریب اُس صحرا کے پہونچ گیا اُس غبار سے تلوارون کی جھنکار مرکبون کے سمون کی آواز صداے نقارہ آتی تھی اور نوکین سنانون کی مثل دندون کے چمکتی تھین یہ حالت سخنگان نے دیکھی سرخ پوش کی طرف منہ کرکے کہا کہ تم سچ کہتے تھے کہ یہ غبار آمد سپاہ کا ہی کوئی لشکر عظیم آتا ہی سرخ پوش نے یہ سنکر ارزنگ سے کہا کہ ابکی کوئی نہ کوئی سردار خدا پرستون کا تمہارے خروج کی خبر سنکے اور یہ سنکے کہ خاور پر قبضہ کرلیا ہی تمہارے مقابلہ کو ضرور آتا ہی یا خود بہرام خاوری ہی کہ لشکر جمع کرکے آتا ہی میرے نزدیک تو مناسب یہ ہوگا کہ لشکر مین چلو ارزنگ نے کہا کہ آتا ہی تو آنے دو ہمارا کیا بنالیگا کوئی ہو خواہ بہرام ہو خواہ کوئی اور خدا پرست ہو مین اُس سے مقابلہ کرونگا تیرا بیکار دم نکلا جاتا ہی اگر تجکو اہل اسلام کا اسقدر خوف ہی تو تو ہمارے ہمراہ کیون آیا خدا پرستون مین رہا ہوتا سخنگان نے کہا کہ مجکو کچھ خوف نہین ہی صرف یہ خیال ہی کہ یہ لوگ بڑے شوم دست ہوتے ہین جہان انکا ہاتھ لشکر پر لگا پھر وہ لشکر سلامت نہین بچتا ہی شکست پر شکست کھاتا ہی ارزنگ نے کہا کہ وہ زمانہ گیا اب اور وقت ہی مین مثل اُنکے نہین ہون کہ فقط کمر باندھون سب کو خاک سیاہ کردونگا جب میں نے تو لگا مین تقدیر کرچکا ہون کہ خدا پرست سبکے سب میرے ہاتھ سے قتل ہونگے اُنکا قاتل مین ہون والد بزرگوار دجد نامدار کا یہ خیال تھا کہ مین نے ان بندون کو عالم خواب مین پیدا کیا ہی اور موت بھی خوب ہی تو مین اپنے ہاتھ سے نہ قتل کرون کوئی اور قتل کرے وہ اسی فکر مین رہے آخر کو عاجز ہوہو کر چلا برلکر

چلے گئے ہین مثل اُنکے نکرونگا کوئی میرے تو پیدا کیے ہین نہین کہ مجکو رحم آئے ہین خاک سیاہ کرد ونگا سخنگان نے
کہا کہ آپ کو اختیار ہی مگر یہان سے شکر مین تو تشریف لے چلیے کیونکہ کہین ایسا نہو کہ وہ لوگ تھوڑے سے آدمیون سے
آپ کو دیکھکر اور آپکو نرغہ کرکے گرفتار کرلین تو کیا ہو ارزنگ نے کہا کہ کیا مجال اُنکی جو وہ میری طرف آنکھ اُٹھاکر
بھی دیکھ سکین ایک گردش چشم مین سب کو سنگ سیاہ کرد ونگا اگر اُنھون نے میری طرف کا قصد کیا ہین
اسی مقام پر سے اُنکے لشکر کی آمد کا تماشا دیکھونگا سخنگان نے کہا کہ آپکو اختیار ہی مجکو جو کچھ عرض کرنا تھا عرض کردیا
یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ گرد قریب اُس صحرا کے پہونچکر بلند ہوئی دامن گرد سے کئی سو تیغے تنگیان بادلے کی
باندھے ہوے شکون کے منھ پر ہمارے چڑھے ہوے گلاب کیوڑے کا چھڑکاؤ کرتے ہوے چلے آتے ہین
گرد وغبار کو ہٹاتے جاتے ہین کہ وہ سامنے سے ارزنگ کے گذر گئے ارزنگ مع سرخ پوش
اور سب سرداروں کے اُس ٹیلے پر کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی کہ ستون کے بعد قریب تین سو ہاتھیون کے کہ جنکے شکون پر
آئینہ لگے ہوے خرطوم مین زنجیر بن طلائی لپٹی ہوئین اُن پر فیلبان بہت عمدہ وردیان پہنے ہوئے پشتون پر
جلدار علم ہاتھون مین لیے ہوے کہ جنکے پھریرے سیاہ اُسپر تعریف لقا دزمرد تحریر ہی جو ارزنگ نے
دیکھا سخنگان سے کہا تو نے میری قدرت دیکھی کہ یہ بھی کوئی میرا بندۂ خاص ہی کہ میری تلاش مین اپنے
ملک سے چلا ہی سخنگان نے کہا کہ تو بیشک خداوند ہی ابکی اسنے کوئی کلام مسخرے پن کا نہین کیا اس
خیال سے کہ اگر مین مسخرہ پن کرونگا لوگ میری طرف متوجہ ہونگے لشکر کی آمد کا تماشا نہ دیکھ سکینگے
بس یہ کہکر ارزنگ پھر اُسی طرف دیکھنے لگا کہ جب وہ ہاتھی نکل گئے تو اُنکے عقب مین سانڈنی سوار
کیسی کیسی سانڈنیان تیز رفتار پر سوار چلے آتے ہین جب وہ بھی جا چکے تو کئی ہزار مرکبان بادرفتار
باسامان مرصع کار چاکر وردیان پہنے ہوے باگ ڈور مین پکڑے ہوے چلے آتے ہین ایسے خوبصورت
ہین کہ جنکا مثل ونظیر نہین ہی نازک ایسے کہ مگس کا بیٹھنا ناگوار ہوتا ہی اُنکے بعد خاص بردار خاصگیان طلائی
ہاتھون مین عوای لیے ہوئے چلے آتے ہین اُنکے بعد چوبدار عنٹ اُنکے بعد ماہی مراتب اور جلوس شاہی
جب یہ سب گذر گیا تو دیکھا کہ ڈنکا ہوتا ہوا نقیب ہا ادب باش کی صدا دیتے ہوے چلے آتے ہین اب
ارزنگ نے دیکھا کہ ایک جوان کوئی سولہ سترہ برس کا سن وسال چہرہ مثل آفتاب کے تابان
بہت خوبصورت مگر پہلوان قوی اس خوبصورتی پر کوئی اُسکی فربہی بدنما نہین معلوم ہوتی ہی بلکہ اُسکی
خوبصورتی پر دال ہی بازو بھرے بھرے سینہ چوڑا نفس گردن سر پر تاج رکھے ہوے گلے مین قبائے قلم کار
کمر مین شمشیر الماس نگار مرکب پر سوار برابر اُسکے ایک پہلوان کہ جسکا قد بہت بلند ہاتھ پانون بہت قوی
مثل فیل کے خود فولادی سر پر زرہ جسم مین مگر بہت چست چار آئنہ بر مین جوشن پوش دستانے فولادی
ہاتھون مین موزے پانون مین سلاح جنگ سے آراستہ برابر استہ نیزہ انھی کی زبان سنوانی مرکب پر رکھا ہوا
عنان گران درشت پر برابر اُس جوان تاجدار کے رکاب سے رکاب ملائے ہوے چلا آتا ہی علاوہ اُسکے
کئی ہزار سردار و افسر و پہلوان ہین کہ جو مثل اُسی پہلوان کے ہونگے یا کم مگر سب دریاے آہن مین
غرق ہین اُنکے عقب مین تخت شاہی لوہا تھیون پر کسا ہوا اُسپر نشیمن پڑا ہوا اُسکے عقب مین چار
لاکھ کا لشکر ہر ایک چلتہ پوش دوشن بدوش اپنے افسرون کے ساتھ پرے جمائے ہوے باجے
جنگی بجاتے ہوے بصد شان وشوکت چلے آتے ہین کوئی اُنمین ایسا نہین ہی کہ جسکے چہرے سے دلاوری نہ پیدا ہو اُنکے
عقب مین اثالا بارگاہ کا و دیگر سامان بازارین چلی آتی ہین جب اُس جوان پر ارزنگ کی نظر پڑی سخنگان
سے کہا کہ کیا خوبصورت جوان ہی لائق بارگاہ مین بیٹھنے کے ہی نہیں بارگاہ ہی مگر اُسکے ہمراہ پہلوان بھی خوب ہین

کو تم نگان تو اسکو پہچانتا ہی یا نہین اُسنے کہا کہ مین نے اس جوان کو کبھی نہین دیکھا کہ یہ کون ہی تب ارزنگ سرخ پوش کی طرف متوجہ ہوا کہ وہ برابر اسکے مرکب کے کھڑا تھا کہا کہ کیون سرخ پوش شاہ تم اس جوان سے واقف ہو اُسنے عرض کیا کہ جی ہان یہ میرا برادر زادہ ہی مہران کج گردن اسکا نام ہی اور یہ جو برابر اسکے پہلوان ہی یہ ہی اسکا سپہ سالار ہی اور وزیر کا فرزند ہی اور مہران کا اُستاد بھی ہی اور یہ مرکبون پر گرد و پیش انسران سپاہ و پہلوان لشکر و سرداران بارگاہ ہین اور عقب مین جو تخت خالی ہی اسی کا ہی تخت ہمراہ اسکے رہتا ہی کیونکہ جب مین نے اسکو تخت پر بٹھایا ہی تو اسنے اقرار کیا ہی کہ جب تک مین خدا پرستون سے والد کے خون کا عوض نہ لیلونگا اُسوقت تک تخت پر نہ بیٹھونگا مگر تخت میرے ہمراہ رہیگا اُسپر غاشیہ بردار رہیگا اور یہ لشکر بھی جو کہ عقب مین ہی اسوقت اسکے ہمراہ نہ تھا لشکر نہین ہی اسکے ماتحت سات آٹھ لاکھ کا لشکر ہی صرف اسقدر لیکر آیا ہی باقی کو شہر مین چھوڑ آیا ہی سرخ پوش نے اُسیوقت پہچان لیا تھا جب علم فوج دیکھے تھے کیونکہ یہ اپنے سامنے کو روانہ کرکے اپنے ملک کو گیا تھا یہ اُسیوقت بموجب حکم اپنے چچا کے لشکر کو لیکر برسے مقابلہ اہل اسلام چلا تھا اپنے باپ کا عوض لینے راہ مین ہیرون شہر ارزنگ کا نامہ بر پہونچا تھا جیسا کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی یہ اُدھر کو روانہ ہوا تھا کہ چلکر خاور مین خداوند سے ملاقات کرون اُنکا شریک ہوکر خدا پرستون سے مقابلہ کرون اپنے باپ کے خون کا عوض لون اُنکے قاتلون کو قتل کرون تو یہ خاور کو لشکر لیے ہوے جاتا تھا اُدھر ارزنگ نے جو سرخ پوش سے سنا کہ یہ مہران ہی تو بہت خوش ہوا اور اُس سے کہا کہ تم اپنے برادر زادے پاس جاؤ اُسکو میری خدمت مین لاؤ اُسنے عرض کیا کہ مین کیونکر جاؤن کیونکہ وہ تو مع لشکر چلا جاتا ہی اگر اس صحرا مین تمام کرتا تو کیا مضائقہ تھا مین مزدور اُسکے پاس جاتا نہ معلوم کدھر کا قصد رکھتا ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر مہران کی نگاہ ان لوگون پر پڑی اُسنے دیکھا کہ ایک ٹیلہ پر کئی سو آدمی مرکبون پر سوار میری طرف دیکھ رہے ہین انمین ایک بادشاہ معلوم ہوتا ہی چونکہ یہ ارزنگ کو پہچانتا نہین ہی اسلیے یہ خیال کیا کہ کوئی بادشاہ ہوگا اب جو دیکھتا ہی تو ایک شخص برابر اُس بادشاہ کے شاہ سرخ پوش کے ہی جو کہ مرکب پر سوار ہی اور میری طرف دیکھ رہا ہی اُسنے مرکب کو روک لیا اور قہار اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تم نے کچھ تماشا دیکھا اُسنے عرض کیا کہ کیا مہران نے کہا کہ وہ جو ٹیلہ ہی اُسپر کوئی بادشاہ کھڑا ہوا ہمارے لشکر کی سیر کر رہا ہی اُس بادشاہ کے برابر جو شخص کھڑا ہی وہ بالکل میرے چچا کے مشابہ ہی سر مو فرق نہین ہی ایسے بھی بندے خداوند تعالے نے پیدا کیے ہین کہ جو ایک دوسرے کے مشابہ ہین اگر مین یہ کہون کہ عم بزرگوار ہین تو وہ یہان کہان اور یہ کون بادشاہ ہی کہ جسکے ہمراہ وہ یون بے سر و سامان کھڑے ہون اور ایک امر دیکھو کہ کئی سردار مثل اُنکے سردارون کے ہین قہار نے سر اُٹھا کر اُدھر کو دیکھا بڑی دیر تک دیکھا کیا مہران بھی دیکھنے لگا اب قہار نے عرض کیا کہ حضور آپکے عم بزرگوار مجکو تو معلوم ہوتے ہین کیونکہ مین اُنکے سردارون کو خوب پہچانتا ہون کئی سردار اُنکے اس مقام پر ہین اور اُنکو بھی خوب پہچانتا ہون کسی سے مین نے اُنکو دیکھا ہی ضرور آپ کے چچا ہین مہران نے کہا کہ مجکو تو شک ہوتا ہی مین کیونکر یقین کرلون اگر وہ سر عدہ ہوتی تو مین یقین کر لیتا کہان شہر سرخابہ کہان یہ سرزمین ہمکو آج ڈیڑھ مہینہ ہوا ہی کہ ہم اُس سرزمین کو چھوڑ کر اُدھر آئے ہین بھلا وہ یہان کہان سپہ سالار نے عرض کیا کہ مین زیادہ تو نہین کہہ سکتا ہون کیونکہ خلاف ادب ہی مگر کسی کو روانہ فرماکے دریافت فرمالیجیے یہ سُنکے مہران نے اپنے عیار سے کہا کہ اُسکا نام مہتر رنگار ہی کہا کہ اے رنگار ذرا تو جاکر اس ٹیلے پر دیکھ تو کہ یہ عم بزرگوار ہین اگر وہ ہون تو اگر میرے پاس لے آنا مین دریافت تو کرون کہ یہ کون مقام ہی اور یہ کون بادشاہ ہی کہ جسکے ہمراہ عم بزرگوار یون

کمڑے ہین رنگار عیار یہ حکم سُنکے فوراً اُس ٹیلہ کی طرف چلا اُدھر سرخ پوش نے دیکھا کہ یا تو یہ مہران چلا جاتا تھا یا اس ٹیلہ کی طرف دیکھکر مرکب روک لیا تمام لشکر بھی رک گیا ارزنگ نے بھی دیکھا سرخوش سے کہا کہ دیکھو تو مہران نے لشکر کو روک لیا اسکا کیا سبب ہی اُسنے کہا کہ مین آپکی خدمت مین ہون مجکو کیا معلوم کہ کیا سبب ہی مین یہ جانتا ہون کہ اسی مقام پر قیام کریگا ارزنگ یہ سُنکے کہنے لگا کہ اگر قیام کرے تو تم جاکر اُس سے ملاقات کرنا سرخ پوش نے کہا کہ بہت خوب یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ رنگار عیار اُس ٹیلہ پر آیا اُسنے جو غور سے دیکھا تو پہچانا کہ واقعی یہ بادشاہ سرخ پوش ہی مگر یہ کون ہی جو کہ تاج سر پر رکھے ہوے اسکے برابر مرکب پر سوار ہی کسقدر سیاہ ہی کہ کندۂ آبنوس معلوم ہوتا ہی یہ تاج اسکے اوپر کیسا بُرا معلوم ہوتا ہی جی چاہتا ہی کہ جوتے مار کر خبیث لون ادھر سرخ پوش کی نگاہ رنگار پر پڑی دیکھا کہ مہران کا عیار ٹیلے پر آیا ہی اور میری طرف چلا آتا ہی بیقرار ہو کر پکارا کہ رنگار کدھر آئے کیون کیا ضرورت ہی اُسنے آگے بڑھکر سرخ پوش کو سلام کیا ارزنگ کی طرف دیکھکر ہنسا ارزنگ نے دیکھا کہ ایک عیار خبیث و چالاک ہی میری صورت دیکھتا ہی اور ہنستا ہی یہ اُسکو دیکھنے لگا کہ سرخ پوش نے رنگار کو اشارہ کیا کہ ہنس مت وہ خاموش ہو گیا اور سرخ پوش سے کہا کہ آپکے بھتیجے نے آپکو طلب کیا ہی وہ بہت پریشان ہین کہ آپ یہان کہان سرخ پوش نے کہا کہ یہ مہران کہان لشکر جاتے ہین اُسنے عرض کیا کہ آپکی رائے سے برائے مقابلہ خدا پرستان جاتے تھے آپ نے انکو رخصت فرماکے اپنے شہر تشریف لے گئے وہ شہر سے باہر نکلے تھے اور ایک مقام پر قیام کیا تھا کہ لشکر شہر مین رہ گیا تھا اُسکا انتظار تھا کہ وہ آئے تو کوچ ہو کہ نامہ خدا و نمار ارزنگ کا پہونچا کہ ہم خاور مین ہین سب نے اہل اسلام سے مقابلہ کرکے ایک ملک اُنکا کہ جسکا نام خاور ہی قبضے مین لائے ہین لہذا اب ہمارا قصد ہی کہ ہم اُنسے مقابلہ کرین تو آپ بھی لشکر کشی کرنے کا ارادہ ہی بس تم بھی آؤ اور اپنے باپ کے خون کا عوض اُنسے لو میری شرکت کرو بس ہمارے شاہزادے نے اپنا قصد فسخ کیا اور خدمت مین خداوند کی روانہ ہوے اب سب لشکر خاور کو جاتے ہین کہ اس صحرا مین پہونچے آپ کو اس ٹیلے پر دیکھکر حیران ہوے گو انکو آپکا یقین نہ تھا مگر سپہ سالار نے کہا کہ یہ آپکے عم بزرگوار ہین اور اُنکے سردار ہین اُنھون نے فرمایا کہ یکونکر ہین یقین کہ یون کہان سرخابہ کہان یہ سرزمین یہ کوئی شخص اُنکے ہمشکل ہی سپہ سالار نے عرض کیا کہ کسی کو روانہ کرکے دریافت فرمایئے بس اُنھون نے مجکو برائے دریافت روانہ کیا ہی اور مجھسے فرمایا تھا کہ اگر عم بزرگوار ہون تو اُنسے عرض کرنا کہ میرے پاس تشریف لایئے کہ مین بہت پریشان ہون یہ سُنکے سرخ پوش نے کہا کہ تو نے نہین پہچانا کہ یہ کون ہین ارے کمبخت یہ ہی خداوند ہین کہ جنکی خدمت مین مہران جلے آتے ہین اُنکو سجدہ کر رنگار یہ سمجھا کہ بادشاہ مذاق کرتا ہی ہنس کر رہ گیا اور دل مین کہا کہ ذرا مرد نہ کرے کہ خداوند ایسے ہون مین تو کبھی نہ مانونگا اگر یہ خداوند ہین تو مین کبھی نہ سجدہ کرونگا یہ تو کسی کا غلام معلوم ہوتا ہی یا زنگی بچہ ہی مین تو کبھی زنگی بچے کو اپنا خدا نہ بناؤنگا یہ تو یہ دل سے تقریر کر رہا تھا کہ سرخ پوش نے کہا کہ ارے سلام کر اُسنے سرخ پوش کی صورت دیکھی اور ہنسا اشارے سے کہا کہ مین تو سجدہ ایسے بدصورت کو نہ کرونگا کہ جسکی صورت دیکھکر نفرت ہوتی ہی یہ تو بندر معلوم ہوتا ہی سرخ پوش نے اشارے سے کہا کہ توبہ کر دیکھو کہین عذاب نہ نازل ہو اُسنے سرخ پوش کے کہنے سے بکراہت سلام کیا مگر سجدہ نہ کیا ادھر سرخ پوش نے ارزنگ سے کہا کہ مین اپنے برادر زادے کے پاس جاتا ہون اُسنے بلایا ہی آپ اسی مقام پر تشریف رکھین ارزنگ نے کہا کہ جاؤ مین تمہارے آنے تک اسی مقام پر ہون رنگار اُسکی آواز سُنکے ڈر گیا دل مین کہا کہ خداوند مرد جلدی اسے غارت کرین کیا ہولناک صدا ہی کہ جسکے

سننے سے خوف آتا ہی سرخ پوش ارزنگ سے رخصت ہوکر رنگار کو ہمراہ لیکر چلا اُدھر مہران نے کہا کہ ای
اُستاد دیکھیے وہ رنگار آپکے پاس پہونچا جو کہ شبیہ ہین عم بزرگوار کے دیکھیے وہ کچھ تقریر کر رہے ہین مگر اُستاد یہ جو
بادشاہ کھڑا ہی کیا بدصورت ہی کہ جسکی صورت دیکھکر ڈ آتی ہی نہ معلوم یہ بچہ میمون کون ہی یہان تو یہ باتین ہورہی
تھی مہران ارزنگ کی صورت دیکھ دیکھکر ہنس رہا تھا اور سب اسکے ہمراہی ہنس رہے تھے جب رنگار سرخ پوش
کو ہمراہ لیکر چلا تو مہران نے کہا کہ اُستاد آپکا قول ٹھیک نکلا کہ عم بزرگوار ہی نکلے اگر وہ نہوتے تو کیون رنگار کے
ہمراہ آتے قہار نے کہا کہ اگر مین یہ کہتا کہ نہین وہ ہی ہین تو آپکو ناگوار ہوتا آپ اپنے دل مین خیال کرتے کہ
یہ ہماری بات کو جھوٹا کہتا ہی اس سے مین خاموش ہو رہا مہران نے کہا کہ بڑی حیرت ہی یہان کہان اور یہ جیسے
پیشتر پہونچ گئے آیا یہ کون مقام ہی یہ گفتگو ہو ہی تھی اور تمام لشکر کھڑا ہوا تھا تمام سامان سواری لگا ہوا تھا
ڈنکے پر چوب پڑ رہی تھی کہ سرخ پوش رنگار کے ہمراہ راہ ہموار کرکے قریب مہران کے پہونچا جیسے مہران کی
نگاہ اچانک پڑی فوراً مرکب پر سے کود پڑا اُسکا کودنا تھا کہ سب سردار کود پڑے اِدھر سرخ پوش بھی
اپنے مرکب پر سے کود اور دوڑ کر مہران کو گلے سے لگایا اُسنے جھک کر سلام کیا اِسنے پیشانی پر بوسہ دیا مہران
نے عرض کیا کہ عم بزرگوار آپ یہان کہان سرخ پوش نے کہا کہ مین بیان کرتا ہون مہران نے عرض کیا کہ
بلکہ بیان فرمائیے مین بہت پریشان ہون اور یہ کون کندۂ ناتراش میمون خصال برادر شغال تاج پہنے
آپکے برابر کھڑا تھا کہ جسکے اوپر جو تیان پڑ رہی ہین تاج کیا پہنے ہی جی چاہتا کہ مار کر تاج چھین لون عجب
بدصورت آدمی ہی رنگار نے کہا کہ آپ فرماتے ہین کہ یہ ہی خداوند ہین مین تو کبھی ایسے خداوند کو
سجدہ نہ کرونگا یہ تو بالکل نامعقول معلوم ہوتا ہی کسی کا غلام ہی زنگی بچہ ہمراہ بھر تو رنگار خاموش آیا
یہان آکر یہ گفتگو کرنے لگا سرخ پوش نے کہا بس خاموش رہو بات کرنے دو رنگار نے عرض کیا کہ مین کیا
کہتا ہون آپ کلام کرین سرخ پوش نے کہا کہ یہ تم بتاؤ کہ تم کہان جاتے ہو اور ادھر آنے کا کیا اتفاق
ہوا مہران نے عرض کیا کہ جب آپ مجکو رخصت کرکے برائے مقابلہ اہل اسلام اپنے شہر کو
تشریف لے گئے مین شہر سے نکل کر بیرون شہر مقیم ہوا دوسرے دن مجکو خداوند کا نامہ پہونچا اُسکا مضمون
جو تھا وہ مہران نے سرخ پوش سے بیان کیا اور کہا کہ مین یہ سوچکر کہ خداوند کی ہی شرکت مین خدا پرستون سے
مقابلہ ہوگا اُسی مقام پر عوض خون ہو جائیگا مین ادھر کو روانہ ہوا کہ خداوند خاور مین ہین مین اُنسے
چلکر اپنے عفو قصور کرا کر ان زیارت سے مشرف ہون بس مین ادھر کو آیا خداوند کی خدمت مین
جاتا ہون اب آپ اپنی کیفیت بیان فرمائیے کہ یہ کونسا مقام ہی سرخ پوش نے کہا کہ ای مہران آگاہ ہو جبکہ
مین تمہارے پاس سے روانہ ہوکر اپنے شہر مین پہونچا میرے پاس بھی ایک نامہ خداوند کا پہونچا کہ مجکو
بھی خداوند نے طلب کیا تھا کہ آکر میری شرکت کرو کہ مین خدا پرستون سے مقابلہ کرونگا مین مضمون نامہ
سے آگاہ ہوکر مع دو لاکھ سپاہ کے طرف خاور کے روانہ ہوا کہ چلکر خداوند کی زیارت کرون قطع راہ
کرکے اس صحرا مین پہونچا اتفاق سے خداوند ایک ملکہ ہی کہ نام اُسکا ثریا ہے سیمتن ہی اُسپر فریفتہ ہوے
اُسکی خواہش اُسکے وارثون سے کی اُنھون نے انکار کیا جب خداوند کو معلوم ہوا تو بہت غصہ آیا اور
بیقرار ہوے اُسی حالت بیقراری مین مع گیارہ لاکھ سپاہ کے طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کیا
کہ اُس شہر مین اُس ملکہ کے بھائی نے مذہب آفتاب پرستی رواج دے رکھا ہی اور اپنے کو ولی ظاہر کیا ہی
کہ فرزند ہون خداوند آفتاب کا اور نائب بھی ہون اور اس ملکہ کو بھی خداوند کی دختر کہتا ہی بس اس خیال سے
کہ اُسکو اُس کردار کی سزا بھی دیجائے کہ یہ جو اُسنے مذہب نو جاری کیا ہی اور اپنی معشوقہ کو بھی حاصل کرین تشریف لیجاتے ہین

اتفاق سے خداوند کا اس صحرا مین گذر ہوا یہان کی فضا اچھی معلوم ہوئی لشکر کا قیام اس صحرا مین کرایا خود بھی فروکش ہوے حسن اتفاق سے دوسرے دن مین بھی اس صحرا مین پہونچا دریافت کرکے کہ یہ لشکر کس کا ہی جب معلوم ہوا کہ خداوند کا لشکر ہی تو مین برائے قدمبوسی اپنے لشکر کو ٹھہراکر روانہ ہوا اُدھر خداوند کو میرے حال سے خبر ہوئی انھون نے چند سردار برائے استقبال روانہ فرمائے مین خداوند کی بارگاہ مین گیا قدمبوسی حاصل کی بڑے عرصے تک عفو جرائم کا امیدوار رہا انھون نے میرے گناہ بخشے مین نے عرض کیا کہ مین اپنے لشکر کو جاتا ہون حکم ہوا کہ میرے لشکر مین شامل کر لو مین نے اپنے لشکر کو طلب کرکے شامل لشکر خداوند کیا میری بھی بارگاہ برپا ہوئی وہ دن دوسرا رات کو مین دربار مین گیا بڑے عرصہ تک حاضر دربار رہا بعد اسکے اپنے مقام پر آیا آج صبح کو پھر دربار ہوا کہ خداوند نے فرمایا کہ چلو صحرا کی سیر کرین خداوند سب کو ہمراہ لیکر برائے تماشاے صحرا تشریف لے چلے مین بھی ہمراہ ہوا اتفاق سے اس صحرا مین پہونچے چونکہ وقت تمازت کا آگیا تھا خداوند اس ٹیلے پر نہ بر اشجار جا کر کھڑے ہوے صحرا کی سیر کرنے لگے کہ ناگاہ لشکر کا غبار بلند ہوا سب کو یہ گمان ہوا کہ کوئی اہل اسلام سے بانوج کثیر آتا ہی کہ تم پیدا ہوے یہ میرا واقعہ ہی مہران کے منہ سے بیساختہ نکل گیا کہ یہ گیدی کیا خداوند ہوگا جو کہ بڑا بدصورت ہی یہ کیا خدائی کرے گا یہ تیل بیچنا جانے یا خدائی کرنا کوئی تیلی یا کولے والا معلوم ہوتا ہی آپ کسکو خداوند کہتے ہین کیونکر آپ نے جانا کہ یہ خداوند ہین کہین فریب نہو کوئی قزاق وغیرہ نہو یا کوئی فضول صحرائی نہو کہ آپنے آپ کو دھوکا دیا ہو میری راے مین تو کسی صورت سے یہ خداوند نہین ہی یہ جو مہران نے کہا سرخ پوش نے دانت کے نیچے انگلی رکھی اور کہا کہ توبہ کرو کوئی ایسا کلام کرتا ہی خداوند کی شان مین وہ عالم الغیب ہین اگر خبر ہو گئی تو فوراً عذاب نازل کرینگے ای فرزند بڑی خرابی ہوگی مین کیا کرسکونگا اور مین نے تو انکو بخوبی پہچان لیا ہی جب تو مین نے شرکت کی ہی انکی تصویر میرے پاس تھی مین نے تصویر سے بالکل مطابق پایا کسی بات کا فرق نہ تھا یہ سنکے مہران نے کہا کہ اگر آپ کو یقین ہو گیا ہی تو خیر مین بھی آپکی پیروی کرونگا مگر خوب طور سے یقین کر لیجیے بعد کو دھوکا نہو کہ پھر یہ امر ہو کہ ہمنے بڑا دھوکا کھایا مگر مین مبتلا ہوے سرخ پوش نے کہا کہ مین نے بالکل اطمینان کر لیا ہی اور تمکو خداوند نے طلب فرمایا ہی یہ سنکے مہران نے جواب دیا کہ گو اسکی اطاعت و شرکت کرنے کو جی نہین چاہتا ہی اور سجدہ کرنے سے کراہت معلوم ہوتی ہی مگر کیا کرون کہ اب یہ ہی ایک خدا ہی اگر کوئی اور بھی ہوتا تو مین ضرور اسکی بندگی کرتا اور انکی اطاعت ترک کرتا انکے منہ پر تو ابھی سے نامردی برس رہی ہی پھر ایسے نامرد کی شرکت مین ذلت ہی سرخ پوش نے کہا کہ یہ تو تم سچ کہتے ہو کہ نامردی تو اسکے چہرے سے ہویدا ہی اور مین ضرور خیال کرتا ہون کہ یہ نامرد ہی کہ جب اسکے وزیر نے کہا کہ یہ لشکر اہل اسلام کا آتا ہی تو یہ حال ہوا کہ منہ پر ہوائیان اڑنے لگین رنگ کی یہ حالت ہوئی کہ جیسے مہتاب چھوٹ جاتی ہی باوجود اس سیاہ ہونے کے اسقدر زرد ہو گیا تمام اندام مین رعشہ پڑ گیا مگر سبکے دکھانے کو غصہ کی حالت بنائی اور کہا کہ آتے ہین تو آئین مین خاک سیاہ کرونگا اسوقت تک یہ حالت رہی جبتک نشان نہ ظاہر ہوے جب نشان ظاہر ہوے اور اسپر علامت زمرد پرستون کی تھی یعنی حمد و تعریف لقاء زمرد و شکر پر نہی دیکھی تب حواس درست ہوے اور پھر کلام کیا ورنہ خاموش کھڑے تھے اس امر سے تو ظاہر ہوا کہ ضرور نامرد ہی مہران نے کہا کہ پھر ایسے خداوند کی شرکت بیکار ہی سرخ پوش نے کہا کہ ایک امر مین اور کہتا ہون وہ یہ ہی کہ تم کیون لقاء زمرد کی بندگی کرتے ہو کیونکہ وہ دونون خداوند بھی تو ہمیشہ بھاگے ہین سہرون شہرون پناہ لیتے پھرے ہین آخر کو عاجز ہو کر بالاے آسمان چلے گئے اگر یہ خوف

کرتے ہین تو کوئی نقصان کی بات نہین ہی کیونکہ یہ امر تو انکے خاندان مین ہی اگر تم انکی بندگی اس امر پر ترک کرتے کہ وہ نامرد تھے
بندون سے بھاگتے تھے تو انکی بھی شرکت سے انکار کرنا لازم تھا جب انکی بندگی کی اب انکی شرکت سے انکار زیبا نہین
ہی مہران نے کہا کہ مین نے نہ انکی شرکت کی نہ انکی کرتا مگر جب طلب کیا گیا تو مجبور ہو گیا آنا پڑا مین ایسے بھگوڑون
سے پرہیز رکھتا ہون کہ کہین انکی صحبت کا نہ اثر ہو کیونکہ آپنے سنا ہوگا کہ تخم تاثیر صحبت کا اثر زمرد نیک صحبت بد
مین بٹھائے کیسا ہی لائق ہو مگر صحبت ضرور اثر کرتی ہی پھر سرخ پوش نے کہا کہ اب اس تقریر کو جانے دو
چلو خداوند کی خدمت مین اچھا جب وہ بھاگینگے تب تم انکا ساتھ نہ دینا تم میدان مین قائم رہنا انکو جانے دینا
مہران نے کہا کہ یہ تو ہونا ہی ہی کیا مین بھی انکے مثل بھاگونگا گو میرا جی نہین چاہتا ہی مگر آپکے حکم کی سرتابی
نہین کرسکتا ہون چلتا ہون مگر ایک امر پر کہ مین سجدہ نہ کرونگا مین خداوند سابق کی تصویر کو سجدہ کرونگا
اور باقی اطاعت سے باہر نہونگا سرخ پوش نے کہا کہ اسوقت تو چلکر سجدہ ضرور کرنا اسکے بعد اختیار ہی
مہران نے کہا کہ آپ تو ہر امر مین کد کرتے ہین اگر مین یہ جانتا تو آپ سے نہ ملتا خیر سجدہ بھی کرونگا اور سرخ پوش نے
بھی سمجھایا کہ آپکے چچا فرماتے ہین آپکے خیال کرنے کا مقام ہی کہ جب ہمارے بزرگ نے سجدہ کیا تو ہم کیون
عذر کرین مگر رنگا رنگ خاموش کھڑا اشارے سے منع کرتا ہی کہ سجدہ نہ کیجیے گا یہ لائق سجدہ نہین ہی اور
ان اسکی تقریر سنتا ہی جب یہ تقریر ہو چکی تو مہران لشکر کو اسی مقام پر ٹھہرا کر اپنے سپہ سالار کو ہمراہ لیکر اور
چند سردارون کو بھی لیکر ساتھ سرخ پوش اور رنگا رنگ کے چلا رنگا رنگ نے جو مہران کو جاتے دیکھا عرض کیا کہ مین اسی
مقام پر خیمہ وغیرہ برپا کراتا ہون تاکہ آپ آکر آرام سے فروکش ہون مہران نے کہا کہ مین اس صحرا مین
نہین اترونگا بلکہ دوسرے صحرا مین اور کیا تم نہ چلوگے اسنے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ مجکو اسی مقام پر رہنے دیجیے
کیونکہ مجکو اسکی صورت دیکھکر ہنسی آئے گی آپکے عم بزرگوار اور دیگر لوگون کے خلاف ہوگا دوسرے مین
تو سجدہ نہ کرونگا مہران نے کہا کہ کیا ایسی مضحک صورت ہی رنگا رنگ نے عرض کیا کہ جب قریب سے ملاحظہ فرمائیے گا
تو معلوم ہوگا پیشانی پر برص کا داغ ہی دانت بڑے بڑے ہین دو دانت مثل خوک کے ہین اب مثل دوگروون کے
ہین بنی الذاز ہی دونون سوراخ دونا بدان معلوم ہوتے ہین بدتر یہ ایسا ہی کہ ناک کے بال باسقدر دراز ہوے ہین کہ بروت
مین ملگئے ہین اسی طور سے اور مقام کے بھی بال ہونگے یقین ہی کہ وہ ریش مین اگر لجائین پھنسکے مہران نے کہا کہ
کیا شکل مبارک ہی خداوند کی کیا خوب قربان ایسی شکل کے نہ معلوم جس ملکہ پر خداوند عاشق ہوے ہین
اسکی بھی ایسی صورت ہی رنگا رنگ نے عرض کیا کہ کیا اس شکل و شمائل پر آپ کسی پر فریفتہ بھی ہوے ہین مہران
نے کہا کہ تمنے سنا نہین کہ شہر آفتاب نما کی شاہزادی کی تصویر دیکھکر فریفتہ ہوے ہین نام تو اس
ملکہ کا نازک نازک ہی ثریا سے سیمتن نہ معلوم صورت کیسی ہی یہ سنکے سرخ پوش نے کہا کہ چلو
دیر نہ کرو مہران نے اشارے سے رنگا رنگ سے کہا کہ چلو دیکھی تو ہی یہ سنکے رنگا رنگ بھی ہمراہ چلا ادھر سے
یہ چلے ادھر کا حال سنیے جب سرخ پوش اپنے بھتیجے مہران کی طرف ہمراہ رنگا رنگ کے مع اسکے
سردارون کے چلا گیا تھا تو اسوقت ارژنگ نے کہا کہ مہران جوان وجیہ معلوم ہوتا ہی اور قوی
بھی ہی لشکر مین جو اسکے ہی وہ بہت قوی ہی سپہ سالار اسکا نہایت زبردست ہی سختگان نے کہا کہ
ای خداوند یہ لوگ مغرور بہت معلوم ہوتے ہین آپ نے ملاحظہ فرمایا تھا کہ عیار جو آیا تھا اسنے سوا سے
سرخ پوش شاہ کے کسی کو سلام نہین کیا جب سرخ پوش نے کہا کہ سلام کرا دیجدہ کرتو خاموش کھڑا
ہنسا کیا کچھ جواب نہ دیا جب اسنے بہت کہا تو سلام کیا وہ بھی اس طور سے کہ جیسے کوئی مگس آکر اڑا دیتا ہی مگر سجدہ نہ کیا
دیکھیے وہ لوگ آپکی طرف دیکھ دیکھکے ہنس رہے ہین قہقہہ لگا رہے ہین ضرور یہ لوگ بنے ہوے مغرور بہت ہین انکے

مذہب کا کوئی اعتبار نہین ہی ارزنگ نے کہا کہ ای سنگان دیکھ ایسی تقریر اسکے روبرو نہ کرنا کیونکہ وہ
مدمزاج معلوم ہوتا ہی کیون دوست کو دشمن بناؤ ارزنگ نے یہ جو کہا سنگان نے کہا کہ کیا مین دیوانہ
ہون جو ایسی تقریر اسکی روبرو کرونگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ سرخ پوش مع مہران اور اسکے سپہ سالار
اور دیگر سردارون کے اس ٹیلے پر پہونچا مہران کی جیسے نگاہ ارزنگ کے منہ پر پڑی بیساختہ ہنسی آئی
مگر صاحب تہذیب تھا کیونکہ شاہزادہ ہی آداب شاہی سے واقف ہی ہنسی کو ضبط کیا مگر رنگ سے ضبط
نہو سکا ہنس دیا اور دیگر سردار مسکرائے ادھر مہران نے مجبوری سجدہ کیا مگر قہار نے تو بخوشی سجدہ کیا جب
سب نے سجدے سے سر اٹھایا تو سب نے سلام کیا سرخ پوش نے عرض کیا کہ خداوند مہران بموجب حکم
خداوند حاضر ہی یہ آپکی خدمت مین حاضر ہوا تھا اپنے قصور سے توبہ کرتا ہی اسپہ دار حضور ہی سنکے ارزنگ
نے کہا کہ مین نے عفو کیا اسکو سب گناہون کے عذاب سے بچایا یہ سنکے سرخ پوش نے مہران سے کہا کہ
تمھارے سب گناہ بخشے گئے پھر سلام کرو اسنے سلام کیا اب سرخ پوش نے مہران سے کہا کہ تم خداوند
سے کہو کہ مین اپنے لشکر کو جاتا ہون مہران نے کہا ای خداوند مین اپنے لشکر کو جاتا ہون کیونکہ بڑے عرصے
سے یہان ٹھہرا ہوا ہی ابھی تک کوئی مقام بڑا تجویز نہین ہوا ہی ارزنگ نے کہا کہ ای بندۂ مقرب و مخلص
اپنے لشکر کو بھی منتقل اپنے چچا کے میرے لشکر مین شامل کر مین ادھر سے اپنے لشکر کو جاتا ہون تم لشکر کو لیکر
آؤ یہ سنکے مہران نے کہا کہ بہت خوب بس مہران رخصت ہوکر طرف اپنے لشکر کے ٹیلے پر سے اتر کر چلا
ادھر ارزنگ بھی مع اپنے سردارون کے طرف لشکر کے مرکب اٹھا کر چلا سرخ پوش مہران کے ہمراہ
گیا کیونکہ ارزنگ نے کہا کہ تم بھی جاؤ کیونکہ مہران کو لشکر نہین معلوم ہی کسی اور طرف لشکر لیکر نہ چلا جائے
پس ارزنگ تو تھوڑے عرصہ مین اپنے لشکر مین پہونچ گیا اور بارگاہ مین جاکر بیٹھا سب سردار حاضر ہوئے
دربار آراستہ ہوا گو کہ تھکا ہوا تھا مگر مہران کے خیال مین بیٹھا ادھر مہران مع سرخ پوش کے اپنے لشکر مین پہونچا
اور اپنے مقام پر آکر لشکر کو چلنے کا حکم دیا لشکر روانہ ہوا یہان تک کہ سرخ پوش مہران کو لیکر اس مقام پر آیا جہان
ارزنگ کا لشکر اترا ہوا تھا اور اسکا بھی لشکر تھا مہران نے دیکھا کہ کوسون تک خیمے برپا ہین لشکر کی کوس
کے فاصلے مین اترا ہوا ہی لشکر کی آمد دیکھکر ہرکارون نے ارزنگ سے عرض کی کہ ایک لشکر آتا ہی اسکا رخ ادھر ہی کا ہی
ارزنگ نے کہا کہ آنے دو وہ میرے دوست و بندۂ خاص کا لشکر ہی بلکہ مین نے اس لشکر کے لیے کو سرخ پوش
اپنے بندۂ خاص کو روانہ کیا ہی کہ تو جاکر لے آ کوئی نہ روکے لشکر کو آنے دو یہ سنکے ہرکارے بارگاہ سے چلے گئے
ادھر وہ لشکر لشکر ارزنگ کی سرحد مین داخل ہوا سب نے دیکھا کہ واقعی سرخ پوش ہمراہ ہی جب لشکر مہران کا
ارزنگ کے لشکر مین داخل ہوا اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ خیمے وغیرہ برپا کرو جاے معقول دیکھکر لشکر کو اتارو مین
آتا ہون یہ کہکر سرداروں کو ہمراہ لیکر مع سپہ سالار کے ہمراہ سرخ پوش اپنے چچا کے بارگاہ مین آیا ارزنگ نے اسکو بھی
کرسی عنایت کی برابر اپنے تخت کے اسنے دیکھا کہ بارگاہ سرداروں سے آراستہ ہی اچھے اچھے سردار ہین مگر اسکی نگاہ مین کوئی
نہ سمایا سب کو اسنے نظر حقارت سے دیکھا اسکے سرداروں کو بھی مقام علے قدر مرتبہ ملے ہر ایک اس مقام پر بیٹھا جو اسکے لیے مقرر ہوا تھا
جب یہ سب بیٹھ لیے تو ارزنگ نے کہا کہ ہان میرے بندۂ خاص کے لیے شراب لاؤ ساقی جام و صراحی لیکر حاضر ہوا
پہلے ارزنگ کو ساغر لبریز کرکے دیا اسنے پیا ابو ساقی نے دورہ باندھ دیا تمام اہل دربار کو شراب پلائی کوئی نہین
باقی رہا یہ رنگ دیکھکر سب مست ہوکر جھوم رہے ہین ارزنگ نے حکم کیا کہ پھر ایک دورہ ہوا بھی جو دورہ ہوا تو
سب شعر عاشقانہ مست و مدہوش ہوکر پڑھنے لگے مگر مہران و سرخ پوش و دونون کے سردار خاموش
بیٹھے ہین کوئی چون نہین کرتا ہی مست تو ہین مگر جھومنے تک نہین ہین عالم سکوت مین مثل تصویر کے بیٹھے ہوے ہین

ارزنگ کے سردار دن کا یہ حال ہی کہ ایک دوسرے سے مذاق کر رہا ہی کوئی تو یہ شعر پڑھتا ہی شعر۔ گر یار مرا بلائے تو پھر کیون نہ جیے ۔ زاہد نہین مین تسبیح نہین مجھ مین دل نہین ۔ کوئی کسی کو دیکھکر مسکراتا ہی کوئی کسی کے سر پر ایک دھپ لگاتا ہی اور یہ شعر پڑھتا ہی شعر۔ زاہد کے سر پر ایک لگائی چٹاخ سے ۔ اور ہاتھ مل رہے ہین کہ اچھی پڑی نہین ۔ کوئی کسی کی پگڑی اچھالکر یہ کہتا ہی شعر۔ قدم رکھتا ہی کمر محبت زندان مین لالہ جی ۔ یہان پگڑی اچھلتی ہی اسے میخانہ کہتے ہین ۔ انمین بھی جو صاحب تہذیب ہین وہ خاموش بیٹھے ہین بعض کچھ اشعار عاشقانہ پڑھ رہے ہین بعض بیٹھے ہوے جھوم رہے ہین اور جو بد تہذیب ہین انکی تو حالت عرض کر چکا ہون گالہ گلوچ ہو رہی ہی اور بدرنگ نوبت پہونچی ہی دربار کا ہے کو ہوے خانہ یا مدک خانہ یا میخانہ یا دھوبیون کی پنچائت ہی بیان ارزنگ کا یہ حال ہی کہ اس نشہ مین جو معشوق کا خیال آیا بہت جلد جیب سے تصویر نکالی اور یہ شعر پڑھا شعر۔ ایک تصویر یار جانی ہی ۔ دوسرا داغ دل نشانی ہی ۔ اور تصویر کی طرف دیکھکر کہنے لگا کہ ملکہ ہم تو سب دنیوی امور چھوڑ کر تمھارے اشتیاق مین آتے ہین دیکھیے کب منزل مقصود پر یہ نامراد پہونچے یہ کہا اور آنکھون سے اشک حسرت جاری ہوے یہ نوبت پہونچی کہ دیوانون کے طور سے تقریر کرنے لگا نہایت بے خود ہی نشہ مین چور ہی ادھر مہران کا اور سرخ پوش کا جو نشہ کم ہوا انھون نے جو دربار کی یہ حالت دیکھی مہران نے سرخ پوش سے کہا کہ آپ نے حالت دیکھی کہ یہ دربار خداوندی ہی یہان یا ہم خوب جوتی پیزار ہوتی ہی واہ کیا دربار ہی قضایون کی بازار معلوم ہوتی ہی کیسے یہ لوگ کم ظرف ہین کہ ذراسی شراب زیادہ ہونے سے یہ نوبت پہونچی ہی اور کیا خوب خداوند ہین کہ جنکے روبرو یہ حرکت ہو رہی ہی اور وہ خاموش ہون ان سب کو دربار سے نکال کیون نہ دیا تب اسکے عیار نے عرض کیا کہ خود خداوند کی تو حالت ملاحظہ ہو کہ کیا کر رہے ہین چونکہ یہ دونون قریب تخت کے بیٹھے تھے اب جو پلٹ کے دیکھتے ہین کہ خداوند کے ہاتھ مین ایک چھوٹا سا پرچہ ہی اسکو دیکھ رہے ہین رلتے جاتے ہین بکھ بڑھتے جاتے ہین نشہ طاری ہی مگر از حد بیقراری ہی کہ مہران نے پھر کر ذرا جھک کر جو اس کاغذ کو دیکھا تو اسمین ایک تصویر بنی کہ جو آج تک کبھی نگاہ سے نہ گذری تھی مگر اسکو کچھ محبت نہوئی بلکہ افسوس کیا کہ یہ نازنین اس باغ سیاہ کے قابل ہی اگر خداوند ہین تو ہمون مین نہین دیکھ سکتا ہون یہ کہکر رنگار سے اشارہ کیا وہ قریب آیا جب قریب پہونچا تو کہا کہ تمنے دیکھا کہ یہ کیا دیکھ رہے ہین کیا شان لقا ہی کہ یہ نازنین اور یہ خرس صورت یہ اسپر عاشق ہون وہ انکو قبول کرینگی یہ جو مہران نے کہا عیار نے دیکھا سکتہ ہو گیا شششدر ہو کر رہ گیا طرف آسمان کے دیکھا تمھارہ سرخ پوش نے بھی وہ تصویر دیکھی چونکہ اب نشہ ہرن ہوا اور وہ حالت برطرف ہوئی ارزنگ کو ہوش آیا ادھر سب اہل دربار کو بھی ہوش آیا ارزنگ نے دیکھا کہ سب لوگ جو کہ نازہ وارد ہین میری طرف دیکھ رہے ہین مگر خاموش ہین اسنے جلدی سے وہ تصویر جیب مین رکھ لی اور آنسو رومال سے پاک کیے مہران کی طرف دیکھکر کہا کہ آج آپ آرام کرین کل لشکر کا کوچ ہوگا مہران نے عرض کیا بہت خوب مگر اسکی حالت یہ ہی کہ رہ رہ کر اسکو غصہ آتا ہی مگر کیا کرے سوائے خاموشی کے کوئی چارا نہین ہی اسنے بیٹھے بیٹھے خیال کیا کہ ہر روز دربار مین آنا اچھا نہین ہی گو مین آج ہی آیا ہون پر اس سبب پہلے سے اسکا بندوبست کر لینا چاہیے کیونکہ یہ قاعدہ ہی کہ جو کوئی دربار مین جاتا ہی خواہ ملازم ہو خواہ غیر ملازم ہر روز دربار مین ضرور حاضر ہوگا بس اسنے اس خیال سے جب دیکھا کہ سب ہوشیار ہو گئے اور خود خداوند نے وہ گفتگو کی تو اسنے کہا کہ مین ایک امر عرض کرتا ہون اسکو آپ قبول فرمائین ارزنگ نے کہا کہ جو تم کہوگے وہ مین عرض تمھاری قبول کرونگا مہران نے عرض کیا کہ مین ہر روز کے دربار کی حاضری سے معاف فرمایا جاؤن کیونکہ مجکو اسقدر ضرورت درپیش رہتی ہی کہ مین عرض نہین کر سکتا ہون جس زمانے مین پدر بزرگوار حیات تھے تو وہ کل کاغذ دربار کے دیکھتے تھے مین نیابت کا کام کرتا تھا جب سے انھون نے انتقال

کیا تمام کاروبار ملکی میرے سر پڑے ہین ایکدم کی مہلت نہین ہی ارزنگ نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی اسنے اس غرض سے یہ عذر کیا کہ یہ دربار لائق آنے کے نہین ہی یہان تو غیر مہذب صحبت ہوتی ہی کون یہان آکر اپنی عزت دے جب یہ ارزنگ نے کہا یہ رخصت ہوکر اپنی قیام گاہ کی طرف چلا ارزنگ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے ادھر اسکا لشکر بھی آترا اسنے اپنے لشکر کو برابر لشکر سرخ پوش کے آتارا تھا دو دن وہ رات بسر ہوئی صبح ظاہر ہوئی کہ ارزنگ بیدار ہوا اسنے اکثر حکم دیا کہ اثالہ بارگاہ گاہ بار ہو دربار گاہ روانہ ہو حکم دینا تھا کہ تینون لشکرون مین بندوبست ہونے لگا تھوڑے عرصے مین بارگاہین بار ہوگئین سب خیمے اکھڑ گئے لشکر مین تیاری ہونے لگی کہ بارگاہ ارزنگ لیکر نہنگ صحرانشین اور خزانہ لیکر بستگان اور دیگر اسباب لیکر لاہور روانہ ہوے مہران کی بارگاہ لیکر اسکا ہراول لشکر اور سرخ پوش کا ہراول لشکر اسکی بارگاہ لیکر راہی ہوے اسکے بعد بموجب حکم ارزنگ سرخ پوش مع اپنی دو لاکھ سپاہ کے اسکے عقب مین مہران مع تین لاکھ سپاہ کے اسکے بعد خود ارزنگ مع نو لاکھ سپاہ کے اس صحرا سے طرف شہر آفتاب نما کے راہی ہوے کہ انکا حال آئندہ تحریر ہوگا کہ وہ عجب لطف کی داستان ہی اب کچھ حال شہر خاور کا تحریر ہوتا ہی

شمہ حال شہر خاور سماعت فرمایئے

راوی بیان کرتا ہی کہ جبکہ ارزنگ ابرار خاوری کو حاکم شہر کرکے اور بیس ہزار لشکر برائے حفاظت چھوڑ کر چلا گیا اہل شہر بہت خوش ہوے کہ یہ بلا سر سے ٹلی مگر محبت تاج ورنگ برباد ہوئی یہ خبر ملکہ خورشید خاوری کو پہونچی وہ بھی بہت خوش ہوئی کہ خداوند کریم نے یہ بلا سر سے ٹالی ملکہ نود عائین کہنے لگی یہان تو شہر مین خوشی ہی یہ جو حال خواجہ حسین نے سنا تو بہت اپنے دل مین خوش ہوے اور کہا کہ خوب مین نے ہڈی ڈالکر دو کتون کو باہم لڑوا دیا یہ جب تک باہم جنگ و جدل کرینگے اتنے عرصے مین کوئی نہ کوئی اہل اسلام سے آجائیگا رستم ثانی یا بدیع الملک وہ ان دونون کا فیصلہ کردینگے اتنے عرصے تک تو اہل اسلام ان دونون کے شر سے محفوظ رہینگے یہ خیال کرکے اسی دن اپنا اسباب بار کراکے ملرت کو چک باختر کے روانہ ہوے تصویرین ملکہ کی انکے پاس ہین انکو یہ خیال ہی کہ کسی شاہزادے کو اولاد صاحبقران ثانی مین سے دونگا وہ اسکے اشتیاق مین جاکر یہ ملک بھی فتح کرے گا وہ اقلیم بھی آباد ہوگی مسلمانون سے اور ملکہ سے عقد بھی کرے گا اور مجھ سے بہت خوش ہوگا اور مجکو بھی ثواب ہوگا کہ وہ گبر لوگون کو گمراہ کر رہا ہی وہ اسکی گمراہی سے بچینگے یہ ایسے ایسے خیال کرکے ملرت باختر کے روانہ ہوا راہ بہ تیزی طی کرکے بعد قطع منازل وطے مراحل شہر سنجان مین پہونچا آجکل شہر سنجان مین رستم خان بن گنجاب حاکم سنجان تھا خواجہ حسین کاروان سرا مین آئے بار اترواکر کمرہ بکرایہ لیا اسمین اترے شہر مین غل مچ گیا کہ سوداگر ظلمات سے آئے ہین چونکہ قاعدہ ہی کہ جب تاجر آتا ہی تو پہلے دربار مین بادشاہ کے جاتا ہی اسکے بعد اہل شہر کے ہاتھ فروخت کرتا ہی بس اسنے وہ دن تو اترنے مین بسر کیا دوسرے دن بوقت سحر درباری لباس پہنکر چند کشتیان برائے نذر لیکر چلا در دولت پر پہونچا دربان سے کہا کہ بادشاہ کو خبر کرو کہ خواجہ حسین ظلمات سے واپس آئے ہین حاضر دربار ہونا چاہتے ہین دربان نے جاکر عرض کیا حکم ہوا کہ بھیجدو اسنے آکر خواجہ سے کہا آیئے بادشاہ نے طلب فرمایا ہی خواجہ حسین جلو خانہ طے کرکے پہونچے دربار مین جاکر نگاہ پڑتے ہی آداب بجالائے حکم بیٹھنے کا ملا سلام کرکے پہلے نذر دی اسکے بعد کرسی پر بیٹھے دربار کو دیکھا خوب آراستہ ہی ہر ایک سردار اپنے دنگل و کرسی پر متمکن ہی کہ خواجہ سے رستم خان نے پوچھا کہان سے آئے ہو خواجہ نے کہا کہ ظلمات سے آتا ہون انھون نے کہا کہ کچھ بدیع الملک و رستم ثانی کا حال معلوم ہی کہ یہ دونون صاحب کہان تشریف فرما ہین اور صاحبقران ثانی کا کہان نزول اجلال و رود و اقبال ہی تنکو سلام کی کیا خبر ہی یہ سنکے خواجہ حسین

نے عرض کیا کہ کیا آپکو بذریعہ پرچہ اخبار کے نہ معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبقران ثانی بعد قتل کرنے زہرہ ثانی بتورج
کے سرداروں کو ملک تقسیم کرکے خانہ کعبہ کو مع ایک سو چالیس سرداروں کے تشریف لیگئے تھے اور اسلئے صاحبقران
بدیع الملک نوجوان کو عنایت فرماگئے تھے اور انکو لقب صاحبقران ثالث کا عطا کیا تھا اور حکم فرمایا تھا
کہ تم ایوان نہ طاق مین جاکر آئینہ اندام جادو کو قتل کرو اور جو جو کافر باقی ہین انکو قتل کرو اور جو ملک کہ
کافرستان ہین انکو اسلام آباد کرنا یہ حکم فرماکر طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے ہین اور رستم ثانی مع اپنے لشکر کے
اسمانے صاحبقران کے برائے تماشا تشریف لیگئے تھے انکا کچھ حال ابھی تک نہین معلوم ہوا نہ صاحبقران ثانی
کا کچھ حال ظاہر ہوا کہ وہ خانہ کعبہ پہونچے نہ بدیع الملک کی کیفیت ظاہر ہوئی کہ انھون نے نہ طاق فتح
کیا کیونکہ جب یہ سب انتظام ہوے تھے تو ہین لشکر ظفر اثر مین تھا جب یہ سب لوگ اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوگئے
ہین ظلمات کو راہی ہوا پھر مجکو حال نہ معلوم ہوا اب تو سب پرچہ اخبار سے معلوم رہتا ہی بادشاہ ہین کیا عرض
کرون جو کہ حال تھا جبکہ صاحبقران سب کو رخصت کرکے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے ہین ایک کہرام تھا
لشکر فیروزی اثر مین ہر ایک زمین پر مثل زن پسر مردہ کے خاک بچھاڑین کھاتا تھا کسی کو ہوش نہ تھا سب تڑپ رہے تھے
کیا عرض کرون جو حال تھا نہین فراموش ہوتا ہی جبکہ بدیع الملک کا صاحبقران سے گلے لگکر رونا جب وہ وقت
یاد آتا ہی تو آنکھون سے آنسو جاری ہوتے ہین قلب بیقرار ہوجاتا ہی رستم خان نے کہا کہ یہ تو خبر مجکو
نہ معلوم ہوئی تھی بلکہ یہان تک کی خبر معلوم ہوئی تھی کہ صاحبقران ثانی ببدان کاج ملک مین پہونچے تھے
اسکے بعد پھر کوئی خبر پرچہ اخبار سے نہین معلوم ہوئی اسدن سے فکر ہی اور صاحبقران ثالث یعنی بدیع الملک
کی یہ خبر معلوم ہوئی تھی کہ وہ دشت بہارا فراسیاب مع لشکر فروکش ہوے تھے اور جشن کیا تھا تخت نشینی
داراب ابن جمشید کا کہ انکو اپنے لشکر کا بادشاہ کیا تھا اور خود دریاے سبز رنگ کے کنارے فروکش
ہے جب سے آگے کی خبر نہ معلوم ہوئی کہ اسپر کیا گذری رستم ثانی کی کوئی خبر نہ معلوم ہوئی تھی نہ کچھ خبر ہے پہونچنے
خواجہ حسین نے کہا کہ ان لوگون کے متفرق ہوجانے سے بڑی بڑی خرابیان واقع ہوئی ہین کہ ہمن کیا عرض
کرون رستم خان نے کہا کہ کچھ اور ممالک کا حال بیان کرو کیا حالت ہی خواجہ حسین نے کہا کہ کیا عرض
کرون ایک واقعہ نیا رونما ہوا ہی ہمین جو ظلمات سے واپس آیا تو ایک اقلیم خورشید پرست ہی جو کہ کبھی ہمنے
نہ دیکھی تھی اسمین میرا گذر ہوا وہان ایک عجیب غوغا دیکھا کہ تمام لوگ آفتاب پرست ہو رہے ہین کوئی شہر
آفتاب نما ہی وہان یہ مذہب رواج پایا ہی ہمین بھی اس شہر مین گیا اسکو خوب آباد پایا یہان تک کل حال
خواجہ حسین نے از ابتدا تا انتہا شہر آفتاب نما مین جانا اور دکان لیکر آنا دربار مین طلب ہونا
خانہ عیش و خانہ زرق کا ظاہر ہونا سب کا دعوت مین طلب ہونا اپنا بھی جانا قلعہ کی اور گنبد کی
حالت اور جو کچھ حال کہ خواجہ حسین کے روبرو گذرا تھا اہل شہر کا درخواست کرنا اسکے مذہب مین
مذمت کل مذہبون کی درخواست پر تحریر ہونا برجیس کا سب کو جمع کرکے کل مذہبون کی مذمت کرنا اپنا
مذہب اسلام کی برائی سنکے وہان سے فرار ہونا کہ یہ ملک قابل بود و باش نہین ہی اپنا اس مقام سے سفر
کرنا راہ مین صحراے پر بہار کا ملنا وہان ملکہ تریاے سیمتن کا آنا اپنا تصویر کھینچنا اور وہان سے روانہ ہونا
خاور مین پہونچنا وہان غوغا مقبرے کے کھدنے کا سنکے افسوس کرنا اہل شہر کا بلوہ کرنا اپنا بھی اس مقام پر
جانا وہان پر سامان کشت و خون پانا اہل شہر کو آمادۂ فساد دیکھنا ارژنگ کا مجکو طلب کرنا
اپنا جاکر کل حال بیان کرنا اسکو تصویر دینا اسکا اس تصویر پر عاشق ہونا اس سبب سے
مقبرے کا کھدنے سے بچنا اور اسکا عشق مین مبتلا ہوکر اس مقام سے شعر عاشقانہ پڑھتے ہوا اپنے مقام پر آنا

اُسی دن نامہ تحریر کرنا برجیس کے نام اور ایک پہلوان کے ہاتھ روانہ کرنا اُسکا نتہ آفتاب نما مین جانا اور وہان سے جواب لانا بیان کیا پھر خواجہ حسین نے یہ بھی کہا کہ وہ اُس جواب کو پڑھکر بہت رنجیدہ ہوا اور مع گیارہ لاکھ سپاہ کے طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کر گیا ہی مین نے بوتی ڈالکے دو کتون کو باہم لڑا دیا ہی ایک کا سر دوسرے کے دہان دونون سمجھ لینگے جانے کہان ہین کیونکہ ارژنگ نے تو بڑا غضب کیا کہ خورشید نگار سے خروج کیا اور آپ لوگون کو خبر بھی نہوئی اُسنے خاور پر قبضہ کر لیا بہرام خاوری بھاگ گیا یہ کچھ واقعہ ہوا کسی اہل اسلام نے خبر تک نہ لی یہ تو بڑی خرابی کی بات ہی افسوس دو تین دم کے نہونے سے یہ تفرقہ پڑ گیا کہ ایک دوسرے کی خبر نہین لیتا اگر تمیت اسلام جاتی رہی صاحبقران کا خانہ کعبہ کیا جانا ہوا کہ تمیت اسلام بالکل تشویش لیگی ایک ستم مین مبتلا ہوا دوسرے نے خبر نہ لی نہ معلوم بیچارہ بہرام کدھر بھاگ گیا اُسپر کیا گذری مین نے یہ خیال کیا کہ یہ تصویر دیکر دیکھو شاید یہ افسون چل جائے اور یہ دونون باہم مقابلہ کرین کیونکہ بڑی خرابی ہوئی کہ ایک طرف سے ارژنگ اور ایک جانب سے برجیس اہل اسلام پر لشکر کشی کرتے اور بیچارے مسلمان قتل ہوتے ایک دوسرے کی خبر نہ لیتا اس سے یہ تو ہوا کہ کچھ دنون یہ فتنہ برطرف ہوا اس عرصے مین کوئی نہ کوئی اولاد صاحبقران سے ظاہر ہوگا خواہ بدیع الملک خواہ رستم ثانی وہ ان دونون کی خوب سرکوبی کرینگے یہ سُنکے رستم خان نے کہا کہ ای خواجہ حسین یہ تدبیر تو تمنے خوب سوچی خوب باہم فساد کرایا اور کافرون کو لڑوا دیا خوب انکا زور کم کیا مگر یہ تو بڑی خرابی کی بات ہی کہ یہ اخبار نویس بالکل بے خبر ہین کہ اتنا بڑا واقعہ گذر گیا اور کسی نے خبر نہ دی ورنہ یہ ممکن تھا کہ مین خاور کے تباہ ہونے کی خبر سنتا اور خاموش رہتا فوراً ہی اُنکی مدد کرتا ای خواجہ حسین اب کون خاور مین حاکم ہی خواجہ حسین نے کہا کہ ایسے مین بالاخانی ہی ابرار خاوری کو ارژنگ اپنی طرف سے حاکم کر گیا ہوگا بیس ہزار کا لشکر ہی تم جاکر خاور پر قبضہ کر اُسکو پھر اسلام آباد کر رستم خان نے کہا کہ رائے تمھاری بہت خوب ہی مین مع لشکر جاتا ہون مگر یہ کتنی بڑی غفلت کی بات ہی کہ ارژنگ نے خروج کیا لشکر جمع کیا اور خاور پر پہونچا اور خبر نہوئی یہ اہل اخبار کی غفلت ہی اسی غفلت سے اُنکی نہ رستم ثانی کا حال معلوم ہوتا ہی نہ بدیع الملک کا خیر جو ہونا تھا وہ ہوا خواجہ حسین نے کہا کہ ای رستم خان یہ تصویر موجود ہی کیونکہ مین تو پیر ہوا اگر تمھارے پسند آئے تو بسم اللہ رستم خان نے ایک آہ سرد بھری اور کہا کہ اگر تم پیر ہو تو کیا مین جوان ہون ای بھائی خواجہ حسین طاقت جواب دے چکی ضعف نے ترقی کی بصارت مین کمی ہو گئی مردے کی تو آنے لگی مین خود اس فکر مین تھا کہ اگر صاحبقران تشریف لائین تو اُنسے عرض کرون کہ آپ یہان کا حاکم کسی اور کو کرین مین خانہ کعبہ مین جاکر اپنی باقی عمر بسر کرونگا کیونکہ گنہگار بہت ہون عبادت کرون شاید یہ ہی ذریعہ میری بخشش کا ہو مگر وہ تشریف نہین لائے مجبور ہون مین اپنی رائے سے کسی کو یہان کا حاکم نہین کر سکتا ہون ایسی حالت مین جبکہ پیرانہ سالی کا وقت ہی تو عشق و عاشقی مین کر سکے کیا کرونگا ای بھائی میرا تو وہ حال ہی کہ گور مین پائون لٹکائے ہوئے بیٹھا ہون مین تو لاکھ عاشقی کرون مگر دل بھی چاہے دل تو روز بروز پژمردہ ہوتا جاتا ہی قوت کم ہوتی جاتی ہی ہم تو اب بھی موجود ہین مگر کوئی ہمکو کیون پسند کرنے لگا ہم تو بیکار ہو گئے بموجب ۔ شعر ۔ جبکہ ہم گل تھے تو لگتے تھے ہزاردن گلے ۔ جب سے ہم خار ہوئے سب نے کنارے ہی بھلے ۔ بھائی اب تو یہ حالت ہی کہ کوئی ہماری طرف رغبت سے دیکھے گا بھی نہین ہملوگ تو بیکار ہین وہ جو تمنے سُنا ہوگا یہ شعر بوقت تنگدستی آشنا بیگانہ میگردد ۔ صراحی چون شود خالی صدا پیمانہ میگردد ۔ کا نقشہ ہی جو محبت کرتے تھے اب وہ بھی نفرت کرنے لگے اسی نوبت پہونچی ریش سفید ہو گئی

صدائے کوس رحیل بلند ہوئی آواز آچکی ہی کہ زاد آخرت مہیا کر تیرا زمانہ سفر قریب ہی ای بھائی کوئی اندیشہ نہین ہی کہ جو سبب نجات ہو دوسرے زمانہ تو یہ کرنے کا قریب ہی نہ کہ یہ زمانہ کہ دلکو کسنی کی طرف رجوع کرین بلکہ یاد خالق مین رجوع کرنے کا ہنگام ہی نہ کہ خلائق کی یاد مین خواجہ حسین نے عرض کیا کہ یہ ہی اپنی بھی نوبت ہی اچھا صرف ایک نظر ملاحظہ فرمایئے کہ خداوند کریم نے ایسے بھی خوبصورت لوگ خلق کیے ہین کہ جنکو بلقیس وقت کہنا زیبا ہی یہ تو یقین کامل ہی کہ یہ حصہ اولاد صاحبقران کا ہی کہ خدا نے انکو بھی ایسا ہی حسن وجمال عطا فرمایا ہی مین نے اسی خیال سے یہ تصویر کھینچی تھی ورنہ کیا ضرورت تھی کیونکہ اب ہمکو کوئی ہوس نہین ہی ہم کیا عاشقی کرینگے یہ جوانون کا کام ہی کہ وہ عشق وعاشقی کرین ہمارا تو بقول آپ کے یہ کام ہی کہ کسی گوشہ عافیت مین بیٹھ کر زندگی جو کچھ باقی ہی بسر کرین اسکی عاشقی کا دم بھرین کہ جسکے سبب سے صورت نجات کی ہو رستم خان نے کہا کہ لاؤ دیکھون بس خواجہ حسین نے وہ تصویر نکال کر رستم خان کے روبرو پیش کی جیسہی نظر رستم خان کی تصویر پر پڑی ایک آہ کی رنگ رو متغیر ہوگیا باوجود پیر ہونے کے جو ولولہ پیدا ہوا عالم سکوت طاری ہوا اس صاحب تصویر کی صورت کو خیال کرکے ساکت ہوگیا بصورت زلف پریشان ہوا مانند آئنہ حیران ہوا تھوڑے عرصے تک یہ نوبت رہی دلکو اپنے قابو مین کیا اور اسکی طرف خطاب کرکے کہا کہ ارے نادان یہ تیرا وقت بیقرار ہونے کا نہین ہی تو تو اب مثل گل پژمردہ کے ہی کون تیری خواہش کرے گا اب تو طرف اسکے راغب ہو جو کہ تیرا خالق ہی اسکی یاد مین بیقرار ہو تاکہ بخشش کی سبیل ہو دنیا کے امور سے پرہیز کر راہ نیک کی جانب رغبت کر کہ وہی سبب نجات کا ہی زمانہ حیات کا گذرا وقت موت قریب پہونچا ہی اب کیون کسی کو دیکھکر بیقرار ہوتا ہی پس اب ایسے خیالات سے درگذر یہ جوانون کا پیشہ ہی اب تجھ سے ہجر کی سختیان نہ گوارا ہوسکینگی ایسی راہ مین قدم زنی کرنا جوانون کا کام ہی یہ بہت بڑی راہ سخت ہی اسمین ہر گھڑی بلا کا سامنا ہی مجنون نے جو قدم رکھا تو کیا انجام ہوا برسون خاک نلاش لیلی مین چھانی آخر انجام یہ ہوا کہ حسرت لیکر دنیا سے گیا فرہاد نے مصیبت گوارا کرکے کس سختی سے قلب پر سنگ صبر رکھکر اشتیاق مین شیرین کے سنگ تراشی کرکے ستون بنایا بڑی بڑی سختیان پیش آئین بڑی بڑی کوہ سخت منزلین طی کین آخر یہ نتیجہ ہوا کہ تیشہ مار کر مرگیا یہ شعر اسکی زبان پر تھا بیت شعر فرہاد بہ تیشہ بر سنگ زد ے تیشہ ؎ میگفت باندیشہ سنگ آمد سخت آمد حسرت وصل شیرین لیکر گیا مگر جان شیرین اپنی دیگیا نخل عشق سے کوئی ثمر شیرین نہ پایا سوائے ثمر مفارقت کے کہ وہ کسقدر تلخ وناگوار ہی جبکہ ایسے ایسے لوگ یون حسرتین لیکر گئے تو تیری کیا اصل ہی ایک گردش مین عمر تمام ہی کیونکہ اب قریب موت کا ہنگام ہی صرف کو چہ جانان کی طرف قدم رکھا کہ عمر نے جواب دیا وہان تک پہونچے نہین کہ خواب مرگ نے سلا دیا یہ جو تقریر کی چونکہ کوئی مادہ عشق وعاشقی دل مین اب باقی تو تھا نہین صرف وقتی جوش تھا جو کہ کبھی ہوجاتا ہی ایسے خیال کرنے سے برطرف ہوگیا دل قابو مین آگیا بس تصویر خواجہ حسین کے ہاتھ مین دیکر کہا کہ واقعی یہ صاحب تصویر بڑی حسین ہونگی کہ جسکی تصویر سے یہ شان محسن وعالم نزاکت ظاہر ہوتا ہی کہ باوجودیکہ اب زمانہ میرا اس امر کا مقتضی نہین ہی کہ مین دلکو کسی جانب مائل کرون مگر اسپر بھی دل سے بیساختہ آہ نکل گئی قلب کی حالت خراب ہوچلی تھی مگر اب کیا ہوتا ہی وہ مادہ ہی نہین ہی کہ جو مادہ جنون کو برانگیختہ کرے اگر ایسا ہوتا تو بھلا اب نصیحت سے یہ آتش عشق کہین فرو ہوتی مگر غضب کی یہ نازنین صاحب تصویر حسین ہی کہ جس کے تیر ناز نے میرے دل کو نشانہ کیا تھا مگر کیا ہوتا ہی اگر عالم شباب ہوتا تو مین ضرور اسکے خدنگ ناز کا

مجروح ہوتا خواجہ حسین نے عرض کیا کہ کیا عرض کرون کہ جب مین نے صورت دیکھی تھی تو دل کی کیا نوبت ہوئی تھی کہ جو مین عرض نہین کرسکتا ہون رستم خان نے کہا کہ جو کچھ کہو بہت بجا ہی جبکہ میری حالت تصویر دیکھکر خراب ہو چلی تھی تو معاذ اللہ اصلی صورت دیکھکر اگر تمھارے قلب کی حالت خراب ہوئی تو کیا عجب تھا بلکہ تم بڑے صابر ہو کہ ایسے وقت مین تمنے صبر کیا دل کو قابو مین رکھا خواجہ حسین نے عرض کیا کہ یہ کوئی اختیاری فعل نہ تھا بلکہ یہ خیال فرمائیے کہ وہ مادہ ہی نہین باقی رہا ہی جو کہ ایسی حالت پیدا کرتا ہی یہ جو اچھی صورت دیکھکر اپنی حالت ہو جاتی ہی یہ صرف اُس وقت کا اثر ہی کہ جو کسی وقت مین ہمارے دل مین مادہ عشق تھا اب وہ بسبب پیر ہونے کے جاتا رہا ہی رستم خان نے کہا کہ یہ قول تمھارا بہت درست ہی خیر اب اس کو جانے دو مجکو یہ تعجب ہوتا ہی کہ ایسی نازنین پر ارژنگ ایسا دیوبچہ عاشق ہوا ہی گو مین نے ارژنگ کی صورت نہین دیکھی ہی مگر جیسی صورت اُسکے باپ اور دادا کی تھی ویسی اسکی بھی ہوگی خواجہ حسین نے ارژنگ کا سراپا بیان کیا رستم خان ہنس پڑے اور اہل دربار بھی قہقہہ لگا کر ہنسے خواجہ حسین نے عرض کیا کہ مین جاتا ہون اب آپ جلدی فرمائیے اور خاور کی خبر لیجیے اور مین یہ بھی عرض کیے دیتا ہون کہ مین تمام ممالک اسلام مین خبر کرونگا اور جہان بدیع الملک یار ستم ثانی تشریف فرما ہونگے اُنکو بھی آگاہ کرونگا رستم خان نے فرمایا کہ مین ابھی بندوبست کرتا ہون اور کل یہان سے طرف خاور کے روانہ ہوتا ہون یہانتک کسی کو اپنی طرف سے حاکم کرونگا یہ ذکر ہی ہو رہا تھا کہ پرچہ اخبار آیا رستم خان نے اُسکو اُٹھا کر دیکھا تو اُسمین یہ کل حالت تحریر تھی کہ ارژنگ نے خروج کیا خاور کو فتح کر لیا بہرام خاوری قید ہوا تھا اُسکے بعد اُنکا عیار اُنکو رہا کرکے گیا بلکہ ارژنگ کو بھی اسیر کیا تھا مگر اُسکا عیار رہا کرلایا جو عہد و اقرار باہم اہل شہر اور ارژنگ کے ہوا تھا وہ بھی تحریر تھا اُس اخبار مین اُسکے بعد اُسکا مقبرہ کھودنے کا قصد کرنا اہل شہر کا بلوہ کرنا تحریر تھا اور جو کچھ کہ واقعہ خواجہ حسین نے بیان کیا وہ سب تحریر تھا سوائے اسکے کہ یہ خواجہ حسین کو نہ معلوم تھا کہ تومان پسر بہرام طرف خاور کے مع خزانہ و ناموس گیا ہی اور بہرام رہا ہو گیا ہی ارژنگ قید ہو گیا تھا یہ اخبار پڑھکر رستم خان نے کہا کہ اب ہوش آیا کہ جب تمام واقعے گذر چکے وہ مرد دو دہان سے چلا گیا اگر قبل سے یہ خبر ہوتی تو مین ضرور جاکر مقابلہ کرتا اُسکو اُسکے اعمال کی سزا دیتا خیر اب جاکر ابرار کو قتل کرتا ہون اور خاور کو پھر اسلام آباد کرتا ہون مگر اخبار سے معلوم ہوتا ہی کہ اہل خاور نے کوئی عہد نامہ اُس سے تحریر کرایا ہی اُسنے تحریر کر دیا ہی اخبار مین وہ تحریر بھی ہی مگر اہل خاور نے اُسکے مذہب کو کیون قبول کیا جب جاؤنگا تو حال معلوم ہوگا یہ اخبار پڑھکر رستم خان نے حکم دیا کہ ایک لاکھ کے قریب لشکر یہان رہے باقی سب تیار ہو مین کل یہان سے طرف خاور کے کوچ کرونگا یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے سامان سفر کرنے لگے یہان رستم خان نے بھی سامان سفر کیا رستم خان کا ایک پوتا ہی برس پندرہ ایک کا بہت بہادر اور جری ہی اُسکو طلب کرکے کہا کہ ای فرزند مین تو مع لشکر طرف خاور کے جاتا ہون سنا گیا ہی کہ اُسپر ارژنگ کوئی فرزند اُسنے قبضہ کر لیا ہی گو وہ اسوقت خاور مین نہین ہی اور جانب کوچ کرکے گیا ہی مگر اپنی جانب سے خاور مین کسی کو حاکم کر گیا ہی مین جاکر اُسکو قتل کرون خاور پر قبضہ کرون مین تمکو یہان کا حاکم کرتا ہون خوب ہوشیاری کے ساتھ حکومت کرنا انصاف سے کام لینا اگر کوئی ادھر لشکر کشی کرکے آئے تو ہمکو خبر کرنا ہم فوراً تمھاری مدد کرینگے مین بہت جلد خاور پر قبضہ کرکے آتا ہون افسوس یہ ہی کہ

کوئی خبر نہ بدیع الملک کی معلوم ہوئی کہ وہ کہان تشریف رکھتے ہین نہ رستم ثانی کی کہ آن صاحبون کو
اسکی خبر کیجاتی انکا نبیرہ کہ جسکا نام طوس خان ہی بون عرض کرنے لگا کہ یہ ارزنگ کون مرتد ہی رستم خان
نے فرمایا کہ ای فرزند یہ ارزنگ مرتد اپنے کو نر مردتانی کا فرزند مشہور کرتا ہی اور کہتا ہی کہ مین خداوند ہون
کیونکہ مین فرزند ہون معاذ اللہ خداوند کا اور نبیرہ ہون مین ہی وارث ہون خدائی کا بس یہ مرتد شہر
خور شید نگار مین ظاہر ہوا ہی وہ لوگ جو کہ ابھی تک دائرہ اسلام مین نہین آئے تھے اور نسبت سے ملک ایسے
تھے کہ جو اسلام آباد نہوے تھے اور وہ لشکر جو کہ کافر تھا اور جنگ مغلوبہ مین اہل اسلام کے ہاتھ سے
بچکر کوہ و صحرا مین پنہان ہوگیا تھا سب اُسکے پاس جمع ہوگیا اُسنے ان سبکی تسلی کی اور کہا کہ بلاتشبیہ
مین خدا ہون اور خدائی میرے حصے مین ہی تم لوگ اطاعت کرو اُسکے ہمراہ سخنگان ساحر امی موجود ہی
جو کہ نطفہ ہی بختگان ولد الحرام کا دو فرزند نورج بدرگ حرامی کے شریک ہوے ہین جو کہ بلقیس دختر
فرعون کے بطن سے پیدا ہوے تھے اُن مین ایک ساحر زبردست ہی ایک پہلوان قوی ہیکل جب یہ
سب لوگ جمع ہوگئے اور قریب سات آٹھ لاکھ کے لشکر جمع ہوا اُسنے خود رج کیا اور ظاہر کیا کہ مین
خدا ہون اور اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا ای نور نظر وہ مرتد پہلے خاور پر ہو نچا چونکہ ہرام خاوری
کو خبر نہ تھی دوسرے وہ مرد جری ہی خاندان سے خاور سیاہ کے ہی بھلا وہ کب ایسے مرتد کی اطاعت کرتا
ہی چونکہ ستارہ ہم لوگون کا خراب تھا بہرام نے شکست کھائی اور گرفتار ہوگیا اُسنے ملک پر قبضہ کرلیا رستم خان
نے کل واقعہ جو کہ اخبار مین دیکھا تھا اور خواجہ حسین سے سنا تھا اپنے نبیرے کے روبرو بیان کیا وہ سُنکے
عرض کرنے لگا کہ آپ تشریف رکھین مین جاکر خاور پر قبضہ حاصل کرتا ہون رستم خان نے کہا کہ نہین
بلکہ تم یہان رہو کیونکہ جوان ہو بلکہ ابھی پورے جوان بھی نہین ہوے ہو ترکے ہو تمھارے مزاج مین تیزی ہی
حدت جوانی کے سبب سے خاور پر تمھارا کام نہین ہی وہان مرد جہان دیدہ کی ضرورت ہی کہ وہ جاکر
بصلاح کام نکالے کیونکہ وہ لوگ اہل اسلام تھے اگر بصلاح اُنسے کام نکلے تو کیون قتل کیے جائین
کیون بندگان خدا کا خون ہو اور تم جانے ہی برس پڑوگے یہ خیال نکروگے کہ کس طور سے مقابلہ کرنا چاہیے
ہمین ہو کام بننے والا بھی ہی وہ بھی خراب ہو جائے گا طوس نے کہا کہ جو آپکی مرضی مین نے اس سبب سے
عرض کیا تھا کہ آپ پیر ہین رستم خان نے کہا کہ مین نے اسی سبب سے تم سے پہلے ہی کہا کہ وہان مرد جہان دیدہ
کا کام ہی بس مین کل یہان سے کوچ کرونگا تمکو حاکم کرکے تمکو لازم ہی کہ خوب خلق سے پیش آنا جو کوئی ادھر کفار
سے لشکر کشی کرکے آتے اُسکو جو مناسب وقت دیکھنا جواب دینا اور تمکو اور دیگر شاہان اسلام کو آگاہ
کرنا کہ وہ سب بھی خبردار رہون تمکو اسقدر فرصت نہین ورنہ مین خود سب کو اس واقعے سے خبردار کرتا
کیونکہ مین نے خواجہ حسین کی زبانی یہ بھی سنا ہی کہ کوئی برجیس ہی اُسنے اپنے کو خداوند آفتاب کا کہ جو اُسکا
مذہب تھا وہ لوگ آفتاب پرست تھے فرزند ظاہر کیا ہی اور نائب آفتاب کہتا ہی اور تمام کارخانہ
سحر و ساحری کا ہی اور اُسکے شریک بہت سے بادشاہ ہوے ہین اُسکو سجدہ کرتے ہین یہ نیا مذہب ایجاد ہوا ہی
لہذا تمکو اُس سے بھی آگاہ کرتا ہون کہ اُس مرتد کا بھی قصد ہی کہ وہ بھی لشکر کشی کرے اور مذہب آفتاب پرستی
کو رواج دے اب یہ دو دشمن تازہ اہل اسلام کے پیدا ہوے ہین مین تمسے بیان کرچکا ہون کہ خواجہ حسین
نے اپنی حکمت عملی سے ان دونون مرتدون کو باہم لڑوا دیا ہی تاکہ اہل اسلام اس حال سے واقف ہون اور اس عرصے
مین اپنا بندوبست کرلین ایسا نہو کہ وہ غافل ہون اور کسی قسم کی زک اٹھائین طوس نے کہا کہ یہ تدبیر خوب
کی ہی خواجہ حسین نے کوئی دو پہر رات تک دادا پوتون مین یہ تقریر رہی اُسکے بعد جاکر دونون اپنی اپنی آرام گاہ مین

سورہے بوقت سحر دونو بیدار ہوے امور ضروری سے فراغت کرکے رستم خان دربار مین آیا یہان سب اہل دربار حاضر دربار ہوے دربار آراستہ ہوا رستم خان تخت پر آکر متمکن ہوا اپنے پوتے طوس کو اپنے برابر تخت پر جگہ دی جب سب دربار جمع ہوچکا تو رستم خان نے اہل دربار سے کہا کہ مین تو آج لشکر لیکر طرف خاور کے جاتا ہون جو لوگ کہ میرے ہمراہ جائینگے آنسے تو نہین میرا سوال ہے بلکہ جو یہان قیام کرینگے آنسے مین کہتا ہون کہ مین اپنی جگہ پر تا آنے اپنے اپنی طرف سے اپنے نور نظر یادگار جگر قوت بصر طاقت قلب مانوس شاہزادہ طوس کو کہ یہ میرا فرزند زادہ ہے اور میری آنکھ کا تارا ہے حاکم کیے جاتا ہون اور خدا کے حفظ و امان مین اسکو دیتا ہون اور اسکے بعد آپکے سپرد کرتا ہون اور یہ میرا حکم ہے کہ آپ سب صاحب اسکی اطاعت سے سرمو تجاوز نہ کرین بجاے میرے تصور کرین گویا مین ہی ہون اور یہ فرزند بھی آپکی خوشنودی کا جویا رہے گا عدل و انصاف سے حکومت کرے گا رعایا کو خوش و خرم آپکو شاد و آباد رکھے گا ظلم و جور نہ کرے گا اور اگر کوئی امر خلاف داب حکومت سرزد ہو تو اسکو آپ اسکے سن کی طرف خیال کرکے اس سے درگذر کرین اور مجکو اس امر سے خبر دین کہ مین اسکا تدارک کرون کیونکہ یہ ابھی بالکل نادان ہے یہ تقریر اہل دربار سے کرکے طوس سے کہا کہ اے فرزند تم سوائے عدل و انصاف کے کوئی امر خلاف داب سلطنت نہ کرنا جو امر کرنا بغیر مشورے اہل دربار کے نہ کرنا کیونکہ خدا تعالے نے بھی فرمایا ہے کہ وشاورہم فی الامور یعنی مشورہ کرو تم اپنے کامون مین مشورے سے بڑے بڑے کام نکلتے ہین بڑی بڑی مشکلین حل ہوتی ہین بغیر مشورہ اہل دربار کوئی کام نہ کرنا طوس نے عرض کیا کہ جسقدر آپ نے ارشاد کیا ہے اسکے خلاف نہوگا اگر خلاف اسکے ہو تو جو سزا آپ تجویز فرمائینگے اسکو مین قبول کرونگا رستم خان نے پوتے کو گلے سے لگایا اور کہا کہ خدا تیری عمر مین ترقی دے ادھر اہل دربار نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے ارشاد کیا ہم سب نے منظور کیا یہ ہمارے مرشد زادے ہین ہمارے سر کے تاج ہین ہم انکو ضرور اپنی جگہ خیال کرینگے بلکہ انکی اطاعت آپکی اطاعت سے زیادہ کرینگے خدا نے یہ روز سعید ہمکو نصیب کیا کہ ہمنے اپنے شاہزادے کو آپکی زندگی مین تخت حکومت پر بیٹھے دیکھا خداوند کریم انکی عمر مین ترقی دے ہمکو گون کے سردن پر سلامت رکھے یون جو اہل دربار نے عرض کیا رستم خان نے یہ تقریر سنکے سب کے حق مین دعا کی اور کہا کہ شاباش و مرحبا جو نمک حلال ہوتے ہین انکی یہی تقریر ہوتی ہے اور وہ اپنے مالک کے خیر خواہ ہوتے ہین یہ کہکر تخت پر سے اٹھا طوس کو اپنے مقام پر بٹھایا اور چند سردارون کو دربار مین چھوڑا کہ جنکو نہ لیجانا منظور تھا باقی سب کو لیکر بیرون دربار آیا بموجب حکم ایک لاکھ سوار تو اسی شہر سنجان مین رہے باقی تین لاکھ سامان سفر سے تیار رہے انکو خبر پہونچی کہ بادشاہ تیار ہوکر تشریف لاتے ہین سب اٹھ کھڑے ہوے مرکبون پر سوار ہوے تا آنے رستم خان کے لشکر چلنے پر تیار ہوگیا رستم خان حلو خانہ سے باہر تشریف لاے تمام مرکب سردارون کے در دولت پر موجود تھے کہ رستم خان نے بیرون حلو خانہ آکر مرکب سواری طلب کیا رستم خان نے سردارون کو حکم دیا کہ مرکبون پر سوار ہوا ادھر جا کر نے مرکب خاص حاضر کیا رستم خان نے طوس سے کہا کہ اے فرزند اب تم جاؤ مین سوار ہوتا ہون طوس سلام کرکے معہ سردارون کے دربار مین گیا اور تخت پر آکر بیٹھا ادھر رستم خان سوار ہوے اور سب سردار بھی سوار ہوے گرد و پیش اپنے افسر کے آکر موجود ہوے ڈنکا بجا جلوس سواری آگے بڑھا نقیب صدا لگانے لگے سواری کوچ سلامت کوچ کرکے شہر مین آئی ادھر افسر لشکر کو لیکر آئے یہان تک کہ رستم خان مع تین لاکھ سپاہ کے بیرون شہر آیا اور طرف خاور کے روانہ ہوا دو منزلہ سہ منزلہ کرتا ہوا چلا یہان تک کہ قطع منازل اور طے مراحل کرتے ہوے عرصہ پندرہ روز مین قریب خاور پہونچے چونکہ خاور باختر سے ڈیڑھ ماہ کی راہ تھا مگر رستم خان نے پندرہ دن مین طے کی اور قریب خاور پہونچکر ایک میدان

وسیع دیکھکر لشکر کے پڑاؤ کا حکم دیا فوراً خیمہ وغیرہ برپا ہوے لشکر اترا باگاہ رستم خان کی برپا ہوئی رستم خان
داخل بارگاہ ہوا جو سردار کہ دربار مین حاضر ہوتے تھے آکر حاضر بارگاہ ہوے رستم خان نے اپنے عیار کو طلب
کرکے حکم فرمایا کہ ہرکارون کو روانہ کرو کہ شہر خاور کی خبر لاوین کہ کیا کیفیت ہی یہ حکم سنکے عیار نے اپنے چند
شاگردون کو حکم دیا کہ بادشاہ کا حکم ہی کہ جاکر شہر کی خبر لاؤ کہ حال کیا ہی وہ شاگرد اسی وقت طرف
شہر خاور کے سلام کرکے روانہ ہوے یہ ادھر کو روانہ ہوا یہان رستم خان نے دبیر کو طلب کرکے کہا کہ ایک نامہ
بنام ابرار خاوری جو کہ حاکم فی الحال ہی شہر خاور کا طرف سے اُس مرتد ازلی وابدی ارژنگ بن زرمرد
کے تحریر کرو دبیر نے عرض کیا کہ مضمون اُسکا کیا ہوگا رستم خان نے اپنی زبان سے مضمون نامہ بیان کیا دبیر نے
نامہ تحریر کرکے پیش کیا رستم خان نے اُسکو ملاحظہ کرکے دبیر سے کہا کہ اسے ملفوف کرو اور ہمارے پاس لاؤ
دبیر نے ملفوف کرکے اور مہر رستم خان اُسپر ثبت کرکے دوسری مرتبہ حاضر کیا رستم خان نے نامہ لیکر
اپنے عیار کو دیا کہ یہ نامہ لیکر تم کل بوقت سحر شہر خاور مین جانا اور ابرار کے دربار مین جاکر یہ نامہ اُسکو دینا
اور اُس سے جواب نامہ لیکر میرے پاس آنا بعد جواب آنے کے تدبیر کیجائیگی دیکھین جواب کیا آتا ہی عیار نے سلام
کرکے نامہ لے لیا اور پھر آکر اپنے مقام پر بیٹھ گیا ادھر کا حال ملاحظہ ہو یہان تو رستم خان دربار مین بیٹھا ہوا ہی
قاعدہ یہ ہی کہ تخت شاہی ہمراہ لشکر رہتا ہی مگر اُسپر حاشیہ پڑا رہتا ہی برابر اُسکے نیم تخت پر بادشاہ بیٹھتا ہی جو کہ
طرف سے اہل اسلام کے بادشاہ ہین یا سب نائب ہین بادشاہ اسلام کے جو کہ لشکر امیر کے کے بادشاہ ہین کیونکہ سکہ
وخطبہ بادشاہ اسلام کا تمام مملکت اسلام مین جاری ہی ہر دربار کا یہ طریقہ ہی کہ تخت شاہی پر حاشیہ پڑا رہتا ہی
اور نیم تخت پر اُس ملک کا حاکم حکم واحکام جاری کرتا ہی یہ ادب کرتے ہین کہ ہم مقام پر اپنے مالک وآقا کے
بیٹھین یہ بالکل خلاف ہی بلکہ یہ قاعدہ ہی کہ جب دربار مین آتے ہین اُس تخت کو مخاطب ہوکر سلام کرتے ہین گویا کہ
اُسپر بادشاہ اسلام جلوہ گر ہین یہ ادب مانتے ہین اور تمام فوائد شاہی بجا لاتے ہین یہ ہی طریقہ وقاعدہ ہر ایک
ملک وشہر مین جاری ہی بلکہ یہ طریقہ ہی کہ وہ تخت شاہی ہمراہ لشکر کے رہتا ہی حاشیہ پوش اُسکو قلب لشکر مین
قائم کرتے ہین اور اُسکا بہت ادب کرتے ہین یہ تو جملہ معترضہ تھا آمدم بر سر مطلب یہان دربار جمع ہی
اُدھر ہرکارے طرف شہر خاور کے روانہ ہوے ہین چونکہ وقت سہ پہر کا ہی چند ہرکارے شہر خاور سے برائے
بالادی کے نکلے تھے بیرون شہر سے دیہات وقریہ کی خبر لیتے ہوے اب شہر کو جاتے تھے کہ اپنے افسر اعلیٰ
کو خبر دین کہ یہ حالات ہین بس یہ جو پھرتے ہوے ادھر آنکلے دیکھا انھون نے کہ ایک لشکر اترا ہوا ہی خیمہ وغیرہ
برپا ہین نشان جو لشکر کے ہین اُنپر تعریف خداوند کریم بخط جلی ونعت رسول اکرم تحریر ہی اور ایک بارگاہ وسط
مین لشکر کی برپا ہی کہ جو اپنی بلندی کے روبرو بلندی چرخ دوار کو پست کیے دیتی ہی اور تمہ اُسکا شمسہ خورشید پر
چشمک زن ہوتا ہی یہ ہرکارے پہلے سنکے گئے کہ یہ لشکر اہل اسلام کا ہی اور یہ لوگ خدا پرست ہین بس وہ ہرکارے داخل لشکر ہوے
ادھر اُدھر کی سیر کرنے لگے لشکر کو بہت دیکھا ایک مقام پر جو پہونچے دیکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہوے ہین جو سر جھکی ہوئی ہی کھیل
ہو رہا ہی یہ ہرکارے بھی جاکر کھڑے ہوے کہ اُنمین سے ایک نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ چند آدمی بشکل جاسوس ہمارے
جاسے کے قریب کھڑے ہین مگر وضع سے خاوری معلوم ہوتے ہین اُسنے کہا کہ آؤ بھائیو بیٹھو کیون کھڑے ہو ادھر سے
آنا ہوا کیا خاور مین رہتے ہو اور یہ جو شناخت کر لیا تھا کہ یہ جاسوس ہین اسکا سبب یہ تھا کہ انھون نے صورت
انھین تبدیل کی تھی اس سبب سے کہ یہ لشکر تو خدا پرستون کا ہی کیا خوف ہی بس جب اُسنے یہ کہا آؤ بیٹھو
وہ ہرکارے آکر بیٹھ گئے صاحب سلامت کرکے جب بیٹھ چکے تو دریافت کیا کہ اب کون لوگ ہین اور یہ لشکر کس کا ہی اور کہان
جاتا ہی یہ تو بخوبی ثابت ہی کہ آپلوگ مسلمان ہین بابت مذہب کے تو کوئی ضرورت دریافت کرنے کی نہین ہی یہ جو انھون نے کہا یا تو سب

کھیل رہے تھے یا انکی طرف متوجہ ہوے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ شہر سنجان کے رہنے والے ہین جو تشکر کہ تم دیکھتے ہو یہ
رستم خان بن گنجاب کا ہے جو کہ حاکم ہے سنجان کا اور ہم اسکے ملازم ہین رستم خان یہ خبر سنکے کہ ارژنگ بن زمرد
نے شہر خورشید نگار سے خروج کیا اور لشکر کشی کرکے شہر خاور پر قبضہ کیا بہرام شاہ خاوری شکست
کھاکر طرف ترکستان کے فرار کر گیا اب فی الحال ارژنگ اپنی طرف سے ابرار خاوری کو حاکم شہر
کرکے طرف شہر آفتاب نما کے برائے مقابلہ بہ جیس آفتاب پرست کے گیا ہے پس ہمارے آقا نے خیال
کیا کہ چلکر ابرار سے مقابلہ کرکے شہر خاور پر قبضہ کرین اسکے پھر اسلام آباد کرین گو انکو یہ خبر اسوقت پہونچی
کہ جب ارژنگ ولد الزنا یہان سے کوچ کر گیا ہے ورنہ اُس سے ہی مقابلہ ہوتا اب تم بتاؤ کہ تم لوگ کون ہو
اور کہان کے رہنے والے ہو انھون نے کہا کہ ہم ملازم ہین جاکر خاور کے بھیدیہ جاسوسی آج ہمارے بالادی شہر
سے نکلے تھے صبح سے اِدھر اُدھر پھرا کیے جو جو خبرین دریافت کرنا تھین دریافت کین اب شہر کو واپس جاتے تھے کہ
صبح کو جاکر دربار مین حاکم کے عرض کرین یہان جو پہونچے تو یہ لشکر دیکھا خیال آیا کہ یہ لشکر کسکا ہے اور کون
بادشاہ ہے کدھر کو جاتا ہے کس پر لشکر کشی کی ہے کیونکہ یہ تو بخوبی ثابت ہو گیا تھا نشان لشکر سے کہ خدا پرستون کا
ہے مگر یہ نہین معلوم تھا کہ اس لشکر کا عزم خاور پر لشکر کشی کا ہے افسوس کا مقام ہے اب یہ نوبت پہونچی خاور کی
کہ ہر ایک لشکر کشی کرنے لگا پہلے ارژنگ نے آکر تباہ کیا مگر نظرت سے اہل شہر کی بالکل تباہ نہین ہوا کچھ آباد رہا
مگر اب امید نہین ہے کیونکہ جو حاکم شہر ہے وہ طرف سے ارژنگ کی ہے کبھی وہ اطاعت نہ کرے گا یہ لوگ چاہین گے
اطاعت کرے پس مقابلہ ہوگا اہل اسلام وہ لوگ ہین کہ جس ملک پر گئے اُسپر اپنا قبضہ کیا اور در اصل واجبی بات ہے
کہ کیون نہ قبضہ کرین کیونکہ یہ ملک بھی تو اسلام آباد تھا اور اس ملک مین اُس شخص کا مقبرہ واقع ہوا ہے کہ جسنے عالم عالم کو
اپنی شمشیر سے خدا پرست کیا اور کیسے کیسے بہادرون کو تہ شمشیر کیا راہ خدا مین برسون جہاد کیا کافر کشی پر کمر باندھی اور
اپنی جان راہ حق مین فدا کی کیونکر ہو سکتا ہے کہ یہ فکر نہ کیجائے کہ یہ ملک اسلام آباد رہے یہ تقریر جو کی تو انھون نے کہا کہ
یہ ملک کیا کفر آباد ہو گیا ہے ہرکارون نے کہا کہ تمام ملک تو نہین کفر آباد ہوا ہے مگر بعض بعض مقام کفر آباد ہوے ہین انکے
خوف سے تمام شہر نے تقیہ کیا ہے چونکہ حاکم شہر ابھی تک تو کافر معلوم ہوتا ہے مگر یہ وہ شخص تھا کہ رات دن عبادت مین
خداوند کریم کی مصروف رہتا تھا لہذا اسکو کسی قدر قرابت بھی ہے حاکم اول یعنی حسبر وخاور سے اسی خیال سے تمام اہل شہر
نے انکو حاکم قرار دیا ہے کیونکہ ارژنگ نے کہا تھا کہ اہل شہر مجبور کرین کہ فلان شخص حاکم ہو پس اہل شہر نے انکو مجبور کیا
ارژنگ نے اپنی طرف سے انکو حاکم کیا اسی عبادت کے سبب سے یہ ابرار ہوے اور انکو سب ابرار کہتے تھے ان لوگون نے کہا
کہ تمھارا کیا طریقہ ہے انھون نے کہا کہ ہم خدا پرست ہین مگر حالت تقیہ مین ہین پھر کہا انھون نے کہا کہ اب تم نہ جاؤ کہا کہ یہ تو
ہو نہین سکتا ہے کہ ہم نہ جائین اور حاکم شہر کو خبر نہ کرین کیونکہ یہ ہمارے طریقہ کے خلاف ہے ارژنگ حرامی ہے اور ہمارے مشرب
مین گو حرامی حرام ہے مگر ہان ہم خبر کرکے ضرور اس لشکر مین چلے آینگے کیونکہ یہ ہی ذریعہ ہے نجات کا وہ لوگ یہ سنکے خاموش
ہو رہے جب رات ہونے لگی انھون نے کہا کہ اب ہم جاتے ہین کل اگر خدا نے چاہا تو ضرور آجینگے انھون نے کہا کہ ہمارے افسر
کے پاس چلو جواب دیا کہ جب کل آینگے تو تمھارے افسر کے پاس چلینگے آج کوئی ضرورت نہین وہ لوگ خاموش ہو رہے
یہ لوگ یعنی ہرکارے سلام کرکے اپنے شہر کی طرف چلے ادھر یہ لوگ اُس مقام سے اٹھکر اپنے افسر کے پاس آئے وہ دربار سے
آچکا تھا کیونکہ قریب تمام رستم خان نے دربار برخاست کیا تھا کیونکہ اسی روز تو اس صحرا مین پہونچا تھا راہ کا تھکا ہوا
بھی تھا جاکر اپنے مقام پر استراحت پذیر ہوا تھا پس ہر ایک اپنے اپنے مقام پر آیا تھا یہ افسر بھی دربار سے اپنے مقام پر آیا تھا کہ
ان سب نے وہ تقریر جاکر جو کہ اُن ہرکارون سے سُنی تھی بیان کی اُس افسر نے کہا کہ مین کل ضرور بادشاہ سے
بیان کرونگا کہ یہ حالت ہے شہر کی انکو تو اب راحت و آرام مین رکھا جاتا ہے اور کچھ حال اُن ہرکارون کا تحریر ہوتا ہے

جوکہ بحکم رستم خان شہر کو گئے تھے راہ ملی کے داخل شہر ہوے شہر کو اُسی طور سے آباد دیکھا بلکہ یہ دیکھا کہ مساجد وغیرہ
تو اُسی طور سے ہین مگر جا بجا مندر وغیرہ نو تیار ہین کہ جن پر لقاء زمرد کی تصویرین بنی ہوئی ہین اُنکے دروازون پر
مہنت وغیرہ بیٹھے ہوے ہین ناقوس بج رہے ہین جو پکاری جا رہی ہی یہ ہرکارے لاحول پڑھتے ہوے ادر طرف
روانہ ہوے چونکہ یہ کئی مرتبہ آچکے تھے باین سبب انھین سب مقامات معلوم تھے ناظرین والا تمکین عالی فہم دقیقہ سنج
نکتہ بین پر واضح ہو کہ راوی نے یہ بیان کیا ہی بسند معتبرہ کہ جب ارزنگ تمام امور سے فارغ ہوا تھا
اور عشق مین مبتلا ہوا تھا تو اسنے بعض بعض مقام پر مندر بنوالے تھے اُنکو خوب آراستہ کیا تھا مہنت وغیرہ
نوکر رکھے تھے اور چند محلے نئے آباد کیے تھے کہ جن مین سب زمرد پرست وارزنگ پرست رہتے ہین یہ بندوبست
کرکے اور لشکر لیکر چلا گیا انھین لوگون مین جو کہ دراصل زمرد پرست وارزنگ پرست تھے ایک ایسا
شخص تھا کہ جسکو یہ عہدہ دے گیا تھا کہ جو حال یہان گذرے اُسنے خفیہ طور سے ہمکو خبر دینا ہم اُسکا تدارک
کرینگے تو یہ مرتد روز بروز کا حال تحریر کرتا ہی ابھی تک تو کوئی نئی بات نہین ہوئی ہی کہ وہ تحریر کرے اُسنے یہ
طریقہ مقرر کیا ہی کہ دربار مین بھی جاتا ہی حالت دربار بھی دیکھتا ہی جو کچھ ہوتا ہی اُسکو بذریعہ برجہ اخبار کے
ارزنگ کو خبر کرتا ہی یہ ہی روزمرہ کی کیفیت ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ گوابرار خاوری جو کہ حاکم شہر ہی
مرد باخدا ہی مگر حالت تقیہ مین ہی اس خوف سے کہ شاید اہل شہر نے عمائد شہر کے دکھانے کو تقیہ کیا ہوا ور یہ باطن
ارزنگ پرست ہو گئے ہون اگر مین اپنے کو ظاہر کرون اور یہ لوگ مجکو گرفتار کرلین تو خرابی ہو اور جو امر کہ مین نے
اپنے مقام پر تجویز کیا ہی وہ رہ جاے ہان دو ایک روز رہ کر اور اہل دربار سے صلاح کرکے اُنکا عندیہ لیکر کہ دیکھون وہ
لوگ کیا طریقہ رکھتے ہین یا ارزنگ پرست ہین اگر ارزنگ پرست ہین تو اُنکو سمجھا کر بمذہب اصلی کی رغبت دلاؤن
جب سب اہل دربار میرے قبضے مین ہو جائین تو فوج کی فکر کرون تاکہ وہ بھی میرے قبضے مین آجاے جب سب بندوبست
ہن پر میسر آئین تو اپنے کو ظاہر کرون اور چند نامے ممالک اہل اسلام کے نام لکھون کہ یہان یہ آفت ہو رہی ہی اگر یہ لوگ
میرے کہنے پر عمل کرینگے تو مین اپنے کو پوشیدہ رکھونگا اور اگر میرے کہنے پر عمل کر لیا تو پھر پروا نہین بس اسی خیال سے
ابھی تک کوئی دست اندازی نہین کی تھی اُسی طور سے ابھی تمام شہر ہی اُسی طور سے مندر وغیرہ تیار ہین جسطور سے
ارزنگ چھوڑ گیا تھا اہل شہر اس خوف سے اپنے مذہب اصلی کو نہین ظاہر کرتے ہین کہ شاید حاکم شہر ارزنگ
پرست ہو گو ہمنے اپنے خیال کے بموجب کہ یہ مثل ہمارے ہونگے یعنی انھون نے بھی تقیہ کیا ہوگا جب یہ حاکم ہونگے
تو ضرور تدارک کرینگے ہمارا خیال غلط نکلا کہ ابھی تک انھون نے کوئی بندوبست نہین کیا جسطور سے ارزنگ چھوڑ گیا
تھا اُسی طور سے ہی اہل شہر اس فکر مین ہین کہ ہم کسی طور سے انکو مسند حکومت سے اُٹھا دین اور یہ تدبیر کرین کہ کسی کو
حاکم کرین اور اپنے حاکم اور بادشاہ کو خبر کرین یہ تو ثابت ہو گیا ہی کہ وہ ترکستان گئے ہین یہ خیال اہل شہر کے تھے
مگر وہ کچھ ظاہر نہین کرتے ہین ابرار کو تو اہل شہر کا خوف تھا اور اہل شہر کو ابرار و لشکر کا خوف تھا اسی سبب سے ابھی تک
کوئی انتظام نہین ہوا تھا راوی نے کہا ہی کہ وہ ہرکارے سیر کرتے ہوے تمام شہر کو دیکھتے ہوے دن بھر بعد تقریب شام
اس خیال سے کہ چلکر خبر کرین کہ یہ کیفیت ہی پھر دن شہر چلے آئے اور اپنے لشکر کا راستہ لیا چونکہ شام ہو گئی تھی وہ
ہرکارے اپنے لشکر مین آئے اپنے اُستاد کے پاس یعنی مہتر ہوشمند زن کے پاس گئے اور جو کچھ حال دیکھا بیان کیا اُسنے کہا
کہ مین بوقت سحر بیان کرونگا یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی رستم خان بارگاہ مین آکر بیٹھا سب اہل دربار
حاضر ہوے جب دربار جمع ہو چکا تو اُس افسر نے جو کہ اپنے ماتحت کے لوگون سے سنا تھا بیان کیا کہ کل ہرکارے
شہر خاور کے آئے تھے فلان فلان سے یہ بیان کرتے تھے رستم خان نے سنکے کہا کہ مین نے نامہ تو تحریر کیا ہی میر اپنے
ہی سے یہ گمان تھا کہ فرد حالت شہر کی خراب ہو گی مقابلہ کرنا ہوگا کیونکہ ابرار ضرور ارزنگ کا پاس کرے گا اور اسکا بھی

پاس کرے گا کہ مجکو ارزنگ حاکم کر گیا ہی یہ جو تقریر ختم ہوئی مہتر پیما نے وہ خبر جو کہ ہرکارے دریافت کرکے آئے تھے بیان کی
رستم خان نے فرمایا کہ تم نامہ لیکر جاؤ اور اسکا جواب لاؤ تاکہ بندوبست کیا جائے مہتر پیما اسیوقت بصد تیزی
سلام کرکے طرف شہر کے روانہ ہوا ساعت بھر مین اسکی نظرون سے پنہان ہوگیا سایہ بھی نہ نظر آیا یہ تو ادھر سے
نامہ لیکر چلا ادھر کا حال سماعت ہو کہ بوقت سحر ابرار نے دربار کیا سب اہل دربار حاضر ہوے دربار آراستہ ہوا ابرار
اسی فکر مین رات دن غرق رہتا ہی کہ کیا تدبیر کرون کیونکہ یہ امر ظاہر ہوا آج اسنے دربار مین آکر یہ حکم دیا کہ جو بدار کو
یہ حکم دیا جائے کہ تمام عمائد شہر کو خبر کرے کہ حاکم وقت نے کل بوقت سہ پہر طلب کیا ہی پھر حکم دیتا ہی یہ حکم دیکر خاموش
ہوا کہ وہ ہرکارے پہونچے انھون نے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا دست ادب باندھکر کھڑے ہوے ابرار نے کہا کہ
کیا خبر لائے انھون نے پہلے تو تمام شہر کی خبرین عرض کین اسکے بعد عرض کیا کہ غلام جو بالا دی کو گئے تھے توکل بوقت سہ پہر
شہر کو واپس آتے تھے کہ ہمنے قریب شہر ایک لشکر کثیر کو دیکھا کہ اترا ہوا ہی کوسون تک پڑاؤ ہی خیمہ وغیرہ باہر ہین مگر علمانے
لشکر پر جھنڈا دولت رسالت پناہ مرقوم ہی ہم اس خیال سے اس لشکر مین گئے کہ یہ لشکر اہل اسلام کا ہی دریافت کرنا
چاہیے کہ کہان سے آیا ہی اور کدھر کو جاتا ہی اور کون حاکم لشکر ہی ہمنے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ حاکم لشکر تور رستم خان
بن گشتاب ہین سنجان سے ادھر آئے ہین خاور کا قصد ہی خرابی خاور کی خبر پاکر لشکر لیکر آئے ہین کہ مقابلہ کرین
اور شہر پر قبضہ کرین حضور یہ خبر تازہ ہی جو کہ غلامون نے عرض کی یہ سنکے ابرار بظاہر تو کہنے لگا کہ اگر آیا ہی تو کیا کرے گا
مگر دل مین بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ خوب ہوا جو رستم خان آگیا ہی اب خوب بندوبست ہو جائے گا مین تو
مقابلہ کبھی نہ کرونگا بلکہ یہ ظاہر کرونگا کہ مین حالت تقیہ مین خانہ ملک موجود ہی جو چاہو کرو یہ ہی خیال
کر رہا تھا اور ہرکارے روبرو کھڑے تھے کہ ادھر مہتر پیما جو راہ طے کرکے داخل شہر ہوا شہر کو بکمتا بھالتا
طرف دربار کے چلا یہ اکثر اوقات زمانے مین بہرام شاہ سے آچکا ہی جو لوگ کہ ملازم بہرام تھے وہ پہچانتے
تھے تعجب کہان مہتر پیما وغیرہ سے واقف ہی در دولت پر پہونچا وہ ہی حال شہر کا دیکھا جو کہ ہرکارون نے
بیان کیا تھا دیوان پر دیگاہ سالار تھا اس سے کہا کہ تم جاکر خبر کرو کہ ایک نامہ دار پاس سے رستم خان
کی نامہ لیکر آیا ہی جو کہ آپکے نام ہی وہ باریابی چاہتا ہی یہ تقریر اسنے قبل سے بیان کردی دیگاہ سالار بکمتا دریافت
بھی نہ کرنے پایا بس دیگاہ سالار دوڑا اٹھا اور پردہ اٹھاکر جلو خانہ طے کرکے دربار مین پہونچا مجرا گاہ سے
مجرا عرض کیا اور یون عرض کرنے لگا کہ ایک عیار بوضع نامہ دار حاضر در دولت ہی باریابی کا خواستگار ہی
اسکا یہ بیان ہی جو بکمہ مہتر پیما نے عرض کیا تھا عرض کیا ابرار خاوری نے حکم دیا کہ طلب کرو دیگاہ سالار
مجرا کرکے بیرون دربار آیا کہا کہ جاؤ طلب کیا ہی بس مہتر پیما اجازت پاکر طرف دربار کے چلا اور داخل
دربار ہوکر مجرا کیا اور دربار کو دیکھنے لگا دربار کو آراستہ پایا مگر وہ ہی معمولی طور سے وہ دربار نہ تھا
جو بہرام خاوری کے وقت مین تھا بلکہ اس تخت پر ابرار خاوری کو بیٹھے دیکھا جو کہ ہیبت فاشیہ پوش
رہتا تھا کہ ابرار خاوری نے اسکو حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ یہ ابھی دربار کو دیکھ رہا تھا اور افسوس
کر رہا تھا کہ یہ وہ ہی دربار ہی کہ جہان بہرام شاہ ایسا بادشاہ بیٹھتا تھا گو کہ اسکے وقت مین بھی
کوئی دربار نہ تھا مگر ہان اس سے بہت اچھا تھا وہ دربار کہان جو کہ خسرو کے وقت مین تھا گو
دیکھا نہین مگر سنا جاتا ہی یہ تو افسوس کر رہا تھا کہ ابرار خاوری نے حکم بیٹھنے کا دیا تھا چوبی کرسی
بچھا دی گئی تھی یہ سلام کرکے بیٹھ گیا ابرار خاوری نے کہا کہ تم کہان سے آئے ہو اور کیا ضرورت رکھتے ہو
اسنے عرض کیا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون رستم خان حاکم شہر سنجان کا انھون نے آپکے نام ایک نامہ لکھا ہی اور
وہ لشکر لیکر آئے ہین قریب شہر فلان مقام پر اترے ہین ابرار نے کہا کہ نامہ لاؤ مہتر پیما نے نامہ پیش

سے کھولکر دیا ابرار نے لیکر دبیر کو دیا اور حکم کیا کہ اسکو پڑھو دبیر نے نامہ لیکر لفافہ چاک کرکے پڑھنا شروع کیا اسکا
مضمون یہ تھا کہ ای ابرار یہ کیا فعل ہی کہ وہ مرتد تو آکر یہ قیامت برپا کر گیا کہ ملک پر قبضہ کر لیا خیر یہ تو مقابلہ جنگ و
پیکار کا ہی کوئی مضائقہ نہین تھا مگر جبکہ وہ تمکو حاکم کر گیا تھا تو تمکو لازم تھا کہ تم پھر اپنے مذہب کی طرف رجوع کرتے
اور اہل شہر کو بھی ترغیب دیتے اور جو لوگ کہ زردپرست تھے انکو قتل کرتے مندر وغیرہ منہدم کراتے ڈنکا
دین اسلام کا بجاتے ہمکو اور دیگر شاہان اسلام کو خبر کرتے کہ وہ خوش ہوتے نہ یہ کہ تم خود تو بادشاہ ہو بیٹھے
کوئی تمنے اپنی رائے سے کام نہین کیا بالکل اُسی طور سے رہنے دیا تمکو لازم تھا کہ بادشاہ سابق بہرام شاہ کو
تلاش کرکے انکو تخت پر بٹھاتے گو یہ امر ثابت ہی کہ تم بھی رشتہ قرابت رکھتے ہو خاندان شاہی سے مگر یہ امر کیونکر
ہوسکتا ہی کہ جسکو صاحبقران بادشاہ کر جائین اگر وہ کسی سبب سے بیکار کر دیا جائے اور اُسکے مقام پر
کوئی شخص غیر اپنی رائے سے حاکم کرے تو وہ ملکیت اُسکی کسی طور سے نہین ہوسکتی ہی نہ وہ حاکم سابق
بے حق تصور ہوسکتا ہی بس یہ حق اُسی کا ہی اور اُسکی جانب عود کرتا ہی ارژنگ کوئی ہمارا یا تمھارا حاکم نہ تھا
کہ ہم اُسکے کہنے پر عمل کرین اور جو وہ کہ گیا ہی اُس سے انحراف نہ کرین بلکہ ہمکو زیبا ہی ہم بالکل اُسکے حکم کے
خلاف کرین پس مین تمکو خبردار کرتا ہون کہ تم بغور دیکھنے اس نامہ کے میری اطاعت کرو اور اپنے مذہب
قدیم کو قبول کرو ورنہ یاد رکھو کہ مین تمکو ضرور قتل کرونگا اس ملک مین کفر رواج نہین پاسکتا کیونکہ
یہ ملک بڑے باخدا کا ہی کہ جسنے راہ خدا مین اپنی جان دی پھر کیونکر ہوسکتا ہی کہ یہ ملک کفر آباد ہو
افسوس کا مقام ہی کہ تم تو ابرار ہو مگر خوف سے ایک مرتد و مشرک کے اپنے کو عذاب خدا مین مبتلا
رکھو اور اُسکے مشرک ہونے مین شرکت کرو یہ تو تمھاری عقل سے بالکل بعید ہی درغیا تو میرے کہنے پر
عمل کرو یا آمادہ جنگ ہو مین نامے کو تمام کرتا ہون کیون اسقدر لوگون کو گمراہ کر رکھا ہی بروز قیامت
یہ سب تمھارے ہمراہ ہونگے اور اُنکے گناہ بھی تمھارے سر پر ہونگے کیون اپنے سر پر اسقدر بار عصیان
لیتے ہو کیون اُس اپنی عبادت کو جو کہ تمنے تمام عمر کی ہی برباد کرتے ہو اگر یہ حرکتین صاحبقران اول یا ثانی
یا بدیع الملک سنینگے تو وہ لوگ بہت ناراض ہونگے اور کسی ایسے کو روانہ کرینگے کہ جو کھڑی سواری
اس ملک پر قبضہ کرلے اگر کہین رستم ثانی یا ملک ایرج کو خبر ہوگئی تو وہ دونون صاحب آتش خو
شعلہ مزاج ہین کسی کی نہ سنینگے تمام اہل شہر کو مع زن و مرد قتل کرینگے انکا یہ قول ہی کہ جان دے دے
مگر مذہب نہ ترک کرے اگر وہ مرتد لشکر کشی کرکے آیا تھا تو کیون نہ ہمکو خبر کی اگر خبر نہ کی تھی اور بہرام نے
مقابلہ کیا تھا اور شکست کھائی تھی اور اُسکا قبضہ شہر پر ہوگیا تھا تو اہل شہر کو لازم تھا کہ سب نے مقابلہ
کیا ہوتا یا شہر کو بالکل خالی کر دیا ہوتا وہ مرتد خود ہی عاجز ہوکر چلا جاتا نہ یہ کہ اُسکا مذہب قبول کر لیا
بس اسی جرم پر وہ ضرور سب کو تہ تیغ بیدریغ کرینگے یہ خیال کرلو کہ مثل لقا و زمرد کے اسکی بھی قضا ہی جب تک
اسکی زندگی ہی یہ ظلم و جور کرے جہان ان صاحبون سے کسی کو اسکے خروج کی خبر ہوگئی سب ایک مرتبہ اس پر
لشکر کشی کرینگے اور مثل سگ و خوک کے قتل کرینگے جسقدر یہ چاہے لوگون کو اتنے زمانے مین گمراہ کرلے انجام
اسکا وہ ہی ہی جو کہ اُن دونون مشرکون کا ہوا ہی بموجب شعر وہ ہی حال ہوگا شعر ۔ بیک گردش چرخ نیلوفری ؎
نہ نادر بجا ماند نے نادری ؎ دوسرے شاعر نے بھی اسی مضمون و دوسرے طور سے نظم کیا ہی وہ بھی تحریر ہی اسکو
ملاحظہ کرو اور اپنی عقبے نہ خراب کرو شعر ۔ رستم زماز مین یہ نہ بہرام رہ گیا ؎ مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا
اب آئندہ تمکو اختیار ہی بس اسقدر زمانہ سخت تھا اہل خاور پر جو کہ گذر گیا اب روز سعید اُسکے لیے پھر آگیا ہی اگر زمانہ
سخت نہوتا تو کبھی یہ امر نہوتا کسی نہ کسی کو اُسکے خروج کی خبر ہوتی وہ اگر اُسکی سرکوبی کرتا یہ نہوتا کہ جب وہ یہان سے

چلا جاتا تب مجکو خبر ہوتی بین قسم خدا کی کھا کر کہتا ہون اگر مجکو جب وہ یہان موجود تھا خبر ہوتی تو ہرگز ضرور آکر
اُس سے مقابلہ کرتا اُسکو شکست دیکر اس ملک پر قبضہ کرتا مگر افسوس یہ ہی کہ اب خبر ہوئی مگر اب بھی مین فوراً
ادھر کو روانہ ہوا مقام تاسف ہی کہ اُس آرام گاہ خلد مکان کے ہونے سے جو کہ اسوقت براجت و آرام بہت جگہ شرشت
مین تشریف فرما ہین یعنی ملک قاسم اگر وہ ہوتے تو کبھی یہ خرابی نہوتی جو کہ اسوقت پیش نظر ہی وہ خلد آشیان
اپنے ملک کا بہت خیال رکھتے تھے معلوم ہوتا ہی کہ یہان کے اخبار نویس اُس مرتبہ سے ساز کر گئے تھے کہ اُنھون نے
اُس خبر وحشت اثر کو پرچہ اخبار مین نہ لکھا ورنہ یہ ممکن تھا کہ اہل اسلام کو اس خرابی کی خبر ہوتی اور ہر ایک اپنے
مقام پر خاموش بیٹھا رہتا ہر ایک مثل میرے لشکر کشی کرتا بس اب مین یہان تک اپنے نامے کو طول دون اس شعر کے مضمون پر
نامہ کو ختم کرتا ہون شعر۔ بیک گردش چرخ بیداد گر ۔ نہ تو زر رہا اور نہ دہ کرد فر ۔ بس جب نامہ تمام ہوا ابرار خاوری نے
جو مضمون نامہ سنا بظاہر تو بہت برہم ہوا اور کہا کہ بس اس نامے کا یہ ہی جواب ہی کہ اسکی پشت پر لکھ دو
کہ ہمکو جنگ منظور ہی ہم آتے ہین تم پریشان ہونا ہم ضرور مقابلہ کرینگے بس اُسکی پشت پر جواب جنگ لکھوا دیا
اور اُس عیار کو دیا کہ اپنے آقا کو دینا اور زبانی کہنا کہ مین نے جواب اس لیے نہین تحریر کیا کہ بیکار کا
طول ہوگا مجکو تو صرف جنگ منظور ہی بیکار کی تقریر و تحریر سے کیا حاصل اب مین اُنکا نہ تھا یا اُسکا تابعدار
نہین ہون مین خود بادشاہ ہون اگر تابعدار ہون تو ارژنگ کا ہون کہ وہ مجکو حاکم شہر کر گئے ہین مین بدون
مقابلہ یہ شہر نہ دونگا کیونکہ اب یہ شہر میرا اپنے طریقے پر آگیا ہی چنانچہ سابق مین بھی یہ ہی طریقہ رکھتا تھا یہان کے
لوگ لات پرست تھے اب زمرد پرست ہین فرو زمانے نے گردش کر کے میرا اصلی حالت پر اُسکو
پہونچا دیا آپ کیون اسقدر کوشش کر کے آئے ہین یہ سب بیکار ہی مین ایسی دھمکیون سے نہین ڈرتا ہون
یہ زبانی کہدینا جواب نامہ تو جنگ ہی عیار یہ سُنکے رخصت ہو کر چلا گیا اہل دربار کو یہ تقریر ابرار خاوری کی
بہت ناگوار گذری مگر بپاس وطاظ کچھ نہ کہا اپنے اپنے دل مین یہ امر مقرر کر لیا کہ جب ابرار خاوری ہمکو لیکر
برائے مقابلہ شہر سے نکلے گا اور صف آرائی ہوگی تو ہم اُسے علیحدہ ہو جائینگے اُسوقت سا تو چھوڑ دینگے پھر
دیکھین کہ کسکے بعد سے پر مقابلہ کرتے ہین یہ امر ہر ایک نے اپنے نزدیک ٹھہرا لیا اور ابرار خاوری سے
اہل دربار کے سبب سے یہ تقریر کی تھی اور جواب جنگ دیا تھا جب وہ عیار جا چکا تو ابرار خاوری نے
حکم دیا کہ لشکر تیار رہو ہم جا کر رستم خان سے مقابلہ کرینگے یہ امر اور اہل دربار کو گران گذرا اور
کہا کہ بڑی خرابی کا سامنا ہی ہمارے خیالات بالکل خلاف ہوے ہم یہ سمجھے تھے کہ یہ ضرور مذہب کا پاس کرینگے
یہ بھی حالت تفتہ مین ہونگے مگر یہ تو ہمہ تن اُسی کے شریک ہوے اور اسقدر برخلاف ہوے کہ وہ عہد نامہ
بھی فراموش کیا کیونکہ اُسکا یہ مضمون ہی کہ ہم اہل اسلام سے نہ مقابلہ کرینگے خلاف اہل اسلام کے اور
سب سے مقابلہ کرینگے یہ تو اُسکے بالکل خلاف کرتے ہین خود مقابلہ کو جاتے ہین ہم تو نہ مقابلہ کرینگے اہل دربار
تو یہ اپنے اپنے دل مین منصوبے کر رہے ہین ابرار خاوری نے دربار برخاست کیا بعد برخاست ہونے
دربار کے ہر ایک اپنے اپنے مقام پر گیا ابرار خاوری تو جا کر فکر کرنے لگا کیا کرون کیونکر رستم خان
کو خبر کرون یہ تو اسی فکر مین ہی اُدھر لشکر مین خبر پہونچی کہ رستم خان بن گنجاب لشکر لیکر آیا ہی اُسکا قصد
ہی کہ اس شہر پر قبضہ کرے اُسنے نامہ لکھا تھا حاکم شہر نے جواب جنگ دیا ہی اور حکم لشکر کی تیاری کا ہی
آج ہی برابے مقابلہ جائے گا کل مقابلہ ہوگا اہل لشکر باہم جمع ہوے اُنھون نے باہم صلاح کی کہ تو
بڑی خرابی ہوئی کہ ہم لوگ تو خدا پرست ہین بظاہر زمرد پرست بنے تھے اور رستم خان بھی
خدا پرست ہین پھر ہم اُنسے کیونکر مقابلہ کر سکتے ہین اپنے عہد کے خلاف ہوگا دوسرے ہم ہمذہب سے کیونکر

مقابلہ کرسکتے ہین یہ کیا کیا اہل شہر نے جو ابرار کی حکومت کو قبول کریا کہ جسکے سبب سے یہ روز بد ہمکو نصیب ہوا
کیا تدبیر کیجاے ہر ایک اپنی اپنی راے بیان کرنے لگا کہ یکایک ایک نے کہا کہ جو سب کا افسر تھا کہ میری راے تو
یہ ہی کہ یہان سے تو ہمراہ ابرار کے چلو جب صف آرائی ہو تو ابرار کو گرفتار کرکے رستم خان کے حوالے کردو اور اسکا ملک پر
قبضہ کرادو بس جو اسنے کہا سب نے اسکی راے کو پسند کیا بیس ہزار ایک راے ہوے یہان تو یہ راے قائم ہوگئی
علاوہ ان بیس ہزار کے قریب دس ہزار سپاہ کے جو ارزنگ بطور نگہبانی چھوڑ گیا تھا پہلے انمین یہ خبر پہونچی
وہ شخص کہ جسکو ارزنگ پر چہ اخبار پر بطور خفیہ نویسی مقرر کرگیا تھا اسنے اُن دس ہزار سے جاکر کہا کہ
یہ واقعہ گذرا تم لوگ بھی تیار ہو کوئی دم مین خبر آتی ہوگی کہ تیار ہو کہ ہم برلے مقابلہ روانہ ہونگے یہ وہ
لوگ ہین کہ جو وہ ایک محلہ مین آباد ہین نئے محلے ہین جو کہ ارزنگ نے آباد کیے ہین یہ لوگ بھی خبر پاکے
تیار ہونے لگے اُدھر ابرار کا حکم چھاؤنی مین پہونچا کہ تیار رہو بادشاہ برلے مقابلہ تشریف لے جائیگا بس
بیس ہزار سپاہ تیار ہوئی کہ یہان ابرار فکر کرنے کرنے پریشان ہوا جب کوئی تدبیر نہ پڑی تو عاجز ہوکر
بیرون محل آیا یہان سب سردار درولت پر حاضر تھے جو کہ رہ گئے تھے یہ وہ ہی لوگ ہین جو کہ عمائد شہر
کہلاتے تھے انکے یعنی ارزنگ و اہل شہر کے باہم صلح کے یہ ہی لوگ سبب ہوے تھے ورنہ ڈاکشت
وخون ہوتا یا اہل شہر مین سے کوئی نہ رہتا یا تمام فوج ارزنگ کی کام آتی اور ارزنگ بھی قتل ہوتا
مگر ان لوگون نے عقلمندی کرکے ان سب کو بچالیا اور باہم کشت وخون ہونے دیا جب ابرار خاوری
حاکم ہوا تو ان سب کو ملازم کیا اور جنکو وہ افسر تھے اور اہل دربار جنکو ارزنگ چھوڑ گیا تھا
اور اُس دس ہزار سپاہ کے افسر بھی دربار مین آتے تھے جو کہ رعایا کے طور سے یہان مقیم رہتے تھے اور
چند محلے بنا لیے تھے بس یہ سب افسر وغیرہ درولت پر حاضر تھے اُدھر اُس نطفہ حرام نے کل خبین مذبور پہونچا ابرار
ارزنگ کو روانہ ہین کہ یہان یہ حال ہی بس ابرار خاوری محل سے نکل کر مرکب پر سوار ہوا سب کو
ہمراہ لیکر چلا اُدھر چھاؤنی سے سپاہ آئی ادھر دس ہزار وہ لوگ تھے جو کہ پوشیدہ طور سے تھے مگر اہل لشکر
ارزنگ تھے ابرار خاوری کے ہمراہ ہوے ابرار خاوری بیس ہزار سپاہ سے برلے مقابلہ
روانہ ہوا جب اہل شہر کو خبر ہوئی کہ رستم خان بن گنجاب لشکر لیکر برلے مقابلہ تشریف لاتے ہین اور
شہر پر قبضہ چاہتے ہین یہ ابرار خاوری اُنکے مقابلے کو لشکر لیکر جاتے ہین تمام اہل شہر یہ حال سُنکے حیران
ہوے کہ ابرار خاوری نے یہ کیا حرکت کی یہ تو بڑے خدا پرست تھے ہمکو اپنے ایسی امید نہ تھی بڑا دھوکا
کھایا خیر اگر برلے مقابلہ جاتے ہین تو جانے دو اگر مقابلہ ہوا اور ابرار خاوری نے شکست کھائی
اور بطرف شہر کے آئے تو ہم اہل شہر سب ایک مرتبہ اُنپر حملہ کرینگے ادھر سے ہم اُدھر سے رستم خان کا
لشکر انکو بیچ مین رکھکر قتل کرینگے یہ صلاحین اہل شہر مین ہو رہی تھین یہان ابرار شہر سے نکل کر بطرف لشکر
رستم خان کے چلے عقب مین خیمہ وغیرہ تھا اُدھر عیار جواب نامہ لیکر اپنے لشکر مین آیا یہان بارگاہ مین
رستم خان بیٹھا ہوا تھا سب اہل دربار جمع تھے کہ عیار نے جاکے نامہ دیا اور زبانی ابرار نے جو کہا تھا
بیان کیا رستم خان سُنکے موت برہم ہوا کہا کہ ابرار کو بڑا غرور ہوگیا ہی یہ اب مرتد ہوگیا اسکا
قتل لازم ہوا کہ یہ خداوند کریم کی وحدانیت مین شرک لاتا ہی مشرک ہوگیا ہی جواب نامہ جو دیکھا تو جواب
جنگ تھا رستم خان نے فرمایا کہ مین آج دکل اور انتظار کرونگا پرسون لشکر لیکر شہر پر حملہ کرونگا کھڑی سواری
شہر کو لونگا تمام اہل شہر کو پھر مسلمان کرونگا جو دیر و بتکدے ہین انکو منہدم کرونگا اُس اُس مقام پر
بناے مساجد کرونگا اہل دربار نے کہا کہ انتظار کی کیا ضرورت ہی کل ہی نرغہ فرمائیے کہا کہ نہین اُسنے لکھا ہی

اور زبانی بھی کہلا بھیجا ہی کہ مین برائے مقابلہ آتا ہون پھر مین کیون پیش قدمی کرون اور اہل اسلام کے طریقے کے خلاف کرون رستم خان کی یہ تقریر سنکے اہل دربار نے کہا کہ آپکو اختیار ہی ہم موجود ہین جو آپ کا حکم ہو رستم خان نے بیان کیا کہ یہ ہی میری راے ہی جو کہ مین نے بیان کی بس سب خاموش ہو رہے تھوڑی دیر کے بعد رستم خان نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے خیمے کو گئے تھوڑے عرصہ کے بعد رستم خان نے دربار لگایا سب آکر موجود ہوے دربار آراستہ ہوا رستم خان نے پردے بارگاہ کے اٹھادیے سیر سحر کرنے لگے کہ یہ سیر کر رہے تھے کہ شہر کی جانب سے گرد اٹھی اور آمد لشکر کی علامت پیدا ہوئی کہ لشکر آتا ہی مگر قلیل اُس دامن گرد سے تیس ہزار کا لشکر ظاہر ہوا ابرار خاوری مرکب پر سوار گرد و پیش سردار عقب مین سامان ضروری ابرار نے لشکر اسلام کو دیکھکر میدان جنگ کو درمیان مین چھوڑکر پڑاؤ کا حکم دیا خیمہ وغیرہ جو کہ ہمراہ تھے برپا ہونے لگے سامان جنگ بھی ہونے لگا جب خیمہ وغیرہ برپا ہو چکے ابرار مرکب سے اُتر کر اپنے خیمہ مین گیا اور سردار اپنے خیمہ مین گئے چونکہ آمد شام ہوگئی تھی ابرار نے دربار نہ کیا ادھر رستم خان نے لشکر ابرار کو دیکھکر اپنے اہل دربار سے کہا کہ اسی سپاہ کے بھروسے پر ابرار مقابلہ کرنے آیا ہی ایک حملہ مین تباہ ہوگا کیونکہ میرے ہمراہ تین لاکھ سپاہ ہی مین تو خیال کرتا تھا کہ بڑا لشکر ہوگا یہان تو کچھ بھی لشکر نہ نکلا اہل دربار نے کہا کہ بھلا یہ لوگ کیا مقابلہ کر سکتے ہین بہرام شاہ تو اپنا کل لشکر لیکر فرار کر گیا تو اب لشکر کہان سے آئے سنا گیا ہی کہ یہ لشکر ارژنگ نے نیا نوکر کیا ہی اُسکو یہان چھوڑ گیا ہی اپنا کل لشکر ہمراہ لے گیا ہی یہ کیا مقابلہ کرے گا یہ گفتگو سُنکے رستم خان نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر جاکر سو رہے یہان تو یہ لوگ آرام پذیر ہین تلایہ پھر رہا ہی صدائے حلقہ باش و ناظر باش بلند ہی اُدھر جب ابرار اپنے خیمہ مین داخل ہوا اپنے عیار مہتر اسرار کو طلب کیا اور اُس سے یہ کہا کہ تو جاکر خیمہ رستم خان کا دریافت کر آ کہ کس مقام پر ہی تو پھر مین تیرے ہمراہ اُسکے خیمہ مین چلونگا مجھے اُس سے کچھ خفیہ طور پر تقریر کرنا ہی مہتر اسرار نے عرض کیا کہ اگر آپ کا حکم ہو تو مین رستم خان کو گرفتار کر لاؤن ابرار نے کہا کہ نہین اسکی کوئی ضرورت نہین ہی مہتر اسرار اپنے مالک کے موجب حکم اپنے لشکر سے نکل کر اپنی صورت بدل کر لشکر سنجان مین آیا اور خیمہ رستم خان دریافت کرکے واپس گیا اور اپنے مالک سے کہا کہ مین خیمہ معلوم کر آیا ابرار نے کہا کہ ذرا رات گذرنے دو مین چلونگا پاس ابرار کے موجود رہا جب نصف رات کے قریب پہونچی تمام لشکر سو گیا تلایہ کے لوگ بیدار رہے ابرار خاوری نے لباس شب روی تن پر آراستہ کیا اور اپنے ہمراہ اپنے عیار کو لیکر چلا کیونکہ مہتر اسرار پر یہ اسرار ظاہر تھا کہ بادشاہ خدا پرست ہی کسی مصلحت سے نہین ظاہر کرتے ہین پس یہ اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر رستم خان کے چلا تمام راہ سے بچتا ہوا تلایہ کی گشت سے اپنے کو پوشیدہ کرتا ہوا داخل لشکر رستم خان ہوا دیکھا کہ تمام لشکر سو رہا ہی یہ عقب خیمہ رستم خان آیا اور سراپچہ چاک کیا اُسکے اندر جھانک کر دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ تمام پہرے والے اور جو جس کام پر مقرر تھے سب سو رہے ہین صرف ایک خادم بیٹھا ہوا چپتی کر رہا ہی اور روشنی خوب ہو رہی ہی انکو کچھ اب تو خوف تھا نہین اپنے لشکر سے نکل آئے تھے رستم خان کے بھی لشکر سے پوشیدہ یہان تک پہونچے تھے اُسی سراپچہ کے ذریعہ سے مع اپنے عیار کے داخل خیمہ ہوے در خیمہ سے اس لیے نہین آئے کہ کوئی دیکھ لے اور شور کرے تو رازافشا ہو جائے اپنا مطلب رہ جائے میرے لشکر کو خبر ہو جائے تو خرابی ہو اس خیال سے عقب خیمہ سے گئے تھے اُس خدمتگار نے دیکھا کہ دو سیاہ پوش سراپچہ چاک کرکے داخل خیمہ ہوے ہین اور اسطرف چلے آتے ہین یہ اُنکو دیکھکر ایسا

خوف زدہ ہوا کہ کچھ کلام نہ کرسکا آواز تک نہ دے سکا خاموش بیٹھ رہا کہ وہ دونون قریب سحری کے پہونچے ابرار نے اُس خادم سے کہا کہ اپنے آقا کو بیدار کردے اُسنے کچھ جواب نہ دیا خاموش صورت دیکھا کیا کہ خود ابرار نے منھ پر سے دوشالہ اٹھایا اور صدا دی کہ ای رستم خان بیدار ہو مین تمھارے پاس آیا ہون مجھ سے کچھ کہنا ہی یہ صدا سنکے رستم خان کی آنکھ کھل گئی دیکھا کہ دو سیاہ پوش برابر سحری کے کھڑے ہین اور میرا خادم خاموش بیٹھا ہی رستم خان نے آواز دی کہ تم کون ہو جو یون میرے خیمہ مین چلے آئے ہو ابرار نے کہا کہ آپ پریشان نہون مین ابرار خاوری ہون آپ سے کچھ عرض کرنا ہی یہ سنکے رستم خان اٹھ بیٹھے اور کہا کہ کیون اسوقت اِس صورت سے تشریف لائے ہو ابرار نے کہا کہ مین ایک ضرورت سے آیا ہون اور اگر آپکو یقین نہو تو آپ جسکی فرمائین مین قسم کھاؤن یہ دوسرا میرا عیار ہی رستم خان نے کہا کہ مجکو کسی قسم کا خوف نہین ہی نہ مین قسم لیتا ہون یہ کہکر سحری پر سے اُتر کر مسند پر آکر بیٹھے ابرار اپنے ابرار کو بٹھایا مزاج پرسی کی اُسکے بعد کہا کہ فرمائیے کیا آپکو فرمانا ہی ابرار نے کہا کہ مین اسوقت اس لیے حاضر ہوا ہون کہ آپ سے اپنی کیفیت عرض کرون وہ کیفیت یہ ہی کہ آپکا نامہ میرے پاس پہونچا مین اُسکے مضمون سے آگاہ ہوا مجکو کوئی عذر نہین ہی یہ ملک خاور حاضر ہی آپ قبضہ فرمائین مین داخل حالت تقیہ مین ہون اور یہ میرا عیار بھی مگر اور لوگون کا حال مجکو نہین معلوم ہی کہ اُنکی کیا حالت ہی اور اُنکے دلون کی کیا کیفیت ہی مگر مین تو خدا پرست ہون مین نے تو کسی وقت مین خدا پرستی سے انکار نہین کیا جب ارژنگ تھا تو بھی مین حالت تقیہ مین تھا مگر یہ جو جواب مین نے آپ کو تحریر کیا تھا اُسکا سبب یہ تھا کہ مصلحت وقت یہ ہی تھی کیونکہ مجکو اہل دربار اور اہل لشکر پر اعتبار نہ تھا کہ اُنکی کیا کیفیت ہی آیا وہ بھی خدا پرست ہین یا نہین مجکو یہ خوف ہوا کہ مین اگر اپنی اصلی حالت ظاہر کرون اور کسی قسم کی بے عنوانی کرون اور یہ لوگ میری اس بے عنوانی سے ناراض ہون اور مجکو گرفتار کرلین اور کسی کو بادشاہ کردین تو خرابی ہو مین اس فکر مین تھا کہ کسی طور سے مین کسی اہل اسلام کو خبر کرون وہ لوگ لشکر کشی کرکے آئین اور شہر پر قبضہ کرین یہ فکر میری تھی اور اسی فکر مین غرق رہتا تھا بظاہر تو وہ جواب تحریر کیا اور اُسی روز لشکر کو لیکر آپ کے مقابلہ کو آیا مین کیا آپ سے مقابلہ کرسکتا ہون کیونکہ مین بھی خدا پرست آپ بھی خدا پرست اب مین ارژنگ کا کیا پاس کرونگا جب تک یہان ارژنگ تھا تو کل اہل شہر جو جو کہ اسوقت میرے ملازم اُنمین سب برخلاف تھے بات بات پر آمادۂ فساد تھے وعدہ و اقرار کیا کہ جو کسی نے نہ کیا ہوگا خوب شہر کو تباہی سے محفوظ رکھا دوسری مرتبہ مکہ نے سے بچایا مگر نہ معلوم اب اُنکی کیا کیفیت ہی مین اسی خوف سے آپکے پاس آیا ہون کہ مجکو خلائق یہ نہ کہے کہ ابرار خاوری مرتد ہوگیا اپنے ہم مذہبون سے مقابلہ کرتا ہی دوسرے مین اس حکومت سے عاجز ہون خدا آپ ہی کے سر رکھے میری رائے یہ ہی کہ آپ صبح کو طبل جنگ بجوا کر آپکے مقابلے کو نکلون کسکی نہ بھیجون خود مقابلہ کرون آپ بھی اپنے لشکر سے نکل کر میرا مقابلہ کرین میرے آپ کے جنگ و پیکار ہو مین آپ کا کسی حالت مین مقابلہ نہین کرسکتا ہون آپ مجکو ضرور گرفتار کرینگے پس مین آپ سے کہونگا کہ مین نے اپنا مذہب قدیم قبول کیا اُسکے بعد لشکر کا بھی حال معلوم ہو جائے گا رستم خان نے ابرار خاوری کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ مین خود حیران تھا کہ یہ کیا سبب ہی کہ ابرار خاوری نے مذہب خدا پرستی ترک کیا اور کفر اختیار کیا اور اُسی صورت سے شہر کو کفر آباد رہنے دیا اور میرے نامے کا جواب جنگ لکھا مجکو

یہ امید تھی کہ ادھر ہمین لشکر لیکر گیا اُدھر ابرار میرے استقبال کو نکلے گا کیونکہ مرد خدا پرست ہے اور کوئی ضرورت حکومت کی اُسکو نہین اگر صرف اسنے اسوقت اس خیال سے قبول کر لیا ہوگا کہ یہ مرتد کسی اور کو نہ حاکم کر جائے کہ جو اہل اسلام کو تکلیف دے اور اُنپر ظلم کرے میرا تو یہ خیال تھا مگر جب مین نے جواب نامہ دیکھا تو غصہ بہت آیا اب مین نے قصد کر لیا تھا کہ کھڑے کھڑے شہر کو خالی کرا لونگا مگر اب معلوم ہوگیا تم کوئی فکر نہ کرو ایک آنمین فیصلہ ہو جائے گا تم یہ کیون کرو کل صبح کو تمام لشکر کو ایک مقام پر جمع کرو اور صف آرا ہو ادھر مین میدان مین آکر صف آرائی کرون تم باعلان یہ کلام کرو کہ مین دراصل خدا پرست ہون اور حالت تقیہ مین تھا مگر چند وجہون سے مین نے اپنے کو نہین ظاہر کیا تھا اب مین ظاہر کرتا ہون کہ جسکو میرا ساتھ دینا ہو آوے کیونکہ مین رستم خان کے لشکر مین جاتا ہون اور اُنکو لیکر شہر مین جاؤنگا شہر پر اُنکا قبضہ کرا دونگا پس جب تم یہ تقریر کر دوگے جو جو خدا پرست ہونگے وہ ہمارے ہمراہ چلنے پر آمادہ ہونگے پس تم اُنکو لیکر وہ جو لشکر باقی رہے اُسپر جا پڑنا ادھر مین بھی تمھاری مدد کرونگا سب کو قتل خواہ گرفتار کر لینا ایک کو زندہ نہ چھوڑنا اور اُسی طور سے شہر کی طرف لڑتے ہوے چلنا اور شہر پر بھی قبضہ کر لینا یقین ہے کہ کوئی اہل شہر سے نہ بولے بخوبی اطاعت کرے ابرار خاوری نے کہا کہ یہ تدبیر خوب ہے رستم خان نے کہا کہ اُس مین تمھاری ذلت تھی ابرار خاوری نے کہا کہ مین جاتا ہون یہ کہکر اور رخصت ہو کر اُسی طور سے اپنے لشکر مین آیا اپنے خیمہ مین جا کر سو رہا ادھر رستم خان بھی اپنے خیمہ مین سو رہا یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی ادھر رستم خان بیدار ہوے امور ضروری سے فراغت کر کے بارگاہ مین آئے اُدھر ابرار خاوری بھی اپنے لشکر مین بیدار ہوا اور بارگاہ مین آکر جب سب سردار آچکے تو حکم دیا کہ ابھی طبل جنگ بجے مین میدان جنگ مین جا کر ابھی مقابلہ کرونگا تاکہ جلد فیصلہ ہو جائے ہر ایک سردار اپنے دل مین بُرا کہنے لگا علاوہ اُن لوگون کے جو کہ دراصل ارژنگ پرست تھے اور اس شہر کے باشندے نہ تھے اُنکو ارژنگ محلہ آباد کر کے چھوڑ گیا تھا تاکہ یہان کی حالت معلوم ہوتی رہے یہ حکم دینا تھا کہ طبل جنگ بجے فوراً طبل پر چوب پڑی یہ خبر رستم خان کو معلوم ہوئی رستم خان نے بھی اپنے لشکر مین کوس رزمی بجوا یا دونون لشکر تیار ہونے لگے ابرار کے لشکر کے بیس ہزار سوارون نے یہ قصد کر لیا کہ جب لڑائی شروع ہوگی تو ہم فوراً ایک مرتبہ حملہ کر کے ابرار خاوری کو گرفتار کر لینگے یہ دس ہزار ہو کہ اُنکے ہمراہ ہین یہ کیا کرینگے اُنکی تو ہمکو خبر نہ تھی یہ کہان سے نکل آئے اُدھر سوارون نے بھی یہ ہی قصد کیا تھا بس ابرار خاوری اپنے خیمہ سے آلات جنگ سے درست ہو کر نکلا اتنے عرصے مین لشکر بھی تیار ہو چکا تھا یہ کل لشکر و سردارون کو لیکر طرف میدان جنگ کے چلا ادھر سے رستم خان اپنی تین لاکھ سپاہ کو لیکر میدان جنگ مین آیا دونون لشکر باہم مقابل ہوے صف بندی ہونے لگی دونون جانب جب صف بندی ہو چکی ابھی نقیب کسی جانب سے نہین نکلے تھے کہ ابرار نے بصدائے بلند کہا کہ اے اہل لشکر آگاہ ہو کہ مین خدا پرست ہون اور حالت تقیہ مین تھا مگر چند وجہون سے ظاہر نہین کر سکتا تھا وقت کا منتظر تھا خداوند کریم نے میری دعا سن لی رستم خان کو یہان بھیج دیا پس مین خدا پرست اپنے ہم مذہب سے مقابلہ نہین کر سکتا ہون مین تو اسکا شریک ہون جسکو میری شرکت منظور ہو وہ میرے ہمراہ ہو لے مین نے یہ امر اس سبب سے آج تک نہین ظاہر کیا کہ شاید کوئی دراندار اسکی خبر ارژنگ مرتد ملداز نا کو دے یا وہ خود اپنے کسی شخص کو مقرر کر گیا ہو کہ جو خبر کرے دوسرے یہ کہ اہل دربار میرے برخلاف ہون یا شہر و اہل لشکر میرے اس امر کے ظاہر کرنے سے وہ میرے دشمن ہون اور مجکو گرفتار کر کے کسی اور کو یہان کا بادشاہ کر دین

کردہ ظلم و جور کیے انکے سبب سے بندگان خدا کو تکلیف ہو تو اس تکلیف کا باعث ہمین ہونگا اور جو
کچھ لوگ اُسکے ہاتھ سے قتل ہونگے اُنکے قتل کا باعث ہمین ہونگا اُنکا خون ناحق میری گردن پر ہوگا ہمین
خیال مین نے اپنے کو ظاہر نہین کیا اور فکر کرتا رہا کہ یہ دن نصیب ہوا اور اب مین نے اپنے کو ظاہر کیا اب
مین جاتا ہون یہ جوابرار نے کہا اُسوقت بیس ہزار سوار ایک مرتبہ یہ کہکر الگ ہوئے کہ ہم لوگ خود
حالت تقیہ مین تھے اور اس فکر مین تھے کہ یہ کیا ہوا ہے تو اس خیال سے اُنکو بادشاہ کیا تھا کہ یہ اپنے مذہب کو
پھیلا ظاہر کرینگے دیکھ بیشک جو کہ آپ نے فرمایا ہے ہمارے مذہب کو ظاہر کرینگے اُسکے نظام نہ ہوا اگر خوف
آپکے نہ کلام کر سکتے تھے نہ ظاہر کر سکتے تھے کہ ہم خدا پرست ہین جب آپ نے اپنے کو ظاہر کیا تو ہمنے بھی ظاہر کیا اسی طور
سے وہ جو سردار تھے انھون نے بھی کہا اسوقت ابرار نے کہا کہ یہ تو سچی بات تھی ہمین تمہارے خوف سے اور
تم میرے خوف سے اظہار مذہب نہ کر سکتے تھے ایک خوف دونون طرف غالب تھا یہ امر چون ہی پوشیدہ رہتا خوب ہوا اب ہمین نے تمپر
ظاہر کیا کہ تم سبکے مذہب کا حال بھی ظاہر ہو گیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی جو جو لوگ دربار مین آتے تھے سبکے سب یہ تقریر کرنے لگے جو کہ
مذکور ہوئی مگر وہ دس ہزار جو کہ دراصل آرزنگ پرست تھے اُنکے افسر یہ رنگ دیکھکر دنگ ہو گئے اور پریشان
ہوئے کہ یہ کیا حالت گذری یہ تو ورق کا ورق الٹ گیا دفتر ہی کا فور ہو گیا یہ تو بڑی خرابی ہوئی
بڑی دغا کی اگر ہم لوگ شہر مین ہوتے تو یہ امر ہمپر ظاہر ہوتا تو ہم ایک مرتبہ شہر مین تہلکہ ڈال دیتے شہر کو
غارت کرنے لگتے ہزار دو ہزار کو قتل کرتے مگر کیا کرین مجبور ہین افسوس بڑی دغا کی مگر ہم انکو زندہ
کب جانے دینگے ہین یہ باہم صلاح کر لی کیونکہ جب یہ تقریر ابرار نے شروع کی تھی جتنے خدا پرست تھے سب
الگ ہو گئے تھے سوار و سردار سب کے سب یہ لوگ اُنسے الگ تھے بس ایک مرتبہ دس ہزار تلوارین مع
اپنے افسرون کے علم کر کے ابرار کی طرف چلے اور وہ جو خفیہ نویسی کے عہدے پر مقرر تھا وہ بھی ہمراہ تھا
اُسنے جو یہ کیفیت دیکھی فوراً سب سے الگ ہو کر طرف شہر کے چلا اور داخل شہر ہو کر اُن محلون مین آیا جہان
یہ لوگ جو کہ آرزنگ پرست رہتے تھے اور یہ بھی رہتا تھا چونکہ اُنمین دس ہزار لشکری تھے وہ ابرار کے ہمراہ
گئے تھے اور قریب دو ہزار کے اُس مقام پر اپنے اپنے مکانون مین موجود تھے کہ اُسنے وہان پہونچکر پکار کر
کہنا شروع کیا کہ بڑا غضب ہو گیا ابرار جسکو خداوند نے اپنی طرف سے حاکم کر بھیجے تھے وہ مسلمان تھا اُسنے
تقرر کیا تھا اور حالت تقیہ مین تھا اور تمام لشکر بھی یہی حالت رکھتا تھا ابھی ابھی میدان جنگ مین
پہونچکر اُسنے اپنے کو ظاہر کیا ارے بھائیو اُنسے اور ہمارے مذہب کے دس ہزار سے مقابلہ ہوتا ہی
خیال کرو دس ہزار کیا مقابلہ کرینگے ایک حملہ مین کام آ دینگے لہذا جسکو اپنی جان بچانا ہو وہ اس شہر سے
بھاگ نکلے ورنہ خرابی ہوگی اگر وہ لوگ آگئے تو کسی کو زندہ نہ رکھینگے یہ چیکار کر کہا جسقدر لوگ اُن
مقامات پر تھے یہ صدا سنکے اپنے اپنے گھرون سے نکلے اور اُس سے حالت دریافت کی اُسنے کل حالت
بیان کی یہ سننا تھا کہ ہلچل پڑ گئی ہر ایک اپنے اپنے اسباب کی گھر مین جا کر فکر کرنے لگا بلکہ اُن دس ہزار کا
بھی اسباب لے لیا اور اُسی وقت شہر سے نکلجانے کی تدبیر کی دو دو چار چار چلے چونکہ قریب اس پھاٹک
کے یہ محلے آباد تھے جو کہ صحرا کی طرف تھا اور صحرا آبادی بھی کم تھی یہ دو ہزار رفتہ رفتہ نکل گئے شام تک
ایک نرمانہ کوئی چیز چھوڑی یہ سنکے سب آ کے ایک مقام پر جمع ہوئے وہ جو خفیہ نویسی کے عہدے پر
تھا اُسنے آکر خبر دی تھی وہ بھی اُنکے ہمراہ تھا ان سب نے اُسکو اپنا افسر مقرر کیا اُسکے ماتحت ہو کر اندر
تاجرون کی صورت بنکر طرف شہر آفتاب نما کے پاس ارزنگ کے چلے کہ انکا ذکر بھر ہوگا اب میدان جنگ
کا حال سنیے کہ جب یہ سب پر ظاہر ہوا اور تلوارین لیکر چلے تو یہ کلام اُنکی زبان پر تھے کہ ہم سے

بڑی دغا کی، اور ہمنے بزرادھو کا کھایا اور ہماری کیا اصل ہی خداوند سے دغا کی اگر ہمکو یہ حال قبل سے معلوم ہوتا تو ہم ضرور آج شب کو ابرار کو قتل کرتے اور لشکر کو تباہ و برباد کرتے مگر کیا کریں اب کب چھوڑتے ہین یہ جو ابرار نے دیکھا تلوار اپنے میان سے لی برابر اُن افسرون اور سردارون واہل لشکر نے بھی تلوارین علم کین جو کہ ابرار کے پاس موجود تھے وہ دس ہزار یہ بیس ہزار ایک مرتبہ یکجوٹ وخطر ہلگئے اور تلوار چلنے لگی یہ حال دیکھکر ایک افسر کو رستم خان نے مع دس ہزار سواردن کے انکی مدد کو روانہ کیا خیال کیا کہ کیا دس ہزار یہ تین لاکو یکسر جاؤن بالکل خلاف مردی ہی اول یہ کہ دس ہزار سے بیس ہزار مقابلہ کرین نہ کہ تین لاکو کیونکہ کفار کی جمعیت قلیل معلوم ہوتی ہی اور ابرار کی جمعیت کثیر ہی مگر خیر مین نے اقرار کیا تھا کہ مدد کرونگا بنابر اپنے اقرار کے اسقدر لشکر کافی ہی جو کہ مین نے روانہ کیا ہی یہان کفار جان دیے ہوے لڑ رہے تھے مگر کیا کر سکتے ہین اول تو خود قلیل مسلمان کثیر دوسرے بے افسر تیسرے ہمیشہ کے بودے ایک ہی حملے مین جی ہار دیے لڑائی کا رنگ بدل گیا کیونکہ پہلے تو لشکر اسلام انکے حملے روکا کیا اور جب یہ لوگ زد پر آگئے اور انکو بیچ مین اپنے لے لیا پھر جو حملہ کیا حواس باختہ کر دیے قدم نہ جم سکے نوبت یہ پہونچی کہ فرار پر آمادہ ہوے مگر جائین کیونکر چارون طرف سے خدا پرست ملقہ کیے ہوے ہین کوئی راہ نہین ملتی ہی کہ نکل کر جائین آخر مجبور ہوکر پھر لڑنے لگے جہان تک اپنے قتل کیے گئے قتل کیے اسکے بعد سب کو گرفتار کر لیا تھوڑے عرصہ مین کوئی کافر اُس میدان مین نہ رہا سوا مسلمانون کے جو کہ زخمی تھے وہ اسیر ہو گئے تھے رستم خان نے اسیوقت اپنے لشکر کو حکم دیا کہ خیمہ وغیرہ اکھڑوا کر بار کرکے طرف شہر کے آؤ اور بیرون شہر پڑاؤ کرو ہم شہر مین جاتے ہین چند اپنے افسرون کو ہمراہ لیکر چلے اِدھر ابرار نے اُن سب کو قتل و اسیر کرکے قصد کیا تھا کہ طرف رستم خان کے چلون کہ دیکھا خود رستم خان آتے ہین یہ خود مع سردارون کے استقبال کو چلا ملے مین صاحب سلامت ہوئی فتح مبارکباد ہوئی رستم خان نے ابرار سے کہا کہ اب آپ مع اپنے لشکر کے شہر مین چلیے تاکہ اہل شہر کا بھی حال معلوم ہو جائے یہ جو رستم خان نے کہا ابرار نے اسیوقت اپنے لشکر سے کہا کہ چلو اندر شہر کے خیمہ وغیرہ بعد کو آئینگے یہ لوگ سب کے سب مع ابرار و رستم خان کے اور سردارون وافسرون کے طرف شہر کے چلے وہان خبرون نے اہل شہر کو خبر دی کیونکہ انھون نے خبر مقرر کر رکھے تھے کہ ہمکو دم بدم کی خبر دیتے رہنا جبکہ ابرار نے وہ تفرقہ کی تھی جاسوسون نے یہ بھی خبر اہل شہر سے کی تھی جب سب لشکر ابرار کا شریک ہوا تھا یہ بھی خبر بیان کی تھی جب جنگ مغلوبہ ہوئی یہ بھی بیان کی اب یہ خبر کہی کہ وہ رستم خان کو لیکر لاتے ہین تمام اہل شہر خوش ہو گئے کہ خدا نے یہ دن نصیب کیا کہ پھر اہل اسلام کا سکہ جاری ہوگا دین کا ڈنکا بجے گا تمام شہر یہ خبر پاکے ہر گلی کوچہ سے سو سو دو دو سو سو دس دس بیس بیس چلے کہ چلکر رستم خان کو دیکھین ہر مکان کے کوٹھے پر جو کہ سر راہ تھے اُنپر لوگ جمع تھے انتظار مین بیٹھے ہوے تھے کہ ابرار خاوری مع رستم خان کے داخل شہر ہوے اور طرف در دولت کے چلے ہر طرف سے صدائے مبارکباد بلند تھی رستم خان و ابرار سب کا سلام لیتے ہوے چلے جاتے تھے یہان تک کہ قریب ایوان شاہی کے پہونچے ابرار نے لشکر کو رخصت کیا لشکر تو چھاؤنی کو گیا ادھر یہ داخل محل ہوا رستم خان کے بے محل خالی کیے گئے یہ لوگ سب اُترے بڑی دھوم سے دعوت ہوئی اب ہر گلی کوچہ مین صدائے اذان بلند ہوئی تمام شہر مین خوشی ہو رہی ہی مبارکباد کی نوبتین بج رہی ہین ادھر لوگ ابرار کا خیمہ وغیرہ لیکر داخل شہر ہوے رستم خان کا لشکر قریب شہر آکر اترا یہان وہ رات بسر ہوئی صبح کو ابرار نے دربار کیا رستم خان بھی مع اپنے سواردن

کے تشریف لائے ابرار نے زبردستی رستم خان کو تخت پر بٹھایا آپ کرسی پر بیٹھا دربار جمع ہوا رستم خان نے
تخت پر بیٹھکر حکم دیا کہ جسقدر دیر و بتکدے ہون سب منہدم کیے جائین اور اُس مقام پر مساجد کی بنا ڈالی جائے
یہ حکم جو صادر ہوا اُسیوقت بتکدے کہدنے لگے اب رستم خان نے فکر کی کہ کسکو یہان کا حاکم کرون کہ اُسیدن
پرچہ اخبار آکر گزرا رستم خان نے جو اُسکو دیکھا اُس مین یہ تحریر تھا کہ بدیع الملک یعنی صاحبقران
ثالث دشت بہارا فزا مین فروکش ہوے تھے مع لشکر کے دہان جشن کیا بقادار ابن جمشید
کو بادشاہ کیا اُسی زمانے مین صنوبر شاہ سے ملاقات ہوئی کنارے دریاے سبز رنگ کے دہان
اُنھون نے دیوانہ مبہوت کو زیر کیا وہ مسلمان ہوا صنوبر شاہ بھی مسلمان ہوا دریاے سبز رنگ
سے شیر نکلا اُسکو صاحبقران نے قتل کیا خرس کو جو کہ سہراب جادو تھا گرفتار کیا خضران
بن عمر ثانی نے اُس سے کل حال دریاے سبز رنگ کا معلوم کیا صاحبقران نے قصد اُسکے فتح
کرنے کا کیا تھا کہ شہر صنوبریہ سے لوگ آئے کہ سمندر جادو نے ساحرون کو روانہ کرکے صنوبر شاہ
کو اسیر کیا مع اُسکے ناموس و سردارون کے اور تمام شہر کو شجر بنوا دیا صاحبقران کا آدھر جانا اور
سب کو حالت اصلی پر لانا اور واپس آنا یہان جنگ ہونا اور خواجہ کابراے نقاشی دریاے سبز رنگ
جانا اور اُسکو برباد کرنا مکمل خبرون مین مرقوم تھین اور یہ مرقوم تھا کہ اب صاحبقران طرف شہر
یقینیہ کوچ کرکے مع لشکر تشریف لیگئے ہین یہ خبر دیکھکر رستم خان کے دل کو خوشی ہوئی کہ یہان
بدیع الملک کی تو خبر معلوم ہوئی جو کہ ایک مدت سے نہ سنی تھی اب رستم خان نے
فکر کی کہ تمام ممالک اہل اسلام کو اس امر سے آگاہ کرنا چاہیے کہ سب ہوشیار ہون اور لشکر
لیکر براے مدد صاحبقران روانہ ہون یہ تو اسی فکر مین تھا ادہی بیان کرتا کہ اُسی زمانے مین
اتفاق سے خواجہ حشام بازرگان وارد شہر خاور ہوا یہ وہ تاجر ہی جسنے رستم ثانی کو صاحبقران
بدیع الملک کی خبر دی تھی اور بہر لشکر صاحبقران یعنی بدیع الملک مین چلا آیا تھا جبکہ
بدیع الملک طرف شہر یقینیہ کے مع لشکر کوچ کرکے تشریف لیگئے یہ اُس لشکر سے نکلکر ادھر کو
چلا اتفاق سے خاور مین پہونچا اُسکے روبرو کل حال گذرا تھا جب یہ خاور مین پہونچا اُسنے کل کیفیت
خاور کی سُنی جب اسکو معلوم ہوا کہ رستم خان یہان کے حاکم فی الحال ہین یہ اُنکے دربار مین آیا
سلام کیا کرسی ملی کہ بیٹھو یہ کرسی پر بیٹھ گیا رستم خان نے دریافت کیا کہ تم کہان سے آئے ہو یہ کہ
لشکر اسلام کی بھی حالت معلوم ہی اور رستم ثانی کی بھی کیفیت سے ماہر ہوا اور صاحبقران ثانی
کی حالت ظاہر کرو کہ خانہ کعبہ کو حج کرگئے یا نہین اُسنے عرض کیا کہ جو کچھ مجکو معلوم ہی مین عرض کرتا ہون
یہ کہکر اُسنے ابتدا سے بیان کرنا شروع کیا صاحبقران ثانی کا بدیع الملک کو صاحبقران کرنا رستم ثانی کا
قبل سے نکلکر جانا صاحبقران ثانی کا مع ایک سو چالیس سردارون و عزیزون کے خانہ کعبہ کو
تشریف لیجانا اور عرض کیا کہ اسکے بعد صاحبقران کا حال تو مجکو معلوم نہین ہی مگر ہان حال عرض
کرتا ہون بدیع الملک کا مع لشکر طرف نہ طاق کے کوچ کرنا دشت بہارا فزا مین پہونچکر جشن کرنا
دارا کو بادشاہ کرنا اپنا بعد جشن کے براے تجارت جانا رستم ثانی سے ملاقات ہونا اُنکو اس حال سے آگاہ کرنا اُنکا
برہم ہونا پھر اپنا لشکر صاحبقران مین واپس آنا اُسکے بعد جو کچھ کیفیت لڑائی و فتح دریاے سبز رنگ کی
تحریر ہوئی تھی سب بیان اور عرض کیا کہ سوائے اسقدر حال رستم ثانی کے کہ فلان صحرا مین فروکش تھے اور مجھ
حال مجکو نہین معلوم ہان جب مین لشکر فیروزی اثر صاحبقران سے چلا تھا تو صاحبقران کا قصد تھا کہ مین

طرف شہر سمندریہ کے کوچ کرون جو ملک راہ مین ملین اُنکو فتح کرتا ہوا چلا جاونگا بعد فراغت مہم فتح دریاے
سبز رنگ صاحبقران ثالث کا پیش خیمہ روانہ کرنا اُسکے بعد ہر سردار کا اپنا اپنا لشکر لیکر روانہ ہونا اُسکے
بعد خود صاحبقران کا مع بادشاہ کے کوچ کرنا عرض کیا اور اپنا دھر کو آنا رستم خان پہ فتح کے بہت خوش
ہوا کہ اس تاجر سے سب حال معلوم ہوا خواجہ حشام کو انعام دیا وہ رخصت ہوکر دربار سے اپنے مقام پر
آیا رستم خان نے دربار برخاست کیا اپنے مقام پر آیا وہ رات آنادن بسر کیا بوقت صبح پھر دربار
کیا رات مکتوب رستم خان نے سوچ لی تھی بس جب صبح کو دربار کیا دبیر کو طلب کرکے کہا کہ ایک نامہ تو
تحریر کر دبیر نے کہا کہ کسکے نام کہا کہ سندر شاہ کے نام بس دبیر نے اُسی وقت نامہ تحریر کرنا شروع کیا
پہلے تو حمد خداوند نعت رسالت پناہ تحریر کی اُسکے بعد تحریر کیا کہ تمکو معلوم ہو کہ ارژنگ بن زرمرد نے
خروج کیا ہی اور کئی لاکھ کا لشکر اُسکے پاس جمع ہوگیا ہی اسلم و دیلم پیران تورج و سنگان سپر سنگان
اُسکے ہمراہ ہین اور بہت سے بادشاہ اُسکے شریک ہوے ہین اور ایک نیا مذہب اور ایجاد ہوا ہی کہ کوئی
برجیس ہی کہ وہ اپنے کو خداوند کا نائب کہتا ہی جو کہ اُسکے نزدیک خداوند ہین معاذ اللہ وہ لوگ آفتاب کو
اپنا خدا کہتے ہین جیسے کہ زمانہ صاحبقران اول مین ابرج نوجوان آفتاب پرستی کا مدعی ہوکے آیا تھا
اور بعد زیر ہونے کے وہ مذہب برطرف ہوگیا اُسی مذہب کے وہ لوگ پیرو ہین اور برجیس کہتا ہی
کہ مین آفتاب کا فرزند و نائب ہون کوئی ساحر اُسکا مدد گار ہوا ہی اُسکا بڑا سامان کیا ہی مین اُسکا سامان
کیا تحریر کرون جو لوگ دیکھ آئے ہین وہ بہت کچھ بیان کرتے ہین کہتے ہین کہ واقعی خدائی کہتا ہی کوئی زبردست
ساحر اُسکا شریک ہی قلعہ سحر تیار کیا ہی گنبد سحر آفتاب سحر سب لوگ جو کہ اُس شہر مین رہتے ہین برجیس کو
سجدہ کرتے ہین کیونکہ اُسکا یہ قول ہی کہ میرے والد نے اپنا سجدہ تم پر سے موقوف کیا میرے سجدے کا حکم دیا ہی
دوسرے نہ معلوم سنا جاتا ہی کہ جہان اُسنے منہ پر سے نقاب اُٹھائی اور اُسکے چہرے پر نظر پڑی وہ شخص کہ
جسکی نظر پڑی ہی وہ خود بخود سجدے کو جھک جاتا ہی اگر ہزار دن ہون تو ایک مرتبہ سجدہ کرتے ہین
خدا جانے کیا اسرار ہی وہ بھی اہل اسلام کا دشمن ہی خدا اُسکے شر سے ہم سب کو بچاے اور ہمارے اوپر
رحم کرے وہ شہر آفتاب نما سے لشکر کشی کرنے والا ہی لہذا تمکو اطلاع دیجاتی ہی کہ خبردار ہوجاؤ اور
اُسکے آنے کی خبر رکھو جب وہ آئے تو اُس سے مقابلہ کرنا اور اُسکے روبرو کبھی نہ جانا اور ارژنگ نے
تو یہان تک زور پکڑا کہ شہر خاور پر قبضہ کر لیا تھا مگر خدا نے اپنا فضل کیا کہ وہ بلا یہان سے دفع ہوئی
وہ مرتد بھی اُسی جانب کو گیا ہی یقین ہی کہ وہ ضرور اُسکو ورغلا ان کر لائیگا کیونکہ اُسکے ہمراہ بہت بڑا
مفسد و دشمن اہل اسلام کا سختگان موجود ہی اسکی بھی حرکتین نسل بنجتک و بختیارک و سنجگان
کے سنی جاتی ہین یہ لکھکر کل حال اپنی خیریت کا خاور کی کیفیت کا اور مع لشکر اپنا خاور پر
آنا اور بعد ظاہر کرنے کے کہ ابرار حالت تقیہ مین تھا داخل شہر ہونا تحریر کرایا اور اُسکے بعد بدیع الملک کی کیفیت
تحریر کرائی اور یہ تحریر کرایا کہ تمکو لازم ہی کہ اپنے ملک مین کسی کو جو کہ بہادر ہو جری ہو عادل و منصف ہو ظالم نہو
حاکم کرکے مع لشکر طرف شہر سمندریہ کے برائے مدد صاحبقران ثالث روانہ ہو کیونکہ اُنپر بڑا وقت
ہی اور بڑے بڑے ساحرون وغیر ساحرون سے مقابلہ ہی یہ وقت اُنکی شرکت کا ضرور ہی اور ہم سب
لوگ تو اُنکے غلام ہین اُنکے سبب سے یہ مونبے ہمکو حاصل ہین ورنہ ہم کہان اور یہ حکومت کہان یہ
سب خدا کا فضل اور اُنکا احسان ہی کہ اُنکے باپ دادا نے ہمکو دین اسلام بتایا دوزخ سے
بچایا راہ ضلالت سے نکالا راہ نیک پر پہونچا دیا اُسکے بعد یہ مرتبہ دیا کہ ہمکو بادشاہ کیا جو کہ ہم کبھی

اس منصب جلیل کے قابل نہ تھے یہ صرف اُنکی بندہ پروری و غلام نوازی ہے پس ہمکو بھی لازم ہے کہ ہم بھی اپنی جانین اُنکے قدمون پر فدا کرین بس یہ ہی وقت ہے کہ اُنکی مدد کرو وہ لوگ کبھی تمکو اپنی مدد کے لیے نہین طلب کرینگے کیونکہ وہ لوگ غیور ہین سوائے خدا کے اور کسی کی مدد کے خواستگار نہین ہین وہ اپنے خدا پر بھروسا رکھتے ہین گو یہ امر ضرور ہے کہ جو اُسکی مصلحت مین ہوگا وہ ضرور ہوگا ہماری شرکت کرنے سے کیا ہوگا مگر ہمکو لازم ہے کہ ہم اپنا حق غلامی ادا کرین لہذا مین تو یہان کسی کو جو کہ میرے نزدیک لائق حکومت ہوگا حاکم کرکے مع دو لاکھ کے لشکر کے طرف شہر سمندریہ کے جاتا ہون میرے ہمراہ تین لاکھ سپاہ ہے ایک لاکھ یہان چھوڑ دونگا کہ یہان لشکر بالکل نہین ہے شاید کوئی غنیم آئے تو مقابلہ کر لیا جاوے یہ تو ہوا کہ بدون جنگ و پیکار یہ ملک اُسکے قبضے مین آجاوے اب تمکو بھی لازم ہے کہ بچھ لشکر جمع کرکے اپنے ملک مین طرف شہر سمندریہ کے آؤ والسلام خیر ختام یہ نامہ لکھا گیا جب نامہ تیار ہو چکا تو رستم خان نے کہا کہ اسکی نقلین کرو قریب چار سو ستر کے چار سو ستر کے اور سب کے نام بتا دیے اور یہ بھی لکھدیا تھا کہ جنکے نام مین فراموش کر گیا ہون یا جو ملک تمارے ملکون کے قریب ہون انکو بھی آگاہ کر دینا اور تاکید تحریر کرنا کہ سب برائے مدد صاحبقران روانہ ہون ناظرین پر واضح ہو کہ جنکے نام رستم خان نے نامے تحریر کرائے ہین اُنمین سے چند نام اس مقام پر تحریر کیے جاتے ہین باقی اور نام وقتاً فوقتاً تحریر ہونگے وہ اسما یہ ہین مندر شاہ دارزنگ حبشی و طوق جران گردو خلا چینی و کیا بہ چینی و اسفانوش پل و قدح نوش پل و مینوش پل و آزر نوش پل و عبدالجبار و عبدالقادر وغیرہ کے نام کہ یہ سب چار سو یا ساڑھے چار سو ہونگے تحریر کرائے اور اُنکو ملفوف کرکے اپنے پاس رکھا اور کہا کہ کل مین ان نامون کو روانہ کرونگا اُسکے بعد خود مع دو لاکھ سپاہ کے طرف شہر سمندریہ کے کوچ کرونگا یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے دو دن و رات تمام ہوئی تیسرے دن رستم خان نے دربار کیا جب سب حاضر دربار ہو چکے اُسوقت ابرار نے عرض کیا کہ ای رستم خان وہ لوگ جو کہ اُسدن گرفتار ہوے ہین اُنکی بابت کیا حکم ہوتا ہے رستم خان نے کہا کہ اُنکو طلب کرو اُنکا دربار بھجا جائے پس اُسوقت ابرار نے حکم دیا کہ زندان خانے سے وہ لوگ طلب کیے جائین چوبدار نے یہ حکم داروغہ زندان کو پہونچایا اُسوقت داروغہ زندان اُن قیدیون کو لیکر چلا جو کہ قریب چھ سات ہزار کے تھے یہان تک کہ دروازے پر حاضر ہوا خبر کرائی کہ قیدی حاضر ہین پس طلب کیے گئے یہ سب کو لیکر دربار مین آیا رستم خان کو سلام کیا اُسکے بعد ابرار کو پس رستم خان نے اُن قیدیون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ مین جو کہتا ہون اُسکو بگوش ہوش سنو اگر اُسکے خلاف جواب دوگے یا میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو مین تمکو قتل کرونگا اگر میرے کہنے پر عمل کروگے تو مین تمارے عہدے بڑے کرونگا شاید زیادہ ہونگے اور سب سے بڑا کام یہ ہے کہ نار دوزخ سے نجات پاؤگے سیر بہشت کروگے اگر قتل ہوے کفار کے ہاتھ سے تو شہادت پائی اور لڑائی سر کی تو غازی کہلائے بڑے رتبے پائے پس میری رائے یہ ہے کہ دین اسلام قبول کرو اس مذہب ذلیل کو ترک کرو دیکھو کہین ایسا خدا ہوتا ہے جو مثل تمارے ہمارے حاجتین رکھتا ہو یعنی سوتا ہو جاگتا ہو کھاتا ہو پیتا ہو بول و براز کی ضرورت ہو مثل ہم بندون کے خواہش نفسی ہو کوئی اچھی صورت دیکھی فریفتہ ہو گئے اور پھر یہ قدرت نہین کہ اُسکو اپنے پاس طلب کرلین بلکہ یہ کہ مثل بندون کے اُسکی جدائی مین بیقرار ہون اور بندون سے بعجز طلب کرین اُسکا جواب صاف ملے اور

پھر اُنکا کچھ نہ کرسکے یہ کوئی بھی قبول کریگا کہ یہ خدا ہی یہ تو بندہ ہی نہیں دیکھی وہ بندہ جو کہ عقل سے بالکل بے بہرہ جسکی عقل کے روبرو ہم لوگ عاقل ہین جبکہ یہ خدا ہی تو اسکو سب قدرت ہی جو چاہے کرے جسکو چاہے اپنی قدرت سے طلب کرلے جس طور سے خدائے برحق جو کہ ہمارا خدا ہی کہ جب اُسکو منظور ہوا کہ یہ بندہ دنیا پر سے چلا آئے تو کیونکر طلب کرلیتا ہی کہ نبدون کو جاے چارہ نہین ہی کوئی روک نہین سکتا ہی تمنے قصہ حضرت سلیمان جو کہ ہمارے نبی نے تمسے سنا ہوگا وہ اس طور سے ہی کہ جبکہ خداوند کریم نے اُنکو بادشاہ عظیم فرمایا وہ جن وانس وحوش طیر ہوا و آب وگیاہ و زمین وخاک پر قابض ہوے تمام لشکر اُنکا جو کہ لاکھون سے زیادہ تھا اسمین دیو و پری بھی تھے ہوا بھی اُنکے تابع تھی بحکم خدا اُنکا حکم چرند و پرند مانتے تھے ایک روز آنحضرت نے اپنے وزیر آصف بن برخیا سے ارشاد فرمایا کہ میری خواہش یہ ہی کہ مین اپنی تمام فوج کا معائنہ کرون لہذا ایک قصر عالیشان تیار کیا جاے کسی میدان وسیع مین کہ جسکے بالاخانہ پر سے مین اپنی کل فوج کا معائنہ کرون پس بموجب حکم والا کہ یہ حکم نبی خداوند بادشاہ وقت کا تھا وزیرون نے فوراً قصر کی تیاری کا بندوبست کرنا شروع کیا تھوڑے عرصے مین وہ قصر تیار ہوگیا وزیرون نے عرض کیا کہ یا نبی خدا وہ قصر تیار ہوگیا ہی فرمایا کہ اچھا بس آپ نے حکم فرمایا کہ میرے تمام لشکر کو آگاہ کردو کہ فلان صحرا مین آکر جمع ہون کوئی باقی نرہے انسان سے لیکر حیوان تک بنی جان دیو و پری یہ حکم حضرت سلیمان کا ہوا سب کے کان تک پہونچا دیا جو دن کہ آپ نے مقرر فرمایا تھا سب اُسدن آکر جمع ہونے لگے یہان تک کہ کوئی نرہا کوسون تک صحرا ہر ایک قسم کی مخلوقات خدا سے بھرگیا جہان تک نگاہ کام کرتی تھی سوائے سیاہ کے کچھ نظر نہ آتا تھا جب سب جمع ہوگئے وزیرون نے عرض کیا کہ بالاے قصر تشریف لیجیے کیونکہ سب حاضرین جناب سلیمان وزیرون کے ہمراہ فریب اُس قصر کے تشریف لائے اور وزیرون سے حکم فرمایا کہ مین اس قصر مین جاتا ہون کوئی ذی روح بدون میرے حکم کے اس قصر مین نہ آے انسان کی تو کیا اصل تھی جن و پری بھی نہ جاسکتے تھے آپ یہ فرماکر داخل قصر ہوے وزیرون نے تمام دروازے قصر کے بند کرکے مقفل کردیے اُسپر پہرہ مقرر کردیا تاکہ کوئی نہ جاسکے حضرت سلیمان بالاے قصر تشریف لائے اور اپنے عصا کو جو کہ اِنکے دست مبارک مین تھا زیر زنخدان رکھکر گویا اُسپر تکیہ کرکے اپنی فوج کو مشاہدہ فرمانا شروع کیا ہزارون کوس تک لشکر پڑا ہوا تھا آپ نے یہ سپاہ کثیر ملاحظہ فرماکر شکر خداوند کریم کا کیا اور خیال فرمایا کہ مجھ موحد ضعیف کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا اور اسقدر اپنی مخلوق کو میرے تابع حکم فرمایا آپ ابھی یہ ہی تصور فرمارہے تھے کہ ایک مرد اعرابی جوان ایک گوشے قصر سے ظاہر ہوا اور اُنکی طرف چلا اور سلام کیا آپ اُسکو دیکھکر متحیر ہوے اور خیال فرمایا کہ مین جب اندرون قصر آنے لگا تھا تو وزیرون کو حکم دے آیا تھا کہ کوئی نہ آنے پائے یہ شخص کیونکر آیا گیا میرے حکم کو وزیرون نے فراموش کرکے اسکو آنے دیا وہ جب آپ کے قریب پہونچا آپ نے اُس سے ارشاد فرمایا کہ اے مرد اعرابی مین نے حکم کرآیا تھا کہ کوئی اندرون قصر بدون میرے حکم کے نہ آئے تو نے میرا خوف بھی نہ کیا اور نہ وزیرون نے میرے حکم سے تجکو آگاہ کیا کہ تو یہان بلا خوف چلا آیا یہان آنے کی کسی کو بدون حکم اجازت نہین ہی وہ جوان ہنسا اور کہا کہ اے سلیمان تجکو سب جگہ جانے کی اجازت ہی تجکو کوئی نہین منع کرسکتا ہی مین اُسکے حکم سے آیا ہون کہ جسکا حکم ٹل نہین سکتا ہی اور وہ سب کا مالک ہی

میرا نام ملک الموت ہی مین ہر مقام پر بلا اجازت جا سکتا ہون مجکو حکم ہی جہان چاہون چلا جاؤن
کوئی مجکو روک نہین سکتا ہی نہ منع کر سکتا ہی مجکو حکم ہوا کہ ہمارے دوست سلیمان کو ہمارے پاس لے آؤ
مین اُنکی روح قبض کرنے کو بحکم خداوند جلیل آیا ہون آنحضرت نے یہ سُنکے ملک الموت سے فرمایا
کہ اتنی مہلت دو کہ مین اپنی کل سپاہ کا معائنہ کرون ملک الموت نے عرض کیا کہ حکم نہین ہی اُنھون نے
فرمایا کہ بسم اللہ کرو کوئی مجکو عذر نہین ہی مین موجود ہون بس ملک الموت نے حضرت سلیمان کی روح قبض کی
یہ خدائی کے معنی ہین یہ خدائے حقیقی و رب تحقیقی ہی کہ اُسکا حکم ٹل نہ سکا اور جسکو اُسنے طلب کیا وہ بلا عذر
چلا گیا پھر کیسا خدا کہ اپنے بندون سے خواہش کرے اور وہ انکار کرین یہ تو صفت خدا کی نہین ہی ایسا نادانون
نہ خدا کی آنکھ ہی مگر دیکھتا سب کچھ ہی ہر ایک کی رگ گلو سے قریب ہی قلب مومن خانہ خدا کہلاتا ہی مگر نہین ہی
مگر کلام کرتا ہی کوئی اعضا مثل اعضاے بشری کے نہین رکھتا ہی نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہی نہ اُس سے کوئی پیدا
ہوا ہی صرف اُسکے حکم سے یہ تمام دنیا زمین و آسمان جن و بشر شجر و حجر دیو و پری بہشت و دوزخ خلق ہوے
ہین اُسنے ہم گمراہون کی ہدایت کے لیے نبی برحق خلق فرمائے تاکہ ہمکو راہ نیک کی ہدایت کرین اُسکو
پہچنوائین تاکہ ہم راہ ضلالت کو ترک کر کے راہ ہدایت اختیار کرین یہ صرف اُسکی ہمارے حال پر عنایت
تھی اگر وہ مرسل نہ خلق فرماتا تو ہم لوگ ہمیشہ گمراہ رہتے ہر ایک شی کو اپنا خدا تصور کرتے جو چیز ہماری
سبب حیات ہوتی وہی ہماری خدا تھی یہ اُسکی عین قدرت ہی کہ اُسنے کیا کیا اشیاء ہمارے لیے جو کہ زندگی
کا سبب ہین پیدا کین خیال کرنے کا مقام ہی کہ کیونکر نو ماہ تک شکم مادر مین بچہ کو رزق پہونچاتا ہی اور نو ماہ
تک پرورش کرتا ہی جب زمانہ ولادت کا قریب ہوتا ہی تو تین دن قبل پستان مادر مین شیر پیدا کرتا ہی
اس قسم کا خدا ہی یہ خدا کیسا کہ بندون سے بھاگا بھاگا پھرے اِسی ارژنگ کے باپ دادا اسقدر
پریشان ہوے کہ ہر ایک ملک و دیار مین پوشیدہ ہوتے پھرے دامن کوہ مین پناہ لیتے پھرے مگر ایسے
منحوس قدم تھے کہ جہان گئے اُس ملک کو ویران کیا اور اُس ملک کے بادشاہ کو قتل کرایا آخر کو
خود بھی قتل ہوے یہ ہی شان خدائی ہی یہ ہی قدرت نمائی ہی کہ ایک عمرو عیار نے کیا کیا گت کی ایسا
بے خبر خدا کہ اُسکی ریش پر عمرو نے پیشاب کر کے کند استرے سے مونڈا اور اُسکو خبر تک نہوئی یا مثل
اُسکے بہت سی ذلیل باتین کین جو کہ بیان کرتے ہوے حجاب آتا ہی تو یہ امر بالکل خدائی کے خلاف ہی
چوتھا ضروری کہ بشر کو ہوتی ہین وہ خدا مین نہین ہین اول تو وہ ہمیشہ سے ہا اور ہمیشہ رہے گا نہ اُسکی
ماں ہی نہ باپ نہ بیٹا نہ بیٹی نہ جورو وہ ایک بقعۂ نور ہی ایسا نور ہی کہ کوئی اُسکے جمال کی تاب نہین لا سکتا
ہی اُسکو کون دیکھ سکتا ہی زمانہ سابق مین حضرت موسیٰ کی امت نے اُسکی خواہش کی تھی کہ ہم خدا کو
دیکھینگے ایسا شعلہ پیدا ہوا کہ کسی کو تاب نہ رہی سب بیہوش ہو کر گر پڑے کوہ طور جل گیا نہ یہ کہ خدا اُسکے
سامنے موجود ہی سب اُسکو دیکھتے ہین وہ مثل ہمارے کھاتا ہی بول و براز کرتا ہی یہ صفت خدا کی نہین ہی
وہ وحدہ لاشریک ہی وہ اکیلا ہی تمام دنیا سے قبل ہی اور سب فنا ہونگے وہ باقی رہے گا بموجب اِس آیہ
کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام ۔ اُسکے سوا کوئی باقی نہ رہے گا سوائے
اُسکی ذات کے سب کو فنا ہی پس اے بھائیون تمکو لازم ہی کہ تم اس گمراہی کو دور کر و راہ نیک کو
اختیار کرو دیکھو تو اس راہ کے اختیار کرنے سے تمکو کیا مرتبہ ملتا ہی بہشت تمہارا مسکن ہوگا
بعد وفات زمانہ حیات مین مومن کہلاوگے ہر ایک عزت کریگا وہ لقا کیا مزہ تھا وہ زمرد کیا
سنگ خارشتی ارژنگ تو نطفہ حرام در حرام بلکہ والد ارژنگ یہ کیا کر سکتا ہی اسکی بھی تدبیر ہو جائیگی

دیکھنا تم ایسی جوتیان کھائیگا کہ تمام عمر یاد کریگا کوئی خدا پرستون پر منحصر نہین ہی یہ جہان لشکر کشی کرکے بڑے زور دون مین اپنی شادی کرنے اور خدائی جتانے گئے ہین برجیس انکو درست کردے گا ساری خدائی فراموش ہو جائیگی عشق رفو چکر ہو گا سوائے فرار کرنے کے کوئی تدبیر نہین پڑے گی تمیز ظاہر ہو جائیگا بکھیڑا نہین ہی سن لینا یہ جو تقریر رستم خان نے کی آنکے دلون پر اسکی تقریر نے اثر کیا زنگ کفر آئینۂ دل پر سے دور ہوا اور کہا کہ جو کوئی مذہب اسلام قبول کرے تو کہا سے رستم خان نے اپنی زبان پر یہ کلمہ جاری کیا کہ کلمہ پڑھے اور کلمہ طیبہ انکو بتایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوے رستم خان نے حکم دیا کہ انکو قید سے رہا کردو فوراً انکی قید دور کردی گئی وہ رہا ہوے بہت سی تعریف رستم خان کی کی اور کہا کہ آپ بہت درست فرمانے ہین ہمنے آج تک کوئی کرامت ایسی نہین دیکھی کہ جس سے ہم یہ تصور کرتے کہ ضرور ارزنگ خدا ہی ہم خود اس فکر مین تھے کہ کوئی تو سبب ایسا پیدا ہو کہ ہم اس راہ کفر سے نکلین یا کوئی ہمکو راہ نیک دکھانے والا ہو کہ جسکی ہدایت سے ہم سرچشمۂ ہدایت پر پہونچین تو آج ہماری مراد دل برآئی ہمنے راہ نیک پائی یہ جو تقریر اُن سب نے کی رستم خان نے انکو اُسیوقت انعام دیا ملازم اپنا کیا خواہ زیادہ کی عہدے جلیل دیے انکو اپنے دربار مین جگہ دی یہ جو عہدے پائے وہ لوگ بہت خوش ہوے جو جو مقام اُنکے لیے مقرر کیے گئے تھے وہ اُسپر بیٹھے اُسوقت رستم خان نے حکم دیا کہ چار سو سانڈنی سوار حاضر دربار ہون تاکہ مین نامے بنام حاکمان اسلام روانہ کرون انکو خروج ارزنگ و برجیس سے آگاہ کرون حالات صاحبقران ثالث سے مطلع کرون تاکہ وہ لوگ اپنا بندوبست کرکے طرف شہر سمندریہ کے برائے مدد صاحبقران مع لشکر روانہ ہون یہ حکم سنتا تھا کہ اُسیوقت سانڈنی سوار حاضر ہوے رستم خان نے ایک سانڈنی سوار کو دو نامے دیے ایک اُسمین تھا بنام مندر شاہ وارزنگ حبشی کے دوسرا نامہ ارزنگ حبشی کے نام تھا اُس سانڈنی سوار سے کہا کہ یہ نامے سرزمین مغرب مین لے جاؤ اور مندر شاہ کو ایک دوسرا ارزنگ حبشی کو دیناوہ سانڈنی سوار دو نامے لیکر طرف مغرب کے روانہ ہوا کہ اسکا ذکر پھر ہو گا اُسکے بعد ایک نامہ بنام ملوق حران گرد دوسرا بنام کہار چینی تیسرا بنام قلابہ چینی کے ایک سانڈنی سوار کو دیکر کہا کہ یہ تینون نامے تم دربند علانیہ مین ان تینون بادشاہون کو پہونچادو اُسکے بعد چند سانڈنی سوار جانب یونان روانہ کیے ہر ایک کو ایک ایک نامہ دیا جو کہ اسفانوش یل و قدح نوش یل و مینوش یل و آزر نوش یل کے نام تھے اُنسے کہا کہ یہ نامے ان بادشاہون کو پہونچادو یہ لوگ جہان ہون اُسی مقام پر یہ نامے دینا خواہ یہ سب ایک مقام پر ہون خواہ اپنے اپنے ملک مین ہون وہ سانڈنی سوار یہی بجراکر کے طرف یونان کے روانہ ہوے کہ وقت پر اُنکا ذکر ہو گا اور دو نامے دو سانڈنی سوار کو دیکر جانب حلب طرف عبدالجبار و عبدالقادر کے روانہ کیا اور کہا کہ یہ دونون بھی اپنے اپنے ملک مین ہونگے انکو نامے پہونچادو وہ سانڈنی سوار بھی جانب حلب روانہ ہوا ایک نامہ طرف مصر بنام لقمان بن عقیل روانہ کیا تین نامے طرف ہندوستان کے روانہ کیے ایک آئین بنام فرسنگ بن لندھور اور ایک بنام قرشی و ترشی کے تھا اور کہا کہ انکو یہ نامے دینا تب طرف ہندوستان کے جاؤ اور انکو دینا کپیتان فرنگ و ابرہہ فرنگ کے نام دو نامے روانہ کیے یہ تینون سانڈنی سوار رخصت ہو کر روانہ ہوے ایک طرف ہندوستان کے دو طرف قرشی و ترشی کے دو طرف فرنگ کے ایک نامہ برکو جانب فرنگ اُن ملکون کے جو کہ ریاست فرنگی کے قبضے مین ہین اور شہریار عالیوقار اُنپر قابض ہین بنام شہریار و پریامے فرنگی روانہ کیا ایک نامہ طرف قلعہ قمرنجش کے بنام فیروز بخت کے روانہ کیا

ایک نامہ طرف سائل کے ایک نامہ طرف زرائل کے ایک نامہ طرف غوریہ باختر کے ایک نامہ زبرجد نگار کو
ایک نامہ چاہ الماس کو ایک نامہ فرنگونیہ کو ایک ختن کو ایک ترکستان کو ایک چین کو ایک ایران کو ایک
عمائن کو ایک جانب روم ایک طرف زبرباد فرنگ کے ایک سمت زابل کے اور کئی بیسیوں نامے
طرف تمام طلسمات کے اور باقی شاہان اسلام کے جو جو ملک کہ صاحبقران اول و ثانی اولاد صاحبقران
و سرداران صاحبقران نے فتح کیے ہین روانہ کیے اسکے بعد ایک نامہ بنام اولاد پیر فرخار کی طرف آب اک
کے ایک نامہ طرف طرطوس کے بنام اولاد جمہور ایک نامہ طرف حوالی مغرب کے بنام اولاد فرامرز مغربی
ایک نامہ طرف مازندران کے روانہ کرکے یہ چند نامے طرف منزل ارزلہ کے ملکون کی طرف بنام ان حاکمون کے
روانہ کیے ملک کرخ و داراب و عسجد گاو دیو و بہلول و ملک خورشید و عنقا ے عنقویل گردن و
کاکات زنگی اسکے بعد چند نامے طرف زنگبار کے اور طرف عنطلی باد و کشمیرہ و کاشغر کے روانہ کیے اسکے بعد ایک
نامہ جیشہ کلنگان کو بنام اولاد طہماس و عنقویل روانہ کیا اسکے بعد چند نامے طرف اقلیم فتان کے روانہ
کیے پھر چند نامے طرف اصفہان بنام صلیل وغیرہ روانہ کیے ایک نامہ سمت سیستان بنام محراب شاہ
کرسی نشین روانہ کیا چند نامے جانب بیشاپور بنام نوح و سہراب افغان و دیوانہ سربرہنہ کے روانہ کیے ایک نامہ
جانب بصرہ بنام اولاد خواجہ بزرجمہر ایک نامہ بنام اولاد آلاگرد و مالاگرد و کہی زلزال و کہی زلزال
ہفتاد بچہ دریائی و مسروق دیوانہ روانہ کیا یہ چار سو نامے جب رستم خان روانہ کرچکا یہ سب
سانڈنی سوار ان ملکون کی طرف روانہ ہو چکے اسکے بعد رستم خان نے دربار برخاست کیا ہر ایک اپنے اپنے مقام کو
گیا اب داستان کو اس مقام پر چھوڑا جاتا ہی کہ بعد نامے روانہ کرنے کے رستم خان اس فکر مین ہی کہ کسی کو طرف
سے اپنے یہان کا حاکم کرون اور خود طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہون چھوڑا جاتا ہی اور حال چترنگ و ثمود جادو
و جمود جادو کا تحریر ہوتا ہی اسکے بعد داستان بہرام شاہ خاوری کی تحریر ہوگی انشاء اللہ تعالی کہ وہ بھی عجب
دلچسپ داستان ہی بوقت ملاحظہ لطف ہوگا اب حال چترنگ تحریر ہوتا ہی

شمہ حال ثمود جادو و جمود جادو و چترنگ ملاحظہ فرمایئے کہ آنا ثمود جادو کا محرم جادو کو
لیکر اسکا انتظام خدائی کرنا اور چترنگ کا خدا بننا اور اپنے کو ظاہر کرنا لوگون کو اسکی پرستش
کرنا لشکر کا جمع ہونا چترنگ کا بصلاح محرم سپاہ لیکر برائے مقابلہ اہل اسلام روانہ ہونے کا قصد
کرنا کہ خبر پہونچنا کہ ایک شخص ارزنگ ہی اسنے اپنے کو ظاہر کیا ہی کہ مین فرزند ہون زمرد کا اور
زمرد نے مجکو خدا کیا ہی اسنے خورشید نگار سے برائے مقابلہ اہل اسلام کوچ کیا ہی بلکہ ایک ملک
اہل اسلام کا جسکو خاور کہتے ہین لے بھی لیا ہی اب وہ آسپہ قابض ہی لوگون کو اپنی طرف طلب
کرتا ہی کہ مین تمہارا خدا ہون بہت سے بادشاہ جو کہ زمرد پرست و نفلہ پرست ہین اسکی پرستش کرنے
لگے اسکو سجدہ کرتے ہین اسکے شریک ہوے اب اسکے پاس کئی لاکھ کا لشکر جمع ہوگیا ہی یہ
خبر سنکے چترنگ کا برہم ہونا و بصلاح محرم جادو اسکے مقابلہ کو جانا راہ مین کئی ملکون کو
اپنے قبضے مین لانا جو کہ لقا پرست تھے اور خاور کے قریب پہونچکر یہ خبر پانا کہ ارزنگ طرف شہر
آفتاب نما کے گیا ہی اپنی شادی کرنے کو اسکا بھی ادھر کو روانہ ہونا اس سبب سے کہ پہلے
ارزنگ سے مقابلہ کرون میرے اسکے فیصلہ ہو جائے یا وہ خدا قائم ہو یا مین اسکے بعد
اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا اور یہ بھی خبر پائی تھی کوئی برجیس ہی اسنے بھی مذہب نو کے رواج دینے

کی کوشش کی ہی کہ مذہب آفتاب پرستی کو ترقی دون اُسکی ایک بہن ہی بہت ہی خوبصورت ہی
اسکو بھی اُسکے دیکھنے کی خواہش ہوئی تھی اسنے بھی قصد کیا کہ بعد فیصلہ اہل اسلام مقابلہ کرونگا اُسپر
قبضہ کرونگا بس یہ بھی طرف آفتاب نما کے روانہ ہوگا دیگر حالات باقی داستان ہذا غزل بجاے

ساقی نامہ غزل

کرتا نہین نشانے کو تیر نظر غلط	تو ہی بتا ہی راست کہ بیداد گر غلط	مشرق ہی داغ عشق سے دل مہربان مرا
جو غیر کہہ رہے ہین وہ ہی اے قمر غلط	جس سے ملی نگاہ وہ مجروح ہوگیا	پڑتا نہین کبھی ترا تیر نظر غلط
اُسکو سُنا یا جب کبھی قسمت نے شب کا حال	ہنسکر کہا یہ اُسنے کہ ہی سر بسر غلط	جسدم کہا کہ مرتا ہون درد فراق مین
ہنسکے یہ بولا مجھ سے وہ بیداد گر غلط	درد جدائی کا جو مین کہتا ہون ماجرا	کہتا ہی مسکرا کے کوئی یکسر غلط
آئینگے وہ جگر کو سنبھالے ہوے نہ رہ	ہرگز نہین ہی آہ کا اپنی اثر غلط	سینے پہ ہاتھ رکھکے وہ خوشی سے کہتے ہین
تقرہ ہی اسکا اور ہی درد جگر غلط	سنتے ہی ہنسکے ٹال دیا اقتنا نہ کی	سمجھے وہ میرے مرنے کی شاید خبر غلط
کہتا ہی پڑھکے نامہ کوئی شوخ بدگمان	لکھا ہی جو کچھ اسمین وہ ہی سر بسر غلط	مرنے کا میری سُنکے وہ افواہ اپنی بدقت
فرماتے ہین ہی یہ سزا سر خبر غلط	بیت۔ نگارندہ معنی خوش بیان	+ چنین کرد این داستان را بیان

راویان سخن نگار و ماکیان نیرنج ساز و ناقلان افسون طراز اس داستان عجائب بیان کو یون تحریر کرتے ہین کہ
ناظرین کو یاد ہوگا کہ جمود جادو سحر کرکے اور سب کو بیہوش کرکے اپنے محل سے باغ مین تمود جادو اپنی بہن کے
آئی تھی اتفاق سے شداد اُسکا معشوق اُسکی خوابگاہ مین آیا تھا وہ بھی ایک خواص کے پہلو مین اُسکے سحر کے
سبب سے بیہوش ہوکر گر پڑا تھا اور عجیب حالت تھی کہ اُسکی ٹانگین اسکی ٹانگون مین شداد کے ہاتھ اُسکے سینے پر جو کہ
دل کے شوق سے بھی سخت تھا کھے ہوے تھے منہ برابر منہ کے یہ معلوم ہوتا تھا کہ بوسہ لینے کا قصد ہی اسی طور سے ہر اعضا
ہر اعضا سے مس تھا بلکہ یہ نئی بات تھی کہ کمر بند شداد کا کھلا ہوا تھا کیونکہ یہ اپنی خوابگاہ سے بیقرار ہوکر بقصد فاسد چلا
تھا جبکہ جمود اُسکے پاس نہ گئی تھی اور یہ انتظار کرکے پریشان ہوگیا تھا اسنے یہ قصد کیا تھا کہ مین جاتے ہی اپنی خواہش کو
رفع کرونگا اُسکے بعد اور کچھ کلام کرونگا کمر بند کے وا ہونے کا یہ سبب تھا یہ داستان یہان تک تحریر ہوچکی ہی کہ بالکل صبح ہوگئی
اور جمود تمود سے رخصت ہوکر طرف اپنے محل کے روانہ ہوئی اور تمود طرف مشرق برائے تلاش محروم جادو جیرنگ
سے رخصت ہوکر جیرنگ کو باغ مین جھوڑ کر چلی پہلے حال جمود کا تحریر ہوتا ہی کہ بہ تخت سحر کو اُڑاتی ہوئی اپنے بالائے محل
پہونچی دیکھا کہ بخوبی صبح ہوچکی ہی تمام اہل محل بیدار ہین اپنے اپنے کامون مین مصروف ہین یہ دیکھکر اسنے خیال کیا کہ اگر
یون جاتی ہون تو سب مجکو دیکھ لینگے میرا راز ظاہر ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ سبکی نگاہون سے پوشیدہ جاؤن یہ سوچکر
اور اسم سحر پڑھکر اپنے کو پوشیدہ کرکے پہلے خوابگاہ مین شداد کے آئی اُسکو خالی پایا خیال کیا کہ شاید دربار مین گیا ہی
اگر میری خوابگاہ مین نہی گیا ہوگا تو بیہوش ہوگیا ہوگا یہ خیال کرکے اپنی خوابگاہ مین آئی سب کو بیہوش پایا
اُسی طور پر جو سحر کرگئی تھی جب تک یہ قتل نہوتی یا کوئی ساحر سحر دور نہ کرتا یا یہ خود سحر دفع نہ کرتی اسوقت تک وہ لوگ
ہوش مین نہ آتے سب بیہوش تھے اب یہ آگے کو بڑھی جب قریب مسہری پہونچی تو عجب تماشہ دیکھا کہ میان شداد
ایک خواص کے پہلو مین اُسی حالت سے لیٹے ہوے ہین اور کچھ اُنکا قصد اور کیا تھا کمر بند کھلا ہوا ہی اور وہ چیز
بڑھی ہوئی ہی ہر ایک عضو اُسکا صاف ظاہر ہوتا ہی ٹانگین باہم ملی ہوئی ہین دست گستاخ دراز ہی بوسہ بازی کا موقع ہی
یہ دیکھکر آگ ہوگئی آتش رشک و حسد نے جلا دیا اُس مقام کو ملنے لگی اپنے دل کو بہت برا بھلا کہنے لگی ایسی آگ بھڑکی

کرتا ہون سے جو لگی تو دماغ مین جاکر گھسی دماغ سے شعلے نکلنے لگے دنیا آنکھون مین تاریک ہوگئی یہ بھول گئی کہ مین سحر
کرگئی تھی کہ جو کوئی مسہری پاس آئے بیہوش ہوکر گرے اور یہ خواص اسکے سامنے اسی مقام پر بیہوش ہوئی تھی مگر یہ حالت
دیکھکر اسکا یہ خیال ہوا کہ شداد جو یہان آیا اسکو جو جوان دیکھا اسپر اسکا دل آگیا اسکے پاس اس قصد سے لیٹا
اسنے کچھ انکار کیا ہوگا بس اسی تکرار مین یہ اس سے لپٹکر اور اپنا مطلب دل پورا کرنے کا قصد رکھتا ہوگا کہ سوگیا
اسوقت سے بیدار نہین ہوا ہی یہ خیال کر رہی تھی کہ اسکو خیال آیا کہ یہ خواص تو میرے سامنے بیہوش ہوگئی
تھی اسکی کچھ خطا نہین ہی بلکہ یہ ساری شرارت شداد کی ہی یہ آیا ہی اسکو جوان پاکر اس سے لپٹا ہی کہ کام دل
حاصل کرون کہ بیہوش ہوگیا مگر یہ خیال نہین آتا ہی کہ یہ میرا سحر ہی کہ اسکے سبب سے بیہوش ہوا ہی بس یہ اسکو
خیال آیا کہ اسکو ہوشیار کرونگا کیا ارادہ ہی اسکا بس یہ اسکے قریب آئی اور شانہ پکڑکر ہوشیار کرنا چاہا وہ
تو سحر سے بیہوش ہوا تھا جب تک سحر نہ دفع ہو کیونکر ہوشیار ہو یہ ہوشیار کرتے کرتے عاجز ہوگئی یہ خیال کرنے لگی
کہ کیا یہ مرگیا ہی سینے پر جو ہاتھ رکھا تو سانس کو پایا وہ گمان اسکا جاتا رہا کہ مرگیا ہی مگر حیران ہی کہ یہ کیا
سبب ہی جو ہوشیار نہین ہوتا پھر خیال آیا کہ یہ تیرے سحر کا اثر ہی یہ تیرے سحر سے بیہوش ہوا ہی گو اسکا قصد تھا کہ
مین اس سے اپنا کام دل حاصل کرون مگر بسبب سحر کے بیہوش ہوگیا اب مین اسپر سے سحر دفع کرون دیکھون کہ
کیا اسکی کیفیت ہی بس اسنے اپنا سحر شداد پر سے دفع کیا اسکی جو آنکھ کھلی اپنے کو عجب حالت سے دیکھا
کہ مین ایک خواص کے پہلو مین لیٹا ہون میری ٹانگین اور اسکی ٹانگین باہم ملی ہوئی ہین اور ایک ہاتھ
میرا اسکے پستان پر ہی ایک اسکے کمربند کے پاس میرا منہ اور اسکا منہ برابر ہی یہ حالت دیکھکر شداد بدحواس
ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی کیا مین کوئی خواب دیکھ رہا ہون اپنی آنکھین ملکر جو دیکھا کہ دراصل یہی حال ہی یا خواب
و خیال ہی اب جو دیکھا تو دراصل اسی حالت کو پایا بس بہت جلد اس سے جدا ہوگیا اور طرف مسہری
کے دیکھا کہ ملکہ سو رہی ہی یا جاگتی ہی کہین اسنے تو یہ حالت نہین دیکھی اگر دیکھی ہوگی تو بڑی خرابی ہوگی کیا
تدبیر کرون مگر ملکہ سے کیا کہونگا جو وہ دریافت کرینگی بس یہ خیال کرکے ملکہ کے خون سے اسکے پہلو سے
اٹھکر عرق شرم مین ڈوبا ہوا ایک طرف سر جھکا کر بیٹھ گیا ملکہ نے جو اسکو شرمندہ پایا تو معلوم ہوا کہ ضرور
یہ اپنی حالت سے نہین اس سے لپٹا تھا یہ میرے سحر مین مبتلا ہوکر اسکے برابر گر پڑا اسکی خطا نہ تھی نہ اسکی خطا ہی
یہ سحر سے نوشیدہ تھی اسی حالت مین مسہری پر آئی اس پتلے کو سحر سے غائب کردیا آپ پلنگ پر لیٹ رہی اب
اپنے کو ظاہر کیا چونکہ جاگ رہی تھی ایک انگڑائی لی اور دوپٹہ منہ پر سے اٹھایا منہ کھولکر دیکھا کہ یہ میری
صورت دیکھکر کیا کرتا ہی جب شداد نے دیکھا کہ ملکہ بیدار ہوئی یہ اور شرمندہ ہوا اور زانوے فکر پر سر کو
جھکا لیا اور دریاے فکر مین غوطہ زنی کرنا شروع کی کہ کیا تدبیر کرون ملکہ اتنے مین اٹھ بیٹھی کہ یہ سب
باتین جمود کی صرف بنانے اور اس سبب سے تھین کہ کوئی یہ نہ جانے کہ ملکہ یہان نہ تھی جب بیٹھی
تو شداد کی طرف دیکھکر کہنے لگی کہ کیون تم وہان کیون بیٹھے ہو مسہری پر کیون نہ آئے مجکو جگا
کیون نہ لیا مگر شداد نے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھا رہا ملکہ نے کہا کہ کیون جواب نہین
دیتے ہو کیا کچھ خفا ہو شداد نے کہا کہ مین کیا جواب دون تم سے شرمندہ ہون آج ایک نئی
بات ہوئی کہ جو کبھی آج تک نہوئی تھی مجکو بڑی حیرت ہی کہ یہ کیا امر تھا تمو نے کہا کہ کیا ہوا
شداد نے کہا کہ جب مین نے تمھارا انتظار کیا اور تم میری خوابگاہ مین نہ آئین تو مین تمھاری
خوابگاہ مین آیا تمکو دیکھا کہ تم مسہری پر لیٹی ہو مین مسہری کے قریب آیا یہ خواص جو مسہری
پاس دیکھو لیٹی ہی اسی حالت سے پڑی ہوئی تھی مین جیسے ہی مسہری پاس پہونچا نہ معلوم

کیا خواص تھا کہ ایک ہوائے سرد آئی میری آنکھ بند ہوگئی پھر مجھکو خبر نہین کہ مجھپر کیا گذری کیا خواص تھا
اُس ہوا کا کہ جس نے یہ حالت پیدا کی ابھی ابھی میری آنکھ کھلی اپنے کو اس خواص کے پہلو مین لیٹے ہوے
پایا اور عجب صورت سے وہ حالت بیان کی جس سے میری یہ حالت ہوئی مین شرمندہ ہون
میری آنکھ چار نہین ہوسکتی ہی کہ تم اپنے دل مین کیا کہتی ہوگی کہ عجب اسکی خراب طبیعت ہی خواص پر یہ فریفتہ
ہوگیا اسکو میرا بھی خوف نہوا ملکہ ہنسی اور کہا کہ واہ کیا خوب یہ تو نئی بات ہی خوب فقرہ کیا قسم تمھارے
سر کی مین نے اس حالت کو نہین دیکھا تم شرمندہ نہو کوئی عارضہ تمکو لاحق ہوا ہوگا کہ جسکے سبب سے تم
گر پڑے مین سوتی تھی ورنہ اسکی تدبیر کرتی یہ نہوتا کہ تم بیہوش پڑے رہتے خیر جو کچھ گذرا سو گذرا
اسکو جانے دو آؤ یہ خواصین کسقدر بیباک ہوگئی ہین اور نمک حرامی پر کمر باندھی ہی کب تک سو رہی ہین
بڑی مستانی ہوگئی ہین کوئی کام کا خیال نہین ہی مستانیان ہوگئی ہین یہ کہکر کچھ پڑھا کہ کسی کو نہ معلوم
ہوا سب پر سے سحر دفع ہوگیا بس اسنے ایک مرتبہ پکار کر اور غصہ کرکے کہا کہ تم بہت بے ادب ہوگئی ہو کہ
ابھی تک سو رہی ہو کوئی خیال نہین ہی کہ مالک اٹھے ہونگے تمھاری نیند تو ہماری بھی نیند سے زیادہ ہی تم
سبکی سب لائق سزا کے ہو یہ جو کہا سحر تو دفع ہو چکا تھا سبکی سب گھبرا کر اٹھین خصوصاً وہ خواص جو کہ
اُس حالت سے پڑی ہوئی تھی اب جو اٹھی اپنے کو درست کرنے لگی کیونکہ دیکھا کہ بادشاہ بیٹھے ہوے ہین
جمود سب پر بہت خفا ہوئی شداد کی بھی شرمندگی کم ہوئی خواصون نے عذر کیا کہ ملکہ خطا ہوئی اب
ایسی خطا نہوگی معاف فرمائیے ملکہ نے کہا کہ اب ایسی خطا ہوگی تو سزا دونگی یہ کہکر مسہری پر سے
اٹھی اور شداد کو ہمراہ لیکر بیرون خوابگاہ خفا ہوتی ہوئی آئی کہ آج سبکی سب مرگئین تمین کسی نے
نہ بیدار کیا سب اس لائق ہین کہ برطرف کیجائین کسی کو خیال نہین سب مارے مستی کے بلبلاتی ہین
مرد کی تلاش ہی کسی کو مستی کے سبب سے ہوش نہین ہی کہ ملکہ و بادشاہ ابھی تک بیدار نہین
ہوے ہین جلکر بیدار کرین وہ سبکی سب عذر کرنے لگین کہ ہم سے خطا ہوئی ہمنے اس سبب سے
نہین بیدار کیا کہ شائد آپ خفا ہون جمود نے کہا کہ تمکو یہ بھی خیال نہ آیا کہ یہ وقت دربار کا ہی
بادشاہ کو دربار مین جانے کی دیر ہوتی ہی اہل دربار منتظر ہونگے جمود بہت خفا ہوئی سب نے
عذر کیا اتنے عرصے مین شداد نے سب امورون سے فرصت کرکے طرف دربار کے راہ لی
یہان جمود سب پر غصہ کیا کی شداد دربار مین گیا اہل دربار نے مجرا کیا کہا کہ یہ اخبار آیا ہی اسمین
یہ تحریر تھا کہ گلزار شاہ پر گلاب شاہ بادشاہ گلابستان نے لشکر کشی کی ہی اور باہم دونون
لشکر مقابلہ کر رہے ہین شداد نے طرف وزرا کے دیکھکر کہا کہ ہمکو گلزار شاہ نے خبر نہ کی ہم
مزدور اسکی مدد کرتے وزرا نے عرض کیا کہ مہلت نہ ملی ہوگی جو آپ کو خبر کرتے خیر اب جو حال
گذرے گا وہ پرچہ اخبار سے معلوم ہوگا شداد نے کہا کہ تمھاری رائے کیا ہی کہ مین مدد کرون اور
لشکر لیکر جاؤن یا نہ وزرا نے کہا کہ آپ کو کیا ضرورت ہی جب اُسنے خبر نہ کی تو بے سبب
ایک بادشاہ کو اپنا دشمن کرنا کیا ضرور ہی گلاب شاہ بہت بڑا بادشاہ ہی اسکے پاس لشکر کثیر ہی
ایسے شخص کو دشمن کرنا کسی صورت مین زیبا نہین ہی ہان اگر گلزار شاہ ملک کا خواستگار رہوتا تو
مزدور اسکی مدد کرنا واجب تھی شداد نے کہا کہ تمھاری رائے خوب ہی اب شداد نے بعد
تھوڑے عرصے کے دربار برخاست کیا محل مین گیا وہ دن تمام ہوا رات ساتھ جمود جادو
کے آرام سے بسر کی صبح کو پھر دربار مین آیا راوی نے بیان کیا ہی کہ ارژنگ بن زمرد

نے دو پہلوان روانہ کیے تھے کہ تم تمام عالم عالم مین میرا مذہب جاری کرو لوگون کو میری بندگی پر راضی
کرو ایک خط منشور دیا کہ تم جس ملک مین جانا یہ خط منشور اُس ملک کے حاکم کے روبرو پیش کرنا
اور کہنا کہ یا تو اس خط منشور پر مہر کرو کہ ہمارے ملک مین کوئی پہلوان نہین ہی جو پہلوان ان
قدرت ارزنگ سے مقابلہ کرے اور مذہب ارزنگ پرستی قبول کرو یا کسی پہلوان کو حکم دو کہ
وہ میرا مقابلہ کرے اگر مین اُسکو زیر کرلون تو اُسوقت مین بھی تمکو مہر کرنا ہوگی اور مذہب ارزنگ
پرستی قبول کرنا ہوگا اور اگر مین مغلوب ہونگا تو تمھاری اطاعت کرونگا یہ تقریر دونون کو بصلاح
سخنگان تعلیم کی تھی چنانچہ وہ دونون مرد اسی قصد سے روانہ ہوے تھے اُنمین سے ایک تو
شہر زرین حصار مین ہاتھ سے رستم ثانی کے قتل ہوا کہ جسکا ذکر جلد اول مین ہوچکا ہی اسکا نام صیقل کشتی گیر تھا
جبکہ رستم ثانی حالت فقیری مین تھے اور فقیر ہوکر نکل گئے تھے یہ داستان تو ناظرین کی نظر انشرف
سے گذر چکی ہوگی دوسرا کہ نام اُسکا مرد تیغ زن تھا وہ خط منشور لیکر جو چلا تھا تو پہلے اس شہر مین پہنچا
اسکے ہمراہ پانچ ہزار اسکے شاگرد اور ملازم تھے جب یہ اس شہر مین پہونچا ایک شہر مختصر بایا مگر بہت
آباد کاروان سرا مین بہت رعایا شاد ملک آباد ہر جگہ کشور رایج رہا ہی یہ شہر کو دیکھتا ہوا مع اپنے
ہمراہیون کے ایک سرا مین پہونچا اور کئی کمرے لیکر اُترا تمام شاگرد و ملازم اُترے ایک بھشیاری
سے پوچھا کہ اس ملک کا کیا نام ہی اور یہان کا حاکم کون ہی اور کیا نام رکھتا ہی اور کیا مذہب ہی
اُسنے اسکی صورت دیکھی اور بہت جوان قوی پایا صورت دیکھکر حیران ہوکر کہنے لگی کیون پہلوان
صاحب آپ یہ فرمائیے کہ سوائے زر و پرستی کے کوئی اور مذہب ہی جو آپ دریافت فرماتے ہین
کہ کیا مذہب رکھتا ہی ہمکو ایک زمانہ ہوگیا اس شہر مین رہتے ہوے اور دنیا پر آئے ہوے ہمنے تو
سوائے لقا پرستی اور زر و پرستی کے دوسرا مذہب نہین سنا ہی و خدا ہین لقا پہلے خدا تھے
وہ جب چولا بدلکر بالاے آسمان تشریف لے جانے لگے تو خدائی اپنے فرزند زر و کو دے گئے اُنکی لوگ
بندگی کرنے لگے اب سنا ہی کہ وہ بھی چولا بدلکر بالاے آسمان تشریف لیگئے ہین مگر ہم لوگ اُنھین کو
خدا جانتے ہین اس ملک مین یہ ہی مذہب جاری ہی یہان کے بادشاہ کا بھی یہ ہی مذہب ہی ہمنے سوا
اسکے اور کوئی مذہب سنا نہین نہ کوئی خدا ہی کہ جسکا مذہب ہو مرد تیغ زن نے کہا کہ ہوا ایک مذہب
اور ایک عرصہ سے رواج پاچکا ہی اور اُنکے قبضے مین بہت سے ملک ہین وہ مذہب یہ ہی کہ وہ
لوگ خداے نادیدہ کی پرستش کرتے ہین اسکو اپنا خدا جانتے ہین وہ خدا پرست کہلاتے ہین اُنھون
نے بہت زور باندھے ہین اُنھین کی باتون سے دونون خدا عاجز ہوکر بالاے آسمان تشریف لیگئے
ہین اسی سبب سے مین نے دریافت کیا کہ یہان کے لوگ کیا مذہب رکھتے ہین کیونکہ جدھر جاتا ہون
سوائے خدا پرست کے کوئی ملک ایسا نہین ملتا ہی جو لقا پرست ہو یا زر و پرست ہو مین تو عاجز
ہوگیا کیونکہ یہ لوگ ہمارے نزدیک ملیچ ہین اگر انکی ہوا بھی لگ جائے تو ہم ناپاک ہوجائے ہمکو ضرور ہی
کہ ہم اشنان کرین تو مین پریشان ہوتا ہوا تباہ اس ملک مین آنکلا مین سمجھا تھا کہ یہ ملک بھی اُنھین
ملیچون سے آباد ہوگا خیر میرے مرنے کے لوگ اس ملک مین آباد نکلے ہان بتاؤ کہ اس ملک کا نام کیا ہی
اُسنے کہا کہ اسکو ملک نیرنگ کہتے ہین یہان کے حاکم کا نام شداد شاہ ہی یہ سنتے ہی اُسنے اُسکو خرچ دیا کہ ہم
پانچ ہزار آدمی ہین ہمارے لیے کھانا تیار کرو وہ بھشیاری بہت خوش ہوئی انتظام کرنے لگی اُسنے وہ دن تو اُس
سرا مین بسر کیا بھشیاری نے کھانا وغیرہ پکا کر لاکر کھلایا وہ رات بھی بسر ہوئی چونکہ یہ راہ کا تھکا ہوا تھا اُس دن تو

اُسنے سرا پردہ قیام کیا دوسرے دن چند اپنے شاگردون کو لیکر اور خط منشور لیکر طرف دربار کے چلا راہ طی کرکے
در دولت پر پہونچا درگاہ سالار سے کہا کہ جاکر عرض کرو کہ ایک پہلوان پاس سے خداوندا زرنگ بن
زمرد کے آیا ہی اُسکو کچھ عرض کرنا ہی باریابی چاہتا ہی درگاہ سالار یہ سُنکے اندر بارگاہ کے آیا مجرا گاہ پر سے
مجرا کیا عرض کیا کہ حضور مین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون شداد نے کہا کہ کیا عرض کرتا ہی درگاہ سالار نے
عرض کیا کہ ایک پہلوان در دولت پر حاضر ہی بار یابی چاہتا ہی کچھ عرض کرنا ہی شداد نے یہ سُنکے کہا کہ اُسکو
بھیجدو کہ وہ کیا عرض رکھتا ہی یہ سُنکے درگاہ سالار اُسیوقت باہر دربار کے آیا اور اُس سے کہا کہ
آپکو طلب کیا ہی یہ سُنکے وہ پہلوان مع اپنے شاگردون کے داخل دربار ہوا مجرا گاہ سے قواعد شاہی
بجا لایا دربار کو دیکھا کہ خوب آراستہ ہی چند پہلوان کرسیون پر دنگلون پر بیٹھے ہوے تھے یہ
سردار جو کرسیون پر بیٹھے تھے وہ اسکو دیکھکر دنگ ہوگئے کہ یہ پہلوان زبردست ہی ایسا کوئی جوان اُس دربار
مین نہ تھا سب سے زیادہ زبردست تھا قد اُسکا کوئی پچاس ہاتھ کا ہاتھ بانون نوی سینہ تختہ کوہ سر
گنبد دار کے مقابل آلات جنگ سے دست سر پر خود آہنی رکھے ہوے سامنے آکر کھڑا ہوا شداد
دیکھکر حیران ہوگیا تمام اہل دربار پر اُسکا رعب طاری ہوا شداد نے جو اُسکو دیکھا تو اُس سے کہا آیئے
تشریف لایئے یہ سُنکے وہ پہلوان ایک دنگل پر جو کہ برابر تخت شاہی کے بچھا ہوا تھا بیٹھ گیا وہ دنگل
دراصل جنگ کا تھا جب سے وہ گیا ہی اُسپر فاشیہ بڑا رہتا تھا یہ فاشیہ اُٹھا کر اُسپر بیٹھ گیا یہ حرکت
دیکھکر اہل دربار دنگ ہوگئے یہ اُسنے حرکت بہت بیجا کی کہ اُس دنگل پر بیٹھ گیا جو کہ بہت بڑے
شخص کا ہی اگر وہ ہوتا تو بہت بڑی خرابی ہوتی کیونکہ وہ بہت بڑا بدمزاج تھا ضرور کشت وخون
ہوتا یہ باہم اشارے کرکے سب خاموش ہو رہے مگر شداد نے کہا کہ ای پہلوان تو نے بڑا
غضب کیا کہ اُس شخص کے دنگل پر بیٹھ گیا کہ جو کہ جو خداوندزادہ ہی یعنی زمرد بن لقا کے فرزند
ہین وہ آجکل بالاے آسمان پاس اپنے پدر بزرگوار کے گئے ہوے ہین کیونکہ اُنکو اُنکے والد بزرگوار
نے برائے سپرد کرنے خدائی کے طلب کیا ہی وہ وہان گئے ہین اگر وہ ہوتے تو اسوقت بڑا
غضب ہوتا وہ بہت بڑے بدمزاج تھے وہ پہلوان یہ سُنکے کہنے لگا کہ یہ کون فرزند ہی زمرد کا
زمرد ثانی کے ایک فرزند ارزنگ ہین جو کہ خداوند ہین یہ سُنکے شداد نے کہا کہ کیا کوئی ارزنگ
خداوند زمرد کے فرزند ہین اُسنے کہا کہ ہان مین جنکا روانہ کیا ہوا آیا ہون بعد اُنکے وہ ہی خداوند
ہوے ہین مین اُنھین کا روانہ کیا ہوا آیا ہون اُنھونے خط منشور میرے ہاتھ روانہ کیا ہی کہ یا تو
مجھ سے کوئی مقابلہ کرے یا یہ اقرار ظاہر کرے کہ ہمارے ملک مین کوئی پہلوان نہین ہی کہ جو آپکے
پہلوان قدرت سے مقابلہ کرے بس مہر کردے خط منشور پر اور اطاعت کرے خداوند ارزنگ
کی شداد نے کہا کہ یہ تو مین نے سنا کہ آپ خط منشور لیکر آئے ہین میرے ملک مین بہت سے
ایسے پہلوان ہین کہ جو تمھارا مقابلہ کرسکتے ہین مگر جب تک وہ نہ آئینگے جنکو ہم فرزند خداوند کہتے
ہین اور وہ بالاے آسمان تشریف لے گئے ہین کیونکہ اب ہم اُنکے تابع ہین آپ جب تک قیام
فرمائین کہ وہ آلین اُس پہلوان نے کہا کہ گو مین قیام نہین کرسکتا ہون مگر آپ فرماتے ہین تو مین ضرور
قیام کرونگا تاکہ فیصلہ ہوجاے یا آپ مہر فرمائین یا آپکا پہلوان مجکو زیر کرے یہ سُنکے شداد نے کہا
کہ بہت اچھا اور حکم دیا کہ اُنکے قیام کرنے کے لیے کوئی مقام تجویز کیا جاے تاکہ آپ اُس مقام پر قیام
فرمائین یہ حکم دیکر شداد نے کہا کہ آپ کہان تشریف رکھتے ہین اُسنے جواب دیا کہ مین سرنین اُترا ہون شداد نے

کہا کہ آپ اپنا اسباب وغیرہ منگالین اُسنے اُسیوقت اپنے ملازم کو حکم دیا کہ میرا اسباب لے آؤ یہان اُسکے
قیام کرنے کے لیے مقام تجویز ہوا وہ اُسوقت تک دربار مین رہا جب تک دربار آراستہ رہا جو کہ حکم ارژنگ
نے اُسکو دیا تھا اور اوپر ذکر ہو چکا ہی بیان کیا تھا اور کہا تھا کہ کوئی اور فرزند نہ تھا خداوند زمرد کا
جو کوئی یہ دعوی کرتا ہی محض غلط دعوی کرتا ہی یہ سُنکے گو شداد اور اہل دربار کو بُرا معلوم ہوا تھا
مگر اُسکو زبردست پایا تھا باہم یہ اشارے کرکے خاموش ہو رہے کہ یہ بڑا مغرور ہی کہ ایسے کلام
کرتا ہی اول تو یہ بے ادبی کی کہ اُنکے دنگل پر بیٹھ گیا ہمنے کچھ خبر نہ لی کہ خیر بیٹھ گیا تھا تو بیٹھ گیا وہ اسوقت
دربار مین کبھی نہین ہین بالاے آسمان گئے ہوے ہین اُسپر یہ تقریر کرتا ہی مگر کیا کرین کہ بادشاہ کا حکم
نہین ہی ورنہ اس سخت زبانی کی سزا دینا ضرور تھی بادشاہ نے آنکے تشریف لانے پر جو موقوف رکھا ہی
تو ضرور جب وہ تشریف لائینگے تو فساد ہوگا کیونکہ جب یہ اُنکو معلوم ہوگا کہ یہ میرے مقام پر بیٹھ گیا ہی
تو وہ ضرور سزا دینگے یہ تو باہم مشورے کر رہے تھے کہ شداد نے دربار برخاست کیا اور داخل محل
ہوا تمود جادو سے تمام ماجرا بیان کیا وہ سُنکے کہنے لگی کہ تمنے خوب بلا ٹالی اُسکو میرے فرزند کے
آنے تک رہنے دو وہ آکر ایسی تقدیر کریگا کہ یہ زیر ہو جائیگا شداد نے کہا کہ اسی سبب سے
تو مین نے یہ بہانہ کیا کیونکہ یہان کوئی پہلوان اُسکا ہم مقابل نہ تھا جو اُس سے مقابلہ کرتا سوائے
اس تدبیر کے کوئی اور تدبیر نہ تھی شاید اُنکے آنے تک کوئی پہلوان زبردست بہم ہو جاے
جو کہ اسکا مقابلہ کرے اور اُسکو زیر کرے تمود جادو نے کہا کہ ہان تم خوف نہ کرو بس شداد یہ سُنکر
باہر آیا اور اپنے وزرا کو طلب کیا اور کہا کہ کیون مین نے جو یہ تدبیر کی اچھی تدبیر کی یا بُری اُنھون
نے عرض کیا کہ آپ نے تدبیر تو خوب کی مگر یہ ہمکو بڑا مغرور و متکبر معلوم ہوتا ہی کیونکہ اُسنے وہ
جرأت کی ہی جو کہ ہم سبکے خلاف ہوئی اگر شاہزادہ ہوتا تو ضرور فساد ہوتا شداد نے کہا کہ وہ تو
جو کچھ ہونا تھا ہو گیا اب بتاؤ کہ کون اُس سے مقابلہ کرے گا وزرا نے عرض کیا کہ خداوندا اس
شہر کے قریب ایک صحرا ہی اُس مین ایک قلعہ ہی کہ اُس قلعہ کو تمرود یہ کہتے ہین اُس قلعے کا حاکم تمرود
قبیل پیکر ہی بہت قوی ہی زبردستان روزگار سے ہے آج تک اُسکا کسی نے مقابلہ نہین کیا ہمنے
اکثر سُنا ہی اور دیکھا بھی ہی کہ وہ صحرا مین تن تنہا جاکر شیر ببر کو پکڑ لاتا ہی اور اُسکے کلون مین
ہاتھ ڈالکر مثل کرباس کہنہ کے چیر ڈالتا ہی فیل مست کو ایک ضرب مشت سے پست کر دیتا ہی
اگر آپ اُسکو نامہ تحریر فرمائین اور اُسکو طلب کرین اور اُسکا امیدوار کرین کہ مین تجکو اپنا
سپہ سالار کرونگا تو یقین ہی کہ وہ آپکی مدد کرے کیونکہ مرد صحرائی ہی اُسکو کسی کا خوف نہین ہی
یہ سُنکے شداد نے کہا کہ یہ تدبیر تمنے خوب بتائی مین نامہ تحریر کرتا ہون تم مین سے کوئی لیکر
جائے بس اُسیوقت شداد نے اُسکو نامہ تحریر کیا اُسکا مضمون یہ تھا کہ اے پہلوان جہان گرشاسپ
زمان رستم دوران تمرود فیل پیکر تمکو بعد سلام کے معلوم ہو کہ ہمکو معلوم ہوا کہ تم ایک
زمانہ سے اس صحرا مین مسکن گزین ہو مگر ہمکو اسکی بالکل خبر نہ تھی ایک عرصے سے ہم اس فکر مین
تھے کہ کوئی پہلوان قوی ہمکو دستیاب ہو تو ہم اپنا سپہ سالار کرین کیونکہ ہمارا لشکر بدون
سپہ سالار کے بیکار ہی کوئی بندوبست لشکر کا کرنے والا نہین ہی کہ جو لشکر کو درست کرے
مگر کوئی میری نظر مین نہ آتا تھا قدرت سے خداوند زمرد کی تم اس اقلیم کے قریب آکر مقیم ہوے ہو
تمنے یہ قلعہ آباد کیا ہی اُسکو اپنے نام سے نامزد کیا ہی مگر تمنے آج تک ہمکو خبر نہ کی کہ ہم یہان آکر

مقیم ہوے ہین یہ صحرا ہماری قلمرو مین ہی لہذا ہم یہ امید رکھتے ہین کہ تم اس نامے کو دیکھکر ضرور ہمارے پاس آؤگے کیونکہ آجکل ہمپر ایک بلاے عظیم نازل ہوئی ہی وہ یہ ہی کہ ایک پہلوان زبردست کوئی ارژنگ ہی اُسکی طرف سے آیا ہی اور وہ یہ چاہتا ہی کہ کوئی مجھسے مقابلہ کرے اگر مین زیر کرلون تو وہ میری اطاعت کرے اور جو مذہب مین کہون اُسکو قبول کرے اور بادشاہ اُس ملک کا یہ عبارت لکھکر مہر کردے کہ ہمارے ملک مین کوئی پہلوان ایسا نہین ہی کہ جو اُس سے مقابلہ کرے لہذا ہمنے مہر کردی ایک پہلوان تھا وہ زیر ہوگیا یا اگر کوئی ہو تو مہر کردے لہذا پہلا ملک اُسکو میرا ملا میرے لشکر نے شہر مین کوئی پہلوان ایسا نہین ہی جو اُسکا مقابلہ کرے بس مین بہت پریشان ہون میری آبرو جاتی ہی ذلت حاصل ہوگی تمام شہر کی ناک کٹجائیگی لہذا مین یہ امید کرتا ہون کہ تم مزدار اُسکو مقابلہ کرکے زیر کروگے تم بھی تو اسی سرزمین کے رہنے والے ہو پس اگر ہماری آبرو زیری ہوئی تو تمھاری بھی آبرو زیری ہوئی کیونکہ لوگ یہ کہینگے اُس سرزمین پر اتنا بڑا پہلوان موجود تھا اُسنے نہ مقابلہ کیا اور مہر خط منشور پر کردی یہ بدنامی تمھارے لیے بھی ہی لہذا تم آکر اُسکا مقابلہ کرو اُسکا حلقۂ اطاعت یہان کسی کو نہ پہننے دو بلکہ اپنا حلقۂ اطاعت اُسکی گردن مین ڈالو تمھارے سبب سے تمام شہر کی آبرو بچتی ہی وہ سرانذیب نہین رواج پاتا ہی گو مذہب اُسکا بھی زمرد پرست ہی مگر اب وہ یہ کہتا ہی کہ ارژنگ بن زمرد خداوند ہین اُنکو سجدہ کرو تو کتنی بڑی خرابی کی بات ہی یہ احسان بہت بڑا تمھارا اہل شہر پر ہوگا اور اسکے عوض مین ہم تمکو اپنے لشکر کا سپہ سالار کرینگا بہت بڑا عہدۂ جلیل دونگا لہذا تم ہم سبکی آبرو رکھلو اور بہت سے کلمات خوشامد تحریر کیے یہ نامہ تحریر کرکے اپنے وزیر کو دیا اور کہا کہ یہ نامہ لیکر تم آج ہی روانہ ہو وزیر نے کہا کہ ایک امر کا خیال رہے کہ کل وہ جو دربار مین آئے تو اُسکے لیے دنگل الگ بچھوائیگا جس دنگل پر شاہزادہ متمکن ہوتا تھا اُسپر اُسکو جگہ نہ دیجے گا اور ایک دنگل جب آپ سنیے گا کہ زمرد آتا ہی تو برابر اپنے تخت کے اُسکے لیے بچھائیگا اور اُسکا بہت اعزاز فرمائیگا سردارون کو اُسکے استقبال کے لیے روانہ فرمائیگا شداد نے کہا کہ جو تم نے کہا ہی اسکے موافق ہوگا تم اطمینان رکھو بس وزیر بادشاہ سے رخصت ہوکر طرف قلعہ زمرد یہ کے روانہ ہوا اُس نامے کو لیکر کہ اسکا ذکر آئندہ ہوگا شداد وزیر کو رخصت کرکے محل مین آیا اب حال شداد پھر تحریر ہوگا اب کچھ حال ثمود کا تحریر ہوتا ہی یہ قصہ اسی مقام پر موقوف کیا جاتا ہی آئندہ تحریر ہوگا

اب حال ثمود مین قلم فرسائی کیجاتی ہی

کہ یہ جو تخت سحر پر سوار ہوکر طرف مشرق کے روانہ ہوئی تھی یہ تخت سحر اُڑا ہوا چلی جاتی ہی کہین پر دم نہین لیتی ہی برابر چلی جاتی ہی جب دو پہر دن اسکو راہ روی مین گذرا اب اسکی یہ حالت ہوئی کہ مارے گرمی کے از سر تا پا غرق ہوگئی پیاس شدت سے لگی گرسنگی نے غلبہ کیا اسنے ایک سایہ دار درخت دیکھکر اپنا تخت سحر بالاے ہوا سے زمین پر نیچے اُس درخت کے اُتارا کیونکہ وہ صحرا بہت شاداب تھا تمام صحرا مین گھاس لگی ہوئی تھی اُس درخت کے نیچے ایک چاہ بھی تھا یہ تخت سے اُتر کر اُس چاہ پر آئی اور چبوترہ پر بیٹھکر ادھر اُدھر دیکھنے لگی اور تصور کرنے لگی کہ کوئی پانی بھرنے آئے تو اُس سے ڈول لیکر پین بھی پانی بھرون اور اپنی پیاس کو بجھاؤن بڑی دیر تک انتظار کیا کوئی نہ آیا اتنے مین یہ مارے پیاس کے بیتاب ہوئی اتنے عرصے مین وہ وقت آگیا کہ وہ تمازت

آفتاب کم ہوگئی اتنے عرصے تک یہ مارے پیاس کے بیتاب رہی جب سہ پہر کا وقت قریب آیا تو
اٹھی کہ چلکر تلاش آب کرنی تھوڑی راہ طے کی ہوگی کہ دیکھا چند عورتین باہم باتین کرتی ہوئین
ادھر کو چلی آتی ہین مگر جوان ہین خوبصورت ہین یہ انکو دیکھکر اسی جانب چلی آدھر انھون نے
دیکھا کہ ایک عورت حسین خوبصورت سر سے پاؤن تک لباس فاخرہ پہنے ہوے زیور جسم پر
آراستہ ہماری طرف آتی ہی انھون نے خیال کیا کہ ہمکو برسون ہوے اس صحرا مین آتے ہوے
مگر کبھی ہمنے کسی کو یہان غیر سے نہین دیکھا یہ کیا سبب ہی کہ آج ایک غیر عورت جو کسی ملک کی
شاہزادی معلوم ہوتی ہی نظر آتی ہی اسکے پاس چلکر دریافت کرنا چاہیے کہ یہ کہان کی شاہزادی
ہی یہان کیونکر آئی یہ باہم تقریر کرتی ہوئی قدم اٹھائے ہوئے چلی آتی تھین جب تمود جادو کے قریب
پہونچین تو اسکو جھک کر سلام کیا اور رانو باندہ کر عرض کیا آپکا کدھر سے تشریف لانا ہوا کیونکر اس
صحرا مین کوئی نہین آتا ہی جب تک حکم نہو خداوند حجر کا یہ سرزمین کوہ برستون کے قبضے مین ہی آج تک
کوئی ہماری قوم کے خلاف اس صحرا مین نہین آتا ہی یہان اکثر ظہور ہوتا ہی ہمارے خداوند کا
کرشمہ ہم بندگی کرتے ہین یہان سے قریب ایک پہاڑ ہی کہ وہ بہت سربفلک ہی اسپر درخت میوہ دار
لگے ہین اسی پہاڑ سے ہمیشہ صدا آتی ہی کبھی ہنسی کی کبھی راگ و رنگ کی اور ہمکو یہ حکم ہی کہ تم
اس پہاڑ کو سجدہ کرو کہ یہ تمھارا خدا ہی ہم اسکو سجدہ کرتے ہین اس سرزمین مین تمام حور زمین
بستی ہین مرد کا نام نہین ہی یہان کی بادشاہ ایک ملکہ ہی کہ جسکو ملکہ انصرام کوہ پرست کہتے ہین
بڑی بہادر ہی کوئی آج تک اس سرزمین پر لشکر کشی کرکے نہین آیا ہی سوائے آپ کے آج ہمنے
آپکو دیکھا بڑا عجب ہوا کہ آپ کیونکر یہان تشریف لائین یہ کیا سبب ہی تمود جادو نے کہا کہ مین
ادھر سے جاتی تھی پیاس نے غلبہ کیا مین نے اس صحرا کو پُر فضا دیکھا اس صحرا مین آئی
پانی کی تلاش کرنے لگی کہ تم سے ملاقات ہوئی یہ تو بتاؤ تمنے یہ جو بیان کیا کہ یہان سوائے عورتون کے مرد کا
نام نہین ہی تو اولاد کیونکر پیدا ہوتی ہوگی انھون نے کہا کہ ہم آپ سے اس امر کو کیا بیان کرین یہ بہت بڑا
قصہ ہی آپ تشریف رکھین ہماری ملکہ تھوڑی دیر مین تشریف لاتی ہین آپ انسے ملاقات کرین اور جو
آپکو دریافت کرنا ہو انسے دریافت فرمائین وہ بیان کرینگی وہ خوب ماہر ہین تمود جادو نے
کہا کہ تمھاری ملکہ یہان کیون تشریف لانے لگین انھون نے عرض کیا کہ یہان آٹھوین دن ظہور خداوند
ہوتا ہی اور جو کچھ انکو حکم و احکام جاری کرنا ہوتے ہین وہ ملکہ سے بیان کرتے ہین ملکہ اسپر عمل
کرتی ہین تو آج وہ ہی دن ہی آج خداوند اس کوہ سے نکلکر یہان تشریف لائینگے تمود جادو نے
کہا کہ اے بہنون تمھارا بڑا احسان ہوگا جو تھوڑا پانی ہمکو پلا دو وہ یہ سنکے صورت دیکھنے لگین اور
کہنے لگین کہ تم پیاسی ہو اور تمنے ابھی تک پانی نہین پیا تمود جادو نے کہا کہ پانی کہان تھا جو مین
پیتی انھون نے کہا کہ وہ سامنے چاہ قدرت ہی اور تم کہتی ہو کہ پانی کہان تھا جو مین پیتی تمود جادو نے
کہا کہ یہ تو مین نے بھی دیکھا کہ کنوان ہی مگر رسی ڈول ہو تو پانی کنوئین سے نکلے وہ یہ سنکے اور حیران ہوئین
کہ یہ کہتی کیا ہی کہا بہن ڈول رسی کسے کہتے ہین کس چیز کا نام ہی ہمنے تو یہ نام آج تک نہین سنا ہمکو جسب
پیاس لگی ہم کنوئین پر چلے آئے ہمنے کہا کہ ای چاہ قدرت ہم پیاسے ہین بس پانی بلند ہوا یا ہمنے پی لیا ڈول رسی
کی کیا ضرورت ہی جو لوگ اس کنوئین سے دور ہین اور شہر مین رہتے ہین ہر ایک کے گھر مین چاہ قدرت ہی اسی
طور سے سب پانی پیتے ہین سب اپنے مصارف مین لاتے ہین یہان سے ایک کوس بھر کے فاصلے پر ایک شہر آباد ہی

کہ جسمین ملکہ انصرام حکومت کرتی ہین اُنکے تابع کئی ملک ہین جہان تمام عورتین حاکم ہین ثمود نے
کہا کہ تم لوگ کیونکر کھاتے پیتے ہو انھون نے کہا ہماری خوراک تو ثمر صحرائی ہین اُس کنوئین کا پانی پیتے
ہین اور جو شہر مین رہتے ہین وہ کھانا وغیرہ کھاتے ہونگے مگر پانی اسی طور سے پیتے ہین کیونکہ ہر محلہ اور
ہر مکان مین چاہ قدرت ہی یہ خداوند کی رحمت ہی ہم لوگ صحرائی ہین یہان اس سبب سے رہتے ہین کہ ملکہ آتی
ہین اُنکے آنے کا بندوبست کرتے ہین ثمود نے کہا کہ یہ خوب بات ہی یہان نیا طریقہ ہی خیر تجکو کیا مطلب ہی
مین آج اس صحرا مین رہونگی کل یہان سے جس کام کو جاتی تھی روانہ ہونگی اے مہین چلو مین تھوڑا پانی تو
پی لون پھر اُس کوہ کے پاس چلونگی جس سے صدا آتی ہی یہ کہکے وہ عورتین اسکو لیکر اُس پہاڑ کے پاس
آئین اسنے کہا مین پانی تو پی لون پھر اُدھر چلینگی انھون نے کہا ایک چاہ قدرت اس مقام پر بھی ہی یہ کہکر
کنوئین پر لائین اسنے دیکھا کہ اُس چاہ کی جگت یاقوت سرخ کی ہی وہ اُس چاہ پر آکر ٹھہری اُن عورتون نے
کہا اس کنوئین سے پانی پی لو اُسنے کہا کیونکر عورتون نے کہا کنوئین کی جگت پر جاکر یہ کہو کہ اے چاہ
قدرت مین پیاسی ہون پانی اوپر کو آجائیگا بس تم پی لینا ثمود نے اُس کنوئین پر آکر کہا کہ اے چاہ قدرت
مین پیاسی ہون یہ کلمہ زبان سے نکلنا تھا کہ ایک مرتبہ کچھ شور سا ہوا اب جو اسنے دیکھا تو پانی جگت سے
ملا ہوا ہی ایک ساغر بلوری اُسپر تیر رہا ہی اسنے وہ ساغر مملو کرکے خوب سیر ہوکر پانی پیا ساغر اُسی
پانی پر چھوڑ دیا ساغر کا رکھنا تھا کہ وہ پانی پھر کنوئین مین چلا گیا جب اسکی پیاس بجھ چکی اب اسنے کہا
کہ چلو مین پہاڑ کی سیر کرون چونکہ کوہ کے قریب آچکی تھی تھوڑی سی جو راہ طے کی اسنے دیکھا کہ ایک
پہاڑ سر تا پا تک کشیدہ ہی از قلۂ کوہ تا پائین ہزارون اقسام کے گل لگے ہوے ہین گویا دامن شب اول
معلوم ہوتا ہی بالاے کوہ ہزارون قسم کے درخت لگے ہوے ہین گیاہ سبز روئیدہ ہی آبشار جاری ہی
ہواے سرد چلی آتی ہی خوشبو ہر قسم کی پھیلی ہوئی ہی کبھی اگر کی خوشبو آتی ہی کبھی مشک وعنبر کی کبھی گلہاے
نو دمیدہ کی خوشبو سے دماغ معطر ہوتا ہی کیوڑے کی مہک سے صحرا ایسا ہوا ہی گلاب کی اسقدر خوشبو ہی
کہ دماغ جان معطر ہوا جاتا ہی گویا چھڑکاؤ کیا ہوا ہی ایک ابر تنک اُس کوہ پر سایہ فگن ہی اُس سے موتی
برس رہے ہین کبھی بوندیان پڑتی ہین کہ جسکے سبب سے وہ سبزہ تر و تازہ ہی نوک خار بصد آرزو
گلون کو اپنے دامن مین لیے ہوے ہی کہ میرے سبب سے کسی گل کو تکلیف نہو یہ صفت ہی کہ جسقدر گل
اُس صحرا مین ہین سب اس قسم کے ہین کہ سب مونث ہین مذکر کوئی گل نہین ہی مگر خوشبو اُسکی بھی آتی ہی
یعنی پیلے کی بھی خوشبو ہی گلاب و کیوڑا بھی معلوم ہوتا ہی کہ لگا ہوا ہی مگر دکھائی نہین دیتا ہی جو گل کہ مثل
یاسمن و نسترن کے ہین وہ نظر آتے ہین طائران خوش الحان بلبلان خوش بیان درختون پر بیٹھے ہوے
چہچہہ زنی کر رہے ہین مگر مقام عجب یہ ہی کہ کوئی طائر سرخ رنگ ہی کوئی سبز رنگ کوئی اخضر کوئی آبی رنگ
ہی کوئی فیروزی ہی کوئی زعفرانی ہی کوئی نارنجی ہی کوئی گلنار کوئی نیلم کے رنگ کا ہی کسی کے پر سرخ
شکم و گردن و پر سبز ہین کوئی شکم و پر و گردن سرخ رکھتا ہی تو پر سبز ہین کوئی ہفت رنگ کا ہی
کوئی تین رنگ رکھتا ہی کوئی بالکل سفید ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ سب طائر جو لہرات کے ترنے ہوے
ہین طلائی قفسون مین کچھ ہوا مین بالاے کوہ و نشیب درختون پر آویزان ہین ہزارون شاخہاے
درخت پر بیٹھے ہوے نغمہ سنجی کر رہے ہین وہ صحرا نہ تھا نمونہ بہشت خدا دی تھا وہ کوہ اُس صحرا
مین ایک عروس خوبصورت تھا کہ گلون سے لدا ہوا زیر کوہ بہت سے عورتین بصورت عجیب بیٹھی ہوئی
پوجا پاٹ کر رہی تھین گھنٹ و ناقوس بج رہے تھے جو خداوند کوہ کی پکاری جا رہی تھی سمع دال

بصورت حسین از قسم اناث خوش پوشاک زیور نفیس پہنے ہوے جو طرے ترچھے باندھے ہوے دوپٹے اڑے
پڑے ہوے ہار پھول لیے ہوے بیٹھی ہین جو کوئی مراد مند آتا ہی وہ اسکو ہار پھول شمع دیتی ہین ایک جانب
حلوائنین حسین جمیل برنجی تھالون مین ہر قسم کی شرینی لیے ہوے بیٹھی ہین جو کوئی آتے اسکے ہاتھ فروخت
کرتی ہین جب تمود اُن عورتون کے ہمراہ اُس کوہ کے قریب پہونچی جو وہان عورتین تھین وہ اسکو دیکھکر
حیران ہوئین کہ یہ غیر ذالک عورت کون ہی مگر بسبب اسکے کہ وہ عورتین ہمراہ تھین جو اُس مقام کی رہنے
والی تھین گویا بطور مجاور کے تھین کسی نے کچھ سوال تمود سے نہ کیا کہ تم کون ہو سب اپنے مقام پر بیٹھی
رہین اُن عورتون نے تمود سے کہا کہ یہن کچھ ہار وغیرہ خرید کرو کچھ شرینی لو نذر خداوند کی دو یہ ایسی
بھوت ہوئی ہی اُس صحرا کی بہار کو دیکھکر کہ اب اسکو کچھ اپنے کام کی بھی فکر نہین ہی کہ مین کس ضرورت سے
چلی تھی اور کس کام کو آئی تھی اور کدھر کا قصد رکھتی ہون جب انھون نے اس سے یہ کہا اسنے ہار خریدے
تھین مول لین شرینی خرید کی اور کہا کہ کیا طریقہ ہی نذر کا انھون نے کہا کہ ہمارے ہمراہ آؤ وہ سبکی
سب ایک طرف کو چلین یہ بھی اُسکے عقب مین ہولی وہ اسکو لیکر اُسی پہاڑ کے ایک درے کے
قریب آئین کہ اُس درے پر دو عورتین بہت حسین سرخ پوشاک پہنے ہوے موجود
تھین اُنکے ہاتھون مین طلائی خمرین تھین وہ عود و عنبر جلا رہی تھین ایک پردہ پڑا ہوا تھا جو کہ
کارچوبی تھا اُن دونون نے ان سب کو سلام کیا اور پردہ اٹھا دیا وہ عورتین اُس پردے کے
اندر تھین تمود ٹھہری تھی کہ اُن دونون نے کہا کہ آپ بھی تشریف لیجائین کوئی منع نہین کریگا تمود
بھی اندر پردے کے آئی تھوڑی دور تک تو تاریکی رہی اُسکے بعد روشنی نظر آئی اسنے دیکھا کہ وہ
عورتین کھڑی ہوئی ہین جب یہ قریب پہونچی چونکہ اتنا دقفا ہوا تھا کہ یہ ٹھہر گئی تھی وہ اور آگے
چلی گئی تھین جب اُس درے مین پہونچی تھین تو پلٹ کر دیکھا تو اسکو نہ پایا تھا یہ بھی ٹھہر گئی تھین کہ
وہ آئین تو چلین اتنے مین تمود پہونچی اُنھون نے کہا تم کہان رہ گئی تھین اسنے کہا کہ جب تم اندر
پردے کے آئین تو مین ٹھہر گئی کہ شاید مین اندر جاؤن کوئی منع کرے مگر اُن عورتون نے کہا آپ
جائین کوئی منع نہ کریگا بس مین اندر آئی اتنی دیر ہوئی اُنھون نے جواب دیا یہان کسی کی مناہی
نہین ہی جسکو ہم لیکر آئینگے اُسکو کوئی منع نہین کر سکتا ہی اگر یہان کوئی خود آئیگا خواہ غیر قوم کا ہو
خواہ ہماری قوم کا اُسکو جانا نہ ملے گا جب تک کہ ہم آکر اُسکو پہچان نہ لینگے اور اپنے ہمراہ نہ لیجائینگے کیونکہ
ہم اِسی کام پر مقرر ہین کہ جو کوئی آئے اُس سے نذر دلوائین اُسکے بعد زیارت سے خداوند کی مشرف
کرائین اب تم نذر دے لو تو تمکو خداوند کی زیارت نصیب ہو یہ نہ خیال کرنا کہ خداوند کی صورت
نظر آئیگی صرف صدا آئیگی اسکے سوا اور کچھ نہ معلوم ہوگا مگر یہان اُسوقت صورت نظر آئیگی جب ملک
مشرف لائینگی اور خداوند کا ظہور ہوگا وہ بھی وقت اتنا ہی جلدی کرو یہ سُنکے تمود نے کہا کہ جو تم فرماؤ
مین بجا لاؤن اُنھون نے کہا کہ ہمارے ہمراہ چلی آؤ جب وہ مقام آئے گا جہان نذر دیجاتی ہی ہم بتا دینگے
اُسکا طریقہ تعلیم کر دینگے تم اُسی طور سے کرنا تمود جوابات دریافت کرتی ہی وہ یہ کہتی ہین کہ تمھارے
ان سب سوالون کا ملکا نصرام جواب دینگی ہمکو حکم یہ ہی جو کوئی آئے اُسکو زیارت کرا دو قسم ہی خداوند کی
ہمکو کچھ حال معلوم نہین ہی ورنہ ہم ضرور بیان کرتے تمود خاموش ہو جاتی ہی تمود نے اس مقام کو
اُس صحرا سے زیادہ سرسبز پایا اور بہت شاداب تھا یہان اُس سے زیادہ بہار تھی عجب مقام پر بہار
تھا یہان اور قسم کے جانور تھے تمود یہ مقام دیکھکر اور زیادہ حیران ہوئی اور اُنکے ہمراہ چلی گئی

تھوڑی دور پر جاکر ایک حوض ملا کہ وہ خالی تھا مگر اسمین ہر قسم کی مچھلیان بدون پانی کے زندہ تھین جب یہ عورتین پہونچین وہ حوض خود بخود پانی سے مملو ہوگیا اور ایک شنگ اُس حوض سے پیدا ہوا وہ بالاے آب آیا اور اسنے منھ کھولا اُسکے منھ سے شعلہ نکلا کہ تمام صحرا اُس شعلہ سے جلنے لگا اُس شنگ نے شعلہ چھوڑکر اپنا سر پانی مین کر لیا کہ اُس حوض سے ایک گنبد ظاہر ہوا اُسکے دروازے پر ایک عورت خوبصورت سر برہنہ تاج رکھے ہوے بیٹھی تھی ایک کرسی جواہر نگار پر اُسکے ہاتھ مین ایک طبق تھا طلائی کہ اُسمین حلوا تھا اور ایک تھال برنجی اُسکے دوسرے ہاتھ مین تھا وہ خالی تھا اُسنے صدا دی کہ کون نذر لیکر آیا ہی پس اُن عورتون نے ثمود سے کہا کہ تم پڑھکر یہ بارا در شمع اور شیرینی اس تھال برنجی مین رکھدو اور جو کچھ تمھارے پاس نقد ہو پس ثمود نے وہ بارا در شمع اور مٹھائی ایک مالا موتیون کا جو کہ اُسکے گلے مین تھا اُتار کر اُس تھال برنجی مین رکھدیا جب یہ رکھنے چلی تھی تو اُسنے اپنا ہاتھ اُسکی طرف دراز کیا تھا کیونکہ وہ گنبد وسط حوض مین تھا جب یہ رکھ چکی تو اُسنے اپنے دوسرے ہاتھ کو اُسکی طرف دراز کیا کہ جسمین حلوے کا طبق تھا اور کہا کہ لے تبرک یہ تیرے لیے موجود ہی تھوڑا سا لیلے پس ثمود نے تھوڑا حلوا لے لیا ادھر اُسنے حلوا لیا ایک برق چمکی اور وہ گنبد غائب ہوگیا حوض کا پانی خشک ہوگیا وہ عورتین اس سے کہنے لگین کہ تیری نذر قبول ہوگئی لے اب جلو خداوند کی زیارت کر ثمود اُنکے ہمراہ بیرون دروازہ آئی مگر اُسنے وہ حلوا لے تو لیا کھایا نہین اُن عورتون نے کہا کہ اسکو کھالو تمھاری عمر زیادہ ہوجائیگی یہ سُنکے اُسنے کھالیا جب بیرون دروازہ آئی تو اُس مقام پر پہونچی جہان گھنٹے و ناقوس بج رہے تھے اسکا پہونچنا تھا کہ ایک برق چمکی تمام صحرا روشن ہوگیا وہ جو عورتین گھنٹے وغیرہ بجا رہی تھین اور زیادہ بجانے لگین اور یکبارگی گانے لگین کہ اتنے مین صدا آئی کہ سب خاموش ہون مجھ خداوند کلام کرینگے یہ سُننا تھا کہ سب خاموش ہو رہے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ برق چمکی تھی اور گھنٹے و ناقوس بجنے لگے تھے تو وہ طائر بھی اور زیادہ خوش ہوکر چہچہہ زنی کرنے لگے تھے اور ادھر سے اُدھر اُدھر سے ادھر اُڑنے لگے تھے اُنکے پرون سے جو ہوا آتی تھی وہ دماغ کو معطر کیے دیتی تھی اور یکبارگی بوندیان بھی اُنکے پرون سے گرتی تھین کہ جو گلاب وکیوڑے کی خوشبو دیتی تھین جب یہ صدا آئی تو یہ سب امر موقوف ہوگئے جب سب خاموش ہوے تو صدا آئی کہ کیون اے ثمود تم یہان کہان یہ صدا آتی تھی کہ جسقدر عورتین اُس مقام پر تھین وہ سب سجدے کو خم ہوگئین ثمود نے بھی سجدہ کیا جب سجدے سے سر اُٹھایا تو یہ صدا آئی کہ بیان کرو تم یہان کہان آئین کیونکہ تم تو ایک ضرورت سے جاتی تھین وہ ضرورت بھی بھول گئین اس صحرا مین پہونچکر مبہوت ہوگئین بس لے بس دیکھ لیا تم بڑی عقل مند تھین ارے اے ثمود تم راہ فراموش کرکے دوسری اقلیم مین چلی آئین یہ اقلیم تمام عورتون سے آباد ہی یہان کی حاکم عورتین ہین آگاہ ہو کہ مین خدائے برحق ہون یہ سب میری بندی ہین مین اُنکا خالق ہون مین نے اپنا مقام یہ صحرا اور یہ کوہ مقرر کیا ہی یہ وہ مقام ہی کہ جہان کوئی نہین آسکتا ہی نہ معلوم تیرا کیونکر ادھر آنا ہوا اے ثمود آگاہ ہو کہ اس صحرا کو صحراے جلوۂ خداوندی کہتے ہین یہان مین آٹھوین دن ظہور کرتا ہون تجکو لازم ہی کہ تو اُس ملکہ کے پاس جا جسکا نام انصرام ہی وہ تجکو یہان کے حالات سے بالکل آگاہ کردے گی اور تیرا کام بھی اُسی صحرا مین نکلیگا تیرے پاس کاغذ تو موجود ہی اُسکو دیکھ لے جو اُسمین تحریر ہوا اُسپر عمل کر بس اب اس صحرا کی عمر تمام ہوئی اب ہم یہان سے اور طرف کو جائینگے کیونکہ یہ لوگ بہت مغرور ہوگئے ہین یہ ملک بالکل تباہ ہوگا یہ جو صدا آئی ثمود نے کہا کہ مین ضرور اپنے کام کو جاتی تھی

مگر اتفاق سے اس مقام پر پہونچی جب یہان آئی تو پیاس نے غلبہ کیا دوپہر کا وقت تھا اس صحرا کو
بہار دیکھا پانی کی تلاش مین آئی ان عورتون سے ملاقات ہوئی انھون نے یہان کی زیارت کرائی
اب مین ملکہ سے ملکر اپنے کام کو جاؤنگی صدا آئی کہ جان تو جاتی اور کاغذ جو تیرے اُستاد کا تیرے
پاس تھا اسکو دیکھتی مجکو اسی صحرا مین آنے کی ہدایت کرتا کیونکہ تیرا کام اسی مقام پر سرانجام پائیگا اور یہ
سب تیری مطیع ہونگی یہ ملک تباہ ہونگے گو اسکی راہ نابود تھی مگر تجکو بزور علم خدائی ثابت ہوگیا تھا
کہ تو آئی ہی مین نے راہ ظاہر کردی تاکہ تو چلی آئے تجکو کسی قسم کی دقت نہو کیونکہ تجکو کاغذ اسی صحرا کی
ہدایت کرتا کیونکہ یہ سمت مشرق ہی جہان کی تجکو ہدایت ہوئی تھی اے ثمود جب تجھ سے اور انصرام سے
ملاقات ہوا ور سب حالت یہان کی معلوم ہولے تو اُسکے ساتھ نہ جانا اسی صحرا مین رہنا کیونکہ
تجکو لازم ہی کہ بہت جلد اپنے کام سے فراغت کر کیونکہ دیر اچھی نہین ہی اور رات کو کاغذ دیکھنا جو طریقہ
اسمین تحریر ہو اُسپر عمل کرنا ثمود نے کہا کہ بہت خوب پھر صدا آئی کہ اب جاؤ اُس مقام پر جہان
ملکہ انصرام آنے والی ہی جب وہ آئے گی تو مین بھی اپنا جلوہ دکھاؤنگا ثمود یہ سُنکے حیران ہوئی اور
اُسکے جو اس جاتے رہے کہ یہ تو بالکل میرے حال سے واقف ہین ضرور خداوند ہین صدا آنی موقوف
ہوئی ثمود نے کہا کہ اب چلو وہ عورتین ثمود کو لیکر ایک مقام پر آئین کہ جہان بہت سے درخت
لگے ہوے تھے اور ایک جالیس گز کا چبوترہ تھا جسپر ثمود آکر پہونچی تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ دیکھا ایک
طرف سے چند عورتین کچھ سامان فرش وغیرہ لیکر آتی ہین انھون نے لاکر وہ فرش اُس چبوترے پر
بچھا دیا ایک مسند بچھائی اور سب سامان شاہی مہیا کیا تھوڑے عرصے مین صدائے نقارہ آئی
اب جو دیکھا ایک طرف سے جلوس سواری نمودار ہوا بعد جلوس سواری آنے کے دیکھا کہ ایک تخت پر
ایک جوان عورت سر پر تاج شاہی رکھے ہوے ایک عورت بعدہ وزارت پائے تخت کو پکڑے ہوے چلی آتی
ہی مگر اس مقام پر بھی جو ہی وہ عورت ہی مرد کا نام نہین سب ملازم وغیرہ از قسم اناث ہین کہ وہ جلوس آکر
ایک طرف اس صحرا مین ٹھہرا تخت برابر چبوترے کے آیا انصرام کی نظر ثمود پر پڑی اسنے دیکھا
کہ ایک عورت بہت خوبصورت ہی مگر میرے ملازمون کے ہمراہ جو مجاور ہین درگاہ خداوندی کی
کھڑی ہی یہ دیکھکر وہ حیران ہوئی کہ یہ کون عورت ہی یہ تخت پر سے اُتری اسنے اشارے سے اپنے
وزیر سے کہا کہ مجاور درگاہ خداوندی کو میرے پاس طلب کرو مین کچھ دریافت کرونگی یہ لیکر انکی طرف
دیکھا سب نے مع ثمود کے انصرام کو سلام کیا کہ اسکی وزیر نے کہا کہ تم مین سے ایک ملکہ پاس آئے
ملکہ کچھ کلام کرینگی یہ سننا تھا کہ ایک عورت ہاتھ باندھے ہوے ملکہ کے روبرو آئی ملکہ نے پوچھا
کہ یہ کون عورت ہی اسنے عرض کیا کہ اے ملکہ یہ آج نئی عورت وارد ہوئی ہی ہم اسکو نہین جانتے ہین
مگر اسنے جو ہمنے کہا وہ کیا اسنے زر بھی دی تمام حالت بیان کی اور کہا کہ اسکو حکم خداوند ہی کہ ملکہ
انصرام کے پاس جاؤ اُس سے ملاقات کرو وہ تمام حالت بیان کرینگی یہ بموجب حکم خداوند
آپکے پاس آئی ہین یہ سننا تھا کہ انصرام نے کہا کہ انکو میرے پاس لے آؤ وہ عورت جا کر ثمود کو اُسکے
پاس لائی جب ثمود قریب تخت پہونچی تو وہ اپنے تخت پر سے اُتری اور ثمود کو اپنے ہمراہ لیکر مسند پر آکر
بیٹھی نام پوچھا ثمود نے کہا مجکو ثمود کہتے ہین رہنے والی ہون شہر سرنگ کی مین ایک ضرورت سے
جاتی تھی کہ اس مقام پر پہونچی ثمود نے سب حالت اپنی بیان کی مگر یہ نہ کہا کہ مین محروم جادو کی
تلاش مین آئی ہون مگر یہ دیکھا کہ انصرام بھی ساحرہ معلوم ہوتی ہی اور جسقدر اُسکے ہمراہ عورتین ہین

سب ساحرہ ہین انصرام ایک عورت حسین اور خوبصورت اور جیسا ہی کہ اسکے حسن کے روبرو آفتاب شرماتا تھا
جب ثمود اپنی حالت بیان کر چکی تو عرض کیا کہ آپ یہ فرمائین یہ کون مقام ہی اور یہان عورتون کی کیون حکومت ہی
اور اس ملک کا کیا نام ہی یہ ہی ایک ملک ہی یا اور بھی کوئی ملک ہی اور یہان عورتین کہان سے آتی ہین انصرام
نے کہا کہ آگاہ ہو مین دختر ہون خداوند کی یہان عورتون کی حکومت ہونے کی یہ وجہ ہی کہ مین مرد کے نام
سے نفرت رکھتی ہون اور جو ملک اس سرزمین پر ہین سب میرے قبضے مین ہین مین نے انمین بھی سب
عورتین مقرر کی ہین تمام باشندے ہر شہر کے عورات کی قسم سے ہین آگاہ ہو کہ مرد کا یہان نام نہین ہی ثمود
نے کہا کہ بتائیے یہ عورتین کہان سے آتی ہین انصرام نے کہا کہ یہان پیدا ہوتی ہین ثمود نے کہا کہ مرد تو
ہی نہین پھر پیدا کیونکر ہوتی ہین انصرام نے کہا کہ جب زمانہ بہار کا آتا ہی سال بھر کے بعد خداوند کا
حکم ہوتا ہی کہ چار سو عورتین اس صحرا مین آکر رات کو مقیم ہون پس بموجب حکم خداوند چار سو عورتین آکر شب کو
مقیم ہوتی ہین صبح کو سب حاملہ ہوتی ہین انکے بطن سے جو لڑکے پیدا ہوتے ہین وہ تو اسیوقت قتل کیے جاتے
ہین جو لڑکیان پیدا ہوتی ہین انکی پرورش ہوتی ہی میرے حکم سے جب وہ جوان ہوتی ہین تو ملکون مین
روانہ کیجاتی ہین انسے یہ ملک آباد ہوتے ہین یہ طریقہ پانسو برس سے جاری ہی یہان کی آب وہوا ایسی ہی
کہ سب جوان رہتی ہین بڑھاپے کا نام نہین ہی جو ہی بیس برس سے زیادہ نہین ہی یہ سنکے ثمود نے
کہا کہ یہ سبب ہی انصرام نے کہا یہان کی خاصیت یہ ہی کہ ایک ماہ کے بعد لڑکی خواہ لڑکا پیدا ہوتا ہی
اور ایک برس مین اس قابل ہوتا ہی یعنی بیس برس کا ہو جاتا ہی لڑکا تو اسیوقت میرے حکم سے قتل ہوتا ہی
لڑکی کی پرورش کیجاتی ہی وہ سال بھر مین تیار ہو جاتی ہین یہ ہی طریقہ ہمیشہ سے جاری ہی مین نے ابھی
شادی نہین کی اسی سبب سے کہ مرد بیوفا ہوتے ہین ثمود یہ سنکے خاموش ہو رہی مگر خیال کرنے لگی یہ کیا
اسرار ہی انصرام از روے سحر کے اسکے خیال سے واقف ہو گئی کہنے لگی کہ ای ثمود آگاہ ہو یہ سال بھر کے
بعد چار سو عورتین طلب کیجاتی ہین اسکا سبب یہ ہی کہ چار سو فرشتے بحکم خداوند آتے ہین اس صحرا مین
وہان عورتون کے ساتھ ہم بستر ہوتے ہین مگر انکو دکھائی نہین دیتے ہین مگر وہ عورتین حاملہ ہو جاتی ہین
چونکہ فرشتون کا نطفہ ہوتا ہی قدرت سے خداوند کی ایک ماہ مین بچہ قابل پیدا ہونے کے ہو جاتا ہی پیدا
ہوتا ہی چونکہ اولاد انسان کی تو ہی نہین کہ اسکو زمانہ چاہیے ایک سال مین بقدرت خداوند بیس برس کی
ہو جاتی ہی یہ سبب ہی ثمود نے کہا کہ ان ملکون کا کیا نام ہی انصرام نے کہا جہان مین حکومت کرتی ہون
اسکو انصرامیہ کہتے ہین اور جو ملک ہین ان سب کے ایک نام ہین سب کو مجروبیہ کہتے ہین اور اس
صحرا کو جلوہ گاہ خداوندی کہتے ہین اب تو مکو حال معلوم ہوا ثمود نے کہا کہ بخوبی معلوم ہوا انصرام
نے کہا کہ یہ سرزمین نئی ہی اب جو ثمود یاد کرتی ہی تو صحرا بالکل فراموش تھا ایک حرف نہ یاد تھا وہ جو حلوا کھایا
تھا وہ صحرا کو فراموش کرنے والا تھا اسکا حال ناظرین پر ظاہر ہوگا اب ثمود کو بالکل اعتقاد ہو گیا کہ یہ ضرور
خداوند برحق و مطلق ہی آج تک مین گمراہ رہی یہان یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ یکایک برق چمکی تمام صحرا مین روشنی
ہو گئی یہ وہ وقت ہی کہ قریب شام کے جب روشنی ہوئی تو انصرام کھڑی ہو گئی اور ثمود سے کہا کہ خداوند شریعت
لاتے ہین یہ بھی کھڑی ہو گئی کہ پھر برق چمکی ایکی سبکی آنکھین بند ہو گئین تھوڑے عرصہ کے بعد صدا آئی کہ آنکھین
کھولو ثمود نے لاکھولا کھولا چاہا جبکی سکی آنکھین چمک کے سبب سے بند ہوئی تھین کہ کھولون مگر نہ کھل سکین
جب صدا آئی اب جو کھولا کھل گئین اسکو اور حیرت ہوئی اسنے جو سر اٹھا کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک گنبد بالائے
ہوا قائم ہی اور اس گنبد کے چارون طرف چار چار اژدہے ہین کہ وہ اپنے منھ سے شعلے چھوڑ رہے ہین وہ شعلے بالائے

ہوا جاکے تندیل ہو جاتے ہین اور گرد اُس گنبد کے وہ قندیلین گردش کرتی ہین یہ ہی متواتر ہو رہا ہی کہ یکایک
صدا آئی ہم باہر تشریف لاتے ہین سب ہوشیار ہون یہ صدا آنی تھی کہ انصرام وغیرہ جو اُس مقام پر تھے سب برائے
سجدہ خم ہوے اُدھر زیر کوہ گھنٹ و ناقوس بجنے لگے کیونکہ وہ کوہ روبرو تھا سب یہ حال معلوم ہوتا تھا
نمود بھی سجدے کو جھکی ابھی کسی نے سجدہ نہین کیا تھا کہ نمود نے دیکھا اُس گنبد سے ایک مرد پیر پیدا ہوا اُسکے
سر پر ایک تاج رکھا ہوا تھا کہ جس سے ضو پیدا ہوتی تھی اُسنے گنبد سے نکلکر طرف آسمان کے اشارہ کیا ایک
تخت پیدا ہوا وہ اُس تخت پر بیٹھا صدائے راگ و رنگ خود بخود پیدا ہوئی اور وہ سب طائر جو بالاے
کوہ درختون پر بیٹھے ہوے تھے اور قفسون مین بند تھے اُڑ اُڑ کر اُس مرد پیر کے سر پر سایہ فگن ہوے جو قفس
مین بند تھے خود بخود قفس کھل گئے وہ نکلکر آئے اور سایہ کیا وہ ابر جو کہ کوہ پر سایہ فگن تھا اس مرد پیر
کے سر پر سایہ فگن ہوا اور مینہ برسنے لگے تمام عورتین سجدے کو جھکی تو تھین مگر جلدی جلدی سجدہ کرنے لگین
نمود نے بھی سجدہ کیا اب جو سر اُٹھایا تو اُس تخت کے ایک گوشہ پر اُسی عورت کو جو اُس دریا کوہ مین اُس حوض
مین جبکہ پانی پیدا ہوا تھا اور ایک گنبد اور بہ در گنبد پر بیٹھی ہوئی تھی جسنے نذر لی تھی دیکھا کہ کھڑی ہی اور
تین گوشون پر اُس تخت کے تین گلدستے رکھے ہوے ہین کہ جو ہر مرتبہ رنگ بدلتے ہین اور اُنسے ہر قسم کے پھول
گرتے ہین یہ عورتین اُٹھا کر اُن پھولون کو کھا لیتے ہین بعد تھوڑے عرصے کے اُنکے مُنھ سے ایک مار نکلکر نکلتا ہی
اور اُڑ جاتا ہی نمود نے جو پھول کہا یا اُسکے مُنھ سے کوئی جانور نکلا نہ انصرام کے مُنھ سے جب یہ سب ندارک
ہو چکے اُسوقت صدا آئی کہ ای بندگان من آگاہ ہو اب زمانہ خدائی میرا تمام ہوا کیونکہ مین پیر ہو گیا ہون دوسرے
امر یہ ہی کہ مین نے لقا کو اپنا نائب کرکے اور ملکون کی طرف روانہ کیا اُسنے سبائل مین جاکر قیطون بنا لے
خدائی کرنے لگا مین نے اُسکو اُدھر کا کل اختیار دیدیا تھا مین نے صرف اپنے ملکون پر اپنا دار و مدار
کر لیا تھا کہ مین یہان خدائی کرونگا اور بیری دختر کو حکومت ان چند ملکون کی جو اسوقت عورتون
سے آباد ہین کافی ہی لقا کو بہت بڑا اختیار دیا تھا کہ وہ مثل میرے خدا تھا پیدا کرنے اور مارنے کا
اُسکو اختیار تھا اُسنے عالم غفلت مین ایسے بندے پیدا کیے کہ جنکی موت خلق کرنا بھول گیا اور اُنکو از حد
قوی پیدا کیا جنکی قوت کے روبرو کوئی چیز کی اصل نہین ہی وہ بندے اُس سے منحرف ہو گئے اُسکا
سبب یہ تھا کہ لقا ان بندون کو پیدا کرکے مغرور بھی ہو گیا تھا اُسکو اپنی خدائی پر دعوی تھا بس وہ بندے
جو منحرف ہوے اُنھون نے اور مذہب خلق کیا یعنی خداے نادیدہ کی بندگی کرنے لگے پہلے اُنھون نے
نوشیروان ایسے بادشاہ کو زیر و زبر کیا کیونکہ اُنھین سب کا جو افسر تھا اُسکو نوشیروان نے اپنے وزیر
بزرجمہر کی راے سے پرورش کیا تھا جب وہ جوان ہوا تو اُس نے پہلا حربہ نوشیروان پر کیا کہ
اُسکے تمام ملک چھین لیے اُسکو تباہ کیا اب اولاد اُس خدا پرست کی زیادہ ہو گئی اُسکا حمزہ نام
تھا اُسکی اولاد جو ہوئی وہ بھی مثل اُسکے ہوے اُسی حمزہ نے لقا کی بھی خدائی کو برباد کیا کہ وہ در بدر
ہر ایک کے دامن مین پناہ لیتا پھرا لقا کی دخترون بہنون کو اُسکی اولاد سردار لیگئے وہ اُنکے
ہمراہ نکل گئین کوئی پاس خداوندی نہین کیا تمام قصہ حمزہ صاحبقران کا از ابتدا تا انتہا
اُس مرد پیر نے جو کہ اپنے کو معاذ اللہ خدا کہتا ہی بیان کیا اُسکے بعد تمام حال زمرد ثانی
و صاحبقران ثانی کا بیان کیا اور کہا کہ اُسکا فرزند چترنگ نمود کے بطن سے ہوا ہی
اور زمرد کا اصلی فرزند ہرگو ارزنگ اپنے کو بھی فرزند زمرد کہلاتا ہی اور دعوی خدائی کا
کیا ہی لوگ اُسکی طرف رجوع ہوے ہین یہ دعوی اُسنے باطل کیا ہی کیونکہ وہ زمرد کا

فرزند نہین ہرمان ایک شخص چترنگ نامے شہر نیرنگ مین ہرروز مرد و زن کا فرزند ہرابہ نیا قصہ ہے کہ
مین بالاے آسمان جاؤن اور مثل اُسکے باپ دادا کے اُسکو اپنی طرف سے خدا کردون گا اب میرا
یہان بہت دم گھبراتا ہے ذرا بہشت مین جاکر ہمراہ حوروان کے اپنا دل بہلاؤن بس لب یہ سب ملک تباہ
و برباد ہونگے کیونکہ انکا بندوبست میرے ذمہ تھا اقصرام کو لازم ہے کہ جو مین حکم دون اُسپر عمل کرے اب مین
جاتا ہون ایکہفتہ کو مین آکر جو حکم دون اُسی پر عمل کیا جاے کوئی اُسمین خلاف نہ ہو ورنہ میرے غضب
مین مبتلا ہوگی یہ کہکر کہا کہ سجدہ کرو بس سب سجدے کو خم ہوگئے ادھر برق چمکی اور غبار بلند ہوا اسمین آئی
کہ سر اُٹھاؤ اب سر اُٹھاکر دیکھا نہ وہ گنبد تھا نہ وہ پیر مرد جو کہ کلام کرتا تھا صرف میدان صاف تھا ثمود یہ
دیکھکر بہت حیران ہوئی اور اپنے دل مین کہنے لگی کہ یہ سب امر دن سے واقف ہے ضرور یہ خدا ہے اُسکے بنانے
کا ارادہ خدا سے کیونکہ جو کچھ حال زمانہ آئندہ مین ہونے والا ہے وہ بھی بیان کیا اور زمانہ ماضی مین
گذرا ہوا بھی بیان کیا گویا موجود تھا یہ تو یہ خیال کر رہی تھی کہ خدا ہونے مین کوئی شک نہین ہے ضرور یہ
سب کا خدا ہے کہ اتنے مین اقصرام نے کہا اب مین جاتا ہون تمود تم بھی چلو ہم تمہاری دعوت کرینگے ثمود نے
کہا کہ مجکو خداوند کا حکم نہین ہے مین اسی صحرا مین رہونگی تمہارے ساتھ نہ جاؤنگی کیونکہ مجکو اس صحرا مین
ضرورت ہے اقصرام نے کہا کہ وہ کیا ضرورت ہے ثمود نے کہا مین بیان نہین کرسکتی ہون کیونکہ مجکو حکم نہین ہے
دوسرے یہ امر ہے کہ مین جس کام کے لیے اپنے مکان سے نکلی ہون اُسمین تاخیر ہوگئی ہان جب اس سے فراغت
کرکے آؤنگی تو تم سے ملاقات کرونگی اور دعوت کھاؤنگی اقصرام نے کہا نہ معلوم تم کب آؤ اور یہان تو خاتمہ
ہوا جاتا ہے کیونکہ سنا ہوگا تمنے کہ خداوند نے فرمایا ہے کہ ایکہفتہ کو مین آکر حکم دونگا اُسپر عمل کرنا اس ہفتے بھر
تمہاری اور عمر ہی زندگی ہے بس اوسکے بعد ہم سب لوگ تمام ہوے پھر کس سے آکر ملاقات
کروگی ثمود نے کہا یہ تو سچ ہے مگر مین اسی ہفتہ مین اپنے کام سے فراغت کرکے آنی ہون کیونکہ مجکو بھی تو جلدی
منظور ہے کہ لوگ میرا انتظار کرتے ہونگے بس مین کل پرسون مین واپس آؤنگی اور تا زمانہ ظہور
خداوند اسی مقام پر قیام کرونگی اسی عرصہ مین تمہاری دعوت بھی قبول کرونگی اقصرام خاموش ہو رہی اور
جس طرح سے آئی تھی اُسی بندوبست و جلوس سے اپنے مقام کو چلی گئی مگر ہوا فرشتے وغیرہ برابر
ثمود چھوڑ گئی جب جانے لگی تو ثمود نے کہا کہ اشیرہ یہ جو تم چھوڑے جاتی ہو تو اسکی نگہبانی کون
کرے گا کیونکہ میرا کوئی نگہبان نہین ہے مین ابھی اپنے کام کو روانہ ہون یا سحر کو اقصرام نے کہا کہ
تم اسکو اسی مقام پر چھوڑ جانا کوئی نگہبانی کی ضرورت نہین ہے یہ اُم تک پہونچ جائیگا فرشتہ
خداوند پہونچا دینگے یہ سنکے ثمود خاموش ہو رہی جب اقصرام جا چکی اب بالکل تنہائی ہوئی اور رات بھی
کوئی پہر بھر کے قریب گذری چونکہ تاریکی تھی تاریخین آخر کی تھین وہ تاریکی وہ جنگل کا سائین سائین
کرنا جابجا وہ قبلون کا اٹھنا وہ شیاطین کا اُس صحرا مین پھرنا کیونکہ وہ مسکن تھا اُنکا وہ لوگ
جو کہ زیر کوہ مقیم تھے سب سو رہے دوسرے اس سے دور بھی تھے یہ اس مقام پر اکیلی تھی وہ وقت عجب
وقت تھا گو ساحرہ تھی مگر یہ حالت تھی کہ خوف کے مارے دم نکلا جاتا تھا دن کو تو وہ صحرا
نمونہ جنت معلوم ہوتا تھا مگر رات کو صحراے قیامت کا ہم پلہ تھا مگر یہ تو حالت تھی کہ خوف طاری
تھا دم بند ہوئی تھی کیا کرتی کیونکہ اُس کوہ سے صدا آئی تھی کہ اسی صحرا مین قیام کرنا اور وہ جو رقعہ تیرے
پاس ہے اُسکو ملاحظہ کرنا اُسپر جو تحریر ہو اُسپر عمل کرنا کیونکہ وہ تیرے کام کا ہے اور بہت بڑے شخص کا ہے اُسکے ذریعہ
سے تیرا کام نکلے گا یا اسی سبب سے اقصرام کے ہمراہ نہین گئی کہ مین آج شب کو رقعہ دیکھکر اپنے کام سے تو فراغت کرون

اب جو اکیلی ہوئی اور خوف معلوم ہوا مگر مرتا کیا نہ کرتا اسی حالت خوف مین اُسنے اُس خانہ کو خوبی سے نکالا
اور قصد کیا کہ پڑھون مگر تاریکی تھی کچھ حرف نہ دکھائی دیے بایتہ پریشان ہوئی کہ کیا کرون کیونکر پڑھون
یہ اسی فکر مین تھی کہ اُسنے دیکھا ایک طرف روشنی ہو رہی ہے سنا ہوگا آپ نے کہ آتشین مجنون کا معاملہ برا ہوتا ہے
اُسنے اپنی غرض سے تھی تو کیا خوف جان بھی نہ کیا گویا مارے خوف کے جان پر بنی ہوئی تھی کانپتی ہوئی اُس روشنی کی جانب چلی
مگر اُسکو یہ خوف اور زیادہ ہوا کہ یہ روشنی کیسی ہے کوئی بلا تو نہین ہے مگر ڈرتی ہوئی طرف روشنی کے دو تین قدم
چلی تھی کہ اُسکو خیال آیا کہ اپنے سحر سے تو کیون نہ مشعل سحر کو روشن کرلے اور اُسکی روشنی مین پڑھ لے اب جو
سحر کو یاد کرتی ہے تو سحر یاد نہین آتا ہے کیونکہ وہان تو پہلے ہی بندوبست ہو چکا تھا سحر کیونکر یاد آتا اتبو بادر مجبور
ہوئی اور اپنے دل مین کہنے لگی کہ یہ کون مقام ہے جہان سحر تک فراموش ہو گیا ہے یہ تو بڑی خرابی ہوئی آخر کو عاجز ہو کر
اسی روشنی کی طرف چلی مگر بہت جلد جب قریب اُس روشنی کے پہونچی تو دیکھا کہ ایک جوگی بیٹھا ہوا ہے اُسکے آگے
روشنی ہے وہ روشنی یہ ہے کہ نہ تو شمع ہے نہ چراغ ہے نہ کوئی غالیس ہے ایک اژدر ہے کہ وہ زمین پر بیٹھا ہے اُس جوگی
کے روبرو اُسکے مُنھ سے جو شعلہ نکلتا ہے وہ اُس اژدر کے سر پر قائم ہو جاتا ہے اُسکی لو بندھ جاتی ہے گویا چراغ
روشن ہو جاتا ہے برابر شعلے نکل رہے ہین اُسی لو مین ملنے جا رہے ہین جوگی کے روبرو دیگچہ اگیاری سلگ رہی ہے
کوئلہ لئی سرسون کے جلنے کی بو آ رہی ہے چوکا دیا ہوا ہے اُس جوگی کی یہ صورت ہے کہ زمین پر وہ اژدر بیٹھا ہوا ہے
گلے مین کانے کوڑ بالے پڑے ہوے ہین پیشانی پر سینگ اور کانکا دیا ہوا ہے مضبوط بلے ہوے ہے گیروی تہمت
باندھے ہوے بجاے ابرو دو عقرب سیاہ بیٹھے ہوے نیش زنی کر رہے ہین یہ حالت تھی کہ مُنھ سے برابر شعلے نکل رہے
ہین دونون آنکھین مثل دو مشعل کے روشن ہین کانون سے شعلے نکل رہے ہین دسون انگلیان ہاتھون کی روشن
ہین وہ وہ زمین بیٹھا ہوا ہے ہمہ تن آگ کا پتلہ بنا ہوا ہے اُسکی ایسی صورت دیکھکر نمود ڈر گئی باوجودیکہ خود بھی ساحرہ
زبردست ہے اور اپنے اُستاد کی صحبت مین رہ چکی ہے مگر ایسی صورت نہ دیکھی تھی جو اسوقت نظر سے گذری تھی وہ
جوگی بیٹھا ہوا کچھ سحر پڑھتا جاتا ہے اُسکے آگے ایک چرخا رکھا ہوا ہے اُسکو گردش دیتا جاتا ہے اُس چرخے سے کچھ غبار
نکلتا ہے اب جو غور کرکے دیکھا تو نار معلوم ہوا تھا کہ وہ مثل غبار کے معلوم ہوتا تھا اور ایک مقام پر جمع ہوتا جاتا
ہے اور اُسکے روبرو ایک ظرف گلی رکھا ہے کہ اُسمین خون تازہ بھرا ہوا ہے جب وہ سوت جو چرخے سے نکلکر جمع ہوتا ہے اور
زمین پر گرکے سوت کی صورت پیدا کرتا ہے اُسکو وہ اٹھا کر اُس ظرف مین ڈالدیتا ہے وہ سرخ ہو جاتا ہے پھر نکالکر اُسے
زمین پر رکھ دیتا ہے اور کچھ پڑھکر دم کرتا ہے زمین شق ہوتی ہے اور دو پتلے پیدا ہوتے ہین وہ اُسکو اٹھا لیجاتے
ہین بعد تھوڑے عرصے کے نکلتے ہین اُنکے ہاتھون مین اُس سوت کے چھوٹے چھوٹے بنے ہوے پتلے ہوتے ہین
وہ اُسکے روبرو رکھکر چلے جاتے ہین یہ اُنپر کچھ پڑھکر دم کرتا ہے کہ اُنمین گوشت پیدا ہوتا ہے اور وہ
صورت انسان کی پیدا کرلیتے ہین جب وہ سب ہیئت انسانی پیدا کرچکتے ہین تو وہ یہ کرتا ہے کہ
اُنپر کچھ پڑھکر دم کرتا ہے زمین شق ہوتی ہے اُس زمین سے دو پتلے پیدا ہوتے ہین اُنسے اُن پتلون
کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ تیار ہین اُنکو لیجاؤ وہ پتلے ان چھوٹے چھوٹے بچون کو جو کہ دراصل سوت
کے بنے ہوے پتلے تھے جیسے چھوٹی چھوٹی لڑکیان اپنے کھیلنے کے لیے سوت کو خواہ کپڑے کو بٹ کر
گڑیان بنا لیتی ہین وہ ویسے تھے بالکل یہ حالت ہوئی کہ بچے انسان کے معلوم ہونے لگے تھے
اٹھا کر لے گئے نمود یہ حالت دیکھا کی بڑے عرصے تک حیران کھڑی رہی وہ اُسی طور سے اپنے
کام مین مصروف رہا اُسکی جانب اُسنے نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھا اب تو اُسکو خیال آیا کہ تو جس
کام کو آئی تھی وہ اپنا کام کر تو کیون بیکار کھڑی ہوئی تماشا دیکھ رہی ہے یہ کوئی تماشا گر ہے تماشا

کر رہا ہی یہ خیال کر کے لفافے کو نکالا اور اسکو دیکھنا شروع کیا مگر مارے خوف کے ہاتھ پاؤن کانپ رہے ہین جب سے اُس جوگی کی صورت دیکھی ہی اور خوف کی زیادتی ہوگئی ہی کچھ کہہ نہین سکتی ہی بس کھڑی ہوئی کاغذ دیکھ رہی ہی اُسمین یہ تحریر تھا کہ ای ثمود جب تو جانب مشرق روانہ ہوگی اور بہت دور نکل جائیگی تو تجکو ایک صحرا ملیگا جو کہ بڑا پُر فضا ہوگا تجکو لازم ہی کہ اُس صحرا مین ضرور قیام کرنا کیونکہ تیرا مقصد اُس صحرا سے حاصل ہوگا کیونکہ وہ ہی قیام گاہ ہی محروم جادو کا اور تمام حالت اُس صحرا کی تحریر تھی وہ حالت اور کیفیت وہ ہی تھی جو کہ بیان ہوچکی اُسی صحرا کی کیفیت تحریر کی تھی جس صحرا مین تو موجود ہی اُسکے بعد تحریر تھا کہ تجکو پیاس بشدت معلوم ہوگی تو تلاش آب مین ایک جانب روانہ ہوگی چند عورتین ملینگی اُنسے اُس صحرا کی حالت معلوم ہوگی وہ تجکو ایک درہ کوہ مین لیجائینگی وہان نذر دلوائینگی تیرا سحر فراموش ہوگا اُسکے بعد انصرام جادو سے ملاقات ہوگی وہان کے خداوند اُس صحرا مین ظہور کرینگے اور تجھ سے بھی کلام کرینگے قبل ظہور کرنے کے کوہ جس سے صدا آئے گی اور جو کچھ ثمود پر گذرا سب تحریر تھا اُسکے بعد یہ تحریر تھا کہ تجکو لازم ہی تو اُس پہاڑ کے دہنی طرف کو روانہ ہو جب اُن سب امرون سے تجکو فراغ ہوئے پھر جب تو چالیس قدم راہ طے کریگی تجکو ایک درہ ملیگا تو اُس درے مین چلی جانا تو اُس مقام پر پہونچیگی جہان دو حوض ہی بس تو یہ اسم سحر پڑھکر اُس حوض پر دم کرنا اُسمین ایک دریچہ نمودار ہوگا تو اُس دریچہ مین چلی جانا وہان ایک صحرا ملیگا تو اُس صحرا مین تلاش کرنا ایک صندل کا درخت ہوگا اُس درخت کے قریب جا کر تو یہ کہنا کہ ای محروم جادو باہر تشریف لائیے مین آپکی ملاقات کی بہت مشتاق ہون کچھ صدا نہ آئیگی تو پھر یہ ہی کہنا پھر صدا نہ آئیگی جب تو تیسری مرتبہ کہیگی تو صدا آئیگی کہ تو کون ہی اور کیا کام ہی تو کہنا مین ثمود جادو آپکے بھائی کی شاگرد ہون یہ جو تو کہیگی تو صدا آئیگی کہ کیا ثبوت ہی کہ تو ثمود ہی تو کہنا آپ تشریف لائین تو مین انکار معہ آپکو دون بس جب یہ تو کہیگی تو ایک ہاتھ اُس درخت سے نکلیگا اور یہ صدا آئیگی کہ وہ رقعہ تجکو دو پہلے ہم دیکھلین پھر باہر آئینگے تو رقعہ دیدینا اُسکے بعد جو وہ ارشاد کرین اُسپر عمل کرنا اب یہ کاغذ بیکار ہی اُس سے کوئی امر نہ ظاہر ہوگا اور وہ صدا کو ہمیشہ آئی تھی کہ تو کاغذ کو دیکھو جو وہ حکم کرے اُسپر عمل کر اگر تو اور کسی مقام پر جاتی پھر تجکو اسی مقام پر آنا ہوتا وہ سچ امر تھا اب تو بخوبی ظاہر ہوگیا ہوگا بس اب تاخیر نہ کر اپنے کام مین مصروف ہوجا ان کی کل حالت تجکو محروم جادو سے معلوم ہوگی تو محروم نہ رہیگی تیرا مطلب خوب پورا ہوگا وہ بھی مثل میرے تیری خدمت کریگی کہ تو رضامند ہوگی یہ جو تحریر پائی ثمود فوراً اُس مقام سے چلی اور اُس کوہ کے پاس آئی جہان سے صدا آئی تھی اور دہنی طرف روانہ ہوئی درہ ملا اُس درے مین گئی ایک صحرا ملا اُس صحرا کو طے کر کے اُس مقام پر پہونچی جہان وہ حوض تھا مگر اُسی طور سے خشک اُسنے وہ اسم سحر جو کہ اُس کاغذ مین تحریر تھا یاد کر لیا تھا اُسکو پڑھکر حوض پر دم کیا دریچہ ظاہر ہوا یہ اُس دریچہ مین گئی وہان ایک صحرا ملا یہ اُس صحرا مین پھرنے لگی یہ صفت تھی کہ باہر اُس صحرا کے یعنی جہان وہ کوہ تھا اور جہان حوض تھا بالکل تاریکی تھی کچھ دکھائی نہین دیتا تھا یہ صرف قدم کے شمار سے اُس درے مین گئی تھی کیونکہ چالیس قدم کی قید تھی جب یہ درے سے باہر نکلی تھی تو یہ صرف اپنے خیال کے موافق گو ایک مرتبہ یہ اُس حوض پر گئی تھی مگر اسکو اُس حوض کی صورت یاد تھی اور اُس صحرا کی کیفیت جب یہ درے سے نکلی تھی تو اسنے اُسی صحرا کی حالت پائی جو آن عورتون سے ہمراہ دیکھ چکی تھی صرف اندازہ سے اور وہان بسبب اس صحرا کے کسی قدر روشنی بھی تھی ایسی تاریکی بھی نہ تھی

کہ جیسے اُس صحرا مین تھی جہان سے وہ دریے مین آئی تھی تاریکی تھی مگر اسقدر روشنی تھی کہ چیزین دکھائی دیتی تھین
یہ اُسی روشنی مین اُس حوض کو تلاش کرکے آئی تھی حوض کو بخوبی پہچانتی تھی یہ بھی ایک طلسم تھا کہ یہ حوض کو
ایک مرتبہ دیکھکر بھولی نہین بس ہر دریچہ سے اُس صحرا مین پہونچی یہان بخوبی روشنی تھی مثل روز روشن
کے یہ خیال رہے کہ ابھی رات باقی ہی کوئی دو پہر رات اس کام مین گذری ہوگی مگر وہان بہت روشنی تھی
اسکو اور تعجب ہوا کہ جہان مین پہلے تھی یعنی اُس صحرا مین جہان انصرام سے ملاقات ہوئی تھی تو ایسی تاریکی
تھی کہ کچھ معلوم نہوتا تھا جب دریے مین آئی اُس صحرا مین پہونچی جہان حوض تھا تو اتنی تاریکی نہ تھی
یہان تو بالکل تاریکی نہین ہی یہ طرفہ ماجرا ہی مگر یہ درخت صندل تلاش کرنے لگی یہان تک کہ درخت
صندل اسکو ملا اُسنے اُسکے قریب جاکر اُسی طور سے صدا دی صدا نہ آئی دو مرتبہ ایسا واقعہ ہوا تیسری مرتبہ
وہ ہی صدا آئی اسنے کہا کہ مین ہون تمود جادو آپکے بھائی کی شاگرد وہ ہی سوال ہوا اسنے کہا مین اُنکا
رقعہ لائی ہون یہ سُنکے ایک ہاتھ پیدا ہوا اور کہا کہ رقعہ مجکو دے اُسنے رقعہ دیدیا وہ ہاتھ پھر غائب ہوگیا
آواز آئی کہ کھڑی رہ ہم رقعہ دیکھین اسمین کیا تحریر ہی یہ رقعہ وہ تھا جسکے اسنے اپنے باغ مین بیٹھکر
وہ اسم سحر پڑھا تھا اور ایک پتلا دے گیا تھا کہ یہ رقعہ مرحوم کے نام ہی اُسنے اُس رقعہ کو اپنے پاس
رکھا تھا جب کاغذ دیکھا تھا تو اُسنے اُسی کا پتہ دیا تھا کہ رقعہ دینا اسنے بموجب حکم اپنے اُستاد کی تحریر
کے کیا وہان اُس رقعہ کو اُس ساحر نے پڑھا اُسمین تحریر تھا کہ ای بھائی تمکو معلوم ہو کہ مین نے علم سحر
سے دریافت کیا تھا کہ تم فلان مقام پر فلان دفت مین تشریف رکھتے ہوگے کیونکہ پہلو نشین سامری
وجمشید ہو جو سحر کہ تمکو معلوم ہین وہ کسی کو نہین معلوم ہین اور یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ ایک زمانہ
ایسا آئیگا کہ تمام دنیا مین دین خدا پرستی ہوگا لقا زرمرد قتل ہونگے اُنکی بندگی کرنے والون کو پناہ
نہ ملیگی یہ دریافت ہوا تھا کہ اُس عہد مین چترنگ نامے زرمرد کا فرزند یہ خواہش کریگا کہ مین دعوی
خدائی کرون اُسی عہد مین کئی مذہب ہونگے ایک ارزنگ ہوگا کہ وہ یہ دعوی کریگا کہ مین زرمرد
کا فرزند ہون اور خدا ہون ایک طرف برجیس نامے ایک آفتاب پرست ہوگا وہ یہ دعوی کریگا کہ مین
فرزند آفتاب ہون میرا مذہب درست ہی ایک طرف ایوان نہ طاق والے خدائی کا دعوی کرینگے ایک سمت
طلسم نورآگین والے اپنا یہ دعوی کرینگے کہ ہم خدا ہین اور ان سبکے پاس لشکر کثیر اور جم غفیر ہونگے مگر
چترنگ کے پاس کچھ نہوگا صرف تھوڑا سا لشکر ہوگا اُسکا کوئی مددگار نہوگا اتفاق سے ایک میری شاگرد
نمود نامے چترنگ کی مان کی بہن وہ اُسپر عاشق ہوگی اُس سے اقرار کریگی کہ مین تیری خدائی کو ترقی
دونگی اور کوشش کرونگی ای بھائی مین نے نمود کو مثل اپنی اولاد کے پرورش کیا ہی اُسنے میری خدمت
بھی خوب کی ہی مین اُس سے بہت خوش تھا مین نے اُسکو مثل اپنے اُسکو کردیا ہی مگر یہ طاقت نہین
ہی کہ وہ خدائی کو درست کرسکے تو لہذا مین تو ہونگا نہین ورنہ مین خود اُسکی مدد کرتا اور بڑی
کوشش کرتا مگر کیا کرون کہ اسوقت مین مجھ سے زمانہ خالی ہوگا اور کوئی اس کام کا نہین ہی کہ
وہ یہ کام کرے بس تم مجھپر احسان کرنا اور اُسکی مدد کرنا اور اپنے مقام کو ترک کرکے اُسکے ہمراہ
جاکر سب بندوبست کرنا اُسکے معشوق کی خدائی کو درست کردینا اور تمام دنیا مین اُسکا حکم کرادینا اُسکے
بعد تمکو اختیار ہی گو تمکو یہ معلوم ہی کہ تم ترک دنیا کرکے بیٹھے ہو مگر کیا کیا جاے اور تمھارے مثل کوئی ساحر
نہین ہی جہان تک ممکن ہو خدا پرستون کو مٹانا یہ احسان سامری وجمشید کی روح پر ہوگا مین کیا چیز ہون دوسرا
امر یہ ہی کہ یہ لوگ جو دعوہ خدائی کرتے ہین ان سبکے مددگار ساحرین انھین کے سبب سے انکی خدائی کو زور ہی

صرف ارژنگ کے تو پاس کوئی ساحر ایسا نہوگا کہ جو اُسکی خدائی مین شریک ہو وہ اپنے باپ دادا کی خدائی
کے بھروسے پر خدا بن بیٹھے گا یہ دلیل ہوگی کہ میرے باپ دادا خدا تھے اُنکا وارث مین ہون تجکو یہ حق پہونچتا ہی
مگر لشکر مین اُسکے بھی ساحر ہونگے یہ بھی خیال رہے کہ نہ طاق و نورآگین کو خدا پرست برباد کرینگے اور یہ
دونون مقام اُسکے قبضے مین آئینگے پر جیسں کی خدائی کو بھی تباہ کرینگے مگر تم ایسا بندوبست کرنا کہ تم اُنکو تباہ
کرنا آئندہ تم خود مرد عاقل جہاندیدہ ہو جہان جسطور کا موقع ہو اُسپر عمل کرنا یہ احسان تمھارا بہت بڑا ہوگا آئندہ
تمکو اختیار ہی مین نے اپنا سمجھکر قبل اپنے مرنے کے یہ رقعہ لکھکر ایک مقام پر ایک پتلا سحر کا بناکر اُسکے پاس رکھدیا تھا
اُسکو سحر بند کردیا تھا اور ایک خط بطور امانت کے اپنی کتابون مین رکھدیا تھا اُسمین اس رقعہ کے ملنے
کی ترکیب صرف اس قدر لکھدی تھی کہ یہ اسم سحر رات بھر پڑھنا اور تمام حالت تمھارے مقام کی لکھی تھی
اور جو کچھ مجکو معلوم تھا وہ لکھا تھا اُسکو سحر بند کیا تھا کہ جہان پر جس امر کی ضرورت ہو اُسی سحر پر ظاہر ہو
لہذا اُسی طور سے ہوگا بس جب ثمود تمھارے پاس آئے تو پہلو تہی نہ کرنا ضرور مدد کرنا اُسکو اپنے فرزند کے
مقابل تصور کرنا جیسے انصرام دیسے ثمود مجکو یقین ہی کہ ثمود ضرور تمھارے پاس حسب ہدایت میرے آئے گی
جب میری کتاب مین دیکھے گی تو کتاب اُسکو اُس لفافہ کا نشان دے گی کہ تیرا مطلب اس لفافہ سے ظاہر ہوگا
لفافہ اُسی صندوق مین ہوگا جسمین کتابین ہین وہ اُسکو دیکھکر پہلے رقعہ حاصل کرے گی اُسکے بعد تمھارے
پاس آئے گی ورنہ اُسکو تمھارے مقام کا نشان کیا معلوم اُسپر کیا منحصر ہی کسی کو نہین معلوم ہی مین نے بھی
سحر کے ذریعہ سے دریافت کیا ہی تمکو لازم ہی کہ میرے کہنے پر عمل کرو کیونکہ مین تمھارا بڑا بھائی ہون بزرگ
ہون مین اور تم دونون ایک مدت تک سامری و جمشید کی صحبت مین رہے ہین کچھ پاس عزیزداری
کرنا کچھ دوستی کا مین مثل اپنے تمکو خیال کرتا ہون کیا کرون موت نے مہلت نہ دی نہین تو اُنسے ملنے
مین آپکر تمکو سمجھا دیتا اس تحریر کو مثل میرے تصور کرنا زیادہ کیا لکھون شعر بسپردم بتو مایہ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را یہ رقعہ پڑھکر اُسنے اپنی موچھون پر تاؤ دیا اور سر ہلایا یہ حالت ثمود کو
کیا معلوم کیونکہ اُسکے روبرو تو درخت صندل کھڑا ہی اُس سے ہاتھ پیدا ہوا اور رقعہ لے گیا یہ اُس مقام کا ذکر ہی کہ
جہان محروم جادو ہی جب رقعہ پڑھ چکا تو اُسنے کچھ پڑھکر دستک دی یہ حال کچھ ثمود کو نہین معلوم کہ درخت
کے اندر کیا ہو رہا ہی یہ یہان خاموش کھڑی ہی اسکا حال پھر تحریر ہوگا جب اُس نابکار نے دستک دی
تو ایک ہاتھ پیدا ہوا اُسمین ایک صندوقچہ تھا اُسنے وہ صندوقچہ لیا اور ایک طرف دیکھا اور ایک ہاتھ پیدا ہوا
اُسکے ہاتھ مین کلید تھی اُسنے وہ کلید لیکر صندوقچہ کھولا اُسمین سے چند ورق کاغذ کے نکالے اور اُنکو یہ نیت کرکے دیکھا
کہ مین جاکر ثمود کی مدد کرون اُسمین یہ نکلا کہ ضرور ہی کیونکہ اگر خدا پرست قتل ہوے تو بڑا ثواب ہوگا اور روح
خداوندون پر احسان ہوگا اور سوائے تمھارے اس کام کو کوئی اسرانجام نہین دے سکتا ہی اب
تم اس تمام کارخانہ کو برباد کرو اب اور انتظام کرو بس تمھارے طلسم کی عمر ختم ہوئی اب زمانہ تمھارے
ظاہر ہونے کا آیا یہ ہی سبب تھا کہ سامری و جمشید تم سے کہہ گئے تھے کہ تم اپنے کو پوشیدہ کرنا ایک وقت
مین تمھاری ضرورت ہوگی ہمارے بندون کو جو تمھارے بھائی نے تحریر کیا ہی اُسپر عمل کرو اب کچھ تاخیر نکرو
یہ کام کرنا تمکو ضرور ہی یہ کہہ اُسنے حکم پایا وہ صندوقچہ بند کرکے کلید جس سے لی تھی اُسکو دی اور صندوقچہ جس سے
لیا تھا اُسکو دیا وہ دونون ہاتھ غائب ہوگئے اب اُسنے کیا کیا کہ طرف زمین کے دیکھا چونکہ جو ساحر زبردست
ہوتے ہین اُنکے پاس جھولی وغیرہ نہین ہوتی ہی صرف اشارون سے کام لیتے ہین اُسنے زمین کی جانب دیکھا زمین
شق ہوئی اُسمین سے دوات و قلم و کاغذ پیدا ہوا اُسنے کاغذ اُٹھاکر قلم سے اُسپر کچھ لکھا اور لکھکر پھر اُن اشیاء

کو اُسی طور سے دفن زمین کیا یعنی اُسی طور سے وہ زمین مین چلی گئین بعد اُسکے اُسنے ہاتھ نکالکر صدا دی کہ ثمود یہ کاغذ لے اور جو اُسمین تحریر ہو اُسپر عمل کر جو اس کاغذ مین تحریر ہی جب ان سب اشیا کو بہم کرلے گی اور جنکو مین نے طلب کیا ہی اُنکو لے آئے گی تو مین باہر آؤنگا کیونکہ اُسمین ایک شخص ایسا ہی کہ جسکے آنے پر میرا نکلنا منحصر ہی یہ جو کہکر اُسنے ہاتھ نکالا یہ سُنتے ہی ثمود نے وہ کاغذ نکالا ہوا لے لیا اور اُسکو دیکھا اُسمین یہ تحریر تھا کہ اے ثمود تجکو لازم ہی کہ تو اُسی حوض مین اُسی دریچہ سے جا اور جو اسم سحر اس کاغذ مین تحریر ہی پڑھنا ایک تخت پیدا ہوگا اُسپر سوار ہوکر جانا وہ تجکو اُس صحرا مین پہونچا دے گا کہ جہان وہ جوگی ہی جہان تو نے اغاز پڑھا تھا اُسکے روبرو جاکے کہنا کہ اے مجرد جاد و تمکو تمہارے اُستاد مجرد م جاد و نے طلب کیا ہی تم جاؤ مین آتی ہون اور جو جو لوگ اُنھون نے طلب کیے ہین اُنکو لیکر آتی ہون یہ کہکر تو اُسی تخت پر سوار ہونا وہ تجکو کچھ جواب نہ دے گا تو وہان سے اُس کوہ پر آنا جہان سے تجکو وہ صدا آئی تھی کہ جسکو وہ لوگ خداوند کہتے ہین یہ تخت جب اُس کوہ پر پہونچے تو تو اُس تخت پر سے اُترنا اور سیر کرتی ہوئی ایک طرف کو جانا بعد چند قدم کے تجکو ایک قبر ملے گی اُسپر سنگ مرمر رکھا ہوگا اُس پتھر کو اُٹھانا ایک نقب کا دہانہ ظاہر ہوگا تو اُس نقب مین چلی جانا تو اتفاق سے ایک گنبد مین پہونچے گی جب اُس گنبد مین پہونچنا تو ایک حجرہ گنبد مین ایک نوجوان آدمی تجکو ملے گا کہ وہ بیٹھا ہوا کچھ پڑھ رہا ہوگا اُس سے کہنا کہ مجرد م جاد و نے بلایا ہی یہ اُس سے کہکر اُس حجرے سے نکلکر پھر اُسی گنبد مین آنا وسط گنبد مین ایک صندوق نظر آئے گا اُس صندوق کو تو کھولنا اُسمین سے ایک کنجی نکلے گی اُسکو لینا اور اُس صندوق کو ہٹانا اُسکے نیچے ایک تختہ ظاہر ہوگا اُسمین قفل پڑا ہوگا اُس قفل کو اُس کلید سے وا کرنا اور تختہ اُٹھانا ایک نقب ظاہر ہوگی بلاخوف اُس نقب مین چلی جانا یہان تک کہ ایک باغ مین پہونچے گی اُسمین بارہ دری ہوگی اُس بارہ دری مین وہ ہی ساحر جوگی بوقت سہ پہر بصورت بزرگ یعنی اپنے کو خداوند کہلاتا ہی تجکو ملے گا اُسکو میرا یہ پیغام دینا کہ اے حمروت جاد و تمہارے اُستاد نے تمکو طلب کیا ہی اور کہا ہی کہ اب تمام کارخانہ مین اپنا مٹا دونگا تم میرے پاس چلے آؤ اور اُس جوان کا نام یہ ہی ناشاد جاد و حمروت جاد و تجھ سے یہ کہے گا کہ اور کسی کو بھی طلب کیا ہی کہنا کہ ہان تمام اپنے شاگردون کو طلب کیا ہی اُنکو بھی لیتے آنا اپنے ہمراہ مین جانی ہون تاکہ اُن اشیاء کو بہم کرون جو اُنھون نے طلب فرمائی ہین یہ کہکر اُس نقب کے ذریعہ سے گنبد مین اور پھر اُسی کوہ پر آنا اور تخت پر سوار ہوکر اُس صحرا مین پہونچنا جہان انضرام جاد و نے جلسہ کیا تھا جس چبوترے پر جلسہ ہوا تھا اُسپر کھڑے ہوکر یہ اسم سحر پڑھنا جب اسم تمام ہوگا ایک سیاہ آندھی آئے گی اور وہ چبوترہ تمام اُتر جائے گا ایک دروازہ ظاہر ہوگا اُس دروازے کو کھولکر اندر جانا ایک مکان مین پہونچے گی اُس مکان مین ایک کمرہ ہی اُسکو کھولنا اُس کمرے مین ایک صندوق رکھا ہی اُسکو اُٹھاکے لے آنا بس یہ کام بہت جلد کرنا کہ مین اس درخت سے نکلون اور تیرا کام کرون حمروت جاد و آکے تجکو نکالے گا بغیر اُسکے آئے مین نہین نکل سکتا ہون اور ایک امر یہ ہی کہ جہان سے وہ صندوق لاؤگی اُسی مکان مین ایک الماری ہی اُسمین دو شیشے رکھے ہین اُنکو بھی لانا کیونکہ اُنکی بہت ضرورت ہی یہ مضمون پڑھکر ثمود اُسی وقت اُس حوض پر آئی اسم پڑھا تخت پیدا ہوا اُسپر سوار ہوکر چلی وہ تخت اُسکو اُس جوگی کے پاس لایا ثمود نے جوگی سے کہا اُسنے جواب تو دیا نہین مگر کچھ پڑھکر غرق زمین ہوگیا اُسکا غرق ہونا تھا کہ اُس چرخ اور تمام پیالے مین آگ لگ گئی وہ کل سامان جو اُسکے پاس رکھا تھا جلکر خاک ہوگیا یہ تخت پر سوار ہوئی تخت نے اُسی کوہ پر پہونچا دیا کہ جہان سے

صدا آئی تھی یہ سنگ اٹھاکر گنبد مین گئی ناشاد کو پیام دیا وہ بھی سنتے ہی غرق زمین ہوا یہ اُس صندوق کے پاس آئی صندوق کو کھولا کنجی نکالی صندوق کو اٹھاکر اُس لقب سے باغ مین گئی دیکھا ایک طرف وہ گنبد رکھا ہی جو کہ ظاہر ہوا تھا جسکے چار دن طرف اژدر آتش فشان لگے ہوے تھے اور اُنکے مُنھ سے شعلے نکلتے تھے اور صورت قندیل بیدار کے قائم ہوجاتے تھے وہ ہی گنبد ہی یہ اُس باغ کی سیر کرتی ہوئی بارہ دری مین آئی اسنے بارہ دری مین اُس مرد کو دیکھا کہ جسکو اُس گنبد کے دروازے پر تخت پر سوار دیکھا تھا اور سب نے سجدہ کیا تھا اور وہ تقریر کی تھی جسکو سب خداوند کہتے ہین یہ اُسکو دیکھکر وہ ہی پیام کہنے لگی اُسنے کہا کہ کسی اور کو بھی طلب کیا ہی نمودنے کہا شاگردون کو وہ یہ سُنکے اٹھا اور ایک طرف کو روانہ ہوا یہ گنبد سے نکلکر تخت پر سوار ہوئی اُس جیوترے پر پہونچی اسم سحر پڑھا وہ جیوترہ غائب ہوگیا دروازہ ظاہر ہوا یہ مکان مین گئی وہ صندوق لیا اور بیٹھنے لیے اور باہر نکلکر تخت پر سوار ہوکر چلی وہ تخت اُسکو اُسی مقام پر لایا جب یہ حوض پر پہونچی تخت پر سے اُتر کر اُسی دریچہ کی راہ سے اُسی محراب مین زیر زمین صندل پہونچی اسنے دیکھا کہ اُس مقام پر وہ جوگی موجود ہی اور ناشاد بھی مگر ابھی حمروت نہین آیا ہی یہ جب قریب درخت کے پہونچی درخت سے صدا آئی کہ سب کو خبر کر آئی اور وہ صندوق اور شیشہ بھی لائی نمود نے کہا جی ہان حاضر ہی پھر یہ صدا آئی کہ مجرد و ناشاد تو آگئے مگر حمروت ابھی تک نہین آیا وہ آئے تو میرے باہر آنے کی تدبیر کرے یہ ہی ذکر ہو رہا تھا کہ گرد اُڑی اور برق چمکی اب جو دیکھا تو حمروت اُسکے ہمراہ کوئی تین چار سو ساحر اُنکو لیے ہوے چلا آتا ہی اُسکو مجرد و ناشاد نے دیکھا جھک کر سلام کیا اُسنے جواب سلام دیا جب قریب درخت پہونچا تو اُسنے پکار کر کہا کہ اُستاد میرا بھی پہونچے صدا آئی کہ جیتے رہو خوب پہونچا تے ہوے آئے اب آپ بڑے ظریف ہوگئے ہین یہ ہی زیبا ہی کہ اُستاد کو اپنا پہونچانا چاہیے بڑی زبان درازی اختیار کی ہی خیر آپکو مین ابھی یاد کرتا تھا یہ سُنکے حمروت نے کہا کہ غلام حاضر ہی جو حکم ہو بجالاؤن آواز آئی کہ اے حمروت اب وہ زمانہ آیا ہی کہ مین اس درخت سے نکلا چاہتا ہون بلکہ تجکو اسی امر کے لیے طلب کیا ہی کہ جب تم کوشش کروگے تو مین نکلونگا اب میرے طلسم کی عمر تمام ہوئی یہ کارخانہ تو مین نے صرف اپنے دل بہلانے کے لیے بنایا تھا اب تجکو لازم ہی کہ تو ابکی ہفتہ کو یہ کہنا کہ اب خداوند طرف آسمان کے جاتے ہین اور اپنی طرف سے چشم تک کو دنیا کا خداوند کرونگا اور یہ سب کارخانہ برباد ہوتا ہی اب مین ظہور نہ کرونگا یہ کہکے چلے آنا اُسکے بعد سب کارخانہ برباد ہوجائیگا صرف جو لوگ اصلی ہین وہ رہجائینگے یہ سُنکے حمروت نے کہا بہت خوب مین کوشش کرتا ہون یہ کہکر اُسنے سامنے درخت کے جو کا دیا اور اُس جو کے مین سے کچھ اشارہ کیا کہ خود بخود کشتی پیدا ہوئی اُسمین اسباب سحر رکھا ہوا تھا وہ کشتی اُسکے روبرو آئی اور ایک بچہ خوک بھی پیدا ہوا اُسنے اُسکو پکڑکر ذبح کیا اور اُسکا خون لیکر اپنی پیشانی پر ٹیکا دیا اور آگ یا زی رد شن کرکے بخور جلانے لگا اور کچھ رائی کالے دانہ پر پڑھکر اِدھر اُدھر پھینکنے لگا ایک مرتبہ اُسنے کیا کیا کہ اپنی ران مین نشتر دیا اور خون لیکر اُسپر کچھ پڑھکر دم کیا اُس خون کو اُس درخت صندل پر کھینچکر مارا کہ ایک تڑاقہ ہوا برق چمکی غبار بلند ہوا وہ درخت جڑ سے اکھڑ گیا اور اُسمین آگ لگ گئی درخت کی جڑ سے ایک غار ظاہر ہوا حمروت یہ دیکھکر اُسی وقت اُس غار مین کود پڑا اور بہت جلد کچھ خاک لیکر باہر آیا اُس خاک پر کچھ پڑھکر دم کیا اُس غار مین ڈالی کہ پھر بند ہوگئی اب جو دیکھا تو وہ غار نہین بلکہ ایک دریچہ ہی یہ چوکھٹے مین سے اُٹھا اور سب کو

اشارہ کیا کہ میرے ساتھ آؤ سب کو اپنے ہمراہ لیکر اُس دریچہ مین آیا اب جو باہر دریچہ کے ہوا تو دیکھا
ثمود و دیگر ساحرون نے کہ ایک باغ بہت پُر فضا ہی کہین لالہ کے درخت لگے ہین کسی مقام پر بیلا کھلا ہوا
ہی کسی جگہ جوہی یا سمن ہی کسی طرف نسرین و نسترن کی بہار ہی کسی سمت کوڑیالے کی قطار ہی سرو و شمشاد
کے ہزارون اشجار ہین آبشار خفتہ و فرہان میچی ہوئی یاد الٰہی کر رہی ہین طاؤسان باغ خیابانگری مین مصروف ہین
عنادل چہچہ زنی کر رہے ہین و دیگر طائران خوش بیان چہک رہے ہین نہرین جاری ہین روش پٹری
درست ہی گل حنا کی ایک جانب عجب خوشبو ہی گلاب و کیوڑا کھلا ہوا ہی لالہ سے چمن دہک رہا ہی معلوم
ہوتا ہی کہ آگ لگی ہوئی ہی فوارے چھوٹ رہے ہین جنسے اس طور سے پانی گرتا ہی جیسے ساون بھادون
کی جھڑی روبرو نہر کے ایک بارہ دری سنگ موسیٰ کی ہی اُسپر کالے پردے پڑے ہوے ہین مینا کاری
کی ہوئی ہی اُسکے روبرو ایک چبوترہ ہی وہ بھی سنگ اسود کا اُسپر ایک شامیانہ سیاہ مخمل کا کارچوبی
آراستہ ہی زیر شامیانہ ایک قبر ہی اُسپر چادر سیاہ پڑی ہوئی ہی اُسپر کچھ نخور سنگ رہا ہی حمروت
چادو مع اُن سب ساحرون و ثمود کے پردہ اٹھا کر اندر بارہ دری کے آیا یہان تمام بارہ دری
کو ثمود نے سیاہ فرش سے آراستہ پایا شیشہ آلات نفیس نفیس لگا ہوا چہت پردون سے بارہ دری
آراستہ گلدستے ہر قسم کے پھولون کے لگے ہوے اُنسے خوشبو چلی آتی ہی تمام بارہ دری مہکی ہوئی ہی
سحر ہو چکی ہی کہ یہ سب وسط بارہ دری مین پہونچے ثمود نے دیکھا کہ ایک مسند زرنگار نہایت
نادر کارآراستہ ہی اُسکے روبرو کل سامان میخواری رکھا ہوا ہی طاقون پر گلابیان شراب کی ساغر
بلورین رکھے ہوے ہین مگر کوئی نظر نہین آتا ہی کہ حمروت نے اس مقام پر پہونچکر ان سب کو طریقے سے
بٹھایا اور اشارہ کیا کہ تمام پردے بارہ دری کے بند ہو گئے روبرو ترہ و قبر سب کے روبرو تھی کہ ثمود
نے دیکھا حمروت نے کچھ بڑھکر اُس قبر کی جانب اشارہ کیا کہ ایک مرتبہ اُس قبر پر سے دھواں رہا گئی
اور قبر شق ہوئی اُس قبر سے ایک ساحر کہ کوئی اُسکا سن پندرہ سو برس کا ہوگا پیدا ہوا جسکے ہر بن مو سے
شعلے آتش کے نکلتے ہوے تمام کالے کوبرا کے گلے مین مثل ہار کے پڑے ہوے دسون انگلیان
مثل شمع کے جلتی ہوئین آنکھین رد کاسۂ خون عقرب سیاہ اُسکے ابرو پر بیٹھے ہوے پیشانی پر سینگ دو کاٹیکا
صورت سیاہ قد مثل درخت تاڑ کے نکلا اور ایک مرتبہ بصدائے مہیب پکارا کہ مین آتا ہون سب
ہوشیار ہو جائین وہ مرد دلو ناچاری کا بھائی یا تاریک شکل کش کا شوہر معلوم ہوتا تھا یہ جو صدا
دی فوراً حمروت اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ استاد تشریف لائیے ہم لوگ تو آپکے منتظر تھے یہ سننا تھا کہ وہ
جست کر کے اُس مسند پر آیا اور بیٹھ گیا اب جو اشارہ کیا تو اُس قبر سے ساحر نکلنے لگے کوئی قریب تین بیس
ساحرون کے نکلے جو کہ بظاہر ملازم پیشہ تھے جب وہ نکل چکے تو قبر بند ہو گئی نشان قبر باقی بھی نہ رہا زمین برابر ہو گئی
وہ چادر بھی نابود ہو گئی صرف نگیرہ باقی رہ گیا ادھر وہ ساحر اپنے اپنے عہدے پر آکر قائم ہوے اُسنے
تمام اپنے شاگردون کی طرف دیکھا حمروت سے کہا سب آگئے ہین اُسنے عرض کیا کہ جی ہان استاد اب تو یہ
متوجہ ہوا طرف ثمود کے ثمود اُسکی صورت دیکھکر ڈر گئی تھی مارے خوف کے مری جاتی تھی کلام کرنے کی تاب نہ تھی مگر کیا
کرتی اپنی غرض سے آئی تھی مگر دل مین ہزار ہزار تفکرین کر رہی تھی کہ برا ہوا اس دل خانہ خراب کا کہ جسنے یہ نوبت
کی اگر یہ دل چشمک پر نہ آتا اور نہ مین اقرار کرتی تو کیون ایسی صورت نظر آتی مگر اب تو حالت ناچاری ہی خود کردہ را
درمان چیست بموجب مصرعہ مصرعہ پر اکاوے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ہاگر مین جانتی کہ یہ زحمتین گوارا کرنی ہونگی
تو مین کبھی نہ اقرار کرتی یہ سوا تو مجکو عجب تیور سے دیکھ رہا ہی اسکا قصد فاسد معلوم ہوتا ہی اگر اور کسی امر کو کہے گا تو

ہین صاف انکار کرونگی یہ تو اس خیال مین ہی اُدھر محروم نے جو تمود کو دیکھا تو ایک حسین عورت پایا خیال
کیا کہ اگر یہ راضی ہو تو خوب مزا حاصل ہو ایک مدت ہوئی تو اس لطف سے واقف بھی نہین ہوا ہی جب سے
اپنی دختر نیک اختر انصرام سے ہم بستر ہوا ہی وہ بھی کبھی کبھی اگر تیرے دل کو خوش کرتی تھی مگر جو مزا اس سے
حاصل ہوگا وہ اسمین کب تھا اور اب کب ہوگا وہ اور چیز ہی یہ اور چیز ہی یہ تمام اسکے امر دن سے واقف ہی
وہ ابھی بچہ ہی وہ کیا جانے یہ ایسے خیال کر کے اسکی طرف دیکھنے لگا بڑے عرصے تک دیکھا کیا تھوڑے عرصے
کے بعد کہنے لگا کہ ای تمود تم خیریت سے رہین ذرا میرے قریب آکر بیٹھو کیونکہ مجھے تم سے کچھ کلام کرنا ہی یہ سنتے ہی
تمود کا دم نکل گیا گو خود بھی ساحرہ تھی اور اسکا بھی سن کوئی سات آٹھ سو برس سے کم نہوگا یہ اپنے کو
سچ مچ جوان بنائے ہوے ہی صرف چترنگ کے عشق مین یہ جب اسنے کہا یہ ڈرتی ہوئی اسکے قریب جاکر
بیٹھی مگر یہ خیال ہی کہ یہ تو مولے غیرت ہی کہین ایسا نہو کہ کوئی حرکت کر بیٹھے تو خرابی ہوگی کوئی ہرج نہوگا
استاد کا بھائی ہی جیسے وہ ویسے یہ مگر صورت سے خوف معلوم ہوتا ہی صرف صورت کے سبب سے انکار ہی
اور کوئی سبب نہین ہی یہ تو یہ خیال کرتی ہوئی قریب آئی اسنے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر بٹھا لیا اور کہا کہ
تم ہماری مہمان ہو ہمکو تمھاری خاطر کرنا واجبی ہی ہم تمھاری عزت کرین یہ مجبور ہو کر برابر بیٹھ گئی خرابی یہ ہی کہ
سحر بھی تو فراموش ہی صورت بھی تو تبدیل نہین کر سکتی ہی کیا کرے مجبوری سب کچھ کراتی ہی اسنے کہا کہ ای
تمود تمھاری تعریف بھائی صاحب نے بہت لکھی ہی افسوس کا مقام ہی کہ بھائی صاحب نہوے ورنہ
مین اُنسے تمکو مانگ لیتا کیا کرون کہ وہ دنیا سے چلے گئے مگر واقعی بہت بڑے ساحر زبردست تھے مین اُنکو
ایسا نہ جانتا تھا کہ وہ ایسے ساحر ہین مین اُنکو مثل اور ساحرون کے تصور کرتا تھا اگر مین اُنکو ایسا جانتا
ہوتا تو کبھی اُنکے پاس سے جدا نہوتا جو کچھ اُنکی مایہ بساط تھی سب پر قبضہ کرتا خیر وہ تو تیرے مقدر کا تھا وہ
تحریر فرما گئے ہین کہ تمود کو مین نے مثل اپنے کر دیا ہی کوئی اُسکے سحر کا جواب نہین دے سکتا ہی اور تحریر
فرمایا ہی کہ اسنے میری خدمت بھی بہت کی ہی اُسکے عوض مین مین نے اسکو ہر فن مین کامل کر دیا ہی اور مجکو
تاکید کر کے تحریر فرمایا ہی کہ تم ضرور اسکی مدد کرنا ورنہ مین کبھی نہ نکلتا صرف اُنکے فرمانے سے نکلتا ہون تو ہی خیال
کر کہ یہ کتنے بڑے عجب کا مقام ہی کہ آج بھائی صاحب کو دنیا کو ترک کیے ہوے کوئی سو برس کے قریب
ہوے ہین مگر انھون نے اسوقت کی پوری حالت دریافت کر کے اسکا یون بندوبست کیا اور یون
مجکو مجبور کیا کہ مین سوائے اُنکی تحریر پر عمل کرنے کے کوئی اور امر نہین کر سکتا ہون بس مین ضرور تیری
مدد کرونگا اور تیرے ہمراہ چلونگا کیونکہ تو مجکو اپنے استاد کی جگہ تصور کرتی ہی اور مین تجکو اسوقت
سے اپنی دختر کی جگہ تصور کرونگا جیسے میری لڑکی ویسے تو اب مین تجھ سے اپنی حالت بیان کرتا ہون
مین اصل مین پہلوشین سامری و جمشید ہون تیرے اُستاد کا برادر خورد ہون جب سامری و
جمشید یہان سے جانے لگے تو ارشاد کر گئے تھے کہ تو اپنے کو پوشیدہ رکھنا تیری ایک وقت مین ایک ساحرہ کو
ضرورت ہوگی بس جب وہ تشریف لیگئے تو مین مع اپنی دختر اور شاگردون کے جو کہ تیرے روبرو موجود ہین
وہان سے چلا اور اس صحرا مین آیا یہ صحرا مجکو بہت پسند آیا مین نے یہان یہ طلسم بنایا یہ وہ طلسم ہی
کہ کسی کو نہ معلوم تھا سبکی نظرون سے پوشیدہ تھا اور یہ جو کچھ تو نے سامان دیکھا یہ سب سحر کا ہی جو ملک
کہ تو نے دیکھے عورتون سے آباد یہ بھی سحر کے ہین مین نے اپنی دختر انصرام کو جو کہ مثل میرے ساحرہ ہی ان سب کا حاکم
مقرر کیا اور یہ طریقہ جاری کیا کہ کوئی مرد یہان نہوا پنے شاگردون کے ذمہ کام کر دیے یہ جوگی کی صورت
ہین اُنکا یہ کام تھا کہ صورتین بنا بنا کر ایک مقام پر روانہ کرتے تھے وہ صورتین جب جمع ہوتی تھین تو سال بھر کے بعد

چار سو عورتون کو طلب کرکے انکے شکم مین وہ پتلے سحر کے ڈالے جاتے ہین بعد ایک ماہ کے پیدا ہوتے ہین جسطور سے لڑکے پیدا ہوتے ہین انکو یہ ہی تعلیم کیا جاتا ہی کہ یہ جو صدا کوہ سے آتی ہی یہ تمھارے خداوند کی ہی اور آٹھوین دن خداوند ظہور کرتے ہین یہ جو حمروت جادو ہی اسکو مین نے خداوند مقرر کیا ہی یہ ناشاد اسکا مددگار رہتا وہ جو تونے گنبد کل دیکھا تھا کہ جب انصرام آچکی تھی تو ظاہر ہوا تھا اسکے چارون گوشون پر چار اژدر رہتے اور یہ ایک مرد بزرگ اس گنبد سے ظاہر ہوا تھا اسکے سر پر تاج تھا اسنے اشارہ کیا تھا تخت ظاہر ہوا تھا وہ یہ حمروت تھا وہ گنبد میرا سحر ہی اور وہ اژدر حمروت کا سحر ہی وہ تخت ناشاد کا سحر ہی جبکہ یہ آٹھوین دن ظاہر ہوتا ہی تو طریقے مذہب کے تعلیم کرتا ہی یہ تمام ملک پتلہاے سحر سے آباد ہین انمین سوا ے انصرام و چند خواصون کے کوئی اصلی نہین ہی اب مین تیرے ہمراہ چلتا ہون یہ سب کارخانہ مشاد دنگا مین نے یہ طریقہ رکھا تھا کہ پتلے سحر کے بنا بنا کے سال بھر کے بعد چار سو عورتون کے جو کہ خود سحر کے بنے ہوے ہین پیدا کرتا ہون انکے شکم سے اور یہ پتلے جو مرد کی صورت کے ہوتے ہین وہ مشاد دیے جاتے ہین جو عورت کی صورت کے ہوتے ہین وہ پرورش کیے جاتے ہین چونکہ سحر کے پتلے ہین سال بھر مین جو مقدار کہ انکے قد کی منظور ہوتی ہی پہونچ جاتے ہین بس اس سے یہ طریقہ ہی تو خود دیکھ چکی ہی اب سن جب یہ مجکو معلوم ہوا کہ تو ادھر کو آتی ہی کیونکہ مین بھی تو ہر روز اس مقام پر بیٹھا ہوا خیال کرتا رہتا تھا کہ دنیا مین کیا ہوتا ہی مجکو سب حالات معلوم ہین جو ابتدا سے خدا پرستون نے ظلم کیے ہین دراصل کوئی خدائی باقی نہ رہی سواے نہ طاق دنورا گین کے یا ارژنگ نے خروج کیا ہی یا برجیس کی خدائی کی ترقی ہی چترنگ کی خدائی اب تیرے سبب سے درست ہوگی مگر مین یہ کہے دیتا ہون کہ کچھ نہوگا خدا پرست سب پر غالب ہونگے مگر کیا کرون کہ بھائی کی تحریر پہونچی اور وہ تحریر جو کہ انھون نے دفعت مرگ لکھی تھی دوسرے میری خود کتاب سحر نے اجازت دی بدین سبب مین نے اپنے کو ظاہر کیا ورنہ مین کبھی نہ ظاہر کرتا نہ خدا پرست ادھر کو آتے نہ مین نے کوئی طلسم اس طور کا بنایا تھا کہ کوئی ادھر آکر گرفتار ہوتا کہ جسکے سبب سے یہ طلسم ظاہر ہوتا کوئی بھی اس راز سے ماہر ہوتا مین نے اپنے قیام کا یہ مقام مقرر کیا تھا یہ باغ سحر سے تیار کیا تھا اسپر بھی اکتفا نہ کی ایک تہ خانہ تیار کیا اسمین رہنا اختیار کیا مگر یہ طریقہ مقرر کیا کہ شاید کوئی شاگرد میری تلاش مین آئے تو کیونکر پائے تو یہ درخت صندل مقرر کیا کہ اسکے قریب آکر صدا دے اسمین یہ تاثیر مقرر کی کہ وہ مجکو آگاہ کردے گا یہ بھی خیال رہے کہ یہ دراصل درخت صندل نہ تھا بلکہ صندل جادو میرا شاگرد تھا کہ وہ درخت بنا تھا جب حمروت نے اسکو سحر سے آگاہ کیا کہ اب تم اصلی صورت پر آؤ اور مین نے اسکو درخت بنایا تھا مگر اپنے نکلنے کا طریقہ حمروت کو تعلیم کردیا تھا اور یہ بھی تعلیم کردیا تھا کہ اس طریقے سے یہ انسان ہوگا اسی طور سے حمروت نے مجکو نکالا اور اسکو انسان کیا تو نے دیکھا ہوگا یہ سب صحرا کوہ و باغ وغیرہ سحر کا کارخانہ ہی کوئی اصلی نہین ہی تیرے سامنے برباد ہوگا تو دیکھ لے گی بس سن نے کہ جب تمام حالات دنیا کے دیکھتا رہتا تھا تب تو تیرے استاد کا خط لکھتا بنام میرے اور اسپر سحر کرنا اور تیرے نام لفافہ لکھنا اسپر سحر کرنا انکا پڑھنا تیرا اس صحرا مین جاکر رہنا اور جمود تیری سمن کا زمرد پر عاشق ہونا اسکا حاملہ ہونا زمرد کا قتل ہونا جمود کا تباہ ہوکر حوالی مین شہر نہرنگ کی پہونچنا سحر سے باغ تیار کرنا اسمین قیام کرنا شداد پر عاشق ہونا اسکو اٹھا لانا پھر اسکے ہمراہ اسکے شہر مین جانا اور چترنگ کا پیدا ہونا تیرا عاشق ہونا اور اسکو اٹھا لانا شکارگاہ سے ہرن بننے اور جو کچھ حالت گذری سب معلوم ہی تیرا اقرار کرنا جمود کا آنا یہ خبر سننے کے سحر سے دریافت کرکے چترنگ کی تلاش مین تیرا صندوق کتابون کا کھولنا لفافہ کا نکلنا تیرا بموجب لفافہ اسم سحر پڑھکر میرے نام کا رقعہ حاصل کرنا اور ادھر کو روانہ ہونا سب ظاہر ہوتا جاتا تھا اور ظاہر تھا جب تو چلی تھی تو مین نے اس مقام کو

ظاہر کر دیا اس خیال سے کہ یہ ضرور اوسکی بھائی کی تحریر اسکے پاس ہی انھون نے ضرور اس مقام کے
ظاہر ہونے کی تدبیر تحریر کی ہوگی اگر تم نہ بتا دگے تو یہ اسکے ذریعہ سے ظاہر کر لے گی اور یہان آ لے گی
اور تمکو اسکی مدد کرنا ضرور ہوگی کیونکہ اسکے دو تین روز قبل خداوند جمشید و سامری تشریف لائے تھے
اور فرما گئے تھے کہ ای محروم اب تیری گوشہ نشینی کا زمانہ تمام ہوا تو اپنے کو ظاہر کر تمود جادو تیرے پاس
آنے والی ہی تیرے بھائی کی تحریر اسکو مل گئی ہی اسکی مدد کرنا ضرور ہی وہ ہماری نیک بندی ہی ہم اسپر بہت
مہربان ہین بس تو اسکی خوشی کرنا یہ تو مجھپر ظاہر ہو چکا تھا اور یون بھی معلوم ہوا بس مین نے اس صحرا کو
ظاہر کر دیا مگر مین نے بذریعہ حمروت کے یہ حکم جاری کر دیا تھا کہ کچھ عورتین یعنی سحر کے پتلے اس صحرا مین
مقرر کیے جائین کہ جو کوئی اس صحرا مین آئے وہ ہماری زیارت اسکو کرائین یعنی اس درے مین لیجائین جہان
پردہ پڑا ہی اور وہ عورتین بلور یاسیان کے ہین بس اس سے یہ طریقہ جاری تھا کہ وہ پتلے آتے تھے کیونکہ
وہ تو خیال کرتے ہین کہ ہم انسان ہین اور انصرام بھی یہی تصور کرتی ہی وہ کیا جانے کہ ساحرہ زبردست ہی مگر
مین نے اسکو اس کام مین نہین شریک کیا جب میرا جی اسکے دیکھنے کو چاہتا ہی یا اور کسی امر کو تو مین اسکو
طلب کر لیتا ہون دیکھ بھی لیتا ہون اور اپنی ضرورت بھی نکال لیتا ہون مگر اسپر یہ نہین ظاہر ہی وہ اپنے کو
تا کنخدا تصور کرتی ہی مگر دراصل وہ میرے مصرف مین آچکی ہی تمسے کوئی پردہ نہین ہی یہ امر اس لیے تھا
کہ جب تم یہان آؤگی تو یہ عورتین جو کہ سحر کی ہین تمکو بھی اسی مقام پر لیجائینگی تم ضرور اسکے ہمراہ آؤ گی
اس سے یہ غرض تھی کہ کسی طور سے تمکو سحر فراموش ہو تا کہ تم سحر سے یہان کی حالت مذکور یافت کر سکو بس وہ ہی
جو مین نے خیال کیا تھا اور تدبیر کی تھی جب مین نے اس صحرا کو ظاہر کیا تم آئین تمکو عورتین لیکر اس مقام پر
آئین کہ جس حوض سے تم یہان آئی ہوا اور وہ گنبد ظاہر ہوا اور تمنے نذر دی اور حلوا لیا اور کھایا
وہ حلوا نہ تھا سحر کے فراموش کرنے کا عمل تھا تم آگے کہا کر ایسی بیخود ہوئین کہ تمکو سحر فراموش ہو گیا
یہ ہی سبب تھا جو تمکو سحر فراموش ہی اب تم پر سب حال ظاہر ہو گیا اب تمکو لازم ہی کہ تم یہ صندوق اور
یہ شیشہ لیکر اپنے باغ مین جاؤ مین یہ سب کارخانہ برباد کر کے آتا ہون آنے کے بعد سب کام درست
کر دونگا مگر اسمین شرط ہی کہ اگر تم اسکو قبول کرو وہ شرط یہ ہی کہ تم مجکو اپنے وصل سے شاد کرو میرے
دل کو اس غم سے آزاد کرو یہ تقریر سنکے تمود نے کہا کہ یہ تو سب مین نے سنا اور شرط سے بھی آگاہ ہوئی
مین بھی آپ سے صاف صاف کہے دیتی ہون کہ یہ امر نہوگا خواہ آپ میری مدد کرین خواہ نہ کرین کیونکہ
مین چترنگ کے عشق مین مبتلا ہون اسکی زندگی مین مین دوسرے مرد سے نہ بولونگی کیونکہ میرا یہ ہی
طریقہ ہی دوسرے میرا سین بھی آپکے قابل نہین ہی کیونکہ مین ابھی بچہ ہون آپ پیر ہین محروم نے کہا کہ میرا
کیا سن ہی مین خود ابھی بچہ ہون صرف دو ہزار برس کا سن ہوگا تمود نے یہ سنکے کہا کہ مین تو خیال کرتی
تھی کہ پندرہ سو برس کے ہونگے یہ تو اور زیادہ نکلے خداوند سامری محفوظ رکھے کس آفت مین مبتلا
ہوئی ہون یہ تو اسنے دل مین خیال کیا اسکی تقریر کا وہ جواب دیا جو کہ تحریر ہوا اسنے کہا کہ خیر مجکو کوئی اس سے
غرض نہین ہی جب تیری خوشی ہوگی تو خود راضی ہوگی کیونکہ تیری صورت مجکو اس وقت بھلی معلوم ہوئی
دوسرے مین نے یہ خیال کیا کہ اسکو آزماؤن تو کہ یہ کس طور سے چترنگ پر عاشق ہی کہ مین ایسا نہو کہ
مین تو کوشش کرون اسکی خدائی کو درست کرون اسکا دل کسی اور پر آجائے اور یہ چترنگ کو چھوڑ کر
اسکی طرف متوجہ ہو تو میری کوشش بیکار رہو مگر مین نے تجکو ثابت قدم پایا اب میرا بھی دل لگے گا اور کام خوب
انجام پائیگا لہذا اب تو جا کل سے برسوان تک مین بھی آتا ہون یہ سنکے تمود خاموش ہو رہی اسنے حمروت سے کہا کہ تو کل ہے کو

ظاہر کرنا اور جو تفریر مین نے تعلیم کی ہی بیان کرنا اور سب کو آگاہ کرنا کہ یہ دنیا تمام ہوتی ہی اسکی عمر آخر ہوئی اب
ہم آسمان پر جاتے ہین کہکر یہ تاریخ جو کہ مین تجکو دیتا ہون اسکو طرف اسمان کے اچھال دینا اسکے بعد تماشا
دیکھنا کہ کیا ہوتا ہی کیونکہ یہ سب مین نے اس سبب سے تیار کیا تھا کہ مین ظاہر تو ہونگا نہین بیکار ہون کیا
کرون سحر کو تازہ کرتا رہون اور تمکو اپنے سحر کی قوت دکھاتا رہون تم مین کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکے کام کو
مین درست نہ کرتا ہون سب نے کہا کہ یہ امر تو ضرور تھا ہم شاگرد ہین آپ اُستاد ہین مگر اب ہمارے نزدیک
آپکے مثل کوئی ساحر نہین ہی کہ جو آپکا جواب دے سکے محروم نے کہا کہ نہین ایسا نہ کہو برجیس کے پاس
جو ساحر ہی وہ مجھ سے بھی زبردست ہی مین یہ کہے دیتا ہون اگر اُس سے مقابلہ ہوا تو باہم صلح کرنی ہوگی
انجام یہ ہوگا کہ ہم وہ باہم شریک ہونگے اور دونون خدائیان ایک ہونگی یہ مین اسوقت کہے دیتا
ہون مگر جہان تک ممکن ہوگا مین اُس سے مقابلہ کرونگا مگر سربر ہونا ممکن نہین ہی ضرور باہم صلح کرنی ہوگی
ثمود نے یہ سُنکے کہا کہ ہم اُسکو قتل کرینگے محروم نے کہا یہ خیال خام ہی جیسا دیکھا جائیگا یہکہکر وہ تاریخ
حمروت کو دیا اُسنے اپنے پاس رکھا اب محروم نے شراب خواری شروع کی نشۂ شراب مین جو ایک
طرف آنکھ اُٹھاکر دیکھا اُدھر سے صدا آئی حاضر حاضر اب جو دیکھا تو چار دیو حاضر ہوے اسنے کہا کہ انصرام کو
اُٹھالاؤ یہ سُنکے فوراً روانہ ہوے یہان انصرام اپنے شہر مین جو کہ سحر سے محروم کے تیار تھا بیٹھی ہوئی حکومت
کر رہی تھی تمام عورتین دربار مین حاضر تھین اور ملکون کے کاغذات آئے ہوے تھے اُسکو دیکھ رہی تھی کہ وہ دیو
اُٹھاکر اُسکو لیگئے تمام عورتین جو کہ دربار مین حاضر تھین دنگ ہوکر رہ گئین سب ساحرہ تھین کہ یہ کیا واقعہ ہوا
شاہزادی کہان دفعتاً غائب ہوگئی کبھی ایسا واقعہ نہوا تھا جو آج ہوا آخر کو سب اہل دربار عاجز ہوکر اپنے
اپنے مقام کو چلے گئے دربار برخاست ہوگیا مگر ہر ایک عورت حیران ہی محل مین بھی یہی گفتگو ہو رہی ہی کہ ملکہ کو
کون اُٹھالے گیا خداوند خبر کرین یہان تو سب اس فکر مین ہین وہان انصرام کو اُن دیوون نے محروم کے
پاس پہونچا دیا یہان محروم بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا تھا کہ انصرام پہونچی آج تو انصرام جادو نے
بڑا سامان دیکھا کہ تمام شاگرد موجود ہین ثمود جادو بھی ہی یہ سامان دیکھکر خیال کرنے لگی کہ
یہ کیا صورت ہی آج کیا ضرورت ہی جو یہ سب جمع ہین کہ محروم نے جو انصرام کو دیکھا اُٹھکر اُسکو
گلے سے لگایا پیار کیا رخسار کے بوسے لیے اور لاکر اپنے برابر بٹھایا اور اُسکو کل حال سے آگاہ کیا
اپنی بھی کارروائی سے ماہر کیا اور کہا کہ اب مین یہ سب کارخانہ برباد کرتا ہون اور یہان سے
چلکر چینرنگ کی خدائی کو درست کرتا ہون یہ ثمود جادو اسی غرض سے یہان آئی ہین
جب انصرام کو معلوم ہوا کہ یہ سب کارخانہ سحر کا تھا بہت حیران ہوئی اپنے دل مین کہا
کہ بڑا دھوکا کھایا کبھی سحر سے نہ دریافت کیا والد بزرگوار بڑے ساحر زبردست ہین یہ
خیال کرکے کہا کہ آپ کو اختیار ہی مین تو آپکی تابع حکم ہون بس محروم نے کہا کہ کل جو تم دربار
مین آنا تو یہ حکم دینا کہ آج ہم میدان جلوہ گاہ مین جائینگے کیونکہ کل پھر خداوند ظہور فرمائینگے
اور کل جو مین دربار سے غائب ہوگئی تھی خداوند نے طلب کیا تھا یہ خبر دینے کو اور اُسیوقت
جے ملک ہین اُن سبکے نام نامے تحریر کرنا کہ سب آج سہ پہر کو میدان جلوگاہ مین حاضر ہون وہ سب
وہ نامے اُنکو اُسیوقت پہونچ جائینگے تم لکھکر اپنے تخت پر اپنے زانو کے نیچے رکھ لینا وہ لوگ
حاضر ہونگے اور تمام شہر مین منادی کرا دینا کہ سب اہل شہر میدان جلوہ گاہ مین حاضر ہون
خداوند اپنی قدرت دکھائینگے بس یہ منادی کرا دینا اور سہ پہر کو تم اُس میدان مین آنا جہان سب

جمع ہو لینگے تو حمروت اپنے کو اسی طور سے ظاہر کریگا اور جو مین نے اسے تعلیم کیا ہی اُس سے ہر ایک کو ماہر کریگا بعد اسکے نار نج سحر سے سب کو جلا دیگا سوا ے تمہارے اور تمہارے چند ملازمون کے جو کہ اصلی ہین کوئی باقی نرہے گا یہ باغ و صحرا کوہ اور تمام ملک سب برباد ہونگے سوا ے صحرا ے اصلی کے کچھ باقی نرہے گا بس تمہارے پاس ہوگا یہ جو میرے تمہارے تفاوت ہی صرف سحر کا ہی ورنہ مین اور تم ایک مقام پر ہونگے یہ سنکے انصرام خاموش ہو رہی کہ اتنے عرصے مین تمود جادو نے کہا کہ مین رخصت ہوتی ہون یہ جو محروم سنا تو کہا کہ اچھا یہ کہکر ایک شیشہ اپنی بغل سے نکالکر دیا کہ اسکو میرے روبرو پی لو تا کہ تمکو تمہارا سحر یاد آجاے بس یہ سنکے تمود نے وہ شیشہ لیکر پی لیا اب جو خیال کرتی ہی تو سب سحر یاد تھا بس اسیوقت اٹھکر محروم کو سلام کیا اور باہر بارہ دری کے آئی وہ صندوق اور شیشہ بھی ہمراہ لائی تخت سحر بناکر اور اسپر صندوق و شیشہ رکھکر خود بھی بیٹھی اور سحر سے اسکو اڑاکر چلی ادھر محروم نے اپنا سحر برطرف کیا اسکو راہ ملی یہ اُس سحر امین آئی کہ جہان کنوین پر آنری تھی بالی پینے کو اور صحرا کی سیر کرنے کو جہان وہ عورتین ملی تھین اسنے ابھی تک اسی طور سے سب کارخانہ پایا یہان جو پہونچی تو دیکھا کہ سہ پہر کا وقت ہی یہان یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی صبح ہوئی ہی وہ وقت ہی کہ آفتاب نہین نکلا ہی اسنے اپنے دل مین کہا کہ اسنے اچھا کارخانہ تیار کیا ہی تخت سحر کو اڑاکر اسی سمت کو روانہ ہوئی جدھر سے یہ آئی تھی یہ تو ادھر جاتی ہی کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا ادھر انصرام جادو بھی محروم جادو سے رخصت ہوکر اپنے مقام کو چلی انھین دیوون کے ذریعہ سے حمروت جادو سب ساحرون کو محروم کے پاس چھوڑکر ناشاد جادو کو ہمراہ لیکر اپنے مقام پر آیا مجرد جادو محروم کے پاس رہا یہان محروم نے بعد جانے تمود جادو و انصرام جادو و حمروت جادو و ناشاد جادو کے سحر جو کیا نہ وہ باغ تھا نہ وہ بارہ دری صرف ایک صحرا تھا یہ سبکے سب اُس سحر امین بیٹھے ہوے تھے کہ محروم نے سحر کرکے کچھ خیمے وغیرہ برپا کیے انکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی وہان حمروت اپنے مقام پر پہونچا اور اپنے کام مین مصروف ہوا کیونکہ ابھی اسکو کل پھر جانا اور سحر محروم کو مٹانا ہی ناشاد اپنے مقام پر آکر اپنے کام مین مصروف ہوا کیونکہ یہ حمروت کا مددگار رہی یہان محل طلسمی مین تمام عورات سحر براے انصرام گریہ وزاری کر رہی تھین کوئی ایسی نہ تھی کہ روتی نہو کہ انصرام پہونچی سب نے دیکھا کہ ملکہ خود بخود ظاہر ہوئی یہ سب دوڑین کہ ملکہ آپ کہان تشریف لے گئین تھین انصرام نے کہا کہ خداوند نے طلب فرمایا تھا وہ سب خاموش ہو رہین یہان تک کہ صبح ہوئی انصرام نے دربار کیا سب ارکین سلطنت حاضر ہوے انصرام نے وہی حکم جاری کیا شہر مین ندا کرائی نامے لکھکر زیر زانو رکھے کہ خود بخود غائب ہوگئے یہان تک کہ دربار برخاست کیا بوقت سہ پہر مع سامان دبدبوں سواری کے طرف میدان جلوہ گاہ کے روانہ ہوئی یہان جو آکر پہونچی تو دیکھا کہ تمام شہر کی عورتین جمع ہین اور چلی آتی ہین آدھ وہ نامے جو غائب ہوے ہر ایک عورت جو کہ جس ملک کی حاکم تھی اسکی گود مین جا کر گرے اسنے اسکو دیکھا مضمون سے آگاہ ہوئی شہر مین منادی کرائی اور خود مع سامان طرف جلوہ گاہ کے روانہ ہوئی کیونکہ یہ کارخانہ سحر ہی ایک آن مین سب آکر پہونچے شام تک سب ملکون کے باشندے اور حاکم آگئے وہ صحرا سب عورتون سے مملو ہوگیا بوقت شام قریب مغرب برق چمکی گنبد ظاہر ہوا سب اسی طور سے سجدے کو خم ہوے کہ وہ ہی مرد پیر یعنی حمروت جادو گنبد سے نکلا تخت طلب کیا اسپر بیٹھا سب نے سجدہ کیا اسنے باواز بلند کہا کہ اے بندگان من آگاہ ہو کہ آج کا دن میرے ظہور

کرنے کا نہ تھا مگر ایک ضرورت تھی اور اپنی قدرت دکھانی منظور تھی اور سبب یہ تھا کہ دنیا یہ تمام ہونے کو ہی
ہم بالائے آسمان تشریف لیجائینگے اور اپنی طرف سے چترنگ بن زمرد ثانی کو خدا کرینگے کیونکہ اب
ہمارا دل برائے سیر بہشت بیقرار ہی اب ہم کچھ دنون جنت کی سیر کرینگے اب تم لوگ ہمکو آخری سجدہ کرو اور
ہماری قدرت دیکھو یہ جو اُس مرد پیر نے کہا ایک مرتبہ سبکے سب برائے سجدہ خم ہوے اور سجدہ کیا
ادھر اُس مرد نے جب دیکھا کہ یہ سب سجدے کو خم ہوئی ہین اُسنے وہ تاریخ جو کہ محروم نے دیا تھا جھولی
سے نکالا اتنے عرصے مین یہ سبکی سب سجدے سے اٹھین کہ اُدھر محروت نے اُٹھا کر وہ تاریخ طرف آسمان
پھینکا آسکا طرف آسمان کے جانا تھا اور یہ ہونا تھا کہ ایک تڑاقہ ہوا اور تاریخ ٹوٹا اُس سے شعلے نکلے
اور ہر کانے اُڑے اور تمام میدان مین پھیل گئے ایک برق چمک کر گری کہ جسقدر اُس مقام پر عورتین
جمع تھین جو کہ اصلی تھین اُنمین تو نہین جو کہ سحر کی تھین اُن سب مین آگ لگ گئی وہ کوہ بھی جلنے لگا
وہ صحرا بھی جلنے لگا ہر شجر حجر آتش تھا ہر پھول پھول آتشبازی تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون انار
چھوٹ رہے ہین اور جو جو ملک کہ سحر سے بنائے تھے اُن سب مین آگ لگ گئی کیونکہ یہ تاریخ جو تھا
یہی سب کا مٹانے والا تھا محروم نے یہی ترکیب رکھی تھی کہ جو کوئی اس تاریخ کو اُٹھا کر طرف
آسمان کے پھینکے خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر یہ طلسم تمام برباد ہو جاے گویا یہ تاریخ جان تھی اُس
طلسم کی یہان کوئی مقام اصلی نہ تھا سوائے اُس صحرا کے اور چند عورتون اور چار پانچ سو ساحرون
کے اور سب سحر کا کارخانہ تھا بس جب تاریخ پھٹا اور شعلے نکلے جان جان جو جو چیز طلسمی تھی
سب مین آگ لگ گئی اور جلکر خاک سیاہ ہوگئی ایک آندھی سیاہ اُٹھی بڑا شور و غل ہوا
تاریکی ہوگئی اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا کہ نہ وہ کوہ ہی نہ وہ لوگ ہین نہ وہ گنبد ہی نہ وہ صحرا ہی
نہ کہین اُن ملکون کا نام و نشان ہی نہ وہ حورین انصرام نے دیکھا کہ مین ہون اور میری چند
خواصین جو کہ اصلی تھین وہ ہین ایک مقام پر محروت کھڑا ہوا ہی ناشاد ایک طرف بیٹھا ہوا ہی
چند خیمے ایک جانب استادہ ہین اُنمین سے آواز آدمیون کی آتی ہی انصرام اُس طرف کو چلی
چونکہ اسکو محروم اس حال سے آگاہ کر چکا تھا بہ سمجھ گئی کہ وہ ہی ہوا جو کہ والد بزرگوار نے فرمایا
تھا جو اصلی عورتین تھین وہ باقی رہین اور سحر کی تمام جلکر خاک سیاہ ہوگئین اب نہ وہ ملک ہونگے
نہ وہ لوگ ہونگے حیران خیمون مین دیکھین کہ کیا ہی یہ اپنے ملازمون کو ہمراہ لیکر چلی کہ آدھ گھنٹے سے
محروم نکلا کہ تمام کارخانہ مٹ گیا اب چلو انصرام کو اپنے ہمراہ لے آؤن آج کا دن اُس
مقام پر بسر کرون کل یہان سے طرف باغ ثمود کے چلینگے یہ تصور کر کے خیمے سے نکلا تھا کہ انصرام
پھوپھی اُسنے باپ کو جھک کر سلام کیا محروم نے دوڑ کر اُسکو گلے لگایا بوسے لیے اور خیمے مین لیگیا
کہ اتنے عرصے مین محروت جادو ناشاد جادو اپنے اپنے مقام سے اُٹھکر آپہنچے اور محروم
سے عرض کیا کہ اب آپکی کیا راے ہی محروم نے کہا کہ کل یہان سے طرف باغ ثمود جادو
کے روانہ ہونگے پرسون تک پہونچ جائینگے وہان پہونچکر جو امر کہ ہمکو منظور ہی اُسکا بندوبست
کرینگے یہ کلام سنکے وہ دونون خاموش ہو رہے اُسنے شراب طلب کی ہمراہ اپنی دخترنیک اختر
کے شرابخواری کرنے لگا جب نشہ خوب ہوا اور ضبط نہو سکا تو انصرام جادو کو لیکر خلوت مین
گیا باپ نے بیٹی کے ساتھ تمنا کا لاکیا بیٹی نے باپ کو راضی کیا بعد اسکے دونون اپنے اپنے
مقام پر جاکر سو رہے چونکہ کوئی دو پہر رات اسی بندوبست مین بسر ہو چکی تھی باقی رات بھی

تمام ہوئی ہر ایک ساحر اٹھا اور اپنے امور ضروری سے فراغت کرکے سامان سفر کرنے لگا کیونکہ محرم نے کہا تھا کہ مین کل طرف باغ ثمود کے روانہ ہونگا ادھر محرم بھی خواب مرگ سے مع اپنی دختر بدافتر انصرام جادو کے بیدار ہوا تھا سب کامون سے فراغت کرکے بیرون خیمہ آیا اور حمروت کو طلب کرکے کہا کہ ای حمروت بندوبست چلنے کا کر حمروت نے اسیوقت سب ساحرون سے کہا کہ اپنا انتظام کرو استاد روانہ ہوتے ہین یہ سنکے سب ساحر اٹھ کھڑے ہوے اور کہا کہ ہم سب تیار ہین آپ سفر کرین یہ سنکے حمروت جادو نے کہا کہ مین استاد سے عرض کرآتا ہون اور جاکر محرم سے کہا کہ استاد تشریف لیچلین یہ سنتے ہی محرم اٹھا اور بیرون خیمہ آکر تخت سحر تیار کرکے اسپر سوار ہوا ادھر انصرام جادو نے طاؤس سحر تیار کرکے اسپر سوار ہوئی حمروت جادو و ناشاد جادو و مجرد جادو ہر ایک اژدر سحر تیار کرکے سوار ہوے پھر تو تمام ساحر اپنے اپنے سواریان تیار کرنے لگے تھوڑے عرصے مین سب تیار ہوگئے خیمہ وغیرہ اژدر سحر پر بار کیے گئے یہ سب سامان لیکر طرف ثمود جادو کے روانہ ہوے انکو روانہ رکھا جاتا ہی در

اب حال ثمود کا تحریر ہوتا ہی

یہ جو محرم جادو سے رخصت ہوکر طرف اپنے باغ کے مع اس صندوق و شیشہ کے چلی تھی تخت سحر اڑاے ہوے چلی آتی ہی کسی مقام پر دم نہین لیتی ہی کیونکہ اسکو فراق چترنگ کا بہت ناگوار ہی بدون اسکے اسکو قرار نہین آتا ہی یہ تخت سحر پر سوار تصور مین چترنگ کے چلی آتی ہی یہان چترنگ کا اسکے فراق مین یہ حال ہی کہ ہر وقت آنکھون سے آنسو رواں ہین لب پر آہ و سوزان ہی اسکی مصاحبین خواصین آکر کہتی ہین کہ خداوندا سقدر بیقرار نہون ملکہ تشریف لاتی ہونگی آپ کیون اپنے کو پریشان کرتے ہین وہ کہتا ہی کہ مین کیا کرون میرے دل کو قرار نہین آتا ہی وہ سبکی سب خاموش ہو جاتی ہین آج چوتھا دن ہی کہ اسنے ایک نوالہ نہین کھایا ہی سواے رونے کے کوئی کام نہین ہی آج یہ بہت بیقرار ہی گھڑی گھڑی باغ مین آتا ہی پھر بارہ دری مین جاتا ہی اسکی تو یہ نوبت ہی کہ یہ کسی پہلو قرار نہین لیتا ہی خواصین وغیرہ تسلی دے رہی ہین کہ ملکہ آپکے کام کو تشریف لیگئی ہین آپ کیون بیقرار ہوتے ہین وہ فرصت کرکے تشریف لاتی ہونگی یہ خاموش نہین ہوتا ہی یہ تو اسی حالت مین بیقرار ہی اور اپنے کو ہلاک کیے ڈالتا ہی ادھر وہ اسکے فراق مین بیقرار بصد تیزی چلی آتی ہی چونکہ قریب شام چلی تھی اسقدر دن اور رات اسنے راہ مین بسر کی صبح ہوتے ہوتے یہ قریب اپنے باغ کے پہونچی ابھی آفتاب نہ نکلنے پایا تھا کہ یہ داخل باغ ہوئی ادھر چترنگ بھی بوقت سحر رات بھر کا جاگا ہوا اسکو چار دن ہوے ہین کہ یہ بالکل نہین سویا ہی باغ کی سیر کرنیکو نظر تصور مین ثمود کے اسکو ہر ایک گل خار معلوم ہوتا تھا بیٹھا ہوا کنارے نہر کے اسکے فراق مین رو رہا تھا کہ دفعتہ سناٹا ہوا اور برق چمکی کہ اسنے سر اٹھاکر طرف آسمان کے دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک تخت آسمان سے زمین کی طرف آتا ہی یہ گھبراکے دیکھنے لگا جب وہ تخت بالکل نیچا ہوا تو اسنے دیکھا کہ اسپر ثمود میری معشوقہ بیٹھی ہوئی ہی ایک صندوق اسکے پاس ہی اور دو شیشے ہین ادھر ثمود نے دیکھا کہ میرا معشوق چترنگ نہر کے کنارے بیٹھا ہوا ہی کسی کو یاد کرکے رو رہا ہی یہ جو اسنے دیکھا

تھوڑا تخت کو پیچھے آتا لائی قریب چترنگ کے تخت اُترا جسے تخت اُترا چترنگ دوڑکر تمود کے قریب
پہونچا اُدھر تمود بھی تخت سے بہت جلد اُتری دونون باہم خوب گلے ملے اور رونے چترنگ نے
کہا کہ واہ ملکہ تمنے خوب اپنے فراق مین بیقرار کیا کہ آج کئی دن ہوے ہین کہ کچھ نہ کھایا ہی نہ پیا ہی سوایا
رونون سوائے رونے کے دوسرا کام نہ تھا کوئی دون بیخبر ہوجاتا ہی تمود نے کہا کہ کیون فقرے کرتا ہی مجکو
دھوکا دیتا ہی کسی اور کو فقرہ دے جو تیرے فقرے مین آئے مین کوئی بچہ نہین ہون کہ تیرے فقرے مین
آؤن پھر چترنگ نے کہا کہ ای ملکہ اپنی خواصون سے دریافت کرلو میرے جھوٹ سچ کا حال معلوم ہوجائیگا یہ
جو چترنگ نے کہا تمود نے کہا کہ مین تیرے سامنے کو کہتی تھی کہ تو فقرہ کرتا ہی تیرے چہرے سے ظاہر ہی تجھپر تیری
حالت نخوبی روشن ہی تیرا چہرہ کہتا ہی کہ تو میرے فراق مین بیقرار تھا مین کس سے اپنا حال کہون کہ میرے دل پر کیا گذری
میرے دل کی خبر میرے خداوند پر روشن ہی مین بہت جلد آئی ورنہ ابھی فرصت نہوتی ہین کوئی اپنی ضرورت کو
نہین گنتی تھی بلکہ تمھارے کام کو گنتی تھی تیر جو ہونے والا تھا وہ ہوا اُچلو بارہ دری مین یہ کہکر چترنگ سے
کہا کہ شیشے اٹھالو اُسنے شیشے اُٹھائے تو صندوق کو سحر کے ذریعے سے اٹھایا اور بارہ دری مین لائی کیونکہ
ابھی تک تمام خواصین و مصاحبین سو رہی ہین کوئی کہانتک جاگے اور چترنگ کا ساتھ دے جس سے جسقدر
جاگا گیا جاگی پھر اپنے مقام پر جاکر سو رہی یہ سبب تھا جو خود اٹھاکر لائی دوسرے یہ ابھی ظاہر نہین کرنا تھا
کہ ملکہ صندوق و شیشے لائی ہی جب بارہ دری مین آکر وہ صندوق و شیشے حفاظت سے رکھ لیے اب دونون
باہم ملکر مجھے اپنی تمود نے ساری حالت بیان کی اپنا اُس صحرا مین پہونچنا اور صحرا کی بہار دیکھکر تخت کا اُتارنا اور
ایک درخت سایہ دار کے نیچے اپنا ٹھہرنا پیاس کا بشدت معلوم ہونا تلاش آب مین ایک سمت کو جانا عورتون
سے ملاقات ہونا اُنسے کل حالت کا معلوم ہونا جو کچھ گذرا تھا سب بیان کیا اور کہا کہ اب مجروم نے
آنے کا اقرار کیا ہی کیونکہ اُسنے اپنا مسکن ترک کیا ہی مین اُس سے رخصت ہوکر پہلے چلی آئی ہون وہ بھی کل تک
تشریف لائینگے اب سب کام ہوجائیگا اور تمھارے فراق نے بہت بیقرار کیا تھا چترنگ نے کہا یہی حالت
میری تھی کہ مین بھی بہت بیقرار تھا کسی پہلو قرار نہ آتا تھا جب سے مین نے تمکو دیکھا ہی دل کو قرار آیا ہی تمود نے کہا
کہ سچ ہی کسی شاعر کا شعر ہی شعر ۔ دل را بدل رہ است درین گنبد سپھر ۔ آنرا سوے کینہ کینہ واز سوے مہر مہر
وہان مین بیقرار تھی یہان تم بیتاب تھے خیر ان باتون کو جانے دو اور کچھ باتین کرو یہ سُنکے چترنگ نے تمود کو
گلے سے لگایا اُسکے لب و عارض کے خوب بوسے لیے دوسرے امر کا قصد کیا یہان کب انکار تھا راضی تھی
ادھر تو اس امر مین مصروف ہین اُدھر خواصین اُٹھین منھ ہاتھ دھوکر طرف بارہ دری کے چلین
یہان آکر پردے پڑے ہوے پائے خیال کیا کہ اسوقت چترنگ آرام کر رہا ہی خاموش پلٹ گئین کہ یہ
دونون فراغت کرکے باہر آئے دیکھا کہ تمام خواصین بیدار ہین ملکہ کو دیکھکر سب کی سب دوڑ پڑین اور عرض کرنے لگین کہ
آپنے تو بڑا عرصہ کیا یہان خداوند بیقرار تھے بغیر آپکے تمود نے کہا کہ عرصہ تو نہین ہوا مین تو بہت جلد آئی ہون کوئی پانچ
دن ہوے ہونگے خیر اب تم اپنے اپنے کام مین مصروف ہو وہ سلام کرکے اپنے اپنے کام مین مصروف ہوئین جب وقت
کھانے کا آیا کھانا کھایا دن بھر عیش سے بسر کی رات کو جلسہ نشاط برپا کیا خوب کھانا ہوا قریب دو پہر رات کے
جلسہ برپا رہا جب رات زیادہ آئی یہ دونون جاکر اپنے اپنے مقام پر سو رہے کہ صبح ہوئی سب اُٹھے حسب معمول اپنے اپنے
کام مین مصروف ہوے وہ دن تمام ہوا قریب شام تمود و چترنگ دونون کنارے نہر کے بیٹھے ہوے باہم باتین
کر رہے تھے کہ یکایک مشرق کی طرف سے ایک ابر نمودار ہوا اُسمین برق کی چمک تھی کہ وہ ابر آکر اُس باغ پر قائم
ہوا تمود نے جو اُس ابر کو دیکھا تو سمجھ گئی کہ کسی ساحر کی آمد ہی مگر چترنگ نے تمود سے کہا کہ ملکہ

بارہ دری مین چلو کیونکہ ابر بہت گھر آیا ہی کہین برسنے نہ لگے تمود مسکرائی اور کہا کہ پریشان نہو یہ ابر برسنے والا نہین ہی بلکہ جو امر اس ابر ظاہر ہوگا وہ بعد تھوڑی دیر کے تمپر روشن و جانبگا تم بیٹھے رہو یہ ہی گفتگو ہی کہ یکایک ایک تڑاقہ ہوا اور اُس ابر سے ایک تخت اور ایک طاؤس پیدا ہوا تخت پر تو محروم اور طاؤس پر انصرام تھے جب محروم چلنے لگا تھا تو اُسنے ابر سحر بناکر آسمین اپنے کو پوشیدہ کیا تھا تاکہ کوئی میرے حال سے واقف نہو یہ وہ ہی ابر تھا جو کہان آکر قائم ہوا تھا بس اُس ابر سے محروم و انصرام پیدا ہوے تمود نے جو انکو دیکھا چترنگ سے کہا کہ خوش ہو محروم جادو تشریف لائے ہین یہ ابر انکی آمد کا ہی دیکھو وہ تخت پر سوار ابر سے ظاہر ہوے ہین یہ سنکے چترنگ نے سر اٹھا کر جو دیکھا تو ایک ساحر کو دیکھا کہ بہت بڑا ایک تخت پر سوار اُسکے برابر ایک ساحرہ طاؤس پر سوار بالائے ہوا سے طرف زمین کے چلے آتے ہین یہ دیکھکر چترنگ محروم کی صورت سے ڈر گیا اور مارے خوف کے آنکھین بند کرلین کہ ایسی صورت کون دیکھے ادھر وہ دونون زمین پر آئے تمود نے اٹھکر تعظیم کی چترنگ بھی آٹھ کھڑا ہوا تو ساحر آنے لگے حمروت دناشاد و مجرود وغیرہ و دیگر محروم کے شاگرد ادھر تمود محروم و انصرام حمروت دناشاد و مجرود کو لیکر بڑی عزت سے بارہ دری مین لائی جسنے محروم کی صورت دیکھی وہ ڈر گیا ہر ایک صورت تمود کی ملازم ہمارے خوف کے کانپنے لگی تمود نے محروم کو اوپر مسند پر بٹھایا برابر اُسکے انصرام اُسکی دختر بیٹھی سامنے خود بیٹھی اور چترنگ کو ایک پہلو مین محروم کے جگہ دی حمروت وغیرہ روبرو بیٹھے اُدھر تمام باغ ساحرون سے مملو ہوگیا کہ اتنے عرصے مین رات ہوگئی محروم نے کہا کہ ای تمود تیرے باغ مین کیا شراب نہین ہی تمود جادو نے جواب دیا کہ سب چیزین حاضر ہوتی ہین یہ کہکر اپنی خواصون کو حکم دیا کہ شراب وغیرہ حاضر کرو اُسیوقت کشتیان شراب کی حاضر کی گئین دور شراب ہونے لگا جام بے اندیشہ انجام گردش مین آیا جب خوب نشہ ہولیا تو تمود نے کہا کہ ای اُستاد یہ ہی ہین زمرد ثانی کے فرزند جو آپکے پہلو مین بیٹھے ہین انھین کا نام چترنگ ہی انھین کے لیے سامان خدائی درکار ہی یہ جو تمود نے کہا محروم نے چترنگ کی طرف دیکھا اور انصرام نے بھی دیکھا محروم نے کہا کہ ضرور انکو لازم ہی کہ یہ دعوۂ خدائی کرین کیونکہ انکے تو باپ دادا خدا ہوتے آئے ہین مین انتظام کرتا ہون کل سے بندوبست کرونگا آج تو تھکا ہوا راہ کا ہون تمود نے کہا کہ بہت خوب اتو سوائے آپکے اور کون ہی جو اس کام کو سرانجام دیگا بعد اس تقریر کے اور گفتگو ہونے لگی یہانتک کہ ہر ایک کو خوب نشہ ہوا اور مست ہوکے جھومنے لگا اُدھر تمود کے نوکرون نے اُن سب ساحرون کو مقام قیام کرنے کی خاطر سے ہر ایک بستر لگاکر آرام سے بٹھایا ادھر برائے انصرام و محروم و حمروت و ناشاد و مجرود بھی مقام آراستہ کیے گئے تھے جب خوب نشہ ہولیا تو ہر ایک اُٹھ اُٹھکر جو مقام جسکے لیے آراستہ ہوا تھا ہمراہ تمود کی خواصون کے اُس مقام پر گیا وہ خواص بھونچال کی طرح آئی یہ سو رہا نصف رات تو شرابخواری مین گذری تھی اور نصف ہر ایک کو خواب مرگ مین بسر ہوئی کہ سحر ہوئی ہر ایک اٹھا تمود و چترنگ بھی اٹھکر بارہ دری مین آئے محروم بھی آیا حمروت و ناشاد و انصرام بھی آئے جب سب جمع ہوے اب رائے ہونے لگی کہ کیا تدبیر کیجائے کیا کیا بندوبست کیا جائے کن کن اشیاء کی ضرورت ہی تمود اور ہر ایک نے کہا کہ ای اُستاد یہ تو آپ ہی کو معلوم ہوگا اور جو کچھ بندوبست ہوگا وہ آپ سے ہوگا ہم کیا عرض کرین جو کام آپ ہم سبکے سپرد کرینگے اُسکو ہم بجا لانیکے آسمین کوشش کرینگے قصور نہ کرینگے یہ سنکے محروم نے کہا کہ مین قبل سے واقف تھا ای تمود وہ شیشے کہان ہین وہ صندوق جلد لاؤ جو مین نے تمکو دیا تھا کہ اُسکو

لیجاؤ اپنے باغ مین وہ تمہارے آئین تھیں لہذا اُسکو جلد لاؤ کیونکہ اُنمین چند چیزین ایسی ہین کہ مین اُس سے
کلام لونگا یہ جو کہا تھا تو وہ صندوق اور شیشے اُٹھا لائی مخروم نے چترنگ سے کہا کہ اب آپ یہ کرین
کہ اِن شیشون کے پانی سے غسل کرین یہ سُنکے چترنگ نے وہ شیشے اُٹھا لیے اور بیرون بارہ دری
آکر اُس سے غسل کیا اُس سے یہ بات پیدا ہوئی کہ تمام چہرہ اُسکا روشن ہو گیا اور بدن مثل نقرۂ خالص
کے چمکنے لگا اور ایک نور ایسا ظاہر ہوا کہ نگاہ نہ کام کرتی تھی غسل کرکے بارہ دری مین آیا جو کوئی دیکھتا ہی کہ یہ
ہی چترنگ ہی کیونکہ وہ پانی دمیدۂ سحر تھا اُسکا اثر یہ ہی تھا کہ جو کوئی غسل کرے اُسکی یہ ہی حالت
پیدا ہوا تھوڑے عرصے مین پھر مخروم نے وہ صندوق کھولا اُسمین سے ایک تاج نکالا اور ایک دست بقچہ پوشاک
کا اور گلدستہ پھولون کا اور ایک چترزرہ پوشاک چترنگ کو پہنائی اور تاج سر پر رکھا اور گلدستہ روبرو رکھا
اور کہا کہ جب تک یہ تاج سر پر رہیگا اور یہ پوشاک جسم مین ہر ایک آپکو سجدہ کریگا مگر آپکو لازم یہ ہی کہ آپ
یہ حکم فرمائین کہ مین اُسوقت تک سجدہ نہ لونگا جب تک تمام خدا پرستون سے دنیا کو نہ پاک کرلونگا مین ایک
مرتبہ تمام اہل دنیا سے سجدہ کراؤنگا اگر تم لوگون نے کیا تو کیا کیونکہ تم تو میرے تابع حکم ہو اور مجکو خداوند اپنا
خیال کرتے ہو جو کوئی آئے اُس سے یہ ہی فرمائیگا اور یہ فرمائیگا کہ تم لوگ اُسوقت تک زمرد میرے پدر
بزرگوار کی تصویر کو سجدہ کرو جب تک مین اپنے سجدے کا حکم دون ثمود نے کہا کہ اُستاد اِسمین کیا امر ہی جبکہ
آپنے ایسی پوشاک اور تاج پہنایا کہ جو کوئی دیکھے سجدہ کرے پھر کیون سجدے کو منع کیا جاے مخروم
نے کہا کہ تم اُس امر کو نہین سمجھتین کہ اسمین کیا بھید ہی وہ یہ امر ہی کہ جو کوئی خدا بنا اُسنے سجدہ کرنے کا
حکم دیا مثل لقا و زمرد کے اور زبرجد شاہ و فرعون شاہ کے فی زمانہ ازرنگ و برجیس
کہ یہ سب سجدے کا حکم دیتے ہین لوگ انکو سجدہ کرتے ہین زبرجد شاہ کے تاج مین لعل تھا کہ جسکے سبب
سے لوگ سجدہ کرتے تھے اسی طرح سے کوئی سحر کی چیز فرعون کے پاس بھی تھی کہ جس چیز سے مسحور ہو کر لوگ
سجدہ کرتے تھے لقا و زمرد کو لوگ اپنی طبیعت سے سجدہ کرتے تھے لہذا مین نے اُس سبب سے منع کیا ہی
کہ لوگ آپکو بھی مثل ازرنگ و برجیس کے تصور کرینگے ازرنگ کو جو سجدہ کیا جاتا ہی اُسکا سبب
یہ ہی کہ لوگ اُسکو زمرد کا فرزند خیال کرتے ہین اور یہ تصور کرتے ہین کہ جب اُنکے باپ خدا تھے تو یہ ضرور خدا
ہونگے کیونکہ خاندان مین اُنکے خدائی آئی ہی اور برجیس کو جو لوگ سجدہ کرتے ہین اُسکے پاس بھی کوئی چیز ایسی ہی
کہ مسحور ہو کر سجدہ کرتے ہین میرے نزدیک یہ نئی بات ہی کہ چترنگ اپنے سجدہ کو منع کرین اور یہ جو گلدستہ ہی
اُسکی خاصیت یہ ہی کہ جہان اُسکو کسی نے دیکھا تو اُسکا مسحور ہو گیا پھر اطاعت سے سر نہ پھیریگا دوسرا امر
یہ ہی کہ جہان اُسکے تاج پر نظر پڑی وہ سجدے کو خم ہوا اور گلدستہ پر نگاہ پڑی مطیع تو ہوا مگر سجدے
سے باز رہا اس سبب سے یہ مین نے حکم دیا کہ یہ ہر ایک کو سجدے سے منع کرین تاکہ سب پر ظاہر ہو رہے
کہ اُنکو خود مقصود نہین ہی کہ کوئی اُنکو سجدہ کرے بلکہ یہ مدنظر ہی کہ کوئی سجدہ نہ کرین ثمود نے کہا کہ یہ رائے آپکی بہت
ٹھیک ہی چترنگ سے کہا کہ یہ گلدستہ اُسوقت تک آپکے روبرو رہے جب تک آپ دربار مین
تشریف رکھتے ہون خواہ کہین سوار ہو کر گئے اور جب محل مین تشریف لائیے کہین حفاظت سے
رکھوا دیا جایا کرے پھر کہا کہ یہ پوشاک بھی اُسوقت کے لیے ہی جب دربار مین جائیے یا سوار ہو جیسے اُسکے بعد
دوسری پوشاک زیب تن فرمائیے یہ پوشاک بھی حفاظت سے رکھی جائے ثمود نے کہا کہ اُسکی تدبیر بتائیے
کہان رکھی جاے مخروم نے کہا کہ مین اُسکا بھی بندوبست کرلونگا اُسکے بعد کہا کہ اب آپ یہ فرمائین کہ کچھ لشکر بھی
آپکے پاس ہی چترنگ نے کہا میرے پاس تو لشکر نہین ہی مگر یہان جو میرا مددگار ہی اور جسنے مجکو پرورش کیا ہی وہ ملک شاہ

ہی اُسکے پاس لشکر ہی محروم نے کہا کہ یہ تو مجکو بھی معلوم ہی مگر آپکے پاس بھی کچھ سپاہ ہی چترنگ نے کہا میرے پاس نہین ہی تب محروم نے کہا کہ ای نمرود یہ کیونکر تیرے باغ مین آئے ہین نمرود نے کہا کہ اُسدن تو آپنے ساری حالت مجھ سے بیان فرمائی تھی آپ کیا فراموش کرگئے ہین محروم نے کہا ہان یاد آگئی ای چترنگ اب کل ہم آپکو شداد کے دربار مین بیونجا دینگے آپکو لازم ہی کہ آپ یہ ظاہر کرین مین خداوند ہون دیکھو مجکو میرے پدر بزرگوار نے آسمان پر طلب فرمایا تھا یہ جامۂ خدائی و تاج خدائی مرحمت کیا اور فرمایا کہ تو خدا ہی اور سب تیرے بندے ہین بس آج سے لوگ میری پرستش کرین مذہب چترنگی اختیار کرین مگر ابھی مجکو سجدہ نہ کرین جب تک مین خدا پرستون کو غارت نہ کرونگا اُسوقت تک کسی سے سجدہ نہ لونگا بس میرا یہی عہدہ ہی کہ میری اطاعت کرو مجکو اپنا خدا تصور کرو کوئی سجدہ نہ کرنے سے خدائی نہین جاتی رہتی ہی بس جب آپ یہ فرمائینگے تو لوگ آپکی خدائی کو مان لینگے اور اطاعت کرینگے اپنے نام کا آپ سکہ جاری فرمائین تمام شہر پر اپنا حکم جاری کرین شداد کو اپنا نائب کرین وہ بطور نائب کے کام کرے فوج ملازم رکھین ایک تخت اس قسم کا تیار کرائین یہ جو مین نقشہ دیتا ہون یہ کہکر ایک نقشہ نکالکر دیا نمرود نے کہا کہ اسی قسم کا ایک نقشہ اور نکلا تھا یقین ہی کہ تخت تیار ہوگا کیونکہ مین نے انکی مان سے کہہ دیا تھا محروم نے کہا کہ آپ یہ بھی دربار مین تخت پر بیٹھکر فرمائیے گا کہ آسمان پر سے میری مدد کے لیے فرشتے آئینگے آج سہ پہر کو اُنکی سپاہ آئیگی اُنکے افسر کا نام ناشاد فرشتہ ہی مین پتلہاے سحر تیار کرکے اُنکو سحر سے صورت انسان بناکر تمام سامان جنگ سے آراستہ کرونگا ای نمرود تم لوگ ہمراہ ضرور جانا مین ایک ابر سحر بناکر اُسکو اُنکے محل پر قائم کرکے مین تین دن قیام کرونگا اُنکو لازم ہی کہ یہ اہل دربار سے کہین کہ جسکو شک ہو میری خدائی مین وہ میری قدرت دیکھے مجھ سے طلب کرے دیکھو مین اُسکو اسی مقام پر بیٹھے بیٹھے دیتا ہون یا نہین بس جو شخص ان سے جو چیز طلب کرے یہ یہ کہکر ہاتھ کو اپنے بلند کرین کہ ای فرشتۂ قدرت فلان چیز فلان شخص طلب کرتا ہی بہشت سے لے تو آ ادھر انکا ہاتھ بلند ہوگا اُدھر وہ چیز اُنکے ہاتھ مین آجائیگی اسی طور سے یہ جس کام کو چاہینگے وہ ہو جائیگا کیونکہ ہم تو مع حمروت و انصرام و مجرود کے ہر وقت انکی خبر لیا کرینگے اور سبکی نظرون سے پوشیدہ ہونگے جب یہ کہین سوار ہوکر جایا کرینگے وہ ابر انکے سر پر سایہ فگن ہوگا اُس سے ہزارون جانور پیدا ہوا کرینگے وہ اِنپر سایہ کرینگے ایک گنبد اُس طور کا جیسا کہ تونے میدان جلوہ گاہ مین دیکھا تھا انکی سواری کے لیے تیار کیا جائیگا وہ گنبد اُسی ساحرون کے لشکر کے ہمراہ آئیگا تم جب سوار ہونا اُسی گنبد مین سوار ہونا دربار مین جب تخت پر بیٹھنا تو اس گلدستے کو روبرو رکھ لینا اور جب سوار ہونا تو گنبد کے در پر رکھنا مگر روبرو اپنے رکھنا بلکہ ضرور رکھنا بھی نہ بھولا کریگا اسکا مین خود بندوبست کرونگا یہ کہکر محروم نے خود چترنگ کو نذر دی اور کہا کہ خدائی مبارک اُسکے بعد انصرام سے نذر دلوائی پھر تو حمروت و ناشاد و مجرود نے نذر دی اب چترنگ کو سب خداوند کہنے لگے یہان تو یہ کارروائی ہوئی اُسکے بعد محروم اپنا سحر درست کرنے لگا نمرود کو جو کچھ سحر سے تیار کرنا تھا وہ اُسکا بندوبست کرنے لگی حمروت اپنا سحر کرنے لگا کیونکہ محروم نے اُس سے کہا تھا کہ تو میرا شریک رہنا انصرام بھی اپنے باپ کی شریک ہوئی محروم نے ابر سحر تیار کیا انصرام نے اُسکے اوپر سحر کیا کہ اُس سے موتی برسنے لگے اور جانور پیدا ہونے لگے حمروت نے گنبد سحر تیار کیا مجرود نے پتلہاے سحر تیار کیے وہ قریب ایک لاکھ کے تھے اُسنے کیا کیا کہ کاغذ کے پتلے مقراض سے کاٹ کر اور جھاڑو کے تنکون کے تیر کمانین تیار کین کاغذ کی تلوارین کاٹین اور سپرین ان سب کو رنگین لکھا اور سحر کرکے کالا دانہ و ماش جو ماے وہ سبکے سب صورت انسانی پر ہو گئے انکو اُسنے وہ ہتھیار

دیے کہ تم انکو لگاؤ اُن سب نے وہ تیاریاں لگائے قریب ایک لاکھ کے یہ لشکر تیار کیا ان سب کو اسی تدبیر مین
دو دن تمام ہوا **نمرود** نے ایک تختی تیار کی وہ گلے مین **چترنگ** کے ڈالی اسی تدبیر مین رات ہوگئی سب
اپنا اپنا بندوبست کرکے بارہ دری مین آئے یہان جلسہ آراستہ ہوا **چترنگ** کو مسند پر بٹھایا اور سب گرد بیٹھے
جام شراب گردش مین آیا ارباب نشاط حاضر ہوے گانا ہونے لگا یہان تو جلسہ آراستہ ہوا اُدھر کا حال سنیے
کہ **شداد** کے دربار مین زرگر تخت بنا کر لائے یہ وہ دن ہی کہ اسنے بنام **نمرود** **فیل پیکر** نامہ روانہ کیا ہی
اور خود دربار کیا ہی **مرید تیغ زن** بھی دربار مین آیا ہی کہ زرگر تخت لیکر آئے وہ تخت اسطور کا تھا کہ
پہلے ایک تخت تھا اُسپر سات زینے اُس تخت پر بنے ہوے تھے بعد اُنکے ایک نغری سہ دری تھی اُسکے اوپر
ایک چتر لگا ہوا تھا اُس سہ دری مین ایک تخت آراستہ تھا برابر اُس تخت کے چار کرسیان آراستہ تھین
اور ایک کرسی روبرو تخت کے تھی اور اُس تخت پر سپر یہ سہ دری واقع ہوئی تھی اُسپر آٹھ دنگل آراستہ
تھے وہ تخت اس طریقے کا تھا اور یہ ہی نقشہ بنا کر **نمرود** نے دیا تھا اور **نمرود** کو اسی طور یہ نقشہ محروم نے
دیا تھا جب یہان یہ تخت آچکا تو **شداد** نے اُس تخت کو وسط ایوان مین آراستہ کیا اور اپنا تخت اُسکے برابر
بچھا لیا اب دربار کا اور ہی رنگ ہوگیا اُدھر تو دربار مین یہ حالت تھی اُدھر وہ وزیر نامہ لیکر جو
طرف قلعہ **نمرود** یہ کے روانہ ہوا تھا قریب قلعہ کے پہونچا وہان **نمرود** **فیل پیکر** اپنے لشکر مین بیٹھا ہوا ہی
اُسنے قریب ایک لاکھ کے لشکر جمع کیا ہی اُسکے افسر اُسکے پاس موجود ہین اُسکا تقدیر یہ ہی کہ اب میرے پاس
سپاہ ہوگئی ہی اب مین طرف شہر **گلریز** کے لشکر کشی کرکے چلون اور اُس شہر کو اپنے قبضے مین کرون
یہ اس فکر مین ہی کہ وزیر **شداد** اُسکے قلعے مین داخل ہوا قلعہ کی سیر کرتا ہوا در ایوان پر پہونچا ایک
چوبدار در دولت پر کھڑا تھا اُسنے اُس چوبدار سے کہا کہ ای چوبدار خبر کرو کہ وزیر **شداد**
حاکم شہر **نیرنگ** نامہ لیکر آیا ہی باریابی چاہتا ہی یہ سُنکے وہ چوبدار گیا اور جاکر **نمرود** **فیل پیکر**
سے جاکر عرض کیا کہ وزیر **شداد** نامہ لیکر آپکے در دولت پر آیا ہی باریابی چاہتا ہی
یہ سُنکے اُسنے حکم دیا کہ اُس سے کہو تمکو طلب کیا ہی یہ سُنکے وہ چوبدار باہر آیا اور وزیر
سے کہا کہ آپ کو طلب کیا ہی وزیر یہ سُنکے اُسیوقت اندر چلا مجرا گاہ سے مجرا بجا لایا
نمرود نے مجرا لیکر حکم دیا کہ کرسی پر بیٹھو جاؤ وزیر نے دیکھا کہ ایک کرسی روبرو تخت کے
آراستہ ہی یہ اُس کرسی پر بیٹھ گیا اب جو دربار کو دیکھا تو تمام دربار کو پہلوانون سے مملو
پایا ہر ایک اُنمین رستم وقت سہراب زمانہ معلوم ہوتا تھا اور **نمرود** ایک دنگل مرصع پر
بصد شوکت متمکن تھا اُسکے چہرے سے شان و شوکت پیدا تھی وزیر یہ دیکھکر دنگ ہوگیا
کہ **نمرود** نے وزیر سے کہا کہ آپ کسکا نامہ لیکر تشریف لائے ہین وزیر نے جواب دیا کہ
مین نامہ **شداد** حاکم شہر **نیرنگ** کا لیکر آیا ہون **نمرود** نے کہا کہ کون **شداد** مین نے
تو آج تک یہ نام کبھی نہ سُنا تھا یہ مجکو معلوم تھا کہ اس قلعہ کے قریب و جوار مین کئی ملک
ہین ایک کا نام **گلریز** ہی وہان کا حاکم **گلریز شاہ** ہی ایک ملک کا نام **گلزار** یہ وہان کا حاکم
گلزار شاہ ایک ملک نام احرامیہ وہان کا حاکم **احرام شاہ** ہی ایک کا نام احترامیہ ہی
وہان کا حاکم **احترام شاہ** ہی یہ سب ملک میرے سُنے ہوے ہین یہ نیا ملک کیسے ظاہر ہوا کہ
جسکا نام آج تک مین نے نہین سنا اور نہ کوئی اُس سمت کو آیا سوا اے تمہارے حبیب
یہ بیان کرو کہ اس تمہ مین کیا تحریر ہی وزیر نے کہا اے پہلوان جہان یہان سے قریب

کوئی چار پانچ کوس پر ایک شہر واقع ہوا ہی یہ صحرا اُسی شہر کے قلمرو مین ہی اور تم اُسی بادشاہ کی رعایا ہو جو کہ نیرنگ مشہور ہی یہ سُنکے نمرود نے کہا کہ اب معلوم ہوا بھلا یہ تو بیان کرو اُس بادشاہ نے تجکو کیون نامہ تحریر کیا ہی وزیر نے کہا کہ اس نامے کے تحریر کرنے کا یہ سبب ہی کہ ایک پہلوان ارزنگ کا خط منشور لیکر آیا ہی اُس خط منشور پر یہ چاہتا ہی کہ مہر کیجاے کہ ہمارے ملک مین کوئی پہلوان ایسا نہین ہی کہ جو تم سے مقابلہ کرے اور مذہب ارزنگ قبول کرو زمرد کی تصویر کو سجدہ نہ کرو بلکہ ارزنگ کی تصویر کو سجدہ کرو کیونکہ یہ اُنکے فرزند ہین اور اب یہ خداوند ہین اور اگر ایسا نہ کروگے تو مین مقابلہ کرونگا اور خداوند سے فریاد کرونگا وہ تمپر اپنا عذاب نازل کرینگے اگر کوئی پہلوان ہو تو وہ مجھ سے مقابلہ کرے اور اگر وہ مجکو زیر کرلے تو مین اُسکی اطاعت کرون اگر مین زیر کرلون تو وہ میری اطاعت کرے حاکم شہر اُس خط منشور پر یہ مضمون تحریر کردے کہ ہمارے پہلوان نے پہلوان قدرت سے مقابلہ کیا تھا اُسکو پہلوان قدرت نے زیر کیا اب کوئی نہین ہی جو مقابلہ کرے بس ہمنے اطاعت کی اور مذہب ارزنگی قبول کیا یہ خط منشور اُسکے پاس ہی وہ مہر کراتا پھرتا ہی لہذا پہلا ملک اُسکو نیرنگ ملا ہی اگر یہان کسی نے اُس سے مقابلہ نہ کیا اور خط منشور پر مہر کردی گئی تو تمام ملکون کی ناک کٹجائیگی کیونکہ یہ امر کہنے کو ہوگا کہ کوئی ایسا نہین تھا کہ مقابلہ کرتا اس سبب سے بادشاہ نے نامہ یہ کیا ہی اُنکو کیونکہ اُنکے ملک مین کوئی ایسا پہلوان نہین ہی کہ اُس سے مقابلہ کرے وہ بہت زبردست پہلوان ہی اُنکی جوانمردی اور دلاوری کی شہرت سُنی گئی ہی بس بادشاہ نے یہ خیال کیا کہ اگر مہر کردی گئی تو بڑی خرابی ہوئی لہذا اگر آپ مدد کرین تو سبکی ناک رہجاے یہ سُنکے نمرود فیل پیکر نے کہا کہ یہ سبب ہی آج تک کبھی شداد نے ہماری خبر نہ لی اب جو ضرورت پڑی ہی تو نامہ لکھا ہی لاؤ مین نامہ تو دیکھون یہ سُنکے وزیر نے نامہ نکالکر نمرود کے ہاتھ مین دیا نمرود نے نامہ لیکر لفاد چاک کرکے پڑھا وہی مضمون تھا جو کہ قبل مین تحریر ہوچکا ہی مضمون نامہ پڑھکر نمرود لشکر بادو رائے حاضرین سے کہا کہ کیا خوب شداد ہمکو تحریر کرتے ہین کہ ہم سپہ سالاری دینگے لو اور سنو ہمکو لالچ دیتے ہین ہم لالچ مین آکر اُنکی اطاعت کرین گو اُنکا یہ تحریر کرنا کہ تمہارے سبب سے تمام ملکون کی ناک کٹجائیگی بہت ٹھیک ہی مگر یہ جو اُنھون نے تحریر کیا ہی کہ مین سپہ سالاری دونگا اگر یہ نہ تحریر کرتے تو مین ضرور اُنکی مدد کرتا اب جو مدد کرونگا تو لوگ یہ کہینگے کہ لالچ مین آکر مدد کی مگر یہ امر ضرور ہی کہ یہ اُنکا تحریر کرنا کہ سبکی ناک کٹجائیگی تو مین کیا کرون میرا خود قصد ہی کہ مین ملک گیری کرون مین نے یہ قصد کیا تھا کہ بادشاہ گلریز کو اپنا شریک کرکے اُسکو لشکر کا بادشاہ کرونگا خود سپہ سالار ہونگا اور تمام ملکون مین اُسکی حکومت نشر اد ونگا پہلے اُس سے مقابلہ کرونگا گلریز شاہ کو زیر کرکے اُسکے ملک پر قبضہ کرکے یہ تدبیر کرتا اور کرونگا یہ سُنکے وزیر نے کہا کہ ای پہلوان جہان میری آپ دو باتین سماعت فرمالین مین جو کچھ عرض کرون اُسکو سماعت کرین قبول کرنے نہ کرنے کا آپکو اختیار ہی نمرود نے کہا کہ بیان کرو وزیر نے کہا کہ یہ جو آپنے ارشاد کیا کہ اگر وہ یہ نہ تحریر کرتے کہ مین سپہ سالاری دونگا تو مین ضرور مدد کرتا اُنکو بالکل اِس امر سے آگاہی نہ تھی کہ آپ خود حاکم ہین اور خزانہ وغیرہ رکھتے ہین ورنہ وہ کبھی نہ تحریر کرتے اور یہ کوئی امر غصہ کرنے اور اس امر کو نہین منع کرتا ہی کہ آپ اُنکی مدد نہ کرین آپنے اکثر اخبار مین دیکھا ہوگا کہ بندھور زمالک و دیگر سردار جو کہ حمزہ کی اطاعت کرتے تھے خود صاحب ملک و مال تھے سیکڑون ملک اُنکے قبضے مین تھے مگر سپہ سالاری لشکر حمزہ

کی قبول کی اس امر سے اُنکی اور عزت افزائی ہوئی یہ امر تو اُنکی رضامندی پر موقوف ہی اگر آپ راضی ہونگے
تو خیر ورنہ آپ اُسکو زیر کے اپنے قلعے کی جانب چلے آئیے گا دوسرا یہ امر ہی کہ جب اُنکو یہ منظور تھا کہ مین
گلریز شاہ کو اپنا بادشاہ کردن اور خود سپہ سالار رہون تو وہ ہی امر تو یہان بھی ہی بلکہ اُس سے بہتر ہی کیونکہ
وہ ملک آپکے قلعے سے بہت دور ہی اور کوئی آپ سے تعلق نہین ہی بہ نسبت شہر نیرنگ کے اس بادشاہ کی آپکو
زیادہ خاطر کرنا زیبا ہی نہ کہ اُسکی کہ جسکے قلمرو سے آپکو کچھ تعلق نہین ہی جو حق شداد کا آپ پر ہی وہ گلریز شاہ
کا نہین ہی تیسرا یہ امر ہی کہ شہر نیرنگ مین اب یہ امر ہونے والا ہی کہ خاص زمرد ثانی کا فرزند خداوند ہوگا
وہ آج کل بالاے آسمان اپنے باپ کے پاس براے طلب خدائی گیا ہی اُسکو خود خداوند لقا و زمرد نے
طلب کیا ہی اب اُنکی خدائی ہوگی یہ کتنا بڑا شرف شہر نیرنگ کو ہونے والا ہی ایسے ملک کے بادشاہ کی مدد کرنا
لازم ہی یہ جو وزیر نے کہا تو نمرود نے کہا کہ یہ کیا جملہ تمنے بیان کیا پھر صاف طور سے کہو وزیر نے ابتدا سے
آنا جمود زوجۂ زمرد کا اور عاشق ہونا شداد اور اپنے باغ مین لیجانا شداد کا اُسکو اپنے ہمراہ لیکر آنا اور
نیرنگ کا پیدا ہونا اُسکا پرورش ہونا یہانتک کہ جوان ہونا اُسکا پھر یہ سُنکے کہ مین فرزند ہون زمرد ثانی کا
جو کہ خداوند تھے اور خدائی کا اُنکو دعوی تھا اور وہ خدا تھے اُسوقت سے اُنکو یہ فکر ہوئی کہ مین خدائی
کردن کیونکہ فرزند خدا ہون خدائی مجکو سونجتی ہی بس اسی فکر و تردد مین تھے کہ ایک دن جو شکار
کو گئے بوقت سحر جو براے شکار نکلے تو وہ چلے جاتے تھے کہ اُنکو کوئی مرکب پر سے اُٹھائے گیا اور یہ صدا
آئی کہ تم لوٹ جاؤ اپنے شہر کو ہم اپنے فرزند کو لیے جاتے ہین اسکو علم خدائی جائہ خدائی دینگے چنانچہ
وہ خواب بھی اسی قسم کا دیکھ چکے تھے اُنکے والد نے کہا تھا خواب مین آکر کہ مین کل صبح کو تمکو اپنے
پاس آسمان پر براے تعلیم علم خدائی طلب کرونگا تم اپنے ہمراہیون سے کہنا کہ وہ چلے جائین
فکر نہ کرین چنانچہ وہ جب سے آسمان پر گئے ہوے ہین اب جب وہ تشریف لائینگے تو خدا ہوکر آئینگے اُنکی
خدائی ہوگی اُنکی لوگ بندگی کرینگے یہ سُنکے نمرود نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ امر ہی اگر یہ بات ہی تو
مین چلتا ہون تم قیام کرو پرسون مین ضرور روانہ ہونگا تمنے یہ بات طریقے کی کہی کہ گلریز شاہ سے یہ بہتر
ہین اُنکو اپنے لشکر کا بادشاہ کرونگا قبضہ تمام ملکون پر کرادونگا مین یہ قصد کر چکا تھا کہ خدا پر سنون سے
بھی مقابلہ کرونگا بس اب میری راے اس امر پر جم گئی کہ مین ضرور شداد کی مدد کرون گو یہ امر بہت
ناگوار گذرا تھا کہ مین تمکو اپنے لشکر کی سپہ سالاری دونگا کس سبب سے گذرا تھا کہ مین خود نخوت
رکھتا تھا اور رکھتا ہون یہ ہی سبب ناگواری کا تھا کہ مجکو نقیر تصور کیا ہی مگر تمنے خوب تقریر کرکے میرے دل کو
اس امر سے پھیر دیا یہ سُنکے وزیر نے کہا کہ خداوند زمرد آپکی عمر مین ترقی دین کہ آپنے میرے کہنے پر عمل کیا
مین نے کوئی امر خلاف نہین عرض کیا ضرور اُنکا حق آپ پر ہی اور آپکا حق اُنپر ہی آپ اُنکے ملک کے قریب
رہتے ہین اور وہ آپکے قلعہ کے سایہ مین اگر آپ یہان نہ رہتے ہوتے تو وہ کیون آپکو یہ امر تحریر کرتے
اور اپنی مدد کو طلب کرتے اسکا یہ سبب تھا کہ اُنھون نے آپکو اپنا تصور کیا تو یہ آپکو تحریر کیا اور آپنے اور
بادشاہ بھی تو ہین جنکے آپنے نام لیے جسکو چاہتے براے مدد طلب کرتے یہ امر خوش ہونے کا ہی
نہ کہ ناراض ہونے کا ہی نمرود نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو مین ضرور چلونگا ایسی چاپلوسی کی کہ
نمرود راضی ہوگیا اُسنے حکم دیا کہ انکو بلا کر ایک مقام نفیس پر اُتارو اور اُنکی دعوت کرو اور سامان
سفر درست کرو پرسون ہم یہان سے کوچ کرینگے یہ جو حکم دیا کہ سب سامان درست کرو
یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سے سامان درست ہونے لگا وزیر کو لاکر ایک مکان مین اُتارا

اسکی دعوت کرنے کا سامان کیا بڑے سامان سے دعوت کی دوسرے دن پھر نمرود نے دربار کیا وزیر آیا بڑی دیر تک دربار آراستہ رہا جب دربار کے برخاست کا وقت آیا ہر ایک اپنے اپنے مقام کو جانے لگے اسوقت نمرود نے حکم دیا کہ کل ہم کوچ کرینگے تم لوگ سب صبح سے تیار رہنا یہ سنکے سرایک نے عرض کیا بہت خوب یہان تک وہ دن تمام ہوا رات آئی رات کٹی صبح کو تمام افسر مسلح و مکمل ہو کر آئے لشکر تیار ہوا خیمے وغیرہ نکالے گئے اونٹون پر بار ہوے سب سامان سفر درست ہو گیا وزیر بھی تیار ہو کر آیا اس عرصے مین نمرود بھی محل سے برآمد ہوا مگر مسلح اسیوقت نکل کر اپنے فرزند نمرود کو حاکم قلعہ کیا اور مع ایک لاکھ لشکر کے ہمراہ وزیر کے طرف شہر نیرنگ کے روانہ ہوا کہ انکا ذکر آئندہ ہوگا اب حال پھر شہر نیرنگ کا تحریر کیا جاتا ہے

کچھ حال شہر نیرنگ و جمود کا سماعت فرمایئے

کہ جب تخت تیار ہو کر آیا اور وہ دربار مین بچھایا گیا یہان تک کہ شداد نے دربار برخاست کیا محل مین آیا جمود سے بیان کیا کہ تخت آگیا ہے مگر ابھی تک آپکے فرزند نہین تشریف لائے آسمان پر سے اتنی مدت زمانہ گذرا ہے یہ سنکے جمود نے کہا کہ ای شداد کیا کہون مین خود اس فکر مین ہون کہ کیا سبب ہے وہ دن تمام ہوا رات آئی ہر ایک اپنے اپنے مقام پر جا کر سو رہا شداد اپنی خوابگاہ مین گیا جمود اپنی خوابگاہ مین گئی کہ بیٹھے بیٹھے اسکا دل گھبرایا اور بہت پریشان ہوئی خیال آیا کہ نہ معلوم کیا سبب ہے جو ابھی تک جترنگ نہین آیا ہے چلو آج چلکر دیکھین کہ کیا بندوبست ہوا یہ خیال کر کے جمود نے تمام اپنے کو اسباب سحر سے درست کیا اور کچھ بڑھا کر تمام خواصین سو گئین یہ کمرے سے باہر آئی یہ پرواز پیدا کر کے اڑ کر طرف باغ ثمود کے روانہ ہوئی یہ وہ دن ہے کہ وہان جلسہ آراستہ ہے اور ہر ایک اپنا اپنا سحر تیار کر چکا ہے ثمود نے تخنی سحر تیار کر کے جترنگ کے گلے مین ڈالدی ہے جلسہ آراستہ ہے سب خوش خوش بیٹھے ہین شرابخواری ہو رہی ہے کہ جمود آکر پہونچی اب جو باغ مین آئی ہے کیا دیکھتی ہے کہ تمام باغ ساحرون سے بھرا ہوا ہے ایک ایک انمین اپنے وقت کا زبردست ہے سامری جمشید معلوم ہوتا ہے یہ جو اسنے دیکھا تو اپنے کو پوشیدہ کیا اور بارہ دری مین آئی یہان آکر دیکھا کہ جترنگ تو تاج سر پر رکھے ہوے بیٹھا ہے بہت نفیس پوشاک تن مین ہے ثمود اسکے برابر بیٹھی ہے اور کئی ساحر ہین مگر ایک ساحر بہت زبردست ہے کہ سب کا افسر معلوم ہوتا ہے یہ دیکھکر جمود نے اپنے کو ظاہر کیا کہ نگاہ ثمود کی جمود پر پڑی آوازدی کہ آؤ ہمشیرہ ہمارا تو انتظار تھا تمنے تو اسدن سے خوب خبر لی ہمنے یہان سب بندوبست کر لیا مگر تمنے خبر تک نہ لی یہ جو جمود نے سنا تو اسیوقت اس جلسہ مین آئی ثمود نے کہا کہ تمنے نہین پہچانا استاد کے بھائی مہاستاد کو یہ چھوٹے استاد ہین یہ سنکے جمود نے محروم کو سلام کیا کیونکہ ثمود نے اشارہ کر دیا تھا کہ وہ جو سامنے جترنگ کے بیٹھے ہوے ہین استاد ہین محروم نے دعا دی یہ بھی بیٹھ گئی ساقی نے اسکو بھی جام شراب لبریز کر کے دیا اسنے لیکر پی لیا اب تو خوب شراب چلنے لگی بے برکی اڑنے لگی ہر ایک مست ہوا اپنے اپنے طور کی کہنے لگا اسی نشہ شراب مین جمود نے کہا کہ ای ثمود تمنے کیا تدبیر کی ثمود نے جو کچھ کہ کام کیا تھا بیان کیا جمود نے کہا کہ خوب بندوبست کیا ای بہن مین نے بھی تخت تیار کرا لیا ہے یہ کہکر وہ نقشہ پیش کیا جو کہ برابر اسنے تخت دیا تھا اب جو ثمود نے دیکھا کہ یہ نقشہ تو بعینہ وہ ہی نقشہ ہے جو کہ محروم نے دیا تھا کہ اب تخت بنوا ثمود نے وہ نقشہ محروم کو دیا اور کہا کہ چھوٹے استاد تخت بھی تیار ہی

یہ سنکے محروم نے کہا کہ کل صبح کو یہ دربار مین جائین اور جو مین نے تعلیم کیا ہی بیان کرین کوئی بات فروگذاشت نہ کرین دیکھو اسکا خیال بہت رہے کہ کوئی سجدہ نہ کرنے پائے ورنہ تم بھی مثل ارژنگ وغیرہ کے تصویر کیے جاوگے یہ ہی آسمین بھید ہی ع نکتہ ہاست بے محرم اسرار کجا۔ یہ سنکے چترنگ نے کہا کہ کوئی فروگذاشت نہوئے گی آپ اطمینان رکھین اور کوئی سجدہ نہ کرے پائیگا محروم نے کہا کہ ہان یہ تدبیر کرنا کہ تمام دیردن مین اپنی تصویرین آویزان کرا دینا اور یہ حکم دینا کہ لوگ اسکی پرستش کرین اور تصویر زمرد کی بھی پرستش کرین یہ سنکے چترنگ نے کہا کہ بہت خوب ایسا ہی ہوگا مگر یہ فرمایئے کہ آپ کیا کہین تشریف لیجائینگے محروم نے جواب دیا کہ نہین مین جاونگا تو نہین نہ تمھارے پاس ہر وقت موجود رہونگا جب ضرورت ہوگی تو تم سے پوشیدہ مل لیا کرونگا نہ کوئی میرا شاگرد جو کہ مثل میرے ہی تمھارے پاس رہے گا بان تمھو دضرور تمھارے پاس رہے گی چترنگ نے کہا کہ یہ بات ہی آپ پوشیدہ رہیے گا محروم نے کہا کہ ہر وقت مین تمھارے پاس رہونگا جہان تم سفر کروگے اسوقت بھی ہمراہ ہونگا اور میرا ہر ایک شاگرد ہمراہ رہے گا اور یہ جو چار پانچ سو شاگرد میرے ہین وہ جو لشکر آویگا اسکے افسر ہونگے اس لشکر کے ہمراہ ایک گنبد ہوگا اور ایک خیمہ جسکو کہ بارگاہ کہینگے اسکا نام بارگاہ چترنگی ہوگا اور اسکو شیرنگی بھی کہینگے جو اسمین عجائبات ہونگے وہ اسوقت ظاہر ہونگے جبکہ وہ برپا ہوگی اور وہ گنبد اس امر کے لیے ہوگا کہ تم اسمین سوار ہونا اسوقت جب لشکر کسی طرف کوچ کرے یا میدان جنگ مین جاے اور جب تم دربار سے آیا کروگے اور یہ پوشاک اتارا کروگے تو ایک ہاتھ پیدا ہوا کریگا وہ لے جایا کرے گا اور وہ گلدستہ بھی اور جب تم کمین سوار ہوکر جایا کروگے یا دربار مین آیا کروگے تو وہ پوشاک بھی آجایا کرے گی اور گلدستہ بھی چترنگ نے کہا کہ بہت خوب یہ تقریر کرکے پھر شرابخواری کرنے لگا کہ رات کوئی قریب تین پہر کے آئی ہوگی اسوقت محروم نے کہا کہ مین تو جاکر سوتا ہون جسکا جی چاہے سوے جسکا جی چاہے جاگے یہ سنکے سب نے کہا کہ ہم سب کو نیند آئی ہی ہم آپکے سبب سے جاگ رہے تھے جب یہ تقریر محروم نے کی تو جمود نے کہا کہ مین رخصت ہوتی ہون مین کسی پر ظاہر کرکے نہین آئی ہون کہ مین فلان مقام پر جاتی ہون نہ مجکو ظاہر کرنا ہی اسوقت محروم نے کہا کہ ای جمود اگر تو جاتی ہی تو یہ تدبیر کرنا کہ شداد سے کہنا کہ ای شداد مین نے خواب مین دیکھا ہی کہ زمرد دلقا فرماتے ہین کہ کل بوقت سحر میرا فرزند آسمان پر سے آئے گا دربار مین جنے اسکو خدا کردیا ہی اور تمام علم خدائی اسکو تعلیم کردیا ہی اور تاج خدائی اور لباس خدائی اسکے جسم پر آراستہ کیا ہی مگر یہ حکم دیا ہی کہ تو اپنے کو سجدہ نہ کرانا اسوقت تک جب تک تمام عالم مین تیری خدائی ہو جائے اور خدا پرست نہ غارت ہو جائین یہ سنکے مین نے کہا کہ پھر کیا ہوگا کیونکر معلوم ہوگا کہ یہ خدا ہی جبکہ لوگ سجدہ نہ کرینگے اسکا جواب یہ فرمایا کہ یہ تدبیر کیجاے کہ جہان جہان میری اور میرے والد لقا کی تصویرین ہین وہان وہان انکی بھی تصویر لگادی جاے کوئی مقام باقی نرہے جو لوگ میری بندگی کرین انکی بھی بندگی کرینگے دوسرا امر یہ ہی کہ ایک لشکر قریب ایک لاکھ کے بوقت سہ پہر آئیگا اسکے ساتھ بارگاہ ہوگی ایک گنبد سات درجون کا ہوگا وسط کے دربہ مین تخت ہوگا اور درجۂ بالا مین کچھ سامان گھنٹے و ناقوس وغیرہ ہوگا کہ وہ جو دبجو بجتے ہونگے اسکے نیچے جو درجے ہونگے انمین پیتلے ہونگے اور وہ پیتلے صداے جو چترنگ کی بلند کرینگے اور صدا دینگے اور نیچے کے جو تین درجے ہونگے انمین سب خدمت پیشہ ہونگے ایک مین شراب خانہ نہ ہوگا یہ لشکر فرشتون کا ہوگا یہ لشکر ہمیشہ چترنگ کے ساتھ رہے گا تو یہ شداد سے خواب بیان کرنا اور کہنا کہ دربار کو خوب آراستہ کرو اور ایک ہر ہر وقت بالاے قصر قائم رہا کرے گا اور چترنگ اپنی قدرت دکھایا کرے گا

جو کوئی جو چیز اُس سے طلب یا جو حاجت ہوگی مین اُسکو پورا کرونگا یہ کہنا کہ چیترنگ ہر لائیگا اپنی قدرت سے نہ کہ مین یہ جو فوج آئے گی نہ کھائیگی نہ پیگی یہ بڑی صفت ہی کہ وہ ہی گنبد کو اُٹھائے ہوے ہونگے کہ اُس گنبد کو کوئی نہین اُٹھا سکتا ہی نہ اُنکے مرکب کچھ کھائینگے یہ کہنا کہ یہ اور مجھسے فرما گئے ہین جمود نے کہا کہ بہت خوب مین یہ ہی کہونگی محروم نے کہا کہ جاؤ بس اُسیوقت جمود اپنے محل کی طرف روانہ ہوئی اور بہت جلد اُس مقام سے اپنی خوابگاہ مین آئی یہان بعد چلے جمود کے سب اپنے اپنے مقام پر جا کر سو رہے یہان جو جمود پہونچی دیکھا کہ سب بیخبر سو رہے ہین یہ بھی اپنی مسہری پر لیٹ رہی اور چونکہ رات بھر کی جاگی ہوئی تھی سو رہی یہانتک کہ سحر ہوگئی شداد بیدار ہوا ادھر جمود بیدار ہوئی اُسکی خواصین وغیرہ اُٹھین چونکہ اسنے آکر اپنا سحر دفع کر دیا تھا جب یہ سب اُٹھین تو اسنے کہا کہ کوئی جا کر بادشاہ سے میری طرف سے عرض کرے کہ بدون ہم سے ملاقات کئی ہمارے دربار مین نہ تشریف لیجائیگا کیونکہ کچھ عرض کرنا ہی ایک خواص دوڑی ہوئی شداد کی خوابگاہ مین گئی یہان شداد دربار کی پوشاک پہن رہا تھا کہ اس خواص نے جا کر مجرا کیا اور عرض کیا کہ ملکہ نے فرمایا ہی بدون میرے پاس آئے ہوے اور مجھ سے ملے ہوے دربار مین نہ تشریف لیجائیگا سو مجھے کچھ عرض کرنا ہی اور وہ ضروری امر ہی یہ جو اُسنے کہا شداد نے کہا کہ مین آتا ہون وہ خواص یہ جواب پاکر جمود کے پاس آئی اور جو شداد نے کہا تھا بیان کیا جمود یہ سُنکے خاموش ہو رہی کہ اتنے عرصے مین شداد آیا اور کہا کہ ملکہ بیان کرو کیا عرض کرنا ہی جمود نے جو کہ محروم نے تعلیم کیا تھا سب شداد سے کہا اور کہا کہ یہ خواب دیکھا ہی لہذا تمکو لازم ہی کہ تم دربار کو آراستہ کرو شداد نے کہا کہ مین دربار کو آراستہ کرتا ہون یہ کہکر دربار مین آیا تخت پر بیٹھا حکم دیا کہ سب دربار آراستہ کیا جاے آج خداوند چیترنگ تشریف لائینگے بالاے آسمان سے کیونکہ اُنکو جامۂ خدائی اور تاج خدائی خداوند زمرد دانقا نے عنایت کیا اور علم خدائی تعلیم کر دیا ہی اور آج شام کو یعنی بوقت سہ پہر قریب شام کے لشکر فرشتگان آئیگا جو کہ گنبد اور بارگاہ رکھتا ہوگا گنبد مین خداوند سوار ہونگے جب کہین سفر کو جایا کرینگے اور بارگاہ برپا ہوا کریگی یا جب میدان جنگ مین جایا کرینگے تو اُسی گنبد مین سوار ہوا کرینگے اور ایک ابر ہر وقت ایوان اور قصر پر قائم رہا کریگا جو کوئی حاجت یا چیز طلب کریگا اُسکو خداوند اپنی قدرت سے اُسکی حاجت برلائینگے یہ جو شداد نے کہا تمام اہل دربار دنگ ہوگئے خصوصاً مرید تیغزن کہ وہ ارژنگ پرست ہی شداد کی طرف دیکھکر کہنے لگا کہ کیا خداوند ارژنگ تشریف فرما ہونگے اہل دربار نے کہا کہ نہین ہمارے خداوند چیترنگ ابن زمرد مرید تیغزن یہ سُنکے اپنے دل مین کہنے لگا کہ خوب ہوا مین بھی ذرا اُنکے خداوند کو دیکھ لون اچھے زمانے مین آیا اور خوب ہوا جو مین نے جلدی نہین کی ورنہ اُنکی زیارت سے محروم رہتا یہ تو اپنے دل مین یہ تقریر کر رہا ہی اُدھر دربار آراستہ ہونے لگا تمام فرش تبدیل کیا گیا اور درستی ہوئی کرسی و دنگل وغیرہ آراستہ ہوے بعد اس بندوبست کے ہر ایک سردار و افسر اپنے قرینے اور قاعدے سے کرسی و دنگل پر متمکن ہوا یہان تو سب بندوبست ہو رہا ہی اُدھر جب محروم خواب مرگ اور ہر ایک ساحر خواب غفلت سے اُٹھا تو چیترنگ نے کہا کہ اب آپ لوگ میرے جانے کی تدبیر فرمائین بس یہ سُنکے محروم نے انصرام سے کہا کہ تمہارے سپرد یہ کام کیا جاتا ہی کہ تم اس کام پر مقرر ہوتی ہو کہ جب یہ پوشاک و تاج اُتار کر رکھین تو تم اُسکو اُٹھا کر لانا اور گلدستہ بھی اُٹھا لینا اور جب یہ دربار مین جائین خواہ کہین سوار ہون تو پہونچا دیا کرنا مگر سب کی نگاہون سے پوشیدہ رہنا اور جہان یہ جائین اُنکے ہمراہ رہنا اور محروت سے کہا کہ تم اس

کام پر مقرر کیے جاتے ہو کہ تم یہ کیا کرنا کہ جو کوئی دربار مین آئے خواہ راہ مین خواہ کسی مقام پر اترے کوئی چیز
طلب کرے اور یہ جب ہاتھ اٹھا کر طرف ابر یہ کہین کہ ای فرشتۂ قدرت فلان شخص یہ چیز طلب کرتا ہی ذرا
بہشت سے لا تو دے بس تم فوراً پہونچا دیا کرو اور مین نے اپنے سپرد یہ کام کیا ہی کہ جو کوئی جو
حاجت طلب کریگا مین اسکو بذریعہ سحر کے برلاؤنگا اور مجرود کے متعلق یہ کام کیا جاتا ہی کہ وہ بیٹھا ہوا
میرے پاس میری خبر رکھے جو چیز مین طلب کرون از قسم مجورات وہ بہم کر دیا کرے اور بارگاہ کی خبر
رکھا کرے اور جب چترنگ سوار ہو تو گنبد مین جو گھنٹ و ناقوس ہین انکو سحر سے بجائے اور یہ سحر
کرے کہ وہ تبلہاے سحر صدا جی کی باندھ کر ین اور ناشاد کے سپرد یہ کام کیا گیا ہی کہ وہ آج ان پانچ سو شاہزادون
کو لیکر اور وہ جو لشکر سحر ہی اسکو لیکر اور جو بارگاہ سحر سے تیار کی گئی ہی اور خیمہ وغیرہ اور گنبد شہر نیرنگ
مین پہونچے اور اپنے سحر سے ان تبلہاے سحر کو زور دیتا رہے اور مرکب سحر سے تیار کرے ان سب کا
بار و نبست اسکے متعلق ہی اور یہ مین کہتا ہون کہ کوئی اپنے کو ظاہر نہ کرے سوائے ناشاد و تمود کے
یہ تو ہمراہ چترنگ کے تخت پر بیٹھکر روانہ ہوگی اسکو چترنگ یہ کہے کہ یہ حور بہشتی ہی میرے ہمراہ آئی ہی اور
مین نے اسکو اپنی زوجہ بنایا ہی اور ناشاد لشکر لیکر جائیگا باقی جو کہ ہین وہ پوشیدہ رہین جب چترنگ
سو جاوے سب میرے پاس اس ابر سحر مین چلے آیا کرین سب نے کہا کہ جو کچھ آپنے فرمایا ہی ہمین کمی نہوگی محرم
نے کہا کہ بہتر سب جاؤ بس الصرام اسبوقت سحر کرکے غائب ہوگئی حمروت بھی پوشیدہ ہو کر چلا گیا اور
محرم نے دو پر پیدا کیے اور مجرود کو ہمراہ لیکر طرف اس ابر کے روانہ ہوا ناشاد سے کہا کہ تم سہ پہر کو
آنا ناشاد نے کہا کہ بہت خوب تمود نے کہا کہ اب مین طرف دربار کے انکو لیکر جاتی ہون محرم نے کہا کہ جاؤ
بس اسیوقت تمود نے ایک تخت سحر تیار کیا اسپر چترنگ کو بٹھایا گلدستہ سامنے رکھا چترنگ وہی تاج سر پر
رکھے ہوے تھا اور وہ ہی جامہ پہنے ہوے تھا اور جسقدر خواصین مصاحبین تمود کی تھین وہ بھی سحر کرکے برابر
تخت کے ہوگئین کوئی کسی سواری پر نہ سوار تھی بلکہ ہر مکان مین ہر ایک سواری سحر پر سوار تھی بس تمود
تخت پر بیٹھی اور سحر کیا کہ تخت چلنے لگا اور وہ خواصین اور مصاحبین بھی چلین وہ ابر سحر کرکے کر سر پر چترنگ کے
قائم ہوا اس سے گوہر برسنے لگے یاقوت سرخ کی بوچھار ہونے لگی اس تخت پر یہ سامان تھا کہ بخورات جل رہے
تھے عود و عنبر سلگ رہا تھا اسکی خوشبو پھیلی ہوئی تھی اس جاہ و حشم سے چترنگ طرف شہر نیرنگ کے
روانہ ہوا کیونکہ تمود نے سحر سے شہر کو دریافت کر لیا تھا بس اسی کے ہمراہ حمروت والصرام بھی چلا اور
ابر مین محرم جا دبا تھا اور مجرود یہانتک کہ وہ ابر جاکر قصر پر قائم ہوا جس قصر مین شداد دربار کر رہا تھا
شداد و اہل دربار سب استفسار کر رہے تھے کہ خداوند نشریف لانے ہونگے کہ یکایک ایک برق چمکی کہ سبکی آنکھین
خیرگی کرنے لگین اور ایک نور پیدا ہوا اور صدا آئی کہ ای اہل دربار ہوشیار ہو خداوند نشریف لاتے ہین اور
موتی و یاقوت برسنے لگے اور عود و عنبر کی خوشبو آنے لگی اب جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ ایک تخت ہوا پر سے اترا اجلا
آتا ہوا اور اس تخت پر ایک نوجوان تاج سر پر رکھے ہوے بیٹھا ہی اسکے برابر ایک عورت حسین مہ جبین بیٹھی ہی اور برابر اسکے
بہت سی عورتین ہین جو کہ ملازم معلوم ہوتی ہین نہ اس تخت کو کوئی اٹھائے ہی خود بخود چلا آتا ہی نہ وہ عورتین
کسی چیز پر سوار ہوا پر اڑتی چلی آتی ہین یہ حالت دیکھکر سب اہل دربار مع مرید تیغزن کے دنگ ہو گئے
یہ جو شداد نے دیکھا کہ چترنگ اس شان و شوکت سے آئے ہین تخت پر سے اٹھ کھڑا ہوا اسکا اٹھنا تھا کہ سب
اہل دربار کھڑے ہوگئے شداد طرف صحن کے چلا ادھر تخت اسکا ہوا پر سے صحن مین اترا اور زمین پر قائم ہوا وہ عورتین
بھی فرش سے کھڑی ہوگئین یہ خیال رہے کہ اس قوم مین کوئی پردے وغیرہ کا خیال نہین ہی خواہ ملک خواہ کوئی ہو

ہر ایک کے سامنے ہوتی ہی اسی سبب سے ثمود چترنگ کے ہمراہ تھی اور تمام خواصین بھی بلا پردہ موجود تھین
کہ جب شداد قریب تخت پہونچا اور اسکی نظر چترنگ کے چہرے پر پڑی نور قہر قصد کیا کہ سجدے کو ختم ہون کہ صدا
آئی اے اہل دربار ابھی سجدہ نہ کرو کیونکہ انھون نے ابھی اپنا سجدہ موقوف کیا ہی صرف انکی اطاعت کرو اور انکو
اپنا خدا تصور کرو یہ صدا جو آئی ادھر چترنگ نے بھی یہی کہا اور شداد کو بھی خیال آیا کہ خداوند ثمود سے بھی خواجہ
ہین منع کر گئے ہین اور شداد کی نگاہ بھی اس گلدستے پر پڑ گئی کیونکہ اسکا اثر یہ تھا کہ وہ سجدے سے منع کرتا تھا یہ چند
سبب ہوے شداد نے سجدہ تو نہ کیا مگر مسحور ہو گیا اور اطاعت پر کمر باندھی یہی حال کل اہل دربار کا ہوا
سرید تیغزن بھی مسحور ہو گیا وہ سب امر فراموش ہو گیا کہنے لگا دل مین کہ ضرور یہ خداوند ہین اور یہ ہی فرزند ہین
خداوند زمرد کے اور زمیرے ہین لقا کے ارژنگ بالکل جھوٹا اور کاذب ہی وہ خدائے باطل ہی یہ خیال کر کے خاموش
ہو رہا ادھر شداد نے پھر کر چترنگ کو مجرا کیا اور کہا کہ دربار مین تشریف لیجیے کیونکہ اب تو ہمکو آپکی اطاعت لازم ہی
چترنگ نے کہا کہ پہلے تم یہ بندوبست کرو کہ اس حور بہشتی کو اور یہ جو حورین اسکی ملازم ہین انکو محل مین پہونچا دو
اسکے بعد مین دربار مین چلونگا یہ سنکے شداد نے ثمود سے کہا کہ آپ تشریف لیجلیں ثمود اسیوقت ہمراہ
شداد کے مع اپنی خواصون و مصاحبون کے داخل محل ہوئی شداد نے جمود سے جا کر کہا کہ ای جمود یہ خداوند
کی زوجہ ہین انکو خداوند اپنے ہمراہ آسمان پر سے لائے ہین یہ سب انکی ملازم ہین چونکہ خداوند ہو کر آئے ہین یعنے
آپکے فرزند کی زوجہ کے چونکہ آپکو خداوند خواب مین اگر انکے تشریف لانے کی خبر دے گئے تھے لہذا وہ تشریف لائے
ہین انکو محل مین بھیجا ہی یہ جو جمود نے سنا بڑی عزت کی اور ثمود کو اپنے ہمراہ ایوان مین لیگئی شداد واپس آیا
بیرون محل آکر عرض کیا کہ اب آپ تشریف لیجلیں مین انکو پہونچا آیا یہ سنکے چترنگ تخت پر سے اترا جیسے
زمین پر پانون رکھا تخت خالی ہوا اب جو اہل دربار نے دیکھا تو تخت غائب تھا چترنگ کو اہل دربار و
شداد نے بڑی عزت و توقیر سے ایوان مین لائے اور اس تخت پر بٹھایا چترنگ اس طور کے تخت کو
دیکھکر دنگ ہو گیا مگر خاموش اس تخت پر بیٹھ گیا کہ سب نے دیکھا کہ وہ گلدستہ جو کہ اس تخت پر روبرو خداوند
کے رکھا ہوا تھا وہان بھی موجود ہی جب چترنگ تخت پر بیٹھ چکا اسوقت چترنگ کے کان مین کسی نے کہا
کہ تم یہ حکم دو شداد میرے تخت کے برابر جو کرسی آراستہ ہی اس پر قیام کرے آج سے یہ جگہ اسکی ہی اور جو بادشاہ
تمھاری اطاعت کریگا اسکو بھی جگہ ایسے مقام پر دیجائیگی اور یہ حکم دینا کہ جو سردار مقرر ہونگے وہ اس تخت پر جو کہ
دنگل مین یہ جگہ انکے لیے مقرر کی گئی ہی یہ سنکے چترنگ نے کہا کہ ای شداد شاہ تم میرے پاس آؤ جب شداد
آیا تو جو کرسی روبرو آراستہ تھی شداد کو چترنگ نے اس کرسی پر جگہ دی اور کہا کہ آج سے تم اس کرسی پر
بیٹھا کرنا اور جو بادشاہ میری اطاعت کرینگے یہ کرسیان انکے لیے مقرر کی گئی ہین شداد یہ سنکے اس
کرسی پر متمکن ہوا تب چترنگ نے کہا کہ ای شداد آج شہر مین منادی ندا کر دے کہ سب
خداوند چترنگ کی اطاعت قبول کرین آج سے مذہب چترنگی جاری کیا گیا ہی یہ سنکے شداد
نے اسیوقت چاروجی کو طلب کر کے حکم دیا کہ شہر مین ندا کر دو کہ مذہب زمردی منسوخ کیا گیا
مذہب چترنگی جاری کیا گیا اب خداوند چترنگ بن زمرد ہین انکی خدائی ہی یہ جاگتی جوت کے
خداوند ہین انھین بڑی بڑی کرامتین ہین انکا یہ حکم ہی کہ مین اپنے کو کبھی سجدہ نہ کراؤنگا جب سب عالم
میرے قبضے مین آجائے گا اسوقت تک اور جب سب خدا بدست غارت ہو لینگے صرف تصویر
خداوند معبودون مین ہم لوگون کے رکھی جائیگی دوسرے جو احکام مذہب زمردی اور مذہب
لقا کے تھے سب وہ ہی ہین صرف نام خداوند تبدیل ہو گیا ہی ورنہ کوئی فرق نہین ہی

صرف اسقدر کہ اُنکو سجدہ کیا جاتا تھا اُنکو بھی سجدہ نہ کیا جائیگا یہ حکم سُنکے چارجی اُسیوقت روانہ ہوا اور
موافق حکم کے اسنے چارج دیا تمام شہر مین سب اہل شہر کو معلوم ہوگیا کہ چترنگ بن زرمرد آسمان پر سے
تشریف لائے ہین کیونکہ یہ خبر تمام شہر مین پھیل گئی تھی کہ چترنگ بالاے آسمان تشریف لے گئے ہین
جب یہ چارج دیا گیا تو اب یہ سب کو معلوم ہوا کہ آسمان پر سے تشریف لے آئے اور اُنکی خدائی مقرر ہوئی
اُنکو زمردنانی وخداوندلقا نے خدا مقرر کیا اب اچھا ہوگیا ہر ایک مقام پر یہی چرچا ہونے لگا لوگ آپس مین
تقریر کرنے لگے شہر مین تو یہ حالت ہی اُدھر چترنگ نے شداد سے کہا کہ تمام دیرون مین میری تصویر اسیوقت
درست کراکے روانہ کرو میرے نام کا سکہ جاری کرو میرے نام سے دروی بجایا جاے میرے نام کی دہائی
جاے اور آج سہ پہر کو میرا خاص لشکر جو کہ والد بزرگوار وجد نامدار نے مقرر کیا ہی مع بارگاہ وگنبد سواری کے آئیگا
اُسکو استقبال کرکے لانا یہ حکم سُنکے شداد نے اُسیوقت مصور کو طلب کرکے کئی سو تصویرین چترنگ کی بنوائین
اور اُسیوقت تمام شہر کے دیرون مین چوبدار سرکاری ہمراہ کرکے روانہ کین اور حکم دیا کہ آج سے خداوند
چترنگ کی دہائی جائے نوبت خانون مین حکم بھیجدیا کہ اب خداوند چترنگ کی تعریف مین نوبت بجائی
جایا کرے اور زرگرون کو بلاکر کہا کہ اب آجسے سکہ بنام خداوند چترنگ جاری کیا جاتا ہے یہ زرگر
ہین جو کہ سرکاری ملازم ہین روپیہ درست کرتے ہین اُنکو یہ حکم دیا گیا بس شداد نے حکم دیا کہ سکہ جاری
کیا جائے اُسیدن سے سکہ چترنگ کے نام کا جاری کیا گیا اب یہ حکم دیکر چترنگ نے تمام اہل دربار کی
طرف نظر کی تو دیکھا کہ ایک پہلوان غیر اس دربار مین ہی جسکو کہ کبھی مین نے نہین دیکھا تھا شداد کی طرف
متوجہ ہوکر کہا کہ گو مین بخوبی علم خدائی سے واقف ہون اور اسکا نام بھی جانتا ہون مگر یہ بتاؤ کہ یہ نیا پہلوان
کون ہی تب شداد نے آنامرید تیغزن کا اور خط منشور پر مہر کی خواستگاری کرنا اور اپنا اقرار کرنا کہ ہمارے
خداوند آسمان پر سے آئین تو تمسے ہمارے پہلوان مقابلہ کرینگے اور اپنا خفیہ طور سے ثمرود کو نامہ لکھنا وزیر کا
نامہ لیکر جانا اور ثمرود کے حال سے واقف ہونا کہ وہ پہلوان فلان مقام پر اُسکا قلعہ ہی سب بیان کیا یہ سُنکے
چترنگ نے جواب دیا کہ یہ حال سب مجھ پر روشن ہی اور مین جانتا ہون صرف مین نے اس سبب سے پوچھا
کہ دیکھون تم کیا بیان کرتے ہو دوسرے یہ امر ہی کہ مین اکثر اپنے کام تم سے متعلق کراونگا جو تمھاری خوشی
ہو کیونکہ مین خدا ہون اور مین نے تمکو اپنا نائب کیا ہی شداد یہ بات سُنکے خوش ہوگیا یہ جو سب تقریر
مرید نے سُنی مسحور تو ہوچکا تھا ایک مرتبہ یہ خیال کرکے اپنی کرسی پر سے اُٹھا کہ بیشک یہ خدائے اصلی ہی اور
ارزنگ باطل ہی لہذا اس سے کوئی سوال کرو یعنی کوئی چیز طلب کرو اگر یہ تمھاری خواہش کے موافق اُسکو
بہم کردے تو اسکی قدرت نمائی بھی ہوگئی اور یہ بھی بخوبی ظاہر ہوگیا کہ یہ خدای اصلی ہی اور خدای برحق ہی
ارزنگ خدائے کاذب ہی بس اسنے روبرو تخت کے آکر ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ خداوند مین آپکی اطاعت
کرتا ہون مگر ایک شرط سے کہ جو چیز مین طلب کرون وہ میری خواہش کے موافق آپ اپنی قدرت سے بہم
کردیجیے یہ سُنکے چترنگ نے کہا کہ طلب کر اور میری قدرت کا تماشا دیکھ مرید نے کہا کہ اگر آپنے اپنی قدرت سے
میری خواہش پوری کردین تو مین ابھی یہ خط منشور چاک کرڈالونگا اور ارزنگ پر لعنت کرونگا مع پانچ ہزار کے آپکا مطیع
ہونگا چترنگ نے کہا کہ طلب کیون نہین کرتا ہی دیر کیون کرتا ہی مرید نے یہ سُنکے کہا کہ میری خواہش یہ ہی کہ ایک طبق حلوے کا
جو کہ ابھی تیار کیا گیا ہو مجکو آپ بہشت سے منگادین دیر نہو یہ سُنکے چترنگ نے اُس ابر کی طرف ہاتھ بڑھایا جو کہ صحن قصر
پر قائم تھا اور کہا کہ اے فرشتہ قدرت ایک بندہ میرا جو کہ ابھی تک حالت کفر مین ہی اور ارزنگ کوئی خدائے باطل ہی
اُسکی بندگی کرتا ہی جو کہ ہمارے خاندان کا غلام تھا اُسنے دعوہ خدائی کیا ہی اُسکا مانند الاہی وہ حلوہ بہشتی طلب کرتا ہی

اُسکی خواہش کے موافق بہشت سے لاد و یہ جملہ جیسے ہی ختم ہوا فوراً ایک ہاتھ ابر سے پیدا ہوا آسمین ایک طبق طلائی
کہ اُسپر نقرئی جھابہ رکھا ہوا تھا وہ ہاتھ قریب ہاتھ جیترنگ کے آیا تو اُس ابر سے اور جیترنگ سے بڑا فاصلہ
تھا اول تو وہ ابر صحن قصر پر سایہ فگن تھا یہ وسط ایوان مین بیٹھا ہوا تھا وہ ہاتھ ابر سے نکلکر اُسکے ہاتھ
کے قریب آیا اسقدر دراز ہوا اور صدا آئی کہ خداوند یہ حاضر ہی جیترنگ نے لیکر مرید کو دیا کہ لو دیکھو اور میری
قدرت کا تماشا کرو اب جو مرید نے جھابہ اُٹھایا تو اُسکے اندر سے ایسی خوشبو نکلی کہ تمام دربار مہک گیا آسمین سے
گرما گرم بھاپ نکل رہی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی چولھے پر سے اُترا ہی مرید اور اہل دربار نے جو یہ رنگ دیکھا
سب نے کہا کہ بلاشک آپ خدا ہین یہ قدرت ہمنے یا آپ مین دیکھی یا لقامین دیکھی تھی مگر ایسی نہ تھی جیسی آپ مین
ہی آپ برحق خدا ہین وہ حلوا تو مرید نے کھا لیا اور عرض کیا کہ مین نے آپکی اطاعت کی یہ کہکر وہ خط منشور نکالکر جاک کر ڈالا
یہ رنگ دیکھکر جیترنگ نے حکم دیا کہ اسکو خلعت دیا جائے اور کہا کہ اسکی جگہ اس تخت پر جو ڈنگل ہے اون ڈنگل پر
مقرر کی یہ بندہ خاص ہی یہ سُنکے مرید نے سلام کیا خلعت ملا ڈنگل اول پر آکر بیٹھا اور اہل دربار بھی اپنو ندرین
دینے لگے جو مقرر سردار تھے اُنکو اُس تخت کے ڈنگلون پر جگہ ملی اور باقی برابر تخت کے کرسیون و ڈنگلون پر متمکن ہوئے
دربار آراستہ ہوا اہل دربار نے اپنے مقام پر بیٹھے کہ شداد نے دریافت کیا کہ خداوندیہ عورات کون ہین جو کہ
آپکے ہمراہ آئی ہین جیترنگ نے کہا کہ جو میرے برابر تخت پر بیٹھی تھی وہ تو میری زوجہ ایک حور بہشتی ہی کہ وہ
میرے اوپر مائل ہوئی اور خداوند سے اجازت لیکر بصورت انسانی میرے ہمراہ آئی اور باقی حورین جو ہین
یہ سب حورین ہین اور اسکی ملازم ہین مگر سب نے عورتون کی شکل بنائی ہی اس سبب سے کہ ہم انسانون مین
جائے ہین کوئی یہ نہ کہے کہ یہ انسان نہین ہین بلکہ اور قوم مین کیا کرین کہ ہماری مالکہ دنیا پر جاتی ہین اب مکو بخوبی
ظاہر ہوا شداد خاموش ہو رہا کہ ادھر جیترنگ کے کان مین صدا آئی کہ ای جیترنگ ہمنے جو دریافت کیا
سچ سے تو معلوم ہوا کہ اس قرب و جوار مین کئی ملک ہین بس تمکو لازم ہی کہ تم اُن حاکمون کے نام نامے
تحریر کر دو جسکا شداد نے ذکر کیا ہی کل آکر اس شہر مین پہونچے گا لہذا تم حکم دو کہ کل صبح کو سب سردار
برائے استقبال روانہ ہون کیونکہ میرا پہلوان قدرت نمرود فیل پیکر ہمراہ وزیر کے آنا ہی کل داخل شہر ہوگا
اُسکا استقبال کرکے لاؤ بڑی عزت سے اور آج سہ پہر کو فرستگان قدرت کے لشکر کا استقبال کرنا اور وہ
جو حاکم ہین اُنکے نام یہ ہین گلریز شاہ حاکم گلریزیہ گلزار شاہ حاکم گلزاریہ یہ وہ بادشاہ ہین کہ انسے
ہمیشہ شداد شکست کھاتا تھا مگر جب تم پیدا ہوئے ہو یہ اُسوقت ہین بھی لشکر کشی کرکے آیا تھا تمھاری مان
نے بذریعہ سحر کے اسکو شکست دی تھی یہ جب سے فرمانبردار ہی احرام شاہ حاکم احرامیہ احترام شاہ حاکم
احترامیہ عفار شاہ حاکم عفاریہ زنار شاہ حاکم زناریہ گلاب شاہ حاکم گلابستان انکے نام نامے تحریر
کرو اور انکو طلب کرو جو بادشاہ آکے اطاعت کرے تو خیر ورنہ پہلے اُسپر لشکر کشی کرو اُسکے بعد پھر اور طرف کا رخ کرو
اگر یہ لوگ اطاعت قبول کرلین تو بس ارژنگ کی طرف ان سب کو لیکر چلو پہلے اُسکو اس امر کی سزا دو کہ جیسے
اُسنے اپنے کو خدا مشہور کر رکھا ہی اُسکی خدائی کو درہم برہم کرو اُسکے بعد پھر خدا پر سنون سے مقابلہ کرو اُنکو تہ تیغ کرو
یہ جو صدا آئی سوائے جیترنگ کے کسی نے نہ سُنی بس جیترنگ نے حکم دیا کہ دبیر کو طلب کرو کہ مین چند نامے
تحریر کراؤنگا شداد نے حکم دیا کہ دبیر حاضر ہو بس دبیر حاضر ہوا جیترنگ نے کہا کہ پہلے تعریف لقاد زمرد کی تحریر کر
اُسکے بعد میری تعریف اور میری خدائی کی حالت اور جسطور سے مجکو خدائی پہونچی ہی اُسکے بعد یہ تحریر کرای شاہان متفرقہ تمکو
معلوم ہو کہ مین فرزند ہون اُسکا جو کہ خداوند تھا اور پوتا ہون اُسکا جو کہ خدا تھا اور اب مین خدا ہون میرے باپ اور دادا نے
مجکو آسمان پر طلب کرکے مختار بخلافت خدائی کیا اور عمل خدائی کا مختار کیا اور میرے نام پر خدائی کو ختم کیا اب جب تک

مین ہون دنیا بھی ہی اُدھر مین آسمان پر گیا اُدھر دنیا بھی تمام ہوئی لہذا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ تم بغور دیکھتے اس نامہ کے تعمیل
اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر میری خدمت مین حاضر ہو اور میری اطاعت کرو اگر اسکے خلاف کروگے تو یہ خیال کرو کہ مین
اپنا عذاب تمپر نازل کرونگا اور لشکر قدرت کو روانہ کرونگا کہ وہ تمکو گرفتار کرلائے گا اور تمھارے ملک کو تباہ و برباد کرے گا
آئندہ تمکو اختیار ہی ہمنے دونون امرون سے تمکو آگاہ کردیا یہ جو چیترنگ نے کہا دبیر نے فوراً نامہ تحریر کیا اور عرض کیا کہ خداوند نامہ
نیار ہی چیترنگ نے کہا کہ اسکی نقل ایک بنام گلاب شاہ اور ایک بنام گلزار شاہ اور ایک بنام احرام شاہ و ایک بنام
گلرنرشاہ و ایک بنام احترام شاہ کرکے روانہ کرو اور اصلی نامہ کو داخل دفتر شاہی و خداوندی کرو کہ وقت پر کام آئیگا
دبیر نے اسیوقت یہ نامے نیار کیے اور اُسپر مہر چیترنگ کی کی چیترنگ نے اپنے ہاتھ سے انگشتری اُتار کردی جو کہ سحر بند تھی جب نامے
تیار ہو چکے جو نامے تھے اُسیقدر سانڈنی سوار بھی طلب کیے گئے اور اُنکو وہ دیے گئے کہ تم یہ نامے لیکر طرف گلزاریہ و گلرنریہ
و احرامیہ و احترامیہ کے جاؤ اور وہ نامے جو کہ غفار شاہ و زنار شاہ کے نام تھے اور سانڈنی سوار کو دیے گئے انسے علاوہ کہا
کہ تم یہ نامے لیکر زناریہ و غفاریہ کو جاؤ اور ان حاکمون کو یہ نامے دو سانڈنی سوار نامے لیکر روانہ ہوے جب
سانڈنی سوار جا چکے اُسوقت چیترنگ نے حکم دیا کہ اے اہل دربار آگاہ ہو کہ کل ہمارا پہلوان قدرت ثمرود فیل پیکر
ہمراہ وزیر شداد شاہ کے آئیگا اور داخل شہر ہوگا لہذا جسقدر سردار ہین سب اُسکے استقبال کو جائین اور بڑی
آبرو سے دربار مین لائین اور آج سہ پہر کو لشکر قدرت کا استقبال کرکے چھاؤنی مین اُتروائین گنبد دربار گاہ نوشک خانہ
خداوندی مین داخل کرین یہ سُنکے سب اہل دربار عرض کرنے لگے بہت خوب چیترنگ نے کہا کہ ابھی ابھی علم خدائی
سے ثابت ہوا ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ جو آہستہ سے کان مین چیترنگ کی کہتا ہی یہ انصرام جادو ہی یہ ابرسحر مین
جاتی ہی اور جو محرومہ سحر سے دریافت کرتا ہی وہ آکر کہتی ہی اور گلدستہ بھی اسنے اُس تخت پر سے اُٹھاکر یہان رکھدیا تھا
اور تخت بھی اسی نے غائب کردیا تھا اور وہ جو ماتوا برسے پیدا ہوا تھا وہ حمروت کا تھا کہ یہ کام اُسکے سپرد تھا
جیسے چیترنگ نے یہ کہا اُسنے سحر سے حلوا تیار کیا اور اپنا ہاتھ سحر سے دراز کرکے چیترنگ کو دیا تھا چیترنگ نے
مرید کو دیا تھا جسکے سبب سے وہ اور مرید ہوا بلکہ پلید ہوا آدم ہر سر قصہ یہ حکم دیکر چیترنگ نے کہا کہ اب دربار
برخاست کیا جاے یہ اسکا حکم دینا تھا اور تخت پر سے اُٹھنا فوراً سب اہل دربار اُٹھے اور عرش ابر سے صدا آنے لگی
جو خداوند چیترنگ کی چیترنگ شداد کو ہمراہ لیکر طرف محل کے چلا اب اہل دربار نے دیکھا تو تخت پر گلدستہ ندارد ہی
انکو اور عجب ہوا کیونکہ ادھر چیترنگ تخت پر سے اُترا انصرام نے گلدستہ اُٹھالیا اور ابر مین پہونچا آئی اور ہمراہ
ہوگئی ادھر تو چیترنگ و شداد دونون کا فرمحل کی طرف چلے محل کا حال ملاحظہ ہو کہ جب سے ثمود پیدا ہوئی ہی جمود
بڑی خاطر کر رہی ہی اہل محل آآکر زیارت کرتی ہین کہ یہ زوجہ ہین خداوند کی ثمود و جمود دونون انعام تقسیم کر رہی ہین
مگر ثمود بہت بڑی ساحرہ ہی اسنے یہ تدبیر کی ہی کہ ایک سحر ایسا تیار کیا ہی جو تمام دربار کی خبرین دے رہا ہی جو وہان گذرتی ہی
کہ اسکو معلوم ہوا چیترنگ آتا ہی اسنے کہا کہ اے ملکہ عالم آپکے فرزند تشریف لاتے ہین چونکہ خداوند ہین اول کو ڈیوڑھی پر پہونچے
ہین آنکے ہمراہ شداد بھی ہین جمود یہ سُنکے خوش ہوئی اور کہا کہ بی بی تمکو کیونکر معلوم ہوا اُس فحبہ نے جواب دیا کہ مین
زوجہ ہون خداوند کی دوسرے حور بہشتی ہون اسی سے ثابت ہوا سب کے سامنے تو یہ کہا اور اشارے سے
کہا کہ سحر نے خبر دی جمود یہ تو بخوبی ظاہر ہی کہ یہ ثمود ہی مگر اسنے بڑی کوشش کی ہی اس امر مین اس نے کیا ہی جو کچھ کیا ہی
بس جمود ثمود سے یہ سُنکے اُٹھی اور اپنے سب ملازمون کو لیکر یعنی خواصون انیسون جلیسون مصاحبون کو
طرف صحن کے چلی ثمود بھی مع ملازمین سنکے ہمراہ تھی کہ دیکھا آگے آگے محلدار کوڑا لیتا ہی مین سب کو ہٹاتی ہوئی
اور یہ کہتی ہوئی کہ خداوند تشریف لاتے ہین اُسکے عقب مین چیترنگ بڑی شان و شوکت سے تاج الماس نگار
و یاقوت نگار سر پر قباے قلم کار زیب تن چلا آتا ہی اُسکے عقب مین شداد شداد کی جو گاہ بڑی جمود

کو دیکھا مع اپنی خواصون کے اور اُسکے ہمراہ وہ بھی عورت ہی جو کہ دراصل حور ہی اور اُسکی بھی خواصین صحن مین کھڑی ہوئی
انتظار کر رہی ہی یہ جو شہزادے نے دیکھا پکار کر کہا کہ ملکہ خداوند تمھارے فرزند تشریف لاتے ہین یہ سنکر اور جمود
نے مسکرا کر چیترنگ کو مجرا کیا اور دوڑ کر گلے سے لگ گئی اور بڑے اعزاز سے اپنے مقام برلائی مسند پر بٹھایا
برابر اُسکے تمود کو بٹھایا سب اہل محل نے آکر نذرین گذرانین انعام ملا کہ مالا مال ہوگئے بڑے عرصے تک چیترنگ
اُس مقام پر رہا اُسکے بعد جو محل اُسکے قیام کرنے کا تھا اور سب درست اور خوب آراستہ تھا اُسمین گیا تمود بھی گئی اُسکو
خوب آراستہ پایا چیترنگ نے وہ پوشاک اُتاری دوسری پوشاک پہنی اب جو دیکھا تو وہ پوشاک غائب ہوگئی وہ انعام
لیگئی کیونکہ وہ تو اس کام پر مقرر ہی اب یہ دونون باہم بیٹھے خاصہ کھایا جا کر خوابگاہ مین آرام کیا بڑی خوشی
تمود کو ہوئی کہ میرا فرزند خدا ہوا معاذ اللہ یہ تو یہان آرام کر رہے ہین جب وقت سہ پہر کا آیا تو سب سردار مسلح و مکمل
ہو کر ایک مقام پر جمع ہوے اور طرف شہر پناہ کے روانہ ہوے یہ ادھر سے چلے اُدھر ناشاد نے دن بھر یہ کام کیا کہ
مرکب کاغذ کے کاٹے اور انکو سحر سے اصلی مرکب بنایا اُسپر وہ پتلہاے سحر سوار ہوے اور پانچ سو ساحرون
کو اُنکا افسر کیا اور خود افسر اعلیٰ یعنی سپہ سالار بنا اور بارگاہ سحر آور سحر پر لادی اور وہ گنبد چار بہت بڑے
پتلے بنا کے آپ سحر کر کے صورت انسان کیا وہ اُس گنبد کو اپنی دوش پر لیے ہوے تھے اس ترکیب چشم بستہ وہ سبکے سب
طرف شہر نیرنگ کے چلے یہ جو ساحر تھے انھون نے اپنی سواری کے بھی مرکب سحر سے تیار کیے تھے اُنپر سوار تھے یہ سحر سے
شہر کو دریافت کر کے اُس باغ سے چلے جو نکہ وہ باغ شہر سے بہت قریب تھا مگر بظاہر دور تھا قریب تمام پہونچے اُدھر سے
یہ شہر مین داخل ہوا چاہتے ہین اُدھر سے وہ لوگ اُنکے استقبال کو آتے ہین کہ راہ مین ملاقات ہوئی اُن سب نے دیکھا
کہ ایک لشکر کثیر چلا آتا ہی ایک جوان ہی کہ بعدہٗ سپہ سالار ہی آگے آگے ہی اور اُسکے عقب مین کئی سو افسر اعلیٰ
ہین علمون اور نشانون کے پھریرے کھولے ہوے ہین اور نفیر تعریف چیترنگ کی نحر ہی اور باجے جنگی بجتے ہین اور ایک گنبد
ہی کہ دسلہ لشکر مین چلا آتا ہی کہ وہ ظلمانی ہی اور جب وہ چھپتا ہی تو اُسکی نمود دور تک جاتی ہی عقب مین اُس لشکر کے
بارگاہ اژدہا سحر پر لدی ہوئی ہی یہ لوگ یہ دیکھکر اُسی مقام پر کھڑے ہوگئے وہ افسر جو کہ سبکے آگے آگے تھا اور بڑے
تزک و حشم سے تھا اُنکے قریب پہونچا اُنمین سے ایک افسر جو کہ بہت معزز تھا وہ آگے بڑھا اور عرض کیا کہ آپکا کیا
اسم مبارک ہی اور یہ لشکر کیسا ہی اُسنے جواب دیا کہ مین ناشاد فرشتہ ہون اور لشکر خداوند چیترنگ کا جو کہ قدرتی لشکر
ہی سپہ سالار ہون اُنکا لشکر قدرت لیکر آیا ہون یہ سُنکے وہ لوگ کہنے لگے کہ ہمکو آپکے استقبال کا خداوند نے
حکم دیا تھا ہم اُسی کے لیے آئے ہین آپ ہمارے ہمراہ تشریف لیچلین یہ سُنکے ناشاد جادو انسے بڑے تپاک
سے ملا اور کہا کہ آپ لوگ بڑے لائق ہین ہمکو جب ہی خداوند نے حکم دیا تھا کہ تم لوگ بصورت انسانی آنا
اپنی اصلی صورت پر نہ آنا ورنہ کوئی تمھاری خاطر نہ کرے گا نہ کوئی تمسے ملاقات کرے گا واقعی امر یہ ہی کہ انسان بڑے
خلیق ہوتے ہین باوصفیکہ نفس رکھتے ہین اُسپر یہ خلق ہوتا ہی انھون نے عرض کیا کہ ہم خداوند کے بندے ہین جو
ہمکو حکم ملا ہم اُسکو بجالائے ناشاد نے کہا کہ جو ہمکو حکم ملا ہم اُسکو بجالائے یہ کہکر اور لشکر کو لیکر اُنکے ہمراہ داخل شہر ہوا اُدھر
ان لوگون نے لاکر ان سب کو چھاؤنی مین مقام معقول پر اُتارا اور وہ گنبد اور بارگاہ بموجب حکم چیترنگ کے داخل
توشک خانہ کی گئی وہ گنبد تو توشک خانہ مین نہ آیا تو اُسکو چھاؤنی مین اُسی افسر کے سپرد کر دیا اُسکے بعد اپنے
اپنے مقام کو چلے گئے سوائے اُن پانسو کے جو کہ اصلی ساحر تھے بظاہر لشکری بنے ہوے تھے کھاتے تھے پیتے تھے باقی تمام پتلے سحر کے
تھے نہ وہ کھاتے تھے نہ وہ پیتے تھے اور نہ مرتے انکے مگر یہ لوگ بھی بطور سے کھاتے تھے کہ کسی پر ظاہر نہ ہوتا
تھا جب یہ لشکر اُتر چکا چھاؤنی آباد ہوگئی اس لشکر کے آنے مین اور اُترنے مین رات ہوگئی تھی وہ
رات بھی تمام ہوئی بوقت سحر وہی افسر جو کہ اس لشکر کو لینے کے لیے طرف شہر پناہ کے اپنے کو درست کر کے روانہ ہوے کہ

کہ پہلوان قدرت تشریف لاتے ہونگے اُنکے استقبال کو چلین یہ خیال کرکے ہر ایک جلاد رجو اُس سے کم معزز تھے
وہ دربار کی طرف روانہ ہوئے اور جو لشکر سحر کا تھا اور جسمین جو افسر اعلی تھے مثل ناشاد۔ اود وغیرہ کے وہ اپنے
اپنے مقام سے اُٹھکر طرف دربار کے روانہ ہوئے اُدھر محل مین چترنگ بیدار ہوا اور امور ضروری سے
فراغت کرکے تیار تھا کہ پوشاک خود بخود کسی نے چترنگ کے روبرو رکھدی چترنگ نے وہ پوشاک
پہنی اور تاج سر پر رکھا اُدھر شداد بھی تیار ہوکر آیا چترنگ شداد کو ہمراہ لیکر دربار مین آیا یہان آکر
دیکھا کہ اہل دربار جمع ہین یہ تخت پر جا بیٹھا پہلے سب کا مجرا ہوا جیسے اِسنے تخت پر قدم رکھا شداد نے
دیکھا کہ کسینے گلدستہ رکھدیا کسی گلدستہ رکھنے والا نظر نہ آیا چترنگ سب کا مجرا وسلام لیکر تخت پر بیٹھا شداد
اپنی کرسی پر متمکن ہوا جو سردار نہ آئے تھے اونکے دنگل خالی تھے کہ ناشاد مع اُن سب ساحرون کے جو
کہ بظاہر افسر سپاہ قدرت بنے ہوئے تھے ہوا گرد ایوان سے نہین گیا بلکہ بالاے ہوا آیا بارگاہ سحر کے جو صحن
بارگاہ پر قائم تھا یہ پہلے محروم کے پاس گیا اور سب حالت بیان کی اُسکے بعد دربار مین آیا یکایک
پانسو آدمی ہوا پر سے صحن مین اُترے سب اہل دربار دنگ ہوگئے اور حیران ہوکر دیکھنے لگے شداد
نے جو دیکھا تو ایک مرتبہ یہ کہنے لگا کہ خداوندیہ کون لوگ ہین چونکہ شداد تو نجوم پہچانتا تھا پہلی نگاہ مین پہچان
گیا کہ یہ ناشاد جادو ہے اور یہ سب ساحر ہین اسنے کہا کہ یہ لشکر قدرت کے افسر اعلے ہین جو کہ افسر معزز
تھے مین نے اُنکو حکم دیا تھا کہ تم دربار مین آیا کرنا اور جو معزز نہین تھے مین نے اُنسے کہا کہ تمھارے آنے کی
کوئی ضرورت نہین ہے تو یہ وہی افسر ہین ای شداد اِنکے واسطے دنگل وکرسیان طلب کرو اتنے عرصہ مین
وہ سب کے سب ایوان مین پہونچے کہ اہلکاردن نے دنگل وکرسیان لاکر طریقہ سے بچھادین ناشاد کو تخت
تخت کے ایک دنگل پر بیٹھنے کا حکم ملا وہ تو اوسپر بیٹھ گیا مجرا کرکے اُن لوگون کے پہلے ہی آنے سے مجرا کر لیا تھا
دو عرض کیا تھا کہ خداوند کی جو مرضی آسکے بعد اور سب اپنے اپنے مرتبہ کے موافق بیٹھے جب یہ سب بیٹھ چکے
تو چترنگ نے کہا کہ ای فرشتہ قدرت لشکر میرا آگیا ناشاد نے کہا کہ جی ہان تمام لشکر قدرت کا آگیا
بجھاؤنی مین اترا ہی جو افسر کہ کم مرتبہ تھے اُنکو مین لشکر مین چھوڑ آیا ہون اور دیگر افسران اعلے کو لے آیا
ہون اور ہر روز دربار مین یہی لوگ آیا کرینگے چترنگ نے کہا کہ اچھا اور اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ آجکل
ہمارے پہلوان قدرت کو بھی ساتھ لیتے گیا ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ افسران معزز گئے ہین چترنگ خاموش
ہورہا یہان تو دربار جمع ہے اور حکم واحکام جاری ہورہے ہین اُدھر سرداران چترنگ جمع ہوکر طرف
صحرا کے شہر سے چلے یہ تو اُدھر سے چلے اُدھر شداد وخسرو کا حال سماعت ہو یہ جو کہ اپنے قلعہ سے مع لشکر
روانہ ہوا تھا تو راہ طے کرتا چلا آتا ہے بعد طے منازل وقطع مراحل کے قریب شہر ارم کے پہونچا
چونکہ کوئی پہر رات گئے پہونچا تھا اسنے خیمے وغیرہ برپا ہونے کا حکم دیا اسکی بارگاہ پہلی یہ وہ دن ہی کہ خبر دن
چترنگ آیا ہی اور سہ پہر کو لشکر سحر آیا ہی لشکر سحر کے آنے کے بعد یہ آیا تھا رات کو تمام لشکر اُترا چونکہ شہر
بالکل قریب تھا اسنے اُس سبب سے اور لشکر کے اُترنے کا حکم دیا کہ اب صبح کو مع وزیر کے اور چند افسرون کو
ہمراہ لیکر داخل شہر ہونگا اور دربار مین شداد شاہ کے جاؤنگا یہ کہکے قائم کرکے اسنے لشکر کو اُتارا تھا اب
وہ رات بسر ہوئی بوقت سحر سوار ہوکر اور سب اسباب سے آراستہ ہوکر چند سرداران معزز کو ہمراہ لیکر اور وزیر کو
طرف شہر کے چلا یہ سبکے سب مرکب اُٹھائے چلے آتے ہین اُدھر سے شداد کے سرداسکے راہ مین ملاقات
ہوئی افسران شداد نے دیکھا کہ آگے آگے وزیر اور عقب مین اُسکے ایک پہلوان قوی ہیکل کوہ پیکر آلات
حرب وضرب سے آراستہ اُسکے عقب مین اور چند سردار ہین وزیر نے اُدھر سے دیکھا کہ میرے بادشاہ کے

سردار چلے آتے ہین یہ دیکھکر نمرود سے کہا کہ ای پہلوان جہان ہمارے بادشاہ کے لشکر کے سردار آتے
ہین اگر حکم ہو تو مین اُنسے ملاقات کرون اور آنے کا سبب دریافت کرون نمرود نے کہا کہ جاؤ کیا حرج ہے مین
بھی تو اُسطرف چلتا ہون وزیر آگے بڑھ کر آیا اور سردارون سے ملا سردارون نے خود وزیر کو دیکھا کہ وزیر صاحب
آتے ہین وہ بھی اپنے مقام پر کھڑے ہوگئے اور وزیر کو سلام کیا وزیر نے کہا کہ تم لوگ کیون آگے ہوکر
جاتے ہو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم آپکا استقبال کو آئے ہین کیونکہ ہمکو حکم ملا تھا کہ وزیر و پہلوان قدرت
آج داخل شہر ہونگے وزیر نے کہا کہ کیونکر خبر ہوئی کہا ہرکارون نے اطلاع کی یہ سنکے جواب دیا کہ جی نہین بلکہ کل
خداوند آسمانپر سے تشریف لاتے ہین اتنےمین دریا اور ہی رنگ پر ہے بڑے بڑے سامان ہین اونکو اپنی قدرت سے ظاہر ہوگیا ہے
کہ آپ تشریف لاتے ہین اُنکے ہمراہ پہلوان قدرت ہین یہ سنکے حکم دیا کہ استقبال کرکے بڑے تزک و حشم
سے لاؤ یہ جو وزیر نے سُنا کہ کیا جرنیل آسمان پر سے تشریف لائے اُنھون نے عرض کیا کہ ہان بلکہ
لشکر قدرت بھی آگیا ہے کل یہ پہر کو ہم اُسکا استقبال کرکے چھاؤنی مین لیگئے تھے آج آنکے استقبال کو آئے
ہین وزیر نے یہ سنکے کہا کہ ابھی ٹھہرو ذرا دیکھو کہ پہلوان قدرت چلے آتے ہین ہمکو دیکھکر آگے چلا آیا وہ لوگ خاموش
ہو رہے وزیر نے دریافت کیا کہ مرید بیغزن ہے یا چلا گیا اُنھون نے عرض کیا کہ وہ موجود ہے بلکہ اُس نے
خداوند کی اطاعت کی اور خط نفسور کو چاک کرڈالا اور ارژنگ پر لعنت کی یہ سنکے وزیر خوش ہوا کہ اسنے
عرصہ مین نمرود مع اپنے سردارون کے پہونچا اُن سبنے نمرود کو سلام کیا اُسنے جواب سلام دیا کہ اتنے عرصہ مین وزیر سے دریافت
کیا کہ یہ لوگ کیون آگئے ہین وزیر نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ آپکے استقبال کو آئے ہین بحکم خداوند کیونکہ
خداوند آسمان پر سے تشریف لائے ہین اور اُنکو پہلوان قدرت خطاب عنایت کیا ہے نمرود نے کہا کہ کیا
زمرد تشریف لائے ہین وزیر نے کہا کہ جی نہین بلکہ اُنکے فرزند جنکا مین نے آپسے حال عرض کیا تھا کہ وہ
بالائے آسمان گئے ہین اپنے والد کے پاس یہ سنکے نمرود خاموش ہورہا اور کہا کہ چلو دیر نہ کرو بس وہ سردار
سب کو لیکر اور نمرود کے لشکر کو اُس مقام پر چھوڑ کر روانہ ہوئے داخل شہر ہوکر دربار مین آئے جہان دربار
آراستہ تھا کہ وزیر اور نمرود اور اُسکے ہمراہیون نے جو دربار کو دیکھا خوب آراستہ پایا بڑی دیر تک دیکھا کیے
کیونکہ وہ پانچ سو ساحر مع اُستاد جادو کے بڑے بڑے قوی ہیکل افسر و سردار بنے ہوئے بیٹھے تھے
ایک ایک اپنے فن کا رستم و اسفندیار تھا یہ حالت جو دربار کی دیکھی اتنےمین نمرود کے ہوش جاتے رہے دل مین
کہنے لگا کہ واقعی بہت بڑا دربار ہے وزیر نے اب جو دربار کو دیکھا تو اُسکی اور حالت پائی جو کبھی نہ کبھی تھی نہ
نئے سردار مین جنکی صورت سے مین کبھی واقف تھا وہ سردار ہین کہ جنکے نام سے مین نہین واقف ہون مرا
ہوکر دیکھنے لگا کہ اتنے عرصہ مین نمرود نے شداد و چرنگ کو سلام کیا اور اُسکے سردارون نے کیونکہ اُسنے
طریقے سے پہچانا کہ یہ جو تخت پر بیٹھے ہین یہ خداوند ہین اور جو کرسی پر بیٹھے ہین یہ شداد ہین اب جو نمرود
کی نگاہ چرنگ پر پڑی تو اُسکا مع افسرون کے یہ حال ہوا کہ مسحور ہوگیا اور قصد کیا کہ سجدہ کرون کہ شداد
نے جو یہ قصد دیکھا تو منع کیا کہ ای پہلوان جہان سجدہ نہ کر کیونکہ بحکم خداوند نہین ہے کہ کوئی ہمکو سجدہ کرے
جب ہماری تمام دنیا مین حکومت ہوجائیگی تو ہم سب سے سجدہ لینگے خدا پرست جب غارت ہوجائینگے
یہ سنکے نمرود سمجھا ہوا کہ اُسکی نگاہ اُس گلدستہ پر پڑی اتنےمین یہ بالکل مسحور ہوگیا اور عرض کرنے لگا کہ مین آپکا
بندہ ہون مین نے آپکی اطاعت کی آپکا مذہب قبول کیا اور میرے کل لشکر و سردارون نے بھی کیونکہ جو سردار
نمرود کے ہمراہ تھے وہ بھی مسحور ہوگئے تھے وزیر نے بھی قصد سجدہ کرنے کا کیا تھا کہ وزیر کو بھی مع کیا وہ بھی مطلع ہوا
چرنگ نے نمرود سے کہا کہ ہمنے جو تخت آراستہ ہے اُسپر بیٹھو نمرود بیٹھ گیا اُسکے سردارون کے واسطے

بھی کر سیان لائی گئین وہ علے قدر مراتب کرسیون پر بیٹھے وزیر کو حکم ہوا کہ تم اگر میرے عقب مین کھڑے ہو
وہ آکر عقب چترنگ کے کھڑا ہوا اور کمس رانی کرنے لگا وزیر تو اپنے عہدے پر قائم ہوا اب دربار خوب
آراستہ ہوا یہان تو دربار ہر روز آراستہ رہتا ہی انکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی کہ اسی طور سے دربار برخاست
کیا گلدستہ تو پہلے غائب ہوا جب محل مین داخل ہوا اور اپنے مقام پر پہونچکر پوشاک اتاری تو پوشاک بھی
غائب ہو گئی ادھر وزیر نے بہت عمدہ محل برائے نمرود خالی کیا اور اسکے سردارون کو علے قدر مراتب جگہ دی
بڑی عزت سے اتارا اسکے لشکر کو بیرون شہر جاکر جاے معقول پر فروکش کیا بڑی دھوم سے نمرود کی عزت
کی یہان تک وہ دن رات تمام ہوئی دوسرے دن پھر دربار ہوا نمرود اور اسکے سردار تماشا دور دیگر ساحر
بھی آئے اور مرید بھی مع اپنے ہمراہیون کے آیا ناظرین پر ظاہر ہو کہ مرید نے اسیدن جاکر سب
سردارونکو اور اپنے ہمراہیون کو جو کہ اسکے ہمراہ پانچ ہزار آدمی تھے سب کو چترنگ پرست کیا تھا دوسرے
دن خدمت مین چترنگ کے حاضر کیا تھا انکو چترنگ نے بڑے بڑے مرتبون پر سرفراز کیا تھا اب وہ بھی
دربار مین آنے لگے ادھر نمرود نے اپنے سردارون کو روانہ کرکے اپنے لشکر کو حکم دیا تھا کہ تم بھی آج سے
سب چترنگ کی بندگی کرو اور کسی سے تصویرین لیکر لشکر مین بھیجین تھین اور کہا کہ چند تصویرین قلعہ نمرود
پر بھیجدینا اور میرے فرزند قمرود کو تحریر کردینا کہ مین نے یہان آکر یہ مذہب قبول کیا لہذا تم بھی یہ مذہب
اپنے شہر مین رواج دو کہ یہ مذہب برحق ہی نمرود کے سردارون نے ایسا ہی کیا تھا کہ لشکر مین آکر تمام لشکر
کے دیرون مین وہ تصویرین آویزان کین تھین اور ایک سانڈنی سوار کے ہمراہ اس مضمون کا نامہ اور
تصویرین قلعہ نمرود کو روانہ کردین تھین یہ کام کرکے آئے تھے لشکر مین اسوقت سے یہی مذہب جاری ہوا
تھا اور ہر ایک چترنگ کی بندگی کرنے لگے اب حال سماعت ہو کہ جب چترنگ نے دربار کیا تھا تو سب حاضر دربار
ہوے تھے اتنو دربار کا اور رنگ تھا ایک لاکھ کا لشکر سحر کا تھا اسکے سردار بھی خود شداد کے سردار تھے
کیونکہ اسکے پاس بھی ایک لاکھ ڈیڑھ لاکھ کے قریب لشکر تھا اسکے سردار تھے اب جو نمرود آیا ہی اسکے بھی
ہمراہ ڈیڑھ لاکھ کا لشکر ہے اسکے بھی سردار ہین یہ سب سردار دربار مین آئے ہین آج جو دربار جمع ہوا تو نمرود
نے شداد کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ وہ پہلوان کہان ہی جو کہ خط منشور لیکر آیا تھا مین اس سے مقابلہ کرونگا
شداد نے کہا کہ اے پہلوان قدرت وہ پہلوان یہ ہین جو کہ دست چپ کے دنگل پر بیٹھے ہین مگر وہ بھی
مطیع ہو گئے ہین انھون نے اطاعت کی ہی خط منشور چاک کرڈالا ہی ارژنگ کی اطاعت سے موڑ لیا
نمرود یہ سنکے خاموش ہو گیا یہان تو دربار ہر روز آراستہ ہوتا ہی چترنگ کو انتظار اُن نامونکا ہی جو کہ روانہ کئے
ہین یہ قصہ یہان موقوف کیا جاتا ہی اور نامہ برونکا حال تحریر ہوتا ہی کہ وہ نامہ برنامے لیکر ہر ایک بادشاہ کے
شہر مین گئے اور داخل دربار ہوکر قواعد شاہی بجالائے اسکے بعد نامے دیے ہر ایک ملک کے بادشاہ نے نامہ
پڑھکر اسکا یہ جواب تحریر کیا کہ ہم آتے ہین آپکی اطاعت کرینگے مگر اسوقت جبکہ ہم جو شرط کرین آپ اسکو پورا کردین
یہ مضمون ہر ایک نے تحریر کیا گویا سبکی ایک رائے تھی اور نامہ برونکو رخصت کیا بعد جانے نامہ برون کے گلزار
شاہ اپنے ملک سے سوا دو لاکھ سپاہ کے اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم کرکے اور پچاس ہزار کا لشکر برائے حفاظت
شہر چھوڑ کر چلا کامیاب شاہ اپنے ملک سے تین لاکھ کا لشکر لیکر وزیر کو اپنی طرف سے حاکم شہر کرکے اور قریب سات ہزار
کے لشکر چھوڑ کر کوچ کیا روانہ ہوا بہرام شاہ مع چار لاکھ کے وزیر کو حاکم کرکے ایک لاکھ لشکر شہر مین چھوڑ کر روانہ ہوا احترام شاہ تین
لاکھ کا لشکر لیکر وزیر کو حاکم شہر کرکے چلا احترام شاہ اپنے ہمراہ چار لاکھ کا لشکر لیکر اپنے فرزند محترم کو حاکم شہر کرکے
اور کچھ سپاہ چھوڑ کر روانہ ہوا عفار شاہ ایک لاکھ سپہ فرزند کو شہر مین چھوڑ کر اور کچھ سپاہ دیکر روانہ ہوا آثار شاہ اسی ہزار لشکر لیکر

اور اپنے بھانجے کو حاکم شہر کرکے روانہ ہوئے یہان تک کہ سب بادشاہ اتفاق سے ایک مقام پر اکٹھے بعد دریافت
حال سب شریک ہوئے جبکہ یہ معلوم ہوا کہ ہر ایک بادشاہ طرف شہر نرنگ کے برائے اطاعت خداوند چترنگ جاتا ہی سب
ملکر طرف شہر نرنگ کے روانہ ہوئے وہان وہ نامہ بر جو کہ جواب نامہ لیکر چلے تھے شہر نرنگ مین پہونچے دربار
دربار ہوئے مجرا کرکے ہر ایک نے نامہ کا جواب دیا چترنگ نے دیکھے پڑھوایا جواب نامہ سنکے چترنگ بہت
خوش ہوا کہ اب میرے پاس بھی لشکر جمع ہو جائیگا یہان تو یہ حالت تھی کہ چترنگ خوشی خوشی خدائی کر رہا ہی ادھر
وہ سب بادشاہ مع لشکر جو کہ قریب اٹھارہ لاکھ کے تھا طی منازل قطع مراحل کرتے ہوئے قریب شہر نرنگ پہونچے
یہان بیرون شہر نمرود کا لشکر اترا ہوا تھا ان سبنے جو دیکھا کہ ایک لشکر قریب شہر فرد کش ہی انھون نے میدان وسیع دیکھکر
قیام کیا کیونکہ لشکر کثیر تھا جہان اترا تھا اس صحرا مین اشجار تک کا نام نہ رہتا تھا کیونکہ یہ لشکر تمام صحرا کو برباد کر ڈالتا
تھا کوسون سوائے خیمہ و خرگاہ کے کچھ نظر نہ آتا تھا لشکر کا پڑاو کبھی کوس کے حلقہ مین ہوتا تھا جب یہ لشکر اترا
انھون نے باہم صلاح کی کہ کسی قاصد کو اندرون شہر روانہ کرین کہ وہ ہمارے آنے کی خبر کرے چونکہ یہ سب
بادشاہ ایک مقام پر جمع تھے باہم دریافت کیا کہ تمھارے پاس جو نامہ آیا تھا تمنے اسکا کیا جواب تحریر کیا تھا
سبنے اپنے اپنے جواب کو بیان کیا جسنے یہ جواب دیا تھا اسوقت سبنے کہا کہ گویا باہم صلاح ہو گئی تھی کہ ہم یہ
جواب دینگے کیونکہ سب کا جواب ایک ہو بس اب رائے قرار دو کہ کیا سوال کیا جاے جس سے قدرت
ظاہر ہو باہم رائے ہونے کلی گلزار شاہ نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہی کہ ایک رائے کی جاے اور سب اس
رائے پر قائم ہون اگر وہ سوال پورا ہو تو سب اطاعت کرین ورنہ نہ کرین سب نے یہ رائے پسند کی اس کا گلزار
شاہ نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہی کہ میرا فرزند تو انتقال کر گیا مین تو یہ سوال کرونگا کہ اسکی صورت مجکو دکھادو اور اسکو
زندہ کر دو اگر انھون نے صورت دکھادی اور اسکا اقرار کیا کہ مین زندہ کر دونگا تو مین ضرور اطاعت کرونگا پھر
نے کہا کہ اگر انھون نے یہ سوال پورا کر دیا تو ہم بھی اطاعت کرینگے مگر ایک امر ہی اگر زندہ نہ کیا تو اطاعت
نہ کی جائیگی گلزار شاہ نے کہا کہ اگر زندہ نہ کرین تو اقرار کرین کہ ہم زندہ کر دینگے مگر جب تک اسکی صورت
نہ دکھلا دینگے ہم اطاعت نہ کرینگے سبنے اس رائے کو پسند کیا اور ایک قاصد کو روانہ کیا کہ وہ جاکر خبر کرے ادھر
جب یہ لشکر یہان آکر اترا تھا تو وہ لشکر جو کہ نمرود کا فرد کش تھا اسنے جو اس لشکر کو دیکھا تھا تو اسوقت خود سرکار سے
روانہ کیے تھے کہ دریافت کرکے خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کون اسکا حاکم ہی کیونکہ اس لشکر مین سات بادشاہ
ہین وہ ہرکارے گئے تھے اور خبر لائے تھے کہ یہ لشکر سات بادشاہون کا ہی ہر ایک کا نام بیان کیا تھا اور کہا تھا کہ سب
حسب طلب خداوند آئے ہین پس اسیوقت انھون نے ایک سردار کو یہ خبر دریافت کرکے طرف دربار کے
روانہ کیا تھا چونکہ وہ وقت دربار کا تھا دربار دن بھر آراستہ رہتا ہی وقت شام برخاست ہوتا ہی پھر دیر کے لیے دربار کو
چونکہ چترنگ نے حکم دیا ہی کہ مین خداوندون کو دن بھر دربار مین ہو جود رہنا ضرور ہی تاکہ فریادیون کی داد رسی
کرون اس سبب سے دربار آراستہ رہتا ہی بس وہ سردار آکر پہونچا ادھر محروم نے جو سے دریافت کیا
کیونکہ اسکو خبر انعام نے دی تھی کہ ان بادشاہون نے یہ جواب تحریر کیا ہی اس سبب سے کہ یہ وقت قرب
چترنگ کے موجود رہتا ہے مگر پوشیدہ جو حال گذرتا ہی سب محروم سے بیان کر دیتا ہے دوسرے خود محروم
کو جلدی تھی کہ کسی طور سے وہ سب بادشاہ آجائین اور اطاعت کرین تو مین چترنگ کو حکم دون کہ لشکر
لشکر طرف ارژنگ کے کوچ کرو پہلے اس سے مقابلہ کرو اسکے بعد پھر خدا پرستون سے مقابلہ ہوگا اس سبب
سے یہ ہر وقت سحر سے دریافت کرتا رہتا تھا کہ اسکو معلوم ہوا کہ وہ بادشاہ سب آکر قریب شہر فرد کش جو
ہین اور یہ صلاح ہوئی اور ایک قاصد برائے خبر دہی روانہ کیا ہے اور یہ شرط بیان کے جائیگی اور ایک افسر

لشکر نمرود کا بھی یہی خبر لیکر آتا ہی پس یہ سحر سے دریافت کرکے ایک کاغذ پر یہ تحریر کیا کہ ای انصرام میرے پاس بہت جلد آ کیونکہ انصرام چترنگ کے دربار مین تھی وہ کاغذ پوشیدہ انصرام کے پاس بھیجا وہ کاغذ دیکھکر محروم کے پاس لیگئی محروم نے انصرام سے کہا کہ تو چترنگ سے جاکر کہہ کہ ای چترنگ ہوشیار ہو دشمن دشاہ آگئے ہین اور قریب شہر اُترے ہین سات بادشاہ ہین چار کرسیان تو تیرے تخت کے برابر ہین تین کرسیان اور طلب کرکے بچھا دو اور قبل اُسنے اُس قاصد اور اُس سردار کے جو نمرود کے لشکر سے آتا ہی اور ہمارے پہلوان قدرت کے لشکر سے ایک سردار یہ خبر دریافت کرکے آتا ہی لہذا کرسیان بچھائین جائین تمام دربار مین اور دنگل دربار خوب آراستہ کیا جائے اور سردار اُن سے استقبال کو جائین بلکہ شداد اور پہلوان قدرت اُنکا استقبال کرکے لائین بڑی عزت سے جب وہ آئین تو اُن سے یہ شرط ہو کہ اگر ہمارے فرزند کی صورت دکھادین اور زندہ کردین تو ہم سب آپکی اطاعت کرتے ہین تب شخص گلزار شاہ ہی اُسکا فرزند مرگیا ہی قبل اُن سے سوال کرنے کے تم کہنا کہ ہمکو تمھارے دلکا حال سب معلوم ہی لہذا تم اپنے فرزند کی تصویر ہمکو دو ہم بہشت مین وا کردین تاکہ تمھارا فرزند یہان آجائے کیونکہ ایک صورت کے بہت سے بندے پیدا ہوگئے ہونگے کہ کچھ فرق ہوگا بغیر اس تصویر سے مقابل کیے ہوئے اب کیونکر تمھارے فرزند کی شناخت ہوسکتی ہے اُسکے فرزند کی تصویر اُسکے پاس موجود رہتی ہی وہ تمکو دیگا تم ہاتھ بلند کرکے ابر سحر کی طرف کہنا کہ ای فرشتہ قدرت یہ تصویر لیجا کر اس صورت کا جو انسان ہو بہشت مین سے اسکو ہمارے پاس پہونچا جب یہ تصویر دینگے تو یہ بھی سوال کرینگے کہ خداوند اُسکو زندہ کردین تم اُسکا یہ جواب دینا کہ جب ہم کاروبار دنیوی سے فرصت حاصل کرینگے اور خدا پرستون سے مہلت نہین ہی خاتمہ کردینگے اُسکے بعد جو مرکے ہین ہمارے وقت مین یا ہمارے پدر بزرگوار کے وقت یا جد نامدار کے زمانے مین یا جب کہ ہم نہین اُسکو زندہ کرینگے اور اپنی قدرت دکھائینگے ابھی ہمکو خدا پرستون سے مہلت نہین ہی دوسرے ہمین از رنگ کی الگ فکر ہی کہ وہ دعوے خدائی کر رہا ہی اور ہمارے خاندان سے اپنے کو بیان کرتا ہی اور ہمارے پدر بزرگوار کا فرزند بنتا ہی اُنکا کوئی فرزند نہین ہی سوائے میرے ہان وہ غلام بخاجب آئے دیکھا کہ اب کوئی خدا نہین ہی وہ خود دعوے خدائی کر بیٹھا تو مجکو اُسکی بھی فکر ہی تا بدولت ان فکرون سے فراغت کرلین تو اُس طرف متوجہ ہون جب تم یہ کہوگے تو ہر ایک قبول کریگا اور تمھارا اعتقاد کامل طور سے ہوگا اس عرصہ مین مین سحر سے پتلا بنا کر ابر سے باہر کردونگا اور صدا دونگا یہ فرزند گلزار حاضر ہی اگر وہ نام دریافت کرے تو کہنا کہ شمشاد شاہ تیرے فرزند کا نام ہی اور یہ بھی کہنا کہ وہ ابھی گفتگو نہین کریگا جب تک پھر زندہ نہوگا کیونکہ اب اسمین اس قسم کی خاصیت دی گئی ہی کہ وہ سوائے جنت کے اور کہین کلام نہ کرے جب وہ دیکھ لین تم اُسکی طرف اشارہ کرنا کہ ای شمشاد شاہ اب تم پھر جنت کو جاؤ بس فوراً ہاتھ پیدا ہوگا اُس پتلے کو اُٹھا لیجائیگا اور جب وہ قاصد اور سردار خبر لیکر آئے تو اُس سردار سے کہنا کہ تم تو جاؤ اپنے لشکر مین کیونکہ یہ لشکر میرے دوستونکا ہی اور خاص بندونکا ہی کوئی مقام خوف نہین ہی اور اُس قاصد سے کہنا کہ ہمکو اپنے علم سے آگاہی ہوگئی ہی تم بھی جاؤ اپنے لشکرون مین اپنے بادشاہون سے کہو کہ ہمارے سردار اور شداد شاہ تمھارے استقبال آئے ہین اور ہمکو تمھاری شرط سے خبر ہی تمھاری شرط ہم پوری کردینگے بس اب تم جاؤ اور یہ تقریر تمام و کمال چترنگ کو تعلیم کردو انصرام اُسی وقت چترنگ کے پاس آئی اور تمام حال جو کہ محروم نے بیان کیا تھا سب چترنگ سے بیان کیا چترنگ خاموش ہوکر یہ سُنا کیا سوائے اُسکے کسی نے نہ سُنا جب وہ تقریر بیان کرچکی اور سب امرون سے آگاہ کرچکی تو ایک مرتبہ چترنگ طرف اہل دربار کے متوجہ ہوا اور کہا کہ اے دربار آگاہ ہو کہ وہ جو نامے لکھے تھے اور اُنکے جواب آئے ابھی اپنے مجکو علم خدائی سے ظاہر ہوا کہ وہ بادشاہ مع

لشکر ونکے آئے ہین اور قریب شہر آترے ہین ایک کوس کے گردے مین آنکا لشکر فروکش ہی قریب اٹھارہ
لاکھ کے لشکر ہی کیونکہ یہ بھی مخبرون نے دریافت کرلیا تھا اور انصرام سے کہدیا تھا لہذا اُنکے واسطے
تین کرسیان اور اس تخت پر لاکر آراستہ کرو کہ یہ سب بادشاہ اسی تخت کے برابر میرے تخت کے اس
سہ دری مین بیٹھا کرینگے اور تمام دربار کو آراستہ کرو کیسی ہزار کرسیان دونگل دربار مین اور آراستہ
کیے جائین کیونکہ آگے سردار کرسیون اور دنگلون پر سے قدر مراتب متمکن ہونگے اور وہ ایک شرط
رکھتے ہین مین تم سبکے روبرو اُسے بیان کرونگا اور اُسکو پورا کردونگا بلکہ تمپر یہ امر تھوڑے عرصہ مین ظاہر
ہوا جاتا ہی گو کہ تم لوگ سب میرے معتقد ہو مگر ابھی ہر ایک کو شک واقع ہوا ہی وہ کیونکر ظاہر ہوگا کہ اُن لشکرون
سے تو قاصد برائے اطلاع روانہ ہوچکا ہی اور میرے پہلوان قدرت کے لشکر سے ایک سوار بہ حال
دریافت کرکے آتا ہی کہ اسقدر لشکر آیا ہی اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی تم لوگون کو لازم ہی کہ تم سب جلد
برائے استقبال جاؤ بلکہ تمھارے ہمراہ شہزادشاہ و پہلوان قدرت و سپہ سالار لشکر قدرت
مریخ زن بھی ہونگے ان سبکی بڑی عزت کرنا چاہیے کیونکہ یہ میرے بندے خاص ہین جو تمھاری
محبت رکھتا ہوگا وہ انکے استقبال کو روانہ ہوگا یہ جو تقریر چترنگ نے کی سب اہل دربار نے خیال
کیا کہ ضرور خداوند حقیقی ہین جو کچھ کہ انھون نے بیان کیا ہی اگر پورا ہو مگر ہم کو تو نہین معلوم ہوتا ہی کہ پورا
ہو تو اہل دربار خیال کررہے ہین ادھر بموجب حکم چترنگ تین کرسیان لاکر اُس سہ دری مین برابر
اُن کرسیون کے آراستہ کی گئین وہ مرصع نگار تھین اور تمام دربار کو خوب آراستہ کیا کیسی ہزار اور
دنگل و کرسیان آراستہ کی گئین اور دربار خوب آراستہ نہ ہوچکا تھا کہ وہ سردار جو کہ لشکر نمرود سے
برائے خبر دہی روانہ ہوا تھا داخل دربار ہوا اُسکو درگہ سالار نے منع نہین کیا کہ یہ لوگ تو ہر وقت کے
آنے والے ہین اُسنے جو آکر دیکھا کہ دربار کی درستی ہورہی ہی ہر روز تو چار کرسیان برابر تخت خداوند
کے ہوتی تھین آج سات کرسیان خالی ہین اور ہزارون کرسیان دونگل اور دربار مین خالی آراستہ کیے
گئے ہین یہ دیکھکر حیران ہوا مگر مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور دست ادب جوڑ کر عرض کیا کہ مین کچھ خبر لایا ہون
چترنگ نے کہا کہ بیان کرو مجکو آگاہی ہی مگر تم بھی بیان کرو یہ دربار جو آراستہ کیا گیا ہی تو اُنھین لوگون کے لیے
تب یہ سنکے اُسنے تمام حال بیان کیا جو کہ عرض ہوچکا ہی یعنے اُن شاہونکا لشکر لیکر آیا اور فروکشی اپنے
لشکر کی ہرکارونکا خبر کو جانا اور معلوم کرنا کہ حسب طلب خداوند آئے ہین اپنا ادھر کو برائے خبر آنا اور
عرض کرنا کہ آگی بابت کیا حکم ہوتا ہی چترنگ نے کہا کہ تم اپنے لشکر کو جاؤ وہ ہمارے دوست ہین اور بندے
خاص ہین اُنکی بابت ہم حکم جاری کرچکے ہین ہمکو علم خدائی سے خبر تھی وہ سردار مجرا کرکے بیرون دربار آیا
اور اپنے لشکر کو روانہ ہوا اُنتو اہل دربار کا وہ شک دور ہوگیا اب سماعت ہو کہ وہ قاصد جو
برائے اطلاع چلا تھا وہ داخل شہر ہوا تمام شہر کو خوب آباد پایا رعایا کو دل شاد دیکھا ہر جگہ کٹورا بجتا پایا ہر
گلی و کوچہ مثل گلزار کے آراستہ دیکھا چوک تو نمونہ جنت تھا کیسے کیسے جوہری و صراف دکان دار اپنے
ساتھین طرح دار ہزارہا پھول والے گزرون پر طوائفان شہر بناؤ سنگار کرکے ہوئے بیٹھی ہین تماش بین ٹہل
رہے ہین آوازے کس رہے ہین اہل شہر خرید و فروخت کررہے ہین دلال اپنی بولیون مین بول رہے
ہین یہ سیر کرتا ہوا دروازہ پر پہونچا اُسنے قصد اندر جانے کا کیا درگہ سالار نے منع کیا کہ بغیر خبر کیے جانے کی
اجازت نہین ہی یہ بتاؤ کہ تم کہان سے آئے ہو اُسنے عرض کیا کہ خبر کردیجیے کہ مین شاہان کی پاس سے شاہان ہفت ملک
کے آیا ہون مجکو کچھ عرض کرنا ہی درگہ سالار اندر آیا مجرا کرکے عرض کیا کہ ایک قاصد شاہان ہفت ملک کا کچھ پیام لیکر

در دولت پر حاضر ہوا ہی اُسکی نسبت کیا حکم ہوتا ہی چترنگ نے کہا کہ اُسکو اندر بھیجدو درگہ سالار نے آکر اُس سے
کہا کہ اب جاؤ کوئی منع نہین کر سکتا ہی وہ قاصد جو اندر آیا اُسنے بہت بڑا جلوخانہ پایا اُسکو طے کرکے جو گیا اور
صحن مین جو پہونچا تو دیکھا کہ کرسیون پر غلامان زرین کمر دو طرف استادہ ہین اور دربار خوب آراستہ ہی ہزارون ہزار
وافسر و نگلون پر اور کرسیون پر متمکن ہین اور ہزارون کرسیان و نکل خالی ہین یہ مجرا گاہ پر آیا مجرا کیا اسکے ہوش
دربار کو دیکھکر جاتے رہے تھے تمر دا سی درست کرکے عرض کیا کہ مین ایک پیام لیکر حاضر ہوا ہون اگر اجازت
ہو تو بیان کرون چترنگ نے شداد سے کہا کہ ای شداد اس سے کہو کہ ہمپر ظاہر ہی جو تو پیام لایا ہی اور برائے
خبر آیا ہی کہ شاہان ہفت ملک آئے ہین اُنھون نے خبر کرائی ہی اپنے آنے کی تب اسکا جواب یہ ہی کہ جاؤ اُنسے
کہو کہ ہم اپنے سردارون کو روانہ کرتے ہین تم سب اپنے اپنے لشکر کو اسی مقام پر فرد گش کرکے اور اپنے افسرون
اور پہلوانون و سردارون کو لیکر آؤ ہم تمھاری شرط سے بھی واقف ہین مابدولت تمھاری شرط کو بھی پورا کرینگے
تم سب لوگ اطمینان رکھو بس تیرے بیان کرنیکی کوئی ضرورت نہین ہی اور اُسکو رخصت دیکر رخصت کرو اور تم کل اُسکو
لیکر جانا اور اُنکا استقبال کرکے لانا یہ سنکے شداد نے اُس سے کہا کہ خداوند یہ فرماتے ہین کہ تمھارے بیان
کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی سب امرون سے بعلم خدائی واقف ہین ہمپر کوئی بات پوشیدہ نہین ہی تم اپنے لشکر بھی
اور یہ پیغام اپنے حاکمون کو دیدیا یہ کہکر وہی تقریر جو کہ چترنگ کی تھی اُس قاصد سے کہی اور اُسکو رخصت دیکر رخصت
کیا وہ قاصد تعریف کرتا ہوا طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوا ناظرین نکتہ چین پر یہ امر ظاہر ہو کہ یہ کیا سبب تھا جو
چترنگ کی صورت دیکھکر یہ قاصد برائے سجدہ کیون نہ جھکا اور کیون نہ مسحور ہوا اسکا سبب یہ تھا کہ محرم نے
ایک اسم اُسوقت افصر اھکا ایسا تعلیم کردیا تھا کہ جب قاصد آئے تو تو یہ اسم سحر اُسکے اوپر دم کردینا کہ وہ مسحور نہ ہو اور
نہ سجدہ کرے اسکا سبب یہ تھا کہ محرم کو منظور یہ تھا کہ اگر قاصد مسحور ہو گیا تو کیا ہوگا اُسنے کہا کہ جب وہ بادشاہ ملاقات
کرینگے تو یہ مطیع ہوگا اس خیال سے تدارک کیا تھا جب وہ قاصد جا چکا تو شداد نے چترنگ سے کہا کہ خداوند یہ
کیا سبب ہی کہ قاعدہ تو یہ ہی کہ جو کوئی نیا آدمی دربار مین آتا ہی وہ ضرور خداوند کو دیکھکر برائے سجدہ خم ہوتا ہی یہ
قاصد کیون نہ خم ہوا جب ہم اسکو منع کرتے ہین تو وہ سجدہ نہین کرتا ہی پس اُسوقت افصر اھم نے یہ جواب
اُسکو تعلیم کیا کیونکہ ہم جسکے دل مین کچھ شک دیکھتے ہین اُسکو اس امر کی طرف رغبت نہین دیتے ہین کیونکہ ابھی
اُس نے بادشاہون کے دل مین ہماری طرف سے شک ہی لہذا ہمنے بھی اسکے دل مین ابھی یہ امر
نہین قرار دیا کہ یہ ہمکو سجدہ کرنے کو خم ہو ورنہ کیا قدرت تھی جو نہ خم ہوتا یہ تقریر سنکے یہی جواب شداد کو دیا شداد
نے کہا کہ بیشک آپ خداوند ہین ایکمرتبہ تمام اہل دربار پکار اُٹھے کہ خداوند چترنگ کی جے رہے اسکے بعد
کہا کہ اب کل تم سبکے سب استقبال کو جانا شداد نے کہا کہ کل اہل دربار چترنگ نے کہا کہ نہین مین نام بتائے
دیتا ہون تم اور پہلوان قدرت سپہ سالار لشکر قدرت مرید تیغزن تمھارے ساتھ جائین چنانچہ افسر پہلوان
قدرت مغزر افسر سپہ سالار قدرت کے مغزر سردار مرید تیغزن کی صاحب تجمل دار باقی سب اہل دربار دربار
مین رہین اگر سب چلے جائینگے تو مین کیا اکیلا دربار مین رہونگا شداد نے عرض کیا بہت خوب ایسا ہی
ہوگا چترنگ نے کہا کہ ہمارے مطبخ مین حکم دو کہ کل طعام ہائے لذیذ تیار ہون ہم ان سبکی
دعوت کرینگے پس اُسی وقت شداد نے یہ حکم جاری کیا چترنگ نے کہا کہ اب دربار برخاست ہو یہ
کہکر اٹھ کھڑا ہوا شداد کو ہمراہ لیکر داخل محل نکہت اثر ہوا یہان اُسی طور سے گلدستہ نابود ہو گیا
سب اہل دربار باہم تعریفین کرتے ہوئے اپنے اپنے مسکن کو روانہ ہوئے یہان محل مین آکر چترنگ نے
لباس تبدیل کیا وہ لباس و تاج بھی نابود ہوا یہ تو یہان چین سے اپنی آرام گاہ مین بیٹھا ہی اُدھر وہ مرد

جوکہ خبر لیکر آیا تھا لشکر نمرود سے وہ اپنے لشکر مین گیا اور اہل لشکر سے کہا کہ ضرور یہ خداوند برحق ہی کہ اسکو میرے
جانے سے قبل بعلم خداوندی معلوم ہوگیا مجھے فرمایا کہ جاؤ یہ لشکر میرے دوستونکا اور بندگان خاص کا ہی
کوئی مقام خوف نہین ہی سب اہل لشکر تعریف کرنے لگے اور خاموش ہورہے مگر وہ قاصد خلعت پہنے ہوئے
اور تعریفین کرتا ہوا راہ طے کرکے اپنے لشکر مین گیا اب جو اہل لشکر نے اسکو مخلع دیکھا اس سے دریافت
کرنے لگے کہ کہان گئے تھے جو ایسا گران قیمت خلعت زیب تن کرکے آئے ہو اسنے سب حالت
بیان کی اور کہا کہ ضرور یہ خداوند برحق اور مطلق ہین ضرور یہ نمرود ثانی کے فرزند اور ہمارے خداوند ہین یہی
خبر سب لشکرون مین منتشر ہوگئی اسطور سے ایک نے دوسرے سے دوسرے نے تیسرے سے تیسرے
نے چوتھے سے غرض کہ سبھون سے دور تسلسل جاری ہوگیا ادھر قاصد لشکر مین یہ خبر کرتا ہوا اس
بارگاہ مین آیا جہان تمام بادشاہ بیٹھے ہوئے تھے اب جو قاصد پہونچا سبنے کہا کہ خبر کر آئے اور کیا جواب لائے
اسنے عرض کیا کہ مجکو بیان کرنے کی فرصت نہین دی انھون نے خود سب حالت بیان فرمائی اور جو کچھ کہ چیتنگ
نے کہا تھا اس قاصد نے سب بیان کیا اور کہا کہ یہ خلعت مجکو عنایت فرمایا وہ سب بادشاہ یہ حال سنکے
دنگ ہوگئے اور کہنے لگے کہ ضرور یہ خداوند ہین اچھے کا دامن ہاتھ مین آیا ہی اے قاصد تجھ دربار کا حال بیان کر
جو تاصد نے دیکھا تھا سب بیان کیا وہ بادشاہ اسکی زبانی حال سنکے خاموش ہورہے کہ وہ دن تمام ہوا رات
آئی ہر ایک نے اپنے اپنے سردارون کو حکم دیا کہ تم لوگ بوقت سحر تیار رہنا کیونکہ ہمارے ہمراہ چلنا ہوگا
ہر ایک سردار نے یہ سنکے عرض کیا کہ بہت خوب ہم تیار رہینگے یہ بادشاہ اپنے اپنے آرام کے مقام پر گئے
سردار بھی اپنی اپنی جگہ پر گئے کہ وہ رات تمام بسر ہوئی اور صبح ہوئی سپیدی صبح کی پھیلنے لگی یہان لشکرون
مین وردی بجنے لگی جرنیچاری جانے لگی شہر مین گھنٹے اور ناقوس بجنے لگے جو چیتنگ کی پکاری جانے لگی
سب کا فر اندرون شہر و بیرونجات خواب راحت سے بیدار ہوئے پوجا پاٹ کرنے لگے جب سب کامون سے
فراغت ہوچکی سردار سارے بادشاہون کے آراستہ ہوکر بارگاہ مین آئے کہ وہ بادشاہ اپنے اپنے
خیمون سے نکلکر بارگاہ مین آئے دیکھا کہ سب سردار موجود ہین دربار آراستہ ہوا باہم صلاح کی کہ
جب وہ لوگ ہمکو لینے آئینگے تو ہم چلینگے ورنہ آج تو نہین جائینگے دیکھین ہماری کیا عزت ہوتی ہی دوسرے
یہ پیام بھی دیا ہی کہ ہمارے سردار لینے کو کل آئینگے یہ تو یہان انتظار مین ہین ادھر شداد محل مین مبدا
ہوا چیتنگ بھی سب کامون سے فراغت کرکے پوشاک پہنکر دربار مین آیا اتنے عرصہ مین سب سردار
آچکے تھے کوئی باقی نہ تھا کہ چیتنگ محل سے برامد ہوا خداوند کی جے بولی گئی یہ تخت پر آکر بیٹھا آج دربار خوب
آراستہ ہی کہ کسی وقت مین نوشیروان کا دربار ایسا آراستہ نہوگا جیسا چیتنگ کا آج دربار ہی ادھر جب
چیتنگ تخت پر بیٹھ چکا شداد نے عرض کیا کہ اب مین اُن سکے استقبال کو جاتا ہون چیتنگ نے
کہا کہ ہان جاؤ بہت جلد انکو لے آؤ چیتنگ سے یہ سنکے شداد اسیوقت نمرود و ناشاد و مرید کو اور
ہر ایک کے مقرر سردارون کو جو کہ دی لیاقت و مغز تھے لیکر دربار سے باہر آیا اور مرکبون پر سوار ہوکر بیرون
شہر کی طرف روانہ ہوئے شہر کو طے کرکے نمرود کے لشکر مین پہونچے نمرود نے سکو اپنا لشکر دکھایا اور
کہا کہ یہ لشکر اس احقر کا ہی شداد نے لشکر کو بہت پسند کیا اس لشکر سے نکلکر طرف اس لشکر کے روانہ ہوئے
جو کہ باہم ملا ہوا اترا تھا ادھر ان سب بادشاہون نے اس قاصد کو طلب کرکے دربار مین بٹھالیا تھا کہ وہ دربار
ہوا یا ہی پہچانتا ہی جو کوئی آئیگا اسکو وہ ہمین بتا دیگا اور بارگاہ کے پردے اٹھا دیے ہین کہ یہ سکے سب
لشکر مین پہونچے لشکر کی سیر کرتے ہوئے طرف بارگاہ کے چلے گو کہ سات بارگاہین تھین مگر باہم جو اتفاق تھا

تو ایک بارگاہ برپا تھی دور سے نظر آتی تھی یہ اُسطرف کو چلے اہل لشکر نے جو نئے آدمی دیکھے اور سبکو معزز پایا تو باہم جمع ہوکر آئے اور عرض کرنے لگے کہ ہم پر یہ ظاہر کردیجیے کہ آپ کون لوگ ہین شداد نے جواب دیا کہ ہم لوگ بندے خداوند جیرنگ کے ہین ہم حکم سے خداوند کے آئے ہین اُنمے ایک سردار نے کہا کہ یہ بادشاہ ہین شہر جیرنگ کے اور نائب قدرت اُنکا لقب ہی اور یہ جو اُنکے برابر ہین یہ دیوان قدرت ہین اور یہ جو اُنکے داہنے ہاتھ پر بیٹھے ہین یہ سپہ سالار قدرت ہین اور یہ جو اُنکے عقب مین ہین یہ پہلوان قدرت ہین اور ہم سب ملازم و سردار اُنکے ہین یہ سنکے وہ لشکری خاموش ہورہا پھر اسقدر دریافت کیا کہ آپ لشکر مین کسلیے تشریف لائے ہین کہا کہ ہم تمھارے بادشاہون کے استقبال کو آئے ہین اُنکے خیمے کو جاتے ہین اتنو وہ لوگ اپنی اپنی طرف کو چلے گئے یہ لوگ طرف بارگاہ کے چلے اتنو تمام لشکر مین یہ معلوم ہوگیا ہی کہ یہ لوگ ملک جیرنگ سے استقبال کے لیے آئے ہین اب کوئی نہین دریافت کرتا ہی کہ یہ سامنے بارگاہ کے ہوئے چونکہ پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوئے تھے گلزار شاہ کی نظر شداد پر پڑی کہا کہ ای بھائیو شداد برائے استقبال آیا ہی اُسکے ساتھ اور بھی لوگ ہین کیونکہ یہ شداد کو بخوبی پہچانتا ہی اور اُس قاصد نے بھی دیکھکر کہا کہ انمین سب معزز سردار ہین کوئی غیر معزز نہین ہی کیونکہ مین دیکھ چکا ہون کہ دربار مین اِن سبکی بڑی عزت ہی یہان تو یکبارگی ہوہی تھی کہ یہ سب کے سب دربار بارگاہ پر پہونچے کہ اُدھر سے اُن سبنے قبل سے درگہ سالار نے کہلا بھیجا تھا کہ یہ جو لوگ آتے ہین انکو منع نہ کرنا آنے دینا اُنکی اجازت ہی پس یہ سب جب دربار بارگاہ پر پہونچے درگہ سالار نے منع نہ کیا یہ لوگ بارگاہ کے اندر ہوکر پیچھے سے اُتر کر داخل ہوئے چاکرون نے مرکبون کو ٹہلانا شروع کیا جب یہ صحن بارگاہ مین پہونچے وہ سب بادشاہ مع اپنے سردارون کے اُٹھکر آئے اور اُنکا استقبال کرکے جا بجا صدر پر لاکر بٹھلایا ہر ایک کو جا بے معقول دی ہر ایک سردار نے مرتبہ سے بیٹھے اُنکے سردار بھی بیٹھے جب سلامت ہوئی جب بیٹھ چکے تو مزاج پرسی ہوئی اُنھون نے اُنکا مزاج پوچھا اُنھون نے اُنکا مزاج شداد سے کہا کہ ای شاہان ہمت ملک بخواہ اور پہلوان قدرت و سپہ سالار لشکر قدرت دو دوسرے پہلوان قدرت کو خداوند نواب کے استقبال کو روانہ کیا ہی ہم سبکے سب آپکے لینے کو آئے ہین آپ تشریف لے چلین اُنھون نے جواب دیا کہ ہم موجود ہین چلیے مگر کچھ دیر یہان توقف تو فرمایئے شداد نے کہا کہ ہمکو حکم ہی کہ بہت جلد اُنکو لیکر حاضر ہونا ہمکو اُن سب کا نہایت اشتیاق ہی پس یہ جو شداد نے کہا ہر ایک بادشاہ اپنے مقام سے اُٹھا اُنھون نے شداد سے دریافت کیا کہ لشکر کی بابت کیا حکم فرمایا ہی شداد نے جواب دیا کہ لشکر کی بابت یہ حکم ہی کہ وہ اُسی مقام پر قیام کرے کیونکہ شہر مین اسقدر لشکر کی جگہ نہین ہی دیکھو کہ پہلوان قدرت کا لشکر بیرون شہر مقیم ہی یہ سنکے اُن سب نے تھوڑے تھوڑے سردار معزز اپنے اپنے ہمراہ لیے اور حکم دیا کہ تم لوگ اِسی مقام پر فروکش رہو مع لشکر کے ہم دربار مین خداوند کے جاتے ہین وہ سردار خاموش ہورہے یہ ساتون بادشاہ مع شداد وغیرہ اور اپنے سردارون کے بیرون بارگاہ آئے اور سب کے سب پر سوار ہوکر ہمراہ شداد کی طرف شہر جیرنگ کے چلے شداد ان سب کو لیے ہوئے بڑے جاہ و حشم سے داخل شہر ہوا اور سب کو شہر کی سیر کراتا ہوا دولت پر لایا اور سبکو لیکر داخل دربار ہوا اب جو سب بادشاہ داخل دربار ہوئے اُنھون نے دربار کو خوب آراستہ دیکھا کبھی ایسا دربار نہ دیکھا تھا ہر ایک شاہ و سردار دربار کی حالت دیکھکر دنگ ہوگیا جب یہ لوگ ایوان مین پہونچے ہر ایک کی نگاہ جیرنگ پر پڑی اور قصد کیا کہ سجدہ کرین یہی حالت اُنکے سردارون کی ہوئی تب شداد نے سبکو منع کیا اُن لوگون نے پھر اُسطرف کو دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک جوان بیٹھا ہوا ہی اُسکے روبرو گلدستہ رکھا ہوا ہی اُنکی نگاہ جو گلدستہ پر پڑی تو وہ سبکے سب مسحور ہوگئے مع سردارون کے یہ حالت ہوئی کہ کوئی ایسا نہ تھا کہ مسحور نہو جب یہ مجرا کرچکے اور سجدہ سے سر اُٹھائے

شداد کے بازرسے اور گلدستہ کو دیکھکر مسحور ہوگئے اسوقت چترنگ نے شداد سے کہا کہ ان
سب کو میرے پاس لے آؤ اِنکے سردارون کو علی قدر مراتب کرسیان اور دنگل دونمین ان سبکی عزت کرونگا
کیونکہ یہ بندے خاص ہمارے ہین بس شداد نے ان سبکے سردارون کو جگہ دی اسکے بعد ان ساتون نے
لیکر اُس تخت پر آپاس چترنگ نے ہر ایک بادشاہ کی عزت کرکے کرسی پر بٹھایا اور بڑی عزت کی جب یہ سب
بیٹھ چکے اسوقت چترنگ نے طرف اُن سبکے متوجہ ہوکر کہا کہ وہ جو سوال تمھارا ہی اور جو تمھاری شرط ہی مجکو
معلوم ہی اور ہمپر بزور علم خدائی ظاہر ہی لہذا اُسکی بابت یہ امر ہی کہ تم اپنے فرزند کی تصویر مجکو دو اُسکو بھی بہشت سے
طلب کرکے اُسکی صورت دکھادین اور تصویر طلب کرنے کی ضرورت یہ ہی کہ بہشت مین ایک صورت کے
ہزارون بندے ہین اور انمین جو فرق ہین وہ مجکو معلوم ہین مگر فرشتگان قدرت کو نہین معلوم ہین یا اُنکے مان باپ
معلوم ہین بظاہر ایک صورت ہی لہذا اُسکی تصویر دو کہ اُسکے موافق طلب کرلیا جاے ہان اگر مین بہشت مین ہوتا
تو کوئی ضرورت تصویر کی نہ تھی یہ سنکے وہ سبکے سب اور دنگ ہوگئے مثل آئینہ شش شدر و حیرت زدہ
ہوکر رہگئے گلزار شاہ نے عرض کیا کہ واقعی تو خدا ے برحق ہی تیرے خدا ہونے مین کوئی شک نہین ہے
کیونکہ ہمنے یہ صلاح اس طور سے کی تھی کہ سواے ہم سات آدمیون کے اُس مقام پر کوئی نہ تھا مگر تجکو
ثابت ہوگیا کہ تو ضرور خدا ہی کہ تجکو ہمارے دل کا حال معلوم ہوگیا اور تو ہمارے ہر ایک فعل سے ماہر ہوگیا
یہ تصویر حاضر ہی مگر ایک سوال ہی چترنگ نے کہا کہ مجکو وہ سوال بھی معلوم ہی وہ سوال یہ ہی کہ تم یہ عرض کرو
کہ اُسکو زندہ کرکے مجھے صورت دیکھنے سے کیا حاصل ہوگا اور یہی دو شرطین ہین کہ پوری ہون تو تم
لوگ اطاعت کروگے اگر نہ پوری ہونگی تو نہ اطاعت کروگے ہر ایک نے متفق ہوکر کہا جی نہین اگر یہ
پوری ہونگی تو بھی ہم اطاعت کرینگے کیونکہ اسقدر قدرت نمائی کیا کم ہی کہ آپ ہمارے دلون کے حال سے
ماہر ہین تب چترنگ نے کہا کہ تمھاری دوسری شرط بھی نہین پوری ہوگی اُسکے برآنے مین زمانہ لگیگا
ہی یہ کہکر وہ جو تقریر انصرام نے تعلیم کی تھی بیان کی یعنی جبہم خدا پرستون سے فراغت کرینگے اور اور لوگ
اسوقت جو جو لوگ مرگئے ہین تمھارے زمانہ سے آجتک سبکو زندہ کرینگے اسی زمانہ مین تیرے فرزند کو بھی
زندہ کرینگے مگر ہان صورت اسوقت دکھادینگے اور ایک امر کا خیال رہے کہ وہ کلام نہ کریگا تمھارے
سامنے خاموش بیٹھا رہیگا بلکہ اُسکو بیان کی ہوا ناپسند اور ناگوار ہوگی گلزار شاہ نے کہا کہ خیر صورت ہی
دیکھ لونگا اگر آپ صورت بھی نہ دکھاسکے تو بھی ہم لوگ اطاعت سے سرتابی نہین کرسکتے ہین یہ سنکے
چترنگ نے کہا کہ نہین صورت دیکھ لو وہ تصویر لاؤ گلزار شاہ کے پاس ہر وقت تصویر اُسکے فرزند
شمشاد شاہ کی موجود رہتی تھی جیب سے نکالکر دی چترنگ نے کہا کہ اسکا نام شمشاد شاہ تھا
گلزار شاہ نے عرض کیا کہ جی ہان بس وہ تصویر گلزار شاہ سے لیکر اور اُس ابر کی طرف کو ہاتھ اُٹھاکر کہا
کہ اے فرشتہ قدرت یہ تصویر لیکر بہشت مین جا اور وہان سے اس صورت کا جو آدمی ہو اُسکو لے آ یہ
جو چترنگ نے کہا اُس ابر سے فوراً ہاتھ نکلا اور تصویر کو چترنگ کے ہاتھ سے لیلیا اور غائب ہوگیا
جب تصویر پہونچی محروم نے اُسی تصویر کے بموجب سحر سے بتلا بناکر اُسکو بصورت انسان مشکل کیا مگر
گویائی نہ دی جان وغیرہ تھی صرف اسقدر فرق تھا کہ کلام نہ کرسکتا تھا یہ اُسنے عمداً کیا تھا جب تیار ہوچکا
تو اُسکو ایک تخت پر بٹھاکر سحر کیا کہ اُس ابر مین ایک در ظاہر ہوا اب جو سحر کیا تو وہ تخت خود بخود اوس ابر
سے باہر آیا اور صحن مین سہولیت کے ساتھ بارگاہ کے آکر اترا اور صدا آئی کہ اے خداوندیہ شمشاد شاہ حاضر ہی
ہم اسکو بہشت سے لاے ہین یہ یہان آنے سے انکار کرتا تھا جب ہمنے بہت سمجھایا تو آیا ہی مگر ملبدی

اسکو فرصت دیگا کیونکہ یہ اقرار کرکے آیا ہی یہ جو صدا آئی سب اہل دربار نے سنی اتبو سب سے سر اٹھا اٹھا کر
دیکھا کہ صحن بارگاہ مین ایک تخت پر ایک جوان تاج سر پر رکھے ہوئے بیٹھا ہی مگر خاموش حیران ادھر ادھر
دیکھ رہا ہی چترنگ نے کہا کہ اہی گلزار شاہ اپنے فرزند کو پہچان لے کہ یہی ہی کہ کوئی اور ہی اب جو گلزار شاہ
صحن کی طرف دیکھا تو اپنے فرزند جگر بیوند کو تخت پر موجود پایا چترنگ سے عرض کیا کہ خداوندا یہ میرا فرزند
ہی پس چترنگ نے اشارہ کیا کہ اہی شمشاد شاہ تو میرے پاس آ تا کہ تیرا باپ اور سب لوگ تجکو دیکھین یہ
جو اشارہ کیا ادھر مرحوم نے سحر کو زور دیا وہ پتلا تخت پر سے اتر کر اندر ایوان کے آیا اور اس تخت پر آکر
بیٹھ گیا اتبو سب نے دیکھا گلزار شاہ نے گلے سے لگایا اور اپنے پاس کرسی پر بٹھا لیا تھوڑے عرصہ تک
وہ اس مقام پر رہا سب اہل دربار دیکھکر حیران رہے کہ اتنے عرصہ مین چترنگ نے کہا کہ اب تم جاؤ یہ کہکر
اور طرف متوجہ کرکے کہا کہ فرشتہ قدرت یہ شمشاد موجود ہی اسکو لیجاؤ یہ سنکے وہ پتلا سحر کا اسی تخت پر جاکر
بیٹھا اور وہ تخت خود بخود بلند ہوا اس ابر کے قریب پہونچا ابر مین شگاف ظاہر ہوا وہ تخت اس شگاف مین چلا
گیا گلزار شاہ دیکھکر رہگیا اسکے جانے کے بعد ایک ہاتھ ابر سے پیدا ہوا اور صدا آئی کہ یہ تصویر موجود ہی وہ تصویر
چترنگ کے قریب پہونچی چترنگ نے تصویر لیکر گلزار شاہ کو دی اتبو مع گلزار شاہ نے سب بادشاہ
مطیع ہوکے مع اپنے سردارون کے اسوقت چترنگ سے عرض کیا کہ ہمکو تصویرین عنایت ہون ہم اپنے
لشکر مین اور شہرون مین روانہ کرین تاکہ سب لوگ بندگی کرین پس اسوقت ہزار تصویرین اون سب کو
لین انھون نے اپنے سردارون کے ہاتھ اپنے لشکر مین روانہ کین اور کہدیا کہ ایک تصویر ہر ایک شہر مین
روانہ کردینا اور ہمارے بھائیون کو تحریر کرنا کہ ہمنے یہ مذہب قبول کیا لہذا ہمارے شہر مین یہ مذہب
رواج دو وہ سردار تصویرین لیکر لشکر مین آئے اور اہل لشکر کو اس حال سے آگاہ کیا وہ سبکے سب مطیع
مذہب چترنگ کے ہوگئے اسکے بعد انھون نے ایک ایک تصویر اور نامہ ہر ایک بادشاہ کے ملک کی طرف
روانہ کیا اور وہی مضمون جو کہ انھون نے تعلیم کیا تھا تحریر کردیا خلاصہ یہ کہ وہ نامے ہر ایک ملک مین گئے اور ہر ایک بادشاہ
کو نامہ و تصویر دی انھون نے بموجب مضمون نامہ کے کام کیا تمام شہر مین منادی کردی کہ سب چترنگ پرستی اختیار کرین
ان ساتون ملکون مین چترنگ پرستی ہونے لگی چترنگ کے نام کی جے پکاری جانے لگی یہ تو ان شہرون کی حالت
ہوئی اسی طور سے تلو تمرود یہ تین بھی نمرود کا نامہ پہونچا نمرود نے بموجب اپنے باپ کی تحریر کے
دین چترنگی کو رواج دیا یہان چترنگ نے ان بادشاہون کی دعوت کی بڑی دھوم سے ایک جلسہ قرار دیا
اطراف و جوانب سے طائفے طلب کیے کھانے لذیذ لذیذ تیار کرلیے تھے (انکو خبر نہ تھی کیونکہ پہلے سے حکم دیدیا
تھا کہ ہم دعوت کرینگے دعوت کے دن بڑا جلسہ ات کو ہوا پہر رات گئے آتشبازی چھوٹی سب لوگ جلسہ مین چلے
اس روز چترنگ نے دربار برخاست نہین کیا محل مین بھی نہین گیا باہر دربار مین رات کو جلسہ مین آکر
بیٹھا ساغر گلفام گردش مین آیا محفل کے لوگ مست ہوئے حکم ناچ کا ہوا طائفہ طلب کیا آیا ایک مطربہ شبو نامی
بہت حسین صورت محفل مین آئی کہ سبکی نگاہ اسپر پڑی جو سردار کہ اپنے لشکر مین رہ گئے تھے وہ بھی جلسہ مین
طلب کیے گئے اب کوئی پچاس ہزار کے قریب لوگ جلسہ مین ہین گے اس مطربہ کے ساتھ والون نے ساز درست
کیے وہ حسینہ خوب گت ناچی کہ اہل محفل کو بیخود کردیا اسکے بعد بہت خوش آواز نے یہ غزل گائی غزل

دلمین ہی روح کی صورت سے محبت آپکی	بیٹھے جی جاپکی مسطر سے محبت آپکی	چھپ نہین سکتی ہی چھپتی ہی محبت آپکی	
ایک کا نظارہ ہی مرنے لمین عنایت آپکی	شب فرقت ہو کیا آپکا تصور مین نے	پھر گئی آنکھون مین وہ چاندسی صورت آپکی	
کہتے ہین معشوق بھی دنیا مین وفا کرتے ہین	کسلیے کرتا ہی ایسی تو شکایت آپکی	دیدیا تیر سے تصور نے تو طبیبون نے جواب	

اِسقدر غیر ہوئی ہجر مین حالت اُنکی
ہجر نے تیرے بگاڑی ہی یہ حالت اُنکی

بیضین قتی بہین غش کرتے ہین بیمار دیکھو
سسکے حالت مری وہ کہتے ہین ہمراز دون سے

مرے ارمان نہ افسوس نکلنے پائے
کٹ گئی چشم زدن مین شب وصلت اُنکی

تجکو بدنام کریگی یہ محبت اُنکی
دیکھلی اے دل ناشاد مروت اُنکی

گرد سان دامن دلدار سے لیٹی مری خاک
غیر کو جام دیا مجکو دکھا کر سر بزم

مین ہون اور شام و سحر دل سے حکایت اُنکی
ہجر مین ہی کوئی ہمدم رفیق اور نہ دوست

کیون یہ بلبل کو زر گل پہ چمن مین ہی غرور
پھونکے دیتی ہی مرے دل کو شرارت اُنکی

سُن لے جو بلبل خوش لہجہ فصاحت اُنکی
بھولی کے انکی وہ زمزمہ سنجی سب ساری

کسی گلشن مین نہین گل کوئی اُنکی سی بو
خصدین کھلوائین کہ اب آئی ہی شامت اُنکی

باتین ہین جنمین کے وہ کرتا دم رخصت تھی
یاد دلوا کے دل زار بھی روتا ہی مجھے

دیکھنے والے تری ہیر کے بیمارون کے
اتبو کچھ راہ پہ آئی ہی طبیعت اُنکی

اے نسیم سحری دیکھ نزاکت اُنکی
باغ کی سیر سے رخصت ہوکے جاتی ہین لال

جنکو صیاد نے اک تیر ادا سے مارا
اِسکا کیا رشک تن خونی قسمت اُنکی

یہ غزل جو گائی تمام اہل محفل محو ہوگئے ہر ایک شعر کو خوب بتا بتا کے گایا اسقدر انعام پایا کہ اٹھ نہ سکتا تھا وہ انعام لیکر واپس گئی دوسرا طایفہ طلب ہوا وہ بھی خوب گایا اور رخصت کر انعام کثیر لیکر چلا گیا اسی طور سے تمام شب جلسہ ناچ و رنگ کا برپا رہا بوقت سحر قریب صبح کے ایک طایفہ اور آیا اُسنے ایسی گت ناچی کہ سب اہل جلسہ دنگ ہوگئے اور غزل شروع کی وہ غزل یہ ہے غزل

ملا ہم بسملون کو چین مرکے
تصدق مین تری باتکی نظر کے

بہت غمگین ہوئے اک آہ بھر کے
دل مشتاق پر کشتہ چلین کے

الٰہی خیر کر نامہ بمبت آج
چلا ہون در پہ اُس بیداد گر کے

ہوئے آثار جب ظاہر سحر کے
مری میت پہ یہ کہتے وہ آئے

تری ترچھی نظر نے اے ظالم
کیے ٹکڑے مرے قلب جگر کے

نہین دلپر اثر جس بے خبر کے
غش آئے عاشقون کو مثل مرکے

جواب نامہ لایا صبر و تسکین
نہ کیونکر ہون مین صدقے نامہ بر کے

غضب کرتے ہین وہ گیسو سنور کے
سراسیمہ ہر مین عاقل وہی ہین

ہیف پوچھی نہ جسنے جیتے جی بات
موا پیون ہجر مین اُس بیخبر کے

یہ غزل جو بھیرون کی دھن مین گائی محفل کا اور رنگ ہوگیا سب اپنا سر دھننے لگے جو عاشق تن تھے وہ تو مست ہوکر جھومنے لگے لب پر صدائے آہ تھی آنکھون سے آنسو جاری تھے قلب و جگر فگار تھا اہل محفل کا یہ حال زار تھا ہر ایک خراب الفت کا سرشار تھا یہی جی خواہش کرتا تھا کہ کسی طرف کو نکل جایئے دامن صحرا مین منہ چھپایئے یا محفل قیس کسی جنگل مین جا کر بیٹھیے اور اُسکے مقام کو آباد فرمایئے تاکہ اُسکی روح شاد ہو غم و فکر سے آزاد ہو یہ تو عاشق مزاجونکا حال تھا کہ اپنے اپنے معشوق کی تصویر سامنے تھی اُسکی طرف اشارہ کرکے یہ کلام کرتے تھے ایسے بیخود تھے کہ سر و پا کا ہوش نہ تھا اور یہ کلام لب پر تھا کہ ای جان جہان تمھارے عشق نے ہمکو بیقرار کیا ہی تمنے خبر تک نہ لی یہ کونسی بے پروائی ہی کہ عاشق تو مرے اور معشوق خبر نہ لے از براے خدا وند اپنے لب رنگین کا بوسہ دو تاکہ دل کو آرام ملے کوئی زلف کے بوسکا طالب تھا یہ جو رنگ محفل کا اُس مطربہ نے دیکھا گانا موقوف کیا خاموش ہوکر دیکھنے لگی کوئی اُس بیہوشی مین یہ کہتا تھا کہ ای آفت جہان تم اپنے اُس مار سیاہ کو حکم دو کہ مجکو ڈس لے تاکہ قصہ تمام ہو اِس کشاکش دنیا سے نجات پاؤن ایک عجیب سماں بندھا ہوا تھا ہر ایک بیخود

اپنی گا رہا تھا کسی کو یہ خیال نہ تھا کہ یہ دربار خداوندی ہی خداوند بھی موجود ہین یہ ہم کیا تقریر کرتے ہین جیسا وہ خدا
تھا ویسے بے ادب بندے تھے اسکی کچھ پرواہ نہ تھی اسی طور سے تھوڑے عرصہ تک یہ حال رہا کسیکو
خبر نہ تھی جب اسنے گانا موقوف کیا تو سبکی حالت درست ہوئی اپنے ہوش مین آئے ایک شرمندگی سی
حاصل ہوئی کہ ہم کیا تقریر کر رہے تھے کہ جسکی وجہ سے ہمکو یہ شرمندگی ہوئی یہ خیال کرکے سب خاموش
سر جھکا کر بیٹھ رہے ادھر وہ مطربہ انعام لیکر اپنے مقام پر گئی ادھر وہ مطربہ فلک نشانا خانہ مغرب کے مع اپنے
سازندون وہمراہیون کے روانہ ہوا اور آمد آمد رقاصہ زہرہ کی طرف سے خانہ مشرق کے شروع ہوئی ستارے
صبح ہوگئی آفتاب عالمتاب نے ظہور کیا ماہتاب اسکی آمد کے خوف سے راہی ہوا اعلام نور ظہور کرنے لگے
تیرگی شب دور ہونے لگی طائر نغمہ سرائی مین مشغول ہوئے بلبلین گلہاے شگفتہ کو دیکھکر خوش نغمگیان کرنے
لگین باغبان تھالون مین پانی دینے لگے خوشبوے گلہاے رنگا رنگ سے تمام باغ مہکا ہوا تھا نسیم
سحری چال مستانہ چل رہی تھی سبزۂ نوخیز اپنی بہار جداد دکھا رہا تھا وہ آفتاب کا نکلنا اور باغون مین اسکی
کرن کا پھیلنا نیا جوبن دکھاتا تھا درختون پر جو دھوپ پڑتی تھی اُنکے برگ نو دمیدہ یون چمکتے تھے جیسے سبزہ
کی نوک چمکتی ہی اور وہ جو دھوپ چھن چھنکر زمین پر آتی تھی اور کہین پر سایہ کہین پر دھوپ تو یہ معلوم ہوتا
تھا کہ فرش منقش کیا ہوا ہی بموجب مصرعہ + زمین پہ سایہ تھا فرش تھا منقش کا + یہ تو غالبا باغونکا نقشہ تھا صحرا پر
اور طور کی بہار تھی کاشت کار کھیتون مین پانی دے رہے تھے گیاہ نو دمیدہ کو غزالان خوش چشم چر رہے تھے
اور چست وچیز مین مصروف تھے طاؤسان باغ دصحرا خنیاگری مین مصروف تھے طائران صحرائی درختون پر بیٹھے
ہوئے چہچہ کر رہے تھے کسی طرف فاختہ کی صدا تھی کسی جانب قمریون کی ہمدا تھی صبح کا وقت تھا ہر ایک
اپنے خالق کی یاد مین سرگرم تھا یہان جب سحر ہوگئی اُسوقت چترنگ نے حکم دیا کہ دربار برخاست کرو اب
جلسہ ہوچکا یہ کہکر اُٹھکر طرف محل کے چلا وہ گلدستہ اسکے روبرو یہان بھی موجود تھا جب یہ اُٹھا تو وہ
گلدستہ اُٹھ گیا اور غائب ہوگیا اسکے اُٹھنے کے بعد اور سب اُٹھکر اپنے مقام کی طرف روانہ ہوئے وہ ساتون
بادشاہ اُس مقام کی طرف جو اُنکے واسطے مقرر ہوا تھا گئے بڑے اعزاز سے اُتارے گئے ہر ایک سردار
اُنکا بھی اپنے مقام پر اُترا ادھر یہ سردار جا جاکر آرام پذیر ہوے اُدھر چترنگ محل مین جاکر سو رہا اُسدن
دربار نہ کیا کیونکہ رات بھر کا تھکا ہوا تھا اسدن تمام روز وشب آرام کیا پونت نمر بھر دربار مین آیا ہر ایک آاکر
حاضر ہوا ساتون بادشاہ وشہزادے آکر اپنی اپنی کرسیون پر بیٹھے چترنگ تخت پر متمکن ہوا سب سردار جمع
ہوے پھر دربار خلافت کا آثار آراستہ ہوا ابھی کوئی حکم چترنگ نے نہین دیا تھا کہ اُدھ محرم نے
البھرام سے کہا کہ تو چترنگ سے کہہ کر اب یہ حکم دے کہ سب لشکر تیار ہون ہم طرف خاور کے کوچ کرینگے کیونکہ
ارژنگ جو کہ دعوے خدائی کرتا ہی اور وہ اس خاندان کا غلام ہے پہلے اُس سے مقابلہ کرین اور اُسکو
زیر کرکے پھر خدا پرستون سے مقابلہ کرینگے اُنکو اس اُنکے کردار کی سزا دینگے اُسکے بعد تمام دنیا پر اپنا قبضہ
کرینگے اور جو ن ہمارے دادا کے خدا پرستون نے غارت کر دیے ہین اُنکو درست کرکے گنبد ہمان تمام
مین متفکر سب سے سجدہ کرائینگے اور ہجدہ ہزار ملک باخترآباد کرینگے کیونکہ وہ بھی خدائی کرنے کا مقام
ہی اُس گنبد مین بیٹھکر اپنے بندونکو جو کہ خدا پرستون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین یا جو کہ خود مر گئے ہین زندہ کرینگے
بعد ایک سال کے بروز اپنی ولادت کے ایک جشن کیا کرینگے کہ جس مین ہم سبکی روحین زیادہ کیا کرینگے اور عمر کی ترقی
دینگے یہ سنکے البھرام اُسی طور سے دربار مین آئی اور پوشیدہ ہوکر ہمیشہ سب حال جو کہ محرم نے تعلیم کیا تھا
چترنگ سے کہا بس یہ تقریر سنکے چترنگ نے سر اُٹھاکر طرف اہل دربار کے دیکھا اور کہا کہ ای اہل دربا

آگاہ ہو کہ مین حکم دیتا ہون کہ سب لشکر تیار ہو مین پرسون سفر کرونگا اور پہلے ارژنگ کو اُسکے نے ادبی کی سزا
دونگا اُسکے بعد خدا پرستون پر لشکر کشی کرکے سب کو غارت کرونگا جب تمام دنیا مین میری حکومت ہو جائیگی
تو سیدھا مین جاکر فیطلون کو درست کرونگا وہان خدائی کو ترقی ہوگی کیونکہ وہ مقام بہت عمدہ ہی سجدہ
ہزار ملک باختہ کو آباد کرونگا گنبد جہان نما مین بیٹھکر سب سے سجدہ لونگا اور سجدہ کراونگا اور اپنی ولادت کے
دن جشن خوشی کا کیا کرونگا غمون مین ترقی دیا کرونگا جو جو کہ قتل ہوئے ہین یا مرگئے ہین سب کو زندہ کرونگا
اب مین ان خدا پرستون پر ہرگز ہرگز رحم نہ کرونگا اور اُنپر اپنا عذاب نازل کرونگا اب میرے دل مین یہ بات
سما گئی ہی یہ جو تقریر چترنگ نے کی سب اہل دربار کانپ گئے اس تیور سے یہ کہا تھا کہ سب ہم بخود ہوکر
اُٹھ کھڑے ہوئے اور سب نے عرض کیا کہ سب لشکر تیار ہین آپ جسوقت چاہین سفر کرین پس چترنگ نے
حکم دیا کہ ہماری بارگاہ و گنبد و سامان بہ وارتمی نکلے ہم کل یہان سے کوچ کرینگے کیونکہ ہمکو اب تاب نہین ہی زیادہ
صبر کیا جاتا ہی نامشاد سے کہا کہ تم بھی اپنے لشکر کو تیار کرو شداد سے کہا کہ تم بھی تیاری کا حکم دو نمرود سے
جو کہا اُسنے عرض کیا کہ اے خداوند میرا لشکر تیار ہی اور یہون شہر موجود ہی کوئی تیار کرنے کی ضرورت نہین ہی یہ
عرض اُن سالون بادشاہون نے بھی کی یہ سنکے چترنگ خاموش ہوگیا اُسدن دربار برخاست کیا نہین پھر تو
دن بھر دربار آراستہ رہتا تھا اور محل مین آیا نمود نے کہا سے کہ مجکو حکم سفر ہوا ہی اُسنے کہا کہ مین بھی چلونگی چترنگ
نے کہا کہ اجازت ہونے تو بہتر ہے یہ کہہ رہا تھا کہ ایک پرچہ گرا اسمین یہ تحریر تھا کہ نمود کو ضرور ہمراہ لینا پس اُسوقت
چترنگ نے شداد کو طلب کرکے کہا ایک خیمہ بہت عمدہ برائے نامو س بھی ہمراہ لے لینا اُسنے عرض کیا
بہت بہتر نمود کو بلا کر کہا کہ آپ بھی تشریف لے چلین اُسنے کہا کہ مین تو ضرور چلونگی پس یہ بندوبست
کرکے چترنگ خاموش ہو رہا یہان محل مین سب اپنا اسباب بار کرنے لگے ضروری اسباب لیلیا گیا اور
باقی کو تھیلون مین بندکرکے نقل لگا دیے گئے دن بھر مین تمام اسباب بندھ کیا محل اُداس نظر آنے
لگے یہی حال مقام چترنگ کا تھا اندرون محل تو یہ حال تھا باہر دون محل شداد نے سرداروں کو طلب کرکے حکم دیا
کہ لشکر کو تیار کرو خزانہ بار کرو خیمہ و خیردار ابون پر بار کیے جائین سب سامان سفر درست ہو کل خداوند کوچ کرینگے
اور کہی جیسے معقول برائے نامو س خود ہمراہ ہون یہ حکم سنکے اہلکارون نے سب سامان درست کرکے
بندوبست کیا بہت خزانہ بار کیا گیا خیمے وغیرہ تنبو خانہ سے نکالے گئے اونٹون پر بار ہوئے لشکر مین
جو یہ خبر پہونچی وہان بھی بندوبست ہونے لگا ہر لشکری نے اپنا اسباب باندھا سرداروں نے بھی سامان
سفر درست کیا اپنے اپنے سب احباب سے ملے اور رخصت ہوئے تمام شہر مین خبر منتشر ہوگئی کہ کل خداوند
سفر کرینگے اہل شہر برائے تماشائے سواری سر شام سے مقامات تجویز کرکے بیٹھنے لگے اُدھر وہ بارگاہ
اثر دہون پر بار ہوئی وہ اژدر جو کہ اس بارگاہ کو کھینچ لائے تھے نامشاد نے بھی لشکر سحر کو درست کیا
گنبد نکالا گیا وہ بھی چار پہیے اُسکو لیکر سر شام سے در دولت پر آکر موجود ہوئے نمرود و گلنار شاہ
وغیرہ نے خبر لشکرون مین کردی کہ کل تیار رہنا کیونکہ ہمراہ خداوند کے سفر کرنا ہوگا وہ لشکر بھی تیار ہوگیا آدھی رات
جلد سامان درست ہوا کہ احاطہ تحریر سے باہر ہی وہ رات تمام ہوئی بوقت سحر ہر ایک سردار و افسر رخصت اپنے
اہل و عیال سے حاصل کرکے آیا یہان جو پہونچا تو دیکھا کہ تمام سردار جمع ہین اور گنبد در دولت پر کھڑا ہی
اُس گنبد کو دیکھکر سب دنگ ہوگئے کہ نامشاد بھی آیا اور اُسکے افسر بھی وہ ساتون بادشاہ بھی آئے نمرود
مرید بھی حاضر ہوئے اور دولت سرا یان برائے نامو س آکر موجود ہوگئین کہ نامو س بحکم چترنگ سوار ہونے
لگے جب سب نامو شن سوار ہو چلے محل شاہی مین سناٹا ہو گیا اسوقت چترنگ باہر آیا دربار مین

سب جمع تھے مگر دربار ویران تھا کوئی رونق نہ تھی اسنے آتے ہی وہ تخت اٹھوا دیا وہ بھی ارائے دربار کیا گیا
اسپر خاشیہ بڑگیا کہ بارگاہ مین بھیجو گا اسنے حکم دیا کہ مرید مغزن مع پچاس ہزار کے بارگاہ لیکر آگے روانہ ہو پیش
مرید مغزن پچاس ہزار کا لشکر لیکر اور بارگاہ کو لیکر روانہ ہوا اسکے ہمراہ وہ پتلے جو کہ بارگاہ برپا کرنے
مین گئے اور چند ساحر اسکے بعد حیرتنگ سب کو لیکر بیرون دربار آیا تخت بھی ہمراہ بارگاہ کے گیا
کیونکہ یہ اسنے بارگاہ کی رونق کے لیے بدکرایا تھا جسقدر رنگ اور کرسیان تھین سب بار ہو گئین وہ تخت
جس پر شداد بیٹھکر حکمرانی کرتا تھا رہگیا حیرتنگ نے عدادنیرنگی کو جو کہ شداد کا بھائی ہوتا ہی اپنی طرف سے
حاکم شہر کیا اور کہدیا کہ جب کوئی وقت تجھپر پڑے تو ہمکو آگاہ کرنا اور ہمارے مذہب کے رواج دینے
مین بہت کوشش کرنا اور بیس ہزار کا لشکر برائے حفاظت شہر چھوڑے جاتا ہون یہ حکم دیکر خود اس گنبد
مین بدریعہ زینے کے گیا جیکے درجہ وسط مین جاکر بیٹھ چکا گلدستہ اسکے روبرو آگیا وہ ابر آکر اس گنبد پر
قائم ہوا اس گنبد کی بارہ دری کے دروازے ایک مرتبہ کھل گئے پھر درجہ بالا پر منحصر نہین ہی تمام درجون
کے دروازے کھل گئے درجہ بالا سے آواز نوبت کی آنے لگی درجہ دوم مین جو شہنائیان اور ناقوس لگے ہوئے
تھے خود بخود بجنے لگے درجہ سوم مین جو پتلے اور پتلیان تھین وہ صدائے جرحیرتنگ کی بلند کرنے لگین اور
رقص مین مصروف ہوئین درجہ چہارم مین تو خود حیرتنگ ہی یہ سب نے دیکھا کہ اسکے سر پر کس رانی
ہو رہی ہی کوئی کس رانی نظر نہین آتا ہی درجہ پنجم مین کچھ لوگ ہین کہ وہ کار و بار کر رہے ہین خم
کے خم شراب کے رکھے ہوئے ہین درجہ ششم مین ارباب نشاط ہین کہ وہ بیٹھے ہوئے ہین درجہ ہفتم خالی
ہی کہ حیرتنگ نے تخت پر بیٹھکر حکم دیا کہ جو ہمارے خدمتگار ہین اور ہمارا وزیر ہی وہ اس درجہ مین آکر بیٹھے
اور شداد و دیگر شاہون کو حکم دیا کہ تم گنبد پر سوار ہو کر گرد اس گنبد کے مع اپنے سردارون افسرون
کے رہو یہی حکم دیا ناشاد کو اور نمرود کو یہ حکم دیا کہ تم بعدہ سپہ سالاری آگے گنبد کے مرکب پر سوار
ہو کر چلو جس طور سے حیرتنگ نے کہا اسی طور سے سب بجالائے اب حکم دیا کہ ملبوس سواری بڑھے
آگے آگے اہی مراتب شیخ آبپاشی کرتے ہوئے اسکے عقب مین مرکبان تازی دعراقی آنکے بعد ساندنی سوا
بعد انکے خاص بردار چوبدار عصاہاے طلائی ہاتھون مین لیے آنکے بعد نقیبان خوش گو صدائے ادب
باش و ہوشیار باش کی دیتے ہوئے آنکے عقب مین دس ہزار سواران زرہ پوش یہ کہتے ہوئے کہ جو
رہے خداوند کی آنکے بعد سب لشکرون کے سردار آنکے بعد اونچی بنا ہوا نمرود فیل پیکر سپہ سالار
اب تمام شاہان اور وہ گنبد پتلے سحر کے اٹھائے ہوئے گنبد کے عقب مین وہ لشکر سحر آنکے بعد ایک
لاکھ تیس ہزار سپاہ شداد کی اس سپاہ کے پیچھے خزانہ و ناموس کی سواریان اس تزک و حشم سے
سواری اس مردود ازلی کی شہر سے چلی اہل شہر دیکھکر دنگ ہو گئے کہ اس ابر سے بوچھار موتیون اور
لعل و یاقوت کی ہوتی ہوئی نوبت نقارے بجتے ہوئے کوس سفری پر چوب پڑتی ہوئی دنکا بجتا ہوا
وہ سواری نہ تھی یہ ثابت ہوتا تھا کہ بناے کفر و عناد نے اپنی جگہ سے حرکت کی ہی جو انہین تھا خدا پرستون کا تشنہ خون
تھا کارخانہ سحر کا تھا یہان تک کہ سواری حیرتنگ کی بیرون شہر پہونچی اہل شہر تماشا سواری کا دیکھکر آئے اپنے
مکانون کو واپس گئے یہان لشکر نمرود کا تیار کھڑا تھا کیونکہ اسکو معلوم ہو چکا تھا کہ جب مرید مغزن پیش خیمہ
لیکر نکلا تھا تو سب تیار رہنے سواری کا جلوس نکلا سب نے اپنے مرکب چمکا کر ٹھہرا دی کہ خداوند کی جو رہے جب
جلوس سواری کا نکل گیا اور گنبد سامنے آیا انھون نے اپنے سردار کو بڑی عزت سے دیکھا ان لوگون نے
پہلے حیرتنگ کو سلام کیا اسکے بعد نمرود کو یہ خیال رہے کہ اس گنبد پر پردے لپیٹے پڑے ہوئے ہین کہ صاف طور سے

صورت چترنگ کی ظاہر نہین ہوتی تھی چونکہ یہ سن چکے تھے کہ خداوند گنبد مین سوار ہین اور وہ گنبد اسطور کا
ہے اس سبب سے انھون نے پہلے گنبد کی طرف سلام کیا اسکے بعد اپنے سردار نمرود کو اسنے اشارہ کیا کہ
عقب مین ہمراہ لشکر خداوند کے آو جب سب لشکر نکل گیا یہ بھی ہمراہ ہو لیے اسکے عقب مین انکے خیمہ وغیرہ
ارابون پر بار تھے یہان تک یہ لشکر بھی ہو کہ قریب ایک لاکھ پچاس ہزار کے تھا شریک لشکر چترنگ ہو کر چلا
اس لشکر کا بھی جلوس ہمراہ جلوس سواری چترنگ کے ہوگیا اب یہ اس مقام پر پہونچے جہان سے اترون
بادشاہ ہونگا لشکر طیار کھڑا تھا جو کہ قریب اٹھارہ لاکھ کے تھا جب امر لشکر خداوند اور انکی خداوندی کی زبانی
مرید تیغزن سنکے مطلع آمد تھے کہ ڈنکے کی صدا آئی یہ سب سوار اوب ہو کر کھڑے ہوگئے ہر ایک بادشاہ کے
لشکر نے الگ اپنی صف بندی کی کہ سامان سواری آنے لگا ہر ایک بادشاہ کے لشکر سے سامان سواری جدا
ہو کر اس سامان کے ہمراہ روانہ ہونے لگا یہان تک کہ گنبد کے قریب پہونچا اسی طور سے سب نے پہلے چترنگ
کو سلام کیا اسکے بعد اپنے بادشاہون کو اور مثل لشکر نمرود شامل ہو کر چلا ای ناظرین اب چترنگ کو طرف
خاور کے روانہ کیا گیا ہے جب کہ یہ ایک منزل طے کر کے ایک صحرا مین پہونچا وہ صحرا بہت پر فضا تھا اسنے حکم دیا
کہ اسی صحرا مین قیام کرو خیمے وغیرہ برپا ہون گروہ بارگاہ برپا ہوا اسکے جب تم حکم دین جب برپا کیجاے یہ حکم دیا تھا
کہ لشکر نے اسی صحرا مین قیام کیا مگر مرید تیغزن اس بارگاہ کو لیکر دو کوس آگے اترا یہان اس صحرا مین بلطفر
اترا تمام خیمے وغیرہ برپا ہوئے ایک رات اور ایک دن اس صحرا مین قیام کیا اسکے بعد پھر روانہ ہوا یہان تک
کئی منزلین طے کین تعین کیے کہ اسکو یہ بھی ثابت ہو گیا تھا کہ یہ شہر نیرنگ مین تھا پہلے تو یہ قصد تھا کہ مین
اہل اسلام سے مقابلہ کرون مگر جب یہ معلوم ہوا کہ ارژنگ نے دعوے خدائی کیا ہے ادھر مومن نے سحر سے
پہلے اسکو دریافت کر کے آگاہ کر دیا تھا تو اسنے اہل اسلام کے مقابلہ کا قصد فسخ کر دیا تھا اور ارژنگ کے مقابلہ
کا مصمم ارادہ کر لیا تھا اسی زمانے مین اسکو پرچہ اخبار سے یہ ثابت ہوا تھا ارژنگ نے فغور رشید نگار سے
کوچ کیا ہے اور بہت بادشاہ اسکے شریک ہین اسنے اہل اسلام کے ایک ملک پر قبضہ بھی کر لیا ہے جو کہ فاور مشہور ہے
یہ بات برہم ہوا تھا اسی سبب سے مومن نے پہلے اسکو طرف فاور کے کوچ کرنے کا حکم دیا تھا یہ اسی طرف کو
روانہ ہوا ہے یہ سب ہے وہان پر یہ سب طول کے نہین تحریر کیا گیا اور یہ کوئی ایسی بات نہ تھی کیونکہ پڑھنے
سے اکثر خبرین معلوم ہوتی رہتی تھین جب یہ کئی منزلین طے کر کے ایک صحرا مین اترا اسنے اس صحرا مین دو روز
قیام کرنے کا حکم دیا لشکر اترے خیمے وغیرہ برپا ہوئے لشکر اترے دو دن تمام ہوا اور رات آئی رات بھی گذری
بوقت سحر چترنگ ایک بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا جو کہ گلاب شاہ کی تختی پر دے اٹھے ہوئے تھے صحرا کی سیر
کر رہا تھا کہ سامنے سے گرد پیدا ہوئی جو کہ گرد شتر ہوئی اس سے ایک قافلہ سوداگرون کا ظاہر ہوا ان تاجرون
نے جو دیکھا کہ ایک لشکر کثیر اترا ہوا ہے اس خیال سے اس لشکر مین آئے کہ شاید کچھ مال فروخت ہو جاے
اور ایک جانب لشکر کے قیام کیا ادھر جو چترنگ نے دیکھا کہ تاجر لوگ آئے ہین تو اسنے چوبدار کو حکم دیا
باصلاح شداد وغیرہ کہ ان تاجرون کو طلب کر کے دریافت فرمایئے کہ یہ کہان سے آتے ہین یہ حکم چوبدار کو دیا
کہ اس قافلے کا جو سردار ہو اسکو بلا لاو وہ چوبدار اسی طرف قافلے کے چلا چونکہ وہ قافلہ اس لشکر مین آ کھڑا تھا
اس چوبدار نے جا کر دریافت کیا کہ سردار قافلہ کون ہے لوگون نے کہا کہ خواجہ طاہر اسنے کہا کون سے ہین انھون نے
کہا کہ وہ جو مرکب پر سوار ہین اور اسکے گرد غلام کھڑے ہین جو کہ زرین پوش ہین جبکہ یہ قافلہ لشکر مین آنے لگا
تھا تو اہل لشکر نے جو دیکھا تھا انھون نے جا کر کہا کہ آیا کیا ہے ہم کو کوئی بادشاہ نہین نہ قزاق ہین کہ خوف ہو
دوسرے ہمارے ہمراہ بہت لوگ ہو سکے تو دس پانچ ہزار آدمی ہو سکے اور آپ لوگ لاکھون ہین ہم آیا کیا کر سکے

یہ جو تقریر کی تھی اُسکے بھی خیال مین آگیا تھا کہ یہ سچ کہتے ہین پس اُنھون نے اُسنے دیا تھا یہ چوبدار خواجہ طاہر کے
پاس پہونچا اور سلام کیا اور کہا کہ آپ کو ہمارے خداوند طلب کرتے ہین جو نکہ یہ اِس لشکر مین پہونچکر سن چکا
تھا کہ یہ لشکر چرنگ کا ہی اور وہ خدائی کا دعوے کرتا ہی اسوجہ سے اُسنے اہل اسلام کی طرف جانے کا قصد کیا
تھا مگر جب اُسنے ارزنگ کے خروج کا حال سُنا تو اُسنے اہل اسلام کے مقابلہ کا قصد فسخ کیا اب یہ خاور کی طرف
جاتا ہی پس وہ سوداگر چوبدار سے یہ سکے کہ طلب کیا ہی اہل قافلہ کو اُسی مقام پر چھوڑ کر طرف بارگاہ کے
چلا اور مخدوم سے شوخ کیا کہ یہ مسخور نہو کیا حاصل ہی کہ یہ مسخور ہو کیونکہ تا وجودیکہ کوئی مذہب نہین ہوتا ہی خواجہ
طاہر چرنگ کی بارگاہ مین آئے چرنگ کو سلام کیا کرسی چوبی بیٹھنے کو ملی یہ سلام کرکے بیٹھ گیا کوئی
دربار کا طریقہ نہین ہی بہت سے سردار نہین ہین چرنگ نے خواجہ سے پوچھا کہ تم کدھر سے آئے ہو خواجہ
نے کہا پھرتا ہوا یہان آیا ہون اور بعد اسکے خواجہ نے نذر بھی دی وہ قبول کی خواجہ نے کہا کہ فی الحال غلام
شہر خورشید نگار سے آتا ہی چرنگ نے کہا کہ وہان کی خبر بیان کرو اُسنے کہا کہ ارزنگ بن زمردانی
نے خروج کیا ہی بہت سے لوگ اُسکے شریک ہوگئے ہین اُسکو سجدہ کرتے ہین وہ لشکر کشی کرکے اہل اسلام
پر گیا تھا مین نے راہ مین سنا ہی کہ اُسنے ملک خاور پر قبضہ کرلیا ہی اب وہین ہے یہ سنکے چرنگ بہت
برہم ہوا کہ یہ غلام ہوکے دعوے خدائی کا کرنے لگا یہ خبر تو مین قبل سے سن چکا ہون بلکہ مجکو علم خدائی
سے ثابت ہوچکا ہی گو میرا قصد تھا کہ مین خدا پرستون سے مقابلہ کرون مگر جب یہ معلوم ہوا کہ ارزنگ نے
دعوے خدائی کیا ہی تو وہ قصد فسخ کیا اور اُسکی طرف لشکر کو لیکر چلا ہون کہ پہلے اُسے فیصلہ کرلون تو
اسکے بعد خدا پرستون سے مقابلہ کرونگا خواجہ نے کہا کہ خداوندکی تو بڑی قدرت ہی کہ سب حال بزور
خدائی ثابت ہوجاتا ہی چرنگ نے کہا کہ خدا مین یہی صفت ہونا چاہیے اے خواجہ ارزنگ مین یہ بات
کیا نہین ہی سوداگر نے کہا کہ یہ بات کب ہی بلکہ وہ اپنے عقب کی حالت کو بیان نہین کرسکتا ہی چرنگ
نے کہا کہ پھر وہ کیا دعوے کرتا ہی اب بتاؤ کہ لوگ اسکو سجدہ کرتے ہین خواجہ نے کہا کہ ہان سجدہ کیون نہین
کرتے چرنگ نے کہا کہ مین اپنے کو سجدہ نہین کراتا ہون جب تک مین تمام دنیا پر قبضہ نہ کرونگا اور خدا
نہ قتل ہونگے اُسوقت تک مین سجدے کا حکم نہ دونگا میری خدائی اور قسم کی ہی جو کبھی کسی کی نہین ہوئی
مین خدائے برحق ہون خواجہ طاہر نے کہا یہ بہت بجا ہی چرنگ نے نام دریافت کرچکا تھا اُسکے بعد خلعت
دیا خواجہ نے عرض کیا کہ خداوند یہان سے کب کوچ کرینگے چرنگ نے کہا کہ بامدولت یہان سے کل
کوچ کرینگے یہ سنکے خواجہ طاہر نے عرض کیا کہ غلام رخصت ہوتا ہی چرنگ نے کہا جاؤ گے اُسنے کہا
جی ہان ابھی قافلے کے لوگ اُترے نہونگے چرنگ نے کہا کہ اچھا جاؤ تم بہت مرد معقول معلوم ہوتے ہو
خواجہ نے کہا کہ یہ سب آپ کی عنایت و بندہ پروری ہی یہ کہکر سلام کرکے اُٹھا مگر دل مین یہ کہتا تھا
کہ یہ جلدی غارت ہو بڑا کافر ہی اسکے سایہ سے خدا بچائے اگر تاجر مسلمان ہوتے ہین یہ ایسی باتین
اور توبہ کرتا ہوا اُس بارگاہ سے اپنے قافلے مین آیا اور اہل قافلے سے کہا کہ یہان نہ قیام کرو کہ یہ مرتد
بڑا ملحد معلوم ہوتا ہی ایسے کے لشکر مین قیام کرنا کسی صورت زیبا نہین ہی یہ سنکے وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم لوگ
آپ کے تابع ہین اگر یہ ملحد ہی تو یہان قیام نہ فرمائیے پس اُسیوقت خواجہ طاہر اپنے قافلے کو لیکر اُس
لشکر سے نکل گیا اُسدن تو اُسی صحرا مین قیام کیا دوسرے دن وہان سے کوچ کیا اور ایک صحرا مین پہونچا
وہان قیام کیا اُس صحرا مین ایک بادشاہ برائے شکار آیا ہوا تھا اُسنے جو لشکر کثیر کو اُترے ہوئے دیکھا
تو ہرکارون کو روانہ کرکے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی وہ ہرکارے دریافت کرکے آئے عرض کیا کہ یہ لشکر

خداوند چترنگ بن زمرد ثانی کا ہی چونکہ یہ بادشاہ بھی زمرد پرست تھا اسنے اپنے وزیر سے کہا کہ چونکہ
خداوند زمرد تو آسمان پر تشریف لیگئے ہین اور کوئی جاتی جوت کا خداوند نہین ہی لہذا اُنکی بندگی کرنا ضرور ہی
اور یہ سُنا ہی کہ اُسی خاندان سے ہین وزیر نے عرض کیا کہ آپکی راے بہت ٹھیک ہی پس وہ بادشاہ بسلاح
وزیر کے چند افسرون کو اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر کے چلا اور اپنے لشکر اُسی مقام پر قیام کرنے کا حکم دیا
یہ تو اُدھر سے چلا اُدھر مجروم نے سحر سے اس صحرا کی حالت دریافت کی تو معلوم ہوا کہ اس صحرا کے دوالی مین چند
شہر ہین اور سب لقاپرست ہین مع حاکم کے اور اس صحرا مین ایک بادشاہ کہ نام اُسکا ارمان شاہ ہی شہر ارمانیہ کا
بادشاہ ہی شکار کھیلنے آیا تھا اُسنے جو اس لشکر کے آنے کی خبر سُنی تو دریافت کرکے برائے اطاعت آتا ہے
ناظرین پر ظاہر ہو کہ کوچ اور مقام سب مجروم کی راے سے ہوتا ہی جو وہ کہلا بھیجتی ہی وہی ہوتا ہی جہان جتنی
دیر قیام کرنے کو کہتی ہی اتنی دیر چترنگ قیام کرتا ہی یہ دریافت ہر مقام کی حالت سحر سے دریافت کرلی پھرتی ہے
مگر اُسے نہین دریافت کرلی ہی کہ ارژنگ کہان ہی کیونکہ یہ تو اُسکو یقین ہی کہ ارژنگ خاور مین ہی اور ہر جاسیس کا
حال اس سبب سے اُسکو نہین معلوم ہوتا ہی کہ اسکو اُدھر کی کوئی خبر نہین معلوم ہوئی ہے کہ تمام عالم کی حالت
کو سحر سے دریافت کرے گو کہ نمرود کے اُستاد نے رقعہ مین تحریر کردیا تھا کہ ہر جاسیس بھی دعوی خدائی کرتا ہوگا اُسکا
مذہب آفتاب پرستی ہوگا اسنے اُسطرف توجہ اس سبب سے نہین کی کہ ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم بیکار کو دردسر
مول لین جب خدا پرستون سے فراغت ہوگی تو اُس سے بھی سمجھ لیا جائیگا کہ بیچ مین ارژنگ کا قصہ درمیان
ہوگیا اُسکی بھی خبر نمرود کا اُستاد رقعہ مین تحریر کرگیا تھا گو اُسکا قصہ نہ تھا مگر جب متواتر خبرین سُنتین اور مجروم
نے بھی سحر سے دریافت کرلیا تو یہ لشکر کشی کرکے چلا ورنہ پہلے خدا پرستون سے مقابلہ کا قصد تھا لہذا الدم
بر سر مطلب یہ حرامزادی ہر مقام کی حالت سحر سے معلوم کرلیتی تھی جب لشکر کے اُترنے کا حکم چترنگ سے دلاتا تھا
مگر یہ امر کوئی نہین جانتا ہی کہ یہ کیا ماجرا ہی سب اسکو ابر قدرت تصویر کرتے ہین پس جب اُسکو بہ حالت سحر سے
معلوم ہوئی تو اُسنے انصرام سے کہا کہ تو جاکر چترنگ سے کہ کہ ارمان شاہ حاکم ارمانیہ ترے یہان اُترنے کی
خبر سنکے برائے اطاعت آتا ہی اُسکے پاس قریب اسی ہزار کے لشکر ہی اُسکی پیشوائی کے لیے سردار روانہ کرکو
دوسرے کسی ملک اس حوالی مین ہین جو کہ لقاپرست ہین اُن سکے نام نامے لکھ کہ وہ آکر تیری اطاعت کرین انصرام
نے آکر چترنگ کے کان مین آہستہ سے کہا کہ انصرام کو کسی نے نہ دیکھا نہ کسی نے سنا پس اُسیوقت چترنگ
نے چند سردارون کو حکم دیا کہ ایک بادشاہ ارمان شاہ نامی اس صحرا مین شکار کھیلنے آیا ہوا تھا اُسنے جو میرے
لشکر کے آنے کی خبر سُنی چونکہ وہ دادا اور باپا کا ماننے والا ہی اب جو اُسنے سُنا کہ مین خدا ہون اور اُسکا فرزند
ہون تو میری اطاعت کرنے آتا ہی لہذا تم لوگ اُسکا استقبال کرکے لے آؤ یہ سُنکے چند سردار روانہ ہوے اُدھر
ارمان شاہ قریب لشکر پہونچ چکا ہی اُدھر چترنگ نے اسی بارگاہ کو آراستہ کیا اور سب بادشاہون کو
طلب کرکے اور سب افسرون کو طلب کرکے بارگاہ مین بیٹھا یا اور خود بھی بڑے تزک و حشم سے بیٹھا یہان تو یہ
بندوبست ہو رہا ہی اُدھر وہ سردار جو لشکر سے نکلے تو اُنھون نے دیکھا کہ واقعی ایک بادشاہ کبیر السن مع چند
سردارون کے ادھر کو آتا ہی یہ لوگ تیز قدم کرکے اُنکے قریب پہونچے اُدھر اُنھون نے بھی دیکھا کہ چند سردار
اُس لشکر کے اِدھر کو آتے ہین وہ بھی برائے دریافت حال سنے کہ وزیر نے ارمان شاہ کے قریب آکر کہا کہ آپ
کون لوگ ہین جو اِدھر کو آتے ہین اور کیا غرض ہی اُنھون نے جواب دیا کہ پہلے آپ فرمائین کہ آپ کون لوگ ہین اور اس
شہر کی طرف کیون جاتے ہین اور کیا غرض ہی وزیر نے کہا کہ یہ شہر ہمارے قبضہ مین ہی بلکہ سب بادشاہون کے قبضہ مین
ہی اور آبا اور اجداد سے برابر قبضہ اقتدار مین ہمارے بادشاہ کے چلا آتا ہی اور کسی نے آجتک اس ملک کی نسبت کچھ نہین کہا

جو کہ اسکے گرد رہتے ہین اور اُنکے شہر قریب ہین کسواسطے کہ یہ سب کا شکارگاہ ہے ہر ایک بادشاہ یہان آکر
شکار کا شغل کرتا ہے چونکہ ہمارا بادشاہ یہان شکار کو آیا ہوا تھا جو کہ آپکے روبرو تشریف رکھتے ہین انھون نے
سنا کہ کوئی خداوند چیرتنگ کا لشکر اُترا ہے انھون نے خیال کیا کہ چلکر دریافت کرین کہ اگر یہ خداوند خداوند لقا کے
خاندان سے ہون تو اطاعت کرین ورنہ آنے کینگے کہ آپ یہان سے تشریف لیجائیے اس قصد سے ہم اس لشکر
کی طرف جاتے ہین اُن سردارون نے کہا کہ ہم آپکے استقبال کو آئے ہین کیونکہ خداوند کو علم خدائی سے معلوم
ہوا کہ بادشاہ ارمان شاہ ہمارے لشکر کی طرف آتے ہین یا انھون نے ہمکو روانہ کیا کہ استقبال کرکے لے آؤ
چنانچہ ہم برائے استقبال حاضر ہوئے ہین یہ سنکر اُن سرداروں نے کہا اب تو ارمان شاہ کو یقین کامل ہوگیا کہ خود
خدا ہے کہ میرے نام اور میرے آنے سے آگاہ ہوئے یہ سنتے ہین خدائی کے ارمان شاہ ہمراہ اُن سرداروں
کے لشکر مین آیا اور بارگاہ مین پہونچا چیرتنگ کو دیکھا اسیطور سے سجدہ کو خم ہوا اُسنے منع کیا گلدستہ کے سحر مین مبتلا ہوا مع سردارونکے
اُسنے اطاعت کی اُسکے فرمانیسے کو کرسی پر بیٹھا اور سب سردار بھی بیٹھے دربار کو خوب راستہ پایا چیرتنگ نے حالت
پوچھی کو معلوم تھی مگر یہ زمرد کا فرزند ہے کیونکہ سرکاری دریافت کرچکے تھے مگر یہی تقریر چیرتنگ کے روبرو بیان کی جو کہ وزیر نے
سردار و سے بیان کی تھی چیرتنگ نے کہا کہ مین فرزندون زمرد ثانی کا اور پوتا ہون لقا کا بس ارمان شاہ زیادہ مطیع
ہوا اِدھر اُنکا سب دریافت کیا چیرتنگ نے اُنکا حال بیان کیا وہ سنکے کہنے لگا کہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ اِدھر تشریف لائے چیرتنگ
نے کہا کہ مجکو علم خدائی سے معلوم ہوا ہے کہ چند شہر اور اسکے قریب ہین اور وہ سب میری داداکی بندگی قبول کرتے ہین لہذا مین اُنکو بھی
اپنی طرف سے طلب کرتا ہون کہ میری اطاعت کرین ارمان شاہ نے کہا کہ جی ہان چند شہر کیون مین یا شہر ہین ایک شہر کا نام فرانسیہ
ہے فرانی شاہ وہانکا حاکم ہے اسی ہزار کا لشکر رکھتا ہے دوسرے شہر کا نام برطانیہ ہے طاطون شاہ بن فرعون شاہ حاکم ہے تیس ہزار
سپاہ رکھتا ہے تیسرے شہر کا نام امرالیس ہے امرالیس شاہ وہانکا حاکم ہے وہ اسی ہزار لشکر رکھتا ہے جو تھا ملک الملاکیہ ہے املاک شاہ
وہانکا حاکم ہے نویں شہر کا لشکر اُسکے پاس ہے چیرتنگ نے کہا کہ نام بھی ہمکو معلوم ہین اور یہ سبب بھی معلوم ہے کہ جس سبب سے اِن
چار ملکون کے نام بادشاہ کے نام پر ہین ایک ہمارا ملک تین اور ملک مگر اہل دربار نہین جانتے ہین اور نا بدولت کا اسقدر
دماغ کہان کہ بیان کرین اگر تمکو معلوم ہو تو بیان کرو کیونکہ یہ لوگ بہت حیران ہین ارمان شاہ نے عرض کیا کہ حضور اِن سبکو
معلوم ہو کہ ملک برطانیہ کا جو نام برطانیہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ برطان شاہ اُس ملک کا مالک تھا اُسنے یہ ملک آباد کیا تھا
اپنے نام پر نام رکھا مگر یہ قاعدہ اُسکے خاندان مین تھا کہ اب جو اُس ملک مین بادشاہ ہو برطان شاہ کے نام سے مشہور ہو ملک جو
جسکا جی چاہے نام رکھے ہمارے اور تینون بادشاہ کے آباواجداد کے یہی نام تھے جو ہمارے نام ہین کیونکہ قاعدہ
ان چارون خاندانون کا یہ ہے جو باپ کا نام ہوگا وہی فرزند کا ہوگا چونکہ جس بادشاہ نے اس شہر کو
آباد کیا تھا جس کا مین حاکم ہون اُسکا نام ارمان شاہ تھا پس اُسکے بعد جو اُنکا فرزند ہوا اُسکا
بھی نام ارمان شاہ رکھا گیا اور اُنھون نے اپنے نام پر اس ملک کا نام رکھا اسی قاعدہ پر ہر ایک جو کہ بیٹا
بادشاہ ہوا اُسکا نام ارمان شاہ رکھا گیا پشتہا پشت تو اسی طرح سے [illegible] مین اور گذرینگی اور جو نام
مین نے بیان کیے ہین وہی جد اعلی کے نام تھے یہی سبب ہے کہ بادشاہ کے نام پر ملک کا نام
ہے چیرتنگ نے کہا کہ یہی طریقہ اُن لوگون کے بھی خاندان کا ہے جو تمھارے روبرو ہمارے دربار مین حاضر
ہین سو اے شداد شاہ کے کہ اُنکے خاندان مین تو یہ قاعدہ نہین ہے [illegible] ارمان گازار شاہ
و گلاب شاہ وغیرہ کے کیونکہ جو اُنکے نام ہین وہی اُنکے ملک کے بھی ہین انھون نے عرض کیا کہ جی ہان
بس یہ سنکے چیرتنگ خاموش ہو رہا بعد تھوڑے [illegible] کر کے [illegible] کہ یہ نامے اس مضمون
کے تحریر کرو کہ چونکہ ہم تمھارے ملکون کے قریب و جوار مین تشریف لائے ہین اور تم لوگ ہمارے دادا کی

بندگی کرنے والے ہو لہذا تم کو لازم ہی کہ مین اُنکا نبیو ہون پس میری اگر اطاعت کرو مثل ارمان شاہ کے ورنہ میرے عذاب مین مبتلا ہوگے آیندہ تمکو اختیار ہی پھر یہ کہنا کہ خداوند نے ہمکو آگاہ نہ کیا ورنہ ہم اطاعت کرتے جو امر تمکو منظور ہو وہ کرو اور اس نامے کا جواب بدست نامہ بر روانہ کرو اگر اطاعت کرنا ہو تو مین اس صحرا مین فروکش ہون جو کہ تمہارا شکارگاہ ہی آکر میری مع لشکر اطاعت کرو کیونکہ مین خداپرستون اور ارژنگ سے مقابلہ کرنے جاتا ہون جو کہ میرے خاندان کا غلام ہی اور اُسنے دعوے خدائی کا کیا ہی پہلے اُسکو اس کردار کی سزا دونگا اُسکے بعد خداپرستون سے مقابلہ کرونگا یہ مضمون ہی بنابخہ اُس پیر نے پہلے تو تعریف لقا و زمرد و چترنگ کی لکھی اُسکے بعد وہ بھی مضمون جو چترنگ نے کہا تھا تحریر کیا چترنگ نے کہا کہ نامے تیار ہوگئے اُسنے وہ نامہ تیار کرکے دئے چترنگ نے نامہ لیکر ارمان شاہ کو دیئے اور کہا کہ میرے لشکر کے سوار ان ملکون سے نہین واقف ہین لہذا تم اپنے سوارون کے ہاتھ یہ نامے روانہ کرو ارمان شاہ نے وہ نامے لیکر وزیر کو دیئے اور کہا کہ ابھی نامے روانہ کرو دیر نہ کرو وزیر نے نامہ لیکر اور باہر آکر وہ جو سوار ہمراہ تھے اُنمین سے چار سوارون کو نامے دیئے اور کہا کہ یہ نامے اُن چارون ملکون مین پہونچا دو جن ملکون کے نام اُن نامون پر تحریر ہین وہ سوار وہ نامے لیکر اور نام لفافون پر دیکھکر جس لفافہ پر جس ملک کا نام تھا اُدھر کو روانہ ہوے یہان ارمان شاہ سے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو مین اپنے شہرون جاکر اپنے دین کو رواج دون اور اپنا لشکر لے آؤن چترنگ نے کہا کہ جاؤ کوئی نقصان کی بات نہین ہے پس ارمان شاہ رخصت ہوا اور لشکر سے نکلکر شکارگاہ مین آیا اور جو کچھ لوگ شکارگاہ مین تھے اُنکو لیکر طرف اپنے شہر کے چلا جب ارمان شاہ رخصت ہوکر جانے لگا تھا تو اُسوقت اُسکو تصویرین دی گئین تھین کہ اُنکو لیجا کر تمام ملکون مین رکھنا اور اُنکی پرستش کرنا پس ارمان شاہ نے شہر مین آکر دوسرے روز دربار کیا سب اہل شہر حاضر ہوئے اُسنے حکم کیا کہ مین نے دین چترنگی جو کہ اسوقت جاگتی جوت کا خدا ہی قبول کیا ہی تم سب سے کہتا ہون کہ تم لوگ بھی قبول کرو سبنے عرض کیا کہ ہمنے بھی قبول کیا اُسی وقت تمام شہر مین منادی کرادی گئی کہ آج سے دین چترنگی سنے یہان رواج پایا ہی لہذا اسکا بنام خداوند چترنگ جاری کیا جاے اور تصویرین جو کہ لایا تھا اُنکو تمام ملکون مین بھجوا دین کہ اُنکی پرستش ہو لہذا اُس نے حکم دیا کہ کل لشکر تیار ہو مین کل ہمراہ خداوند کے برائے مقابلہ خداپرستون کے کوچ کرونگا کیونکہ جو اس لڑائی مین شریک ہوگا اُسکو بڑا ثواب حاصل ہوگا سبنے عرض کیا کہ ہم موجود ہین یہ سنکے ارمان شاہ نے دربار برخاست کیا اور ادھر سرداروں نے سامان سفر درست کیا دوسرے دن ارمان شاہ نے اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم شہر کرکے دس ہزار سپاہ چھوڑ کر شصت ہزار کا لشکر لیکر آکر شریک چترنگ ہوا یہان شہر ارمانیہ مین مذہب چترنگی کا رواج ہوا جب یہ شریک لشکر ہوا تو اسکی بڑی عزت کی گئی برابر غفار شاہ کی تجملی لشکر اسکے ہمراہ گئی یہان تو ارمان شاہ شریک ہوا اُدھر وہ نامہ جو کہ روانہ ہوئے تھے ایک دربار مین طاعون شاہ کے دوسرا دربار مین املاک شاہ کے تیسرا دربار مین قزاق شاہ کے چوتھا دربار مین امراض شاہ کے پہونچا چونکہ نامون کا مضمون ایک تھا ہر ایک کو نامہ دیا ہر ایک بادشاہ نے نامہ کو دیکھے بھالے اور مضمون نامہ سے آگاہ ہوا پس اُسیوقت جواب تحریر کیا کہ آپکا نامہ پہونچا ہمکو معلوم ہوا لہذا استحقاق اطاعت قبول کی اور مع لشکر حاضر ہوتے ہین یہی ہر ایک کے نامہ کا جواب تھا وہ سوار نامہ کا جواب لیکر ہر ایک کے ملک سے چلے ادھر بعد جانے اُن نامہ برون کے انہے اپنے ملک مین ہر ایک بادشاہ نے اپنے وزیر کو اپنی طرف سے حاکم کیا اور دس دس ہزار سپاہ برائے حفاظت شہر چھوڑ کر طرف چترنگ کے کوچ کیا چونکہ یہان چترنگ انکے انتظار مین تھا کہ اُن چارون نامہ برون نے جواب نامہ دیکر عرض کیا کہ ہم آج مع

لشکر حاضر خدمت ہوتے ہین ادھر دبیر نے ہر ایک نامے کا جواب پڑھا اسمین یہی تحریر تھا جو کہ نامہ بر دن نے
بیان کیا تھا چترنگ نے کہا کہ وہ لوگ الین تو مین یہان سے کوچ کرون ادھر مخروم نے سحر سے
دریافت کیا کہ ان بادشاہون کا کیا قصد ہی معلوم ہوا کہ ہر ایک اپنے شہر سے مع لشکر کوچ کر چکا ہی یہ سونت اسنے
انصرام سے کہا کہ تو جاکر چترنگ سے کہہ کہ کل وہ چارون بادشاہ اس صحرا مین وارد ہونگے لہذا انکا استقبال
کرکے اپنے لشکر مین انکو شامل کرنا اور پرسون یہان سے کوچ کرنا انصرام نے یہ امر اگر چترنگ سے کہا چترنگ
نے حکم دیا کہ کل وہ چارون بادشاہ یہان وارد ہونگے لہذا انکا استقبال کیا جاے اور پرسون ہم یہان سے
کوچ کرینگے چنانچہ جب وہ دن گذرا اور دوسرا دن ہوا تو گرد اڑی اور اس گرد سے وہ چارون بادشاہ جو کہ اپنے
اپنے ملکون سے چلے تھے اور اتفاق سے ایک مقام پر باہم ملاقات ہوگئی تھی چارون لشکر ایک ہوگئے
تھے ظاہر ہوے ارمان شاہ نے جو دیکھا عرض کیا کہ ملاحظہ ہو لشکر لیکر چارون بادشاہ آگئے ادھر سے
سردار براے استقبال بحکم چترنگ روانہ ہوے اور استقبال کرکے انکو لاے قصہ مختصر یہ ایک گئے
اُن بادشاہون سے ملے اور کہا کہ ہمکو خداوند نے براے استقبال روانہ کیا ہی وہ بادشاہ اپنے اپنے لشکر
ٹھہرا کر اُن سردارون کے ہمراہ لشکر چترنگ مین آگئے اور داخل بارگاہ چترنگی ہوے ہر ایک نے
چترنگ کو سلام کیا اور اسی طور سے قصد سجدہ کرنے کا کیا کہ سب نے منع کیا یہان تک کہ وہ مسجود ہوے
اور چترنگ کی اطاعت ہر ایک نے کی اور اپنے لشکر کو شریک لشکر کیا اور نصویرین لیکر اپنے اپنے ملکونکو
روانہ کیین یہان بھی یہی مذہب جاری ہوا یہ ملک بھی قبضہ مین چترنگ کے ہوے اور چترنگ کے نام کا
سکہ اُن ملکون مین جاری ہوا چترنگ کو بڑی خوشی ہوئی اسدن اُسی صحرا مین اُن سبکی دعوت کی دوسرے
دن وہان سے کوچ کیا یہان تک کہ قریب خاور کے پہونچا اسکو ئی دس منزل خاور ہوگا کہ ایک صحرا مین
پڑاو ہوا کہ اس صحرا مین ایک تاجر اترا ہوا تھا جو کہ خاور سے آتا تھا اسنے جو یہ لشکر دیکھا تو حیران ہوا
کہ یہ لشکر کس کا ہی چونکہ درۂ کوہ مین اترا تھا اسکو کسینے نہ دیکھا تھا اسنے تمام لشکر کو دیکھا اسکا نام
خواجہ اسلام تھا جب اسنے لشکر کو دیکھا تو حیران ہوا کہ یہ لشکر کدھر سے آیا ہی اسنے اپنے لشکر
کے ہرکارے روانہ کیے کیونکہ ہر ایک تاجر کے ہمراہ کچھ لشکر بھی ہوتا ہی قاعدہ ہی بس وہ ہرکارے
اس لشکر مین آگئے اور دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی معلوم ہوا کہ چترنگ کا ہی اور سب حالت
بھی دریافت ہوئی ہرکارے جاکر یہ خبر جو لاے تو سب حال خواجہ اسلام سے بیان کیا کہ کوئی
نئے خداوند پیدا ہوے ہین ایک تو ارزنگ تھے اب یہ چترنگ پیدا ہوے ہین انکا لشکر
ہی یہ چترنگ نامرد کا لشکا ہی بائیس لاکھ کا لشکر لیکر ہمارے مقابلہ اہل اسلام چلا تھا جب اسکو
یہ معلوم ہوا کہ ارزنگ نے دعوے خدائی کیا ہی تو اسنے اس قصد کو فسخ کیا اور یہ ارادہ کیا کہ
پہلے ارزنگ سے مقابلہ کرکے اسکو اس کردار کی سزا دے لون کیونکہ وہ اپنے کو نامرد کا فرزند
قرار دیتا ہی بلکہ یہ غلام ہی پھر خدا پرستون سے مقابلہ کرونگا یہ اس قصد سے خاور کو جاتا ہی کیونکہ انکو
معلوم ہوا ہی کہ وہ خاور مین ہی پس یہ خاور کی طرف جاتا ہی یہ سنکے خواجہ اسلام نے خیال کیا کہ ایسے
نئے خدا پیدا ہوتے ہین اور جو ہی خدا پرستون کا دشمن ہی جو بلا آتی ہی وہ براے خدا پرستان ہی بموجب
شعر جیسا کہ شاعر کہتا ہی کیا خوب مضمون کہا ہی اور آجکل خدا پرستون کا وہی حال ہی گویا وہ اسی مضمون
کی مصداق ہین وہ شعر یہ ہی شعر

ہر بلاے کز آسمان آید	خانۂ انوری کجا باشد

جو اٹھتا ہی یہ تصور کرکے اپنے مقام سے حرکت کرتا ہی کہ چلو خدا پرستون سے مقابلہ کرین خدا پرستونکو

بلقمہ نرم تصور کرلیا ہی میان ارژنگ نے جو خروج کیا پہلے خدا پرستون سے مقابلہ کیا مگر قدرت خدا سے
وہ بلا تو یون دفع ہوئی کہ وہ خائف ہوکر اور لشکر لیکر شہر آفتاب نما کی طرف سیدھا چلا گیا اب جو کچھ ہوگا دیکھا
جائیگا کچھ دنون تو خدا پرست اُسکے شر سے محفوظ رہے برجیس نے جو دعوے کیا اُسکا بھی قصد خدا پرستون سے
مقابلہ کرنے کا تھا مگر ارژنگ کے سبب سے وہ بھی کچھ دنون رُکا تمیسرے یہ جو اُٹھے یہ بھی خدا پرستون کے
دشمن نکلے اور اُنکے مقابلہ کو چلے مگر خدا نے یہ سبب پیدا کیا کہ پہلے یہ ارژنگ سے فیصلہ کرلین اُسکے بعد
خدا پرستون سے مقابلہ کرین اسکا سبب یہ ہی کہ آجکل کوئی سرپرست ان خدا پرستون کا نہین ہی یہی سبب ہی کہ
کہ خدا نہرا ایک بلا کو دفع کردیتا ہی اُسکو دوسری طرف ٹال دیتا ہی کیونکہ کوئی ایسا نہین ہی کہ اُسکے مملون کو روکے بس
خدا اُسکا حافظ ہی اور حفاظت کرتا ہی اور بلا کو ٹال دیتا ہی بس اب مین اُسکے دربار مین جاتا ہون تاکہ اُسکو آگاہ
کردون کہ ارژنگ خاور مین نہین ہی بلکہ شہر آفتاب نما مین برائے مقابلہ برجیس گیا ہی کیونکہ ارژنگ اُسکی
بہن پر عاشق ہوا تھا اور وہ بہت خوبصورت تھی اُسکی طلب مین نامہ تحریر کیا تھا کہ اُسکا برجیس نے جواب
صاف تحریر کیا بس ارژنگ اُس جواب کو دیکھکر بہت برہم ہوا اُسیوقت لشکر لیکر اُسطرف کو روانہ ہوا اگر
اور اُسکا قصد یہ ہی کہ مین مقابلہ کرکے برجیس کو زیر کرون اور اپنی شادی کرون اگر وہ راضی ہو تو بلا مقابلہ
میرے ساتھ شادی کردے اگر چترنگ یہ سُنکے طرف ارژنگ کے چلا جاے تو کیا مضائقہ ہی کہین ایسا نہو
کہ یہ خاور پر پہونچے اور جب اُسکو معلوم ہوا اُسوقت اُسکو لالچ آئے کہ اس شہر کو تو اپنے قبضہ مین کرو پھر کشت
خون ہو اگر یہ اُدھر کو چلا جاے تو اہل اسلام کی جانین بچین یہ صلاح کرکے اپنے ہمراہیون سے اور کچھ تحفہ
وغیرہ لیکر طرف لشکر چترنگ کے اُس درہ سے نکلکر چلا چند غلام ہمراہ تھے جب لشکر مین پہونچا اہل لشکر
نے روکا کہ تم کون ہو کہنے لگا کہ مین تاجر ہون خداوند چترنگ کے لشکر کے آنے کی خبر سُنکے یہان آیا ہون کہ
خداوند سے ملاقات کرون زیارت سے مشرف ہون اُنھون نے کہا کہ تمہارا مذہب کیا ہی خواجہ اسلام نے
کہا کہ ہم لوگونکا کیا مذہب ہی ہمکو تو تاجر ہین ہمکو مذہب اور غیر مذہب سے کیا کام ہی جو جسکا مذہب ہو ہم
مسلمانون مین مسلمان دیگر مذہب والون مین وہی مذہب کہتے ہین کبھی ہم خدا پرست ہین کبھی نمرود پرست ہین
اب ہمکو چترنگ پرست ہین ہمارے یہ خداوند ہین وہ لشکری یہ سُنکے خاموش ہو رہے یہ تاجر طرف باگ سے
آیا ادھر محروم نے انتظام کے ذریعہ سے چترنگ کو آگاہ کیا کہ خواجہ اسلام آیا ہی یہ لوگ کوئی مذہب نہین رکھتے
ہین لہنیا پہ تیرے سجدہ کو خم کہیگا یہ کوئی امر نقصان کا نہین ہی وہ تیرے یہ امر ہر گز نہ ہونے دیگا کہ ارژنگ طرف
شہر آفتاب نما کے اپنی شادی کرلے کیا ہی اگر برجیس آفتاب پرست جو کہ نائب خدا بنا ہی اور اپنے
خدا اپنے کو کہتا ہی گو اُسکا مذہب بالکل باطل ہی مگر لاکھون آدمی و لشکرون بادشاہون نے اُسکا مذہب قبول
کیا ہی اور بڑی ترقی کی ہی لہذا یہ امر ہی کہ ہم بھی اُسطرف کو روانہ ہو پہلے ارژنگ سے فیصلہ کرلو اُسکے بعد خدا
پرستون سے مقابلہ کرنا اُسکے بعد برجیس سے مقابلہ کیا جائیگا دراصل برجیس کی ہین بت خوبصورت ہی کہ اُسکی
خوبصورتی کی تعریف نہین ہوسکتی ہی اب تم یہ ظاہر کرنا کہ مین شہر آفتاب نما مین دو امرون سے جاتا ہون اول تو برجیس سے
ارژنگ دوسرے برجیس کی بہن کے دیکھنے کو کہ مین نے کیسی صورت پیدا کی ہی یہ جو انتظام نے کہا چترنگ نے
ہورا پس خواجہ اسلام نے درباریگاہ پر آکر درگہ سالار سے کہا کہ جاکر خداوند کو خبر کرو کہ ایک تاجر دریا دولت پر حاضر ہی باریاب
ہونا چاہتا ہی یہ درگہ سالار نے جب یہ سُن کیا چترنگ نے کہا کہ اُسکو بھیجدو درگہ سالار نے اُسکے بعد اُسکو اندر جانے کی اجازت
دی یہ اندر گیا ادھر محروم نے یہ سحر کیا کہ یہ سحر نہوا ہے جو اگاہ دے جو اگیا قبل اسکے آئیگا وہی تقریر جو کہ انتظام نے
چترنگ سے کی تھی بعد کہا تھا کہ تاجر لوگ اطاعت نہین کرتے ہین تاجر یہ خبر بیان کریگا بس

خواجہ نے جراگاہ سے جوا کیا دربار کو خوبصورت راستہ پایا کرسی بیٹھنے کو ملی کرسی پر سلام کرکے بیٹھ گیا جو تحفہ لایا تھا نذر دیا خلعت سے سرفراز ہوا جب بیٹھ چکا اُسوقت چیرتنگ نے پوچھا کہ ای تاجر تمھارا آنا کدھر سے ہوا اُسنے عرض کیا کہ مین خاور سے آیا ہون چیرتنگ نے کہا کہ خاور کی کیا حالت ہی گو کہ مجروم آگاہ کر چکا تھا مگر اپنی صداقت اہل دربار پر ظاہر ہوا اسلیے دریافت کرتا ہی اور پوچھتا ہی کہ آیا خاور مین ارژنگ ہی یا نہین خواجہ نے عرض کیا کہ خداوندمیں ہین کہ آپکا لشکر کس جانب کو جاتا ہی چیرتنگ نے جواب دیا کہ ایدہ للتبرای مقابلہ اہل اسلام کے چلے تھے مگر جب ما بدولت پر یہ ظاہر ہوا کہ ارژنگ نے جھوٹا دعوی کیا ہی تو مقابلہ اہل اسلام سے دست بردار ہوئے اور ارژنگ کے مقابلہ کو طرف خاور کے روانہ ہوئے یہ ظاہر کیا کہ مین شہر سے اسی مقصد سے چلا تھا خواجہ اسلام نے عرض کیا کہ خداوندکو تو ارژنگ کا حال معلوم ہوگا چیرتنگ نے کہا کہ سب پر ظاہر ہی نہ کہ سب اہل دربار پر بس تم اُنکے روبرو بیان کرو خواجہ نے عرض کیا کہ اب آپ خاور بیگانہ تشریف لیے جاتے ہین کیونکہ ارژنگ خاور مین نہین ہی بلکہ شہر آفتاب نما کو تشکر لیکر گیا ہی یہ کہکر کل حال عشق و عاشقی و نامہ بری و ملاقات خدائی برجیس بیان کیا اور اُسکی بہت تعریف کی جسکے سب سے چیرتنگ کے دل مین بھی اُسکے دیکھنے کا اشتیاق ہوا اور مجروم کو حکم دیا کہ تم شہر آفتاب نما کے طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کرو اسی مقام پر ارژنگ سے مقابلہ کرو بیگانہ خواجہ کے سنکے چیرتنگ نے اہل دربار سے کہا کہ مین کل یہان سے طرف خاور کے کوچ کرونگا بلکہ طرف شہر آفتاب نما کے کہ ارژنگ سے پہلے فیصلہ کرون اُسکے بعد خاور سے مقابلہ کرونگا جب اُسنے بھی فیصلہ ہو جائیگا تو مین برجیس سے مقابلہ کرونگا اگر اُسنے اطاعت کی تو خیر ورنہ مین بھی ہزار دونگا اور جہانتک عرصہ تک وہ خوب خدائی کرلے جہانتک اُسکا جی چاہے لوگون کو گمراہ کرے اور اسی مقابلے مین جو ارژنگ سے ہوگا برجیس کی ہمن کو دیکھ لینگے کو یہ تصویر مین نے بنائی ہی اور میری بندی ہی کہ مین نے جب سے اُسے دنیا مین پیدا کیا ہی نہین دیکھا ہی کہ کیسی صورت ہی بس مین اُسے بھی دیکھ لونگا مین چاہتا ہون کہ میرے ارژنگ کے یہ فیصلہ ہو یا تو وہ یہ اقرار کرے کہ آپ ضرور خدا ہین یا مین یہ اقرار کرون کہ تو خدا ہی یہ قصہ طے ہو جائے اُسکے بعد جو خدا قرار پائے وہ خدائی کرے اور اہل اسلام سے مقابلہ کرے بلکہ میرے نزدیک مین خدا سے برحق ہون مین ہی خدا قرار پاونگا وہ میری عبادت کریگا جب مین اُس سے فرصت حاصل کرلونگا تو خدا پرستون سے مقابلہ کرونگا اُسکے غارت کرنیکے بعد برجیس سے یہ جو چیرتنگ نے کہا سب اہل دربار نے عرض کیا کہ جو رائے خداوندکی ہی بہت ٹھیک ہی خواجہ اسلام تو یہ سنکے اپنے دل مین بہت خوش ہوا کہ یہ بلا اہل اسلام کے سر پر سے ٹلی خدا نے اُسکے شر سے اُنکو محفوظ کیا کیا اُسکی قدرت ہی جب وہ اپنے بندون کو بچاتا ہی تو اُسکے نیے نیے طریقہ پیدا کرتا ہی یہ خیال کرکے عرض کیا کہ غلام رخصت ہوتا ہی چیرتنگ نے اُسکو خلعت زیبا وہ خلعت لیکر تو یہ کرتا ہوا چیرتنگ کی بارگاہ سے چلا اور چیرتنگ بہت سی نعمت کی یہ دہان سے اُٹھے مقام پر ہمراہیون نے پوچھا کہ کیسا کر آئے اُسنے مفصل حالت بیان کی اور کہا کہ خوبی ہوا کہ یہ مرتد اُدھر کو روانہ ہوا اب تینون سگ ناپاک باہم سمجھ لینگے بھائیو دندان سگے گوشت خر کا نقشہ ہوگا سگ زرد برادر شغال اُسکے ہمراہی بہت خوش ہوئے خواجہ نے کہا کہ آج یہان اور قیام کرو کل یہان سے کوچ کرینگے جب یہ لشکر یہان سے کوچ کر جائیگا تو زمین کہ کدھر کو جاتا ہی کہین ہری نہ ہو جاتی ہی بس ان سبنے اُس درہ مین قیام کیا اور چیرتنگ نے حکم دیا کہ پیش خیمہ لیکر آج ہی طرف شہر آفتاب نما کے روانہ ہو وہ اُسیوقت مع پچاس ہزار سوار و پچیس خیمہ لیکر روانہ ہوا کیونکہ پیش خیمہ ہمیشہ آگے رہتا ہی وہ بارگاہ برابر نہین ہوتی بلکہ دوسری بارگاہ برابر ہوتی ہی وہان اور رات چیرتنگ نے اُس درہ مین بسر کی دوسرے روز مع لشکر یہ مرتد طرف شہر آفتاب نما کے روانہ ہوا اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا جو کچھ گذریگا خداوند کریم نما یا فضل کیا کہ اسکے شر سے خدا جسکو محفوظ رکھا مقام شکر ہی ادھر خواجہ اسلام سجدہ شکر بجا لایا جب یہ حرامزادہ طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کر گیا یہ بھی اُس مقام سے کوچ کرکے اور طرف کو روانہ ہوا اب چیرتنگ کی داستان دیکھیے کہان بیان ہوتی ہی انشاءاللہ تعالی اسکا مقابلہ جو ارژنگ سے ہوا ہی وہ تحریر ہوگا اور اسمین جو اسپر فشین آئی ہین وہ پیش کش ناظرین ہونگی جب ناظرین ملاحظہ کرینگے تو معلوم ہوگا اسمین کچھ

حال بدیع الملک کا تحریر کرتا ہون کہ اُس داستان کو چھوڑے ہوئے زمانہ ہوا اُنکا کچھ حال تحریر نہین ہوا ہی اب سامعین اُنکی داستان سماعت فرمائین شعر

	ازین قصہ یک دم فراموش کن		زبای دگر داستان گوش کن

ناظرین پر ظاہر ہو کہ یہ داستان اس مقام پر چھوٹی ہی کہ صاحبقران ثالث اقرار کیا ہی کہ مین اگ مین جاونگا اور اپنے خدا کی قدرت دکھاؤنگا تو یقین خود پرست نے بند دلبست کیا ہی اور وہ دن آیا ہی رات درمیان مین ہی اہل اسلام دعا مین مصروف ہین اب مین اسی قصہ کو بیان کرتا ہون ناظرین ملاحظہ کرین ٭ ٭ ٭

اب حال بدیع الملک نوجوان یعنے صاحبقران ثالث مین قلم فرسائی کیجاتی ہی یعنی بدیع الملک کا آتش افروختہ مین تشریف لیجانا قدرت خدا سے محفوظ رہنا اور اگ سے نکلنا یقین خود پرست کا دین اسلام قبول کرنا تمام ملک کا اسلام آباد ہونا اُسکے بعد صاحبقران کا پیش خیمہ طرف سمندر یہ کے روانہ کرنا راہ مین ایک ملک کا ملنا اُسکے حاکم کو اُسکی خبر ہونا اور اُسکو اپنے سردار کو روانہ کرنا کہ بارگاہ چھین لو اُسکا اگر بارگاہ پر قبضہ کرنا نقادار کا ظاہر ہونا اُسکو قتل کرکے بارگاہ پر قبضہ کرنا دیگر حالات متعلقہ داستان ہذا انشاء اللہ بنجاے سانحی نامہ عرض کرینگے

کرکے تیغ نگہ سے بسمل آج
تیم جان چھوڑے جانہ قاتل آج
تیغ ابرو سے کرکے گھایل آج

اپنے کشتون مین کر تو شامل آج
داغ لاکھون اٹھائے ہین دل پر
ہوکے اک لالہ رو پہ مائل آج

سہل سمجھے تھے عاشقی لیکن
کیسی ہم پر پڑی ہی مشکل آج
قیس کتنا تھا گردہ ہوجان

آکے لیلے جو تیرا محمل آج
اک پری دشمن کرکے دیوانہ
کوہ صحرا کو لے چلا دل آج

تلکے آتے ہین وہ عروس کا عطر
مہکی جاتی ہے ساری محفل آج
وار اک اور بھی لگاتا جا

پنجے نے ہین یہ اُسکے بسمل آج
وار تیغ ادا کے کھاکے ہین ٭
ہوگیا بسملون مین شامل آج

لے ترے کہکے باغ مین ساقی
لطف سے کچھ ہوا نہ حاصل آج
خوب تو سے لیے ہین سونے مین

پاکے اُس بیخبر کو غافل آج
میرا گلرو جو آشنا سے ہے گل
عرق گل سے ہے آب ساحل آج

تیرے تیر نگہ نے اودہ رم
دل مرا کر دیا ہے گھایل آج
بیڑی پہنین اداون نے مجکو

مثل ماہی کیا ہے بسمل آج
بے نقاب آکے ہین وہ کوٹھے پر
چرخ پر نکلے ماہ کامل آج

ایک لیلے ادا پہ مفتون ہون
یاد مین کسکی دل ہے بیکل آج
گرمی داغ قلب سوزان سے

مہر گردون تو ہو مقابل آج
ہجر مین یاس و حسرت و حرمان
ان غریبون کی دل ہے منزل آج

تر مچی چتون نے تیرے دلکو بدن
کیا کیا کی ہے گھایل آج
بزم سخن طوطی خوشنوا

یہ غزل ذمزمہ شد ترنم سرا
بیت

اکثر بہادر دودہ دل سے تحریر کرتے ہین کہ جبکہ یہ داستان تحریر کی گئی تھی تو اس مقام پر چھوڑی گئی تھی ناظرین یاد ہوگی کہ صاحبقران سے یقین خود پرست نے یہ شرط بیان کی تھی کہ اگر آپ آتش سوزان سے صحیح وسلامت نکل آئے اور کوئی بال آپکے جسم کا نہ جلے ہین اور تمام اہل لشکر آپکا دین قبول کرینگے صاحبقران ثالث اعنی بدیع الملک نے اسکا اقرار کیا تھا یہ بیان ہو چکا ہی کہ اُسکو قید سے رہا کر دیا تھا وہ اپنے سرداروں کے جو کہ گرفتار ہوئے تھے اپنے ملک مین گیا تھا اور اپنے ملک مین جاکر کل بندوبست کیا تھا اور صاحبقران کی خبر دی گئی کہ پرسون کے روز امتحان مقرر کیا گیا ہی بس سبنے صاحبقران کو سمجھایا تھا مگر صاحبقران نے ایک کی نہ سنی اور اپنے قول پر ثابت قدم رہے یہ بیان ہو چکا ہی کہ لاکھ لاکھ سبنے کوشش کی مگر صاحبقران نے ایک سماعت نہ کی یہانتک کہ دو روز گذر رہے تھے صاحبقران ثالث بھی لشکر مین اسی شب کو آئے تھے کہ جس شبکی صبح کو صاحبقران برای امتحان آگ مین جانیوالے تھے اور تمام لشکر مین ہر طرف سے صدائے استغاثہ بلند تھی ہر ایک صاحبقران کے لیے دعا کر رہا تھا اور ایک غریبت بڑا اس میدان مین بسکم

صاحبقران برپا کیا گیا تھا اسلیے کہ بادشاہ اسلام اس خیمہ مین بیٹھکر تماشا کرین اُدھر یقین کے حکم سے انار پنبہ خشک مین مجتمع ہوا تھا کہ جو آسمان سے باتین کر رہا تھا اور ہزارون پیے روغن نفت کے اور ریال ہزارون من لاکر جمع کی گئی تھی اور شہر مین منادی کردی گئی کہ کل ضرور امتحان ہی اہل اسلام کے لشکر کا افسر اعلےٰ الغ سوران مین جلیگا اور اپنے دین کی بزرگی دکھائیگا یہ بھی بیان ہوچکا ہی کہ ایک خیمہ برای ناموس اس صحرا مین جو کہ برای امتحان مقرر ہوا ہی برپا کیا گیا ہی اور بہت سے خیمہ برای سواران یقین خودپرست یہ بھی تحریر ہوچکا ہی کہ ناموس یقین خودپرست اول شام سے اس خیمہ مین آگیا ہی اور خود بادشاہ و تمام سردار بیس یہ داستان انہی مقام پر چھوٹی ہی کہ لشکر صاحبقران مین سب دعا مین مصروف ہین اب حال عرض کیا جاتا ہی کہ جب یہ خبر اہل شہر کو معلوم ہوئی تو دوکاندارون اپنی اپنی دوکانین لیکر اس مقام پر آکے اس خیال سے کہ تمام خلقت جمع ہوگی دوسرے لشکر اسلام کے لوگ ہونگے ہر ایک چیز کی خرونت ہوگی یہ خیال کرکے دوکانین آناسنہ کین اُدھر افسران شہر نے اپنے اپنے پہلے سے مقام تجویز کرکے خیمہ اور چھولداریان ایک خوبی کے ساتھ برپا کراین تاکہ خوب اچھے طور سے تماشا دیکھین طوائفان شہر نے اور لوگون نے اپنے معشوقون و عاشقون سے کہکر پہلے سے مقام تجویز کرالیے تھے اور جو لوگ غریب تھے وہ اس تصور مین تھے کہ صبح کو جگہ نہ ملیگی سر شام سے آآکر جمع ہونے لگے سیکڑون رنڈیان آآکر مقیم ہوئے سیکڑون طبلچیان و قوالان چاندنیان بچھاکر بیٹھ رہے اس خیال سے کہ یہ جگہ اچھی ملی کہین ایسا نہو کہ کل جگہ نہ ملے اور تماشا دیکھنا نہ ملے تو کیا غضب ہو پس ہزارون اہل شہر جو غریب تھے آآکر سر شام سے بیٹھ رہے بہت سے اس خیال سے کہ کیا ضرور ہی کہ ایک بندہ خدا وضعدار طبیعت محو ہ جلے اور ہم جاکر تماشا دیکھین بہت سے اس تدبیر مین ہین کہ جب صبح قریب ہو تو ہم جاکر دیکھ لینگے یہ سب اپنی اپنی تدبیرین کر رہے ہین صاحبقران ایک جانب اپنے لشکر مین دعا مین مصروف ہین اہل اسلام بھی دعا مین مصروف ہین گریہ وزاری کر رہا ہی اُدھر سودے والے کوئی پہر پہر رات سے آآکر دوکانین لگانے لگے ایکطرف حلوائی والے تھے ایک سمت میوے والے تھے مہاجنون نے بھی اپنے خیمہ برونہ کیے تھے وہ آکر ان خیمون مین مقیم ہوئے پہر رات سے جنکو جگہ آتا تھا وہ چلے آئے ایک رسد لگی ہوئی ہی امیران شہر اپنے خیمون مین آکر مقیم ہوئے کچھ میلہ معلوم ہوتا تھا یہانتک کہ ہر قسم کے دوکاندار سائی دنان بائی ساقنون کے تخت آراستہ ہوگئے تماشہ باز تماش مین کھلنے لگے کسی صورت سے رات کٹی کہین چور سر ہو رہی ہی کوئی بہ معاش بادشاہ جنگ کھیل رہا تھا کہین سنا بج رہا تھا کہین طبلے پر تھاپ پڑ رہی تھی کوئی بیٹھا ہوا اشعار عاشقانہ پڑھ رہا تھا یہانتک کہ عابد شب زندہ دار طرف عبادت خانہ مغرب کے میدان سے گیا مع اپنے متعلقین کے یعنی ماہتاب نے طرف مغرب کے راہ لی اور سبب اہر روز کے اپنی سجدہ گاہ عبادت کو اُٹھایا اور سجادہ عبادت زاہد روز کا آراستہ ہوا آمد آمد آفتاب عالمتاب کی عبادت خانہ مشرق سے شروع ہوئی شعاع نور پھیلنے لگی سپیدی سحر نے ظہور کیا صدائے اللہ اکبر لشکر اسلام مین بلند ہوئی کوئی لشکری اس خوف سے رات بھر نہین سویا تھا بلکہ پلک تک نہ چھپکی تھی کہ کل بوقت سحر ہمارے سردار آقا برای امتحان آگ مین تشریف لیجائینگے یہ رات سونے کی لیے نہین ہی بلکہ برای عبادت و دعا ہی جبانتک ہوسکے دعا کرو لیس وہ رات سینے جاگ کر بسر کی جب اذان کی صدا آئی تو ہر ایک نے تجدید وضو کی اور سجادے بچھاکر نماز مین مصروف ہوئے اُدھر صاحبقران و بادشاہ اسلام بھی نماز پڑھنی لگے اِدھر کفار بھی موافق اپنے مذہب کے پرستش کرنے لگے اور سب آآکر جمع ہونے لگے اب جو سحر ہوئی تو بدھر نگاہ جاتی تھی سوائے انسان کے کچھ نظر آتا تھا اور تو اور جو انسان چڑھے ہوئے تھے اور اُنکے سر معلوم ہوتے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ بدرخت صحرائی نہین ہین بلکہ درخت مردم ہین یہ مجمع تھا کہ کہوے سے کہوا چھلتا تھا ہوا کا بھی گذر اُس صحرا مین محال تھا اگر کسی صورت سے چلی جاتے تو پھر نکلنا دشوار ہوگیا قید ہوگئی یک نظر تو جا نہی نہ سکتی تھی قریب اس مجمع کے پہونچکر ٹھہر جاتی تھی کوسون سوائے انسان کے کچھ نظر نہ آتا تھا ہر قسم کی دوکاندار دوکانین لگائے ہوئے بیٹھے تھے اہل مجمع خرید و فروخت کر رہے تھے ایک طرف کو خیمہ مین رئیسان سر تھے ایک طرف سوائیون کے خیمہ برپا تھے ایک طرف خیمہائے زرنگار برپا تھے جسمین یقین خودپرست اور

اُسکے سردار تھے ایک جانب اُس صحرا کے خیمہ اہل اسلام کا برپا تھا بڑا بندوبست تھا ہر ایک کو انتظار تھا کہ صاحبقران
و بادشاہ تشریف لائین اُدھر جو حسب حکم یقین خود پرست پہر رات سے اُس انبار ہیزم مین آگ دی گئی تھی رال و
روغن نفت ڈالا جاتا تھا آگ دمبدم ترقی کرتی جاتی تھی ایک میل تک اُسکی حدت اپنا اثر دکھاتی تھی شعلے جو اسکے بلند ہو
آسمان پر جاتے تھے پرندون نے اُسطرف اور گرجانا چھوڑ دیا تھا اور جسکی قضا آئی وہ جلکر گرا اُس آگ مین اور پتہ بھی نہ لگا
کہ کیا ہوا یہ حالت تھی اب یہ انتظار ہے کہ صاحبقران آئین تو امتحان کیا جاے یقین خود پرست اپنے سردارون سے
کہہ رہا ہے کہ وہ مسلمان رات کو فرار کر گیا ہوگا اگر موجود ہوتا تو ضرور آتا یہی سبب ہے جو نہین آیا ہے سن لینا کہ کوئی دم مین خبر
آتی ہے کہ وہ خدا پرست بندہ خدا سے نادیدہ شب کو فرار کر گیا اور سب لوگ فرار جانینگے تم لوگ یہ خیال کرو کہ کیا خوب
تدبیر مین نے کی ہے خوب مین نے اپنے مذہب کو بچایا وہ لوگ تعریف کرنے لگے ادھر یقین نے ہرکارون کو طلب کیا کہ جاکر
خبر لاؤ کہ لشکر اسلام مین کیا ہو رہا ہے کیونکہ اُسکو یقین تھا کہ صاحبقران فرار کر گئے ہونگے اس خیال سے اُسنے ہرکارے
روانہ کیے ادھر سے ہرکارے چلے اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ جب صاحبقران و بادشاہ اسلام نماز صبح سے فراغ حاصل
کر چکے اور کل سردارہ نے اپنے خیمون سے نکلکر دربارگاہ پر آئے کل لشکر بھی تیار ہو کر طرف میدان امتحان کے روانہ
ہوا کیونکہ رات کو کل لشکر مین رائے قرار پا گئی تھی کہ اگر کل بوقت صبح صاحبقران آگ مین تشریف لیجائینگے اور بفضل خدا سے
سلامت نکلے تو خیر اگر خدانخواستہ اُنکے دشمن جلگئے تو ہم لوگ ایک مرتبہ ملکر کفار پر حملہ کرینگے یقین کو بھی قتل کرینگے اور جو
لوگ اس مقام پر ہونگے انکو بھی اور اپنی جانین دینگے سرداروں کو اپنے فعل کا اختیار ہی چاہیے وہ مقابلہ کرین چاہے گریز
ہم تو بغیر صاحبقران کی اپنی زندگی کو ہیچ جانتے ہین یہ سنکے ہر ایک نے اس رائے کو پسند کیا تھا یہی رائے قرار پا گئی تھی یہ لشکر
اُس میدان مین آکر پہونچا یقین نے خود دیکھا کہ لشکر اسلام اگر صف آرا ہوا ہی تو اُسنے بھی اپنے لشکر کو صف آرا ہونیکا حکم دیا
کہ تم لوگ بھی مسلح ہو کر صف بندی کرو لشکر یقین خود پرست بھی جو کہ اُس مقام پر تھا صف آرا ہوا لشکر جو شہر
مین تھا وہ بھی اُسیوقت صف بستہ ہوا بیرون شہر اگر ایک جانب تو یقین کا لشکر تھا ایک طرف لشکر اسلام ایک طرف تمام اہل شہر
مجمع تھا جو لشکر اسلام صف باندھے تھا اُسیطرف خیمہ اسلام برپا تھا کہ جسمین بادشاہ قیام کرینگے اور جہ تخریب یقین کے تھے اُسطرف یقین کا
لشکر شہر سے آکر صف آرا ہوا تھا یہان سرداران اسلام نے بھی یہ قصد کر لیا تھا کہ اگر خدانخواستہ صاحبقران جلکر تمام ہوے
تو ہم لوگین اس میدان مین جانین دینگے یہی قصد عزیزان صاحبقران و بادشاہ کا تھا خواجہ خضر ان نے
بھی اپنے شاگردون کو جمع کر کے یہی حکم سنایا تھا سب عیاران لشکر اسی قصد سے موجود تھے کہ خواجہ اُنے خیمہ سے باہر ہا
عیاری سے آراستہ ہو کر خیمہ صاحبقران کی مین آئے یہان صاحبقران نماز سے فراغت کر چکے تھے دعا کر رہے تھے
کہ خواجہ آکر کھڑے ہوگئے تھے اور جسقدر عیار تھے سب طرف میدان کے چلے گئے اور جن جن کے سردار تھے وہ اپنے آقا کے
پاس آکر کھڑے ہوگئے تھے اور جو افسر تھے وہ بھی دربارگاہ مین موجود تھے کہ صاحبقران نے دعا کو ختم کیا سجدہ شکر بجا لاکے
اب جو منہ پھیر کر دیکھا تو خواجہ کھڑے ہوئے ہین فرمایا کہ کہو خواجہ کیا کہتے ہو خواجہ نے کہا کہ ای صاحبقران مین پھر عرض کرتا ہو
کہ کیون اپنی جان دیتے ہو دیکھو مین تدبیر کر سکتا ہون صاحبقران نے برہم ہو کر کہا کہ قول مردان جانثار مین اُسکے پھر نہ
پھرنا ہو آگ مین جانا ہون مرنے سے ہزارون بہتر ہے ایمان لاؤ نہیں ابھی ہلاتے ہے میری موت آئی ہی ہو کوئی چارہ نہین ہے
اب اسپر کلام نہ کرنا خواجہ نے کہا کہ تم لوگ سنو یا نہ سنو ہو کب کسی کی سنتے ہو جو ذمہ مین آگیا مین اپنا حق ادا
ادا کر چکا ہون یہ سنکے صاحبقران نے جواب دیا کہ جی ہان مین کب کہتا ہون بس صاحبقران یہ فرماکے سجادہ پر سے اُٹھے
اور پوشاک پہنی خیمہ سے برآمد ہو کر خیمہ بادشاہ مین تشریف لے گئے یہان شہنشاہ کیوان بارگاہ بھی پوشاک وغیرہ سے آراستہ ہو چکے تھے
کہ صاحبقران کو آتے ہوئے دیکھا ایک مرتبہ ہاتھ اُٹھا کر حق سے یون دعا کی الٰہی سب کریم تو یہ صورت میری کھونے نہ پوشیدہ تھا
اس دم کو تا صد برس سال اس دنیا پر برقرار رکھنا سایہ رونق اس لشکر مین اسی کے دم سے ہے ورنہ کوئی لطف زندگی نہین ہے

بروانع نہ کھانا اگر یہی قضا آئی ہو تو پہلے ملک الموت کو حکم دے کہ میری روح قبض کرے اسکے بعد میں بمراہ خدا کو اسی خداوند کریم
تو طلب کرنا کیونکہ میری جان انکی جان کے ہمراہ وابستہ ہے میں ضرور اسکے بعد اپنی جان دونگا یہ دعا کرکے صاحبقران کی طرف
دیکھا کہ صاحبقران نے سلام کیا بادشاہ نے ہاتھ سینہ پر رکھا کہ تمہاری جگہ میرے دل میں ہے یہ کہکر اٹھ کھڑے ہوئے
اور صاحبقران کو اپنے گلے سے لگایا صاحبقران نے عرض کیا تشریف لیجئے کیونکہ بہت دن چڑھ آیا ہے کہیں ایسا نہ ہو
کہ یہ خیال کرے کہ صاحبقران اپنے قول سے منحرف ہوگئے کہ ابھی تک نہیں آئے ہیں بادشاہ نے یہ سنکے
فرمایا کہ بسم اللہ تشریف لیجئے جو خدا ہمکو دکھائیگا وہ ضرور دیکھینگے اور جو ہمارے مقدر میں ہوگا وہ ضرور پیش آئیگا
اے صاحبقران جو کاتب تقدیر نے خط پیشانی میں تحریر کیا ہے ضرور پیش آئیگا مگر جو میری دعا ہے وہ خدا قبول کرتے
صاحبقران نے عرض کیا کہ یہ تو ضرور ہے کہ جو کاتب ازل نے روز ولادت پیشانی پر تحریر کیا ہے اسکو کوئی مٹا نہیں سکتا ہے وہ
ضرور پیش آتا ہے یہ امر ہر ایک کے لیے ہے ایک روز سبکو فنا ہے جیسا کہ اسنے فرمایا ہے بموجب این آیہ کل نفس ذائقۃ الموت
یا یہ کہ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام سوائے اسکی ذات کی کوئی نہیں باقی رہیگا سب فنا الموت
کا پیالہ پیئنگے یہ دنیا سرا ہے جس طور سے سرا میں مسافر آکر فروکش ہوتے ہیں اور جو دن جسنے اپنی منزل کی طرف جانے کا
قرار دیا ہے وہ روانہ ہوتا ہے اسی طور سے کارخانہ دنیا کا ہے کہ ہر روز مقام و کوچ لگا ہے کوئی آج جائیگا کوئی کل کوئی بعد دیگرے
اسمیں کوئی مقام پر رنج و افسوس نہیں ہے اس دنیا کو سب سرای فانی کہتے ہیں مقام اعلی تو وہ ہے پس لازم یہ ہے کہ اعمال نیک
رکھتا ہو اور میں تو اسکی راہ میں اپنی جان دیتا ہوں وہ ضرور میرا بیڑا پار فضل کریگا اور مثل خلیل کے آگ کو گلزار کردیگا کیونکہ میں
بھی تو اسی خاندان عالی سے ہوں بشر کو چاہیے کہ ہر مشکل پر صبر کرے خدا صبر کا بڑا نتیجہ عنایت فرماتا ہے حضور خیال کریں
کہ انبیاے اسلف نے کیسا کیسا مصیبتوں پر صبر کیا اسکا کیا انجام ہوا کہ انکو درجہ اعلے عنایت ہوئے کوئی فرشتہ نہ تھے وہ قوم
جن سے سبھی بشر تھے حضور صبر کا بڑا اچھا نتیجہ ہے گو کہ اسوقت تو بہت گران ہوتا ہے جیسے کہ کسی شاعر نے اسی مضمون کا
ایک مصرعہ نظم کیا ہے واہ کیا خوب مضمون کہا ہے اور سچا مضمون ہے مصرعہ صبر تلخ ست ولیکن بر شیرین دارد + واقعی اسکا ثمرہ
بہت تلخ معلوم ہوتا ہے جب اسکا صلہ ملتا ہے تو معلوم ہوتا ہے چنانچہ لو فرمایئے کہ حضرت ایوب نے کن کن مصیبتوں پر صبر کیا اسکا
صلہ خداوند کریم نے کیا خوب انکو عنایت فرمایا پس آپ صبر فرمایئے یہ خیال فرمایئے کہ صاحبقران اول نے کہا کیا مصائب اس
راہ خدا میں اٹھائے نہ جہاد سے نہ باز آئے عقبہ میں پہنچے گئے دانت باندھے مگر کم کی اسی طور سے صاحبقران
ثانی ہر مشکل و بلا میں صبر کرے اسکا کیا انجام ہوا کہ مرتبہ صاحبقرانی ملا اب میں اسی جگہ پر ہوں گو آپکی برابری نہیں کرسکتا
ہوں مگر ہاں اگر کچھ صبر کروں تو شاید اسکا انجام اچھا ہو اور خدا بھی مجھ سے راضی مند ہو اور میرے گناہ بخشے پس آپ بھی صبر فرمایئے
اور مجکو سپرد خدا فرمایئے یہ جو صاحبقران نے فرمایا تو بادشاہ نے فرمایا کہ اور کیا چارہ ہے کہکر طرف دربارگاہ کے روانہ ہوئے یہاں
تک کہ دونوں آفتاب و ماہتاب لشکر اسلام برج شرف سے برامد ہوئے عقب میں خواجہ تھے پہلے سب سردار دونوں نے
صاحبقران کو مجرا کیا اور بادشاہ کو ان دونوں صاحبوں نے سبکا سلام و مجرا علیحدہ اشارا کیا کہ تخت حاضر کیا جاے
پس فورا تخت حاضر کیا گیا بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے اسکے بعد سب سردار مکو نیز
سوار ہوئے سواری بادشاہ کی طرف میدان امتحان کے روانہ ہوئی برابر تخت کے مرکب پر صاحبقران تھے اور خواجہ رکاب
پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے اور تمام سردار و عیار عقب میں بادشاہ کے ہر ایک ہمراہ اپنے آقا کے تھا اس سامان سے سواری علی الصباح
اس میدان میں پہونچی ادھر ان ہرکاروں نے جو کہ خبر کو برای دریافت حال روانہ ہوئے تھے بتمام یقین جو پرست انھوں نے
آکر خبر دی کہ خداوندہ خدا پرست آتا ہے سب سردار بادشاہ اسکے ہمراہ ہیں یہ باتیں سنکے یقین اپنے خیمہ سے نکل آیا
تھا سردار بھی اسکے ہمراہ تھے کہ اسنے دیکھا کہ بادشاہ اسلام و صاحبقران عالیمقام و سرداران ذوالاحترام چلے آتے
ہیں یہاں تک کہ بادشاہ اس خیمے میں داخل ہوئے جو کہ سامنے اس میدان کے استادہ تھا کہ جہاں آگ روشن تھی صاحبقران

وبادشاہ وسرداران نے جو اگ کو مشتعل کو دیکھا تو ہر ایک نے اپنے دل مین کہا کہ خداوند کریم اس آتش سے بچاے اور نار دوزخ سے نجات دے جب صاحبقران پہونچے تھے تو تمام مجمع مین ایک ہلچل پڑگئی تھی کہ وہ بت پرست آیا اور بادشاہ اسلام آئے اب امتحان ہوگا یہان بادشاہ تخت پر آکر متمکن ہوے سب سردار آکر اپنے اپنے مقام پر بیٹھ چکے تو صاحبقران نے ایک چوبدار سے کہا کہ جاکر یقین سے کہو کہ مین آگیا ہون اب کس امر کی دیر ہی اب دیر کرنے سے کیا فایدہ بس سردارون کو لیکر خیمہ سے باہر آمین آتش افروختہ مین جاؤن اپنے خدا کی قدرت کا تماشا دکھاؤن جو میرے مقدر مین ہوگا پیش آئے وہ چوبدار تو اسطرف روانہ ہوا ادھر صاحبقران نے سب اہل دربار سے کہا کہ مین آپ لوگون سے بار بار عرض کرتا ہون اگر مین جلجاؤن تو آپ لوگ لشکر لیکر طرف رستم ثانی کے تشریف لیجاین اگر آگ کے پاس جانے سے انکار ہو تو صاحبقران کی خدمت مین جائین اور وہان صاحب کو آپ برحاکم کرین انکی اطاعت فرامین ہرگز ہرگز اس مقام پر جان اپنی نہ دین کیونکہ یہ لشکر پھر نہ بہم ہوگا بادشاہ سے کہا کہ آپ کو قسم ہی سر صاحبقران کی جو مین نے عرض کیا ہی اسی پر عمل فرمائیگا ورنہ میری روح بیچین ہوگی ایکدم مین اس آگ سے زندہ وسلامت نکلونگا مجکو اپنے کریم کی ذات سے بڑی امید ہی وہ سب کا خدا ہی اپنے بندون کو ناامید نہ کریگا مین اسکی راہ مین جہاد کرتا ہون یہ جو صاحبقران نے فرمایا سب نے آمین کہی اور عرض کیا کہ ہم تو آپکے تابع حکم ہین جو فرمائیگا بجا لائینگے اور بعد آپکے جو حکم ہو بادشاہ فرمائینگے اسپر عمل کرینگے کیونکہ انکی اطاعت ہمپر فرض ہی صاحبقران نے فرمایا کہ میری موجودگی مین بھی انکی اطاعت واجب ہی کیونکہ ظل اللہ ہین انکی اطاعت میرے اوپر بھی واجب ہی یہ سنکے بادشاہ نے فرمایا کہ یہ مرتبہ ہمیں ملا اگر آپکا ہمراہ نہ ہوتا ورنہ مین کیا چیز ہون ایک ادنی بندہ اُس خدا کا ہون جسنے یہ روح و اسمان و زمین شجر و حجر جن و پری دیو و بشر آفتاب و ماہتاب ہوا و دریا کوہ صحرا ثوابت و سیارگان خلق فرمائے انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا انبیا و مرسلین دنیا پیدا کیے کہ جنکے سبب سے خلق راہ ضلالت سے نکلے اور سرچشمہ ہدایت پر پہونچے اُسنے بہشت و دوزخ پیدا کیا اور ہمکو چشم بصیرت و عقل کامل عطا فرمائی اور دونون راہون سے بذریعہ انبیا و مرسلین کے آگاہ فرمایا کہ اگر یہ راہ اختیار کروگے تو یہ مرتبہ پاؤگے اگر یہ راہ اختیار کروگے یہ عذاب پاؤگے مین اسکی عنایت سے اس مرتبہ پر سرفراز ہوا جو سب کا پیدا کرنیوالا ہی اُسنے یہ مرتبہ دیا مین تو آپکے دم سے زندہ ہون خیر جو خدا دلائے گا اسکو اٹھائینگے آپکے حکم سے تشریف نہ لیجائینگے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ سچ ارشاد ہوا اُسکے اوپر بھروسہ کرنا بہت ٹھیک ہی یہی ذکر ہو رہا ہی اُدھر وہ چوبدار خیمہ مین یقین خود پرست کے پہونچا یقین کو سلام کیا اور عرض کیا کہ صاحبقران تشریف لائے ہین اور فرمایا ہی کہ مین آگیا ہون اب دیر نہ کرو جلدی آؤ تاکہ مین تمکو اپنے خدا کی قدرت دکھاؤن یہ سنکے یقین نے اپنے سرداروں کی طرف دیکھا اور اُس چوبدار سے کہا کہ جاکر میری طرف سے عرض کرنا کہ مین حاضر ہوتا ہون آپ تشریف رکھین چوبدار یہ سنکے خیمے سے باہر آیا اور طرف بارگاہ صاحبقران کے پہونچا اور بارگاہ مین داخل ہوکر عرض کیا کہ یقین خود پرست آتا ہی جب چوبدار چلا گیا تو یقین نے اپنے سرداروں سے کہا کہ مجکو تو یقین تھا کہ وہ خدا پرست فرار کر گیا ہوگا مگر یہ لوگ بہت سخت ہین اور اپنے قول کے پابند ہین دیکھو چلے آئے کہین گئے مین اب جاکر عرض کرونگا کہ مین آپکا قبول کرتا ہون آپ آگ مین تشریف نہ لیجائین جیسا مین نے آپ لوگو کو سنا تھا ویسا ہی پایا واقعی آپ لوگ اپنے قول کے پابند ہین اور آپکا مذہب بہت سچا ہی کیونکہ مین یہ چاہتا ہون کہ ایسا جوان مردانہ ہاتھ سے کیون جانے دون اور کیون لشکر گنواؤن ایسے جرئی بہادر ممکن نہین ہوتے ہین اس لشکر مین جسقدر ہین سب جری اور بہادر ہین بڑے دل وجگر کے لوگ ہین انمین ایک ایک ایک اپنے وقت کا رستم واسفندیار ہی اگر انکا افسر مارا گیا تو یہ لوگ اپنی جانین برباد کرینگے اور خونریزی و خونریزی ہوگا بلکہ عجب نہین ہی کہ یہ لشکر اسی سبب سے آراستہ ہوکر آیا ہی ہزارون بلکہ لاکھون کی جانین برباد ہونگی اور میرا لشکر بھی سپاہ سے مقابلہ نہین کرسکتا ہی مجھ مین یہ قدرت نہین ہی کہ مین ایسے لشکر کثیر سے مقابلہ کرون بس مین باز آیا کہ استحان

ضرور دین خدا پرستی برحق اور سچا ہی اب مین جاتا ہون اور اُس خدا پرست کو اِس لشکر سے باز رکھتا ہون اور اُسکے مذہب کو
قبول کرونگا یہ کہکر اور چند سردارون و وزیر کو ہمراہ لیکر بارگاہ سے باہر نکلا اور مرکب پر سوار ہو کر طرف صاحبقران کے چلا
یہ خبر صاحبقران نے سنکر چند سردار برائے استقبال روانہ کیے کہ اُسکو بعزت و تکریم میرے پاس لاؤ وہ سردار خیمہ سے
نکلکر چلے راہ مین یقین سے ملاقات ہوئی پہلے صاحب سلامت کی اُسکے بعد زبان پرسی ہوئی اور اُنکو ہمراہ لیکر پاس
صاحبقران کے آئے یقین نے صاحبقران کو سلام کیا اور بادشاہ کو مجرا کیا اور قواعد شاہی بجا لایا کرسی زرنگار
عنایت ہوئی یقین سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا جب بیٹھ چکا اور سب سردار بیٹھ چکے تب صاحبقران نے فرمایا کہ اے
یقین خود پرست کیا قصد ہی اور کیا ارادہ ہی کیون دیر کرتے ہو تب یقین نے عرض کیا کہ یا صاحبقران مین باز آیا
اِس امر سے بس اب آپ اس امر کو موقوف کرین مجکو یقین ہو گیا کہ آپکا مذہب بہت سچا ہی اور آپکا خدا برحق ہی اور
آپکا دین سچا ہی اور آپ حق پر ہین جیسے آپ آگ مین گئے ویسے اپنی زبان سے کہا مین عرض کرتا ہون کہ اب آپ اس
قصد کو فسخ کرین اور آگ مین تشریف نہ لیجائین اور مین آگ کو گل کرائے دیتا ہون اور آپکا مذہب قبول کرتا ہون اور
مسلمان ہوتا ہون بلکہ تمام شہر سراپکا دین قبول کریگا اور سب سردار و لشکر و عزیز بھی مذہب اسلام قبول کرینگے کسی کو
عذر و انکار نہوگا مین یہ نہین چاہتا ہون کہ آپ سا بہادر اور دلاور یون ضائع ہو جسکا مثل کوئی پردہ دنیا پر نہو
صاحبقران نے یہ کلام سنکر کہا کہ اے یقین یہ تم کیا تقریر کرتے ہو میری سمجھ مین نہین آئی اگر تمکو یہ منظور تھا تو
پہلے کیون شرط کی اب تو غیر ممکن ہے کہ مین اپنے قول سے پھرون اور اُسکو بیوفا نہ کرون مین وہ ہون اور میرے خاندان کا یہ طریقہ
ہی کہ جو زبان سے کہتے ہین اُسپر عمل کرتے ہین ابتو مین اقرار کر چکا ہون کہ مین آگ مین جاونگا اور اپنے خدا کی قدرت
تمکو دکھاؤنگا اور تمنے شرط کی تھی کہ جب آپ آگ مین جائینگے اور آگ سے زندہ نکلینگے تو مین مذہب خدا پرستی قبول
کرونگا اور مین نے اقرار کیا تھا کہ مین ضرور جاؤنگا اب مین اپنے قول سے نہ پھرونگا اور آگ مین جاؤنگا اب تم منع کرو گے نہ مانونگا یہ میرے خاندان کا
طریقہ ہی کہ جو زبان سے کہتے ہین پھر اُس سے نہین پھرتے ہین چاہے جان جاتی رہے اگر بمقتضائے الہ حضرت جبرئیل کی آسمان سے
سے اگر منع کرین تو مین نہ مانونگا ضرور آگ مین جاؤنگا جو میرا خدا کریگا وہ ہوگا یہ سنکے یقین نے کہا کہ آپ میرے کہنے پر عمل
کرین اور میرے حال پر اور اہل لشکر پر آپ رحم فرمائین کہ بیوقوف تباہ ہونے اِنکی تباہی پر خیال کیجیے اور جس سبب سے
آپ یہ امر گوارا کرتے ہین اسکو تو مین قبول کرتا ہون مع اپنے اہل شہر و عزیزون و لشکر کے پھر کیا ضرورت ہی صاحبقران
نے فرمایا کہ اے یقین تم یہ خیال کرو کہ ایک عالم کو معلوم ہوا ہی کہ صاحبقران آگ مین جائینگے جب یہ معلوم ہوگا
کہ اب نہ جائینگے تو لوگ کہ عقلمند ہین وہ خیال کرینگے کہ کیا سمجھکر صاحبقران نے اِس امر کا
اقرار کیا تھا صرف دکھانے کے لیے اِس امر کا اقرار کیا تھا ذرا سی مصیبت پڑی اور یہ خیال ہوا
کہ جان پر نہ بنے اور جان کا خوف ہوا تو بجھانے سے انکار کیا اور سکو اپنے قول کی پابندی نہ دکھائی اور اپنی زبان پر
نہ قائم ہوئے یہ کیسے بہادر اور دلاور تھے تو اُنکے خاندان کا قاعدہ نہ تھا بلکہ یہ قاعدہ تھا کہ جو کہتے تھے اُسی پر عمل
کرتے تھے چاہے جان جاتی رہے جب میرے ہم چشم اِس امر کو سنینگے تو چشمک کرینگے کہ یہ کیسے صاحبقران تھے
کہ اُنھون نے ایک قول کا اقرار کیا اور پھر اُسپر عمل کیا یہ امر بالکل خلاف شجاعت اور خاندان کے خلاف ہی دوسرے یا ثانی بن
قدمی سے بالکل بعید ہین اِسکو کبھی نہ گوارا کرونگا تم یہ خیال کرلو کہ کل سے بادشاہ مجکو سمجھا رہے ہین اور کل سردار بھی
مجھ سے منظور نہین کرتا ہون تو بھلا یہ کیا بات ہی کہ تمھارے کہنے سے منظور کرلون اور تمام عمر اپنے سر پر بدنامی لون اور
ہم چشمون سے شرمندہ ہون اور بہادرون و ثابت قدمون کی نگاہون مین حقیر قرار پاؤن یہ تو نہوگا بس اب زیادہ اس امر کی
تکرار کرو اب دیر ہوتی ہی خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو جب یہ تقریر یقین نے کی تھی تو خواجہ نے بھی کہا تھا کہ یقین سچ تو
کہتا ہی آپ کیون نہین منظور کرتے ہین جو امر آپکو مدنظر تھا وہ تو ہوتا ہی تو صاحبقران نے بنظر قہ خواجہ کی طرف دیکھا

بھر کسی سردار کو جرأت نہوئی بلکہ ہر ایک اپنے مقام پر یہ خیال کرکے خاموش رہا کہ یہ اولاد صاحبقران مین ہی کسی کے کہنے کو منظور
نہ کرے انسے کہنا بار بار بیکار ہی پھر بھی یقین نے بہت سمجھایا مگر صاحبقران نے ایک نہ سنی آخر کو یقین نے کہا کہ محکو
یہ امر منظور ہی کہ آپ آگ مین کسی صورت سے نہ جائین کیونکہ محکو منظور نہین ہی کہ مین آپکی جان لون کیونکہ یہ تو یقین ہی کہ آگ جلا دیگی
اسکا کام جلانا ہی اور مین نے جو شرط کی تھی تو اس خیال سے کہ آپ منظور نہ کرینگے جو ذی عقل ہوگا وہ کبھی قبول نکریگا جب آپنے قبول
کرلیا تھا تو مین نے یہ خیال کیا تھا کہ یہ امر یون ہوگا کہ جب وہ دن آئیگا تو منع لشکر یہان سے کوچ کر جائیگا نہ کہ یہ یقین تھا
کہ آپ اپنے قول پر مضبوط رہینگے اور میری شرط کو بجا لائینگے اگر مین جانتا تو کبھی ایسی شرط نہ کرتا کیونکہ آپ کی جان میرے سبب سے
تلف ہوتی ہی اب مین آپکا مذہب بھی قبول کرتا ہون میری عرض کرنے پر عمل فرمیئے صاحبقران نے یہ تقریر سنکے
فرمایا کہ اے یقین بھاگ جا بد قول ہونیکا کام ہی یا جسکے نطفہ مین فرق ہوتا ہی نہ مین بد قول ہون نہ میرے نطفہ مین فرق
ہی مین خاندان شریف سے ہون اور قسم کھاتا ہون اُسی خدا کی کہ جسنے مجکو پیدا کیا ہی کہ مین بدون آگ مین جائے نہ نکلونگا
برب کعبہ ضرور آگ مین جاونگا اگر اب کوئی منع کریگا تو اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا اسمین خواہ میرا عزیز فرزند خواہ سردار ہو یا کوئی
غیر ہو کیونکہ مین مرنے سے نہین ڈرتا ہون اگر میری قضا آج آئی ہی تو مین کسی صورت سے نہین بچ سکتا ہون اگر تم
فولادی مین بھی جا کر پوشیدہ ہونگا تو ملک الموت نہ چھوڑیگے قضا سے کیا خوف ہی بموجب شعر روز کہ قضا ہاشد
روز نہ کہ قضا نیست ✤ روز کہ قضا نیست در دہر گز روا نیست ✤ اگر میری قضا نہین ہی تو مین مثل حضرت
ابراہیم خلیل اللہ کے آگ سے زندہ نکلونگا کوئی معجزہ نہین رکھتا ہون مگر اُسکی ذات سے امید قوی ہی یہ اُسکی قدرت ہی
کہ وہ مجکو زندہ اور سلامت نکالے مین اس امر کو گوارا نہ کرونگا کہ لوگ یہ خیال کرین کہ بدیع الملک جان کے
خوف سے آگ مین نہین گیا جان ایسی عزیز ہوئی یہ کیا صاحبقرانی کریگا اور یہ خیال کریگا مقام ہی کہ موت سے کسکو
چارا ہی بڑے بڑے شاہان ہفت کشور جو کہ دعوے خدائی کرتے تھے مثل شداد و نخت النصر و نمرود کے کہ بادشاہ تھے بلکہ
دعوے خدائی کرتے تھے جب قضا آئی ایک کی خدائی نے کام نہ دیا خاموش چلے گئے کچھ کرسکے آخر کیا انھون سے بادشاہ جو کہ ہوئے
تھے اور ہفت اقلیم اُنکے قبضہ مین تھی اور جن پر حکمران تھے مثل آدمیون وغیرہ کے کوئی حکومت کام نہ آئی موت نے
نہ چھوڑا اس دنیا سے خالی ہاتھ گئے پھر یہ تو بادشاہ تھے جب وہ لوگ جو کہ نبی تھے اور ولی یا ولی خدا تھے انکو اس موت سے
پناہ نہ ملی تو ہم کیا چیز ہین بیدنا مقام سرگاہ ہی جو دم گذرتا ہی وہ غنیمت گذرتا ہی پس انسان کو لازم ہی کہ وہ کام کرے
تا قیامت نام باقی رہے خیال کرو کہ نوشیروان کو کا فر تھا مگر عدل ایسا کر گیا کہ سب اُسکے عدل کی تعریف کرتے ہین اور
نام اُسکا تا زمانہ قیامت اس صفحہ ہستی پر قایم رہیگا جیسا کہ شاعر کہتا ہی شعر زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل
گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند ✤ آن پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک ✤ خاکش چنان بخورد کہ نوشیروان نماند
جبکہ یہ دنیا بے ثبات ہی تو موت سے خوف کرنا بالکل بیکار اُسکی راہ مین مرنا حیات ابدی ہی جب کسی سے ذکر ہوگا تو
لوگ یہ کہینگے کہ بدیع الملک نے بڑا کام کیا جو کہ مردان عالم کرتے ہین یہ فسانہ تا قیامت ہر ایک کی زبان
رہیگا اور سب ساتھ نیکی کے یاد کرینگے اور نام نیک باقی رہیگا ایسے امرون کو مین ترک کرکے اور اپنے کو
ساتھ بد کے مشہور کرون کہ لوگ میرا نام ہاتھ بدی کے زبان پر لائین یہ آپ لوگونکی مرضی ہی یہ تو مجھسے نہ ہوگا جو کچھ مجکو کہنا
تھا مین کہ چکا اگر اے یقین اب تم کچھ کہوگے تو مین زبان تیغ سے جواب دونگا اب مجکو جوش آگیا ہی صاحبقران کی
یہ حالت ہوئی کہ تمام ریش کے بال کھڑے ہوگئے آنکھین وچہرہ لعل ہوگیا منہ سے کف جاری تھا ایسا غیض طاری ہوا
کہ کانپنے لگے یہ جو کیفیت اہل دربار نے دیکھی تو یقین ہر ایک کو ہوگیا کہ صاحبقران فرود آگ مین شریف
لیجا نگے ہر ایک کو صاحبقران کیجانب سے یاس ہوگئی اور آہستہ آہستہ دعا کرنے لگے اب یقین کو بھی یقین ہوگیا
کہ یہ نہ مانینگے کیونکہ یہ خیال کرکے آیا تھا کہ شاید منع کرنے سے ان جانین اور جو امر کہ اس شرط پر منحصر ہی اُسکو نہ

منظور کرتا ہون تو کیون نہ قبول کرینگے مگر اسبات کا یقین ہوگیا کہ نمانین کے اسنے عرض کیا کہ آپ شریف لائین من اپنے خیمہ مین جاکر سبکو آگاہ کرتا ہون اور مین بھی اُس میدان مین آتا ہون یہ کہکر اسنے کہا کہ ای اہل دربار سب مدعا یہ امر سماعت فرمائین مین اپنی شرط سے باز آیا اور مذہب اسلام بھی قبول کرتا ہون مع لشکر و اہل شہر و عزیز و اقارب کے اور **صاحبقران** کو منع کرتا ہون کہ آپ آگ مین تشریف نہ لیجائین میرے سر پر انکا خون ہوگا نہ میری گردن پر مین سبکے دست ہون مگر یہ نہین ہوسکتے ہین کوئی صاحب یہ نظر ہائین کہ یقین خود پرست تھا اُسنے **صاحبقران** کی جان لی تو مین کسی کی جانکا خواستگار نہین ہون مین بری ہون اب مین یہ شرط نہین کرتا ہون **صاحبقران** اپنی خوشی سے آگ مین تشریف لیجاتے ہین مین مسلمان ہوا یہ کہکر کلمہ طیبہ اگر کتابون مین دیکھ چکا تھا کہ یہ کلمہ ہی جو کہ خدا پرست پڑھتے ہین اور یہ اول رکن ہی کہ جسکے مذہب کا اسی کے پڑھنے سے کافر مسلمان ہوتا ہی اور نہ پڑھنے سے حالت کفر مین رہتا ہی از سر صدق پڑھا اور کہا کہ سب شاہد رہین یہ کہکر اپنی زبان پر جاری کیا کہ یہ امر سب پر ظاہر ہوگیا کہ یقین نے مذہب اسلام قبول کرلیا اُسکے ہمراہ اور جو سردار تھے وہ بھی کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے جب کلمہ پڑھ چکا تو **صاحبقران** سے رخصت حاصل کرکے بارگاہ سے باہر آیا اور اپنے خیمے مین پہونچکر جہان سب سردار اُسکے بیٹھے ہوئے تھے اور باہم باتین کررہے تھے کہ معلوم ہوتا ہی اُس جلاد نے منظور کرلیا ہی ہے آگ مین چلا جانا کوئی یہ گوارا کریگا اُسنے صرف اس سبب سے گوارا کرلیا تھا کہ کوئی نکوئی ضرور منع کریگا اور روک لیگا مین اگر آمادہ ہونگا تو کیا ہوگا وہی امر ظہور مین آیا کہ خود بادشاہ نے جاکر منع کیا بس اُسنے منظور کرلیا جان بہت عمدہ چیز ہی ہر ایک کو عزیز ہوتی ہی اسکی کوئی قیمت نہین کوئی دیوے تو آسانی اپنی جان اپنے ہاتھ سے نہین دیتا ہی یہ صرف کہنے کی بات ہی کہ ہیچکو جان اپنی عزیز نہین ہی اگر کوئی سو برس کا بھی آدمی ہی تو اُسکو بھی جان عزیز ہی گو کہ وہ پلنگ پر پڑا ہی ہل نہین سکتا ہی گر پھر بھی یہ نہین گوارا کرتا ہی کہ مین مرجاؤن کبھی گوارا کریگا اُسکو اسی طور سے زندگی بسر کرنا اچھی معلوم ہوتی ہی نہ کہ جوان آدمی اور جسکی حکومت مین لاکھون بلکہ کروڑون آدمی ہون جین سے زندگی بسر کرتا ہو لاکھون کی جان اُسکے ساتھ وابستہ ہو یہ خیال کرتا ہو کہ اگر مین اپنی جان دون تو آسانی چاہین میرے ساتھ برباد ہونگی وہ کیونکر گوارا کریگا یہ بھی ایک پیچ تھا کہ منظور کرلیا جب وہ وقت آتا اپنے اہل لشکر کو حکم دیتا کہ اس آگ کو گل کردو اور ان سبکو گرفتار کرلو کوئی زندہ نہ جانے پائے یا جو اسیر ہو اُسکو زندہ اسیر کرلو اور ملک کے اوپر قبضہ کرلینا اور ہم سبکو قتل کرنا ایک کو بھی زندہ رکھنا مگر بغیر کشت وخون یہ ملک اُسکے قبضے مین آگیا اب کیون نہ قبول کرلیا ہوگا یہی سبب ہی جو بادشاہ اسوقت تک تشریف نہین لائے ہین باتین ہورہی ہونگی ہم تو اور امرد اُسکو تصور کرتے ہین جو اپنے قول پر قایم رہے اور اُس سے نہ پھرے یہ کام مردونکا نہین ہی کہ اُسوقت کچھ کہا اور وقت پر کچھ کہا زبان نہولی کوئی اور مقام ہوا سردلران یقین خیمہ مین بیٹھے ہوئے یہ باتین کررہے تھے کہ یقین خود پرست مع ان سردار نکے واس ملباس ہمرے پر ایسی پرستی ہوئی کچھ معلوم آیا جب سردار برای تعظیم کھڑے ہوئے اُسکی صورت جو دیکھی رنجیدہ و ملال خیال کرنے لگے کہ یہ کیا سبب ہی جو بادشاہ نہین ہی بس جب یقین اپنے مقام پر بیٹھ چکا تو اُن سبنے عرض کیا کہ نصیب دشمنان مزاج مبارک کیسا ہی کیونکر اسوقت کچھ گرد ملال چہرۂ مبارک پر ہم جان نثار پاتے ہین کیونکر جب آپ تشریف لیگئے تھے تو حضور رنجیدہ نہ تھے نہ یہ ملال تھا اس ملال کا کیا سبب ہوا بیان فرمائیے تاکہ ہم غلام بھی آگاہ ہون اور کیا تقریر باہم ہوئی اور جلوگر آپکے ہمراہ مین وہ بھی رنجیدہ ہین یقین نے یہ سنکے اُنکی طرف دیکھکر کہا کہ کیا بیان کرون کوئی امر بن نہین پڑتا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ کیا وہ خدا پرست راضی ہوگیا یقین نے کہا کہ اسی کا تو ملال ہی کہ وہ راضی نہین ہوتا ہی لاکھ طور سے سمجھایا مگر ایک نہ مانی بڑے دل و گردے کا آدمی ہی سچ تو آجتک ایسا آدمی نہین دیکھا یہ کہکر تمام تقریر اُنکے روبرو بیان کی اور کہا مین تو خدا پرست ہوگیا جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرا ساتھ دے اور نہ اپنی

راہ سے یہ جو یقین نے کہا سب لوگ دنگ ہوگئے اور باہم کہنے لگے کہ ہمکو کیا کیا خیال تھے اور جہان کیا ہو گیا
واقعی یہ مرد جری اور بہادر ہی اور اپنے قول کا پابند ہی یہ کہکر جو باہم باتین ہو رہین تھین وہ یقین سے بیان
کین یقین نے کہا کہ اسکا تو وہان کچھ ذکر بھی نہین ہی وہ لوگ اپنے قول کے پابند ہین جو کہتے ہین اسپر گر
رہتے ہین جان جانا گوارا کرتے ہین مگر یہ نہین گوارا کرتے ہین کہ ہماری بات جاے بات کو سر کے ساتھ سمجھتے
ہین اب معلوم ہوا کہ یہ لوگ قول کے دھنی ہین انکا یہ قول ہی کہ آدمی کے جسم بھر مین ایک زبان ہی اگر یہ بھی کہتے ہین
تو کیا اور ہی ہم ہین اور باجی مین کیا فرق ہی جو اعضا ہمارے ہین وہ اسکے ہین جو عقل خدا نے ہمکو دی وہ اسکو بھی دی ہی
اسی زبان سے شریف زباجی ثابت ہوتا ہی جو انکا قول ہی بہت درست ہی یہ سنکے ان سرداروں نے عرض کیا کہ ابکے
ثابت ہوگیا کہ فرور انکا مذہب درست ہی اور برحق ہی ہمنے بھی دین اسلام قبول کیا یہ کہکر یقین سے کلمہ سنا اور سب نے
سر صدق مسلمان ہوئے یقین نے کہا کہ مجکو جو ملال ہی تو اسی امر کا ہی کہ صفت ایک بندہ خدا کی جان لینی اب تمین ہو
کرتا ہون کہ کیون مین نے یہ شرط کی کوئی اور شرط کرتا افسوس اسکا ہی اگر وہ در زمانہ ہزار بار جیتے گی اور یہ فلک لاکھ مرتبہ
گردش کریگا مگر ایسا جوانمرد کہانتہ قیام دوسرا نہ پیدا ہوگا مگر کیا کرون کہ اب کوئی تدبیر نہین پڑتی ہی اگر مین یہ
جانتا کبھی نہ ایسے امر کا سوال کرتا میرے خیال کے بالکل خلاف ہوا بڑا دھوکا کھایا سرداروں نے عرض کیا کہ کیا
تعریف کرین مگر اب بڑا افسوس ہوتا ہی یقین نے کہا کہ اگر وہ جل گیا تو یہ خیال کرلو کہ مین اپنی جان دونگا اپنے کو اپنے
ہاتھ سے قتل کرونگا مجھے یہ گوارا کیا جائیگا کہ ایسا جوانمرد نہو اور مین پردہ دنیا پر ہون سرداروں نے عرض کیا کہ کوئی گوارا نہو
کچھ ہوگا جو وہ ایسی جرات کرتے ہین پس خدا بہتر جانتا ہی جو اسکو منظور ہوگا وہ ظاہر ہوگا اب کہ یہان یقین
تشریف لائے ہین یقین نے کہا کہ تم لشکر آگاہ کرنے اور اہل مجمع کو آگاہ کرتے آتے ہون سرداروں نے کہا کہ ہمکو اپنے اسی
مقام پر طلب کرلیا ہوتا یقین نے کہا کہ مین اس سبب سے اور آیا ہون کہ اہل شہر کو آگاہ کردون یہ کہکر حکم دیا
کہ منادی ندا کردے کہ سب ہوشیار ہوجائین کہ صاحبقران برائے امتحان آگ مین تشریف لیجاتے ہین
منادی نے یہ حکم پاکر تمام مجمع مین ندا دی اب جو اہل مجمع کو معلوم ہوا تو وہ ہلچل مچ گئی ہوتی تھی سو فوج ہوگئی
سب آگ کی طرف دیکھنے لگے اتنے یہ حالت ہی ایک کے اوپر ایک گر رہا ہی لوگ کچلے جاتے ہین ہزارون زخمون
کے ڈالے پھٹ گئے ہین سیکڑون کے منہ ہاتھ ٹوٹ گئے ہین مگر اس مقام سے نہین ہٹتے ہین سبکی نظر
آگ کی طرف ہے آگ کے شعلے بلند ہین یہ جب منادی ندا کرچکا تو یقین خود درست سب سرداروں کو
لیکر طرف خیمہ صاحبقران کے چلا یہ خبر ناموس مین بھی یقین کے ہوگئی وہ بھی طرف اس میدان کے دیکھنے
لگے ادھر بعد جانے یقین کے صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ آپ رنج نہ کرین خداوند کریم
مجکو ضرور بچائیگا وہ میرا حافظ ہی مجکو اسکی ذات پر بھروسہ ہی اب آپ یہان تشریف رکھین مین جاتا ہون اور
اپنے خدا کی قدرت دکھاتا ہون یہ سنکے بادشاہ نے فرمایا کہ آپکو اختیار ہی مگر مین بھی آپ کے ہمراہ آگ مین
چلونگا صاحبقران نے کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا اس امر مین آپ کد نہ کرین میری طبیعت کو ناگوار ہوتا ہی جب
بادشاہ کو صاحبقران نے یہ جواب دیا تو اور کسی کی جرات نہوئی بلکہ یہ بھی صاحبقران نے کہا کہ
آپ کیونکر جاسکتے ہین کیونکہ آپ تو پشت و پناہ لشکر ہین آپ کے سبب سے لشکر کی کمر مضبوط ہی اگر آپ بھی
تشریف لے چلے تو لشکر کا دیکھنے والا کون ہی لشکر تباہ ہوگا یہ کام تو ہم ایسے خادمون کا ہی آپ کے سبب
سے لشکر کی کمر توی ہی کیونکر ہوسکتا ہی کہ مین آپ کو لے چلون یہ آگ کا مقدمہ ہی نہ معلوم کیا ہو بادشاہ
نے فرمایا کہ جو آپکے لیے ہوگا وہی میرے لیے ہوگا جس خاندان سے آپ ہین اسی خاندان سے تو مین
بھی ہون جو حالت آپ کی ہوگی وہی میری بھی حالت ہوگی صاحبقران نے جواب دیا کہ آپ بھی ضرور

اُسی خاندان سے ہین مگر اصل امر یہ ہی کہ کوئی تو لشکر کا پشت پناہ ہو یہ امر ضرور ہی کہ اگر آپ بھی میرے ہمراہ
آگ مین تشریف لیجائینگے تو یہ امر ہوگا کہ لشکر تباہ ہوگا اگر آپ تو پشت پناہ ہوتا مقدم ہی ورنہ کون اِن سبکو
سنبھالیگا یہ لوگ تو تباہ ہوجائینگے یہ سنکے بادشاہ نے کہا کہ یہ تو آپ سچ عرض کرتے ہین مگر میرا دل نہین مانتا
ہی صاحبقران نے جواب مین کہا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر آپکو میرے سر کی قسم اور صاحبقران کے سر کی قسم ہی
کہ آپ اسمین گفتگو نہ کرین اور جو مین کہتا ہون اُسپر عمل کرین یہ سنکے بادشاہ نے جواب دیا کہ مین آپکے قسم
دینے سے مجبور ہوگیا ورنہ کبھی نہ مانتا اچھا تاہم آپکی خوشی تو ضرور چلونگا یہ سنکے صاحبقران نے جواب دیا کہ
اس امر مین کوئی مضایقہ نہین ہی پس بعد اس گفتگو کے صاحبقران مع بادشاہ و سردارون کے خیمے
سے نکل کر طرف اُس میدان کے چلے اُدھر سے یقین خود پرست اپنے سردارون کو لیکر طرف صاحبقران
کے جو چلا تھا وہ بھی قریب صاحبقران کے پہونچا دیکھا کہ صاحبقران مع بادشاہ و سرداران اسلام چلے
آتے ہین یہ جو دیکھا تو سب نے ملکر صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نے جواب سلام دیکر کہا کہ اب
دیر نہ کرو طرف اُس میدان کے چلو کہ جہان آگ مشتعل ہی مین اپنے خدا کی قدرت دکھاؤن مین یہ نہین چاہتا
ہون کہ دیر ہو یہ کلام سنکے یقین خود پرست نے جوابدیا کہ ای صاحبقران مین پھر عرض کرتا ہون کہ آپ آگ مین
تشریف نہ لیجائین اور نہ اپنی جان تباہ کرین مین نے مذہب اسلام قبول کرلیا ہی اور میرے سرداردن نے
بھی جب مین نے اور سردارون نے قبول کرلیا تو لشکر اور اہل شہر کی کیا اصل ہی وہ ضرور قبول کرینگے یہ سنکے
صاحبقران نے فرمایا کہ قول مردان جاندارد و سخن مردان اعتبار یہ تمنے سنا ہوگا کہ نامرد مرتا ہی نام پر
اور مرد مرتا ہی نام پر تو مین مرد ہون اپنے قول سے کبھی نہ پھرونگا پس اب اسمین حجت کرنا بیکار ہی یہ سنکے
یقین نے کہا کہ مین مجبور ہون معلوم ہوگیا کہ آپ نہ مانینگے ایک سردار یقین کے سردار مین تھا کہ اُسکا
قلب سیاہ تھا اور وہ بڑا سنگدل تھا اُسنے جو یہ تقریر سُنی کہنے لگا کہ معلوم ہوا کہ آپ کو کسی امر پر بھروسہ
ہی اور وہ امر میری رائے مین سوائے سحر کے کوئی اور نہین ہی کہ آپ یہ سحر فرمائینگے کہ سب کو معلوم ہوجائیگا کہ آپ
آگ مین گئے اصل مین یہ ہوگا کہ آپ اپنی صورت کا پتلہ بناکر آگ مین ڈال دینگے بعد تھوڑے عرصہ کے
آپ اپنے کو ظاہر فرمائینگے یہ سنکے صاحبقران کو غصہ آگیا کہ تمام بدن مثل بید کے کانپنے لگا چہرہ
لال ہوگیا منہ سے لف جاری ہوا اور حالت غیض مین اُس سے فرمایا کہ او مرتد مین کافر نہین ہون یہ کام
کافرون کا ہی مین سحر و ساحری پر لعنت کرتا ہون ساحر کو کافر اور سحر کو کفر تصور کرتا ہون اپنے خدا پر نظر رکھتا
ہون کہ جو بچانے والا ہی اور وہی سبکا حامی اور مددگار ہی اے نالایق یہ مکر و زور اہل کفار
مین ہوتا ہی اہل اسلام اسکو کبھی نہین منظور کرتے ہین جو کافر ہین وہ مکر کرتے ہین جو مرد مسلم ہین وہ مکر کو کبھی نہین
گوارا کرتے ہین مکر کرنا اہل کفر کا کام ہی جو نامرد ہوتا ہی وہ یہ مکر کرتا ہی اور جو مرد ہی وہ کبھی اس امر کو گوارا نہ کریگا یہ کیا بیہودہ کلام
کرتا ہی مین کبھی نہین گوارا کرونگا اب جو ایسی تقریر کریگا کو مین مجکو جواب تیغ سے دونگا مردان عالم کی شان
مین ایسے کلام مین کیا ہون ایک ادنے اُسکا بندہ ہون وہ ایسا خدا ہی کہ جسنے ہزارون انبیا پیدا کیے اور
ہزارون بلاؤن مین میری اور میرے بزرگون کی مدد کی یہ کیا بلا ہی اسکو بھی رد کریگا وہ ایسا کریم و رحیم ہی کہ خوشہ
ناچیز کو مرتبہ سلیمان عطا کرتا ہی معلوم ہوا تو بڑا سیاہ قلب ہی کو میرا قصد نہا جانے کا تھا کہ اب تجھکو ہمراہ
لیتا جاونگا تاکہ تجکو معلوم ہو کہ مین سحر سے گیا یا در اصل گیا یا مین نے اپنا پتلہ آگ مین جلایا یہ سنکے
تو اُسکے ہوش جاتے رہے کہ یہ تو بڑا غضبناک ہی کہ یہ خدا پرست مجکو آگ مین لیجائیگا یہ خیال کرکے کہنے لگا کہ ای صاحبقران
مجکو کوئی اپنی جان دوبھر نہین ہی کہ آگ مین جاؤن آپ تو سحر سے اپنے کو بچالینگے مین کیونکر بچونگا میرا بچنا دشوار ہوگا یا آپ

خود سحر نہ جانتے ہونگے تو آپنے کسی ساحر کو خفیہ طور سے مقرر کیا ہوگا کہ جب آپ آگ مین جانے کا قصد کرین تو وہ سحر کرکے آپ کو تو پوشیدہ کردے اور آپکی صورت کا پتلہ سحر سے آگ مین ڈالدے بھلا وہ مجکو کیون بچانے لگا مین جلجاؤنگا یہ سنکے **صاحبقران** نے نگاہ قہر آلود اُسکی طرف دیکھا اور بڑھکر اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اس خیال سے کہ یہ کہین بھاگ نہ جاے اُسنے لاکھ لاکھ زور کیا مگر نہ چھوٹ سکا مجبور ہوگیا اور کہنے لگا کہ آپ سکار مری جان کے پیچھے پڑے ہین اگر یہی مد نظر ہے کہ مین تمام ہون تو مجکو قتل فرمائیے اس موت سے تو یہ بہتر ہوگا کہ مرا سر قلم ہو یہ جل جل کر مرنا تو کسی طور سے اچھا نہین ہے **صاحبقران** نے اُس سے فرمایا کہ تو خوف نکر سر اخدا ایسا نہین ہے کہ مین آپکے اوپر جھوٹ موٹ ساحر کے جادو اور وہ مجکو جلادے اور یہ جو تیرا گمان ہے کہ مین ساحر ہون یا کسی ساحر کو مین نے مقرر کیا ہے بس یہ بھی بخوبی ظاہر ہوجائیگا امر تھا انمین کسی طور سے مجکو نقصان نہونگا بغیر اپنے ہمراہ لیجائے ہوئے آخر کو وہ بھی لاچار ہوا اور خاموش ہورہا مگر اپنے دل مین بُرا بھلا اپنے کو کہنے لگا اور نفرین کرتا تھا کہ تو کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا تو نے جانکر اپنی جان دی خراب کیا ہوتا ہے ادھر **صاحبقران** اُن سبکو ہمراہ لیے ہوئے اُس میدان مین پہونچے نسبت سے لوگ تو اُس مقام پر رہگئے کہ جہان سے کسیقدر گرمی آگ کی محسوس ہوئی مگر وہ لوگ جو کہ سردار تھے **یقین** کے سرداران اسلام و بادشاہ صاحبقران و خواجہ خضران وہ سردار کہ جسکا ہاتھ صاحبقران نے پکڑ لیا تھا اور **یقین** خود پرست ہمراہ تھے اُدھر اہل مجمع مین یہ شور ہورہا تھا کہ وہ خدا پرست آگ مین جاتا ہے اتنمین یہ نوبت ہوئی کہ ایک ایک پر کرنے لگا کوئی کسی کی بغل مین منہ چھپائے ہوئے دیکھ رہا ہے کوئی کسی پشت پر سوار ہے کوئی لوگون کی آنکھون مین مٹی ڈالے ہوئے دیکھ رہا ہے بہت سے لوگ جو کہ ذرا تیز تھے مجمع کو ہٹا ہٹا کے آگے آکھڑے ہوگئے ہین دیر خبرون کے کہ دیکھین جانے والے کیا کرتے ہین شہر کے رئیسان شہر اپنے حصون سے باہر نکل آئے ہین دوکانین بازار دوکانین چھوڑ چھوڑ کر دیکھنے کو کھڑے ہوگئے ہین دونون لشکر نمکین چشم سے ہوئے ہین کہ اب **صاحبقران** قریب اُس میدان کے پہونچے کہ اب آگ سے کوئی سو قدم کا فاصلہ رہگیا ہے مگر حدت سے سنکا جاتے ہین منہ لال ہین کہ جب یہ سب لوگ قریب پہونچے تو **صاحبقران** اُنسبکی طرف دیکھکر کہا کہ خدا حافظ مین اب آگ مین جاتا ہون اور اپنے خدا کی قدرت سب اہل جلسہ و مجمع کو دکھاتا ہون بس یہ کہکر قصد کیا تھا کہ قدم آگے بڑھائین کہ بادشاہ سبکے سے لپٹ گیا اور رونے لگے **صاحبقران** نے آہستہ سے یہ کہا کہ آپکیون بیقرار ہوتے ہین یہ سب یہ تصور کرکے کہ انکو اپنے خدا پر بھروسا نہین ہے جو یہ لوگ یون بیقرار ہوتے ہین کیون آپ دامن صبر کو ہاتھ سے دیتے ہین ذرا ہاتھ سے صبر کو تھام لیجیے یہ سنکے بادشاہ علیحدہ ہوگئے اور فرمایا کہ سپرد خدا کیا اُسکے بعد **صاحبقران** اپنے سب عزیزون سے ملے سب سے کلام تسکین فرماکے پھر سرداروں سے ملے اُنسے بھی کلام تسلی کیا اور کہا کہ ابھی اس آگ سے سلامت باہر آتا ہون بس یہ امر ضروری ہے کہ دعا کرین اور اس بیقراری سے تو کچھ نہوگا دشمن شماتت کرینگے یہ جو **صاحبقران** نے سب سے فرمایا سب خاموش ہورہے **صاحبقران** اپنے سرداران خاص **یقین** کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ اب مین آگ مین جاتا ہون اور اپنے خدا کی قدرت دکھاتا ہون تیری شرط کو پورا کرتا ہون اُسنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ مین تو بارہا عرض کیے جاونگا کہ آپ نہ تشریف لیجائین مین مسلمان ہوگیا ہون ہن اپنی شرط سے باز آیا **صاحبقران** نے فرمایا کہ یہ امر تو غیر ممکن ہے جو مین نے زبان سے اقرار کیا وہ ضرور پورا ہوگا اپنے قول سے نہ پھرونگا یہ فرماکے **صاحبقران** نے اُسکے سردار کا ہاتھ مضبوط پکڑ کر اور سلام طرف اُس آگ کے بڑھایا اور بآواز قدرے بلند زبان پر یہ کلمہ جاری تھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اس بیت کو تلاوت کرتے جاتے تھے یا اسکو کوئی سپرد اور اسطرح یعنی ابراہیم اور کبھی یہ فرماتے تھے **شعر** گلستان کند آتش بر خلیل ✦ گر دہی زآتش بر و زاب نیل ✦ یہ دعا تھی کہ مین شیرا

ایک بندہ ناچیز ذلیل ہون از سر تا پا گناہ مین غرق ہون تو رب جلیل ہے پر آمرزگار و غفار ہے تیری راہ مین مین اس مرکو گوارا کرتا ہون تو میرے اوپر رحم فرما میرے گناہون کو بخشدے ای خالق برحق تیری ذات سے بڑی امید ہے مین موت سے خوف نہین کرتا ہون اگر میری قضا آگئی ہے تو کچھ خوف نہین ہے بموجب شعر سر عمی پیچم ز شمشیر چیب + ہر چہ آید بر سر من بگذرد ادھر صاحبقران تو یہ کہتے ہوئے قدم اٹھاکے ہوئے چلے جاتے ہین یہ جو دعا مانگ رہے ہین صاحبقران نے کی ادھر بادشاہ اور سردارون نے جو خدا وند کریم سے برائے صاحبقران دعا فرمائی تیز دعا مذکور اجابت پر پہونچا در بارگاہ رحمت الٰہی جوش زن ہوا آگ کو حکم ہوا کہ گلزار ہو جاو اور ان سبکو میری قدرت دکھانے کیونکر میرا بندہ خاص میری قدرت نمائی کے لیے میرے اوپر بھروسا کرکے آگ مین جاتا ہے کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین اسکو جلا دون بس گلزار ہو جا بحکم خداوند کریم کا آگ کو پہونچا فوراً گلزار ہو گئی ہوا ہی سرد چلنے لگی یہ جو قدرت خدا ظاہر ہوئی تو فرشتگان مقرب بارگاہ خدا آسمان پر سے طرف زمین کو دیکھنے لگے کہ خدا نے ایسے ایسے بندے بھی خلق فرمائے ہین کہ جو اسکی راہ مین یون قدم رکھتے ہین اور یہ قدرت بھی دکھاتے ہین یہ بالائے آسمان حال تھا یہان دنیا پر اب اہل مجمع مین باہم یہ تقریر ہونے لگی ہر ایک صاحبقران کی صورت و جرأت دیکھکر افسوس کرنے لگا کہ مقام تاسف ہے کہ ایسا جوان بیچارا یون آگ مین جلے لیا جاتا ہے جو کہ صاحب اولاد تھے وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھکر کہنے لگے کہ جیا سکے ماں باپ کو خبر ہوگی تو انکے دل کا کیا حال ہوگا نہ جانے کن کن نزاکت سے پرورش کیا ہوگا کسی نے کہا ہوگا کہ جگر کا ٹکڑا ہے کوئی کہتا تھا کیا حسین ہے انکے نور حسین کے روبرو روی آفتاب زرد ہے دھوپ میلی معلوم ہوتی ہے کیا صورت پائی ہے معلوم ہوتا ہے خدا نے مذاق طبیعت محبود کے اپنے ہاتھ سے یہ تصویر بنائی ہے کسی نے کہا کوئی بیس بائیس برس کا ہوگا خدا وندا اس عمر کا تو کوئی درخت بھی نہ قلم کرتا ہوگا یہ ہی حال تمام اہل مجمع کا تھا جو ہر ایک افسوس کر رہا تھا کسی کی آنکھ سے اشک حسرت جاری تھے کوئی آہ سرد دل پر درد سے بھر رہا تھا جو لوگ دلیر جوان تھے وہ دلکو پکڑے کھڑے تھے جو کہ اضطراری حالت مین مبتلا تھے انسے یہ حالت نہ دیکھی گئی طرف صحرا کے چلے گئے ایک تو یہ بات تھی کہ دھوپ کی حدت دوسرے آگ کی گرمی نیسرے صاحبقران کی جوانی کا جو خیال کیا تو اور اضطراب کی شدت ہوئی تماشا بین تعین خود پرست مین کہ ام تھا جب سے صاحبقران کی جوانی دیکھی تھی جو طوایفان شہر برائے تماشا آئی تھین نوجوانی صاحبقران پر روز ہین تحسین آفرین کرتی تھین اور حال تر ہو رہے تھے اسوقت کی حالت اہل مجمع کی کیا تحریر ہو اگر تحریر کیجیے تو ایک دفتر اور تیار ہو مجھے طول سے از حد نفرت ہے اور یہ طول بیجا ہے فقط اصل مطلب سے غرض ہے اہل مجلس کو تو افسوس مین مبتلا رکھا جاتا ہے اب مین اصل حال تحریر کرتا ہون ناظرین پر ظاہر ہو کہ جبکہ صاحبقران طرف آگ کے تشریف لیچلے تھے بڑے شعلے بلند تھے تمام صحرا کرکا نار ہو رہا تھا ہوا سے گرد اٹھ رہی تھی جسم جلے جاتے تھے جسقدر لوگ اس مقام پر تھے از سر تا قدم پاؤن تک مین غرق تھے پسینہ کے مارے چل رہے تھے رومال پر رومال تر ہوتے تھے مگر کھڑے ہوئے دعا کر رہے تھے یہی حالت بادشاہ کی تھی ہونٹھ خشک تھے زبانین کانٹے پڑے ہوئے تھے پیاس کی شدت تھی خادم گیلاس پر گیلاس پانی کا دے رہا تھا مگر شدت پیاس کی نہ کم ہوتی تھی کیونکر کم ہوتی پانی بھی تو حدت ہوا سے گرم ہو جاتا تھا یہ نوبت ہوتی تھی کیونکر تسکین ہوتی یہ تعین کی نوابی سے بدتر حالت تھی اب قدرت خدا کا تماشا ملاحظہ ہو کہ کیا ہوا ادھر تو صاحبقران قریب آگ پہونچے اور حکم ہوا خدا کا کہ آگ گلزار ہو جا ایک ہوا سرد کا ایسا جھونکا آیا کہ دفعتہً اس صحرا کی بالکل ہوا بدل گئی یہ حالت ہوئی کہ سردی معلوم ہونے لگی ادھر آگ تو ان لوگون کی یہ حالت ہوئی ادھر صاحبقران نے نعرہ الحمد کا مارکر بسم اللہ کہکر آگ مین قدم رکھا قدم رکھنا تھا کہ وہ آگ مثل برف کے سرد ہو گئی اب جو صاحبقران نے دیکھا کہ ایک گلزار کیا شاداب ہر قسم کے گلون سے مملو لگا ہوا ہے نہر بہ جا رہی ہین طائران خوش الحان چہچہہ زنی کر رہے ہین بلبل ہزار داستان شاخ درخت پر بول رہی ہین ہوا سے درخت جھوم جھوم کے آہستہ آہستہ ہل رہے ہین ایک کرسی بچھی ہوئی ہے جو حالت صاحبقران نے دیکھی خیال کیا کہ مین آگ مین

جل گیا ہون اُسکی راہ مین جو جہاد کیا ہی تو اُسنے مرنے پر بھی مجکو باغ خلد عنایت فرمایا مگر اب جو خیال کیا تو اپنے جسم کو پایا پھر خیال ہوا کہ اگر مین مرجاتا تو یہ جسم خاکی کیونکر میرے پاس ہوتا صرف روح کو خلد عنایت ہوتا کیونکہ یہ امر تو ظاہر ہی کہ جسمکے فنا ہوگی تو پھر روح کو جسم ملیگا ابھی قیامت نہین ہوئی ہی پھر جسم اصلی کہان اب جو خیال کرکے دیکھا تو وہ سردار بھی مجھ ہی خیال کیا کہ یہ کافر تھا اُسکو کیون خلد ملا پس اُسیوقت یہ خیال ہوا کہ خدا نے تیرے اوپر رحم کیا اور آگ کو گلزار کردیا یہ وہی گلزار ہی اُسیوقت اُسی مقام پر سجدہ شکر کیا اور اُسکی عنایت کا شکریہ ادا کیا اور یہ کلام زبان پر جاری کیا کہ اے کریم و رحیم و قدیر مین تیری عنایتونکا کہانتک شکریہ ادا کرون مجھ ایسے بندہ ناچیز کو بیمرتبہ عنایت کیا یون میرے اوپر سرد رحم فرمائی مرے گناہ بخشدئے کیا عنایت ہی بموجب **اشعار** اے کریمے کہ از خزانۂ غیب + گبر و ترسا وظیفہ خور داری + دوستانرا کجا کنی محروم + تو کہ با دشمنان نظر داری + یہ اشعار پڑھکر اُس کرسی پر بیٹھ گئے اُس سردار کو اپنے برابر بٹھڑا کرلیا اور یہ فرمایا کہ تونے میرے خدا کی قدرت کا تماشا دیکھا کہ اُسنے کیونکر آگ سے حفاظت کی اور کیونکر بچایا یہ اُسکی قدرت کاملہ ہی کہنے دوبارہ کہا **صاحبقران** اُنکا مذہب بہت برحق ہی اور اُنکا خدا سچا ہی آپ حق پر ہین مجکو کلمہ تعلیم ہو مین مسلمان ہوتا ہون **صاحبقران** نے اُسے کلمہ تعلیم کیا وہ اُسیوقت مسلمان ہوا جب **صاحبقران** نے اسکو مسلمان کیا تو اُسنے بھی سجدہ کیا ناظرین پر بیلفظ ظاہر ہو کہ اسکو جو آگ نے تکلیف نہ دی اُسکا سبب یہ تھا کہ **صاحبقران** اُسکا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اُنکی برکت سے یہ بھی محفوظ رہا یہان **صاحبقران** مع اُس سردار کے اُس گلزار مین تشریف فرما ہین یہانکا حال ملاحظہ ہو بیرون آتش جو لوگ تھے ایسی ہوائے سرد چلی کہ لیبنیک دوست ہوا کے سبکے ہاتھ پانون کانپنے لگے یہ جو ہوا چلی تمام مجمع کی حالت بسبب سردی کے دوسری ہوگئی اتنے سنے کہا کہ یہ کیا سبب ہی کہ پانو وہ گرمی تھی یا یہ سردی ہوگئی جو لوگ کہ غریب تھے وہ تو کانپنے لگے رئیسون نے دوشالے طلب کرکے اوڑھلیے ادھر بادشاہ و سردارون کے لیے دوشالے آئے یقین نے بھی دوشالہ اوڑھنے کو طلب کیا یقین کے لیے خادم دوشالہ لیکر آئے اُسنے بھی اوڑھ لیا اب جو سنبھلے دیکھا مع بادشاہ کے تو یہ نظر پڑا کہ وہ آگ بالکل گل ہی اور اُس کے مقام پر ایک باغ لگا ہوا ہی اُس سے ہوائے سرد چلی آتی ہی ہر قسم کے پھول کھلے ہوئے ہین وہ ہوا ایسی سرد ہی کہ جسکے سبب سے یہ برودت اور ایسی خوشبو آتی ہی کہ دماغ معطر ہوئے جاتے ہین اور ہر قسم کے طائران خوش الحان درختونپر بیٹھے ہوئے زمزمہ سنجی کررہے ہین بلبلین چہک رہی ہین نہرین جاری ہین فوارے چھوٹ رہے ہین وسط باغ مین ایک چبوترہ ہی کہ اُسپر کرسی بچھی ہوئی ہی اُسپر **صاحبقران** تشریف فرما ہین اور وہ سردار برابر آگے کھڑا ہی اُس سے ہنس ہنس کے باتین کررہے ہین یہ دیکھکر بادشاہ کو تاب نہ رہی فوراً اُسی مقام پر سجدہ کیا اور کہا کہ اے میرے گاہ عزت اور اے میرے محبوب رکھ لی کیون نہ تیرا ہو رہکھتا تیری راہ مین اس لہر پر کہ باندھی ہی تو بڑا کارساز ہی رحیم ہی آمرزگار ہی تو نے اپنے کرم سے آگ گلزار کردیا اپنی قدرت دکھادی تیرے کرم کا کوئی کیا شکریہ ادا کرسکتا ہی کہ اپنے بندہ پر ایسے ایسے وقت مین ایسی ایسی عنایتین فرماتا ہی تیری قدرت کی کوئی کہانتک تعریف کرے **شعر** اگر ہر موی تن گردد زبانے + نا ید شکر تو ہرگز بیانے تو بادشاہ سب اگر ہی تیرا کرم ہمپر ہی تو خالق ہی رازق ہی تو مالک بموجب اس آیت کے بیشک انک علی کل شئی قدیر تو ہر شے پر قادر ہی تیری قدرت بہت بڑی ہی میری زبان مین اسقدر گویائی کہان کہ تیری تعریف کرسکون اگر تمام عمر بھی تعریف کرون تو بھی ایک حرف تیری تعریف کا ادا نہوگا اگر تمام دریا سیاہی ہون تمام اشجار قلم ہون تمام بر کہالے درخت بمنزلہ کاغذ کے ہون اور سب جن و انس لکھین تو بھی تیری واحدانیت و قدرت نہین بیان ہوسکتی ہی بڑے بڑے حکم تیری ذات کے دریافت کرنے مین عاجز رہے اُنکی عقل رسا نے رسائی نہ کی تیرے مقام قدرت تک نہ پہونچ سکے تھک کر رہگئے تو وہ حکیم مطلق و خدائے برحق ہی کہ تیری حکمت کاملہ کو کوئی نہین جان سکتا ہی مین کیا ہون جو تیری قدرت کی تعریف کرسکون جو کچھ کہی اور جسی سنے وہ تو تعریف کرنے سے عاجز رہے تونے بڑا احسان اس بندہ ناچیز پر کیا اور

صاحبقران

صاحبقران تو تیرا ایک ادنی بندہ ہی تیری راہ مین قدم فرسائی کی ہی اُسنے تیری راہ مین جہاد پر کمر باندھی ہی اگر تو نہ بچاتا کونکر بچتا خوب تو نے اُسکی جان بچائی اپنی قدرت دکھائی کہ آگ کو گلزار کردیا اسقدر بندگان خدا پر رحم کیا کہ وہ اس اوضلالت سے نکلے اور سرچشمہ ہدایت پر پہونچگئے سب مسلمان ہوئے یہ دعا درگاہ باری مین کرکے سر سجدہ سے بلند کیا اور کہا کہ اے اہل مجمع دیکھو کہ یا قدرت خدا ظاہر ہوئی ہی کہ تمام آگ گلزار ہوگئی یہ اُسکی قدرت ہی جسکو یقین نہو وہ قریب سے آکر دیکھے کہ صاحبقران زندہ وسلامت اس گلزار خلیلی مین تشریف فرما ہین یہ قدرت خدا کی ہی ابھارا دین برق ہی یا جو دین کہ نم ہوک رکھے سو وہ برق ہی یہ جو بادشاہ نے فرمایا جو لوگ کہ اُس مجمع مین موجود تھے انھون نے جو آگ کیطرف دیکھا تو تمام آگ گلزار ہوگئی تھی وہان ایک باغ پر بہار لگا ہوا تھا یہ لوگ تو اُس باغ کو دیکھکر دنگ ہوگئے اور کہنے لگے کہ واقعی اُنکا خدا برحق ہی اور یہ مذہب سچا ہی جتنے آجتک کہ ہمنے نہین سنا کہ آگ گلزار ہو مگر انھون سے دیکھا کہ اُسکی قدرت ہی جو کہ اُنکا خدا ہی ہمکو لازم ہوا کہ ہم اُنکے خدائی بندگی کرین آجتک ہم گمراہی مین تھے اب یہی چرچے ہر مقام پر ہونے لگے ہر اولی دانی کی زبان پر یہی کلام تھا ادھر یقین نے جو اس آگ کو گلزار پایا ایک تو پہلے ہی سے وہ ایمان لاچکا تھا دوسرا اعتقاد ہوا کہ جسکی مدد نہین اُسنے جو صاحبقران کو اُس گلزار مین بیٹھے ہوئے پایا اور صاحبقران نے بھی یقین کو مکرر سے ہوئے دیکھا ارشاد فرمایا کہ اے یقین اگر تمھارا جی چاہے تو تم بھی مع اپنے سردارون کے میرے پاس آؤ قدرت خدا کا مشاہدہ کرو یہ سنکے یقین مع سردارون کے اُس گلزار مین چلا صاحبقران نے بادشاہ و سردارون دونو سے فرمایا کہ آپ لوگ بھی تشریف لائین اتو بادشاہ مع سردارونکے اور یقین کے اُس گلزار مین تشریف لاسکے اُس گلزار کو خوب پر بہار پایا ایسی بو اُس سرو کی نفس مسیح دم چل رہی تھی کہ قلب کو فرحت روح کو تازگی حاصل ہوتی تھی دماغ جان معطر ہو رہا تھا قلب کو فرحت ہوئی اُس باغ کی کیفیت دیکھکر ہر ایک کی یہ حالت ہوئی کہ وجد کرنے لگا مست ہوکر جھومنے لگا یہ جو کیفیت دیکھی صاحبقران نے فرمایا کہ صاحبو سر ہوچکی چلو اب مین نے جو اقرار کیا تھا اُسے پورا کیا مین نے اپنے خدا کی قدرت دکھائی یہ سنکے ہر ایک نے دوڑکر صاحبقران کے ہاتھ چومے بادہ محبت سے مست ہوگئے ہوئے یہ قدرت خدا تھی کہ آگ مثل گلزار کے ہر ایک پر تھی یہ امر عجب کسی کے لیے نہوا تھا کہ آگ ہر ایک پر گلزار ہو مگر بندہ نے اُنکی دعا اسقدر قبول فرمائی کہ آگ کو سب پر گلزار کردیا یہ اپنی قدرت کا تماشا ظاہر کیا پس بعد از گفتگو دست بوسی کے صاحبقران کو سب ہمراہ لیکر باہر اُس گلزار کے آئے جب سب نکل آئے تو اُس مقام پر راکھ کا انبار تھا نہ گلزار تھا نہ وہ آتش افروختہ تھی حیرت جسنے دیکھا کہ جہان تک قدم صاحبقران اُسکے اندر رہے تھے گلزار تھا اب جو صاحبقران باہر نکل آئے تو کل اہل مجمع دیکھکر دنگ ہوگئے لشکر اسلام و سرداران اسلام نے نعرہ تکبیر بلند کیا ایسا غلغلہ ہوا کہ صحرا گونج گیا ہر طرف نعرہ صلواۃ بلند تھا گویا وہ روز عید تھا ایک دوسرے سے گلگیر ہوتا تھا اور خوشیان ہو رہی تھین لوگ گلے مل رہے تھے اور یہ کہتے تھے کہ خدا نے کرم نے اپنا فضل کیا کہ صاحبقران کو آگ سے زندہ وسلامت نکالا اور پھر ہمکو اُنکے قدم دیکھائے نسیم خوشی و مسرت سے گلزار لشکر کو شاداب کیا آپکے قدم کی برکت سے پھر لشکر آباد ہوا ورنہ ہم تو تصور کرتے تھے کہ لشکر اسلام پر تباہی آئی مگر خدا نے ہماری فریاد کو سن لیا لشکر کو آباد کیا پھر وہی کیا کمی ہوگئی خدا نے بلا کو اٹھا لیا کہ لشکر آباد ہوا اہل لشکر تو یہ کلام کر رہے تھے ادھر صاحبقران مع بادشاہ و یقین و سردارون کے اُس آتش سے نکلکے طرف اُس خیمہ کے چلے جو کہ برائے بادشاہ برپا ہوا تھا ادھر تو یہ روانہ ہوئے ادھر مجمع مین یہ شور ہوا کہ دراصل اُنکا خدا برحق ہی اور اُنکا مذہب سچا ہی یہ کلام کرکے وہ لوگ اپنے اپنے مقام کی طرف چلے رئیس سوار ہوکر اپنے مقام پر چلے گئے کیونکہ پیادے سے پریشان تھے یقین نے لشکر کو حکم دیا کہ شہر مین جاے لشکر اسیوقت طرف شہر کے چلا گیا ادھر بادشاہ نے حکم دیا کہ کشتیان زر و جواہر کی لائی جائین تاکہ مین سر صاحبقران پر نثار کرون کا حکم دینا تھا کہ سیکڑون کشتیان حاضر کی گئین اور صاحبقران پر نثار ہونے لگین خواجہ بھی لوگ لانے لگے کئی کشتیان جواہر کی نثار کی گئین یہانتک صاحبقران

اُس خیمہ مین تشریف لائے بادشاہ تخت پر آکر جلوہ گر ہوئے صاحبقران نے اپنے مقام کو روانہ بخشی سب سردار بیٹھے یقین کے لیے
کرسی لائی گئی اُسپر وہ بیٹھا اُسکے سردار کچھ علی قدر مراتب بیٹھے جب سب بیٹھ چکے اُسوقت صاحبقران ثانی نے یقین سے
فرمایا کہ تو کوئی بات نہین باقی ہی اگر باقی ہو تو بیان کر یقین نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ مین تو پہلے ہی آپکی خدمت مین
عرض کر چکا ہون کہ مین نے اپنا مذہب مع سردارون کے قبول کیا اب اہل شہر کا مسلمان ہونا باقی ہی اگر اجازت ہو تو
مین جاکر اہل شہر و اہل لشکر کو مسلمان کرون اور اپنے ناموس کو صاحبقران نے فرمایا کہ دیر نہ کر و جلد جاؤ مگر ایک لشکر کا
خیال رکھنا کہ برسون سے میرے لشکر مین جشن ہوگا مین اس خوشی مین جشن کرونگا تو تم مع سردارون کے آنا تمھارا ہی دعوت
ہی اور ہمنے تمکو فوج سے یقین نیزدان پرست خطاب دیا یہ سنکے یقین نے سلام کیا اور صاحبقران سے رخصت
ہو کر مع سردارون کے طرف اپنے خیمہ کے روان ہوا صاحبقران بھی اُسوقت مع بادشاہ کے اُس خیمہ سے اُٹھکر
طرف اپنی فرودگاہ کے تشریف لیچلے راہ مین اہل لشکر آتے تھے اور صاحبقران و بادشاہ کو مبارک باد دیتے تھے
بادشاہ و صاحبقران بخندہ پیشانی یہ فرماتے کہ خدا تمکو بھی مبارک کرے ہم سبکی خدا نے سن لی اُنھون نے عرض کیا
کہ خدا نے آپکو ہم سبکے سر پر سلامت رکھا اور پھر بہار تازہ دکھائی پھر لشکر آپکے قدم سے آباد ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ
اُسکی عنایت ہی اور کرم ہی کہ اُسنے میرے حال پر سربلند دل فرمائی اُنھون نے عرض کیا کہ خدا اسی طور سے ہم سبکی امید بر لایا کرے
اور ہمکو خوش و خرم رکھے اُس مقام پر سے تا فرودگاہ ہر لاکھ صدقہ اُترے لاکھون روپیہ نثار ہوا یہانتک کہ صاحبقران
اپنے لشکر مین آئے لشکر نے کرکھوالی پھر وہی گہما گہمی ہو گئی ہر ایک نے صاحبقران سے عرض کیا کہ ہمتو یہ قصد کرکے
گئے تھے کہ اگر آپکے دشمن خدانخواستہ اُن مین مل گئے تو ہلاک بھی اپنی جان دینگے کو آپنے منع کیا تھا مگر قصد یہی تھا
مگر خدا نے اُسوقت کو بھی نہ آنے دیا آپکی پھر صورت مبارک اور قدم مبارک دکھائے صاحبقران نے فرمایا کہ وہ رحیم ہی
اپنے بندون پر ہر وقت نظر لطف و کرم رکھتا ہی وہ کبھی نہ چاہا کہ تم لوگ برباد ہو یہ کلام صاحبقران سے سنکے سب
سردار خداوند کریم کی تعریف کرنے لگے تھوڑے عرصہ تک صاحبقران دربار مین رہے جو نکہ رات بھر کے جاگے ہوئے
تھے بادشاہ سے فرمایا کہ اب دربار برخاست فرمائیے کیونکہ سب سردار رات بھر کے جاگے ہوئے ہین اور حضور بھی بیدار رہے
ہین کہین ایسا نہو کہ کسی طور سے کچھ مزاج ناساز ہو جائے بادشاہ نے یہ سنکے فرمایا کہ مین خود ہی عرض کرنیوالا تھا کہ رات بھر
تو سب بیدار رہے ہین اور صبح سے یہ وقت آیا ہی کہ کھانا کھایا ہی نہ پانی پیا ہی سب بیقرار تھے سوائے دعا اور گریہ وزاری کے
کوئی کام نہ تھا سب رو رہے تھے اور دعا مین مصروف تھے یہ فرما کے اُٹھکھڑے ہوئے ادھر بادشاہ اُٹھے
صاحبقران بھی اُٹھے یہ دونون صاحب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے پھر تو سب سردار اُٹھ اُٹھ کر اپنے اپنے خیمہ کو روانہ
ہوئے خواجہ نے اُسدن اسقدر روپیہ حاصل کیا کہ بادشاہان کرتے جو روپیہ برائے تصدق لایا خواجہ نے کہا کہ تجکو مبارک خانہ
کعبہ روانہ کر دونگا وہان مسکین و محتاج بہت ہین اکثر لوگ میرے پاس آتے ہین اور عرضیان بھی آتی ہین کہ ہیکے
ہر ایک سے روپیہ لیلیا جب سب اُٹھکر چلے گئے خواجہ بھی اپنے خیمہ مین آئے جو آیا خیمہ مین کچھ نوش کیا اور آرام
مین مصروف ہوا ادھر صاحبقران و بادشاہ بھی جا کر خیمہ مین سو رہے بیان تو یہ واقعہ کہ یہ اہل لشکر بھی سب جہین سے
بیٹھے کھانے پکانے لگے عیار اپنے اپنے مقام پہنچا کر بیٹھے یہان امن ہوا وہ خیمے وغیرہ جو اُس میدان مین اُستادہ ہوئے
تھے سب اُکھڑ کر چلے آئے یہان تو یہ بندوبست ہے اُدھر یقین نیزدان پرست جو اپنے مقام پر پہونچا اُسنے وزیر سے
حکم کیا کہ مین تو شہر مین جاتا ہون تم ناموس کو سوار کرکے شہر مین بھیجدو اور جو کچھ یہان سامان ہی سب روانہ کر دینا وزیر
نے یہ سنکے عرض کیا بہت خوب یقین تو سوار ہو کر طرف شہر کے چلا گیا وزیر نے پہلے ناموس کو سوار کرا کے روانہ کیا
اُسکے بعد سب اسباب کے بار ہونے کا حکم دیکر خود بھی چلا گیا تھوڑے عرصہ مین اُس میدان مین سناٹا ہو گیا جہان
لاکھون آدمی تھے اب جو دیکھا تو ایک متنفس نہ تھا وہ مقام ہو مارنے لگا ویران ہو گیا دوکاندار بھی دوکانین اپنے

اپنے اپنے مقام کو چلے گئے ادھر کا حال ملاحظہ ہو کہ یقین جو شہر مین آیا سرداروں کو رخصت کرکے داخل محل ہوا کر اتنے عرصہ مین ناموس بھی آگئی ترے یقین نے سبکو جمع کیا اور کہا کہ تمنے دیکھی خدائی نادیدہ کی قدرت کہ گنوکر اُسنے اُس خدا پرست کو بچایا کہ جسکی امید نہ تھی مین نے تو مع سرداروں کے اُسکا مذہب قبول کیا اب تم لوگ بھی قبول کرو سب اہل محل نے قبول کیا چونکہ یقین بھی تھکا ہوا تھا جا کر اپنی آرام گاہ مین سو رہا آسدن دربار نہ کیا یہانتک رات گذری صبح ہوئی یقین نے دربار کیا سب سردار و افسر آکر حاضر ہوئے جو کل یقین کے ہمراہ نہ گئے تھے وہ بھی حاضر ہوئے جب دربار آراستہ ہو چکا یقین نے حکم دیا کہ اے حاضرین دربار تمنے خدا کی قدرت دیکھی لہذا مین نے تو اُسکا مذہب قبول کیا اور جو سردار بیٹھے ہین انھون نے بھی قبول کیا اب آپ لوگون کو لازم ہے کہ قبول فرمائین یہ جو یقین نے کہا جسقدر لوگ اُس دربار مین حاضر تھے سبنے قبول کیا اور کلمہ پڑھا از سر صدق مسلمان ہوئے کفر کی حالت نہ باقی رہی وہ سردار بھی مسلمان ہوگئے جو کہ سمندر یہ سے برائے مدد یقین آئے تھے اب یقین نے حکم دیا کہ شہر مین منادی کیجاے کہ آج سہ پہر کو سب اہل شہر ارنی والے فلان مقام پر جمع ہون اور اہل لشکر بھی فراہم ہون ہم جو حکم فرمائینگے اُسوقت جارجی نے چارج دیا اہل شہر کو آگاہی ہوئی ناظرین پر یہ ظاہر ہو کہ جب صاحبقران نے یقین کو رخصت کیا تھا تو بہت سردارونکو بھی اُسکے ساتھ رخصت کر دیا تھا اُنمین وہ بھی سردار تھے جو کہ سمندر یہ سے مدد کو آئے تھے یقین کے ساتھ وہ بھی مسلمان ہوئے تھے اور بہت سے سردار اسیر رہے تھے اُنھون نے رہائی اپنی نہین گوارا کی تھی اور یہ شرط کی تھی کہ جب آپ آگرے سے سلامت باہر تشریف لائینگے تو ہم آپکا مذہب قبول کرینگے کوئی ہمکو رہائی کی ضرورت نہین ہے ہم اسوقت رہا ہونگے جب آپکا مذہب قبول کرینگے وہ قید رہے تھے پہلے یقین کا حال ملاحظہ ہو یہ حکم دیکر اپنے دربار برخاست کیا سب اپنے مقام پر گئے یہان تک وہ دن تمام ہوا اور وہ وقت آیا کہ جس وقت تمام اہل شہر و لشکر کو طلب کیا تھا سب اہل شہر و لشکر اُس مقام جمع ہوا اور عزیز یقین بھی کہ یقین نے محل سے برآمد ہو کر سرداروں کو ہمراہ لیکر اُس مقام پر آکر اونچی پر تخت رکھوا کر پہلے بہت کچھ تعریف اہل شہر و لشکر کی کی اُسکے بعد صاحبقران بادشاہ اسلام کی تعریف کی اُسکے بعد تعریف مذہب اسلام کی بیان کی اور کہا کہ مین نے اور میرے عزیزون نے مذہب اسلام قبول کیا لہذا مین صاحب کو منظور ہو مذہب خود پرستی پر لعنت کرین اور مذہب اسلام قبول کرین یہ جو تقریر یقین نے کی اور وحدانیت خدا مین جو کلمہ یقین نے صاحبقران سے سنے تھے بیان کئے جب یہ تقریر ختم ہو چکے تو سب نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہمنے مذہب اسلام قبول کیا الناس علے دین ملوکہم بس سب اہل شہر و اہل لشکر مسلمان ہوئے چند سیاہ قلب جو کہ لشکر سمندر سے آئے تھے وہ بھی اُسوقت اس مصلحت سے مسلمان ہوئے کہ اگر ہم اسوقت انکار کرتے ہین تو یہ سب ہمکو ملکر قتل کرینگے بس اُنھون نے کہ سے اسلام قبول کیا تھا جب یہ تقریر یقین نے سنی حکم دیا کہ جسقدر دیر اور بتکدے ہون منہدم کیے جائین اور اُنکے مقام پر مساجد تعمیر ہون اور جو نقشہ صاحبقران دینگے اُسکے موافق تعمیر ہونگے یہ حکم دیکر یقین نے مجمع کو متفرق ہونے کا حکم دیا تمام مجمع متفرق ہو گیا لشکر بھادنی کو چلا گیا یقین اُس مقام سے اپنے محل مین آیا اور اُسوقت سے وزیر نے یہ بندوبست کیا کہ دیر و بتکدے کھدنے لگے اب بیان تو یہ ہے اُدھر کا حال سماعت ہو کہ جبکہ صبح ہوئی بادشاہ نے دربار کیا صاحبقران اور سب اہل دربار حاضر ہوئے بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہوئے صاحبقران اپنے دنگل شکست پر بیٹھے تب صاحبقران نے حکم فرمایا کہ سامان جشن کیا جاے ہم جشن کرینگے اس خوشی کا کہ ہمنے اس بلا سے بفضل خدا نجات پائی اور کئی لاکھ کفار مسلمان ہوئے ایک پاک اور اسلام آباد ہوا یہان تک صاحبقران نے یہ حکم دیا اُدھر اُن سردارون نے جو سنا جو کہ قید تھے کہ صاحبقران نے آگ مین جاکر قدرت خدا سے صحت و سلامتی کساتھ ثابت قدمی دکھائی اور زندہ نکلے اُنھون نے یہ سنکے داروغہ زندان سے کہا کہ ہماری طرف سے خدمت بادشاہ و صاحبقران مین جاکر عرض کرو کہ ہم لوگ ابھی امیدوار ہین کہ آپ ہمکو

اپنے روبرو طلب کرین کہ جو کچھ ہمکو عرض کرنا ہی ہم عرض کرین کیونکہ ہم جس امر کے امیدوار تھے وہ ہمارے حسب
دلخواہ ہوا یہ سنکے داروغہ زندان اُسوقت دربار مین آیا اور جو کچھ اُن سب نے کہا تھا عرض کیا صاحبقران
نے حکم دیا کہ اُنکو حاضر کرو پس داروغہ زندان نے اُن سے جاکر کہا کہ حلو طلب کیا ہی پس اُن سبکو لیکر داروغہ
زندان حاضر دربار ہوا وہ کئی سی سردار تھے کہ صاحبقران اُنکو دیکھکر حکم دیا کہ انکی قید کاٹ دیجاے اُسیوقت
جلادون نے قید کاٹ دی اُنکو کرسیان صاحبقران نے مرحمت فرمائین وہ سلام کرکے کرسیون پر بیٹھ گئے
صاحبقران نے اُنسے پوچھا کہ تمکو کیا عرض کرنا ہی اُنھون کہا کہ اب یہ فرمائیے کہ جو مذہب اسلام قبول کرے تو کیسے
صاحبقران نے کلمہ طیبہ تعلیم کیا وہ اور سو صدق کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے تو صاحبقران نے اُنکو خلعت عنایت
فرماکے اور اُنکے مرتبہ بلند کیے کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ یقین نے کل اہل دربار کو مسلمان کیا اور حکم دیا ہی کہ سب اہل شہر
بوقت سہ پہر آکر فلان مقام پر جمع ہون ہم اُنسے کچھ کہینگے یہ خبر ہی شہر یقینیہ کی خواجہ نے کہا کہ تم اُسی شہر مین جاؤ اور دیکھو کہ
یقین اہل شہر سے کیا کہتا ہی وہ مجرا کرکے روانہ ہوے بادشاہ نے دربار برخاست کیا یہان سامان جشن ہونیکا
اب دوسرا حال سماعت ہو کہ جب رات ہوئی تو وہ سیاہ قلب جو کہ مسلمان ہوئے تھے رات کو غنیمت جانکر اپنے منہ
پوشیدہ کرکے شہر یقینیہ سے طرف سمندر یہ کے روانہ ہوئے کہ اُنکا حال پھر تحریر ہوگا جب رات گذری صبح کو یقین
دربار مین آیا سب حاضرین دربار حاضر ہوے تو یقین نے کوتوال دربار کیا اُسکے بعد حکم دیا کہ سواری حاضر کیجاے مین محمد
مین صاحبقران کے جاتا ہون اور میرے شہر مین بھی سامان جشن کیا جاے مین صاحبقران وبادشاہ اور کل سرداران اسلام
کی دعوت کرونگا کہ جسکے سبب سے یہ نعمت عظیم مجکو حاصل ہوئی اور میرے عقاید درست ہوئے پس اسوقت یہ حکم دیکر اور سند
سرداروں کو لیکر طرف صاحبقران کے روانہ کیا یہان بوقت سحر بادشاہ نے دربار کیا تخت کو اپنے قدوم مبارک سے
منور کیا صاحبقران دبگل شوکت پر طبلہ کرہوے سرداروں کا مجرا ہوا اور بار خوب آراستہ ہوا کہ ہرکارون
نے شہر یقینیہ آکر خبر گذرانی کہ کل سبکو جمع کرکے یقین نے یہ حکم سنایا تمام شہر و لشکر مسلمان ہوا تکدے منہدم
ہونے لگے صاحبقران یہ سنکے بہت خوش ہوے خواجہ بھی آنے کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے کہ انکو کچھ انعام دیا چاہیے
اور مجکو بھی کہ مین اُنکا آقا ہون صاحبقران نے ہرکارون کو انعام دیا خواجہ نے بھی انعام دیا پھر ہرکارون نے خبر دی کہ
یقین مع چند سرداروں کے آتا ہی صاحبقران نے چند سرداروں کو حکم دیا کہ یقین کا استقبال کرکے لاؤ سردار گئے اور
استقبال کرکے اُسکو بارگاہ مین لائے اُسکو صاحبقران نے کرسی پر جو ترکی برابر تخت بادشاہ کے آسنے سامنے تھی
طے مراتب جگہ ملی سب بیٹھے کہ اہل کارون نے آکر عرض کیا کہ سامان جشن مہیا ہی جب سے حکم ہو محفل آراستہ ہو یہ سنکے
صاحبقران نے فرمایا کہ کل محفل نشاط مرتب ہو یہ جشن سات دن تک برپا رہے بعد سات دن کے ہم اس جشن
سے فراغت کرکے طرف سمندر یہ کے کوچ کرینگے کہ یہ سنکے یقین نے عرض کیا کہ خداوند نعمت بعد اپکے جشن
کے اس غلام نے آپکی وبادشاہ کی مع سرداروں کے دعوت کی ہی آپکو قبول کرنا ہوگی اُسکے بعد پھر حضور
کو اختیار ہی کہ جس طرف چاہین کوچ فرمائین صاحبقران نے فرمایا کہ بہت اچھا مین نے منظور کیا اور بادشاہ
نے بھی اور سرداروں نے بھی مگر میرے جشن مین تم اور تمھارے کل سردار کل سے آئین یقین نے عرض کیا کہ حاضر
ہونگے بعد اس گفتگو کے تھوڑے عرصہ تک یقین دربار مین رہا اُسکے بعد رخصت حاصل کرکے اور مجرا کرکے
بادشاہ و صاحبقران کو اپنے شہر مین آیا یہان دربار جمع تھا تخت پر بیٹھکر حکم دیا کہ کل سے آپ لوگون سات
روز تک دعوت ہے صاحبقران کے یہان سبحاضر محفل نشاط صاحبقرانی ہون سب نے عرض
کیا کہ بسر و چشم اُسکے بعد حکم دیا کہ ہمارے یہان بھی جشن کا سامان کیا جاے یہی حکم دے رہا تھا کہ چند افسر دشمن
نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ ایک ہزار آدمی جو کہ شہر سمندریہ سے لشکر آیا تھا انمین سے فرار ہوگئے اور باقی سینے

مذہب اسلام قبول کیا معلوم ہوتا ہی کہ ان سنے نہین قبول کیا تھا اگر فرار کرگئے ہین تو کیا نقصان ہی کوئی بڑا کی بات
نہین ہی اگر سمندر جادو کو خبر ہوگی تو کیا کریگا ابتو تمنے مذہب اسلام قبول کیا کیونکہ اسکی بزرگی ظاہر ہوگئی بہ سکے ان
افسرون نے عرض کیا کہ ہمنے خبر کردی تاکہ یہ الزام ہمپر نہ آئے کہ تمنے خبر نہ کی تھی اسکا کیا سبب تھا ہمواگاہ نہ کیا دھوکے مین رکھا
یقین نے کہا کہ یہ تمھاری نمک حلالی و خیر خواہی پر دال ہی اسکے بعد حکم دیا کہ یہ نقشہ لیجاؤ اسکے مطابق تعمیر مساجد کرو
مین جب صاحبقران کی خدمت مین گیا تھا تو نقشہ مساجد کا لایا تھا اور یہی حکم دیا تھا کہ آج سے سکہ و خطبہ باسم
اسلام جاری ہو یہ حکم و احکام جاری کرکے دربار برخاست کی سب سردار اپنے اپنے مکان کو گئے یقین داخل
محل ہوا اسنے بندوبست صاحبقران کی محفل مین جانے کا کرنا شروع کیا ادھر در بادشاہی آراستہ تھا کہ خواجہ
نے عرض کیا کہ مین الگ ایک عرض کرنے والا ہون وہ عرض یہ ہی کہ قران ثالث نے وہ کام کیا ہی کہ جسکی مین
تعریف نہین کرسکتا ہون وہ بلا کی ہی کہ جسکے سبب سے تمام لشکر تباہ ہوتا اگر وہ اگر غفلت مین اپنا کام کرتی یہ
کہکے تمام قصہ غزالان آہوچشم کا بیان کیا کہ وہ برائے مدد یقین سمندر یہ سے مع دو ہزار ساحرون کے روانہ
ہوئی تھی جب قریب لشکر پہونچی تو ایک صحرا مین اتری وہان قران موجود تھے انھون نے بعیاری کی
جو عیاری کی تھی بیان کی اور عرض کیا کہ جب ثابت ہوگیا کہ یہ اس غرض سے آئی تھی جو اسکو گرفتار کرلیا اور
کافر کو اسکی صورت بناکے قتل کردیا اسکو لیکر میرے پاس آئے اسدن پہونچے کہ جسدن آپ صبح کو آگ مین
تشریف لے جانے والے تھے مین نے اسکو لیکر اپنے پاس رکھا اور خیال کیا کہ جب اس امر سے فراغ حاصل ہوگی
تو مین اسکو ظاہر کرونگا اول تو یہ امر ہی کہ قران کو بھی انعام ملے اور مجکو بھی دوسرے یہ امر ہے کہ وہ ساحرہ حسینہ بھی ہی
مین اسکو فروخت کرتا ہون جسکے پسند آئے وہ اسکی قیمت پانچہزار روپے ہین مجکو دے مین اسکے حوالے کرون یہ
تقریر سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ انعام کی بابت تو یہ جواب ہی کہ جو کچھ کام کیا ہی قران نے کیا ہی اگر انعام دیا جائے
تو اسکو تم کون ہو جو انعام لوگے کیونکہ اسنے بڑا کام کیا ہمت جرار دلی تمنے صرف اسقدر کام کیا کہ اسکو اپنے ہاتھ
تو اسکا کیا انعام ہوا اور بابت فروخت کرنے کے یہ امر ہی کہ تم کب سے بردہ فروشی کرنے ہوا گر پہنچے نہ پہنچے قران پہنچے
آپکون اسکے مالک ہین اور کوئی کیونکر پانچہزار روپے دے کر اگر وہ ساحرہ مسلمان نہو تو قتل کیجائیگی تو کسی کے پاس بیکار
روپیہ نہین ہی کہ نمکو دے یہ سنکے خواجہ نے نیوربال کے کہا کہ مین نے کوئی ایسے نہین کہا ہی مین نے بادشاہ سے
عرض کیا ہی کیونکہ مجکو معلوم ہی کہ مخلصین صاحبقران اول و ثانی مین تھے وہ بالکل آپ مین بھی الگی ہین آپ
سے ایک حبہ زیادہ شوار ہی جو لوگ سنجی ہین وہ انعام دینگے اور یہ جو آپنے کہا کہ قران کو انعام دیا جائے نمکو کیون
دیا جائے اسکا جواب یہ ہی کہ وہ میرے شاگرد ہین جیسے انھون نے کام کیا ویسے ہی مین نے کیا الکمال للہ اور میرا مال تو میرا ہی ہی اسکا کیا کہنا
انھونے لاکر مجکو دیا اگر میرا مال نہوتا تو وہ کیون مجکو دیتے کیونکہ جب سے مین خواجہ عمر ثانی کے مقام پر مقرر ہوا وہ مرتبہ پایا
جو انکے شاگرد تھے پھر میرے شاگرد ہوئے کیونکہ طریقہ یہی ہی کہ جو خواجہ ثانی کے بعد آگے جانے کے ہوئے اسی طور پر جو
جو انکے شاگرد تھے وہ میرے ہوکے تو پھر شاگرد کی کل چیز استاد کی ہی جب شاگرد کو انعام ملے تو پہلے استاد کو ملے
کیونکہ اسکے سبب سے یہ مرتبہ اسکو ملا بس آپکا کیا نقصان ہی مین اپنے شاگرد کے مال کو فروخت کرتا ہون آپنے
مجکو لاکر دی مجکو اختیار ہی چاہے مین فروخت کرون چاہے رہنے دون آپکو کیا ہان یہ جو آپ نے فرمایا کہ اگر وہ
مسلمان نہوگی تو قتل ہوگی یہ امر واجبی ہی اسمین کوئی عذر نہین ہی صاحبقران یہ تقریر خواجہ کی سنکے ہنسنے لگے
بادشاہ نے اسیوقت ایک ہزار روپیہ طلب کرکے خواجہ کو دیا اور قران کو بہت انعام ملا خواجہ نے وہ
انعام قران سے لیکر اپنے پاس رکھا کہا کہ بیٹا جب تمکو ضرورت ہو مجھسے لینا اگر تمھارے پاس ہوگا تو بیکار طرف
کروگے قران ثالث نے بلا عذر دیدیا خواجہ قدر زمین کیا بادشاہ نے فرمایا کہ خواجہ اُس ساحرہ کو نکالو تاکہ اُس سے

بابت مذہب اسلام قبول کرنے کے دریافت کیا جاے خواجہ نے کہا کہ ایک شرط سے نکاتا ہون کہ اگر کسکے پسند آئے تو وہ مجکو روپیہ اسکی قیمت کا دے اگر وہ مسلمان ہوا اگر مسلمان نہو تو مین خود اُسکو قتل کرونگا اگر مسلمان ہو تو کوئی جبر سے مجکے نہین لے سکتا کیونکہ وہ میری ملکیت ہی یہ سکے اہل دربار نے کہا کہ جو شرط آپ نے کی ہی سبکو منظور ہی خواجہ نے کہا کہ پھر اُسکی رونمائی کا تو روپیہ جمع ہوا اور جو صاحب روپیہ نہ جمع کرین وہ تھوڑے عرصہ کے لیے دربار سے تشریف لیجائین کیونکہ یہ وہ ساحرہ ہی جو کہ سمندر سے آپ لوگون کے گرفتار کرنے کو آئی تھی ضرور اسکی رونمائی چاہیے ہی یہ سکے صاحبقران نے فرمایا کہ کیا خوب یہ تو خوب بات ہی کہ جو ہمارا دشمن ہو ہم اُسکی رونمائی دین سزا دینے سے نہ گئے روپیہ دیکر صورت دیکھین یہ نئی رسم ہی خواجہ نے کہا کہ مین آپ سے نہین کہتا ہون جسکو غرض ہوگی وہ دیگا جسکو غرض نہوگی وہ دربار سے چلا جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی بھی نہین جائیگا صاحبقران و خواجہ سے یہ تقریر ہو رہی تھی کہ بادشاہ نے دو ہزار روپیہ منگا کر رکھوا دیا اور کہا کہ یہ سب اہل دربار کی طرف سے رونمائی ہی خواجہ نے اٹھا کر تذر زنبیل کیا اور غزالان کو زنبیل سے نکالا کس غضب کی بیہوشی دی تھی کہ کئی دن ہو گئے تھے کہ ہوش نہ آیا تھا بیہوش پڑی تھی کہ خواجہ نے زبان نکالکر سوزن دی اور ستون بارگاہ سے خوب جکڑ کر باندھ دیا گو کہ یہ معلوم تھا کہ اس بارگاہ مین ساحر کو سحر فراموش ہو جاتا ہی مگر اُسپر بھی یہ تقدم کیا کہ سوزن دی خیر اب تو بیہوشی دفع ہو گئی تھی کہ ہوش آیا اب جو آنکھ کھولی تو دیکھا کہ ایک بارگاہ بڑی ہی اُسمین ہزارون سردار بیٹھے ہین ایک سے ایک بہادر معلوم ہوتا ہی اور ایک سے ایک حسین و خوبصورت ہی کہ جنکے حسن کے روبرو ستارہاے فلک ماند ہین اور ایک بادشاہ ہی کہ وہ تخت پر جلوہ گر ہی چہرہ اسکا مثل آفتاب درخشان ہی جسکے برابر دنگل پر ایک جوان بیٹھا ہی اُسکا چہرہ مثل مہتاب ان کے چمک رہا ہی یہ تمام ہیبتناک لوگ اسکے گرد ایسے ہین جیسے آفتاب کے گرد ستارے ہین یا گرد ماہ کے ستارے ہین یا گرد آفتاب کے کرن ہی اور انکو ستون سے بندھا ہوا پایا اپنے خیال کیا کہ مین خواب دیکھ رہی ہون یہ تصور کرکے آنکھین بند کرلین یہ جو تماشا خواجہ نے دیکھا تو پکار کر کہا کہ اے ساحرہ تو کیون آنکھ بند کرتی ہی یہ خواب نہین ہی بلکہ عین بیداری ہی تو ہوشیاری مین یہ واقعہ دیکھ رہی ہی آنکھ کھول کر دیکھ کہ تیری کیا حالت ہی مجکو میرا شاگرد گرفتار کرلایا ہی یہ جو خواجہ نے کہا تو غزالان نے تصور کیا کہ یہ تو میرے کان مین صدا آدمیون کی بولنے کی آئی تو نے تو خیال کیا تھا کہ مین خواب دیکھ رہی ہون یہ تو بیداری ہی اب مین تو اپنے پیر ہمیون کے ہمراہ برائے مدلقین خود پرست جال تھی راہ مین ایک مقام پر اتری تھی اور لشکر کو بھی اُتارا تھا کہ کچھ دیر ٹھہر کر طرف شہر لقیہ کے چلونگی سیر کرتی ہوئی اُس دیرہ مین گئی تھی وہان ایک جوگی سے ملاقات ہوئی تھی اُنمین بڑی کرامات تھی اُنھون نے مجکو بھول دیے تھے اب مجکو خبر نہین کہ مین یہان کیونکر ہو گئی واقعی یہ خواب نہین ہی بیداری ہی یہ تصور کرکے آنکھ کھولی کہ ذرا دریافت تو کرون کہ مین کہان ہون اور یہ کون مقام ہی مین کیونکر آئی ہون بس آنکھ کھولکر قصد کیا کہ کلام کرون چونکہ سوزن دی ہوئی تھی یہ چرا نہوئی کہ کلام کرے اتنے دیکھتی ہی کہ ایک عجیب الخلقت آدمی کوڑا کچھ ہوئے میرے برابر کھڑا ہی راوی نے بیان کیا ہی خواجہ عثمان بالکل ہم شکل تھے خواجہ عمر بن امیہ ضمری اور خضران بن عمر بالکل مشابہ اپنے باپ سے گویا خواجہ اول کی صورت ہین کوئی فرق نہین ہی بس جسنے خواجہ عمر کو نہ دیکھا ہو خضران کو دیکھلے یہ جو سنے دیکھا اور ملک الموت کی بھی صورت دیکھی جان نکل گئی گویائی کی طاقت نہ پائی اشارا کیا کہ مین بات نہین کر سکتی ہون زبان سے سوزن نکال لو تو مین کلام کرون کیونکر اُسکو ثابت ہو گیا تھا کہ زبان مین سوزن دئے ہوئے ہین اُس سبب سے مین کلام نہین کر سکتی ہون کیونکہ خواجہ کو یقین ہو گیا تھا کہ اس بارگاہ مین اسکو سحر یاد نہ آئیگا بس فورا سوزن زبان سے نکال لیے جب اسکی زبان قابو مین آئی تو پہلے اُسنے قصد کیا کہ سحر کرون اب جو سحر کو یاد کرتی ہی تو بالکل فراموش ہی سخت حیران ہوئی آخر کو مجبور ہو کر خواجہ کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ اے مخلص تو کون ہی خواجہ نے کہا کہ ذرا زبان درست کرکے کلام کر مین تیرا باپ ہون ارے مین تیرا فرزند

ولایت اول کا پوتا ہون خواجہ عمر بن امیہ ضمیری قاتل ساحران شہنشاہ عیاران کی میری شان مین یہ کلام کیے تو کون ہے
ابکی جو یون کلام کرینگی تو تیری زبان گدی سے نکال لونگا ۔ ری سن مین وہ ہون کہ جسنے آفتاب جادو و سحران
سیہ پوش کو دریا کے اندر جاکر عیاری کرکے قتل کیا ہی مین وہ ہون کہ مین نے ماہیان طوفان کشتی کو قتل کیا کہ
میرے سبب سے دریاے شہر رنگ فتح ہوا ہی دریاے سبز رنگ کا فاتح ہون مثل اپنے باپ دادا کے ساحرونکا دشمن مین ہون
کافرونکا قاتل ہون میرا نام حضران بن عمر ثانی ہی اور لقب میرا سر برندہ کافران و ساحران ہی اور دوسرا لقب
خواجہ ثالث ہی جسطور سے صاحبقران اکثر مربع الملک نوجوان ہین مین انکا عیار ہون یہ بارگاہ ہے
صاحبقران کی دیکھ وہ سامنے تخت پر شہنشاہ لشکر اسلام داراین جمشید تشریف فرما ہین وہ دنگل پر
صاحبقران جلوہ گر ہین اور یہ سب سرداران لشکر اسلام ہین یہ خشت اے زیدین پر عیاران نکنام ہین جنکا
مین افسر ہون یہ یاد رکھنا کہ شہر سمندریہ جہان سے لوبراے مدد لقین خود پرست آئی تھی اور یہ اقرار کرکے آئی
تھی کہ مین لشکر اسلام کو گرفتار کرکے قتل کرونگی بھیجون خون سحران و ماہیان تیرے ہمراہ دو ہزار ساحر سے میرے شاگرد
و خلیفہ و مستعد جو کہ رو برو تیرے وہ خشت زرین پر بیٹھے ہین مجکو عیاری جو گی کی کرکے گرفتار کرکے لے ہوئے ہین اب
تیری رہائی غیر ممکن ہی اور شہر سمندریہ بھی اسیطور سے فتح ہوگا جس طور سے دریاے سبز رنگ و شہر لقینیہ فتح
کرلیا ہی سمندر جادو کو مین ضرور قتل کرونگا گمان جاتا ہی میرے ہاتھ سے یہان بھی ڈنکا اسلام کا بجیگا ایک
بھی اسلام آباد ہوگا از دریاے سبز رنگ تا شہر سمندریہ جسقدر ملک ہونگے سب فتح ہونگے اور جبکی تم مدد کرنے کو
آئین تھین وہ لوگ بھی تو مسلمان ہوگئے اور وہ جو سمندریہ سے سردار آئے تھے وہ بھی مسلمان ہوئے دیکھ لو کہ
کسقدر سردار لشکر لقین کے دربار مین حاضر ہین لقین خود پرست سے لقین نزدان پرست خطاب ملا دریغ
اعلی اسکا مل گیا اگر اپنی جان کی امان چاہتی ہی تو دین اسلام قبول کر ورنہ قتل ہوگی دین اسلام کے قبول کرنے
مین بڑا مرتبہ ہی اور بہشت کی سیر نصیب ہوتی ہی وہ سامری و جمشید کیا گیدی ہین جو انکو کوئی خدا کہے وہ
دونون کنے دوزخ کے تھے یہ کہکر خواجہ نے چند کلمہ مذمت سامری و جمشید و مذہب تصویر پرستی مین بیان کیے
اور چند کلمہ وحدانیت خدا مین کہے اور کہا کہ تمنے قدرت ہمارے خدا کی دیکھی کہ تمکو کیونکر گرفتار کردیا ورنہ کسی کو
بھی معلوم تھا کہ تم برابے مقابلہ آئی ہو اسنے اس طور سے ہم سبکی حفاظت کی کہ یون تمکو گرفتار کرایا و دوسرے
یہ قدرت نمائی کی ہم سبکو تمھارے شر سے محفوظ رکھا اور یہان جو واقعہ گزرا ہی اسکو بھی سن لو کہ لقین نے شرط
کی تھی کہ مین اسوقت دین اسلام قبول کرونگا کہ جب آپ آگ مین تشریف لیجائینگے مین آگ افروختہ کرتا ہون تمھارے
نے منظور کیا تھا چنانچہ کل ایسا ہی ہوا صاحبقران آگ مین تشریف لیگئے تمام آگ تھنڈی ہوگئی وہ اس آگ سے
زندہ و سلامت نکل آئے تمام شہر لقینیہ و اہل شہر مسلمان ہوئے اور جو پہلوان سمندریہ سے مرد کو آئے تھے وہ بھی
مسلمان ہوئے لہذا انکو بھی لازم ہی کہ دین اسلام قبول کرین یہ تقریر جو خواجہ نے کی عزازان بہت حیران ہوئی کہ اتنی سی
بات کہکر مین گنہگار ہوگئی یہ جو کہتا ہی کہ اے ساحرہ تو دین اسلام قبول کر لقین بھی مسلمان ہوا ہی ورنہ قتل ہوگی اور
شہر سمندریہ فتح ہوگا سمندر جادو قتل ہوگا مین جو دیکھتی ہون ان لوگونکا بڑا اقبال ہی کہ جو کام کرتے ہین وہ درست
ہوجاتا ہی سحران ماری گئی ماہیان قتل ہوگئی اور یہ لوگ گرفتار ہوئے انکا کون مقابلہ کرسکتا ہی دیکھو کہ یہی سے
کہہ رہا ہی کہ مین نے آفتاب جادو کو قتل کیا ایسے لوگون سے کون ملاقات کرسکتا ہی ضرور انکا دین سچا ہی اور کل مذہب باطل
ہین یہ سامری و جمشید و خداوند تصویر کوئی چیز نہین ہین اگر کچھ قدرت رکھتے ہوتے تو ضرور اپنے بندون کی مدد کرتے جیسا کہ یہ
لوگ کہتے ہین کہ وہ بندے تھے ساحر بہت بڑے تھے انھون نے اپنے سحر کے ذریعہ سے سبکو گمراہ کر رکھا تھا مین کیونکر خیال
کرون کہ انکا خدا برابر درست ہی کہ مین یہانتک پہونچی راہ مین گرفتار ہوگئی اگر یہان آتی اور گرفتار ہوتی تو کہتے کو ہوتا کہ

عیارون نے پہچان لیا تھا اس سبب سے عیاری کی کوئی پہچانتا ہی نہ تھا اور گرفتار کر لیا یہ اسکا اقبال ہی تجھکو لازم ہی کہ تو انکی اطاعت کر یہ ایسے خیال کیون نہ کرتی کیونکہ خواجہ نے ایسی تقریر کی تھی اگر سنگ بھی ہوتا تو وہ موم ہو جاتا دوسرے یہ بھی کہا تھا کہ صاحبقران آگ مین تشریف لیگئے تھے آگ سے زندہ نکلے اسنے خیال کیا کہ اگر تو انکار کریگی تو قتل ہوگی اقرار کرنے مین رہائی پائے گی جب یہ ہو لینگے تو اختیار ہے اس امر کو خود دریافت کرنا اگر یہ امر سچ ہے تو ضرور اطاعت کرنا ورنہ اسوقت تو مکر سے جان بچا کر یہ قصد مصمم کر لیا ہے کہ مین اطاعت کرونگی مگر اس شرط سے کہ جیسے مین فریب دریافت کرونگی کہ آگ سے یہ شخص زندہ نکلا ہے یہ تصور کر کے اب جو بغور اہل دربار کی طرف دیکھا تو ایک مرد کو کہ تمام اسکا گرکین تھا اپنے سر پر اسکا دل آیا ادھر صاحبقران و بادشاہ اہل دربار نے جو دیکھا تو نظر پڑا ایک حسینہ و جمیلہ رو بدھ کھڑی ہے بڑی بڑی آنکھین چولی ہوئی بھوین غنچہ دہن نازکہ ان گل سے ہر ہر اعضا و اگر کون عارض مثل گلاب کے سینہ پر جوبن کا ابھار جوانی کی بہار گرکین نے تو اسکی صورت دیکھکر پسند کیا اور دلیرانہ تھہر گیا کہ وہ صورت اسکو اچھی معلوم ہوئی مگر اسکا دل نہین آیا سوائے گرکین کے کیونکہ وہ بھی تو گرکین پر فریفتہ ہو چکی تھی اب جو اسکا دل گرکین پر آیا تو اسنے اپنے دل مین یہ تصور کیا کہ اب کیونکر اس امر کو ظاہر کرون یہ تو دوسری حالت ہوئی ہائے یہ کیا دلکی کیفیت ہوئی یہ خیال کر کے اور دل کو قابو مین کر کے گو پہلے پہل کی چوٹ تھی مگر صورت صابرہ تھی اور خدا کو یہی منظور تھا کہ مسلمان ہو کر یہ صورت پیدا کی کہ اسکو سرداران اسلام سے ایک پر عاشق کرا دیا ورنہ یہ کبھی نہ مسلمان ہوتی اسکے ہزارون کرشمے ہین وہ خالق برحق ہی کو کوکاہ و گاہ کو کوہ کرتا ہی یہ فعل اسکا ہی کہ کبھی کسیکو کسی پر لوٹنہ کر دیا کبھی کسیکو کسی کی محبت مین ایسا بیقرار کیا کہ وہ کوہ صحرا مین پھرنے لگا وہ ہر امر پر قادر ہی پس یہ تصور کر کے گرکین بیقرار ہونے لگا یہ مین ہی کہ اپنی رسائی کی درخواست کرے خواجہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ مجکو رہا کر دو مین تمھارا مذہب قبول کرونگی یہ کلام سنا تھا کہ صاحبقران نے حکم دیا کہ خواجہ اسکو چھوڑ دو خواجہ نے فوراً کمند کو کاٹ دیا جب آزاد ہوئی تو اسنے خواجہ سے کہا کہ اے خواجہ تجھے میرے اتنے سے کہنے پر کہ مین تمھارا مذہب قبول کرونگی مجکو چھوڑ دیا اگر مین پھر جاؤن تو کیا ہو کیونکہ انبو مین آپکے قابو مین ہون اور تمھارے اور تمھارے کسی شاگرد کے فریب مین بھی نہ آؤنگی کیونکہ معلوم ہو گیا ہی کہ تم لوگ بڑے مکار ہو یہ کلام اسکا تمام بھی نہوا تھا کہ خواجہ نے ہاتھ اٹھا کر کہا کہ ہیچ قسمتی ہو ہاتھ کا اٹھانا تھا کہ پانچون گھائون سے جا بجا چھوٹے اور اسکے داغ پڑے کہ وہ بیہوش ہو کر زمین پر گری ادھر یہ گری ادھر گرکین نے اپنے قلب پر ہاتھ رکھ لیا خواجہ نے اسکو اٹھا کر پھر ستون سے باندھ دیا اور ہوشیار کیا جب اسکو ہوش آیا تو اپنے کو بندھا ہوا پایا خواجہ نے کہا کہ اگر تم سچ سچ مرنہ میرے ساتھ بدی کروگی تو مین یون ہی گرفتار کرونگا اور یون ہی تم گرفتار ہوگی یہ کتنی بڑی ہی ایسی ایسی بہت سی عیاران مین نے گرکین مین دوسرے یہ امر تھا کہ مجکو معلوم تھا کہ اس بارگاہ مین مجکو سحر یاد نہ رہیگا تیسرے صاحبقران صاحب اسم اعظم ہین جو کہ باجل اسکو ہے پھر مجکو کیا خوف تھا مین اپنے سامان سے ہوشیار تھا اب بتا کہ تو اپنے کو کس حالت مین پاتی ہی اسنے جو اپنے کو بندھا ہوا پایا اور یہ تقریر سنی تو خیال کیا کہ دراصل ان کو کوئی نہین مقابلہ کر سکتا ہی یہ لوگ بڑے زبردست ہین اور انکا کوئی کچھ نہین سکتا ہی یہ تصور کر کے خواجہ سے کہا کہ مین صرف امتحان کرنی تھی ویسا ہی پایا ویسا ہی پایا اور یہ جو آپنے فرمایا کہ اس بارگاہ مین ساحر کو سحر فراموش ہوتا ہی تو اسپر بھی بہت درست ہی مین خیال کر رہی تھی کہ کیا سبب ہی کہ سحر فراموش ہی مگر کوئی سبب ذہن مین نہین آتا تھا سوائے اس امر کے کہ یہان کوئی ساحر زبردست ہی کہ جسنے یہ تدبیر کی ہی کہ مین سحر فراموش کر دی ہون خواجہ نے کہا کہ یہان کوئی ساحر نہین ہی سوائے تمھارے ہمارے لوگ سحر کو کچھ اسکے کرنیوالے کو کافر جانتے ہین کہ ممکن ہی کہ سحر کو ہم یاد کرین کیونکہ بڑے بڑے ساحر ہین جو یہان ہمارے مطیع ہین مگر ہم حرام تصور کرتے ہین ان بارگاہ نبرک ہی اسمین ساحر کا سحہ فراموش ہو جاتا ہی دوسرے صاحبقران کے روبرو کیسا ہی بڑا زبردست ساحر کیون نہ ہو اسکا سحر کچھ کام نہ کریگا کہنے کی موت مارا جائیگا یہ سنکے گرکین نے کہا کہ آپ سچ فرماتے

ارشاد فرماتے ہین مین نے بھی ایسا ہی ساتھا اُسکے مطابق پایا اب آپ مجکو چھوڑدین مین بڑی تکرار کی خواجہ نے کمندسے اُسکو کھولدیا
اُسنے رہا ہوکر پہلے بادشاہ کو سلام کیا اُسکے بعد صاحبقران کو بادشاہ و صاحبقران کے ہاتھ چومے آنکھون سے لگائے پھر خواجہ
کے قدم چومے دست بوسی کی صاحبقران نے اُسکے لیے کرسی جواہر نگار طلب کی وہ کرسی پر بیٹھی مگر بار بار گرگین کی طرف
دیکھتی جاتی تھی ناظرین پر یہ امر ہویدا رہے کہ گرگین درشت چگال نہین ہے بلکہ دوسرا گرگین ہے کہ سرداران معزز ہے
اور بہت حسین ہے جوان رعنا ہے یہی حال گرگین کا ہے کہ وہ بھی اُسکو بار بار دیکھتا ہے مگر پیاس صاحبقران خاموش بیٹھے
ہے جب یہ کرسی پر بیٹھ چکی تو اُسنے صاحبقران کی طرف متوجہ ہوکر عرض کیا جو آپکا مذہب قبول کرے تو کیا کہے صاحبقران
نے فرمایا کہ کلمہ طیبہ پڑھا اُسنے عرض کیا کہ مین نے سنا ہے کہ جو کلمہ طیبہ پڑھتا ہے تو وہ پھر سحر نہین کرسکتا ہے اور میرے قیاس مین
یہ امر ضرور ہے کہ آپ یہان سے طرف سمندر رہے کہ فرد بشر نہ ہو اسلیے کہ وہان سحر و ساحری کی لڑائی ہوگی ساحرون سے مقابلہ
ہوگا کیونکہ سمندر جادو بہت بڑا ساحر ہے اجل اُسکا اُستاد بھی آیا ہوا ہے جو کہ اُستاد تھا سحران و ماہیان کا عشاق
حجرہ نشین اُسکا نام ہے وہ بھی بہت زبردست ساحر ہے وہ میرا بھائی گلاب جادو جو کہ کبھی برسون سے طرف چاہ بابل کے گیا
ہوا تھا وہ بھی سحر سیکھکر آفتاب جادو جو کہ ہاتھ سے خواجہ کے قتل ہوئے ہین اور یہ سالار تھے وہ میرے والد تھے اُنکے
مرنے کی خبر سنکے آیا ہے چونکہ سمندر جادو مجھے محبت رکھتا ہے اور اُسکا قصد اور کچھ ہے اُسنے یہ قصد کیا تھا کہ مجکو سے سالار
لشکر کرے گو مین نے نہین قبول کیا کیونکہ مجکو اُسکے دہا مین بیٹھے ہوئے کراہت معلوم ہوتی ہے مین نے اپنے بھائی گلاب جادو کو
عہدہ دلوادیا ہے وہ یہ سالار ہے اور ساحر زبردست ہے کیونکہ ابھی تعلیم سحر سے فراغت کرکے آیا ہے اُسکی سحر بہت زبردست ہین
ایسی حالتمین مین کیونکر ترک سحر کرون اگر ان ساحرون سے مقابلہ ہوگا تو مین ضرور ترک سحر کرونگی سمندر یہ پر ضرور ساحرون
کی ضرورت ہوگی دوسرے سمندر یہ کے حالات سے بخوبی واقف ہون بس میری رائے یہ ہے کہ کوئی ایسی تدبیر فرمائے کہ مین
مطیع اسلام بھی ہوجاؤن اور سحر سے بھی بیکار نہون صاحبقران نے کہا کہ تم اطاعت کرو دین اسلام کی اور ضاکو برحق جانو سامری
و جمشید پر لعنت کرو مذہب تصویر پرستی ترک کرو بیجو تصویر بھائی گلے مین ہے اُسکو اُتار کر چاک کردو اللہ کو واحد تصور کرو اُسمین شک
کو دخل نہ دو بہشت کو مقدم جانو اُسکے پیدا کرنیوالے کو پہچانو کہ کس نے ہمکو پیدا کیا ہے وہ خالق ہے کہ جسنے زمین و آسمان پیدا کیا
ہے یہ شرابین اچھا ابھی کا نہ پیو کفر سب باتون پر غور کرو اُسکی راہ مین جہاد کرو یہ تصور کرلو کہ ہم مرگئے ہین اگر جہاد مین
قتل ہوگئے تو مرتبہ اعلےٰ ملا اگر فتح پائی تو دنیا مین بہادر مشہور ہوگے دیکھو کہ کسقدر لوگ ہین کہ جو اسوقت دربار مین موجود ہین
یہ سب خدا پرست ہین اُنکے بڑے مرتبے ہین جسطور سے سہراب جادو نے اسلام قبول کیا ہے کہ ہمہ تن سرگرم ہے اُسنے ابھی تو
ابھی کلمہ نہین پڑھا ہے یہ جو صاحبقران نے فرمایا غزالان نے عرض کیا کہ لعنت کرنے سے تو سحر نہین فراموش ہوگا
صاحبقران نے فرمایا نہین گئے اسیوقت سامری و جمشید پر لعنت کی از سر صدق طبع اسلام ہوئی تصویر جو گلے مین پڑی تھی
اُسکو اُتار کر چاک کرکے پھینکدیا اُسکے بعد عرض کیا کہ مین سہراب گرد دربار مین ہمین پاتی ہون صاحبقران نے فرمایا کہ بہت اچھا
وہ کچھ علیل تھا بلکہ جبکہ سرے اور یقین کے مقابلہ ہوا ہے وہ اُس مقابلہ مین بھی تھا صرف میرا پیش خیمہ لشکر دریائی سمندر
سے اُتر آیا تھا کہ راہ مین علیل ہوگیا اُسکو اس واقعہ کی بالکل خبر نہ تھی کہ مین آگ مین بھی گیا مگر وہ ایسا علیل تھا
کہ مجھسے نہ مل سکا یہ سب جو وہ دربار مین نہین ہے جب صحت پائیگا تو ضرور آئیگا یہ کرسی کیسی ہوتی ہے یہ فرماکے صاحبقران
نے ایک چوبدار سے فرمایا کہ ذرا خبر تو لاؤ سہراب کی کہ اب وہ کیسے ہین ہماری طرف سے سلام کہنا اور دعا کہنا کہ
صاحبقران بادشاہ و سرداران نے تمھارے مزاج کی حالت دریافت فرمائی ہے چوبدار یہ سنکے سہراب کے خیمے مین آیا
یہان سہراب نے صحت پائی تھی صرف غسل صحت کرنا باقی تھا جسدن صاحبقران آگ مین تشریف لیگئے تھے اُسدن
اُسپر بہت شدت مرض تھی ادھر صاحبقران آگ سے باہر تشریف لائے اُدھر اُسکا مرض زائل ہونے لگا ایسا زائل ہوا کہ ہرگز
نام نہ تھا بلکہ جب ہنگام لشکر مین تھا تو وہ بیہوش تھا اُسکو بالکل خبر نہ تھی جب ہوش آیا ہے تو معلوم ہوا تھا اب یہ حالت تھی کہ

قوت بھی عود کر آئی تھی اسکو اسکی ایسی خوشی ہوئی کہ بالکل مرض دفع ہو گیا گو اسکے دوسرے دن اسنے قصد کیا تھا کہ میں دربار میں جاؤں لیکن حکیم صاحب نے منع کیا تھا مجبور ہو گیا تھا صاحبقران کو اس ہنگامہ سے مہلت نہ تھی کہ خبر دریافت کرتے آج پھر انہوں نے چوبدار بھیجا تھا کہ میں دربار میں جاؤں کہ چوبدار پہونچا اسنے سہراب کو بیٹھے ہوئے پایا سلام کیا اور جو کچھ صاحبقران نے فرمایا تھا عرض کیا سہراب نے جواب دیا کہ میری طرف سے عرض کرنا کہ اب غلام بالکل اچھا ہی بلکہ قوت بھی عود کر آئی ہے سابق سے زیادہ میں اپنے میں قوت پاتا ہوں میں نے قصد کیا تھا کہ حاضر دربار ہو کر مبارکباد دوں مگر حکیم صاحب نے منع کیا مجبور ہو گیا مگر میں اسوقت حاضر ہونیوالا تھا کہ حضور کا چوبدار آیا تھا خدا آپکو ہمیشہ سلامت رکھے کہ غریبوں پر یون لطف فرماتے ہیں میں آپکی عنایتوں کا کہانتک شکریہ ادا کروں اگر ہر موی تن میرا زبان ہوتا تو بھی نہیں ادا ہو سکتا ہے لطف و کرم والدین بھی اپنے فرزند پر نہیں کرتے ہیں جو آپ لوگ فرماتے ہیں میں خود حاضر ہوتا ہوں اور قدم بوسی حاصل کرتا ہوں کیونکہ آنکھیں آپکے دیدار کی زیارت کو ترستی ہیں کہ کتنا عرصہ ہوا ہے کہ میں نے آپکی زیارت نہیں کی ہے دل بہت زیارت حضور ظل اللہ اور دیگر سرداران ذیجاہ کا مشتاق ہے تم جاؤ میں حاضر ہوتا ہوں چوبدار سلام کرکے طرف بارگاہ کے گیا اور سہراب نے کپڑے پہنے اور سواری طلب کرکے طرف دربار کے چلا کہ چوبدار نے جاکر جو کچھ سہراب نے عرض کیا تھا بیان کیا صاحبقران نے یہ سنکے فرمایا کہ الحمدللہ ایک ہمارے دوست صادق نے شفا پائی میری طرف سے جاکر کہدو کہ تم بالکل تکلیف نہ کرو آج میں خود آؤنگا کہیں ایسا نہو کہ پھر مرض خدانخواستہ عود کر آوے ابھی طاقت اتنی تم میں اچھی طرح آئی نہیں ہو گی یہ کلام سنکے صاحبقران فرما رہے تھے کہ سہراب جادو سامنے سے نمودار ہوا بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ ملاحظہ فرمایئے سہراب جادو آئے ہیں صاحبقران نے نظر ملاحظہ کیا تو دیکھا کہ سہراب مسکراتا ہوا چلا آتا ہے آواز دی کہ اے سہراب تمنے کیون ابھی تکلیف کی میں خود آتا بھائی کیا کرون جسدن سے اس زمین پر آیا ہون ایک مہلت نہ ملی کہ میں تم تک آتا پہلے جنگ و پیکار میں مبتلا رہا اسکے بعد یہ کرشمہ ہوا کہ آگ میں جا پڑا خدا نے سب مرحلے طے کر دیئے ورنہ میں ضرور تمھاری عیادت کو آتا بھائی معاف کرنا مجبور تھا یہ سنکے سہراب نے عرض کیا کہ حضور نے جو کچھ فرمایا بہت بجا ارشاد فرمایا ہم سب غلام ہونگے اس سے زیادہ امید آپ کیون اسقدر محجوب فرماتے ہیں میں خود خادم ہون کہ اسے پیشتر اسقدر گذرے ہیں میں مرض میں مبتلا تھا کہ شرکت نہ کر سکا بلکہ آپکا فرمانبردار ہون کہ جسنے یہ قدم مبارک مجکو دکھائے ورنہ مجکو امید کب تھی کہ میں اس مرض سے صحت پاؤنگا روز بروز ترقی کرتا تھا یا دفعۃً ایسا زلزلہ ہوا کہ تمام تمکٹ رہا یہ بھی نہیں معلوم ہوتا ہے کہ میں ایسا علیل تھا یہ سب آپکی دعا کا اثر ہے اور آپکا فضل و کرم ہے کہ ایسے مریض کو یون شفا بخشی یہ کہتا ہوا قریب تخت کے آیا بادشاہ کے قدم چومے ہاتھ آنکھوں سے لگائے اسکے بعد صاحبقران کے قریب آیا قدم بوسی کی ہاتھ آنکھوں سے لگائے صاحبقران نے اسے گلے سے لگایا بادشاہ نے پشت پر ہاتھ رکھا صاحبقران نے فرمایا کہ اپنی کرسی پر بیٹھو سہراب سب سرداروں سے ماشنشاہ گوھر کلاہ کو سلام کیا سب سے ملکر اب جو بیٹھا اکر اپنی کرسی پر اسکی نگاہ غزالان پر پڑی یہ پہچان گیا کہ یہ تو خبر ہے آفتاب جادو کی بہت بڑی ساحرہ ہے اسکو آفتاب نے وہ وہ سحر دیئے ہیں کہ جو کہ سمندر کو نہیں معلوم ہیں یہان کیونکر آئی اسکا کیا سبب ہوا غزالان نے تو پہلے ہی دیکھا تھا کہ سہراب آیا اب جو اسنے دیکھا تو سہراب کے چہرہ پر اور رونق پائی کہ جو کبھی نہ دیکھی تھی نور اسلام اسکی پیشانی سے ظاہر تھا جب صاحبقران نے اسکو گلے سے لگایا تھا تو اسنے خیال کیا کہ دراصل یہ لوگ بڑی عزت کرنے میں بڑے قدردان ہیں ایسے آقا کی غلامی افتخار ہے جو مرتبہ یہان سہراب کو حاصل ہے یہ مرتبہ تو دربار میں سمندر جادو کے نہ تھا باوجودیکہ یہ سالار تھا بلکہ یہ مرتبہ میرے باپ کا بھی نہ تھا گو کہ سمندر انکو اپنی جان تصور کرتا تھا انکے مرنے کی خبر سنکے بڑا صدمہ کیا تھا ایسے قدردان کی اطاعت میں بڑا مرتبہ ملتا ہے سچ ہے یہ لوگ جو جان دیتے ہیں اسی قدردانی پر یہ تو یہ خیال کرتی تھی کہ ادھر سہراب نے غزالان کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ ای ملکہ تم یہان کہان آئین کیا تمنے بھی سمندر کی اطاعت ترک کی

اور یہ تو بتاؤ کہ میری معشوقہ ملکہ دختر سمندر جادو تو اچھی طرح ہے غزالان نے جواب دیا کہ بھائی سہراب وہ تو بہت اچھی طرح ہین مگر انکو حکم ہے
کہ تم محل سے نہ نکلو مین اکثر انکی خدمت مین جایا کرتی تھی اور یہ تو نے کہا کہ تم یہان کہان یہ بھی گردش فلکی ہے سنو مین کیونکر ایسے مدد
کی اطاعت کرتی کہ جو اسکی بیٹی کے برابر ہو اس خیال فاسد کا قصد رکھے یہ بھی نہین ہوا ہے مین اسی سبب سے اسکے دربار مین
نہین جاتی تھی جب سے والد نے قضا کی جانے کا اتفاق ہوا مین نے جو رنگ دیکھا تو خراب پایا مین نے خیال کیا کہ ہوگا مگر
بھائی میرے نزدیک اسکی دولت پھر دوبارہ آیا ہے کہ جب تو اسنے یہ حرکتین کرنا شروع کین ہین تمھارے ساتھ یہ سلوک کیا کہ تم نے
رفاقت ترک کی ایک بازو تو تمنے اسکا توڑا اگر میرے والد نے رفاقت نہین ترک کی تو انکو سمندر نے یون ضائع کیا کہ وہ یون
قتل ہوئے میری طرف ایسے خیالات پیدا کیے کہ جسکے سبب سے مین نے بھی ترک رفاقت پر کمر باندھی جب ایک ایسے
خیالات کریگا تو اسکا انجام یہی ہوگا دوست دشمن ہو جاتے ہین جب ادبار آتا ہے تو ایسے خیالات پیدا ہوتے ہین اور میرا تو قصہ
عجب طرح کا ہے مین بیان کرتی ہون جبکہ والد کے مرنے کی خبر سنی تو مین نے بہت غم کیا اور خیال کیا کہ ترک دنیا کرون مگر پھر کچھ سوچکر
اس قصد سے پھری اور اسی غم مین طرف ایک صحرا کے نکل گئی بلاخ قاطان پر جو کہ میرے والد کی عبادت گذری اسے مین کیا
بیان کرون جب کوئی نہ ملا تو مین پھر واپس آئی یہ وہ زمانہ ہے کہ دریاے سبز رنگ فتح ہو گیا ہے سحران ماہیان قتل ہو گئے ہین
اور یہ سب خبرین سمندر کو پہونچ چکی ہین وہ اسکے غم مین مبتلا ہے اور ترک حکومت کر چکا ہے اسی زمانے مین میرا بھائی
گلاب جادو چاہ بابل سے والد کے مرنے کی خبر سنکے آیا تھا کہ اسی زمانے مین عشاق استاد سمندر آیا اسنے اسکو سمجھا
بجھا کے حکومت پر راضی کیا اور خود بندوبست حکومت کیا اور شہر کا انتظام کیا اور کہا کہ جب صاحبقران یہان
آئینگے تو انکو معلوم ہوگا مین بھی دربار مین گئی سمندر نے چاہا کہ مین باپ کے عہدے کو منظور کرون چونکہ میرا بھائی آچکا تھا
مین نے اسکی سفارش کی اسکو اپنا عہدہ دلوایا اسکو بڑی خوشی ہوئی اسی زمانے مین خبر ہو گئی کہ صاحبقران نے جمع
لشکر طرف سمندر کے کوچ فرمایا سمندر نے جو جو ملک کہ گرد و نواح مین سمندر یہ کے ساحرون کے وغیر ساحرون کے تھے انمین نامے بھیجے
اور سبکو طلب کیا اور جدھر سے صاحبقران کوچ فرما کے آئے تھے اُدھر کے حاکمون کو تحریر کیا کہ تم ادھر کو صاحبقران کو نہ آنے دینا
راہ مین روکنا اگر مدد کی ضرورت ہو تو مین ساحر وغیر ساحر سے مدد کرونگا جانتک تم لوگ مدد طلب کروگے انمان جملہ ایک نامہ یقین کو
بھی لکھا کہ پہلے اسکا ملک پڑتا تھا اور بہت کچھ خوشامد کی تھی بعد نامہ تحریر کرنے کے دو سردارونکو مع کئی ہزار سپاہ کے روانہ کیا
اور مجھسے کہا کہ تم دو ہزار ساحر لشکر جاؤ اور یقین کی مدد کرو اور جو کمک کی ضرورت ہوگی تو مین روانہ کرونگا مجکو خبر کرنا ادھر تو وہ سوار ہوکے
ہوئے اُدھر مین اپنے بھائی اور ان سے رخصت حاصل کرکے روانہ ہوئی میرے آنے کی ایک جا دریہ بھی ہوئی کہ مجکو یہ خیال تھا کہ
مین جاکر اپنے باپ کے قاتلون سے اُنکے خون کا عوض لونگی اس سبب سے مین نے اور بھی آنا ادھر کا قبول کیا تھا کئی روز تک
ساحرون کے راہ طے کرکے چلی آئی ایک مقام پر صحرا مین اُتری کہ کچھ دم لیلون تو روانہ ہون میرے ساحر بھی اترے کوئی کھانا پکانے
لگا کوئی سیر کرنے لگا مین ایک طرف سیر کرتی ہوئی ایک درہ کوہ مین گئی وہ درہ بہت شاداب تھا مین اسمین سیر کرنے لگی
اتفاق سے ایک جوگی سے ملاقات ہوئی اسنے مجھسے کل حال پوچھا مین نے بیان کیا اور جو حالت اُسپر گذری تھی اور قران نے دریا
کی تھی سب اسنے بیان کی جو گفتگو باہم ہوئی تھی اسکے بعد پھول کا دسنا اپنا سب بے خود ہونا بیان کیا اور کہا کہ پھر مجکو خبر نہین
کہ میرے اوپر کیا گذری اب جو آنکھ کھلی اپنے کو اس بارگاہ مین قید پایا سونن زبان مین پائے اشارے سے سونن نکلوائے سحر
یاد کیا کہ سحر یاد ہو تو مین اپنی جان بچاؤن سحر یاد نہ آیا اسکے بعد جو کچھ خواجہ سے تقریر ہوئی تھی سب بیان کی اور اپنا مسلمان ہونا
بیان کیا یہ حالت سنکے سہراب بہت خوش ہوا اور کہا میری طبیعت بہت شاد ہوئی کہ میرا جاننے والا ایک دربار مین موجود
ہوا اب خوب دل لگیگا یہ کہکر صاحبقران سے عرض کیا کہ خداوند یہ وہ ساحر ہے کہ جس سے کوئی سحر نہین بچ سکتا ہے اسکے بڑے
بڑے سحر یاد ہین یہ تمام کائنات آفتاب جلالی تھی آفتاب اسکو بہت دوست رکھتا تھا اسکو اپنے سے بہتر کرتا ہے آفتاب بھی
کہ جسکا مین مقابلہ نہین کر سکتا تھا اور سمندر کی تو کیا اصل تھی بس یہ سب تھا کہ وہ بادشاہ ہے اور سحر بند ہے اور چند بخشے ہوئے

پاس نہ طاق کے ہین کہ جسکے سبب سے وہ ہم سب پر حاکم ہو ورنہ سمندر کی اسکے روبرو کوئی حقیقت نہین ہو جب مین اُسکی
اصل نہین جانتا ہون تو اسکا تو ذکر ہی کیا مقام شکر ہو کہ اتنی بڑی ساحرہ آپکی مطیع ہوئی عشاق سے بھی کیونکر مقابلہ کرسکی کہ عشاق
بہت بڑا ساحر ہو اور اسنے اگر سند دلیت کیا ہو یہ ملک کی زبانی معلوم ہوا ہو لوگ کہتے ہین کہ خدا کی شان شامل حال ہو تو سب آسان
ہوجاتا ہو صاحبقران نے فرمایا کہ کیا کہ کہ اتنی بڑی ساحرہ ہمارے شریک ہوئی کہ جسکی تم تعریف کرتی ہو دوسرے یہ کیا اُسکا
فضل کم تھا کہ جسنے ہمکو آگ سے سلامت نکالا اور اتنے بڑے ملک پر فتح یاب کیا اور یقین کو مسلمان کیا اسی طور سے
کل ملک اسلام آباد ہونگے نظر اُسکے اوپر رکھنا چاہیے سہراب نے عرض کیا کہ بہت بجا ہو یہ تو فرمایئے کہ یقین کہان
ہین صاحبقران نے فرمایا کہ وہ اپنے ملک کو گئے ہین سب اہل شہر کو مسلمان کرنے کل یہان جشن ہوگا اس فتح کا دو تین
روز مین کے آئینگے بعد اس جشن کے یقین نے میری دعوت کی ہو مین اسکی دعوت مین جاؤنگا اور شرکت کرونگا اُسکے لیے
مشورہ کہ کے پیش خیمہ طرف سمندر کے روانہ کرونگا سہراب نے کہا کہ یہ رائے بہت ٹھیک ہو اس گفتگو کے بعد سب خاموش
ہوگئے بادشاہ نے دربار برخاست کیا بادشاہ اور صاحبقران اٹھکر اپنے اپنے مقام کو گئے سب سردار جانے لگے یہان
تک گرگین اٹھکر اپنے خیمہ مین گیا خواجہ اپنے خیمہ مین غزالان کو سہراب اپنے ہمراہ اپنے خیمہ مین لیگیا کہ مجھ سے کچھ
حال دریافت کرنا ہو گرگین خواجہ اپنے خیمہ مین گیا نوجوان کو طلب کرکے کہا کہ تو خواجہ سلامت کے پاس جا اور میری طرف سے
عرض کر کہ آپکو گرگین بلاتا ہو کہا ہو کہ اگر اسوقت سر فراز فرمایئے تو مین بندہ نوازی ہوگی مجھکو آپ سے ازحد ضرورت ہو چوبدار
اُدھر روانہ ہوا یہان خواجہ اپنے خیمہ مین بیٹھے ہوئے یہ فکر کر رہے تھے کہ غزالان ایسی حسین عورت کو کسی سردار نے نہین
پسند کیا اسکا کیا سبب ہو نا اسکا دل کسی پر مایل ہوا خیر وہ تو عورت ہو اور نا کتخدا معلوم ہوتی ہو اگر اسکی طبیعت آئی ہوتی تو
کیونکر ظاہر کرسکتی تھی کوئی بھیجا تو ہی نہین مگر سردار تو مرد تھے انکو تو ضرور پسند کرتا تھا اگر کوئی بھی پسند کرتا تو ضرور پانچہزار
روپیہ بھیجکر دیتا معلوم ہوتا ہو کہ اب انکے دلون سے بوے محبت جاتی رہی بالکل دل محبت سے خالی ہوگئے خیر جو کچھ
ضعیف ہین انکی نسبت تو یہ گمان ہوتا ہو کہ انکے دلمین اب کہان سے قوت آئی جو وہ یہ صدمہ اٹھا سکین کہ آج یہ آئی
ہو کل فراق ہو پرسون رنج مفارقت مین مبتلا ہین انکا تو حق بجانب ہو مگر ان جوانون کی تو یہ حالت نہین ہے بلکہ
اُنکے تو قامت زہ مین قوت صدمہ اٹھانے کی ہو مگر معلوم ہوتا ہو کہ کچھ آجکل کے جوانمین ہی مردی کم ہو کہ انکو عورت سے
نفرت ہوگئی ہو ورنہ ایسی عورت آگے اور کوئی عاشق نہو یہ تعجب ہو افسوس مفت پانچہزار روپیہ گیا اگر مین جانتا
تو اور کسی کے ہاتھ فروخت کرلیتا کسی تاجر کو دیتا وہ بخوشی لیتا اور کسی سلطنت مین جاکر فروخت کرتا اتنا مشکل ہوا
کیونکہ وہ تو مطیع اسلام ہوئی ہو اُسکا فروخت کرنا حرام ہو اگر حرام نہوتا تو مین اب بھی یہی حرکت کرتا خواجہ بیٹھے ہوئے
یہ خیال کر رہے تھے کہ چوبدار گرگین کا پہونچا اُسنے پیام گرگین کا بیان کیا خواجہ اسوقت رنج مین بیٹھے تھے برہم ہوکر
بولے کہ مجکو فرصت نہین ہو کہ مین تو ان مین اسکی ہوگیا کہ اسوقت فلان سردار نے طلب کیا ہو اسوقت فلان نے بلایا
ہو لشکر مین سیکڑون سردار ہین کہانتک ہر ایک کی خاطر داری کرون نہ کچھ کہین لینا نہ بھلنا خیر یہی امر ہو کہ کبھی کبھی کچھ بھیجا کرے
تو کچھ دل بھی لگے ہم خود دوڑ کر جائین ہمیشہ سنکو یہ خیال ہو کہ خواجہ سے مفت کام لو ان سبکی عادت ولو جان فی لغو لیے ہے
کام کرکے خراب کردی ہے یہی عادت ہو کوئی ضرورت ہوگی یا تو نہین بلایا ہوگا بس یہ خیال کرلیا اور تصور کرلیا کہ خواجہ کو بلایا تھا
تو کچھ خواجہ کو بھیجدیا ہوتا کہ خواجہ خوش ہوجاتے ارے ملنا ہوتا تو مین خود ہر ایک کے پاس دن بھلا ایک رہ ہوا کرتا ہو
مصرعہ کہ مزدور خوشدل کند کار بیش ۔ مجکو تو کسی سے ایک فرمہ نہین ملا ہو سیکڑون مرتبہ کام لیلیا وعدہ کیا کہ ہم دینگے جب
کام نکل گیا پھر آنکھ بھی نہ ملائی یہ بھی نہ خیال کیا کہ ہمنے خواجہ سے کام لیا تھا اور وعدہ کیا تھا اُسکو ایفا نہین کیا ہو پھر بھی
ضرورت ہوگی اسوقت مشکل ہوگی مگر اسکا کون خیال کرتا ہو مین اسوقت نہین جاؤنگا چوبدار نے یہ سنکے عرض کیا کہ مین جاکر
کہے دیتا ہون کہ آپکو فرصت نہین ہو کہ وہ آئین حیز صت ہوگی تو تشریف لیجائینگے یہ سنکر چوبدار نے قصد کیا کہ جاؤن کہ گرگین

خیال آیا کہ معلوم کرگین نے کیون طلب کیا ہی شاید کوئی ضرورت ہو ایک دو کوڑی کا نفع ہو جاے گوان لوگون سے یا سیہ نہین ہی کہ کچھ حاصل ہو گر شاید کچھ مقدر یاری دے کہا کہ اے چوہدار ترے ساتھ کیلے ہین کہ کوئی اور بھی ہی اُسنے کہا کہ جی اکیلے ہین خواجہ نے کہا کہ تم ٹھہرو مین چلتا ہون یہ کہکر آنکھ گھڑے ہوے اُس چوہدار کے ہمراہ کرگین کے خیمہ مین آئے کرگین کو دیکھا کہ مسند پر اکیلا بیٹھا ہی اُسنے جیسے خواجہ کو دیکھا مسند سے اٹھکر تھوڑی دور سے لینے کو آیا اور استقبال کرکے لیگیا بڑی عزت سے مسند پر بٹھایا پان الائچی حاضر کیے بڑی خاطر سے پیش آیا وہ چوہدار خواجہ کو پہونچا کر چلا گیا جب بالکل تنہائی ہوئی خواجہ نے کہا کہ کیون آپنے طلب کیا فرمائیے گو مین اسوقت بڑی ضرورت مین تھا اور یہان آنے سے میرا نقصان بھی ہوا مگر مین نے یہ خیال کیا کہ نہ معلوم کیا ضرورت ہی جو آپنے طلب کیا ہی مین تو آپ سبکا خادم ہون کسیکے کام سے سرتابی نہین کرتا ہون اور آپ لوگ بھی میری قدر کرتے ہین میرے نام اٹھاتے ہین جو مین کہتا ہون اُسپر عمل کرتے ہین آپ اپنا مطلب فرمائین کرگین نے کہا کہ ہم خود آپکے خادم و غلام ہین آپکے اور آپکے جد امجد و آپکے والد کے ہمپر بڑے بڑے احسان ہین ہمارے بزرگ آپ لوگون کے احسانون سے سرتابی نہین کر سکتے تھے ہمیشہ بار احسان سے سبکدوش نہوئے یہ سب آپکی بندہ پروری و نوازش ہی کہ آپ ایسا تصور فرماتے ہین ورنہ ہماری کیا حقیقت ہی یہ سب ذلیل خوار ہون خواجہ نے کہا کہ آپ ہم سبکے مربی ہین آپکی خدمت کرنا ہمارا افتخار ہی پھر خواجہ نے اپنے خیمے مین وہ تقریر کی تھی یا بیان اگر ایسے نرم ہوگئے کہ جسکی حد نہین یہ کہکر کہا کہ بس اب آپ اپنا مطلب بیان کرین کرگین نے کہا کہ مین اپنا مطلب بیان کرونگا پہلے آپ یہ نذر قبول فرمائین یہ کہکر ایک یاقوت کا خواجہ کے روبرو پیش کیا خواجہ نے کہا کہ اسکی کیا ضرورت ہی پہلے مطلب تو فرمائیے گو دیکھکر منہ مین پانی بھر آیا اور خسرو کے بیانوں کی ایک مرتبہ سے زیادہ نہین کہی کہ شاید اپکی کہون یہ کہلے تو بڑا غضب ہوا کہی ہوئی چیز ہاتھ سے جاے جب یہ خواجہ نے کہا کہ اسکی کیا ضرورت ہی مطلب بیان کرو اُسنے کہا کہ یہ تو آپ لین ہین اور بھی نذر کرونگا گو یہ کوئی اصلیت نہین رکھتا ہی اس سے زیادہ اور بیش قیمت آپکے پاس ہونگے جہان وہ ہین وہان یہ بھی ایک سنگ پارہ رہیگا خواجہ نے کہا کہ میرے پاس کچھ نہین ہی جو کچھ تھا ہی قرضہ مین چلا جاتا ہی مین یہ قرضہ لیکر بہت پریشان ہوا جتنے داد اور باد کے قرضدار ہین وہ صاحب میری جان کھاتے ہین کہ انکا قرضہ ادا کرو کیونکہ تم آکے مرتبہ پر ہو مین انکار نہین کر سکتا ہون نہ دیتا ہون کیا کرون اگر نہ دون مین تو بیایمان ہوتا مولنا گو مین یہ جانتا تو کبھی یہ مرتبہ نہ لیتا میری تو جان مصیبت مین پڑگئی خیر جو کچھ گذری وہ اچھا ہی مین ایک اُسکا بندہ ہون ہر شکل برداشت کرونگا بھائی دینے سے تو گیا اور اپنے گھر سے دینا پڑا وہ لوگ ایسے فضول خرچ تھے کہ ایک حبہ نہ چھوڑ گئے خود تو کعبہ مین جا کر بیٹھ رہے مصیبت جسپر پڑی آپ نہ چین سے سیر کرتے ہین اگر ایسے ہی لوگ مجکو عاجز کرینگے تو مین خود اس مرتبہ کو چھوڑ کر خانہ کعبہ چلا جاونگا مین بارہا ایسی نوکری اور سرداری سے اول تو ہزار دشمن ہون جو کچھ لے بھی تو یون برباد ہو اور دون کے بدلے دینا پڑے آپ خانہ کرکے مرین یہ تو بیسے ننگا مرنے تو ہم مرے پیشل ہوئی کہ مرغی اپنی جان سے گئی کھانے والون نے سواد نہ پایا بس اس سے بہتر ہی کہ مین مرکالا کرکے کسی طرف نکل جاؤن کرگین نے کہا کہ خواجہ یہ نوبت لشکر کی تمہارے سبب سے ہوی ورنہ یہ لشکر مین کہان تھی خواجہ نے کہا کہ خیر یہ سب تو ہمین ہین کیا چیز ہون بس یہ کہکر وہ یاقوت کا لیکر لیلیا اور کہا کہ مطلب بیان کرو کرگین نے اپنا عاشق ہونا غزالان پر بیان کیا اور کہا کہ اگر آپ کوشش کرینگے تو یہ امر سرانجام پائیگا آپکی بڑی عنایت ہوگی خواجہ نے یہ سنکے کہا کہ اے کرگین یہ کتنی بری بات ہی تمنے اتنے سے امر کے لیے مجکو تکلیف دی بذریعہ رقعہ کے مجکو خبر کی ہوتی بسنکے کرگین نے کہا کہ اے خواجہ آپ کی پروریش ہوگی خواجہ نے کہا کہ مین اُسکا مالک ہون اگر وہ قبول کریگی تو تمکو خبر کرونگا پانچہزار روپے مجکو دو جو کہ مین نے کہا تھا کہ جو کوئی اسکی خواستگاری کرے وہ پانچ ہزار روپے دے بس روپے میرے ہوے کرو کرگین نے اُسی وقت روپیہ منگا کر خواجہ کو دیا خواجہ نے قبول کیا اور کہا کہ مین راضی کرونگا اُس سے رخصت ہو کر اپنے خیمے کے چلے کرگین کو اطمینان ہوا اب یہ اطمینان سے بیٹھا اور کچھ صبر ہوا خواجہ اپنے خیمے مین آکر فکر کرنے لگے انکو تو فکر مین رکھا ہی اُدھر سہراب جو غزالان کیلیے اپنے خیمے مین آیا اور جو جو حالات اُسکو دریافت

کرتا تھے دریافت کیے کہ اتنے عرصہ مین ایک چوبدار تلاش کرتا ہوا خیمے مین سہراب کے آیا اور کہا کہ ملکہ غزالان یہان تشریف رکھتی ہین کیونکہ یہ قاعدہ ہی کہ جو کوئی شریک لشکر اسلام ہوتا ہی اسکے واسطے خیمہ وغیرہ سرکار شاہی سے عنایت ہوتا ہی اور چند ملازم بھی مقرر ہوتے ہین یہ وہ ہی چوبدار تھا جو کہ تلاش کرتا پھرتا تھا پہلے بارگاہ مین گیا جب نہ پایا تو سرداروں کے خیمے مین گیا یہانتک کہ اُس خیمہ مین گیا جہان سہراب و غزالان بیٹھے ہوئے تھے اور باتین کر رہے تھے کہ چوبدار نے جو دریافت کیا سہراب نے کہا کہ ملکہ یہان تشریف رکھتی ہین اُسنے آکر عرض کیا کہ آپ اپنے خیمے مین تشریف لیچلیے سب سامان درست ہی غزالان نے کہا کہ یہ خیمہ نہ بارگاہ میرا خیمہ کہان سے آیا اُس چوبدار نے عرض کیا کہ ہمکو حکم ہوا ہی کہ تم ملازم ہو ملکہ غزالان کے اور یہ خیمہ ملکہ کا ہی سہراب نے ملکہ سے کہا کہ اے ملکہ یہانکا طریقہ ہی کہ جو کوئی شریک ہوتا ہی اور اُسکے پاس سامان نہین ہوتا ہی تو سرکار شاہی سے اُسکے لیے بندوبست کیا جاتا ہی چنانچہ اسی طور سے میرے لیے بھی ہوا تھا غزالان یہ سنکے اپنے دل مین کہنے لگی کہ فی الحقیقت یہ لوگ بڑے قدردان ہین یہ تصور کرکے سہراب سے کہا کہ اب مین جاتی ہون اپنے خیمہ مین پھر ملاقات ہوگی اور رخصت ہوکر غزالان اپنے خیمے مین جو کہ اُسکے واسطے لشکر اسلام سے مقرر ہوا تھا اُس چوبدار کے ہمراہ آئی یہان آکر کل سامان درست پایا مسند پر آکر بیٹھی کہ ایک مرتبہ گرگین کا خیال آیا اور اُسکی محبت نے جوش مارا چونکہ فرصت تو ہو چکی تھی اب جو تنہائی ہوئی تو تصور یار مہیا اُسکی یاد آئی اور سامنے صورت گرگین کی پھرنے لگی دل سے کہا کہ اے دل یہ کیا امر ہی کہ اسقدر بیقرار ہوتا ہی اور یون اپنے کو بیتاب کرتا ہی ارے کمبخت یہ کیا غضب ہی کہ پرائی بارگاہ مین تو ایک پر آگیا جس سے مین واقف نہ تھی ارے نادان اُس سے تو کوئی صورت وصل کی ممکن نہین ہی کیا تدبیر کرون کس بلا مین مبتلا ہوئی ہون جو جو دل کو سمجھاتی ہی وہ وہ اور بیتاب ہوتا ہی کسی پہلو اُسکو قرار نہین آتا ہی یہ تو کسے سمجھاتی ہی وہ یہ کہتا ہی کہ جس طور سے ہو وصل کی صورت نکالو غزالان اس فکر و تشویش مین ہی کہ ادھر خواجہ کو خیال آیا کہ چلکر غزالان کا کچھ مزاج لو کہ اسکی کیا صورت ہی وہ کس حال مین ہی یہ سوچ کے خواجہ اپنے خیمہ سے باہر آئے اور یہ دریافت کیا کہ غزالان کے واسطے کونسا خیمہ مقرر ہوا ہی چونکہ اہل لشکر کو معلوم تھا اور خواجہ کی سامے سے خیمے وغیرہ برپا ہوتے ہین مگر اسوقت متفکر ہین کہ کسی امر کا خیال نہین ہی کہ فلان مقام پر خیمہ کا مین نے خود حکم دیا ہی اب جو دریافت کیا تو معلوم ہوا اب خیمہ غزالان کی طرف چلے اور قریب خیمہ پہونچکر درکان لگا کر سننے لگے کہ سنو تو کہ غزالان کس فکر و تردد مین ہی کہ آپنے غزالان کو کچھ شعر پڑھتے ہوئے سنا اب آپ پردہ اُٹھا کر اندر خیمے کے آئے غزالان کو دیکھا کہ مسند پر اکیلی بیٹھی ہوئی تھی غزالان خواجہ کو دیکھکر ڈر گئی اور اُٹھ کھڑی ہوئی اور چند قدم استقبال کرکے مسند پر لائی بڑی عزت اور توقیر سے خواجہ کو مسند پر بٹھایا جب خواجہ بیٹھ چکے تو غزالان نے عرض کیا کہ آپ نے کیون تکلیف فرمائی مین تو آپ کی خادمہ ہون کوئی سامان میرے پاس نہین ہی جو مین آپ کی خاطر کر سکون بے سروسامان ہون مین تو ایک حالت مسافرت مین ہون آپنے تشریف لاکر مجکو شرمندہ کیا ایسی شیرین زبان تھی کہ شہر سمندریہ مین لوگ اسکے کلام کے مشتاق ہوکر آتے تھے اور پہرون سنا کرتے تھے خواجہ بھی خوش بیانی سنکے بہت خوش ہوئے اور کہا کہ ملکہ تم بہت خوش بیان ہو غزالان نے عرض کیا کہ آپ کی عنایت ہی مین تو ایک ادنے کنیز ہون خواجہ نے کہا کہ تم ہماری مالک ہو غزالان نے کہا کہ اے خواجہ مین یہ حیران ہون کہ آپ کیون اسوقت تکلیف فرما کے آئے ہین اس کنیز کو سرفراز کیا ہی خواجہ نے کہا کہ مین ایک ضرورت سے آیا ہون وہ ضرورت یہ ہی کہ میرا ایک کام تمسے متعلق ہی وہ کام یہ ہی کہ مین نے سنا ہی کہ تمھاری شادی نہین ہوئی ہی بس میری یہ مرضی ہی کہ تم اپنے راز دل سے آگاہ کرو کیونکہ مین بھی سن رہا تھا کہ تم کچھ شعر عاشقانہ پڑھ رہی تھین

اور تمھارے چہرہ سے آثار عشق ظاہر ہین اور یہ بھی مین نے دیکھا تھا کہ جب تم دربار مین بیٹھی ہو مین تمھین تو ایک سردار
کی طرف کہ نام اسکا گرگین ہی اسکی طرف دیکھکر آہ سرد دل پر درد سے بھرتی تھین مگر مین نے کسی سے عشق نہین کیا ہی مگر بت
سے عاشقون کو دیکھا ہی یہ عشق وہ بلا ہی کہ کسی طور سے پوشیدہ نہین ہو سکتا ہی چونکہ تم نئی وارد ہو لہذا مین نے خیال
کیا کہ تمھارے درد کا شریک حال ہونا زیبا ہی اور تمسے دریافت کرنا لائق ہی کہ اگر تم عشق مین مبتلا ہو تو تمھارے مرض
کی دوا کیجاے غزالان یہ امر سنکے خاموش ہو رہی اور سر جھکا کر کہا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہین مین کیا جانون یہ عشق کسے
کہتے ہین اور محبت کس چیز کا نام ہی مین تو ایک آزاد طبیعت کی عورت ہون خواجہ نے کہا کہ مین نہ مانونگا تم ضرور یہ عشق
ہو کیون پوشیدہ کرتی ہو مین اسکی تدبیر کرونگا خواجہ نے اسقدر اسکو پریشان کیا کہ وہ آخر قبول کر بی ان کہ میری
طبیعت کا میلان اسطرف ہی خواجہ نے کہا کہ اے غزالان اگر کچھ دینے کو کہو تو مین اس امر کو طے کردون غزالان نے کہا
کہ میرے پاس کیا ہی جو مین اونکی خود موجود ہون خواجہ نے کہا کہ یہ بالا مرواریدکا ہی یہ کوئی رقم نہین ہی یہی دو دیکھو تو مین
کیونکر اس امر کو طے کیے دیتا ہون غزالان نے وہ بالا اتار کر نذر کیا خواجہ نے زنبیل مین رکھی اسکے بعد کہا کہ اے ملکہ
مبارک ہو کہ وہ سردار خود تمپر فریفتہ ہی اور تمھارے عشق مین مبتلا ہی تمپر جان دیتا ہی اسنے مجھکو بھیجا تھا کل اس
نقریب کو صاحبقران سے عرض کرکے تمھارا اسکا عقد کرا دونگا یہ کہکر خواجہ غزالان سے رخصت ہوکر اپنے خیمہ مین آکر بیٹھے اور
اور اپنے خیمہ مین آکر بیٹھے چونکہ رات ہو گئی تھی اب غزالان یہ فکر کرنے لگی کہ کیا تدبیر کرون کہ جو یہ ہر روز آیا کرے
کہ یہ صاحبقران کے گھ مین تشریف لیگئے تھے اب اسکی نیت مین فساد آیا یہ اپنے خیمہ سے یہ ایک تدبیر سوچکر نکلی اور سب
اہل لشکر سے اپنے کو پوشیدہ کرکے طرف شہر نقنیہ کے روانہ ہوئی اسنے یہ تدبیر سوچی کہ مین یقین کے پاس جاکر اس سے
دریافت کرون کہ یہ کیا امر ہی اگر وہ اسکو بیان کرے تو خیر ورنہ مین اسوقت اپنے سحر سے ان سبکو قتل کرون کیونکہ یہ لوگ
خاتل تو ہو گئے گو کہ وہ صدق دل سے مسلمان ہوئی تھی مگر شیطان نے اغوا کیا کہ یہ خیال دل مین پیدا ہوا کہ اسنے
خیال کیا کہ اگر در اصل صاحبقران آگ سے زندہ نکل آئے ہین تو مین ضرور اسی طریقہ پر جو کہ مین نے اختیار کیا
ہر رہونگی اگر یہ امر دروغ ہی تو مین ان سبکو حالت غفلت مین قتل کرونگی اور اپنے معشوق کو لیکر اپنے مقام پر چلی جاونگی
گو وہ مسلمان ہو مین اسکو اپنے طریقہ پر لے آونگی یہ خیال اور تصور کرکے یہ طرف شہر نقنیہ کے روانہ ہوئی مگر سحر سے
اپنے اپنے کو پوشیدہ کیا کسیکو نہ نظر آئی شہر مین پہونچی کہ دیکھا کہ تمام شہر کی دوکانین بند ہین ایک دو آدمی راستہ
چل رہے ہین پہرہ چوکی پھر رہا ہی کوتوال روند لیے ہوے مگھوم رہا ہے صداے حاضر باش و ناظر باش کی
بلند ہو رہی ہی یہ سنکے نگاہون سے اپنے کو پوشیدہ کیے ہوئے محل شاہی کے قریب پہونچی پرواز پیدا کرکے
بالاے بام محل آئی یہ دریافت کیا کہ کس مقام پر یقین ہی جب معلوم ہو گیا اسنے محل مین جانا مناسب نہ دیکھا کیونکہ
کچھ لوگ جاگتے اور کچھ سو رہے تھے پہرہ چوکی خوب تھا پس آسنے ایک سحر کیا یکایک ہوا سے سرد چلی جو عورتین
پرکنین جشنین پہرے پر تھین وہ ہوا کھاکر سو گئین اسنے پنجہ اٹھاکر سحر سے اسی مقام پر سے پھینکا اور کہا کہ
اے پنجہ تو یقین کو اٹھالا وہ پنجہ اسپر پہونچا جہان یقین تھا یقین کی کمر مین پڑا اور اسکو اٹھاکر بالاے آسمان
لیگیا جہان یقین کی جو آنکھ کھلی تو یہ دیکھا کہ مین بالاے ہوا چلا جاتا ہون بس یہ خوف ہوا کہ یہ کیا امر ہی یہ تو نیا
واقعہ ہی بس یہ خیال کرکے آنکھ بند کرلی اور غزالان نے بعد روانہ کرنے پنجہ کے سحر سے ایک سند طیار
کی تھی اسکو فرش پر بچھاکر اور کل سامان مہیا کیا کہ وہ پنجہ یقین کو لیکر پہونچا چونکہ اسکی آنکھ تو کھل چکی تھی اور
کوئی زیادہ بلندی پر جانا نہ تھا کہ یہ مشوش ہو جاتا مگر صرف خوف سے آنکھین بند کیے ہوے تھا جب پنجہ نے
لاکر سامنے غزالان کے رکھا اور اسکو ثابت ہوا کہ کسی مقام پر پہونچا پس اسنے آنکھ کھولی تو دیکھا کہ مین
ایک مقام پر لیٹا ہون اور سامنے ایک عورت بہت حسین و خوبصورت بیٹھی ہی چونکہ یہ حال رہا تھا یہ دیکھکر

اٹھ بیٹھا اور حیران ہوکر چارون طرف دیکھنے لگا اب جو اُسنے بغور دیکھا تو ثابت ہوا کہ میرے محل کا کوٹھا نہین ہی اجنبو
یہ حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی مگر اپنے حواس درست کرکے اُس عورت یعنے غزالان سے کہا کہ ای عورت تو کون ہی اور
تیرے محل کا کوٹھا نہین ہی مین تو اپنی مسہری پر سو رہا تھا یہان کیونکر آیا یہ کیا امر ہی غزالان نے کہا کہ ای
یقین مین غزالان جادوہون اور دختر ہون افتاب جادو کی جو کہ سپہ سالار سمندر جادو کا تھا اور ہاتھ سے
عیاران لشکر اسلام کے کنارے دریاے سبز رنگ کے قتل ہوا جسکو سمندر جادو حاکم شہر سمندر نے تمہارے
کو روانہ کیا تھا چونکہ راہ مین میرے پدر پر افتاد پڑی یہ کہکر جو کہ واقعہ گذرا تھا اور جو عیادی ہوئی تھی بیان
کی اور کہا کہ مین لشکر مین آئی مگر سے مسلمان ہوئی مین نے یہ خبر لشکر مین سنی کہ تمنے شرط کی تھی کہ اگر حضرت
آگ مین تشریف لیجائین اور زندہ نکلین تو مین اُنکا دین قبول کرونگا چنانچہ تمنے بھی اُنکا مذہب قبول کیا مین نے
سنا ہی اور وہ آگ مین گئے اور زندہ نکلے یہ امر صحیح ہی یا غلط کیونکہ مجکو تو درست نہین معلوم ہوتا ہی تمنے بھی میرے
مثل مگر سے اسلام قبول کیا اور اس امر کی امیدوار تھے کہ کوئی موقع ملے تو مین اپنا حربہ کردن جیسے کہ مین نے مگر
سے قبول کرکے اور موقع پاکر تمھارے پاس آئی مین نے خیال کیا کہ یقین سے دریافت کرون اگر وہ اس امر کا
اقرار کرین تو تیغ لیکر یکبارگی گردن مارلونگی یہ سنکے یقین نے کہا کہ ای ملکہ مین یہ تو بتاؤ کہ مین یہان کیونکر آیا اُسنے کہا کہ جب
مین نے خیال کیا تو لشکر سے چلی شہر مین آئی اور قریب محل پہونچی اور بالاے قصر آئی تو قصر مین جاگ پائی مین نے
پہلے سحر سے سبکو بیہوش کردیا اُسکے بعد پنجہ بھیکے تمکو اٹھا منگایا اسطرح تم یہان پہونچے ہو لہذا مین تمسے کہتی ہون
کہ جو امر اصل ہو وہ بیان کرو اور جو مدنظر ہی وہ کہو یقین نے یہ سنکے کہا کہ ای ملکہ غزالان اگر سچ سچ پوچھتی ہو تو مین نے
ضرور یہ شرط کی تھی اور صاحبقران نے میری شرط قبول کی جبکہ میرا لشکر تمام گرفتار ہوگیا اور مین بھی اسیر ہوا تو مین نے
یہ شرط کی تھی اُسکو اُنھون نے قبول کیا مجکو رہا کردیا اور کل سردارونکو کچھ سردار گرفتار رہے یہان تک کہ دن مقرر
ہوا المختصر کہ صاحبقران آگ مین تشریف لیگئے واقعی ان لوگونکا مذہب بہت حق ہی اور صاحب بھی اُنکا برحق ہی مثل
ہمارے خدا دکن کے نہین ہین گو مین خود پرست ہون مگر یہ مذہب ایسا ہی کہ اسکے روبرو سب مذہب گرد ہین یہ لوگ
بڑے مذہب کے پورے ہین جب مین نے یہ دیکھا تو مین نے بھی یہ خیال کیا کہ یہ مذہب ضرور سچا ہی اور قبول کرلیا مین
نے بڑی بڑی کرامتین پائین اور اس مذہب کو خلط اور مذہب اسلام کو بیجا پایا مین صدقہ ہوا ہون اور میرا تمام شہر اور میرا لشکر اور میرے سب عزیز مسلمان ہوے ہین اور جو سردار سمندر یہ سے مدد کو
آئے تھے وہ بھی مسلمان ہوئے ہین مگر ان کبھی ہزار آدمی جو کہ مگر سے مسلمان ہوئے تھے اُس لشکر تھے رات کو فرار کرگئے
ہین وہ جاکر خبر دینگے تو سمندر میرا کیا کریگا ای ملکہ میرے نزدیک یہ امر ضرور ہی کہ تم بھی ضرور مذہب اسلام کو قبول کرو کیونکہ
تم بھی اس مذہب کی برکت اور بزرگی دیکھ چکی ہو کہ کسقدر یہ مذہب پختہ اور برحق ہی اسکی بزرگی بیان نہین ہوسکتی ہی
غزالان نے کہا کہ ای یقین مجکو تو سحر کا کارخانہ معلوم ہوتا ہی مین خیال کرتی ہون جو کہ صاحبقران مشہور ہی وہ بہت بڑا
ساحر ہی اُسنے سحر سے اُس آگ کو گل کردیا ہوگا اُسکے مقام پر گلزار سحر تیار کیا ہوگا یقین نے کہا کہ یہ امر نہین ہی بلکہ
میرے ایک سردار نے بھی اعتراض کیا تھا اُسکا انجام یہ ہوا اُسکو صاحبقران اپنے ہمراہ لیگئے سحر کو بالکل دخل
نہین ہی یہ سنکے غزالان نے کہا کہ معلوم ہوا کہ یہ امر بہت درست ہی اور جو کچھ سنا گیا ہی ٹھیک ہی مین نے بھی مذہب
اسلام قبول کیا چونکہ قبول تو کرچکی تھی صرف وسوسہ شیطانی تھا کہ یہ اس مین مبتلا ہوگئی تھی بس اُسنے اسی وقت
لاحول پڑھی اور یقین کو اُسکے مقام پر بذریعہ اسی پنجہ کے پہنچادیا اور خود اسی طور سے سبکی نظرون سے پوشیدہ
ہوئی شہر سے نکل کر لشکر مین آئی اور اپنے خیمے مین آکر سو رہی چونکہ اسکو اسی تدارک مین دو پہر رات کے قریب گذر گئی تھی

آتے ہی سوری بہانتگ وہ رات تمام ہوئی یہان بادشاہ نے براہ ہو کر دربار فرمایا صاحبقران تشریف لائے محل سرا میں حاضر دربار ہوئے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے سہراب جادو بھی آکر بیٹھا الدھر خواجہ نے آکر ایک رقعہ صاحبقران کے ہاتھ مین دیا اُسکا مضمون یہ تھا کہ گرگین غزالان پر عاشق ہوئے ہین اور وہ بھی اُنکی طرف کسیقدر مائل ہوئی ہے لہذا ہمنے امیدوار ہون کہ اِن دونکا عقد کرا دیا جاے یہ کار ثواب ہے یہ رقعہ صاحبقران پڑھکر مسکرائے اور بادشاہ کو دیا بادشاہ نے بھی رقعہ پڑھا اور صاحبقران نے خواجہ سے مسکراکر کہا کہ کچھ تمکو بھی ضرور ملا ہوگا جو تم کوشش کر رہے ہو اُسنے گرگین سے پانچہزار تنکے ہونگے اُسکے بعد اور کچھ چونکا کر کے لیا ہوگا کچھ غزالان سے لیا ہوگا خواجہ نے کہا کہ ای صاحبقران مجکو کچھ نہین ملا صرف بسبب کار نیک کے ثواب ہوگا اسواسطے کوشش کرتا ہون ورنہ مجکو کیا ضرورت تھی یہ صرف اُنکا گمان ہے صاحبقران نے فرمایا کہ مین نہ مانونگا چاہے تم انکار کرو یہ ممکن ہی نہین کہ تمکو نہ ملا ہو تم اور بدون لیے کوشش کرو خواجہ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ بہت ٹھیک ہے جی ہان ہمکو پانچہزار دینار روپیہ ملے تو آپکے کرگا کیا صرف ہوا کوئی اُسکے خزانہ سے ملے بس جہان کوئی کام مین نے کیا اس عرب زادے نے کہنا شروع کیا کہ روپیہ ملا روپیہ ملا صاحبقران یہ سنکے فرمانے لگے کہ تم اسقدر برہم کیون ہوتے ہو اگر ملا بھی تو مین تمسے لونگا نہ لونگا تمکو اور خوش ہونگا خواجہ نے کہا کہ جی ہان آپ ایسے ہی تو خوش ہونے والے ہین ابھی تو رشک سے جل جائینگا نہین ملا ہے تو یہ حسد ہے کہ ملا ہے اگر ملتا اور معلوم ہوتا تو نہ معلوم کیا حال ہوتا صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوا کہ مین جلتا ہون اس سبب سے تم مجھسے پوشیدہ کرتے ہو خیر معلوم ہو جائیگا یہ کہکر فرمایا کہ ای خواجہ مین نے جو جشن کیا ہے اسی جشن مین مین ان دونونکا عقد بھی کر دونگا کیونکہ یہ موقع بہت اچھا ہے یہ سنکے خواجہ نے طرف گرگین کے دیکھکر کہا کہ لو مبارک ہو تمھارا کام ہو گیا یہان غزالان یہ سنکر ہو کر اپنے خیمہ سے اُسوقت دربار مین آئی جبکہ یہ گفتگو ہو چکی تھی اور یہ راے قرار پا چکی تھی ادھر یقین بھی صبح کو بیدار ہوا اور دربار مین آیا سردارونکو ہمراہ لیکر طرف بارگاہ صاحبقران کے چلکے داخل بارگاہ ہوا بادشاہ و صاحبقران کو مجرا کیا اور تواعد شاہی بجا لاکر کرسی پر بیٹھگیا تمام اُسکے سردار خلاف قدر مراتب بیٹھے چونکہ صاحبقران نے دو دن مقرر کیا تھا کہ آج سے سامان جشن کیا جاے حکم دے چکے تھے بس سامان جشن ہو چکا تھا ہرکارون نے آکر عرض کیا کہ سامان جشن سب تیار ہے محفل نشاط ترتیب دے چکے ہین آج شام سے جشن شروع ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا یہانتک کہ دربار برخاست ہو براے یقین سرداران یقین خیمہ برپا کیے گئے یقین اُن خیمون مین گیا اور ہر ایک اپنے اپنے مقام پر گئے غزالان اپنے خیمہ مین تھی کہ صاحبقران نے اپنے مقام پر جو بیٹھکر غزالان کو طلب کیا چوبدار نے آکر غزالان سے کہا کہ صاحبقران نے طلب فرمایا ہے غزالان اُسی وقت طرف خیمہ صاحبقران کے چلی ادھر صاحبقران نے چند عورتین اہل لشکر کی ناموس سے طلب کین اور اُنسے کہا کہ مین نے غزالان کو طلب کیا ہے اُسکا مزاج ایسا ویسا ہے اگر گرگین کے عقد کرنے پر خواجہ نے صرف مجکو دھوکا دیا ہے یہ سمجھا کے اُن عورتون کو صاحبقران نے حکم دیا کہ تمھری رہو کہ غزالان آتی ہوگی مین نے اُسکو طلب کیا ہے کہ غزالان آکر پہونچی صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نے فرمایا کہ اس کمرے مین جاؤ وہان جو وہ پہونچی تو دیکھا کہ چند عورتین بیٹھی ہوئی ہین اُسنے اُنکو سلام کیا اُنھون نے جواب سلام دیا باہم گلے ملین خوب تپاک برتا کیونکہ اُنکا قاعدہ ہے کہ یہ لوگ ایک آن مین تپاک بڑھاتے ہین اور ایک آن مین بھول جاتے ہین کوئی بات نہین ہے جب خوب میل ہو گیا اُسوقت جو کچھ اُنکو صاحبقران نے تعلیم کیا تھا غزالان سے دریافت کیا پہلے تو اُسنے سر جھکا لیا شرم سے جب اُنھون نے بہت پریشان کیا تو کہا کہ صاحبقران کو اختیار ہے دوسرے خواجہ صاحب کے حکم کرنے سے کوئی عذر نہین ہے اس طور سے کہا کہ ثابت ہو گیا کہ وہ تندرست ہے یہ سنکے وہ عورتین اور باتین کرنے لگین کہ غزالان تم اُنسے کیسا کہ مین باہر جاتی ہون یہ تو معلوم ہو کہ صاحبقران نے کیون طلب فرمایا ہے یہکر اُسے لیکر باہر آئی یہان جو پہونچی تو معلوم ہوا کہ صاحبقران آرام فرما رہے ہین اُسنے خیال کیا کہ اسی امر کے لیے طلب فرمایا تھا خیمہ مین آئی اور خلوت

ہوکر بیٹھ رہی کہ دن تمام ہوا رات آئی تمام لشکر مین روشنی ہوئی اہل لشکر کو دیوان نئی تقسیم ہوئین ہر مقام پر چراغان
روشن تھے بازارین آراستہ آئینہ بندی کی ہوئی دو طرف روشنی کی جبیان لگین ہوئین ہر سراے خیمہ مین ایسی روشنی
تھی کہ وہ رات مقابلہ کرتی تھی شب قدر سے اس جشن کی خوشی مین فراش فلک نے بھی فرش نورانی از سپہر تا زمین کیا تھا
یعنی تمام عالم چاندنی سے نورانی ہو رہا تھا چاندنی پھیلی ہوئی تھی ایک تو شب ماہ کی روشنی دوسرے لشکر مین اسقدر
روشنی کی تھی کہ کسکی حد نہین اگر کوہ و دشت زار بھی اس روشنی مین چلے تو راہ نہ گم کرے ستارے فلک کے نہ تھے بلکہ فرشتگان فلک سے
روزن کیے تھے برلے تماشا جشن اور آنکھ لگائے دیکھ رہے تھے بارگاہ جو کہ خاص مقام محفل نشاط کے لیے مقرر کیا گیا
تھا اسکی کیا حالت عرض ہو کہ دو مقامہ تو بہتر از بارگاہ جمشید تھا اگر اسکی تعریف کیجاے تو ایک دفتر ہو جلد لہذا
بسبب طول کے موقوف کیا یہانتک کہ صاحبقران بادشاہ و یقین مع کل سرداران لشکر خوب سیر کرتے ہوئے
اس بارگاہ مین پہونچے بارگاہ کو خوب آراستہ پایا بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہوئے صاحبقران برابر تخت کے جو محفل
مرصع کار آراستہ تھا اسپر رونق افروز ہوئے اور یہ دلفریب سے بیٹھے یقین کہ کرسی برابر تخت کے زمرکا بادشاہ
مین مرحمت ہوئی سب سردار یقین کے منہ تکتے تھے کہ ملک غزالان بھی اگر شریک جشن ہوئی راوی نے بیان کیا
ہو کہ پہلے انشبازی بہت عمدہ اور نفیس جو کہ تیار ہو کر آئی تھی اسکے چھوڑنے کا حکم ہوا وہ چھوڑی گئی اسکے بعد دسترخوان
آراستہ کیا گیا سبنے کھانا نوش فرمایا اسکے بعد پھر محفل مین آکر بیٹھے اب اچھی طرح سے محفل آراستہ ہوئی صاحبقران نے
داروغہ میخانہ سے فرمایا کہ ساقی وغیرہ حاضر کیے جائین فوراً ساقی حاضر ہوے چونکہ بیان شراب کا دستور نہین تھا عرق لطیف
شراب کے تیار کیا جاتا ہو کہ اسکو صاحبقران بادشاہ دیگر سرداران معزز پیتے ہین اسمین بھی کیفیت شراب
ہوتی ہو قلب کو سرور روح کو تازگی ہوتی ہو دماغ معطر ہو جاتا ہو بس اسکا دور ہوا جو کہ شراب کے عادی ہین انکو
شراب نفیس ملی جب سرور ہو چکا کیونکہ اس وقت تک رقص نہین شروع ہوا تھا راوی نے بیان کیا ہو کہ اس زمانہ
تک شراب حرام نہین ہوئی تھی صرف معزز اہل اسلام اپنی طبیعت سے پرہیز کرتے تھے یہ طریقہ صاحبقران نے
جاری فرمائے ہین کہ اسکے حکم سے بزرجمہر نے نسخہ تیار کیا تھا جو کہ شراب کا لطف مینا تھا صاحبقران وہی
شراب جسکو ماء الحم کہتے ہین نوش فرماتے ہین مگر اکثر مقام پر اولاد صاحبقران و سرداران نے شراب کا استعمال
کیا ہو بلکہ راوی نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ خود صاحبقران شغل کرتے تھے جہان پر ماء الحم ممکن نہین ہوتا تھا کیونکہ اگر
لشکر سے نکل گئے ہین اور کسی پری عاشق ہوئے ہین وہان صحبت خراب ہوتی ہو تو نوش فرماتے ہے بھلا اس مقام
پر ماء الحم کہان یہ بھی طریقہ صاحبقران ثانی کا تھا وہی نسخہ تیار کیا جاتا تھا اور اب بھی وہی نسخہ تیار کیا جاتا ہو اس منشا
سے کہ شراب کا بھی رواج ہو پس جب سرور ہوا ارباب نشاط کو حکم ہو طائفہ حاضر ہوا رقص شروع کیا گیا ایک مطربہ جمیلہ
نے محفل مین آکر گت ناچنے کے بعد یہ غزل شروع کی غزل

کہ عالمان فلک بھی جگر سنبھالے ہین	ہماری آنکھون مین کب پرے ہین
نقاب اٹھی جو دیکھا اس ستمگر کو	تمام عاشق ناشاد دل سنبھالے ہین
کہ ہم جفا ہین فلک کی اٹھانیوالے ہین	وہ آئے تھا کے قلب جگر یہ کہتے ہوئے
بہار آئی ہو گلشن مین چھوڑ دو صیاد	قفس مین بلبل ناشاد کے یہ نالے ہین
اسیطرح مرے نالہ نہین کچھ چھالے ہین	مین اپنی بیخودی شوق کیا کہون ہمدم
وہ توڑتے ہوئے دم مجکو دیکھکر بولے	یہ سب ہیچ سب کر دیکھے بھالے ہین
بھرے ہوئے ہین رقیبون کے جتنے تھا آپنے	تو اب ہو گا جو دیکھا دو آخری دیدار
نہال باغ جو پھولون نہین سماتے ہین	بہار دیکھنے شاید وہ آنیوالے ہین

بلند بخت مین اگے یہ پیرے مالے ہین	
یہ دل بہلنے کے سامان ہے نکالے ہین	
ستون جور سے ہرگز نہین ہی خوف و خطر	
یہ تیرے نالہ دل دوز ہین کہ بھالے ہین	
کبھی جو تیرے کف پا کا رنگ تھا اے گل	
جب اسنے ناز سے گردن نہین اٹھالے ہین	
خزان مین ولی یہ پھول کرشک شبنم سے	
کہ دم ہی آنکھون مین اب کے بھی لالے ہین	
جلا جلا کے ہین ہم نے ہین شعلہ مزاج	

سہ عذاب پیئے عاشقان نکلے ہین | یہ حال زار بیضا کی دوغم ہی مسیح | کہ کوئی دم مین تم کو ہو جانیوالے ہین
لگا نہ تیر جفا آہ سین شعلہ مزاج | ہوف کے قلب مین سوزش دروں سے چھائے ہین | یہ غزل جو اس مطربہ نے بصد ادا

خوش گائی تو تمام محفل بیتاب ہو گئی ہر ایک کی یہ حالت ہوئی کہ سکوت کا عالم ہو گیا عاشق مزاجون کی آنکھون سے آنسو گرنے لگے قلب مین سوزش سی ہونے لگی دل بیچین ہو گئے لبون پر صدائے آہ تھی یہ حالت ہوئی تو اسنے غزل کو موقوف کیا کہ محفل کا رنگ بدلا ہر ایک نے انعام دیا طائفہ بدلا سارا تمام رات اسی طور سے صحبت کا رنگ رنگ وقت سحر تک رہی جب صبح ہو گئی لوگون نے اٹھکر وضو کیا نماز سحر کو بجماعت ادا کیا اسکے بعد وظیفہ وغیرہ سے فرصت کر کے پھر محفل مین آکر بیٹھے دن بھر ناچ رنگ رہا جو وقت خاصہ تھا اس وقت خاصہ کھایا وقت نماز پڑھی پھر محفل مین آکر بیٹھے اسی طور سے یہ محفل نشاط سات روز تک برابر رہی ساتوین دن ایک مطربہ نئی جو کہ بنت حسین تھی وارد ہوئی تھی یہ غزل گائی غزل

بلبل سے جب سنے کبھی ہو سیر گلستان | لالہ سیٹھ دل مین ہر اسکے ہوا ہے داغ
دل ساغر نیز خون کے جوش مین ہے پارہ داغ | پہلو سے آرہی ہین صدا مین فدا سے داغ | یہ گل کھلا یا شعلہ مزاجونکے سینہ نے
باقی نہین ہے اب دل سوزان مین کا داغ | آتش فشان پہاڑ کا اسنے اٹھا لیا | دل تمھارے ہجر کے جسنے اٹھائے داغ
گلشن بنا ہے صورت طاؤس کے دکھ | تن بھر مین اسقدر ترے جلوے کے کھائے داغ | سوزدر دلسے خون جلا آلہ بھرا
اس آگ نے کر جا بجا تن مین لگائے داغ | فرقت کی شب مین ٹیس نے دکھائے رفیق | کوئی نہین ہے ایسا گل عناسوے داغ
ہنسکر کہا کہ لالہ سے کچھ تو تشفا نہین | اس گلبدن کے جو دل کے دکھائے داغ | چمکینگے اسکی تیغ مین جو ہر کیطرح سے
قطرے مرے لہو کے ستمگر نہی دواغ | مثل نہال لالہ رخان دل کا ہے رفیق | کسطرح عندلیب نہان ہو ضیائے داغ
پہلو مین جسکے دل بھی نہو اوہ بتا | اسکو فراق یار کا پھر یہ دکھائے داغ | یہ غزل اسنے اس طرز سے گائی کہ فرا

کی زبان سے صدائے تحسین آفرین بلند ہوئی واہ واہ کی صدا محفل مین بلند تھی یہ سب طرح سے محظوظ ہوئی الغرض کثیر لمدا کہ اٹھ نہ سکا ابھی محفل برخاست نہوئی تھی کہ صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ آو عقد سے بھی گرگین کے فراغت کر لین نہ معلوم کیا پیش آئے یہ عاشق و معشوق بھی ہم ہو جائین اس کار خیر سے بھی فراغت ہو خواجہ نے عرض کیا مین خود عرض کرنیوالا تھا بس اسوقت ناچ وغیرہ موقوف فرمایا اور خواجہ حشام جو کہ اولاد مین ہین خواجہ بزرجمہر کے انکو طلب فرمایا ایک طرف وہ ہوئی ایک طرف خواجہ حضور ان ہوئے عقد پڑھا گیا کوئی رسم نہ تھا حرف واجبی طریقہ ادا کرنا تھا بلکہ غزالان کا عقد ہمراہ گرگین کے کیا تھا کیونکہ گرگین غزالان پر و غزالان گرگین پر فریفتہ تھے دونون عاشق و معشوق بہم ہوئے غزالان عورات لشکر نے عروس بنایا اور خیمہ گرگین مین پہونچا دیا ادھر فضل بھی بجاست سب کو رخصت کر کے اپنے مقام گئے سات شبانہ روز کے جاگے ہوئے تھے سیدھا جاکر آرام پذیر ہوئے صاحبقران و ظل اللہ بھی اپنی خوابگاہ مین تشریف لیگئے یقین مع اپنے سرداروں کے رخصت ہوا اور عرض کیا کہ کل سے میرے یہان آپکی و ظل اللہ کی و سرداروں کی دعوت ہے صاحبقران نے فرمایا کہ بہتر ہے کہین دعوت سے فراغت ہو تو مین طرف سمندر یہ کے لشکر روانہ کرون یہ فرما کر یقین کو رخصت کیا تھا یقین ہر ایک سردار سے عہدہ دعوت مین آنیکا لیکر اپنے شہر مین آیا تھا کارندونکو سامان دعوت کا حکم دیکر کہ کل سامان درست ہو صاحبقران تشریف لائینگے یہ گیکے داخل محل ہوا اور جاکر آرام کیا ادھر اہلکارون نے سب سامان کرنا شروع کیا قصہ مختصر وہ دن تمام ہوا رات آئی رات بھی گذری صبح ہوئی ادھر بادشاہ نے دربار فرمایا سب سردار دربار مین حاضر ہوئے دربار درست ہوا یہان شہر مین یقین بھی بیدار ہوا سرداروں کو لیکر داخل بارگاہ و صاحبقران کے چلا یہان سب انتظام دعوت ہو چکا تھا کہ جی طول دیا جاے یقین صاحبقران بادشاہ کو لیکر اپنے ہمراہ شہر مین آیا صاحبقران بادشاہ پر نثار کرتا ہوا جاتا تھا سب اہل شہر برائے تماشا کوٹھون پر اور کھڑکیون مین کھڑے ہوئے سامان سواری دیکھ رہے تھے یہانتک صاحبقران اور بادشاہ نے شہر کو خوب آباد پایا اور طریقہ کا شہر کا و رعایا کو دل شاد دیکھا یہانتک دربار مین تشریف لائے بادشاہ تخت پر

جلوہ گر ہوئے صاحبقران و یقین کرسیون اور تختون پر بیٹھے محفل مشاطہ برپا ہوئی پہلے خاصہ نوش فرمایا پھر مشغل شراب ہوا سکے بعد ناچ شروع ہوا طایفے پر طایفہ آنے لگے انعام لے لیکر جانے لگے یہانتک کہ سات شبانہ روز یہ محفل عیش و نشاط منعقد رہی آٹھوین دن برخاست ہوئی صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لاکے خوابگاہ مین جاکر آرام فرمایا اور سردار اپنے اپنے خیمے مین جاکر چین سے آرام پذیر ہوے نوین دن صاحبقران نے دربار کیا محفل اللہ تخت پر متمکن ہوئے صاحبقران تشریف لائے بادشاہ کو مجرا کرکے اپنے محل پر رونق افروز سب سردار حاضر دربار ہوے تھے اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے تھے کہ یقین خود پرست جو کہ اب یزدان پرست کے نام سے مشہور ہے حاضر دربار ہوا اسکو کرسی ملی اور اسکے سردارون کو جگہ دربار مین مرحمت ہوئی چونکہ وقت صبح کا تھا سردار آتے ہوئے تھے سب سحر کر رہے تھے کہ صاحبقران نے فرمایا کہ میری راے یہ ہی کہ سب دربار مین جمع ہین یقین بھی ہے غزالان بھی سہراب جادو بھی صنوبر شاہ جو کہ اس ممالک کے حالات سے بالکل واقف ہین بس آنسے اب یہ راے لیجاے کہ سمندر پر لشکر روانہ کیا جاے یا ابھی نہین بادشاہ نے فرمایا کہ پھر دیکھ کس امر کی ہی مشورہ فرمایئے اسکے صاحبقران نے فرمایا کہ مین اب لوگون سے مشورہ کرتا ہون کہ آپ لوگون کی کیا راے ہی سب نے عرض کیا کہ اسوقت بہت بڑی جاننے والی اسی شہر کے حالات کی یعنی غزالان آپکے دربار مین موجود ہین آنسے راے لیجے صاحبقران نے فرمایا کہ مین سب سے راے لیتا ہون جو سب سے عاقل ہو وہ راے دے کسی پر منحصر نہین ہی اسلئے صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ حضور مین تو دریاے سبز رنگ کے اسطرف کی حالت سے واقف تھا ادھر کی حالت سے بالکل واقف نہین ہون کیونکہ مین ادھر آیا نہین ہون سہراب ادھر کی مرجبہ کے کیونکہ دریا حایل تھا کوی اس پار نہین آسکتا تھا ہان یقین سے دریافت فرمایئے پہلے راہ کی حالت اور شہر کی حالت کے جاننے والے حرف دو صاحب ہین ایک سہراب جادو دوسرے ملکہ غزالان جو کہ نئی وارد ہوئی ہین انسے بڑھکر کوئی واقف کار نہوگا مین تو بالکل بیکار ہون صاحبقران نے یہ سنکے انکی طرف دیکھا سہراب نے کہا کہ میری راے تو یہ ہی کہ لشکر روانہ کیا جاے اسپر غزالان نے کہا کہ کس راہ سے کیونکہ سمندر پر کے تین راستے ہین ایک طرف تو کل ممالک جو راہ مین پڑتے ہین اسکے حاکم ساحر ہین انکو نامے سمندر جادو تحریر کر چکا ہی کہ تم اپنے ملکون کا بندوبست کرکے شہر سمندریہ مین آؤ کہ یہان خدا پرستون سے مقابلہ ہوگا کوئی صاحبقران نامی ہی کہ جسکا لشکر دریاے سبز رنگ کے پار اترا ہوا تھا اسکے عیارون نے اس پار آکر پہلے آفتاب جادو کو قتل کیا کہ وہ میرا سپہ سالار تھا مین سے آگی گرفتاری کو روانہ کیا تھا اسکے بعد سحران ملکہ یہان دریا کو پار کرکے ادھر کا قصد کیا ہی بس میری مدد آکر کر وہ سب ساحر اپنا اپنا لشکر لیکر سمندریہ کو گئے ہونگے مگر اس راہ سے لشکر اگر خط مستقیم جاے تو ایک برس مین پہونچیگا اگر ان شہرون مین مقابلہ ہوا تو اور زیادہ عرصہ ہوگا پس اسطرف سے تو ادھر سے جانا مناسب نہین ہی دوسری راہ کوہستان کی ہی اس راہ سے اتنا بڑا لشکر جا نہین سکتا ہی وہ راہ ساحرون کے لیے ہی تیسری راہ جو ہی وہ یہ ہی ہی جس راہ سے کہ صاحبقران تشریف لیجاتے ہین ادھر جو ملک پڑینگے سب ملکون کے حاکم غیر ساحر ہین تصویر پرست ہین اور یہ راہ بھی قریب ہی شہر یقین کے بعد جو ملک پڑیگا اسکا نام محرابیہ ہی محراب شاہ اسکا حاکم ہین لاکھ کا لشکر رکھتا ہی اس ملک کے بعد شمالیہ ہی امتال اسکا حاکم ہی اسکے بعد اقبالیہ ہی اقبال شاہ حاکم ہی اسکے مرد بیجاد شاہ حاکم ہے اسکے بعد شہر چترین ہی چتر شاہ حاکم ہی انمین کوئی چار لاکھ کا لشکر رکھتا ہی کوئی پانچ لاکھ کا مگر سب کے حکم ہین سمندر جادو کے اور سمندر جادو کو خراج دیتے ہین اور ان سبکو سمندر نے نامے تحریر کیے ہین کہ ہوشیار رہنا کہ خدا پرستون کا لشکر سمندریہ کو آتا ہی جو انکو قتل یا گرفتار کریگا ہین اس سے بہت خوش ہونگا اسکا رتبہ میری بارگاہ مین بہت بڑا ہوگا یہ نامے وہان پہونچ چکے ہین سمندر جادو کو یقین بہت بھروسا تھا اور یقین کامل تھا کہ لشکر اسلام کو یقینی شکست دینگے پس اسکے یقین کے خلاف ہوا یقین خود مسلمان ہوئے پہلا کوئی ہی ایسے لشکر سے مقابلہ کرسکتا ہی اگر ان بادشاہون سے مقابلہ ہوگا تو لشکر صاحبقران سبکو شکستہ کرکے عرصہ پچاہ

یہ سن کر صاحبقران نے کہا یہ تو میری رائے ہے اگر کوچ فرمایا جائے تو اس راہ سے اور چوتھی راہ کہ جسکا مین نے ذکر نہین کیا کیونکہ وہ دریائی طرف سے ہے صاحبقران دلشکر صاحبقران کو اس راہ مین تکلیف ہوگی اور یہ راہ سب راستون سے دور ہے اسی سبب سے مین نے اسکا ذکر نہین کیا یہ تقریر غزالان کی سنکے یقین نے کہا کہ ملکہ تم خوب واقف ہو میری بھی یہی رائے ہے اور مین بھی یہی رائے دیتا ہون صاحبقران نے یہ سنکے بادشاہ سے فرمایا کہ آپکی کیا رائے ہے آپنے سب حالت سن لی بادشاہ نے جواب مین فرمایا کہ چونکہ یہ لوگ بخوبی واقف ہین انکے مثل کوئی نہین واقف لہذا انکی رائے پر عمل کرنا بہت مناسب ہے پیش خیمہ طرف محرابہ سلطانیہ روانہ فرمایا جائے یہ سنکے یقین نے عرض کیا کہ میری ایک رائے یہ ہے کہ آپ اس امر کو بھی خیال فرمائین کہ محراب شاہ کے پاس گو لشکر قلیل ہے مگر دو سپہ سالار اسکے ایسے زبردست اور قوی تن ہین جو کہ تنہا لاکھون سے مقابلہ کرتے ہین محراب شاہ انھین کے بھروسے پر حکومت کرتا ہے انکے سبب سے کوئی ہوا نہین کر سکتا ہے خود سمندر جادو باوجودیکہ سپاہی ہے مگر حملہ نہین کرتا ہے پس جب اسکو خبر ہوگی تو وہ ضرور مقابلہ کریگا انھین کے بھروسے پر اگر محراب شریک حضور ہوگیا تو یہ کسیکو حوصلہ نہوگا محرابہ پر جو کچھ مقابلہ ہوگا اور کسی مین اتنی قوت نہین ہے سہراب نے کہا کہ یہ تم بیکار کہتے ہو جب سمندر جادو کمک کا اقرار کریگا تو ہر ایک جان دیکر مقابلہ کریگا مگر یہان محرابہ پر خوب مقابلہ ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ اس سے کچھ خوف نہین ہے خدا ہی بزرگ است بموجب مصرعہ ؎ دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی ترست ؎ پس ابھی مین پیش خیمہ روانہ کرتا ہون یہ فرما کر اب خیال کرنے لگے کہ کسکو پیش خیمہ لیکر روانہ کرون کیونکہ جو کہ سپہ سالار اسکے ہین انکو سنا ہے کہ وہ بہت قوی ہین ایسے شخص کو پیش خیمہ لیکر روانہ کرون جو کہ زبردست ہو اور مقابلہ کر سکے کیونکہ وہ درگہ سالار ہے اور دارو غہ بارگاہ ہے وہ ایسا زبردست نہین ہے یہ خیال کر رہے تھے ابھی کوئی خیال مین نہین آیا تھا کہ یکایک صحرا سے گرد بلند ہوئی کہ جسکے سبب سے تمام میدان تاریک ہوگیا کہ وہ گرد اگرد قریب لشکر اسلام شق ہوگئی درمین گرد سے شاہ نشان نمودار ہوئے جسکے پھریرے پر تفریح خداوند کریم رفعت مرسلان برق تحریر لکھی نمودار ہوئی انکے عقب مین اور سامان سواری وجلوس سواری اسکے بعد ایک پہلوان مرکب قوی پر سوار ہاتھ پاؤن بھی بہت قوی تن و توش مین مثل عادی کے عقب مین سپاہ ہزار سوار قوم عاد سے چلے آتے ہین انکے عقب مین آثار بارگاہ وغیرہ کا یہ دیکھکر صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ یہ لشکر تو خدا ہی جانتا ہے کہ کونسا معلوم ہوتا ہے مگر نہ معلوم یہ سردار لشکر کون ہے ہمنے آجتک اسکو نہین دیکھا کہ یہ کون سردار ہے ہرکارہ کو بلوا کر کیا جائے کہ خبر لائین بادشاہ نے فرمایا کہ خواجہ کو بھیجئے پس صاحبقران نے خواجہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ خدمتگار آپ جسکے صاحبقران سے خواجہ نے ہرکارے روانہ کیے ادھر سے ہرکارے پہنچا دھر سے سردار لشکر نے جو دیکھا کہ ایک لشکر گشن زرد کش ہے اور جسکے نشانون پر تعریف خدام قوم ہے اسنے بھی ہرکارے برائے خبر روانہ کیے کہ جاکر خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہے وہ ہرکارے اس لشکر اسلام مین آکر دریافت کر کے خوشی خوشی جاکر اپنے سردار سے عرض کیا کہ خداوند مزاج ہماری منزل تمام ہوئی آب چشمے جاری تھے یہ وہی لشکر ہے لشکر صاحبقرانی ہے یہ سنکے اس سردار نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ اسی مقام پر ٹھہرو مین خدمت صاحبقران مین جاتا ہون اور قدم بوسی حاصل کرتا ہون راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ لشکر ہے جزیرہ بن عادی کا ایک جزیرہ ہے کہ اسکو جزائر کہتے ہین یہ بنیا جزیرہ ہے ایک مرتبہ عادی لشکر صاحبقران اول سے زخمی ہوکر نکل گئے تھے تو اس جزیرے مین پہونچے تھے اتفاق سے اس جزیرہ کا حاکم صحرا مین شکار کو آیا تھا یہ جو زخمی شدہ اس مین پہونچے کسی سبب سے مرکب پر سے گرے مرکب چرنے لگا یہ زمین پر پڑے ہوئے تھے وہ حاکم کہ نام اسکا قیصر تھا مگر بتپرست تھا شکار کرتا ہوا اس مقام پر پہونچا عادی کو دیکھکر اسکو انکے حال پر رحم آیا انکو اٹھا کر اپنے خیمے مین لایا جراح کو طلب کیا انکے زخمون کو دوا سے زخم دوزی کرائی انکو ہوش آیا اپنے کو ایک خیمے مین پایا اور ایک بادشاہ کو بالین پر بیٹھے ہوئے دیکھا مگر عادی نے بہ مصلحت کچھ دریافت نہ کیا خاموش پڑا رہا صرف اتنا پوچھا کہ یہ کون مقام ہے اس بادشاہ نے کہا کہ یہ جزائر ہے اسنے کہا کہ آپ کون ہین انھون نے جواب دیا کہ مین اچھا ہونے پر بیان کرونگا یہان سے وہ بادشاہ انکو لیکر اپنے جزیرے مین آیا انکا علاج کرنے لگا انکے پندرہ دن مین صحت ہوئی کھانے کو ملا غسل صحت کیا اسنے تخت بنکر

انکی صحت پانے کا اب آسنے انسے اُنکی حالت پوچھی انھون نے کہا کہ مین ابو رمضانی ہون حمزہ صاحبقران کا لشکر کفار سے مقابلہ ہوا تھا مین
زخمی ہوکر ادھر چلا آیا ہون میرا مرکب نے نکلا کہ اُس جزیرہ مین کسی سبب سے پشت مرکب سے زمین پر گرا کر آپ اُٹھا لائے
یہ میرا واقعہ ہے اب آپ اپنا حال بیان کرین کہ آپ کون ہین اُسنے کہا کہ مین اُس جزیرہ کا حاکم ہون عادی نے دریافت کیا تھا کہ تم نے
کیا ہے اُسنے کہا کہ بتپرست مین نے کہا کہ مذہب بتپرستی ترک کرو ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا اُسنے یہ جوشنا تو بہت برہم ہوا
اور اپنے اہل دربار کو حکم دیا کہ اس خدا پرست کو گرفتار کرو خواہ قتل کردو بڑا غضب ہوا کہ ہمنے خداوند کے دشمن کو اپنا مہمان
کیا بس سب اہل دربار ٹوٹ پڑے تھے اُنھون نے سو دو سو کو قتل کیا اور دربار کو درہم برہم کردیا تھا اور قریب قیصر شہریار کے
اُسکو تخت سے اُٹھا لیا تھا اُسنے کہا تھا کہ امان انھون نے چاہا تھا کہ بشرط ایمان اُسنے جواب دیا کہ مین قبول کرتا ہون مگر
ایک شرط سے عادی نے کہا تھا کہ بیان کر اُسنے کہا کہ مجکو آپ رہا کردین عادی نے کہا تھا کہ اگر تو کرے اُسنے
کہا کہ جو مرد ہین وہ جو زبان سے کہتے ہین وہ پورا کرتے ہین بس عادی نے اُسکے کہنے پر اُسکو کردیا تھا وہ اُسکے قدمون پر گرا تھا
اور عرض کیا تھا کہ وہ شرط یہ ہے کہ اِس جزیرے سے تھوڑی دور پر ایک صحرا ہے اُس صحرا مین ایک غار ہے اُس غار مین ایک دیو رہتا ہے
وہ دیو اگر میری دختر کو اُٹھا لیگیا ہے اُس سے وصل کا خواستگار ہے بس وہ انکار کرتی ہے وہ اگر تمکو پریشان کرتا ہے اگر آپ اُسکو قتل کردین
تو مین اُس دختر کا آپکے ساتھ عقد کردون آپکی کنیزی مین دون اور ایمان قبول کرون یہ عورت سے نوتر سے ہوئے
تھے کیونکہ کوئی عورت اُنکے مواصلت کا تاب نہین لاسکتی تھی سوائے تین چار عورتون کے مثل عادیہ بانو وغیرہ کے کہ
وہ اُنسے قوی تھین بس اُنھون نے عورت کا نام اور عقد کا ذکر سنتے ہی قبول کرلیا تھا بس اُنھون نے اُس غار پر جاکر
اُس دیو کو پکارا تھا وہ اُسکے ساتھ مبتلا ہوا شراب خواری کررہا تھا اُسکے لب عارض کے بوسے لیرہا تھا عادی نے
صدا دی تھی وہ صدائے عادی سنکے اُس عورت کو بغل مین دبا کر باہر غار کے آیا تھا کہ قیصر نے کہا تھا کہ جو اُسکی بغل مین
ہو یہی میری دختر ہے عادی اُسکو دیکھکر مائل ہوگئے تھے کیونکہ وہ حسین بہت تھی اور اُنکے قابل بھی تھی جبھی تو باہر نکالا تھا
اُسنے جو قیصر کو دیکھا تو اُسکے سنانے کے لیے خوب دبوچ کر اُس نازنین کو جسکا نام جمیلہ بانو تھا گلے سے لگا یا عارض کے
بوسے لیے یہ امر عادی کو بہت ناگوار معلوم ہوا تھا مگر کیا کرتے کیونکہ اُسکے قبضہ مین تھی جب بوسے لے چکا تو قیصر سے
کہا کہ ای قیصر تو اِسوقت کیون آیا ہے قیصر نے جواب دیا تھا کہ مین نہین آیا ہون بلکہ یہ پہلوان جو کہ تیرے روبرو کھڑا ہے
تجھ سے مقابلہ کرنے آیا ہے اور اِسنے مجکو پکارا ہے یہ سنکے وہ دیو بہت ہنسا تھا اور کہنے لگا تھا کہ تو اسکو اپنا حمایتی بنا کے
لایا ہے خیر یہ میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہے اُسکے بعد تجکو بھی قتل کرونگا یہ کہکر اُسنے اُس نازنین کو زمین پر پٹخ کر دیا تھا اور کہا
تھا کہ ای جان جہان تم یہان ذرا تم ٹھہر جاؤ پھر مین تمسے بوس وکنار کرونگا پہلے اس آدمزاد سے مقابلہ کرلون اُسکے
گرشت کے کباب بناؤنگا جب شراب خواری کرونگا اور یہ کباب کھاؤنگا اور تمھارے عارض کے بوسے لونگا یہ سنکر
کہکر عادی سے مقابلہ کیا تھا بیان کار یہ ہے کہ عادی نے اُسکو قتل کیا تھا قیصر نے خوب سلام قبول کیا تھا اور اپنی
دختر جمیلہ کا عقد ہمراہ عادی کے کیا تھا یہ تو اِس امر کے عادی بھی عروس کو اُٹھا کجاوہ عروسی مین لیگئے چونکہ جمیلہ بھی
اندر عاشق ہوچکی تھی مگر دل مین کہنے لگی کہ ایک دیو سے جان بچی دوسرے کے قبضہ مین آئی ادھر تمام جزیرہ کو قیصر نے مسلمان
کیا تھا یہ اُس سے ہم بستر ہوئے تھے وہ اُنکے قابل بھی خوب مزے ہوئے تھے اُسی شب کو حاملہ ہوئی تھی دو چار دن رہکر اُسی
اُسی جزیرہ مین چھوڑ کر چلے آئے تھے چونکہ حاملہ تھی اور یہ اُس زمانے کا ذکر ہے کہ جب صاحبقران کی صاحبقرانی کا زمانہ
تھا اور اِس واقعہ کے کوئی برس دس کے بعد صاحبقران خانہ کعبہ مین تشریف لیگئے اور صاحبقران ثانی صاحبقران ہوئے
تھے چونکہ اُن لوگون کو اُسکی کچھ فکر تو تھی نہین کہ ہمنے کہان عقد کیا اور کہان نہین بہانتک کہ عادی نے بھی شہادت پائی تھی
وہان لڑکا پیدا ہوا تھا اُس قصہ کو تو مرفوف کیا گیا کہ صرف مطلب یہ تھا کہ یہ لڑکا عادی کا ہے جو کہ لشکر لیکر آیا ہے
یہاستان کاتب سے اُن جلدون مین رہگئی تھی اگر بیان ہوگئی ہوتی تو یہان کوئی اُسکے بیان کرنے کی ضرورت نہ ہوتی مگر

خیر بطور یاد دہی بیان کردی گئی تاکہ یہ کوئی نہ خیال کرے کہ یہ داستان تو ہمنے کسی جلد مین نہین دیکھی اور یہ لڑکا کہان سے عادی کا پیدا ہوا بس ناظرین پر ظاہر ہو گیا کہ یہ اس طور سے پیدا ہوا تھا بس جب پیدا ہوا قیصر نے جبریل بن عادی نام رکھا تھا بالکل مشابہ تھا عادی اپنے باپ سے بس قیصر نے بڑی دھوم سے چھٹی کی تھی بسم اللہ کی تھی یہانتک کہ بس جبریل کو پہونچا مثل اپنے باپ کے تن توش بھی پیدا کیا قیصر نے بڑے بڑے صاحب فن نوکر رکھکر ہر فن کی تعلیم کرائی یہانتک کہ کل فنون سے ماہر ہوا اپنی ہان سے اپنے باپ کا نام و ریاقت گیا تھا اسوقت اسنے کل حال بیان کیا کہ تمھارے باپ برادر رضاعی ہین حمزہ صاحبقران کے عادی بن معدی کرب انکا نام ہے فلونگ روا مل کے شاہزادے ہین لشکر اسلام مین بڑی عزت رکھتے ہین داروغہ بارگاہ صاحبقران ہین انسے عرض کیا تھا کہ مین اپنے باپ کے پاس جاؤنگا لشکر اسلام مین رہونگا اپنے نام اور آبرو کو ترقی دونگا اہل اسلام کی مدد کرونگا ان نے کہا تھا کہ پہلے دنیسی آدمی تو بہم کرے اتنی قوت تو بہم پہونچاے کہ بارگاہ صاحبقرانی مین عزت ہو وہان تیرے باپ سے زیادہ زیادہ زبردست ہزارہا موجود ہین مثل بلند ہور اور بہرام وہانک کے دوسرے نیز اعمالی کرب غازی اور اولاد صاحبقران مثل علمشاہ و بدیع الزمان کے انکے روبرو تیری کیا وقعت ہوگی ہان کچھ لشکر بہم کرسکے جبریل سنان کو کچھ جواب نہ دیا تھا اسیدن اپنے ہمسنون کو جمع کرکے اسنے مشورہ کیا تھا کہ بلا انحصہ ہو کہ ہم یہان سے نکل جائین سب انھون نے اسکی راے کو پسند کیا تھا اسنے یہ ظاہر کیا تھا کہ میرا یہ قصد ہو کہ مین لشکر جمع کرکے خدمت مین صاحبقران کے جاؤن اور اس بارگاہ مین عزت پاؤن تمھارے بھی بڑے مرتبے ہونگے ان لوگون نے اسی سبب سے پسند کیا تھا بس یہ اسی شب کے محل سے نکلکر کے انکو ہمراہ لیکر اکیطرف کو روانہ ہوا تھا جب صبح ہوئی تھی تو ناوان نے اپنی حالت بہت تباہ کی تھی آخر کو صبر کرکے بیٹھے تھے اگر انکی حالت کا ذکر کیا جاتا ہو تو یہ داستان چھوٹ گئی ہو اسکا ذکر قبل کی جلدون مین مثل تعلل نامہ وغیرہ کے ہوتا تو بہتر تھا یہان تحریر کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہو صرف پتہ کے لیے اسقدر کافی ہو جو کہ تحریر ہوگا ورنہ اسکے رنج و غم کی بہت بڑی داستان ہو جبریل کے ملک حاصل کرنے کی یہ تو یہان صبر کرکے بیٹھ رہی تھی ادھر جبریل مع اپنے ہمراہیون کے ایک صحرا مین پہونچا تھا وہان ایک قزاق رہتا تھا کہ نام اسکا طالب زر تھا اسکے ہمراہ دس ہزار کا لشکر تھا اسنے اسکو آکر گھیرا تھا اور مقابلہ ہوا تھا جبریل نے اسکو زیر کیا تھا اسنے اطاعت کی اور قزاقی ترک کی یہ اسکو ہمراہ لیکر اور طرف روانہ ہوئے تھے ایک ملک عادیون کا ملا تھا وہان مقابلہ ہوا اس ملک کے بادشاہ کو نام اسکا عمود عاد تھا زیر کیا تھا وہ بھی مسلمان ہوا تھا دس ہزار سے وہ بھی ہمراہ ہوا اور کل شہر کو اسلام آباد کیا تھا اسیطرح سے انھون نے دس برس کے عرصہ مین چھ ملک فتح کیے تھے تین ملک تو تین بھائیون کے کہ نام انکے حلیم و سلیم و جسیم عاد ہین یہ تینون دس دس ہزار سے مسلمان ہوئے تھے اور ایک ملک سلطان کو نشین کا کیا سکا ملک کرہ پر واقع ہوا تھا یہ بھی دس ہزار سے شریک ہوا تھا جب جبریل کے پاس ساٹھ ہزار کا لشکر ہو گیا تو اپنے نانا کے ملک مین پھر آیا قیصر کو خبر ہوئی کہ تمھارا نواسا مع لشکر آتا ہو تو بڑی شوکت حاصل کی ہو اسنے یہ سنکے بڑی خوشی کی اور استقبال کرکے لیگیا تھا ان سے ملا تھا اسکے بعد ان سے کہا کہ اب مین لشکر مین صاحبقران کے جاؤن ان نے کہا تھا کہ اب جاؤ مگر سنا گیا ہو کہ صاحبقران اول نوشیروان کعبہ مین تشریف لیگئے صاحبقران ثانی لشکر کے افسر اعلے ہین تمھارے باپ نے بھی انتقال کیا خیر جاؤ گو اب کوئی لطف نہین ہو یہ سکا اپنے باپ کا بدلا لیا تھا اب یہ کوئی دس برس تک خانہ نشین رہا اپنے نانا کے ملک مین اب اسکو خیال آیا تھا کہ چلو یہان کے رہنے سہنے کا حاصل کیونکہ یہ تو ثابت ہو گیا کہ والد انتقال کر چکے ہین چلو لشکر اسلام کے شریک ہوکر جہاد کرو تاکہ خدا خوش ہو اور معلوم ہو کہ عادی کا لڑکا ہی اب اسکا سن کوئی تیس برس کا ہوگا وہ یہ لشکر ساٹھ ہزار کا لیکر چلا تھا تاجرون اور مسافرون سے دریافت کرتا جاتا تھا یہانتک اسکو خبر ملی تھی کہ لشکر اسلام طرف سرحد چین کے جاتا ہی اور ربع المسکون لشکر کے صاحبقران مین صاحبقران ثانی بھی خانہ کو کوشہ لیگئے ہین یہ سنکر

جو کہ لشکر اسلام کی تلاش مین چلا ہے جزیل بن عادی ہی تلاش کرتا ہوا اور راہ مین خبرین سنتا ہوا اسی مقام پر پہونچا
ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ بہت زبردست ہی بس جب اسکو معلوم ہوا کہ یہ لشکر صاحبقرانی ہی تو اسنے اپنا لشکر ٹھہراکر
قصد کیا کہ لشکر مین جاکر صاحبقران سے لمون قدمبوسی حاصل کرون اپنے حسب نسب سے آگاہ کرون کہ مرتبہ اعلے پاؤن
اُدھر ہرکارے جو کہ صاحبقران خواجہ نے روانہ کیے تھے لشکر جزیل مین پہونچے اُنھون نے دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ یہ لشکر جزیل بن عادی کا ہی تلاش مین لشکر صاحبقران کے آیا ہی وہ ہرکارے یہ خبر لیکر بارگاہ مین آئے مجرا کر
صاحبقران سے عرض کیا کہ خداوندا یہ لشکر جزیل بن عادی کا ہی آپکی قدم بوسی کے لیے آیا ہی مبیع الملکت
سنکے حیران ہوے کہ یہ ہمکو نہین معلوم تھا کہ عادی کا کوئی لڑکا اور بھی ہی علاوہ اُن لڑکون کے جو کہ ہمارے لشکر مین تھے
بادشاہ نے فرمایا کہ ہوگا جیسے لشکر مین لڑکا معلوم ہوگا ادھر جزیل داخل لشکر ہوا لشکر کی سیر کرتا ہوا اور دیکھتا ہوا کہ لشکر کا ہے کو
ہی دریا ہے موجزن ہی کوسون تک خیمے و بارگاہ مین برپا ہین کوسون تک لشکر فروکش ہی بازارین آراستہ ہین ایک جہل
پہل ہی سوار و پیادے پھر رہے ہین یہ لشکر کی سیر کرتا ہوا در بارگاہ پہونچا چونکہ اب دفت گرم ہو گیا ہی تو صاحبقران
پردے گرا دیے ہین کہ حدت دھوپ سے تکلیف ہوتی تھی بس اسنے درگہ سالار سے جو کہ اولاد مین عادی کے
تھا آکر عرض کیا جاکر صاحبقران سے عرض کرو کہ ایک غلام تازہ آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہی بار یابی چاہتا
ہی درگہ سالار نے جو صورت دیکھی تو بالکل عادی کی صورت سے مشابہ پایا کوئی فرق نہ تھا جسم کی طرح مین صرف فرق
تھا کہ یہ بہت توی الجثہ تھا گردہ فہی کہان جکھ عادی کی تھی اُسکے صورت دیکھکر کہا کہ کیا آپ خاندان پہلوان
عادی سے ہین اسنے کہا کہ تم جاکر عرض کرو جو ہون وہ ظاہر ہو جائیگا مین ابھی نہین بیان کر سکتا ہون درگہ سالار
یہ سنکے اندر بارگاہ کے آیا مجرا کیا اور عرض کیا کہ ایک پہلوان جو کہ بالکل مشابہ عادی سے ہے اور معزز معلوم
ہوتا ہی در بارگاہ پر آیا ہی درکتا ہی کہ مین غلام تازہ ہون قدمبوسی کا خواستگار ہون صاحبقران و بادشاہ نے فرمایا کہ
اُسکو اندر بارگاہ کے لے اوا ور حکم دیا کہ کسی اُسکے واسطے لائی جاے درگہ سالار سے دریافت کیا کہ اسکے ہمراہ کوئی
اور بھی ہی یا اکیلا ہی عرض کیا کہ ایک چاکر ہمراہ ہی بس یہ سنکے صاحبقران نے کرسی طلب فرمائی درگہ سالار بیرون بارگاہ
آیا اور اُسکو ہمراہ لیکر اندر بارگاہ کے گیا اسنے جو بارگاہ کو دیکھا تو بشبہ تصویر ان پایا تمام بارگاہ سردارون سے بھری ہوئی تھی
کہ گنتی مین ایک ایک اسنے دفت کا رستم و اسفندیار معلوم ہوتا ہی یہ اُن سردارون کو دیکھکر اپنی پہلوانی کو بھول گیا بالکل
اسنے اپنے دل مین کہا کہ میری کیا اصل ہی ان سبکے روبرو اتنی والدہ بیچ فرماتی تھین کہ اُس بارگاہ مین بڑے بڑے
پہلوان ہین اور سردار عزیزان صاحبقران کو جو دیکھا کوئی پہچانا نہ تھا مگر طریقہ اور مرتبہ سے پہچان گیا کہ یہ عزیز ہین کیونکہ
تخت کے دنگل سب سے بالادست بچھے ہوے تھے تب اسنے اُس بارگاہ کو دیکھکر اپنے دل مین بہت تعریف کی مجرا کرنے
پر سے پہلے بادشاہ و صاحبقران کو مجرا کیا صاحبقران کو جو دیکھا تو اور خوش ہوا بادشاہ کا تو ملقہ بگوش ہو گیا
اُنسی محبت پیدا ہوئی کہ جسکی حد نہین ہی بادشاہ و صاحبقران نے مجرا لیکر حکم کرسی پر بیٹھنے کا دیا یہ سلام کرکے
کرسی پر بیٹھ گیا سب سردارون سے صاحب سلامت کی اب جو سردارون نے اور عزیزون نے صاحبقران کے اور
خود صاحبقران و بادشاہ نے اُسکو دیکھا تو سامنے تصویر پہلوان عادی کی پھر گئی سبکو پہلوان عادی یاد آگئے کیونکہ یہ عادی کا
بیٹھا دیکھا تو صاحبقران نے فرمایا کہ تم کس خاندان سے ہو جزیل نے اپنی کل حالت بیان کی اور ایک ایک جو کہ عادی نے
اپنی زوجہ جمیلہ کو دیا تھا کہ جب تمہارے یہان اولاد پیدا ہو تو اُسکے بازو پر باندھ دینا تا کہ اُس سے اُسکی پہچان ہو جمیلہ
نے ایسا ہی کیا تھا جب چلنے لگا تھا تو اسنے کہدیا تھا کہ جب تم خدمت صاحبقران مین پہونچنا اور قدمبوسی حاصل
کرنا تو یہ ایکہ پیش کش کرنا اور عرق کرنا کہ یہ نشانی رکھتا ہون اُنکے اولاد ہونے کی راوی نے بیان کیا ہی کہ جزیل نے
سب حالت عرض کرکے وہ ایکہ نذر شاہی سے گذرانا اور عرض کیا کہ یہ نشانی ہی چند سردار و عزیز صاحبقران انمین موجود تھے بادشاہ

سنے وہ یکہ انکو دیا کہ آپ لوگ اس یکہ کو پہچانتے ہین کہ یہ یکہ کسکا ہی انکے کہنے پر عمل نہ فرمائیگا ہر ایک نے وہ یکہ دیکھا اور بتسلیم خدمت
بادشاہ مین عرض کیا کہ یہ یکہ ضرور پہلوان عادی کا ہی اور ایک لفافہ بھی جبریل نے پیش کیا جو کہ اُس یکہ کے ہمراہ تھا
یعنی وہ یکہ اور لفافہ ایک ہی پارچہ مین تھا مگر وہ کاغذ موم جامہ کیا ہوا تھا جبریل نے عرض کیا کہ یکا غذ بھی حاضر ہی کو
اسکو تو نہین تصور کرتا ہون مگر ہمراہ اِس یکے کے ہی اور میرے بازو پر بندھا ہوا ہی اور جب سے مین نے میرون سنبھالا ہی مین اسکو
اسکے ہمراہ دیکھتا ہون گو میری مان نے صرف یکہ پیش کرنے کو مجھسے کہا تھا اُس تعویذ کو نہین کہا تھا مگر مین پیش کرتا ہون اب
اسکو کھولکر ملاحظہ کرین اگر تعویذ ہی تو مین اسکو بھی درست کرونگا اگر تعویذ نہین ہی کوئی اور کاغذ ہی تو پھر کیا ضرورت ہی اُس
یکہ کے ہمراہ ہونا تو دلیل ہی کہ یہ بھی کوئی سند ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ عادی نے ایک کاغذ کل اپنی حالت کا تحریر کرکے
اور جو کچھ یہان کام کیا تھا اور جو امر کہ گذرے تھے اپنے خط سے تحریر کیا تھا اور یہ بھی تحریر کیا تھا کہ جو کوئی اس کاغذ کو دیکھے اور
میرے خط کو پہچانتا ہو تو یقین کرے کہ میرے ہاتھ کا ہی اگر یہ خط اولاد کیا کوئی میری اولاد سے لیکر لشکر صاحبقران مین پہونچے
چونکہ مین اس جزیرے مین زخمی ہوکر آیا تھا یہان مین نے قیصر کو مسلمان کیا تھا اُسنے اپنی دختر سے میرا عقد کیا تھا وہ حاملہ
ہوئی تھی اُس سے اگر اولاد ہو وہ کاغذ لیکر جاوے اور اہل اسلام با صاحبقران کو شک ہوا اور مین لشکر مین موجود نہون تو
تو اسی مضمون کا ایک کاغذ اور ایک اسکے ساتھ کا یکہ مین یہان سے جاکر خزانہ شاہی مین بحفاظت رکھوا دونگا پھر
تمہارے کرونگا لہذا اُسکو خزانچی سے طلب کرکے دیکھ لیا جاوے تاکہ رفع شک ہو یہ ہی اپنی زوجہ کو موم جامہ کرکے دیا تھا کہ
مولود کے بازو پر باندھ دینا ہمراہ اس یکے کے اور اُس سے کہدینا کہ تم جب لشکر صاحبقران مین جانا اگر تمھارے باپ ہون
تو انکو یہ یکہ دیکا غذ دینا اگر نہون تو جو کوئی بادشاہ ہوا سکو دینا چونکہ جبریل یہ کہنا بھول گئی تھی صرف بابت یکے کے کہا تھا مگر جبریل نے
وہ کاغذ بھی پیش کیا بادشاہ نے موم جامہ اسکا علیحدہ کرکے اب جو ملاحظہ کیا تو وہ مضمون مرقومہ بالا پایا صاحبقران کو
دکھایا پس صاحبقران نے ملاحظہ کرکے خزانچی سے فرمایا کہ دیکھو خزانے مین کوئی اس قسم کا یکہ ہے اور موم جامہ کیا
ہوا کاغذ رکھا ہی چونکہ وہ خزانچی تو مر چکا تھا یہ اُسکی اولاد مین تھا اُسنے تلاش کیا تو یکہ صندوقچہ اسمین رکھا تھا کہ اسپر خط
جلی بخریر تھا کہ یہ امانت پہلوان عادی کی ہی اور صندوقچہ پر پہلوان عادی کی مہر کی تھی یہ دیکھکر وہ خزانچی اُس صندوقچہ کو
اُٹھا لایا اور عرض کیا کہ یکہ تو نہین لاگر یہ صندوقچہ موجود ہی اسپر یہ تحریر ہی کہ یہ امانت پہلوان عادی اسکو خداوند
ملاحظہ فرماوین صاحبقران نے صندوقچہ لیکر اُسکو کلید سے کھولا تو اُسکی کلید نہ تھی مگر خزانچی کنجیان لیتا آیا
تھا اُسمین سے ایک کلید سے وا کیا اب جو کھولا تو اُسکے اندر سے ایک یکہ اُسکے ساتھ کا اور یک کاغذ موم جامہ کیا ہوا رکھا تھا اُسکو
جو کھولکر دیکھا تو اُسمین بھی وہی مضمون تھا جو کہ اُس کاغذ مین تھا بلکہ اسقدر اور زیادہ تھا کہ فلان تاریخ مین اُس جزیرہ مین پہونچا
اتنے عرصہ تک میرا علاج کیا کیا فلان تاریخ مین صحت کی اُسکے بعد فلان تاریخ مین نے دیو کو قتل کیا اور قیصر کو مسلمان
کیا اور کل اہل جزیرہ کو فلان وقت مین میرا معتقد ہوا اور مین اُس سے ہم بستر ہوا وہ مجھسے حاملہ ہوئی تھی یقین ہی کہ لڑکا یا لڑکی
ہو مین اُسکے ساتھ کا ایک کاغذ لکھکر اپنی زوجہ کو دے آیا ہون تاکہ نشان رہے جب وہ آوے تو کوئی وقت اُسکی سنت
مین نہ واقع ہو اسی سبب سے مین نے ایک یکہ اور اسی مضمون کا کاغذ لکھکر خزانہ شاہی مین رکھا ہی جو کہ مین لکھکر اپنی
زوجہ کو دے آیا ہون بس لازم ہی مجکو اور جو کوئی اُسوقت مین صاحبقران یا بادشاہ ہو خواہ مین ہون خواہ نہون جو کہ
اور کاغذ لاوے اور اسکا غذ اور یکہ کے مطابق ہو خواہ وہ قسم ذکور سے ہو خواہ زنانہ سے مگر مسلمان ہو تو میرا فرزند خواہ دختر
تصور کیا جاوے اگر کافر ہو تو اُسکو زیر کرکے مسلمان کیا جاوے اگر وہ مذہب اسلام قبول کرے تو بہتر اور اگر قتل کرنے کی
ضرورت ہو اور مذہب اسلام نہ قبول کرے تو قتل کیا جاوے کہ حالت کفر مین زندہ نچھوڑا جاوے بس جب یہ مضمون صاحبقران
و بادشاہ پر ظاہر ہوا تو صاحبقران اور بادشاہ نے فرمایا کہ اہل دربار یہ لڑکا عادی کا ہی یہ سنکے جبریل اپنے دلمین
بہت خوش ہوا اور شکر اپنے بارتیعالی کا کیا کہ بادشاہ نے بخوبی پہچان لیا پھر جبریل نے کمر سے پرستے

اُٹھکر بادشاہ کی قدمبوسی کی بادشاہ نے دست شفقت پشت پر رکھا اُسکے بعد صاحبقران کی قدمبوسی کو جھکا صاحبقران نے سر اُٹھاکر سینہ سے لگایا پھر ہر ایک سردار سے ملا سینے سے لگا یا شفقت سے ہر ایک پیش آیا خواجہ جہان بہت خوش ہوئے جو کہ عزیز تھے اور اولاد عادی سے تھے لیتے پوتے پروتے اُنسے کہا کہ کچھ انعام دو تمھارے خاندان کا ایک شخص آیا ہے مقام خوشی ہے ہر ایک شخص سے خوش ہوکر خواجہ کو انعام دیا ادھر خواجہ نے صاحبقران و بادشاہ سے لیا بادشاہ و صاحبقران نے جبریل کو خلعت دیا وہ بہت خوش ہوا عرض کیا کہ مین اپنا لشکر جو کہ لشکر حضور سے الگ ٹھہرا ہوا ہے آؤن تو حاضر ہون صاحبقران نے فرمایا شوق سے جاؤ یہ رخصت ہوکر بارگاہ سے نکلکر اپنے لشکر مین آیا صاحبقران و بادشاہ و سرداران کی بہت تعریف کی اور بارگاہ کی آراستگی کی اور حکم دیا کہ لشکر چلے یہ لشکر کو لیکر لشکر صاحبقرانی مین آیا ادھر خواجہ کو حکم صاحبقرانی ہوا کہ جبریل کے لشکر کو جاے مناسب پر اُتارو خواجہ بارگاہ سے باہر آئے اتنے عرصہ مین جبریل کا لشکر آچکا تھا کہ خواجہ نے لشکر کو اُتارا خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے جبریل لشکر کو اُتار کر پھر بارگاہ مین آیا یہان صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ حضور کیا اچھی بات ہوئی کہ مین اپنا بارگاہ کا داروغہ جبریل کو روانہ کرونگا جب جبریل آیا تو صاحبقران نے فرمایا کہ اے جبریل تمھارے باپ بھی داروغہ بارگاہ تھے تمکو بھی داروغہ بارگاہ کیا اور جو کہ درگہ سالار تھے وہ بھی تمھارے خاندان سے تھے بس اپنا تمکو تمھارے سپرد کیا یہ فرماکر خلعت داروغگی بارگاہ کا دیا سب سردار بھی جبریل کے ہمراہ بارگاہ مین آئے تھے جسمین طالب دزدلور عمود عادی تھا اور جو سردار تھے جب خلعت ملا تو خواجہ نے جبریل سے کہا کہ مبارک ہو کچھ خوشی مین تقسیم کرنا چاہیے جبریل نے خواجہ کو انعام دیا صاحبقران نے درگہ سالار کو طلب فرمایا کہ مین نے آپ کو داروغہ بارگاہ کیا تمکو انکا ماتحت کیا افسوس ہے کہ کب غازی نہین ہین ورنہ وہ بھی داروغہ تھے یہ منصب اُنکا تھا مگر وہ ہمراہ صاحبقران کے خانہ کعبہ شریف گئے ہین وہ پارت گاہ لشکر تھے کیونکہ وہ نظر کردہ تھے انکے سبب سے برکت تھی لشکر کی برکت جاتی رہی مگر خراب آپکو مین نے وہی مرتبہ عنایت کیا ہے یہ سنکے بادشاہ نے فرمایا کہ لشکر خدا ہے کہ یہ منصب اُسی خاندان مین رہا کو ابھی تک اُسی خاندان مین تھا مگر اب اُس مرتبہ کا آدمی آگیا جو کہ عادی کا مرتبہ تھا یہ تقریر جب ہو چکی اسوقت صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ لشکر مین منادی کرادو کہ کل یہان سے کوچ ہوگا نقارین پر چوب پڑی صبح ہوئی کہ صنوبر شاہ فرخ شن لشکر آیا تھا جب جشن ہو چکا اور یہ قرار پایا تو اسنے عرض کیا مین رخصت ہوتا ہون کیونکہ شہر کو آباد کر چکا ہون مگر لشکر وغیرہ کو لے آؤن صاحبقران نے اسکو رخصت کیا وہ اُسیدن رخصت ہوکر طرف صنوبر شہ کے چلا گیا یہان منادی نے لشکر مین ندا دی کہ کل یہان سے لشکر کا کوچ ہوگا کوس سفری پر چوب پڑی نقارہ کوچ بجا یہ خبر لشکر مین منتشر ہوئی کہ کل یہان سے کوچ ہوگا یہ خبر جو لشکر مین پھیلی تو سب اپنا اپنا بندوبست کرنے لگے اسباب بار کرنے لگے ادھر بارگاہ کا اُتارا بار کیا گیا ہر سردار و سپاہی نے اپنا اسباب باندھکر درست و تیار کیا سب لشکر مین بندوبست ہو گیا وہ رات گذری سحر ہوئی صاحبقران و بادشاہ بیدار ہوکر باہر تشریف لائے سب سردار حاضر ہوے جبریل بھی حاضر ہوا جو بارگاہ مین اور خیمہ وغیرہ بار ہونے سے رہے تھے وہ بار ہوے اُدھر یقین بھی رخصت ہوکر گیا تھا وہ بھی خلعت سحر مع لشکر خیمہ وغیرہ کو اپنے وزیر کو حاکم کرکے تھوڑا سا لشکر چھوڑکر طرف لشکر صاحبقران کے چلا تھا وہ دونون سردار بھی مع اُس لشکر کے ہمراہ یقین کے تھے اُسنے کل ہی جاکر تیاری لشکر کا حکم دیا تھا اور بارگاہ وغیرہ کل ہی سے نکلکر بار ہو چکی تھی یہ بھی آکر پہنچا صاحبقران و بادشاہ کو سلام کیا جب سب لشکر تیار ہو چکا تو صاحبقران نے جبریل کو حکم دیا کہ تم آگے مع بارگاہ کے روانہ ہو بس اُسوقت جبریل اپنا لشکر لیکر اور اتارا بارگاہ ہمراہ لیکر روانہ ہوا وہ درگہ سالار بھی مع چالیس ہزار کے ہمراہ جبریل ہوا اتبو قریب ایک لاکھ کے سوار و پیادے ہین ہمراہ اتارا بارگاہ کے اُسکے بعد صاحبقران نے

مع کل لشکر کے کوچ فرمایا تھوڑے سے خیمہ وغیرہ اور بارگاہین ہمراہ لشکر ہین یہ پیش خیمہ بھی جو کہ آگے روانہ ہوا ہی طریقہ یہ تھا کہ ایک کوس کے فاصلہ سے پیش خیمہ آگے روانہ ہوتا تھا مگر صاحبقران نے آج ہی پیش خیمہ روانہ کیا اور خود بھی مع لشکر و بادشاہ کے کوچ فرمایا عجب سا ان تھا کہ سرخ و سبز نشان کھلے ہوئے باجے جنگی بجتے ہوئے پرے کے پرے سوارون کے غول کے غول پیدلون کے چلے جاتے تھے لشکر تھا کہ سمندر کی موج تھی قریب ایک کروڑ کے سپاہ تھی جبرئیل کو یہ حکم تھا کہ ایک منزل کے فاصلہ پر جاکر قیام کرنا وہ بہت جلد بارگاہ کو لیکر چلا گیا صاحبقران لشکر کو لیکر خوشی خوشی طرف سمندر یہ کے کوچ فرماتے ہین راہ طے کرتے ہوئے جاتے ہین انکو راہ مین رکھا جاتا ہی اور جبرئیل کو بھی اب کچھ حال ہمراہیان غزالان اور ان فراریون کا لکھا جاتا ہی جو کہ شہر یقینیہ سے فرار کر گئے تھے اسکے تعلق انشاالله پھر یہی داستان شروع ہوگی +

شمہ حال ہمراہیان غزالان کہ انکا جاکر سمندر جادو کو غزالان کے حال کی خبر کرنا سمندر و گلاب کا اسکا غم کرنا اسکے امور تعزیت سے فراغت کرکے پھر نامہ تحریر کرنا اور تاکید کرنا کہ بہت جلد آوے کہ ان لوگونکا پہونچنا کہ دوسرای مدد کے طرف یقینیہ کے گئے تھے اور بیان کرنا کہ یقین نے مذہب سلام قبول کرلیا تمام شہر خدا پرست ہوا بلکہ وہ سردار بھی مع لشکر خدا پرست ہوئے جو کہ حضور نے برای مدد یقین روانہ کیے تھے صرف ہملوگ نہین مسلمان ہوئے اور موقع پاکر آپکی خدمت مین حاضر ہوئے کہ آپ کو خبر کرین یہ سنکے سمندر کا عشاق سے کہنا کہ استاد کیا کیا جاے اسکا دریافت کرکے سمندر کا کہنا کہ وہ طرف سے ان ملکون کے ادھر کو آتا ہی کہ جدھر ساحرون کی عملداری ہی لہذا ان سب کو بتاکید تحریر کرو کہ جہان تک ممکن ہو رکین سمندر کا نامے تحریر کرنا و دیگر حالات داستان ا

راویان اخبار خبر رنج و غم بون صفو قرطاس پر تحریر کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان جلد اول مین تمام بیان ہوئی تھی کہ جب مہتر قران ثالث غزالان کو عیاری کرکے اس درہ ہی لیکر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے تھے اور اسکی شکل ایک کسان کی بناکر قتل کرکے چھوڑ گئے تھے یہ تو ادھر روانہ ہوئے تھے ادھر اسکے ہمراہی تلاش کرتے ہوئے اس درہ مین آئے تھے لاش نقلی کو دیکھکر بہت پریشان ہوئے اور اسی لاش کو لیکر طرف سمندر کے روانہ ہوئے تھے یہ بیان ہوچکا ہی اب وہ ہی داستان بیان ہوتی ہی کہ یہ لوگ روتے ہوئے سر پر خاک ڈالتے ہوئے راہ طے کرتے ہوئے چلے جاتے ہین یہ تو ادھر کو جاتے ہین دربار سمندر کا حال ملاحظہ ہو یہ بعد روانہ کرنے سرداران و غزالان کے خوش بیٹھا ہی کہ لشکر اسلام مین کوئی ساحر نہین ہی جو مقابلہ کریگا غزالان ساحرہ زبردست وہوشیار ہی جاتے ہی پہلے اسم اعظم بند کرلیگی پھر سحر کرکے سبکو بیکار کردیگی کہ یہ سردار یقین و دنون باہم ملکر شبخون کرینگے خواہ دن کو خواہ رات کو غرض سب کو قتل کرڈالینگے معلوم ہوا کہ اس مقام پر خدا پرستونکی بنا ہی تھی اسکے اقبال کا ادبار تھا یہ نیکنامی یقین کی قسمت کی تھی خیر کوئی ہم کو تو انکی بربادی سے غرض ہی نہین ہر روز اہل دربار سے گفتگو کرتا ہی عشاق اپنا بندوبست کرتا ہی اور کرچکا ہی جب سمندر یہ گفتگو کرتا ہی تو عشاق یہ کہتا ہی کہ اگر حضرت یہان بھی آجائینگے تو جانبر ہوکر نہ جاسکینگے اگر کروڑ دن ہوجائینگے تو ایک بھی زندہ نہ بچیگا یہی تقریر ہر روز دربار مین ہوا کرتی ہی گلاب جادو اپنے باپ کی جگہ پر متمکن ہی سنا کرتا ہی مگر یہی خیال ہر وقت رہتا ہی کہ دیکھیے کب آتی ہین بڑی

خرابی یہ ہی کہ عیارون سے سامنا ہی وہ لوگ بلکے ہین جب والد ایسے زبردست ساحر کو قتل کیا سحران دمامہ ایسے ساحران نامی کو مارا دریاے سبز رنگ برباد ہوا تو یہ کیا ہی خداوندا تصویر اسکی بان بجائین لاکر ہمسے ملائین تو ہی جانین اسکو یہ فکر ہی جب مکان پر دربار سے جاتا ہی تو ان سے یہ گفتگو کرتا ہی کوئی دس دن کا عرصہ گذرا ہوگا کہ یہ دربار مین بیٹھا ہوا ہی سمندر اپنے تخت پر عشاق اسکے برابر کرسی پر بیٹھا ہی اور ساحرون سے کچھ ذکر اہل اسلام کا ہو رہا ہی عشاق کہہ رہا ہی کہ جو ساحر قتل ہوے وہ اپنی نادانی سے قتل ہوے کسیکو عقل نہ تھی اگر عیار ہین تو کیا کر لینگے دیکھنا کہ جب وہ یہان آئینگے تو کیا بلائین نازل ہوتی ہین اور کیونکر قتل ہوتے ہین اور عیاری کیا کام دیتی ہی کہ وہ لوگ روتے پیٹتے جو کہ مصنوعی لاش غزالان کی لیکر چلے تھے شہر مین پہونچے راہ طے کرکے دروازہ دولت پر آئے اور اندر چلے انکے رونے کی صدا جو گلاب سمندر کے کان مین پہونچی تو سمندر نے کان کھڑے کیے اور عشاق سے کہا کہ آستادہ ذرا توقف فرمائیے اور سنیے کہ رونے کی صدا دروازہ دولت کی طرف سے کسی کی آتی ہی دراصل صدا ے گریہ ہی کچھ اور شور و غل ہی یہ سنکے عشاق خاموش ہو رہا سمندر نے اہل دربار سے کہا کہ ذرا تم بھی سنو کہ گلاب نے عرض کیا کہ آپ بجا فرماتے ہین میرے بھی کان مین آرہی ہی بلکہ مین کیا عرض کرون کہ اس صدا کے سننے سے میرے قلب کی کیا حالت ہی بہت بیقرار ہی خداوندا تصور جیسا کرین کوئی خبر بد سنائین یہی تقریر ہو رہی تھی کہ وہ لوگ سامنے سے ارتھی لیے ہوئے نمودار ہوئے اب جو سمندر و عشاق و گلاب نے دیگر اہل دربار نے دیکھا تو یہ پایا اور پہچانا کہ یہ تو وہ لوگ ہین جو کہ ہمراہ ملکہ غزالان کے براے مدد لقین خود درست شہر لقین کو گئے تھے انپر کیا آفت آئی کہ یہ اس حالت سے آتے ہین اور یہ ارتھی کسکی ہی گلاب نے جو انکو دیکھا تو سمندر سے کہا کہ خداوندا اس ارتھی کو دیکھکر میرا قلب بیٹھا جاتا ہی اور کلیجہ مونہہ کو آتا ہی مجکو غزالان کی خیر بہت معلوم ہوتی ہی سمندر نے کہا کہ ایسی بدشگونی نہ نکالو خداوندا سکو زندہ رکھین یہ اور کسکی ارتھی ہوگی گو یہ لوگ اسکے ہمراہ یہان سے ہین اس سے یہ نہین لقین ہو سکتا ہی کہ کوئی آفت اوسپر آئی ہو کوئی اور مر گیا ہوگا ملکہ نے روانہ کر دیا ہوگا کوئی پریشان ہونے کی بات نہین ہی پریشان نہو دوسرون کو اپنے ہمراہ پریشان نہ کرو کیا دیر ہی وہ لوگ آگئے ہین کوئی دم کی دیر ہی کہتا ہوا جاتا ہی کہ وہ سکے سب قریب ایوان کے آئے اسمین سے چند ساحر ارتھی لیکر دربار مین آئے ارتھی قریب تخت سمندر جادو کے رکھدی اور یون عرض کرنے لگے کہ خداوندا ہم لوگ ہم کو فراق اجل نے صحراے لق و دق مین لوٹ لیا ہم کیا تدبیر کرین یہ کہکر رونے لگے اور اپنی جان کھونے لگے انکے رونے سے سمندر و گلاب و عشاق و کل اہل دربار کی آنکھون سے آنسو روان ہوئے کہ سمندر نے انسے کہا کہ کچھ حال تو صاف طور سے بیان کرو کہ کیونکر مرگئے یہ ارتھی کسکی ہی کون مر گیا ہی انھون نے کچھ جواب نہین دیا اسی طور سے رویا کیے تب تو سمندر نے برہم ہو کر کہا کہ اے حرامزادون روکے جاتے ہو کچھ بیان نہین کرتے ہو جب سمندر نے برہم ہو کر کہا تو انکی رقت کم ہوئی اب وہ لوگ اپنے حواس درست کرکے کھڑے ہوئے کہ گلاب نے کہا کہ پہلے ملکہ غزالان کی خبر بیان کرو کہ وہ خیریت سے ہین انھون نے جواب دیا کہ ہم بیان کرتے ہین یہ کہکر انھون نے یہ بیان کیا کہ ہم ملکہ غزالان کے ہمراہ روانہ ہوے تین شبانہ روز برابر چلے گئے چوتھے روز بوقت قریب دوپہر ملکہ صحراے بین اترین چونکہ وہ صحرا بہت پرفضا تھا ہمکو بھی اترنے کا حکم فرمایا اب سب خاموش بیٹھے ہوے سن رہے ہین انھون نے کہا کہ چونکہ تین دن کے تھکے ہوے تھے اور ملکہ بھی پریشان تھین تخت سمیت اترکر ٹہلنے لگین ہم سکو حکم فرمایا کہ تم لوگ بھی راحت لے لو کچھ کھا پی لو انکی جو کوچ کرینگے تو یقین مین جاکر دم لینگے کیونکہ اب یقینا کوئی ایک دن کی راہ پر ہوگا ہم لوگ بھی اترے کھانے پکانے لگے جب کھانا پکچکے تو گانے بجانے لگے ملکہ سیر صحرا کرتی ہوئین ایک طرف کو چلین گئین ہم لوگ اپنے کام مین مصروف تھے جب بہت عرصہ گذرا اور رفقا کوچ کرنے کو آیا ہمنے خیال کیا کہ ملکہ سیر

کرنے تشریف لیگئی ہین ابھی تک واپس نہین آئین اسکا کیا سبب ہی ہم چند آدمی تلاش کرتے ہوئے چلے اُس صحرا مین
ایک درہ تھا کہ اُسکے اندر گئے کہ گلاب نے یہان تک سنکے کہا کہ تم اپنی حالت بیان کرنا پہلے یہ بتاؤ کہ ملکہ خیریت سے
ہین انھون نے جواب دیا کہ ہم وہ ہی حالت بیان کرتے ہین آپ سماعت فرمائے جائین یہ سنکے گلاب خاموش ہورہا
کہ انھون نے کہا کہ ہم جو اُس درہ مین پہونچے اور سیر کرتے ہوئے اور تلاش کرتے ہوئے ایک مقام پر جو پہونچے
تو دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہی ہر اعضا الگ ہین لگ ہی اُسکے برابر ایک کاغذ پڑا ہی ہمنے وہ کاغذ اُٹھا کر دیکھا اسمین یہ تحریر تھا
کہ یہ لاش غزالان جادو کی ہی مین نے اُسکو عیاری کرکے قتل کیا ہی کیونکہ یہ جاتی تھی مدد کو یقین خود درست
کے اور جاکر خدا پرستون کو پریشان کرتی اس سے مین نے راہ مین عیاری کرکے قتل کیا میرا نام ہی مہتر وان اثث
اسی طور سے مین سمندر جادو کو قتل کرونگا یا جو کوئی اُدھر آئیگا اور یہی اُنھون نے مضمون بیان کیا کہا اب جو ہمنے غور
کرکے دیکھا تو در اصل ملکہ کی لاش تھی اب ہمارے ہوش و حواس جاتے رہے رونے لگے اپنی جان کھونے لگے جسقدر
لوگ اُس درہ مین گئے تھے وہ سب جمع ہوئے لاش کو اُٹھا کر باہر درہ کے لائے باہم صلاح کی اب کیون شہر یقینیہ کو
جائین اُنکو خبر کرین یہ تجویز کرکے لاش لیکر اُنکی خدمت مین آئے اس ارتھی مین ملکہ کی لاش ہی اور وہ کاغذ ہی ناظرین
پر واضح ہو کہ وان ایک پرچہ لکھکر ڈال گئے تھے یہ جو حال سمندر و عشاق و گلاب اہل دربار نے سنا ایک ایسا
صدمہ پہونچا کہ بہت سے لوگ تو سکتہ ہوگیا بہت سے چیخین مار کر رونے لگے بہت اپنا سر و سینہ پیٹنے لگے سمندر کے
تو قلب پر ایسا صدمہ پہونچا کہ وہ تو بیخود ہوکر گر گیا اور نعرے مار کر رونے لگا گلاب نے ہائے ہمشیرہ کہکر اپنے کو دنگل
پر سے گرا دیا تمام دربار برہم شدہ ہوگیا عشاق بھی رویا مگر مرد جہاندیدہ ہی ساحر زبردست ہی عقل سے کام لیا کچھ دیر
گریہ کرکے خاموش ہورہا مگر اہل دربار مین کہرام ہی اسنے سبکو منع کیا اسکے منع کرنے سے سب خاموش ہوگئے مگر
گلاب و سمندر کی رقت کم نہین ہوتی ہے گلاب کی تو زبان پر یہ ہین ہین کہ ہین میری کمر ٹوٹ گئین مجکو اکیلا چھوڑ گئین
افسوس تمنے باغ جوانی کا کوئی پھل نہ پایا تمھارے باغ جوانی مین کوئی نخل امید نہ آگا کیسی بُرا ارمان دنیا سے گئین
کوئی اس عمر مین نہ مرے ابھی کیا عمر تھی صرف سولہ یا پندرہ برس کا سن تھا کہ سفر کر گئین ہائے کیسی خزان آئی کہ پوری
جوان بھی نہوئے پائین کہ کلیان اجل نے باغ جوانی مین آکر گل روح کو چن لیا یا باغبان اجل نے نخل جوانی کو قلم کیا ہائے کوئی
شاخ تمنا نہ پھولی نہ پھلی ہمکو روتے کو چھوڑ گئین والدہ نے یون انتقال کیا میرا گھر تو برباد ہوگیا اب مین کسکو غزالان کہکر پکارونگا اور
میری امید قطع ہوگئی ایسی صاحب الفت نہین مجکو کہان ملیگی کہ آپ باپ کی جگہ نہ قبول کی مجکو دی ہائے جسدن آئی تھی تو
کس شان و شوکت سے آئی تھی تیری تصویر آنکھون کے آگے پھر رہی ہی مین کیا خبر لیکر والدہ کے پاس جاؤن اُسکی بیری کا
سہارا انھین والدہ کو جب خبر ہوگی تو اپنے کو ہلاک کرینگی یقین ہی کہ اس غم مین مرجائین ہائے کیسی تباہی اس گھر پر آئی
یہ مین کرتے کرتے زور سے چیخ مارکر گرا اور بیہوش ہوگیا سمندر کی زبان پر یہ مین تھے کہ ای ملکہ غزالان
ہماری اُس کو نور آنکھین مجکو بر حسرت چھوڑ گئین افسوس جو دل مین تھی وہ نکلنے نہ پائی کیسی مصیبت میرے اوپر آئی ہی کہ
سوائے رنج و غم کے کوئی خبر ہی نہین آتی ہی جو کوئی اُدھر جاتا ہی قتل ہوکر آتا ہی یہ کیا آفت ہی یہ بیان کرتا ہی اور روتا ہی اسکو
بڑا صدمہ یہ تھا کہ یہ غزالان پر عاشق تھا اگر اسنے قصد کیا تھا کہ آفتاب سے طلب کردن مگر موقع نہ پایا تھا کہ اسی
عرصہ مین آفتاب قتل ہوا اب اسنے قصد کیا تھا کہ خود اُس سے درخواست کردن اسکو باپ کے غم سے فراغت ہوئے
تو کہا جائے کہ سحران دماہیان کے مرنے کی خبر آئی یہ اُس آفت مین مبتلا تھے اب کب موقع تھا کہ ایسی تقریر کرے
جو اور فکر ہوگئی کہ صاحبقران کی خبر آئی اسنے اب یہ خیال کیا کہ جب ہم خدا پرستون سے فراغت ہوگی تو مین درخواست
کرونگا یا اس امید پر تھا کہ دیکھا اسکا دل ٹوٹ گیا امید جاتی رہی دوسرے ساحرہ زبردست تھی علاوہ اس امر کے
بہت خوبصورت تھی ایسا ایسا خیال کرکے روتا تھا اور جان کھوتا تھا عشاق نے دیکھا کہ سمندر روتے روتے اپنے کو

ہلاک کریگا سمندر کے قریب آکر کہا کہ کیا تو دیوانہ ہوا ہی جو اپنی جان دیتا ہی کوئی بھی ملازم کے لیے اسقدر بیقرار ہوتا
ہی پس جو اس درست کر یہ کیا کہ عورتون کی طرح رونے لگے ارے پھر کیون جا مردی سے بیٹھا ہی اب جو تو رویا
تو یاد رکھ مین چلا جاؤنگا عشاق نے جو یہ تقریر سنی تو کچھ خیال سمندر کر آیا خیال کیا تو کیون روتا ہی صرف محبت
تھی اور تیرا قصد تھا کوئی تیری وہ معشوقہ نہ تھی اگر نہ قبول کرتی تو کیا ہوتا یہ خیال کر کے عشاق سے کہنے لگا
کہ اوستاد مین اس امر پر روتا ہون کہ کیسی جوان تھی بموجب مضمون عہد نامہ سخت ست کہ گوید جوان مرد ورنہ
مجکو کیا تھا صرف اسکی جوانی پر رحم آتا ہی اور ترس کہ موت مین جان گئی کیون اوستاد یہ لوگ کیسے بیرحم ہین کہ انکو
جوانی پر رحم نہ آیا نہ صورت پر کیسی بھولی بھولی صورت تھی بڑے سخت قلب کے آدمی ہین انکو خدا ہی بچائے
اور بڑے سفاک ہین کہ کوئی انکے ہاتھ سے بچتا ہی نہین ہی جس طور سے چاہا قتل کر ڈالا اب مجکو اپنی جانکا بہت خوف
ہی خداوند ایسا کرین کہ یقین نے قتل کیا ہو عشاق نے کہا کہ تم پریشان نہو یہان اگر زندہ رہنا دشوار ہی دیکھ
لینا یہ کہکر سمندر کے آنسو پونچھے اور کہا کہ ای سمندر غم نہ کہا مین نے تیری محبت مین اپنے مقام کو ترک کیا
پھر دنیا پر آیا ورنہ مین نے تو گوشہ نشینی اختیار کی تھی مگر تیری الفت نے نا چار کر دیا مین تو تیری الفت مین
چاہتا کہ اگر مصیبت بھرون اور تو یہ رنگ پیدا کرے کہ کوئی مرگیا اپنی جان دے دیتے ہین یہ کونسا طریقہ ہی پس
اب ایسی حرکت نہ کر نا یہ سنکے سمندر خاموش ہوا اب جو دیکھا تو گلاب کو ارنگی کے قریب بیہوش پایا حکم دیا
کہ اسکو ہوشیار کرو اور کہو کہ لاش کو لیکر اپنے مکان پر جاے اسکی اول منزل کرے یہ سنکے لوگون نے گلاب
کو ہوشیار کیا بڑی مشکل سے ہوش آیا مگر اب جو ہوش آیا تو پھر وہی رونا اور پیٹنا سمندر نے کہا کہ ہمارے
پاس لاؤ لوگ اسکو اٹھا کر سمندر کے پاس لیگئے سمندر نے گلے سے لگایا اور کہا کہ بھائی گلاب اب رونے
سے کیا حاصل جو ہونا تھا وہ ہوگیا کوئی رونے سے واپس تو آئیگی نہین وہ خدمت خداوند سامری مین پہونچی ہین
بس اب صبر کرو انکی اول منزل کی تدبیر کرو یہ خبر انسے بیان کر دیہ سنکے گلاب نے کہا اگر آپکی راے ہو تو مین
اس لاش کو لیکر مکان پر جاؤن انکو بھی آخری دیدار دکھادون یہ سنکے سمندر نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی پس گلاب
سمندر سے رخصت ہوکر اور ارنگی کو اٹھوا کر دریا سے باہر آیا اپنے ملازمون کو اور غزالان کے ملازمون کو
ہمراہ لیکر سر و پا برہنہ روتا خاک اڑاتا چاک گریبان مکان کے چلا اسکا حال پھر تحریر ہوگا یہان جب گلاب لاش
کو لیکر چلا گیا تو وہ حالت کم ہوئی سمندر نے اکن ساحرون کو دوبرو طلب کیا اور پھر حال دریافت کیا وہ سرجہ جو پہلے
صفحہ پر حال تحریر تھا جو کہ بیان کیا گیا ہی یہ بھی تحریر تھا کہ سمندر یاد رکھنا جب لشکر اسلام آکر پہنچیگا تو جان
بچانا دشوار ہوگا مین آگاہ کیے دیتا ہون اسی طور سے تیرا بھی ایک روز خاتمہ ہی ورنہ تصویر پرستی سے توبہ کر کے
ترک کرو اور خدمت صاحبقران مین حاضر ہو آیندہ اختیار ہی یہ تحریر دیکھکر یقین کر گیا کہ یہ لوگ پرمے غضب کے
ہین عشاق سے کہا کہ استاد اسنے تحریر دیکھی عشاق نے کہا کہ جب آئینگے تو معلوم ہوگا ابھی تو کچھ چاہین تحریر کرین
عشاق نے اکن لوگون سے پوچھا کہ تمنے یہ بیان کیا کہ ہملوگ تلاش کرنے گئے مگر کوئی علامت سحر سے نہ معلوم ہوا کہ
تلاش کرنے چلے تھے انھون نے جواب دیا کہ خداوند ہمکو کوئی علامت سحر نہین معلوم ہوئی نہ سیاہ آندھی آئی نہ تاریکی
ہوئی نہ برق چمکی نہ برف باری ہوئی نہ سنگ باری نہ بیدل کی صدا آئی نہ اور کوئی علامت سحر ظاہر ہوئی کہ جس سے
ہمکو خبر ہوتی ہم تو صرف خود تلاش کرنے لگے تھے کیونکہ جو وقت انھون نے وہان سے کوچ کرنے کا مقرر کیا تھا تب ہمکو جانا
ہوا اور تلاش کیا ہم خود پریشان تھے کہ یہ کیا سبب ہے کہ کوئی علامت سحر کی ظاہر نہوئی کہ جس سے ثابت ہوتا
کہ فلان شخص قتل ہوا اسکا کیا سبب ہی یہ تصور کر لیا تھا اور دراصل یہ امر تھا کہ وہ درہ کوہ اس مقام سے بہت
دور تھا اور وہ پہاڑ بھی بہت بلند تھا اس سبب سے نہ ظاہر ہوا عشاق نے یہ سنکے کہا کہ جا ہے دور ہو جا ہے قریب علامات

مرنے کی ساحر کے ضرور ظاہر ہوتی ہے یہ کوئی بات نہین ہے کیون تمھارے دربار مین اے سمندر اُسکے ہاتھ کے سحر سے تیار کی ہوئی کوئی چیز ہی یا نہین سمندر نے جواب دیا کہ جی میرے دربار مین کوئی چیز نہین ہے ہان شاید اُسنے اپنے رہنے کے مکان مین خواہ باغ مین کوئی علامت رکھی ہو اُسکی ماں یا بھائی کو معلوم ہو آسنے دریافت کیا جائیگا عشاق نے کہا کہ ضرور ہے کیونکہ یہ تو بخوبی ظاہر ہے کہ جب کوئی ساحر سحر سے کوئی چیز بناتا ہے اور وہ قتل ہوتا ہے خواہ مرتا ہے تو وہ بھی اُسکے مرنے کے برباد ہوجاتا ہے جیسے کہ دریائے منیر رنگ و دیگر عمارات جو کہ تعمیر کی ہوئی سحران و ماہیان کی تھی اور یہ لازم ہے کہ جسقدر ساحر زبردست تیرے ملک مین ہون اُنسے ایک ایک چیز ایسی سحر سے طیار ہو کہ وہ تیرے موجود ہے جب کہ وہ کسی مہم یا کام پر جائین تاکہ وہ اگر قتل یا اپنی قضاے مرین تو اُس سے ثابت ہوجائے اُسقدر پریشانی حاصل نہو سنکے سمندر نے جواب دیا کہ آپنے مدبیر تو خوب فرمائی ہے اب مین یہی حکم دونگا اور جو ساحر دیگر ممالک سے آئینگے اُنسے بھی یہی فرمایش کرونگا اب اسوقت تو موقع نہین ہے کہ دریافت کیا جاے وہ خود اپنے واس مین نہین مین جب اُنکے حواس درست ہونگے تو دیکھا جائیگا عشاق نے کہا کہ اچھا کوئی مضایقہ نہین ہے پس بعد تھوڑے عرصہ کے سمندر نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے عشاق اپنے مقام پر گیا سمندر نے محل مین جاکر اپنی دختر سے کہا کہ اے مینا تمھاری ہمجولی اور ہم سن غزالان آہو چشم کو بھی عیاران لشکر اسلام نے قتل کیا ملکہ نے جو یہ باتین سنین تو دریافت کیا کہ کیونکر کیا وہ لوگ یہان آئے سمندر نے تمام قصہ بیان کیا ملکہ نے کہا کہ یا جان اُسکی جان آپنے لی نہ آپ روانہ کرتے نہ وہ جاتی نہ قتل ہوتی سمندر یہ سنکے خاموش ہورہا ملکہ بڑا صدمہ ہوا اُسدن کھانا نہین کھایا سمندر وغیرہ کو تو اسی فکر مین رکھا جاتا ہے کہ وہ محل مین ہے مگر اب اُسکو بڑی فکر ہے کہ دیکھئے ان عیارون سے کیونکر جان بچتی ہے بڑے بلا کے ہین انھون نے جب دریا مین جاکر سحران اور ماہیان کو قتل کیا تو میری کیا اصل ہے مین تو صاف میدان مین بیٹھا ہون آتے ہی فتحرا جل ہوجائیگا یہ تو اس فکر مین تھے آدھر گلاب جو اش لیکر طرف مکان کے چلا تھا تو اُسکی یہ حالت تھی کہ قدم قدم پر ٹھوکر جاتا تھا اور روتا تھا ہاے کے نوے سارا تھا لوگ بغلون ہاتھ دیے ہوئے تھے ارتھی کے قریب تھا اسی صورت سے چلا جاتا تھا یہ مکان کی طرف روان ہے اُدھر اُسکی ماں بھی روتی ہوئی اپنے مصاحبون سے گفتگو کر رہی تھی کہ آج کئی دن ہوے مین نے اپنی پیاری دختر غزالان کو نہین دیکھا کہ وہ کیسی ہے کیا کہون اس نوکری نے لگیے مجبور کر دیا کہ نمک کھاتی ہون اگر اُنکے حکم کی تعمیل نہ کرین تو نمکحرام قرار پائین تعمیل کرنے مین یہ نقصان ہے کہ بیٹی کے واسطے بیقرار ہین بیٹی کے واسطے اسکی نمکحرامی کے خوف سے میرے شوہر کی جان گئی دیکھو سہراب نے نمک حرامی کی ابتک زندہ ہی جو نمک حلالی کریگا اُسکا انجام یہی ہوگا خداوند تصویر میری لڑکی کی خیر خیریت سناوے مصاحبون نے عرض کیا کہ آپ پریشان نہون اُنکی بھی خیریت آئیگی یہی ذکر ہو رہے تھے کہ گلاب اُسکی لاش لیکر پہونچا کہ اُسکے کان مین صداے گریہ پہونچی کہ ملکہ کی ماں یہ صدا سنکے پریشان ہوئی کہ یہ رونے کی صدا کیسی آتی ہے مصاحبون نے عرض کیا کہ اے ملکہ یہ رونے کی صدا کہین سے آتی ہوگی آپ باہین کرین یہ سنکے ملکہ نے بھی نظر کرنا شروع کی کہ وہ صدا قریب سے اور قریب آنے لگی یہانتک کہ یہ معلوم ہوا کہ یہ صدا میرے گھر کے دروازے پر سے آتی ہے اتنے مین ملکہ گھبراکر اٹھ کھڑی ہوئی کہنے لگی کہ یہ صدا تو میرے مکان کے دروازے پر سے آتی ہے یہ کیا واقعہ ہے ابھی یہی گفتگو کر رہی تھی کہ دیکھا کہ گلاب خاد و سر برہنہ خاک سر پر ڈالے ہوئے نظر آئے ملکہ نے جو بچے کی یہ حالت دیکھی گھبراکر دوڑی اور پوچھنے لگی کہ کیون اے فرزند یہ کیا حالت ہے کچھ بیان تو کر گلاب نے ایک نعرہ مارا اور اپنی ماں کے قریب آکر گر پڑا اور بیہوش ہوگیا کہ ملکہ نے دوڑکر اسکا سر زانو پر رکھا گلاب کچھ دیر کے بعد جو ہوش آیا ماں نے پوچھا کہ اے فرزند بیان کر گلاب نے کہا کہ ہاے غزالان آہو چشم تمکو مین کہان تلاش کرون کہان سے ڈھونڈھکر لاؤن تم ہمکو تباہ کر گئین ہماری کمر توڑ گئین یہ جو کہا تو ماہ غزالان کی پریشان ہوئی اور

اُسکا مُونہہ دیکھنے لگی اور کہا کہ یہ کیا کہتے ہو کیون کیا ہوا غزالان کی کیا اُسکی خبر آئی میری بچی تو خیریت سے ہے گلاب نے
کہا کہ ای امان جان مین کیا کہون اور کیا بیان کرون کہ جو مصیبت مجھپر اور آپ پر نازل ہوئی فلک کا تیر و ستم ٹوٹ پڑا ایسا
پہاڑ کسی پر نہ گرے نہ کوئی ایسا بلا مین گرفتار ہو باپ نے یون قضا کی بہن نے یون انتقال کیا تب تو ملکہ نے
کہا کہ صاف طور سے بیان کر دے کہ کیا واقعہ گذرا تب گلاب نے رو رو کر تمام حال بیان کیا تھا جو کہ سنا تھا اور کہا کہ ارتھی
پر اُسکی لاش آئی ہے مین لاش لیکر آیا ہون دروازے پر رکھی ہے یہ سننا تھا کہ انبو اُسکی اور حالت ہو گئی بیقرار ہو ہو کر
رونے لگی پچھاڑین کھانے لگین خاک اُٹھا کر سر پر ڈالی کپڑے پھاڑ ڈالے دیوانہ وار سر پٹکنے لگی انبو تمام عورتین رونے
لگین ایک کہرام مچ گیا کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی اُسی حالت مین گلاب سے کہا کہ ذرا ارتھی اندر لے آؤ
مین اُسکی صورت دیکھ لون پھر تو وہ صورت نظرون سے پوشیدہ ہو جائیگی یہ جو گلاب سے کہا گلاب چند عورتون کو
لیکر دروازے پر آیا اور ارتھی اُٹھوا کر اندر لایا مان نے جسمین ارتھی دیکھی پیٹنا شروع کیا تمام عورتون کا گروہ اُس
لاش کے ہجوم ہو گیا مان نے اُسکی خوب بین کیے اگر اُنکو تحریر کیا جاے تو طول بیجا ہو گا مطلب فوت ہو جائیگا اس
سے مناسب یہ جانا کہ اسی پر اکتفا کرو کہ بعد اس حالت کے گلاب کو خیال آیا کہ مان ہلاک ہو جائیگی ارتھی اُٹھوا کر
باہر لایا اور اُسکو لیکر طرف مرگھٹ کے چلا مان یہان رو رہی اسنے مرگھٹ پر لاکر لاش کو جلایا جو طریقہ اُنکے مذہب
کا تھا اُسکو بجا لا بعد اُسکے مکان کی طرف روانہ ہوا لوگون نے راہ مین سمجھایا کہ اس سے کیا حاصل رونے سے اور
حال تباہ کرنے سے وہ زندہ نہو جائیگی حریف اپنا کام کر چکے چونکہ یہ خبر مشہور ہو گئی تھی سب عزیز آکر جمع ہو گئے تھے
مرد تو لاش کے ہمراہ گئے تھے وہ گلاب کو سمجھاتے ہوئے لوٹے اتنے بھی خیال کیا کہ اس گریہ و زاری سے کچھ حاصل
نہین ہے جو ہونا تھا وہ ہو گیا چلکر اُن کی حالت دیکھو یہ اس خیال سے چلا راہ مین اسکو خیال آیا کہ ای گلاب ایک بات سمجھ مین
نہین آتی ہے اسکا کیا سبب ہے کہ چند اشیاے سحر اُسکے سحر سے تیار کیے ہوے مکان دباغ مین موجود ہین یہ کیا سبب ہے
کہ وہ نہ مٹین کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جب ساحر مرتا ہے تو اُسکے سحر کی جو چیزین ہوتی ہین وہ بعد مرنے اُس ساحر کے مٹجاتی
ہین اُسکی بیٹی آکر خبر دیتے ہین کہ جسکے قبضہ مین ہم تھے اُسنے قضا کی ہم آزاد ہوے اب جاتے ہین یہان تو یہ نہین ہوا نہ وہ
چیزین مٹین نہ بیٹیون نے آکر خبر دی یہ نئی بات ہے یہ تو خیال کرتا ہوا غزالان مصنوعی کی لاش کو جلا کر مکان کو آتا ہے
یہان جو عورتین غزالان کی یہ خبر سنکے آئین تو اُسکی مان کی حالت تباہ پائی سب نے سمجھانا شروع کیا کہ ای بہن جو ہونا تھا
وہ ہو گیا رونے اور حال تباہ کرنے سے مردہ زندہ نہین ہو جاتا ہے اب تم کیون اسقدر بیقرار ہوتی ہو اپنے کو سنبھالو
کہین گلاب کی حالت نہ خراب ہو جاے اُسی کا دم غنیمت جانو اُسی کے جان کی خیر مناؤ کہ وہ زندہ رہے کیونکہ
اُس سے تمہارا نام روشن ہے اور تمہارے شوہر کا وہ اسقدر عزیز تھی کیونکہ یہ امر تو ضرور ہے کہ جسقدر
چراغ مین تیل ہوتا ہے اُسیقدر جلتا ہے خداوند تعالیٰ نے اسیقدر عمر اُسکی تحریر کی تھی اب کوئی مرنے کے
ساتھ مر نہین جاتا ہے تم جو ایسی حالت اپنی خراب کرو گی گلاب بھی تمسے زیادہ اپنے کو پریشان کریگا
اُسپر رحم کرو اور صبر کرو یہ سنکے اُسنے جواب دیا کہ اے مین کیا کرون میرا کلیجہ کوئی لے ڈالتا ہے اُسکی صورت میری
نگاہون مین پھر رہی ہے کوئی دم قرار نہین آتا ہے مین تو لاکھ چاہتی ہون کہ صبر کرون مگر دل نہین مانتا ہے اُسکو
کیونکر سمجھاؤن اُنھون نے کہا کہ صبر کرو صبر کرو اپنے طبیعت کو روکو دل کو اور طرف متوجہ کرو آپ ہی مان جائیگا
اسنیمین گلاب کو لگا کر ٹھنڈا کرو ای بہن یہ بدشگونی ہے خداوند سے اب یہ دعا کرو کہ دشمن سے
گلاب کو محفوظ رکھین اُسکی خیر مناؤ کیونکہ وہ لوگ تمہارے گھر کے دشمن ہو گئے ہین یہ امر سمجھ مین نہین آتا
ہے کہ پہلے آتے ہی تمہارے شوہر کو قتل کیا اُسکے بعد سحران و ماہیان کو مارا پھر تمہاری دختر کو قتل کیا
ہمارے نزدیک تو یہ بہتر ہو گا کہ تم گلاب کو لیکر چلی جاؤ یہ جو اُن سنے کہا تو جواب دیا کہ سچ کہتی ہو مگر اصل

جان ہی تو جہان ہی ایسی نوکری سے باز آئی اور جب ملازم ہوئے تو جو مالک حکم دیگا اُسکو ضرور بجالانا پڑیگا کیونکہ نمک کھاتے ہین
اگر خلاف حکم کرینگے تو نمک حرام مشہور ہونگے اُنھون نے جو اُسکو سمجھایا تھا تو اُسکو تسکین ہوئی کہ اتنے عرصہ مین گلاب
پہونچا ماں نے دوڑ کر گلے سے لگایا خوب روئی کہا کہ میرے جانکو تم کہان چھوڑ آئے گلاب بھی رویا لوگون نے
ماں بیٹیون کو جدا کیا دونون کی رقت کم ہوئی کہ گلاب اپنے گھر مین آیا کسینے اُسدن کھانا نہین کھایا پھر گلاب
کو اُسی امر کا خیال آیا ماں کو طلب کیا اور ماں سے کہا کہ اماجان مجھکو ایک امر مین بڑا عجب ہی اب اُس مقام پر
ماں بیٹے ہین اور کوئی نہین ہے ماں نے کہا کہ کس امر مین گلاب نے کہا کہ مجکو اس امر مین تعجب ہی کہ کئی خبر مین
غزالان کے سحر کی اثر نہین ہین اور بلکہ وہ جو بارہ دری ہی وہ اسیکے سحر کی ہی اسکا کیا سبب ہی کہ اُسکے مرنے کے بعد
وہ کیون نہ گری یا اور جو چیزین ہین وہ کیون نہ برباد ہوئین اُسکے پیرون نے کیون نہ اگر چہ دی اسکا کیا سبب ہی اگر
کچھ آپ کو معلوم ہو تو بیان فرمائیے ماں نے کہا کہ اے فرزند یہ امر ضرور ہی کہ جب ساحر مرتا ہی تو اُسکی بنائی ہوئی چیز ضرور
مٹجاتی ہی اب تمھارے کہنے سے مجکو بھی خیال آیا مین کیا بیان کرون گلاب نے کہا کہ مین سحر سے دریافت کرتا ہون
اگر معلوم ہوا تو جو اشیا اُسکے سحر سے بنی ہوئی ہین اُنسے اُسکی حالت دریافت کرونگا مجکو تو اب شک ہوتا ہی ماں
نے کہا کہ شک کیا گلاب نے کہا کہ یہ شک کہ وہ مری نہین ہی یا یہ چیزین اُسکے سحر کی بنی نہین ہین ماں نے کہا کہ تو
ضرور ہی کہ یہ اشیا اُسکے سحر کی ضرور ہین ہان رہا اب اس امر مین شک کہ وہ مری یا نہین یہ تمکو بخوبی معلوم ہوگا کیونکہ
لاش جلائی تھی گلاب نے کہا کہ مین نے لاش دیکھی بھی نہین اور غزالان نے جالائی مجکو ہوش کب تھا اُسنے کہا کہ
ارتھی پر تو دیکھی ہوگی جب لوگ لیکر آئے تھے دربار مین بادشاہ کے جواب دیا کہ مین وہان بھی نہین دیکھی صرف
اُن لوگون کے بیان کرنے سے معلوم ہوا ماں نے کہا کہ وہ لوگ کیون جھوٹ بولتے اُنکو کیا دشمنی تھی گلاب نے
کہا کہ اُنکا تو یہ بیان ہی کہ ہمنے لاش دارہ کوہ مین پائی کوئی کے روبرو تو قتل کیا نہین اور ایک کاغذ ملا اُسکا یہ مضمون تھا وہ کیا
جانین یہ سچ ہی ماں نے کہا کہ وہ پہچانتے تو مین گلاب نے کہا کہ ضرور یہی تو سبب یقین کرنے کا ہی صرف اسقدر شک
واقع ہوتا ہی اُسکو مین رفع کیے لیتا ہون ماں نے کہا کہ کیا مضایقہ ہی بس اُسیوقت گلاب نے اپنی جھولی اُٹھائی اور چوکی پر
بیٹھکر کچھ پڑھنا شروع کیا اور ایک ماش کے آٹے کا پتلا بنایا اُسکو خوک کے خون سے غسل دیا اب جو سحر پڑھکر
دم کرتا ہی اور چند دانہ ماش کے اُس بدمعاش نے مارے تو اُس پتلے کا تماش بدلا اُسنے صورت انسان پیدا کی
اُسنے اپنی زبان مین نشتر دیکر چند قطرے خون کے لیے اور اُس پتلے کے اوپر سحر پڑھکر مارے کہ وہ گویا ہوا بصد ادب
مہیب اور کہا کہ کیون اسوقت مجکو طلب کیا ہی اسکا کیا سبب ہی گلاب نے کہا کہ مین نے آپ کو کچھ حال دریافت
کرنے کو طلب کیا ہی آپ کی خوراک حاضر ہی آپ میرا مطلب بیان فرمائین تو مین حاضر کرون یہ سنکے اُسنے کہا کہ جو
دریافت کرنا ہو جلد دریافت کرو کہ مجکو مہلت نہین ہی گلاب نے کہا کہ پہلے آپ یہ فرمائین کہ کوئی قاعدہ ایسا بھی ہی کہ
مرجانے اور اُسکے سحر سے جو اشیا تیار ہون وہ نہ مٹین صدا آئی کہ یہ ممکن نہین ہی کہ ساحر مرے اور اُسکا سحر نہ برباد ہو جو کوئی
یہ کہتا ہی وہ بالکل کاذب ہی کبھی ایسا نہین ہوا ہی بس یہی دریافت کرنا تھا گلاب نے کہا کہ دریافت یہ کرنا ہی کہ میری
بہن غزالان برائے مدد یقین خود درست بحکم سمندر جادو بمقابلہ خدا پرستان گئی تھی اُسکے مرنے کی خبر آئی ہی
بلکہ لاش بھی اُسکے ہمراہی لائے معلوم نہین کہ اُسکو عیاردن نے قتل کیا مگر اُسکے سحر سے جو چیزین تیار ہین وہ اسوقت
موجود ہین مٹی نہین ہین اسکا کیا سبب ہی یہ سنکے وہ پتلا بہت زور سے ہنسا اور کہا کہ تم اُسکے غم مین سیاہ پوش ہو
کیونکہ گلاب نے اور اُسکی ماں نے اُسیوقت سے سیاہ پوشی اختیار کی تھی گلاب نے کہا کہ ہان ماں بھی
گلاب کی اُس مقام پر موجود تھی اور تیسرا آدمی نہین تھا پتلے نے کہا کہ لباس سیاہ اُتارو اور غم نہ کرو غزالان
زندہ ہی مگر تمھارے کام کی نہین ہی کیونکہ مرتد ہو گئی اُسنے اپنا مذہب ترک کیا اور دین اسلام قبول کیا وہ خدا پرستون کے

شریک ہوگئی ہی یہ کہکر کل عیاری قران کی بیان کی اور جو کچھ کہ بارگاہ مین صاحبقران کے گذرا تھا وہ سب کہا
کہ وہ لاش جو کہ جتنے جلائی تھی وہ ایک کساتلی تھی کہ جسکو قران نے اُسکی صورت بنا کر قتل کیا تھا یہ بھی مین خبر دیتا
ہون کہ لشکر اسلام اُس مقام پر سے کوچ کرچکا ہی لیقین اور سارا شہر مسلمان ہوگیا ہی بلکہ وہ لوگ بھی جو کہ
سمندر یہ سے مع لشکر کنیز لیقین کی کمک کو گئے تھے وہ بھی مسلمان ہوگئے ہین انمین سے چند لوگ بھاگ
سمندر یہ کو آتے ہین وہ چند روز مین یہان پہونچینگے یہ بھی خبر دیتا ہون کہ سمندر یہ فتح ہوگا سمندر جادو
قتل ہوگا سمندر یہ پر کسا منحصر ہی بڑے بڑے ملکون پر خدا پرستونکا قبضہ ہوگا یہان کے ساحر مارے مارے
پھرینگے جو مذہب اسلام قبول کرینگے وہ زندہ رہینگے انکا گھر بار برباد ہوگا مگر یہ کون کرے کہ اپنا مذہب ترک کرے
اگر تجکو لیقین نہو کہ غزالان زندہ ہی تو اسکے سحر سے دریافت کرلے میرے کہنے کا حال تجھپر ظاہر ہوجائیگا مگر ایک امر کا
خیال رہے کہ یہ امر سمندر سے نہ کہنا ورنہ تیرے لیے خرابی ہی بلکہ وہ کل حال تجھے دریافت کریگا جبکہ تو دربار مین جائیگا
کہ غزالان کے سحر کی کوئی چیز تھی تو کہنا کہ یہان ہی ایک درخت سرو کا تھا ایک مکان تھا وہ سب برباد ہوگیا
ہی کیونکہ تیرے ارتھی لیکر آنے کے بعد پھر سمندر نے اُن لوگون سے دریافت کیا تھا اُنھون نے کل حال کہا تھا
اُسپر اُسکو بھی شک گذرا اور اسکے اُستاد کو بھی تو باہم یہ صلاح ہوئی کہ اُسکے بھائی سے دریافت کیا جائے کہ اُسکے
سحر کی کوئی چیز تو نہ تھی کہ اُسکے مرنے کے بعد برباد ہوئی ہو اگر تو یہ کہیگا کہ نہین برباد ہوئی تو عشاق اُسیوقت سحر سے
دریافت کریگا اُسپر سب حال ظاہر ہوگا وہ تیرا بھی دشمن ہوجائیگا اِس سے کیا حاصل کہ دوست کو دشمن کرین
گلاب نے یہ سُنکے زانو پر ہاتھ مارا اور پتلے سے کہا کہ ای پتلے سامری یہ تو بڑا غضب ہوا اسکا کیا علاج کیا
جاوے پتلے نے کہا کہ علاج اسکا کیا ہی جو ہونا تھا وہ ہوگیا اب مین پھر نہین سکتا ہون میری خوراک دیدینگے گلاب نے اپنی ران مین
نشتر مارکر چلو مین خون لیکر اُس پتلے پر مارا اور پتلے مین اُسکے مُردالاکر وہ مثل انسان کے اُسکو پی گیا اب جو دیکھا
تو وہی باغ کے آگے کا پتلا تھا اب گلاب آکر مسند پر بیٹھا وہ غم کم ہوا اُسنے کہا کہ آپ نے سنا یہ حالت گذری
کیا نالائق حرکت اُس کمبخت بریہ نے کی ہی تمام خاندان کی ناک کاٹی ارے غضب کیا کہ اپنا مذہب ترک کیا اگر ایسا
ہی تھا تو مرکر کے چلی آئی ہوتی پتلے نے یہ نہین بیان کیا تھا کہ اُسکا عقد ہوگیا ہی یہ بیان کیا تھا کہ لیقین کیونکر
مسلمان ہوا اور غزالان کیونکر اور اہل دربار کیونکر تب گلاب نے یہ دریافت کیا تھا جو وہ بیان کرتا اِس سبب سے
نہ معلوم تھا گلاب نے اُسنے کہا کہ اب بڑی خرابی ہوئی کہ یون غزالان مسلمان ہوگئی اگر یہ معلوم ہوتا تو قتل کرا
تو بہتر تھا کاش مرجاتی تو یہ بدنامی نہ ہوتی یہ تو نہوا کہ آفتاب جادو کی لڑکی گلاب کی بہن مسلمان ہوگئی
یہ خاندان بھی بدنام ہوا جب سمندر کو معلوم ہوگا تو اُسکے نزدیک کوئی وقعت ہماری نہوگی نظرون سے
گر جائینگے جس طور سے سہراب کی عزیز ہین اور ہم اُنپر طعنہ کرتے ہین اُسی طور سے وہ ہمپر طعنہ کرینگے اب
مین کیا مُنہ سمندر کو دکھاؤنگا یہ امر تو پوشیدہ نہین رہنے کا ہی آج نہ ظاہر ہوا کل ظاہر ہوگا کیا ہوگیا اُسکو
جو اُسنے ایسی حرکت کی جو کہ کبھی کسی نے ہمارے خاندان سے نہ کی تھی کیا ایسا داغ لگا کہ یہ اُسکے سبب سے مجبور
ہوگئی ہان نے کہا کہ مین کیا بیان کرون میرے خود یہ امر شکے حواس جاتے رہے گو غم اور رنج ہوتا اُس سے
اگر مرجاتی تو بہتر ہوتا رو کر بیٹھ رہتی جیسے کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا یہ تو مرنے سے بدتر ہوا کہ ہر وقت کی کاہش ہوئی
جو سنیگا طعن کریگا مثل ہلال شب اول کے انگشت نما ہوئی جس جلسے مین جائینگے لوگ یہی تو کہینگے کہ ارے لڑکی
مسلمان ہوگئی اُسوقت کیسی شرمندگی حاصل ہوگی پس بہتر یہ ہی کہ اپنی جان دیدین گلاب نے کہا کہ جان دینے
سے کیا حاصل جو مقدر کا لکھا تھا وہ ہوا سوائے صبر کے کیا چارا ہی مگر یہ خدا نے کیسے ہین کہ ہمکو اِس امر سے
آگاہ نہین کرتے ہین ای امانجان ایک بات اور تو سنیے کہ وہ پتلا کہ گیا ہی کہ سمندر یہ فتح ہوگا سمندر جادو مع اپنے

اور شاہ کے ماما جائیگا جو مذہب اسلام قبول کریگا اُسکا گھر و بار بچیگا ورنہ سب برباد ہوگا یہ دوسرے افسوس کا مقام ہی کہ جسکے سبب سے پرورش پاتے ہین وہ یون برباد ہوگا ان نے کہا کہ کوئی ہمارا فعل نہین ہی کہ ہمکو اسکا خوف و خطر ہو گلاب نے عرض کیا کہ یہ امر تو صحیح ہی مگر افسوس کا مقام تو ہی کیونکہ ہمنے نمک کھایا ہی اگر اپنی جان بچا کر بچا جاتے ہین تو نمکحرام مشہور ہونگے اگر مقابلہ کرتے ہین تو جان کا خطرہ ہی ان نے کہا کہ بیٹا تا در کھنا جیسے لشکر اسلام یہان آئیگا ہمین بھگو دیکر یہان سے نکال دینگی ہمین مقابلہ نہ کرنے دینگی کیونکہ بھگو کچھ خداوند نے اسقدر نہین دیا دیا ہی کہ برسون مقابلہ کرین لوگون کم نہین دوسرے ہم ساحر ہین ہماری یہ لوگ خواہش کرینگے گلاب نے کہا کہ جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا جو تدبیرین پڑینگی وہ کرینگے اب مین سحر سے غزالان کی جاکر خبر دریافت کرتا ہون اپنا بالکل اطمینان کرلون ان نے کہا کہ بہتر ہی مگر اب وہ رنج و غم جاتا رہا صرف یہ رنج ہی کہ مسلمان ہو گئی ہی اسکا تو یقین ہو گیا کہ زندہ ہی ان تو اپنے مقام پر چلی آئی یہان جو حورین مہمان آئین تھین انسے باتین کرنے لگی کسی پر یہ امر ظاہر نہین کیا اسی طور سے صفہ ماتم آراستہ رہنے دی کہ یہ نہ معلوم ہو بلکہ یہ امر اسی طور سے مخفی رہے اور سمندر کو نہ معلوم ہو اگر معلوم ہوگا تو وہ ضرور آفت برپا کریگا ادھر گلاب نے اک ایک مقام پر کھڑے ہو کر ایک درخت پر پھونک پڑھکر دم کیا کہ اُس درخت مین سے صدا آئی کہ کیا ہی اسنے کہا کہ تو کسکا سحر ہی اُسنے کہا کہ مین سحر ہون بلکہ غزالان کا اسنے کہا کہ اُسکی کیا حالت ہی بیان کر اُسنے کہا کہ وہ لشکر اسلام مین موجود ہی اور مسلمان ہو گئی ہی شریک اہل اسلام ہوئی اب وہ تمھارے کام کی نہین ہی بلکہ تمھاری دشمن ہی گلاب نے کہا کہ اور کچھ حال بیان کر وہ صدا آئی کہ جو امر ہونے والا ہی وہ خود تم پر ظاہر ہو جائیگا مین بیان نہین کر سکتا ہون دوسرے کا سحر ہون مین نے اسقدر بھی بیان کیا تو بہت کیا تمنے اُسکی حالت دریافت کی کہ جسکا مین سحر ہون اس وجہ سے مین نے کلام بھی کیا ورنہ مین کبھی نہ کلام کرتا یہ صدا آکے پھر صدا نہ آئی گلاب اسنے مقام پر آیا اور خاموش ہو کر بیٹھ رہا یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی سحر ہو گئی گلاب دربار کپڑے پہنکر دربار کی طرف چلا اس خیال سے کہ سمندر یہان پر دریافت کرنے کو کسی کو روانہ کرے تو خرابی ہو چلو دربار مین چلین اس سبب سے دربار مین آیا تھا یہان آکر دیکھا تو سمندر جادو بیٹھا ہی دربار آراستہ ہی سب حاضرین دربار جمع ہین کہ گلاب بھی دربار مین آیا یہ دنگل پر بیٹھا کہ سمندر نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ گلاب تم کیون آئے کیونکہ ابھی تو تمکو فرصت اپنی بہن کے کاروبار سے نہوئی ہوگی کیونکہ کل کا واقعہ ہی گلاب نے کہا کہ یہ دنیوی امور ہین کوئی ایسی ضرورت نہین ہی کیونکہ مین ملازمت کو اپنی ضرورت سے مقدم جانتا ہون کیونکہ زمانہ پر آشوب ہو رہا ہی نئی نئی بلائین آتی ہین نہ معلوم سرکار کو کیا ضرورت ہو اور کسوقت ضرورت ہو سمندر نے کہا کہ یہ تیری خیر خواہی و نمک حلالی ہی گلاب نے جواب دیا کہ یہ آپکی بندہ پروری و غلام نوازی ہی یہ سنکر خاموش ہو رہا کہ سمندر نے کہا کہ ابھی گلاب تمھارے جانے کے بعد جو مین نے اُن لوگون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اُنکو کوئی علامت سحر سے نہین ثابت ہوا کہ تمھاری بہن کو عیارون نے قتل کیا بلکہ جب یہ تلاش کرتے ہوئے گئے تو لاش پائی تو مین یہ خیال کرتا ہون کہ وہ ساحرہ زبردست تھی مثل تمھارے باپ کے تھی اگر وہ قتل ہوئی تو اُسکے بیرون نے کیون نہین غل مچایا اندھی کیون نہ آئی سنگ باری وغیرہ کیون نہوئی یہ بتاؤ کہ کوئی چیز اُسکے سحر سے تیار کی ہوئی کسی مقام پر تھی کہ وہ اُسکے مرنے کے بعد مٹ گئی ہو گلاب نے کہا کہ جی ہان ایک درخت سرو تھا اور ایک مکان اب جو دیکھا تو نہ وہ درخت سرو ہی نہ وہ مکان ہی دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سحر تھا بلکہ غزالان کا اس سے تو یقین ہو گیا ورنہ مجکو خود یہ شک پیدا ہوا تھا سمندر نے کہا کہ یہ صرف شک تھا ورنہ کبھی ایسا نہین ہوا ہی عشاق نے کہا کہ مین نے عرض کیا تھا کہ ضرور ایسا ہوا ہوگا یہی

گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک مرتبہ ایکبارگی آکر صحن بارگاہ پر حائل ہوا اُس ابر سے برق چمکی رعد کی گرج پیدا
تھی اور سنگ باری ہو رہی تھی کہ سب اُس ابر کی طرف دیکھنے لگے کہ وہ ابر شق ہوا اُس ابر سے ایک
تخت پیدا ہوا اُس تخت پر ایک ساحر بیٹھا ہوا تھا گلے مین سانپ و عقرب لٹکے ہوئے تھے شعلے مُنہ سے
نکل رہے تھے کہ وہ تخت صحن مین آکر اُترا سمندر نے جو دیکھا تو عشاق سے کہا کہ آلشبار جادو آیا ہے
خداوند خیر کرین کیونکہ یہ کبھی اپنے مقام سے نہین آیا مین تنہا لوان تاجدار نے اکثر طلب کیا اُسنے انکار
کیا کہ مین نہین آسکتا ہون آج یہ کیون آیا ہے یہ بہت بڑا خود سر ساحر ہے آجتک کسی سے نہین ہارا ہے کسکو
کوہ آتش زما کا خراج دیا اسی سبب سے اُسکو نامہ نہین لکھا نہ اپنی کمک کے لیے طلب کیا نہ معلوم کیون آیا ہے
کیا ہے عشاق نے کہا کہ آنے دو اُسکے لیے کرسی طلب کرو کرسی سمندر نے طلب کی کہ اتنے عرصہ مین وہ
تخت پر سے اُتر کر طرف دربار کے چلا اور دربار مین آیا حالت یہ تھی کہ جو اُسکی صورت دیکھتا تھا جانتا تھا کہ ساحر ہے
مگر اُسکا خوف طاری تھا کہ جب وہ سامنے سمندر کے پہونچا سمندر کو سلام کیا سمندر نے جواب
سلام دیا مگر تعظیم نہ کی یہ امر اُسکو سخت ناگوار ہوا اُسنے جو دیکھا تو عشاق کو بھی برابر سمندر کے تخت کے
بیٹھا ہوا پایا اُسنے عشاق کو بھی سلام کیا عشاق نے جواب سلام دیا اور کہا کہ آؤ کرسی موجود ہے
سب اہل دربار سے صاحب سلامت کرکے کرسی پر بیٹھ گیا کرسی پر بیٹھکر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا سب اہل دربار
کو دیکھا دیکھکر کہا کہ آفتاب جادو جو آنکا سپہ سالار ہے وہ کہان ہے کیونکہ وہ میرا بھائی ہے مین اُسکی تلاش مین
آیا ہون سمندر نے کہا کہ اُسنے تو انتقال کیا یہ اُسکے فرزند گلاب جادو اُسکے مقام پر بیٹھے ہین آلشبار نے
کہا کہ یہ کیا کہا کیونکر انتقال کیا کہا کچھ علیل ہوئے تھے اُنھون نے اپنے علالت کی مجھکو خبر نہین عیادت کو آتا
سمندر نے کہا کہ علیل نہین ہوئے بلکہ ایک لڑائی پر مارے گئے یہ سنکے اُسنے کہا کہ وہ تو ایسے ساحر تھے
کہ کسیکے مقابلہ مین جاکر قتل ہوتے کیونکہ مین اُنکے کمالات سے بخوبی واقف تھا اُنمین ایسے ایسے کمالات
تھے کہ جسکی کوئی حد نہین ہے اُنکا ایک سحر آفتاب ایسا تھا کہ جس مقام کو جاتا تباہ کر دیتا اگر کروڑون کا لشکر
ہوتا تو بھی نہ بچتا یہ کیا کہا جاتا ہے سمندر نے کہا کہ یہ جو تم کہتے ہو سب درست ہے مگر خداوندی امور مین کسیکو
دخل ہے آلشبار نے کہا کہ صاف طور سے بیان فرمایئے میرے خیال مین نہین آتا ہے یہ کہکر گلاب کی طرف دیکھکر
کہا کہ اے صاحبزادے تم بیان کرو سمندر تو اسوقت کچھ بدحواس معلوم ہوتے ہین گلاب نے جواب دیا
کہ مین تو اُنکی زندگی سے طرف چاہ بابل کے برائے تعلیم سحر گیا ہوا تھا کہ مجھکو وہان خبر پہونچی چونکہ تعلیم سحر سے
فراغت کر چکا تھا فوراً اُستاد سے رخصت لیکر چلا آیا مین اس واقعہ سے بالکل واقف نہین ہون تب
سمندر نے کہا کہ آپ بیان کرین سمندر نے از ابتدا تا انتہا سب حال بیان کیا کہ یون لشکر اسلام کنارے
دریاے سبز رنگ کے اُترا جشن کیا صنوبر کو خبر ہوئی اُسنے ملاقات کی دیوانہ جھوٹ دشمنوت کو معلوم ہوا وہ
لشکر لیکر آیا لشکر اسلام کا جو السر اعلے تھا وہ صنوبر شاہ کے نیچے مین تھا اُس سے اور دیوانون سے مقابلہ ہوا
اُسنے دیوانون کو زیر کیا وہ دیوانے اور صنوبر شاہ دونون خدا پرست ہوئے یہ خبر سحر اُن کو معلوم
ہوئی اُسنے حباب جادو و سہراب جادو میرے سپہ سالار کو صنوبر شاہ و صاحبقران کی گرفتاری کو
روانہ کیا آخر کو حباب جادو قتل ہوا سہراب گرفتار ہوا سہراب نے اُسکا سب حال کہا یہ خبر مجھکو پہونچی
مین نے سحاب جادو و شجر جادو کو صنوبر شاہ کے ملک پر روانہ کیا کہ صنوبر کو گرفتار کر لاؤ اور تمام لشکر
شجر بنا دو اُنھون نے ایسا ہی کیا صنوبر کو مع اُسکے وزیرون اراکین سلطنت کے گرفتار کر لائے اور اہل شہر کو
شجر بنا دیا جب قیدی آئے تو مین نے باس ماہیان کے روانہ کیے کہ اُنکو لیجاے سبز رنگ مین قید کو کیونکہ

اُسکا اختیار مین نے ماہیان کو دیا تھا اُسنے اپنی بہن کے سپرد کیا سہراب مرے اگر سحران کا شریک ہوا
سحران نے خدا پرستون سے مقابلہ کیا بہت سے سردار گرفتار کرلیے ماہیان نے اسم اعظم صاحبقران
کو بند کیا مین نے آفتاب کو روانہ کیا کہ تم جاکر سحران کی مدد کرو وہ گئے اُنھون نے اپنا سحر آفتاب تیار کیا
سہراب نے اِسکی خبر خدا پرستون کو دی اُنھین سے چند عیار آگئے نہ معلوم کیونکر اِس پار پہونچے اُنھون نے
عیاری کرکے پہلے آفتاب کو قتل کیا پھر سہراب کی شرکت سے سحران کو دریا کے اندر جاکر مارا اُسکے بعد
ماہیان کو عیاری کرکے قتل کیا کہ جسکے مرنے سے میری کمر ٹوٹ گئی دریاے سبز رنگ مٹ گیا راسته سمندر
کا کھل گیا وہ لوگ ادھر کو روانہ ہوے مجکو خبر ہوئی مین نے سب طرف نامے لکھے سب ساحرون کو برا ے
کمک طلب کیا کیونکہ اُستاد کی یہی راے تھی گو میرا قصد ہوا کہ آپکو بھی اطلاع دون مگر اِس خیال سے
نہین دی کہ اکثر خداوند نہ طاق نے آپکو طلب فرمایا آپنے انکار کیا مین نے خیال کیا کہ اسوقت بھی
انکار ہوگا مین نے نامہ نہین لکھا چونکہ لشکر طرف ممالک غیر ساحرون کے آتا ہے جو حاکم اُن ملکون کے ہین
نامے بخریر گئے کہ تمھاری طرف لشکر اسلام آتا ہے لہذا اُنکو آنے نہ دینا چنانچہ پہلا ملک یقین خود پرست
کا ہے اُسکو بھی تاکید کردی تھی اور کچھ کمک بھی روانہ کی تھی اور ایک ساحرہ جو کہ اسوقت علم سحر مین فرد تھی
اور دختر بھی آفتاب جادو کی گلاب کی بہن کو مع دو ہزار ساحرون کے برا ے کمک یقین روانہ کیا تھا کر
کل خبر آئی ہے کہ اُسکو راہ مین عیارون نے قتل کیا اُسکی لاش آئی تھی کل یہان بڑا کہرام تمام ابتک تو گلاب
اُسکے کاروبار سے فرصت کرکے دربار مین آئے ہین یہ واقعہ گذرا آنشبار یہ سنکے بہت مغموم ہوا اور کہنے لگا کہ مجکو آفتاب
کا بڑا صدمہ ہوا اور یہ حالت سنکے نہایت رنج ہوا کہ دریاے سبز رنگ برباد ہوا اور مجکو خبر نہوئی یہ تو بڑی خرابی
ہوئی کہ یہان خدا پرستونکا قدم پہونچا یہ لوگ بڑے صاحب اقبال ہین دیکھیے کیا ہوتا ہے سحران و ماہیان کے
مرنے سے فراغ ہوئی کیونکہ وہ بڑی زبردست ساحرہ تھین ایسا تو کوئی ساحر اِس قلمرو مین نہین ہے ہان عشاق جادو
ہین کیونکہ یہ پہلوانی مین سامری ہین عشاق کی بہت تعریف کی عشاق نے کہا کہ مین پیر ہوگیا ہون حواس بجا نہین ہین
اب دن آپ لوگون کے کمال کے ہین کہ ہر طرح کی قوت رکھتے ہین یہ نہ فرمایئے کہ کوئی ساحر نہین ہے اب بھی ایسے
بہت سے ساحر ہین جو کہ ماہیان و سحران سے بدرجہا اچھے ہین جب مقابلہ ہوگا تو معلوم ہوگا آپ کیا کم ہین یہ جو عشاق نے
کہا اُسنے تیور بدل کر کہا کہ مین آپکی بات کو دروغ نہین کہہ سکتا ہون مگر میرے نزدیک سب طفل کتب ہین عشاق نے
جواب دیا کہ یہ بجا ہے کہ آپکی برابری کوئی نہین کرسکتا ہے کیونکہ آپ ایسے کامل ہین کہ آپ نے خداوند کو خراج نہین دیا
لاکھ لاکھ اُنھون نے طلب کیا آپ گئے نہین وہ آپکا کچھ نکرسکے سواے خاموشی کے آنشبار نے کہا کہ مین کیون
خراج دون کوئی پایہ کمی کا رکھتا ہون تو اطاعت کرون خیر اِس سے تو کوئی بحث نہین ہے مین اسوقت آفتاب کی
ملاقات کے لیے آیا تھا کیونکہ عرصہ سے ملاقات نہین ہوئی تھی مین نے خیال کیا کہ خود جاکر ملاقات کرون اور دریافت
کرون کیا سبب ہے جو وہ نہین آئے یہان آکر یہ معلوم ہوا خیر مین اُنکے قاتلون سے سمجھ لونگا اور بہت لاف و گزاف
بکا جو کہ عشاق و سمندر و گلاب کل اہل دربار کو گران گذرا اگر سبب یہ تھا کہ وہ اپنے مکان پر آیا تھا جواب دینا
مناسب نہ جانا خاموش بیٹھے سنا کیے آخر کو اُسنے یہ کلمہ کہا کہ اگر ایسا ہی ہو کہ غلامون سے امور سلطنت سرانجام
پائین تو لوگ کیون عالی خاندان کو بادشاہ کرین بموجب مثل اگر گدھون سے ہل چلے تو کوئی کیون بیل خریدے
بھلا غلامون کو بیدماغ کہان کہ وہ امور حکومت کو دریافت کرسکین یہ دانائی دماغون کا کام ہے اگر کوئی عالی دماغ سمندر یہ کا حاکم
تو یہ بدعنوانیان نہ ہوتین وہ کبھی ایسا نہ کرتا کہ دریاے سبز رنگ کا اختیار چند عورتون کے سپرد کرتا بلکہ اپنے قبضہ
مین رکھتا کیونکہ اصل مین سارا منشا اور مقام روک وہی تھا کہ جبتک وہ نہ برباد ہو تا کوئی نہ آسکتا یہ سارا عقل کا

فتور ہے مگر اب کیا ہوتا ہے جو ہونا تھا وہ ہو گیا دشمن آگیا اب اس شہر کا بچنا دشوار ہے کسی کے بنائے کچھ نہ بنے گا یہ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا کہ جو کہ اپنے وقت کے سامری و جمشید تھے مثل دیامہ جادو و ساحر طمطمش نے تو ان ملکون کی کیا اصل ہے ہم تو آج سے سمجھ گئے کہ یہ ملک بھی اہل اسلام کے قبضہ مین گیا اب جو کچھ ہوگا نہ طاق پر ہوگا کیونکہ وہان ساحر زبردست ہین یہ کہکر خاموش ہو رہا یہ کلمہ سمندر کو بہت برا معلوم ہوا اور جواب دیا کہ اے آتشبار اب ہم دیکھتے ہین کہ اب تم جاکر خدا پرستون کو قتل کروگے کیونکہ تم عالی خاندان ہو اور ساحر زبردست ہو اور عقلمند بھی ہو اور مین تو غلام ہون سچ ہے کہ مجکو یہ عقل کہان کہ مین امور حکومت کو انجام دون گر کیا ہوتا ہے تو مین حاکم ہون میری حکومت ہے اور بہت سے میرے تابع حکم ہین چاہے غلام ہون چاہے بادشاہ ہون مگر مین ہی کسیکو اپنے نزدیک کامل نہین جانتا ہون سب کو طفل مکتب خیال کرتا ہون اور پاس کرتا ہون کیا کسی سے بولون اگر مین اپنا سجدہ دکھاؤن تو زمین کے طبقے لادون مجکو کوئی کم نہ تصور کرے آتشبار نے جواب دیا کہ ہر ایک یہی تصور کرتا ہے اپنے مقام پر اور یہی خیال کرتا ہے کہ ہمچو من دیگرے نیست مگر مین نے کسکا کمال آنکھ سے دیکھا نہین یہ جو سمندر نے سنا غصہ آگیا اور برہم ہو کر اپنی جوڑے پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میرا کمال دیکھکر آتشبار نے کہا کہ کیا نقصان ہے جو کوئی دکھائیگا ضرور دیکھینگے یہ سنتے ہی سمندر نے اپنی جوڑی سے ایک گولا نکالا اور کہا کہ یہ میرا سوادنی ہے اگر اسکو کوئی مٹا دے تو مین اسکا شاگرد ہوتا ہون آتشبار نے کہا کہ مین کوئی بڑے مقابلہ نہین آیا ہون کہ مقابلہ کرون ہان اگر تم اپنا کمال دکھاؤگے تو مین بھی اپنا کمال ظاہر کرون گا یہ سنتے ہی سمندر نے اس گولے کو طرف آسمان کے پھینکا وہ گولا آسمان پر جاکر پھٹا ایک برق چمکی کہ سبکی آنکھین جھپک گئین اب جو دیکھا تو ایک ابر بنکے تیار ہوا اس سے بارش ہونے لگی تھوڑے عرصہ مین تمام صحن مین پانی پانی ہو گیا اس پانی سے شعلے نکلنے لگے وہ پانی طغیانی کرکے طرف ایوان کے چلا کہ سمندر نے کہا کہ کوئی ایسا ہے کہ اس پانی کو روکے اور اندر نہ آنے دے سب ساحرون نے سر جھکا لیا مگر آتشبار نے ایک مرتبہ بلند کرکے ایک نارنج خبولی سے نکالکر پیشقدم کرکے سمندر سے کہا کہ مین روکتا ہون میرے تمھارے امتحان ہے کوئی دشمن کا تو مقابلہ ہی نہین کیونکہ ہم اور تم ایک ہی خداوند کے بندے ہین سمندر نے کہا کہ کیا مضایقہ ہے روکو بس آتشبار نے وہ نارنج اٹھاکر اس پانی کی طرف پھینکا جیسے نارنج قریب پانی کے پہونچا یہ ریاض سمندر کا برسون کا ہے ایسے ویسے سحر سے نہین رکتا ہے ہان جب تک کوئی کمال کا سحر نہو ادھر نارنج چلا ادھر سمندر نے زور دیا کہ اس پانی سے ایک نہنگ نے منہ نکالا جیسے نارنج قریب پانی کے پہنچکر شق ہوا ویسے ہی اس نہنگ نے اسکو منہ مین لیا اور پانی مین چلا گیا وہ پانی ایوان مین آگیا اب لوگ پریشان ہونے کہ ہم سب غرق ہو جائینگے لوگ حیران ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگے کہ سب ساحر زبردست تھے عشاق بھی اس مقام پر تھا مگر سب پریشان ہوئے عشاق ایسا ساحر تھا وہ چاہتا تو پانی ایک بالشت نہ بڑھ سکتا اسنے عمداً کوتاہی کی اور خاموش ہو کر دیکھتا رہا صرف یہ تدبیر کی کہ وہ غرق نہوگا جب سمندر نے اہل دربار کو پریشان دیکھا تو کہا کہ آپ لوگ پریشان نہون یہ پانی کسیکو غرق نہ کریگا جب تک مین حکم نہ دونگا یہ دشمنون کے لیے ہے ذکر دوستون کے لیے صرف آتشبار کے اور میرے پانی تھی مجکو انکا کمال دیکھنا ہے یہ کہکر کہا کہ اے سمندر تو کسیکو غرق نہ کر تا سیلی کرسیون کے نیچے قیام کرتا اب پانی جو کیا تو پانی نے ہالہ باندھ لیا کرسیون و تختون و تختون کے نیچے ٹھیر گیا بڑھنا موقوف ہو گیا اب سمندر نے کہا کہ اے آتشبار اب اس دریائے سحر کو مٹا دو مین نے اجازت دی کہ کچھ تو کمال تمھارا ظاہر ہو آتشبار نے جو سحر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سحر اسکے کمال کا ہے کیون اپنی اوقات برباد کرتا ہے کیون باہم نزاع کرتا ہے گو تو قادر ہے کہ اسکو برباد کر دے مگر کیا ضرورت ہے یہ جو دریافت ہوا تو آتشبار نے کہا کہ اے سمندر معلوم ہوا کہ تو صاحب کمال ہے لیکن

سحر دنہین کر سکتا ہی پس معلوم ہو گیا مین صرف امتحان کرتا تھا یہ جو آنشبار نے کہا تو سمندر نے کہا کہ نہین تم رد کرو مین اجازت دیتا ہون کیا نقصان ہی آنشبار نے کہا کہ کیون مین تمھارے برسون کے ریاض کو جو کہ تمنے نثار کیا ہی برباد کرون یہ دشمنون کے مقابلے کے لیے رہنے دو مین کوئی دشمن تو ہون نہین یہ جو اسنے کہا سمندر کو یقین ہوا کہ یہ عاجز ہی کہا کہ اچھا پھر کوئی تکرار نکی ایک اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ پانی برسنا موقوف ہو گیا پھر برق چمکی اب دیکھا نہ وہ ابر تھا نہ وہ پانی تھا زمین خشک پڑی تھی دیکھا کہ بجلی وہی گولا لیے کھڑی ہی سمندر نے وہ گولا لیکر اپنی جوڑے مین رکھ لیا یہ جو آنشبار نے دیکھا اور خیال کیا کہ سمندر اپنے دل مین کہیگا اور سب اہل دربار کہ صرف آنشبار کی زبانی زبان تھی کوئی کمال اسمین نہین ہی ایسا ویسا ساحر ہی تو بھی اپنا کچھ کمال دکھایا یہ تصور کرکے اپنے نہ کچھ کہا نہ سنا سبکی آنکھ بچاکر جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ناریل نکالکر اسپر کچھ پڑھکر اب جو طرف آسمان کے پھینکا وہ جاکر شق ہوا ایک صدا ترانے کی پیدا ہوئی ہوا سے گرم چلنے لگی اتنی ہوائے گرم چلی کہ سبکے جسم جلنے لگے ہونٹ خشک ہو گئے پیاس کی شدت ہوئی یہ نوبت ہی کہ خادم پانی پر پانی دے رہے ہین مگر تشنگی کم نہین ہوتی ہی جو جو ہوا چلتی ہی وہ در و دیوار سے شعلے نکلتے ہین گرمی بڑھتی جاتی ہی ساحر سحر کرکے برودت چاہتے ہین مگر اصلا برودت نہین محسوس ہوتی ہی آنشبار خاموش بیٹھا ہی نہ اسکو گرمی معلوم ہوتی ہی نہ پیاس معلوم ہوتی ہی مگر اور سبکی حالت دگرگون ہی عشاق کی بھی یہی نوبت تھی مگر عشاق ساحر زبردست ہی اسنے سحر سے ایک سیب بنایا ہی کہ جب زیادہ شدت ہوا اور پانی نہ ممکن ہوا پانی سے سیری نہو تو اسکو کھاے تو تسکین ہوتی ہی اسنے اس سیب کو نکالکر ایک قاش کھائی اسکی تو پیاس کم ہوئی اب جو اسنے خیال کیا اور حواس درست ہوئے کہ یکایک سبب ہی کیسی گرمی ہی اسکو معلوم ہوا کہ یہ سحر آنشبار کی طرف دیکھکر ہنسا وہ سمجھ گیا کہ عشاق کو معلوم ہو گیا اسنے اپنی کرسی پر سے اٹھکر اور قریب عشاق کے جاکر آہستہ سے کہا کہ استاد مین آپ سے مقابلہ نہین کر سکتا ہون یہ کیا سحر ہی یہ آپکے اشارون مین برباد ہو گا آپ پہلے نہین سامری ہین سیری آبرو جاتی ہی سب کہتے ہین کہ آنشبار کچھ کمال نہین رکھتا صرف یاوہ گو ہی اسلیے مین نے یہ سحر کیا ہی کہ دیکھون کون اسکو دفع کرتا ہی جیسے سمندر نے سحر کیا تھا کہ مین دفع نہ کر سکا آپ خاموش رہین کسیکا کچھ ضرر نہوگا کوئی ہلاک نہوگا یہ جو آنشبار نے کہا کہ آپ خاموش رہین جیسے سمندر کے سحر کے وقت آپ خاموش رہے تھے عشاق نے کہا کہ تم جاؤ اپنے مقام پر بیٹھو مین نہ بولونگا ہان اگر تم مجھے نہ کہتے تو مین ضرور اسکو روکر تا دیکھو اسکا خیال رہے کہ کوئی ہلاک نہو آنشبار نے کہا کہ کیا مجال ہی اگر کسیکا ایک مرے تن بھی کم ہو تو آپ مجکو قتل کرین یہ کہکر اپنے مقام پر آکر بیٹھا کر اتنے عرصہ مین ایک ابر پیدا ہوا اس ابر سے آگ برسنے لگی اتنے ساحرون نے اٹھکر اس ابر پر سحر کیا مگر اسکے سحر نے اثر نہ کیا کیونکہ یہ سحر اسکا بھی کمال کاوش و محنت سے تیار ہوا تھا اور جو سحر اسکا ہی وہ ایسا ہی ہی کیونکہ ہزار ریاض کیا ہی یہ ایک دم مین سمندر کے سحر کو برباد کرتا مگر اسکے سحر نے اسکو منع کیا اور اسنے بھی خیال کیا کہ بیکار کی عداوت ہوگی اس سے کیا حاصل پس مدین سبب یہ خاموش ہو رہا تھا یہ بیٹھا ہوا ہنس رہا ہی ساحر اس ابر پر اپنا سحر کر رہے ہین سمندر نے بھی سحر کیا کچھ نہ ہو سکا وہ ابر نہ برباد ہوا نہ اگ برسنا موقوف ہوئی نہ گرمی کم ہوئی نہ ہوا سے گرم کم ہوئی تو سمندر نے عشاق سے کہا کہ استاد یہ کیا بات ہی کسکا سحر ہی عشاق نے کہا کہ اے سمندر مین کیا جانون تم لوگ ابھی جوان ہو تمھاری ریاضت و مشقت نا تمہ ہی دریافت کرو کہ کسکا سحر ہی مین پیر ہو گیا ہون نہ اسمین مشقت ہی کہ مین دریافت کر سکون سمندر نے کہا کہ استاد مین نے لاکھ لاکھ تدبیر کی مگر کوئی کام نہین دیتی ہی کیا کرون عشاق نے کہا کہ یہ چھوڑ جانے دو جسکا سحر ہوگا معلوم ہو جائیگا یہ سنکے سمندر نے آنشبار کی طرف دیکھا تو وہ ہنس رہا ہی سمندر کو یقین ہو گیا کہ یہ اسی کا سحر ہی کہا کیون بھائی کوئی ایسا سحر کرتا ہی کہ یون پریشان کرتا ہی معلوم ہو گیا کہ تم بھی بڑے کامل ہو پس یہ

سحر کو دفع کرو ہم تم برابر ہوگئے آتشبار نے کہا کہ یہ میرا سحر نہین ہی کیسا ہوگا مین کیونکر رد کرون وہ ناخوش نہ ہوگا
سمندر نے کہا کہ باتین نہ بناؤ معلوم ہوگیا مجکو اور سب اہل دربار کو اور تمھارا کمال ظاہر ہوگیا کیون نہو برابر سے
ساحر ہو آتشبار نام ہی یون جو سمندر نے کہا تو آتشبار نے کہا کہ جو تم کہو خیر مین رد کرتا ہون یہ کہکر کچھ پڑھکر
دستک دی کہ ایک طائر پیدا ہوا اُسکو حکم دیا کہ اس ابر کو کوہ آتش فشان پر لیجا اور ہٹ کر اسے کہا کہ تو اپنے
مقام پر جا یہ کہنا تھا کہ وہ طائر بھر اُڑا اور قریب اُس ابر کے آیا اور اپنے پنجہ کو اُس ابر مین گڑو کر ایک طرف کو
لیچلا جدھر سے وہ ابر آیا تھا اُدھر کو وہ ابر چلا اِدھر وہ گرمی وہ آتشباری گم ہونے لگی ہوا سے گرم کے جھونکے
برطرف ہوگئے چشم زدن مین وہ ابر غائب ہوگیا اُسی طور سے مطلع صاف ہوگیا نہ وہ آگ ہی نہ وہ گرمی ہی نہ ہوا سے
گرم ہی الجرض سب کے حواس درست ہوئے آتشبار کی سب تعریف کرنے لگے اُسنے کہا کہ اگر تم نہ کرتا تو آپ سبکی نظرون مین حقیر
ہوتا سمندر نے کہا کہ بھائی تم بڑے صاحب کمال ہو مین تمھارا مقابلہ نہین کرسکتا ہون اور ہم تم تو ایک ہین مجکو تو اتنی
سی بات پر غصہ آگیا تمنے مجکو سر دربار کیا کیا کہا کیونکر غصہ نہ آیا آتشبار نے کہا کہ مجکو جب غصہ آیا تمنے اپنا کمال دکھایا
مین نے اپنا مجھے تمھارا سحر نہ دفع ہوسکا تمسے میرا مین تم برابر ہوگیا یہ تقریر سنکے عشاق اپنی کرسی پر سے
اُٹھا اور دونون کا ہاتھ پکڑ لیا کہ اب تم گلے ملجاؤ کوئی خیال نہ کرو آتشبار نے کہا کہ مجکو کوئی عذر نہین ہی نہ میرے
آپ کے کسی طرح کا فساد ہی صرف یہ امر تھا نے اپنی آبرو بچانے کے لیے کیا تھا اگر ایکی یہ خوشی ہی تو مین موجود ہون
عشاق نے کہا کہ تم اپنے سحر مین کامل ہو یہ اپنے سحر مین بس دونون باہم گلے ملجاؤ بعد اسکے آتشبار اپنی کرسی
پر آکر بیٹھ گیا سمندر نے کہا کہ بھائی مین نے تمھاری دعوت کی ہی تم اُسکو قبول کرو آتشبار نے کہا کہ مجکو کوئی
عذر نہین یہ سنکے سمندر نے حکم دیا کہ سامان دعوت کیا جاوے یہ حکم دیکر کہا کہ بھائی مین یہ چاہتا ہون کہ تم
میری مدد کرو کیونکہ خدا پرستون سے مقابلہ ہی وہ لوگ بڑے زبردست ہین آتشبار نے کہا کہ یہ امر کوئی تمھارے
کہنے پر منحصر نہ تھا بلکہ میرا خود قصد ہی دو سبب سے ایک تو یہ سبب ہی کہ یہ ملک بھی اُنکے قبضہ مین آجائیگا اگر
ہملوگ کوشش نہ کرینگے دوسرا امر یہ ہی کہ میرے پیر بھائی کے قاتل ہین مین ضرور اُنسے عوض اُنکے خونکا لونگا اور
بلکہ غزالان کے بھی خونکا عوض لینا ہی کیونکہ اُس سے مجھے بہت محبت تھی وہ اکثر آفتاب کے ہمراہ میرے
مکان پر گئی تھی عجب اُسکی بھولی بھولی صورت تھی جب سے مین نے سنا ہی میرا خون جوش کھا رہا ہی اُسکی
تصویر میری آنکھون کے نیچے پھر رہی ہی میری آنکھون مین خون اتر آیا ہی مگر کیا کرون کہ وہ لوگ یہان موجود
نہین ہین نہین اس قصد سے اپنے مقام سے چلا تھا کہ مین انتظام کرکے چلتا اب مین دعوت سے فراغت
کرکے اپنے مقام پر جاؤنگا وہان سے لشکر وغیرہ لیکر آؤنگا اگر اس عرصہ مین کسنے انکو قتل کیا اور یہ لڑائی فتح ہوگئی
تو جزیرہ مین خود اُسطرف جاؤنگا جہان اُسکا لشکر ہوگا اُسی مقام پر جاکر مقابلہ کرونگا سمندر نے کہا کہ اچھا
تمکو اختیار ہی آتشبار خاموش ہوکر بیٹھ رہا کہ سمندر نے دربار برخاست کیا اور گلاب سے کہا کہ تم اپنے چچا کو
اپنے مکان پر لیجاؤ شام کو لے آنا کیونکہ مین نے جلسہ اُنکی دعوت کا مقرر کیا ہی بس آتشبار ہمراہ گلاب کے
اُسکے مکان پر آیا اُسنے خوب جاے معقول پر اُتارا ان سے جاکر کہا کہ چچا آپکو لائے ہین اُسنے کہا کہ کون چچا
اُسنے نام بتایا ماں نے کہا کہ وہ اکثر اُنکا ذکر کرتے تھے اور جاکر آپکے یہان رہتے تھے بڑی محبت تھی اور بڑا
ارتباط تھا بیٹا اُنکو کسی قسم کی تکلیف نہونے پائے بہت خاطر کرنا گلاب نے کہا کہ جہانتک ممکن ہوگا خاطر
کرونگا ناخوش نہونگے اُنکی دعوت آج بادشاہ نے کی ہی ان نے کہا کہ کل تم کرنا گلاب نے کہا کہ بہتر
یہ کہکر باہر آیا ہر ایک طرح کی خاطر کرنے لگا آتشبار بہت خوش ہوا ہر مرتبہ آفتاب کو یاد کرکے افسوس کرتا ہی اور
کہتا ہی کہ اے فرزند تم دیکھنا کہ مین کیونکر ان خدا پرستون کو قتل کرتا ہون ان ضلالون کے خون کا پیاسا ہون

ذرا ہمین اپنے مقام پر ہوآؤن تو میرا ایک کبوتر نامہ بر تمکو ہمارا حال لوگون نے بڑا سدہ دیا ہے میرا بازو ٹوٹ گیا ہے گلاب سے بڑی امید تھی گلاب کہتا ہے کہ کبوتر نہ ہوگی وہ اور آپ ہم مکتب ہین دوسرے ہم سن بھی تھے اور ساتھ بھی کھیلے ہین والدہ آپکی بہت تعریف فرماتی ہین آنشار نے کہا کہ اب جاتا ہون میرا بہت بہت سلام اپنی والدہ سے کہنا اور یہ کہنا کہ صدمہ نہ کرین ہمیں امر کی ضرورت ہوگی ہم موجود ہونگے فکر نہ کرین ہمین بچا لائین آپ کے شوہر کے قاتلون کو نہ چھوڑینگے ممکن ہوگا قتل کرونگا گلاب نے کہا کہ خداوند کی عنایت سے ہر چیز موجود ہے کوئی ضرورت نہین ہے صرف آپکی عنایت کافی ہے کیونکہ ہمکو کوئی نہ رہا ہمارے سر پر سوائے والدہ کے نہین ہے اب کہ ایسے بڑی امید ہوگئی کہ جو کوئی مصیبت پڑیگی تو آپ سے عرض کرینگے آپ اسکے رد فرمائینگے ایک محبت کرنے والا تو ہوا اگر مجکو پہلے سے خبر ہوتی تو مین ضرور آپکو اطلاع دیتا یہ کبوتر ہمکا واقف ہوتا اگر آپ کی مرضی ہوتی تو وہ برائے مقابلہ جاتا خیر جو ہونے والی بات تھی وہ ہوئی اسکا بھی صدمہ مت کرین آنشار نے کہا کہ تم غم نہ کھاؤ مین ان دونون کے خون کے عوض مین ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا یہ جو مین سمندر کی مدد کرنے پر راضی ہوا ہون صرف تمہارے باپ اور بھائی کے قاتلون کے قتل کرنے کے سبب سے ورنہ مین سمندر کی مدد نہ کرتا سمندر کی کیا حقیقت تھی وہ میرا سحر رد نہ کرسکا مین نے اسکا سحر عمداً نہین رد کیا تھا کیونکہ اگر مین رد کرتا تو میرے اسکے مقابلہ ہوتا پھر باہم مقابلہ ہونے لگتا یہ نوبت ہوتی ہزارون ساحر طرفین کے مارے جاتے باہم کے فساد سے اسکا بھی زور کم ہوتا میرا بھی دشمنون سے کون مقابلہ کرتا اگلی بن پڑتی دوسرے الوان تاجدار کو ناگوار ہوتا گو وہ بھی میرا کچھ نہ کرسکتا وہ بادشاہ ہے اور ایک طلسم کا مالک ہے اور ساحر زبردست ہے اس سبب سے مین نے طرح دی اور یونگ بھی طعنہ زنی کرتے اور یہ گمان کرتے کہ آنشار شریک خدا پرستونکا تھا اسنے دھوکے سے مقابلہ کیا الزام مرے ذمہ عاید ہوتا بس مین نے اس خیال سے اس ارکو ٹال دیا اور سانپ سحر کیا مین تمسے سچ کہتا ہون کہ اگر وہ لاکھ لاکھ زور کرتا اور جو کچھ اسکو معلوم تھا سب کرتا مگر مین نہ ہوتا آخر کو پریشان ہو کر رہ جاتا یہ جو آنشار نے کہا اسکے جواب مین گلاب نے کہا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین کیونکہ سمندر کے تیور سے ثابت ہوتا تھا آنشار نے کہا کہ تمنے دیکھا کہ کل ساحرون نے تو کوشش کی ایک کے بنائے کچھ نہ بنا ہان اگر عشاق چاہتا تو ایک ان مین رد کرتا کیونکہ وہ بہت بڑا ساحر ہے بلکہ یہانتک سامری ہے اسکے سحر کی پناہ نہین ہے تمنے دیکھا ہوگا کہ سب کا مارے گرمی کے برا حال تھا مگر اسکی پیشانی پر میل نہ تھا اسکی وہی حالت تھی جو کہ قبل مین تھی وہ پہچان گیا تھا جو مین نے اس سے جا کر عذر کیا اگر مین عذر نہ کرتا تو وہ ضرور رد کرتا مگر میرے عذر کرنے سے وہ خاموش ہو رہا یہ سنکے گلاب نے کہا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ وہان لوگون نے سمندر سے عرض کرا بھیجا کہ سامان تیار ہے سمندر نے حکم دیا کہ چوبدار جا کر گلاب و آنشار کو لے آئے چوبدار یہ حکم پاکر طرف مکان گلاب کے روانہ ہوا یہان آنشار اور گلاب بیٹھے ہوئے باتین کر رہے تھے کہ چوبدار پہونچا پہلے آداب اور تسلیمات کو سر جھکا بعدہ عرض کیا کہ آپکو بادشاہ نے یاد فرمایا ہے یہ سنکے گلاب نے کہا کہ اے عمو جان چلیے پس آنشار کو لیکر گلاب پھر دولت سرا آیا سمندر کو خبر ہوئی محل سے برامد ہوا بزم عشرت مین اگر بیٹھا ساقی کو حکم دیا کہ مے ناب گردش مین آئے ساقی نے جام جہان نما کو گردش دی تمام محفل کو ساقی نے شراب پلائی پہلے جام بھر کر سمندر کو دیا اسکے بعد عشاق کو پھر آنشار کو اور گلاب کو دیا اب اسنے دورہ باندھ دیا سب اہل بزم مست ہوئے کہ بکاول نے آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار ہے شبھون نے جا کر دسترخوان پر خاصہ کھایا پھر آکر محفل مین بیٹھے پھر جام شراب گردش مین آیا ارباب نشاط کو حکم ملا وہ حاضر ہوئے ساز و سامان کو خوب ملایا ایک مطربہ خوب ناچی پھر یہ غزل گائی غزل

آوارہ و سرگشتہ نسیم سحری ہے		بے طور کسی زلف معنبر مین پھری ہے

باتون مین نہ آؤ مرے ارمان نکالو	صاحب یہ شب وصل چراغ سحری ہے	وصلت کی جو شب آئی ذرا غور سے دیکھو
واں نیند سر شام سے آنکھون مین بھری ہے	کچھ سوگے ایسے کہ نہین جاگتے ہین وہ	کیون ملک عدم سے نہین ہنجری ہے
ہے نیند جوانی کی ذرا دیکھو تو مسرور	سینے سے دوشالہ نہ یہ ہنجری سے	جب غزل گا چکی بہت انعام

پاکر رخصت ہوئی غرض کہ وہ رات اسی طور سے گذری یہان تک کہ سحر ہوئی **سمندر** جادو دربار مین بیٹھا دربار آراستہ ہوا **سمندر** نے دبیر کو طلب کرکے حکم دیا کہ نامے بنام تمام ساحرون کے تحریر کرو اور انکا یہ مضمون ہو کہ تم لوگ ابھی تک نہین آئے باوجودیکہ تمکو تاکید کرکے لکھا تھا لہذا بہت جلد ان نامون کو دیکھکر مع لشکر کے حاضر ہو ورنہ عتاب سلطانی مین مبتلا ہوگے دبیر نے اسی مضمون کے نامے تحریر کیے **سمندر** نے حبشدر سے کہتے ہی ساحرون کو طلب کرکے کہا کہ یہ نامے ان ساحرون کو پہونچا دو کہ جو حاکم ممالک متفرقہ ہین اور ہمارے قلمرو مین ہین اور ہمکو خراج دیتے ہین یہ نامے انہین ساحرون کے نام ہین کہ جنکے نام قبل مین نامے تحریر ہوئے تھے جلد اول مین انکے نام تحریر ہین یہان تحریر کرنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی ہو کہ تحریر کیے جائین **سمندر** جب نامے تحریر کراکے روانہ کر چکا تو حکم دیا کہ اور کاغذ قلمدان پیش کیے جائین وہ کاغذات پیش نہوئے تھے کہ **آفتاب** نے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون مع لشکر حاضر ہونگا **سمندر** نے کہا کہ بہت جلد آنا **آفتاب** نے کہا کہ جبکہ مین نے اقرار کرلیا ہو تو مین ضرور آؤنگا یہ کہکر اٹھا اسوقت **گلاب** نے عرض کیا کہ مجکو بھی اجازت ملے تاکہ مین اپنے چچا کی دعوت کرکے رخصت کردون **سمندر** نے کہا کہ تمنے اپنی بہن کے امور انتظاری سے فرصت پائی **گلاب** نے عرض کیا کہ جی ہان مین نے تو فرصت کرلی کیونکہ جو واجبی امور تھے انکو مین نے کیا مگر ابھی عورات کو وصیت نہین ہوئی ہو انکے تو اور طریقے ہین وہ انکو کیا کرینگی مین کہانتک انکا انتظار کرون **سمندر** نے کہا تین نے بھی فراغت کرلی ہو کیونکہ میرا قاعدہ ہو کہ جو کوئی میرا ملازم مرتا ہو مین اسکا غم بہت کرتا ہون تاکہ لوگون کو یاد ہوگا کہ جیسا بیان کر چکا ہو کہ بیان کا طریقہ ہو کہ جو کوئی مرتا ہو تو اسکے وارثون کو خزانہ شاہی سے خلعت ماتم پرسی پایا جاتا ہو اسی طور سے **سمندر** نے جب **آفتاب** مرا تھا تو خلعت ماتم روانہ کیا تھا کہ جسکے سبب سے اسکی دختر کو معلوم ہوا جب غزالان کی خبر آئی تھی جب بھی روانہ کیا تھا اور خود بھی ایک روز لباس سیاہ پہنا تھا اور تمام اہل محل کو حکم سیاہ پوشی کا دیا تھا دوسرے دن تبدیل کرڈالا تھا یہ طریقہ ہو جو کہ جو کیا جب اس سے فراغت ہوئی تو دربار کیا تھا اسیدن **آفتاب** آیا تھا بس **سمندر** نے **گلاب** اجازت دی **گلاب** **آفتاب** کو اپنے ہمراہ مکان پر لایا جب یہ چلنے لگا تھا تو **سمندر** نے کہا تھا کہ آپ تو تم **گلاب** کے مہمان ہو دیکھیے کب فراغت ہوتی ہو اور تم کب جاتے ہو اور کب مع لشکر آتے ہو **آفتاب** نے کہا تھا کہ مین ایک دن سے زیادہ قیام نہ کرونگا کل ضرور روانہ ہونگا کیونکہ مجکو خود جلدی ہو یہ اقرار کرکے **گلاب** کے ہمراہ آیا تھا **گلاب** نے بڑے سامان دعوت کیے ایک رات اسنے قیام کیا دوسرے روز ابر سحر بنا کر روانہ ہوا جب وہ روانہ ہو چکا تو **گلاب** دربار مین **سمندر** کے آیا یہان **سمندر** نے اسدن بعد جانے **آفتاب** کے دربار برخاست کیا تھا کاغذات نہین دیکھے تھے آج پھر دربار کیا پرچہ اخبار دیکھ رہا تھا اوسمین حال شہر **لقیمنہ** کا تحریر تھا کہ مقابلہ ہوا پہلے جنگ مفروہ ہوئی بہت سے سردار گرفتار ہوئے اور مارے گئے کہ **یقین** نے مغلوبہ کا حکم دیا جنگ مغلوبہ ہوئی ہین مغلوب ہین آپکے سردار ہوئے ہین وہ بھی اسیر ہوئے **یقین** بھی اسیر ہوا لشکر نے شکست کھائی اسدن لشکر شکست کھاکر داخل شہر ہوا ان اسلام ان سے گرفتار کرکے لیگئے اب باقی حالات پرچہ آیندہ مین تحریر ہونگے یہ دیکھکر **سمندر** نے زانو پر ہاتھ مارے کف افسوس ملکر کہا کہ ہمکو **یقین** ہو گیا کہ اوبار ہمارا قریب آگیا کیونکہ **یقین** نے شکست کھائی اور گرفتار ہوا

یہ خبر اس پرچہ سے معلوم ہوئی ایسا رنج ہوا کہ سمندر کا چہرہ زرد ہو گیا منہ پر ہوائیان اڑنے لگین دل
دربار بھی دنگ ہو گئے کہ اتنے بڑے زبردست بادشاہ نے یون شکست کھائی کہ خود گرفتار ہو گیا
کیا اقبال ہی عشاق نے جو یہ حالت سمندر کی دیکھی سمندر کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ ای سمندر
اگر تم ایسی حرکت کروگے اور ذرا ذرا سے ملکون کے نکلجانے پر اتنا صدمہ کروگے تو مین چلا جاتا ہون تم
غم نہ کھاؤ وہ لوگ یہان اگر تباہ ہونگے میرے سحر کی تاب نہ لاسکینگے تم صدمہ نکرو سمندر یہ کلام سنکے
کہنے لگا کہ استاد میری جو زندگی ہی تو صرف آپکے بھروسے پر ہی ورنہ مین اب تک تمام ہو چکا ہوتا کیونکہ ایسے
ایسے صدمے مین نے اٹھائے ہین کہ میرا ہی قلب تھا کہ مین برداشت کر رہا ہون دوسرا میرے مقابلہ پر ہوتا تو
اب تک اسکا قلب بسبب صدمات پاش پاش ہو کے پھٹ جاتا اور مر جاتا عشاق نے کہا کہ سچ کہتے ہو مگر تم صدمہ
نہ کرو جہان تک اسکا اقبال ترقی پر ہی دیکھو ایک مرتبہ یہان اگر ایسا پٹے گا کہ ایک خدا پرست فوج سے
زمین پر باقی نرہیگا ابھی اسکے ستارہ اقبال کو اوج ہی کبھی تو پست ہوگا اسی زمین پر اسکی موت ہی سمندر
نے کہا کہ خداوند آپ کو ہمارے سر پر زندہ رکھین کہ آپ میرے دل کو قوی کرتے رہتے ہین ورنہ مین اب تک
دیوانہ ہو جاتا تو کچھ عجب نہین تھا عشاق نے کہا کہ اور کاغذات دیکھو اس ذکر کو جانے دو یہ ہی ذکر ہو رہا تھا کہ گلاب
اگر پہونچا اسنے فوج دربار کا دیکھا تو سب پر تک پایا سبکی یہ حالت تھی کہ عالم سکوت مین بیٹھے ہین سمندر کا چہرہ
زرد ہی عشاق کچھ نصیحت کیا ہی یہ اپنی کرسی سپہ سالاری پر آکر بیٹھ گیا جب عشاق کلام کر چکا تو گلاب
نے سمندر کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ نصیب دشمنان مزاج کیسا ہی سمندر نے کہا کہ اچھا ہون گلاب
نے کہا کہ کچھ چہرہ حال پر گرد کدورت پاتا ہون اور اہل دربار کو بھی کمدر پاتا ہون اسکا کیا سبب ہی سمندر نے
پرچہ اخبار کی حالت بیان کی گلاب کو اپنے سحر کا خبر دینا یاد آیا کہ اسنے خبر دی تھی کہ یقین مسلمان ہو گیا اور کل اہل
شہر اور جو لوگ اسکی مدد کو گئے تھے وہ بھی انمین سے چند لوگ یعنے فریب انگیز ار کے بھاگ کر آئے ہین
اس مضمون کو خیال کر کے خاموش ہو رہا اسکو بھی صدمہ ہوا سمندر نے اس سے پوچھا کہ آتشبار گئے
گلاب نے کہا کہ جی ہان مین انکو رخصت کر کے حاضر دربار ہوا ہون سمندر نے کہا کہ کب آنے کا اقرار
کر گئے ہین گلاب نے عرض کیا کہ بہت جلد نشریف لائینگے یہ سنکے سمندر خاموش ہو رہا اور کاغذات
دیکھنے لگا کہ یکایک دربار گاہ پر غل و شور ہونے لگا اور یہ صدا آئی کہ ہم فریادی ہین بادشاہ کی خدمت مین
جائینگے اب جو لوگون نے دیکھا کہ وہ لوگ ہین کہ جو ہمراہ سردارون کے برائے کمک یقین خود پرست طرف
شہر یقینیہ کے گئے تھے انکو کسیطرح نہ روکا جاسکا دیا وہ لوگ فریب دو حال سبکے سب اندر دربار کے
چلے آئے ان پر واضح ہو کہ یہ جو وہان سے بھاگے تھے راہ مین کہین دم نہ لیا بھاگے چلے آئے ہین دو دن کی
راہ کو آٹھ دن مین طے کیا صرف سمندر یہ پر آکر دم لیا کہ حواس درست ہو لین تو جاکر عرض کرین انکو کسی
ملک راہ مین ملے کہین نہین گئے اسکے باہر باہر آئے کسی کو خبر نہ کی کہ وہ لوگ اپنا بندوبست کرتے آتے
کے نامون سے جو کہ قبل مین تحریر کیے تھے سب ہوشیار ہین مگر اب اور خبردار ہو گئے القصہ یہ داخل دربار ہوئے
یہ جو شور و غل سمندر نے سنا تو کاغذات اٹھا کر رکھدیے دربار گاہ کی طرف دیکھنے لگا کہ جب وہ سامنے سمن
مین آئے تو اسنے دیکھا کہ ایک طوفان بے تمیزی ہی کہ چلا آتا ہی یہ گھبرا گیا مگر خاموش ہو کر بیٹھا دیکھا کیا کہ یہ کون
لوگ ہین اہل دربار بھی حیران ہو گئے کہ وہ قریب ایوان کے آئے جب تو سب نے پہچانا کہ یہ وہ لوگ ہین جو کہ
ہمراہ سردارون کے برائے کمک یقین گئے تھے انکو سمندر اور بھی پریشان ہوا اور کہا کہ ابھی کہو کہ جلد
قریب آکر حال بیان کرین کیا ہوا جو تم لوگ اسقدر بیحواس ہو نہ قواعد شاہی بجالائے نہ طریقہ صاحب سلامت

کو ہر تا کچھ بیان تو کرو ہمسفر یہی کہہ رہا تھا کہ اسمین سے چند آدمی رو برو تخت کے آئے اور ہاتھ جوڑکر یون عرض کرنے لگے
ای بار شاہ ہم وہ لوگ ہین جو کہ شہر لقینیہ کو بحکم حضور برائے مدد لقین مع افسرون کے گئے تھے ہملوگ اسوقت
پہونچے کہ جب جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی ہم بھی شریک جنگ ہوئے چونکہ کل سردار لقین کے قتل و گرفتار
ہو چکے تھے ہمارے افسرون نے مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوئے قصہ مختصر لشکر نے شکست کھائی اور
ہم لوگ نوک دم بھاگے اور پراگندہ ہو گیا بہت سے لوگ گرفتار ہوئے لشکر اسلام نے تعاقب کیا ہملوگ
کوہ و صحرا مین منتشر ہوئے سب لشکر کٹ گیا ہزارون کام آئے لاکھون زخمی ہوئے ہزارون اسیر ہوئے قضا
ہوئے اہل اسلام نے دیکھا کہ یہ سب متفرق ہو گئے تعاقب سے باز آئے اپنی فرودگاہ پر واپس گئے ہملوگ
جمع ہونے لگے بھاگ بھاگ کر شہر مین گئے وہان اہل اسلام نے اپنے لاشے دفن کئے بعد ازان دوسرے دن
کیا سنا گیا کہ لقین کو اور اسکے افسرون کو اور ہمارے سردارون کو طلب کیا کیونکہ ہرکارے لشکر کے دربار
مین موجود تھے بہت کچھ نصیحت کی اور اپنے خدا کی تعریف کی اسکے بعد مذہب خود پرستی و دیگر شریعت کی
مذمت کی ان سب باتون کا لقین نے جواب دیا کہ اگر آپ یہ قبول کرین کہ مین آگ مشتعل کرون آپ اسمین تشریف
لیجائین اور زندہ نکلین تو اہل شہر کے مین انکا مذہب قبول کرتا ہون جو کہ صاحبقران لشکر اسلام ہے اسنے
منظور کیا پھر ہر ایک سے سوال کیا ہر ایک نے یہی جواب دیا جو کہ لقین نے دیا تھا اور کہا کہ جب لقین مذہب
قبول کرینگے تو ہم بھی قبول کرینگے چنانچہ اسنے سبکو قید سے رہا کر دیا بعض نے یہ عذر کیا کہ آپ ہمکو قید سے
نہ رہا کرین بلکہ قید رہنے دین جب آپ آگ سے سلامت نکلین گے تو ہم سب اسوقت انکا مذہب قبول
کرینگے اور قید سے رہا ہونگے صاحبقران نے انکو قید رہنے دیا کو بہت اسنے کہا مگر انھون نے منظور نہ کیا
انمین کچھ لوگ لقین کے لشکر کے تھے اور کچھ لوگ ہمارے لشکر کے چنانچہ ہمارے افسرون نے بھی قرار کیا تھا الغرض لقین نے شہر
مین آکر دربار کیا سب لشکر کو طلب کیا ایک دن آگ مین جانے کا مقرر کیا تمام کار شہر مین منادی کرائی وہ دن آیا
سب اس میدان مین جاکر جمع ہوئے اسمیدان کے مجمع کا عالم کیا حال عرض کرے کل شہر اس میدان مین تھا وہ
خدا پرست آگ مین گیا بلکہ ایک سردار نے اعتراض کیا تھا کہ آپ بذریعہ سحر کے جاتے ہین وہ خدا پرست اسکو بھی
اپنے ہمراہ لیگیا تمام آگ گلزار ہو گئی یہ ماجرا ہمنے دیکھا ہے سنا ہوا نہین ہے انھون نے روبرو سمندر کے سب حالت
بیان کی اور سردی کی نفی کی اور کہا کہ وہ خدا پرست آگ سے سلامت نکلا اہل مجمع سرخرو ہوئے خجل ہوا
اور لقین تو اسیوقت خدا پرست ہوا اپنے مذہب پر لعنت کی انکے سردار بھی خدا پرست ہوئے اہل مجمع پر جواہر
نثار کرتے ہوئے اسکے مقام پر لیگئے لقین بھی کپڑا اسکے بعد رخصت ہو کر اپنے خیمہ مین آیا سب اہل دربار
کو خدا پرست کیا بعدہ شہر مین آیا دوسرے دن تمام عزیزون اور اہل لشکر و اہل شہر کو جمع کیا انسے کہا کہ مین نے
مذہب اسلام قبول کیا جسکو قبول کرنا ہو وہ قبول کرے ورنہ میرے شہر سے نکلجاے چنانچہ تمام شہر و لشکر و عزیز
و لقین سب مسلمان ہوئے ہمارا لشکر بھی مسلمان ہوا کیونکہ دونون افسر مسلمان ہو چکے تھے ہملوگ اسوقت
مکر سے مسلمان ہوئے تھے رات کو موقع پاکر چھاونی سے بھاگے ایسے بھاگے کہ کہین دم نلیا اس خیال
سے کہ آکر جا کر خبر کرین چنانچہ پندرہ دن کی رہ تو آٹھ یوم مین طے کی شہر پناہ کے بھاگ پر آکر دم لیا ایک رات
وہان قرار لیا اسوقت شہر مین داخل ہوئے اور آکے دربار مین حاضر ہو کر آپ سے سب حال عرض کیا اب
ہمکو نہین معلوم کہ وہان کیا گذرا ہم تو اسیدن چلا آئے تھے کہ جسدن وہان سب مسلمان ہوئے تھے اتنا راہ مین
سنا تھا کہ خدا پرست نے جشن خوشی کیا ہے اسکے بعد لقین نے سبکی دعوت کا بندوبست کیا ہے یہ ماجرا کر را
جو ہمنے دیکھا وہ عرض کیا سمندر نے انکی بہت تعریف کی اور دریافت کیا کہ تم کتنے آدمی بھاگ آئے ہو انھون

عرض کیا کہ قریب انکے مزار کے سمندر نے حکم دیا کہ انکو انعام دیا جاے کیونکہ یہ لوگ نمک حلال ہین ہم نے ایکماہ کی نوکری انکی معاف کی تنخواہ انکو ملیگی یہ لوگ اپنے اپنے مکانون پر راحت سے بسر کرین کیونکہ انھون نے بڑی خیرخواہی کی ہے وہ سبکے سب خوش ہوے انعام پاکر دعائین دیتے ہوے اپنے اپنے مکانون کو چلے گئے اپنے اپنے بال بچون سے جاکر ملے وہ خوش ہوے جب وہ لوگ چلے گئے تو سمندر نے اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ آپنے شامیان یقین کا کیا حال ہوا کہ وہ بھی خدا پرست ہوے مع اہل شہر و لشکر و عزیزون کے کہنے سے ہمارا لشکر اور ہمارے سردار بھی خدا پرست ہوے خدا پرستونکا ستارہ بڑا ترقی پر ہے دیکھے ایجاد کیا ہوا ظاہر انکا اچھا نہین معلوم ہوتا ہے اہل دربار نے عرض کیا کہ خداوند کیا عرض کرین ابھی پرچہ اخبار سے وہ خبر معلوم ہوئی تھی کہ کتنے ہین یہ لوگ آکر پہونچے انھون نے یہ بیان کیا کچھ سمجھ مین نہین آتا ہے عشاق نے جواب دیا کہ مگر یہ لوگ کاذب معلوم ہوتے ہین کیونکہ ایسا ہو نہین سکتا ہے کہ اخبار والا یون تحریر کرے اور یہ لوگ یہ بیان کرین مین یہ خیال کرتا ہون کہ جب لشکر نے شکست کھائی یہ لوگ بھاگے انھون نے ادھر کی راہ مین یہ فقرہ تیار کیا کہ چلکر بیان کرین شاید انعام ملجاے اور خیرخواہ مشہور ہون انکے خیال کے موافق ہوا جو انھون نے خیال کیا پرچہ اخبار والے نے غلط تحریر کیا تھا سمندر نے کہا کہ بہرطور جو کچھ ہو خراب حالت ہے آج نہین کل یہ بھی خبر آجائیگی عشاق نے کہا کہ تم پریشان ہین سمجھے دریافت کرتا ہون کہ وہ لوگ کہان ہین اور کیا قصد رکھتے ہین اور یقین کی کیا حالت ہے اور تمہارے افسرون اہل لشکر کی کیا حالت ہے ابھی معلوم ہوا جاتا ہے کل حال آئینہ ہو جائیگا یہ جو عشاق نے کہا گلاب کا تو دم بھرتا اس سبب سے کہ یہ تو پہلے ہی دریافت کر چکا تھا اور اسکا سحر اسکو ان سب امرون کی خبر دیچکا تھا اسکو معلوم تھا کہ یہ ہوگا وہ سب پیش آیا مرموفرق نہوا اسکو خیال ہوا کہ جب عشاق دریافت کریگا تو اسکو سحر سے معلوم ہوگا کہ غزالان زندہ ہے اور مسلمان ہو گئی ہے یہ سمندر سے کہیگا سب اہل دربار کو معلوم ہوگا مین لوگونکی نظرون مین حقیر ہونگا خصوصاً نزدیک سمندر کے تو بالکل نمکحرام ہو جاؤنگا کوئی میرا فعل نہین ہے مجبور دوسرے پر اختیار نہین ہے مگر خاندان تو ایک ہے مثل مشہور ہے کہ دیگ مین ایک چاول دیکھے مین جس سے تمام دیگ کی حالت معلوم ہو جاتی ہے یا یہ کہ ایک مچھلی سارے تالاب کی مچھلیون کو گندہ کرتی ہے جیسے یمن دیسے مین بڑی خرابی ہوئی مفت مین اپنے بدنام کیا کاش مرجاتی یہ بدنامی تو نہ ہوتی کیا کرون دربار سے چلا جاؤن اور اب منہ نہ دکھاؤن یہ خیال کرکے قصد کیا تھا کہ سمندر سے اجازت حاصل کرے مگر موقع نہ پایا کیونکہ سمندر عشاق سے کلام کر رہا تھا اسنے خیال کیا ابھی چپ بیٹھے رہو جب سب حال معلوم ہوگا سمندر تجھسے کہیگا اسوقت یہ عذر کرنا کہ مین نہین واقف ہون مین آپ کی خدمت مین تھا جو ان لوگون نے آکر بیان کیا مین نے بھی سنا اور آپنے بھی مین نے لاش تک نہین دیکھی یون ہی جلادی ہان بیشک اسکے سحر کا مکان و درخت ضرور برباد ہوا ہے مین یہ جانتا ہون کہ آپنے خود سحر کرکے برباد کیا ہوگا تاکہ سب پر ظاہر ہو کیونکہ عیار نے بیان کیا ہوگا کہ مین نے یہ عیاری کی تھی یہ سوچکر اپنے خیال کر لیا کہ اب جو تو دربار سے جاتا تو تاکہ کسیطرف نکل جاتا ان لوگونکو منہ نہ دکھاتا یہ تو یہ خیال کر رہا ہے اور مستظر متردد سر جھکائے بیٹھا تھا کہ ادھر عشاق نے مقراض نکالی اور ایک تختہ کاغذ سفید کا نکالا اسپر کچھ لکھا اور مقراض سے ایک پتلا کاغذ کا اسکو اپنے روبرو رکھا اسپر سمندر کے سینے پر اور سر پر اور منہ پر آنکھون کے مقام پر سیاہ نشان بنا کے اسکے بعد کچھ منتر پڑھا کہ وہ پتلا خود بخود اٹھ کھڑا ہوا اس مرتد نے اپنی ران چاک کرکے اسپر خون کا چھینٹا کا اسم سحر رقم کرکے مارا کہ اسنے صورت انسان پیدا کی یعنی بصورت انسان ہوگیا اور روبرو عشاق کے ہاتھ باندھکر کھڑا ہوا عشاق نے ملازمون سے کہا کہ جا جم شراب اور ایک من حلوا بہت جلد تیار کرلاؤ کہ یہ بھی خوراک ہے اگر دیر ہوگی تو یہ سب اہل دربار کو کھا جائیگا فوراً

یہ حکم شراب خانے مین گیا وہان سے جام بہت بڑے شراب سے آگے بادر چیون نے فوراً طعام تیار کرکے
حاضر کیا کسی چیز کی کمی نہین ہوئی کہ دیر ہوتی ادھر جب سب اشیا آچکے تو عشاق نے اُس حلوے کے
چار حصے کیے اور اپنے برابر رکھے اب اپنی زبان مین گفتگو دیا ابھی تک وہ پتلا گویا نہین ہوا ہے صرف صورت
انسان پر ہے کہ جب عشاق نے زبان مین نشتر دیکر اُسکا خون لیا اور اُسکے منہ مین ڈالا تو وہ پتلا بڑے
زور سے ہنسا اور کہا کہ اتنی مدت ہوئی ہمارے اُستاد نے ہمکو طلب کیا ہے شاید ہماری خوراک مہیا کی ہے
عشاق نے کہا کہ جی ہان موجود ہے یہ کہکر ایک حصہ حلوے کا اور ایک خم شراب کا اُسکو دیا وہ حلوا
اُسنے کھالیا اور خم اُٹھاکر پی گیا اہل دربار اول تو اُسکی صورت دیکھکر خوفزدہ ہوئے تھے دوسرے اُسکی حرکت سے
کانپ گئے تھے یہ جو دیکھا کہ وہ خم پی گیا اور حلوا کھا گیا سب کے ہوش پرواز کر گئے دل مین کہنے لگے کہ عشاق بڑا
زبردست ساحر ہے خدا خدا مین سے بچائین جسکے قبضہ مین ایسے ایسے لوگ ہین تو قصد اُدھر عشاق نے اُس
پتلے سے کہا کہ مین نے تجکو اس امر کے لیے تکلیف دی ہے کہ مجکو یہ حال شہر یقینیہ و یقین خود پرست و لشکر اسلام کا
اُنکے قصد کا دریافت کرنا ہے یہ جو عشاق نے کہا تو وہ پتلا اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ یکبارگی گویا ہوا کہ بس اسی
کام کے لیے مجکو تکلیف دی تو اُٹھاؤ مین بیان کرتا ہون لکھ لو اسکے خلاف نہوگا یہ جو پتلے نے کہا تو اہل
دربار خوف زدہ بیٹھے ہوئے تھے یا ہر ایک اُسکی طرف متوجہ ہوئے گلاب بھی دیکھنے لگا کہ سنون کیا بیان
کرتا ہے اور کیا خبر دیتا ہے سمندر تو ہمہ تن متوجہ تھا عشاق نے کاغذ ہاتھ مین لیا قلم اُٹھایا پتلے سے کہا
کہ ہان ارشاد ہو پتلے نے کہا کہ قلم سنہرے لکھو یہ قلم کام نہ دیگا مین وہی حال لکھوا دونگا جو کہ آیندہ گذریگا
کیونکہ مجکو معلوم ہے کہ تم پھر مجکو تکلیف دوگے عشاق نے کہا کہ آپ وہ حال نہ تحریر کرائین بلکہ جسقدر مین نے
آپ سے دریافت کیا ہے اُسکو بیان فرمائین مجکو جب ضرورت ہوگی مین آپکی دعوت کرونگا اُسوقت پھر دریافت
کرونگا پتلے نے جواب دیا کہ میرا کیا نقصان ہے لکھو کہ یقین نے مقابلہ کیا سب پہلوان گرفتار ہوگئے
اور کچھ قتل ہوئے جبتک متلوبہ کی نوبت آئی جو سردار یہان سے گئے تھے وہ عین وقت پر پہونچے اُنھون نے
مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوئے حال کار اُس پتلے نے تمام کیفیت بیان کی یہان تک لکھ لیا پھر کہا
بیان کیا کہ اب اُنکا قصد اُن ملکون کی طرف آنے کا ہے جو کہ شمال کی طرف واقع ہین اُنکے حاکم فخر ساحر
ہین یہ رائے سہراب نے اور ایک واقف کار نے دی ہے کہ اُسکا نام لینا مناسب نہین ہے یقین کی
بھی یہی رائے ہے اب حبشن جو کہ خدا پرست نے کیا تھا اُس سے فراغت ہوئی ہے یقین نے دعوت کی
ہے اوسکے بعد روانہ ہونگے گویا مین نے وہ حال بیان کر دیا کہ جو پیش آنے والا ہے مین نے یہ بھی بیان کیا
کہ اُنکو رائے دی ہے بس یہی ہوگا کیونکہ کوئی اور راہ ایسی نہین ہے کہ جس راہ سے وہ آئینگے یہ سب حال
گذشتہ اور حال کا بیان کر چکا تب کہا لاؤ میری خوراک عشاق نے دوسرا خم اور دوسرا حصہ حلوے کا دیا
وہ کھا گیا اُسکے بعد کہا کہ کچھ لوگ تمھارے بھی شریک ہوگئے ہین جو پرچہ اخبار سے معلوم ہوا تھا وہ بیان
کیا اور جو اُن لوگون نے بیان کیا تھا وہ بیان کیا پھر یہ کہا کہ ایک عورت تمھارے ملک کی شریک ہوئی ہے
ابتو گلاب نے کان کھڑے کیے پہلے تو سر جھکائے سنا کیا جب اُسنے عورت کا نام لیا تو اُسنے سر اُٹھایا
اور اُس پتلے کی طرف دیکھا وہ پتلا اسکی صورت دیکھکر ہنسا اور کہا کہ تم پریشان نہو مین نام نہ لونگا مجھے
کیا ضرورت ہے کہ مین کسیکو شرمندہ کرون یہ سنکے گلاب نے سر جھکا لیا کہ یہ تو بڑے غضب کا پتلا ہے مین نے کیون
اسکی طرف دیکھا کہ عشاق نے سر اُٹھاکر دیکھا اور سمندر نے اور اہل دربار نے کہ یہ کس سے کلام کرتا ہے کسیکو نہ پایا
سب حیران ہوئے کہ یہ کس سے خطاب تھا کہ تم پریشان نہو مین نام نہ لونگا کہ عشاق نے کہا کہ ہان آپکا بیان

کردہ عورت کون ہی اُسنے کہا مین نام نہین بتاؤن گا ہان اُسکی حالت بیان کرتا ہون جو کہ دربار مین ہی کیونکہ تمنے دربار کی حالت دریافت کی ہی خدا پرستون کی اُس عورت کی حالت نہین دریافت کی ہی اور میرا قاعدہ ہی کہ جو میرا جی چاہتا ہی وہ بات تو مین بیان کرتا ہون بدون دریافت کیے ہوئے اور نہ نہین بیان کرتا ہان وہ حالت بیان کرتا ہون جو دریافت کرنے والا پہلے دریافت کرلیتا ہی قبل میرے بیان کرنے کے اگر دریافت کرتا ہی مجھے سمجھے تو مین نہین بیان کرتا ہون تب اُسنے اُس عورت کی بابت نہین دریافت کیا تھا جو نام بتاؤن ہان اسقدر بیان کیے دیتا ہون کہ تمھارے شہر کی رہنے والی ہی تمھارے رازون سے واقف ہی وہ بھی مسلمان ہوئی ہی اُسکا عقد ہوا ہی ایک خدا پرست کے ساتھ وہ بہت بڑی کمانے والی ہی میری خوراک عشاق نے تیسرا حصہ اور خم دیا وہ کھا گیا اور خم پی گیا اُسکے بعد کہا کہ اے عشاق یہ مین اپنی طرف سے بیان کرتا ہون کہ سمندر نے نادانی کرکے یہ بلا اپنے سر پر مول لی نہ سہراب کو ہلاک کرتا نہ یہ بلا سر پر آتی کیونکہ اُسنے سہراب کے دل کو تکلیف دی کیا ضرر تھا کہ یہ اپنی دختر کے ساتھ عقد کر دیتا وہ کوئی قلاش نہ تھا بلکہ عالی خاندان تھا بہت بڑا ساحر تھا اُسنے بیان سے جاکر بڑی تکلیف اُٹھائی اُسکے بعد سحران نے خدا پرستون کی گرفتاری کو روانہ کیا وہ گرفتار ہوگیا خدا پرستون نے اُس سے اقرار کیا کہ اگر تم دریا سے سبز رنگ فتح کرادو تو ہم سمندر پر لشکر کشی کرین تمھاری معشوقہ سمندر کو قتل کرکے یہ بلا دور کرین وہ گیا سحران کے پاس آیا اُسکا دوست بنا سب حال دریافت کرکے خدا پرستون کو آگاہ کیا اُسی کے سبب سے آفتاب قتل ہوا عیار ادھر آئے سحران کو اُسنے قتل کرایا ماہیان مار دی گئی دریا صاف ہوا جو کہ وہ لوگ سمندر پر ضرور آئینگے اور سہراب اپنی معشوقہ کو پائیگا لاؤ میری خوراک عشاق نے کہا کچھ بیان فرمائیے اُسنے کہا کہ اب مین نہین بیان کرونگا اتفاقاً مین نے اپنی طرف سے بیان کردیا جلد خوراک لاؤ کہ میرا دم نکلتا ہی ورنہ مجھکو کھا جائیگا یہ جو اُسنے کہا عشاق نے جلدی سے باقی خم دھرا اُسکو دیا وہ کھا کر اور شراب پیکر دھم سے زمین پر گر پڑا اور کہا کہ اے اب ہم جاتے ہین اور یہ کہے جاتے ہین کہ دو ماہ تک تم ہمکو نہ طلب کرنا ہم نہ آئینگے تمھاری محنت بیکار ہوگی آیندہ تمکو اختیار ہی یہ کہا اور اب جو دیکھا کہ نہ وہ بلا ہی نہ کچھ ہوش کا ٹھکانا پڑا ہوا ہی عشاق نے سر پر ہاتھ مارا اور کہا کہ آجتک یہ بات نہین ہوئی کہ یون چلے گئے ہون جب مین نے کہا جب سے کچھ خفا ہوگئے ہین خیر دیکھا جائیگا اے سمندر اب تو معلوم ہوگیا سمندر نے کہا کہ اُستاد انھون نے اُس عورت کا نام نہ بتایا وہ کون عورت ہی عشاق نے کہا کہ اُسکی بابت دریافت نہین کیا تھا اُنھون نے خود بیان کیا جو جی چاہا جسکی بابت دریافت کیا تھا وہ پورا حال بتا دیا کیا کوئی عورت ہوگی ادھر گلاب کی جان مین جان آئی کہ صرف اسی پر خیر گذری کہ نام نہ لیا ورنہ خرابی ہوتی اور بڑی شرمندگی حاصل ہوتی مین نے تو خیال کیا تھا کہ بیان کردیا گر خیر گذری گلاب یہ خیال کرکے خاموش ہوا کچھ بات نہ کی عشاق نے سمندر سے کہا کہ میری رائے ہی کہ پھر اُن ملکون مین نامے لکھو جو کہ شمال کی طرف ہین سمندر نے کہا کہ کیا مضمون ہو عشاق نے کہا کہ یہ مضمون ہو کہ ہمنے سنا ہی کہ یقین مسلمان ہوگیا مع اپنے لشکر و اہل لشکر کے بلکہ جو لشکر اُسکی کمک کو گیا تھا وہ بھی مسلمان ہوا لہذا تمکو لکھا جاتا ہی کہ خدا پرست مع لشکر تمھارے ملکون کی طرف سے ادھر آتے ہین جہان تک ممکن ہو اُنسے مقابلہ کرو اُس مقابلے مین خواہ وہ قتل ہون خواہ اسیر ہون اگر تم یہ لڑائی فتح کروگے تو ہم بہت خوش ہونگے اور خراج لینا تمسے موقوف کردینگے اور تمھاری تعریف تحریر کرکے خدمت خداوند مین روانہ کرینگے آیندہ تمکو اختیار ہی اگر کمک کی ضرورت ہو تو ہمکو تحریر کرو خواہ ساحر خواہ غیر ساحر جس کو طلب کرو ہم اُسے

روانہ کردین گے یہ مضمون ہو سمندر نے دبیر کو طلب کرکے حکم دیا کہ اس مضمون کے نامے بنام محراب
شاہ و اقبال شاہ حیرت شاہ اقبال شاہ مراد شاہ کے تحریر کرو دبیر نے اُسیوقت نامے تحریر کیے
اُسپر مہر شاہی ثبت کرکے پیش کیے سمندر نے پانچ ساحرون کو طلب کرکے حکم دیا کہ یہ پانچون نامے تم
پانچون بادشاہون کو پہونچا دو وہ ساحر نامے لیکر سلام رخصت کرکے طرف شمال کے روانہ ہوئے یہان
سمندر نے دربار برخاست کیا سب اپنی اپنی طرف گئے سمندر والی محل ہوا اِسکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی پھر حال تحریر ہوگا
اب اُن بادشاہونکا حال تحریر ہوتا ہی کہ وہ کس طرح مین اور یہ نامہ پہونچے اُنھون نے کیا
بندوبست کیا اُسکے بعد سمندر کا حال تحریر ہوگا پھر حال صاحبقران و دیگر حالات
راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سابق مین شاہون کو نامے پہونچے تھے تو اُنھون نے یہ جواب تحریر کیے تھے
کہ جب وہ یہان آئینگے تو دیکھا جائیگا ابھی کوئی مدد کی ضرورت نہین ہی سمندر نے جواب نامہ پڑھکر کچھ جواب نہ دیا
تھا بلکہ اُنھون نے یہ تحریر کیا تھا کہ جب تک ہم زندہ ہین کوئی ادھر نہ آنے پائیگا ہان جب ہم نہرینگے تو اُسکو اختیار
ہی چنانچہ اُس تحریر کے بموجب یقین نے مقابلہ کیا تھا اُسکا جو کچھ انجام ہوا وہ ناظرین پر ظاہر ہی سب خبرون
بذریعہ پرچہ اخبار کے اِن بادشاہون پاس پہونچین کہ یہ ہوا یہ ہوا جب یہ خبر پہونچی کہ یقین نے یہ شرط کی تھی
اُسنے یورش کی کہ یقین مسلمان ہوگیا مع کل شہر و لشکر کے اور جو لشکر کمک کو آیا تھا وہ بھی مسلمان ہوگیا
تو اُنکو بڑا صدمہ ہوا پہلے تو سب کو یہ فکر تھی کہ یقین ایسا نہین ہی کہ کوئی اُسکو قتل کرکے یا گرفتار کرکے اُسکے
ملک پر قبضہ کرلے بلکہ یقین ابھی برسون مقابلہ کریگا یہ بڑا زبردست ہی ایسا ہی کہ سمندر نے اُس سے مقابلہ
نہین کیا محراب شاہ کی دھاک ہی وہ بھی کبھی سرسبز مقابلہ نہین ہوا جب یہ معلوم ہوا تو ہر ایک کے جی
چھوٹ گئے اور خیال کیا کہ جب یقین کچھ نہ کرسکا تو ہماری کیا حقیقت ہی مگر ساتھی اسکے یہ بھی خیال ہوا
کہ جنگ دو سردار کا مقابلہ ہی یہ خیال کرلینا کہ ایک نے شکست کھائی تو ہم بھی شکست کھائین گے عقل
خلاف عقل و دانش ہی بلکہ خیال کرنا چاہیے کہ یہ فتح ہمارے نام ہوئی بس تصور کرکے ہر ایک نے اپنے ملک کا بندوبست
کرنا شروع اور فوجکو راست کرنے لگے نئی بھرتی جاری کردی اور یہ بھی خیال کیا کہ پہلے تو مقابلہ محراب شاہ سے
ہوگا اسیطرح درجہ بدرجہ مقابلہ ہوتا رہیگا ہر ایک نے یہ تصور کرکے اپنے دلمین کہا کہ اُسوقت تک ہماری فوج بھی تیار
ہوجائیگی اتنا بندوبست کیا مگر ہر ایک بہت ہوشیاری کے ساتھ رہتا ہی ہر وقت ایک لاکھ فوج کو حکم ہی کہ تیار
رہو یہ تو اقبال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ کا حال ہی محراب شاہ کا حال ملاحظہ ہو کہ جب اُسکو خبر پہونچی تو اُسنے
اپنے اہل دربار سے کہا کہ آپ لوگون نے سنا کہ یقین کا کیا حال ہوا مگر یقین سے ایسی امید نہ تھی مگر یہ یقین تھا
یقین میدان جنگ مین اپنی جان دیگا اور مقابلہ سے نہ ہٹیگا اگر گرفتار بھی ہوجائیگا تو مرنا قبول کریگا مگر اپنا مذہب
چھوڑیگا دوسرا مذہب اختیار نہ کریگا مگر میرا خیال سراسر غلط ہوا ایک بات بھی میرے خیال کے مطابق نہوئی یہ کیا ہوا یقین نے
تو سراسر شجاعت کے خلاف کیا ہمکو یقین کی ذات سے بڑی امید تھی اسی بھروسے پر ہمنے اپنا بندوبست نہین کیا
تھا ہمکو یہ یقین تھا کہ شہر لقمینہ پر برسون مقابلہ ہوگا اگر میدانداری مین شکست ہوگی تو یقین قلعہ بند ہوکر مقابلہ
کریگا کیونکہ اُسکا قلعہ بہت پایدار اور مستحکم بنا ہوا ہی جب تک برسون کوشش نہ کیجاے اُسکا فتح ہونا غیر ممکن ہی مگر
یہ کیا ہوا کہ یقین نے یون مقابلہ کیا اُسکی عقل کو کیا ہوگیا اِس جنگ سے یقین کی جرات ظاہر ہوگئی صرف ہاتھ
تھی اگر یہ معلوم ہوتا تو مین خود یقین سے مقابلہ کرتا اُسکے ملک پر قبضہ کرتا مین تو ہمیشہ اس خیال مین رہا کہ برابر کا بادشاہ
ہی نہ معلوم اُسکا انجام کیا ہوا اِس سے بہتر یہ ہی کہ اسیقدر ملک پر اکتفا کرو یہان تو اُسکے خلاف ہوا یہ تو وہ مثل ہوئی کہ
دور کے ڈھول سہانے پاس سے پھر مین کان بایہ کہ رستم کی طرف دھاک تھی یہ شعر حسب حال ہوا شعر بیت شعور

سنتے تھے پہلو مین دلکا جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا۔ ہان سچ ہی کہ انسان کی ہر وقت ایک حالت نہین رہتی ہی دلپر کسیکا اختیار نہین ہی فیر ہمکو اس سے کچھ کام نہین ہی اپنے کام سے کام ہی اب اپنی تدبیر کرنا چاہیا ہی ایک سپہ سالار نے دست بستہ عرض کیا کہ خداوند سنیے ہمین کہ یقین نے شرط کی تھی اس خدا پرست نے وہ شرط پوری کی تب یقین نے اسلام قبول کیا ورنہ نہ قبول کرتا محراب شاہ نے کہا کہ ہان وہ شرط یہ تھی کہ آگ مین جاکر سلامت نکل آوے سو تم نے تمھارا مذہب قبول کر لیا چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ کیون نکل آئے کیونکہ اُنکے پاس بھی ساحر ہین کسی ساحر سے کہدیا ہوگا کہ تم سحر کے ذریعہ سے آگ گل کر دینا اُس مقام باغ سحر لگا دینا جب مین آگ مین جاؤن تو اُس سحر کو دفع کر دینا کہ جو آگ تھی ویسی ہی معلوم ہو پھر سحر کے زور سے آگ گلزار ہو جاوے بس ایسا ہی ہوا یہ سمجھ گئے کہ اصلی آگ مین گئے وہان یہ کرشمہ بتھا دھوکا کھایا فریب مین آکر اپنا مذہب برباد کیا اب جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا لہذا میری یہ رای ہی کہ فوجی کمر سات کیجا سات روز قواعد ہو کیونکہ محکم یقین ہی کہ یقین اُنکو رای دیگا کہ اسطرف سے چلیے کہ اُدھر سب ملک غیر ساحرون کے ہین اُنسے مقابلہ کرنے اور سپاہ کو ترقی دیتے ہوئے چلیے کیونکہ ملک بہت بڑے ہین اگر انپر قبضہ ہوگیا تو نصف سمندر پر قبضہ ہو گیا بس اس سے بہتری ہی کہ اپنا بندوبست کیا جاوے زرا نے عرض کیا کہ بہت مناسب بہت خوب کا جو سپہ سالار ہی اُسکا نام ماران مار خوار ہی بہت مغرور و متکبر ہی زبردستان روزگار سے ہی اکثر اکیلا لاکھون سے لڑا ہی اُسنے کہا کہ اگر وہ لوگ آتے ہین تو آنے دیجیے ہلوک مقابلہ کرینگے حکم ہو تو یقینیہ پر جاکر مقابلہ کرین تمام لشکر اسلام کو نہ تیغ بیدریغ کرین اگر ایک بھی زندہ رہے تو اُس روز سے تلوار کا باندھنا ترک کرین پھر وہ بہادر یکانہ لین یہ کیا معنے کیا حضور وہ کوئی چار ہاتھ پانون کے آدمی ہین اُنکے دو سر ہین جو دو ہاتھ اُنکے ہین وہی ہمارے ہین جو دل اُنکا ہی وہی ہمارا ہی جو طاقت اُنکی ہی وہی ہماری ہی پھر کیون ہمکو خوف ہو ہم کوئی نامرد نہین ہین مرد تلوار باندھتے ہین اگر ایسے خوف زدہ تھے تو تلوار کیون باندھی جو فنون سپہ گری اُنکو آتے ہین وہ ہمکو بھی آتے ہین ۶ رہی یہ بات کہ لشکر اُنکے پاس زیادہ ہی ہمارے پاس فوج کم ہی حضور یہ خیال نہ ہو کہ لشکر کو لشکر لڑاتا ہی جب تک افسر کے قدم استوار رہتے ہین لشکر بھی جان بکر مقابلہ کرتا ہی ادھر سردار لشکر کے قدم بھاگے لشکر نے بھی فرار پر قرار لیا اگر کروڑ کا لشکر ہو تو موار اور حریف کی سپاہ کم ہی اُسوقت یہ وہ خیال ہوگا کہ ہم زیادہ ہین اور حریف کم ہی یہ خیال ہوگا کہ کوئی تو ایسا سبب ہی کہ جسکا انتظام ہم سخت ہین وہ بھاگا ہی ہم کیون ثبات کرین قاعدہ ہی جہان ایک بھاگا پھر سبکے قدم اُکھڑ گئے بس یہ کوئی مقام خوف نہین ہی جب ہم اُنکے افسر کو قتل کر کے گرفتار کر لینگے تو لشکر ضرور فرار کر جائیگا میری تو یہ رای ہی کہ ہمکو حکم دیا جاوے کہ مین لشکر لیکر اُنکے مقابلہ کو یقینیہ پر جاؤن مقابلہ کرون یہان کیون آنے دون محراب شاہ نے کہا کہ ای ماران یہ تو تمنے سچ کہا کہ مین جاکر یقینیہ پر مقابلہ کرون تمھاری رای ٹھیک ای ہی مگر اسمین چند سبب ہین وہ یہ ہین اول تو یہ ہمکو کیا ضرور ہی کہ ہم دوسرے کے ملک پر حملہ کر جائین اُسکو خواہ مخواہ اپنا دشمن بنائین دوسرے یہ سبب ہی اگر اُسکا ادھر آنے کا قصد ہوا اور ہم اُسکو ادھر کی راہ دکھائین اپنے ہمراہ دو سرے لوگ بھی زحمت دین شاید اور راہ سے سمندر یہ کو جاوے کیونکہ ابھی تین راستے اور ہین ایک پہاڑون کی طرف سے دوسرا اُن ملکون کی طرف ہے جو کہ ساحرون کے قبضہ مین ہین تیسرا اوتر کی جانب سے یعنے دریا کی طرف سے کیونکر یہ یقین کر لیا جاوے کہ وہ اسی طرف سے آئیگا ہم جاکر روکین اُسکے مقام پر مقابلہ کرین یہ بالکل خلاف قیاس ہی ہان جب وہ ادھر کا قصد کریگا اور ہمکو خبر ہوگی اور اُسکا لشکر اس شہر کے حوالی مین آئیگا اُسوقت اُس سے مقابلہ کیا جائیگا پھر خداوند تصویر کو اختیار ہی کہ جسکو چاہین فتح دین یہ سکے سب اہل رای نے کہا کہ آپکی رای بہت مناسب ہی سبکو پسند ہی بلکہ سپہ سالار دست راست سلیمان اشتر خوار نے بہت پسند کی چونکہ اُسکے مزاج مین کسیقدر صلاحیت و ادبیت تھی اور یہ اُس سپہ سالار سے بدرجہ قوی و بہادر تھا محراب شاہ سے کہا کہ میری رای یہ ہی کہ سلطان جنگ جہاں سے ہرکارے مقرر کیے جائین وہ خبرین آکر دیا کرین جب معلوم ہو کہ اُسنے ادھر رخ کیا تو آپ لشکر کو لیکر بیرون شہر تشریف لیجائین اور پانچ کوس کا شہر سے فاصلہ دیکر قیام فرمائین قبل اُسکے لشکر کے کیونکہ یہ تو بخوبی ظاہر ہو چکا ہی کہ پیش جیمہ سے پہلے صاحبقران سدا نہ کرتے ہین بس جدھر کا قصد

ہوگا اُدھر کو پیش خیمہ روانہ کرینگے محراب شاہ سنکے کہا کہ تمنے بہت مناسب اے دی ہان ایسا ہی کرنا
چاہیے ماران نے کہا کہ ایک رائے میری بھی قبول فرمائیے وہ یہ ہو کہ ایک لاکھ پچاس ہزار لشکر کو حکم فرمایے
کہ وہ ہر وقت تیار رہے کیونکہ میرا قصد ہو کہ جب اُسکا پیش خیمہ حوالی شہر مین پہونچے مین اُسکے لشکر پر جا کر گرون اور
بارگاہ و پیش خیمہ پر اپنا قبضہ کرون اور وہ ہی بارگاہ برائے حضور برپا کرون آپکو خبر دون آپ خرسکے مع لشکر
تشریف لائیے اُس بارگاہ مین قیام فرمائیے محراب شاہ نے کہا کہ یہ رائے تمھاری بہت ٹھیک ہو سلیمان
نے بھی پسند کی اور کہا اِس امر سے اُنکو معلوم بھی ہوگا کہ اِس مقام پر بہادر ہین اگر تم کہو تو مین بھی تمھارا ساتھ
دون ماران نے تیوری پر بل ڈال کے کہا کہ ہین کم نہین ہون کہ آپکی کمک کو ہوؤن وہ وقت تو آئے میری جرأت کا
حال معلوم ہوگا ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک برق چمکی کہ سبکی آنکھین بند ہو گئین اب جو آنکھین کھولین تو دیکھا کہ ایک سیاح
صحن بارگاہ مین کھڑا ہو محراب شاہ نے وزیر سے کہا کہ کوئی ساحر سمندریہ سے آیا ہو معلوم ہوتا ہو کہ سمندر جادو نے نامہ
بھیجا ہو وہ ساحر دربار مین آیا اور محراب شاہ کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ نامہ شاہ جادوان یعنی سمندر شاہ کا لیکر
آیا ہون بنام حضور ہو محراب شاہ نے کرسی دی کہ بیٹھ جاؤ ہم نامہ دیکھکر اُسکا جواب تحریر کرینگے وہ ساحر کرسی پر
سلام کرکے بیٹھ گیا نامہ قبول سے نکالکر پیش کیا محراب شاہ نے وہ نامہ دبیر کو طلب کرکے اُسکو دیا کہ اِسکو پڑھو دبیر
نے باواز بلند نامہ پڑھا محراب شاہ مضمون نامہ سے آگاہ ہوا اور دبیر سے کہا کہ ہماری طرف سے تحریر کرو کہ ہمکو
خبر ہو فیل آنے نامے کے ہم بندوبست کر چکے ہین جب تک ہمارے بدن مین دم ہو اور ہاتھ مین تلوار ہو تو کوئی سمندر
کی طرف رخ نہین کر سکتا ہو اور بابت کمک جو اپنے تحریر فرمایا ہو اُسکی نسبت یہ عرض ہو کہ فدوی کو کمک کی کوئی ضرورت نہین
ہو میرے پاس لشکر کثیر ہو اور مجکو جنگ ساحران سے عار ہو کہ مین حضور سے ساحر طلب کرون اور آپ کے ذریعہ سے
خدا پرستون پر فتح حاصل کرون یہ بدنامی کبھی نہ فدوی گوارا کریگا کیونکہ یہ حقیر غیرت دار ہو مقابلہ کرکے مرجائیگا یہ نیکنامی
بہت بڑی ہو کہ محراب شاہ نے خوبصورتی سے مقابلہ کیا یہ تو کوئی نہ کہیگا کہ محراب شاہ نے ساحرون کے بھروسے
پر مقابلہ کیا یا یہ کہیگا کہ جب سمندر نے لشکر روانہ کیا اُسکی کمک کے بھروسے پر مقابلہ کیا یہ بھی گوارا نہین ہو
لہذا آپ میری طرف سے اطمینان رکھین کہ مین مثل بقین کے اُسکی شرکت نہ کرونگا جب تک میری جان مین جان ہو
مین مقابلہ کیے جاؤنگا اگر ایک آدمی بھی میرے لشکر کا باقی رہیگا اُسکو ہمراہ لیکر مقابلہ کرونگا یہ نہ کرونگا کہ آپسے کمک طلب
کرون یا کسی دوسرے ملک مین جا کر پناہ لون یہ بالکل میری غیرت کے خلاف ہو سر میدان جان دونگا دوسرے مین
کیونکر یہ یقین کرون کہ میری شکست ہوگی اور مین سر بر نہ ہونگا مجکو یقین ہو کہ خدا پرست اس مقام پر آکر ضرور
ضرور شکست کھائینگے اُنکا لشکر تباہ ہوگا یہ ویسے ناک نہین ہین کہ جہان وہ گئے اُنھون نے قبضہ کر لیا مجکو یقین
نے ایسا کیا تو آپکو یقین ہوا کہ سب اسی طور سے کرینگے وہ دوسرا مذہب رکھتا تھا ہم اور آپ تو ایک مذہب مین
دوسرے آپکے خراج گذار ہین آپ اطمینان رکھین جب تک ممکن ہوگا روکین گے ورنہ جان دینگے ہم تحریر کر چکے
ہین زیادہ حد ادب یہ جواب لکھوا کر اور لفافہ پر مہر کرکے اُس ساحر کو دیا اور خلعت سے سرفراز کیا وہ رخصت
ہو کر طرف سمندریہ کے روانہ ہوا یہان لیجانے نامہ بر کے محراب شاہ نے ماران سے کہا کہ تم اپنے لشکر مین سے
ایک لاکھ پچاس ہزار سوار انتخاب کرکے اُنکو تیار رہنے کا حکم دو اور جس وقت دیکھنا کہ خدا پرستون کا
پیش خیمہ اِس طرف کو روانہ ہوا ہو بدون ہماری اطلاع کے اُس لشکر کو لیکر روانہ ہونا پہلے ہراول لشکر کو
قتل کرکے بارگاہ پر قبضہ کرنا اور اُسکو جائے مناسب دیکھکر برپا کرنا اور ہمکو اطلاع دینا مگر یہ ضرور کرنا کہ
جب جانے لگنا تو یہ اطلاع کر دینا کہ مین برائے مقابلہ جاتا ہون آپ تیار رہین مین بارگاہ بھیجکر آپ کو اطلاع
دونگا آپ فوراً تشریف لائین اس سے منشا یہ ہو کہ تم اُدھر جاؤ مین اِدھر تیاری لشکر کا حکم دون جسوقت

خبر آئے کہ تمنے بارگاہ چھین لی اور فلان مقام پر برپا کی یہان تو لشکر تیار ہی ہوگا ہین فوراً کوچ کرکے
پہونچ جاؤنگا کیونکہ پھر لشکر اسلام کی آمد شروع ہو جائیگی لیکن ایسا نہو کہ تمام لشکر مین یہ خبر برپا ہو کہ
تم سے مقابلہ ہونے لگے اور بارگاہ قبضے سے نکل جاے تو تمام محنت برباد ہو جائے اگر مین تیار ہونگا تو
فوراً یہان سے روانہ ہونگا اور عین وقت پر پہونچونگا پھر اگر وہ لوگ آکر مقابلہ بھی کرینگے تو دیکھا جائیگا
برابر کا مقابلہ ہوگا ماران نے عرض کیا بہت خوب اسکے بعد محراب شاہ نے اپنے وزیر مہتر خاکبان
کو طلب کیا اور حکم دیا کہ کئی سو ہرکارے مقرر کیے جائین یہان سے یقینہ تک کہ وہ ہمکو خبر دین کہ
خدا پرستون کا یہ قصد ہے اور کدھر کو کوچ کیا ہے کس طرف پیش خیمہ روانہ کیا ہے یہ حکم سنکے مہتر خاکبان
نے سلام کیا اور بیرون بارگاہ آکر حکم دیا سو سوا سو ہرکارے اسیوقت روانہ ہوے یہ داستان یہان پر
موقوف ہوئی اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اب اور بادشاہونکا حال تحریر ہوتا ہے کہ ہر ایک نے خبرین
پاکر حکم دیا کہ ایک ایک لاکھ کا لشکر تیار رہے بموجب حکم ہر ایک شہر مین ایک لاکھ سپاہ ہر وقت
مسلح و مکمل موجود رہتی تھی اور بھرتی جاری تھی قواعد ہوتی تھی بادشاہ بلاخوف و خطر دربار کرتے
تھے پہلے امثال شاہ کا حال ملاحظہ ہو اسنے جو دربار کیا ایک دن کا ذکر ہے کہ یہ دربار مین بیٹھا ہے کہ
یکایک ابر پیدا ہوا وہ بارگاہ پر آکر قائم ہوا یکایک برق چمکی وہ ابر شگافتہ ہوا اس سے ساحر پیدا
ہوا یہ وہ ساحر ہے جو کہ اسکی طرف نامہ لیکر سمندر یہ سے چلا تھا یہ واقعہ دیکھکر پریشان ہوا اہل دربار
سے کہنے لگا کہ کچھ غضب خداوندی نازل ہونے والا ہے کہ ابر شق ہو گیا اور یہ صورت پیدا ہوئی لوگونے
تکوئی امر کی شکایت سمندر شاہ نے خداوند سے کہی ہوگی کیونکہ سمندر شاہ تو غلام خداوند ہین پہلے
تو وہ پاس خداوند کے رہتے تھے جب سے عتاب نازل ہوا تو اس مقام پر بھیجے گئے یہان انھون
نے یہ شہر آباد کیے ساحرون کو ملک دیے ہم لوگون سے مقابلہ کرکے اپنا تابع فرمان کیا سوائے
محراب شاہ و یقین شاہ کے سب انکے زیر کردہ ہین ہم لوگ باج گذار ہین نامہ و پیام خداوند سے
رہتا ہے کچھ شکایت میری تحریر کی ہوگی خداوند نے فرشتہ غضب کو حکم دیا ہوگا کہ امثال شاہ پر
ہمارا عتاب ہے اسنے ہمارے غلام کی عدول حکمی کی ہے اسپر یہ عذاب نازل کر دیا یہ وہی فرشتہ غضب ہے
اسکا سبب یہ تھا کہ کبھی اس ملک مین کوئی ساحر نہین آیا تھا یہ لوگ ساحر سے بالکل واقف نہ تھے
یہ بھی نہ جانتے تھے کہ سحر کون چیز ہے پس اس سبب سے امثال شاہ کو یہ گمان ہوا خیر جو مرضی خداوند کی
ہمنے تو کوئی خطا سمندر شاہ کی نہین کی ہے کہ اسنے شکایت کی ہمکو یہ تعجب رہا تھا کہ وہ ساحر اس ابر
سے نکل کر زمین پر آیا اور دربار مین آکر سامنے کھڑا ہوا سلام کیا امثال شاہ نے اسکی صورت دیکھکر جواب
سلام دیا کیونکہ اسکو شکل اپنے پایا تب کچھ خوف کم ہوا اہل دربار بھی اس تقریر سے امثال شاہ کے خوف زدہ ہونے
تھے کہ دیکھیے کیا غضب نازل ہوتا ہے جب اسکو اپنی ہمصورت پایا تو انکا بھی خوف کم ہوا ادھر امثال شاہ
نے اسکو کرسی بیٹھنے کو دی وہ کرسی پر سلام کرکے بیٹھ گیا بادشاہ نے پوچھا کہ آپ کون ہین اور کہانسے تشریف
لائے ہین اور کیا ضرورت ہے اسنے کہا کہ مین نامہبر ہون اور سمندر یہ سے آیا ہون سمندر شاہ کا آپ کے نام
نامہ لایا ہون یہ سنکے امثال شاہ کا وہ خوف کم ہوا اسنے خیال کیا کہ سمندر شاہ نے نامہ اسلیے بھیجا ہے
کے مقابلہ کی بابت تحریر کیا ہوگا یہ دردل سے جانا کہ عذاب خداوندی نازل ہوا ہے فرشتہ عذاب یا
ہو بس پھر امثال شاہ نے کہا کہ نامہ لاؤ اسنے جھولی سے نامہ نکالکر دیا امثال شاہ نے سر پر رکھا آنکھونسے لگایا
چوما بوسہ دیا اسکے لفافہ چاک کرکے پڑھا جب مضمون سے آگاہ ہوا دبیر کو طلب کرکے [illegible] تحریر کرایا کہ سرفراز نامہ عالی نے

شرف صدور پایا یہ حقیر بہت ممنون و مشکور ہوا جو آپنے تحریر فرمایا ہی اسی پر عمل کیا جائیگا قبل آنے اخبار نامہ کے اس عاجز نے اپنا بندوبست کر لیا ہی کیونکہ ہر چہار اخبار سے خبر ملتی رہتی تھی یہ خاکسار بہت ہوشیار ہی اپنے امکان بھر قصور کوتاہی نہوگی اور جس طور کی کمک کی ضرورت ہوگی یہ بندہ طلب کریگا خداوند اطمینان رکھین یہ جواب لکھوا کر اس نامہ بر کو دیا اور بہت بڑا گران قیمت خلعت سے سرفراز کیا وہ جواب نامہ لیکر روانہ ہوا اسی طور سے تیسرا ساحر دربار میں اقبال شاہ کے پہونچا گو کہ وہ بھی اپنا بندوبست کر چکا تھا کہ اسنے جا کر نامہ دیا اقبال شاہ اس انتظار مین تھا کہ یہ خبر آئی کہ وہ محرابیہ پر پہونچا محراب شاہ سے مقابلہ ہو رہا ہی تو مین اپنا لشکر لیکر ہرون شہر فرد کش ہون کیونکہ محرابیہ کے بعد میرے ملک کی باری ہی یہ تو اس انتظار مین تھا کہ نامہ بر نامہ لیکر پہونچا اقبال شاہ کو دیا اقبال شاہ نے نامہ پڑھکر یہ جواب تحریر کیا کہ اپ اطمینان رکھین جب تک مین زندہ ہون اسکو روکونگا اگر کمک کی ضرورت ہوگی تو طلب کر لونگا یہ جواب تحریر کرکے اسکو دیا خلعت سے مخلع کیا وہ رخصت ہو کر طرف سمندریہ کے چلا ایک ساحر نامہ لیکر مراد شاہ کے دربار مین پہونچا وہ بھی اپنا بندوبست کر کے اطمینان سے بیٹھا تھا کہ اسنے جا کر نامہ دیا اسنے بھی وہی جواب تحریر کیا جو اقبال شاہ نے تحریر کیا تھا یہ ساحر بھی جواب نامہ و خلعت سے سرفراز ہو کر طرف سمندریہ کے روانہ ہوا پانچوان ساحر حیرت شاہ کی دربار مین پہونچا یہ بھی انتظام کر کے اپنی دلجمعی سے شہر مین حکومت کرتا تھا خیال یہ تھا کہ جب سب ملکون کے بادشاہ شکست کھا کر بھاگین گے تو میری نوبت آئیگی اسکے ملک کے بعد سمندریہ کا ڈانڈا ہی اسنے بہت بندوبست کیا ہی بڑا انتظام ہی کہ اسنے نامہ دیا اسنے نامہ پڑھکر جواب تحریر کیا کہ خداوند دل جمعی فرمائین اس غلام نے بہت بندوبست کیا ہی یہان آکر بڑا مقابلہ ہوگا فندوی نے لشکر بکثرت ملازم کیا ہی چارون طرف کے راستے بند کر دیے ہین قلعہ خوب مستحکم و مناسب طور سے کماشتہ کیا ہی کیونکہ فندوی کے ملک کے بعد تو حضور کا ملک ہی ایک دو ہی چارون بادشاہ بہادر نہ دینگے اسمین سے کسی نہ کسی ملک پر خاتمہ لشکر اسلام کا ہوگا میرے نزدیک محراب شاہ ہی نہ آنے دیگا خاتمہ کر دیگا کسی اور ملک کی نوبت نہ آئیگی فرض کرو اگر ایسا ہوا بھی کہ سب نے شکست کھائی تو فندوی ایسا مقابلہ کریگا کہ انکو بھی معلوم ہوگا فندوی قلعہ بند ہو کر لڑیگا پہلے تو میدانداری کریگا اگر دیکھیگا کہ انکی فتح رہی تو فندوی قلعہ بند ہو کر مقابلہ کریگا یہ قلعہ برسون مین فتح ہوگا ہان جب قلعہ فتح کر لینگے تو پھر ادھر کا قصد کرینگے کیا آسان ہی سمندریہ پر آنا فندوی نے کئی سو برس کا غلہ بھر لیا ہی حضور باطمینان حکومت کرین ہم خاکسار کس دن کے لیے ہین اگر کمک کی ضرورت ہوگی ساحر خواہ غیر ساحر کی فندوی طلب کریگا یہ جواب تحمید کرا کے نامہ بر کو خلعت دیکر رخصت کیا بعد جانے نامہ بر کے خوب بندوبست کیا اور باطمینان بیٹھا اسکا حال پھر تحریر ہوگا جہان موقع ہوگا اب حال نامہ برونکا تحریر ہوتا ہی کہ وہ پانچون پانچون ملکون سے جواب لشکر اور خلعت سے سرفراز ہو کر چلے تھے یہان سمندریہ مین سمندر جادو دربار کرتا ہی سب ساحر حاضر دربار ہوتے ہین مگر سمندر کو اسقدر فکر و تشویش تھی کہ راتون کا سونا ترک ہو گیا ہی رات دن اسی تردد مین رہتا ہی کہ دیکھے خداوند تصور کیا کرتے ہین بڑے زبردست لوگون سے مقابلہ آکر پڑا ہی لاکھ لاکھ عشاق و دیگر اہل دربار سمجھاتے ہین مگر اسکو اطمینان کسی طرح سے نہین ہوتا ہی اور یہ کہتا ہی کہ دیکھے کیا ہوتا ہی اور اسی فکر مین شبانہ روز رہتا ہی آج دربار مین حاضر تھا کہ سمندر نے عشاق سے کہا کہ استاد ابھی تک وہ نامہ بر واپس نہین آئے جو کہ غیر ساحرون کے ملکون کی طرف گئے تھے عشاق نے کہا کہ آتے ہونگے مدتی کیا ہی ابھی آنکو گئے رہوے کو دن ہوئے ہین یہی کلام ہو رہا تھا کہ اتنے مین وہ نامہ بر پانچون آکر پہونچے پہلے محراب شاہ کا جواب سمندر نے دیکھا اسکو پڑھکر بہت خوش ہوا عشاق سے کہا کہ دیکھے

محراب شاہ یہ تحریر کرتا ہی عشاق نے کہا اور کیا تحریر کرے اُسکے بعد سمندر نے کل نامون کا جواب دیکھا
ہر ایک کے جواب سے خوش ہوا اُسکے بعد عشاق سے کہا کہ اُستاد ابھی تک وہ نامہ بر نہین آئے جو کہ
طرف اُن ملکون کے گئے ہین جو کہ ساحرون کے ملک ہین عشاق نے کہا کہ ہم نے ان ملکون کی طرف
ساحر روانہ کیے تھے وہ بزور سحر فوراً آگئے اور جواب لیکر آئے اُسطرف سانڑنی سوار روانہ کیے ہین وہ
جب راہ طے کرکے جائینگے جواب حاصل کرینگے پھر راہ کو طے کرینگے اُسکے بعد آئینگے سمندر نے کہا کہ آپ
سچ فرماتے ہین اب سمندر کو ان ملکون کی طرف سے ہر ایک کا جواب دیکھکر اطمینان ہوا اور وہ تردد
اُسکا کم ہوا اپنے اُستاد سے کہا کہ اب مجکو اطمینان ہوگیا کیونکہ برسون مین ابھی خدا پرست یہان آئینگے کچھ
آج نہین آئے جاتے ہین جب یہ پانچون ملک فتح کرلینگے تو مین کیون اسقدر پریشان ہوتا ہون اطمینان
سے حکومت کرون عیش سے بسر کرون عشاق نے کہا مین تمکو ہمیشہ سمجھاتا ہون مگر تمھاری سمجھ مین
نہین آتا ہی تو مین کیا کرون تم عیش سے بسر کرو مین نے بندوبست کرلیا ہی اور اسنے عرصہ مین کرلونگا
یہ سنکے سمندر نے جواب دیا کہ ہان اُستاد جہان تک ممکن ہو خوب انتظام فرمایئے گا یہ کہکر سمندر نے
تاج و رنگ کا حکم دیا اب سمندر کو تاج و رنگ مین و عشاق کو بندوبست مین مصروف رکھا جاتا ہی
انشا اللہ تعالے یہ داستان آئندہ بیان ہوگی اب پھر طرف حال محراب شاہ و صاحبقران کے
قلم کو روان کیا جاتا ہی

شمہ حال محراب شاہ کا کہ اُسکو ہرکارون کا خبر دینا کہ صاحبقران نے ادھر کو کوچ فرمایا ہی
آنکا پیش خیمہ مع ایک لاکھ سپاہ بسپردگی دو جوانان جرار کے ادھر آتا ہی اُسکے سپہ سالار ماران زہرہ
کا یہ خبر سنکے مع ایک لاکھ پچاس ہزار سوار کے روانہ ہونا کہ مین جاکر خیمہ و بارگاہ پر قبضہ کرتا ہون
اور سب کو مار کر بھگا دونگا اُسکے جانے کی خبر سنکے محراب شاہ کا اپنی فوج کو طیار کرنا اور منتظر
اس خبر کا رہنا کہ خبر آئے تو مین یہان سے کوچ کرون اُدھر صاحبقران کا قریب حوالی محرابیہ پہونچنا
اُس کا پیش خیمہ لیکر آگے روانہ ہونا ماران سے مقابلہ ہونا جرئیل کا زخمی ہونا لشکر پر وقت تنگ
پڑنا صاحبقران کو خبر ہونا شہنشاہ گوہر کلاہ کا صاحبقران سے اجازت لیکر جرئیل کی مدد کو
روانہ ہونا و نقابدار کا آکر اُسکو قتل کرنا بارگاہ پر اپنا قبضہ کرنا اسد ثانی کا بارگاہ کو ملاحظہ مین نقابدار سے
چھین لینا نقابدار سے شہنشاہ سے ملاقات ہونا باہم دعوت کھانا و دیگر حالات متعلق داستان
ہذا تحریر ہونگے و صاحبقران کا محراب شاہ سے مقابلہ کرکے اُسکو زیر کرنا طرف اقبالیہ کے روانہ ہونا سیاقنا

پلا ساقیا بادہ جنگ جو	کہ اس مہ کے مین بڑے آبرو	وہی جام دے جو ہی اعلاے دہر
کہ شمشیر بران ہی جسمین کی لہر	جوان بخت گیون ہو نہ پیر مغان	کہ بادہ کا ہی قدردان اک جہان
نہ کس طرح میخانہ آباد ہو	کہ ناشاد دل پی کے مے شاد ہو	مجھے بھی کوئی جام لبریز دے

کوئی دم مین فرحت انگیز دے	ہوئی دیر اب نشہ کا ہے اُتار	لبالب پلا بادۂ مشکبار
اُسی مے سے چھلکا دے جام بلور	مصیبت کو فرحت ہو دایۂ سرور	سحر سر کہ سر ہو وہ یک بیک
ہون چکر مین خم خانہاے فلک	غرض غم رہا جب تک کہ دم مین دم رہا	دم کے جانے کا نہایت غم رہا
میرے رونے کی حقیقت جس مین تھی	ایک مدت تک وہ کاغذ نم رہا	خیمۂ لیلی کو سنتے ہین سیاہ
جس مین مجنون کا صدا ماتم رہا	صبح گذری شام ہونے آئی میر	تو نہ چونکا دن بہایت کم رہا

تراویان اخبار و ناقلان شیرین گفتار بیان ہین اس داستان دولت فشان کے اشہب جہتاز کو سبدان مدعا مین یون جولان کرتے ہین کہ جب یہ حکم محراب شاہ نے دیا کہ ہر کارے برائے خبر مقرر کیے جائین اور یہ حکم دیا تھا کہ ایک لاکھ پچاس ہزار سوار ہر وقت طیار رہین بموجب حکم محراب شاہ مہتر خاکزن نے ہر کارون کو برائے خبر روانہ کیا اُسیوقت سے ایک لاکھ پچاس ہزار سوار چھاؤنی مین بسر گردگی ماران مار خوار سپہ سالار دست چپ کے طیار رہنے لگے محرابیہ مین تو یہ بندوبست ہوا اُدھر صاحبقران نے بطلے ہراول لشکر کے جزیل بن عادی کو مع پیش خیمہ روانہ فرمایا تھا اُسکے ہمراہ ایک لاکھ سپاہ تھی اسکے بعد اب کوچ فرمایا تھا جزیل بن عادی پیش خیمہ لیے ہوے اثنائے راہ کا ہمراہ کوچ در کوچ منزل بہ منزل چلے آتے ہین باغ باغچہ کوس لمے صاحبقران سے مقام کرتے ہین اُدھر صاحبقران کا یہ طریقہ ہی منزل بہ منزل کوچ و مقام فرماتے ہوے سیر صحرا و مرغزار کرتے ہوے تشریف لاتے ہین جو صحرا پر بہار ہاتا اُسمین قیام فرماتا دو ایک روز سیر صحرا مین مصروف رہتے تمام سردار و عمدہ ہمراہ رکاب ہین ہر ایک کا لشکر ہمراہ ہی یقین جو کہ نیا سلطان ہی وہ بھی مع تین لاکھ سپاہ کے ہمراہ ہے اسی طور سے کئی منزلین طے فرماتے ہین کچھ جمعے وغیرہ ہمراہ ہین وہ برپا ہوتے ہین اُسی مین دربار ہوتا ہی بارگاہ تو ہمراہ جزیل کے رہتی ہی وہ ہر مقام پر قیام کرتا ہی دن بھر راہ طے کرتا ہی قریب شام اس خیال سے مقام مناسب دیکھکر آرام کرتا ہی کہ سپہ سالار لشکر صاحبقران سے فاصلہ پر رہے تو جزیل ایک منزل سے چھ سات کوس زیادہ راہ طے کرتا ہی یہان تک کہ جزیل حوالی محرابیہ مین پہونچا جب یہ لشکر حوالی مین پہونچا تو ہر کارے جو کہ برائے خبر مقرر ہوئے تھے وہ جو قریب اُس صحرا کے پہونچے جہان یہ لشکر اُترا ہوا تھا لشکر مین جاکر خبر دریافت کی یہ لشکر کسکا ہی معلوم ہوا کہ لشکر جزیل کا ہی جو کہ ہراول لشکر صاحبقرانی ہی صاحبقران کے پیش خیمے لیکر اس طرف کو آیا ہی اُسکے عقب مین لشکر صاحبقران ہی یہ جو ہر کاردن کو معلوم ہوا فوراً وہان سے طرف شہر کے روانہ ہوئے اِدھر شہر مین محراب شاہ دربار مین موجود ہی سب سردار حاضر دربار ہین ہر کارے خاک بسر منہ پر ہوائیان اُڑتی ہوئین آکر حاضر ہوئے مجرا گاہ پہنچے مجرا کیا اور دعا دے کر یون عرض کیا کہ حضور ہمکو جو حکم دیا گیا تھا کہ ہم جاکر خبر دریافت کرکے آؤ کہ لشکر صاحبقران کدھر کو آتا ہی تو حضور ہم برائے خبر روانہ ہوئے تھے کوئی تین منزل گئے ہونگے کہ ہمنے ایک لشکر کو فرو کش پایا اب جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر ہراول لشکر صاحبقران ہی پیش خیمہ لے کر طرف محرابیہ کے جاتا ہی اُسکے عقب مین صاحبقران مع لشکر تشریف لاتے ہین یہ جو ثابت ہوا تو ہمنے اور کہر کارے اُسی مقام پر چھوڑے خود دوڑتے خبر دینے کے اُس طرف کو چلے آئے کہ حاضر خدمت ہو کر اطلاع دین یہ حال ہی جو کہ عرض کیا یہ جو خبر محراب شاہ نے سُنی چونکہ وہ وقت دربار کا تھا سب سردار دربار مین حاضر تھے اُن مین ماران بھی تھا اُسی کی طرف دیکھکر فوراً اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور طرف محراب شاہ کے آیا عرض کیا کہ غلام جاتا ہی لشکر لیکر اور روکتا ہی اور اُسکو قتل کرکے بارگاہ پر قبضہ کرتا ہی محراب شاہ

نے کہا کہ مین پیشتر حکم دے چکا ہون اب اجازت کی کیا ضرورت ہی یہ سنکے ماران وہان سے باہر
آیا مرکب پر سوار ہو کر چھاؤنی مین آیا یہان لشکر تو طیار تھا ہی آتے ہی اُسنے حکم دیا کہ سب میرے
ہمراہ آوین یہ حکم دینا تھا کہ ایک لاکھ پچاس ہزار سوار مرکبون پر بیٹھکر طیار ہو گئے یہ اُن سب کو ہمراہ
لے کر چلا جدھر جزیل مع بارگاہ اُترا ہوا تھا یہ تو اُدھر کو اس قصد سے روانہ ہوا کہ چلکر بارگاہ وغیرہ لاؤن
اُسپر قبضہ کرون ادھر محراب شاہ نے پیلان کو حکم دیا کہ تم یہ تدبیر کرو کہ چھاؤنی مین جسا کر حکم دو کہ کل
لشکر طیار رہے جسوقت ہم حکم دین فوراً ہمارے ہمراہ چلے کیونکہ جب خبر آئیگی کہ قبضہ بارگاہ پر ہو گیا اور
قریب شہر بارگاہ برپا کی ہو تو مین فوراً یہان سے روانہ ہونگا یہ سنکے پیلان نے عرض کیا کہ بہت
خوب مین ضرور حکم عالی بجالاؤنگا یہ سنکر اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور سلام کر کے طرف چھاؤنی کے
روانہ ہوا یہان آکر لشکر کو حکم دیا کہ حکم شاہی ہی کہ سب لشکر طیار رہے بروقت جب حکم صادر ہوا اسیوقت
ہمارے ہمراہ چلے یہ جو حکم پیلان نے دیا لشکر مین اُسی وقت سے سامان سفر ہونے لگا اُدھر
محراب شاہ نے دربار برخاست کیا فاضل محل ہوا یہان کا تو یہ حال ہی اُدھر ماران چلا جاتا ہی اب لشکر
جزیل کا حال ملاحظہ ہو کہ جزیل نے ایک رات اس صحرا مین قیام کیا بوقت سحر وہان سے کوچ کیا وہ
جو ہرکارے اُس مقام پر برائے خبر مقرر رکھے تھے وہ یہ خبر لیکر چلے کہ لشکر آتا ہی ادھر کو اُدھر سے صاحبقران
بھی تشریف لاتے ہین یہ تو عرض کر چکا ہون کہ جو مقام عمدہ ہوتا ہی اُس مقام پر تشریف فرما ہوتے ہین لشکر
جزیل سے چھ سات کوس کے فاصلہ پر قیام فرماتے ہین القصہ جزیل بارگاہ لیے ہوے مع ایک لاکھ لشکر کے
چلے آتے ہین کہ اب بالکل سرحد صحرا پر مین پہونچ گئے ہین کوئی اُس صحرا سے ایک منزل کوچ کیا ہوگا
کہ شام ہو گئی جزیل نے اُس صحرا مین قیام کیا اب ہرکارے کہ خبر لیکر گئے تھے وہ جو ایک صحرا مین
پہونچے جو کہ شہر سے ایک منزل پر تھا دیکھا کہ لشکر اُترا ہوا ہی یہ جو لشکر مین گئے دیکھا تو یہ لشکر شاہی ہے
معلوم ہوا کہ ماران مار خوار سپہ سالار برائے مقابلہ مع لشکر شہر سے بحکم بادشاہ روانہ ہوا ہی طرف لشکر
جزیل کے جاتا ہی جو کہ پیش خیمہ سے کر آتا ہی یہ اُسیوقت اُسکے خیمہ مین آئے ماران کو مجرا کیا اسکے بعد عرض
کیا کہ ہم یہ خبر لے کر آئے ہین کہ وہ خدا پرست جو بارگاہ لیکر آتا تھا اُسنے اُس صحرا سے کوچ کیا تھا جو کہ
حوالی محرابیہ مین تھا ہم لوگ اُس مقام پر برائے خبر رہ گئے تھے اور ہرکارے شہ کو برائے اطلاع
روانہ ہوے تھے معلوم ہوتا ہی کہ وہ خبر سنکے حضور مع لشکر تشریف لاتے ہین وہ خدا پرست اُسدن تو اُس
جنگل مین رہا بوقت سحر وہان سے کوچ کر کے ادھر کو روانہ ہوا آج دن بھر مین اُسنے ایک منزل راہ طی
کی ہی فلان مقام پر اُسنے قیام کیا ہی یقین ہی کہ کل صبح کو پھر کوچ کرے پرسون تک حضور کے لشکر سے مقابلہ
ہو جاے گا ماران نے کہا کوئی مقام خوف نہین ہی مین بارگاہ چھین لونگا میرے ہاتھ سے بچکر کہان
جاے گا اس ملک کو بھی کیا خیمہ تصور کیا ہی یہ تمام صحرا بیشہ شیران ہی یہان شیردل کا مقام ہی ہمکو بھی
دیکھنا ہی کہ وہ یہان آکر کیونکر زندہ واپس جاتے ہین مین وہ نہین ہون کہ اُنکی آمد سنکے ڈر جاؤن
یہان یہ تو بیان کرو کہ یہ جو لشکر آتا ہی یہ تو بارگاہ کے ہمراہ ہی اصل لشکر صاحبقرانی اس لشکر سے
کس قدر فاصلہ پر رہتا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ چھ سات کوس کے فاصلہ پر رہتا ہی جہان یہ آج قیام
کرتا ہی وہان وہ لشکر دوسرے دن قیام کرتا ہی لشکر اسقدر کثیر ہی کہ چھ سات کوس کے فاصلہ مین اُترتا ہی
ماران نے کہا کہ بہت جلد اُس لشکر سے بھی مقابلہ ہوگا خود دیکھا جاے گا چونکہ یہ خبر ہرکارون نے
بوقت شام آکر دی تھی اسنے قصد کیا تھا کہ اسیوقت روانہ ہون مگر کچھ سوچ کر اپنے قصد کو فسخ کیا کہ

رات تھی ادھر اُسنے اُدھر جرنیل نے وہ رات بسر کی بوقت سحر اُدھر سے جرنیل ادھر سے ماران
مع لشکر روانہ ہوئے اُسدن بھی اِن دونون نے ایک ایک منزل براہ طے کی کہ رات ہوگئی ہرکارونکی
ڈانک بھٹی ہوئی ہی لشکر ماران سے دم بدم کی خبر دے رہے ہین کہ فلان مقام پر قیام کیا ہی کل
بوقت سحر جو کوچ کرے گا تو آپ کے لشکر سے مقابلہ ہوجاے گا ماران نے لشکر کو حکم دیا کہ اے بھائیو
کل حریف سے مقابلہ ہوگا جانین لڑاکر بارگاہ کو چھین لینا اُسپر قبضہ کرلینا میری آبرو کا خیال رہے
ہین صرف تمھارے ہی بھروسے پر یہ قصد کرکے بادشاہ سے اسکا اقرار کرکے چلا ہون اہل دربار
کے روبرو شرمندہ نہ کرنا خصوصاً پہلوان جہان پہلوان جو کہ میرا ہم چشم وہم پلہ ہی اور اپنے نزدیک سارے
جہان سے بہتر اور قوی تصور کرتا ہی اُس سے خجالت نہو اُسکے روبرو نہین سرنگون نہون وہ
چشمک نہ کرے اگر اُسنے طعن کیا تو مقام مرجانے کا ہی سرداران لشکر نے عرض کیا کہ جب مقابلہ
ہوگا ملاحظہ فرمالیجیے گا کہ کیونکر مقابلہ کرتے ہین ایسے حملے کرین گے کہ دشمنون کو سواے بارگاہ چھوڑکر جانے
کے کوئی امر بن نہ پڑیگا کیا ہم کوئی نرم ہین مثل لقمین اور اسکے اہل لشکر کے ہم لوگ ویسے نہین
ہین یہ ہی تقریر کل لشکر نے کی کل ہم بارگاہ چھین لین گے اگر خداوند تصویر کی مدد شامل حال ہوئی
اور انھون نے تحمل کیا ماران اہل لشکر کی یہ تقریر سنکے خاموش ہورہا اور اپنے خیمہ مین جاکر آرام سے
سورہا ادھر ہرکارے دم بدم کی خبر محراب شاہ کو دے رہے ہین محراب شاہ نے یہ حکم محلدار کو دیا ہی
کہ اگر ہم محل مین ہون اور ہرکارے ہمکو خبر دینے آئین خواہ ہم بیدار ہون خواہ ہم آرام مین ہون ہم کو
فوراً اطلاع دینا کہ ہرکارے در دولت پر حاضر ہین یہ رات رات بھر جاگتا ہی اور کل افسران فوج و سرداران
دربار کو حکم ہی کہ جسوقت مین طلب کرون فوراً حاضر ہونا سب کا ناک مین دم ہی راتون کی نیند حرام ہے اسی
خوف مین کہ نہ معلوم بادشاہ کسوقت طلب فرمائین پہلوان تو ہر وقت طیار رہتا ہی ہر سردار ہمہ وقت مسلح
و مکمل اپنے مقام پر رہتا ہی لشکر مین یہ بندوبست ہی کہ لوگ ہتیار لگائے ہوے سوتے ہین اور مسلح کھانا کھاتے
ہین وہ مثل ہی کہ جہان کھٹکا ہوا چونک اُٹھے یہ مثل جو کسی نے کہی ہی اُسپر صادق ہی کہ تہ گھڑکا بندوبست کا
نیند اس خوف مین حرام ہی شہر مین تو یہ حال ہی کہ ہرکارون نے ورود دولت پر آکر محلدار سے کہا کہ خبر
کردو کہ ہرکارے حاضر ہین محراب شاہ سے محلدار نے عرض کیا کہ ہرکارے حاضر ہین محراب شاہ
فوراً جلا آیا اُسنے حال دریافت کیا اُنھون نے عرض کیا کہ اب حضور کے لشکر سے اور جرنیل کے لشکر سے
ایک منزل کا فاصلہ رہ گیا ہی یقین ہی کہ کل مقابلہ ہو یہی سنکر کہ جب ہرکارے خبر لیکر آئے اگر
محراب شاہ محل مین ہوا فوراً اُنکے آنے کی خبر سنکے باہر چلا آیا گو ممکن ہی کہ محلدار سے دریافت کرلے
مگر خود سننے کا مشتاق ہی جب دربار مین رہتا ہی تو کوئی ضرورت نہین ہوتی ہی بلکہ یہ طریقہ مقرر کیا ہی کہ دن
بھر دربار مین رہتا ہی دربار آراستہ رہتا ہی بلکہ کھانا وغیرہ بھی باہر کھاتا ہی اور دو پہر رات تک وہین رہتا ہی کسی دن رات کو بھی
دربار مین رہا رات کا کھانا بھی باہر ہی کھایا شہر مین تو یہ حال ہی کہ کل اہل شہر نے یہ خبر سنکے کہ لشکر اسلام آتا
ہی اُنکو بھی خوف ہوا اپنا مال و اسباب اِس خوف سے زمین مین دفن کردیا کہ شائد بادشاہ نے شکست
کھائی اہل اسلام کا اس ملک پر قبضہ ہوا اُنھون نے لوٹ کا حکم دیا تو ہمارا مال لٹ جاے گا اس خیال
سے پہلے ہی سے دفن کردیا ہی بیان تو یہ بندوبست ہی اب اُدھر کا حال سماعت ہو کہ اُدھر جب رات
تمام ہوئی تو جرنیل نے لشکر کو حکم کوچ دیا لشکر چلا اُدھر سے ماران لشکر کو لیکر چلا وہ دن بھی ان دونوکے
طے منازل مین تمام ہوا اب اسقدر فاصلہ ہی کہ ان دونون لشکرون مین کوئی دو کوس کا فاصلہ ہے

اگر رات نہوجاتی تو ائی وقت مقابلہ ہوجاتا حرمل تو بلا خوف وخطر چلے آتے تھے انکو کچھ حال معلوم نتھا انکو یہ خبر
تھی کہ کل مقابلہ ہوجاسے گا اُدھر ماران کوہر کارون نے خبر دی کہ کل ساتھ خبرداری سے کوچ فرمایئے گا
پہلے ہی مقابلہ ہوگا ماران نے وہ رات جاگ کر بسر کی جیسے سحر ہوئی لشکر کو براسے مقابلہ طیار کرکے روانہ
ہوا اس طورسے کہ صف بندی کیے ہوئے جن جن سردارون وافسرون کو داہل فوج کو پہچانتا اور ثابت قدم
سمجھ لیا ہی اُنکو پیش لشکر و قلب لشکر و جناح لشکر پر مقرر کیا ہی آپ اپنے مرکب پر سوار از سر تا پا در یاے
آہن مین غرق اس طورسے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا اور اہل لشکر سے انعام کثیر کا اقرار کیا ہی کہ مین
بادشاہ سے انعام کثیر دلواؤنگا تمتے کہ تمھاری جبین زر و جواہر سے مملو ہوجائیگی برسون کا سا انعام ہوگا
ایسا انعام تمکو کبھی نہ ملا ہوگا اگر میری آبرو رکھ لوگے وہ لوگ بھی اپنی جانون پر کھیلے ہوے ہمراہ ہین یہ
تو اس جذبہ دلیست سے چلا ہی اُدھر ہرکارون نے محراب شاہ کو یہ خبر دی کہ آج مقابلہ ہوگا محراب
نے سب سردارون وافسرون سے کہا ہی کہ تم لوگ طیار ہوکر حاضر دربار ہو لشکر کو حکم دیا ہی کہ لشکر طیار رہے
اہل لشکر مسلح و مکمل و سردار و افسر سب کے سب مرکبون پر کاشانہ شاہی مین صرف سوار ہونے کی دیر ہلیان
اونچی بنا ہوا حاضر دربار بیرون دربار سب سردار و فوج کی سواریان موجود بلکہ تخت شاہی بھی
جملہ سردار و افسر مسلح و مکمل دربار مین حاضر اس خبر کے منتظر کہ خبر آئی کہ بارگاہ پر قبضہ ہوگیا مین یہان سے کوچ
کرون انکا تو یہ حال ہی اُدھر جزیل جو سحر کو بیدار ہوا تو لشکر کو لیکر چلا چونکہ اُسکو حکم تھا کہ جب شہر ڈیرہ سے
منزل رہجاے تو تم بارگاہ برپا کرنا اگر کوئی مانع ہو تو ہمکو خبر کرنا ہم تمھاری مدد کو کسی نہ کسی سردار کو فوراً
روانہ کرین گے جزیل اسی خیال سے مع لشکر چلے آتے ہین کہ جب شہر کوئی ڈیڑھ منزل رہیگا تو مین بارگاہ
برپا کرونگا وہ درگہ سالار بھی ہمراہ ہی اُس سے بھی یہی صلاح ہوئی ہی جہان اُسکی صلاح ہوتی ہی اُس
مقام پر قیام کرتا ہی آج بھی اُسکی راے سے کوچ کیا ہی تمام لشکر ہمراہ ہی بارگاہ درمیان لشکر مین ہے
گرد بارگاہ تمام لشکر ہی آگے آگے جزیل مرکب پر سوار پہلو مین عادل بن عنذل بن عادی جو کہ سابق کا درگہ سالار
ہی مرد جوان ہی عقب مین چالیس سردار چالیس ہزار سپاہ کے جو کہ لشکر صاحبقرانی سے جزیل کے ہمراہ ہوے
تھے ایک طرف ساٹھ سردار طازمان جزیل کے ساٹھ ہزار لشکر کے مثل طالب قزاق وجسیم عادی وسلیم
عادی وحلیم عادی وعمود عادی وسلطان سے پیچھے آتے ہین عقب مین ایک لاکھ سپاہ ہی خوشی خوشی صحرا
کی فضا دیکھتے ہوے چلے آتے ہین چونکہ صبح کا وقت ہی نسیم سحری چل رہی ہی طائران خوش الحان درختون پر
بیٹھے ہوے یاد الہی کر رہے ہین بلبلین گلہاے صحرا کے بوسے لے رہی ہین سبزہ کو سون روندیدہ ہے
مرکبان خوش رفتار کس خوشی سے چرتے ہوئے چلے جاتے ہین سوارون نے باگین ڈھیلی کردی ہین اپنی
زرہون کے بند کھولدیے ہین ہوا کھا رہے ہین دماغ خوشبوے گلہاے خودرو سے معطر ہین گیاہ پر قطرہاے
شبنم جو پڑے ہین تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ گوہر آبدار غلطان ہین گلون مین جو شبنم کے قطرے ہین تو یہ معلوم ہوتا
ہی کہ پھول اپنے کٹورون مین براے بلبل خوش گوار شراب تازہ لیے ہوے موجود ہین آفتاب عالمتاب
دریچۂ مشرق سے نکلا ہی اُسکی آمد کا ایک طرف شور ہی کسی قدر جا بجا صحرا مین دھوپ پھیلی ہوئی ہی برگہاے
سبز پر جو اُسکی شعاع پڑتی ہی وہ مثل زمرد کے رخشان ہین اوس جو اُس پر پڑی اور وہ جو چمکتی ہی تو یہ معلوم
ہوتا ہی کہ جواہر چمک رہے ہین اُنکی سبزی آنکھون مین کھبی جاتی ہی ہزار ہا رنگ سے شاخین زمین کے بوسے لے
رہی ہین آہو اپنے مقامات سے نکل نکل کر گیاہ تازہ کو کس خوشی سے چر رہے ہین اور آپس مین خوش خیلیان
کر رہے ہین جست وخیز مین مصروف ہین سہاے مرکبون کی صدا سے رم کرتے ہین شیر و پلنگ وغیرہ اپنے اپنے

مقام سے نکلے ہین انگڑائیان لیکر آہستہ آہستہ طرف دریا کے چلے جاتے ہین بیل گاؤ وغیرہ بھر رہے ہین صبح کا خوش
وقت ہی تو چرند و پرند سب خوش ہین دریا موجزن ہی لہرین آرہی ہین اُسپر جو عکس آفتاب پڑتا ہی تو طلائی
معلوم ہوتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ تمام آب دریا طلائی ہی کسان کھیتون مین پانی دے رہے ہین پانی کس چاہ
سے زمین پر روان ہی اُسپر جو عکس پڑتا ہی تو وہ بھی سنہری معلوم ہوتا ہی عجب وقت فرحت افزا و سیر تماشا چیز ہی
یہ لشکر اُس صحرا سے ہوا کھاتا ہوا نکلا کوئی کوس بھر آیا ہوگا کہ جبرئیل نے کہا سب باگین اُٹھائین بند قبا
درست کرین دن بھی کسیقدر چڑھ آیا ہی اس صحرا کی فرحت کے سبب سے آج دیر ہوگئی کہین ایسا نہو
کہ منزل پر نہ ہونچین خلاف مقام منزل شام ہو اس سے اب مناسب یہ ہی کہ باگین اُٹھا دو یہ حکم دے کر
اپنے قبا کے بند درست کیے پھر تو تمام لشکر نے اپنے کو درست کیا مرکب بھی خوب اپنا پیٹ بھر چکے
تھے باگین مرکبون کی لین ایک مرتبہ تمام لشکر کے مرکب کنوتیان بدل کر گردنون کو اٹھا دمون کو چنور کرکے
چلے انکے ہنکوسے خاک بلند ہوئی تمام صحرا گرد و غبار سے تاریک ہوا ان سب نے مرکبون کو ڈال دیا
کہ سرپٹ روانہ ہوئے اسی طور سے کوئی ایک کوس راہ طے کی ہوگی کہ سامنے سے گرد و غبار بلند ہوا کہ اس
گرد و غبار سے صحرا تاریک ہوگیا اس گرد سے صدائے ہنہنائے مرکب آتی تھی سنان نیزہ چمکتی ہوئی نظر
آتی تھین یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون آئینے چمک رہے ہین کہ جبرئیل نے عادل کی طرف دیکھکر کہا کہ بھائی
یہ تو کسی لشکر کی آمد معلوم ہوتی ہی یقین کرو کہ کوئی لشکر ضرور آتا ہی اپنے لشکر کو حکم دو کہ وہ ٹھہر جاے
معلوم ہوے کہ یہ لشکر کیسا ہی اور کسکا ہی کدھر سے آتا ہی ہم سے تو کچھ مطلب نہین ہی جب یہ لشکر نکل جائیگا
تو روانہ ہونگے بھائی عادل یہ تو صحرا ایسا ہی کہ یہان کوئی مقام قیام کرنے کا نہین ہی نہ کوئی پہاڑ ہی نہ آڑ ہی
کہ اُسکو پشت پر لیکر قیام کرین اگر یہ لشکر ہم سے مقابلہ کرے تو بڑی خرابی ہو بارگاہ کو کسی مقام پر برپا
کرین کیونکہ تمام ریگستان ہی کوئی دریا بھی نہین ہی جسکے خراب تعلم پر اس لشکر سے سامنا ہوگا اگر لشکر صاحبقران
آگیا تو بڑی تکلیف ہوگی پانی کی زحمت ہوگی یہ سنکر عادل نے کہا کہ کوئی مقام فکر نہین ہی اگر برا سے مقابلہ
ہی تو ہم مقابلہ کرینگے اُنکی کیا اصل ہی جو ہم سے مقابلہ کرسکین ہم وہ لوگ ہین کہ جنکے خوف سے شہرون کو تب
آتی ہی جبرئیل نے کہا کہ مین کب کہتا ہون کہ مقابلہ نہ کرونگا بلکہ میرا یہ کلام ہی کہ صاحبقران کو تکلیف ہوگی
عادل نے کہا کہ کوئی تکلیف نہوگی، وہ صحرا قریب ہی کہ ابھی جس سے ہم نکلے ہین بلکہ یہ خیال کرو کہ لشکر
صاحبقرانی اُسی صحرا مین فروکش ہوگا کوئی لشکر تھوڑا نہین ہی کہ یہان تک پہونچ جاے گا یہ تو بخوبی ظاہر
ہی کہ جب لشکر اُترتا ہی تو چھ سات کوس کے گرد مین فروکش ہوتا ہی یہان تک ایک سر لشکر کا ہوگا بلکہ یہ
مقام برا سے مقابلہ خوب ہی کہ کوئی طرح کی آڑ نہین ہی جبرئیل نے کہا کہ پھر لشکر کو ٹھہرنے کا حکم دو کہ وہ ٹھہرے
اور ہرکارون کو برا سے خبر روانہ کرو جبرئیل نے کہا عادل نے افسران سپاہ سے کہا کہ اسی مقام سے
صف بندی کرو بارگاہ کو بیچ مین رکھو کوئی لشکر آتا ہی نہ معلوم کسکا لشکر ہی یہ لشکر نکل جاے تو روانہ ہونگے
یہ جو حکم دیا لشکر مین صف بندی ہونے لگی ادھر عادل نے چند ہرکارون سے کہا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ گرد کیسی
بلند ہوتی ہی کون آتا ہی ہمکو تو لشکر کی آمد معلوم ہوتی ہی کیا کوئی بادشاہ برا سے شکار آتا ہی یا ہمارے
آنے کی خبر پاکر ہمکو روکنے کو آتا ہی ہمکو اسکے قصد سے آگاہ کرو وہ ہرکارے یہ حکم پاکر طرف اس
گرد کے روانہ ہوئے ناظرین پر واضح ہو کہ اُس لشکر کے ہمراہ صحرا میں سے بھی ہرکارے تھے انھون نے
جو غبار کو بلند دیکھا سب کی نگاہون سے بچکر اُس غبار کی طرف روانہ ہوئے یہان تو صف بندی ہوگئی اپنا
بندوبست کرلیا جبرئیل و عادل دونون مرکبون پر سوار از سر تا پا در یاے آہن مین غرق نیزون کو

زمین مین گاڑ دیا ہی اسکے بہر ہرے اڑ رہے ہین اُسکی ہوا مین کھڑے ہین ادھر لشکر مین بھی صف بندی ہی
ہو کسی قسم کی خرابی نہین تھی وہ ہرکارے جو کہ محرابہ کے اس لشکر مین تھے اور سب سے اپنے کو
پوشیدہ کرکے اُس غبار کی طرف گئے تھے ان ہرکارون سے پہونچنے کے قبل جب قریب غبار کے
پہونچے تو دیکھا آگے آگے سپہ سالار دست چپ لیئے ماران خونخوار اونکی بنا ہوا مرکب پر سوار
عقب مین لشکر بیشمار چلا آتا ہی سب مرکبون کی باگین اُٹھائے ہوے ہین کہ اُنھون نے سامنے
جاکر سلام کیا اور دعا دی کہ ماران نے جو ہرکارون کو دیکھا تو مرکب کو روک لیا اُسکا مرکب کو روکنا
تھا کہ تمام لشکر رُک گیا اُسنے ہرکارون سے پوچھا کہ کیا خبر لائے ہو جسپر بیان کرد اُنھون نے
عرض کیا کہ آپ اس تیزی سے کہان تشریف لیے جاتے ہین اپنے حواس درست فرمایئے لشکر کا
دم راست پیچھے سامنے سے لشکر حریف مع بارگاہ کے آتا ہی اُسکے ہمراہ بھی ایک لاکھ سپاہ ہی سب
مرد میدان پہلوان جہان ہین بڑے بڑے قد کے آدمی ہین قالب انسان مین دیو ہین عادی بہت
ہین نوم عاد سے ہزارون آدمی ہین اگر آپ اس طرح سے مقابلہ فرمایئے گا تو وہ لوگ غالب آینگے کیونکہ وہ
لوگ بکثرت راحت کے ساتھ راہ طے کرتے ہین کہ اُنکو کسل راہ بالکل نہین معلوم ہوتا ہی ہم نے جو یہ
غبار بلند دیکھا اور آمد لشکر کا گمان ہوا تو ہم برائے خبر ادھر کو آئے کہ اگر آپ تشریف لاتے ہون تو
خبر کردین دوسرا امر یہ ہی کہ وہ لوگ بھی اس غبار کو دیکھکر برسر حساب ہوئے ہین یقین ہی کہ اسی
مقام پر قیام کیا ہو کیونکہ وہ لوگ بڑے جہاندیدہ و کار آزمودہ معلوم ہوتے ہین کیون نہ ہو لاکھون
معرکے پڑے ہین کروڑون مقابلے کئے ہین طرز جنگ سے ماہر ہین فنون لشکر گری اُنپر ظاہر ہین بڑی
ہوشیاری کے ساتھ آتے ہین مقام مناسب جنگ دیکھکر قیام کرتے ہین آپ کو لازم ہی کہ اب آپ
آہستہ روانہ ہون پس بھوٹی راہ درمیان مین ہی کہ وہ لشکر ملے ہم نے آپ کو آگاہ کردیا یہ جو ہرکارون
نے خبر دی ماران نے انسرون کی طرف دیکھکر کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ لشکر حریف آپہونچا ہی وہ جو غبار بلند
ہی اُسی لشکر کا ہی یہ ہی خبر لے کر ہرکارے آئے ہین پس تمکو لازم یہ ہی کہ اسوقت جانہن لڑادو بارگاہ پر قبضہ
کرلو یہ موقع آپڑا ہی پہلے تومین باطنی بارگاہ طلب کرونگا اور کہونگا کہ بارگاہ مجکو دے دو اور تم لوگ
واپس جاؤ اور اپنے صاحبقران سے عرض کرو کہ یہ وہ مقام نہین ہی کہ جہان آپ کا قبضہ ہو اگر آپ
سمندریہ کو جاتے ہین تو اور طرف سے تشریف لیجائیے ادھر آپ کو جانا نہین ملیگا کیونکہ یہ بیشہ ہی
شیرون کا یہان شیر رہتے ہین یہ مقام مثل تصنیہ کے نہین ہی کہ آپ قبضہ کرلین یہان کا حاکم محراب شاہ
ہی جو کہ شیرون کا بادشاہ ہی اس طرف شیرون کو آتے ہوے تب لرزہ آتا ہی اُنکی بوٹی بوٹی یہان کے
پہلوانون کا نام سنکے کانپتی ہی یہ وہ مقام ہی کہ جہان سمندر شاہ بھی لشکر کشی کرکے کبھی نہین آیا ہی مسخ فلک
ادھر منھ کرکے نہین سوتا ہی دیو یہان کا نام سنکے بسبب خوف کے آنکھین بند کرلیتے ہین منھ چھپا کر بھاگتے
ہین جن کی کیا اصل ہی ہم وہ لوگ ہین کہ پرای کو شیشہ مین بند کرتے ہین نیل کو ایک سفت ضرب سے
ہلاک کرتے ہین شیر کا کلہ چیر ڈالتے ہین انسان کی کوئی حقیقت نہین ہی ہمنے گو آپ کا بہت کچھ نمک شاہی
مگر یہان کچھ کام نہ آئے گا آپ اور جانب سے سمندریہ کو تشریف لیجائین اگر یہ سنکر اُسنے بارگاہ دیدی
اور وہ واپس چلا گیا تو خیر ورنہ مقابلہ کرکے بارگاہ پر قبضہ کرینگے یہ سنکے افسرون نے عرض کیا کہ آپ
تشریف لے چلین ہمارے حواس درست ہین ہم مقابلہ کرنے کو موجود ہین کوئی مقام خوف نہین ہی یہ سنکے
ماران نے آپ لشکر کو لے کر باہستہ قدمی اوس مقام سے کوچ کیا ادھر جو ہرکارے عادل نے

بحکم حرمل روانہ کیے تھے قریب گرد و پیش دیکھا کہ ایک لشکر کوئی ڈیڑھ لاکھ کے قریب صف بستہ بڑے
کرّ و فر سے چلا آتا ہی سب کے سب زرہ سے آہن مین غرق ملوا مین علم کیے ہوئے دوش بہ دوش
آگے آگے ایک پہلوان زبردست مثل فیل مست کے ایک مرکب پر سوار تیز رو دراز ہاتھ مین تیغہ
برق تاب کرسے لگا ہوا گردہ سر پشت پر پڑا ہوا ترکش ہزار تیرون کا کمر مین کمان دوش پر نیزہ بر مین
مورسے پانوؤن مین اونچی بنا ہوا مرکب قوی ہیکل پر سوار بڑا اکڑا ہوا غدّار آثار کفر و ضلالت رخ سے
آثار شیطان ثانی معلوم ہوتا ہی اسقدر سیاہ چہرہ ہی کہ شب دیجور کا گمان ہوتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ
نور روشن کے چھپانے کو شب تار آئی ہی لشکر مین جس قدر لوگ ہین سب سیاہ رو تیرہ درون
ہین جنکے دل مین نہ خوف خدا ہے نہ رحم ظلم و ستم کے پتلے ہین بڑے مکار ستم پیشہ حد سے زیادہ
ایجی ایک خرچہرہ سے لیے انسان کو قتل کرین شاعر نے یہ شعر انھین کی شان مین کہا ہی کیا خوب
نظم کیا ہی حدی طمع ظاہر کی ہی جائین جو آسمان پہ زمین خراب سے ۔ سو نا اتارلین درق آفتاب
سے ۔ جسقدر لڑائیان ہین سب انھین جمع ہین یہ جو صورتین ہرکارون نے دیکھین اُن سے
ہوش پرواز کر گئے کہ یہ لوگ بڑے ظالم ہین انکے رخون سے ظلم و ستم آشکارا ہی جسمون سے بوے کفر
آتی ہی انکے قلب سیاہ ہین ہرکارے خدا کی طرف پناہ لے گئے اور صورتین بدل کر کے اُس لشکر
مین داخل ہوئے چونکہ وہ لشکر اپنے اُسی مقام پر قائم تھا انھون نے دیکھا کہ چند سردار ایک مقام
پر کھڑے ہوے باتین کر رہے ہین یہ بھی اُس مقام پر آئے انھون نے کسی سے کچھ کلام نہ کیا وہ
باہم یہ تقریر کر رہے تھے کہ اسوقت بڑا معرکہ پڑے گا وہ لوگ بھی کوئی ہوے اور کچھ دال کے
نہین ہین ہزار دن کا خون ہوگا جب بارگاہ پر قبضہ ہوگا ہم بھی اپنی جانین لڑا دینگے مگر بارگاہ پر
قبضہ کر لین گے تاکہ انکو بھی معلوم ہو کہ ہم کسی ملک پر لشکر کشی کر کے گئے تھے وہان کے لشکر سے
مقابلہ ہوا تھا ساری اپنی بہادری فراموش کر جائین گے یہ ہر ایک ملک پر چڑھ کر جانا بھول جائین گے
آج تک کسی سے انکو مقابلہ نہین ہوا ہے جو وہ اسطور سے بلا خوف و خطر ہر ایک ملک پر چڑھ جاتے
ہین معلوم ہوتا ہی کہ جہان مقابلہ ہوا وہ لوگ بزدل تھے کہ انکا قبضہ ہو گیا جیسے یقینہ پر ہم لوگ ویسے
نہین ہین جب مقابلہ ہوگا ہمارے جوہر آپ ظاہر ہونگے اُنکے جوہر ہم پر یہ وہ ملک ہی کہ آج تک
کوئی لشکر کشی کر کے اسپر نہین آیا ہان ہم سے اُنکو طف مقابلہ حاصل ہوگا آج تو ہم ضرور بارگاہ پر
قبضہ کرینگے اپنے جوہر دکھائین گے یہ پہلا مقابلہ ہی اگر ہم اسمین غالب آئے تو ضرور اُنکے جی چھوٹ
جائین گے یقین ہی کہ پھر ادھر کا رخ نہ کرین اور طرف سے سمندر یہ پر جائین ہم اُسکے ماتحت ہین جو کہ
شیرون کا شیر ہی جسکے باپ دادا کے قدم میدان جنگ سے کبھی ہٹے نہین ہین ہمیشہ کھیت رہے ہین
یہ مثل سچ ہی کہ جب تک سردار عمدہ خود لشکر لڑ نہین سکتا ہی بھائی بات یہ ہی کہ لشکر مقابلہ کرے
اور جنگ کو سر کرے نام سردار کا ہو کاٹے ہاتھ نام تلوار کا ہو پس اس سے تو کوئی غرض نہین ہے
سردار جیدار ہو فنون جنگ سے ماہر ہو منجلا ہونا ثابت قدم ہو لشکر کے مقابلہ کرانے سے ماہر ہو تو
سپاہ بھی جان دے کر مقابلہ کرتی ہی بفضل خداوند قصور سے ہمارا افسر ایسا ہی ہی اور ویسا ہی بادشاہ
قدردان ہے اور ناقدرون سے تو کچھ بس نہین ہی اگر اس جنگ کو سر کر کے گئے تو بہت کچھ انعام ملیگا
کہ مالامال ہو جائین گے بہت خوش ہونگے یہ تقریر سُن کے ہرکارون نے جو کہ صورت بدلے ہوئے
اُنھین کے لشکر کے لوگون کی صورت تھے یہ کہا کہ یہ امور تو سب درست ہین مگر سنا گیا ہے کہ یہ وہ لوگ

ہین کہ جنکی تلوار کے سکے بیٹھے ہوے ہین بڑے بڑے شجاعون کو جنکا نام سنکے بخار آتا ہی انکے نام
سن کے شیر صحرا مین دامن کوہ سے منھ چھپاتے ہین مریخ فلک کو انکے نام سے تپ لرزہ آتا
ہے انھین لوگون کے بزرگون نے قاف مین جاکر تباہ کیا وہ شمشیر زنی کی ہی کہ آج تک دیو اُنکے
ظلم سے خوف کھاتے ہین اور اُنکے تابع ہین قاف کا کیا ذکر ہی یہ وہ دنیا پر ایک نے لاکھون
سے تن تنہا مقابلہ کیا ہی انکی بہادری کے ذکر سے ہزارون کتابین مملو ہین جو کہ بطور داستان کے
ہر محفل اور جلسہ مین پڑھی جاتی ہین لوگ بصد اشتیاق زر کثیر صرف کرکے سنتے ہین کوئی یہ لوگ بھی
علوا انھین ہین بڑے غضب کی جنگ ہوئی پھر جو کچھ ہوا کہ تو انکو پھر دسا ہی جو وہ ادھر کو آتے ہین
خیال کرنے کا مقام ہی کہ ایسے دریاے سبز رنگ کو جو سحر کا تھا اُسکو کیونکر فتح کیا سحر آن واحد مین وآفتاب
جسکے سحر کے سکے بیٹھے ہوے تھے وہ کیونکر قتل ہوئین انکی کیا اصل ہی بڑے بڑے طلسم فتح کیے جو کہ
کوئی نہین فتح کرسکتا ہی یقینہ بھی کوئی ایسا ویسا شہر نہین تھا کہ یون فتح ہوجاتا ایک ماہ تک مقابلہ رہا
بڑے بڑے سحر کے پڑے سنا گیا ہی گو ہم اُس مقام پر نہین تھے کان گنہگار ہین کہ مین شبانہ روز جنگ
مغلوبہ رہی دو سردار سپاہ کثیر سے سمندر شاہ یقین کی مدد کو روانہ کیے تھے وہ مین وقت پر پہونچے
انجام کیا ہوا کہ شکست کھائی انکا تہمنہ ہوا یقین ایسا شخص کہ جسنے آج تک مذہب تصویر پرستی نہ تہو ل
کیا تھا خود پرست رہا باوجودیکہ سمندر شاہ ساحر ہین مگر کچھ نہ کرسکے یہ نہ کہنا کہ دشمنون کی تعریف کرتے
ہو ہم کلمہ حق کہتے ہین انصاف کی یہ بات ہی کہ اگر ہم سے کوئی آکر سحر سے مقابلہ کرے تو ہم تو اُسکی اطاعت قبول
کرین گے یہ انھین لوگون کا دل ہی کہ مقابلہ کرنے مین خوف نہین کرتے ہین کہ ایک دانہ ماش مین قاتل
بدل جاتا ہی ہمنے بھی سنا ہی کہ بڑے بہادر ہین ہان جب مقابلہ ہو تو معلوم ہو ہم تو واجبی بات کہتے ہین
چاہے کوئی ناراض ہو چاہے خوش انھون نے کہا کہ یہ کلام تمہارا بیجا ہی مگر یہ سب سنا ہوا ہی
یہ بیان کرد کہ کوئی ایسا بھی دیدہ ہی اور یہ جو ساحرون سے مقابلہ کیا طلسم فتح کیے وہ عیارون کے بھروسے
پر جہان تم نے یہ سنا ہوگا کہ دریاے سبز رنگ کا ساحر قتل ہوئے یہ بھی ضرور سنا ہوگا کہ عیارون نے قتل
کیے یا جو طلسم فتح ہوے وہ عیارون کی ذات سے خبر اس سے کچھ غرض نہین سنی ہوئی بات کا
اعتبار کرنا مردون کا کام نہین سنی بات کا اعتبار نہین ہوتا جب مصرع شنیدہ کے بود مانند دیدہ ہان
جب ہم دیکھین تو اعتبار کرین یہ تنے سنا ہوگا کہ اندھا جب پیاسے جب آنکھین پائے ہم اُسکو یقین نہین
کرتے ہین جو کچھ وہ ہین انکا حال ظاہر ہوجاے گا ہمارے نزدیک تو وہ روباہ سے بدتر ہین چاہے
وہ شیر نر ہون ان جب ہمارے روبرو آنکے قدم جمے رہین اور وہ لوگ ثابت قدم رہین تو ہم جانین یہ سنکے
اُن عیارون نے کہا کہ معلوم ہوجاے گا پہلے ضرور سنی ہوگی کہ کسی حجام سے کسی نے کیا کہ تمہارے جی ہان کتنے ہین اُس
نے جواب دیا کہ میان جی آگے آتے ہین جس طور سے تم خیال کرتے ہو کہ ہم بہادر ہین وہ بھی اپنے مقام پر
یہی تصور کرتے ہونگے سچ کسی نے کہا ہی کہ جب تک اونٹ پہاڑ کے نیچے نہین آتا ہے بہت شور کرتا ہی اور
خیال کرتا ہی کہ ہمچو من دیگرے نیست جہان پہاڑ کے نیچے آیا سارا کس بل نکلجاتا ہی سب شور کرنا فراموش
ہوجاتا ہی اور خیال کرتا ہی کہ ہان مجھ سے بڑا ہی ہمارے نزدیک تو یہ نقشہ ہی جو کچھ ہونے والا ہے تھوڑے
عرصہ مین ظاہر ہوجائیگا سب ماہر ہوجاے گا کہ کون بہادر ہی اور کون بزدل ہی یہ سنکے اُن سوارون نے قصد
کیا تھا کہ کچھ جواب دین کہ دیکھا لشکر روانہ ہوا وہ اُس مقام سے اپنی صف مین آنے لگے ہم یہ تقریر
کرنے لگے کہ یہ لوگ رسالہ کے تھے جو یون تقریر کرتے تھے ہمکو تو اپنے لشکر کے نہین معلوم ہوتے ہین اونکی

کہا کہ ہونگے ہمکو کیا یہ کہکر اپنی صف مین آکر ہمراہ لشکر کے چلے اُدھر وہ ہرکارے سب کی نگاہ بچاکر بصد
تیز رفتاری اپنے لشکر کی طرف چلے قبل ظاہر ہونے لشکر کے لشکر مین پہونچے اور روبرو جرنیل و
عادل کے یون عرض کرنے لگے کہ خداوند آگاہ ہون اور خبردار یہ خاکسار خبر تازہ لیکر حاضر ہوئے ہین
وہ یہ ہی کہ جو گرد و غبار بلند تھا انمین فریب ڈیرہ مولاکھ کے سپاہ ہی دشمن خدا ہر ایک روسیاہ ہی ایسے سیاہ
قلب ہین کہ سیاہی قلب استعارتی پذیر ہوئی ہی کہ چہرے سیاہ ہوگئے ہین بغض عناد کے پتلے ہین کفر و نفاق
اُنکے آب و گل مین ملا ہی آثار شرارت نمودار ہین ہر ایک بڑا سکار ہی اپنے خیال ناقص مین نیر ہین تیرے
ولیر ہین مگر ہم اُنکو روباہ سے بدتر خیال کرتے ہین ان سب کا جو افسر ہی وہ بڑا کفر و ضلالت کا بشر ہی اسکے
چہرے سے فساد و بغض کے آثار ظاہر ہین حضور ہم جو لشکر مین گئے تو صورت بدل کر ایک مقام
چند سوار کھڑے ہوئے یہ تقریر کر رہے تھے حضور ہمنے یہ سنا کہ وہ یہ کہتے تھے اور معلوم ہوا کہ یہ لشکر
اس قصد سے آیا ہی کہ حضور کے غلامون سے بارگاہ مہین مین حضور کو ترک دین یہ کہکر وہ کل تقریر
جو کہ سوارون سے سنی تھی اور جو خود جواب دیا تھا بیان کی یہ سنکے جرنیل نے عادل کی طرف دیکھا
اور کہا کہ ای بھائی تم نے سنا کہ ہرکارے کیا خبر لائے ہین مین نے جو کہا تھا کہ یہ لشکر ہمارے مقابلہ کو
آتا ہی وہی ظاہر ہوا مگر مجکو ان روباہ خصالون سے کوئی خوف نہین ہی اگر آیا ہی تو آنے کی سزا پائے گا ہم
لوگ غلامان صاحبقران ہین مرنے مارنے کو خیال مین نہین دیتے ہین یہ کیا گیدی ہین عادل نے کہا
کہ ہم مقابلہ کرینگے آنے دیجیے یہ جو عادل نے کہا جرنیل نے ہرکارون سے کہا کہ تم جاؤ اپنے مقام پر
ہرکارے تو چلے گئے جرنیل نے اپنے سردارون کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ ای سرداران لشکر تم لوگ
آگاہ و خبردار ہو کہ لشکر مخالف ہمسے بارگاہ چھیننے کو آیا ہی لہذا وہ آج تلوار کرتا کہ ہیر فلک دیکھکر دنگ
ہو یہ صحرا خون سے لالہ رنگ ہو کوسون خون کا دریا رواں ہو سر دلیرون کا انبار ہو لاشون سے
صحرا اٹ جاوے میری آپ دم سب کے ہاتھ ہی یہ پہلا سر کہ ہی ایسا ہو کہ بارگاہ پر کفار کا قبضہ ہو جاوے
جس منھ سے بارگاہ مین لیکر ادھر کو آیا ہون یہ سر فرد رہے سیاہ رو ہون کیونکہ پہلے پہل مین
اسمین کام پر مامور ہوا ہون اس بارگاہ کی بڑی عزت ہی اگر یہ چھین گئی تو کفار کو بڑے حوصلے
ہونگے یہ اول معرکہ ہی بعد خدا کے میری عزت رآپ دم سب کے ہاتھ ہی یہ بارگاہ میرے سر کے ساتھ
ہی مین یہ کہتا ہون کہ جب ہم مین سے ایک نہوا سوقت اس بارگاہ پر کفار قبضہ کرین میری اور تمھاری
زندگی مین یہ بارگاہ تک نہ آسکین یہ جو جرنیل نے کہا تو سرداران دابل لشکر نے جواب دیا کہ وہ
آسکے ہین تو آئین کیا تاب و طاقت جو بارگاہ کو نگاہ اُٹھاکر دیکھ سکین جب تک ہمارے دم مین دم
ہی اور تلوار مین خم ہی اگر ادھر کا رخ کرین تو ہم اُنکے پانون قلم کرین ہم لوگ تلوار کے دھنی
ہین وہ ثابت قدمی دکھائین گے کہ کفار کے حوصلے پست ہو جائین گے وہ سب روباہ ہین ہم شیر
نترہ ہین جرنیل نے کہا کہ ہان بھائیو یہی نام نیک باقی رہے گا یہ معرکہ بھی یادگار ہوگا جو کوئی سنے
تعریف تو کرے کہ فلان زمانہ مین ایک لشکر اس طور سے لڑا یہی نام نیک صفحہ روزگار پر رہیگا زیر
فلک یہ ایک فسانہ ہوگا اسکو سننے محظوظ ہر ایک فرزانہ ہوگا اگر کوئی یاد کرے تو ساتھ نیکی کے بری
سے نہ یاد کرے یہ جو جرنیل نے کہا ہر ایک تلوار پکڑ کر مرکب پر جوش شجاعت سے مجموم پڑا اسکے
چہرے گلنار ہوگئے رحیق شجاعت نے اپنا رنگ دکھایا یہ معلوم ہوتا تھا کہ غنچہ لالہ زار کھلا ہی شراب
خرابہ نے مست کر دیا یہان تو لشکر کا یہ رنگ ہوا اُدھر ہرکارون نے جو کہ خبر کو گئے تھے خیال کیا

کہ جنرل کے ہمراہ لشکر کم ہی پیادہ حریف زیادہ ہی لہذا یہ خبر لشکر صاحبقرانی مین کرنا ضرور ہی کہین السلطنہ
کہ بارگاہ پر کفار کا قبضہ ہو جاے تو بڑی خرابی ہو اگر خبر لشکر مین ہو جاے گی تو کوئی نہ کوئی بحکم
صاحبقران مدد کو ضرور آئے گا یہ تصور کر کے لشکر سے طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوئے الکاماں
پھر تحریر ہو گا بیان کا حال ملاحظہ ہو کہ جب جنرل یہ تقریر کر چکا لشکر و سردارون کو جوش دلا چکا
اہل لشکر نے کہا کیا کہ بارگاہ کو بیچ مین کیا اور خود اسکے گرد تلوارین پکڑ کر صف باندھکر استادہ
ہوے کہ یکایک وہ دامن گرد فگانہ ہوا اسمین سے لشکر کفار بصد تیزی پیدا ہوا اور اسی طور سے
باگین اٹھائے ہوے چلے آتے ہین آگے آگے ماران ہی عقب مین لشکر جب قریب لشکر پہونچے
تو ادھر سے چند سردار محکم جنرل آگے بڑھے انھون نے بڑھ کر کہا کہ اے لشکر کفار تم کدھر کو آتے ہو
اور طرف سے جاؤ کیونکہ ادھر لشکر اسلام کا ہراول مع لشکر کھڑا ہوا ہی یہ اسکا لشکر ہی کہ وہ طرف محرابیہ
کے پیش خیمہ شاہی ہے کر جاتا ہی اگر تم لوگ ادھر کو آوگے تو بیکار کو مقابلہ ہو گا کیونکہ ہم ادھر سے جانے
نہ دین گے تم اپنے لشکر کو دوسری طرف سے لیجاؤ بیکار کی جنگ سے کچھ حاصل نہین ہی ہمارا
یہ معمول ہی کہ ہم لوگ جدھر کا قصد کرتے ہین اسیطرف کو جاتے ہین ہم اپنے ارادے سے باز
نہین آتے ہین ہمارا لشکر جدھر کو جاتا ہی اسطرف سے پھر کر اور طرف نہین جاتا ہے ہم لوگ
کبھی پلٹتے نہین ہین آسمان ٹل جاے مگر ہم اپنے مقام سے نہین ہٹتے ہین تم لوگ اور طرف سے
چلے جاؤ یہ سنکے لشکر کفار سے چند سردارون نے کہا کہ تم جاکر اپنے افسر اعلے سے کہو کہ ہم کو بارگاہ
زیرین اور خود طرف اپنے لشکر کے چلے جائین کیونکہ یہان انکا گذر نہین ہو گا یہ بیغیرت شیران ہی یہان
انکا آنا بیکار ہی یہان آکر وہ زک اٹھائین گے لشکر تباہ ہو گا یہ ملک شمل اور ملکون کے نہین ہی کہ
انھون نے قبضہ کر لیا یہان ایک ایک اپنے دفت کا رستم و اسفندیار ہی ہم لوگ جدھر کا قصد کرتے
ہین اسیطرف سے جاتے ہین ہم لوگ تو تمھاری تماش مین آئے ہین کہ کہان جانے کو نہین آئے ہین
صرف بارگاہ پر قبضہ کرنے کو آئے ہین یہ بارگاہ ہمارے شاہ کے لایق ہی آج تک کوئی اس
ملک پر جرات کر کے نہین آیا ہی ہین لوگ لشکر کشی کر کے ملک ہین کیون ادھر کو آتے ہو غفلت مین جان برباد
ہو گی پس ہم لوگ تمکو اور تمھارے افسر کو نصیحت کرتے ہین کہ بارگاہ کو چھوڑ کر چلے جائین ورنہ
ہم مقابلہ کر کے بارگاہ چھین لینگے تمھارے ان کلامون سے نہین ڈرینگے آیندہ تمکو اختیار ہے
بلکہ یہ پیام صاحبقران کو دینا کہ ماران مارخوار جو کہ سپہ سالار ہی محراب شاہ کا اسنے بارگاہ لیلی
ہی اور آپ سے عرض کیا ہی کہ آپ ادھر نہ آئین اور طرف سے سمندر پہ کو جائین کیونکہ ہم لوگ
ضرور مقابلہ کرینگے اور لشکر کو تباہ کرینگے ادھر سے جانا غیر ممکن ہی آیندہ آپ جانین اور آپکا
کام یہان ہر ایک بیشہ جنگ کا شیر ہی اور دریاے شجاعت کا نہنگ ہی ہماری ضرب کی پناہ نہین
ہی یہان آکر آپ کو پشیانی ہو گی لشکر کو حیرانی ہو گی ایک خدا پرست کا نشان نہو گا مذہب خدا
پرستی صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو جاے گا ہر ایک یہان آکر سزا پاے گا یہ جواب مکاردن
سے کہا تو ان سردارون نے جواب دیا کہ کیا بکتے ہو تمھاری بھی یہ لیاقت ہی کہ تم بارگاہ
کی طرف دیکھ سکو اگر اسکی طرف نگاہ کج سے دیکھو تو آنکھین نکال لین صاحبقران کیا ایسے گیدڑون
سے مقابلہ کرین گے مریخ فلک سے تو وہ خوف کرتے نہین ہین دیوان قاف سطیح حکم ہین وہ
صاحبقران کی تلوار کا لوہا مانے ہوے ہین نام سے کانپتے ہین دم بند ہوتے ہین تم ان سے

کیا مقابلہ کروگے تم کیا ہو اور تمھارا افسر مارا ان مارخوار کیا ہی وہ تو حرام کے لقمہ کھا کھا کر زبردست بنا
ہی اگر بہت بل کی لیگا تو موذی کا سر کچلا جاے گا سارا زہر اگلنا بھول جائیگا یہ ساری آسکی مارخواری
باہر نکل جاے گی اگر وہ مارخوار ہی تو ہم خوب زہر بزدر تلوار اتارتے ہین وہ موذی ہے کیا مقابلہ کریگا
خود ہل کھا کر گریگا یہ لشکر وہ لشکر ہے کہ جہان جلاتا ہی بدون اس ملک کو اسلام آباد سے کے واپس نہین ہوتا ہے
ایسے ایسے مارخوار بہت سے مارے گئے اور کسی کا زہر ہم پر نہین چلا بس اسی مین خیر ہی
کہ واپس جاؤ ورنہ کیون اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو یہ جوان سردارون نے کہا ماران کو بہت
غصہ آیا اور کہا کہ یہ لوگ بڑے چرب زبان ہین یہ یون نہ مانینگے بدون سزا پاے ہان سب لشکر ایک
مرتبہ انکے لشکر پر جا پڑے ہم دیکھین کہ یہ کیسے بہادر ہین کیونکر مقابلہ کرتے ہین یہ حکم دینا تھا کہ
ایک مرتبہ تمام لشکر ہلہ کرکے چلا کہ لینا پکڑ لینا ان خداپرستون کو جانے نہ پاوے دیکھین کیونکر یہ بارگاہ ہمکو
نہین دیتے ہین انکی بھی یہ لیاقت و طاقت ہی کہ ہم سے مقابلہ کرین یہ سنکے وہ سردار پلٹے انھون نے
دیکھا کہ سب لشکر ادھر کو ایک مرتبہ حملہ آور ہوا ہی وہ سب سردار اپنی صف مین آئے جنرنیل نے
جو یہ معرکہ دیکھا اپنے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ ہان غازیو نام کرو داد مردانگی دو یہ سب
تمھارے شکار ہین یہ بچکر نہ جاسکین آج انکو اپنی جوانمردی دکھا دو انکو اپنی بہادری پر بڑا
غرہ ہی یہ جو جنرنیل نے کہا ادھر سے ایک بار لاکھ تلوارون پر ہاتھ بڑھے میان سے کھینچکر اور میانون
توڑ کر پھینکدیا اور ایک ایک مشت خاک اٹھا کر اپنے گریبانون مین ڈالی اور کہا کہ ای خاک تو محمد
ہو جاوی لباس تو کفن ہوتا آج ہم خون سے غسل کرینگے یہ کہا اور داڑھیان دانتون مین دبائین آمادہ
مرگ ہوے مگر سبقت اسکے طریق مین ناجائز ہی اس سبب سے اپنے مقام سے حرکت نہ کی اسی مقام پر
کھڑے رہے دوسرے بارگاہ کی حفاظت مدنظر تھی وہ لوگ ایک مرتبہ باگین اٹھا کر آپڑے سب کے
آگے ماران تھا اسکے عقب مین لشکر تھا کہ عادل نے بڑھکر ماران کو روکا کہا او بیحیا کدھر چلا آتا ہی
یا ادب باش اگر آگے قدم رکھا تو تن پر سر نہوگا یہ تو یہ صدا سنکے رکا گردپٹ کر لشکر سے کہا کہ مارلو ان سب کو
مین اس خدا پرست سے کچھ لبنا ہون یہ کیا سر امقابلہ کرے گا ایک ضرب تیغ مین سر ٹھوکرین کھاتا پھریگا
تن کا پتہ بھی نہوگا کہ کہان تھا کدھر گیا یہ سنکے لشکر تو ایکبار لشکر پر حملہ آور ہوا ادھر سے اہل اسلام
بھی تلوارین پکڑ پکڑکر آپڑے تلوار چلنے لگی تلوارون کی جھنکار بلند ہوئی صداے نعرۂ تکبیر سے میدان
گونجنے لگا صداے گیر و دار بلند تھی بازار ملک الموت گرم ہوا خریدار جان آنے لگے ہر طرف جانون
کی خرید و فروخت ہونے لگی بازار مرگ گرم تھا دلال اجل پکار رہا ایک کی جان کا طلبگار رہا دین کا نہ
سفالی کے مول تھین کہین جاے امن ممکن نہ تھی کوئی گوشہ سواے گوشہ کمان کے نہ تھا کہ اسمین
جاکر گوشہ گیر ہوتے ملک الموت روحین قبض کرتے پھرتے تھے کالۂ سر مٹی کے مول تھے مینھ سر دلکا
برستا تھا خون کا دریا رواں تھا ہاتھ جو انون کے مثل ماہیان بے آب کے تڑپتے پھرتے تھے
لاشین پر لاشین پڑی تھی یون وہ کفار باہم اہل اسلام سے مل گئے تھے جیسے شب دیجور روز روشن سے
ملجاتی ہی یا نور سے ظلمت یہ ثابت ہوتا تھا کہ شام سحر سے گلے مل رہی ہے یون موسن و کفر باہم ملے تھے
جیسے شیر و شکر ملجاتے ہین کالی گھٹا چھائی ہوئی تھی اسمین برق شمشیر کوندرہی تھی مثل ساون
بھادون کے سرون کا مینھ برستا تھا صداے ہوی دلیران مثل صداے رعد کے بلند تھی ہر طرف
بوی خون کی روانی تھی کشتی حیات کی طوفانی تھی زورق عمر گرداب موت مین آگئی تھی ضرب

شمشیر کی موجین بلند ہین ہر جانب خون کی طغیانی ہی سر و تن ڈوبتے پھرتے ہین علم مثل جنازہ کفن دادہ کے
زمین پر پڑے سوے ہین کمانین ایک جانب پڑی ہین نیزے مثل اژدر کے اس جوے خون مین
پیرتے پھرتے ہین تمام خاک لالہ رنگ ہے تگاپو سے مرکبون کے جو غبار بلند ہوتا ہی تو اسکے سبب سے
روے آسمان رنگین ہوجاتا ہی کیونکہ وہ غبار بھی سرخ رنگ ہے اسی خون کی چھینٹین جو آسمان پر گئی ہین وہ
شفق بنکر ہر شام و سحر ظاہر ہوتی ہین بڑے غضب کی جنگ ہو رہی تھی رو مین مثل طائران آشیان آوارہ
گی اوس محل مین پریشان تھین کیونکہ حال یہ تھا کہ ملک الموت نے ایک کی روح قبض نہ کی تھی کہ دوسرا کر
گرے ملک الموت بھی عاجز ہین باوجود بشدت گرم ہونیکے جانون کے خریدار آرہے ہین نرخ جان ارزان ہے
دلال اجل کی بن آئی ہی ہر طرف پریشان دوڑتا پھرتا ہی جس طرف دیکھو مجروحون کو تڑپتے دیکھو کوئی سینہ
پر زخم کھاے ہوے مثل مرغ بسمل کے تڑپ رہا ہی کوئی دست بریدہ زمین پر اڑیان رگڑتا ہی کسی کے
تن پر سر نہین ہی کوئی گھائل چکیان لے رہا ہی کوئی حالت نزع مین مبتلا ہی کوئی مرکب دوڑاتا ہوا آیا
اوسکو پایمال کرکے چلا گیا یہ مثل ہوئی کہ مرے پر سو درّے اتخوان ریزہ ریزہ ہوگئین گویا مرغ نفس
جسم سے نکل رہا تھا مگر اب گھٹ کر رہ گیا مثل طائر پر بریدہ کے پھڑکنے لگا کیونکہ وہ نفس جس سے نکلنا چاہتا تھا
بالکل مسدود ہوگیا کیونکر نکلے آخر راہ تلاش کرکے نکلا کیا ادھر اہل اسلام کی یون قبض روح ہوتی ہی جیسے گل سے
بو نکل جاتی ہے اور وہ پژمردہ ہوکر گر پڑتا ہی اسی طور سے یہ گل تازہ بھی نسیم اجل نے روح کے پژمردہ
پڑے ہین باغ لشکر پر ہواے خزان نے اپنا اثر ڈالا ہی ہر طرف چل رہی تھی علم مثل اشجار بے برگ و بار
کے کہ جیسے وہ موسم خزان مین گر پڑتا ہی پڑے ہین ڈھالین مثل رگ خزان دیدہ کے سرنگون ہین وہ جو اسکے
قلب مین مثل لالہ کے چار داغ ہوتے ہین اور سب انکو گل سر کئے ہین وہ بھی مرجھاے ہوے ہین بلکہ سپر ہین
بھی داغ بردل زمین پر پڑی ہین ہر روش پڑی کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا درست تھی سینے فصیلین بند ہوگئی تھین
ہواے اجل سے اوپر خاک اڑنے لگی ہی رو مین اس گلشن سے یون گزران ہین کہ جس طور سے طائر
جب زمانہ خزان کا آتا ہے باد خزان چلتی ہی تو گزران ہوتے ہین یہ حال ہی لشکر کا برابر تلوار چل رہی ہی صدای
ہاو ہو بلند ہے مرکب اُن سوارون کے جو کہ مرکر گرے ہین کو تل پھر رہے ہین لاشونکو روندتے
پھرتے ہین لشکر مین تو جنگ ہو رہی تھی دونون لشکر باہم ملے ہوے تھے تلوار سے مقابلہ تھا کبھی نیزہ بازی ہوتی تھی
کبھی تیراندازی ہوتی کبھی باہم خنجر چلتا تھا یہ نوبت تھی سب باہم لپٹے ہوے ایک پہلوان کے جسم سے فوارے خون کے جاری

گئے زمین پر گل لالہ کھلا ہوا تھا عجب حیرت کا عالم تھا ابر جب نظم

گئے موسن و گبر باہم لپٹ	پیادون کے ہر سمت ریلے ہوے
ہوا عرصہ حشر میدان جنگ	لڑائی کی جی مین تھی جسکے اُمنگ
لگی ہونے میدان مین کارزار	ہزارون کے نیزے تھے سینونکے پار
ہزارونکے سر تھے پڑے دھڑ تھے	ہزارونکے دھڑ سے سر اڑ گئے
تھا اک شانہ بھی اوسکا کٹکر سا تھا	کوئی ہتکٹی سے قلم ہاتھ تھا
اسیر کمند بلا تھا کوئی	پڑا خاک پر لوٹتا تھا کوئی
تڑپتے تھے اکثر پڑے کھیت مین	ہزارون تھے گھوڑے بھری زین مین
تھی اک رزم سے بزم شادی نمود	بچھا فرش لاشون کا تھا چار سو
ہزارون تھے وان شمع سان سر قلم	پڑے دل جلے کتنے پروانہ وار

لگے غول کے غول اور غٹ کے غٹ
سوار اُسنے نکلے نکلے ہوے
لگے لڑنے باہم وہ سب ایکبار
گرے تیر کھاکر ہزارون سوار
لگا تھا کسی کے خنجر کا ہاتھ
کسیکا تھا جھنڈارہ سب کھل گیا
تھے دو اک پڑے لوٹتے زیست مین
پڑے دوڑتے پھرتے تھے ہر طرف
ہوئی مثل گلگیر تیغ دودم
دموان شمع کا تھا مگر خونی دھار

لہین تقلین کرتے سر دتال سے — نقیب اور کڑکیت نقال سے — صدا ذائرہ فوج سے تھی بلند
تھے تیر کمانچہ اسیر کمند — ہوئی بوق بندوق سے جان نگار — ہوائے نئے صبر تھی دنکے یار
شہانا کو لی لیتی جوڑا کھڑا — کسی سنہ پہ تھا خون کا سہرا بڑھا — گلے مین حمائل گل زخم کی
پڑی گما دکی بدھی جسمون پہ تھی — لہو سنے حنائی ہر اک پاؤن ہاتھ — تھی مشاطہ تقدیر دان سیکے ساتھ
دکھائی تھی آئینہ تیغ مین — وقضا بس عروسی کا جلوا انھین — یہ اک سمت قاضی و ملتی تھے دل
شہادت طلب شاہد جان محبل — شہادت کے شربت کا دورہ عیان — تھی نوبت بلائی وہان تقد جان
شکست و ظفر دولہن اور دولہا بن — جوانون کی نظر دنسے ہر سو چھپین — تھے نشہ شجاعت سکے پر دسے پڑے
کھڑے جھومتے سب تھے چھوٹے بڑے — حمیت ہوس کبر و حفیظ و حیا — ہوئے مہمان سب تھے جمع آ
طپنورے و طبلے سے تھے بولتے — ہزارون پڑے ہر طرف سر کٹے — کہین بولتے تڑک لہنہ سدا
کہین خندہ زن شاہدان قضا — تبسم کنان تھے لب زخم تن — بدا غرفہ دل سے جھنک نگن
تھی سینہ زنی تالیون کی صدا — دم نزع لہرا تھا سارنگی کا — ملنی کی آواز تھین ہچکیان
بجاتی تھی ہر سو اجل تالیان — ہر اک جا تھا جنگ آوردن کا ہجوم — پڑی رقص بسمل کی ہر سو تھی دھوم
پھر ہرے کھلے تھے علم سب نشان — فقط نام پر سیکڑون جنگ جو
ہوئے عاشق عزت و آبرو — ہوئی مشک مشتاق زخمون سے چور — کھلی آنکھین تھین رہ گئے گھورتے

اس طور سے باہم دونون لشکرون مین جنگ ہو رہی تھی جوان و پہلوان مر مر کر زمین پر گر رہے تھے زخمون کی صدا بلند تھی اجل بھی آکر دردمند تھی یہ اسکو خوف نتھا کہ کسی بہادر کی تلوار مجھپر نہ پڑجاے کہ مین بھی زخمی ہون دلیرون کو وہ دن روز عید سے بہتر تھا کہ خوشی خوشی اجل سے گلے مل رہے تھے عروس مرگ کے اشتیاق مین نوشاہ بنے ہوے تھے تن پر گل زخم کھلے ہوے تھے بدھیان پڑی ہوئین خون کا سہرہ تھپر پڑا ہوا تھا اس اشتیاق سے عروس مرگ کے بیاہنے کو جانے کے لیے تیار میدان مین کھڑے وہ باجہ جنگ نہ تھے بلکہ باجہ ہاے بہار کیا دھے تھے نشان لشکر نہ تھے بلکہ جلوس برات تھا برائی جو تھے وہ طالب وفتح وظفر تھے شربت شہادت کی بھلائی مین نقد جان دے رہے تھے خلاصہ یہ کہ قیامت کی جنگ غلو یہ تھی کفار یہ چاہتے تھے کہ ہم بارگاہ پر قبضہ کرلین اہل اسلام اس امر پہ ثابت قدمی دکھا رہے تھے کہ انکا قبضہ نہو یہ ہی معرکہ تھا اور فوج سے فوج لڑ رہی تھی ادھر عادل اور یاران سے مقابلہ ہو گیا جبکہ عادل نے اسکو روکا تھا تو اسنے لشکر کو منقطع کا حکم دیا خود مرکب روک کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ لا ضرب بہادری عادل نے کہا کہ یہ اپنا دستور نہین ہی جب خدا نیزی ضرب سے بچاے گا تو مین اپنی ضرب لگاؤنگا یہ سنکے اسنے جواب دیا کہ مجکو منظور ہے اور حربون کو تو اسوقت بیکار جانتا ہون اس سے مقابلہ کرتا ہون کہ دم بھر مین فیصلہ کر دیتی ہی جسکی ضرب سے تسمہ باقی نہین رہتا ہی برسون کا قصہ دم مین فیصل ہوتا ہی جبکہ سبب سے برسون کا ساتھ چھوٹ جاتا ہی روح و تن سے جدائی ہوتی ہی یہ کہکر میان سے تیغ آبدار لی اور کہا کہ خبردار ہو مین وار کرتا ہون یہ کہکر وار کیا عادل نے اسکی ضرب کو سپر پہ روکا وار چلنے لگے زور ہونے لگے عادل بھی بہت جنگ آزمودہ تھا صاحبقران کی صحبت اٹھاے ہوے ہی کوئی ایسا ویسا سردار نہین ہی کب چوٹ کھاتا ہی اوسکی ضربون کو روکر رہا ہی اور اپنی بھی ضرب کر تا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ دوپہر کا ٹل انکے اور اسکے مقابلہ رہا نہ انکو کوئی ضرر پہونچا نہ اسکو کوئی خطر پس جب اسنے دیکھا کہ یہ خدا پرست چوٹ نہین کھاتا ہی ابتک کوئی اسقدر مجھسے نہین اُلجھا ہی جس قدر یہ خدا پرست بس یہ تصور کر کے

اُسنے صدا دی کہ یہ ضرب میری آخری ہی اس سے اگر بچ جاؤ تو مین جانون یہ کہکر تلوار کو علم کیا اُنھون نے سپر کو بلند کرکے مرکب کو مہمیز کیا اور یہ قصد کیا کہ مرکب کو ملاکر تلوار اُسکے ہاتھ سے چھین لون یہ گیر پڑا کبر کرتا ہی جیسے مرکب کو مہمیز کیا اُس مقام پر موش خانہ تھا مرکب کا پانون اُس موش خانہ مین جا رہا اُسنے سکندری کھائی یہ اُسکو سنبھالنے مین مصروف ہوئے ادھر تو سپر کا ہاتھ سر پر سے ہٹ گیا دوسرے بسبب تکان کے خود بھی گرا تھا اور وہ ضرب رہا کر چکا تھا پھر پورا کر تلوار سپر پر بیٹھی کرتا دوابرو اُترآئی اُنھون نے جھلا کر دانتا نہ مارا کہ تلوار تو سر سے نکل گئی کلائیان مجروح داستانے علم ایک چادر خون تھی کہ سر سے نکلی آنکھون میں آنے لگا کر وہ ری جرأت کہ اسی حالت مین اپنے حواس درست کرکے عمدہ تحت الحنک سے خوب مضبوط زخم کو باندھا کہ جسکے سبب سے خون بند ہوا ادھر اُسنے ضرب لگاکر جب اُسکی تلوار سر سے نکلی تھی تو قصد کیا تھا کہ دوسرا وار کرے اتنے عرصہ مین انھون نے یہ تدبیر کی اور اپنا وار کیا کہ ایک اوچھا سا زخم اُسکے بھی آیا اُسنے غصہ مین آکر جو پھر وار کیا انکا زخم سر جو پایا مداوا جو خون نکلتا ہی تو مرکب پر انکو سنبھلنا دشوار ہوا اُس مرتد نے قصد کیا کہ قتل کرون یہ جو جبرئیل نے دیکھا تو جنگ مین مصروف تھا مگر بہت ہوشیاری سے ہر طرف کی خبر رکھتا ہی ادھر جو نگاہ پڑی یہ واقعہ نظر مین آیا فوراً چند سردارون سے کہا کہ جاکر عادل کی خبر لو اُنکو سردار لشکر کفار قتل کیے ڈالتا ہی یہ کہکر اپنے مرکب کو بھی اُسطرف تیز کیا مگر چند سردار بہت جلد پہنچے اور بیچ مین آگئے اُسنے ماران لڑنے لگا اور چند سردار عادل کو ایک طرف لیکر نکل گئے اب ماران بھی تلوار لیکر لشکر اسلام سے لڑنے لگا اور ایک طرف قتل کرتا ہوا چلا ایک طرف لشکر کفار کو سرداران اسلام نے تیغ کے نیچے سلا لیا ہی برابر قتل کر رہے ہین جبرئیل کی تو یہ نوبت ہی کہ اپنے پرے کے پرے صاف کر دیے ہین جب ہاتھ بڑھاتا ہی تسمہ نہین باقی رہتا ہی لشکر کفار قتل ہو رہا ہی گر جان پر کھیلے ہوے مقابلہ کر رہا ہی لشکر اسلام نے گو اسکے جی چھوڑا دیے ہین مگر اسقدر آمادہ ہین کہ کم نہین ہوتے ہین ہلہ کیے چلے جاتے ہین لشکر خدا پرست اُنکے حملے کو روک رہا ہی جب خود حملہ کرتا ہی تو کفار پس پا ہو جاتے ہین پھر سردار جرات دلا کر لاتے ہین لقیب دونون لشکر مین یہ صدا لگا رہے ہین کہ جوانون آج دن نام کا ہی وہ کام کرو کہ صفحۂ روزگار پر تم سب کا نام باقی رہے مثل نام رستم و اسفندیار کے سہراب کی طرح لشکر کفار کو تہ تیغ کرو لشکر کفار کے کرکیت کہہ رہے ہین کہ وہ جنگ کرو کہ لوگ بھی جانین کہ ہان کہین مقابلہ ہوا تھا تم زیادہ ہو یہ کم ہین بارگاہ پر قبضہ کر لیا کبھی جو حملہ کیا تو قبضہ کر لیا ایک سردار کو جو کہ ہمارے تمھارے افسر اعلےٰ نے زخمی کیا ہی صرف ایک سردار باقی ہی وہ بھی زخمی ہوا تو لڑائی سر ہی میدان ابھی تک تمھارے ہاتھ ہی کیا تمھاری بات ہی وہ کام کر رہے ہو کہ جو کسی بہادر نے نہین کیا کیا کہنا کس بادشاہ کے ملازم ہو محراب شاہ تمھاری بڑی قدر کرے گا کرکیت جو یہ کہتے ہین لشکر اوری توڑ توڑ کر حملہ کرتا ہی ہر مرتبہ یہ قصد کرکے حملہ آور ہوتا ہی کہ ایکبار بارگاہ پر قبضہ کر لیا مگر لشکر اسلام بھی ایسی جنگ مردانہ مقابلہ شیرانہ کر رہے ہین کہ پیر فلک بھی جھکا ہوا چشم آفتاب کو لگائے ہوے دیکھ رہا تھا اور تعریف کر رہا تھا نقیبان لشکر اسلام یہ صدا دیتے تھے کہ ای غازیان فیروزہ ای دلیران مہور شعاریہ اور جنگ ہی اسمین کوشش نام و ننگ ہی دیکھو کفار بارگاہ پر قبضہ نہ کرین تو خدا ہی ہو نام بہادری مت جاے ہر ایک چشم حقارت دیکھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے اشعار

دلیران لشکر شکن تیز پا	جوانان دی ہوش جنگ آزما
بزرگون کا تم نام روشن کرو	کرو صفدری وقت ہے نام کا
فقط نام ہی نام رہجاے گا	لڑائی مین کوئی نہ کام آئے گا
کرو کام ہنگام ہے کام کا	یہان مین بڑا ہے شجاعت کا نام
کرو کوشش سے میدان زیر و زبر	رہے گی نہ دولت نہ حشمت مدام

ہوا نامور رستم پہلوان	ڈالی مین ہمرات کا گاڑ نشان	وہ ہین کون سہراب و اسفندیار
ہوا جن کا دنیا مین عزّ و وقار	اُنھون نے بڑے سر کیے سر کیے	تیغ میدان مین لشکر سے کیے
نہ سنہ ہوے جرّار پیکار سے	سپاہی جو کھیلے تو تلوار سے	یہ اشعار جو غیبون سے بعد اسے

بلند پڑھے تمام جوانان لشکر اسلام کو جوش شجاعت زیادہ ہوا اور جوانمردی سے حملہ کیا قریب تھا کہ کفار کے قدم اُکھڑ جائین مگر ماران نے جو یہ رنگ دیکھا خود لشکر کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ کیا اقرار کرکے آئے ہو مثل سپاہ یقین خود پرست کے اپنے کو بھی بزدل مشہور کروگے آج وہ نام کرو کہ سب تمھاری تعریف کرین یہ خدا پرست ساری بہادری بھول جاتے ہین تمھارے ساتھ موجود ہون پہلے میرا سر قلم ہوگا اسکے بعد تم لوگون کو اختیار ہی میری زندگی مین تو جی نہ ہارو اول تم زیادہ ہو وہ کم ہین دوسرے مجھ ایسا دلاور تمھارے ہمراہ ہی پھر تمکو کس امر کا خوف ہی یہ جو ماران نے کہا لشکر پھر لڑنے لگا مقابلہ ہونے لگا یہان جنگ مغلوبہ ہورہی ہی کوئی لشکر غالب نہین آتا ہی دونون باہم ملے ہوے لڑ رہے ہین انکو تو یہان باہم مقابلہ مین چھوڑا جاتا ہی۔ کچھ حال ہرکارون کا بیان ہوتا ہی اور بارگاہ صاحبقران کا۔ وہ جو ہرکارے جبرئیل کو خبر دے کر یہ خیال کرکے طرف لشکر کے روانہ ہوے تھے کہ صاحبقران کو یہ خبر کرین کہ یہ معرکہ درپیش ہوا چون مقابلہ ہونے والا ہی شاید وہ کمک روانہ فرمائین یہ تو ادھر چلے تھے یہان مقابلہ ہونے لگا یہ تو راہ طے کیے چلے جاتے ہین ادھر کل لشکر صاحبقران ایک صحراے پُر فضا مین اُترا ہوا ہی خیمہ وغیرہ برپا ہین یہ صحرا اس مقام سے ایک منزل ہی چونکہ فاصلہ تو صرف ساٹھ آٹھ کوس کا تھا مگر صاحبقران نے آج کوچ نہین فرمایا تھا بلکہ یہ حکم دیا تھا کہ ہم یہان سے کل کوچ کرینگے اور جبرئیل کوچ کر گیا تھا اس سبب سے ایک منزل کا فاصلہ ہوگیا یہان صاحبقران دربار مین جلوہ فرما ہین سب سردار حاضر دربار ہین خواجہ عمرو اپنی کرسی پر متمکن ہین کل عیارخشت ہاے طلائی پر بیٹھے ہوے ہین صاحبقران بادشاہ سے صحرا کی فضا کی حالت عرض فرمارہے ہین کہ اس سرزمین مین بیشمار جنگل ہین سب پر بہار ہین دریاے سبز رنگ سے اس مقام تک کوئی ایسا صحرا نہین ملا کہ جو پر بہار نہو کیا خداوند کریم نے اس سرزمین کو رتبہ دیا ہی یہاں کی قدرت ہی یہ ہی گفتگو ہورہی تھی کہ جوڑی ہرکارون کی دربار مین حاضر ہوئی مجراگاہ پر سے مجرا عرض کیا دعا دعاے شاہی بجالائے ؎ الٰہی بخت تو بیدار باد + ترا دولت ہمیشہ یار باد + حضور کے دشمن پایمال ہون و دست شاہ ہون یہ خاکسار ایک خبر تازہ لیکر حاضر خدمت ہوے ہین خواجہ نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے کہا کہ ہم ہراول لشکر جبرئیل گئے تھے وہ برابر منزلین طے کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ اب صحرا پر کوئی دو منزل رہگیا ہوگا کہ گرد پیدا ہوئی ہم خبر لے گئے تو معلوم ہوا کہ محراب شاہ نے حضور کے آنے کی خبر سنکے اُسنے اپنے ایک پہرسالار کو مع لشکر کثیر کے روانہ کیا کہ جہان پر ہراول لشکر اسلام ملے اُس سے مقابلہ کرکے بارگاہ صاحبقرانی کو چین لوا اور لشکر کو قتل کردے جب ہمکو معلوم ہوا ہم نے جبرئیل کو اس امر سے آگاہ کیا اُسکے بعد ہمنے یہ خیال کیا کہ ہم جاکر صاحبقران کو خبر کرین کہ یہ واقعہ ہوا ہی لہذا ہم خبر کرنے آئے ہین پس یہ خبر تازہ ہی۔ جو خبر صاحبقران نے سنی اسی وقت حکم دیا کہ چوکی اور جام شربت و شیر طلا و سپر و تلوار حاضر کرو فوراً سب اشیا حاضر کیے گئے جب سب چیزین مہیا ہوچکین اور خوب اچھی طرح سے جانچ کرلیگئی اور معلوم ہوا کہ اب کسی چیز کی ضرورت نہین ہی اسوقت صاحبقران نے سب اہل دربار کی طرف دیکھکر فرمایا کہ مین ایک سردار ایسا چاہتا ہون کہ وہ جاکر جبرئیل کی مدد کرے اور وہ تدبیر عمل مین لائے کہ جس کی وجہ سے اُسکی رہائی کی صورت پیدا ہوجائے اور بارگاہ کو اپنے قبضہ سے بچائے دے یہ صدا دینا تھا

کرایک مرتبہ اپنے دنگل پر سے شہنشاہ گوہر کلاہ پسر بدیع الملک کو پڑے اور عرض کیا کہ یہ جان نثار جاکر جزیل کی مدد کرے گا اور کفار کو قتل کرکے بھگا دیگا اور بحفاظت بارگاہ کو قریب شہر صحرا بیہ پر لائیگا پھر شہنشاہ نے عرض کیا صاحبقران نے شہنشاہ کی صورت دیکھی اور سر جھکا لیا اور فرمایا کہ جاؤ شہنشاہ نے جام شربت پی لیا بیڑا اُٹھا کر کھا لیا سپر و تلوار کمر سے لگائی خلعت زیب تن فرمایا بادشاہ و صاحبقران کو مجرا کیا صاحبقران نے فرمایا کہ ذرا ہوشیاری سے مقابلہ کرنا شہنشاہ نے عرض کیا کہ آپ اطمینان رکھین یہ غلام حاکردہ کام کرے گا کہ کفار بھی یاد کرین گے پس یہ کہکر اور مجرا کرکے باہر آئے اور اپنے مرکب پر سوار ہوئے جو سردار کہ شہنشاہ کے تھے وہ بھی انکے ہمراہ بارگاہ سے باہر آئے ادھر شہنشاہ نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر طیار ہو یہ حکم دینا تھا کہ شہنشاہ کی سپاہ مین کوس حربی پر چوب پڑی فوراً ایک لاکھ پچاس ہزار سوار طیار ہوگئے ادھر شہنشاہ نے سردارون سے فرمایا کہ زیادہ لشکر کی کوئی ضرورت نہین ہی صرف لاکھ کے قریب ہمراہ لے لو باقی کو حکم دو کہ وہ یہین قیام کرین سردارون نے یہ حکم جاکر لشکر مین دیا انھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ قریب ایک لاکھ پچاس ہزار کے طیار ہین سردارون نے کہا کہ بس کافی ہین اور کوئی ضرورت نہین ہے اب جو طیار ہو رہے تھے اُنھون نے کمرین کھول ڈالین سردارون نے آکر عرض کیا کہ لشکر طیار ہی چونکہ جب یہان سے شہنشاہ نے لشکر کو چ کیا تھا تو شام قریب ہوگئی تھی گرمی وقت لشکر کو لیکر کوچ کیا شہنشاہ مع ایک لاکھ پچاس ہزار سپاہ کے بصد تیز گامی اُن ہرکارون کو لیکر حرف لشکر جزیل کہ برائے کمک جزیل روانہ ہوئے انکو راہ مین رکھا جاتا ہی اب پھر حال جنگ کا بیان ہوتا ہی کہ وہ دن تمام ہوا آفتاب کاشانہ مشرقی سے بکوف جنگ دلیران نرزان و ترسان چلا گیا وصوپ کا رنگ زرد ہوگیا کہ آفتاب غروب ہوا آمد سلطان شب کی شروع ہوئی باہتاب بصد آب و تاب مع سپاہ ثوابت و سیارگان کے بنرہ نور ہاتھ مین لے کر میدان جنگ فلکی پر نکلا و زر روشن نے شب تاریک سے شکست کھائی تمام عالم مین عمل ظلمت بڑھ گیا روشنی روز شکست کھا کر طرف مغرب کے گئی ظلمت نے تمام دنیا کو گھیر لیا ماہ نے تیزہ نور سے اپنے عالم کی ظلمت کو برطرف کیا میدان مین آکر جنگ دلیران دیکھنے لگا رات ہوگئی وہ تارے نہ تھے فرشتون نے برائے مشاہدہ جنگ روزن بنالئے تھے یا یہ کہ دیدہ ہائے فلک تھے تارے نہ تھے مگر یہان دلیرون نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ رات ہوگئی ہو دن برائے جنگ ہی رات برائے آرام مقابلہ موقوف کرین یہ کسی کو خیال نہوا برابر لڑائی کے تلوار چلا کی وہ رات بھی نیب شمشیر دلیران سے بہت جلد کٹی اور سلطان شب نے خسرو روز سے شکست کھائی اسکی آمد دیکھکر مع اپنی سپاہ کے طرف مغرب کے کوچ کرنا شروع کیا ظلمت شب برروشنی روز کا گذر ہونے لگا ستارۂ سحری آسمان پر چمکا سپیدۂ سحری نے اپنا جلوہ دکھایا اعلام نور پھیلے لگی ظلمت شکست کھا کر طرف ظلمات کے جانے لگی ستارے مارے خوف کے میدان فلک سے گریزان ہوئے ماہتاب کا رنگ آمد خسرو خاور دیکھکر فق ہوگیا بصد تیز گامی طرف تحویل مغرب کے چلا یعنے خسرو انجم حصار مغرب مین جاکر محصور ہوا شہنشاہ گیتی افروز بصد لاور و شعاع سحری میدان فلکی پر جلوہ آرا ہوا یعنے دن ہوگیا رات تمام ہوئی مگر دونون لشکر اسی طور سے لڑ رہے ہین ابھی تک کسی لشکر مین آثار شکست ظاہر نہین ہوئے ہین اُدھر ہرکارے دم بدم کی خبر محمد اب شاہ کو دے رہے ہین وہ بھی رات بھر دربار مین رہا ہی دربار برخاست نہین کیا ہے شہنشاہ جو چلے تھے چونکہ رات ہوگئی تھی انھون نے بھی ایک مقام پر قیام کیا تھا جیسے دن ہوا فوراً کوچ کردیا یہ چلے آتے ہین کہ یہان کا حال پھر تحریر ہوگا اب یہان حال میدان جنگ کا تحریر ہوتا ہے کہ برابر تلوار چل رہی ہی لاشون سے میدان جنگ پٹ گیا ہی سوائے لاشون کے اور کچھ نظر نہین آتا ہے یا دریا خون

روان ہی سرو تن کا ابنار ہی اسلحہ کا ایک ڈھیر ہی اتفاق سے ماران لشکر اسلام کو قتل کرتا ہوا چلا جاتا ہی اور جرئیل
لشکر کفار کا ستھراؤ کرتا چلا آتا ہی کوئی دن پہر بھر آیا ہوگا کہ اسکا اور جرئیل کا سامنا ہوگیا ماران نے جرئیل
کو جو دیکھا کہ جسکے ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوئے اس جوان نے ہزارون سوار پرے لشکر کے آن واحد مین
مار کر گرا دیے تلوار خطا ہی نہین کرتی ہی پکار کر کہا کہ ای جوان ان بچارون نے تیرا کیا تصور کیا ہی مین تیرا ہم پلہ
ہون مجھ سے مقابلہ کر کچھ تو جوہر مردی دکھلا مین یہ جانتا ہون کہ تو لشکر اسلام کا افسر اعلے ہی تیری سپردگی مین
یہ لشکر ہی میرے تیرے مقابلہ ہو جاے تاکہ حوصلہ باقی نرہے یہ جو صدا اسنے دی جرئیل نے پلٹ کر
دیکھا کہ یہ کون بے ادب ہی دیکھا کہ ماران تقریر کر رہا ہی صدا دی کہ مین تو تیری تلاش مین کل سے ہون تیرے
تو سنے غازی کو زخمی کیا ہی میرے خوف سے تو اس لشکر مین البسار روپوش ہوا کہ صورت نہ دکھائی دی اسوقت
نظر آیا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہے اب آگے قدم نہ بڑھاتا مین آتا ہون یہ للکار مرکب کو ڈپٹ کر
اسکے قریب پہونچے یہ خیال رہے کہ ہر مقام پر سرو تن کا ابنار ہی ایک رات دن مقابلہ کرتے ہوے گذر چکا ہی
بازو بھی تھک گئے ہین جیسے اُسکے قریب پہونچے کہ اُسنے کہا لا ضرب بہادری جواب دیا کہ ہم لوگون کا دستور
نہین ہی جب تیری ضرب سے خدا بچائیگا تو ہم بھی حملہ کرین گے یہ سننا تھا اسنے کہا کہ تم لوگ بڑے مغرور ہو کل
کا ذکر ہی کہ مین ایک سردار کو اسی تلوار سے قتل کر چکا ہون اُسنے بھی پہلے یہی تقریر کی تھی اپنی بہادری پر بڑا
غرہ تھا یہ تلوار کل سے آج تک ہزارون خدا پرستون کا خون کر چکی ہی مین اسی سے تجکو قتل کرتا ہون سارا
غرور نکالے دیتا ہون جرئیل نے جواب دیا کہ تیری کیا اصل ہی اگر میری زندگی ہی تو تو میرے ہاتھ سے
مارا جائیگا ورنہ اُسکے حکم سے کوئی چارہ نہین ہی یہ جو تو کہتا ہی کہ تم لوگ بڑے مغرور ہو ہم لوگ بالکل
مغرور نہین ہین کیونکہ جو غرور کرتا ہی وہی سر ٹھوکرین کھاتا ہی غرور سواے اُسکے جسنے سب کو خلق کیا ہی کسی کو زیبا
نہین ہی تو نے سنا ہوگا کہ ابلیس نے غرور کرکے کیا پایا سواے طوق لعنت کے جو اُسکے گلے مین مثل تیرے
وہ غرور کرتے ہین بھلا ہم کیا غرور کرین گے خدا نے فرد تنی سے ہمکو یہ مرتبہ عنایت فرمایا وہی درخت فرد
ہوتا ہی جو با ثمر ہوتا ہی جو بے ثمر ہوگا وہ کیا فرد ہوگا پس جو تیرا جی چاہے ضرب کر یہ میدان رزم ہی نہ جاے بزم
جیداری زمردی نشان + کمان کیانی و گرز گران + یہ تقریر سنکے وہ اور برہم ہوا کہ مجکو پیرو شبطان کا بنایا
پس وہی تیغہ جو کہ کل سے ہاتھ مین جما ہوا ہی مقابلہ کر رہا ہی علم کیا اور کہا کہ لے ظفردار ہوا تیکا بھی سنبھال ہی کہ
کہنون سے خون بہ رہا ہی آسیب مرفق اُلٹی ہوئی ہی تلوار کا قبضہ گھ بیٹھا ہی یہ سُنکے سپر کا ہاتھ بلند کر دیا اُسنے
یا خدا اور تصویر کہکر ضرب لگائی انھون نے آسیب سپر پہ روکی کہ اُسنے پھر ضرب لگائی انھون نے پھر روکی اسطرح
دو برس پڑا انھون سے انکی ضربین رد کرنا شروع کین جب وہ کئی ضربین لگا چکا تب انھون نے کہا کہ کوئی
ضرب ماران عالم کے ہاتھ کی بھی رد کریہ کیا کہ عمل تماشہ گر سے تماشا کرتا ہی دیکھ مین نے کئی تیری ضربین روکین
اب تو بھی ایک ضرب رد کر سہ تو ضربے ز دی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + یہ جو
انھون نے کہا اُسنے جواب دیا کہ مین تو اسکا امیدوار ہون کہ آپ ضرب لگایئے پس انھون نے شمشیر ماران
علم کرکے کہا کہ لے روک اُسنے سپر اُٹھائی انکی تلوار سپر پر آئی اُسنے انکی ضرب کو روکیا اب تو رد و بدل
ہونے لگی کوئی اکیس بائیس کی رد و قدح کی نوبت پہونچی تھی کہ اُسنے ہاتھ روک کر کہا کہ مین یہ آخری
ضرب لگاتا ہون میری اس ضرب سے کوئی نہین بچا ہی بھلا دیکھون کہ تو کیونکر بچتا ہی اسی ضرب سے تیرے
ہمراہی کو بھی مین نے قتل کیا ہی جرئیل نے کہا کہ مین ہوشیار ہون پس اُسنے تلوار علم کرکے اپنے مرکب کو
تیز کیا انھون نے بد خیال کیا کہ اسکی تلوار کو اسکے ہاتھ سے چھین لو قبضہ پہ ہاتھ ڈال کر قبضہ پر قبضہ کر دیا پس

انھون نے بھی مرکب کا رخ پر ڈالا اس قصد سے کہ مرکب سے مرکب کو ملا کر قبضہ پر ہاتھ ڈال دو پھر دیکھا جائیگا
سارا غرور اسکا نکالدو چونکہ سارا انکا گروہ مین تھا اور اسکی قضا جبرئیل کے ہاتھ سے نہ تھی اسکا قاتل
دوسرا شخص تھا پس انکے مرکب کا پانون ایک سر پر پڑا کہ آتے سکندری کھائی یہ مرکب کی طرف متوجہ ہوے
اُدھر جھکا جو بچا تو خود بھی سر سے سرک گیا سر پر نہ ہو گیا وہ تو ضرب کر چکا تھا اور اسوقت کو بھی غنیمت سمجھا
اور ضرب آنے پھر رد کی تھی تیغ سے آن کر تلوار سر پر بجھی تا دو ابرو اُتر گئی انھون نے جو دیکھا کہ اسکی
ضرب نے کام کیا بس باگ چھوڑ کر اور غصہ مین آکر داستا نے مارے کہ تلوار تو جھنا کر نکل گئی مگر دونون کا یہان
زخمی ہوا استاد نے قلم گردہ اور ری جرأت زخم سر کو خوب چپکے سے پکڑ کر اور اپنا دار کیا اُسنے اپنے کو اس
طور سے بچایا کہ رو برو سے پہلو پر آگیا جب تک یہ پھرین پھرین اُسنے پہلو سے دوسرا وار کیا کہ زخم سر چو
یارا ہو گیا چادر خون سر سے جاری ہوئی غشی طاری ہوئی اُسنے یہ قصد کیا کہ بڑھکر سر کاٹ لون یہ حال
جو سرداران لشکر نے دیکھا اور ان سردارون نے جو کہ اسکے پسینہ پر خون گرانے کو موجود تھے ایک مرتبہ سب
کے سب اسطرف متوجہ ہوے اور اپنے کو اس شمع شبستان پہلوان عادی پر مثل پروانون کے نثار کرنے لگے
اور چند سوار جبرئیل کو لیکر ایک طرف کو روانہ ہوئے ماران قتل کرنے لگا جب یہ سردار زخمی ہوا ماران
نے اپنے لشکر سے پکار کر کہا کہ ہارے ان خدا پرستون کو مین نے سردار لشکر کو زخمی کیا کچھ لوگ اُسکو اُٹھا کر
لیے ان سے لے گئے ہین اب یہ لشکر بے سردار کا ہے اسکا بھگا دینا کیا مشکل ہے بڑا فضل کیا خداوند تعالیٰ نے
کہ مین نے سردار کو زخمی کیا یہ جو کہا پس اسکا لشکر اب تو سینہ سپر ہو کے لڑنے لگا اور لشکر اسلام پر وقت
تنگ ہونے لگا اور اصل یہ امر ہے کہ بے سردار کا لشکر نہین لڑ سکتا ہے انھین لوگون کا جگر تھا کہ کلہ بکلہ مقابلہ
کر رہے تھے جب یہ سنا کہ سردار لشکر زخمی ہوا دل چھوٹ گئے امید قطع ہو گئی مگر یہ خیال کیا کہ میدان سے زندہ
جانا بیکار ہے جان دے دو کہ یہ معرکہ یاد گار رہے یہ تصور کر کے لڑنے لگے مگر اب انکو زور ہو گیا ہے انکے
دل ٹوٹ گئے ہین وہ بڑھنے لگے یہ پسپا ہونے لگے مگر مقابلہ سے نہین پھرتے ہین ہر مقام پر جم کر
لڑتے ہین جس مقام پر اڈ گئے ہزارون سر کٹ گئے نوبت بانجا رسید کہ یہ بارگاہ کے قریب سے ہٹ گئے
اس مقام پر اسقدر تلوار چلی اور اسقدر کفار روخدا پرست قتل ہوے کہ ایک کمر خون جاری ہو گیا لاشون کا انبار
ہوا سرون کا ڈھیر مگر حالت یہ ہوئی کہ لشکر کے پانون اُکھڑ گئے مگر مقابلہ سے نہین پھرتے ہین جب بارگاہ
چھوٹ گئی کفار نے آکر اسپر قبضہ کیا اور ماران لشکر لیکر چلا کہ انکو جہان تک یہ بھاگ کر جائین قتل کرون
چند سرداران سے کہا کہ تم بارگاہ لیکر طرف شہر کے چلو مین انکو قتل و غارت کر کے آتا ہون انھون نے
قصد کیا کہ ہم بارگاہ اُٹھائین لیتے ہین ماران کو بڑھائین کہ اہل اسلام نے پھر حملہ کیا اور پھر لڑنے لگے مگر کیا
ہوتا ہے کہین پانون اکھڑے ہوے جمتے ہین یہ پھر بھاگے وہ لوگ بارگاہ کے ارادے لیکر چلے ماران انکے
عقب مین اہل اسلام کو قتل کرتا ہوا چلا اہل اسلام نے جو دیکھا کہ بارگاہ پر کفار کا قبضہ ہو گیا وہ لیے جاتے
ہین پس انکو خیال آیا کہ اس زندگی سے موت بہتر ہے کہ ہمارے ہاتھ سے بارگاہ نکل جاے اور ہم جا کر
صاحبقران کو یہ خبر دین کہ خداوند بارگاہ چھن گئی تف ہے ایسی زندگی پر پس اسی مقام پر لڑ کر مر جاؤ یہ تصور ہر ایک
نے کر کے اور قدم استوار کر کے مقابلہ کرنا شروع کیا ماران لڑنے لگا مگر دل مین کہتا ہے کہ بڑے غضب کے
لوگ ہین کسی طور سے بھاگتے ہی نہین ہین ہر مقام پر جم کر لڑتے ہین سب تو نہین کوئی سردار بھی نہین ہے اگر سردار ہوتا تو
یہ کبھی نہ شکست کھاتے بارگاہ پر کبھی نہ قبضہ ہوتا ادھر وہ لوگ بارگاہ لیکر چند قدم گئے ہونگے کہ یہ
لوگ مقابلہ کرنے لگے وہ لوگ تھم گئے کہ ادھر اہل اسلام نے مقابلہ بھی کیا اور بلکہ کر اپنے خدا سے دعا کی

کہ ای کریم کوئی ایسی صورت پیدا کر کہ یہ بارگاہ اہل کفار نہ لیجائین ہماری آبرو رکھ لے چونکہ رجوع قلب سے دعا کی تھی در اجابت و انتہا مدت مراد نشانہ دعا پر ہو چکا کہ از بیابان گردے برخاست گرد تیرہ تیرہ سر گرد عالم رسیدہ دیاے گرد بزمین دوزیدہ شعر گرد و غبارے کہ بر شد بچرخ + رہ رفتن خویش گم کرد مہر + از دامن دشت تا عاج اور نگ گردے بر خاست کو بتارنگ + اس گرد و غبار نے چہرہ دار کو تیرہ و تار کر دیا تمام میدان تاریک ہو گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ سیاہ آندھی طرف سے مشرق کے اٹھی ہے پس اہل اسلام نے اس گرد کو سیاہ آندھی تصور کر کے صدائے اللہ اکبر بلند کی یہ گرد و غبار دیکھکر دونون لشکر مقابلہ سے باز رہے سب طرف اس غبار کے دیکھنے لگے روز روشن سے شب تیرہ و تار ہو گئی طائر ہنگامہ زوال آفتاب خیال کر کے طرف اپنے اشیانون کے روانہ ہونے لگے یا انکو آندھی کا خیال ہوا ہو گا جسزد بھی صحرا سے طرف اپنے مسکن کے چلے شیر دم دبائے بھاگے جاتے ہین ایک طرف ہرن ہین شیر اُن سے خبر بھی نہین ہوتے ہین چیتے و بیل گاے باہم ملے ہوے چلے جاتے ہین یہ حالت ہے وہ غبار بلند ہوتا ہوا چلا آتا ہے کہ قریب اس میدان جنگ کے آکر شق ہوا دامن گردے ایک گرد سبز رنگ پیدا ہوئی کہ جسکے سبب سے تمام صحرا زمردی ہو گیا ہر ایک درخت پر یہ عالم ہوا کہ بہار تازہ آگئی یا تو اس گرد سے سب پژمردہ ہو گئے تھے باہر سے ہو گئے از زمین تا آسمان یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک باد سبز ہے کہ وہ بلند ہے وہ گرد بھی قریب اس میدان کے آکر شق ہوئی اس گرد سے صداے نقارہ جنگی کی آرہی تھی سنان نیزہ مثل زمرد کے بسبب گرد کے زمردی ستون کے چمکتی ہوئی معلوم ہوتی تھین صداے نقارہ سے زمین ہلی جاتی تھی اب تو ماران نے کان کھڑے کیے کہ یہ کوس حربی کی صدا کہان سے آتی ہے کیا اس گرد مین کوئی لشکر ہے اس گرد کو دیکھکر اسکا دل پریشان ہوا قلب کانپنے لگا مگر اہل اسلام کے دل بشاش ہو گئے یہ لوگ گرد سبز رنگ کو دیکھکر خود سبز ہونے کی امید کرنے لگے ایک مرتبہ لشکر ماران سے لڑنے لگے ماران مقابلہ کرنے لگا اس خیال سے کہ اگر لشکر ہو گا تو ظاہر ہو گا جو کچھ ہو گا معلوم ہو جاے گا تم کیون اپنے کام مین تاخیر کرو یہان مقابلہ ہونے لگا کہ دامن گرد سے ایک نقابدار سبز پوش بصد جوش و خروش یہ نعرہ کرتا ہوا پیدا ہوا کہ منم شیر بیشہ شجاعت منم نہنگ دریاے جرأت منم غازی صف شکن منم دلاور دیو تن منم صاحبقران منم مالک شمشیر تران منم غازی منم جانباز صفدر و غازی منم قاتل کفار منم تباہ کنندۂ قوم اشرار منم ملک الموت جان کفار منم برہم زن لشکر اہل نار منم برباد کنندۂ راہ کفر و ضلالت منم رہنماے چشمۂ ہدایت ای اہل کفار مین تمھاری جان کا ملک الموت آپہونچا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہو یہ بھی ممکن ہے کہ تم بارگاہ بیچا سکو ہر کہ داند داند و ہر کہ ندانند بشناسد کہ منم نقابدار سبز پوش یہ نعرہ جو کیا اس نعرے کی صدا کان مین ماران اور اسکے لشکر کے پہونچی اور اہل اسلام نے با تو مقابلہ کر رہے تھے باب نے اس صدا کی طرف سر اٹھا کر دیکھا کہ ایک نقابدار جوان رعنا مرکب ہر کی پیکر پر سوار نیزہ خطی آبدار کنوی ہر کب پر رکھا ہوا کمان کیانی دوش پر تیغہ برق تاب کاندھے پر سپر فراخ دامن پشت پر ترکش کمر مین موزے پانون مین دامنے با معتون مین خود سر پر رزہ زر نگار جسم مین منھ پر نقاب سبز رنگ سر پر بنے کا ہر ہر اڑتا ہوا مگر چسن ہو کہ نقاب سے چھن کر نکل رہا ہے یہ رعب ہے کہ کوئی آنکھ نہین ملا سکتا نعرے کرتا ہوا مرکب کو سرپٹ ڈالے ہوے اس گرد زمرد رنگ سے پیدا ہوا اسکے عقب مین سات ہزار سوار زمرد پوش دوش بدوش چلتہ پوش آئینہ بند جوشن پوش مرکبان تیز رفتار کہ پرواز سے آگے ہوے کمانین دوش پر سپرین پشت پر خود فولادی سر پر تلوارین کمر مین نیزے ہین جرار موزے پانون مین رکاب بر رکاب مگر سب سوار نقابدار کے عقب مین مرکب اٹھاے ہوے چلے آتے ہین

دو نقابدار جب قریب لشکر ماران مارخوار کے پہنچا اُسنے مرکب کو روک کر اور مُنھ پر ہاتھ رکھکر دو اسر
بلند کرکے تمام لشکر کفار کو دیکھا اور ایک مرتبہ نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر اور مرکب کو اُٹھا کر اُس مقام
پر آیا جہان کفار بارگاہ کو لیے کھڑے تھے آمد نقابدار دیکھکر تھم گئے تھے اور ہر ایک مرکب کی رکابون
پر زور دے دیکھ رہا تھا ماران یہ واقعہ دیکھکر لشکر اسلام سے لڑنا بھول گیا نقابدار کا
رعب دیکھکر اُسکا دم بھول گیا ادھر نقابدار اُن سوارون پر آکر گرا جو زبارگاہ کے گرد حلقہ کیے کھڑے
تھے انکے قریب پہونچا تھا کہ تیغۂ الماس کو نیام انتقام سے لیا ایک برق تھی کہ کوندگئی نیام سے تو نکلتے
سب نے دیکھا مگر پھر کسی کو نظر نہ آیا کہ کیا ہوا اور کس پر چلگیا اب جو دیکھا تو کئی سو کے تنون پر سر نہ تھے
دھڑ زمین پر پڑے ہوے مثل مرغ بسمل کے تڑپ رہے تھے کہ دوسرا ہاتھ مارا پھر وہی حالت ہوئی
وہ ساٹھ ہزار ایک مرتبہ آکر گرے یہ کہتے ہوے کہ لینا ان کفارون کو یہ ہمارے شکار ہین ہمکو خداوند کریم
نے انکے قتل کرنے کو روانہ فرمایا تھا کہان جاتے ہین ایک مرتبہ ساٹھ ہزار تلوارین علم ہوئین ساٹھ ہزار
برقین کوندگئین ہزارون سوار بیدم ہوکر گرے گھوڑے لوٹ پوٹنے لگے اپنے راکبون کی لاشون
کو کچلنے لگے یہ نوبت پہونچی کہ یارے تلوارونکے نقابدار نے دہرا ہیان نقابدار نے سنھراد کر دیا تمام لشکر کو ایک آن واحد
مین مسمار کر دیا درق دفتر اُلٹ گیا منشی لشکر کے حواس باختہ ہوگئے کوس حسرتی جو بج رہا تھا وہ خاموش
ہوگیا جلاجل کف افسوس ملنے لگے قرنا پھک کر رہ گئی زیر دبم کی صدا نہ تھی صدا سے ماتم تھی تماشے
بھی صدا سے افسوس دیتے تھے آواز کوس بیٹھ گئی نقارہ نواز چوب پر چوب لگاتے تھے نقابدار کا
ایسا خوف تھا کہ صدا نہ آتی تھی تراہی کا دم بند تھا دفتر لشکر اتر تھا شہرازہ لشکر سے مرورق جدا تھا
قلم کی روانی کم تھی روشنائی مارے خوف کے نہ چلتی تھی گمان تھا کہ کل شکست منشی لشکر تحریر کرے قلم کو دانتون
مین دبا کر صورت آئینہ حیران ہوکر رہ گیا تھا یہ حال تھا کہ سر مثل برگ خزان دیدہ کے جیسے موسم خزان مین
پیڑ شجار سے گرتے ہین گر رہے تھے یا مثل اولے کے برس رہے تھے سب کے حواس جاتے رہے ایک بادموم
تھی کہ ایک مرتبہ چل گئی کسی کو اب دم لینے کی مہلت نہ تھی جہان ہاتھ اٹھا سر تن پر نہ تھا پیل جو مرکب کہ کودتے
پھر رہے تھے اُنپر سوار ہوہو کر بھاگے سوار مرکب چھوڑ کر میدانون مین جا ملے یہ جو معرکہ بڑا ہزارون سے علم
ہوئے جو سپاہ گرد بارگاہ تھی ایک مرتبہ سب کے پانون اُٹھ گئے بارگاہ کو چھوڑ کر سب طرف ماران کے بھاگے
نقابدار نے مار کر سب کو فرش کر دیا لاشون سے میدان جنگ بھر دیا کفار انکی جوانمردی سے دنگ ہوگئے
اُنکے حواس فرہشت سے چور چور ہوگئے یہ جو حال ماران نے دیکھا کہ یہ نقابدار اکیلا سے رد بارگاہ سے
آتے ہی اسنے بنی بنائی لڑائی کو بگاڑ دیا میرے لشکر کا ستھراد کر دیا ایک حملہ سے سب کے پانون اُکھڑ گئے
کوئی اُسکی ضرب کی تاب نہ لاسکا بڑا بہادر ہے اور بارگاہ پر قبضہ کر لیا جسکو کہ مین نے دو دن کی مشقت
سے ہزارون کو قتل کرکے اور ہزارون کو اپنے لشکر سے کھو کر حاصل کیا تھا اُسنے ایک آن مین آکر
لے لیا میرے لشکر کو یون تباہ کیا کیا خوب یہ تو وہ مثل ہوئی کہ دکھ بھرین بی ناخدا اور کوسے بھوے کھا مین
محنت تو ہمنے کی اور بارگاہ اسنے لی خیر گمان جاتا ہے میرے ہاتھ سے مین اسکو جاکر قتل کرونگا اور لشکر
اہل اسلام نے جو دیکھا کہ نقابدار نے آکر لشکر کفار کے ایک تہائی حصہ مین بھی چھوڑا دیے بارگاہ پر قبضہ
اپنا کر لیا خیال کیا کہ یہ ضرور کوئی نکوئی اولاد صاحبقران سے ہے کہ یہ بہادری و جرأت خدا نے اُسی
خاندان کو عطا فرمائی ہے کیا کہ رہا ہے بس تم بھی اسوقت جانمین لڑاؤ اور اپنی جرأت اس نقابدار
کو دکھاؤ یہ تصور کرکے لشکر کفار پر گرے یا تو تماشہ نقابدار کی جنگ کا دیکھ رہے تھے یا لڑنے لگے

یہ جو ماران نے دیکھا اسنے بھی لشکر کو لڑنے کا حکم دیا گو مقابلہ باہم ہو رہا تھا مگر نقابدار کے آنے سے رک گیا تھا کہ پھر جنگ ہونے لگی ادھر نقابدار نے بارگاہ پر قبضہ کر کے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ چند لوگ اس بارگاہ کو لیکر فلان کوہ کے دامن مین جاکر برپا کرین مین ان سب کو قتل و غارت کر کے آتا ہون آج اسی بارگاہ مین دربار کرونگا کیونکہ یہ تو اب میرا مال ہو چکا مین نے اسے بزور شمشیر چھینا ہی کوئی اہل اسلام سے نہین بلکہ کفار سے وہ تو اہل اسلام کو قتل کر کے لے چلے تھے کہ مین آ پہونچا یہ سنکے پانچہزار سوار اُس بارگاہ کو لے کر بموجب حکم اپنے آقا کے چلے ایک کی بھی جرأت نہوئی کہ انکو روکے نہ کفار کی انکا تو کیا ذکر ہی نہ اہل اسلام کی سب منہ دیکھکر رہ گئے ادھر نقابدار انکو روانہ کر کے طرف ماران کے متوجہ ہوا نقابدار کا ایسا خوف کفار و اہل اسلام پر غالب ہوا کہ کسی نے بارگاہ کے لیجانے والون سے بھی نہ پوچھا کہ تم بارگاہ کدھر لیے جاتے ہو وہ بھی لیے ہوے چلے گئے کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا ادھر نقابدار تیغہ خونچکان ہاتھ مین لیے اُس سے خون کی بوندین ٹپکتی ہوئی مرکب کو تیز کر کے مع لشکر اُس لشکر پر آگرا جو کہ ماران کے ہمراہ اہل اسلام سے مقابلہ کر رہا تھا یہان تلوار چلنے لگی نقابدار کی یہ نوبت تھی کہ سوار کو مرکب پر سے اُٹھایا اور سوار پر مارا کہ دونون کے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے دونون کی رونین داخل قصر دوزخ ہوئین دونون مرکب پر سے گرے یا یہ کہ سوار کو اُٹھایا اور ہاتھ پر تول کر بالاے آسمان پھینکا جب وہ طرف زمین کے آنے لگا راہ مین چورنگ کیا یہ بیدرنگ کھلا ستراد کر دیا اب تو اہل اسلام بھی جم کر لڑنے لگے پھر اُسیطور کی جنگ معلوبہ ہوئی پھر ملک الموت کی بن آئی پھر طائران روح قفس تن سے پریشان ہو کر نکلنے لگے پھر ملک الموت روح قبض کرنے لگا پھر بازار موت گرم ہوا سرون کا مینہ برسنے لگا دریاے خون نے طغیانی کی کشتی جباب سواران طوفان مین آکر دریاے خون مین غرق ہونے لگی زور ق عمر دلیران گرداب موت مین آکر غرق مارنے لگی بازار مرگ گرم ہوگیا نقابدار کا یہ حال ہی کہ شمشیر زنی کرتا ہوا سوارون کو چورنگ کرتا چلا آتا ہی یہ حال ہی کہ جسکے ہاتھ مارا گویا قضا کا طمانچہ تھا کہ سر جیتے گردن سے جدا ہو کر دور جاکر گرا تن خاک پر گر کر تڑپنے لگا اسقدر خون روان ہوا کہ شاعر نے اسی مضمون مین ایک شعر کہا ہی ؎ چناچاق خنجر بگردون رسید + زمین خون شد و خون بجیحون رسید + نقابدار بر ابر کفار کو قتل کر رہا ہی یہ حالت ہی کہ شعر کے زخم برزرتن پہلوان + کہ زان زخم لرزید پیر و جوان + نقابدار اسقدر چالاک ہی کہ سوار کو اُٹھایا زمین پر دے مارا اور مرکب پر سے جست کی اُسکے سینہ پر تھا اگر اُسنے کہا کہ تو کون ہی تو ایک مرتبہ اُس سے کہا کہ مطاعت مین پروردگار عالم کی کیا کہتا ہی اگر اُسنے کہا کہ مین نے آپ کا دین قبول کیا تو اُسکو باندھ کر اپنے لشکر کے لوگون کے حوالے کیا اگر اُسنے تامل کیا فوراً اُٹھکر اُسکا سر پکڑ کر چرخ دے کر اس زور سے زمین پر مارا کہ زمین ہل گئی اور جست کر کے اپنے مرکب پر تھا اسی حال مین شاعر کہتا ہی کہ نقابدار کا یہ حال تھا کہ مثل شیر ژیان کے جست کرتا ہی وہ شعر شاعر کا یہ ہی شعر ؎ شیر سے کہ گیرد برآہو کمین + بجست از زمین و برآمد زین + اہل کفار کی یہ نوبت تھی کہ جیسے روباہ یا گوسفند شیر ژیان کو دیکھکر رم کرتے ہین اس طور سے جدھر نقابدار نے رخ کیا بھاگے ہوے کہتے ہوے کہ اس اژدہا ن دمندہ شیر غران سے کون سامنا کر کے اپنی جان عزیز رایگان کرے ہم اسکا مقابلہ نہین کر سکتے ہین راوی کہتا ہے اس طور سے جو نقابدار نے جنگ رستمانہ و قتال شیرانہ کیا اہل اسلام نے بھی اُسکو مقابلہ کرتے دیکھکر کفار پر دباؤ ملا اب تو دو طرف سے دباؤ پڑنے لگا یہان یہ جنگ ہو رہی ہی انکو تو جنگ مین مصروف رکھ جاتا ہی ادھر کا حال تحریر ہوتا ہے

کہ شہنشاہ صاحبقران سے رخصت ہوکر چلے تھے ابھی راہ مین تھے کہ چند ہرکارے لشکر جزیل سے
یہ خبر لے کر نکلے تھے کہ بارگاہ پر کفار کا قبضہ ہوگیا اور عادل وجزیل زخمی ہوے انکو لوگ لیکر نکل گئے
لشکر نے شکست کھائی یہ بصد عجلت چلے جاتے تھے کہ انھون نے دیکھا کہ ایک لشکر آتا ہی انھون نے
قصد کیا کہ راہ کو چھوڑ کر دوسری طرف کو متوجہ ہون کہ شہنشاہ کی نگاہ اُنپر پڑگئی چند سواردن سے کہا کہ وہ
جو ہرکارے جاتے ہین یہ طرف سے لشکر جزیل کے آتے ہین آ لشکر دیکھکر ادھر کی راہ چھوڑکر دوسری
طرف کو جاتے ہین انکو میرے پاس لے آؤ دو سوار مرکب دوڑاکر ہرکاردن کے قریب پہونچے سواردن نے
دیکھا کہ ہرکارے تو ہمارے لشکر کے ہین جو کہ ہمراہ جزیل کے گئے تھے ہرکاردن نے پہچانا کہ یہ سوار لشکر شہنشاہ
کے ہین کہ اُن سواردن نے کہا کہ چلو تمکو ہمارے سردار شہنشاہ گوہر کلاہ طلب فرماتے ہین ہرکاردن نے
کہا کہ یہ جو لشکر آتا ہی انھین کا ہی سواردن نے کہا کہ ہان وہ شاہزادہ برادر مہ وجزیل جاتا ہی یہ سنا
تھا کہ ہرکارے بہت جلد لشکر مین آئے اور شہنشاہ کو مجرا کرکے عرض کیا کہ حضور بہت جلد تشریف لے چلین
قیامت ہوگئی بارگاہ قبضہ سے جاتی رہی عادل وجزیل زخمی ہوے انکو لشکر سے لوگ نکال لے گئے ہین
لشکر نے شکست کھائی ہے سردار کا لشکر کہان تک لڑے گا اسپر بھی ہم لوٹتا ہوا چھوڑکر آئے ہین اب نہ معلوم
کیا گذری یہ سننا تھا کہ ایک دو دھلیط تھا کہ کاخ دماغ کو توڑکر پار ہوگیا اہل لشکر سے کہا کہ بہت جلد آؤ
مین تو جاتا ہون جس مرکب پر کبھی پھرلی کی چھڑی نہ پڑی تھی اُسپر اُس عجلت مین اُٹھکر تازیانہ کا وار کیا
کہ وہ تڑپ کر مثل برق کے چلا اہل لشکر نے بھی مرکب سرپٹ ڈالدیئے برابر چلے جاتے ہین یہ ادھر
سے جاتے ہین اُدھر سے لوگ جزیل وعادل کو لیے ہوے چلے آتے ہین انکو ہوش نہین ہی انھون نے
آمد لشکر کی گرد بلند دیکھی ایک درہ کوہ تھا اُسمین جا پوشیدہ ہوے اس خیال سے کہ نہ معلوم یہ لشکر کسکا
ہی اور کون سردار لشکر ہی یہ لشکر کفار ہی یا خدا پرست یہ لوگ تو اس خیال سے کہ کہین ایسا نہو کہ یہ لشکر
کفار ہو وہ لوگ ہمکو بے دست و پا خیال کرکے مقابلہ کرین یہ سردار چونکہ زخمی ہین بسبب زخمہاے کاری
سے بیہوش ہین یہ قتل ہون تو ہم کیونکر صورت صاحبقران کو دکھائینگے اور کیا منھ لیکر روبرو صاحبقران
کے جائینگے یہ تو یہ خیال کر رہے تھے اور پوشیدہ تھے اُنھون نے دیکھا کہ آگے آگے مرکب پر شہنشاہ
گوہر کلاہ سوار ہین اور عقب مین لشکر ہی یہ دیکھکر اُن لوگون کو اطمینان ہوا مگر درے سے باہر نہ آئے اس
خیال سے کہ یہ لوگ تو کسی ضرورت سے جاتے ہین اسوقت ہماری نہ سینگے یہان تک کہ وہ لشکر نکل گیا
یہ درہ سے نکل کر طرف اُردوے صاحبقران کے چلے کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا ادھر شہنشاہ مرکب کو
ڈالے چلے آتے ہین یہان میدان جنگ مین نقابدار نے قیامت کردی ہی برابر لشکر کفار کا سر اوہو رہا
ہی سر کٹ کٹ کر گر رہے ہین لاشین خاک وخون مین غلطان ہین ملک الموت کی بن آئی ہی روحین تباہ
پھر رہی ہین سوار ہر طرف آوارہ ہین بیدل بے سر و پا ہین زمین پر اسلحہ کا انبار ہی دریاے خون رواں ہی
سبزہ بھی جو اُس صحرا مین لگا ہوا تھا وہ بھی بسبب خوف جنگ کے پژمردہ ہوگیا ہی طائر و چرند سب اپنے
آشیانون مین پریشان بیٹھے ہوے ہین نہ دانہ کے نہ پانی کے ہین برابر سر کٹ رہے ہین برقہاے
شمشیر چمک رہی ہے اوپر سر بلند ہی اُس ابر سے خون کا مینہ برس رہا ہی سر بیحساب اوندھے گر رہے ہین یہان تو
یہ نوبت ہی کہ ایک مرتبہ گرد و غبار بلند ہوا گر لشکر جنگ مین ایسے مصروف تھے کہ کسی نے نہ دیکھا کہ اُس غبار سے
صداے نعرہ سنیدہ آئی یہ صدا تھی کہ منم صاحبقران ابن صاحبقران اے کفار مکار و قوم اشرار آگاہ
و خبردار باش کہ مین تمھاری جان کا ملک الموت آپہونچا کے گذارہم کہ از دست من زندہ سلامت

جدر روی خم شیر زیان نم صفدر و صف شکن یہ صدا جو نعرے کی کان مین کفار و اہل اسلام و نقابدار کے پہونچی ایک مرتبہ سب نے سر اٹھا کر اس صدا کی طرف دیکھا اہل اسلام نے تو پہچان لیا کہ شاہزادہ کیوان بارگاہ فوقیت قلب و جگر صاحبقران تشریف لاتے ہین اُنکے تعقب مین لشکر ہے مگر کفار نے و نقابدار نے دیکھا کہ ایک جوان رعنا مرکب تیز رفتار پر سوار نیزہ کتوتی مرکب پر رکھا ہوا شمشیر برہنہ ہاتھ مین کمان و ترکش پر خود سر پر زرہ زمرد کی کڑیون کی بر مین مرکب کو جولان دیے چلا آتا ہے نعرے کرتا ہوا لشکر اسلام نے جو شہنشاہ کو دیکھا اُنکے قلب و جگر قوی ہو گئے حوصلے زیادہ ہوے کفار کے دم سوکھ گئے مردنی رخون پر چھا گئی خون خشک ہو گیا یہ خیال کرنے لگے کہ نقابدار نے آکر آفت برپا کر رکھی ہے نقابدار کیا کم تھا کہ یہ دوسرا عذاب نازل ہوا غضب ہوا کہ اسکے ہمراہ لشکر کثیر معلوم ہوتا ہے کہ کثرت تمہارے مرکب کی صدا بلند ہے نقابدار یہ خیال کر رہا ہے کہ بڑی خرابی ہوئی کہ یہ خدا پرستون کا گیا اپنے لشکر کی مدد کو مین نے جانا تھا کہ کفار کو قتل کر کے بارگاہ پر قبضہ کر چکا تھا ان سے مقابلہ کر کے اور سب کو قتل کر کے اپنے مقام کو چلا جاتا مگر اب کیا ہوتا ہے کہ لشکر اسلام سے سردار اسے آگیا ہے ضرور اس سے مقابلہ کرنا ہوگا مگر جب سے شہنشاہ کو نقابدار نے دیکھا ہے ایک انس قلبی پیدا ہوا ہے الفت دلی ہو گئی ہے مگر یہ خیال کرتا ہے کہ یہ الفت کیسی کیونکہ تو یہ قصد رکھتا ہے کہ صاحبقران سے مقابلہ کر کے بادشاہی صاحبقرانی کو لون جو انکا افسر ہے اسکا تو دشمن ہے یہ کیا ہوگا یہ تو یہ خیال کر رہے ہین مگر ہاتھ برابر چلے جاتا ہے شہنشاہ بھی لغزہ کر کے کفار پر اگرے شعر ہر جا کہ شمشیر او کار کرد ۔ یکے سر دگر دو دو را چار کرد ۔ بازار مرگ پھر گرم ہو گیا ملک الموت نے اپنا جمہ وسط لشکر مین برپا کیا بیٹھے ہوے روحین قبض کر رہے ہین ہزارون مر مر کر گر رہے ہین کمان تک قبض روح کرنے ہر بڑا و صف پر مار ہے سر ہاے سواران مثل برگ خزان دیرہ کے گر رہے ہین پھر اُسی طور سے جنگ ہونے لگی ہر طرف سے صداے بزن و بکش آنے لگی رن بولنے لگا صداے دلیران سے زمین معرکہ ہلنے لگی منہم کے نعرے بلند تھے تلوار بڑے غضب سے چل رہی تھی ایسا رن کبھی نہ بڑا تھا پیر فلک اس شدت رستخیز کیتی افروز البعد تیز رفتاری بخوت سرداران لشکر اسلام راہ طے کر رہا تھا ہر روزن ضرب غضنفر جہادران سے کٹا جاتا تھا مگر اہل اسلام و نقابدار کفار کشی مین اسقدر مصروف تھے کہ سر پاکا ہوش نہ تھا ایک طرف نقابدار شاہزادہ کر رہا تھا ایک سمت شہنشاہ لاش پر لاش گرا رہے تھے لشکر تازہ دم آیا تھا اُسنے تمام لشکر کفار کو خلقہ مین لے لیا تھا کفار کو کشتا دشوار تھا ہوا بخوف اس امر کے اُس مقام سے چلی گئی تھی کہ کہین مین نہ قتل ہون سوا سے مرغ تیر کے کوئی طائر نہ نظر آتا تھا اُسکے بھی پر قینچ کے ہو رہے تھے یا صداے پر تیر سن سن آرہی تھی یا جھنکار تلوارون کی بلند تھی ضرب عمودان سے گوش گردون کر ہوے جاتے تھے دم میدان نہ تھا پناک آہنگران تھا چاق منجر بلند تھے کمانین گوشہ گیر ہو رہی تھین تیر چلا کر پردار کرتے تھے لمند دن کے سلسلے جا بجا پھیلے ہوے تھے مگر کفار کو کوئی مقام گوشہ نہ ملتا تھا کہ جا کر پوشیدہ ہون جانور کھلے ہوے مقابلہ کر رہے تھے اور مر رہے تھے ماران کا یہ حال تھا کہ لشکر اسلام مین شمشیر زنی کر رہا تھا مگر حواس باختہ تھے کہ بن کر لڑائی بگڑ گئی یہ کیسی ہوا گلشن فوج پر چل گئی کہ تمام سپاہ تباہ و برباد ہو گئی یہ کون سی آفت نازل ہوئی یہ خیال کرتا جاتا ہے اور لڑ رہا ہے ایک طرف سے نقابدار کفار کو قتل کرتے ہوے لشکر کو دباتے ہوے چلے آتے ہین ایک طرف سے شہنشاہ اسی طور سے چلے آتے ہین ۔ ماران مار خوار اہل اسلام سے مقابلہ کر رہا تھا کہ نقابدار سے اور ماران سے اتفاق سے سامنا ہو گیا نقابدار نے دیکھا کہ یہ گبر خدا پرستون کو قتل کر رہا ہے غیض مین آکر صدا دی کہا اے گبر ناہنجار یہ کیا

جوانمردی ہی مردان عالم سے مقابلہ کر جو ہر مردی و مردانگی دکھا ان بچارون تین روپیہ کے بیادون پر کیا صفائی دست دکھاتا ہی ہمکو دکھا کہ ہم اُسکا جواب دین تو نے بڑا ظلم و ستم کیا تھا کہ بارگاہ پر قبضہ کر لیا تھا خداوند کریم نے تجکو عین وقت پر پہونچایا ورنہ تو اپنا کام کر چکا تھا مین تو تیری تلاش مین تھا کہ تجھ سے مقابلہ کرون پھر تیری جوانمردی و بہادری کی بہت تعریف سنی ہی سنا ہی کہ تو بڑا مرد دلیر ہی آ ادھر آ میرا مقابلہ کر مین تیری جان لیکر ملک الموت ہون یہ جو صدا ماران نے سنی ہیبتناک دیکھا کہ یہ کون دہن دریدہ ہی جو یون ما بدولت کی طرف خطاب کرکے کلام کرتا ہی اب جو نظر پڑی ملک الموت کو سر پہ پایا یعنے نقابدار کو دیکھا کہ میرے برابر کھڑا ہی دم نکلگیا کیونکہ صفائی دست دیکھ چکا ہی کہ جسپر اس بہادر نے وار کیا اُسکے دو پر کاٹے ہوئے مع رکب بیچارہ گھوڑے کے ہوے تلوار کسی مقام پر خطا نہین کرتی ہی جسپہ یہ آیا ہی میرے لشکر کا سردار ہو گیا ہی ہزارون مقاری صرف اسنے قتل کیے ہین ایک لحظہ مین اسی میدان پر قبضہ کر لیا ہی سکو مینے بڑی دقت سے حاصل کیا تھا کون اس سے مقابلہ کر سکتا ہی کہ اب اُسکے روبرو سے فرار کرنا خلاف شجاعت ہی جو ہو گوارا کرو پھر کر کے اور لیلیٰ کے جواب مین کہا کہ اگر تو مرد ہوتا تو مردان عالم سے روپوشی نکرتا یہ صاف دلیل تیرے بزدل ہونے کی ہی کہ تو بہادر ہین ہی انکو چار کر کے مقابلہ نہین کر سکتا ہی مثل عورتون کے حجاب نقاب مین پوشیدہ رہتا ہی مین ایسے نامرد سے مقابلہ نہین کرتا ہون اگر مینے قتل کیا تو یہ کیا جائیگا کہ ایک نقابدار مفلوک روزگار کو اگر قتل کیا تو کیا نیکنامی کی ہان اگر کسی بہادر سے مقابلہ کر کے اُسکو قتل کرتا تو باعث نام آوری تھا وہ تو خود اپنی دنیا سے روپوش تھا مین وہ بہادر ہون کہ ہمیشہ لاکھ لشکر تنہا فتح کر لیتا ہون لاکھ لشکر سے بھی ہمیشہ مین ہی ظفر حاصل کیے میدان سے واپس نہین گیا ہون مین وہ دلیر ہون کہ میری تلوار کے خوف سے کوہ لرزتے ہین شیر و ببر نام سنکر لرزہ آتا ہی ایک لاکھ تو کون برابر لیکے خیال کرتا ہون بھلا تو کیا میرا مقابلہ کریگا ایک برقعہ عیاری کا منہ پر ڈال لیا اور چند سواروں کو جو قتل کیا تو اسقدر غرور ہوا کہ مردان عالم کے مقابلہ کی ہوس ہوئی اور مجھکو ٹوکنے لگا تو جان جاتا ہی یہ سب باتین ہرگز زندہ نہ چھوڑ دیگا پس اپنی زبان کو روک اپنی جان کا خیال کر کے بچکو نہ ٹوک یہ جو نقابدار نے سنی نقابدار نے برہم ہو کر جواب دیا کہ تو کیا ایک لاکھ کو ایک کے برابر خیال کرے گا کبھی کسی بہادر کا سامنا نہوا ہو گا جو حال کہتا ہمیشہ بزدلون سے سامنا ہوا ہو گا اور تو کیا میدان سے بدون ظفر حاصل کیے واپس جاتا ہو گا یہ صرف تیرا خیال خام ہی کسی لشکر جرار سے سابقہ نہوا ہو گا ورنہ ناک مین دم ہو تا تجھکو بھی یہ بیان ہی کہ تو مردان عالم کے منہ پر نگاہ کر سکے یہ کب یہ تیری آنکھون مین قوت ہی تو کیا مجھکو قتل کرے گا اپنی خیر منا کہ دم مین نقرہ تیرا سرد ہو گا تو میرے ہاتھ سے ضرور قتل ہو گا اِس قدر زبان درازی بہتر نہین حق مین اچھی نہین ہی ورنہ لڑکی سے زبان نکال لیجائے کی پس یہ جائے نرم ہی نہ جائے بزم زبان بند کر بازو بکشا اپنے جوانمردی کے جوہر دکھا یہ سنکے آتشے کہا کہ کیا ہر ابھی مستعمل شاہ پرستون کے پہلے ضرب کرنے کا مزا نہین چکھا ہین ہی ضرب کرو ان نقابدار نے کہا کہ بیجا ہا ادھر تو نقابدار و ماران مار خوار سے یہ لشکر نور ہی اُدھر لشکر کفار و نقابدار و لشکر اسلام سے مقابلہ ہو ا ہی شہنشاہ بھی قریب اُس مقام کے مقابلہ کرتے ہوے ہو نکلے ہین دیکھا کہ نقابدار سے اور ایک پہلوان سے مقابلہ ہونے کو ہی وہ انسان نہین ہی بلکہ قالب انسانی مین دیو ہی کہ شہنشاہ نے پلٹ کر ایک سوار سے دریافت کیا کہ جو آگے قریب کھڑا تھا لشکر جسزیل کا تھا کہ یہ کون پہلوان ہی اسنے عرض کیا کہ یہی سپہ سالار محاب شاہ ماران مار خوار ہی اسی کو بارگاہ کے لینے کو محاب شاہ نے روانہ کیا تھا اسی نے ہمارے دو لاکھ افسرون کو زخمی کیا ہی یہ سنکے شہنشاہ مرکب کو بڑھا کر قریب آ گئے لڑنا موقوف کر دیا جہان پر یہ کھڑے تھے وہان پر بلکل لشکر نہ تھا اور ہر تینون لشکر

لڑ رہے تھے نقابدار و ماران سے ایسے مقام پر مقابلہ ہوا تھا کہ جہان پر لشکر نہ تھا کیونکہ یہ لشکر سے لڑتا ہوا نکل آیا تھا دم لینے کو کہ نقابدار نے دیکھا تھا کہ یہ لشکر کو قتل کرتا ہوا ایک طرف کو جاتا ہے یہ بھی اُسکے عقب مین چلے تھے گو لشکر کمین دور نہ تھا اُسی مقام پر مقابلہ ہو رہا تھا مگر اُس مقام پر فراخی ہو گئی تھی کہ اُسنے مقابلہ ہونے لگا نصف لشکر یہ حال دیکھکر اسطرف سمٹ آیا باقی کفار سے مقابلہ مین مصروف ہوئے جب تقریر نقابدار کی ماران نے سنی برہم ہو کر کہا کہ معلوم ہوا قضا آئی یہ تلوار ہزارون خدا پرستون کا خون کر چکی ہے اور اسکو خون خدا پرست سے ایک انس تر اور بڑی خوشی سے چاٹتی ہے یہ تیرا بھی خون جائیگی لے ضرب میری رد کر نقابدار نے کہا کہ لا مین خبردار ہون یہ سنتا تھا کہ اُسنے اس زور سے وار کیا کہ اگر وہ پر کرتا تو اسکے بھی دو پرکالے ہوتے نقابدار نے اُسپر سپر رد کیا اور فرمایا کہ پھر وار کر اُسنے ایکی مرتبہ اور زور سے وار کیا انھون نے سپر رد کیا تیسری مرتبہ جو وار کیا نقابدار کی نگاہ بارہ تلوار سے لڑای رہی جیسے تلوار قریب سر کے آئی بجلی جو دی تو بڑھ چڑھ کر ماران کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اور خوب زور سے پکڑ لیا اور زور جو کیا اگر تلوار چھوڑ نہ دے تو اُسی مقام پر سے ہاتھ بیکار ہو جاے اُف کر کے تلوار چھوڑ دی انھون نے قبضہ پر قبضہ کیا اُسنے چاہا تھا کہ مین دوسرا حربہ کرون اب یہ کب مہلت دیتے ہین اللہ رے حواس کہ اس حالت مغلوبہ مین یہ حواس اور ایسی قوت و ہمت طاقت کہ تلوار چھین کر اور کمر پر مجرمین ہاتھ ڈال کر نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچا جو زور کیا قاش زین سے اُٹھا لیا رکاب مین ابھی تھین ٹھیکا ہو دیا تسمہ ٹوٹ گیا سر سے بلند کر کے گرد سر چرخ دیا اور اس قوت سے طرف آسمان کے اُچھالا کہ سب کی نظرون سے پنہان ہو گیا اتنے بڑے دیو پیکر کو یون قتل کرنے پر آمادہ ہوا کہ جیسے کوئی کسی فعل کی تنبیہ پر آمادہ ہوتا ہے اور یون اُٹھا کر پھینکا کہ جیسے کوئی پھل کو اُٹھا کر پھینکتا ہے اور زرا گران نہین گذرتا ہے جب نعرہ اللہ اکبر بلند کیا تھا سب لشکرون کے تاب مل گئے تھے سب کے نیزہ بھکا پڑ گئے تھے جو لڑ رہے تھے وہ سہم کر رہ گئے رہے اور طرف صداے نعرہ کے دیکھنے لگے سب نے دیکھا تھا کہ نقابدار نے ماران کو اُٹھا کر سر سے بلند کر کے طرف آسمان کے پھینکا کہ وہ نظرون سے پنہان ہو گیا اب جو دیکھا تو دو تھوڑے عرصہ کے بعد غلطان و پیچان چلا آتا ہے ادھر دونون لشکر یہ تماشا دیکھنے لگے لڑائی سے باز رہے پنہان نقابدار مرکب پر سنبھل کر بیٹھا اور نیزہ برق تاب کو علم کیا جیسے وہ قریب پہونچا ایک ہاتھ جو وار کر کے مارا کہ مثل خیار ترکے دو ٹکڑے ہوے تلوار اسکی کمر سے یون نکلی جیسے صابون سے تار العنکبوت نکل جاتا ہے کہ فوراً دوسرا ہاتھ مارا کہ اُن دو ٹکڑون کے چار ٹکڑے ہوے زمین پر گرتے گرتے ایک ماران کے چار ماران ہوے ساری مارخواری بھول گیا موذی کا سر کچلا گیا سب بل نکل گیا بہت تاؤ پیچ کھاتا تھا کچھ کام نہ آیا بہت زہر اُگلا کرتا تھا پنہان زہر نہ اُگل سکا نزاع شمشیر کے رو برو کچھ اُسکے زہر کا اثر نہ چلا خود مسموم ہو کر رہ گیا چار ون ٹکڑے نقابدار کے سر پر سے نثار ہو کر زمین پر گرے ادھر نقابدار نے مرکب کو اُٹھا کر اسکی لاش پر مارا کہ وہ بھی پیوند زمین ہو گیا راکب و مرکب ایک جسم ہو گئے یہ معرکہ دیکھکر لشکر اسلام سپاہ نقابدار سے نعرۂ تحسین و آفرین بلند ہوا شہنشاہ نے صدا دی کہ واہ نقابدار عالی مقدار کیا کہنا کیا کام کیا ہے جو کہ مردان عالم کرتے ہین شہنشاہ کو راہ مین ہر کار دون سے معلوم ہو چکا تھا کہ نقابدار نے آکر لشکر کفار کو شکست دی اور بارگاہ پر خود قبضہ کیا اپنے نوکرون کے ہاتھ کسیطرف روانہ کر دی ہے خود کفار سے مقابلہ کر رہا ہے جب سے نقابدار کا نام سنا تھا اسوقت سے محبت قلبی پیدا ہو گئی تھی جب سے دیکھا ہے یہی دل چاہتا ہے کہ گلے سے لگا لے لشکر مین قوت آگئی ہے بازو مین طاقت زیادہ ہو گئی ہے

دل قوی ہوگیا ہی یہ خیال کرتے ہین کہ یہ کیا سبب ہی جب سے نقابدار کو دیکھا ہی دل کی نئی حالت ہی ایسی
محبت پیدا ہوئی ہی کہ جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہی اس محبت اور زور وطاقت کو دیکھکر جوش الفت
مین زبان سے نکلگیا کہ ماشاءاللہ بھائی مانتا واللہ کیا خوب اس گبرنا ہنجار کو قتل کیا ہی یہ سنکے نقابدار
نے جھک کر سلام کیا شہنشاہ نے جواب سلام دیا اُدھر لشکر ماران نے اپنے سردار کی جو یہ حالت دیکھی
کہ مارا گیا سب کو بہت بڑا صدمہ ہوا خیال کیا کہ لڑکر مر جانے کے سوا کوئی اور تدبیر نہین ہی جہان تک ممکن ہو
اس نقابدار مملوک روزگار کو قتل کرین یا اپنی جانین دین اسنے بڑا غضب کیا کہ یون ہمارے افسر کو
بان واحد مثل کودک خورد سال کے قتل کیا یہ اب ہمارے ہاتھ سے بچکر کہان جا سکتا ہی یہ وقت نام کا ہے
کہ بے سردار کی فوج خوب لڑی کفار کو یہ بخوبی ثابت ہوگیا ہی کہ اہل اسلام کی مدد آگئی ہی یہ نقابدار
اہل اسلام کی طرف سے نہین آیا ہی ہان یہ شہنشاہ گوہر کلاہ مع ایک لاکھ بجاس ہزار سے آئے ہین انھون
نے یہ بھی خیال کیا ہی کہ یہان سے بچکر جانا غیر ممکن ہی کیونکہ اب لشکر اسلام کثیر ہوگیا ہے یہ لوگ برابر
تلوار کے وہ ہین گھیر گھیر کر قتل کرینگے مفر نہ پاوگے انکے ہاتھ سے رہائی مشکل ہے جس طرح سے ہو لڑکر جان
دو اپنا نام کرو یہ مقابلہ بھی یادگار رہے ہمتو کل سے اسوقت تک لڑ رہے ہین کوئی پروا نہین ہی صفحہ
روزگار پر یہ تو ذکر ہو دے کہ لشکر محمرا یہ خوب لڑا اگو اسکا سردار اسکے روبرو قتل ہوچکا تھا پس یہ نقصہ
کرکے ایک مرتبہ پھر لشکر کفار نے حملہ کیا ادھر لشکر اسلام نے انکو چارون طرف سے محاصرہ کرکے قتل کرنا
شروع کیا شہنشاہ و نقابدار نے کاٹ کاٹ گھیر گھیر مارنا شروع کیا کوئی ایک گھنٹہ بعد قتل ہونے ماران
کے لشکر نے مقابلہ کیا تھا کہ سپاہ کے قدم اکھڑ گئے فوج نے جھرمٹ کھایا لشکر گمو گمٹ کیا کر چلا نقابدار
نے جو یہ واقعہ دیکھا لشکر سے کہا کہ ایک طرف سے راہ کردو کہ یہ نکلجائین لشکر اسلام نے تین طرف سے
تو راہ روک لی ایک طرف کی راہ کھولدی یہ تو ہمارا عرض ہوچکا ہی کہ لشکر بے افسر کے ایسا ہوتا ہی گو کہ
تمام لشکر کام آچکا ہی جو کہ باقی تھا اسکے قدم اکھڑ گئے میدان مین نرجم سکے یہ برا وقت تھا کہ پانون کے نیچے
سے زمین نکلی جاتی تھی ایسے بدحواس تھے کہ راہ نہ معلوم ہوتی تھی ٹھوکرین کھا کھا کر گر رہے تھے سوار
پیدلون مین اور سوارون مین پیدل چاکرون مین پیدل ملے تھے جان ایسی بری شی ہوتی ہی کہ یہ گوارا
کر لیا کہ کوئی ہمکو جا کر کہیگا کہ مگر جان تو بچے گی ایسی بھاگر کبھی نہ ہوئی تھی جیسی اس میدان مین ہوئی
کفار جان بچانے کو یون فراری ہوئے جیسے قیدی زندان سے یا قفس سے طائر نکل کر گریزان ہوتا ہے
اور پھر پلٹ کر اسطرف نہین نظر کرتا ہی اب جو نقابدار سے مورچہ اور قرار پر قرار لیا تو سیدھے طرف شہر محمرا یہ
کے بھاگے لشکر کفار کو جو اہل اسلام نے فرار کرتے ہوے دیکھا انکو قتل کرتے ہوے انکے عقب مین چلے
تھوڑی دور وہ جاکر متفرق ہوگئے کوہ وصحرا مین منتشر ہوئے یہ جو حال نقابدار نے دیکھا تو اپنے
لشکر سے کہا کہ اب انکا تعاقب کرنا بیکار ہی جو اپنے سے بھاگے اُسکو کیا ضرور ہی کہ پریشان کرو یہ جدھر جاتے
ہین جانے دو اپنی سزا سے اعمال کو پہونچگے اب کبھی یہ مقابلہ نہ کرینگے یہ ہی تقریر شہنشاہ نے اپنے لشکر
سے کی پس دونون لشکر تھم گئے وہ لوگ بھاگے کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا کہ انھون نے شہر مین جا کر کیا
کیا ادھر نقابدار انکے تعاقب سے باز آیا اپنے لشکر کو جمع کیا اور حکم دیا کہ جو ہمارے لشکر کے کشتے ہون
انکو دفن کرو اب جو دیکھا تو کل ایک سو آدمی لشکر نقابدار کے اس جنگ مین کام آئے تھے انکو جمع کرکے
نقابدار نے نماز خود بنفس نفیس پڑھی ادھر شہنشاہ نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ تم اپنے لشکر کے کشتون کو جمع
کرکے دفن کرو اب جو کشتے جمع کیے گئے اور شمار کیا تو معلوم ہوا کہ قریب بیس ہزار کے اہل اسلام وہ زور

ایک شب کی جنگ مین درجۂ شہادت پر فائز ہوئے جس مین ہمراہیان شہنشاہ قریب دوسو کے ہون گے باقی
سب لشکر جبزیل کے لوگ تھے شہنشاہ نے جمع کرکے نماز جنازہ ادا فرمائی بعدہٗ اُنکو اُسی مقام پر دفن کیا
اب حکم دیا کہ کفار کی لاشون کا توشمار کرو اب جو شمار کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اسّی ہزار کفار اہل اسلام کے ہاتھ
سے قتل ہوئے ہین اور قریب پانچ ہزار کے زخمی پڑے ہوئے ہین کہ اُنکی حالت بھی خراب ہی اور پانچ ہزار لشکر
نقابدار و لشکر اسلام نے اسیر کرلیے ہین نوے ہزار کفار اس معرکہ مین کام آئے اُس میدان مین کئی میل
تک لوہے بدآیا کی خوب زراعت ذرغن کا پیٹ بھرا اُس زمین پر برسون دانہ نہ اُگا جب غبار بلند ہوا تو لالہ رنگ
ہوا اسقدر خونریزی ہوئی تھی کہ تمام خاک خون سے لال ہوگئی تھی جب گیاہ روئیدہ ہوتی تھی تو سرخ رنگ
بان اُس زمین پر ایک چیز کی کثرت تھی کہ لالہ کے درخت بہت روئیدہ ہوتے تھے ادھر شہنشاہ نے
اپنے کشتون کے دفن سے فرصت پائی اُدھر نقابدار نے بھی فراغت حاصل کی جب دونون آدمی فرصت پاچکے
کہ شہنشاہ کو گوہر کارون سے معلوم ہوچکا تھا کہ بارگاہ نقابدار کے قبضہ مین گئی نقابدار نے
کفار سے مقابلہ کرکے انکا خون بہاکر بارگاہ پر قبضہ کرلیا ہی اور اپنے ملازمون کے ہمراہ اپنے مقام
فرودگاہ پر روانہ کردی ہے مگر جبزیل کے اہل لشکر سے شہنشاہ نے دریافت فرمایا کہ بارگاہ کیا ہوئی
کیا کفار بارگاہ کو لیکر بھاگے ہین اُنھون نے عرض کیا کہ پہلے کفار نے بارگاہ پر قبضہ کیا تھا اور ہمارے
قبضہ سے اُنکے قبضہ مین گئی تھی وہ لیکر روانہ ہوئے تھے کہ نقابدار نے آکر اُنکو قتل کرکے بارگاہ چھین
لی اور اپنے ملازمون کو ہمراہ کرکے کسی طرف روانہ کردی ہے شہنشاہ نے کہا کہ نقابدار تو مرد
خدا پرست و صاحب مروت معلوم ہوتا ہی مین اُس سے بارگاہ طلب کرتا ہون دیکھون کیا جواب دیتا ہی اگر
جواب اُسکا ہوگا کہ مین نے بارگاہ آپ کے ملازمون سے نہین لی تھی نہ آپکے لشکر سے بلکر حاصل کی تھی
بلکہ ایک غیر لشکر سے لیکر حاصل کی تھی جو کہ آپکے ملازمون سے مقابلہ کرکے اور بھگا کر لیجلا تھا مین نے آکر
اُنکو قتل کیا اُسنے بارگاہ حاصل کی آپکا کوئی دعوے اسپر نہین ہی تو مین کیا جواب دونگا پھر جب وہ یہ سوال
کرے گا تو دیکھا جائیگا پس یہ اپنے سردارون سے تقریر کی خود طرف لشکر نقابدار کے چلے اُدھر
نقابدار نے لشکر کو حکم دیا تھا کہ یہان سے اپنے مقام پر چلو جب کوئی تم سے بارگاہ کا دعوے کریگا
تو دیکھا جائیگا اتنے مین نقابدار نے دیکھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ پسر بدیع الملک میرے لشکر کیطرف
تشریف لاتے ہین یہ دیکھکر چند سردارون سے کہا کہ استقبال کرکے لاؤ کہ یہ بہت بڑا معزز و ممتاز لشکر اسلام
کا افسر اور سردار ہی بلکہ بعد صاحبقران کے اسکی بھی تعظیم واجب ہی کیونکہ یہ فرزند دلبند صاحبقران ہی
نقابدار کو یہ ہرکارون سے معلوم ہوچکا تھا وہ سردار اپنے مرکب بڑھاکر قریب شہنشاہ پہونچے مرکبون
پر سے کود پڑے دست ادب جوڑکر عرض کیا کہ ہمکو ہمارے آقا نے آپ کے استقبال کے لیے روانہ
فرمایا ہی اور آپ کی خدمت مین عرض کیا ہی کہ آپ نے کیون تکلیف فرمائی مین خود آپ کی خدمت مین
حاضر ہوتا مجکو آپ نے بہت شرمندہ کیا میرا قصد تھا کہ مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوتا اگر آپ
تشریف لائے ہین اور غلام کو سرفراز فرمایا ہی تو میری مین خوشی اور آپ کی بندہ پروری ہی یہ سنکے
شہنشاہ ہمراہ اُن سردارون کے طرف نقابدار کے چلے اُسکے لشکر مین پہونچے تا حد لشکر نقابدار
بھی برائے استقبال آیا اور استقبال کرکے قلب لشکر مین لایا اور عذر کیا کہ مین بہت شرمندہ ہوا کہ
کہ نہ کوئی مقام جو جہان آپ کو ٹھہرائون مین آپ کی خاطر نہین کرسکتا ہون حالت سفر مین ہون نہ یہان
میرے خیمے وغیرہ ہین کہ مین آپ کی دعوت کرون ہان اسقدر مین امیدوار ہون کہ اگر آپ

سرفراز فرمائین اور میرے مقام فرودگاہ پر تشریف لیچلین تو جونان وتمک حاضر ہی انش فرمائین بندہ بہت ممنون ومشکور ہوگا شہنشاہ نے جو یہ حال کیا تو نقابدار کی تقریر سے بوے محبت آئی ہر یہ اس تقریر کو سن کے خوش ہوے اور جواب مین کہا کہ مین خود آپ سے شرمندہ ہون کہ آپنے آکر صرف پاس مذہبی سے اتنی بڑی زحمت گوارا فرمائی اور یہ تکلیف اٹھائی کہ کسقدر کشت وخون ہوا اگر آپ تشریف نہ لاتے تو کفار بارگاہ کو بھاگتے لشکر اسلام تو شکست کھا چکا تھا آپ نے اسکی کبرو رکھلی بڑا احسان ہم سب پر کیا ہم آپ کے اس احسان سے تمام عمر سبکدوش نہونگے ہان اگر آپ ایک امر قبول کرین اور یہ اقرار فرمائین کہ پہلے یا بعد ہمارے ہمراہ ہمارے لشکر مین چلونگے اور ہماری دعوت قبول کرونگے تو کیا مضائقہ ہی اور دوسری عرض میری آپ کی خدمت مین یہ ہی کہ اگر آپکے خلاف طبع نہو تو مین عرض کرون نقابدار نے جواب دیا کہ آپ فرمائین میرے کوئی امر خلاف طبع نہونگا شہنشاہ نے فرمایا کہ وہ امر یہ ہی کہ جو بارگاہ آپ نے کفار سے لی ہی اور اسکو گو بزور تلوار حاصل کیا ہی مگر یہ بارگاہ صاحبقرانی ہی اگر اسکو اب مجکو عنایت فرمائیے اور میرے ہمراہ بارگاہ صاحبقرانی مین تشریف لے چلیے صاحبقران آپ کی بڑی عزت کرینگے مین آپکی بہت تعریف کرونگا صاحبقران بہادر دوست ہین جو امردون کی عزت فرماتے ہین نقابدار نے جواب مین کہا کہ یہان تو کوئی موقع اس گفتگو کا نہین ہی کہ مین بھی بابرکاب ہون آپ بھی اگر آپ میری فرودگاہ پر قدم رنجہ فرمائین تو مین آپ کو ان سب باتون کا جواب دون اور بابت بارگاہ کے جو آپنے فرمایا اسکی نسبت یہ جواب ہی کہ اگر مین آپ کے ملازمون سے لیتا تو مین ضرور اسکے دینے کا مستحق تھا جبکہ مین نے ایک غیر لشکر سے مزد یہ لی ہی تو وہ بارگاہ میری ہو چکی مین اسکو کسی طور سے نہ دونگا ہان جس طور سے مین نے حاصل کی ہی کوئی اسیطور سے مجھ سے لیلے تو مین جانون اب اسپر کسی قسم کا آپ کا قبضہ نہین ہے آپ اسکے مالک ہین شہنشاہ نے فرمایا کہ یہ آپنے بجا ارشاد کیا مین اسکا مقر ہون مین کس امر کو قبول کرتا ہون مگر میری رائے ہی کہ کیون باہم کشت وخون ہو ہم بھی مسلمان آپ بھی خدا پرست اگر باہم مقابلہ کرین تو اہل کفار کو کروہکہ یہ باہم نفاق کرتے ہین انکی قوت کم ہو گئی ہین اب انہر دباؤ ڈالو اور انکو زک دو نقابدار نے کہا کہ بارگاہ تو لون نہ لیگی بدون مقابلہ کیے شہنشاہ نے جواب مین فرمایا کہ پھر میرا آپکے ہمراہ جانا آپ کی فرودگاہ پر اور دعوت مین شریک ہونا بیکار ہی کیونکہ اسوقت مین آپ کا مہمان ہون کل آپ سے مقابلہ پر آمادہ ہون اور برسر میدان آپ سے مقابلہ کرون اور کوئی پاس اس دعوت کا نہ کرون یہ بالکل خلاف مروت ہی ہم لوگ جسکا نمک کھاتے ہین پھر اس سے نفاق کے ساتھ نہین پیش آتے ہین نقابدار نے کہا کہ آپ تشریف لے چلین صرف دو تین گھنٹہ بیٹھکر چلے آیئے گا جو امر مجکو عرض کرنا ہین مین آپ سے عرض کرون آپ انکو صاحبقران کی خدمت مین عرض کر دیجیے گا اور وہ امر ضروری ہین اور مین آپکو بدون اپنے مقام فرودگاہ پر لیجاے ہوے نہ مانونگا شہنشاہ نے کہا کہ آپ اس امر مین ضد نہ کرین نقابدار نے کہا کہ مجکو قسم ہی اپنے پیدا کرنے والے کے عزت وجلال کی کہ جو مین اس امر سے باز آؤن اور آپکو قسم ہی اسی خدائے عزوجل کی کہ جسنے مجکو اور آپ کو اور تمام دنیا کو خلق کیا ہی کہ آپ عذر نہ فرمائین میرے ہمراہ میرے فرودگاہ پر تشریف لے چلین یہ جو قسم نقابدار نے شہنشاہ کو دی اب شہنشاہ مجبور ہو گئے فرمایا کہ آپ نے قسم دے کر مجبور کر دیا خیر جو آپ کی مرضی مین موجود ہون مین اپنے لشکر کو رخصت کر دون تو آپکے ہمراہ چلون یہ سنکر نقابدار اسے اپنے لشکر مین آئے اور تمام لشکر سے کہا کہ جاؤ مین بھی آتا ہون ذرا ہمراہ شہنشاہ کے انکے فرودگاہ پر جاتا ہون صاحبقران سے

سیری طرف سے عرض کرنا کہ مین ایک ضرورت سے نقابدار کی بارگاہ مین گیا ہون انھون نے قسم دی تھی
اس سے مجبور ہو گیا آپ تشویش نہ فرمائین مین اُسنے ملکر بہت جلد حاضر ہوتا ہون اور جو کچھ مجکو عرض کرنا
ہی عرض کرونگا یہ کہکر لشکر کو رخصت کیا چند سردارون کو ہمراہ لیا اور لشکر نقابدارین اُسے ادھر
لشکر شہنشاہ ولشکر جبریل طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوا نقابدار شہنشاہ کو اپنے ہمراہ لیکر
طرف اپنے مقام فرودگاہ کے مع لشکر کے چلا راہ مین بہت خلق سے کلام کرتا تھا شہنشاہ اُسکے
خلق کو دیکھکر بہت محظوظ ہوتے تھے اور اپنے دل مین کہتے تھے کہ اِس نقابدار سے بوے محبت
آتی ہی ہمہ تن خلق ومروت ہی ہمنے آج تک کوئی ایسا شخص خلیق نہین دیکھا اسکی کیا تعریف ہو یہ ایسے
ایسے خیال دل مین کرتے ہوے نقابدار کے ہمراہ جاتے ہین ان سب کو راہ مین رکھا جاتا ہی اب حال
کچھ بارگاہ صاحبقرانی کا تحریر ہوتا ہے راوی بیان کرتا ہی کہ جن ہرکاردن نے شہنشاہ کو یہ خبر
دی تھی راہ مین کہ بارگاہ کفار نے چھین لی لشکر نے شکست کھائی وہ شہنشاہ سے یہکر طرف
صاحبقران کے روانہ ہوے یہان بارگاہ مین صاحبقران فرماہین ظل اللہ تخت جہانبانی پر
متمکن ہین اور سب سردار حاضر ہین کہ جو ہی ہرکارے کی پہونچی خواجہ ثالث اپنی کرسی پر بیٹھے ہوے
ہین سب خیمارا اپنے اپنے مقام پر موجود ہین کہ ہرکاردن نے حاضر ہو کر مجرا کیا مثلے شاہی بجا لائے اُسکے
بعد عرض کیا کہ غلام خبر لیکر حاضر ہوے ہین وہ یہ خبر ہی کہ کفار سے حضور کے غلامون نے شکست کھائی
باران مارخوار کے ہاتھ سے خرل وعادل زخمی ہوے بارگاہ پر قبضہ کفار کا ہو گیا جب وہ بارگاہ لے کر
چلے تو ہم برا سے خبر روانہ ہوے کہ راہ مین ہمکو شاہزادہ عالم ملے ہم نے اُن سے یہ خبر عرض کی وہ
اُسی وقت بعد عجلت روانہ ہوے یقین ہی کہ پہونچ گئے ہونگے اور اُنھون نے بارگاہ اپنے قبضہ
مین کرلی ہرکارے یہ عرض کر چکے تھے ابھی کوئی حکم اُنکو نہ ملا تھا کہ وہ لوگ جو جبریل وعادل کو لیکر
چلے تھے آکر پہونچے داخل دربار ہوے مجرا کیا دونون صاحبون کو اُسکے بعد عرض کیا کہ ہم جبریل وعادل
کو لے کر جبکہ وہ زخمی ہوے اور شدت غم سے بیہوش ہو گئے اِدھر چلے آئے یہ دونون صاحب حاضر ہین
صاحبقران نے جو ملاحظہ فرمایا تو زخم کاری لگے تھے اُسی وقت اُنکی حالت دیکھکر جراح سرکاری طلب فرمایا
اپنے روبرو بارگاہ مین اُنکے زخمون پر مرہم کرائی پٹی مرہم کی چڑھائی گئی اسکے بعد حکم ہوا کہ انکو شفاخانہ
شاہی مین بھیجا دو تاکہ اُنکے زخمون کا علاج خوب اچھے طور سے کیا جاے جراح کو حکم ملا کہ تم دو وقت
اُنکے زخم جاکر دیکھ آیا کرنا اسمین کوتاہی نہو اُنکو اُنکے ملازم اُٹھا کر لے گئے اُنکے جو خیمے تھے وہ برپا کرائے
اُسمین رکھا انکا حال بخیر رہو گا جب یہ لوگ جا چکے تو صاحبقران نے فکر کرنا شروع کی کہ کیا تدبیر
کیجاے کسی اور سردار کو برا سے مدد روانہ کرون ابھی کچھ حکم نہ فرمایا تھا اور وہ ہرکارے روبرو کھڑے
تھے کہ دوسری جوڑی ہرکاردن کی گرد مین آلودہ سرون پر راہ کی خاک حاضر دربار ہوے مجرا کیا
دعا وثناے شاہی بجا لاے اور عرض کیا کہ خبر لیکر آئے ہین یہ خبر ہی کہ جب لشکر نے جبریل کے شکست
کھائی اور بارگاہ پر کفار کا قبضہ ہو گیا ابھی لشکر دار ہا تھا کہ قدم اُٹھ چکے تھے اور وہ لوگ بارگاہ لیکر تھوڑی دور گئے
تھے کہ صحرا سے گرد وغبار بلند ہوا کہ جسکے سبب سے روز روشن مثل شب تاریک ہو گیا سب کو سیاہ آندھی کا
گمان ہوا کہ اتنی موقوف ہو گئی کہ وہ گرد شق ہوئی دامن کوہ سے ایک گرد زمردی رنگ کی پیدا ہوئی کہ جس سے
تمام صحرا زمردگون ہو گیا اُس گرد زمرد رنگ سے ایک نقابدار زمرد پوش پیدا ہوا حضور ہم اُسکی شوکت
وصولت کیا عرض کرین صورت اُسکی صولت کا خیال کرتے ہین تو تمام جسم کے بال فرط خوف سے شب

ہو جاتے ہین اُسکے ہمراہ ساٹھ ہزار سواران زرہ پوش سے تھے فقیر ایسا بہادر و دلیر ہم جان نثارون نے آج تک نہین دیکھا جرأت تو اُسکے گھر کی کنیز زر خرید معلوم ہوتی ہے آتے ہی اُسنے وہ شمشیر زنی کی کہ کفار کے جی چھوٹ گئے ایک آن واحد مین کفارون کو قتل کرکے اُسنے بارگاہ پر قبضہ کرلیا بارگاہ کو چھین لیا اور اپنے ملازمون کے ہمراہ کرکے اپنے مقام فرودگاہ کو روانہ کردی جب ہمنے یہ رنگ دیکھا تو ہم وہان سے چلے کہ آپ کو آگاہ کرین خداوندہ نقابدار نے فوج کے کفار سے لڑنے لگا یہ معرکہ دیکھکر لشکر سرکاری بھی پھر جسم کر لڑنے لگا اُن ہرکارون نے اسقدر تعریف نقابدار کی کی کہ صاحبقران کے دل مین الفت پیدا ہوئی جیسے باپ کو فرزند کے ساتھ ہوتی ہے اور بادشاہ کو بھی ایک اُنس ہوگیا اُسکی جرات و شوکت سُن کے پس اُسی وقت ہرکارون سے فرمایا کہان اور کچھ بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم یہ حال دیکھکر ادھر کو روانہ ہوے قریب لشکر کے تھے ہمارے آقا نے ہمکو دیکھ لیا ہم نے انکو اس حال سے آگاہ کیا وہ اسی وقت لشکر کو لیکر لشکر حریف پر جا پڑے اب ہمکو حال نہین معلوم کہ کیا گذرا صاحبقران نے خیال کیا کہ کہین ایسا نہو کہ شہنشاہ سے اور نقابدار سے بابت بارگاہ کے فساد ہو تو بڑی خرابی ہو اُن ہرکارون سے کہا کہ تم اسیوقت اُس مقام پر جاؤ ہماری طرف سے شہنشاہ کو دعا کہنا اور کہنا کہ صاحبقران نے کہا ہے کہ اے فرزند اگر نقابدار بارگاہ بخوشی دے تو لے لینا ورنہ فساد کرنا کیونکہ ہم منصف ہین اور یہ مقام انصاف ہے اُسنے ہمارے لشکر سے بارگاہ نہین چھینی ہے بلکہ لشکر کفار سے لی ہے اب ہمارا کوئی حق اُسپر نہین ہے کیونکہ اُنکی ملک ہوگئی ہان اگر ہمارے لشکر سے لڑکر چھین لیتا تو ہمکو اُسنے فساد کرنا جایز تھا وہ تو ہمارے ہاتھ سے جا چکی تھی اگر دوسرے نے لے لی تو جایز کیا اور جہان تک ممکن ہو نقابدار کو سمجھا کر ہماری بارگاہ مین لاؤ ہم اُس بہادر کے بہت مشتاق ہین اور نقابدار سے کہنا کہ صاحبقران نے کہا ہے کہ اگر آپ میری بارگاہ مین تشریف لائین تو آپ کی عنایت ہوگی الدین اور میرے تمام سردار آپکے ممنون ہونگے آپ کی ملاقات کا مجکو بہت اشتیاق ہے مین خود آپکی زیارت کو آتا مگر مجبور ہون کہ مین بدون بادشاہ کے نہین آسکتا ہون اور یہ بھی شہنشاہ سے کہنا کہ اگر اُسکے خلاف کروگے اور کسی قسم کا فساد ہوگا تو مین تمسے بہت ناراض ہونگا پس یہی تمکو لازم ہے کہ نقابدار کو میرے پاس جس طور سے ہو سکے لے آؤ کیونکہ مین دنیز جہان پناہ دیگر سے بہت مشتاق ہین یہ سنکے وہ ہرکارے ہمرا بجا لائے اور دربار سے نکلکر طرف اُس صحرا کے چلے جہان مقابلہ ہو رہا تھا یہ تو راہ سے گئے اور لشکر اسلام دوسری راہ سے ادھر کو آیا ہرکارون کا حال پھر تحریر ہوگا لشکر اسلام جو شہنشاہ سے رخصت ہوکر چلا تو داخل لشکر ہوا سرداران سمرزہ اُسی صورت سے حاضر دربار ہوے لشکر نے پڑاؤ پر جاکر گولی صاحبقران و بادشاہ کو ہمراہ کرکے اپنے مقام پر بیٹھے صاحبقران نے فرمایا کہ شہنشاہ کہان ہین وہ کیون نہین آئے اور نقابدار سے کیا گذری اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند ہمارے آقا ہم سے یہ کہکر لشکر نقابدار مین تشریف لے گئے تھے کہ مین جاکر اُن سے بارگاہ طلب کرتا ہون ہمکو چھوڑ گئے تھوڑے عرصہ کے بعد تشریف لائے نہ معلوم کیا باہم تقریر ہوئی ہم سے کہا کہ تم لشکر مین جاؤ لشکر کو لیکر ہم ہمراہ نقابدار کے اُنکے خیمہ مین جاتے ہین تھوڑی دیر بیٹھکر آتے ہین اگر جناب صاحبقران دریافت فرمائین تو یہ ہی عرض کردینا اور عرض کرنا کہ کوئی مقام تشویش نہین ہے مضمور خاطر جمع فرمائین پس یہ فرماکر چند سردارون کو لیکر چلے گئے ہم سے لاکھ لاکھ عذر کیا کہ ہم بھی ہمراہ چلین مگر نہ قبول کیا آخر ہم مجبور رہکر ادھر چلے آئے صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی فساد کی تو نوبت نہین آئی یا کوئی شر فساد ہوا اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند خیال فرمائین کہ اگر فساد ہوتا تو یہ

یہ ہم دیکھتے کہ فساد ہوگا تو ہم اپنے آقا کو چھوڑکر نہ چلے آتے جب ہم نے انکو خوش پایا بلکہ اُنھون نے یہ فرمایا
کہ مین تو نہ جاتا مگر قسم سے نا چار ہوگیا اب نہ جاؤن تو گنہگار ہوتا ہون دوسرے مردت کے خلاف ہے سبب
میرے جانے کا یہ ہے یہ سنکے صاحبقران نے دوات و قلم و قرطاس طلب فرمایا اور اپنے دست حق پرست
سے ایک رقعہ بنام شہنشاہ گوہر کلاہ اس مضمون کا تحریر فرمایا کہ ای نور نظر قوت قلب و جگر طال المدعمرہ
بعد دعاے ترقی حیات و درجات کے معلوم کرد کہ تمکو قسم ہی ہمارے سر عزیز کی نقابدار سے کسی قسم
سے فساد نہ کرنا اگر وہ بارگاہ بخوشی خاطر دے تو کچھ مضائقہ نہین ہی ورنہ اُسکو ناراض کرکے بارگاہ نہ لینا
وہ بارگاہ اُسی کو مبارک رہے ہم اور بارگاہ مین در بار کرین گے کیونکہ اب وہ بارگاہ اُسکی ہوگئی اُسنے مقابلہ
کرکے کفار سے لی کوی تمھارے لشکر سے نہین لی ہی بلکہ اگر وہ ہمارے لشکر سے بھی لیجاتا تو ہم بزور نہ
لیتے کیونکہ وہ بھی مرد مسلمان ہی ہماری مردت اس قسم کی نہین ہی کہ ہم خدا پرست سے مقابلہ کرین کیونکہ ہم دو
ایک طریق رکھتے ہین ای فرزند جبکہ مال قبضہ سے نکلگیا اور دوسرے کے قبضہ مین چلا گیا اُس سے کسی
اور نے چھین لیا تو اب پھر ہمارا قبضہ کیونکر رہا انصاف یہ کہتا ہی کہ اب اُس مال کی طرف نگاہ بھی اُٹھاکر
نہ دیکھنا چاہیے پس وہ بارگاہ اب نقابدار کی ملکیت ہی ای فرزند جہان تک ممکن ہو نقابدار کو راضی کرکے
میرے پاس لاؤ بلکہ نقابدار سے میری طرف سے کہنا کہ بدیع الملک تمھاری ملاقات کا بہت مشتاق ہی
مین خود آتا مگر سبب یہ ہی کہ جہان پناہ بھی تمھاری ملاقات کا شوق رکھتے ہین اور جملہ سرداران بادشاہ
نے بھی فرمایا تھا کہ ای صاحبقران نقابدار کو یہان طلب فرمایئے اِس سبب سے صاحبقران نے یہ
تحریر فرمایا اور یہ کہنا کہ آپ کے آنے سے میری بارگاہ کی زینت ہوگی آپ نے بڑا احسان کیا کہ بارگاہ
بارگاہ لے لی جیسے تمھارے پاس رہی ویسے میرے پاس کیونکہ ہم تم ایک ہی ہین یہ لکھکر صاحبقران نے
رقعہ کو ختم کیا اُسپر اپنی مہر کی اُسکے بعد خواجہ سے کہا کہ خواجہ یہ رقعہ تم لے کر شہنشاہ پاس جاؤ اور شہنشاہ
سے زبانی بھی کہدینا یہ کہکر وہ تقریر بیان فرمائی اور فرمایا کہ تم جاکر خود اپنی آنکھ سے دیکھ آؤ کہ شہنشاہ سے
نقابدار کس طور سے پیش آیا اور کچھ باہم فساد کی تو تقریر نہین ہوئی ہی اگر ہو تو تم خود مرد دانا ہو شہنشاہ کو
منع کرنا اگر وہ تمھارا کہنا نہ سنے تو یہ کہنا کہ صاحبقران تم سے بہت ناخوش ہونگے آیندہ تمکو اختیار ہی
اور خواجہ تم نقابدار کو بھی دیکھنا کہ کس مرتبہ کا آدمی ہی خواجہ نے عرض کیا کہ مین خود اپنی فکر مین
مبتلا ہون جان چوراے یہان بیٹھا ہون باہر تمام قرضدار کھڑے ہوے ہین باہر نکلا دراکھون نے مجکو
پریشان کیا بن نہین جاسکتا ہون اور نہ میرے پاس اسوقت روپیہ ہی کہ انکو دون نہ کہین سے ملنے کی
امید ہی کہ وعدہ کرون مین کیون اپنی جان کو عذاب مین مبتلا کرون آپ کی تو ایسی ہی باتین ہین کہ خواجہ
تم جاؤ خواجہ بھوئے خدمتگار ہوے کہ چلے جاتے ہین ان اگر کوئی ضرورت شدید ہوتی تو کیا مضائقہ
تھا نقابدار کی بارگاہ مین نہ جاؤنگا مجکو نقابدار سے خوف معلوم ہوتا ہے دوسرے تم لوگ اولاد
صاحبقران سے ہو جس امر پر نیت کرتے ہو اُس سے پھرتے نہین پھرتے ہو لڑکے جو ہین وہ کسی کا کہنا
نہین سنتے ہین مین نے جاکر منع کیا اُنھون نے نہ مانا تو مجکو رنج ہوگا میری بات رائگان ہوگی مجکو
غصہ آجائیگا مین سختی کرونگا وہ مجکو کلام درشت مین جواب دین تو اور زیادہ مجکو ملال ہوگا کس لیے کہ
یہ لڑکے کسی کے کہنے پر عمل نہین کرتے ہین خود سر ہین بندگی کی خوردی کا انکو بالکل لحاظ
پاس نہین ہین بلکہ خود بین ہین جو دل مین آتا ہی وہ کرتے ہین آج کل کے لڑکے بے لحاظ اور بدتمیز ہوتے ہین تو مین
کیونکر جاکر اور اُنکے درمیان مین بول کر اپنی عزت دون آبرو مٹاؤن جو کچھ انکو میرا پاس ہی

وہ بھی جانا رہے آپ نے اچھی تدبیر نکالی ہی اور کسی کو روانہ فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ یہ کام سوا تمھارے کسی سے نہ نکلیگا تم بہت اچھی طرح سے اسکو کروگے یہ فرماکر کہا کہ مین ایک ہزار روپیہ دونگا خواجہ نے کہا کہ آپ بیکار لاکھ دیتے ہین اسوقت کام نکالنا منظور ہی صرف زبانی جمع خرچ ہی اگر دیتا ہی تو منگا کر رکھیے اسوقت مین اپنے دل کو آزماؤن اگر وہ اجازت دے تو مین جاؤن گو مین یہ تو جانتا ہون کہ مین آج ذلیل تو ضرور ہونگا مگر تمھارا کام کرلاونگا صاحبقران نے اسی وقت ایک توڑا منگا کر رکھا خواجہ نے وہ توڑا اٹھالیا اور رقعہ صاحبقران سے لے کر جیب مین رکھا اور سلام کرکے بارگاہ سے باہر آئے اور طرف اس میدان کے روانہ ہوئے انکو بھی راہ مین رکھا جاتا ہی صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام کو گئے بادشاہ نے جاکر آرام کیا چونکہ رات ہوگئی تھی اسلئے تدبیر مین اب دربار کا حال جب کل آراستہ ہوگا تحریر کیا جائیگا اب راوی دوسرا حال بیان کرتا ہی کہ ناظرین کو معلوم ہو کہ وہ لوگ نقابدار کے جو کہ بارگاہ سے لے کر حسب الحکم نقابدار اس طرف روانہ ہوئے تھے کہ جہان نقابدار کے خیمے وغیرہ برپا تھے وہ پانچہزار سوار بارگاہ خوشی خوشی چلے جاتے ہین انکو تو جانے دیجیے دوسرا واقعہ راوی نے جو بیان کیا ہی اُسکو سماعت فرمائیے وہ یہ ہی کہ ناظرین کو یاد ہوگا یہ داستان جلد اول مین جہان تک بیان ہوئی تھی کہ جب ارژنگ شاہ کے لشکر پر اسد ثانی نے آکر کئی شب خون مارے اور وہ عاجز ہوا اسکا سبب یہ تھا کہ شہر زرین حصار کو کہ جہان کا بادشاہ زردبان تھا رستم ثانی نے آکر حالت فقیری مین مسلمان کیا تھا پہلوان اسہنگ کو قتل کرکے تمام شہر اسلام آباد ہوا تھا اسکی خبر ارژنگ بہادر زردبان کو پہونچی وہ لشکر لیکر آیا تھا رستم ثانی طرف پردہ قاف کے جا چکے تھے یہ داستان بھی معرض بیان مین آچکی ہی اسکی تحریر کرنے کی کوئی ضرورت نہین یہان یہ حال جو کہ تحریر ہو رہا ہی برائے یاددہی ناظرین تحریر ہوتا ہی گو اسکی بھی ضرورت نہ تھی مگر اس سبب سے تحریر کیا کہ ناظرین کو یاد آجائے پس خلاصہ یہ کہ زردبان نے مقابلہ کیا تھا لشکر نے شکست کھائی تھی زردبان قلعہ بند ہوا تھا ارژنگ نے یورش کیا تھا اسد ثانی بیع الملک کو تلاش کرتے ہوئے اُدھر بھی جا نکلے تھے چونکہ زردبان مسلمان تھا اور ارژنگ کافر انھون نے بہمن مذہب ارژنگ کے لشکر پر شبخون مارے تھے اور پریشان کردیا تھا اُسنے عاجز ہوکر عیار کے ذریعہ سے اُنکو پرہ منگوایا تھا اور بعض مین بند کرکے صبح کو یورش قلعہ پر کیا تھا کہ پہلوان اسکا قریب قلعہ ہوپہنچیا تھا اہل قلعہ نے دعا کی تھی اتفاق سے شہریار عالیوقار فرزند ارجمند نامدار بصورت قلندر اُدھر جا نکلے تھے اُنکے قلندر ہونے کی داستان جلد اول مین تحریر ہوچکی ہی یہ رستم ثانی کی تلاش مین فقیر ہوئے تھے انھون نے مقابلہ کرکے ارژنگ وغیرہ کو شکست دی تھی اسد کو بلا لیا تھا ارژنگ مسلمان ہوا تھا زردبان اسد و شہریار کو شہر مین لے گیا تھا بڑی دھوم سے دعوت کی تھی رات بھر اسد و شہریار سے باتین رہین تھین اسد نے فقیر ہونے کا سبب دریافت کیا تھا شہریار نے کل حال کہا تھا بوقت سحر شہریار تو اُسی تکیہ پر آکر قلندر بن کر بیٹھے تھے جہان رستم ثانی مقیم ہوئے تھے شہریار عالیوقار کی داستان تحریر ہوچکی ہی جلد اول مین اور اسد ثانی مع اپنے لشکر کے تلاش بیع الملک روانہ ہوئے تھے کوہ و صحرا مین تلاش کرتے ہوئے ہر جا کوچ و مقام کرتے ہوئے منزل بہ منزل چلے آتے ہین یہ لوگ تو اس طرح بسر کرتے ہین کہ رات کے پاس جیمے مین یہ بارگاہ صرف ایک مختصر سا خیمہ ہین کہ وہ برائے اسد ثانی برپا کیا جاتا ہی باقی آرام کرتے ہین باقی جو لوگ ہین وہ کمل وغیرہ بالبن ڈالکر بسر کرتے ہین رات کو صحرا مین اترے سحر کو سب اپنا سامان اوٹھا لیا چل کھڑے ہوئے اتفاق سے اسد ثانی بھی اسی صحرا مین اگر

جو کہ اس میدان جنگ سے قریب تھا پہونچے تھے یہ آج صبح کو جو اس صحرا مین پہونچے تو سکہ وہ جنگل بہت پُر فضا اور پُر بہار تھا اور شکار بھی بیشمار تھا اُنھون نے اپنے رفیقون سے کہا کہ آج دن بھر اس صحرا مین شکار کھیلو اور رات بھی یہین بسر کرو بوقت سحر یہان سے روانہ ہونگے کئی ماہ کا زمانہ ہوا ہی کہ ہم صحرا نوردی کر رہے ہین مگر اُس شہریار کا نشان نہین ملا باوجودیکہ لشکر کثیر ہی اور وہ صاحبقران لشکر مین شامل ہی اُنھون نے اپنے لشکر کا بادشاہ دارین جمشید کو کیا ہی اور وہ طرفہ طاق کے ہمراہ لشکر کے روانہ ہوئے ہین یہ بھی سنا گیا ہی کہ کوئی دشت بہار افزا ہی اسمین دریاے بسیر رنگ ہی اُسکے کنارے لشکر فیروزی اثر مقیم ہی یہ حال مجکو زبانی شہریار کے معلوم ہوا تھا کیونکہ اُنسے سنا تھا کہ جب رستم ثانی کو خبر ہوئی کہ صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کو لشکر کا صاحبقران کیا ہی تو اثنا مین صاحبقرانی اُنکو رخصت کیا اور آپ طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے اُنکو ملال ہوا وہ لشکر کو چھوڑ کر فقیر ہوکر نکل گئے جب یہ خبر شہریار کو معلوم ہوئی وہ بھی بھائی کے غم مین فقیر ہوئے اور اُنکی تلاش مین روانہ ہوے یہ خبر مجکو کہ لشکر صاحبقرانی فلان مقام پر فروکش ہے زبانی شہریار کے معلوم ہوئی تھی کہ ہم تلاش کرتے پھرتے ہین کہین نہ دشت بہار افزا کا نشان ہی نہ کسی مقام پر دریاے بسیر رنگ ملا کہ جسکے سبب سے لشکر کا یہ چلنا ہان ایک امر ہی کہ اس سفر مین صحرا تو بہار افزا بہت ملے مگر دریاے بسیر رنگ کوئی نہ ملا کہ نشانہ ملتا یا امید ہوتی کہ اب ہم قریب لشکر پہونچے تم خیال کرو یہ بھی صحرا بہار افزا معلوم ہوتا ہی اگر ہمارے مقدر مین صاحبقران ثالث سے ملاقات بدی ہی تو ضرور ہوگی ورنہ اسی صحرا نوردی مین بسر ہوگی بیری اور زندگانی مین یہ ہی حسرت و ارمان لیکر اس دنیا سے طرف عالم بقا کے راہگیر ہونگا باتون مین صاحبقران کے لشکر کو تلاش کیا اس صحرا نوردی مین اپنی جان دی افسوس اس تکدر تابنجار کے باعثون کسی طور سے قرار نہین ہی ایک صورت پر یہ گردش نہین کرتا ہی خیال کرنے کا مقام ہے یا تو وہ زمانہ تھا کہ صاحبقران اول کے لشکر مین موجود تھے کیسے کیسے سردار دربار گاہ مین متمکن ہوتے تھے سنتے ہین اٹھارہ فرزند صاحبقران کے تھے جن مین بعض تو ایسے بہادر تھے کہ جنکی جرأت کے جھنڈے گڑے ہوے ہین تلوار کلغی کمر بند کے کشور دل پر سکہ بیٹھے ہوے ہین مثل عمرو بن حمزہ یونانی ملکشاہ بدیع الزمان و دیگر پسران عالیشان اور پوتے نبیرے مثل نور الدہر و ملک قاسم ابرج نوجوان کے بارگاہ صاحبقران مین ہمیشہ چوکیون سردار باقی دنگل و کرسیون پر بیٹھتے تھے لندھور و مالک و بہرام فرامرز عاد مغربی وغیرہ کے اُسوقت کا دربار لائق دیدہ تھا اسد ولاور تواپسے تھے صاحبقران کا لشکر کثیر ہر ایک سردار و فرزند نبیرہ صاحبقران کے ہمراہ تھا کل لشکر تین یا چار کروہ سے کم نہوگا کیسے کیسے سورے سرہوئے کیسی بہار تھی گلشن لشکر کی ایک چشم زدن مین وہ طریقہ نرا صاحبقران اول اپنی طرف سے صاحبقران ثانی کو صاحبقران کرکے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے گو وہی لشکر تھا وہی لوگ تھے مگر وہ رونق و زینت نہ تھی باوجودیکہ سردار زیادہ ہوگئے تھے مثل بدیع الملک و رستم ثانی کے کہان لوگون نے سیکڑون طلسم فتح کیے ہزارون ملک مگر وہ بات نہ تھی وہ بات صاحبقران اول کے ہمراہ گئی کہ ایک زمانہ گذرا تھا کہ اولاد صاحبقران و سرداران صاحبقران پر بنا ہی آئی طہماس ایسا ولاور قتل ہوا لندھور مارے گئے بہرام کی کچھ خبر نہ معلوم ہوئی اور اسی طور سے بہت سے سردار قتل ہوئے دربار سرداروں سے خالی ہوگیا اُنکے جانشین اُنکی اولاد ہوئی اولاد صاحبقران سے ملکشاہ قتل ہوئے عمرو بن حمزہ درجہ شہادت پر فائز ہوئے قاسم نے انتقال کیا مگر یہ بھی بہت سے لوگ تھے اب جو فلک گردش کرتا ہی تو یہ بتا ہی آئی

کہ صاحقران ثانی بھی طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے بدیع الملک کو صاحبقران کیا گو لشکر اُسی طور سے رہا مگر سپہ سالار رخصت ہو ہو کر طرف ملکون کے چلے گئے یہ خبر سنکے رستم ثانی نفیر ہوے شہریار نے بھی درویشی اختیار کی اب فلک نے یہ رفتار کی ہم جو صاحبقران کے ہمراہ خانہ کعبہ کو چلے تھے راہ مین یہ آفت آئی کہ صحرا مین آگ لگی تمام اشجار جلنے لگے تمکو معلوم ہی کہ مین اُس صحرا سے نکلا ہم چند لوگ میرے ہمراہ تھے کوئی لشکر نہ تھا پھر یہ لشکر کیونکر بہم ہوا اُسکے بعد مین اس آفت مین مبتلا ہوا کہ عیار گرفتار کرکے لے گیا کوئی درجہ میرے قتل ہونے دھوکہ کے فتح ہونے مین باقی نہ رہا تھا مگر کیونکر آسان ہوا اور کیا سبب ظاہر ہوا اُس سے تو تم لوگ بھی ماہر ہو فی الواقع خداوند کریم نے اس صحرا مین پہنچایا ہی کوئی نہ کوئی صورت ملاقات بدیع الملک کی پیدا کرے گا گو فلک درپے آزار ہی مگر خدا کے فضل سے امید قوی ہی اہل لشکر نے کہا کہ جب حکم ہو اسد ثانی نے فرمایا کہ اسی صحرا مین آج تمام کرو کل یہان سے روانہ ہونگے ہمکو اس صحرا مین شکار بکثرت معلوم ہوتا ہی لہذا تم لوگ یہان پڑاؤ کا سامان کرو مین ذرا شکار کھیل لون تو آتا ہون یہ کہکے چند سرداروں کو لیکر ایک جانب چلے یہان اہل لشکر نے مقام سایہ دار تجویز کرکے پڑاؤ کرنے کا سامان کیا تھا ابھی کمر بند وغیرہ نہین کھولی تھین صرف اپنے کمل وغیرہ تاننے کی فکر کر رہے تھے یہان تو یہ لوگ اس فکر مین ہین اور یہ وقت اور وہ دل ہی کہ جہان میدان مین اُسی صحرا کے قریب مقابلہ ہوا تھا اور بارگاہ فلک بدار نے کفار سے پھین کر روانہ کی تھی طرف اپنی فرودگاہ کے وہ لوگ بارگاہ لیے ہوے چلے آتے تھے اسد شکار مین مصروف تھے سامنے انکا لشکر اُتر رہا تھا کہ اسد نے دیکھا کہ ایک طرف سے گرد پیدا ہوئی یہ طرف گرد و غبار کے دیکھنے لگے اور مرکب کو بڑھا کر اُدھر کو چلے جیسے جیسے گرد پھٹتی گئی وہ گردنگاہ ہوئی انھون نے دیکھا کہ اس دامن کوہ سے لشکر پیدا ہوا مگر قلیل یہ لشکر کو دیکھکر اُسی مقام پر ٹھہرے اب جو غور کرکے دیکھتے ہین تو اس لشکر کے ہمراہ بارگاہ ہی اور بہت سے زخمی ہین مگر لشکر صاحبقرانی کے یہ وہ لوگ ہین جو کہ ہمراہ بدیع الملک کے رہ گئے تھے یہ دیکھکر انھون نے بوق کو اپنی بجایا اُسکی صدا جو بلند ہوئی اُن کے لشکر مین ہو چکی اہل لشکر نے جو سُنی یا تو وہ لوگ اس بندوبست مین تھے کہ کمر بند کھولین یا ایک مرتبہ ہوشیار ہوے قریب اپنے مرکبون کے آئے اِس خیال سے کہ یہ آقاے نامدار کے بوق کی صدا تھی کیا سبب ہی اور کیا ضرورت ہی کہ آقا نے بوق بجایا کہ ادھر اسد نے دوسری مرتبہ بوق کو دم دیا یہ لوگ اُس صدا کو سنکے مرکبون کی پشت پر سوار ہوئے تیسری مرتبہ جو صدا آئی تو یہ لوگ مرکبون کو اٹھا کر اُس صدا کے بوق کی جانب روانہ ہوے یہ تو ادھر چلے ادھر اسد بوق کو دم دے کر اُس لشکر کی طرف متوجہ ہوے اب جو دیکھا تو بارگاہ صاحبقرانی کا اُٹالہ ہی کہ اسکو یہ لشکر لیے ہوے چلا آتا ہی اور ہمراہی اُس بارگاہ کے زخمی ہین یہ دیکھنا تھا کہ پس ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر بار گذر کیا اور آتش غیظ و غضب کا خون کے سینہ مین مشتعل ہوئی مگر انھون نے اُس لشکر کو بھی اہل اسلام سے پایا کہ یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ خدا پرست ہین یہ بارگاہ کیون چھین کر لائے ہین اسکو پہلے دریافت کرنا چاہیے جو غصہ تھا وہ کرنا یہ تصور دل مین کرکے آگے آکر کھڑے ہوے اور راہ روک لی اور کہا کہ تم کون لوگ ہو کیونکہ وہ لشکر قریب آچکا تھا انھین سے ایک سردار بڑھا اور کہا کہ تم کون لوگ ہو کہ جو راہ دو کے کھڑے ہو ہمکو آگاہ کرو اور راہ سے ہٹ جاؤ کہ بارگاہ ہم لیے جاتے ہین یہ بارگاہ بڑی مشقت سے حاصل ہوئی ہی ہمارے آقا نے ہمکو حکم دیا ہی کہ بارگاہ کو لیجاکر میری فرودگاہ پر برپا کرو ہمکو عجلت ہی کہ ہم یہان جو تم سے گفتگو کرینگے تو دیر ہوگی یہ سنکے اسد نے کہا کہ جب تک تم یہ نہ بتاؤ گے کہ یہ بارگاہ فلان شخص کا ہی اور ہم فلان کے ملازم ہین اُسوقت تک مین راہ سے نہ ہٹونگا نہ تمکو جانے دونگا بلکہ بارگاہ تم سے چھین لونگا انھون نے دیکھا کہ اس سے

اگر جنگ کرینگے ہین تو مقابلہ ہوگا اور دیر ہوگی وہان آقا پہونچ جائینگے اور بارگاہ کو پٹا پائینگے تو ناراض ہونگے لہذا
اپنے پورا حال کہدین تاکہ یہ بلا ٹل جاے یہ لوگ فراق پیشہ معلوم ہوتے ہین یہ سوچ کے اُن لوگون کا جو افسر
تھا وہ آگے آیا اور اس سردار سے کہا کہ ہٹ جاؤ ہم تم کو نہین مارنا چاہتے ہون وہ ہٹ گیا اُسنے کہا کہ ہم لوگ طلازم
ہین نقلبار سبز پوش کے وہ فلان مکان مین مقیم تھا کہ اسکو خبر پہونچی کہ بارگاہ صاحبقرانی کو کفار لیے جاتے ہین
چونکہ اُنکو بھی دعوے صاحبقرانی ہی بدین سبب وہ مع لشکر اُسطرف کو روانہ ہوے اور وہان جاکر انھون
نے کفار کو قتل کیا اور بارگاہ پر قبضہ کرکے اپنی فرودگاہ پر روانہ کی ہی ہم وہی بارگاہ لیے جاتے ہین
یہ بارگاہ صاحبقران ثالث ربیع الملک کی ہی اُنھون نے مع اپنے درگہ سالار کے طرف محرابیہ کے روانہ
کی تھی کہ محراب شاہ کے بہ سالار نے آکر مقابلہ کرکے خدا پرستون سے لی ہمارے آقا نے جاکر اُن سے چھین
لی یہ جو اسد کو معلوم ہوا تو یقین ہو گیا کہ یہ بارگاہ صاحبقرانی ہی پس یہ سمجھکے کہا کہ یہ بارگاہ تمکو دی کہ مین اسکو
لیجاؤن اُنھون نے کہا کہ کیا خوب آپ اچھے آئے کہ ہم تمکو بارگاہ دیدین کیونکہ ہمکو ہمارے آقا نے دی
اور ہم تمکو دین جو کہ آقا نے بڑی محنت سے حاصل کی تھی اسد نے کہا کہ ضرور دینا ہوگی یون نہ دوگے
تو زبردستی دوگے اپنے بس نہ دوگے بزور شمشیر دوگے اُسنے کہا کہ تم ہو کون اسد نے کہا کہ ہم کوئی
ہین تمکو اس سے کیا غرض تمکو آم کھانے سے غرض یا پیڑ گننے سے تم ہمکو بارگاہ دو جدھر سے آے ہو
ہو اُسی طرف چلے جاؤ ورنہ میرے ہاتھ سے پریشان ہوگے ہین بارگاہ ضرور لونگا تمکو نہین خیال تھا کہ یہ
جیغہ میرے قبضہ مین ہی یہان کا ملک مختار ہین ہون تم کیون ادھر سے بارگاہ لے کر آے اب آئے ہو تو
بارگاہ میرے ہاتھ سے بچکر نہین جاسکتی ہی جس طرح سے دوگے ہین لونگا یہ جو اسد نے کہا وہ افسر بہت
برہم ہوا کہ اب تو رستم کی بھی طاقت نہین ہی کہ بارگاہ پر قبضہ کرسکے اصل مین جسکی بارگاہ ہی اگر وہ بھی آئیگا
تو سزا پائیگا بارگاہ پا پائیگا تمھاری کیا اصل ہی یہ جو کہا پس غضب آگیا اسد نے کہا کہ تمھاری قضا
آئی ہی سچ ہی کہ جب چیونٹی کے مرنے کے دن آتے ہین تو اُسکے پر نکلتے ہین پس معلوم ہو گیا کہ تم لوگ
یون بہ بارگاہ نہ دوگے یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ان لوگون نے دیکھا کہ صحرا سے گرد پیدا ہوئی اس
گرد سے قریب چالیس ہزار کے لشکر گرفتاق وضع سب کے ہاتھون مین تلوار مثل اُس جوان کے جو کھڑا ہوا
گفتگو کر رہا ہی لوق مین وہ لشکر آکے عقب مین اُس جوان کے ایستادہ ہوا پس اُدھر اُس جوان نے یہ کہا کہ معلوم
ہو گیا کہ تم لوگ یون بارگاہ نہ دوگے یہ کہکر اسد نے بوق اُٹھاکر اسمین صدا دی کہ این را بزنید و بہ بندید
کہنا تھا کہ وہ قزاق وضع ایک مرتبہ چلے وہ چالیس ہزار یہ پانچ ہزار کہان مقابلہ ہوسکتا ہی ناظرون پر یہ امر
ظاہر ہوا کہ اس بارگاہ کے ہمراہ جو لوگ ہین وہ لشکر جنرل کے ہین لشکر صاحبقرانی کے نہین ہین جو کہ
اسد کو پہچانتے اول تو کل لوگ اُسی وقت بارگاہ کو چھوڑ کر بھاگے تھے یہ چند آدمی اس سبب سے رہ گئے
تھے کہ زخمی تھے گو انکا بھی قصد فرار کرنے کا تھا مگر فرار نہ کرسکے پاسے تھے کہ نقلبار آکر گرا اور بارگاہ پر
قبضہ کرلیا اب یہ لوگ یہ سوچے کہ یہ لوگ مسلمان ہین اسی سبب سے ہمراہ تھے پس اسد دو چار کو مار کر بارگاہ پر
گرا ادھر لشکر نے اُن پانچون ہزار کو ایک حملہ مین متفرق کردیا قتل نہین کیا کیونکہ اسد نے بوق مین یہی کہا
تھا کہ یہ لوگ خدا پرست ہین جو لوگ مرکبون کی جھپٹ مین آگئے وہ تو مرگئے ورنہ ایک کو بھی نہین مارا
ہان گرفتار ضرور کرلیا اور حملہ جو کیا تو سب متفرق ہو گئے اُدھر اسد نے جاکر بارگاہ پر قبضہ کیا
ہان کچھ لوگ اسد کے لشکر کے کام آئے جب اسد کا قبضہ بارگاہ پر ہو گیا اسد کے ہاتھ سے دو ایک
سوار مارے گئے جو کہ بہت سہمے تھے یہ لوگ اس سبب سے اور بھاگے کہ ہم مقتل ہون گے کیونکہ ہم قلیل

ہین یہ لوگ کثیر ہین ایک ہی مرتبہ ہمکو قتل کر ڈالین گے دوسرے یہ امر ہی کہ یہ بارگاہ کوئی ہمارے آقا کی نہین ہے بلکہ تجھی ہوئی ہی پس اسمین لڑنا کیا ضرور ہی چلکر خبر کرین اسمین بھی قریب دو سو کے کام آے جب اسد بارگاہ سے کر چلے تو یون کہا کہ ای قزاقان مدر رو بدر وید این لشکر ار اکشید یچ کہا پس سب چھوڑکر ایک طرف کو راہی ہو گئے وہ لوگ اپنی رہائی کو مقدم خیال کرکے خاموش ہو رہے کیونکہ یہ لوگ تو بلاے ناگہانی کی طرح سے آکر گرے تھے اور سب کو پکڑ لیا تھا مگر وہ افسر جو کہ گفتگو کرنے آیا تھا مرد جہاندیدہ اور گرم و سرد عالم چشیدہ تھا اسنے جو لشکر کو آتے ہوے دیکھا تھا گو تقریر دلپذیر کر رہا تھا اسکو خیال ہوا کہ اگر مقابلہ ہوا سب مارے گئے جب اسد اسکی طرف جھپٹے تھے کہ کہان جاتا ہی یہ ایک طرف کو چل کھڑا ہوا تھا کیونکہ انکو تو مطلب بارگاہ سے تھا اسکا قتل کرنا مدنظر نہ تھا اس سے اُسکا تعاقب نہ کیا تھا اسنے مطلب سے مطلب رکھا بارگاہ کو لیکر چلے جب اسد نے یہ کہا کہ بدر رو بدر سب چھوڑکر اور رکب اُٹھاکر چلے آگے آگے اسد بارگاہ لیے جاتے ہین عقب مین انکا لشکر ہی جب وہ لوگ چلے گئے یہ لوگ ہاتھ ملکر رہ گئے اور وہ لاشین اٹھاکر طرف نقابدار کے چلے کہ جاکر اُسکو خبر کرین کہ بارگاہ کو قزاق چھین لیگئے یہ ادھر چلے ادھر نقابدار شہنشاہ کو ہمراہ لیے ہوے چلے آتے ہین تھوڑی دور چلے تھے کہ وہ ہرکارے جو کہ صاحبقران نے روانہ فرماے تھے انکی زبانی شہنشاہ کو پیغام دیا تھا وہ اُس لشکر مین آئے اور قریب شہنشاہ و نقابدار پہونچکر مجرا کیا اور عرض کیا کہ ہمکو آپسے کچھ عرض کرنا ہی ذرا آپ علحدہ تشریف لیجین کچھ پیغام صاحبقران نے آپ کو دیا ہی یہ جو شہنشاہ نے سنا کہ کچھ پیغام صاحبقران نے انکی زبانی دیا ہی نقابدار سے کہا کہ آپ چلین مین اُنسے پیام سُن لون تو آتا ہون آپ آگے تشریف آہستہ آہستہ لے چلین کیونکہ آپ کے ہمراہ لشکر ہی مین ابھی آتا ہون نقابدار نے کہا کہ آپ پیام سن لین مین اسی مقام پر قیام کرتا ہون جب آپ تشریف لائین گے مین آپ کے ہمراہ چلونگا شہنشاہ یہ سن کے ان ہرکارون کے ہمراہ ایک طرف چلے اور لشکر سے نکل کر باہر آ گئے یہ تو ادھر آئے اُدھر نقابدار انکے انتظار مین مع لشکر کھڑا ہوا تھا کہ گرد اڑتی اور اُس گرد سے وہ لوگ پیدا ہوئے جو کہ بارگاہ لیکر گئے تھے اور اسد نے چین لی تھی فریاد کنان خاک بر سر افشان چاک گریبان آکر پہونچے اُنھون نے جو اپنے لشکر کو دیکھا وہ اپنے لشکر مین آے وہ لاشین بھی ہمراہ تھین اہل لشکر نے کہا کہ کیا گذرا یہ کیا حال ہی کچھ بیان کرو اُنھون نے جواب دیا کہ آقا کہان ہین ہم اُنسے بیان کرینگے اُنھون نے جواب دیا کہ وہ سامنے تشریف فرما ہین یہ سننا تھا کہ وہ لوگ اُسی صورت سے نقابدار کی طرف آئے کہ ہرکارون نے نقابدار کو خبر دی کہ مضروبین کو آپ نے کفار سے بارگاہ چھین کر دی تھی اور فرمایا تھا کہ پڑاؤ پر پہنچاکر برپا کرو وہ لوگ عجب حال سے داخل لشکر ہوے ہین چند لاشین ہمراہ ہین سرون پر خاک فریاد کنان آگے طرف آتے ہین ہرکارے یہ عرض کرتے تھے کہ وہ لوگ آکر پہونچے نقابدار کو مجرا کیا نقابدار نے فرمایا کہ کیون یہ کیا حال ہی کیا آفت نازل ہوئی کس بلا مین مبتلا ہوے کچھ بیان تو کرو مین نے تو تمکو ہمراہ بارگاہ کے روانہ کیا تھا کہ بارگاہ لیکر برپا کرو بارگاہ کیا ہوئی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم غلام بارگاہ لیے چلے جاتے تھے کہ اسکے آگے جو صحرا ہی اُس مین جسوقت پہونچے تو قزاق آکر گرے اور بارگاہ کو چھین کر ہم لوگون کو زخمی و قتل کرکے لے گئے وہ جو لاشین ہمراہ ہین یہ لوگ کہ قزاقون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین اب جو نقابدار سبز پوش نے دیکھا کہ قریب سو ڈیڑھ سو کے لاشین ہین اور بہت سے لوگ زخمی ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ اسد نے بسبب خدا پرست ہونے کے انکو قتل نہین کیا بلکہ اسیر و مجروح کیا اور

جنکی قضا تھی وہ قتل بھی ہوے جان کر ایسا نہین کیا یہ جو نقابدار سبز پوش نے دیکھا ایک دو دو غلیظ تھا کہ کانون سے نکل گیا اُسنے دریافت کیا کہ وہ نقابدار کدھر گیا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ وہ اُسی صحرا مین ایک طرف کو سوے بارگاہ و اپنے لشکر کے روانہ ہوگیا ہم لوگ اُدھر چلے آئے کہ آپ کو آگاہ کرین آپ کی خدمت مین عرض کرین یہ سنکے نقابدار نے کہا کہ تم مین سے ایک دو سوار میرے ہمراہ آئین اور مجکو اس مقام کا نشان دین کہ جس مقام پر سے وہ بارگاہ تم سے چھین لے گیا اور جدھر کو گیا ہی بس یہ حکم دیا اور اپنے مرکب کی باگ لی بس یہ سنکے چند سوار عقب مین نقابدار سبز پوش کے چلے نقابدار کا یہ عالم ہی کہ بسبب غلیظ کے دونون آنکھین لال ہو رہی ہین منہ سے کف جاری ہی غصہ طاری ہے بند بند کانپ رہا ہی مرکب کو جولان کیے ہوے چلا جاتا ہی برابر مرکب پر تازیانہ پڑ رہا ہی وہ مرکب جسپر کبھی بھول کی چھڑی نہ پڑی ہو اُسپر تازیانہ پڑے اُسکا کیا حال ہوگا ایک آن واحد مین اُس صحرا مین پہونچ گیا لہذا جانے نقابدار کے کل لشکر چلا چونکہ نقابدار یہ حکم فرمایا گیا تھا کہ کوئی میرے عقب مین نہ آئے سواے چند سواردن کے اُنکو بھی مین اسلیے ہمراہ لیتا ہون کہ مجھے یہ نہین معلوم کہ وہ بارگاہ کس مقام پر سے لے گیا ہی اور کدھر کو گیا ہی اُنکی نشاندہی سے مین اُدھر کو جاؤنگا اُسکی بھی یہ لیاقت ہی کہ وہ میرے ملازمون سے بارگاہ لیجاے تفراق ہوکر گر اُسکے ہمراہ لشکر بھی ہو تو جاکر اور اُسکو قتل کر کے بارگاہ پر قبضہ کرونگا یہ حکم فرماکے روانہ ہوے تھے اُسپر اہل لشکر نے باہم یہ صلاح کی کہ گو آقاے نامدار منع فرما گئے ہین مگر ہمکو لائق ہی کہ ہم اسی مقام پر قیام کرین اور اُنکے عقب مین نہ روانہ ہون چاہے وہ خفا ہون ہم تو ضرور جلینگے یہ صلاح کر کے لشکر چلا تھا مگر آہستہ آہستہ اُدھر جب نقابدار اس صحرا مین پہونچا تو ان سواردن نے عرض کیا کہ ہم لوگ اس مقام پر پہونچے تھے اور اس طرف سے وہ تفراق ظاہر ہوے پہلے چند سوار اُسکے بعد جو انکا لشکر تھا جب اُسنے ہمکو نے بارگاہ کے دیکھا کسی قسم کا جا اُسکے ہمراہ تھا اُسنے تین مرتبہ اسکو بچایا بچانے کے تھوڑے عرصہ کے بعد اُسکے ہمراہی آگئے پس اُسنے ہمکو زخمی کیا گرفتار کیا کچھ مارے گئے بارگاہ کو لیکر اسطرف کو چلا گیا یعنے جانب مشرق اُسکا لشکر چونکا اُسی افسر نے کچھ اُسی باجہ مین کہا جب بارگاہ لیکر نکل جا چکا تھا پس اُن لوگون نے ہم سب اسیرون کو رہا کر دیا اُسی کے عقب مین چلے گئے یہ جو نقابدار نے سنا اور نشان ملا کہ وہ اسطرف گئے ہین پس مرکب کو اُسی طرف مہمیز کیا گرم تاز کر کے چلا وہ سوار بھی چلے تھے کہ انکو منع کیا کہ تم نہ آؤ اُنھون نے عرض کیا کہ یہ غلام آپ کو اُس تفراق کی شناخت کرا دینگے یہ جو اُنھون نے کہا نقابدار خاموش ہو رہا اب اُس جانب نقابدار چلا ہی جس طرف اسد ثانی بارگاہ لیکر مع لشکر کے گئے ہین وہ راہ طے کرتے ہوے چلے جاتے ہین تھوڑی دور تک تو تیز گئے جب خوف حریف جاتا رہا تو آہستہ آہستہ راہ طے کرنے لگے اور کوئی مقام امن تلاش کرنے لگے اُنکو اس نکو مین اور نقابدار سبز پوش کو اُنکے عقب مین اُنکی تلاش مین رکھا جاتا ہی اب کچھ حال شہنشاہ کا تحریر ہوتا ہی کہ وہ جو ہرکارون کے ہمراہ علیحدہ مقام پر تشریف لائے ہرکارون نے کل پیغام صاحبقران کا شہنشاہ سے عرض کیا اور کہا کہ یہ پیام صاحبقران نے نقابدار کو بھی دیا ہی اور آپ سے فرمایا ہی کہ بارگاہ کیسی اُس سے نہ طلب کرنا ہم کسی کا احسان نہین چاہتے ہین بارگاہ کے جانے سے کوئی نقصان ہمارا نہین ہے جہان تک ممکن ہو نقابدار کو ہمراہ لے آؤ شہنشاہ نے فرمایا کہ مین چل کر کہتا ہون تم بھی پیام صاحبقرانی کہنا اُنھون نے عرض کہ ضرور یہ عرض کر کے ہرکارے خاموش ہوے

شہنشاہ انکو ہمراہ لے کر نقابدار کے لشکر کی طرف آئے دیکھا کہ لشکر چلا جاتا ہی یہ مرکب کو پھیر کر کے داخل لشکر ہوے اور اُس مقام پر آئے کہ جو مقام نقابدار کا تھا اپنے دل مین خیال کرتے جاتے تھے کہ مین نے نقابدار سے کہا تھا کہ تم چلو مین آتا ہون تو انکار کیا اور خود روانہ ہوے انکے بھی قول کا اعتبار نہین ہی جب قلب لشکر مین پہونچے اپنے سردارون کو دیکھا نقابدار کے سردارون کو دیکھا نقابدار کو نہ پایا اور حیران ہوے اُن لوگون سے دریافت کیا کہ نقابدار نامدار کہان ہین کہا وہ قبل سے چلے گئے نقابدار کے سردارون نے عرض کیا کہ ابھی نہین وہ قبل سے نہین تشریف لے گئے ہین بلکہ وہ ایک ضرورت سے تشریف لیگئے ہین شہنشاہ نے فرمایا کہ ضرورت کیسی تب انھون نے عرض کیا کہ آپ کے تشریف لیجانے کے بعد وہ لوگ آئے کہ جو کہ بارگاہ کو لیکر گئے تھے کہ انھون نے عرض کیا کہ قزاقون نے آکر بارگاہ ہم سے چھین لی ہمکو قتل بھی کیا اور زخمی بھی یہ سنتا تھا کہ آقاے نامدار چند سواردن کو ہمراہ لیکر اُن قزاقون کی تہدید کو تشریف لے گئے ہین بلکہ ہم نے عرض بھی کیا کہ ہمراہ چلین فرمایا کہ مین ابھی جاکر قزاقون کو سزا دیتا ہون چنانچہ اُنکے جانے کے بعد ہم بھی اُسی طرف کو جاتے ہین یہ سنتا تھا کہ شہنشاہ نے فرمایا کہ مین بھی جاتا ہون یہ فرماکے اور چند اپنے سرداروں کو ہمراہ لے کر اور چند سوار اُن سواروں مین سے جو کہ بارگاہ کے ہمراہ تھے اُسی طرف روانہ ہوے یہ بھی اُس مقام مین پہونچے اُن سواروں نے نشان دیا کہ اسی مقام پر ہمسے بارگاہ قزاقون نے چھین لی اور طرف مشرق کے چلے گئے شہنشاہ بھی چلے شہنشاہ لشکر کو حکم فرماتے آئے تھے کہ تم لوگ بھی آو اب لشکر بھی تیز چلنے لگا مگر شہنشاہ لشکر سے قبل روانہ ہوے تھے اکو راہ مین رکھے اب حال نقابدار ملاحظہ ہو کہ یہ جو مرکب کو تیز کیے ہوے چلے جاتے تھے تو اُنکے کان مین سُمہاے مرکب کی صدا آئی یہ مرکب کو لیکر اسی جانب کو متوجہ ہوے جب اور قریب پہونچے تو آدمیون کے کلام کرنے کی صدا آئی انکو یقین ہوا کہ ادھر لوگ ضرور ہین یہ اُسطرف کو چلے اُدھر اسد ثانی بارگاہ کو لیے ہوے مع لشکر کے مقام برائے فرودگاہ تلاش کر رہے تھے یہ جو صدا آدمیون کی آرہی تھی وہ ہی لوگ تھے ادھر اسد ثانی کے کان مین سم مرکب کی صدا آئی کہ انھون نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کیسی آتی ہی کیونکہ میرے لشکر کے مرکب تو آہستہ آہستہ آرہے ہین یہ صدا تو بڑی زور سے جو گھوڑا آتا ہو اُسکے سم کی ہی یہی خیال کر رہے تھے کہ ایک گولہ گرد کا ظاہر ہوا کہ جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ کہ سوار آتا ہی کہ وہ گولہ قریب آکر شق ہوا اُس سے ایک نقابدار سبز پوش پیدا ہوا اسد نے دیکھا کہ ایک نقابدار مرکب بری پیکر پر سوار برہنہ کمانی مرکب پر کھنچا ہوا شمشیر برق نیظر کتاب مین پڑی ہوئی کمان کیانی دوش پر ترکش کمر مین گرد سپر پشت پر نقاب رخ پر کہ جس سے حسن پیدا ہی رعب و داب ہویدا ہی وہ چلا آتا ہی اُدھر نقابدار نے دیکھا کہ ایک لشکر چلا جاتا ہی مگر وہ لوگ قزاق و دزد ہین اُنکو یقین ہوگیا کہ یہی لوگ بارگاہ کو چھین لاے ہین نقابدار یہ ہی خیال دل مین کر رہے تھے کہ وہ سوار آکر پہونچے اُنھون نے عرض کیا کہ ای آقاے نامدار یہ ہی قزاق ہین جو کہ بارگاہ لیکر بھاگے ہین اور ہم سب کو زخمی کیا ہی یہ جو اُن سواروں نے عرض کیا پس اُسی وقت نقابدار نے صدا دی کہ ای قزاقان پر دغا و مکاران بیحیا کہ گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روید گمان میرے ہاتھ سے بچ کر جاوگے یہ بارگاہ بھی تم نے کوئی مال تاجرون کا تصور کیا ہی کہ اُنکو زخمی یا قتل کیا اور مال پر قبضہ کر لیا کہ تم لوگ اس بارگاہ کو بھی اسی طور کا مال تصور کرتے ہو یہ مال شیرون کا ہی یہ کسی طور سے تمکو مفہم نہین ہوگا اسکے لیے تمھاری جان جاے گی

اور تم لوگ مفت مین میرے ہاتھ سے مارے جاؤگے پس اسی مین خیر ہی کہ بارگاہ سے دست بردار ہو اور چلے جاؤ مین اپنی بارگاہ لے لونگا یہ فرماکے مرکب کو تیز کرکے چلے اُدھر یہ جو صدا اسد نے سنی اور نقابدار کو دیکھا لشکر کو حکم دیا کہ ٹھہر جاؤ یہ نقابدار مغلوک روزگار ہی جو یون تقدیر بیہودہ کرتا چلا آتا ہی یہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا معلوم ہوتا ہی کہ اسکو اپنی بہادری پر بڑا غرور ہی کبھی اسے مردان عالم سے سابقہ نہین ہوا ہی ایک برقعہ حیائی کاندھے پر ڈال لیا اور ہر ایک سے گفتگو سخت کرنے لگے یہ کیا بارگاہ لیگا یہ جو حکم دیا لشکر تھم گیا اب خود اسد لشکر سے چند قدم آگے بڑھ کر کھڑے ہوے اور انتظار کرنے لگے اب جو نقابدار نے دیکھا کہ وہ لشکر تھم گیا اُنھون نے دل مین خیال کیا کہ یہ لوگ عجیب طریقے کے قزاق ہین کہ کچھ خوف نہین کرتے ہین یا تو جاتے تھے یا میری صدا سنکے تھم گئے معلوم ہوتا ہی کہ مجھکو تنہا دیکھکر تھم گئے کہ اس جوان کو بھی قتل کرکے اسکا مال واسباب لین تو آگے جائین یہ اُنکا خیال خام تصور نا تمام ہی یہ خیال کرتے ہوے قریب آئے اب جو دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ ایک جوان آفتاب صورت ایک مرکب پر سوار آگے اُس لشکر کے کھڑا ہی مگر اُسکی حالت یہ ہی کہ خود سر پر ہی اُس سے تھوڑے تھوڑے بال باہر ہین وہ ہوا سے اُڑ رہے ہین وحشت کے ڈورے آنکھون مین لال لال پڑے ہوے ہین گریبان چاک ہی مگر ہیبت جلالک ہی دیوانہ بن ظاہر ہی اسی طور سے تمام لشکر اُسکا دیوانہ معلوم ہوتا ہی یہ جو مرکب کو اڑاکر اسد کے قریب پہونچے تو اسد نے پکار کر کہا کہ او نقابدار مغلوک روزگار کدھر آتا ہی ذرا سنبھل کر آنا دیکھ مین سامنے کھڑا ہون یہ کلام سنکے نقابدار نے اپنے مرکب کو اسد کے روبرو پہونچکر روکا اور فرمایا کہ کیا کلام لاطائل کرتا ہی بھلا مردان عالم کہین ایسے کلامون سے ڈرتے ہین تو قزاق ہوکے تو جوانمردی کرے اور جسکا خاندان بہادر ہو وہ تجھ ایسے قزاق سے خون کرے کیونکہ تیرا پیشہ تو یہی ہی کہ قافلہ پر بوقت شب بخون گرے اُنکو قتل کیا مال واسباب لوٹ لیا مکاری پر کمر باندھی حلال حرام کھا کر قوت بہم کی مین کوئی لقمہ حرام نہین کھاتا ہون یہ زبردستی تیری تاجرون سے چلے گی مردان عالم سے نہین یہ گھمنڈ نہ کرنا کہ میرے پاس لشکر ہی اور یہ تنہا ہی مین اکیلا اس لشکر کو کافی ہون تم لوگون کا دل کیا جہان ذرا دباؤ پڑا بھاگ نکلے بس اسی مین خیریت ہی کہ بارگاہ سے چلے جاؤ اور اپنی راہ لو ورنہ یاد رکھو تم مین سے ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سبکو اسی دم قتل کردونگا یہ جو نقابدار نے کہا اسد نے برہم ہوکے کہا کہ کیا بیہودہ کلام کرتا ہی مین کوئی تجھ سے کمزور نہین ہون بارگاہ یعقوب بازو چھین لایا ہون اور دوسرے پہلے تو تو نے قزاقی پر کمر باندھی کہ بارگاہ پر جاکر قبضہ کیا کیونکہ اسکو تو دوسرے لوگ لیے جاتے تھے اب مین قزاق ہون یا تو جب تو نے قزاقی کی تو مین نے بھی قزاقی کی ورنہ ہمیشہ تک یہ بارگاہ پہونچتی یہ بتا کہ مین قزاق ہون یا تو نقابدار نے فرمایا کہ مین نے کفار سے بارگاہ لی ہی اور تو میرے ملازمون سے زبردستی چھین لیا ہے اور تو نے قزاقی کرکے لی ہی کہ پانچہزار سے چالیس ہزار سے لڑکر لی اور مین نے کوئی اسطرح سے نہین لی ہی بلکہ بزور بازو لی ہی اسد نے کہا کہ خیر کسی طور سے تو نے لی مگر قزاقی کرکے لی اسکا غم نہ کر جس طرح تیرے ہاتھ آئی اسی طور سے میرے ہاتھ آئی بس خیر اسی مین ہی کہ اپنے مقام کو چلا جا کیون جان عزیز اپنی برباد کرتا ہی کیون مقابلہ کرتا ہی اب بارگاہ نہ ملے گی بارگاہ سے ہاتھ اُٹھا مین کوئی مثل تیرے لوگون کے نہین ہون کہ تیری باتون سے ڈر جاؤن اور بارگاہ دیدون نقابدار بسر جوش نے کہا کہ اپنے بس نہ دیگا بزور شمشیر تو دیگا مین کوئی تجھ سے اور تیرے لشکر سے نہین ڈرتا ہون

مین لائم اور ایک کو یکسان تصور کرتا ہون اسد نے جواب دیا کہ یہ برفہ بیجائی کا منھ پر ڈال لیا اور مردان عالم سے مقابلہ کرنے چلے جاؤ خیر اسی مین ہے ورنہ ایک ضرب شمشیر مین بسر تن پر سے اڑ جائیگا اور دور جا کر گرے گا اپنے حال پر رحم کھاؤ مین رحم کرتا ہون ورنہ کبھی میرے ہاتھ سے زندہ نجاتے نقابدار نے جواب دیا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو میرے حال پر رحم کرنے لگا ارے اپنی فراغی کو بھول گیا رحم تو کسی ماجز پر کھا کہ اسکا مال چھین لے مین تو بارگاہ لیلا لیجاؤنگا یہ سنکے اسد نے جواب دیا کہ معلوم ہوا کہ تو بغیر سزا پائے یہان سے بچائیگا تیری قضا آگئی ہے تجھ کو اسکو کیا کرون یہ جو اسد نے کہا نقابدار نے جواب دیا کہ یا میری قضا آئی ہے یا تیری اور تیرے لشکر کی مین ابھی تو ایک دم مین سب کو مار کر ڈال دونگا یہ صحرا ایک آن واحد مین لالہ رنگ ہو گا یہان خون کا دریا روان ہو گا تن خاک معرکہ پر مانند مرغ بسمل لوٹتے نظر آئینگے سر دلکا انبار ہو گا کوئی بھی نہ بچ سکیگا سب فرار کر جائینگے مین بدون بارگاہ لیلے ہوئے یہان سے نہ جاؤنگا بموجب شعر ؎ یا تن رسد بجانان یا جان زتن برآید +
دست از طلب ندارم تا کار من برآید + دیگر سر نمی پیچم ز شمشیر جبیب + هر چه آید بر سر من بالنصیب +
اسد نے جواب دیا کہ یہی حال تیرا ہو گا کیون اپنی قضا کو بلاتا ہے دیکھ مین پھر تجھکو نصیحت کرتا ہون کہ اپنی راہ لے نقابدار نے فرمایا کہ آپ نصیحت نہ کرین جو آپ سے ہو سکے وہ کرین یہ میدان رزم ہے نہ جاے نصیحت و پند سب آپکی نصیحت و پند بیکار ہے اور اسیکو یہ نصیحت کرنا مین ایسی نصیحت کو خیال مین بھی نہین لاتا ہون کہ کیا چیز ہے مین نے ایسے لڑکے بہت سے بنائے ہین انکو تعلیم کیا ہے مین خود ایسے فقرے کیا کرتا ہون پس درد ہوتی ہے جو بات دل مین ارمان ہو اسکو نکال لے مین تجھکو طفل مکتب سے بھی کم تصور کرتا ہون برسون تجھکو مین فن سپہ گری کی تعلیم دون تا یہ کلام نقابدار کے اسد کے قلب پر مانند نشتر تیز کے معلوم ہوئے نہایت غصہ آیا چہرہ فرط غیظ سے لال ہو گیا تمام بدن کے بال کھڑے ہو گئے منھ سے کف جاری ہوا حالت غیظ مین کہا کہ او نقابدار لاکیا حربہ رکھتا ہے نقابدار نے جواب دیا کہ اپنا یہ دستور نہین ہے کہ ہتھیار حربہ کرون چونکہ یہ تو نہایت درجہ غصہ مین تھے کچھ خیال نہ کیا جواب دیا کہ اگر تیرا یہ طریقہ نہین ہے تو ہمارا تو یہ طریقہ ہے لے خبردار ہو جا یہ نہ کہنا کہ ہوشیار نہ کیا تھا نقابدار سبز پوش نے جواب دیا کہ مین ہوشیار ہون یہ سننا تھا کہ نیزہ کنوتی مرکب پر سے اٹھا کر سینہ بے کینہ نقابدار کو تاک کر مارا نقابدار نے نیزے کو نیزے پر روکا سنان سے سنان بنان سے بنان لڑنے لگی دو بلبلین تھین کہ باہم گتھ گئین یا دو مار تھے کہ باہم لڑنے لگے یا دو دانمی دراز تھے کہ باہم ملکر مقابلہ کرنے لگے دونون مرکب مانند گل کے پھرنے لگے طعن پر طعن بنان پر بنان چلنے لگی شرارے سنانون سے نکل کر بالاے آسمان جانے لگے مرکبون کی گشت سے گرد و غبار کا تبق بلند تھا سواران لشکر اسد گھوڑون کے پٹھون پر ہاتھ رکھ کر اور بلند ہو ہو کر تماشا مقابلہ کا دیکھ رہے تھے کیونکہ بسبب گرد و غبار کے نہ معلوم ہوتا تھا جب تک باہم تقریر رہی سنا کیے جب مقابلہ ہونے لگا ادھر متوجہ ہو گئے ہر تن سب چشم بنے ہوے تھے یہان نیزہ بازی ہو رہی تھی کہ کوئی بچا بس یا سانحہ طعن کی نوبت پہونچی ہو گی کہ ایک مقام پر نقابدار سبز پوش نے نیزے کو تاک کر جو مرکب کو مہمیز کرتا ہے نیزہ صاف اسد کے ہاتھ سے نکل گیا اور مثل شہاب ثاقب کے بالاے آسمان گیا اور دہان سے طرف زمین کے چلا اسد نیزے کے نکل جانے سے نہایت شرمندہ ہوا نیزہ پھر آب خجالت

مین غرق ہوگیا تمام جہان نظر مین تیرہ وتار ہوگیا تو رُستم نے عمود پر ہاتھ ڈالا اور اُسکو بلند کرکے صدا دی کہ معلوم ہوا تجکو فن نیزہ بازی مین بڑی مہارت ہی کہ تو نے میرے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا نیزے کے نکلجانے سے کوئی مین تجھ سے مغلوب نہین ہوا نہ میرے کمال مین فرق آیا لے یہ ضرب عمود ہی اسکو اگر روک لے تو مین جانون اسکی ضرب سے کوہ کی کمر ٹوٹجاتی ہی یہ کہکر اور گرز اٹھاکر چلا اُدھر اہل لشکر مین باہم یہ گفتگو ہونے لگی کہ آج تک آقا کے ہاتھ سے کسی نے نیزہ نہین نکالا یہ جوان نقاب پوش بڑا بہادر معلوم ہوتا ہی کہ اسنے نیزہ نکالدیا مگر اس ضرب عمود سے بچنا دشوار ہی ادھر نقابدار نے گرز کو گرز پر روکا سب اہل لشکر اسد کو دیکھ رہے ہین کہ ایک تراقہ ہوا شعرہ تراقی عمود ان + چنان خاستہ + کہ بگذشت زین تا فلک آراستہ + صدا سے تراق سے گوش گردون کر ہوگئے قلب گاہ زمین دہل گیا غبار بلند ہوا نقابدار اُس غبار مین پنہان ہوگیا دونون ہاتھ مثل ستون کے قائم رہے اسد نے ادھر صدا دی کہ زدم و پست کردم کچھ یونہی سی خنودگی نقابدار کو آئی تھی کہ یہ صدا کان مین پہونچی اپنے کو ہوشیار کیا مرکب کو جو ایڑ کی وہ طبقہ زین کا لیکر نکلا یہ رومال سے محمودی کے چہرے کی گرد پونچھتے ہوئے نکلے اور کہا کہ کرا زدمی و کرا پست کردی مین تیرا حریف سو جو دہون یہ جو اسد نے دیکھا پس دوڑکر دوسری ضرب لگائی نقابدار نے وہ بھی گرز پر روکی کہ اس نے تیسری ضرب لگائی وہ بھی نقابدار نے رد کی اور کہا کہ اب میری نوبت ہی اسد نے جواب دیا کہ کیا مضائقہ ہے مین موجود ہون نقابدار نے کہا کہ خبردار ہوجاؤ اب اہل لشکر اسد دیکھنے لگے کہ نقابدار نے تین ضرب عمود کو رد کیا اب اسکی باری ہی سب مرکبون کو بڑھا بڑھاکر اور قریب آگئے اسکا بازو پر زور دے کر کھڑے ہوگئے دیکھنے لگے اور کچھ لشکر برائے حفاظت بارگاہ اُسی مقام پر رہا کہ ادھر نقابدار نے گرز کو گرد سر چرخ دے کر اسد نے گرز کو گرز پر روکا ایک تراقہ ہوا کہ زمین اور آسمان ہل کر رہ گیا زمین معرکہ کو لرزہ سا ہوا مرکب پر اغ پا ہونے لگے مگر سواردن نے روکا ادھر غبار بلند ہوا اسد اُس غبار مین پوشیدہ ہوگیا غش طاری ہوا عرق بدن موسے جاری ہوا مگر ہاتھ اُسی طور سے بلند رہے اسکا عیار چھاگل پانی کی لے کر اندر گرد کے آیا دیکھا کہ بسبب غش کے مرکب پر جھوم رہے ہین مرکب تا پہ شکم زمین مین غرق ہوگیا مگر ہاتھ بلند ہین ادھر نقابدار نے صدا دی کہ اسے ضرب کہتے ہین زدم و پست کردم افسوس اسکا ہی کہ جوان منچلا تھا مگر کیا کیا جاے اُسنے نہ مانا اُدھر عیار نے اسد کے منہ پر چھینٹا دیا کہ اسد کو ہوش آیا عیار نے عرض کیا کہو کیا حال ہی اسد نے فرمایا کہ بلا کی ضرب لگائی بھائی چمیڑ کا دودھ تر بان پر لذت دے گیا مگر بجایا خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے عیار نے عرض کیا کہ حریف لاف زنی کر رہا ہی تشریف لے چلیے بس یہ سنکے اسد نے جو مرکب کو ایڑ کی چونکہ مرکب بہت اچھا تھا طبقہ زین کا لیکر نکلا یہ چہرے کی گرد رومال سے پاک کرتے ہوے باہر آے کہا مین تیرا حریف موجود ہون انکو جو یہان معلوم ہوا تھا تو لشکر مین انتشار پڑگیا تھا کہ کیا سبب ہی کہ آقا ابھی تک نہ نکلے نہ عیار کہ اسد نے نکل کر یہ کہا اور گرز اُٹھاکر دکھایا اہل لشکر کو اطمینان ہوا نقابدار نے گرز پر وار کو روکا گی گرز بازی ہونے یہان تک کہ گردن مین پل پڑگئے اسد نے گرز اُٹھاکر زمین پر دے مارا اور کہا کہ نیزہ بازی غلال بازی گرز بازی حمال بازی تیغ بازی راست بازی یہ جلال مشکلات ہی برسون کا قصہ ایک دم مین پاک کرتی ہی میرے تیرے اس سے مقابلہ ہو جاے یہ سنکے نقابدار نے بھی گرز ہاتھ سے رکھدیا ادھر سب سواردانسر دیکھنے لگے کہ یہ موقع دیکھنے کا ہی اب لڑائی

ہی وہ کیا مقابلہ تھا انجمن فن سپہ گری کے ہنر گھولین گے اور حال معلوم ہوگا سب اسطرف متوجہ ہوگئے
دونون طرف تلوارین کھنچ گیئن یہ معلوم ہوا کہ دو ناگین کنچلی سے نکل آئین یا دو بجلین برابر سیاہ کو
چھوڑ کر چمکین یا دو پریان قاف سے پردۂ دیبا پر آئین ادھر تلوارین میان سے نکلین ادھر دونون
طرف ابر سپر اٹھ گئے وار چلنے لگے مرکب پھرنے لگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کل لگی ہوئی ہی کبھی یہ بائین طرف
کبھی وہ کبھی یہ دہنی طرف کبھی وہ کبھی اسد کی تلوار برابر سر کے آکر سن سے نکل گئی کبھی انکی تلوار
قریب گردن جاکر نکل آئی کبھی اسد نے پالٹ کا ہاتھ لگایا کبھی نقابدار نے سر کا ہاتھ لگایا کبھی باہم
ملاپچہ کے ہاتھ چلتے تھے کبھی کمر کی پکڑ یہ دونون صاحب کس پھرتی و چالاکی سے رد کرتے تھے کہ دیکھنے
والون کو لطف حاصل ہوتا تھا صدائے جھنکار تیغ سے صحرا گونج رہا تھا مریخ فلک کو لرزہ تھا اور لشکر اسد ہمہ تن چشم بنا ہوا دیکھ رہا تھا اپنے آقا کی تعریف کرتا تھا مردم چشم بخوف جان پردہ ہاے مژگان
مین پوشیدہ تھے مگر اسی جانب نگران تھے تھوڑے سے عرصہ تک یہ دونون رہی ایک مقام پر اسد نے
کہا کہ اے نقابدار خبردار ہو جاؤ مین ضرب کرتا ہون اس ضرب سے بچنا دشوار ہی اسد نے کہا کہ مین
خبردار رہون تم ضرب لگاؤ یہان تو مقابلہ ہو رہا ہی ادھر شہنشاہ مرکب کو اڑاتے ہوئے چلے آتے ہین
قریب اس مقام کے پہونچ چکے ہین انکے عقب مین اسکے سردار ہین کہ گرد بلند ہوئی ادھر اسد نے
نقابدار پر ضرب لگائی سب اسی لڑائی کی طرف متوجہ ہین کہ کسی نے دو گرد جو کہ آمد شہنشاہ سے بلند
ہوئی تھی نہ دیکھی اسکا کیا ذکر یہ تو مقابلہ ہی کر رہے ہین جب اسد نے ضرب لگائی نقابدار نے جو
جھٹکا دیا علی بند سپر کا ہاتھ سے چھوڑ دیا سپر پشت پر جاکر جھولی ادھر انھون نے تلوار کو زیر ران رکھا
اور تلوار اسد سے نظر لڑائی جیسے تلوار قریب سر آئی نگاہ تو لڑی ہوئی تھی بازو کو بچاکر جو تھپکی مارین
تلوار پٹ پڑی پنجہ بلی دراز کر کے قبضہ پر ہاتھ ڈال دیا قبضہ پر اپنا قبضہ کیا اور قصد کیا کہ کلائی مروڑ کر
تلوار چھین لون مگر یہ ممکن نہ تھا گو اسد نقابدار سے قوت مین کم تھا مگر تلوار کا ہاتھ سے نکلنا بہت دشوار
تھا خوب زور دینے لگا نقابدار نے خیال کیا کہ تلوار کو یہ نہین چھوڑتا ہی دوسرا ہاتھ بڑھا کر کمر زنجیر مین ڈالدیا
اور زور جو کیا اور نعرۂ اللہ اکبر جگر سے بلند کیا اسد کو قاش زین سے اٹھا لیا ادھر خیال ہوا اسد گرا
ادھر ہٹا اور زور بھی کم ہوا تلوار ہاتھ سے نکل گئی نقابدار نے تلوار تو پھینکدی اور زور کر کے اسد
کو اٹھا لیا لاکھ لاکھ اسد نے لنگر مارا کچھ نہوا کیا اسد کی نقابدار گو یہ بلغل ہی مگر وہ بھی اس سے کم نہین ہی
لیکن نقابدار کی قوت خداداد ہی ایسا قوی ہی کہ وہ صاحبقران ثالث سے مقابلہ کا قصد رکھتا ہی پس سر
سے بلند کیا اور گرد سر چرخ دیا اور قصد کیا کہ زمین پر مارون کہ لشکر مین غل ہوا کہ نقابدار نے
آقا کو اٹھا لیا ان سب نے قصد کیا تھا کہ ہم تلوارین علم کر کے نقابدار پر جا پڑین اور سب کے سب
ملکر اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین ایک تن واحد کہان تک مقابلہ کرے گا اور آقا کو اسکے ہاتھ سے
چھین لین بس یہ لوگ قصد کر کے تلوارین میان سے لیا چاہتے تھے کہ ادھر جو شہنشاہ نے
نعرۂ تکبیر نقابدار سے سنے مرکب کی ڈپٹ اس غبار سے پیدا ہوئی اب جو اسد کی نگاہ پڑی کہ
غبار بلند ہی انھون نے خیال کیا کہ نقابدار کی کمک کو اسکا لشکر آگیا باہم کہا کہ اگر آگیا تو
کیا ہوتا ہی کہ اس غبار سے شہنشاہ ظاہر ہوئے شہنشاہ نے جو دیکھا کہ نقابدار ایک جوان
کو ہاتھون پر بلند کیے ہوے گرد سر چرخ دے رہا ہی اور قصد ہی کہ زمین پر مارون شہنشاہ
نے یہ قصد دیکھکر صدا دی کہ بھائی نقابدار ذرا ٹھہر جاؤ مین آلون تو اس جوان کو زمین پر

ارنا یہ کہکر مرکب کو دوڑا کر قریب نقابدار کے چلے یہ جو صدا لشکر اسد نے سُنی اُس طرف دیکھا جو سردار کہ اسد کے ہمراہ تھے انمین بعض ایسے تھے جو شہنشاہ سے واقف تھے شہنشاہ کو دیکھکر خوش ہوئے ادھر نقابدار نے یہ صدا سنکے پلٹ کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ شہنشاہ مرکب کو دوڑائے ہوے چلے آتے ہین اسد کی بھی نگاہ شہنشاہ پر پڑی اُسنے جو شہنشاہ کو دیکھا تو ایسی شرمندگی ہوئی کہ پسینہ مین غرق ہوگیا مُنہ پھیر لیا اب جو شہنشاہ اسکے قریب پہونچے تو اُنھون نے دیکھا کہ اسد ثانی ہاتھون نقابدار کے بلند ہین یہ دیکھکر حیران ہوئے کہ یہ تو ہمراہ صاحبقران ثانی طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے تھے یہان کیونکر یہ واقعہ ہوا یہ کوئی شخص اُنکی صورت کا ہی شہنشاہ نے لشکر کو بھی استادہ دیکھا اب جو دیکھا تو اُن مین چند سردار اسد کے ہین انکو یقین ہوگیا نقابدار سبز پوش سے کہا کہ ای بھائی اس جوان کو باہت زمین پر رکھدو مین اسکا حال تجھسے کہونگا یہ جو شہنشاہ نے کہا نقابدار نے اسد کو زمین پر آہستہ رکھدیا پس شہنشاہ مرکب پر سے کود پڑے اور آکر قریب اسد اسکو گلے سے لگا لیا اس خیال سے کہ کہین ایسا نہو کہ اپنے کو ہلاک کر ڈالے یہ واقعہ دیکھکر نقابدار بھی مرکب پر سے کود پڑا اور قریب شہنشاہ کھڑا ہوگیا اتنے عرصہ مین جو سردار ہمراہ شہنشاہ کے چلے تھے وہ بھی آگئے اُنھون نے یہان آکر دیکھا کہ ایک لشکر کھڑا ہوا ہی اور نقابدار اور آقا مرکبون سے اُترے ہوے کھڑے ہین اور آقا ایک جوان کو گلے سے لگائے ہوے ہین یہ لوگ جو قریب آئے تو کیا دیکھا کہ جس جوان کو آقا گلے سے لگائے ہوے ہین وہ اسد ثانی ہین یہ لوگ بھی حیران ہوے کہ یہ کیا واقعہ ہی اسد ثانی کجا یہ مقام کجا اسد ثانی تو ہمراہ صاحبقران ثانی خانہ کعبہ تشریف لے گئے تھے یہ سردار حیران کھڑے ہوے دیکھ رہے تھے کہ ادھر شہنشاہ نے اسد ثانی کو گلے سے لگا کر کہا کہ ای اسد تم کہان یہ کیا واقعہ ہی مجھ بیان تو کرو اسد ثانی سر جھکائے ہوے خاموش کھڑا ہی کچھ جواب نہین دیتا ہی شہنشاہ بار بار گلے سے لگاتے ہین اسد یہ خیال کر رہا ہی کہ یہ کیا ہوا افسوس ہین اس نقابدار سے زیر ہوگیا بڑے شرم کی بات ہی شہنشاہ نے آکر کیا کاش شہنشاہ نہ آتے یہ مجھکو قتل کر ڈالتا اس زندگی سے تو مر جانا بہتر ہی یہ ایسے ایسے خیال دل مین کر رہے ہین اُدھر نقابدار نے کہا کہ کیون بھائی یہ کون جوان ہی جو آپ اسکو گلے سے لگائے ہوے ہین اور شفقت فرماتے ہین مین بہت حیران ہون کہ اگر مجھکو معلوم ہوتا کہ یہ جوان آپ کا عزیز دیگانہ ہی تو کبھی مقابلہ نکرتا مین تو فزاق تصور کرتا تھا بڑی شرمندگی آپ سے حاصل ہوئی یہ جو نقابدار سبز پوش نے کہا کہ مین تو فزاق تصور کرتا تھا یہ جو اسد نے سنا نگاہ قہر آلود طرف نقابدار کے دیکھا اور کہا کہ تو خود فزاق ہوگا پس اب تو کہا اگر ایکی کہا تو مین زبان تیغ سے جواب دونگا یہ نہ خیال کرنا کہ تو نے مجکو اُٹھا لیا ہی نہ معلوم کیا سبب ہوا میرا خیال دوسری طرف تھا ورنہ تیری بھی یہ مجال تھی کہ تو مجکو اُٹھا لیتا میرا خیال جو اور جانب ہوا تو کر نہ قایم ہوسکا بس اب کوئی کلام میری شان کے خلاف نہ کہنا ورنہ بہت بُری طرح پیش آؤنگا یہ خوش فزاقی تو آپ کرین اور دوسرے کو اس امر مین متہم کرین نقاب منہ پر ڈالکر یہ غرور ہوگیا ضرور تو فزاق ہی یہ کہکر اور ایک تلوار جو کہ انھین کی نقابدار نے اُنکے ہاتھ سے لیکر زمین پر ڈال دی تھی اُٹھا کر نقابدار کی طرف چلے کہ اگر میری طرف دیکھا یا ور کھا کہ سر تن پر نہ ہوگا کہ شہنشاہ نے دوڑکر ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ کیون اسد تمکو کیا ہوگیا کچھ ہوا بھی خیال نہین ہی اسد نے جواب دیا کہ اب آپ نہ روکین ملاحظہ فرمائیے کہ کیا بیہودہ تقریر کر رہا ہی مجکو فزاق

سے لیکر زمین پر ڈال دی تھی اُٹھاکر نقابدار کی طرف چلے کہا کہ اگر میری طرف دیکھا یا درکھنا کہ تن پر سر نہوگا کہ شہنشاہ نے دوڑکر ہاتھ پکڑلیا اور کہا کہ کیون اسد تمکو کیا ہوگیا کچھ ہمارا بھی خیال نہین ہی اسد نے جواب دیا کہ اب آپ نہ روکین ملاحظہ فرماتے ہین کہ کیا بیہودہ تقریر کررہا ہی مجکو فراق خیال کرتا ہی جیسا آپ ہوتا ہی ویسا دوسرے کو بھی تصور کرتا ہی نقابدار اُسکی ان حرکتون پر کھڑا ہوا ہنس رہا ہی اور کچھ جواب نہین دیتا ہی جب بہت کچھ شہنشاہ نے سمجھایا تو کہا کہ آپ منع کرین کہ اب کوئی کلام اسطور کا میری شان مین نہ کہے اور نہ میری طرف دیکھے ورنہ مین آنکھین نکال لونگا ساری نقابداری بھولا دونگا اگر آپ نہ ہوتے تو اسی وقت یہ میرے ہاتھ سے قتل ہوتا شہنشاہ نے کہا کہ آپ خود تو اسیر تھے کیونکر قتل کرتے وہ خود آپکو قتل کرتا یہ خیال فرمایئے کہ مین جو بچ گیا تو آپ بچ گئے اسد نے کہا کہ اُسکی آن یہ لیاقت نتھی کہ مجکو قتل کرتا ماہ کیا آپ کی بھی بات ہی ابھی حضرت جبتک قضا نہ آئی کوئی میرا ایک موے تن نہ کم کرسکتا کوئی نہ کوئی سبب پیدا ہوتا بقول شاعر ؎ اگر تیغ عالم بجنبد زجای + نہ برد رگے تا نہ خواہد خدای + دیگر روزیکہ قضا باشد و روزیکہ قضا نباشد روزیکہ قضا نیست ہمہ مرگ روا نیست + اگر قضا ہوتی تلکو آپ آگئے تھے نہ ملتی مین ضرور قتل ہوتا یہ کوئی آپ کا احسان میرے اوپر نہین ہوا ہی میرے خدا نے مجکو بچایا شہنشاہ نے فرمایا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین خیر اب غصہ کو جانے دیجیے میری طرف دیکھئے اب کوئی موقع غصہ کا نہین ہی نقابدار بھی مرد خدا پر بہت اور آپ کا ہم مشرب ہی کوئی اپنے ہم قوم سے مقابلہ کرتا ہی اگر اُسنے فراق تصور کیا تو کیا قصور کیا آپ بارگاہ سے کر اُنکے سوار دن کو زخمی و قتل کرکے بھاگے تھے یہ کام کسکا ہی فراقون کا نہین ہی تو کیا شاہون کا ہی اسد نے کہا کہ آپ بھی اُسی طرف ہوگئے اور نقابدار نے جوکہ صاحبقران کی فوج سے بارگاہ لی تھی اور ادھر کو روانہ کی تھی تو وہ کام شاہون کا تھا نہ کہ فراقون کا شہنشاہ نے جواب دیا کہ نقابدار نے لشکر صاحبقران سے بارگاہ نہین لی تھی بلکہ لشکر کفار نے لشکر صاحبقران کو زخمی کرکے بارگاہ چین لی تھی اور اپنا قبضہ کرکے اپنے ملک کو چلے جاتے تھے کہ نقابدار نے جاکر اُنکو قتل کیا لشکر کو شکست دی بارگاہ پر قبضہ کیا اور ادھر کو روانہ کی کوئی چوری سے نہین لی خیر اب برسشاہ ہین آپ اپنی طرف دیکھیے اور غصہ کو خرچ فرمایئے تصور بھائی فرماکر نقابدار سے کہا کہ بھائی تم اپنے گلے ملجاؤ اور اسد سے فرمایا کہ آپ قصور معاف فرمائین اسد نے کہا کہ مین معذور ہون کہ آپ منع فرماتے ہین ورنہ مین ملا جاتا ہون ورنہ مین انکو اس سخت کلامی کی ضرور بالضرور سزا دیتا شہنشاہ نے فرمایا کہ خیر یہ آپ کا احسان میرے اوپر ہوا آپ آپ ملین یہ فرماکر اسد کا ہاتھ پکڑا کر طرف نقابدار کے بھلے اُدھر سے نقابدار بھلا شہنشاہ نے دونون کو گلے سے ملوادیا باہم صفائی کرادی نقابدار نے اسد کو جب گلے سے لگایا تو اسد نے آہستہ نقابدار کے کان کے پاس کہا کہ کیا کرون بھائی صاحب کا پاس ہی ورنہ ایک ضرب تیغ مین تمہارا کام تمام تھا جو مجھو ہون نقابدار یہ سنکے ہنس دیا اور دل مین کہا کہ یہ بڑا چالاک ہی اپنی حرکت سے باز نہین آتا ہی یہ دل مین تصور کرکے کہا کہ اے بھائی شہنشاہ آپنے کچھ انکی تعریف نفرمائی کہ یہ کون بزرگوار ہین شہنشاہ نے جواب دیا کہ جب ہم اور آپ اطمینان سے بیٹھین گے تو سب حال بیان ہوگا یہ مقام حال بیان کرنے کا نہین ہی نقابدار یہ سنکے کہنے لگا کہ آپ تشریف لیجائین اور انکو بھی اپنے ہمراہ لین کیونکہ یہ اُنکے باجو صفائی ہوگئی اسد نے جواب دیا کہ مین نہین جاؤنگا سوائے اپنے لشکر کے یہ بارگاہ لیکر خدمت صاحبقران مین جاتا ہون انکی قدمبوسی حاصل کرتا ہون کیونکہ اب اس بارگاہ پر کسی کا دعوے نہین ہی نہ کسی کا احسان ہی

مین نے بزور تلوار حاصل کی ہی شہنشاہ نے فرمایا کہ بھائی اسد میری دو باتین سن لو پھر تمکو اختیار ہی اپنے فعل کا
اسد نے کہا کہ فرمایئے شہنشاہ نے فرمایا کہ اسوقت ہمارے ہمراہ مع بارگاہ لشکر نقابدار کی خرد گاہ پر چلو
وہان آج شب بھر قیام کرو کیونکہ مین آپ کی قسم سے مجبور ہو گیا ہون صبح کو ہم اور تم دونون ملکر مع بارگاہ عدالت
مین صاحبقران کی چلینگے اسد نے جواب دیا کہ آپ قسم سے ناچار ہو گئے ہین مین تو نہین ہوا ہون پھر مین کیون
جاؤن کسی کی دعوت کیون کھاؤن بندہ ایسا لالچی بندہ نہین ہی کوئی اپنے دوشالے مین مست ہی بندہ اپنی کملی
مین مست ہی شہنشاہ نے یہ سکے فرمایا کہ تمکو ہمارے سر کی قسم اگر انکار کرو یو شہنشاہ نے فرمایا اور سر کی قسم دی اسد
نے کہا کہ آپ تو مجکو مجبور کرتے ہین خیر مین چلتا ہون مگر ایک شرط سے کہ میرا لشکر انکے لشکر سے الگ اتریگا میرا پڑاؤ
الگ ہوگا شہنشاہ نے فرمایا بہتر جو آپ کی مرضی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے عرصہ مین نقابدار کا لشکر
بھی آگیا اور وہ ہرکارے جو پیام شہنشاہ پاس لیکر صاحبقران کا آئے تھے اور نقابدار سے بھی آکر ملا تھا جبھون
انھون نے اسد کو جو دیکھا اسد کو سلام کیا اسکے بعد نقابدار سے عرض کیا کہ صاحبقران نے ایسے فرمایا
ہی کہ مین آپکی ملاقات کا بہت مشتاق ہون نہایت احسان ہوگا جو آپ میری بارگاہ مین تشریف لائین ظل اللہ
بھی مشتاق ہین اور کل سردار مین خود آپ کی ملاقات کیواسطے آتا مگر مجبور ہون کہ جہان پناہ کو بھی آپ کا اشتیاق
از حد ہی جب سے آپ کی جرأت و جوانمردی کی تعریف سنی ہی بہت مشتاق ہین لہذا میرے غریبخانہ کو
اپنے نور قدم سے منور فرمایئے اور بارگاہ کو آپنے کفار سے لڑکر حاصل کیا ہی وہ آپکا حق ہی اس امر سے تو
بہتر ہوا کہ کفار لیجاتے کوئی آپ سے نہین لے سکتا ہی آپ شوق سے اسکو لیجائین یہ تقریر کرکے ہرکارے خاموش
ہوئے اسد نے جو بارگاہ کا نام سنا اور یہ سنا کہ اسکی بابت یہ کہلا بھیجا ہی تو بس ہنسکر کہا کہ بارگاہ ان کے
قبضہ مین کب ہی اسکا تو مالک یہ بندہ ہی جہان غلامان صاحبقران ہون وہان سے بارگاہ کو کوئی دوسرا بھی لیجا سکتا
ہی یہ بھی کوئی بات ہی دیکھو وہ بارہ ہزار میرے لشکر مین موجود ہی مین خدمت مین صاحبقران کی لیکر حاضر ہونگا یہی
تحفہ نذر کرونگا مین حیران تھا کہ کیا چیز بارگاہ تندصاحبقران لیجاؤن یہ خوب عمدہ تحفہ ہاتھ آیا ہرکارے یہ
تقریر سنکے اسد کی طرف دیکھنے لگے اسد نے فرمایا کہ میری طرف سے صاحبقران سے عرض کرنا کہ اس
بندہ کمتر چیز اسد ثانی نے بارگاہ پر قبضہ کر لیا اور وہ بارگاہ لیکر حاضر ہوتا ہی ہرکارون نے عرض کیا
کہ بہت خوب اسکے بعد نقابدار نے ہرکارون سے فرمایا کہ میری طرف سے خدمت ظل اللہ و صاحبقران
مین عرض کرنا کہ مین ابھی بالفعل حاضر ہونے سے قاصر ہون جہان جب وہ وقت آئیگا تو حاضر ہونگا شرف قدمبوسی
حاصل کرونگا نور جمال سے اپنے دیدہ دل کو روشن کرونگا اور جو کچھ مجکو عرض کرنا ہی مین شہنشاہ سے
عرض کر دونگا وہ آپکی خدمت مین میری جانب سے گذارش فرمائینگے اور بہت بہت دونون صاحبونکی خدمت مین
تسلیم عرض کرنا نقابدار سے یہ کلام سنکے ہرکارے رخصت ہوے یہ تو طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوے
نقابدار شہنشاہ و اسد ثانی کو لیکر طرف اپنی فرودگاہ کے چلا دونون لشکر ہمراہ ہوے آخر بارگاہ کا لشکر اسد
مین تھا یہانتک کہ نقابدار قریب اپنی فرودگاہ کے پہونچا دور سے خیمہ رنگارنگ نظر آنے لگا کہ جسکے رنگ سے
روبرو فلک اطلسی دنگ تھا رفعت اسکی رفعت گردون سے کم نہ تھی شمہ اسکا شمہ خورشید پر چمک ران تھا
وہ خیمہ تمام کارچوبی تھا اسپر ہر قسم کا کام کیا ہوا تھا اور کئی ایک خیمہ اسکے گرد برپا تھے مگر جو اسکی رونق و زینت تھی
کسی کی نہ تھی لشکر کے علم جابجا گڑے ہوے تھے نکھرے ہوے اڑ رہے تھے گنجیات کے جھنڈے بازار کے جھنڈے
آراستہ تھے یہ سیر کرتے ہوے داخل لشکر ہوئے اسد نے اپنے لشکر کو ہر دن لشکر کفار فرودش ہونے کا حکم دیا لشکر
اسد قریب لشکر نقابدار اترا نقابدار مقام فرودگاہ تجویز کرنے لگا بارگاہ کو اپنے قبضہ مین رکھنا بڑی خبرداری کے ساتھ

وسط لشکر مین اپنے اپنے کل تان کر گرد بارگاہ کے اُترے ادھر نقابدار و شہنشاہ و اسد مع چند سردارون کے سیر لشکر کی کرتے ہوے لشکر نقابدار مین آئے لشکر نقابدار جو کہ نقابدار کے ہمراہ تھا اپنے مقام پر آکر کمر کھولنے لگا نقابداران سب کو ہمراہ لیے ہوے بارگاہ مین آیا شہنشاہ و اسد و دیگر سردارون نے بارگاہ نقابدار کو خوب آراستہ پایا دگل و کرسی سے درسط بارگاہ مین فرش زرنگار کیا ہوا تھا اُسپر مسند زرنگار آراستہ تھی نقابدار نے لاکر شہنشاہ و اسد کو اُس مسند پر بٹھایا اور سرداران دونون صاحبونکے اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے افسر نقابدار بھی قرینہ سے بیٹھے نقابدار انکو بٹھاکر خود روبرو بیٹھنے لگا کہ شہنشاہ نے ہاتھ پکڑکر اپنے برابر بٹھالیا اب صحبت گرم ہوئی نقابدار نے حکم دیا کہ ہم نے ان دونون صاحبونکی دعوت کی ہے ارباب نشاط کو حکم دیا جاے کہ وہ طیار رہین دارو غہ مبخانہ اپنے سامان سے طیار رہے اور طبخ مین حکم دیا جاے کہ طعام لطیف طیار کیا جاے جب ہم حکم جس چیز کا صادر کرین وہ اُسیوقت حاضر ہو یہ حکم جو نقابدار نے دیا فوراً ہر ایک کارخانہ مین حکم پہونچا دیا گیا کہ وہ لوگ یہ حکم پاکر اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہوئے ادھر نقابدار نے چنگیر دان پاندان وغیرہ حاضر ہونے کا حکم دیا کاربردازون نے سب اشیا حاضر کین گلدستے آگے لاکر جن دیے خوشبوکی مجمرین لگادین عود و عنبر آنبر پڑنے لگا عطردان حاضر کیے عطر لگایا گیا سب نے پان کھائے اب نقابدار نے فرمایا کہ آپ فرمائین یہ کون صاحب ہین آپ کے اسم مبارک سے ہمین آگاہ ہو شہنشاہ نے جواب مین فرمایا کہ یہ اسد ثانی پسر اسد اول ہین جو کہ نواسے تھے صاحبقران اول کے جو کہ نظر کردہ تھے زیر بارگاہ لشکر تھے جنون نے طلسم ہوش ربا ایسا طلسم نسخ کرکے اپنے مامون جان بدیع الزمان پسر رشید صاحبقران ثانی جد امجد بدیع الملک نوجوان جو کہ اب صاحبقران لشکر ہین اور میرے پدر بزرگوار ہین رہا کیا تھا یہ اُن اسد کے فرزند ارجمند ہین یہ ہمراہ صاحبقران ثانی کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے تھے معلوم ہوتا ہے راہ مین کچھ وحشت ہوئی اُن سے جدا ہوکے یہ لشکر بہم کیا ادھر آنکلے یہ سنکے نقابدار نے جواب دیا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ عزیز صاحبقران ہین مگر کچھ انکو وحشت ہے اُدھر اسد کا یہ حال ہے کہ گو باہم صفائی ہو گئی ہے مگر بار بار نقابدار کی طرف دیکھتے ہین اور موچھون پر تاؤ دیتے ہین اور قبضۂ تلوار پر ہاتھ رکھتے ہین جب یہ نقابدار نے کہا کہ آپ کو کچھ وحشت ہے اسد نے کہا کہ وحشت آپ کو ہوگی مین اسی لیے نہ آتا تھا کہ مجھسے آپ کے کلام کی برداشت نہوگی مین جواب نہ دونگا بھائی صاحب کو ناگوار ہوگا یہ کیا کلام ہے کہ آپ کو وحشت ہے آپ مجکو دیوانہ تصور کرتے ہین جو مجکو دیوانہ تصور کرے وہ خود دیوانہ ہے شہنشاہ نے فرمایا کہ آپ کو کوئی دیوانہ نہین تصور کرتا ہے آپ برہم نہون مین نے جو کہا کہ آپ کو وحشت ہوئی ہوگی جو یہ پہلے آئے اسد نے کہا کہ جی ہان آپ تو ضرور بات کو بنا کر فرمائینگے مجکو آپ کا بڑا اس ہے خبر جو آپ کا جی چاہے کہدین اگر آپ کے مقام پر اور کوئی ہوتا ضرور سنا دیتا یہ کہکر خاموش ہو رہا اُدھر شہنشاہ نے فرمایا نقابدار سے آپ میری طرف متوجہ ہون میری جانب منھ فرمائیے انکی بات کا کچھ خیال نہ فرمائیے ان باپ بیٹون کی بات کا کوئی بارگاہ صاحبقرانی مین بھی جواب نہین دیتا ہے پہلے انکے باپ کی بھی یہی حالت تھی جو انکی ہے اور اب کیا ہے یہ سنکے نقابدار نے فرمایا کہ مین کچھ برا نہین مانتا ہون جسکا جی چاہے فرمائین مین جواب بھی نہ دونگا یہ سنکے اسد نے بنظر غضب آلودہ نقابدار کی طرف دیکھا اور خیال کیا کہ یہ مجکو ایسا لغو تصور کرتا ہے کہ بات کا جواب بھی نہ دیگا یہ ضرور میرے ہاتھ سے ذلیل ہوگا جیسے والد بزرگوار کے ہاتھ سے ایرج نوجوان ذلیل ہوا تھا اور پریشان وہ حالت کفر مین تھا اُسکو اور قسم کی ذلت دی گئی تھی یہ خداپرست ہین انکو اور قسم کی

دولت دی جائیگی بدون اسکے یہ نہ مانینگے یہ تو یہ تصور کر رہے ہین ادھر شہنشاہ نے نقابدار سے
فرمایا کہ سنا آپنے کہ انھون نے میری نسبت کیا فرمایا یہ بڑے زباندراز ہین انکی اس زباندرازی کے
سبب سے صاحبقران بھی انکی کسی بات کا جواب نہین فرماتے تھے سنکے خاموش ہوجاتے تھے انکی بڑی
عزت ہی کیونکہ انکے پدر بزرگوار زیارتگاہ لشکر تھے اُنکے سبب سے سب اُنکی عزت و توقیر کرتے ہین
اُنکی کسی بات کا برا نہین مانتے ہین آپ بھی نہ خیال فرمائین دوسرے یہ خورد ہین ابھی مزاج مین لڑکپن ہی یہ تقریر
شہنشاہ کی سنکے نقابدار نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا مین پہلے ہی عرض کر چکا ہون کہ اب مین انکی کسی بات کا
خیال نہ کرونگا خاموش سنا کرونگا یہ کلمہ سنکے اسد ثانی نے غیور پر بل ڈالا اور اپنے سرداروں کی طرف متوجہ ہوکر
فرمایا کہ جو کوئی ہماری بات کا جواب نہ دیگا اور یہ تصور کرے گا کہ بکا کرد ہم خود اُسکو تا معقول تصور کرتے
ہین جو ہم کو ایسا تصور کرے شہنشاہ نے نگاہ قہر آلود طرف اسد کے کی یہ کہا سر جھکا کر اسد رہ گیا اور آنکھ
جھکا کر شہنشاہ کی نقابدار کی طرف دیکھکر قبضہ تلوار پر ہاتھ رکھا بلکہ ایک رجز تلوار کھینچ لی اور کہا کہ
جو کوئی ہماری طرف دیکھے گا اُسکا سر بنا دونگا شہنشاہ نے فرمایا کہ تم نہ خاموش ہوگے لو ہم تمھاری طرف
دیکھتے ہین ہمارا منھ بنا دو اسد نے سر جھکا کر کہا کہ آپ کو چاہئے نہین کہا آپ کیون برہم ہوتے ہین آپ تو
میرے بزرگ ہین یہ اور لوگونکی طرف خطاب ہی مین کسی سے دبتا نہین ہون یہ کوئی نہ خیال کرے کہ مین
کسی کے گھر پر آیا ہون اگر ہم دباؤ ڈالینگے یہ اُٹھائینگے ہم وہ شیر ہین جو گھر پر جاکر مقابلہ کرتے ہین ہمارے
بزرگ ہمیشہ لشکر کشی کرکے آگئے ہین اُنپر کوئی لشکر کشی کرکے نہین آیا ہی پھر ہم کیون کسی سے خوف
کرنے لگے کیا ہمکو ضرورت ہی کہ ہم کسی کا دبا دا مین یہ جو اسد نے کہا شہنشاہ نے جواب دیا کہ بجا ارشاد
ہوا پس اب آپ اپنی زبان کو بند فرمائین خاموش تشریف رکھین بات کرنے دین اسد نے عرض کیا کہ مین
کیا آپ کو بات کرنے سے منع کرتا ہون ہان جو کوئی میری بات ہوگی مین ضرور بولونگا ورنہ مین جاتا
ہون کیونکہ مجھ سے خاموش نہ بیٹھا جاے گا یہ کہکر قصد کیا کہ تلوار پھینک کر اٹھون کہ شہنشاہ نے دامن
پکڑ لیا اور فرمایا کہ تشریف رکھئے ہان اگر کوئی تمھاری بات ہو تو ضرور کلام کرنا ورنہ خاموش بیٹھے رہنا
یہ سنکے اسد بیٹھ گیا اب شہنشاہ نے نقابدار سے فرمایا کہ یہ تو کلام ہوا کرین گے ہین جس امر کے لیے یہان
حاضر ہوا ہون اُس امر مین تقریر فرمائی جاے نقابدار نے جواب دیا کہ ارشاد ہو شہنشاہ
نے فرمایا کہ وہ امر یہ ہی کہ مین نے راہ مین عرض کیا تھا کہ آپ میرے ہمراہ بارگاہ صاحبقرانی
مین تشریف لے چلیے آپ نے فرمایا تھا کہ مین نہین جا سکتا ہون آپ میرے ہمراہ چلین اور مین
آپ کی دعوت کرون مین نے انکار کیا تھا آپ نے قسم دی تھی مین مجبور ہوگیا تھا بس مین
آپ کے ہمراہ آیا ہون اب وہ امر ارشاد ہو نقابدار نے جواب دیا کہ ہان مین عرض
کرتا ہون پہلے یہ امر خیال فرمایا جیے کہ جو مین عرض کرون اُسکو آپ قبول فرمائین شہنشاہ
نے جواب دیا کہ ضرور مین منظور کرونگا نقابدار نے جواب دیا کہ جی ہان مین عرض کرتا ہون
اصل امر یہ ہی کہ مین ابھی بارگاہ صاحبقرانی مین نہین جا سکتا ہون کیونکہ مجکو ابھی دعوے
صاحبقرانی ہی بدون مقابلہ کیے ہوے مین بارگاہ مین بجاؤنگا ضرور اپنے سفدر کو آزماؤنگا
جسکو خدا دے جبکہ میرا یہ قصد ہی تو مین کیونکر جاؤنگا آپ تصور تو فرمائین دوسرے یہ
امر ہی کہ میری طرف سے صاحبقران سے یہ عرض کیجیے گا کہ نقابدار نے عرض کیا ہی ہان
اگر حضور یہ امر کرین کہ بدون امتحان زور و طاقت اثنا نہ صاحبقرانی مرحمت فرمائین اور

خود طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیجائین کیونکہ ضعیف ہو گئے ہین تو مین حاضر ہونگا مگر مین یہ جانتا
ہون کہ ابھی میری ملاقات کا وقت نہین آیا ہی یہ تو مین ضرور عرض کرونگا کہ اثانہ صاحبقرانی
مین صاحبقران سے لونگا خواہ بخوشی خواہ بمقابلہ اگر مین زیر ہوگیا تو انکا غلام ہون جس طور سے
اور سردار اگر مینے زیر کر لیا تو اثانہ نے لیا اسی سبب سے تو مین نے بارگاہ پر جاکر تبضہ کیا تھا
کہ مین صاحبقران ہون یہ بارگاہ میری ہی مگر وہ بھی چھین گئی خیر جاتی کہان ہی جب سب اثانہ لیگا تو
بارگاہ کیا چیز ہی وہ پھر لے گی اب تو مین جاتا ہون ہان اگر ابکی کہین مقابلہ ہوا تو اسکا ضرور بندوبست
ہوگا مین تو اب کی مرتبہ فیصلہ کرکے جاتا مگر ایک ضرورت ایسی ہی کہ مین ٹھہر نہین سکتا ہون مجبور ہون
آپ بھی معاف فرمائین اور صاحبقران بھی مین ضرور بارگاہ مین جاتا اور قدمبوسی صاحبقران کی
حاصل کرتا مگر ناچار ہون یہ نقیر جو نقابدار نے اسد ثانی کی سنی بہت غصہ آیا اور نیزہ بلکل کرکہا
کہ کیا خوب چھوٹا منہ بڑی بات یہ بیچارین کل دیگر عظمت یہ صاحبقران سے اثانہ صاحبقرانی طلب
کرتے ہین یہ اپنی عقل ناقص مین صاحبقران بنے ہین ارے میان پہلے وہ مرتبہ تو پیدا کرلو یہ وہ شخص
ہی جس نے ہزارون طلسم فتح کیے لاکھون ملکون پر تبضہ کیا سیکڑون مرتبہ لشکرون کو شکست دی ہزارون
پہلوانون کو قتل کیا جو کہ رستم ثانی انکے ہم پلہ تھے اور وہ اصل انھون نے بھی وہ کارنمایان کیے
ہین کہ دوسرا نہین کرسکتا ہی وہ تو انکا مقابلہ نہ کرسکے انکو تو صاحبقران نے صاحبقران کیا نہین
جس امر پر وہ لشکر سے نکل گئے اور یہ خبر سنکے کہ صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کو صاحبقران کہا تقریر موقع
اپنکی کیا اصل ہی جو آپ انسے مقابلہ کرین گے انکا ایک سردار آپکو کافی ہی یہ سنکر اسکو اٹھا کر بہت مغرور ہوگئے
ہین بڑے بڑے خیال ہوگئے ہین اللہ اللہ کیا حوصلہ ہی یہ بھی ایک وقت تھا کہ مین نے دھوکا کھایا
ورنہ مین زیر ہوتا مین کیا زیر ہوا کو یہ فصور کرتے ہین کہ نہین صاحبقران ہون صاحبقرانی کب اسقدر
آسان ہی پس اب ایسی تقریر نکرنا ورنہ مین جواب آپ کو تلوار سے دونگا آپ کو ہو کیا گیا ہے
کہ آپ یہ کہتے ہین کہ صاحبقران اثانہ صاحبقرانی مجکو دین بہ خوش ہان اگر آنکے لشکر مین کوئی نہو
تو وہ آپ ایسے کمزور سے مقابلہ کرین اور جبکہ انکے غلام مجھ ایسے آپ کے مقابلہ کو موجود ہین تو آنکی
پرسش کو کیا ضرورت ہی بہت سے غلام ہین جو کہ ایک آن واحد مین آپ کو زیر کر لینگے آپ
کیون اسقدر فرور و تکبر کرتے ہین اب تو ایسی تقریر مین نے صرف اس خیال سے کی کہ بھائیو صاحبقران
موجود ہین ورنہ مین وہ سزا دیتا کہ پھر یہ جرأت کسی کو ہوتی اور کوئی یہ کلام نہ کرتا مگر مین کیا کرون مجبور
ہون سوائے خون جگر پینے کے اور کیا ہی اسی سبب سے کہا ہی کہ آپ کبھی کسی کم مرتبہ کو سر نہ چڑھایئے
جہان اسکی عزت کی اسکو برابر جگہ دی اسنے خیال کیا کہ ہم بھی کوئی چیز ہین جبھی ہماری عزت کیجاتی ہی
وہ بڑھکر کلام کرنے لگا اور بزرگون کی برابری پر آمادہ ہوا کیا کہون اگر میرا بس ہوتا تو اس
زبان دراز کی ضرور سزا دیتا جو کہ کم ظرف ہین وہ بہت جلد آپے سے باہر ہوجاتے ہین
جیسے کہ ساغر پر ہوا وہ چھلکنے لگا وہ ان کم مرتبہ والے لوگون کا حال ہوتا ہی کہ وہ یہ
تصور کرتے ہین کہ ہم مین بھی کوئی نہ کوئی فوقیت ایسی ہی جو کہ عالی مرتبہ ہین وہ ہم سے جھک کر
ملتے ہین انکی اس وقت کی تقریر پر مجھکو ایک شعر کسی شاعر کا یاد آیا ہی کہ اسنے گو مضمون تو
سہل نظم کیا ہی مگر اس وقت کے موافق نظم کیا ہی وہ شعر یہ ہی ؎ عجب تیری قدرت عجب
تیرے کیل ؎ چھچھوندر بھی ڈالے چنبیلی کا تیل ؎ یہ مضمون ہی بھلا یہ کیا امر ہی کہ یہ ایسی تقریر

کررہے ہین بھائی صاحب آپ خاموش بیٹھے ہوے کیا سُن رہے ہین یہ جو اسد ثانی نے کہا شہنشاہ نے
اسکی طرف دیکھکر فرمایا کہ تم خاموش نہین بیٹھتے ہو اگر یہی امر ہی تو اب ہم کہان تک تمھارا پاس کرینگے
فرمو صاحبقران سے شکایت کرین گے تم کون ہو بولنے والے ہم جواب دیتے جو مناسب ہوتا پس اب
کلام نہ کرنا یہ جو ڈانٹکر شہنشاہ نے فرمایا اسد نے جواب دیا کہ اب مین نہ کلام کرونگا چاہے کوئی
دشنام بھی دے انکی تقریر ناگوار معلوم ہوئی بدین سبب مین نے یہ تقریر کی شہنشاہ نے یہ سنکے جواب
دیا کہ آپ نہ کلام کرین ہم جواب دینے کو موجود ہین یہ اسد سے فرماکر نقابدار کی طرف متوجہ ہوے
اور فرمایا کہ یہ جو آپ نے فرمایا ہی کہ صاحبقران سے میری طرف سے عرض کرنا کہ انا ثانی صاحبقرانی مجکو
مرحمت فرمایئے کیونکہ مین صاحبقران ہون اور آپ خانہ کعبہ کو تشریف لیجائیے اسکا یہ جواب ہی کہ ابھی کوئی
صاحبقران پیدا نہین ہوے ہین جو خانہ کعبہ کو تشریف لیجائین اور انا ثانی صاحبقرانی آپ کو دین یہ ممکن نہین
ہی کیونکہ صاحبقران ثانی تو انکو اپنی طرف سے صاحبقران فرما گئے ہین اور حکم فرما گئے ہین کہ تم نہ طاق
فتح کرکے اور جو ملک کفر آباد ہون انکو اسلام آباد کرنا اور جو صاحب ہون انکو قتل کرکے خانہ کعبہ کو تشریف
لانا لہذا صاحبقران بموجب حکم صاحبقران ثانی طرف نہ طاق کے تشریف فرما ہوے راہ مین دریاے
سبز رنگ ملا اُسنے سارا ن کو قتل کرکے اُسکو فتح کیا اُسکے بعد یقینہ ملا اُسکو فتح کیا اب طرف
محرابیہ کے تشریف لیجاتے ہین کہ راہ مین یہ واقعہ گذرا کہ صاحبقرانی جبرئیل بن عادی کو اطالہ
بارگاہ کا دیکر طرف محرابیہ کے روانہ کیا تھا کہ کفار نے اُسکو بارگاہ پر قبضہ کر اُسکے بعد آپ نے آکر
انپا قبضہ کیا اب تو ہم نہ طاق باقی ہی کیونکر صاحبقران آپ کو انا ثانی صاحبقرانی مرحمت فرمائینگے دوسرے
یہ جو آپنے کہا کہ بدون مقابلہ نہ دینگے تو مین مقابلہ سے کب باہر ہون مقابلہ کو بھی موجود ہون بلکہ یہ تو میری
مین خوشی ہی کہ امتحان صاحبقرانی ہو جاے مجلو بھی معلوم ہو جاے کہ مین حق پر ہون اور در اصل
صاحبقران ہون یا صرف اپنے خیال کے موافق ہون اور شائد یہ ہی اصلی صاحبقران ہون مین ضرور
مقابلہ کرونگا مگر اسوقت مجبور ہون ہان ابکی جو کسی مقام پر مقابلہ ہوگا تو ضرور امتحان صاحبقرانی ہو جائیگا
پس آپ معاف فرمائین مین بارگاہ صاحبقرانی مین نہین جاسکتا ہون ہان جب یہ فیصلہ یک سو ہو جائیگا
اُسوقت کوئی مضائقہ نہین ہی پھر تو ہم اور آپ ایک ہو جائینگے اُسوقت دیکھا جائیگا اب آپ اس امر
مین کد نہ کرین مین نہین جاسکتا ہون بدون فیصلہ آپ اب اس امر مین کوشش نہ فرمائین بلکہ اور قسم کی بائین
فرمائین ورنہ آپکا سخن رائگان ہوگا کیونکہ میرے جانے کا ہنگام خدمت صاحبقران مین ابھی نہین آیا ہی جب وہ
وقت آئیگا اُسکا سبب پیدا ہوگا یہ تو آپنے ضرور سنا ہوگا کل امر مرہون بارقاتہا کل امر وقت پر منحصر
رہتے ہین جب اُنکا وقت آتا ہی تو وہ ہوتے ہین ورنہ نہین بلکہ انسان چاہے کچھ نہین ہوتا ہی جو خدا چاہتا ہی وہ
ہوتا ہی بموجب شعر ے من در چہ خیالیم فلک در چہ خیال ✣ کار یکہ خدا کند فلک را چہ مجال ✣ بدون اُسکے
حکم کے ایک پتہ بھی نہین ہلتا ہی بموجب اس مضمون کے لاتحرک ذرۃ الا باذنہ القدیس آپ اس امر مین کوئی رنج
نکرین مین آج نہین کل ضرور آؤنگا اور مقابلہ کرونگا غریب لشکر ہونگا با کل لشکر کا افسر علی و صاحبقران ہونگا

یہ ہو نا ضرور ہی بخدا سے لایزال مین ایک ضرورت سے جاتا ہون ورنہ نہ جاتا بدون فیصلہ کیے یہ سنکے شہنشاہ نے فرمایا کہ مین مجبور رہون خیر دیکھا جاے گا مین صاحبقران سے عرض کرونگا کہ نقابدار فرماگئے ہین کہ اگر انا نہ صاحبقرانی آپ سے ضرور لونگا خواہ آپ بخوشی عنایت فرمائین خواہ بمقابلہ اور آسنے سے اسوقت بسبب چند و چند وجہون کے انکار کیا نقابدار نے جواب دیا کہ جی ہان میری طرف سے بہت بہت آداب و تسلیمات خدمت صاحبقرانی مین عرض فرمایئے گا اور جو مین نے عرض کیا ہی فرما دیجیے گا یہ کہکر حکم دیا کہ ساقیان سیمین ساق جام و صراحی لے کر حاضر ہون تاکہ یہ باہمی کلفت و کسل جنگ و جدل کی ادھر شہنشاہ نے فرمایا کہ مین مرخص ہوتا ہون تکلیف تو بہت ہوئی نقابدار نے جواب دیا کہ مین نہ جانے دونگا آج شب بھر ہم اور آپ باہم جلسۂ عیش برپا کرین اور ناچ رنگ دیکھین بونت سحر آپ اپنے لشکر کو تشریف لیجائیے اور بندہ اپنے کام کو رخصت ہو یہ تقریر اس طور سے نقابدار نے کی کہ شہنشاہ کو انکار کرتے بن نہ پڑا خاموش ہو کر رہ گئے جواب دیا کہ خیر جو آپ کی خوشی سو بیچ اسکا ہی کہ آپ میرے ہمراہ لشکر مین تشریف نہ لیجے نقابدار نے جواب دیا کہ مین قسم کھاتا ہون اپنے پیدا کرنے والے کی کہ اب کی جو حاضر ہونگا تو ضرور آپ کے ارشاد کو بجا لاؤنگا شہنشاہ نے فرمایا کہ دیکھیے کب تشریف لاتے ہین جواب دیا کہ بہت جلد حاضر ہونگا آپ لشکر پر تشریف فرمائین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ساقیان گلفام شیشہ مشکفام و جام زرنگار لے کر حاضر ہوئے اور سب اہل جلسہ کو مجرا کر کے اور جام کو لبریز کر کے اور چیستہ قطرے بنام جمشید و کیقباد کے زمین پر چھڑک کے اور جام کو لیکر روبرو نقابدار کے پیش کیا نقابدار نے اشارہ کیا کہ شہنشاہ کو پہلے دو کیونکہ مہمان ہین مین تو صاحب خانہ ہون پس ساقی نے وہ جام شہنشاہ کے روبرو پیش کیا شہنشاہ نے انکار کیا کہ پہلے آپ نوش کرین نقابدار نے ایک نہ سنی پس شہنشاہ نے ساقی کے ہاتھ سے جام لیکر لا جرعہ نوش فرمایا دوسرا جام ساقی نے پھر لبریز کیا اسد کو دیا اسد نے بھی نوش کیا پھر نقابدار کے روبرو لایا نقابدار نے بھی نوش کیا اب تو دور شروع کیا ساقی نے تمام جلسہ کو شراب پلائی دو دو جام کی نوبت آئی سبکے دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوے مست ہو کر جھومنے لگے کہ نقابدار نے حکم دیا کہ ارباب نشاط حاضر ہون یہ حکم دینا تھا کہ ایک طائفہ حاضر جلسہ ہوا سپردائیون نے ساز درست کیے وہ مطربہ ناچنے لگی اہل محفل اسکی طرف متوجہ ہوے یہان تو صحبت ناچ رنگ برپا ہی ادھر تو اسی شغل مین رکھا جاتا ہے اب حال خواجہ عمرو ثالث یعنے خضران بن عمرو ثانی کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو رقعہ صاحبقران لے کر پاس شہنشاہ کے چلے تھے کیونکر پہونچے دعیاری خواجہ عمرو پس جب خواجہ ثالث رقعہ لے کر چلے تو پیدل شاطری مارتے ہوے چلے جاتے ہین کہ انکو خیال آیا کہ بہت عرصہ ہوا کہ کوئی جدین نہین دیا بہت تنگدست ہون پہلے کچھ فکر کرلون تو پھر شہنشاہ کے پاس جاؤن چونکہ یہ جو بارگاہ سے چلے تھے تو کچھ دن باقی تھا یہ ایک جنگل مین پہونچے تو انھون نے دیکھا بہت سے گھسیارے بیٹھے ہوے گھاس کھود رہے ہین یہ بھی اپنی صورت ضعیف گھسیارے کی بنا کر انکے قریب آکر گھاس کھودنے لگا ان گھسیارون نے جو ایک نئے شخص کو دیکھا سب ملکر کہنے لگے کہ ای بڑے میان یہ مقام ہمارے ٹھیکے مین ہے تم یہان نہ گھاس کھودو گھاس گھسیارے نے جواب دیا کہ ای بھائی تمھارا کیا ہرج ہی اگر مین ایک گٹھا گھاس کا لیجاؤنگا تو تمھارا کیا نقصان ہوگا بھائی مین بڑا آیا ہون ہان مین بھی کوئی ضرر اسمین نہ ہوگا تو پھر کوئی ضرورت نہ ہوگی ان سب نے جو یہ تقریر سنی تو باہم یہ کہا کہ خیر آج اسکو لیجانے دو کل جو آئیگا دیکھا جاے گا کل نہ لیجانے دینگے یہ صلاح کر کے اب سب خاموش ہو رہے اسنے ایک پورانی سی کھرپی نکالی اور ایک جالی کہ گھاس اٹھی کھانے لگا گھاس کھودتا جاتا

اور کھا لیتا جاتا ہے تھوڑی سی گھاس کھودی تھی کہ ایک مرتبہ ایک بٹوا نکالا اسمین سے تمباکو نکال کر اور مل کر کھایا اور
اور ایک چلم نکالی اُسپر تمباکو جمایا اور جنگل سے لکڑی جمع کر کے اسمین آگ لگادی جب کولہ ہوگیا تو چلم پر رکھکر دم لگایا
کہ اُن گھسیارون نے جو دیکھا تو کہا کہ بھائی یہ تو تم نے خوب کیا بڑی دیر سے تمباکو نہین پیا تھا تو آکر دم
رکھو لیا پس ہر ایک اُس گھسیارے کے پاس آکر یہ کہکر بیٹھا کہ بھائی تم روز آیا کرو پس بیٹھ گئے ہر ایک کے ہاتھ مین
مین طلائی کڑے تھے بازوؤن پر تعویذ تھے گلون مین جنیو تھے کمر مین کردھنی تھی مرزیان بھی بانا نی پہنے
ہوئے تھے خواجہ یعنی لقلی گھسیارے نے دریافت کیا کہ کیا تم لوگ کہین نوکر ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم
سب کے سب ملازم ہین محراب شاہ کے مرکبان خاص کو گھاس پہونچاتے ہین یہ جو کچھ ہمارے پاس ہے سرکاری
ہے سرکار سے ملا ہے گھسیارا یہ سنکے کہنے لگا کہ بھائی ہم مسافر ہین یہان آئے ہین کہ کہین ملازمت ہو جاے
آج تو یہ گھاس لیجا کر بازار مین فروخت کرونگا اسی مین اپنی بسر کرونگا جو کچھ ملے کل اور کسی جنگل سے
لے آؤنگا کیونکہ تم منع کرتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ نہین تم روز آیا کرو ہمارا کیا نقصان ہے
جب تک تمھاری نوکری کہین ہو بلکہ آج ہم اپنے جمعدار سے کہین گے خواہ سرکاری اصطبل مین
خواہ لشکر مین اگر کسی گھسیارے کی ضرورت ہوگی تو ہم لاکر موجود کر دین گے کیونکہ ایک گھسیارہ
آیا ہوا ہے یہ جو اُنھون نے کہا تو خواجہ نے کہا کہ بھگوان تمھاری عمر مین ترقی دے اور تم کو
بڑا مرتبہ دے ہان بھائی مین مسافر ہون تمکو سیری خیر لینا لازم ہے وہ ہنسنے لگے ضرور ایسا کرین گے
کہ خواجہ لقلی نے چلم اُنکو دی اب ہر ایک چلم پر دم لگانے لگا جسنے دم لگایا اُسکو چکر آیا دوسرے
کو دی اسی طور سے دورہ باندھ دیا ہر ایک چلم پی کر اور چکر کھا کر گرا اور بیہوش ہوگیا جب سب بیہوش
ہوگئے خواجہ نے پہلے تو اپنی کھرپی اور جال نمدہ زنبیل کیا پھر ہر ایک کے ہاتھون سے کڑے اُتارے
اور تعویذ اور جنیو اور کردھنی لی اور مرزیان وغیرہ سب لیکر نمدہ زنبیل کمین اُنکی جال کھرپی نسب
لے لی اور ایک ایک لنگوٹی باندھ دی اور خود وہان سے صورت بدل کر یہ کہتے ہوئے چلے کہ خیر خدا نے کچھ
دیا تو دیا مگر کیا یہ تو اُدھر کو روانہ ہوے کہ اب مین پاس شہنشاہ کے جاؤن چونکہ دن تو تمام ہوچکا تھا اُس
صحرا مین پہونچے جہان کشت وخون ہوا تھا کیا دیکھتے ہین کہ ہزارون لاشین کافرون کی پڑی ہوئی ہین
یہ دیکھکر اُنکو لالچ آیا کہ اُنکی کمرون مین کچھ ضرور ہوگا یہ لوگ بڑے دور اندیش ہوتے ہین اپنے پاس ضرور
کچھ نہ کچھ رکھتے ہین یہ دل مین تصور کر کے میدان مین آئے یہان آکر جو دیکھا تو ہزارون تلوارین خود
زرہین سپرین سنانین عمود پڑے ہوے ہین یہ دیکھکر اُن سب کو ایک مقام پر جمع کیا اور اُٹھا کر
نمدہ زنبیل کیا کہ جب لشکر مین پہونچونگا تو اُنکو فروخت کرلونگا بعد اسکے ہر ایک کی کمر دیکھنے لگے
کردھنی وغیرہ جو کچھ ملا نکال لیا نقد جو نکلا وہ لیا گہرے تک اُتار لیے اس خیال سے کہ موھلوا کردہ بھی
فروخت کر لیے جائینگے اور اگر کسی کے پاس کچھ نہ نکلا اُسکو بالکل برہنہ کر دیا اور کہا کہ او مرتد تو نے ہمارا
نہ خیال کیا کہ اگر ہم مرے اور خواجہ آئے تو کیا لین گے تیری یہ سزا ہے کہ تو برہنہ رہ تیرے لاش کو
کتے کھائین تو اسی قابل تھا یہ کہا اور ٹھوکر ماری دوسری لاش کے پاس گئے اسی طور سے سب لاشون کو
دیکھ بھال لیا اب بالکل رات ہوگئی ہے جب سبکو دیکھ لیا تو آپ وہان سے روانہ ہوے ادھر جو اُس صحرا مین گھسیارے
تھے ہوا جو سرد چلی سب کو ہوش آیا ہر ایک نے دوسرے کو دیکھا اور کہا کہ یہ کیا حرکت تھی اسنے کہا کہ جو میری حالت
ہے وہ ہی میری حالت ہے اب جو دیکھا سب ایک حال مین مبتلا ہین اب باہم کہنے لگے کہ یہ کون تھا جو ایسی
حرکت کر گیا ہمکو بیہوش کر کے لوٹ لے گیا چلو بادشاہ سے فریاد کرین ایک نے اُنمین سے کہا کہ وہ جو نیا گھسیارا آیا تھا

اُسکا کہین نشان تک نہین ہی اب جو اُنھکر تلاش کیا تو کچھ پتہ نہ چلا باہم کہا کہ یہ کام اُسی کا ہی وہ ہمکو بیہوش کرکے سب مال لے گیا پس سب لشکر نالان و گریان روانہ ہوئے طرف محراب شاہ کے اور داخل شہر ہوکر اپنے جمعدار سے آکر کل واقعہ بیان کیا اُسنے کہا کہ کل مین جاکر دربار مین عرض کرونگا یہان تک کہ وہ اپنے مکان پر آئے دوسرے پہر سے پہلے اُدھر وہ رات تمام ہوئی صبح طالع ہوئی محراب شاہ نے دربار کیا جمعدار نے آکر کل حال جو کہ اُن سب سے سنا تھا بیان کیا محراب شاہ نے اُنکو بلا کر اُنکی زبان سے سنا پس اُنکو پھر اُسی قدر دیا فکر مین ہی کہ یہ کیا واقعہ ہوا کون تھا اسکو تو اس لشکر مین نہ دیکھے ادھر خواجہ بومیدان جنگ سے سب کو لوٹے لاٹ کر روانہ ہوئے اس صحرا مین پہونچے کہ جہان لشکر نقابدار کا اُترا تھا یہ لشکر مین روشنی دیکھکر داخل لشکر ہوئے چونکہ اُنکو تلاش کرنا منظور تھا کہ لشکر نقابدار کا کہان ہی یہ صرف اسقدر ہر کاروں سے دریافت کرکے چلے تھے کہ کس طرف مقابلہ ہوا تھا اور کس سمت اُس صحرا کے بعد جنگ و پیکار نقابدار شہنشاہ کو لے کر روانہ ہوئے ہین اُنھون نے اس سمت کا نشان دیا اُس صحرا کا پتہ دیا تھا اور اس جانب کا نشان کر جدھر کو نقابدار شہنشاہ کو لیکر روانہ ہوا تھا پس خواجہ اُسی سمت اُسی نشان پر روانہ ہوئے تھے راہ مین عبارتی کرتے ہوئے لشکر نقابداریں پہونچے دریافت کیا معلوم ہوا کہ یہ لشکر نقابدار ہی یہ بہت خوش ہوئے رات کا وقت تھا لشکر کی سیر کرنے لگے سیر کرتے کرتے اُس مقام پر پہونچے جہان بارگاہ برپا تھی اندرون بارگاہ نقابدار و شہنشاہ تشریف فرما تھے سب حاضر تھے تاراج ہو رہا تھا یہ بھی خادمون مین ملکر اندر بارگاہ کے آئے بارگاہ کو آراستہ و پیراستہ پایا سب کو بارگاہ مین بیٹھا دیکھکر خیال کیا کہ اپنے کو ظاہر کرون پھر یہ خیال کیا کہ دو ایک پیسے تو حاصل کرون اُنھون نے دیکھا کہ مسند پر شہنشاہ بیٹھے ہوئے ہین ایک پہلو مین نقابدار ہی ایک پہلو مین اسد ثانی اسد ثانی کو دیکھکر حیران ہوئے کہ یہ تو ہمراہ صاحبقران ثانی کے خانہ کعبہ گئے تھے یہان کیونکر پہونچے خیر معلوم ہو جائیگا یہ حال بھی کھلے گا تم اپنی فکر کرو دیکھا کہ بہت سے سردار حاضر دربار ہین اور ایک مطربہ یہ غزل گا رہی تھی غزل سعدی سے جانب ہستی ملاحظہ بارہین اسکا یہ ایک مصرعہ تحریر ہوا ہے گا رہی تھی بدین سبب غزل نہین تحریر کی گئی کہ مقصود یہ ہی کہ خواجہ جو غزل گا رہی تھی وہ تحریر ہو صرف ایک مصرعہ پر اکتفا کی اور وہ مطربہ اسی مصرعہ کو بنا بنا کر گا رہی تھی کہ نقابدار نے حکم دیا کہ دو سر طائفہ حاضر کیا جاے چوبدار روانہ ہوا خواجہ بھی اُسکے عقب مین بارگاہ سے نکل کر چلے گئے وہ چوبدار اس مقام پر پہونچا جہان طایفے اُترے ہوئے تھے ایک مطربہ کہ نام اُسکا سیدنی تھا اُسکو حکم دیا کہ چلو تمھاری طلبی ہی اُسکی ماں نے جو یہ سنا اُس سے کہا کہ بیٹا ہو اُسنے کہا کہ مین پیشاب کرآؤن کیونکہ پیشاب کی حاجت معلوم ہوتی ہی اگر بدون پیشاب کیے ہوے جاؤنگی تو وہ ہوگا کہ پریشان ہونگی دوسرے یہ امر ہی کہ وہان دیر ہوگی میری طبیعت کسل مند ہوگی اُسکے سبب سے نہ گایا جاے گا نہ ناچا جاے گا اہل جلسہ بدخط ہونگے نایکہ نے کہا کہ تیری تو مثل ہی کہ گونے کی برات دولہن کو لگی ہگاس یا یہ کہ شکار کے وقت کتیا ہگا سی اُسوقت سے بیٹھی ہوئی ہی پیشاب نہ لگا جیسے وہان سے آدمی بولے کو آیا پیشاب لگ آیا جلد پیشاب کرکے آیہ سنتے ہی یہ کہتے ہوئی وہ اُٹھی کہ اماجان اب بیکار رکھا ہوتی ہین اسمین بھی کوئی اختیار ہی اور لوٹا اُٹھاکر ایک طرف کو چلی ماں نے قصد کیا کہ مین بھی چلون اُسنے کہا کہ آپ نہ تشریف لیجیے مین ابھی آتی ہون وہ ٹھہر گئی وہ عجب ناز و انداز سے اُٹھاتے ہوئے ایک سمت کو چلی یہ خوبصورت بھی بہت ہی اور جوان بھی ہی کوئی برس پندرہ یا سولہ کا سن ہوگا یہ ایک مقام پر سب کی نگاہون سے پوشیدہ ہوکر چند درختون کی

آڑ مین پیشاب کرنے کو بیٹھ گئی کمر بند کھول کر پیشاب کرنے لگی خواجہ بھی اسکے عقب مین آے تھے چوبدار تو یہ کہکر چلا گیا تھا اُسی مقام پر ٹھہر گئے تھے کیونکہ انکو اُسکی صورت پسند آئی تھی اور خیال کیا تھا کہ اسکی صورت بنکر محفل مین جاؤنگا اور کچھ حاصل کرونگا اسکے بعد یہان آکر سب کا مال واسباب لونگا اور پھر اپنی صورت اصلی سے بارگاہ مین آؤنگا شہنشاہ سے طور قرار دیکر تصور کرکے اُسکے عقب مین چلے تھے جب وہ پیشاب کرنے لگی اُنھون نے عقب سے حلقہ کمند کے مارے کہ وہ گلے مین پڑے وہ اوندھی گہکر چیخی اور پلٹی تھی کہ انھون نے جھاب مارا وہ بیہوش ہوکر گری جھاب اُسکے منھ پر پڑا تھا اور لوٹا تھا بیہوش ہوگئی اُنھون نے اُٹھاکر نذر پر بنمل کیا اُسکے کپڑے اُتار لیے اپنی صورت اسکی صورت سے مشابہ کی اور لوٹا لیکر اُسکے کپڑے پہن کر وہان سے ناز و انداز سے چلی ادھر اسکی ماں نے جو دیکھا کہ دیر ہوئی اپنی سہیلیون سے کہنے لگی کہ یہ چھوکری ابھی تک نہ آئی پیشاب کرنے گئی تھی پیشاب سنوا بلائے جان ہوا کوئی جاکر خبر لائے کہ یہ جو پیشاب کرنے گئی تھی تو کیا کسی سے کلام کرنے لگی ایک سازندہ کہ نام اُسکا کامے خان تھا اور سن رسیدہ تھا اُسنے سیوتی کو پرورش کیا تھا یہ سنکے اُٹھا اور چلا تھوڑی دور گیا ہوگا دیکھا کہ وہ لوٹا لیے ہوے چلی آتی ہے اُسنے کہا کہ بیٹا سیوتی کیا کرنے لگی تھی اُسنے جواب دیا کہ پیشاب کو گئی تھی خواجہ نے خیال کیا کہ اسکا نام سیوتی تھا یہ خیال کرکے اُسکے ہمراہ ہولیے وہ آکر پہونچا سیوتی اپنے بستر پر آئی شانہ سر مین کیا مجلس حیران لگائی سرمہ آنکھون مین دیا یہ عالم ہوا دوہرہ اک تو بتان رس بھرے دوجے انجن ساز + اسے بوری کہئی دیت ہے سنوارن پچھار + سرمہ لگاکر افشان لگائی یہ معلوم ہوا کہ آسمان حسن مین ستارے نکلے ہین دومیان دونون ابرو دون کے سیندور کا ٹیکہ دیا جیسے شاعر کہتا ہے بہین سیندر کا ٹیکہ عیان محراب ابرو بین + چراغ اس شمع رو نے بین کعبہ مین جلایا ہے وہ چست چست موم بتی کہ دیکھنے والون کے دل پس گئے دو تیر تلب دوز سے کہ سینہ تک پار ہو گئے بعد اُسکے زرد اطلس کا پائجامہ جس مین منبت و لچکہ دار لگی ہوئی گلنار ڈوپٹہ تمام زیور سے اپنے کو آراستہ کیا وہ گوری گوری کلائیان بین وہ سیاہ سیاہ چوڑیان سہ سر چوڑی بدست آن نگار سے + بشاخ ضیغمین بہیدہ مارے + یہ معلوم ہوتا تھا کہ مار سیاہ درخت صندل کی شاخ مین لپٹے ہوے ہین + ایک یہ غضب کیا کہ کسی کی نظر نہ لگ جاے دونون رخسارون پر دو تل بنا لیے آراستہ ہوکر پیشواز پہن کر سازندون کو ساتھ لے کر طرف محفل عیش کے چلی یہان وہ مطربہ گا رہی تھی کہ یہ بھی ایسے ناز سے اپنے قدم محفل مین رکھا کہ سب دنگ ہوگئے ادھر اُسکو حکم ہوا کہ اب تم جاؤ اب دوسرا طائفہ اپنا کمال دکھاے گا سنکے اُسنے گانا موقوف کیا کیونکہ بھیڑ ہوئی گا رہی تھی بہت کچھ انعام ملا وہ تو اپنے بستر کی طرف روانہ ہوئی اسکو حکم ملا سپر ڈالیون نے ساز ملایا طبلہ پر تھاپ پڑی زوٹہ سارنگی کا کھنچا بجنے لگے وہ مکھڑی ہو کر گت ناچنے لگی ایسی حسین تھی کہ سب اہل محفل اُسکی صورت دیکھکر دنگ تھے وہ جوانی کا عالم ایک ایک کی طرف دیکھکر انچل ڈوپٹہ کا سر پر ڈالنا ہر جوان سے اشارے کرنا کبھی سینہ ابھار کر جوبن کا ابھار دکھانا کبھی کسی کو حالت گت مین ناز کرکے پامال کرنا ہر ایک کی زبان پر صدائے واہ وا بلند تھی ہر ایک اُسی جانب دیکھ رہا تھا ہر ایک یہ کہہ رہا تھا کہ کیا خوب یہ گت ناچی ہے کیا بتایا ہے اور ہر طرف سے انعام مل رہا تھا یہ اُٹھا اُٹھا کر سازندون کو دیتی جاتی تھی مگر نگاہ مین جانچ لیتی تھی کہ اسقدر روپیہ ہے اسقدر اشرفیان اتنا جواہر ہے کہ ایک مرتبہ نقابدار نے طرف اپنے خدمتگار کے دیکھا اُسنے لاکر فوراً چند کشتیان حاضر کین نقابدار نے ایک کشتی پہنے تو رہے پوش اُٹھاکر اُس مطربہ کو ایک دوشالہ انعام مین دیا اور ایک مالا موتیون کا یہ امر اسد ثانی کو

بہت ناگوار ہوا اُسنے فوراً اپنے خدمتگار کی طرف دیکھکر اشارہ کیا وہ قریب آیا کہا کہ میرے لشکر مین
جا اور چند دوشالے اور مروارید کے مالے زر و جواہر کی کشتیان فوراً لیکر حاضر ہو وہ خدمتگار
فوراً لشکر مین گیا اور جو جو اشیاء اسد ثانی نے فرمائی تھین لیکر حاضر ہوا اور کر و برداس
سکے رکھوا دین اسد نے دو دوشالے اسکو انعام دیئے اور بہت سا زر و جواہر اور مالے مروارید
کے اور کہا کہ ہم سے بڑھ کر کوئی کیا سخاوت کریگا ایسے لوگون کو کیا حوصلہ ہوگا ایک دوشالہ دے کر
بہت خوش ہوتے ہین اگر سخاوت کرنا ہی تو ہمارے برابر کرو یہ کہکر خاموش ہو رہے کیونکہ شہنشاہ نے
بنظر قہر اسد کی طرف دیکھا تھا اور نقابدار سے کہا کہ آپ ہر امر مین اسکی ایسی بہت سی حرکتین ہوتی ہین
کوئی جواب نہین دیتا آپ میری طرف خیال فرماتین اسکے کسی امر کا خیال نہ کرین یہ سنکے نقابدار نے
کچھ جواب نہ دیا گو یہ امر اسکو بہت ناگوار گذرا تھا مگر بہ مصلحت خاموش ہو رہا کہ ادھر سیوتی نقلی سنگت

تا چکر بیٹھکر یہ غزل کسی شاعر کی شروع کی غزل - رندا تا شوق دیر بہت ہے شروع کا ساقی ادھر کو پھیر دے منھ آفتاب کا

بکھری ہے زلف کب رخ پر نور یار پر — ہے جو دھوین کے چاند پر دامن سحاب کا — ہے شوق دید و یار رخ لاجواب کا
ہے جلد دو یہ کمین پردہ نقاب کا — یہ سوز غم سے عشق ہرہ مین ہے دل کا حال — ہو جس جا رہے آگ پہ عالم کباب کا
لطف لیکے جلد جواب آئے نامہ بر — ہون منتظر مین دیر سے خط کے جواب کا — ایسا ہی امید مین محشر بھی ہو چکا
پردہ اُٹھا نہ یار کے رخ سے نقاب کا — ہر جوہر آئینہ کا دکھائے چراغ طور — ہر تو پڑے جو اسمین رخ لاجواب کا
جب نور رخ سے تیری زمین کو طاقت دے — گردون کی سمت پھر گیا منھ آفتاب کا — تیری گلی کی خاک مین سب ملکے رہگئے
اُٹھا جنازہ کس تیرے خانہ خراب کا — پتھرائی آنکھین لگتی ہین یہ سرے دم رہگذر — اتنا ک ہون منتظر ترے خط کے جواب کا
فصل بہار آگئی اب صبر تا بکے — ساقی ہمین بھی دے کوئی ساغر شراب کا — اے یار ابر ترسے یہ برسات مین ہے کمبخت
کرلے مقابلہ مری چشم پر آب کا — وقت کو سنکے تیرے تصور مین آ پڑی — تا نہین اثر ہی مین آنکھون مین خواب کا
اُس بت کے ہجر مین مجھے سودائی کردیا — یا رب برا ہو اس دل خانہ خراب کا — تکلیف کی ہو تو کوئی دوا بھی کیجیے
وصلت کی شب محل نہین شرم و حجاب کا — باغ جہان مین غور سے بلبل نگاہ کر — آنسو بھری ہی آنکھ کمو ڑا گلاب کا
دم مین بنا بھی اور بگڑ بھی گیا نصیب — ہو رنگ تو نے بحر مین دیکھا حباب کا — غش آگئے سکندر و دارا کو جلا طور سا پہاڑ
جب بند کھل گیا ترے رخ کے نقاب کا — نرگس مین جبکہ قطرہ شبنم نظر پڑا — اُنکو گمان ہوا مری چشم پر آب کا
جسکی نگاہ اُس رخ رخشندہ پر پڑی — جسکی نظر گمان ہوا آفتاب کا — ساقی بہار آنے کی ہی دے رہا خبر
اُٹھنا یہ مجمع جموم کے ہر سو گیا سبھی — جب ہی نسیم نار و خیان آل مصطفے — کیا خوف ہی حشر مین تجھے روز حساب کا

یہ غزل جو مضمون مطربہ نے گائی ہر شعر کو بتا بتا کے خوب گایا اہل محفل دنگ ہوے سب کے عجیب رنگ ہوے
یہ عالم ہوا کہ شراب سے جیسے کوئی جھومتا ہی اور شراب کے سرور مین جیسے مست ہوتا ہی عالم محویت
ہو گیا سب جلسہ صورت آئینہ حیران و مشکل کسیو پر لیشان ہوا جو رنگین مزاج اور عاشق تن تھے انکی تو
نوبت تھی کہ شکل یار رو برو ہونکے پھر پنکی کوئی اسکے ناز و ادا کا مسہل تھا کوئی اسکے تیر نگاہ کا گھائل تھا سب کو
محو کر دیا تھا انسان کا کیا ذکر ہی جانوران صحرائی و پرندے اپنے اپنے آشیانون سے گو رات کا وقت
تھا سب بسیرا کر چکے تھے مگر یہ اثر تھا کہ سب آکر قریب بارگاہ سر جھکا کر کھڑے ہوے چرندے تو پشت
بارگاہ پر تھے پرندے بارگاہ پر سایہ کیے ہوے تھے کیونکہ خواجہ بختن داؤدی گا رہے تھے شہنشاہ نے
جو یہ بدحواسی دیکھی خیال کیا کہ یہ تو بختن داؤدی ہی جو کہ خاندان خواجہ مین تھی کیا خوش گلو یہ عورت ہی
اگر خواجہ ہوتے تو انکو مزا ملتا لائق خواجہ کے ہی یہ ہی خیال کر رہے تھے مگر خاموش تھے ادھر

مطربہ نقلی نے اپنے گانے کو توقف کیا اسقدر نقابدار واسد وشہنشاہ ودیگر اہل جلسہ نے انعام دیا کہ وہ مالا مال
ہو گئے اب نقابدار نے حکم دیا کہ تم جاؤ بہت تھک گئی ہو اُسنے تسلیم کی ادھر بکاول نے آکر عرض کیا
دسترخوان آراستہ ہے یہ سنکر نقابدار نے شہنشاہ واسد سے عرض کیا کہ کچھ ارشاد فرمایئے کیونکہ
اب وقت آگیا ہے تو انکار کیا جب بہت اصرار ہوا تو مجبور ہوکر اُنھوں نے نقابدار سب کو لے کر نعمت خانہ
مین تشریف لائے سب نے بیٹھکر دسترخوان پر خاصہ نوش فرمایا ہر قسم کا طعام لذیذ موجود تھا کوئی اسکے
تصور کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ کس کس قسم کا طعام تھا طول بیجا ہوگا اس سے کیا حاصل ادھر وہ
مطربہ نقلی اپنے مقام پر آئی بہتیرا جو ہوسکی تو مان کا مال ومتاع دیکھکر بہت خوش ہوئی سانڈنی
نے قصد کیا تھا کہ کچھ رقم لیکر گریبان تو خواجہ کی آنکھ ہر جسکو دیکھا پہچان لیا اب کب کوئی سرقہ
کرسکتا ہے گانا بجانے اور گانے لگے ہر طرف نگاہ تھی کہ کیا اسباب اور کون کون رکھا ہے کہین ایسا
نہو کہ یہ لوگ نکال لین چنانچہ جب خیال کے پیش نظا یعنی جب سب مال دبا اور روپیہ بھی دبا تو جو جو چیزین تھین کل
ملاحظہ کہین جو نہ پائین کہا کہ فلان سردار نے فلان چیز لی تھی وہ کہان ہے آخر کو کسی کے پاس ایک
چیز نہ چھوڑا بلکہ جو خود اسکا مال تھا وہ بھی لے لیا ناچہ تو اُٹھکر صدقے قربان ہونے لگی اور گلے سے لگایا
پیار کیا اور لاکر بستر پر بٹھایا کہا کہ بیٹھ آج تو تو اسقدر مال لائی ہے کہ تمام عمر کفایت کرے گا کوئی ضرورت نہوگی
سیوتی نے عرض کیا کہ کیا کہون مین مجبور ہوگئی کہ مجکو نزلہ کی تحریک ہوگئی تھی آواز گرفتہ تھی اُسکے
سبب سے کسی قدر حرارت بھی ہوآئی وہان جو گائی ناچی اور زیادہ بخار ہوگیا مین آپ سے
عرض نہ کرسکی کہ مین بجا دونگی اس خیال سے کہ آپ خفا ہونگی چلی گئی اگر حرارت نہ ہوتا تو مین وہ
کمال دکھاتی کہ سب لوگ دنگ ہوجاتے خیر اگر زندگی ہے تو پھر دیکھا جائے گا یہ جب مصرعہ زندہ ہوا گر
بار تو صحت باقی ہے یہ سنکے مان نے جو ہاتھ ماتھے پر رکھا تو واقعی بخار پایا کہا کہ بی تو لیٹ رہ مین تیرا
سر دباتی ہون سیوتی نے کہا کہ آپ کو زحمت ہوگی گو تکلیف تو ہے اور درد سر بھی ہو رہا ہے مگر میرے
بندوقچہ مین ایک پڑیہ لوبان کی رکھی ہوئی ہے اُسکو نکال لائیے مین جبکہ رسالدار کی ملازم تھی تو اُنکے
مکان پر ایک شاہ صاحب تشریف لائے تھے اُنھون نے سب کو لوبان دیا تھا کہ جب کبھی درد سر
ہو تو اسکو سونگھانا ادھر اسکی بو دماغ مین گئی فوراً درد سر جاتا رہے گا اور جو اُسکی بو سونگھیگا اسکو پھر
عمر بھر درد سر نہوگا اس عارضہ مین وہ کبھی نہ مبتلا ہوگا بس وہ لے آئیے تاکہ مین اچھی ہوجاؤن چنانچہ
کے خانہ مین رکھی ہے اور تھوڑی سی آگ بھی لیتی آیئے گا اور سب سے کہدیجیے کہ وہ بھی لوگ آکر میرے
سر مین بیٹھین تاکہ انکو بھی اس خوشبو سے فائدہ حاصل ہو کیونکہ یہ لوگ ہمارے ہمپیالون ہین اگر ان مین سے
کوئی مبتلا ہوگیا تو بہت خرابی ہوگی مان نے کہا کہ تو نے آج تک مجھ سے ذکر ہی نہ کیا مین کئی مرتبہ
اس عارضہ مین مبتلا ہوئی سیوتی نے عرض کیا کہ مجکو قسم آپ کے سر کی بالکل یاد نہ تھا ورنہ مین
عزیز کرتی یہ سنکے اسکی مان اُٹھی یہان خواجہ پہلے ہی یہ تدبیر کر چکے تھے جبکہ جاتے تھے کہ لوبان
بھونی آمیز کی پڑیہ بناکر بٹیے کے خانہ مین رکھدی تھی اُسکا پتہ دیا تھا بس وہ آئی اور صندوقچہ
کھولا اور وہ پڑیہ نکالی اور سب سازندون وملازمون کو بیچ گاڑی والون کے لیکر اُس مقام پر
آئی اور تھوڑی سی آگ بھی لائی یہ سب کے سب آکر گرد اُس پلنگ کے بیٹھے جہان سیوتی
نقلی پلنگ پر لیٹی ہوئی تھی اسکی مان نے سب سے کہدیا تھا کہ مین اسلیے تم سب کو لیے جاتی
ہون کہ لڑکی کو کسی فقیر نے لوبان دیا ہے کہ جس کے درد سر ہو اُس کے پاس جلایا جائے اور

اسکی خوشبو دماغ مین پہونچی ادھر دروجا تا رہا جو کوئی اُس خوشبو کو سونگھے گا اسکو کبھی یہ عارضہ نہو گا وہ لوگ بھی خوشی خوشی اکر گرد بیٹھے تھے ادھر اتنے عرصہ مین خواجہ نے اپنا بند دبست کر لیا تھا کہ اُنکے دماغ مین بیہوشی نہ اثر کرے بس اُسنے لاکھی کے برابر اس لوبان لفلی کی پوڑیہ کھولکر آگ پر ڈالی سیونی سے کہا کہ امان سب ڈال دو تاکہ خوب خوشبو پھیلے بس اُسنے سب ڈالدی دھوان بلند ہوا خوشبو پھیلی ہر ایک اپنی بھولا بھلا کر سونگھنے لگے مان اُسکی تو فوراً ہی گئی جیسے اُسکے دماغ مین خوشبو پہونچی اُسنے اپنا اثر کیا وہ تو بیہوش ہو کر گری پھر تو سب کرنے لگے ہر ایک کے دماغ مین بیہوشی اثر کرنے لگی تھوڑے عرصہ مین سب بیہوش ہو گئے جب خواجہ نے دیکھا کہ سب بیہوش ہو گئے کوئی باقی نہین ہے پلنگ پر سے اُٹھے تا فرین کو جنال رہے کہ اسکی چھولداری سب سے الگ مقام پر ہے کوئی اسکی چھولداری کے برابر نہین ہے بالکل مقام تنہائی اور سناٹے کا ہے بس خواجہ نے اُٹھکر تمام مال و اسباب جو اقسام مین ملا تھا وہ لیا اور ہر ایک کا مال لیا ایک تنکا نہ چھوڑا یہانتک کہ لوٹا پتیلی یا مٹان کپڑے صندوقچہ زیور کا روپیہ پیسہ ہر ایک کی کمر کھولی جو کچھ نکلا لے لیا سب کو مفلس کر دیا بس سیونی کو نکال کر اور جو کپڑے کہ اس نے محفل سے آکر پہنے تھے پہنا کر اُسے پلنگ پر لٹا دیا اور خود سب مال غنیمت لیکر کے اور اپنی صورت بدل کر وہان سے روانہ ہوئے کہ یہ اب اپنی اصلی صورت پر جب دستور سابق رہ نہ ہوسکے ہین طرف بارگاہ کے راوی نے اس طرح بیان کیا ہے کہ خواجہ نے بخیال اہل اسلام ہونے کے کسی کو برہنہ نہین کیا اسکا سبب یہ تھا کہ یہ سب لوگ خدا پرست تھے مگر افسوس بہت کیا اور دل مین کہا کہ انکے کپڑے جو نہ لیلے گو نقصان ہے مگر خدا پرست ہین انکے ساتھ یہ حرکت لازم نہین ہے اسکے عوض خدا اور دے گا یہ لوگ تو یہان بیہوش پڑے ہین اُدھر خواجہ طرف بارگاہ کے چلے ادھر شہنشاہ و نقابدار و اسد دیگر سردار خاصہ سے فراغت کر کے پھر محفل مین آئے ساقی طلب ہوا اُسنے شراب بلائی طائفہ طلب ہوا ناچ ہونے لگا یہان تو ناچ ہو رہا ہے کہ خواجہ دربارگاہ پر پہونچے درگہ سالار سے کہا کہ جاکر شہنشاہ سے خبر کرو کہ آپ کے والد کے پاس سے خواجہ تشریف لائے ہین صاحبقران نے کچھ فرمایا ہے وہ کہنا ہے اور ایک رقعہ بھی لائے ہین درگہ سالار پہنچے اندر گیا یہان ناچ ہو رہا تھا اُسنے مجرا گاہ سے پھرا کیا نقابدار نے اشارہ کیا کہ کیا ضرورت ہے اُسنے عرض کیا کہ کچھ عرض کرتا ہے نقابدار نے سطربہ کو اشارہ سے منع کیا کہ ٹھہر جاؤ مین سُن لون کہ یہ کیا خبر لایا ہے وہ خاموش ہو رہی درگاہ سالار نے عرض کیا کہ شہنشاہ کی بارگاہ سے تشریف لائے ہین خواجہ ابوالمکارم کچھ صاحبقران نے فرمایا ہے وہ عرض کرتا ہے اور ایک رقعہ بھی لائے ہین یہ جو نقابدار نے سنا شہنشاہ سے کہا شہنشاہ نے فرمایا کہ بھیجدو درگہ سالار پھرا کر گئے اندر سے باہر آیا آپ یہان اس قصد سے کھڑے ہوے ہین کہ درگہ سالار نے بڑا عرصہ کیا اگر اب نہ آئیگا تو مین بلا اجازت خود اندر چلا جاؤنگا کون مجکو منع کر سکتا ہے یہ ہی تجویز کر رہے تھے کہ درگہ سالار نے آکر کہا کہ تشریف لیجائیے آپ پہنچے اندر پردہ اٹھا کر چلے ادھر تو نقابدار نے خواجہ کی تعریف شہنشاہ سے پوچھی یہ کون صاحب ہین جو تشریف لائے ہین شہنشاہ نے فرمایا کہ یہ وہ شخص ہین کہ جنگی صاحبقران بڑی عزت و آبرو کرتے ہین الکا بڑا معتبر لشکر مین یہ ہوتے ہین خواجہ ابدال یعنے خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کے اور فرزند ہین عمرو ثانی کے جو اوصاف اُن دونون بزرگوار مین تھے وہ سب اُن مین

ہین جو انکا مرتبہ تھا وہ انکا ہی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ خواجہ ثالث آکر پہونچے شہنشاہ نے سلام کیا خواجہ نے دعا دی پھر نقابدار نے سلام کیا اسکے بعد اسد نے سلام کیا اور ہر ایک نے تعظیم کی خواجہ بھی آکر مسند پر روبرو شہنشاہ کے بیٹھے مگر مجبور ہونا پڑا تھا کہ شہنشاہ نے عرض کیا کہ مزاج کیسا ہی خواجہ نے برہم ہوکر جواب دیا کہ کیون صاحبزادے آپ اسقدر خودسر ہو گئے ہین کہ جدھر جی چاہا بدون اجازت چلے آئے کیون نہ اجازت لیکر آئے اور ہمکو تکلیف دی آپ کے والد تو بڑے پریشان تھے آخر تو ہمکو بھیجا ہین جو آیا تو یہان خبر نہ ہوئی بڑے عرصہ کے بعد اجازت ہوئی یہ ہماری عزت کی گئی ہان جب اپنے خود سر ہو گئے تو کیون کسی کی عزت و آبرو کا خیال ہوگا ہین تو اسی سبب سے نہ آتا تھا مگر صاحبقران سے مجبور ہو گیا کہ انھون نے نہ سنا آخر اسکا یہ انجام ہوا کہ بڑی دیر تک دروازے پر سٹلا کیا کوئی جواب نہ آیا تو ہین نے قصد کیا تھا کہ ہین خود اندر بارگاہ کے جاؤن کہ اتنے ہین درگہ سالار پہونچا ہین نے اپنے آنے کی سنرایائی شہنشاہ نے جواب دیا کہ ہین کیا عرض کرون ہین خود سے یہان آیا مجبور ہو گیا کہ نقابدار نے اجازت ندی قسم جو دی تو ہین چلا آیا اسی سبب سے ہین نے لشکر کو اپنے والد کی خدمت مین روانہ کر دیا تھا کہ وہ پریشان ہونگے مگر انکی محبت نے نہ مانا آپکو انھون نے تکلیف دی معاف فرمایئے اور یہ جو آپنے فرمایا کہ بڑے عرصہ تک دربارگاہ پکڑا رہا ہمکو نہ معلوم تھا جسوقت درگہ سالار نے آکر کہا فوراً اسکو اجازت دی خواجہ نے کہا کہ کیا ہین جھوٹ بولتا ہونگا شہنشاہ نے جواب دیا کہ معاذ اللہ آپ کو کون دروغگو کہ سکتا ہی درگہ سالار کی یہ حرام زادگی ہی کہ اتنے دیر لگائی اسکو بھی معاف فرمایئے خواجہ نے کہا کہ آپ ایسی مرگنین کرین مین معاف کیا کرون سچ ہی کہ آجکل کے لڑکے بزرگون کی بزرگی کا نہین خیال کرتے ہین جو اسکے مزاج مین آتا ہی کرتے ہین اگر خفا ہوے تو کہا کہ معاف فرمایئے اب ایسی خطا نہوگی یہ سنکے خواجہ کے جواب مین نقابدار نے کہا کہ آپ میری خاطر سے معاف کرین اور ہمین اس درگہ سالار کو سزا دونگا یہ سنکے خواجہ نے کہا کہ خیر اب مین نے معاف کیا یہ کہکر اب کی طرف پھیکر کہا کہ صاحبزادے آپ یہان کہان آپ تو صاحبقران کے ہمراہ تشریف لے گئے تھے کیا راہ سے واپس آئے اسد نے عرض کیا کہ ہین عرض کرونگا جب خدمت مین صاحبقران کی حاضر ہونگا یہان موقع نہین ہی خواجہ نے کہا کہ بہت خوب کوئی نقرہ تعویز کرکے آئے ہوگی تم لوگ بہت چالاک ہو گئے ہو یہ کہکر نقابدار سے کہا کہ ہین آپ سے نہین واقف ہون میرے روبرو دانیال تعریف فرمایئے نقابدار نے جواب دیا کہ ہین ایک اس رب جلیل کا عبد ذلیل ہون جس نے تمام عالم کو پیدا کیا اور باقی حال میرا جب میری ملاقات صاحبقران سے ہوگی عرض کرونگا خواجہ نے کہا کہ آپ کوئی بڑے مرد خدا رسیدہ معلوم ہوتے ہین کہ ہر وقت خدا کا نام زبان پر جاری رہتا ہی نقابدار نے عرض کیا کہ ہین کیا کہون آپ جو کچھ فرمائین یہ آپ کی بزرگی ہی خواجہ نے کہا کہ میری بزرگی ہی تو آپ کی نوردی ہی خیر اس سے کچھ مطلب نہین ہی ہین جس ضرورت سے آیا ہون وہ بیان کرتا ہون شہنشاہ نے نقابدار سے آہستہ سے کہا کہ یہ بڑے لائق آدمی ہین انکو کچھ دیجیے تو یہ بہت خوش ہونگے اسد تو انکے حال سے بخوبی واقف تھے اسنے تو اپنے لشکر سے کچھ نقد و جنس منگا کر دیا نقابدار نے بھی بہت کچھ دیا خواجہ بہت خوش ہوے اور کہا کہ یہ لوگ بہت سخی ہین خواجہ یہ کہکر طرف شہنشاہ کے متوجہ ہوے اور رقعہ نکال کر دیا کہ یہ صاحبقران نے تمھارے نام لکھ بھیجا ہی اسکو دیکھو اسمین کیا لکھا ہی اور دانیال کی بھی کچھ کہا ہی وہ بھی ہمین بیان کرون گا

شہنشاہ نے وہ رقعہ لیکر سر پر رکھا بوسہ دیا اُسکے بعد کھول کر پڑھا وہی مضمون تھا جو کہ قبل مین تحریر ہوچکا ہی اب جب رقعہ پڑھ چکے تو خواجہ سے کہا کہ کیا فرمایا ہی بیان فرمائیے خواجہ قریب آ کے اور کہا کہ فرمایا ہی کہ بارگاہ کی بابت کوئی فساد نہ کرنا اور جہان تک ممکن ہو نقابدار کو اپنے ہمراہ لانا کیونکہ مین ظل اللہ و تمام بارگاہ نقابدار کی بہت مشتاق ہی شہنشاہ نے یہ سن کے جواب دیا کہ مین پہلے ہی عرض کر چکا ہون اور کیا ضرورت ہی کہ مین بارگاہ کو کہون وہ تو اسد ثانی لے چکا ہی جب نقابدار کا لشکر لے کر چلا تھا تو راہ مین ملا اسنے انکو اسیر و زخمی کر کے بارگاہ پر قبضہ کر لیا بارگاہ اسد کے لشکر مین ہی مین کیون نقابدار سے طلب کرونگا اگر نقابدار کے پاس بھی ہوتی تو نہ طلب کرتا کیا کوئی مین نادان ہون یہ کہکر کل واقعہ مقابلہ اسد و نقابدار کا بیان کیا اور کہا کہ اگر مین نہ پہونچتا تو نقابدار اسد کو قتل کر ڈالتا مین عین وقت پر پہونچگیا یہکر کل حال کہا اور کہا کہ مین نے خود پہلے ہی عرض کیا تھا کہ آپ بارگاہ مین تشریف لیجائین اُنھون نے انکار کیا اور جو کچھ تقریر نقابدار سے ہوئی تھی بیان کی خواجہ یہ سنکے طرف نقابدار کے متوجہ ہوے اور کہا کہ آپ کو صاحبقران ظل اللہ نے سلام کہا ہی اور کہا ہی کہ مین خود حاضر ہوتا مگر مجبور ہون کہ جہان پناہ کو بھی آپ کی ملاقات کا بہت اشتیاق ہی لہذا مین حاضری سے معذول فرمایا جاؤن اور اگر آپ میرے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمائین اور اپنے قدم انور سے میرے کاشانہ کو منور فرمائین تو مین عنایت ہوگی نقابدار نے خواجہ کی تقریر سن کے وہی جواب دیا جو کہ شہنشاہ کو دیا تھا خواجہ نے کہا کہ یہ تو آپ کا خیال خام ہی صاحبقران کوئی مرد ضعیف نہین ہین کہ آپ سے زبر ہو جائینگے یا خوف کھا کر آپ کو اثاثہ صاحبقرانی دیدینگے بدون مقابلہ اور مقابلہ مین بڑی دقت ہوگی کیا حصول کہ بیکار کو کشت و خون ہو اور بندگان خدا کی جانین برباد ہون آپ بھی مرد خدا پرست ہین نقابدار نے جواب دیا کہ یہ کلام تو آپ کا بہت ٹھیک ہی مگر مجکو بھی تو عوے صاحبقرانی ہی ہر دو صاحبقران ایک مقام پر کیونکر حکومت کر سکتے ہین اور ایک فارسی مثل ہی کہ دو تلوارین ایک میان مین نہین رہ سکتی ہین اور بقول سعدی۔ رہ درویش ارگیری نپسندد دو بادشاہ در اقلیمی نگنجند بھلا یہ کیونکر ہو سکتا اگر جب تک کیسونہ جائے خواجہ نے کہا یہ قول آپ کا ٹھیک ہی مین نے اسکو مان لیا مگر میری رائے مین تو کسی طرح نہین آتا ہی کہ صاحبقران بدون مقابلہ آپ کو اثاثہ صاحبقرانی دین ہان ایک جنگ عظیم ہوگی ہزارون آدمی ادھر کے ہزارون اُدھر کے قتل ہونگے باہم نفاق ہوگا کفار ہنسینگے انکو زور ہوگا خدا پرستون کا خون ہوگا نقابدار نے کہا کہ اسکی پروا نہین اگر بلکہ میرے نزدیک بھی نہ آئینگے مین خود نکل کر مقابلہ کرونگا یہ مین خیال کہ کیون خدا پرست قتل ہون خواجہ نے کہا خیر جب وہ وقت آئیگا دیکھا جاے گا اب تو آپ کو لازم ہی کہ صاحبقران کی خدمت مین تشریف لیچلیے نقابدار نے کہا کہ یہ تو ہوگا مین آجکل بہت مجبور ہون ایک ضرورت سے جاتا ہون اتفاق سے ادھر آنکلا تھا اس صحرا کی کیفیت ابھی معلوم ہوئی مین نے یہان قیام کیا آج دوسرا دن تھا کہ بوقت صبح مین تھوڑا سا لشکر لیکر شکار کو گیا تھا کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ یہان سے تھوڑی دور پر چند کفارون سے اور اہل اسلام سے ایک بارگاہ پر مقابلہ ہو رہا ہی اور اہل اسلام نے شکست کھائی ہی کفار بارگاہ پر لے جاتے ہین مین نے ان سے پوچھا کہ وہ کفار کون ہین اور اہل اسلام کون ہین اونھون نے بیان کیا کہ ایک نو محرابیہ سے آئے ہین اُنکے ہمراہ محراب شاہ کا سپہ سالار آیا ہی

اُسنے سب کو زخمی کیا ہی اور یہ لشکر اہل اسلام اور صاحبقران کے ہر اول ہین بارگاہ صاحبقرانی دشمن خیمہ شاہی سے کر طرف محرابیہ کے جاتے ہین غضب مین لشکر صاحبقرانی کوچ بکوچ منزل بمنزل چلا آتا ہی مین نے جو یہ سنا چونکہ مجکو خود دعوے صاحبقرانی تھا اور یہ خیال کیا کہ بارگاہ بے در و سر ہی جانی ہی باقی اثاثہ وہ بھی لیجاے گا اسکو تو جیکر لو یہ تصور کرکے مع ساٹھ ہزار سوار کے جو اُسوقت میرے ہمراہ تھے روانہ ہوا جاکر کفار کو قتل کیا بارگاہ پر قبضہ کیا اپنے ملازمون کے ہمراہ کرکے طرف پڑاو کے روانہ کی اُسکے بعد کفار سے مقابلہ کیا مقابلہ کر رہا تھا کہ شہنشاہ پہونچے یہ بھی شریک جنگ ہوے مین نے کفار کے لشکر کے افسر کو قتل کیا وہ لوگ بھاگے جب میدان صاف ہو گیا مین نے اپنے لشکر کے لاشے دفن کیے شہنشاہ نے اپنے لشکر کے لاشے دفن کیے میرے انکے ملاقات ہوئی انھون نے سوال کیا کہ بارگاہ مین صاحبقران کی چلو مین نے انکار کیا انکو قسم دے کر اپنے بڑا کی طرف بلایا اُنھون نے اپنے لشکر کو طرف لشکر کے روانہ کیا چند سردارون کو لے کر میرے ہمراہ چلے راہ مین چند ہرکارے آئے وہ انکو طرف گوشہ کے لیکر چلے یہ تو ادھر گئے مین انکے انتظار مین مع لشکر کھڑا ہوا تھا کہ وہ لوگ آئے جو کہ بارگاہ لیکر طرف پڑاو کے روانہ ہوے تھے اُن کی حالت خراب تھی مین نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ قزاق بارگاہ پر آکر گرے بارگاہ کو لیگئے یہ جوین نے سنا بہت برہم ہوا اُسوقت اُن سے پوچھکر اُسی مقام پر پہونچا کہ جہان انکا لشکر لیگئے اسد کا پڑاو کی فکر مین تھا مین نے جاکر لوٹا میرے اسد کے مقابلہ ہوا مین نے اسد کو مرکب پر سے اُٹھا لیا کہ اتنے عرصہ مین شہنشاہ پہونچے اُنھون نے منع کیا مین نے زمین پر رکھدیا اب معلوم ہوا کہ اسد ثانی ہین مین ان سب کو لے کر اپنے لشکر مین آیا اتنے عرصہ مین میرا لشکر بھی آگیا تھا اسد نے اپنا لشکر میرے لشکر سے الگ فرد کش کیا مین ان سب کو لے کر بارگاہ مین آیا یہان جلسہ آراستہ کیا شہنشاہ بر یاست بارگاہ مین چلے گئے فرمایا یہی عرض کیا جو کہ آپ سے عرض کیا اور عرض کیا کہ مین عنقریب آکر اس امر کا فیصلہ کیے دیتا ہون اور یہ میری طرف سے آپ بھی اور آپ بھی صاحبقران سے عرض کردین کہ مین مجبور ہون کہ چند امر ایسے درپیش ہین کہ مین انکو موقوف نہین کرسکتا ہون کہ یہان قیام کرکے آپ سے فیصلہ کرلون انشاءاللہ اُنسے فراغت کرکے جو حاضر ہونگا تو یہ دن فیصلہ سنا دونگا مجکو خود بار بار انکار کرنا ناگوار معلوم ہوتا ہی کیونکہ بزرگ تو امرار کرے اور ہم انکار کرین یہ بالکل خلاف مروی و مروت کے ہی مگر ضرورت سے مجبور ہون اب آپ بار بار امرار فرماکر مجکو مجبوب نہ فرمائین اور کوئی ذکر کرین خواجہ نے فرمایا کہ مین عرض کردونگا کہ انکو فی الحال آنے سے انکار ہی اور آپکے ہمراہ قصد پیکار ہی نقابدار نے کہا کہ یہ کیا آپ فرماتے ہین بھلا مین کن سے مقابلہ کرسکتا ہون صرف اپنے دل کا حوصلہ نکال لونگا معرکہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک مین اصلی اصلی حالت عرض کرچکا ہون کل یونت یہان سے کوچ کرونگا گو یہانکی آب و ہوا مجکو بہت پسند آئی دوسرے قدمبوسی صاحبقران جہان پناہ کا بہت اشتیاق ہی مگر کیا کرون یہان ایک روز جو قیام کیا سبکر طون کام ہرج ہوے گر کیا جارا ہی اسی طور سے ملاقات ہونی مقدر تھی اگر مین نہوتا تو کفار بارگاہ یہانتے اگر یہان قیام نہوتا تو آپ کی قدمبوسی کیونکر حاصل ہوتی یہ سبب تھا یہان کے قیام ہونے کا یہ کل امر رہ جاتے جو اُسکو منظور ہوتا ہی وہ بندے کے حق مین کرتا ہی آیندہ اُسکا مقدر بندہ تو ہر وقت مجبور دلا چارہ ہی

اسکا کیا اختیار ہی کسی وقت اُسکے حکم کے خلاف نہین ہو سکتا ہی یہ ہی ہوتا ہی یہ جو نقابدار نے کہا کہ مین نہین ٹھہر سکتا ہون خواجہ نے سنکے جواب دیا کہ اب کب آنے کا اتفاق ہوگا نقابدار نے جواب دیا کہ جب منظور خدا ہوگا خواجہ نے کہا کہ پھر یہی جواب جو کہ آپنے فرمایا صاحبقران کی خدمت مین عرض کر دیا جاے نقابدار نے کہا کہ جی ہان ایکی مرتبہ جو مین آؤنگا تو ضرور اسکا فیصلہ ہو جاے گا یہ کہکر نقابدار نے اُس مطربہ کی طرف دیکھا وہ گانے لگی اُسنے یہ غزل شروع کی

غزل

یہ غزالنی ہی لیلی تیرے دیوانہ کو — خون دل پینے کو اور رخت جگر کھانے کو
شہر مین اپنے یہ لیلی نے منادی کردی — کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو
آیا ہی بیک اجل اب اُسے بھجانے کو — آہ کچھ تجکو خبر عاشق بیدل کی نہین

یہ چار پانچ شعر اس غزل کے جو گاے محفل کا اور رنگ ہوا گر وہ طور نہوا جو کہ سیوتی لیلی کے وقت مین ہوا تھا جب وہ غزل گا چکی خواجہ خاموش بیٹھے سنا کیے جب گانا موقوف ہوا تو خواجہ نے شہنشاہ سے کہا کہ اب مین جاتا ہون اور جو نقابدار نے فرمایا ہی مین بوقت سحر صاحبقران سے گذارش کرونگا یہ جو خواجہ نے کہا شہنشاہ پھر متوجہ ہوے طرف نقابدار کے اور کہا کہ یہ رقعہ ملاحظہ ہو جو والد بزرگوار نے بنام اس خاکسار کے بخر فرمایا ہی اور مین پھر عرض کرتا ہون کہ بارگاہ مین تشریف لیچلیے چونکہ صاحبقران جہان پناہ کو آپ کا بہت اشتیاق ہی اسکے بعد آپ کو اختیار ہی صرف ملکر چلے آیئے گا لشکر کو اسی مقام پر رہنے دیجیے کل بوقت سحر میرے ہمراہ تشریف لے چلیے اور ملاقات کر کے چلے آیئے اور سہ پہر کو یہان سے کوچ فرمایئے نقابدار نے جواب دیا کہ مین آپ سے عرض کر چکا ہون آپ بار بار ارشاد کرتے ہین بن نہایت در بیچو بس معذور ہون کہا کرون سخت مجبور ہون ورنہ کبھی نہ انکار کرتا میرے قصور کو معاف فرمایئے اور مین نے رقعہ بھی دکھا کیا عرض کردن کہ جو مشکل درپیش ہوئی ہی میری تو وہ حالت ہے اگر گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل اگر مین خلاف آپ کے فرمانے کے کرتا ہون تو آپ ناخوش ہوتے ہین اگر آپکے ارشاد پر عمل کرتا ہون تو کل کام ملتوی رہے جاتے ہین پس مین یہ عرض کرتا ہون کہ ایکی جو مین حاضر ہونگا تو ضرور قدمبوسی سے شرف ہونگا بس میری یہی عرض ہی اسکو آپ قبول فرمائین شہنشاہ نے جواب دیا کہ جو مرضی ہوے از ہمہ اوے مین بھی صاحبقران سے عرض کر دونگا خواجہ نے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون شہنشاہ نے کہا کہ میری راے تو یہ ہی کہ آپ بھی یہان تشریف رکھین بوقت سحر یہانسے ہم اور آپ سب کے سب روانہ ہونگے خواجہ نے کہا کہ کیا خوب یہ تو وہ مثل ہوئی کہ مان نہ مان تین تیرا مہمان آپ تو صاحب خانہ ہو گئے ہین کہ ہر ایک کو رد کرتے ہین مجھکو کیا ضرورت ہی کہ مین کسی کا مہمان ہون یہ مہمانی آپ کو مبارک رہے خواجہ نے جو یہ کہا نقابدار نے اُسکے جواب مین کہا کہ یہ خانہ بنے تکلف ہی اور مین نے آپ کو اپنا بزرگ تصور کیا ہی آپ کو اختیار ہی جسکو چاہین مہمان کرین جسکو چاہین نہ کرین مین ہر طرح خوش ہون کیونکہ آپ میرے مہمان ہین مہمان کی خاطر ہر طرح منظور کرنا لازم ہی اور مین بھی آپ کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ آج میرے غریبخانہ کو اپنے قدم کے نور سے منور فرمایئے آپکے ہونے سے برکت ہوگی محفل کا اور رنگ ہوگا کیونکہ آپ بزرگ ہین اور بزرگون کا محفل مین ہونا ایک موجب برکت ہوتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ یہ تو بہت بجا ارشاد ہوا گر مین کیونکر قیام کرون اگر آپ قبل سے ارشاد کرتے کوئی مجکو عذر نہ تھا جب شہنشاہ نے فرمایا تو آپ نے بھی بطور دنیا سازی کے صلاح کی نقابدار نے کہا کہ مین قسم کھا کر عرض کرتا ہون کہ مین خود عرض کرنے والا تھا کہ انھون نے آپ سے فرمایا خیر میری خطا کو معاف فرمایئے اور آپ کو قسم ہی اُسی پیدا کرنے والے کی کہ جس نے مجکو اور آپ کو

اور تمام دنیا کو خلق کیا اور قسم ہے آپ کے سر صاحبقران کی کہ آپ اسوقت تشریف نہ لیجائین یہان تشریف
رکھین جو مجھ سے آپ کی خدمت ہوسکے گی بین بجا لاؤنگا یہ جو نقابدار نے کہا اور قسم دی خواجہ مجبور
ہو گئے اور کہا کہ خیر آپ قسم دیتے ہین بین جاتا ہون یہ کہکر خاموش ہو رہے کہ وہ سطریہ گت ناچنے لگی
اب کوئی رات قریب تین پہر کے آئی تھی کہ نقابدار نے فرمایا اور طائفہ طلب کیا جائے اسکو گاتے ہوے
بڑا عرصہ ہوا اور ساقی سے اشارہ فرمایا کہ سب کو مئی ناب پلا ساقی نے جام لبریز کرکے دینا شروع کیا
ساغر گردش مین آیا سب نے شراب پی کر اتنے عرصہ مین دوسرا طائفہ آیا وہ طائفہ جو کہ گا رہا تھا چلا گیا
اسکی نوبت آئی تا سحر یہی چہچہا رہا کہ ادھر سپیدۂ سحری افق مشرق سے ظہور کرنے لگا سطریۂ فلک
طرف نشاط خانۂ مغرب کے روانہ ہوئی تا اپنے سازندون کے اور عابد سحر کی عبادت خانۂ مشرق
سے آمد شروع ہوئی تمام عالم نور سے پر نور ہو گیا ظلمت شب دیجور مبدل بروشنی نور ہوئی
موذنون نے مساجد مین جاکر اذان شروع کی صدائے اللہ اکبر بلند ہوئی وہ نسیم سحری کا جھونکا چلنا
وہ گلہاے رنگا رنگ کا کھلکر مہک دینا باغون سے باد سحر کا معطر ہوکر آنا ہر ایک کے دماغ کو
بسانا روح کو تازہ کرنا بلبلون کا گلون کو دیکھ دیکھ کر خوش ہونا گلون کے رخسار سے بوسے لینا طائران باغ
کا شاخ اشجار پر بیٹھکر نغمہ سنجی کرنا وہ آب نہر کا لیمو رنگ دھوپ کے طلائی رنگ ہونا باغون کا
تو یہ عالم تھا حالت صحرا یہ تھی کہ کوسون سے صحرا زمردگون معلوم ہوتا تھا گلہاے خودرو کھلے ہوے
تھے انکی خوشبو سے تمام جنگل مہک رہے تھے کسی طرف لالہ کی بہار کسی جانب اشجار میوہ دار کی قطار
کسی سمت کو ٹیسو کے اشجار نوع بنوع کے پھول کھلے ہوے طائران صحرائی درختون پر
بیٹھے ہوے بہزار بے زبانی حمد باری کر رہے تھے ہر طرف ایک طرفہ بہار تھی اشجار بسبب کثرت
اثمار کسی زمین کے بوسے لیتے تھے گویا وہ گانہ بسجدۂ شکر ادا کر رہے تھے ہر مرتبہ سجدۂ شکر کرتے تھے نسیم
سحری جو چلتی تھی ہر برگ درخت سے حمد خالق کی صدا آتی تھی غنچے بسبب خنکی سحر کے مسکراتے تھے
ہر طرف ایک عالم بہار تھا دین محمدی ابھار تھا یہ عالم تھا بموجب نشر ہو گیا ہے کہ از زمین تا دیدۂ
دہدہ لا شریک لہ گوید + دیگر برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر درقے دفتریست معرفت کردگار +
پرندے اپنے اپنے مقام پر سے مثل آہوان صحرائی دنبل گاے کے نکل کر چرا مین مصروف تھے
یہ تو صحرا کی حالت ہے ادھر محفل نقابدار مین شعلہاے موی و کافوری کا رنگ بدلا بادل بزردی
ہوئین کہ یکبین جھلملاتے یکین صداے اذان آئی نقابدار نے محفل کے برخاست ہونے کا حکم دیا اور
پانی براے وضو طلب کیا طایفے رخصت ہوکر چلے گئے خادمون نے پانی لاکر حاضر کیا بجاوے
بچھا دیے سب نے وضو کیا نماز سحر بعد رجوع تعقیب ادا کی ہر ایک وظیفہ مین مصروف ہوا بعد
فراغ وظیفہ بجاوے پر سے اٹھے ادھر نقابدار نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر طیار ہو اب ہم طرف اپنے
منزل مقصد کے کوچ کرین گے یہ حکم دینا تھا کہ اسی وقت لشکر مین کرنبدی ہونے لگی اسد نے
اپنے لشکر کو طیار ہونے کا حکم زبانی اینک سردار سے کیا وہ لشکر بھی طیار ہونے لگا یہان نقابدار
نے شہنشاہ سے کہا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون انشاءاللہ پھر حاضر ہونگا جو کچھ خطا ہوئی ہو وہ
معاف فرمایئے کوئی اختیار جسات ستمگار نہین ہے شہنشاہ نے جواب دیا کہ مین خود اس امر کا امیدوار
ہون کہ میرے کہنے سننے کو آپ خود معاف فرمائین واقعی کرمی بھرے ساحیات ستمگار کا نہین خصوصاً ہم
لوگون کی کہ ہمہ وقت جنگ و پیکار مین بسر ہوتی ہے مرایف سے مقابلہ رہتا ہے یہ جو شہنشاہ نے کہا

تو نقابدار نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا یہی میرا خیال ہی یہ کہکر باہم ملے اُسکے بعد نقابدار اسد
سے بلا اور کہا کہ آپ بھی میرے کہنے سننے کو معاف فرمایئے اسد ثانی نے جواب دیا کہ آپ خود معاف
کرین نقابدار نے جواب دیا کہ مین نے تو معاف کیا ایک تو آپ نے میری نسبت کچھ کہا نہین ہی
مگر ہان مجھ سے بہت بڑا گناہ ہوا ہی اُسکو معاف فرمایئے اسد نے جواب دیا کہ معاف کیا اسکے بعد خواجہ
سے کہا کہ مین آپ سے رخصت ہوتا ہون خواجہ نے جواب دیا کہ آپ کے رخصت ہونے سے صدمہ
ہوتا ہی نقابدار نے جواب دیا کہ مین بہت جلد حاضر ہونگا میری طرف سے صاحبقران کی خدمت مین و
بادشاہ کی حضور مین آداب عرض فرمایئے گا اور فرمایئے گا کہ میری گستاخی کو معاف فرمایئے کہ مین نے
آپ کے ارشاد کے خلاف کیا مگر بمجبوری تھا صاحب نقابدار سب سے مل چکا خادم سے فرمایا کہ ایک کشتی
ایک خلعت کی حاضر کرو کشتی لے کر حاضر ہوا خواجہ کو نقابدار نے خلعت دیا اور دو ہزار روپیہ
دیا خواجہ اسکو لیکر بہت خوش ہوے بس سب نقابدار سے رخصت ہو کر طرف لشکر کے روانہ ہوے
راہ مین شہنشاہ نے خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ یہ نقابدار بہت مردباز مروت خلیق ہی اسد ثانی نے
کہا کہ مین نے کیا کیا کہا اُسنے کچھ برا مانا خواجہ نے جواب دیا کہ یہ مرد صاحب خاندان معلوم ہوتا ہی شہنشاہ نے
فرمایا کہ مجکو تو محبت ہو گئی ہی ایسی الفت ہی جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہی جو صدمہ نقابدار کے
جانے کا مجکو ہوا ہی وہ کسی کو نہوگا خواجہ نے جواب دیا کہ سچ ہی ہو مجکو بڑا رنج ہوا نقابدار نے
مجکو بہت کچھ دیا اسکی سخاوت کی کیا تعریف کرون یہ سخاوت تو کسی مین نہین ہی شہنشاہ نے جواب دیا
کہ واقعی امر بہت سچا ہی ایسی ایسی باتین کرتے ہوے لشکر اسد مین آئے اسد لشکر مین ہمارا لشکر
ہمارا تھا اسد و شہنشاہ و خواجہ لشکر کو لیکر بارگاہ طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوے یہ تو اُدھر
جاتے ہین اِدھر نقابدار اپنے لشکر کطرف روانہ ہوا کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا جہان پر موقع ہوگا نقابدار تو اپنی
منزل مقصد کو جاتا ہی اسکو راہ مین رکھا جاتا ہی اِدھر لشکر مین صاحبقران و دیگر سردار دربار شاہ آکر
بیٹھے دربار آراستہ ہوا کہ وہ ہرکارے آکر حاضر دربار ہوے مجرا کیا اور عرض کیا کہ ہم غلامون نے
خدمت مین شاہزادے کی حاضر ہو کر جو کچھ حضور نے ارشاد کیا تھا عرض کیا اور نقابدار سے بھی کہا نقابدار
نے جواب دیا کہ میری طرف سے آداب دونون صاحبون کی خدمت مین عرض کرنا اور عرض کرنا کہ مین
مجبور ہون ورنہ مین ضرور حاضر ہوتا جو کچھ مجکو عرض کرنا ہی مین شہنشاہ سے عرض کر دونگا وہ آپ سے
کہینگے مجکو معاف فرمایئے صاحبقران یہ سنکے خاموش ہو رہے مگر صدمہ ہوا اہل دربار سے فرمایا کہ
خواجہ کل سے گئے ہین تو ابھی تک نہین آئے ہین نہ معلوم کیا گذری اُن ہرکارون کو خلعت دے کر
رخصت کیا اور فرمایا کہ جاؤ خبر لاؤ کہ کیا گذری اُن ہرکارون نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ جب نقابدار
نے بارگاہ سے کر اپنے لشکر کے حوالے کر کے طرف اپنے لشکر کے روانہ کی تھی راہ مین اسد ثانی نے
آکر اُن سب کو زخمی کر کے بارگاہ لے لی اور اُن کو شکست دے کر بھگا دیا ہم سب لوگ اُسوقت
لشکر مین تھے شاہزادے سے حضور کا نام عرض کر رہے تھے چنانچہ جب نقابدار کو خبر ہوئی تھی وہ
اُسی وقت روانہ ہوا اُس مقام پر پہونچکر اسد ثانی سے مقابلہ کیا اسد ثانی کو زیر کر لیا
چاہا کہ شاہزادے ہمارے اُس مقام پر پہونچے اُنھون نے پہچانا نقابدار کو منع کیا آخر
کو ملاقات ہوئی اسد ثانی سے حال دریافت کیا اُنھون نے فرمایا کہ مین خدمت
صاحبقران مین کل حال عرض کرونگا اب وہ سب کے سب لشکر نقابدار مین گئے اِن

دہان دعوت ہوگی یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا تھا کہ خبر لاؤ یہان دربار جمع ہی نقابدار کی تعریف
ہو رہی ہی ہرکارے ادھر کو روانہ ہوے تھوڑی دور چلے تھے کہ گرد اُڈی اور وہ گرد شق ہوئی
اُس گرد سے لشکر اسد داسد ثانی مع شہنشاہ و خواجہ چلے آتے ہین بارگاہ بھی ہمراہ ہی یہ خبر
لے کر ہرکارے روانہ ہوئے حاضر دربار ہوکر عرض کیا کہ خداوندا اسد ثانی و شہنشاہ و خواجہ مع
بارگاہ کے تشریف لاتے ہین قریب لشکر آپہنچے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ نقابدار بھی ہمراہ ہین انھون
نے عرض کیا کہ جی نہین وہ تو نہین ہین یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ چند سردار برائے استقبال
تشریف لیجاہین اور استقبال کرکے لاہین پس اُسی وقت چند سردار روانہ ہوئے اور راہ مین آکر
ملاقات کی سب ہمراہ لیکر داخل لشکر ہوئے لشکر اسد ثانی ایک طرف اترا بارگاہ کا ڈیرا ایک طرف
رکھا گیا شہنشاہ اسد کو لے کر داخل بارگاہ ہوئے شہنشاہ نے بڑے ادب سے صاحبقران بادشاہ
کو سلام کیا و دیگر عزیزون کو اُسکے بعد اپنے مقام پر آکر بیٹھے اسد ثانی نے بھی سب کو سلام کیا اسد کو
وہی جگہ ملی جہان ہمیشہ اسد اول تشریف رکھتے تھے اسد کے قایم مقام ہوئے خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے
دربار آراستہ ہوا کہ شہنشاہ کی طرف صاحبقران متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا واقعہ گذرا شہنشاہ نے اول سے
آخر تک کل حال بیان کیا اور جو کچھ نقابدار نے پیام دیا تھا وہ بھی بیان کیا صاحبقران یہ سنکے بہت
ہنسے کہ کیا خوب جو کوئی آئیگا یہی سوال کریگا کہ اثاثہ صاحبقرانی دیا جاے ہم صاحبقران ہین ہین
کہان تک ہر ایک کو دینگا غرض اب کی جو نقابدار آئیگا تو ہین ضرور مقابلہ کرینگا اور صاحبقرانی کا امتحان
ہو جائیگا خیر معلوم ہو جاے گا جو خدا کو منظور ہوگا اور معلوم ہوا کہ یہ انکا قصد ہی یہ فرماکر اسد کی
طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ای اسد ثانی تم اپنی حالت بیان کرو تمھارا ادھر کیونکر آنا ہوا کیونکہ تم تو
صاحبقران کے ہمراہ گئے تھے راہ سے کیون پھر آئے یہ جو صاحبقران نے سوال کیا تو اسد
کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے اور کہا کہ کیا عرض کرون کہ کیا واقعہ گذرا گر ہین عرض کرتا ہون جسوقت
اسکا حال یاد آتا ہی تو قلب کو صدمہ ہوتا ہی خداوندکریم نے اپنا فضل کیا اور مثل میرے سب زندہ ہین
صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کیا کہا کچھ بیان تو کرو اسد نے کہا کل حال یہ ہی کہ جب صاحبقران سب کو
ہمراہ لے کر طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے تو ایک صحرا مین پہونچا وہان ہم سب نے بحکم صاحبقران
قیام کیا کیونکہ وہ صحرا بہت پرفضا تھا رات کو ہر ایک نے خواب دیکھا بوقت سحر سب نے صاحبقران کے
روبرو بیان کیا اب جو دیکھا تو ایک ہی خواب تھا اسد نے وہ خواب بیان کیا صاحبقران سن کے بہت
متفکر ہوئے ای صاحبقران جب صاحبقران ثانی نے وہ خواب سنا اور ہر ایک نے اپنا اپنا خواب بیان
کیا تو صاحبقران نے بھی اپنا خواب بیان کیا انکا بھی خواب مثل ہم سب کے خواب کے تھا پس اُسکے
بعد یہ تصور کرکے کہ خواب خیال ہی کوئی اسکا اثر نہوگا وہان سے کوچ کیا اور ایک صحرا مین پہونچے وہ صحرا
پُرفضا تھا وہان قیام کیا رات کو تمام صحرا مین آگ لگ گئی تمام صحرا جلنے لگا سب لوگ متفرق ہو گئے مین
بھی ایک طرف کو مع چند سردارون کے روانہ ہوا ایسی آگ مشتعل تھی کہ ایک کو دوسرے کے حال کی خبر
نہ تھی کہ کیا ہوا تمام سردار پریشان ہوئے انکا تو حال مجھے معلوم نہین کہ کیا گذری آیا زندہ رہے یا
انتقال کیا جب مین آگ سے نکلا اور ایک طرف کو روانہ ہوا مین نے قصد کیا کہ دوسری سمت کو جاکر
سب کی خبر لون مگر جرأت نہوئی جدھر گیا آگ کو افروختہ پایا آخر کو سب کو سپرد خدا کرکے ایک طرف
روانہ ہوا راہ مین کئی قلعہ فتح کرکے یہ لشکر جمع کیا مگر بڑا صدمہ تھا اس صدمہ کے سبب سے کئی دن تک

خدا نہ نکالی آخر کو صبر کرکے اور دل پر جبر کیا اور یہ خیال کیا کہ جس طرح سے خدا نے ہمکو بچایا ہی اسی طور سے
اوسنے سب کی بھی حفاظت کی ہوگی کوئی نکوئی سبب اُنکی بھی حفاظت کا مقرر فرمایا ہوگا وہ لوگ بھی زندہ نکلے ہونگے
یہ تصور کرکے مین نے یہ خیال کیا کہ اب آپ کی خدمت مین چلون چنانچہ وہان سے جو کچھ لشکر مین سے
بہم کیا تھا اُسکو ہمراہ لیکر ادھر کو روانہ ہوا راہ مین بہت سے واقعے گذرے مین کہان تک عرض کرون
چنانچہ ایک بڑا واقعہ یہ ہی کہ ایک مقام پر پہونچا وہان ایک لشکر اُترا ہوا تھا ایک قلعہ بھی حاصرہ کیے ہوے تھا
دریافت سے کیا معلوم ہوا کہ یہ لشکر کفار کا ہی یہ لوگ تصویر پرست ہین اہل قلعہ خدا پرست ہین کفار نے
قلعہ پر یورش کیا مجکو اُنپر رحم آیا مین نے روز خون ما بس اسد نے اپنا روز خون دشخون لشکر زنگار شاہ
پر مارا اور اُنکا یورش قلعہ سے عاجز ہونا اور لشکر کا تباہ ہونا عیار کا عیاری کرکے گرفتار کر لیجانا اسکا قفس مین
بند کرکے قلعہ مین یورش کرنا شہریار کا بصورت فقیر آکر اہل قلعہ کی مدد کرنا اور سب کو قتل کرکے خدا پرست
کرنا اہل قلعہ کا آکر مدد کرنا شہریار کا رہا کرنا اور اپنا بدست شہریار رہا ہونا اُن سب کا مسلمان ہونا اہل قلعہ
کا سب کو اندر قلعہ کے بلجانا شہریار کی بڑی تعظیم تکریم کرنا شہریار کا اپنا فقیر ہونا بیان کرنا زبانی شہریار کے
معلوم ہونا کہ رستم ثانی یہ خبر سنکے کہ بدیع الملک کو صاحبقران ثانی صاحبقران نے لشکر بھیجکر اس عصر
درمیان دن فقیر ہوکر کسی سمت نکل جانا اپنا یہ خبر سنکے فقیر ہوکر اُنکی تلاش مین نکلنا اتفاق سے اُس مقام پر پہونچنا
اسد کا یہ حال بیان کرکے کہنا کہ مین رات بھر اُنکے پاس رہا وقت سحر شہریار نوش تکیہ پر لگے جہان
کہ قبل شہریار کے جاگنے کے ایک فقیر آکر بیٹھا تھا جو کہ سنتے ہین بالکل مشابہ تھا شہریار سے اُسی نے اُس
ملک کو اسلام آباد کیا میرے خیال مین تو وہ رستم ثانی تھے کسی سبب سے کسی اور طرف چلے گئے ہونگے
چونکہ یہ اُنکی بصورت تھے جسمین سبب اُنھون نے کہا اُنھین کے شبہہ مین اپنے ملک مین جگہ دی دوسرے
اُنھون نے میری مدد بھی کی کہ اس سبب سے اور خاطر کی تھی جب شہریار تکیہ پر گئے ہین سب سے رخصت
ہوکر میں اپنے لشکر کے اُنکی تلاش مین روانہ ہوا اس صحرا مین پہونچا شکار کو چلا تھا کہ یہ لوگ ملے جو کہ بارگاہ
لیے جاتے تھے مین نے بارگاہ کو پہچان لیا اُنکو قتل و اسیر کرکے بارگاہ پر قبضہ کیا نقابدار سے مقابلہ ہوا
مین نے دھوکا کیا اُسنے مجکو اُٹھا لیا ورنہ مین ضرور قتل کرتا یا اسیر کرا اتنے عرصہ مین بھائی صاحب پہونچ
گئے اُنھون نے پہچان کر نقابدار کو منع کیا اُسنے مجکو چھوڑ دیا گو میرا قصد ہوا کہ مین اسپر حربہ کرون مگر بھائی
بھائی صاحب مین خاموش ہو رہا اُسنے دعوت کی میرا جی نہ چاہتا تھا مگر بھائی صاحب نے مجبور کیا چلا گیا
گو رات مین نے بڑے رنج مین بسر کی اُسوقت مجکو بڑا غصہ آیا تھا صاحب اُسنے آپ کی نسبت کلام
لاطایل کہے تھے مگر مجبور تھا اگر بھائی صاحب نہوتے تو مزا معلوم ہوتا زبان کو اسکی قلم کرتا خدا خدا کرکے رات بھر
مین نے بڑے غصہ مین بسر کی بوقت سحر وہ تو اپنے کسی طرف روانہ ہوا مین ادھر کو ہمراہ بھائی صاحب کے
آیا جب مین لشکر لیکر اُنکی خدمت مین آنے کے لیے اُس آگ سے بچ نکلا تھا تو یہ حال کیا تھا کہ کیا تحفہ برائے نذر
بھیجون چنانچہ خداوند کریم نے یہ سبب پیدا کر دیا کہ بارگاہ ہاتھ آگئی یہ بارگاہ نذر ہی صاحبقران کے
یہ کل حال سنکے اول تو صاحبقران و دیگر سردارون کو اس امر کا بڑا صدمہ ہوا کہ نہ معلوم صاحبقران و
باقی لوگون پر کیا گذری اُس آگ سے زندہ نکلے یا نہین اور نکلے تو کون کون سلامت رہا پھر یہ خیال
ہوا کہ وہ خالق ہی جسکی آئی ہوگی وہ جل گیا اور جسکی قضا نہوگی وہ مثل اسد سلامت نکلا ہوگا بڑے
عرصہ تک سب اہل دربار خاموش ہو رہے عالم رنج و غم طاری ہوا کہ صاحبقران نے فرمایا کہ
مین نے سب کو سپرد خدا کیا اگر زندگی ہوگی تو سب سے ملین گے اب مجکو لازم ہی کہ بہت جلد بہم

نہ طاق سے فرصت کرکے اور یہ ملک کفرستان ہون انکو اسلام آباد کردن اور جب فرصت ہو جاے تو
مین بھی طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیجاؤن اور دونون صاحبقرانون سے شرف ملازمت وقدمبوسی حاصل
کردن کیونکہ یہ واقعہ سنکے میرا دل بہت پریشان ہوا کیونکہ یہ خبر ایسی ویسی نہین ہی کہ مین سنکے خاموش
ہو رہون گو مجکو لازم ہی کہ مین اسکا بہت بڑا صدمہ کردن مگر مجبور رہون کہ اگر مین اس خبر کے دریافت
کرنے کے لیے ہرکارے روانہ کردن اور جب تک خبر نہ آ لے تو مین اسی مقام پر رہون مگر کیا
کردن کہ ایسی مہم مین مبتلا ہون خیر عالم مجبوری ہی یہ کہکر صاحبقران خاموش ہو رہے کہ جب اسد نے یہ
بیان کیا کہ رستم ثانی وشہریار نقیب ہو کر نکل گئے رستم ثانی کا تو پتہ نہین ہی اور شہریار نقیب نے
ہوسے شہر زرین حصار مین جا یہ سنکے بہت بڑا صدمہ ہوا اور اہل دربار سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ
اب ہم لوگون پر ادبار آیا ہی کیونکہ صاحبقران کی یہ خبر آئی خدا انکو بچاے رستم ثانی وشہریار کی یہ کیفیت
سنے مین آئی کہ نہ معلوم وہ کہان چلے گئے مین اب صدمہ پر صدمہ ہو رہا ہی کہ بادشاہ نے فرمایا کہ خواجہ زادون
کو طلب فرماسکے ان سب کی خبر دریافت فرمایئے کہ کیا گذری اور ان سب سے ملاقات ہوگی یا نہین
یہ جو بادشاہ نے فرمایا پس اسی وقت خواجہ زادے طلب ہوئے انکی صاحبقران نے تعظیم فرمائی صاحبقران
وبادشاہ کو انھون نے مجرا کیا انکے واسطے چوکی حاضر کی گئی وہ چوکی پر آ کر بیٹھے صاحبقران سے عرض
کیا کہ کیون حضور نے طلب کیا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ذرا دریافت تو فرمایئے کہ صاحبقران کا
مزاج کیسا ہی اور کس طرح ہین انھون نے عرض کیا کہ یہ تو معلوم ہو سکتا ہی کہ مزاج کیسا ہی مگر یہ نہین ثابت
ہو سکتا ہی کس طور سے ہین ہان حیات وممات کی خبر دریافت ہو سکتی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو معلوم
ہو سکتا ہی کہ ملاقات ہوگی یا نہین انھون نے جواب دیا کہ یہ معلوم ہو سکتا ہی پس صاحبقران نے فرمایا
کہ ملاحظہ فرمایئے انھون نے فرعہ پھینک کر اور خانون اور ستارون کا شمار کرکے حکم نکالے اور بعد
بہت غور وفکر کے سر اٹھا کر کہا کہ صاحبقران ثانی بہت اچھی طرح ہین کسی قسم کا ضرر انکو نہین پہونچا ہی
وہ اپنی منزل مقصود پر پہونچ گئے ہین ملاقات ہوگی مگر ہم لوگ یہ نہین مقرر کر سکتے ہین کہ کب ملاقات
ہوگی یہ امر خدا پر منحصر ہی جب اسکو منظور ہوگا آپ اطمینان رکھین کچھ فکر نہ فرمائین صاحبقران نے
خواجہ زادون سے سنکے فرمایا کہ یہ واقعہ صاحبقران پر گذرا ہی انھون نے عرض کیا کہ جی ہمارے
طریقہ سے کسی قسم کا ضرر نہین محسوس ہوتا ہی خانہ جات برقرار رہینگے اور ملاقات بھی آپ سے
ضرور ہوگی اسکے بعد صاحبقران نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ فرمایئے کہ رستم ثانی وشہریار سے بھی ملاقات ہوگی
کیونکہ وہ دونون صاحب نقیب ہو کر نکل گئے ہین خواجہ زادون نے احکام نکال کر عرض کیا کہ انسے
بھی ملاقات ہوگی اور بہت اچھی طرح ہوگی وہ لوگ بڑے جاہ وحشم سے آ کر ملینگے انکے ہمراہ بہت سے
لوگ ہونگے آپ فکر نہ فرمائین اس سے زیادہ ہم کچھ عرض نہین کر سکتے ہین بموجب مصرعہ حال نبی
کسے نمیداند بجز پروردگار وہ عالم الغیب ہی اسکو معلوم ہوگا جو اسکی مصلحت مین ہوگا وہ پیش آئیگا
یہ طریقہ ہی جو نکلا وہ ہمنے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ بہت بجا ارشاد ہوا درحقیقت یہی امر ہی فرماکے
انکو خلعت دیا وہ رخصت ہو کر اپنے مقام پر گئے اسد ثانی کو صاحبقران دوسرے عزیزون سے ملنے
سے لگا اور اسکا شکریہ ادا کیا کہ وہ بارگاہ لایا اور یہ صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے سب کو سپرد خدا
کیا جب اسکو منظور ہوگا اسنے ملاقات ہوگی اسکی مصلحت مین کیا چارا اگر ہم مرجاتے تو کیا ہوتا مگر صاحبقران
کو ان دونون امرون سے بہت بڑا صدمہ ہوا تھا مگر بمصلحت وقت اسکو دفع کیا اس خیال سے

اگر مین ظاہر کرونگا تو یہ ہوگا کہ غلام لشکر مبدل ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ اپنے دلپر جبر کرو اور خدا پر نظر رکھو
وہ مسبب الاسباب ہی ہر امر کا کوئی سبب پیدا کرتا ہی جو اسکی مرضی ہوگی وہ ہوگا یہ خیال فرماکے حکم دیا
کہ کوئی جاکر خبر لائے کہ جبرئیل بن عادی و عادل کیسے ہین کیونکہ کل سے کوئی اُنکی خبر نہین معلوم ہوئی
کہ آنکے زخم کیسے ہین کوئی خبر تو لائے کیونکہ میرا قصد ہی کہ مین کسی کو پھر بارگاہ دے کر طرف محرابیہ
کے روانہ کرون کیونکہ اب مجھے جبرئیل کا یہ جو حکم دیا فوراً ایک چوبدار طرف اُنکے خیمہ کے روانہ ہوا یہان
کا حال سنیے کہ جب یہ لوگ بیٹھے تھے مین جبرئیل و عادل اُن کو لیکر بارگاہ صاحبقران مین آئے تھے
صاحبقران نے انسے رو برو دعا مانگنے لگائے اور حکم دیا تھا کہ انکو شفاخانہ شاہی مین لے جاؤ اُنکے زخمون
مین جراح سرکاری آکر دیکھ لیا کیگا چنانچہ وہ لوگ انکے خیمون مین لائے تھے یہان آکر اُن کو ہوش آئے
طاقتون سے حال پوچھا اُنھون نے کل حال بیان کیا بڑا افسوس کیا جراح نے یکنی بتائی تھی وہ دی
گئی گو زخم کاری لگے تھے مگر جرات کرکے اُٹھ بیٹھے کہ پھر جراح نے آکر زخم دیکھا پٹی چڑھائی
اُسکے بعد چلا گیا ان دونون نے ایک ہی خیمہ مین وہ رات بسر کی صبح ہوئی آج انکا زخم بہت اچھا ہے
امید یہ ہی کہ وہ ایک دن مین غسل صحت کرینگے کیونکہ جو مرہم ہین وہ اکسیر کا خواص رکھتے ہین دوسری بہادر
مین یہ نوبت ہوئی کہ امید زخم کے اچھے ہونے کی ہوئی جراح آیا تھا زخم دیکھ رہا تھا کہ چوبدار آکر پہنچا
اور کہا کہ صاحبقران نے آپکے مزاج کی حالت دریافت فرمائی ہی اُنھون نے عرض کیا کہ عرض کر دینا
کہ غلام بہت اچھے ہین کوئی امر خرابی کا نہین ہی کل پرسون تک ہم حاضر خدمت ہونگے یقین ہی کل تک
اور زخم اچھے ہو جائین چوبدار یہ سنکے دربار مین آیا اُنھون نے عرض کیا تھا وہ کہا صاحبقران نے
یہ سنکے فرمایا کہ خیر مین کب تک انتظار کردن جام شربت و خلعت و تلوار حاضر کرو مین کسی کو بارگاہ سے کر
طرف محرابیہ کے روانہ کرونگا جب تک وہ لوگ اچھے ہو جائینگے مجکو دیر کرنا منظور نہین ہی اگر مین
یہ خیال کرون کہ جب ان دونون صاحبون کے زخم اچھے ہولین تو مین یہان سے روانہ ہون تو بڑا
عرصہ ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ کسی اور کے ہمراہ بارگاہ روانہ کردن بطور اُنکے نائب کے جب وہ اچھے
ہون پھر اپنے کام پر آئین یہ عہدہ اُنسے لیا نہین جاتا ہی یہ جو صاحبقران نے فرمایا اُسی وقت کل اشخاص
حاضر کیگئے صاحبقران نے اہل دربار کی طرف دیکھکر فرمایا کہ مین ایک بہادر چاہتا ہون کہ بارگاہ کو لیکر
طرف محرابیہ کے جاوے اور مین بھی اُسکے عقب مین صبح لشکر آتا ہون پوری بات منہ سے نہ نکلی تھی کہ اسد
ثانی اپنے مقام پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور جام پی لیا خلعت اٹھا کر پہن لیا تلوار کمر سے لگائی اور عرض کیا
کہ یہ غلام بارگاہ لے کر جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ تم آج ہی آئے ہو تمکو کیا ضرورت تھی کہ تم اپنے
مقام پر سے اُٹھتے خیر کوئی اور چلا جائیگا تم اپنے مقام پر بیٹھو اسد ثانی نے عرض کیا کہ یہ غلام ضرور
جائیگا کیونکہ یہ طریقہ ہی لشکر صاحبقران کا کہ جسنے جو قصد کیا پھر اُس سے کوئی نہین پھر سکتا ہی نہ اُسکو
صاحبقران منع کرتے ہین جس امر کا جسنے قصد کر لیا وہ اسکے ذریعہ سے نکلا کیا کوئی بنا طریقہ آپ نے
ایجاد کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین کہ تم جاکر اپنے مقام پر بیٹھو کوئی اور بارگاہ لیجائیگا یہ تو بنا طریقہ معلوم ہوتا
ہی مین نے تو جو قصد کر لیا وہ تو ضرور کرونگا دوسرا امر یہ ہی کہ بارگاہ بھی مین ہی چھین کر لا سکتا ہون
یہ کیسے ہو سکتا ہی کہ مین نے قصد کیا اور پھر مین اپنے قصد سے باز آؤن اور دوسرا کوئی جاوے مین
اپنی جان دیدونگا یہ جو اسد نے تقریر کی صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ مین منع نہین کرتا ہون پہلے
اس خیال سے کہا کہ تم تھکے ہوئے ہو کئی مہینے سے صحرا نبرد پھر رہے ہو راحت سے نہین بسر ہوئی ہی

دو ایک دن تو آرام کرو نہ کہ اس خیال سے کہ تم کمزور ہو یا اسکی لیاقت نہین رکھتے ہو نہین نے کوئی نیا
طریقہ ایجاد کیا ہی نکوئی نیا قانون وہ ہی طریقہ ہی وہ ہی قانون ہی جو کہ قبل سے تھا مین صرف یہنین کرتا ہون
یہ جو صاحبقران نے فرمایا اسد نے سلام کیا اور بادشاہ کو مجرا کرکے پھر دن بارگاہ آیا اسی وقت
بوق کو دم دیا بیسری مرتبہ کی صدا مین تمام لشکر طیار ہو گیا گوا بھی لشکر نے کمر نہ کھولی تھی کہ پھر کمربندی
ہو گئی جب لشکر طیار ہو گیا یہ لشکر مین آئے بارگاہ کا لیکر اپنے لشکر کے طرف محرابیہ کے روانہ ہوئے
انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی بعد انکے جانے کے صاحبقران نے حکم دیا کہ کل ہم یہان سے کوچ
کرین گے کل لشکر طیار رہے یہ جو حکم صاحبقران نے دیا منادی نے ندا کی تمام لشکر کو معلوم ہوا کہ کل یہانسے
سفر ہو گا اسباب تو ہر ایک کا بندھا ہوا تھا کیونکہ یہ تو معلوم تھا کہ یہان سے کوچ ہو گا یہ کوئی مقام قیام نہین
ہی یہان تو بندوبست سفر ہونے لگا اول تو سب حالت سفر مین ہین ادھر بادشاہ نے دریا برغاست
کیا صاحبقران شہنشاہ کو لے کر اپنے خیمہ مین تشریف لائے تمام حال نقابدار کا دریافت کیا شہنشاہ
نے نقابدار کی بہت تعریف کی جرأت کی مردت کی خلق کی حسن کی اور کہا کہ بڑا مرد جری ہی صاحبقران
نے فرمایا کہ افسوس ہی کہ ہم سے ملاقات نہوئی شہنشاہ نے عرض کیا کہ مین نے بہت کوشش کی مگر کیا
کرون اُنھون نے انکار کے سوا اقرار نکیا مین لاچار ہو گیا خواجہ سے آپ دریافت فرمالین صاحبقران
نے فرمایا کہ مجکو یقین ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ خواجہ آکر پہونچے صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو کیا
بیان کرتا ہی پہلے خواجہ نے نقابدار کی بہت تعریف کی اور سخاوت کی تو صدہا زیادہ اُسکے بعد کہا کہ
مین تم سے یہ کہتا ہون کہ نقابدار وہ مرد ہی کہ جسکے بسترے سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ تم سے مقابلہ کرکے
اتنا صاحبقرانی لے لیگا لہذا میری راے مین یہ ہی کہ اب کی مرتبہ جو آئے تو تم خود اسکو اتنا دے دو
کیا حاصل کہ بیکار کا مقابلہ ہو صاحبقران نے فرمایا کہ نقابدار نے تمکو یہ رشوت دی ہی کہ جرم تعریف
کرتے ہو یہ تو کبھی ہوگا تمھاری نصیحت بیکار ہی صاحبقران نے جو یہ جواب دیا تو خواجہ نے کہا کہ یہ
کہا ہی جو کچھ نقابدار نے کہا تھا صاحبقران سے سب بیان کیا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو سب
شہنشاہ تمھارے آنے کے قبل بیان کر چکے ہین خیر دیکھا جاے گا جب نقابدار آئے گا ابھی تو وہ موجود
نہین ہے کہ اُسکی بابت فکر کیجاے اب تو یہ فکر ہی کہ کسی صورت سے محرابیہ فتح ہو تو سمندر یہ کی طرف
کوچ کیا جاے خواجہ نے کہا کہ آپ نے پیش خیمہ تو روانہ کیا ہی کل خود بھی کوچ فرمایئے گا خدا کو
اگر منظور ہو گا جلد فتح ہو گا کیون اسقدر فکر فرماتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم نے صاحبقران
ثانی کا حال سُنا اُنکی طرف سے دل بہت پریشان ہی گو خواجہ زادون کے کہنے سے فوری تسکین ہوئی
ہی مگر کوئی انکا قول باعث یقین کو نہین پہونچ سکتا ہی مگر مقدر و مصلحت خدا مین کیا دخل ہی جو لکھا ہوا ہی وہ
پیش آئیگا وہ ضرور ملاقات کرائیگا اگر اُسکی مصلحت مین ہی بھلا اسقدر صاحبقران کے حال پر افسوس نہین
ہی جسقدر رستم ثانی کا حال سُن کے افسوس ہوا کیونکہ وہ بڑا مرد جری اور بہادر تھا اُسکے بھی کسی مقام پر کمی
نہین کی اگر انصاف سے دیکھا جاے تو میرا ہم پلہ رہا میری کمر اُسکے سب سے بہت اسنوار تھی اُس کے
مانند بہادر لشکر مین کوئی نہین ہی ہان جو اُسکے مقابل تھا تو مین تھا مین اُس سے مقابلہ کر سکتا تھا اگر
مین نے طلسم فتح کیا تو اُسنے بھی فتح کیا اگر مین نے کوئی ملک اسلام آباد کیا تو اُسنے بھی اور اس چشمک
مین یہ ہوتا تھا کہ عالم اسلام آباد ہوا جاتا تھا اب اگر مین صاحبقران ہون تو کیا وہ میرا ہمسر نہین ہی اگر وہ
ہوتا تو مین ضرور اُسکو سمندر یہ پر روانہ کرتا اور خود طرف نہ طاق کے جاتا کیا کرون وہ مرے سفر بار

فقیر ہو جانے سے اور زیادہ صدمہ ہوا کیونکہ شہریار رستم ثانی سے زیادہ جری اور بہادر تھا مثل اژدہا کے تھا اسکا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہی اسوقت کوئی نہین ہی میں صاف کہتا ہون کہ اگر شہریار سے اور مجھ سے مقابلہ ہوتا تو مین اسکو زیر نہین کر سکتا ہون نہ معلوم ان دونون صاحبون کے دل پر کیا گذری جو انھون نے یہ طرز اختیار کیا مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ اگر یہ دونون صاحب میرے لشکر مین ہوتے تو مین اُن سے بطور حکومت نہ برتاؤ کرتا بلکہ جو کام کرتا اُن سے صلاح کر کے کیونکہ وہ دونون صاحب میرے ہم پلہ تھے نہ معلوم لشکر پناہ ہو کر کدھر گئے بہت بڑا انقلاب پڑا ہی خدا ہی خیر کرے اور سب کو باہم جمع کرے خواجہ کے جواب دیا کہ حضرت آپ تو ہمیشہ جلتے ہی آئے ہین اسی جلن مین یہ لوگ فقیر ہو کر نکل گئے ہین کوئی مقام تشویش نہین ہی بہرا مایا در کمو ضرور یہ لوگ آئینگے تو بہت سا لشکر لیکر کیونکہ زمانہ اول سے یہ طریقہ جاری ہی کہ جب کوئی اولاد صاحبقران سے نکل جاتا ہی پھر جو آتا ہی لشکر لیکر آتا ہی خدا ان سب کا حافظ ہی یہ جو خواجہ نے کہا صاحبقران نے فرمایا کہ ہان اسکی ذات سے بہت بڑی امید ہی یہ فرما کے خاموش ہو رہے کہ خواجہ نے عرض کیا کہ مین رخصت ہوتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ خیال ہے کل یہانسے کوچ ہوگا خواجہ نے عرض کیا کہ بہتر خواجہ رخصت ہو کر اپنے خیمہ مین آئے صاحبقران نے آرام فرمایا یہانتک کہ وہ دن تمام ہو گیا رات بھی بسر ہو گئی اور صبح صاحبقران بادشاہ نے دربار نہین کیا اس خیال سے کہ کل یہانسے کوچ ہوگا آج سردار آرام سے رہین یہانتک کہ صبح ہو گئی بعد فراغ نماز لشکر مین گھر بندی ہوئی اور صاحبقران و بادشاہ نماز سے فراغت کی برآمد ہوئے جمعے وغیرہ بادشاہ سے سب سردار دن کا مجرا ہوا لشکر کے پرسے ہر ایک سردار و افسر و عزیز اپنا اپنا لشکر لیکر روانہ ہوا جزیل بخی نے خم سر پر بندھی ہوئی اپنا لشکر لیے ہوئے ہمراہ تھا اسی طرح سے عاقل بخی برابر لشکر زنگی سے اپنے لشکر کے تھا صاحبقران اپنے مرکب پر سوار بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہوئے بادشاہ کے لشکر روانہ ہوا نشان لہراتے ہوئے باجے بجتے ہوئے انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی انکا حال وقت پر تحریر ہوگا اب حال محراب شاہ مین خامہ فرسائی ہوتی ہی ناظرین کو معلوم ہو کہ محراب شاہ نے یہ طریقہ مقرر کیا تھا جب اُسکا پہ سالار ماران مارخوار برائے مقابلہ گیا تھا کہ کل لشکر کو حکم دیا تھا کہ ہمہ وقت طیار رہے اور ہرکارے مقرر کیے تھے کہ دم بدم کی خبر دیتے رہین کہ کیا گذری چنانچہ ایسا ہی ہوا تھا کہ ہر وقت لشکر طیار رہتا تھا اور ہرکارے دم بدم کی خبر دیتے تھے کہ اسوقت لشکر یہان پہونچا اور یہ واقعہ گذرا اسوقت لشکر وہان پہونچا یہ حال ہوا یہ وقت کلی کہ رات بھر سوتا نہ تھا محلدار کو حکم تھا کہ جب ہرکارے خبر لے کر آئین ہمکو خبر کرو اگر اسکے خلاف ہوگا تو ہم سزا دینگے خلاصہ یہ کہ جس دن مقابلہ ہوا تھا ہرکارون نے خبر دی تھی کہ آج دونون لشکر باہم ملینگے اور مقابلہ ہوگا بدون گشت دونون ارگاہ ہاتھ نہ آئے گی چنانچہ اُس دن محراب شاہ دربار مین مع کل سردار دن کے بیٹھا تھا کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ مقابلہ ہو گیا یہ بہت خوش ہوا اسنے خیال کیا کہ خداوند تصویر خیر کرین کہ دوسرے ہرکارے نے آکر عرض کیا کہ ایک افسر لشکر اسلام کو آپ کے پہ سالار نے زخمی کیا اب جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی ہماری ظفر معلوم ہوتی ہی کہ قریب دوپہر ہرکارے نے آکر خبر دی کہ دوسرا افسر بھی ہاتھ سے سپہ سالار کے زخمی ہوا لوگ اُسکو بھی لے کر نکل گئے ہین اب صرف لشکر لڑ رہا ہی کوئی دم مین شکست کھاتا ہی محراب شاہ بہت خوش ہوا کہ ہرکارے نے آکر خبر دی کہ لشکر اسلام نے شکست کھائی بارگاہ پر قبضہ ہو گیا اور سپہ سالار نے بارگاہ طرف شہر کے روانہ کی ہی اب محراب شاہ نے خیال کیا کہ جب یہ خبر آئے گی کہ لشکر اسلام فرار کر گیا اور بیرون شہر بارگاہ برپا ہی تو مین کل لشکر لے کر یہان سے کوچ کرونگا مگر دربار نہ برخاست کیا تھا کہ تھوڑے عرصہ مین ایک ہرکارے نے

آکر خبر دی کہ لشکر اسلام شکست کھا کر اور فرار پر کمر باندھ چکا تھا کہ ایک نقابدار سبز پوش آکر گرا سیلے اُسنے
بارگاہ پر قبضہ کیا جو لوگ کہ بارگاہ کو لے آئے تھے انکو قتل کر کے اپنے ملازمون کے ہمراہ بارگاہ کر کے
کسی سمت کو روانہ کر دی اور خود لشکر حضور سے مقابلہ کرنے لگا بڑا بہادر ہی اُسکے ہمراہ لشکر کوئی ساٹھ ہزار
سے زیادہ نہوگا مگر جسپر ہاتھ مارتا ہی اُسکے دو پرکالے ہوتے ہین لشکر کا لشکر اُڑا کر دیتا ہی ایسی جنگ ہو رہی
ہی کہ کبھی اتنک نہوئی ہوگی یہ حال دیکھکر لشکر اسلام بھی پلٹ پڑا ہی اب دونون لشکر لڑ رہے ہین یہ خبرین کے
محراب شاہ کا رنگ فق ہو گیا اور اہل دربار سے کہنے لگا کہ یہ نقابدار کون مخلوق ہی جو یون آکر
لڑنے لگا اور بارگاہ لے گیا میرے سپہ سالار کی ساری محنت برباد ہو گئی خداوندا اسکی ظفر کرین میرا
سپہ سالار فتحیاب ہو اہل دربار نے عرض کیا آپ کی ظفر ہوگی آپ پریشان نہون وہ ہرکارے یہ خبر
دے کر پہنچے گئے کہ اودہر کارے آئے اُنھون نے عرض کیا کہ خداوندا بڑا غضب ہو گیا لشکر اسلام سے
کمک آگئی اب لڑائی کا درست ہوتا اور ظفر کا حاصل ہونا غیر ممکن ہی چار لشکر ایک ہو گئے ہین نقابدار
نے آکر قیامت برپا کر رکھی تھی اور جب یہ کمک آئی ہو گی اُسکے افسر نے قیامت برپا کر رکھی ہوگی اب محراب
شاہ بہت پریشان ہوا اور قصد کیا کہ کسی کو میرے خبر روانہ کرون اور مدد بھیجون کہ اہل دربار نے کہا کہ
حضور کیون پریشان ہوتے ہین اگر لشکر حضور شکست کھا کر آئیگا تو کیا نقصان ہی جس امر کیلے فساد
ہوا تھا وہ تو دوسرے کے قبضہ مین ہی اب یہان سے کمک کا روانہ کرنا بیکار ہی کیونکہ بدگمان ہو لے گی ہین اگر
کمک روانہ کی اپنا لشکر کم ہوگا حریف کو زور ہوگا اُسی لشکر کو لڑنے دیجیے اب کمک نہ روانہ فرمایے ہان
جب حریف یہان آکر پہنچے تو مقابلہ فرمایئے خوب جم کر حریف کو بھی معلوم ہو یہ جو اہل دربار نے
رائے دی محراب شاہ نے اپنے قصد کو فسخ کیا اور اب اُسی انتظار مین رہا کہ دیکھیے کیا خبر
آتی ہی تھوڑے عرصہ کے بعد خبر آئی کہ آپ کا سپہ سالار ہاتھ سے نقابدار کے مارا گیا اب لشکر لڑ رہا ہے
یہ سنتے محراب شاہ کو بڑا صدمہ ہوا سب اہل دربار کا یہ حال ہوا کہ رنگ اڑ گیا سب نے بڑا افسوس
کیا محراب شاہ نے کہا کہ میرا بازو ٹوٹ گیا یہ سپہ سالار نہین قتل ہوا میرے لشکر کی کمر ٹوٹ گئی بہت بڑا
بہادر مارا گیا اب مین کیا کرون اہل دربار نے کہا کہ ہم لوگون کی تو یہ رائے ہی کہ کل یہان سے کوچ کر کے
بیرون شہر قیام کرین جب لشکر حریف آئے تو مقابلہ ہو محراب شاہ نے کہا کہ جو تم سب کی رائے ہین اسو نت
بدحواس ہون یہ لفظ دربار پر خاست کیا اور حکم دیا گیا کہ کل ہم یہان سے کوچ کرین گے اُدھر کا تو حال
تحریر ہو چکا ہی کہ لشکر شکست کھا کر فرار پر قرار لے چکا ہی اب ہرکارے کی یہ خبر لے کر نہ آئے اس خیال سے کہ
کیا خبر دین جا کر ہاتھی خبر دین مین تو بہت کچھ انعام ملتا تھا اس خبر مین کیا ملیگا سوائے سرزنش کے جب پلٹکر
جائینگا خود معلوم ہو جائیگا اس سبب سے ہرکارے بھی نہ آئے تھے محراب شاہ محل مین جا کر منہ لپیٹ کر سو رہی پر
سو رہا سب سردار بھی اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے لشکر مین خبر کر دی گئی کہ کل کوچ ہوگا تیاری سفر ہونے
لگی کہ وہ رات بسر ہوئی سحر ہوئی محراب شاہ سب سے رخصت ہو کر باہر برآمد ہوا ادھر سردار و افسر بھی
اپنے اپنے عزیزون سے ملکر حاضر ہو چکے تھے کہ بادشاہ برآمد ہوا سب کا مجرا ہوا سپہ سالار درست راست
سے مجرا کیا جسکا نام بہلان ستر خوار ایک خچر کی نہاری کھاتا ہی بس بادشاہ تخت پر سوار ہوا وزیر کو
اپنی طرف سے حاکم شہر کیا آپ مع لشکر شہر سے روانہ ہوا گرد و پیش تمام سردار و افسر تھے سپہ سالار بعہدہ
سپہ سالاری پیشاپیش لشکر چلا آتا تھا کہ لشکر بیرون شہر پہونچا شہر سے پانچ کوس پر جا کر خیمہ و خرگاہ
برپا ہوئے لشکر اُترا پڑاؤ ہوا محراب شاہ کے ہمراہ قریب پانچ یا سات لاکھ کے

لشکر ہی بازار بن آراستہ ہو گئین لشکر ارنے لگا بارگاہ محراب پہ برپا کی گئی محراب شاہ بارگاہ مین آکر بیٹھا سب سردار
آکر جمع ہوئے دربار آراستہ ہوا کہ محراب شاہ نے کہا کہ کچھ خبر نہ آئی کہ لشکر پر کیا گذری اہل دربار نے
عرض کیا کہ جی نہین کیا گذری ہوگی لشکر نے شکست کھائی ہوگی کہ سیاہ سے افسر کیونکر مقابلہ کر سکتی ہے
معلوم ہو جاے گا حضور کیون فکر کرین محراب شاہ نے حکم دیا کہ پردے بارگاہ کے اٹھا دو میرا دل
گھبراتا ہی مین صحرا کی سیر کرونگا یہ حکم دیا تو فوراً پردے بارگاہ کے اٹھ گئے یہ تو صحرا کی سیر کر رہا ہی اُدھر
وہ جو لشکر شکست کھا کر مقابلہ سے نقابدار دشمنہ کے اپنے افسر کی لاش لیکر بھاگا تھا راہ طے کرتا ہوا
چلا آتا تھا کہ رات ہو گئی تھی ایک صحرا مین بسر کی پوقت سحر روانہ ہوے یہ لوگ اُسوقت پہونچے جبکہ محراب شاہ
بیرون شہر آکر قیام کر چکا تھا بارگاہ کے پردے اُٹھے ہوے تھے کہ گرد پیدا ہوئی ان سب کو گمان ہوا
کہ لشکر حریف آتا ہی یہ لوگ اُسطرف دیکھنے لگے کہ اُس گرد سے لشکر پیدا ہوا محراب شاہ نے اپنے لشکر
کے ہرکارون کو روانہ کیا کہ خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی وہ ہرکارے برابر پھر گئے اُنھون نے جو جاکر دیکھا
تو اپنا لشکر آیا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا شکست کھا کر آیا ہی یہ سپہ سالار کی لاش ہی یہ خبر دریافت
کرکے ہرکارے لشکر مین آئے محراب شاہ کو خبر دی کہ یہ لشکر آپ کا ہی جو کہ ماران کے ہمراہ گیا تھا
ماران مارا گیا لشکر نے شکست کھائی آپ کی خدمت مین آتا ہی محراب شاہ نے کہا کہ ان سے کہدو
کہ بادشاہ خود بیرون شہر آکر فروکش ہوا ہی جلد عزیز ماران کے ماران کی لاش کو لے کر شہر مین جائین
اُسکا کریہ کرم کرین باقی کل لشکر شامل لشکر ہو جو مجروح ہون انکا علاج کیا جاے جو غیر مجروح ہون وہ
اپنے مقام پر پڑا دکرین اُنکے افسر حاضر دربار ہون یہ جو حکم محراب شاہ نے دیا ہرکارون نے جا کر
اُس لشکر مین یہ حکم پہونچا دیا وہ لشکر خود پریشان تھا کہ یہ لشکر کسکا ہی جو شہر کے قریب اترا ہوا ہی کیسل کسی
اور طرف سے حریف آئے آکر شہر کو گھیر لیا یہ لوگ اِس فکر مین تھے کہ ہرکارون نے جا کر یہ کہا وہ لوگ
یہ سنکے خوش ہوئے اسی وقت لشکر مین سے چند لوگ ماران کی لاش لے کر شہر کو روانہ ہوئے باقی
لشکر شامل لشکر ہوا جو زخمی تھے اُسی وقت سے اُنکا علاج ہونے لگا باقی جو افسر رہ گئے تھے وہ دربار
مین آئے محراب شاہ کو مجرا کیا اپنے مقام پر بیٹھے محراب شاہ نے حال جنگ دریافت کیا اُنھون
نے کل حال بیان کیا محراب شاہ سنکے دنگ ہو گیا کہ عجیب واقعہ ہی یہ نقابدار کون تھا کہ جس نے
آکر یہ قیامت برپا کر دی خبر دیکھا جاے گا یہ ہی خداوند تصویر نے تقدیر کی تھی ہم مجبور ہین اب
محراب شاہ تو یہان اترا ہوا ہی اُدھر وہ گھیارے اپنے افسر کے پاس روانہ ہوے آئے جن کا
مال و اسباب خواجہ نے عیاری کرکے لے لیا تھا اور کل حال عرض کیا اُسنے یہ سنکے محراب شاہ
کی بارگاہ مین آکر بیان کیا محراب شاہ نے حکم دیا کہ انکو اور اسباب دیا جاے کوئی قزاق ہوگا جو
یون لے گیا اسکی مدبیر کیجاے گی پیچھے اِس معاملے سے فراغت ہوے تو پھر دیکھا جاے گا یہ حکم دیکر
محراب شاہ نے دربار برخاست کیا اور اپنے خیمہ آرام مین جاکر آرام پذیر ہوا ہر سردار و افسر
اپنے اپنے مقام پر گیا اُدھر وہ لوگ لاش ماران کی لے کر داخل شہر ہوے مرگھٹ پر لاکر جلائی اُسکے
عزیزون کو خبر ہوئی وہ آئے اُسکے بیٹے نے اسکا کریہ کرم کیا بعد اسکے جو لوگ لاش لے کر
گئے تھے وہ ایک دن رہ کر دوسرے دن طرف لشکر کے روانہ ہوئے یہان وہ دن گذرا رات ہوئی رات
بسر ہوئی صبح کو محراب شاہ نے دربار کیا سب لوگ حاضر دربار ہوئے آج پھر بارگاہ کے پردے
اُٹھا دیئے گئے محراب شاہ کو اپنے سپہ سالار و لشکر کے شکست کھا کر فرار کرنے و ماران کے

قتل ہوتے کا بڑا صدمہ ہی کچھ اسکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہی مگر کیا کرے مجبور ہی یہ خبر پرچہ نویسون نے
لکھکر ان چارون ملکون کی طرف روانہ کی ہر ایک بادشاہ دیکھکر بہت پریشان ہوا کہ یہ تو بڑا غضب
ہوا خدا پرستون کی خوب کمک آجاتی ہی ان لوگون سے سر برہونا غیر ممکن ہی ہر ایک بادشاہ کو اس
وقت سے فکر پیدا ہوگئی کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا کہ انھون نے کیا کیا اب حال اسد تحریر
ہوتا ہی کہ یہ جو پیش خیمہ لیکر چلے تھے چونکہ شہر محرابیہ قریب ہی تھا دوسرے انکا یہ طریقہ ہی کہ تین دن
کی راہ کو ایک روز مین تمام کرتے ہین اسی دن انھون نے قریب شام پہونچکر جب انکو یہ ثابت ہولیا
کہ تین منزلین طے کرچکا ہون ایک صحرا مین قیام کیا اور یہ بھی معلوم ہوگیا تھا کہ اب یہان سے محرابیہ
دو منزل ہی رات تو انھون نے اس صحرا مین بسر کی بوقت سحر لشکر کو لے کر روانہ ہوئے اسقدر جلد
راہ طے کی کہ قریب دوپہر کے اس مقام پر پہونچے جہان لشکر محراب شاہ فروکش تھا محراب شاہ
بیٹھا ہوا صحرا کی سیر کر رہا تھا کہ گرد بلند ہوئی بادشاہ نے حکم دیا کہ کوئی خبر لائے کہ یہ گرد کیسی بلند ہوئی
بظاہر تو آمد لشکر معلوم ہوتی ہی ہرکارے روانہ ہوئے کہ وہ گرد شق ہوئی اس سے لشکر پیدا ہوا
یہ جو محراب شاہ نے دیکھا تو تخت پر سے اٹھکھڑا ہوا اور سواری طلب کرکے سردارون کو
ہمراہ لے کر اپنے لشکر کے کنارے پر آکر کھڑا ہوا اس خیال سے کہ دیکھون یہ لشکر کسکا ہی اور کس قدر
ہی اس خیال سے یہان کھڑا ہوا ہی لشکر کی طرف دیکھ رہا ہی ادھر اسد ثانی نے جو لشکر کو دیکھا کہ
ایک لشکر اترا ہوا ہی اور ایک بادشاہ لشکر کے کنارے پر چتر زرین لگائے ہوئے مع اپنے سردارون کے
کھڑا ہی انھون نے ہرکارون کو حکم دیا کہ خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی ہرکارے ادھر سے خبر کو روانہ ہوئے دریافت
لشکر محراب شاہ ہوئے اور دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر محراب شاہ کا ہی اور خود محراب شاہ
کنارے پر لشکر کے کھڑا ہوا ہی اور آمد لشکر کا تماشہ دیکھ رہا ہی یہ خبر دریافت کرکے وہ ہرکارے اپنے
لشکر کی طرف چلے گئے محراب شاہ کے ہرکارے لشکر اسد مین پہونچے تھے انھون نے جو دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر اسد ثانی کا ہی پیش خیمہ لے کر آئے ہین اسکے عقب مین لشکر صاحبقرانی بھی
آتا ہی یہ خبر دریافت کرکے ہرکارے اپنے لشکر کی طرف آئے اسد کے ہرکارون نے اسد کو خبر دی کہ
یہ لشکر محراب شاہ کا ہی برابر مقابلہ صاحبقران ببرون شہر آکر فروکش ہوا ہی اور یہ جو چتر لگائے
ہوئے کھڑا ہی خود محراب شاہ ہی آپ کے لشکر کی آمد کا تماشا دیکھ رہا ہی یہ سن کے اسد نے حکم
دیا کہ میدان جنگ کا فاصلہ دیکھ کر بارگاہ صاحبقرانی برپا کیجائے دیگر بارگاہین برپا ہون یہ جو
حکم اسد نے دیا ہرکارون نے میدان جنگ کا فاصلہ دیکھ کر بارگاہین برپا کیجانے لگین لشکر اسد
بھی اترنے لگا وہ اپنے پڑاؤ کا سامان کرنے لگا لشکر کی بازارین کھل گئین محراب شاہ نے اسکو
جو دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک جوان رعنا بہت خوبصورت چہرہ مثل آفتاب کے درخشان بھورے بھورے
بال خود سے باہر اوڑ رہے ہین وحشت چہرے سے ہویدا ہی یہ دیکھکر محراب شاہ کو اسد کی صورت
بہت پسند آئی اور سردارون سے کہا کہ یہ جوان بہت خوبصورت ہی اور کمسن ہی انھون نے عرض کیا
کہ سنا گیا ہی کہ لشکر صاحبقران مین جو ہی وہ خوبصورت ہی اسپر کیا منحصر ہی وہ ہرکارے جو کہ ہمراہ
لشکر ماران کے گئے تھے اس مقام پر موجود تھے انھون نے عرض کیا کہ یہ کیا خوبصورت ہی وہ جو
سردار براے کمک لشکر اسلام آیا تھا بہت حسین تھا اسکے منہ پر نگاہ نہ کام کرتی تھی اسکے حسن کا یہ
حال تھا کہ آفتاب اسکے روبرو، ہوکے روبرو گرد تھا محراب شاہ نے کہا کہ خداوند تصویر نے

ہر چیز کا خاتمہ ان لوگون پر کر دیا ہی جرأت بہادری مردت خلق حسن سیرت یہ لوگ سنا جاتا ہی بہت سخی ہین بہادری کا تو حال روشن اظہر من الشمس ہی کیا بیان ہو سرداردن نے کہا کہ بجا ارشاد ہوتا ہے یہ کلام کرتا ہوا اپنی بارگاہ مین آیا ادھر اسد اپنی بارگاہ مین داخل ہوے تمام لشکر اترا بارگاہ مین برپا ہوگیا اب صرف آمد صاحبقران کا انتظار ہی بیان بارگاہ مین محراب شاہ اکر بیٹھا تھوڑے عرصہ کے بعد دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام کو گئے اسدن محراب شاہ نے سیر کا دربار یہین کیا ایک انجمن مشاورت برپا کی شمع رائے کو روشن کیا اور اپنے جملہ سردارون سے سوال کیا کہ میری تو یہ رائے ہی کہ مین ایک سردار کو حکم دون کہ تھوڑا سا لشکر لیکر جاے اور اس جوان کو قتل کر کے بارگاہ لے آے تم لوگ اس امر مین کیا رائے دیتے ہو انھون نے جواب دیا کہ گو یہ رائے بہت ٹھیک ہی مگر اب وہ وقت نہین ہی کیونکہ آپ سماعت فرما چکے ہین کہ اس لشکر کے عقب مین لشکر صاحبقران چلا آتا ہی کہین ایسا نہو کہ یہ خبر سنکے وہ کل لشکر ایک مرتبہ آگرے اور خیمگاہ غنیم ہو جاے وہ لوگ تو طیار ہونگے ہمارا لشکر نہ طیار ہوگا خرابی ہوگی حضور کو کیون فکر آنے دیجیے دیکھین تو کیا کرتے ہین وہ لوگ کوئی دو ہری نہین باندھے ہین جو انکے دو ہاتھ بانون ہین وہ ہی ہمارے ہین جو انکا دل دیگر ہی وہ ہی ہمارا ہی اگر خیال کرین کہ تھوڑا لشکر ادھر روانہ کرین باقی لشکر کو حکم دین کہ وہ ہر وقت طیار رہے تو یہ خیال فرمایئے کہ ایک بارگاہ پر اسقدر لشکر لٹوانا بالکل اسوقت خلاف ہی وہ وقت اور تھا جو سب کی یہ رائے ہوئی تھی مگر کیا کیا جاے نقابدار نے آکر تمام کارخانہ درہم برہم کر دیا پس اس سے یہ ہی بہتر ہی کہ لشکر کو آنے دیجیے مقابلہ فرمایئے اپنے غلامون کی جانبازی کو ملاحظہ فرمایئے کیونکہ حضور پر جانین نثار کرتے ہین اور دشمن کشی مین سرگرمی کرتے ہین محراب شاہ نے کہا کہ جو تم لوگون کی رائے ہین نے ایک امر جہان کیا اگر تم لوگ پسند کرتے تو کیا مضائقہ تھا یہ کہکر اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تمھاری کیا رائے ہی اسنے جواب دیا کہ جسکی رائے وہ میری رائے یہ لوگ سچ کہتے ہین محراب شاہ نے یہ سنکے جواب دیا کہ بس یہ ہی امر خوب ہی کہ جو تم سب کی رائے ہی اسکے بعد محراب شاہ نے اس جلسہ کو برخاست کیا جب جلسہ برخاست ہوا تو اسکے سپہ سالار نے کہا کہ مجکو کچھ عرض کرنا ہی آپ لوگ تھوڑی دیر اور ٹھہر جائین وہ سب بیٹھ گئے پیلان نے کہا کہ مین نے اس سبب سے اور اس امر کو نہین منظور کیا کہ یہ بھی تو خیال ہی کہ کہین پھر نقابدار نہ آگرے اور اس سے مقابلہ ہو تو اور خرابی ہو اور ہمارے لشکر کی بھوت کم ہو مگر یہ معلوم ہوا کہ بارگاہ پھر اسکے پاس کیونکر آئی یہ وہی بارگاہ ہی یا دوسری ہرکارون کو طلب فرمایئے تو ان سے دریافت کیا جاے محراب شاہ نے ہرکارون کو طلب کیا وہ حاضر ہوئے یہ وہ ہرکارے ہین جو کہ لشکر ماران کے ہمراہ تھے محراب شاہ نے ہرکارون سے کہا کہ یہ بیان کرو کہ یہ جو بارگاہ آئی ہی وہی بارگاہ ہی یا دوسری اور دریافت کرو کہ وہ ہی ہی تو انکو پھر کیونکر لی ہرکارون نے عرض کیا کہ یہ تو غلام بخوبی پہچانتے ہین کہ یہ بارگاہ تو وہی ہی دوسری نہین ہی مگر یہ نہین معلوم کہ کیونکر لی اسکو تو نقابدار لے گیا تھا کیا وہ نقابدار یہی جوان تھا محراب شاہ نے کہا کہ پھر جرلاؤ وہ ہرکارے سلام کر کے روانہ ہوے اسکے بعد محراب شاہ نے وہ جلسہ برخاست کیا اور کہا کہ جب کل دربار ہوگا تو خیر معلوم ہوگی وہ لوگ اپنے مقام پر آئے ہرکارے ادھر اپنی صورتین بدل کر طرف لشکر اسد ثانی کے روانہ ہوے داخل لشکر ہو کر یہ دریافت کرنے لگے کہ یہ کون لوگ ہین چونکہ جانتے تھے مگر دیدہ و دانستہ اپنی بنے اور صورت مسافر کی بنائی ان لوگون نے کہا کہ تمکو کیا ہم کوئی ہین اور کسیکا لشکر ہی انھون نے

جواب دیا کہ ہم مسافر ہین اس سبب سے سیر و یافت کرتے ہین چونکہ یہ لوگ تو مسافر دوست ہین جواب دیا کہ
اگر تم لوگ مسافر ہو اور تمہاری منزل دور ہی اور کوئی مقام قیام کرنے کا نہین ہی تو آج تم لوگ ہمارے
مہمان ہو ہم تمہاری دعوت کرینگے اُنھون نے خیال کیا کہ یہان قیام کرکے سب حالت دریافت کرلینا ضرور
ہی پس دل مین یہ خیال کرکے جواب دیا کہ آپ کی بڑی عنایت ہوگی دراصل منزل تو ہماری یہان سے
بہت دور ہی ہم اسی فکر مین یہان آئے تھے کہ اگر مقام سکونت مل جاے تو قیام کرین آپ نے اسقدر
سہارا دیا ہماری جان مین جان آئی ورنہ کسی صحرا مین کسی درخت پر رات بھر بسر کرتے پھر وقت سحر وہانسے اپنی منزل
کی طرف روانہ ہوتے یہ کہکر خاموش ہوے اُن لوگون نے کہا کہ کیون یہان قیام کرو یہ کہکر اُنکو ہمراہ لیکر
اپنے مقام پر آئے اُنکو جگہ دی اُنکی دعوت کا سامان کیا جو کچھ ہوسکا وہ کیا چونکہ عالم سفر مین تھے جب
کھانے وغیرہ سے فراغت ہوگئی وہ سب ملکر بیٹھے اُن لوگون نے کہا کہ آپ کدھر سے آتے ہین اور کدھر کا
قصد ہی جواب دیا کہ ہم اقبالیہ سے آتے ہین اور امشالیہ کو جاتے ہین ہم لوگ خداپرست ہین یہ امر سنتے
آپ پر اس سبب سے ظاہر کیا کہ آپ کے بھی چہرون سے نور اسلام ظاہر ہی بلکہ ہم قبل مین تصویر پرست
تھے جب ہمنے یہ سنا کہ لشکر خداپرستون کا آیا اُسنے دریاے سبز رنگ برباد کیا شہر یقینیہ پر اپنا قبضہ
کرلیا اُسکے بعد محراب شاہ پر لشکر کشی کی محراب شاہ نے اپنے سپہ سالار کو براے مقابلہ روانہ کیا ہی کہ لشکر
اسلام کے پہلوان سے بارگاہ چھین لو چنانچہ ایسا ہی ہوا اُسنے جاکر بارگاہ پر قبضہ کرلیا تھا ہم لوگ یہ خبر سنکے
اپنے دل مین کہنے لگے کہ چلکر محراب شاہ کے شہر مین مقام کرین چنانچہ اسی قصد سے چلے تھے اور ہم تصویر پرست
تھے راہ مین یہ خبر پائی کہ یہ واقعہ ہوا ہم نے اپنے قصد کو فسخ کیا امشالیہ کا قصد کیا جب ہم نے یہ سنا کہ وہ بارگاہ
لشکر محراب شاہ سے کوئی نقابدار سبز پوش چھین کرلیگیا ہم نے خیال کیا کہ مذہب اسلام بہت اچھا
مذہب ہی ہم نے اسیوقت سے تصویر پرستی ترک کی چونکہ اکثر کتابون مین ارکان اسلام دیکھ چکے تھے اُسی طریقہ
سے ہم نے اسلام قبول کیا اب ہم امشالیہ کو جاتے ہین کیونکہ جب تک مذہب اسلام کا فیضہ ہو ہم لوگ اسی
طور سے بسر کرین اگر یہ ان شہرون کے باشندون کو معلوم ہوجاے گا تو ہم کو قتل کرڈالینگے اب اس سبب سے
امشالیہ کو جاتے ہین جلاوطنی کرتے ہین یہ جو انھون نے کہا اُن لوگون نے جواب دیا کہ یہ تمہارا گمان بہت
ٹھیک ہی اگر یہ ہی خیال ہو تو تم اسی لشکر مین رہو کیونکہ یہ لشکر خداپرستون کا ہی ہمارا سردار پیش خیمہ شاہی
لے کر آیا ہی وہ جو لشکر سامنے اُترا ہوا ہی محراب شاہ کا ہی یہ لشکر اسلام ہی جسمین تم بیٹھے ہو وہ بارگاہ
جو برپا ہی یہ وہی بارگاہ ہی جو کفار نے چھین لی تھی اور نقابدار کرکے گیا تھا نقابدار سے ہمارے افسر
اسد ثانی نے چھین لی اور لاکر صاحبقران کی نذر گذرانی یہ کہکر کل حال بیان کیا وہ مکارشن کے
خاموش ہورہے اور خیال کیا کہ یہ جوان نقابدار سے بھی بہادر ہی کہ نقابدار سے بارگاہ چھین لی اس سے
کون مقابلہ کرسکتا ہی یہ خیال کرکے خاموش ہورہے اس امر کا یہ جواب دیا کہ اب تو ہم امشالیہ کو جاتے ہین وہانسے
جو واپس آئینگے تو اس لشکر مین قیام کرینگے یہ جو کہا تو لشکر اسد کے لوگ کہنے لگے کہ تمکو اختیار ہی
وہ رات تو اُسی مقام پر بسر ہوئی وقت سحر وہ لوگ لشکر سے نکل کر لشکر محراب شاہ مین آئے یہان
محراب شاہ نے دربار کیا تھا سب سردار حاضر دربار تھے کہ وہ ہرکارے آکر پہونچے پہلے سلام
کیا اور عرض کیا کہ غلام دریافت کرآئے یہ جوان جو کہ سب کا افسر ہی اسکا نام اسد ثانی
ہی اس نے بارگاہ نقابدار سے چھین لی تھی اور صاحبقران کو نذر دی تھی اب وہ ہی بارگاہ
لے کر صاحبقران ادھر آیا ہی یہ وہی بارگاہ ہی جو کہ قبل مین آئی تھی اور آپ کے سپہ سالار نے اُنسے

چھین لی تھی کل لشکر صاحبقران کے آنے کی خبر لگی ہوئی ہی کل لشکر صاحبقران داخل ہوگا یہ خبر سنکے محراب شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ یہ جوان ایسا بہادر ہی کہ اسنے اُس شخص سے بارگاہ چھین لی جس نے ماران ایسے بہادر کو قتل کیا خوب ہوا کہ تمھاری رائے نہوئی ورنہ بڑی خرابی ہوتی اب کل لشکر صاحبقران کا آئیگا تو جو امر قرار پاے گا اور یوم مقابلہ مقرر ہوگا اُس دن مقابلہ کیا جاے گا کیا ضرور ہی کہ ہم اپنی طرف سے شر کرین یہ جو محراب شاہ نے کہا اہل دربار نے جواب دیا کہ اسی سبب سے ہماری رائے نہوئی کہ بیکار کو اپنی قوت سپاہ کم کرنا ہی یون مقابلہ کرکے پس یہ سنکے محراب شاہ نے حکم دیا کہ کل ہم آمد لشکر صاحبقران ملاحظہ کرین گے لہذا کنارے پر لشکر کے کسی بلندی پر ہمارے قیام کے لیے بندوبست کیا جاے یہ جو حکم صادر ہوا کارپردازون نے کنارے لشکر کے روبرو لشکر اسلام کے اس طرف کو جدھر سے لشکر اسلام آئیگا ایک بلندی پر تگیرہ کارچوبی بہت وسیع استادہ کیا اُسکے نیچے فرش کیا تخت آراستہ کیا گرد تخت کے کرسیان سردارون کی آراستہ کین یہ بندوبست کرکے سب نے آکر محراب شاہ سے عرض کیا کہ ہم نے بموجب حکم سرکار سب انتظام کرلیا ہی کل صبح کو سرکار اُس طرف تشریف لائین اُسی مقام پر دربار فرمائین کیونکہ کل صبح سے آمد لشکر اسلام شروع ہوگی محراب شاہ نے کہا کہ اچھا یہ کہکر دربار برخاست کیا سب اپنے مقام کو گئے یہان لشکر اسد مین خبر آئی کہ کل آمد لشکر اسلام ہی اسد نے حکم دیا کہ کل صبح کو لشکر تیار ہو اور آمد صاحبقرانی کا بندوبست کرے یہ حکم دے کر اسد نے کل بارگاہین وغیرہ درست کرائین آپ اُنکو آراستہ کیا اب کوسون بارگاہین و خیمہ وغیرہ برپا ہین سوائے خیمون دربارگاہون کے دوسری چیز اُس صحرا مین نظر نہین آتی ہی یہان تک کہ وہ دن تمام ہوا رات آئی رات گذری سحر ہوئی ادھر تو لشکر اسد ثانی آراستہ ہوا اُدھر محراب شاہ اپنے سردارون کو لیکر اُس بلندی پر زیر تگیرہ آکر بیٹھا سب سردار حاضر ہوئے کہ محراب شاہ نے دیکھا کہ اس جوان نے اپنے لشکر کو آراستہ کرکے صفین درست کرکے کھڑا ہوا ہی محراب شاہ نے کہا کہ دیکھو اسوقت کیا شان ہی اس لشکر پر کیونکر مسلح و مکمل کھڑا ہی جو شوکت لشکر اسلام کی ہم نے دیکھی ہی آج تک کسی لشکر کی نہین دیکھی بھلا کسی لشکر کا یہ رعب ہی حواس لشکر کا ہی سردارون نے عرض کیا کہ کیا عرض کرین یہان یہی باتین ہو رہی تھین اس مقام پر وہی سردار ہین جو کہ ہمراہ ماران کے گئے تھے اور جنگ مین شریک تھے وہ بھی تھے اور وہ ہرکارے بھی تھے جو کہ دم بدم کی خبر دیتے تھے اور چند ہرکارے محراب شاہ نے مقرر کیے تھے کہ جو لشکر آوے اُسکے افسر کا نام دریافت کرکے خدمت مین عرض کرنا وہ ہرکارے اس امر کے لیے گئے ہوے تھے کہ یکایک صحرا سے گرد اُڑی محراب شاہ اسطرف دیکھنے لگا کہ وہ گرد شق ہوئی دیکھا آگے آگے سقے چھڑکاؤ کرتے ہوے اُسکے عقب مین ہاتھون برتشلی اُنکے پھریرے کارچوبی چوبین نقرئی فیلبان مخملی وردیان پہنے ہوے پگڑیان باندھے ہوے شانون پر آبدستے لگے ہوے چلے آتے ہین انکے بعد انتظردن کی قطار مرکبون کی بہار ساندنی سوار اور جلوس سواری خاصہ دار چوبدار ان سب کے بعد دو جوان سردن پر مرصع کے پہاے لگے ہوے آلات حرب و ضرب آراستہ مرکبون پر سوار عقب مین لشکر بیشمار چلے آتے ہین یہ دیکھکر محراب شاہ نے کہا کہ کیا ہی صاحبقران ہین اُن سردارون نے عرض کیا کہ وہ سردار ہین جو کہ قبل مین بارگاہ لیکر آے تھے اور آپکے سپہ سالار سے زخمی ہوے تھے دل انکو لیکر نکل گئے تھے وہ ہی افسر ہین محراب شاہ نے کہا کہ یہی افسر آئے تھے جوان خوبصورت مین کیا یہ انکا لشکر ہی انھون نے عرض کیا کہ ہان لشکر انکا ہی وہ لشکر بھی آکر اُسی

مقام پر ایک طرف صف باندھ کر کھڑا ہوا کیونکہ دریافت کر چکے تھے کہ وہ لشکر جو کہ سامنے اترا ہوا ہے خراب شاہ کا ہے اور یہ لشکر جو کہ اترا ہوا ہے یہ آپ کا ہے اسد بارگاہ لیکر آیا ہے جریل دادل کو اپنا لشکر لیکر ایک طرف کھڑے ہوئے کہ پھر گرد اٹھی اور ایک سردار مع لشکر آیا اب تو رسد بندھ گئی پے در پے گرد اڑنے لگی متواتر لشکر آنے لگا پہلے تو چھوٹے چھوٹے سردار آئے پھر بڑے بڑے سردار دن کی آمد شروع ہوئی تا شام لشکر صاحبقران آیا ہرکارے محراب شاہ کو خبر دیتے رہے کہ یہ لشکر مغرب ہے یہ لشکر ترکستان کا ہے یہ لشکر طرطوس ہے یہ لشکر ہندوستان آیا یہ فلان مقام کا لشکر ہے یہ فلان سردار ہے یہ کئی لاکھ سے آیا ہے اسمان جس قدر سردار دلفشر تھے سب آئے کوئی نہیں باقی رہا قریب شام یقین خدا پرست مع اپنے لشکر کے وصنوبر شاہ آئے کہ آمد لشکر موقوف ہو گئی اب سرداروں میں کون رہ گیا ہے گرگین درشت چنگال قیصر صاف باطن مملوک بن مالک فرزند لندھور وغیرہ اور کوئی سردار نہ تھا کہ محراب شاہ نے حکم دیا کہ خبر لاؤ اب تو لشکر نہ آئیگا ہرکارون نے عرض کیا کہ کل پھر آئیگا محراب شاہ یہ سنکے خاموش ہو گیا نگر یقین کو دیکھکر جل گیا کہا سنے یہ برا کیا کہ خدا یہ ستون سے مل گیا چونکہ شام ہو گئی تھی اس مقام پر سب نے لشکر داخل بارگاہ ہوا خاصہ وغیرہ کھا کر آرام کیا یہان جو سردار آئے تھے اپنے اپنے خیمہ میں آئے لشکر اترا اب کو سون نشانہائے لشکر کھڑے ہوئے ہیں بازارین آراستہ ہو گئی ہیں چار بازارین آراستہ ہیں بازار عجم بازار مصر بازار چین بازار ترکستان یہ چار دن بازارین خوب آراستہ ہیں گنجون کے جھنڈے اڑ رہے ہیں کوسون تک لشکر اترا ہوا ہے ابھی نصف لشکر آیا ہے کہ رات کو لشکر میں طلایہ پھرنے لگا رات تمام ہوئی صبح کو سب مسلح و مکمل ہو کر صف باندھ کر کھڑے ہوئے ہر سردار اپنے اپنے لشکر کو لے کر استادہ ہوا محراب شاہ آکر اس مقام پر بیٹھا کہ آمد لشکر شروع ہوئی پہلے وہ سردار جو کہ باقی رہ گئے تھے اسکے بعد عزیزان صاحبقران کی آمد شروع ہوئی مثل عین الزمان ولولو الزمان کے ہرکارون نے سب کے نام محراب شاہ کو بتائے کہ پہلے جو آئے تھے یہ سب سردار تھے اب عزیز صاحبقران مع اپنے لشکر کے آرہے ہیں شام تک کل عزیز آئے آخر میں شہنشاہ گوہر کلاہ مع کئی لاکھ لشکر کے آئے اب ہرکارون نے محراب شاہ کو خبر دی کہ سب عزیز و سردار آچکے کل خود صاحبقران بادشاہ آئینگے آج زیادہ لشکر میں چہل پہل ہو رہی ہے اب تو سات آٹھ کوس کے گردے میں لشکر اترا ہوا ہے اسپر ابھی تک بہت سے سردار و عزیز نہیں آئے ہیں اپنے اپنے ملکون میں ہیں خبر ہو جاے گی تو صحرا میں جگہ نہ ملیگی جب وہ لوگ آئینگے یہ سنکے محراب شاہ نے کہا کہ خداوند تصویر ملاک ہیں یہ کہکر چونکہ شام ہو گئی تھی محراب شاہ اٹھکر اپنے خیمہ میں آیا ادھر سب سردار اپنے اپنے خیمون میں اترے لشکر نے کمر کھولی آج پھر طلایہ پھرا رات تمام ہوئی کہ سب عزیز و سردار اپنا اپنا لشکر آراستہ کر کے طرف دست چپ و راست کے کھڑے ہوئے کہ ادھر محراب شاہ بھی آکر بیٹھا کہ تھوڑے عرصہ میں ادھر سے گرد بلند ہوئی کہ جسکے سبب سے روے آفتاب دامن گرد میں پوشیدہ ہو گیا روز روشن مبدل بشب تاریک ہو گیا تاریکی چھا گئی پرندے سیاہ آندھی کا خیال کر کے اپنے اپنے آشیانون کی طرف گریزان ہوئے ہر پرندے مثل آہو ان صحرائی و شیر غریان و پلنگ بیل گاے باگو چر رہے تھے با تاریکی دیکھکر بھاگے ایسے بدحواس تھے کہ شیر بیل گاے کے غول میں چلا جاتا تھا اور نہ بولتا تھا بیل گاو شیرون میں بیٹھن

جیتل دلنگ ایک مقام پر چلے جاتے تھے کوئی کسی کو تکلیف نہ دیتا تھا یہ خیال تھا کہ جلدی اپنے مقام پر پہونچ جائین کہین ایسا نہو کہ زیادہ تاریکی ہو جاے اہل لشکر محراب شاہ بہت پریشان ہوے یہ خیال کرنے لگے کہ کوئی نہ کوئی غضب خداوندی نازل ہوا ہے اس عذاب سے نجات غیر ممکن ہے محراب شاہ خود اس گرد و غبار کو دیکھکر پریشان ہو گیا کہ یہ کیا آفت آئی ہے ایسی تاریکی کبھی نہوئی تھی ایسی سیاہ آندھی کبھی نہ اٹھی تھی یہ لوگ تو بہت پریشان تھے کہ لشکر اسلام کو معلوم تھا کہ یہ آمد لشکر اسلام ہے مگر وہ لوگ بھی پریشان ہوے اور خیال کرنے لگے کہ کیا سیاہ آندھی اٹھی ان لوگون نے قصد کیا تھا کہ اذان دین گروکا یہ عالم تھا کہ بڑھتی چلی آتی تھی ایسی گرد بلند ہوئی تھی کہ تمام صحرا تاریک ہو گیا بموجب شعر ؎ از دامن دشت عاج اورنگ ، گردے بر خاست طیلسان رنگ ؎ دیگر ز گرد و غبارے کہ بر شد بچرخ ، رہ رفتن خویش گم کرد مہر ؎ گرد تیرہ سر گرد با سمان رسیدہ دپاے گرد بزمین دوزیدہ اس گرد سے سمہاے مرکب کی صدا آتی تھی اور جھانجھ باجون کی صدا بلند تھی خود محراب شاہ نے کہا کہ یہ نہ آندھی ہے نہ غبار ہے کسی لشکر کثیر کی آمد کا سامان ہے کیونکہ مرکبون کے ٹاپون کی صدا آرہی ہے اور کوس رسمی کی اور غور کرکے دیکھا وہ نشان لشکر نظر آتے ہین سنا ہین مثل ستارون کے چمک رہی ہین خود کی کلغیان چمک رہی ہین سردارون نے عرض کیا کہ آپ نے بجا ارشاد کیا ہمکو بھی یہی معلوم ہوتا ہے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ادھر باد نے مارا گرد کو گرد نے مارا باد کو دامن گرد شگافتہ ہوا اس سے کئی ہزار سقے آبپاشی کرنے والے بادلے کی لنگیان باندھے ہوئے مشکون کے دہانون پر ہزارے طلائی چڑھے ہوئے ان مین گلاب کیوڑا پڑا ہوا تھا وہ چھڑکاؤ کرتے ہوے کوس پھیر آگے آگے پھرتا ہوا سڑک بنتی ہوئی اسکے عقب مین کئی ہزار ساقی آنکھ خرطومون مین طلائی زنجیر بن پڑی ہوئین مشکون پر آ بیٹھے لگے ہوے کارچوبی جھولین پڑی ہوئین فیلبان زرد وزنی وردیان پہنے ہوے سرون پر گوے دار پگڑیان ہاتھون مین طلائی آنکس مشک پر بیٹھے ہوے پشتون پر علمدار عمدہ عمدہ دریان پہنے ہوے طلائی چھڑون کے علم لیے ہوے چلے آتے ہین محراب شاہ نے یہ دیکھکر سردارون سے کہا کہ کیون ہمارا کہنا ہوا نہ کہ کوئی لشکر آتا ہے انھون نے عرض کیا کہ ہمنے بھی تو عرض کیا تھا کہ بکارست دہمتا ہے یہ کوئی بہت بڑا بادشاہ ہے کہ اتنے عرصہ مین وہ تاریکی سب طرف ہو گئی ہر کارے اس گرد و غبار کو دیکھکر اسطرف کو روانہ ہوے تھے وہان سے یہ دریافت کرکے واپس آئے کہ یہ آمد لشکر صاحبقران ہے محراب شاہ سے آکر عرض کیا کہ لشکر صاحبقران آتا ہے اور خود صاحبقران بھی اس لشکر کے ہمراہ تشریف لاتے ہین یہ لشکر کثیر ہے ادھر باقی دستے ایک طرف آکر کھڑے ہوے کہ ساقی ہوا مرکب سوار ماہی مراتب چوبدار عصاے طلائی ہاتھون مین خاصہ دار خاصیان کاندھون پر لسادل پڑے ہوے غول کے غول آکر صف باندھکر کھڑے ہوے اسکے بعد کئی ہزار مرلیان برق بجام دو دو چاکر گذر گئے وہ بھی ایک طرف کھڑے ہوے اور جلوس سواری اب نقارۂ سکندری کی صدا آنے لگی دیکھا کہ غول کے غول غنٹے کے غنٹ سواروں کے چلے آتے ہین بیچ مین انکے چتر زرین لگا ہوا و اراین جمشید تختہ پر جلوہ گر و سات سو شایان جلیل القدر مرکبون پر سوار سر برتاج شاہی ہیم مین قباے جہان نما ہی بازو بند الماس نگار انکے بال نما کا سر چھپل ہتا ہوا سر پر چتر گردش کھاتا ہوا تیغ آبدار دو برو رکھی ہوئی صاحبقران مرکب برق مثال پر سوار از سر تا پا آلات حرب و ضرب سے آراستہ بمرتبہ صاحبقرانی چالیس قدم آگے نقیبان خوش گلو صداے باادب باش دیتے ہوئے چلے آتے ہین سواری مثل بادبہاری کے رواں تھی عقب مین قریب اسی لوے فاکم کے لشکر سواران جلتہ پوش چار آئینہ نبرد وش بدوش رکاب بر رکاب

چلے آتے ہین جیسے ہی سواری بادشاہ کی اُس صحرا مین پہونچی جو کہ لشکر آئے ہوے تھے اور قبیل سے آے ہوے
تھے سب نے سلام و مجرا کیا مرکبون سے اُتر کر سب تھوڑی دور پر آکر ملگئے یہ حال دیکھکر محراب شاہ
دنگ ہوگیا تخت شاہی قریب بارگاہ پہونچا بادشاہ تخت پر سے اُترکر داخل بارگاہ ہوئے صاحبقران
بھی بارگاہ مین تشریف لیگئے کہ دربار کا ڈنکا ہوا سب سردار اپنے اپنے لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دے کر
حاضر دربار ہوئے ادھر لشکر نے کمر کھولی وہ لشکر جو کہ آے ہوے تھے اور جو اوقت آیا تھا سب آسودہ
ہوا بڑا دبڑا نشان کھل گئے مرکب نہلاے جانے لگے اب جو محراب شاہ نے نگاہ کی سوائے
لشکر کے کوئی مقام خالی نہ معلوم ہوتا تھا جدھر نگاہ کام کرتی تمبی خیمے و بارگاہین و علم نظر آتے جہان تک
پیک نگاہ جاتا تھا لشکر ہی لشکر نظر آتا تھا حلقہ لشکر مین جاکر اسیر ہوجاتا تھا مرغ وہم کے اُس لشکر کے پر
پار جانے سے پر رہ جاتے تھے اسقدر لشکر تھا کہ کثرت سپاہ دیکھکر محراب شاہ کے حواس جاتے
رہے اپنے پہ سالار سے کہا کہ بھلا اس لشکر سے کون مقابلہ کرسکتا ہی یہ لشکر ہی کہ مجمع مور و ملخ بھی کم ہوگا لشکر
کی صفین ہین کہ سمندر کی موجین ہین اس لشکر سے کوئی نہ سر بر ہوگا بڑا سخت امر ہی اس لشکر سے مقابلہ کرنا سالار نے
نے جواب دیا کہ آپ پر لیشان نہون سب آسان ہوگا یہ لوگ کیا ہین ایک حملہ مین تہ و بالا ہونگے محراب شاہ
وہان سے اُٹھکر اپنی بارگاہ مین آیا اور آکر دربار کیا ادھر ہرکارے برائے خبر دربار صاحبقران مین آئے
یہان دربار کو خوب آراستہ پایا وہ دربار دیکھا جو کہ کبھی نہ دیکھا تھا ہر ایک کو ایک شیر درندہ پایا اپنے اپنے دنگل
کرسی پر متمکن تھے اسد ثانی رستم صاحبقران کے بیٹھے ہین خواجہ اپنی کرسی پر دیگر سپاہ خشمناے
زرین پر کھڑے ہوے ہین کہ صاحبقران نے فرمایا کہ کیون اسد دلاور تمھارے آنے کے بعد
محراب شاہ لشکر لے کر آیا تھا یا قبل اسد نے عرض کیا کہ محراب شاہ کا لشکر اُترا ہوا تھا اگر نہ اُترا ہوا
ہوتا تو ہین قریب شہر جاکر بارگاہ برپا کرتا چونکہ صاحبقران کو ہرکارے خبر دے چکے تھے کہ اسد
نے بمقابلہ محراب شاہ بارگاہ برپا کی ہی ہین سبب یہ سوال صاحبقران نے اسد سے کیا اُسکے بعد
صاحبقران نے فرمایا کہ کچھ معلوم ہی کہ محراب شاہ کے پاس کسقدر لشکر ہی اسد نے دریافت کر چکے تھے
عرض کیا کہ چار پانچ لاکھ کا لشکر ہی صاحبقران نے فرمایا کہ کل ایک نامہ بنام محراب شاہ تحریر کیا جاے
پہلے اسکو پند و نصیحت سے سمجھایا جاے اگر مان لے تو خیر ورنہ پھر مقابلہ کیا جاے آج تو ہم سب تھکے ہوے
ہین کل ضرور نامہ تحریر کیا جاے گا یہ فرماکے صاحبقران خاموش ہورہے کہ اُن ہرکارون نے یہ کل حال سنا
تھوڑے عرصہ کے بعد بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو اُٹھ اُٹھ کر گئے وہ ہرکارے
اُس لشکر سے نکل کر اپنے لشکرون مین آئے یہان محراب شاہ دربار مین تھا کہ آکر عرض کیا یہ غلام دربار مین
گئے تھے ایسا دربار تو آج تک نظر سے نہین گذرا اُن مین جو ہی وہ بغیر زبان دانی دہاے دہان ہی تمام بارگاہ
و لنگرون و کرسیون سے معلوم ہی ہر ایک پر سردار متمکن ہین ہم حاضر دربار تھے کہ صاحبقران نے آپ کے
لشکر کی حالت دریافت فرمائی اُسکے بعد حکم دیا کہ ایک نامہ بنام محراب شاہ کل تحریر کیا جاے اگر وہ
اسپر عمل کرے تو خیر ورنہ مقابلہ کیا جاے محراب شاہ یہ سنکے اہل دربار سے کہنے لگا کہ دیکھئے کل نامہ
بن کیا تحریر ہوگا اعیون نے عرض کیا کہ پیام صلح و آشتی تحریر ہوگا ہمکو تو صلح کسی طور سے منظور نہین ہے
محراب شاہ نے کہا کہ نامہ آنے دو اُسکا مضمون تو دیکھو کہ کس شرطاے صلح ہوتی ہی آیا لایق قبول
کرنے کے ہی یا نہین یہ کہکر حکم دیا کہ کل ہمارا دربار خوب آراستہ ہو نامہ بر بھی دیکھکر دنگ ہوجاے
ایک سردار ہیبت مرتبہ بعد سپہ سالار کے اسکا مرتبہ ہی اور وہ زیادہ تر محراب شاہ کا منہ بھی لگا ہوا ہے

اور وہ خدا پرستون سے از حد عداوت رکھتا ہی اُسنے جو سنا کہ کل نامہ بر نامہ لیکر آئیگا محراب شاہ سے کہا کہ میری راے تو یہ ہی کہ کل کوئی دنگل خواہ کرسی دربار مین ایسی نہو کہ اُسپر سردار نہو اور جو خالی ہو اسکو دربار سے اُٹھا دیا جاے تاکہ کچھ دیر نامہ بر آکر کھڑا رہے اور ذلیل ہو اُسوقت تک تو ضرور کھڑا رہے گا جب تک کرسی آئیگی اس سے یہ غرض ہی کہ یہ معلوم ہو کہ انکے روبرو کوئی ہماری قدر نہین ہی انھون نے قولون ہمکو ذلیل کیا کہ ہم دربار مین کھڑے رہے ہمارے لیے کوئی مقام خالی نہ رکھا دوسرے دربار کی بھی حالت اُسپر ظاہر ہوگی کہ اتنا بڑا دربار ہی کہ کوئی مقام خالی نہین ہی کہ کوئی آکر بیٹھ سکے محراب شاہ نے یہ امر قبول کیا بلکہ یہ راے کل اہل دربار و سپہ سالار کو تا گوارا معلوم ہوئی مگر چند وجہون سے نہ کہ سکے اول تو یہ کہ بادشاہ نے راے نہ لی دوسرے اُسکے روبرو کسی کی سماعت نہوگی تیسرے یہ خیال کیا کہ جو جیسا کریگا ویسی سزا پائیگا اہل دربار نے خیال کیا کہ جو سپہ سالار ہین انھون نے دربار مین کچھ نہ کہا لہذا ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم بیکار کو دخل دین ہان یہ امر بالکل خلاف ہوگا آج تک کسی نے نامہ بر کو ذلت نہین دی ہی بہت عزت سے پیش آیا ہی بڑے بڑے بادشاہون نے عزت کی ہی یہ کیا ہین ہمارے خیال مین خود انکی ذلت ہوگی اگر کوئی نکتہ چرب زبان چالاک ہوا وہ خود انکو سر دربار ذلیل کرے گا اُسوقت حال کہلیگا ہم کیون بول کر مرے ہون اور ہر ایک سے دشمنی لین یہ باہم اشارون مین باتین ہوئین محراب شاہ نے کسی سے اس امر خاص مین راے بھی نہ لی نہ کسی نے کچھ کہا دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر آئے راہ مین اسی امر کی باتین باہم رہین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ دن گذرا رات ہوئی دونون لشکرون مین ملایہ پہرے لگا صداے حافظ باش و ناظر باش بلند ہوئی لوگ اپنے اپنے خیمون مین جاکر آرام پذیر ہوئے وہ رات اسی طور سے کٹی جب رخ اخضری پر روشنی سحر ہوئی پیک شب پیام جنگ لے کر طرف مغرب کے روانہ ہوا فاصلہ روز لشکرگاہ مشرق سے قرطاس نور کہ جہر پیام نصیحت آمیز تحریر تھا لے کر میدان ملکی پر راہ رو ہوا یعنے آفتاب نکل آیا دربار آراستہ ہوا بادشاہ برآمد ہوے صاحبقران اپنے دنگل پر متمکن ہوئے جب سب حاضر دربار ہوچکے صاحبقران نے دبیر سے فرمایا کہ تم ایک نامہ کا مسودہ کرکے ہماری نظر سے گذرانو متین کلام تہدید آمیز بھی ہون اور صلح آمیز بھی مگر اسکا خیال رہے کہ مرتبہ مین کمی نہونے پاے نہ اسلام کی وقعت کم ہو ہر مرتبہ اپنا پلہ زیر دست رہے کوئی لفظ ایسی نہو کہ جس سے اسلام کی حقارت ہو نہ کوئی لفظ ایسی کہ جو اسکی شان کے خلاف ہو ان سب باتون سے نامہ پاک ہو دبیر نے عرض کیا کہ بہت خوب اور اسی وقت ایک مسودہ طیار کرکے روبرو صاحبقران کے پیش کیا صاحبقران نے اُسکو ملاحظہ فرمایا جو کوئی لفظ خلاف تھی اسکو قلم کش کیا اُسکے مقام پر اور لفظ لکھدی اُسکو درست کرکے صاحبقران نے دبیر کو دیا اور فرمایا کہ اسکو دوسرے قرطاس پر صاف کرو دبیر نے اُس نامہ کو دوسرے کاغذ پر صاف کیا اور لفافہ مین بند کرکے مہر صاحبقران کرکے پیش کیا صاحبقران نے اُسی وقت خلعت پہنا و تلوار جام شربت دبیدا طلب کیا ایک چوکی پر رکھا اور فرمایا کہ مین ایک شخص کا خواستگار ہون کہ جو یہ نامہ لیکر جاے اور نامہ کی عزت بجاے اُسکا جواب لاے یہ بات پوری ابھی منہ سے نہ نکلی تھی کہ اپنے دنگل پر سے شہنشاہ گوہر کلاہ اُٹھ کھڑے ہوے اور آکر آکر وہ جام شربت پی لیا بیڑا کھا لیا پہر و تلوار اُٹھا کر کمر سے لگائی خلعت زیب جسم کیا اور نامہ سر سے باندھا اور مجرا کیا صاحبقران شہنشاہ کی طرف دیکھکر خاموش ہو رہے صرف اسقدر کہ فرمایا کہ تم قواعد

نامہ بری سے واقف ہو جوابسی جرات کی ہی شہنشاہ نے عرض کیا کہ اگر خدا نے چاہا تو کوئی طریقہ باقی نرہے گا یہ سنکے صاحبقران خاموش ہو رہے شہنشاہ نے بادشاہ کو سلام کیا اُسکے بعد صاحبقران کو پھر تمام اہل دربار سے ملے بادشاہ و صاحبقران نے فرمایا کہ سپرد خداوند کریم کیا شہنشاہ سب سے رخصت ہو کر بیرون بارگاہ آئے اپنے مرکب پر سوار ہو کر با پنجہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر محراب شاہ کے چلے یہان صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم بھی جاؤ کہ تمھارے سپرد خدمت خفیہ نویسی ہی خواجہ نے کہا کہ آپ یہ عہدہ مجھ سے نہ لین مجھسے نہین ہو سکتا ہی کہ جو کوئی جاسے مین اُسکے ہمراہ جاؤن مین اس کار سے دست بردار ہوتا ہون یہ سنکے صاحبقران نے ایک پرچہ کاغذ کا لکھکر بارگاہ مین ہاتھ بلند کرکے چھوڑا کہ خواجہ تو خدمت خفیہ نویسی سے دست بردار ہوے یہ ہمارا ہزار کا رقعہ ہی جو کوئی اس خدمت کو قبول کرے اور حال اپنی گرفتاری شہنشاہ سے جاکر آگاہ کرے ہم اسکو یہ چار ہزار روپیہ دینگے یہ فرماکر جو رقعہ چھوڑا اور عیارون نے قصد کیا کہ ہم اس رقعہ کو لین اور یہ خدمت بجا لائین کہ خواجہ نے اپنی کرسی پر جست کی اور کہا کہ خیر اب کی تو مین یہ خدمت بجا لاتا ہون آیندہ آپ کو اختیار ہی جسکو منظور ہو سپرد فرمایئے گا مین یہ کام آج کیے دیتا ہون یہ کہکر رقعہ لے لیا اور عرض کیا کہ روپیہ منگا دیجیے صاحبقران نے اُسیوقت روپیہ منگا دیا خواجہ نے اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور سب سے رخصت ہو کر بارگاہ سے باہر آئے اور صورت بدل کر روانہ ہوے عقب مین شہنشاہ کے یہان محراب شاہ دربار مین آیا آج اسکا بھی دربار خوب آراستہ ہی سب سردار حاضر دربار ہین جو نہ آئے تھے وہ بھی آئے ہین سیکڑون کرسیان و دنگل آراستہ ہین کوئی دنگل و کرسی خالی نہین ہی ہر ایک سردار کی پشت پر اُسکا لازم کھڑا ہوا ہی ہر ایک مسلح و مکمل ہی کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ صاحبقران کے فرزند نامہ لے کر آئے ہین جنھون نے آکر نقابداران و اپنے لشکر کی کمک کی تھی جبکہ بارگاہ پر فساد ہوا تھا یہ خبر سنکے محراب شاہ نے اُس سردار کے کہنے سے یہ حکم دربرگسالار کو دیا کہ بیشک ہمکو خبر نہ کرینا اُسوقت تک کسی کو اندر نہ آنے دینا یہان تو یہ بندوبست ہوا اُدھر شہنشاہ اپنے لشکر کو طے کرکے اور میدان جنگ کو داخل لشکر سے لشکر کو بہت آراستہ پایا جو جو مقام کہ آراستہ ہوتے گئے اُنکی سیر کرتے ہوے مرکب کو تیز گام کیے ہوے چلے جاتے ہین یہ بالکل خیال نہین ہی کہ کوئی مرجاے گا یا کچل جائیگا اگر کوئی خود راہ مین آیا اُسکے سبب سے راستہ بند ہوا اُسی طناب کاٹ دی کہ وہ گر پڑا یا جو کوئی روبرو آگیا کچھ خیال نہ کیا اُسی طور سے وہ چلے خواہ وہ کچل کر مرگیا خواہ اسکی جھڑپ آکر گر پڑا یا جو کوئی درخت تھا ایک ہاتھ اُسکے تنہ پر مارا کہ وہ قلم ہو گیا شان لشکر گرا دیے اس طور سے چلے آتے ہین لشکر مین تہلکہ پڑا ہوا ہی کہ نامہ بر نے بڑی بڑی بدعت کی ہی اور ستم کرتا ہوا چلا آتا ہی کسی کو خیال مین نہین لاتا ہی جس مقام پر کھڑے ہو گئے اسکی دوکان لٹوا دی اپنی خودسری دکھاتے ہوے چلے آتے ہین یہ خبر مین محراب شاہ کو پہونچ رہی ہین وہ کہتا ہی کہ آنے تو دو یہان آکر سب غرور نکل جائیگا یہ اسی طور سے قریب بارگاہ پہونچے اپنے ہمراہی سکسارون کو اُسی مقام پر ٹھہرایا آپ تنہا دروازہ پر آئے اور قصد کیا کہ اندر بارگاہ کے مرکب جاؤن کر درگسالار نے اٹھکر کہا کہ تم کون ہو جو بن بے ادبی سے اندر جانے کا قصد رکھتے ہو کیا کبھی کسی دربار مین نہین گئے ہو کہ آداب شاہی سے نہین واقف ہو کیسے بے ادب ہو کوئی یون دربار شاہی مین جاتا ہی جب تک اجازت نہ ہوے گی اندر نہ جانا یگا شہنشاہ نے فرمایا کہ ہمکو کوئی اجازت کی ضرورت نہین ہی ہم نامہ بر ہین نامہ لے کر آے ہین

نامہ بر کو کسی کی اجازت کی حاجت نہین ہی ہم بدون اطلاع اندر جائینگے درگہ سالار نے کہا کہ ہمارے بادشاہ نے دربار کا یہ طریقہ نہین ہی کہ کوئی بدون اجازت جاسکے آپ یہان قیام کرین مین جاکر اطلاع کرتا ہون اگر اجازت ملے تو خیر ورنہ واپس جائے گا اور آپ کیلئے نامہ لائے ہین یہ تو یہان فرمایئے شہنشاہ نے فرمایا کہ مین نامہ لایا ہون صاحبقران دوران کا اور ہم کوئی تیرے یا تیرے بادشاہ کے ملازم نہین ہین کہ اگر اجازت نہ ملے تو نامہ لے کر جائین ورنہ واپس جائین ہم تو ضرور نامہ لیکر اندر بارگاہ کے جائینگے ہم کو کوئی نہین منع کرسکتا ہی تیری کیا اصل ہی کیا ہمکو بھی ایسا ویسا خیال کیا ہی تو کیا ہی اور تیرا بادشاہ کیا ہی یہ کہکر قصد کیا کہ مرکب کو تحریک کرین اُسنے باگ پر ہاتھ ڈال دیا اور کہا کہ تم نہین سنتے ہو جبتک ہم خبر نہ کرلین گے اندر بارگاہ کے نہ جانا ملیگا کیا سمجھے کوئی ایسی ویسی بارگاہ خیال کی ہی کہ ہمہ ہمی کرتے ہو شہنشاہ نے فرمایا کہ کیون قضا آئی ہی ہمکو فرشتہ بھی نہین منع کرسکتا ہی کیا اصل ہی پس اسی مین خیر ہی کہ روبرو سے ہٹ جاو ورنہ ایک طمانچہ مین سر پھوڑ کرین کھانے لگے گا جو شہنشاہ نے فرمایا اُسنے کہا کہ ہمنے دیکھی نہین ہی کہ کوئی جڑ جائے ہمتو اتنی قدرت کسی مین نہین پاتے ہین اگر اب کی مرکب کا قدم آگے بڑھے تو اب بچے مرکب کے ہوتا ہی کیا خوب یہ نئی بات ہی اور اچھی زبردستی ہی یہ جو اُسنے کہا انکو غصہ آگیا اور فرمایا کہ لے روک لے تو ہم جانین یہ فرماکر مرکب کو ایڑ لگائی مرکب چلا اُسنے باگ کو جھٹکا دیا کہ وہ منہ کے بھل چلا انکو غیض آگیا خسم ہوکر جو طمانچہ مارا تو اطمانچہ بیٹھا صدائے تڑاقہ بلند ہوئی یہ صدا اندر بارگاہ کے بھی ہوئی کہ لوگون کے کان کھڑے ہوے ادھر سر اسکا جبر گردن سے اُڑ گیا تن زمین پر گر کر تڑپنے لگا اُسکے ملازم یہ حال دیکھکر با شمشیر برہنہ دوڑے کہ مارینگے اس مفسد کو اِسنے درگہ سالار کو قتل کیا ہی زندہ بچانے نہ پائے اب سلامت اندر بارگاہ کے نہ جائے یہ جو غل دربارگاہ پر ہوا اندر بھی خبر آئی کہ دربارگاہ پر کسی سے تلوار چل گئی محراب شاہ نے اپنے یغمار سے کہا کہ خبر تو لاؤ کہ کس سے تلوار چل گئی یہ کیا خرابی ہی اچھی آتا ہی وہ جو یہ حال دیکھے گا تو کیا اپنے جی مین کہیگا کہ یہ لوگ تو باہم کٹے مرتے ہین جاکر منع کرو ابھی یغمار یہ حکم پاکر چلا نہ تھا صرف قصد کیا کہ ایک سر صحن بارگاہ مین آکر گرا یہ حال دیکھکر محراب شاہ حیران ہوا کہ یہ سر کسکا ہی ملازم سے کہا کہ اُٹھالاؤ وہ چلا ادھر شہنشاہ نے جو یہ غوغا دیکھا تو خیال کیا کہ اگر تم اُنسے لڑنے لگے تو اور لوگ اُنکی کمک کو آئینگے بیکار کا فساد ہوگا اس سے بہتر ہی کہ تم اندر بارگاہ کے چلو دل مین خیال کرکے مرکب کو جو مہمیز کی تو وہ مرکب اُڑکر چلا سر اُنکا پھٹکا گیا دو چار در اُسکی ڈیوڑھی مین آگئے اور گر کر مر گئے مثل برق چمک کر صحن بارگاہ مین اُترا ادھر تو یہ اندر بارگاہ کے گئے اُدھر وہ لوگ یہ کہتے ہوے کہ لینا جانے نہ دینا یہ ہمارے افسر کو قتل کرکے اندر بارگاہ کے آیا ہی یہ اُدھر سے پہونچے شہنشاہ مع مرکب صحن مین اُترے اتفاق سے اُسی سر کے برابر اُترے اُدھر سے وہ چوبدار چلا تھا کہ یکایک یہ جو پہونچے تو سب دنگ ہو رہے کہ یہ کون ہی جو یون در آیا مع مرکب بارگاہ مین چلا آیا اور درگہ سالار نے منع بھی نہ کیا کہ وہ لوگ آئے اور کہنے لگے تو ہمارے ہاتھ سے بچکر کہان جائے گا ہم اپنے افسر کے خون کا عوض ضرور لینگے تو نے صرف اتنے ہی جرم پر اُسکو قتل کیا کہ اُنھون نے منع کیا کہ بدون اجازت ہم نہ جانے دینگے تو نے کمر سے اُنکو قتل کیا اور مع مرکب اندر بارگاہ کے چلا آیا ہی یہ کیا بے ادبی ہی اول تو خون کیا دوسرے عدول حکمی کی یہ حال دیکھکر محراب شاہ کے حواس جاتے رہے کہ یہ کیا واقعہ ہی اُن لوگون کی طرف دیکھکر کہا کہ کچھ بیان تو کرو کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ اتنے عرصہ مین

وہ ہرکارے بھی اندر بارگاہ کے آئے کہ جو خبر کو گئے ہوے تھے اُنھون نے جو آکر دیکھا کہ اول تو اُنکو دو تین لاشین دربارگاہ پر لین تھین اُنمین لاش درگہ سالار کی بھی تھی اُنھون نے جو دریافت کیا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ نامہ بر سے تکرار ہوئی اُسکے ہاتھ سے درگہ سالار مارے گئے اور یہ لوگ اب وہ مع مرکب اندر گیا ہی ملازم درگہ سالار کے اُسکے عقب مین گئے ہین پھر ہرکارے اُسوقت پہونچے کہ دیکھا شہنشاہ تو مرکب پر کھڑے ہوے ہین اور ایک سر پڑا ہوا ہی اور چند آدمی با شمشیر برہنہ کچھ تکرار کر رہے ہین بادشاہ خاموش بیٹھا ہی ہر ایک کو حیرت کا جوش ہی سب اسی طرف نگران ہین بادشاہ و اہل دربار کو یہ حیرت ہی کہ اسکا کیا سبب ہی کہ یہ سب لوگ یون گفتگو کر رہے ہین اور یہ غیر شخص کون ہی جو یون مع مرکب اندر بارگاہ کے چلا آیا ہی اور یہ سر کسکا ہی اُسی سبب سے تو بادشاہ نے اُن لوگون سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہی کیونکہ یہ تو پہچان لیا ہی کہ یہ ملازم ہین درگہ سالار کے جیسے بادشاہ نے اُنسے کہا کہ بیان کرو یہ کیا ماجرا ہی تو ہرکارون نے پھر کر عرض کیا غلام عرض کرتے ہین آپ ان لوگون کو منع فرمایئے کہ خاموش ہون اب جو ہونا تھا وہ ہوگیا اگر یہ منظور ہی کہ یہ بارگاہ خون سے لعل ہو تو نہ منع فرمایئے ہرکارون سے یہ سنکے محراب شاہ نے اُنسے کہا کہ خاموش ہو کہ سننے دو کہ یہ کیا ماجرا ہی: تو تم بیان کرتے ہو نہ دوسرے لوگ دیتے ہو جاؤ باہر جاؤ ہم صورت حال سے آگاہ ہوکر تمکو طلب کرینگے یہ جو محراب شاہ نے کہا وہ لوگ خاموش ہو رہے اور الگ کھڑے ہوگئے ادھر شہنشاہ نے اُس چوبدار سے فرمایا کہ جو سر اُٹھانے کو آیا تھا وہ قریب سر پہونچ چکا تھا کہ اتنا مرکب اُترا تھا وہ سہم کر اُسی مقام پر رہ گیا تھا فرمایا کہ تو میرے مرکب کی باگ لے مین بادشاہ سے دو دو باتین کرلون تو پھر سوار ہوکر چلا جاؤنگا وہ آگے بڑھ کر ڈر گیا اور بہت خوب کہکر قریب مرکب آیا ادھر ہرکارون نے عرض کیا کہ خداوند صورت حال یہ ہی کہ ایلچی تمام لشکر کو طے کرکے دربارگاہ پر پہونچا قصد کیا کہ اندر بارگاہ کے جاے درگہ سالار نے منع کیا اُسنے نہ مانا اور کہا کہ ہم ضرور بدون اجازت جائینگے تکرار ہوئی درگہ سالار نے مرکب کی باگ پر ہاتھ ڈالا اُسنے طمانچہ مارا کہ سر تن سے اُڑ گیا وہ سر یہان آکر گرا اُسکے ملازم ایلچی پر دوڑے ایلچی مع مرکب بارگاہ مین چلا آیا یہ لوگ بھی اُسکو قتل کرنے کو آئے ہین اب محراب شاہ کو معلوم ہوا کہ یہ ماجرا ہی یہ شہسوار عرصہ جرأت دہی ایلچی ذی جرأت و طاقت سنکے محراب شاہ و اہل دربار کے ہوش جاتے رہے اور خیال کیا کہ اگر ہم کچھ حکم دیتے ہین تو واقعی یہ تمام بارگاہ تاراج کر دے گا اُن لوگون سے کہا کہ تم جاؤ ہم اسکی بابت پھر حکم دینگے اسوقت موقع نہین ہی یہ سنکے وہ لوگ اپنا سامنہ لے کر باہر آئے محراب شاہ کو برا کہتے ہوے ادھر شہنشاہ مرکب پر سے اُتر کر اُس مقام پر آے جہان دربار آراستہ تھا اور آکر کہا کہ سلام ہو میرا اُس شخص پر جو کہ خدا کو واحد جانتا ہو یہ جو کہا تمام اہل دربار مین ایک شور ہوا کہ ہان ہان اے ایلچی یہ کیا کلام کرتا ہی ہمارے [illegible] خدا اے آسمانی کا نام لیتا ہی اپنی زبان کو بند کر شہنشاہ نے جواب دیا کہ تم لوگ خود اپنی زبان بند کرو مین تو سنے کر آیا ہون جو میرا جی چاہیگا وہ مین بیان کرونگا بعد مارے سرد م بر ہمکے پیچ و تاب کھایا اور خاموش ہو رہے اُنھون نے آکر جو دیکھا تو تمام دنگلون و کرسیون پر سردار بیٹھے ہوے ہین کوئی دنگل نہ کوئی کرسی خالی ہے مین کس پر بیٹھون اب یہ نظر دوڑانے لگے کہ اگر کوئی کرسی خالی ہوگی یا کوئی دنگل دیکھا کہ کوئی خالی نہین ہے اب اُنھون نے یہ خیال کیا کہ اُس دنگل پر بیٹھنا چاہیے جو کہ قریب تخت شاہی کے ہو یہ تصور کرکے جو دیکھا اُدھر بادشاہ نے حکم دیا کہ نامہ بر کے لیے کرسی لاؤ چوبدار کرسی لینے گیا ادھر اُنھون نے

دیکھا کہ ایک سردار قریب تخت شاہی بیٹھا ہی پس اِنھون نے خیال کیا کہ یہ معزز ہی اسی کو اُٹھا کر اسکے دنگل
پر بیٹھ جاؤن اور نامہ دیگر جواب نامہ حاصل کرون پس اُسکے قریب آئے اور کہا کہ اے بھائی ذرا تھوڑی
دیر کے واسطے تم اِس دنگل پر سے ہٹ جاؤ مین بیٹھ کر بادشاہ سے دو دو باتین کرلون نامہ کا
جواب لے لون مین تمھارا مہمان ہون مہمان کی خاطر واجب ہی اور کوئی تمھارا ہرج بھی نہین ہی اُسنے
جو یہ کلام سنا اپنے دل مین خیال کیا کہ اسنے مجکو اہل دربار مین سب سے زیادہ ترذلیل دیکھا کہ مجکو
اُٹھاتا ہی اور کسی کو نہین مین تو نہ اُٹھونگا چاہے کچھ ہوجاے یہ تصور کرکے دل مین جواب دیا کہ اے
نامہ بر تو نے کیا مجکو کوئی بد قومہ خیال کیا ہی تو مجکو اُٹھاتا ہی اتنے لوگ دربار مین موجود ہین اُن کو
اُٹھا کر کسی کے دنگل پر بیٹھ جا نہین ذرا دیر توقف کر کہ تیرے لیے کرسی آتی ہی اُسپر بیٹھ کر باتین کرنا مین
تو نہ اُٹھونگا شہنشاہ نے جواب دیا کہ یہ تو ہوگا کہ مین کھڑا ہون تیرے ہی دنگل پر بیٹھونگا کیونکہ یہ
قریب تخت شاہی ہی اور دنگل و کرسی دور ہین اِس تکرار سے کچھ حاصل نہین ہے تم ذرا دیر کیلیے
اُٹھ کھڑے ہو وہ کرسی آیگی اُسپر بیٹھ جانا مین ٹھہر نہین سکتا ہون مجھے جلدی ہی تیرا کیا نقصان ہی
اُس سردار نے کہا کہ یہ تو نہوگا مین تو اپنے مقام پر سے نہ اُٹھونگا اور کسی سردار کو اٹھا کر اُسکی کرسی
پر بیٹھ جا اور کہا تیرے پانوں اتنے عرصہ مین تھک نہ جائینگے کہ کرسی آئے شہنشاہ نے جواب دیا کہ کیون
جہالت کرتا ہی در گرسالار کا حال سنا ہوگا کہ وہ کیونکر میرے ہاتھ سے مارا گیا وہ ہی تیرا حال ہوگا
آیندہ تجکو اختیار ہی اب تو ہم اِسی دنگل پر تجکو اُٹھا کر بیٹھینگے اُسنے جواب دیا کہ کیا طاقت وہ بوقوف
تھا کہ مارا گیا دوسرے وہ کیا مقابلہ کرسکتا تھا یہان ہر ایک رستم دوست ہی خصوصاً تیری طرف تو کوئی
نگاہ اُٹھا کر نہین دیکھ سکتا ہی قتل کرنا تو شے دیگر ہی یہ جو اُسنے کہا شہنشاہ نے جواب دیا کہ بس خیر اسی
مین ہی کہ ہٹ جاؤ ورنہ خرابی ہوگی اُسنے جواب دیا کہ مریخ فلک تو مجکو اُٹھا سکتا نہین ہی یہ جو کہا اب
انکو غصہ آگیا اور قریب آکر اُس سے کہا کہ بس ہٹ جا زیادہ تقریر نہ کر نہین مین اُٹھا دونگا اُس نے
جواب دیا کہ کیون تھنا آئی ہی میرے تُو کیون لگتا ہی ابھی خیر منا پس اسی مین خیریت ہی کہ تیری جان بچی ہی
کہ تو نے اتنا بڑا جرم کیا اور کچھ نہ کیا گیا اور نہ سزا دی گئی ورنہ اسکی بہت بڑی سزا تھی شہنشاہ نے
جواب دیا کہ کیون نہ دی کیا کوئی مانع ہوا تھا مین تو موجود ہون کہین چلا نہین گیا ہون اگر منظور
ہو تو سب ایک مرتبہ ملکر مقابلہ کرلین بافرد افرد اُن مین کسی طور سے بند نہین ہون اور نہ مجکو ضرور اُٹھا دونگا
یہ فرماکے اور ہاتھ دراز کرکے اُسکی کمر زیر بغل مین ڈالا اور کہا کہ ہٹ جا اُسنے قصد کیا کہ لنگر
قائم کردن شہنشاہ نے جھٹکا دیا اُسکو اُٹھا لیا اور الگ کھڑا کردیا اور خود دنگل پر بیٹھ گئے یہ
واقعہ اور یہ زبردستی دیکھکر اہل دربار و محراب شاہ کے ہوش جاتے رہے اور سب نے خیال کیا
کہ یہ لوگ بڑے زبردست ہین یہ کہین نہ رکین گے ادھر اُس سردار نے جو کہ یہ خیال کر رہا تھا کہ اسنے
بڑی ذلت دی میرا ہاتھ پکڑ کر دنگل پر سے اُٹھا دیا خود بیٹھ گیا یہ وہی سردار ہی جس نے یہ رائے
دی تھی کہ سب کرسیان اور دنگل اُٹھا دیے جائین جو کہ خالی ہون تاکہ ایلچی کو ذلت حاصل ہو اُسی
کی رائے سے یہ بھی حکم دیا تھا کہ کوئی بدون اجازت اندر نہ آنے پاے اِس حکم سے ایک شخص کی
جان گئی وہ جو مثل سنی ہی کہ جو اور کے لیے کنوان کھودے وہ خود گرے اُسنے قصد کیا تھا کہ
ایلچی کو ذلت ہو خود ذلت اُٹھائی یہ جو ذلت اُٹھائی بڑا غصہ آیا اور تلوار میان سے لے کر
شہنشاہ پر چلا ادھر شہنشاہ نے جو تلوار کی چمک دیکھی فوراً سنبھل بیٹھے جب تلوار قریب سر آئی

تھسکی دی کہ تلوار پٹ پڑی قبضہ پر ہاتھ ڈال دیا کلائی مروڑ کر تلوار چھین لی اور بند دست پکڑ کر جو جھٹکا دیا
وہ منہ کے بھل آپا ایک گھونسا مارا کہ اسکا مغز سر پریشان ہو گیا تیور کھا کر گرا اور بیہوش ہو گیا اہل دربار
یہ دیکھکر دنگ ہو گئے کہ کیا جرات ہی یہ لوگ بڑے بیخوف ہین کسی کا خوف نہین ہی یہ خیال ہین کہ کسی
کے دربار مین ہین یہ مقام غیر ہی یہان سب غیر لوگ ہین ہم تنہا ہین یہان سیکڑون ہین مگر کیا بے خوف ہین
وہ سردار جو کہ بیہوش ہو کر گرا تھا خاموش پڑا رہا کہ اتنے عرصہ مین خادم کرسی لے کر آیا اسنے آنکھ بھی کھولی
مردہ کی طرح بیہوش ہی پڑا رہا ایسا خوف غالب ہوا ادھر شہنشاہ سے محراب شاہ نے کہا کہ آپ کیون تشریف
لائے ہین جواب دیا کہ نامہ لے کر آیا ہون محراب شاہ نے کہا کہ لائیے نامہ بر نے جواب دیا کہ چند
شرطین ہین نامہ کے ساتھ محراب شاہ نے کہا کہ کیا شرطین ہین جواب دیا کہ نامہ کو گیارہ سلام کرواد
مجکو سات سلام گیارہ قدم نامہ کی تعظیم کرواد سات قدم میری اور گیارہ کشتیان جواہر کی نامہ پر سے
نثار کرواد اور سات میرے اوپر سے اور یہ شرط ہی کہ نامہ کے ساتھ کوئی بدعنوانی نہ کرنا ورنہ تمھاری
جان نہو گی اس نامہ کے ساتھ میرا سر ہی پس جو کچھ تمکو جواب دینا منظور ہو وہ نامہ کی پشت پر تحریر کر دینا
کیونکہ یہ نامہ ہی اس مین بہت سے لوگ سخت ہین بہت سے نرم ہین یہ جو شہنشاہ نے کہا محراب شاہ
نے جواب دیا کہ ہمکو کوئی شرط نہین منظور ہی آپ اپنا نامہ لے جائین شہنشاہ نے فرمایا کہ اچھا تمکو نامہ لینا ہوگا
ورنہ تمام بارگاہ تہ و بالا کر دونگا ادھر اس سردار نے آنکھ کھول کر دیکھا کہ وہ پہلوان ہی جو کہ نامہ لے کر آیا تھا
یا گیا دیکھا کہ میرے دنگل پر بیٹھا ہوا ہی پھر آنکھین بند کر لین کہ شہنشاہ کی نگاہ اسپر پڑی اسکی یہ حرکت دیکھکر
ہنس دیے اور فرمایا کہ جاب مین تجھ سے نہ بولونگا مین نے تیری خطا معاف کی وہ یہ سنکے ارے
خوف کے کانپ گیا اور آہستہ سے اٹھا اور آنکھین بند کیے ہوئے اس مقام پر سے چلا اور ایک اور
سردار کے برابر آکر خاموش ہو کر بیٹھ رہا کہ اس سردار سے اور شہنشاہ سے بہت فاصلہ تھا اتنے محراب شاہ
سے شہنشاہ نے فرمایا کہ جو مین نے کہا ہو وہ شرطین بجا لاؤ مجکو دیر ہوتی ہی اسنے اپنے سپہ سالار کی طرف دیکھا
اسنے جواب دیا کہ جو نامہ بر کہتا ہی وہ ادا فرمایئے کیونکہ یہی طریقہ ہی اگر نہ ادا فرمایئے گا تو فساد ہوگا لفظ
فساد آہستہ سے کہی محراب شاہ مجبور ہو گیا تھا اسنے سپہ سالار سے اس سبب سے کہا تھا کہ شاید یہ کمر
ہمت باندھے اور اس سے مقابلہ کرے جب یہ سنا و اہل دربار کو بدحواس پایا خیال کیا کہ اسنے کچھ نہو گا
یہ لوگ زبانی جمع خرچ جانتے ہین جو نامہ بر کہتا ہی وہ قبول کر لو پس اسی وقت سات سلام شہنشاہ کو
گیارہ نامہ کو اسی طور سے ساتھ قدم شہنشاہ کی تعظیم و گیارہ قدم نامہ کی سات کشتیان جواہر کی شہنشاہ پر
نثار کین گیارہ نامہ پر جب کشتیان نثار کی گئین متصدر لوگ علاوہ سردار کے اس بارگاہ مین ملازم
و غیر ملازم تھے سب اس قصد سے چلے کہ لوٹین مگر ایک کے بھی ہاتھ کچھ آیا سب مایوس ہو کر رہ گئے
باہم لڑنے لگے کوئی کہنے لگا کہ سب تمنے لیا اسنے جواب دیا کہ بھائی میرے ہاتھ کچھ نہ آیا تم بیکار
تہمت لگاتے ہو کیون طوفان لیتے ہو اسنے جواب دیا کہ مین نہ مانونگا آخر بہ ایکا زمین کہ گئی یا
آسمان اسنے جواب دیا کہ جس طور سے تمہارا گمان میرے اوپر ہی اسی طور سے مین تمہارے اوپر گمان کرتا
ہون کہ تم نے سب لے لیا اور مین محروم رہ گیا یہ باہم تکرار ہونے لگی یہان خواجہ مرجو تھے جیسے کشتیان
نثار کی گئین خدمت گاردن کے مجمع مین کھڑے تھے انھون نے سب سے آگے بڑھ کر چال ماسا اور
سب مال نذر بقبیل کیا اور دوسری صورت بدل کر اور مقام پر جا کر کھڑے ہوے کس طور سے
اُن لوگون کے ہاتھ آتا جہان یہ ذات بابرکات ہون وہان کچھ مال کسی کو ملے خواجہ ابلک

کھڑے ہوے تماشہ دیکھ رہے ہین یہ جو حال محراب شاہ نے دیکھا کہ سب لوگ باہم تکرار کر رہے ہین اونسے نہ
مار پیٹ کی ہی برہم ہو کر حکم دیا کہ ان سب کو نکال دو یہ کیا کوئی بازار مقرر کی ہی کہ باہم لڑ رہے ہو یہ دربار
نہین ہی کوا منڈھی ہی یہ جو محراب شاہ نے حکم دیا چوبدار چلے کہ کیون باہم تکرار کرتے ہو بادشاہ خفا
ہوتے ہین یہ جو چوبدارون نے کہا وہ لوگ خاموش ہو رہے سبب یہ تھا کہ یہ چوبدار جو منع کر رہے تھے
خود بھی شریک تھے جب کچھ ہاتھ نہ لگا تو الگ جاکر اپنے مقام پر کھڑے ہو گئے انھین مین خواجہ بھی تھے
جب وہ خاموش ہوئے اس سبب سے کہ بادشاہ برہم ہوتے ہین وہ غل و شور موقوف ہوا اب شہنشاہ نے
محراب شاہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ تم نے کل شرائط تو ادا کین اب یہ نامہ لو مگر یہ خیال رہے کہ نامہ
کے ہمراہ کوئی بے ادبی نہو ورنہ خرابی ہو گی آیندہ تمکو اختیار ہی محراب شاہ نے جواب دیا کہ آپ
اطمینان رکھین کبھی بے ادبی نہوگی جو کچھ جواب دینا ہوگا پشت نامہ پر تحریر کر دینگے بلکہ مین ابھی سے
جواب دیتا ہون کہ مجھکو کسی طور سے صلح نہین منظور ہی بلکہ مقابلہ منظور ہی شہنشاہ نے فرمایا کہ یہی جواب
تحریر کر دینا کوئی بیان کرنے کی ضرورت نہین ہی یہ فرما کر نامہ نکال کر دیا محراب شاہ نے اٹھکر سر و قد
کھڑے ہو کر نامہ دونون ہاتھون پر لیا اور سر پر رکھکر بوسہ دیا بعد ہو بر کو دیا کہ اسکو پڑھو دبیر نے
لیکر لفافہ چاک کیا شہنشاہ دنگل پر مثل شیر ببر کے تشریف فرما ہین کسی کی جرأت نہین پڑتی ہی کہ کچھ کلام
کر سکے سب خاموش سر جھکائے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوے ہین کہ دبیر نے نامہ پڑھنا شروع کیا پہلے
اسمین حمد الٰہی و نعت رسالت پناہی تحریر تھی اسکے بعد کل واقعات صاحبقران اول و ثانی مجملاً تحریر تھے
اور انکی تعریف بھی بعد اسکے اپنی حالت تحریر تھی اور یہ تحریر تھا کہ مین وہ ہون کہ جسکے قدم کی برکت سے
دریاے سبز رنگ کہ جہان دہم انسانی بھی نہین جا سکتا تھا فتح کیا جہان سحر و ساحری کا مقام تھا کیونکر
باسانی فتح ہوا ایک ساحر بھی نہ پائی رہا اسکے بعد شہر یقینہ کو کیونکر فتح کیا آگ مین گیا وہان سے زندہ نکلا یقین
نے میرا مذہب قبول کیا وہ میرے ہمراہ ہی اگر یقین نہو تو یقین سے دریافت کر کے میرے
کہنے کو یقین کرو پس مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ اس کفر و کافری سے باز آؤ تصویر پرستی ترک کرو مذہب اسلام
و ملت بیضا قبول کرو غایۃ اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر حاضر خدمت والا ہو یہان آکر مذہب اسلام کی پیروی
کرو ورنہ یہ یاد رکھو کہ مثل دریاے سبز رنگ و شہر یقینہ کے یہ ملک بھی تباہ ہوگا اور تم لوگ بھی مثل
یقین کے اسلام قبول کروگے اگر ذلت اٹھا کر اسلام قبول کیا تو کیا مرد عاقل و دانا وہی ہی کہ جو عاقبت اندیشی
کرے یہ یاد رکھنا اور اسپر غرور نہ کرنا کہ میرے پاس لشکر ہی یہ سیاہ و لشکر کچھ کام نہ آئیگا سب ایک حملہ
مین تباہ ہوگا بڑے بڑے بادشاہ تباہ ہوے ہین تمھاری کیا اصل اگر میرے نزدیک یہ امر بہتر ہوگا کیون بندگان
خدا کا خون ہو بیکار کشت و خون ہو پھر بھی امر ہو مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تم ایسا بادشاہ صاحب اختیار
میرے ہاتھ سے ذلت پاے خیال کرنے کا مقام ہی کہ جسنے تمکو اور تمام عالم کو خلق کیا اسکو نہ پوجا تو بلکہ ایک
تصویر جو کہ بالکل بے حس و حرکت ہو اسکی بندگی کرو اپنے خالق برحق کو تو سجدہ نہ کرو تصویر کو سجدہ کرو یہ جو
شجر و حجر کوہ صحرا باغ و دریا جن و بشر دیو پری ارض و سما چاند و آفتاب ثوابت و سیارے خلق فرماے
ہین سب اسکے خالق ہونے کے شاہد ہین اسنے اپنی قدرت کاملہ و حکمت بالغہ سے پیدا کیے ہین ہم کو
راہ نیک و بد کا اختیار دیا ہی یہ نفس امارہ ہمارا جدھر کو چاہتا ہی بلکہ اسپر بھی اکتفا نہ کی انبیاء
و اوصیا ہماری ہدایت کے لیے خلق فرمائے انھون نے ہمکو ایسی راہ نیک بتائی کہ جسکے سبب سے ہم
شاہراہ ہدایت پر پہونچے جسنے ضلالت سے نکلے یہ خیال کرو کہ وہ وحدہ لا شریک ہی اسکا کوئی شریک

نہین ہی کہ اُسکے ماں ہی نہ باپ نہ بیٹا ہی نہ بیٹی نہ وہ ہاتھ رکھتا ہی نہ پانون نہ شکم و پشت و کمر نہ چشم نہ گوش
نہ صدر و سران سب باتون سے وہ بری ہی ایک بقہ نور ہی وہ ہر وقت ہر مقام پر موجود ہی جو اُس سے
دعا کرتا ہی خواہ کافر ہو خواہ غیر کا فر ہو جو بت سے طلب کرتا ہی دینے والا وہی کریم ہی یہ پوسنے دو سو
جو کہ خداوند مشہور ہین بالکل باطل تھے کوئی انمین سچا نہ تھا خیال کرو کہ انمین سے کوئی بھی باقی ہی
نہ سامری ہی نہ جمشید نہ لقا ہی نہ نمرود نہ فرعون نہ نمرود سب قتل ہوئے وہ سب کے سب تعزو دوزخ
مین پڑے ہوئے جل رہے ہین لاکھولاکھ انکو ہدایت کی انھون نے نہ سنی وہ عالم کے گمراہ کرنے والے
تھے جب وہ بروز قیامت بلائے جائینگے اُنکے ہمراہ اُنکے ماننے والون کا ایک مجمع کثیر ہوگا اُنسے سوال
کیا جاے گا کہ تم نے دنیا پر جاکر اسقدر عالم کو گمراہ کیا اور ہماری خدائی مین شریک ہوے کیا خوب
خدائی کی اب بتاؤ تم خدا ہو کہ ہین وہ جواب دینگے کہ ہم سے قصور ہوا ضرور ہم گمراہی پر تھے یہ ہماری عقل کا
قصور تھا یہ جو وہ جواب دینگے جب کے لیے سزا مقرر ہوئی ہی وہ اُسکو مع اُسکے ماننے والون کے ویسا بھگتی
کیون اپنے کو خراب مین مبتلا رکھتے ہو دیکھو خواب غفلت سے ہوشیار ہو اور اپنے انجام کی خبر لو کہ یہ بالکل
باطل پرستی ہی تصویر بھی کوئی چیز ہے کہ جس کو تم خدا جانتے ہو اور یہ تصویر جسکی ہی وہ بھی خدا سے
باطل ہی مثل اُنکے مارا جاے گا یہ یاد رکھنا کہ شہر سمندر یہ و نہ طاق و لونان مثل اور ملکون کے برباد ہونگے
آیندہ تمکو اختیار ہی جہان تک ہمکو نصیحت کرنا تھا نصیحت کی اب ہمکو یہ بات بتاتے ہین کہ تم اس کفر سے
باز آؤ اور ہماری اطاعت کرو ورنہ یاد رکھو کہ ہم اس سے باز آنیوالے کہ تمسے مقابلہ نہ کرین بلکہ جہان تک ہوگا تمسے
صلح کرینگے اگر تم نہ مانوگے تو بحالت مجبوری آمادہ جنگ ہونگے لہذا جو تمکو مدنظر ہو وہ جواب تحریر کرو ہمان سب
امرون کا جنال ضرور رہے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ جدھر گئے اُس ملک کو اسلام آباد کیا ہماری نہیب شمشیر سے مریخ
ملک کو خوش آتا ہی ہمارے نام سے دیوان قاف تھراتے ہین ہماری تلوار کی بجلی اگر یہ پردہ دنیا پر وہ کوہ
قاف پیسے ہوے ہین دیو نام سنکے کانپ جاتے ہین انسان کی تو کیا اصل ہی ہمارے قدم جدھر گئے وہ سرزمین
نور اسلام سے منور ہوئی ہم جدھر کو گئے ہم نے نشان دین اسلام ہمان برپا کیا ممکن نہین ہی کہ یہ ملک اسلام آباد
نہو اور یہان دین اسلام کا نشان سربلند نہو ہمارے ہاتھ سے بڑے بڑے زبردست زیر ہوے ہین ہمنے بڑے بڑے
مغرورون کو سرنگون کیا ہی وہ سر کہ جنپر ہمیشہ تاج زریں رہتے تھے وہ ہمارے روبرو خاک ذلت پر ٹھوکرین کھانے
لگے وہ شاہان الوالعزم کہ جنکے روبرو لوگ جاتے ہوے خوف کھاتے تھے اُنھون نے ہماری اطاعت و
بندگی کی اور حلقہ غلامی کا ان مین ڈالا اشل خادمان خاص کے ہر وقت حاضر رہتے ہین اُن لوگون کے بڑے
مرتبہ ہین جنھون نے جہاد پر کمر باندھی ہی اور جہاد کرتے ہین اُنکے واسطے بلغ سنت ہی در بچہ قصر خلد ہمہ
وقت کھلے رہتے ہین لہذا یہ غرور نہ کرو کہ سیاہ رکھتے ہین تمنے سنا ہوگا کہ تکبر کے سبب سے عزازیل کی کیا
حالت ہوئی اسقدر سر نہ اُٹھاؤ جو سر اُٹھاتا ہی وہی سرنگون ہوتا ہی خاک ذلت پر تحمل بار دار کو زیبا ہی
کہ وہ سرنگون رہے بطریقہ سرکشی کا نہال نو خاستہ کو زیبا ہی کہ اسنے ابھی تک زمانہ کا رنگ نہین
دیکھا ہی وہ ابھی تو پیدا ہوا ہی خاکساری عجیب چیز ہی بقول شاعر ع خاکساری کو نہ چھوڑے دے خدا جسکو
عروج + آسمان پر ماہتابان ہے زمین پر چاندنی + یہ جو مرتبہ ہم سب کو بہم ہوا ہی اسی فروتنی اور خاکساری
کا نتیجہ ہی لہذا تمکو مناسب ہی کہ جنگ سے صلح بہتر ہی یہ نہ خیال کرنا کہ مین نے عاجز ہو کر یا کسی خوف
سے یہ تحریر کیا ہی میرا طریقہ یہی ہی کہ پہلے نامہ روانہ کرکے جہان تک ہو سکتا ہی نصیحت کرتا ہون اگر
ماننے والا مانے تو خیر ورنہ بزور شمشیر اُسکو نصیحت کرتا ہون مین نے اپنے نامہ کو اس شعر پر ختم کیا

شعر ۵ اگر جنگجوئی ندارم درنگ + وگر صلح خواہی نخواہیم جنگ + جو تمکو منظور ہو وہ جواب نامہ کی پشت پر تحریر کرو اُس نامہ مین واحد ثابت خدا کے بہت سے الفاظ تھے اور ہر مذہب کی مذمت تھی خصوصاً مذہب تصویر پرستی کی زیادہ تر اسی مضمون نامہ سُنکے محراب شاہ واہل دربار کو بہت غصہ آیا مگر کیا کرین خاموش بیٹھے ہوے سنا کیے جب نامہ ختم ہوچکا تو محراب شاہ نے دبیر سے کہا کہ ہماری طرف سے پشت پر نامہ کے یہ لکھدو کہ ہمکو اسقدر دماغ نہین ہی کہ ہم اس نامہ مہمل کا جواب تحریر کرین صرف اس عبارت طویل کا یہ جواب ہی کہ ہمکو کچھ منظور نہین ہی سوائے جنگ کے نہ ہم مثل یقین کے ہین کہ خواہ مخواہ اپنا مذہب آبائی ترک کرکے اپنے باپ دادا کو چھوڑکر دوسرے کو اپنا باپ دادا بنائین اور مذہب غیر قبول کرین یہ تو کبھی نہونگا ہمکو جنگ قبول ہی ہم صلح سے جنگ بہتر جانتے ہین یہ جواب تحریر کردو دبیر نے جواب جو کہ محراب شاہ نے کہا تھا تحریر کردیا محراب شاہ نے وہ نامہ شہنشاہ کو دیا اور کہا کہ لیجایئے مین نے جواب جنگ تحریر کردیا ہے یہ نامہ حاضر ہی شہنشاہ نے وہ نامہ لے کر کمر مین رکھا اور تلوار کو ٹیک کر کھڑے ہوے اور تمام اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ مین موجود ہون جن صاحب کو مجھ سے اس امر کا عوض لینا منظور ہو کہ مین نے درگہ سالار کو قتل کیا ایک سردار معزز کو سر دربار ذلیل کیا تو مجھ سے بعد کو یہ نہ کہے کہ اپ ملکی چلا گیا اور ہم سزا دیتے مین آگاہ کرکے جاتا ہون کسی وقت مین عاجز نہین ہون یہ جو شہنشاہ نے کہا سب اہل دربار نے جواب دیا کہ آپ تشریف لیجائین کوئی منع نہین کرتا ہم آپ سے اور آپ کے لشکر سے مقابلہ میدان جنگ مین کرین گے یہان کیا بولین یہ سُنکے شہنشاہ مجرے ہوے اپنے مرکب کے قریب آئے اور اُسپر سوار ہوکر روانہ ہوئے اور بیرون دربار آکر اپنے لشکر کی طرف چلے وہ جو کہ ہمراہی تھے اُنکو ہمراہ لیا خواجہ پہلے سے وہان سے روانہ ہوئے یہان دربار مین سب سردار و صاحبقران مع بادشاہ کے موجود ہین دربار آراستہ ہی یہ ہی ذکر ہو رہا ہی کہ ابھی تک جواب نامہ لے کر شہنشاہ نہین آئے ہین نہ خواجہ کچھ خبر لے کر آئے ہین کہ ہرکارے حاضر دربار ہوے انھون نے مجرا گاہ مین آکر مجرا کیا اور عرض کیا کہ ہم راستے خبر روانہ ہوے تھے یہ خبر لائے ہین کہ شہزادۂ عالم نے بڑی شوکت سے نامہ بری کی پہلے تو تمام لشکر کا تھراؤ کردیا کسی کو نہ دیا جو کوئی سامنے آیا وہ جھپٹ مین مرکب کی آگیا نشان لشکر علم کرڈالے خیمے گرادیے اسی طور سے قریب بارگاہ پہونچے درگہ سالار نے اندر جانے سے منع کیا اسلو قتل کرکے اندر گئے بڑا شور و غل ہوا سب لوگ بلا مقابلہ چلے کسی کا ہوا نہ پڑا کہ کلام کرے مقابلہ کرنا تو درکنار ہی آخر سب اپنا سا منھ لیکر رہ گئے آپ مرکب پر سے اتر کر دربار مین گئے بعد اہل اسلام سلام کیا گو اہل دربار کو گران گذرا مگر کیا کرین دربار مین نہ کوئی کرسی خالی تھی نہ دنگل قریب تخت کے ایک پہلوان بیٹھا ہوا تھا اُس سے کہا کہ تم ہٹ جاؤ ہم اس دنگل پر بیٹھکر کچھ کلام بادشاہ سے کرینگے اُسنے جواب دیا کہ مین نہ اٹھونگا اس امر پر باہم تکرار ہوئی آخر کو شہزادے نے اسکو زبردستی اٹھا دیا وہ ذلیل ہوا اُسکے دنگل پر بیٹھکر جو شرائط نامہ تھے سب اُس سے لیے اُسکے بعد نامہ دیا اُسنے جواب نامہ تحریر کرادیا اب شہنشاہ عالم نامہ کا جواب لیکر آتے ہین اور جو کچھ گذرا تھا وہ سب بیان کیا ہرکارے یہ عرض کرکے خاموش ہوے اُنکو خلعت مرحمت ہوکر بیرون بارگاہ آئے صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ درا اصل خوب نامہ بری کی مجھکو ایسی امید نہ تھی بادشاہ نے جواب مین فرمایا جہان تو فرمایئے کہ وہ فرزند کسکے ہین جرأت و دلاوری تو انکا حصہ ہی یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ خواجہ آکر پہونچے اور اپنی کرسی پر سلام کرکے بیٹھ گئے صاحبقران مدلا شان نے فرمایا کہ کیا خبر لائے کیسی نامہ بری کی

شہنشاہ سے خواجہ نے کہا کہ نامہ بری تو خوب کی مگر میرا نقصان ہوا مین بارآیا اس عہدہ سے کہ نفع تو درکنار اور نقصان ہوا یہ نوذہ مثل ہوئی گئے تھے روزے کو نماز گلے پڑی کچھ پیدا کرنے گئے تھے وہان جاکر کچھ اپنا کھوآئے یہ تو ہمسے نہوگا آدمی نوکری جو کرتا ہی تو نفع کے لیے نہ کہ نقصان کے لیے مین تو کبھی اس مرتبہ کو نہ قبول کرونگا یہ عہدہ اور کسی کو دیا جاے مین کہان سے لاؤنگا کہ ہر مرتبہ نقصان ہو اسکی برداشت کرون مین تو اسی طور سے تباہ ہو جاؤنگا ایک قرضدار ہون دوسرے اور قرضدار ہو جاونگا لوگ تو مجکو صاحب امانت جانتے ہین اپنا مال میرے پاس امانت رکھتے ہین اگر اسی طور سے مین کرتا کہ ہر ایک کا مال کھو دیتا تو کوئی کیون امانت رکھواتا اگر اسی طور سے نقصان ہوتا تو مین کیون صاحب امانت ہوتا میرا تو یہ طریقہ ہی کہ جبکا مال ضدیع گیا مین نے اپنے پاس سے دیا اسی سبب سے قرضدار ہو گیا ہون اور یہ قرضہ جو کچھ ہوا ہی اسی صورت سے ہوا کہ آپ لوگون کے کام مین صرف کیا یا نقصان جو ہوا وہ بھی آپ ہی کے کام مین ہوا جیسے اسوقت اور کسی سے وہ نقصان نہ اٹھا کر دیا بھی تو بہزار وقت سو کی جگہ دس دیے اور بہت بڑا احسان کیا ایسے والد بزرگوار قرضہ چھوڑ گئے تھے کہ ادا کرو دوسرے خود اپنا قرضہ تیسرے آپ لوگونکی طرف کا قرضہ ایک میری جان ہی اور اسقدر آلام ہین بادشاہ نے فرمایا کہ بیان تو فرمایئے کہ کیا نقصان ہوا اسکی فکر کیجاے خواجہ نے کہا میرے پاس پانچہزار روپیہ کی انگشتری ایک تاجر کی تھی کہ اسنے فروخت کرنے کو دی تھی کہ اسکو کسی سردار کے ہاتھ فروخت کر دینا مین نے لیکر اسکو مین لیا تھا میری انگلی مین تھی اس خیال سے پہنے ہوے تھا کہ بوقت ورہا کسی سردار کے ہاتھ فروخت کرونگا جسکو پسند آئیگی یہان جو آیا تو یہ جھگڑا نکلا کہ نامہ بر کے ہمراہ جایئے چنانچہ مین اطرف ۔ روانہ ہو گیا کہ جبر لاؤن وہان جو پہونچا اسوقت پہونچا جبکہ شہنشاہ سے اور درگہ سالار سے مقابلہ ہو رہا تھا وہ انکو منع کر رہا تھا یہ تکرار کر رہے تھے کہ مین ضرور جاؤنگا چنانچہ یہ اسکو قتل کر کے اندر گئے لوگ جو اسکے ملازم تھے وہ حملہ کر کے اندر چلے مین جو انکے ہمراہ چلا چھوٹ کر اور ہاتھ میرا ایک آدمی کی پشت پر پڑا اسمین ٹھکا گیا مجکو کچھ خیال نہ رہا مین اس گھبراہٹ مین اندر چلا گیا وہان بھی جاکر خیال نہ آیا انگشتری اسی گھبراہٹ مین انگلی سے نکل گئی کیونکہ ڈھیلی تھی اب جو میری نگاہ انگشت پر پڑی تو انگشتری نہ تھی دم سن سے نکل گیا جان پر بنگئی چونکہ مجکو اسوقت معلوم ہوا تھا کہ جبکہ جواب نامہ مل چکا شہنشاہ دربار سے چل چکے تھے مین نے بہت تلاش کیا کہین نہ ملی مین مجبور ہو کر رہ گیا عاجز ہوا آخر کو صبر کر کے چلا آیا کہ اسکا قرضہ ادا کر دیا جاے گا معلوم ہوتا ہی کسی نے اٹھالی اس مجمع مین سے میرا تو نقصان ہو گیا یہ جو خواجہ نے کہا بادشاہ نے فرمایا کہ ہم تمکو اس انگشتری کی قیمت دینگے تم کل حال تو ایلچی گری کا بیان کرو خواجہ نے عرض کیا کہ خداوند آپ کو سلامت رکھے آپ کے سبب سے لشکر قائم ہے مثل آپ کے کوئی سخی نہین ہے بہت سی تعریف کر کے کہا کہ روپیہ طلب فرمایئے بادشاہ نے پانچ ہزار روپیہ طلب کر کے خواجہ کو دیا خواجہ نے کل حال ایلچی گری کا بیان کیا بادشاہ و صاحبقران و اہل دربار سب سنا کیے اور بہت خوش ہوئے کہ اتنے عرصہ مین شہنشاہ آکر پہونچے سب کو سلام کیا اپنے دنگل پر آکر بیٹھ گئے جواب نامہ صاحبقران زمان کو دیا صاحبقران نے دبیر کو نامہ دیا کہ اسے پڑھو اسنے نامہ پڑھکر سنایا صاحبقران نے جواب نامہ سنکے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہان لوگون کو بہت غرور ہی اب دیکھیے کب مقابلہ ہوتا ہی یہ فرما کے صاحبقران خاموش ہو رہے یہان دربار آراستہ ہوا اُدھر لشکر جانے شہنشاہ کے محراب شاہ نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ نامہ بر آکر بہت زبردستی کر گیا اور رقم مین سے ایک بھی نہ لیا اسکا

کیا سبب تھا سپہ سالار نے جواب دیا کہ آپنے ملاحظہ کیا تھا کہ اُس سے جو ورگ سالار سے تکرار ہوئی
اسکا انجام کیا ہوا اور اُنھون نے جو کہ اُنکے بڑے مقرب تھے اور اپنے کو زبردستان روزگار سے تصور
کرتے تھے آپ نے اُنکی رائے کے موافق کوئی دنگل وکرسی خالی بارگاہ مین نرکہا تھا تو کیا ہوا اُنھین کو
ذلت حاصل ہوئی اُنھین کو اُسنے دنگل پر سے اُٹھا دیا وہ کچھ نہ بنا سکے ایک گوشہ مین بیہوش ہو گئے
جو کوئی اُسوقت بولتا وہ یون ہی ذلیل وخوار ہوتا اسکا سبب یہ ہی کہ نامہ بر ہمیشہ بے گناہ ہوتا ہی
نامہ بر کی عزت کیجاتی ہی نہ کہ ذلت یہان تو اُسکے لیے ذلت کا سامان کیا گیا تھا مگر کیونکر ذلت ہوتی
کیونکہ وہ نامہ بر تھا بدین خیال کسی نے کچھ اُسکو جواب نہ دیا سب خاموش بیٹھے رہے یہ سبب
تھا ان اب میدان مین جاکر اُسکو برے مقابلہ طلب کرین گے اس بے ادبی کی سزا دینگے آپ پریشان
نہون میری رائے یہ ہی کہ طبل جنگ بجوایئے کل میدان جنگ مین نکل کر مقابلہ فرمایئے کیونکہ کیا ضرورت
ہی کہ عرصہ ہو یہ جو سپہ سالار نے کہا محراب شاہ نے اُس بیمان کی طرف دیکھا جو کہ ہاتھ سے شہنشاہ
کے ذلیل ہوا تھا بعد جانے شہنشاہ کے وہ پھر آکر اپنے دنگل پر بیٹھ گیا اتنی بڑی ذلت اُٹھائی
تھی مگر یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ کسکو ذلت ہوئی تھی یا نکل اُسکے چہرے سے آثار شرمندگی نہ ظاہر تھے بیٹھا ہوا
ہنس رہا تھا کہ جب محراب شاہ نے اُسکی طرف دیکھا تو وہ یہ کہنے لگا کہ سپہ سالار سچ فرماتے ہین اب
طبل جنگی بجوایئے پہلے مین جاکر مقابلہ کرونگا اور اس سردار کو جو کہ نامہ لیکر آیا تھا میدان مین طلب کرونگا
آپ ملاحظہ فرمائین کہ مین کیونکر سر میدان قتل کرتا ہون یہان تو مین نے جان کر طرح دی یہ جو اُسنے کہا
محراب شاہ نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ یہ جو حکم محراب شاہ نے دیا اُسی وقت نقارہ رزمی پر
چوب پڑی صدائے نقارہ لشکر مین پھیلی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا لشکر حریف سے جب
نقارہ پر چوب پڑی صدائے نقارہ لشکر مین ہر چہار طرف منتشر ہوئی یہان لشکر مین اندر بارگاہ کے
صاحبقران وبادشاہ بیٹھے ہوے ہین کل اعیان دربار جمع ہین خواجہ بھی موجود ہین شہنشاہ
کی نامہ بری کا ذکر ہو رہا ہی کہ صدائے نقارہ کانون مین پہونچی اہل دربار سے فرمایا کہ یہ کیسی صدا
آرہی ہی تو یہ نقارہ کیسا بجا ہی کوئی جاکر خبر لاوے کہ یہ نقارہ کہان بجا ہی یہ ہی ذکر ہو رہا تھا کہ جاسوسی سرکار
کی یہ خبر لے کر حاضر دربار ہوئی یہ ہرکارے ہمہ وقت لشکر حریف مین موجود رہتے ہین اسلیے کہ جو واقعہ
گذرے اُسکو بخوبی دریافت کرکے صاحبقران والا شان سے عرض کرین آکر پہونچے بارگاہ سے
مجرا بجالائے دعا وثناے شاہی ادا کی اور عرض کیا کہ یہ غلامان جان نثار حاضر لشکر حریف تھے کہ بعد
آنے نامہ بر کے باہم صلاح ہوئی کہ کیا کیا جاے صلاح ہوئی کہ نقارہ جنگ بجایا جاے چنانچہ
کوس حربی بجا ہی حضور سے مقابلہ کرنے کا ارادہ ہی اور باقی خیریت ہی یہ خبر سن کے صاحبقران
نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس حربی بجایا جاے کل ہم لشکر حریف سے مقابلہ کرین گے
یہ جو حکم ملا فوراً خواجہ بارگاہ سے اُٹھکر نقار خانہ مین آئے یہان نقارچیون نے نقارہ سے
سینگ سانک کر درست کر رکھے تھے کہ خواجہ پہونچے اُنھون نے پانچ اشرفیان نذر
کین خواجہ نے نذر قبول کرکے نقارے پر چوب لگائی کہ صداے نقارہ گونجی صداے
نقارہ سے گوش گردون کر ہو گئے نقارہ آواز آمد بر دون ۲ کردون ستودعن ست گردن دون
دیگر دہل زن دہل زن بہ تحسین آمد بہ مین دین او دین او دین او + صداے کوس رزمی سے صحرا
گونج گیا ادھر نقارچیون نے نوبت بجانی شروع کی یہ جو خبر لشکر مین پھیلی کہ کل مقابلہ ہوگا

وہ لوگ یہ خبر سن کے کہ لشکر مین کوس حربی بجا ہی حریف سے مقابلہ ہوگا سب لوگ اپنا اپنا
سامان جنگ درست کرنے لگے آلات حرب وضرب آراستہ ہونے لگے اُدھر لشکر حریف مین بھی
سامان جنگ ہونے لگا تمام دن اُسی طور سے نقارے بجا کیئے وہ دن تمام ہوا شب آئی دونون
لشکرون مین نقارے بجتے رہے سب سامان جنگ مین مصروف ہوے کوئی زرہ کو درست کرنیلگا
کوئی تلوار پر صیقل کرنے لگا کوئی نیزون کو درست کرنے لگا کوئی اپنے خود کو درست کرکے سر پر
رکھنے لگا کسی نے کمان کو جو کہ خراب ہو گئی تھی اُسکو سانک سانک کر درست کیا جو کہ بہادر تھے
وہ دو دو چار چار باہم ملے ہوے بیٹھے ہین اور باہم تذکرۂ جنگ و پیکار کر رہے ہین یہ ذکر ہی
کہ کل تلوار سر حریف پر مثل برق کے چمکیگی یہ نیزہ میرا قلب دشمن کو شگافتہ کرکے پشت سے نکلیگا
یہ نیزہ میرا قلب کوہ مین در آئیگا کسی نے بآواز بلند کہا کہ میرے گرز کی ضرب سے کہ کوہ لوٹتی ہی
ایک گرز مین حریف پیوند زمین ہو جاتا ہی استخوان تک ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین کوئی ہم سے مقابلہ نہین
کر سکتا ہی ایسے ایسے کلام باہم کر رہے ہین کوئی کہتا ہی کہ کل یہ ہاتھ خون کی حنا سے رنگین ہونگے
دیکھین کل کون عروس مرگ سے ہمکنار ہوتا ہی کل کسکا پیمانہ عمر لبریز ہوتا ہی جام زندگانی چھلکتا
ہی کون ثابت قدمی دکھاتا ہی کسکا قدم کھیت سے باہر ہوتا ہی کون بڑھکر سینہ پر تلوارین کھاتا ہی
کون نیزۂ دشمن کو سینہ پر روکتا ہی کون تیرون کو اپنی چھاتی پر لیتا ہی جو کہ بہادر ہوگا وہ یہ کام کریگا
بزدل کب اسکی برداشت کریگا دیکھین کل کون قدم بڑھا کر دشمن کی ضرب کو رد کرتا ہی یہ جو بہادر
ہوگا وہ کریگا بہادرون مین تو یہ تقریر ہو رہی ہی باہم گلے مل رہے ہین جو کہ بزدل ہین وہ گریز
کی تدبیر کر رہے ہین اپنا اپنا اسباب باندھ رہے ہین اور اس فکر مین ہین کہ رات زیادہ آئے
تو یہان سے فرار کرین اگر جان ہی تو جہان ہم زندہ ہین تو ہزارون نوکر یان ملینگی اگر ہم نہون گے
تو کون نوکری کریگا ہمارے بال بچے ہمارے خاتون کے مر جائینگے بعض یہ فکر کر رہے ہین کہ ابھی صرف
برس دن شادی کو ہوا ہی میس دن سے شادی ہوئی ایک دن بھی بی بی کے ہمراہ نہ رہے صرف
چالون تک تو ہمراہی رہی کہ یہان سے طلب کا خط پہونچا اگر ہم قتل ہو گئے تو جورو رانڈ ہو جائیگی
اسکی جوانی کیونکر بسر ہوگی کیونکر رنڈاپا کاٹیگا ابھی تو کوئی اولاد نرینہ نہین ہوئی ہی کہ نشانی ہوتی ہم کیونکر
اپنی جان دین یہ خیال کرکے اپنے چاکر کو صدا دی کہ میان فتاح یہان آؤ وہ حاضر ہوا کہا کہ ہماری سواری کا
مرکب و پرتل کا ٹٹو طیار رکھنا ہم ضرورت سے جائینگے اُسنے کہا کہ میان کل صبح کو تو مقابلہ ہی آپ
یہ فرماتے ہین کہ مین ضرورت سے جاؤنگا یہ کون سا امر ہی جو کہ خلاف بہادری ہی یہ کلام جاکر سے
سنکے برہم ہو کر جواب دیا کہ تجکو کیا ہمارے امر مین دخل ہی ہم مالک ہین اور تو نوکر تجکو کیا دخل
اُسنے جواب دیا کہ مین نے اس سبب سے عرض کیا کہ کل مقابلہ ہی اور نمک شاہی کھایا ہی اُس کا
کچھ تو حق ادا فرمایئے گا یا نہین انھون نے جواب دیا کہ تو بڑا نمک حلال ہی اور بہت نمک کا پاس ہے
تو تو رہ ہمکو اپنی جان بھاری نہین ہی ابھی تو شادی ہوئے ہی کوئی برس دن ہوا ہی پورے طور سے جورو
کی صورت تک نہین دیکھی ہی اگر مر گئے تو کون اُسکی جوانی کاٹیگا اس سے اگر ہم زندہ ہونگے تو دوسرے
مقام پر نوکری بجا لیئگی آپ زندہ جہان زندہ آپ مردہ جہان مردہ کا نقشہ ہی پس ہم جتنا تجھ سے
کہتے ہین اُتنا کر سر مو فرق نہو وہ ملازم بڑا بھلا کہتا ہوا اپنے مقام فرودگاہ پر آیا جس طور سے آپ
نے کہا تھا اُسی طور سے سب سامان درست کر دیا یہ تو اسوقت کے منتظر تھے مرکب پر سوار ہو کر مال و اسباب

دوسرے مرکب پر لاد کر روانہ ہوئے اسی طور سے سیکڑون لشکر سے نکل گئے کوہ و صحرا مین جاکر
پوشیدہ ہوگئے سیکڑون تو نکل گئے سیکڑون نے یہ تدبیر کی کہ جمال گوٹے کی لیے ہزارون دست
آنے لگے برابر چوکی لگ گئی سیکڑون نے مارے خوف جنگ کے لحاف اوڑھ لیے ٹن کر پڑ رہے کہ تپ لرزہ
آگئی ہو سیکڑون کو دراصل خوف جنگ سے بخار نے آکر گھیر لیا یہ حال بزدلون کا تھا جو کہ بہادر تھے
وہ بیٹھے ہوے باہم ذکر جنگ کر رہے تھے یون گفتگو ہو رہی تھی کہ گویا تلوار چل رہی ہو ہر ایک فقرہ تلوار
تھا ہر ایک کلام تیر کی انی تھا وہ بزم نہ تھی گویا میدان رزم تھا باین ایسی ہو رہی تھین کہ تلوار چلنی معلوم
ہوتی تھی کچھ لوگون کو جو خیال آیا تو کہا کہ چلو بھائی مو خان کی خبر لین کہ وہ بہت بہادری کا دم بھرتے
ہین بات بات پر تلوار برساتے ہین خون کا دریا بہاتے ہین ہر مرتبہ موچھون کو بل دیتے ہین دوسرے نے
کہا کہ ہان چلو یہ بات تو تم نے اسوقت خوب بتائی یہ صلاح کرکے باہم پانچ چار آدمی ملکر چلے مو خان
کے خیمہ مین آئے دیکھا کہ مو خان پلنگ پر لیٹے ہوے ہین ملازم برابر پلنگ کے بیٹھا ہوا ہی دوائی بنا
رہا ہی اُس سے پوچھا کہ بھائی کہان ہین اُسنے جواب دیا کہ غش مین پڑے ہوے ہین سہ پہر سے انکو
دست آرہے ہین تخمہ کیا ہی اسقدر دست آئے ہین کہ پلنگ پر سے اُٹھ نہین سکتے ٹن یہ جو ملازم نے
کہا وہ لوگ پلنگ کے پاس آکر بیٹھے آواز دی کہ بھائی مو خان کیون مزاج کیسا ہی مو خان نے
کچھ جواب نہ دیا پھر آواز دی اب کی مرتبہ ہاتھ کو ہلا کر کہا کہ اچھا ہون کیا کہون بھائی آج ہزارون دست
آگئے ہین تخمہ ہوا ہی بات تک نہین کہی جاتی ہی یہ سُن کے اُنھون نے جواب دیا کہ بڑا مقام افسوس ہی
کہ کل صبح کو مقابلہ ہی اور تمھارا یہ حال ہی تمھاری جنگ کا بڑا اشتیاق تھا کیا کہین کہ یہ حسرت دل مین رہی
مو خان نے جواب دیا کہ بھائی خود مجکو افسوس ہی کہ مدت کے بعد جو مقابلہ کا دن آیا تو میری یہ حالت ہوئی
کیا کہون خداوند کریم جلد شفا دے یہ سنکے وہ لوگ یہ کہکر اُٹھے کہ خدا کے سپرد کیا اور باہر خیمہ کے
آئے اور باہم صلاح کی چلو دھنے خان کے پاس چلین اُنکی خبر لین کہ اُنپر کیا گذری یا تو وہ روز
ہمارے پاس آتے تھے اور باہم بیٹھکر باتین کرتے تھے آج جو یہ شب مقابلہ ہی کل سحر کو مقابلہ ہوگا
نہ معلوم کون زندہ رہے کون نہ رہے یہ دم بھر کی صحبت غنیمت ہی ؎ غنیمت شمر صحبت دوستان +
کہ گل پنج روزاست در بوستان + جو دم گذرتا ہی وہ غنیمت ہی پھر ہم کہان اور یہ جلسہ کہان نہ معلوم
کون گوشہ گیر قبر ہوگا کسکو آغوش اجل نصیب ہوگا کون پھل تمھارکا کی کر بسمل ہوگا جس سے
ملنا ہو تو یہ باتین باہم کرتے ہوے اُس مقام پر آے جہان دھنے خان کا خیمہ تھا اندر خیمہ
کے آے دیکھا دھنے خان تو پلنگ پر لیٹے ہوے ہین خادم پانون دبا رہا ہی کئی لحاف پڑے ہوے
ہین خادم سے پوچھا کہ کیون تمھارے میان کا مزاج کیسا ہی اُسنے جواب دیا کہ سردی سے بڑی
شدت کا بخار آیا ہی غش مین پڑے ہوے ہین ہوش نہین ہی یہ جو زبانی خادم کے سنا وہان سے
چلے آئے غرضکہ اسی طور سے جس خیمہ مین گئے وہان کسی کو بخار مین پایا کسی کو دستون مین سر دست
مبتلا دیکھا آخر کو عاجز ہوکر اپنے خیمون مین چلے آے اشتیاق عروس مرگ مین جاگنے لگے
وہ رات بعیش و عشرت بسر کرنے لگے جو کہ بہادر تھے وہ دم بدم خیمہ سے نکل کر طرف آسمان کے
سر اٹھا کر دیکھتے تھے کہ کسقدر رات باقی ہی آثار سحر فلک پر ظاہر ہوئے یا نہین نسیم سحری کے
جھونکے چلنے لگے کہ نہین کوئی اپنے دامن قبا سے ہوا احساس کرتا تھا کوئی نشان لشکر کے پھریرے دیکھتا تھا کوئی
غرض مسرت سے اُچھلتا تھا کوئی ہوا سے رخ کھڑے ہوکر سنبد قبا

کھولے ہوے ہوا کے احساس مین مصروف ہوتا تھا پھر خیمہ مین چلا جاتا تھا اور پھر گھبرا کر نکل آتا تھا
کوئی مرغ سحر کی صدا کا منتظر تھا کوئی یہ کہتا تھا کہ آجکی رات کسقدر دراز ہوگئی ہی کہ نہین بسر ہوتی ہی
کاش رات نہوئی ہوتی اے خداوند کریم جلد سحر ہو بہادرون کو تو سحر ہونے کی خوشی تھی جو کہ بزدل تھے
وہ یہ دعا کر رہے تھے کہ شب دراز ہو جاے دس راتون کی ایک رات ہو جاے کہ جس قدر یہ رات
دراز ہوگی اُسی قدر جنگ مین تاخیر ہوگی مقابلہ نہوگا جتنے عرصہ تک دنیا کی ہوا کھاتے ہین کھاتے ہین
پھر تو گھر کو ہم ہین اور تو کب نیزہ و شمشیر ہی رات کی درازی زندگی کی تدبیر ہی اُدھر بلایہ پھر رہا ہی
صداے حاضر باش ناظر باش بلند ہی ہر ایک بزدل دردمند ہی اُسکو رات کی درازی پسند ہی
جو کہ بہادر ہین وہ درازی شب سے پریشان ہین گھڑی گھڑی خیمون کے باہر آکر رخ آسمان دیکھ
رہے ہین کہ سحر ہوئی یا نہین اہل اسلام کے لشکر کی تو یہ حالت ہی جو کہ سردار معزز ہین وہ اپنے اپنے
خیمون مین بیٹھے ہوے ہین و دست آشنا جمع ہین باہم کلام کر رہے ہین بعض عبادت خدا مین مصروف
ہین بعض عیش و عشرت مین مشغول ہین بادشاہ یا دالٰہی کر رہے ہین صاحبقران اپنے عبادت خانہ مین
مشغول نماز شب ہین یہان تو ہر ادنےٰ و اعلےٰ اپنے اپنے کام مین مصروف ہی اُدھر لشکر حریف مین نقارہ
زنی نیچ رہا ہی سامان جنگ ہو رہا ہی کوئی تلوار صاف کرتا ہی کوئی زرہ کو صاف کیا ہی اُسکا رنگ
برطرف کیا ہی کسی نے خنجر کو چرخ پر چڑھایا ہی کہ جسکے سبب سے عقل چرخ پیر کی چکر مین آئی ہی کوئی
نیزون کو زہر مین بجھا رہا ہی کوئی سنان نیزہ صاف کر رہا ہی کسی نے اپنی سپر کے پھول درست
کیے ہین کوئی کمان کو درست کر رہا ہی کوئی گرز کو ہوا مین گھما کر اُسکی ضرب کو آزماتا ہی اور کہتا ہی کہ کل سر حریف
پر تو لگا دنگا کہ خدا پرست کا نشان بھی صفحہ ہستی پر نہوگا یہ باہم کلام کر رہے ہین کہ خدا پرست اپنے
اپنے خیال مین اپنے کو بہت زبردست تصور کرتے ہین اور اُنکے تصور کرنے کا سبب یہی ہی کہ وہ
لاکھون ہین گو ہمارا لشکر بھی بہت کم نہین مگر اُنکے لشکر کے روبرو کیا حقیقت رکھتا ہی اسی لشکر کا دل دیکھ
ہی کہ جو اتنے بڑے لشکر سے مقابلہ کرتا ہی ہماری اُنکے روبرو یہ حقیقت ہی کہ جیسے سمندر اور ایک
نہر بھلا ہم کیا اصل رکھتے ہین اگر وہ خاک کی چٹکی ہم پر ماریگے تو ہم دب جائین گے ہمارا نشان
بھی نہ ہوگا ہمارے اُنکے کیا مقابلہ مگر کیا کرین کہ برسون نمک کھایا ہی اگر حق نمک نہ ادا کرین تو
نمک حرام مشہور ہون یہ تو ہمسے ہرگز نہوگا چاہے کچھ ہو کل ہم ضرور اپنی جان دینگے خدا پرستون کو
بھی معلوم ہوگا کہ کسی لشکر سے مقابلہ ہوا تھا اور وہ لشکر ہم سے لڑا بڑا بہادر تھا کل ان لوگون کو
ہماری بہادری کا حال معلوم ہو جاے گا اگر اُنکے قدم نہ اکھڑ گئے تو ہم نے اپنا نام بدل ڈالا اُنکو
اپنی کثرت پر غرور ہی وہ بہت سے لشکری تو یہ کلام کر رہے ہین بہت سے ہمارے خوف
کے لشکر سے نکل گئے ہین ہزارون نے اپنے کو علالت مین مبتلا کر لیا ہی بہت سے فکر گریز مین ہین جو کہ
معزز سردار ہین سو تو آرام کر رہے ہین کسی مقام پر چوسر بچھی ہوئی بازی ہو رہی ہی کوئی بدمعاش
بدقماش بادشاہ جنگ مین مصروف ہی کہین سوگت ہو رہا ہی کسی مقام پر گفتگو بھیا ہوا ہی
کہین سبسر بد ہی کہین سولی چھا رہی ہی کسی مقام پر چپس آلستہ ہی کسی خیمہ مین ناچ ہو رہا ہی
کوئی خوش گلو تانین لگا رہا ہے طبلہ پر تھاپ پڑ رہی ہی کسی خیمہ مین ستار بج رہا ہی سنگی بج
رہی ہی کوئی خود بیٹھا ہوا گا رہا ہی دست بیٹھے ہوے ہین خاصدان رکھے ہوے ہین
دور شراب کا بندھا ہوا ہی جام گردش مین ہی ایک ماہر دہلہ مین بیٹھی ہوئی ہی لوسہ بازی ہو رہی ہی

کوئی اپنی معشوقہ کے ہمراہ عیش وعشرت مین مصروف ہی شراب ناز سے مست ہی سہری کے پردے پڑے ہوے ہین اس خیال سے کہ کل روز جنگ ہی نہ معلوم کیا ہو اس سے حسرت دل تو نکال لو تاکہ بخار ارمان جہان سے بخار اور یہ اپنے خدا سے دعا ہی کہ یہ شب دراز ہو جاے تاکہ جو جو ارمان دل مین بھرے ہین وہ سب برآئین کوئی بیٹھا ہوا اپنے مذہب کے طریقہ سے عبادت کر رہا ہی محراب شاہ خود سا سعیدان جہان کے عیش وعشرت اور بوس وکنار مین مشغول ہی راز و نیاز ہو رہا ہی شب دیگر کا وعدہ ہو رہا ہی یہ عالم لشکر حریف مین ہی غرضکہ دونون طرف خوشی وغم ہی دونون لشکرون مین طبل جنگ بج رہا ہی طلایہ پھر رہا ہی صداے حاضر باش بلند ہی ہر ایک کے دل مین یہ فکر ہی کہ کسی طرح سے یہ رات بسر ہو تاکہ سحر ہو میدان جنگ مین چلکر ہنر مردی دکھائین اور مردانگی لین حریف کو قتل کرین اسکے خون سے اپنے ہاتھ بھرین یا خود دریاے خون مین غوطہ زن ہون اپنے خون سے آپ غسل کرین خدا پرست ہین وہ یہ خیال کرتے ہین کہ مرتبہ شہادت کا پائین جو کہ خدا پرست نہین ہین وہ یہ خیال کرتے ہین کہ سر خرو ہم خدمت ہین اپنے خداوند کی جائینگے اپنے عزیزون سے لین گے ادھر تو یہ عالم ہی آسمان پر ماہ تابان نکلا ہوا ہی وہ مردان عالم کی کارسازی کے تماشہ مین مصروف ہی یہ ستارے نہین ہین بلکہ فرشتون نے برآے دید تماشاے درستی سامان جنگ روزن بناے ہین کہ ہم اہل اسلام وکفار کے سامان جنگ کا مشاہدہ کرین ماہ عالمافروز نے چادر نور کو فرش کیا تھا تمام جہان از زمین تا آسمان روشن تھا ایک عالم نور تھا کہ جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دریاے نور موجزن ہی ماہتاب بھی اسی طرف بچشم حیرت نگران تھا سامان جنگ دیکھ دیکھکر اسکا رنگ فق ہوا جاتا تھا جیون جیون رات بسر ہوتی تھی وہ وہ رنگ قمر زرد ہوتا تھا چادر نور میلی ہوتی جاتی تھی دنیا پر تو یہ عالم تھا ادھر خلد مین خدا پرستون کی روح کی آمد کا غل تھا حورین ان شہدا کی مشاطہ تھین در خلد پر کھڑی ہوئی انتظار کر رہی تھین در دوزخ پر مالک کو کفار کی روح کا انتظار تھا تمام ارواح کفار براے استقبال دونون طرف استادہ تھین کوئی یہ کہتا تھا کہ ہمارا بھائی آتا ہی کسی کا یہ قول تھا کہ باپ کی آمد کا غل ہی کوئی بیٹے پر کھڑا ہوا تھا کہ وہ ضرور آئیگا اسنے خوب اپنے آبائی طریقہ کو ابھی تک بنا ہا کسی کے بہکانے پر نہین لگا بڑلا اپنے مذہب کا پختہ تھا یہ تو عالم دوزخ تھا خلاصہ یہ کہ ادھر دنیا پر بہادر خیمہ سے نکل نکل آثار سحر کو دیکھ رہے تھے بہت سے صداے اذان پر گوش لگاے ہوے تھے کہ یکایک صبح سحر نے صداے اذان بلند ہوئی نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے روشنی شمع بال بنر دی ہوئی چراغ جھلملانے لگے بہادران ہر دو لشکر آثار سحر دیکھکر اپنے دوست و آشنا سے باہم ہم بغل ہوتے تھے اور یہ کلام کرتے تھے یاردن یہ شب حاملہ ہی دیکھیے فردا چہ زاید اور یہ اشعار پڑھتے تھے اشعار

بہ بنم کہ تا کردگار جہان	درین آشکارا چہ دارد نہان
دریدہ کہ خواہد شدن ناپدید	کرا تاج اقبال بر سر نہند
کرا بخت تابوت در بر کشد	کہ داند کہ فردا چہ خواہد رسید

القصہ جوانان شمشیر زن و دلاوران تیغ زن اپنے اپنے آلات حرب وضرب کی درستی کر چکے تھے اور آثار سحر کے منتظر تھے حاصل یہ کہ طرفین کے لشکرون مین جب درستی حرب وضرب ہو چکی تھی تو ہر ایک عیش وعشرت مین مصروف ہوا تھا اسی عیش وعشرت مین وہ رات تمام ہوئی دونون لشکرون مین طلایہ رات بھر پھرکیا صداے ہوشیار باش و بیدار باش بلند ہوئی کہ آثار سحر ظاہر ہوے سفیدہ صبح نے منھ نکالا آفتاب کی کرن نکلنے لگی اشعار

دم صبح لین ترک عالی مقام	برآورد رخشندہ تیغ از نیام
عساکر بنا در دگاہ آمدند	

کہ از ہمدگر کینہ خواہ آمدند	ہنگام سحر نمایان ہو چلے تھے بوجب اشعار	لگے ہونے نظر دنسے تارے نہان
چھپا نور مین جادہ کہکشان	موذن اذان سے ہوے بہرہ مند	ہوئی موت اللہ اکبر بلند
رخ شمع مایل بزردی ہوا	لیا سر فلک لاجوردی ہوا	سبحانقس تھی نسیم وزان
سکھلے لوگ لے لے کے انگڑائیان	ہزیران جنگی بہ آئین جنگ	کشیدند بر مرکبان تنگ تنگ

جب آثار سحر نمایان ہوے ادھر لشکر کفار مین جہان جہان جست عیش و عشرت تھی وہ موقوف ہوئی سب کے سب اپنے بستردن سے اٹھے جہان ناچ رنگ کے جلسے تھے وہ برخاست ہوے جہان جہان کھیل ہو رہے تھے وہ اٹھا ڈالے گئے خادمون سے پانی طلب کیا منہ ہاتھ دھویا لباس رزم سے آراستہ ہوے ادھر لشکر مین کرنبدی ہونے لگی لشکری کرخنک پر کسکر میدان جنگ کو جانے پر طیار ہو گئے ابھی کسی قدر تاریکی تھی بالکل صبح نہوئی تھی کہ محراب شاہ بھی بیدار ہو کر حجرہ آرام سے باہر آیا اور قصد میدان جنگ کا کیا سردارون کا بجرا ہوا اپنے لشکر کے پر سے جاکر طرف میدان کے چلا وہ نسیم سحری کا چلنا گلون کی خوشبو کا آنا دماغ جان کو معطر کیے دیتا تھا ادھر جب آثار سحر ظاہر ہوے تو خدا پرستون نے خادمون سے پانی وضو کرنے کے لیے طلب کیا انھون نے پانی حاضر کیا لشکر مین صدا سے اذان بلند ہوئی صبح کی وردی بجی سردار و لشکری نماز سحر مین مصروف ہوے نماز سے فراغت کر کے آلات حرب و ضرب جسم پر آراستہ کیے لشکر مین کرنبدی ہو گئی کل لشکر مسلح و مکمل ہو کر پرے جما کر کھڑا ہو گیا ادھر چاکردن نے خیمون کے دروازون پر لا کر مرکب حاضر کیے کہ سردار مسلح و مکمل ہو کر برآمد ہوے اپنے اپنے مرکب پر سوار ہو کر طرف در دولت کے چلے وہ نور سحر کا ظاہر ہوتا وہ نسیم سحری کا چلنا جسمون کو تازہ کیے دیتا تھا غرضکہ ماہتاب تو مع اپنی سپاہ کے طرف شہر مغرب کے شہنشاہ گیتی افروز سے شکست کھا کر گریزان ہوا آمد شاہ خاور کی دریچہ مشرق سے میدان فلکی پر شروع ہوئی کہ دیکھا سب نے شہنشاہ عالم افروز تخت فلکی پر سوار تاج زرین بر سر قبائے زرین در بر پرتو شاہنشاہی در بزیر دشعاعی ہاتھ مین لیے ہوے دریچہ مشرق سے برآمد ہوا سے ماہتاب ہوا کم فلک نیلوفری سے + پھولا گل خورشید نسیم سحری سے + تمام میدان مین آفتاب کی کرن پھیل گئی نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے پھول کھلنے لگے یہان سردار و تودر دولت پر حاضر ہو چکے تھے ادھر جاکر خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران عبادت مین مصروف ہیں وظیفہ سے فراغت کر چکے ہین سجدہ شکر ادا کر رہے ہین اور اپنے معبود سے اپنے ظفر کی دعا طلب کر رہے ہین خواجہ عقب ثابت جاکر خاموش کھڑے ہو گئے کہ صاحبقران نے سجدہ سے سر اٹھایا اور پشت کی طرف پشت کے دیکھا خواجہ نے مجرا کیا خواجہ کا مجرا لیکر صاحبقران نے فرمایا کہ کیون خواجہ کیا خبر ہے خواجہ نے عرض کیا کہ سب لشکر طیار ہے میدان جنگ کو جانے کے لیے صرف حضور جہان پناہ کی دیر ہے سب سردار در دولت پر حاضر ہین یہ سنکر خواجہ نے عرض کیا صاحبقران نے اپنے اسلحہ کا صندوق طلب کیا صندوق اسلحہ طلب کیا گیا صاحبقران نے اپنے کو آلات حرب و ضرب و تبرکات سے آراستہ کیا یہان خادم در مسجد پر مرکب لیے ہوے حاضر تھا آمد صاحبقران زمان کا منتظر تھا کہ جب صاحبقران آلات حرب و ضرب سے مسلح و مکمل ہو چکے تو خواجہ کو ہمراہ لیکر مسجد سے برآمد ہوے خادم نے مرکب حاضر کیا صاحبقران نے انگشت شہادت سے گردن مرکب پر ایک طرف یا علی اور ایک طرف یا فتاح تحریر کیا اور تمام خالق اکبر کے کر اپنے قدم رکاب مین رکھا اس شیر بیشہ شجاعت نے فاتحہ پڑھ کر دل بخشی

باگ لیتے ہی مرکب کے تیور بدل گئے گویا پری تخت سلیمان لیکر چلی خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھا صاحبقران مرکب کو لے کر آہستہ آہستہ طرف در دولت کے تشریف لے چلے یہان سب سردار جمع تھے کچھ توزین پوش بچھائے ہوے اُسپر بیٹھے تھے خادم مرکب ٹہلا رہے تھے کچھ خود مرکب پر سوار ہوا کھا رہے تھے بندوقیں کھولے ہوئے تھے کچھ تیراندازی کر رہے تھے نشانہ تاک رہے تھے کچھ سیف کے ہاتھ نکال رہے تھے کچھ وظیفہ پڑھ رہے تھے بعض میدان جنگ کے تصور مین کھڑے تھے اُنکے پیش نگاہ میدان جنگ تھا اور لشکر مین جنگی باجے بج رہے تھے ایک تو صبح کا وقت تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی گلون کی خوشبو آرہی تھی جوانان لشکر مست تھے صدائے باجہاے جنگی سے اور مست ہوے جاتے تھے اکثر ناظرین نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ جب چھاؤنی مین بوقت سحر باجے بجتے ہین تو کسقدر لوگ مست ہوجاتے ہین یہ ان باجونکا اثر ہے کہ پہلوانون کو مست کردیتے ہین کہ صاحبقران آکر پہونچے سب نے مجرا کیا صاحبقران سبکا مجرا لیکر آئین شامل ہوگئے سردارون سے باتین کرنے لگے اب صرف آمد شہنشاہ گیتی پناہ سلیمان بارگاہ حد ہے یہان کا انتظار ہے کہ وہ تشریف لائین تو لشکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہو کیونکہ ایسا نہو کہ لشکر کفار آجاے یہان تو یہ انتظار ہے اندر بارگاہ کے بادشاہ نے نماز سے فراغت کرکے خلعت پوشاک کی طلب فرمائی خادمہ نے حاضر کی تبدیل پوشاک فرمائی اُسکے بعد کشتی اسلحہ حاضر کی گئی بادشاہ نے ہتھیار لگائے تخت حاضر کیا گیا اُسپر سوار ہوئے کہارون نے تخت اُٹھایا سر پر چتر لگایا گیا آگے آگے زنانہ جلوس سواری روان ہوا طغان منہ چین لوٹے تخلے کے لیے ہوئے دو طرف کنول الماس نگار مہربون کے ہاتھ مین خاصہ سزا کرتا ہاتھ مین لیے ہوے سب کے سب باقاعدہ اور صداے باادب باش بلند سواری چلی آتی ہے کہ ایک مرتبہ پردہ گرانے کی صدا دی کہ سب ہوشیار ہوجائین کہ ظل اللہ جہانپناہ تشریف لاتے ہین سب باادب ہوجائین یہان سب سردار مع صاحبقران کے قریب سے ہوگئے کہ کہارون نے تخت بدلوایا زنانہ جلوس سواری واپس گیا کہار تخت شاہی لے کر جلوخانہ سے باہر آئے سب کا مجرا ہونے لگا اول مجرا صاحبقران کا ہوا بادشاہ نے سینہ پر ہاتھ رکھا کہ تمھاری جگہ ہمارے دل مین ہے اُسکے بعد اور سردارون کا مجرا ہوا تخت شاہی بڑھا طرف میدان جنگ کے چلا اور صاحبقران برتبہ صاحبقرانی چالیس قدم آگے آگے تھے بین تخت شاہی گرد تمام سردار اس شان و شوکت سے طرف میدان جنگ کے روانہ ہوے عقب مین سپاہ کے پرے جوق جوق گروہ گروہ چلے آتے ہین جس سردار کا لشکر آیا اور جس رنگ کی پوشاک ہوئی اُسی رنگ کا صحرا کا رنگ ہوگیا یہ عالم ہے کہ صحرا دم بدم رنگ بدلتا ہے کبھی فیروزئی ہوگیا کبھی زنگاری کبھی گلنار کبھی طلائی کبھی نقرئی گویا آسمان رنگ بدل رہا ہے علمون کے پھریرے کھولے ہوے پرچم چمکتے ہوے نشان لہراتے ہوئے سنانین کلغیان خود کی چمکنی ہوئین تلوارون کی جھنکار مرکبون کی ہنہناہٹ کی آواز سے گوش گردون کر ہوے جاتے تھے اسقدر خاک بلند تھی کہ ایک آسمان خاکی زیر آسمان نیلگون طیار ہوگیا تھا جیسا کہ فردوسی فرماتے ہین ؎ زسم ستوران دران پہن دشت + زمین شش شد و آسمان گشت ہشت + اس جاہ و حشم سے لشکر اسلام میدان جنگ مین پہونچا صف آرا صفین آراستہ کرنے لگے کہ آمد لشکر کفار کی شہرہ ہوئی کالے کالے علم کھولے ہوے مہیب صورتین بادۂ نخوت سے مست محراب شاہ تخت پر سوار گرد تخت سردار عقب مین لشکر بے شمار مقابلہ مین لشکر اسلام کے آکر صف آرا ہوا اشعار

	رسیدند لشکر بجاے مصاف		دو پیکار بستند چون کوہ قاف

یزک بر یزک سو بسو در شتاب	نہ در دل سکونت نہ در دیدہ خواب	خنک برگذرگاہ کین ریختند
نگہبان خرد شیدن انگیختند	ولیساریِ لشکر ہر دو جاے	فرو بست کوشندہ را دست و پاے
دو رویہ ستادند در جاے جنگ	نمودند در پیشدستی درنگ	چب و دون لشکر میدان جنگ

ہین پہونچے دونون طرف سے صف آرا نکلے صفین درست ہوئے یعنی میمنہ و میسرہ قلب و جناح ساقہ کمینگاہ درست کیا سردارون نے نکلکر جھاڑی جھنڈی کو کاٹا جو درخت کہ حایل نظر تھے اُنکو قلم کیا پست و بلند زمین کو ہموار کیا سنگون نے نکل کر آبپاشی کی گرد و غبار کو ہٹایا جب یہ سب بندوبست ہو چکا تو دونون طرف نقباے بلند آواز نکلے انھون نے یہ صدا دی کہ اے جوانان شیر افگن وای دلاوران تہمتن وای پہلوانان نامور شکار وای نامداران نیک کردار وای شیران بیشۂ شجاعت وای نہنگان دریاے جسارت بدانید و آگاہ باشید کہ ہر روز جنگ ہی آج وہ دن ہی کہ نام کرد دشمن کی شمع حیات کو ہواے تیغ سے گل کرو آج دریاے تیغ مین وہ شناوری کرد کہ یہ ثابت ہو کہ یہ لوگ آب تیغ کے بہت بڑے شناور ہین آج نام کو دشمن کے صفحۂ ہستی پر سے مثل حرف غلط کے مٹا دو اپنے باپ دادا کے نام کو روشن کرو کیونکہ تم اُن شیرون کے شیر ہو جو کہ ہمیشہ میدان جنگ کو محفل عیش تصور کرتے تھے اور کبھی کمبت سے اُنکے قدم باہر نہوئے ہمیشہ کمبت رہے وہ ثابت قدمی دکھائی جو کہ یادگار زمانہ ہی مثل رستم و اسفندیار کے نام کر گئے بدین خیال کہ یہ دنیا چند روزہ ہی اسکا کیا اعتبار ہی یہ زوال دنیا وہ چیز ہی کہ جس سے اسنے محبت کی اُسکی مٹی خراب ہوئی یہ مقام قیام کرنے کا نہین ہی بلکہ گذرگاہ ہی یہ وہ مقام ہی کہ جہان ہم لوگ اسلیے آئے ہین کہ توشۂ آخرت بہم کرین تاکہ نام نیک دنیا مین پیدا کرین مثل رستم و سہراب کے جو آفاق مشہور ہون بیخیال کرنے کا مقام ہی کہ جو کہ سلطان ہفت اقلیم تھے جنکو سدا سلطان عیش و نشاط مہیا تھے ہمہ وقت پریرویون کا مجمع اُنکے گرد رہتا تھا جملہ سامان عیش موجود تھے وہ طاق ایوان کہ جسکی دید سے انسان کی بھوک و پیاس جاتی تھی جو کہ ہمہ وقت جملہ سامان سے آراستہ رہتے تھے جہان وہ مسند آرا مقام سکونت رکھتے تھے جہان ہمہ وقت چنگ و رباب بجتا تھا جہان پر بزادونکے قہقہے و چہچہے رہتے تھے اب وہی مقام ہو مار رہے ہین نہ وہان وہ حسینان جہان ہین نہ وہ شاہان ہفت ملک ہین سب زیر خاک جا کر مقیم ہوے اسقدر عرصہ ہوا کہ خاک اُنکی استخوان تک کھا گئی کاسۂ سر کا پتا بھی نہین ملتا ہی کوئی اُنکے نام پر سورۂ فاتحہ تک نہین پڑھتا ہی یہ بھی نہین معلوم کہ اُنکی لحد کہان ہی کہ اُنپر دو پھول چڑھا دیے جائین جو کہ ہمہ وقت خوشبوے گل سے لیے رہتے تھے اب وہ دو پھول کو محتاج ہین مقام افسوس و حسرت ہی کہ جنکی یہ حالت ہو کہ لوگ جنکے روبرو جاتے ہوے خوف کھائین وہ ہی لوگ یون زیر خاک بے سر و سامان پڑے ہون مجھون نے سیکڑون کو قتل کر کے سامان عیش بہم کیا اُس سامان سے اُنکو سواے دو گز کفن کے اور کچھ نہ ملا ہو جملہ سامان صرف دنیا بھر کے لیے ہی اتنے کے لیے انسان کیون اپنی عمر کو برباد کرے جو نیکی کرنا ہو کرلے اپنا نام صفحۂ ہستی پر روشن کرے داد مردی و مردانگی دے کہ یہی کام آئیگی ورنہ نہ دنیا کام آے گی نہ دولت نہ مان نہ باپ نہ اولاد صرف یہ سب سامان دنیوی ہین جب مر گئے تو کوئی کسی کا نہین ہوتا ہی ہان جو نیکی کر جاتا ہی اُس سے نام روشن رہتا ہی جیسے کہ نوشیروان کا نام آج تک ساتھ عدل کے مشہور ہی یا جو کہ بادشاہ مثل فریدون و منوچہر و کیکاؤس وغیرہ کے

گذرے کہ ان سب کا نام ساتھ بہادری کے مشہور ہی یا ضحاک مارا ان کو تصور کیا جاے کہ جو کوئی اسکا نام لیتا ہی سو اسے بدی سے بہادری کے ساتھ نہین لیتا ہی پھر وہ کام کیون نہ کرے کہ نام نیک باقی رہے جو کہ بادشاہ ہی اسکو عدل و داد سے کام لینا چاہیے جو کہ پہلوان ہی اسکو یہ لازم ہی کہ وہ وہ ثابت قدمی میدان جنگ مین دکھاے کہ تا قیام قیامت نام رہے زمین پہ باقی رہے پس اے جوانمرد آج دن نام کا ہی وہ نام کرو کہ سب کو معلوم ہو جاے تلوار کرو کہ مرکبون کے دانت کھٹے ہو جاین دریا سے آب تیغ مین شناوری کرو آتش جنگ و فشار کو دوبالا کرو بڑھکر سینہ پر سنانین کھاؤ پھل تیغ کا چکھو پھول ڈھال کا سونگھو عروس مرگ کے مشتاق زندگی سے ہاتھ اٹھاؤ مرکب مہمیز کرکے صف دشمن پر جا پڑو صفون کو درہم برہم کرو خون کے دریا بہا جاین سر خاک پر لوٹتے نظر آئین یہ دن نام کا ہی اگر آج جانبازی نہ دکھائی تو کچھ کام نہ کیا اسی سے تمھارے باپ دادا کا نام روشن ہوتا ہے یہ امر نام روشن کرنے کا ہی خیال کرو کہ یہ دنیا مقام گذرگاہ ہی یہان قیام غیر ممکن ہی بڑے بڑے اولوالعزم جو کہ دعوے خدائی کرتے تھے ایک چشم زدن مین ناپید ہو گئے نہ وہ خدائی رہی نہ وہ کروفر آنکھین نہ رہے چلے گئے نظم

اونچے اونچے مکان تھے جنکے بڑے
ناج مین جنکے ملتے تھے گوہر
ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسۂ سر

کونسی گور مین گیا بہرام
آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے
کوئی لیتا نہین ہی نیس کا نام

کل تھا جس جا پہ بلبلون کا ہجوم
ہو نہ شیرین نہ کوہکن کا پتا
نہ کسی جا ہی گل دمن کا پتا

نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے
آج اسجا ہی آشیانہ بوم
عطر مٹی کا جو نہ سلتے تھے

صبح کو طائران خوش الحان
گردش چرخ سے ہلاک ہوے
استخوان تک بھی انکے خاک ہوے

مورد مرگ ناگہانی ہی
پڑھتے ہین کل ہن علیہا فان
جاے عبرت سراے فانی ہی

پس اے بہادر خیال کرو کہ یہ مقام سرا ہی بلکہ سرا سے بھی بدتر ہی کیونکہ سرا مین جسقدر قیام کرنے کا قصد کرکے جاتے ہین اتنے عرصہ تک ضرور قیام کرتے ہین یہان یہ بھی ممکن نہین ہی جب اسنے حکم دیا کہ سب چلے آؤ پھر یہان قیام نہین ہو سکتا جو کہ نبی تھے وہ عدول حکمی نہ کر سکے پھر ہماری کیا اصل ہی ایسے ایسے نبی جو کہ اسکے پیارے تھے وہ تو ادھر اسکا حکم آیا چلے گئے لمحہ بھر بھی نہ ٹھہر سکے پس اے شجاعان روزگار وہ کام کرو کہ ثبات قدم بجاے صداے انجمن دلآفرین ہر سمت سے آئے یہ جو فتیحون نے صدا لگائی کرڑکیون نے کرڑکا کہا لشکرون مین سنا گیا ہو گیا ہر صف مثل صف مژگانکے ہو گئی سب عالم حیرت مین کھڑے ہوے سن رہے تھے شجاعت کا جوش تھا چہرے لال ہو گئے تھے مست کھڑے ہوے جھوم رہے تھے یہی ولولہ تھا کہ مرکبون کو بڑھا کر صف دشمن پر جا پڑین مار کر دشمن کو مرین دراصل یہ دنیا مقام عبرت ہی اور جاے حسرت درحقیقت کیسے کیسے شاہان جلیل جا جا کر زیر خاک پنہان ہو گئے بس یہ ہی آج کی کار سار یادگار رہیگی یہ خیال کرکے قصد کیا تھا کہ مرکبون کو پرے سے نکالین کہ بحر فتیحون نے صدا دی کہ اے جوانان بکوشید تا جاودان نمیرید اے نامور وہ نام کرنا + رسم سے نہ وہ کام کرنا ہ لشکر مین ہر طرف سناٹا ہی سب جوش شجاعت مین جھوم رہے ہین قبضہ شمشیر چوم رہے ہین جو کہ افسر ہین انکے ادب سے سوار کئے ہوے ہین افسر بلس صاحبقرانی دم بخود ہین زیادہ جرات نہین کر سکتے ہین خلاف داب شاہی ہی لشکر اسلام کی تو عجیب حالت ہی کہ جسکا کچھ حال تحریر نہین ہو سکتا ہی انکے رد و تلوار چل رہی ہی وہ یہ خیال کرتے ہین کہ اب کوئی دم مین ہم فنا ہوے آمادہ مرگ ہین تلواریں تیار سے لیے ہین طرف لشکر کفار کے جھوم جھوم کے دیکھتے ہین

اور کبھی تن کے شمشیر آبدار لشکر کفار کو دکھاتے ہین لشکر کفار کا یہ عالم ہی کہ وہ بھی لوگ جھوم رہے ہین
قبضہ شمشیر چوم رہے ہین ہر صف پر سناٹا ہی ہر طرف مقام ہو معلوم ہوتا ہی گویا اس صحرا مین در لشکر کثیر
اُترے ہوئے تھے اور میدان جنگ مین برائے مقابلہ آئے ہوئے تھے کہ سناٹا تھا ایسی صدا
نقیبون نے لگائی تھی کہ سب خاموش ہو رہے تھے لشکر کفار مین تھوڑے عرصہ تک تو یہ ہی حال
رہا بعد تھوڑے عرصہ کے پھر وہی چہل پہل ہونے لگی جب نقیب نقابت کرکے چلے گئے تو لشکر
کفار سے ایک پہلوان کہ تمام اُسکا جسم لوہے مین تھا بڑا زبردست بادہ کبر و نخوت سے مست
تھا ایک مرتبہ جھوم کر اپنے پرے سے نکلا اور روبرو محراب شاہ کے آکر عرض کیا کہ غلام اجازت
میدان کا امیدوار ہی محراب شاہ نے جواب دیا کہ سپرد خدا و تدلیا جاؤ وہ خودپرست جھومتا ہوا مرکب
کو مہمیز کرکے میدان جنگ مین آیا خوب سراپا دکھایا بڑے عرصہ تک تماشا بازی کیا کیا جب خود بھی
عرق مین غرق و مرکب بھی پسینہ مین غرق ہو گیا تو ایک مقام پر مرکب کو روک لیا اور نیزہ زمین مین گاڑکر
اور اسکو پشت درشت سے استوار پکڑکر ایک رکاب کو خالی کرکے اپنا دم استوار کرنے لگا ہوا کے رخ
کھڑا ہوکر پسینہ خشک کرنے لگا نگاہ تیز و تند طرف لشکر اسلام کے دیکھنے لگا جب دم اُسکا درست
ہو گیا پسینہ خشک ہو گیا وہ سنبھلکر مرکب پر بیٹھا اور صدا دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آوے
یہ جو کہا پس دست چپ سے مملوک بن مالک نے اپنے مرکب کا پودا لیا اور مرکب کو صف سے نکالکر
اپنے بادشاہ کے روبرو آئے اور عرض کیا کہ حریف لاف زنی کر رہا ہی لہذا یہ خادم مقابلہ کو جاتا
ہی بادشاہ نے فرمایا کہ تم نے کیون قصد کیا کوئی اور مقابلہ کو جاتا یہ تو دیکھا ہو تا کہ ان لوگون کا طرز مقابلہ
کیا مملوک نے سلام رخصت کرکے مرکب کے تنگ کو درست کیا اور سوار ہوکر خدمت مین
صاحبقران کی آئے عرض کیا کہ مین اس کبر کے مقابلہ کو جاتا ہون اجازت مرحمت ہو ظل اللہ
سے تو رخصت حاصل کرلی ہی یہ جو مملوک نے کہا صاحبقران نے بھی اجازت دی مملوک
پودا باگ کا لیکر صاحبقران کو سلام کرکے طرف میدان کے چلے کہ اتنے عرصہ مین اُسنے دوسری
صدا دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو وہ میرے مقابلہ کو آوے یہ صدا دی تھی کہ مملوک مرکب کو تیز کرکے
اُسکے قریب پہونچے اور کہا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی اپنی زبان کو بند کر یہ مقام رزم ہی نہ جائے
بزم کیون اسقدر اجل کا خواستگار ہی جتنی دیر کہ میرے آنے مین ہوئی ہی اُسی قدر تیری زندگی
باقی ہی تو خود اپنے پاؤن سے دہن اجل مین آیا ہی کسی اور کو نکلنے دیا ہوتا تو کیون آیا ہی
یہ جو مملوک نے کہا اور اُسنے اپنے روبرو ایک سردار زبردست کو استادہ دیکھا کہا کہ تو کیون
آیا ہی میری ضرب شمشیر سے دو پارہ کاٹے ہونگے یہ وہ گرز ہی کہ جسکی ضرب سے کمر کوہ ٹوٹ جاتی ہی
سر انام سموم ہی مثل باد سموم کے شمع حیات حریف کو گل کر دیتا ہون اور گلشن جسم پر خزان
آتی ہی ہر اعضا میری ضرب سے مثل باد سموم کے کہ جسکے سبب سے برگہائے درخت خشک
ہوکر گر جاتے ہین اسی طور سے میری ضرب تیغ خواہ گرز سے اعضائے انسانی ریزہ ریزہ ہو جاتے
ہین جیسے باد سموم سے گلشن مین ویرانہ ہو جاتا ہی اسی طور سے گلشن جسم مین میری ضربت کے بعد ویرانہ

ہوتا ہی بوے گل کی طرح روح جسم سے نکلجاتی ہی مین اسم باسمی ہون میرا سموم نام ہی مین بہت
اپنی گرمی سے ہرایک کو محفوظ رکھنے کی تدبیر کرتا ہون کہ کوئی میرے مقابلہ کو نہ آوے جہان آیا پھر
حریف کا سلامت جانا غیر ممکن ہوتا ہی پس اگر اپنی خیریت چاہتا ہی تو میرے روبرو سے چلا جا
ورنہ تیری بھی وہی حالت ہوئی جو کہ اکثر مقامات پر جو میرے مقابلہ کو آیا ہی اور میرے ہاتھ سے قتل
ہوا ہی اُسی طرح سے تو بھی قتل ہوگا مجکو تیری جوانی پر رحم آتا ہی کہ تجھ ایسا جوان رعنا حسین بوجہ
میرے ہاتھ سے قتل ہو مین وہ شخص ہون کہ لاکھون سے تنہا لڑا ہون پرے کے پرے
صفین کی صفین درہم و برہم کردین ہین مثل باد سموم کے لشکر پر چل گیا ہون تمام لشکر ابتر ہوگیا
ہی مین تیرے مقابلہ سے خوف نہین کرتا ہون صرف جوانی کا خیال ہی یہ جوانمرد ملعون نے نفیر
کی مملوک بہت برہم ہوے جواب دیا کہ کیون اسقدر اپنی تعریف کرتا ہی اور تیزی دکھاتا ہی یہ
شدت تیری کچھ کام نہ دے گی بہت گرمی اچھی نہین ہوتی ہی اگر تو باد سموم کی خاصیت رکھتا ہی
تو مین اُسکو بند کرنے والا ہون اسکی ساری گرمی نکال دونگا تو کیا لاکھون سے مقابلہ کریگا ایک ضرب
تیغ مین سر زمین پر لوٹکر کھاتا پھرے گا چہرہ پہچان نہ پڑیگا کبھی خواب مین بھی تو نے نہ لاکھو سے
مقابلہ کیا ہوگا اور تیری شمشیر کیا قتل کرے گی تیرا گرز کیا کرلوہ توڑے گا تو کیا کسی سے مقابلہ کرے گا
تو بہت مغرور معلوم ہوتا ہی دیکھ یہ تیرا غرور کچھ کام نہ آئیگا جو غرور کرتا ہی وہ ہی سر نیچا کرکے کھاتا
ہی صدا تکبر کرنے والا سرنگون ہوتا ہی اسقدر سر اُٹھا کر چلنا اچھا نہین ہی ارے ستمگر
اسقدر بل کھانا مثل افعی دراز کے بہتر حق مین بہت بُرا ہی سر کچلا جائیگا سارا اکڑنا بھول جائیگا
مین تیری سب لنولی کو موجود ہون یہ تیرا زہر اُگلنا بہت خرابی لائیگا پس اپنی زبان بند کرو بازو میکا
کہ یہ مقام گفتگو نہین ہی بلکہ مقام جنگ و پیکار ہی سہ بیار انچہ داری زمردی نشان + کمان کیانی
دگر زگران + یہ جو جواب ملا اُسنے برہم ہوکر کہا کہ مین کیا تیری اس تقریر کا جواب دون صرف یہی
جواب ہی کہ لا جو حربہ رکھتا ہو تاکہ یہ نہ کہے کو ہو کہ اگر ہم ضرب کرتے تو حریف کو قتل کرتے کیونکہ تو
میری ضرب سے نہ بچیگا مملوک نے جواب دیا کہ یہ اپنا طریقہ نہین ہی کہ ہم پیشدستی کرین جب خدا
ہمکو حریف کی ضرب سے محفوظ رکھتا ہی تو ہم اپنا حربہ کرتے ہین جب خدا تیری ضرب سے بچا یگا تو ہم بھی
اپنا حربہ کرین گے یہ سنکے اُسنے کہا کہ اگر تیرا خدا تو نہین ہی تو ہمارا تو طریقہ ہی یہ کہکر اور نیزہ اٹھا کر سینہ سپر
مملوک کو تاک کر وار کیا مملوک نے نیزہ کو نیزے پر روکا نیزہ بازی ہونے لگی طعن پر طعن چلنے
لگے دو بہادر تھے کہ باہم گتھ گئے بادوانی دراز تھے کہ باہم لپٹ گئے شرارے سنانون سے نکلکر
ہوا پر جانے لگے نیزہ بازی ہونے لگی ایک مقام پر مملوک نے نیزے کو گانٹھ کر صدا دی کہ خبردار رہنا
نیزہ تیرے ہاتھ سے نکلا جاتا ہی پھر نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا اُسنے جواب دیا کہ کیا مجال لڑے بڑے تو
میرے ہاتھ سے نیزہ نکال نہین سکتے ہین تیری کیا اصل ہی یہ جو کہا مملوک نے مرکب کو دھنپ ڈالا
اور پرچھے کو سیدھا جو کیا تو صاف اُسکے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا اگر وہ نیزہ چھوڑ نہ دے تو اُسکا ہاتھ
کلائی پر سے بیکار ہو جائے نیزہ اسقدر بلند ہوا کہ نظر مردم سے پنہان ہوگیا ایک صدائے تحسین و
آفرین دونون لشکر سے بلند ہوئی شجاعت کے معنی یہی ہین کہ وہ کام کرے کہ دوست تو دوست دشمن
بھی تعریف کرے وہ ملعون نیزہ پھر آب خجالت مین غرق ہوگیا بڑی ندامت ہوئی سر جھکا کر رہ گیا اور
سکنے لگا معلوم ہوا کہ تم لوگ نیزہ بازی مین بڑی مہارت رکھتے ہو اس فن مین کامل ہو تم سے

نیزہ بازی کوئی نہین کرسکتا ہی یہ کہکر اور قربوس زین سے تبر لیا اور خبردار کہکر وار کیا اُنھون نے تبر کو آتے ہوے دیکھکر نیام سے تیغ لی جیسے تبر برابر آیا آڑا جو ہاتھ لگاتے ہین تبر بیچ مین سے مثل خیار تر کے کٹکر گر پڑا نصف ہاتھ مین رہ گیا نصف زمین پر پڑا ہوا تھا اُسنے غصہ مین آکر وہ نصف اُنپر کھینچ مارا اُنھون نے خالی دیا اُسنے جھک کر اپنے پیر سے گزر کران سر لیا اور کہا اب تیرا بچنا بہت دشوار ہی وہ نیزہ تھا اور تبر تھا یہ ضرب گزر ہی اس سے کوئی نہین بچ سکتا ہی فیل مست پر پڑے تو وہ چیخ مار کر بیٹھ جاے اگر پہاڑ پر بلبوت تمام اگاؤن تو از بیخ تا قلہ کوہ زمین مین در ہے اور نشان ضلے ضرب گزر سے کمر کوہ ٹوٹ جاے مملوک نے کہا کہ تو کیون اسقدر لاف وگزاف کرتا ہی کہ یہ ضرب گزر مین ہوشیار ہون اور دیکھون کہ کیونکر کمر کوہ ٹوٹ جاتی ہی یہ سُنکے وہ خبردار کہتا ہوا اور گزر لوگردش دیتا ہوا برابر آیا اُدھر مملوک نے یہ دہاکر کے سپر اُٹھائی کہ ای کریم پناہ تو دارم پناہ سپر ندارم چہرہ من نازک تر از گل ست تو ہی بچانیوالا ہی تیرا ہی بھروسا ہی ورنہ مین کیا ہون یہ دہاکر کے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اُسنے گزر مارا اُنھون نے نگاہ مین رکھا گو سپر کی آڑ تھی مگر نگاہ لڑی ہوئی تھی جیسے ہی گزر قریب سپر آیا اُنھون نے جھٹکا دیا کہ علی بند سپر کا پشت کی طرف جاکر جھولا اور دونون ہاتھ بڑھاکر کلہ خود پر ڈالدیے اور استوار پکڑکر جھٹکا دیا کہ وہ منھ کے بھل آرہا اگر چھوڑدے تو دونون ہاتھ شانون پر سے اکھڑ جاہین گھبراکر چھوڑ دیا اُنھون نے گزر پر بھی قبضہ کیا اور کہا کہ دیکھا تو نے ہماری جرأت و دلاوری کو نون ضرب گزر سے بچتے ہین جب خدا ہمارا ہمکو بچاتا ہی تو یون بچاتا ہی یہ وہ ہی گزر ہی کہ جس سے کمر کوہ ٹوٹتی بھی اب اسی گزر سے تیری کمر ٹوٹیگی یہ کہکر کہا کہ ؎ تو ضربے زدی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + ہوشیار ہوجا اور خبردار یہ نکلا کہ مین اپنے رنج مین تھا اُس حالت مین تجھہ ضرب کی اُسنے جواب دیا کہ مین ہوشیار ہون تم ضرب کرو یہ سنکے اُنھون نے وہ گزر لیکر اُسپر وار کیا وہ مثل ہوائی بیان کی جو بی میان کا سر وی گزر اُسکے اوپر لگایا اُسنے بھی سپر کو چہرے کی پناہ کیا اور زیر سپر تلوار لگائی کہ گزرتا گر سپر پر پڑا کر صدا پیدا ہوئی یہ گزر ٹکرا کر الگ ہوے غبار بلند ہوا اُنھون نے صدای گرز دم دبست کر دم اُدھر اُسکا یہ حال ہوا کہ جب گزر سپر پر پڑا تو سپر کمان اور ضرب گزر کمان سپر کے تو پرزے پرزے ہوگئے گزر اُسکے سر پر آیا سر گردن مین گردن سینہ مین سینہ شکم مین شکم کمر کولون مین کمر کولے مرکب مین مرکب نھلتھلا خون کا ہوکر رہ گیا روح اُسکی طرف دار اسفل کے راہی ہوئی مالک نے بڑھ کر اُسکے کان لیے اور کہا کہ خوش آمدی دصفا آوردی یہ صدا دے کر جھومنے لگے اُدھر تھوڑے عرصہ تک صحرا شاہ نے اسکا انتظار کیا کہ وہ نکلے مگر نہ نکلا عیار سے کہا کہ جاکر ذرا خبر تو لاؤ کہ کیا گذری عیار دوڑ کر قریب اُس غبار کے آیا اور چھینٹا پانی کا دے کر غبار کو بٹھلایا اور خود اندر غبار کے آیا یہان اُسکا کہین نشان نہ پایا حیران و مضطر اِدھر اُدھر ہیچ نگاہ کو دوڑانے لگا خیال کیا کہ مین اندر غبار کے جو آیا ہون اس سبب سے کچھ دکھائی نہین دیتا ہی بڑے عرصہ تک تلاش کرتا رہا ایک مقام پر اُسکا سر کیچڑ مین اُسنے پڑا پایا اُسنے جلدی سے وہ سر اُٹھایا اتنے عرصہ مین وہ غبار بھی بیٹھ چکا تھا اب جو خوب غور سے دیکھا تو تمام سر خون مین بھرا ہی وہ حیران ہوا اسکا تو کہین پتہ نہ تھا ہان مگر ایک جگر خون کا بھرا ہوا تھا مع راکب و مرکب ایک جسم تھا استخوان ریزہ ریزہ ہوگئی یقین یہ حال دیکھکر عیار بچارا کہ مین کسکو تلاش کرون اُسکا تو خاتمہ ہوگیا نہ وہ ہین نہ انکا مرکب وہ مع مرکب اپنے مقام کو گئے یہ کہکر طرف لشکر کے چلا یہ ٹہلنے لگے اس انتظار مین کہ کوئی اور برابر سے مقابلہ آئے

جب یہ معلوم ہوا کہ سموم مثل باد سموم کے چل کر رہ گئے اور کوئی اُنکی تیزی وحدت سے اثر نکیا لشکر مین تہلکہ پڑگیا اور ایک پہلوان کہ نام اُسکا سرخوش تیغزن تھا محراب شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور کہا کہ اے جوان تو بڑا زبردست معلوم ہوتا ہی کہ سموم کو ایک ضرب مین خاک مین ملا دیا مملوک نے کہا کہ مین نے تو چاہا تھا کہ وہ میرے ہاتھ سے قتل ہو لیکن کیا کرون اُسکو اُسکی قضا نے مہلت ندی مین مجبور ہوگیا مین نے کیون اُسکو خاک مین ملایا اُسکے غرور نے اُسکو خاک مین ملایا نہ وہ غرور کرتا نہ خاک مین ملتا کیونکہ غرور تو کسی کو زیبا نہین ہی سوائے ذات باریتعالے کے وہ غرور کرے تو زیبا ہی کیونکہ وہ سب کا خالق ہی اُسنے سب کو خلق کیا ہی نہ وہ کسی سے بنا ہی نہ اُس سے کوئی بنا ہی وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ تک رہیگا جیسا کہ یہ آیہ شاہد ہی آیہ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اُسکی ذات کو فنا نہین ہی بقا ہی اور سب کو فنا ہی بقا نہین ہی پھر کون غرور کرسکتا ہی تو کیون آیا ہی اگر اپنی جان عزیز ہی تو مذہب اسلام قبول کرو ورنہ اپنے مقام پر چلا جا کیونکہ تو کیون میرے ہاتھ سے مارا جاے تو دیکھ چکا ہی کہ میری ایک ضرب سے کیسا زبردست پہلوان مارا گیا جو کہ اپنے کو فخر رستم و سام تصور کرتا تھا اُسنے جواب دیا یہ تو سچ ہی کہ غرور کسی کو نہین اچھا معلوم ہوتا ہی ہمارے مذہب مین اور طریقہ سے اسکو کہتے ہین ہمارے مذہب مین اور طریقہ ہی جسے غرور تو نہین کرتا ہون جو مجھکو خوف ہو پس مین یہ کہتا ہون کہ تو خود میرے روبرو سے چلا جا مین سموم نہین ہون کہ تیرے ہاتھ سے قتل ہو جاؤن مجھکو سموم نہ تصور کرنا وہ تو باد سموم کی خاصیت رکھتا تھا کہ ایک جھونکا سا آکر رہ گیا معلوم ہوتا ہی کہ تجھ سے مردان عالم سے کبھی مقابلہ نہین ہوا ایک ادنے پہلوان کو قتل کرکے یہ دماغ ہوا ہی کہ بڑے بڑے پہلوانون سے آمادہ نبرد ہی آگاہ ہو کہ میرا نام سرخوش تیغزن ہی میرا کام تیغزنی و دشمن کشی ہی اسی تیغ سے مین نے ہزارون کے سر اُتار لیے ہین سیکڑون کو زخمی کیا لاکھون سے مقابلہ کیا کبھی قدم پیچھے نہ ہٹے ہیبت لشکر کے آگے رہے یہ وہ تلوار ہی کہ جسکے خوف سے لشکر گریزان ہوتے ہین مین نے ایسی شمشیر زنی کی ہی کہ مین شمشیر زن مشہور ہوگیا ہون میری شمشیر زنی کے اس اقلیم مین سکہ پڑے ہوے ہین یہان پر کیا موقوف ہی بڑی بڑی دور میری تلوار کی دھاک ہی میری تلوار سے اور موت سے لاگ ہی یہ ذبح کرتی ہی وہ جان لیتی ہی یہ خون پیتی ہی وہ قبض روح کرتی ہی مین یہ خوف کرتا ہون کہ تو میرے ہاتھ سے قتل نہ ہو تو اپنے خیال مین مجکو بھی مثل سموم کے سمجھے ہوے ہی پس اسی مین خیریت ہی کہ چلا جا اور کسی کو میرے مقابلہ کو روانہ کر جو کہ جہاندیدہ و کارآزمودہ ہو تو ابھی جوان ہی تو کیا مقابلہ کرے گا اور سموم ایک ادنے پہلوان تھا مملوک نے ان سب باتون کا یہ جواب دیا کہ مین کسکو مرد میدان و پہلوان جہان تصور کرون وہ یہ کہتا تھا کہ مین پہلوان ہون میرے مقابل اس لشکر مین کوئی پہلوان نہین ہی تو یہ کہتا ہی کہ وہ ادنی پہلوان تھا تو مین کسکو سچا اور کسکو دروغگو تصور کرون میرے نزدیک دونون جھوٹے ہین کیونکہ تم دونون بہت مغرور ہوگئے ہو ایک تو غرور کا چھل باکر اپنے مقام اصلی کو روانہ ہوا اب تو باقی ہی جو تیرا جی چاہے وہ کر نصیحت و پند کی کوئی ضرورت نہین ہی یہ مقام خطرناک ہی نہ جاے نصیحت و پند یہ جو کہا اُسنے کہا کہ پھر جو حربہ کرنا منظور ہو حربہ کر دیکھ مین ضرب کرونگا مملوک نے کہا کہ یہ اپنا دستور نہین ہی ہم خدا پرست ہین ضرب مین جلدی نہین کرتے ہین اُسنے کہا کہ مین کیا کرون تیری قضا ہی آئی ہی لے یہ ضرب تیغ موجود ہی کیونکہ وہ تو سیکار رہا ہی کہ نیزہ بازی عمود بازی اور اس فن مین تم لوگ کامل معلوم ہوتے ہو تم سے کبھی

نیزہ بازی کرنے نہ گلوہ بازی تلوار سے مقابلہ کرے تلوار جلال مشکلات ہی وہ دم بھرمین برسون کا فیصلہ
کردیتی ہی یہ کہکر تلوار نیام سے لی یہ معلوم ہوا کہ اندھی درازغار سے نکلا ادھر انھون نے اپنی دلاتی کے قبضہ پر
ہاتھ ڈالا اور سپر پشت پر سے لی وہ اسطور سے نکلی کہ جیسے ابر سے برق یا بانی سے ناگن یا سنگ سے شرارہ
اس طور سے وہ چمکی کہ اسکی نگاہ جھپک گئی یون آئین جوہر چمک رہے تھے جیسے ہیرے چمکتے ہین یا جال
تھا کہ نگاہ آسپر نہ کام کرتی تھی اسنے بھی سپر لی وہ دون طرف سپرین آگئین ابر سپر بلند ہوا آئین برق شمشیر
کوندنے لگی برابر کے وار ہونے لگے جو وہ وار کرتا ہی سب کو یقین ہوتا ہی کہ اس وار سے مملوک نہ بچیگا
جب یہ وار اسکا رد کرتے ہین زبان دوستاد دشمن سے صدائے تحسین وآفرین نکلجاتی ہی جب یہ وار
کرتے ہین اسکے لشکر کے لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ یہ نہ بچیگا مگر وہ بھی بہت ہوشیار ہی ہر مرتبہ یون
نکل جاتا ہی کہ حیرت ہوتی ہی یہ تو اسکی ضرب کے نیچے سے یون نکلتے ہین جیسے علیک سے نگاہ وکمان سے
تیر سنگ سے شرار اب تو برابر کے وار ہورہے ہین یہ گھس گھس کر وار کرتے ہین دم لینے کی مہلت نہین دیتے
ہین وہ مار پہ وار کر رہا ہی مگر دب جاتا ہی ہر مرتبہ یہ تصور کرتا ہی کہ اب کی ضرب مین میرا کام تمام ہی یہ ابھی اسکو
کھلا رہے ہین اسقدر بیکسپر قابض ہین کہ جہان پر چاہین مارلین گر خیال کرتے ہین کہ یہ بھاگ کر کہان جائیگا
جب چاہونگا قتل کر ڈالونگا مین اسپر قابض ہون شیر کے پنجہ سے نکلکر کہان جائیگا جب شکار ہاتھ آگیا
تو پھر نہین نکل سکتا ہی وہ تو یہ تصور کرکے اسکے وار رد کر رہے ہین وہ جان دے دے کر وار کرتا ہی
یہ اسکو یون رد کرتے ہین کہ جیسے طفل خوردسال سے کوئی کھیلتا ہی اور اسکی ضرب کو رد کرتا ہی یا کوئی
جس طور سے پھول کو روکتا ہی وہ وہ وار کرتا ہی جو کہ اسکے بچے ہوئے ہین اپنا کمال دکھا رہا ہی
یہ کچھ خیال بھی نہین کرتے ہین اب انھون نے یہ کرنا شروع کیا جہان وار کیا اسنے رد کیا اور پورا
نہ ہوا انھون نے اس مقام پر چرکا دیا جہان پر وار کیا تھا اور کہا کہ دیکھ یون حریف پر وار کرتے ہین
دیتے ہین یون قابو پاکر وار نہین کرتے ہین تو ہر مرتبہ میری تلوار کے سہے ہی وہ تیری تیغ زنی کہان
گئی تو نے تیغ زنی کرکے لشکر بھگا دیا ہین مین نہ قتل ہوسکا واہ بھی شمشیر زن مشہور ہی اسی تلوار کے
سکے بجے ہوئے ہین اسی شمشیر زنی پر تجکو ناز ہی ارے تو نے تو وہ ضربین کی ہین جو کہ طفل مکتب بھی
نہ کریگا اور میری اُن ضربون سے مجروح ہوا جو کہ طفل مکتب ہو وہ بھی نہ زخمی ہوگا کیا خوب تو شمشیر زنی
بگھارتا ہی سچ ہی تجکو اسی پر ناز ہی ہان تیرے مثل ایسا شمشیر زن تو کوئی نہوگا تیرا یہ دعوے تو بہت
درست ہی وہ ملعون ان فقرات سے کٹا جاتا ہی زبان تیغ سے الگ گھائل ہورہا ہی رہ رہ کر چرکے
کھاتا ہی دل مین کہتا ہی کہ بڑی بلا سے سامنا ہوا ہی عجیب کشمکش مین پھنسا ہون اگر مین یہ جانتا تو کبھی
مقابلہ کو نہ آتا یہ عجب بلائے بد ہی کسی مقام پر چوٹ نہین کھاتا ہی کیا بلا کا بنا ہوا ہی یہ خیال کرکے پھر وار کرتا
ہی کہ شاید اس وار سے زخمی ہو مگر کچھ نہین ہوتا ہی وہ بھی خالی جاتا ہی یہ مقابلہ مین مصروف رہے
اتنی بات ہی کہ وہ بھی چوٹ نہین کھاتا ہی گو یہ وار کمال کے متعلق کر رہے ہین انکے بھی وار وہ ہین جو کہ
اکثر لوگ کرتے ہین مگر یہ حال ہی کہ شدت دھوپ سے عرق عرق ہوگئے ہین کیونکہ وہ وقت دوپہر کا
تھا جب مقابلہ ہورہا تھا ایک تو گردش مرکبان سے گرد بلند تھی دوسرے وار چل رہے تھے اسکی
کچھ تو گرانی ہوگئی تیسرے دھوپ کی شدت پیاس بھی لگ آئی تھی زبان مین کانٹے پڑے جاتے
تھے اسکی اور انکی زبان تالو سے چمٹی جاتی تھی اسوقت اسنے کہا کہ اگر تھوڑی دیر کے لیے مقابلہ
مرقوف ہو تو مین لشکر سے پانی طلب کرکے پی لون کیونکہ مین بہت پیاسا ہون مملوک نے کہا یہی میرا بھی حال ہی

خوب تم نے یاد دلایا خیر ٹھہر جاؤ ہم اپنے لشکر سے پانی منگاؤ مین اپنے لشکر سے یہ کہکر دونون نے ہاتھ روک لیے مملوک نے اپنے لشکر سے پانی طلب کیا خادم پانی لیکر حاضر ہوا خوب آب سرد سے قلب کو سکون دیا اُدھر اُسنے بھی پانی منگا کر پیا جب پانی پی چکے پھر باہم مقابلہ کرنے لگے کبھی ایک مرتبہ اُسنے وار کیا اِنھون نے خالی دیا اِنھون نے وار کیا اُسنے خالی دیا پھر تازہ دم ہوکر مقابلہ کرنے لگے یہ عالم ہی کہ نہ اور اخطر نہ این را نظر نہ اور انظر نہ این را خطر غالب و مغلوب مین تمیز نہ تھی دیکھنے والے دیکھ رہے تھے کہ دونون برابر ہین جب وہ وار کرتا ہی یہ سب کے سب رد کرتے ہین اور جب یہ وار کرتے تھے اسکو رد کرنے مین زحمت ہوتی تھی اب وہ تھک گیا ہی ہر مرتبہ رہ جاتا ہی ہاتھ بھی رُک کر چلتا ہی یہ برابر وار کر رہے ہین سپرون دونون غربال ہوگئی ہین کہ ایک مرتبہ اسکو خیال آیا کہ بڑی دیر ہوئی اور یہ جوان زخمی تک نہوا اور مین کئی چرکے کھا چکا ہون میرے لشکر کے لوگ کیا کہتے ہونگے کہ یہ تو بڑا مشہور زن تھا اور ابھی تک اس جوان کا کچھ نہ بنا سکا اب اس معرکے کو فیصل کرنا چاہیے یہ تصور کرکے اُسنے کہا کہ مین وار کرتا ہون یہ آخری وار ہی اگر اس ضرب سے بچ گئے تو خیر ورنہ یہ ممکن نہین ہے کہ بچو یہ وہ وار ہی کہ اسکو بڑے بڑے نہ رد کرسکے ہین تمھاری کیا اصل ہی مملوک نے جواب دیا کہ تم وار کرو میرا خدا مجھکو بچائے گا تو بچو لگا اُسنے کہا کہ تمکو اپنے خدا پر بڑا بھروسا ہی دیکھون کیونکر بچتے ہو یہ کہکر تلوار علم کرکے سر کو بتا کر کمر پر وار کیا اِنھون نے یون خالی دیا کہ دیکھنے والون کے ہوش اُڑ گئے اور اُنھون نے اپنے دل مین کہنے لگے کیا چالاکی سے بچے ہین یون تو کوئی نہین بچ سکتا ہی یہ تو یون بچے اُسنے پھر تلوار علم کرکے سر پر وار کیا اِنھون نے سر تو چھوڑدی اور اپنی تلوار زیر ران رکھکر تلوار سے نگاہ لڑائی جیسے قریب سر آئی باڑھ کو بچا کر تھپلی دی کہ تلوار ہٹ پڑی اِنھون نے بجلی دراز کرکے قبضہ پر ہاتھ ڈال دیا اور کلائی مروڑ کر تلوار چھین لی اور وہی تلوار لیکر کہا کہ اب میرا وار رد کر تو نے بہت سے وار کئے ہین مین نے سب رد کئے اب میری باری آئی یہ کہکر اُسکی تلوار تو زمین پر پھینکدی اور اپنی تلوار لی اور وار کیا اُسنے سپر کو سر کی پناہ کیا تلوار سپر پر پڑی اُسکو مثل قرص خیر کے قلم کرکے خود پر آئی خود و دو مغفر و عرق چین کو کاٹتی ہوئی کاسہ سر مین در آئی برابر کلہ چہرے کی خبر لیتی ہوئی صراحی گردن مین آئی دہان سے گذر کر صندوق سینہ مین آئی صندوق سینہ سے گذر کر شکم کی خبر لیتی ہوئی کمر تک پہونچی کمر کو قلم کرتی ہوئی زین پر پڑی زین سے پشت مرکب پر پشت مرکب سے گذر کر شکم مرکب مین آئی اُسکو دو کرکے زمین کو بوسہ دیا بلکہ ایک وجب زمین مین بھی در آئی یا تو قبہ سپر پر چمکی تھی یا زمین کو بوسہ دے کر شفق خون مین آلودہ ہوئی اور وہ جو قطرے خون کے اُسپر تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یاقوت جڑے ہوے ہین اِنھون نے تلوار کو علم کرکے صدا دی کہ جسکو اپنی تمنا سے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے اِدھر اُس سردار کے ہمراہ راکب و مرکب ہاتھی پر کالے ہوے وہ خاک و خون مین ملکر رہ گیا یہ ضرب دست دیکھکر سب کے ہوش اُڑ گئے مخالف شاہ کو اُسکے سردار کے قتل ہونے کا اسقدر صدمہ ہوا کہ اُسی وقت طبل بازگشت بجوا دیا صدا سے طبل بازگشت جو بلند ہوئی لشکر اسلام مین بھی کوس بازگشت پر چوب پڑی دونون لشکر طرف فرودگاہ کے واپس ہونے کی فکر کرنے لگے کہ مملوک جنگ گاہ سے پھر کر روبرو صاحبقران زمان کے آئے صاحبقران کو سلام کیا اُسکے پیچھے پیچھے مین آئے اُدھر لشکر کفار اپنی فرودگاہ کی طرف واپس آیا جب

لشکر واپس چلا گیا تو صاحبقران بھی اپنے لشکر کو لے کر فرودگاہ پر آئے لشکر نے گرمکھولی دونون لشکر آسودہ ہوے بادشاہ نے لباس ندم اُتار اپوشاک بزم پہنکر دربار مین تشریف لاے اسی طور سے ہر سردار حاضر دربار ہوا صاحبقران آکر اپنے دنگل پر جلوہ فرما ہوے بادشاہ تخت شاہی پر روبرو افروز ہوے تھوڑے عرصہ تک سب خاموش بیٹھے رہے اُسکے بعد مملوک کی بہادری کی تعریف ہونے لگی ہر ایک نے تعریف کی کہ کیا جوانمردی کی ہی دو ہی سردارون کے مرنے سے کفار کے جی چھوٹ گئے طبل بازگشت بجواکر واپس گئے دیکھیے اب طبل بجتا ہی یا نہین یہ ہی کلام ہو رہے تھے کہ یکایک صداے کوس حربی کان مین آئی اسکا واقعہ یہ ہی کہ جب محراب شاہ طبل بازگشت بجواکر حریگاہ سے واپس گیا تو لباس ندم تبدیل کرکے دربار مین آکر بیٹھا سب سردار حاضر ہوے بڑی دیر تک تو خاموش بیٹھا رہا اہل دربار کو بھی سکوت رہا محراب شاہ پر ایک رنج طاری رہا بعد کتنی دیر کے محراب شاہ نے سر اُٹھاکر اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ آج تو میدان حریف کے ہاتھ رہا وہ دو پہلوانون کو قتل کر گیا اگر مین طبل بازگشت نہ بجواتا تو ضرور ایک دو اور قتل ہوتے کیونکہ تلوار اُسکے ہاتھ مین جم گئی تھی مگر کیا ضرب دست ہی ایسی ضرب دست ہمنے نہین دیکھی کہ ایک ضرب گزرین اتنے بڑے پہلوان کو یون خاک مین ملا دیا کہ استخوان تک باقی نہ رہے دوسرے پہلوانون کو ایک ضرب تلوار سے ظلم کیا کہ تسمہ نہ لگا رہنے دیا یہ بڑا زبردست معلوم ہوتا ہی جو کوئی اُسکے مقابلہ کو جاتا مارا جاتا کیونکہ اُسکا خوف ہر ایک کے دل پر چھا گیا تھا ہر ایک کو یہ خیال ہوتا کہ اِسنے اس طور سے دو پہلوانون کو قتل کیا ہی یہ خیال آتا اور ہاتھ پانون پھول جاتے حواس جاتے رہتے موت کا سامنا ہوتا اس سے مین نے طبل بازگشت بجوانا مناسب جانا کل دیکھا جائیگا اہل دربار نے جواب دیا کہ آپ کی راے بہت ٹھیک تھی ضرور ایسا ہوتا محراب شاہ نے کہا کہ مین لشکر کا حال دیکھکر پریشان ہوا تھا کہ سب بدحواس ہین بدین سبب مین نے یہ کارروائی کی ورنہ ابھی بخوبی مقابلہ کا وقت تھا مگر کیا کرتا یہ امر مصلحت وقت تھا سب نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا جو آپ کی راے تھی وہ بہت ٹھیک تھی مجکو بھی پسند آئی پہلے تو ہم حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ ابھی سے بادشاہ نے طبل بازگشت بجوا دیا کیونکہ ابھی تو وقت مقابلہ باقی ہی مگر ہم نے خیال کیا کہ امور مملکت خویش خسروان دانند + گدا اے گوشہ نشینی تو حاطا فرو سخن + دربار مین چلکر دریافت کرینگے اب معلوم ہوا اس مصلحت سے یہ کام سرکار نے کیا کہ جس مین ہماری عقل پریشان تھی محراب شاہ نے کہا کہ حکم دو کہ کوس حربی پر چوب پڑے کل ہم میدان جنگ مین جاکر حریف سے مقابلہ کرینگے یہ حکم دیا اسیوقت نقارے پر چوب پڑی یہ ہی صدا تھی جو کان مین صاحبقران کے آئی تبھی صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ دریافت کرو کہ یہ نقارہ کیسا بجا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ ہرکارے تو برابر خبر دیتے ہوے آئے ہین وہ آکر خبر دینگے یہ سخن درمیان تھا کہ جوزی ہرکارے کی حاضر دربار ہوئی مبراگاہ پر مبرا بجا لاے بعد دعا و ثناے شاہی کے یون عرض کرنے لگے کہ لشکر کفار مین نقارہ حربی بجا ہی اُسکا قصد ہی کہ براے مقابلہ میدان جنگ مین آئے اور آتش کینہ فساد و دبالا کرے یہ جو ہرکارون نے عرض کیا بادشاہ اسلام و صاحبقران نیک نام نے حکم دا خت طبل جنگ دیا یہ حکم سنکے خواجہ اُسی وقت نقار خانہ مین آئے نقارہ زنی پر چوب لگائی صداے نقارہ پہلی لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا یہ حکم دے کر بادشاہ نے اس خیال سے کہ اہل لشکر دن بھر کے تھکے ہوے ہین اور کل پھر مقابلہ ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ دربار برخاست کیا جاے سب سردار اپنے اپنے

مقام کو روانہ ہوئے اور جا جا کر آرام پذیر ہوئے ادھر کفار کے لشکر مین صدائے طبل پہیلی انکو معلوم ہوا
کہ کل مقابلہ ہوگا وہان بھی سامان جنگ ہونے لگا محراب شاہ نے بھی دربار برخاست کیا سب
سردار اپنے اپنے خیمون کو روانہ ہوئے اور اپنے خیمون مین آکر آلات حرب وضرب درست کرنے لگے
وہ رات دونون لشکرون کو کارسازی حرب مین بسر ہوئی طلایہ دونون لشکرون مین پھرنے لگا
صداے حافظ باش و ناظر باش و بیدار باش بلند ہوئی کہ جوانان لشکر وافسران سپاہ ہر دو لشکر درستی
آلات حرب وضرب مین مصروف رہے کہ یکایک چرخ پر آثار سحر نمایان ہوئے طائران خوش الحان
حمد الٰہی مین مصروف ہوئے صداے اذان بلند ہوئی نسیم سحری کے جھونکے چلنے لگے سردارون کا یہ
عالم تھا کہ خیمون سے نکل نکل کر طرف آسمان کے دیکھتے تھے کہ سحر ہوگئی یا نہین کوئی ہوا کے رخ
کھڑے ہوکر دیکھتا تھا کہ نسیم سحری چلنے لگی کرن آفتاب نکلنے لگی کہ سردار اٹھے اپنے اپنے
خیمون سے آلات حرب وضرب سے آراستہ ہوکر درد ولت پر حاضر ہوے لشکر طیار ہوگیا کہ صاحبقران
نماز وغیرہ سے فراغت کرکے تشریف لائے آمد بادشاہ کی خبر آئی سب اپنے اپنے قرینہ سے
مودب کھڑے ہوے بادشاہ تشریف لائے پہلے صاحبقران کا مجرا ہوا اسکے بعد اور سردارون
کا مجرا ہوا اسکے بعد لشکر کوچ کرے بادشاہ مع صاحبقران طرف میدان جنگ کے روانہ ہوے
اور میدان مین پہونچکر صف آرائی کا حکم دیا صف بندی ہونے لگی ابھی صف بندی نہوچکی تھی
کہ ادھر سے لشکر کفار کی آمد شروع ہوئی جب شب گذری سحر ہوئی تو محراب شاہ بھی بیدار
ہوکر باہر آیا اسکے سردار بھی آچکے تھے لشکر طیار تھا وہ اپنے سردارون اور لشکر کو لے کر
طرف میدان جنگ کے چلا اور داخل میدان ہوا سے رسیدند لشکر بجاے مصاف + ودر پیکار
بستند چون کوہ قاف + دونون لشکر نکل کر باہم مقابل ہوے صفون نے نکل کر آپاغی کی جو
گرد وغبار کہ آمد لشکر سے بلند ہوا تھا اسکو بٹھایا نقیبون نے نکلکر نقابت کی جب نقیب نقابت
کرکے چلے گئے دونون لشکرون کی صفون پر سناٹا ہوگیا ہر بہادر جوش شجاعت سے جھومنے
لگا چہرے سرخ ہوگئے ابرووں پر بل پڑگئے رحیق شجاعت نے اپنا رنگ دکھایا بادہ جرات
کا نشہ ہوا تھوڑے عرصہ تک یہی عالم رہا اسکے بعد لشکر کفار سے ایک پہلوان کہ نام اسکا ہزبر
دیو کش تھا محراب شاہ سے اجازت میدان لیکر میدان مین آیا سراپا میدان کا دکھایا مبارز
طلب کیا لشکر اسلام سے ایک سردار کہ وہ بت مچلا تھا مرکب کو مہمیز کرکے روبرو تخت شاہی کے
آیا اجازت خواہ ہوا بادشاہ نے اجازت دی وہ میدان مین آیا ہم لگا در ہوا دونون مرکب برابر
رہے اس ملعون نے نیزہ مارا انھون نے نیزے کو نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے بڑے
عرصہ تک نیزہ بازی رہی آخر کو دونون نیزے شل خلال کے ہوگئے ہاتھون سے پھینکدیے
گرز لیکر باہم ہم نبرد ہوے متواتر ضربین لگانے لگے آخر کو گرز بھی کھدیے دوال کمر پکڑکر زور
ہونے لگے جب اس سے بھی عاجز ہوے تلوارین بنام سے لین باہم ضربین چلنے لگین ردو بدل
ہونے لگی ایک مقام پر تلوار بلند کرکے اسنے صدا دی کہ اے خداپرست خبردار ہو جا یہ میری ضرب
آخری ہے خداپرست نے کہا لگا ضرب یہ جواب دیکر اور سپر کو سر پر لاکر مرکب کو سیدھا کر یہ قصد کیا
کہ تلوار چھینن دون جیسے مرکب کو مہمیز کیا مرکب نے سکندری کھائی سر سر پر سے ہٹ گئی جھٹکا جو ہوا
خود بھی سر پر سے گرا تلوار آکر سر پہ پوری بیٹھی کھا کے کی صدا آئی تلوار تا دوابرو آئی اسنے جھٹکا

دے کر جو کھینچی اور اُڑا ئی سراحی گردن کو قلم کرتی ہوئی صاف نکل گئی یہ مرد دیندار شہید ہوا اُس کافر نے
جھوم کر صدا دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو وہ میرے مقابلہ کو آئے یہ اسکا صلا دیتا تھا کہ ایک اور سپاہی
لشکر کا اجازت لیکر میدان مین آیا چونکہ یہ کافر بہت زبردست ہی لشکر اسلام کا یہ طریقہ ہی کہ جو کوئی اپنے
پرے سے نکلا پھر اُسکے سوا کوئی مقابلہ کو نہین جاتا ہی اس سبب سے جو نکلا وہ ہی آیا خواہ ہم مقابل
ہو خواہ غیر مقابل پس اسی سبب سے وہ ہی سردار آیا گو اُسکا مقابل نہ تھا خلاف قاعدہ کیونکر ہوتا جب
یہ اُسکے مقابل پہونچے اُسنے تلوار کو اٹھا کر کہا کہ نہ مین ہم ننگا رہونگا نہ تیرے سے مقابلہ کرونگا نہ گرز
سے یہ تلوار مشتاق ہی خون خدا پرست کی ایک کا خون کر چکی ہی تیرے خون کی مشتاق ہی نے کہان جاتا ہی
یہ کہکر اُسنے تلوار کا وار کیا تلوار سر پر چمکی گردن اُس مردمومن کی قلعہ تن پر سے اُڑگئی جسم مرکب پر سے
تڑپ کر زمین پر گرا اسنے پھر صدا دی دو خدا پرست جو قتل ہوے اُسنے مبارزطلب کیا تو اُسکا لشکر اسلام
سے جزئیل بن عادی اپنے مرکب کو جھیڑکر روبرو تخت شاہی کے آیا اسکا زخم سر اچھا ہو چکا ہی بادشاہ
کو سلام کیا اجازت چاہی بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا یہ سنکے جزئیل نے ننگ مرکب کو
اپنی مرضی کے موافق درست کیا سلام کرکے مرکب پر سوار ہوا اور داہنا گ کالیا برچھا لیا طرف میدان کے
چلا اُسنے صدا دی کہ کوئی میرے مقابلہ کو نہین آیگا کیا مین خود آؤن کیونکہ کہان تک انتظار کرون وہی
سردار دن کے قتل ہونے سے پراگندہ ہو گیا یہ جو صدای جزئیل نے کہا کہ کیا ہوا وہ بکتا ہی مین تیرے
مقابلہ کو آتا ہون تجھ ایسے نامردون کے آنے سے کیا پراگندہ ہوگا دو اد نے سردار دن کو قتل کرکے بڑا مغرور
ہو گیا اُسکی قضا تیرے ہاتھ سے تھی ورنہ اگر قضا نہوتی تیرے لیے وہ کافی تھے اور کسی کی کیا ضرورت تھی پس
اپنی زبان کو بند کر مین آیا یہ صدا دے کر اُسکے قریب پہونچے اُسنے جو دیکھا کہ ایک جوان بہت قوی ہیکل
قوی تن قد آور دو رکابی مرکب پر سوار میرے مقابلہ کو آیا ہی بس یہ بھی سپر لے کر بڑھا ہتگا در ہوے
دونون سپرین باہم لڑین اوجھڑ سپر کی بڑی ابر سپر سے شرارے نکلے گل سپر شل گل آتش بازی کے
چھوٹے اب جو دیکھا تو چھ قدم مرکب ہٹ پڑے کا اور دو قدم مرکب جزئیل کا پس یا ہوا ہنر ہر مرکب کو رانون
مین مسلکر باہم مقابل ہوا جزئیل نے کہا کہ تو بہت مغرور ہی دو پہلوانون کو قتل کرکے تو یا لشکر پر
جاے گا اور تیری کیا اصل ہی جو کوئی تیرے مقابلہ کو نہ آئیگا تیری یہ حقیقت ہوئی کہ تیرے سبب سے
پراگندہ ہو جاے مین تیرے مقابلہ کو آیا ہون دیکھ مین نے تجکو پسپا کر دیا اب جو تیرے پاس مربہ ہو وہ کر
مین تیرے مربہ کو رد کرکے اپنا وار کرونگا اُسنے جواب دیا کہ مین اسی تلوار سے مقابلہ کرونگا کیونکہ نیزہ بازی
و گرز بازی تو بیکار ہی ان فنون مین تم لوگ بہت خبردار ہو یہ تلوار دو خدا پرستون کا خون بھی کر چکی ہی اسکی
زبان پر اُسکا مزا ہی بہی تیرا خون کریگی یہ سنکے جزئیل نے کہا کہ تیرا جس مربہ سے جی جاتا ہے مقابلہ
کر مین موجود ہون تو کیون اسقدر زبان درازی کرتا ہی تو کیا ہی میرے ہاتھ سے کہان بچکر جاے گا مین تیری
جان کا مالک الموت ہون تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی یہ جو جزئیل نے کہا اُسکو غصہ آگیا اُسنے کہا کہ خبردار
ہو جا ابھی وار کرتا ہون یہ کہکر اور تلوار علم کرکے مرکب کو بڑھایا انھون نے اپنے مرکب کو کاوے پر ڈالا
سپر کو سر کی پناہ کیا تلوار نیام سے لی اُسکا وار رد کیا اب اُسنے وار کرنا شروع کیے وار ہونے لگے مرکب
شل کل سکے پھرنے لگے مرکبون کی گشت سے غبار بلند ہوا روے آفتاب پنہان ہو گیا ہر مرتبہ جب جزئیل
ضرب کرتا تھا تو صداے نعرہ تکبیر بلند کرتا تھا وہ ہر مرتبہ یہ صدا دیتا تھا کہ ابکی مین نے قتل کر لیا اے خدا پرست
تو میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی مین تجکو مثل اُن دونون کے قتل کرونگا جزئیل اُسکے جواب مین کہتے ہین

کہ تیری کیا اصل ہی تو کیا مجھکو قتل کرسکتا ہی مین تیرا ہم نبرد ہون یہ جو جبرئیل نے کہا وہ اور غصہ کرتا ہی
اور جان دے کر وار کرتا ہی بہت سی ضربین رد کرکے جبرئیل نے کہا کہ مین اپنی ضرب کرتا ہون خبردار رہنا
یہ جو کہا اُسنے کہا کہ وار کرو مین خبردار ہون پس جبرئیل نے تلوار اُٹھاکر جو وار کیا یا تو تلوار قبۂ سپر پر
چکی بھی بازیہ تنگ مرکب جا کر چکی زمین پر بوسہ دے کر شفق آ دوانکی لاکر اُسنے سپر کی پناہ مین اپنے
کو چھپایا مگر قضا سے نہ چھوٹا سچ ہی کہ جب قضا آتی ہی اگر انسان تلوہ آہن مین پوشیدہ ہو تو بھی نہین بچ
سکتا ہی سپر کی کیا اصل ہی وہ تو ایک پارچہ آہن ہی یہ جب اُسکو قتل کر چکے صدا سے تکبیر بلند کی اب جو
نگاہ کرکے دیکھا تو سوار راکب و مرکب چار ٹکڑے پڑے ہوے ہین سارا ہنر یہ بیا بھول گیا یہ دیکھکر
ایک پہلوان کہ میران سبز پوش اُسکا نام تھا محراب شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا جنگاور
جا نیزہ بازی ہونے لگی جبرئیل نے نیزہ ہوائی کیا گرز بازی ہونی گرز چھین لیا تلوار چلنے لگی آخر کو
ہاتھ سے جبرئیل کے زخمی ہوا جبرئیل نے صدا دی کہ اسکو بیجاؤ اور کسیکو میرے مقابلہ مین بھیجو کیونکہ یہ
زخمی ہوگیا ہی سواران لشکر آکر اُسکو لے گئے اور ایک پہلوان تکلادہ بھی ہاتھ سے جبرئیل کے قتل ہوا
پھر ایک سردار نکلا اُسکو جبرئیل نے اسیر کرکے اپنے لشکر کو روانہ کیا اسی طور سے شام تک
پانچ پہلوان تو ہاتھ سے جبرئیل کے مارے گئے دو اسیر ہوے چھ زخمی ہوے کہ شام ہوگئی دونون
لشکرون مین طبل بازیجا اپنے اپنے فرودگاہ پر واپس گئے یہ طریقہ ہی لشکر اسلام کا کہ میدان جنگ مین
لشکر حریف سے پہلے آتے ہین اور جب لشکر حریف طبل بازیجا کر چلا جاتا ہی تو یہ واپس جاتے ہین
قبل مین نہین جاتے ہین یہ ہمیشہ سے طریقہ جاری ہی جب دونون لشکر اپنے فرودگاہ پر پہونچے کمرین کھولین
سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے لباس بدل کر طرف دربار کے روانہ ہوے بادشاہ بھی تخت پر آکر
بیٹھے صاحبقران اپنے دنگل پر متمکن ہوے خواجہ اپنی کرسی پر اُدھر لشکر کفار مین محراب شاہ اگر تخت پر
بیٹھا سب سردار حاضر ہوے دربار آراستہ ہوا محراب شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ خدا پرست بڑے
خوش نصیب ہین کہ آنکے لشکر کے دو سردار قتل ہوے اُسکے عوض اُنکے لشکر کے سردار نے نکل کر اُسکو
قتل کیا اور علاوہ اُسکے چار کو اور قتل کیا چھ کو زخمی اور دو کو اسیر کرکے لے گئے آج پھر میدان اُنکے
ہاتھ رہا دیکھئے انجام کیا ہوتا ہی ہمکو تو اس مقابلہ کا انجام اچھا نہین نظر آتا ہی ہم تو یہ تصور کرتے ہین کہ
ہماری شکست ہوگی اور خدا پرستون کی ظفر اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ پریشان کیون ہوتے ہین
ابھی بہت سے غلامان جانثار و جان نثاران سرکار موجود ہین کوئی نہ کوئی ضرور ایسا مقابلہ کرے گا کہ لشکر
اسلام شکست کھائیگا گو یہ لوگ بہت ہین اس امر کو ایک زمانہ چاہیے مگر آپنے سنا ہوگا کہ دیر آید
درست آید کا نقشہ ہی پریشان نہوییے خداوند تصویر مالک ہین آپ طبل جنگ بجوایئے اور ہماری
جانبازی کا تماشا ملاحظہ فرمایئے یہ جو اہل دربار نے کہا محراب شاہ نے طرف اپنے سپہ سالار
پیلان کے دیکھا اُسنے عرض کیا کہ آپ پریشان نہون ہین مقابلہ کو موجود ہون اگر حکم ہو تو مین آپنے
نام پر طبل بجاؤن بادشاہ نے کہا کہ جیسی تمھاری رائے کہ اہل دربار باہم متفق ہوکر کہنے لگے
کہ اگر پہلوان جہان دگرشاسپ دوران آپ ابھی اپنے نام پر طبل جنگ نہ بجوایئن ہمارے مقابلہ
کا تماشا ملاحظہ فرمایئن جب ہم سب جانباز نہون اُسوقت آپ کو اختیار ہی پیلان نے کہا کہ جو
تمھاری رائے مین موجود ہون یہ نہ کہنے کو ہو کہ سپہ سالار اپنی جان بچاتے ہین آپ مقابلہ کو نہین
جاتے ہین ہمکو قتل کرا رہے ہین جس طور سے ہم لوگ نمک خوار ہو اُسی طور سے مین بھی نمک خوار ہون

یہ تقریر سنکے اُن سپہ نے جواب دیا کہ آپ یہ خیال نفرمائین کوئی آپ کی نسبت ایسا گمان نہین کرسکتا
ہی یہ لشکر آپ دو صاحبون کے سبب سے قائم ہی اول تو بادشاہ کے قدم مبارک سے دوسرے
آپ کے دم سے جب آپ نہونگے تو یہ لشکر کیونکر قائم رہ سکتا ہی سپہ سالار نے کہا کہ یہ صرف تم
لوگون کا خیال ہی ہمون کیا ہونا ہان یہ تدم ہم سب کے سر پر سلامت رہین کہ جنکی یہ روشنی ہی ایسا قدردان
تو کوئی نہوگا کہ یہ سون تجلا کر پھینکدیگا اب جو وقت آیا ہی ہم بھی تی کرین یہ تو نہوگا خیر آج تو نہین کل مین
اپنے نام پر طبل جنگ ضرور بجوائینگے کل کا بھی معرکہ دیکھلون یہ جو کہا وہ پہلوان جو کہ ہاتھی سے شہنشاہ
کے برزنامہ ہی سے دربار داخل ہوا تھا اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا ایک مرتبہ بول اٹھا کہ ہان
سپہ سالار صاحب آپ کل میرے مقابلہ کا تماشا مشاہدہ کرین کہ مین کسقدر سردارون کو زخمی کرتا ہون
اور کتنون کو اسپار کتنون کو قتل کل ہی اگر لشکر اسلام میرے ہاتھ سے پریشان نہوجاے تو اپنا نام بدل ڈالون
نہ کبھی اپنا یہ نام لیون اگر اس نام سے کوئی مجکو پکارے تو اُسکو بھی قتل کرون یہ سنکے بادشاہ نے کہا کہ
مرجان مارخوار اُسکی کیا خطا ہوگی جو اُسکو قتل کروگے اُسنے جواب دیا کہ جب ہم نے اپنا نام بدلا تو پھر کیا ضرور ہی
کہ کوئی وہ ہی نام لے بادشاہ نے کہا کہ کیا نام بدل کر رکھوگے اُسنے جواب دیا کہ خواسوقت طبیعت اجازت
دیگی ایک سردار کے منہ سے نکل گیا کہ اب یہ زندہ واپس آئینگے تو نام بدلین گے ورنہ انکو نام بدلنے کی کیا
ضرورت ہوگی یہ خود بدل جائینگے کسی کے کہا کہ ہار ہونگے کوئی ہار بنا کر پہنیگا ساری مارخواری فراموش ہوگی
اُسدن آپ نے دیکھا تھا کہ ایک گھڑی سے زیادہ مین آپ کا کیا حال ہوا تھا بڑے عرصہ تک ہوش نہ آیا تھا جبادہ
جواب نامہ لے کر چلا گیا تو آپکے حواس درست ہوے یہ بچلا کیا مقابلہ کرینگے انکا یہ فن دلوش صرف دیکھنے کا ہی
بیکار اپنے کو خواہ مخواہ پہلوان بنا کہا ہی دیکھیے گا کہ لشکر کو بدنام کرینگے ایک ادنی پہلوان انکو قتل کریگا یہ اپنی شان
ہی کہ اپنے ان کو یہ مرتبہ دیا ہی ورنہ انکی یہ لیاقت نہی کہ یہ لیسپہ سالار کے بیٹھتے مگر کیا کرین کہ زمانہ موافق ہی ہمکو ایسی
چاپلوسی نہین آتی ہی ہم تو سپاہی ہین ہمیشہ کرنے پن سے پیشہ پیدا کرتے ہین چاہے یہ اسوقت میرا کہنا انکو
ناگوار ہو مگر مین صاف کہونگا اُسنے غیور بدل کر جواب دیا کہ آپ بہت چرب زبان ہوے ہین شاہون کے
دربار مین ایسی چرب زبانی ابھی نہین ہوتی ہی ایسی چرب زبانی منہ کی کھلاتی ہی ساری عزت خاک
مین ملاتی ہی مین تو بزدل و نامرد تھا آپ ہی نے نامہ بر کو روک لیا ہوتا تو کیا ہوتا آپ تو اپنے کو بہت
زبردست تصور کرتے اور سپاہی جانتے ہین اتنے سردار تھے کسی کا بھی تو یہ ہوا نہ پڑا کہ وہ اُسکو لوٹ لیتا
یہ میرا ہی دل تھا مین نے تو مار دیا تھا مگر کیا کرون کہ مجکو جگر آگیا مین گر پڑا اُسنے گھونسہ مارا ورنہ اُسکی بھی یہ
حقیقت تھی دیو چکر جو بیٹھ جاتا تو اُسکا اُٹھنا مشکل تھا اگر مین اُسپر گر پڑتا تو وہ دب جاتا دم اُسکا نکلجاتا یہ اُسکی
خوش قسمتی تھی کہ مین چکر کھا کر گر پڑا اُسکی بن آئی یہ امر آپکو کہنے کو ہوگیا خیر کل دیکھ لیجیے گا کہ کون کون میرے ہاتھ سے
مارا گیا اور کون کون زخمی ہوا کتنے سر لوٹنے لگے کتنے تن بے سر ہوگئے یہ جو کہا سپہ سالار نے جواب دیا کہ یہ لوگ نادان
ہین کہا جانین بلاشک آپ ایسے ہی پہلوان ہین آپکی پہلوانی کا مزا لوٹی میرے دل سے پوچھیے کہ آپ جس مرتبہ کے
پہلوان ہین بلکہ بادشاہ نے آپکی کچھ قدر کی بعد مارنے کے اسکا مرتبہ آپ کو دینا تھا آپ کو سپہ سالار دست چپ مقرر
کرنا تھا آپکے سبب سے لشکر کو رونق ہوتی خیر یہ لڑائی ختم ہوتے تو یہ مرتبہ آپ کو ضرور ملیگا یہ کہکر اور منہ پھیر کر
مسکرانے لگا سپہ سالار کی اس تقریر سے محراب شاہ کو بھی ہنسی آگئی ہر ایک اہل دربار پاس بادشاہ منہ پر رومال
رکھکر ہنسنے لگا وہ یہ تقریر سپہ سالار کی سنکے اور پھول گیا اور کہنے لگا کہ بلاشک آپ میرے قدردان ہین مین اُن
شیردل کا شیر ہون کہ جنون نے اکثر لشکر بھگائے ہین بزرگون کے نام سے ابتک لشکر دل مین تلاطم پڑجاتا ہی

جوانون کے ہاتھ سے تلوارین گر پڑتی ہین یہ خوف طاری ہوتا ہی کہ چہرے زرد ہو جاتے ہین جو کہ اگلے زمانہ کے لوگ ہین وہ بخوبی واقف ہین میری سات پشت اسی فن مین گذری ہین مین کیونکر نہ بہادر ہونگا آجکل کی بہادری میری نگاہ مین کچھ سمانی نہین ہی مین ان پہلوانون کو طفل مکتب تصور کرتا ہون نہ معلوم یہ لوگ کیا خیال کرتے ہین کیا کہون کہ یہان موجود نہین ہین اگر موجود ہوتے تو مین کہتا کہ دیا میرے دادا کی کمان تو اٹھا لیجیے کسی سے نہ اٹھتی پکار کو کرکری ہوتی پھر کہان سے کوئی گوشہ تلاش کرنے لگتے آخر جو یون کہا تو اسکی نادانی پر اہل دربار کو اور ہنسی آئی مگر خاموش بیٹھے رہے آہستہ آہستہ ہنسا کیے سپہ سالار نے ہنسی کو ضبط کر کے کہا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی مین نے بھی سنا تھا کہ ایک کمان کسی پہلوان کی ایسی گران ہی کہ وہ ایک بار خر ہی بدون خر کے وہ میدان مین نہین آسکتی ہی اب معلوم ہوا کہ وہ آپ کے دادا کی کمان تھی مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ اسکو آپ اٹھاتے ہونگے یہان کون اٹھا سکتا ہی جو کہ اسقدر وزنی ہو ایک خر کا بار ہو مرجان نے کہا کہ یہ تو کون نے حاشیہ لگایا ہی کہ بار ایک خر کا ہی مگر یہان ارابہ پر تو آتی تھی ایک ارابہ پر بار ہوتا تھا ایک پر کمان اسکے تیر بھی تو دس دس گز کے ہوتے تھے پہلوان یہ کلام سنکے کہنے لگا کہ بھلا کون اسکے مقابلہ کر سکتا ہی یا کر سکتا تھا مگر مین نے سنا ہی کہ جو امرد تو ایسے تھے مگر میدان سے بھاگ کر مارے گئے اسکا کیا سبب تھا یفت پر سے حریف نے تلوار ماری کہ سر اڑ گیا وہ بھی جنگ مغلوبہ مین یہ امر میری سمجھ مین نہ آیا کہ ایسے تو بہادر اور اسقدر وزنی حربے باندھتے تھے اور یون قتل ہوئے جیسے کہ ادنے پہلوان بھی قتل نہین ہوتا ہی مرجان نے کہا کہ یہ جسنے تم سے کہا ہی بالکل غلط ہی وہ جھوٹا اور مکار تھا وہ اپنی قضا سے مرے یہ بات سنکے بادشاہ نے کہا کہ اس تقریر سے کیا حاصل پس معلوم ہوا کہ کل آپ مقابلہ کرنے کے لیے ضرور میدان مین جائیے گا خیر کل آپ کی بھی جنگ کا تماشا دیکھین گے یہ کہکر سپہ سالار سے کہا کہ کل آپکے مقابلہ کا تماشا دیکھو سپہ سالار نے کہا کہ جو آپ کی مرضی پس اسیوقت محراب شاہ نے طبل جنگ کے بجنے کا حکم دیا نقارہ پر چوب پڑی کوئی پہر رات آئی ہوگی کل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہی اسی وقت سے سامان جنگ درست کرنے لگے آلات حرب و ضرب کی تیاری ہونے لگی بعض اپنے پلنگون پر جاکر سوہے کہ کل پھر میدان مین جانا ہی یہان تو بعد اس حکم کے محراب شاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے بادشاہ اپنے خیمہ مین آیا مرجان نے اپنے خیمہ مین آکر اپنی تلوار کو زہر مین بجھایا خنجر کو سان پر چڑھایا نیزون کو درست کیا سنان نیزہ درست کی لباس رزمی کو خوب صاف کیا بعد اس فراغ ہونے جاکر بستر پر لیٹ رہا یہان تو نقارہ بج رہا ہی ادھر یہ پھرنے لگا ہی لشکری سامان جنگ کر رہے ہین ادھر لشکر اسلام مین دربار آراستہ ہی ہرکارے خبر لواخت طبل لے کر طرف لشکر اسلام کے چلے ہین دربار مین سب سردار موجود ہین بادشاہ تخت پر متمکن ہین صاحبقران دلگل شوکت پناہ سب سردار اپنے اپنے دلگل پر کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین خواجہ اپنی کرسی پر ہین اور تمام عیار خیمہ ہاے طلائی پر کھڑے ہوے ہین ایک طرف تو سیر اب جادو ہی اور ایک سمت ملکہ غزالان بھی نقاب ڈالے ہوے بیٹھی ہی کہ بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ آج جزیل نے بہت سے سردار زخمی کیے اور کئی کو جان سے مارا اور کچھ اسیر بھی کیے کیا بہادری سے مقابلہ کیا ہی کہ ہم نے آج تک جزیل کا مقابلہ نہین دیکھا تھا کیونکہ یہ تازہ وارد ہین اور ایک مقابلہ بابت بادشاہ کے ہوا تھا اسمین زخمی ہو کر آئے تھے مگر معلوم ہوا کہ طرز مقابلہ سمت ٹھیک ہی اور بالکل ہمارے خاندان کا طریقہ ہی یہ کسی نہ کسی بزرگ سے تعلیم کردہ ہین ہر ایک سردار جزیل کی تعریف کر رہا ہی جزیل سب کو سلام کر رہا ہی کہ جوڑی ہر کارے حاضر دربار ہوئی مجرا کر کے عرض کرنے لگے کہ آج دربار کفار مین یہ تقریر ہوئی اسکے بعد محراب شاہ نے طبل جنگ بجوا دیا

ہی کل اُسکا پھر ارادہ ہی کہ غلامان سرکار سے مقابلہ کرے باقی خیریت ہی یہ خبر ہی جو کہ غلامون نے مرجان کی صاحبقران
وہ لکھر سنکے جو کہ مرجان و پیلان مین ہوئی تھی ہنسے اور کہا کہ عجب گدھا ہی اچھا ہوا ہے لشکر مین حکم دو کہ بجے
طبل رزمی فوراً ہم بھی تو دیکھین کہ وہ مرجان کیسا بہادر ہی کسقدر ہمارے لشکر کے سردارون کو زخمی کرتا
ہی لشکر اسلام مین بھی نقارہ پر چوب پڑی بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے دونون
لشکرون مین ملایہ پھرنے لگا صدا ہوشیار باش ہر سو بلند ہوئی طبل جنگ بجا کیا کہ زمانہ شب کا برطرف ہوا
خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی آفتاب عالمتاب دریچۂ مشرق سے برآمد ہوا دونون لشکرون مین سلمان جنگ
ہونے لگا سب سردار آراستہ ہوکر درد دولت پر حاضر ہوے دونون لشکرون مین کمر بندی ہوئی کہ ادھر
بادشاہ اسلام اُدھر محراب شاہ اپنے لشکر لیکر میدان جنگ مین آئے صفین آراستہ ہوئین نقیبون نے
نکلکر نقابت کی نقابت کرکے نقیب چلے گئے تو لشکر کفار سے مرجان مارخوار اپنے مرکب کو مہمیز کرکے
محراب شاہ کے روبرو آیا اور اجازت لیکر میدان مین آیا اور خوب ملہ غوری دکھائی بعد اسکے مبارز طلب کیا
اور کہا کہ جسکو تمنای مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے بلکہ مین تو اُسکا خواستگار ہون جو کہ نامہ لیکر گیا تھا اور
بہت زبردستی اپنی ظاہر کی تھی مین نے اُسدن اس سبب سے طرح دی تھی کہ نامہ لے کر آیا ہی ورنہ میرے
ہاتھ سے زندہ نہ بچتا آج اُسکا عوض لونگا وہ ہی آئے کوئی وہ سرانہ آئے ادھر صاحبقران سے خواجہ نے
کہا کہ یہ وہی پہلوان ہی جسکو شہنشاہ نے دنگل پر سے سر دربار اُٹھا دیا تھا اور خود اُسکے دنگل پر بیٹھکر نام
دیا تھا آج وہ میدان مین آیا ہی اور شہنشاہ کا نام لے کر پکار رہا ہی صاحبقران نے اُسکی طرف دیکھا اور خواجہ
سے کہا کہ یہ شہنشاہ سے مقابلہ کرے گا اور شہنشاہ نے جو سنا کہ یہ میرا نام لے کر پکارتا ہی اپنے مرکب کی
باگ لی تمام علم دست راست کے جلوہ گری مین آئے شہنشاہ روبرو سے تخت شاہی آئے مرکب
سے اُترکر سلام کیا اور اجازت چاہی بادشاہ نے بسبب عزت پیشہ ور جوانی بہادری کا غریب عنایت کیا شہنشاہ
نے نوش فرمایا بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خدا کیا شہنشاہ نے اپنے مرکب کی تنگ کو چست کیا کہ مرکب
سرعصہ خنگ کا تنگ ہوا درسوار ہوکر خدمت مین صاحبقران کی آئے اُنسے بھی اجازت لیکر مرکب کو
گرم تازکر کے طرف میدان کے چلے اُدھر جو شہنشاہ کو آتے ہوے سب نے دیکھا پیلان نے محراب شاہ
سے عرض کیا کہ یہ غضنب ہو گیا وہی سردار ہی اسے مقابلہ آتا ہی جو کہ اسدن نامہ لیکر آیا تھا اور یہ اُسکے
ہاتھ سے ذلیل ہوا تھا ایک سردار جو کہ پیلان کے قریب مرکب پر سوار کھڑا ہوا تھا اُسنے کہا کہ آپنے
نہین سنا انھون نے خود اسکو طلب کیا ہی وہ کیون نہ برائے مقابلہ آئے وہ تو آپکی طاقت کو ایک مرتبہ
دیکھ چکا ہی انکو کیا ضرورت تھی کہ یہ اُسکو طلب کرتے یون ہی مبارز طلب کرتے جو مقابلہ کو آتا اُس سے مقابلہ کر
یہ تو خود دیدہ و دانستہ کام اژدرین گرے ہین اپنے ہاتھ سے اپنی قضا بولائی ہی پیلان نے کہا کہ انکو اپنی سپہ گری پر
غرہ ہی اپنے خاندان کی بہادری پر غرور ہی بیغیرت ہی کہ ذلت اُٹھا چکا ہی مگر شرم نہین آتی ہی رات کو تمنے دیکھا کہ پیٹھ
کیا کیا نہین کہا مگر اسکو کچھ بھی معلوم ہوا وہ اسکو اپنی تعریف سمجھا محراب شاہ نے اُن دونون کی تقریرون کے
جواب دیا کہ گو پہلوان زبردست ہی مگر اپنی نادانی سے بے غیرت بنگیا ہی اگر بے غیرت نہوتا تو مین ضرور اسکو ماران
کا عہدہ دیتا یہ بھی تمکو معلوم ہی کہ یہ کس خاندان سے ہی ارے اُسی خاندان سے ہی جس سے ماران تھا ماران کا کوئی
نہ کوئی عزیز ہی مارخواری سوائے اس خاندان کے اور کسی خاندان مین نہین ہی مین بھول گیا رات کو تمکو سنوا دیا تھا
کہ جو قرابت اس سے اور ماران سے تھی جب ماران قتل ہوا ہی تو اسنے بہت غم کیا تھا مگر مجبور تھا کہ میرے ہمراہ یہان
آچکا تھا ورنہ کریہ کرم لڑتا اگر زندہ واپس آیا تو سنوا دونگا مگر اسکا زندہ واپس آنا محال ہی کیونکہ اُسنے بہت بڑی

نادانی کی کہ ایسے پہلوان زبردست سے مقابلہ کی خواہش کی کہ جسکے ہاتھ سے ایک مرتبہ زک پا چکا ہی یہ
نادانی نہین ہی تو عقلمندی ہی پہلان نے جواب دیا کہ یہ ارشاد حضور کا بہت بجا ہی اور آپکے اور اس غلام کے نزدیک
نادانی ہی اُنکے نزدیک تو عقلمندی ہی ۰۰ اپنے کو زبردستان روزگار سے تصور کرتے ہین اور حضور کو بھی اُسکے
بہادر ہونیکا یقین ہی مین قسم کھا کر عرض کرتا ہون کہ حضور کے ایک ادنی پہلوان لشکر سے مقابلہ نہین کر سکتا ہی اعلے
تو مرتبہ اور ہی مین آپکو کیونکر دروغگو عرض کرون میرے تجربہ مین جہان تک آیا ہی مین نے عرض کیا بہادرونکے
تیور اور ہوتے ہین اسکے سر مین خودی آگئی ہی یہ تصور کرتا ہی کہ ہمچو من دیگرے نیست جہان خودی آئی
پھر اُسکا دماغ درست نہین رہتا ہی بادشاہ نے یہ سنکے کہا کہ ہوگا اچھا مقابلہ کا تماشا دیکھو کہ کیا ہوتا ہی
پیل مست سے اور شیر سے مقابلہ ہی یہ کہکر اس طرف سب دیکھنے لگے یہان شہنشاہ جو اسکے قریب پہونچے
وہ نگاہ درزن ہونے کے قصد سے سپر کو لے کر چلا انکو بھی اسکا قصد معلوم ہو گیا انھون نے بھی سپر پشت
پر سے لی اور بہاس کر مرکب کو یہ تھپکہ لگا دو جولان کیا دونون مرکب باہم لے سپرین لڑین سپرون سے شرارے
نکلے گل سپر چنگاری ہو کر اوڑ گئے اب جو لشکر کے مضمون نے دیکھا تو یہ نظر آیا کہ شہنشاہ کا مرکب کوئی ایک
قدم پچھلا ہٹ کر رہ گیا ہی مرجان کا مرکب کوئی آٹھ نو قدم پسپا ہوا ہی پہلان نے محراب شاہ سے کہا
کہ آپ نے فتح و شکست کا حال ملاحظہ فرمایا بادشاہ نے جواب دیا کہ اسمین اُسکا کیا تصور ہی مرکب کا
تصور ہی مرکب پر کیا اختیار ہی اس سے زبردستی ہو سکی اس امر مین کوئی اُسکا چارہ نہین ہی تماس سے
زبردست زیردست معلوم ہو سکتا ہی پہلان نے جواب دیا کہ جو کچھ ارشاد ہوا مین اُسکا کیا جواب دون ہان
اگر کوئی برابر والا کہتا تو جواب دیتا خداوند نعمت اسی لگا دین تو جسم کی طاقت کا حال دنیا کا حال کھلتا
ہی جیسا قوی پہلوان وصاحب قوت ہوگا ویسا اُسکا لنگر ہوگا ویسی اُسکی تیزی ہوگی بادشاہ نے کہا مقابلہ کا
تماشا دیکھو یہ تقریر کر کر پہلان پھر اسطرف متوجہ ہوا دیکھا کہ وہ مرکب کو مسلکر شہنشاہ کے روبرو مقابل ہوا اور کہا
لیا آج روز تو میرے ہاتھ سے بچ گیا مجکو چکر آگیا ورنہ مین تجکو ضرور قتل کرتا تیرا قابو چل گیا مین جو چکر کھا کر گرا
تو نے گھوڑا مار دیا میری قسمت پوری تھی مین بے ہوش ہو گیا جب میرے حواس درست ہوے میرا دماغ صحیح
ہو گیا تو جواب نامہ لے کر چلا آیا تھا آج میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاے گا شہنشاہ نے جواب دیا
کہ کیون اسقدر اپنی زبان کو دراز کرتا ہی پہلے اپنا نام تو بتا کہ تیرا کیا نام ہی اُسنے کہا کہ تجکو میرے نام سے کیا
کام ہی بلکہ تو اپنا نام بتا کہ میرے ہاتھ سے گمنام نہ قتل ہو شہنشاہ نے جواب دیا کہ میرا بھی یہی مطلب ہی میرا
جو نام دریافت کرتا ہی میرا اصلی نام تو ملک الموت جان کفار اور تیری روح کا قابض ہی اور سب مجکو شہنشاہ
گوہر کلاہ کہتے ہین میرا نام تو نے سن لیا اب تو اپنا نام بتا کہ کیا ہی اُسنے کہا کہ مجکو گرشاسپ جہان پہلوان
دوران رستم زمان اسفندیار روزگار مرجان مارخوار کہتے ہین شہنشاہ نے کہا کہ کیا تو مارخوار ہی تیرا خاندان
کچھ ہی مارخواری تو اُنکا کام ہی معلوم ہوا کہ تیرا تمام جسم زہر سے بنا ہی اُسنے کہا کہ میرا خاندان کچھ تو نہین ہی بلکہ مارخواری
اس سبب سے کی گئی تھی کہ اکثر سنا گیا ہی کہ کفار حرب و ضرب کو زہر مین بجھاتے ہین اور بدین سبب ہم سب مارخوار
ہوگئے تاکہ زہر اثر نہ کرے زہر کے ضرر سے محفوظ رہین شہنشاہ نے کہا کہ ساری مارخواری بھولا دی جو تو مار
کھا کھا کر خود انمی دوا زہر ہو گیا ہی کیون اسقدر بل کھاتا ہی کیون زہر اُگلتا ہی مین تیرا سر مثل موذی کے کچلونگا یہ سارا
بل کھانا بھولا دونگا مین وہ ہون کہ میرے روبرو کسیکا کچھ بس نہین چلتا ہی مین اژدر دمان کے مثل چیر ڈالتا ہون
انمی دوا زہر کو چٹکی سے مل ڈالتا ہون تو کیون بار بار مارخوار کہکر مجکو ڈراتا ہی بلکہ اسدم مین نے تیرے اوپر رحم
کیا کہ زندہ چھوڑ دیا بڑا بے غیرت ہی کہ آج پھر میرے مقابلہ کو آیا معلوم ہوا کہ تیری قضا آگئی ہی اب میرے ہاتھ سے تو نہین

نجاے گا آج تیری قضا آگئی ہی تیری عمر کا پیمانہ لبریز ہوچکا ہی اب چھلکا چاہتا ہی اور سچ کہا ہی کسی نے کہ جب
چیونٹی کے مرنے کے دن قریب آتے ہین تو اُسکے پر نکلتے ہین جب قضا آتی ہی تو خود اپنے پانون سے
آدمی وہان اڑکر مین جاتا ہی معلوم ہوا کہ قضا تیرا دامن پکڑے ہوے ہی جو تو میری طرف آیا ہی اور تو نے
مجکو برا سے مقابلہ طلب کیا ہی اُسنے کہا کہ مین تو خود تیرے مقابلہ کی آرزو رکھتا تھا اُسدن سے جس دن سے
تو نامہ بر ہوکر میرے بادشاہ کے دربار مین آیا تھا اور مجکو ذلیل کیا آج اُس ذلت کا حال معلوم ہوگا شہنشاہ نے
کہا کہ تیرے تو کے دیتے ہین ہین موجود ہون جو تیرے دل مین آرزو ہو نکال لے اُسنے کہا کہ تو پہلے حربہ کر پھر مین
حربہ کرونگا شہنشاہ نے کہا کہ ہم لوگون کا طریقہ نہین ہی کہ پیشدستی کرین جب خدا تیری ضرب سے بچائیگا
تو مین مقابلہ کرونگا اور اپنا حربہ کرونگا مرجان نے کہا کہ درحقیقت قضا آگئی ہی تیرے یہ نہ کہنا کہ خبردار
نہ کیا تھا یہ کہکر نیزہ مارا انھون نے نیزے کو نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے طعن پر طعن چلنے لگے
شہنشاہ نے اسکا نیزہ ہوائی کیا اُسکو غصہ آیا تیر اُٹھاکر مارا انھون نے تلوار سے قلم کیا اُسنے گرز کا وار
کیا اُنھون نے گرز کو بھی تلوار سے قلم کیا تو اُسکو برسی خفت ہوئی تلوار میان سے لی دونون طرف سپرین
اُٹھ گئین ہاتھ تلوار کے چلنے لگے مرکب گشت کرنے لگے غبار بلند ہوا تلوارون کی جھنکار فلک پر جانے لگی
اُس غبار مین یون تلوارین چمکتی تھین جیسے ابر تیرہ مین بجلی چمکتی ہی یا برق جندہ یون چمک کر رہجاتی تھین
شہنشاہ نے کئی وار اُسکے روکے اور اپنے وار کیے اُسنے روکے اب جو اُسنے دیکھا کہ عرصہ ہوا مقابلہ
کرتے ہوے لوگ کیا کہتے ہونگے اُسنے تلوار علم کرکے کہا کہ یہ وار آخری ہی اُس وار سے بچ جاؤ تو مین
جانون شہنشاہ نے کہا کہ میرا خدا اس سے بھی بچائیگا اور مین اپنی تلوار تیرے خون سے رنگین نہ کرونگا
کیونکہ تیرا خون ناپاک ہی اور مین تو ہوشیار ہون یہ جو اُسنے سنا تلوار کو علم کیا اور بقوت تمام وار کیا انھون
نے اپنی تلوار کو ران کے نیچے رکھا بلکہ نیام مین کرلیا اور سپر کو اُٹھا لیا جیسے تلوار قریب سر آئی اُدھر
سپر کی دی کہ تلوار پٹ پڑی پنجہ بلی دراز کرکے قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور تلوار کو مروڑ کر چھین لیا اور جھٹ پٹ
بڑھکر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کرکے اب جو زور کیا تاش زمین سے اُٹھا لیا
اور گرد سر چرخ دے کر زمین پر مارا گردش دینے مین یہ حالت ہوئی کہ داستانے کہین موزے
کہین ترکش کا منہ جو کھل گیا اور تیر جو زمین پر گرے تو یہ معلوم ہوا کہ زمین کے بال کھڑے ہوگئے ایسا
خوف اُس جوان مرد کا طاری ہوا کہ زمین بھی مارے خوف کے لرز گئی اور بال کھڑے ہوگئے وہ ملعون
ایسا پریشان ہوا کہ حواس جاتے رہے گرد سر چرخ دے کر زمین پر مارا دھاکے کی صدا سے میدان
ہل گیا یہ معلوم ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا یا درخت تناور جڑ سے اُکھڑ گیا ادھر یہ زمین پر گرا کیا چالاکی تھی کہ یہ
اُسکے سینہ پر تھے اور سینہ پر سوار ہوکر کہا کہ حال درشاختن پروردگار چہ مے گوئی یہ جو کہا اُسنے کچھ
کلام سخت کیا انکو غصہ آگیا فوراً یہ اُٹھ کھڑے ہوے دونون ہاتھون سے ایک پانون اور دونون
پانون سے دوسرا پیر پکڑکر جو زور کیا پہلے زور مین تابناف دوسرے زور مین تا لبیغہ تیسرے زور
مین مثل کرباس کہنہ کے چیر کر پھینکدیا ایک ٹکڑا اِس طرف دوسرا اُس طرف میدان کے پھینکدیا
اور جیت کرکے اپنے مرکب پر سوار ہوے بطاقت و قوت و چالاکی دیکھکر لشکر کفار دنگ ہوگیا
سیلان نے کہا کہ آپ نے مشاہدہ کیا کہ کیا چالاکی سے کام کیا ہی جب مرجان نے اسکا نام لے کر
اُنکو طلب کیا تھا مجکو اسوقت ناامیدی ہوگئی ہان اگر کوئی اور مقابلہ کو آتا تو کچھ امید پڑتی کیونکہ اُسکا
خوف مرجان کو نہوتا جیساکہ اُنکا خوف تھا کہ اُسکے ہاتھ سے نرک پاچکا تھا یہ اُسی خوف کا سبب تھا جو کہ

پیش کیا شہنشاہ نے اُسکو اُسی وقت قتل کر چکے تھے یہ صرف اُنکا کھیل تھا جو وہ اسکو کھلا رہے تھے محراب شاہ نے کہا کہ دراصل یہ لوگ بڑے بہادر ہین ان سے کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہی دیکھا تھا نے ہر جوان کو لیو تکر قتل کیا چیر کر پھینکدیا یا دھر مرکب پر سوار ہو کر شہنشاہ نے مبارز طلب کیا لشکر حریف سے مہران مارخوار برائے مقابلہ نکلا اُسکو بھی شہنشاہ نے قتل کیا اسی طور سے شام تک شہنشاہ کے ہاتھ سے دس جوان مارے گئے اور بارہ جوان زخمی ہوے اور پانچ جوان اسیر کیے جب شام ہوئی محراب شاہ نے طبل بازگشت بجوادیا دونون لشکر طرف فرودگاہ کے واپس گئے کرین ہر دو لشکر کے سپاہیون نے کمرین دربار آراستہ ہوے سردار حاضر دربار ہوے سب سردار جمع ہوے لشکر کفار مین جو بادشاہ کفار نے دربار کیا تو اپنے سردارون کی طرف دیکھکر کہا کیا صلاح ہی مین طبل جنگ بجواؤن یا نہین یا کچھ دنون ٹھہر جاؤن اہل دربار نے کہا کہ آپ طبل جنگ بجوایئے کوئی مقام خوف نہین ہی ابھی ہم لوگ برائے مقابلہ موجود ہین محراب شاہ نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ یہ حکم دیا تھا اسی وقت نقارۂ نہدی پر چوب پڑی ہرکارے خبر لے کر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوے یہان محراب شاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار گئے یہان لشکر مین طبل جنگ بجنے لگا سامان جنگ ہونے لگا ملایہ پھرنے لگا اُدھر لشکر اسلام مین بادشاہ اسلام دربار مین جلوہ گر ہین سب حاضر دربار ہین ذکر شجاعت شہنشاہ ہو رہا ہی کہ ہرکارے آکر پہونچے خبر طبل جنگ بجنے کی عرض کی بادشاہ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بہ فضل ایزدی و تائید ربانی طبل رزمی بجے فوراً کوس رزمی پر دوال پڑی یہان بھی سات طبلہاری جنگ بین بسر ہوئی بادشاہ نے یہ حکم فرما کے دربار برخاست کر کے اپنے آرام گاہ کو تشریف لے گئے اُدھر بھی ملایہ پھرنے لگا سامان جنگ ہونے لگا رات بھر دونون لشکرون مین ملایہ پھرا کیا طبل جنگی بجا کیا دونون لشکرون مین سامان جنگ ہوا کیا کہ سحر ہو گئی دونون لشکر میدان مین آئے صف آرائی ہونے لگی نقیب نقابت کر کے چلے گئے لشکر کفار سے ایک سردار نکلا مبارز طلب کیا اُدھر سے عادل برائے مقابلہ نکلے شام تک کئی پہلوانونکو جان سے مارا کئی کو زخمی کیا کئی اسیر کیے شام ہو گئی طبل بازگشت دونون لشکر قیام گاہ پر آئے پھر طبل جنگ بجا پھر صبح کو مقابلہ ہوا اسی طور سے پندرہ دن تک متواتر مقابلے ہوے اس پندرہ دن کی مہماندارى مین جسقدر پہلوان و سردار محراب شاہ کے لشکر مین تھے وہ سب زخمی و قتل و اسیر ہوئے اب صرف ایک سپہ سالار اور دو ایک پہلوان و سردار ہین کہ آج جو محراب شاہ میدان جنگ سے واپس آیا اُسنے جو دربار کیا تو اہل دربار سے کہا کہ آج پندرہ دن ہوئے مقابلہ ہوتے ہوئے کوئی دن ہماری فتح ہوئی لہذا لشکر بھی پندرہ دن کا تھکا ہوا ہی اگر تمھاری راے ہو تو مین صاحبقران سے چند دن کی مہلت طلب کرون اور اقبال شاہ وغیرہ کو اپنے حال پر بحال سے آگاہ کرون سپہ سالار نے کہا کہ جو آپ کی راے مین مقابلہ کرنے کو موجود ہون محراب شاہ نے کہا کہ مین کب یہ کہتا ہون کہ تم مقابلہ کرنے کو نہین موجود ہو بلکہ میری خود یہ راے ہی کہ چند دن کے لیے مقابلہ موقوف ہو جاے سپہ سالار نے کہا جو آپ کی راے اُسی وقت محراب شاہ نے دبیر کو طلب کر کے کہا کہ ایک نامہ بنام صاحبقران تحریر کرو اُسکا مضمون یہ ہو کہ چونکہ آج پندرہ دن کا عرصہ ہوا ہی کہ برابر لشکر مقابلہ کر رہے ہین لہذا مین چاہتا ہون کہ ایک ہفتہ کی مہلت دیجیے کہ اس عرصہ مین لشکر آسودہ ہو جاے اور آرام پاے گو مین مقابلہ سے عاجز نہین ہون صرف پہلوانون اور اہل لشکر کی پریشانی کا خیال ہی کہ وہ لوگ پریشان ہونگے لازم یہ ہی کہ انکو بھی مہلت دیجاے آئندہ آپ کو اختیار ہی مین اسوقت بھی موجود ہون اور صبح کو بھی اور پرسون بھی جب آپکا جی چاہے

مقابلہ فرمایئے اگر مرضی ہو مہلت عنایت فرمایئے یہ مضمون ہو دیر سے وہ ہی عبارت تحریر کرکے پیش کیا
محراب شاہ نے دیکھکر اسکو لفافہ مین بند کرکے اپنے عیار کو کہ جسکا نام مہتر خاک زن ہی دیا اور کہا کہ
اسکو صاحبقران کی خدمت مین پہونچا دے اور اسکا جواب لے آوہ نامہ لے کر طرف لشکر صاحبقران
کے روانہ ہوا یہان لشکر اسلام مین دربار جمع ہی بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہین یہ ذکر ہو رہا ہی کہ آج
پندرہ دن ہوے کہ برابر مقابلہ ہو رہا ہی ہمکو اسقدر زمانہ گذرنے کی امید نہ تھی ہم یہ جانتے تھے کہ ایک
ہفتہ عشرہ مین فیصلہ ہو جائیگا یہان تو بڑا عرصہ ہوا پندرہ دن ہوے ہین کہ نہ لشکر کو دن کو چین ہی نہ
رات کو راحت لی دیکھئے کب فیصلہ ہوتا ہی کہ یقین نے کہا کہ محراب شاہ کے پہلوان سب زخمی ہوے
یا قتل یا اسیر اب چند پہلوان باقی ہین وہ بھی ایک دو دن مین قتل ہونگے یا اسیر یا زخمی اسکے بعد خاتمہ
ہی یا محراب شاہ اطاعت کریگا یا اسیر ہوگا اسکو بہت بڑا بھروسہ اپنے سپہ سالار پر ہی کیونکہ وہ ابھی تک
میدان مین برابر مقابلہ نہین آیا ہی محراب شاہ کے لشکر مین دو سپہ سالار تھے ایک کا نام ماران ماز جو
تھا بہت زبردست تھا جسکے ہاتھ سے نقابدار کے مارا گیا اور ایک کا نام پیلان ہی وہ اُس سے بھی زبردست
ہی اسکی قوت کا یہ حال ہی کہ ایک مشت سے فیل مست کو ہلاک کرتا ہی اُسی کا بڑا بھروسہ ہی محراب شاہ
کو اسکو ابھی تک میدان مین نہین جانے دیا ہی اُسکو بچا رکھا ہی وہ جب مارا جائے گا تو محراب شاہ کی قوت کم
ہو جائیگی یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ کل کے مقابلہ مین مرد وہ نکلیگا یقین نے عرض کیا کچھ عجب
نہین ہی کہ بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ یا صاحبقران ابھی تک لشکر کفار مین طبل جنگ نہین
بجا اسکا کیا سبب ہی نہر کارے خبر لشکر آئے نہ صدا سے طبل آئی کہا مقابلہ کرنے کا کل اسکا قصد نہین ہی
صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہو جائے گا ہرکارے تو وہان موجود ہین جو کچھ صلاح ہوگی وہ آکر بیان کر دینگے
یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی کہ مہتر خاک زن وہ نامہ لیکے سے داخل لشکر اسلام ہوا لشکر اسلام مین بڑی گہما گہمی
پائی پیر کرتا ہوا قریب بارگاہ آیا درگہ سالار سے کہا کہ خبر کرو کہ مہتر خاک زن محراب شاہ کے پاس
سے نامہ لے کر آیا ہی بار چاہتا ہی یہان دربار گاہ پر عادل تھے انھون نے کہا کہ ٹھہر جاؤ خبر کی جاتی ہی
خود یہ کہکر اُٹھے اندر بارگاہ کے آئے مجرا کیا جو اُسنے کہا تھا عرض کیا حکم دیا گیا کہ اُسکو بھیجدو دیکھین کہ کیا
نامہ لایا ہی عادل نے آکر کہا کہ جاؤ طلب کیا ہی وہ اندر بارگاہ کے پہر وہ اٹھا کر آیا مجرا گاہ پر سے مجرا
کیا اور عرض کیا کہ ایک عرضی لایا ہون محراب شاہ کی صاحبقران نے حکم دیا کہ لاؤ اسنے ایسی بارگاہ
دیکھی کہ جو کبھی نہ دیکھی تھی اُسکے حواس اس بارگاہ کو دیکھکر جاتے رہے اُس سے پوری بات تو کہی جاتی نہ تھی
مگر اُسنے اپنے کو سنبھال کر وہ نامہ نکال کر پیش کیا صاحبقران نے وہ نامہ لے کر وزیر کو دیا کہ پڑھو وزیر نے
وہ نامہ لے کر پڑھا وہ ہی مضمون تھا جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا جب نامہ پڑھا جا چکا تو صاحبقران نے فرمایا
کہ ہماری طرف سے اسکی پشت پر تحریر کر دو کہ جس طرح تمکو جنگ سے عجز نہین ہی اور تم موجود ہو تو ہم بھی عاجز
نہین ہین بلکہ تم سے جنگ کرنے کو موجود ہین جسوقت تمھارا جی چاہے مقابلہ کرو پس موافق تمھاری تحریر
کے اور تمھارے خیال کے کہ پندرہ دن ہو گئے ہین لشکر کو مقابلہ کرتے ہوئے لشکر پریشان ہی پس
ہم نے تمھاری صلاح اور خواہش کے بموجب تمکو مہلت دی گو ہمکو منظور نہ تھا کہ تمکو مہلت دیجاتی مگر مجبوری
سب کچھ کراتی ہی اگر مہلت نہ دیتے تو سب کہتے کہ محراب شاہ نے مہلت طلب کی اور صاحبقران
نے مہلت نہ دی بدین سبب مین نے تمکو مہلت دی اور تمھاری خواہش بھی تھی تمنے ایک ہفتہ کی مہلت
جو طلب کی تھی وہ تمکو دی گئی یہ جواب ہی تمھارے نامہ کا بلکہ ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اگر ہم مہلت طلب کرتے

تو تم کبھی نہ دیتے یہ ہمارا ہی طریقہ ہی کہ حریف سے مہلت طلب کی فوراً دی جاؤ یہ نامہ لیجاؤ یہ مضمون جب نامہ
مین تحریر ہو چکا اس عیار کو صاحبقران نے جواب دیا وہ سلام کرکے اپنے لشکر کو چلا یعنی جانے نامہ بر کے
صاحبقران نے بادشاہ سے کہا کہ یہ سبب تھا کہ انکو مہلت طلب کرنا تھی جو وہان طبل جنگ نہین بجائیں
اب ایک ہفتہ تک تو اطمینان ہی اسکے بعد مقابلہ ہوگا اب کی مرد فیصلہ ہوگا کہان تک لشکر پڑا رہے گا یہ جو
صاحبقران نے فرمایا بادشاہ نے جواب دیا کہ مہلت نہ دینا تھی کیونکہ انکو قوت ہو جاسے گی وہ دم لے لینگے
یقین نے عرض کیا کہ وہ ضرور اور ملکون سے اس زمانہ مہلت مین مدد طلب کرین گے عرصۂ مہلت مین
کمک آجائیگی پھر مقابلہ ہوگا کیونکہ انکا دم تازہ ہو جائیگا یہ سبب ہی مہلت کے طلب کرنے کا صاحبقران
نے فرمایا کہ آنے دو کوئی پروا کی بات نہین ہی موجب مصرع دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی ترست +
دیگر سر کہی ہیچم ز شمشیر حبیب + ہر چہ آید بر سرمن باد نصیب + چاہے کمک آسے چاہے وہ خود مقابلہ کرین کچھ خوف
نہین ہی یہ فرماکے صاحبقران خاموش ہو رہے بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے
آج راحت سے بستر دن پر لیٹے اہل لشکر بھی آسودہ ہوے کہ آج طبل جنگ نہین بجا ہی کل مقابلہ نہین ہوگا
پریشان ہو گئے تھے کہ پندرہ دن ہوے آرام سے سونے نہ پاتے تھے صبح ہوئی میدان مین پہونچے
دن بھر میدان مین رہے شام کو واپس آئے پھر سامان جنگ کرنے لگے رات اسی سامان سے بسر ہو گئی
کوئی وقت راحت کا نہ تھا کہ راحت سے رات سامان جنگ مین بسر ہوتی تھی اور تمام دن میدان جنگ
مین گذرتا رہتا آج تو خدا نے اس امر سے اطمینان دیا کہ اب ایک ہفتہ تک مقابلہ نہوگا اتنے عرصہ تک آرام
سے گذرے گی لشکری تو باہم یہ تقریر کرتے تھے کہ راحت سے بسر کرین گے یہ لوگ تو اس خیال مین ہین سب
سردار اپنے اپنے خیمون مین راحت سے آرام پذیر ہین صاحبقران اپنے خیمہ مین بادشاہ اپنی آرامگاہ مین لشکر اسلام
ہین تو یہ حالت ہی ادھر مہتر خاک زن جواب نامہ لے کر چلا ہی وہان بارگاہ مین محراب شاہ بیٹھا ہوا ہی
سب اہل دربار جمع ہین جسقدر ہین حالت یہ ہی کہ دنگل اور سیلن خالی پڑی ہین چند کرسیون پر لوگ
بیٹھے ہوے ہین کہ محراب شاہ نے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ مجکو معلوم ہوتا ہی کہ صاحبقران مہلت
دینگے مہلت کا طلب کرنا بیکار رہی کیونکہ یہ ثابت ہو گیا ہی کہ اب لشکر محراب شاہ کا کم رہ گیا ہی کیون مہلت
دین فیصلہ کیون نہ کرلین سپہ سالار نے کہا کہ آپ کی راے غلطی پر ہی میرے نزدیک ضرور صاحبقران
مہلت دین گے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ عیار جواب نامہ لے کر پہونچا اور محراب شاہ کو نامہ دیا اور کہا کہ
اسکی پشت پر جواب تحریر ہی محراب شاہ نے نامہ لیکر دہیر کو دیا دہیر نے نامہ لے کر پڑھا جو جواب
کہ اول تحریر ہو چکا تھا پڑھا گیا جب سب جواب پڑھا جا چکا تو سپہ سالار نے محراب شاہ سے کہا کہ آپ
تو فرماتے تھے کہ صاحبقران مہلت نہ دینگے ملاحظہ فرمایئے کہ کیون مہلت دی وہ لوگ بڑے بامروت
اور صاحب خلق معلوم ہوتے ہین یہ جو انھون نے تحریر فرمایا ہی کہ ہم مہلت طلب کرتے تو کبھی تم ہمکو
مہلت نہ دیتے یہ امر ضرور تھا ہم تو ایسی حالت مین کبھی مہلت نہ دیتے یہ انھین لوگون کا کام تھا بڑے
بیخوف ہین یہ نہ خیال کیا کہ اس زمانہ مہلت مین اگر کمک آجاے تو کیا ہو جنگ کو طول ہوا سکا بھی
کچھ خوف نہ کیا ہماری خواہش پر مہلت دی اہل اسلام کے بہت سے طریقے اچھے ہین جو وہ کام
کرتے ہین طریقہ اور قاعدہ سے کرتے ہین یہ جو سپہ سالار نے کہا محراب شاہ نے کہا کہ یہ تمھارا قول بہت
ٹھیک ہی ہم تو کبھی مہلت نہ دیتے یہ خوف ہوتا کہ یہ جو مہلت طلب کرتے ہین انھون نے ضرور
کمک طلب کی ہی جب کمک آجائیگی تو وہ لوگ مقابلہ کرین گے اس سے ہم کیون مہلت دین یہ خیال کرکے

ابھی یہ مہلت دیتے ضرور ایسا کرتے سپہ سالار نے کہا کہ آپ کیون یہ کہتے ہین ہمکو خود بھی منظور ہوتا کہ ہم مہلت دیتے محراب شاہ نے کہا کہ دراصل یہ لوگ بہت بامروت وصاحب خلق ہین عمدہ عمدہ طریقے ہین کہ جو کہ بہادرون کے طرز ہین وہ اہل اسلام کے طرز ہین ہمکو انکے سب طریقے پسند آے ہین اگر خلاف مذہب نہوتے تو مین ضرور انکی اطاعت کرتا کیونکہ ان لوگون کی اطاعت مین بڑے مرتبہ ہین یہ لوگ بڑے صاحب خلق ہین اور عالی خاندان معلوم ہوتے ہین دیکھو جو لوگ کہ آنکے مطیع ہین انکی کیسی قدر کرتے ہین یہ لوگ ضرور قدر دان ہین سچا ہی جو جان دیتا ہی تو قدر دان پر دیتا ہی سپہ سالار نے یہ سنکے کہا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین پس یہی سبب ہی کہ مذہب اسلام رکھتے ہین ورنہ مین تو آپ سے قبل آنکی اطاعت کرتا اور یہ بھی کہے دیتا ہون کہ اگر مین زیر ہو گیا تو ضرور آنکی اطاعت کرونگا چاہے مذہب اسلام رکھتے ہون مین اُنکا مذہب بھی قبول کرونگا یہ جو سپہ سالار نے کہا محراب شاہ نے کہا کہ خدا وندہ دن نہ کرین کہ تم زیر ہو جاؤ یہ کہکر محراب شاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گے لشکر آسودہ ہوا ایک ہفتہ تک تو راحت سے بسر ہوی لشکر تو یہ فکر کرنے لگا سب آسودہ ہوے وہ رات بسر ہوئی سحر ہوئی لشکر اسلام مین بادشاہ نے دربار کیا ادھر محراب شاہ نے بعد ازان دبیر سے کہا کہ چند نامے بنام اقبال شاہ امثال شاہ وحیرت شاہ ومراد شاہ کے تحریر کرو اُن مین حالات جنگ وپیکار تحریر کرو اور لکھو کہ یہ وہ وقت ہی کہ تم کو لازم ہی کہ ہماری مدد کرو گو مین چاہون تو بذات خود طلب کرون مگر مین سمندر شاہ کو تحریر کر چکا ہون کہ مجکو مدد کی ضرورت نہین ہی اب طلب کرونگا تو درنگو ونغو فرار پاؤنگا لہذا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ تم لوگ میری مدد کرو یہ وقت مدد ہی یہ نامہ لکھکر مجکو دو مین روانہ کرون جب یہ مضمون محراب شاہ نے کہا تو دبیر نے تحریر کیا محراب شاہ نے کہا یہ بھی تحریر کرنا کہ مین نے ایک ہفتہ کی مہلت لی ہی اسی عرصہ مین تمکو لازم ہی کہ میری مدد کرنے آؤ یہ جو لکھوا کر نامے طرف اُن ملکون کے اپنے عیار کے ہاتھ روانہ کیے وہ عیار نامے لیکر روانہ ہوا اسقدر تیز رفتار تھا کہ ایک دن مین شہر اقبالیہ مین پہونچا رات کو اس ملک مین سرا مین بسر کی صبح کو دربار مین آیا اقبال شاہ کو نامہ دیا اقبال شاہ نے دبیر کو نامہ دیا دبیر نے نامہ پڑھا جب مضمون نامہ سن چکا تو اُس عیار سے کہا کہ تم جاؤ مین اسکا جواب روانہ کرونگا وہ عیار سلام کرکے طرف امثالیہ کے روانہ ہوا ایک رات ایک دن سات گھنٹے کی بوقت صبح شہر امثالیہ مین پہونچا چونکہ صبح کا وقت تھا داخل دربار ہوا امثال شاہ کو سلام کیا اور نامہ دیا دبیر نے نامہ پڑھا وہ ہی جواب امثال شاہ نے بھی دیا عیار وہان سے طرف مرادیہ کے روانہ ہوا دوسرے دن مرادیہ مین پہونچا داخل دربار مراد شاہ ہوا نامہ دیا مراد شاہ نے نامہ پڑھوا کر سنا جب سن چکا مراد شاہ نے عیار سے کہا کہ میری طرف سے کہدینا کہ مجکو اسقدر مہلت نہین ہی کہ مین کمک کرنے کو آؤن مجکو خود اپنے ملک کی فکر پڑی ہی کہ کیا تدبیر کرون کہ میرا ملک بچے اگر مین تمہاری کمک کو آؤن تو میرے ملک کے بچنے کی کیا تدبیر ہوگی یہ تو زبانی کہدینا اور مین اُن کے نامہ کا جواب بھی عقب سے روانہ کرونگا عیار مرادیہ سے شہر حیرتیہ کی طرف روانہ ہوا دوسرے دن حیرتیہ مین پہونچا داخل دربار حیرت شاہ ہوا مجرا کرکے نامہ دیا حیرت شاہ نے مضمون نامہ سُن کے کہا کہ محراب شاہ سے کہدینا کہ جب تم ایسے بادشاہ نے شکست کھائی تو میری کیا اصل ہی مین کیا کرونگا آکر میرا ملک کیونکر بچے گا اس سبب سے مین نہین آسکتا ہون

ہین اپنے ملک کی حفاظت کی خود فکر مین ہون نہ کہ دوسرے کی فکر کرون اور مین جواب بھی روانہ
کرونگا اور اگر جواب نہ آئے تو یہ جواب ہی جو کہ مین نے تم سے زبانی کہا ہی یہ جواب سنکے عیار وہان سے
رخصت ہوکر طرف اپنے ملک کے آیا اور تیسرے دن داخل شہر محرابیہ ہوا یہان اُسدن پہونچا کہ ہفتہ
تمام ہوچکا تھا جب زمانہ مہلت کا تمام ہونے لگا تھا تو محراب شاہ نے یہ صلاح سپہ سالار ایک نام
اور روانہ کیا تھا کہ ہم نکو اور ایک ہفتہ کی مہلت دو کیونکہ جو سردار میرے زخمی ہوگئے ہین اُنکے زخم اچھے
ہوجائین جب یہ نامہ صاحبقران کے پاس پہونچا تو صاحبقران نے پھر ایک ہفتہ کی مہلت دی تھی اور
تحریر فرمایا تھا کہ تم جہان تک مہلت طلب کیے جاؤگے ہم دیے جائینگے جہان جہان سے تمکو مدد طلب
کرنا ہو طلب کرلو ہم عاجز نہین ہین جب یہ نامہ پہونچا تھا تو محراب شاہ خوش ہوگیا تھا کہ اتنے عرصہ مین
میرے نامون کا جواب آجائیگا جسکو برائے کمک آنا ہوگا وہ آئیگا کہ بعد آٹھ یوم کے عیار پہونچا داخل
دربار ہوکر محراب شاہ کو سلام کیا محراب شاہ نے دریافت کیا کہ نامے لائے آئے ان لوگون
نے کیا جواب دیے عیار نے کہا کہ اقبال شاہ نے تو کہلا بھیجا ہی کہ مین جواب سوچکر تحریر کرونگا تمہارے ہی جواب
اقبال شاہ سے بھی دیامراد شاہ نے کہا کہ مین خود اپنے ملک کی فکر مین ہون دوسرون کی کیونکر فکر کرون
جاؤن اور مین جواب بھی روانہ کرونگا اور حیرت شاہ نے زبانی پیام یہ دیا ہی کہ جب آپ ایسا بادشاہ
خدا پرستون سے نہ مقابلہ کرسکا اور شکست کھا کر ایک ایک سے کمک طلب کرنے لگا تو مین کیونکر آؤن
میرا بھی تو ملک ہی اُسکی حفاظت کون کریگا میرا تو آنا ہوگا اور بعد کو جواب روانہ کرنے کا اقرار کیا ہی اور
یہ بھی کہا ہی کہ اگر مین جواب نہ روانہ کرون تو یہی جواب ہی جو کہ زبانی دیا ہی محراب شاہ یہ جواب ہر ایک
کا سنکے کہنے لگا کہ یہ لوگ ہمکو آتے ہوے نہین معلوم ہوتے ہین اے مہتر خاکزن یہ تو بیان کر دکہ اُن
لوگون کا آنے کا قصد ہی یا نہین کچھ تم کو اُن کے طرز کلام سے بھی معلوم ہوتا تھا عیار نے جواب دیا کہ
مجکو تو معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ کمک کو نہ آئینگے محراب شاہ نے یہ سنکے اپنے سپہ سالار سے کہا
کہ بُرے وقت کا کوئی کسی کا شریک نہین ہوتا ہی اور سچ ہی کہ ہر ایک کو اپنی فکر ہی اگر وہ لوگ ادھر کمک کو چلے
آئین تو اُنکے ملک کی کون حفاظت کریگا خیر جو کچھ ہم پر گذرے گی وہ تو گذر ہی گی مگر مین یہ کہے دیتا ہون کہ یہ
ملک بھی ضرور تباہ ہونگے مثل میرے ملک کے اب کیا تدبیر کیجاے مراد شاہ و حیرت شاہ کا جواب
معلوم ہوگیا اب اقبال شاہ و اقبال شاہ کے جواب کا انتظار ہی اور پانچ چھ دن ابھی مہلت مین
بھی باقی ہین اس عرصہ مین اُنکے بھی جواب آجائینگے یہ کہکر دربار برخاست کیا کہ انکو تو یہان اس فکر مین
رکھا جاتا ہی اور حال اقبال شاہ و اقبال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ تحریر ہوتا ہی کہ جب اقبال شاہ
کو نامہ پہونچا اُسنے مضمون نامہ سُنا تو عیار کو تو یہ کہکر ٹال دیا کہ مین عقب سے نامہ روانہ کرون گا
جب وہ عیار چلا گیا اقبال شاہ نے دربار برخاست کیا اسیوقت ایک محفل مشورت گرم کی شمع راے
روشن ہوئی جو کہ معزز سردار تھے وہ سب آئے اقبال شاہ نے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ اس نامہ کا
جواب تحریر کردن آپ لوگون نے مضمون نامہ تو سنا ہی اب راے فرمایئے کہ کیا کیا جاے آیا مدد کو
روانہ ہون یا کچھ جواب نہ تحریر کرون نامہ لکھدون کہ مین کمک کو نہ آؤنگا سب نے یہ سنکے کہا کہ جو آپکی
راے ہو وہی ہماری راے ہی پھر یہ آپ فرمائین کہ آپ کو مدد کرنا منظور ہی یا نہین اقبال شاہ
نے کہا اصل امر تو یہ ہی کہ میرے ہوش اُڑ گئے ہین اور میرے جی چھوٹ گئے ہین کہ جب محراب شاہ
الہ بادشاہ یون تحریر کرے کہ خدا پرستون سے مین عاجز ہون اور پرچہ اخبار سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ لوگ

بہت زبردست ہین پندرہ دن تک محراب شاہ نے مقابلہ کیا ایک دن بھی ظفر نہوئی ہر روز اُنکی ظفر ہوئی آخر کو عاجز ہوکر مہلت لی یہ ہی پرچہ نویس لکھتا ہی یہ ہی محراب شاہ نے لکھا مین یہ خیال کرتا ہون جب محراب شاہ کچھ نہ کرسکا تو میری اُنکے رو برو کیا اصل ہی مین کیون ایسے بادشاہ سے مقابلہ کرون جو کہ اژدہاے دمان کی خاصیت رکھتا ہو جس نے بڑے بڑے ملک فتح کرلیے ہون تو کون مقابلہ کرے مین تو ضرور اطاعت کرونگا اگر محراب شاہ نے اُنکے ہاتھ سے شکست کھائی اور خداپرستون کا شہر محرابیہ پر قبضہ ہوگیا تو مین ضرور اُنکی اطاعت کرونگا اور اُنکا مذہب قبول کرونگا سمندر شاہ سے طلب کمک بیکار ہی کوئی فائدہ نہین ہی کیونکہ یقین کی کمک کو جو لوگ گئے تھے وہ کس کام آے آخر کو زیر ہوگئے اور اُنکے شریک ہوے یہان بھی یہ ہی حال ہوگا ایک تو احسان ہوا دوسرے وہ بھی انجام ہوا جو کہ اب ہونیوالا ہی یہ ہمکو یقین ہی کہ ہم بھی مثل محراب شاہ و یقین شاہ کے شکست کھاکے آخر کو اُنکی اطاعت کرین گے یہ مثل ہوگی کہ مفتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد یا بموجب شعر ؎ انچہ دانا کند کند ناداں ✤ لیک بعد از خرابی بسیار ✤ یہ خلاف عقل ہی کہ مقابلہ کرکے اطاعت کرین ہزارون بندگان خدا کا خون ہو اور پھر وہ ہی نتیجہ ہو کہ ملک ہاتھ سے جاے آبرو مین فرق آے اگر یہ کوئی اعتراض کرے کہ محراب شاہ وغیرہ نے شکست کھائی تو کیا ضرور تھا کہ ہم بھی شکست کھاویں پہلے یہ کوئی ہمکو دکھا دے کہ جس ملک پر خداپرست لشکر کشی کرکے گئے ہون اُس ملک کو فتح نہ کیا ہو بلکہ اس ملک کے بادشاہ نے شکست دی ہو یہ تو ہم نے آج تک نہ سنا نہ کسی کتاب مین دیکھا نہ کسی پرچہ اخبار سے ثابت ہوا مین کیونکر یقین کرون کہ مین ظفر پاؤنگا اس امید پر مقابلہ کرنا بالکل خلاف عقل ہی مین تو ضرور اطاعت کرونگا مین نے اطاعت سمندر شاہ نہ کی اور نہ کوئی نامہ محراب شاہ کو تحریر کرونگا نہ نامہ کا جواب دونگا جبکہ یہ سن لونگا تو ایک عرضی بنام صاحبقران روانہ کرونگا اُسمین اپنی اطاعت کرنے کی حالت تحریر کرونگا اور اپنے ملک مین طلب کرکے مہمانی کرونگا اُنکے ہمراہ طرف سمندریہ کے روانہ ہونگا یہ جو اقبال شاہ نے کہا اسکی راے کو سب اہل جلسہ نے پسند کیا اور کہا کہ آپ کی راے بہت ٹھیک ہی مقابلہ کرنے مین بڑی خرابیان ہین بلکہ یہ راے بہت ٹھیک ہی کہ خاموش بیٹھے رہین جو انجام کہ محرابیہ کا ہو اُسکو دیکھ لین اگر محراب شاہ ظفریاب ہوا تو خیر اگر نہوا تو یہ ہی راے ہی کہ اسکی اطاعت کرو اور سمندریہ پر چلو اب اسکا نیصلہ سمندریہ پہنچ جاے گا اگر سمندر شاہ کی فتح ہوئی اور خداپرست قتل ہوے تو ہمتو یہ مذہب قبول کرچکے ہین پھر کوئی ضرورت نہین ہی کہ ہم اطاعت سے انحراف کرین دراصل مقابلہ کرنے مین بڑی خرابی ہی یہ ہی راے خوب ہی جب سب نے یہ راے دی اور اقبال شاہ کی راے کو پسند کیا پس اقبال شاہ نے اسی وقت سے یہ عہد کرلیا کہ اگر مذہب اسلام حق ہی تو خداپرست ضرور فتح پائین گے اور محراب شاہ کی شکست ہوگی مین ضرور مذہب اسلام قبول کرونگا یہ کہکر کہا کہ اب مین سمندریہ سے کمک بھی نہ طلب کرونگا بلکہ اگر کوئی نامہ اس مضمون کا آئیگا کہ ہم کمک روانہ کرتے ہین تم مقابلہ کرو تو مین اُسکے جواب مین یہ تحریر کرونگا کہ مجکو کمک کی کوئی ضرورت نہین ہی مین خود مقابلہ کرونگا میرے پاس لشکر کثیر ہی اور اب کل سے نگہداشت فوج موقوف کیجاے کوئی ضرورت نہین ہی جبکہ یہ نامہ نظر نہین ہی پہلے تو گویا میرا قصد مصمم تھا کہ مین مقابلہ کرون مگر اب میرے ہوش اڑگئے کہ جب محراب شاہ کچھ نہ کرسکا تو مین کیا کرونگا دیدہ و دانستہ اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالتا ہی اور خود اپنے کو چاہ مین گراتا ہی اور یہ دوام آخر کہ اگر مین پڑی تو سب یہ کہین گے کہ یہ ہی مقدر مین تھا اور اُنکا اقبال تھا اور خداپرستونکا اقبال تھا اور بگڑ گئی

تو کوئی یہ نہ کہیگا کہ مقدر تھا بلکہ ہر ایک یہ ہی کہے گا کہ نادانی تھی جبکہ اتنے اتنے بڑے بادشاہ نہ سر پر ہون
تو یہ کس شمار و قطار مین ہین جنھون نے مقابلہ کیا آخر کو زک اٹھائی پس اس الزام سے تو بری ہو سکتے
ہین اور ہم جو یہ کہتے ہین پس مین تو نہ مقابلہ کرونگا نہ سمندر شاہ کو اس امر سے آگاہ کرونگا بلکہ
جو اپنے دل مین مین نے تصور کر لیا ہی وہ کرونگا جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرا ساتھ دے سب نے کہا
کہ ہم سب ساتھ دین گے یہ سنکے اقبال شاہ نے کہا اب خاموش رہو اور محراب شاہ کی خبر کو آنے
دو اور نہ مین کسی امر کا جواب دونگا سب نے کہا کہ جو آپ کی رائے ہی بہت ٹھیک ہی پس ہم سب نے
بھی منظور کر لیا جب یہ رائے قرار پا چکی اسکے بعد وہ جلسہ برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر
گئے اقبال شاہ نے کوئی جواب محراب شاہ کو نہ تحریر کیا خاموش ہو کر بیٹھ رہا یہ تو حال اقبال شاہ
کا ہی جو کہ تحریر ہوا امثال شاہ کی یہ کیفیت ہوئی کہ جب اسکو نامہ محراب شاہ کا پہونچا تو اسنے
بھی محفل مخلیہ برپا کی اور رائے پیش ہوئی وہ ہی تقریر امثال شاہ نے بھی کی جو کہ اقبال شاہ
نے کی تھی گویا دونون مین باہم صلاح ہو چکی تھی کہ دونون کی ایک تقریر تھی بلکہ امثال شاہ نے کہا کہ
مین نے سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی اور خود سر ہو گیا اگر محراب شاہ نے شکست کھائی تو مین
صاحبقران کی اطاعت کرونگا انکی دعوت کرونگا جب یہ تقریر سب اسکے سردارون نے سنی جواب دیا
کہ ہم نے آپ کی رائے کو قبول کیا ہمکو بھی پسند آئی مثل اقبال شاہ کے امثال شاہ نے بھی عہد کیا اور
کوئی جواب محراب شاہ کو نہ روانہ کیا خاموش ہو کر بیٹھ رہا نگہداشت سپاہ موقوف کر دی یہ بھی اسی فکر
مین بیٹھا تھا کہ دیکھے محرابیہ کا کیا انجام ہوتا ہی امثال شاہ کو اسی فکر مین رکھا جاتا ہی اور مراد شاہ
کی حالت تحریر ہوتی ہی کہ جبکہ نامہ پہونچا اور مراد شاہ نے زبانی وہ جواب دیا جب نامہ بر چلا گیا تو ایک
جلسہ برپا کیا اسمین رائے پیش کی ہر ایک نے اپنی رائے بیان کی کسی نے کہا کہ ضرور ہمارے لئے
ہمانا چاہیے کسی نے کہا کہ کوئی ضرورت نہین ہی بلکہ اپنے ملک کی حفاظت فرمائیے کوئی بولا سمندر
شاہ سے کمک طلب فرمایئے سب کی رائے سنکے مراد شاہ نے کہا کہ آپ سب رائے دے چکے
میری رائے اسکے خلاف ہی وہ یہ ہی کہ نہ مین سمندر شاہ سے کمک طلب کرون نہ مین سپاہ کو نوکر رکھون نہ
مین محراب شاہ کی کمک کو جاؤن نہ کوئی نامہ اسکے نامہ کے جواب مین تحریر کرون بلکہ خاموش اپنے ملک مین اس
خیال سے بیٹھا رہون کہ دیکھون بعد محرابیہ کے اقبال شاہ و امثال شاہ کیا کرتے ہین اگر ان ملکون کو
بھی خدا پرستون نے فتح کر لیا تو ہم اطاعت کر لینگے اگر ان سب نے بھی اطاعت کی تو اس حالت مین بھی اطاعت
کرینگے خلاصہ یہ کہ جب محراب شاہ نہ مقابلہ کرے گا تو ہماری کیا حقیقت ہی ہم اسکے روبرو کوئی حقیقت نہین
رکھتے ہین ہماری اور اسکی یہ مثال ہی کہ جیسے شمع و پروانہ ہم نہ لشکر اسقدر رکھتے ہین نہ قوت جبکہ محراب شاہ
جو کہ لشکر کثیر رکھتا تھا وہ کچھ نہ بنا سکا تو ہم لوگون کی کچھ اصل نہین ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ وہ کام کرین کہ عزت بھی
رہے اور کام بھی ہو جاے اب اس امر پر رائے رہی اگر ہم اطاعت کر لین اور اپنی آبرو و جان و مال و لشکر کی محافظت
کرین جب ممکن رہے پر جا کر وہ سمندر شاہ سے مقابلہ کرین اگر سمندر شاہ غالب آئین تو خیر ہم پھر اپنے مذہب قدیم
کو اختیار کر لین ورنہ اطاعت تو کر چکے ہین یہ جو مراد شاہ نے کہا سب نے متفق ہو کر کہا کہ یہ رائے بہت
خوب ہی ہم سب کو مرغوب ہوئی اسی وقت سے اس رائے پر قول و قرار ہو گیا وہ جلسہ برخاست ہوا فوج کی
پھرتی معمل کر دی گئی پرچہ اخبار ہر روز دیکھا جاتا ہی اس خیال سے کہ دیکھین محراب شاہ و اقبال شاہ و
امثال شاہ کا کیا انجام ہوتا ہی انکو تو اس فکر مین رکھا جاتا ہی حالی حیرت شاہ کا تحریر ہوتا ہی کہ ملک حیرتیہ

سکے بعد سمندر یہ ہی کوئی چار پانچ منزلین درمیان مین ہونگی یہ ملک سب ملکون سے چھوٹا ہی یہان کا
بادشاہ حیرت شاہ ہی جب اسکے پاس نامہ محراب شاہ کا پہونچا چونکہ یہ مرد عاقل ہی اسنے وہ پیام تو
زبانی کہلا بھیجا اور اپنے دربار کو برخاست کرکے اپنے خلوت خانہ مین آیا عقل کو دوڑانے لگا کہ کب
کرنا چاہیے آیا محراب شاہ کی کمک کردن یا اپنے ملک مین رہون اسکی حفاظت کردن پھر یہ خیال کیا کہ اگر
مین اپنے ملک مین رہا اور حفاظت کی تو ضرور خدا پرست ادھر کے ملکون کو فتح کرکے ہوے اور اُنپر
قبضہ کرتے ہوے آئینگے تو وہ ہی حال میرا بھی ہوگا جو کہ محراب شاہ کا ہوا اور ہوگا اور ذلت حاصل
ہوگی لہذا اس سے بہتر یہ ہی کہ مین نہ کمک کردن محراب شاہ کی نہ سمندر یہ سے کمک طلب کردن بلکہ خاموش
بیٹھا رہون جبکہ خدا پرست یہان آوین تو اُنکی اطاعت کردن اور اُنکے ہمراہ سمندر یہ پر لشکر کشی کردن ایسی ذلت
اٹھانے سے کیا حاصل یہ اپنے مقام پر رہے کرکے دوسرے دن ارکین سلطنت کو نخلیہ مین طلب کیا اُنسے
اپنی راے بیان کی وہ کہنے لگے کہ آپکی راے بہت عمدہ ہی ضرور اس امر مین خرابی نظر آتی ہی اگر کوئی امر کیا اور
بعد خرابی کے کیا تو کیا حاصل عاقل وہ ہی جو انجام کو سوچ کر کام کرے وہ عاقل نہین ہی جو انجام نہ خیال
کرے اور اب کام کر گذرے ہم لوگ اس راے کو پسند کرتے ہین جو کہ آپ کی راے ہی اور ہم لوگ
بہت خوش ہوے کیونکہ ہمکو اہل اسلام کی قوت و طاقت کی ہر چہ اخبار سے حالت معلوم ہوتی رہتی ہی
ہم لوگ اسی فکر مین تھے جبکہ وہ لوگ ایسے ہین تو کیونکر اُنسے مقابلہ کیا جاے گا سواے شکست کھانے کے
اور ذلت اٹھانے کے ہم لوگ اُنکے خوف سے کچھ عرض نہ کرتے تھے رات بھر اسی فکر مین رہتے تھے جو کہ
آپ نے خود آج ظاہر کی حیرت شاہ نے کہا جبکہ تمہاری بھی یہی راے ہی تو بس خاموش بیٹھے رہو در قلعہ
کھول دو فوج کی بھرتی نہ کرو اگر سمندر یہ سے کمک آوے تو اسکو واپس کردو یہ کہکر کہ کمک کی کوئی ضرورت
نہین ہی بس جب محراب شاہ کے شکست کھانے کی خبر سمندر یہ مین پہنچی تو ضرور سمندر شاہ کے پاس سے
نامہ آئیگا اُسکا کیا جواب ہی میرے نزدیک یہ جواب ہی کہ تجکو مدد کی کوئی ضرورت نہین ہی جب وہ لوگ ادھر
کو آئینگے تو ہم اُنکو مقابلہ کرکے نکالدین گے کیونکہ یہ طرز مثل تھیئیر و محرابیہ و اقبالیہ و امثالیہ و مرادیہ کے نہین
ہی یہان بڑی مشکل پڑیگی اُنکو تو اس سہارے مین رکھو اور خود اُنکی یعنی خدا پرستون کی اطاعت کرو سب نے کہا
کہ ہم پہلے ہی عرض کر چکے کہ جو آپ کی راے ہی وہ ہی ہماری بھی راے ہی جب سب نے ایک راے بیان کی
حیرت شاہ اُن سب سے بہت خوش ہوے اور کہا کہ جو نمک حلال لوگ ہوتے ہین وہ مالک کے خیر خواہ
ہوتے ہین اور وہ راے دیتے ہین جس مین ملک کی بہتری ہو خرابی سے محفوظ رہے اور جو نمک حرام ہوتے
ہین وہ خیر خواہی پر نظر نہین کرتے ہین بلکہ وہ راے ملک کو دیتے ہین جو کہ بربادی کا سبب ہو ہم لوگ بڑے خیر خواہ
ہو کہ آبادی کو چاہتے ہو بربادی کے طلبگار نہین ہو یہ کہکر حیرت شاہ نے ہر ایک کو انعام کثیر دے کر
رخصت کیا وہ اپنے مقام پر آے حیرت شاہ بھی اس فکر مین رہا کہ جبکہ صاحبقران ہر ملک پر قبضہ کرکے
آئینگے تو مین اطاعت کرونگا ان سب کو تو اس فکر و تشویش و انتظار مین رکھا جاتا ہی ایک حال اور تحریر
ہوتا ہی کہ اقبال شاہ و امثال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ نے ایک ہی رات کو خواب دیکھا کہ ایک بہت
بڑا میدان ہی اُسمین بہت سے آدمی ہین اور ہزارون آدمی ایسے ہین کہ جنکی کئی قسم کی صورتین ہین اور ایکطرف بہت
سی آگ روشن ہی وہ جو عجیب صورت لوگ ہین اُنکے ہاتھون مین گرز آتشین ہین وہ ہر ایک کو مارتے ہوے چلے آتے
ہین اور کچھ لوگون کو پکڑکر طرف آگ کے لیجاتے ہین اور آگ مین ڈالدیتا ہی یہ دیکھکر اقبال شاہ وغیرہ ڈر گئے اور ایک طرف
اُس میدان کے بھاگے اور نکلے ہوے چلے گئے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ اُدھر سے چلے آتے ہین اُنسے اُنھون نے پوچھا

کہا حضرت ادھر راستہ ہی یا نہین اُنھون نے فرمایا کہ اے اقبال شاہ وغیرہ کدھر سے آتے ہو کیونکہ تمھارے حواس جاتے رہے ہین تب یہ حواس ہو کدھر سے آتے ہو اقبال شاہ نے جواب دیا کہ یا حضرت ہمارے حواس کیونکر بجا ہون ہمنے یہ واقعہ دیکھا ہی ہمکو اپنی جان کا خوف ہی اس سبب سے بھاگے جاتے ہین تاکہ کوئی مقام امن ملجاے پوشیدہ ہو رہین اُن بزرگ نے جواب دیا کہ اے اقبال شاہ تم جدھر جاؤگے وہی لوگ تمکو نظر آئینگے اور یہی آتش قہر و غضب تمارا پیچھا کریگی اور تم کو گھیرے رہیگی کیونکہ تم لوگ لامذہب ہو اور یہ لوگ جو کہ آگ مین ڈالے جاتے ہین سب لامذہب ہین یہ اُن خداؤن کے ماننے والے ہین جو کہ باطل خدا تھے اور جب تم مروگے تمھارا بھی یہی حال ہوگا ہان اگر مذہب اسلام قبول کروتو کیا مضایقہ ہی یہ عذاب تمپر نہ نازل ہوگا ورنہ اسی عذاب مین ہمیشہ مبتلا رہوگے آتش قہر و غضب مین جلاے جاؤگے اور یون ہی آگ مین ڈالے جاؤگے یہ فرشتگان عذاب ہین جو کہ گرز آتشین مار رہے ہین ورنہ دین اسلام قبول کرو اقبال شاہ نے جو سنا تو اُسکے حواس جاتے رہے اور زیادہ تر اس عالم خواب مین بدحواس ہوا اُنکے قدم پر گر پڑا اور کہا کہ آپ مسلمان کرین مین نے تصویر پرستی بہت کی ہی تب اقبال شاہ نے عرض کیا اُن بزرگ نے کلمہ طیبہ تعلیم کیا اقبال شاہ نے پڑھا اور کلمہ پڑھکر خوف خدا سے اسقدر رویا کہ اسکی آنکھ کھل گئی اپنے تکیہ کو اسکون سے تر پایا اور وہ ہوا اُسکے دل مین سمائی ہوئی ایسا خوف غالب ہوا کہ اسیوقت سے مسلمان ہو گیا وہ کلمہ طیبہ یاد تھا مگر اپنا مذہب ترک کرنا کسی پر ظاہر نہین کیا بطور خفیہ مسلمان رہا اور وقت کا منتظر رہا یہی خواب اقبال شاہ مراد شاہ و حیرت شاہ نے دیکھا یہ بھی سب کے سب مسلمان ہو گئے اور وقت کے منتظر رہے اب انکو حالت اسلام مین مگر پوشیدہ رکھا جاتا ہی اور یہ منتظر ہین آمد صاحبقران کے اب حال محراب شاہ و صاحبقران کا تحریر ہوتا ہی کہ محراب شاہ نے اپنے عیار کو تخلیہ مین طلب کیا اور اُس سے کہا کہ تجھ سے ہو سکتا ہی کہ تو صاحبقران کو کسی تدبیر سے گرفتار کرلاوے مین تجکو زر کثیر انعام مین دونگا مگر یہ حال کسی پر ظاہر نہو اُسنے کہا کہ آپکے اقبال سے جاکر ضرور اسیر کرلاؤنگا محراب شاہ نے کہا کہ اگر تو اسیر کرلاوے بوقت سحر قتل ہی کر ڈالون جب صاحبقران قتل ہوے تو پھر کسی کی یہ جراءت نہوگی کہ وہ مقابلہ کرے سب عاجز ہو کر پیچھے جائینگے عیار نے کہا کہ گرفتار لاوین پیچھے لاتا ہون قتل کرنے نہ کرنے کا آپ کو اختیار ہی یہ کہکر وہ عیار ایک گنوار کی صورت بنکر لشکر اسیر کی طرف چلا ناظرین پر واضح رہے کہ پہلے یہ محراب شاہ کے پاس سے ایک صحرا مین گیا تھا وہان کوئی تدبیر کرکے اور اپنی صورت تبدیل کرکے لشکر صاحبقران مین آیا یہان دربار جمع ہی صاحبقران دنگل پر متمکن ہین اور سب حاضر دربار ہین صاحبقران یہ ذکر فرما رہے ہین کہ اب کو دن مہلت کے باقی ہین کہین یہ زمانہ بھی تمام ہو تو مقابلہ ہو یہ جھگڑا ابھی فیصل ہو جاے بادشاہ نے فرمایا کہ وہ پھر مہلت طلب کرین گے اور آپ مہلت دینگے صاحبقران نے فرمایا کہ مین قسم کھاتا ہون اپنے پیدا کرنے والے کی کہ مہلت نہ دونگا چاہے تمام زمانہ مجکو گھیرا کرے یہ ذکر فرما رہے تھے اُدھر اپنی بارگاہ مین محراب شاہ بیٹھا ہوا اپنے سپہ سالار اور اُن سردارون سے جو کہ زخمی ہو گئے تھے اور اس مہلت کے زمانہ مین اُنکے زخم اچھے ہو گئے تھے اب وہ دربار مین آنے لگے تھے کہہ رہا تھا کہ زمانہ مہلت گزر گیا دو دن باقی ہین اور ابھی تک نہ اقبال شاہ نے کوئی جواب دیا نہ خود آیا نہ اقبال شاہ نے مراد شاہ و حیرت شاہ تو پہلے ہی جواب دے چکے ہین خیر ہم مقابلہ تو ضرور کرینگے جو ہمارے خداوند کو منظور ہوگا وہ ہوگا اہل دربار نے

کہا کہ آپ کیون کسی کی کمک کے خواستگار ہون وہ لوگ کیا ہین جو آپ کی مدد کرینگے محراب شاہ نے جواب دیا کہ مجکو صرف اُن شاہون کا حال دریافت کرنا تھا کہ کس طرح سے پیش آتے ہین اگر اسوقت میری کمک کی تو کل اُنپر کوئی وقت پڑے گا تو ہم ساتھ نہ دینگے اور ہم کو اس مہم سے مہلت ہو جاے تو ان سبکو اس عدم حاضری اور کمک نہ کرنے کی سزا دینگے یہ لوگ میرے ہاتھ سے جاتے کہان ہین اہل دربار نے کہا کہ ضرور بالضرور ان کو سزا دینا لازم ہی کہ انھون نے بڑی بڑی خرابیان کین ایسے وقت مین کمک نہ کی محراب شاہ نے کہا کہ دیکھا جاے گا یہ کہکر خاموش ہو رہا بلکہ دربار برخاست کیا اور اپنے محل مین آیا اس فکر مین ہی کہ میرا عیار صاحبقران کو اسیر کرکے لاے گا اقرار تو کر گیا ہی یہ تو اس فکر مین ہی اُدھر وہ گنوار لشکر کو طے کرکے قریب بارگاہ پہونچا اور درگہ سالار کی آنکھ بچاکر داخل بارگاہ ہوا اور دوڑکر صاحبقران والاشان کے قدم پر گر پڑا اور رونے لگا چوبدار دوڑے کہ اسکو مار کر نکال دین صاحبقران نے منع کیا اور کہا کہ نہ معلوم اسپر کیا بلا نازل ہوئی ہی جو یہ یون بے اختیار اپنی جان پر کھیل کر آیا ہی اور اسنے یہ بھی خوف نہ کیا کہ لوگ مجھکو گرفتار کرلین گے مارین گے یون بلا تحاشا میرے قدمون پر آکر گرا ہی مجھکو اسکا حال پر ملال دریافت کرنے دو صاحبقران کے منع کرنے سے سب چوبدار وغیرہ خاموش ہو رہے اور اپنے اپنے مقام پر جاکر کھڑے ہوگئے کہ صاحبقران والاشان نے اُس گنوار سے کہا کہ تیرے اوپر کیا بلا نازل ہوئی تو اسقدر کیون بیقرار ہی اسکا کیا سبب ہی کچھ بیان تو کر اُس گنوار نے سر قدمون پر سے صاحبقران کے اُٹھاکر اور ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ای کہداوند نعمت جہان میرے اوپر وہ آفت نازل ہوئی ہی کہ بیان سے باہر ہی یہان سے قریب ایک موضع ہی اُس موضع مین سے آپ کا گلام رہتا ہی چند لڑکے ہین اور بہت سے مکان اُس موضع مین ہین تین برس سے ایک باگھ آتا ہی اور تمام موضع کو برباد کر جاتا ہی ایک ایک منئی کو اُٹھا لیجاتا ہی ہم نے اکثر اس امر کی شکایت محراب شاہ سے کی اُنھون نے سپاہ وغیرہ روانہ کی مگر وہ شیر کسی کے ہاتھ نہ آیا وہ لوگ واپس آگئے ای کہداوند نعمت وہ موضع بہت آباد تھا اب برباد ہوگیا ہی ہر روز ایک منئی کو باگھ لیجاتا ہی کل میرے جوان فرزند کو اُٹھا لے گیا ہی مین اُسکے غم مین روتا ہوا جو اِدھر آنکلا تو معلوم ہوا کہ آپ یہان تشریف رکھتے ہین مین نے سنا تھا کہ آپ باگھ کو مار ڈالتے ہین تو مین حاضر ہوا ہون کہ آپ یہ بلا اہل موضع کے سر پر سے دفع کرین اور ہمکو اس بلاے جانکاہ سے نجات دین آپ کا بڑا احسان ہوگا ہم سب آپ کے غلام ہو جائینگے گویا آپ کے سبب سے ہم لوگ جند گی پائینگے یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ وہ شیر کہان ہی اُسنے کہا کہ اسکے رہنے کا ایک مقام ہی وہ مجکو معلوم ہی مین آپ کو چلکر بتا دونگا آپ اُسے قتل فرمائین صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا یہ کہکر حکم دیا کہ اس گنوار کو بٹھاؤ اور اسکی خاطر داری کرو جبکہ دربار برخاست ہوگا تو مین اُسکے ہمراہ جاکر اس شیر کو قتل کرونگا اور اُسکو اور اہل موضع کو اس بلا سے نجات دونگا کیونکہ میری ذات جلال مشکلات ہی مجکو خداے برحق نے اسی امر کے لیے پیدا کیا ہی کہ جو بیکس ہون اُنکی مدد کرین یہ جو صاحبقران والاشان نے فرمایا کہ اسکو بٹھاؤ وہ پھر صاحبقران کے قدم پر گر کر رونے لگا اور کہنے لگا کہ میرا دل جلا جاتا ہی جب سے میرے بیٹے کو لے گیا ہی اب وہ تھوڑی دیر مین موضع مین پھر آئیگا اور آفت برپا کرے گا اور کسی نہ کسی کو اُٹھا لیجاے گا ایک اور منئی کی جان

یہ کہکر تڑپنے لگا یہ وہ وقت ہی کہ سپہر کا وقت دربار بھی برخاست ہونے کا آگیا تھا بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام کو چلے گئے صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ مین اجازت چاہتا ہون کہ مین جاکر اس گنوار کے ہمراہ شیر کو قتل کرون اُسکے بعد واپس آؤن آپ پریشان نہ ہون بادشاہ نے فرمایا کہ سردارون کو ہمراہ لیے جایئے صاحبقران نے جواب دیا کہ جہان پناہ سردار جو ہمراہ ہون گے مرکبون کی ٹاپون کی صدا سے شیر بھاگ جاے گا یہ بیچارہ رہ جاے گا اس سے بہتر یہ ہی کہ مین تنہا جاؤن آپ اطمینان رکھین مین اُسکو قتل کرکے بہت جلد حاضر خدمت ہوتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ گو طبیعت نہین گوارا کرتی ہی کہ آپ تنہا جائین مگر مجبوری ہی ذرا ہوشیاری کے ساتھ کام کیجیگا جایئے سپرد خداے ذوالجلال کیا صاحبقران والاشان بادشاہ سے اجازت لیکر اُس گنوار کے ہمراہ چلے صرف ایک چاکر کو ہمراہ لے لیا اور کسی کو مطلق خبر نہ کی خواجہ تک کو خبر نہ کی وہ گنوار آگے آگے دوڑتا ہوا صاحبقران کو دعائین دیتا ہوا چلا جاتا ہی اُسکے عقب مین صاحبقران مرکب پر سوار مسلح و مکمل چلے جاتے ہین وہ گنوار مڑکے دیکھتا جاتا ہی کہ وہ قریب ایک درے کے پہونچ گیا ہی گنوار درہ کوہ پر جاکر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اس درہ مین وہ باگھ رہتا ہی بڑا ہی زبردست ہی صاحبقران نے فرمایا کہ تو اسی مقام پر ٹھہر جا مین اُسے قتل کرکے آتا ہون اُس گنوار نے کہا کہ جی نہین مین بھی ہمراہ چلونگا وہ اس مقام پر نہین رہتا ہی اُسکے رہنے کا اس درۂ کوہ کے اندر ایک اور مقام ہی مین اُس سے واقف ہون صاحبقران والاشان نے کہا کہ آؤ جاکر کو اُسی مقام پر ٹھہرنے کا حکم دیا اُسنے عرض کیا کہ مین بھی چلون صاحبقران والاشان نے فرمایا کہ تمھارے چلنے کی کوئی ضرورت چندان نہین ہی تو اسی مقام پر کھڑا رہ وہ بیچارہ مجبور و ناچار اُسی مقام پر کھڑا ہوگیا صاحبقران والاشان اُس گنوار کے ہمراہ اُس درہ مین آئے اُس درہ کو گل و ریاحین سے خوب شاداب پایا سبزہ خوب لگا ہوا تھا آبشارین جاری تھین مواے سرد چلی آتی تھی نسیم سحری کے جھونکے چل رہے تھے دماغ جان معطر ہوا جاتا تھا صاحبقران والاشان اس مقام کی سیر کرتے ہوے چلے جاتے ہین یہان وہ جاکر بیرون درہ کھڑا ہوا انتظار کر رہا ہی رات ہوگئی ہی کوئی دو گھنٹہ رات آگئی ہی اب وہ گھبرانے لگا ادھر صاحبقران والاشان ایسے محو ہوے ہین اُس مقام کی سیر مین یہ بھی خیال نہین ہی کہ مین کس کام کو آیا ہون اور کیا وقت ہی یہ بھی خیال نہین ہی کہ رات ہوگئی ہی وہ گنوار بھی ہمراہ ہی کہ ایک مرتبہ وہ گنوار بیساختہ چلا اُٹھا اور لرزنے لگا اور کہنے لگا کہ ای کھداوندا وہ باگھ وہ باگھ اس طور سے کہا کہ صاحبقران والاشان کی سمجھ مین مطلق نہ آیا اُسکی آواز گو پیچیدہ تھی ایسا خوفزدہ تھا کہ صاحبقران اُسکے تو قریب ہی تھے فرمانے لگے کہ کیون خیر تو ہی کیا ہوا اپنے حواس خمسہ درست کرکے اُسنے کہا کہ وہ باگھ وہ باگھ اب صاحبقران والاشان کے بخوبی سمجھ مین آیا کہ یہ کہ رہا ہی کہ وہ باگھ وہ باگھ شیر کو دیکھکر ڈر گیا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ کہان ہی اُس درہ کی فضا دیکھکر ایسے از خود رفتہ ہوے ہین کہ کچھ ہوش نہین ہی یہ بھی خیال نہین ہی کہ رات ہوگئی ہی اُس گنوار نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ ہی اور پھر اپنا ہاتھ ہٹالیا کہ صاحبقران نے ملاحظہ کیا کہ ایک مقام پر ایک شیر ببر کھڑا ہوا ہی ادھر اُسکی دُم ہی اُدھر منھ ہی یہ دیکھکر صاحبقران والاشان نے آہستہ آہستہ اپنے مرکب کو اُسکی طرف بڑھایا اور اُسکے منھ کی طرف آے وہ گنوار اُسی مقام پر کھڑا ہوا ہی نہ کچھ منھ سے بولتا ہی نہ چالتا ہی صرف مارے خوف کے کانپ رہا ہی ادھر جب صاحبقران اُس شیر کے مقابل پہونچے

ڈانٹ کر کہا کہ اے شیر صحرائی کیا کھڑا ہوا ہی میرے مقابل آ وہ شیر خاموش کھڑا رہا صاحبقران نے خیال فرمایا کہ یہ کیا سبب ہی کہ یہ شیر خاموش کھڑا ہی نہ حرکت کرتا ہی نہ بولتا ہی اسکا کیا سبب ہی کیا یہ مردہ ہی یہ خیال فرماکے بالکل قریب آئے اور تلوار نیام سے نکال کر اسکو دکھائی اور فرمایا کہ تو کیون نہین حرکت کرتا ہی یہ کہکر تلوار کا وار کیا جیسے تلوار اسکی گردن پر ماری سر تن پر سے الگ جا کر گرا اُس سے خبار نکلا کہ وہ دماغ پر صاحبقران کے پہونچا کہ صاحبقران کو جھپک آئی بیہوشی تاثیر کرگئی صاحبقران مرکب پر سے بیہوش ہو کر گرے ادھر صاحبقران گرے اُدھر اُسنے صدا دی کہ سنم مہتر خاک زن عیار محراب شاہ یہ صدا دے کر قریب صاحبقران آیا اور ایک جباب اور صاحبقران کے منھ پہ مارا احتیاطاً کہ شائد بے ہوش نہوئے ہون جباب مار کر بے ہوش کرلیا چادر عیاری مین باندھ کر اور پاے شاطری مارتا ہوا پشتارہ دوش پر لگا لیا اور بصد تیز روی روانہ ہوا ناظرین کو معلوم ہو کہ جب مہتر خاک زن محراب شاہ سے یہ اقرار کر کے چلا تھا اس درہ مین آیا اسنے اس درہ کو بہت پُر فضا پایا اسنے تمام گلون پر بیہوشی چھڑکی اور ایک طرف بیٹھ کر خیال کرنے لگا کہ کیا عیاری کرون پس یہ عیاری خیال مین آئی اسنے ایک شیر مٹوے کا بنایا اُسمین بیہوشی بھردی اُسکو گھاس پر کھڑا کر کے اور ہر طرف بیہوشی چھڑک کے گلون پر بیہوشی ڈال کر اور گلوار کی صورت بنکر صاحبقران کی خدمت مین روانہ ہوا یہ تصور کر لیا تھا کہ جا کر صاحبقران سے بیان کرونگا اگر بن پڑا تو لے آیا اور بیان لاکر بیہوش کیا وہ جو فقرہ سوچا تھا بن پڑا صاحبقران کو لے کر اُس مقام پر آیا تھا وہان جو بے ہوشی چھڑکی ہوئی تھی وہ جو گلون مین ملی اور اُن گلون کی خوشبو کے ساتھ ملکر صاحبقران کے دماغ مین پہونچی صاحبقران جو محو ہو گئے تھے وہ یہی سبب تھا کہ ہر ایک بات صاحبقران کے ذہن سے اتر گئی تھی کوئی خبر نہ رہی تھی اُسی بیہوشی کے سبب سے کسی امر کا خیال نہ تھا اسی عالم محویت مین یہ بھی خیال نہ کیا کہ مین کہان آیا ہون اور یہ کیا امر ہی کہ نہ یہ شیر بولتا ہی نہ حرکت کرتا ہی صرف اسقدر خیال تھا مگر بیہوشی اثر کر چکی تھی اگر نہ بھی تلوار شیر پر لگاتے تو بھی بیہوش ہو کر گر پڑتے مگر سبب بیہوشی کے کسی امر کا خیال نہ کیا تلوار لگائی تھی کہ گردن کٹ گئی تھی اُس سے بیہوشی اُڑی تھی اور اُسنے اثر کیا تھا ایک تو وہ بیہوشی اثر کر چکی تھی دوسرے اس بیہوشی نے تاثیر کی تھی کہ گر پڑے تھے وہ عیار اُٹھا کر لے گیا وہ تو ادھر کو چلا گیا تھا بہت خوشی خوشی ادھر کو روانہ ہوا یہان محراب شاہ دربار مین بیٹھا ہوا ہی سب سردار جو کہ باقی رہے ہین اور جو کہ زخمی تھے انکے زخم اچھے ہو گئے ہین وہ بھی بیٹھے ہوے ہین کہ محراب شاہ نے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ کل کا اور پرسون کا دن اور بہت ہین باقی ہی اسکے بعد مقابلہ ہوگا دیکھے انجام اسکا کیا ہوگا کیونکہ اب تو بڑی خرابی ہو گئی ہی اب وہ لوگ مہلت نہ لینگے کیونکہ دو مرتبہ مہلت دے چکے ہین اب کہان تک مہلت دینگے دوسرے ہمکو بھی غیرت آتی ہی کہ گھڑی گھڑی مہلت طلب کرین سپہ سالار نے جواب دیا کہ اب مہلت طلب کرنے کا موقع بھی نہین ہی یہ جو سپہ سالار نے کہا تو محراب شاہ نے کہا کہ پھر کیا ہوگا سپہ سالار نے جواب دیا کہ آپ کیون اسقدر پریشان ہوتے ہین ہم ضرور مقابلہ کرینگے ہم لوگ تو ابھی مقابلہ کرنے کو موجود ہین وہ لوگ کہان تک مقابلہ کرینگے ایک نہ ایک دن ضرور شکست انکو حاصل ہوگی محراب شاہ نے کہا کہ جو مرضی ہم لوگون کی مین تو تمھارے بھروسہ پر مقابلہ کرتا ہون ورنہ مین کبھی اب مقابلہ نہ کرتا یہ کہکر تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست کیا اور محل مین چلا گیا چونکہ جب صبح کو دربار

برخاست کیا تھا تو دن بھر انتظار کیا کیا بعد اُسکے شام کا دربار کیا بعد دربار برخاست کرنے کے محل مین
جو آیا تو یہ اپنے لوگون سے کہا کہ اگر میرا عیار آوے تو مجکو خبر دینا اور محلدار سے حکم دیا کہ جب آوے تو مجکو خبر
کر دینا کسی وقت مین ایسا نہ کرنا کہ خبر نہ کیجاوے ورنہ خرابی ہوگی بہت بڑی ضرورت ہی اگر خبر نہوگی تو کام بگڑ
ہوجائیگا مین اپنی آرامگاہ مین بیدار ہون یہ کہکر محلدار نے عرض کیا کہ مین بمجرد وقت عیار آئیگا اُسی وقت خبر کردونگی
یہ کہکر اپنے پہرے پر آکر بیٹھی یہان بادشاہ محل مین بیدار ہی کر وہ عیار جو پشتارہ صاحبقران کا لے کر اُس
درہ سے روانہ ہوا تھا قریب دو پہر رات کے در محل پر پہونچا معلوم ہوا کہ بادشاہ دربار برخاست کرکے محل مین
تشریف لیجا چکے ہین اُسنے پشتارہ تو ایک گوشہ مین رکھا در محل پر آیا محلدار سے کہا کہ بادشاہ کو خبر کر دو اگر
بیدار ہون تو محلدار نے جاکر کہا کہ مہتر خاکروب آئے ہین بادشاہ نے جو مہتر خاکروب کا نام سنا کہ وہ آیا
ہوگا اُٹھ کھڑے ہوے اور طرف در محل کے چلے بیرون محل آئے مہتر سے پوچھا کہ کیون کیا خبر ہی شیر یا بھیڑ
مہتر نے جواب دیا کہ ہم لوگ حضور کے اقبال سے ہمیشہ شیر رہتے ہین یہ سنکے بادشاہ خلوتخانہ مین آیا اور کل حالت
دریافت کی عیار نے کل کیفیت بیان کی محراب شاہ نے کہا کہ کل صبح کو جب مین دربار مین ہون تو انکو لیکر
آنا اور کہنا کہ مین صاحبقران کو گرفتار کرلایا ہون مین بہت خفا ہونگا تم عرض کرنا کہ اب تو مجھ سے قصور ہوگیا
ہی میری محنت کو بیکار نہ فرمایئے اب تو اسکو جو آپ کو سزا دینا ہو سزا دیجیے مین اُسیوقت قتل کا حکم دونگا بس قتل
ہوجاوے گا عیار نے کہا کہ بہت خوب مگر آپ اُسوقت دیکھ تو لیجیے محراب شاہ نے کہا کہ کیا ضرورت ہی مجکو
یقین ہی عیار نے کہا کہ جو آپنے اقرار فرمایا ہی وہ پورا فرمایئے محراب شاہ نے ایک الامردار یدکا بلوکر کہا کہ محاسبہ
کا خراج ایک سالہ کی قیمت رکھتا ہی اسکو اتار کر گھر سے دیا اور پانچہزار روپیہ نقد دیا اور ایک خلعت
گرانقیمت دیا اور وہان سے اُٹھکر محل مین آیا عیار پشتارہ لیکر اپنے مکان پر آیا اُس پشتارہ کو ایک کوٹھری مین
رکھا اور جاکر سو رہا یہان بادشاہ بھی آرام تمام سو رہے اُنکو تو اُس خیال مین سکھ جاتا ہی کہ صبح کو جب دربار
آراستہ ہوگا تو صاحبقران قتل ہونگے اب اُس چالاک کا حال سنو رہتا ہی کہ وہ دو پہر رات تک اُس درہ پر کھڑا
رہا جب دو پہر رات آئی اُسکو خیال آیا کہ بڑی دیر ہوئی صاحبقران نکل گئے تھے کہ تو یہان ٹھہرا رہ مین ابھی آتا
ہون کیا سبب ہوا کہ اتنا عرصہ ہوا ابھی تک نہین آئے ذرا چلکر دیکھنا چاہیئے کہ کیا گذری ہی جو نہین آئے ہین یہ
تصور کرکے داخل درہ ہوا اور تلاش کرنے لگا تمام درے کو تلاش کیا کہین سراغ نہ ملا بلکہ اُسکے دماغ مین بھی
اُن گلون کی خوشبو نے اثر کیا کہ وہ بھی بیہوش ہوکر گرا اور بیخود ہوکر رہ گیا اب جو ہوا جلی تھوڑے عرصہ کے بعد
اُسکو ہوش آیا پھر تلاش کرنے لگا ایک مقام پر پہونچا دیکھا کہ مرکب صاحبقران کو تل کھڑا ہی اور ایک شیر بڑا ہوا ہی
صاحبقران مار رہا ہین یہ دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے یہ قریب مرکب آیا اب جو اس شیر کو غور کرکے دیکھا
تو وہ شیر مرا ہوا پڑا ہی اور مرکب خالی ہی یہ جو پہونچا اُسنے غور کیا تو دیکھا کہ شیر کا سر نہین ہی اور وہ شیر کاغذ کا معلوم
ہوتا ہی یہ اور حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی چونکہ شب ماہ تھی اس سبب سے کل حالات معلوم ہوتے تھے ایسی چاندنی کھلی ہوئی
تھی کہ اگر دانہ زمین پر ڈال دو تو چن لو ایسی چادر نور پھیلی ہوئی تھی اُسنے سب حال دیکھا بہت پریشان ہوا اُسنے
وہ شیر اُٹھا لیا اور مرکب کی باگ ہاتھ مین لے لی اور اُس مقام پر سے طرف لشکر کے چلا اسقدر دور چلے آئے
تھے کہ وہ اسقدر راہ اُسی بہروی مین گذری اور قریب صبح لشکر مین پہونچا یہان تک کہ لشکر مین داخل ہوا یہان جب
صبح ہوئی تو بادشاہ نے دربار آراستہ کیا تخت پر آکر جلوہ گر ہوے سب سردار حاضر ہوے دربار آراستہ ہوا دلگل
صاحبقران پر غاشیہ پڑا ہوا گر خواجہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھے بادشاہ نے خواجہ کیطرف دیکھکر فرمایا کہ اتنا عرصہ ہوا کہ
ابھی تک صاحبقران تشریف نہین لائے ہین اسکا کیا سبب ہی درسے یہ کہ کل صاحبقران اس گنوار کے ہمراہ

اُس شیر کو قتل کرنے تشریف لے گئے تھے کسی کو ہمراہ بھی نہ لیا تھا نہ معلوم واپس آئے یا نہین ذرا خیمہ مین
جاکر دریافت تو کرو کہ مزاج کیسا ہی جو دربار مین تشریف نہین لاے ہین یہ سنکے خواجہ نے جالاک
ثانی سے کہا کہ ذرا خبر تو لاؤ وہ چلا اور دربار سے نکلکر باہر آیا طرف خیمہ صاحبقران کے چلا تھا
کہ دیکھا صاحبقران کے مرکب کو چار لیے ہوے چلا آتا ہی اور ایک شیر اُسکے کندھے پر ہی یہ دیکھکر جالاک
اُسکے قریب آیا دیکھا کہ وہ شیر تو کاغذ کا ہی مگر جاکر بہت پریشان ہے جالاک نے اُس سے کہا کہ تو تو بنا
تماشہ بنائے مرکب کو لیے ہوے ٹہل رہا ہی وہان صاحبقران تیرا انتظار کر رہے ہونگے ابھی تک دربار مین
نہین آئے ہین معلوم ہوا کہ یہی سبب تھا کہ صاحبقران جو دربار مین تشریف نہین لاے ہین جالاک مرکب لیکر
کیونکہ بادشاہ بہت پریشان ہین اُسنے کہا کہ کیا صاحبقران تشریف لاے ہین جالاک نے کہا کہ یہ کیا تو نے دریافت
کیا کہ صاحبقران تشریف لاے ہین کیا کہین تشریف لیگئے ہین اُسنے کہا کہ ہمکو نہین معلوم ہی وہ اُس گنوار کے
ہمراہ کل سہر کو تشریف لے گئے تھے مین بھی ہمراہ تھا کہ وہ گنوار صاحبقران کو لے کر وہ کوہ پر آیا صاحبقران
ہمکو اس درہ پر ٹھہرا کر خود اُس گنوار کے ہمراہ گئے بڑی دیر کے بعد رات ہو گئی مین کھڑا رہا جب صاحبقران
نہ آئے تو قریب دو پہر رات کے ہمکو خیال آیا کہ بڑا عرصہ ہوا کہ صاحبقران نہ آئے مین صاحبقران کی تلاش
مین اندر درہ کے آیا وہ درہ بہت پر فضا تھا مین نے تمام درہ مین تلاش کیا کہین پتہ نہ لگا ایک مقام پر مین خود
گر پڑا تھوڑے عرصہ کے بعد ہوش آیا مین پھر تلاش کرنے لگا ایک مقام پر یہ شیر ملا مین نے خیال کیا کہ یہ شیر اصلی ہی
جب قریب پہونچا تو مرکب خالی پایا اور یہ کاغذ کا شیر پڑا ہوا تھا مین اُسکو اٹھا کر اور مرکب کو لیکر چلا اسی طرف سے
چلا آتا ہون یہ جو جالاک نے سنا وہ بہت پریشان ہوا اور کہا کہ بڑا غضب ہو گیا تو نے بڑی کوتاہی کی کہ صاحبقران
کو جانے دیا یہ کہکر اسکو ہمراہ لیکر دربار مین آیا اور جو کچھ کہ اس سے حال سنا تھا وہ بیان کیا بادشاہ نے جو سنا تو
دم بخود ہو کر رہ گئے اور سب اہل دربار حیران ہو کر رہ گئے خواجہ کے تو حواس جاتے رہے اور کہنے لگے کہ یہ لوگ بہت
سخن ناشنو ہین کسی کے کہنے کو نہین سنتے ہین ایک تو جانے کی کیا ضرورت تھی اگر گئے تھے تو کسی کو ہمراہ
لیجاتے تو ایک سے دو بھلے نہ معلوم کیا بلا نازل ہوئی کہ وہ غائب ہو گئے اے برق اُس جا کر کو ہمراہ لیکر جاؤ اور اُس
مقام کو دیکھو تو کہ وہان کیا ہی آیا کوئی طلسم تو نہین ہی یہ سنکے برق ثانی اس جا کر کو ہمراہ لے کر اسی وقت باہر بارگاہ
کے آئے اور طرف اُس درہ کے چلے یہان خواجہ نے جو اُس شیر کو دیکھا تو کہا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ کوئی عیار
صاحبقران کو عیاری کر کے لے گیا یہ شیر عیار ہی کا بنایا ہوا تھا کسی عیار کو کسی نے روانہ کیا تھا کہ صاحبقران
کو جا کر لے آ وہ عیاری کر کے لے گیا نہ معلوم کہان لے گیا اور کیا گذری یہ جو خواجہ نے کہا تو اب اور سب کو فکر
ہوئی کہ یہ تو بڑا غضب ہو گیا اہل دربار کہنے لگے کہ کیا تدبیر ہو خواجہ نے کہا کہ کوئی جا کر لشکر حریف سے
خبر لاے اور مین بھی جاتا ہون یہ کہکر خواجہ اُٹھے تھے اور قصد کیا تھا کہ روانہ ہون بادشاہ نے فرمایا کہ اے خواجہ
اتنے عرصہ تک ٹھہر جاؤ کہ جب تک برق ثانی اُس درہ سے دیکھکر واپس آئین خواجہ نے کہا کہ بہت خوب
یہ کہکر خواجہ بیٹھ گئے اُدھر چند ہرکارے طرف لشکر کفار کے روانہ ہوے اُدھر برق ثانی ہمراہ اس جا کر کے
اس درہ مین پہونچا جہان صاحبقران غائب ہوے تھے اُسنے اس مقام کا پتہ دیا جہان پر کہ نیل مرکب
ملا تھا اور وہ شیر نقلی پڑا ہوا تھا اب جو برق ثانی نے دیکھا تو پیرا عیار کا پایا اُس پیرے کو وہان سے
دیکھکر واپس آیا اور پاے شاطری مار کر داخل لشکر ہوا اور بارگاہ مین پہونچکر خواجہ سے کہا کہ عیار کا پیرہ
ہی وہ عیار جسکے پیرے کو ہمنے نہین دیکھا ہی خواجہ یہ سنکے کہا کہ ہان مین پہلے ہی عرض کر چکا ہون تم
اپنے مقام پر جاؤ مین تلاش مین صاحبقران کی جاتا ہون یہ کہکر خواجہ بارگاہ سے باہر آئے اور وہی

طرف لشکر کفار کے روانہ ہوئے یہ تو ادھر سے جاتے ہین اُدھر کا حال سنو کہ جب سحر ہوئی دیوان بارگاہ مین محراب شاہ آکر تخت پر بیٹھا سب سردار آکر حاضر ہوئے دیر تک آراستہ تھا کہ مہتر خاکزن دربارگاہ سے بشارہ بدوش پیدا ہوا اور روبرو محراب شاہ کے لاکر رکھدیا اور کہا مین ایک تحفہ حضور کے لیے لایا ہون انعام کا خواستگار ہون محراب شاہ نے کہا کہ بیان تو کر اُسنے وہی تقریر جو کہ محراب شاہ نے کہی تھی یون بیان کرنے لگا کہ مبارک ہو آپ کو آپ کے دشمن کو مین گرفتار کرلایا ہون اس بشارہ مین آپ کا دشمن ہے مین ابھی وا ہون کہ مجکو انعام ملے تو مین اُسکو بشارہ سے نکال کر دکھاؤن محراب شاہ نے کہا اگر تو نے دکھایا تو تجھکو انعام دونگا یا نام نہ لیگا مین انعام نہ دونگا ناظرین پر واضح رہے کہ وہ ہرکارے جو کہ خواجہ نے خبر کو لشکر کفار مین روانہ کیے تھے وہ بھی یہان دربار مین موجود ہین وہ بھی دیکھ رہے ہین کہ یہ بشارہ کیسا آیا ہے ذرا دیکھنا چاہیئے وہ بھی اُسی طرف دیکھنے لگے اُس عیار کی تقریر سنی جب محراب شاہ نے کہا کہ نام بیان کر اُسنے کہا کہ بن لشکر اسلام کے افسر ہے یعنے صاحبقران کو گرفتار کرکے لایا ہون اس بشارہ مین صاحبقران ہین یہ جملہ تو سوائے محراب شاہ و سپہ سالار کے اور سب اہل دربار خوش ہو گئے مگر بظاہر تو محراب شاہ ناخوش ہوا مگر باطن مین بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ کیون تو کس کے حکم سے صاحبقران کو گرفتار کرکے لایا ہے تو نے بڑا غضب کیا مجکو سخت بدنام کیا بلکہ بالکل خلاف طریقہ کیا یہ جو حرکت تو نے کی ہے بالکل مردی کے خلاف کیا تجھکو تمام عالم مین رسوا کیا لوگ یہ کہین گے کہ محراب شاہ نے خلاف قاعدہ شجاعت کیا کہ صاحبقران کو گرفتار کرا لیا جبکہ زبردست دیکھا اسیر کرا لیا تیرے سبب سے بن تمام دنیا مین رسوا ہوا تو نے کسکے حکم سے یہ کام کیا بس ابھی میرے روبرو سے دور ہو یہ محراب شاہ نے کہا تو سپہ سالار اسکا کہنے لگا کہ آپ بیجا ارشاد کرتے ہین ضرور بدنامی کا سبب ہے ضرور آپ بدنام ہون گے اہل دنیا یہ ضرور کہین گے کہ جب محراب شاہ نے دیکھا کہ صاحبقران غالب آئے اُسنے عیار کو بھیجکر گرفتار کرالیا جو کہ بہادر ہین وہ ضرور طعنہ زن ہونگے پس اس سے بہتر ہے کہ انکو نوکر بالکر دیجیے جبکہ یہ سپہ سالار نے کہا تو محراب شاہ نے کہا ہی مجکو بھی خیال ہے اسی بدنامی کا خیال ہے اسنے کسی طرف کا نہ رکھا ہر ایک بادشاہ کی روبرو ذلیل کیا بہادرون کی نظرون مین تو حقیر ہو گیا ضرور سب مجکو بنظر حقارت دیکھین گے کوئی حاضر ہی اسکو گرفتار کرلو اور اس بشارہ کو کھول دو یہ جو محراب شاہ نے کہا وہ عیار دوڑکر محراب شاہ کے قدم پر گر پڑا اور کہا کہ مین تو جان دے کر لایا ہون بڑی محنت اور جانفشانی کی ہے میری محنت کو رائگان نہ فرمائیے اب تو مجھ سے بیشک خطا ہوئی مین اس کا خطاوار ہون مگر یہ نہ کیجیے گا کہ رہا کر دیجیے بس قتل کروا ڈالیے محراب شاہ نے کہا کہ لو اور سنیے ہمکو فہمائش کرتے ہین کہ قتل کروا ڈالیے رہا نہ فرمایئے دوسری بدنامی اپنے سر پر لون این گل دیگر شگفت عیار نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ جو بدنامی آپ کے لیے ہونی تھی وہ تو ہو چکی اسکا افسوس بیکار ہے اب مین اسکو ہوشیار کرتا ہون اس سے آپ کلام کرین اگر مطیع ہو جاوے تو خیر کیا مضائقہ ہے ورنہ اس جرم مین اسکو قتل فرمایئے سپہ سالار نے کہا کہ ایسا ہرگز ہرگز کبھی نہ کیجیے گا اور یہ خیال بھی اپنے دل مین نہ لایئے گا کہ صاحبقران کو قتل فرمایئے اور مفت کی بدنامی اور الزام اپنے سر لیجیے میری تو یہ رائے ہے کہ رہا کر دیجیے اگر رہا نہ فرمایئے تو قید فرمایئے اور سر میدان لشکر پر جاکر مقابلہ فرمایئے گو یہ امر برخلاف جرات و شجاعت ہے مگر کیا کیا جاوے بلکہ جہان تک ممکن ہو بہت جلد اس امر کو طے فرمایئے کہین ایسا نہو کہ لشکر اسلام مین خبر ہو جاوے تو بڑی خرابی ہو اور وہان سے لوگ دوڑے ہوئے آئین مقابلہ ہونے لگے اور یہ امر سب پر ظاہر ہو جاوے گا بڑی بدنامی ہو گی اس سے بہتر اور مناسب وقت یہ بات ہے کہ ابھی کسیکو کانون کان خبر بھی نہین ہوئی ہے یون ہی آپ

انکو قید فرمائے یہ جو سپہ سالار نے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ آپ انکو قید فرمائیے محراب شاہ نے کہا کہ میری راے اب یہ ہوتی ہی کہ ابھی تک کسی کو خبر مطلق نہین ہوئی ہی اس سے تو یہی امر بہتر ہوگا کہ قتل کر ڈالون بلکہ گرفتار کرنے مین یہ ہوگا کہ شاید معلوم ہو جاے اور اُس لشکر کے عیار آکر اسکو رہا کرکے لیجائین

تو ضرور بدنامی کا سبب ہوگا اور وہ جاکر سب کو اس امر سے آگاہ کرے گا اور وہ ہی امر بدنامی کا موجب ہوگا لوگ یہ اپنے دل مین خیال کرین گے کہ ضرور محراب شاہ نے گرفتار کرلیا تھا اور یہ امر بطور بدگمانی کے ہوگا کوئی اسکو در اصل نہ خیال کرے گا اسی وجہ سے محراب شاہ بظاہر اپنے عیار پر خفا ہوا کہ یہ معلوم ہو جاے اگر یہ محراب شاہ کا کردہ ہوتا تو ضرور رہا کر دیتا قید نہ رکھتا بس قتل کر ڈالتے سے اس بدنامی سے بچتا ہون یہ کہکر عیار سے کہا کہ بہت جلد آہنگرون کو بلاؤ اور پشتارہ کو کھولو یہ جو حکم محراب شاہ نے دیا

یہ سالار نے کہا کہ جب آپ حکم قتل فرمائیے گا تو مین یہان سے چلا جاؤنگا کیونکہ مین تو اس بدنامی مین شریک ہون یہ کہکر محراب شاہ سے کہا کہ آپ بڑی غلطی کھاتے ہین پھر پیچھے کو پچھتائے گا آیندہ آپ کو اختیار ہی محراب شاہ نے کہا کہ تم سے کیا مطلب ہی تم خاموش بیٹھے رہو کوئی دربار مین تو

مین قتل کراؤنگا نہین ہان صرف حکم قتل دونگا ہان تم بھی تو وہ کلام سنو جو کرتا ہی سپہ سالار نے کہا کہ خیر جب وہ وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا ادھر چوبدار جاکر صدا کو بلایا صدا دونے آکر عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی محراب شاہ نے حکم دیا کہ ایک دشمن میرا ہی وہ بت شکل سے گرفتار ہوکر آیا ہی اسکو قید کرنا

منظور ہی محراب شاہ نے جو یہ کہا اُسنے عرض کیا کہ مین حاضر ہون جب حکم ہوگا مین قید کرلونگا یہان تو یہ تدبیرین ہو رہی ہین وہ جوہر کا رسے اُس مقام پہ موجود تھے وہ یہ واقعہ سُنکے اور یہ خوب اچھی طرح معلوم کرکے کہ صاحبقران والا شان یہان اسیر ہوکر آئے ہین وہان چند اپنے ہمراہیون

کو چھوڑکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوے جب وہ ہرکارے قریب لشکر اسلام پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ خواجہ چلے آتے ہین خواجہ نے جوہر کارون کو دیکھا تو باواز بلند پکار کر پوچھا کہ کہان سے آتے ہو اور کیا خبر لائے ہو کچھ حال صاحبقران کا معلوم ہوا یا نہین وہ ہرکارے دوڑکر

خواجہ کے قریب آئے اور کہا کہ خواجہ غضب ہوگیا کہ صاحبقران والا شان کو لشکر کفار کا ایک عیار گرفتار کرکے لیگیا ابھی ابھی ہمارے روبرو وہ پشتارہ لاکر اُسنے پیش کیا اور یہ تقریر کی وہ سب تقریر جو کہ بادشاہ اور عیار اور سپہ سالار مین ہوئی تھی اول سے آخر تک بیان کی اور کہا کہ جب ہم

چلے تھے تو صدا دو آچکا تھا محراب شاہ نے حکم دیا تھا کہ پشتارہ کھولو انکو قید کردو نہین قتل کردونگا چنانچہ جب ہم نے یہ حال دیکھا تو ہم وہان سے اسلیے چلے کہ جاکر صاحبقران کے دربار مین خبر کرین تاکہ وہ لوگ آکر صاحبقران والا شان کو جس طرح سے ممکن ہو رہا کرلیجائین یہ خبر ہی جو کہ

عرض کی خواجہ نے جو یہ سنا فوراً وہان سے طرف لشکر کفار کے بعد تیز گامی روانہ ہوے اور ہرکارون سے کہا کہ تم جاکر یہ خبر لشکر مین کردو وہ ہرکارے طرف لشکر کے راہی ہوے بارگاہ مین پہونچے مجرا گاہ پہ سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ

خداوند نعمت بڑا غضب ہوگیا کہ صاحبقران گرفتار ہوکر لشکر محراب شاہ مین آے ہین ہم بیرخطا ہو رہی ہم خبر کرنے آے ہین یہ جو ہرکارون نے کہا بادشاہ نے کہا کہ غضب ہوگیا بس یہ کہکر بادشاہ اُٹھ کھڑے ہوے اور حکم دیا اسواری لاؤ بس سب سردار اپنے اپنے مقام پہ سے اُٹھے اور ہمراہ بادشاہ کے چلے بادشاہ نے فرمایا کہ مین جاکر صاحبقران

والا شان کو رہا کرونگا سب سے پہلے جو طرف بارگاہ کفار کے روانہ ہوے وہ شہنشاہ تھے انکے بعد تیمور صاحبقران باطن و عین الزمان و نادرالزمان دگرگین درشت چنگال اور باقی سردار شل سکندر فرخ لقا سلیمان اعظم ثانی ابراہیم ماہ طلعت وغیرہ کے یکے بعد دیگرے

ہوئے یہان بادشاہ نے جو سواری طلب کی ہر ایک سردار اپنے اپنے مرکب پر سوار ہوکر روانہ ہوئے اب تو
باتنا بندھ گیا اتنے عرصہ مین بادشاہ کی بھی سواری آئی بادشاہ سوار ہوئے اور سب سردار بھی سوار ہوئے
لشکر مین خبر ہوگئی کہ صاحبقران لشکر کفار مین قید ہین اُنکے قتل کی تدبیر ہورہی ہی بادشاہ مع سرداروں کے
طرف لشکر کفار کے تشریف لیے جاتے ہین یہ جو خبر پھیلی سپاہ مین کہ بندی ہونے لگی ہر ایک ہتیار باندھنے لگا
ان سبکو مع بادشاہ کی طرف لشکر کفار کے روان رکھا جاتا ہی اُدھر بارگاہ مین کفار کے حیار نے پشارہ کھولا سبنے
دیکھا کہ ایک شیر بڑا ہوا ہی باوجودیکہ یہ معلوم تھا کہ صاحبقران بیہوش ہین مگر یہ رعب تھا کہ سبکے بند بند کانپ
رہے تھے سب پر رعب صاحبقران کا طاری تھا یہ جو حال دربار کا محراب شاہ نے دیکھا اور صاحبقران
کو بیہوش پایا حداد کو حکم دیا کہ انکو قید سلاسل مین گرفتار کرو بس صاحبقران کے گلے مین طوق ہاتھون مین
ہتکڑیان پانون مین بیڑیان بغلون مین خاردار لٹو بازؤن اور رانون پر جوڑے فولاد سے گئی سی من کی زنجیر خوب
قید گران مین قید کیا کہ ہل نہ سکین جب قید تن پر راستہ ہوچکی اب سبکو اطمینان ہوا اُسوقت محراب شاہ نے
عیار سے کہا کہ ہوشیار کرو اُسنے فیلہ رفع بیہوشی دیا کہ صاحبقران کو جھٹک آئی اب جو آنکھ کھول کر دیکھا
تو یہ دیکھا کہ مین قید مین گرفتار ہون اور یہ کفار کا دربار ہی پہلے یہ خیال کیا کہ شاید خواب دیکھ رہا ہون لاحول
پڑھی اب جو حواس درست کرکے دیکھا تو اصل مین گرفتار ہوا اُسوقت تو اس آگ سے اُٹھے کہ خانۂ زنجیر مین ہل
ہوا سبکو یہ یقین ہوا کہ صاحبقران نے قید توڑ ڈالی ہر ایک سنبھل سپر و تلوار کی طرف دیکھا اور ارادہ کیا کہ
آمادہ لڑائی ہوجاوین یہی خیال دل مین تھا کہ اُدھر صاحبقران نے صدا دی کہ سلام تم درین مجلس و درین
ماوا ہرکس یاد کرد ہرا نہ کہ خدائے کریم برحق ست و دین اسلام برحق ست یہ جو صاحبقران نے فرمایا ایک
دو دو غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر نکل گیا ہر ایک کی نگاہ قہر صاحبقران کی طرف دیکھتا تھا خصوصاً محراب شاہ
نے و دیگر سردارون سنے اور سپہ سالار نے بھی دیکھا کہ سر جھکا لیا اُدھر عیار نے صاحبقران کے سر پر آکر کہا کہ
ای مرد نادیدہ خدا کی بندگی کرنے والے کیون قضا نے گھیرا ہی نوبت اُنی ہی قضا دامن گیر ہوئی ہی دربار
مین غیر مذہب سے خدائے نادیدہ کا نام لیتا ہی تم لوگون کی یہ حالت ہی ابھی رسی جل گئی مگر ابھی بل نہین گیا کیون
شامت آئی ہی یہ نہین جانتا ہی کہ محراب شاہ کی یہ بارگاہ ہی اور تو گرفتار ہوکر یہان آیا ہی اٹھ اور بادشاہ کو سلام کر
اور عذر کر کہ مجھسے خطا ہوئی ہی مین اب مقابلہ نہ کرونگا بلکہ جو سردار اسیر کرکے لیگیا ہون اُنکو حاضر خدمت کرونگا
اور یہان سے طرف اپنے ملک کے چلا جاؤنگا کبھی اُدھر کا قصد نہ کرونگا مین نے بہت بڑی سزا پائی مین اپنی خطا سے
نادم ہوا مجکو یہ نہ معلوم تھا کہ یون آپ اسیر کرا لیگا درحقیقت مین آپ سے مقابلہ نہین کرسکتا ہون ہاتھ جوڑ
اور یون عذر خواہی کر تو تیرا قصور معاف کردیا جاے بلکہ مذہب تصویر پرستی قبول کر اور مذہب اسلام کو چھوڑ
کر مذہب تصویر پرستی ہی مذہب حق ہی اگر نہ قبول کریگا اور نہ عذر کریگا یاد رکھنا کہ یون بادشاہ تجکو قتل کریگا
کہ تیرے حال پر ہمین ذرا رحم نہ آئیگا اور بادشاہ کو رحم نہ آئیگا اور ہم سب بطور تواب
ایک ایک ضرب لگا چھینگے اور تیری بوٹیان کاٹ کر زاغ وزغن کو دینگے اور کوئی تیری مدد نہ کریگا تیرے لشکر
مین یہ حال معلوم بھی نہوگا یہان ہم تجکو قتل کرڈالینگے پھر لشکر بے سر ترا کیا کرسکتا ہی آخر کار شکست کھاکر
بھاگیگا سوا تیرے لشکر مین کوئی ایسا نہین ہی کہ وہ مقابلہ کرسکے یہ لشکر مین رونق تیرے دم سے ہی یہ سب
سردار تیرے سبب سے ہین اور مقابلہ کرتے ہین بس اسمین خیریت ہی کہ مذہب اسلام کو ترک کرو اور مذہب
تصویر پرستی قبول کرو اور محراب شاہ کی اطاعت کرو اور جو جو قصور کہ تجسے سرزد ہوے ہین مین معاف کرادونگا جب
تمنے اطاعت کرلی تو اور لوگ اور تمہارا لشکر سب اطاعت کرینگے اگر جان عزیز ہی تو ہمارے کہنے پر عمل کرو ورنہ

اب جان کا بچنا محال ہی ہر ایک کو مع محراب شاہ کے تیری جوانی کا ملال ہی جو اُسنے کہا پس صاحبقران کو اُسی
حالت قید مین غیض آگیا دونون آنکھین فرط غیض سے لال ہوگئین مزاج برہم ہوگیا مُنہ سے کف جاری ہوا غصہ
طاری ہوا تمام بدن کے بال کھڑے ہوگئے کانپنے لگے یہ حال تھا کہ جیسے شیر ژیان جال مین پھنسکر تڑپتا ہی
اور کوئی صورت رہائی کی نظر نہین آتی ہی اور مجبور ہوتا ہی پس صاحبقران نے نگاہ قہر اور غضب سے طرف غلا
کے دیکھا یہ عالم ہوا اہل دربار کا کہ سب مارے خوف کے لرزنے لگے اور ہر ایک کا بند بند کانپنے لگا وہ نگاہ
قہر آلود تھی کہ اگر رستم بھی دیکھ لیتا تو وہ بھی خوف کے مارے قریب ہلاکت پہونچتا رخ فلک بھی دیکھکر کانپ
جاتا اور جب اس نظر قہر سے صاحبقران نے اُسکی طرف دیکھا وہ مارے خوف کے روبرو سے ہٹ گیا
یہ خوف ہوا کہ ایسا نہو کہ یہ قیدی قید کو توڑ ڈالے یہی گمان ہر ایک کو ہوا اگر صاحبقران نے حالت غیض مین
اگر قید توڑ ڈالی سبکو اپنی اپنی جان کی فکر ہوئی ادھر صاحبقران نے اسکی طرف دیکھکر قصد کیا تھا کہ
کچھ کلام کرین کہ وہ سامنے سے ہٹگیا اور زیادہ غصہ آگیا محراب شاہ کی طرف متوجہ ہوکر حالت غیض یہ فرمایا کہ او
محراب شاہ تو زمانے بھر کا بزدل ہی بڑا نامرد ہی وہ تو نے حرکت کی ہی جو نامرد اصلی ہوگا وہ بھی نہ کریگا جبکہ تو نے
دیکھا کہ میرا لشکر نہ آیا اب آئیگا تو تو نے مہلت طلب کی اُس زمانہ مہلت مین تو نے اپنے عیار کو یہ حکم دیا کہ
صاحبقران کو اسیر کرو جبکہ وہ قید ہوکر آئیگا تو لشکر بے سردار کا ہو جائیگا پھر کوئی نہ مقابلہ کریگا یہ تو
تیرا خیال خام اور تصور ناتمام ہی میرے لشکر مین ایک ایک صاحبقران ہی تیرے مقابلہ سے کوئی نہ آئیگا
آئیگا تیرے قتل کرنے کو سب موجود ہین تیرا لشکر کیا اصل رکھتا ہی ایک حملہ مین تباہ ہوگا یہ جو تو نے حرکت
کی ہی بالکل خلاف جرأت و مردی کے ہی کوئی صاحب غیرت ایسی حرکت نہ کریگا جو تو نے کی ہی بھلا کسی شجاع سے تو
پوچھ تیرے دربار مین جسقدر ہین سب نامرد ہین کسیکو غیرت نہین ہی اگر غیرت اور جرأت ہوتی تو تجکو اس حرکت سے منع کرتے
اور تجھکو نہ کرنے دیتے بلکہ غیرت دلاتے وہ کیا کہین انکی اصل نہین ہی بلکہ تجھ مین ہان ملائی ہوگی اور
یہ کہا ہوگا کہ یہ رائے تمہاری بہت ٹھیک ہی جسقدر یہ سردار ہین تیرے دربار مین کوئی انمین جری نہین ہی سب
نامرد و بیغیرت ہین مین یہ کہتا ہون کہ اگر غیرت ہوتی تو یون تجھے رہتے جبکہ مین گرفتار ہوکر آیا تھا تو تجکو منع
کرتے کہ یہ بالکل مردی و مردانگی کے خلاف ہی صاحبقران کو رہا کرو ہم میدان مین جاکر بڑے زور و غور سے
مقابلہ کرکے گرفتار لائینگے اُسوقت سوال اطاعت و ترک مذہب کہینگے کیونکہ ہم بزور بازو اسیر کرینگے
یہ وقت اس سوال کا نہین ہی اگر یہ لوگ یہ صلاح دیتے تو کبھی اُس ناعیار کی یہ جرأت نہ ہوتی کہ وہ اس
طور کے کلام کرتا جو کہ کئے ہین اور تم لوگ خاموش سُنکے ہین مجبور تھا ورنہ اسکو اس سخت کلامی کی سزا
دیتا کہ وہ تمام عمر اپنی یاد کرتا ایک ضرب طمانچہ مین سر اُسکا نظر نہ آتا مگر کیا کرون مجبور ہون دوسرے وہ سامنے سے
چلا گیا ہی اتنے بیٹھے ہوئے ہین جنکو دعوی سپاہ گری و زور و طاقت کا ہو وہ میرا امتحان کرے ایک ہاتھ کی ہتھکڑی
میری اُتار کر پھر پہنا دین تو مین جانون یہ کیا کہ فریب سے اسیر کرلیا اور پھر اس طور کے کلام کیے جو کہ خلاف
شان ہین بہادر تو کبھی اس امر کو روا نہ رکھیگا اور یہ جو کہا گیا کہ مذہب اسلام ترک کرو اور تصویر پرستی قبول
کرو تو اسکا یہ جواب ہی کہ تم مین سے کوئی مجکو زور بازو گرفتار کرلایا ہی جو یہ تقریر کی جاتی ہی مین کبھی یہ نہ قبول
کرونگا اور شرم نہین آتی کہ ہم یہ کیا کلام کرتے ہین اور کس منہ سے یہ بات کہتے ہین اول تو تم نے دغا سے مجکو اسیر کیا
ہی اور اسپر یہ تقریر ہی بالکل خلاف ہی اور یہ جو خوف دلایا جاتا ہی کہ اگر ایسا نہ کروگے تو تمہاری جان جائیگی ہم تمکو
قتل کرینگے تو مین قتل ہونے سے نہین خوف کرتا ہون جب تک کہ قضا نہ آئیگی اُسوقت تک کوئی نہین قتل
کرسکتا ہی اگر تمام عالم ایک مقام پہ بھی جمع ہوجائے بموجب شعر اگر تیغ عالم بجنبد زجای * نہ ببرد رگے تا نخواہد

خدائی + تیری بھی لیاقت ہی کہ تو یا تیرا لشکر یا تیرے سردار مجکو اسیر یا قتل کر سکین جب تک کہ اُسکی طرف سے میری قضا نہ آجگی کچھ میرا بال بانکا نہین جائیگا مین نے ایسی ایسی بہت دفعتین اُٹھائی ہین اس سے زیادہ سخت بلاؤن مین مبتلا ہوا ہون اور میرے بزرگ بھی مبتلا ہوئے ہین مگر اُسکے فضل و کرم سے ایک بال بھی نہ کم ہوا اور وہ ہی لوگ شرمندہ ہوئے ابھی میرے لشکر مین خبر ہوجاے تو تمام سردار آجائین اس بارگاہ مین جگہ نہ ملے ابھی یہ بارگاہ اون سے رنگین ہوجاے ایک آن مین سب لشکر یہان پہونچ جاے مین کسی وقت خوف نہین کرتا ہون سوا اے اپنے خدا کے کسی سے نہین ڈرتا ہون کیونکہ وہ سبکا مالک و مختار ہی اُسکے قبضہ مین سبکی موت و حیات ہی کوئی سیکو بدون اُسکے حکم کے قتل نہین کر سکتا ہی تمھاری کیا لیاقت و طاقت و قوت ہی اگر میری موت آئی ہی تو مین بچ نہین سکتا ہون اگر نہین آئی ہی تو قتل نہین ہو سکتا ہون اور اس خوف سے مین مذہب اسلام ترک کرون اور تصویر پرستی قبول کرون یہ تو کبھی نہوگا اور نہ ہوا ہی ہماری قوم کے لوگون نے اپنا مذہب دیدہ و دانستہ نہین ترک کیا ہی یا تو مسحور ہوگئے ہین یا کسیکے عشق مین مگر وہ بھی چندی پھر اپنے مذہب اصلی کے طرف رجوع کیا ہی مین اس سے خوف نہین کرتا ہون جو تمھارے بنائے بن سکے میرا بنانے مین موجود ہون شود سرنی چیم زشمشیر جہیب + ہر چہ آید بسر من بالنصیب + یہ جوصاحبقران نے دلیرانہ تقریر کی اُسکے جواب مین محراب شاہ نے کہا کہ کیون اسقدر برہم ہوتے ہو اپنی حالت تو دیکھو کس بلا مین مبتلا ہو کہ میرے روبرو قید ہو جو چاہون تمھارا حال کرون کوئی میرا کچھ نہین کر سکتا ہی یہ جملے نے کہا کہ بالکل خلاف شجاعت و جرات کیا ہی یہ فعل نامردونکا ہی کہ کسیکو اسیر کرا کے یون ذلیل کرین ہمنے تمکو اسیر نہین کرایا ہی میرا عیار تمکو اپنی رای سے اسیر کرا لایا ہی جب مجھے یہ دیکھا کہ وہ گرفتار کرلایا ہی تو مین بہت اسپر خفا ہوا اور میرا سپہ سالار بھی ناراض ہوا اُسنے عذر کیا مین نے اُسکو متطور کیا اُسوقت یہ خیال مین آیا کہ انتو یہ گرفتار کرلایا ہی بس اب اگر ہا کرتا ہون تو میری نامردی ہی کہ محراب شاہ نے اسیر کرا کے جب دباوہ پڑا تو رہا کر دیا اس سے بہتر یہ ہی کہ قتل کرون مین نے یہ شتیار تمکو اسلیے کیا ہی کہ شاید تم میرا مذہب قبول کرلو اور میری اطاعت کرو ورنہ مین ضرور قتل کرونگا دوسرے یہ امر ہی کہ دشمن کو جس طور سے ہو سکے قتل کرے اسکو تنگ نہین کرنا چاہیے دشمن کو ہر طرح سے قتل کرنا زیبا ہی یہ کوئی نامردی نہین ہے بلکہ خلاف شجاعت ہی مین عقلمندی و دانائی ہی کہ جس طور سے ہو حریف کو قتل کرے بلکہ میرا سپہ سالار اس امر سے بہت ناراض ہوگیا مین نے نہ قبول کیا اُسکی یہ رائے تھی کہ انکو رہا کرو مین گرفتار کرلاؤنگا پینے نہین قبول کیا یہ جو تم کہتے ہو کہ میرے ہاتھ سے ہتکڑی اُتار کر کوئی بنا دے تو مین جانو یہ قصہ درسے کہ میرے لشکر مین مین کیا اور کسی کے لشکر مین کوئی سردار ایسا نہین ہی کہ وہ تمھارا یا تمھارے لشکر کا مقابلہ کر سکے کیونکہ کوئی اسقدر طاقت اور قوت نہین رکھتا ہی جو مقابلہ کر سکے مین کیون ذرا سی حرکت کرتا اور کیونکر اپنی جان بچاتا میری جان پر کیا منحصر ہی ہزارون و لاکھون کی جان بچی کئی ملک تباہ ہونے سے محفوظ رہے ایک صرف تمھارے قتل سے کو تمھارے لشکر مین جو ہی وہ لمحہ وقت کا رستم و سہراب ہی مگر دراصل امر یہ ہی کہ انکا علاج ہو سکتا ہی وہ بھی بوجی گرفتار ہو کر آسکتے ہین یہ ساری آفت برہمی ہوئی تمھاری ہی جب تم نہ ہوگے تو کسی کی جرات نہین ہی کہ وہ یہ امر گوارا کرین بلکہ سبب یہ ہی کہ ہر ایک کو تمنے زیر کیا ہی اسی وجہ سے سب تمسے دبے ہوئے ہین اگر تم ہوگے تو ہر ایک خود سر ہوجائیگا اپنی اپنی راہ لیگا یہ لشکر تباہ ہوجائیگا ہر ایک ہر طرف چلا جائیگا پھر کون مقابلہ کریگا جو کہ لشکر باقی رہ جائیگا اُسکو مین قتل کرونگا کوئی ایسا نہ رہیگا جو کہ مقابلہ کر سکے اور اگر ہوگا بھی تو میرا عیار گرفتار کرلائیگا مین اُسکو متل تمھارے قتل کرونگا یونہی تمام قصہ پاک ہوگا معلوم ہو کیا کہ تمھارا اقبال یہان اگر گم ہوگیا یہان تمھارا ادبار تمھارے بڑے بڑے ملک تباہ کیے بڑے بڑے طلسم برباد کیے یہ اُن سیکا

کہ جو یہان آکر نکلا اب تمھارا زندہ رہنا بہت محال ہی بدون اس امر کے یا تو میری اطاعت کرو اور مذہب اسلام قبول کرو یا اس امر کا اقرار کرو کہ مین اپنا لشکر لیکر یہانسے چلا جاونگا اور پھر کبھی اس مقام پر قیام نہ کرونگا اگر اینمین سے جو تم قبول کروگے تمھاری جان بچے گی ورنہ مین تمکو ضرور قتل کرونگا یہ جو محراب شاہ نے کہا تو صاحبقران نے جواب دیا کہ تیری کیا لیاقت ہی جو تو میرا ایک بال بھی کم کرسکے بس اسمین خیریت ہی کہ اپنی زبان کو بند کر مین اس حالت پر بھی مجبور نہین ہون ایسی سزا دونگا کہ تو تمام عمر یاد رکھیگا یہ تقریر جب ہو رہی تھی اسوقت خواجہ بھی آگئے تھے اور اپنی صورت بدلے ہوے کھڑے تھے ایک مقام پر اور یہ تقریر سن رہے تھے اور یہ خیال کر رہے تھے کہ کیا ابھی تک لشکر مین خبر نہین ہوئی جو کوئی نہین آیا اور جو تو یہ اسی خیال مین تھے یہ جو صاحبقران نے کہا تو محراب شاہ نے کہا کہ بقول میرے عیار کے رسی جل گئی اسکا بل نہین جلا ہی ابھی تک آپ کو زور ہی جب جلاد آکر سر پر کھڑا ہوگا اسوقت معلوم ہوگا ساری سزا دینا بھول جائیگا ہمکو بھی دیکھنا ہی کہ کیونکر تم نہین مرتے ہو یہ کہکر حکم دیا کہ جلاد کو بلاؤ یہ حکم سنتے ہی چوبدار فوراً روانہ ہوا ادھر محراب شاہ نے حکم دیا کہ ساقی کو طلب کرو کہ وہ آکر شراب پلائے آج بہت مراد دن خوشی کا ہی کہ ہمنے اس شخص کے قتل کرنے کی تدبیر کی ہی کہ جو کہ دشمن ہی خداوند دنکا جسکے بزرگون نے ہزارون خدائیان برباد کی ہین اور خداوندنکو زحمت دی ہی اور ہمارے خداوند کو بھی زحمت دینے آئے ہین جو کہ خداوند کا دشمن ہی وہ ہمارا بھی دشمن ہی اسکا قتل کرنا بہت درست اور جائز ہی جس طور سے ہوسکے مین نے آج وہ دن مقرر کیا ہی جو کہ پیدائش خداوند کا دن ہی اور جو اسدن خوشی کیجاتی ہی وہ آج فرشی کرونگا بہت جلد ساقی حاضر ہوا یہ حکم دینا تھا کہ ساقی جام و صراحی لیکر حاضر ہوا جام مے گلفام گردش مین آیا صاحبقران روبرو تخت محراب شاہ کے مسلسل و مطوق بیٹھے ہوے ہین سپہ سالار محراب شاہ خاموش سر جھکائے بیٹھا ہوا ہی اور اپنے دل مین خیال کر رہا ہی کہ آج تو نے بہت بڑی ذلت پائی اگر تو دربار مین نہوتا تو بہتر تھا یا چلا جاتا جبکہ صاحبقران گرفتار ہوکر آگئے تھے اور جو تقریر انھون نے کی تھی وہ بہت ٹھیک تھی اور محراب شاہ بالکل خلاف جرأت و شجاعت کرتا ہی اور نا منصف ہی یہ طریقہ حریف کے قتل کرنے کا نہین ہی اگر مین کچھ کہتا ہون تو سب خیال کرینگے کہ یہ مل گیا ہی اور بظاہر ہمارا دوست ہی مگر باطن مین دشمن ہی کیونکہ ہمارے حریف کی سفارش کرتا ہی خصوصاً بادشاہ کو ایسا خیال ہوگا گو مین نہ بادشاہ سے خوف رکھتا ہون نہ اہل دربار سے کوئی میرا مقابلہ نہین کرسکتا ہی صرف پاس نمک ہی ورنہ یہ بھی لیاقت ہی کسیکی کہ میرا مقابلہ کرسکے بس یہ سبب ہی کہ نمک کھایا ہی اور پاس نمک ہی اگر مین نمک حرامی پر کمر باندھون گو انکے حق مین بہتر ہوگا وہ اس امر سے بچینگے کہ انگشت نما نہون نہ ہونگے مگر مین مطعون ہوجاؤنگا اور یہ سب لوگ مجکو نمکحرام مشہور کرینگے اور جو کوئی کہیگا وہ اگر عقلمند ہوگا تو کہیگا بری دانائی کی اور جو کہ مثل انکے ہوگا وہ بھی انکے ہمراہ شریک ہوجائیگا اور کہیگا کہ ضرور نمک حرامی کی اور بظاہر اسوقت نمک حرامی ہی کیونکہ مین پکڑ کر اسکو رہا کردونگا بس سب پر یہ ظاہر ہوگا کہ یہ بادشاہ و اہل شہر کا دشمن تھا جو کہ اسنے اتنے بڑے حریف کو یون رہا کرادیا اور نمک کا پاس نہ کیا خیر اس امر سے تو یہ بہتر ہی کہ مین خاموش بیٹھا رہون اور دیکھون کہ کیا ظاہر ہوتا ہی مین اسوقت یہ عہد کرتا ہون اگر خدائے نادیدہ برحق ہی تو ضرور اسکی مدد کریگا اگر یہ بچ گیا تو مین نے بھی اسکی اطاعت کی اور اسکا مذہب قبول کیا چاہے کوئی نمکحرام مشہور کرے چاہے اور کسی قسم سے بدنام کرے مین تو حق کی طرف شریک ہونگا ضرور یہ بیگناہ قتل ہوتا ہی عیار نے بڑا غضب کیا ہی میرے خیال مین تو یہ امر ہی کہ یہ کارروائی محراب شاہ کی ہی انھون نے اجازت دی ہوگی ورنہ عیار کی اتنی بڑی جرأت نہین ہی کہ ایسی حرکت کرسکے انھون نے اسکو

حکم دیا ہوگا اور یہ تقریر تعلیم کردی ہوگی کہ دربار مین آکر اہل دربار کے روبرو یہ تقریر کرنا مین یون کہونگا تم یہ جواب دینا
اصل مین یہ امر ہی یہ تقریر سپہ سالار نے اپنے دل مین خیال کی تھی اسکے بعد ایک سردار اسکے برابر کرسی پر بیٹھا ہوا تھا
اسنے کہا کہ یہ رائے آپکی بہت ٹھیک ہی ضرور ایسا ہوا ہی مگر کیا کرین طعنہ خلق کا خیال ہی ورنہ ابھی بگڑ جاتے اور
صاحبقران کو رہا کرتے دوسرا سبب یہ ہی کہ غیر مذہب ہی بس اس سبب سے تو مجبور ہین ورنہ بہادر ضرور ہی
اور بہادر دوست ہی اور محراب شاہ ضرور نامرد ہی اسکو بہادرون کی قدر نہین ہی مگر سبب یہ ہی کہ بیشتین گذر گئی
ہین اسکا نمک کھاتے ہوئے ہین اسکا پاس ہی ورنہ تم تو اج ہی نوکری سے دست بردار ہو جاتے یہ جو باہم
گفتگو ہوئی ایک نے دوسرے کی رائے کی تصدیق کی مگر بسبب نمکخواری کے خاموش ہو رہے ادھر اسے
عرصہ مین جلاد آگیا اسکو محراب شاہ نے حکم دیا کہ اس خدا پرست کی گردن میرے روبرو مار دو اسنے یہ حکم سنکے
صحن بارگاہ مین ریگ کا چبوترہ بنایا اسپر پور یہ ہلاکت ڈالا اس جلاد کی صورت یہ تھی کہ ناک وکان کے گلے
مین ہار پہنے تھا ایک رومال کندھے پر پڑا ہوا تھا اسمین خون بھرا ہوا تھا اس سے خون کی بو آتی تھی اور
تمام کپڑے خون کی چھینٹین پڑی ہوئی تھین ہاتھ مین ایک چوڑا سا تیغہ تھا اسکی باڑھ مثل برق کے چمک رہی
تھی وہ ہر مرتبہ اسکی باڑھ کو دیکھتا تھا جب پورا بجھا چکا اسکے بعد صاحبقران کے قریب آیا اسوقت محراب
شاہ نے حکم دیا کہ اس جوان خدا پرست کو قتل کر یہ حکم سنکے اس جلاد نے عرض کیا کہ قتل کرنا میرا کام ہی اور زندہ
کرنا خداوند کا کام ہی ذرا سمجھ بوجھکر حکم دیا شعر سلطنت سلطان کند بس طعنہ بر جلاد چیست ✦ مرغ را دانہ بلا شد
طعنہ بر صیاد چیست ✦ کسکا رشتہ حیات قطع ہوا ہی کسکا پیمانہ عمر لبریز ہوا ہی کسکا جام حیات چھلکنے والا ہی
کون مرنے والا ہی مین موجود ہون ایک ہاتھ مین کام تمام کرتا ہون دست قوی مین وہ تیغہ باڑھ دار رکھتا ہون ایک
ہاتھ مین تسمہ نہین باقی رہتا ہی میرا کوئی قصور نہین ہی حکم شاہی سے مین قتل کرتا ہون یہ جو جلاد نے کہا محراب شاہ
نے طرف صاحبقران کے اشارہ کیا اور صاحبقران سے کہا کہ کیون اپنی جان عزیز کو مفت رائیگان
کرتے ہو دیکھو میرے کہنے پر عمل کرو مین ابھی رہا کر دونگا ورنہ پھر زندہ نہوگے صاحبقران نے
جواب دیا کہ تو تو یہ کہہ چکا ہی کہ رسی جل گئی ابھی بل نہین جلا ہی تو کیسی رسی اور کیسا جلنا جو بہادر ہین وہ
کبھی جان کو جان نہین جانتے ہین اسپے مرنے کو حیات ابدی تصور کرتے ہین جو کہ نامرد ہین وہ جان پر مرتے
ہین اسے اودھر محراب شاہ نامرد مرے نان پر اور مرد مرے نام پر مین کبھی اپنا مذہب نہ ترک کرونگا تیرا
جی چاہے وہ مجھ دے مین قتل ہونے کو موجود ہون کوئی قوت مجھکو مرنے سے نہین ہی مگر تمام عالم مین تو
نامرد مشہور ہوگا لوگ تجکو نامرد تصور کرینگے یہ کہکر ہزارون دشنام محراب شاہ اور خداوند تصور پر دیکر اہل
دربار کو سنائے ادھر جلاد نے قصد کیا کہ ہزار بجر کا پکڑنے جاؤن کہ محراب شاہ نے حکم دیا کہ کوئی ضرورت
چبوترے پر لیجانے کی نہین ہی اسی مقام پر اسکا کام تمام کر جب یہ حکم دیا ادھر جلاد نے تیز ابدلا اودھر
صاحبقران نے دل کو اپنے خالق کی طرف رجوع کیا اور دعا کی کہ ای خالق برحق وای رزاق مطلق
تو بڑا رحیم ہی بڑا کریم ہی تیری ذات بڑی غفور ہی تو اسکا حافظ ہی اور مالک ہی تو ہی بچانیوالا ہی اگر میری قضا
آئی ہی تو میرے عزیزون مین کوئی نہین ہی یہان سوائے دشمنون کے میرا کوئی دوست نہین ہی میری لاش
بھی خراب ہوگی مگر میرا لشکر قریب ہی مگر یہ زمانے کی گردش ہی کہ مین یہان یون قتل ہوتا ہون اور انکو خبر نہین
ای کریم میری دلی حسرت برنہ آئی جو کہ آرزو میرے دل مین تھی کہ مین تمام ممالک کو فتح کرکے دیگر ممالک کفار کو اسلام آباد کرکے
خانہ کعبہ مین جاکر بیٹھون اور تیری عبادت کرون اور ہر دو صاحبقران کی خدمت بجالاؤن یہ آرزو میری
برنہ آئی معلوم ہوا کہ میری قضا یہان تجکو لیکر آئی تھی جو مین یہان آکر اس بلا مین مبتلا ہوا خیر جو تیری مصلحت ہے

اسمین بھی راضی ہون تیرا ایک بندہ ہون گنہگار میرے گناہ عفو کرنا یہ جو صاحبقران نے دعا مانگی تیرے دعا مانگنے
اجابت پر پہونچا اُدھر شہنشاہ وغیرہ توچل چکے تھے اُسوقت دربارگاہ پر پہونچے جبکہ محراب شاہ حکم دیکھا
ہی اور سرکاسے لشکر اسلام کے یہ حال دیکھکر اور بیقرار ہوکر بارگاہ محراب شاہ سے نکلے ہین اور چلے ہین کہ شہنشاہ
سے ملے تمام حال بیان کیا شہنشاہ وغیرہ یہ حال سنکے بیقرار ہوگئے تھے اور بھاگے دربارگاہ پر پہونچے
تھے اُدھر محراب شاہ نے درگہ سالار کو حکم دیا تھا کہ کوئی بدون اجازت اندر بارگاہ کے نہ آنے پائے یہ تو بارگاہ
پر پہونچے ہین کہ اُدھر محراب شاہ نے پھر صاحبقران سے کہا کہ مذہب اسلام ترک کرو اور میری اطاعت
کرو تو تمھاری جان بچیگی ورنہ محال ہی جب یہ تقریر صاحبقران نے سنی جواب دیا کہ او محراب شاہ اب ایسی تقریر نہ کر
ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ کہکر لاکھون گالیان خداوند تصویر کو صاحبقران نے دین پس جب گالیان صاحبقران
نے خداوند تصویر کو دین جونکہ محراب شاہ کو یہ خیال تھا کہ یہ نوشید ہی بڑا غصہ آیا برہم ہوگیا وہ گہلاس جو کہ اُسکے
ہاتھ مین تھا اُسمین شراب تھی صاحبقران پر کھینچ مارا وہ صاحبقران کے سینے پر آکر گرا پس غضب
ہوگیا گیلاس تو ٹوٹ گیا رگ شجاعت نے جوش مارا چہرہ مارے غصہ کے لال ہوگیا دونون آنکھین خون کبوتر
ہوگئین کف مونہ سے جاری ہونے لگا اور کہا کہ او محراب شاہ تیری قضا آئی ہی تو بڑا نامرد ہی رہ تو جا دیکھ تیرا
کیا حال کرتا ہون یہ جو محراب شاہ نے سنا دوسرا جام اُسکے برابر رکھا ہوا تھا وہ خالی تھا مگر اُسمین سیندھ
شراب کی دردتھی وہ دیکھکر صاحبقران پر مارا کہ تو بڑا زبان دراز معلوم ہوتا ہی مرنے کا وقت تیرا قریب آگیا
ہی اسپر یہ زبان درازی ہی پس او جلاد اسکو جلد قتل کر دیر نہ کر دیکھتا ہی کہ یہ زبان درازی کر رہا ہی یہ جو محراب
شاہ نے جلاد سے کہا اُسنے زنجیر پکڑ کر گردن کو جھکا دیا چونکہ پہلے ہی جلاد صاحبقران سے کہ چکا تھا کہ جو
کچھ کھانا ہو کھالو جو پینا ہو پی لو صاحبقران نے فرمایا تھا کہ مجکو کھانا ہی نہ پینا ہی اُسنے کہا کہ مین تیری آنکھون پر
پٹی باندھونگا صاحبقران نے جواب دیا کہ کیا ضرورت ہی تو اپنا کام کر یہ سنکے جلاد نے پٹی نہ باندھی تھی جب
جلاد نے زنجیر پکڑ کر گردن جھکا دی گلے مین صاحبقران کے طوق کا خار لگا ایک تو محراب شاہ کے گہلاس
مارنے پر غصہ آچکا تھا دوسرے اس گردہ کے پھینکنے پر غصہ تھا تیسرے یہ حرکت جو جلاد نے کی نہایت غیظ
آیا اُسی حالت غیظ مین جھٹکا جو دیا تو جلاد تو منہ کے بھل آرہا ادھر صاحبقران نے غیظ مین آکر جو زور کیا
اور جگر سے نعرہ اللہ اکبر کھینچا فوراً قید کو مثل تار عنکبوت کے توڑ ڈالا ہاتھون کی ہتکڑیان پانو کی بیڑیان گلے کا
طوق سبکو پرزے پرزے کر ڈالا اور اُٹھکر ایک گھونسہ جلاد پر مارا کہ اُسکا مغز سر نکل آیا اور وہ تڑپکر
مرگیا اُسکا تیغہ اُٹھا لیا اور کہا کہ او محراب شاہ تو نے دیکھا کہ کیونکر میری جان بچی اور میرے خدا نے مجکو
بچایا اب حکم دے کسیکو کہ وہ مجکو قید کرنے مین بڑھے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب جلاد گیا تھا تو یہ کارے
چلے گئے تھے یہان خواجہ موجود تھے اپنی صورت بدلے ہوئے انھون نے جو دیکھا کہ جلاد گیا ہی وہ اس لیئے
آئے وہ کھڑے تھے کہ ادھر جلاد نے سر قلم کرنے کو تیغہ اُٹھایا مین نے یہانسے تیرا کہ جلاد کا کام تمام ہوگیا یہان
دوسرا واقعہ ہوا خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران نے قید کو توڑ ڈالا اور تنہا بارگاہ مین کھڑے ہین گو ابھی اب
بارگاہ مین اسقدر سردار نہین ہین مگر اسپر بھی سیکڑون ہین ایسا نہو کہ کوئی چشم زخم صاحبقران کو پہونچے
لہذا اس امر سے تو اطمینان ہوگیا ہی کہ اب کوئی اسپر نہین کر سکتا ہی بہت امر دشوار ہی اور نہ قتل کر سکتا ہی مین
جاکر لشکر مین خبر کرون یہ دلمین خیال کرکے باہر بارگاہ کے آئے تھے اور قصد کیا تھا کہ روانہ ہون کہ دیکھا تھا
کہ شہنشاہ آکر پہونچے شہنشاہ نے خواجہ کو تو پہچانا نہین مگر قصد کیا کہ اندر بارگاہ کے جاؤن کہ درگہ سالار نے
روکا کہ ایک چوبدار نے بڑھکر کہا کہ اے شہریار بہت خلد کام ہے وہان صاحبقران نے قید توڑ ڈالی ہی تنہا بارگاہ مین ہین

اور سیکڑون کنارین یہ جواس چوبدار نے کہا اور شہنشاہ نے جو سُنا تو اور غصہ آیا اِدھر درگہ سالار نے روکا بس
نیام سے فوراً تلوار لی اور ایک ہاتھ مارا کہ اُسکا سر تن پر سے اُڑ گیا وہ خاکپر گر کے تڑپنے لگا اُدھر چوبدار نے
پھر کر سردار کو بتا دیا یہ سُنکر امیر مرکب اندر بارگاہ کے چلے اُدھر صاحبقران کو جو قید سے رہا پایا محراب شاہ
نے دیکھا تو اہل دربار سے کہا کہ مارو قیدی نے قید توڑ ڈالی ہر ایک تلوار لیکر اُٹھا اور طرف صاحبقران
کے چلا اِدھر محراب شاہ نے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تم کیا بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہو جب قیدی مجھکو
قتل کر ڈالیگا تو تم آؤ گے پیلان بھی مجبور ہو کر اپنے دنگل پر سے اُٹھا تلوار سنبھال یہ سُنکے سب تلوارین
لیکر صاحبقران کی طرف چلے یہ مجمع جو صاحبقران نے آتے ہوئے دیکھا وہ بھی تیغہ علم کر کے نعرہ مارا
اور جو قریب آیا ایک وار مین اُسکو فنا کر دیا اِدھر تو صاحبقران نے نعرہ مارا اُدھر شہنشاہ نے نعرے
کی صدا سُنکے نعرہ کیا شہنشاہ کا نعرہ کرنا تھا تو سم سم کی صدا بلند ہونے لگی نوبت الامان کا نعرہ ہوا
عین الزمان استشائی ممالک جزیل بن عادل عادل قیصر صاف باطن گرگین سرشت چنگال
کے نعرون کی صدا آنے لگی سم سم کی صدا سے بارگاہ ہل رہی تھی جو آیا سیدھا بارگاہ مین آیا اتنے
عرصہ مین شہنشاہ جب تک آئین الامین صاحبقران نے کئی سردارونکو قتل کر ڈالا یہ صدا مین جو محراب
شاہ نے سُنی اُسوقت حکم دیا کہ لشکر مین حکم کردو کہ تیار ہو جائے کہین ایسا نہو کہ لشکر اسلام آگرے تو بڑی
خرابی ہوگی کون مقابلہ کریگا یہ حکم دیکر خود بھی سپر تلوار اُٹھا کر تخت پر سے اُٹھا کہ مین ہی مقابلہ کرون کہ
شہنشاہ بھی قریب صاحبقران کے پہونچ گئے اور قتل کرنے لگے جو سردار بارگاہ مین آیا وہ لڑنے
لگا اتنو محراب شاہ کے ہوش جاتے رہے حکم دیا کہ سراگہ اُٹھا دو تاکہ کچھ تو سامان ہو جائے فوراً سراگہ
اُٹھا دیے گئے محراب شاہ اپنی جان بچا کر سردارون کے مجمع سے نکلکر باہر آیا اور فوراً تخت طلب کیا اور سوار
ہوا یہان لشکر مین محراب شاہ کے گرفتار ہونے لگی کہ پھر صدائے نعرہ ہائے دلیرانہ آنے لگی اُس صدا مین آواز
کے بھی نعرے کی صدا تھی نعرہ بادشاہ سم شاہ شاہان فریدون حشم بہار گلستان کاؤس دہم یہ حال
ہوا کہ چوق چوق گرگرہ سپر تق سپر تق سنجق سنجق اہل اسلام آنے لگے جو آیا پڑا چھ تلوار چلنے لگی محراب شاہ کا
بھی لشکر تیار ہو ہو کر لڑنے لگا سردار بارگاہ سے زخمی ہو ہو کر نکلنے لگے بارگاہ کا یہ حال ہی کہ تمام فرش
خون سے شرابور ہو رہا ہی لاشین پڑی ہوئی ہین صاحبقران بھی شمشیر زنی کرتے ہوئے بیرون بارگاہ آئے
اُنکے عقب مین اور سردار اسلام بھی میدان سے نکلے اتنو میدان ملا خوب جم کر تلوار چلنے لگی اتنے عرصہ مین
تمام لشکر صاحبقران آگیا اور لشکر محراب شاہ بھی جلد تیار ہو گیا یہ حال ہی کہ لشکر محراب شاہ مین کوئی اِدھر
اور کوئی اُدھر سے بدحواس بھاگا جاتا ہی کوئی تلوار کے خوف نیزہ کر سے نکالتا ہی کوئی زیر جامہ ہاتھون مین لیے
لیتا ہی گودن ہی روز روشن ہی اگر رات ہوتی تو یہ خیال ہوتا کہ سبب تاریکی کے یہ حال ہی مگر سبب یہ تھا کہ وہ
لوگ بدحواس ہو گئے تھے خیر جس طور سے ہو سکا تیار ہو کر آمادہ پیکار ہوئے محراب شاہ کے لشکر سے
لیکر لشکر اسلام تک لشکر تھا یہان تلوار چل رہی تھی تمام لشکر اسلام چلا آتا تھا ہر ایک کفار کی جانکا خواہان
تھا کوئی یہ کہتا تھا کہ آج انکو جانے نہ دینا یہ کہان جائینگے انکو گھیر کر مارو کوئی یہ کہتا تھا کہ کفار نے بہت سر اُٹھایا
کمر ہر کمر باندھی ہی ہمارے صاحبقران کو عیاری سے گرفتار کرایا ہی اِس مکاری کی سزا دو سر تن سے اُتار لو یہ نیرنگ
بُرا فریب باز معلوم ہوتا ہی کہ دیکھو تو کس فریب سے اپنا کام کیا ہی پہلے تو مہلت لی اُسکے بعد یہ نگر کی اچھا کہان جائے
ہین ہم ایک کو زندہ نہ رکھینگے سبکو قتل کر ڈالینگے یہ تو لشکری باہم تقریر کرتے ہوئے طرف لشکر کفار کے چلے آتے
تھے اُدھر تلوار چل رہی تھی نقیب صدائین لگا رہے تھے دونون لشکر بھڑ گئے تھے بڑی گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی

پہلوان لشکر نعرے کر رہے تھے نرغ پیکان اڑ رہے تھے سنانین چمک رہین تھین کوس حربی بجتے تھے صدائے
نعرۂ شیران سے میدان ہل رہا تھا باجے جنگی بج رہے تھے ایک کا ایک سے مقابلہ ہو رہا تھا سردار برابر
مقابلہ کر رہے تھے ایک مرتبہ جو حملہ کیا تمام لشکر اسلام نے خون کے دریا بہنے لگے زمین لالہ رنگ ہو گئی
سرداروں کے ٹھنا مین خیمون کی کاٹ دین تا کہ میدان ہو جائے وہ جیے گرے اُسکے بیچے بہت سے کفار
مر گئے وہ تلوار چل رہی ہے کہ پناہ بذات خدا ہر طرف سے نعرے کی صدا آ رہی ہے تلوارون کی جھنکار بلند ہے
کوس رزمی سے گوش گردون کر ہوئے جاتے ہین سنانون کی چمکین کی دمکین چمک رہی ہین جیسے دھوپ مین برچھے
چمکتے ہین گھٹائے سیاہ آئی ہوئی ہے برق شمشیر چمک رہی ہے سرہائے دلیران مثل اولون کے گر رہے ہین خون کی
چھینٹین اڑ رہی ہین بازار ملک الموت گرم ہے ملک الموت ہر طرف نقد جان لے رہے ہین کاسۂ سر مٹی
کے مول بک رہے ہین خون کا دریا روان ہے کشتی حیات طوفانی ہے ورق عمر گرداب ہلاکت مین آ گئی ہے
جسکا جسکا پیمانہ عمر لبریز ہو چکا ہے وہ چھلک رہا ہے علم ہر رنگ کے کھل گئے ہین برچھیان اڑ رہی ہین چارون طرف خون
برس رہا ہے کوئی پڑا ہوا خاک برسک رہا ہے کوئی ایڑیان رگڑ رہا ہے کسیکے لب پر دم ہے کسیکی حالت بہت
خراب ہے کوئی سینے پر تلوار کھا کے پڑا ہے کسیکا شانۂ ازو کسیکا پانون قلم ہو گیا کوئی سر کٹنے کی ٹھوکرون سے پامال ہو گیا
ہے کوئی بسمل ہے کوئی گھائل ہے کوئی بسبب زخم کے پیاس سے مرا جا رہا ہے کسیکا ہونٹون پر دم آ گیا ہے کوئی پڑا ہوا
یہ کہہ رہا ہے کہ افسوس حسرت دل کی نہ نکلنے پائی کہ موت آ گئی ابھی تو شادی کو کچھ زمانہ ہوا تھا کوئی دس مرتبے
ہمکنار ہوئے بڑی آفت مین مبتلا ہوئے یہ تو حال انسانون کا ہے مرکب کو تل پھر رہے ہین لاشون کو روندتے ہے
ہین ادھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر آتے جاتے ہین سوار پیدلون مین ملے جاتے ہین پیدل مرکب پر سوار ہو کر
بھاگنے کی تدبیر کر رہے ہین بازار مرگ گرم ہے ملک الموت پھر رہے ہین دلال اجل پیکار نرخ جان انسان
روحین مثل طائران بیضہ کے طرف اڑ رہی ہین اشیاء جسم سے نکل نکلکر قفس خاکی چھوڑ رہا ہے مثل بوے گل
کے پریشان ہین ہزارون جیے گرے پڑے ہوئے ہین سر جو کٹ کٹ کر گرے ہین دریاے خون مین تو یہ
معلوم ہوتا ہے کہ حباب تیر رہے ہین نیزے جو پہلوانون کے ہاتھ سے گرے ہین اور خون مین تیر رہے ہین تو
معلوم ہوتا ہے کہ اصلی شناوری کر رہے ہین بازو مثل ماہیان کے معلوم ہوتے ہین لاشین مثل گھڑیال تھے
گر کے اُس دریاے خون مین ہین سینے جو گری ہین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سنگ پشت ہین کہ شناوری کر رہے
ہین ہر طرف روان ہین سر تن پر سے کٹ کٹ کر گر رہے ہین ابر سیاہ ڈھالونکا اٹھا ہوا ہے آسمین برق تلوار چمک
رہی ہے خون برس رہا ہے سرون کے اوے پڑے ہین ہر طرف سرونکا انبار ہے لاشونکا ڈھیر بازونکا ہر طرف انبار
ملک الموت اسقدر پریشان ہین کہ کسکی کسکی روح قبض کرین اگر ایک کی روح قبض کرنے کی طرف توجہ کرین تو دس اور مر
گرے اپنے کارندونکو حکم کر رہے ہین وسط لشکر مین خیمہ برپا کر کے ہر طرف نگاہ ہے چارون طرف سے روحین
قبض ہو رہی ہین صداے نبرد و کشش بلند تھی ہر ایک اپنی جان لڑائے ہوئے تھا برابر تلوار چل رہی
تھی اسی جنگ مین وہ دن تمام ہوا رات ہو گئی دونون لشکرون مین رن مہتابین روشن ہوئین چار و نظر
روشنی ہو گئی صبح شانے روشن ہوئے رات کا دن آ گیا تھا اسقدر روشنی تھی کہ زمین کا ذرہ تک نظر آتا
تھا اسی طور سے رات بھر تلوار چلا کی بازار مرگ گرم رہا ملک الموت کو مہلت نہ ملتی تھی کہ روحین قبض کرین
مالک جہنم کا یہ حال تھا کہ وہ جلانے جلاتے پریشان ہو گیا تھا ہر مرتبہ سیکڑونکا مجمع جاتا تھا ہزارونکا نزول
ہوتا تھا یہ کثرت تھی کہ دم زدن کی مہلت نہ تھی ادھر ملک الموت روح قبض کرنے آئے اُدھر سو قتل ہو کر گر
پڑے یہ اُدھر متوجہ ہوئے تیسری طرف دو سو مر کر گرے یہ عالم ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ جنگ ایسی ہوئی

کہ برسون جانوران صحرائی نے اُس صحرا مین آکر گوشت کھایا ہی اور وہ رن بولا کیا خواجہ کا نویہ عالم ہی کہ کسیکی نہ سنی
سے نکل گئے کسیکے شانون پر سوار ہو کر مرین ٹٹول رہے ہین جو ملا اسکو لیلیا فرد دو ہزار ہزار چار ہزار لاشین
جمع کین اُنپر جھنڈی لگادی کہ اینکو آن خواہ خضران بن عجم خواجہ ثالث جو جسکی کمر مین نکلا اُسکو لیلیا ہزار روپے کو
برہنہ کردیا جو جو تلوارین و نیزے و خود و سپین و زرہین وغیرہ گری ہین اُنکو اُٹھا کر تدریجیل کرلیا ہی کہ فروخت
کرونگا جب اِن کامون سے مہلت ہوئی تو بیجہ زنی کرنے لگے تھے سیکڑون کے سر اُڑا دیے سیکڑون
کے پانون ہزارون کے شکم چاک کر ڈالے جسکے شانے پر گئے اُسنے جو ہار پایا شانے پر ہار اچھال کر
ہاتھ مارا کہ اُنھون نے بیچ مارا اُسکا سر اُڑ گیا وہ جو گرنے لگا اُسکے شانے پر سے اُچک کر دوسرے کے
شانے پر تھے وہ جب تک خبردار ہو ہو اُسکے سر کو قلم کرکے تیسرے کے شانے پر پہونچے یہ نوبون قتل کرتے
پھرتے ہین اِسی طرح عیار بھی لڑ رہے ہین کہین حملہ آتش بازی مار دیا کہ دھوان دھار ہوگیا
اُسی تاریکی مین سیکڑون کو مار ڈالا لشکر کفار پر ایکبلا آئی ہوئی تھی ہر طرف سے آفت نازل تھی محراب
شاہ تخت پر سوار لشکر کو آمادہ کارزار کر رہا ہی سردار لڑ رہے ہین ایکطرف بادشاہ اسلام مرکب پر
سوار تلوار کر رہے ہین قبضہ تلوار ہاتھ مین گھٹنا ہی مرفق تک آستینین چڑھی ہوئی ہین خون ٹپک رہا ہی
زرہ پر خون کے لخہ جمے ہوئے ہین یہی حال ہر سردار کا ہی تین شبانہ روز ہوئے ہین کہ جنگ مغلوبہ ہوئی
ہی صاحبقران و سب سردار اُسی طور سے لڑ رہے ہین حقیقت یہ ہی کہ صاحبقران کے جسم پر لباس
رزم نہین ہی بلکہ درباری پوشاک ہی کیونکہ دربار مین پہنے ہوئے تھے اُسی طور سے اُس گنوار سے جدل
چلے آئے تھے کہ عیار اسیر کرلیگیا تھا اُسی لباس درباری سے لڑ رہے تھے عیار نے یہ تدبیر کی تھی کہ
ہتیار لے لیے تھے اِسی سبب سے صاحبقران نے جلاد کا تیغہ اُٹھا لیا تھا وہی تیغہ ہاتھ مین تھا اُسی
مقابلہ کر رہے تھے جب روز چہارم شروع ہوا اتفاق سے صاحبقران اور پہلوان سے مقابلہ ہوگیا
اُسنے صدا دی کہ اے صاحبقران مین آپکو چار روز سے تماشا کر رہا ہون اگر تم مردان عالم سے مقابلہ
کرکیا تین روپیہ کے پیادے نیزہ ہاتھ صاف کر رہے ہو اُنسے مقابلہ کرو جو کہ تلوار کے دھنی ہین کچھ لطف
مقابلہ بھی حاصل ہو وہ بیچارے کیا جانین کہ کیونکر مقابلہ کرتے ہین یہ جو صدا اُسنے دی صاحبقران نے
نگاہ اُٹھا کر اُسکی طرف دیکھا تو یہ دیکھا کہ وہ سردار ہی جو کہ برابر تخت محراب شاہ کے ہر نیزہ سالاری
بیٹھا ہوا تھا یہ کیا کہتا ہی خیر اِس سے بھی مقابلہ کرو یہ بھی کیا نہ کہیگا یہ خیال فرما کے مرکب کو ڈپٹ کر ناظرین پر
ظاہر ہو کہ جب صاحبقران بیرون بارگاہ آئے تھے تو پیدل تھے کیونکہ سوار ہو کر نہین آئے تھے مگر خواہ مخواہ
ایک سوار کو قتل کرکے صاحبقران کو رکب یا تھا صاحبقران اُسی مرکب پر سوار تھے بس مرکب کو ڈپٹ کے
اُسکی طرف چلے خواجہ کا یہ قاعدہ ہی کہ برابر مقابلہ چلے جاتے ہین دو چار کو قتل کرکے پھر صاحبقران کے
پاس چلے آتے ہین یہان لڑنے لگتے ہین صاحبقران کے ہر ایک مرکی نگرانی کرتے ہین جب صاحبقران
اُسکی طرف چلے خواجہ رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے کہ صاحبقران اُسکے قریب پہونچے اُسکے ہاتھ مین تلوار
خون آلودہ تھی اُسنے کہا کہ یہ موقع نہ لگا و رزنی کا ہی نہ ہم سختی کا کس یہ موقع تلوار زنی کا ہی یہ وار موجود ہی
صاحبقران نے جواب دیا کہ مین خبردار ہون تم وار کرو اُسنے تلوار علم کرکے صاحبقران کے سر پر
وار کیا صاحبقران نے تلوار کو تلوار پر روکا سپر بھی نہ اُٹھائی تلوار چلنے لگی مرکب جو پھرے اور تلوارین جو چمکین
تو میدان ہوگیا لوگ اور طرف مقابلہ کرنے لگے وانپر اسقدر میدان ہوا کہ بخوبی مقابلہ ہو جائے اتنے صاحبقران
اُسکے داد و رد کرنے لگے اور وہ پروا نہ کرنے لگا کوئی سردار کے رد و بدل کی نوبت آئی تھی کہ اُسنے کہا

کہ یا صاحبقران میرے اس وار سے بچیے تو میں جانون صاحبقران نے یہ خیال کیا کہ یہ مرد بہادر و جوانمرد معلوم ہوتا ہی یقین ہی کہ یہ خدا پرست ہوجائے کیونکہ اسکے رخسے آثار اسلام ظاہر ہوتے ہین اسکو قتل کرنا بیکار ہی اسکو گرفتار کرو صاحبقران نے یہ دل مین خیال کرکے اُسکی تلوار سے نگاہ لڑائی جب تلوار قریب سر آئی بڑھ بچا کر جو پھینکی دی تلوار نے بڑی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اُسنے بھی زور کیا زور ہونے لگے انھون نے کلائی مروڑ کر تلوار چھین لی اُسنے غصہ مین آکر انکی کمر تکیہ مین ہاتھ ڈالدیا انھون نے بھی اُسکا دوال پکڑ لیا اب زور ہونے لگے اُسنے لاکھ چاہا کہ مین صاحبقران کو مرکب پر سے اُٹھالون مگر اس کوہ وقار کے لنگر نے جنبش تک نہ کھائی اُسی طور سے صاحبقران مرکب پر قایم رہے اور حرکت تک نہ ہوئی جب وہ زور کرچکا تو صاحبقران نے اُسکا دوال پکڑ کر جو زور کیا تو اُسکے لنگر نے حرکت کھائی صاحبقران نے نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچا اور اُسکو فراش زین سے اُٹھایا اور سر سے بلند کرلیا اور گرد سر چرخ دیکر زمین پر دے مارا خواجہ خوبرا برتھے اُنسے کہا کہ باندھلو خواجہ نے دوڑ کر اُسکی مشکین باندھلین اور بہت جلد نذر زنبیل کیا صاحبقران اُسکو زیر کرکے مرکب کو پھیر کر لشکر پر جاکر سے مقابلہ کرنے لگے اسی طور سے سردار ان اسلام سے اور پہلوانان کفار سے مقابلہ ہوا ہر ایک نے زیر کرلیا یا قتل شہنشاہ سے ہز برخورن سے مقابلہ ہوا وہ ہاتھ سے شہنشاہ کے مارا گیا سکندر فرخ لقا سے اور بہرام مارخوار سے مقابلہ ہوا وہ بھی مارا گیا نور الزمان سے طوس زرین کمر ایک پہلوان قوی ہیکل تھا مقابلہ ہوا وہ بھی قتل ہوا عین الزمان سے اور ببر پلنگ پوش سے سامنا ہوگیا وہ بھی مارا گیا اسی طور سے خیال کرلینا چاہیے ایسی جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کہ سوائے لاشونکے اور کچھ نظر نہین آتا ہی کوسون علم کھلے ہوئے ہین تلوارین علم ہین نیزے بلند ہین ابر سیاہ اُٹھا ہوا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ کیسی کالی گھٹا اُٹھی ہوئی ہی اُسمین برق شمشیر کوند رہی ہی پہلوان جو نعرے کرتے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ رعد کی صدا ہی ہر طرف رعد گرج رہا ہی بادلے جو جنگی بج رہے ہین وہ یہ ثابت کرتے کہ ہزارون پہاڑ باہم ٹکرا رہے ہین ایسی جنگ مغلوبہ تھی کہ بھائی بھائی کو باپ بیٹے کو بیٹا باپ کو قتل کرتا تھا ایک دوسرے کو نہ پہچانتا تھا برابر شمشیر زنی کر رہے تھے خون برس رہا تھا ہر طرف جوی خون روان تھی کشتی حیات گرداب قضا مین پڑی ہوئی تھی ہزارون مرکے پڑے ہوئے تھے تین شبانہ روز ہوئے ہین کہ برابر یہی جنگ رہی قریب تھا کہ لشکر کفار شکست کھاکر بھاگے راوی نے بیان کیا ہی کہ شہر محرابیہ کے حوالی مین ایک قلعہ ہی کہ اُسے شرودیہ کہتے ہین مشرود اژدرخوار ایک پہلوان زبردست ہی کہ اُسکے مثل اُس اقلیم مین کوئی نہین ہی وہ ایسا پہلوان ہی کہ بارہا محراب شاہ نے لشکر اُسکے مقابلہ کے لیے روانہ کیا وہ لشکر شکست کھاکر بھاگ آیا اُسنے محراب شاہ کی کبھی اطاعت نہین کی بلکہ اکثر تاجرون کا خزانہ لوٹ لیا ہی اُسکے ہمراہ پچاس ہزار قزاق ہین جو کہ ہر وقت ہمراہ رہتے ہین اُسکا پیشہ قزاقی کا ہی یہ اکثر تاجرون کو لوٹ لیتا ہی اتفاق سے اُسکو بھی خبر ہوئی کہ خدا پرست لشکر لیکر آئے ہین محراب شاہ سے مقابلہ ہونے والا ہی بابت مذہب کے چونکہ یہ بھی تصویر پرست تھا اُسنے خیال کیا کہ مذہبی امور نہ ہوتے تو مین بھی مقابلہ کو نہ جاتا اور نہ کمک کرتا اگر مالی و ملکی فساد ہوتا تو مین گوارا کرتا مگر کیا کرون کہ مذہبی امر کا فساد ہی وہان جانا اور شریک ہونا واجب ہی یہ اپنے ہمراہیون سے صلاح کی اور یہ بھی کہا کہ ایک احسان بھی ہوگا محراب شاہ پر بس اُسیوقت اپنے لشکر کو لیکر طرف محرابیہ کے چلا اُسکو جب خبر ہوئی کہ جب محراب شاہ نے مہلت طلب کی تھی پہلے مقابلہ کی نہ خبر ہوئی تھی نہ اب آکر پہونچا کہ ہنوز جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی اور تلوار برس رہی تھی خون کی ندی جاری تھی اور لشکر کفار قریب ہار

سکے تھا کہ میدان سے گرد اڑی کہ تمام ہوا تاریک ہوگیا دونون لشکر کے ہرکارے برائے خبر روانہ ہوئے
مگر مقابلہ برابر ہوا کیا تلوار برابر چلا کی یہ بھی نہ خیال کیا کہ یہ گرد کیسی بلند ہوئی ہے ہان کچھ لشکر کفار کو خیال
ہوا تھا محراب شاہ نے اُس گرد کو دیکھکر اپنے اہل لشکر سے کہا تھا کہ پریشان نہو تمھاری کمک آگئی ہے کوئی
نکوئی تمھاری مدد کو مع لشکر آیا ہے یہ جو محراب شاہ نے پکار کر کہا تو لشکر فرار ہونے کو تھا یا ایک مرتبہ
یہ صدا سنکے تھم گیا اور لڑنے لگا کہ وہ گرد قریب اُس میدان جنگ کے آکر شق ہوئی اُس گرد سے مشرود
ارژدر خوار مع پچاس ہزار سوار کے پیدا ہوا اُسنے جو جنگ مغلوبہ دیکھی ہرکارے روانہ کیے کہ خبر تو لاؤ کہ
یہ کس سے مقابلہ ہو رہا ہے کسکا لشکر ہے وہ ہرکارے اُدھر کو روانہ ہوئے چند سوار لشکر محراب شاہ کے بھاگے
ہوئے چلے جاتے تھے کہ وہ ہرکارے ملے اُنھون نے جو ان سوارون کو دیکھا تو پکار کر کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ ہمکو تمسے
کچھ دریافت کرنا ہے ہمکو بتاؤ کہ لشکر محراب شاہ کس مقام پر فروکش ہے اور یہ کونسا لشکر ہے جس سے مقابلہ ہو رہا
ہے اُنھون نے جو یہ صدا سنی اور یہ سنا کہ یہ لوگ لشکر محراب شاہ کی تلاش مین ہین وہ سوار ایک مقام پر
ٹھیر گئے کہ وہ ہرکارے اُنکے قریب آئے اُن ہرکارون نے کہا کہ بیان کرو کہ تم کس لشکر کے ہو تم
محراب شاہ کے بھی لشکر کا حال معلوم ہے اُنھون نے کہا کہ تمکو محراب شاہ کے لشکر سے کیا غرض ہے تم کیون محراب شاہ کے لشکر کو تلاش
کرتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم ہرکارے ہین لشکر مشرود کے وہ برائے کمک محراب شاہ پچاس ہزار لشکر
لیکر آئے ہین سنا ہے کہ محراب شاہ اور خدا پرستون سے مقابلہ ہو رہا ہے برائے ترک مذہب چونکہ
دینی امور ہین اس سبب سے ہمارا آقا بھی کمک کو آیا ہے اُسنے جو یہ جنگ مغلوبہ دیکھی تو ہمکو روانہ
کیا کہ خبر لاؤ کہ یہ جنگ کس سے ہو رہی ہے اور یہ کون لشکر ہین اور لشکر محراب شاہ کہان ہے یہ
تو لشکر نہین ہے اُن سوارون نے کہا کہ آگاہ ہو ہم لشکر محراب شاہ کے سوار ہین قریب ہے کہ
لشکر محراب شاہ شکست کھائے جلد جاکر اپنے آقا کو خبر کرو کہ وہ آکر کمک کرین ایسا نہو کہ لشکر
فرار ہو جاے یہی وقت کمک ہے یہ جو اُن سوارون نے کہا وہ ہرکارے فوراً اپنے لشکر کی طرف
چلے نہان مشرود اس انتظار مین تھا کہ یہ خبر آئے اور یہ دریافت ہو جائے کہ یہ فلان لشکر ہے اور
لشکر محراب شاہ نہین ہے اور سبب مقابلہ معلوم ہو جائے تو مین اپنی راہ لون کہ وہ ہرکارے
پہونچے اُنھون نے اُن سوارون سے جو سنا تھا وہ بیان کیا مشرود یہ سنکے اپنے اہل لشکر
سے کہنے لگا کہ بھائیو جلد روانہ ہو کہین ایسا نہو کہ لشکر محراب شاہ شکست کھائے یہ جو جنگ
مغلوبہ ہو رہی ہے یہ لشکر محراب شاہ اور خدا پرستون سے ہو رہی ہے یہ سننا تھا کہ لشکر نے
اُسی مقام پر سے تلوارین نیام سے کھینچ لین اور مرکب اُٹھا دیے اور مڑ کر کے چلے اِدھر وہ ہرکارے
جو کہ لشکر اسلام سے اور کفار سے برائے خبر آئے تھے وہ دریافت کرکے اپنے لشکر کی طرف چلے
عین جنگ مغلوبہ مین محراب شاہ کے ہرکارون نے محراب شاہ کو خبر دی کہ اے بادشاہ مبارک ہو
کہ یہ جو گرد اڑی تھی اور اُس گرد سے لشکر پیدا ہوا ہے یہ لشکر آپکی کمک کو آیا ہے اُنکا افسر مشرود حاکم ظلمہ
مشرود یہ ہے وہ لشکر لیکر آپکی کمک کو آیا ہے یہ جو محراب شاہ نے سنا خوش ہو گیا گو ہلاکان کے اسیر
ہو جانے سے اُسکا دل ٹوٹ گیا تھا اور شکستہ دل ہو رہا تھا مگر اس خبر کو سنکے خوش ہو گیا اور اسی وقت
اپنے لشکر کو صدا دی کہ اے جوانان لشکر آگاہ و خبردار باشید کہ یہ جو لشکر آیا ہے یہ تمھاری کمک کو آیا ہے جان
لڑاؤ یہ وقت جان لڑانے کا ہے اور تمھاری کمک کے لیے لشکر تازہ دم آیا ہے وہ لوگ آج تین شبانہ روز سے برابر
لڑ رہے ہین اسی وقت مار لینا چاہیے لشکر تازہ دم اور تم تھکے مارلو یہ جو محراب شاہ نے کہا محراب شاہ کے

لشکر کے دل قوی ہوگئے پھر جم کر لڑنے لگے اُدھر یہ خبر صاحبقران کو اور بادشاہ کو ہرکارون نے دی کہ
کہ کفار کی کمک آئی ہی مشرود داتر در خوار ہی وہ لشکر لیکر آیا ہی یہ جو صاحبقران و بادشاہ نے سنا فرمایا کہ خدا ہے
بزرگ است مصرعہ دشمن اگر قوی بست نگہبان قوی ترست ۔ اگر ہماری موت آئی ہی تو کوئی فرق نہین
ہی ہر ایک کو مرنا ہی اور اس طور سے مرنا و عین خوشی ہی کہ تا ابد نام رہیگا اور ہمارہو کر مرنے سے مرد سپاہی
کے لیے تلوار سے مرنا حیات ہی اور ہمار ہو کر مرنا بد نامی کا مرنا ہی اور اگر موت نہین آئی ہی تو کوئی ہمکو قتل
نہین کر سکتا ہی ایک نہین ہزار لشکر آئین اور سیکڑون کمک آئے تو کیا ہوتا ہی یہ فرما کر پھر لڑنے لگے کہ اتنے
عرصہ مین مشرود مع لشکر کے آپہونچا اور خدا پرستون سے مقابلہ کرنے لگا یہ تازہ دم آیا تھا وہ لوگ
تین شبانہ روز کے تھکے ہوئے تھے مگر کیا انکے حواس تھے برابر مقابلہ کر رہے تھے تلوار چل رہی تھی کسی
مقام پر ہاتھ کمی نہ کرتا تھا تلوار کاٹ مین کوتاہی نہ کرتی تھی جب ہاتھ مارا مع راکب و مرکب چار گز کے
ہوئے اسکا کچھ خوف نہ تھا کہ یہ لوگ تازہ دم آکے ہین چاوشان لشکر اسلام پکار رہے تھے کہ اے جوانان
جان نثار دو لشکر کفار کی کمک آئی ہی وہ لوگ تازہ دم ہین ایسی شمشیر زنی کرو کہ انکے جی چھوٹ جائین وہ
جنگ سے باز آئین وہ کام کرو کہ رستم و اسفندیار کو لوگ فراموش کر دین آنکی کارزار مثل حرف غلط
کے صفحہ روزگار پر سے مٹجاوے تمہارا افسانہ باقی رہے اسطور سے صدا لگا لگا کر اپنے لشکر کے دل کو
قوی کر رہے تھے وہ روباہ خصال تھے بھلا ان شیران دشت وغا کا مقابلہ کر سکتے تھے یہ لوگ ان
دیکر مقابلہ کرنے لگے ایک شبانہ روز اسی طور سے مقابلہ رہا سر پر سر گر رہے تھے تن پر تن گر کے تڑپ
رہے تھے خون کا دریا جاری تھا سر مثل لالہ کے برستے تھے برق شمشیر ہر طرف چمک رہی تھی گھٹائے
سر کھٹی جاتی تھی ہزارہا دن زمین پر پڑے ہوئے تھے لاکھون سسکتے تھے سیکڑون خواب مرگ مین مبتلا تھے
کسی طرف سے صدائے آہ آرہی تھی کوئی گھبرا رہا تھا کوئی پانی کا طلبگار تھا کسیکا دم واپسین تھا کوئی
حالت نزع مین آنکھین بند کیے ہوئے پڑا تھا کسیکا سینے پر دم آٹکا تھا کہ مرکب پامال کر کے چلا گیا
وہ آہ بھر کر مر گیا استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے کوس حریبی کی یہ حالت تھی کہ اُس سے صدا نہ آتی تھی اُسکی
آواز مٹھی ہوئی تھی فریاد دم بخود تھی تڑہی کی صدا بلند تھی جلاجل صدائے افسوس دیتی تھی حال پر کفار
کے حیران تھی ایسا خوف غالب تھا کہ صدائے جلاجل نہ آتی تھی اور اگر آتا شا بھی صدا دیتا تھا تو افسوس کی
آواز نکلتی تھی نقارے کا شکم پھول گیا تا شے کو یہ افسوس تھا کہ لشکر اسلام کی ظفر ہوئی ہر ایک اپنی صدا مین
افسوس کی صدا دے رہا تھا جو کوئی کوس کو بجاتا تھا ایسی اُسکی آواز پڑتی تھی سبب خوف کے کہ پھر صدا نہ آتی
تھی زیر و بم سب خاموش تھے رباب و دف سب دم بخود تھے باجا بجانے والون کے ہوش بجا نہ تھے
یہ خیال کر رہے تھے کہ ہم کیا بجاتے ہین کوئی اپنے سر پر اٹھا کر چوب مارتا تھا کوئی جلاجل کو معکوس بجاتا تھا
کوئی قرنا کو معکوس دم دیتا تھا ایسے لشکریان کفار کے حواس باختہ ہو گئے تھے کہ بیان نہین ہو سکتا ہی سوا
شتر سوارون مین ملگئے تھے اپنے مرکب چھوڑ دیے تھے پیدل مرکبون پر سوار ہو کر راہ فرار تلاش کر رہے
تھے گر راہ نہ ملتی تھی پیدل سوارون مین سوار پیدلون مین بہت سے سوارون نے ہتیار پھینکدیے
اور ادھر ادھر پوشیدہ ہو کے پھرنے لگے مگر لشکر کفار بھی جان لڑائے ہوئے مقابلہ کر رہا ہی اب کسی
مقام پر کمی نہین کرتا ہی جب مشرود آیا ہی ایک طرف صاحبقران شمشیر زنی کر رہے ہین ہزارون
کفار مر مر کر گر رہے ہین ایک سمت سرداران معزز لشکر اسلام کے نعرے ہین برابر کفارون کو مار مار کے
گرا رہے ہین بادشاہ اسلام مرکب پر سوار تلوار ہاتھ مین کفار کشی پر متعین ہین ایکدفعہ یقین خود پرست

جو کہ تازہ مسلمان ہوا ہی اپنی جان پر کھیلے ہوئے مقابلہ کر رہا ہی ایک وہ سردار حوالیین کی کمک کو سمندر پار سے آیا تھا سو اپنے لشکر کفار سے مقابلہ کر رہا ہی چونکہ یہ بھی خدا پرست ہو گیا ہی وہ بھی کفار سے لڑ رہا ہی معرکہ بڑا ہوا ہی کہ بناہ ذات خدا یہ فلک چنبک دیکھکر فلک نجم پر لرز رہا ہی فلک سر جھکائے ہوئے دیکھ رہا ہی ہر طرف صدائے بزن و بکش بلند تھی زمین اس معرکے کانپ رہی تھی بیان تو یہ معرکہ پڑا ہوا تھا اور لشکر کفار جما ہوا لڑ رہا تھا جب سے مژدہ آیا ہی لشکر کفار کو بڑی قوت ہو گئی ہی کیونکہ اسکے ہمراہ جو لشکر آیا ہی وہ لشکر تازہ دم ہی ابھی اسے ایک دن گذرا تھا کہ یہ لشکر لڑ رہا ہی اور ان دونون لشکرون کو چار شبانہ روز گذرے ہین کہ برابر مقابلہ کر رہے ہین دوپہر کا وقت ہو گا کہ سمت سے گرد اڑی کہ جس گرد سے تمام صحرا تیرہ و تار ہو گیا کہ وہ گرد شق ہوئی اس گرد کے اندر سے ایک اور گرد پیدا ہوئی کہ جسکا رنگ گلنار تھا کہ جسکے سبب سے تمام صحرا لالہ رنگ ہو گیا یہ معلوم ہوا کہ لالے کا تخم پھل گیا کہ وہ گرد قریب اس میدان کے آکر شق ہوئی اس گرد سے ایک نقابدار یاقوت پوش اسپ جوش و خروش اسپ سے اسی ہزار عقب مین چلتے بدوش دوش بدوش رکاب برکاب خود فولادی سرون پر موزے پا نوخین دستانین ہاتھون مین کمانین دوش پر تلوارین کمر مین سپرین پشت پر مرکب دوڑاتے نیزہ بدست بائین اٹھائے ہوئے برابر چلے آتے ہین اور وہ نقابدار سرخپوش آگے آگے مرکب تیز رفتار پر سوار کنوتی مرکب پر نیزہ رکھا ہوا شمشیر یاقوت کی طلائی ڈاب کمر مین پڑی ہوئی کمان کیانی دوش پر سپر پشت پر خود یاقوت نگار سر پر دستانین ہاتھ مین موزے پا مین یاقوت کی کرپون کی زرہ پہنے ہوئے مونہہ پر نقاب یاقوت گون ڈالے ہوئے مرکب اڑائے ہوئے چلا آتا ہی اسنے جو یہ معرکہ دیکھا اپنے عیار سے کہا کہ خبر تو لا کہ یہ کیسی جنگ ہو رہی ہی ادھر صاحبقران بادشاہ کی اسپر جو نگاہ پڑی اپنے لشکر کے ہرکارون سے فرمایا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی ہرکارے چلے صاحبقران بادشاہ نے بھی اپنے لشکر کے ہرکارون سے کہا کہ تم بھی خبر لاؤ شاید ہماری کمک کو کوئی آیا ہو یہ ہرکارے ادھر سے چلے راہ مین لشکر اسلام کے ہرکارون سے اور نقابدار کے ہرکارون سے سامنا ہوا انھون نے آنسے پوچھا کہ تم کدھر جاتے ہو انھون نے کہا کہ اس لشکر مین جاتے ہین اس خبر کے لیے کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کدھر سے آیا ہی انھون نے پوچھا تم کدھر جاتے ہو انھون نے جواب دیا کہ ہم اس لشکر مین جاتے ہین جو کہ اس مقابلہ آیا ہی اس امر کے دریافت کرنے کو کہ یہ کس سے جنگ ہو رہی ہی ہمارے آقا نقابدار نے خبر منگائی ہی چونکہ نقابدار نے اپنے عیار کو حکم دیا تھا اسنے ہرکارے روانہ کیے تھے اسلیے کہ وہ یہ خبر سنکے آئے تھے کہ کسی نواح مین لشکر اسلام فرد کش ہی اور کفار سے مقابلہ ہی وہ بھی برابر مقابلہ کفار آئے ہین ان ہرکارون نے کہا کہ ان نقابدار کا کیا نام ہی انھون نے جواب دیا کہ نقابدار یاقوت پوش کہتے ہین یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی ادھر نقابدار کو تاب نہ رہی ایک مرتبہ مرکب اٹھا کر طرف جنگ مغلوبہ کے چلا اسی ہزار مرکب کے ایک مرتبہ قدم اٹھے باگین لین اور ہمراہ نقابدار کے طرف لشکر کے چلے نقابدار نے تلوار نیام سے نے لی تھی نقابدار کا تلوار لینا تھا کہ اسی ہزار تلوارین ایک مرتبہ نیام سے نکلین اور سب طرف لشکر کے روانہ ہوئے نقابدار نے نعرہ کیا کہ منم نقابدار سرخپوش اہی کافران پرہ غاوای ناہنجاران بیحیا کہان جاتے ہو میرے ہاتھ سے بچکر اور پھر ایک مرتبہ اس امر کو دریافت کیا کہ کون لشکر کفار ہی اور لشکر کفار کی بہت بڑی پہچان یہ تھی کہ انکے لشکر کے علم سیاہ ہوتے ہین انکی پیشانی پر سیندور کے ٹیکے دیے ہوئے تھے اور گلون مین تصویرین پڑی ہوئین تھین اس سبب سے نقابدار نے پہچان لیا کہ یہ کفار ہین اور یہ پہچان لیا کہ یہ لشکر اسلام ہی چونکہ لشکر اسلام کے سبز رنگ کے علم تھے علاوہ سیاہ علمون کے کہ یہ تمام لشکر کفار کا ہی بس یہ دیکھکر نقابدار نے یہ نعرہ مارا کہ منم نقابدار یاقوت پوش یہ جو نعرہ مارا دو تلوارین علم کر کے ایک مرتبہ اسی ہزار تلوارین برابر

پڑین اسی ہزار سر کٹ کر زمین پر گرے اور اسی ہزار مرکب قتل ہوگئے اور اُدھر نقابدار کے ہرکارے بھی یہ دریافت کرکے آگئے تھے اور نقابدار سے آکر عرض کیا تھا کہ لشکر کفار اور لشکر اسلام سے مقابلہ ہوا ہے اور یہ لشکر صاحبقران ہے اور یہ لشکر فحراب شاہ ہے جو کہ تصویر پرست ہے یہ سنا تھا کہ نقابدار نے قتل کرنا شروع کیا تھوڑے ہی عرصے مین لڑ بھڑ کر تمام لشکر کو تہ و بالا کر دیا لشکر کا ستھراؤ کر دیا ایسی جنگ واقع ہوئی کہ تمام لشکر مین ہلچل پڑگئی میدان کشادہ ہوگیا نقابدار کی جو جرأت و شوکت صاحبقران نے دیکھی حواس جاتے رہے یہ حال تھا کہ ایک سوار اُٹھاکر دوسرے سوار پر مارا کہ مع راکب و مرکب چور چور ہوگیا دونون سوارون کے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے یا یہ کیا کہ سوار کو مع مرکب اٹھاکر زمین پر مارا کہ راکب و مرکب ایک ہوگئے اور استخوان سُرما ہوگئے ہر مرتبہ دو دو چار چار کو اٹھاکر دے مارتا تھا کہ وہ پیوند خاک ہوجاتے تھے ایسی جالاکی سے مقابلہ کر رہا تھا کہ لشکر کفار کے ہوش اُڑے جاتے تھے صاحبقران نے جو یہ جرأت نقابدار کی دیکھی اور یہ سن و سال دیکھا کہ ایک جوان شوخ و شنگ بیس کا سن ہے اور چہرے سے شوکت و شان پیدا ہے کہ دیکھکر رعب و دبدبہ کو حواس اُڑے جاتے ہین تمام لشکر کفار پر رعب چھایا ہوا ہے لشکر کے سوار اُسکی صورت دیکھکر بھاگے جاتے ہین صاحبقران اپنے دلمین فرماتے ہین کہ کیا جوان ہے اور کیا شوکت ہے اس شان و شوکت کا سنے جوان آج تک نہین دیکھا اس سن و سال مین یہ جرأت اور یہ جالاکی اسی کا کام ہے اُدھر نقابدار شمشیر زنی کرتا ہوا چلا جاتا ہے اور صاحبقران بھی کفار شکن مین مصروف ہین کفار و لشکر بھی مقابلہ کر رہے ہین اور نقابدار کی جنگ کو بھی دیکھتے ہین اور نقابدار کی تعریف کرتے ہین ہر وار پر اُسکے زبان سے صد لے واہ نکلجاتی ہے نقابدار کفار کو قتل کرتا ہوا چلا جاتا ہے کہ اُدھر سے شرود بھی آتا ہوا آتا ہے کہ نقابدار سے مقابلہ ہوگیا کہ اُسنے نقابدار کو دیکھکر للکار دی کہ اے نقابدار تو کدھر چلا آتا ہے تو نے لشکر مین تہلکہ ڈالا ہے تیری ہر ضرب سے سیکڑون کفار قتل ہوکر گرتے ہین تو نے ہر مرتبہ میرے کلیجہ کو خون کر دیا ہے اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہے یہ کہکر بہادری کا مونہہ پر ڈال لیا اور لشکر ہمراہ لے لیا اور مقابلہ کرنے لگے بس آپ آگے قدم نہ رکھنا مین تیرا حریف آگیا ہون یہ کیا تیری حرکت ہے کہ ان تین روپیہ کے پیادہ پر ہاتھ صاف کر رہا ہے مردان عالم سے مقابلہ کر یہ جو شرود نے پکار کر کہا نقابدار نے صدا دی کہ کیون تیری قضا آئی ہے مین تیری جان کا ملک الموت ہون میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا ایک ضرب تیغ مین تیرا کام تمام ہوگا یہ جو نقابدار نے کہا اس ایک مرتبہ شرود مرکب کو تیز کرکے نقابدار کے روبرو گیا آتے ہی تگاور زنی ہوا کہ مرکب نقابدار کا اُسی مقام رہا اور مرکب شرود کا چھ قدم پیچھا ہوا یہ مرکب کے ٹھوکر پر آرہا تھا اگر یہ سنبھل جاتا تو زمین پر آرہتا نقابدار نے صدا دی کہ واہ ری شہ سواری و جوانمردی پھر تی تمکنت پوری نہین قائم ہوتی ہے اور اپنے کو شہسوار کہتا ہے اور طاقت دکھلاتا ہے ایک ہی تگاور زنی مین تیرا حال کھل گیا یہ تقریر سنکے نقابدار کی شرود نے یہ جواب دیا کہ اس تقریر سے کیا حاصل ہے اپنا وار کر نقابدار نے کہا کہ طریقہ ہمارا نہین ہے کہ ہم پہلے ضرب کرین جب تیری ضرب سے خدا بچائیگا تو مین اپنا وار کرونگا یہ نقابدار کی تقریر سنکے شرود نے نیزہ اٹھاکر سینے سے لگیا نقابدار نے نیزے کو نیزے پر روک لیا اور نیزہ بازی ہونے لگی بازو صاحبقران و دیگر سردار مقابلہ کر رہے تھے یا نقابدار کے مقابلہ کا تماشا دیکھنے لگے اور کوئی امر کا خوف نہ کیا ادھر نقابدار نے پانچوین طعن مین اُسکا نیزہ ہوائی کیا کیونکہ اُسکو جلدی منظور تھی شرود نے جو نیزے کو ہوائی دیکھا نیزہ برابر مجالت مین غرق ہوگیا برہم ہوکر وہ گرز جو کہ تیرہ سو من کا تھا اسا پے پر سے اٹھایا

اور گرز سر پر خ دیکر مارا اور کہا کہ نقاب دار خبردار ہو جاؤ نقاب دار نے صدا دی کہ مین ہوشیار ہون تو وار کر جیسے ہی مشرود نے عمود کا وار کیا نقاب دار نے خالی نہ دیا بلکہ دونون ہاتھ بلند کر دیے جیسے عمود قریب سر آیا کلہ عمود پر ہاتھ ڈالدیا اور خوب استوار پکڑ کر جو جھٹکا دیا وہ مرکب پر سے منہ کے بھل آ رہا پس اسنے عمود کو چھوڑ دیا نقاب دار نے عمود کو لیکر اپنے نقاب دار عیار کی طرف پھینکدیا اور کہا کہ گرز اٹھالو یہ گرز کام آئیگا یہ جو نقاب دار نے کہا اسکے عیار نے وہ گرز اٹھا لیا اور لیکر اپنے حاکم کو دیا جو کہ برابر اس عیار کے کھڑا تھا پس مشرود نے ایک مرتبہ تیغہ پانصد من کا نیام سے لیا ایک تختہ کا تختہ تھا اور سر نقاب دار پر مارا نقاب دار نے سپر کو سر کے پناہ کیا ادھر اسنے وار کیا نقاب دار کی نگاہ تلوار سے لڑی تھی جیسے ہی تلوار قریب سر آئی نقاب دار نے سر جھکا دیا کہ علی بندیہ کا پشت پر جا جھولا بس جیسے تلوار قریب سر آئی نقاب دار نے تھپکی دی کہ تلوار پٹ پڑی پھر اسنے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور مڑوڑ کر ہاتھ تلوار چھین لی اور وہی تلوار لیکر کہا کہ شعر نوضرب زدی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + یہ کہکر وہی تلوار لیکر اب جو وار کرتا ہی یا نودہ تلوار قبہ سر پر چمکی تھی یا زیر مرکب اگر بوسہ دیا مع راکب اور مرکب چار ٹکڑے ہوئے ادھر نقاب دار نے صدا دی کہ یون صید کو تعلیم شکار کرتے ہین یہ میرا شکار تھا اسکے قتل کرنے کو مین بڑی دور سے آیا ہون مجکو اسکی قضا لائی تھی مین اسکی جا ملک الموت تھا اسکا پیمانہ عمر لبریز ہو چکا تھا جام زندگانی چھلک چکا تھا جو بہادر ہوتے ہین وہ یون ہی کرتے ہین اسنے اگر سنا گیا ہی کہ بڑا تہلکہ ڈالدیا تھا بڑے بڑے لوگ دعوے کرتے ہین کہ ہم صاحقران ہین یہ لڑائی نہ فتح ہو سکے کئی دن اسکو گذر گئے ہین کہ برابر مقابلہ ہو رہا ہی مین نے سنا ہی کہ آج چار شبانہ روز ہو چکے ہین کہ برابر مقابلہ ہو رہا ہی اب مین آیا ہون یہ معرکہ سر ہوا جاتا ہی یہ کہکر اور نعرہ کر کے لشکر کفار پر جا پڑا اور جاتے ہی علم فوج کو قلم کیا کوس پر تلوار ماری کہ وہ چاک ہو گیا نقارچی کے دو ٹکڑے ہوئے یہ جو شجاعت نقاب دار کی اہل اسلام نے دیکھی سبکو جوش جرأت آگیا اور ایک مرتبہ جو حملہ کیا اور اہل کفار کو تلوار کے تلے رکھ لیا اور برابر قتل کرنا شروع کیا وہ جنگ مغلوبہ ہوئی کہ پناہ بخدا پھر سر برسنے لگے پھر خون کا دریا بہنے لگا پھر سر مثل اولے کے خاک پر گرنے لگے پھر تن خاک پر تڑپنے لگے پھر بازار ملک الموت گرم ہوا پھر ملک الموت روحین قبض کرنے لگے پھر آثار قیامت و رستخیز برپا ہوئے پھر علم لشکر اسلام لانے لگے پھر خون کی طغیانی ہوئی پھر کشتی حیات طوفانی ہوئی پھر زورق عمر کفار گرداب بلا مین آگئی اہل اسلام دریاے آہن مین شناوری کرنے لگے اور پھر پھر کر کفار کو قتل کرنے لگے خون کی چھینٹین آسمان پر جانے لگین خون سے تمام زمین لالہ رنگ ہو گئی کوسون تک خون کا دریا روان تھا لاشین اسمین پیر کر جانے لگین نشان لشکر جو گڑے ہوئے پڑے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مردے کفنائے ہوے پڑے ہین یہ حال تھا کہ دفتر لشکر پریشان دلوات معکوس قلم شکست اوراق دفتر منتشر چہرے کئے پڑے ہین لشکر نہ وبالا ہو کوئی نہین خبر لینے والا ہی عجب قسم کی ابتری پڑی ہوئی ہی تمام خیمے گر گئے ہین پڑاو لشکر کا لوٹ لیا گیا ہی اتبو جو کری پڑی تو ساری سپہ گری بھول گئے اب تو ہر ایک کو جان کے لالے پڑے ہین ادھر نقاب دار نے جسقدر نشان لشکر کے تھے سب قلم کر ڈالے کوس رزمی توڑ ڈالے قرنا بھک کر رہ گئے کوس کا شکم پھول کر نقارہ ہو گیا تاشے کی صدا مارے خوف کے بند ہو گئی کتابین لشکر مین بکھر پڑ گئے ہر ورق جدا ہو گیا شیرازۂ اوراق لشکر تتر بتر ہو گیا ہر طرف سے اور اق لشکر اڑنے لگے گلشن لشکر مین خزان آگئی ہر برگ نیلوفر کی طرح سر تڑپ رہے تھے ہر صف مین خاک اڑ رہی تھی

جیسے روشن اور بڑی پر خاک اڑتی ہی نہالان قد جو تھے وہ قلم کر ڈالے گئے تھے ہر طرف عالم خزان تھا
ایک ایک ادھر اُدھر پھر رہے تھے افسرون کے خیمے مین جا کر پوشیدہ ہوتے تھے تاکہ دست دشمن سے
محفوظ رہین یہ سواران لشکر کا حال تھا ہر قطار و صف پریشان ہوگئی تھی سیلے پلٹنین کی پلٹنین خاک مذلت پر
سرنگون تھین کاسۂ سر مٹی کے مول تھے بازار مرگ گرم تنون پر بہادرون کے خون کی پوشاک تھی جسم پر
زخمون کی دھجیان پڑی ہوئی تھین گل زخم تحل قدیر کھلے ہوئے تھے سر و بیر خون کا سہرہ بندھا ہوا
تھا دولہ بنے ہوئے عروس مرگ سے ہمکنار ہوتے تھے غروس مرگ کو ماہ کر لاتے تھے سوائے کوچہ
زخم کے کوئی کونچہ نتھا کہ قرار کرین سوائے گوشہ کمان کے گوشہ امان نہ ممکن تھا ہر ایک چلا کے بھاگ
رہا تھا مغز نثار کر سن سے اُدھر سن سے اِدھر جاتے تھے اُنکے بھی پر قلم ہو جاتے تھے بالائے
آسمان زاغ و زغن کا مجمع تھا کہان اتنا بڑا گشت و خون ہوا تھا وہ لوگ برائے تلاش گوشت
آئے تھے کہ اپنا پیٹ بھر لین مگر تلوار ایسی چمک تھی کہ کوئی قصد نیچے آنے کا نہ کرتا تھا سب بالائے
ہوا منڈلا رہے تھے سب خوش ہو رہے تھے کہ برسون شکم سیر ہو کر کھائینگے وہ معرکہ پڑا تھا کہ فلک
دنگ بہادرون کی لڑائی سے حیران صورت تصویر پریشان فلک پر بھی سناٹا تھا ابسا رن پڑا تھا بدین
سبب فلک پیر سر جھکائے دیکھ رہا تھا ہو جب نظم

نہ دیکھا نہ ایسا سنا معرکہ — قیامت کی آمد تھی لڑائی ہوئی — غضب کا تھا چرخ تھا معرکہ
کوئی تھا جو بیدست نے سر کوئی — نہ سالم رہا لڑکے افسر کوئی — ہزارون کے سر کی جدائی ہوئی
نمودار تھا فوج کا رد کٹا — کسی کا جو دیکھا تو پنجہ نہین — زبردست ہر اک تھا بازو کٹا
کوئی دو تھا اور کوئی چو رنگ تھا — کسیکو تھی حسرت کوئی ڈنگ تھا — کسی چشم مد کا شکونہ نہین
غضب برق شمشیر کی تھی چمک — سمایا تھا مریخ کو ایسا ڈر — لرزتا تھا دہشت سے نرگ فلک
ہدف تھا کہ جرح وہ لڑائی ہوئی — کہ دم مین صفون کی صفائی ہوئی — کہ بھولا تھا جلادی کا سب ہنر

رہے تھے ای جوانان بکوشید تا جامہ زمان نہ پوشید جنگ متلوبہ ہوتے لگی تھی تلوار چل رہی تھی
ہر طرف کفار پر ہجوم تھا لشکر اسلام بصد کر و فر لڑ رہا تھا تلوار نے تو قیامت برپا کر دی تھی صاحبقران
کی تلوار تو کمی نہ کرتی تھی تلوار تیغہ خارہ شگاف علم کیے ہوئے کے مقابلہ کر رہا تھا دم شجاعت و جرات
بھر رہا تھا ادھر سرداران لشکر اسلام اپنی صفائی اور قوت دست دکھا رہے تھے کہ باید و شاید یہ وار کی
صفائی تھی کہ ہر ہر تیغہ سوار کے مع مرکب دو ٹکڑے ہوتے تھے جسکے بڑھکر ہاتھ مارا وہ جہنم واصل ہوا
کشتون کے جا بجا انبار ٹھوکرین کھاتے پھرتے تھے سر کفار کے خون کے تھالے بھرے ہوئے تھے لاشے
خاک و خون مین غلطان پڑے ہوئے تھے کشتی حیات کفار دریاے فنا مین غرق ہو رہی تھی شمشیر آبدار لشکر
اسلام کی یہ کثرت تھی کہ از غرب تا شرق جنکی تلوار سے کفار کے سر جدا ہو رہے تھے کفار کے لشکر سے
قیامت کی تلوار چل رہی تھی کہ آسمان بھی تھرا رہا تھا زمین کانپ رہی تھی خون جنگل مین ایسا بہا کہ نمودہ
دریا جنگل ہو گیا آسمان مثل حباب نظر آنے لگا سیلاب خون نے صدہا قصر تن دلبود سہم ایسی بحر خون کی
طغیانی ہوئی کہ کشتی عمر طوفانی ہوئی اب دو شعر نظم کے سنیے نظم

بسمل تھے جسم ماہی بے آب کے مثال — سر تیر تھے خون مین ہا حباب دار — طوفان زلزلہ مین سفینہ تھا آشکار
تھا حال ایسا لشکر کفر اختیار کا — طوفان مین جیسے ہو ہی عالم جہاز کا — میدان رزمگہ مین تلاطم تھا آشکار

صاحبقران کشور گیر و دیگر گیران

باتمیز و تقابدار سر خیوش کا یہ حال کہ تلوارین ہاتھون مین تھی ہوین کسپر جا پڑے اور ہاتھ لگائے وہ ٹھنڈا ہوا

سید حافظ دست بین مالک کے گیا اُسنے داخل جہنم کیا کسی کو قاش زین سے اٹھا کر زمین پر مارا وہ پیوند خاک
خاک ہوا جسپر تیغہ نقابدار کوہ ہنگاف پر اُسکے دھمکے ہوئے پاجنے یہ دیکھ لیا کہ میری طرف نقابدار آتا ہی شیل
روباہ کے بھاگ گیا خواجہ ثالث نے قیامت برپا کی اُسکو اُچک کے مارا اُسکا پیٹ کے دو کیا کسیکو
حقہ انشبازی سے جلا دیا کسیکو آب شمشیر پلا دیا ہر سردار سے ہر طرح مقابلہ ہو رہا تھا سیکڑون معزز ونکا
کھیت ہو رہا تھا سرون کے انبار میان کارزار تنون کے ڈھیر دام اجل کا پھیلا ہوا غازیان لشکر اسلام
بھی اس جنگ مین جان بحق تسلیم ہوئے فلک کجرفتار کو انکا قلق ہوا سیکڑون مجروح ہوئے اکثر غازی
کلماے زخم کی یہ حیان پہنے جھوم رہے ہین قبضہ شمشیر آبدار چوم رہے ہین عنہ لیب شجاعت یہ نظیر
ہوای باغبان دیکھ وہ پھسر رہا ہی اجل طائران جان کا شکار کر رہا ہی قفس جسم کی تباہیان شکست
مراد لشکر اسلام بار ور ہی مزرعہ حیات کفار خشک زیادہ تر ہی معرکہ کارزار مین عجب تزلزل ہی زمین کارزار
سمہاے مرکب سے ہل رہی ہی مرکبان کفار کو تل پھر رہے ہین چہار طرف یہ غل ہی کہ جانبین لاؤ دو
کفار کو اس معرکے سے بچانے دو فوج کفار بھاگنے کی تدبیر کر رہی ہی کچھ بے سروپا بھاگ جاتی ہی غل ہی کہ بھاگو
بھاگو موت پیچھے لگی چلی آتی ہی سمجھو تو کوئی گوشہ امان کا سوائے گوشہ کمان نظر نہین آتا ہی اور نہ کوئی کوچہ
بھاگنے کا بجز کوچہ زخم کے ملتا ہی یہ عالم ہی جدھر جسنے مونہہ اٹھایا بھاگا پھر پیچھے مڑکر نہ دیکھا کہ ہمارے ساتھیون
کیا گذری مگر دام اجل نے اُسکو نہ چھوڑا کسی نے لشکر اسلام کے سردار کا شکار ہوا العبضون کی آنکھون
کے نیچے اندھیرا آگیا خود ٹھوکر کھاکے گر پڑا اوپر سے ہاتھ تلوار کا پڑا دو ٹکڑے ہوا باپ کو بیٹا نہ بھائی دا
بیٹے کو باپ بھائی کو بھائی نہ دکھائی دیا دوست کو دوست نے نہ پہچانا یہ بھی نہ جانا کہ کون ہی لشکر اسلام ایسا
غالب آیا ہی اہل کفار کے دلون پر ایسا خوف چھایا ہی کہ سب بدحواس ہین سامان ہراس ہین دل قابو مین نہین
ہاتھون مین زور بازون مین نہین ترکش سے تلوارین ڈھونڈھتے ہین میان سے تیر نکالتے ہین الٹے ہوئے دمی کے
رسے کو باگ سمجھ کے کھینچتے ہین تنگ گھوڑون کے ڈھیلے ہوگئے ہین بجاے رکاب کے بدحواسی مین
اپنے پانون رکھکر گھوڑے پر سوار ہوتے ہین الغرض اسی طرح فوج کفار قطار در قطار تتر بتر آگے پیچھے
بھاگی گھوڑے چھوٹ گئے دل بڑے بڑے پہلوانون کے ٹوٹ ٹوٹ گئے ہتھیار پہلوانون
کے رہگئے سپاہیون نے تلوارین پھینکدین سپر ین ڈالدین ایک چشم زدن مین میدان کارزار یہان سے
وہان تک صاف ہوگیا کفار بھاگ بھاگ کر ادھر ادھر پوشیدہ ہونے لگے اب صاحبقران اور
محراب شاہ سے مقابلہ ہوگیا صاحبقران نے محراب شاہ کو ڈانٹا کہ او گبر ناہنجار کہان جاتا ہی مین
تیری جان کا ملک الموت آن پہونچا اُسنے پلٹ کے تلوار کا ہاتھ صاحبقران کے مارا صاحبقران نے
سپر پر کا نٹھ کر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر قسمہ کا ابدا کر مگر سے کھینچا اور پہلے ہی زور مین قاش زین سے
اٹھا کے پٹک دیا کفار نے دیکھا ہمارا بادشاہ گرفتار ہوگیا جو کچھ حواس باقی تھے وہ بھی جاتے رہے
ادھر صاحبقران نے اُسے گوہ خوچ دیکر زمین مارا خواجہ نے دوڑ کر کمند سے اُسکی مشکین باندھلین اور
نظر زنبیل کیا اب صاحبقران تلوار علم کرکے لشکر کفار پر جا پڑے چارون طرف سے لشکر اسلام نے
راہین بھاگنے کی بند کردین لشکر کفار کو قتل کرنا شروع کیا ایکطرف سے نقابدار یاقوت پوش مع اپنے
اسی ہزار سوارون کے شمشیر زن کرتا ہوا گن روباہ خصالون کا مثل شیر زیان شکار کرتا ہوا چلا آتا ہی ایک
جانب سے لشکر اسلام و سرداران لشکر اسلام اپنی جرأت دکھلاتے ہین علماے لشکر کفار سرنگون ہین
کوئی گوشہ کفار کو پناہ کا نظر نہین آتا ہی جبکہ چارون طرف سے لشکر کفار پر دباؤ پڑا آخر کو انھون نے

عاجز ہوکر صدا دی کہ ہم خواستگار امان ہین ادھر سے اہل اسلام نے جواب انکو دیا کہ امان شرط ایمان تم اگر مذہب تصویر پرستی ترک کرو تو تمکو امان دیجاے انھون نے عرض کیا کہ تابندہ ایم بندہ ایم ہم آپکی اطاعت اور فرمانبرداری سے باہر نہین ہین آپ ہمارے حال پر رحم فرمایئے بقول کسی کے آپ زندہ جہان نرم جان ہے تو جہان ہی یہ کہکر جو جو سردار قتل ہونے سے بچ گئے تھے وہ تلوارین پھینکدی اپنے ہاتھونکو رومال سے باندھکر مثل گنہگارون کے سر کو جھکا کر خاموش کھڑے ہو رہے یہ جو حال نشہ اگرفتا کے سواروں اور پیدلون نے اپنے افسرونکا دیکھا انھون نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا پھر تو جلال صاحبقران لشکر کفار کا دیکھکر بہت خوش ہوئے اور حکم فرمایا کہ اب انکو کوئی قتل نکرے کیونکہ یہ جنگ سے عاجز آگئے ہین اور انھون نے امان طلب کی ہم رحیم ہین اور اُسی کریم کے بندے ہین کہ جو اپنے بندون کا صریح گناہ دیکھتا ہی اور معاف کردیتا ہی اور بخش دیتا ہی ہمارے خاندان کا یہ طریقہ نہین ہی کہ جو امان طلب کرے اُسپر ہم زیادتی کرین یہ سنکے لشکر اسلام نے دغا زبان اسلام نے ہاتھ روک لیا اور پرہاد کو اہل کفار کے لوٹ لیا نقابدار یاقوت پوش نے جب یہ معرکہ دیکھا کہ کفار نے امان طلب کی اور صاحبقران نے انکو امان دی اپنے غیار سے کہا کہ اب یہان ٹھہرنے کا موقع نہین ہی اپنے قیام گاہ کی طرف چلو یہ کہکر اور صاحبقران کی طرف دیکھکر بصد ادب بلندیون کہا کہ بہادر جوہین وہ یون جنگ سر کرتے ہین اور یہ وہی کفار تھے جو چار شبانہ روز سے مقابلہ کرتے تھے یہ ہمارے قدم کی برکت تھی کہ دوپہر کے عرصہ مین لڑائی فتح ہوگئی اور ہمنے اُس سردار کو قتل کیا جو کہ اپنے وقت کا رستم تھا پس تمکو لازم ہی کہ امانہ صاحبقرانی ہمکو دو کہ ہم صاحبقران ہین اسی قوت اور طاقت پر دعوے صاحبقرانی کا کرتے ہو خیر اسوقت تو مین جاتا ہون کہ محکوم کا ضرورت ہی ایکی مرتبہ اگر آگر تمنے بخوشی خاطر مجکو امانہ صاحبقرانی کا دیدیا تو فبہا ورنہ بقوت بازو تمسے لیلونگا کیونکہ صاحبقرانی میرا حق ہی یہ بالکل صاحبقرانی نا انصافی کی ہی اب جب کبھی حملہ کرونگا تو میرے زور و طاقت کا تمکو حال معلوم ہوجائیگا مین اُس شخص کا فرزند ہون کہ جسنے برسون کفار کشی مین اپنی عمر عزیز صرف کی اور لاکھون پہلوانان زبردست تہ تیغ بیدریغ کردیئے اور مین اُس خاندان سے ہون کہ جس خاندان کے بزرگون نے بڑے بڑے معرکہ سر کیے ہین اور ہمیشہ اپنے ہمچشمون سے زیادہ رہے ہین یہ صدا دیکر اور اپنے مرکب تیز رفتار کو اٹھا کر جسطرف سے آیا تھا مع اپنے لشکر جرار کے روانہ ہوا اور اسقدر تیز گیا کہ گرد لشکر بھی نظر نہ آئی ادھر صاحبقران نے یہ تقریر سنکے خواجہ سے کہا کہ یہ نقابدار ہمارے خاندان سے معلوم ہوتا ہی اے خواجہ بڑا حری اور بہادر ہی اسکی جرأت کی کیا تعریف کرون کوئی میرے دل سے پوچھے جبسے مین نے اسکو دیکھا ہی ایک محبت سی پیدا ہوگئی ہی خواجہ نے کہا کہ ایکا تو یہ حال ہی کہ جہان کسی جوان مرد کو یا بہادر کو دیکھا اُس سے محبت ہوگئی ہوگا وہ تو انشاء صاحبقرانی طلب کرتے ہین اور انکو اُس سے محبت ہی ابھی چندون کا ذکر ہی کہ نقابدار سبز پوش کو دیکھا تھا اسکی بھی محبت آپکو ہوئی تھی اور کسقدر بیقرار ہوئے تھے کہ اُسکے اشتیاق ملاقات مین اُسکو نامہ تحریر کیا تھا اُسنے یہ بھی نہ خیال کیا کہ کیا کہتے ہو وہ بھی انشاء صاحبقرانی طلب کرکے اور وعدہ کرکے چلا گیا کہ مین ایکی مرتبہ آکر آپکی صاحبقرانی کا امتحان کرونگا اے صاحبقران نقابدارون سے خوف کرنا چاہیے اور اُنکے منہ نہ چڑھنا چاہیے کیونکہ یہ وہ لوگ ہین کہ انھون نے برقع بیحیائی کا اپنے منہ پر ڈال لیا اور جو چاہا وہ کیا اور

سے چلے گئے پس لازم یہ ہے کہ ان لوگون کو انکے حال پر چھوڑ دیجیے اور انکی ملاقات کی فکر نہ کیجیے ورنہ انکے ہاتھ سے سوائے ترک کے کچھ حاصل نہوگا صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ مین کیا کرون مجکو دیکھکر محبت ہوگئی خواجہ نے جواب دیا کہ اگر محبت ہوگئی ہے تو پھر فاشر صاحبقرانی انمین سے ایک کے حوالے کیجیے اور یہ کیجیے کہ تم دونون آپس مین مقابلہ کرو مین خانہ کعبہ جاتا ہون صاحبقران نے کہا کہ یہ تو نہوگا کہ بدون مقابلہ مین انکو اشارہ صاحبقرانی دون اس حالت مین جو انمین سے مجھ غالب آئے یہ حال اسکا ہی فرماکے بادشاہ کو ہمراہ لیکر مع اپنے لشکر کے طرف اپنی فرودگاہ کے تشریف لے چلے اور کفارون سے کہا کہ تم لوگ جاؤ کل بوقت سحر حاضر خدمت عالی ہونا اور چند جملے انکو برائے قیام عنایت فرمائے اور ایک سردار کو حکم دیا کہ تم جو کشتگان اہل اسلام مین انکے لاشونکو جمع کرکے نماز میت پڑھو اور دفن کرکے داخل لشکر ہو اور محاسبان لشکر کو طلب کرکے فرمایا کہ حساب کرو کہ کسقدر اہل اسلام آج بدرجہ شہادت فائز ہوئے اور کتنے کفار اہل اسلام کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوئے یہ حکم محکم دیکر صاحبقران مع لشکر فیروزی اثر کی طرف اپنی قیام گاہ کے تشریف لائے اور داخل بارگاہ فلک جاہ مع بادشاہ جمجاہ اور سرداران نامی کے ہوئے اسوقت زخمیون کے زخمون مین مرہم دئے گئے زخم کے پھاہے چڑھائے گئے صاحبقران نے سجدہ شکر ادا کیا اور حمد پروردگار بیشمار کی بعد اسکے سب سرداران کو رخصت کیا اور خود اپنے خیمہ خاص مین آکر لباس تبدیل کیا اسی طور سے بادشاہ نے اور دیگر سردارون نے اپنی اپنی بارگاہ مین جاکر تبدیل لباس کیا چونکہ چار شبانہ روز کے جاگے ہوئے تھے ہر ایک نے آرام کیا خواجہ بھی بعد برخاست ہونے دربار کے پھر میدان قتل گاہ مین آئے اور جو لاشے کفار کے پڑے ہوئے تھے انکے لباس اتار لیے اور جو کچھ انکی کمرون مین نکلا وہ لے لیا اور سپر و تلوارین جو کہ مقتولون کی تھین و دیگر آلات حرب و ضرب جو کہ میدان مین پڑے ہوئے تھے انکو اٹھا کر نذر زنبیل کیا اور وہان سے آن کے اپنے خیمہ خاص مین سو رہے ادھر لشکر اسلام نے کمین کھولین سب آسودہ ہوئے مال غنیمت بہت کچھ ہاتھ آیا تھا اسکا حصہ ہونے لگا وہ جو سردار بگم صاحبقران برائے دفن کشتگان اسلام اس میدان جنگ مین گیا تھا اسنے سب لاشون کو اہل اسلام کی جمع کیا اور ایک مقام پر نماز پڑھکر دفن کیا اسکے بعد اپنے لشکر مین آیا اپنے خیمے مین آرام پذیر ہوا اور حساب ہر دو لشکر کے کشتون کا کرلیا یہان تک کہ اسقدر دن رات مین مارے گئے بعد اپنے خیمے مین آرام کیا اور بوقت سحر ہر ایک بیدار ہوا وضو کرکے دوگانہ ادا کیا بعد الفراغ نماز و وظیفہ درباری لباس پہنکر حاضر بارگاہ فلک جاہ ہوئے اور اپنے اپنے دنگل و کرسی پر متمکن ہوئے کہ اتنے عرصہ مین صاحبقران بھی نماز وغیرہ سے فراغ حاصل کرکے بارگاہ مین تشریف لائے سب برائے تعظیم کھڑے ہوئے مجرا کیا صاحبقران سب کا سلام و مجرا لیتے ہوئے اپنے دنگل شوکت پر آکے رونق افروز ہوئے کہ اس عرصہ مین آمد آمد بادشاہ کا غل ہوا سرخ پردے چرخی پر کھینچے ظل الہ جہان پناہ رونق بارگاہ فلک جاہ مالک تخت ملک سلیمان برآمد ہوئے صاحبقران کا پہلے مجرا ہوا بادشاہ نے سینہ پر ہاتھ رکھا کہ تمہاری جگہ ہمارے دلمین ہے پھر اسکے بعد اور سردارونکا مجرا ہونے لگا بادشاہ سب کا مجرا لیتے ہوئے قریب تخت تشریف لائے اور تخت کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے رونق بخشی کہ اس عرصہ مین محاسب نے حساب لاکر پیش کیا ملاحظہ جو فرمایا تو معلوم ہوا کہ اس جنگ مغلوبہ مین اسی ہزار

اہل اسلام درجۂ شہادت پر فایز ہوئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کفار قریب دو لاکھ کے واصل دوزخ ہوئے یہ دیکھکر بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ بڑی جنگ مغلوبہ ہوئی اور بڑا کھیت پڑا ایسا معرکہ کم پڑتا ہی کفار بھی خوب لڑے اہل اسلام نے انکو خوب قتل کیا چار شبانہ روز معرکہ رہا ہر طرف چمکا کی خون کے دریا بہا کیے دراصل امر یہ ہی کہ کفار بھی خوب جم کے لڑے کسی صورت سے مقابلہ سے دست بردار نہوتے تھے یہ جو پہلوان آیا تھا بڑا زبردست تھا مگر اس نقابدار یاقوت پوش نے آکر اسکو قتل کیا وہ نقابدار بھی بہت بڑا زبردست اور بہادر تھا ایک ضرب مین اسکے دو پرکالے کیے خوب مقابلہ کیا آپنے ملاحظہ فرمایا تھا کہ کیا اسکا سن وسال تھا ابھی تو وہ بہت کم سن ہی مگر غضب کی چالاکی اور جسمی جسم مین ہی اور شجاعت کی جرأت و دلاوری طبیعت مین تھی آتے ہی لشکر کفار کا ستراو کردیا تمام لشکر کو درہم و برہم کردیا ورنہ یہ مقابلہ کل نہ سر ہوتا ہان سر تو ضرور ہوتا اور ظفر بھی ہماری ہوتی مگر خوف یہ لگتا کیونکہ کفار کی کمک کو لشکر تازہ دم آگیا تھا اسنے آکر یہ معرکہ روکا تھا اسی لشکر کے سبب سے ایک شبانہ روز اور مقابلہ رہا جو بادشاہ نے فرمایا کہ صاحبقران نے اسکا جواب دیا کہ مین کیا کہون کہ جو جرأت و شوکت نقابدار دکھا گیا اج تک تو ہمنے کسی مین نہین دیکھی جو کہ نقابدار مین پائی گئی اس کم سنی کے زمانہ مین کیون شہنشاہ ایسی ہی جرات نقابدار سے توقع مین تھی شہنشاہ نے عرض کیا کہ آپنے بھی وہ جرات دیکھائی تھی کہ باید و شاید مین یہ خیال کرتا تھا کہ اس سے بڑھکر کوئی بہادر نہ ہوگا مگر یہ نقابدار تو اس سے بھی زیادہ نکلا اس سے کم سن معلوم ہوتا ہی اور بہادر بھی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ نہ معلوم کس طرف چلا گیا اور کدھر سے آیا تھا اور کس خاندان سے ہی مگر کردار سے تو ثابت ہوتا ہی کہ اسی خاندان سے ہی ابھی جو آئیگا تو ثابت ہوجائیگا ای خواجہ آن ہرکارون کو طلب کرو کہ جو برائے خبر طرف لشکر نقابدار کے گئے تھے جبکہ لشکر آچکا تھا وہ لشکر کو دیکھکر چلے آئے تھے خواجہ نے صاحبقران سے کہا کہ کیا عادت بخت آپکی ہی کہ جہان کسیکو دیکھا اور بہادر پایا پھر اسکی تلاش ہونے لگی کہ یہ کون ہی اور کہان سے آیا ہی اجی جناب کوئی ہوگا ہمکو کیا سنجاتا ہی کہ یہی طریقہ صاحبقران اول و ثانی کا بھی تھا کہ انکے ذہن مین جو بات آگئی اور جس امر کی فکر ہوئی وہ کرنے لگے بدون اسکی اصلیت دریافت کیے ہوئے نہ باز آئے آپ بھی تو اسی باغ کے گل ہین اور اسی شجر کے ثمر ہین کیون نہو آپنے بھی وہی طریقہ اختیار کیا اچھا مین انھین ہرکارون کو طلب کرتا ہون یہ کہکر خواجہ نے بیرون بارگاہ آکر حکم دیا کہ وہ ہرکارے حاضر دربار ہون جو کہ لشکر نقابدار کی خبر کو گئے تھے یہ حکم دیا وہ جوڑی ہرکارے کی حاضر ہوئی خواجہ نے انکو دربار مین طلب کرکے روبرو صاحبقران کے پیش کیا انھون نے بادشاہ و صاحبقران کو مجرا کیا صاحبقران نے فرمایا کہ جب گرد بلند ہوئی تھی اور تم برائے خبر روانہ ہوئے تھے اور اس گرد مین نقابدار مع لشکر جرار ظاہر ہوا تھا اور تمنے دریافت کیا تھا تو کیا معلوم ہوا تھا انھون نے عرض کیا کہ ہم لشکر مین نہ ہوئے جاتے تھے کہ اس لشکر کے ہرکارے خود ادھر کو آتے تھے انھون نے ہمسے راہ مین دریافت کیا کہ یہ کس لشکر سے جنگ ہو رہی ہی ہمنے آپکا اسم مبارک اور محراب شاہ کا نام لیا بعد اسکے ہمنے انھسے دریافت کیا کہ تم کون ہو اور کدھر جاتے ہو تو انھون نے جواب دیا کہ ہم لشکر نقابدار کے ہرکارے ہین اسی خبر کو ہم اس لشکر کی جاتے ہین ہمنے دریافت کیا تھا کہ نقابدار کا اسم نامی و گرامی کیا ہے انھون نے جواب دیا کہ نقابدار یاقوت پوش ہم اور کچھ دریافت کیا چاہتے تھے کہ لشکر نقابدار آپہنچا

تلوارین لیکر لشکر کفار پر آپڑنے اور مقابلہ کرنے لگے ہم اور کچھ نہ دریافت کرنے پائے تھے اسقدر موقع نہ ملا کہ دریافت کرتے ہان ان غلامون نے اُسوقت پھر قصد کیا تھا جبکہ نقابدار مقابلہ کرکے بعد فرار ہونے کفار کے واسیر ہونے محراب شاہ کے اور بعد امان دینے حضور کے لشکر کفار کو نقابدار مذکور کے مع اپنے لشکر کے طرف صحرا کے روانہ ہوا تھا ہم لوگ اُسکے عقب مین چلے تھے کہ جہان یہ لشکر فروکش ہو وہان دریافت کرین تھوڑی دور گئے تھے کہ وہ لشکر ایسا تیز روان ہوا کہ جسکے عقب مین جانے سے ہم عاجز رہے اور یک خیال کے بھی پانون پھول گئے دہر کارے نگاہ سے تھک کر رہگئے ہم مایوس ہوکر واپس آئے خداوند لشکر بھی تو نہ ملی یہ جوہر کارون نے عرض کیا صاحبقران نے انکو انعام دیکر رخصت کیا اور خواجہ سے فرمایا کہ اگر تم کوشش کرتے تو ضرور حال معلوم ہوجاتا پس تمنے کوتاہی کی خواجہ نے جواب دیا کہ مین کوئی دیوانہ نہ تھا کہ خواہ مخواہ اپنے کو زحمت مین ڈالتا نہ کارے نہ مشلے دوسرے مین نقابدار کے نام سے خوف کرتا ہون کیونکہ جس شخص نے برقع حیائی کا مونہہ پر ڈال لیا تو اسکو کیا ضرورت ہے کہ وہ کسیکی مروت کرے ایسے لوگ نہایت کج خلق و بیمروت ہوتے ہین مین لشکر مین جاکر نقابدار کے اپنی آبرو دیتا یہ جو خواجہ نے کہا صاحبقران نے جواب دیا کہ بہت ٹھیک بات کہی مین بھول گیا تھا خیر جو کوئی ہوگا معلوم ہوجائیگا اب اس ذکر کو جانے دو جب وقت اُسکے ظاہر ہونے کا آئیگا ظاہر ہوجائیگا یہ فرماکے حکم دیا کہ فیلان کو لاؤ کہ انکا دربار کیا جاے اور محراب شاہ کو بھی حاضر کرو اور یہ شمار کرو کہ کسقدر لوگ ہمارے لشکر کے زخمی ہوئے ہین انکے علاج کی فکر کی جاے یہ جو حکم دیا اُسیوقت یہ خبردار وغہ زندان نے پہونچی وہ محراب شاہ و فیلان و دیگر سردارون کو لیکر طرف دربار شاہی دربارگاہ جہان پناہی کے جنہیں محراب شاہ کے سب قیدی قریب پانچہزار کے تھے زنجیرین کھڑاکھڑاتے ہوئے چلے آتے تھے چونکہ قاعدہ یہ تھا کہ جب لڑائی فتح ہوئی ہر سردار کے عیار نے اپنے اپنے مالک کے قیدیون کو حوالہ داروغہ کیا تھا اسی طور سے خواجہ نے بھی فیلان و محراب شاہ و دیگر سردار جو کہ صاحبقران نے اسیر کیے تھے اور خواجہ نے تدریز نبیل کیے تھے میدان جنگ سے اگر داروغہ زندان کے سپرد کیے تھے تاکہ جب وقت سحر دربار کیا جاے تو یہ لوگ حاضر کیے جائین چنانچہ ایسا ہی ہوا جبکہ حکم داروغہ کو پہونچا تو وہ سب قیدیون کو لیکر حاضر دربار ہوا مجرا گاہ سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ یہ قیدی حاضر ہین پس صاحبقران نے حکم دیا کہ کرسیان حاضر کیجائین پس اُسیوقت کرسیان حاضر کی گئین صاحبقران نے ایک کرسی روبرو اپنے دنگل کے بچھوائی وہ کرسی مرصع کار تھی اُسپر محراب شاہ سے کہا کہ آپ تشریف رکھین یہ سنکے محراب شاہ کرسی پر بیٹھ گیا اسی طور سے فیلان کو کرسی ترمت ہوئی پھر تو ہر اسیر کو اُسکی لیاقت کے موافق جگہ دی گئی یہ طریقہ تھا دربار صاحبقران کا کہ جو قیدی وہان آئے تھے خواہ معزز ہون خواہ غیر معزز وہ کھڑے نہین کیے جاتے تھے اُنکو حکم بیٹھنے کا ملتا تھا یہ صاحبقران کے خلق کے خلاف ہے اور خلاف مروت ہے اس سبب سے سب اسیران کفار کو حکم بیٹھنے کا ملا جب سب سردار ان مقامات پر بیٹھ گئے مگر حالت یہ ہے کہ سب طوق و زنجیرین گرفتار ہین اُسی طور سے بیٹھ گئے صاحبقران نے محراب شاہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ کیون محراب شاہ مین نے تمکو کیونکر زیر کیا آیا مین نے اپنے عیار کو بھیجکر گرفتار کرالیا یا بزور قوت بازو اسیر کیا محراب شاہ نے سر جھکاکر کہا کہ جی مین کیا عرض کرون بس یہ خلاصہ ہے کہ جس طور سے بہادر زیر کرتے ہین آپ نے اُسی طور سے مجکو زیر کیا ہے کوئی مکر و فن

نہین کیا یہ کلام سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ پھر میری اطاعت کرنے مین کیا کہتے ہو اور دین اسلام
کی شرکت کرنے مین اور اپنے مذہب کو ترک کرنے مین جو عذر ہو وہ بیان کرو یہ جو صاحبقران نے
فرمایا کہ اے محراب شاہ مذہب اسلام کے شریک ہو اور اپنا مذہب ترک کرو محراب شاہ یہ کلام سنکے
خاموش ہو رہا کچھ جواب نہ دیا سر جھکائے بیٹھا رہا پھر صاحبقران نے وہی تقریر فرمائی جو کہ پہلے کی تھی
محراب شاہ نے پھر کچھ جواب نہ دیا اسی طور سے خاموش بیٹھا رہا تیسری مرتبہ صاحبقران
نے برہم ہو کر نگاہ قہر آلودہ دیکھکر محراب شاہ سے فرمایا کہ مین تمسے کلام کرتا ہون اور تم میری
بات کا کچھ جواب نہین دیتے ہو پس اب مین صاف صاف کہتا ہون اگر مذہب اسلام نہ قبول کروگے
اور میرے کلام کا کچھ جواب نہ دوگے یاد رکھو کہ مین تمکو ضرور قتل کرونگا یہ فرماکے چند کلمے حمد الٰہی مین زبان
سے فرمائے کہ جنکی سبب سے زنگ کفر آئینہ دل سے محراب شاہ کے دھو گیا اور قلب اسکا مثل
آئینہ کے صاف ہو گیا گو اسکا یہ قصہ قبل سے تھا کہ مین اپنے مذہب کو ترک کرون جبکہ اسیر ہوا تھا لیکن
سے صرف صاحبقران کی بات کا اس سبب سے جواب نہ دیا تھا کہ دل مین ایسا سوچتا تھا کہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہے
صاحبقران کے کلام کو نہ سنا تھا جب تیسری مرتبہ صاحبقران نے اس کلام کو برہم ہو کر فرمایا تو اسکو ہوش
آیا اور صاحبقران کی طرف متوجہ ہوا اور صاحبقران کی تقریر سنی کہ جسکے سبب سے اسکا قلب سیاہ
روشن ہوا وہ سیاہی کفر برطرف ہوئی شمع نور اسلام روشن ہوئی صاحبقران سے عرض کیا کہ مین جانتا ہون
ضرور آپ نے مجکو بزور بازو اسیر کیا ہے مین نے آپکی غلامی کی اور مذہب تصویر پرستی ترک کیا جو آپ کا
مذہب ہے اسکو مین نے قبول کیا یہ جو محراب شاہ نے کہا صاحبقران نے حکم دیا کہ اسکی قید کاٹ دو
دربار مین حداد حاضر رہتا ہے ہر قسم کے لوگ حاضر رہتے ہین کہ نہ معلوم کس کام کی ضرورت ہو جیسے ہی یہ حکم
کہ قید کاٹ دیجاے حداد نے دوڑکر محراب شاہ کی قید کاٹ دی محراب شاہ قید سے رہا ہوئے
پس صاحبقران نے حکم دیا کہ کرسی محراب شاہ کی ہمارے قریب لاکر بچھادو کرسی محراب شاہ
کی برابر دنگل صاحبقران کے بچھائی گئی صاحبقران نے محراب شاہ کو کلمہ تعلیم کیا وہ کلمہ پڑھکر از
سر صدق مسلمان ہوا محراب شاہ نے پہلے قدم بادشاہ کے چومے دست بوسی حاصل کی بادشاہ
نے گلے سے لگایا دست شفقت پشت پر رکھا اسکے بعد صاحبقران کے قدمون پر گرا کہ انکے
سبب سے مین راہ ضلالت سے نکلا اور سرچشمہ ہدایت پر پہونچا صاحبقران نے گلے سے لگایا
اور فرمایا کہ تمہارے مقدر مین یہی تھا جو کہ پیش آیا اور کہا کہ جاکر کرسی پر بیٹھو محراب شاہ جاکر کے
اپنی کرسی پر بیٹھ گیا پھر پیایان سے یہی سوال صاحبقران نے کیا وہ بھی از سر صدق مسلمان ہوا
وہ بادشاہ اور صاحبقران کے قدمون پر گرا اسکو بھی صاحبقران نے گلے لگایا مہربانی فرمائی بڑی
عزت سے پیش آئے پھر ہر ایک سردار از سر صدق مسلمان ہوا ان اسیرون مین وہی لوگ تھے
جو کہ مژودیہ سے مژود کے ہمراہ آئے تھے وہ بھی مسلمان ہوئے کیونکہ انکا افسر ہاتھ سے تلوار
کے قتل ہو گیا تھا کوئی انکا افسر نہ تھا سب از سر صدق مسلمان ہوئے راوی نے بیان کیا کہ وہ پانچہزار
جو کہ قیدی تھے سب دائرہ اسلام مین آئے قید سے رہا کیے گئے اور انکو علی قدر مرتبہ مقام بخشے گئے
ملے محراب شاہ سے صاحبقران نے فرمایا کہ تمہارا لشکر بھی امان طلب ہوا تھا مین نے اسکو امان دی
یقین ہے کہ وہ لوگ بھی آتے ہونگے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ لشکر محراب شاہ
کے افسر و لشکر مژود کے آپ سے حاضر ہونا چاہتے ہین صاحبقران نے

فرمایا کہ انکو بھیجدو وہ حاضر دربار ہون یہ جو صاحبقران نے حکم دیا درکہ سالار بیرون بارگاہ گیا اور
انکو ہمراہ لیکر اندر بارگاہ کے آیا سبنے مجرا کیا انکو بھی کرسی بیٹھنے کو ملی انھون نے جو دیکھا کہ ہمارا بادشاہ
وسپہ سالار و دیگر سردار سب بڑی عزت و توقیر سے حاضر دربار ہین یہی حال مشرود کے لشکر کے افسرون
نے دیکھا کہ ہمارے لشکر کے سردار بڑی آبرو سے حاضر دربار ہین جب اُن سبنے یہ دیکھا خوش ہوئے
ادھر صاحبقران نے اُنسے کہا کہ تم سبکو معلوم ہو کہ تمھارے بادشاہ اور تمھارے سردارون اور
افسرون نے میری اطاعت کی اور مذہب اسلام قبول کیا اب تمکو بھی لازم ہے کہ مذہب اسلام قبول
کرو اُنھون نے دست بستہ عرض کیا کہ ہملوگون نے تو کل ہی سے اپکا مذہب قبول کیا تھا جب تو امان پائی ورنہ
ہم امان نہ پاتے یہی صورت ہماری زندگی کی ہوئی ہم پر کیا منحصر ہی کہ کل لشکر جو کہ اس معرکہ مین
قتل ہونے سے بچا ہی اسی حضور لشکر ہمارے بادشاہ کا قریب پانچ لاکھ کے تھا اُنمین سے دو لاکھ تو قتل ہوا
اور پچاس ہزار زخمی ہوئے اور کوئی قریب بیس ہزار کے فرار کر گئے پس ہم سبنے جو کہ یہان موجود ہین اپکا
مذہب قبول کیا اور کل لشکر نے پس جو آپکے مذہب مین طریقہ تعلیم ہونا ہو بیان فرمایئے صاحبقران نے
کلمہ تعلیم کیا اُن لوگون سے عرض کیا کہ ہم جاکر لشکر کو یہی تعلیم کرتے ہین اُسکے بعد مشرود کے لشکر کے
سردارون نے بھی یہی تقریر کی اور کہا کہ ہمارا سردار اسی ہزار کا لشکر لیکر آیا تھا اُنمین سے پانچہزار مارے
گئے اور پانچہزار فرار کر گئے جو کہ باقی ہین وہ اپکا مذہب اسلام قبول کرنے کو مستعد ہین صاحبقران نے
اُنکو بھی کلمہ طیبہ تعلیم کیا سبکے سب رخصت ہوکر صاحبقران سے باہر آئے اور لشکر مین آکر سبنے
لشکر کو مسلمان کیا اور کہا کہ تمھارا بادشاہ بھی مسلمان ہو گیا ہی تمام لشکر خوش ہوا خیمون کے
علاج کی تدبیر ہونے لگی یہان بڑے عرصہ تک صاحبقران نے دربار کیا اُسی دربار مین محراب شاہ
نے بادشاہ سے عرض کیا اور صاحبقران سے کہ اب مین رخصت ہوکر اپنے شہر کی طرف جاتا ہون
تاکہ اہل شہر کو مسلمان کرون صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ کیا مضایقہ ہی محراب شاہ نے عرض کیا
کہ مین امیدوار ہون کہ ایک عرض میری قبول فرمایئے وہ یہ ہی کہ مین نے یہ عہد کیا تھا کہ اگر مین نے
لڑائی فتح کی تو جشن کرونگا اور شکست ہوئی اور شریک لشکر اسلام ہوا تو صاحب قران کی دعوت کرونگا
لہذا میری دعوت قبول فرمایئے صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے قبول کی بادشاہ کی خدمت مین عرض
کیا بادشاہ نے بھی منظور کیا سب اہل دربار سے دعوت کا وعدہ لیا جب سب سے وعدہ لے چکا
اسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ ای محراب شاہ یہ مشرود کون تھا اُسنے عرض کیا کہ ای صاحبقران
میرے شہر کے حوالی مین ایک قلعہ ہی کہ اُسکو مشرودیہ کہتے ہین اُسکا حاکم تھا اُسکا یہ پیشہ تھا کہ رہزنی
کرتا تھا اکثر میرا خزانہ لوٹ لیا مین نے لشکر کو اُسکے مقابلہ کو روانہ کیا وہ لشکر شکست کھاکر بھاگا پیشتر
زیردست تھا اُسنے کسی کی اطاعت نہ کی ہمیشہ خودسر رہا معلوم کیا سبب تھا جو یہ اسوقت میری
کو آیا یہ جو محراب شاہ نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ قلعہ مشرودیہ کا بھی مین نے قلعہ حاکم کیا تمھارے
قبضہ مین یہ قلعہ دیا اور اُس لشکر کو بھی تمھارے زیر حکم کیا محراب شاہ نے اُٹھکر سلام کیا ایک فرمان
بنام سرداران مشرودیہ صاحبقران نے تحریر فرمایا کہ سبنے تمکو زیر حکم محراب شاہ کیا ہی اور اُسکو قلعہ
بھی حوالہ کیا ہی تم اُسکی نافرمانی نہ کرنا یہ فرمان لکھکر محراب شاہ کو دیا محراب شاہ وہ فرمان لیکر اور کل
سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر ہر دن بارگاہ آیا سرداران مشرودیہ نے بھی محراب شاہ کی بیچون صاحبقران
اطاعت کی پیلان سے جو محراب شاہ نے کہا کہ تم بھی چلو اُسنے جواب دیا کہ مین خدمت صاحبقران سے

نہ جاؤنگا اسی دربار مین حاضر ہونگا جب یہ کلام محراب شاہ نے سنا تو خاموش ہوگیا اور صاحبقران کے
یہ عرض پیلان کی منظور کی اور اُسکو جرگۂ سرداران مین کرسی مرحمت ہوئی وہ اُس کرسی پر بیٹھا
محراب شاہ بیرون بارگاہ آیا اور سب سرداروں کو اپنے لشکر مین لایا اور لشکر کو لیکر طرف شہر کے
روانہ ہوا یہ خبر ہرکارون نے اہل شہر و وزیر محراب شاہ کو پہونچائی تھی جو کہ اُسکی طرف سے حاکم شہر کا
تھا کہ پندرہ دن تک مفرد مقابلہ ہوا اسکے بعد مہلت محراب شاہ نے طلب کی صاحبقران نے
مہلت دی اُس عرصہ مین محراب شاہ کا عیار صاحبقران کو اسیر کرلایا صاحبقران سے دریا
مین گفتگو کی انھون نے قید تورہ ڈالی اور جنگ مغلوبہ ہوئی اُسکا لشکر بھی اُنکی کمک کو آگیا تھا
مشرود اپنے قلعہ سے باہر آیا محراب شاہ کی کمک کے لیے مع اسی ہزار سپاہ کے آخر کو مشرود
بھی قتل ہوا محراب شاہ نے شکست کھائی خود اسیر ہوئے جو لشکر کہ اُس جنگ مغلوبہ سے
بھاگا تھا وہ بھی خدمت مین وزیر کے آیا تھا کل حال سے آگاہ کیا تھا کہ یہ واقعہ گذرا ہرکارون نے
بھی یہ خبر دی تھی کہ سب قید ہوگئے لشکر نے امان طلب کی اُسکو امان ملی یہ خبر سنکے وزیر بہت پریشان
ہوا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے وہ رات تو اُسکو فکر و تشویش مین گذری جبکہ صبح ہوئی تو اسنے سب اہل شہر کو
جمع کیا تھا اور کل لشکر کو اور جو لشکر فرار کرکے آیا تھا اُسکو بھی جمع کیا اور کہا کہ کیا تدبیر کیجائے اُنھون
نے عرض کہ اے وزیر اعظم ہم کیا عرض کرین جو آپکی راے ہو اُسی پر عمل کرین یہ جو اہل شہر و اہل لشکر
نے کہا وزیر نے ہرکارون کو بلاکر حکم دیا کہ جاکر دربار صاحبقرانی کی خبر لاؤ کہ کیا گذری کیونکہ آج دربار
ضرور کیا جائیگا جیسا کچھ معلوم ہوگا وہ ہم کو کہنا ہرکارے بموجب حکم وزیر دربار مین صاحبقران کے
آئے اُنھون نے جو بیان واقعہ گذرا تھا وہ بیان کیا وزیر نے جو یہ سنا کہ بادشاہ مسلمان ہوگیا اور
کل لشکر بھی مسلمان ہوا ہے اور قلعہ مشرود بہ کے بھی لشکر نے دین اسلام قبول کیا اور وہ قلعہ بھی محراب
شاہ کے زیر حکم ہوا ہے صاحبقران نے اُسکو زیر حکومت دیا ہے اور کل قلعہ مطیع ہوا ہے یہ خبر وزیر
نے سنی اُسیوقت تمام اہل شہر و لشکر سے کہا کہ تم لوگونکو معلوم ہو کہ بادشاہ نے دین اسلام قبول
کیا صاحبقران کی اطاعت کی پس تمکو بھی لازم ہے کہ تم بھی اپنے بادشاہ کی پیروی کرو جیسا کہ اہل
اسلام کرتے ہین کہ الناس علی دین ملوکہم پس اسی امر مین ہماری زندگی ہے پس سبنے منظور کیا
کہ اتنے مین خبر آئی کہ محراب شاہ مع لشکر کے تشریف لاتے ہین یہ سنکے وزیر ارکین سلطنت کو
لیکر براے استقبال گیا کہ اتنے عرصہ مین محراب شاہ داخل شہر ہوچکا تھا راہ مین وزیر سے ملاقات
ہوئی وزیر نے سلام کیا بادشاہ کو لیکر دربار مین آیا محراب شاہ تخت پر بیٹھا اور حکم دیا کہ سب اہل
شہر حاضر دربار ہون اُسیوقت یہ حکم صادر ہوا کل لشکر جو کہ بھاگ کر آیا تھا اور جو کہ لشکر محراب شاہ
یہان چھوڑ گیا تھا سب حاضر ہوا اہل شہر بھی حاضر ہوئے محراب شاہ نے بعد اس حکم دینے کے
تمام اہل دربار کے روبرو حمد خدا بیان کی جو ہردار کہ ہمراہ محراب شاہ کے تھے وہ تو مسلمان ہوکر
آئے تھے اُنکے علاوہ اور سب اہل شہر نے دین اسلام قبول کیا وزیر بھی مسلمان ہوا وہ لشکر
جو کہ براے مقابلہ گیا تھا وہ بھی مسلمان ہوگیا تھا وہ چھاؤنی مین آیا اور اُسی مقام پر فروکش ہوا اور
محراب شاہ کل دربار کو مسلمان کرکے بیرون بارگاہ آیا سب اہل شہر اور لشکر کو مسلمان کیا
پھر بصدق دل محراب شاہ نے حکم دیا کہ تمام بتکدے منہدم ہون اور اُس مقام پر مسجدون کی
بنا ڈالی جاے اور مدرسے تیار ہون یہ جو حکم محراب شاہ نے دیا اُسیوقت تمام بتکدے منہدم ہوئے

مساجد کی بنا ڈالی گئی مدرسے تیار ہونے لگے محراب شاہ نے حکم دیا کہ دعوت کا سامان کیا جاوے مین صاحبقران کی دعوت کرونگا یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سامان دعوت ہونے لگا محراب شاہ یہ حکم دیکر دربار برخاست کرکے محل مین گیا محراب شاہ نے اُسیدن اپنے ایک سردار کو حاکم قلعہ تفرد دیہ کرکے مع اُس لشکر کے روانہ کیا جو کہ مشرودیہ سے آیا تھا وہ اُسیدن مع اُس لشکر کے گیا اور داخل قلعہ ہوکر اہل شہر کو آگاہ کیا کہ تمہارا حاکم و سردار مارا گیا اور سب اہل لشکر مسلمان ہوئے یہ قلعہ بھی زیر حکم محراب شاہ کے صاحبقران نے کردیا ہی پس سب اہل قلعہ جمع ہوئے اُس سردار نے سب اہل قلعہ کو مسلمان کیا وہان بھی مساجد کی بنا ڈالی گئی اور مدرسے بھی تیار ہوئے وہ سردار حکومت کرنے لگا یہان محراب شاہ نے محل مین جاکر سب اہل محل کو مسلمان کیا اب راوی نے بیان کیا ہی کہ کئی دن تک محراب شاہ نے سامان دعوت کیا اُسکے بعد طرف خدمت صاحبقران کے چلا یہان لشکر مین صاحبقران کے جو جو موجود تھے وہ اچھے ہوگئے یہان دربار آراستہ تھا کہ محراب شاہ آکر پہونچا محراب شاہ نے بادشاہ اور صاحبقران کو مجرا کیا مجرا شاہ کو کرسی رحمت ہوئی صاحبقران کو مجرا کرکے کرسی پر بٹھا کیا بعد تھوڑی دیر کے عرض کیا کہ مین نے سامان دعوت کرلیا ہی آپ تشریف لیچلین صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا مین چلتا ہون محراب شاہ نے اپنے وزیر سے کہلا بھیجا کہ سب سامان تیار رکھ صاحبقران مع جہان پناہ شہر مین تشریف لاتے ہین پس وزیر نے تمام شہر کو آئینہ بند کیا ہر گلی و کوچہ صاف و شفاف عرق چہل پہل ہونے لگی کہ یہان صاحبقران نے دربار برخاست کیا صاحبقران بادشاہ و کل اہل دربار و لشکر کو ہمراہ لیکر مع محراب شاہ کے اُسکے شہر کی طرف روانہ ہوئے یہان تک کہ داخل شہر ہوئے کل اہل شہر برائے دید صاحبقران جمع ہوئے صاحبقران کل اہل شہر کو دیکھتے ہوئے داخل دربار ہوئے بادشاہ نے تخت پر جلوہ فرمایا اور دربار آراستہ ہوا ناچ و رنگ کی صحبت برپا ہوئی شراب و کباب کا جلسہ آراستہ ہوا خلاصہ یہ کہ سات دن تک محراب شاہ نے صاحبقران کی دعوت کی ساتوین روز صاحبقران شہر محرابیہ سے اپنے لشکر مین آئے محراب شاہ سے کہا کہ تم لشکر لیکر آنا ہم پرسون یہان سے طرف آقبالیہ کے کوچ کرینگے محراب شاہ نے عرض کیا بہت خوب جب صاحبقران داخل لشکر ہوئے اور دو روز وہان قیام کیا تیسرے دن حکم دیا کہ لشکر تیار ہو ہم یہان سے کوچ کرینگے یہ حکم سنتے ہی لشکر تیار ہونے لگا جب کل لشکر تیار ہوگیا اُسوقت محراب شاہ بھی شریک لشکر ہوا اور اپنے وزیر کو حاکم شہر کا کیا دوسرے روز صاحبقران نے پہلے اپنی بارگاہ ہمراہ جویل بن عادی روانہ فرمائی اُسکے بعد خود کوچ فرمایا محراب شاہ بھی ہمراہ ہوا یقین خود پرست بھی ہمراہ تھا پہلے سید دا کے بعد گورے روانہ ہوئے اُسکے بعد صاحبقران اِنکو زراہ مین رکھا جاتا ہی اب پھر حال اقبال شاہ و امثال شاہ مراد شاہ و حیرت شاہ کا تحریر ہوتا ہی کہ اُنھون نے پرچہ نویسونکو حکم دیا تھا کہ تم ہر ایک واقعہ کی ہمکو خبر کرنا چنانچہ پرچہ اخبار سے ہر ایک بادشاہ کو معلوم ہوا کہ پہلے بارگاہ پر فساد ہوا اُسکے بعد لشکر آیا پندرہ دن تک مقابلہ ہوا محراب شاہ نے مہلت طلب کی اُنکو مہلت ملی اُس زمانہ مہلت مین عیار صاحبقران کو اسیر کرلایا اور اُس عرصہ مین محراب شاہ نے نامے تحریر کیے تھے کہ اگر کمک کرو چنانچہ آپ لوگ برائے کمک نہ گئے کہ عیار صاحبقران کو

گرفتار کرلایا یہ گفتگو ہوئی جو کہ یہان دربار مین محراب شاہ سے اور صاحبقران سے بحث ہوئی
صاحبقران نے قید توڑ ڈالی اسی حالت مین جنگ مغلوبہ ہوئی محراب شاہ نے شکست
کھائی حاکم قلعہ مشرودیہ برائے کمک آیا تھا وہ ہاتھ سے نقابدار کے مارا گیا نقابدار صاحبقران کی
مدد کو آیا تھا اب محراب شاہ مسلمان ہوا ہی مع کل اپنے لشکر اور اہل شہر کے بلکہ مشرودیہ بھی زیر
حکم محراب شاہ ہوا ہی اور کل لشکر کے لوگ مع صاحبقران کے دعوت محراب شاہ نے کی ہی آجکل
صاحبقران شہر محرابیہ مین مہمان ہین یہ خبر اقبال شاہ ونجیرہ کو پہونچی یہ چارون بادشاہ قبل سے
مسلمان ہوچکے تھے خواب دیکھکر مگر اپنی ذات سے جب یہ خبر پہونچی کہ محراب شاہ مسلمان ہوگیا ہر ایک
بادشاہ نے اپنے شہر مین مسجد بنا کر ہر ایک شمع راہ روشن کی آخر کو یہ راے قرار پائی کہ دین اسلام
قبول کرلیا جاے اور جب صاحبقران ادھر آئین تو انکی دعوت کیجاے کی اور وہ مہمان کیے جائینگے
پس ہر ایک بادشاہ نے اہل شہر و اہل لشکر کو جمع کرکے یہی تقریر کی کہ محراب شاہ ایسا زبردست
بادشاہ اہل اسلام سے سر برنہ ہوسکا تو ہماری کیا حقیقت ہی کہ ہم سر برہونگے سواے ذلت اٹھانے
کے کچھ حاصل نہ ہوگا اور اسکے بعد بجز مذہب اسلام قبول کرنا ہوگا اگر جان عزیز ہو تو مذہب اسلام قبول کرو
بڑی ذلت و خواری ہوگی اگر ایسا کرسکے تو جان سے مارے جائینگے اس سے بہتر یہ ہی کہ مذہب اسلام اختیار
کرین اس ذلت و خواری سے تو یہ امر اچھا ہوگا کہ صاحبقران کی اطاعت کرین انکی بندگی مین جان
بھی بچتی ہی اور آبرو بھی اور ننگ و ناموس سے بھی بچینگے یہ جو ہر ایک بادشاہ نے تقریر کی سب اہل
شہر نے کہا کہ ہلوگ آپکے تابع حکم ہین جو آپکا مذہب وہ ہمارا مذہب پس ان چارون بادشاہون
نے اپنے اہل شہر کو مسلمان کیا یہ لوگ تو قبل سے مسلمان ہوچکے تھے خواب مین انکو کلمہ طیبہ دیا تھا
وہ کلمہ ہر ایک نے اپنے اہل شہر و عزیز و اقارب و اہل لشکر کو یاد کرا کے مسلمان کیا اسیدن سے بنا
مسجدون کی پڑگئی یہ لوگ اکثر کتابون مین اہل اسلام کا طریقہ دیکھ چکے تھے اسی طریقے سے نے
بندوبست کیا اقبال شاہ نے ہرکارے مقرر کیے کہ جب صاحبقران ہمارے ملک کے قریب آئین
تو ہمکو اطلاع دینا مین استقبال کرکے لاونگا اسیدن سے سامان دعوت کرنے لگا کہ چند عرصہ کے بعد
ہرکارون نے یہ خبر اکر دی کہ صاحبقران نے محرابیہ سے کوچ فرمایا ہی یہ خبر جہ اخبار سے بھی معلوم
ہوئی کہ اقبال شاہ نے سب بندوبست کیا کہ خبر آئی پیش خیمہ شاہی آگیا اقبال شاہ برائے
استقبال شہر سے باہر آیا اسکے آنے کے بعد لشکر اسلام کی آمد شروع ہوگئی نہان تک کہ صاحبقران
مع بادشاہ تشریف لاے بارگاہین برپا ہوئین محراب شاہ کی بارگاہ برپا ہوئی لشکر اترا اقبال
شاہ کے یہ لشکر کثیر دیکھکر مدہوش جاتے رہے کئی منزل تک لشکر اترا کوسون بارگاہین برپا ہوئین جب لشکر
آچکا اسیدن تو صاحبقران نے تامل فرمایا بادشاہ نے دربار نہ کیا کہ لشکر تھکا ہوا تھا دوسرے دن بادشاہ
نے دربار کیا سب سردار حاضر ہوے محراب شاہ بھی دربار مین آیا ایک طرف تخت شاہی کے یقین کا
نیم تخت تھا اور اسکے سردار اور دوسری طرف محراب شاہ کا نیم تخت تھا اور اسکے سردار جب دربار راست
ہوچکا اسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ ایک نامہ بنام اقبال شاہ تحریر کیا جاے تاکہ وہ آکر اطاعت
کرے یا آمادہ کارزار ہو دبیر حاضر ہوا محراب شاہ نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ میری خطا معاف ہو تو مین
کچھ عرض کرون صاحبقران نے فرمایا بیان کرو اسنے عرض کیا کہ اقبال شاہ کی یہ حقیقت نہین ہی کہ اسکو
نامہ تحریر کیا جاے پس آپ مجکو حکم فرمائین مین اپنا لشکر لیکر جاؤن اور گرفتار کرکے سواری شہر کو فتح کرون چکہ

ایسا ہوا اسکے لیے نامہ و پیغام کی کوئی ضرورت نہین ہی محراب شاہ کے اس کہنے پر صاحبقران نے جواب دیا کہ ہمارا یہ طریقہ ہی کہ ہم پہلے حریف کو نامہ بھیجکر آگاہ کر دیتے ہین تاکہ اُسکو عذر نہ کسی قسم کا ہو نامہ تو ضرور بھیجا جائیگا اب رہا یہ امر کہ مین مقابلہ کرون پس تمکو حکم دیا جائیگا تم مت لڑنا محراب شاہ یہ جواب سنکے خاموش ہو رہا یہان تو نامے کی تدبیر ہو رہی تھی اُدھر اقبال شاہ جو بیدار ہوا اپنے وزیرون افسران سپاہ و ارکین حکومت کو لیکر طرف لشکر صاحبقران کے روانہ کیا اور کہی موکشتیان زر و جواہر کی برائے نذر صاحبقران و بادشاہ کے اپنے ہمراہ لیکر آئے اور داخل لشکر اسلام ہوا تمام لشکر کی سیر کرتا ہوا قریب بارگاہ پہونچکر در دولت پر پہونچا وہان عادل دربارگاہ پر بیٹھا ہوا تھا اقبال شاہ نے عادل سے کہا کہ ہماری خبر کرو کہ اقبال شاہ بادشاہ اقالیم برائے قدمبوسی حاضر ہی عادل نے جاکر عرض کیا یہان وہ وقت ہی کہ دبیر کو حکم نامہ تحریر کرنے کا ملا ہی کہ عادل نے عرض کیا کہ اقبال شاہ برائے قدمبوسی حاضر ہی پس صاحبقران نے حکم دیا کہ لے آو عادل بیرون بارگاہ آیا محراب شاہ نے اُدھر صاحبقران سے عرض کیا کہ مین نے یہ عرض کیا تھا کہ اقبال شاہ کچھ حقیقت نہین رکھتا ہی وہ میرا عرض کرنا ظاہر ہوا کہ ہمارے خوف کے اقبال شاہ خود حاضر ہوا اسیطور سے ملاحظہ فرمایئگا کہ اقبال شاہ و فرہاد شاہ و حمزہ شاہ آپ کی بندگی کرنیکے صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم نہین کس غرض سے اقبال شاہ آیا ہی یہانتک یہ تقریر ہو رہی تھی کہ اقبال شاہ حاضر دربار ہوا اور بادشاہ کو مجرا کیا اور بادشاہ کے قدم چومے صاحبقران کی دست بوسی کی اقبال شاہ کو کرسی مرحمت ہوئی اقبال شاہ نے کشتیان نذر کی گذرانین اقبال شاہ نے دیکھا کہ ایک طرف محراب شاہ و ایک طرف بفین خود پرست جو کہ اب یزدان پرست کے لقب سے مشہور ہی جب سے مسلمان ہوا ہی بیٹھا ہوا ہی یہ دیکھکر اقبال شاہ کو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ مرتبہ ہی جو کہ آنکی اطاعت کرے مین نافرمانی کرکے اپنی جان دیتا ہے یہ خیال کرکے جو کرسی مرحمت ہوئی تھی اُسپر بیٹھا اور جو سردار اُسکے ہمراہ آئے تھے وہ بھی مجرا بجا لائے اور انکو بھی مقام بیٹھنے کو مرحمت ہوا سب مجرا کرکے بیٹھے اقبال شاہ اور بادشاہ اور محراب شاہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ مین امیدوار ہون کہ میرا نان نمک قبول فرمایئے میرے سر افتخار کو بالاے فلک ہفتم پر پہونچایئے مین آپکا ایک بندۂ ذلیل ہون آپکے قدم کی برکت سے یہ سعادت مجکو نصیب ہوئی اور یہ کہکر اقبال شاہ نے اول سے آخر تک جو واقعہ گذرا تھا خواب مین مسلمان ہونے کا سب بیان کیا اور محراب شاہ کے مسلمان ہونے کی خبر سنکے اپنے سب اہل لشکر کو مسلمان کرنا اور سامان دعوت کا کرنا عرض کیا یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ ہمکو تمہارے کہنے سے کسی وقت مین انکار نہین ہی پس سب نے اقبال شاہ کی دعوت قبول کی اقبال شاہ سب کو لیکر اپنے شہر مین آیا یہان وزیرنے سب سامان درست کر رکھا تھا صاحبقران و بادشاہ وغیرہ شہر کی سیر کرتے ہوئے ایوان شاہی مین داخل ہوئے اقبال شاہ نے بادشاہ کو تخت پر بٹھلایا بڑی دھوم سے دعوت کی سات روز تک صاحبقران اقبال شاہ کو مہمان رہے آٹھوین روز شہر اقالیہ سے اپنے لشکر مین آکے دو دن کے حکم سے لشکر کو دیا اقبال شاہ بھی مع اپنے لشکر کے ہمراہ صاحبقران کے ہوا صاحبقران نے پیش خیمہ طرف اقالیہ کے روانہ کیا آپکے پہنچ خود کوچ کیا یہ خبر اقبال شاہ کو پہونچی کہ محراب شاہ نے

دعوت کی اسکے بعد صاحبقران نے وہان سے کوچ کیا اور شہر اقبالیہ مین آکے اقبال شاہ نے بھی
اطاعت کی اپنا مذہب ترک کیا اور دین اسلام اختیار کیا انھون نے بھی صاحبقران کی دعوت کی سات دن تک
صاحبقران مہمان رہے اب وہان سے کوچ کرکے اقبال شاہ کی طرف آئے اقبال شاہ نے
یہ خبر سنکے حکم دیا کہ سامان دعوت کیا جاے اسیوقت سے سامان دعوت ہونے لگا کہ اتنے عرصہ
مین خبر آئی کہ صاحبقران کا لشکر آگیا اقبال شاہ بھی اسیطور سے شہر کے باہر گیا اور آمد لشکر
صاحبقران کی سیر کی جس طور سے اقبال شاہ نے جاکر نذر گذرانی تھی اسنے بھی گذرانی صاحبقران
کو اپنے شہر مین لایا دعوت کی بڑی دھوم سے سات دن تک بادشاہ و صاحبقران مع کل
اہل دربار کے اقبال شاہ کے مہمان رہے راوی نے بیان کیا ہے کہ دسوین روز وہان سے بھی
صاحبقران نے کوچ کیا اور طرف مرآدیہ کے گئے مراد شاہ کو بھی اس واقعہ کی خبر پہونچی
اسنے بھی سامان دعوت کیا خلاصہ یہ کہ اسی طور سے مراد شاہ نے بھی دعوت کی سات دن تک
صاحبقران مراد شاہ کے بھی مہمان رہے اسکے بعد دسوین روز مراد شاہ کو ہمراہ لیکر طرف
شہر جیرتیہ کے روانہ ہوئے حیرت شاہ کو بھی خبر معلوم ہوئی بذریعہ ہرچہ اخبار کے کہ اقبال شاہ
نے بھی اطاعت کی اور دعوت کی بعد دعوت کے صاحبقران نے وہان سے کوچ کیا اقبال
شاہ بھی مع اپنے لشکر کے ہمراہ ہوا اور اشالیہ پر آئے امثال شاہ نے بھی اطاعت کی اور دین
اسلام قبول کیا امثال شاہ نے بھی دعوت کی جب صاحبقران وہانسے چلے امثال شاہ
بھی ہمراہ ہوا اقبال شاہ و امثال شاہ قبل سے مسلمان تھے مع اہل شہر و اہل لشکر کے اسی طور
سے مراد شاہ بھی پیش آیا اب مع مراد شاہ کے صاحبقران ادھر کو تشریف لاتے ہین مراد
شاہ و امثال شاہ کا کل حال جو کہ اوپر گذرا تھا اور بقیہ جو حال کہ اقبال شاہ کا تھا وہ ان دونون
نے بیان کیا تھا پس صاحبقران جب قریب جیرتیہ کے پہونچے یہان حیرت شاہ نے یہ سنکے سامان
دعوت کیا صاحبقران کو استقبال کرکے لیگیا جو اوپر گذرا سب حال روبرو صاحبقران کے بیان
کیا اور نذر گذرانی دعوت کی صاحبقران آٹھ روز تک حیرت شاہ کے مہمان رہے بڑی دھوم
سے دعوت کھائی خوب ناچ و رنگ کے جلسہ رہے نوین دن شہر جیرتیہ مین بادشاہ آئے اور دربار کیا
سب جمع ہوئے صاحبقران نے حیرت شاہ سے دریافت کیا کہ اسکے بعد اب کون ملک ہے
حیرت شاہ و مراد شاہ و امثال شاہ و اقبال شاہ نے عرض کیا کہ اسکے بعد شہر سمندریہ اور
وہانکا حاکم سمندر شاہ ہے صاحبقران نے فرمایا کہ لشکر ہمراہ اسکا کہ مین سمندریہ کے قریب پہونچ گیا
بڑی ہم سرہولی بڑی سخت منزل ہماری خداوند کریم نے آسان فرمائی یہ فرماکے حکم دیا کہ لشکر
مین سامان سفر ہو اور اسیدن جزیل بن عادی کو حکم دیا کہ تم پیش خیمہ شاہی لشکر روانہ ہو اور سہراب
جادو و غزالان آہو چشم کو جزیل کے ہمراہ کیا کہ اب کارخانہ سحر و ساحر یکا ہے کہین ایسا نہو کہ یہ
کسی آفت مین گرفتار ہو جائین چنانچہ اسیدن جزیل مع بارگاہ و سہراب جادو و غزالان آہو چشم
کے طرف سمندریہ کے روانہ ہوا کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا اسکے دوسرے دن صاحبقران نے اپنے
سرداروں کو روانہ کرنا شروع کیا کہ یکے بعد دیگرے عرصہ سات دن مین اپنا تمام لشکر روانہ کیا آٹھوین روز
خود مع بادشاہ کے کئی لاکھ کا لشکر لیکر طرف سمندریہ کے روانہ ہوئے کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا
اب کچھ حال سمندر جادو کا تحریر ہوتا ہے۔

اب حال مین سمندر جادو کے نامہ فرسال کیجاتی ہی

راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر جادو جب سب طرف نامے روانہ کر چکا تو اب پھر عیش و عشرت مین مصروف ہوا کہ اُسکو اطمینان ہو گیا تھا کہ پانچ ملک درمیان مین ہین جب اُن سب ملکون سے گذر لگا تو بہانگ آئیگا اُنمین سے جسکو کمک کی ضرورت ہوگی وہ مجھسے کمک طلب کریگا چنانچہ یہ تو اُس خواب خرگوش مین مبتلا تھا یہان دوسرا واقعہ پیش ہوا اور تمام ملک فتح ہو گئے جیسا کہ تحریر ہو چکا ہی یہ اُسی غفلت مین ہی کہ جب صاحبقران اِس طرف آئینگے تو ضرور کوئی نکوئی بادشاہ سے کمک کا خواستگار ہوگا مین یہان سے کمک روانہ کرونگا ساحر و غیر ساحر کی یہ تو اُس فکر مین تھا اور رات دن صحبت تاج و رنگ برپا رہتی تھی رات دن ماہرویان پری پیکر سے صحبت تھی شراب و کباب کا شغل تھا ہم وصل ماہرویان تھا کوئی لحظہ اُسکو اُنکی صحبت سے مہلت نہین تھی رات دن بوس و کنار ہی اور وصل یار ہی صبح سے دوپہر تک دربار مین رہتا ہی دوپہر سے صبح تک نوج و رنگ عیش عشرت مین بسر کرتا ہی کیونکہ اُسکے اُستاد نے کہدیا تھا کہ تم بخوف رہو دوپہر کے عرصہ مین جو کچھ کاغذات آتے ہین وہ دیکھتا ہی پھر اُسکے بعد کچھ خبر نہین رہتی ہی اِسی زمانہ مین یہ سب حالات گذر گئے محرابیہ بھی فتح ہو گیا اُسکو خبر نہ ہوئی گو پرچہ نویس حال تحریر کیے کیا مگر سمندر کو عیش و عشرت سے کب مہلت تھی جو پرچہ دیکھتا بہانتک کہ صاحبقران مع لشکر مراد یہ پرسے کوچ کر کے چرتیہ روانہ ہوا اور یہ سب واقعات پرچہ نویسون نے سمندر جادو کو تحریر کر کے آگاہ کیا مگر اُسکو کچھ خبر نہ ہوئی کہ کیا پرچہ اخبار سے خبر آتی ہی یہ عیش و عشرت مین مصروف تھا اور صاحبقران بادشاہ حیرت شاہ کے مہمان تھے ایک ایک حسین اور خوبصورت سے سمندر کو صحبت تھی اُنکے حسن کیطرف طبیعت کبھی ایک دن جو دربار مین آکر بیٹھا تو خیال آیا کہ عرصہ سے کچھ خبر لشکر اہل اسلام کی نہ معلوم ہوئی کہ محرابیہ پر پہونچا یا نہین اور محراب شاہ سے مقابلہ ہوا یا نہین آیا محراب شاہ غالب آیا یا اہل اسلام یہ تصور کر کے اپنے اہل دربار سے کہا کہ اب ہماری ایسی عدول حکمی ہونے لگی کہ ہمنے اخبار نویسون کو حکم دیا تھا کہ ہمکو روز روز کی خبر ملتی رہے کہ لشکر اسلام کس فکر مین ہی اور محراب شاہ سے مقابلہ ہوا تو کیا انجام ہوا اُنھون نے کچھ پروانہ کی اور ہمارے حکم کی تعمیل نہ کی اور مثل گوز شتر کے اُڑا دیا اور کوئی خبر ہمکو نہ دی کہ جس سے ہم آگاہ ہوتے یہ جو سمندر جادو نے برہم ہو کر کہا عشاق نے عرض کیا کہ ای سمندر اخبار نویس کی کوئی خطا نہین ہی آپنے بموجب تمھارے حکم کے ہر روز کی خبر دریافت کر کے پرچہ روانہ کیا ہی وہ پرچے برابر آئے ہین یہان تک کہ آج تک کا پرچہ آیا ہوا ہی یہ جو سمندر شاہ نے سنا فوراً حکم دیا کہ جو پرچہ اخبار آئے ہین حاضر خدمت کیے جائین تاکہ ہم حالات سے لشکر اسلام کے آگاہ ہون یہ جو حکم دیا سب نے وہ پرچہ اخبار حاضر کیے سمندر جادو نے اپنے اُستاد سے کہا کہ آپ نے بھی مجکو نہ آگاہ کیا کہ پرچہ اخبار کے آئے ہین معلوم نہین کہ کیا گذرا کیکر پرچہ اخبار جو کہ پہلا پرچہ تھا اُٹھا کر دیکھا اُسمین یہ تحریر تھا کہ ای بادشاہ آگاہ ہو اور لشکر اسلام کا یقینیہ سفر کر کے محرابیہ پر آنا اور محراب شاہ کے سپہ سالار کا جا کر بارگاہ پر لشکر اسلام سے لڑ کر اور سر دار کو زخمی کر کے قبضہ کرنا اور نقابدار سبز پوش کا آکر محراب شاہ کے لشکر کو شکست دیکر بارگاہ پر آنا اور سپہ سالار کو قتل کرنا دوسرے پرچہ مین یہ تحریر تھا کہ اُسکے بعد پھر صاحبقران کو بارگاہ کا داخل ہونا جو کہ حال اسد وغیرہ کا گذرا تھا اور تحریر ہو چکا ہی سب تحریر تھا اور صاحبقران کا محرابیہ کی طرف جانا اور محراب شاہ کا اپنے سپہ سالار کی خبر قتل کی سنکے بیرون شہر مع لشکر کے آنا اور انتظار

صاحبقران مین فروکش ہونا تحریر تھا تیسرے پرچہ اخبار مین یہ حال تھا کہ صاحبقران کا لشکر اس طرح سے آیا وہ طریقہ تحریر تھا اسکے بعد صاحبقران کا نامہ روانہ کرنا اور نامے کا دربار مین جانا اور جو حالات کہ دربار مین گذرے تھے وہ سب بیان کیے اُس پرچہ مین جو حال تحریر تھا وہ دیکھکر سمندر جادو کا رنگ متغیر ہوگیا اور اپنے اُستاد سے کہنے لگا کہ بڑا غضب ہوگیا کہ محرابیہ پر لشکر اسلام کے آنے کی خبر اس پرچہ اخبار سے ثابت ہوئی اُس زمانہ مین مین نے یہ پرچہ نہ دیکھا تھا کہ تو میرے اوپر یہ امر فرض نہ تھا مگر مین ضرور کمک محراب شاہ کی کرتا کہ وہ کہہ چکا تھا کہ تجکو مدد کی ضرورت نہین ہی مگر تجکو اپنی حفاظت ضرور ہی خیر وہ وقت گذر گیا اب دیکھون کہ کیا حال تحریر ہوتا ہی اور کس مقام پر لشکر اسلام ہی یہ کہکر پرچہ اُٹھایا اُسمین باہم محراب شاہ سے اور لشکر اسلام سے مقابلہ ہونا تحریر تھا سارا پرچہ جنگ سے مملو تھا آخر مین شکست محراب شاہ کی تھی اسی طرح پندرہ پرچہ مقابلہ کے نکلے جنمین سوائے مقابلہ کے دوسرا حال نہ تحریر تھا اور سب مین محراب شاہ کی شکست اور لشکر اسلام کی فتح تحریر تھی سولہوین پرچہ پر یہ تحریر تھا کہ محراب شاہ نے مہلت طلب کی ہی اور اقبال شاہ وغیرہ کو برائے کمک نامے تحریر کیے ہین اور اُسکے جواب مین یہ تحریر تھا کہ صاحبقران نے مہلت دی ہی یہ حال دیکھکر سمندر جادو نے اہل دربار سے کہا کہ بڑا مقام تعجب ہی کہ پندرہ مقابلہ اہل اسلام اور محراب شاہ سے ہوئے ہر مقابلہ مین لشکر اسلام فتحیاب رہا آخر کو محراب شاہ نے عاجز ہوکر مہلت طلب کی اور اُسنے مہلت دی مگر افسوس یہ ہی کہ محراب شاہ نے اور شاہون سے کمک طلب کی اور مجھسے نہ طلب کی اسکا سبب معلوم نہین کہ کیا ہوا خیر دیکھیے کہ انجام کیا ہوتا ہی پھر پرچہ اخبار اُٹھاکر دیکھا اُسمین عیار کی عیاری کرکے صاحبقران کو گرفتار کرلانا اور دربار مین محراب شاہ کے لاکر حاضر کرنا اور محراب شاہ سے اور صاحبقران سے تفریر ہونا یہ حال دیکھکر سمندر شاہ خوش ہوگیا اور اہل دربار سے کہنے لگا کہ محراب شاہ نے بڑی عقلمندی کی اور اُسکے عیار نے بڑی چالاکی کی کہ وہ عیار کرکے صاحبقران افسر اعلےٰ لشکر اسلام کو گرفتار کرلایا ہے مین یقین کرتا ہون کہ آگے تحریر ہوگا کہ صاحبقران کو محراب شاہ نے قتل کرڈالا یہ کہکر جو پرچہ دیکھا اُسمین یہ تحریر تھا کہ صاحبقران سے اور محراب شاہ سے یہ تقریر ہوئی کہ صاحبقران نے قید نوروانی اور جنگ مغلوبہ کا ہونا تین شبانہ روز آسیدن فریب بھاگنے کے لشکر کفار کا اور آنا مسرود کا مع اسی ہزار سپاہ کے اور محراب شاہ کی کمک کرنا نقابہ ارسبز پوش کا آنا اور اُسکا مسرود کو قتل کرنا اور محراب شاہ اور اُسکے سپہ سالار کا گرفتار ہونا اور اُسکے سب سردارونکا اسیر اور زخمی ہونا اور لشکر کا شکست کھاکر بھاگنا امداد ان کا طلب کرنا اور صاحبقران کا امان دینا اور صبح کو صاحبقران کا دربار کرنا اور سبکو دربار مین طلب کرنا اور سبکا مسلمان ہونا اور صاحبقران کا قلعہ مسرود کا قبضہ مین کرنا اور محراب شاہ کو جاکر مسلمان کرنا اور محراب شاہ کا اپنے شہر مین آکر تمام شہر کو مسلمان کرنا اور پھر صاحبقران کی دعوت کرنا اور بعد فراغ دعوت طرف اقبالیہ کے کوچ کرنا اب جو پرچہ دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ اقبال شاہ وغیرہ قبل آنے صاحبقران کے یہ خبر سنکے کہ محراب شاہ نے اطاعت کی جو دل سے مسلمان ہوئے تھے اور اہل لشکر کو بھی مسلمان کیا یہ حال دیکھکر سمندر شاہ نے زانو پر ہاتھ مارا اور بہت افسوس کیا اور کہا کہ افسوس میری غفلت مین تمام کام خراب ہوگیا محراب شاہ بھی لشکر اسلام کا شریک ہوگیا اقبال شاہ وغیرہ بھی مسلمان ہوئے مین یقین کرتا ہون کہ وہ اُسکی اطاعت کرینگے بڑی غفلت کا

سامنا ہوا یہ جو سمندر شاہ نے کہا تمام اہل دربار دنگ ہو گئے اور کہنے لگے کہ بڑی غفلت ہوئی
خیر یہ فرمایئے کہ پھر کیا ہوا سمندر شاہ نے جو یہ پرچہ دیکھا اسمین تحریر تھا کہ اقبال شاہ نے بڑی
دھوم سے دعوت کی وہان سے صاحب قران اقبالیہ پر آئے اقبال شاہ نے دعوت کی اور
جو حالات گزرے تھے سب تحریر تھے اور مراد شاہ کی دعوت کا حال تحریر تھا کہ مراد شاہ نے دعوت کی اسکے بعد
جرت شاہ نے دعوت کی اونکی دعوت کا حال مرقوم تھا یہ حال دیکھکر سمندر شاہ نے سر پیٹ لیا اور
کہا کہ لو دشمن سر پر آگیا محرابیہ سے اقبالیہ تک اور آقبالیہ سے حیرتیہ تک ایک مذہب ہو گیا دین
اسلام کا ڈنکا بجنے لگا نشان لشکر اسلام پر ہو گئے دین اسلام کے جھنڈے گڑ گئے سکہ و خطبہ بنام
بادشاہ لشکر اسلام کے جاری ہوا یہ غضب ہماری غفلت کرنے مین ہو گیا اگر یہ حال مجکو معلوم ہوتا
تو مین ان سبکو خاک سیاہ کر دیتا اور اونکے مقام پر دوسرا حاکم مقرر کرتا کہ وہ اونکو روکتا اور اہل
اسلام سے مقابلہ کرتا یہ میرے عیش و عشرت مین مصروف رہنے کا انجام ہے اب کیا ہوتا ہے
اگر مجکو معلوم ہوتا کہ یہ ہوگا تو مین پہلے سے بندوبست کرتا ان سب بادشاہون نے مجکو بڑی دلاسا دی
اور مجکو تو اس امید پر رکھا کہ ہم مقابلہ کرینگے اور خوب لڑینگے اگر ضرورت ہوگی تو کمک طلب کرینگے اونھون
نے بالکل خلاف کیا موافق اپنی تحریر اور اقرار کے اور ہمنے دھوکھا کھایا اب کیا ہوتا ہے وہ مثل ہوئی
کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد کا نقشہ ہوا خیر اس سے کیا ہوتا ہے اے استاد اب کیا ہوگا
عشاق نے کہا کہ پرچہ اخبار کا دیکھو اسمین کیا تحریر ہے کیا صاحبقران حیرتیہ پر ہین یا وہان سے
کوچ کرکے ادھر کو روانہ ہوئے ہین اب جو سمندر نے پرچہ اخبار کا دیکھا تو اسمین لکھا تھا کہ بعد دس روز
کے صاحبقران نے صلاح کی اور اپنا بیس خیمہ مع سہراب جادو ملکہ غزالان آہو چشم کے ادھر
روانہ کیا یہ ملکہ کو ساحرہ ہے مگر بہت بڑی رفیق لشکر اسلام کی ہے اسکے حالات سے مین بخوبی واقف ہون
یہ ہمراہ لشکر اسلام کے یقینیہ پر سے چلی آئی تھی ہمنے اسکو یقینیہ پر دیکھا ہے اور سہراب جادو کو دریاے
سبز رنگ کے کنارے پر دیکھا مین سہراب جادو سے تو واقف ہون خلاصہ یہ کہ بعد روانہ کرنے بیس خیمہ
کے صاحبقران نے اپنا لشکر سات روز مین اس طرف کو روانہ کیا آٹھوین دن مع ان سب بادشاہون کے
کوچ کیا ہے یہ حالات تھے جو کہ تحریر کیے گئے اب جو حال ہوگا وہ تحریر کیا جائیگا مین برابر بموجب حکم سرکار
کو اگاہ کر رہا ہون مگر سرکار نے کوئی تدبیر نہ فرمائی اسکا کیا سبب ہے اور دشمن سر پر آگیا اور کوئی تدارک
نہوا مین مورد الزام نہ فرمایا جاؤن یہ حال تحریر دیکھکر سمندر شاہ نے زانو پر ہاتھ مارا کہ افسوس غفلت
ہی غفلت مین دشمن اپنا کام کر گیا ہمکو خبر نہ ہوئی یہ کیا بلا نازل ہوئی خداوند سامری کو خیر کرین عشاق
سے کہا کہ اے استاد وہ حیرتیہ سے کوچ کر چکا ہے اور ادھر کو آتا ہے یہ جو سمندر جادو نے کہا عشاق
نے جواب دیا کہ اگر آتا ہے تو آنے دو یہان آکر وہ بہت بڑی زک پائیگا تمام صاحبقران بھول جائیگا یہ بھی خاطر
ہے کہ یہان سے زندہ نکلجا سکین تمام اونکا لشکر یہان تباہ ہوگا ایک اہل اسلام سے زندہ نہ بچیگا تمانا
انکو اونکا ادبار لایا ہے اس سرزمین اونکا خون روان ہوگا یہان صاحبقران کی صاحبقرانی کا خاتمہ
ہے ان لوگون نے بڑے بڑے ملک فتح کیے وہ دن گزر گئے اونکا اقبال اب جاتا رہا یہان سے اونکا
بامراد جانا غیر ممکن ہے یہ مقام اونکے ادبار کا ہے وہ مقام نہین ہے کہ جہان وہ گئے اور اونھون نے فتح کر لیا ہے
بڑے بڑے طلسم فتح کیے یہ لوگ کو فتاح طلسم ہین مگر یہان اونکی فتاحی کوئی کام نہ دیگی گو کہ اس لشکر صاحبقران
باطل السحر ہے لیکن مین پہلے اسکی تدبیر کرونگا اسکے بعد اور سب بندوبست کرونگا لہذا مین تو اپنا

بندوبست کرتا ہون اور کر چکا ہون اب تم اپنی تدبیر سے غافل نہو کیونکہ اب مقام غفلت نہین
ہی یہ کلام عشاق کا سنکے سمندر شاہ نے جواب دیا کہ مین کب غافل ہون آپ پر ظاہر ہی کہ جب
آپ نے فرمایا مین نے تدبیر کی جدھر جدھر آپ نے فرمایا مین نے نامے تحریر فرماتے آلشار جادو آکے
روبرو آیا تھا اور اقرار کر گیا ہی کہ مین اپنی فوج لیکر آتا ہون وہ بھی سپاہ لیکر آئیگا یہ خیال کرنے کا مقام تھا
کہ یہ وہ شخص تھا جسنے کبھی نہ اطاعت کی نہ کبھی خراج دیا وہ خود بخود آیا اور اس امر کا اقرار کیا سمندر
جادو نے کہا یہ تو عشاق نے جواب دیا کہ یہ تو سچ ہی مگر مجبوری یہ ہی کہ تمنے اسقدر غفلت کرکے نامے
روانہ کیے اور پھر ایسے غافل ہوئے کہ کبھی کچھ فکر نہ کی باوجودیکہ محراب شاہ وغیرہ نے جواب تحریر کیے
گرنے اسپر بھی کچھ خیال نکیا ان لوگون کی خبر لینا ضرور تھی انکی کمک کو لوگ روانہ کرنے ضرور تھے
اور لشکر انکی کمک کو جانا پر ضرور تھا تمنے جو یہ سن لیا کہ محراب شاہ نے تحریر کیا ہی کہ ہمکو کمک کی ضرورت
نہین ہی مین مقابلہ کر لونگا بس تمنے خیال کیا کہ محراب شاہ نے سچ کہا اسکا انجام یہ ہوا کہ وہ سب لوگ لڑکے
مارے گئے اب نوبت یہ پہونچی کہ محراب شاہ سے لیکر حرت شاہ تک سب شریک اہل اسلام ہوئے
گو روز پرچہ اخبار آتا تھا مگر تم ایسے غافل تھے کہ اسکو دیکھتے بھی نہ تھے آج جو ہوش آیا تو یہ حال کھلا کہ
جسکی تدبیر احاطۂ امکان سے باہر ہی اگر روز روز پرچۂ اخبار دیکھتے رہتے تو یہ انجام کیون ہوتا جب محراب
شاہ کے شکست کی خبر آئی تم یہانسے کمک روانہ کرتے اسی مین برسون گذر جاتے وہ شکست کھاتا جاتا تم
یہان سے لشکر برائے کمک روانہ کیے جاتے ایک ملک برآنکہ جب برسون گذرتے وہ خود حاجز ہوکر
پلٹ جاتے ادھر کا پھر قصد نہ کرتے فرض کردم اگر محراب شاہ بھی اقبال شاہ وغیرہ کے شریک
ہو جاتا ادھر تم کمک کرتے اور انکو امید دلاتے کہ ہم تمھاری کمک کرتے ہین سپاہ سے بھی اور روپیہ سے بھی اور فوج
ساحران بھی روانہ کرینگے اور سپاہ غیر ساحر بھی اور ہر قسم کی کمک کرتے رہتے تو وہ لوگ ضرور جان لڑا
دیتے اور ہر ایک ملک پر بڑا کشت و خون واقع ہوتا تدبیر یہ تھی کہ جو سپاہ یہان سے غیر ساحر کی جاتی
اسکو یہ تعلیم کیا جاتا کہ جب دیکھنا کہ سپاہ نے شکست کھائی تم وہان سے فرار کرنا جہان تک ممکن
ہو اس سپاہ کو لڑنے دینا خود نہ مقابلہ کرنا اور ہوشیار رہنا تمکو صرف وہان کثرت کے لیے روانہ کیا گیا
ہی بس وہ سپاہ یہی تدبیر کرتی کہ اپنی جان تو بچاتی اور جس بادشاہ کے کمک کو گئی تھی اسکو کٹوا دیتی
اور جب وہ بادشاہ قتل ہوتا یا مسلمان ہوتا یہ جو لوگ کہ اس لشکر کے مسلمان ہوئے اور جو قتل ہوئے
سے اور کافر ہونے سے بچے انکو لیکر یہ دوسرے بادشاہ کے ملک مین جاتے اسوقت تم یہان سے یہ خبر بھیجتے
اور لشکر روانہ کرتے یہان سے یہی تدبیر کیجاتی چنانچہ ان تدبیرون مین ایک زمانہ گذر جاتا اور جو لشکر ساحرو
جاتا وہ یہ تدبیر کرتا کہ پوشیدہ ہوکر رہتا اور جہان تک ممکن ہوتا خدا پرستون کے قتل کرنے کی تدبیر کیجاتی بس اس
مقام تک آتے آتے نصف مسلمان رہجاتے تم یہان ایسی جنگ کرتے کہ انکا نام و نشان تک باقی
نہ رہتا بذریعہ سحر کے ہمکو غافل کرتے اور لشکر غیر ساحران انکو قتل کرتا بس وہ لوگ تمام و کمال نیست و نابود
ہو جاتے اس غفلت مین یہ حال ہوا کہ سب شریک خدا پرستون کے ہوگئے لشکر انکا لبیت ہو گیا خیر اب
یہ تدبیر کرو کہ انکو راہ مین روکا جاے اور اس عرصہ مین ہم سب اپنی تدبیر کر لین اور نامے لکھ لکھکر سبکو
برائے کمک طلب فرمایئے یہ جو عشاق نے کہا سمندر شاہ نے جواب دیا کہ ابتک آپنے تدبیر یہان
کیون نہ کی جو کہ اب آپ مجھے فرماتے ہین جب مین نے آپسے کہا آپ نے جواب دیا کہ مین اپنی تدبیر کر چکا ہون
اور سب شہر کے گرد حصار سحر کر چکا ہون مین اس وجہ سے اور بھی غافل رہا دوسری وجہ یہ ہوئی کہ محراب شاہ ۴۰

تحریر کیا تھا کہ مجکو کمک کی کوئی ضرورت نہین ہی اور اقبال شاہ وغیرہ نے تحریر کیا تھا کہ جب ہمکو ضرورت ہوگی تو ہم ضرور کمک طلب کرینگے بلکہ حضرت شاہ نے تو بڑا اقرار کیا تھا مین اس سبب سے اور بھی غافل ہوگیا تھا یہی دو تین سبب تھے کہ مین نے خیال نہ کیا اُن سبکے میرے ساتھ دغا کی مجکو اُنسے امید بہت بڑی تھی اب وہ مسلمان ہوگئے ہین تو اس خیال مین تھا کہ جب اُن لوگون کے ملک پر خدا ترس آئینگے تو یہ لوگ مجکو خبر کرینگے مین یہان سے اُنکو کمک روانہ کرونگا اُنھون نے خبر کرنا کیسی وہ خود خدا پرست ہوگئے یہ سب میری غفلت اور اُن لوگون کے خراب کا ہی اچھا ہو جو کچھ ہوا وہ ہوگیا اب مین یہ چاہتا ہون کہ اب آپ اپنی تدبیر فرمائیے مین اپنی تدبیر کرتا ہون پھر نامے روانہ کرتا ہون اور بہت جلد اُنکو طلب کرتا ہون اور یہ جو آپنے فرمایا کہ آپ تدبیر کیجیے کہ اُنکو راہ مین روکیے تو مین یہی تدبیر کرتا مگر آپکی موجودگی مین کیا کر سکتا ہون کیونکہ آپ اُستاد ہین مین شاگرد ہون مین سحر سے آپکے روبرو عاجز ہون عشاق نے جواب دیا کہ اے سمندر شاہ یہ تو کہنا تمھارا بالکل خلاف ہی تم بادشاہ ہو تمھارے پاس اکثر تحفہ جات ہین مجھمین تم مین زمین آسمان کا فرق ہی کیونکہ اگر تم ایسے نہ ہوتے تو تمکو حکومت کیون ملتی تم اسوقت بادشاہ ہو مین کوئی بادشاہ نہین ہون سیکڑون ملک ساحرون کے وغیر ساحرون کے تمھارے زیر حکم ہین تمکو خراج دیتے ہین تم اُنپر حکومت کرتے ہو مین بھی اُن سب مین ایک ادنے تمھارا خراج گذار ہون ایسے ایسے زبردست ساحر تمھاری اطاعت کرتے ہین جو کہ اسوقت اپنے وقت کے سامری و جمشید ہین بلکہ اُنکی کیا اصل ہی وہ بھی ہوتے تو اُنکے روبرو عاجز ہوتے اور اُنکی اطاعت کرتے اتنا بڑا طلسم تمھاری کمک پر ہی کہ جہان تمام عالم کے ساحر اگر مثل طفل مکتب کے معلوم ہوتے ہین کہ جن ساحرون کے روبرو بیرون طلسم کے ساحر سحر بھول جاتے ہین اُس مقام پر جاکر سب ساحر اُن ساحرون کے روبرو کوئی اصلیت نہین رکھتے ہین تمنے سنا ہوگا کہ آئینہ اندام جادو کہ طلسم آئینہ کا خداوند تھا جبکہ وہ طلسم صاحبقران ثانی نے فتح کیا اور اشراق جادو قتل ہوا اور آئینہ اندام نے یہان آکر پناہ لی تو اُسکو بالکل سحر فراموش تھا اول تو اُسکو اس مقام پر بار نہ ملتا تھا بہ مشکل داخل طلسم ہوا اب جو اُسکا امتحان لیا گیا تو سحر بالکل فراموش تھا سنتے ہین کہ خداوند سے عرض کیا گیا حکم ملا کہ اُنکو تعلیم سحر کراکے ایک مرحلہ بیرون طلسم مقرر کرو اور اُسکا حاکم اُنکو کرو اور ایک برس تک تعلیم دیجاے بعد اُسکے پھر امتحان لیا جاے اگر امتحان مین پاس ہو تو خیر ورنہ طلسم سے باہر نکالدیا جاے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا یہ خیال کرنے کا مقام ہی جو کہ خداوند ہو اور خود بھی مالک طلسم ہو اور صاحب طلسم کسی سبب سے اُس مقام پر جاے اور اُس مقام کے ادنے ساحرون کے روبرو وہ طفل مکتب خیال کیا جاے جبکہ ایسا ایسا طلسم تمھاری کمک پر ہو تو مین تمھاری کیا برابری کر سکتا ہون یہ صرف تمھاری لیاقت و قدردانی ہی کہ تم اپنا اُستاد مجکو تصور کرتے ہو اور میری عزت افزائی کرتے ہو ورنہ میری یہ لیاقت نہین ہی کہ مین تمھاری اُستادی کا دعوے کرون بس دوسرے یہ امر ہی کہ مین ضعیف ہوگیا ہون اور جو کچھ علم و عمل معلوم تھا مین نے تمکو تعلیم کر دیا تھا پھر اب کیا ضرورت ہی کہ مین اپنے کو تمھارا مقابل تصور کرون بلکہ جو امر تم کر جاؤگے وہ کبھی نہ ہوگا اب تمھارے علم و عمل کو ترقی ہی اور تمھارا کمال اوج پر ہی تم تو مثل ہلال کے ہوگئے ہو کہ کسی وقت مین بھی صاحب کمال تھا اب بسبب ضعف کے سمجھ مین نہین ہو سکتی ہی جب تمھارے کمال کا زمانہ آیا تو ہم پیر ہوگئے اب ہمارے ہاتھ پانون نے جواب دیدیا اب تمکو لازم ہی کہ تم کوشش کرو کیونکہ تم جاؤ شاہ ہو مین گوشہ نشین ہون اسی سبب سے برسون مین

گوشہ نشین رہا مگر سحران وماہیان کے مرنے سے ایسا پریشان ہوا اور مین نے خیال کیا کہ اب سمندر شاہ مارا گیا جو کہ اسوقت تمام بیرون طلسم کے ملکوں کا پشت پناہ ہی وہ نے یار و مددگار ہو گیا کیونکہ مین تو یہ خیال کرتا تھا کہ مین تو گوشہ نشین ہوا ہون گو میری کیا اصل تھی اور کیا اصل ہی سمندر شاہ کے روبرو مگر یہ تو ہی کہ گو مین کچھ نہین ہون میرے دو شاگرد بہت بڑے جو کہ مثل میرے ہین اور آنکی خدمت مین موجود ہین مجکو بہت بڑی قوی امید تھی اور مین جانتا تھا کہ مین نہونگا تو وہ آنکی کمک کرینگے اور میری پشت قوی تھی اور وہ دونون میرے قوت بازو ہین یہ تصور کرتا تھا کہ گویا مین ہی ہون تمھارے پاس جبکہ وہ قتل ہوئے تو میری امید جاتی رہی مین نے یہ خیال کیا کہ اب گوشۂ عافیت کو ترک کرو اور چلکر اپنے بادشاہ سمندر شاہ کی خدمت مین حاضر ہو شاید کوئی ضرورت ہو کیونکہ ہو کہ میری عوض مین وہ آنکی خدمت مین حاضر رہتے تھے وہ تو دنیا سے چلے گئے اب کس سے کام لونگا اور کون آنکی خدمت کریگا یہ تصور کرکے مین نے اپنے مقام کو ترک کیا اور تمھارے پاس آیا ہون کیونکہ یہ خیال ہوا کہ اب میرے شاگردون مین سے کوئی نہین آتا رہا ہی سوائے بادشاہ کے کہ یہ بھی کبھی میرے شاگرد تھے مین جاکر اونکی کمک کرون کیونکہ وہ ان دونون کو بہت دوست رکھتے تھے اور محبت کرتے تھے اور بہت بڑا انکو آنکی خدمت مین اختیار تھا ایسی میری حکومت تھی کہ بادشاہ نے ایک مرحلہ کا حاکم کر دیا تھا اور وہ مرحلہ جو کہ اس اقلیم کی سرحد ہی اور اسی سبب سے کوئی آئیگا تو روکین گے کیونکہ یہی تو دروازہ ہی اس اقلیم کے آنے کا ایسا صاحب اختیار تصور کیا تھا جب تو اتنی بڑی حکومت دی تھی مگر دشمنون نے میرے بادشاہ کو بے یار و مددگار کر دیا اور وہ ہرا سبز رنگ جو کہ راستہ روکے ہوئے تھا وہ بھی ہٹ گیا اب دشمن یہان تک بیخکے اور بادشاہ سے مقابلہ ہوگا میرے شاگرد تو کام آئے آنھون نے اپنی جانین بادشاہ پر نثار کین ہین کہان تک گوشہ نشین رہون مین بھی چلکر اپنی جان نثار کرون کیونکہ اس زندگی سے تو مرجانا بہتر ہی کہ اپنے روبرو ایسے ایسے لائق و صاحب کمال گذر گئے ہین جنکو مین نے بڑی محنت و مشقت سے علم سحر کی تعلیم کی تھی وہ یون بے بس اور بے یار و مددگار ہو کر خدا پرستون کے عیارون کے ہاتھ سے مارے گئے پس زندگی کا کیا اعتبار اس سے تو موت بہتر ہی کہ وہ کل رعنا تو نہ ہون اور ضعیف اور پیر جو کہ ہل نہین سکتا ہی زندہ رہے بس یہ خیال کرکے آیا ہون جو کچھ مجھے ہو سکے گا وہ کرونگا اور ہو سکا وہ کیا بس نکلو لازم ہی کہ تم راہ مین آنکو روکو اور مین یہ تدبیر کرون سمندر شاہ نے جواب دیا کہ استاد یہ آپ کیا فرماتے ہین اور مجکو سر دربار خفیف فرماتے ہین یہ ساری آنکی تعلیم کا سبب ہی آپ ہی نے مجکو اس مرتبہ کو پہونچایا نہ آپ مجکو تعلیم کرتے اور علم سحر نہ سکھلاتے تو مین اس مرتبہ کو نہ پہونچا کسی تعلیم کے نتیجہ سے مین بادشاہ ہوا ہون اور اسقدر لوگ اور ملک اور ایسے ایسے زبردست سحار میرے زیر حکومت ہین اور مین انپر حکومت کرتا ہون یہ سب آپکی عنایت اور پرورش کا انجام ہی اور آپکی جوتیونکا صدقہ ہی کہ مین اسوقت بادشاہ بنا ہوا ہون ایسی حالت مین مین آپکے روبرو زبان ہلا سکتا ہون اور اصل تو یہ ہی کہ سحران وماہیان و آفتاب ذوالاسم کے مرنے سے تو میری نصف قوت رہگئی ہی اور جو جو امیدان لوگون سے تھی وہ سب جاتی رہی اور مین بالکل ناامید ہو گیا تھا اور میری کمر شکست ہو گئی تھی کیونکہ آپسے مجکو بہت بڑی امید تھی کہ یہ لوگ میری جان پر اپنی جان نثار کرینگے جیسا کہ میرا خیال تھا ہی ہوا کہ انھون نے بقول آپکے کس منے بسی سے اپنی جانین دین کہ جسکا کچھ بیان نہین ہو سکتا ہی مگر آپکے آنے سے جو علم سنے بسی تھا وہ جاتا رہا اور پھر امید قوی ہو گئی اور قوت بھی ہو گئی اور مین پھر خویش ہو گیا مین نے خیال کیا کہ اب وہ شخص آیا ہی کہ جو میرا اور آنکا سب کا پشت پناہ ہی اور سبکا استاد ہی کہ جسکے تعلیم کردہ سب تھے

اور مین بھی ہون جو دو پا ہینگے وہ ہو جائیگا اب عنان حکومت اُنکے دست زبردست مین دیدیا
ہی مین نے کیا اور اُنکے اختیار مین دی پر باوصفیکہ مین بعد مرنے شجان ماہیان کے ترک حکومت کرچکا
تھا اور گوشہ نشین ہوا تھا مگر آپکے سمجھانے اور فرمانے سے مین نے پھر حکومت کی اور آپکے سبب سے
پھر مین بادشاہ ہوا اب مین آپ سے یہ کہتا ہون کہ جو آپ فرمائین اُسپر مین عمل کرون اور اُس روز سے
جو کچھ آپنے فرمایا ہی اُس سے مین نے سرتابی نہین کی اور آپکے فرمانے پر عمل کیا جو آپنے فرمایا وہی کیا اور
جو فرمائیگا اُسپر عمل کرونگا آپ میرے اوپر عنایت بزرگانہ فرمائین مین اُس سے بھی باہر نہین ہون اگر آپ
اجازت دیتے ہین کہ مین اُن سبکو راہ مین روکون بہت خوب اور جو تدبیر آپ اب فرمائین مین وہی کرونگا
اور اب اسمین غفلت نہ کرونگا اور ہر وقت ہوشیاری اور خبرداری سے کام لونگا قسم ہی مجکو خداوند نعمت
کی میرا دل چاہتا ہی کہ مین ایک عرضی خدمت مین خداوند کے تحریر کرون اور جو کچھ مجھ مصائب گذرے ہین
اور جو کچھ واقعات یہان گذرے ہین وہ تحریر کرون اور کمک طلب کرون گو خداوند مجھسے ناراض ہین مین امید کرتا ہون
کہ میرے عرضی کے تحریر کرنے سے وہ خوش ہو جائینگے اور ضرور میری کمک کرینگے گو کہ جب سے مین یہان
آیا ہون اور حکومت کرنے لگا ہون اُسدن سے آجتک مین خدمت مین خداوند کے نہین گیا ہون نہ کوئی
عرضی تحریر کی ہی اس سبب سے خداوند اور بھی ناخوش ہونگے اور یہ فرمائینگے کہ اب جو ضرورت ہوئی تو پھر
میری خوشامد کرنے لگا اور میری خدمت مین عرضی روانہ کی خیر میرا بندہ ہی مین اُسکی کمک کرونگا یہ صورت
فرما کے ضرور کمک کرینگے عشاق نے کہا کہ جب خداوند ناخوش ہین تو کیا ضرورت ہی کہ عرضی تحریر کیجائے
کیونکہ جب خداوند ناخوش ہین تو کوئی نہ سنے گا بلکہ یہ جو آفت آئی ہوئی ہی خداوند کے ناخوش ہونے سے
آئی ہی گو یہ امر ضرور ہی پس کوئی ضرورت عرضی کے تحریر کرنے کی معلوم نہین ہوتی ہی شاید وہ اور اس امر سے
زیادہ ناخوش ہون اور کوئی عذاب نازل کرین پھر بڑی مشکل ہوگی اگر وہ زیادہ ناخوش ہوئے تو اور بھی
خرابی واقع ہوگی کیونکہ جو اپنا پیدا کرنے والا ہی جب وہی ناراض ہو گیا تو کون خوش ہوگا عرضی بھیجنے سے تو کچھ
نہوگا جب تک تم خود بجا لاؤ گے اور معذرت نہ کروگے اور اُنکی خدمت مین حاضر ہو کر معذرت کرو اور اپنی خطا معاف
کرا لو تو شاید راضی ہون ورنہ عرضی کے جانے سے بہت ناخوش ہونگے اور تمکو اسقدر مہلت نہین ہی کہ تم جاؤ
اور وہان سے کمک لاؤ اس عرصہ مین یہان خاتمہ ہو جائیگا خدا پرست آجائینگے اور وہ حکومت کرنے
لگینگے تو بڑی خرابی ہوگی اُسوقت جو تمکو معلوم ہوگا اور تم خداوند سے عرض کروگے تو اُسوقت خداوند یہ
فرمائینگے کہ وہ بھی تو میرے بندے ہین تمنے میری نافرمانی کی مین نے تمکو روانہ کیا کہ جاکر سمندر کو قتل کرو اور
اُسکی حکومت پر اپنا قبضہ کرو جبکہ وہ لوگ آگئے تو تمکو خبر ہوئی اور تم میرے پاس یہ خواہش کرکے آئے ہو کہ
مین گناہ مٹا دون اب یہ نہین ہو سکتا ہی جو مین تقدیر کر چکا ہون اب اُسکے خلاف نہوگا آیندہ کو خیال کیا کہ
تم دوسرا ملک آباد کرو ہمنے تمھاری خطا معاف کی مگر اس شرط کے ساتھ بس اس سے کیا حاصل مجکو یقین
ہی کہ خداوند کبھی خطا معاف نہ کرینگے مفت مین یہ ملک ہاتھ سے جائینگے بس میری رائے یہ ہی کہ نہ تم جاؤ نہ عرضی
روانہ کرو خاموش بیٹھے رہو دیکھو کہ کیا ہوتا ہی جب اُنکو اس حال کی خبر ہوگی تو وہ خود کوئی تدبیر کرینگے اور کمک بھی
روانہ کرینگے اور یہ فرمائینگے کہ تمنے کیون نہ اس حال سے مجھے آگاہ کیا اُسوقت تم یہ کہنا کہ آپ ہی نے یہ بلا نازل
فرمائی تھی اور آپ ناخوش تھے اس سبب سے مین نے آپکو اپنے حال سے آگاہ نہ کیا اور مین اس امر پر رہا کہ
جو خداوند نے کہ میرے لیے تقدیر فرما چکا ہوگا وہ پیش آئیگا کیونکہ جبکہ خداوند ایسے ناخوش تھے
جب تو خداوند نے یہ بلا نازل فرمائی وہی دفع بھی کرینگے اس خیال سے مین نے نہین عرض کیا سمندر نے کہا

جواب دیا کہ آپکی راے بہت ٹھیک ہی اور مجکو بھی پسند آئی اب مین نہ عرضی تحریر کرونگا نہ خود جاونگا اگر مین جاتا
تب بھی عرضی تحریر کرتا نہ اب تحریر کرونگا آپ سچ فرماتے ہین دو امر ہونگا مجکو بھی خیال آیا کہ اگر مین نے عرضی
تحریر کی اور آنکی خدمت مین نہ پہونچی راہ مین کسی نہ کسی مقام پر رک رہگئی یا کسی فرشتہ نے روک لی
تو اور بھی خرابی ہوئی کیونکہ سب ہی تو میرے دشمن ہو رہے ہین جو ہی میری دشمنی کا دم بھرتا ہی اور
مین جو خدمت خداوند سے نکالا گیا تو انھین سبکے سب سے ان لوگون نے دراندازی کی خداوند ناخوش
ہوے اور کچھ میری خطا بھی تھی بس خداوند نے اپنی خدمت سے نکالدیا ایک تو یہ امر ہی دوسرا یہ امر ہی
اگر عرضی خدمت خداوند مین پہونچی بھی تو کیا ہوا کچھ خداوند نے نہ خیال کیا اُسکو اُسی طور سے داخل دفتر ہونیکا
حکم دیا کیونکہ سوائے اکوان تاجدار کے کوئی خداوند کی خدمت مین نہین جا سکتا ہی نہ کسینے خداوند کی صورت دیکھی
ہی باوصفیکہ کسی زمانے مین مین بہت معزز تھا مگر مجھے کوئی قسم دیکر دریافت کرے کہ خداوند کی صورت کیسی
ہی تو مین بیان نہین کر سکتا ہون باوجود اِس قرب و منزلت کے مین نے آجتک آنکی شکل نہین دیکھی کہ کیا
صورت و شکل رکھتے ہین ہان اکوان تاجدار بخوبی واقف ہین جو مجکو خواہ اور کسکو خداوند کی خدمت مین عرض
کرنا ہوتا ہی وہ آنکی خدمت مین بذریعہ اکوان تاجدار کے عرض کرتا ہی مین تو خود اکوان تاجدار کی خدمت مین
عرض کر سکتا تھا مگر اور لوگ آنکے اہلکار کے ذریعہ سے عرض کرتے تھے کوئی خداوند تک آنکے سوا نہین
جا سکتا ہی یہی طریقہ ہمیشہ سے جاری ہی ایسی حالت مین میری عرض خدمت مین خداوند کے نہین جا سکتی
ہی اور اگر مین جاؤن تو میری بھی پہونچ نہین ہو سکتی ہی مین بھی جاکر خدمت اکوان تاجدار مین عرض کرتا
وہ بہت بڑے میرے دشمن ہین وہ کبھی عرض نہ کرتے برسون پڑا رہتا جب آنکی از خود خوشامد کرتا تو شاید
کچھ رحم آتا اور وہ عرض کرتے جو اُسوقت خداوند فقد یہ فرماتے اگر میرے حق مین بد ہوتی تو کبھی نہ کچھ کلام
کرتے اگر اچھی ہوتی تو ضرور کچھ نہ کچھ دراندازی کرتے اول تو تمہری خود پہونچ اُن تک نہ ہوتی پھر
اکنون تاجدار تک کیونکہ مین نے سنا ہی کہ بالکل ممانعت ہی کہ طاق بھر مین کہ کوئی سمندر کا نام لے
جو نام لیگا اُسپر میرا سخت عذاب نازل ہوگا بدین سبب میری کوئی خبر نہ کریگا بلکہ میرا نہ طاق مین جانا بھی
مشکل ہی اِس سبب سے آپکی راے بہت عمدہ ہی کیا بیان کرون بدحواسی کی حالت اور عالم یاس مین
میری زبان سے یہ نکل گیا کہ مین عرضی روانہ کرون ان امر دنکا کچھ خیال نہ تھا کہ اِس تقریر کرنے سے خیال
ہوا اور سب امر یاد آئے خیر اِس تقریر سے تو کچھ حصول نہین اب وہ تدبیر فرمائیے کہ جس سے کوئی نتیجہ نکلے
کہ جسکا انجام اچھا ہو عشاق نے جواب دیا کہ مین تدبیرین کرتا ہون جو میرے کرنے سے ہوتی ہین اور
تم پھر نامے روانہ کرو اور راہ مین روکو یہ جو عشاق نے کہا سمندر بہادر نے اُسوقت دبیر کو طلب کیا
اور حکم دیا کہ نامے تحریر کرو اِس مضمون کے کہ اے حاکمان دربند و اے ناظمان شہر و اے ساحران سواری و
و اے مددگاران مایہ دلیت تمکو تحریر کیا جاتا ہی کہ تمکو نہیں اِسکے مین نامے روانہ کر چکا ہون اور تمکو برابر کمک
طلب کر چکا ہون مگر تمنے کچھ خیال نکیا اور نہ برابر کمک روانہ ہوے نہ خود آئے نہ سپاہ روانہ کی یہ کیا حالت
ہی کیا تم سب نے میری حکومت سے سرتابی اختیار کی اور نافرمانی پر کمر باندھی ہی کہ نہ تو جواب نامہ تحریر کیا نہ کمک
کو آئے بس مین تمکو خبر دیتا ہون اور آگاہ کرتا ہون بفور دیکھنے اِس نامے کے میری خدمت مین حاضر ہو اور جہان تک
ہو اپنا لشکر لے آؤ اور بہت جلد آؤ دیر نہ کرو یہان یہ حالت ہی کہ اب سب پریشان ہین تمام شاہان شرق خدا
پرستون سے ملگئے ہین مثل نفیس خود پرست و مہراب شاہ و اقبال شاہ و امثال شاہ وغیرہ کے ان
سبنے میری اطاعت سے انحراف کیا اور نافرمانی پر کمر باندھی اور شریک خدا پرستان ہوگئے اب لشکر اسلام جیرہ سے

کو تخت کرکے طرف سمندر یہ کے آتا ہی اب وقت مدد ہی اور ہنگام کمک ہی جلد آؤ یہ مضمون ہو جو کہ مین نے تحریر
کیا بس دبیر نے اسی مضمون کے کئی نامے تحریر کیے مثل جسیم سیاہ پوش رسلیم سیاہ پوش جلیم سیاہ پوش کے
یہ بہت بڑے پہلوان زبردست و ساحران نامی ہین اور انکے ہمراہ ایک ایک لاکھ کا لشکر ہی اور بنام پہلوانان
نامی و شاہان گرامی کے کہ جنکے نام یہ ہین ماران ببر پوش ہاون پلنگ پوش قہران اژدر سوار
مہران شیر صورت نہنگان خوک پیکر پلنگان فیل پیشانی ترکیب دیو پیکر نیرنگ نہنگ پیشانی
چرنگ عقرب چشم غوکان مار صورت وغیرہ کے تحریر کیے انمین ہر ایک سپاہ کثیر رکھتا ہی اور چند نامے
بنام موج شاہ و گرداب شاہ و حباب شاہ و زورق شاہ و سیلاب شاہ وغیرہ کے تحریر کیے گئے
انکے بعد اب نامے بنام ساحران نامی کے تحریر ہونے لگے انکے یہ نام ہین مثل زورق جادو و موج جادو
و موج جادو و سیلاب جادو و گرداب جادو و حباب جادو و سراب جادو و طوفان جادو و ملکہ طغیان
جادو و ملکہ گوہران جادو و ملکہ صدف جادو و ملکہ سحاب جادو و ملکہ ابران جادو ملکہ دریا ساز جادو و
برقان برق پوش جادو و رعدان رعد آواز جادو و ژالہ جادو و ملکہ کوکبہ روشن تن ملکہ رضیجال آرا
ملکہ گلنار زعفران پوش ملکہ نیلان نیلم پوش ملکہ منقشہ پوش جادو و ملکہ نیلوفر جادو و ملکہ گل نافرمان
جادو و ملکہ زعفران جادو و ملکہ غبار انگیز جادو و ملکہ طوفان خیز جادو و ملکہ یاسمن جادو و ملکہ یاسمین
جادو و ملکہ نسترن جادو و ملکہ آتش خار جادو و ملکہ موج خیز جادو و ملکہ بحر ساز جادو و
ملکہ دریا بار جادو و اسی طور سے مثل طومار جادو و مسمار جادو و سرشاخ جادو و خون ریز جادو و
بدمست جادو و فیل سوار سرمست کرگدن سوار تلزم جادو و قہار پلنگ سوار سوفار شیر سوار
کے تحریر کیے اور ایک نامہ بنام آتش بار کے اس مضمون کا لکھا کہ ای آتشبار تمکو معلوم ہو کہ بعد
تمھارے جانے کے یہ خبر آئی کہ تمام ملک جو کہ دریاے سبز رنگ سے اور سمندر یہ تک پڑتے ہین وہ سب لوگ
شریک خدا پرستان ہو گئے ہین اور اب خیر یہ سے سمندر یہ کیطرف آتے ہین لہذا بہت جلد اپنا لشکر لیکر آؤ یہ جو ہمنے
تحریر کیا ہی اسپر عمل کرنا اور لشکر لیکر جلد آنا اب دیر نہ کرو آیندہ تمکو اختیار ہی مضمون لکھوا کر اور طائران سحر کے
ذریعہ سے نامے روانہ کیے اسلیے پہلے جو نامے روانہ کیے تھے وہ بھی طائران سحر کے ذریعہ
سے روانہ کیے تھے جو کہ نامے اور روانہ کیے وہ بذریعہ سانڈنی سوارون کے روانہ
کیے تھے بعد ان نامے روانہ کرنے کے سمندر جادو نے عشاق سے کہا کہ استاد نامے تو مین روانہ
کر چکا اب آپ انتظام فرمایئے عشاق نے کہا کہ تم پریشان نہو اب مین صاف صاف تمسے کہتا ہون
کہ ان لوگونکی کیا اصل ہی میرے سحر کے روبرو اگر انکے ہمراہ ساحر بھی ہونگے تو کوئی مقام خوف نہین ہی
مین پہلو نشین سامری ہون میرے سحر کی پناہ نہین ہی ایک چشم زدن مین مین طبقہ زمین کے ہلا دونگا اور زمین
الٹ دونگا آسمان اور زمین کے قلابے ہلا دونگا ایک جنبش لب مین تمام عالم مین آگ لگا دونگا اشارہ
ابرو سے برق گرا دونگا دیکھنا کہ مین کس قسم کے سحر کرتا ہون اور کیا عجائبات دکھاتا ہون تمام گرد شہر کے
حصار سحر کا کر دونگا اور کچھ کر بھی چکا ہون مین سب بندوبست کر چکا ہون اور جو کچھ باقی رہگیا ہی وہ اب کر دونگا
اب تم ان سبکو راہ مین روکنے کی تدبیر کرو یہ سنکے سمندر نے کہا کہ جو آپ فرماتے ہین نسبت بجا فرماتے ہین آپکے
فرمانے کی کیا بات ہی آپ جو امر کرینگے بجا لاؤنگا از بیرحمات نہوگا آپ کے سحر کا کوئی جواب نہ دے سکیگا اب مین
بھی آپکی اجازت سے اسکی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر سمندر نے دنیوا کیطرف دیکھا اور آواز دی کہ ای زورق
دریا نشین جلد حاضر ہو یہ صدا دینی تھی کہ راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر کے پشت پر کی دیوار شق ہوئی اور

ایک برق چمکی سب اہل دربار نے دیکھا کہ بلوری نہر اُس شگاف سے پیدا ہوئی اُس نہر مین کسقدر آب شفاف تھا اُس پانی سے وہ نہر بھری ہوئی تھی وہ نہر روبرو سمندر کے آکر قائم ہوئی پیچھے دیکھا اُس نہر مین ایک کشتی خرد کہ جسکا چہرہ بالکل انسانی تھا پڑی ہوئی تھی اور اُسپر ایک تگیرہ استادہ تھا اُس تگیرہ کے نیچے ایک کرسی بچھی ہوئی تھی اُسپر کوئی نظر نہ آتا تھا اور اُس کشتی مین ہزارون تصویرین آویزان تھین اور ہر ایک تصویر ایسی ہولناک تھی کہ جسکو دیکھکر جان طالب تن مین پریشان ہوتی تھی بس جب وہ نہر اور وہ زورق روبرو سمندر کے آکر قائم ہوئی اور وہ زورق اُس نہر مین گردش کرنے لگی کہ سمندر نے آواز دی کہ ای زورق جلد حاضر ہو مین کہانتک انتظار کرون یہ کہنا تھا کہ وہ کشتی ایک مرتبہ چرخ مار کر اُس نہر بلوری مین غرق ہوگئی اور اُس نہر مین ایک تلاطم پیدا ہوا اور اُس پانی سے شعلے نکلنے لگے کہ ایک مرتبہ اُس نہر مین تلاطم ہوا سبنے دیکھا کہ وہ کشتی بھر کر بالاے آب آئی اور اُسمین تلاطم ہوا اور کشتی کا ہر جزو جدا ہوا اُس سے ایک ساحر پیدا ہوا اور جست کرکے اُسپر سے باہر آیا سمندر جادو کو سلام کیا سمندر نے حکم دیا کہ زورق کے لیے کرسی لاو یہ حکم دیا فوراً کرسی حاضر کی گئی سمندر نے اشارا کیا زورق سلام کرکے بیٹھ گیا وہ نہر بلوری اُسکے سر پر قائم ہوگئی جب زورق کرسی پر بیٹھ چکا تو سمندر نے خیال کیا ہوگا کہ فقط زورق کے کیا ہوگا اور بندوبست کرنا مقصود ہے عشاق بھی دربار مین حاضر ہوا اور سب اہل دربار بھی موجود ہین راوی بیان کرتا ہے کہ جب سمندر شاہ دربار مین تخت پر آکر بیٹھتا ہے تو ملازم اُسکے روبرو ایک کرسی لاکر بچھا رہے ہین اور ایک مختصر سی میز رکھدیتے ہین اور اُسکے چاروان کو شوخ پر چار گلدستے رکھے ہوئے تھے اور وسط مین اُن گلدستون کے ایک آئینہ لگا ہوا تھا اُسپر غلاف زربفت پڑا ہوا تھا اور ایک صندوقچہ اُسی میز پر رکھا ہوا تھا اور ایک سنگ مرمر کا تگرا برابر اُس صندوقچے کے رکھا تھا ہمیشہ کا طریقہ ہے کہ جب سمندر دربار مین آتا ہے یا محل مین جاتا ہے یہ میز اُسکے ہمراہ ضرور رہتی ہے بس یہ خیال کرکے سمندر نے طرف اُس صندوقچے کے دیکھا اور کچھ اسم پڑھکر اُس صندوقچے پر دم کیا کہ فوراً پٹڑا اُس صندوقچے کا کھل گیا اُسمین دس گیارہ خانے تھے ہر خانے مین فولادی تپلیان معین ہر تپلی کی پیشانی پر سیندور کا ٹیکا دیا ہوا تھا جبکہ صندوقچہ کھلا سمندر نے اشارہ کیا ایک تپلی نے نکلکر باہر صندوقچے کے آئی باہر آکر وہ درازی پیدا کرنے لگی یہان تک کہ اُس تپلی نے اسقدر قد پیدا کیا کہ جیسے سات آٹھ برس کے لڑکے کا قد ہوتا ہے اور وہ تپلی ہاتھ باندھکر روبرو سمندر کے آئی اور عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہے سمندر نے کہا کہ کنیز ساری جاکر دریا بار آسمان نشین کو آگاہ کر کہ تمکو سمندر شاہ نے یاد فرمایا ہے یہ سننا تھا کہ وہ تپلی مثل شرارے کے تڑپکر وہان سے چلی اور سبکی نظرون سے غائب ہوگئی یون جیسے عینک سے نگاہ سنگ سے شرارہ یا کمان سے تیر وہ پہلے تو اُدھر روانہ ہوئی ادھر سمندر نے آئینہ کی طرف دیکھا کہ وہ جو غلاف آئینہ پر تھا خود بخود غائب ہوگیا آئینہ کھل گیا سبنے دیکھا کہ ایک صورت اُس آئینہ مین نظر آئی اُسنے سمندر کو سلام کیا سمندر نے جواب سلام دیکر کہا کہ ای آئینہ اندام آئینہ نشین اپنی بہن حیران آئینہ نشین کو میرے پاس بھیجدے مجکو اُس سے ایک کام ہے اُس آئینہ سے صدا آئی کہ وہ حاضر ہوتی ہے اگر حکم ہو تو یہ کنیز بھی حاضر ہو سمندر نے کہا کہ تمھاری کوئی ضرورت نہین ہے جب ضرورت ہوگی تو تمکو بھی طلب کرونگا اسنے عرض کیا کہ مین ہر وقت حاضر خدمت ہونے کو موجود ہون یہ جواب اُسنے کہا سمندر نے جواب دیا اچھا یہ جو سمندر نے کہا اوپر پڑھکر اُس آئینہ کی طرف اشارہ کیا فوراً وہ غلاف اُس آئینہ پر آگیا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب آئینہ پر سے غلاف اُٹھ جاتا ہے تو ایک روشنی علاوہ روشنی دن کے ہوجاتی ہے جب غلاف اُسپر پڑگیا وہ روشنی برطرف ہوگئی اِسکے بعد سمندر نے طرف اُس سنگ کے

دیکھا اور کہا کہ سنگسار سنگ نشین بہت جلد اپنے برادر کو روانہ کردے کہ اُس سے ایک ضرورت ہے
اُس پارچہ سنگ سے صدا آئی کہ بہت خوب بندہ اُسے حاضر کرتا ہے یہ صدا آکے موقوف ہوگئی جب یہ
کرچکا اور اب سمندر خاموش ہوکر بیٹھ رہا اور طرف زورق کے دیکھکر کہا کہ تمہارا مزاج تو اچھا ہے اُسنے
عرض کیا کہ آپکے غلاموں کو دعا کرتا ہوں ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ وہ زورق اور دریا بار و آئینہ اندام نشین
ہے جسکو قبل مین سمندر نے نامے روانہ کیے ہین بلکہ یہ دوسرا زورق ہے جب زورق نے یہ عرض کیا کہ مخلص
نے کیون اس خاکسار کو طلب فرمایا ہے سمندر نے جواب دیا کہ ذرا صبر کر مین بیان کرتا ہون دریا بار
وحیران وسراقہ سنگ بار آجاے تو مین تم سب سے ایک مرتبہ بیان کرون کیونکہ امر دولت کا یہ
دو نہین ہے کہ ہر ایک سے بار بار بیان کرین اور سب سے ایک ہی کام لینا ہے یہ کہکر خاموش
ہو رہا اُسوقت عشاق نے سمندر کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ چند نامے اور تحریر کرو جنکے نام مین بیان کرون
کیونکہ ان لوگونکو بھی آگاہ کرنا ضرور ہے آج یہ بندوبست کرو اب غفلت نہ کرو سمندر نے کہا کہ آپ
بیان فرمائین دبیر موجود ہے یہ سنکے عشاق نے دبیر کی طرف دیکھکر کہا کہ اے دبیر جن جنکے نام مین بیان کرون
اُنکے نام نامے تحریر کرو اُسنے عرض کیا کہ بیان فرمائے عشاق نے کہا کہ ایک نامہ بنام مقطم جادو
ایک نامہ بنام صنادیق جادو اور بنام ملکہ بیرم جادو محفل جادو درزم جادو دملکہ گشان جادو
دملکہ لالہ روی جادو دملکہ ماہرو ملکہ سورنج چندر جادو وماہ تن جادو دبنام رفیع سحر ساز
وبنام وسیع سحر ساز جادو کے اِس مضمون کے تحریر کرو کہ اے ساحران نامی وگرامی تمکو معلوم ہو کہ یہ
وہ وقت ہے کہ خداوند تصویر یزدانی وحمید دشمن برانداز گویا یہ بلا جو کہ اسوقت سمندر شاہ
حاکم سمندر یہ جسکے تم سب تابع ہو اور باج دینے ہو پڑی ہے وہ بلا یہ ہے کہ خداوند کسی زمانے مین
جبکہ سمندر شاہ نہ طاق مین تشریف رکھتے تھے کچھ ناراض ہوکے تھے اور حکم فرمایا تھا کہ نہ طاق
سے نکلجاؤ اُسی زمانے مین سمندر شاہ نے یہان آکر یہ شہر سمندر آباد کیا تھا اور تم سب پر
حاکم ہوئے تھے چنانچہ اُسی زمانے مین تم لوگون نے سرکشی پر کمر باندھی تھی کہ سمندر شاہ نے بندوبست
کیا تھا کہ تم سب لوگ سرنگون ہوئے تھے اور فرمانبرداری پر کمر کسی اُسکا انجام یہ ہوا کہ اُسوقت
سے اطاعت کر رہے ہو اُسی سمندر شاہ پر آج یہ وقت پڑا ہے کہ تمام اُسکے دوست دشمن ہوگئے
ہین یہ خیال کرو کہ تم کو خبر ہوئی ہوگی کہ سحران دماہیان جو کہ حاکم زمالک دریاے سیر رنگ تھے اور
بالکل سمندر شاہ نے اُنکو مالک ومختار دریا کا کیا تھا جبکہ خداوند تصویر سمندر شاہ پر ناخوش ہوے اُنھون
نے یہ عذاب نازل کیا کہ خدا پرستون کو اس طرف روانہ کیا کہ وہ لشکر لیکر ادھر کو آئے اور کنارے دریا کے
فرد کش ہوئے تھے اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ عیارون نے سحران دماہیان وآفتاب سپہ سالار سمندر شاہ
کو عیاری کرکے قتل کیا اُنکے مرنے سے دریا پھٹ گیا اور راستہ سمندر یہ کا کھل گیا دشت بہادرا
کا جو کہ مالک تھا یعنے بہارستان جادو وہ بھی صاحبقران کے ہاتھ سے جو کہ افسر لشکر اسلام ہے
مارا گیا رونق دشت مٹ گئی اُسکے بعد لشکر اسلام کو لیکر طرف سمندر یہ کے کوچ کیا کر راہ مین جو شہر
اور ملک ملے وہ بھی سب شریک خداپرستان ہوگئے صرف دو ملکون پر جنگ ہوئی ایک یقینہ
دوسرے محرابیہ پر جب یہ دونون بادشاہ شریک اہل اسلام ہوگئے چونکہ یہ بہت بڑے بادشاہ
تھے اور لشکر کثیر وپہلوانان نامی رکھتے تھے اور بیشتر مون ملک اُنکے قبضے مین تھے وہ شریک
ہوگئے پھر کیا تھا جو کہ اُنسے کم قوت رکھتے تھے تو کیا اُنکی اصل تھی وہ بھی شریک ہوگئے دشت بہادرا

سے لیکر شہر چترتیہ تک دین اسلام جاری ہوگیا ہی سب سے پہلے صنوبر شاہ نے دین اسلام
قبول کیا تھا اب وہ لشکر لیکر مع صاحبقران سمندریہ پر آتے ہین لہذا تم سبکو لازم واجب ہی
کہ بادشاہ کی کمک کرو اُسکا حق تمھارے اوپر ہی دوسرے یہ امر ہی کہ یہ لڑائی مذہب کی ہی کیونکہ
اُن سب کا یہ قول ہی کہ سوائے خدائے آسمانی کے کوئی اور خدا نہین ہی اور یہ سب نے باطل
تھے جو کہ مارے گئے اور جو باقی ہین وہ بھی باطل ہین اور اُنھون نے عیارون کی کمک سے ان
سب خدائیون کو پریشان کر دیا ہی یہ کیا کہ جب وہ لوگ اپنے خداوند عاجز ہوئے تو چولے بدل کر تمکو
آسمان کی طرف تشریف لیگئے اور جاکر بہشت مین مقیم ہوئے اُنھون نے وہ قسم جو کہ یہان چھوڑ
گئے تھے اپنے خیال سے کہ جب قتل کیے اور مشہور کیا کہ ہمنے خدا آسمان برباد کر دین چنانچہ اسی
فکر مین اِدھر بھی آئے ہین اول تو وہ لوگ ایسے ہین کہ جس خدا نے اُنکو پیدا کیا اُسی بُرا کہتے
ہین ایسے خود سر بندے ہین کہ اپنے پیدا کرنے والے کو ساتھ بدی کے یاد کرتے ہین اِس
قصد سے اِدھر آئے ہین کہ سمندریہ کو فتح کرکے نہ طاق پر جائین اور خداوند تصویر کو پریشان
کرکے طرف آسمان کے روانہ کرین اور ہم سبکو بے خدا کا کر دین بس ایسے وقت مین
ضرور سمندر شاہ کی مدد کرنا ہی کیونکہ وہ بابت خدائی کے مقابلہ کرتے ہین بس کمک
کرو اگر اُسکے خلاف کروگے تو خدائی برباد ہوجاے گی اور سمندریہ تباہ اور برباد ہوجائیگا پھر کوئی
خداوند تصویر کا نام بھی نہ لیگا اور کوئی اہل تصویر پرست سے دنیا مین باقی نہ رہیگا آیندہ تمکو
اختیار ہی بس بغور دیکھنے اِن نامون کے اگر مدد کروگے اگر عرصہ کروگے تو خرابی زیادہ ہوگی
والسلام یہ نامے تحریر کراکے اور لفوف کرکے طائران سحر سحر سے بنائے اور اُنکے گلون مین
نامے باندھکر روانہ کیے اور اُنکو حکم دیا کہ تم نامے فلان فلان مقام پر فلان فلان کو پہونچا دو
یہ حکم دیکر روانہ کیا وہ طائر نامے لیکر پرواز پیدا کرکے روانہ ہوئے بعد جانے اِن
طائرون کے سمندر شاہ نے کہا کہ مین کسقدر بدحواس ہورہا ہون کہ اپنے دوستون کو
فراموش کر دیا ہی عشاق نے کہا کہ وہ کون لوگ ہین سمندر شاہ نے کہا کہ اے اُستاد
سحاب جادو و شجر جادو و ثمر جادو و نونہال جادو و سنبل جادو و گل جادو و
گلذار جادو ہین اُنکو بھی خبر کرنا ضرور ہی یہ سُنکے عشاق نے کہا کہ ان سب کو بھی خبر کرو
سمندر شاہ نے کہا کہ جی ہان مین اُنکو بھی خبر کرتا ہون اور دوسرے انار جادو کو بھی گاہ
کرونگا یہ جو سمندر شاہ نے کہا بس اُسیوقت چند نامے اور روانہ کیے طائران سحر کے ذریعہ
سے وہ طائر نامے لیکر چلے جب یہ بھی نامے روانہ ہوچکے راقم ان سب نامون کا حال
آیندہ تحریر کریگا اور جب یہ سب ساحر و غیر ساحر برائے کمک سمندر شاہ آجینگے تو اُنکے
سحر کی حالت بیان ہوگی اب راوی حالت دربار سمندر شاہ کی تحریر کرتا ہی کہ ابھی نامے
سمندر شاہ روانہ کر چکا تھا اور اِس انتظار مین تھا کہ جن ساحرون کو مین نے طلب کیا
ہی وہ آلین تو مین اُنکو روانہ کرون کہ جس ضرورت کے لیے مین نے بلایا ہی یہی فکر اُس طرف کو کر رہا
تھا کہ یکایک آسمان پر ایک برق چمکی اور سنگ باری ہوئی اور ایک آندھی سیاہ اُٹھی اور
عرصہ کے بعد اُس آندھی سے اکبار کی سنگ مربع پیدا ہوا اور وہ پارچہ سنگ آکر صحن بارگاہ
سمندر شاہ مین گرا وہ آندھی اور تاریکی برطرف ہوگئی وہ سنگ برابر تخت سمندر شاہ جادو

کے آیا ایک تڑاقہ پیدا ہوا اور اُس سنگ کے دو ٹکڑے ہوگئے اُسکے اندر سے ایک ساحر
پیدا ہوا جسکی یہ صورت تھی کہ آنکھ وناک کانون سے دھوئین نکل رہے تھے بڑے بڑے
عقرب اُسکی پیشانی پر بیٹھے ہوئے تھے کالی کوڑیالی گلے مین پڑی ہوئے تھے ایک گدی نہمت
باندھے ہوئے تھا اور ایک گرتہ شنجرفی رنگ کا پہنے ہوئے تھا اور اُسکی آنکھون سے اور ہاتھون سے
شعلے نکل رہے تھے بندۂ سامری تھا جو سامری کی پکار رہا تھا نکلتے ہی اُس پارچہ سنگ سے
اُسنے لپٹ کر سحر کیا کہ وہ سنگ برابر ہوگیا اور سنتا کے لمبا ہوگیا وہ جھوم کر روبرو سمندر
کے آیا اور سلام کیا اب اُسکی صورت دیکھکر سب اہل دربار دنگ ہوگئے کہ یہ کون ساحر ہے کہ
ہمنے آجتک نہین دیکھا تھا یہ کہان سے آیا اور اِسکا کیا نام ہے مگر آج معلوم ہوا کہ سمندر شاہ
بہت صاحب اختیار اور بہت بڑا ساحر زبردست ہے جب ہی تو شہر سمندر پر کل حکومت لی ہے اور
اسقدر ملک اُسکے زیر حکم ہین اگر ایسا نہ ہوتا تو کیون اتنا بڑا بادشاہ ہوتا ہر ایک تو یہ خیال کر رہا
تھا اپنے دل مین اُدھر سمندر شاہ نے اُس ساحر کو سلام کا جواب دیکر کہا کہ اے مرمر جادو
کیسے رہے اُسنے جواب دیا کہ آپکی جان دال کو دعا کرتا ہون اور آپکا شکریہ ادا کرکے بسر کرتا ہون
اور اپنے پہاڑ پر رہتا ہون اسوقت بھائی صاحب تشریف لائے تھے اُنھون نے فرمایا کہ تمکو
بادشاہ نے اسوقت طلب کیا ہے اُنکو بہت بڑی ضرورت ہے تم ابھی جاؤ مین اُسیوقت وہان سے
روانہ ہوکر حاضر خدمت ہوا کیا ارشاد ہوتا ہے سمندر شاہ نے کہا کہ مرمر کے لیے کرسی لاؤ خادم
نے کرسی حاضر کی اور زردوزی کے برابر بچھا دی مرمر جادو سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا یہ ابھی بیٹھا
تھا کہ یکایک ایک روشنی ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ دوسرا آفتاب نکل آیا ہے وہ روشنی قریب
آئی اب سبنے دیکھا کہ ایک بلوری گنبد ہے اُسکے روبرو ایک آئینہ لگا ہے یہ روشنی اُسی آئینہ
کی ہے وہ گنبد آکر صحن مین اُس ایوان کے قائم ہوا اور ایک تڑاقہ ہوا اور دروازہ اُس گنبد کا
کھلا سب نے دیکھا کہ ایک ساحرہ کریہہ منظر بڑے بڑے دانت موٹہ کے باہر نکلے کوئی ہزار
برس کا سن آنکھین لہو کا سا خون تمام جسم مین سانپ وغیرہ لپٹے ہوئے بڑے بڑے بال جھولی اسکی
پائین شانے پر پڑی ہوئی کالی کالی صورت وہ لکاتہ کالی کی صورت بنی ہوئی لمبے لمبے ہونٹ
اُسپر پان کھائے ہوئے ناریل کا تیل بالون مین ڈالے ہوئے نیلی چادر سر پر ایک کرتی
نیلی گلے مین دونون چھاتیان اُسکی باہر نکلی ہوئین یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو ٹھلیان ہین نیلا لنگا
پانون مین گھنگھرو سے اونچا پاجامہ کی لیان بجاے زیور کے کانون مین پہنے ہوئے اور ایک
نتھ پیتل کے ناک کی اُسمین کالے موتی پڑے ہوئے ہنستی ہوئی اُس گنبد سے باہر نکلی اور
نکلکر باہر کھڑی ہوئی اور کچھ پڑھکر اُس گنبد پر دم کیا کہ اُس گنبد کا دروازہ بند ہوگیا اور وہ
گنبد بلند ہوا وہ اُس گنبد کو روانہ کرکے طرف ایوان کے چلی جسنے اُسکی صورت دیکھی لاحول
پڑھی وہ ایسی بدشکل تھی کہ اُسکو دیکھکر اہل دربار نے آنکھین بند کرلین اور ہر ایک ڈر گیا اور
ایسا خوف زدہ ہوا کہ کانپنے لگا مگر سمندر شاہ نے ذرا بھی خوف نہ کیا خاموش بیٹھے رہے کہ
اُسنے آکر سلام کیا سمندر شاہ نے کہا کہ اے ملکہ حیران اچھی رہین اُسنے عرض کیا کہ آپکی جان دال کو
دعا کرتی ہون سمندر شاہ نے کہا کہ تمھاری بہن ملکہ آئینہ اندام آئینہ نشین تو اچھی ہین اُسنے جواب دیا
کہ وہ بھی دعا گو ہین اُنھون نے آپکا حکم مجکو پہونچایا کہ تمکو بادشاہ نے طلب فرمایا ہے اُسیوقت یہ عاجزہ خدمت مین

روانہ ہوئی اور اب حاضر خدمت ہوئی ہون سمندر شاہ نے اُسکے واسطے بھی کرسی منگائی وہ کرسی پر
سلام کرکے بیٹھ گئی یہ بیٹھی تھی کہ وہ تتلی آکر روبرو تخت سمندر شاہ کے گری سمندر شاہ نے کہا کہ خبر گیری
آواز آئی کہ وہ آتی ہین پس سمندر شاہ نے اشارہ کیا کہ وہ تتلی کہ ہونے لگی اپنی حالت پر آگئی
اُسی طور سے جست کرکے اُسی صندوقچے مین اپنے خانہ کے اندر جاکر بیٹھ رہی ادھر وہ تتلی اُدھر
گئی اُدھر فوراً پُر اُبند ہوگیا اب سمندر شاہ نے یہ خیال کیا کہ دریا بار کرے تو مین ان سبکو روانہ
کرکے دربار برخاست کرونگا یہی خیال کر رہا تھا کہ ایک مرتبہ آسمان پر ابر آیا اُس سے پانی برسنے
لگا تھوڑے عرصہ مین ایک چھوٹا سا دریا صحن مین بن گیا ایک مرتبہ اُس دریا مین طلاطم ہوا اور
ایک مگرمچھ نے مونہہ نکالا اُس مگرمچھ کے مونہہ سے ایک شعلہ نکلا وہ شعلہ بدن دریا کر زمین پر گرا اور
ایک برق چمکی اُس شعلہ سے ایک تتلی پیدا ہوئی اُس تتلی نے اُس دریا کے کنارے پر آکر کچھ پڑھکر
دریا پر دم کیا کہ پھر طلاطم ہوا اور ایک تخت پیدا ہوا اُسپر دیکھا کہ ایک ساحر بیٹھا ہوا ہی بہت بدصورت
اور بدشکل تمام کان اور ناک سے پانی نکلتا ہوا اور اُسی دریا مین لمبا ہی وہ تخت بڑھا کر کنارے اُس
دریا کے آیا اور تخت پر سے اُتر کر طرف دربار کے چلا وہ تتلی اُسکے عقب مین تھی اُسنے بھی آکر سمندر شاہ
کو سلام کیا سمندر شاہ نے جواب دیکر کہا کہ آؤ اے دریا مار جادو تمنے بڑی دیر لگائی دیکھو سب تمھارے سبب سے مجبور بیٹھے
ہوئے ہین اُسنے جواب دیا کہ حاضر ہوا یکبارگی دم دیکر تخت کے آیا وہ جو پانی رواں تھا اُسکی حالت تھی کہ دو شمشیر ادھر اُدھر گھسکے
جاری تھے وہ جاکر اُس دریا مین ملجاتے تھے اُسکو بھی کرسی ملی یہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی سمندر شاہ نے
کہا کہ اے دریا مار دم مروڑ ورق دیوان آگاہ ہو کہ مین نے تمکو اِن کام کے لیے طلب کیا ہی اور وہ کام یہ ہی کہ خدا پرستون نے
اسطرف لشکر کشی کی ہی یہ کہکر کل حال جو گذرا تھا یعنے لشکر کا جانا صاحبقران کے کنارے دریا کے اُترنا اور تیمور شاہ کا مسلمان ہونا
اُسکی میان خبر ہونا اور اپنا شجر جادو وسحاب جادو کو روانہ کرکے سب کو اسیر کرلینا اور آفتاب کو برائے
کہ سحران روانہ کرنا آفتاب وسحران وماہیان کا یارون کے ہاتھ سے قتل ہونا اور دریا کا منتہا
اور صاحبقران کا سب ملکون سے مقابلہ کرتے ہوئے آنا اور سبکا صاحبقران کے ہمراہ ادھر کو آنا اور تین
اسلام قبول کرنا اور اپنا نامے تحریر کرنا بیان کیا اور کہا مین نے تمکو اسلیے طلب کیا ہی کہ شہر چین سے لشکر
اسلام کو بچ کرکے ادھر کو آتا ہی خیل وعادل میں خبر لیکر آتے ہین اُنکے ہمراہ دو ساحر ہین ایک تو
میا سپہ سالار سہراب جادو اُنکا شریک ہوگیا ہی اور ایک عورت ہی غزالان وہ بھی شریک ہی سوائے
اِنکے لشکر اسلام مین کوئی ساحر وساحرہ نہین ہی گو یہ سحر سے ثابت ہوتا ہی کہ جبکہ لشکر اسلام اسطرف
آیا اور دشت بہارافزا مین فروکش ہوا تھا تو لشکر ساحران بھی ہمراہ تھا اُسی زمانے مین ایک عرضی
صاحبقران کے پاس سے آئی تھی جسمین فیروز یہ سے کہ ادھر کو ایک لشکر ساحرون کا آتا ہی میری کمک ضرور بھیجیے
اور سبکو میری کمک کے لیے روانہ فرمائیے چنانچہ صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کے ہمراہ تمام
لشکر ساحران کرکے روانہ فرمایا یہ سبب ہی جو لشکر ساحران ہمراہ نہین ہی سب اُدھر کو گئے ہوئے ہین لشکر ساحرون کا
نہین ہی غیر ساحرون سے مقابلہ کرنا کوئی امر مشکل نہین ہی ایک جنبش لب مین اُنکا کام تمام ہوتا ہی اور دو
دو ساحر ہین ایک سہراب دوسری غزالان اُنمین سے ایک بھی ہمارا مقابلہ نہین کرسکتے ہین تم اُنکو اسیر کرکے
ہان ایک امر کا خیال رہے کہ لشکر کا جو فسر ہی اُسکے پاس وہ اشیا موجود ہین جو کہ باطل سحر ہین اور اسم اعظم اُسکے
قابو مین ہی اِن اسم کے سبب سے وہ سحر کو رد کر دیتا ہی اور کچھ اسم سحر اُسپر اثر نہین کرتا ہی بلکہ جب وہ چاہتا ہی جہان
جہان سحر ہوتا ہی رد ہوجاتا ہی اِن سبب سے کوئی اُسکے مقابلہ مین نہین آسکتا ہی اِسی سبب سے ساحرون کا

سحر اثر نہین کرتا ہی اور سحر باطل ہو جاتا ہی ہین پس اسکا خیال رہے کہ جہان تک ممکن ہو اُسکا مقابلہ نہ کرنا
اول تو وہ اس لشکر کے ہمراہ نہین ہی کیونکہ یہ پیش خیمہ ہی لیکر آتا ہی اور اسی طور سے لشکر آئیگا اسکے
بعد لشکر صاحبقران کا آئیگا تم اس عرصہ مین جو لشکر آنے والا ہی اور پیش خیمہ لیکر آتا ہی اُسکو روکو اور اسکا
خاتمہ کرو ادھر نہ آنے دو جب تک تم اُسنے مقابلہ کروگے اور اُسمین زمانہ گذریگا یہان سب سردار
جن جنکو مین نے نامے تحریر کیے ہین اور مین نے کمک کو طلب کیا ہی آجائینگے مین بھی لشکر لیکر آونگا اس
عرصہ مین وہ بھی جائیگا تب مقابلہ ہوگا مین مہم اعظم کی بھی تدبیر کرلونگا تم سے صرف اسقدر کام کی
ضرورت ہی کہ تم پیش خیمے کو روکو لو جہان پر ہو گویا مرا لائق اعتراض ہی کہ جب پیش خیمہ رک جائیگا اسکے
بعد جو لشکر ہی جب وہ اُس مقام پر پہونچیگا اور وہ بھی اُس مقام پر قیام کریگا اسی طور سے جسقدر لشکر ادھر کو
روانہ ہوا ہی تمع ہو جائیگا یہانتک کہ صاحبقران بھی مع اپنے لشکر کے پہونچ جائیگا اُسکا یہ جواب ہی کہ جہاں
روکو تو اپنے کو اول نظر نہ آنے دو جب وہ لوگ قیام کرین تو یہ تدبیر کرنا کہ سحر سے اُنکو غائب کردینا
یہ نہ معلوم ہو کہ یہان لشکر آکر ہوا ہی جب دوسرا لشکر لیکر آئے آئیگا ہمارا بھی یہی سلوک کرنا پس جو
آئے اُسکو گرفتار سحر کرنا اس عرصہ مین [illegible] سوقت سبکو ظاہر کرنا جو اس امر سے تمام
ہو گئے ہونگے تو خیر وہ مین مقابلہ کرینگے [illegible] میری مدد ہی ہی کہ جب تک میرا سد و بست ہو
اُسوقت تک وہ ادھر کو نہ آئین اور جہان تک ممکن ہو قریب شہر کے مقابلہ نہ ہو اس سبب سے مین نے
تمکو طلب کیا ہی کہ تمکو ادھر کو روانہ کرکے اپنا بندوبست کرلون تاکہ تم جاکر اُنکی راہ روکو اور یہ کام سوائے
تمھارے دوسرے نہین کرسکتے ہین پس میری اتنی کمک تم سبکو کرنا پر ضرور ہی اور یہی حق دوستی
ہی اور مین اسی امر کا تمسے امیدوار ہون اور کوئی میری خواہش نہین ہی اور یہ آخری میری کمک
ہی یہ جو تقریر سمندر شاہ نے کی سب اہل دربار کی آنکھون سے انسو جاری ہوئے صرف اس فقرے پر
کہ یہ آخری کمک ہی اُن چاروں نے کہا کہ ہماری تو یہ خواہش ہی کہ ہم آپکے حق نمک سے ادا ہون
اور آپکے قدمون پر نثار کرین جہان اُنکا قطرۂ عرق گرے اُس مقام پر ہم اپنا خون کرین تمین
ہم کو اپنی جانین عزیز نہین ہین یہ آپ کیا فرماتے ہین ہم سے جہان تک ممکن ہوگا اُنکو روکینگے
وہ تو کیا ہین اگر سامری و جمشید بھی آئین تو غلامان حضور آنے بھی نہ دینگے ہم اُنکا بھی مقابلہ کرینگے
سر پر مالک نہ ہون مگر جان نثاری سے ہم نہ باز آئینگے اور یہ لوگ تو ہیچ ساحر ہین انسے کیا خوف ہی اگر
مہراب و غزالان بھی ہون تو کیا پرواہ ہی وہ آپکے خادمون سے کیا مقابلہ کرسکتے ہین ایک
اشارہ مخمور ابرو مین تو اُنکا خاتمہ ہو جائیگا اور جن ساحرون کا حضور نے نام لیا ہی کہ وہ لشکر مین نہین
اگر وہ لشکر بھی ہوتا تو کیا امر تھا وہ لوگ اس طرف کے ساحرون سے مقابلہ نہین کرسکتے ہین ہمکو گرفتار کرسکتے
سحر غضب کے ہین وہ ساحر ہین کہ جنکا سامری و جمشید جواب نہین دیسکتے اگر وہ لوگ بھی ہوتے تو خداوند
کہلاتے تھے گر ہمکون کی شاگردی کرتے اور ہماری اطاعت کا دم بھرتے پس آپ اطمینان فرمائین
ہم کو جس مقام پر وہ لشکر ملیگا ہم اُسی مقام پر روکینگے آگے نہ آنے دینگے اور ایسا سحر کرینگے کہ تمام عمر
ادھر کی راہ نہ پائینگے اُسی صحرا مین پریشان پھرینگے اور یہ تمارک کرینگے کہ ہر ایک لشکر کو جدا جدا صحرا
مین سرگردان کرینگے ایک کو راہ نہ ملیگی جبتک کہ یعنی صاحبقران خود لشکر لیکر اُس مقام پر آئیگا آپنے
آگاہ کردیا ہی کہ وہ صاحب امر اعظم ہی ہم اُسکی بھی تدبیر کرلینگے ایک کو راہ نہ ملیگی سمندر شاہ نے کہا
کہ اگر تم لشکر کو پریشان کرکے چلے دوگے اور لشکر اسلام یہانتک آئیگا اور اُسی صحرا مین سرگرداں کرکے

مع اپنے افسر اعلے کے تمام ہو جائیگا تو ہم تمھاری عزت و آبرو کرینگے کہ آج تک خداوند تصویر نے کسی بندے کی نہ کی ہوگی اور وہ مرتبہ تمھارا کرونگا کہ تمام دنیا کو تمھارے مرتبے پر رشک اور حسد ہوگا بس اب تم ہوگ جاؤ دیر نکرو وہ لشکر روانہ ہو چکا ہی یہ جو سمندر شاہ نے کہا وہ چاروں اپنی اپنی کرسی پر سے اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ ہم سب غلام برائے کار سرکار جاتے ہین اور سلام کیا سمندر شاہ نے کہا جاؤ تم کو سپرد خداوند تصویر کیا یہ سننا تھا کہ زورق نے طرف اپنی نہر کے اشارہ کیا وہ نہر پھر زمین پر آئی اسنے سجدہ کیا اور زمین پر گرا اب سبنے دیکھا کہ اسی طور کی ایک کشتی خود بخود پیدا ہو گئی اور زورق غائب ہو گیا جب وہ کشتی ظاہر ہوئی خود بخود ایک مرتبہ اچھلکر اس نہر مین جا پڑی پھر اسی طور سے ملاطم ہوا شعلے نکلے اسکے بعد وہ کشتی اسی طور سے پانی آپ شناوری کرنے لگی اور وہ نہر ایک طرف کو روانہ ہوئی اسی طور سے مرمر جادو نے اپنے سنگ کی طرف اشارہ کیا وہ زمین پر آیا اور دو مرتبہ اسنے کچھ پڑھکر دم کیا کہ ٹراقہ ہوا اس پتھر کے دو ٹکڑے ہوئے یہ اسکے درمیان مین چلا گیا پھر وہ پتھر برابر ہو گیا برق چمکی وہ پتھر ایک مرتبہ ایک طرف کو جس طور سے آیا تھا روانہ ہوا اسی طور سے سنگ باری ہوئی حیران جادو اپنے گنبد بلوری مین بیٹھکر ہوئی دریا مار جادو اپنے دریا کو لیکر روانہ ہوا اسکی تیلی اسکے ہمراہ گئی اور ہر ایک نے کہا کہ جو کوئی جاوے اور جو کام کرے ایک نئی مقام پر رہے اور جو کام کرنا باہم صلاح کر کے کرنا اور باہم ملکر مخالفت نہ کرنا ورنہ بڑی خرابی ہوگی اور جو کام اتفاق سے ہوگا اسکا انجام اچھا ہوگا بس یہ تو صلاح سمندر شاہ کے روبرو ہو چکی تھی اور سمندر شاہ نے بھی کہا تھا کہ تم چارون ملکر کام کرنا ساتھ اتفاق کے اسکا سبب سے مین نے تم چار دن شخصون کو ایک کام پر روانہ کیا ہی کہ وہ کام خوب سرانجام پاتا ہی جو کہ باہم صلاح ہو کر ہوتا ہی اور آپسمین نفاق نہین ہوتا ہی بس جدھر کو زورق روانہ ہوا تھا اسیطرف یہ تینون ساحر بھی روانہ ہوئے انکا حال پھر تحریر ہوگا بعد جانے انکے سمندر شاہ نے دربار برخاست کیا سمندر شاہ داخل محل ہوا عشاق اپنے مقام پر آیا اور تدبیر کرنے لگا ان سبکو اس فکر و تردد مین رکھا جاتا ہی اور حال نقابدار سبز پوش کا تحریر ہوتا ہی

اب شمہ حال نقابدار سبز پوش مین خامہ فرسائی کیجاتی ہی

روای بیان کرتا ہی کہ جبکہ نقابدار سبز پوش شہنشاہ سے رخصت ہو کر اور یہ عذر کر کے کہ مجکو ایک ضرورت ہی اور کئی کام پڑے ہین کہ جسکے سبب سے مین یہان قیام نہین کر سکتا ہون میری غیر حاضری سے صاحبقران کی خدمت مین عذر فرا اسکا ایکی مرتبہ جاؤنگا تو حاضر خدمت ہونگا چنانچہ شہنشاہ مع خواجہ اسد ثانی و لشکر اسد ثانی مع بارگاہ کے طرف صاحبقران کی روانہ ہوئے تھے اور جو ماجرا کہ صاحبقران پر گذرا تھا اور مقابلہ وغیرہ ہوا تھا وہ سب تحریر ہو چکا ہی اب نقابدار کا حال تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو اس مہرا سے اپنا لشکر لیکر چلے یہ ایک ملک ہی کہ اسکا نام آشوبیہ ہی وہان کی حاکم دایا لک آشوب جادو ایک ساحرہ ہی اسکی ایک لڑکی ہی بہت حسین و خوبصورت وہ ساحرہ نہین ہی وہ نقابدار پر عاشق ہوئی تھی ایک مرتبہ وہ نقابدار کو دایہ کے ذریعہ سے اپنے مقام پر لے گئی تھی نقابدار بھی اسلی صورت پر فریفتہ ہو گیا تھا چونکہ یہ مرد خدا پرست ہین اور یہ کافر تھی بغیر ماں باپ کی اجازت کے کب رضامند ہوتی ہی خدا پرست نے اسے کہا تھا کہ تو دین اسلام قبول کر اسنے جواب دیا تھا کہ جب تم میری ماں کو قتل خواہ اسیر کروگے تو مین دین اسلام قبول کرونگی گو تمھارے

عشق مین میری خبر حالت ہوگئی ہے بغیر اس امر کے یہ امر ممکن نہین ہے نقابدار نے اقرار کیا تھا اُسنے
اِنکو اپنے باغ سے باہر کر دیا تھا اُسکی دایہ کو اسپر رحم آیا تھا اور ایک تعویذ دیا تھا اور کہا تھا
کہ آپ اسکو اپنے پاس رکھے آپ پر جو تاثر ہوگا اُسکا اثر تھوڑے زمانے تک رہیگا اس عرصہ مین
آپ آتشوب جادو کو مقابلہ کرکے اُسپر فتح پائینگے یا قتل کرینگے اُسکے بعد تدبیر کیجائے گی نقابدار
وہ تعویذ لیکر شہر آتشوبیہ کو روانہ ہوتے تھے اور ملک آتشوبیہ کو جاتے تھے کہ راہ مین یہ واقعہ پیش آیا
اب اُس سے فراغت کرکے طرف اُسی ملک کے پھر روانہ ہوئے یہانتک کہ قریب شہر آتشوبیہ کے
پہونچے اور ایک صحرا مین اُترے اُنھون نے دیکھا کہ ایک شہر پناہ نظر آتی ہے بس یہ اُسی صحرا مین اُترے
خیمے وغیرہ برپا ہوئے نقابدار اپنی بارگاہ مین داخل ہوا اور ہرکارون کو طلب کرکے حکم دیا کہ خبر
لاؤ کہ کون ملک ہے جسکا سواد شہر دکھائی دیتا ہے ہرکارے بموجب حکم نقابدار بارگاہ سے
نکلکر طرف اُس شہر کے روانہ ہوئے یہان تک کہ داخل شہر ہوئے اہل شہر کو دیکھا کہ نئی نئی
صورتین اور شکلین رکھتے ہین سب صاحب ثروت معلوم ہوتے ہین مگر حال یہ ہے کہ ہر ایک کے
گلے مین تصویر پڑی ہے اور ساحر وضع شہر بہت آباد ہے رعایا کا دل شاد ہر جگہ گلزار رائج رہا ہے دوکانین
آراستہ ہین ہر گلی و کوچہ خوب صاف ہے تمام شہر آئینہ بند ہے سرداروں کے مکانون پر پہرہ چوکی
مقرر ہے جوہری بازار آراستہ ہے دوکانون پر کیسے کیسے جوہری اور اُنکے لڑکے بیٹھے ہوئے ہین لال
دوکاندار سے اپنے حق پر لڑ رہے ہین کسی طرف میوہ فروشون کی دوکانین آراستہ ہین سیب مثل
سیب ذقن کے کہ اُسکو اگر بیمار محبت کھالے تو پھر آسیب سے محفوظ رہے کوئی شخص ناچاقی
ایک جھبڑی مین بکھی ہوئی ہین رنگترے نارنگیان اور ہر قسم کے فواکہات سے دوکان آراستہ
اُسپر کیسی کیسی حسین مہجبین کنجڑنین بیٹھی ہوئین ہین تمامی کے لہنگے پانون مین ململ کے دوپٹے سر پر
زیور پہنے ہوئے بیٹھی ہین اور یہ صدا دے رہی ہین کہ ای عاشقان جانباز ادھر آؤ ہر قسم کی بہار
دیکھتے جاؤ ایک سمت ٹوکرون مین بادام پستہ اخروٹ کی گری چرونجی انگور کی پٹاریان ولایتی انار
مثل بستان یار کے رنگے ہوئے ہین مغل دوکانین آراستہ کیے ہوئے بیٹھے ہین ایک طرف حلوائی
کیسی کیسی نفیس مٹھائی اور کیا کیا عمدہ پکوان مثل پوری و کچوری کے آنکی دوکانون پر خریدارون کا
ہجوم ہے کوئی مٹھائی خرید رہا ہے کوئی پکوان اور ایک جانب مالی اپنی بہار دکھا رہے ہین ہاتھون پر
ہار پڑے ہوئے ہین اور صدا دے رہے ہین کہ کیا خوشبودار بیلا ہے ہار ہین بیلے اور چنبیلی کے
گجرے موتیے کے گجرے موتیے کے اور ساقنین الگ اپنا جوبن دکھا رہی ہین اُنکے تخت
آراستہ کیا کیا خوشنما تختے رکھے ہوئے ہین اُنپر ہار لیٹے ہین چلمین خادم جمارہے ہین نشستہ بار
کرسی مونڈھے پر بیٹھے ہوئے ہین بعض ٹہل رہے ہین چرس پر دم پی رہے ہین کوئی کہتا ہے
بی بی ساقن کے دم کی خیر رہے + ہمین محروم دم بغیر رہے + جو کہ اُنکا عاشق ہے اُسے مذاق ہوتا
ہے وہ یہ کہہ رہا ہے کہ آج تو وہ جوبن ہے کہ جان جاتی ہے بعض رئیسون کے ملازم کھڑے ہوئے ہین اور
کہہ رہے ہین کہ ہمارے مالک نے ایک اشرفی کی پیلم طلب فرمائی ہے ساقن کے روبرو اشرفی پہینکا
اتنا ہے یہ ہرکارے صورتین بدلے ہوئے شہر کی سیر کرتے ہوئے چلے آتے ہین ایک مقام پر دیکھا کہ
پان والے پان لگائے ہوئے کیسے عمدہ طور سے دوکان آراستہ کیے ہوئے بیٹھے ہین ہر ایک
پان خرید رہا ہے غازہ آراستہ ہے صرافہ پیراستہ ہے طوائفان شہر بناؤ سنگار کیے ہوئے اپنے اپنے کمرون

بیٹھی ہین اُنکے آشنا اُسکے پاس بیٹھے ہین جو کہ مفلس ہین اور عالم جوانی سے مجبور ہین وہ بیچے
کمرے کے ٹہل رہے ہین اور سیکڑون تماشہ بین آوازے کس رہے ہین کسی کمرے پر ستار
بج رہا ہی کہین طبلے پر تھاپ پڑ رہی ہی کہین بادشاہ جنگ ہو رہا ہی زیر کمرہ آواز آرہی ہی کہ
یہ ہمارا چور ہی دیکھنا بھائی کیا خوب ہین اسوقت اپنا تماشہ کا چور لیا ہی کسی کمرے پر یہ صدا آرہی
ہی کہ چوسر بچھی ہی اور کہہ رہے کہ پو بارہ پڑے ہین یہ نقشہ اُس شہر کا ہی کہ ہر ایک کا دل شاد رنج و غم
سے آزاد ہی بڑی گہما گہمی ہی ہر طرف ایک میلا سا معلوم ہوتا ہی کوئی مقام ایسا نہین ہی کہ جہان
مجمع اہل شہر کا نہو لوگ پھر رہے ہین مگر سب لوگ خوش پوشاک ہین یہ ہرکارے شہر کی سیر
کرتے ہوئے عمارت شاہی کے قریب آئے کیسی بلند عمارت دیکھی کہ جو فلک سے باتین
کرتی تھی بڑی خوشنما عمارت تھی تمام محل عمارت کے طلائی تھے وہ وقت یہ تھا کہ آفتاب
قریب غروب تھا اسکا جو عکس پڑتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کئی آفتاب نکلے ہوئے ہین قریب
اُس عمارت کے افسران سپاہ و رئیسان شہر کے بھی مکانات تھے جہان عمارت شاہی تھی اُسکے
متصل باغات شاہی تھے جو کہ بہت پُر بہار اور شاداب تھے سبزہ زار اُنکے روبرو خجلت
سے زرد ہوا جاتا تھا یہ سیر کرتے ہوئے سرا مین آکے یہان آکر دیکھا کہ ہزارون مسافر بیٹھے
ہوئے ہین پلنگ اُنکے باہر بچھے ہوئے ہین ایک جانب سرا کی بھٹیارن خوب اپنے کو آراستہ
کیے ہوئے بیٹھی ہین جو کہ سراے کا چودھری ہی اُسکی جورو بڑے نزک اور حشم سے بیٹھی ہی
چار پانچ آدمی اُسکی خدمت کر رہے ہین اُنکو دیکھکر ہر ایک نے صدا دینی شروع کی کہ میان
مسافر ادھر آؤ ہماری طرف تم کو بہت آرام ملیگا ہرکارے بھی جوان سی بھٹیاری دیکھکر اُسی
طرف کو چلے جب یہ قریب پہونچے اُسنے دو پلنگ اُنکا لگا بچھا دئے اور اُنکے ہاتھ سے بستر لیکر اُپر
لگا دیے اُنھون نے کہ کھول اُسنے پانی لاکر دیا اُنھون نے ہاتھ مونہہ دھویا اُسنے پوچھا کہ میان
مسافر کچھ کھاؤ گے اُنھون نے جیب سے نکالکر خرچ دیا اور جس چیز کی فرمایش کی وہ اُسکا بندوبست
کرنے لگی پان بنا کر لاوے یہ بیٹھے تھے اُنکے پلنگ کے برابر اور ایک جوان کا پلنگ بچھا تھا اُسنے
حقہ بھرا تھا کہ اُنھون نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ بھائی ہم بھی پیتے ہین اُسنے جو دیکھا کہ یہ لوگ میری
طرف مخاطب ہوئے ہین اُسنے پوچھا کہ آپ لوگ کس شہر کے رہنے والے ہین اور کہان جانے کا
قصد ہی اِن دونون نے جواب دیا کہ ہم شہر محرآبیہ کے رہنے والے ہین اور سمندریہ کو جاتے
ہین راہ فراموش کر گئے ادھر نکل آئے آج کئی دن سے تباہ پھرتے ہین یہ شہر ملا تو یہ بھی نصیب
ہوا کہ روٹی تو کھانے کو ملی ورنہ اثمار پر بسر ہوتی تھی خداوند مہربان کریم ایک درویش کا کہ جسنے ہمکو
گمراہ کیا راہ بھلا دی ہم سیکڑون مرتبہ محرآبیہ سے سمندریہ تک گئے کبھی راہ فراموش نہ کی اب جو
ہم چلے تو پہلے دیکھا کہ ایک فقیر بھی چلا جاتا ہی جب ہم اُسکے قریب پہونچے اُسنے سوال کیا ہمکو جو نصیب
تھا ہمنے اُسکو دیا اُسنے دریافت کیا کہ بابا کہ جاتے ہو کہان کا عزم ہی ہمنے کہا کہ سمندریہ کو جاتے
ہین اُسنے کہا کہ کدھر سے ہوکے جاؤگے ہمنے کہا کہ بندرہ وہین اُسنے کہا کہ بڑی دور ہی ہمنے کہا کہ ہم دو منزلہ دو منزلہ کرکے جاتے
ہین تو پندرہ دن مین پہونچتے ہین اُسنے کہا کہ ہان وہ شہر تو یہان سے بہت دور ہی مگر تم نہایت
دور کی راہ سے جاتے ہو ہمنے کہا کہ کوئی اور راہ قریب کی ہی اُسنے جواب دیا کہ ہان مین تو جب
جاتا ہون اُسی راہ سے جاتا ہون ہمنے کہا کہ ہمکو بھی بتا دیجیے اُسنے کہا کہ جب تم یہان سے کوچ

چالیس قدم پر جاؤ گے تو ایک دوراہا ملیگا ایک تو وہ راہ ہی کہ جس راہ سے تم جاتے ہو اور ایک سڑک بائین طرف ہی وہ ہی راہ قریب کی ہی اُسنے کہا کہ شاہ صاحب آپنے بڑی عنایت کی اُس فقیر نے یہ کہا کہ میرا کیا نقصان ہی کہ مین تم کو آگاہ نہ کرتا یہ کہکر وہ ایک طرف کو چلا گیا ہمنے اُسکے کہنے پر وہی راہ اختیار کی ہم بہت پریشان ہوئے دس دن سے تباہ ہین سمندر یہ کا تیا نہین نہ کوئی شہر ملتا ہی کہ جو دریافت کرین کہ سمندر یہ یہان سے کسقدر دور ہی اُس جوان نے کہا کہ تم سمندر یہ کے پہنچ گئے ہو کوئی چار دن کی راہ ہی اگر تباہ نہوتے تو اب تک سمندر یہ مین پہنچ جاتے ان ہرکاروں نے کہا کہ آپ کہان سے آتے ہین اُسنے کہا کہ ہم خبرتیہ کے رہنے والے ہین تمنے سنا ہی کہ بھائی لشکر اسلام نے محرابیہ پر قبضہ کر لیا ہی اور محراب شاہ مسلمان ہوگیا ہی اسی بھائی سبب خبرخیر تیہ مین آئی تو حیرت شاہ پر ایسا خوف غالب ہوا کہ اُسنے بدون مقابلہ کیے ہوئے اور لشکر اسلام کے آئے ہوئے اپنا مذہب تبدیل کر دیا اور سب اہل شہر کو طلب کر کے حکم دیا کہ تم لوگ بھی دین اسلام قبول کرو چنانچہ سب اہل شہر نے دین اسلام قبول کیا مگر جنہوں نے بظاہر قبول کیا اُسکے بعد اپنے اپنے مقام پر آکر باہم مشورہ کر کے کہا کہ یہان سے نکل چلو چنانچہ کچھ لوگ سمندر یہ کو روانہ ہوئے کچھ ادھر کو آئے چونکہ مین نے اس شہر کی تعریف سنی تھی کہ شہر اشتوبہ بہت آباد ہی اور یہان کی زمایا دل شاد ہی بہت حسین و خوبصورت زن و مرد ہین عمارتین نہایت پاکیزہ ہین باغات نہایت بفضا ہین ہمہ وقت اُس شہر مین طبلیہ رہتا ہی جنگ و ربات بجا کرتا ہی وہان کی جو حاکمہ ہی وہ بہت صاحب عدل و انصاف ہی بلکہ اشتوب جادو اُسکا نام ہی اُسکے سبب سے کسی قسم کا ظلم اور ستم نہین ہوتا ہی چنانچہ مجکو اس شہر کے دیکھنے کا اشتیاق تھا مین بھی اِدھر چلا آیا یہان آکر جیسا سنا تھا اُس سے زیادہ پایا دراصل یہ شہر بہت آباد ہی یہان کے زن و مرد سب حسین ہین حسینان جہان کے سرکا تاج ہین میرا یہان دل لگ گیا ہی دو مرتبہ دربار مین بھی گیا بلکہ کر دیکھا دراصل بڑی صاحب خلق و وضع مروت ہین دو بار بھی بہت آراستہ رہتا ہی سیکڑون افسر ہین ہزارون سرداران لشکر ہین ارکین سلطنت بھی بہت ہین دربار مین کوئی مقام ایسا نہین کہ جو سردارون سے خالی ہو مین تو اُس دربار مین جاکر بہت خوش ہوا گو حضرت شاہ کا بھی خوبصورت دربار ہوتا ہی اور وہ بھی بہت با مروت بادشاہ ہی مگر یہ بات نہین ہی جو اس ملکہ مین ہی اور اس ملکہ کی ایک دختر نیک اختر ہے جو کہ حسینان جہان کی فخر ہی ایسی حسین ہی کہ حسن یوسفی اُسکے روبرو کچھ حقیقت نہین رکھتا ہی آفتاب اُسکے عارض گل کو دیکھکر شرمندہ ہو جاتا ہی ایسی شیرین کلام ہی کہ شیرینی اُسکے کلام شیرین کے روبرو کچھ اصل نہین رکھتی ہی اگر کوہ فرہاد ہوتے تو وہ بھی محبت شیرین سے دست بردار ہوتے اور اُسکے در پر آکر بیٹھ جاتے اگر ہزار مجنون ہوتے تو الفت لیلے سے باز آتے اور اُسکے سودائے عشق مین آوارہ ہو کر دشت نجد کو آباد کرتے سنتے ہین کہ وہ گل باغ حکومت ہمیشہ باغ مین مع چند خواصون کے مقیم رہتی ہی اسی بھلا مین لے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ اُسکی شگوفہ نونہال ریاست کو دیکھون مگر ممکن نہوا کہ باغ مین جا سکون جس باغمین وہ گل خنداں رہتی ہی اُس باغ مین ہوا کا بھی گذرنا محال ہی پھر بھی ہوا کی مجال ہی کہ اندر باغ کے قدم رکھ سکے الغرض کیا اصل ہی اسی بھائی اُس سبب سے نہ دیکھ سکے آج کئی دن ہوئے کہ یہی فکر کر رہے ہین اور اسی فکر مین شبانہ روز رہتے ہین مگر افسوس صد افسوس کہ کوئی تدبیر ذہن مین نہین آتی ہی ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ اُس

امید ہے مردم رہینگے ایسی صاحب عصمت وعفت ہو کر سنا جاتا ہو کہ آجتک کسی نے اس اختر برج
شاہی کی صدا تک نہین سنی ہو صورت دیکھنا تو شے دیگر ہو ان ہرکارون نے پوچھا کہ اُس ملکہ کا
اسم مبارک کیا ہو اُس جوان نے کہا کہ ملکہ کا اسم مبارک ملکہ چندر بدن ہو انی بھائی اُسنے
حسن کی بہت شہرت ہو ہرکارون نے کہا کہ ہمنے بھی سنا ہو کہ ایک شہر ہو اُسکی شاہزادی بہت
خوبصورت ہو اب معلوم ہوا کہ اسی ملک کی شاہزادی کا یہ ذکر ہر طرف مشہور ہو اور اُنکے حسن
کی شہرت ہو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ بھٹیاری کھانا طیار کرکے لائی اُنھون نے کھانا کھایا
بعد اُسکے حقہ پیا اور اپنے اپنے پلنگ پر لیٹ رہے چونکہ قریب شام تو آگئے تھے اس گفتگو
مین اور کھانا طیار ہونے مین کوئی سوا پہر رات بھی آگئی تھی نیند کا غلبہ ہوا سب اہل سرائے
سو رہے یہان تک کہ سحر ہو گئی سب بیدار ہوئے اُنھون نے بھی اُٹھکر اپنی اپنی کمرین باندھین
اور بستر باندھکر کندھے پر رکھے کہ اُس جوان نے کہا کہ کیا قصد ہو انھون نے جواب دیا کہ اب ہم
جاتے ہین ہمسے سب حال اِس شہر کا معلوم ہو گیا اُسنے کہا کہ بہتر جاؤ مین بھی جاؤنگا اُنھون نے
جواب دیا کہ کب اُسنے کہا کہ برسون یہ بولے کہ ہم اسقدر توقف نہین کر سکتے ہین کیونکہ ہمکو
اشد ضرورت ہو کام ہرج ہو جائیگا دوسرے یہ بھی تمھاری زبانی معلوم ہوا ہو کہ محراب شاہ نے
اطاعت اسلام اختیار کی جب ہم وہان سے چلے تھے تو مقابلہ ہو رہا تھا اب مین ضرور جاؤنگا یہکر
اور اُس بھٹیاری کو اسکی کوٹھری کی جمع دیکر اپنا اسباب اُٹھاکر سرائے باہر آئے اور راستہ
بیرون شہر کا لیا جس راہ سے آئے تھے اسی راہ سے باہر شہر کے آکے اہل شہر سے بھی ہمکو
دریافت ہو گیا تھا کہ یہ شہر آشوب ہو اور یہان کی حاکم ملکہ آشوب ہو شہر کے باہر اُترکر اپنے لشکر کا راستہ
لیا یہان نقابدار کے دربار راستہ کیا ہو سب سردار حاضر دربار ہین کہ نقابدار نے فرمایا کہ مین نے
کل ہرکارے برائے خبر روانہ کیے تھے وہ خبر دریافت کرکے نہین آئے اسکا کیا سبب ہو سردارون
نے عرض کیا کہ نہ دریافت ہوا ہوگا یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ ہرکارے داخل بارگاہ ہوئے
مجرا بجا لائے دعا دیکر جو کچھ دیکھا تھا وہ سب عرض کیا اور جو کہ دریافت کیا تھا آپ جوان سوار
سے و نیز اہل شہر سے معلوم ہوا تھا سب عرض کیا نقابدار نے جو سنا کہ یہ شہر آشوب ہو بہت
خوش ہوا اُسیوقت دبیر کو طلب کرکے ایک نامہ بنام آشوب جادو تحریر کرایا اُسکا مضمون
یہ تھا کہ اے ملکہ آشوب جادو تمکو معلوم ہو کہ ہم جو دین بت پرستی اور سامری پرستی خواہ مخواہ پر ستی
کا رکھتی ہو یہ سب اُسی خدا کے بندے تھے اور ہین انھون نے وہ عمل اختیار کیا کہ جو کہ کفر ہو اور
اُسکا کرنے والا کافر ہی بسبب سحر کے صاحب اختیار ہوئے چونکہ اُسوقت مین کوئی اِس عمل سے
واقف نہ تھا انھون نے وہ نیرنجات اور عجائبات دکھائے کہ جسکے سبب سے سب لوگون کو یقین
ہوا کہ یہ خداوند ہین اُنھون نے دعوی خدائی کیا اور اُنکی خدائی نے ایسی ترقی کی کہ آجتک
اُنکے گمراہ کیے ہوئے لوگ موجود ہین باوجودیکہ صاحبقران اول وثانی نے سیکڑون ہزارون
ولاکھون قتل کیے مگر پھر بھی موجود ہین پھر تو جسنے علم سحر کی تعلیم پائی اور اسمین اُسنے کمال
حاصل کیا اُسی نے دعوے خدائی کا کیا مگر موجد اِس فعل زشت وزبون کے سامری ومرشد
ہین یہ دونون ملعون اِسکے بانی ہین دونون صاحبقرانون نے بہت سی خدائیان برباد کین
اب جو چند خدائیان باقی ہین اُنکو مین برباد کرونگا اور بدیع الملک جو کہ اسوقت اپنے کو

صاحبقران کہتے ہین اور یہ جو تصویر پرستی کا رواج ہی اور تم لوگ خداوند تصویر ایک ساحر کو کہتے ہو بھی یقین کر لو کہ وہ ساحر
گمراہ کرنے والا ہی اور گمراہ کر رکھا ہو وہ بھی مثل تمھارے ساحر ہی اگر تمکو اسقدر کمال ہو جو کہ اُس مرتبہ کو ہی تم بھی
دعوے کر سکتے ہو پس تمکو لازم ہی کہ اپنے خدا کو پہچانو اور اُسکو مانو تم سب کا خدا وہ ہی ایک خدا ہی جو کہ میرا
خدا ہی جسنے زمین اور آسمان و تمام دنیا کو خلق کیا ستارون سے آسمان کی زینت کی تمکو عقل کامل عطا فرمائی بہشت
و دوزخ خلق فرمائی تم کو یہ عقل دی کہ تم نیک و بد کی تمیز کر سکتے ہو اسنے دو راہین خلق کی ہین ایک راہ
طرف بہشت کے ہی ایک طرف دوزخ کے یہ اہل دنیا کو اختیار ہی کہ جس راہ کو قبول کرین اگر نیک اختیار کرینگے
تو بہشت ملیگا اگر بد اختیار کرینگے تو دوزخ اسی لیے انبیا و اوصیا و اولیا خلق فرمائے کہ انھون نے ہمکو راہ ہدایت پر
پہونچایا اور کو جہ ضلالت سے نکالا چونکہ ہم عقل سلیم رکھتے تھے ہمنے وہ راہ اختیار کی جو کہ بالکل گمراہ تھے وہ راہ
نیک پر نہ آئے اُسی ضلالت مین مبتلا رہے جسکا انجام یہ ہوا کہ مثل سگ و خوک کے آگ کی قضا آئی
اس آشوب ضلالت سے نکل اور میرے کہنے پر عمل کر خداوند لاشریک ہی اُسکا کوئی شریک نہین ہی
یہ سب اُسکے بندے تھے جو دعوے خدائی کرتے تھے چونکہ خدا کے ہاتھ نہ پانون ہین نہ وہ جسم رکھتا ہی
نہ کان نہ ناک نہ وہ کسی سے بنا ہی نہ اُس سے کوئی بنا ہی وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ تک رہیگا نہ اُسکا
کوئی بیٹا ہی نہ بیٹی نہ وہ کسی کا فرزند ہی نہ کوئی اُسکا مقام سکونت ہی وہ ہر جگہ موجود ہی وہ ایک نقطہ نور ہی کوئی
مقام اُسکی موجودگی سے خالی نہین ہی ہم جو فعل نیک خواہ بد کرتے ہین وہ سب کو دیکھتا ہی اور سب پر قادر ہی
مگر اس قدرت کے ہونے سے ایسا رحیم اور کریم ہی کہ کسیکو سزا نہین دیتا ہی اُسنے جو روز جزا مقرر کیا ہی اُسمین
سب کو سزا و جزا ملیگی جب یوم قیامت برپا ہوگا اور سب لوگ میدان حشر مین جمع ہونگے اُس زمانے مین نہ
آہنی ہوگی آسمان سے سوا نیزہ پر آفتاب ہوگا سر سے جو عرق نکلتا ہوگا تو پانون تک عرق مین ڈوبے ہونگے
اُسوقت وہ خدائے کریم تخت عدالت پر متمکن ہوگا ہر ایک کا نامۂ اعمال در میزان عدل مین رکھا جائیگا اور جسکا
اعمال کا پلہ ہلکا ہوگا اور اُسکے افعال نیک ہونگے وہ بدون پرسش حساب و کتاب داخل بہشت کیا جائیگا
یا جنھون نے انبیا و اوصیا کے کہنے پر عمل کیا راہ ضلالت کو ترک کیا اور اُس خدا کو صدا جانا اور اُسکے قہر و
غضب سے خوف کیا اور توبہ کی وہ لوگ اور جو کہ متقی و پرہیزگار ہونگے وہ داخل بہشت ہونگے یہ تو
نیک و پارسا لوگون کا ذکر ہی یا جن لوگون نے اُسکی راہ مین ہمیشہ جہاد کیا اور اس فکر مین رہے کہ اُسکا
دین تمام عالم مین ہو اور شہید ہوئے وہ بھی داخل فردوس ہونگے یا جن لوگون نے اپنی جان شیرین کفار
کشی مین بسر کی اور دین اسلام کو رواج دیا اُنکا بھی یہی حال ہوگا اب اُن لوگونکا ذکر ہی کہ جنکے اعمال بد ہین
اور منکر اہل اسلام سے ہین اُنکا یہ اعمال گران ہی اُنکو سزا ملیگی اُسکے بعد داخل فردوس کیے جائینگے ہان وہ
لوگ جو کہ حالت کفر مین قتل ہوئے ہین یا مرے ہین یا قتل ہونگے یا مرینگے اونکے اعمال کسی صورت سے
نہ بخشے جائینگے کیونکہ اُنھون نے اُسکی راہ مین کوئی نیک کام نہین کیا بلکہ اُسکے ساتھ دوسرے کو شریک
کیا خدا کی نافرمانی کی اور اُسکے بندے کو اپنا خدا جانا کہ جسمین سب عیب موجود تھے اور سب افعال مثل
ہمارے اور تمھارے تھے اور موجود ہین اُسکے بندونکو خدا جان کے اُنکو سجدہ کیا اگر انبیا و اوصیا نے ہدایت
کی اُنکی نافرمانی پر کمر باندھی اور جن لوگون نے اُنپر لشکر کشی کی اور چاہا کہ راہ ہدایت پر آئین اُنسے مقابلہ
کیا اور سرکشی پر کمر کسی وہ مجاہدان راہ خدا کے ہاتھ سے مارے گئے وہ لوگ داخل دوزخ کیے جائینگے
اگی بخشش کبھی نہوگی پس کیون اپنی عاقبت کو خراب کرتے ہو دیدہ و دانستہ راہ نیک ترک کرکے راہ بد
اختیار کرو بس مین تحریر کرتا ہون اور ہدایت کرتا ہون خدا کو یکتا مانو اور اُسکے کو پہچانو اور اس فعل بد سے

باز آؤ خداوند تصویر کوئی چیز نہین ہی حرف گراہ کرنے والا ہی ای آشوب دیکھ مین تجھکو نصیحت کرتا ہون اور فہمایش بھی کرتا ہون
اگر میرے کہنے پر عمل نکریگی تو بادر کھ میرے ہاتھ سے تیرا نکلنا محال ہی گو تجھکو یہ خیال ہی اور ہوگا کہ مین ساحرہ ہون
اور یہ خبر ساحرہ مین میرا کیا مقابلہ کرسکتے ایک جنبش لب مین اُنکا کام تمام کردونگی تمام لشکر کو خاک سیاہ کردونگی تو یہ تیری
بجا نہین ہی میرا کریم میرا حافظ ہی تیری حفاظت کریگا میرا ایک موی تن تو نہ کرسکے گی اگر میری قضا نہین ہی
اور اگر اسی مقام پر آئی ہی تو کوئی چارہ نہین ہی مین موجود ہون مگر یہ یاد رکھ کہ اگر قضا نہین ہی تو ایک پل مین مین
ملک آشوبیہ کو غارت کردونگا کسی کو اہل شہر سے زندہ نرکھونگا ہان جو کہ مذہب اسلام قبول کرینگے وہ تو میری
ضرب شمشیر سے مفر پائینگے ورنہ سب طعمۂ اجل ہوجائینگے آیندہ تمکو اختیار تم کو لازم اور واجب ہی کہ غاشیہ
اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر میری خدمت مین حاضر ہوکر اطاعت کرو ورنہ یہ خیال کرلو کہ مین نقابدار سبز نوش
ہون جسنے ملک کے ملک کافرون اور ساحرون کے غارت کردیے ہین میرے ہاتھ سے کوئی بدون قتل
ہوئے یا مذہب اسلام قبول کیے نہین بچا ہی اور دوسرے اپنی دختر نیک اختر ملکہ چندر بدن کی میرے
ساتھ شادی کردو اس گوہر درج عفت وعصمت و لولوے مکوت کو میرے ساتھ پیوند کرو اور میرے رشتہ
زوجیت مین دو آیندہ تمکو اپنے فعل کا اختیار ہی مجھکو تحریر کرنا تھا تحریر کرلیا باقی والسلام خیر اختتام یہ تحریر کرکے
اُس نامے پر اپنی مہر ثبت کرکے ایک عیار لشکر کے ہاتھ پاس آشوب کے روانہ کیا وہ عیار نامہ لیکر روانہ
ہوا اور یہ بھی اُس نامے مین تحریر کردیا تھا کہ اگر یہ امر منظور نہین ہی تو آمادہ جنگ ہو اور لشکر لیکر بیرون شہر آؤ اگر
آنے مین عرصہ کروگی تو مین خود داخل شہر ہونگا اور خاک شہر کو سم باد پاے اُڑا دونگا ایک اہل شہر کو زندہ
نرکھونگا جو تمکو منظور ہو وہ جواب تحریر کرنا ہمکہ عیار نامہ لیکر چلا یہان نقابدار نے دربار برخاست کیا دوسری
بارگاہ مین کنیز لین لگیا سب سردار اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوے انکو تو اس حال مین رکھو اب حال اُس عیار
کا تحریر ہوتا ہی کہ جب وہ نامہ لیکر اور راہ کو طی کرکے جو کہ لشکر قریب شہر فرو کش تھا تھوڑے عرصہ مین داخل شہر
ہوا تمام شہر کی کیفیت و حالت دیکھتا ہوا قریب ایوان شاہی کے آیا اور در دولت پر پہونچا درگہ سالار
سے کہا کہ ملکہ کو آگاہ کردو کہ ایک نامہ دار نقابدار سبز نوش کے پاس سے نامہ لیکر آپکی خدمت مین آیا
ہی اور باریاب ہونا چاہتا ہی یہ تقریر سنکے درگہ سالار اٹھکر اندر آیا اور مجرا گاہ پر سے مجرا کرکے عرض کیا کہ ایک
نامہ بر نقابدار سبز نوش کے پاس سے نامہ لیکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوا ہی نقابدار نے آپکو نامہ تحریر
کیا ہی اسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی یہ کلام سنکے آشوب نے اہل دربار سے کہا کہ یہ کیا نام سنا ہی ہمنے آجتک
کبھی نہین سنا تھا کہ کوئی نقابدار ہو اور مین یہ خیال کرتی ہون کہ نقابدار کو مجھسے کیا ضرورت ہی جو مجھکو نامہ
تحریر کیا میرے اور سمندر کے نوامہ و پیام نہین ہوتا گو کہ مین اُسکے ملک کے قریب رہتی ہون اور جسقدر
ملک سمندریہ کے قریب ہین یا دور ہین سب سمندر شاہ کے تابع ہین سوائے میرے آپ لوگون کو معلوم
ہی کہ جب مین میلے جاتی تھی اور سمندر شاہ سے ملاقات ہوتی تھی تو وہ سوائے ہمشیر کے دوسرے
طور سے کلام نہ کرتے تھے نہ مین نے کبھی اوسکو باج دیا نہ انھون نے مجھسے خراج لیا ہان بہت دن
سے مین میلے نہین گئی ہون اسکے جو میلے کا زمانہ آئیگا تو مین ضرور جاؤنگی جب سے لڑکی جوان ہوئی
وہ جانے لگی مین نے ترک کردیا جو کہ یہانکا شہنشاہ ہی جب اُس سے نامہ و پیام نہین ہے تو مین حیران
ہون کہ یہ کون نقابدار ہی جسنے یون بیباکی سے مجھکو نامہ تحریر کیا کسی امر کا خیال نہین کیا نامعلوم پس ملک کا حاکم
ہی اہل دربار نے کہا کہ نامہ بر کو طلب کرکے نامہ کو اُس سے لیکر ملاحظہ فرمائیے معلوم ہوجائیگا کوئی
مقام تکذیب و رد کا نہین ہی ملکہ نے حکم دیا کہ اُس نامہ بر کو دربار مین بھیجدو درگہ سالار یہ حکم پاکر بیرون دربار آیا

اور اُس عیار سے کہا کہ جاؤ تمکو عالم نے طلب فرمایا ہی وہ عیار نامہ لیکر پرد اُٹھاکر داخل دربار ہوا دربار کو
خوب آراستہ پایا پہلے مقام مجراگاہ پر آیا ملکہ کو سلام کیا وعادی ملکہ نے کرسی طلب کی اور بہوتہ
خلق سے پیش آئی خادمہ نے کرسی حاضر کی ملکہ نے اشارہ کیا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ وہ عیار کرسی پر بیٹھ گیا
ملکہ نے کہا کہ تم کہان سے آئے ہو اور کسکا نامہ لائے ہو عیار نے کہا کہ مین اسی مقام پر سے
آیا ہون اور اُسنے نقاندار کا نامہ لایا ہون اُس شیر بیشہ جرات و نہنگ دریاے شجاعت سے آپکے
نام ایک نامہ تحریر کیا ہی اگر اجازت ہو مین نامہ پیش کرون مگر ایک امر کا ملکہ عالم خیال رکھین اگر مضمون
نامہ خلاف مزاج عالی ہو تو نامہ بر پر کسی طور کا غصہ نہ فرماین اُسکا جواب جس طور کا مناسب
جانین تحریر فرماین مین جاکر اپنے آقا کو دیدونگا اگر نامہ بر غصہ فرمائیگا یہ کا عقدہ اُسکی کیا بساط ہی مگر
میرا سر اُسکے ساتھ ہوگا مین اپنی جان نثار کرونگا ملکہ نے کہا کہ ہمکو کیا ضرورت ہی جو ہم نامے پر غصہ
کرین جو کچھ ہمکو جواب دینا ہوگا ہم تحریر کردینگے تم شوق سے نامہ لاؤ ہم اول تو اِس امر سے حیران
اور پریشان ہین کہ یہ کون نقاندار ہین اور کس ملک کے حاکم ہین سنتے تو آجتک کبھی انکا نام بھی نہین
سُنا جو کہ اِس اقلیم کے قرب وجوار مین ملک ہین اُنکے حاکمون کے نام کی فہرست ہمارے پاس
موجود ہی اُسمین نقاندار کا کہین نام نہین ہی یہ کہان سے آئے ہین عیار نے عرض کیا کہ آپ
پریشان نہون وہ اس اقلیم کے رہنے والے نہین ہین بلکہ اتفاق سے ادھر آنکا گذر ہوا تھا انہون
نے آپکی تعریف سُنکے آپ کو نامہ تحریر کیا ہی آپ مضمون نامہ سے آگاہ ہوجائینگی کہ وہ کون ہین اور
کہان کے رہنے والے ہین اور کس غرض سے نامہ تحریر کیا ہی ملکہ نے کہا کہ نامہ لاؤ کیونکہ
مین بہت حیران ہون میری عقل مین نہین آتا ہی یہ سنکے اُس عیار نے وہ نامہ لاکر پیش کیا
ادھر ملکہ نے حکم دیا تھا کہ چند کشتیان خلعت کی لاؤ مین نامہ بر کو خلعت دونگی تاکہ اپنے مالک سے
میری تعریف کرے وہ کشتیان حاضر کی لیکن ادھر ملکہ نے نامہ عیار کے ہاتھ سے لیکر دبیر کو دیا اور
کہا کہ پڑھو اسمین کیا تحریر ہی دبیر نے لفافہ کھولکر نامہ پڑھنا شروع کیا پہلے نامے مین تعریف خدا
تحریر تھی اُسکے بعد مذمت تھی خداوند تصویر کی اُسکے بعد وحدانیت خدا کو ثابت کیا تھا اور وہ
ہی مضمون تھا جو کہ تحریر ہو چکا ہی ملکہ اور اہل دربار خاموش بیٹھے ہوئے سنا کیے جب سب نامہ
تمام ہو چکا دبیر نے عرض کیا کہ نامہ ختم ہو گیا اُسوقت ملکہ نے سر اُٹھاکر اہل دربار سے کہا کہ اب
معلوم ہوا کہ یہ نقاندار خدا پرستون مین سے ہین جنکے ہم شہرے سنتے چلے آتے ہین اُنھون نے
ادھر بھی قصد کر دیا ہی اور یہان بھی آکر اپنا قبضہ کرینگے اِن لوگون نے اِس اطراف کو بھی مثل اپنے
ملکون کے تصور کیا ہی جو کہ اُنھون نے فتح کیے ہین یہان کے ملک ایسے نہین ہین کہ کوئی تیغ
کرے بڑے معرکے پڑینگے اُنھون نے بیکار ہمکو خوف دلایا ہی اُنکے خوف دلانے سے ہم ڈرنے
نہین ہین یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہم اپنا مذہب آبائی ترک کرین اور وہ مذہب اختیار کرین کہ جسکو ہمارے آبا
واجداد نے کبھی نہ قبول کیا لاکھ ظلم وستم ہو وہ اپنے مذہب اصلی مین مرے اور ہمارے خداوند اِس
مذہب کی ہمیشہ مذمت کرتے ہین اور اُنکو جو خداوند گذرے ہین وہ سب بھی مذمت کرتے تھے سامری
وجمشید اپنی کتابون مین یہانتک تحریر کر گئے ہین کہ یہان خدای نادیدہ کی استش والون کا خون گرینگا
اُس مقام پر غلہ نہ روئیدہ ہوگا ملکہ کوئی درخت نہ پھولیگا ایسی حالت مین مین کیونکر اپنا مذہب ترک کرون یہ تو نہوگا
وہ نقاندار کیا مجکو قتل کرینگا مین ایک پل مین اُسکے کل لشکر کو خاک سیاہ کر دونگی دوسرے ملکہ کے

ہمراہ شادی کو تحریر کیا ہی جبکہ ہمکو اُسکی اطاعت نہین منظور ہی تو مین شادی کیون کرنے لگی ہان اگر اطاعت
بھی کرتی تو اُسوقت مین ہمکو اپنے فعل کا اختیار تھا کہ چاہے شادی کرتے چاہے نہ کرتے کوئی ہمپر جبر نہین
کر سکتا ہی پس حماقت صاف امر یہ ہی کہ ہمکو کوئی امر اُنکی تحریر کے موافق منظور نہین ہی پس نامے کا جواب جنگ
ہی یہی عبارت میری جانب سے تحریر کر دو اور لکھدو کہ آپ ہوشیار رہین مین سیاہ لیکر آتی ہون آپ سے
مقابلہ کرونگی جب مین آپ کے مقابلے سے عاجز ہونگی تو دیکھا جائیگا مین وہ ہون کہ میرے مقابلے مین کبھی
کوئی لشکر لیکر نہین آیا اتنا بڑا سمندر شاہ جو کہ کئی سو ملکون کا حاکم ہی اُسنے تو کبھی ادھر کا قصد نہین کیا میری
کیا حقیقت ہی اُسکے روبرو نہ مین اُسکا مقابلہ سحر مین کر سکتی ہون نہ سپاہ مین مگر کچھ ایسا بزرگون کا خوف
غالب ہی کہ وہ ہمیشہ ادھر سے خایف رہتا ہی تو تمھاری کیا اصل ہی تم تو غیر ساحر ہو پس اگر اپنی زندگی کے خواستگار
ہو تو جدھر سے آئے ہو اُسی طرف کو بغور دیکھتے اِس نامے کے واپس جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ تم مین سے ایک
زندہ نہ رہکون گی سبکو ایک دم مین خاک سیاہ کر دونگی آیندہ اختیار ہی مین طول کو زیادہ پسند نہین کرتی ہون
تمھارے نامے کا جواب جنگ ہی مین لشکر لیکر آتی ہون یہ تحریر کرا کے اور لفافے مین بند کر کے اُسپر مہر اپنی
کر دی اور اُس عیار کو دیا اور وہ خلعت دیا اور کہا ہماری طرف سے زبانی کہنا کہ یہ وہ ملک نہین ہی کہ جسکو
خدا پرستون نے فتح کر لیا یہان خدائی خداوند تصویر کی ہی کہ جو کہ سبکا خدا ہی اور جسنے سب خداؤن کو
پیدا کیا تھا اور وہ سب خداوند تصویر کے بندے تھے اور خدائے نادیدہ کی مین اطاعت نہ کرونگی اور بھی
تمسے مقابلہ کرونگی یہ کہکر وہ خلعت اُس عیار کو دیا عیار نے سلام کر کے وہ خلعت لے لیا اور ملکہ آشوب سے
رخصت ہو کر بیرون دربار آیا اور وہان سے راہ طے کر کے اپنے لشکر مین آیا یہان نقابدار نو دربار برخاست
کر چکا تھا پہلی بارگاہ مین آیا جب دربار کو برخاست پایا تو اپنے مقام پر آیا اور خیال کیا کہ جب کل دربار آراستہ
ہوگا تو مین جواب نامہ پیش کرونگا یہ تصور کر کے اپنے مقام پر آکر آرام سے بیٹھ رہا یہان شہر مین بعد جانے
عیار کے ملکہ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر کو حکم دیا جاے کہ وہ آماستہ ہو کل ہم یہان سے کوچ کر کے برون
شہر جا کر مقابل لشکر اسلام و نقابدار فروکش ہونگے اور نقابدار سے مقابلہ کرینگے نہ معلوم نقابدار نے
کیا خیال کیا ہی جو ادھر کا قصد کیا ہی اُسکی مجال ہی کہ بادولت سے مقابلہ کر سکے ایک پل مین مین تمام نقابدار
و خدا پرستی فراموش کر دونگی یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا محل مین آئین پھر خیال مین آیا کہ چندر بدن کی ذات
کو طلب کرون اُسکو بھی اس حال سے آگاہ کرون قاعدہ یہ ہی کہ چندر بدن پندرہ دن نو شہر مین رہتی ہی
اور پندرہ دن برہ کے اُسنے ایک باغ تیار کرایا ہی جو کہ شہر سے پندرہ میل پر ہی اُسمین رہتی ہی ملکہ جب وایہ
کے ذریعہ سے نقابدار کو لیگئی تھی تو اُس باغ مین تھی ورنہ یہان شہر مین موجود رہتی ہی اب کوئی تین چار دن ہوے
ہین کہ شہر سے گئی ہی پس جب یہ خیال کیا آشوب نے ایک پرچہ کاغذ کا اُٹھا کر اُسپر یہ تحریر کیا کہ اے دایہ تمکو معلوم
ہو کہ بادولت کو تمسے ایک ضرورت ہی تھوڑی دیر کے واسطے میرے پاس آؤ کیونکہ مجکو ایک ضرورت سے ابھی
چلی جانا اگر آج نہ آؤگی اور کل آؤگی تو مجکو شہر مین نہ پاؤگی مین ایک ضرورت سے کسیکو یہان حاکم کر کے چلی جاؤنگی
پھر کسی امر کی کوئی مجھسے شکایت نہ کرے یہ لکھکر اور ایک طائر سحر تیار کر کے اُسکے گلے مین باندھکر اُسکو
روانہ کیا یہان باغ مین ملکہ چندر بدن چبوترے پر زیر سنگیرہ کار چوبی بیٹھی ہوئی تھی اور سب خواصین
حاضر تھین دایہ بھی روبرو بیٹھی ہوئی تھی ملکہ نقابدار کا ذکر کر رہی تھی کہ دیکھیے کب وہ آتے ہین اور
میری ہان سے کیا ہوتا ہی آیا باہم فیصلہ ہوتا ہی یا مقابلہ ہوگا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی یہی گفتگو ہو رہی تھی
کہ وہ طائر آکر روبرو دایہ کے بیٹھ گیا اور جست کر کے دایہ کے زانو پر بیٹھ گیا دایہ نے جو دیکھا کہ گلے مین اُس طائر کے

نامہ بندھا ہوا ہی دایہ نے کھولکر اُسکے گلے سے نامہ پڑھا جب پڑھ چکی تو ملکہ چندر بدن سے کہا کہ اے
فرزند تیری ماں نے مجکو طلب کیا ہی بہت جلدی اس نامے مین تحریر کیا ہی معلوم نہین ایسی کیا ضرورت
پیش ہی تو کچھ خوف نہ کر تا مین آپکے پاس سے ہوکر ابھی چلی آونگی یہ کہکر اور کچھ اسم سحر دم کرکے اپنے
بازوؤن پر دو پر پیدا کیے اور اوڑکر طرف شہر کے روانہ ہوئی یہ بہت بڑی ساحرہ ہی اور بڑا فی ساحرہ
ہی اسکا مثل نہین ہی یہ پرواز کرتی ہوئی شہر مین آئی یہان آشوب بیٹھی ہوئی تھی اور دایہ کا انتظار
کر رہی تھی ان ساحرون کو اسقدر قدرت ہی کہ ایک ماہ کی راہ کو ایک گھنٹہ مین طی کرتے ہین دو گھنٹہ
کے عرصہ مین وہ طائر اور دایہ آئے اور آکر سلام کیا ملکہ نے کہا کہ دایہ تو آگئی دایہ نے جواب دیا آپنے
طلب فرمایا تھا مین کیونکر حاضر نہوتی ارشاد فرمائیے کہ کیون طلب فرمایا ہی اس کنیز کو اسوقت میری بچی
باغ مین تنہا بیٹھی ہی ملکہ نے کہا کہ ایک ضرورت ہی ذرا ٹھہر جاؤ اُسکے پاس اور خواصین وغیرہ تو ہونگی کیا
کوئی نہین ہی دایہ نے جواب دیا کہ جی ہان سب ہین اُسکو بدون میرے چین نہین آتا ہی اور مجکو بدون
اُسکے ایک پل آرام نہین ہی آشوب نے کہا کہ ذرا صبر کرو مین بیان کرتی ہون یہ سنکے ملکہ کے روبرو
دایہ بیٹھ گئی آشوب نے دایہ سے کہا کہ دایہ غضب ہوگیا خدا جسنے تجکا یہان قدم آگیا یہ کہکر
کل حال ملکہ نے نامے کا آنا اور مضمون نامہ اور اپنا جواب تحریر کرکے جو کہ جواب دیا تھا روانہ کرنا بعد
جانے نامہ بر کے تیاری لشکر کا حکم دینا پھر دربار برخاست کرکے محل مین آکر خیال کرنا کہ دایہ کو
طلب کرکے اُس سے نو رائے اس امر مین لون دیکھون کیا رائے دیتی ہی بس اسواسطے تجکو طلب
کیا ہی اور کہا کہ کل میرا قصد ہی کہ لشکر لیجاؤن اور اُسکا مقابلہ کرون وہ میرا کیا مقابلہ کریگا کیونکہ
وہ غیر ساحر ہی ساحر تو میرے مقابلے سے ذرا پہیز کرتے ہین نہ کہ غیر ساحر آگی کیا اصل ہی یہ سنکے
دایہ نے جواب دیا کہ اے ملکہ جو آپنے ارشاد فرمایا یہ تو بجا ارشاد کیا مین آپ سے سچ عرض کرتی ہون
اور یہ آپ کو بخوبی معلوم ہی کہ نہ مین آپکی دشمن ہون نہ آپکی صاحبزادی کی نہ مین اسکی خواہان ہون
کہ آپکی حکومت برباد ہو جو مین نہ ظاہر کرون اور یہ بھی آپ کو معلوم ہی کہ مین علم کہانت مین بھی
دخل رکھتی ہون مین نے ایک دن دیکھا تھا کہ جب کہ مین نے یہ سنا تھا کسی کی زبانی کہ دریاے
سبز رنگ کے کنارے لشکر اسلام آکر فروکش ہوا ہی اُس زمانے مین مین نے جو خیال کیا تو معلوم
ہوا کہ اس اس اطراف وجوانب مین اور شہر سمندریہ مین دین اسلام رواج پائیگا اور نہ طاق
بھی فتح ہوگا یہ سب ملک اہل اسلام کے قبضہ مین ہونگے جو کوئی اُسکے مقابلہ کریگا وہ اُنکے ہاتھ سے
مارا جائیگا جو انکا شریک ہوگا وہ بُرا مرتبہ پائیگا نہ اُسکا مال تباہ ہوگا نہ ملک نہ کسی قسم کی ذلت اُسے پہونچیگی
نہ اُسکی جان پر بنیگی بس مین نے یہ جو دیکھا تو بڑی فکر ہوئی ایک مرتبہ پھر دیکھا تو وہ ہی مضمون نکلا اُسکا انجام اچھا
ظاہر ہوا ناظرین پر واضح ہو دایہ نے جو تعویذ نقابدار کو دیا ہی تو اسی سبب سے کہ وہ دریافت کر چکی تھی کہ یہان
خدا پرستون کا زمانہ ہوگا دین اسلام کا ڈنکا بجیگا مذہب خدا پرستی کا رواج ہوگا اور جو خدا پرستون کا
شریک ہوگا اُسکا بہت بڑا مرتبہ ہوگا یہ جو اُسنے دیکھا تھا تو اُسنے خیال کیا کہ اس امر سے کیا حاصل کہ دشت
سے قتل ہون اور پھر یہ ہو کہ انجام اچھا نہو اس سے بہتر یہ ہی کہ اس نقابدار کے شریک ہو اور یہ بھی
اُسنے دریافت کر لیا کہ یہ ملک کس کے ہاتھ سے فتح ہوگا تو معلوم ہوا تھا کہ اس ملک کا فاتح یہی نقابدار
ہی اسی سبب سے اُسنے نقابدار کو تعویذ دیا تھا اور اُسکو یقین ہوگیا کہ ضرور اہل اسلام کا دور ہوگا
یہ تو دریافت کر چکی تھی جب آشوب نے کہا کہ یہ واقعہ ہوا ہی تو اُسنے جو دریافت کیا تھا سب بیان کیا

اور کہا کہ آپ بھی دریافت کرلین یہ لوگ بڑے صاحب اقبال اور عالی ہمت ہین انکے اقبال کی قسم کھانا چاہیے
یہ نقابدار بھی اسی فرقہ اہل اسلام سے ہی بڑا زبردست ہی اسی کے ہاتھ سے یہ ملک فتح ہوگا جو اسکی
یا اہل اسلام کی شرکت کریگا وہ بڑی عزت پائیگا آیندہ ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہی ایک ملکہ جب سے ہین نے
یہ واقعہ دیکھا تو میرے حواس جاتے رہے جبکہ ہین نے سنا کہ دریاے سبز رنگ سٹ گیا سحر ان دو
ماہیان مارین گیئن تو پھر ہین۔۔ نکھایہ ظاہر ہوا کہ یہی نشان ہی اہل اسلام کے اس طرف ترقی ہوگا
پھر تو متواتر خبرین آنے لگین کہ یہ ہوا اور یہ ہوا آپ پرچہ اخبار طلب فرماکے ملاحظہ فرمایئے سوائے
ظفر اہل اسلام کے دوسرا حال پرچہ اخبار مین نہ ہوگا یہ کسی پرچہ مین نہ تحریر ہوگا کہ فلان وقت اور فلان دن
اور فلان مقام پر ہماری ظفر ہوئی یہ ہی تحریر ہوگا کہ اہل اسلام غالب آگے اور فلان فلان لوگ شریک
اہل اسلام ہوئے یہ جو صاحبقران انکے لشکر کا ہوتا ہی وہ بڑا صاحب اقبال ہوتا ہی آیندہ جو ہونے والا
ہی وہ بھی اپنے سحر سے دریافت فرمالیجیے میرے عمل سے تو یہ ظاہر ہوتا ہی کہ سمندر یہ فتح ہوگا اور
نہ طاق اور جو ملک ہین سب اسلام آباد ہونگے کوئی خداوند تصویر کا ماننے والا نظر نہ آئیگا اور جو
دین اسلام قبول کریگا خواہ عورت ہو خواہ مرد وہ مرتبہ جلیل پائیگا خدا پرست اسکی بڑی خاطر کریگے
آشوب نے جو یہ تقریر سنی تو دایہ سے کہا کہ تم نے تو وہ تقریر بیان کی کہ جسکے سبب سے مجکو ایک
قسم کا خیال پیدا ہوا کہ جسکا مین کچھ حال بیان نہین کرسکتی ہون اب یہ مجکو ضرور ہوا کہ مین بھی دریافت
کرون گو تمھارے بیان پر مجکو اعتبار ہی اور مین تمکو صادق جانتی ہون اور یہ بھی جانتی ہون کہ جسقدر
تمکو علم کہانت مین دخل اور عبور ہی اس سے زیادہ اس شہر مین کسی کو نہین ہی اکثر اوقات مین نے تمھارا
امتحان کیا تو بہت ٹھیک اور درست پایا جسقدر تمنے بیان کیا اسمین کچھ فرق نہوا پھر مین کیونکر یہ امر دفع
جانون پہلے یہ بیان کرو کہ مین کیا کرون کوئی امر میرے خیال مین نہین آتا ہی اور تمھارے بیان سے
اس امر کی صداقت ہوتی ہی کہ بیان تک قدم خدا پرستون کے آگئے آج صبح کو مین نے پرچہ اخبار
دیکھا تو اسمین یہ تحریر تھا کہ ملک لیصنیہ فتح ہوگیا تھین بھی شریک اہل اسلام ہوا بڑی دھوم دھام
سے تمام لشکر اسلام کی دعوت کی اور بعد دعوت صاحبقران نے اپنا پیش خیمہ طرف محرابیہ کے روانہ کیا
چنانچہ جب محراب شاہ کو خبر ہوئی محراب شاہ نے اپنے سپہ سالار دست چپ کو روانہ کیا کہ جا
پیش خیمہ چھین تو چنانچہ ایسا ہی ہوا محراب شاہ کے سپہ سالار نے پیش خیمہ چھین لیا کوئی نقابدار
آیا اسے درگاہ اپنے قبضے مین کی اور سپہ سالار کو قتل کیا پھر وہ بارگاہ اہل اسلام تو ملی اہل اسلام
صاحبقران کا فرزند برادے کمک اپنے لشکر کے آیا تھا یہ خبر سنکے کہ بارگاہ پر لشکر محراب شاہ نے
قبضہ کرلیا ہی کیونکہ بعد بارگاہ روانہ کرنے کے خود بھی صاحبقران نے کوچ کیا تھا چھ یا سات
کوس پیچھے اول لشکر سے الگ فروکش ہوتے تھے چنانچہ اس خدا پرست سے اور نقابدار سے
بڑی دوستی ہوئی نقابدار اس خدا پرست کو اپنے لشکر مین لیگیا بڑی عزت سے پیش آیا
اس نقابدار کا بھی مذہب اسلام تھا اس نقابدار کو بھی بزبوش کر لیا ہی کیا یہ
نقابدار وہی نقابدار تو نہین ہی کہ ادھر سے ادھر رواہ ہوا ہو اور یہان آکر بہ ہوا ہو پرچہ اخبار طلب
اسی دایہ تحریر کرتا ہی کہ بہت عرصہ سے یہ نقابدار یہان آیا ہوا ہی اب اسنے تحریر کیا ہی کہ جب فرزند
صاحبقران نقابدار سے رخصت ہوکر اپنے لشکر کو گیا تو صاحبقران نے اس مقام سے کوچ
کیا اور محرابیہ پر پہونچے اور محراب شاہ نے خبر قتل سپہ سالار کی سنکے مع لشکر بیرون شہر

فروکش ہوا لکھا تحریر کرتا ہی کہ بعد نامہ وپیام کے مقابلہ ہو رہا ہی مگر ہر مقابلے مین اہل اسلام فتح
ہوتے ہین بس اس سے تو ثابت ہوتا ہی کہ جو تمنے دیکھا ہی وہ سب درست اور بجا ہی ضرور
اس مقام پر بھی دین اسلام رواج پائیگا مگر یہ بتاو کہ مین کیا کرون جو تم یہ بتاؤ وہ کرون اگر یہ
کرتی ہون کہ دین اسلام قبول کرتی ہون تو اپنے عزیزون مین بدنام ہونگی کوئی سیر اقرابت دار
نہ ملیگا سب مجکو چھوڑ دینگے دوسرے جب سمندر شاہ کو خبر ہوگی کہ مجھے کسی قسم کا تعلق نہین رکھتا
ہی مگر جب یہ معلوم ہوگا تو ضرور لشکر کشی کریگا بڑی خرابی ہوگی اگر مقابلہ کرتی ہون تو یہ امر
ضرور ہی کہ مین اُس سے شکست کھاونگی کیونکہ یہ اب مجکو تمھاری تقریر سے یقین ہوگیا اور
بخوبی ثابت ہوگیا کہ یہ لوگ بڑے صاحب اقبال ہین انسے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہی یہ جس ملک پر لشکر لیکر
جائینگے اور اسکو ضرور فتح کرینگے لقابدار خواہ صاحب ہون دین اسلام رکھتا ہو بس ایسی حالت مین کیا کرون اسوقت
تو مین نے نامے کا جواب لکھ دیا اور تیاری لشکر کا حکم دیا اب کیا کرنا چاہیے مجکو بڑی حیرت ہی کہ
کیا کرون کیا نکرون دایہ نے کہا کہ یہ حال آپ ہی جانین کیونکہ اگر عزیزون مین بدنامی ہوئی تو کوئی مقام
خوف نہین ہی جو امر اپنے حق مین بہتر جانا وہ کیا جسمین اپنی عزت وجان ومال واولاد بچے وہ امر کرنا چاہیے
اور جسمین ان امرون کی بربادی ہو اُسکو ترک کرنا چاہیے اب یہ فرمایئے کہ یقین نے جو دین اسلام
قبول کرلیا تو اُسکا سمندر شاہ نے کیا کرلیا اور اُسکے عزیزون نے کیا اُسکے ساتھ سلوک بد کیا بلکہ جو
اخبار سے صاف ظاہر ہی کہ سب اُسکے عزیزون نے اُسکی پیروی کی اور مذہب اسلام قبول کیا بس
جو کہ عقلمند تھے انھون نے کچھ بھی اعتراض نہ کیا اور جو کہ بیوقوف تھے وہ اُسی ضلالت مین پڑے
رہے اور یقین کو بُرا کہتے ہین اسیطرح جو کہ آپ کے عقلمند عزیز ہونگے وہ آپ کو بھی اچھا اور عقلمند
خیال کرینگے جو کہ نادان ہونگے وہ آپ کو بدنام کرینگے تو اس سے کیا ہوتا ہی اور سمندر شاہ کیا
کریگا بس میری راے یہ ہی کہ ضرور نقابدار کی اطاعت کرنا آپ کو واجب اور لازم ہی کسواسطے
کہ ضرور اس ملک مین دین اسلام جاری ہوگا یہ جو دایہ نے کہا اور یہ بھی کہا کہ اے ملکہ یہ تو مین بخوبی
جانتی ہون کہ آپ میری راے سے ضرور انحراف فرمائینگی اور جو اراکین سلطنت کہینگے وہ آپ کرینگی
کیونکہ انکا کہنا اور انکی راے تو بہت ٹھیک ہی بدین سبب عورتین ناقص العقل مشہور ہین مین رایہ
ہون لڑکے کھلانا جانون یا امور سلطنت مین راے دینا کیا جانون بس جو میری راے مین آیا وہ عرض
عرض کیا مین یہ ضرور عرض کرونگی کہ یہ امر فرض ہی کہ آپ نقابدار کی اطاعت فرمایئے اور جو آگے
لکھا ہی اُسپر عمل فرمایئے میرے نزدیک اس امر مین کوئی خرابی نہین ہی بلکہ اچھا ہی ہر طرح کی
عزت وآبرو ہی یہ جو دایہ نے کہا تو آشوب نے اُسکے جواب مین کہا کہ مین تو بدون دریافت
کیے ابھی کچھ نہین کہہ سکتی ہون یہ بالکل خلاف عقل ہی کہ مین اسلام قبول کرون ہان جو امر
تو نے کہے ہین اور بعض امر اور اسمین درست نکلے ہین انکی صداقت بھی مجکو ظاہر ہوجائیگی گو ظاہر
ہوئی ہین یہ کہکر آشوب نے اسیوقت اپنا سامان سحر طلب کیا خادمون نے سب سامان
لاکر حاضر کیا پس آشوب اُٹھی اُسنے خون خوک سے غسل کیا تہمت باندھکر چوکی پر بیٹھی اکیاری
اُدی ماش کا آٹا لیکر ایک پتلا تیار کیا جب یہ سامان کرنے لگی تو دایہ نے عرض کیا کہ مین رخصت
چاہتی ہون آشوب نے کہا کہ ابھی قیام کرو مین دریافت کرلون تو پھر جو میری مرضی ہوگی مین ظاہر
کرونگی دایہ اسکے خاموش ہوکر بیٹھی رہی کہ اتنے عرصہ مین آشوب نے وہ پتلا تیار کرلیا اور کچھ

اسم ٹر حکر دم کیا یونگ دکا فور روشن کیا اور اگیاری مین شراب جلائی ایک ہادیہ نے سامنے
بیٹھکر جلوا تیار کیا کر آشوب نے اپنی ران مین نشتر دیا بعدہ اپنی زبان مین بھی نشتر دیکر اُس پتلے
کی پیشانی پر خون ٹپکایا اور تھوڑا سا خون اُسکے دہن مین ڈالا کہ وہ پتلا گویا ہوا اور کہا کیا کام
ہے آشوب نے کہا کہ ای مخبر سامری جو حال مین دریافت کرون اُسکی خبر مجکو دو پس اُسنے
کہا کہ حال اہل اسلام از ابتدا تا اینزم بیان کرو جو حال گذرا ہی وہ اور جو آیندہ گذریگا وہ یہ جو
آشوب نے کہا اُس پتلے نے کہا کہ ای ملکہ تمنے وہ سوال کیا ہی کہ جسکے بیان کرنے سے
مین عاجز ہون مگر جو کچھ ہی بیان کرونگا اور تمکو خبردار کرونگا اول تو یہ لشکر ہی اور نجومی خیال کر لیا جاے
کہ سمندر شاہ و دیگر بادشاہ بہت غفلت کر رہے ہین کہ انکے سبب سے اور سب بھی غافل
ہین یہ امر ضرور ہی کہ خدا پرست بڑے اقبالمند ہین یہ لوگ جہان جائینگے اوس ملک کو ضرور فتح
کرینگے یہ مین خبر دیتا ہون کہ سمندر یہ و دیگر ملک ضرور فتح ہونگے اور سب خدا پرست ہونگے
جو کہ مذہب اسلام اختیار کرینگے اُنکی بہت بڑی عزت ہوگی اور بڑے بڑے عہدے پر سرفراز کیے
جاینگے اور جو مقابلہ کرینگے اُنکا تمام گھر بار تباہ و برباد ہوگا اور ایسا ادبار آئیگا کہ سخت پریشانی
اُن لوگونکو ہوگی اور ایک زمانہ آئیگا کہ سب خدا پرست ہونگے کسین ساحرونکا نام بھی نہوگا ان
وہ ساحر ہونگے جو کہ شریک مذہب اسلام ہونگے اور مذہب اسلام رکھتے ہونگے تصویر پرستی کا
کہین نام و نشان بھی نہوگا کوئی تصویر پرست نظر نہ آئیگا اور یہ جو تمثال بدار آیا ہی اسکا قبضہ ضرور
اس ملک پر ہوگا اور جو کہ شرکت [illegible] کریگا وہ اچھا رہیگا ورنہ خرابی ہوگی کیونکہ یہ بھی خدا پرست
ہی تمام عالم مین خدا پرستی کا رواج ہوگا اور جو کل حال ابتدا سے گذرا تھا وہ سب بیان کیا اور
آیندہ یہ گذریگا سمندر یہ فتح ہوگا اسکے بعد نہ طاق و دیگر ممالک اور سب شریک اہل اسلام ہونگے
خداوند تصویر و سمندر [illegible] ہر ایک شاہ و برباد مارا مارا پھریگا کوئی پرسان حال نہوگا اور یہ بھی
خبر دیتا ہون جو کہ [illegible] ہین سب فتح ہونگے آنکے فاتح بھی اہل اسلام ہین یہ کہکر وہ پتلا
خاموش ہو رہا پھر آشوب نے کہا کہ جو سمندر شاہ کی کمک کریگا اُسکا کیا حال ہوگا اُسنے
جواب دیا کہ وہ ایسا برباد اور پریشان ہوگا کہ کہین اُسکو بیٹھنے کی جگہ نہ ملیگی اور قتل بھی کیا جائیگا
اور جو مال اور اسباب [illegible] کیا جائے گا اُسکا انجام کسیطرح سے اچھا نہوگا پس جب یہ
آشوب نے بظاہر سنا تو پھر آشوب نے اُس پتلے سے دریافت کیا کہ یہ لوگنکو جو اُس لشکر کا طرفدار
کی شرکت کریگا اُسکا کیا انجام ہوگا پتلے نے جواب دیا کہ سب طرح اچھا رہیگا کسیطرح کی اُسکو
مضرت نہ پہونچیگی اور اُسکی ترقی جاہ و جلال ہوگی وہ ہمیشہ حکومت کریگا گر یہ امر ہمارے مذہب
کے خلاف اور میرے بیان کرنے کا نہین ہی اور نہ کوئی اسحال سے واقف ہی اسمین بڑی بڑی خرابی
ہی ای ملکہ یہ حال بیان کرنا بالکل مذہب سامری و جمشید و تصویر پرستی کے خلاف ہی کیا کرون جب
تمنے دریافت کیا تو مجبور و لاچار ہوکر مجکو بیان کرنا پڑا اب مین کچھ حال اور نہین بیان کر سکتا ہون
نہ اب مجھسے کوئی دریافت کرنا کیونکہ ہر دو خداوند کا غضب نازل ہوگا کیونکہ خداوند اس مذہب کی
مذمت فرماگئے ہین پس یہ تقریر کرکے وہ پتلا خاموش ہوا آشوب نے وہ تمثال طلسمی کا جو کہ خادم
نے تیار کیا تھا اُسکے آگے رکھدیا اور ایک شراب کی بوتل بہت اچھی اُس پتلے نے وہ حلوا کھالیا اور

شراب اٹھا کر پی گیا پس شراب کا پینا تھا کہ اُس پتلے سے پنجے ماری اور اُسمین آگ لگ گئی وہ جلنے لگا اور جلکر خاک ہوگیا آشوب یہ کہتی ہوئی اُس مقام پر سے اُٹھی کہا کہ افسوس ہی اس پر بڑا غضب نازل ہوا جو وہ کہتا تھا کہ مین نے اصلی واقعہ بیان کیا مجھپر عذاب نازل ہوگا وہی ہوا مگر مجھپر کل حال کھل گیا اور معلوم ہوگیا اِی دایہ اب بیکار ہی اس امر مین کوشش کرنا کیونکہ یہ امر تو اب بالکل ثابت ہوگیا کہ یہ سب دین مٹجا سینگے جو کوئی اِس مذہب کو قبول کریگا وہ اچھا رہیگا اور جو خلاف کریگا اور مقابلہ کریگا وہ از حد خراب اور تباہ و برباد ہوگا بس مین یہ کہتی ہون کہ مین کیون وہ کام کرون جو کہ خرابی کا سبب ہو مگر مین بون اہل کا امتحان کیے ہوئے نہ اُسکا مذہب قبول کرونگی یہ کہکر آشوب نے کہا کہ اِسکی تدبیر یہ ہی کہ کل مین شہر سے لشکر لیکر باہر جاؤنگی اور اُس سے مقابلہ کرونگی اگر میری فتح حاصل ہوئی تو خیر ورنہ بوقت شکست مین بلسل امان بچا دونگی اور جاکر نقاہدار کی شرکت کرونگی اسمین دو امر ہین اول تو مین یہ جواب لکھ چکی ہون کہ مین لشکر لیکر آتی ہون مقابلہ کرنے کو آمادہ بیکار ہے دوسرے جو کہ میرے عزیز و اقربا و اہل شہر و اہل لشکر ہین سب یہ خیال کرینگے کہ آشوب ڈر گئی یہ پہلے سے خدا پرست تھی مگر اپنے کو پوشیدہ کرتی تھی جب موقع ملا تب اُسنے اپنے کو ظاہر کیا کہین ایسا نہ کرین کہ مجکو گرفتار کرکے سمندر شاہ کے پاس روانہ کردین تو بڑی خرابی ہو مقابلہ کرنے مین یہ امر ہی کہ جب خدا پرست کی فتح ہوگی تو مین یہ ظاہر کرونگی کہ مین نے اس نقاہدار کی شرکت قبول کی دین اسلام اختیار کیا جو میری ہمراہی کریگا وہ بہت اچھا رہیگا اور جو نہ کریگا وہ تباہ اور برباد ہوگا ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہی جو جسکے دل مین آئے وہ کرے مین کسی پر جبر نہین کرتی ہون نہ کسیکو اپنے سے جدا کرتی ہون پس اُسوقت جو جسکو بن پڑیگا وہ کریگا جو کہ میرے ہمراہ ہونگے وہ سب دین اسلام قبول کرینگے جنکو منظور نہوگا وہ نکل جائینگے اسمین کوئی میرے اوپر الزام نہوگا اور نہ کوئی مجکو بُرا کہیگا نہ کوئی اعتراض کریگا جو کوئی مجھسے کہیگا تو اُسکا جواب میرے پاس ہی جو کہ عاقل ہوگا وہ خود اعتراض نہ کریگا یہ جو آشوب نے دایہ سے کہا دایہ نے عرض کیا کہ آپکی رائے بہت درست اور ٹھیک ہی اب مین رخصت ہوتی ہون یہ کہکر اور اپنے اوپر سحر دم کیا اور اُڑکر طرف باغ کے چلی آشوب نے کہا کہ ای دایہ ذرا خیال رکھنا ہر جو وقت پڑے تو اُسوقت میری شرکت کرنا اور اِس امر کا بھی خیال رہے کہ اُس چھوکری کو اس حال سے خبر نہ ہو کیونکہ اگر اُسکو معلوم ہوگیا تو وہ اِسیوقت اپنی جان دیدے گی اور یہ خیال کرے گی کہ نہ معلوم اسکا کیا انجام ہوگا دایہ نے عرض کیا کہ کیا ضرورت ہی مین کیون عرض کرنے لگی یہ کہکر چلی گئی یہان آشوب آکر اپنے آرام گاہ کے کمرے مین سدہی اب اسکا حال پھر تحریر ہوگا دایہ وہان سے اُس باغ مین آئی یہان ملکہ چندر بدن دایہ کے انتظار مین بیٹھی ہوئی تھی اور اپنی خواصون سے کہہ رہی تھی کہ دایہ نے بڑی دیر لگائی نہ معلوم امان جان نے کیون طلب کیا تھا اور کیا ایسی ضرورت شدید تھی اور کس کام کو بھیجا کہ اتنے عرصہ مین دایہ آکر پہونچی ملکہ اُسکو دیکھکر خوش ہوگئی اور کہنے لگی کہ دایہ امان تمکو بڑا عرصہ ہوا مین یہان پریشان ہو رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ ایسی کیا ضرورت تھی جو امان جان نے تمکو طلب کیا تھا دایہ نے کہا کہ ایک ضرورت تھی اُسنے کہا کہ میری اچھی دایہ وہ کیا ضرورت تھی امی نے جو تمکو اتنے عرصہ تک نہ آنے دیا کیا کسی مقام پر روانہ کیا تھا اُسنے کہا کہ ای بچی تیرے کہنے کی وہ ضرورت نہین ہی تم ابھی بچہ ہو تمسے کیا کہون اور وہ امر دو چار دن کے عرصے مین ظاہر ہوجائیگا دایہ نے اسطرح سے کہا کہ ملکہ چندر بدن خاموش ہو رہی پھر کلام

نہ کرسکی تھوڑے عرصہ تک ملکہ اور دایہ دونون خاموش بیٹھی رہین ملکہ عورت عاقلہ تھی جب دایہ نے
یہ کہا کہ تمہر خود ظاہر ہو جائیگا تو ملکہ چندر بدن سمجھ گئی کہ کوئی ایسی ہی راز کی بات ہے اسوجہ سے جلسہ
عام مین دایہ نے نہین کہی تخلیہ مین دایہ مجھے بیان کریگی اسی سبب سے پھر دایہ سے ملکہ نے
نہ دریافت کیا اور نہ ضد کی جب دایہ نے دیکھا کہ کوئی تین پہر رات کے قریب آئی ہے سب سے کہا
کہ اے صاحبو اپنے اپنے مقام پر جاؤ اور اے لڑکی کہان تک جاگے گی ایسا نہو کہ کچھ طبیعت
تیری نے لطف ہو جائے کچھ بیٹھنے کا کسل ہو جائے یہ جو دایہ نے کہا ملکہ اٹھی اور اپنی خوابگاہ مین آئی سب
خواصین اور ہمراز مین اپنے اپنے مقام پر آکر سو رہین دایہ جو ہمیشہ ملکہ کے پاس سوتی تھی یہ بھی
ملکہ کی خوابگاہ مین آئی اب جو تخلیہ ہو گیا تو ملکہ نے کہا کہ اے دایہ مین تمھارے فرمان گئی جو امر
کہ امی نے تمسے بلا کر کہا ہے اُس سے مجکو آگاہ کرو اب فرمائیے کہ کیا ضرورت تھی جو تمکو اتنا اصرار
لگا دایہ نے کہا کہ بچی تیری بڑی زبان ہو گئی ہے مین بات چھپانے والی نہ قربان ہون تیرے اوپر سے
مین خود بیان کیے دیتی ہون اب کبھی ایسی بات نہ کرنا ورنہ مین ناراض ہونگی تیری امان سے کہدونگی
مجکو اُنسے کہنے کی کیا ضرورت ہے مین خود تمکو سنا نہین سکتی ہون یہ کہکر کہا کہ اے بیٹا وہ یہ امر تھا
کہ تجکو مبارک ہو کہ نقابدار لشکر لیکر تیرے ماں کے ملک پر چڑھ آیا ہے اور نامہ بھی تحریر کیا تھا
اُسمین بہت کچھ تقریر تھی تیری ماں نے جواب تک دیا تھا اُسی مین تیری رائے لینے کو بلایا تھا
یہ کہکر جو کچھ تقریر ہوئی تھی سب بیان کی اور جو امر کہ پیش آیا تھا سب ظاہر کیا اور کہا کہ ملکہ کو بھی
ثابت ہو گیا کہ مذہب اسلام کا ڈنکا بجیگا اور یہ لوگ سب صاحب اقبال ہین انکا کوئی مقابلہ
نہین کرسکتا ہے تو شریک اہل اسلام ہو گا وہ سب مین بہت بڑا ذی عزت ہوگا اور بہت بڑا مرتبہ ہوگا
جب یہ دریافت ہو گیا تو ملکہ نے یہ رائے کی جو کہ اُس مقام پر دایہ اور ملکہ مین ہوئی تھی جب
یہ سُن چکی تو دایہ سے چندر بدن نے کہا کہ اے دایہ یہ تو بڑی خرابی کی بات ہوئی کہ مقابلے کی
نوبت آئی نہ معلوم اسکا انجام کیا ہوگا دایہ نے کہا کہ اے فرزند انجام اسکا یہ ہوگا کہ ملکہ کو شکست ہوگی
تم کچھ خوف نہ کرو اور اخیر مین سب لوگ دین اسلام قبول کرینگے اور جو جو ملکہ ہمراہ ہونگے اور
شریک ہونگے اُن لوگون کے بہت بڑے مرتبے ہونگے اور بڑے بڑے عہدون پر مقرر کیے جائینگے
اے فرزند مین صاف کہتی ہون کہ تیرا تو بہت بڑا مرتبہ ہوگا اور بڑی عزت ہوگی اور بہت چین و آرام
ملیگی یہ جو دایہ نے ملکہ چندر بدن سے کہا یہ سنکے ملکہ خاموش ہو رہی اور بلنگ جاکر سو رہی
ان مسکو اُنہین ٹھکانے مین رکھا جاتا ہے اُدھر جب رات تمام ہوئی اور سحر ہوئی نقابدار کل امور
ضروری سے فراغت کرکے بارگاہ مین تشریف لایا سب سردار حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا
نقابدار نے کہا کہ ابھی تک عیار جواب نامہ لیکر نہین آیا اسکا کیا سبب ہے معلوم نہین کہ اُسپر
کیا گذری اور کس آفت مین مبتلا ہو گیا کیا اُسکو جواب نامہ نہین ملا جو ابھی تک نہین واپس آیا یہ
ذکر ہو ہی رہا تھا کہ وہ عیار حاضر دربار ہوا مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور جواب نامہ پیش کیا نقابدار نے
جواب نامہ لیکر وزیر کو دیا وزیر نے جواب نامہ پڑھکر سنایا جب نقابدار مضمون جواب سے آگاہ
ہوا اہل دربار سے فرمایا کہ معلوم ہوا یہ لوگ اپنے سحر پر بہت ناز کرتے ہین مین ایک دم مین سبکا
خاتمہ کردونگا انکو لب ہلانے کی مہلت نہ دونگا وہ کس امر پر بھروسہ ہے آنے دو میرا کیا کرسکتی ہے یہ فرماکے حکم
دیا کہ پردے بارگاہ کے اٹھا دیے جائین شاید اُسکا لشکر ہمارے مقابلہ کو آتا ہے ہم اُسکا تماشا ملاحظہ

کرینگے یہ حکم سنتے ہی ملازمون نے پردے بارگاہ کے اٹھا دئے راوی نے بیان کیا ہی کہ آشوب
تو حکم دیچکی تھی کہ کل لشکر تیار ہو ہم برائے مقابلہ نقابدار جائینگی پس جیسے ہی سحر ہوئی سب لشکر
تیار ہوگیا یہان آشوب محل مین آکے لباس رزم پہنکر باہر آئی سب ارکین سلطنت و سردران
لشکر حاضر تھے سب کا مجرا ہوا اور تخت سحر پر سوار ہوئی اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم کیا اور سب
سردارون کو ہمراہ لیکر بیرون دربار آئی یہان بھی سب سردار موجود تھے اُنکا مجرا ہوا تخت اژدر
سحر پھر آراستہ کیا گیا سب سردار اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوئے سواری چلی عقب مین لشکر
روانہ ہوا سب اہل شہر کو معلوم ہوا کہ ملکہ آشوب برائے مقابلہ نقابدار شریف لیے جاتی ہین
تا در شہر سب دروازے آئے آشوب لشکر لیکر بیرون شہر آئی یہ لشکر ساحران ہی ایک دم مین
ایک ماہ کی راہ طے کرتا ہے تھوڑے عرصہ مین راہ طے کرکے مع لشکر و جملہ سردارون وغیرہ کے
اُس مقام پر پہونچی کہ جہان نقابدار تشریف فرما تھے کہ یکایک ایک ابر پیدا ہوا وہ قریب اُس صحرا
کے آیا اہل دربار نے نقابدار سے عرض کیا کہ ذرا حضور ملاحظہ فرماوین کہ کسقدر ابر غلیظ اٹھا ہی اگر
یہ نہ معلوم ہوتا کہ حریف برائے مقابلہ لشکر آتے ہین تو ہم آپ سے گزارش کرتے کہ برائے شکار تشریف
لیچلیے مگر عالم مجبوری ہی نقابدار نے جواب مین فرمایا کہ مین خود چلتا کیونکہ بہت عرصہ سے واسطے شکار
کھیلنے کے نہین گیا ہون ضرور چلتا مگر کیا کرون مجبور اس وجہ سے ہون کہ حریف کی آمد ہی اور وہ ساحرہ
ہی اور مقابلہ پر آمادہ ہی اگر وہ ساحرہ نہوتی کوئی غیر ساحر ہوتا تو کوئی نقصان نہ تھا بلکہ یہ امر تھا کہ مین
یہ خیال کرتا کہ جب لشکر آکر اُتریگا تب مقابلہ ہوگا ایک دو دن مین شکار کھیلکر دل بہلا لیتے نقابدار
یہ کہہ رہے تھے کہ وہ ابر شق ہوا اُس سے شعلہ آتش کے نکلنے لگے اہل یان لشکر سب اُسی ابر کی طرف
دیکھ رہے تھے یہ جو واقعہ سنے دیکھا اُن لوگون نے نقابدار سے عرض کیا کہ کیا امر ہی نقابدار
نے کہا کہ لشکر ساحران آتا ہی یہ اُسی کی علامت ہی خوب ہوا کہ جو حکم سامان شکار درست ہونے کا
فرمایا تھا اب جو دیکھا اُس ابر سے اژدر آتش فشان پیدا ہوئے اُنکی پشتون پر علم نصب تھے اُنکے
کالے کالے پھریرے اُسپر تعریف خداوند تصویر مخریر تھی وہ اژدر آکر بالا ہوا سے زمین پر قائم ہوئے
اب اور سامان جلوس سواری ہوا پر سے اُترنے لگا یہان تک کہ دیکھا کہ ایک تخت چار اژدر زیر
ہوا سے نیچے زمین پر اُتر رہا ہی اُسپر ایک ساحرہ تاج زرین سر پر رکھے ہوئے بیٹھی ہوئی ہی مگر ضعیف
ہی اُسکے برابر سردارن لشکر کوئی ہنس سحر پر سوار کوئی اژدر پر سوار کوئی مرکب سحر پر کوئی قاز پر کوئی
قرقے پر کوئی باز پر کوئی بط پر کوئی حاوس پر کوئی ماہی پر سوار تھے اسی طرح ہر سردار اپنی اپنی پسند
کی سواری پر سوار اور اُسکے عقب مین لشکر بیشمار وہی سواریان سحر پر سوار باہم سحر آزمائی کرتے
ہوئے کوئی سنگ دل سنگ بازی کرتا چلا آتا ہی کوئی اپنی دریا دلی دکھا رہا ہی کسی کے سر پر ابر سیاہ
سایہ فگن ہی اور اُس ابر سے مروارید خوشگوار برس رہے ہین کوئی ابر آتش بار بنائے چلا آتا ہی کسیکے سر پر
سایہ فگن باز ہی کوئی برقین چمکا رہا ہی کوئی اپنے روبرو سے باغ تیار کئے ہوئے ہی اس طور سے لشکر ساحران
آکر پہونچا وہ عیار جو کہ نامہ لیکر گیا تھا وہ بھی نقابدار کے دربار مین اپنے مقام پر موجود تھا کہ اُسنے
اس لشکر کو دیکھکر عرض کیا کہ خداوند یہ جو تخت اژدر پر سوار ہی یہی آشوب جادو ہی اور یہی سب سردار
اُسکے ہین جو کہ دربار مین حاضر تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ آشوب اپنے ہمراہ تین لاکھ ساحر لیکر
برائے مقابلہ نقابدار آئی ہی اُسکے پاس کل تین لاکھ سپاہ تھی یہ کچھ بھی شہر مین چھوڑ آئی تھی سب

اپنے ہمراہ لائی تھی پس وہ لشکر آکر اُترا اُسکے عقب مین بیس ہزار تردد ان پہلوان بارگاہ وغیرہ آراستہ تھا
اور بار تھا اُسکے ہمراہ بھی چند ساحر تھے اور وہ اژدر بھی آکر اسی میدان مین اُترے پس اُس ساحرہ
نے جو اُسکے ہمراہ تھی اور چند ساحر بھی تھے وہ اُنکے افسر تھے اُسنے آتے ہی اب جو سحر کیا ایک مرتبہ وہ
بارگاہ مین خود بخود برپا ہوگئین بلکہ اشوب تخت پر سے داخل بارگاہ ہوئی اور سب سردار بھی اپنے
اپنے خیمون مین جانے لگے لشکر اُترنے لگا اپنے اپنے لیے خیمے سحر سے تیار کیے اُسمین جاکر بیٹھے یہ
حال دیکھکر نقابدار نے حکم دیا کہ منادی لشکر مین ندا دی کہ اب کوئی لشکر سے باہر نہ نکلے کیونکہ لشکر
کفار آگیا ہی اور وہ لوگ ساحر ہین ایسا نہو کہ کوئی گرفتار سحر ہوجاے تو بڑی خرابی پیش آیگی پس جبتک
اُنکے مقابلے کا طرز نہ معلوم ہوجاے اُسوقت تک کوئی لشکر سے نہ نکلے یہ لوگ بہت بڑے ساحر ہین اور
ہم لوگ غیر ساحر ہین یہ جو حکم نقابدار نے دیا اُسیوقت منادی نے ندا دی کہ یہ حکم نقابدار عالی مقدار کا ہی یہ
یہ جو حکم لشکر مین منتشر ہوا سب کو معلوم ہوا کہ حکم نقابدار ہی اُسیوقت سے لشکر مین بندوبست ہونے لگا
جو لوگ بیرون لشکر گئے ہوئے تھے سب داخل لشکر ہوئے اُسیوقت سے پھر کوئی باہر نہ نکلا یہان وہ لشکر
ساحران اُترا بازارین برپا ہوئین ساحر لوگ ادھر اُدھر بازارین پھرنے لگے سودا سلف خریدنے لگے
بہت عمدہ طور سے بازار آراستہ تھا کہ لائق دیدنی ظاہر ساحرا اپنے سحر کو آزما رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ
جس وقت نقابدار سے مقابلہ ہوگا اُسکو ہم اپنے سحر سے زیر کرکے گرفتار کرینگے اور اُسکے لشکر کو تباہ
اور برباد کردینگے غرض کہ وہ دن اسی بندوبست اور تدبیر مین گذرا نقابدار جب یہ معلوم ہوا کہ یہ ساحر
بہت زبردست ہی تو فکر پیدا ہوئی کہ کیا تدارک کیا جاے یہ تو فکر مین دربار مین بیٹھے ہوئے ہین ادھر
ملکہ چندر بدن جو خواب سے بیدار ہوئی بعد فراغت ضروریہ کے دایہ سے کہنے لگی کہ کیون دایہ یقین ہی
کہ امی جان لشکر لیکر براے مقابلہ نقابدار گئی ہونگی دایہ نے کہا کہ ہان ضرور گئی ہونگی ملکہ نے کہا کہ دایہ
کوئی تدبیر ایسی ہوتی کہ مین بھی یہ مقابلہ دیکھتی کیونکہ یہ مقابلہ لایق دید ہی مین نے اکثر لوگون کی زبانی
سُنا ہی کہ ساحر سے غیر ساحر مقابلہ نہین کرسکتے ہین مین اسکے خلاف پاتی ہون کہ جو لوگ خدا پرست
ہین وہ غیر ساحر ہین اور والدہ کے ہمراہ جتنے ہین وہ بہت زبردست ساحر ہین پھر یہ لوگ کیونکر
مقابلہ کرینگے مین نے اکثر کتابون مین بھی دیکھا ہی کہ انھون نے بہت سے ساحرون کے ملک فتح
اور برباد کیے ہین کیا یہ امر غلط ہے کیا کوئی نباطہ بغیر جنگ وجدل کا ہی دایہ نے کہا
کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہی اگر مین تجکو لیجاتی ہون تو بڑی خرابی ہی کیونکہ تیری ماں نے منع کیا تھا کہ لڑکی
سے نہ کہنا ورنہ وہ بہت پریشان ہوگی مین نے اُنکے کہنے کی خلاف کیا پس جب تم اُس مقام پر
جاؤگی اور وہ دیکھینگی تو مجھپر بہت ناراض اور ناخوش ہونگی اور کہینگی کہ نافرمانی کی دوسرے یہ امر
ہی کہ تو نے آج تک لڑائی دیکھی نہین ہی اور یہ بڑا مقابلہ تیرا کو یا ہی اور وہان خون کے دریا بہینگے ایسے
ایسا نہو کہ خون دیکھکر تجکو غش آجاے تو خرابی ہوگی یا کچھ دشمنون کی طبیعت ناساز ہوجاے
ملکہ چندر بدن نے کہا کہ اے میری اچھی دایہ تجکو میرے سر کی قسم ہی تو انکار نہ کر مین یہ مقابلہ ضرور
دیکھونگی اے دایہ تجکو میری جان کی قسم مجھے ضرور لیچل اگر انکار کرے تو ہمین کو روے یہ جو ملکہ چندر بدن
نے دایہ سے کہا دایہ اُسکو بہت چاہتی تھی اور اُسکی محبت مین نقابدار کو اُٹھا لیگئی تھی اسلئے خیال
ہی کہ لڑکی کا دل کسی طرح سے نہ میلا ہو اگر یہ کہے کہ دایہ تو مجکو آسمان پر سے تارے توڑکر لادے
تو جہانتک مجھسے ممکن ہوگا مین لادونگی جب اُسنے اسطرح سے قسمین دین اور یہ کہا کہ ہمین روے

بوانکار کرے تو دایہ نے کہا کہ چھوکری تیری زبان بہت تیز اور طرار ہوتی جاتی ہی تو بہت اب چل نکلی ہی اور بہت شوخ ہوئی ہی کیا اچھی بات مجھے کہتی ہی جو تیرا برا چاہتے ہین میں انکو گولوں تیری دشمن نہ جنون جو میں لوگون کی میری روح تیرے سامنے نکلے اب تو بہت منہ کرنے لگی ہے مین نے کم مرتبہ تجھے کہا کہ ایسی بات بار بار زبان پر نہ لایا کر مگر تو ہر بار ضرور وہی بات کریگی کہ جس سے مجکو غصہ آہی جاتا ہی ملکہ چندر بدن نے کہا کہ ای دایہ تم چاہے خفا ہو چاہے ناراض ہو چاہے مارو مگر مجکو اس جنگ کا تماشا دکھلاؤ جب دایہ نے یہ دیکھا کہ یہ لڑکی کسی طرح سے نہ مانیگی اور بہت عاجز کریگی اُسوقت یہ دل مین خیال کرکے ملکہ چندر بدن سے کہا کہ ظاہر مین تو لے چلنا تیرا اچھا نہین ہی مین یہ تدبیر کرتی ہون کہ تجکو پوشیدہ لیے جاتی ہون اور ایک مقام پر سب سے الگ مخفی تجکو رکھونگی اور خود بھی پوشیدہ رہونگی مگر اپنے ہمراہ کسیکو نہ لے چلنا صرف مین اور تم ہونگی اور ایسے مقام پر تیرے لیے جگہ تجویز کرونگی کہ دونون لشکر تیرے پیش نظر رہینگے راوی نے بیان کیا کہ یہ جو دایہ نے ملکہ سے کہا ملکہ بہت خوش ہوگئی دایہ کے گلے سے لپٹ گئی اور کہا کہ ای دایہ تم بہت اچھی آدمی ہو مین تمکو اپنی امی جان سے زیادہ جانتی ہون اور اُنسے زیادہ محبت رکھتی ہون دایہ نے ملکہ سے کہا کہ تم محبت کرنے والی زندہ اور سلامت رہو کہ جسکے سبب سے مجکو ہر قسم کی راحت ہی جب یہ باتین ہو چکین اور قرار پا چکا ملکہ نے اٹھکر مونہہ ہاتھ دھویا کھانا کھایا ادھر دایہ نے بھی کل کامون سے فرصت کرلی کہ چندر بدن نے کہا کہ دایہ چلو دایہ نے کہا کہ اچھا پس اُسیوقت دایہ نے تخت سحر تیار کیا اور وہ سحر کیا کہ جسکے سبب سے کوئی دایہ کو نہ دیکھے نہ چندر بدن کو سحر غائب کرکے تخت سحر کو اڑا کر اُس میدان مین آئی وہان ایک مختصر سا پہاڑ تھا اُس پہاڑ پر سے دونون لشکر پیش نگاہ تھے اور جو معرکہ کہ پیش نگاہ آوے گا وہ روبرو ہوگا یہ اُس پہاڑ پر آئی اُسنے ضبہ برپا کیا مگر اُسی طور سے کہ کوئی نہ دیکھ سکے اُسمین دایہ اور ملکہ جاکر بیٹھی یہ وہ وقت ہی کہ آشوب آچکی ہے اور سب لشکر اُتر چکا ہے نقابدار اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہوے ہین کہ یہ اگرچہ ہوشیار تھی اپنے جو نقابدار کو دیکھا یہ تو عاشق تھی دیکھتے ہی غش کھاکر گری دایہ نے گلاب وغیرہ چھڑکا اسکو ہوش آیا اسنے دایہ سے کہا کہ ای دایہ کوئی تدبیر ایسی کرو کہ یہ لوگ غالب آوین دایہ نے کہا کہ بیوقوف تدبیر کرنے سے کیا ہوگا وہ خود ہی غالب آئینگے ملکہ نے کہا کہ مجکو ایک امر کا خیال ہی کہ کہین ایسا نہ کیو کہ امی جان تو بر سر فساد ہین ایسا کرین کہ جب یہ لوگ غافل ہون اور امی جان سحر کرکے انکو عاجز و پریشان کرین اُسوقت یہ لوگ تباہ و خراب ہو جاوے دایہ نے کہا کہ ای فرزند اسکی مین تدبیر کیے دیتی ہون یہ کہکر دایہ نے کہا کہ بیٹا تم اسی مقام پر ٹھہری رہو میں اپنے سحر کی نظرون سے پوشیدہ ہوکر لشکر نقابدار مین آئی اور ننھا سا بانی اپنے ہمراہ لائی تھی اُسپر اسم سحر پڑھ کر دم کیا اور اس بانی کا حصار گرد لشکر نقابدار کیا اور ایک اسم پڑھکر گرد نقابدار کی سپاہ کے دم کردیا کہ ایک دیوار آہنی تیار ہوگئی یہ سحر اُسنے اسطور کا کیا تھا کہ رات بھر رہے اور یہ کیا تھا کہ جو کوئی لشکر نقابدار کا نکلے تو نکلے جائے اور پھر چلا آئے اگر لشکر حریف کا کوئی نہ آسکے اور سحر نہ اثر کرے کیسا ہی ساحر زبردست ہو یہ دایہ بڑی زبردست ساحرہ ہی سوائے آشوب کے کوئی اسکا مقابلہ نہین کرسکتا ہی اسی سبب سے آشوب اسکی خاطر کرتی ہی کہ ایسا نہ ہو کہ یہ بگڑ جاوے تو خرابی ہو پس دایہ یہ تدبیر کرکے اپنے مقام پر آئی اور ملکہ سے کہا کہ بیٹا مین تدبیر کرآئی ہون اب کوئی آسیب نہ ہوگا اگر کوئی لاکھ تدبیر کریگا ہان اگر تیری امان کوشش کرے تو کچھ مبذولیت ہوسکتا ہی مگر اسکی کوشش بھی بیسود ہوگی اُسوقت یہ دایہ نے کہا ملکہ خوش ہوگئی دایہ نے جو اسقدر کوشش کی اسکا سبب یہ تھا کہ یہ خفیہ طور سے بطیع اسلام تھی اور اُسنے اپنے مکان پر سحر کیا تھا جو کہ برسون کی محنت مین تیار ہوا تھا راوی نے بیان کیا ہی جبکہ رات ہوئی آشوب نے اپنے لشکر مین طبل جنگ بجوایا اور حکم دیا کہ طبل جنگ بجے سحر کو ہم مقابلہ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر آشوب مین طبل بجا یہ خبر لشکر نقابدار مین آئی

یہان نقابدار اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہوے اپنے اہل دربار سے فرما رہے تھے کہ ساحرون سے مقابلہ ہے جب میدان جنگ مین
صف آرائی ہوا اسوقت بدون اجازت کوئی کسیکے مقابلے کو نہ جاے کیونکہ تم لوگ غیر ساحر ہو اور وہ ساحر ہین اہل دربار
نے عرض کیا کہ آپکے اقبال سے ہم سبکو قتل کرینگے کچھ مقام خوف نہین ہے ہم غازی ہین اور جہاد کو ہم فرض جانتے
ہین اور مرگ کو حیات اور حیات کو موت تصور کرتے ہین نقابدار نے فرمایا کہ یہ تو مجکو یقین ہے کہ آپ لوگ اگر دریا
آتش ہو تو اسمین بھی کود پڑینگے کچھ خوف جانکا نہ کرینگے یہ کیا امر ہے یہ تو ساحر ہین انھون نے عرض کیا کہ خداوندا مربہ ہے
کہ جب ہم حملہ کرینگے ایک مرتبہ انکا سحر اثر کریگا جب ہم جا پڑینگے تو انکے حواس جاتے رہینگے وہ بھی تلوار سے مقابلہ
کرنے لگینگے سحر بیکار خرچہ جاتا رہیگا نقابدار نے فرمایا کہ یہ نہ خیال کرو انکے ایک سحر مین سب بیکار
ہو جاینگے انھون نے عرض کیا اگر قتل ہوے تو مرتبہ شہادت پاینگے کیونکہ کفار کے ہاتھ سے نہتے بس ہو کر قتل ہوتے
نقابدار نے فرمایا کہ جزاک اللہ صرف نقابدار ان سبکے قصد کو دریافت فرماتے ہین اس سبب سے کہ دیکھین
یہ لوگ کس قسم کا دل رکھتے ہین اور یہ جنگ ساحران سے تو خوف نہین کرتے ہین انکے دلون کا حال معلوم ہو جاتے
جبکہ یہ کلام اہل دربار سے سنے تو یقین ہوا کہ ضرور یہ لوگ اپنی جانین نہ عزیز کرینگے اور کفار سے مقابلہ کرینگے بس یہ
اسوقت نقابدار نے خیال کیا کہ کوئی تدارک ایسا ہو کہ یہ ساحر زیر ہون اور ہماری فتح حاصل ہو یہ اس فکر مین بیٹھے
ہوے تھے کہ یکایک طبل جنگ کی صدا آئی دریافت ہوا کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا نقابدار نے بھی طبل جنگ
بجنے کا حکم دیا یہان بھی کوس حربی پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ صبح کو کفار سے مقابلہ ہوگا سب سامان
جنگ کرنے لگے نقابدار نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے خیمون مین آکے آلات حرب و ضرب
درست کرنے لگے باہم اہل لشکر تفریر کرنے لگے کہ بڑے غضب کا سامنا ہے کیونکہ وہ لوگ ساحر ہین اور ہم غیر ساحر ہین
وہ بہ معاش ایک دانہ ماش مین ہمارا قیماش بگاڑ دینگے ہم بیکار ہو جائینگے وہ قتل کرنے لگینگے ایک نے
کہا کہ پھر کیا ہوگا مرتبہ شہادت کا پاینگے حق نمک سے ادا ہونگے ہم بہادر ہین ہم کو اس امر سے کیا خوف
ہے جو ہمارے حق مین ہوگا یہان لشکر نقابدار مین تو اہل لشکر باہم یہ تفریر کرتے ہین اور سامان جنگ
مین مصروف ہین ادھر لشکر حریف مین ساحر اپنا اپنا سحر جگا رہے ہین دونون لشکرون مین جنگ کی تیاری ہو رہی ہے
ہر طلایہ پھر رہا ہے صداے حارس باش بلند ہے جب کوئی نصف شب آئی تو اشوب نے یہ خیال کیا کہ لشکر
نقابدار پر سحر کرنا چاہیے کہ یہ لوگ بیکار ہو جائین صبحدم ہم آکے انکو قتل کرین بدون مکروہ غا کے
انسے سر برہونا محال ہے یہ خیال کرکے اپنے خیمہ مین آئی اور سامان سحر طلب کرکے سحر کیا کہ ایک ابر لشکر نقابدار پر
آکر قائم ہوا اور اس سے پانی برسنے لگا گرد لشکر نقابدار برستا رہا اندر لشکر کے ایک قطرہ نہ پڑتا تھا یہ سحر کرکے
باہر آئی اس خیال سے کہ لشکر مین طلاطم مچا ہوگا چلکر تماشا دیکھین جب اپنے لشکر سے باہر آئی دیکھا کہ گرد لشکر پانی برس رہا
ہے اندر اس لشکر کے ایک قطرہ نہین پڑتا ہے اسنے جو دیکھا پھر یہ اپنے لشکر مین آئی اس سحر کو اپنے واپس کیا اور
دریافت کیا کہ تو اپنا کام کر آیا اسنے جواب پایا کہ ای ملکہ اس لشکر پر کوئی سحر نہ اثر کریگا وہ لوگ بڑے ساحر ہین کہ
انھون نے قبل سے تدارک کیا ہے اشوب نے جو یہ سحر سے سنا اسنے خیال کیا کہ یہ لوگ تو ساحر نہین ہین سحر کو برا جانتے
ہین اور برا کہتے ہین پھر اسکا کیسبب کہ یہ اسحر کا کام نہین کرتا اپنے غصہ مین آکر ایک اور سحر بہت زبردست کیا
اگر وہ یہ تدارک نہ کر جاتی تو اسنے تو یہ خاتمہ کر دیا تھا وہ سحر بھی اسکا واپس آیا اور وہی کلام کیا اسی تدبیر و تدارک
مین آدھی رات تمام ہوئی ادھر سے نقابدار ادھر سے اشوب اپنے اپنے لشکر لیکر میدان جنگ مین صفین آراستہ
ہوئین نقابدار کی طرف سے تیر دار نکلے انھون نے جو درخت حائل نگاہ تھے انکو قلم کیا پست و
بلند زمین کو ہموار کیا سقون نے نکل کر آبپاشی کرکے گرد و غبار کو بیٹھا یا لشکر اشوب سے ایک ساحر نے بڑھکر جو سحر کیا

جو درخت حائل نظر تھے اُنکو قلم کیا پستا بلند زمین ہموار کی ایک نے سحر کرکے پانی برسایا گرد و غبار کو بٹھایا
دونون طرف سے نقیب نکلے نقابت کی دونون لشکرون کی صفون پر سناٹا ہوگیا سب کو جوش شجاعت آیا
بڑے عرصہ تک یہی عالم رہا اُسکے بعد لشکر آشوب سے ایک ساحر نکلا اُسنے مبارز طلب کیا نقابدار کے
لشکر سے ایک سردار نقابدار سے اجازت لیکر اُسکے مقابلہ کو آیا پہلے ہمکلام ہوا اُسکے بعد اُسنے کہا کہ جو تیرا جی چاہے
وہ کر ساحر نے یہ سُنکے کچھ پڑھنا شروع کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ دایہ نے رات بھر میں یہ بندوبست کیا تھا کہ جب سیاحر
دیگر ساحر سے مقابلہ ہوگا اُسوقت بڑی خرابی ہوگی کیونکہ یہ لوگ تو بالکل سحر سے ناواقف ہین یہ سحر کرکے اُنکو گرفتار کرلیجائینگے
اس سے بہتر یہ ہے کہ تو اسی مقام پر سے ایسی تدبیر کر کہ اُسے تو یہ ظاہر ہو کہ اُسنے قتل کیا اور فعل سحر سے ہو پس اُسنے سحر
تیار کیا تھا اُسی مقام پر سے بیچ میں سحر کرکے ایک برق چمک کر گری اُسکا خاتمہ ہوجائیگا پس جب اُسنے دیکھا کہ
دونون لشکر باہم ملے اور مقابلہ ہونے لگا ایک سردار لشکر نقابدار سے نکلا ہے ساحر کے مقابلہ پر اور اُس ساحر نے
قصد کیا ہے کہ سحر کرکے گرفتار کرلیجائے پس دایہ نے اُس پہاڑ پر سے سحر کیا کہ برق چمک کر گری اُس ساحر کے دو ٹکڑے
ہوگئے یہ جو حال آشوب نے دیکھا پریشان ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہے کہ برق سے یہ ساحر قتل ہوا اور خدا پرست زندہ رہا دو
اسی فکر مین تھی کہ دوسرا ساحر اُس سے اجازت لیکر میدان مین آیا اُس سے اس خدا پرست نے مقابلہ ہوا جب
اُسنے قصد کیا کہ سحر کرون اُسی طور سے برق چمک کر گری اُسکے بھی دو ٹکڑے ہوئے اسی طور سے کئی ساحر لشکر آشوب
کے مارے گئے اُسوقت آشوب کو غصہ آیا چونکہ لشکر اُس حصار سے باہر آگیا تھا دوسرے وہ حصار صرف رات بھر کے لیے تھا
اُسنے غصہ مین آکر اہل لشکر سے کہا کہ اب کوئی مقابلے کو نہ جاے مین خود جاکر مقابلہ کرتی ہون کیونکہ اس سے کیا حاصل کہ
میرے اہل لشکر کا خاتمہ ہوجاے مین نقابدار کو طلب کرکے مقابلہ کیے لیتی ہون یہ کہکر اور تخت سحر کو صف سے
نکالا اگر میدان مین آئی وہ سردار اُس مقام پر کھڑا ہوا حریف کا انتظار کر رہا تھا کہ یہ آکر ہو نچی اُسنے کہا کہ اے خدا پرست
تو واپس جا اور اپنے افسر اور اعلیٰ نقابدار کو مقابلہ کے لیے بھیجدے کیونکہ مین بھی اپنے لشکر کی بادشاہ ہون اور وہ
بھی اپنے لشکر کے افسر ہین باہم مقابلہ ہوجائے جو ہونا ہو وہ ہوجائے جسکی فتح ہو یہ سُنکے وہ سردار کہنے لگا کہ مین تیرے
مقابلے کو موجود ہون اُسنے جواب دیا کہ میری یہ لیاقت نہین ہے کہ مین تجھے مقابلہ کرون یہ کہکر صدا دی کہ اے نقابدار
اگر تم کو اپنی جان عزیز ہے تو اپنا لشکر لیکر چلی جاؤ ورنہ میرے مقابلہ کو آؤ یہ جو صدا دی پس نقابدار مرکب کو چھیڑ آشوب کے جاسوسون
نے عرض کیا کہ جب تک ہمکو موجود ہین حضور کیون مقابلہ کو تشریف لیجائین ہم جان نثار ہین نقابدار نے جواب مین فرمایا کہ وہ
مجکو برائے مقابلہ طلب کر رہی ہے مین کیونکر مقابلہ کو نہ جاؤن اور تمکو اجازت میدان دون اپنے طریقہ کے خلاف کرون اور
قاعدہ اسلام سے پھرون یہ کہکر فرمایا کہ اگر خدا و مذکر ہم چاہتا ہے تو مین اس سے مقابلہ کرکے زیر کرتا ہون اُسکا سحر مجھ پر کچھ اثر
نہ کریگا اگر سب کو اُس مقام پر روکا اور خود مرکب کو تیز کرکے اُسکے مقابل آئے اور سردار کو بھی واپس کردیا ناظرین پر واضح رہے
کہ ایک تعویذ دایہ نے دیا ہے کہ جسکا ذکر ہوچکا ہے اُسکا اثر یہ ہے کہ جسکے پاس وہ تعویذ ہو اُسپر سحر اثر نہین کرسکتا ہے کیسا ہی زبردست
ساحر ہو مگر اُسکا سحر اثر نہ کریگا یہ تعویذ دایہ نے بڑی محنت سے تیار کیا تھا کیونکہ اُسپر بڑے بڑے کہانت ظاہر تھا اُسنے وہ تعویذ انگوٹھا
تھا اُنکے بازو پر بندھا تھا پس جب یہ اُسکے سامنے آئے اور مقابل ہوکے اُسنے پہلے بہت کچھ کلام کیے اور نصیحت کی اور
کہا کہ کیون اپنی جوانی کے دشمن پڑے ہو مین ساحرہ ہون ایک سحر مین تم بیکار ہوجاؤگے دوسرے یہ لیر ہے کہ مجکو تمھارے
اوپر رحم آتا ہے ہان یہ بیان کرو کہ تم خدا پرستونکا یہ قول ہے کہ سحر کو بُرا اور کفر جانتے ہو اور ساحر کو بھی ویسا کہتے ہو اسپر یہ حال
ہے کہ بظاہر تو بُرا کہتے ہو اور باطن مین بہت بڑے ساحر ہو کیسے کیسے ساحر میرے لشکر کے تمھارے سردار لشکر کے
مقابل آئے مگر اُسکے ہاتھ سے نہ مارے گئے ذرا دم لینے کی مہلت نہ ملی کہ برق چمکی اور گری وہ قتل ہوا اُسکا کیا سبب ہے
اور یہ کیا بات ہے اور کونسا طریقہ جنگ کا ہے کہ بظاہر سحر سے نہین مقابلہ کرتے ایک مقابلہ کرنے آتا ہے دوسرا اُسکی

لشکر ہی کہ وہ تو مقابلہ کرنے لگا اور یہ اسکی طرف متوجہ ہوا اور حریف بھی دوسرے نے سحر کیا حریف تو غافل ہی اسکی طرف متوجہ ہی کہ اتنے عرصہ مین اسکا دلبر مل گیا یہ تو اپنا وار اسپر کرتا رہا یہان تو خاتمہ ہوگیا یہ کوئی طریقہ جنگ ہی اب یہ ظاہر ہوا کہ تم کو کرسے مقابلہ کرتے ہو یہ جو تقریر آشوب نے کی تقابدار کو غصہ آیا اور جواب دیا کہ ای لکاتہ یہ کیا بیہودہ تقریر ہی ہمارے سحر و ساحری کو حرام جانتے ہین اور جاننے والے کو کافر بلکہ ہم کیونکر فعل حرام کے مرتکب ہونگے اور کرسے مقابلہ کرنے کو برا جانتے ہین اور دغا سے لڑنے کو بالکل خلاف شجاعت و مردانگی تصور کرتے ہین جو کہ نامرد ہین وہ مکر اور دغا سے لڑتے ہین یہ ہمارے طریقے اور قاعدے کے خلاف ہی یہ بات کبھی نہ خیال کرنا پھر کبھی ایسا نہ کرینگے یہ ہمارے خدا کی قدرت ہی اور تجھ پر غضب خدا نازل ہوا ہی خدا کی طرف سے برق چمک کر گرتی ہی اور تجھکو قتل کرتی ہی یہ جو تقابدار نے فرمایا اسنے جواب دیا کہ اب مین دیکھتی ہون کہ آیکا خدا آپ کو میرے ہاتھ سے کیونکر بچاتا ہی اور کیونکر آپ میرے سحر سے محفوظ رہتے ہین اور آیکا لشکر اسی سبب سے مین خود آپکے مقابلہ کو آئی یہ خیال کیا کہ کیا ضرورت ہی کہ اہل لشکر دونون طرف کے قتل ہون خصوصاً تیری طرف کے بس مین خود جاکر تقابدار کو طلب کرکے ایک سو اس قصہ کو کرون اب کیا ضرورت ہی کہ باہم تقریر ہو جواب حربہ سمجھتے ہون وہ کیجیے تاکہ آپ کے دل مین حسرت نہ رہے کہ مین نے مقابلہ کیا اور حربہ کرنے کی نوبت نہ آئی تقابدار نے کہا کہ تو اپنا سحر کر اور جو حربہ تیرا جی چاہے وہ کر جب مین تیرے حربے سے بچ نکلا اور میرا خدا بچائیگا تو مین تیرے اور تیرے لشکر پر حربہ کرونگا پھر تقابدار نے کہا آسنے کہا کہ مین ابھی تیرے اوپر حربہ نہین کرتی ہون بلکہ تیرے کل لشکر پر حربہ کرتی ہون اور اسکو بیکار کیے دیتی ہون اس خیال سے کہ اگر تو میرے ہاتھ سے مارا جاے تو تیرے اہل لشکر میرے لشکر پر حملہ کرین اور وہ تمام کرین بعد تیرے سب کا خاتمہ ہو جاے تقابدار نے کہا کہ جو تیرا جی چاہے وہ کر مین موجود ہون یہ کہکر خود خاموش ہو رہا آسنے یہ کلام سنکے ایک مرتبہ اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک گولا اور سنولادی نکالا اور اسپر کچھ پڑھکر طرف لشکر تقابدار کے پھینکا وہ گولا بالاے آسمان جاکر شق ہوگیا اس سے دو وظیفا پیدا ہوا اور تمام لشکر کو گھیر لیا جسکی آنکھ مین وہ دخان گیا اسکو رمد چشم عارض ہوا اور رمد چشم سے زمین پر تڑپنے لگا انجام یہ ہوا کہ کل لشکر کو رمد چشم ایک دم مین عارض ہوگیا ہر ایک اپنے مقام پر تڑپنے لگا اور شدت درد سے چلانے لگا ایک شور اور غل لشکر مین ہوا یہ صدا جو کان مین تقابدار کے آئی انھون نے لشکر طرف لشکر کے دیکھا دیکھا تو لشکر سے صدا آرہی ہی انھون نے قصد کیا تھا کہ دریافت کرون کہ کیا واقعہ ہی آشوب ہنسی اور کہا کہ دیکھا تمنے میرے سحر کو تمھارا لشکر بیکار ہوگیا رمد چشم سبکو عارض ہوا ہر ایک اندھا ہوگیا یونہی تڑپ تڑپ کر مر جائینگے اسکا کچھ علاج نہین ہی اسی عالم مین مبتلا رہینگے تقابدار نے کہا کہ تو بڑی بیوقوف ہی کہ میرے لشکر کو تو نے پریشان کیا اب تجھکو قتل کرون ہوا کہ مین تجھکو قتل کرون تاکہ میرا لشکر اس بلا سے نجات پاکے یہ سنکے وہ قہقہہ مارکر ہنسی اور کہا کہ یہ خیال مین خبردار ہو جاؤ اب مین سحر حملہ کرتی ہون ناظرین پر واضح رہے کہ آشوب نے اس سحر مین تقابدار پر بھی سحر کیا تھا مگر اس سحر نے اُس پر اثر نہ کیا کہ توڑ نہ تھا جو کہ رد سحر تھا اور اہل لشکر کے باطل کی دافع سحر کا توڑ نہ تھا کہ وہ اسکی وجہ سے بچتے وہ لوگ مبتلاے بلا ہوئے رمد چشم عارض ہوا آشوب چشم مین مبتلا ہوے جو کہ اسکا سحر تھا کہ جہان اسنے سحر کیا آشوب چشم ہوا اسی سبب سے آشوب نام ہی جسپر وہ سحر کرتی ہی وہ اسی بلا مین مبتلا ہوتا ہی اور تڑپ تڑپ کر مرجاتا ہی یہ اسکا سحر کمال کا ہی اسپر سارا اسکا بھروسا ہی اور دار و مدار رہتا ہی سحر اسنے کیا مگر جب تقابدار پر اس سحر نے اثر نہ کیا پریشان ہوئی اور یہ خیال کیا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ لشکر پر تو میرے سحر نے اثر کیا مگر اس جوان تقابدار پر اثر نہین کیا پہلے تو یہ خیال کیا تھا کہ اسی سحر مین یہ بھی مبتلا ہو جائیگا مگر کچھ نہوا اب اسنے خبردار کرکے سحر کیا ایک اژدھا بنکر طرف تقابدار کے چلی تقابدار اسکی طرح سے اپنے مرکب پر سوار کھڑے رہے آسنے آکر قریب دم کھینچا نتھنے مونہ سے نکلے قریب تقابدار آکر دوپہنچے اسنے لاکھ لاکھ کوشش کی کہ مین تقابدار پر غالب آؤن لاکھ لاکھ دم کھینچے مگر ہر ایک شعلہ قریب تقابدار کے گر کر ہوا اور تقابدار کو بالکل حرکت تک نہوئی یہ عاجز ہوکر پھر اپنی اصلی صورت پر آئی اور تخت پر بیٹھکر سحر کیا کہ ہزارون برقین چمک کر تقابدار پر آئین اور

قریب نقابدار پہونچکر نیست و نابود ہوگئین تب اپنے دل مین خیال کیا یہ کیا ماجرا ہی کہ اسپر کوئی میرا سحر اثر نہین
کرتا ہی پھر جھنجھلا کر تھوڑے ماش لیکر اسپر کچھ پڑھکر اور دم کرکے نقابدار پر سے نقابدار کے اوپر سے وہ بھی
بچھا در ہوکے زمین پر گر پڑے کچھ بھی اثر نہوا پھر ایک ناریل اپنی جھولی سے نکالا اور کچھ اسپر دم کیا اور طرف
نقابدار کے پھینکا وہ بھی قریب نقابدار کے آکر شق ہوکر گر پڑا اُسکا بھی اثر نہوا اب یہ سحر کرکے عاجز
ہوگئی اب اسکے پاس کوئی سحر نرہا کہ جسکو کرتی نہایت شرمندہ اور نادم ہوئی چونکہ ایک سحر اسکے پاس اور بھی تھا
مگر اُسوقت اُسکو یاد نہ آیا تھوڑی دیر کے بعد یاد آیا بس ایک بھبھکا سحر لیکر اور ایک مرکب سحر بنا کر نقابدار کے قریب
آپہونچی اور مقابلہ کرنے پر نقابدار سے آمادہ ہوئی بس نقابدار نے اُسکے حملہ کو روکر کے اُسکے قبضے
پر ہاتھ ڈال دیا اور بھبھکا چھین کر اور اُسکا لشکر توڑ کر مرکب سحر پر سے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کرکے گرہ
سر جرخ دیا اور زمین پر دے مارا اُسوقت واہ واہ اور سبحان اللہ کی چاروں طرف سے صدا آنے لگی
اور پھر عیار کی طرف نقابدار نے دیکھا وہ بھی رمد چشم مین از حد مبتلا تھا وہ کیونکر آتا یہ جو حال نقابدار
نے دیکھا خود مرکب پر سے کودا اور اُسکے قریب آکر پھر اُسکو زمین پر سے اُٹھا لیا کیونکہ جب زمین پر
اترا تھا تو یہ خیال کیا تھا کہ عیار باندھ لیگا وہان عیار خود ہی اس بلا مین مبتلا تھا وہ کیونکر باندھ لیتا
اتنے عرصہ مین آشوب اٹھ کھڑی ہوئی کہ نقابدار نے مرکب پر سے کودکر اور اُسکو زیر کرکے
کہا کہ تو شناخت مین پروردگار عالم کے کیا کمتی ہی اب بھی کر تو مرا دین قبول کر لیکی تو بہت
اچھی طرح سے رہیگی اور تیری جان بھی بچیگی ورنہ ابھی مرتبہ مجکو اس زور سے دے مارونگا کہ تو نقش
زمین ہوجائیگی تیرا نشان تک نہ باقی رہیگا اور استخوان تک ریزہ ریزہ ہوجائینگے اُدھر اُسکے اہل
لشکر نے جو یہ حال دیکھا پہلے تو باہم یہ تقریر کر رہے تھے کہ لکھ نے نام لشکر نقابدار بیکار کر دیا ہے
یہ لوگ اسی طور سے تڑپ تڑپ کر مرجائینگے اور اس جوان کو بھی مار لینگی ہمکو زحمت کرنا نپڑیگی
وہ جو دو چار سردار قتل ہوئے اُنھون نے تعجیل کی ورنہ وہ کبھی قتل نہوتے پہلے ہی ملکہ آشوب
جاکر خاتمہ کر دیتین بھلا ہماری ملکہ سے کون مقابلہ کر سکتا ہی یہی تقریر سب آپسمین کر رہے تھے ادھر
جو سحر ملکہ آشوب نے نقابدار پر کیے تھے سب رد ہوئے اور کسی نے کچھ اثر نکیا اور نقابدار
نے آشوب کو اُٹھا لیا تھا پھر تو یہ حال دیکھکر اہل لشکر نے اور سب سردارون نے سحر کیا
کسی نے نارنج مارا کسی نے ناریل کسی نے گولہ فولادی کسی نے برچھین گرائین کسی نے ایسا
سحر کیا کہ زمین برابر شق ہوگئی کسی نے یہ سحر کیا تھا کہ جہان پر نقابدار ہو اُس مقام پر کی زمین شق
ہو اور نقابدار زمین مین سما جاے اُس سحر نے کچھ اثر نہ کیا کسی نے یہ سحر کیا تھا کہ ملکہ نقابدار
کے ہاتھ سے چھٹ جائین کسی نے سنگ برسائے کسی نے آگ برسائی مگر کسی سحر نے نقابدار
پر اثر نکیا تمام لشکر سحر کرنے کرنے عاجز ہوگیا ادھر نقابدار نے جو آشوب سے کہا کہ اگر تجکو اپنی
جان سلامت رکھنا منظور ہو تو اسیوقت کلمہ پڑھ اور دین اسلام قبول کر ورنہ تجکو قتل کرتا ہون
آشوب نے اُس حالتمین بھی کئی سحر کیے مگر کسی سحر نے کچھ اثر نکیا اب آشوب کو یقین کامل ہوگیا
ضرور اسکا مذہب برحق ہی کہا کہ اے نقابدار مین نے آپ کی اطاعت قبول کی اور کج سے آپکے
دین کا طریقہ اختیار کیا اب جو حکم آپکا ہوگا اُسکو بجالاؤنگی یہ نہ خیال فرمائیگا کہ مین مکر و فریب سے آپ کی
اطاعت کرتی ہون بلکہ نہ دل سے ہی سچے نقابدار نے اُسکو زمین پر رکھدیا وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور دوڑکر
نقابدار کے قدمون پر گر پڑی اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ میرا قصور معاف فرمائیے نقابدار نے

فرمایا کہ پہلے میرے لشکر کو اس بلا سے نجات دے اُسنے عرض کیا کہ ابھی کل لشکر کو نجات دیتی ہون یہ کہکر ایک سلائی آہنی اپنی جھولی سے نکالی اور اُسپر کچھ پڑھ اور لوبان وغیرہ کی دھونی دی اور عرض کیا کہ ابھی یہ سب اچھے ہوئے جاتے ہین یہ کہکر ایک شخص کے پاس آئی اور اُسکی آنکھ مین وہ سلائی پھیری یہ حال ہوا کہ اُسنے ایک چیخ ماری کہ تمام جسم اُسکا لرز گیا اور چند قطرے آب گندیدہ کے اُسکی آنکھ سے گرے اب نہ وہ درد تھا نہ وہ سرخی تھی نہ وہ تڑپ تھی نہ وہ کھٹک تھی آنکھ مثل تارے کے روشن اور صاف ہوگئی پس ملکہ آشوب نے ایک سلائی اُسی آدمی کو دی کہ تو اس سلائی کو سب کی آنکھون مین پھیر دے سب کی آنکھین اسی طرح سے صاف اور روشن ہوجائینگی وہ شخص اُس سلائی کو لیکر لشکر مین آیا اور سب کی آنکھون مین سلائی پھیرنے مین مشغول ہوا اب ملکہ آشوب نقابدار کی خدمت مین آئی اور کہنے لگی کہ جو حکم آپکا ہو بجالاؤن نقابدار نے فرمایا کہ دین اسلام قبول کر اُسنے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ آپ کی بجاآوری ارشاد سے ہرگز ہرگز انکار نہین ہے جو آپ فرمائین نقابدار نے فرمایا کہ کلمہ طیبہ پڑھ اُسنے کہا کہ کلمہ پڑھنے سے ایک بات ہوگی کہ پھر مین سحر نہین کرسکونگی اور حضور کو اگر مقام پر سحر ساحری و ساحرون سے مقابلہ کرنا پڑیگا کیونکہ اس اقلیم مین ملک ہین انمین بڑے بڑے ساحر برسر دست ہین جب انکو آپ کے آنے کی خبر ہوگی کہ نقابدار اس طرف آتے ہین تو وہ ضرور برائے مقابلہ آپ سے آئینگے اور وہ سحر سے مقابلہ کرینگے اُسوقت آپ کو ضرورت ہوگی تو بڑی مشکل ہوگی ہان جب ان سب ملکون پر آپکا قبضہ ہوجاے اور آپ کے زیر حکومت ہوجائین اور دین اسلام کا ڈنکا بجے اُسوقت مین ترک سحر کرونگی اور جو آپ کا حکم ہوگا بجالاؤنگی ابھی کلمہ پڑھنے سے مجکو معاف فرمایئے یہ جو نقابدار نے سنا تو فرمایا کہ اچھا اب تو مطیع اسلام ہوا اور حرام ہوگئین اسلام مین حرام ہین اور مذہبون مین حلال ہین اُنکو ترک کر اور جو جو چیزین دین اسلام مین حلال ہین اُنکو عمل مین لاؤ اور شکدون مین جانا ترک کردیا بلکہ منہدم کرا کے مساجد کی بنا ڈالو دین اسلام کا ڈنکا بجے تمام اہل شہر کو مسلمان کرو بلکہ آشوب نے عرض کیا کہ یہ سب مجکو منظور ہے یہ حال جو آشوب کے لشکر نے دیکھا باہم کہنے لگے کہ ملکہ آشوب نے اگر اُسکی اطاعت قبول کی تو ہم لوگ بھی اطاعت ضرور کرینگے کیونکہ ہم سب بھی تو اپنا اپنا سحر آزما چکے ہمارے سحر نے اس جوان پر کچھ بھی اثر نہ کیا نہین معلوم کہ اُسکے پاس کون چیز ہے کہ جسکی وجہ سے ہمارے سحر سب بیکار ہوئے پس یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بڑا صاحب اقبال ہے اس سے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہے اگر کسی نے مقابلہ کیا تو سر پر ہوگا پس جو ہماری ملکہ کی راے ہے وہی ہم سبکی راے ہے اور ملکہ نے کچھ اسمین بہتری بھی ہوگی اہل لشکر تو باہم یہ گفتگو کر رہے تھے کہ ادھر ملکہ نے اُس مقام پر آکر جہان پر آسنے مقابلہ کیا تھا آئی اُدھر نقابدار ملکہ کو رخصت کرکے اپنے لشکر مین آیا یہان اُس شخص نے سب کی آنکھون مین سلائی پھیر پھیر کر سب کو اچھا کرنا شروع کیا سب داروغون کی جو آنکھین کھلین تو اُنکی تکلیف کم ہوئی اہل لشکر نے نقابدار کو دیکھا کہ اپنے مقام پر تشریف رکھتے ہین پہلے آداب و تسلیمات بجالاے بعد اُسکے عرض کیا کہ خداوند کیا واقعہ گذرا ہم سب تو آشوب چشم مین ایسے مبتلا ہوگئے تھے اور اس قدر درد تھا اور شدت تھی کہ ہم سے صبر نہ ہوسکا مارے درد کے ہر شخص چیختا تھا اور چلاتا تھا اور تڑپتے تھے جو جو عرصہ گذرتا جاتا تھا اُسی قدر درد کی تکلیف زیادہ ہوتی جاتی تھی کچھ نہ دکھائی دیتا تھا بالکل نابینا ہوگئے تھے اب یہ فرمایئے کہ انجام مقابلے کا کیا ہوا کیونکہ ہمارے روبرو یہ ہوا تھا کہ آپ گئے اور آسکے یہ تقریر ہو رہی تھی اُسنے اُسی حالت تقریر مین کچھ سحر کیا تھا کہ دھوان پیدا ہوا تھا وہ جو ہماری آنکھون مین لگا یہ حالت

ہوگئی پھر ہمکو خبر نہوئی کہ کیا واقعہ گذرا گو ہمکو آپ کے آسکے مقابلہ کا بہت اشتیاق تھا کیا کرتے
نقابدار نے کل حال گذشتہ بیان کیا اور یہ فرمایا کہ بفضل خدا وہ مطیع اسلام ہوئی ہے اب اسنے
لشکر کو بھی کہدیا ہے اور یہ کہدیا ہے کہ لشکر مین جو بچکر سب کو مسلمان کرونگی یہ سنکے نقابدار سے سب سردار
بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ مبارک ہو آپ کو اس جنگ کا فتح ہونا عرض کر نقابدار
نے بہت بڑا جلسہ کیا اور لوگون کو انعام واکرام سے سرفراز کیا اکثر لوگ کہتے تھے کہ کسیکو اس جنگ
کے فتح ہونے کا یقین نہ تھا نقابدار نے فرمایا جبکہ فضل خدا شامل تھا تو کیا ضرورت تھی کہ یقین
نہ ہوتا وہ ہر حکم اور ہر امر مین اپنے بندہ کی آبرو رکھتا ہے جو کام اسکی ذات پر بھروسہ کرکے
کیا جائیگا اسمین ضرور وہ اپنے بندے کی کمک کریگا وہ بڑا رحیم وکریم اور عادل ہے ہر مقام پر عزت
رکھ لیتا ہے پس مین نے اسکی ذات پر بھروسا کرکے مقابلہ کیا تھا وہ کیونکر نہ میری کمک کرتا اسنے یون اس
بلا کو رد کیا اور اس طور سے یہ جنگ ختم ہوئی یہ فقط اسکی کرامت تھی یہ کلام نقابدار سے سنکے سب لوگ
خاموش ہورہے خداوند کریم کی حمد وثنا کرنے لگے یہان تو نقابدار اپنے لشکر کو لیے ہوئے میدان
جنگ مین تشریف فرما ہین اودھر آشوب نے اپنے لشکر مین آکر اور باواز بلند پکارکر کہا کہ اے اہل لشکر
واے سرداران لشکر آگاہ باشید وبدانید کہ مین نے دین اسلام برضا ورغبت اپنی قبول کیا اور
اس جوان نقابدار عالی مرتبت کی اطاعت کی اور کنیزی اختیار کی جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ میرے
لشکر مین رہے اور جسکو ساتھ نہ دینا منظور ہو وہ اسیوقت اپنا بوریا بندھنا اٹھاکر لشکر سے نکلجاے
اور پھر کبھی مایدولت واقبال کے پاس آنیکا قصد نکرے مین بخوشی کہتی ہون کسی پر جبر نہین کرتی ہون کہ
شاید کوئی یہ سمجھے کہ جبر یہ ہمسے دین اسلام قبول کرائی ہین یہ خیال کوئی نہ کرے یہ جو کلمات سب اہل لشکر نے
آشوب کی زبان مبارک سے سنے کل اہل لشکر از ادنی تا اعلی سبنے ایک زبان ہوکر جواب دیا کہ اگر
آپنے اطاعت بدل منظور اور قبول کی ہے تو ہم سبنے بھی اطاعت قبول کی ہم لوگ آپ کے نمکخوار قدیم ہین بلکہ
ہمارے آباواجداد بھی ہم سب کو آپکی جدائی منظور نہین ہے اسی ملکہ آپنے کوئی امر تو ایسا دیکھا اور آپ پر
ظاہر ہوا کہ جسکی وجہ سے آپ نے مذہب قدیم اپنا جو کہ مرتہاے مدید سے چلا آتا تھا اسکو آپنے ترک
کیا اور اطاعت کی پھر ہمکو کیا ضرورت ہے کہ ہم سب آپکی پیروی نہ کرین اور اپنے مذہب قدیم پر قایم رہین
پس ہم سبنے بھی اطاعت قبول کی اب یہ فرمائیے کہ نقابدار نے آپ کو کیا تعلیم کیا کہ آسکے سبب سے
کفر حاتا رہا آشوب نے کہا کہ ابھی مین مطیع اسلام ہوئی ہون اور جو جو اشیا مذہب اسلام مین حرام
ہین اُن سبکو مین نے ترک کیا نصوبرپرستی وسامری وجمشید پر لعنت کی ابھی کلمہ اس سبب سے
نہین پڑھا کہ سحر فراموش ہوجائیگا اور ابھی ساحرون سے مقابلہ کرنا ہے یہ جو مین نے عذر کیا بس
انھون نے بھی میرے لیے کو منظور فرمایا مین آپنے رخصت ہوکر اسلیے آئی ہون کہ تم سب کو مسلمان
کرون اور اہل شہر کو بس جسکو دین اسلام کی اطاعت کرنا منظور ہو وہ ادیان باطلہ پر لعنت دیکر
خداوندون پر لعنت کرے اور اس نقابدار کی غلامی وکنیزی قبول کرے اور جب سب ملک فتح
ہوجائیگا اسوقت ہم لوگ کلمہ پڑھینگے یہ جو آشوب نے کہا سب اہل لشکر نے اُسکے کہنے کو قبول
کیا جو طریقہ نقابدار نے آشوب کو تعلیم کیا تھا وہ اُسنے ان سب کو تعلیم کیا بس آشوب چند سردار کو
لیکر خدمت مین نقابدار کے آئی یہان نقابدار اپنے لشکر مین سردارون سے باتین کر رہے تھے
کہ آشوب آکر پہونچی اور عرض کیا کہ سب میرے اہل لشکر نے حضور کی اطاعت کی اور دین اسلام

قبول کیا اب مین امیدوار ہون کہ آپ میرے شہر مین تشریف لیجلین اور میری دعوت قبول فرمائین
اور جس امر کے لیے حضور نے نامے مین تحریر کیا تھا یہ کنیز اسکا بھی سامان کرتے اور فراغ حاصل کرے نقاب
نے یہ کلام سنکے جواب مین فرمایا کہ ہم جاکر تمام شہر کو اسلام آباد کرو مین بھی آتا ہون یقین ہے کہ برسون تک
مین شہر مین آؤنگا ناظرین کو معلوم ہو کہ آشوب کو یہ امر منظور تھا جسکا کہ قبل مین حال تحریر ہو چکا ہے کہ دایہ
نے جو بیان کیا تھا اور خود آشوب نے اپنے سحر سے دریافت کیا تھا اور اسکے بعد رائے کی تھی اور یہ
رائے قرار پائی تھی کہ مقابلہ کرکے اطاعت کی جائے صرف اہل لشکر اور اہل شہر کے دکھانے کو وہی آشوب
نے کیا جس روز مقابل مین آکر فروکش ہوئی اور اسی روز شب کو سحر کیا اور امتحان کیا کہ دیکھون جسکو
دایہ کہتی تھی وہ یہی امر ہے جبکہ سحر نے اثر نکیا تو اور زیادہ اسکو صداقت ہوئی پس جس صبح کو مقابلہ
ہوا دو چار سردار ملکہ آشوب کے مارے گئے چونکہ اسکو دوسرا امر منظور تھا اس سبب سے اسنے
خود جاکر مقابلہ کیا تھا آخر کو زیر ہوئی اور کوئی تدبیر اسنے اپنے بچنے اور نقابدار کے قتل کرنے
مین باقی نرکھی پھر اسنے غصے مین آکر لشکر نقابدار کو اس بلا مین مبتلا کیا تھا چونکہ اسکو اطاعت
منظور تھی بدین سبب نقابدار نے جو وہ تقریر کی تھی پس اطاعت کی جب نقابدار نے یہ امر
دیکھا پس آشوب مع سردارون کے رخصت ہو کر اپنے لشکر مین آئی اور لشکر کو لیکر اسوقت
طرف شہر کے روانہ ہوئی ہے اسی طور سے ابر سحر بنا کر لشکر روانہ ہوا جب لشکر چلا گیا نقابدار
بھی اپنا لشکر لیکر پڑاو پر آیا اور فروکش ہوا اور نقابدار اپنی بارگاہ مین گیا اور دوگانہ شکر خالق اوکا ادا
اور بہت عجز و انکسار سے اس خالق برحق رازق مطلق کا شکریہ ادا کیا اور سجدہ کیا اور کہا کہ
تو بڑا کریم و رحیم تیری رحمت کاملہ کا انسان اور حیوان اور جن اور ملایک نے بھید نہین پایا پھر اپنے
خیمہ مین جاکر آرام کیا یہان آشوب جو لشکر لیکر داخل شہر ہوئی اہل شہر مین یہ چرچا ہونے لگا کہ ملکہ
پرستون برائے مقابلہ تشریف لے گئین تھین اور آج تشریف لے آئین اسکا کیا سبب ہے یہان ملکہ
داخل محل ہوئی لشکر چھاونی مین اپنے ساز و سامان کے گیا اور سب سردار بھی اپنے اپنے مکانون کو
گئے مگر رات بھر اہل شہر کو یہی فکر رہی کہ ایکا کیا سبب ہے کہ ملکہ چلین آئین اہل شہر تو اس فکر مین
ہین اور ملکہ اپنے محل مین باطمینان بیٹھی ہوئی ہین اور اپنے امور ضروری سے فراغت کرکے خوابگاہ
مین جاکر سوئی اب انکو تو اسی فکر و تردد مین رکھا جاتا ہے اب حال ملکہ و دایہ کا بیان ہوتا ہے کہ جبکہ دایہ
اسی مقام رہے بیٹھے بیٹھے چند ساحرون کو جو کہ نقابدار کے سردارون کے مقابلہ کو آئے تھے قتل
کیا اور اسکے بعد خود آشوب نکلی تو دایہ چندربدن سے کہنے لگی کہ اب بڑا غضب ہوا کہ یہ
سردار تمھاری والدہ کے ہاتھ سے ضرور قتل ہوگا اور بڑی خرابی ہوئی اب یہ اپنے سحر مین کل
لشکر کو گرفتار کریگی یہ جو دایہ نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ اے دایہ مین اب کیا کرون اور کدھر جی جان
اور کیونکر اسکو منع کرون دایہ نے چندربدن سے کہا کہ ذرا ٹھہر جاو اسقدر بیتاب نہ ہوئی جاؤ
دیکھو تو کیا ہوتا ہے اے لڑکی یہ بلا اور آفت تیری لگائی ہوئی ہے اب تو یہ کہتی ہے کہ جب تک میری ماں
مسلمان نہ ہونگی مین مسلمان نہونگی پس وہ لوگ تو جو کہتے ہین وہ پورا کرتے ہین پس انھون نے
یہ قرار کر لیا تھا تو وہ ضرور اس امر کو پورا کرینگے کیونکہ انکو کیے ہوئے کا نباہنا اور دیکھو برائے مقابلہ
آئے پس اب انکا خدا اسکو اس بلا سے نجات دیگا یہان نقابدار اور آشوب سے جو تقریر ہوئی
وہ دایہ نے سب سنی تھی یہان دیکھا تھا کہ اسنے سحر کرکے لشکر کو مبتلاے بلاے رد چلیم کیا ہے

یہ حال دیکھکر دایہ نے ملکہ سے کہا کہ ای فرزند تیری ماں نے بڑے غضب کا سحر کیا کہ جسکا رد کرنا سوائے تیری ماں کے اور کسی سے ممکن نہین ہی یا وہ قتل ہو تو یہ بلا دفع ہو جاے ورنہ اگر تمام دنیا کے ساحر جمع ہون اور دفع کرنا چاہین تو غیر ممکن ہی جب تک یہ حیلہ کوشش نکرین وہان اتنا زمانہ کب ہی کہ یہ لوگ زندہ رہین صرف دس روز تک اُن سبکو یہ عارضہ عارض رہیگا بعد دس یوم کے ایک درد ایسا سخت پیدا ہوگا اور اُس سے ان سب کی یہ حالت ہوگی کہ کل اہل لشکر کی پیشانیان شق ہو جائینگی اور مغز سر سے باہر نکل آئینگے اور سب راہی ملک عدم ہونگے اُسوقت ملکہ نے کہا کہ ای دایہ یہ تو بڑی خرابی ہوگی اگر میرے سبب سے اسقدر بندگان خداوند کی جانین برباد ہوین بڑا عذاب ہوگا کوئی تدبیر ایسی کرو کہ ان لوگون کی جانین سلامت رہین اور اس بلا سے نجات پاوین دایہ نے جسپر ملکہ سے کہا کہ بیٹا یہ سحر ساری کا بنایا ہوا ہی میرے بنائے کچھ نہین بن سکتا ہی کیا مدار کسی کے سوائے اُس تدارک کے کوئی تدبیر نہین ہی کہ مین تو دین اسلام قبول کرتی ہون اور اُسکے خدا سے دعا کرتی ہون جو کہ نقابدار کا خدا ہی اُس سے دعا کرو ملکہ نے کہا کہ مین بھی اُسی خدا سے دعا کرتی ہون یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی ملکہ اور دایہ دعا کر رہین تھین کہ اُدھر نقابدار نے اُسکو زیر کر لیا تھا دایہ کی نگاہ تو اُسطرف لگی ہوئی تھی اُسنے کہا کہ چندر بدن مبارک ہو کہ نقابدار نے تمھاری ماں کو زیر کر لیا پس براوی نے بیان کیا کہ ملکہ نے سجدہ کیا اور سب کیفیت دیکھی جب نقابدار اپنے پڑاو پر چلا گیا اور آشوب لشکر کو لیکر طرف شہر کے چلی گئی تو دایہ نے بھی بوریا بستر سب اسباب اور خیمہ پہلے روانہ کیا بعد چندر بدن کو لیکر اُسی باغ مین آئی اور کہنے لگی کہ ملکہ تمھاری والدہ نے نقابدار کی اطاعت کی اب کوئی مقام خوف نہین ہی ملکہ نے وہ رات تو اُس باغ مین بسر کی صبحکو دایہ اور کنیزون اور خواصون کو اپنے ہمراہ لیکر محل مین آئی یہان تخت پر ملکہ آشوب نے دربار کیا اور حکم دیا کہ منادی ندا کردے کہ کل اہل شہر از غریب تا امیر جمع ہون امیر دولت کچھ گزرنیکو بس اُسی وقت سب اہل شہر کو منادی نے ندا کرکے آگاہ کیا دوسرے روز جو کہ مقام آنکے جمع ہونے کے لیے مقرر کیا تھا مان گئے کل اہل جمع ہوگئے ملکہ آشوب کو خبر ہوئی کہ سب لوگ اُسی مقام پر حاضر ہین یہ خبر سنکے ملکہ سوار ہوکر آئین سب سردار بھی ہمراہ تھے ملکہ نے وہی تقریر فرمائی جو کہ اہل لشکر سے کی تھی وہی جواب سب اہل شہر نے آشوب کو دیا اور عرض کیا کہ ہمکو گو کسیطرح حکما عذر نہین ہی اور نہ ہوگا یہ کہکر سب مسلیح اسلام ہوئے جو کہ ساحر تھے اور جو کہ غیر ساحر تھے وہ کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے پس ملکہ دربار مین آئی اور حکم دیا کہ جسقدر بتکدے اس شہر مین ہین سب اسیوقت منہدم کیجائین اور اُس مقام پر مساجد بنائین جائین پس یہ حکم سنتے ہی مزدورون اور بیلدارون کو بلاکر بتکدے منہدم کرنے کا حکم دیا اب وہ بتکدے منہدم ہونے لگے اور مسجدون کی بنا ڈالی گئی اور اُسکے بعد ملکہ نے حکم دیا کہ شہر کی آرایش کی جاے کیونکہ مین نقابدار کی دعوت کرونگی سامان دعوت کیا جاے یہ حکم دیا اُسیوقت سے سامان دعوت کی تیاری ہونے لگی جو جو کہ سامان لایق شاہون کے ہوتا ہی وہ تیار ہونے لگا ملکہ حکم دیکر دربار کو برخاست کرکے محل مین آئی دیکھا کہ دایہ اور لڑکی دونون موجود ہین ملکہ آشوب نے جو اپنی دختر یعنی چندر بدن کو دیکھا بیتاب ہو گئی اور دوڑکر گلے سے لگا لیا اور بہت پیار کیا اور کچھ جواہرات وغیرہ اُسپر سے نثار کرکے تقسیم کیا اور دایہ کی طرف دیکھکر کہا کہ ای دایہ تم کب آئین اُسنے جواب دیا کہ ابھی تو آئی ہون صاحبزادی کا دم گھبرایا اُنھون نے کہا کہ دایہ چلو مین نے اپنی امی جان بہت دنون سے نہین دیکھا مین اُسیوقت اُنکو لیکر چلی آئی ملکہ نے

کہ آپ کا گھر ہی مین کیا منع کرتی ہون یہ صاحبزادی یہان خود ہی رہنے سے انکار کرتی ہی اسکا
دل یہان نہین لگتا ہی سوائے باغ کے دایہ نے کہا کہ ای ملکہ اسکا سبب یہ ہی کہ خدا کے فضل
سے یہ رنگین مزاج ہی گل وغیرہ دیکھکر اسکا دل خوش ہوجاتا ہی اسوجہ سے اسکا دل یہان
نہین لگتا ہی سوائے باغ کے کہ اسنے اپنے باغ کو بہت آراستہ کیا ہی ہر حین کی جمینہ ہی دیکھا
کرتی ہی ہر پھلواری اور روش کو اپنی خواصون اور کنیزون سے بنوایا اور درست کیا کرتی ہی تمام
دن اسکو یہی شغل رہتا ہی اسوجہ سے اسکا دل آنے کو نہین چاہتا ہی اور طبیعت لبشاش اور خوش
رہتی ہی پھر ملکہ نے کہا کہ ہان اسی سبب سے نو مین بھی منع نہین کرتی ہون جہان رہین خوش
رہین مین انکی سلامتی جان چاہتی ہون اور ہر وقت درگاہ الٰہی مین انکی تندرستی کے دست بدعا
رہتی ہون یہ کہکر دایہ سے کہا کہ خوب ہوا کہ جو تو اسوقت یہان آگئی مین تجکو طلب کرنے والی
تھی اور صاحبزادی کو بھی دایہ نے کہا کہ فرمایئے کیا ضرورت ہی پس اشوب نے اول سے آخر
تک کل حالات جنگ و پیکار کے بیان کیے اور کہا کہ مین نے اسکی اطاعت قبول کی اور
کل اہل لشکر و اہل شہر مین آج سے دین اسلام کا ڈنکا بجا کریگا اگر تمکو اور صاحبزادی کو میرا
ساتھ دینا منظور ہو تو اطاعت اسکی کرو ورنہ مین نے تو اولاد کی محبت سے بھی ہاتھ اٹھایا
اور صاحبزادی کو بھی چھوڑا تمھارا اور انکا جدھر جی چاہے چلی جاؤ پھر مجھکو نہ کہنا اور صاحبزادی کا
کوئی سروکار اور واسطہ نہ ہیگا جب اشوب نے یہ گفتگو کی سنی تو دایہ اپنے دلمین کہنے لگی کہ اسکے دل مین
دین اسلام کا اثر بخوبی ہو گیا اس سے بہتر یہ ہی کہ مین دین اسلام قبول کرلون اسوقت دایہ نے
ملکہ سے عرض کیا کہ اگر آپنے مذہب اسلام قبول کیا تو مجکو کیا عذر ہی اور یہ آپکی اولاد ہین انکو
آپ کے کہنے سے کبھی عذر نہوگا یہ تو امر ظاہر ہی کہ یہ دونون تینے دایہ اور چندر بدن پہلے سے
مسلمان ہو چکین تھین انکو کیا عذر تھا پس اسوقت یہ دونون بھی بکشادہ پیشانی مسلمان
ہو گئین دایہ تو مطیع اسلام ہوئی ملکہ نے کلمہ پڑھا اشوب نے کہا کہ ای دایہ مین نے نقابدار
کی دعوت کی ہی کل دعوت ہوگی ملکہ نے کہا کہ ارمان جان کیا دعوت شہر مین ہوگی اشوب نے
جواب دیا کہ ہان شہر مین نہوگی تو کیا صحرا مین ہوگی ابھی تک تیرے مزاج مین لڑکپن باقی ہی کیا
تیری عقل ہی اسنے جواب دیا کہ مین نے خیال کیا کہ شاید لشکر مین ہو ملکہ نے کہا کہ ہان یہی تو
عقلمندی ہی کہ لشکر مین ہو بھلا لشکر مین کیون ہونے لگی ای دختر یہان دعوت بھی بہت بڑا جلسہ ہوگا
رقص و سرود کا بھی چرچا رہیگا یہ جلسہ لائق دیدہ ہوگا ملکہ چندر بدن یہ سنکے خاموش ہو رہی
ہان سے رخصت ہوکر اپنے مقام پر آئی یہان جو کہ اسکے ملازم تھے سبکو مسلمان کیا ملکہ نے
دایہ سے کہا کہ ای دایہ میری رائے یہ ہی کہ مین لڑکی کا عقد نقابدار کے ساتھ کردون دایہ نے
کہا کہ اس کیا بہتر ہی کیونکہ یہ بہت بڑا عالی خاندان ہی بہت مناسب آپ کی رائے ہی دایہ نے جو یہ کہا
ملکہ خوش ہوگئی دایہ کو انعام دیکر رخصت کیا گو چندر بدن اسکی دختر تھی مگر دایہ کا بہت اختیار تھا
سب سے دایہ سے بھی دریافت کیا اسکے اقرار کرنے سے یہ خوش ہوئی دایہ تو ملکہ کے پاس سے
چندر بدن کے پاس آئی اور جو ملکہ اشوب اور دایہ سے گفتگو ہوئی تھی سب بیان کی چندر بدن
بھی خوش ہوئی یہان تک وہ دن تمام ہوا اور رات بسر ہوئی صبح کو ملکہ نے دربار کیا اور حکم دیا کہ سب
سردار بھی حاضر دربار ہون فوراً کل سردار حاضر ہوئے پھر ملکہ نے داروغہ اہل کاردن سے دریافت کیا کہ

سب سامان درست ہوگیا انھون نے عرض کیا کہ سب سامان درست ہی ملکہ نے وزیر سے
کہا کہ سامان عقد بھی کرو مین چند رہدن کے عقد سے بھی فراغت کرونگی وزیر نے عرض کیا کہ
بہت خوب بس سامان عقد تیار ہونے لگا ملکہ آشوب نے پھر حکم دیا کہ سب سردار تیار ہوکر ابھی
حاضر کیجاے مین نقابدار کو لینے جاؤنگی یہ حکم دیا اسیوقت سواری حاضر کی گئی ملکہ تخت پر سے
اٹھی اور پوشاک شاہانہ زیب بدن کی اور بیرون دربار آئی تخت پر سوار ہوئی اور سب سردار بھی اپنی
اپنی سواریون پر سوار ہوئے اب ملکہ اپنے شہر سے نکلکر نقابدار کے لشکر کیطرف چلی یہان نقابدار اپنی
بارگاہ مین مع سردارون کے دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور اہل دربار سے باہم گفتگو کر رہا تھا کہ برسون
سے جو آشوب گئی ہی آج تک کچھ خبر نہین معلوم ہوتا ہی کہ دغا سے مطیع اسلام ہوئی تھی اور آج اُس نے
مین نے اقرار کیا تھا کہ مین تمھارے شہر مین آونگا کوئی جاکہ خبر لاے کہ کیا سبب ہی جو وہ نہ آئی اور نہ خبر
بھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ہرکارون نے آکر مجرا کیا اور عرض کیا کہ آشوب جادو حاضر ہوئی ہی نقابدار
نے درگہ سالار کو حکم دیا کہ ملکہ آشوب جسوقت آوے تم اُسکو منع نکرنا اور نہ روکنا فوراً آنے دینا
اُسکے لیے اجازت ہی اتنے مین آشوب مع اپنے سردارون کے دربارگاہ پر پہونچی اور درگہ سالار
سے کہا کہ ہماری خبر کردو اُسنے کہا کہ آپ کی خبر کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی مجکو پہلے ہی حکم ہوچکا
ہی کہ جسوقت آشوب آوے ہرگز اُسکو نہ روکنا آپ بلا تکلف تشریف لیجائین یہ سنکے آشوب
مع اپنے سردارون کے داخل بارگاہ ہوئین یہان پہلے ہی سے گرسیان برائے آشوب و سرداران آشوب
آراستہ ہوچکین تھین بحکم نقابدار آشوب نے آکر نقابدار کو مجرا کیا نقابدار نے بڑی تعظیم و تکریم کی
اور بڑے اعزاز سے بیٹھ آکے برابر اپنے دنگل کے کرسی مرحمت فرمائی وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھی
اور سردار بھی کرسیون پر علے قدر مراتب بیٹھے نقابدار نے آشوب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم
اچھی تو رہین تم جو اسقدر عرصہ گئین تو خبر بھی نہ کی کیا کرنا چاہیے آشوب نے عرض کیا کہ کنیز جو آپ سے
رخصت ہوکر گئی کل لشکر کو مسلمان کیا اور شہر مین جاکر کل اہل شہر کو مسلمان کیا اور بموجب حکم
عالی بناے مسجد ڈالی اور آپ کی دعوت کا سامان مہیا کیا اب حضور کو لینے آئی ہون اب مذاق
نہ شریف لیچلین نقابدار نے فرمایا کہ مین نے جو تمسے اقرار کیا ہی مین ضرور اُسکا ایفا کرونگا ملونگا
یہ طریقہ نہین ہی کہ کہین کچھ اور کرین کچھ اول تو جو بات کرتے ہین وہ بہت سمجھ کے کرتے ہین اور اگر
انکار کیا تو چاہے جو کچھ ہوجاے انکاری رہیگا اے ملکہ آشوب مین ابھی تمھارے ساتھ چلتا ہون
یہ کہکر دنگل سے اُٹھکھڑے ہوے اُنکا اٹھنا تھا کہ سب سردار اُٹھے آشوب بھی اُٹھی اور اُسکے
سردار بھی نقابدار نوشیخانہ مین تشریف لیگئے پوشاک تبدیل کی وہان سے برآمد ہوکر ہمراہ آشوب کے
شہر مین آئے اہل شہر برائے تماشا گھرون پر کوٹھون پر جمع تھے اور کہتے تھے کہ نقابدار کی
سواری کا تماشا دیکھینگے کہ کس تزک و احتشام سے سواری آتی ہی اور کس شان اور شوکت کا جوان
ہی یہ ذکر ہو ہی رہا تھا کہ نقابدار تمام شہر کی سیر کرتے ہوے داخل ایوان شاہی ہوئے ملکہ آشوب
نے قصد کیا کہ نقابدار کو تخت پر بٹھاے نقابدار نے انکار کیا اور آشوب کو تخت پر بٹھایا آپ دنگل
شوکت پر تشریف فرما ہوے سردار بیٹھے محفل عیش آراستہ ہوئی ساقی جام و صراحی لیکر حاضر
دربار ہوا ساقی نے سب کو شراب پلائی بحکم آشوب رقاصہ حاضر محفل ہوئین رقص سرود
ہونے لگا طایفے پر طایفے آنے لگے اور اپنے اپنے مجرے کرکے جانے لگے انعام کثیر پاکر جا

ایک مطربہ نے یہ غزل گائی غزل

دوستی کا ہو زمانے مین بھروسا کس پر — تو مجھے چھوڑ چلا اور دل شیدا کس پر
تو ہی عادل تو ہی منصف تو ہی شاہ میرا — اور فریاد میرے کرین خون کا دعوی کس پر
فتنہ پرداز فسون ساز ستمگر عیار — ہائے کمبخت دل آیا ہے تو آیا کس پر
دے دیا تیرے مریضون کو خدا نے کبھی جو آب — آب بھوسے ہوئے سبھی ہین مسیحا کس پر

یہ چند شعر اس غزل کے سنکے تمام محفل کا حال دگرگون ہوا ہر ایک نشہ محبت مین آکر مست ہوا اور جھوم نے لگا تصور خیالی معشوقون کا سامنے پھرنے لگی دریاے الفت موجزن ہوا تمام جلسہ بیخود ہو گیا اس مطربہ کو بہت انعام ملا تھوڑے عرصہ تک محفل مین عالم سکوت رہا کوئی ہمکلام نہوا جب وہ حالت کم ہوئی دوسرا طایفہ اور آیا پہلے آسنے جو کیا بعدہ یہ غزل گائی

بیوفاؤن کا نہ شکوہ نہ گلا نہ کرے — ایسے لوگون کو دل دیا نہ کرے — درد دل کی کوئی دوا نہ کرے
یار کا شکوہ و گلا نہ کرے — ضبط درد فراق جسکو نہین — کشور عشق مین رہا نہ کرے
ہم اسی کو وفا سمجھتے ہین — رحم کے بدلے وہ جفا نہ کرے — دل کے ارمان سب نکلجاین
وصل کی شب اگر حیا نہ کرے — طرب سو طرح پلٹ کے وصل کی شب — جو کبھی مجھسے وہ حیا نہ کرے
شرط ایفاے وعدگی ہے یہی — وعدہ کرکے کبھی وفا نہ کرے — مین وہ عاشق ہون جان دون بھی
دل مرا آہ کی صدا نہ کرے — عشق صادق وہی ہے اے شادان — درد کی اپنے جو دوا نہ کرے

اس غزل کے سننے سے تمام اہل محفل بہ خوش ہوے اور اس کو بہت کچھ انعام دیکر رخصت کیا دلکا دل نے عرض کیا دسترخوان تیار ہے آشوب نے عرض کیا کہ خاصہ نوش فرمایئے نقابدار نے فرمایا اچھا گانا موقوف کیا گیا نقابدار ہمراہ آشوب کے اس ایوان مین آیا جہان دسترخوان آراستہ تھا نقابدار نے مع سب سردارون اور آشوب کے خاصہ نوش فرمایا پھر اکر محفل مین بیٹھے ناچ و رنگ ہونے لگا وہ دن اسی حالت مین بسر ہوا شام کو آتشبازی طرح طرح کی چھوٹنے لگی نقابدار آتشبازی کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور آتشبازون کو انعام دیا غرض کہ رات بھر جلسہ رہا ایسی ہی سات دن تک محفل عیش برپا رہی اسی زمانے مین عقد بھی ملکہ چندربدن کا آشوب سے ہمراہ نقابدار کے کر دیا عاشق و معشوق باہم ملے عیش سے بسر ہونے لگی جب سات دن ختم ہوے جلسہ بھی موقوف کیا گیا آشوب حسب معمول دربار کرنے لگی ایک ماہ تک نقابدار اس شہر مین تشریف فرما رہے ایک روز نقابدار نے آشوب سے کہا مین اپنے کام کو جاتا ہون جب مجکو ضرورت ہوگی تمکو آگاہ کرونگا تم مع لشکر میرے پاس چلی آنا آشوب نے عرض کیا کہ گو جی نہین چاہتا ہے مگر آپ کے حکم سے مجبور ہون جہان حضور ایک ماہ تک تشریف فرما رہے ہین ایک ہفتہ اور تشریف فرما ہون اسکے بعد آپ کو اختیار ہے نقابدار نے منظور کیا آشوب نے اس سب سے روکا تھا کہ اسنے قصد کیا تھا کہ آپکے ایسی چیز تیار کرون کہ جسپر کسیطرح اثر نہ کرے اسی کی تدبیر کر رہی تھی یہ سبب تھا یہان تک اس سات روز کے عرصہ مین آشوب نے ایک تختی تیار کی کہ وہ تختی جسکے پاس ہو اسپر سحر نہ اثر کریگا ایک دن کا ذکر ہے کہ نقابدار و آشوب دربار مین رونق افروز تھے اور سب اہل دربار حاضر تھے دربار آراستہ تھا کہ ایک ساحر نامہ لیکر آیا آشوب کو سلام کیا

اور عرض کیا کہ مین نامہ لایا ہون قسیم جادو کا اُنھون نے آپ کو نامہ تحریر کیا ہی آشوب نے کہا کہ لاؤ
اُسنے نامہ دیا آشوب نے دبیر کو نامہ دیا کہ پڑھو اُسنے پڑھا اُسمین تحریر تھا کہ خداپرستون نے
سمندر شاہ پر لشکر کشی کی ہی لہذا تمکو لازم ہی کہ سمندر شاہ کی کمک کرو اگر اُسکے خلاف کروگی
تو یہ خیال کرو کہ آجتک تو سمندر شاہ نے تمھاری جانب کچھ نہ خیال کیا تمھاری ہمشیرہ عزت کیا کے اُنکی
امر کا خیال نہ ہوگا اور اُسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ بعد انفصال مقدمہ خداپرستان تمپر لشکر کشی کیجائیگی یہ تحریر و
تقریر سمندر شاہ کی جانب سے نہین ہی بلکہ مین نے اپنی جانب سے تمکو تحریر کیا ہی اسوقت
تک کوئی پیام میرے پاس سمندر شاہ کا نہین آیا ہی چاہے آئے چاہے نہ آئے تمکو اُنکی
کمک کرنی ضرور چاہیے اس سبب سے کہ ہم اُنکے زیر حکم ہین اور باج اُنکو دیتے ہین اسوجہ سے
ہم اُنکے خیر خواہ ہین بلکہ فرمان بردار ہین اور اُس وقت وہ اُس سرزمین کے بادشاہ بلکہ شہنشاہ ہین
جسقدر لشکر و ثروت اُنکو خداوند تصویر نے دی ہی کسیکو نہین دی ہی اُنکا کون مقابلہ کر سکتا ہی اُنھون نے
تو آجتک کسی پر لشکر کشی نہین کی ہی اور نہ اُنکی نیت ہی کہ مین کسی پر جبر کرون اور اُسکا ملک لے لون اُنکے
مزاج مین رحم ہی اُنکو از حد مروت ہی اور وہ یہ نہین چاہتے ہین کہ بلا وجہ و قصور کے لشکر کشی کرنا کیا ضرور
ہی جو کہ ایسا بادشاہ منصف اور عادل ہو اور اُسپر کسی طرح کی بلا نازل ہو تو اُسکی کمک کرنا ضرور ہی بلکہ
جب یہ حال پرچہ اخبار سے معلوم ہوا کہ ملک چیرتیہ تک خداپرستونکا دخل ہوگیا چیرت شاہ نے
بھی خداپرستونکی اطاعت قبول کی اب خداپرست لشکر لیکر سمندر شاہ پر آتے ہین اُسوقت
مین نے خیال کیا کہ مین خود اُنکی کمک کرنے کو جاؤن اور تمکو بھی آگاہ کرون کہ تم بھی سامان جنگ تیار
رکھو اسواسطے کہ وقت پر کوئی مجبت پیش نہ آئے لہذا سامان کرکے میرے ملک مین آؤ اور ہم تم دونون
ملکر سمندر یہ کو کوچ کرین والسلام یہ جو مضمون نامہ آشوب نے سُنا دبیر سے کہا کہ جواب لکھدو کہ
ہمکو کوئی ضرورت نہین ہی کہ ہم بیکار کو دردسر مول لین ہم کو کیا غرض ہی کہ جو سمندر شاہ کی اطاعت
کرین اور اُسکی کمک کو جائین جو کہ باج گذار ہین وہ اُسکی کمک کرین مین کوئی اُنکی باج گذار نہین ہون
جو کمک کرون مجھے کیا ضرورت ہی کہ بیٹھے بٹھائے اپنے کو آفت اور بلا مین ڈالون اور خداپرستون کا
خون اپنے ذمہ لون اور اُنکو اپنا دشمن کرون ہان جب وہ ادھر کو آئینگے تو دیکھا جائیگا اور جو کچھ ہمت
مین آئیگا کیا جائیگا مین تمھارے ہمراہ کیون جاؤن نہ سمندر شاہ نے طلب کیا ہی نہ اُنھون نے کوئی
نامہ ہمکو تحریر کیا ہی خواہ مخواہ اپنے کو خیر خواہ بنانے کے لیے بدون طلب چلی جاؤن ہان یہ امر ہمکو لازم
مین اُسکی مستحق نہین ہون ہان جس وقت سمندر شاہ تحریر کرینگا اور جو مناسب وقت ہوگا وہ
کیا جائیگا یہ جو تمنے تحریر کیا ہی کہ سمندر شاہ اس امر کے خلاف مین تم پر لشکر کشی کریگا تو مین اس
امر سے ڈرتی نہین ہون مین سنے آجتک حکومت بزور تلوار کی ہی نہ کسی کی دی ہوئی کی ہی مین خود
یہ دعوی رکھتی ہون کہ لشکر کشی کرکے سمندر یہ پر جاؤن اور اُس ملک پر بھی اپنا قبضہ کرکے زیر
حکومت کرون اگر اُس ملک پر قبضہ میرا ہوگیا تو سب میری بندگی کرینگے اور سب ملکونپر میرا قبضہ ہوجائیگا
مین خود بعد مقدمہ خداپرستان اُدھر کا قصد کرونگی اگر خداپرست ظفریاب ہوئے تو خیر ورنہ مین
اگر قبضہ کرونگی ہان تم لوگ اس امر کا خوف کرو کہ اگر ہم لوگ بلاے کمک نہ جائینگے تو سمندر شاہ
ناراض ہونگے اور اُنکا عتاب ہم لوگون پر نازل ہوگا تم لوگ اُنکے باج گذار ہو بجز کوئی خوف اُنکا نہین
ہی بس مین کسی طرح سے اُنکی کمک نہ کرونگی خلاصہ تحریر کرتی ہون کہ جس کو جس امر مین دعوی ہو

وہ آگے اور مجھسے مقابلہ کرے چاہے سحر مین چاہے سپاہ مین مین کسی امر مین بند نہین ہون مین تمکو آگاہ کرتی ہون کہ اب سمندر شاہ کی زوال حکومت کا زمانہ آگیا ہی اور خدا پرستون کا یہان بھی حکم جاری ہوگا اور یہ سرزمین سب اہل اسلام سے آباد ہوگی کیونکہ اب سمندر شاہ کو نہست و نابود ہوگیا ہی اور مین تو ابھی نہ سمندر شاہ کی کمک کرونگی نہ اہل اسلام سے مقابلہ کرونگی جب سمندر شاہ کا مقدمہ اک سو ہو جائیگا اور خدا پرست میری طرف کا قصد کرینگے اُسوقت جو مناسب وقت ہوگا وہ کیا جائیگا اور سمندر شاہ مین ضرور مقابلہ کرونگی جب وہ خدا پرستون پر غالب آئیگا اور اُسکی حکومت رہیگی اُسوقت مین ورنہ کیا ضرورت ہی یہ جواب تحریر کراکے لفافے مین بند کرکے اور اُسپر اپنی مہر اور دستخط ثبت کرکے اُس کو دیا وہ ساحر جواب نامہ لیکر طرف اپنے ملک کے روانہ ہوا بعد جانے اُس ساحر کے نقابدار نے آشوب سے کہا کہ میرا قصد ہی کہ مین سمندر شاہ پر لشکر کشی کرون قبل آنے صاحبقران کے کیونکہ وہ دعوے صاحبقرانی کرتے ہین اور مجکو بھی یہی دعوے ہی پس اس امر سے ظاہر ہو جائیگا کہ جو صاحبقران ہوگا وہی سمندر شاہ پر لشکر لیکر پہونچے گا لہذا مین کل یہان سے طرف سمندریہ کے کوچ کرونگا آشوب نے عرض کیا کہ مین بھی آپ کے ہمراہ چلونگی اپنا لشکر لیکر نقابدار نے کہا کہ اے آشوب ابھی موقع نہین ہی کیونکہ صاحبقران کے ہمراہ بھی ساحرونکا لشکر نہین ہی یہ بدنامی کی بات ہی کہ وہ لوگ یہ نہ کہین کہ نقابدار ساحرون کے بھروسے صاحبقرانی کرتے ہین پس جب صاحبقران کے پاس ساحرون کا لشکر آجائیگا اُسوقت مین تمکو آگاہ کرونگا تم بھی لشکر لیکر آنا آشوب نے جواب دیا کہ صاحبقران تو صاحب اسم اعظم ہین اِس بھروسے پر وہ ساحرون سے مقابلہ کرتے ہین تم کیا رکھتے ہو نقابدار نے جواب دیا کہ اپنے خدا کی ذات پر بھروسا رکھتا ہون جسنے تم پر بحکم ظفریاب کیا وہی سمندر شاہ پر بھی فتح کریگا لاکھ لاکھ آشوب نے چاہا اور بہت کچھ سمجھایا کہ مین بھی ہمراہ رہون مگر نقابدار نے نہ منظور کیا آخر آشوب عاجز ہوئی اور کہنے لگی کہ مجکو ضرور آگاہ فرمائیگا جب مقابلہ ہو نقابدار نے کہا کہ ضرور آگاہ کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ کل ہم یہان سے کوچ کرینگے آشوب نے دربار برخاست کیا لشکر نقابدار بیرون شہر فرودگاہ بمقابلہ خیر لشکر نقابدار مین پہونچی کہ کل نقابدار کوچ کرینگے اُسوقت سے لشکر مین سامان سفر ہونے لگا اور اپنا اپنا اسباب جھکڑون بر باندھ باندھکر بار کرنے لگے یہان محل مین نقابدار نے آپنا سامان کیا وہ رات اسی سامان مین گذری جب صبح ہوئی نقابدار امور ضروری سے فراغت کرکے لباس سفری زیب تن فرماکے چند بدن سے رخصت ہوکر اور ملکر بیرون محل آیا یہان آشوب دربار مین آئی سب سردار نقابدار کے اور آشوب کے حاضر دربار ہوئے کہ نقابدار تشریف لائے اور اپنے دنگل پر بیٹھے تھوڑے عرصے کے بعد نقابدار نے آشوب سے فرمایا کہ اب مین جاتا ہون کیونکہ اگر عرصہ ہوگا تو دن زیادہ چڑھ آئیگا نماز ت آفتاب سے تکلیف ہوگی آشوب نے عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لیجائیے جو آپ نے ارشاد کیا بہت درست فرمایا نماز تھیلنے لگی یہ سنکے نقابدار اٹھکھڑے ہوئے سب سردار بھی اُٹھے آشوب بھی اٹھی اور ہمراہ نقابدار بیرون دربار آئی نقابدار و سردار اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوئے آشوب بھی سوار ہوئی اور اُسکے سردار بھی نقابدار نے فرمایا کہ اے آشوب تم کیون تکلیف کرتی ہو واپس جاؤ مین پھر

شہر جاکر لشکر کو ہمراہ لیکر کوچ کرونگا آشوب نے کہا کہ مین تابہ لشکر ضرور ہمراہ جاؤن گی
نقاہدار خاموش ہو رہے یہان تک شہر سے باہر آکے یہان لشکر تیار تھا سردارون نے
استقبال کیا نقاہدار کو لشکر مین لائے آشوب بھی آئی نقاہدار نے کوس سفری بجنے کا
حکم دیا نقارے پر چوب پڑی صدائے نقارۂ سفری لشکر مین پھیلی سامان سواری وجلوس ہونے
لگا نقاہدار نے آشوب سے کہا کہ خدا حافظ افسوس آشوب نے بڑھکر نقاہدار کے
گلے مین تختی جو کہ اپنے سحر سے تیار کی تھی ڈال دی وہ تختی یاقوت نگار تھی اور عرض کیا اسکو
اپنے سے کسی وقت نہین جدا کیجیے گا جب تک یہ تختی آپ کے پاس رہیگی آپ پر سحر اثر نہ کریگا تحفہ برا
آپ کے پاس رہے یہ میری نشانی ہے اب نہ معلوم ملاقات آپسے نصیب ہو یا نہ ہو یہ کہکر آشوب نے
سلام کیا نقاہدار آشوب سے رخصت ہوکر اپنے لشکر لشکر روانہ ہوئے آشوب مع اپنے
سردارون کے شہر مین واپس آئی مگر شہر کی یہ حالت تھی کہ جیسے کوئی لوٹ لیجاتا ہے نقاہدار کے جانے
کا ہر ایک کو رنج تھا سب کے دل پریشان تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ جتنے زمانے تک نقاہدار اس
شہر مین رہے اس زمانے مین سب بندوبست کر لیا تھا مساجد وغیرہ تیار ہو گئین مدرسے بھی تیار ہو گئے
طالبعلم درس پانے لگے کتب دین اسلام پڑھائی جانے لگین مسجدون مین اذنین ہونے لگین دین
اسلام کا سکہ جاری ہوا یہ سب کام ہو گئے تھے ہر طرف دین اسلام کا چرچا تھا بس نقاہدار کے جانے
سے سب کو بہت بڑا صدمہ ہوا اور یہ نئی بات ہوئی تھی کہ جب سے اس ملک مین دین اسلام جاری
ہوا اُسدن سے برکت شہر مین ہوئی اور ہر قسم کی برکت تھی آبادی کی ترقی مال کی زیادتی ہر ایک صاحب
دولت ثروت ہو گیا گدا کا اُس شہر مین نام نہ تھا خیر اب اس داستان کو اس مقام پر چھوڑا جاتا ہے اور نقاہدار
کو طرف سمندر یہ کے روانہ کیا جاتا ہے اور اب حال اُن ساحرون وغیر ساحرون کا تحریر ہوتا ہے
کہ جنکے نام سمندر شاہ نے نامے تحریر کیے تھے کہ انکو نامے پہونچے اور وہ کمک کے لیے لشکر
لیکر روانہ ہوئے آیندہ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوگا

اب حال نامہ برونکا تحریر ہوتا ہے کہ وہ جو خدمت مین اُن سبکے پہونچے اور نامے دیئے اور وہ لوگ روانہ ہوئے اُن سبکے حال مین قلم فرسائی کیجاتی ہے

راوی بیان کرتا ہے کہ پہلے جو نامے سمندر شاہ نے عشاق کی رائے سے تحریر کیے تھے اور طائران
سحر کے ذریعہ سے روانہ کیے وہ طائر نامے لیکر روانہ ہوئے تھے اور ہر ایک ساحر جو کہ حاکم
وغیر حاکم یا ساحر یا غیر ساحر تھا اُنکو نامے دیے ہر ایک نے نامے پڑھے اور مضمون نامے سے
آگاہ ہوئے اور جواب نامہ یہ تحریر کیا کہ ہلوگ مع لشکر اور سامان جنگ لیکر حاضر ہوتے ہین آپ سب
طرح سے اطمینان فرمائین یہ جواب لکھکر طائران سحر کو دیے وہ جواب نامہ لیکر طرف سمندر شاہ
کے چلے تھے ناظرین کو معلوم ہو کہ مجملاً ان نامہ برونکا حال تحریر کیا ہے اگر دفع دفع تحریر کیا جاتا تو طول
ہو جاتا اسوجہ سے یہان پر تحریر کرنا مناسب جانا اب بعد جانے ان طائران سحر کے ہر ایک نے
اپنے اپنے سردارون کو سامان جنگ کرنے کا حکم دیا کہ بہت جلد سامان تیار کرو اور ہر ایک اپنے سحر
کو جگائے اور جو کہ بچوڑ اُنکا ہوا اپنے ساتھ رکھے کہ بروقت کسیطرح کی دقت نہو کیونکہ خدا پرستون سے
مقابلہ ہے بس ہر ایک فوج جمع کر رہے تھے اور اپنے اپنے سحر درست کر رہے تھے کہ وہ ساعت

نامے لیکر پہونچے یہ نامے تاکیدی تھے ہر ایک نے نامہ پڑھا اور خوش ہوا اور اُسیوقت جواب نامہ تحریر کیا کہ ہلوگ بندوبست کرچکے ہین تھوڑا سا سامان باقی ہی وہ امروز فردا مین ہم کرلین تو حاضر ہون آپ ہلوگی کی جانب سے اطمینان اور دلجمعی رکھین ہلوگ جتنا کہتے ہین وہ کرتے ہین اور اسمین فرق نہین ہوتا یہ جواب لکھکر روانہ کئے راوی نے بیان کیا ہی کہ ہر ایک ساحر وغیر ساحر اپنے کارندون کو تاکید کرنے لگا کہ جلد سامان کرو کیونکہ بادشاہ کے دو نامے پے در پے آچکے ہین کہین ایسا نہو کہ خداپرستون سے مقابلہ ہوجائے اور ہم سب وقت پر نہ پہونچسکین اہلکار سامان کرنے لگے ابھی سامان درست نہین ہوا تھا کہ تیسرا مرتبہ نامے لیکر آنے والے نے بیان کیا ہی کہ قسیم جادو نے جو اشوب کو نامہ تحریر کیا تھا ہنوز ان نامون کا جواب نہ آیا تھا اور جواب کا منتظر تھا کہ بھر نامہ آیا یہ سامان جنگ درست کرنے مین مصروف تھا کہ اشوب کی طرف سے نامہ پہونچا جواب اپنے نامہ کا دیکھکر بہت برہم ہوا اور کہنے لگا کہ پہلے مین اشوب کو اس جواب کی سزا دونگا پھر سمندر شاہ کی تمک کو جاؤنگا اور کہنے لگا کہ اشوب کس امر پر بھولی ہوئی ہی سمندر شاہ نے جو خود سر کردیا تو وہ جانتی ہی کہ ہم بھی کوئی چیز ہین وہ اپنے حال بھول گئی ضرور اسکو سزا دونگا اب مجھکو لازم ہوا کہ مین اسکو سزا دیتا ہوا اشوبیہ پر قبضہ کرتا ہوا سمندریہ پر چلا جاؤنگا سمندر شاہ پر جب یہ ظاہر ہوگا تو وہ مجھسے بہت خوش ہونگے اور میری عزت اور آبرو بڑھ جائیگی یہ خیال کر رہا تھا کہ تیسرا نامہ سمندر شاہ کا پہونچا اسمین بہت تاکید سے تحریر تھا کہ فوراً نامے کو دیکھتے ہی اپنے کو میرے پاس پہونچاؤ جب نامہ پڑھا اور اسمین حال دیکھا تو اسنے اپنے قصد کو فسخ کیا اور اپنے اہل دربار سے کہا کہ مین مجبور اور لاچار ہون کہ تاکید پر تاکید سرا پر چلی آتی ہی اب مین طرف سمندریہ کے جاؤنگا کل یہان سے کوچ کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ کل کل لشکر تیار ہو ہم طرف سمندریہ کے کوچ کرینگے یہان تک کہ قسیم نے دوسرے دن چالیس ہزار ساحران زبردست سے طرف سمندریہ کے کوچ کیا جب جسیم کو نامہ پہونچا اُسنے بھی بیس ہزار سپاہ سے طرف سمندر شاہ کے کوچ کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جس ساحر وغیر ساحر کے پاس تیسرا نامہ پہونچا اُسنے اُس نامے کا جواب کچھ نہ تحریر کیا اُسکے جواب مین لشکر لیکر ہر ایک اپنے ملک سے روانہ ہوا کوئی تین ہزار سے کوئی چالیس ہزار کوئی پچاس ہزار کوئی ساٹھ کوئی ستر کوئی اسی کوئی نوے کوئی لاکھ کوئی ڈیڑھ لاکھ کوئی دو لاکھ سے روانہ ہوئے جو ساحر ہین وہ بالائے آسمان لشکر لیے جاتے ہین جو غیر ساحر ہین وہ منزل بمنزل جاتے ہین اب انکا حال وقت پر تحریر ہوگا اب جادو جب اپنے مقام پر پہونچا لشکر جمع کرکے قصد کیا تھا کہ کوچ کرون کہ اتنے مین نامہ پہونچا اُس نامے کو دیکھکر روانہ ہوا اسی طور سے شجر جادو سحاب جادو انار جادو وغیرہ جب یہ سب ساحر وغیر ساحر سمندریہ پر آئینگے تو پھر نام تحریر ہونگے بوقت نامہ نگار یہ تو تحریر ہوچکے ہین ناظرین کو یاد ہونگے جہان اور جس موقع پر ہوگا اُسکا نام تحریر ہوگا ان ساحرون وغیر ساحرون کو جن جن کو سمندر نے نامے تحریر کئے ہین اور وہ نامہ دیکھکر لشکر روانہ ہوئے ہین انکو طرف سمندر کے روان رکھا جاتا ہی اب تھوڑا حال

جزیل و عادل و اُن ساحرون کا تحریر ہوتا ہی کہ جو راہ روکنے بحکم سمندر شاہ

گئے ہین اور آنا لشکر صاحبقران کا سمندر پر اور آنا نقابدار کا اور بھیجنا سمندر
پر قسیم جادو وجسیم جادو کا سب سے پہلے اور آنکو ہمراہ لیکر سمندر شاہ کا برائے
دید لشکر صاحبقران آنا اور لشکر کو دیکھکر چلا جانا قسیم وجسیم کا اُسی مقام پر قیام
کرنا اس قصد سے کہ جب تک آپ لشکر لیکر آئین ہم خدا پرستون سے مقابلہ
کرینگے آنکو باقبال حضور شکست دینگے دوسرے دن مقابلہ کرنا لشکر اسلام سے
اور چند سردارون کا لشکر اسلام کے زخمی ہونا اُنکے ہاتھ سے اور اسیر ہونا نقابدار
سبز پوش کا اُنکو قتل کرنا اور شریک ہونا صاحبقران سے نقابدار کا حال ظاہر ہونا
اور سب کو معلوم ہونا کہ یہ نقابدار فرزند ہین صاحبقران کے ودیگر حالات و
لشکر کشی سمندر شاہ کی وعیاریان خواجگی بطرز خوبی اور آمد حاکمان در بند کی و
باقی حالات متعلق داستان ہذا

باغبانان چمن خیال وگلچینان حدیقہ مقال ومبازران میدان سخنگوئی ودلیران عرصہ سخندانی ودلاوران
جنگاہ سخن گستری وعساکر کشان میدان نکتہ پروری ونگارندگان دقایع نادر بیان ونقشی طرازان عجائب
وغرائب داستان حال نیرنگ سازی ساحران ومکاری وعیاری عیاران ولشکر کشی دلاوران
کیون صفحہ قرطاس پر رقم فرماتے ہین کہ جب زورق جادو مرمر جادو دریا پر جران جادو
چارون ساحر بحکم سمندر شاہ واسطے راہ روکنے کے روانہ ہوئے دربار سے تو ایک ایک دو
ہوا تھا یہان بیرون شہر آکر ایک مقام پر جمع ہوئے زورق اپنی کشتی سے دریا پار اترے سب
سے جران گنبد سے مرمر سنگ سے باہر نکلے اور باہم صلاح کی کہ اب کیا کرنا چاہیے آپس مین
ہونے لگے دریا پار نے کہا کہ مین تو جاکر راہ مین دریاے سحر تیار کرونگا اور جو کوئی اُدھر آئیگا
اُسی دریا مین غرق کردونگا اگر ہزارون لاکھون کروڑون ہونگے تو بھی نشان نہ ملیگا زورق نے
کہا کہ مین کشتی بناتا ہون یا مین رہونگا جب کنارے دریا کے آئینگے اُسوقت کشتی وغیرہ کی
ضرور ضرورت ہوگی ہم مین سے ایک ملاح بنے وہ اُنکو کشتی پر سوار کرے اور اس پار لاکر
بذریعہ سحر کے اُنکو اسیر کرے اسی طور سے سب کو جب سب اسیر ہوجائین ایک سحر ایسا کیا جائے
کہ وہ سب غائب ہوجائین اور نیست ونابود ہوجائین اُسی طور سے دریا پھر جو لشکر آئے
اُسکے ساتھ بھی سلوک کیا جائے پھر سب لوگون نے کہا کہ یہ رائے ٹھیک اور درست نہین ہے بلکہ
چار مرحلہ قرار دو پہلے دریا پار اپنا مرحلہ قرار دین اور وہ سب لشکر اور سردارون وغیرہ کو
غرق دریا کرین شاید انکو عیار قتل کرین اور راہ کو کھول لین تو ہم اُن سے روکین اُنکے بعد
مرمر جادو اپنا مرحلہ بنائین جس طور سے چاہین اُنکو قتل کرین اگر یہ بھی قتل ہون پھر ہم تو مقابلہ
کرنے کو موجود ہین مرمر جادو کے بعد مین اپنا مرحلہ بناؤنگا جہانتک ممکن ہوگا مین اُنکو تباہ کرین

کوشش کرونگا اور راہ مین اُن سبکو قتل کرونگا جس تدبیر سے ہوسکے گا اگر مین نے اس کام کو کرلیا
تو خیر ورنہ زورق اپنا کام کرین اور اپنے سحر کو ترقی دین ایک مقام پہنچنے مین بہت خرابی ہوگی
اول تو شاید عیار آئے اور وہ عیاری کرکے ہم چار دن کو اپنے قبضے مین کرلے اور بعد اُسکے سبکو
قتل کرے تو دل مین ایک حسرت باقی رہجائیگی اور سب بیوقوف اور بیعقل اور بدتمیز بنا سکینگے
اور کہینگے کہ ایک مقام پر رہنے کی کیا ضرورت تھی اب جان بھی گئی اور اگر یہ کہو کہ عیار
ہمارا کیا کرلینگے اُنکا آنا ہم تک بہت محال ہی اگر اتنی مجال نہین ہی تو یہ خیال خام ہی پھر یہ سمجھو لو
کہ سحر ان کو دریا کے اندر پہونچکر قتل کیا اور آفتاب کو اس پار آکر مارا اور کشتیون کو دریا بُرد کیا
تھا کہ جسکے اِس پار یا اُس پار سے جاتے ہوئے خوف کھاتے تھے دریا مین سے نہین
جا سکتے تھے بدون اجازت ساحران و اہلیان کے اور اہلیان ایسی ساحرہ کو کیونکر عیار
کرکے قتل کیا کہ جسنے یہ تک معلوم کرلیا تھا کہ تین دن میرے اوپر بہت سخت ہین اُنھین دنونکو
بسر کرنے کو اُس مقام پر گئی تھی کہ جہان کوئی نہ جا سکتا تھا اور کسی کو نہ معلوم تھا کہ بخوف
عیارون کے اپنا مقام خالی کر دیا اور جس مقام پر تھی وہانکا بھی خوب بندوبست کیا تھا مگر اسپر بھی عیارون
نے حاضر کو قتل کیا تو اُنسے بچنا محال ہی اس سبب سے الگ الگ رہو شاید کسی نہ کسی کا کام
کرجاے اور لشکر تباہ اور برباد ہوجائے جب پیش خیمہ پر قبضہ کرلیا تو پھر کیا بات باقی رہی پھر تو
خوب کام چلے گا وہ تدبیر یہ ہی کہ اُس لشکر کو اسیر کرلینگے اور دون سے پہلے سحر تیار کرینگے اور
ایک مقام پر بارگاہ برپا کرینگے اور عرض کرینگے کہ سمندر یہ قریب ہی اِس سبب سے ہمنے
یہان بارگاہ برپا کی ہی اُسوقت وہ لوگ اپنے لشکر اور کل اور سردار کو اُسی مقام پر فروکش
ہونگے پھر شب کو موقع پاکے حالت خواب مین سحر کرکے اسیر کرلینگے اِسی سبب سے مہینون
سے محنت اور مشقت کرکے سحر تیار کیا ہی کہ وقت پر خطا کرے اور جب صبح ہوگی تو اُنکے لشکر کی
صورت کے پتلے تیار کرینگے کہ کوئی پہچان نہ سکیگا کہ یہ وہی لشکر ہی یا اور ہی یہانتک کہ جسطرح
ممکن ہوگا اور جہانتک قابو چلیگا کل کو گرفتار کرینگے اور جب صاحبقران یہان آوینگے
اور پہچان بھی لینگے تو ہمارا کیا کرلینگے اُسوقت ہم بزور سحر پوشیدہ ہوجائینگے یا جیسا موقع
اور محل ہوگا ویسا کیا جائیگا ہم لوگ ایک جنبش اب مین تمام لشکر کو جلاکے خاک سیاہ کردینگے فقط چکر
ہمنے اسیر کیا ہوگا اور جب لشکر نہوگا اور قلیل باقی رہیگا تو ہمارا کیا کرسکتا ہی خود ہی عاجز ہوکر
خدا پرست فرار کرجائینگے یا ہمارے بادشاہ کی اطاعت کرینگے سوائے اس تدبیر کے دوسری
تدبیر ذہن مین نہین آتی ہی اور جب تم سب کو گرفتار کرنا جو تمھارے بعد ہون اُنکو بھی
آگاہ کرنا مثل اِس امر کے اگر مین اسیر کرونگا تو مرمر کر اور حیران اور زورق کو خبر
کرونگا تم لوگ اُسوقت چلے آنا تساہل اور کاہلی کو دخل نہ دینا فوراً اپنے کو پہونچانا کہ انتظام
کرکے اور صلاح کرکے کام کرین اگر کوئی ہم لوگون سے قتل بھی ہوجائیگا تو دوسرا بھی یہی
تدارک کرے یہ جو رائے دریابار نے سب لوگون سے بیان کی سبنے بہت پسند کی
اور کہا کہ اس سے بہتر کوئی رائے نہین ہی اُسیوقت ہر ایک نے اپنے اپنے چلنے کا قصد کیا اور
بہ سامان کے تیار ہوکر چلا زورق نے شہر سمندریہ سے بیس کوس پر آکر اپنا انتظام
کیا کہ وقت پر ظاہر ہوگا اور اُس سے کوئی دس کوس کے فاصلے پر جاکر حیران نے اپنا

سندر لیسپ اُس سے آگے بڑھکے دس کوس پر مرمر نے اپنا تدارک کیا اب دریا پار لے
جاکر عین اُس مقام پر کہ جہاں سے لشکر اسلام کا آنیگا نحو کیا اور ایک دریاے ذخار
ناپیدا کنار بہت طیار کر تیار کیا جس شخص کی جدھر نگاہ جاتی تھی سواے پانی کے اور کوئی
دوسری چیز نظر نہین آتی تھی اُس دریا کا کنارہ کنارۂ عدم سے ملا ہوا تھا ہمہ وقت اُس
دریا مین تلاطم رہتا تھا اور پانی کا اسقدر زور و شور کہ دیکھنے والون کے رنج چھوٹے جاتے
تھے اور کہتے تھے کہ یہ دریا ایسا کبھی کسیے نہین دیکھا اور اُسمین ہر وقت طوفان آتا تھا گرداب پڑتے
تھے مینڈھے اُچھل رہے تھے کوئی مقام اُس دریا مین ایسا نہ تھا کہ جہان جا در کب نہ پڑتی
ہو موجین یہ معلوم ہوتین تھین کہ جیسے تلوارون مین باین اور اسقدر گرم تھا کہ ناگوار ہوتا تھا اُسی
دریا مین اُس ملعون نے ایک بنگلہ بہت عمدہ بنایا کہ جسکے دیکھنے سے ہر ایک کی طبیعت خوش
ہو جاتی تھی اور سمین خود مقیم تھا سب حال دریا اُسکے پیش نظر تھا سحر سے جانوران دریائی
بنا کے تھے وہ بہت بڑے بڑے تھے اب اُن جانورون کا حال تحریر ہوتا ہی کہ مگرمونہہ پانی سے
نکال رہے ہین مگھڑیال کسی مقام پر مونہہ نکالے ہوے بیٹھے ہین سو اُس کسی مقام پر ہین ہزار
ہزار گز کی ماہی اُس دریا مین ہی سنگ پشت بڑے بڑے ہین کبھی اُس دریا سے نکلتے
نکلتے ہین اور جب مگر اور سوس مونہہ نکالکر سانس لیتے ہین تو تمام درخت صحرا کے ہل جاتے
ہین اور اُکھڑ اُکھڑ کر اُنکے مونہہ مین چلے جاتے ہین یہ انتظام کرکے اور راہ مین بر پا کرکے بیٹھا
بیٹھا ہوا اور انتظار لشکر اسلام کا کر رہا ہی اُدھر جزیل با بیش خیمہ لیکر چلے تھے اُنکے ہمراہ دو لاکھ سپاہ
عادل بھی ہمراہ تھے سہراب جادو و غزالان دا ہو چشم بھی ہمراہ تھے یہ دونون خوب
راہ سے واقف ہین برابر لیے ہوئے کل لشکر چلا آتے ہین دو منزلہ کرکے سہ منزلہ کرکے ہوتے دن بکراہ
طے کرتے ہین رات کو صحراے سبزہ زار مین قیام کرتے ہین اور بخوبی عیش و آرام سے بسر کرتے
ہین کہ جزیل نے سہراب و غزالان سے دریافت کیا کہ اب سمندریہ کو منزل ہی اُسنے
عرض کیا کہ اب سات روز کی راہ اور ہی آٹھوین دن نواحی سمندریہ مین آپکا گذر ہوگا جس مقام پر
آپکا جی چاہے بارگاہ سلطانی برپا فرمائیگا سمندریہ سے بیس کوس پر ایک صحرا ایسا ودون کہ نہایت
پر بہار اور شاداب ہی وہ صحرا لائق لشکر صاحبقران کے فرودگاہ ہونے کے ہی اُس صحرا مین نہرین
بہتی ہین پانی اُنکا نہایت صاف اور شیرین اور ٹھنڈا ہی چشمے جابجا جاری ہین درخت سایہ دار ہین
اور یہ ضرور ہوگا کہ کچھ فاصلہ دیکر لشکر اُتریگا کیونکہ لشکر مریف بھی تو اُتریگا اور میدان جنگ کا بھی تو
فاصلہ رہے جزیل نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہی پس سہراب نے کہا کہ آپ اُسی مقام پر فرودگاہ ہون
جزیل نے کہا کہ یہ تو شہر سے بہت فاصلہ ہوا سہراب نے جواب دیا کہ وہ صحرا پانچ کوس کے
فاصلے مین ہی جب اُس صحرا مین قیام کرینگے تو پندرہ کوس کا فاصلہ شہر سے رہیگا وہ صحرا بہت
آبادی مین ہی اور بہت پر فضا ہی ادھر لشکر اُنکا پہونچا اُدھر سمندر شاہ کو خبر ہوگی کہ لشکر اسلام آتا
ہی پیش خیمہ آگیا جزیل نے کہا کہ ہان اسقدر فاصلہ کا کچھ مضایقہ نہین ہی اُسدن تو اُسی مقام
قیام کیا صبح کو بارگاہ لیکر اُس صحرا سے کوچ کیا دوپہر راہ طے کی تھی نماز ظہر کا وقت تھا شدت
سے گرمی معلوم ہو رہی تھی بڑے غور سے پانی بھی لشکر نے نہین پیا تھا پانی کی تلاش کر رہے تھے
لشکر بعجلت چلا آتا تھا سہراب نے جزیل سے عرض کیا کہ اس صحرا مین پانی نہین ہی یہان سے

قریب ایک صحرا ہی اُسمین بہت صاف و شفاف آب سرد کے چشمے ہین وہ صحرا آپ کو تھوڑے ہی عرصے
مین ملیگا آج اُسی صحرا مین قیام فرمائیگا کل صبح کو کوچ کیجیگا جبرئیل نے جواب دیا کہ لشکر تمہارے ساتھ
کی شدت سے مرا جاتا ہی تمنے سہلے سے ہمکو خبر نہ کی ورنہ ہم اُسی منزل سے پانی کا بندوبست کر لیتے
یہ تکلیف سخت کیون اُٹھاتے کہ جسکی وجہ سے تمام لشکر پریشان ہو رہا ہی سخت تردد ہی کہ کیا تدبیر کیجاے
سہراب نے کہا کہ مجھے بڑی غلطی ہوئی مجکو خیال نرہا ورنہ مین ضرور آگاہ کر دیتا جبرئیل نے اہل لشکر سے
کہا کہ جس طرح ہو سکے بہت جلد راہ طے کرو تاکہ یہ صحرا تمام ہو اور صحراے سبزہ زار ملے اہل لشکر نے
مرکب اُٹھا دئے اب مرکبونکا یہ حال تھا کہ مارے پیاس کے زبانین نکالے دیتے تھے راہ نہین چلی
جاتی تھی قدم اِدھر اُدھر پڑتا تھا گرتے پڑتے مرکب ہمہز ہمہز کر رہے ہین یہان تک کہ تھوڑی دور
اور راہ چلے ہونگے کہ سبنے دیکھا کہ ایک دریاے ذخار ناپیدا کنار تلاطم بسیار و موجزن ہی یہ حال دیکھکر
سبکو تسکین ہوئی اور جان مین جان آئی پانی کو دیکھکر آنکھون مین خنکی معلوم ہونے لگی مرکبون نے
جو اُس پانی کو دیکھا ہنہنانے لگے جلد جلد چلنے لگے لاکھ راکب روکتے تھے وہ مرکب نہین رکتے تھے
سنے تماشہ دوسرے ہوئے چلے جاتے تھے جبرئیل اور عادل نے اُس دریا کو دیکھکر اہل لشکر سے
کہا کہ خداوند کریم نے ہم سب پر بڑا رحم کیا کہ یہ دریا دیکھنے کو ملا ورنہ ہمکو تو یہ یقین تھا کہ شدت
عطش سے جان جائیگی اور کچھ نہوگا اُسی صحرا مین ہماری قضا تھی وہ قضا ہمکو یہان لے آئی ہی ہنوز اس
دریا کے پاس نہین پہونچے تھے اور پانی بھی نہین پیا تھا کہ دل مین خیال ہوا کہ یہ مقام سحر و ساحرون کا ہی
اور یہان سب ساحر رہتے ہین کہین ایسا نہو کہ یہ دریا بھی مثل دریاے سبز رنگ کے سحر کا ہو
کیونکہ سمندر جادو سے مقابلہ ہی اُسکا نام سمندر ہی شاید اُسنے بھی سحر کیا ہو کہ اُسی کا یہ دریا
بھی ایک دجزن ہو دوسرے یہ امر ہی کہ سہراب نے یہ بیان کیا تھا کہ آگے چل کر ایک صحرا
ملیگا وہ بہت پر بہار ہوگا مگر یہ نہین کہا تھا کہ دریا ملیگا اور اُسکا پانی خوش مزہ ہوگا اور خنک
بھی ہوگا اس امر کو اُنسے بھی دریافت کرین کیونکہ وہ واقف ہین یہان کے حالات سے شاید
وہ ذکر کرنا بھول گئے ہون یہ جو جبرئیل و عادل نے کہا انمین جو کہ خدا صاحب وقوف و باخبر
تھے وہ تو تھم گئے اب یہ حال سنیے کہ دریا سے کوئی کوس بھر ہر یہ لشکر جو آگے آگے جو لوگ
کم مرتبہ تھے مثل گھسیارے وغیرہ کے وہ ایسے پیاسے تھے اور اُن تک یہ خبر نہ پہونچی تھی کہ
ہمارے افسر نے منع کیا وہ لوگ جسقدر تھے قریب دریا کے پہونچ گئے تھے بس ایک مرتبہ بیتاب
ہوکر کنارے دریا کے بیٹھ گئے اور ہاتھ ڈالکر قصد کیا کہ پانی پی لین اِدھر اُنھون نے ہاتھ ڈالا
کہ ایک شعلہ دریا سے نکلا اور اسقدر پانی گرم معلوم ہوا کہ اُنھون ہاتھ کھینچ لیا ہاتھ کا کھینچنا
تھا کہ ایک مگر نے موندہ نکالکر جو دم کھینچا جسقدر لوگ کنارے دریا کے پہونچ گئے تھے اُن
سبکو نگل گیا اور پھر موندہ پانی کے اندر کر لیا اور چند لوگ آگے اُنھون نے جو ہاتھ پانی مین
ڈالا تو اُنکو بھی گرم معلوم ہوا اُسی وقت پھر ایک مگر نکلا اور مگر نے موندہ نکالا اِن لوگون کو
اسقدر گرمی پانی کی معلوم ہوئی کہ خود بخود بیقرار ہوکے دریا مین گر پڑے اور نیست و نابود
ہو گئے بعضون کے پاس لوٹہ ڈور تھا اُنھون یہ حال دیکھکر ہاتھ نہ ڈالا لوٹے کے ذریعے سے پانی
نکالا اِس سبب سے وہ اِس امر سے محفوظ رہے نہ تو دریا مین گرے نہ اُنکو مگر نے نگلا پس
اُنھون نے پانی اُس لوٹے مین لیکر پیا تو گرم تھا جیسے جوش کیا ہوا پیاسے کیا کرتے جان پر

بنی ہوئی تھی اگر نہ پیتے تو کیا کرتے آخر نتیجہ یہ ہوتا کہ مرجاتے اس خیال سے پی لیا اُس پانی نے یہ اثر کیا کہ جیسے کوئی نشہ پیکر بیہوش ہوکر گر پڑے وہ لوگ جنھون نے پانی پیا تھا وہ گر پڑے یہان تو یہ حال ہوا اُدھر جبرئیل نے جو منع کیا تو اہل لشکر نے قصد کیا تھا کہ چلکر پانی خود بھی پیئن اور مرکبون کو بھی سیراب کردین اور جو بار برداری کے جانور ہین اُنکو بھی پانی پلادین مگر حاکم اور افسر سپاہ کے منع کرنے سے تھم گئے وہ لوگ جو کہ اس عذاب مین مبتلا ہوگئے تھے اول تو وہ اگلے آگے سپاہ کے تھے دوسرے یہ امر تھا کہ اُنکو اس حکم کی خبر نہین ہوئی تھی تیسرے یہ امر تھا کہ وہ دریا کو دیکھکر بیتاب ہوکر بے تاشہ دوڑتے ہوئے افتان وخیزان آگے چلے آئے تھے اس سبب سے وہ لوگ اس بلا مین مبتلا ہوئے بس یہ حکم دیکر جبرئیل و عادل نے کہا کہ سہراب و غزالان سے کہو کہ آپکو درگہ سالار طلب کرتے ہین راوی نے بیان کیا ہے چونکہ دریا بیچ مین حائل ہوگیا ہے بس اس سبب سے لشکر اُس مقام پر ٹھہر گیا تھا اور یہ انتظار کر رہے تھے کہ اگر کوئی جہاز یا کشتی نظر آجاوے تو ہملوگ اُس پار اُتر جائین جب سہراب کو جبرئیل نے طلب کیا تو لوگ لیکر چلے یہان ایک مقام پر سہراب و غزالان باہم یہ کلام کر رہے تھے کہ ہم ہزار مرتبہ اسی راہ سے گئے ہین ہمنے یہ دریا کبھی نہین دیکھا یہ دریا کہان سے آگیا ہے کہ اسکا اول اور آخر کچھ نہین معلوم ہوتا ہے اتنے عرصے مین یہ دریا جاری ہوا ہے کہ مین کوئی ایک سال سے اِدھر نہین آیا ہون جب سے لشکر اسلام مین گیا ہون یہان یہ دریا جاری ہوگیا ہے غزالان نے کہا کہ تمکو تو ایک برس کا عرصہ ہوا مجکو تو چند مہینے گذرے ہین کہ مین اِدھر سے گئی ہون کہین اس دریا کا نام ونشان بھی نہ تھا دریا کیسا ایک چلّہ بھی نہ تھا یہ کہان سے جاری ہوگیا بڑی خرابی ہوئی دوسرے خرابی کی بات یہ ہے کہ اس دریا مین نہ کوئی کشتی نظر آتی ہے نہ کوئی جہاز نظر آتا ہے یہ لشکر کیونکر اُس پار اُتریگا اور جبرئیل جو مجھے سوال کرینگے کہ تنے ہمکو آگاہ نہ کیا کہ آگے دریا ہے تو ہم اسکا بندوبست کرتے یا دوسری راہ سے جاتے چونکہ خشکی کی راہ ہوتی اِدھر سے کیون آتے تو کیا جواب دیا جائیگا یہ گفتگو باہم کر رہے تھے اور حیران کھڑے ہوئے تھے کہ ایک سوار نے آکر کہا کہ آپ دونون صاحبون کو جبرئیل و عادل یاد فرماتے ہین یہ سنا تھا کہ سہراب و غزالان اُس مقام پر سے روبرو جبرئیل کے آئے لشکر کا مارے پیاس کے یہ حال ہے کہ لبون پر دم آرہا ہے مگر اپنے افسر کے اسقدر تابع حکم ہین کہ منع جو کردیا ہے تو جان دینا گوارا ہے مگر حد دل ملکی گوارا نہین ہے سب خاموش مرکبون کو روکے ہوئے کھڑے ہین نظر یاس سے دریا کی طرف دیکھ رہے ہین پیدل بھی مایوس کھڑے ہین نگاہ سبکی طرف دریا کے تئین کوئی اُدھر سے موجہ نہین پھیرتا ہے یہ حالت ہے کہ جب سہراب جبرئیل کے قریب آیا جبرئیل نے کہا کہ اے سہراب تمھاری عقل سے بعید تھا کہ تم اس راہ سے ہمکو لیکر آئے ہو کہ جدھر دریا حائل ہو تمنے ہمسے یہ بھی نہ کہا کہ دریا ملیگا بلکہ یہ کہا کہ اسکے آگے ایک صحرا سبزہ زار نہایت پر فضا ملیگا اور اُسکے خلاف اتھین صحرائے ریگستان ملا کہ جسمین ہمارا لشکر بسبب نہ ملنے پانی کے شدت پیاس سے تڑپ رہا ہے اور مرا جا رہا ہے دریا بھی ملا تو یہ خیال ہے کہ کہین دریائے شور نہو جسنے ایسا دریا لق ودق آجتک نہین دیکھا کہ جسمین نہ کوئی کشتی نظر آتی ہے نہ کوئی جہاز معلوم ہوتا ہے اور قیاس مین آتا ہے کہ یہ دریائے شور ہے اے سہراب لشکر کی یہ حالت دیکھ شدت عطش سے کیا ہو رہی ہے جلد بیان کر کہ یہ دریا کیا ہے دریائے شور ہے یا یہ بھی کوئی تازہ سحر سمندر کا بنایا ہوا ہے کیونکہ اُسکا نام سمندر ہے

اگر اصلی ہو تو مین حکم دون اہل لشکر پانی پیکر اپنی پیاس بجھائین مرکب مرے جاتے ہین تم دونون
صاحب یہان کے حالات سے بخوبی واقف ہو صاف صاف حال بیان کرو تو فکر کشتی وغیرہ کی
کیجاے کیونکہ لشکر صاحبقران کا آتا ہوگا کیونکر اُس پار جانا ہوگا بڑی خرابی ہوئی یہ
جو کلام خبریل سے کہا تو سہراب نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون مین خود حیران اور پریشان
ہو رہا ہون کہ دریا کیونکر جاری ہوا کیونکہ ہزار مرتبہ مین ادھر سے گیا ہون یہ دریا مین نے
کبھی نہین دیکھا تھا شاید اہل عرصہ مین یہ دریا کسی پہاڑ سے نکلا ہوگا مین تو آپ کو قریب کی راہ
سے لیکر آیا تھا اور اسی راہ سے صاحبقران بھی مع لشکر کے تشریف لائینگے وہ کیسے ناخوش
ہونگے اور فرمائینگے کہ سہراب نے دھوکا دیا معلوم ہوتا ہے یہ مکر سے شریک ہوا ہے مین پھر ان
ہون کہ سمندر یہ کا کوئی راستہ ایسا نہین ہے کہ جسمین دریا ہو سوائے سبزہ زار کے یہانتک
کہ شہر سمندریہ تک مین دریا نہین ہے مین کیونکر عرض کرتا کہ دریا بیگا جہاز اور کشتی کی فکر فرمایئے مین
کیونکر عرض کرون کہ یہ اصلی دریا ہے آپ نے خوب کیا کہ جو اہل لشکر کو منع کیا کہ کوئی پانی نہ پیے
جبتک یہ نہ معلوم ہو لے کہ دریا سحر کا ہے یا کہ اصلی ہے یہ کہکر غزالان سے کہا کہ کیون غزالان تم تو
مجھسے زیادہ واقف ہو ہمیشہ شہر و بیرون شہر گشت کیا کرتی ہو اور تمھارے والد کے اکثر باغات
بھی بیرون شہر تھے اور تم اکثر اپنے باپ کے ہمراہ سمندر سے حیریہ کو آیا کرتین تھین کیونکہ اکثر عزیز تمھارے
اُس شہر مین ہین وہان اکثر تم جایا کرتی کبھی تمنے یہ دریا دیکھا تھا اُسنے جواب دیا کہ مین نے تو کبھی نہین
دیکھا مین خود حیران ہون کہ یہ کیا واقعہ ہے سہراب نے کہا کہ مین تو یہ جانتا ہون کہ جب سمندر
شاہ کو خبر ہوئی کہ لشکر اسلام ادھر آتا ہے اُسلیے راہ بند کرنے کے لیے یہ دریا پیدا کیا ہے اور سمندر
کی راہ روکی ہے اسلیے کہ لشکر اسلام نہ آسکے یہ سنکے غزالان نے کہا کہ تمھاری راے
بہت ٹھیک اور درست ہے چلو اس دریا کا حال دریافت کرین کنارے دریا کے سب حال معلوم
ہو جائیگا یہ کہکر خود طرف دریا کے چلی اور پکار کر کہا کہ اے لشکر اسلام جب تک یہ دریافت نہ ہو لے
کوئی اس دریا کے کنارے نہ آئے اور نہ پانی پیے اگر ہلاک بھی ہو جائے جب سہراب نے سنا
کہ غزالان جاتی ہین تو یہ بھی اُسکے ہمراہ چلا جب کنارے دریا کے پہونچا غزالان سہراب نے
دیکھا کہ کئی آدمی کنارے دریا کے بیہوش پڑے ہوے ہین اُنکو تن بدن کا کچھ ہوش باقی نہین ہے انھون نے
اُسوقت یہ خیال اپنے دل مین کیا کہ یہ لوگ شدت پیاس اور تمازت آفتاب سے گر پڑے
ہین اور بیہوش ہو گئے ہین پس یہ دونون کنارے دریا کے آگے اور ہاتھ دریا مین ڈالا
ہاتھ کا ڈالنا تھا کہ دریا سے ایک شعلہ آگ کا پیدا ہوا کہ اُسکے سبب سے پانی دریا کھولنے لگا
شعلہ کے نکلتے ہی سہراب نے طرف غزالان کے دیکھا کہ ایک مگرمچھ منہ کھولے ہوے نکلا شعلہ
چھوڑا اور دم کشی کی چونکہ یہ دونون ساحر زبردست تھے ایسے ایسے بہت شعبدہ انھون نے کیے
تھے اور یہ اپنے بندوبست سے کنارے دریا کے گئے تھے اُنپر کچھ اثر نہ کیا لاکھ لاکھ مگرمچھ
دم کشی کی مگر کچھ اُن دونون پر اثر نہوا جب سہراب نے طرف غزالان کے دیکھا غزالان نے کہا کہ اب یقین
ہوتا ہے کہ ضرور یہ دریاے سحر ہے یہ کہکر غزالان نے کچھ اسم پڑھکر کنارے کی خاک اٹھائی
اور کچھ اسمپر پڑھا اور کہا کہ اے خاک بتا دے کہ یہ دریا اصلی ہے یا سحر اگر سحر کا ہے تو کسکا سحر
ہے یہ جو کہا اُس خاک سے صدا آئی کہ اے غزالان یہ دریا اصلی نہین ہے بلکہ سحر کا ہے اور یہ سحر ہے

دریا یار جادو کا اسکو سمندر نے طلب کرکے اسلیے روانہ کیا ہو کہ جاکر لشکر اسلام کی راہ کو روکو
اور کسیکو نہ آنے دو اور اُسنے آکر یہ دریا بنایا ہو اُس دریا کے اندر مقیم ہوا ہو اور چند آدمی ہمارے
لشکر کے اُسنے گرفتار کرلیے ہین وہ لوگ شدت پیاس سے بیقرار ہوکر آئے تھے اُنمین سے چند
آدمیون نے جو قصد کیا کہ پانی پیین اور اُنمین جو پانی مین ڈالا تو شعلہ پیدا ہوا اور گرنے مونہہ لگا کر دم کشی
کی اور اُنکو نگل گیا اور چند آدمی بسبب شعلے آتش کے غش کھاکر دریا مین گر پڑے اور یہ جو بیہوش
پڑے ہین یہ سب آدمی پانی پیکر بیہوش ہوگئے ہین جب تک دریا یار نہ مارا جائیگا اُسوقت یہ ہوش مین
نہ آئینگے اور جو کچھ پانی پیا اُسکا یہی حال ہوا کل لشکر اِسی صورت سے تباہ ہوتا یہی اُس کا سحر ہی اور
یہی اُسنے سحر بہت بڑا کمال کا کیا تھا جب اِس لشکر مین تلاطم ہوگا اور یہ سحر کیا ہو کہ جب اِس صحرا مین لشکر
پہونچیگا تو اُن سبکی یہ حالت ہوگی کہ مارے شدت عطش کے سب لوگ بیقرار ہونگے اور گرمی بہت ہوگی
اور جب شدت عطش ہوگی بیقرار ہوکر ضرور پانی پر گرینگے اور بیہوش ہوکر مرجائینگے اُسوقت
مین اُن سبکو گرفتار کرونگا اسلیے اُسنے اس صحرا کو بھی گرم کردیا ہو یہ جو گرمی ہو یہ سحر کی ہو معمولی گرمی
نہین ہو یہان تو سبزہ زار تھا یہ جو اُس خاک نے بیان کیا غزالان سے غزالان نے سہراب سے
کہا کہ اُسنے سُنا سہراب نے کہا کہ مین پہلے ہی سے جانتا تھا کہ ضرور یہ کوئی نہ کوئی سبب ہو کیونکہ اِس
مقام پر کبھی ریا نتھا اب کیونکر پیدا ہوا خراب معلوم ہوا اے غزالان یہ دریا یار جادو کون ہو ہمنے تو کبھی
اِسکا نام بھی نہین سُنا تھا غزالان نے کہا کہ سمندر جادو کے بہت ملازم ایسے ہین کہ جنکے ہمنے کبھی
نام تک نہین سنے ہین بس یہ بھی کوئی اُنمین کا ملازم ہوگا اِس تقریر سے کیا مطلب ہو خیر کوئی ہو تیرے
ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا آپ لوگون کی دعا سے مجکو بھی وہ وہ سحر زبردست معلوم ہین کوئی میرا
مقابلہ نہین کرسکتا ہو جسوقت مین اپنا سحر کرونگی سب کے رُخ چھوٹ جائینگے بھاگنے راہ نہ ملیگی مجسے کیا
کوئی مقابلہ کرسکتا ہو مین اِس دریا کو ابھی مٹائے دیتی ہون اور بالکل نیست و نابود کیے دیتی ہون سہراب
نے کہا کہ آپ کیون اسقدر تکلیف فرمائین مین خود ہی چشم زدن مین اِس دریا کو مٹا سکتا ہون اور دریا
کی کیا اصل ہو مین ایک اسم مین اُسکو دیوانہ کیے دیتا ہون کہ تمام صحرا مین مارا مارا پھریگا تم میرے
سحر کا تماشا دیکھو مین یہ دعوے نہین کرسکتا ہون کہ تمھاری برابری کرون یا تمھارے والد ماجد کی برابری
کرسکتا ہان اسقدر ضرور ہو کہ کچھ تو سمندر شاہ نے سمجھ لیا تھا کہ مجکو سپہ سالار کیا تھا تمھاری دعا سے
اسقدر ضرور آتا ہو کہ وقت پر کسی امر سے رکونگا نہین اور فتحیاب ہونگا اور یہ امر ضرور تھا کہ بعد
سمندر شاہ و تمھارے والد کے کوئی میرا ہمسر نہ تھا سحر ان وغیرہ کی مین کوئی حقیقت نہ جانتا
اور نہ کبھی اُنکو کچھ سمجھا صرف اِس سبب مین نے آجنگ طرح دی کہ کیا اُنسے مقابلہ کرون اور کیا اُنکے
سحر کرون یہ تو ایک ہی سحر کرنے مین بھاگ جائینگے اور یہ بھی خیال تھا کہ صاحب دریا ہین اور ایک ملک
کے مالک ہین اور معزز سمجھے جاتے ہین دوسرے چند تحفہ جات اُنکے پاس تھے نہ معلوم اُن تحفون
کے وہ کیا ہوگئے اور کسکے قبضے مین ہین سمندر سے جو مین مقابلہ کرنے مین ذرا خوف کرتا ہون تو
یہی سبب ہو کہ اُسکے پاس بھی تحفہ ہین غزالان نے کہا کہ یہ جو تمنے کہا بہت ٹھیک اور درست
کہا مگر خراب دیکھ لیا جائیگا نہ کچھ تحفون کا خیال کیا جائیگا نہ کسی امر کا اگر خدا نے چاہا تو سرنگھ ہوکر
مقابلہ کیا جائیگا اچھا مین اور تم دونون ملکر مقابلہ کرینگے سہراب نے کہا کہ اِسکی کیا ضرورت ہو پہلے
جبریل کو اور کل لشکر کو تو اِس امر سے آگاہ کردینا چاہیے ایسا نہو کہ کوئی بیقرار ہوکر پانی نہ پی لے

تو بڑی خرابی ہوجائیگی غزالان نے کہا کہ چلو یہ کہکر غزالان اور سہراب کنارے سے دریا کے قریب
جزبل کے آئے اور کہا کہ ای جزبل جو مین نے خیال کیا تھا وہی امر نکلا آپ نے خوب کیا کہ جاہل
لشکر کو منع کر دیا تھا دراصل یہ دریا سحر کا ہی یہ کہکر جو معلوم ہوا تھا وہ حال از اول تا آخر بیان کیا
اور کہا کہ ہم اسکی تدبیر کرتے ہین اور یہ کہکر بآواز بلند کہا کہ کوئی اس دریا کا پانی نہ پیے یہ دریا سحر کا
ہی بلکہ کوئی اسکے کنارے پر بھی نہ جاے ورنہ گرفتار ہوجائیگا آیندہ اسکو اختیار ہی اور جزبل سے
کہا کہ لشکر کو اسی مقام پر فروکش فرمایئے اسوقت تک کہ مین اور غزالان اس دریا کا بندوبست
کرین جزبل نے یہ سنکے کہا کہ اسکی کیا تدبیر کیجاے کہ لشکر تو شدت عطش سے مراجاتا ہی اور گرمی بہت
ہی اگر یون ہلاک نہوا تو مارے پیاس کے ہلاک ہوگا سہراب نے کہا کہ مین کیا عرض کرون اس
مرنے سے تو یہ مرنا بہتر ہی کہ اسیر کفار ہوکر قتل ہون جزبل نے یہ سنکے اسوقت یہ حکم دیا کہ اسی
صحرا مین لشکر اترے سہراب و غزالان تدبیر کرتے ہین اسوقت تک کہ جب تک دریا سوکھے اور
اس دریا کا بنانے والا قتل ہو یہ حکم دینا تھا کہ اسی مقام پر خیمے برپا ہونے لگے لشکر اترا ادھر اندر
دریا کے جو دریا نے دیکھا کہ لشکر اترنے لگا صرف چند آدمیون نے بیقرار اور بیتاب ہوکر
پانی پینے کا قصد کیا وہ آفت مین مبتلا ہوے اور اسیر سحر ہوکر بیہوش ہوگئے اور گر پڑے اب
کوئی نہین آتا ہی اور دو شخص ایک عورت و ایک مرد آئے تھے انھون نے قصد پانی پینے کا
کیا تھا اسی طرح سے شعلے میرے سحر کے نکلے اور گرنے بھی دم کشتی کی مگر انکا کچھ نکر سکا اگر
کرکے رہگیا یہ جو اسنے دیکھا پس اسوقت اسنے اپنے سحر کو زور دیا کہ گرمی کی شدت اور
زیادہ ہوگئی اور اہل لشکر کی پیاس نے ترقی کی اب یہ حالت ہوئی کہ لوگ بیقرار ہوہوکر گرنے
لگے اور بیہوش ہوگئے ہر ایک بجے کرکا نار معلوم ہوتا تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا زمین سے
آگ نکل رہی ہی پہاڑون اور چٹانون سے شعلے نکل رہے تھے تمام اہل لشکر عرق عرق تھا اسقدر
شدت گرمی کی تھی کہ احاطۂ تقریر و تحریر سے باہر ہی دہنون مین لعاب دہن تک خشک ہوگیا تھا
سواے عرق جسم کے ایک قطرہ آب ناممکن تھا مقام عجیب یہ تھا کہ روبرو دریا روان تھا مگر کوئی
تھے حسرت کی نگاہ سے بار بار اس دریا کو دیکھتے تھے اور رہ جاتے تھے ہر شخص کف افسوس
ملتا تھا کہ کیا کرین اور کیونکر پانی پین ہمارے سامنے دریا یون روان ہو اور ہم پانی کو ترسین خیر یہ بھی
وقت نہ رہیگا آب جو اسنے سحر کیا تھا تو اسکی وجہ سے گرمی کی شدت ہوتی جاتی تھی سب اہل
لشکر ہریشان اور مارے پیاس کے بیتاب ہو رہے تھے خیمون مین جا جاکر بیہوش ہوتے
تھے وہان بھی انکو قرار نہین آتا تھا پھر پریشان ہوکر باہر نکل آتے تھے اور پھر خیمے مین چلے جاتے
تھے ہر شخص دہاڑ مار رہا تھا کہ کسیطرح پانی پینے کو ملے جزبل و عادل و دیگر سردارون
و اہل لشکر کا تو یہ حال ہی جو کہ تحریر ہوچکا ہی اب جزبل نے سہراب کو طلب کیا اور کہا کہ
سہراب بہت جلد اسکا تدارک کرو سب لوگ لشکر کے ہلاک ہوے جاتے ہین اسنے عرض کیا
کہ آپ اطمینان رکھین مین تدبیر کرتا ہون جزبل نے کہا کہ کوئی تدبیر ایسی کرو کہ یہ گرمی کا سیطح
سے کم ہوجاے گرمی تو ہلاک کیے دیتی ہی سہراب نے کہا بہت اچھا مین اسکی تدبیر کرتا ہون یہ
کہکر باہر خیمے کے آیا غزالان سے کہا کہ ای غزالان تم یہ تدبیر کرو کہ یہ جو شدت گرمی کی ہی یہ
کم ہوجاے تاکہ اہل لشکر کسیقدر تو آسودہ ہون اسنے کہا کہ یہی سحر ہی دریا کا مین اسکی تدبیر کرتا ہون

تم جاؤ اور اپنی تدبیر کرو یہ کہکر غزالان نے ایک ٹکڑا ابر مُردہ کا اپنی جھولی سے نکالا اور اُسپر اسم سحر
پڑھکر دم کیا کہ وہ بلند ہوکر آسمان پر گیا اور تمام سیرا پردہ ابر محیط ہوگیا اب یہ حال ہوا کہ شدت گرمی
کم ہوئی اور کسیقدر دھوپ بھی کم ہوئی اور کچھ ترشح بھی ہونے لگا یہ اب سحر تھا زمین پر گرکے پانی
ہوجاتا تھا کوئی پی نہ سکتا تھا وہ شدت عطش بھی کہہوئی اسنے اپنے سحر کو زور دیا غزالان کا سحر
اُسکے سحر پر غالب آیا وہ بھی بیٹھا ہوا اپنے سحر کو زور دے رہا تھا مگر کچھ اثر کرتا تھا یہاں کنارے
دریا کے آکے سہراب نے ایک اپنی جھولی سے ناریل نکالا اور اُسپر دھونی لوبان وغیرہ کی دیکر
کچھ پڑھکر اپنی زبان مین نشتر دیکر چند قطرے خون کے اُس ناریل پر ٹپکا دیے اور اُس ناریل کو
اُس دریا پر مارا وہ ناریل پانی پر پڑکر شق ہوا اور ایک شعلہ پیدا ہوا اور آلی مین تلاطم ہونے لگا
تمام جانوران آبی جو کہ سحر کے نہ ہوے تھے وہ بیقرار ہوہوکر اوپر پانی کے آنے لگے اور اُنمین آگ
لگ گئی تمام دریا آتشبار ہوگیا دریا بار جادو اپنے بنگلے مین بیٹھا ہوا اپنے سحر کو خوب زور دے رہا
تھا اب اُسنے دیکھا میرے دریا مین آگ لگ گئی سب جانور جلنے لگے یا تو دریاے آب تھا یا وہ دریا
آتش ہوگیا اسکا کیا سبب ہی یہ گھبراکر اُٹھا کہ دیکھون کیا آفت آئی ادھر سہراب نے پھر سحر کو زور دیا
ایک مرتبہ خون لیکر اور اسم سحر پڑھکر دم کیا اور دریا پر مارا اور کہا کہ اے دریاے سحر اُتر جا یہ کہنا تھا کہ
وہ دریا دھوان ہوکر اُڑنے لگا تھوڑے عرصہ مین نہ وہ دریا تھا نہ وہ پانی تھا خشک زمین نکلی ہوئی تھی
گھبراکر ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا اور خیال کر رہا تھا کہ یہ کون ایسا شخص آیا کہ اُسنے یہ آفت برپا کردی
کہ جسکے سبب سے میرا بنا بنایا ہوا دریا مٹگیا یہ بہت زبردست ساحر معلوم ہوتا ہی یہ خیال دل مین کرکے
باہر بنگلے کے آیا اب صرف اُسکا بنگلہ باقی رہگیا تھا یہ اپنے بنگلے سے باہر آیا اب سہراب نے
کہ دریا تو مٹ گیا صرف دریا کے مقام پر ریگ پڑی ہوئی ہی اور اُس ریگ پر ایک بنگلہ اُسکے
ہی اُس سے کچھ شعلے نکل رہے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ دریا بار یہ سحر کر رہا تھا کہ دریا تو سحر
سے بنا دیا تھا اُسکے بعد اس فکر مین تھا کہ کسی صورت سے زیادتی گرمی کی ہو اور یہ لوگ پریشان
ہوکر اور پیاس کے سبب سے تڑپ تڑپ کے اپنے کو دریا مین گرا دین اور پھر مبتلاے سحر ہوجاوین
یہان دوسرا کارخانہ ہوگیا یعنے اُسکے سحر کو غزالان نے دفع کر دیا تھا یعنے ابر سحر قائم کرکے
اُس گرمی کو کم کیا بلکہ اب کسیقدر خنکی ہوگئی تھی وہ شدت عطش بھی کم ہونے لگی پسینہ بھی خشک
ہونے لگا ہی ادھر سہراب نے دریاے سحر دریا بار کو مٹا دیا اب سواے اُسکے بنگلے کے
اور کوئی چیز اُس صحرا مین باقی نہین ہی یا وہ حالت تھی کہ اُس صحراے سبزہ زار کو اپنے سحر کے زور سے
سیدل بہ خارستان کر دیا تھا دراصل وہ صحرا تو نہایت سبزہ زار تھا اور از حد پرفضا اور خوشگوار
تھا مگر سحر کی وجہ سے ویران اور سنسان معلوم ہوتا تھا پس جب اُسکا دریا سحر سے مٹ گیا تو
یہ بہت پریشان ہوا اور لاکھ لاکھ اپنے سحر کو زور دیتا تھا مگر کچھ اثر نہوتا تھا بلکہ اور کمزور ہوتا جاتا تھا
اب یہ اپنے بنگلے سے بیقراری گھبراکر نکلا اور اُسنے دیکھا کہ ایک ساحر کھڑا ہوا کچھ پڑھ رہا ہی اب
یقین کامل ہوگیا کہ میرا سحر اسی نے رد کر دیا ہی اُسوقت اُسی مقام سے زور سے آواز دی کہ اے نابکار
نظر شیطان مین نے دیکھا کہ تونے میرے سحر کو دفع کیا اسکا نتیجہ اچھا نہ ہوگا اسوقت تک مین حالت
غفلت مین تھا اور میرا خیال اور طرف تھا ورنہ تیری بھی یہ مجال تھی اور تو بھی یہ لیاقت رکھتا تھا کہ تو
میرے سحر کو دفع اور برباد کردیتا اگر تو اپنے تئین ساحر زبردست سمجھتا ہی تو میدان مین آ اور مجھسے مقابلہ کر

یہ کہکر اور چمک کر باہر اپنے جنگلے کے آیا ادھر غزالان نے اپنے سحر کو زور دیا اب دریا بار نے
دیکھا کہ تو سیانا واقعہ ہی اور میرا سحر بھی کمی کرتا ہی یعنے گرمی کی شدت کم ہوتی جاتی ہی اور وہ شعلے جو کہ
میرے سحر سے بھڑکتے تھے وہ گل ہوتے جاتے ہین اب اسنے خیال کیا کہ اسی کے سحر سے میرا
سحر کم زور ہو گیا اب یہ تدبیر ذہن مین آئی کہ اس سے مقابلہ کرو بس یہ خیال کرکے طرف سہراب
کے چلا سہراب نے جو یہ سنا کہ اسنے کہا کہ او نابکار کیون تو نے میرے سحر کو دفع کیا مین کب
تجھے چھوڑتا ہون تیری بھی یہ لیاقت نتھی کہ تو میرے سحر کو دفع کرسکے یہ کلام سہراب کو بہت
ناگوار گذرا کیونکہ سہراب نے یہ کلام نہ حالت کفر مین کسی کی زبان سے سنے تھے نہ جب سے
یہ مسلمان ہوا ہی ایسے کلام ناشایستہ کسی کی زبان سے نہین سنے تھے اسکو ایسے کلام سننے کی کب تاب
آتی اسنے سنا دی کہ تو نابکار اور تیرا باپ دادا نابکار کون طرز کلام ہی معلوم ہوتا ہی کہ تو قوم کا پاجی ہی
پس اپنی زبان کو روک اور ایسے کلام زبان سے کبھی نہ نکالنا ورنہ تیری زبان گدی سے کھینچ لیجائیگی
تو بڑا نامعقول اور نالایق ہی ارے او نابکار تو کیا ہی اور تیرا سحر کیا ہی تیری بھی یہ حقیقت نہی کہ
تو ہمارے روبرو دعوے ساحری کرے یہ جو تو نے سحر کیا یہ میرے خاندان کے لونڈے شعبدہ کرتے ہین
بس اب تو ہوشیار ہو جو تیرا جی چاہے میرا بنالے مین تجکو طفل مکتب سے بھی کم تصور کرتا ہون
وہ جو تیرا حمایتی ہے یعنے سمندر شاہ جادو اسکو اپنی کمک کے لیے طلب کر وہ آکر تیری
کمک کرے جسنے تجکو روانہ کیا تھا کہ تو جاکر راہ روک اور خود نہ آیا اور تو نکو تیل مالش کرتا ہی
بڑا ہوشیار ہی کہ آپ تو شہر مین منہ چھپائے ہوئے پوشیدہ بیٹھا ہی اور کافرون کی جان لے رہا ہی
خیر وہ ہمارے ہاتھ سے کہان جائیگا ایک نہ ایک دن ضرور سامنا میرا اسکا ہوگا وہ بڑا مکار ہی اور
دغاباز ہی اسنے میرے ساتھ وہ حرکت کی ہی کہ کوئی مرد اور صاحب غیرت نکریگا جب مجھے راہ
ہوا اور خیال کیا کہ مین اسکو ملامت سے علحدہ کرتا ہون اور اس الزام کی سزا دیتا ہون تو
بڑی خرابی کی بات ہوگی کیونکہ ساحر زبردست ہی اور سب سپاہ اسکے قبضے مین ہی مقابلہ ہوگا
اس سے بہتر یہ ہی کہ مکر و فریب سے مجکو فقرہ دیکر ماہیان کے پاس بھیجا اور اسکو خفیہ
طور سے خبر کردیا کہ اسکو غافل کرکے قید کرلینا چنانچہ اسنے ایسا ہی کیا یہ صاحب غیرت
مرد کا کام ہی کہ مرد ہوکر اور مرد سے گرفتار کرے بالکل نامردی ہی یہ ایسا آدمی ہی کہ جسکو دیکھتا ہی
کہ یہ نرم اور کم حوصلہ اور کمزور ہی اسکو تو دبا لیتا ہی اور جسکو زبردست پاتا ہی اسکے ساتھ پردہ
دوستی مین دغا کرتا ہی یہ اسکا قصور نہین ہی بلکہ اسکی اصل کا قصور ہی شاعر نے یہ شعر اسکے حال
کے موافق کہا ہی شعر پرستار زادہ نہ آید بکار + اگرچہ بود زادہ شہریار + دیگر اگر شاہ شاہان
بانو بدی + مرا سیم و زر تا بزانو بدی + وہ کیا کرے اگر ایسے آدمی لاکھ ثروت اور حکومت
ہوجاوے مگر اپنی اصل کی طرف ضرور جاتا ہی اسکا اثر کم نہین ہوتا ہی یہ سب اسکی اصل کا ہی اسمین
کچھ فرق نہین ہی بموجب اس عبارت کے کل شئی یرجع الی اصلہ کیونکہ کل شئی رجوع کرتی
ہی طرف اپنی اصل کے جسکی اصل خراب ہوتی ہی اسمین ضرور اسکا اثر ہوتا ہی کبھی نہ کبھی
وہ اپنی اصل کی طرف آجاتا ہی کیونکہ یہ اسکی ذاتی بات ہی کوئی بناوٹ نہین ہی اب مین اسکو کیفر کردار
ہون جب کبھی میرا اسکا سامنا ہوگا مین اسکے منہ پر بھی یونہی کہونگا میرے ہاتھ سے کہان جائیگا
تو اسکا فرستادہ ہی تو بھی بڑا بیغیرت ہی تو میرا کیا کریگا آ ہمین میدان ہمین گوے اب میرے تیرے

مقابلہ ہو جاوے معلوم ہوتا ہی کہ تیری بھی اصل خراب ہی جو تو نے اصل سے ملا ہی اور اسکی تربیت کی ہی یہ جو سہراب نے کہا اور اسقدر سہراب کو غصہ آیا کہ تمام چہرہ لال ہو گیا اور تمام بدن مارے غصے کے کانپنے لگا اور مونہہ سے کف جاری ہوا دریا بار یہ کلام سہراب کے سنکے بہت برہم ہوا اور جامے سے باہر ہو گیا اور کہنے لگا کہ او سہراب اب مین نے پہچانا تو وہی ہی کہ جسکو سمندر شاہ نے اپنا سپہ سالار کیا تھا اور تو نے اپنے ولی نعمت کو نگاہ بد سے دیکھا تھا اور اس جرم مین تو قید کیا گیا تھا اب تو کسی تدبیر سے رہا ہو گیا ہی اور نمکحرامی پر کمر باندھی ہی اپنے ولی نعمت سے مقابلہ کرنے آیا ہی اب تجھے بڑھ کے نمکحرام تمام روے زمین مین نہوگا وہ نمک تیرے بدن مین پھوٹ نکلے گا تو اصل کا بد ہی یا مین ارے سچ بیان کر کہ جسنے اسقدر دولت تجھ پر صرف کی اور تجھکو پرورش کیا جب تو نے اسکے ساتھ یہ حرکت نالائق کی اور نمکحرامی پر کمر باندھی تو تو اوروں کے ساتھ کیا کریگا اور تجھسے کیا امید ہوگی سہراب نے جواب دیا کہ ہم اصیل ہوار کی خاصیت رکھتے ہین کہ جسکے ہاتھ مین سے کھاتے ہین اسی کے ہوتے ہین جب ہم سہراب کے ملازم تھے اسکی خیر خواہی اور نمک کا پاس کرتے تھے اسنے جب ہمارے ساتھ سلوک بد کیا اور صاحبقران نے ہمکو ہدایت فرمائی اور راہ نیک دکھائی گمراہی سے نکالا راہ راست پر لائے اب ہم انکے شریک ہین جو انکے دشمن ہین انکے ہم بھی دشمن ہین سمندر میرے ساتھ کیا سلوک کریگا جب ہمنے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا تب اسنے بھی ہمارے ساتھ سلوک کیا اب سلوک کرے ذرا سے امر مین ہمارا دشمن جانی ہو گیا کوئی مین بد قومہ نہ تھا یا محتاج نہ تھا جو اسنے اس امر سے انکار کیا بلکہ اسکا ہر طرح سے افتخار تھا کیونکہ ایسا عالی خاندان اسکی واداری قبول کرتا تھا بلکہ میری بیعزتی اور بے آبروئی تھی مگر دل سے ناچار اور مجبور تھا اچھا اس گفتگو اور تقریر سے کیا طلب اور کیا فائدہ جب مقابلہ ہمارے اور اسکے ہوگا اسوقت مین سب حال ظاہر ہو جاویگا کہ کون عالی خاندان ہی اور کون بد قومہ اور یہ حقیقت ہی اسوقت ان باتون کی کوئی ضرورت نہین ہی تو ہمارا حال کیا جانے بیفائدہ تو ہمسے تقریر اور بحث کر رہا ہی اب جو تیرا جی چاہے وہ میرے ساتھ کر آخر عرصے مین وہ بھی قریب آگیا تھا یہ جو تقریر ہوئی اور گرمی کی شدت بہت کم ہوئی سب سردار اور جرنیل اپنے اپنے خیمون سے باہر نکل آئے ضروریات ضروریہ سے فراغت کی نمازین پڑھین سجدہ کیا اور دعائین مانگین کہ خداوند تعالے اس آفت سے ہمکو بچاوے اب جو اس میدان مین دیکھا تو یہ دیکھا کہ دریا کا نام و نشان بھی نہین ہی صاف میدان پڑا ہی جیسا ہمیشہ سے تھا مگر ایک ساحر سے اور سہراب سے مقابلہ ہو رہا ہی گفتگو سخت ہو رہی ہی لیکن وہ اسکے مقابل مین کھڑا ہی اور وسط لشکر مین غزالان کھڑی ہوئی اپنے سحر کو زور دے رہی ہی مگر کچھ اثر نہین ہوتا بلکہ شدت گرمی کی بہت کم ہوتی جاتی ہی غزالان اپنے دل مین کہتی تھی کہ کیا سبب ہی کہ میرا سحر کچھ اثر نہین کرتا یہ بڑا زبردست معلوم ہوتا ہی اسپر بھی کچھ پڑھ پڑھکے طرف اس مرتد کے دم کرتی ہی یہ دیکھکر سب سردار قریب آگئے کہ دیکھین یہ کیا واقعہ ہی مقابلہ کا تماشا دیکھین یہ لوگ بھی سب قریب آگئے کہ اتنے عرصے مین سہراب کے وہ قریب آیا اور کہا کہ ای سہراب تو اپنا بھلا برا سمجھ کر سہراب نے جواب دیا کہ پہلے تو حربہ کر جب مین تیرے حربے سے بچونگا تو مین بھی تیرے اوپر اپنا حملہ کرونگا یہ سنکے اسنے اپنی جعبہ سے ایک نارنج نکالا اور اسپر اسم سحر

دم کرکے طرف سہراب کے پھینکا سہراب نے جب دیکھا کہ نارنج قریب آیا اُس ناریل کیطرف
سہراب نے اشارہ کیا کہ وہ شق ہوگیا اور سرد ہوکر زمین پر گرا تب سہراب نے باآواز
بلند کہا کہ ابھی سحر پر تو دعوے کرتا ہی مین اُسوقت غافل تھا اور میرا خیال اور جانب تھا ورنہ
یہ تیری مجال اور طاقت تھی کہ تو اِس مقام پر دریا بنا سکتا اب تو نے بڑی ہماہمی سے جو یہ کیا تھا
دیکھ کیا ہوا دیکھ تیرا نارنج زمین پر پھٹا ہوا پڑا ہی اب اور کوئی حربہ کر ارے کوئی کمال کا سحر کر
کہ دل لگے ایسے ایسے تو ذرا ذرا سے بچے کیا کرتے ہین یہ جو سہراب نے کہا اُسنے سر جھکا لیا
اور کہا کہ ہوشیار رہ مین ایک حربے مین تیرا کام تمام کرتا ہون صرف دیکھتا تھا کہ تیرا سحر کس قسم کا
ہی اب معلوم ہوا کہ تو ساحر زبردست ہی ہان اب مقابلے کا لطف ہوگا سہراب نے کہا کہ اللہ اللہ
تو ہمارا امتحان کرتا ہے ابھی بھی یہ لیاقت ہوئی ہنڈ کی کو بھی دن لگے تو اپنا حوصلہ ہر طرح سے
نکال لے کوئی حوصلہ تیرے دل مین باقی نرہ جاے اُسکے بعد مین سحر کرونگا تو جسقدر سحر کریگا مین
سب دفع کردونگا پھر تو میرے سحر کو دفع کرنا یہ سنکے اُسنے ایک سحر کیا کہ ایک ابر آسمان پر پیدا
پیدا ہوا اُسمین سے آگ برسنے لگی سہراب نے کہا کہ شعلہ مزاجی و آتش باری تیری میرے سامنے
نہ چلیگی یہ کہکر کچھ پڑھکر طرف اُس ابر کے دم کیا وہ ابر دھوان ہوکر غائب ہوگیا اب اُسکو بہت
غصہ آیا اور طیش کھاکر زمین پر دو ہتڑ مارا اور کہا کہ اے زمین شق ہوجا اور سہراب کو نگل جا
یہ اُسنے کہا اُدھر سہراب نے یہ کیا کہ ایک قطرہ خون کا اپنی زبان سے نکالکر زمین پر ٹپکایا اور کہا کہ مثل
پتھر کے سخت ہوجا یہ کہنا تھا کہ زمین مثل سنگ کے سخت اور کرخت ہوگئی اب یہ بھی سحر اُسکا رد
ہوگیا پھر اُسنے اپنے سر کا ایک بال نوچکر اور سحر پڑھکر کہا کہ اے بال تو اژدر ہوجا اور حریف کو نگل جا
یہ کہتے ہی وہ بال اژدر بنگیا اور تلاطم آتشین چھوڑتا ہوا سہراب کی طرف چلا سہراب نے ایک دانہ جو
اُس اژدر پر مارا اور کہا کہ ابھی تو جل جا اُسیوقت اژدر مین آگ لگ گئی اور جلنے لگا ایک چشم زدن
مین جلکر خاک سیاہ ہوگیا جب یہ بھی سحر اُسکا دفع ہوگیا وہ زمین پر گر پڑا پھر شیر زبان بنکر طرف
سہراب کے چلا سہراب نے کہا کہ یہان سے تو چلا جا تیرے رہنے کا مقام جنگل مین ہی تو یہان
کیون آیا ہی یہان تیرا کیا کام ہی اور اپنی اصلی صورت پر آجا یہ کہنا تھا کہ وہ اپنی صورت پر
ہوگیا پھر یہ بھی حملہ اُسکا دفع ہوگیا اُسنے سنبھل کر اپنے بوڑے پر ہاتھ ڈالا اور ایک
گولہ فولادی نکال کر اور اپنی زبان مین نشتر دیکر اور خون ایک پیالے مین لیکر اُس گولے پر
چھڑکدیے اور سحر کرکے اُس گولے پر سہراب سے کہا کہ جب مین جانون کہ تو بڑا زبردست ساحر
ہی اور خوب سحر جانتا ہی میرے اِس حربے کو تو رد کردے اب اِس حربے کا تیرا بچنا بہت محال
ہی سہراب نے جواب دیا کہ تیری کیا مجال ہی جس طور سے مین نے تیرے سب حملے رد
کیے یہ بھی رد کرونگا اسقدر غرور نکر شعر غرور و تمکین و جاہ و حشمت یہ چند انفاس کے ہین
جھگڑے + اجل ہی ایستادہ دست بستہ نوید رخصت ابھی بہم ہی + اور پھر دوسرا شعر پڑھا
شعر تکبر عزازیل را خوار کرد + بزندان لعنت گرفتار کرد + بس یہ سنکے اُسنے گولہ طرف سہراب کے
پھینکا جب وہ گولا قریب سہراب کے آیا سہراب نے اُنگلی سے اشارہ کیا کہ وہ گولا شق ہوگیا
اُسمین سے ایک لعل نکلا وہ لعل پرواز کرکے سہراب کے سر پر آیا اور ذفیر دی اُسکا ذقبر دیا جسکا
کہ سہراب اُسکے سحر مین مبتلا ہوا اور جھوم کر چلا اور حالت غشی کی ہوئی اِدھر سے یہ تلوار لیکر چلا کہ

سر کاٹ لون اوسکے لعل سنے پھر ذفیر دی سہراب اور زیادہ جھونجھنے لگا اور یہ قریب
پہونچ گیا کہ ایک مرتبہ زمین شق ہوئی برابر سے سہراب کے اور اُس سے ایک پتلا
پیدا ہوا اُسکے ہاتھ مین ایک پچکاری تھی اُسنے نکلتے ہی وہ پچکاری سہراب کے مونھ
پر ماری اور کہا کہ ہوشیار ہوجیے اب حریف قریب آگیا ہی پچکاری کا پڑنا تھا کہ سہراب
کی یہ حالت ہوئی کہ جیسے کوئی سوتے سے جگا دیتا ہی دفعتہً ہوشیار ہوگیا اور وہ حالت
غشی جاتی رہی اور سنبھل کر سہراب نے اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور اُسمین سے ایک چھوٹی
ڈبیا نکالی اور اُسکو کھولا اُسمین سے ایک پتلا نکالا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ پتلا جو
پچکاری لیکر نکلا تھا اور سہراب کو ہوشیار کرکے غائب ہوگیا تھا پس سہراب نے
اُس پتلے سے کہا جو کہ اُس ڈبیا سے نکلا تھا کہ اِس لعل کو حلال کردّال یہ سہراب کا کہنا تھا
کہ اُس پتلے کے پر پیدا ہوئے اور وہ اُڑا اور قریب اُس لعل کے پہونچا اُس پتلے کے شانے
پر ایک چھوٹا سا جال تھا اور ایک ہاتھ مین کارد تھی پس اُس پتلے نے وہ جال اُس لعل
ماندہ لعل اُس جال مین پھنس گیا اور تڑپنے لگا لاکھ لاکھ کوشش کی کہ مین رہا ہوجاؤن
مگر کچھ بس نہ چلا ادھر دریا بار نے اپنے سحر کو زور دیا مگر کچھ نہوا اُس پتلے نے پکڑ کر اُس
لعل کو حلال کردّالا اور اُسی وقت اُسکا خون لیکر سہراب کے پاس آیا اور کہا کہ خون لعل کا
حاضر ہی سہراب نے وہ خون لیکر اپنے پاس رکھا ادھر اُس مُردے لعل مین آگ بھڑک گئی
اور جلکے خاک سیاہ ہوگیا اِدھر سہراب نے صدا دی کہ او ملعون تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان
جاتا ہی مین تیرے بہت سے حربے رد کر چکا ہون اب میرے مرنے کی نوبت آئی ہی شعر
تو حربے زدی ضرب من نوش کن ۞ ہمہ شادی از دل فراموش کن ۞ یہ کہکر اور حربے
سے ایک گولا نکالا اُسپر اُس لعل کا خون چڑھا دیا اور کہا اب تو میرے حربے کو رد کرلو
مین جانون کہ بہت بڑا زبردست ساحر ہی اور کمال رکھتا ہی اُسنے جواب دیا کہ حربہ کرو مین
تمھارے حربے کو رد کرونگا پس سہراب نے وہ گولا دریا بار پر مارا اُسنے بھی چند سحر اُسکے دفع کرنے
کے لیے کیے مگر کچھ نہو سکا وہ گولا پیشانی پر اُسکے آکر پڑا پاس اُسکے سوکھے ہوئے تاریکی تمام میدان مین
چھاگئی صدائے ہیبت دار بلند ہوئی سنگ باری ہونے لگی ہر طرف سے آواز آئی کہ مارا مجکو
کہ من جوان بودم افسوس مردم و جان دادم فریب خود نہ بینم مرا کشی کہ نام من دریا بار جادو
بود نمودہ عرصے تک۔ تو تاریکی رہی اور سنگ باری رہی بعدہٗ وہ تاریکی دفع ہوگئی اور روشنی
ہوئی دیکھا کہ ایک لاش ساحر کی اُس میدان مین پڑی ہوئی ہی پھر ایک بگولا پیدا ہوا اور اُسنے اُس
اُٹھا کر طرف سمندر بہ کے لیکر چلا اب اُسکے مرنے کی خبر مرحارو و جران جادو و ورق جادو
کو ہوئی یہ تینون بیحد سحر سے بہت متفکر ہوئے اور اپنے اپنے مقام پر فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کیجاے
یہ تو بڑا غضب ہوا کہ ایک ساتھی ہمارا مارا گیا اب انھون نے دریافت کیا کہ اِسکو کسنے قتل کیا
معلوم ہوا کہ سہراب بادو نے جو کہ قبل مین سمندر شاہ کا سپہ سالار تھا اب وہ اہل اسلام کا
شریک ہوگیا ہی اب اُنھون نے خیال کیا کہ یہ تو بہت بڑا ساحر زبردست ہی کہ جسنے اتنے بڑے
ساحر کو یون قتل کیا کہ جسکا کوئی مقابلہ نہ کرسکتا تھا اب یہ معلوم ہوا کہ لشکر اسلام کے ساتھ بڑے
بڑے ساحر زبردست ہین یہ خیال کرکے مرحارا پنے مقام پر سے جران کے پاس آیا جران نے

مقام پہنچے ہوا تھا اور یہی فکر کر رہا تھا کہ مرمر آکر پہونچا جران جادو نے کہا کہ کیون مرمر اسقدر
تم کہ حیران آئے اور کس فکر مین ہو اور اپنے مقام کو تنہا چھوڑ آئے ہو اگر حریف تمہارے مقام پر آجائے
تو کیا ہوگا تمکو تو معلوم ہوگا کہ دریا بار تو مارے گئے مرمر نے کہا کہ یہی خبر سنکے تو جلدی مین آیا ہون
کہ کیا تدبیر کرون اور کیونکر حفاظت کیجاے اب معلوم ہوا کہ اہل اسلام کے بھی بڑے بڑے ساحر شریک ہین
یہ تو معلوم ہوا ہوگا کہ دریا بار کو سہراب جادو نے قتل کیا جو کہ سپہ سالار سمندر شاہ تھا اب کسی
سبب سے اہل اسلام کا شریک ہوگیا ہے اُسنے دریا بار کو قتل کیا سہراب ساحر زبردست ہے
اس سے مقابلہ نہین کر سکتا ہون اب کوئی راے ایسی بتلاؤ کہ جس سے یہ فتنہ دفع ہوجاے جران
نے کہا کہ میری عقل خود دنگ ہے چلو زورق کے پاس اُس سے بھی صلاح کرین جو وہ تدبیر بتلاوے
اور مناسب سمجھ اوسکو کرنا چاہیے مرمر نے کہا کہ چلو یہ سنکے حیران اٹھا اور مرمر کو ہمراہ لیکر
زورق کے مقام پر آیا تھا زورق بھی اسی فکر مین بیٹھا ہوا تھا کہ یہ دونون زورق کے پاس
پہونچے اور زورق سے صاحب سلامت ہوئی یہ دونون بیٹھے زورق نے کہا کہ اسوقت تم دونون
صاحب کہان سے آتے ہو مرمر اور حیران نے کہا کہ تمکو معلوم ہوا ہوگا کہ دریا بار کو سہراب نے
قتل کیا اب کیا تدبیر کیجاے ہم پہلے سے غافل تھے ہمنے عیارون کا فقط بندوبست کر لیا تھا اور
انھین کا خیال تھا زورق نے کہا کہ مجھے اسکی تدبیر کی تھی مین تو تدبیر کر چکا ہون کیونکہ مجھے سمندر شاہ
نے کہا تھا کہ لشکر کے ہمراہ دو ساحر بڑے زبردست ہین ایک سہراب اور ایک نجراان کیا تمکو
اسکا خیال نہ تھا ان دونون نے کہا کہ ہمکو بالکل خیال نہ تھا اور معلوم ہوتا ہے کہ دریا بار بھی اسی
دھوکے مین مارے گئے یہ سنکے زورق نے کہا کہ وہ تو مارے گئے اب آپ لوگ اپنی تدبیر کیجیے
ان دونون نے کہا کہ جو آپ فرمائیے اُسنے جواب دیا کہ جو آپکا جی چاہے وہ کیجیے مین تدبیر کیا بتلاؤن
یہ سنکے حیران اور مرمر کہنے لگے کہ آپ تو تدبیر کر چکے ہین اُسنے کہا کہ ساحر کی کیا تدبیر ہے اپنا آپ
سحر درست کیجیے اور بخور وغیرہ دیکر اگنی نیاد کیجیے کہ وقت پر دغا نہ کرین اور اُنسے مقابلہ کرین سوا اسے
اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر میرے ذہن مین نہین آتی ہے اور جو کہ کمال کے ہون اگنی نیاد کرو
اسکے سوا اور کیا تدبیر ہے یہ جو زورق نے کہا یہ سنکے حیران اور مرمر نے کہا کہ ہم دونون جاتے ہین صرف آپ کو اگاہ
کرنے آئے تھے زورق نے کہا کہ مجکو تو پہلے ہی سے معلوم ہوگیا تھا کیونکہ مین نے اسکا بندوبست
کر لیا تھا اور کر لیا ہے جو تم پر یا اُسپر گذری تھی اور جو اب گذریگی سب کی خبر ہوجائیگی یہ سنکے یہ دونون
زورق کے پاس سے اُٹھکر اپنے مقام پر آئے اور اپنے اپنے سحر کو درست کرنے لگے اور
زور دینے لگے اور جو جو کہ سحر کمال کے تھے اُنکو برتنے لگے یہ تو اس فکر مین ہین اب اُس میدان
حال تحریر کیا جاتا ہے کہ بعد مرنے دریا بار کے وہ سب حالت دفع ہوگئی وہ دریا اور وہ تنگی مٹ گیا وہ
گرمی بھی جاتی رہی اور تاریکی بھی دفع ہوگئی اب جو دیکھا گیا تو وہ صحرا سرسبز ہے تمام گلون سے
مملو ہے ہر طرف سبزہ لگا ہے جسکو دیکھکر ایک قسم کی فرحت حاصل ہوتی تھی روح کو راحت اور قلب کو
فرحناکی اور مسرت ہوتی تھی ہوائے سرد و خوشگوار چل رہی تھی باد سموم موقوف ہوگئی تھی طرف
چشمے پانی کے لبریز تھے یہ بہار دیکھکر اہل لشکر بہت خوش ہوگئے جزبل نے سہراب سے اگر عرض
کیا کہ اقبال صاحبقران سے مین نے اُس ساحر کو قتل کیا کہ جسکے سبب سے یہ صحرا دوزخ بنا ہوا
تھا گرمی بہت تھی اور اہل لشکر کو شدت سے پیاس لگی ہوئی تھی کہ مارے عطش کے انکی حالت

خراب تھی اب حکم فرمائیے کہ پانی پیین کیونکہ وہ ساحر تو ملا گیا اُسکے مرتے ہی جتنی آفتین تھین سب دفع ہوئین جوین نے عرض کیا تھا کہ صحرا پُر بہار ہی حضور ملاحظہ فرمائیے کہ کیسا یہ باغ و جنگل ہی اب بیابان لیکر اور سمندر یہ تک اسی قسم کی جنگل کی راہین ملینگی کوئی مقام سبزہ زار سے خالی نہین ہی ایک سے ایک مقام پُر فضا ہی اور پُر بہار ہی جبرئیل نے کہا کہ دراصل جو تمنے کہا تھا اسمین فرق نہوا یہ سب حالت اُسی نابکار کے سحر کی تھی تمنے بہت بڑا کام کیا اور بڑی جوانمردی کا کام کیا کیا کہنا تمھارے سحر کی تعریف نہین ہوسکتی ہی اب یہ معلوم ہوا کہ تم ساحر زبردست ہو آج تمھارا کمال تم سبکو ظاہر ہوا صاحبقران کی خدمت مین تمھاری جان فشانی کی تعریف کی جائیگی سہراب نے عرض کیا کہ یہ کیا امر مشکل تھا مین نے کیا ایک ساحر کو قتل کیا اُسکا حربہ پھر نہ کارگر ہوا میرے وار نہ روکر سکا آخر کو قتل ہوا جبرئیل نے کہا کہ یہ امر تو صحیح ہی مگر کچھ جرأت اور کمال کی بھی تو ضرورت ہی اگر تم کمال نہ رکھتے ہوتے تو کیون اُسکے حربون کو رد کرتے اور اُسکو کیونکر قتل کرتے سہراب خاموش ہو رہا کہ اتنے عرصے مین غزالان بھی آئی اُسنے بھی سہراب کی جادو کی بہت تعریف کی کہ ایسا ساحر زبردست کم ہوگا سہراب نے کہا کہ ای ملکہ تمنے بھی آکے سحر کو خوب دفع کیا اور خوب شدت گرمی کو دفع کیا ورنہ اہل لشکر تڑپ تڑپ کے ہلاک ہوجاتے غزالان نے کہا کہ یہ سحر کیا تھا اور یہان کیا ضرورت تھی کہ جو کمال دکھایا جاتا اس سحر کی کیا اصل و حقیقت تھی اور ایسا ساحر تھا کہ جو کمال دکھایا جاتا یہ بھی ایک تماشہ تھا سہراب نے کہا کہ ہم کیا کہتی ہو تمھارے سحر کا کون مقابلہ کرسکتا ہی کس کو قدرت ہی تم آفتاب جادو کی تعلیم کردہ ہو جو کہ اپنے وقت کے ساحری اور جمشید تھے غزالان نے کہا کہ یہ آپ کی حرف بزرگی ہی کہ جو آپ ایسا فرما رہے ہین ورنہ میری کیا اصل ہی آپ کے روبرو آپ خود اپنے وقت کے ساحری ہین آپ بڑے بڑے ساحرون سے ٹکر لیچکے ہین آپ کا مقابلہ نہین ہو کہ اپنا مثل اور نظیر نہین رکھتے تھے کتنے ساحرون کے کمال آپ مین ہین آپ کو ہین اپنے کام مین مصروف دمشغول تھی اور اپنے سحر کو زور دے رہی تھی اُسپر بھی آپ کے مقابلے کا تماشا دیکھ رہی تھی کس کس بے پروائی سے آپنے اُسکے حربے رد کیے ہین آپ پر ایک حربہ بھی اُسکا کارگر نہوا لاکھ لاکھ اُسنے اپنے سحر کو زور دیا کچھ نہو سکا مثل مشہور ہی کہ کالے کے آگے نہین چراغ جل سکتا ہی پھر آپنے جو ادنی سحر کیا وہ نہ رد کرسکا آخر کو قتل ہوا سہراب جادو نے کہا کہ میری کیا مجال تھی کہ مین اُسکو قتل کرتا فقط صاحبقران کے اقبال نے اُسکو قتل کیا یہ سنکر جبرئیل سے کہا کہ اب آپ یہان قیام فرمائین کوئی خطر نہین ہی جبرئیل نے اُسیوقت اپنے لشکر کو حکم دیا کہ اب جسکا جی چاہے پانی پیے یہ آب اصلی ہی وہان تو لشکر کے اب پانی کی خواہش بھی نہ تھی بلکہ کوئی پانی کا نام بھی نہین لیتا تھا نہ چاہتا نہ انسان وہ نہ اُنکے سحر کا اثر تھا کہ سب بسبب پیاس کے بیقرار تھے اب کون پانی پیتا سب اپنے اپنے خیمون مین بآرام تمام بیٹھے تھے کہ کوئی باہر نہ نکلا یان فقط جبرئیل چند سردار لیکر برائے سیر صحرا نکلا تمام صحرا کے جنگل کو ہر ایک قسم کے گلون سے مملو دیکھا وہ صحرا تھا بلکہ نمونہ تھا باغ شداد کا یہان تک دو دن تمام رات ہوئی لشکر طلایہ پھرنے لگا ہر ایک اپنے مقام راحت سے آرام پذیر ہوا وہ رات گذری صبح کو جبرئیل نے لشکر کے کوچ کرنے کا حکم دیا اُسیوقت

لشکر مین بندوبست ہونے لگا اور سب لشکر تیار ہو گیا اُسوقت جبرئیل نے کوچ کیا آگے آگے لشکر کے غزالان تخت سحر پر سوار تھی فقط اس خیال سے کہ شاید کوئی اور ساحر سمندر نے برائے راہ روکنے کے روانہ کیا ہو اور وہ راہ مین مقیم ہو اور کوئی مقام اُسنے سحر سے درست کیا ہو پس لشکر اسطور سے چلا جاتا تھا وہ دن تو لشکر براحت منزل پر پہونچا رات بسر ہوئی سحر کو پھر لشکر طرف منزل کے روانہ ہوا کوئی نصف راہ طی کی ہوگی کہ غزالان نے دیکھا کہ جدھر کو ہم جاتے ہین اُس طرف ایک پہاڑ ہے اور اُس پہاڑ سے شعلے آگ کے نکل رہے ہین اور بسیار وہ پہاڑ بلند ہے کہ آسمان سے ملا ہوا ہے ظلمت کوہ نہین معلوم ہوتا ہے اور مثل برف کے سفید ہے اور بڑی دور تک ہے غزالان اُسکو دیکھکر اپنے دل مین کہا کہ یہ پہاڑ کیسا ہے اُس طرف تو کوئی پہاڑ نہ تھا اور ضرور اُس راہ پر جو کہ سمندریہ کو گئی ہے ضرور کوئی نمونی یہ امر ہے اور کسی نہ کسی ساحر نے آگے راہ روکی ہے خیر دیکھا جائیگا یہ خیال کرتی ہوئی آگے آگے لشکر کے چلی آتی ہے اتنے سب لشکر نے بھی اس پہاڑ کو دیکھا کہ جدھر کو ہم جاتے ہین اُس طرف ایک کوہ حائل ہے اور اُس پہاڑ سے شعلے نکل رہے ہین یہ حال دیکھکر سب اہل لشکر اُسی مقام پر ٹھہر گئے جب آگے کے لوگ ٹھہر گئے تو عقب کے بھی لوگ ٹھہر گئے جبرئیل نے جو دیکھا کہ لشکر تھم گیا تو دریافت کیا کہ اسکا کیا سبب ہے جو لشکر تھم گیا اہل لشکر نے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ فرمائین ہم لوگ کیونکر آگے بڑھنے کا قصد کرین ایک پہاڑ سد راہ ہے جدھر جانے کا قصد کرتے ہین وہی پہاڑ حائل نظر آتا ہے یہ خبر سنکے جبرئیل نے دیکھا تو واقعی کوہ بلند حائل ہے اُسوقت اپنے خیال کیا کہ یہ بھی کسی ساحر کا ہے چونکہ وہ مقام نہایت پرفضا تھا حکم دیا کہ اسی مقام پر سب لشکر اُترے جب کوئی تدبیر کیجائے گی تو آگے کو لشکر روانہ کیا جائیگا اور کوئی اہل لشکر مین سے بیچے اس پہاڑ کے نہ جائے آئندہ اُسکو اختیار ہے یہ جو حکم دیا تو لشکر اُسی مقام پر اُترنے لگا جب ہر پا ہونے لگے سہراب عقب لشکر مین سے آئے ہوئے یہ حال دیکھا کہ لشکر غیر منزل پر رکنے لگا اِسکا کیا سبب ہے سہراب نے جو نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو واقعی مین ایک پہاڑ بہت بڑا کہ جسکا اول و آخر کچھ نہین معلوم ہوتا ہے اور بلندی مین آسمان سے ملا ہوا ہے حائل راہ ہے یہ دیکھکر اسنے خیال کیا معلوم ہوتا ہے کہ اسی سبب سے لشکر نے قیام کیا ہے یہ پہاڑ بھی کسی نہ کسی ساحر کا ہے ضرور کسی ساحر نے اپنے سحر سے بنایا ہے ذرا چلکر دیکھنا چاہیے کہ یہ کون ذات شریف یہان پر تشریف لائے ہین جو راہ روک کر کھڑے ہوئے ہین اور ہماری راہ روکی ہے کیا مگر قتل دریا بار کی خبر نہین ہوئی ہے اسنے اُسکے راہ روکی یہ دل مین خیال کرتا ہوا جبرئیل کے پاس آیا اور کہا کہ آپنے لشکر کو ہمدون سے چلے ہوئے منزل پر کیون اُترنے کا حکم دیا جبرئیل نے جواب دیا کہ لشکر آگے کیونکر روانہ کیا جاتا ذرا نظر تو کیجیے کہ راہ تو ہے ہی نہین بہت بڑا پہاڑ سد راہ ہے سہراب نے کہا کہ یہی سبب ہوا اے جبرئیل یہ سحر ہے کسی ساحر کا اگر خدا چاہتا ہے تو اسکو بھی ایک چشم زدن مین دفع کیے دیتا ہون یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اس پہاڑ پر سے ایک ابر کا اٹھا اور آسمان پر جاکر پھیلنے لگا یہان تک کہ تمام لشکر اور صحرا پر محیط ہو گیا اور اُس ابر مین رعد کی گرج اور برق کی چمک بشدت تھی اور ہوا اسقدر سرد چل رہی تھی کہ جسکی حد نہین اہل لشکر کا مارے برودت کے یہ حال ہے کہ کانپ رہے ہین دانت سے دانت بج رہے ہین کوئی اوڑھے ہے کوئی آگ کو جلا کر تاپ رہا ہے کوئی دری اوڑھے ہے جو کہ افسر ہین ہین وہ دوشالہ پر دوشالے اوڑھ رہے ہین اُسپر بھی شدت سردی سے کانپ رہے ہین آتشخانہ بنائے ہین اُسمین بیٹھے ہوئے ہین

آگ گل ہوئی جاتی ہی یا تو ہوا چل رہی تھی اور ابر محیط تھا کہ ایک مرتبہ پانی برسنے لگا اور بڑی شدت سے برف گرنے لگی اب تو اور سردی زیادہ ہوئی ہر چہار طرف برف کا انبار لگا ہوا ہی سب خیمے برف کے اندر دب گئے ہین آسمین جو سردار ہین وہ سب مارے سردی کے کانپ رہے ہین یہ حالت تھی سہراب نے جو یہ حالت سردی کی دیکھی اور برف باری کی اُسوقت اسنے خیال کیا کہ یہ کیا سبب ہی اور یہ ابر سحر کا ہی اور بارش آب سحر کی سحر ہوری ہی اصلی بارش ہی اسنے اپنی جھولی سے ایک پرچہ کاغذ کا نکالا اُسپر چند لکیرین بنی ہوئین تھین سہراب نے اُس کاغذ پر کچھ سحر پڑھا اور کہا کہ اے کاغذ یہ بیان کر کہ یہ ابر اصلی اور برف باری اصلی ہی یا سحر کی ہی یہ جو سہراب نے دریافت کیا تو اُس کاغذ پر تحریر پایا کہ یہ برف باری اور بارش سحر کی ہی اور یہ سحر مرمر جادو کا ہی جو کہ وہ کوہ مرمر بنائے ہوئے اور راہ روکے بیٹھا ہی اور راستہ سمندر یہ کا بند کیا ہی یہ جو سہراب نے ظاہر ہوا پس سہراب نے کچھ اسمیں سحر ایک نارنج پر پڑھکر اور اُس نارنج کو طرف اُس ابر کے پھینکا وہ نارنج اُس ابر پر جاکر پڑا اور ایک برق چمکی وہ برف باری اور بارش آب سب موقوف ہوگئی اور وہ ابر پھٹکر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا وہ برودت اور سردی سب جاتی رہی ابر کا نام و نشان بھی باقی نرہا معلوم بھی نہوا کہ کدھر غائب ہوگیا اور وہ رعد کی گرج و برق کی چمک یک لخت موقوف ہوگئی وہ جو ابر اور برف کے پہاڑ بنکر تیار ہوگئے تھے اور سب برف مین پوشیدہ ہوگئے تھے وہ سردی کم ہوئی یہ جو مرمر نے دیکھا کہ میرے ابر سحر کو کسی نے برطرف کیا میرا سحر رد کیا بڑا غصہ آیا اور بہت برہم ہوا چونکہ اُس پہاڑ کے اندر بخوف عیاران بیٹھا ہوا تھا اُسنے جو یہ حال دیکھا اور اپنے سحر کو برطرف پایا ایک مرتبہ پہاڑ سے نکل آیا اور کہنے لگا کہ کسنے میرے سحر کو رد کیا وہ کون اجل رسیدہ تھا کہ جسنے یہ حرکت ناشائستہ کی یا بدولت اقبال کا ذرا بھی خوف نکیا اور یہ بھی خیال نہ کیا کہ کوئی اِسکا بانی ہی جسنے یہ حرکت کی ہی وہ میرے سامنے تو آئے ذرا مین بھی تو اُسکو دیکھون کہ وہ کون ہی اور کیسا ساحر ہی جسکو اپنے کمال کا بڑا غرہ ہی میرے روبرو آکے مقابلہ کرے یہ کہتا ہوا باہر پہاڑ کے آیا ایک درہ اُس پہاڑ مین بنگیا تھا یہان غزالان آگے لشکر کے کھڑی ہوئی تھی جب جبریل نے لشکر کے اُترنے کا حکم دیا تھا اور یہ تخت سحر کو بڑھاکر طرف اُس پہاڑ کے چلی تھی اُسوقت پہونچی تھی کہ جب وہ ابر محیط ہوا تھا اور بارش ہونے لگی تھی یہ جریدہ کھڑی تھی اور اپنے دلمین خیال کر رہی تھی کہ یہ کیسا ابر ہی کہ فقط لشکر پر برستا ہی اور برف بھی لشکر ہی پر گرتی ہی یہان نہ تو بارش ہوتی ہی نہ برف گرتی ہی ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ یہ ضرور سحر کا کارخانہ ہی اور یہ قصد کر رہی تھی کہ مین کچھ سحر کرون اور اِس ابر سحر کو دفع کرون کہ اُدھر سہراب نے اُسکو دفع کر دیا تھا اب اسنے خیال کیا کہ یہ ابر اصلی تھا سحر کا ابر نہین تھا اگر سحر کا ہوتا تو کیا کی نہ موقوف ہوجاتا اِسی طور سے محیط رہتا اور بارش بھی اِسی طور سے رہتی اور برف بھی گرا کرتی خود بخود برطرف ابر نہو جاتا یہ تو یہ خیال کر رہی تھی کہ ایک مرتبہ اُس کوہ سے ایک گران ڈیل قوی تن نہایت بدشکل ساحر نکلا اور کچھ منہ سے کہتا ہوا نکلا یہ جو کلام غزالان نے سنے غزالان پلٹ کر دیکھا کہ ایک ساحر پہاڑ سے نکلا ہوا جذبے مین بھرا ہوا چلا آتا ہی اِسنے جو اُسکو دیکھا اور وہ تقریر سنی جواب دیا کہ جسنے تیرے سحر کو دفع کیا ہی جو تیرا جی چاہے وہ ہمارا بنائے ہم تیرے سامنے موجود ہین جب اُسنے یہ تقریر غزالان کی سنی

تو دل مین خیال کیا کہ اسکے سحر کو سہراب جادو نے دفع کر دیا ہی یہ اُنھین کی سب کارروائی
ہی معلوم ہوتا ہی کہ اُنکو معلوم ہو گیا کہ یہ ابر سحر ہی اور سحر کی بارش اور برف کی بوچھار اس
ساحر سے مین مقابلہ کرون یہ خیال کر کے یا تو تخت بزور سحر بلند کیے ہوے لیتی ہوئی
نیچے آئی کہ دیکھون تو یہ میرا کیا کر لیتا ہی ہمنے تیرا سحر دفع کیا ہی اب تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ
ہمارے روبرو سحر کر سکے اور ہمارے آگے دعوے ساحری کا کرے یہ علم سحر خاص ہمارے
لیے ہی نہ کہ تجھ ایسے نامردون کے لیے ذرا چھو کر دیا سب سحر خاک مین ملگیا پتہ بھی نہ معلوم ہوا اگر گمان
چلد یا یہ کہتی ہوئی زمین پر آئی مرمر نے جو دیکھا کہ ایک آفتاب آسمان پر سے تخت پر بیٹھا
ہوا چلا آتا ہی چونکہ غزالان بہت حسین تھی اور ابھی اسکا سن بھی کم ہی یعنے چودہ یا پندرہ برس کا
تھا جوان ہی مرمر نے جو دیکھا کہ تخت پر ایک نازنین مہ جبین مہر نگین دھانی جوڑا پہنے ہوے
بیٹھی ہوئی مسنسی ہی اور بانکین شانے پر جھولی سحر کی پڑی ہوئی ہی وہ یہ تقریر کرتی ہوئی چلی آتی
ہی بس مرمر نے صدا دی اور جھوکری کیا بیہودہ تقریر اور گفتگو کرتی ہی تو نے کبھی ساحر تو نہین
نہین دیکھا اور نہ کبھی کسی ساحر سے مقابلہ ہوا ہی جب کسی ساحر سے مقابلہ ہوگا تو اُسوقت
حال معلوم ہوگا آج سامنا ہوا ہی دم بھر مین ساری قدر و عافیت معلوم ہوئی جاتی ہی آج تو میرے
ہاتھ سے ماری جاوگی دریا بار مین نہین ہون کہ تجھ ایسی ساحرہ کو قتل کرے گر مقام عجب ہی کہ اُسکو
سہراب نے قتل کیا سہراب تو نہ تھا اُسکے عوض مین تو نکلی خیر کسے باشد یہ جو غزالان نے سنا
چونکہ وہ قریب آگئی تھی کہا کہ او نامرد بیغیرت سہراب تیرے مقابلے کو کیون آتا کیا اُسے غرض تھی
کہ تجھ ایسے نامرد سے مقابلہ کرتا مین تیرے قتل کو کافی ہون تو پہلے میرے سحر کو رد کر دے اور
مجکو تو زخمی کر دے دیکھون تو تیرا سحر کس کمال کا ہی اور تو کیسا ساحر ہی تو مین جانون تو میرا مقابلہ
بھی کر سکیگا تو کیا سہراب سے مقابلہ کریگا اول تو تیری یہی نامردی ہی کہ تو نے پوشیدہ ہو کر سحر کیا
جب مجھنے تیرے سحر کو دفع کیا تو عاجز ہو کر اور گھبرا کر نکل آیا بڑا تو نامرد اور سخت بیغیرت ہی کہ مجھے
چار انکھین کر کے کلام کرتا ہی مجکو تو زمین مین گڑجانا تھا اول تو اپنے نام سے مجکو آگاہ کر اسکے
بعد مجھے مقابلہ کرتا کیا فائدہ ہوگا کہ بے نام و نشان تو مارا جاے اُسنے جواب دیا کہ تو نے سنا ہوگا کہ
ساحر ہم عصر سامری مرمر جادو وہ مین ہی ہون اور میرا ہی نام مرمر جادو ہی غزالان نے
اُسکی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ مرمر تو پہلے ہی سے تیرا نام ہی تو میرے ہاتھ سے ضرور مارا جائیگا تو
بیکار تیری اولاد اور تیرے عزیزون کو تیرے مرنے کا افسوس ہوگا کہ ایک نشانی تھی اگر کوئی
سنگ تراش دیکھ لیگا تو کیا عجب ہی کہ تیری بڑی قدر و منزلت کرے اور کوئی چیز بہت عمدہ
و نادر روزگار تیار کر کے بقیمت گران فروخت کریگا اور اُس سے بہت فائدہ اُٹھائیگا کیونکہ
مرمر بڑے کام آتا ہی اگر تو مجھے مقابلہ کریگا تو ساری شیخی بھول جائیگا مین تیرے ٹکڑے ٹکڑے
کر کے زراغ و زرغن کو کھلاؤنگی تیشہ سحر سے تو جانتا ہی کہ فرہاد نے کیونکر کوہ سخت کو تراشا ہی مین
تیری سب کر خنگی نکالدونگی تو یہ خیال کرتا ہی کہ مین ساحر زبردست ہون اور میرا نام مرمر جادو
ہی مجھے کون مقابلہ کر سکتا ہی تو کس بھروسے پر بھولا ہی پہلے ہی تسمہ اللہ غلط ہی کہ لفظ مرمر تیرے
نام مین ہے جسنے تیرا نام یہ رکھا ہی بہت مناسب سمجھ کر رکھا ہی اب مجھے کہانتک تقریر کرون
اور اپنے دماغ کو خالی کرون کیونکہ تو مرنے والا ہی یہ سنکے مرمر جادو نے کہا کہ او بیغیرت غزالان

میرے تیرے تو مقابلہ اگر رات کو ہوتا تو خوب لطف اور مزہ ہوتا اور مجکو بھی تیری وجہ سے مزہ حاصل
ہوتا اور تجکو بھی میری سختی اور کرختگی کا حال رات کو پلنگ پر ظاہر ہوتا کہ مین مرد ہون یا نامرد عورتون
دن کو کیا مقابلہ کرون عورت مرد کا پلنگ خوب مقابلہ ہوتا ہی اسوقت تو جا میرے تیرے مقابلہ رات کو
ہوگا یہ مقابلہ کا میرے تیرے وقت نہین ہی آج رات کو امتحان میری مردی اور نامردی کا کر لینا یہ
یہ جو کلام نامعقول غزالان نے سنے بہت غصہ آیا کہ اپنے جامے سے باہر ہوگئی مارے غصے
کے مونہہ سرخ ہوگیا کیونکہ کبھی ایسے کلام غزالان نے نہ سنے تھے پس برہم ہوکر کہا کہ یہ کلام کیسے
بیہودہ کر رہا ہی اپنی زبان کو روک معلوم ہوتا ہی کہ تو پاجیون کی صحبت رکھتا ہی اگر اچھی صحبت ہوتی تو
ایسے کلام نامناسب نہ کرتا اب مین تجھے اس تقریر کی سزا دیتی ہون اور سب لطف اور مزہ بتاتے
دیتی ہون یہ کہکر قصد کیا کہ برق سحر چمکا کر اُسکے دو پرکالے کردون پھر خیال کیا مین کیا کہ طریقہ اسلام
مین حریف پر پیشدستی کرنی جائز نہین بالکل خلاف شجاعت مردانگی ہی اور اہل اسلام کے طریقے کے خلاف
ہی پس رُک گئی اور کہنے لگی کہ تو اپنا حربہ کر اُسنے کہا کہ جانی تیرے اوپر ہاتھ نہین اُٹھتا ہی کیا عورت
پر ہاتھ اُٹھاؤن خصوصاً تجھ ایسی عورت پر جو کہ حسین اور شکیل اور جوان لائق پیار کرنے کے ہو
اور جسکی صحبت سے مزہ ملے دل کو راحت حاصل ہو اب تو بڑا ظلم کرتی ہی جو تجھے مقابلہ کرتی ہی
لے میرا سر حاضر ہی تو اپنے ہاتھ سے کاٹ لے تیری تیغ ابرو کا مین گھائل ہون تیری نظارنے مجکو
بسمل کر دیا ہی غزالان نے کہا کہ در اصل تیری قضا میرے ہاتھ سے آئی ہی اور تیرے سر پر قضا کھیل
رہی ہی بس اپنی زبان کو بند کر اسمین خیریت ہی ورنہ گردن کی طرف سے کھینچ لی جائیگی اگر تو مقابلہ
کرتا ہی تو مقابلہ کر اس بیہودہ گفتگو کرنے سے کیا فائدہ ہوگا ورنہ تو میرے سامنے سے چلا جا مرمر
نے کہا کہ کیون نہ مارے گی مین تجھے قتل تو کیا کرون ہان اسیر کرکے لیجاونگا اور تیرے ساتھ عشرت
عشرت کرونگا یہ کہکر اور کمند سحر تیار کرکے طرف غزالان کے رہا کی غزالان نے اُف جو کی
کمند جل کے خاک سیاہ ہوگئی یہ دیکھکر مرمر نے کہا کہ اسنے میرے ایسے سحر کو اپنے سحر سے
جلا دیا غصہ ہوکر کہا لے یہ حربہ رد کر یہ کہکر اور تاریج سحر جو کہ اُسنے بڑی محنت اور مشقت سے
تیار کیا تھا غزالان کے مارا بس وہ تاریج سحر آگ بیشانی پر غزالان کی پڑا اگر اسکے مقام پر
دوسرا ساحر ہوتا فوراً اُسکا کام تمام ہوجاتا قدرت خدا سے اُسکے حربے سے بچی اور اس تاریج
سحر کو اپنے ہاتھ مین لیا اور طرف مرمر کے اسم سحر پڑھکر مارا مرمر نے جو دیکھا کہ میرا سحر خود
میری طرف واپس آتا ہی فوراً کچھ سحر پڑھکر اشارہ کیا کہ وہ شق ہوگیا اور سرد ہوکر زمین پر
گر پڑا ابتو مرمر بہت ہی برہم ہوا اور کہنے لگا کہ میرے دونون سحر کو اپنے رد کر دیا بس ایک گولا جیب
سے نکالا اور سر خون کے مچلے دیکر غزالان پر مارا غزالان نے سحر کیا اور اشارہ کیا وہ
گولا شق ہوا آسمین سے برق چمک کر گری غزالان نے سحر سے سر پر قایم کی وہ برق جو گری
سر کو قلم کرکے سر پر آئی اور دو انگل سر مین در آئی اسنے جو سحر کیا وہ برق سر ہو گئی اسنے
اُسکو دفع کیا مگر خون غزالان کے سر سے جاری ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ تشفق مین ماہ تابان گیا
ہی پس اسکو غصہ آگیا اور کہا کہ او مرمر تو نے بڑا غضب کیا اور مجکو زخمی کیا اب میرے ہاتھ
سے بچکر کہان جاتا ہی ایک حربے مین تیرا کام تمام کرتی ہون مین بھی تیرے حربے رد کرتی ہون اب
تو میرے حربے سے بچ اور ہوشیار ہو یہ کہکر اور جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور ایک ڈبیا جوڑے سے نکالی

اُسپر کچھ اسم سحر پڑھا کہ وہ خود بخود کھلی اُسمین سے ایک پھول نکلا بس غزالان نے وہ پھول
لیکر اوڑ اُسکو گرد سر دیگر مرمر کے مارا اُسنے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ مین اِس حربے سے بچون
مگر بچ نہ سکا وہ پھول سینہ پر مرمر کے گرا اور پشت کو توڑ کر نکل گیا اور پھر غزالان کے ہاتھ
مین آگیا اُدھر سینے کے گذرا تھا کہ بیمار گی مرمر نے رخ کھا کر زمین پر گرا اور تڑپنے لگا تھوڑے
عرصے مین تمام ہوگیا اُسکے مرتے ہی ایک تاریکی ہوئی اور شور عظیم برپا ہوا سنگ باری
ہونے لگی وہ ہوا و جوش حائل راہ تھا غبار ہوکر اُڑ گیا معلوم بھی نہوا کہ نہار تھا یا نہین اور
جو کہ ابر تھا سب برطرف ہوگیا مطلع بالکل صاف ہوگیا سردی جاتی رہی اصلی حالت ہوگئی صحرا
کی جو اصلی حالت تھی وہی رہی سینے پر بہار صحرا تھا یہ جو جزیل نے دیکھا اور بہار کو غائب پایا
اور تاریکی دیکھی حیران ہوا کہ اِس ساحر کو جسکا یہ سحر تھا کسنے قتل کیا کہ ایک مرتبہ آواز آئی کشتی مرا
کہ نام من مرمر جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا آئی وہ تاریکی دفع
ہوئی اب دیکھا تو نہ بہار ہی نہ وہ ابر ہی نہ وہ سردی ہی ادھر سہراب نے اپنے دل مین خیال کیا
کہ ہمنے تو درون اُسکا سحر دفع کیا تھا اور یہ سحر اُسکے مقابلہ بھی نہوا تھا جو مین قتل کرتا معلوم ہوتا ہی کہ اُسکو
غزالان نے قتل کیا کیونکہ وہ آگے آگے لشکر کے تھی یہ معرکہ اُسنے سر کیا ہی کیا خوب کام کیا ہے
کہ اگر اُسکی تعریف تحریر کیجائے تو بہت بڑا طول ہوجائیگا اسواسطے مختصر طور پر لکھدیا یہ خیال کرکے
جزیل سے اِس سہراب آیا جزیل نے کہا کہ اے سہراب کیا تمنے اِس ساحر کو قتل کیا سہراب
نے جواب دیا کہ نہیں اُسکے قتل کی خبر بھی نہ مین نے اُسکو قتل کیا مین نے سنا ہی کہ بلکہ غزالان نے اِس
ساحر کو قتل کیا ہی یہ کام اُسی نے کیا ہی یہ جرأت اور جانمردی اُسی کی ہی مین اِس غرض سے
آپ کے پاس آیا ہون کہ اب آپکا جی چاہے اِس مقام پر قیام فرمائیے دو چار روز اِس صحرا کی
سیر کیجیے اور چاہے آگے روانہ ہوجیے جزیل نے کہا کہ اب لشکر اُتر چکا ہی اِس سبب سے کل
کوچ کرینگے سہراب نے کہا آپکو اختیار ہی آپ اِس مقام پر کوئی خوف و خطر نہین ہی یہی باتین
ہو رہی تھین کہ غزالان اُس ساحر کو قتل کرکے اور اپنے زخم سر کو درست کرتی ہوئی اور خون کو
کپڑے سے پونچھتی ہوئی اور ہنستی ہوئی چلی آتی ہی سہراب نے دیکھکر کہا کہ ملکہ تمھارا کیا کہنا خوب
تمنے حریف کو قتل کیا ہم اِسی فکر مین رہے کہ اِس ساحر کو دفع کرین مگر تمنے بہت جلد اپنا کام کرلیا ہمکو خبر
بھی نہوئی غزالان نے کہا کہ یہ کیا کام تھا مین اپنے نزدیک کچھ اصل نہین سمجھتی ہون وہ مرا پہلے ہی
سے مرا ہوا تھا مرمر جادو اُسکا نام تھا اصل امر یہ ہی کہ وہ آپکا شکار تھا میرا صید تھا مگر کیا کہون کہ
کس غضب کے آئے سحر کیے ہین کہ جس سے مین زخمی ہوئی دوسرے سمندر شاہ نے بڑے بڑے
ساحرون کو راہ بند کرنے کے لیے روانہ کیا ہی ضرور اور کوئی نکوئی ساحر راہ مین آپ کو ملیگا سہراب
نے کہا کہ انشاء اللہ ہم ہوشیار ہوگئے ہین اب دھوکا نہ کھائینگے اگر جبرئیل بھی آئیگا تو ہمارا کیا کریگا غزالان
نے کہا کہ خوف تو کسی امر کا نہین ہی مگر تدبیر اُن لوگون نے خوب کی ہی یہ کہکر پھر کہا کہ اب جزیل کا
کیا قصد ہی آیا اِسی مقام پر قیام کرینگے یا کوچ کرینگے سہراب نے کہا کہ نہین اِسی مقام پر قیام
کرینگے کل یہان سے سب لشکر کو لیکر کوچ کرینگے یہ سنکے غزالان اپنے خیمے مین گئی اور سہراب
بھی اپنے خیمے مین اور جزیل اپنے خیمے مین آئے اور آرام پذیر ہوئے اُدھر جب مرمر قتل ہوا
اور اُسکی لاش طرف سمندر یہ کے پہنچ گئی یہ خبر حیران و زورق کو ہوئی کہ مرمر بھی قتل ہوا اُسکا

بھی مرحلہ تمام ہوا اب تمھاری باری ہے یہ سنکے حیران کیا کہ اب کیا تدبیر کرنا چاہیے اُسوقت حیران زورق کے پاس آیا اور کہا کہ اے زورق جو کہ ساحر لشکر اسلام کے ساتھ ہین وہ بڑے زبردست معلوم ہوتے ہین کیونکہ جو سحر اِدھر سے ہوا اُسکو اُنھون نے دفع کیا اور بلکہ ہلاک کر ڈالا اسوجہ سے ہم اُن لوگون سے مقابلہ نہین کر سکتے اگر مقابلہ کیا تو سیر ہونگے لہذا میری یہ راے ہے کہ اِس مقام کو ترک کر کے سمندریہ کو چلو کیونکہ یہان ٹھیرنے کا موقع نہین ہے اب یہ حال سمندر شاہ سے کہنا چاہیے شاید وہ کوئی صورت نکالین اور اپنی راے بھی اُنسے ظاہر کر دینا چاہیے کہ اُنکو آنے دیجیے ہم اُنسے یہان مقابلہ کرینگے کیونکہ ہم تو راہ کے بندوبست مین رہتے ہین حریف اپنا کام کرتا جاتا ہے اِسی وجہ سے دریا یار اور مرمر قتل ہوئے ہم تو یکہ و تنہا ہوتے ہین وہ کئی ایک ہوتے ہین اِس سے بہتر یہ ہے کہ جب وہ لشکر لیکر آئینگے اُسوقت ہم اُنسے مقابلہ کرینگے اِس سے کیا حاصل کہ راہ روکنے کی زحمت اُٹھائین خلاصہ کہ ہم اِن ساحرون سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین اگر ہمکو پہلے سے یہ حال معلوم ہوتا تو ہم کبھی نہ آتے ہم تو یہ جانتے تھے کہ غیر ساحر ہین اور یہ جو دو ساحر ہین اُنکی کیا اصل ہے کوئی ایسے ویسے ساحر ہونگے یہان ہر ایک اپنے وقت کا سامری و جمشید نکلا کیسے زبردست ساحر مارے گئے اِس کیا حاصل کسی نے نہ دیکھا نہ بھالا نہ ہمارے جوہر مردی و کمال سحر کے کسی پر ظاہر ہوئے اُنھون نے بزور سحر اُنکو مارا اور قتل بھی کیا تو سنتے یہ کہا کہ مکر سے قتل کیا کیونکہ ہم راہ روکنے گئے تھے یہ سبب ہے پس بہتر یہ ہے کہ یہان سے چلے چلو چاہے سمندر شاہ خوش ہون یا ناخوش ہون ہم اُنسے مقابلہ نہ کرینگے اور نہ راہ روکین گے یہ جو حیران نے کہا زورق نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو بڑے عقلمند ہو چلو مین بھی تمھاری راے کو پسند کرتا ہون پس حیران نے کہا کہ کیون دیر لگائی ہے چلو اُسوقت حیران اور زورق اپنا اپنا سحر برطرف کر کے طرف سمندریہ کے روانہ ہوئے اور راہ صاف کر دی یہ تو اُدھر کو چلے گئے اور تھوڑے عرصے مین داخل شہر سمندریہ ہوئے راوی نے بیان کیا ہے جب کہ دریا یار جادو قتل ہوا اور اُسکی لاش طرف سمندریہ پھینکدی اُٹھا کر لیگئے اُسوقت سمندر شاہ اپنے دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور دربار بہت خوب آراستہ تھا کہ یکایک دریا یار کی لاش آکر پہنچی اور روبرو سمندر شاہ کے گری یہ حال دیکھکر سمندر شاہ حیران ہوا اور بہت گھبرایا اور کہا کہ یہ کیا آفت آئی اُسوقت بیرون نے کہا کہ اے بادشاہ آگاہ ہو کہ دریا یار کو سہراب نے قتل کیا اور جو واقعہ کہ گذرا تھا سب بیان کیا اور آگ لگ گئی لاش دریا یار کی جل گئی پھر ایک آندھی بڑے زور و شور سے چلی کہ وہ خاک بھی اُڑ گئی سمندر شاہ کو یہ حال دیکھکے بہت غم ہوا اور اہل دربار و عشاق سے کہا کہ ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ اہل اسلام بہت بااقبال ہین آپنے سنا کہ دریا یار نے بندوبست کر لیا تھا اگر ساحر لشکر کے ہمراہ ہوتے تو سب لشکر گرفتار ہو جاتا مگر کیا کیا جاے خیر مرمر خواہ حیران کوئی نہ کوئی ضرور گرفتار کرینگے اور اِن دونون ساحرون کو بھی قتل کرینگے عشاق نے کہا کہ ضرور اب تم اپنے بندوبست مین رہو مگر یہ خیال کرو کہ لشکر اسلام آگیا یہ لوگ تو کسنے والے نہین ہین اِسی طور سے مقابلہ کرتے ہوئے چلے آئینگے سمندر شاہ نے کہا کہ مین کیا بندوبست کرون سب طرف خبر لکھ چکا ہون وہ لوگ آتے ہونگے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ طائر آکر

اگر پہونچے جو کہ پہلے نامہ لیکر گئے تھے اور جو جواب اُن سب نے تحریر کیے تھے وہ دیے سمندر شاہ
نے دبیر سے جواب پڑھوائے مضمون سے آگاہ ہوئے اہل دربار اور خشاق سے کہا کہ
لوگون نے سنا جو اُن سب نے جواب لکھا ہی اسکے بعد جو مین نے نامے روانہ کیے ہین سانڈنی
سوارون کے ہاتھ اُنکا دیکھیے کیا جواب آتا ہی یہ کہکر دربار برخاست کیا اور داخل محل ہوا
وہ دن تمام ہوا رات بھی بسر ہوئی صبح ہوئی سمندر شاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار
ہوئے کہ وہ سانڈنی سوار آکر پہونچے کہ جو کہ بعد کو نامے لیکر گئے تھے اور وہ جواب دیے جو کہ
لیکر آئے تھے سمندر شاہ اُس مضمون سے بھی آگاہ ہوا اور کہا کہ اے اہل دربار یہ جو انھون
نے تحریر کیا ہی کہ ہم لشکر لیکر آتے ہین اپنا بندوبست لشکر کا کر لیا ہی بس اب معلوم ہوتا ہی کہ
انکی مرتبہ جانے ان سبکے پاس پہونچنیکے یقین ہی کہ وہ لشکر لیکر روانہ ہوئے کیونکہ بہت تاکید سے
انکو نامے لکھے گئے ہین اس تحریر پر ضرور لشکر لیکر آئینگے اہل دربار نے کہا کہ جبکہ آپ نے
ان سبکو برائے کمک طلب کیا ہی تو کیا ضرورت ہی کہ اہل اسلام کی راہ روکی جاے انکو آنے
دیجیے اور مقابلہ کیجیے یہ کیا امر ہی کہ راہین روکی جاہین سمندر شاہ نے کہا کہ مین نے اس سبب سے
راہین روکے کا بندوبست کیا کہ ابھی تک میرے نامون کا جواب نہین آیا ہی نہ اُن لوگون کا حال معلوم ہوا
ہی کہ جنکو مین نے برائے کمک طلب کیا ہی اگر یہ لوگ نہ آئے اور لشکر اسلام آگیا تو کیونکر مقابلہ ہوگا
اس سبب سے انکو راہ مین روکے تاکہ یہان تک نہ آسکین اہل دربار نے کہا کہ یہ راے آپکی بہت
عمدہ تھی مگر اسمین یہ نقص تھا کہ اگر اُنکے ساتھ ساحر نہوتے تو وہ لوگ ضرور گرفتار ہوتے مگر جب
صاحبقران اُس مقام پر آتے وہ اسم اعظم کے ذریعہ سے سبکو قتل کر کے رہا کرتے اور اس طرف آتے
تو وہ ساحر صاحبقران کے ہاتھ سے مارے جاتے ہمارے لشکر مین کم ہو جاتے جیسے کہ اب ایک
کر ایک ساحر زبردست مارا گیا اگر وہ ہوتا تو ایک دن مقابلہ کرتا اتو آپکو یہ لازم ہی کہ لشکر بڑھا جیے
نہ کہ کم کیجیے لوگون کو ادھر اُدھر روانہ فرمائیے لشکر کثیر فراہم کر کے حریف کے مقابل جائیے تاکہ حریف کو معلوم
ہو کہ لشکر کثیر ہی اُسکو بھی تو یہ بات ثابت ہو جاے کہ برسون مقابلہ ہوگا اور اگر لشکر کم ہوگا تو حریف کی
نگاہ مین کچھ نہ معلوم ہوگا سمندر شاہ نے کہا کہ اسوقت یہ راے نہ تھی نہ ہی ان کی انھون نے عرض
کیا کہ اسوقت آپ کی اور آپکے استاد کی یہ راے تھی مجھے خیال کیا کہ اگر ہم کچھ راے دینگے تو خلاف
مزاج عالی ہوگا بموجب شعر شعر خلاف راے سلطان راے جستن ✽ بجان خویش باید دست شستن
اس شعر پر مجھنے عمل کیا اور کچھ حضور کی خدمت مین نہ عرض کیا سمندر شاہ نے کہا کہ اچھا ہوتا ہی وہ
لوگ تو چلے گئے اُنھون نے عرض کیا کہ ملاحظہ فرمائیے کیا حاصل ہوا اُنکے لشکر کے ہمراہ ساحر تھے
آخر یہ حال ظاہر ہوا کہ راہ کسی ساحر نے روکی ہی آخر کو مقابلہ کر کے قتل کیا اور یہ بھی کوئی امر ہی کہ اب
زمانہ مین تو یہ راہ صاف تھی یا اب ایک دریا حائل ہو گیا جو کہ درمیان مین حائل ہی سمہراب ایسا ساحر کہ
اُنکے ہمراہ موجود ہی وہ یہان کی کل راہون سے واقف ہی بھلا کیونکر وہ یقین کر لیتا کہ یہ دریا اصلی ہی
ضرور اُسنے خیال کیا ہوگا کہ یہ دریاے سحر ہی اُسنے دریا یار کو قتل کیا ہوگا اور جو کوئی راہ مین خلاف
بندوبست ہوا ہوگا اُس سے بھی وہ آگاہ ہو جائیگا کیونکہ اتنو ایک امر اسیر ظاہر ہو گیا کہ راہ روکنے ساحر
آگئے ہین اب وہ ساحر ہوشیاری سے اور اپنے بندوبست کے ساتھ لشکر لیکر آئیگا اب وہ دھوکا نہ کھائیگا
سمندر شاہ نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہی اب کوئی بندوبست نہین ہو سکتا ہی جو ہونا تھا وہ ہوا یہ سنکے اہل دربار

نے کہا کہ اب آپ یہ تدبیر فرمائیے کہ لشکر کا بندوبست کیجے جو جو صاحب حضور کے ملازم ہین اُنکو طلب فرمائیے
سمندر شاہ نے کہا مین اُسکا بندوبست کر چکا ہون یقین ہی کہ وہ لوگ آتے ہونگے کل یا پرسون سے
آتد لشکر شروع ہو جائیگی یہ کہکر سمندر شاہ نے دربار برخاست کیا دوسرے دن پھر دربار کیا سب
اہل دربار حاضر ہوئے اسکے دربار مین ساحر وغیر ساحر دونون قسم کے سردار ہین دست راست کی طرف
تو ساحر ہین اور دست چپ کی طرف غیر ساحر ہین بہت بڑا دربار ہی اسکے تخت پین چار شیر لگے ہوئے
ہین وہ طلائی ہین مگر سحر کے ہین کیسے کیسے زبردست ساحر ہین جو سامری و جمشید کو طفل مکتب جانتے
ہین ہر ایک اپنے زمانہ کا سامری ہی اور جو پہلوان ہین وہ اپنے وقت کے رستم و اسفندیار ہین اور بڑے
زبردست ہین دربار خوب آراستہ ہی کہ مرمر جادو کی لاش اگر پہونچی اُسی طور سے اُسکے بھی بیرون نے
آگاہ کیا سمندر شاہ کو بہت بڑا افسوس ہوا اور بہت رنج ہوا اور اہل دربار کی طرف متوجہ ہو کر کہا
کہ تم لوگ سچ کہتے تھے در اصل اب بیکار ہی مناسب یہ ہوگا کہ حیران اور زورق چلے آئین اہل دربار
نے کہا کہ مناسب تو ہی یہی تقریر ہو رہی تھی کہ حیران و زورق دونون آکر پہونچے نہ حیران اُس
گنبد مین آیا نہ زورق اپنی مسند پر بیٹھا بلکہ باعلان آئے سمندر شاہ کو آکر سلام کیا
اور عرض کیا کہ ہملوگ اہل اسلام کی راہ نہین روک سکتے ہین وہ لوگ بڑے زبردست ہین کیسے
کیسے زبردست ساحرونکے ہاتھ سے مارے گئے جنکا مثل و نظیر نہ تھا ہمکو معلوم نہ تھا کہ اُنکے ہمراہ
بھی ساحر زبردست ہین سمندر شاہ نے کہا کہ مین نے تو تمسے کہدیا تھا کہ اُنکے ہمراہ ساحر
ہین ایک سہراب ہی جو کہ میرا سپہ سالار تھا ایک کوئی اور ساحر ہی اُسپر تم لوگ غافل رہے
اُنھون نے جواب دیا کہ ہم غافل نہین رہے بلکہ بہت ہوشیار رہے مرمر حالت خبرداری مین
مارا گیا در یا یا رہان حالت غفلت مین مارا گیا جب وہ قتل ہوا تو ہمکو بھی ہوش آیا ورنہ ہم
بھول گئے تھے کہ آپنے فرمایا تھا خیر یہ تو گذر گیا اب ہم اِس سبب سے چلے آئے ہین کہ راہ
روکنے سے کیا حاصل ہی اُنکو یہان آنے دیجیے مقابلہ کر لینگے وہان ہمارے جوہر اور کمال دیکھنے
والا کون تھا جو ہم اپنے کمال اُسکو دکھاتے ہم چلے آئے سمندر شاہ نے کہا کہ تمنے اچھا
کیا اور بہت خوب کیا اُنسے دو ہم اُن سے مقابلہ کر لینگے سمندر شاہ نے کہا کہ یہ تمکو معلوم
ہی کہ لشکر اسلام کسقدر دور ہی اُنھون نے جواب دیا کہ جہان پر ہم تھے اُس سے دس کوس
لشکر کل اُنکا آکر مقیم ہوگا جہان ہم راہ روکے ہوئے اُنکی بیٹھے تھے اور مجھ سے دس کوس
کے فاصلے پر زورق تھے پس اب بیس کوس کے فاصلے پر اُنکا لشکر ہی اور زورق شہر
سے بیس کوس کے فاصلے پر تھے لہذا یہ امر ہمکو ثابت ہوا اور بخوبی یقین آگیا کہ شہر سے
چالیس کوس پر اُنکا لشکر ہی پرسون لشکر اُنکا قریب شہر کے پہونچ جائیگا سمندر شاہ نے
کہا کہ آپ صاحبان کو یہ بھی معلوم ہوا کہ کسقدر لشکر ہی اور کون کون ساحر اُنکے لشکر کے
ہمراہ ہین یہ امر ضرور دریافت کرنا چاہیے اُنھون نے جواب دیا کہ یہ جو لشکر آتا ہی یہ تو اُنکے لشکر کا
پیش خیمہ لشکر آتا ہی نہ کہ کل لشکر ہوا سکے بعد لشکر کی آمد شروع ہوگی سمندر شاہ نے پہلے
چند ہرکارے برائے خبر آمد لشکر روانہ کیے مگر وہ ہرکارے جو کہ سحر سے واقف تھے اُنکو حکم دیا
کہ تم جاکر بہت جلد خبر لاؤ کہ لشکر اسلام کا پیش خیمہ کب تک آئیگا پس وہ ہرکارے حکم پاکر طرف
اُس کمخواب کے روانہ ہوئے اِدھر سمندر شاہ نے طائران سحر کو اِس خبر کے لیے روانہ کیا اور اُن

بیان کرتا ہی کہ سمندر یہ تدبیر کرکے اور دربار برخاست کرکے اندر محل مین گیا اور سب اپنے مقام کو رواہی ہوئے چونکہ سمندر نے یہ تدارک اسلیے کیا تھا کہ جب پیش خیمہ آنکا آگیا تو مین جاکر دیکھونگا اور جب لشکر آئیگا تو اسکی آمد کو دیکھونگا یہ بھی اسکی ایک موج تھی ہی ذہن مین آگیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر شاہ کا ایک قدیم ہی کہ وہ بہت بڑا حرامزادہ ہی اور ازحد مسخرہ بھی ہی اسکی حرمزدگی کا یہ حال تھا کہ اسکو ہمہ وقت اور ہر ساعت یہ فکر رہتی تھی کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ اہل اسلام کو زک ہو مگر ابھی تک اسنے کوئی بات ایسی نہین کی کہ جسکے سبب سے زک ہو نہ کوئی رائے دی خاموش بیٹھا سنا کیا گو کبھی مرتبہ قصد ہوا کہ کچھ رائے دون مگر پھر کچھ خیال کرکے خاموش ہو رہا اسی فکر مین کہ کیا تدارک کرون جب یہ خیال کرتا ہی کوئی تدبیر ذہن مین نہین آتی ہی اسی فکر مین تھا جب یہ دونون ساحر واپس آئے اور دوبارے گئے گو یہ رائے بہت پسند آئی تھی کہ یہ جاکر راہ روکین جب یہ امر ظہور مین آیا تو اسکو بہت بڑا صدمہ ہوا مگر ابھی کوئی رائے اسکے ذہن مین نہین آئی ہی کہ یہ بیان کرے خاموش اپنے مکان پر دربار برخاست ہونے کے بعد چلا آیا اور فکر کرنے لگا کہ کون سی تدبیر کیجاے کہ لشکر اسلام زک اٹھاے اسکو ابھی اسی فکر مین رکھا جاتا ہی اسکی حرامزدگی کا آیندہ حال خبر ہوگا یہ خاص نقطۂ شیطان ہے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ دن تمام ہوا اور غروب آفتاب سے تمام صحرا تاریک ہوگیا لشکر اسلام نے اسی صحرا مین خیمے برپا کیے اور بالطینان تمام بسر کی صبح کو جبریل پیش خیمہ لشکر طرف سمندر یہ کے روانہ ہوے اس طور سے کہ آگے آگے لشکر کے غزالان تخت سحر پر سوار سر پر ابر سحر سایہ کیے ہوے جھولی باہن شانے پر پڑی ہوئی جو راگ جدا جدا تخت سحر چلاتا ہی عقب مین اسکے تمام لشکر جبریل سلاح جنگ سے آراستہ دو رکابے مرکب پر سوار خود سر پر تلوار کمر سے لگی ہوئی کمنوتی مرکب پر رکھا ہوا برابر جبریل کے عادل وہ بھی خوبصورت اور دیگر سردار وسط لشکر مین اور بارگاہ کا عقب لشکر کے لیے ہوئے چلے آتے ہین یہان لاکر جو منزل کی تو اس مقام پر جہان مرحلہ حیران نے بنایا تھا اور بخوف لشکر اسلام فرار ہوکر چلے گئے تھے جبریل نے اسدن اسی مقام پر اپنا خیمہ برپا کیا اور سب لشکر نے بہ اطمینان تمام وہان بسر کی دوسرے دن پہلے تو پیش خیمہ روانہ کیا بعدہ مع لشکر کے کوچ کیا یہ تو ادھر سے جاتے ہین ادھر طائران سحر آئے اور سمندر شاہ کو خبر دی کہ اے بادشاہ کل لشکر اسلام کے پیراول کا لشکر فلان مقام پر پہونچیگا اور پرسون کے روز اس صحرا مین داخل ہوگا جو کہ ہمارے شہر سے پندرہ کوس پر ہی اور وہ صحرا بیست پر فضا ہی جابجا چشمے جاری ہین اور ہزارہا درخت پھولون کے اس مین ہین طرح طرح کے پھول پھولے ہوئے ہین واقعی وہ صحرا قابل دید ہی یہ سنکے سمندر شاہ نے حکم دیا کہ کل ہمارے سردار تیار رہین ہم بھی جاکر آمد لشکر اسلام دیکھین گے یہ حکم دیکر سمندر شاہ نے دربار برخاست کیا یہ واضح رہے کہ اب سمندر روز دربار کرتا ہی پہلے یہ امر تھا کہ کسی دن دربار مین آیا کسی دن نہ آیا کوئی پرواہ نہ تھی سواے عیش وعشرت کے دوسرا کام اسکو نہ تھا جب سے اسکو یہ معلوم ہوا کہ خدا پرستون نے بہت سے ملک بزور تلوار وبزور سحر لے لیے ہین اور بہت سے بادشاہ اسکے شریک ہوگئے ہین لہذا غزالان ادھر کو لشکر لیکر چلی آئی ہین اسدن سے روز دربار کرنے لگا ہی اب کوئی دن ناغہ نہین کرتا ہی اب جو خبرین آتی ہین دربار مین آتی ہین جب یہ دربار برخاست کرکے گیا اسدن

انتظام کرنے لگے کہ کل ہمراہ بادشاہ کے چلنا ہوگا اُسنے عام حکم دیا تھا اور کسیکا نام نہین لیا تھا سب سردار ساحر و غیر ساحر اپنا اپنا بندوبست کرنے لگے یہان دوسرے دن جزئیل نے پھر کوچ کیا اور اُس مقام پر آکر قیام کیا کہ جہان زورق نے آکر اپنا مرحلہ تیار کیا تھا جب اُسنے یہ خبر سنی کہ مرمر قتل ہوگیا اُسیوقت وہان سے چلا گیا تھا راوی بیان کرتا ہی کہ اب کوئی ایک منزل وہ مقام رہگیا ہی کہ جسکی تعریف سہراب نے کی ہی کہ وہ مقام نہایت خوشنما اور پر فضا ہی غزالان کا یہ طریقہ ہی کہ وہ سب پیش خیمہ لشکر کا اور سب سامان اپنے سحر کا لیے ہوئے چلی جاتی ہی اُسکو کوئی خوف نہین ہی اسوجہ سے آگے لشکر کے جاتی ہی کہ اگر میرے شراکت کی خبر سمندر شاہ کو ہوگی تو وہ میرے بھائی سے بہت ناخوش اور ناراض ہوگا بلکہ غزالان کو یہ خیال ہی کہ اگر مقابلہ ہو تو پہلے مین ہی سمندر شاہ سے مقابلہ کرون کیونکہ اُسنے چندمرتبہ میری طرف گمان بد کیا اور اکثر مجھکو نظر بد سے دیکھا اور خیال فاسد میرے ساتھ رکھتا تھا اور یہ خیال کرتا ہی کہ مین اسکو اپنے عقد مین لاؤن اِس سبب سے دربار مین کم جاتی تھی اور اپنے کو ہمیشہ بچایا کرتی تھی بلکہ غزالان اِس سبب سے اگر نہین قبول کرتی تھی کہ وہ مرد ضعیف اور بدصورت از حد تھا اور نہایت بدشکل تھا رنگ اُسکا سیاہ جیسے کندہ آبنوس لب موٹے موٹے دانت بڑے بڑے ہاتھ اور پیر مین جھریان پڑی ہوئی تھین منہ پر چیچک کے داغ غرضکہ یہ معلوم ہوتا تھا کسی نے پنجہ چہرے پر مارا ہی اور یہ ایک حسین مہ جبین صورت از حد خوبصورت جوان نازنین تھی کہ جسکی خوبصورتی کا شہرہ تھا اور ابھی کم سن تھی کیونکر یہ منظر کو قبول کرتی جب اُسنے ایسے خیالات اپنے دل مین کیے تو اُسنے دربار کا جانا ترک کردیا تھا اٹھوین ساتوین جایا کرتی تھی یا کوئی ضرورت پیش آجاتی تھی اُسوقت جاتی مگر بکراہیت گھڑی آدہ گھڑی کو چلی جاتی اور تھوڑے عرصہ مین اپنے کام سے فراغت کرکے اپنے مقام پر چلی آتی تھی اِسی سبب سے اُسنے سپہ سالاری اُسکی نہین کی ہر چند وہ کہتا تھا کہ تم میری سپہ سالاری قبول کرو یہ عہدہ بہت بڑا ہی مگر اِسکو انکار رہا اپنے بھائی کو عہدہ سپہ سالاری دلوا دیا کیونکہ اُسکو تو دربار سے انکار تھا یہ کیون سپہ سالاری قبول کرتی دوسرا امر یہ تھا کہ ہمیشہ سے سمندر شاہ کی اطاعت سے کراہیت رکھتی تھی بس یہ سبب تھا کہ جو اُسکو خوف کسی طرح کا نہ تھا اعلان ہمراہ لشکر صاحبقران تھی اور اِسی نے مرمر جادو کو قتل کیا تھا یہ بھی ایک باعث تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ دن جزئیل نے خیمے برپا کرکے اُسی صحرا پر فضا مین بسر کیا دوسرے روز بوقت صبح لشکر خوب آراستہ کرکے نئی وردیان سبکو پہنا کر اور خود بھی سلاح جنگ صاف کرکے آراستہ ہوکر طرف سمندر یہ کے چلے کیونکہ سہراب نے کہا تھا کہ اب جو قیام ہوگا تو اُسی صحرا مین ہوگا جو کہ شہر سے متصل ہی اِس سبب سے جزئیل نے لشکر کا بندوبست بہت اچھی طرح سے کیا تھا یہ لشکر کو لیکر جب اُدھر چلے تو عجیب کیفیت نظر آتی تھی کہ ہزارہا آدمی واسطے دیکھنے لشکر کی آکے کھڑے ہوئے کوئی اپنے کوٹھون پر کوئی درختون پر چڑھ گئے تھے جب لشکر آپہونچا تو دیکھا کہ کیسے کیسے نئے نئے نشان ہمراہ لشکر تھے اُنکے سنہرے پھریرے نئی نئی وردیان مل فوج پہنے ہوئے زرق برق اور اہل لشکر کی پوشاکین نہایت عمدہ اور سرداروں کے لباس کیسے کیسے مرکب خوش رفتار زیر ران خود چمکتے ہوئے سنان چمکتی ہوئین سپرین پشت پر سنانین بلند دوش ہر دوش رکاب بر رکاب چلے آتے ہین ان

سمندر شاہ نے جب صبح ہوئی دربار کیا جو کہ سردار ساحر تھے علاوہ عشاق جادو کے
سب کو حکم دیا کہ آپ لوگ میرے ہمراہ چلین من آمد لشکر اسلام کا تماشا دیکھنے جاتا ہون
عشاق سے کہا کہ آشنا د آپ یہان تشریف رکھین آپ کیون زحمت فرماوین ابھی تو ہرطرف
لشکر پیش خیمہ لیکر آتا ہی ہان جب لشکر آئیگا اسوقت آپ برائے تماشہ تشریف لیجیے گا یہ
سنکے عشاق نے کہا اچھا کیا مضایقہ ہی یہ کہکر یہ مصرعہ پڑھا مصرع راضی ہین ہم اسمین جسمین تری
رضا ہی + اسوقت سمندر شاہ عشاق کو اور چند سردارون کو دربار مین چھوڑ کر اور چند سردارونکو
اپنے ہمراہ لیکر جو کہ ساحر تھے مثل گلاب جادو و سرخاب جادو و بط جادو و سوسمار جادو
وغیرہ کے تخت سحر پر سوار ہوکر چلا یہ سب سردار کوئی طاؤس پر کوئی ہار پر کوئی ہنس پر
کوئی فرفرے پر کوئی بط کوئی مرکب سحر پر فریب دو تین سو کے تھے ہمراہ ہوئے تخت سحر الزنا
ہوا ابر سحر سوپر سایہ فگن اُس سے بارش مروارید ہوتی ہوئی سرخ لباس پہنے ہوئے الماس نگار
پٹکے بازو بند سے ہوئے تمام جواہرات سے آراستہ گلدستہ نہایت خوشنما روبرو تخت پر
رکھے ہوئے گرد سردار اپنی اپنی سواری پر سوار بڑے جاہ و حشم سے چلا چونکہ یہ ساحر تھا
بھوڑے ہی عرصہ مین اُس مقام پر آکر پہونچا کہ جدھر سے لشکر اسلام آتا تھا ایک مقام پر فضا
دیکھکر اُسنے خیمۂ سحر آراستہ کیا اُسکے اندر تخت سحر پر بیٹھا اور سب سردار گرد کرسیون پر اور زمین پر
متمکن ہوئے راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر شاہ کو اُس مقام پر پہر بھر گذرا تھا کہ ایک طرف
سے غبار بلند ہوا کہ یکایک سمندر شاہ کی نگاہ اُس غبار پر پڑی اُسنے سردارون سے کہا
کہ معلوم ہوتا ہی کہ لشکر اسلام آتا ہی اب دیکھنا چاہیے کہ کس شان و شوکت کا لشکر ہی وہ غبار کہ تر
اُس ہوا کے شق ہوا سمندر شاہ اور اُسکے سردار سبکے سب لشکر کی آمد کو دیکھنے لگے ناظرین
کو معلوم ہو کہ سمندر شاہ جو بادشاہ ہوکر خود برائے دید لشکر اسلام آیا ہی اسکا کیا سبب ہے
چونکہ یہ لشکر اسلام کی بہت تعریف سنتا تھا اور اکثر کتابون مین بھی اپنی نظر سے دیکھ چکا تھا کہ یہ
ہی اور یہ شوکت ہی اس طرح سے لشکر اسلام آتا ہی اسکو بہت اشتیاق تھا کہ لشکر اسلام دیکھون جب
اسنے سنا تو اسی اشتیاق مین برائے دید آیا ہی پس جب وہ گرد و غبار بلند ہوا سب دیکھنے لگے کہ
وہ گرد شق ہوئی اُس سے کیا سوسے بادلے کی لنگیان باندھے ہوئے گلبدن کے پاجامے
اسمین نبت گوکھرو ٹکے ہوئے پہنے ہوئے تھے مخمل کی کرتیان سرون پر سبز پگڑیان سر دنین
باندھے ہوئے مشکین پشتون پر اُنکے سر پر ہزارے چڑھے ہوئے تھے اور وہ سب برابر
چھڑکاؤ کرتے ہوئے سامنے سے آئے اور مزدور وغیرہ زمین کا نشیب و فراز درست کرتے
ہوئے چلے آتے ہین غرض کہ از حد صفائی راستے کی ہو رہی تھی کہ وہ بھی قابل دید تھی جب صفائی
کر چکے تو ایک طرف کو سب سقے اور مزدور وغیرہ دست بستہ کھڑے ہو گئے چونکہ سہ پہر کا وقت
تھا اور منزل بھی تمام ہوئی تھی اس سبب سے یہ سب کے سب ایک طرف مودب کھڑے ہوئے
اتنے عرصے مین کبی سو میل کہ جمشید زرنگار اور چھولین زریفت کی پڑی ہوئین اُنپر علمہاے
تعریف خدا دلعت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم مرقوم تھی وہ بھی آہستہ آہستہ آئے اور ایک
مقام پر کھڑے گئے اور اُنکے عقب سائبانی سوار بہت عمدہ وردیان پہنے ہوئے کہ جنکا شمار نہین کیا جا
تھا وہ آئے اُنکے بعد خاص بردار پیادل پیادہ ار مرکبان خوش رفتار دو دو سائیس ہمراہ چوریان

ہاتھ مین اُنکے عصب مین اور جلوس زرق برق آیا یہ سب سمندر شاہ و سرداران سمندر شاہ نے دیکھا
کہ ایک تخت سحر چلا آتا ہی اُسپر ایک نازنین مہ جبین بیٹھی ہوئی ہی اور سر پر ابر سایہ فگن ہی اُس ابر سے
بارش مروارید ہو رہی تھی سمندر شاہ نے اپنے سرداروں سے کہا کہ دیکھنا یہ کون تخت سحر پر سوار
ہی کہ اتنے عرصہ مین وہ تخت بھی آکر ایک سمت قائم ہوا اب جو غور کر ایک سمندر نے دیکھا تو پہچانا اور
سرداروں سے کہا کہ یہ نازنین بالکل ہمشکل ہی اور شابہ ہی ملکہ غزالان دختر آفتاب جادو سے یہ
کہکر گلاب جادو سے کہا کہ دیکھو یہ عورت جو کہ تخت سحر پر سوار ہی اور آگے لشکر کے آتی ہی بالکل ہماری
بہن کی صورت ہی مین جانتا ہون کہ وہی ہی گلاب نے کہا کہ یہ قدرت خداوند تعالے ہی کہ ایک صورت
کے بھی انسان ہوتے ہین اُسکو مرے ہوئے ایک زمانہ ہوا لاش بھی اُسکی آگئی تھی وہ بھی جلادی گئی اب
وہ کہان یہ اُسکی صورت کی کوئی اور ساحرہ ہی اگر وہ زندہ ہوتی تو شریک حضور ہوتی نہ کہ اہل اسلام کے سمندر شاہ
نے کہا کہ یہ اگر تو ضرور ہی مگر مین نے اپنی جسے کہ ایسے ہمصورت انسان رہتے ہین سمندر کے یہ کلام سنکے سب
سردار کہنے لگے کہ حضور ہمکو تو وہی معلوم ہوتی ہی چاہے وہ ہو گلاب نے کہا کہ ایسا نہین ہو سکتا کہ وہ
زندہ ہوتی اور یون اپنے گون سے جدا ہوتی اور اگر وہی ہی تو کوئی مقام عجب نہین اکثر ہم صورت ہوتے ہین
مگر دل مین یہی خیال ہر وقت تھا کہ دراصل وہی ہی چونکہ یہ مسلمان ہو گئی تھی اُسوقت تو اسنے یہ لشکر
دفع کیا چونکہ دراصل امر یہ تھا اپنی آئی تھی اور جلائی بھی جا چکی تھی اس سے نہین ہو سکتا تھا کہ وہین ہو سمندر
شاہ نے کہا کہ یہ تو ضرور ہی کہ یہ وہ نہین ہی بلکہ اُسی کی ہم صورت ہی گلاب نے کہا کہ ہان یہان تو یہ گفتگو
ہو رہی تھی کہ سمندر شاہ نے دیکھا کہ ایک جوان سر سے پانون تک سلاح جنگ سے آراستہ مرکب
پر سوار اُسکے برابر دوسرا جوان عقب مین لشکر دیکھا کہ سہراب جادو بندوبست لشکر کرتا ہوا بڑی
شان و شوکت سے چلا آتا ہی اور بالا بارگاہ کا وسط لشکر مین ہی کہ وہ جوان آکر اُس صحرا مین مرکب کو
روک کر کھڑا ہو گیا اور اُس جوان نے ادھر اُدھر دیکھا کہ اتنے عرصہ مین سہراب لشکر کے قریب آیا جزیل
نے کہا کہ کیون سہراب یہ وہی صحرا ہی جو کہ قریب شہر کے تھا سہراب نے کہا کہ جی ہان اب
جو کوچ فرمائیگا تو شہر مین منزل ہو گی یہ کہکر سہراب نے ادھر اُدھر دیکھا اور عرض کیا کہ جہان
حکم ہو وہان بر خیمہ شاہی اور بارگاہ برپا کرائی جاے یکایک سہراب کی نگاہ سمندر شاہ
پر پڑی دیکھا تو ایک طرف صحرا مین جانب شہر کے ایک خیمہ نگر بہت عمدہ اور پر تکلف برپا
کیے ہوے فردکش ہی اور چند سردار ہمراہ ہین یہ دیکھکر سہراب نے جزیل سے کہا کہ آپنے
دیکھا وہ جو سامنے خیمہ برپا ہی اُسمین سمندر شاہ مع چند سردارون کے بیٹھا ہوا ہی معلوم
نہین کہ یہان کس غرض سے آیا ہی اور کیا نیت ہی ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہی کہ شکار کھیلنے کو آیا ہو
اگر ہمارے مقابلہ آیا ہوتا تو لشکر مع سامان جنگ آتا یہ ضرور شکار وغیرہ کو آیا ہی جزیل نے کہا
اگر شکار کو آیا ہی تو کیا پرواہ ہی باہر آئے مقابلہ کرے ہمکو کوئی خوف نہین ہی یہ کہکر حکم دیا کہ
کہ لشکر اُترے مناسب جگہ دیکھکر اور بارگاہ سلطانی و خیمہ شاہی برپا کیا جاے مگر یہ خیال
ضرور کر لینا چاہیے کہ ہمراہ صاحبقران کے لشکر کثیر ہی ہزارون خیمے وغیرہ سردارون کے
برپا ہونگے کہ سوان کے گرد سے مین لشکر اُتریگا یہ صحرا تمام لشکر سے مملو ہو جائیگا کہ اسکا خیال
رہے کہ پانی کی تکلیف نہو چشمہ آب وغیرہ وسط لشکر مین ہون کیونکہ یہ صحرا بہت پر فضا اور بہت
پر بہار ہی اس صحرا کو صاحبقران بہت پسند فرمائینگے یہ جو حکم دیا لشکر اُترنے لگا خیمے برپا ہونے لگے بارگاہ سلطانی برپا

کی گئی کوسون تک صرا بارگاہون اور خیمون مین مملو ہو گیا لشکر اُترا چھاونی ہو گئی بازارین آراستہ ہوئین سب لشکر اُترا سہراب لشکر کا بندوبست کرکے اپنے خیمے مین گیا جریل و عادل اپنے اپنے خیمون مین گئے غزالان بھی اپنے خیمے مین گئی یہ دیکھکر سمندر شاہ نے اپنے سردارون سے کہا کہ یہ بہت بڑا لشکر آیا نہ معلوم انمین کون صاحبقران ہین سمندر شاہ سہراب کو دیکھکر جل گیا اور اپنے سردارون سے کہنے لگا کہ اجو سہراب بڑے شان و شوکت کے ہو گئے ہین اُسنے بہت بڑی شوکت پیدا کی ہے کل لشکر کا مختار معلوم ہوتا ہے سردارون نے کہا کہ یہ بہت بڑا صاحب اعتبار معلوم ہوتا ہے سمندر شاہ نے کہا کہ ہان مگر کیا ہوگا یہان اگر سب حال کھل جائیگا یہ لشکر سب یہان تباہ اور برباد ہو جائیگا یہ کہکر کہا کہ چلو اب یہان ٹھہرنے کی کیا ضرورت ہے جب لشکر آئیگا تو دیکھا جائیگا ابھی کیا ضرورت ہے کہ اب ہم یہان قیام کرین جب لشکر آئیگا تو ہم بھی برابر مقابلہ آئینگے اور اپنا لشکر بھی ہمراہ لائینگے اتنے عرصے مین سنے جن جن لوگون کو نامے تحریر کیے ہین وہ بھی آجائینگے ہمارے پاس بھی لشکر جمع ہو جائیگا یہ کہہ رہے تھے کہ ہرکارون نے خبر دی کہ ای بادشاہ یہ جو لشکر آیا ہے یہ لشکر اسلام کا ہراول ہے اسکے ہمراہ ایک لاکھ پچاس ہزار کا لشکر ہے اور بارگاہ لیکر آیا ہے اس لشکر کے ہمراہ آپکا سپہ سالار سہراب جادو بھی ہے اور ایک ساحرہ ہے کہ جو کہ بالکل مشابہ ہے ملکہ غزالان سے ہمکو تو شک ہوتا ہے کہ غزالان یہی ہے سمندر شاہ نے کہا کہ وہ تو مر گئی ہے وہ کہان ہے یہ اُسکی صورت ہے یہ کہکر سمندر شاہ نے کہا کہ مین تو اب جاتا ہون تم یہ دریافت کرو کہ کب سے آج لشکر کی شروع ہوگی اُنھون نے عرض کیا بہت خوب یہ کہکر ہرکارے تو اُدھر کو روانہ ہوئے سمندر شاہ اپنے شہر کو مع سردارون کے چلا گیا چونکہ رات ہو گئی تھی یہ داخل شہر ہو کر محل مین چلا گیا سب سردار اپنے اپنے مقام کو گئے مگر سمندر شاہ جو محل مین گیا تو اُسکو فکر ہوئی کہ یہ کیا سبب ہے کہ یہ جو ماجرا مین نے دیکھا ہے یہ صورت ہے ملکہ غزالان کی اور مین یقین کرتا ہون کہ یہ غزالان ہے جب یہ برائے کمک یقین گئی تھی اور عیار اُسکو قتل کرکے چلا گیا تھا تو یہ امر نہین ہے بلکہ یہ امر معلوم ہوتا ہے کہ اُسکو اسیر کر لیگیا اور اگلی صورت کا پتلہ بناکر یا کسی انسان کو اُسکی صورت بناکر قتل کر ڈالا یا ہمکو دھوکا ہوا اور یہ ضرور وہی ہے خیر دیکھا جائیگا معلوم ہو جائیگا یہ خیال کرکے سمندر شاہ اپنے مقام آرامگاہ مین چلا گیا اور جاکر سو رہا گلاب جو محل مین آیا اپنی ان سے کہنے لگا کہ والدہ صاحبہ بڑا غضب ہو گیا اب دربار مین کسیکو منہ دکھانے کے قابل نہین رہے اس گیسو بریدہ نے ہماری آبرو لے لی سب اہل دربار یہ کہینگے کہ آفتاب کی دختر گلاب کی ہمشیر شیفتہ اہل اسلام ہوئی اور اپنے مذہب اصلی کو ترک کر دیا جب یہ ذکر ہوگا تو کیونکر ہماری آبرو رہیگی سوائے سر جھکانے کے کوئی امر نہین پڑیگا ماں نے کہا کہ ای فرزند اب کیا ہوتا ہے جو ہونا تھا وہ ہوا گلاب نے کہا کہ ای والدہ آج ہی کا ذکر ہے کہ بادشاہ نے خبر آمد لشکر اسلام سنی چند سوار روانہ کرکے برای دیہ لشکر اسلام گئے تھے تو مین بھی ہمراہ گیا تھا وہ گیسو بریدہ آگے آگے لشکر اسلام کے تخت پر سوار چلی آتی ہے سمندر شاہ نے دیکھکر کہا کہ ای گلاب یہ نازنین کسقدر شبیہ ہے غزالان تمہاری ہمشیر کے بلکہ ہمکو شک ہوتا ہے کہ یہ وہی ہے مین نے کو اُسوقت تو یہ کہکر اس امر کو بادشاہ کے دل سے نکالدیا کہ ایک صورت کے بہت انسان ہوتے ہین یہ تو بخوبی معلوم ہو گیا کہ غزالان مر گئی اُسکی لاش بھی جلادی گئی اب یہ گمان ہے آئی گو سردلان نے کہا مگر مین نے اسی امر سے اُنکو قائل کیا مین تو جانتا تھا کہ یہ وہی گیسو بریدہ ہے مگر اُسوقت تو ہم لوگ اپر

پوشیدہ نرہیگا ضرور ظاہر ہو گا اُسکی مان نے کہا اے فرزند جب یہ امر ظاہر ہو گا تو دیکھا جائیگا ہم جواب دے لینگے کیا کوئی
اُسنے کسی طرف کا نہ رکھا اسکو کیا کرین ہم کسی کے دل مین نہین پیٹھے ہین کسی پر ہمارا قابو نہین ہی جب تک اولاد نابالغ رہتی ہی اور نسن ہوتی ہی اُسوقت تک مان باپ کا اختیار ہوتا ہی جب وہ صاحب سمجھ ہو جاتا ہی تو پھر اُسپر اختیار نہین
رہتا ہی اُسکو اپنے فعل کا اختیار رہتا ہی کہ جو چاہے کرے اگر سعادت مند ہی تو اپنے باپ دادا کے نام کو بدنام نہین کرتا ہی
اور اگر بداطوار ہی تو اُسکو اس امر کا بالکل خیال نہین رہتا ہی باپ دادا کے نام کو بدنام کرتا ہی مگر کیا کیا جائے
کوئی کسیکا ساتھ نہین دیسکتا ہی ہر ایک اپنے فعل کا صاحب اختیار ہی گلاب نے کہا کہ یہ سب باتین ہمارے کی ہین خیر
کیا کیا جائیگا جو ہونا ہوگا وہ ہوگا یہ کہکر اپنی مان کے پاس سے چلنے کا قصد کیا کہ مان نے کہا اے فرزند تم خیال نہ کرو کوئی
اور تمھاری نسبت نہو گا مان اگر مین باتم شریک ہو جاؤ تو امر شرمندگی اور خجالت کا ہی گو اس امر مین بھی شرمندگی ہی مگر
کیا کرین گلاب نے کہا کہ یہ سب باتین اپنے مقام پر دل کے سمجھانے کی ہین نہ کہ اوروں کے کہنے والون کا کوئی
منھ نہین بند کرسکتا ہی ان مارنے والون کا ہاتھ پکڑ سکتا ہی کہان تک کوئی کسی کے منھ مین ہاتھ دیسکتا ہی زبان
کو خلق کی کوئی نہین روک سکتا ہی مان نے کہا ان باتون کی تم کوئی فکر نہ کرو یہ جو مان نے کہا گلاب خاموش
ہو گیا اور اُٹھکر اپنے مقام پر چلا آیا اور فکر کرنے لگا کہ اسنے کسی طرف کا نہ رکھا اب کیا تدبیر کیجائے جو یہ بدنامی
ٹھہرائے یہ تو اس فکر مین ہی انکو تو اسی فکر مین رکھا جاتا ہی اُدھر ہرکارے جو لشکر مین پہونچے کسی نے کسی سے دریافت کیا
کہ یہی لشکر اسلام ہی اب تو اور لشکر نہ آئیگا چونکہ معلوم ہو چکا تھا کہ یہ لشکر صرف بارگاہ لیکر آیا ہی مگر نادان ہرکارہ نے دریافت
کیا اُنھون نے کہا کہ ابھی تو یہ پیش خیمہ آیا ہی کل سے لشکر آئیگا ابھی تو آٹھوان حصہ بھی لشکر کا نہین آیا ہی ان لشکر آئیگا
اُنھون نے کہا کہ اس لشکر کا کون سردار ہی اُسنے کہا کہ اُس لشکر کے سردار اعلی تو جبریل عادل ہین اور سہراب جادو دلکہ
غزالان یہ دونون ساحر سمندریہ کے ہین انمین سے ایک تو سپہ سالار سمندر شاہ ہی جو سمندر شاہ سے ناخوش ہو کر شریک
اہل اسلام ہوا ہی اور ملکہ غزالان جو کہ ساحرہ ہی وہ بھی کوئی سپہ سالار آفتاب تھا وہ اُسکی لڑکی ہی وہ بھی شریک
اہل اسلام ہوئی ہی یہ دریافت کرکے وہ ہرکارے داخل شہر سمندریہ ہوے اور چونکہ رات ہو گئی تھی اُسوقت تو
خبر کی جب صبح ہوئی دربار آراستہ ہوا سب لوگ حاضر دربار ہوے اور سمندر شاہ بھی حسب دستور آیا تخت پر بیٹھا
سمندر نے عشاق کی طرف دیکھکر کہا کہ اے استاد کل جو مین لشکر کو دیکھنے گیا تھا تو مین نے دیکھا کہ لشکر تو بہت ہی مگر
ایک امر عجیب کا یہ ہی کہ ہمراہ اُس لشکر کے ایک ساحرہ ہی جو کہ بالکل مشابہ ہی غزالان کے مجھکو تو یہ شک ہوتا ہی
کہ غزالان ہی مگر یہ امر پھر اس امر کو دفع کر دیتا ہی کہ اُسکو تو عیاران لشکر اسلام نے قتل کر ڈالا تھا اُسکی لاش بھی
جلا دی گئی تھی وہ پاس خداوندون کے چولا بدل کر چلی گئی تھی اور اسکی خبر بھی سب جگہ مشہور تھی کہ غزالان کو عیاران
لشکر اسلام نے نیست و نابود کر دیا اُسکے چراغ ہستی کو بجھا دیا وہ دنیا مین ہی کہان مگر اُستاد مین نے ایسی صورت
مشابہ ہوتی نہین دیکھی جیسے یہ مشابہ ہی قد و قامت سیرت و صورت اتھاؤن طریقہ چال وغیرہ کسی بات کا فرق
نہین ہی ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا بات ہی یہ باتین سنکر عشاق نے کہا کہ ہان ایسا ہوتا ہی اکثر لوگ بعضون
سے نہایت مشابہ ہوا کرتے ہین کہ جنکی شناخت مین آدمی کو غور و فکر ہوتی ہی کوئی امر عجیب نہین ہی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ
ہرکارے آکے حاضر خدمت ہوے اور اُنھون نے بعد مجرا کرنے کے عرض کیا کہ آج سے لشکر اسلام کی آمد شروع
ہو گئی اور یہ جو لشکر اُترا ہوا ہی یہ صرف پیش خیمہ لیکر آیا ہی اس لشکر کے افسر کا نام جبریل ہی جو کہ افسر اعلی ہی اُسکے
ماتحت بہت سے افسر ہین اُنکے یہ نام ہین عادل اور سہراب جادو جو آپکے سپہ سالار تھے اور کسی جرم پر
آپ نے اُنکو نکال دیا تھا وہ جاکر شریک اہل اسلام ہوے ہین وہ بھی ہمراہ ہین مگر حضور ایک امر ہمنے سنا ہی کہ
جسکے سننے سے ہمکو بڑا تعجب ہوا وہ یہ امر ہی ہمنے جو دریافت کیا کہ یہ ساحرہ کون ہی تو معلوم ہوا کہ ملکہ غزالان دختر

آفتاب جادو ہنسے خیال کیا کہ اُنکو توعیاران اسلام نے قتل کرڈالا تھا کوئی امر ہوگا ہماری سمجھ مین نہین آیا ہم دریافت کرکے چلے آئے یہ امر ہی یہ کلام ہرکارون کا سنکے گلاب نے تو سر جھکا لیا اور کچھ شرمندہ ہوکر رہگیا سمندر نے عشاق کی طرف دیکھکر کہا کہ ای اُستاد سنا آپ نے کہ ہرکارے کیا کہتے ہین جو میرا گمان تھا وہ سچ نکلا اگر یہ بھید سمجھ مین نہین آیا کہ یہ کیا فعل ہی عشاق نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ عیارنے یہ تدبیر کی اُسکی صورت کا کوئی اور انسان بناکر قتل کیا اُسکو گرفتار کرکے لیگیا اور لیجاکر اُسکو اپنا شریک کیا کیونکہ عورت تھی اُنکے کہنے مین آگئی ہوگی جبکہ سہراب نے مرد ہوکر شراکت کی وہ تو عورت ذات تھی سمندر شاہ نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر اُسکی ذات سے مجھکو بڑا تعجب ہی اُسنے نمک حرامی پر کمر باندھی سہراب نے جو یہ حرکت کی اُسکا یہ سبب تھا کہ مین نے اُسکے ساتھ یہ بدسلوکی کی تھی کہ اُسکو قید کرایا تھا اُسنے اُسی غصہ مین یہ کیا اُسکے ساتھ کیا بدسلوکی ہوئی جو اُسنے یہ کیا اپنے خاندان بھر کو بدنام کیا عشاق نے کہا کہ اس سے کیا ہوتا ہی ایک کے خراب ہوجانے سے کوئی خاندان بھر ویسا نہین ہوجاتا ہی عورت کی ذات سے سدا بیوفائی ثابت ہوتی ہی اسکی ذات بیوفا ہی سمندر نے کہا اس سے کوئی غرض نہین ہی یہ کہکر گلاب سے کہا کہ ای گلاب تم کچھ اپنے دل مین خیال نہ کرنا کوئی تمکو الزام نہ دیگا یہ کوئی تمھارا فعل نہ تھا جو جیسا کریگا ویسا ہوگا ہرایک اپنے فعل کا مختار ہی گلاب یہ سنکر خاموش بیٹھا رہا کچھ جواب نہ دیا یہی گفتگو ہورہی تھی کہ اتنے عرصے مین سمندر شاہ نے کہا کہ ہرکارے خبر لائے ہین کہ آج سے لشکر اسلام کی آمد شروع ہوگئی تو مین چلکر ضرور دیکھونگا کہ لشکر اسلام کس قدر ہی اور کس طریقے سے آئیگا اور کون کون لوگ ہمراہ ہونگے یہ کہکر حکم دیا کہ اُس صحرا مین قریب شہر ہمارا خیمہ نصب کیا جائے ہم اُسی مین جاکر قیام کرینگے اور آمد لشکر اسلام کی سیر دیکھینگے اور شام کو وہان سے اپنے مکان پر چلے آئینگے یہ جو حکم اُسنے دیا اُسی وقت اہلکار خیمہ وغیرہ لیکر بیرون شہر آئے جیسے برہا کیے اُدھر سمندر شاہ چند سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر اور عشاق کو بھی ساتھ لیکر اپنی موج مین چلا اور آکر اُن خیمون مین اُترا پردے بارگاہ کے اُٹھا دیے گئے اور سمندر انتظار مین ہی کہ اب لشکر آئیگا یہان صحرا مین لشکر اسلام اُترا ہوا ہی جو پیش خیمہ لیکر آیا ہی بازارین آراستہ ہین جھنڈے کھلے ہوکے اُڑ رہے ہین لشکری پھر رہے ہین خیمے و بارگاہین کوسون تک پھیلی ہین بڑا بندوبست ہی بارگاہون کا شماری صد بیشست ہی سمندر اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا سب کیفیت دیکھا کیا کہ قریب دوپہر گرد بلند ہوئی اُس گرد سے صدائے سم اسپان و جھنکار تلوارین آنی تھی کہ وہ گرد تیرہ تیرہ وغیرہ وغیرہ قریب اُس جنگل کے آکر شق ہوئی اُس سے کوس سفری کی صدا آتی تھی جنگی باجے بج رہے تھے جب گرد شق ہوئی اُس گرد سے سقے آبپاشی کرتے ہوئے پیدا ہوئے اور اُسکے بعد علم و نشان نظر آئے سمندر شاہ نے ہرکارے روانہ کیے کہ جاکر خبر لاؤ کہ یہ کیسی گرد بلند ہوئی ہی اور کسکا لشکر آتا ہی وہ ہرکارے گئے اور دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صنوبر شاہ آتا ہی یہ بھی شریک لشکر اسلام ہی یہ اُسی کے لشکر کی آمد ہی ہرکارے یہ خبر دریافت کرکے واپس آئے اور حاضر خدمت سمندر ہوکر عرض کیا کہ بادشاہ صنوبر شاہ آتا ہی یہ سنکے سمندر جلگیا تاکہ پیچ کھاکر رہ گیا خلاصہ یہ کہ صنوبر شاہ مع لشکر آکر پہونچا خیمے بارگاہین استادہ ہونے لگین اُسکے آنے کے بعد پھر گرد اُڑی اور جب وہ گرد قریب آکر شق ہوئی تو اُس گرد سے یقین خود پرست مع اپنے لشکر کے ظاہر ہوا وہ بھی لشکر اسلام مین چلا گیا ہرکارون نے سمندر کو آکے خبر دی کہ یقین خود پرست مع لشکر کے آیا ہی یہ ذکر ہورہا تھا کہ پھر گرد بلند ہوئی ایکی محراب شاہ مع تین لاکھ لشکر کے آکر پہونچا اُسکے بعد پھر گرد بلند ہوئی اقبال شاہ مع لشکر بیشمار آکر پہونچا اور شامل لشکر اسلام ہوا کہ پھر گرد بلند ہوئی امثال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ جو کہ نئے شریک اسلام ہوئے تھے وہ آئے کہ شام ہوگئی سب لشکر اُترے اور چہل پہل ہونے لگی تمام جنگل کئی کوس تک لشکر سے معمور ہوگیا سمندر شاہ کو ہرکارون نے متواتر خبرین دین کہ یہ محراب شاہ آیا اور اقبال شاہ و امثال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ یہ سُن سُن کر جلا کیا مگر کیا کیے کئی مرتبہ قصد کیا کہ سحر کرون کہ سب لشکر تباہ ہوجائے مگر عشاق نے

منع کیا کہ اس سے حاصل کیا ہو سب کو آپ نے دو ایک ہی مرتبہ سب کو قتل کر دینگے سمندر خاموش ہو رہا اور نہ کئی مرتبہ اُسکی موج مین آیا تھا اور یہ قصد تھا کہ طلاطم برپا کر دے اور لشکر کو سحر کر کے تہ و بالا کر دے لیکن اوستاد کے منع کرنیسے خاموش رہا اور اُٹھ کر طرف شہر کے چلا گیا رات جا کر اپنے مکان پر بسر کی صبح ہوتے ہی پھر سرداروں کو اپنے ساتھ لیکر اُسی خیمے مین آیا اور بیٹھکر انتظار آمد لشکر اسلام کرنے لگا اسکے وہان جانے کے تھوڑی دیر کے بعد گرد بلند ہوئی اور آمد لشکر اسلام شروع ہو گئی راوی نے بیان کیا ہو کہ آج سرداران لشکر اسلام کی آمد شروع ہوئی اولان اول جو کہ سردار آیا وہ اولاد بہرام سے تھا اُسکا نام حسام بن بہرام اسکے ہمراہ لشکر جنان تھا اُسکے بعد اور سردار آئے مثل خواجہ حسام و اولاد سیف ذوالیدین سے فلاچینی و کبا چینی وغیرہ کے دس سردار آئے کہ شام ہو گئی سمندر شاہ شام کو پھر شہر مین چلا گیا اور رات وہین بسر کی اور صبح کے وقت پھر آکر اُسی خیمے مین بیٹھکر انتظار کرنیلگا کہ گرد اُڑی اور آمد شروع ہو گئی مثل اولاد فرامرز غاد مغربی کے اور دیگر سردار جمہور کی اولاد سے آج بھی دس سردار آئے کہ شام ہو گئی چار دن تک متفرق سردار آئے پانچوین دن مملوک بن مالک بڑے کروفر سے اپنی سپاہ کو لیے ہوے اسی ہزار نیزہ باز ہمراہ و دیان عربی پر سوار عقب مین لشکر جنیار نیزونسے تمام صحرا نیستان معلوم ہوتا تھا کہ ہرکارون نے سمندر شاہ سے کہا کہ یہ صاحبقران اول کے سپہ سالار دست چپ کا فرزند ہو اسکا نام مملوک بن مالک ہو آج گرگین و رشت چنگال مع اپنی سپاہ کے آیا آمد لشکر مین شام ہو گئی آج اسقدر لشکر آیا ہو کہ سمندر شاہ کے ہوش جاتے رہے جسقدر لشکر چار روز مین آیا تھا اُسی قدر آج آیا ہو تمام صحرا چھ سات کوس کے گرد مے مین لشکر سے بھر گیا ہو سوائے خیمے و بارگاہ و علماے لشکر کے دوسری چیز نظر نہین آتی ہو جدھر کو نگاہ اُٹھ جاتی ہو بجز اس بارگاہ یا نشان لشکر کے کچھ نظر نہین آتا ہو کوسون تک لشکر اُترا ہوا ہو سمندر شاہ نے ہرکارون سے کہا کہ لشکر آچکا اُنھون نے عرض کی کہ ہمنے دریافت کیا تھا تو معلوم ہوا کہ ابھی نصف لشکر بھی نہین آیا ہو صرف ابھی سردار آرہے ہین دیکھیے کس دن تک سردار آتے ہین سمندر شاہ یہ سنکے خاموش ہو رہا اور اُٹھکر تخت سحر پر سوار ہوا اور شہر کی جانب روانہ ہوا کیونکہ آج مملوک و گرگین وغیرہ کی آمد مین شام ہو گئی تھی اب اسکو بڑی فکر ہو کہ بڑا لشکر مسلمانون کا ہو کہ پانچ روز ہوے ہین اور آمد لشکر کی تمام نہین ہوتی یہی باتین دل سے کرتا ہوا اپنے مقام پر گیا اور بعد فراغ طعام وغیرہ اپنی خوابگاہ مین آیا رات بھر اسکو اسی فکر مین نیند نہ آئی کہ دیکھیے کب تک لشکر آئیگا اور کسقدر لشکر ہو جب ستارہ سحری آسمان پر چمکا سمندر شاہ اپنی خوابگاہ سے برآمد ہوا اور بموجب عادت ضروریات پھر سب سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر اُسی خیمے مین آیا تھوڑا دن چڑھا تھا کہ گرد اُڑی اور اُس گرد سے علم لشکر پیدا ہوے جاماس پسر طلماس مع ایک لاکھ پچاس ہزار فوج کے آیا آلاگرد فرنگی کے فرزند و مالاگرد فرنگی کے مع فوج فرنگیان انگریزی باجے بجتے ہوے طنبور گڑگڑاتا ہوا سب انگریزی لباس پہنے ہوے کرپین لگائے ہوے بڑی شان و شوکت سے آئے وہ بھی آکر اُترے ہرکارون نے دریافت کیا کہ یہ کون ہین معلوم ہوا کہ یہ جو دونون جوان ہمراہ لشکر ہین یہ افسر ہین اور فرزند ہین آلاگرد کے اور مالاگرد کے جو کہ رفیق تھے علمشاہ رومی کے جو کہ فرزند رشید تھے صاحبقران اول کے جنھون نے تنہا جاکر کل فرنگستان کو مسخر کیا تھا انکے ہمراہ ہمیشہ فوج فرنگ رہتی ہو گو کہ جو فوج فرنگ وہ تو شہریار جو کہ فرزند ہین ایرج نوجوان کے اُنکے ہمراہ ہو مگر یہ دوسرا حکم ہے صاحبقران ثانی کے تھوڑی سی فوج سے لشکر اسلام کے ہمراہ رہتے ہین اس سے غرض یہ ہو کہ تا کہ حریف کو معلوم ہو کہ ہفت اقلیم کی فوج لشکر اسلام مین ہو یہی خبر ہرکارون نے سمندر شاہ سے بیان کی انکے آنے کے بعد قیصر صاف باطن مع اپنی کل سپاہ کے آیا اور آکر شامل لشکر اسلام ہوا بارگاہ مین وغیرہ استادہ ہونے لگین سب سپاہ اُترنے لگی آج بھی آمد سپاہ مین دن تمام ہوا رات کو سمندر واپس گیا صبح کو پھر آکے پھر نیچا

آج ساتوان دن تھا کہ پھر لشکر آنے لگا آج بھی بہت سے سردار آئے اسکے بعد قریب شام بہزاد خان بن لشکر
نولاکھ ہندیون سے آکے پہونچا کہ شام ہوگئی سات دن تک سرداران اسلام آئے سمندر شاہ نے شان و
شوکت جو بہزاد خان کی دیکھی تو ہرکارون سے پوچھا کہ کیا یہی صاحبقران ہین ہرکارون نے عرض کیا کہ یہ
دوسرے سپہ سالار کا فرزند ہی صاحبقران اول کے جو کہ بادشاہ تھا ملک ہند کا لندھور اسکا نام تھا یہ
جو سمندر کو معلوم ہوا اور حیرت ہوئی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب کوئی سردار بڑے کروفر سے آتا تھا تو
سمندر شاہ یقین کرتا تھا کہ یہی صاحبقران ہی مثل مملوک بن مالک وغیرہ کے مگر ہرکارے اسکو آگاہ
کردیتے تھے کہ یہ فلان سردار ہی اور یہ فلان افسر ہی گو اسکو سحر سے اسقدر قوت تھی کہ دریافت کرلیتا مگر اسنے
اس سبب سے سحر سے اسوقت تک کام نہین لیا کہ کیا ضرورت ہی جب مقابلہ ہوگا سحر و ساحری سے اُسوقت
کام لیا جائیگا جبکہ ہرکارے موجود ہین تو کیا ضرورت ہی ہان اگر لشکر ساحران آتا تو البتہ سحر کا کام تھا پس جب
دن تمام ہوا شام کو سمندر شاہ شہر مین چلا گیا صبح کو آکر پھر اسی خیمہ مین بیٹھا اور دیکھنے لگا آج بہت گرد عظیم بلند ہوئی
جب قریب آکر دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا تو اُسمین سے شتے آبپاشی کرتے ہوے ظاہر ہوے اُنکے بعد فیلان قوی
ہیکل اُنکے خرطوم مین زنجیرہاے طلائی بندھی ہوئی مستکون پر آئینے لگے ہوے اُنپر علمدار بیٹھے ہوے علمون کے
پھریرے زرنگار آگے آگے وہ آئے اُنکے بعد شتر سوار سانڈنی سوار خاص بردار چوبدار لیسائل مرکبان خوش رفتار
کی قطار کیسے کیسے قوی اور خوش وضع ذیورات جواہر سے آراستہ اُنکے بعد اور جلوس سواری نقارے بجتے
ہوے کوس سفری صدا دیتا ہوا ایک جوان خوبصورت مرکب پری پیکر پر سوار مسلح و مکمل عقب مین کئی لاکھ سپاہ
سب دوش بدوش چلتہ پوش چار آئینہ بند چلے آتے ہین سرون پر خودجبون مین طلائی زرہین مونڈے پانون
مین چلے آتے ہین یہ لشکر بھی شامل لشکر اہل اسلام ہوا اور باگڑبین وغیرہ استاد ہونے لگین ہرکارون نے جو
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ عزیز صاحبقران ہین صاحبقران اول کے فرزند ہین سکندر فرخ لقا انکا نام
ہی انکے آنے سے تمام صحرا طلائی ہوگیا تھا کیونکہ اُنکے لشکر کی پوشاک طلائی تھی یہ آگے ہو پہنچے تھے کہ پھر گرد
بلند ہوئی اس گرد کا رنگ زعفرانی تھا کہ وہ بھی گرد آگر قریب صحرا شق ہوئی اس لشکر کے ہمراہ بھی وہی سب
سامان تھا جو کہ تحریر ہوچکا ہی ہرکارون نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ بھی عزیز صاحبقران ہین انکا نام
اسفندیار گیلانی ہی یہ بھی فرزند ہین صاحبقران اول کے اسکے بعد پھر گرد اڑی اس گرد سے ایک لشکر
پیدا ہوا کہ جسکے علمون پر ستارے بنے ہوے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ستارون تارے نکل آئے ہین وہی سامان
سواری تھا اُسی قدر لشکر تھا اب جو پوچھا تو معلوم ہوا کہ یہ خورشید ہین ایک زمانے ہین یہ ستارہ پرست تھے
مگر یہ عزیز ہین صاحبقران کے پوتے ہین صاحبقران اول کے اسکے بعد پھر گرد بلند ہوئی اُس گرد سے بھی لشکر کثیر
ظاہر ہوا اُس لشکر کے علمون پر تصویر ماہتاب بنی ہوئی تھی اور تعریف خدا ہر ایک لشکر کے نشان پر تحریر تھی معلوم
ہوا ہرکارون کو کہ یہ تورج ہین یہ بھی پوتے ہین صاحبقران اول کے ان چارون شاہزادون کے آنے
مین شام ہوگئی سمندر شاہ نے ہرکارون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آج آمد عزیزان صاحبقران شروع
ہوئی ہی انمین جو کہ اول آئے تھے کہ جنکے لشکر کا لباس زعفرانی و طلائی تھا یہ فرزند ہین صاحبقران اول کے
اور جنکے لشکر کے نشانون پر ستارے و چاند بنے ہوے تھے یہ دونون پوتے ہین صاحبقران اول کے چونکہ
شام ہوگئی تھی سمندر شاہ شہر مین آیا صبح کو پھر اسی خیمے مین آکر بیٹھا کہ آمد لشکر شروع ہوئی کہ ایک مرتبہ گرد
فیروزی بلند ہوئی جب وہ گرد شق ہوئی اُس گرد سے علم فیروزی پیدا ہوے وہی سامان سواری طول بیجا
سے کیا حاصل یہ انجم ماہ طلعت تھے اُنکے بعد سلیمان اعظم مع اپنے لشکر کے آئے اُنکے لشکر کا لباس بنفشی تھا

سلطان سعد کے فرزند مع لشکریان کے کہ اُنکا نام فرامرز تھا سلطان سعد تھا آئے آج ان تین شاہزادون
کی آمد مین دن تمام ہوا شام ہوگئی سمندر شاہ اُٹھکر جانب شہر چلا گیا اپنے محل مین رات بسر کی صبح کو آکر پھر اُسی
بارگاہ مین بیٹھا کہ گرد اُڑی اور آمد شروع ہوگئی آصف شاہ مع لشکر کثیر کے آئے اسد ثانی اپنے قزاقون کو
لیے ہوے بوق ترکی بجاتے ہوے آگے پہونچے راوی بیان کرتا ہی کہ جو لشکر آتا ہی وہ شامل ہوجاتا ہی لشکر اسلام
سے ایک دریاے فوج ہی کہ موجزن ہی دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہی اب اُس جنگل مین تل رکھنے کی جگہ نہین ہی جب
لشکر آتا ہی خیمے برپا ہوتے ہین سمندر شاہ کثرت سپاہ دیکھکر حیران ہوتا جاتا ہی یہ ہر مرتبہ اُسکی موج ہوتی
ہی کہ سحر کرکے طلاطم ڈالدون مگر عشاق منع کرتا ہی کہ سب کو آلینے دو یہ لوگ جاتے کہان ہین انکی کثرت دیکھ لو
ایک جنبش لب مین تو انکا کام تمام ہی ساحرون کے آگے غیر ساحرون کی کیا اصل ہی ایک ماش کے دانے مین تو قماش
بدل جاتا ہی انسان ساری بدمعاشی بھول جاتا ہی یہ کیا مقابلہ کریگے مثل برگ خزان دیدہ کے یہ سب لشکر تباہ
ہوگا جب بادخزان چلے گی تم دیکھ لینا یہ باتین سنکر سمندر کا جوش کم ہوجاتا تھا وہ خاموش ہوجاتا تھا وہ جو ایک
طوفان سا اسکے دل مین پیدا ہوتا تھا وہ برطرف ہوجاتا تھا آج بھی آمد لشکر مین دن تمام ہوا دوسرے دن پھر
سمندر شاہ آکے پہونچا اور بارگاہ مین بیٹھا آمد لشکر شروع ہوئی آج آمد جو شروع ہوئی تو صحرا کا رنگ کا ہی ہوگیا
عین الزمان مع اپنے لشکر کالہی پوش کے پہونچے اُنکے بعد نور الزمان مع اپنے لشکر سبز پوش کے پہونچے کسی
لشکر کی آمد سے صحرا کا رنگ نارنجی ہوگیا کسی کی آمد سے گلنار ہوگیا کسی کی آمد سے فاسائی جو آتا ہی کوئی نیلم کی کڑیون
کی زرہ پہنے ہوے کوئی پکھراج کی کوئی فیروزے کی کوئی یاقوت کی کوئی زمرد کی کوئی زبرجد کی کوئی یشب کی
ساتدن تک لشکر آیا کیا سا توین دن شہنشاہ گوہر کلاہ مروارید کی کڑیون کی زرہ پہنے ہوے سواران مروارید
پوش ہمراہ رکاب آکر پہونچے اُنکے بعد جمشید بن دارا بن داراب سیمین زرہ نقرئی پوشاک پہنے ہوے بڑی
شان وشوکت سے آکر پہونچے ہرکارون نے سمندر شاہ سے کہا کہ یہ فرزندین صاحبقران کے جو اب لشکر
اسلام کے صاحبقران ہین انکا نام ہی شہنشاہ گوہر کلاہ اور یہ پوتے ہین صاحبقران ثانی کے انکا نام جمشید
ہی اور وہ جو کل آئے تھے دونون بھائی تھے اور چچا تھے اُنکے جو کہ اب صاحبقران ہین اُنکے نام نور الزمان اور
عین الزمان ہین اب ہمنے سنا کہ لشکر آجکا کل صاحبقران تشریف لائینگے مع شاہ کے سمندر شاہ نے کہا کہ
ابھی صاحبقران نہین آئے اُنھون نے عرض کیا جی نہین اب جو سمندر شاہ نے حساب کیا تو معلوم ہوا کہ
جو وہ روز مین لشکر آیا سمندر شاہ شام کے وقت وہان سے اُٹھکر شہر مین آیا مگر فکر مین ہی کہ لشکر اسلام تو آگیا مگر
میرے مددگار ابھی تک نہین آئے باوجودیکہ ہر ایک نے جواب مین تحریر کیا تھا کہ ہم آتے ہین کیا سبب ہی کہ جو
اب تک نہین آئے یہ تو اس فکر مین اپنی خوابگاہ مین آکر سو رہا سب سردار بھی اپنے اپنے مقام کو چلے گئے صبح کو
پھر آکر جمع ہوے سمندر شاہ اُن سب سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر اُسی خیمے مین آکے بیٹھا یہان آکر یہ سامان دیکھا
کہ جسقدر لشکر اس چودہ روز کے عرصے مین آیا تھا سب سردار اپنی اپنی سپاہ کو لیے ہوے آراستہ کیے ہوے مسلح و
مکمل پرے باندھے ہوے صف بستہ دو طرفہ کھڑے ہین اور طرف صحرا کے دیکھ رہے ہین یہ حال ہی کہ ہر ایک مرکب کی
پشت پہ ہاتھ رکھکر اور بلند ہوکر طرف صحرا کے دیکھتا ہی اسطور سے کہ جیسے کوئی کسی کی آمد کا منتظر ہوتا ہی صف آرا
پھر رہے ہین کوئی مرکب صف سے آگے نہین بڑھ سکتا ہی ہرکارون کی ڈاک بندھی ہوئی برابر خبرین دے رہے
ہین سانڈنی سوار الگ چلے آتے ہین جو جو خبر آتی ہی وہ وہ لشکر قاعدے سے درست ہوتا جاتا ہی سمندر شاہ
حیران ہی کہ یہ کیا امر ہی کسکا اس لشکر کو اسقدر انتظار ہی اسکے ہرکارے لشکر مین موجود ہین وہ بھی جو خبر آتی ہی دریافت
کرلیتے ہین ہرکارے و سانڈنی سوار یہ اگر خبرین دیتے ہین کہ ابھی تو خواجہ ثالث خضران بن عمرو ثانی مع اپنے

عیارون کے آتے ہین لشکر صاحبقران کا بھی تک نشان نہین ہی یہی خبرین گذرتی ہین کہ ایک مرتبہ گرد اُڑی جب وہ گرد شق ہوئی ادھر لشکر اسلام نے اُدھر سمندر شاہ نے دیکھا کہ گردے ہزارون عیار بادھرے باندھے ہوے ہاتھے عیاری سے آراستہ ظاہر ہوے تخت پر ایک عیار عجیب الخلقت سوار راوی نے بیان کیا ہی کہ صورت خضران کی بالکل صورت خواجہ اول سے مشابہ تھی کوئی امر کا فرق نہ تھا ایک سرا ایسے ہمصورت تھے کہ اگر کوئی انکو دیکھے تو یہ نہ کہے کہ یہ دو نہین ہین یا انکو دیکھے تو خواجہ اول جانے یہ صورت دیکھکر سمندر شاہ کے ہوش جاتے رہے بدحواس ہوگیا کہ خواجہ خضران بھی ہین اپنے عیارون کے آکر ایک طرف اُس صحرا کے کھڑے ہوے سب عیارون نے صف باندھی کہ ہرکارون نے سمندر شاہ سے آکر کہا کہ ای بادشاہ جو تخت پر سوار آیا ہی اسکا نام خضران بن عمر ثانی ولقب خواجہ ثالث ہی اسنے آفتاب جادو بحران وماہیان کو قتل کیا یہ عیار ہی اور یہ سب عیار ہین جو کہ اسکے ہمراہ ہین یہ کلام سنکے سمندر شاہ کا دل کانپ گیا بدن مین تھرتھری پڑگئی تمام جسم مثل بید کے لرزنے لگا یہی حال عشاق کا ہوا مگر اُسنے اپنے کو سنبھال لیا کہ اتنے مین وہ ہرکارے یہ خبر دیکر پھر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوگئے راوی نے بیان کیا ہی کہ جو سردار یا عزیز صاحبقران آتا تھا وہ سمندر شاہ کو دیکھکر اپنے لشکر سے جو کہ اُس مقام پر مقیم ہوتا تھا دریافت کرلیتا تھا کہ یہ کون ہی جو لشکر خیمہ برپا کیے اُترا ہوا ہی وہ بیان کردیتا تھا کہ یہی سمندر شاہ ہی حاکم شہر سمندریہ یہی ہی وہ سردار خاموش ہوجاتا تھا جب خواجہ خضران آئے انھون نے دریافت کیا کہ یہ کون ہی جو سامنے اُترا ہوا ہی لوگون نے کہا کہ یہی سمندر شاہ ویسے ہی خواجہ نے سنا کہ یہی سمندر شاہ ہی بگاہ تند طرف سمندر شاہ کے دیکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ اُسدن سمندر شاہ بہت گران قیمت لباس پہنے ہوے تھا اُسکے سر پر تاج زرنگار تھا جو کہ ایک سالہ خراج سمندریہ مین تیار ہوا تھا اُسکے تمام جسم مین جواہرات تھے یہ دیکھکر خواجہ کے منہ مین پانی بھر آیا کہ یہ لباس ملجائے تو کچھ قرضہ ادا ہوجائے یہ تو ادھر دیکھ رہے ہین کہ سمندر شاہ نے جو دیکھا کہ جب سے یہ عیار آیا ہی میری ہی طرف دیکھ رہا ہی عشاق سے کہا ای اُستاد مین یہ دیکھتا ہون کہ یہ عیار جب سے آیا ہی میری طرف دیکھے جاتا ہی خواجہ خضران کی یہ حالت ہی کہ اُسکی طرف دیکھتے ہین اور نیچہ اُٹھاکر اُسکو دکھاتے ہین چونکہ فاصلہ ہے کچھ کلام تو کرنہین سکتے ہین کہ اتنے عرصے مین یہان تو یہ حرکت ہورہی ہی اُدھر ساندنی سوارون نے آکر خبر دی کہ لشکر صاحبقران آتا ہی سب خبردار ہوجائین یہ خبر دینا تھی کہ ایک مرتبہ نقیبون نے صدا لگائی کہ ای سرداران اہل اسلام ولشکریان لشکر اسلام باادب باش صاحبقران تشریف لاتے ہین یہ صدا دیتے ہی لشکر مین ہل چل پڑگئی سب صفین درست ہونے لگین سب باادب ہوگئے سب سردار اپنے اپنے طریقے سے لشکر لیکر کھڑے ہوگئے سلامی کے باجے لشکر مین بجنے لگے علماے لشکر جلوہ گری مین آئے صداے باجون سے کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی کوسون زمین ہل رہی تھی کہ ایک مرتبہ گرد عظیم بلند ہوئی کہ جس سے سپہر دوار تیرہ وتار ہوگیا روے خورشید خاور گردین پوشیدہ ہوگیا دن کی رات ہوگئی لشکر اسلام مین روشنی کا بندوبست ہونے لگا ایسی گرد بلند ہوئی کہ زمانہ تاریک ہوگیا دھوپ پنہان ہوگئی شعر از دامن دشت عاج اورنگ ٭ گردے برخاست تو تیا رنگ ٭ دیگر ز گرد و غبار یکہ پر شد سپہر ٭ رہ رفتن خویش گم کرد مہر ٭ گرد تیرہ تیرہ وخیرہ خیز سر گرد باسمان رسید و پاے گرد بر زمین دوید یہ ایسی گرد بلند ہوئی اور تاریکی ہوئی کہ اندھیرا ہوگیا دکھائی دینا ہر شی کا مشکل ہوا لوگون کو یہ گمان ہوا کہ سیاہ آندھی اُٹھی ہی اسی سبب سے لشکر اسلام مین روشنی کا بندوبست ہونے لگا اذانین دی جانے لگین درندے یہ تاریکی دیکھکر بانچ رہے تھے بار ایک مرتبہ منہ اُٹھاکر بلا تماشہ طرف اپنے اپنے اشیانون کے بھاگے یہ عالم تھا کہ شیر و ہرن برابر چلے جاتے تھے شیر ہرن سے بولتا تک نہ تھا ایسی تاریکی تھی

یہی عالم بیل گاڑی و پلنگ کا تھا سب طرف اپنے مقام کے منہ اُٹھائے ہوے چلے جاتے تھے کوئی کسی سے خبر بھی نہوتا تھا کہ تو کون چیز ہی درندون و چرندون کا تو یہ عالم تھا پرندے بھی طرف اپنے آشیانون کے چلے مگر ایسے بیخبر تھے کہ باز و شاہین و بہری کبوتر و تیتر و تدرو کے برابر سے نکل جاتے تھے اور نہ شکار کرتے تھے ہر ایک کو اپنی جان کی پڑی ہوئی تھی کہ کسیطرح سے ہم اپنے مقام سکونت پر پہونچ جائین یہ وقت شکار کرنیکا نہین ہی اژدر سر جھکائے طرف کوہستان کے چلے جاتے تھے باوجودیکہ اسقدر آدمی اُس صحرا مین موجود تھے مگر دم کسی نہین کرتے تھے اور اس فکر مین تھے کہ اپنے مقام پر پہونچ جائین قبل اس سے کہ یہ آفت آئے اِدھر لشکر اسلام مین اذان ہونے لگی اُدھر سمندر شاہ نے جو یہ تاریکی دیکھی پریشان ہوگیا عشاق سے کہنے لگا کہ ای اُستاد کیا سیاہ آندھی اُٹھی ہی نہ معلوم یہ کسی ساحر کی آمد ہی یا سیاہ اندھی ہی ای اُستاد ایسی آندھی تو آج تک ہمنے نہین دیکھی کہ اس قیامت کی سیاہ اندھی اُٹھی ہو اس آندھی مین کوئی نہ کوئی بلا ضرور ہی ہم یہ جانتے ہین کہ غضب خداوندی نادیدہ خدا کے پرستارون پر نازل ہوا ہی عشاق نے جواب دیا کہ معلوم ہوا جاتا ہی زاغ و زغن کا یہ حال ہی کہ اُڑے ہوے چلے جاتے ہین اپنے آشیانین بھول گئے ہین تباہ پھر رہے ہین یہ عالم جو ہوا سپہر دوار بسبب گرد کے تیرہ و تار یک ہوگیا چرخ اخضری پر تارے نظر آنے لگی دن کی رات ہوگئی باوجودیکہ وقت دوپہر تھا اُسپر یہ عالم ہوا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا تھا یہ تاریکی کا حال تھا اب تو سب پریشان ہوے اُدھر اُس گرد و غبار سے صدائے طبل اسکندری جو آرہی تھی جب چوب پڑتی تھی زمین کانپ جاتی تھی سب یہ تصور کرتے تھے کہ عقب مین اس آندھی کے ابر ہی کہ جس سے یہ صدائے رعد آرہی ہی وہ جو سنانین چمک رہی ہین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون برقین چمک رہی ہین صدائے سم اسپان کان کے پردے اُڑائے دیتی تھی جھنکار تلوارون کی الگ تھی ایک قیامت صغرا برپا تھی زمانہ رستخیز تھا مردے زمین کے اندر کانپے جاتے تھے ہر ایک کا دل دہل رہا تھا کہ وہ گرد آکے اُس صحرا کے قریب شق ہوئی ہوا کو مارا گرد نے گرد کو مارا ہوا کو دامن گرد کا شگافتہ ہوا اُس گرد سے کئی ہزار سنے ظاہر ہوے آگے آگے اُنکے کوس پھیرتا ہوا حبشی بیابان سے سڑک سرخی کی بنی ہوئی اُسپر وہ چھڑکاؤ گلاب کیوڑے کا کرتے ہوے جب گرد شق ہوئی تھی تو وہ تاریکی دفع ہوئی روشنی ہوئی ہر ایک کی جان مین جان آگئی وہ خوف برطرف ہوا اتنے مین ہرکارون نے خبر دی کہ لشکر فیروزی اثر کی آمد کی یہ گرد تھی اُدھر سمندر شاہ کو بھی جو ہرکارے اُسکی طرف کے مقرر تھے اُنھون نے خبر دی کہ یہ صاحبقران کے لشکر کی آمد سے گرد بلند ہوئی تھی اب صاحبقران آتے ہین یہ سنکے سمندر شاہ حبشے کے باہر نکل آیا تھا یہان جو یہ خبر اہل لشکر کو ہرکارون نے دی تو سب طریقے سے کھڑے ہوے علماے لشکر کو جلوہ دیا سلامی ہونے لگی یہ بھی دیکھا کہ سقے آبپاشی کرتے ہوے آتے ہین وہ سقے اپنا لشکر دیکھکر اُسطرف کو متوجہ ہوے اور ایک طرف صف باندھ کر کھڑے ہوے ایک مرتبہ کئی سو فیلان مست قطار در قطار نظر آئے باہم زنجیرہاے طلائی سے بندھے ہوے اُنکے خرطوم مین زنجیرین پڑی ہوئی پیشانیون پر کلغیان لگے ہوے فیلبان بیٹھے ہوے ہاتھون مین طلائی کگج لیے ہوے گولیدار پگڑیان سرون پر اُنپر طلائی قیتے لپٹے ہوے مخملی کارچوبی کرتیان گلون مین گلبدن کے پائجامہ پہنے ہوے پشتون پر علم لیے ہوے بیٹھے ہین علمون کے پھریرے رنگ برنگی اُڑ رہے ہین ہر مرتبہ صحرا کا رنگ دگرگون ہوجاتا ہی ہاتھیون پر ڈنکے رکھے ہوے ماہی مراتب اور سامان سواری ساڈنی سوار شتر سوار پیادل چوبدار خاصہ بردار خاصگیان لیے ہوے اُنکے بعد ہزارون مرکبان تیز رفتار با ساز و یراق مرصع کا ر

دو دو سائیس ہمراہ چلے آتے ہین تا مدان ہوا دار ہزارون ہمراہ جب سب سامان سواری گذر گیا اور ایک طرف صف باندھ کر کھڑا ہوا کہ دیکھا نقارے پر چوب پڑتی ہوئی ہر مرتبہ زمین ہلجاتی ہی نقارخانے کے گذر جانے کے بعد دیکھا ایک مرد ضعیف باریش سفید علم اژدہا پیکر کو لیے ہوے اُسکے شقے کھلے ہوے اُس سے صدائے یا صاحبقران یا صاحبقران چلی آتی ہی اور خوشبو جو اُس سے مشک و عنبر کی نکلتی ہی تو تمام صحرا مہک جاتا جب صدائے طبل سکندری بلند ہوتی ہی تو شیران صحرائی کان دبا کر طرف جنگل کے بھاگتے ہین اب دیکھا سمندر شاہ نے کہ اُس علم کے بعد ایک جوان مرکب پری پیکر پر سوار سر سے پا تک آلات حرب وضرب سے آراستہ خود سر پر موزے پاؤن مین دستانین ہاتھ مین تھے زرہ داؤدی برمین کنوتی مرکب پر نیزہ رکھا ہوا گردہ سپر گرشاسب پشت پر شمشیر الماس لنگار زیب کمر بمرتبہ صاحبقرانی چالیس قدم آگے آگے اُس جوان کے عقب مین ایک جوان تخت پر سوار تاج شاہی بر سر وقبائے شہریاری دربر موتیون کے مالے گلے مین الماس لنگر اتکے بازؤن پر شمشیر جواہر لنگار رو برو رکھی ہوئی سر پر چتر طلائی گردش کرتا ہوا گرد و پیش تخت سات سو شاہان ملک مرکبون پر سوار بلباس زرنگار نقیبان خوش آواز صدائین لگاتے ہوے کہ جوانو ہوشیار و خبردار ہو سواری آتی ہی جہان پناہ فلک بارگاہ مالک سریر سلیمانی ظل رحمانی خدیو جہان خلیفۃ الرحمان کی سب باادب ہوجاؤ روشن چوکی بجتی ہوئی نقیبون کی زبان پر یہ شعر جاری شعر الٰہی بخت تو بیدار باد ✦ ترا دولت ہمیشہ یار باد ✦ گل اقبال تو دائم شگفتہ ✦ بچشم دشمنانت خار باد ✦ آگے آگے نقیب یہ اشعار پڑھتے ہوے عقب مین اُس شاہ کے لشکر بے شمار گروہ گروہ غنٹ کے غنٹ غول کے غول برق برق سبق سبق رکاب در رکاب دوش بدوش سواران جامہ پوش چار آئینہ بند چلے آتے ہین ہر رنگ کی وردیان ہین کبھی صحرا سبز ہوگیا کبھی گلنار کبھی زعفران زار کبھی نیلگون یہ حالت ہی ہرکارے خبر دریافت کرکے سمندر شاہ کے پاس پہونچے عرض کیا کہ وہ جوان جو کہ مرکب پر سوار تھا اور زیر علم چلا آتا تھا وہی صاحبقران ہی اور یہ جو تخت پر سوار ہی بادشاہ ہی یہ سنکے سمندر شاہ کے حواس جاتے رہے اور اپنے ہمراہیون سے کہنے لگا کہ بہت لشکر ہی اس لشکر کا کون مقابلہ کرسکتا ہی دراصل ان بادشاہون نے جو اطاعت کی بیجا نہ کی بلکہ جا سے کی کیونکہ کون اس لشکر کثیر وجم غفیر سے لڑسکتا تھا انکے ایک حملہ مین لاکھون کا لشکر اگر ہو تو بھاگ جائے کچھ عجب کی بات نہین ہی ہرکارون نے عرض کیا سنا گیا ہی کہ ابھی کیا لشکر آیا ہی ہزارون سردار و بادشاہ اپنے اپنے ملک کو گئے ہوے ہین اور بہت سے غربان صاحبقران کو خبر نہین ہی ورنہ لشکر سے اس صحرا مین جگہ نہ ملتی اور جب خبر ہوگی تو جگہ نہ ملیگی اس لشکر کو غلہ پہونچنا غیر ممکن ہوگا سمندر شاہ نے کہا کہ یہ نصف لشکر آیا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ نصف نہین بلکہ ایک حصہ لشکر آیا ہی اور تین حصہ لشکر باقی ہی سمندر شاہ نے کہا کہ کیا وہ لشکر بھی آئیگا اُنھون نے عرض کیا کہ اگر خبر ہوگی تو ورنہ کیا ضرورت ہی یہ سنا گیا ہی کہ خدا پرستون کا طریقہ ہی کہ جہان ایک سردار گیا اور جس کو خبر ہوئی وہ لشکر لیکر برائے کمک چلا ان لوگون کا مثل اور لوگون کے طریقہ نہین ہی ایک کے لیے سب اپنی جان پر کھیل جاتے ہین سب جاکر کمک کرتے ہین پس جب سب کو معلوم ہوگا تو ایک مرتبہ لشکر لیکر آئینگے سمندر شاہ نے کہا کہ کیا پرواہ جو آئیگا وہ غیر ساختہ ہوگا ایک جنبش لب مین کام تمام کرون گا جو آئیگا اُسے دیکھ لونگا یہ کہکر اُسطرف دیکھنے لگا دیکھا کہ وہ جو کل لشکر آئے ہوے تھے سب کے سردار مرکبون پر سے اُتر اُتر کر ناحد لشکر برائے استقبال آئے اور استقبال کرکے لے چلے یہان تک کہ لشکر مین صاحبقران و بادشاہ داخل ہوے لشکر اُترنے لگا بادشاہ داخل بارگاہ ہوے سب سردار اپنے اپنے لشکر کو چھوڑ کر دربار مین آئے دربار آراستہ ہونے کا سامان ہوا تھوڑے

عرصے مین دربار آراستہ ہوا بادشاہ وصاحبقران نے پوچھا کہ یہ سامنے خیمے مین کون ہی سب نے عرض کیا کہ
سمندر جادو حاکم شہر سمندریہ برائے دیکھنے تماشائے لشکر کے آیا ہی بادشاہ نے کہا کیا برائے مقابلہ
نہین آیا ہی سب نے عرض کیا کہ جی نہین اتنے عرصے مین سب سردار آگئے لشکر اُترا لشکر نے کرکھولی جو جو کہ
سپاہ برائے استقبال صاحبقران دبا دشاہ آراستہ ہوئی تھی اُسنے بھی کرکھولی اپنے اپنے مقام پر آئے
سب اُترے وسط لشکر مین لشکر صاحبقران دبا دشاہ اُترا جو کہ ہمراہ انکے آیا تھا یہان دربار آراستہ ہوا تھوڑے
عرصے تک بادشاہ نے دربار فرمایا بعد اسکے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر اپنے اپنے خیمون
مین آئے خواجہ بھی اپنے مقام پر آئے اب لشکر کا بندوبست ہونے لگا جب لشکر آچکا تو سمندر شاہ نے کہا
کہ ای اُستاد چلیے کیونکہ لشکر آچکا ہی اب لشکر نہ آئیگا اور شام بھی قریب ہی عشاق نے کہا اچھا چلو سمندر نے
کہا ای اُستاد ابھی تک کوئی میرے مددگارون مین سے نہین آیا اسکا کیا سبب ہی گو کہ سب نے تحریر کیا تھا کہ
نامہ آپ کا پہونچا حال مرقومہ سے آگاہ ہوے حسب الحکم ہم بہت جلد آتے ہین اور آکر شرف قدم بوسی حاصل
کرتے ہین ہم کو تو خود بھی عرصے سے لشکر اسلام سے مقابلہ کا اشتیاق ہی خوب آپ نے اطلاع دی خلاپرستون
نے نہایت بے ادبی کی کہ آپ کے ملک پر لشکر کشی کی ہم آکر آپ کے اقبال سے اُسکو پس پا کرینگے نامہ دیکھتے ہی
ہم لوگون نے سامان سفر کردیا ہی بہت جلد آتے ہین ایسی مستعدی پر نہین معلوم کیون عرصہ ہوا کہ ابھی تک
کوئی نہ آیا یہ سنکر عشاق نے کہا آتے ہونگے کوئی مقام تشویش نہین ہی ابھی تو لشکر اسلام آیا ہی جب اُدھر
سے کوئی تحریک ہوگی اُسوقت دیکھا جائیگا اب لازم ہی کہ تم بھی اپنا لشکر لیکر برائے مقابلہ آؤ اور مقابل
مین لشکر اُتارو سمندر شاہ نے کہا کہ دیکھا جائیگا مین یہ حیران ہون کہ میرے پاس تو اسقدر لشکر نہین ہی جو
مقابلہ کرے عشاق نے کہا کہ یہ لوگ غیر ساحر ہین انسے کیا ضرورت ہی کہ لشکر کثیر لیکر مقابلہ کیا جاے
سمندر شاہ نے جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر ان مین جو صاحبقران ہی وہ باطل اسم سحر یاد رکھتا ہی جب
سو کیا جائیگا وہ باطل سحر پڑھ دے گا سحر برطرف ہوجائیگا عشاق نے جواب دیا کہ اسکا بھی بندوبست کرلیا
جائیگا مین اُسکا اسم اعظم بند کرلونگا سمندر نے کہا یہ امر تو ضرور ہی مگر عیار بڑے غضب کے ہین انکی عیاری
سے خداوند محفوظ رکھین یہ کہکر کہا کہ اب چلیے بس یہ سنکر سب اُٹھے اور چلنے پر تیار ہوے ابھی سمندر شاہ
نہ چلا تھا اور نہ رات ہوئی تھی کچھ دن باقی تھا کہ ایک مرتبہ ایک ابر سیاہ طرف سے شمال کے اُٹھا اُس ابر مین
برق کی چمک رعد کی گرج تھی اُس ابر سے بارش سنگ ہو رہی تھی کہ وہ ابر آکر قریب اُس صحرا کے شق ہوا اُس
ابر سے تخت ہاے سحر پیدا ہوے اُنپر ساحران غدار سوار تھے اب جو سمندر شاہ نے دیکھا تو پہچانا کہ قسیم
سیاہ پوش وجسیم سیاہ پوش وغیرہ چارون بھائی ہین یہ دیکھکر سمندر شاہ نے کہا کہ ای اُستاد یہ تو میرے
مددگار ہین میری کمک کو آئے ہین یہ کہکر سمندر شاہ بیرون خیمہ آیا اُدھر قسیم نے دیکھا کہ بادشاہ کھڑے ہوے
ہین یہ دیکھکر تخت سحر کو زمین پر لایا چارون بھائی تخت پر سے اُترکر طرف سمندر شاہ کے چلے انکا لشکر بھی ہوا پر
سے اُترنے لگا چار لاکھ کا لشکر تھا سب ساحر تھے اور پہلوان بھی تھے عقب مین ساحران غدار کا فران نابکار
جھولیان منجھولیان شانون پر ڈالے ہوے کالی کالی صورتین بڑے بڑے دانت منھ سے باہر نکلے ہوے
کالے کالے علم لیے ہوے اژدہا کی پشتون پر سوار تھے یہ لشکر اُترا تو ساحرون نے جو سحر کیا طلسم برپا
ہو گئے ایک بارگاہ برپا ہوئی لشکر اُترنے لگا بازارین آراستہ ہوئین ادھر چارون بھائی خدمت مین
سمندر شاہ کی پہونچے مجرا کیا سمندر شاہ نے سلام لیکر اور اُنکی طرف متوجہ ہوکے کہا کہ ای قسیم و
جسیم وسلیم وحلیم تم لوگون نے بڑا عرصہ کیا یہان لشکر اسلام آگیا اب تم لوگ آئے ہو اُنھون نے

عرض کیا کہ جب آپ کا نامہ تسیر ا ہمکو ملا ہم فوراً روانہ ہوے راہ مین عرصہ ہوا یہ سنکے سمندر شاہ نے کہا کہ چلو جب سب لشکر آلیگا تو ہم کل لشکر کو ہمراہ لیکر برا ے مقابلہ آئینگے کیونکہ مین نے بہت سے نامے تحریر کیے ہین وہ لوگ بھی آتے ہونگے جب تمکو نامہ روانہ کیا تھا اُن سب کو بھی نامے تحریر کیے تھے قسیم نے کہا کہ ای بادشاہ ہماری راے تو یہ ہے کہ آپ شہر مین تشریف لیجائیے ہم یہین مقیم ہونگے اور خدا پرستوں سے مقابلہ کرینگے جب تک اور سب آئینگے یہین چارون بھائی کافی ہین اور جو جو سردار ہا بادشاہ آتے جائین وہ بھی لشکر مین آئین آپ کی کوئی ضرورت نہوگی سمندر شاہ نے کہا کہ ابھی کیا ضرورت ہے اُنھون نے عرض کیا کہ اب تو ہم اس مقام پر آگئے ہین اگر لشکر مین پہونچ جاتے تو جو آپ ارشاد فرماتے وہ ہم قبول کرتے اب ہمکو مقابلہ کرلینے دیجیے یہ جو قسیم نے کہا جسیم وغیرہ نے بھی اُسکے کلام کی تائید کی اور کہا جو بھائی صاحب کہتے ہین اُسکو قبول فرمائیے یہ سنکے سمندر شاہ نے کہا اچھا مین تو جاتا ہون اور طائران سحر مقرر کیے جاتا ہون جب تم لوگ مقابلہ کروگے ہم لوگ بھی برا ے دید جنگ آئینگے یہ سنکے قسیم وغیرہ بہت بہتر کہکر خاموش ہورہے سمندر شاہ طائران سحر کو مقرر کرکے اپنے سردارون کو ہمراہ لیکر اپنے شہر کو روانہ ہوا یہ تو اُدھر چلا گیا یہان قسیم وغیرہ اپنے لشکر مین آئے سمندر شاہ بہت خوش ہوا راہ مین عشاق سے کہا کہ ای استاد یہ تو خوب ہوا کہ اُن لوگون نے مقابلے پر کمر باندھی جو آئیگا اُسکو اُنکی کمک کو روانہ کردون گا اور مین ابھی مقابلہ کو نہ آؤنگا مین یہ خیال کرتا ہون کہ میرے مقابلے کی نوبت نہ آئے گی یہی لوگ خاتمہ کردینگے عشاق نے کہا ای سمندر مین جو تمسے کہتا تھا وہی ہوا مین یہ کہتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ تمھارے مقابلہ کرنے کی نوبت ہی نہ آئیگی بلکہ خیال کرلو کہ یہ حالت ہوگی کہ یہی قسیم وجسیم وغیرہ کافی ہین کیونکہ یہ لوگ ساحر بھی ہین اور پہلوان بھی ہین ہر طرح سے مقابلہ کرسکتے ہین سمندر شاہ نے کہا کہ یہی میرا بھی خیال ہی یہ سنکے عشاق خاموش ہورہا کہ اتنے عرصے مین اندر شہر کے آگئے سمندر شاہ داخل محل ہوا سب اپنے اپنے مقام پر آئے عشاق اپنے مقام پر آیا یہ لوگ تو اسی مقام پر ہین اُدھر بعد آنے سمندر شاہ کے قسیم وغیرہ اپنے مقام پر آئے یہ لوگ اُسطرف کو اُترے تھے جدھر کو شہر تھا شہر کو روک کر لشکر اتارا خیمے وغیرہ برپا ہوے لشکر اُترا جب یہ ابر اُٹھا تھا تو ہرکارے لشکر اسلام کے برا ے خبر روانہ ہوے تھے وہ قریب خیمہ سمندر شاہ جو آئے تو دیکھا کہ ایک لشکر اُس ابر سے ساحرون کا پیدا ہوا اُنھون نے موجود یافت کیا تو معلوم ہوا کہ لشکر ساحران برا ے کمک سمندر شاہ آیا ہی بعد ازان سمندر شاہ تو شہر کو چلا گیا یہ ساحران غدار برا ے مقابلہ لشکر فرد کش ہوے ہین یہ مقابلہ کرینگے یہ حال دریافت کرکے وہ ہرکارے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوے یہان دربار برخاست ہوچکا تھا ہرکارے خواجہ کے پاس آئے عرض کیا کہ ای استاد یہ جو ابر اُٹھا تھا اُس ابر سے لشکر کفار برا ے کمک سمندر شاہ آیا تھا اُسکے آنے کا یہ ابر تھا وہ سب ساحر ہین سمندر شاہ اُنکو آپ کے مقابلے مین چھوڑکر شہر کو چلا گیا یہ لوگ آپ سے مقابلہ کرینگے خواجہ نے کہا کیا پروا ہی سب ہمارے ہاتھ سے مارے جائینگے کہان جائینگے ہم لوگ تو ساحرون کے دشمن ہین ہم لوگ تو قاتل ساحران مشہور ہین اب تم لوگ اُسی لشکر مین جاؤ اور جو واقعہ گذرے اُسکی خبر لاؤ وہ ہرکارے پھر لشکر قسیم مین آئے اور اپنی صورت تبدیل کرکے لشکر مین پھرنے لگے یہان لشکر کا بندوبست کیا گیا رات ہوگئی دونون لشکر مین چلا پھرنے لگا یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی صبح کو اُدھر قسیم وجسیم وغیرہ نے دربار کیا اُدھر صاحبقران نے دربار فرمایا بادشاہ اپنے تخت پر جلوہ فرما ہوے سب سردار حاضر دربار ہوے دربار آراستہ ہوا خواجہ بھی آکر اپنی کرسی پر بیٹھے سب عیار اپنے اپنے مقام پر اور اپنے اپنے سردارون کی پشت پر کھڑے ہوے کہ خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ ای صاحبقران

مین نے چند ہرکارے براے خبر روانہ کیے تھے جب آپ کل تشریف لا چکے ہین تو ایک ابر سیاہ اُٹھا تھا دوسرے
یہ خبر دریافت کرنا تھی کہ سمندر شاہ کیا صلاح کرتا ہی وہ ہرکارے جو گئے تھے تو اُنکے روبرو قریب چار لاکھ
کے لشکر سا حران آیا ہی چونکہ سمندر اس مقام پر تھا وہ لوگ بھی اُترے سمندر شاہ سے ملاقات کی سمندر نے
صلاح دی کہ تم میرے ہمراہ شہر مین چلو جب سب لوگ جنکو مین نے نامے تحریر کیے ہین وہ آلین گے تو
پھر براے مقابلہ آئینگے اُنھون نے جواب دیا کہ آپ تشریف لیجائین ہم مقابلہ کرینگے جب ہم نہ سر ہونگے
اُسوقت آپ کو اختیار ہی جو چاہیے گا وہ بندوبست فرمایئے گا سمندر یہ سُنکے اور طائران سحر مقرر کرکے اور
یہ کہکر کہ جو لشکر لیکر میری کمک کو آئیگا مین تمھاری کمک کو روانہ کرون گا یہ کہکر چلا گیا جب جانے لگا تو آپکے
لشکر کا نشان دیکھا ہی کہ وہ لشکر فرو کش ہی کوئی نشان دیکھنے کی بھی ضرورت نہ تھی صاف ظاہر تھا کہ یہ
لشکر خدا پرستون کا ہی سبب یہ ہوا کہ اُنھون نے کہا کہ جو لشکر سامنے فرو کش ہی یہی لشکر اسلام ہی اور یہ بھی
اُن ہرکارون نے بیان کیا ہی کہ یہ جو ساحر آئے ہین ہم سا حر ہین و ہم پہلوان ہین صاحبقران نے فرمایا
کہ آئے ہین تو آنے دو اب تو ہم سمندر یہ پر آگئے ہین جبھی نہ جبھی سمندر شاہ سے بھی مقابلہ ہوگا وہ لاکھ اپنے کو
بچائیگا تو کیا ہوگا جسقدر لشکر ہمارے مقابلے کو آئیگا بفضل خدا قتل ہوگا اگر قضا ہماری یہان لائی ہی تو کیا پروا
ہی مرنا تو ایک دن ضرور ہی اس موت سے بہتر کون سی موت ہوگی کہ کفار کے ہاتھ سے قتل ہون مرتبہ شہادت
پائین خواجہ نے کہا کہ اب وہ کام فرمایئے کہ اس جنگ کا فیصلہ بہت جلد ہو صاحبقران نے فرمایا کہ جب خدا
کو منظور ہوگا اُسی کے حکم سے سب کام انجام پاتے ہین بغیر اُسکے حکم کے کوئی پتہ بھی نہین جنبش کرسکتا ہی میرا
کیا اختیار ہی اُسی کی ذات پر سب بھروسہ ہی یہ فرماکر ارشاد کیا کہ میرا قصد ہی کہ ایک نامہ بنام سمندر شاہ
تحریر کرون اور ایک نامہ بنام قسیم و جسیم وغیرہ تحریر کیا جاے بادشاہ نے فرمایا کہ یہ راے آپ کی بہت
ٹھیک ہی بس صاحبقران نے دبیر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ دو نامے تحریر کر ایک بنام قسیم و جسیم اور ایک
نامہ بنام سمندر شاہ دبیر نو نامے تحریر کرنے لگا یہان تو یہ فکر ہو رہی ہی اُدھر قسیم و جسیم وغیرہ نے بھی دربار
کیا سب حاضر دربار ہوے دربار آراستہ تھا کہ قسیم نے جسیم سے کہا کہ بھائی میری راے یہ ہی کہ پہلے ایک
نامہ روانہ کرکے بادشاہ اسلام کو آگاہ کرون اگر میرے نامہ پر وہ عمل کرکے اطاعت سمندر شاہ کی قبول
کرین تو خیر ورنہ مقابلہ کیا جائے گا جسیم نے جواب دیا کہ یہ راے تمھاری بہت ٹھیک ہی بس اُسی وقت قسیم
نے دبیر کو طلب کرکے نامہ تحریر کرایا مضمون نامہ یہ تھا کہ بادشاہ لشکر اسلام و صاحبقران کو معلوم ہو کہ ابھی کوئی
خرابی نہین ہوئی ہی بلکہ تمکو مناسب یہ ہی کہ دین تصویر پرستی قبول کرو یہ ثروت و دولت و حشمت و شوکت و کثرت
سپاہ و اراضی و ممالک جو تم لوگون کو بہم ہوا ہی یہ سب عطیہ ہی خداوند تصویر و سامری و جمشید کا اُنھون نے
تم لوگون کو خلق کیا اول تم مین سے جو کہ تمھارا جد اعلی ہی جسنکو تم صاحبقران اول کہتے ہو جسنے یہ بنا سے
اسلام جو کہ تمھارا مذہب ہی دنیا پر جاری کی اُسکو یہ قوت یہ طاقت کب تھی صرف ایک خانہ کعبہ مین اُسکے
بزرگ جو کہ تم لوگون کا معبد گاہ ہی مجاور تھے تم لوگ مجاور زادے ہو اُسی ملک مین یہ دین جاری تھا
جبکہ حمزہ پیدا ہوا اُسکی پرورش و پرداخت نوشیروان ملک عادل کسرا نے کی اسکا سبب یہ تھا کہ ایک
وزیر نوشیروان خدا پرست تھا اُسکی مرضی یہ تھی کہ کسی صورت سے دین اسلام کی ترقی ہو اس خیال سے اُسنے
یہ تدبیر کی کہ نوشیران کو اسطرف متوجہ کیا اُسنے ہزارون روپیہ صرف کرکے پرورش کی جب وہ جوان ہوا
چونکہ خداوند تصویر نے وہ طاقت و زور عطا کیا تھا کہ کوئی اُسکا ہمسر نہ تھا ایک عیار بھی اُسکو خداوند نے ایسا
کامل دیا کہ جسکا مثل و نظیر نہ تھا اُسی عیار کے بھروسے پر حمزہ نے ہزارون ملک فتح کرلیے لاکھون ساحرون کو قتل کیا اُسے

ان اُن ساحرون کو قتل کیا کہ جنکے مانند کوئی نہ تھا چنانچہ نوشیروان سے بگڑی تمکرامی پر مگر کسی جسنے پرورش کیا جسکے روپیہ سے پرورش پائی اُسپر لشکرکشی کی اُسی سے خصومت پیدا کی اُسکی دشمنی پر کمر باندھی اُسکی دختر پر عاشق ہوے چونکہ خداوند زور و طاقت مرتبہ صاحبقرانی دے چکے تھے بین سبب وہ نوشیروان پر غالب آ گئے یہ مرتبہ خداوند نے دیا کہ اٹھارہ برس پردۂ قاف مین رہے مرتبہ صاحبقرانی وہان بھی پایا دیودن کو قتل کیا بادشاہ قاف کی دختر سے عقد ہوا جو خداوندون کو بُرا کہتے گئے اُسیقدر خداوند مہربان ہوتے گئے اسکا سبب یہ تھا کہ خداوند یہ جانتے تھے کہ جب ہم اسکو دولت و ثروت و طاقت اپنے سب بندون سے زیادہ دینگے یہ ہماری خدائی کا قائل ہوگا دوسرا سبب یہ تھا کہ چند خدائیان اور تھین کہ جنکا خداوند کو برباد کرانا مدنظر تھا اس سبب سے ترقی دیتے گئے یہان تک کہ نوشیروان تباہ ہوا اور آخر کو شہر بشہر دیار بدیار پھرتا رہا حمزہ بھی اُسکے عقب مین جاتا تھا اور ملک فتح کرتا تھا چنانچہ اُسی سلسلہ مین جو جو مذہب باطل ایجاد تھے سب حمزہ نے برباد کیے یہانتک کہ خدائی لقا و خدائی ثمرات و خدائی زبرجد و خدائی فرعون وغیرہ یہ سب خدائیان بعد نوشیروان کے مرنے کے برباد ہوئین جبکہ فرزندان نوشیروان لقا کے پاس پناہ کے لیے گئے اُسنے اُنکی کمک کی اب صاحبقران یعنے حمزہ سے اور لقا سے مقابلہ کی نوبت آئی وہ بھی مثل نوشیروان کے بھاگتا پھرا آخر کو قتل ہوا اُسکے بعد حمزہ توفانہ کعبہ چلا گیا اپنے فرزند کو صاحبقران کر گیا چونکہ یہ سب امر خداوند کی طرف سے ہوے تھے خداوند نے اُسکو بھی اسی قدر قوت عطا کی تھی جسقدر حمزہ کو اُسنے بھی بہت سے ملک آباد کیے اُسنے زمردشاہی کو قتل کیا بہت سے طلسم زمانہ حمزہ مین فتح ہوے اور بہت سے زمانے مین اُسکے فرزند کے فتح ہوے چنانچہ وہ اب تمکو صاحبقران کر گیا ہی خلاصہ اس تحریر کا یہ ہی کہ یہ سب عطیہ خداوند تصویر کا ہی لہذا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ اپنے خداوند کو پہچانو اور اس سرکشی سے باز آؤ ورنہ خراب ہوگے ابھی تک خداوند تمسے راضی ہین اسکا سبب یہ ہی کہ تمنے اُسکے خاص بندون پر ظلم نہین کیا اُنکو پریشان نہین کیا بلکہ اُنکو برباد کیا جو کہ خداوند ویسے منحرف تھے اب تمنے یہ قصد کیا ہی جو کہ خداوند کے خاص بندے ہین جنکو خداوند اپنی اولاد کے مثل تصور کرتے ہین اور خداوند نے اپنے ہاتھ سے خلق کیا ہی اُنپر ظلم و ستم کرو چنانچہ تمنے کئی بندون کو خداوند کے قتل بھی کیا اسپر بھی خداوند نے کچھ خیال نکیا یہ تصور کیا کہ شاید یہ لوگ اب بھی راہ پر آئین مگر تم لوگ کب راہ پر آتے ہو ایسی سرکشی پر کمر کسی کہ لشکر لیکر چڑھ آئے اور سمندر شاہ ایسے خاص بندے کو خداوند کے عاجز کیا غضب خداوندی سے خون کرو ابھی تک دریاے قہر خداوندی کو جوش نہین آیا ہی تمھارے حال پر نظر عنایت ہو ورنہ جب دریاے قہر موجزن ہوگا تو تم لوگون کا نشان بھی نہ معلوم ہوگا سمندر شاہ کو حکم ہوگا وہ اپنے گرداب سحر سے تم سب کو پریشان کر دیگا اور طوفان سحر مین لاکر غرق کر دے گا یہ سمندر شاہ ایک چھوٹی سی لہر ہے دریاے قہر خداوندی کی. ابھی سمندر شاہ کے اسقدر غلام ہین کہ تم اُنسے برسون مقابلہ کروگے تو بھی کم نہونگے پھر جب سمندر شاہ کی نوبت آئیگی اُسوقت خداوند کو بھی خیال ہوگا ایک ہم چار بھائی ہین پہلے ہمسے مقابلہ کر لو اور ہمپر غالب آلو تو پھر اور لوگون سے مقابلہ کرنا ہمارے ہی ہاتھ سے تمھارا بچنا ذرا دشوار ہے کیونکہ ہم وہ لوگ نہین ہین کہ تمھارے لشکر کثیر سے خوف کرین یہ کیا لشکر ہی ایک ساعت مین تو سب تباہ ہوگا ہمارا کوئی کیا مقابلہ کر سکتا ہی آیندہ تمکو اختیار ہی خلاصہ طور سے تحریر کیا جاتا ہی کہ خداوند کو پہچانو اطاعت کرو خداے نادیدہ کی بندگی ترک کرو ورنہ بڑی خرابی ہوگی دوسرا امر یہ ہی کہ جب کہ تمکو یہ ثابت ہو گیا ہوگا بون سے اور پرچہ اخبار سے کہ تم لوگ مجاور زادے ہو گو کہ شاہزادیان تم سب کی پاس ہین

مگر نسل تو تمھاری وہی ہی بدین سبب یہ لیاقت سمندرشاہ کی نہ تھی کہ تجسے مقابلہ کرتا کیونکہ وہ اسوقت شہنشاہ ہی سیکڑون بادشاہ اُسکے زیر حکم ہین ہزارون ملکون سے خراج آتا ہی ایسا صاحب مرتبہ ہی کہ زیر سکان خداوندی اُسکا ملک آباد ہی اور مثل ہمارے ہزارون بادشاہ اُسکو خراج دیتے ہین بادشاہ سمندرشاہ کا وہ مرتبہ ہی کہ اسوقت عالم مین کسیکا نہوگا سمندرشاہ وہ قدرت رکھتا ہی کہ کوئی نہ رکھتا ہوگا بعد خداوند کے سمندرشاہ کا مرتبہ ہی سمندرشاہ نے آج تک کسی پر ظلم و ستم نہین کیا خود سب نے باج دینا قبول کیا اُسکی شان و شوکت دیکھکر اُسے خود آکر خداوند کی خدمت سے ہزارون ملک آباد کیے خداوند نے اس لیے اُنکو پردہ دنیا پر روانہ کیا کہ تم جاکر ہمارے دین کو اب رواج دو کیونکہ سب مذہب جو جو کہ دنیا پر تھے باطل تھے جاتے رہے پس بموجب حکم خداوندی سمندرشاہ ایک ماہ بعد ایک میلہ کرتے تھے جو کہ عرس سامری کے نام سے مشہور تھا اُسمین دریا سے سبز رنگ سے جو کہ سمندرشاہ نے بنایا تھا ایک باز سبز رنگ پیدا ہوتا تھا قدرت خداوندی سے وہ ارکان دین بتصویر پرستی سب کو تعلیم کرتا تھا ان سب نے وہی حالت جو کہ صنوبر شاہ نے میلے کی بیان کی تھی نامے مین تحریر کی اُسکے بعد تحریر کیا کہ تم لوگ ایسے منحس قدم آئے کہ وہ میلہ بھی موقوف ہوگیا دریا بھی سٹ گیا وہ باز جو کہ دریا سے برآمد ہوتا تھا طائر خداوندی کی بعد ایک ماہ کے زیارت ہوتی تھی نہ آیا یہ غضب خداوندی نازل ہوا کہ ہم لوگ اس سعادت سے محروم رہے لہذا ابھی کچھ نہین گیا ہی اپنا مذہب ترک کرو اور دین بتصویر پرستی قبول کرو اگر یہ نہین منظور ہی تو جدھر سے آئے ہو اُسی طرف مع لشکر چلے جاؤ یہ تمپر رعایت کی جاتی ہی اس سبب سے کہ تم بھی بندے ہو خداوند کے اور خداوند تجسے ابھی خوش ہین اور یہ ڈرادت دی ہی اگر ہمارے کہنے پر عمل نہ کروگے اور ہمکو عاجز کروگے تو ہم سب ملکر خداوند سے تمھاری فریاد کرینگے بس خداوند تمپر اپنا غضب نازل کرینگے ہم لوگ اسوقت فریاد کرینگے جب کہ تجسے عاجز ہونگے اول تو ہم ہی تمھارے قتل کرنے کو کافی ہین شاید ہم کسی سبب سے غالب نہ آئینگے تو فریاد کرینگے ضرور خداوند ہمارا پاس کرینگے اور تمکو غارت کرینگے کیون اپنی جانون کے پیچھے پڑے ہو اب بھی راہ راست پر آؤ اس سرکشی سے ہاتھ اُٹھاؤ خداوند کی عنایتون کا شکریہ ادا کرو یہ وہ خداوند ہین کہ جنھون نے سب کو خلق کیا ہی انھین کے خلق کیے ہوے سب ہین کیا سامری کیا جمشید کیا لقا کیا فرعون و دیگر خداوندیہ سب اُنکے نائب ہین اُنھون نے سب کو دنیا پر اس غرض سے بھیجا تھا کہ ہمارے دین کو رواج دین جیساکہ حمزہ کو یہ سب ایسے مغرور ہوے کہ خود خدائی کرنے لگے چونکہ انکو خداوند نے بڑے بڑے اختیار دیے تھے اسی سبب سے خدا بن بیٹھے اُنکے برباد کرنیکو حمزہ کو خلق کیا وہ بھی مغرور ہوگیا وہ خداے نادیدہ کی پرستش کرنے لگا مگر خداوند نے کچھ خیال نہ کیا یہ ترقی دی کہ آج تمکو یہ دن نصیب ہوا کہ خاص بندگان خداوند پر لشکر کشی کرکے آئے ہو اب خداوند کسی امر کی رعایت نہ فرمائینگے ضرور اگر تم اطاعت نہ کروگے تو تم پر عذاب نازل کرینگے اب اسقدر غرور نہ کرو اب تمھارا زمانہ غرور جاتا رہا اب یہ سرکشی اچھی نہین ہی آیندہ تمکو اختیار ہی ہم کہان تک تحریر کرین بس یہ امر کافی ہی کہ تم خاشیۂ اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر حاضر ہو اور سمندرشاہ سے اپنی خطا معاف کراؤ اگر وہ معاف کردیگا تو ضرور خداوند بھی معاف کردینگے اور ابھی تک خداوند خوش ہین ہماری تھوڑی تحریر کو بہت جانو اور کیا تحریر کرین یہی تمھارے حق مین بہتر ہوگا ہمنے اپنے اس نامے کو اس شعر پر ختم کیا شعر منت انچہ حق بود گفتم تمام ✦ تو دانی دگر بعد ازان والسلام ✦ اس نامہ مین اپنا آنا اور سمندرشاہ سے اجازت جنگ لیکر اس مقام پر قیام کرنا تحریر کردیا تھا راوی نے بیان کیا ہی

کہ یہ لوگ پہلے شہر سمندریہ مین گئے تھے وہان یہ سنا تھا کہ سمندر شاہ برائے دیدار آمد لشکر اسلام گئے ہین
یہ لوگ بھی اپنا لشکر لیکر یہین چلے آئے چونکہ یہ تحریر ہو چکا ہی کہ سمندر شاہ اپنے ہمراہ انکو لیکر آئیگا
ضرور انکو ہمراہ لیکر آتا مگر اسکو راہ مین عرصہ ہو گیا اس سبب سے یہ لوگ ہمراہ سمندر شاہ کے نہ آسکے
اور نہ انھون نے تماشاے آمد لشکر اسلام دیکھا مگر یہ لوگ بعد کو آئے خلاصہ یہ کہ جب نامہ تیار ہو چکا
یہان ہرکارے لشکر اسلام کے موجود تھے وہ یہ سب حال دیکھ رہے تھے جب نامہ ختم ہوا اور
لفافہ کر کے دبیر نے قیصم کے پاس حاضر کیا اُسنے کہا کہ ایک ساحر یہ نامہ لیکر لشکر اسلام مین جائے
اور بادشاہ لشکر اسلام کو نامہ دیکر جواب لائے یہ سنکے ایک ساحر کہ نام اُسکا ظلمان سیہ پوش تھا
اپنے مقام پر سے اُٹھا اور عرض کیا کہ مین جاکر جواب نامہ لاؤن گا اور دربار کا بھی حال دیکھ آؤن گا قیصم
نے کہا اچھا لو نامہ اور جاکر یہ نامہ دینا اور جواب لیکر آنا اور بہت ہوشیاری سے کام کرنا اور دیکھنا کہ دربار
کی کیا حالت ہو بس اب جلد جاؤ دیر نہ کرو کیونکہ جلد حال جواب نامہ معلوم ہو اگر وہ لوگ اطاعت قبول
کرین تو فبہا ورنہ اُنھ مقابلہ کیا جائے اور بہت جلد لڑائی کا خاتمہ ہو جائے اور لوگ آنے نہ پائین
ہمین چاروں بھائی لڑائی سر کرلین ہمارے ہی یہ فتح نام لکھی جائے کیونکہ ہم سب سے پہلے آئے ہین یہ سنکر وہ
ساحر یعنی ظلمان سیہ پوش آگے بڑھا اور نامہ لیکر سر سے باندھا اور چلا یہ حال ہرکارے لشکر اسلام کے
جو موجود تھے دیکھکر فوراً طرف اپنے لشکر کے بارگاہ قیصم سے نکلکر روانہ ہوے قبل پہونچنے اُس ساحر
نامہ بر کے بارگاہ بادشاہ مین پہونچے بارگاہ پر سے مجرا کیا اور دست ادب جوڑکر یون عرض کرنے لگے
کہ شہریار جہان پناہ کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اقبال ہو یہ غلامان جان باز ایک خبر تازہ لیکر حاضر ہوے
ہین اگر حکم عالی ہو تو عرض کرین صاحبقران نے فرمایا بیان کرو کیا خبر لائے ہو اُنھون نے عرض کیا ہم
لشکر کفار مین بموجب حکم خواجہ صاحب موجود تھے آج اُن کا فرون نے دربار کیا ہم دربار مین بھی موجود
تھے باہم صلاح کر کے اُنھون نے ایک نامہ بنام جہان پناہ و حضور کے تحریر کیا ہی وہ نامہ ایک ساحر
لیکر آتا ہی باقی خیریت ہی ہم جان نثارون نے خیال کیا کہ اُس نامہ بر کے آنے سے پہلے حضور کو آگاہ
کردین یہان وہ وقت ہی کہ صاحبقران نے دبیر کو طلب کیا ہی اور حکم نامہ تحریر کرنے کا دیا تھا کہ ہرکارے
آکے پہونچے اُنھون نے یہ خبر بیان کی صاحبقران نے دبیر سے کہا کہ ابھی نامہ نہ تحریر کرو اُس نامے کا
مضمون دیکھ لین تو تحریر کیا جائے گا اور خواجہ کو حکم دیا کہ دربار کو درست کرو اور آراستہ کرو جو سردار
کہ دربار مین کسی سبب سے نہ آئے تھے اُنکو بھی خواجہ نے حکم سے صاحبقران کے آگاہ کیا وہ بھی سب
آئے خواجہ نے دربار کو آراستہ کیا کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ خالی ہو ایک طرف سہراب جادو ایک طرف
ملکہ غزالان کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی سواے ان دو کے کوئی ساحر ہمراہ نہ تھا گو کہ ہمراہ لشکر صاحبقران
لاکھون ساحر تھے مگر سب بموجب حکم صاحبقران ہمراہ مریخ آفتاب علم کے طرف طلسم فیروزیہ کے برائے
کمک تہمتن جادو گئے ہین وہ ابھی تک واپس نہین آئے ہین اتنے عرصے مین صاحبقران سمندریہ پر
پہونچ گئے اُنکا انتظار بھی نہ کیا ساحر کہان سے ہوتے اور صاحبقران کو کوئی پروا نہ تھی کہ ساحر ہون تو
مقابلہ کو جائین یہ لوگ ہمیشہ کے بے پروا ہین نہ ساحر سے خوف کرتے ہین نہ غیر ساحر سے سواے
خداے کریم کے کیونکہ اُسکو تو اپنا مالک جانتے ہین یہ کیون اس خیال مین رہتے کہ مریخ آئے تو
ہم سمندریہ پر جائین اس عرصے مین کئی مقابلے سحران سے ہوے جبکہ دریاے سبز رنگ نہ مٹا تھا
بہت سے سردار قید بھی ہوے صاحبقران کا اسم اعظم بھی بند ہوا مگر کچھ خوف نہ کیا یہ سمندر شاہ

کیا ہی جو اسکے خوف سے نہ آئے اپنے خدا پر بھروسا رکھتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ اتنے عرصے مین سب دربار آراستہ ہوگیا ہر ایک اپنے طریقے اور قاعدے سے اپنے مقام پر بیٹھا خواجہ بھی اپنی کرسی پر اور عیار خشتہاے زرین پر کھڑے ہوے کہ اتنے عرصے مین وہ جو ساحر نامہ دار نامہ لیکر چلا تھا تخت سحر پر سوار تھا آکر قریب بارگاہ کے اترا اور دربارگاہ پر آکر پہونچا یہان دربارگاہ پر عادل طرف سے جزیل کے دنگل درگہ سالاری پر بیٹھے ہوے تھے اس ساحر نے قصد کیا کہ بدون اجازت داخل بارگاہ ہون کہ عادل نے کہا اے شخص کہان جاتا ہی یہ دربار شاہ شاہان خدیو جہان ہی یہان کوئی بدون اجازت نہین جاسکتا ہی جو کام ہو ہمسے کہو ہم جاکر عرض کرین اگر اجازت ہو تو اندر جاؤ ورنہ واپس جاؤ یہ جو ظلمان نے سنا پہلے تو غصہ آیا اور قصد کیا کہ جواب سخت دون پھر خیال کیا کہ اس سے کیا فساد کرون ہان اگر دربارین کوئی سخت کلامی کریگا اُس سے سمجھ لیا جائیگا اسکا کیا قصور ہی یہ تو ملازم ہی جو اسکو حکم دیا گیا اُسکا پابند ہی جو ان سب کا افسر ہی اُس سے اسکا عوض لیا جائیگا اگر یہ خلاف حکم کرے تو نمک حرام کہلائے نوکری پر بنے بس کیا ہرج ہی اس سے کہدو کہ مین نامہ لیکر آیا ہون میری خبر کرو جب اجازت ہوگی اُسوقت دیکھا جائیگا مجکو کون منع کرسکتا ہی مین سحر کرکے داخل بارگاہ ہونگا یہ دل مین خیال کرکے عادل سے کہا کہ جاکر خبر کرو کہ ظلمان سیہ پوش نامہ لیکر قسیم سیہ پوش بادشاہ کو وشمالیہ کا آیا ہی اجازت کا خواستگار ہی یہ سنکے اُسی وقت عادل اندر بارگاہ کے آئے مجرا کیا اور جو اُسنے کہا تھا عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ اسکو اندر بارگاہ کے بھیجدو عادل نے باہر آکر کہا کہ جاؤ کوئی اب نہ منع کریگا یہ پروا اٹھاکر اندر آیا اسنے دیکھا کہ ایک جلوخانہ ہی اسمین دو طرف غلامان سیاہ پوش باشمشیر الماس لگا ر صف بستہ کھڑے ہین یہ اُنکو دیکھتا ہوا دوسرے دروازے پر آیا اور پردہ اُٹھاکر اندر گیا یہان بھی دیکھا کہ اُسی طور سے غلامان زرد پوش دو طرف کھڑے ہوے ہین یہ تیسرے جلوخانہ مین آیا یہان غلامان نیلم پوش کو دیکھا چوتھے جلوخانے مین غلامان نارنجی پوش کو دیکھا پانچوین مین زمرد پوش کو چھٹے مین یاقوت پوش کو ساتوین مین فیروزہ پوش کو آٹھوین مین سب نقرئی پوش تھے نوین طلائی پوش تھے دسوین مروارید پوش تھے گیارھوین الماس پوش ہر جلوخانے مین پانچہزار سے کم غلام نہ تھے بارھوان پردہ جو اُٹھا تو اسکی آنکھین کھل گئین ہوش جاتے رہے وہ بارگاہ دیکھی کہ کبھی خواب مین بھی نہ دیکھی تھی شعر عجب بارگاہ ہے عجب گیر و دار + نوگوئی کہ یک عرش دگرسی ہزار + یہ ہر جلوخانے کی آراستگی دیکھکر حیران تھا کہ جس لباس کے غلام تھے اُسی رنگ کا فرش مخملی بچھا ہوا تھا کارچوبی اُسی رنگ کے شیشہ آلات سے بارگاہ کا جلوخانہ آراستہ تھا وہ غلامان ترکی تھے کہ جنکی صورت دیکھکر انسان کا زہرہ آب ہوجائے مگر باادب کھڑے ہوے تھے جب یہ بارگاہ کے اندر پہونچا اُسنے اُس بارگاہ کو سب سے زیادہ آراستہ پایا یہان بھی تمام غلامان زرین کمر کو دیکھا کہ دربارگاہ سے تا ایوان بارگاہ دو طرف کھڑے ہوے ہین وہ رعب وداب ہی کہ اگر فرشتہ بھی دیکھلے تو مودب ہوجائے رستم و اسفندیار بھی اگر اُس بارگاہ مین آئین تو فرط خوف سے انکا تمام جسم لرزنے لگے دل کانپ جائے ظلمان یہ رعب وداب شان و شوکت بارگاہ کی دیکھکر حواس باختہ ہوگیا ساری سحر و ساحری بھول گیا آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا ہوا طرف دربار کے چلا جب قریب ایوان پہونچا ایک چوبدار نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہ مقام مجرا گاہ ہی پہلے یہان آکر مجرا کرو پھر دربارین آؤ یہ ایسا بدحواس تھا کہ کچھ نہ سمجھا بس وہ قریب آیا اور مقام مجرا گاہ پر لایا اور آہستہ سے کہا کہ مجرا کرو صاحبقران دجہان پناہ کر پھر دربارین چلو کیا تم قواعد شاہی و ارکان دربار سے واقف نہین ہوگیا کسی دربارین کبھی جانے کا اتفاق نہین ہوا

یہ جو چوبدار نے کہا اب اسکو ہوش آیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ چوبدار ویسا دل کا ذکر اس سبب سے نہین کیا کہ یہ تو سب پر ظاہر ہی کہ یہ لوگ ہر بارگاہ و ہر دربار مین ہوتے ہین آگے ذکر کی کیا ضرورت تھی بس جب چوبدار نے اُسکو ہوشیار کیا اُسکو ہوش آیا اُسنے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا مگر ہر طرف حیران ہو ہو کر دیکھ رہا تھا جب مجرا کر چکا اب وہ چوبدار اُسکو لیکر دربار مین آیا اسنے دیکھا کہ تمام بارگاہ سردارون سے مملو ہی ایک تخت وسط بارگاہ مین جواہر نگار سات زینون کا آراستہ ہی اُسپر ایک جوان رعنا تاج اکیس کنگرون کا الماس نگار سر پر رکھے ہوے قبائے قلم کار جسمین مروارید خوشنما کے برابر ٹکے ہوے ہین پہنے ہی الماس و زمرد و یاقوت کے اُسکے بازوون پر بندھے ہوے ہین گلے مین مروارید کے مالے پڑے ہوے ہین اُن مین الماس وغیرہ کی لوحین پڑی ہین سر پر ایک چتر لگا ہوا ہی جو کہ بالکل الماس نگار ہی عقب پشت دو غلام زرین کمر کھڑے ہوے ہین اُنکے ہاتھ مین بال ہما کے مُرصع ہین اُس سے مگس پرانی کر رہے ہین روبرو بادشاہ کے تخت پر سپر و شمشیر رکھی ہی جو کہ بالکل الماس نگار ہی تختے کے لوٹے رکھے ہوے ہین اُنمین عود و عنبر سلگ رہا ہی تمام بارگاہ مہکی ہوئی ہی گلدستے گلون کے رکھے ہوے ہین اُنکی الگ خوشبو تھی نامہبر یہ دیکھکر اسنے دیکھا کہ چار وزیر کھڑے ہوے ہین مسند ہی وزارت پر اور بہت سے بادشاہ گرد و پیش تخت کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین برابر تخت کے ایک دنگل پر دیکھا کہ ایک جوان ہمرتبہ صاحبقران شمکن ہی دونون طرف تخت کے ہزارون سردار دنگلون و کرسیون پر حسب قدر مراتب بیٹھے ہوے ہین کوئی مقام خالی نہین ہی سب کرسیان و دنگل مملو ہین یہ حیران حیران دیکھ رہا ہی کہ کس مقام پر بیٹھون کہ بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک کرسی برابر نامہبر حاضر کردیں اُسوقت کرسی حاضر کی گئی روبرو تخت شاہی و دنگل صاحبقرانی کے آراستہ کی گئی ساری ساحری وہ اس دربار کو دیکھکر فراموش کر گیا تھا جو امر خیال کرکے آیا تھا سب فراموش تھے اشارا ہوا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ بس وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھا کہ اشارہ ہوا ساقی کو کہ جام شراب نامہبر کو دے ساقی نے جام لبریز کرکے اُسکو دیا وہ بدانجام اُس جام کو ساقی کے ہاتھ سے لیکر پیگیا ساقی نے متواتر حکم بادشاہ تین جام دیے اُسنے سب پی لیے اب جو دماغ بادہ ناب سے اُسکا گرم ہوا ایک مرتبہ پکار اُٹھا کہ منم نامہ دار منم نامہ دار خواجہ نے کہا کہ اسقدر بدمست نہو کسکا نامہ لائے ہو بیان کرو اُسنے کہا کہ مین نامہ لایا ہون ساحران جہان سامری وقت جمشید عصر قسیم سیہ پوش کا اُنھون نے نامہ بنام بادشاہ اسلام و صاحبقران نیک انجام کے تحریر کیا ہی وہ نامہ لیکر آیا ہون بس خواجہ نے کہا کہ وہ نامہ خدمت بادشاہ مین پیش کرو دیر نہ کرو یہ سنکے اُسنے نامے کو سر سے کھولا اور دونون ہاتھون پر رکھکر خدمت بادشاہ مین پیش کیا بادشاہ نے نامہبر کو دیا کہ پڑھو دبیر نے جو یہ حکم پایا نامے کو لیکر لفافہ کو چاک کیا نامہ نکال کر پڑھنا شروع کیا اُسمین پہلے تو تعریف خداوند تصویر و سامری و جمشید تحریر تھی اُسکے بعد تعریف سمندر شاہ کی تحریر تھی اُسکے بعد وہ ہی مضمون تھا جو کہ مذکور ہو چکا ہی جب دبیر نے نامہ پڑھ کر ختم کیا سب اہل دربار و بادشاہ و صاحبقران مضمون نامے سے آگاہ ہوے صاحبقران کو اُسکی اس تحریر پر غصہ آیا اور برہم ہو کر فرمایا کہ جواب نامہ تحریر کرو اسنے تحریر بہت خلاف طبع لکھی ہی جو کہ بالکل ہماری شان کے خلاف ہی اسکا جواب تحریر کرو دبیر نے کہا کہ یہ مضمون ارشاد ہو وہ تحریر کر دیا جائے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ مضمون تحریر کرو کہ یہ جو تمنے تحریر کیا ہی کہ تم بجا و زیبا دے ہو بالکل خلاف ہی اور وہ کیا تمھارا خداوند تصویر ہی کہ وہ ہمکو یہ شان و شوکت دیگا اُسکو اپنی پشت کا تو حال معلوم نہین ہی وہ گمراہ کرنے والا ہی تمام عالم کا جسطور سے

لقا وغیرہ خدائے باطل تھے اُسی طور سے یہ بھی ہوگا بالکل خلاف ہو وہ ہمکو کیا پیدا کرے گا اور کسی پر کیا عذاب نازل کریگا۔ پہلے اپنی تو خبر لے اُسکا قیامت مین یہ حال ہوگا کہ وہ ہر طرف پناہ لیتا پھریگا اور کوئی پناہ نہ دیگا ہرا عضا اُسکا اور تمھارا گواہی دیگا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ تم خود غائبانہ اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر ہماری اطاعت کرو اور خدمت مابدولت مین حاضر ہو اور اس گمراہی سے نکلو وہ ضلالت کو ترک کرو سیدھے ہدایت پر ہو پھر یہ کیا گمراہی ہو کہ ایک بندے کو جو کہ مثل ہمارے اور تمھارے آنکھ منھ رکھتا ہو ستہ ضرور یہ رکھتا ہو یہ فعل خدا کے نہین ہین کوئی شیطان ہو یا ساحر ہو اُسپر لعنت کرو ہم ہزار ہزار لعن کرتے ہین وہ ہمپر کیا رعایت کریگا وہ کوئی بچہ شیطان ہو بس لعن کرو ورنہ آمادۂ قضا رہو مین تمکو مع سمندر شاہ کے قتل کرون گا یہی جواب نامہ ہو اور کیا تحریر کیا جائے صاحبقران نے بہت کلمات وحدانیت خدا مین تحریر کیے ہزارون دشنام بنام ساحری و جمشید و دیگر ساحران نابکار و تصویر جادو و ایوان جادو کے تحریر کیے اور بہت مذمت سمندر وغیرہ کی کی اور آخر مین لکھدیا کہ جواب جاہلان باشد خموشی یہ تحریر کراکے اُسکو دیا اور ظلمان سے کہا زبانی کہدینا کہ کیون قضا آئی ہو ہم وہ لوگ ہین کہ ایک ساعت مین تمام لشکر کو تباہ کردیتے ہین ساحرون کی جان کے قاتل ہین کفارون کے ملک الموت ہین کیون اپنی قضا بلاتے ہو ایک پل مین تمام لشکر کو غارت کردون گا ہزارون طلسم غارت کیے ہین اس ملک کی کیا حقیقت ہو تم اپنی ساحری پر بھولے ہو ہم سحر و ساحری کو کچھ نہین جانتے ہین یہ کلام سنکے ظلمان نے کہا کہ ای صاحبقران آپ کے حق مین یہ بہتر ہوگا کہ آپ سمندر شاہ کی اطاعت قبول فرمائیے اور دین اسلام ترک فرمائیے یہ جو ظلمان نے کہا تو صاحبقران نے برہم ہوکر فرمایا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ ہمکو نصیحت کرتا ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ تو جواب نامہ لیکر جا تجکو کیا ہی اگر تو نامہ لیکر نہ آیا ہوتا تو اس سخت کلامی کی سزا دیجاتی تو یہان سے زندہ واپس نہ جاتا یہ سنکے ظلمان بہت برہم ہوا اور قصد کیا کہ سحر کردون اب جو خیال کرتا ہو تو سحر بالکل فراموش ہو آئینہ حیرت کا جوش ہو لاکھ لاکھ سحر یاد کرتا ہو کچھ یاد نہین آتا ہو عاجز ہوکر اپنے دل مین تاؤ پیچ کھا کر رہ گیا اور یہ جواب دیا کہ مین خود یہ خیال کرکے جواب نامہ لیکر جاتا ہون کہ تمھاری بارگاہ مین آیا ہون اور یہ خیال ہو کہ جسکے مکان پر آؤ اُس سے فساد نہ کرو ورنہ مین خود اس سخت کلامی کی سزا دیتا صاحبقران نے فرمایا کہ تو کیا سزا دیتا اُسنے کہا کہ اُسوقت بتا دیتا یہ جو کہا سہراب کو بہت غصہ آیا اور اپنے مقام پر سے بصدائے بلند پکارا کہ کیا زبان لڑاتا ہو بس اسی مین خیریت ہو کہ اپنی آبرو لیکر چلا جا اور اپنی جان سلامت لے جا اگر اب کی مرتبہ تو نے کچھ جواب دیا تو یاد رکھ مین تجکو زبان تیغ سے جواب دون گا تیری یہ لیاقت نہین ہو کہ تو صاحبقران سے کلام کرے اُنکے غلام اسقدر ہین کہ تجھکو سزا دین یہ جو سہراب نے کہا اُسنے سہراب کی طرف دیکھکر جواب دیا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہوئی یہ لیاقت اسی دربار مین ہے ورنہ وہ اپنے دن بھول گیا جب کہ مارا مارا پھرتا تھا اور کوئی نہ پوچھتا تھا خداوند لقمہ سمندر شاہ کو سلامت رکھے کہ اُنھون نے تیری پرورش کی اور مرتبہ سپہ سالاری دیا اور خاک سے پاک کیا اُس پر تو نے یہ نمک حرامی کی کہ اُسکے ناموس کو بگاہ بد سے دیکھا جسکی سزا مین نکال دیا اور اسیر کیا نہ معلوم کیونکر رہا ہوگیا دوسری نمک حرامی یہ کی کہ اپنا مذہب آبائی ترک کیا اور شریک اہل اسلام ہوا اُسپر یہ کلام کرتا ہو شرم بھی نہین آتی یہ جو اُسنے کہا سہراب نے برہم ہوکر جواب دیا کہ کیا بیہودہ کلام کرتا ہو سمندر کی بھی یہ لیاقت ہوئی کہ وہ کسی کو کیا پرورش کریگا وہ خود تو اپنی پرورش کرلے وہ کسی کو کیا مرتبہ دے گا پہلے ہماری لیاقت تھی کہ اُسکی ہم اطاعت کرتے تھے ورنہ وہ کیا لیاقت رکھتا تھا وہ خود غلام ہو وہان سے

نکالا گیا چونکہ مقدر کا اچھا تھا یہان آکر دولت بہم ہوئی عشاق جو کہ اول درجہ کا کافر ہی اُسنے سحر تعلیم کیا اُس
سحر کے سبب سے یہ مرتبہ ہوا دوسرا یہ سبب ہوا کہ سب نے خیال کیا کہ یہ غلام ہی ایوان تاجدار کا جو کہ
حاکم ہی نہ طاق کا اس سبب سے سب مطیع ہوے کہ ایوان کے سحر کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہی
اس خوف سے سب نے اطاعت کی ورنہ کیا حقیقت تھی وہ اپنی لیاقت کو فراموش کر گیا ہین نہین اپنی
لیاقت کو بھولا ہون بلکہ سمندر بھول گیا ہی ہین کسی کا غلام نہ تھا بلکہ عالی خاندان ہون میرے آبا و
اجداد ہمیشہ مرتبۂ اعلیٰ پر سرفراز رہے ہمیشہ اہل ثروت رہے گردش فلکی سے یہ ہوا کہ ہین نے اُسکی
ملازمت کی اور وہ ملازمت جو کہ مرتبۂ اعلےٰ تھا سمندر بھولا ہوا ہی ہین کسیکا خانہ زاد نہ تھا جیسے کہ
سمندر ہی جسکی تو تعریف کر رہا ہی بس اب اپنی زبان کو بند کرکیون اسقدر مجمع مین سمندر کے اوصاف
بیان کراتا ہی مین نے کب نمک حرامی کی بلکہ سمندر نے نمک حرامی کی جو کہ ملک ایوان کے قبضے مین
تھے اُنپر قبضہ کر لیا اور خود مالک ہو گیا یہ نمک حرامی ہی یا نمک حلالی ہی ایکبو تو نکلال ہی ایک سمندر رین نے کیا بُرا
کیا کہ اُسکی دختر کی خواہش کی اگر میرے ساتھ منظور کر لیتا تو اسکی عزت ہو جاتی اُسکے گھر مین بھی عالی خاندانی
آجاتی وہ بڑا بے غیرت تھا کہ اُسنے میرے ساتھ یہ سلوک کیا بس اب زبان روک ورنہ بہت خرابی
ہو گی اور بہت سے سخت کلام شان مین سمندر کی سہراب نے کہے اور کہا کہ یہ کوئی نہ کہے کہ جسکا
نمک کھایا اُسکی اسقدر مجمع مین آبروریزی کرے یہ صرف اُسکی حرکت بیجا کی سزا ہی اور ہم لوگ تو عالی خاندان
ہین جسکے شریک ہوے اُسکے ہوے جب تک ہم سمندر شاہ کے ملازم تھے اُسکو ہمارے روبرو کوئی
بُرا نہ کہہ سکتا تھا باوصفیکہ ہم اُسکے حالات سے واقف تھے اُسپر اپنے سر کا تاج جانتے تھے اور جب
الگ ہوے اور یہ سُن لیا کہ سمندر خود اور اُسکے ملازم ہمکو بُرا کہتے ہین تو ہمنے بھی اُسکی بُرائی پر کمر باندھی
اور اُسکے حالات بیان کرنا شروع کیے نہ وہ یہ کہتا نہ اُسکے حالات سب پر ظاہر ہوتے بس مین نے
کوئی امر بیجا نہ کیا ظلمان نے کہا کہ کیا اسکا جواب دون کیونکہ تمھارے مقام پر ہون ہان اگر تمھارے
مقام پر نہوتا تو اسکا جواب دیتا سہراب نے کہا کہ سچی بات کا جواب کیا ہی مین خود اس سبب سے
خاموش ہون کہ تو میرے مقام پر آیا ہی یہ نہ کہنے کو ہو کہ ہم جو دربار مین گئے تو ہمکو ذلیل کیا یہ جو تقریر کی
تو اس سبب سے کی کہ جب تمنے میرے حالات کو بحقارت بیان کیا تو مین نے تمھاری ذلت کی کوئی بات
نہین کہی بلکہ سمندر کو کہا اسکا سبب یہ تھا کہ جسکے تم شریک ہو اُسکی یہ لیاقت ہی بس جیسے تم ہو ویسا
تمھارا مالک ہی کیونکہ زمانے کا طریقہ ہی کہ جیسا جو ہوتا ہی ویسے کے ساتھ اُسکی بسر ہوتی ہی ؎
کند ہم جنس با ہم جنس پرواز ✦ کبوتر با کبوتر باز با باز ✦ اسی سبب سے تم اُسکو اچھا کہتے ہو یہ جو سہراب نے کہا
اُسنے جواب دیا کہ اسکی حقیقت اُسوقت ظاہر ہو گی کہ جب میدان مین مقابلہ ہو گا اور سمندر شاہ بھی موجود
ہو گا سہراب نے کہا مجکو کسی قسم کا خوف نہین ہی مین اُسکے روبرو بھی اسی طور سے بیان کرونگا
سچ کہنے والے کو کسی وقت و کسی حالت مین خوف نہین ہوتا ہی ظلمان نے کہا کہ معلوم ہو گا اُسوقت
سچائی و بچتائی کا حال بس اب جاتا ہون بیکار کی تقریر سے کیا حاصل معلوم ہوا کہ تم سب کی
قضا آئی ہی سہراب نے کہا تیری قضا آئی ہی اور تیرے سرداروں کی اور اُس سمندر کی کہ جسکے
بھروسے پر تم لوگ بھولے ہو اس کلام پر گو اُسکو غصہ آیا مگر کیا کرے سحر تو بالکل فراموش تھا مجبور
ہو کر اُٹھا اور بادشاہ و صاحبقران کو سلام کر کے جواب نامہ لیکر چلا بادشاہ نے خلعت دیا اُسنے
انکار کیا مگر اُسکا انکار مانتا ہی کون ہی کہا یہ نامہ بر کا حق ہی آخر اُسکو وہ خلعت لینا ہی پڑا اُس خلعت کو

لیکر باہر آرگاہ کے آیا اُسی طور سے سب جلوخانے طی کیے وہی سامان پایا جب بارگاہ سے نکلکر باہر آیا اور کچھ دور بارگاہ سے ہوا اُسوقت جو سحر یاد کیا سب یاد تھا بہت حیران ہوا کہ یہ کیا سبب تھا کہ اندر بارگاہ کے مجھ کو سحر نہ یاد آیا کہ مین کچھ اپنا کام کرتا معلوم یہ ہوتا ہی کہ سہراب نے کوئی تدبیر کی تھی کہ مجکو سحر فراموش ہوگیا تھا چونکہ مین غافل تھا اُسکے سحر نے تاثیر کری مین اُسکے سحر مین مبتلا ہوگیا اس سبب سے سحر فراموش ہوگیا اگر یہ معلوم ہوتا ضرور اسکا بھی بندوبست کرتا یہ خیال کرتا ہوا لشکر سے نکلا اور تخت سحر پر سوار ہوکر طرف اپنے لشکر کے چلا ہرکارے لشکر اسلام کے یہ دیکھکر کہ نامہ بر واپس جاتا ہے طرف لشکر قیصر کے روانہ ہوے اس فکر مین کہ اب چلکر خبر دریافت کرنا چاہیے کہ نامہ بر جو اب لیکر آیا ہی اب ان لوگون کو کیا منظور ہی اور کیا ارادہ ہی جو خبر خود دریافت کرکے بادشاہ و صاحبقران سے اطلاع کرین اس فکر مین محل پہونچے نامہ بر کے داخل بارگاہ قیصر و جیسم ہوے یہان بعد جانے نامہ بر کے صاحبقران نے فرمایا کہ ضرور مقابلہ ہوگا معلوم یہ ہوتا ہی کہ اسمندر پٹھان سب کو لڑوائیگا جب دیکھیگا کہ کسی طور سے لڑائی فتح نہین ہوتی ہی پھر خود برابر مقابلہ آئیگا سہراب نے کہا یہ آپ کا ارشاد بہت بجا ہی سمندر بڑا ہوشیار اور آزمودہ کار ہی جہان تک ممکن ہوگا خود مقابلے کو نہ آئیگا اُسکو انھین سب کا بھروسہ ہی گو خود بھی ساحر زبردست ہی مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ خوف ہی کیونکہ اکثر کتابون مین دیکھ چکا ہی کہ بڑے بڑے ساحر مثل سگ و خوک کے آپ لوگون کے ہاتھ سے مارے گئے سحران وماہیان و آفتاب پر بڑا بھروسہ تھا وہ یون مارے گئے کہ اُنکی حسرت دل نہ نکلی ان اگر وہ ہوتے تو اور اُسکو بڑا دور ہوتا اُنکے مرنے سے اسکا زور کم ہوگیا اب صرف چند بادشاہون پر اسکا دارومدار ہی دوسرے عشاق پر جو اسکا اُستاد ہی اور وہ اُسکے ہمراہ تھا کیونکہ پرانا ساحر ہی سامری و جمشید کے وقت کا ہی اُسکے سحر بڑے بڑے غضب کے ہین مگر غلامان حضور کو اُسکا بھی خوف نہین ہی انکی خداوند یہ جو ساحر آئے ہین یہ چار بھائی ہین جنھون نے آپ کو نامہ تحریر کیا ہی یہ بڑے خیرخواہ ہین سمندر شاہ کے یہ ساحر بھی زبردست ہین اور پہلوان بھی ہین انکا بڑا زور ہی اور اسی طور سے بہت سے ساحر ہین وہ سب آئینگے اور مقابلے ہونگے اُنکے سحر کا حال معلوم ہوگا غلام سب سے مقابلہ کریگا یہان پہلوانی و دلاوری کا کام نہین ہی صاحبقران نے فرمایا کہ دیکھا جائیگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر وہ ساحر جواب نامہ لیکر بارگاہ مین اپنے سردارون کی یعنی بارگاہ قیصر و جیسم مین پہونچا جواب نامہ دیا قیصر نے پوچھا کیون دربار کی حالت دیکھی کیسا دربار ہی اُسنے تمام کیفیت دربار کی بیان کی اور کہا کہ ہمنے آج تک ایسا دربار نہین دیکھا مین خیال کرتا ہون کہ سمندر شاہ جو کہ اسوقت شہنشاہ ہی اور مثل آپ کے ہزارون بادشاہ اُسکے خراج گذار ہین اُسکا بھی ایسا دربار نہوگا سمندر شاہ کا کیا ذکر ہی مین یہ تصور کرتا ہون کہ یہ فروت و حشمت و رعب و داب و شان و شوکت خداوند کے بھی دربار کی نہوگی جو اس خدا پرست کے دربار کی ہی ہزارون بلکہ لاکھون سردار ہین مین تو جاکر حیران ہوگیا اسقدر کرسیان و دنگل تھے کہ جسکی انتہا نہین مگر سب مملو از سرداران تھے میرے لیے اور کرسی آئی جب مین اُسپر بیٹھا جب نامہ دیا اُسنے نامہ پڑھوایا اور اُسکا مضمون سنا بہت سخت جواب دیا اور نسبتی بھی یہ کہا ہی یہ کہکر جو صاحبقران نے کہا تھا سب تقریر بیان کی جو تقریر کہ سہراب سے ہوئی تھی وہ بھی بیان کی اور کہا ای بادشاہ یہ نئی بات تھی کہ اندر بارگاہ کے سحر فراموش ہوگیا تھا جب باہر بارگاہ کے آیا تو سحر یاد آیا مین نے یہ خیال کیا کہ یہ کارروائی سہراب کی تھی

اگر حرفزا موش نہوتا تو ضرور دربار گاہ مین ایک نہ ایک کو قتل کرتا یہ نہ معلوم تھا کہ مہراب اُس بارگاہ مین ہرگز نہ
اُسکا بندوبست کرلیتا اس سبب سے مین نے دھوکا کھایا خیر دیکھا جائیگا یہ کہکے اُن چاروں بھائیون کو بہت تسلی
آیا ہم ہو کر اُس نامے کو دبیر کو دیا کہ اس نامہ کو پڑھے اُسنے جو نامہ پڑھا اور اُسکا مضمون ہر سنا تو اور
غصہ آیا بس دبیر سے نامہ لیکر فوراً چاک کرڈالا اُسی حالت غصہ مین حکم دیا کہ ابھی طبل جنگ بجے یہ لوگ
نہ جانیگے بدون سزا پائے ہوے یہ لوگ اس مقام کو بھی مثل چاہ الماس وغیرہ کے تصور کرتے ہین خیر
اب کہان جاتے ہین وہ اور مقام تھے یہ اور مقام ہی یہ لوگ اپنے دل مین سمجھے کیا ہین ہم لوگون سے
کیا مقابلہ کرسکتے ہین ایک سحر مین سب کا خاتمہ ہوجائیگا وہ جو صاحبقران ہین جنکو روسحر لینے اسم اعظم یاد ہو
اور اسپر اُنکو بڑا ناز ہی ایک دم بھر مین اسم اعظم بندکر لونگا سب بھول جائینگے بے سروسامان ہوکر میرے
ہاتھ سے مارے جائینگے اور مین نے سنا ہی کہ حمزہ بڑا کشتی گیر ہی جب ہم لوگون سے مقابلہ ہوگا اُسوقت
حال معلوم ہوگا بس حکم طبل جنگ دینا تھا کہ طبل سحر پر چوب پڑی لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ کل حرلیف سے مقابلہ
ہوگا طبل جنگ کا حکم دیکے قسیم وجسیم وغیرہ نے دربار برخاست کیا اور اپنے مقام راحت کو چلے گئے
یہان لشکر مین خبر جنگ پھیل گئی لشکر اسلام کے ہرکارے جو بامرجاسوسی مقرر تھے اور قبل آنے نامہ بر کے
لشکر قسیم مین موجود تھے یہ خبر لیکر طرف لشکر اسلام کے بعجلت روانہ ہوے جب لشکر مین پہونچے یہ حالت تھی
کہ پسینے مین غرق خاک مین آلودہ سانس پھولی ہوئی ہانپتے ہوے بارگاہ مین آئے مجرا گاہ پر کھڑے ہوے
مجرا کیا دعا وثناے بادشاہی بجالائے اور عرض کیا جہان پناہ کی عمر دراز ہو دوست شاد دشمن پامال ہون یہ غلام
خبر تازہ لیکر آئے ہین خواجہ نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ یہ غلام دربار مین کفار کے موجود تھے
کہ جواب نامہ پہونچا اُس نامہ بر نے جو بیان تقریر ہوئی تھی سب بیان کی اُسپر وہ لوگ بہت برہم ہوے
اُسکے بعد نامہ کا جواب سنا اور زیادہ غصہ آیا اُسی حالت غیظ مین نامہ کو چاک کرڈالا اور حکم طبل
جنگ دیا بس لشکر کفار روسیاہان غدار کے لشکر مین طبل جنگ بجا ہی یہ خبر ہی باقی سب خیریت ہی بادشاہ نے
ہرکارون کو انعام دیا وہ کورنش کرکے رخصت ہوے اُدھر صاحبقران نے بادشاہ کی طرف
دیکھا بادشاہ نے خواجہ کو حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین حکم دو کہ بفضل ایزدی وبتائید ربانی ہمارے لشکر مین بھی
طبل جنگ بجے یہ حکم دینا تھا کہ خواجہ اپنی کرسی پر سے اُٹھے اور طرف نقارخانہ کے چلے اُدھر نقارچیون
کو خبر ہوئی کہ خواجہ آتے ہین حکم طبل جنگ بجنے کا ہوا ہی بس اُنھون نے نقارون کو سینک سانک کے
درست کیا دار وغہ نقارخانہ نذر لیکر انتظار مین خواجہ کے کھڑے ہوے کہ خواجہ پہونچے اُنھون نے
نذر دی خواجہ نے کہا کہ کیا ضرورت ہی کیونکہ یہان تو یون ہی طبل جنگ بجا کرینگا ہر روز تم کہان تک
نذر دیا کروگے کہان سے لاؤگے کیونکہ تم خود ملازم ہو اُنھون نے کہا کہ آپ کی عنایت سے سب کچھ
ہمارے پاس موجود ہی یہ آپ کا حق ہی خواجہ نے کہا کہ خیر تم مجبور کرتے ہو مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تم ناخوش
ہو اگر تمھاری خوشی اسی مین ہی تو لاؤ یہ نہ کہنا کہ ہمکو خواجہ نے اس قابل نہ جانا جتنے نذر دی اُنھون نے
دلی خیرہ کی تو مین لیے لیتا ہون مگر اب نہ ایسی حرکت کرنا یہ کہکر نذر قبول کرلی اُنھون نے چوب خواجہ کے
ہاتھ مین دی اور غاشیہ طبل پر سے اُٹھایا خواجہ نے چوب اُٹھاکر نقارے پر لگائی صداے نقارہ بلند
ہوئی صداے نقارہ سے تمام زمین ہل گئی درندے صداے بھاگنے لگے شیرکان کھڑے کرکے بھاگے صداے
نقارہ سے گوش گردون دون کر ہوگئے شعر زنقارہ آواز آمد برون + کہ دون است و دون است
گردون دون + صداے نقارہ سے تمام صحرا ہل گیا طائر آشیانون سے پرواز کرگئے اُدھر نقارچی نقارے

بجانے لگے شنا کو دم دیا نوبت بجنے لگی خواجہ نقارہ بجا کر چلے آئے اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل لشکر کفار سے مقابلہ ہوگا یہان بھی سامان جنگ ہونے لگا بادشاہ نے جب حکم طبل جنگ بجنے کا دیا اُسکے بعد دربار برخاست ہونیکا سب سردار اپنے اپنے مقام کی طرف روانہ ہوے لشکر مین بندوبست ہونے لگا ادھر وہ طائر سحر جو کہ سمندر شاہ نامقرر کیے تھے وہ یہ خبر لیکر طرف شہر سمندریہ کے چلے یہان سمندر شاہ دربار مین بیٹھا ہوا ہے دربار آراستہ ہو سب سردار حاضر دربار ہین عشاق بھی بیٹھا ہوا ہو سب سردار حاضر ہین کہ وہ طائر ان سحر دربار مین آنے یہان ہی ذکر ہو رہا تھا کہ دیکھیے قسیم وجسیم کب مقابلہ کرتے ہین سمندر نے کہا کہ جب طبل جنگ بجے گا مجکو طائران سحر خبر دینگے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ طائر آکر پہونچے اُنھون نے زبان انسانی یون تقریر کی کہ اے سمندر شاہ آگاہ و خبردار ہو آج آپ کے ہوا خواہون نے طبل جنگ بجوایا ہے کل خدا پرستون سے مقابلہ کرینگے یہ خبر ہم اسی امر پر مقرر تھے اب ہماری خدمت تمام ہوئی بس آگ تک گئی اور وہ طائر خاکستر ہو گئے یہ خبر سنکر ان ہوا خوہون سے سمندر شاہ نے حکم دیا کہ سب تیار ہین اور سوار یان حاضر ہین ہم کل جاکر تماشہ جنگ کا دیکھینگے کہ کیونکر خدا پرست مقابلہ کرتے ہین ساحرون اور غیر ساحرون سے کیونکر مقابلہ ہوگا یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا یہان سب اپنا بندوبست کرنے لگے ادھر کا حال سماعت فرمایئے کہ جب دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا اور دربار برخاست ہوے سب اپنا بندوبست کرنے لگے لشکر ساحران مین سب ساحر اپنا سحر جگانے لگے ہر طرف گوگل اور لونگون کی خوشبو پھیلی ہر خیمے سے صدائے خوک آنے لگی اگیا وتی ہر ایک نے روشن کی کسی نے خوک کے بچہ کو جھٹکا کیا اُسکے خون سے غسل کیا اپنے سحر کو تازہ کیا ہر خیمے سے دھوان بلند تھا کوئی لونا چاری کو پکار رہا تھا کوئی یہ کہتا تھا کہ کالی کلکتہ والی کوئی زبان بنگالہ مین الفاظ سحر ادا کر رہے تھے ہر ایک اپنے سحر کو جگا رہا تھا ناریل و پیکان وسوئیان ہر ایک سحر کی تیار کر رہا تھا ماش سرسون رائی وغیرہ سب سامان درست کر لیا تھا کسی نے چوکا دیا کوئی گلدستہ سحر تیار کرنے لگا لشکر کفار مین تو ساحران غار سحر کو درست کر رہے تھے لشکر اسلام مین جب دربار برخاست ہوا سب سرداران نیک نام وافسران خوش انجام و غازیان دیندار و محبان تہور شعار اپنے اپنے خیمون مین آے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے ہر مقام پر یہ چرچے ہو رہے ہین کہ کل بڑا غضب ہو کہ ہم لوگ تو سحر سے واقف نہین ہین اور ساحرون سے مقابلہ ہو خدا ہماری آبرو رکھیگا تو رہیگی ورنہ کیا رہ سکتی ہو وہی حامی و مددگار وہی عزت رکھنے والا ہو وہی سب کا مالک ہو وہی مختار ہو جو ہمارے مقدر مین ہوگا وہ ہوگا ہم اُسکے بندے ہین اُسکے حکم سے باہر نہین ہو سکتے ہین اگر اسی طور سے ہماری قضا آئی تو کیا چارہ ہو یہ تو ہوگا کہ ہم کفار کے خوف سے فرار کر جائین اگر ان بدمعاشون کے ساتھ چلینگے تو ہمارے بھی ہاتھ جہانتک کام دینگے چلینگے اگر ہاتھ بیکار ہو جائینگے تو دانتون سے بوٹیان کاٹینگے کمبت سے باہر نہونگے اپنے سردار کے پسینے پر خون گرائینگے یہ تقریر باہم کرتے تھے ہر ایک کے خیمے مین دس دس پانچ پانچ سردار جمع تھے اور میدان جنگ کے ذکر ہو رہے تھے ایک کہتا تھا کہ یہ کیا معرکہ ہو خدا نے تو اُس مقام پر آبرو رکھی تھی کہ جان بالکل آبرو جانے کا موقع تھا کیسے کیسے ساحرون کو قتل کیا کس کس طرح سحر سے بچے یہ کیا جنگ ہو وہ ضرور مدد کریگا یہ بھی بلا رد کریگا ابھی تھوڑے دن کا ذکر ہو کہ کنارے دریاے نیر رنگ کے کسقدر سردار جمع ہوے تھے اور کوئی موقع جان کے بچنے کا نہ تھا اور جس سے مقابلہ تھا وہ وسط دریا مین تھی جب تک وہ نہ قتل ہوتی اُسوقت تک اُسکا سحر نہ دفع ہوتا پھر کیونکر خدا نے وہ بلا رد کی کیسی مدد کی یہان تک نوبت آئی تھی کہ صاحبقران کا

اسم اعظم بند ہوگیا تھا مگر اُسپر بھی کسی کو ہراس نہ تھا نظر بخدا تھی اُسنے وہ مشکل کیونکر حل کی یہ بھی اُسی طرح سے حل کرے گا کوئی مقام تشویش نہیں ہی اُسکی ذات پر نظر رکھنا چاہیے ہر طرف مین یہ چرچے ہو رہے ہین سب سردار اپنے آلات حرب وضرب درست کر رہے ہین کوئی نیزے کی سنان کو درست کر رہا ہی کوئی تیر اچھے اپنے ترکش مین رکھتا ہی کوئی زرہ صاف کر رہا ہی کوئی خود کو درست کر رہا ہی کوئی تلوار کو چرخ چیڑھا رہا ہی کہ حقل چرخ پیر کی گردش مین ہے کوئی نیچون کو صیقل کر رہا ہی یہی سامان جنگ درست ہو رہا ہی چونکہ رات ہی تمام صحرا مین چاندنی پھیلی ہوئی ہی دونون لشکرون مین طلا پھر رہا ہی صدائے حاضر باش وناظر باش بلند ہی طبل جنگ بج رہا ہی سہراب وغزالان اپنے خیمون مین بیٹھے ہوے سحر کو جگا رہے ہین سردار جو جو کہ منچلے ہین اور اُنکو شوق جنگ ہی اشتیاق سحر مین جاگ رہے ہین یہ خیال ہی کہ سحر ہو تو میدان جنگ مین جاکر مقابلہ کرین کفار کشی مین مصروف ہون اس اشتیاق مین خیمون سے نکل نکل کر طرف آسمان کے دیکھتے ہین کہ ستارہ سحری آسمان پر نکلا یا نہین سفیدہ سحری ظاہر ہوا نسیم سحری کے جھونکے آئے یا نہین بیرون خیمہ آکر دیکھتے ہین اور پھر چلے جاتے ہین پھر گھبرا کے نکلتے ہین اسی شغل مین اپنی شب بسر کر رہے ہین بہت سے باہم گلے مل رہے ہین کہ کل عروس مرگ سے ہمکنار ہونگے اُنکے نزدیک وہ رات شب عید سے زیادہ تھی ہر ایک باہم مل رہا ہی اور کہتا ہی کہ بھائی باہم مل لو آج شب عید ہی وہ خوش ہو ہو کر گلے ملتے ہین اور خوش ہوتے ہین اس خوشی وسامان جنگ مین رات بسر ہوگئی اور ستارہ سحری آسمان پر چمکا شمعین جھلانے لگین روشنی سفیدی چھاگئی روے ماہتاب فق ہوگیا پروانے جل جل کر چلمن مین گرے تھے وہ نظر آنیلگے اور جو باقی تھے وہ شمع پر صدقہ ہونے لگے کیونکہ اُنپر ثابت ہوا کہ اب شمع کا کوچ ہی یکایک ظلمت شب پر نور عالم افروز کا قبضہ ہوا سپاہ ظلمت نے لشکر نور سے شکست کھائی ماہتاب مع ستارون کے طرف ہوم خانۂ مغرب کے روانہ ہوا آمد آمد سحر روز کی ہوم خانۂ مشرق سے شروع ہوئی سحر سب نے شکست کھائی اُسکا سحر رد ہوا سحر شب بخوف سحر روز طرف اپنے مقام کے مع اپنے ہمراہیون کے روانہ ہوا پیچھے ماہتاب نے کوچ کیا خورشید خاوری افق مشرق سے بعد کر و فر برآمد ہوا آفتاب جلالتاب کا وہ دریچہ مشرق سے برآمد ہونا یعنی آفتاب کی آمد ہوئی آثار سحر آسمان پر ظاہر ہوے یہ جو حال سب نے دیکھا خادمون سے پانی برائے وضو طلب کیا لشکر مین اذان ہونے لگی لشکر کفار مین دردی بجنے لگی سحر مشرق میدان ظلمی پر جھولی سحر شانے پر ڈالے ہوے ہوم خانۂ مشرق سے برآمد ہوا یعنی آفتاب نکلا ظلمت شب برطرف ہوئی نور سحر سے عالم کو روشن کیا باغون سے نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے گل کھلے تمام باغ مہک گئے خوشبوے گل سے ہر ایک کے دماغ معطر ہوے اشجار بار اثمار سے زمین کے بوسے لیتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ حمد خدا مین سربسجود ہین جب ہوا کا جھونکا آتا تھا شاخین جھک جھک جاتی تھین یہ معلوم ہوتا ہی کہ سجدۂ شکر کر رہی ہین طائران خوش الحان شاخہاے اشجار پر بیٹھے ہوے بزبان بے زبانی حمد باری کر رہے ہین کوئی کہہ رہا ہی کہ ؎ ہر گیاہے کہ از زمین روید + وحدہ لا شریک لہ گوید + برگ درختان سبز در نظر ہوشیار + ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار + فاختہ قلندر مشرب کسوت قلندری پہنے ہوے شاخ درخت پر بیٹھی ہوئی صداے کو کو دے رہی ہی قمری حق سرہ کے دم بھر رہی ہی بلبلین گلہاے شگفتہ کو دیکھکر خوش ہو رہی ہین یہ حالت وجد تھی کہ کبھی اس شاخ پر گلون کے برابر بیٹھی ہوئی گلون کے بوسے لے رہی ہی کبھی اس شاخ پر ہر رنگ کے گل کھلے ہوے ہین سرخ وزرد کوئی اودہ ہی کوئی نارنجی یہ معلوم ہوتا تھا کہ معشوقان طناز لبا سہاے گوناگون پہنے ہوے کھڑے ہین کسی طرف سنبل کھلی ہوئی ہی یہ

ثابت ہوتا ہی کہ کوئی معشوق اپنے گیسو سنوار رہا ہی کسی جانب نرگس ہی یہ عالم ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی معشوق دیدہ بازی مین مصروف ہی ایک طرف نسترن کی بہار یاسمین کے درختون کی قطار دہ کھلے ہوے اُنکی مہک ایک جانب یاسمن ونسرین کسی طرف گل داؤدی کسی طرف اشجار لالہ قطار در قطار چونکہ وقت سحر تھا ہر رنگ کے پھول کھلے ہوے تھے بیلہ چنبیلی موگرا کوڑیالہ انکی الگ خوشبو تھی کیوڑہ گلاب الگ اپنی خوشبو دے رہا تھا ہر باغ پر عجب عالم ہر ایک اشجار گلون سے لدا ہوا تھا باغبان اپنے باغ کی بہار دیکھکر شاد ہو رہے تھے ہر طرف تھالون مین پانی دیتے پھرتے تھے بلبلون کو گلچین کا خوف تھا ہر مقام پر گلون کا انبار تھا نہرون مین پانی چھلک رہا تھا فوارے جاری تھے ہر اشجار زمردین معلوم ہوتا تھا ہر گہاس درخت لوح زمردین کا نمونہ تھی باغون کا تو یہ عالم تھا صفت پروردگار عالم کا نمونہ تھا ہوا جو اُسطرف سے ہوکر آتی تھی دماغ معطر ہو جاتے تھے صحرا کا یہ عالم تھا کہ گھاے خودرو مہکے ہوے ہر طرف سبزہ دمیدہ وہ سبزہ نہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین کے بال کھڑے ہو گئے ہین سبزے پر جو قطرہ ہاے آب پڑے تھے وہ گوہر غلطان کا لطف دکھاتے تھے طائران خوش رنگ شجر پر بیٹھے ہوے حمد الٰہی کر رہے تھے اور عالم وجد مین جھوم رہے تھے گلون کا منہ چوم رہے تھے کاشتکار کھیتون مین پانی دے رہے تھے ہر طرف زمین پر جو پانی روان تھا اُسپر جو عکس آفتاب پڑتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین پر آفتاب نکلے ہوے ہین یہ ثابت ہوتا تھا آب مروارید روان ہی عجب جلان تھا زیر آسمان صبح کا وقت تو عجب عمدہ وقت ہوتا ہی ہر ایک دل خوش دلشاش ہوتا ہی صحرا کا یہ عالم تھا باغون کا یہ حال تھا یہان لشکرون سب سردار صداے اذان سنکر اُٹھے وضو کیا نماز صبح ادا کی اُدھر لشکر کفار مین گھنٹ وناقوس بجنے لگے یہان تک کہ آفتاب نکل آیا تمام عالم روشن ومنور ہو گیا ہر طرف آمد سحر کی دھوم ہوئی خلاصہ یہ کہ سب نے نماز سے فراغت کرکے جنگ پر کمر کسی اپنے اپنے خیمے سے نکلے یہان لشکر کفار مین بھی کمر بندی ہو چکی تھی سب لشکر تیار تھا یہان لشکر اسلام مین سب سردارون کو بادشاہ وصاحبقران کا انتظار تھا کہ بادشاہ برآمد ہون تو ہم لوگ بھی طرف میدان جنگ کے چلین آخر کو اُنھون نے لشکر طرف وعدہ گاہ مصاف کے روانہ کیا خود طرف درد ولت کے چلے جلوخانہ مین آکر بادشاہ وصاحبقران کا انتظار کرنے لگے اُدھر صاحبقران کو خادم نے بیدار کیا صاحبقران خواب راحت سے بیدار ہوکر مسجد کے پاس مین امور ضروری سے فراغت کرکے تشریف لاے وضو کرکے نماز ادا کی وظیفہ شروع کیا بصد خشوع وخضوع دعا کی اپنی ظفر کی درگاہ باری مین عرض کیا کہ ای کریم میری آبرو تیرے ہاتھ ہی تو ہی میرا حامی ومددگار ہی کیونکہ مین علم سحر وساحری سے واقف نہین ہون اور ساحرون سے مقابلہ ہی تو اگر مدد کریگا تو یہ بلا رد ہوگی تیری ذات پر میرا بھروسہ ہی مین تیرے بھروسے پر ساحرون سے مقابلہ کرتا ہون تو اگر مدد کریگا تو یہ جنگ بھی سر ہوگی مین تیرا ایک عبد گنہگار ہون بخشش کا امیدوار ہون یہ کہکر اور دونون ہاتھ بلند کرکے کہنے لگے اور یہ مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات کرنے لگے نظم

غنی چیز عطا کن زہستی	ایمان وامان دہ تندرستی	اے خالق ہر بلند وپستی
یارب تو جہان کن کہ پریشان نشوم	محتاج برادران وخویشان نشوم	علم وعمل فراخ دستی
تا از در تو بر در ایشان نروم	الٰہی تری سلطنت ہے رفیع	بے منت مخلوق مرا روزی دہ
نہین کوئی ایسا جو ناکام ہی	زمانے بخشش تری عام ہے	الٰہی تری منزلت ہی وسیع
برآئی مراد اُسکا مطلب ہوا	سیہ رو جو آیا ہوا روسپید	گدا جو ترے در کا ای رب ہوا
		کب اس در سے سائل پھرا نا امید

برابر نظر دشمن و دوست پر	نہین منحصر مغفرت پوست پر	الٰہی مین بندہ گنہگار ہون
عقوبت کرے جو سزاوار ہون	ترا ایک بندہ ہون مین بے ہنر	ترے عبد احقر کا ہون مین پسر
مین عاصی ہون ای طرف دھیانکر	تو اب جلد مشکل یہ آسان کر	سوا تیرے کس سے مین چاہون پناہ
کوئی اور معبود ہے یا الٰہ	مین بندہ ہون تیرا مرا تو خدا	نہین کوئی بندے کا تیرے سوا
یہ مناجات جب ختم کی تو یہ رباعی	یہ دل جوئی پڑھنا شروع کی رباعی	ای آنکہ بملک خویش پایندہ توئی
در دامن شب صبح نمایندہ توئی	کارین بیچارہ قوی بستہ شدہ	بکشا خدایا کہ کشائندہ توئی

یہ کہہ رہے تھے کہ خواجہ اپنے بچے سے بیدار ہوکر مسجد کر پاس مین آئے دیکھا کہ صاحبقران مناجات کر رہے ہین آکر کہا کہ صاحبقران تمکو بھی اپنے باپ و دادا کی طرح التجا کرنے کی عادت ہوگئی ہی بس مناجات کر چکے اب اٹھو میدان جنگ کے چلنے کا وقت آگیا ہی سب لشکر تیار ہی اور میدان جنگ کو جا چکا ہی سب سردار جلوخانے مین حاضر ہین لشکر میدان جنگ کو جانے لگا ہی یہ سنکے صاحبقران نے سجدۂ شکر ادا کیا اور خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ خواجہ تم بڑے شیطان ہو کسی وقت اپنی حرکت سے باز نہین آتے ہو یہ کون سا وقت مذاق کا تھا تھے پوری دعا بھی نہ کرنے دی کہ آپہونچے اچھا اسلحہ کا صندوق حاضر کیا جائے بس یہ حکم دینا تھا کہ خادم نے اسلحہ کا صندوق حاضر کیا بس صاحبقران نے تبرکات جسم پر آراستہ کیے آلات حرب وضرب سے اپنے کو آراستہ کیا خادم مرکب لیکر در مسجد پر حاضر ہوا کہ صاحبقران آلات حرب وضرب سے مسلح و مکمل ہوکر آمد ہوے خواجہ عقب مین تھے صاحبقران آکر مرکب پر سوار ہوے خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھا صاحبقران طرف جلوخانے کے چلے یہان سب سردار حاضر جلوخانہ تھے کوئی سیف ہلا رہا تھا کوئی توڑہ بنائے ہوے تیراندازی کر رہا تھا کوئی گرز ہوا دیے ہوے ضرب آزما رہا تھا کہ صاحبقران پہونچے کوئی زین بچھائے ہوے بیٹھا تھا کوئی ٹہل رہا تھا کوئی مرکب پر سوار مرکب کو کاوے پر لگائے تھا کوئی مرکب کو پھیر رہا تھا صاحبقران کو جو سب نے دیکھا سب طریقے سے کھڑے ہوگئے جو مرکب پر سوار تھے وہ بھی اتر پڑے سب نے جھک کر صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نے جواب سلام دیا اور مرکب پر سے اتر پڑے کہ خواجہ نے زین پوش بچھا دیا صاحبقران بھی سردارون کے ہمراہ تیراندگی کرنے لگے انتظار آمد شاہ کرنے لگے کہ اتنے عرصے مین نقیب کی صدا آئی راوی نے بیان کیا ہی کہ ادھر خادمہ نے بادشاہ کو بیدار کیا بادشاہ نے نماز وغیرہ سے فراغت حاصل کی بعد اسکے لباس زیب تن کرکے تخت پر سوار ہوکر حکم دیا کہ تخت اٹھایا جائے کہاریان تخت لیکر طرف جلوخانہ کے روانہ ہوئین آگے آگے نقیب صدا دیتے بڑھے طغان ماہ پیکر کے ہاتھ مین لوٹے عود عنبر کے تھے کہ جسمین عود سلگ رہا تھا کہاریان وخواجہ سین کنول الماس نگار و مرد نگار ہاتھون مین پنکھے لیے ہوے آگے آگے موسی وکافوری قمقمین روشن چلی آتی تھین کہ سرخ پردہ چرخی پر بلند ہوا اسکی صدا سے سب ہوشیار ہوے مودب کھڑے ہوگئے کہ نقیبون نے صدا دی کہ سب خبردار ہو جائین کہ جہان پناہ خدیو بارگاہ کیوان کلاہ مالک تخت سلیمانی ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی تشریف لاتے ہین اس صدا سے سب ہوشیار رہوے قاعدے سے کھڑے ہوے کہ پہلے طغان ماہ پیکر آئے اسکے بعد کہاریان جو کہ کنول لیے ہوے تھے کہاروں نے تخت بدلوایا زنانہ عملہ واپس گیا اب سواری چلی چتر سر پر گردش کھانیلگا ہلال ہاکے مرچھل ہونے لگے نقیب صدا دے رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ جاہ و اقبال کی ترقی ہو

دمبدم ستارۂ اقبال چمکتا جائے ادب سے قاعدے سے طریقے سے جوانو کھڑے ہو کہ سواری آتی ہو جیسے سواری جلوخانے مین آئی صاحبقران نے بڑھ کر مجرا کیا عرض بیگی نے عرض کیا کہ جہان پناہ صاحبقران نگاہ روبرو بادشاہ نے سینے پر رکھا پھر تو تمام عزیزون کے سلام ہونے لگے عرض بیگی ہر ایک کا نام لیکر عرض کرتا کہ فلان نے مجرا کیا فلان نے سلام کیا بادشاہ ہر ایک کا مجرا و سلام لیتے ہوے بیرون جلوخانہ آئے یہان سردار اپنی اپنی سواریون پر سوار ہو کر گرد رکنت کے چلے چونکہ صبح کا وقت تھا شہنا نوازون شہنا کو دم رہے تھے نیچے نیچے سردن مین یہ غزل گا رہے تھے **غزل**

حقا کہ خداوند ہی تو لوح و قلم کا
مقدور ہین کب ترے وصف لکھنے رقم کا

بستے ہین ترے سایہ مین سب شیخ و برہمن
اس مسند عزت پہ کہ تو جلوہ نما ہے
کیا تاب کہ گذر ہو سکے عقل کے قدم کا

اور دل مین بھرا ساہی تو تیری ہی کرم کا
آباد ہی تجھسے ہی تو گھر دیر و حرم کا
ہی خوف اگر جی مین تو ہی تیرے غضب سے

مانند حباب آنکھ تو اے دردکھلی تھی
گذرا نہ پر اس بحر مین عرصہ کوئی دم کا

یہ غزل اس دھن مین گا رہے تھے کہ صدا آسمان کے پار ہو جاتی تھی ادھر نقیبان خوشگلو الگ صدا دے رہے تھے اس صدا سے الگ دل بسمل ہوے جاتے تھے اس طور سے تو سواری مثل بادصبا کے بادشاہ طرف میدان جنگ کے چلے اُدھر صحرا کا یہ عالم تھا کہ جو لشکر اسلام پہونچا کبھی اُسکا رنگ زمردگون ہو گیا کیونکہ لشکر اسلام مین ہر قسم کے لباس ہین جس سردار یا غزہ نے طلسم فتح کیا اور جس رنگ کا لباس اُسکو اُس طلسم سے ملا اُسنے اپنے لشکر کو تقسیم کیا بدین سبب ہر ایک کے رنگ جدا ہین اور اُنکا لباس جدا ہی بس جب لشکر آتا ہی اور غبار بلند ہوتا ہی اُسی رنگ کا رنگ صحرا بھی ہو جاتا ہی خلاصہ یہ کہ کبھی یاقوت لگا صحرا ہو گیا کبھی زنگار گون ہو گیا یہانتک کہ کل لشکر اکر پہونچا ہر ایک کے علم کھل گئے پھر پرے اُڑنے لگے باجی بجنے لگے بہلوان گرجنے لگے کہ اتنے مین صدا نقارے کی آئی تمام لشکر طرف پڑاؤ کے دیکھنے لگا کہ سواری بادشاہ کی آئی کیونکہ یہ عرض ہو چکا ہی کہ سردار اپنے اپنے لشکر روانہ کر کے جلوخانے کی طرف روانہ ہوے تھے یہان لشکر قبل سے آگیا تھا بس سواری بادشاہ کی بھی آکر پہونچی راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ صبح کا وقت نسیم سحری کے جھونکے کا چلنا پھولون کا کھلکر خوشبو دینا وہ اُسکے قطرون کا عکس آفتاب سے مثل در غلطان کے چمکنا ہوا سرد کے جو جھونکے آئے سردارون نے بند قبا کھولدیے ہوا کھاتے ہوے ہمراہ بادشاہ کے چلے آتے ہین جو کہ عاشق مزاج ہین وہ تو ہوا سرد کے جھونکے کھا کر مست ہو گئے جھومنے لگے یہ معلوم ہوا کہ نشہ شراب محبت سے مست ہوے ہین اسی طور سے سواری بادشاہ کی جنگ گاہ مین پہونچی ہر ایک سردار اپنے لشکر مین آیا تخت شاہی قلب لشکر مین قایم ہوا صف آرا نکلے اُنھون نے صفین درست کرنا شروع کین میمنہ و میسرہ قلب و جناح ابھی صفین نہ آراستہ ہو چکین تھین کہ اُدھر سے آمد آمد لشکر کفار کی شروع ہوئی کالے کالے علم کے پھریرے اُڑتے ہوے اژدرون کی پشت پر علم نصب کیے ہوے اُسکے عقب مین تخمہا سے بحر بہ چارون بھا کی قسیم و جسیم وغیرہ سوار عقب مین لشکر کفار و ساحران غدار جھولیان مجھولیان شانون پر ڈالے آفت کے پرکالے تر سوال ہاتھون مین لیے ہوے طائران بحر پر سوار مثل باز و بط و طاؤس وغیرہ کے کوئی اژدر آتش فشان پر سوار منھ سے اُسکے شعلے نکلتے ہوے کسی ساحر کا یہ عالم کہ تمام جسم سے آگ کے شعلے نکلتے ہوے کسی کے گلے مین ماران سیاہ لپٹے ہوے کسی کی پیشانی پر عقرب بیٹھے ہوے وہ نیش زنی کر رہے تھے کسی کے دونون ہاتھون کی انگلیان مثل شمع کے روشن تھین کسی کے منھ سے مثل تنور کے دھوان نکل رہا تھا کسی کے سر پر ابر سیاہ گھن تھا اُس سے باز و عقرب برس رہے تھے لشکر کفار اس شان و شوکت کا آکر پہونچا ہر ایک آمد لشکر کفار کو دیکھکر دنگ ہو گیا وہ انکی کالی کالی صورتین یا کالی کی مورتین بڑی بڑی

دانت سیاہ لباس پہنے ہوے یہ معلوم ہوتا تھا کہ شب تاریک روز روشن پر غلبہ کرنے کو آئی ہو یا سیاہ آندھی ہو
کہ چلی آتی ہو راوی نے بیان کیا ہو کہ جب تحریر ہوئی سب کفار بیدار ہوے قسیم و جسیم لشکر کو لیکر میدان مین
جب لشکر کفار بھی میدان جنگ مین پہونچا یہان بھی صفین درست ہونے لگین میمنہ و میسرہ وغیرہ آراستہ ہوا جو دو
صفین دونون طرف آراستہ ہوئین کہ لشکر اسلام کی طرف سے تیر برسانے لگے اُنھون نے پست و بلند زمین کو
ہموار کیا جو درخت کہ حائل نظر لشکر اسلام تھے اُنکو قلم کیا اُسکے بعد سقون نے نکلکر آبپاشی کی گرد و غبار کو بٹھایا
اُدھر کفار نے بھی اپنا بندوبست کیا ایک ساحر نے جو سحر کیا تمام زمین ہموار ہوگئی اشجار خود بخود قلم ہوکر
گر پڑے ایک ہوا جو چلی تمام میدان خس و خاشاک سے صاف ہوگیا ایک نے بڑھکر سحر کیا کہ ابر سحر پیدا
ہوا اُس سے بارش ہوئی کہ سب گرد و غبار بیٹھ گیا جب یہ سب بندوبست ہو چکا اور سب صفین آراستہ
ہوچکین لشکرون سے لقیب نکلے اُنھون نے نقابت کی کرکیتون نے کڑکا کہا نقیبون نے صدا لگائی
دل لشکر کے بڑھائے آواز دی کہ ای جوانو بکوشید تا جامہ زنان نبوشید ای جوانو یہ دن نام کا ہو وہ کام
کرو کہ صفحہ ہستی سے پرسے نام رستم و سہراب کا مثل حرف غلط کے مٹ جائے اور تمھارا نام روشن ہو اپنے
باپ دادا کے نام کو روشن کرو وہ ثابت قدمی دکھاؤ اپنے نام کو بلند کرو اور دشمن کو مٹا دو آج وہ تلوار
کرو کہ دشمن کے بھی چھوٹ جائین وہ بھی یاد کرین کہ ہان کسی سے سامنا ہوا تھا مگر کھیت سے باہر قدم نہوا
آج عروس مرگ سے بغلگیر ہوگے وہ کام کرو کہ سب پر یہ ثابت ہو کہ اہل اسلام نے وہ تلوار کی ہو کہ جو
کبھی کسی مذہب کے لوگون نے نہ کی ہوگی کیونکہ ساحرون سے مقابلہ کیا آپ غیر ساحر تھے اسطور سے
مقابلہ کرو کہ سب پر روشن ہو جائے کہ یون لڑتے ہین کیونکہ یہ دنیا بالکل ناپائدار ہو اسکا کیا اعتبار ہی جو جو
کہ بڑے بڑے بادشاہ تھے وہ زیر خاک مقیم ہوے اب اُنکا کوئی نام نہین لیتا ہی اُنکی لحد کے نشان
تک نہین باقی ہین کوئی فاتحہ پڑھنے والا تک نہین ہی خیال تو کرو کہ کاوس و جمشید و کیقباد کیا ہوے یہ سب
حشمت و شوکت رکھتے تھے مگر کچھ کام نہ آیا ایک پل مین سب مٹگیا سوائے نام کے اُنکو مال دنیا سے
کچھ نہ نصیب ہوا ہان نام نیکی ابھی تک باقی ہی وہ خود نہ رہے صرف اتنی سی زندگی کے لیے یہ ثروت و
حشمت بیکار ہی وہ کام کرے کہ نام نیک رہے ہر ایک ساتھ نیکی کے یاد کرے نہ یہ کہ ساتھ بدی کے
ضحاک ماران کو دیکھیے کہ ایک ہزار برس زندہ رہا اور کسقدر ظلم کیا انجام اُسکا کیا ہوا کہ فریدون نے
آکر کس عذاب سے قتل کیا اب سوائے بدی کے اُسکو نہین یاد کرتا ہو اگر نیکی کرتا سب نیکی کے ساتھ یاد
کرتے جیسے کہ نوشیروان کو جیسا کہ شاعر کہتا ہو ؎ نماست نام فرخ نوشیروان بعدل ✦ گرچہ بسے
گذشت کہ نوشیروان نماند ✦ آن پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک ✦ خاکش چنان بجوروکزو استخوان نماند ✦
مگر اسکا نام اب تک باقی ہی بس انسان کو لازم ہو کہ وہ کام کرے کہ جس سے نام باقی رہے آج اگر
تم لوگ مقابلہ کروگے حریف کو بھاگنے کی راہ نہ دوگے تو تمھارا نام صفحہ روزگار پر تا قیام قیامت قائم
رہیگا اور سب اس طور سے یاد کرینگے کہ فلان زمانے مین فلان لشکر خوب لڑے بڑے معرکہ پڑے
ہزارون کے کھیت ہوے لاکھون زخمی ہوے گو یہ وقت نام کرنے کا ہو کہ جس سے تم مقابل ہو وہ
ساحر ہین کیا نام ہوگا کہ غیر ساحرون نے ساحرون کو بھگا دیا بس اپنے نام روشن کرو اور دنیا کو
دکھا دو ثابت سمجھو ایسا مرنا تو حیات ابدی ہی کہ اگر قتل ہوے تو فرد شہیدان مین نام لکھے گئے اور اگر
کفار کو مارا تو غازی کہلائے اُسکی ذات سے یہ امید رکھنا چاہیے کہ ہم کامیاب ہونگے ناامید نہ ہونا چاہیے
اُسکے نزدیک کیا بات ہو ایک پل مین وہ کوہ کو کاہ اور کاہ کو کوہ کر دیتا ہو وہ ہر مقام پر تمھارا حافظ ہی

اور تمھارے باپ دادا ہمیشہ میدان جنگ مین کمیت نہ چھوڑتے وہ ثابت قدمی دکھائی کہ اگر رستم واسفندیار ہوتے تو اُنکی غلامی قبول کرتے ہر ایک اُنمین اپنے وقت کا رستم وسہراب تھا وہ شمشیر زنی کی ہر کہ آج تک اُنکے نام کے سکے بیٹھے ہوے ہین بڑے بڑے بہادر اُنکا نام سنکے کانپ جاتے ہین بڑے بڑے دلاورون کو زیر کیا اپنے نام کے نشان بلند کیے ہر ایک معرکے اُنکے ہاتھ آئے وہ جو تم اُن شیرون کے شیر ہو کہ جو شیر صحرائی کو مثل روباہ کے تصور کرتے تھے اور تم اُس بیشے کے شیر ہو کہ جو بیشۂ شجاعت مشہور رہا اور اُس دریاے دلاوری کے نہنگ ہو کہ جسکا ہر ایک نہنگ نہنگ دریائی کے لگے کو مثل کرباس کہنہ کے چیر ڈالتا تھا دلاوری اور جوانمردی تو تمھارا حصہ ہی ہے کون مقابلہ کر سکتا ہی تمھارے آبا واجداد نے بڑے بڑے سرکشان دہر کو ایک پل مین سرنگون کیا ہی تلوار کے سکے پڑے ہوے ہین ہر ایک بہادر اُنکا نام لیکر تلوار اُٹھاتا ہی کتابین تمھارے آبا واجداد کی شجاعت کے ذکر سے بھری ہوئی ہین کوئی مقام ایسا نہوگا کہ اُنکی شجاعت کا ذکر نہو بس اپنے آبا واجداد کے نام کو نہ مٹانا اپنی آبرو رکھنا یہی نام نیکی کام آئیگا ورنہ دنیا مین کوئی کسیکا نہین ہی اجل سے ایک دا ایک روز دوچار ہونا ضرور ہی ناحق کا غرور ہی جا ہے اسوقت جا ہے ہزار برس کے بعد مگر اس مرنے سے یہ مرنا بہتر ہی کہ ذلیل ہو کر مرے تمھارے آبا واجداد سے کوئی اپنی موت سے نہین مرا بجز تلوار کے کہ اُسنے میدان جنگ مین شہادت پائی مرتبہ شہدا کا ملا نامور وخیال ہوکر وکہ اس مقام پر مرنا اچھا ہی کیونکہ چار اپنے ہمشیر وہم مذہب مین اُس مقام پر ہے کہ جہان کوئی منھ خیال کرو کہ سب ایسے ہو گئے کہ اُنکو کفن تک نہ ملا ہوگا عالم مسافرت مین مرے کوئی اُنکا پرسان حال نہوا زاغ وزغن اُنکے گوشت وپوست کو کھا گئے اُنکے تنکے اُنکے بعد ہوے کوئی اُنپر رونا بھی نہین اس سے وہ مرنا بالکل خراب ہی یہان اگر مرجاؤگے تو اچھا ہو ہم جنس ہمارے جنازہ پڑھینگے شریک میت ہونگے لحد مین گے کفن دیا جائیگا چار اپنے عزیز اپنی لاش پر گریان ہونگے اس سے یہ امر ہوگا کہ سب یاد کرکے روئینگے کہ بڑا بہادر تھا کہ دشمن کے روبرو سے نہ بھاگا اپنی جان دی مقام افسوس ہی حال پر اُن لوگون کے کہ جو عالم غربت مین سفر آخرت کر گئے ہین اُنکا ذکر خیر اُنکے پاس تھا نہ کوئی دوست نہ معلوم اُنکی قبرین کہان ہین کوئی یہ بھی تو نہین دریافت کرنے والا ہی عالم اسباب ہی اسمین جسمیں سے ہو سکے قصور وکوتاہی نکالے بس آج تم اپنے آبا واجداد کے نام کو روشن کرو اس دنیا کو طلاق دو اور لشکر کفار کے قتل کرنے پر کمر ہمت باندھو شعر بیاہ لاؤ تم عروس موت کو ✦ دو طلاق اس زندگی کی سوت کو ✦ اپنے جسم نازنین پر زخمون کی بدھیان پہنکر عروس مرگ سے ہمکنار ہو با لشکر کفار کو درہم برہم کرو بس ان چند اشعار پر خیال کرو نظم

گل جہان پر شگوفہ وگل تھے	اونچے اونچے مکان تھے جنکے	آج وہ خاک گور مین ہین پڑے	
آج اُس جا ہی آشیانہ بوم	آج ویران باغ بالکل تھے	کل تھا جسجا پہ بلبلون کا ہجوم	
کوئی لیتا نہین ہی قیس کا نام	تاج مین جنکے جگمگے تھے گوہر	ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسہ سر	
نہ کسی جا ہی نل دمن کا پتہ	کون سی گور مین گیا بہرام	ہی نہ شیرین نہ کوہکن کا پتہ	
عطر مٹی کا ہو نہ ملتے تھے	عشرت ورمہ جبین نہ رہے	ہی مکان تو مگر مکین نہ رہے	
استخوان تک بھی اُنکے خاک ہوے	نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے	گردش چرخ سے ہلاک ہوے	
صبح دم طائران خوش الحان	جائے عبرت سراے فانی ہے	مورد مرگ ناگہانی ہے	
	پڑھتے ہین کل من علیہا فان	دیگر کسیکا کندہ نگینے پہ نام ہوتا ہی	

کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہی	عجب سرا ہی یہ دنیا کہ جسمین شام و سحر	کسیکا کوچ کسیکا مقام ہوتا ہی

اور چند فقرے مزمت دنیا مین بیان کیے اسی طور سے کفار کی طرف کے نقیبون نے بھی بیان کیے اپنے طریقے سے خوب جوش جنگ دلایا خوب خوب آمادۂ جنگ کیا ایسی ایسی مزمت دنیا ثابت کی کہ جس سے یہ ہوا کہ سب کی نگاہون مین تصویر موت پھرنے لگی شکل اجل چار آئینے مین نظر آنے لگی جوانون کی نگاہ مین یہ ثابت ہونے لگا کہ گویا تلوار چل رہی ہی ہر ایک آمادۂ جنگ ہوا تلوارین پکڑ پکڑ کر قصد کیا کہ لشکر حریف پر جا پڑین جوش شجاعت مین جھومنے لگے قبضۂ شمشیر چومنے لگے دونون طرف صفون پر سناٹا چھا گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی لشکر کو لوٹ لے گیا ہر ایک عالم سکوت مین کھڑا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر ایک کے سرون پر طائر بیٹھے ہوے ہین کہ اُنکے خوف سے حرکت نہین کر سکتے ہین سب پر عالم سکوت تھا ابھی دونون لشکرون مین یہ عالم تھا کوئی نہین نکلا تھا دونون طرف سناٹا تھا نقیب یہ صدا لگا کر لشکر مین چلے گئے جوانون کو جنگ پر آمادہ کر گئے یہی عالم تھوڑے عرصہ تک لشکرون مین رہا کہ کوئی نہ نکلا اب اسقدر ہوا ہی کہ ہوش آنے لگا راوی نے بیان کیا ہی کہ اُدھر شہرین سمندر شاہ جمع کو بیدار ہوا اور باہر آیا سب سردار حاضر ہوے پس سب سردار جب حاضر ہو چکے اسوقت سمندر شاہ نے کہا کہ چلو میدان جنگ مین قسیم و اسلام کا مقابلہ دیکھین کہ کیونکر مقابلہ اسلام ساحرون سے کرتے ہین یہ کہکر سمندر اپنے تخت پر سے اُٹھا اُسکا اُٹھنا تھا کہ سب سردار وغیرہ اُٹھے یہ دن دربار آئے سمندر اپنے تخت سحر پر سوار ہوا اُسکے برابر عشاق بیٹھا اور سردار اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوے سمندر نے ابر سحر اپنے سر پر قایم کیا وہ ابر گھنا رتھا اُس سے بارش گوہر و یاقوت ہوتی جاتی تھی اسی طور سے ہر سردار نے اپنے مرتبہ کے موافق اپنا اپنا سحر کیا سمندر بڑی شان و شوکت سے طرف میدان جنگ کے برابر دیدہ مقابلہ چلا یہ عالم تھا کہ گھنٹ و نافوس خود بخود بجتے تھے صداے نوبت آتی تھی ہر قسم کے باجے کی صدا اُس ابر سے آرہی تھی اسی طور سمندر اُس مقام پر پہونچا ابھی کسی طرف سے کوئی بلاے مقابلہ نہ نکلا تھا کہ وہ ابر پیدا ہوا اُس سے صداے ہاہاے جنگی و صداے نوبت آنے لگی یہ ابر جو اٹھا دونون لشکرون کے سردار اُس ابر کی طرف دیکھنے لگے کہ یہ ابر کیسا اٹھا ہی کون آتا ہی کہ یکایک اُس ابر سے سمندر شاہ پیدا ہوا تختہاے سحر پر سوار بڑی شان و شوکت سے آیا یہ دیکھکر قسیم وغیرہ نے جھک کر سلام کیا سمندر ایک طرف میدان جنگ کے سب سے الگ اپنے سردارون کو لیکر کھڑا ہوا دیکھا اسنے ایک طرف لشکر اسلام بڑی شان و شوکت سے صف آرا ہی نشانہاے رنگا رنگ کھلے ہوے ہین صفین آراستہ ہین صاحبقران کو دیکھا کہ وہ بمرتبہ صاحبقرانی زیر علم چالیس قدم آگے لشکر کے کھڑے ہین تخت شاہی وسط لشکر مین ہی سر پر چتر لگا ہوا ہی کئی سو بادشاہ گرد تخت کے ہین اور سب سردار اپنی اپنی سپاہ کو لیے ہوے کھڑے ہین ایک طرف سہراب تخت سحر پر سوار اپنے سحر کو درست کیے ہوے ایک جانب غزالان طاؤس سحر پر سوار کھڑی ہی سمندر یہ شان و شوکت لشکر اسلام کی دیکھکر و سہراب و غزالان کو دیکھکر جلگیا مگر کیا کرے دیکھا کہ ایک طرف قسیم اپنے لشکر کو لیے ہوے صفین آراستہ کیے کھڑا ہی کوئی بھی براے مقابلہ نہین نکلا ہی یہ جو سمندر نے دیکھا عشاق سے کہنے لگا کہ اے استاد ملاحظہ فرمایئے کہ کسقدر لشکر کثیر ہی خدا پر تون کا جہان تک نگاہ جاتی ہی سواے لشکر اسلام کے دوسری کوئی چیز نہین دکھائی دیتی ہی یہ کثرت ہی کہ زمین تک نظر نہین آتی ہی پیک نگاہ جاکر قید ہو جاتا ہی اُسکا نکلنا ایسے لشکر سے دشوار ہی

ہوا کا بھی گذر نا محال ہی ملاحظہ تو فرمایئے کہ تل رکھنے کی جا نہین ہی یہ بارگاہ زمین سے کیونکر اُٹھتا ہی اُسکی کمر خم ہوئی جاتی ہوگی عشاق نے کہا کہ یہ کیا لشکر ہی اس سے زیادہ زیادہ لشکر دیکھے ہین سمندر نے کہا کہ نہ معلوم کیا سبب ہی جو ابھی تک مقابلہ نہین شروع ہوا ہی ادھر صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ تمنے دیکھا وہ نالکا ربھی آیا ہی نہ معلوم کس قصد سے آیا ہی مین یہ خیال کرتا ہون کہ براے دید تماشاے جنگ آیا ہی خواجہ نے کہا کہ معلوم ہوا کہ سمندر کے آنے سے انکو خوف ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ وہ کیا نابکار ہی مین سواے خدا سے کسی سے نہین ڈرتا ہون اسکی کیا اصل ہی جو مین خوف کرون ادھر جب قسیم وغیرہ سمندر کو سلام کر چکے اور سمندر بھی ایک طرف الگ میدان جنگ سے کھڑا ہو چکا تو لشکر کفار سے ایک مرتبہ ظلمان سیہ پوش اپنے اژدر سحر کو بڑھا کر خدمت مین قسیم کی آیا یہ وہی ظلمان ہی جسنے نامہ بری کی تھی قسیم سے کہا کہ مجھکو اجازت جنگ مرحمت ہو کیونکہ مین مشتاق ہون کہ سہراب سے مقابلہ کرون ذرا اسکے سحر کا کرشمہ دیکھون قسیم نے کہا کہ جا تجھکو سپرد خداوند تصور کیا وہ سلام کر کے طرف سمندر کے متوجہ ہوا اُسکو جھک کر سلام کیا اور اژدر کو بڑھا کر میدان جنگ مین آیا اسطور سے سراپا سحر کا دکھایا کہ سحر کیا ہزارون برقین چمکین رعد گرجا دے پڑے کئی مقام سے زمین شق ہو گئی اژدر پیدا کیے آگ برسائی سنگ باری کی خوب اپنے سحر کو آزمایا اُسکے بعد اژدر کو روک کر صدا دی کہ مین امیدوار ہون کہ میرے مقابلے کو سواے سہراب کے کوئی نہ نکلے کیونکہ مین اُسکے سحر کا امتحان کرونگا وہ اپنے کو بڑا ساحر زبردست تصور کرتا ہی حالت غفلت مین اُسنے میرے اوپر سحر کیا کہ جس سحر مین مین مبتلا ہو گیا تھا مجھکو سحر کل دربار مین فراموش ہو گیا تھا کیونکہ مین نے جو خیال کیا تھا کہ مین سحر کرکے کوئی کارنمایان کرون اُس سخت کلامی کی جو کل تم لوگون نے دربار مین کی تھی سزا دون مگر تم لوگ بہت ہوشیار اور عاقل تھے پہلے ہی یہ تدبیر کی کہ سہراب نے مجھکو غافل بنا کر وہ سحر کیا کہ مین سحر فراموش کر گیا اب مین دیکھتا ہون کہ آج کیونکر میرے مقابلے سے بچکر سہراب جاتا ہی یہ کہنا تھا کہ سہراب اپنے تخت سحر کو بڑھا کر روبرو بادشاہ کے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ امیدوار ہون کہ اجازت جنگ مرحمت ہو کیونکہ حریف مجھکو اپنے مقابلے کے لیے طلب کر رہا ہی مین جا کر اُس سے مقابلہ کرون بادشاہ نے فرمایا کہ تم کو خداوند کریم کے سپرد کیا یہ فرما کر جام شربت عنایت فرمایا سہراب نے سلام کر کے وہ جام پی لیا اور اُسکے بعد سلام رخصت کر کے خدمت مین صاحبقران کی آیا اسنے اجازت طلب کی صاحبقران نے بھی اجازت دی صاحبقران کو بھی سلام کر کے تخت سحر کو اُڑا کر میدان مین آیا اور اُسکے روبرو کھڑے ہو کر تخت سحر کو روک کر کہا کہ ارے نابکار کیا لاف وگزاف کرتا ہی اسی منھ پر دعوی کر کے آیا ہی اور مجھکو طلب کیا ہی تیرا سب اسباب سحر زمین پر پڑا ہی ایسا بدحواس ہو گیا ہی کہ تجھکو کچھ خبر نہین ہی میرے آنے سے تیرے ہوش جاتے رہے یہ میرا رعب تیرے اوپر غالب ہوا کہ تیرا تمام جسم کانپنے لگا تو کیا مقابلہ کریگا تیرے ہاتھ پانون تو تیرے قابو مین ہین نہین تیرے اعضا خود تجھ سے جدائی چاہتے ہین جبکہ تیرے اعضا تیرے قابو مین نہونگے تو تو کیا مقابلہ کریگا یہ اسطور سے کہا کہ اُسنے جو خیال کیا دیکھا کہ دراصل تمام اسباب سحر زمین پر پڑا ہی اور میرے ہاتھ پانون بھی درحقیقت قابو مین نہین ہین اور تمام جسم میرا مثل بید کے کانپ رہا ہی یہ اپنی حالت دیکھکر وہ خیال کرنے لگا کہ یہ کیا حالت ہی کہ مین کیون کانپنے لگا اب جو خیال کرتا ہی تو پورے طور سے زبان سے الفاظ سحر نہین ادا ہوتے ہین زبان بھی لکنت کرتی ہی یہ اپنا عالم دیکھکر بہت حیران ہوا کہ اب کیا

کردن یہ صرف سہراب نے اُسکو عاجز کرنے کو اور برائے امتحان سحر کیا تھا کہ دیکھون یہ کیا کرتا ہی اسکو بھی رد کرسکتا ہی یا نہین جب سہراب نے دیکھا کہ وہ کچھ حیران حیران اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہی اور کچھ نہین کرسکتا ہی یہ عالم دیکھکر کہا کہ بس اسی منھ پر یہ دعوی کرتا تھا کہ مین سہراب سے مقابلہ کرونگا ایک آدنی سے میرے سحر کا جواب نہ دیسکا بس تیرا سحر اور دعوی دیکھ لیا سچ کسی نے کہا ہی بعض فضول شاعرون کا بھی درست ہوتا ہی جیسا کہ شاعر نے کہا ہی شعر چلتے ہین جتنے سانپ وہ ڈستے نہین کبھی + گرجتے ہین جو بہت وہ برستے نہین کبھی + دیگر نہ ہر جا سے مرکب توان تاختن + کہ جا ہا سپر باید انداختن + تیری ساری زبان درازی زیادہ گوئی کا حال کھلگیا بس معلوم ہوگیا پہلے اپنے حواس درست کرلے تو پھر مقابلہ یہ جو کہا اب ظلمان نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پاؤن قابو مین ہین اور وہ لرزہ کم ہوگیا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ سحر سہراب نے کیا تھا جو اسکی یہ حالت ہوگئی تھی جب یہ کلام سہراب نے اور اپنا سحر اُسپر سے اُتار لیا پھر وہ اپنی اصلی حالت پر آگیا اُسنے اژدر سحر پر سے اُتر کر اپنا سب اسباب سحر اُٹھا لیا مگر از حد شرمندہ ہوا اور خیال کرنے لگا کہ یہ کیا حالت ہوگئی تھی بہت بڑی خفت حاصل ہوئی مگر ایسے کب شرمندہ ہوتے ہین تھوڑے عرصے مین وہ حالت برطرف ہوگئی پھر اسی طور سے لاف وگزاف کرنے لگا اژدر سحر پر سوار ہوکر کہا کہ ای سہراب جو حربہ رکھتے ہو میرے اوپر حربہ کرو کیونکہ یہ حسرت تمھاری دل مین نہ رہے کہ اگر مین پہلے حربہ کرتا تو ضرور قتل کرتا کیونکہ تمھاری قضا تمکو میرے مقابلے مین لائی ہی سہراب نے جواب دیا کہ یہ اپنا طریقہ نہین ہی ہان مین اگر تیرے حربے سے بچونگا تو اپنا بھی حربہ کرونگا تم اپنا حربہ کرو، جو سہراب نے کہا ظلمان نے اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک ناریل جادوئی نکال کر اُسپر کچھ اسم سحر دم کرکے طرف سہراب کے پھینکا سہراب نے دیکھا کہ وہ ناریل آتا ہی فوراً ہاتھ بڑھاکر اُسکو رد کا کچھ اسم سحر جو پڑھ کر دم کیا وہ پھر واپس اُسنے دیکھا کہ ظلمان نے میرا سحر میری ہی طرف رد کیا اُسنے اگیہ کا رد نکال کر اُس ناریل کی طرف اشارہ کیا کہ وہ دو ٹکڑے ہوگیا اور آگ لگ گئی جلکر گرا بس ظلمان نے وہی کارد طرف سہراب کے پھینکی بس سہراب نے جو سحر کیا وہ کارد زمین مین گر گئی یہ بھی سحر ظلمان کا رد ہوا اب ظلمان نے نا سحج سحر کا وار کیا ظلمان نے جو اشارہ کیا وہ نا سحج قریب سہراب کے آگرنے ہوا اُس سے ایک برق پیدا ہوئی سہراب نے اُس برق کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جا اپنے بنانے والے کو قتل کر یہ کہتا تھا وہ برق طرف ظلمان کے چلی ظلمان نے دیکھا کہ اس سے میرا زندہ بچنا محال ہی بس فوراً اژدر سے کود پڑا وہ برق آکر اژدر پر تڑپ گری کہ اژدر مین آگ لگ گئی اگر ظلمان اژدر پر ہوتا تو اسکے بھی دو پر کالے ہوتے اور وہ جلکر خاک ہوجاتا یہ جو ظلمان نے دیکھا کہ جو سحر مین نے کیا سہراب نے اشارون سے اُسے رد کردیا یہ ایسے ویسے سحر سے وہ عاجز ہوگا اسپر کمال کا سحر کرنا ضرور لازم ہی یہ تصور کرکے اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اور بیضۂ فولادی نکالا اپنی ران پر نشتر دیا اُس سے خون لیکر اُسپر چھیٹا دیا اور اُس بیضہ فولادی کو طرف آسمان کے پھینکا وہ آسمان پر جاکر شق ہوا اُس سے ایک برق پیدا ہوئی اور وہ چمک کر طرف سہراب کے چلی اُدھر ظلمان نے صدا دی کہ میان سہراب اس سے بچو تو جانون کہ تم بڑے ساحر ہو یہ سنکے سہراب نے سپر سحر سر پر قائم کی وہ برق اُس سپر پر گری اُسکو قلم کرکے طرف سہراب کے چلی سہراب نے فوراً تخت کو خالی کیا زمین پر کود کر اور پیر مار کر غرق زمین ہوگیا وہ برق اُس تخت کو قلم کرکے زمین پر آئی اور غرق زمین ہوگئی اُدھر سہراب برابر

ظلمان کے زمین کا طبقہ توڑ کر نکلا اور صدا دی کہ ای ظلمان خبردار ہو اور ہوشیار رہو مین تیرا حریف آپہونچا تو نے کئی حربے کیے مین نے سب روکے تو میرا حربہ تو روک مین کوئی سحر نہین کرون گا بلکہ نیچہ بھر سے مقابلہ کرون گا مین تجھ ایسے نالائق کو کیا سحر سے قتل کرون اپنی زبان بھی تکلیف دون ہان اگر سمندر سے مقابلہ ہوتا تو کچھ سحر کا مزا ہوتا تو مین سحر بھی کرتا تجھ کیا سحر کرون تجھ ایسے میرے شاگرد ہین یہ جو تو نے سحر کیے ہین یہ سحر تو طفل مکتب کرتے ہین مین تجھ سے مقابلہ کرنا عار جانتا ہون مگر اس امر سے مجبور ہو گیا کہ جو تو میری طرف مخاطب ہو کر مبارز طلب کیا چونکہ شکر اسلام کا طریقہ ہو کہ جسکا نام لیکر حریف پکارے وہی مقابلے کو نکلے اس سبب سے مین آیا ورنہ کوئی نہ کوئی اور آکر تجھ قتل کرتا یہ جو صدا اسکے برابر سے آئی اور ظلمان نے یہ خیال کیا تھا کہ برق سحر نے کام سہراب کا تمام کیا اس حربے سے میرے کوئی نہین بچا ہو یہ سحر مین نے بڑی محنت سے تیار کیا ہو چنانچہ یہ تو اسی فکر مین کھڑا تھا اور قصد کر رہا تھا کہ اب کسی اور کو برائے مقابلہ طلب کرون کہ پہلو سے صدا آئی آپ جو پلٹا تو دیکھا کہ سہراب نیچہ سحر لیے ہوے زمین سے نکلا ہو اسکی جان نکل گئی اور خیال کیا کہ اب اسکے ہاتھ سے بچنا دشوار ہو یہ توجہات کرکے اسنے کہا کہ خوب تو نے غرق زمین ہو کر اپنی جان بچائی بڑا مکر کیا ورنہ تیرا اس ضرب سے اور میرے اس سحر سے بچنا دشوار تھا کیونکہ یہ سحر میں بڑی مشقت سے تیار ہوا تھا اور میرے کمال کا سحر ہو یہ کہکر اور نیچہ سحر لیکر سہراب پر جا پڑا سب دیکھ رہے ہین جیسے یہ قریب سہراب کے پہونچا اور نیچے کا وار کیا سہراب نے چمک کر نیچے کا وار تو اسکا خالی دیا اور اپنا جو وار کیا اور نیچہ دو ال کموریہ جو مار اشل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوے اسکے مرنے سے آندھی سیاہ اٹھی اور تاریکی ہو گئی آواز آئی کشتی مرا نام ظلمان سیہ پوش جادو بود کہ سنگباری در فضای ہوئی یہان تک کہ وہ تاریکی رفع ہو ئی روشنی ہوئی اسکے بیر غل مچاتے ہوے بھاگے جب ظلمان قتل ہوا اب سہراب اپنے مقام پر آیا اور سخت سحر تیار کرکے اور اسپر خود بیٹھا اور صدا دی کہ ای قبیم جسیم کسی کو میرے مقابلے کو بھیج یا خود آ یہ جو کہا لشکر سے ابطال جادو اپنے اژدر سحر کو یہ کہ خلایہ آکشین چھوڑ رہا تھا بڑھا کر میدان مین آیا اور کہا کہ سہراب آ میرا مقابلہ کر مین تیرا حریف ہون یہ جو ابطال نے کہا سہراب نے جواب دیا کہ لاجرعہ رکھتا ہو اسنے ایک مرتبہ جھوم کر اور جھولی پر ہاتھ ڈال کر ایک ڈبیہ نکالی اور کہا کہ مین ایک ہی سحر کرتا ہون اس سے کیا حاصل کہ مین بھی چند سحر کرون اور تم رد کرو بس اسی سحر مین خاتمہ ہو سہراب نے کہا کہ کیا مضایقہ ہو مین بھی چاہتا ہون کہ جلدی فیصلہ ہو جائے بس ابطال نے وہ ڈبیہ کھولی اسمین ایک جانور شل باز کے نکلا اور پرواز کرکے آسمان پر گیا اور جا کر صدا دی کہ ای سہراب میری طرف دیکھ کیا کھڑا ہوا ہی یہ صدا دیکر گرد سر سہراب گردش کی اسکا گردش کرنا تھا کہ ایک مرتبہ سہراب جھومنے لگا اور تا پہ کمر پتھر کا ہو گیا یہ جو حال سہراب نے اپنا دیکھا اسنے خیال کیا کہ اس گبر نے بہت زبردست سحر کیا ہی اسکا توڑ کرنا ضرور ہو یہ خیال کرکے دل مین تصور کیا کہ اس طائر نے ابھی ایک صدا دی اگر یہ تین مرتبہ صدا دے لیگا تو مین تمام پتھر کا ہو جاؤنگا پس اسکی تدبیر کرنا ضرور ہو ابھی ایک مرتبہ صدا دیچکا دو مرتبہ صدا دینے کو باقی ہو یہ خیال کرکے اسنے طرف آسمان کے دیکھا اور صدا دی کہ ای طائر سحر آکر جانور سحر ابطال کو شکار کر یہ کہنا تھا کہ طرف سے مشرق کے ایک جانور شل بحری کے پیدا ہوا اس جانور کو دیکھکر کندے جوڑ کر آگیا وہ اپنی جان بچانے لگا اور اس سے لڑنے لگا لاکھ لاکھ ابطال کے جانور نے

تدبیر کی اور اپنی جان بچائی مگر نہ بچی سہراب کے طائر نے اُسکو پنجے مین پکڑا اور سر پر سہراب کے لاکر اُسکا گوشت کھانے لگا نوچ نوچ کر اُسکے بعد قطرے خون کے جو سہراب کے سر پڑے وہ حالت اصلی پر ہوگیا ابطال نے لاکھ لاکھ اسم سحر پڑھ کر اُس جانور پر دم کیا مگر کچھ نہ ہوا وہ جانور اُسی طور سے اُسکو کھایا کیا جب کھا چکا بس سہراب نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ مین نے تیری خوارک تجکو دی اب تو میرا کام کر یہ کہکر اُسکی طرف اشارہ کیا کہ جو یہ اژدر سحر پر سوار کھڑا ہی اسکو قتل کر وہ جانور منقار کھول کر طرف ابطال کے چلا ابطال نے جو دیکھا کہ وہ طائر میری طرف آتا ہی اُسکے ہاتھ مین ایک رومال تھا اُسنے یا خداوند تصویر کہکر سر پر اُس اژدر کے مارا کہ اژدر کا سر شق ہوا اُس سے ایک شعلہ نکلا اور طرف اُس طائر کے چلا جب سہراب نے دیکھا کہ اسنے دوسرا سحر کیا اور میرے ساحر کے جانور کے جلانے کی فکر کی سہراب نے فوراً ایک اسم سحر دم کیا کہ وہ شعلہ گل ہو کر رہ گیا یہ دیکھکر اسکو بہت غصہ آیا اور اژدر پر سے برہم ہو کر کود پڑا اور زمین پر دو پتھر مارا اور کہا کہ ای پتلہ ساحری جلد آ یہ کہنا تھا کہ ایک پتلہ زمین سے پیدا ہوا بس اسنے اشارہ کیا کہ اس جانور کو پکڑلے وطرف اُس جانور کے چلا اب حال یہ ہی کہ وہ جانور سر پر ابطال جادو کے پہونچ چکا ہی یہ جو دیکھا سہراب نے کہ اُسنے پتلہ پیدا کیا ایک مرتبہ اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا ایک بجلی نکالی اُسپر کچھ اسم سحر پڑھا اور اُنگلی پر گردش دیکر طرف آسمان کے پھینکی کہ وہ برق بنکر چلی اسنے پہنچے سہراب نے زور دیا بس وہ برق تڑپ کر جو گرتی ہی سر اُس پتلے کے جلاتی ہوئی سر پر ابطال کے آئی اُسنے لاکھ سپر سحر سر پر قایم کی مگر کچھ نہوا صاف اُسکی ٹانگون سے نکل گئی لاش اُسکی جلنے لگی آواز آئی ارا مجکو کہ نام میرا ابطال جادو تھا اُسکے مرنے کی بھی علامت بلند ہوئی تاریکی ہوگئی تھوڑے عرصے کے بعد روشنی ہوئی سب نے دیکھا کہ صرف سہراب کھڑا ہوا ہی اور کوئی نہین ہی اور راکھ کا انبار ہی یہ حال دیکھکر سمندر نے کہا کہ ای اُستاد سہراب سے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہی یہ بہت بڑا ساحر ہی ایک مرتبہ میرے بھی سحر کو رد کردیا ملاحظہ کیا آپ نے کہ کیونکر اسنے ان دونون ساحرون کو ایک آن مین قتل کیا عشاق نے کہا کیون نہو تمہارا تعلیم کیا ہوا ہی سمندر نے کہا جی نہین مین نے اسکو نہین تعلیم کیا ہی بلکہ یہ چاہ بابل سے تعلیم لیکر آیا ہی اور بہت سے کاملین سے اسنے حاصل کیا ہی شہر سمندریہ مین یہی نو چار پانچ ساحر زبردست تھے جنہین سحران وماہیان تو بڑی ساحرہ تھین کہ جنکی تعریف ہو نہین سکتی ہی اُنکے سہراب وآفتاب غزالان دختر آفتاب اور چند ساحر ہین کہ سہراب وغزالان تو شریک اہل اسلام ہوے آفتاب وسحران وماہیان قتل ہوئین اب صرف چند ساحر باقی ہین ان سب کا یہ حال ہی کہ مجھ سے مقابلہ کرسکتے تھے اور کرسکتے ہین ابھی آپنے سہراب کے کرتب دیکھے عشاق نے کہا یہ کیا کمال ہی ان سب کو اپنے دل کی حسرت نکال لینے دو جب اُنکے قتل ہونے کی نوبت آئیگی تو یہ لوگ پناہ ڈھونڈتے پھرینگے اور مقام امن نہ ملیگا جب میرے سحر کی نوبت آئیگی تم دیکھ لینا سمندر نے کہا آپ کی نوبت کیون آنے لگی یہی لوگ کافی ہین اس یہان اُستاد وشاگرد مین یہ تقریر ہو رہی ہی لشکر اسلام سہراب کی تعریف کر رہا ہی قسیم نے جو ابطال کو بھی کشتہ ہاتھ خیال کیا یہ ساحر زبردست ہی کوئی زبردست ہی اسکے مقابلہ مین جائے قسیم نے جو خیال اپنے دل مین کر رہا تھا کہ ادھر تجسم جادو مقابلہ کو سہراب کے آیا اُسکو بھی قتل کیا چند ساحر اور سہراب نے قتل کیے اب قسیم اس فکر مین رہا کہ کسی کو سہراب کے مقابلہ کو بھیجون کہ شام ہوگئی پندرہ ساحر ہاتھ سے

سے سہراب کی ماری گئی جبکہ شام ہوگئی تو قیسم نے دیکھا کہ اب بیکار ہی کل دیکھا جائیگا حکم دیا کہ طبل بازگشت بجے
بس طبل بازگشت پر چوب پڑی جب طبل بازگشت بجا اِدھر لشکر اسلام مین بھی طبل آسائش پر چوب پڑی دونون لشکر
اپنی اپنی فرودگاہ کی طرف واپس آئے پہلے لشکر کفار واپس گیا اُسکے بعد لشکر اسلام اپنی آرامگاہ مین آیا اب
سمندر نا بکار اپنے سردارون کو لے کر طرف سمندریہ کے چلا گیا یہان قیسم اپنی بارگاہ مین آیا سب سردار
حاضر دربار ہوئے لشکر نے کر کھولی سہراب نے وہ مقابلہ کیا تھا کہ قیسم کے دل پر داغ پڑ گئے تھے بڑا صدمہ
تھا کہ افسوس آج سہراب نے وہ معرکہ سر کیا کہ جسکے سبب سے میری کمر ٹوٹ گئی یہ قیسم نے اپنے اہل دربار سے
کلام کیے اور کہا کہ کل دیکھا جائیگا کل اُس ساحر کو مین برائے مقابلہ روانہ کرونگا کہ جو کہ سہراب کو جا کر قتل
کرے گا اہل دربار نے عرض کیا کہ خداوندا آپکے لشکر مین ایسے ایسے ساحر ہین کہ ایک پل مین سہراب کو قتل کر ڈالینگے
آپ فکر نہ فرمائین بس قیسم نے یہ سُن کے طبل جنگ کے بجنے کا حکم دیا طبل جنگ بجا ہرکارے یہ خبر لے کر طرف
لشکر اسلام کے روانہ ہوئے یہان بارگاہ مین صاحبقران و بادشاہ جلوہ فرما ہین سہراب کی تعریف ہو رہی
ہی ہر ایک شخص سہراب کی تعریف کر رہا ہی سہراب سب کو سلام کر رہا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ ابھی تک
طبل جنگ نہین بجا اہل دربار نے عرض کیا کہ یقین ہی کہ طبل جنگ نہ بجے کیونکہ آج وہ سر جنگ پائی ہی کہ جی
چھوٹ گئے ہونگے کیونکہ پہلے ہی روز شکست ہوئی غزالان نے عرض کیا کہ نہین ضرور طبل جنگ بجے گا
بادشاہ نے فرمایا کہ کچھ عجب نہین ہی جو طبل جنگ نہ بجے خیر دیکھا جائیگا اور باتین ہوتے تھے لشکر کفار کھول کر آسودہ
ہوا کہ اتنے مین ہرکارے خبر لے کر حاضر دربار ہوئے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ لشکر کفار مین نقارہ رزمی
بجا ہی ہمکو یہی خبر ہی یہ جو بادشاہ نے سُنا حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہ حکم جو بادشاہ نے دیا فوراً
نقارے پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا اُسی وقت سے سامان جنگ ہونے لگا یہان
لشکر کفار مین بھی سامان جنگ ہونے لگا اُدھر بادشاہ نے اپنا دربار برخاست کیا اُدھر قیسم نے بھی دربار
برخاست کیا دونون لشکرون مین رات بھر طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھرا کیا صدائے ہوشیار باش و خبردار باش
بلند ہوئی وہ رات اُسی طور سے بسر ہوئی اُدھر سمندر شاہ مع اپنے سردارون کے شہر سمندریہ مین آیا رات تو
ہوگئی تھی سب کو رخصت کر کے داخل محل ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے وہ رات بسر ہوئی یہان صبح کو دونون
لشکر میدان کارزار مین آئے صف آرا ہوئے سمندر شاہ بھی اُسی طور سے آکر ایک جانب میدان کے آکر
کھڑا ہوا نقیب نکلے نقابت کر کے لشکر مین چلے گئے اُسی طور سے لشکرون کی صفون پر سناٹا چھا گیا جب وہ وقت
برطرف ہوا اور وہ حالت کم ہوئی ایک مرتبہ لشکر کفار سے مجسم جادو نکلا اُسنے میدان مین آکر صدا دی کہ جسکو
تمنائے مرگ ہو وہ میرے مقابلے کو نکلے یہ جو سننا تھا بس غزالان طاؤس سحر کو اُڑا کر روبرو تخت شاہی کے
آئی اور اجازت میدان طلب کی بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خداوند عالم کیا یہ جو بادشاہ سے کہا وہ سلام
کر کے خدمت مین صاحبقران کے آئی اور عرض کیا کہ مجکو اجازت میدان کی ملے صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ
بس غزالان صاحبقران سے بھی رخصت ہو کر میدان مین آئی مجسم سے کہا کہ کیا لاف و گذاف بکتا ہی بس
اپنی زبان کو بند کر جو ہر رکھتا ہو وہ کر یہ جو غزالان نے کہا مجسم یہ سُنکر کہنے لگا کہ تو عورت ہی مین کیا تجھ سے
مقابلہ کرون ہان کوئی مرد ہو تو مقابلے کا لطف ہی اور میرے تیرے مقابلہ تو شب کو ہوگا بڑی بیغیرت ہی کہ
دن کو مقابلہ کرنے آئی ہی مین ایسا بیحیا نہین ہون کہ سب کے روبرو مقابلہ کرون عورت و مرد کی لڑائی پلنگ
کی خوب ہوتی ہی یہ جو مجسم نے کہا غزالان کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی اپنی زبان کو بند کر ورنہ
اسکی سزا دی جائیگی اب جو کہا تو تیری زبان گدی سے کھینچ لیجائیگی مجسم نے کہا کہ معلوم ہوا کہ تو بڑی زبان دراز ہی

خیر معلوم ہوا کہ تو بدون سزا پائے اپنی حرکت سے باز نہ آئیگی غزالان نے کہا کہ پھر مقابلہ کر کیون بیکار کی تقریر کرتا ہی یہ جو غزالان نے کہا فوراً مجسم نے گولہ سحر جھولی سے نکالا اور اُسکو طرف غزالان کے پھینکا اور کہا کہ اس حربہ سے میرے بچ یہ جو مجسم نے کہا بس غزالان نے اپنے طاؤس سحر کو بڑھایا اور گولے پر سحر کیا وہ گولہ پلٹ کر طرف مجسم کے چلا مجسم نے دیکھا کہ اسنے میرے سحر کو میری طرف واپس کیا اُسنے سحر کو اپنے زور دیا غزالان نے اپنے سحر کو زور دیا اب اچھر چلنے لگے نوبت یہ پہونچی کہ غزالان نے ایک سحر جو کیا وہ گولہ ایک مرتبہ دھماکے سے شق ہوا اُس سے ایک برق چمک کر سر پر غزالان کے گری غزالان نے سپر سحر سر پر قائم کی جب وہ برق سپر پر آئی اب جو غزالان نے اسم سحر دم کیا وہ برق سرد ہو کر زمین پر گری مجسم نے دوسرا سحر کیا کہ کمند اپنے بال کی بنا کر طرف غزالان کے پھینکی غزالان نے اُسکو بھی جلا دیا جو سحر مجسم کرتا ہی غزالان اُسکو رد کر دیتی ہی آخر کو عاجز ہو کر مجسم نے دو ہتڑ مارا کہ زمین شق ہوئی اُس سے ایک اژدر نکلا اُسنے قلابہ آتشین غزالان کی طرف منھ کر کے چھوڑا وہ شعلہ چلا اُسنے قریب غزالان پہونچکر گنبد کی صورت پیدا کی اور غزالان کو چاروں طرف سے گھیر لیا بس غزالان نے کچھ اسم سحر پڑھکر جو دم کیا اُس گنبد مین نرماقہ ہوا اور پتلہ پیدا ہوا اُسکے ہاتھ مین تلوار تھی وہ تلوار لے کر چلا اُدھر سے مجسم نے صدا دی کہ اے غلام من لینا اسکو جانے نہ دینا بس وہ تلوار لے کر طرف غزالان کے بڑی تیزی سے چلا غزالان نے خیال کیا کہ اسنے بڑے کمال کا سحر کیا بس اسنے دستک دی ایک پتلی اسکی پشت پر سے پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین ایک گلدستہ تھا غزالان نے اُس گلدستہ سے ایک پھول لے کر طرف اُس پتلے کے پھینکا اور کہا کہ پہلے اسکو سونگھ لے پھر میرے قتل کے لیے آنا اُس پتلے نے اُس پھول کو لے کر سونگھا بس سونگھنا تھا کہ ایک مرتبہ وہ پتلہ پکارا اُٹھا کہ ملکہ مین غلام تمھارا ہون کیا حکم ہوتا ہی جو فرمایئے مین بجا لاؤن غزالان نے مجسم کی طرف اشارہ کیا کہ اسکا سر کاٹ لا اُدھر وہ پتلی وہ گلدستہ لے کر غائب ہو گئی اُدھر مجسم نے سحر کو اپنے زور دیا جب غزالان نے اُس پتلے سے یہ کہا وہ ہٹا اور یہ کہتا ہوا طرف مجسم کے چلا کہ تیری جان لونگا میری ملکہ سے مقابلہ کرنے آیا ہی میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی اسی تلوار سے تیرا سر کاٹونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ پتلہ پیدا ہوا تھا وہ گنبد غائب ہو گیا تھا مگر اژدر اُسی طور سے نکلا ہوا کھڑا تھا قلابہ چھوڑ رہا تھا یہ جو پتلے نے مجسم سے کہا مجسم نے جواب دیا کہ اے غلام من وہ حریف میری ہی مین نے تجکو اُسکے قتل کرنے کو طلب کیا ہی کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی دیکھ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا اُس پتلہ نے کچھ جواب نہ دیا اُسی طور سے تلوار لیے ہوئے چلا آتا ہی غزالان کہہ رہی ہی کہ یہی میرا دشمن ہی اگر تو اسکو قتل کر کے آئیگا تو بڑا مرتبہ پائیگا وہ اور تیزی سے چلا مجسم نے دیکھا کہ اسنے بڑا غضب کیا کہ میرے سحر کو میری طرف واپس کیا یہ پتلہ ضرور قتل کریگا بس یہ خیال کر کے اُسنے جھک کر زمین مین سے خاک اُٹھائی اُسپر کچھ پڑھکر دم کیا جب وہ پتلہ قریب آیا اُس پر وہ خاک ماری بس خاک کا پڑنا تھا کہ جیسے تودہ بارود مین آگ لگا دی بس وہ پتلہ جلنے لگا اُسکے سر سے جو آگ لگی تو مثل ہیزم خشک کے جلنے لگا بس جب پتلہ مین آگ لگی تو وہ اژدر ایک مرتبہ ہل کھا کر طرف اُس پتلہ کے آیا اور قلابہ چھوڑنے لگا ایک مرتبہ دم کشی جو کی اُس جلتے ہوئے پتلے کو نگل گیا اُسکو نگل کر طرف غزالان کے چلا غزالان نے دیکھا کہ اژدر میری طرف آتا ہی بس اُسنے جو سحر کیا وہ اژدر اپنا دہن کھول کر لپٹ پڑا اور طرف مجسم کے چلا مجسم نے دیکھا کہ بڑا غضب ہوا اُس پتلہ سے تو مین یون بچا کہ اُسکو جلا دیا اب یہ اژدر میری طرف چلا اسنے میرے سحر کو خود میرے ہاتھ سے برباد کرایا اب اس اژدر کو بھی برباد کر دون بس مجسم نے ایک مرتبہ جھولی پر ہاتھ ڈالا ایک دانہ یاقوت کا نکالا اُسپر کچھ دم کر کے اُس اژدر پر کھینچ مارا وہ دانۂ یاقوت

جو اُسکی پیشانی پر پڑا اُسپار نکل گیا وہ اژدر چرخ کرکے زمین پر گرا اور تڑپنے لگا اُسکے جسم سے شعلہ پیدا ہوا اُسمین آگ لگ گئی جلنے لگا یہ حرکت دیکھی مگر بڑا افسوس کیا کہ مین نے اپنے سحر کو اپنے ہاتھ سے برباد کیا اسنے بان تو اپنی بچائی مگر کمال کا سحر ہاتھ سے جاتا رہا جسپر اُسکو بھروسا تھا اور کئی برس کی محنت سے تیار کیا تھا وہ یون برباد ہوا جب وہ اژدر جل گیا اور راکھ ہو گیا ایک مرتبہ اُس راکھ سے ایک باز پیدا ہوا اور وہ پرواز کرکے طرف غزالان کے چلا اُسکے سر پر آکر اُسنے ذفیر دی بس ذفیر کا دینا تھا کہ ایک مرتبہ غزالان کو کچھ غنودگی سی ہوئی اور جھومنے لگی مست ہو گئی اُسنے دوسری ذفیر دی اور زیادہ اُسکی حالت خراب ہوئی اب یہ امر باقی ہی کہ تیسری ذفیر دی کہ یہ مست ہو کر گرے اور بیہوش ہو جائے راوی نے بیان کیا ہی کہ مجسم نے چار سحر طیار کیے تھے اور ایک مرتبہ اسپر محنت کی تھی اور ایک کو دوسرے کے بعد رکھا تھا پہلا سحر وہ تھا کہ اژدر پیدا ہوا اور اُسکے مُنھ سے شعلے نکلے اُسکا گنبد طیار ہوا اگر ساحر زبردست ہی تو اُس گنبد پر سحر کریگا وہ گنبد برطرف ہوگا اُسکے برطرف ہونے کے بعد یہ دوسرا سحر ظاہر ہوگا اگر حریف نے اُس سحر کو بھی دفع کیا تو اژدر نکل جائیگا اور اژدر کو بھی جلا دیا تو یہ سحر جو کہ سب سے زیادہ زبردست ہی اُس سے نہ بچے گا یعنے باز نکل کر حریف کے سر پر ذفیر دیگا حریف غش کھا کر تیسری صدا مین زمین پر گریگا مین جا کر قتل کر دونگا وہی ہوا کہ دوسرے غزالان نے مجسم کے ہاتھ سے برباد کرائے پہلا سحر جو اُسکا رد کیا جو تھا اُسکا سحر تھا یعنے باز کا خاک سے پیدا ہونا ذفیر دینا اُس سحر مین اب غزالان مبتلا ہی اُسپر جو اسنے اثر کیا تو اُسکا سبب یہ تھا کہ اُسنے کوئی مدارک نہین کیا تھا یہ ایسی ہی زبردست ساحرہ تھی کہ تین سحر رد کیے ورنہ کوئی دوسرا ساحر ہوتا تو وہ پہلے ہی سحر مین مر جاتا اُسکی نوبت بھی نہ آتی بس وہ باز دو مرتبہ آواز دے چکا ہی اور غزالان حالت غش مین مبتلا ہو چکی ہی اُدھر اُسنے تیسری صدا دی یہ زمین پر گری مجسم نے آکر قتل کیا حالت غفلت مین یہ حالت ہوئی تھی اُسکو یہ معلوم تھا کہ سحر سے سحر پیدا ہوگا ایک برباد ہوگا دوسرا اُس سے ظاہر ہوگا یہی تدبیر اُس نابکار نے کی تھی کہ جب حریف دفع کریگا وہ یہ خیال کریگا کہ مین سحر تو دفع کر چکا ہون کہ وہ دھوکے مین اسیطرح کسی نہ کسی مین مبتلا ہوگا کیونکہ وہ تو اُس سے ناواقف ہی وہی ہوا جیسا کہ اُسکا خیال تھا غزالان مجروم رہی ہی کفار مجسم کی تعریف کر رہے ہین سمندر جادو عشاق سے کہہ رہا ہی کہ اس ساحر نے بڑے کمال کے سحر کیے ہین کیا عمدہ سحر کرکے برابری کی ہی اب غزالان کسی صورت سے نہین بچنی ہی ضرور مجسم کے ہاتھ سے قتل ہوگی عشاق نے کہا کہ یہ لوگ ساحر ہین کوہ ظلمان کے انکے سحر بہت زبردست ہین ملاحظہ فرمائیے کہ ایک سحر سے کہ سحر ظاہر ہوئے حریف کو دفع کرتے کرتے ایک زمانہ چاہیے جب ایک سحر کو دفع کرے گا اتنے عرصے مین دوسرا سحر اپنا کام کرے گا مجکو غزالان کی جوانی پر افسوس آتا ہی سمندر جادو نے کہا کہ مجکو خود دریغ ہی گلاب برادر غزالان بھی ہمراہ سمندر کے تھا اُسنے جو یہ حالت دیکھی خون عزیزی نے جوش مارا خیال ہوا کہ گو یہ تجھ سے جدا ہو گئی ہی دوسرا مذہب اختیار کر لیا ہی مگر بہن ہی میرے سامنے ایک ساحر جو کہ غیر مقام کا ہی وہ اسے قتل کرے اور مین دیکھا کرون یہ تو مجھ سے ہرگز نہ ہوگا اور دوسرے یہ کہ غزالان حالت غفلت مین قتل ہوتی ہی ورنہ اسکی یہ بھی مجال نہی کہ یہ غزالان کو قتل کر سکتا تھا یہ اپنے دل مین خیال کرکے اسنے قصد کیا تھا کہ سحر کرے بہن کو بچائے ابھی اسنے سحر نہ کیا تھا کہ اُدھر برابر سے غزالان کے زمین شق ہوئی اور وہ پتلی جو کہ گلدستہ لے کر آئی تھی پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین ایک شیشہ تھا اُسمین کچھ بھرا ہوا تھا آتے ہی اُس پتلی نے اُس شیشہ سے پانی لے کر غزالان کے مُنھ پر چھینٹا دیا بس قطرون کا اُسکے مُنھ پر پڑنا تھا کہ ایک مرتبہ اُسکو ہوش آیا اُس پتلی نے کچھ غزالان کو سونگھایا کہ جس سے بالکل ہوشیار ہوئی اُس پتلی نے کہا کہ لڑکی

ایسا غافل ہوتا ہی کہ حریف نے اپنا کام کرلیا تھا بس اب تدارک فرمایئے یہ جو اُس چلی نے کہا غزالان نے طرف اُس باز کے دیکھا بس اسکا دیکھنا تھا کہ ایک برق چمک کر اُس باز پر گری کہ جس سے وہ جلنے لگا بس اب غزالان کو غصہ آیا اور پکار کر کہا کہ ای مجسم مین نے کئی سحر تیرے رد کیے اور خود تیرے ہاتھ سے برباد کرائے اب تو میرا ایک سحر رد کر مین ایک ہی سحر کرونگی بہت سے سحر نہ کرونگی کیونکہ اب بہت عرصہ ہو چکا ہی غزالان نے جب اُس باز کو برق سحر سے جلا دیا یہ حال دیکھکر مجسم کے ہوش جاتے رہے کیونکہ اب اُسکا کوئی سحر کمال کا نہ رہا سب ختم ہو گئے اُدھر سمندر نے کہا کہ غزالان نے بہت بڑا سحر رد کیا اور خوب بچی اُدھر اسکا برادر گلاب یہ ماجرا دیکھکر بہت خوش ہوا عشاق نے سمندر کو جواب دیا کہ مین نے تو جانا تھا کہ غزالان آج قتل ہوئی مگر معلوم ہوا کہ ساحرہ زبردست ہی کسی اچھے اُستاد کی تعلیم دی ہوئی ہی اُسنے سب تدبیرین کرلی ہین کہ کوئی اسکو مار نہین سکتا ہی کیا وقت سے چلی پیدا ہوئی اور خوب خبردار کیا وہ حالت غشی کس طور سے برطرف ہوئی اب مجسم کی خیر نہین ہی غزالان ضرور اسکو قتل کریگی سمندر نے کہا کہ یہ بات ضرور ہی اُدھر اہل اسلام کو بھی یہ حالت دیکھکر ناامیدی ہوگئی تھی کہ ضرور غزالان قتل ہوئی سہراب جادو اپنے دل مین کہہ رہا تھا کہ افسوس غزالان ایسی ساحرہ دیون قتل ہوئی جب غزالان نے اُس سحر کو اُسکے دفع کیا خود بچی اور باز کو جلا دیا سب اہل اسلام خوش ہوئے اُدھر غزالان نے سنبھل کر اور ایک مرتبہ اپنے گلے سے جو کہ مالہ پڑا ہوا تھا اُس سے ایک موتی نکالکر اُسپر کچھ دم کرکے طرف آسمان کے پھینکا وہ جاکر آسمان پر شق ہوا اُس سے ایک برق پیدا ہوئی وہ کڑک کر جو چلی مجسم نے دیکھا کہ اگر یہ برق آپڑی تو دو پرکالے ہوئے ایک مرتبہ اپنے گینڈے پر سے اپنے کو زمین پر گرا دیا اور پیر مارکر غرق زمین ہوگیا وہ برق جو گینڈے پر گری گینڈے کو قتل کرکے زمین مین در آئی ایک نار عظیم ہوگیا اُدھر غزالان نے دیکھا کہ مجسم نے اپنے کو گینڈے پر سے گرا دیا اور اپنے کو غرق زمین ہوکر بچایا بس اُسنے سحر کیا کہ زمین مثل سنگ کے سخت ہو گئی جب مجسم نے قصد نکلنے کا کیا دیکھا کہ زمین سخت ہی بس اُسنے سحر کیا کہ جہان پر یہ تھا اُتنا طبقہ زمین کا اُڑ گیا یہ نکلا اُسنے نکلکر کہا کہ لے میرا یہ ایک حربہ اور روک لے غزالان نے کہا کہ کر مین اُسے بھی رد کرونگی یہ سننا تھا کہ مجسم نے اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈال کر ایک بیضہ اُسنے نکالا اور اُس بیضہ کو طرف غزالان کے پھینکا وہ چلا کہ غزالان نے دیکھا کہ اُسنے سحر کیا ہی یہ سحر بڑے غضب کا معلوم ہوتا ہی بس یہ تدبیر کرنے لگی وہ بیضہ آسمان پر جاکر شق ہوا اُس سے پھول برسنے لگے ایک ہوا جو چلی بادِ وہ صرصر تھا یا دفعۃً گلزار ہوگیا ہر طرف چمن بن کر طیار ہوا ہوائے سرد کے جھونکے آنے لگے بلبلین چہکنے لگین یہ حال دیکھکر یاقوت غزالان اپنے سحر کو درست کر رہی تھی اور اس فکر مین تھی کہ کسی طور سے اس گولۂ آہنی کو رد کرون کہ باغ طیار ہوگیا تھا اُسنے جو اس باغ کو دیکھا فوراً طاؤس سحر سے کود کر اُس باغ کی سیر کرنے لگی پھول اُٹھا کر سونگھنے لگی اور اشعار عاشقانہ پڑھنے لگی جب مجسم نے دیکھا کہ غزالان بیہوش ہوگئی ہے اُسنے ایک سحر کیا کہ ایک زنگی اُس باغ مین سے ایک تنۂ درخت مین سے پیدا ہوا یعنے تنہ درخت کا شق ہوا اور اُسمین سے ایک زنگی پیدا ہوا اُس زنگی کے ہاتھ مین ایک گلدستہ تھا وہ گلدستہ لے کر طرف غزالان کے چلا غزالان گھبینی کرتی چلی آتی ہی کہ اُس زنگی نے وہ گلدستہ غزالان کو دیا کہ اسکو سونگھ غزالان نے وہ گلدستہ لے کر جو سونگھا اور زیادہ مدہوش رفتہ ہوئی جھومنے لگی یہ حال دیکھکر پھر سب لشکر اسلام مین افسوس کرنے لگے اُدھر سمندر نے عشاق سے کہا کہ یہ دوسرا سحر تھا اب غزالان بالکل سحر مین مبتلا ہوگئی ہی وہ عورت تھی یہ مرد ہی عورت اور مرد کا کیا مقابلہ ہر بڑا فرق ہی آخر کو مجسم نے

قتل کیا یہ تقریر بیان ہو رہی تھی کہ اُدھر ایک مرتبہ غزالان جھوم کر زمین پر بیٹھ گئی شعر عاشقانہ پڑھنے لگی وہ زنگی بھی سامنے بیٹھا ہوا ہی اُدھر مجسم نے اپنے سحر کو زور دیا اور اُسکی بیخودی سے نے خبر کی یا تو بیٹھی ہوئی تھی ایک مرتبہ جھوم کر اُٹھی اور طرف مجسم کے یہ شعر پڑھتی ہوئی چلی اشعار

یار تھا گلزار تھا مین تھی فضا تھی مین نہ تھا
لائق بابوس جانان کیا حنا تھی مین نہ تھا
کیا اُنھین دونون کے حصہ مین قضا تھی مین نہ تھا
کوئی جا سکتا نہین عصمت سرائے یار تک
ہاتھ کیون باندھے مرے چھلا اگر چوری گیا
یہ سراپا شوخی و زد و حنا تھی مین نہ تھا
پردہ در جسنے اُٹھا وہ ہوا تھی مین نہ تھا
تڑپتا رہگیا اور مر گئے فرہاد و قیس

یہ غزل گاتی ہوئی چلی اب سب کو یقین گیا ہو گیا کہ یہ قریب مجسم کے پہونچی اُسنے قتل کیا یہ لوگ تو سب یہ افسوس کر رہے ہین غزالان ابھی اُس باغ سحر مین ہی کہ ایک مرتبہ ایک طرف سے سناٹے کی صدا آئی سب نے دیکھا کہ اُس باغ کے ایک طرف سے ایک طاؤس اُڑتا ہوا آیا اُس طاؤس نے گرد سر غزالان کے چرخ مارا اور ایک مرتبہ چرخ مار کر ایک آواز دی کہ جس سے تمام باغ مین لرزہ پڑ گیا اُسکا صدا دینا تھا کہ ایک مقام پر سے زمین شق ہوئی ایک چشمہ پیدا ہوا اُس طاؤس نے اُس چشمے مین غوطا مارا اور غوطا مار کر سر بلند ہوا اور اُس پانی کے قطرے غزالان پر ڈالے جیسے ہی چند قطرے غزالان پر پڑے بس غزالان ایک مرتبہ چرخ مار کر زمین پر گری اُسکا گرنا تھا کہ زمین شق ہوئی اور دو ہاتھ پیدا ہوئے وہ غزالان کو اندر زمین کے لے گئے جب غزالان کو وہ ہاتھ لیگئے بس اُس طاؤس نے بڑے زور سے چیخ ماری اُسکی منقار سے مثل موسلا دھار کے ایک شعلہ نکلا اور تمام باغ مین اُس شعلے نے آگ لگا دی ہر شجر مثل درخت آتشبازی کے جلنے لگا ہر گوشۂ باغ سے شعلے نکلنے لگے راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ سحر تھا غزالان کا یہ بہت بڑی ساحرہ ہی اسنے اپنے محافظ رہنے کے بہت سے تدارک کیے ہین اپنی حفاظت کے لیے بہت سے سحر تیار کیے ہین یہ بھی ایک سحر تھا کہ جسنے آکر غزالان کو بچایا اُدھر غزالان کو اور زمین کے اُسکے بیرون نے ہوشیار کیا جیسے وہ ہوشیار ہوئی فوراً زمین سے نکلی یہان آکر دیکھا کہ وہ باغ جل رہا ہی جب یہ زمین سے نکلی تھی تو اُسکے ہاتھ مین ایک گلدستہ تھا باہر آتے ہی اُس گلدستہ کو طرف مجسم کے پھینکا ہر گل اُسکا خود بخود اُس گلدستہ سے جدا ہوا اور آسمان پر گیا ہر ہر گل سے شرارے نکلے تمام صحرا مین آگ لگ گئی تھوڑے عرصہ کے بعد جو دیکھا کیسا نفیس پر بہار باغ تیار ہی جسکی روش پر بجاے سرخی کے ریزے یاقوت کے بچھے ہوئے ہین تمام اشجار بادلے سے منڈھے ہوئے ہین طائران خوش الحان کے قفس درختون مین آویزان ہین ایک نہر وسط باغ مین جاری ہی ایک چبوترہ سنگ مرمر کا مربع کنارے نہر کے ہی اُسپر فرش کیا ہوا ہی ایک نمگیرہ کارچوبی کہ جسکے ستون طلائی ہین اُسپر استادہ ہی زیر نمگیرہ ایک مسند زرنگار آراستہ ہی اُسپر سب سامان عیش رکھا ہوا ہی کہ یکایک ایک برق چمکی یہ سب سامان سب اہل لشکر اسلام و کفار دیکھ رہے ہین سمندر بھی دیکھ رہا ہی اور مجسم بھی کہ جو وہ برق چمکی اب جو دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین مہ تمکین گلنار جوڑا پہنے ہوئے اُس مسند پر غرور سے بیٹھی ہوئی ہی اور طرف مجسم کے دیکھ رہی ہی کہ مجسم کی نگاہ جو اُس نازنین پر پڑی ایک مرتبہ عاشق ہو گیا اور فریفتہ ہو کر اُس نازنین کی طرف دیکھکر اشارے سے کہنے لگا کہ مین تیرے اوپر مرتا ہون جان جاتی ہی اگر اجازت دے تو مین تیرے پاس آؤن اُس نازنین نے اشارہ کیا کہ آؤ کیا مضایقہ ہی بس یہ اشعار عاشقانہ پڑھنا ہوا سب سحر سامری فراموش کر گیا ایسا اُسکا عشق اُسکو ہوا کہ جس سے کہ اُسکو اپنے حال کی خبر نہ رہی یہ بھی نہ خیال رہا کہ مین نے سحر کیا تھا کسنے اُسکو رد کیا اور میدان جنگ مین برابے مقابلہ آیا ہون یہ کیا حرکت ہی کہ کسی پر عاشق ہو کر جاتا ہون یا اُسکو خبر نہ تھی ایسا مبتلاے عشق تھا بس اشعار عاشقانہ پڑھتا ہوا اُس باغ مین داخل ہوا جیسے اندر باغ کے پہونچا کہ ایک مرتبہ زمین شق ہوئی اور ایک نازنین پیدا ہوئی اُسنے ایک ہار پھولون کا گلے مین مجسم کے ڈالا اُس ہار کا پڑنا تھا کہ وہ اور مبہوت ہو گیا بیقرار ہو کر طرف اُس نازنین کے چلا اور

قریب چبوترہ پہونچا اُدھر غزالان نے سحر کو دور دیا اُس نازنین نے اشارہ کیا کہ جلد آؤ بس یہ ایک مرتبہ
بیتاب ہوکر چبوترے پر چڑھا جیسے قدم چبوترے پر رکھا ویسے ایک برق چمکی اب جو دیکھا نہ وہ نازنین ہی نہ کچھ ہی
صرف باغ ہی بس ادھر غزالان نے اپنے گلے سے اپنا طوق اُتارا اُسپر اسم سحر دم کرکے اُسکو طرف مجسمے کے
پھینکا وہ برق بنکر جو سر پر آکر مجسمے کے گری سر پر سے گذر کر اندر زمین کے چلی گئی مجسمے کے دو پرکالے ہوگئے
ایک جسم کے دو جسم ہوئے ایک کشور دار دگیر بلند ہوا آواز آئی کہ کشتی مرا کہ نام من مجسمہ جادو بود افسوس مردیم
وجان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم ادھر غزالان اُسکو قتل کرکے مجوی اب جو دیکھا تو اُن اُسکے ہاتھ مین تھا
نہ وہ باغ نہ وہ چبوترہ اُسی طور سے میدان صاف تھا غزالان نے آواز دی کہ یون مبہوت کرکے قتل کرتے
ہین یہ جو غزالان نے کہا سب کفار گردن جھکا کر خاموش ہوگئے سمندر نے عشاق سے کہا کہ کیا عمدہ سحر
غزالان نے کیا ہی دراصل اسکو خوب سحر آتے ہین اب معلوم ہوا کہ یہ بڑی کاملہ ہی یہ ایسے کمال رکھتی ہی اُدھر
اہل اسلام نے بہت بڑی تعریف کی ایک نعرۂ تکبیر بلند کیا سب اہل اسلام خوش ہوئے اُدھر غزالان نے
کہا کہ کسی کو میرے مقابلے کو روانہ کرو اور چند ساحر غزالان کے مقابلے کو طرف سے قسیم کے آئے اُن سب کو
غزالان نے یون قتل کیا کہ جیسے کوئی ایک ادنیٰ آدمی کو قتل کرتا ہی جب اُسنے اتنے بڑے ساحر کو یون قتل
کیا تو اور کسی کی کیا اصل ہی اسی معرکے مین شام ہوگئی قسیم نے جو دیکھا کہ شام ہوگئی اور آج بھی معرکہ اہل اسلام
کے ہاتھ رہا اُسنے طبل بازگشت بجوادیا دونون لشکر اپنی فرودگاہ پر واپس آئے سمندر طرف شہر کے واپس
گیا غزالان کے سر پر سے بحکم بادشاہ زرنثار ہوتا ہوا لشکرگاہ سے آیا سب سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے
لشکر نے کر کھولی بادشاہ نے دربار کیا سب لباس رزمی اُتار کر درباری لباس پہنکر دربار مین آئے بادشاہ
و صاحبقران بھی پوشاک تبدیل کرکے آکر تخت پر جلوہ گر ہوئے صاحبقران اپنے دنگل صاحبقرانی
پر اور سب سردار حاضر دربار ہوئے غزالان کی سب تعریف کرنے لگے کہ کیا خوب مقابلہ کیا ہی وہ نابکار
اسی قابل تھا آج بھی بڑا داغ قسیم کو ہوا ہوگا قسیم پر کیا منحصر ہی سمندر کو رنج ہوا ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ ملکہ
غزالان کو خلعت دیا جائے اُسی وقت غزالان کو خلعت دیا گیا غزالان خلعت فاخرہ پہن کر خوش
ہوئی اُدھر قسیم نے بھی دربار کیا لشکر نے کر کھولی تمام لشکر اسودہ ہوا آج قسیم نے بسبب رنج وغم کے دربار
نہین کیا صرف حکم طبل جنگ دے کر دربار برخاست کیا ہرکارون نے یہ خبر لشکر اسلام مین پہونچائی یہان بھی
طبل جنگ بجا اُدھر سمندر جو شہر مین گیا سب کو رخصت کرکے محل مین چلا گیا مگر بڑا صدمہ تھا کہ دو روز سے
مقابلہ ہو رہا ہی اہل اسلام کو برابر ظفر ہو رہی ہی دیکھیے انجام اس مقابلے کا کیا ہوتا ہی سمندر تو اس فکر مین یہان
محل مین ہی وہان رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا یہانتک کہ ذرۂ شب کا برطرف ہوا خاور تاب
سے صبح برآمد ہوئی دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے سمندر شاہ بھی آکر ایک جانب اُسی جاہ وحشم
سے کھڑا ہوا آج لشکر حریف سے حلیم سیاہ پوش برادر قسیم برابے مقابلہ نکلا لشکر اسلام سے سہراب اپنے
تخت سحر کو بڑھا کر روبرو بادشاہ کے آیا اجازت لیکر بادشاہ صاحبقران سے حلیم کے مقابلہ مین گیا حلیم نے
کہا کہ اے سہراب آج تیری قضا ہی تو میرے ہاتھ سے ضرور قتل ہوگا سہراب نے کہا کہ اگر میری قضا آئی ہی
تو کیا چارہ ہی اگر نہین آئی ہی تو مین تجکو ہی قتل کرونگا کیون پریشان ہوتا ہی حلیم نے کہا کہ لاجو حربۂ سحر رکھتا ہی
سہراب نے کہا کہ یہ اچھا طریقہ نہین ہی تو بیلے حربہ کرلے تو مین حربہ کرونگا حلیم نے کہا کہ اگر تیرا طریقہ نہین ہی تو میرا تو
طریقہ ہی یہ لیکر اُسنے سحر کیا سہراب نے اُسکے سحر کو رد کیا اُسنے پھر سحر کیا پھر سہراب نے رد کیا سہراب
نے کہا کہ کوئی عمدہ سحر کر کیونکہ مین نے سنا ہی کہ تم چارون بھائی بہت بڑے ساحر زبردست اور پہلوان بھی

زبردست ہو کوئی تو سحر کمال کا دکھاؤ حلیم نے کہا کہ اگر تیری خواہش یہی ہی تو لے مین سحر کرتا ہون ذرہ کر
سہراب نے کہا کہ مین ہوشیار ہون بس حلیم نے ایک مرتبہ اپنے تخت کی طرف دیکھا فوراً تخت کا گوشہ شق
ہوا اُس گوشۂ تخت سے ایک اژدہا پیدا ہوا اُسکے پرون سے شعلے نکل رہے تھے وہ شعلے بلند ہو کر طرف
آسمان کے جاتے تھے ایک ابر بنکر طیار ہو جاتا تھا یہانتک کہ ایک آسمان شعلون کا بنگیا اب حلیم نے اُس
آسمان کی طرف اشارہ کیا اُس ابر سے چند شعلے علحدہ ہوئے اور طرف سہراب کے چلے سہراب نے
اشارہ کیا ایک سپر بنکر سر پر قائم ہوئی وہ شعلہ اُس سپر پر آکر گل ہو گیا یہ دیکھکر حلیم نے طرف اُس ابر
سحر کے جو کہ آگ کا بنا ہوا تھا اشارہ کیا ایک مرتبہ وہ گولا گرا کر چلا یہ جو سہراب نے دیکھا کہ اس ابر سے
بچنا چاہیے اسنے سحر کیا کہ ایک نہر رود بر و تخت کے قائم ہوئی یہ اُس نہر مین کود پڑا اور وہ ابر اُس نہر پر
آکر گرا اور سرد ہو گیا یہ جو حلیم نے دیکھا کہ میرے سحر کو سہراب نے یون رد کیا اور اسطور سے اپنے کو بچایا
ایک مرتبہ برہم ہو کر سحر کیا کہ تمام نہر کا پانی کھولنے لگا سہراب نے دیکھا کہ اُسنے سحر کیا کہ میری نہر کا پانی
بھی گرم ہو گیا اسنے جو سحر کیا وہ گرمی پانی کی کم ہوئی یہ ایک مرتبہ اُس نہر سے نکلا اور اپنے تخت پر جا کر قائم
ہوا اور اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ او حلیم تو نے سحر تو اچھا کیا تھا مگر کچھ نہ چلا اب اور کچھ سحر کر یہ جو سہراب نے
کہا حلیم نے ایک مرتبہ کچھ سحر کیا کہ ایک ابر پیدا ہوا اُس ابر سے بارش برف ہونے لگی سہراب نے
جو اسم سحر پڑھا وہ ابر برطرف ہو گیا اُسکے مقام پر ایک اور ابر بنکر طیار ہوا اُس سے آگ برسنے لگی حلیم
نے جو دیکھا کہ آگ سہراب نے برسائی اسنے سحر کیا کہ وہ آگ برسنا موقوف ہو گئی سہراب نے کہا
کہ اور کچھ سحر کر حلیم نے کہا کہ میرے تیرے سحر سے تو مقابلہ ہو چکا چونکہ مین بھی ساحر ہون اور تو بھی ساحر
زبردست ہی کوئی لطف نہو گا بس تلوار سے مقابلہ کر سہراب نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی بس حلیم اپنے تخت
پر سے یہ کہکر کود پڑا اور سحر کیا ایک مرکب پری پیکر اُسکے زیر ران ہوا اُدھر سہراب بھی تخت پر سے کودا
اُسنے بھی سحر سے مرکب بنایا بس حلیم نے تلوار نیام سے لی تلوار چلنے لگی وار پر وار ہو رہے تھے یہ نوبت آئی
کہ ایک مقام پر حلیم نے تلوار کا وار کیا سہراب نے رد کر کے جو اپنا وار کیا تلوار جو دوال کمر پر پڑی شل
ہو کر ترکے دو ٹکڑے ہوئے حلیم قلم ہو کر مرکب سحر سے زمین پر گرا ایک تاریکی برپا ہوا آندھی سیاہ چلی کہ جس سے
زمانہ تیرہ و تار ہو گیا برف باری ہوئی بیر مل مچلنے لگے صدائے گریہ بلند ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من
حلیم جادو بود تھوڑے عرصے کے بعد وہ سب تاریکی برطرف ہوا اب جو روشنی ہوئی دیکھا کہ حلیم کی لاش
پڑی ہوئی ہی یہ حال دیکھکر اُسکے لشکر نے قصد کیا کہ جنگ مغلوبہ کرین قیسم نے منع کیا کہ ابھی جنگ کو مغلوبہ نہ کرو
ہمارے زیر حکم رہو لشکر منع کرنے سے قیسم کے تھم گیا ایک مرتبہ سلیم بھائی کی لاش کو دیکھکر بیقرار ہو گیا
تاب نہ رہی اپنے تخت سحر کو بڑھا کر طرف میدان کے چلا قیسم نے کہا کہ بھائی تم نہ جاؤ کوئی اور مقابلے کو
جائیگا اُسنے جواب دیا کہ میری آنکھون مین دنیا تاریک ہو گیا ہی مجھ سے لاش حلیم کی نہین دیکھی جاتی
ہی مین ضرور اُسکے قاتل کو قتل کرونگا یہ کہتا ہوا برابر سہراب کے پہونچا اور آتے ہی اُٹھا کر گلدستۂ سحر
جو کہ اُسکے تخت پر رکھا تھا سہراب پر مارا وہ گلدستہ قریب سہراب پہونچکر شق ہوا اُس سے ہزارون
جانور ہر ابر لعل کے پیدا ہوئے اور اُڑنے لگے سہراب کو گھیر لیا چاؤن چاؤن کرنے لگے ذرا مہلت
نہین دیتے ہین کہ سہراب کچھ اسم سحر پڑھے اور اُنکو قتل کرے کوئی سر پر ہی کوئی شانے پر کوئی کان
کے پاس اُڑ رہا ہی کوئی پشت پر چارون طرف سے گھیرے ہوئے ہین سہراب پریشان ہو گیا بس
سہراب نے سحر کیا کہ ایک باز پیدا ہوا وہ اُن جانورون کا شکار کرنے لگا یہ جو سلیم نے دیکھا بس سلیم

نے اپنے سر کے چند بال توڑے اُسکا جال بنایا جھولی سے ایک پرچہ کاغذ کا نکالا اُسکا ایک پتلا کاٹا
اُسکو سوزن سے گونچا اور چند قطرے خون کے اُسپر ڈالے اُسکو تخت پر رکھکر ماشہ کے دانون پر
اسم سحر پڑھکر جو مارا وہ پتلہ بشکل انسان متشکل ہوا اور گویا ہوا کہ کیا حکم ہوتا ہی اُسنے جال اُس پتلے کو دیا
اور کہا کہ جا اِس باز کو اسیر کر لا اِدھر تو سلیم نے یہ تدبیر کی اُدھر جو سہراب کو مہلت ملی اُسنے ایک
چٹکی خاک کی اُٹھا کر اسم سحر پڑھکر اُٹھا کر جو طرف اُن جانورون کے پھینکی بس یہ عالم ہوا کہ گویا کسی نے
بارود مین آگ لگا دی وہ سب جانور جلنے لگے وہ پتلہ اُن جانورون کے قریب پہونچ گیا تھا وہ بھی جلنے
لگا وہ باز سحر جو کہ سہراب کے سحر کا تھا جدھر سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا جب سلیم نے دیکھا کہ اُسنے
میرے جانور بھی جلا دیے اُس پتلے کو بھی جلا دیا اُسنے فوراً کاغذ کا ایک شیر تراشا اور اُسپر سحر کیا بس وہ
اصلی شیر ہو گیا اُسنے اشارا کیا شیر پنجہ اُٹھا کر طرف سہراب کے چلا سہراب نے جو دیکھا کہ شیر
میری طرف آتا ہی اُسنے سحر کیا کہ دو ازدہا بھیشکل سے پیدا ہوئے وہ شیر سے آکر لڑنے لگے یہ جو سلیم نے دیکھا
اُسنے سحر کیا کہ ہزارون پتلے پیدا ہوئے وہ سب ایک مرتبہ تلوارین لے کر طرف سہراب کے چلے
سہراب نے جو ہاتھ کو اپنے گردش دی ہزارون برقین گرین وہ جلکر فنا ہو گئے اُدھر اُن ازدہا ہیکلون
نے اُس شیر کو ہلاک کیا ایک مرتبہ سلیم نے جو سحر کیا ایک آفتاب ظاہر ہوا کہ جسمین از حد گرمی تھی
سہراب بسبب شدت گرمی کے بیقرار ہوا سہراب نے جو سحر کیا ایک عقرب پیدا ہوا اُسنے آکر
اُس آفتاب پر نیش مارا کہ وہ آفتاب سیاہ ہو گیا ایک تڑاقہ ہوا اُسکے دو ٹکڑے ہوئے وہ ٹکڑے
طرف سہراب کے چلے سہراب نے جو سحر کیا دو ہاتھ پیدا ہوئے اُن ٹکڑون کو روکا سلیم نے ایک
سحر کیا کہ ایک مرتبہ زمین سے غبار بلند ہوا اُسنے سہراب کو گھیر لیا سہراب اُس غبار مین پوشیدہ
ہو گیا سہراب نے سحر کیا کہ ابر سحر آکر برسا وہ غبار برطرف ہوا سلیم نے سحر کیا کہ ایک ابر پیدا ہوا
وہ آکر اُس میدان پر محیط ہوا جبتک کہ سہراب تدبیر کرے کہ یکایک وہ ابر آکر سہراب پر گرا سہراب
اُس ابر مین پنہان ہو گیا وہ ابر ایک گنبد بلکر طیار ہوا اُسمین سہراب تھا کہ سہراب نے جو دیکھا کہ مین ابر
سحر مین مبتلا ہو گیا بس اُسنے سحر کیا کہ اُس گنبد مین ایک در پیدا ہوا یہ اُس گنبد سے نکلا اور نکلتے ہی
خاک اُٹھا کر جو اُس گنبد پر ماری وہ مثل ہیزم خشک کے جلنے لگا سلیم نے دیکھا کہ جو سحر مین نے کیا
وہ اُسنے رد کیا اب کوئی سحر عمدہ کرنا چاہیے یہ تصور کر کے سلیم نے اپنی پشت کی طرف دیکھا ایک مرتبہ
سم مرکب کی صدا آئی اب جو دیکھا کہ ایک نقابدار سحرا کی طرف سے چلا آتا ہی اور آتے ہی اُسنے
سلیم سے عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی اُسنے سہراب کی طرف اشارہ کیا کہ اُسکو گرفتار کر لو وہ سوار
مرکب اُٹھا کر طرف سہراب کے چلا سہراب نے جو اُسکو آتے ہوئے دیکھا ناریل سحر اُٹھا کر اُس
سوار پر مارا وہ اُسکے منہ پر آکر پڑا پشت کو توڑ کر پار نکل گیا وہ سوار نقاب پوش جلکر خاک ہو گیا
اب یہ ہوا کہ سلیم نے جو دیکھا کہ میرا سحر اُسنے رد کیا منقل آتشین اُسکے تخت پر رکھی ہوئی تھی اسم سحر
پڑھکر طرف سہراب کے پھینکی ایک دریاے قہار پیدا ہوا سہراب نے ابر سحر سے پانی برسا کر
اُسکو برطرف کیا سلیم نے کہا کہ اے سہراب معلوم ہوا کہ تو بڑا ساحر ہی خیر اب ہوشیار ہو جا یہ سحر
مین آخری کرتا ہون اس سے تیرا بچنا محال ہی سہراب نے جواب دیا کہ مین خبردار ہون تو سحر کر بس
سلیم نے ایک مرتبہ اپنی جو جھولی پر ہاتھ ڈالا اور اُسمین سے ڈبیہ نکالی اُسکو طرف سہراب
کے پھینکا وہ ڈبیہ قریب سر سہراب آکر گری لیکن اُس سے ایک چھوٹا سا بیضہ فولادی پیدا

ہوا سہراب نے اشارا کیا کہ ایک برق چمک کر اُس بیضہ پر گری وہ بیضہ برق کے گرنے سے دو ٹکڑے ہوا ایک سے تو چادر آتش نکلی اور وہ طرف سہراب کے آئی ایک سے ایک اژدر پیدا ہوا اُس آگ نے آکر سہراب کو چارون طرف سے گھیر لیا سہراب کے اُس آگ کو دیکھکر حواس جاتے رہے یہ اُسکے برطرف کرنے مین مصروف ہوا اُدھر اُس اژدر نے زمین پر گر کر جو دم کشی کی تو سہراب کو مع تخت اور اُس آگ کے کھینچ کر لے چلا سہراب اب بے بس ہو گیا کیا کرے مجبور ہو سلیم لے سحر کو زور دیا لشکر اسلام مین طلاطم مچ گیا کہ افسوس مفت سہراب قتل ہوا بہت بڑا ساحر زبردست تھا نوبت باین جا رسید کہ سہراب اُسکے مُنہ کے برابر پہونچ گیا کہ ایک مرتبہ برابر سے اُس اژدر کے زمین شق ہوئی اور ایک پتلہ پیدا ہوا اُسکے ہاتھ مین تلوار تھی اُسنے نکلتے ہی تلوار کا وار اُس اژدر پر کیا تلوار پڑتے ہی کہ اژدر کے دو ٹکڑے ہوئے اُس سے شعلہ نکلا اُس پتلے کی طرف چلا وہ پتلہ بہت جلد زمین مین غائب ہو گیا اُدھر سہراب قائم ہوا مگر آگ گھیرے ہوئے ہو سہراب نے جلدی سے روئی جھولی سے نکالی اُسپر کچھ پڑھکر طرف آسمان کے اوڑایا وہ ابر سحر بنکر طیار ہوا اُس سے بارش ہونے لگی کہ وہ آگ گل ہو گئی سلیم نے قصد کیا تھا کہ مین کچھ اور سحر کرون چونکہ سہراب نے یہ بہت بڑی زک اُٹھائی تھی نہایت غصہ تھا اب جو اُس آگ سے نکلا تو اُسکے ہاتھ مین ایک گولہ تھا نکلتے ہی کہا دی کہ ای سلیم میرے حربہ سے بچ یہ کہکر وہ گولہ طرف سلیم کے پھینکا اُسنے جو گولے کو آتے ہوئے دیکھا اپنے کو تخت پر سے نیچے گرا دیا مگر اُسپر بھی نہ بچا وہ گولہ اُسکے قریب آیا اُسنے سحر کیا کہ ایک مرتبہ وہ گولہ شق ہوا اُس سے ایک جانور پیدا ہوا اُسنے سر پر سلیم کے آکر صدا دی کہ جس سے سلیم تھرکا ہو گیا بس اب سہراب نے سحر کیا کہ ایک برق چمک کر گری کہ جسنے سلیم کو جلا کر خاک کر دیا بڑا شور عظیم برپا ہوا تمام صحرا کانپنے لگا ہوا سے تیز و تند چلنے لگی ہر غل مچانے لگے کہ ایک مرتبہ ایسی تاریکی ہوئی کہ کسی کو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا تمام زمانہ تیرہ و تار یک ہو گیا تھا سب طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی صدائے گریہ آرہی تھی تھوڑے عرصے کے بعد صدا آئی کہ کشتی مرا نام من سلیم جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم دلمطلب خود رسیدیم جب یہ صدا آئی وہ تاریکی ہر طرف ہوئی روشنی ہوئی دیکھا کہ سلیم کی لاش پڑی ہوئی ہر یہ حال دیکھکر اُسکا بھی لشکر ایک مرتبہ قصد جنگ مغلوبہ کر کے چلا تھا کہ قسیم نے روکا اور کہا کہ ابھی جنگ مغلوبہ نہ کرو ہمتو موجود ہین تمام لشکر والے یہ کلام سنکر خاموش ہو گئے اُس مقابلہ مین تمام روز ختم ہو گیا تھا اور دوسرے دو بھائی قسیم کے مارے گئے اسکو اُنکا بھی صدمہ تھا اُسنے طبل بازگشت بجوا دیا لشکر اسلام مین بھی طبل بازگشت بجا آج بھی سمندر کو بڑا صدمہ ہوا عشاق سے کہا کہ اُستاد سہراب نے تو بڑا غضب کیا کہ ایسے نامی ساحرون کو قتل کیا اسکو بڑے کمال کے سحر آتے ہین عشاق نے کہا کہ ان لوگون کو اپنے دل کے حوصلے نکال لینے دو پھر تو یہ سب لوگ میرے ہاتھ سے قتل ہو رہینگے سمندر شاہ بھی اپنے شہر کی طرف چلا گیا چونکہ اسکو بڑا صدمہ تھا گو ابھی کچھ دن باقی تھا مگر اُسی وقت داخل دربار شہوا مل مین چلا گیا سب سردار طرف اپنے اپنے مقام کے گئے اِدھر دونون لشکر فرودگاہ پر آکر فروکش ہوئے دونون لشکرون نے کر کھولی صاحبقران نے دربار کیا آج بڑی تعریف سہراب کی صاحبقران بادشاہ داہل دربار نے کی بادشاہ نے سہراب کو خلعت دیا سہراب نے سلام کر کے وہ خلعت لے لیا سہراب نے کہا کہ خداوندا آج قسیم کی کمر ٹوٹ گئی برابر کے بھائی مارے گئے یقین ہو کہ اس غم مین طبل جنگ نہ بجوائے تو عجب نہین ہو کیونکہ یہ بہت بڑا صدمہ اسکو پہونچا غزالان نے کہا کہ ای

سہراب یہ تمہارا صرف گمان ہی گمان ہے اگر کچھ بھی رنج و غم نہوگا ضرور طبل جنگ بجے گا صاحبقران نے فرمایا کہ غزالان سچ کہتی ہو کیونکہ اُن دونون کے بشرے سے کوئی آثار ملال نہ ظاہر ہوتے تھے بلکہ کسی قدر علامت خوشی تھی غزالان نے کہا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین یہان تو دربار مین یہ تقریر ہو رہی ہے اور جلسۂ عیش و نشاط برپا ہے کہ اتنے مین ایک مہ جبین نے محفل مین آکر یہ غزل بہ لحن داؤدی

عجب تازہ ادا سے گانے لگی غزل
تمام عالم مین خاک چھانی یہ عشق آخر کو ننگ ہوکر

جب آدمی کو نہ پایا تو وہ تو دل پہ بیٹھا خدنگ ہوکر
وہی تو ہے شعلۂ تجلی کہ دشت ایمن سے تنگ ہوکر

جب اُسنے اپنی خود چاہی کھلا حسینون پہ رنگ ہوکر
نہ دیکھو دیکھو تم آئینے کو کہ مجکو رہتا ہی ہول ہر دم

کہین نہ جمجائے عکس اسکا رخ معصفا پہ زنگ ہوکر
نگاہ و زد بد کسنے دیکھی دکھاؤ آنکھین کرو نظارے

لڑیگی میدان مین نگہ کیا لڑی اگر خاد جنگ ہوکر
ہر نگ حسرت مثال ارمان جو آگیا یان سے پھر نہ نکلا

رہیگا سینے مین تیر تیرا اسیر قید فرنگ ہوکر
کچھ ایسے فتنون پہ فتنے اُٹھے کہ شور محشر بھی ہیچ اُٹھا

اُٹھی قیامت بھی ساتھ میرے بتون کے کوچے سے تنگ ہوکر
نہ وہ نظارے نہ وہ اشارے نہ ویسے غمزے نہ ویسی چشمک

غضب ہی پابند شرم مجھری نگہ تری شوخ و شنگ ہوکر
وہ قتل کرتے ہوئے جو جھجکے تو یاد آغاز عشق آیا

کہ بارہا یون ہی رہگئی تھی ہمارے دل مین امنگ ہوکر
کھلے اگہی نہ عقدۂ دل کہ اس سے امید بندھ رہی ہی

عجب نہین آرزو مین نکلین جو دل کی تنگی سے تنگ ہوکر
بھرے ہوئے ہین ہزار ارمان پھر اُپر سے حسرتون کی حسرت

کمان کل جاؤن یا اگہی مین دل کی دست سے تنگ ہوکر
جھکی ذرا چشم جنگجو بھی نکل گئی دل کی آرزو بھی

بڑا مزا اُس ملاپ کا ہی جو صلح ہو جائے جنگ ہوکر
رہیگا خنجر پہ تیرے دھبا کہ تونے بیجرم اسکو مارا

یہ داغ کا خون ہی سمگر چھپے گا ہرگز نہ رنگ ہوکر
یہ غزل اُس رقاصہ نے اسطرح سے گائی کہ

تمام اہل دربار اُس رقاصہ کی تعریف کر رہے ہین اسی طرح سے وہ شب بسر ہوئی اب اُدھر کا احوال سنیے کہ قیصر جو اپنی فرودگاہ پر پہونچا سب سردار جو کہ باقی تھے وہ حاضر دربار ہوئے دربار آراستہ ہوا قیصر نے اُس مقام کی طرف دیکھکر ایک آہ کی اور جیسم سے کہا کہ ای بھائی آج تو ہماری بارگاہ سونی ہوگئی وہ مقام خالی ہوگیا کہ جہان پر ہمارے برادر حلیم و سلیم بیٹھتے تھے آج سہراب نے بہت بڑا صدمہ دیا ہم اس صدمہ سے بہت پریشان ہوئے بلکہ یہ عالم ہوا ہی کہ کمر ٹوٹ گئی ہی قوت بازو کم ہوگئی ہی آنکھون سے کم دکھائی دینے لگا ہی جیسم نے کہا کہ کیا عرض کرون کہ جو دل کی حالت ہی افسوس یہ ہی کہ اُنکی لاش بھی نہ اُٹھا سکے قیصر نے کہا کہ بھائی حکم دو کہ چند سردار جاکر یہ انتظام کرین کہ میدان مین جاکر وہ دونو لاشین اُٹھا کر طرف ہمارے شہر کے لیجائین اور جاکر اُنکا کریہ کرم کرین یہ تو سہکو بالکل یاد نہ تھا ایسے بدحواس ہوئے کہ اسکا کچھ خیال ہی نہ رہا یہ جو قیصر نے کہا چند سردار فوراً بحکم قیصر میدان مین آئے اور حلیم و سلیم کی لاش اُٹھا کر طرف کوہ ظلمان کے روانہ ہوئے جب لاشین طرف ظلمان کوہ کے روانہ ہوگئین یہان قیصر نے جیسم سے کہا کہ مین طبل جنگ بجواتا ہون کل خود نکلکر مقابلہ کرونگا جیسم نے کہا کہ کل تو میری باری ہے مین میدان مین جاؤنگا قیصر نے کہا کہ اچھا کل دیکھا جائیگا یہ صلاح کرکے حکم نواخت طبل جنگ دیا نقارہ بجا یہ خبر جاسوسان لشکر اسلام لے کر لشکر مین آئے بادشاہ کی خدمت مین آکر عرض کیا یہان بھی طبل جنگ بجا ادھر بادشاہ و قیصر نے دربار برخاست کیا وہ رات اُسیطور سے بسر ہوئی رات بھر دونون لشکر مین طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھرا کیا صدائے ہوشیار باش و خبردار باش کی بلند رہی یہانتک کہ سحر ہوئی دونون لشکر حسب معمول قدیم میدان جنگ مین آئے صفین آراستہ

نقیب نقابت کر کے لشکر مین آئے اُدھر سمندر شاہ بھی ایک طرف اپنے مقام پر آکر مع سرداروں کے
کھڑا ہوا کہ لشکر کفار سے جسیم جادو اپنے بھائی قسیم جادو سے اجازت لیکر تخت سحر کو بڑھا کر آیا مبارز
طلب کیا لشکر کفار سے توجسیم نکلا ملکہ غزالان نے جو جسیم کو دیکھا ایک مرتبہ طاؤس سحر کو اپنے پرسے
نکالا بادشاہ سے اجازت خواہ ہوئی بادشاہ نے اجازت دی غزالان صاحبقران بادشاہ کو سلام
کر کے میدان مین آئی مقابل جسیم سیاہ پوش ہوئی جسیم سیاہ پوش بہت لاف و گذاف کر رہا تھا
غزالان نے کہا کہ ای جسیم اپنی زبان بند کر اور حربہ سحر اُٹھا آج میرا تیرا مقابلہ ہی کیونکہ تو بادشاہ ہی
کوہ ظلمان کا اور مین ایک ادنے ساحرہ ہون آج میرے اور تیرے سحر کا امتحان ہوا جاتا ہی دیکھین
کون زبردست ہی جسیم سیاہ پوش نے کہا کہ ای غزالان تو مجکو مثل اُن ساحرون کے نہ تصور کرنا
آج ضرور مین تجکو قتل کرونگا ملکہ غزالان نے کہا کہ کچھ پرواہین ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ تخت پر جسیم
کے ایک آئینہ لگا ہوا ہی ایک گلدستہ رکھا ہوا ہی اور بہت سے اشیا ہین بس جب یہ غزالان نے کہا ایک
مرتبہ جسیم نے ایک ظرف جو کہ آب شفاف سے بھرا اُسکے روبرو رکھا ہوا تھا اُسکی طرف دیکھا دفعتہً اُس پانی کو
حرکت ہوئی اُس پانی سے ایک ماہی تڑپ کر نکلی اُسنے اُس ماہی کو اشارہ کیا کہ تو اس ساحرہ کو کھا جا یہ
جو جسیم نے کہا تو وہ مچھلی ایک چھوٹی سی مچھلی یا خود بخود وہ مچھلی دراز ہو گئی اور اپنا دہن مثل غار بلا کے
کھول کر طرف ملکہ غزالان کے چلی ملکہ غزالان ، دیکھکر مسکرائی اُسکے مسکرانے سے ایک برق چمک کر
اُس مچھلی پر گری کہ وہ ساری ماہیت اپنی بھول گئی اور اُس آتش برق سے جل گئی یہ سحر جسیم کا ختم ہو گیا
غزالان نے کہا کہ ای جسیم تو اسکی ماہیت سے جو واقف تھا تو پھر کیون تونے یہ سحر کیا کہ جو کہ کچھ بھی
اصل نہ رکھتا تھا شکار ہو گیا یہ جو جسیم نے دیکھا ایک مرتبہ وہ ظرف آب اُٹھا کر طرف غزالان کے
پھینکا وہ ظرف زمین پر گر کے شکست ہوا وہ پانی زمین پر گرا اُس پانی کے گرتے ہی یہ عالم ہوا کہ ایک دریا سے
تمار موجزن ہوا اور طرف لشکر اسلام کے موج زنی کرتا ہوا چلا اُس دریا کو دیکھکر تمام لشکر اسلام پریشان
ہو گیا ایک طلاطم لشکر مین پڑ گیا یہ جو ملکہ غزالان نے دیکھا فوراً ایک پتلہ مچھلی سے نکالا اُس پتلہ پر سحر کر کے
کہا کہ دریا کے پانی کو پی جا بس یہ جو اُس پتلہ نے سنا فوراً ایک چیخ ماری یا تو بالشت بھر کا پتلہ تھا یا حد
ہو گیا اور ایک مرتبہ اپنا منہ کھول کر اُس دریا مین کو دپڑا جیسے وہ دریا مین کود پڑا غزالان نے سحر
کو زور دیا اور ایک اسم پڑھکر دستک دی اُدھر جسیم سیاہ پوش نے بھی اپنے سحر کو زور دیا مگر اُس
پتلہ نے جو پانی پینا شروع کیا دم بھر مین تمام دریا کو خشک کر دیا اسم سحر کا غزالان کے کوئی دم
دینا اُسی طور سے زمین خشک نکل آئی وہ پتلہ پانی پیکر پھر اُسی اپنی حالت اصلی پر ہو گیا یہ حال دیکھکر
جسیم کو بہت غصہ آیا اور ایک مرتبہ اُسنے آئینہ اُٹھا کر غزالان کو دکھایا اور کہا کہ اپنی صورت دیکھ لے
کہ کیا تیری صورت ہی اپنی شکل ذرا اُس آئینہ مین تو دیکھ یہ جو جسیم سیاہ پوش نے کہا ملکہ غزالان
نے جسیم کی طرف نگاہ کی بس دیکھتے ہی نگاہ اُس آئینہ پر پڑی دفعتہً اُسنے ایک چیخ ماری اور تڑپنے لگی
یہ عالم ہوا کہ تمام جسم مین آبلہ پڑ گئے یہ حال دیکھکر جسیم نے اُس گلدستہ سے ایک پھول لے کر طرف ملکہ
غزالان کے پھینکا وہ طوق ہو کر اُسکے گلے مین پڑ گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ پھولون کا ایک طوق ہی غزالان
اب اور زیادہ تڑپنے لگی بہت بیقرار ہوئی اُن آبلون سے پانی بہنے لگا سر سے پاؤن تک ہزارون آبلے
تھے سمندر شاہ نے جو یہ حالت غزالان کی دیکھی عشاق سے کہا کہ ای اُستاد یہ تو نے سحر کیا جسیم نے بیشکر
عشاق نے کہا کہ بادشاہ ہی اگر ایسا نہ ہوتا تو حکومت کیونکر کرتا سمندر شاہ نے کہا اب کوئی کمور ہے

غزالان کے بچنے کی نظر نہین آتی ہو ضرور اسی حالت مین تڑپ تڑپ کر مر جائیگی ادھر یہ حال جو سہراب نے دیکھا کہ غزالان کو جیسم نے بیکار کر دیا اب کوئی صورت اُسکے اچھے ہونے کی نہین ہو بلکہ غزالان نے دھوکھا کھایا اُسکے آئینہ سحر کی طرف دیکھ لیا بڑا غضب ہوا اب جبتک جیسم قتل نہوگا اُسوقت تک غزالان تندرست نہوگی یہ خیال دل مین کرکے اپنے تخت سحر کو صف سے نکالا روبرو بادشاہ کے آکر عرض کیا کہ مجکو اجازت میدان رزمگہ ہو مین جاکر اس گبر کو قتل کرون غزالان کو بچاؤن بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ سپرد پروردگار عالم کیا سہراب خدمت مین بادشاہ کے جب حاضر ہوا تھا تو اُدھر جیسم نے قصد کیا تھا کہ مین بڑھکر سر غزالان کا کاٹ لون یہ تو بادشاہ اسلام سے اجازت لے رہا تھا کہ گرگین نے جو دیکھا کہ یہ تو ہمکار میری زوجہ کو قتل کرتا ہی تو اب نہ رہی تو راً اپنے مرکب کو جولان کرکے اور للکارتے ہوئے اُسکی طرف چلے کہ او گبر ناہنجار دست خود رہگا ہ مین تیری جان کا ملک الموت آتا ہون جیسم کے کان مین جو یہ صدا آئی اُسنے پلٹ کر دیکھا کہ ایک پہلوان بہت قوی میری طرف للکارتا ہوا چلا آتا ہی یا تو یہ طرف غزالان کے بیچ سحر کھینچے ہوئے چلا تھا یا تھم گیا اور کہا کہ تو ہی آ تجکو اور اسکو دونون کو ساتھ قتل کرونگا وہ بھی سمجھ کر کے کھڑا ہو گیا کہ گرگین بہت جلد قریب اُسکے پہونچے گرگین کو دیکھکر اُسنے کہا کہ تو پہلوان ہی اور یہ بھی بخوبی ثابت ہو کہ غیر سا حد ہی مین تجھ سے سحر سے نہ مقابلہ کرونگا بلکہ تلوار سے یہ جواب سنکے گرگین نے کہا کہ پھر لاجوم یہ رکھتا ہو اُسنے وہی نیچہ جو کہ برائے قتل غزالان علم کرکے چلا تھا اُسکا وار کیا گرگین نے سپر پر روکا ایک شعلہ آگ کا سپر پر گرا کہ وہ سپر جل گئی اور حدت اُس آگ کی گرگین کے ہاتھ تک پہونچی کہ گرگین نے جلدی سے سپر زمین پر پھینکدی وہ شعلہ آتش گرگین پر آیا گرگین تمام آگ مین پوشیدہ ہو گیا وہی حالت اُسکی بھی ہوئی جو غزالان کی تھی کہ گرگین کے بھی تمام جسم مین آبلہ پڑ گئے وہ بھی مرکب پر سے گر کر تڑپنے لگا اب یہ کار دسحر سے کر چلا کہ اسکا سر قلم کرون کو یہ قوت رکھتا تھا کہ سحر سے قتل کرتا مگر اُسنے خیال کیا کہ کیا ضرورت ہو کہ سحر سے قتل کرون کیونکہ یہ دونون بیکار ہین ایسے پر سحر کرنا کیا ضرور ہی تلوار سے کیون نہ قتل کرون جیسم تو یہ خیال کرکے چلا ادھر سہراب نے بادشاہ رصاحبقران سے اجازت حاصل کی اور طرف میدان کے چلا دیکھا کہ گرگین بھی زمین پر تڑپ رہا ہی بہت افسوس کیا اور دیکھا کہ جیسم اب نیچہ لے کر بقصد قتل چلا ہی اُسنے تخت کو سحر سے ٹھہرا کے صدا دی کہ کیا ایسے لوگون پر اپنے ہاتھ کی صفائی دکھاتا ہی مین آتا ہون مجھ سے مقابلہ کرو نہ خود اپنی جان سے عاجز ہین بس اسی پر یہ دعوی کہ مین پہلوان ہون اور ساحر ہون دھوکے سے قتل کرتا ہی مین تیرا حریف ہون یہ جو جیسم نے سُنا آواز دی کہ تو بھی آ مین آج تجکو بھی قتل کرونگا غزالان کہ جکو اپنے کمال پر بہت گھمنڈ تھا اور بیشک بھرو سا تھا وہ تو ایک میرے سحر مین اپنی جان سے گئین کوئی دم کی مہمان ہین یہ پہلوان اُنکی محبت مین آیا تھا وہی حالت اُسکی بھی ہوئی یہی عالم تیرا بھی ہوگا یہ جو سہراب نے سُنا کہا کہ غیر مین آتا ہون جو تیرے بنائے بنے میرا بنا لینا مین آتا ہون اور اُنکو مبتلاے سحر کرکے کیون اسقدر غرور کرتا ہی ایک تو اُنمین غیر ساحر تھا اُسکا مبتلاے سحر کرنا کتنی بڑی بات تھی اور جو کہ ساحرہ بھی وہ عورت تھی عورت ناقص العقل مشہور ہی اُسنے دھوکھا کھایا کہ آئینہ کی طرف دیکھ لیا اگر یہ آئینہ کی طرف دیکھتی تو یہ حالت نہوتی جیسم نے کہا کہ اب تو آکر میرا سحر دفع کریگا یہ کہکر تھم گیا اور کہا کہ انکو اور تجکو ایک مرتبہ قتل کرونگا یہ کہکر طرف سہراب کے منھ کرکے کھڑا ہو گیا اب سہراب نے اپنے تخت سحر کو بڑھا کر اُسکے روبرو پہونچایا اور ہم مقابل ہوا جیسم نے کہا کہ لاجوم یہ کہتا

تاکہ تیری حسرت نکل جائے یہ نہ حسرت رہے کہ اگر مین سحر کرتا تو غالب آتا مثل غزالان کے یہ حسرت
لے کر دنیا سے جاتا سہراب نے کہا یہ اپنا طریقہ نہین ہی تو سحر کرین اُسکو رد کرونگا جب تیرے سحر سے
میرا خدا مجکو بچائیگا اُسوقت مین بھی سحر کرونگا جسپر سیاہ پوش نے کہا کہ معلوم ہوا تیری قضا آئی ہی
تو بھی مثل انکے قتل ہوگا سہراب نے کہا کہ یا تو میری ہی قضا آئی ہی یا تو ہی میرے ہاتھ سے مثل سلیم
وحلیم کے واصل جہنم ہوگا یا مین تیرے ہاتھ سے شہید ہونگا اور داخل بہشت ہونگا درجۂ شہادت پاؤنگا
بس یہ جو جسیم نے سُنا کہا کہ واہ کیا خیالات ہین کہ یہ جو ہمارے ہاتھ سے قتل ہونگے تو شہادت
پائینگے یہ لفظ شہادت کونسا کلام ہی مین نے آجتک کسی کے مُنہ سے نہین سُنا سہراب نے کہا
کہ ترا سکی لیاقت کب رکھتا ہی جو یہ الفاظ سنتا تیری بھی یہ حقیقت ہی کہ تو شہادت کی لفظ کو سُنے تیرے
گوش بھی اس قابل ہین یہ کان اس لائق ہین کہ آتش دوزخ سے ملائے جائین ذکر یہ لفظ پاکیزہ سُننے
مین آئے جس سے کہ بخشش کا نتیجہ ہی جسیم نے کہا کہ یہ لفظ آپ ہی کو مبارک رہے خیر اس تقریر سے کچھ حاصل
نہین معلوم ہوگیا کہ تم حربہ نہ کروگے تو میرے حربہ کو رد کرو یہ کہکر جسیم نے اُس آئینہ کی طرف دیکھا
اور کہا کہ ای سہراب پہلے تو اپنی صورت اس آئینہ مین دیکھ لے کہ تو مجھ سے مقابلہ کرنے کی لیاقت
بھی رکھتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ غزالان دگر گین اُسی طور سے تڑپ رہے ہین جب یہ جسیم
نے کہا سہراب نے جواب دیا کہ اس خود بینی سے کیا حاصل یہ جو شیشہ تو ہر ایک کو دکھاتا ہی ہر ایک
کیا ہی ایک ٹکڑہ ہی شیشے کا تو خود دیکھ لے کہ اسمین کوئی اثر نہین ہی بالکل بیکار ہی پھینکدے کیون
اپنی اوقات خراب کرتا ہی اگر تیری یہی مرضی ہی تو میرے سامنے کر اسکا بھی حال کھل جائے اب یہ
جو سہراب نے کہا اب جو جسیم نے دیکھا تو دراصل وہ شیشہ تھا کوئی اُسمین حالت نہ تھی یہ دیکھکر
جسیم برہم ہوا اور اسکو اُٹھاکر زمین پر پھینکدیا اور کہا کہ تو نے خوب سحر کیا کہ میرا سحر رد کیا معلوم ہو
کہ تو کسا مرد زبردست ہی اچھا تیرے بیٹے اور تدبیر کی جاتی ہی اب اس سحر کو رد کر یہ کہکر ایک
رول اُسکے برابر رکھا ہوا تھا ایک مرجبہ اُٹھاکر تخت پر مارا اور کہا کہ ای تخت کیا تو ساکت کھڑا
ہوا ہی حرکت کر اور اپنے حریف کو قتل کر یہ جو اُسنے کہا اُس تخت مین حرکت ہوئی اور ایک شیر بہر
اُس تخت سے پیدا ہوا کہ جسکے دو سر تھے وہ اُڑکر طرف سہراب کے چلا یہ دیکھکر سہراب نے
ایک کاغذ کا پرچہ جیبی سے نکالا اور ایک پتلہ بہت جلد اُسکا مقراض سے تراشا اور اُسکو جلدی سے
تخت پر پھینکدیا اور چند دانے ماش کے پڑھکر اُسپر مارے کہ اُسنے صورت انسانی پیدا کی اور ہاتھ
جوڑکر کھڑا ہوا کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی سہراب نے ایک کارد جیبی سے نکالکر اُسکے ہاتھ مین دی کہ
اس شیر کو ذبح کر اور اُسکے گردے کھانے یہ تیرا حصہ ہی یہ جو سہراب نے کہا وہ پتلہ طرف اُس شیر
کے چلا وہ شیر دوڑتا ہوا اپنے رو مین چلا آتا تھا پس اُس پتلہ نے جو جست کی اُسکی پشت پر تھا
اور ایک کارد اُسکے ماری وہ شیر چیخ مارکر طرف زمین کے چلا پتلے کا رد مارنا شروع کی یہ
جو حال جسیم نے دیکھا ایکبار خاک اُٹھاکر اور مارا سپر کچھ پڑھکر اُڑادی کہ دونون جل جاؤ چونکہ اُسنے
خیال کیا تھا کہ یہ پتلہ شیر کو مارکر اور اُسکے گردے کھاکر سہراب سے کہیگا کہ کیا حکم ہوتا ہی وہ یہ حکم
دیگا کہ میرا جو حریف ہی اُسکو قتل کر پس میری طرف آئیگا اُسوقت اُسکا دفع کرنا مشکل ہوگا ضروری
کوئی نہ کوئی زخم اُسکے ہاتھ سے میرے جسم پر آئیگا کوئی نہ کوئی عضو میرا بیکار ہو جائیگا کیونکہ سہراب
نے بہت بڑا سحر کیا ہی ابھی تک کامل نہین ہوا ہی یہ دل مین خیال کرکے وہ خاک اُڑائی یہ جو کہا

کہ دونون جل جاؤ وہ خاک اُنپر جاکر گری خاک کا گرنا تھا کہ دونون مین آگ لگ گئی مثل ہیزم خشک کے جلنے لگے جب جسیم نے اُس شبرا در پتلہ کو جلا دیا سہراب نے کہا کہ خوب جان بچائی ورنہ یہ چاہتا تجکو بھی قتل کرتا جسیم سیاہ پوش نے کہا کہ میرے سحر نے مجکو اس امر سے آگاہ کیا تھا اسی سبب سے مین نے جلا دیا اب مین اور سحر کرتا ہون دوسرے یہ امر ہی کہ مین نے تین سحر کیے تھے رد کیے اب کر مین سپر پشت پر وہ سوار قلعہ سے نکلکر روبرو سہراب کے آیا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی سہراب نے مین تمھارے سحر کا مشتاق ہون کہ دیکھون کیونکہ مین نے سنا ہی کہ تمنے بڑے بڑے اُستادون سے حاصل کیا ہی ایک زمانے تک چاہ بابل مین رہے ہو وہان کے ساحرون سے حاصل کیا ہی اور ایک عرصہ تک شہر سمندر یہ مین بھی سپہ سالار رہے ہو سمندر شاہ ایسے ساحر زبردست کی صحبت اُٹھائی ہی کچھ تم بھی اپنا کمال مجکو دکھاؤ سمندر شاہ بھی سامنے موجود ہی اُسپر تمھارا کمال ظاہر ہو سہراب نے کہا کہ کیا مین تمکو اپنا سحر دکھاؤن مین کیا کمال رکھتا ہون ہان تم لوگ بڑے صاحب کمال ہو کیونکہ بادشاہ ہو مین بھی اپنی جان تم ایسون سے بچانے کے لیے کچھ کر لیتا ہون اگر تمکو میرے سحر کا اشتیاق ہی تو لو دیکھ لو یہ سحر ہوتے ہین چاہ بابل کے ایسے ساحر ہو۔ تے ہین جسیم نے کہا کہ ہان ضرور اشتیاق ہی سہراب نے کہا کہ یہ جو تمنے سحر کیے ہین یہ میرے ساتھ کے جو کہ اودنے لوگ تھے اور مین نے اُنکو تعلیم کیا تھا پہلے ہی سحر تعلیم کیے تھے تم ایسے بہت سے میرے شاگرد ہین مین غرور تکبر نہین کرتا ہون کیونکہ غرور خداوند کریم کو ناپسند ہی یہ صرف تمھارے دکھانے کو مین اپنا کمال ظاہر کرتا ہون یہ کہکر سہراب تخت پر سے زمین پر کودا اور ایک مشت خاک اُٹھا کر اُسپر کچھ دم کرکے اُسکے چار حصہ کیے اور چار دن طرف اُس خاک کو اُڑا دیا تھوڑے عرصہ مین ایک غبار بلند ہوا اور ایک آندھی اُٹھی اُس غبار سے برف باری ہوئی برف باری کے بعد سنگ برسنے لگے چارون طرف اُس پتھر کی دیوارین بنگئین ایک قلعہ بلکر طیار ہوا اُسکے برج پر توپین لگی ہوئین تین ایک مرتبہ قلعہ کا دروازہ کھولا اُس سے ایک نقابدار پیدا ہوا اُسکے مُنہ پر سیاہ نقاب تھی ایک مرکب سیاہ پر سوار نیزہ ہاتھ مین تلوار

بیضہ جوڑے سے نکالا اُسکو اُس سوار پر کھینچ مارا وہ سینہ پر اُس سوار کے پڑا مہرۂ پشت کو توڑ کر
پار گذر گیا اُدھر اُس سوار نے چرخ مار کر چیخ ماری اُدھر اُس قلعہ مین حرکت ہوئی قلعہ لے گردش
کھائی اور صدائے تڑاق تڑاق آنے لگی ایک برق چمک کر جو سر پر جسیم کے گرتی ہر اُسنے فوراً سحر
جو کیا خود پتھر کا ہو گیا مگر اُسپر بھی برق نے اسقدر کام کیا کہ سر جسیم کا زخمی ہوا اگر پتھر کا نہوتا تو دو نیم
تھا اتنا جو زخمی ہوا یہ صرف اُتنے ہی عرصہ مین کہ جبتک وہ سحر کرے اُتنے عرصہ مین اُسکا سر زخمی ہوا
کہ اُسنے اپنے تئین سنگ کر لیا وہ ایک مرتبہ اُس سر سے اُچٹ گئی کیونکہ اُسکا یہ طریقہ تھا کہ وہ
برق ایک مرتبہ گرتی تھی جب وہ پتھر کا ہو گیا تو یہ اُچٹ گئی یہ جو اُچٹ گئی تو وہ سوار جلکر خاک ہوا اُدھر وہ قلعہ
بھی برطرف ہوا اور وہ برق بھی غائب ہوئی سحر سہراب کا زرد ہوا مگر جسیم کو غصہ آگیا کیونکہ یہ
تو زخمی ہوا تھا سہراب نے جو دیکھا کہ جسیم نے میرے سحر کو رد کیا اور اپنے کو پتھر بنکر بچایا اُسنے آواز
دی کہ واہ کیا سنگدلی دکھائی اگر پتھر ہو جاتا تو میرے سحر بچتا تو مین جانتا کہ تو نے میرا سحر رد کیا اور یہ کوئی
طریقہ سحر رد کرنے کا نہین ہی کہ تو نے اپنے کو پتھر کا کر لیا واہ کیا سحر رد کیا ہی یہ جو صدا جسیم نے
سنی اسکو بہت ہی غصہ آیا اور اُسی حالت غیظ و غضب مین اُس پتھر سے نکلا بس نکلتے ہی اُسنے
وہ جو گلدستہ اُسکے روبرو رکھا ہوا تھا اُسکو اُٹھا کر ایک مرتبہ طرف سہراب کے پھینکا وہ گلدستہ
آسمان پر جا کر شق ہوا اُس سے آگ پیدا ہوئی آگ نے چارون طرف سے سہراب کو گھیر لیا
اب سہراب اُس آگ کے دفع کرنے مین مصروف ہوا کہ اُس نابکار نے ایک کڑہ جو کہ اُسکے
ہاتھ مین پڑا ہوا تھا اُسکو اپنے ہاتھ سے اُتار کر طرف آسمان کے پھینکا وہ کڑا برق بنکر طرف سہراب
کے چلا چونکہ سہراب تو اُس آگ کے دفع کرنے مین مصروف تھا کچھ دفع کی تھی کہ وہ برق آکر
گری کہ سر سہراب کا زخمی ہوا اُدھر سہراب تو اُس آگ کے دفع کرنے مین مصروف تھا کہ سر
سہراب کا زخمی ہو چکا ہوا اُس زخم کے آنے سے سہراب اور پریشان ہوا اور اُسی حالت پریشانی
مین اُس برق کی طرف متوجہ ہو کر اتف کیا کہ وہ برق تو برطرف ہوئی اب اُدھر اُس آگ نے سہراب
کو پھر گھیر لیا سہراب برق کو دفع کر کے اُس آگ کو دفع کرنے مین مصروف ہوا کہ خون جو سر سے
نکلا اور جسم پر آیا سہراب کو غش آنے لگا کہ اُدھر جسیم سیاہ پوش نے ایک مرتبہ اپنی جھولی پر
جو کہ اُسکے روبرو رکھی ہوئی تھی اُس جھولی سے ایک ڈبیہ نکالی اور اُس ڈبیہ کو کھولا اُس ڈبیہ
سے ایک چھوٹی سی پتلی نکلی اُس پتلی سے جسیم سیاہ پوش نے کہا کہ تو جا کر سہراب کو گرفتار کر لا
جسیم نے یہ طریقہ کیا کہ ایک سحر کیا حریف اُسکے دفع کرنے مین مصروف ہوا اُسنے دوسرا سحر کیا وہ
اُدھر کو متوجہ ہوا کہ حریف زخمی ہو گیا ایسا ہی سہراب کے ساتھ بھی کیا کہ پہلے تو اُسنے آگ برسائی
وہ اُس آگ کے برطرف کرنے مین مصروف ہوا اُسنے برق سحر کر اُسکو زخمی کیا اُسنے برق کو تو
برطرف کر دیا تھا کہ آگ نے جلا دیا خون سر سے نکلا کسیقدر اُسکو ضعف طاری ہوا آگ نے جلایا
اُدھر اُسنے پتلی کو روانہ کیا کہ جا کر گرفتار کر لا وہ پتلی کمند لے کر طرف سہراب کے چلی سہراب
نے یہان آگ کو اُسی حالت غشی مین برطرف کیا تھا کہ اُس پتلی نے آکر ایک پچکاری سہراب
کے اوپر ماری کہ وہ اُسکے جسم پر پڑی اُسی طور سے اُسکے بھی چھالے پڑے یہ بھی تڑپ کر زمین
پر گرا اور تڑپنے لگا اُس پتلی نے قصد کیا کہ سہراب کو گرفتار کر لون کہ زمین شق ہوئی ایک پتلی پیدا
ہوئی اُسنے نگاہ کر آلہ طرف اُس پتلی کے دیکھا کہ ایک برق تڑپ کر گری وہ پتلی تو جل گئی وہ

پتلی سہراب کو اٹھا کر اندر زمین کے لیگئی اُدھر برابر غزالان کے بھی زمین شق ہوئی اُسکو بھی اُسکے بیر اُٹھا لیگئے گرگین اُسی مقام پر تڑپتا رہگیا کہ جب جسیم سہراب کو زخمی کر چکا اور اُسکی پتلی جل چکی اور سہراب کو بیر سہراب کے اُٹھا لیگئے اُسنے کہا کہ وہ زخم جو کہ اُسکے سر پر آیا تھا اچھا ہو گیا سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ جسیم نے وہ کام کیا کہ کسی ساحر نے ایسا کام نہ کیا ہوگا خوب جسیم نے غزالان و سہراب کو زخمی کیا اب یہ دونون اسی حالت مین رہین گے اور تڑپ تڑپ کر مر جائین گے انکا تو کام تمام کر چکا ہی یہ لوگ غیر ساحر ہین انکا مار لینا کتنی بڑی بات ہی عشاق نے کہا کہ دیکھا آپ نے کیونکر میان سہراب زخمی ہوئے آپ تو یہ فرماتے تھے کہ یہ سہراب بہت بڑا ساحر زبردست ہی کوئی بھی اسکا سحر کام مین آیا گلاب نے کہا کہ یہ طریقہ مقابلہ کرنے کا نہین ہی جب ایک سحر کو دفع کر لیا تو دوسرا سحر کیا نہ یہ کہ ایک سحر کر رہے ہین حریف اُسکی طرف متوجہ ہوا کہ دوسرا سحر کیا وہ تو اُدھر متوجہ تھا کہ تیسرا سحر جو ہوا حریف اُدھر متوجہ ہوا اُسنے کام کیا یا اُسنے ایک دو ایک سحر ضرور کام کریگا ایک مرتبہ دو حربون کو کوئی نہین رد کر سکتا ہی اسی طور سے تو سہراب زخمی ہوا اگر ایک سحر ہوتا تو ہم جانتے کہ اُسنے ایک ہی سحر کر کے سہراب کو زخمی کیا یا سہراب کے جسم پر آبلہ ڈالا تو مین جانتا یہ تو سہراب نے دھوکھا کھایا مگر اُسپر بھی یہ جرات تھی کہ سہراب نے برق کو رد کیا آگ سحر گل کی کہ اثنے مین وہ پتلی پہونچی چونکہ خون جو نکلا تھا اُسکے حواس جا چکے تھے ورنہ وہ اِس پتلی کو چیر کر پھینک دیتا ہان یہ ساحر زبردست ضرور ہی کہ باوجودیکہ زخمی ہو چکا تھا اُسپر بھی یہ ہوا کہ اُسکے بیر اُٹھا لیگئے اور اگرچہ بیر سہراب کو نہ اُٹھا لیجاتے تو جسیم قتل کرتا یہ تو دھوکھا ہوا بدین سبب سہراب مجروح ہوا سمندر شاہ نے کہا کہ ضرور ایسا کیا خیر جس طور سے چاہا حریف کو زخمی کیا گلاب نے کہا کہ ضرور ایسا تھا مگر نہ اس طور سے کہ جسطور سے جسیم نے سہراب کو زخمی کیا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر جسیم نے اپنے حواس درست کر کے ایک سحر کیا کہ ایک غبار بلند ہوا اُس غبار سے ایک برق چمکی اب جو دیکھا کہ غبار برطرف ہوا اُس غبار کے برطرف ہونے کے بعد جو دیکھا کہ گرگین کی لاش پڑی ہوئی ہی سر الگ پڑا ہوا ہی تن الگ ہی یہ حال دیکھکر اہل اسلام مین ایک طلاطم پڑ گیا اول تو غزالان کا مبتلاے سحر ہونا اُسکے بعد گرگین کا اُسی حالت مین مبتلا ہونا تیسرے سہراب کا زخمی ہو کر مبتلاے سحر ہونا یہ حال دیکھکر تمام لشکر اسلام مین ایک طلاطم عظیم برپا تھا ہر ایک شخص یہ کہہ رہا تھا کہ بڑا غضب ہوا کہ دو ساحر تھے وہ یون کام آئے اب کون ہی جو اُس سے مقابلہ کریگا یہان تو لشکر اسلام مین یہ گفتگو ہو رہی تھی اور ایک طلاطم برپا تھا کہ ایک مرتبہ جسیم سیاہ پوش نے لشکر اسلام کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اور کوئی میرے مقابلے کو آئے بس ایک سردار لشکر اسلام کی طرف سے دست چپ کے نکلا اور اپنے مرکب کو دوڑ کر کے بادشاہ کے روبرو آیا اور عرض کیا کہ مین اجازت میدان چاہتا ہون بادشاہ نے کہا کہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا کیونکہ تمھارے جانے کا موقع نہ تھا اسلیے کہ وہ ساحر ہی اور تم غیر ساحر ہو ساحر و غیر ساحر سے کیونکر مقابلہ ہوگا اُسنے کہا کہ خداوند کریم حافظ ہی یہ بات کہکر یہ صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا اور آکر صاحبقران زمان کو سلام کیا اور اجازت میدان چاہی صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ سپرد پروردگار عالم کیا اب یہ اجازت لیکر طرف میدان کے روانہ ہوئے یہ جو جسیم نے دیکھا ایک مرتبہ جسیم نے ہوا کی طرف دیکھا اور ایکبار گرد اڑائی اُس گرد سے ایک

پیدا ہوا اور خدمت مین جسیم سیاہ پوش کے آیا جسیم نے کہا کہ یہ جو سوار آتا ہی اس سے مقابلہ کرو وہ سوار
مرکب کو پھیر کر کے طرف اہل اسلام کے چلا اُدھر سے وہ سردار چلا وسط لشکرین یعنے دونون لشکرون
کے درمیان مین جو کہ میدان تھا اُسمین اُس سوار کے اور اس سردار کے مقابلہ ہوا سردار
اہل اسلام نے قصد کیا کہ مین جاکر جسیم سے مقابلہ کرون کہ اُس سوار نے روکا اور کہا کہ مجھ سے
مقابلہ کرنے پھر اُدھر کو جانا اُس سردار نے کہا کہ تو کیا مقابلہ کریگا میری ایک ضرب مین تیرا کام
تمام ہوگا اُس سوار نے کہا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو میرا مقابلہ کریگا یہ کہکر اُس سوار نے کہا
کہ لاؤ حربہ رکھتا ہو سردار اسلام نے کہا کہ پہلے تو حربہ کر اگر ہمارا پروردگار عالم تیرے حربہ سے
بچائیگا تو ہم بھی حربہ کرینگے بس اُس سوار نے یہ سُنکر اور نیزہ اُٹھاکر سینہ پر سردار لشکر اسلام کے
مارا انھون نے بڑی تیزی سے روکا بس اُسنے نیزہ ہاتھ سے چھوڑ دیا اور تلوار کا وار کیا سردار لشکر
اسلام نے اُسکے وار کو رد کرکے اپنا جوا کیا اُسنے سر کو اسکی طرف بڑھایا انھون نے تلوار ماری
اُسکی گردن پر پڑی گردن سے ایک فوارہ خون کا نکلا وہ ہاتھ پر سردار اسلام کے پڑا یہ معلوم ہوا
کہ کسی نے آگ لگا دی اسنے بیتاب ہوکر تلوار چھوڑ دی ہاتھ پر آبلہ پڑ گیا اُدھر وہ خون جو زمین پر گرا
زمین سے ایک غبار بلند ہوا زمانہ تیرہ و تار ہو گیا کہ یکایک وہ غبار برطرف ہوا اور دیکھا کہ لاش
اُس سردار کی زمین پر پڑی ہوئی ہی مرکب کو تل کھڑا ہوا ہی یہ حال دیکھکر سب اہل اسلام نہایت
حیران ہوئے اور دیکھا کہ وہ سوار بوکہ طرف سے صحرائے آیا تھا وہ اُسی طور سے کھڑا ہوا ہی پس
اُس سوار نے پھر صدا دی کہ اور کوئی میرے مقابلے کو آئے یہ صدا لشکر اور ایک سردار لشکر اسلام
سے بادشاہ سے اجازت لے کر میدان مین آیا اور اُس سوار سے مقابلہ ہوا اُس سوار نے تلوار
ماری اس خدا پرست نے اُسکے وار کو رد کرکے اپنی تلوار کا وار کیا اُسنے پھر گردن خم کی اسنے تلوار
ماری اسکا سر تن پر سے اُڑ گیا اور ایک آگ کا شعلہ اُسکے جسم سے نکلا اُس شعلہ نے اُسکو گھیر لیا
پھر غبار بلند ہوا جب غبار برطرف ہوا دیکھا کہ خدا پرست کی نہ لاش پڑی ہوئی ہی وہ سوار اُسی طور
سے مرکب پر سوار کھڑا ہی پھر مبارز طلب کیا اور ایک سردار لشکر اسلام سے مقابلہ کو نکلا بادشاہ سے
اجازت لیکر میدان کارزار مین آیا جیسے ہی یہ اُسکے قریب پہونچا اُسنے کا دے پر مرکب کو ڈالا اور
اُس سے ایک غبار بلند ہوا دونون سوار اُس غبار مین پوشیدہ ہوگئے جب وہ غبار برطرف ہوا
سب نے دیکھا کہ لاش خدا پرست کی پڑی ہوئی ہی سر تن پر نہین ہی اسی طور سے اُسدن شام تک
جب سے سہراب زخمی ہوا ہی اُسکے بیر اُٹھالے گئے ہین جب سے لشکر اسلام کے پندرہ سردار غیر ساحر
کام آئے اب سوائے غیر ساحر کے ساحر کون ہی جو مقابلے کو نکلے بس شام ہوگئی جسیم سیاہ پوش
نے طرف قیصر کے دیکھا اور اشارہ کیا کہ اب طبل بازگشت بجوائیے چونکہ شام ہوگئی ہی آج لشکر کفار
مین بڑی خوشی ہی سمندر شاہ بھی بہت خوش ہی ہر مرتبہ عشاق سے کہتا ہی کہ اُستاد کیا خوب جسیم نے
سحر کیا ہی دیکھیے کہ کس طور سے خدا پرست قتل ہو رہے ہین یہ کیونکر مقابلہ کرینگے عشاق نے کہا کہ ای
سمندر شاہ بس زیادہ تر اہل اسلام کو سہراب و عزالان پر بھروسا تھا سو پہلے وہ تو قتل ہوئے
اُسکے بعد ان سب کی نوبت آئی اب یہ لوگ ضرور اسی طور سے قتل ہونگے کیا کر سکتے ہین وہ غیر ساحر
ہین یہ ساحر ہین بھلا کیونکر مقابلہ ہو سکتا ہی سمندر شاہ نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ ساحر کے روبرو یہ
لوگ بالکل بیدست و پا ہین کوئی ان لوگون کا زور نہین چل سکتا ہی عشاق نے جواب دیا کہ ہان یہ

بات آپ بہت درست فرماتے ہین یہ کہکر سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ اب مقابلہ کا خاتمہ ہوگیا کیونکہ اب شام ہوگئی ہی اسوقت مقابلہ نہوگا اب شہر کی طرف چلنا چاہیے یہ سنکر سمندر شاہ نے جواب دیا کہ جب لشکر طرف فردوگاہ کے واپس جائینگے تو ہم بھی شہر کی طرف واپس چلینگے عشاق نے کہا کہ بہت خوب یہی بات اچھی ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی گلاب کو اپنی بہن غزالان کا بہت رنج وغم ہی بڑا ہی اسکو اپنی بہن کا صدمہ ہی یہ تو اس صدمہ مین اپنے طاؤس سحر کو روکے ہوئے اپنے مقام پر برتبہ سپہ سالاری کھڑا ہی کیونکہ سمندر شاہ جو آتا ہی اور جو مرتبہ جس سردار کا اُسکے دربار مین ہی اُسی مرتبون سے وہ سب سردار اپنے اپنے مقام پہ کھڑے ہوتے ہین چونکہ یہ بھی اپنا ایک چھوٹا سا لشکر لیکر براے دید تماشاے جنگ آتا ہی گلاب کو بہت رنج ہی اُدھر قیسم نے باشارۂ جیسم طبل باز بجوایا جیسے صداے طبل باز بلند ہوئی لشکر اسلام مین بھی کوس باز پر چوب پڑی جو سردار مقابلہ کرنے کو نکلا تھا وہ صداے طبل باز سُنکے لشکر کو واپس گیا چونکہ جیسم نے اشارہ کیا تھا اُسکے کہنے سے قیسم نے طبل باز بجوایا تھا اس سبب سے جیسم سیاہ پوش نے صدا دی کہ اے اہل اسلام دفتر قہر خداپرستان آگاہ ہو کہ اب تو شام ہوگئی ہین تمکو اس رات کی مہلت دیتا ہون کل بوقت سحر جو میدان مین آوگے تو ایک کو زندہ نہ رکھونگا سب کو ایک ہی مرتبہ قتل کرونگا لہذا تم سب باہم صلاح کرکے حاضر خدمت مابدولت ہو اور دین اسلام کو ترک کرو ورنہ تم سب کی قضا آئی ہی اب ایک مسلمان میرے ہاتھ سے زندہ نہ بچیگا آیندہ تمکو اختیار ہی اُسنے سو کیا وہ سوار جدھر سے آیا تھا اُسی طرف چلا گیا اس ناری نے ایک مرتبہ برق چمکا کر اُن سب لاشون کو جلا دیا یہ تپش آتش مزاجی کی راوی نے بیان کیا ہی کہ لاشون کو جلاکر اور اپنے تخت سحر کو پھیر کر طرف اپنے لشکر کے چلا اہل اسلام نے اُسکی اس تقریر کے جواب مین ہزارہا دشنام دیے جب اپنے لشکر مین پہونچا قیسم اپنے لشکر کو لے کر طرف فردوگاہ کے واپس چلا لشکر اسلام بھی مغموم و رنجور طرف اپنی فردوگاہ کے واپس گیا لشکر اسلام نے پڑاؤ پہ جاکر کھولی سب اپنے اپنے مقام پہ گئے سردار درباری لباس پہنکر طرف دربار کے چلے بادشاہ و صاحبقران بھی بارگاہ مین آئے بادشاہ نے تخت پر جلوہ فرمایا صاحبقران اپنے دنگل پر رونق افروز ہوئے سب سردار آآکر اپنے مقام پر بیٹھے دنگل پر اُن سردارون کے حاشیہ پڑگئے جو کہ مقابلہ مین کام آئے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ جو ہاتھ غزالان و سہراب کو اٹھا لیگئے تھے اُنھون نے لاکر اُن دونون کو اُنکے خیمہ مین پہونچا گئے تھے یہان اُنکے خادم اُنکی تیمارداری مین مصروف ہوئے مگر اُنکی یہ حالت ہی کہ آہ آہ کر رہے ہین خادم گرد و پیش بیٹھے ہوئے ہین جب بادشاہ میدان جنگ سے دربار مین آئے تو اُنکے خادمون نے آکر عرض کیا کہ ہمارے آقا کو دو جوان پہونچا گئے ہین اُنکی حالت بہت خراب ہی بادشاہ نے یہ سنکر کہا کہ جراحون کو حکم دیا جائے کہ وہ جاکر اور اُنکی حالت دیکھکر کچھ علاج کرین بادشاہ نے اسوقت حکم دیا جراح طرف خیمہ سہراب و غزالان کے گئے اُنکو دیکھکر بہت افسوس کیا کہ اُنکے تمام جسم مین آبلہ پڑے ہوئے تھے اُن جراحون نے اُن سب آبلون کو دھویا اور اُن آبلون پر مرہم کے پھاہے چڑھائے اسقدر آبلے پڑے ہوئے تھے کہ کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ آبلہ نہ پڑے ہون اُدھر تو اِن دونون کا علاج ہونے لگا اُدھر بادشاہ نے صاحبقران زمان سے فرمایا کہ آج بہت بڑا معرکہ پڑا سترہ سردار ہاتھ سے اُس مرتد کے درجۂ شہادت پر فائز ہوئے اب سہراب و غزالان کی بھی کوئی امید زندگی کی نہین ہی صاحبقران

نے فرمایا کہ کیا عرض کرون کیونکہ وہ لوگ ساحر ہین اور ہم غیر ساحر ہین اس سبب سے یہ نوبت ہوئی اگر پہلوان ہوتے تو یہ حالت نہوتی ہمارے لشکر کے سردار ظفریاب ہوتے ساحرون سے کوئی بس نہین چلتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ یہی سبب ہی غیر خداوند کریم اپنا فضل کریگا ہماری ظفر ہوگی صاحبقران زمان نے فرمایا کہ ہمارا ایمان اسی پروردگار عالم وحدہ لاشریک کی ذات پر ہی یہان تو بادشاہ و صاحبقران مین یہ تقریر ہو رہی ہی ادھر قسیم وجسیم جو اپنی فرودگاہ پر پہونچے لشکر نے پڑاؤ پر آکر کر کھولی یہ دونون دربار مین آئے سب سردار حاضر ہوئے قسیم نے اہل دربار سے کہا کہ تمنے دیکھا کیونکر بھائی نے عزالان وسہراب کو زخمی کیا اگر وہ اسکے بیرنہ اٹھا لیجاتے تو یہ انکو بھی مثل ان سب کے قتل کرتے اور لاشین جلا دیتے اہل دربار نے کہا کہ آپ دونون بھائیون کا مثل و نظیر نہین ہی آپکے سحر کا جواب نہین ہی دفوت کا اگر کوئی قوت بازو سے مقابلہ کرے تو آپ اسکو بھی زیر کرلین قسیم نے کہا کہ طبل جنگ بجے ذرا نقارہ رزمی پر چوب پڑی ہرکارون نے یہ خبر لشکر اسلام مین پہونچائی کہ پھر لشکر کفار مین طبل رزمی بجا ہی بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی دہتا سیدربانی کوس حربی بجے یہان بھی بموجب حکم بادشاہ نقارے پر چوب پڑی سب لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا سب لوگ سامان جنگ کرنے لگے ادھر لشکر کفار مین بھی سامان جنگ ہونے لگا ہر ایک ساحر اپنے سحر کو جگانے لگا بادشاہ اسلام نے حکم نواخت طبل دیے کر دربار برخاست کیا یہان تو سب سردار اپنا بندوبست کر رہے ہین ادھر لشکر کفار مین جب قسیم طبل جنگ بجنے کا حکم دے چکا تو اسنے حکم دیا کہ ارباب نشاط حاضر ہون ہم کچھ دیر گانا سنین گے کیونکہ جسدن سے ہم یہان آئے ہین ایک دن بھی محفل رقص وسرود نہین برپا ہوئی سو اسنے رنج وغم کے یہ ناکار بھائیون کا بھی غم بھول گئے ایسی اس فتح سے خوش ہوئے اسی وقت طائفہ حاضر ہوئے ایک مطربہ نے محفل مین آکر یہ غزل گائی غزل

گھر بھی ہم اسکے گھر کے برابر بنائینگے	اپنا مزار متصل در بنائین گے
فرماتے ہین وہ یون دل نازک کو توڑ کر	اسکو دل جہاز کا لنگر بنائینگے
ہم بچہ کو توڑ کے خنجر بنائین گے	فرماتے ہین وہ سرمہ کا دنبالہ پوچھکر

اس نازنین نے یہ غزل خوب بنا بنا کے گائی اہل محفل اس مطربہ کی تعریف کرنے لگے اور خوش حال ہوکر سب اہل محفل نے بہت انعام دیا کہ وہ مالا مال ہوگئی اب دوسرے طائفہ کو حکم ملا کہ وہ حاضر ہو بموجب حکم دوسرا طائفہ بھی حاضر ہوا پہلے وہ گت ناچی اسکے بعد کھڑے ہوکر اس رقاصہ نے یہ غزل داغ کی بہ الحان داؤدی اس ادا سے گانے لگی غزل

مٹ گئے محفل مین گھر سیکڑون ویران ہوکر	پھر گئی آنکھ تیری گردش دوران ہوکر
جب کہین جاتے ہو آتے ہو پشیمان ہوکر	تمکو جانا نہین آتا ابھی سامان ہوکر
اسکو حسرت نہ رہے دشمن ایمان ہوکر	کوئی دن دیکھ لڑائی داغ مسلمان ہوکر
ہمتو اس داغ کے قائل ہین جو چمکے تا حشر	دل کے پردے مین چراغ تہ دامان ہوکر
دردسر ہونے لگا شکے زیادہ تقریر	اٹھ گئے آج وہ محفل سے پشیمان ہوکر
سانس بیتاب قدم تیز پریشان نظر	آئے ہو کیا طرف کوئے غریبان ہوکر
خیر بہتر ہی تغافل ہی سہی سن لینا	جان پر کھیل گیا کوئی پریشان ہوکر
مصلحت سے وکیا جور و جفا ہوتا ہی	آدمی توبہ کرے دل سے پشیمان ہوکر

نالے رہجاتے ہین رک رک کے مرے سینہ مین
تیر بیٹھا ہے ترے حلق کا دربان ہوکر

یہ ہنر دست جنون کا یہ سلیقہ دیکھو
دھجیان اڑتی ہین دامن کی گریبان ہوکر

کس خرابی مین ہین آزار محبت والے
یہ بگڑتا ہو مرض قابل درمان ہوکر

دیکھنے والے ہی سو عیب لگا دیتے ہین
کوئی جو چاہے کرے آنکھ سے پنہان ہوکر

اپنے ہاتھون سے وہ خط چاک کرے ای قاصد
یہ رہیگا مرے سینے مین گریبان ہوکر

ضعف سے خوش ہون کہ جب ہاتھ رکھا سینہ پر
اُنگلیان چھپ گئین دل مین تیری مژگان ہوکر

اس نزاکت سے یہ ڈر ہو کہ گلے پر میرے
تیری تلوار نہ رہجائے گریبان ہوکر

تیری حسرت مجھے لائی ہو تری محفل مین
مین نہ نکلونگا کبھی غیر کا ارمان ہوکر

ہاے ویرانی دل بے سر و سامانی دل
تیرے ارمان بھی پچھتائے ہین مہمان ہوکر

نور کسکا ہو مرے دل مین کہ ہر آہ کے ساتھ
رہگئی برق تجلی سے نمایان ہوکر

پاس رہنے کی محبت بھی تو ہو جاتی ہے
کیون نہین جائین ہماری شب ہجران ہوکر

مجکو معلوم بھی ہو رات کو در پر تیرے
نالے کرتا ہو کوئی روز غمخوان ہوکر

داغ تو کبھی سے جاتا ہو جو بنجانے کو
شرم آتی نہین کمبخت مسلمان ہوکر

یہ غزل اس نازنین نے اس غضب سے گائی کہ وہ تمام محفل اسکی ادا و ان سے پامال ہوگئی ہر ایک اپنے دل کو پکڑ کر رہگیا جو عاشق تن تھے وہ آہ آہ کرنے لگے آنکے رو برو تصویر یار پھرنے لگی یہ محفل رقص سرود تا نصف شب برپا رہی آخر کو قیصر نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے یہان دونون طرف طلایہ پھر اکیا صدائے ہوشیار باش بلند رہی طبل رزمی بجا کیا ادھر سمندر شاہ جو شہر مین گیا روز تو دربار نہ کرتا تھا آج تھوڑی دیر دربار کیا اسکے بعد دربار برخاست کیا اور سب اہل دربار کو رخصت کیا خود داخل محل ہوا آج بہت خوش ہو محل مین جاکر حکم دیا کہ ہم اسوقت ناچ دیکھینگے یہان بھی ایک گائن حاضر ہوکر یہ غزل نہایت ناز و ادا سے گائی غزل

تمنا مرحص ہوئی نا امیدی — بظاہر ہین کچھ دل سے ملا تھا — حل اسکا گریبان و دست صبا تھا
کبھی تو ہمارا بھی وہ آشنا تھا — یہ کیا ہو گیا اور مرے دل مین کیا تھا — جو اسطرح غیرون سے ملنا ترا ہی
برائی تری کچھ نہین بات کیا ہی — کہا مین مرا حال تم تک بھی پہونچا — کہا تب اچھا سا کچھ مین سنتا تھا
نگاہون مین جادو سا کچھ کر دیا تھا — مرا دل ہی یہ میرے حق مین برا تھا — تم آکر جو پہلے سے مجھ سے ملتے
بلائین جو کچھ اسکے ملنے سے دیکھین — وہ ملتے تو ای درد اس سے بھلا تھا

اس نازنین نے اس ناز و ادا سے گائی کہ سمندر شاہ جھومنے لگا ادھر گلاب جو روز اپنے مکان مین جاتا تھا تو خوش ہوتا تھا اور جو معرکہ گذرتا تھا سب ماں سے بیان کرتا تھا آج جو گیا بہت رنجیدہ تھا ماں نے جو صورت دیکھی پوچھا کہ ای گلاب کیون آج مزاج کیسا ہی اسنے کہا کہ مزاج تو اچھا ہی مگر ای والدہ وہ صندل آج ہمکو پہونچا ہی کہ کبھی نہ پہونچا ماں نے کہا کہ ای فرزند بیان کر اسنے کہا کہ والدہ صاحبہ یہ تو آپکو معلوم تھا کہ غزالان لشکر اسلام کے ساتھ تھی کل کا معرکہ تو مین نے بیان کیا تھا کہ سہراب نے نکلکر سلیم جادو حلیم جادو کو قتل کیا تھا آج جسیم خود مقابلے کو نکلا پہلے اسکے مقابلے کو غزالان نکلی پہلے تو خوب سحر چلے غزالان نے اسکے سحر روکے آخر کو جسیم نے آنجنبہ سحر دکھا کر اسکو مبتلاے سحر کیا اسکے بعد اور ایک سردار نکلا وہ بھی اسی طور سے مبتلاے سحر ہوا

پھر سہراب نکلا وہ بھی خوب خوب لڑا اور مقابلہ کیا آخر کو وہ بھی جسیم کے ہاتھ سے زخمی ہوا اُسکو بھی اُسکے
بیر اُٹھا لیگئے گلاب نے کل حال جنگ بیان کیا اور کہا کہ یہ افسوس ہی کہ اگر وہ گیسو بریدہ شریک
اہل اسلام نہوتی تو ضرور مین مقابلہ کرتا جسیم کی یہ بھی لیاقت تھی کہ غزالان کو زخمی کرسکتا یا وہ اُسکے
ہاتھ سے زک پاتی مگر یہ سب انجام اُسکے اہل اسلام کی شراکت سے ہوا کہ مین بھی کھڑا دیکھا کیا سمندر
شاہ بھی تماشاے جنگ کھڑا دیکھا کیا اُسکی مان نے کہا کہ اے بیٹا پھر اسکا افسوس ہی کیا جو کہ اپنے
قبضہ سے نکل گیا اور دوسرون کی شراکت کی اُسکا کسی طور سے صدمہ کرنا بیکار ہی کیونکہ وہ ہمارا اب
نہین ہی بلکہ وہ ہمارے خون کا پیاسا ہی اور ہماری ذلت کا خواستگار ہی پھر ہم اُسکی ذلت پر کیون رنج و
غم کرین بلکہ خلاف ہی گلاب نے کہا کہ یہ آپکا بجا ارشاد ہی مگر عزیز کی ذلت نہین دیکھی جاتی خواہ وہ
شریک اپنا ہو خواہ نہو مگر اب کیا ہوتا ہی جو ہونا تھا وہ ہوگیا کیونکہ اب جبتک جسیم قتل نہوگا اُسوقت
تک اُسکا اِس عذاب سے نجات پانا غیر ممکن ہی اسی بلا مین وہ تڑپ تڑپ کر مرجائین گے مان
نے کہا کہ اے فرزند تو اُسکا بیکار غم کرتا ہی جبکہ اُسکو تیرا رنج و غم نہین ہی اُسنے مجکو اور تجکو دونون کو ترک
کیا اور دون کی شراکت کی اور اُن لوگون کی شراکت کی ہی جو کہ جان کے ہم سب کے دشمن ایمان کے
حریف بھی اُسکے لیے کیا ضرورت ہی جو ہم غم کرین ہمارے نزدیک وہ اُسی دن مرگئی جسدن سے
ہمسے جدا ہوئی ہمارے نزدیک مردہ ہی پھر مردے کے لیے صدمہ کرنا بالکل خلاف دانائی ہی اور
یہ ممکن ہی کہ وہ اب ہماری شرکت کرے جو ہم اُسکے لیے کوشش کرین گلاب نے کہا کہ یہ جو آپنے
ارشاد کیا کہ وہ اب ہماری شرکت کرے گی جو ہم اُسکے لیے کوشش کرین اگر وہ شرکت بھی
کرے تو کوشش نہین ہوسکتی ہی سوائے اس امر کے کہ سمندر شاہ سے مخالفت کرین جسیم سے
مقابلہ کرین اُسکو قتل کرین جب وہ رہائی پائے یہ تو غیر ممکن ہی اور نہ کوئی لشکر اسلام مین سا کہ
جو اُسکو قتل کرے سُنا گیا ہی کہ جسیم اس فکر مین ہی کہ جو کہ لشکر اسلام کا صاحبقران ہی اُسکا اسم اعظم
بند کرے اگر اسم اعظم بند ہوگیا تو پھر تمام لشکر اسلام کا خاتمہ ہی مان نے کہا کہ تمکو اس سے کیا تم تاریخ
کرو اُس ننگ خاندان کا اور یہ تصور کرلو کہ اُسکو مرے ہوئے ایک زمانہ ہوا اگر اسی زمانہ مین
مرجاتی جب اُسکے مرنے کی خبر آئی تھی تو کیا تھا یہ خیال کرلو کہ وہ اُسیوقت مرگئی جب دوسرون
کی شریک ہوئی اب اُسکا صدمہ کرنا بیکار ہی گلاب نے کہا کہ اب یہ خیال کیا جائیگا تو کیا ہوگا
کیا اُسکے لیے سمندر شاہ سے بگاڑی جائیگی یہ تو ممکن نہین ہی بس مین تو صبر کرچکا ہون یہ کہکر مان کے
پاس سے اُٹھا اور اپنے مقام پر آیا اسی فکر مین جلا رہا مان بھی اسی تردد مین رہی وہ رات گذری
یہ صبح کو درباری لباس پہنکر سمندر شاہ کے پاس گیا سمندر شاہ سب کو لیکر طرف میدان کے
چلا وہان رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا بوقت سحر دونون لشکر میدان مین آکر
صف آرا ہوئے انجیب نقابت کرکے لشکر مین چلے گئے سمندر شاہ بھی آکر ایک جانب اپنے
مقام پر کھڑا ہوا کر لشکر کنار سے جسیم سیاہ پوش نکلا اور اُسنے میدان کارزار مین آکر آواز دی کہ اے
فرقہ خدا پرستان تمنے کوئی تدبیر صلح کی کی اسی طور سے میدان مین برائے مقابلہ نکلے معلوم ہوا کہ
تمھاری قضا ہی آئی ہی بس اب جسکو مقابلہ کرنا ہو میرے مقابلے کو آئے مین میدان مین موجود
ہون یہ جو جسیم نے کہا صاحبقران نے اپنے اہل لشکر سے کہا کہ کوئی اِس نابکار کے مقابلے کو نہ
جائے کیونکہ یہ ساحر ہی مین خود جاتا ہون اسلیے کہ صاحب اسم اعظم ہون اہل لشکر نے عرض کیا کہ

ہم کبھی آپ کو نہ جانے دینگے جبتک ہم لوگ زندہ ہین اُسوقت تک آپ میدان جنگ مین نہ تشریف لیجائین جب یہ کلمہ صاحبقران نے اہل لشکر سے سُنا مجبور ہوئے پس ایک سردار بادشاہ و صاحبقران سے اجازت لیکر میدان جنگ مین آیا جسیم سیاہ پوش نے سحر کیا وہی سوار صحرا سے پیدا ہوا اُسنے خداپرست سے مقابلہ کیا جیسے مقابلہ کیا خداپرست نے تلوار ماری اُسنے سر جھکا دیا تلوار سر پر پڑی کہ اُسکا سر شق ہوا اُس سر سے ایک جانور پیدا ہوا اور اُس خداپرست کے سر پر آکر ایک ذفیر دی بس ذفیر کا دینا تھا کہ ایک برق چمک کر گری اُسکے گرنے سے تاریکی ہوئی دما دم تیرہ و تار نظر آنے لگا بعد ایک لمحہ کے وہ تاریکی برطرف ہوئی اب جو روشنی ہوئی تو سب نے دیکھا کہ وہ خداپرست زمین پر پڑا ہوا ہی اور سر اُسکے تن پر نہین ہی اور وہ سوار اُسی طور سے کھڑا ہوا ہی اُسکے کہین نشان زخم نہ تھا ابتو لشکر اسلام سے تانتا بندھ گیا سردار نکلنے لگے اور قتل ہونے لگے دوپہر تک بیس سردارون کی نوبت آئی اُسنے اُسی طور سے سب کو قتل کیا اب تمام لشکر اسلام مین طلاطم پڑ گیا یہ حال دیکھکر صاحبقران نے خود قصد کیا کہ مین خود برائے مقابلہ نکلون مرکب کو پھیر کر طرف تخت شاہی کے لائے اور عرض کیا کہ مجھکو اجازت میدان مرحمت فرمائیے کیونکہ اس گبر ناہنجار نے قیامت برپا کر رکھی ہی یہ بدون میرے جائے نہ قتل ہوگا کیونکہ وہ ساحر ہی اور یہ لوگ غیر ساحر ہین یہ اُسکا کیا کر سکتے ہین سب جاکر مبتلائے سحر ہوتے ہین اس سے کیا فائدہ ہی کہ بندگان خدا کی جانین برباد ہون اور مین صاحب باطل السحر ہون میرے ساتھ اُسکا سحر کچھ کام نہ دیگا مین اُسکا سحر باطل کر کے قتل کرونگا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تو نہوگا کہ مین آپ کو جانے دون اگر یہی قصد ہی تو مین بھی ہمراہ چلتا ہون کیونکہ میری حکومت آپکی وجہ سے ہی مین پھر کیا کرونگا جب آپ لشکر مین نہونگے بادشاہ نے جو یہ فرمایا تو صاحبقران عالیجاہ نے اُسکے جواب مین یہ فرمایا کہ نظر بخدا اے کریم فرمائیے مین جاکر اس نابکار کو قتل کرتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ یہ ضرور ہے مگر ابھی ایسا وقت نہین ہی کہ آپ تشریف لیجائین پہلے مین جاکر اپنا حوصلہ نکال لون پھر آپ کو اختیار ہی اسی گفتگو مین سب عزیز و سردار لشکر قریب بادشاہ و صاحبقران آگئے ہر ایک نے عرض کیا کہ جبتک ہمارے دم مین دم ہی ہم حضور کو برائے مقابلہ نہ جانے دینگے اگر وہ ساحر ہی تو ہمکو مرتبہ شہادت نصیب ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ بھائیون مین صاحب اسم اعظم ہون میرے روبرو اُسکا سحر نہ چلیگا پھر اُس نابکار کا سحر تاثیر نہ کریگا پھر اس سے کیا حاصل کہ تم لوگ جاکر اپنی جانین برباد کرو ان سب نے عرض کیا کہ جسوقت تک ہم غلام زندہ ہین یہ امر غیر ممکن ہی کہ ہم آپ کو طرف میدان کے قدم بڑھانے دین صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو بڑی مشکل ہوئی کہ اتنے مین مملوک نے عرض کیا کہ یہ غلام اب اُسکے مقابلے کو جائیگا میرے بعد آپ کو اختیار ہی صاحبقران نے فرمایا کہ خیر دیکھا جائیگا مملوک سب سے رخصت ہو کر میدان مین آیا اُس سے مقابلہ کیا بس جیسے ہی مملوک نے تلوار اُٹھائی اُس سوار نے ایک چیخ ماری کہ تمام زمین کانپ گئی اور شق ہوئی مملوک سمیت مرکب اُس زمین مین سما گیا اور ایک غبار بلند ہوا اب جو وہ غبار برطرف ہوا سب نے دیکھا کہ مملوک کی لاش پڑی ہوئی ہی یہ حال دیکھکر نصیرۂ جناب صاحبقران ثانی جمشید بن داراب یمین زرہ اپنے پہنے سے مرکب کو چھیڑ کر نکلے اور بادشاہ سے اجازت جنگ لیکر میدان مین آئے اور اُس سوار سے مقابلہ کیا اُسنے ایکبار پھر

چیخ ماری کہ اُسی طور سے زمین شق ہوئی اور پھر غبار بلند ہوا تاریکی چھاگئی جب وہ غبار برطرف
ہوا اُسی طور سے اُنکی بھی لاش پڑی ہوئی تھی اتنو لشکر مین صدائے گریہ سے ایک شور برپا
تھا لشکر مین طلاطم تھا یہ حال دیکھکر صاحبقران نے خود قصد فرمایا کہ بادشاہ سے رد کا اور سب
سردار گرد صاحبقران کے جمع ہوگئے ہر ایک صاحبقران کے روبرو ہاتھ جوڑ رہا ہی کہ آپ
تشریف نہ لیجایئے ابھی ہم لوگ موجود ہین جب ہم لوگ مرجائینگے اُسوقت پھر آپ کو اختیار ہی اُدھر
بادشاہ الگ منع فرما رہے ہین ایک شور و غل برپا ہی ابھی کوئی لشکر اسلام سے مقابلہ کو نہین آیا ہی
کوئی دوپہر سے کچھ دن نے تجاوز کیا ہی یہ نابکار مبارز طلب کر رہا ہی نہ صاحبقران کسی سردار کو
اجازت دیتے ہین اور نہ تو صاحبقران کو سردار میدان مین جانے دیتے ہین یہان تو یہ حال ہی
کہ ایک مرتبہ سمت جنوب سے ایک غبار بلند ہوا اُس غبار کا رنگ کاہی تھا شعراز دامن دشت
عاج اورنگ ✤ گردے برخاست تو تیار رنگ دیگر ز گرد و غبارے کہ شد بر سپہر ✤ رہ رفتن خویش
گم کرد مہر ✤ یہ گرد جو اُٹھی اُس گرد سے تمام صحرا تیرہ و تاریک ہوگیا اب یہ جو عالم لشکر اسلام و
کفار نے دیکھا سب لوگ اُس طرف متوجہ ہوئے بادشاہ نے صاحبقران زمان سے فرمایا
کہ اچھا اس گرد کو دیکھ لیجیے کہ یہ کیسی گرد بلند ہوئی ہی پھر آپ مقابلہ کو تشریف لیجایئے گا اب
صاحبقران وکل سردار اُس گرد کی طرف دیکھنے لگے جسیم سیاہ پوش بھی اُسی طرف متوجہ ہوا
سمندر شاہ بھی اُس گرد کی طرف دیکھنے لگا اُس گرد کا یہ حال تھا کہ بلند ہوتی ہوئی چلی آتی تھی
تمام صحرا تاریک نظر آتا تھا یہ حالت تھی کہ گرد تیرہ سر گرد باسمان رسیدہ دپاے گرد بزمین
دوزیدہ مثل زلف محبوبان کے پیچیدہ یہ آئی وہ آئی پس وہ گرد قریب اُس صحرا کے آکر شق ہوئی
بس اُسکے شق ہونے سے روشنی ہوئی اب جو دیکھا کہ اُس گرد کے اندر سے گرد سبز رنگ پیدا
ہوئی کہ جس سے تمام صحرا رنگون ہوگیا ہر ایک شجر پر عالم بہار نظر آنے لگا تمام سبزہ جو کہ دھانی تھا
ہرا ہوگیا اُس گرد سبز رنگ سے صداے سم مرکب آرہی تھی سنائین جو چمک رہی تھین یہ معلوم
ہوتا تھا کہ گویا زمرد کی کشتیون مین خودون کی کلغیان عجب لطف دکھاتی تھین یہ جو سب نے دیکھا بادشاہ
نے صاحبقران سے فرمایا کہ کوئی لشکر آتا ہی اُدھر سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ اُستاد کوئی
ہمارا مددگار اور آتا ہی تمنے بیکار سب کو طلب کیا قسیم نے آکر فیصلہ کر دیا اب کیا ضرورت ہی جسیم
نے تو سب کو قتل کر ڈالا آپ ملاحظہ فرما رہے ہین کہ کیا طلاطم لشکر اسلام مین پڑا ہوا ہی بڑے بڑے
سردار جسیم سیاہ پوش نے قتل کیے عشاق نے کہا کہ اگر کوئی آپکا مددگار آتا ہی تو آنے دیجیے
پھر کیا کیا جائے اور اچھا ہی کہ وہ بھی شریک قسیم ہو کر مقابلہ کریگا سمندر شاہ نے کہا کہ ہان یہان
تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر قسیم و جسیم نے خیال کیا کہ کوئی نہ کوئی سمندر شاہ کے طلب کیے ہوئے
ہین کہ لشکر لیکر برائے کمک سمندر شاہ آتا ہی اب آکر کیا کریگا ہمین نے تو خاتمہ کر دیا ہی راوی نے بیان
کیا ہی کہ وہ گرد سبز رنگ آکر شق ہوئی اُس گرد سے اسی علم سبز رنگ کہ جسکے پردون پر تعریف خدائے
وحدہ لاشریک تحریر تھی ظاہر ہوئے آگے آگے سبز وردیان پہنے ہوئے پھڑکا دار ٹوپی ہوئے
ان دونون لشکرون کو دیکھکر ایک جانب صف باندھکر کھڑے ہوگئے اُن علمدارون نے جو لشکر دیکھے
یہ بھی ایک مرتبہ سب کے سب صف بستہ ہوئے اُسکے عقب مین اور جلوس سواری تھا جب
سب جلوس سواری آچکا تو دیکھا کہ ایک نقابدار سبز پوش مرکب سبز رنگ پر سوار نقاب سبز رنگ

منھ پر پڑی ہوئی شمشیر زمرد نگار ڈاب مین نیزہ کتوتی مرکب پر رکھا ہوا خود زمرد گون سر پر زرہ
زمرد نگار بر مین سپر دوش پر ترکش لگا ہوا کمان کیانی بالاے دوش مروے پانوں مین اور
دامنین ہاتھون مین مرکب اڑائے ہوئے چلا آتا ہو گرد اُسکے سرداران زمرد پوش مرکبون
پر سوار عقب مین لشکر قریب اسی ہزار کے سب سبز پوش دوش بدوش چلتے پوش چار آئینہ بند
رکاب بر رکاب کتوتی سے کتوتی مرکب کی ملی ہوئی سم سے سم دم سے دم برابر باگین اُٹھائے
ہوئے اسی طرف چلا آتا ہو یہ حسن ہو اُس نقابدار کا کہ اُسکے روے روشن کی ضو سے تمام صحرا
روشن ہو گیا روے آفتاب شرمندہ ہو گیا باوجودیکہ منھ پر نقاب پڑی ہوئی تھی اُسپر یہ حال
تھا یہ ثابت ہوتا تھا کہ وہان کے گھیت سے آفتاب طالع ہوا ہو یہ رعب و داب تھا اور یہ معلوم
ہوتا تھا کہ شیر ژیان چلا آتا ہو وہ سبز پوشاک بہت عمدہ معلوم ہوتی تھی اُسکے جسم مین اُس لشکر
قلیل مین جو تھا وہ شیر یا اژدر معلوم ہوتا تھا نقابدار سبز پوش نے جو اُن لشکرون کو میدان
مین صف آرا دیکھا اور اپنے لشکر کے سامان کو ایک طرف صف بستہ پایا نقابدار نے اپنے
لشکر کو حکم دیا کہ اسی مقام پر فروکش ہو لشکر نے جو یہ حکم پایا چنانچہ اثالہ سبز رنگ کا عقب مین
لشکر کے تھا وہ اراپون برسے اُتارا گیا بارگاہ برپا ہونے لگی اور بہت سے خیمے برپا ہوئے
مگر سب سبز رنگ تھے وہ جو بارگاہ درمیان مین خیمون کے برپا ہوئی محل سبز کی تھی اُسپر کار چوبی
کام کیا ہوا تھا طلائی کلس چڑھا ہوا تھا وہ مثل آفتاب کے اپنی چمک دکھا رہا تھا اُس بارگاہ کا
سلسلہ شمسہ آفتاب کو ماند کرتا تھا وہ بارگاہ یہ معلوم ہوتی تھی کہ زیر آسمان اور ایک آسمان قائم
ہوا ہو بلندی اُسکی اسقدر تھی کہ کلس قریب آسمان کے ہو چکا تھا گاہ اُسکی بلندی پر کام نہ کرتی
تھی رفعت اُسکی رفعت آسمان سے کم نہ تھی اُدھر تو یہ بارگاہ فلک فرسا برپا ہونے لگی اُدھر
نقابدار سبز پوش اپنے لشکر کو لے کر ایک طرف صف آرا ہوا سمندر شاہ نے عشاق سے
کہا کہ میرا گمان غلط نکلا یہ بھی کوئی خدا پرست ہو میرا مددگار نہین ہو اور نہ اہل اسلام کا مددگار
ہو وہ تو اپنے لشکر کو لے کر ایک طرف صف آرا ہوا ہو دیکھو معلوم کون ہو عشاق نے کہا کہ معلوم
ہو جائیگا جو کچھ ہونا ہو گا وہ ہو گا اُدھر قیصم نے جو نقابدار کو دیکھا اُسکا تمام جسم کانپ گیا ایک
رعب اُسپر غالب ہوا یہی حال جسیم سیاہ پوش کا ہوا یہ تو میدان مین کھڑا ہوا تھا مگر بند بند
کانپ رہا تھا نقابدار آکر جو صف آرا ہوا صاحبقران نے جو نقابدار سبز پوش کو دیکھا
ایک محبت پیدا ہوئی بادشاہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ای جہان پناہ خداوند بارگاہ جب سے
یہ نقابدار آیا ہو اسکی محبت میرے قلب مین پیدا ہوئی ہو اور یہی جی چاہتا ہو کہ اسکو گلے سے
لگالون شہنشاہ قریب تھے اُنھون نے عرض کیا کہ ای صاحبقران عالم یہ وہی نقابدار ہو
جو کہ محراب پر آیا تھا باران محراب شاہ کے سپہ سالار کو قتل کر کے بارگاہ پر قبضہ کر لیا تھا اور
اسد ثانی نے اسی نقابدار کے لشکر سے بارگاہ چھین لی تھی یہی نقابدار دعوی صاحبقرانی
رکھتا ہو اور آپ سے بانے طلب کر رہا تھا مین نے لاکھ لاکھ کہا کہ صاحبقران کی خدمت مین
چلو اسنے انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ ایکبار آکر امتحان کر وگا پس یہی معلوم ہوتا ہو کہ آپ سے
مقابلہ کرنے آیا ہو اسی نقابدار سبز پوش نے میری دعوت کی تھی آپ نے اسی کے نام نامہ
تحریر فرمایا تھا صاحبقران زمان نے فرمایا کہ یہ وہی نقابدار ہو شہنشاہ نے عرض کیا کہ جہان

صاحبقران نے فرمایا کہ جب تو صرف نام دلاوری کا حال سنکے محبت پیدا ہوئی تھی اب جب سے دیکھا ہی تو دوچند اُس ہو گیا ہی کوئی مقابلہ کی ضرورت نہین ہی مین یون ہی اتا ہون صاحبقرانی اسکو دونگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر نقابدار سبز پوش نے جو دو لشکر صف آرا دیکھے اور ایک نابکار کو دیکھا کہ تخت پر سوار میدان مین کھڑا ہوا ہی اور ایک سوار پلنگینہ پوش اُسکے تخت کے روبرو کھڑا ہی اور بہت سی لاشین میدان مین پڑی ہین اُسکے مقابلہ مین ایک لشکر کثیر مثل مور و ملخ کے صف آرا ہی اُسمین ایک طلاطم ہی بہت سے سردار ایک مقام پر جمع ہین ایک جوان سے کلام کر رہے ہین ایک بادشاہ تخت پر سوار ہی اُس سے وہ جوان کچھ تقریر کر رہا ہی اُس مجمع مین وہ بھی جوان ہی کہ جسکی مین نے دعوت کی تھی جبکہ مین محرابیہ پر پہونچا تھا اور بارگاہ مین نے کفار سے لی تھی اور وہ جوان بجد تھا کہ صاحبقران کی خدمت مین چلو مین نے اقرار کیا تھا کہ جب ایکی مرتبہ آؤنگا تو خدمت مین صاحبقران مالیجاہ کے چلونگا اور وہ عیار بھی ہی جو کہ نامہ لے کر آیا تھا جسکو سب خواجہ ثالث کہتے ہین اور وہ بھی جوان ہی جو کہ میرے لشکر سے بارگاہ مین لگیا تھا جسکا نام اسد ہی نقابدار سبز پوش نے جوان سب کو دیکھا جن جن کو پہچانتا تھا اُنکو پہچان لیا کہ وہ لوگ ہین اسنے خیال کیا کہ یہ لشکر صاحبقران ہی ایک طرف دیکھا کہ ایک بادشاہ ہی مگر ساحر ان دونون لشکرون سے الگ چند سردارون سے کھڑا ہوا ہی اور اسی طرف دیکھ رہا ہی اور وہ جو لشکر اسلام ہی اُسکے مقابل لشکر کفار ہی وہ سب ساحر ہین یہ دیکھکر بس نقابدار سبز پوش نے چند ہرکارون سے کہا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ کون لشکر ہی اور یہ لاشین کس طرف کی ہین اور یہ کون میدان مین کھڑا ہی وہ ہرکارے طرف اُن لشکرون کے آئے چند ہرکارے تو لشکر کفار مین گئے اور چند ہرکارے لشکر اسلام مین آئے اور لشکر اسلام سے خبر دریافت کرکے خدمت نقابدار مین آئے اور عرض کیا کہ یہ جو لشکر کثیر صف آرا ہی یہ لشکر اسلام ہی اور وہ جو جوان جسکو سب گھیرے ہوئے کھڑے ہین صاحبقران ہین بادشاہ سے اجازت میدان کے خواستگار ہین بادشاہ اور سب سردار مانع ہین میدان مین نہین جانے دیتے ہین اور یہ جو لشکر اس لشکر کے مقابلہ مین صف آرا ہی یہ لشکر کفار ہی اسکا افسر و حاکم قسیم وجسیم جادو ہین یہ لشکر ساحران ہی یہ لشکر کمک کو سمندر شاہ کے آیا ہی سمندر شاہ کی طرف سے صاحبقران والاشان سے مقابلہ کر رہا ہی سمندر شاہ بھی تماشاے جنگ دیکھنے آیا ہی یہ جو لاشین میدان مین پڑی ہین لشکر اسلام کے سردارون کی ہین کیونکہ آج کئی دن سے لشکر اسلام سے مقابلہ ہو رہا ہی لشکر اسلام مین دو ساحر تھے تین دن تک اُنھون نے لشکر کفار سے مقابلہ کیا بہت سے سردارون کو لشکر کفار کے قتل کیا چنانچہ دو بھائی قسیم وجسیم کے مقابلہ کو نکلے وہ دونون ساحر ہاتھ سے سہراب جادو کے جو کہ لشکر اسلام کا شریک تھا مارے گئے چنانچہ کل برہم ہو کر وہ جسیم سیاہ پوش مقابلہ کو نکلا اُن دونون ساحرون کو بھی زخمی کیا اور بہت سے سردارون کو مارا جب شام ہو گئی تو اپنا لشکر لیکر واپس گئے پھر صبح کو صف آرائی ہوئی یہ سردار مقابلے کو نکلے یہ جو سوار اسکے تخت کے روبرو کھڑا ہی اسی نے سب کو قتل کیا ہی صاحبقران نے نکلنے کا قصد کیا تھا کہ سب سردار مانع آئے ہین منع کر رہے ہین جناب صاحبقران نہین مانتے ہین ہرکارے جو کہ لشکر اسلام سے آئے تھے وہ یہ عرض کر رہے تھے کہ وہ ہرکارے بھی آکر پہونچے جو کہ لشکر کفار کو گئے ہوئے تھے اُنھون نے بھی یہی عرض کیا جو کہ یہ ہرکارے

بیان کر رہے تھے کہ اتنے عرصہ مین اُس سوار نے لشکر اسلام کی طرف دیکھکر کہا کہ کیا کوئی میرے مقابلہ کو نہ آئیگا بس جرات تمام ہوگئی اسی پر دعوی تھا کہ ہم ساحر ہین یہ جو کلمات جسیم سیاہ پوش نے کہے تو صاحبقران کو نہایت غصہ آیا اور قصد کیا کہ سب کو چھڑا کر میدان مین جاؤن کہ اُدھر نقابدار سے سب ہرکارے حال کہ چکے تھے نقابدار کو سُنکے بہت غصہ آیا اِسنے جو مبارز طلب کیا یہ کلام اُسکا نقابدار کو اور بھی ناگوار ہوا ایک مرتبہ پودا مرکب کا لیکر صدا دی کہ او نابکار کیا بیہودہ بکتا ہی مین تیرا حریف آپہونچا مین تیری جان کا مالک الموت ہون تو میرا شکار ہی یہ صدا دیکر اور مرکب کو چمکا کر اُسکی طرف چلے سردارون نے عرض کیا کہ آپ سُن چکے ہین کہ یہ ساحر ہی اور جسیم سیاہ پوش کا سحر ہی اور پھر آپ دیدہ و دانستہ اُسکے مقابلے کو تشریف لیے جاتے ہین اپنے کو گمان اژدر مین گراتے ہین یہ کوئی جوانمردی نہین ہی پرائی بلا اپنے سر مول لیتے ہین وہ تو لشکر صاحبقران سے مبارز طلب ہی جسکے کہ آپ خود حریف ہین اچھا ہوگا کہ یہ لشکر صاحبقران کا یون ہی خاتمہ ہوجائے ایکی صاحبقرانی کو ترقی ہو کیونکہ بہت لشکر ہی آپ کہانتک مقابلہ کرینگے نقابدار نے برہم ہوکر اپنے سردارون کو جواب دیا کہ یہ کیا بیہودہ خیال ہین وہ لوگ سب خدا پرست ہین مین یہ نہین چاہتا ہون کہ خدا پرست قتل ہون اور مین دیکھا کرون یہ تو میرے اُنکے فساد ہی مگر کفار کے مقابل ہم وہ ایک ہین مین طرف رہی اُنکی کمک کرونگا جب میرے اُنکے مقابلہ ہوگا دیکھا جائیگا میری یہ خواہش نہین ہی کہ یہ خدا پرست میرے روبرو کفار کے ہاتھ سے پائمال ہون اور یہ جو تمنے کہا کہ وہ ساحر ہی اور یہ سوار سحر کا ہی تمنے کیا نہین دیکھا کہ ابھی کل کا ذکر ہی کہ جب آشوب جادو سے شہر آشوب پر مقابلہ ہوا ہی وہ بھی تو ساحرہ تھی اور تمام لشکر اُسکا ساحرون کا تھا مگر میرا کیا کر لیا مین نے سب سحر اُسکے رد کیے آخر کو مین شہر آشوب پر فتحیاب ہوا اُسی طور سے مین اسے بھی قتل کرونگا میری صاحبقرانی کا اسی پر امتحان ہی نقابدار سبز پوش سے یہ کہکر اور سردارون کو روک کر مرکب کو مہمیز کرکے چلا اُدھر صاحبقران جو قصد چلنے کا کر رہے تھے کہ خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ آپ تشریف رکھین نقابدار اُس سوار سے مقابلہ کرنے جاتا ہی دیکھیے وہ نصف میدان طے کر چکا ہی یہ جو خواجہ نے عرض کیا صاحبقران نے سر اُٹھا کر جو دیکھا تو دراصل نقابدار نصف میدان طے کر چکا ہی ایک مرتبہ کلیجے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا افسوس اس نقابدار کی مفت جان گئی بادشاہ نے بھی افسوس کیا ہر ایک سردار کو افسوس ہوا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ تم جاکر اس نقابدار کو منع کرو اور آگاہ کردو کہ یہ لشکر ساحران ہی اور یہ سحر کا سوار ہی اصلی سوار نہین ہی تم اُسکے مقابلہ کو نہ جاؤ ورنہ قتل ہوگے میرے لشکر کے بہت سے سردار قتل ہو چکے ہین از براے خدا تم اِسکے مقابلے کو نہ جاؤ خواجہ نے کہا کہ مجکو کیا ضرورت ہی جو مین منع کرون کیا ایسی میری ضرورت اُس سے لاحق ہی ہمین کیا غرض ہی جو بیکار کو منع کرین آپکو تو ہر ایک سے محبت ہوجاتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ آپ کو دوسری علت ہوگئی ہی جس خوبصورت اور جوان کو دیکھا اُسکی محبت ہوگئی اگر محبت آپکے دل مین اُسکی ہوئی ہی تو آپ منع فرمائین مین تو نہ جاؤنگا صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ یہ کونسا وقت مذاق کا ہی بس اپنے مذاق کو رہنے دو اور جاکر منع کرو خواجہ نے کہا مین تو کبھی نہ جاؤنگا مجکو اس نقابدار سے خوف معلوم ہوتا ہی اور یہ نقابدار سست چالاک معلوم ہوتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اگر خواجہ تم منع کروگے تو مین تمکو بہت انعام دونگا اس خدمت کے

صلہ مین مین تمکو ایک ہزار روپیہ دونگا خواجہ نے کہا کہ لائیے صاحبقران نے فرمایا کہ یہان میدان جنگ ہی یہان روپیہ کہان جب بارگاہ مین جائینگے تو دینگے تراطینان رکھو خواجہ نے کہا کہ رقعہ تحریر کردیجیے صاحبقران نے فرمایا کہ یہان دوات قلم کاغذ کہان خواجہ نے عرض کیا کہ سب موجود ہو جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ تم یہان تقریر کیا کروگے اور وہان نقابدار اسکے مقابلہ مین پہونچ جائیگا بادشاہ نے یہ سُنکے خواجہ سے کہا کہ آپ منع فرمائین مین آپکو روپیہ دونگا خواجہ نے کہا کہ اب میرا طمینان ہو گیا یہ کہکر خواجہ صف سے لشکر کے نکلے اور وسط مین میدان کے آئے نقابدار تین حصہ میدان کے طے کر چکا تھا قریب تھا کہ اُس سوار کے مقابلہ مین پہونچے کہ خواجہ نے بآواز بلند پکارکر کہا کہ اے نقابدار اس سوار کے مقابلہ کو نہ جاؤ یہ مجوسی جسیم جادو کا جو کہ تخت پر سوار میدان مین کھڑا ہے اسنے کل سے کئی سردارون کو ہمارے لشکر کے قتل کیا ہے اسکے مقابلے کو نہ جاؤ صاحبقران منع کرتے ہین یہ جو خواجہ نے کہا نقابدار نے جواب دیا کہ مین ساحر سے نہین خوف کرتا ہون بلکہ ساحر کش ہون میری تلوار سے ہزارون ساحر قتل ہوئے ہین مین صاحبقران ہون کیون خوف کرون نہ مجکو اپنی جان کا خوف ہی بس معلوم ہوا کہ مین ہی صاحبقران ہون اور جو لوگ دعوی صاحبقرانی کرتے ہین بالکل غلط اُنکا دعوی ہے جو کہ صاحبقران ہوتے ہین وہ کسی سے نہین خوف کرتے ہین بس مین کیون خوف کرون کیا ضرورت ہے یہ کہکر اور مرکب کی باگ لیکر طرف اُس سوار کے چلا خواجہ نے صاحبقران کی طرف دیکھکر کہا کہ مین نے بموجب آپ کے حکم کے منع کیا اُسنے یہ جواب دیا خواجہ نے اپنے دل مین کہا کہ اب مین مجبور ہون یہ کہکر اپنے لشکر مین چلے آئے یہان نقابدار سبز پوش اُس سوار کے مقابل پہونچا اُس سوار نے کہا کہ تو کون ہے جو میرے مقابلے کو آیا ہے مین تو لشکر اسلام سے مقابلہ کر رہا ہون اور اُنھین کے لشکر سے مبارز بھی طلب کیا ہے وہ میرے مقابلے کو آتے تو بیکار کو قتل ماش ہونے کو آتا ہے نقابدار نے جواب دیا کہ مین تیرے قتل کرنے کو آیا ہون تیری قضا میرے ہاتھ سے ہے مین تجھکو قتل کرونگا بہت لاف وگذاف نہ کر اپنا وار کر بس یہ جو نقابدار نے کہا اُس سوار نے تلوار کا وار کیا نقابدار نے خالی دے کر اُسکی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور کلائی مروڑکر تلوار اُسکے ہاتھ سے چھین لی اور وہی تلوار لے کر جو وار کیا اُسنے اُسی طور سے سر جھکا دیا تلوار اُسکے سر پر پڑکر اُچٹ گئی خطا تک نہ آیا بس نقابدار کو تلوار اُچٹ جانے سے غصہ آگیا اور دوسرا وار کیا اُسنے پھر اُسیطور سے سر جھکا دیا اُدھر جسیم سیاہ پوش نے سحر کیا کہ پھر وہ فولاد کا ہو گیا تلوار اُچٹ گئی کیونکہ جسیم کو معلوم ہو گیا تھا کہ اسپر سحر نہ اثر کریگا کیونکہ جب کوئی مقابلہ کو آتا تھا یہ سحر سے دریافت کر لیتا تھا کہ اسکا قاتل یہ تو نہین ہے اسے معلوم ہو جاتا تھا کہ نہین ہے جبانقابدار مقابلے کو آیا اسنے اپنے سحر سے دریافت کر لیا تھا کہ یہ اسکے ہاتھ سے قتل ہوگا تو معلوم ہوا تھا کہ یہ تیرے سحر کو رد کریگا یہ بڑا زبردست ہے بس اِس سبب سے وہ پتھر کا کر دیتا تھا جب دو مرتبہ تلوار اُچٹ گئی تو نقابدار کو بہت غصہ آیا برہم ہو کر اُسکی کمر پر ہاتھ ڈالدیا اور زور کیا جسیم نے سحر کیا کہ نقابدار کا زور کم ہو جائے مگر بسبب اُس تختی سحر کے جو کہ آشوب نے بنائی تھی اور نقابدار کو دی تھی اور اُس تعویذ کے سبب سے جو کہ دایہ نے دیا تھا سحر نے نقابدار پر اثر نہ کیا اُسنے سحر کیا کہ نقابدار اُسکو نہ اُٹھا سکے یہ بھی سحر کارگر نہوا اب جسیم سیاہ پوش نہایت حیران

ہی بس نقابدار نے اُسکو اُٹھا کر مرکب پر سے زمین پر مارا اور اپنے مرکب پر سے کود کر اُسکے سینہ پر سوار ہوا اور اُسکے سر کو خوب مضبوط پکڑ کر جو جھٹکا دیا تو جبر گردن پر سے وہ سر جدا ہو گیا گلے سے اُسکے بجاے خون کے آگ نکلی اُس آگ نے قصد کیا کہ نقابدار کو جلا دے مگر کچھ نقابدار کا نہ بنا سکی نقابدار کے گرد آکے گل ہو کر رہگئی جیسے ہی آگ اُسکے گلے سے نکلی نقابدار جست کر کے دور جا کھڑے ہوئے وہ آگ اُسکے تن مین لگ گئی اور ایک شعلہ بھڑک کر مرکب پر جا گرا مرکب بھی جلنے لگا ایک شور و غل برپا ہوا طلاطم مچ گیا آگ برسنے لگی تھوڑے عرصہ تک یہی حال رہا بعد اسکے وہ سب حالت برطرف ہوئی اور سب علامتین جو کہ سحر کی تھین جاتی رہین یہ حال دیکھکر جسیم سیاہ پوش کو بہت غصہ آیا اُدھر لشکر نقابدار نے نعرہ تکبیر بلند کیا اُدھر صاحبقران زمان یہ حال دیکھکر بہت خوش ہوئے بادشاہ سے فرمایا کہ اس نقابدار نے کس دلیری سے اس سوار کو واصل جہنم کیا کیا دلیری کی ہی ضرور یہ کسی فقیر کا یا کسی مرد بزرگ کا بھیجا ہوا ہی جو اس دلیری سے اس سوار کے مقابلہ کو گیا جسیم کے تو ہوش جاتے رہے ہونگے بادشاہ نے فرمایا کہ دراصل بڑی جرأت کی یہان بادشاہ و صاحبقران مین گفتگو ہو رہی ہی اور ہر سردار صاحبقران کا خوش ہو رہا ہی قسیم کی یہ نوبت ہوئی کہ کانپ گیا اپنے سردارون سے کہنے لگا کہ ضرور یہ نقابدار ساحر ہی دیکھو کس طور سے بلا خوف و خطر اسنے آکر اس سوار سحر جسیم کو قتل کیا سردارون نے عرض کیا کہ ضرور جیسا آپ فرماتے ہین ویسا ہی ہی اُدھر سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ اے اُستاد یہ نقابدار ضرور ساحر زبردست ہی تب تو اسنے اس جرأت سے جسیم کے سحر کو دفع کیا اور سوار کو چیر کر پھینکدیا عشاق نے کہا کہ اے سمندر شاہ یہ تو ساحرین معلوم ہوتا ہی مگر یہ ضرور ہی کہ کوئی نہ کوئی ساحر زبردست اسکا مددگار رہی وہ پوشیدہ طور سے کمک کرتا ہی سمندر شاہ نے کہا بہر طور جو کچھ ہو سو ہو یہ کام سحر کا ہی اے اُستاد یہ ثابت ہوا کہ اس نقابدار کو کیا خصومت ہی جو اسنے آکر مقابلہ کیا عشاق نے کہا کہ کیا آپکی عقل ہی بموجب مصرعہ ہر ین عقل و دانش بباید گریست ۔ وہ سب خداپرست ہین اور یہ نقابدار بھی خداپرست ہی یہی سبب ہی جیسے تم اُنکے حریف ہو ویسے کل خداپرستون کے یہ لوگ باہم ایک ہین کسی حال مین جدا نہین ہین سمندر شاہ نے کہا کہ اب معلوم ہوا خیر یہ بھی آیا ہی تو جائیگا کہان اب مقابلہ ملاحظہ فرمائیے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب نقابدار نے اُس سوار کا سر اُکھیڑ ڈالا وہ سوار جل گیا جسیم کو بہت غصہ آیا بس ایک مرتبہ تخت سحر کو بڑھا کر صدا دی کہ او نقابدار تو نے غضب کیا کہ میرے سوار سحر کو قتل کیا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہ کہکر اور قریب نقابدار پہونچکر گلدستہ جو کہ تخت پر رکھا ہوا تھا اُٹھا کر نقابدار پر مارا وہ گلدستہ پھٹا اور اُس سے آگ برسنے لگی مگر گرد نقابدار کے برستی تھی قریب نقابدار کے نہ آتی تھی بس تھوڑے عرصہ کے بعد وہ آگ خود بخود برطرف ہو گئی نقابدار کا ایک تار لباس نہ میلا ہوا نقابدار نے صدا دی کہ او گیراب مکاری کر چکا اور کوئی سحر کر جسیم نے جب دیکھا کہ گلدستہ سحر نے آگ برسائی اور اُس آگ نے بالکل اُسپر اثر نہ کیا اسنے برہم ہو کر اپنے بال توڑے اور اُسپر سحر کر کے وہ بال زمین پر پھینکدیے اور کہا کہ اژدر بنکر نقابدار کو نگل جا وہ اژدر منھ کھولکر طرف نقابدار کے چلا اور نقابدار کے قریب پہونچکر وہی بال ہو کر رہگیا نقابدار نے سنکر جسیم سے فرمایا کہ او

کافر کیا یہ بال تیرے سر پر وبال تھے جو تو نے توچکر پھینکدیے دیکھ تو جسکو تو نے اژدر بنا کر میری
طرف بھیجا تھا وہ وبال ہو کر رہگئے یہ جو نقابدار نے کہا اب جو جسیم نے خیال کیا تو ذرا صل بال
پڑے ہوئے ہین بس ایک مرتبہ اسنے اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور ایک گولا نکالکر اُسکو طرف
صحرا کے پھینکا وہ گولہ چلا گیا تھوڑے عرصہ مین اُس طرف سے ایک شیر ببر غراتا ہوا پیدا ہوا اور
نقابدار پر آکر حملہ ور ہوا بس نقابدار نے ایک طمانچہ جو اُس شیر کے مارا اُسکا سر تن سے اُڑ
گیا اُسکے سر سے فوارہ خون کا نکلا وہ طرف نقابدار کے چلا اور قریب نقابدار پہونچکر وہ بھی
برطرف ہو گیا ایک شعلہ اُسکے جسم سے پیدا ہوا وہ شیر بھی جلکر خاک سیاہ ہو گیا اسنے ابر سحر سے
پانی برسایا نقابدار پر کچھ اثر نہ کیا برف برسائی کچھ تاثیر نہوئی اسنے کئی سحر اور کیے وہ سب دفع
ہوئے جب یہ عاجز ہوا اسنے خیال کیا کہ یہ سحر سے زیر نہ ہوگا بلکہ اس سے مقابلہ پہلوانی کیا جائے
یہ خیال کرکے کہا کہ اے نقابدار مین نے سُنا ہے کہ تو بہت زبردست پہلوان ہے اور اب یہ معلوم ہوا
کہ تو بھی سامر زبردست ہے بس تیرے سحر کا تو امتحان ہو گیا اب مین تجھ سے مقابلہ تلوار کا کرتا ہون
نقابدار نے فرمایا کہ مین ہر طرح موجود ہون تیرا جس طور سے جی چاہے مقابلہ کر مین کسی طور سے تیرے
مقابلے سے باہر نہین ہون جسیم نے کہا کہ اچھا آ میرے تیرے کشتی ہو یہ کہکر اپنے تخت پر سے کودا
اور سحر کیا کہ میرا لنگر گران ہو جائے بس یہ دیکھکر نقابدار بھی اپنے مرکب پر سے زمین پر کود ے
اسنے سحر کیا کہ نقابدار کا زور کم ہو میرے مقابلے مین وہان سحر کب اثر کرتا ہے یہ اُسکے قریب پہونچے
اُسنے اُنکی گردن پر ہاتھ رکھا اُسکو یہ معلوم ہوا کہ گویا کوہ گران میرے اوپر پھٹ پڑا یہ حال دیکھکر
جسیم کے ہوش جاتے رہے اپنے دل مین کہا کہ مین نے تو سحر کیا تھا کہ اسکا زور و طاقت کم
ہو وہان اور زیادہ ہو گیا خیر دیکھا جائیگا اب یہ داؤن پیچ کرنے لگا اور آہستہ آہستہ سحر بھی کرنے
لگا مگر سحر کچھ تاثیر نہین کرتا ہے نقابدار نے چند داؤن اُسکے روک کر اپنا چند داؤن کیا اور کمر زنجیر
پکڑکر جو زور کیا اُسکو سر سے اُٹھا کر بلند کیا اور گرد سر چرخ دیا اور کہا کہ کیا کہتا ہے شناخت مین اُس
پروردگار عالم وحدہ لاشریک کے اور مذہب باطل کو ترک کر میری اطاعت کر اُسنے کلام سخت
کہے بس نقابدار کو غصہ آگیا بس اُنھون نے اُٹھا کر زمین پر دے مارا اور جھٹ پٹ اُسکی چھاتی
پر سوار ہوئے اور کہا کہ اب بھی مذہب اسلام قبول کر اُسنے پھر کچھ کہا اُنکو اور زیادہ غصہ آگیا
اُسکی چھاتی پر سے اُٹھے اور ایک پاؤن کو دونون ہاتھون سے اور ایک پاؤن کو نیچے دبا کر
جو زور کیا اُسنے قصد کیا کہ سحر کرکے پھر کاٹ کھاؤن مگر یہ کب مہلت دیتے ہین ایک ہی زور مین
ناف تک چیر ڈالا دوسرے زور مین تا بسینہ تیسرے زور مین مثل کرپاس کہنے کے چیر ڈالا
اُسکا مرنا تھا ایک مرتبہ آندھی سیاہ اُٹھی برف باری و سنگ باری ہونے لگی آگ برسنے لگی
شور و غل کی صدا آنے لگی ہیرا سکے غل مچانے لگے تمام عالم تاریک ہو گیا صدا آئی کشتی جوان کہ نام
من جسیم سیاہ پوش جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا آئی
وہ تاریکی برطرف ہوئی اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا کہ لاش جسیم جادو کی پڑی ہوئی دو ٹکڑے اُسکے
ہین بس یہ دیکھکر لشکر نقابدار مین صدائے اللہ اکبر بلند ہوئی سب سرداران نقابدار بہت خوش
ہوئے ہر ایک کی زبان پر نعرہ تکبیر بلند تھا لشکر اسلام سے بھی صدائے نعرہ تکبیر بلند ہوئی جناب
صاحبقران عالیجاہ بہت خوش ہوئے بادشاہ سے فرمایا کہ کیا کام کیا ہے نقابدار نے بصدائے بلند

فرمایا کہ واہ واہ کیا کہنا جو کہ جری و بہادر ہوتے ہین وہ یون ہی حریف کو قتل کرتے ہین نقابدار نے کچھ جواب نہ دیا تلوار علم کرکے جوش جرأت مین آکر جھوما اور صدا دی کہ اے لشکر کفار و ساحران غدار اور کسی کو میرے مقابلے کو روانہ کرو بس اسکے قتل ہونے سے سب کے جی چھوٹ گئے تھے دم ٹوٹ گئے تھے اب یہ جو نقابدار نے صدا دی کہ کون میرے مقابلہ کو آتا ہی یہ جو نقابدار نے کہا اہل لشکر کفار نے قصد کیا کہ ایک مرتبہ ٹوٹ پڑین و تاراج سحر کے پکڑ پکڑ کر نقابدار پر جا پڑین مگر قسیم نے سب کو منع کیا اور کہا کہ ایک ایک مقابلے کو جاے کیونکہ ابھی مین موجود ہون میری زندگی مین جنگ مغلوبہ نہ کرو یہ جو قسیم نے کہا سب اہل لشکر خاموش کھڑے ہو گئے مگر اب کوئی مقابلے کو نہین جاتا ہی یہ خیال کرتا ہی کہ جب جسیم ایسے ساحر کو اسنے یون قتل کیا تو ہماری کیا اصل ہی ہمکو بھی قتل کر ڈالیگا بڑا غضب تو یہ ہی کہ اسپر سحر نہین اثر کرتا ہی ایسے ایسے خیال کرکے کوئی مقابلے کو فرداً فرداً نہین نکلتا ہی قسیم ادھر ادھر دیکھ رہا ہی ہان تو یہ حال ہی کہ نقابدار مسلسل رجز پڑھ رہا ہی ادھر سمندر شاہ نے عشاق کی طرف دیکھکر کہا کہ دیکھا آپ نے کہ کیونکر نقابدار نے جسیم کو چیر کر پھینکدیا کیسا ساحر زبردست قتل ہوا ضرور کوئی نہ کوئی ساحر اسکا مددگار ہوگا یا خود ساحر ہی کیونکہ جو سحر جسیم نے اسپر کیا کسی سحر نے تاثیر نہ کی ہتر سنتے تھے اور اکثر کتابون مین بھی دیکھا ہی کہ خدا پرست سحر نہین جانتے ہین میرے نزدیک یہ امر باطل غالباً ہی خدا پرست بہت بڑے ساحر ہوتے ہین عشاق نے کہا کہ ضرور اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہی اے سمندر شاہ وہی امر ہین یا تو یہ خود ساحر ہی یا کوئی ساحر اسکا مددگار ہی گلاب نے عرض کیا کہ اگر خلاف طبع نہو تو مین بھی کچھ عرض کرون سمندر شاہ نے کہا کہ ضرور بیان کرو گلاب نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہے کہ خدا پرست سحر نہین جانتے ہین ہان اسکے پاس اکثر اسم اور دعائین اسکے مذہب کے موافق ایسی ہین کہ جنکے سبب سے اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی جیسے کہ اسم اعظم صاحبقران کے پاس ہی اسلیئے اسپر سے کوئی سحر کوئی دعا اس نقابدار کے پاس بھی ہوگی سمندر شاہ نے کہا کہ ہان یہ بھی ہوسکتا ہی عشاق نے کہا کہ گلاب نے بہت بڑی بات بیان کی جو کہ دل نے قبول کرلی ضرور یہی امر ہی کوئی اسم انکے مذہب کے موافق ضرور اس نقابدار کے پاس ہی جبکہ اسکو یہ ثابت ہو گیا کہ یہ ساحر ہی اور یہ سوار سحر کا بنا ہوا ہی اور اسقدر آدمیون کو اسنے قتل کیا ہی پھر کیا سبب تھا کہ بلا خوف و خطر اسکی طرف چلا گیا اور مقابلہ پر آمادہ ہوا باوجودیکہ لشکر اسلام کے لوگون نے اسکو آگاہ بھی کیا مگر اسنے نہ سنا بس ضرور اسکو کسی امر پر بھروسا ہی جو یون ساحرون سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہی خیر دیکھا جائیگا اب کون لشکر کفار سے مقابلہ کو نکلتا ہی سمندر شاہ نے کہا کہ استاد سب لشکر نے قصد کیا تھا کہ ایک مرتبہ حملہ کرین مگر قسیم نے شاید منع کیا لشکر تھم گیا اب کوئی مقابلہ کو نہین نکلتا ہی قسیم ادھر ادھر دیکھ رہا ہی عشاق نے کہا کہ اس نقابدار کے مقابلہ کو کوئی نہین نکلے گا کیونکہ سب کو یقین ہو گیا ہی کہ یہ نقابدار ضرور قتل کریگا جبکہ جسیم ایسے ساحر کو اسنے یون قتل کیا سمندر شاہ نے جواب دیا کہ استاد یہ خدا پرست بڑے صاحب اقبال اور خوش نصیب ہین کہ جبکہ یہ نوبت پہونچی کہ لشکر تباہ ہو بہت سے سردار قتل ہوئے لشکر کی تباہی کا زمانہ قریب پہونچا کہ جو کہ افسر اعلے تھا وہ مقابلے کو چلنے پر آمادہ ہوا اسوقت نقابدار نے آکر کمک کی کیا طلاطم لشکر کفار مین برپا ہوا تھا عشاق نے کہا کہ ضرور خوش نصیب و صاحب اقبال

یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر نقابدار مبارز طلب کر رہا ہی ابھی کوئی مقابلہ کو لشکر کفار سے نہین نکلا ہی ہر شخص ایک ایک کا منھ دیکھ رہا ہی کہ کوئی مقابلے کو نکلے تو خیر ورنہ مین خود جاؤن راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ حال بھی ضرور قابل تحریر ہی کہ جب جسیم سیاہ پوش ہاتھ سے نقابدار سبز پوش کے قتل ہوا اُدھر تو جسیم قتل ہوا اور اُدھر یا تو سہراب وغزالان دونون بستر پر پڑے ہوئے آہ آہ کر رہے تھے کہ ایک مرتبہ اِن دونون کو غش آگیا یہ دونون حالت غشی مین ہو گئے تھے گو کہ ابھی تک زخم نہ اچھے ہوئے تھے اُسی طور سے وہ مبتلاے سو تھے بس جیسے ہی غش آیا ایک دھوان اُنکے جسم سے اُٹھا وہ تمام آبلے اور جو زخم تھے سب برطرف ہو گئے وہ لوگ اچھے ہو گئے جیسے کبھی علیل ہی نہ تھے اُدھر غزالان نے اپنے نوکرون سے اور اُدھر سہراب نے اپنے ملازمون سے دریافت کیا کہ تم لوگ تو میدان جنگ مین ہمراہ صاحبقران کے گئے تھے اور بمقابلہ جسیم سیاہ پوش لشکر آراستہ ہوا تھا لشکر کفار سے جسیم جادو مقابلے کو نکلا تھا ہم اُس سے مقابلہ کو گئے تھے اپنے خیمے مین کیونکر آگئے خادمون نے عرض کیا کہ آپ جسیم کے ہاتھ سے زخمی ہوئے تھے آپ کے بیر آپ کو آپ کے خیمے مین پہونچا گئے تھے جو حالت آپکی تھی سب بیان کی کہا کہ یہ حالت آپکی تھی کہ یکایک آپکو غش آگیا آپکے جسم سے دھوان بلند ہوا اب جو ہمنے دیکھا نہ وہ آبلے تھے نہ وہ زخم تھے انکو خود بخود ہوش بھی آگیا ہی غزالان وسہراب نے دریافت کیا کہ لشکر کا کیا حال ہی اُنھون نے عرض کیا کہ کل آپ دونون صاحبون کے زخمی ہونے کے بعد اور سترہ سردار مقابلے کو نکلے وہ جسیم سیاہ پوش کے ہاتھ سے درجۂ شہادت پر فائز ہوئے اُس ناری نے اُنکی لاشون کو بھی جلا دیا شام کو اپنے لشکر کو واپس گیا صبح کو پھر میدان مین دونون لشکر صف آرا ہوئے تھے ہمکو آج کا کچھ حال نہین معلوم کیونکہ ہم اِس مقام سے کہین گئے نہین نہ کوئی خبر آئی جب شام کو لشکر واپس آئیگا تو حال معلوم ہوگا یہ حال جو سہراب وغزالان نے اپنے اپنے خادمون سے سُنا تو خیال کیا کہ معلوم ہوا کہ ہم سحر مین جسیم سیاہ پوش کے مبتلا تھے اُسکو کسی نے ضرور قتل کیا کہ ہمنے اُسکے سحر سے نجات پائی چلو میدان کو دیکھین کہ کیا واقعہ ہو کسنے جسیم کو واصل جہنم کیا یہ خیال کرکے سہراب اپنے خیمے سے اور غزالان اپنے خیمہ سے آلات حرب کو حربہ سے آراستہ ہو کر نکلی سہراب نے سحر سے تخت تیار کیا غزالان طاؤس سحر پر سوار ہوئی یہ دونون طرف میدان کے چلے یہانتک کہ جب میدان مین لشکر سے نکل کر پہونچے تو دیکھا کہ ایک طرف لشکر کفار صف بستہ ہی ایک طرف لشکر اسلام ہی اور ایک طرف ایک مختصر لشکر اور خدا پرستون کا صف آرا ہی اور ایک نقابدار میدان مین مرکب پر سوار لشکر کفار کی طرف منھ کیے ہوئے کھڑا ہی اور لاش جسیم سیاہ پوش کی پڑی ہوئی ہی میدان مین یہ دونون پہلے خدمت مین بادشاہ کے آئے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ نے جواب سلام دے کر فرمایا کہ تم لوگ تندرست ہو گئے کیونکر تندرست ہوئے سہراب وغزالان نے عرض کیا کہ جب ہم دربار مین حاضر ہونگے تو سب حال عرض کرینگے بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا یہ دونون وہان سے خدمت مین صاحبقران کے آئے صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران اُنکو دیکھکر خوش ہو گئے وہ تقریر صاحبقران سے اُنھون نے کی جبکہ صاحبقران نے حالت تندرستی کا سوال کیا جب اُنھون نے وہی جواب دیا صاحبقران نے فرمایا کہ اپنے مقام پر جاکر مقیم ہو غزالان وسہراب اپنے اپنے مقام پر آکر ٹھہرے یہ تھوڑی ہی

دیر کھڑے تھے زیادہ عرصہ بھی نہ گذرا تھا کہ یکایک ایک مرتبہ صحرا سے گرد اڑی راوی نے بیان کیا ہو کہ اُس گرد سے وہ سردار ظاہر ہوئے جو کہ ہاتھ سے جسیم سیاہ پوش کے قتل ہوئے تھے لشکر اسلام کے اس اجمال کی تفصیل یہ ہو کہ جسیم نے یہ کیا تھا کہ جب سردار لشکر اسلام کا میدان مین آیا اور مقابلہ کیا اِسنے سحر کیا کہ غبار پیدا ہوا وہ سوار اور وہ سردار دونون اُس غبار مین پوشیدہ ہوا اُدھر اُسنے سحر کرکے سحر کا پتلہ اُسکی صورت کا سر کاٹ کر ڈالدیا وہ اُسکو گرفتار کرکے لے گیا یعنے سحر سے ایک کوہ اُس صحرا مین تھا اُسکے درے مین قید کر دیتا تھا اُسکا قصد یہ تھا کہ تمام لشکر جب گرفتار کر لونگا تو اُسوقت سب کو ایک مرتبہ قتل کرونگا اِس سبب سے قید کرتا تھا سب کے سب جسیم کے سحر مین گرفتار تھے اُدھر جب ہاتھ سے نقابدار کے جسیم قتل ہوا تو اُسی دم مین یہ سب سردار مبتلاے سحر ہوکر یہ سب بیہوش ہو گئے تھے وہ قید سحر اُنکے جسمون پر سے خود بخود دور ہو گئی اب جو اُنکو ہوش آیا اور اپنے کو قید سے آزاد پایا ایک نے دوسرے سے کہا کہ بھائی یہ کیا ابھی تو ہم اور تم گرفتار تھے یا یہ کہ خود بخود بیہوش ہوئے اب جو ہوشیار ہوئے اپنے کو رہا پایا یہ امر ہمارے خیال مین نہ آیا مملوک نے کہا کہ ہم لوگ اسیر سحر تھے معلوم یہ ہوتا ہو کہ صاحبقران عالی شان نے اُسکو قتل کیا اُسکے مرنے سے ہم سب نے رہائی پائی سب نے کہا تم سچ کہتے ہو جمشید بن داراب سیمین دزہ نے فرمایا کہ چلو دیکھین کہ لشکر کا کیا حال ہے بس یہ سب سردار اُس درہ کوہ سے طرف اپنے لشکر کے چلے چونکہ وہ درہ قریب تھا یہ گرد جو بلند ہوئی تھی وہ انھین سردارون کے آنے کی تھی جسیم سیاہ پوش نے یہ تدبیر کی تھی کہ ان سب کو مع مرکب قید کیا تھا یہ سب اپنے اپنے مرکب پر سوار ہوکر قریب لشکر پہونچے انھون نے بھی وہی معرکہ دیکھا کہ ایک اور لشکر صف آرا ہو نقابدار سبز پوش میدان مین کھڑا ہوا ہو اور ایک طرف جسیم کا لاشہ پڑا ہوا ہو جب صاحبقران نے اپنے سردارون کو دیکھا بہت خوش ہوئے وہ سردار خدمت مین صاحبقران دبادشاہ کے آئے سب کو سلام کرکے اپنے اپنے مقام پر آکر قائم ہوئے پھر لشکر مین اُسی طرح سے گہماگہمی ہو گئی اُدھر جب یہ حال قیسم نے دیکھا کہ کوئی مقابلے کو نہین نکلتا ہو اِسنے خود قصد کیا اور تخت سحر کو اپنے اُڑاکر طرف میدان کے چلا سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ اُستاد یہ کیا واقعہ ہوا خیر یہ تو معلوم تھا کہ سہراب اور ملکہ مہ لقا لان کو اُنکے پیر اُٹھا لیگئے تھے وہ زندہ تھے جب جسیم سیاہ پوش مرا تو وہ تندرست ہو گئے اور لشکر مین آئے اِن سردارون کو تو جسیم نے ہم سب کے روبرو قتل کیا تھا یہ کیونکر زندہ ہو گئے عشاق نے جواب دیا میرے خیال مین تو یہ امر آتا ہو کہ جسیم نے یہ تدبیر کی تھی کہ انکی صورت کے پتلے قتل کیے ہین اہل اسلام کے دکھانے کے لیے ان سردارون کو کسی مقام پر قید کیا تھا اُسکا قصد یہ تھا کہ جب سب لشکر گرفتار ہوئے اُسوقت ایک مرتبہ سب کو قتل کرون وہ قتل ہوا یہ اُس مقام پر رہا ہوئے سمندر شاہ نے کہا کہ آپکا گمان بہت درست ہو اور بجا ارشاد ہوا اب قیسم کی جنگ کا تماشہ ملاحظہ فرمایئے راوی نے بیان کیا ہو کہ اب وہ وقت ہو کہ کوئی پہر بھر دن باقی ہو جب قیسم نے اپنے تخت سحر کو طرف نقابدار کے بڑھایا تھا یہ تخت کو بڑھاکر قریب نقابدار کے آیا اور کہا کہ اے نقابدار مین نے سُنا تھا اور اکثر کتابون مین دیکھا تھا کہ خدا پرست ساحر نہین ہوتے ہین سحر کو کفر اور ساحر کو کافر جانتے ہین مگر آج معلوم ہوا کہ یہ سب کہنے کی بات ہو

خدا پرست بہت بڑے ساحر ہوتے ہین اگر تو ساحر نہوتا تو میرے بھائی جسیم کو یون نہ قتل کرتا کیونکہ وہ بہت بڑا ساحر تھا بعد میرے وہی ساحر تھا پھر مین یہ کیونکر تصور کرون کہ تم ساحر نہین ہو ایسے ساحر ہو کہ جسکے سحر کا کوئی رد کرنے والا نہین ہی کسی بہت بڑے ساحر زبردست و صاحب کمال سے تو نے سحر تعلیم پایا ہی جو ایسے ساحر زبردست کو تو نے ایک چشم زدن مین قتل کیا چونکہ وہ واقف نہ تھا بدین سبب تیرے ہاتھ سے قتل ہوا اب مین تو جان گیا کہ تو بھی ساحر ہی اب میرے ہاتھ سے تیرا بچنا محال ہی مگر ایک امر یہ عجب ہی کہ تو نے جسیم سیاہ پوش کے سحر کو دفع کیا کوئی اپنا سحر نہ کیا یہ سنکر نقابدار نے فرمایا کہ کیا مزخرفات بیہودہ تقریر کرتا ہی ہم لوگ سحر کو کفر و ساحر کو کافر جانتے ہین یہ ہمارا شیوہ نہین ہی کہ کسی کو سحر سے قتل کرین یا سحر جانتے ہون تو پوشیدہ کرین یہ خیال تیرا خام ہی تصور ناتمام ہی یہ امر بالکل شجاعت و جوانمردی کے خلاف ہی ہمارا خدا ہمارے ہر امر مین کمک کرتا ہی ہم ساحر کو بدتر از سگ و خوک جانتے ہین اور اپنے خدا کے فضل سے اسکو مثل سگ نا پاک کے قتل کرتے ہین جیسا کہ تو نے دیکھا کہ کیونکر جسیم ناپاک کو قتل کیا جو کہ بہ تن سحر مجسم تھا بس اپنی زبان کو بند کر اور جو تجکو کرنا ہو وہ کر مین کسی امر مین باہر نہین ہون جو تو سحر کریگا وہ میرے قریب آکر برطرف ہو جائیگا اور خداوند کریم کے فضل سے تو میرا کچھ بنا نہ سکے گا قسیم نے کہا اگر تو ساحر نہین ہی اور سحر نہین جانتا ہی تو کوئی ساحر تیرا مددگار ہی کہ وہ پوشیدہ رہتا ہی جو تیرے اوپر سحر کرتا ہی وہ اسکو رد کرتا ہی یہی اسکا سبب ہی جو تو بچتا ہی نقابدار سبزپوش نے کہا کہ یہ نامردون کا کام ہی کہ غیر کے بھروسے پر مقابلہ کرین ہم لوگ غیر کی کمک ننگ و عار جانتے ہین سوائے مدد خدا کے اسی کی کمک کے خواستگار رہین جو سب کا مالک و مختار ہی بس مین تجھ سے کہتا ہون کہ تو میری اطاعت کر سحر کو ترک کر مذہب اسلام کو قبول کر ورنہ مثل جسیم کے تو بھی میرے ہاتھ سے قتل ہوگا قسیم نے جواب دیا کہ یہ تو کبھی نہوگا تو مجکو کیا قتل کریگا میری بھی یہ کیفیت ہی یہ شعر تو نے سنا ہوگا شعر نہ ہر جائے مرکب توان تاختن ✤ کہ جاہا سپر باید انداختن ✤ وہ وقت گذر گیا کہ تو نے جسیم کو قتل کیا وہ اور وقت تھا اب وہ زمانہ نہین ہی تیری اسی قدر زندگی تھی نقابدار سبزپوش نے کہا کہ بس زبان کو روک اپنے حربے کو سنبھال مین تیرے مقابلے کو موجود ہون شعر بیار انچہ داری زمردی نشان ✤ کمان کیانی و گرز گران بہ میدان رزم ہر دو جای بزم یہان کوئی گفت و شنید کا موقع نہین ہی اگر کچھ گفت و شنید کرنا ہی تو میدان مین کیون آیا پہلے پیام و سلام کر لیا ہوتا اسکے بعد مقابلے کو نکلا ہوتا قسیم نے کہا کہ معلوم ہوا تیری قضا ہی آئی ہی مین کیا کرون یہ کہکر اور اپنے تخت سحر کو بڑھا کر میدان مین آیا راوی کہتا ہی کہ اسکے پاس کوئی شے اسباب سحر سے نہ تھی کیونکہ قاعدہ ہی کہ جو ساحران زبردست ہوتے ہین انکے پاس جھولی وغیرہ نہین ہوتی ہی وہ صرف اشارون سے کام لیتے ہین اس نے اشارہ کیا اور کہا کہ مین دیکھون کیونکر میرے اس سحر سے تو محفوظ رہتا ہی یہ اشارہ کرنا تھا کہ ایک غبار بلند ہوا اس غبار سے ایک اژدہا ظاہر ہوا وہ اژدہا طرف اس نقابدار کے اپنا منہ کھولکر چلا نقابدار عالی مقدار اسی طور سے اپنے مقام پر کھڑے رہے ذرا بھی حرکت نہ کی جب وہ اژدہا قریب نقابدار آیا خود بخود اسکے سر سے ایک شعلہ نکلا اسنے پہلے رخ طرف نقابدار کے کیا اور قریب نقابدار پہونچکر واپس آیا اور لشکر قسیم کی طرف چلا دفعۃً لشکر پر آکر گرا کئی سو ساحرون کو جلا دیا لشکر قسیم مین طلاطم مچ گیا یہ اسی تعویذ کا اثر تھا کہ ساحر کا

خود بخود واپس جائے اور صاحب تعویذ پر اثر نہ کرے بلکہ سحر کنندہ یا اُسکے ہمراہیون پر تاثیر
کرے ویسا ہی ہوا کہ لشکر قسیم کو جلانے لگا لشکر مین طلاطم مچ گیا ہر ایک جان بچانے کی فکر مین
ہوا کہ کسی طور سے اپنی جان بچاؤن بعض یہ کہنے لگے کہ قسیم نے تو اسوقت وہ حرکت کی کہ جیسے
کسی قسم کا ہاتی کرتا ہی وہ اپنے لشکر کو تباہ کرنے لگا وہ مثل ہوئی کہ یار کا غصہ بھتار پر دھوبی سے
بس نہ چلا بیل کے کان لیٹھے بندر کی بلا طویلہ کے سر نقابدار سے بس نہ چلا تو غصہ ہیر اُتارنے
لگے یہ کہکر اہل لشکر پکارنے لگے کہ ہمنے کیا قصور کیا ہی جو ہمکو جلائے دیتے ہو لشکر تباہ ہوا جاتا ہی
ایسا سحر نہ کیا کردو جو کہ اپنے قابو مین نہو یہ جو اہل لشکر نے پکار کر کہا قسیم نے پلٹ کر جو دیکھا تو
یہ واقعہ نظر آیا کہ تمام لشکر مین آگ پھیلی ہوئی ہی لشکر کے لوگ اُس آگ کو سحر کرکے دفع کرتے
ہین مگر وہ آگ کسی طور سے نہین بجھتی ہی یہ حیران ہوا کہ یہ کیا سبب ہی کہ مین نے سحر کیا اور سحر
نے نقابدار پر کچھ اثر نہین کیا اور وہ سحر میرے لشکر پر اُلٹا پلٹ گیا سوائے اِس تدبیر کے
کہ اِس سحر کو دفع کرون اپنے ہاتھ سے مٹاؤن اور اسکے سوا کوئی تدبیر نہین ہی بس اِسنے
پلٹ کر ایک مشت خاک اُٹھاکر اُسپر کچھ پڑھکر طرف لشکر کے آواز دی اور اشارہ کیا کہ ایک
برق تڑپ کر اُس اژدر پر گری کہ وہ جلکر خاک ہو گیا اُدھر وہ آگ جو لشکر کو جلا رہی تھی سب
برطرف ہوئی اسنے نقابدار سے کہا کہ تمنو کہتے تھے کہ ہم ساحر نہین ہین اور سحر کو کفر جانتے ہین
یہ کیا امر تھا کہ میرے سحر کو رد کرکے میرے لشکر پر گرا دیا میرے لشکر کو میرے سحر سے تباہ کیا
آخر کو خود ہی مجھے اپنے سحر کو مٹانا پڑا سچ تو یہ ہی کہ کسی اچھے اُستاد کی تو نے خدمت کی ہی یہ اُسی
خدمت کا نتیجہ ہی نقابدار نے کہا کہ یہ تیرا خیال بالکل خام ہی میرے خدا نے تیرا سحر رد کیا اور
تیرے لشکر پر گرا دیا یہ اُسکا فضل ہی کہ تیرے ہی حربہ سے تیری سپاہ کو برباد کرایا کیونکہ یہ سب
کافر ہین یہ جو نقابدار نے فرمایا قسیم نے جواب دیا کہ ہم تیرے خدا کی قدرت کو دیکھتے ہین کہ
کیونکر مجکو اس سحر سے محفوظ رکھتا ہی یہ کہکر اسنے اِشارہ کیا کہ ایک مرتبہ دو بچے پیدا ہوئے اُنکے
سر پر ایک صندوق تھا وہ صندوق لیکر اُسکے روبرو آئے اُسنے وہ صندوق اُنسے لیکر کھولا
اور اُسمین سے ایک ترنج نکالا اُسپر کچھ دم کرکے طرف نقابدار کے پھینکا وہ بچے اُس
صندوق کو پہونچا کر غائب ہو گئے تھے وہ ترنج بڑے زور مین طرف نقابدار کے چلا اگر کوئی
اور اِس مقام پر ہوتا تو وہ ضرور تمام ہو جاتا مگر نقابدار اُسی تختی کے سبب سے اِس سحر سے
محفوظ رہا وہ ترنج قریب نقابدار آکر سرد ہو کر گر پڑا کوئی اثر اُسنے اپنا نقابدار پر نہ کیا جس
مقام پر آکر گرا تھا اُس مقام پر ایک غار ہو گیا اور اُس مقام پر کی گھانس باوجودیکہ ترنج سب
جل گئی یہ سحر بھی قسیم کا رد ہوا تو قسیم کو نہایت غصہ آیا اُسنے اُسی صندوق سے ایک فولادی
ڈبیہ نکالی اُسکو کھولا اُس ڈبیہ مین سے ایک طائر نکلا اُس طائر کو طرف نقابدار کے اُڑا دیا
وہ طائر قریب نقابدار پہلے تو بڑے زور مین آیا جب قریب پہونچا گرد سر نقابدار پر چرخ مارا
اور گرا اب جو دیکھا تو ایک طائر کاغذ کا تراشا ہوا تھا اب قسیم نے متواتر سحر کرنا شروع کیے جو سحر
کیا وہ قریب نقابدار پہونچکر برطرف ہو گیا یہ حال جو صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا بادشاہ کی
طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ضرور نقابدار کے پاس کوئی چیز از قسم ادعیہ متبرکہ ہی کہ جسکے سبب سے
سحر اسپر تاثیر نہین کرتا ہی یا کوئی تعویذ کسی درویش خدا رسیدہ کا ہی یا یہ بھی صاحب اسم اعظم ہی جو

ایسے ایسے سحر رد کر رہا ہی جو کہ قسیم کے کائنات کے ہین بادشاہ نے جواب مین فرمایا جو آپنے
ارشاد فرمایا بہت بجا اور درست ہی اسی سبب سے مین اسکو اسقدر بھروسا ہی کہ بلا خوف وخطر
مقابلہ کر رہا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ مجکو اس سے مقابلہ کرتے ہوئے کلام ہی کیونکہ اول
تو مجکو اس سے محبت قلبی ہو گئی ہی دوسرے یہ بہت مردجری ہو مجھے اسکی جوانی پر رحم آتا ہی کہین
ایسا نہو کہ یہ میرے ہاتھ سے ضائع ہو جائے خواجہ فریب صاحبقران کھڑے ہوئے تھے
ہنس کر جواب دیا کہ کیون نہین فرماتے ہو کہ مین اسکی جرات دیکھکر ڈر گیا کہین ایسا نہو کہ مجکو
زیر کرلے اور مین زیر ہو جاؤن تو ساری صاحبقرانی میری خاک مین ملجائے یا یہ امر ہی کہ تمکو
تو دوسری لت ہو گئی ہی یہ طریقہ ہی کہ جہان انسان ضعیف ہو گیا پھر اسکو اور مزا ہو جاتا ہی جہان
اسنے جوان وحسین مرد دیکھا اسکی الفت ہو گئی وہی حال تمھارا بھی ہوا ہی کہ اسکو جو جوان اور
خوبصورت دیکھا بس الفت ہو گئی بس یہ خیال کرتے ہو کہ بسبب الفت قلبی کے مقابلہ نہو سکے گا
جب اسکی صورت دیکھو بگا قلب مین محبت آجائیگی بس زیر ہو جاؤنگا یہ کیون نہین بیان کرتے ہو
صاحبقران نے کہا کہ خواجہ ہر وقت تمکو مذاق ہی سوجھتا ہی یہ وقت کوئی مذاق کا ہی خواجہ نے
جواب دیا کہ ہان یہی تو کہوگے مین نے سچی بات جو کہی تو کہنے لگے کہ خواجہ مذاق کرتے ہو جو سچ
کہتا ہی وہ ہمیشہ برا ہوتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا آپ سچے ہین اب مقابلہ کا تماشہ دیکھئے
دو بس دل لگی ہو چکی یہ فرماکے صاحبقران طرف میدان جنگ کے متوجہ ہوئے سمندر شاہ
نے اس طرف عشاق سے کہا استاد آپ نے ملاحظہ کیا کہ اس نقابدار نے کیسے کیسے سو
قسیم کے روپے کیسا زبردست ساحر ہی کہ کوئی سحر اسپر کارگر نہین ہوتا ہی مجکو اب قسیم سے بھی
یاس ہوئی عشاق نے جواب دیا کہ کیا بیان کرون میری عقل کام نہین کرتی ہی یہان تو
سمندر و عشاق مین یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ادھر قسیم نے جب بہت سے سو کیے اور کوئی سحر کارگر
نہوا اور نقابدار سبزپوش پر کسی سحر نے تاثیر نہ کی اسنے غصہ کرکے اس صندوق کو بند کیا اور طرف
صحرا کے دیکھا بس صحرا کی طرف دیکھنا تھا کہ صحرا کی طرف سے ہزارون شیر ببر پیدا ہوئے اور طرف
نقابدار کے چلے اور نقابدار سبزپوش پر آکر حملہ کیا نقابدار نے ان شیرون کو قتل کرنا شروع
کیا کسی کو تلوار سے کسی کو مشت سے کسی کو طمانچہ سے کسی کے پیر پکڑکر چیر ڈالا ایک دم مین تمام شیرون
کو ہلاک کیا بس یہ جو قسیم نے دیکھا اسنے سحر کیا کہ ایک دریا پیدا ہوا اور طرف نقابدار کے چلا
اور قریب نقابدار پہونچکر وہ دریا غائب ہو گیا اب نقابدار تلوار لے کر طرف قسیم کے یہ
فرماکر چلے کہ خبردار ہو جا اب میری باری ہی شعر تو ضربے زدی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی
از دل فراموش کن + یہ کہکر مرکب کو مہمیز کیا قسیم نے جو دیکھا تو خیال کیا کہ نقابدار بڑے غصہ
مین آتا ہی اگر اسکا وار ہو گیا تو بچنا دشوار ہی بس اسنے اس خوف سے سحر کیا کہ ایک دریاے
آتش درمیان نقابدار وقسیم کے حائل ہو گیا نقابدار اس دریاے آگ کو طے کرتا ہوا طرف
قسیم کے چلا جس مقام پر نقابدار قدم رکھتا تھا اس مقام پر آگ گل ہو جاتی تھی نقابدار آگ
کو ہر طرف کرکے قریب قسیم کے پہونچا قسیم نے جو نقابدار کو دیکھا ایک مرتبہ سحر کیا کہ تخت بلند
ہونے لگا بس نقابدار نے نعرہ اللہ اکبر کرکے اور کابون پر زور دے کر ہاتھ تلوار کا مارا چونکہ
تخت کسی قدر بلند ہو چکا تھا تلوار نقابدار کی قسیم پر تو پڑی نہین مگر تخت پر پڑی کہ تخت قلم ہوا بس

قسیم طرف زمین کے چلا نقابدار سبز پوش نے دست زیر دست کو بڑھا کر کمر زیر بین قسیم کے ہاتھ
ڈالا اسکو ہوا پر رو کا سر سے بلند کر لیا سحر کرنے کی مہلت نہ دی اور سر پر چرخ دے کر زمین پر مارا
اور مرکب پر سے کود کر مثل کرباس کہنہ کے چیر کر پھینکدیا ایک شور عظیم برپا ہوا تمام عالم تاریک ہو گیا
سنگ باری و برفباری ہونے لگی آندھی سیاہ اٹھی آگ برسی شور گریہ و زاری بلند ہوا صدائین
مہیب آنے لگین نقابدار پر آگ برسنے لگی مگر نقابدار کا کچھ نہوا نقابدار اسی طور سے کھڑا رہا
برقین چمک کر گرنے لگین ہر بلا قریب نقابدار آکر برطرف ہو جاتی تھی قسیم کے ہیر سب تدبیر بیطور
خلل پانے لگے ہر طرف سے صدائے گریہ آرہی تھی بڑے عرصہ تک طلاطم رہا اسکے بعد روشنی
ہوئی وہ سب طلاطم برطرف ہوا صدا آئی کہ کشتی مرا نام من قسیم جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم
وبمطلب خود نرسیدیم یہ صدا آکے ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ شعلہ تمام صحرا مین پھیلا آتش
جسیم و قسیم کو مثل ہیزم خشک کے جلا دیا دونون لاشین خاک آلودہ ہو کر روئے زمین میدان صاف
ہو گیا لشکر نقابدار نے نعرۂ تکبیر بلند کیا لشکر اسلام سے صدائے تحسین و آفرین آنے لگی ہر طرف
ایک شور مبارک باد تھا ہر طرف سب خوش ہو رہے تھے صاحبقران کا تو فرط خوشی سے
چہرہ گلنار تھا سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ بڑا غضب ہوا نقابدار نے قسیم کو بھی قتل
کیا عشاق نے کہا کہ تکو کیا جو ہونا تھا وہ ہوا انکی اسی طور سے قضا تھی اب تم لوگ اور کچھ
فکر کرو یہ جو عشاق نے کہا سمندر شاہ خاموش ہو رہا یہ حال جو لشکر قسیم و جسیم و جلیم و سلیم نے
دیکھا ایک مرتبہ سب تلوارین اور حربہاے سر لے کر نرغہ کر کے نقابدار پر چلے سحر کی بوچھاڑ
ہونے لگی جو سحر کرتا ہی وہ سحر رد ہو جاتا ہی بس ایک مرتبہ نقابدار بھی تلوار لیکر اور مرکب کو
ڈپٹ کر لشکر کفار پر آپڑا یہ حال جو لشکر نقابدار نے دیکھا وہ بھی تلوارین لے کر اور مرکب
اٹھا کر لشکر حریف پر آپڑے تلوار سے قتل کرنے لگے اگر کسی ساحر نے سحر کیا بلکہ کل لشکر کفار کے
ساحر ایک مرتبہ سحر کر کے لشکر نقابدار پر چلے جس ساحر نے سحر کیا کل لشکر نقابدار سحرین
مبتلا ہوا نقابدار نے اس ساحر کو بڑھکر قتل کیا کیونکہ انپر تو سحر اثر نہین کرتا ہی جب یہ جناب
صاحبقران نے دیکھا لشکر اسلام سے فرمایا کہ نقابدار کی کمک کرو بس کل لشکر اسلام ایک
مرتبہ لشکر کفار پر چلا صاحبقران بھی تیغہ برق تاب کو علم کر کے اسم اعظم ورد زبان کر کے لشکر
کفار پر جا پڑے پھر تو منم منم کے نعرے بلند ہوئے ہر سردار نے نعرہ کیا لشکر پر جا پڑا ایک ہی حملہ
مین ہزارون ساحر واصل جہنم ہوئے بادشاہ نے بھی تخت ترک فرمایا مرکب پر سوار ہو کر
بادشاہ بھی لڑنے لگے صدائے گیر و دار بلند ہوئی سہراب و غزالان نے جو سحر کیا تمام لشکر
ساحران اس سحر مین مبتلا ہوا اس لشکر کے ساحر نے اس سحر کو برطرف کیا اپنا سحر لشکر پر کیا
سہراب نے اسکو برطرف کیا اور اس ساحر کو قتل کیا یہ عالم ہی کہ جب ساحر سحر کرتا ہی لشکر اسلام
مبتلا ہوتا ہی صاحبقران اسم اعظم باواز بلند پڑھتے ہین سحر برطرف ہو جاتا ہی لشکر نقابدار جو سحر
مین مبتلا ہوتا ہی تو سہراب یا غزالان جا کر رہا کرتے ہین یہان تو جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی ابھی اسکا
حال تحریر کرنا منظور نہین ہی اسی طور سے انکو جنگ مغلوبہ مین مصروف رکھا جاتا ہی اسکا احوال
آگے تحریر ہوگا بہت ہی بڑی جنگ ہو رہی ہی اس جنگ کا احوال آیندہ راوی بیان کریگا اب
کچھ حال دیگر تحریر کرنا منظور ہی کہ جسکا اس مقام پر بیان ضرور ہی وہ حال یہ ہی کہ راوی نے تحریر کیا ہی

کہ نقابدار سرخپوش کی بھی حالت اِس مقام پر تحریر کرنا ہر ضرور ہی کہ اُسپر کیا گذری اور وہ کیونکر پھر اُس مقام تک پہونچا پہلے اُسکی حالت تحریر ہوگی پھر اُسکا عین وقت پر آکر کمک کرنا اور بعد فتح پھر اپنی طرف چلے جانا

اب شمہ حال نقابدار سرخپوش کا تحریر ہوتا ہی مخمس ہذا

دیکھے ان گلعذارون کی فضا دو چار دن
اِس چمن مین نخل دل رکھیے ہرا دو چار دن
زندگانی ہے اڑا لیجیے مزا دو چار دن
مغتنم ہے باغ عالم کی ہوا دو چار دن
صورت گل ہی یہان نشو نما دو چار دن

غور سکو چاہیے اپنے مال کار پر
بل نہین لازم ہے لینا گیسو خمدار پر
آمد آمد ہی خزان کی حسن کے گلزار پر
سبزۂ خط کا نمود ہی چاند سے رخسار پر
اور رخ پر ہیں ڈورے زلف دوتا دو چار دن

یا تو میری آنکھ سے ایک دم نہوتا تھا نہان
باچھپا یا منہ کو ایسا کچھ نہین جسکا بیان
خبر سے دان سجتین ہین ہم تڑپتے ہین یہان
او بت کافر تری اللہ ری بے باکیان
آشنا دو چار دن نا آشنا دو چار دن

آج کل اُسکو غرور حسن ہی حد سے سوا
گفتگو مین طاق ہے اصلا نہین شرم و حیا
واسطہ خالق کا دے کر کی جو مین نے التجا
مدعاے وصل سُنکر وہ صنم کہنے لگا
بیٹھ کے مسجد مین کر یاد خدا دو چار دن

جامۂ ہستی سے مین نے قطع کی جب دوستی
آنسوؤن نے ترکنی روز آستین قاتل نے کی
چولی دامن کا جہان مین ساتھ تھا جو ہر گھڑی
مجھ گریبان چاک کے مرنے سے اک وحشت ہوئی
واہی اُس شوخ کے بند قبا دو چار دن

کیا کہون کیا کیا تصور مین مجھے بھائے نہ تم
پر شب مہتاب مین بن میرے گھبرائے نہ تم
آنکھین روشن کرنے کو تشریف یان لائے نہ تم
یہ بڑا اندھیر ہی اک رات بھی آئے نہ تم
چاندنی کیا کیا ہوئی اے مہ لقا دو چار دن

پھولونگا آج اپنے گھر تجھے مین کھینچ کے
اعتبار ان جھوٹی باتون کا نہین ہرگز تجھے
مین نہ مانونگا کبھی فقرہ کسی نادان کا دے
واہ رے وعدہ ترا قربان وعدے کے ترے
ایک دن کے ہو گئے اے بے وفا دو چار دن

ایک دن ہونا ہی ہر اعلے و ادنے کو فنا
یہ مسافر خانہ ہی اے غافلو عبرت کی جا
سلطنت دنیا مین کی تو کیا فقیری کی تو کیا
روز آتی ہی لب گور سے یہ صدا
شادی و غم ہی نہ رہا شاہ و گدا دو چار دن

نوشے پر پھول دین ہمکو ہزارون کا لیان
دور ہی تیرا کوئی کب کھول سکتا ہی زبان
خاک اڑیگی باغ مین جب آئیگی فصل خزان
نکہت گل پھر کہان باد بہاری پھر کہان
باندھ لے اے باغبان اپنی ہوا دو چار دن

مانگتا ہون بوسۂ گیسو تو دیتا ہی صدا
ہوش مین آ اے طلاح اپنا کر و بہبود خدا

شانہ کرتا ہون تو نازل سر پہ ہوتی ہی بلا | وہ پری کہتی ہی دیوانہ بنا کر زلف کا
فصد لو اپنی دوا جا کر کرو دو چار دن

دیدون مین ڈالین گے دیدے کھا کے مجھ پر پیچ و تاب | اُٹھ گیا جب شرم کا پردہ کہان کی پھر نقاب
پھر کہان پہنچی نظرین اے دل خانہ خراب | پھر کہان یہ انکی چون چند روزہ ہی حجاب
دیدے کے قابل ہی آنکھون کی حیا دو چار دن

وائے اُنپر اوج مین جو جام نخوت ہین پیے | بات یہ زیبا نہین ہی تا جداردن کے لیے
غیر کیسے ہین سگون کی سمت سے دیدے پھیے | مڑ بان کتے بھی سونگھین باندسونگھین دیکھے
ہی شرف ہر بہر پر و بال ہما دو چار دن

مست ہو جاتا ہی دل گلگشت مین وقت سحر | موج باد صبح موج مے کا رکھتی ہے اثر
بادہ کش تو اک طرف مجکو یہ آتا ہی نظر | زاہدون کی رال ٹپکے گی مرے گلرنگ پر
گر رہی یون ہی گلستان کی ہوا دو چار دن

ہاتھ مین تسبیح رکھے خلق تا دانا سے | بیچ سب سے کیجیے سر پہ عمامہ باندھ کے
جال وہ پھیلایے ہر اہل زر جسمین پھنسے | دام پیدا کیجیے مے ہو چکی مفلس ہوے
بیٹھیے مسجد مین بنکر پارسا دو چار دن

یاد کرتا ہی اُنانت تو اگر شد باغ مین | سرو ہی مینا ے مے ہر پھول ساغر باغ مین
سبکشون کے جمگھٹے رہتے ہین دن بھر باغ مین | بادۂ گلگون چلے ہر روز چلکر باغ مین
موسم گل کے یہی ہین اے صبا دو چار دن

راویان شیرین گفتار و ناقلان نجستہ آثار نے اس داستان فیض ترجمان کو اس طرح بیان کیا ہی کہ جب نقابدار یاقوت پوش نے شہر محرابیہ پر آکر لشکر اسلام کی کمک کی تھی اور نمرود حاکم قلعۂ نمرودیہ کو قتل کیا تھا بعد شکست کھانے لشکر محراب شاہ کے اور اسیر ہو جانے محراب شاہ کے جب سب لشکر اسلام بفتح و فیروزی اپنی فرودگاہ کی طرف واپس گئے تھے تو نقابدار یہ کہکر کہ مین صاحبقران ہون باقی میرے ہین مین آکر مقابلہ کرکے اشانۂ صاحبقرانی کو اُنسے لیلونگا کیونکہ یہ حق میرا ہی صاحبقران ثانی نے بالکل نا انصافی کی ہی یہ کہتا ہوا اور باگ اپنے مرکب کی اُٹھائے ہوئے مع اپنے لشکر کے صحرا کی طرف چلا گیا تھا پھر اُسکا کچھ حال تحریر نہوا تھا اب اُسکا پھر حال تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو پھر اُس مقام پر سے چلا ایک صحرا مین آکر مقیم ہوا کیونکہ وہ صحرا بہت پر فضا اور پر بہار تھا ہر طرف اُسکے سبزہ زار تھا کہاے خودرو کے درخت لگے ہوئے تھے چشمے آب شفاف سے لبریز تھے جدھر نگاہ اُٹھ جاتی تھی سواے سبزے و درخت میوہ دار کے کوئی چیز نظر نہ آتی تھی اشجار میوہ دار بکثرت تھے شکار بھی اُس صحرا مین بہت تھا ہرن و نیل گاے ہر طرف چر رہے تھے ایک کوہ سربلند اُس صحرا مین تھا از شکنۂ کوہ تا پائین کوہ چھوٹے چھوٹے درخت پھولون کے لگے ہوئے تھے وہ کوہ اُن گلون سے پوشیدہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ عروس بہار زیور گل پہنے ہوے کھڑی ہی کیسی خوشگوار اُس مرغزار کی ہوا تھی ہواے عیسیٰ دم مسیح نفس چل رہی تھی طائران خوش الحان درختون پر بیٹھے ہوئے حمد الٰہی کر رہے تھے صفت خداوند لایزال مین مصروف تھے چونکہ وقت سہ پہر کا تھا گل آفتاب اُس صحرا

کی بہار کو دیکھکر زرد ہو گیا تھا اور قریب پژمردہ ہونے کے تھا پھیکے غروب ہونے والا تھا دھوپ کا عکس گلون پر عجب طرح کا سماں دکھاتا تھا چونکہ زمانہ بہار کا تھا صحرا پر جو بن تھا ہر قسم کے پھول کھلے ہوئے تھے ہوائے سرد کے جھونکے آرہے تھے طاؤس صحرا بھی ہر طرف رقص زنان پھر رہے تھے عجب سماں عجب وقت تھا نئی بہار تھی نئی فضا تھی نقابدار نے جو اس صحرا کو پر بہار دیکھا اور شکار بکثرت دیکھا دل کو اشتیاق ہوا کہ اس صحرا مین قیام کرے دیکھ دوان پھر کر شکار کھیلے دل بہلاؤ یہ تصور کرکے حکم دیا کہ خیمے وغیرہ اسی صحرا مین برپا کیے جائین سب یہان پر قیام کرین گے یہ جو انھون نے حکم دیا ملازمون نے ایک مقام مناسب دیکھکر خیمے برپا کیے بارگاہ یاقوت رنگ برپا ہوئی لشکر اتر ابازارین آراستہ ہوگئین اس صحرا کی اور حالت ہوگئی گویا بہار تازہ آئی ہر طرف سوار پیدل پھرنے لگے نقابدار اپنی بارگاہ مین اتر پڑے بارگاہ کے اٹھا دیے سب سردار حاضر ہوئے اب نقابدار صحرا کی بہار دیکھنے مین مصروف ہوا کہ آفتاب غروب ہو گیا ماہتاب نے اپنا جلوہ دکھایا نقابدار خاصہ نوش فرماکر آرام پذیر ہوا وہ رات بسر ہوئی صبح کو نقابدار نے حکم دیا کہ سامان شکار کیا جائے ہم شکار کھیلین گے یہ حکم دینا تھا کہ اسی وقت سب سامان شکار مہیا ہوا نقابدار سردارون کو لے کر صحرا مین شکار کو آیا شکار مین مصروف ہوا پہلے پرندون کا شکار کیا اسکے بعد چرندون کا شکار کیا شام کو اپنے مقام پر آئے اسی طور سے پندرہ روز تک مصروف سیر و شکار رہے ایک دن راوی کہتا ہے کہ نقابدار جو شکار کھیل کر اپنے مقام پر تشریف لائے اس دن تھکے بہت تھے دربار نہ کیا اور خاصہ نوش فرماکر آرام کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ نقابدار نے عالم رویا مین دیکھا کہ مین تنہا مرکب پر سوار صحرا مین چلا جاتا ہون کہ ایک دروازہ باغ نظر آیا نقابدار اس باغ کی طرف چلے چونکہ پیاسے بھی بہت تھے تلاش آب مین چلے جاتے تھے اس عالم خواب مین جب اس دروازہ باغ پر پہونچے مرکب پر سے اتر کر مرکب کو ایک درخت انار مین جو کہ برابر دروازہ باغ کے اوپر ادھر لگے ہوئے تھے باندھ دیا اور خود بسم اللہ کہکر داخل باغ ہوئے اندر باغ کے جو قدم رکھا ایک باغ دیکھا کہ جو رشک وہ باغ شداد کی تھا نمونہ بہشت بریں تھا بے اختیار یہ شعر زبان پر اسی عالم خواب مین جاری ہوا شعر اگر فردوس بر روے زمین است ۔ ہمین است و ہمین است و ہمین است ۔ روش پڑی خوب قرینہ سے بنی ہوئی مہندی کی ٹٹیان قد آدم لگی ہوئین اور چمن بندی کی ہوئی ایک طرف لالہ کی بہار ایک سمت گل نافرمان کی قطار سنبل ایک جانب مثل معشوق طناز کے کھڑی ہوئی نرگس ایک طرف دیدہ بازی مین مصروف کوڑیالہ ایک طرف لگا ہوا نسرین و نسترن الگ اپنی بہار دکھا رہے ہین یاسمین یاسمن ایک طرف مہک دے رہے ہین بیلا موتیا موگرہ چنپا کھلا ہوا گل صد برگ سے باغ زعفرانی ہو رہا ہے کیوڑا اور گلاب اپنی خوشبو دے رہا ہے گل داؤدی الگ لگی ہوئی اشجار میوہ دار بہت لگے ہوئے ہین ہر قسم کے درختون سے باغ بھرا ہوا ہے ہر رنگ کے گل کھلے ہوئے ہین طائران خوش الحان کے نغمے درختون مین آویزان ہین طاؤس باغ مین پھر رہے ہین بلبلین چہک رہی ہین طائر حمد و ثنائے الٰہی کر رہے ہین یہ اسی خواب مین ہین باغ کی سیر کرتے ہوئے دل مین یہ خیال کرتے ہوئے کہ یہ کسی بادشاہ جلیل القدر کا باغ ہے وہ اس باغ مین برابر سیر آتا ہوگا ۔ اپنے

دل مین ایسے ایسے خیال کرتے ہوئے وسط باغ مین پہونچے دیکھا کہ ایک نہر آب شفاف سے
لبریز اسکی لب گردان بلور کی اس نہر مین ہر قسم کی مچھلیان پڑی ہوئی تھین پانی اس نہر کا اسقدر
صاف کہ جو آب گوہر کو گرد کردے نہ تک کی چیز نظر آتی تھی کنارے نہر کے کھلے رکھے ہوئے
اسمین گلہاے خوشبو کے درخت لگے ہوئے ایک فوارہ وسط نہر مین لگا ہوا اس سے مثل ساون
بھادون کے پانی گر رہا تھا انھون نے اس عالم خواب مین اس نہر سے پانی پیا اور حمد خدا
ادا کی بس پانی پی کر اور شکر خدا کرکے ایک طرف کو اسی حالت خواب مین روانہ ہوئے تھوڑی
دور چلے تھے کہ دیکھا ایک بارہ دری سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے اور اسپر جواہر کا کام کیا ہوا ہے
کیسے عجیسے گل بوٹے اور تصویین بنائی ہین اسکے پانچ برج ہین ہر برج پر طلائی کلس چڑھے ہوئے
ہین نقابدار نے اسی عالم رویا مین خیال کیا کہ چلکر اس بارہ دری کو اندر سے دیکھنا چاہیے
اس بارہ دری کی طرف چلے جب قریب اسکے پہونچے تو ایک چبوترہ سنگ مرمر کا دیکھا کہ جسکے
تین طرف بلور کا کٹہرہ لگا ہوا ہے اسی کٹہرے مین ایک طرف راستہ بنا ہوا ہے اور پانچ سیڑھیان
سنگ مرمر کی ہین اسپر بھی خوب خوب صنعت کی ہے وہ چبوترہ سامنے بارہ دری کے ہے اور
بارہ دری مین مخمل کے پردے پڑے ہوئے ہین انپر کار چوبی کام کیا ہوا ہے کلابتونون کی آہنین
ڈوریان لگی ہوئی ہین انمین مقیشی پھول لگے ہوئے ہین اس چبوترے پر کار چوبی لنگیرہ لگا ہوا
ہے اور چوبین اس لنگیرے کی طلائی ہین نقابدار ان سیڑھیون کے ذریعہ سے چبوترے پر گئے
جب قریب بارہ دری پہونچے قصد کیا کہ پردہ اٹھا کر اندر جاؤن کان مین آواز تسبیح و تہلیل کی
آئی یہ معلوم ہوا کہ جیسے کوئی دوگانہ خالق ادا کر رہا ہے یہ حیران اسی خواب مین ہوئے کہ یہ صدا
کہانسے آئی مگر تھم گئے اب جو خیال کرکے سنتے ہین تو معلوم ہوا کہ اس بارہ دری سے یہ صدا
آرہی ہے بس یہ پردہ اٹھا کر اندر کو چلے انھون نے اپنے دل مین خیال کیا کہ کوئی مرد خدا
اس بارہ دری مین بیٹھا ہوا عبادت کر رہا ہے یہ جو اندر بارہ دری کے آئے دیکھا کہ بارہ دری فیشہ
آلات سے خوب آراستہ ہے ہر قسم کا سامان موجود ہے فرش تمل کاشانی کا کیا ہوا ہے یہ اس بارہ دری
کو دیکھکر ششدر ہوگئے قد آدم آئینے لگے ہوئے ہین یہ اور حیران مثل تصویر ساکت ہوکر رہ گئے
تھوڑی دیر کے بعد یہ آگے چلے جب وسط مین بارہ دری کے آئے دیکھا کہ وسط بارہ دری مین
ایک مسند بچھی ہوئی ہے اسپر سجادہ بچھا ہوا ہے اور اسپر ایک مرد پیر با ریش سفید شنجرفی کرتہ پہنے ہوئے
اور اسی رنگ کی تمت باندھے ہوئے سامنے رحل پر صحیفۂ ابراہیمی کھلا ہوا رکھا ہوا ہے اسکی تلاوت
کر رہا ہے وہ خوش آواز ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا لحن داؤدی اسی کے لیے خلق ہوا تھا انھون نے
جو پانوں کی صدا سنی سر اٹھا کر دیکھا کہ یہ کہانسے صدا آئی کون آتا ہے جب اس مرد بزرگ نے
سر اٹھا کر انکی طرف دیکھا نقابدار نے اس عالم خواب مین بہت جھک کر اس مرد پیر کو سلام
کیا اس مرد پیر نے جواب سلام دے کر اور نقابدار کی طرف دیکھکر فرمایا کہ خوش آمدی وصفا
آوردی اے نقابدار یاقوت پوش مزاج تو اچھا ہے آؤ آؤ بہت جلد آؤ مین تو تمہارا بڑے عرصہ
سے انتظار کر رہا تھا یہ جو اس مرد بزرگ نے اپنی زبان سے فرمایا نقابدار فوراً دست ادب
جوڑ کر اسی حالت خواب مین خدمت مین اس مرد بزرگ کے جاکر پہونچا اور دونون ہاتھون کو
چوما آنکھون سے لگا کر بوسے دیے بس اس مرد پیر نے نقابدار یاقوت پوش کو گلے سے لگایا

پیشانی پر بوسہ دیا اور دست شفقت پشت پر رکھا اور فرمایا کہ ای شیر بیشۂ جرات وای نہنگ دریاے شجاعت
وای گل حدیقۂ صاحبقرانی مین تو بڑے عرصہ سے تمھارے انتظار مین تھا مجکو تم سے ایک ضرورت
تھی نقابدار یاقوت پوش نے دست ادب جوڑکر فرمایا کہ مین تو آپکی خدمت مین حاضر ہوکر
بہت خوش ہوا مین آج پندرہ دن سے اس صحرا مین اترا ہوا ہون مگر یہ نہ معلوم تھا کہ آپ اس
مقام پر تشریف رکھتے ہین ورنہ مین ہر روز حاضر خدمت ہوتا اور شرف قدمبوسی حاصل کرتا آپ کے
نور جمال سے اپنی آنکھون کو روشن کرتا یہان آکر وہ لطف حاصل ہوا ہی کہ عمر بھر نہوگا آپ اپنے اسم
گرامی ونام نامی سے آگاہ فرمایئے اور یہ فرمایئے کہ یہ باغ کسکا ہی اور یہ کونسا مقام ہی اس مرد بزرگ
نے پہلے صحیفۂ ابراہیمی کو گردان کر رحل پر رکھدیا اور فرمایا کہ ای نقابدار عالی مقدار آگاہ ہو کہ
تم میرا نہ پوچھ کہ کیا نام ہی اور کیا مقام ہی اسوقت مین نہین ظاہر کرسکتا ہون کیونکہ یہ مجکو حکم نہین ہی
ہان مین جس امر کے لیے تمھارا انتظار کر رہا تھا وہ امر یہ ہی اسکو خوب خیال کرکے سن لو اور اسی پر
عمل کرو نقابدار نے اسی عالم خواب مین عرض کیا کہ بیان فرمایئے مین ہمہ تن آپ کی طرف متوجہ
ہون یہ جو نقابدار نے عرض کیا اس مرد بزرگ درویش خصلت نے فرمایا کہ ای نقابدار آگاہ
ہو اور خبردار ہو کہ لشکر اسلام کو لیکر صاحبقران طرف سمندریہ کے تشریف لیگئے ہین اور
محراب شاہ وامثال شاہ واقبال شاہ ومراد شاہ وحسرت شاہ یہ سب لوگ شریک
صاحبقران ہوئے دین اسلام قبول کیا اب صاحبقران لشکر کو لے کر سمندریہ پر گئے ہین
مین خبر دیتا ہون تمکو کہ جب لشکر اسلام سمندریہ پر پہونچے گا تو سمندر شاہ برلے دیدآمد لشکر اسلام
آئیگا ہر روز لشکر اسلام کو دیکھکر شہر مین جایا کریگا جب لشکر اسلام آجائیگا تو سمندر شاہ نے
بہت سے نامہ تحریر کیے ہین اپنی کمک کو لشکر طلب کیا ہی قسیم وجسیم سیاہ پوش چار بھائی ہین
وہ ساحر ہین اور پہلوان بھی ہین وہ لشکر لے کر سب سے پہلے آئین گے اور سمندر شاہ سے
اجازت لے کر لشکر اسلام سے مقابلہ کرینگے تین دن برابر مقابلہ ہوگا اسمین لشکر اسلام مین جو
سہراب وغزالان ہین بہت سے ساحرون کو لشکر کفار کے قتل کرینگے چوتھے دن خود جسیم
نکلے گا اس سے مقابلہ ہوگا وہ سہراب وغزالان کو زخمی کریگا اور بہت سے اہل اسلام کو گرفتار
کرکے لیجائیگا کہ نقابدار سبز پوش جو کہ بدیع الملک کا فرزند ہی اور بطن سے ملکہ نازک فگن
کے پیدا ہوا ہی فاتح ہی طلسم نورآئین کا وہ آکر جسیم وقسیم کو قتل کریگا جنگ مغلوبہ ہوگی یہ تمکو معلوم ہو
کہ تمکو لازم ہی کہ تم بھی جاکر شریک اہل اسلام ہو اور لشکر اسلام کی کمک کرو کیونکہ یہ وقت لشکر اسلام پر بہت
سخت ہی کیونکہ سوا ے صاحبقران کے کوئی باطل السحر نہین جانتا ہی اور دو ساحر ہین وہ کیونکر مقابلہ
کرسکتے ہین نقابدار جو قسیم وجسیم کو قتل کریگا اسکا سبب یہ ہی کہ اسکو ایک ساحرہ نے ایک تختی
بنادی ہی کہ جسکے سبب سے اسپر کوئی تاثیر نہین کرتا ہی اور ایک تعویذ ہی اس سبب سے وہ قسیم وجسیم
پر غالب آئیگا مین تمکو آگاہ کیے دیتا ہون کہ تم اسوقت پہونچوگے کہ جب جنگ مغلوبہ ہوتی ہوگی
یہ تختی مین تمکو دیتا ہون تم اسکو اپنے پاس رکھو اور اس تختی کو تم اپنے گلے مین ہمیشہ رکھنا اس تختی
کے سبب سے تم پر سحر تاثیر نہ کریگا اور جب تم اس لوح یاقوت نگار کو چمکاؤگے جہانتک اسکی
ضو پڑیگی سب ساحرون کا سحر فراموش ہوگا اور سب ساحر نابینا ہو جائین گے اور جنپر سحر نے اثر
کیا ہوگا وہ اس سحر سے نجات پاجائین گے بس تم اور سب اہل اسلام وتمھارے اہل لشکر کل

کرین آپ اس طور سے لشکر کو شکست دین مگر ایک امر کا خیال رہے کہ سمندر شاہ بھی اُس میدان مین ایک طرف کھڑا ہوگا جہانتک ممکن ہو اُسکو بھی قتل کرنا مگر ابھی وہ قتل نہوگا جب وہ یہ طور دیکھیگا تو اس مقام پر سے طرف شہر کے فرار کر جائیگا بس جب یہ لڑائی ختم ہو جائے تم مے نشا آگے طرف صحرا کے چلے جانا اُس مقام پر قیام نہ کرنا کیونکہ ابھی زمانہ تمھارے ظاہر ہونے کا نہین آیا ہے کہ تم اپنے کو ظاہر کرو بلکہ اسکی کوشش کرنا کہ کوئی تمھارے حال سے واقف نہو اور اسی طور سے رہنا تو تم لشکر اسلام کی کمک کرنا یہ فرما کر وہ لوح یاقوت نگار کہ ایک پرچہ حریر مین لپٹی ہوئی تھی نقابدار کو دی نقابدار نے اُسی عالم خواب مین سلام کر کے لے لی اُسکے بعد اُس مرد پیر نے ایک سیب اور چند دانے انگور کے نقابدار کو دیے اور فرمایا کہ اسکو نوش کرو اس سیب کو سیب شجاعت کہتے ہین یہ تمکو ہر بلا سے محفوظ رکھے گا اور ان انگورون کو انگور طاقت کہتے ہین نقابدار نے وہ سلام کر کے لے لیا اور روبرو اُس مرد پیر کے کھا لیا اب جو سیب کھا کر نقابدار خیال کرتا ہو تو اپنے مین وہ چند طاقت و قوت پائی اور وہ جوش شجاعت پایا کہ کبھی نہ تھا جب نقابدار کھا چکا اُس مرد پیر نے کہا کہ اے نقابدار اب آپ تشریف لیجائین کیونکہ میری عبادت مین بہت دیر ہوتی ہی جو مین نے تعلیم کیا ہو اسمین فرق نہو نقابدار یاقوت پوش نے عالم خواب مین عرض کیا کہ جسقدر آپ نے اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد کیا ہو اُسمین ایک سر مو فرق نہوگا یہ عرض کر کے دونون ہاتھون کو چوما آنکھون سے لگایا اُٹھکر سلام کیا اور رخصت ہو کر چلے اُس مرد بزرگ نے دعاے خیر و برکات دی اور فرمایا کہ پھر جب ضرورت ہوگی تو مین تمکو طلب کرونگا اور راہ مین جو واقعہ پیش آئیگا اُسکا خیال رکھنا مین وہ بھی بیان کر دینا مگر حکم نہین ہی ہان اسقدر حکم تھا جو مین نے بیان کیا بس نقابدار اُس مرد بزرگ خدا رسیدہ سے رخصت ہو کر باہر بارہ دری کے آئے اور چبوترے سے اُتر کر اس قصد سے چلے کہ باہر جا کر مرکب پر سوار ہو کر اپنے لشکر مین جاؤن اور اسی وقت لشکر کو لے کر طرف سمندر یہ کے روانہ ہون یہ تو اس قصد سے اور اُسی خواب مین یہ خیال کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ ضرور یہ کوئی مرد بزرگ اور باخدا ہین اور خدا رسیدہ ہین اور یہ شعر زبان پر تھا کہ شعر ہر دان خدا خدا نباشند + لیکن ز خدا جدا نباشند + یہ شعر پڑھتے ہوئے عالم وجد مین اپنی طاقت کو اور زور کو خیال کرتے ہوئے چلے جاتے تھے قریب اُس نہر کے پہونچے تھے کہ اُس حالت خواب مین دیکھا کہ ایک مرتبہ آسمان پر ایک ابر سیاہ ظاہر ہوا اُس ابر سے برق کی چمک پیدا ہوتی تھی اور سنگ باری ہو رہی تھی کہ وہ ابر اُس باغ پر آکر محیط ہوا اور اُس ابر سے ایک دیو سیاہ دراز قد دار شمشاد ہاتھ مین لیے ہوئے بالاے ہوا سے زمین پر آیا اور نعرہ کرتا ہوا کہ او آدم زاد کہان جاتا ہی میرے ہاتھ سے خوب اپنا کام درست کر لیا لوح یاقوت نگار مرد خدا سے لیلا مین کب جانے دیتا ہون تجکو اور تیرے مولی کو ابھی قتل کرتا ہون یہ کہکر زمین پر آیا نقابدار نے اُس عالم خواب مین ڈانٹ کر فرمایا کہ کیا مزخرفات بکتا ہی مین تیری جان کا ملک الموت ہون تو مجکو کیا قتل کریگا یہ کہکر اور جھپٹ کر اُس دیو پر چلے نعرہ جو کیا اُس نعرے سے آنکھ کھل گئی اب جو دیکھا تو مین اپنی مسہری پر لیٹا ہوا ہون اپنے خیمے مین نہ وہ باغ ہی نہ وہ دیو ہی وقت نماز صبح کا قریب تھا انھون نے کہکر اکر آنکھ کھولدی اپنے لباس کو خوشبو سے معطر پایا پہلے تو آنکھ کھولکر حیران ہو کر ادھر اُدھر دیکھنے لگے اُس سامان کا کچھ نشان

نہ پایا یہ خیال کیا کہ مین خواب دیکھ رہا تھا اب جو خیال کیا تو اپنے جسم کو معطر پایا خواب کا یقین
ہوا کہ عالم رویا مین مین نے یہ سب سامان دیکھا ہی اور میرا خواب بہت سچا ہی اور وقت بھی نماز
کا ہی یہ دیکھکر بستر پر سے اُٹھے بالین زیر تکیہ جو خیال کیا تو دیکھا کہ ایک سیب اور چند دانہ انگور کے
رکھے ہوئے تھے یہ سیب اور انگور وہ ہی تھے جو کہ خواب مین کھائے تھے اور وہ لوح یاقوت نگار
بھی پارچہ حریر مین لپٹی ہوئی رکھی تھی اور ایک کاغذ بستہ اُسکے برابر تھا اُٹھاکر جو دیکھا تو وہ ہی لوح
تھی جو خواب مین اُس مرد بزرگ نے دی تھی نقابدار نے خوش ہوکر وہ لوح اُٹھاکے گلے
مین پہن لی اور اُس کاغذ کو اُٹھاکر روشنی مین شمع کے پڑھا تو وہی حال تحریر تھا جو کہ اُس مرد بزرگ
نے خواب مین بیان کیا تھا جب اُس کاغذ کو پڑھ چکے خادم کو صدا دی کہ پانی وضو کے لیے
حاضر کرو خادم نے پانی لاکر حاضر کیا نقابدار نے شکریہ کی دو رکعت نماز پہلے پڑھی اُسکے بعد
نماز صبح ادا کی وہ سیب اور انگور کھا لیے اور دراصل اپنے مین قوت و طاقت دہ چند پائی اور ہر
طرح سے دل مین قوت تھی اور زور و طاقت بھی زیادہ تھا جب نماز پڑھ چکے وظیفہ وغیرہ سے فرصت
ہوئی بارگاہ مین آئے سب سردار حاضر ہوئے اب جو دیکھتا ہی تو نقابدار پر وہ رعب و جلال
ہی اور شان و شوکت ہی کہ رستم و اسفندیار کو بھی نقابدار یاقوت پوش کا رعب و داب دیکھکر
خوف آئے اور بند بند کانپ جائے یہ رعب تھا بس نقابدار نے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو ہم اِس
مقام پر سے طرف شہر سمندریہ کے کوچ کرینگے یہ جو حکم نقابدار نے دیا اسی وقت لشکر مین کوچ
کا بندوبست ہونے لگا کر جلدی ہونے لگی لشکر تیار ہوگیا اونٹون پر سب اسباب بار ہوا اب
نقابدار نے حکم دیا کہ تم لوگ اسباب لے کر الگ قیام کرنا اگر جنگ ہوتی ہو کیونکہ مین بعد فتح
جنگ کے اُس مقام پر قیام نہ کرونگا کیونکہ ابھی مجکو حکم نہین ہی بس نقابدار بھی مرکب برق رفتار
پر سوار ہوئے اور سردار بھی مع لشکر اُس مقام پر سے طرف شہر سمندریہ کے کوچ کیا دو منزلہ
سہ منزلہ کرتے ہوئے جاتے ہین اور صحرا ے پر بہار دیکھکر فروکش ہوتے ہین ایک دن کا ذکر ہی
کہ بوقت سہ پہر ایک صحرا مین پہونچے وہ صحرا بہت پر بہار تھا اور کئی روز ہوئے تھے کہ برابر لشکر
چلا آتا تھا اُنھون نے اُس صحرا کو دیکھکر حکم دیا کہ آج اِسی صحرا مین قیام کرو ہم کل یہان سے کوچ
کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُس صحرا مین جیسے برپا ہونے لگے نقابدار مرکب کو بڑھاکر صحرا کی سیر کرنے
لگے یہ سیر کرتے ہوئے قریب پہاڑ کے پہونچے کہ اُنکے کان مین رونے کی صدا آئی اُنھون نے
خیال کیا کہ اِس ویرانے مین کون رو رہا ہی کیا اِسر آفت نازل ہوئی ہی جو رو رہا ہی یہ اُس
صدا کی طرف متوجہ ہوئے اور خیال کیا کہ یہ صدا کہانسے آتی ہی اب جو سُنا تو معلوم ہوا کہ اِس
پہاڑ سے آتی ہی بس یہ اُس پہاڑ کی طرف چلے جب قریب اُس کوہ کے پہونچے تو سُنا کہ کوئی
کہہ رہا ہی کہ اے خداوند کریم مجکو اِس عذاب الیم سے جلد نجات دے یا ملک الموت کو بھیج کہ وہ
میری روح قبض کرلین کیونکہ مجکو اب اِس تکلیف کی برداشت نہین ہوتی ہی کہانتک برداشت
کرون مین بندہ بشر ہون بس یہ حرف اور نجات دے یا تو کسی اپنے خاص بندے کو روانہ کر
کہ وہ آکر مجکو اِس سے رہا کرے یا ملک الموت آئین وہ میری روح قبض کرین اب مین بہت
اِس کشاکش سے عاجز ہون یہ جو صدا نقابدار کے کان مین آئی ایسی دردناک اور پر تاثیر
صدا تھی کہ اُسکوشن کے نقابدار کا دل ہل گیا قلب تھرانے لگا یہ خیال کیا کہ یہ کوئی کسی سخت

آفت مین مبتلا ہی کہ یون بلک بلک کر دعا کر رہا ہی اپنی جان سے عاجز ہی اسکی خبر لینا ضرور ہی معلوم ہوتا ہی کہ اُن مرد بزرگ نے جو خواب مین فرمایا تھا کہ جو راہ مین گذرے اُسکا خیال رکھنا یہ وہی امر ہی ہم لوگ حلال مشکلات کہلاتے ہین ہمکو لازم ہی کہ ہر دردرسیدہ کی کمک کرین اِسکی کمک کرنا اور اِس عذاب الیم سے کہ جسمین وہ مبتلا ہی نجات دینا پر ضرور ہی یہ خیال کرکے درہ کوہ پر آئے مرکب پر سے اُترکر اندر اُس پہاڑ کے آئے دیکھا کہ وہ درہ بہت پر بہار ہی ہر طرف سبزہ زار ہی یہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگے اور خیال کیا کہ یہ کیا سبب تھا کہ بیرون درہ تو صدا آرہی تھی اندر جو آئے تو کسی کو نہ پایا نہ وہ صدا آتی ہی یہ یہی خیال کر رہے تھے کہ ایک طرف سے وہ صدا آئی اُسی طور سے یہ اُس آواز پر چلے تھوڑی دور چلے تھے کہ انھون نے دیکھا کہ اُس پہاڑ مین ایک سہ دری ہی اُس سہ دری مین ایک دروازہ لگا ہوا ہی اُس دروازے کے اندر سے یہ صدا آتی ہی بس یہ اُس سہ دری مین آئے قریب اُس دروازے کے آکر جو سُنا تو کوئی زور زور سانس لے رہا ہی بس اِنکو وہ صدا جو سانس کی تھی ایسی معلوم ہوئی کہ جیسے قلب پر نشتر لگا انھون نے سر اُٹھاکر جو دیکھا تو دروازہ کو بند پایا ایک بڑا سا قفل لگا ہوا ہی انھون نے اِدھر اُدھر دیکھا کسی مقام پر اِس قفل کی کلید ہو انھون نے کلید نہ پائی بس انھون نے بیقرار ہوکر اُس قفل کو پکڑکر جو جھٹکا دیا وہ قفل شکست ہوکر اِنکے ہاتھ مین آگیا بھلا اِنکی قوت کے روبرو اُسکی کیا اصل تھی انھون نے قفل کو توڑکر کنڈی کھولی اور کنڈی کھول کر دروازہ کھولا کہ اُس آفت رسیدہ نے ایک زور سے آہ کی اور کہا کہ وہ کمبخت پھر آئی کہ جس نے مجکو اس بلا مین مبتلا کر رکھا ہی مین تو کبھی اُسکی آرزو برنہ لاؤنگا چاہے وہ مجکو قتل کرے جان سے جانا منظور ہی مگر اُسکی امید پوری کرنا کسی طور سے گوارا نہین ہی ای خدا کاش تو نے میری اجل بھیجدی ہوتی کہ مین اُسکے آنے سے قبل مرجاتا اُسکی صورت نہ دیکھنا یہ کہکر وہ آفت رسیدہ رونے لگا کہ نقابدار بسم اللہ کہکر اندر اُس کوٹھری کے آئے وہ کوٹھری نہایت تاریک تھی دوسرے روشنی سے آئے تھے کچھ نہ معلوم ہوا جب کچھ دیر قیام کر لیا اب دکھائی دینے لگا دیکھا انھون نے کہ وسط مین اُس کوٹھری کے ایک جوان کوئی برس سولہ یا سترہ کا سن اُسکا اور چہرہ مثل آفتاب کے روشن مسین ابھی کچھ کچھ نمایان ہین گل رخسار صاف ہین باغ جوانی پر ابھی سبزہ نہین آیا ہی وہ اُسکے عارض صاف صاف آفتاب کو ماند کرتے ہین اُسکے چہرے کے حسن سے وہ مقام روشن ہی ایک بہت نفیس قبا جسم مین تھی چوبخہ کیا ہوا چت پڑا ہی اور ایک سنگ گران اُسکے سینہ پر رکھا ہوا ہی کہ جسکے سبب سے وہ حرکت نہین کر سکتا ہی اور نہ پورے طور سے سانس لے سکتا ہی پڑا ہوا ہی یہ نہایت بے بس و ناچار ہی ہاتھون مین ہتھکڑیان اور پاؤن مین بیڑیان ہین اور گلے مین طوق ہی وہ طوق آہنی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ہالہ گرد ماہ کے ہی کچھ اسباب ضروری ایک طرف اُس کوٹھری کے رکھا ہوا ہی کچھ استخوان پڑے ہوئے ہین یہ دیکھکر نقابدار کو حال پر اُس جوان کے رحم آیا کیونکہ اُسکی آہ دردناک پہلے ہی اثر اپنا کر چکی تھی انھون نے اُسکے حال پر ترس کھاکر اور بیٹھکر وہ سنگ گران اُسکے سینہ پر سے اُٹھایا اور ایک مرتبہ اُسکی وہ زنجیر جو کہ اُسکے ہاتھ پاؤن مین پڑی ہوئی تھی اور اُن بدن سے بندھی ہوئی تھی ایک دور مین مثل تار عنکبوت کے توڑ ڈالی اور اُسکے سینہ پر سے جو پتھر کا بار کم ہوا اُسکو خوش آگیا اور دوسرا سبب یہ تھا کہ اُسنے دیکھا کہ ایک

جوان نقابدار نے آکر میرے سینہ پر سے پتھر ہٹایا اسکو نہایت خوشی ہوئی فرط خوشی سے غش آگیا اس عرصہ مین نقابدار نے وہ زنجیرین بھی شکست کین جکڑبان بھی بیڑبان بھی گلے کا طوق بھی مگر اسکو ہوش نہ آیا اتنو نقابدار مجبور ہوئے کہ کیا تدبیر کرون کہ اسکو ہوش آئے ادھر ادھر دیکھنے لگے انھون نے دیکھا کہ طاق پر ایک شیشہ رکھا ہوا ہی انھون نے اسکو اٹھکر طاق پر سے اتارا اسکو جو سونگھا تو اسمین کیوڑا تھا انھون نے اسکا منھ کھول کر چند قطرے کیوڑے کے اسکے منھ مین ٹپکائے ایک چھینٹا دیا کہ اسنے آنکھ کھولی اور اپنے کو کھولا ہوا دیکھکر خیال کرنے لگا کہ شاید مین خواب دیکھ رہا ہون بھلا یہ کب میرا مقدر ہی جو مین رہا ہون میری ایسی قسمت کب ہی اور اس فلک ناہنجار سے کب ایسی امید ہی کہ یہ دن مجکو نصیب ہوگا اسی طور سے تڑپ تڑپ کر مرجاؤنگا اور کوئی خبر دیگا وہ خواب میرا ایسا تھا ابھی تک اسکا کچھ ظہور نہوا مجھے تو خدائے نادیدہ سے یہ امید تھی کہ وہ مجکو اس عذاب مین مبتلا رکھیگا کیونکہ مین تو بت پرستی و تصویر پرستی پر ہزار ہزار لعنت کرتا ہون اور مین نے دین اسلام قبول کیا ہی اور یہ شرط مین نے اپنے دل مین کی ہی کہ اگر مین اس بلا سے نجات پاؤنگا تو مذہب اسلام کو قبول کرونگا اور مذہب تصویر پرستی کو ترک کرونگا دین اسلام کے رواج دینے مین کوشش کرونگا یہ حسرت میری میرے دل مین رہی جاتی ہی اور نہین معلوم اس آفت رسیدہ بلانصیب پر کیا گذری ہوگی یہ جو اسنے کہا نقابدار نے سب اسکی تقریر سنی فرمایا کہ ای بھائی ذرا آنکھ کھول اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھ کہ اسنے کیونکر تجکو اس بلائے سخت سے نجات دی وہ ایسا کریم ہی کہ جہان بندے نے اسکا نام لیا اور اسکی طرف دل کو رجوع کیا بندے کیسی ہی مصیبت مین مبتلا ہو وہ مصیبت ایک پل مین آسان ہوجاتی ہی وہ بڑا رحیم و کریم ہی ہر بندے پر اپنے وہ کرم کرتا ہی کیونکہ اب تو نے اپنے قلب کو آلائش کفر سے پاک کیا ہی اور پاک کرکے اسکی محبت کا ذخیرہ کیا اسنے تیرے حال پر رحم کیا مجکو تیری کمک کے لیے روانہ کیا کہ مین تیری مدد کرون اور اس بلا سے تجکو نجات دون میری بھی یہ طاقت تھی کہ مین یہان آسکتا اور تیرے حال سے آگاہ ہوتا یہ صرف اسکی بندہ پروری اور عنایت ہی کہ مجھ ایسے ذرۂ بیمقدار کو یہ مرتبہ دیا کہ لوگون کی مصیبت مین مدد کرون اور اُنکے اوپر جو بلا ہو اسکو رد کرون یہ اسکی سب مہربانی و شان کبریائی ہی ورنہ مین کہان اور یہ صحرا کہان اور میرا آنا ادھر کیسا گویا اسنے مجکو تمھاری مدد کے لیے اپنے فضل و کرم سے یہان پر پہونچایا اب اٹھو اور اسکا شکر بجا لاؤ کہ اسنے بڑے سخت عذاب سے اپنے فضل و کرم سے نجات دی اور اب اپنی حالت بیان کرو کہ یہ کس ظالم و شکر دناقوس نے تمکو اس حال سے یہان قید کیا تھا اور اسکا سبب کیا تھا وہ بڑا سخت دل اور بے رحم ہی جسنے تم ایسے گل رعنا کو یون خار بلا مین مبتلا کیا اور تم ہو کون اور کس مقام کے رہنے والے ہو اور یہ قید سخت کس جرم مین تجپر کی گئی وہ کونسی ایسی خطا تمنے کی تھی کہ جسکی یہ سزا تمکو دی گئی اب تم یہ نہ خیال کرنا کہ مین پھر اس بلا مین مبتلا ہونگا جبتک میرے دم مین دم ہی اور کسی کی یہ مجال نہین ہی کہ کوئی تمھاری طرف نگاہ کج سے دیکھ سکے مریخ فلک کی بھی یہ قدرت نہین دیو اور جن و بشر کی کیا اصل ہی اگر اسکی مرضی ہی تو کوئی تمھین آزار نہین پہونچا سکتا ورنہ مین اور تم دونون اسکے حکم سے ناچار ہین ایسے ایسے کلام تشفی و تسکین آمیز جو نقابدار نے اپنی زبان سے فرمائے ایسی شیرین زبان مین کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا ہی دوسرے وہ تو خود اسی فکر مین تھا کہ یہ خواب ہی یا

عالم بیداری ہی اب جو اُسنے یہ تقریر دلپذیر اپنے کانون سے سُنی یا تو اِس فکر مین اپنی آنکھین بند کیے ہوئے تھا کہ مین خواب دیکھ رہا ہون وہ تقریر یاس و حسرت کر رہا تھا کہ ایک مرتبہ آنکھین کھولدین اور اپنے برابر ایک جوان نقابدار کو فرش خواب پر بیٹھے ہوئے پایا بس ایک مرتبہ اُٹھکر قدم نقابدار پر گرا اور قدم چومنے لگا اور کہنے لگا کہ خداوند کریم آپ کی عمر مین برکت دے آپ نے وہ احسان میرے ساتھ کیا کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا ہی آپ نے اُس عذاب الیم و بلاے عظیم سے میری جان بچائی ہی کہ جسکا بیان نہین کر سکتا ہون آپ نے وہ کام کیا ہی کہ تا بہ عمر مین اِس احسان سے سبکدوش نہونگا اِس ناچیز کی عمر بھر سے ہوئی ورنہ مین اسی مقام پر تڑپ تڑپ کے مرجاتا کسی کو میرے مرنے کی خبر بھی نہوتی یہ کہکر قدم پر جو گرا تو نقابدار نے اُسکا سر قدم پر سے اُٹھا کر سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ ای بھائی یہ بھی کوئی احسان تھا مین نے کیا جان بچائی میرے خدا نے تیری جان بچائی اُسنے مجکو اِدھر روانہ کیا اور تمھاری صدا میرے کان تک پہونچائی ورنہ یہ وہ مقام تھا کہ یہان کی صدا کسی کے کان تک نہین جا سکتی تھی کیونکہ اُس ظالم نے تمکو ایسے مقام پر قید کیا تھا دوسرے سنگ گران تمھارے سینہ پر رکھا ہوا تھا کہ جسکے سبب سے تم کلام نہ کر سکتے تھے بلکہ آواز کا نکلنا دشوار تھا اُسنے عرض کیا کہ دراصل یہ آپ کے خدا کی قدرت تھی اب معلوم ہوتا ہی کہ آپ بھی خدا پرست ہین یہ سُنکر نقابدار نے فرمایا کہ بیشک مذہب حق ہی جو کہ میرا ہی اور سب مذہب باطل ہین جب تو نے شرط کی تھی کہ مین تصویر پرستی ترک کرونگا اور دین اِسلام اختیار کرونگا اُسکی برکت سے خداوند کریم نے رحم کیا اور اِس عذاب سے نجات دی اب یہ تو بیان کرو کہ وہ کون ظالم ہی جسنے تمکو اِس عذاب مین مبتلا کیا سب حال بیان کرو یہ جو نقابدار نے کہا اُس جوان نے کہا کہ مین کیا عرض کرون واسطہ تمکو اپنے خدا کا جلد اِس مقام پر سے تشریف لیجاؤ کیونکہ وہ ظالمہ آتی ہوگی اور مجکو جو اِس قید سخت سے رہا اور آپ کو میرے پاس دیکھے گی تو بہت برہم ہوگی اور پکار آپ کی دشمن جان ہوگی وہ بہت بڑی ظالمہ اور ستم پیشہ ہی اُسکو کسی پر رحم نہین آتا ہی جب اُسنے مجھ ایسے جوان پر رحم نہ کیا اور اِس بلا مین مبتلا کیا تو آپکی ضرور قاتل ہوگی کیونکہ آپ نے تو مجکو اِس بلا سے نجات دی گویا وہ اب آپکی دشمن ہوگئی میرے ساتھ جو آپ نے یہ دوستی کی یہ امر اُسکو بہت ناگوار ہوگا اِس سے کیا حاصل کہ آپ میرے لیے اپنے کو اِس عذاب مین مبتلا کرین مجکو اِسی مقام پر چھوڑ دیجیے اور آپ تشریف لیجایئے جو کچھ مجھپر گذریگا مین اُسکو برداشت کرونگا کیونکہ یہ ممکن نہین کہ مین اُسکے پنجہ سے نجات پاؤن جہان جاؤنگا وہ مجکو اُس مقام پر سے لے آئیگی پھر اِس سے کیا حاصل نقابدار نے فرمایا کہ کیا تاب و طاقت اُسکی کہ وہ اب کوئی حرکت تمھارے ساتھ کر سکے اگر آتی ہی تو آنے دو اپنا سر اپنے کنار مین دیکھے گی اور یہ تو بیان کرو کہ وہ کون ہی اُس جوان نے عرض کیا کہ ای جوان رعنا ای میرے محسن ای میرے جان بخش آپکی صورت اور اُس صاحب خواب کی کہ جسنے آکر مجکو عالم خواب مین اِس عذاب سے نجات دی تھی اور دین اِسلام تلقین فرمایا تھا بہت مشابہ ہی اُس جوان رعنا کی ہدایت سے مین نے دین اِسلام قبول کیا تھا اور یہ تہیہ کیا تھا کہ اگر اِس عذاب سے نجات پاؤنگا تو اپنے مذہب کو ترک کرونگا اور دین اِسلام قبول کرونگا بس خدا نے میری دعا قبول کر لی اور مجکو اِس عذاب سے نجات

مین اُس عالم مین یہی خیال کر رہا تھا کہ میرا خواب کیسا تھا کہ ابھی تک اُسکا ظہور نہوا گو مین نے یہ قصد کیا تھا مگر خدائے نادیدہ نے میرے حال پر رحم نہ کیا مگر دراصل وہ خواب بہت سچا اور ٹھیک تھا بس اب آپ اپنے نام نامی واسم گرامی سے اِس ناچیز حقیر کو آگاہ فرمایئے اور طریقہ دین اسلام تعلیم فرمایئے تاکہ مین جو دنیا پر سے اُس ظالم دستگیرہ کے ہاتھ سے جاؤن تو عالم کفر مین نہ جاؤن بلکہ با ایمان کیونکہ اِس امر کا یقین کلی ہی کہ مین اُسکے ہاتھ سے دنیات پاؤنگا حتمًا قتل ہونگا اِس عذاب سے تو میرا مرنا بہتر ہی نقابدار یاقوت پوش نے فرمایا کہ تم اِسکا غم نہ کرو اب وہ تمھارے ایک بال کو بھی نہین پاسکتی ہی تم اِس امر سے بالکل بیخوف ہوجاؤ اُس جوان نے عرض کیا کہ مجکو جلد آپ آگاہ فرمایئے وہ بلائے بیدرمان آتی ہوگی شعر اگر شاہی ز آخر چہ نام است ۔ اگر ماہی ترا منزل کدام است + یہ سنکے نقابدار نے فرمایا کہ ای جوان آگاہ ہو مین ایک اُس خدائے کریم کا عبد ہون خداوند جلیل کا ایک عبد ذلیل ہون مجکو سب نقابدار یاقوت پوش کہتے ہین میرا یہی کام ہی کہ مین صحرا صحرا پھرا کرتا ہون ہر ایک بندے عاجز کی اُسکے فضل وکرم سے کمک کرتا ہون اور مین اُس خاندان عالی سے ہون کہ جسکے بزرگ ہمیشہ ہر ایک بندے کی اُس خدا کے فضل سے غیرون کے لیے کمک کرتے تھے اور اپنے اوپر مصیبت لیتے تھے مین اُنھین کا نام لینے والا ہون مین اپنے تئین ظاہر نہین کرسکتا ہون کیونکہ اسمین ایک بھید ہی جب اُسکو ظاہر کرنے کا وقت آئیگا خود بخود ظاہر ہوجائیگا چنانچہ مین ایک ضرورت سے لشکر لیے ہوئے ایک مہم پر جاتا تھا کہ اتفاق سے اِس مقام پر پہونچا تھا ری گریہ وزاری کی صدا میرے کان مین آئی مجکو فکر ہوئی کہ مین جاکر اُس درد رسیدہ اور آفت رسیدہ کی کمک کرون اور دریافت کرون کہ یہ کون بندۂ بیکس اور مظلوم ہی کہ یون رو رہا ہی اور اپنی جان سے عاجز ہی فضل خدا سے مین آکر مجکو اِس عذاب سے نجات دی ہے اب جلد اپنی حالت بیان کرو کہ تم کون ہو کیونکہ میرے لشکر کے لوگ میری تلاش کر رہے ہونگے وہ لوگ پریشان ہوگئے ہین اپنے لشکر مین جاؤن اور تم بھی میرے ہمراہ چلو اُس مقام پر سب اپنی حالت بیان کرنا اور مین تمکو مذہب اسلام کے طریقہ بھی تعلیم کرونگا یہ نہ خیال کرنا کہ مین کسی خوف سے بہانسے جانے کا قصد کرتا ہون مجکو کسی کا خوف نہین ہی اُسکل جوان نے کہا کہ یہ تو مین جانتا ہون کہ آپ کسی سے خوف نہین کرتے ہین مگر کیا ضرورت ہی بسم اللہ تشریف لیجیے مین بھی آپ کے ہمراہ ہون مین آپکے لشکر مین چلکر اپنی حالت آپ سے عرض کرونگا ان یہان دیر نہ فرمایئے تشریف لیجیے کیونکہ میرا دم اُسکے خوف سے نکلا جاتا ہی یہی خوف ہی کہ اب آئی جب آئی ادھر مین نے اُسکی صورت دیکھی اِدھر میری روح قالب سے پرواز کرگئی وہ بڑی ظالمہ اور بدشکل ہی آتی ہوگی جب مین آپکے لشکر مین پہونچ جاؤنگا مجکو اِس امر سے اطمینان ہوگا میری روح یہ خیال کرکے نکلی جاتی ہی مجھ سے بات نہین کیجاتی ہی بسبب خوف کے نقابدار نے فرمایا کہ چلو یہ کہکر نقابدار نے قصد اُٹھنے کا کیا تھا کہ وہ جوان اُٹھ کھڑا ہوا تھا کہ ایک مرتبہ تمام زمین کو زلزلہ سا ہوا وہ کوہ کانپنے لگا ہوا درسے چلی آندھی اُٹھی برق کی چمک ہونے لگی رعد کی گرج سنگ باری ہونے لگی یہ حالت دیکھکر اُس جوان کی وہ حالت ہوئی کہ مانند بید کانپنے لگا تمام جسم مین تھرتھری پڑگئی مُنھ پر مردنی چھاگئی چہرہ زرد ہوگیا یہ عالم ہوا کہ کلام نہین کیا جاتا ہی یہ کہکر وہ گر پڑا کہ اے میرے جان بخش وہ بلا آگئی جسکا خوف تھا مجکو بچایئے میری خاطر آگئی یہ جو نقابدار نے

سنا کہا کہان آتی ہی اُسنے کہا کہ یہ اُسی کے آنے کی علامت ہی نقابدار نے فرمایا کہ کیا کوئی وہ سامان
ہی اُسنے عرض کیا کہ جی ہان مگر اِس طرح کہا کہ پوری بات منہ سے نہ نکلی تھی کہ وہ آندھی برطرف ہوئی
یہ تو غش کھا کر گر پڑا نقابدار نے اُٹھکر اُسکو اپنی پشت پر لیا کہ دیکھا ایک تخت اُس پہاڑ
کی طرف سے پیدا ہوا اُسپر دیکھا کہ ایک عورت بدشکل نہایت کریہ منظر بیٹھی ہوئی ہی گلے مین
اُسکے سانپ کالے کوڑالے پڑے ہوئے ہین نقابدار نے اُسکی صورت دیکھکر کہا پناہ بذات
خدا اُدھر وہ لکا دشیطان کی خالہ تخت پر سے اُتری اور طرف اُس سہ درے کے چلی یہان
نقابدار بلاخوف وخطر اُسکو پشت پر لیے ہوئے کھڑے ہین وہ جو قریب سہ درے آئی اُسنے
دیکھا کہ کوٹھری کا دروازہ وا ہی یہ دیکھکر اُسکو خیال ہوا کہ کون ہی جسنے میرے قیدی کو آکر رہا کیا
اور دروازہ کھولا بہت برہم ہوئی اور یہ کہتی ہوئی چلی کہ وہ کون اجل رسیدہ تھا کہ جسنے مابدولت
کے قیدی کو رہا کیا اور میرا خوف نہ کیا اگر بڑا جوان مرد ہے تو وہ میرے سامنے آسکے
اور یہ چوری سے کام کرنا کیا امر تھا اُسکو یہ خیال ہوا تھا کہ کوئی میرے قیدی کو رہا کرکے لیگیا بس
اِس غصہ سے چلی تھی جیسے ہی کوٹھری مین قدم رکھا اُسکی نگاہ نقابدار پر پڑی اُسنے ایک جوان
رعنا کو دیکھا کہ کھڑا ہوا ہی اور میرا معشوق اُسکی پشت پر زمین پر پڑا ہوا ہی اور وہ جو جوان کھڑا ہوا
ہی اُسکے منہ پر نقاب پڑی ہوئی ہی باوجودیکہ نقاب پڑی ہوئی ہی اُسپر بھی حسن کا یہ عالم ہی کہ تمام
وہ مقام جہان وہ کھڑا ہی روشن ہی اُسکی اِس نقابدار کے روبرو کوئی حقیقت نہین ہی ایسا حسین
ہی اور اُس سے کم سن بھی ہی یہ دیکھکر فریفتہ ہوگئی وہ جو غصہ تھا وہ بالکل برطرف ہوگیا اور ایک مرتبہ
ہنس کر کہنے لگی کہ ارے ظالم تجکو میرا خوف بھی نہوا کہ مین جو اُسکو رہا کرتا ہون جسنے اُسکو قید کیا ہی
وہ جو آئیگا اور اُسکو جو آزاد پائیگا تو اِس جرم کی سزا دیگا کوئی بھی ایسا کرتا ہی کہ پرائے قیدی کو بدون
اُسکی اجازت کے رہا کردیتا ہی اور بلاخوف وخطر اُس مقام پر کھڑا رہتا ہی بس اِسی مین بہتر ہی کہ تو
میرے وصل کو قبول کر مین تیری اِس خطا کو معاف کردونگی مین نے جب سے تجکو دیکھا ہی تیرے اوپر
عاشق ہوگئی ہون میری آرزو پوری کر مین نے اِس جرم سے تیرے درگذر کی اور معاف کیا یہ جواب سنکے
کہا اور طرف نقابدار کے ہاتھ پھیلا کر یہ کہتی ہوئی چلی کہ ای جان جہان وای آرام دل مشتاقان
آ میرے گلے سے لگ جا اور اپنے عارض رنگین کے بوسہ دے میری جان تیرے اوپر جب سے
مین نے تجکو دیکھا ہی جاتی ہی مین اُسکی محبت بھی بھول گئی ہون تو تو اِس سے بھی زیادہ خوبصورت
اور حسین ہی نقابدار نے جواب دیا کہ اولکا تو الگ رہنا میرے قریب مت آنا ورنہ پچتائیگی تو کیا
میری خطا کو معاف کریگی تو کیا میرے اوپر رحم کریگی دیکھ اِسی مین خیریت ہی کہ میرے سامنے سے
چلی جا ورنہ میرے ہاتھ سے تو اب اُٹھائیگی مین تجکو قتل کرونگا تو بڑی ظالمہ معلوم ہوتی ہی کہ بندگان
خدا کو لاکر اِسطور سے بلا مین مبتلا کرتی ہی تیرے دل مین بالکل رحم نہین ہی ایسے انسان سے کوئی
ایسی حرکت کرتا ہی یون گرفتار بلا کرتا ہی مین نے آکر اُسکو رہا کیا اگر مین نہ آتا تو وہ مرجاتا تو کیا محبت
مجھ سے کریگی بلکہ مین تجھ سے یہ کہتا ہون کہ تو اگر میری اطاعت کرے اور دین سامری پرستی ترک
کرے اور سحر وساحری سے توبہ کرے تو مین تیرے قتل سے باز آؤن ورنہ مین تجکو زندہ نہ رکھونگا
تو میرے ہاتھ سے ضرور قتل ہوگی کیا مجال تیری کہ جو تو میرے قریب آسکے معلوم ہوا کہ تو بڑی ہی
حرام زادی ہی تو کیا میری محبت کریگی یہ نیا طریقہ ہی کہ جہان کسی حسین وخوبصورت کو دیکھا اُسپر فریفتہ

تیری الفت کا اعتبار کیا ابھی تو تو اُسپر فریفتہ تھی اُسپر یہ ظلم کر رہی تھی کہ وہ قریب مرگ تھا اب مجکو دیکھا تو میرے اوپر فریفتہ ہو گئی میری الفت کا دم بھرنے لگی تیرا کیا اعتبار معلوم ہوا کہ تو شہوت پرست ہی خداوند کریم تجکو غارت کرے مجھ سے یہ امید نہ رکھنا مین تیری آرزو کبھی نہ بر لاؤنگا بلکہ اُسکے عوض مین مین تجکو قتل کرونگا وہ ہنسی اور کہا کہ این گل دیگر شگفت یہ مجکو قتل کریگے سچ ہی کہ معشوق اپنے عاشق سے ناز و کرشمہ کرتے ہین تو نے جو دیکھا کہ مین تیرے اوپر فریفتہ ہون تو نے ناز کرنے شروع کیے جو ناز کریگا مین اُسے اُٹھاؤنگی بلکہ تیری خاطر سے مین نے اِسکو بھی رہا کیا ورنہ یہ تمام عمر رہا ہوتا جبتک میری آرزو نہ پوری کرتا تو تو مجکو قتل کر چکا ہی اور سچ تو یہ ہی کہ تو کہہ چکا ہی کہ مین تجکو قتل کرونگا اور کیا قتل کریگا کیونکہ مین تیری تیغ ابرو کی گھائل ہون تیری تیر نگاہ نے میرے قلب و جگر کو گھائل کر دیا ہی اور کیا قتل کریگا فقا بدار نے فرمایا کہ کیون پھر وہ بکتی ہی تو کیا اُسکو میری خاطر سے رہا کریگی اجی تو اُسکا ایک تار لباس نہین پا سکتی ہی اُسپر تیرا دسترس ہونا غیر ممکن ہی ایک آن مین تیرا کام تمام کر دونگا وہ نے میرے تیر نگاہ نے نہ میرے تیغ ابرو نے گھائل کیا ہی بلکہ مین تجکو اپنی تلوار سے قتل کرونگا اگر تو میرے کہنے پر عمل نہ کریگی بس اسی مین خیریت ہی کہ تو دین اسلام قبول کر اگر قبول کریگی اور سامری پرستی ترک کریگی اور سحر و ساحری سے توبہ کریگی تو تیری جان بچیگی ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہو گی دوسرے یہ امر ہی کہ آجتک میرے خاندان مین کسی نے ساحرہ سے عقد و تزویج نہین کیا ہی جو مین کرون یہ امید بالکل قطع کر یہ آرزو کبھی نہ پوری ہو گی اسی امید مین تیری جان بچی ہوئی ہی بلکہ یہ امر میرے مذہب اور طریقہ کے خلاف ہی مین اسے کبھی روا نہ رکھونگا یہ جو فقا بدار نے فرمایا اُسنے جواب دیا کہ لو اور سنو کہ یہ مجھے قتل کریگے اب معلوم ہوا کہ تو خدا پرست ہی بس تیرا ابھی قتل مجھپر لازم ہی تو یون نہ مانیگا جبتک اِس امر کی سزا نہ پائیگا تو بڑا دبان دراز معلوم ہوتا ہی بس اپنی زبان کو بند کر مین مروت کر چکی اے برادر سامری و جمشید میرے اوپر رحم کر میرے کہنے پر عمل کر فقا بدار نے فرمایا کہ تجھپر بھی لعنت ہی اور تیرے سامری و جمشید پر ہزار ہزار لعنت ہی اب میرے روبرو اُسکا نام دیا اور ہزارون دشنام ملطا اُسکو دین اور سامری و جمشید کو دین ابتو اِسکو غصہ آیا اور کہا کہ تو یون نہ مانیگا ہزون سزا پائے ایک خلا کی دوسرے یہ سرزوری اور میرے روبرو خدا کے نام دیتا ہی اور خداوندون کو دشنام دیتا ہی فقا بدار نے کہا کہ تیری اور تیرے خداوندون کی ایسی تیسی کرون وہ میرا کیا کر لینگے اور تجھ سے تو میرا ایک بال بھی بیکا نہو گا اور نہ تیرے خداوند کر سکتے ہین اُسنے کہا کہ اپنی زبان کو بند کر مین اِس امر کا لحاظ کرتی ہون کہ تیرے اوپر میرا دل آیا ہی اور تیری محبت میرے قلب مین پیدا ہوئی ہی صرف اِسکی مروت ہی ورنہ اِس سے پہلے تیرا حال کرتی اور ایسی تیری حالت کرتی کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا تیرے حال پر رحم کھاتے اور تجکو تیرے حال پر رحم دلاتا یون مین تجکو قتل کرتی مگر کیا کرون کہ مجبور ہون کہ تیری الفت میرے قلب مین ایسی پیدا ہوئی ہی کہ جس سے ناچار ہون فقا بدار نے کہا کہ تو کیا میری ایسی حالت کرتی اور میرے حال پر کیا مرغان ہوا و ماہیان دریا رحم کھاتے اور تجکو رحم آتا بس اب اپنی زبان کو بند کر اور جدھر سے آئی ہی اُسی طرف چلی جا اِسکو غنیمت جان کہ مین تجکو زندہ جانے دیتا ہون یہ جو فقا بدار نے کہا بس اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ یون نہ مانیگا جبتک اِسکو کچھ سزا نہ ملیگی اُسوقت تک یہ نہ مانیگا یہ دل مین تصور کر کے اور یہ خیال کر کے کہنے لگی کہ اچھا مین دیکھتی ہون کہ تو مجکو سزا دیتا ہی یا نہین معلوم

تو کس امر پر اسقدر مغرور ہی بان بیج ہی جو صاحب حسن ہوتا ہی وہ اپنے حسن پر مغرور ضرور ہوتا ہی
تجکو اپنے حسن کا غرور ہی خیر جو تیرا جی چاہے کہہ لے مین تیرے کہنے کا برا نہین مانتی ہون خداوند
سامری نے تیری محبت میرے قلب مین کردی ہی مین لاکھ چاہتی ہون کہ تو میرے کہنے پر عمل کرے
اور مین تیرے اوپر کسی قسم کا ظلم نہ کرون مگر مین یہ خیال کرتی ہون کہ یہ کسطرح مجھ سے ہوگا کہ تجھکو
سزا دون میرا دل گوارا نہین کرتا ہی کیا کرون کیا نہ کرون نقابدار نے کہا کہ کیا بیہودہ بکتی ہے
اپنی زبان کو بند کر وہ تیرا خداوند کیا گیدی تھا اور کیا مسخرہ ہی جو کسی کی محبت وہ تیرے دل مین کریگا
اُس پر شیطان کو اپنے حال کی تو خبر نہ تھی کہ ہا ہا کیا انجام ہوگا وہ ناری نار جہنم سے جل رہا ہوگا اور
ایک عالم کو گمراہ کر رکھا تھا بہت سے لوگ بروز قیامت اُسکے ہمراہ ہونگے اور تیرا قتل کرنا میرے
مذہب اور میرے طریق مین بہت اچھا اور ثواب ہی اور بڑا اجر عظیم مجکو ملیگا نقابدار نے جو یہ کہا
اُسنے کہا کہ خیر جو کچھ ہو سو ہو مین تجکو سزا دیتی ہون یہ امر ضرور ہی کہ بعد تیرے مین بھی اپنے کو ہلاک
کرونگی کیونکہ پھر مجھ سے یہ نہوگا کہ مجھ ایسا حسین دنیا پر رہوا ور مین ہون یہ غیر ممکن ہی نقابدار نے
جواب دیا کہ تو کیا سزا دیگی اور تو خود دنیا پر نہوگی یہ سننا تھا کہ ایک مرتبہ اُسنے اپنی بھوں پر ہاتھ
ڈالا جیسے ہی بھوں پر ہاتھ ڈالا نقابدار نے کہا کہ پہلے اپنی صورت تو دیکھ لے کہ کیا خوبصورت ہی کیونکہ
اُسکو تو یہ خیال تھا کہ مین بہت خوبصورت ہون بلکہ نقابدار سے جب نقاب پرلی تھی تو یہ بھی ظاہر
کیا تھا کہ مجھ ایسی خوبصورت وحسین وشکیل وجوان عورت تجکو نصیب نہوگی پر ہان قاف کو میری
صورت حسین دیکھکر حسد ہوتا ہے اور میرے نظارے کو آتی ہین اور بڑے بڑے شاہان
جلیل میری امید وصل کرتے تھے اور کرتے ہین مین اُنکو کسی طور سے قبول نہین کرتی ہون یہ تیرا
نصیبہ ہی کہ مین خود تیرے وصل کی آرزو کرتی ہون اور تو ایسے کلام کرتا ہی مین اُنکو بھی گوارا کرتی
ہون اور قبول کرتی ہون مگر تو راضی نہین ہوتا اسکا یہ سبب تھا جو اُسنے اپنی صورت کی تعریف
کی تھی کہ جب وہ اپنے مقام پر سے چلی تھی تو اپنے کو سحر سے آراستہ اور خوبصورت بنا کر چلی
تھی اور ایسی حسین بنی تھی کہ اگر فرشتہ آسمانی بھی اُسکو دیکھتا تو فریفتہ ہو جاتا اُسنے اپنا حسن عابد فریب
زاہد کش بنایا تھا اِس خیال سے کہ جو میرا معشوق ہی وہ شاید آج کے حسن پر فریفتہ ہو کر مجھ سے وصل
حاصل کرے اور اپنی زینت اِس لباس اور اِس زیور سے کی تھی کہ گلے مین نوکرتی تھی نیلی رنگی ہوئی
اور سر پر ڈوپٹہ بھی نیلا رنگا ہوا اور پانون مین پائجامہ تھا جو کہ عوام مین لنگا کہلاتا ہی گھٹنون سے اونچا
وہ بھی نیلا مگر سحر سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ لباس زربفت وکمخواب پہنے ہوئے ہی لباس تو یہ تھا اور
زیور یہ تھا کہ بجاے طوق کے اور ہیکل کے گلے مین سانپ تھے اور بجاے ٹیکہ کے پیشانی پر عقرب
سیاہ تھے یہ بھی اُسکا خط تقدیر تھا اور بجاے بالیان وغیرہ کے کانون مین پیاز کی آنڈ یان
نہین سوت مین گندھی ہوئی ہاتھون مین بجاے کڑے وکنگن کے سانپ لپٹے ہوئے تھے
پانون مین لوہے کے کڑے پڑے ہوئے تھے سر مین ناریل کا یا کڑوا تیل پڑا تھا اور وہی تیل تمام
جسم مین ملا ہوا تھا کہ اُسکی بدبو سے دماغ پریشان ہوا جاتا تھا اور صورت اُس ملعونہ کی ایسی تھی
کہ جو کوئی اُسکو دیکھے صورت اُسکی دیکھکر ڈر آجائے کالی صورت جیسے شب دیجور اسپر چیچک کے
داغ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی جانور نے منہ کو بھون سے ڈالا ہی موٹے موٹے ہونٹ بڑے بڑے
دانت منہ سے باہر نکلے ہوئے ناک سے معلوم ہوتی تھی کہ گویا ایک رفل دونالہ رکھا ہوا ہی آنکھین

چھوٹی چھوٹی زیرہ ایسی بڑا قد دونون پستان ایسے تھے کہ دو بگن بریان معلوم ہوتے تھے وہ زیر ناف تک لٹک کر آگے تھی اسی طور سے ہر اعضا کو خیال کرنا چاہیے وہ مقام بھی کہی بکان کے سنڈاس کا مرتبہ رکھتا ہوگا ایسا کشادہ ہوگا کہ ہاتھی چلا جائے ایسی تو حسین تھی مگر وہ اپنے نزدیک سحر سے اپنے کو خوبصورت بنا کر آئی تھی اسی سبب سے اسنے اپنی تعریف کی تھی دوسرا امر یہ تھا کہ جب کلام کرتی تھی منھ سے ایسی بوے بد آتی تھی کہ دماغ پھر جاتا تھا باوجودیکہ دور کھڑی تھی یہان نقابدار کو وہ صورت حسین تو نظر نہ آئی بسبب اس لوح یاقوت کے اصلی صورت نظر آئی تھی اسی سبب سے تو نقابدار نے کہا کہ اپنی صورت تو دیکھ کہ کیسی ہے تو بہت تعریف کرتی ہے مجکو تو تو [illegible] معلوم ہوتی ہے تو اپنے کو پری سے بہتر خیال کرتی ہے پہلے اپنی صورت تو درست کرلے پھر کلام کرنا اور ایک سبب اور تھا کہ جب وہ اس مقام پر آئی اور نوح کا عکس پڑا وہ جو سحر سے اسنے صورت بنائی تھی وہ بالکل دفع ہوگئی تھی اسکو یہ خبر نہ تھی یہ اس خیال مین تھی کہ میری صورت سحر سے طیار ہے جب یہ نقابدار نے کہا اور اسنے بھولی پر ہاتھ ڈالا تھا کہ ایک مرتبہ بھولی پر سے ہاتھ ہٹا لیا اور ایک آئینہ اس کوٹھری مین لگا ہوا تھا اسکی طرف جو دیکھا وہ جو سحر سے بنکر آئی تھی اسکا تو نشان تک نہ پایا اپنی اصلی صورت پائی یہ دیکھکر بہ اور حیران ہوئی اور کہنے لگی کہ تو بڑا ساحر زبردست معلوم ہوتا ہے کہ تو نے میرے سحر کو دفع کردیا اور مجکو چوڑیل بنا دیا راوی نے بیان کیا ہے کہ اسکا سن بھی کوئی ہزار برس کا تھا وہ لکا تو بجاے کاجل کے توے کی سیاہی آنکھون مین لگا کر آئی تھی اس سے اور بدصورت معلوم ہوتی تھی یہ جو اسنے کہا نقابدار نے مسکرا کر کہا کہ اسی صورت پر تو اپنی تعریف کرتی تھی اور کہتی تھی کہ مین تیرے اوپر عاشق ہون تیری وہ صورت ہے کہ تیرے اوپر کتا بھی تو نہ پیشاب کرے انسان تو درکنار بس میرے سامنے سے دور ہو یہ جو نقابدار نے کہا اسنے ہنسکر جواب دیا کہ اے جان جہان جو تیرا دل چاہے کہہ لے مین تو تجھ سے اسوقت ضرور وصل حاصل کرونگی یہ کہکر اور دونون ہاتھ پھیلا کر مثل بلاے ناگہانی وسیاہ آندھی کے طرف نقابدار کے چلی جیسے ہی قریب نقابدار کے پہونچی نقابدار نے ایک طمانچہ اس زور سے مارا کہ تمام کوٹھری ہل گئی اور پانچون انگلیون کا نشان اسکے گلہ پر بگیا اسنے اپنے کو سحر سے بچایا ورنہ سر چنبر گردن سے اڑ جاتا طمانچہ کھا کر الگ ہوگئی اور دور جاکر گری بس اٹھکر اور سنبھل کر نقابدار کی طرف دیکھکر کہا کہ او ظالم ابتو تو نے مار بھی لیا اب میری آرزو پوری کردے اور میرے کہنے کو مان لے نقابدار نے فرمایا کہ تو بڑی بیغیرت و بیحیا ہے کہ باوجودیکہ ایک طمانچہ بھی پڑا اسپر بھی اپنی حرکت سے باز نہین آتی ہے اسنے کہا کہ مجکو تیری الفت ایسی ہے کہ کسی امر کا میرے دل مین خیال نہین ہوتا ہے تو لاکھ برائی کرے مین یہ جانتی ہون کہ یہ بھی کوئی ادا ہے اور ناز ہے ہر برائی تیری مجکو بھلائی اور ادا معلوم ہوتی ہے اب نقابدار نے فرمایا کہ آگ لگے تیرے اس خیال کو اسنے کہا کہ اے جانی اب میری آرزو کو پورا کر یہکر پھر نقابدار کی طرف چلی ابکی نقابدار نے قبضۂ تلوار پر ہاتھ ڈالا اور کہا کہ اگر میرے قریب آئی تو ایک وار تلوار مین تیرا کام تمام کرونگا اسنے جو دیکھا کہ یہ یون نہ مانیگا بدون سزا پائے ہوئے اس کمبخت ناشاد نے کس زور سے میرے طمانچہ مارا ہے کہ میرا کلہ اسوقت تک جھلا رہا ہے اور آماس کر آیا ہے اسکو اسکی سزا دی جائے یہ بہت مغرور ہے اپنے حسن پر اور یہ تصور کرتا ہے کہ یہ میرے اوپر فریفتہ ہے جو سلوک کرونگا اسکو یہ قبول کریگی بس مین اسکو ضرور اسکی سزا دونگی یہ خیال دل مین کرکے

اور جھولی پر ہاتھ ڈال کر ایک ناریل نکالا پھر خیال کیا کہ سحر کردوں کہ اسکی قوت سلب ہوجائے یہ خیال کرکے سحر کیا اسکے نزدیک تو سحر نے اثر کیا وہان کچھ بھی نہ تھا بس سحر کرکے اُسنے کہا کہ اب بتا کیا کہتا ہو تیری کیا حالت ہو ابتو بالکل طاقت نہو گی نقابدار نے جواب دیا کہ مجھ مین طاقت نہو گی اب مین شمشیر کو چیر کر پھینکدونگا اور میری قوت کون کم کرسکتا ہو سوائے خداوند کریم کے میرے ہاتھ پانوان مین سب اعضا مین اُسی طور سے طاقت و قوت دیکھے گی اور جھپٹ کر تلوار اُسپر ماری اگر وہ ہٹ نہ جائے تو دو پر کاٹے تھے یہ حال دیکھکر وہ اور حیران ہوئی کہ میرے سحر نے اِسپر اثر نہ کیا بس اِسنے ناریخ نکالکر اور کچھ پڑھکر نقابدار پر مارا وہ ناریخ قریب نقابدار کے آکر شق ہوکر گر پڑا کوئی اپنا اثر نہ کیا ابتو یہ اور حیران ہوئی اور دل مین کہنے لگی کہ مین نے اِسپر دو سحر کیے کسی نے اثر نہ کیا اور اِسنے میرے سحر کو رد کیا کہ جو کہ مجکو خوبصورت بنائے تھا اِسکا کیا سبب ہو کیا یہ بھی ساحر ہو یہ دل مین تصور کرکے کہا کہ معلوم ہوا کہ تجکو اپنے کمال پر غرور ہو کہ مین بھی ساحر ہون یہ میرا کیا کرسکتی ہو اِسی سبب سے تو اِسقدر سخت کلامی کرتا ہو اور تونے دو سحر میرے رد کیے نقابدار نے فرمایا کہ مین سحر پر لعنت کرتا ہون ونیز ساحر پر بھی سحر کو کفر اور اُسکے جاننے والے کو کافر جانتا ہون میرے خدا نے تجکو تیرے سحر سے بچایا بھلا سحر کیا بچا سکتا ہو اور تیرا سحر میرا کیا کرسکتا ہو میرا خدا میرا حافظ و مالک ہو تو اِسی طرح سحر کرکے پریشان ہوجائیگی اُسنے جواب دیا کہ مین ہلاک کرونگی یہ کہکر اور ایک سحر کیا وہ بھی قریب نقابدار کے پہونچکر برطرف ہوا پھر تو اِسنے آگ برسانی برف برسائی مگر کسی سحر نے نقابدار پر اثر نہ کیا آخر کو عاجز ہوکر کہا کہ اگر تو اِس کوٹھری سے باہر میدان مین چلا آئے تو مین سحر کرون اور دیکھون کہ تو کیونکر میرے سحر سے بچتا ہو یہ کہکر خود باہر میدان مین آئی نقابدار اُس جوان کو اُسی حالت غش مین اُسی مقام پر چھوڑکر چلے آئے چونکہ وہ اُسکے خون سے ایسا بیہوش ہوا تھا کہ ہوش آتا ہی نہ تھا اگر ہوش آیا بھی اور آنکھین وا کرکے دیکھا بھی تو اُسکو کھڑا پایا پھر آنکھین بند کرلین یہ سبب تھا یہان یہ تقریر بھی ہوئی سحر بھی ہوئے مگر وہ اُسی طور سے پڑا رہا ذرا بھی حرکت نہ کی بس جب نقابدار میدان مین آیا اِسنے سحر سے اژدر پیدا کیا اُسکو اُس لوح کے اثر نے برطرف کردیا وہ بھی قریب نقابدار آکر مائل کے آنے کو ہوگیا اِسی طور سے شیر پیدا کیے وہ بھی نقابدار کا کچھ نہ کرسکے آخر کو خود شمشیر چلی نقابدار نے کہا کہ کیا تماشا کرتی ہو کنون کی چال چلتی ہو یہ ہر طرح عاجز ہوئی پھر عجز و انکسار کرنے لگی نقابدار نے فرمایا کہ اپنا حربہ کرچکی مجکو سزا دے چکی اب مین تجکو سزا دون اب یہ بتا کہ دین اسلام قبول کریگی سامری پرستی پر لعنت کریگی سحر سے توبہ کریگی یا نہین اُسنے کہا کہ یہ تو کبھی نہو گا کہ مین سحر ترک کرون سامری پرستی چھوڑون نقابدار نے فرمایا کہ اگر تو دین اسلام نہ قبول کریگی تو نیز اندہ رہنا بھی دشوار ہو یہ فرماکر اور تلوار نیام سے لیکر اُسکی طرف چلے اُسنے قصد کیا کہ مین پر پیدا کرکے اُڑجاؤن کہ نقابدار تے اُسپر لوح کا عکس ڈالا کہ اُسکو سحر بالکل فراموش ہوگیا اور وہ مجبور ہوئی کہ اتنے عرصہ مین نقابدار تلوار لیکر اُسکے قریب پہونچے اُسنے سپر کو سر کی پناہ کیا مگر نقابدار کی تلوار کب رکتی ہو سر پر جو پڑی شرمگاہ سے نکل گئی اِسکے دو ٹکڑے ہوئے صدائے گیرودار بلند ہوئی آدھی سیاہ چلی برفباری و سنگ باری ہونے لگی ہزارون آوازین آنے لگین بیرفل مچانے لگے برقین چمک چمک کر گرنے لگین تاریکی ہوگئی سبزہ جلنے لگا مگر نقابدار پر کسی چیز نے اپنا اثر نہ کیا اُسی شور و غل سے اُس جوان کو پھر ہوش

آیا اب جو دیکھا تاریکی ہر ایک قیامت کبرا برپا ہی ہر طرف سے صدائین مہیب آرہی ہین یہ اور پریشان
ہوا برقین چمک رہی ہین یہ اس عالم کو دیکھکر بہت خائف ہوا مگر کیا کرے کچھ معلوم نہین ہوتا ہی کہ یہ کیا
آفت ہی کہ وہ شور وغل برطرف ہوا روشنی ہوئی صدا آئی کہ کشتی مرا نام من مدہوش جادو بود افسوس
مردیم وجان دادیم وبمطلب خود رسیدیم یہ صدا آئی اور ایک شعلہ پیدا ہوا کہ جسنے لاش کو جلادیا ادھر
اُسکی لاش جلی جب روشنی ہوئی اُس جوان نے دیکھا کہ وہ جوان نقابدار اپنی تلوار سے خون پاک
فرما رہے ہین باہر سردری کے کھڑے ہوئے ہین یہ دیکھکر اُسکے ہوش بجا ہوئے اور ایک مرتبہ اُٹھکر
یہ خیال کرتا ہوا دل مین کہ اس جوان نے ضرور اُس ساحرہ کو قتل کیا اسنے میری جان اِس عذاب
سے بچائی اسکا مذہب برحق ہی بس آکر قدم پر گرا اور یہ مصرعہ پڑھا مصرعہ این کار از تو آید و مردان
چنین کنند + واہ کیا کہنا خوب اس ساحرہ و علامہ کو قتل فرمایا مین نے تو آپکی اطاعت قبول کی جبتک
زندہ ہون آپکی غلامی سے نہ باہر ہونگا گو اُس جوان مین قوت چلنے کی نہ تھی مگر اِس خوشی مین یہ طاقت
اور قوت ہوئی کہ دوڑکر قدمون پر گرا نقابدار نے سر گلے سے لگایا اور فرمایا کہ ای بھائی یہ اُسکا
فضل وکرم ہی ورنہ میری یہ لیاقت تھی کہ مین ساحرہ کو قتل کرتا بقول شاعر شعر اسے فضل کرے
نہین گفتنی بار چہ خواہی ازو + کہ از تو نیاید ہمہ کار ازو آپ نقابدار مین چلے ادھر اُدھر
تلاش کیا کسی مقام پر نشان نہ ملا یہ لوگ پریشان ہوئے واپس آئے اور پھر دوسری طرف
روانہ ہوئے یہ لوگ چند قدم چلے تھے کہ دیکھا نقابدار مع ایک جوان کے سیر کرتے ہوئے
چلے آتے ہین یہ لوگ نقابدار کو دیکھکر دوڑ پڑے اور عرض کیا کہ حضور کہان تشریف لیگئے تھے
ہم لوگ بہت پریشان تھے اور آپکی تلاش مین سرگردان پھر رہے تھے نقابدار نے فرمایا کہ مین

اِس دریا کوہ مین سیر کر رہا تھا اب تماشاے گل و ریحان سے فراغت ہوئی اور شام بھی قریب ہوئی اِدھر کو آیا اور دوسرے یہ بھی خیال تھا کہ تم لوگ متردد ہوگے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم اپنی کیا حالت بیان کرین نقابدار نے فرمایا کہ خیر چلو ان سب کو ہمراہ لیکر اپنے لشکر مین تشریف فرما ہوئے وہ جوان بھی ہمراہ تھا سب آکر دربار مین بیٹھے اُس جوان نے ایسے ایسے سردار دیکھے کہ جو کبھی نہ دیکھے تھے اور بارگاہ کو خوب آراستہ پایا اب نقابدار نے فرمایا کہ ای بھائی اب تم اپنی حالت بیان کرو مین تمھارے حال کے سننے کا بہت مشتاق ہون اُس جوان نے عرض کیا کہ مین اپنا حال کیا عرض کرون میرے حال کو سُنکر حضور کو اور سب کو غم ہوگا اور مزاج مبارک کو صدمہ ہوگا یہ کہکر آنکھون مین آنسو بھر لایا اور یہ شعر زبان پر لایا شعر نے بلبل چمن نہ گل نوشگفتہ ہون + مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون + یہ شعر پڑھکر کہا کہ اِس فلک ناہنجار و گردون غدار کا تباہ کیا ہوا ہون وطن آوارہ خانمان برباد اپنے ماں باپ سے جدا کیا ہوا اسی ناہنجار و تفرقہ پرداز کا ہون اسکا عجب طرز و طریقہ ہی کہ یہ کسی صاحب جاہ و مملکت کی راحت و آرام کا خواستگار نہین ہی ہر وقت اسی فکر مین کوشش کیا کرتا ہی کہ جو کہ صاحبان شان و شوکت ہین اُنکو تباہ و غارت کرون جو کہ اپنے معشوقون کے ہمراہ عیش و عشرت مین مصروف ہین اُنکی عیش و عشرت کو سنگ تفرقہ سے درہم و برہم کرون جیسا کہ شاعر کہتا ہی شعر یہ دو دل کو کبھی بھاتا نہین کسی کا اِسے وصل بھاتا نہین + ہر وقت یہی گردش کرتا ہی اسی کے ہاتھون سب آوارہ و سرگردان ہوتے ہین اور اِسکو کسی پر رحم نہین آتا ہی یہ بڑا بیرحم اور ظالم ہی اِسی کی شان مین شاعر نے یہ چند اشعار حسرت آمیز کہے ہین اشعار

خار کے سر پہ کرے دامان گل کا سایہ
ہنس کو موتی جگاتا ہی صدا یہ بے نم
پا برہنہ خار پر مجکو بھیجے دشت مین

ابر دریا مار کو بھیجا ہے دشت یاس پر
خشک رکھے مزرع امید ہر پیر و جوان
تا کہا کیجے بیان اِس سفلہ پرور کا فلک

یہ اِسکا طریقہ ہی کہ جو کہ صاحب عزت و توقیر ہین اُنکو خاک مذلت پر گرا کر تباہ و برباد کرتا ہی اِسکا یہ طرز ہی کہ عاشق کو معشوق سے اور معشوق کو عاشق سے جدا کرتا ہی اُسکو اِسکی مفارقت مین آوارہ کرتا ہی اور ہمیشہ گریان رہتے ہین اور اِسکو اُنپر کسی صورت سے رحم نہین آتا ہی یہ اُنھین تڑپاتا ہی اور بیقرار رکھتا ہی اِسکا بھی طریقہ ہی مین کیا اپنی حالت عرض کرون بقول درد ہنسے بھی کبھی جام و سبو دیکھا تھا + جو کچھ کہ نہین وہ رو برو دیکھا تھا + اُن باتون کو جو یاد کرتے ای درد کچھ خواب سا تھا وہ جو کچھ دیکھا تھا + دیگر ای درد یہ درد جی سے کھونا معلوم + جلنا وہ جگر سے داغ دھونا معلوم + گلزار جہان مین کشت بچھولے نہ پھلے + اِس اپنے دل کا شگفتہ ہونا معلوم + اور اپنی تو یہ حالت ہی کہ بیان کرنے کے قابل نہین ہی بیان کرکے اورون کو بھی صدمہ دون اِس سے کوئی حصول نہین اپنے دل کی طرح اورون کو بھی رنجیدہ کرون اپنا تو یہ حال ہی کہ جو کچھ سامان تھا سب خواب سا تھا اور ایک حالت ویران ہی کوئی کیا جانے کہ مین کون ہون اِتنو آفت رسیدہ و خانہ ویران ہون اور یہ اشعار پڑھتا ہون اشعار کل چمن مین ہر طرف تھا آشیان عندلیب + آج جو ڈھونڈھا نہ پایا کچھ نشان عندلیب + باغبان بیرحم سے رو رو کے مین نے یہ کہا + کچھ پتہ گل کا بتا اور دے نشان عندلیب + سنتے ہی صحن چمن سے ڈھونڈھ لایا دم کے بعد + ڈالیان سوکھی ہوئی اور استخوان عندلیب + مین جو خیال کرتا ہون ایک خواب سا تھا جو کہ میرا زمانہ تھا کبھی کسی وقت مین میری خدمت مین خادم و خدمتگار رہتے ہر طرح کا سامان تھا اب جو آنکھ کھلی تو کچھ نہ پایا مثل

خواب تھا کہ ؎ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا ۔ اُس حالت کا بیان کرنا کیا ضرور جو کہ بالکل خلاف
عقل ہی یہ تقریر اُس نوجوان نے اِس طور سے بیان کی کہ سب حاضرین دربار کے دل بھر آئے
اور قریب تھا کہ آنکھون سے آنسو جاری ہون مگر ضبط کیا نقابدار نے فرمایا کہ بھائی کچھ تو بیان کرو
ہم بہت مشتاق اور آرزومند ہین اور یہ تو ہمنے ضرور جان لیا ہی کہ تم خاندان شریف و دودمان نجیب سے
ہو کسی ملک کے شاہزادے یا شہریار ہو فلک کے ہاتھون سے تباہ ہوئے ہو اگر ہمکو اپنا جانتے ہو
تو ہمسے بیان کرو اگر غیر تصور کرتے ہو تو جانے دو یہ جو نقابدار نے فرمایا بس اُس جوان نے
کہا کہ اگر آپ یہ فرماتے ہین تو سماعت فرمائیے اے آقائے نامدار و مولائے قدرشناس مین آپکو
اپنا محسن و جان بخش تصور کرتا ہون تا بہ زندگی مین آپ کے قدمون سے جدا نہونگا میرا دم آپکے
قدمون پر نکلے گا نقابدار نے فرمایا کہ مین تمکو اپنے برادر بجان برابر کے نزدیک خیال کرتا ہون
ایسا تمھاری محبت نے میرے دل مین اثر کیا ہی ہان اپنی حالت بیان کرو کہ طبیعت بہت پریشان
ہی اُس جوان نے عرض کیا کہ یہ آپ کا غلام ہی ایک ملک کا شاہزادہ ہی اِس غلام کا باپ بہت
بڑا بادشاہ ہی کلی شاہ اُسکو خراج دیتے ہین جہان وہ حکومت کرتا ہی اُس ملک کا نام شہر بہارستان
ہی بہت آباد و شاداب ہی رعایا اُس شہر کی سب صاحب ثروت و دولت ہر ایک حسین و خوبصورت
خصوصاً عورتین تو ایسی خوبصورت نہین ہین جیسے مرد مگر عورتین بھی اور ملکون سے اُس ملک کی
خوبصورت ہین میرے والد کے پاس سپاہ بکثرت ہی قریب چھ سات لاکھ کے سرداران نوبی ہر
ہر وقت حاضر دربار رہتے ہین اِس سبب سے اور جو ملک اُسکے قرب و جوار مین ہین سب خراج
دیتے ہین باپ میرا بہت عدل و انصاف سے حکومت کرتا ہی مذہب سب لوگون کا تصویر پرستی ہی
چونکہ اُس سرزمین مین سب خراج دیتے ہین باپ میرا بہت عدل اور انصاف سے حکومت کرتا
ہی مذہب سب لوگون کا تصویر پرستی ہی چونکہ اِس سرزمین مین دور دور یہ مذہب جاری ہی خداوند
تصویر نہ طاق مین تشریف فرما ہین اُنکی ہم لوگ سب بندگی کرتے ہین میرے باپ کے یہان
کوئی اولاد نہوئی تھی جب سن پیرانہ سالی آیا تو اُنکو اِسکا بہت صدمہ ہوا کہ کوئی مالک تاج و تخت
ابتک نہ پیدا ہوا بعد میرے یہ فرودت و دولت و حکومت غیرون کا حق ہوگا جسکو کہ مین نے زر کثیر
صرف کرکے بڑی مشقت سے حاصل کیا ہی اِسکے حاصل کرنے مین ہزارون جانین تلف ہوئی ہین اگر مین
یہ جانتا تو کیون اِسقدر بندگان خداوند کی جانین ضائع کرکے یہ حکومت حاصل کرتا اے آقائے
نامدار سنیے میرا باپ اِسی فکر مین شمع سان جلا کرتا تھا یہانتک کہ اُسکی عمر اسی برس کی ہوئی اُس زمانہ
مین اُسکے نخل امید مین بار آیا یعنے میری والدہ کو جو کہ محل خاص تھا حمل رہا اُسکی خبر بادشاہ کو ہوئی
اُنھون نے بڑی خوشی کی بعد انقضاے زمانہ حمل کے مین ننگ خاندان پیدا ہوا اُسدن کی
خوشی جو کچھ بادشاہ نے کی ہی مین نے سُنی ہی کیا عرض کرون ثمہ یہ ہی کہ کوئی اہل شہر سے نہ تھا
کہ جسکی بادشاہ نے دعوت نہ کی ہو اور کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ صحبت تاج و رنگ نہوئی ہو صرف
کا حال یہ تھا کہ روز ولادت سے تا یوم چلہ سب شہر مہمان رہا اور سب کی دعوت ہوا کی بڑی دھوم سے
سنتے کہ بجری دربار مین طلب ہوئے ناچگرا جو کچھ حساب سے اور اُنکے قاعدے سے نکلا
اُنھون نے بیان کیا سب کو خلعت مرحمت ہوئے میرا نام بادشاہ نے مسرت شاہ رکھا اِس
حقیر کو مسرت شاہ کہتے ہین ہان مین اپنے والد کا نام خدمت والا مین عرض کرنا فراموش کر گیا

اُنکا نام شہریار تھا چونکہ میری ولادت کی بہت خوشی ہوئی تھی اِس سبب سے میرا نام مسرت شاہ رکھا اب میری پرورش ہونے لگی جب مین تین یا چار برس کا ہوا میری تعلیم کی فکر کی گئی اطراف و جوانب سے بڑے بڑے کامل ہر فن کے اُستاد طلب ہوئے اور مشاہرہ معقول پر نوکر رکھے گئے مین نے تھوڑے ہی عرصہ مین سب علوم سے فراغت کی جب دس برس کا میرا سن ہوا بادشاہ نے اپنا ولیعہد مجکو کیا اُسکی بڑی خوشی کی اُس جشن مین تمام اہل شہر اور نیز اُن بادشاہون کی جو کہ خراج دیتے تھے دعوت کی یہ جشن ایک ماہ تک رہا سب مہمان رہے ہر گلی کوچہ گلزار تھا ہر مقام پر جشن خوشی تھا ناچ ورنگ کے جلسے تھے ہر دل شاد تھا جب سب رخصت ہوئے اب عیش و عشرت سے بسر ہونے لگی خلاصہ یہ کہ اب ہر اوقات بسر ہونے لگی کسی قسم کا رنج و غم نہ تھا والد کو میرے میری شادی کی فکر ہوئی کہ کسی بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ میری شادی کرین مگر خیال یہ تھا کہ جو کہ مثل میرے صاحب جاہ و شوکت ہو اُسکے ہمراہ کی جائے چنانچہ اکثر مقام پر رقعہ گئے جب دریافت کیا تو وہ مقام بادشاہ کو دلپسند آیا اُسی زمانہ مین ایک سوداگر آیا اُسنے چند تصویرین مختلف رنگ کی شاہزادیون کی دین اُنمین ایک ملک قنطور کے بادشاہ کے دختر کی تھی وہ تصویر بہت خوب تھی اور صاحب تصویر بھی بہت حسین تھی اُس تاجر نے بھی اُسکی بہت تعریف کی اور اُسکے حسن و سیرت کو دیکھکر بادشاہ نے اُسے بہت پسند کیا مجکو بھی میرے ہمرازون کے ذریعہ سے دکھائی مین بھی اُس صاحب تصویر پر فریفتہ ہوا جب والد اِس حال سے آگاہ ہوئے اُنھون نے ایک نامہ شوق اشتیاق آمیز بادشاہ قنطوریہ کو کہ جسکا نام منصور شاہ تھا تحریر کیا اُسمین اپنا منشا سے دلی ظاہر کیا اُس بادشاہ نے بھی قبول کیا اور بہت طرز شائستہ سے جواب تحریر کیا جو اب یہان آیا بادشاہ نے مجکو مع سامان شادی کے وزیر کے ہمراہ کرکے روانہ کیا اور ایک نامہ اُس بادشاہ یعنی منصور شاہ کو تحریر کیا کہ مینے اپنے شاہزادے کو روانہ کیا ہو لہذا اِسکے ہمراہ عقد اپنے طریقہ پر کردو یہ نامہ اُسکو پہونچا اُسنے سامان شادی کیا اُسی زمانہ مین بھی پہونچا مع وزیر کے اُسنے قبل سے میرے فرودگاہ ہونے کے لیے مقام تجویز کیا تھا بڑے اعزاز و اکرام سے مجکو اُتارا اور بڑی عزت و توقیر سے پیش آیا یہانتک کہ زمانہ شادی کا مقرر ہوا جو جو رسم تھے سب ہونے لگے اور کیا اُس ملک کی عورتین ادنے واعلے سب خوبصورت اور حسان ہین گویا حسن اُنکے حصہ کا ہو بعبستان لعدن وچین اُنکے روبرو کچھ اہلیت نہین رکھتے ہین اور جس شاہزادی کے ہمراہ میری شادی ہوئی تھی وہ تو اپنے حسن و جمال کے روبرو دیبا و ملک و مشتری چمرخ کو ماند کرتی تھی شب تاریک مین جو وہ نکلتی تھی تو روشنی ہو جاتی تھی گو مین نے دیکھا نہین مگر سنا ہو اب سنیے کہ مین بیرون شہر فرودگاہ تھا جس باغ مین مین اُترا ہوا تھا وہ باغ اُس ملکہ کا تھا یہانتک کہ یوم برات آیا مین برات لیکر عروس کے مکان پر گیا حضور یہ خیال رہے کہ جس طرح سے مین اپنے باپ کا ایک فرزند تھا اُسیطرح سے وہ ملکہ بھی اپنے ماں باپ کی ایک دختر تھی اور کوئی اولاد اِس قسم ذکور و اناث منصور شاہ نہ رکھتا تھا اور اُس ملکہ کا نام ناہید قنطوریہ تھا جب برات مکان عروس پر پہونچی جو رسم کہ اُس زمانہ مین ہندوستان مین تھی اُسی کے موافق سب رسمین ادا کی گئین یہانتک کہ مین عروس کو بیاہ کر خوشی خوشی برات لیکر طرف اپنی فرودگاہ کے چلا جو کچھ قسم جہیز سے ملا تھا اُسکا کیا ذکر ہو اُس بادشاہ نے بہت کچھ اپنی لڑکی کے جہیز مین دیا اور کیا عرض کرون چنانچہ جب برات لیکر چلا اپنے مقام پر پہونچا سب عملہ

وغیرہ رخصت ہوا محافہ درہ باغ پر لگایا گیا مین نے پردہ محافہ کا اُٹھا کر قصد کیا کہ عروس کو اُتارون اب جو ہاتھ بڑھاتا ہون تو یہ معلوم ہوا کہ اِس محافہ مین کوئی نہین ہر چند حیران ہوا چونکہ وقت شب کا تھا روشنی بکثرت تھی اب جو سر اور محافہ کے ڈال کر دیکھا تو عجب واقعہ نظر آیا کہ میرے ہوش اُڑ گئے مین نے دیکھا کہ عروس تو ندارد ہی جو کہ اُسکے ہمراہ حورین تھین اُنکے سر کٹے ہوئے پڑے ہین مین ایک بارے کا نعرہ کر کے بیہوش ہو گیا اور جو عورتین اُس مقام پر تھین وہ میری حالت دیکھکر دوڑ پڑین پہلے مجکو اُٹھایا ایک مقام پر لاکر لٹایا مجکو اپنے حال کی خبر دھی اُسکے بعد جاکر محافہ کو دیکھا وہی حال اُنکو بھی نظر آیا سب رونے لگین اُن لاشون کو نکالا انمین ملکہ کا نشان نہ تھا قصہ مختصر ایک کہرام مچ گیا اور ایک طلاطم بپا یہ خبر ملایہ کے ماں باپ کو پہنچی وہ دونون غم رسیدہ آفت دیدہ فلک کے ہاتھون کے ستائے رونے پیٹنے خاک سر پر ڈالتے گریبان پاکر بصد نالہ و افغان با دل بریان اُس باغ مین آئے وہ باغ نہ تھا ماتم کدہ تھا مجکو بھی ہوش آیا مین نے اپنا حال تباہ کیا چاک گریبان کیا میری یہ حالت ہوئی کہ مین دیوانہ ہو گیا وہ رات اِسی حالت مین بسر ہوئی وہ رات بھی بصد غم والم گذری وہ شب نہ تھی شب قیامت تھی دن کیا آیا کہ بلا آیا اب جو رونے سے سب کو افاقہ ہوا تو یہ فکر ہوئی کہ یہ جو لاشین پڑی ہین اِن بیگناہون کو تو دفن کرو اُسکا سامان کیا جانے لگا مین حضور کے روبرو ملکہ کے ماں باپ کی گریہ وزاری کیا بیان کرون عجب عالم تھا ہر ایک آنکھ پرنم تھی ہر ایک دل پر غم تھا وہ باغ ویران نظر آتا تھا اُس باغ کی ہر روش و پٹری پر خاک اُڑ رہی تھی ہر گل خار کا سمان دکھاتا تھا طیوران خوش الحان کی صدا بدم و زاغ سے بدتر معلوم ہوتی تھی نہر بھی آٹھ آٹھ آنسو چشم فوارہ سے رو رہی تھی یہ حال تھا کیا عرض کرون خلاصہ یہ کہ جب اُن لاشون کو اُٹھانے لگے تو اُنکے نیچے سے ایک کاغذ سربستہ نکلا دو لوگ اُس کاغذ کو اُٹھا کر لے آئے منصور شاہ کو دیا اُنھون لیکر مین اُنکے برابر بیٹھا ہوا رو رہا تھا مجکو دیا اور کہا کہ ای غم دیدہ و آفت رسیدہ اِسکو پڑھو مین نے رقت کو ضبط کر کے اُسکو وا کیا اُسمین یہ تحریر تھا کہ ای منصور شاہ تمکو معلوم ہو کہ مین ملکہ پر زمانہ طفلی سے عاشق تھا تفصیل اِس اجمال کی یہ ہے کہ ایک روز مین اپنے مکان سے سیر کرتا ہوا ادھر آنکلا ملکہ کو دایہ اُسکی لیے ہوئے صحن خانہ مین کھلا رہی تھی مین اُسکو دیکھکر فریفتہ ہو گیا اُسی زمانہ سے مین اِس فکر مین تھا کہ کسی صورت سے لیجاؤن مگر موقع نہ پاتا تھا گو ہر وقت مجکو ممکن تھا کہ لیجاؤن مگر مجکو لوگون کے حال پر رحم کھاتا تھا کہ تمھارے یہ ایک لڑکی ہے کب ضرورت ہو کہ تمکو اِس آفت مین مبتلا کرون آکر دیکھ جاتا تھا اب تمنے دوسرے کے حوالہ کیا یعنے اُسکی شادی کر دی اُسکا دوسرا وارث پیدا کیا مین نے خیال کیا کہ اب موقع لیجانے کا ہے بس جب وہ عروس بنکر اور نوشاہ اُسکا اُسکو بیاہ کر لیچلا مین نے موقع پایا ملکہ کو بھی اپنی معشوقہ کو لیگیا اور جو حورین اُسکے ہمراہ تھین اُنکو قتل کیا یہ تیسرا ظہر شہریار شاہ پر رحم کھایا کہ اپنے رقیب کو یعنے مسرت شاہ کو نہ قتل کیا کہ تم لوگ اِسکو دیکھکر اپنا دل ٹھنڈا کر لو گو اُسکا قتل بھی لازم تھا کیونکہ یہ رقیب تھا لہذا تمکو تحریر کیا جاتا ہے کہ ملکہ کی طرف سے نا امید ہو اور صبر کرو کہ اب اُس سے ملاقات نہوگی کیونکہ وہ میرے قبضہ مین ہے اور مجھ تک رسائی غیر ممکن ہے کیونکہ مین رہنے والا ہون طلسم آفتاب سلیمانی کا کہ جسکو طلسم ستارہ بھی کہتے ہین سکا دہانتک کوئی نہین آسکتا ہے اور جبتک وہ طلسم فتح نہو میرے پاس آنا محال ہے اور اگر آئیگا تو گرفتار طلسم ہو گا قتل کیا جائیگا بس ایسی حالت مین اُسکی کیونکر ملنے کی امید کرو گے تمنے اپنے ہاتھ سے خود اپنے سر یہ آفت لی نہ شادی کرتے نہ یہ آفت نازل ہوتی اور جسکو اُس ملکہ کا دعوی ہو وہ طلسم مین آکر مجھ سے مقابلہ کرے جسکو خداوند دین وہ لے مین اُس مقام پر موجود ہون یہ مین جانتا ہون کہ اُس مقام پر کوئی آنہین

سکتا ہی اول تو کسی کو یہ بھی نہین معلوم ہی کہ وہ مقام کہان پہ ہی اور کسطرف ہی خیر یہ مین بتائے دیتا ہون
تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ ہمکو راستہ نہ معلوم تھا تو وہ مقام جو ہم جاتے اِس ملک سے شمال کی طرف چلا جائے اُسطرف
جب جائیگا تو پانچ فرسخ کے بعد ایک صحرا ملیگا جب اُس صحرا مین پہونچیگا تو وہی سرحد طلسم ہی پس طلسم مین داخل
ہوگا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ راستہ اُسنے اصلی نہین بیان کیا ہی صرف دھوکا دیا ہی بس اُسنے حضور یہ تحریر کیا
تھا کہ جب اُس صحرا مین داخل ہوا گویا طلسم مین پہونچا اور کچھ حال نہ تحریر تھا صرف اسقدر تحریر تھا کہ جب داخل طلسم ہو مجھسے
مقابلہ کرے میرا نام عطارد جادو ہی مین سپہ سالار ہون بادشاہ طلسم کا کوئی ایسی قدرت نہین رکھتا ہی کہ اُس طلسم
مین جا سکے اِسکے سوا اور کچھ نہ تحریر تھا یہ جو تحریر مین نے اور **منصور شاہ** نے دیکھی اور کرام مچ گیا ہر ایک
سر دسینہ اپنا پیٹنے لگا ابجد بالکل ملکہ کے ملنے سے نا امیدی ہو گئی خداوند کیسا کھانا کیسا پینا سب حرام تھا
مین اُسکے ماں باپ کی حالت کیا عرض کرون کہ احاطہ تحریر سے باہر ہی خیال فرمائیے کہ جسکی ایک اولاد ہو گی
اور وہ ایسی حسین و خوبصورت کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا وہ جو جدا ہو جائیگی تو اُسکا کیا حال ہو گا بس مین
کہانتک اِس داستان کو عرض کرون ایک ہفتہ تک یہ عالم رہا کہ کسی کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا مارے
غم کے یہ نوبت ہوئی کہ لبون پر دم آگیا بس خیال فرمائیے کہ جب کوئی مرجاتا ہی تو اُسکے ساتھ مر نہین
جاتے ہین جب اپنی جان پر بنی تو فکر ہوئی کہ کسی طور سے اپنی جان بچاؤ لوگون کے کہنے سے کچھ کھا پیا حواس درست ہوئے مین نے **منصور شاہ** سے کہا کہ مین اُس طلسم مین جاؤنگا اور اپنی زوجہ کو اُس سے
مقابلہ کر کے لاؤنگا یا اپنی جان دونگا اُسنے بہت منع کیا اور کہا کہ ہم تمکو دیکھکر صبر کرتے ہین کہ بیٹا اب تم ہی
بمنزلہ ہماری اولاد کے ہو اگر وہ نہین ہی تو تسے قلب کو راحت ملتی ہی مین نے عرض کیا کہ مجھکو بدون اُسکے
ایک دم کی زندگی محال ہی اگر آپ دو جانے دیجیے گا مین اپنے کو ہلاک کر دونگا جب مین نے یہ کہا وہ لوگ مجبور
ہوئے مختصر یہ کہ مین اُنسے رخصت ہو کر طرف اُس صحرا کے اپنے وزیر کو ہمراہ لیکر چلا اُسوقت جو کرام تھا
وہ کیا عرض کیا جائے پھر ملکہ کا بھید کا غم تازہ ہوا تھا آخر مین سب کو روتا اور پیٹتا اور تڑپتا چھوڑ کر طرف اُس
صحرا کے چلا یہانتک کہ راہ طے کر کے اُس صحرا مین عرصہ پندرہ روز مین پہونچا جیسی حالت اُس صحرا کی اُس پرچہ
کاغذ مین تحریر تھی مین نے اُس صحرا کو پایا اُسیوقت قصد کیا کہ مین اُس صحرا مین داخل ہون اُسکی حالت یہ تھی
کہ سبزہ لگا ہوا تھا وہ سبزہ بعینہ صورت ستارہ رکھتا تھا اور وسط مین اُس صحرا کے ایک گنبد تھا جو کہ بصورت
آفتاب تھا اُسکے گرد ستارے لگے ہوئے تھے یہ اُسنے علامت دی تحریر کی تھی کنارے پر صحرا کے ایک سنگ
کلان رکھا ہوا تھا اُسپر خط جلی یہ تحریر تھا کہ اِین سر حد طلسم آفتاب سلیمانی یعنے طلسم ستارہ چونکہ میرا وزیر
عاقل تھا اُسنے کہا کہ اے شاہزادے یہ وقت شام کا ہی تمکو جبکہ اُس طلسم مین جانا ضرور ہے تو آج رات بھر اور میرے
کہنے پر عمل فرماؤ اپنی جدائی سے معاف فرماؤ پھر تو جدائی ہو گی رات بھر اور آپکی قدمبوسی سے مشرف ہو لون مین نے
بھی خیال کیا کہ جو وزیر کہتا ہی وہ سچ کہتا ہی ایک رات اور ٹھہر جاؤ پھر تو معلوم کب اِن سب سے ملاقات نصیب
ہوا ہی خداوند وزیر نے اُس سرحد سے الگ خیمہ برپا کیا سب لشکر مین بھی اُترا اپنے خیمہ مین آیا دو پہر
رات تک وزیر میرے پاس رہا بعد دو پہر رات کے مین نے جاکر اپنے مقام پر آرام کیا خواب مین دیکھا
کہ ایک مرد بزرگ تشریف لائے ہین اُنکی عجب صورت نورانی ہی اور رعب و داب بھی ہی مین اُنکو دیکھکر اُنکی
تعظیم کے لیے کھڑا ہو گیا اُنکو لاکر مین نے مسند پر بٹھایا اور مؤدب ہو کر مین اُنکے روبرو بیٹھ گیا اُنھون نے
فرمایا کہ اے مسرت شاہ تو کیون اسقدر بیقرار ہوتا ہی اور اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی یہ مقدمہ طلسم کا ہی بدون فاتح
طلسم کے یہ طلسم فتح نہو گا اور اسکا فاتح اولاد صاحبقران سے ہی جسکا ذکر تو اکثر کتابون مین دیکھ چکا ہی اُنکی اولاد

ہزارون طلسم فتح کیے ہین اب وہ تو خانہ کعبہ تشریف لیگیا ہو اپنے مقام پر اپنے فرزند کو صاحبقران کر گیا تھا
اُسنے بھی ترک صاحبقرانی کی ہو بدیع الملک لشکر کا صاحبقران ہو اُس سے کچھ غرض نہین ہو اسکا فاتح
دوسرا شخص ہو وہ بھی اُسی کی اولاد سے ہو وہ فتح کریگا تو اُسکے قدوم میمنت لزوم کا امیدوار رہو وہ فاتح طلسم ضرور
اِس طرف آئیگا بلکہ تو اور ایک آفت مین مبتلا ہوگا اُس سے تجھے نجات دیگا اور اِس طلسم کو بھی فتح کریگا تو اِس کا
فاتح نہین ہو بیکار کیون اپنی جان دے طلسم مین جاکر تو مفت مین مبتلاے عذاب ہوگا اور وہ فاتح بھی آئیگا
تو کیونکر تیرے حال سے آگاہ ہوگا یہ خیال کرلے کہ ہر امر کا ایک سبب ہوتا ہو اِس طلسم کی فنا ہی کا تو سبب
ہوگا جب تو یہ حال اُس صاحب ہمت و جرأت سے بیان کریگا وہ اُسکا قصد کریگا اور طلسم کو فتح کرکے تیری
زوجہ کو تجھ سے ملا دیگا مگر شرط یہ ہو کہ تو دین تصویر پرستی ترک کرنیکا قصد کرلے جب وہ فاتح طلسم آئیگا وہ
تجکو دین اسلام کے قواعد تعلیم کریگا مگر آج سے تو تصویر پرستی کو اپنا طریقہ نہ خیال کرنا نہ کسی پر ظاہر کرنا کیونکہ
تیرے باپ کا وزیر جو اِس حال سے آگاہ ہوگا وہ تیری جان کا دشمن ہو جائیگا اگر اسکے خلاف کریگا اور طلسم
مین چلا جائیگا تو مفت مین عذاب مین مبتلا ہوگا اگر میرے کہنے پر عمل کریگا تو تیری جان بچیگی آیندہ تجکو اختیار
ہو اور چند کلمے ایسے فرمائے کہ میرے دل سے یہ خیال دور ہو گیا کہ مین طلسم مین جاؤن اور تصویر پرستی
کی بھی طرف سے میرا دل پھر گیا وہ مرد پیر میرے روبرو سے غائب ہو گئے اور میری آنکھ کھل گئی تو وقت
صبح کا تھا میری بالین پر ایک پرچہ کاغذ کا رکھا ہوا تھا اُسمین بھی وہی تقریر تحریر تھی جو اُنھون نے خواب
مین اپنی زبان سے ارشاد فرمائی تھی اور میرے دل کی بھی وہ حالت دگرگون ہو گئی بالکل اِس طرف سے پھرا ہوا
تھا کہ مین طلسم مین جاؤن اور یہی خیال اُسوقت سے آیا کہ تصویر پرستی کو ترک کرون خداے نادیدہ سے
امید کرون وہ میری آرزو کو بر لائیگا چنانچہ مین نے اُسوقت سے یہ خیال کر لیا کہ تصویر پرستی بالکل مذہب
باطل ہو خداے نادیدہ کے اوپر اپنا بھروسہ کیا اُن پیر مرد نے چند کلمہ ایسے کہے تھے کہ جو شان مین خداے
نادیدہ کے تھے اور اکثر کتابون مین بھی مین نے دیکھے تھے جب صبح ہوئی وزیر وغیرہ میرے پاس آئے مین نے
اُنسے کہا کہ تم لوگ جاؤ مین تمھارے ساتھ اِس طلسم مین نہ جاؤنگا مجکو یہ خوف ہو کہ کہین ایسا نہو کہ تم لوگ بھی
میرے تعاقب مین چلے آؤ تو غریب ہو تم بھی میرے ساتھ مبتلاے بلا ہو گے وہ لوگ نہ جانتے تھے مگر میں نے زبردستی
اُنکو رخصت کیا وہ روتے پیٹتے سب سامان لیکر طرف قسطوریہ کے روانہ ہوئے پھر اُنکا حال مجکو نہین معلوم
کہ کیا اُنپر گذری میرے غم مین منصور شاہ اور اُسکی زوجہ کا کیا حال ہوا اور جب میرے وزیر نے یہ حال
جاکر میرے والدین سے بیان کیا اُنکا کیا حال ہوا ہوگا مین سر طلسم پر فقیر بنکر بیٹھ رہا یہ جو لباس آپ میرے
جسم مین ملاحظہ فرماتے ہین یہی تھا مین اِس فکر مین تھا کہ دوسرا لباس ملے تو مین ترک لباس کرون اور
اُس فاتح طلسم کا امیدوار تھا نہ مذہب تصویر پرستی ترک کر چکا تھا خداے نادیدہ سے ہر وقت دعا اُس
فاتح طلسم کے آنے کی کرتا تھا اِسی طور سے ایک زمانہ گذرا میری خوراک اُس صحرا کے درخت کے برگ
وغیرہ تھے جب زیادہ بھوک معلوم ہوتی تھی برگ درخت کھا لیتا چشمہ سے پانی پی لیتا خاک پر پتھر بالین
کے نیچے رکھکر سو رہتا ایک دن جو سویا اب جو صبح کو آنکھ کھولی اپنے کو ایک باغ مین پایا ایک نازنین کو
بالین پر بیٹھے دیکھا وہ بہت خوبصورت تھی اُسکی محبت میرے دل مین پیدا ہوئی اُسنے کچھ ایسی
تدبیر کی کہ مین سب خیال بھول گیا اُسکی الفت کا دم بھرنے لگا بس میرے اُسکے راز و نیاز ہونے لگے
اب جو مین نے دوسرے قصد سے اُسکے ساتھ اختلاط کیا اُسکے منھ کے قریب اپنا منھ لیگیا ایسی بو مے بد
آئی کہ میرا دماغ پریشان ہو گیا متلی کی نوبت آئی اگر کچھ کھائے ہوتا تو ضرور استفراغ ہو جاتا مین نے منھ

ہٹا لیا اُسنے سبب پوچھا مین نے کچھ بیان کیا اِس خیال سے کہ معلوم ہوتا ہی ہوا جو آئی تھی یہ بو اُسکے ساتھ
آئی تھی پشت پر باغ کے کوئی جانور مر گیا ہی یہ اُسکے سڑنے کی بو ہی تھوڑے عرصہ کے بعد پھر مین نے
قصد بوسہ لینے کا کیا وہی بو آئی اب جو مین نے خیال کیا تو اُسکے مُنھ سے بو آرہی ہی بس مجکو نفرت ہوگئی
اور مین الگ ہوکر بیٹھا اُسنے سوال کیا کہ یہ کیا سبب ہی کہ یا تو وہ شوق و اشتیاق اور اب یہ انکار کیا تو ہو
مردی نہین رکھتا ہی باوجود اِس تنہائی اور قبضہ کے یون میرے قریب سے دور ہوگیا مجھ ایسی حسینہ
تجکو خواب مین بھی تو نہ نصیب ہوگی مین نے صاف صاف کہدیا کہ تیرے مُنھ سے ایسی بو آتی ہی کہ مجکو تیری صورت
سے نفرت ہوگئی اور تو بت تو کی بہم پہونچی مجھ سے کسی امید کی توقع نہ رکھنا مین کبھی تیرے ساتھ ہمبستر نہونگا
اُسنے یہ کلام سُنکے جواب دیا کہ ای جانی مجھ مین سوائے اِس عیب کے اور کوئی عیب نہین ہی میرا سن بھی
ابھی کم ہی کوئی ہزار برس کا ہوگا پورے دودھ کے دانت بھی نہین ٹوٹے ہین دوسرے مین نا تخدا بھی
ہون کسی مرد کے تصرف مین نہین آئی ہون تیسرے حسن بھی رکھتی ہون تو جو میری آرزو بر لائیگا تو یاد رکھ
کہ مین تیرے ساتھ وہ سلوک کرونگی کہ تو ہفت اقلیم کے اوپر حاکم ہوگا مین نے کہا کہ آگ لگے تیرے سن
پر اور نا تخدا ہونے پر ہزار برس کا سن بتاتی ہی اور پھر کہتی ہی کہ مین کم سن ہون مین ایسی حکومت و سلطنت سے
باز آیا مین ہرگز ہرگز تیری آرزو نہ بر لاؤنگا اُسنے کہا کہ بچا بچیگا مین نے کہا کہ آخر بتا تو کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ میرا
نام مدہوش جادو ہی مین رہنے والی ہون اِس صحرا کی سیر کو نکلی تھی کہ تیرے اوپر نگاہ پڑی فریفتہ ہوگئی اور
تجکو عالم خواب مین یہان اُٹھا لائی اب تجھ سے امیدوار وصل ہون اُسنے جب یہ کہا تو مین نے کہا کہ تو اِس
آرزو مین مر جائیگی اور نہ پوری ہوگی اُسنے کہا کہ مین تجھے عذاب سخت مین مبتلا کرونگی مین نے جواب دیا کہ یہ
منظور ہی اور تیرے ساتھ ہمبستر ہونا کسی صورت سے نہین منظور ہی یہ جو مین نے کہا وہ اُٹھی اور میری طرف
ہاتھ پھیلا کر چلی جب میرے قریب آئی مین نے ایک طمانچہ مارا کہ اُسکا مُنھ سوج گیا اتنوا سکو غصہ آیا اُسنے
کچھ میرے اوپر پڑھکر دم کیا کہ میری طاقت بالکل سلب ہوگئی پھر اُسنے بہت کچھ عجز و انکسار کیا مگر مین نے
نہ مانا آخر کو عاجز ہوکر اور میری کمر مین پھر دیکر اِس درّہ کوہ مین لائی اور اِسطور سے کہ جسطور سے آپ نے
ملاحظہ فرمایا قید کرکے چلی گئی اور یہ طریقہ مقرر کیا کہ دن اور رات مین ایک مرتبہ آتی تھی اور ہوشیار کرکے
قید سے چھوڑا کر میری منت آرزو کرتی تھی اور اپنی خواہش ظاہر کرتی تھی مین اُسیطور سے انکار کرتا تھا
آخر کو عاجز ہوکر قید کرکے چلی جاتی تھی اِسی طرح ایک زمانہ گذرا میری حالت غیر ہونے لگی مین نے اپنے
نادیدہ خدا سے دعا کی کہ یا تو میری آرزو پوری ہو مجکو اِس عذاب سے نجات ملے یا میری روح قبض کرلی
جائے اِسی فکر و رنج مین مین سو گیا کہ وہی پیر مرد خواب مین پھر تشریف لائے اور فرمایا کہ اے مسرت شاہ
تو نا امید نہو تیرے عذاب سے نجات پانے کا زمانہ قریب آگیا ہی اور وہ جوان جو فاتح طلسم ہی وہ آکر تجکو
رہا کریگا تو نا امید نہو یہ فرماکر وہ چلے گئے میری آنکھ کھل گئی مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر میرا خواب
صادق ہی تو مجھے خواب مین اُس جوان کی بھی صورت نظر آئے یہ خیال کرکے جو سو گیا تو ایک جوان نظر آیا
جو کہ بالکل آپ کے مشابہ تھے اور اُسنے آکر مجکو رہا کیا جسطور سے آپ نے رہا کیا کہ میری آنکھ کھل گئی
صبح تھی اُسدن سے مجھے اطمینان ہوا تیسرا دن تھا اُس خواب کو کہ آج آپ نے آکر میرے حال
پر رحم کھایا اور اِس عذاب سے نجات دی یہ میرا واقعہ ہی جو مین نے عرض کیا اب آپ مجھے دین اسلام
تعلیم فرمائیے نقابدار نے جو یہ تقریر سُنی اور اُسکے حال سے آگاہ ہوئے پہلے اُسے دین اسلام تعلیم
کیا اُسکے بعد اُس سے فرمایا کہ ای بھائی ابھی تو مین ایک ضرورت سے جاتا ہون جب اُس سے فراغت

کرونگا تو تمھارے ہمراہ اُس مقام پر چلونگا کہ جہان سرحد طلسم آفتاب سلیمانی ہے اور اُس طلسم کو فتح کرکے تمھاری زوجہ کو تمسے ملادونگا اطمینان رکھو اُس مرد بزرگ نے میرا یہی نشان تمکو دیا ہے مین اولاد سے صاحبقران کے ہون مگر ابھی نہین ظاہر کرونگا تمکو اختیار ہے چاہے میرے ہمراہ رہو چاہے اپنے شہر کو چلے جاؤ اپنے ماں باپ سے ملو اُنکے قلب کو سرور بخشو مسرت شاہ نے عرض کیا کہ اب مین آپکے قدمون سے جدا نہونگا آپکو اختیار ہے کہ چاہے میری زوجہ کو مجھ سے ملائیے چاہے نہ ملائیے مین تو آپکا غلام بیدام ہون ہان اگر میری زوجہ مجھ سے ملیگی اُسوقت اگر آپکی مرضی ہوگی تو جاکر اپنے والدین اور زوجہ سے ملونگا اگر وہ لوگ زندہ رہے ہونگے اور میرے ساس وخسر اپنی لڑکی کے غم مین اگر بچے ہونگے نقابدار نے فرمایا کہ اگر تمھارا قصد ہے تو مین ضرور اُس طلسم کو فتح کرونگا قسم بخدا لایزال ضرور اس طلسم کو فتح کیے ہوئے بغیر نہ جاؤنگا بعد اس کام کے کہ جس ضرورت سے مین جاتا ہون دنبے کا کھانا حرام ہے مسرت شاہ نے عرض کیا کہ مین آپ سے یہ نہین عرض کرتا ہون کہ طلسم فتح کرین میری زوجہ کو مجھ سے ملائین نقابدار نے فرمایا کہ ایسا تو یہ نہوگا کہ مین طلسم کو نہ جاؤن کوئی لاکھ منع کریگا مین نہ مانونگا کیونکہ سب لوگ تو اسی امر مین مشہور ہین کہ جہان کسی صاحب مصیبت کو دیکھا اپنے امکان بھر اُسکی حل مشکل کی کوشش کرتے ہین اُسنے کہا کہ مین زوجہ سے بہتر آپکی خدمت مین رہنا تصور کرتا ہون نقابدار نے فرمایا کہ جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا اب تو مین اُس ضرورت سے تو فراغ حاصل کرلون اِس گفتگو مین رات ہوگئی سب نے عرض کیا کہ نصف شب کے قریب آگئی ہے نقابدار نے دربار برخاست کیا مسرت شاہ کے لیے ایک پلنگ نہایت نفیس آراستہ ہونیکا حکم دیا نقابدار نے مسرت شاہ کو اپنے ہمراہ کھانا کھلایا اُسکے بعد جاکر آرام کیا صبح کو اُٹھکر لشکر لیکر طرف سمندریہ کے کوچ کیا مسرت شاہ بھی ہمراہ تھا نقابدار لشکر لیکر طرف سمندریہ کے برائے کمک صاحبقران روانہ ہوئے اِنکو راہ مین رکھا جاتا ہے اب کچھ حال جنگ مغلوبہ کا تحریر ہوتا ہے اور عین جنگ مین نقابدار کا ہونچنا راوی نے بیان کیا ہے کہ یہان جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی اور تلوار کھسان کی چل رہی تھی سہراب وغزالان سحر کر رہے تھے صاحبقران ساحرون کے سحر کو اسم اعظم پڑھکر دفع کرتے تھے سہراب وغزالان جو کوئی لشکر اسلام کا سردار جتلائے سحر ساحران ہوتا تھا اُسکو جاکر قتل کرتا تھا اور اُس سردار کو سحر کافر سے رہا کرتا تھا ہر طرف دریاے خون جاری تھا بازار مرگ گرم تھا ملک الموت روحین قبض کرتے پھرتے تھے تلوار کی جھنکار سے صوا بل رہا تھا ساحرون کا سحر چل رہا تھا سمندر شاہ جنگ مغلوبہ کا تماشہ دیکھ رہا تھا اہل اسلام کی جرات کی تعریف کر رہا تھا بادشاہ بھی مصروف جنگ تھے اور جب ہاتھ مارتے تھے تو نعرۂ تکبیر بلند کرتے تھے بڑی قیامت کی جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کفار بھی جان دیے ہوئے لڑ رہے تھے ہر طرف سحر کی آگ برس رہی تھی لشکر اسلام بسبب سحر کے مجبور تھا ورنہ اب تک خاتمہ ہوگیا ہوتا ایک ہنگامۂ رستخیز برپا تھا کسیکو سوائے کوچہ کے زخم کے کوئی گوشۂ امن کا نہین ملتا تھا اور سوائے گوشۂ کمان کے کوئی گوشہ نہ تھا کہ لوگ پوشیدہ ہون نقیب صدائین دے رہے تھے جوانون کے دل طرف جنگ کے بڑھا رہے تھے ہر ایک بڑھکر تلوار مارتا تھا اُنکا ہاتھ چلا اگر پہلے پڑگیا تو ساحر کے دو ٹکڑے ہوئے اگر ساحر کا سحر چل گیا تو یہ مجبور ہوگئے اُسنے قتل کرلیا اگر سہراب وغزالان نے دیکھ لیا تو آکر اُسکو قتل کیا اِنکو رہا کیا یہ عالم ہے کسیکو کسی کی خبر نہین ہے خواجہ ساحرون کے خون سے گلیم اوڑھے ہوئے پھر رہے ہین یہ طریقہ ہے کہ ساحر کے قریب پہونچے گلیم سر سے اُتاری اُسکو آگاہ کیا جبتک وہ خبردار ہو کہ حباب مارا وہ بیہوش ہوا اِدھر سے نیچہ مارا کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوئے ساحرون کے مرنے کی علامت یہ ہے کبھی تاریکی ہو جاتی ہے کبھی برفباری ہوتی ہے کبھی سنگباری ہوتی ہے کبھی آگ برستی ہے کبھی خاک پر بیہر غل مچاتے پھرتے ہین سب مدبیر بھول گئے ہین ہر طرف ساحرون کے مرنیکا شور ہے ہاے ہاے نار نج

وترنج چل رہے ہین ماش کے دانے سرسون کے دانے سب اُچھال رہے ہین مگر کچھ بس نہین چلتا ہی جہانتک صاحبقران کے اسم اعظم کی صدا جاتی ہی وہانتک سحر اثر نہین کرتا ہی ساحر پریشان ہین اسطور کی جنگ ہوا ہی تھی ایک مرتبہ صحرا سے گرد بلند ہوئی راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ گرد یاقوت رنگ تھی لشکر تو مقابلہ کر رہا تھا یہان تو کسی کو بھی نہ معلوم ہوئی کہ کب گرد بلند ہوئی مگر سمندر شاہ نے دیکھا کہ ایک گرد بلند ہوئی ہی عشاق سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی لشکر میری کمک کو آتا ہی اچھے وقت پر آیا یہ لشکر بھی شریک ہو کر اہل اسلام کو شکست دیگا اب عشاق نے کہا کہ اگر آپ کا مددگار ہی تو دراصل اچھے وقت پر آیا اور اگر اہل اسلام کا مددگار ہی تو برا ہوا کیونکہ اس جنگ مغلوبہ کو ایک شبانہ روز گذر چکا ہی بہت سے ساحر اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہو چکے ہین کوئی دم مین قریب فرار ہین اگر یہ لشکر آگیا تو ضرور فرار کر جائین گے سمندر شاہ نے کہا کہ معلوم ہوا جاتا ہی یہان یہ تقریر ہو رہی تھی کہ وہ گرد شق ہوئی اور اُس گرد سے نقابدار یاقوت پوش مع اپنے لشکر کے پیدا ہوا چونکہ لشکر کو اُس لوح یاقوت رنگ کا پانی پلا چکا تھا اثیر سحر نہین تاثیر کر سکتا تھا نقابدار یہ نعرہ کر کے لشکر کفار پر گرا کہ ای کافران بردغا و ساحران بیحیا ای کافران ناہنجار و ای ساحران نابکار بدانید و آگاہ باشید منم نقابدار یاقوت پوش تمھاری جان کا ملک الموت آن پہونچا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جا سکتے ہو تم سب میرا مقابلہ کرو یہ کہکر اور لوح یاقوت رنگ چمکا کر اور ایک مرتبہ تلوار نیام سے لیکر لشکر ساحران پر گرا اسی ہزار سوار اُسکے ہمراہ تھے سب ایک مرتبہ تلوارین لیکر جا پڑے اسی ہزار ساحر ایک مرتبہ مر کر گرے اس بلا کی اُنکو خبر نہ تھی دوسرا سبب یہ تھا کہ جتنی دور تک اُس لوح کا عکس گیا اتنی دور کے ساحر سحر بھول گئے نقابدار لڑنے لگا ساحرون کو قتل کرنے لگا ہر مرتبہ لوح کو چمکاتا تھا اور نعرہ کر کے کفارون کو قتل کرتا تھا آتے ہی طلسم ڈالدیا ہر طرف ایک تہلکہ پڑ گیا لشکر کفار کو بیچ مین لیلیا اس سے یہ فائدہ ہوا کہ نقابدار نے اگر جو لوح چمکائی ساحر سحر بھول گئے تو اہل اسلام کی بن آئی قتل کرنا شروع کیا مگر یہ حال کسی کو نہ معلوم تھا کہ نقابدار کے پاس لوح ہی کہ جسکے سبب سے سحر ساحرون کو فراموش ہوتا ہی جب نقابدار نے نعرہ کیا اور کفار پر گرا تھا اُسکے نعرے کی صدا سُنکے اہل اسلام و صاحبقران و سرداران صاحبقران و بادشاہ و نقابدار سبزپوش و سرداران نقابدار نے طرف صدا کے خیال کیا کہ یہ صدا کہانسے آئی اور یہ کون نقابدار ہوا اب جو صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا تو اُسی نقابدار یاقوت پوش کو پایا جو کہ محرابیہ پر آیا تھا اور شریک جنگ ہوا تھا بعد فتح ہونے جنگ کے چلا گیا تھا یہ کہکر کہ مین آکر اثاثہ صاحبقرانی لونگا یہ حق میرا ہی اب پھر آیا ہی یہ نقابدار خوب پیدا ہوئے ہین اثاثہ صاحبقرانی کے حق کے ابھی نقابدار سبزپوش سے فیصلہ نہین ہوا تھا کہ نقابدار یاقوت پوش آگیا دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی گو کہ الفت نقابدار یاقوت پوش کی صاحبقران کے دل مین پیدا ہو چکی تھی اُسی زمانہ مین اب اور محبت ہو گئی بس راوی نے بیان کیا ہی کہ صاحبقران یہ خیال کرتے جاتے تھے اور لڑتے جاتے تھے ایک طرف نقابدار سبزپوش ایک طرف صاحبقران ایک جانب سے نقابدار یاقوت پوش شمشیر زنی کرتے ہوئے کفار کو قتل کرتے ہوئے چلے آتے ہین لاش پر لاش گر رہی ہی اُنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی نیز نقابدار یاقوت پوش کے اہل لشکر پر سحر تاثیر نہین کرتا ہی مارے تلوارون کے ستھراؤ کر دیا ہی لاشون کا انبار ہر طرف لگا ہوا ہی سرون کے پشتے بنگئے ہین ہاتھون اور پاؤن کے میدان جنگ مین ڈھیر لگے ہوئے ہین کشتی حیات ساحران قریب غرق ہونے کے ہی دریائے تیغ مین ہر طرف آب تیغ کی طغیانی ہی دورق حیات ساحران طوفانی ہی ہر طرف آب تیغ بہ رہا ہی خون کا دریا جدا زمین پر روان ہی لاشین اُسمین تڑپ رہی ہین ہا دو ساحرون کے مثل یہان کے پیر رہے ہین دریا سے

خون مین سرون جدا شناوری کر رہی ہین جھولیان سحر کی الگ غرق پڑی ہین نارنج و ترنج بیکار ہین مثل ڈھیلون
کے زمین پر پڑے ہوئے ٹھوکرون سے مرکبون کے چور ہو رہے ہین اسی طور سے کا نشہ سر ہر طرف طلاطم
مچا ہوا ہی قیامت کی تلوار چل رہی ہی نقابدار کے آنے سے تو اور قیامت پڑی ہوئی ہی نقابدار سبز پوش
یہ خیال کر رہے ہین کہ یہ کون ہی جو یون آکر مقابلہ کر رہا ہی کوئی بڑا زبردست ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ نقابدار
سبز پوش مع اپنے لشکر کے براے کمک بدیع الملک کے چلا آتا تھا مگر یہ نہ معلوم تھا کہ اسی مقام پر جنگ
ہو رہی ہی اور یہی سمندر یہ ہی جب قریب اس صحرا کے پہونچا تھا تو اسکے کان مین صداے سم مرکبان و جھنکار
تلواران صداے نعرۂ شیران آئی اور ساحرون کے مرنے کی صدا آ رہی تھی اور دیکھا تھا ایک مقام پر ہزاران
زاغ و زغن اڑ رہے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ بہت بڑا رن پڑا ہی اور دیکھا تھا کہ ہر مرتبہ اس مقام پر تاریکی
ہو جاتی ہی اور غبار بلند ہوتا ہی نقابدار نے ہرکارے روانہ کیے تھے کہ خبر تو لاؤ وہ ہرکارے یہ خبر لے کر
گئے تھے کہ لشکر اسلام اور کفار سے مقابلہ ہو رہا ہی یہ تاریکی جو آپ ملاحظہ فرماتے ہین اور غبار جو ہر مرتبہ بلند
ہوتا ہی ساحرون کے مرنے سے ہی بس یہ سنکے نقابدار اسیوقت تلوار علم کر کے اور اپنے اہل لشکر سے یہ
کہکر چلا تھا کہ بہت جلد آؤ کیونکہ اہل اسلام سے جنگ ہو رہی ہی بس یہ اسی سبب سے بدون دریافت
حال لڑنے لگا تھا جب یہ اس مقام پر پہونچا تھا تو سمندر شاہ کو ایک طرف مع سردارون کے کھڑا ہوا دیکھا تھا
اسکا یہ عالم تھا کہ لڑتا جاتا تھا اور سمندر کو بنگاہ تیز و تند دیکھتا جاتا تھا اسکا سبب یہ تھا کہ اس مرد بزرگ
صاحب خواب نے کہدیا تھا کہ سمندر بھی ایک طرف مع سردارون کے کھڑا ہوا تماشاے جنگ دیکھ رہا
ہوگا اس سبب سے یہ پہچان گیا تھا کہ یہی سمندر ہی بس یہ ہر مرتبہ قصد کرتا تھا کہ مین لڑتا ہوا سمندر پر جا
پڑون سمندر کو خواہ قتل کرون خواہ گرفتار مگر قتل ساحران سے فرصت نہ ملتی تھی دوسرے سمندر اس
مقام سے دور کھڑا ہوا تھا جب اس میدان جنگ کو طے کرتا تب اسکے قریب تک کہین رسائی ہوتی چنانچہ
یہ اسی طور سے جنگ رستمانہ و مقابلہ شیرانہ کر رہا تھا ساحرون کے ہیر مل مچا رہے تھے یہ صدا آ رہی تھی
کشتی مرا نام من فلان بود فلان بود ہزارون ساحر قتل ہو ہو کر گر رہے تھے انکے ہیر انکے نام لے لیکر غل
مچا رہے تھے کہانتک کسی کا نام تحریر کیا جائے ایک ہو تو تحریر ہو بس ایک جنگ عظیم تھی کہ ہو رہی تھی اس
نقابدار یاقوت پوش کے آنے سے تو بڑا تہلکہ پڑا ہوا تھا ساحرون کو جان بچانا دشوار تھا ہر گلے مین ہزارون
ساحر مرتے تھے انکے ہیر تباہ ہوتے تھے یون کسی وقت مین ساحرون و غیر ساحرون سے مقابلہ ہوا تھا جیسا
اس مقام پر ہوا ہی کہانتک جنگ مغلوبہ کا حال لکھا جائے قصہ مختصر یہ کہ تین شبانہ روز جنگ مغلوبہ رہی چوتھے
دن لشکر ساحران نے جھرمٹ کھایا اور گھونٹ کھا کر قصد فرار کا کیا ادھر نقابدار یاقوت پوش و سبز پوش
نے سرداران نامی و گرامی و نیز صاحبقران ثانی نے سرداران اولوالعزم کفار کو قتل کیا علم فوج کو نقابدار یاقوت پوش
نے منہدم کیا چونکہ لشکر بے سردار تھا علم کا قلم ہونا تھا کہ ایک مرتبہ لشکر کے قدم اکھڑ گئے پھر نہ تھم سکے اس جنگ
مین ہزارون ساحر بھی گرفتار ہوئے یہ خواجہ و صاحبقران و نقابدار سبز پوش نے گرفتار کیے یاقوت پوش
نے تو قتل عام کر دیا تھا جب لشکر جھرمٹ کھا کے طرف پڑاؤ کے چلا اور یہ سب لوگ اسکے عقب مین قتل
کرتے ہوئے چلے سمندر نے جو یہ معرکہ دیکھا عشاق سے کہا کہ استاد اب یہان موقع ٹھہرنیکا نہین ہی
کیونکہ لشکر نے شکست کھائی ہی اہل اسلام کی ظفر ہوئی مجکو ابھی مقابلہ کرنا مد نظر نہین ہی جبتک کہ میرے سما
مددگار نہ آ لین اور مین یہ دیکھ رہا ہون کہ جب سے یہ نقابدار دوسرا سرخ پوش آیا ہی یہ میری طرف بنگاہ
قہر دیکھتا ہی اور ہر مرتبہ ارادہ کرتا ہی کہ میرے روبرو کھڑے مجکو اسکے تیور بد معلوم ہوتے ہین اب اس شکست

کھاکر پڑاؤ پر آیا ہو ضرور نقابدار یاقوت پوش میری طرف آئیگا اس سے مناسب یہ ہو کہ قبل اُسکے آنیکے
مین یہانسے چلا جاؤن اگر آیا تو پھر مقابلہ کرنا پڑیگا اسوقت اُسکا اقبال یاور ہی مین بھی شکست کھاؤنگا اسی سبب
سے مین نے لشکر قیسم کی کمک نہین کی اسی کو لڑنے دیا عشاق نے جواب دیا کہ اگر یہ رائے ہو اور یہ خیال ہو
تو چلو یہ انجام تو معلوم ہو گیا کہ لشکر کو شکست ہوئی بس سمندر تو بخوف اہل اسلام و نیز بخوف نقابدار مع اپنے
سرداروں کے طرف سمندر یہ کے روانہ ہوا کہ اسکا حال پھر تحریر ہو گا یہان پڑاؤ پر بھی اگر تھوڑے عرصہ تک لشکر
کفار نے مقابلہ کیا مگر جبکہ لشکر کے پیر اُکھڑ جائین لشکر شکست کھائے اور کوئی سردار نہو تو کیونکر لشکر تھم سکتا ہو کیونکہ
مثل ہو کہ لشکر بے سپہ تکیہ بے فقیر ترکش بے تیر بالکل بیکار ہو لشکر نے اس مقام پر سے بھی فرار کیا اور شکست
فاش کھائی اور بھاگ کر کوہ و دشت مین پوشیدہ ہونے لگے پڑاؤ پر سے بھی کئی کوس تک اہل اسلام نے
اُنکا تعاقب کیا جب صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ اب لشکر کفار کا تعاقب کرنا خلاف ہو بس اپنی تلوار
روک لی اور نیام مین کی اُدھر کفار نے امان بھی طلب کی یہانسے جواب دیا گیا کہ امان بشرطیکہ ایمان لاؤ انھون نے
عرض کیا کہ ہم آپکا دین قبول کرتے ہین صاحبقران نے فرمایا ہمنے تمکو امان دی چونکہ کفار بہت پریشان
ہونے تھے یہ بھی سبب امان طلب کی تھی جو کہ سیاہ خانب تھے وہ تو فرار کر گئے اور باقی اپنے ہاتھ رومال
سے باندھکر صاحبقران کی خدمت مین آئے صاحبقران نے امان دی ادھر پڑاؤ کو سب اہل اسلام
نے لوٹ لیا خواجہ کے ہاتھ بہت مال آیا سب کفار کی لاشون کو برہنہ کر دیا انکو جو فرصت ملی انھون نے
خیال کیا کہ لشکر تو یون ہی مقابلہ کرتا رہیگا تم اپنا کام کرو اُدھر لشکر مقابلہ مین مصروف ہوا میدان جنگ
صاف ہوا کیونکہ پڑاؤ پر مقابلہ ہونے لگا تھا انھون نے اپنا کام کیا جب پڑاؤ لوٹنے لگا یہ یہانسے فرصت
کر کے پہونچے پڑاؤ کو لوٹ لیا اور جو راہ مین کفار کشتہ پڑے تھے اُنکو برہنہ کرنا شروع کیا وہان امان ملی
جب نقابدار یاقوت پوش نے دیکھا کہ اس لشکر نے امان طلب کی قصد کیا کہ سمندر پر جا پڑون اب جو پلٹکر
دیکھا تو سمندر کو اُس مقام پر نہ پایا وہ مقام خالی تھا چونکہ یہ تو پہلے ہی فرار کر گیا تھا سمندر یہ وہان کہان تھا جو
نقابدار کو نظر آتا نقابدار نے بہت افسوس کیا اُدھر لشکر نقابدار یاقوت پوش لشکر اسلام سے جدا ہو گیا
اور اپنے سردار کیطرف چلا جب نقابدار مذکور نے سمندر کو نہ پایا بہت افسوس کیا ایک مرتبہ صاحبقران
کی طرف منہ کر کے یہ کلام کیا کہ اے صاحبقران یہ جنگ میرے سبب سے سر ہوئی ورنہ سر نہوتی بس مین
صاحبقران ہون تمکو صاحبقران ثانی نے غیر انصاف صاحبقران کیا خلاف عدل کیا بس اب تو مین
جاتا ہون ایک ضرورت سے ابکی مرتبہ آکر سمجھونگا اگر تم مجکو بانے صاحبقرانی کے دوگے تو خیر ورنہ مین تمسے
مقابلہ کر کے لونگا کیونکہ یہ میرا حق ہو تمکو غیر حق ملا ہو یہ کہکر اور باگ اُٹھا کر ایک طرف کو صحرا کے چلا اُسکا چلنا تھا
کہ ایک مرتبہ سب لشکر نے ہائین ہائین اُسکے عقب مین چلے صاحبقران نے چند ہرکارون کو اُسکے عقب مین روانہ
فرمایا کہ خبر تو لاؤ یہ نقابدار یاقوت پوش کون ہو اور کس مقام پر فروکش ہوا ہرکارے چلے مگر گرد قدم نقابدار
و لشکر نقابدار کو نہ پایا وہ مثل تیر شہاب کے نظرون سے غائب ہو گیا راوی بیان کرتا ہو کہ اب نقابدار
یاقوت پوش کی داستان جلد سوم مین اسی دفتر کے تحریر ہو گی نقابدار کا طلسم آفتاب سلیمانی کا فتح کرنا اور
آکر صاحبقران سے مقابلہ کرنا اور بیچ مقابلہ مین ایک دیو کا آنا نقابدار کو نامہ دینا اُسکا نامہ پڑھکر اور جناب
صاحبقران سے اجازت لیکر مع اپنے لشکر کے ایک طرف کو روانہ ہونا یہ عجب داستانین ہین اور یہ طلسم یعنے
طلسم آفتاب سلیمانی بھی نیا طلسم ہو اسکا ہر مقام عجائبات سے خالی نہین ہو جب بیان ہو گا اور ناظرین ملاحظہ
فرمائینگے تو لطف پائینگے اُسکی لطافت اور تازگی کو کیا تحریر کرون ملاحظہ پر موقوف ہو اب نقابدار کو مع لشکر

سکے ایک طرف کو روان رکھا جاتا ہو دیکھیے یہ داستان کب تحریر ہوتی ہو انشاء اللہ اگر حیات باقی ہو تو آیندہ جلد
مین تحریر ہوگی اب مین یہان کا حال تحریر کرتا ہون کہ جب نقابدار یاقوت پوش چلا گیا تو نقابدار سبز پوش نے
بھی اپنے لشکر کو الگ کیا اور صاحبقران سے باواز بلند کہا کہ اب میرے اور آپ کے امتحان صاحبقرانی
ہو جائے جو صاحبقران ہووہ اثناء صاحبقرانی لے اور مالک ومختار ہو اب فیصلہ ہو جائے مین اپنی بارگاہ
مین طبل جنگ بجواتا ہون آپ بھی بجوائیے تاکہ باہم یہ قصہ فیصلہ ہو ہر روز کے جھگڑے جاتے رہین جناب
صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ کل پر کیا منحصر ہو مین اسوقت موجود ہون مرکب بڑھا کر آئیے مقابلہ
ہو جائے اسی وقت فیصلہ ہو جائے مین خود یہ چاہتا ہون بلکہ میرا منشاء یہ ہو کہ میرے آپ کے مقابلہ ہو لشکر
سے دو مقابلہ ہو بیکار کیون بندگان خدا پریشان ہون میرے آپ کے جو فیصلہ ہووہی سب کو منظور ہو نقابدار
نے کہا کہ یہی میری بھی خواہش ہو کہ مین اور آپ مقابلہ کرلون مگر میری مرضی یہ ہو کہ آج مین بھی اور آپ بھی
چار شبانہ روز کے تھکے ہوئے ہین اور لشکر بھی پریشان ہو کوئی لطف مقابلہ نہوگا ہان کل جو مقابلہ ہوگا رات بھر مین سب
کسل وکاہلی برطرف ہو جائیگی خوب مقابلہ ہوگا صرف ایک رات تو درمیان مین ہو مین اب بدون اس قصہ کے
فیصل کیے ہوئے یہان سے نہ جاونگا صاحبقران نے جواب مین فرمایا ہو آپکی مرضی خیر کل ہی دیکھا جائیگا
اب کوئی طبل جنگ بجوانے کی حاجت نہین ہو دونون لشکرون کو معلوم ہو گیا ہو کل میدان جنگ مین
صف آرا ہونگے میرے آپ کے مقابلہ ہوگا نقابدار نے کہا کہ بہتر ہو بس نقابدار اپنے لشکر کو یکطرف
اپنی فرودگاہ کے صاحبقران مع بادشاہ الشکر کے طرف اپنی فرودگاہ کے تشریف لیچلے وہ جو ساحر کہ جنون نے
امان طلب کی تھی وہ بھی ہمراہ صاحبقران تھے یہانتک کہ صاحبقران اپنی فرودگاہ پہنچے لشکر نے کر کھولی
سب آکر سوئے چونکہ تین شبانہ روز کے جاگے ہوئے تھے ادھر صاحبقران نے دربار مین آکر دربار کیا لباس
رزم اُتارا سب سردار بھی حاضر ہوئے بادشاہ تخت پر جلوہ فرما ہوئے بادشاہ نے حکم دیا کہ جو اہل اسلام ہاتھ
سے کفار کے درجہ شہادت پر فائز ہوئے ہین اُنکی لاشین دفن کیجائین اور شمار کیا جائے کہ کسقدر اہل اسلام
شہید ہوئے اور کسقدر کفار پس یہ حکم سُنکے چند سردار لوگون کو لیکر میدان جنگ مین آئے اُدھر نقابدار
سبز پوش بھی اپنی فرودگاہ پہ پہنچا لشکر نے کر کھولی سب اپنے مقام پہ جاکر آسودہ ہوئے چونکہ ابھی
قریب دو پہر دن کے باقی تھا نقابدار نے بھی دربار کیا اپنے سردارون سے کہا کہ کوئی جاکر ان لوگون کو
دفن کرے جو کہ ہمارے لشکر کے سردار لشکر کفار کے ہاتھ سے قتل ہوئے ہین بس چند سردار لشکر نقابدار
سبز پوش سے چلے میدان مین آکر اپنے لشکر کے جو کہ لوگ ہاتھ سے ساحرون کے قتل ہوئے تھے اُنکی لاشین
اُٹھا کر اب جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ تین ہزار اہل لشکر نقابدار کے ہاتھ سے لشکر کفار کے قتل ہوئے تھے
ان سردارون نے انکو اُٹھا کر دفن کیا بعد اس کام کے نقابدار کی خدمت مین آکر عرض کیا کہ آپکے لشکر کے تین ہزار
اہل لشکر کام آئے ہین نقابدار نے اُنکا افسوس کیا اُنکے ورثا کو بہت کچھ انعام دیا اور اُنکا وظیفہ مقرر فرمایا بہت
تشفی وتسکین فرمائی ادھر سرداران اسلام نے جو آکر شمار کیا تو ظاہر ہوا کہ دس ہزار اہل اسلام ہاتھ سے لشکر کفار کے
شہید ہوئے ہین اُنکو اُٹھا کر دفن کیا کفار کو جو شمار کیا تو ایک لاکھ پچاس ہزار سا حر قتل ہوئے ہین اور قریب پچاس ہزار
کے گرفتار ہوئے اور باقی جو کہ امان طلب ہوئے تھے قریب ایک لاکھ کے تھے اور باقی فرار کر گئے انمین بہت سے زخمی
تھے لشکر اسلام مین بھی بہت سے سردار اسلام واہل لشکر زخمی ہوئے تھے اُنکا علاج ہونے لگا اسیطور سے لشکر نقابدار مین
بھی جو زخمی ہوئے تھے علاج ہونے لگا سردارون نے آکر بادشاہ سے عرض کیا کہ دس ہزار اہل اسلام درجہ شہادت پر فائز ہوئے اور ایک لاکھ
پچاس ہزار کفار قتل ہوئے ہین اور پچاس ہزار گرفتار ہوئے ہین اور ایک لاکھ نے امان طلب کر کے اطاعت کی ہے باقی فرار کر گئے ہین بادشاہ

وصاحبقران نے اُنکا افسوس کیا ہر ایک کے وارث کو طلب کرکے وظیفہ مقرر فرمایا تسلین دی جب اِس کام سے فراغت ہو چکی صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ کیا عرض کرون ایک نقابدار تو کہکر گیا ہی کہ مین آکر مقابلہ کرونگا ایک نقابدار سے مقابلہ کل ہوگا مین اِن نقابدارون کے معاملہ مین حیران ہون کہ یہ کون ہین اِن دونون کی محبت میرے قلب مین ایسی پیدا ہوئی ہی کہ مین بیان نہین کرسکتا ہون خصوصًا نقابدار سبز پوش کی محبت میرے قلب مین اِسقدر ہی کہ جیسے باپ کو فرزند کی ہوتی ہی بادشاہ نے جواب مین فرمایا کہ مجکو بھی اِسیقدر محبت ہی خیر اِس نقابدار کا تو کل فیصلہ ہو جائیگا صاحبقران نے جوابدیا کہ ہان یہ فرماکر کہا کہ ابھی تک وہ ہرکارے نہین آئے جو نقابدار سرخ پوش کے عقب مین گئے تھے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ ہرکارے آکر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ای خداوند ہم بڑی دور تک نقابدار کے عقب مین گئے تھوڑی دور تک تو سامنا رہا بعد اُسکے وہ نقابدار ہوا ہو گیا ہم اُسکے لشکر کے گرد کو بھی نہ پاسکے آخر کو عاجز ہوکر چلے آئے باقی خیریت ہی صاحبقران نے فرمایا کہ خیر اِسی اثنا مین وہ دن تمام ہوا شام ہو گئی بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوئے بادشاہ نے خاصہ نوش فرماکے آرام کیا اُدھر صاحبقران بھی اپنی خوابگاہ مین تشریف لائے خاصہ نوش فرماکے آرام کیا مسہری پر جاکے لیٹے نقابدار کا خیال تھا کہ یہ کون ہی کہ آنکھ بند کی آرام کیا اُدھر نقابدار نے اپنے سردارون سے کہا کہ کل فیصلہ ہو جائیگا خوب ہوا جو مقابلہ ہو گیا یہ امر یکسو ہو جائے تو بہتر ہی نہ معلوم نقابدار سرخپوش کون تھا اُسکو دعوی صاحبقرانی ہی یہی اثنا مین صاحبقرانی کا خواستگار رہی تا بھی ضرور میری طرح سے کسی نہ کسی روز مقابلہ کریگا اگر میری فتح ہوئی اور مین صاحبقران ہوا تو مجھ سے مقابلہ کریگا سردارون نے کہا کہ جب آپ صاحبقران کو زیر کرکے اٹھا لین گے تو کون آپسے مقابلہ کرسکتا ہی خلاصہ یہ کہ نقابدار نے بھی دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے نقابدار بھی خاصہ نوش کرکے نکر جنگ صاحبقران مین اپنے بستر پہ آرام پذیر ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ نقابدار نے خواب مین دیکھا کہ مین ایک باغ مین ہون اور وہ باغ بہت پہپار ہی مین باغ کی سیر کرتا ہوا ایک طرف چلا ایک بارہ دری مین پہونچا دیکھا کہ اُس بارہ دری مین ایک مرد پیر باریش دراز مسند پہ متمکن ہین سجادہ بچھا ہوا ہی رحل پر قرآن شریف رکھا ہوا ہی اُسکی تلاوت کر رہے ہین نقابدار اُنکے قریب آئے اُنھون نے سر اُٹھاکر دیکھا اور فرمایا کہ ای رفیع البخت آؤ مین تمھارے انتظار مین تھا ای فاتح طلسم نور آگین خوش آمدی وصفا آوردی نقابدار اُس مرد بزرگ کو سلام کرکے اُنکے روبرو بیٹھ گئے اُنھون نے بوسہ دیا آنکھون سے لگائے نقابدار نے عرض کیا کہ آپ کا اسم مبارک کیا ہی نقابدار نے جو یہ عرض کیا اُن مرد بزرگ نے جواب دیا کہ ای رفیع البخت ابھی حکم نہین ہی کہ مین اپنا نام ظاہر کرون صرف مین نے مکو اِسلیے طلب کیا ہی کہ مین تمسے ایک امر جو کہ پوشیدہ ہی ظاہر کردون نقابدار حیران ہوا کہ مین خود آیا ہون اور یہ فرماتے ہین مین نے طلب کیا ہی خیر اِس سے کیا جو یہ فرمائین اُسکو سننا چاہیے کیونکہ یہ مرد خدا رسیدہ ہین کسیطور سے طلب کیا ہوگا یہ جو نقابدار نے اپنے دل مین خیال کیا اُن پیر مرد نے کہا کہ تمکو یہ گمان ہوا ہی کہ مین خود آیا ہون اور یہ فرماتے ہین مین نے تمکو طلب کیا ہی تو مین نے تمکو اِسطور سے طلب کیا ہی کہ تمھارے دل مین یہ امر پیدا ہوا کہ مین اِسطرف چلون چونکہ ایک امر ضروری تمپر ظاہر کرنا تھا اِس سبب سے تم یہان آئے سو وہ امر یہ ہی کہ کل تمسے جو بدیع الملک سے مقابلہ قرار پایا ہی بس تمکو معلوم ہو کہ تم مقابلہ بدیع الملک سے نہ کرنا کیونکہ وہ تمھارے باپ ہین تم اُنکے فرزند ہو تمکو اُنکا ادب ولحاظ کرنا ضرور ہی دوسرے وہ تمسے زیر نہونگے کیونکہ وہ صاحبقران ہین خدا کی طرف سے

اُنکا ہر ایک کو پاس وادب کرنا پر ضرور ہی بس مناسب یہ ہوگا کہ صبح کو تم اُنکی خدمت مین حاضر ہونا اور اُنسے سخت کلامی کا عذر کرو اور شرف قدمبوسی حاصل کر دلپنے نور جمال سے اُنکی آنکھون کو روشن کر دینا کہ اُنکے قلب کو سرور ہو اور یہ عذر کرو کہ مجکو نہ معلوم نہ تھا ورنہ مین ایسے کلام نہ کرتا بادشاہ سے ملوانسکے بعد اُنسے اجازت لیکر طرف طلسم نور آگین کے جاؤ کیونکہ اُسکے فاتح تم ہو وہ فتح تمھارے ہاتھ سے ہوگا اور اُسپر عمل کرو جو کہ وصیت نامہ مین تحریر ہی بس اب تمھارے پوشیدہ رہنے کا وقت نہین ہی یہ فرماکر وہ مرد بزرگ نظرون سے غائب ہو گئے عالم خواب مین نہ وہ باغ تھا نہ وہ بارہ دری کہ نقابدار کی آنکھ کھل گئی اب جو دیکھا صبح کا وقت تھا نماز کا وقت قریب تھا نقابدار کو اپنے خواب کا یقین ہوا کہ یہ خواب میرا صادق ہی اور اپنے لباس کو بھی معطر پایا بستر سے اُٹھے ایک پرچہ زیر بالین رکھا ہوا تھا اُسمین وہی سب مضمون تحریر تھا اتو با کل اِسکا نقابدار کو یقین ہو گیا خادم سے پانی طلب کر کے وضو کیا نماز سحر ادا کی اُسکے بعد دو رکعت دوگانہ خالق بجالائے شکریہ کی دو رکعت نماز پڑھی کہ تونے میری آبرو رکھ لی کہ باپ سے مقابلہ نہونے دیا ورنہ خرابی ہوتی یہ خیال کر کے اور شکر خالق ادا کر کے دعا مانگی لباس پر تکلف زیب جسم فرمایا خوابگاہ سے برآمد ہوئے اُدھر سب سردار اپنے اپنے خیمہ سے نکلکر آلات حرب وضرب سے آراستہ در دولت پر آئے کہ دیکھا نقابدار لباس بزم پہنے ہوئے خوابگاہ سے برآمد ہوئے چونکہ لشکر کو معلوم تھا کہ کل مقابلہ ہوگا سب آراستہ ہو چکا تھا اور آمد نقابدار کا منتظر تھا کہ جب سردارون نے اِس صورت سے نقابدار کو دیکھا تو بڑھکر عرض کیا کہ کیا خداوند میدان کو نہ تشریف لیجائین گے اگر تشریف لیجائین تو لشکر روانہ ہو نقابدار نے فرمایا کہ لشکر سے کہو کہ مین کھولے جب ہم حکم فرمائین اُسوقت کمر بندی ہو یہ حکم دیکر نقابدار بارگاہ مین آئے ہرکارون کو طلب کر کے حکم دیا کہ جاکر لشکر صاحبقران کی خبر لاؤ ہرکارے اِدھر کو روانہ ہوئے اُدھر نقابدار نے دوگانہ سب سردارون کو دکھایا اور کہا کہ خوب خدا نے آبرو رکھ لی کہ مین نے والد سے مقابلہ کا قصد کیا تھا ضرور زیر ہو جاتا یہ صاحبقران میرے والد ہین یہ تو مین جانتا تھا کہ مین خاندان صاحبقران سے ہون مگر یہ نہ معلوم تھا کہ اُنکا فرزند ہون بس ایسی حالت مین کیونکر مقابلہ کر سکتا ہون یہ جو نقابدار نے فرمایا سب سردارون نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا نقابدار نے فرمایا کہ ورا دن آئے تو مین خدمت مین پدر بزرگوار جناب صاحبقران عالیمقدار کے حاضر ہو کر معذرت کرونگا اور عفو تقصیرات کا خواستگار ہونگا سردارون نے عرض کیا کہ آپکو اختیار ہی ہم سب آپ کے تابع فرمان ہین جو حکم ہوگا اُسکو بجا لائینگے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر لشکر نے کر کھولی ہرکارے چلے ہین یہان صاحبقران نے بھی خواب مین دیکھا کہ ایک مرد بزرگ میرے خیمہ مین تشریف لائے ہین صاحبقران نے اُنکو بڑی تعظیم وتکریم سے جگہ دی آنکھون کو اُنکی قدمون سے لگایا دست بوسی کی اُنھون نے فرمایا کہ اے بدیع الملک آگاہ ہو کہ یہ نقابدار سبز پوش تیرا فرزند ہی تو اُس سے مقابلہ نہ کر بلکہ اُسکو اپنے پاس طلب کر اور اُسکو بموجب وصیت نامہ طرف طلسم نور آگین کے روانہ کر کیونکہ وہ اِس طلسم کا فاتح ہی اور اِس طلسم کی فتح اُسکے نام پر ہی بس ایسی حالت مین اُس سے مقابلہ کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی وہ بھی مرد جری اور بہادر ہی آگاہ ہو کہ یہ بطن سے ملکہ ناوک فگن کے بدکہ مالکہ ہی چند مرحلات طلسم نور آگین کی کہ جسکو تو نے ایک زمانہ مین صاحبقران ثانی کے فتح کیا تھا پیدا ہوا ہی بعد تمھارے آنے کے یہ نقابدار تمھارا فرزند دلبند جگر پیوند ہی یہ فرماکر وہ مرد پیر غائب ہو گئے یہی خواب بادشاہ نے بھی دیکھا اُنسے بھی کسی مرد بزرگ نے کہا کہ یہ نقابدار فرزند ہی بدیع الملک کا بطن سے ملکہ ناوک فگن کے پیدا ہوا ہی اور فاتح ہی طلسم نور آگین کا اب زمانہ اُسکے ظاہر ہونیکا آیا بس کوئی

مقابلہ کی ضرورت نہین ہی صاحبقران کو منع کرنا کہ مقابلہ نکرین ادھر بادشاہ کی آنکھ کھلی وقت نماز سحر کا پایا اٹھکے نماز سحر ادا کی بادشاہ اپنے خیمے سے برآمد ہوئے صاحبقران اپنے خیمے سے رات کے خواب سے حیران ہوئے کہ یہ کیا خواب ہی کہ صاحبقران اٹھکر طرف بارگاہ کے چلے تھے کہ کسیکو روانکر کے خبر منگاؤن کہ نقابدار لشکر لیکر میدان مین آیا یا نہین بادشاہ بھی اس خیال سے اپنی آرامگاہ سے نکلے تھے کہ بارگاہ مین جاکر صاحبقران کو طلب کرکے منع کرین اور خواب کا حال بیان کرون کہ صاحبقران ایک مرتبہ بارگاہ مین پہونچے کہ صاحبقران نے سلام کیا بادشاہ نے جواب سلام دیا دیکھا صاحبقران نے بادشاہ کے ہمراہ چند خادم وخدمتگار ہین اور جلوس سواری وغیرہ کچھ نہین ہی صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کیون حضور کا مزاج مبارک کیسا ہی جو اسقدر سویرے تشریف لائے بادشاہ نے فرمایا کہ مجکو آپ سے کچھ ضرورت تھی اس سبب سے سویرے برآمد ہوا کہ قبل جانے جنگاہ کے وہ ضرورت بیان کرون صاحبقران نے عرض کیا کہ آپ نے مجھے اس مقام پر طلب فرمایا ہوتا اور جو ضرورت تھی فرمائی ہوتی مین اُسکو بجالاتا بادشاہ نے فرمایا کہ مین نے خیال کیا کہ بارگاہ مین چلکر طلب کرونگا اور جو ضرورت ہو وہ کہدونگا اب فرمایئے کہ آپ خود اسقدر سویرے کیون بارگاہ مین تشریف لائے ہین اسکا کیا سبب ہی کیونکہ آج تو دن مقابلے کا ہی نقابدار سے مقابلہ ہوگا بارگاہ مین تشریف لانے کی کیا ضرورت تھی صاحبقران نے جوابدیا کہ کیا عرض کرون تشریف فرمایئے تو عرض کرون بادشاہ اگر تخت پر جلوہ گر ہوئے جناب صاحبقران دنگل پر بیٹھے صاحبقران نے ایک چوبدار سے کہا کہ جو کوئی پہرہ پر ہو اُس سے یہ کہدو کہ جناب صاحبقران کا حکم ہی کہ خواجہ خضران بن عمرو کو بلالاؤ چوبدار نے جاکر پہرے پر کہدیا ایک سوار طرف خیمۂ خواجہ کے گیا خواجہ نماز صبح پڑھکر اس قصد سے لباس پہن رہے تھے کہ لباس پہن کر خدمت مین صاحبقران کے جاؤن کیونکہ نقابدار سے مقابلہ ہوگا تھوڑے عرصہ مین لشکر میدان کو جانے لگیگا کہ سوار نے جاکر خواجہ سے کہا خواجہ اُسیوقت لباس پہنکر طرف بارگاہ کے روانہ ہوئے اس فکر مین کہ کیا ایسی ضرورت ہی جو صاحبقران نے اسقدر سویرے طلب فرمایا ہی یہ تو ادھر سے چلے صرف سوار سے اسقدر دریافت کرلیا کہ صاحبقران اپنی بارگاہ مین ہین یا خیمے مین آرام کرتے ہین اُسنے کہا نہین بارگاہ مین ہین یہان صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ ہان اب سویرے آنے کا سبب بیان فرمایئے صاحبقران نے اپنا خواب کا دیکھنا اور کل حال خواب کا بیان کیا اور کہا کہ مین اس قصد سے سویرے بارگاہ مین آیا ہون کہ خواجہ کو طلب کرکے لشکر نقابدار کی خبر منگاؤن اس سبب سے مین نے خواجہ کو طلب کیا ہی اب آپ ارشاد فرمائین اپنی تشریف آوری کا سبب کیا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ مین نے بھی یہی خواب دیکھا ہی یہ کہکر بادشاہ نے خواب بیان کیا اور فرمایا کہ مجکو حکم ہوا تھا کہ صاحبقران کو منع کرنا کہ وہ مقابلہ نکرین چنانچہ مین اسی خیال سے سویرے برآمد ہوا کہ آپکو بارگاہ مین طلب کرکے منع کرون قبل اسکے کہ لشکر جنگاہ کو جائے آپ نے خود خواب ملاحظہ فرمایا ہی اب اسکا کیا بندوبست ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ اسکا بندوبست یہ ہی کہ مین خبر منگاتا ہون اگر لشکر نقابدار آراستہ ہوکر میدان جنگ مین آیا تو مین بھی مقابلہ مین اُسکے اپنا لشکر لیکر جاؤنگا اور مقابلہ کرونگا پھر جیسا مناسب ہوگا وہ کیا جائیگا اور نہ مین یہ کہونگا کہ کیون تم میرے فرزند ہو مین نے خواب مین دیکھا مین تمسے مقابلہ کرونگا یہ میری شان کے خلاف ہی بادشاہ نے فرمایا خواجہ کو آنے دیجیے کہ اتنے عرصہ مین خواجہ بھی آئے خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران وجہان پناہ دونون صاحب بارگاہ مین تشریف فرما ہین خواجہ حیران ہوئے کہ کیا سبب ہی جو یہ دونون صاحب ایک مقام پر ہین خواجہ نے سلام کیا اور اپنے طلب کرنیکا سبب اور ان دونون کے سویرے آنیکا سبب دریافت کیا سب نے اپنا خواب

جاکر خواجہ کو طلب کرکے لشکر نقابدار کی خبر منگاؤن بادشاہ کا بھی برآمد ہونا بیان کیا بادشاہ نے اپنا خواب دیکھنا اور اس خیال سے کہ مین بارگاہ مین جاکر صاحبقران کو جمع کرون کہ وہ برائے مقابلہ نقابدار نے جائین یہان صاحبقران کو بارگاہ مین آکر یا نا بیان فرمایا یہ سنکے خواجہ نے عرض کیا کہ ای صاحبقران اب کیا کرنا چاہیے صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ تم کسی کو روانہ کرو کہ وہ لشکر نقابدار کی خبر لائے بس خواجہ یہ سنکے باہر بارگاہ کے آئے اور چند ہرکارون کو طلب کرکے طرف لشکر نقابدار کے روانہ کیا اور خود بارگاہ مین چلے آئے ادھر سردار بیدار ہو ہوکر نماز صبح ادا کرکے لباس رزم سے آراستہ ہوہوکر طرف درد ولت کے چلے لشکر مین تیاری ہونے لگی سردار جو جلوخانہ مین ہو پہنچے تو معلوم ہوا کہ بادشاہ و صاحبقران و خواجہ بارگاہ مین تشریف رکھتے ہین بس سردار حاضر دربار ہونے لگے دیکھا کہ سب موجود ہین بس سلام کرکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھنے لگے ادھر لشکر تیار ہوکر طرف میدان جنگ کے جانے پر آمادہ ہوکر کھڑا ہوا ادھر نقابدار اس خیال مین اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی کہ ہرکارے خبر لشکر صاحبقران لائین تو کچھ انتظام کیا جائے راوی نے اسطور سے بیان کیا ہی کہ جب سردار حاضر دربار مسلح و مکمل ہوکر ہونے لگے صاحبقران نے سردارون سے دریافت فرمایا کہ کیا سپاہ تیار ہوکر طرف میدان نادر دگاہ گئی انھون نے عرض کیا کہ سب تیار ہین سب حکم والا کے منتظر ہین صاحبقران نے فرمایا کہ انکو حکم دیا جائے کہ وہ اپنی کمرین نہ کھولین اسی طور سے تیار رہین نہ جانے نادر دگاہ کے جائین جب ہم انکو حکم دین اسوقت روانہ ہون بس یہ حکم صاحبقرانی سردارون نے اپنے اپنے لشکر کے افسرون کو بذریعہ چوبدارون کے کہلا بھیجا یہان لشکر اپنے اپنے مقام پر آکر قائم ہوا مگر سب مسلح و مکمل ہین اب راوی بیان کرتا ہی کہ وہ جو ہرکارے خواجہ نے طرف لشکر نقابدار کے روانہ کیے تھے لشکر نقابدار مین پہونچکر داخل بارگاہ نقابدار ہوے دیکھا کہ نقابدار اپنے دنگل پر جلوہ فرما ہی سب سردار حاضر ہین اور نقابدار سردارون سے فرما رہا ہی کہ مین اس فکر مین ہون کیا تدبیر کرون کہ میرے صاحبقران کے ملاقات ہو اور جو خواب مین نے دیکھا ہی اسکا اظہار کرون گو مین نے قصد مقابلہ موقوف کیا اسی سبب سے لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا مگر جب صاحبقران لشکر لیکر میدان جنگ مین آئینگے اس حالت مین بھی ضرور برائے مقابلہ جاؤنگا اور مجکو حکم مقابلہ کرنے کا نہین ہی اسی سبب سے مین نے ہرکارے لشکر اسلام مین برائے خبر روانہ کیے ہین کہ وہ خبر لیکر آئین تو کچھ بندوبست کرون بلکہ مین خود لشکر صاحبقران مین جاؤن اور انکی خدمت مین حاضر ہوکر انکی ملازمت اور شرف تقبیل حاصل کرون یہ جو تقریر سردارون نے سنی عرض کیا کہ آپکو اختیار ہی ہم سب آپکے تابع حکم ہین ہرکارون نے جو یہ سنا اور یہ معلوم ہوا کہ نقابدار مقابلہ نہ کریگا بارگاہ مین نوصورت تبدیل کیے ہوے موجود تھے فوراً خبر معلوم کرکے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوے ادھر ہرکارے نقابدار کے جو لشکر صاحبقران مین پہونچے انھون نے دیکھا کہ لشکر سب تیار ہی سردار مسلح و مکمل ہوہوکر اندر بارگاہ کے جاتے ہین انھون نے خیال کیا کہ اندر بارگاہ کے چلکر دیکھنا چاہیے کہ کیا سبب ہی غرضکہ یہ صورت بدل کر اندر بارگاہ کے آئے دیکھا کہ بادشاہ تخت پر تشریف فرما ہین صاحبقران اپنے دنگل پر اور سب سردار کرسیون و دنگلون پر اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے ہوے ہین عزیز صاحبقران اپنے اپنے مقام پر یہ ہرکارے بھی ایک جانب اس خیال سے کھڑے ہوے کہ دیکھین کیا گفتگو ہوتی ہی ان لوگون کا قصد میدان جنگ مین کیا جانے کا نہین ہی یہ ہی ہرکارے خیال کر رہے تھے کہ صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ کیون خواجہ ابھی تک ہرکارے خبر لیکر نہین آئے ہین بڑا عرصہ ہوا خواجہ نے عرض کیا کہ جب آپنے حکم فرمایا تھا مین نے اسیوقت ہرکارون کو روانہ کردیا تھا آتے ہونگے یہ ہی خواجہ عرض کر رہے تھے کہ وہ ہرکارے آکر

پہونچے مجرا گاہ پر سے مجرا بجالائے عرض کیا کہ بجان نثار کچھ عرض کیا چاہتے ہین خواجہ نے کہا کہ بیان کرو انھون
نے زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیکر دعا و ثنا نے بادشاہی بجالائے اور یون گویا ہوے کہ ای
جہان پناہ فلک بارگاہ ہو جیے بیاید ہ تا سر زند آفتاب سر ور باشی ؛ تا سبح دمد ہمدم ساغر باشی ؛
تا تاج حیات بر سر خضر بود ؛ در خانہ اقبال سکندر باشی ؛ ہم برلے خبر لشکر نقابدار مین
گئے تھے ہمکو یہ معلوم ہوا کہ نقابدار نے بھی کوئی خواب تب کو دیکھا ہی بدین سبب اُسکا قصد میدان مین
آنے کا نہین ہی بلکہ نقابدار نے ہرکارے برائے خبر دانستہ کیے ہین کہ وہ خبر لائین اگر آپ میدان مین تشریف
لائینگے تو وہ بھی آئینگے ورنہ وہ تو اس فکر مین ہین کہ کسی صورت سے آپکی خدمت مین تشریف لائین یہ عرض
کرکے ساری تقریر نقابدار کی خدمت صاحبقران مین عرض کی صاحبقران نے یہ سُنکے فرمایا کہ جب نقابدار
کا قصد مقابلہ کا نہین ہی تو مین بھی میدان مین لشکر لیکر نہ جاؤنگا ہمارے لشکر کو حکم دو کہ کمرین کھولڈالین اور
یہ غریب خانہ تو نقابدار کا کفش خانہ ہی جسوقت چاہین تشریف لائین یہ فرماکر طرف بادشاہ کے ملاحظہ فرمایا
بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی کہ نقابدار نے بھی مثل ہمارے کوئی خواب دیکھا ہی صاحبقران
نے جواب مین فرمایا کہ ہان معلوم ایسا ہی ہوتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ اب کیا ضرورت مقابلہ ہی اگر نقابدار
کو خواہش ہوگی وہ خود یہان تشریف لائینگے اب ہم بھی اُنسے مقابلہ نہ کرینگے ہان جو ہمسے مقابلہ کرے ہم اُس سے
مقابلہ کرتے ہین جو ہمسے مقابلہ نہ کرے ہم اُس سے نہین مقابلہ کرتے صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ اسی سبب سے
تو مین نے لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا بس بعد اس تقریر کے صاحبقران و بادشاہ دونون حضرات خاموش ہو رہے
اُدھر لشکر کمر کھولنے لگا ہرکارے بہ حال دریافت کرکے طرف اپنے لشکر کے چلے راہ ہی کرکے داخل اپنے لشکر مین ہوے
بارگاہ مین حاضر ہوکر مجرا کیا اور دعا و ثنا عرض کرکے عرض کیا کہ ہم خاکسار بارگاہ صاحبقران مین گئے تھے پہلے ہمنے لشکر کو
تیار اور آمادہ طرف میدان جنگ کے چلنے کے دیکھا مگر یہ دیکھا کہ سردار بارگاہ مین جاتے ہین پھر باہر نہین آتے ہین ہم بھی
بارگاہ مین گئے دربار کو آراستہ پایا سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوے ہین ہم بھی ایک طرف کھڑے ہوے کہ اتنے
عرصہ مین چند ہرکارے پہونچے جو کہ آپکے لشکر مین برائے خبر آئے تھے جو حال دریافت کرکے گئے تھے اُنھون نے
سب حال بیان کیا جب صاحبقران سماعت فرما چکے تو اُسیوقت حکم دیا کہ لشکر کمر کھولے جبکہ نقابدار کا
قصد مقابلہ کرنے کا نہین ہی تو ہمکو کیا ضرورت ہی کہ جو ہم مقابلہ کرین بس ہم یہ حال دریافت کرکے حاضر خدمت
ہوے صاحبقران نے بھی کوئی خواب دیکھا ہی مگر یہ نہین معلوم کہ کیا خواب دیکھا ہی یہ سُنکے نقابدار نے اُنکو انعام دیکر
رخصت کیا اور اپنے سردارون سے کہا کہ اب مین خدمت مین صاحبقران کی چلتا ہون اُنسے اپنا خواب بیان
کرونگا اور اپنے کو ظاہر کرونگا کیونکہ مجکو خواب مین حکم ملا ہی اور یہ ہی ارشاد ہوا ہی کہ تم جاؤ اُنسے اجازت لیکر طرف
طلسم نور آگین کے کہ اُسکی فتاحی تمھارے نام ہی جاکر فتح کرو اپنے نانا کے خون ناحق کا عوض لو اور کچھ
حال نہین ارشاد کیا صرف اسقدر فرمایا کہ مفصل حال تمکو صاحبقران سے معلوم ہوگا وہ بموجب وصیت نانا
تمکو اجازت دینگے اُنکے پاس تمھاری ایک امانت بھی ہی وہ بھی حاصل کرو بس اب لازم ہی کہ مین جاؤن سردارون نے
عرض کیا کہ بہت بہتر ہی چنانچہ نقابدار نے اپنے لباس کو تبدیل کیا سردارون کو لیکر طرف لشکر صاحبقران کے
رخ پر نقاب سبز پڑی ہوئی مرکب پر سوار ہوکر بڑے جاہ و حشم سے چلا اپنے لشکر کو طے کرکے قریب لشکر صاحبقران
پہونچے چند ہرکارے برائے خبر بجگم صاحبقران چلے تھے کیونکہ صاحبقران نے حکم دیا تھا کہ اب جاکر خبر لاؤ کہ
نقابدار کس فکر مین ہین وہ ہرکارے جو حد لشکر پر پہونچے تو دیکھا کہ نقابدار مع سردارون کے مرکب پر سوار ادھر
چلے آتے ہین ہرکارے یہ حال دیکھکر واپس ہوے فوراً حاضر بارگاہ ہوے عرض کیا کہ نقابدار مع سردارون کے

لشکر کی طرف بقصد ملاقات تشریف لاتے ہین یہ سُنتا تھا کہ صاحبقران نے فرمایا کہ چند معزز سردار برائے
استقبال جائین بس شہنشاہ گوہر کلاہ وامیر الزمان وچند سردار دست راست اپنے اپنے دنگل پر سے
اُٹھے صاحبقران سے اجازت حاصل کرکے برائے استقبال روانہ ہوے بیرون بارگاہ آکر اپنے اپنے
مرکبون پر سوار ہوکر چلے جب قریب صدر لشکر پہونچے دیکھا کہ نقابدار چلے آتے ہین شہنشاہ چونکہ واقف تھے
اور ملاقات بھی کرچکے تھے مرکب کو بڑھا کر آگے آئے اور صاحب سلامت بین سبقت کی نقابدار نے بخندہ پیشانی اسلوب
سے جواب سلام دیا کہ جیسے خورد بزرگ کو جواب دیتا ہی اور فوراً مرکب پر سے کود پڑا اسکا مرکب پر سے کودنا تھا کہ کل سردار
نقابدار کے پیادہ ہوے ادھر شہنشاہ بھی مرکب پر سے اُترے اُنکے بھی سردار اور جو سردار صاحبقران آئے تھے
سب پیادہ ہوے بس شہنشاہ نے دوڑکر نقابدار کو گلے سے لگایا اُسکے بعد ہر سردار سے ملے ادھر ہر سردار نے
نقابدار کے شہنشاہ کو سلام کیا مزاج پرسی ہوئی ہر سردار لشکر السلام نے بھی نقابدار کو سلام کیا نقابدار نے سبکے
سلام کا جواب پاکے بعد شہنشاہ نے فرمایا کہ آپکے آنے کی جو خبر شہنشاہ فلک بارگاہ وصاحبقران عالیجاہ کو معلوم
ہوئی اُنھون نے فرمایا کہ کوئی استقبال کو جائے بموجب ارشاد آنجناب مین برائے استقبال آیا ہون بس تشریف لیجیے
نقابدار نے جواب دیا کہ استقبال کی کیا ضرورت تھی مین خود حاضر ہوتا تھا شہنشاہ نے جواب دیا کہ یہ خلاف مروت تھا
جو کسی کو برائے استقبال نہ روانہ فرماتے اب چلیے دیر نہ فرمائیے بس نقابدار کو شہنشاہ مع سردار دن کے لیکر طرف داخل
بارگاہ ہوے جب نقابدار داخل بارگاہ ہوا نقابدار نے بارگاہ کو خوب آراستہ پایا بادشاہ تخت پر متمکن ہین صاحبقران
اپنے دنگل پر اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر دست چپ کے راستی طرف دست راست کے
بارگاہ نہین ہے گویا بیشہ شیران ہی ہر ایک اپنے وقت کا رستم وسہراب ہی یہ بارگاہ وسردار نقابدار دیکھکر دل مین بہت خوش ہوا
اور خیال کیا کہ کیا ایا جری وبہادر دلاور صاحبقران نے جمع فرمائے ہین میرے ہمراہ ایک بھی ایسا نہین ہے استدانی
نقابدار کو دیکھکر مسکرائے اور تیور بدل ڈالے اور کھنکھار کر تھوکا اور مونچھون پر تاؤ دیا طرف تبختر تلوار کے دیکھا
پکار کر کہا کہ کیا بے ادب لوگ دربار مین آئے ہین جو قواعد شاہی سے بالکل ناواقف ہین مثل تصویر کے آکر کھڑے ہوگئے
کیا زیبا ہے کہ ایک نقاب منھ پر ڈالی اسلیے کہ ہر ایک اس پردے کے سبب سے عزت کرے اگر بالمشافہ ہونگے تو کوئی عزت
نہ کریگا بالکل کوئی یہ بھی نہ خیال کریگا کہ کون ہے اور کون نہین ہے اور جب نقاب ہوگی تو لوگ یہ خیال کرینگے کہ کوئی مرد صاحب
عزت وعالی خاندان ہے ہر ایک کے دل مین عزت وآبرو کا خیال ہوگا سب قدر ومنزلت کرینگے یہ خیال کرکے بموجب مصرعہ
کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری مین مگر اصل مین تو جو ہین سو ہین صرف اس لیے یہ پردہ ڈالا جاتا ہے کہ عیب پوشی ہو مگر وہ
کیا کرین اپنی اصلیت کو کوئی نہ کوئی حرکت مزدرانسے اُنکی لیاقت کے موافق سرزد ہوتی ہے جس سے اُنکی لیاقت ظاہر ہوجاتی
ہے انسان کو اپنی قدر ومنزلت کی طرف خیال کرنا چاہیے وہ حرکت نہ کرے کہ جس سے ہر ایک کی نگاہ مین کم وقعت معلوم ہو
کہ جو اُسکی عزت ہے بلکہ یہ کوشش کرے کہ ہر ایک عزت کرے کیونکہ اب اُسنے دوسرا طریقہ اختیار کیا ہے اُسکے موافق سب خیال کرین
یہ ہو کہ جیسے مثل ہے کہ کوا اپنی چال چلتے چلتے ہنس کی چال چلا اپنی بھی چال بھولا اور اُسکی بھی بس ڈگمگانے لگا یہ حال ہوا تو اس سے
کیا حاصل بس اپنا طریقہ کیون بھولے اُسی پر چلے مین نے دیکھا ہے کہ بعض لوگون کا یہ طریقہ ہے کہ جہان منھ لگایا وہ پھول
گئے کہ ہم بھی کوئی ہین کچھ وقعت رکھتے ہین کہ لوگ ہماری عزت کرتے ہین یہ تقریر جو اسد نے کی صاحبقران نے اسد کی
طرف دیکھا اور خیال کیا کہ یہ کسکی طرف آداب کر رہا ہے یہ خیال کرکے اسد کی طرف بہ نگاہ غضب دیکھا اسد خاموش ہورہا
اُدھر نقابدار نے پہلے بادشاہ کو باادب سلام کیا پھر صاحبقران کو بعد اُسکے سب اہل دربار کو سلام کیا صاحبقران
نے جواب سلام دیا کرسی اپنے دنگل کے برابر برائے نقابدار آراستہ کی ہوئی تھی اُسپر بیٹھنے کا اشارہ کیا اُدھر سب
سردار جو کہ استقبال کو گئے تھے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے جو سردار نقابدار کے ہمراہ آئے تھے وہ بھی علی قدر مراتب دنگل و

کرسی پر بیٹھے جب سب بیٹھ چکے صاحبقران نے نقابدار کے مزاج کی کیفیت دریافت فرمائی نقابدار نے جواب دیا کہ آپکی جان دمال کو دعا دیتا ہون یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ بیان فرمایئے کہ آپکا کدھر سے تشریف لانا ہوا قبل اسکے جو آپ تشریف لائے تھے تو مین نے ایک رقعہ شوق لکھا تھا اور ملاقات کا بہت مشتاق تھا چنانچہ آپنے وعدہ کیا تھا کہ ابکی مرتبہ جو آؤنگا تو ضرور ملاقات کے لیے بارگاہ مین آؤنگا معلوم ہوتا ہی اُسی ایفاے وعدہ کے لیے تشریف لائے ہین نقابدار نے عرض کیا کہ مجکو آپ سے نہایت درجہ شرمندگی ہی کہ حضور نے مجکو طلب فرمایا نیز شہنشاہ نے بھی بہت کوشش فرمائی کہ مین آپکی خدمت مین حاضر ہون مگر میری ایسی کم نصیبی اور بدقسمتی تھی کہ مین حاضر نہو سکا اُسکا سبب یہ تھا کہ مجکو ایک شدہ ضرورت تھی شہر آشوبیہ مین مین اُسی ضرورت سے جاتا تھا کہ راہ مین یہ واقعہ درپیش ہوا مین شہنشاہ سے رخصت ہوکر اُس ضرورت کے لیے گیا اُسی شہر مین مین نے سُنا کہ آپ لشکر لیکر سمندریہ پر تشریف لائے ہین مین نے خیال کیا کہ آپکے آنے سے قبل مین سمندریہ پر پہونچکر سمندریہ کو فتح کرون اور آپسے مقابلہ کرکے اپنی صاحبقرانی کا امتحان کرون چنانچہ آپ مجھ سے قبل پہونچے اور آپنے مقابلہ کیا ان دونون کی قضا میرے ہاتھ سے تھی بدین سبب مجکو خداوند کریم نے عین وقت پر پہونچایا یہ کام میرے ہاتھ سے سرانجام پایا پس مین نے خیال کیا کہ آپسے مقابلہ کرکے اپنی آرزوے دل برلاؤن چنانچہ مین نے کل آپسے عرض کیا آپنے بھی اقرار کیا آج کا دن مقابلہ کا قرار پایا تھا مین میدان جنگ سے واپس جاکر اپنی فرودگاہ پر سو رہا رات کو مین نے خواب مین دیکھا کہ مین ایک باغ مین گیا ہون ایک مرد بزرگ سے ملاقات ہوئی انھون نے فرمایا کہ ای رفیع البخت تو صاحبقران سے مقابلہ کریگا اُسکے کون مقابلہ کرسکتا ہی دوسرے وہ تیرے پدر بزرگوار ہین کسی پسر نے پدر سے مقابلہ کیا ہی جو تو مقابلہ کرے گا پس تجکو لازم ہی کہ تو بوقت ملاقات حضرت صاحبقران مین حاضر ہو اپنے حال سے صاحبقران کو آگاہ کر کیونکہ تو اُنکا فرزند ہی بطن سے ملکہ ناوک فگن جاگم مرحلہ طلسم نور آگین کے جسکو بدیع الملک نے اُس زمانہ مین فتح کیا ہی جبکہ صاحبقران ثانی حاکم لشکر تھے اور جس مرحلہ کا آذر کدہ نام تھا اور تو فاتح ہر طلسم نور آگین کا ہی صاحبقران کی خدمت مین جانے اجازت لیکر کوچ کر کیونکہ اُسکی فتاحی کا زمانہ قریب ہی اور وہ جو کہ خواب دیکھا تھا نقابدار نے بالکل بیان کیا جو کہ قبل کی خبرون مین گذر چکا ہی جب نقابدار خواب بیان کرچکا صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے بھی خواب دیکھا ہی اور یہ فرماکر اپنا خواب بیان کیا یہ خواب بھی مذکور ہو چکا ہی اور بادشاہ نے بھی خواب اپنا بیان کیا بس نقابدار یہ سُنکے اپنے مقام پر سے اُٹھا اور نقاب کو منہ پر سے اُلٹ کر اور دوڑ کر بادشاہ کے قدمون پر گرنے لگا بادشاہ نے گلے سے لگایا پیار کیا پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا ای فرزند تمنے اپنے نور جمال سے ہماری آنکھون کو روشن کیا جاکر اپنے پدر بزرگوار سے ملو پس نقابدار بادشاہ کے پاس سے اُٹھکر صاحبقران کے قدمون پر گرنے لگا یہ عرض کرکے کہ آپ میری اس خطا کو معاف فرمایئے کہ مین نے بہت گستاخی کی ہی آپکی خدمت مین کہ مین آپسے قصد مقابلہ رکھتا تھا مصرعہ بہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ کجا یہ گنہگار کجا آپ سا آقاے نامدار اور مین یہ کہون کہ آپسے مقابلہ کرونگا مین صاحبقران ہون مجکو اتنا نہ صاحبقرانی دیجیے یہ مراحق ہی یہ زبان قطع ہو اور یہ ہاتھ کہ جس سے مین مقابلہ کرون اور یہ تقریر کرون آپکی ذات کو یہ سب ہی میری خطا معاف فرمایئے بموجب این عبارت از خوردان خطا و از بزرگان عطا یہ کہتا قدمون پر گرنے لگا صاحبقران نے یہ فرماکر سر نقابدار کا سینے سے لگایا کہ یہ عین تمھاری سعادتمندی اور لیاقت تھی کہ تمنے یہ تقریر کی کیونکہ جو جری ہونے ہین وہ بدون امتحان کسی کے شریک نہین ہوتے ہین یہ کوئی تمھاری خطا نہ تھی بلکہ مین اس سے بہت خوش ہوا یہ فرماکر گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا خوب زور سے گلے لگایا پیار کیا اسکے بعد فرمایا کہ آج وہ مجکو خوشی حاصل ہوئی ہی کہ تمام عمر نہوئی تھی نہوگی اور بہت بڑی فتح ہوئی اور یہ جو الفت تمھارا نام سُنکے مجکو ہوئی تھی یہ جوش خون کے سبب سے تھی اور الفت پدری تھی جب سے صورت دیکھی جو محبت کہ میرے قلب مین تھی اُسکو

مین بیان نہین کرسکتا ہون بس معلوم ہوا کہ یہ سب محبت پدری تھی جو کہ پیدا ہوئی ہی خیر خدا نے اپنا فضل کیا کہ مجھ سے ملکے یہ کہکر فرمایا کہ جا کر اپنے مقام پر بیٹھو بس نقاب دار اس کرسی پر جو کہ روبرو تھی بیٹھ گئی صاحبقران کے بھی ہوئی تھی اگر بیٹھے اب جو اہل دربار نے بغور دیکھا تو یہ پایا کہ گویا بدیع الملک بیٹھے ہوے ہین بالکل صورت صاحبقران سے مشابہ تھی کسی بات کا ایک سر مو فرق نہ تھا رفیع البخت نے اپنی کرسی پر بیٹھکر صاحبقران سے عرض کیا کہ وہ وصیت نامہ تمہارے پاس ہی جو کہ حضور نے آذرکدہ سے پایا تھا مجکو خواب مین حکم ہوا ہی کہ تو فاتح طلسم نور آگین جہان کا خداوند حسین الزمان ہی تیری مان بھی تابع حکم اسکی تھی یہ مرحلہ جو کہ تیرے باپ نے بعد فتح کرنے طلسم مراۃ العدم کے جبکہ واپس جاتے تھے طرف لشکر صاحبقران ثانی کے راہ مین اس مرحلہ پر پہونچے مریخ آفتاب علم و قیصر صاف ہوا سے اس مرحلہ کا حال معلوم ہوا اور مین اسکے فتح کرنے کی فکر پیدا ہوئی حاصل یہ کہ فتح کیا اور فرہاد آذر کے ہمراہ ملک کے تشریف لیگئے تھے وہان سے ایک وصیت نامہ ولوح الماس و اسم اعظم انکو حاصل ہوا تھا بس اس سے اسکی حالت دریافت کرواکر اجازت لیکر طرف طلسم نور آگین کے جاؤ کیونکہ اسکا زمانہ فتح و طلسم آخر ہوگئی ہی اسکے فتح کرنے کا جو تمکو حکم ملا ہی اسکا سب تمکو اپنے باپ سے معلوم ہوگا چنانچہ مین اس پوری کیفیت کا امیدوار ہون کہ آپ بیان فرماے اور بموجب وصیت نامہ مجکو اجازت مرحمت فرماے صاحبقران نے فرمایا کہ اے فرزند گرامی قدر والا تبار دولت و بخت بیدار رفیع البخت ارجمند پہلے تم اپنی حالت سے آگاہ کرو کہ تم کہان پیدا ہوے اور تمہاری والدہ کہان ہین یہ سنکے رفیع البخت نے عرض کیا کہ مین اس حال سے بالکل نہین واقف ہون ان میرے بازو پر ایک کاغذ موم جامہ کیا ہوا ہی کل تک مین اپنے کو بادشاہ زرنباد کا فرزند جانتا تھا جو کہ مرد خدا پرست اور رعایا دیندار و عادل رعیت پرور رہی اور سپاہ و لشکر بھی رکھتا ہی اور نقاب پوشی کا میری یہ سبب تھا کہ مجکو خواب مین حکم ہوا تھا جبکہ مین جوان ہوا تھا کہ تم نقاب سبز اپنے منہ پر ڈالو اور دعوی صاحبقرانی کرو جب تک تمکو دوسرا حکم نہ ملے چنانچہ مین اس وصیت کے بموجب کاربند ہوا اور اس روز سے منہ پر سبز نقاب ڈالی ہے اسی سبب سے اپنے ہمراہ لیکر اور بادشاہ زرنباد سے کہ جسکا نام خوبان تاجدار ہی کوچ کیا ممالک کفار کو اسلام آباد کرتا ہوا اور دعوی صاحبقرانی کرتا ہوا نشان صاحبقرانی بلند کیا کل جب خواب مین یہ امر ظاہر ہوا کہ مین آپکا فرزند ہون اور ریبطن سے ملکہ ناوک فگن کی ہون تب مین آج حاضر خدمت ہوا صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ وہ کاغذ لاؤ جو کہ تمہارے بازو پر بطور تعویذ کے بندھا ہوا ہی رفیع البخت نے عرض کیا کہ یہ تعویذ میرے بازو پر جب سے مین نے ہوش سنبھالا ہی تب سے مین اسے دیکھتا ہون مین نے اس خیال سے اسے نہین کھولا کہ شاید یہ کوئی تعویذ ہی نہ ہو مین نے کسی سے ذکر کیا چونکہ رات کو خواب مین مجکو یہ بھی حکم ہوا ہی کہ جب صاحبقران تمہاری کیفیت دریافت کرین تو تم یہ تعویذ جو کہ تمہارے بازو پر بندھا ہوا ہی اسکو انکے روبرو پیش کرنا اس سے تمام حالت ظاہر ہو جائیگی بس یہ حاضر ہی یہ کہکر وہ تعویذ صاحبقران کے حوالے کیا صاحبقران نے اسکا موم جامہ دور کرکے جو اسکو کھولا تو ایک پرچہ کاغذ تھا اسپر یہ تحریر تھا کہ جب مین بعد عقد کے آپ سے رخصت ہوکر اپنے مقام پر آئی اور آپ ہمراہ صاحبقران کے تشریف لیگئے رادی نے بیان کیا ہی کہ وہ پرچہ بنام بدیع الملک تھا اسمین یہ تحریر تھا کہ جب مین اپنے مقام پر آئی یہ خبر جب حسین الزمان خداوند طلسم کو معلوم ہوئی کہ مرحالہ ری فتح ہوگیا اور ملکہ مسلمان ہوئی چونکہ وہ میرے اوپر فریفتہ تھا اسکو یہ سنکے بہت غصہ آیا اسیوقت اسنے اپنا قہر و عتاب نازل کیا تمام اہل مرحلہ تباہ ہوے سحر حسین الزمان سے مجھ پر یہ آفت نازل ہوئی کہ مین بکہ و ضیاے موتس دیار و بے ہمدم ہمساز کے سرگردان آوارہ و تباہ ایک طرف کو نکلکر روانہ ہوئی چونکہ مین حاملہ تھی وضع حمل میرا

قریب تھا جبکہ ایک صحرا مین پہونچی تھے دو روز تسرد ع ہوے مین کنارے ایک چشمہ کے ٹھہر گئی تھی تھوڑے عرصہ کے بعد
یہ لڑکا پیدا ہوا چونکہ مین اس چکی تھی کہ میرے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ جسکا نام رفیع البخت ہوگا اور وہ فاتح طلسم
گنوا گگین ہوگا مین نے اس طفل کا نام رفیع البخت رکھا چونکہ میرے ہمراہ کوئی نہ تھا مین نے خود اس طفل کو اس
چشمہ مین غسل دیا اور مانی جشیوار کے تربت مین لپیٹ کر ایک سنگ پر رکھدیا تھا اس سبب سے کہ مجکو اپنی جان
[illegible] چونکہ اس طفل کو بجائی تجہیز و تکفین کے سپرد خدا کرکے اور اس خیال سے کہ یہ طفل بدبختیون و منحوسی قدم ہی
[illegible] ہوئی بس مین نے اسکو اسی مقام پر چھوڑا اور خود وہان سے روانہ ہوئی ایک پرچہ اس
مضمون کا کہ اس طفل کے گلے مین ڈالدیا تھا کہ جو کوئی اس طفل کی پرورش کریگا کیونکہ یہ لڑکا خاندان عالی سے ہی
[illegible] ہوگا یہ پرچہ اور دو پرچہ دونون گلے مین ڈالدیے اور ایک لعل گران قیمت اس طفل کے پاس رکھدیا ہی
[illegible] طرف کو جاتی ہون ای بدیع الملک نامدار جب آپ سے اور اس طفل سے کسی صورت
[illegible] وقت یہ پرچہ دیکھکر میری حالت کو یاد فرمائیگا یہ فرزند آپکا ہی اور مین اسکی مان ہون جب یہ سبب
[illegible] ہوچکے اب معلوم ہوا کہ یہ سبب تھا جو ملکہ نے مجکو اسکے ولادت سے آگاہ نہ کیا اور ای نے
[illegible] اس طفل کو اس مقام پر چھوڑ کر سپرد خدا کرکے روانہ ہوئی تھی گو بسبب خوف کے اسکو چھوڑ
[illegible] تھا مگر محبت مادری سے پھر پھر کر دیکھتی جاتی تھی اور آنکھون سے اشک رواں تھے جہان تک نگاہ نے کام
کیا دیکھتی گئی اسکے بعد ایک قافلہ مین پہونچی اہل قافلہ سے ملی سالار قافلہ کے پاس گئی اس سے بکھا اور حال بیان کیا
یہان تک کہ ہمراہ قافلہ کے ہولی تھی اسکا بھائی سلیم جادو جو کہ قبل مین وزیر تھا جبکہ ملکہ حاکم تھی یہ نہ سلیم کو معلوم تھا
کناوک فگن سرحد ہی نہ ملکہ کو معلوم تھا کہ سلیم ملکہ حقیقی بھائی ہی جب بدیع الملک نے مرحلہ فتح کیا اسوقت
یہ امر ظاہر ہوا جبکہ ملکہ تباہ ہوکر نکلی تھی سلیم بھی ایک طرف کو نکل گیا تھا یہ بھی تباہ و برباد اسی قافلہ مین پہونچا ملکہ کو
پہچانکر دونون بھائی بہن اس قافلہ سے جدا ہوکر ایک طرف کو روانہ ہوے تھے اتفاق سے سب اہل لشکر و
خادم و خدمتگار ملے چونکہ وہ زمانہ ملکہ کی سختی کا تھا بعد ولادت پسر وہ تنہی برطرف ہوئی یہان جب حسین الزمان کو
معلوم ہوا کہ ملکہ تباہ ہوکر نکل گئی ہی بس آستے جو کچھ کیا تھا وہ اپنا سحر برطرف کرلیا اور اسی مرحلہ کو پھر اسی طور سے چھوڑ دیا
ملکہ پھر اسی مرحلہ پر آکر مقیم ہوئی اور حکومت کرنے لگی اب اپنا خوب بندوبست کیا مگر یہ حال کسی پر ظاہر نہ کیا کہ مین
زندہ واپس کے کیون چھوڑ آئی ہون بلکہ یہ ظاہر کیا کہ نکان راہ سے فلان صحرا مین میرے یہان لڑکا پیدا ہوا مگر مرگیا
مین اسے اسی جنگل مین ایک مقام پر دفن کرکے چلی آئی کہ راہ مین یہ قافلہ ملا اب ملکہ پھر اسی مقام پر مع اپنے بھائی کے
رہنے لگی یہ حال ہی جو کہ تحریر ہوا اب جب یہ امر صاحبقران کو معلوم ہوا کہ ملکہ پر یہ آفت گذری جب ملکہ اپنے مقام پر آئی
نہ اسکو صاحبقران کی یعنی بدیع الملک کے حال کی خبر ہی نہ بدیع الملک کو ملکہ کے حال کی خبر ہی تحریر دیکھکر
بہت افسوس کیا کہ نہ معلوم ملکہ پر کیا گذری اور کس طرف کو نکل گئی کچھ حال نہین معلوم خیر سپرد خدا کیا اگر مقدر مین
ملاقات ہی تو پھر ملاقات ہوگی ورنہ برسون ہوگئے کہ کچھ خبر نہ معلوم ہوئی یہ بھی نہ معلوم ہوتا اگر یہ امر نہ ظاہر کیا جاتا کہ تم
میرے فرزند ہو مقام افسوس ہی کہ یہ آفت آئے اور مجکو خبر ہو خیر بعد انقراض ان سب کامون کے ملکہ کی تلاش کیجائیگی
یہ نہ معلوم تھا کہ ملکہ بخیر و خوبی اپنے مقام پر پہونچ گئی ہین اب صاحبقران نے بعد افسوس ظاہر کرنے کے رفیع البخت
سے فرمایا کہ ای فرزند یہ حال تجکو کچھ معلوم ہی کہ تم خوبان تاجدار کے پاس کیونکر آئے رفیع البخت نے عرض کیا کہ
مجکو تو یہ حال نہین معلوم ہی مگر ہان ایک سردار ہی جو کہ میرا بزرگ ہی اور مجکو اسنے اپنی گود مین پرورش کیا ہی گویا
میرا والد ہی اور ہر وقت میرے ہمراہ رہتا ہی مین اسکو آپکے روبرو طلب کرتا ہون وہ کل حال بیان کریگا یہ کہکر اشارہ کیا
صاحبقران نے دیکھا کہ ایک سردار چوکہ صف سرداران مین بیٹھا ہوا تھا اٹھکر روبرو شاہزادے کے آیا عرض کیا کہ کیا حکم

ہونا اور رفیع البخت نے فرمایا کہ صاحبقران کو یہ دریافت فرماتے ہین اسنے صاحبقران سے عرض کیا کہ کیا ارشاد ہوتا ہے
صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بیان کرو کہ رفیع البخت کیونکر خوبان تک پہونچے اسنے عرض کیا کہ تفصیل اس واقعے
کی یہ ہے کہ ایک دن خوبان شاہ برائے شکار گیا تھا یہ حقیر بھی ہمراہ تھا اتفاق سے شکار کھیلتا اس چشمہ پر پہنچا جہان
سب آقائے نامدار زمین پر پڑے ہوے تھے اور باندیان مار رہے تھے خوبان شاہ نے جو دیکھا چونکہ ابھی بادشاہ نے نہ تھی
مرکب پر سے اتر کر گود مین اٹھا لیا پیار کیا گلے سے لگایا اب جو دیکھا تو کاغذ گلے مین پڑے ہوے پایا اسکو پڑھا ایک نقل
چاک کر ڈالا اور ایک کاغذ رہنے دیا اسی وقت شکار پر سے واپس آئے تمہین اتنا وغیرہ نوکر رکھین یہ رشک کرنے لگے
چونکہ خوبان کا مذہب لات پرست تھا ایک شب کسی بزرگ نے خواب مین دیکھا یا کہ تو دین اسلام قبول کر اور اس طفل کی
پرورش مین کوشش کر کیونکہ اسکے سبب سے تیرا یہ امر تبہ ہوگا اور یہ طفل خاندان عالی سے ہے بادشاہ اسی مضمون کا پرچہ بھی
دیکھ چکا تھا کچھ ایسا خوف زدہ ہوا ایسا انھون نے خواب مین فرمایا کہ بادشاہ کو اس عالم خواب مین دین اسلام قبول کرتے کچھ
بن نہ پڑا اسی عالم خواب مین دین اسلام قبول کیا اب جو آنکھ کھولی تو بادشاہ کے دل سے زنگ کفر و بت خواب کا خیال تھا جس
باہر آکر دربار مین سب کو جمع کیا کل حال خواب کا بیان کیا اور چند ہدایتین کین بیان فرمائے کہ ہم سب کے دلون پر سے جو زنگ کفر
برطرف ہوگیا اسی وقت ہم سب دائرہ اسلام مین آئے یہ پہلی برکت تھی انکے آنے کی کہ کل اہل شہر مسلمان ہوگئے پرونیلی نے لگے
مساجد وغیرہ تعمیر کی گئین چونکہ اکثر کتب مین دیکھا گیا تھا اور انھین کتابون کے ذریعہ سے قواعد اسلام جاری کیے گئے تمام شہر
مین دین اسلام کا رواج ہوا شاہزادے کی پرورش ہونے لگی بادشاہ نے یہ مشہور کیا کہ میرے یہان فرزند پیدا ہوا بڑی دھوم سے
جشن کی چلہ کیا بڑی خوشی کی کیونکہ مین اس حال سے واقف تھا مجھکو منع کیا اور سب حال اس پرچہ کا جسکو چاک کیا تھا بیان
کیا اور وہ پرچہ جو کہ حضور کے روبرو موجود ہے مجھکو دکھایا مین بھی بہت خوش ہوا اس حیلہ مین مجھکو بہت کچھ انعام دیا گیا کہ مین مالامال
ہوگیا آسمان سے انکی محبت میرے دل مین ایسی پیدا ہوئی کہ مین کیا عرض کرون مین نے آسمان سے اس شہریار کی غلامی کا
قصد کر لیا یہان تک یہ سن تمیز کو پہونچے بادشاہ نے تعلیم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا یہان تک کہ ہر فن مین کامل
ہوے انکی سپہ گری کا شہرہ تمام ملکون مین جو کہ قرب و جوار مین تھے پھیلا کئی بادشاہ یہ خبر سنکے خوبان شاہ نے دین اسلام
اختیار کیا ہی لشکر کشی کر کے آئے مگر قدرت خدا سے اس زمانہ مین کہ جب شاہزادے کا سن کوئی آٹھ برس کا تھا اور
سب فنون سے فراغت حاصل کر چکے تھے یہ خبر سنکے بادشاہ نے اجازت لیکر لشکر کو ہمراہ لیکر برائے مقابلہ نکلے یہی اسی ہزار
کا لشکر تھا اور انکے ہمراہ چار لاکھ کا لشکر تھا کیونکہ وہ چار بادشاہ تھے بس مقابلہ ہوا شاہزادے نے لشکر کو شکست دی وہ
بادشاہ بھی مع لشکر مسلمان ہوے اور خوبان شاہ کو خراج دینے لگے اسی زمانے مین اور وہ ایک بادشاہ لشکر کشی
کر کے آئے شاہزادے نے مقابلہ کر کے سب کو شکست دی وہ بھی مسلمان ہوے اسی زمانے مین شاہزادے نے خواب مین
دیکھا کہ تم منہ پر نقاب مینڈھا لگا کر لشکر لیکر بادشاہ سے اجازت لیکر شہر بہ شہر و مذہب اسلام کو رواج دو یہ حال ہے جو کہ مین نے
عرض کیا صاحبقران نے اس سردار سے فرمایا کہ اب حال معلوم ہوا کہ یہ واقعہ تھا اور اسطرح سے خوبان تک پہونچے
فرما کر اس سردار سے فرمایا کہ اپنے مقام پر جاکر بیٹھو وہ اپنے مقام پر جا کر بیٹھا صاحبقران نے حکم فرمایا کہ لشکر مین
منادی ندا کر دے کہ نقابدار عالیمقدار فرزند ارجمند صاحبقران زمین مین آنے ملنے کی خوشی کر مرنگا اور جشن شاہانہ
دلوا کا مذکر دونگا بعد اسکے انکو اجازت طرف طلسم نوراگین کے جانے کی دونگا یہ فرما کر خواجہ سے حکم فرمایا کہ سامان
جشن کرو بادشاہ کو بھی بہت خوشی ہوئی سب اہل دربار خوش ہوے یہ خبر لشکر مین منتشر ہوگئی کہ نقابدار فرزند
صاحبقران ہین ادھر صاحبقران نے رفیع البخت سے فرمایا کہ اے فرزند تم جا کر اپنے لشکر کو لے آؤ
اور میرے لشکر مین شامل کر دو رفیع البخت نے عرض کیا کہ مجھکو حکم والا کی بجا آوری مین کوئی عذر نہین
مگر مین یہ خیال کرتا ہون کہ کل یا پرسون تو مین آپ سے اجازت لیکر طرف طلسم کے جاؤنگا تو پھر کیا

انجی نوبت ہوگی میں لشکر کو شامل لشکر عالی کرونگا ہان جب طلسم فتح کرکے حاضر ہونگا تو پھر اسوقت شامل ہونگا
میں نے تو یہ عرض کی ورنہ جو حکم عالی ہو یہ جو نقابدار نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر جو تمھاری مرضی
ہو رفیع البخت نے عرض کیا کہ اب میں رخصت ہوتا ہون اپنے لشکر میں جاتا ہون کل پھر حاضر خدمت
ہونگا صاحبقران نے فرمایا کہ تم یہان میرے پاس قیام کرو لشکر کو اسی مقام پر رہنے دو جب طرف طلسم کے جانا
اسکو بھی بلا لینا کیا ضرورت ہے لشکر میں جانے کی رفیع البخت نے عرض کیا کہ بہت خوب بہتر طور میں ہے فرمانا
بجا لانا اطاعت کو کوئی عذر نہیں ہے یہ عرض کرکے اپنے سرداروں سے فرمایا کہ تم لوگ جاکر لشکر میں یہ خبر دیدو
کہ آج رات کو کوئی مجکو صاحبقران نہ کہے کیونکہ میں صاحبقران نہیں ہون صاحبقرانی در اصل صاحبقران کی
ذات کے لیے ہے اور یہ سب کو آگاہ کرنا کہ میں غلام ہون صاحبقران کا میں وہ سردار ہون جب حکم اپنے مالک کے
لشکر میں آئے صاحبقران بادشاہ سے رخصت ہوکر جو صاحبقران نے رفیع البخت سے فرمایا تھا اور جو امر
ظاہر ہوا تھا سب اہل لشکر کو جمع کرکے بیان کیا ان سب کو معلوم ہوا کہ ہمارے آقا و مالک فرزند ہیں صاحبقران کے
ہر ایک کو خوشی ہوئی ان سرداروں نے جو حکم نقابدار نے دیا تھا اسکو بھی اہل لشکر سے بیان کیا اور جسوقت سے
اپنے آقا کو فرزند صاحبقران کہنے لگے لفظ صاحبقرانی کو ترک کیا اسوقت سے سب کو یہ معلوم ہوگیا کہ صاحبقران
نہیں ہیں بلکہ انکے فرزند ہیں بطن سے ملکہ ناوک فگن کے جو لشکر میں خوشی ہونے لگی ادھر بادشاہ نے دربار برخاست
کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے صاحبقران اپنے فرزند کو لیکر اپنے خیمہ خاص میں تشریف لائے بڑی عزت سے
پیش آئے بڑی خاطر و مدارات کی ادھر سامان جشن ہونے لگا وہ رات بسر ہوئی صبح کو پھر دربار ہوا صاحبقران
اپنے فرزند کو لیکر دربار میں آئے بڑی عزت سے جگہ دی رفیع البخت نے بادشاہ کو سلام کیا دربار آراستہ ہوا
سب سردار حاضر ہوئے رفیع البخت کے بھی سردار حاضر دربار ہوئے ادھر سب سامان جشن ہو چکا تھا
استقبال آراستہ ہوئی خادمون نے آکر عرض کیا کہ محفل عیش آراستہ ہے صاحبقران سب اہل دربار و سرداران
رفیع البخت کو اپنے ہمراہ لیکر محفل عیش میں آئے بادشاہ آکر تخت پر جلوہ گر ہوئے سب سردار دہانہ قرینے سے
بیٹھے ہر المکاروں نے بارگاہ کو خوب آراستہ کیا تھا کیا کیا نفیس و عمدہ شیشہ آلات لگایا تھا نہایت عمدہ فرش
کیا تھا ہر طرف فرنیچر کارچوبی مخملی کیا ہوا تھا وسط میں تخت شاہی تھا گرد و پیش دنگل و درمیان مرصع کار سب
سردار تکمہ لگے تھے ہر قسم کی خوشبو سے بارگاہ بسی ہوئی تھی ہر طرف خادم و خدمتگار بالباس زرنگار کھڑے ہوئے تھے
چوبدار پیادے سب موجود تھے جب محفل عیش آراستہ ہو چکی صاحبقران نے ساقی کو حکم دیا کہ اہل محفل کو مے گلگوں
بلا تامل بسیوقت دارو غہ میخانہ نے کشتیان شراب خالص کی جو کہ اس عہد میں حلال تھی درست کرکے روانہ کیں
ساقیان سیمین ساق مع صراحی و ساغر کے حاضر ہوئے بس بانشارہ صاحبقران جام بھر بھر کے پیش کیا پہلے بادشاہ
نے جام نوش فرمایا پھر اسکے بعد صاحبقران نے پھر تو ساقی نے دور باندھ دیا جام گردش میں آیا آواز نوشا نوش بلند ہوئی
اتو ہر طرف سے صدا آنے لگی یہ شعر ہر ایک کی زبان پر جاری تھا شعر ؎ می سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید ؎
کہ سالک بیخبر نبود زراہ و رسم منزلہا ؎ دیگر ساقیا برخیز و در دہ جام را ؎ خاک بر سر کن غم ایام را ہر طرف
سے صدا سے نوشا نوش آرہی تھی بزم عشرت برپا تھی ہر ایک شراب ناب پیکر مست ہو رہا تھا نشہ بادہ سے
جھوم رہا تھا ساقی نے دور باندھ دیا تھا ہر طرف لاؤ لاؤ کی صدا آرہی تھی جب دو دو تین تین جام کی نوبت آئی
اسوقت صاحبقران نے ساقی کو اشارہ کیا کہ جام کو روک لے اسنے جام کو روک لیا اور صاحبقران نے طرف خواجہ کے
دیکھکر فرمایا کہ یہ دعا ارباب نشاط کے نام حکم جاری کردو کہ کے طائفے حاضر کیے جائین یہ حکم صاحبقران نے خواجہ کو دیا
اسیوقت خواجہ نے چوبدار کے روانہ کیا کہ جاکر ارباب نشاط کے دارو غہ سے حکم والا کے بجالانے کا حکم دو کہ فوراً طائفے لیکر حاضر دربار

ہولبس چوبدار نے جاکر داروغہ سے کہا اُسیوقت داروغہ حاضر دربار ہوا اور ایک مطربہ بصد ناز و ادا اپنے سازندون کو
ہمراہ لیکر حاضر ہوئی آداب بجالائی اُسکے بعد اُسکو حکم ملا کہ مجرا کرو سازندون نے ساز ملایا اُسنے اُٹھکر کھڑے ہوکر ایک گت ناچی
اہل جلسہ کو پُرگت کر دیا پھر طریقے سے گت ناچی تھی اُسکے بعد بیٹھکر ہولی بصد کرشمہ و ناز اونچے سرون مین شروع کی ہولی

مین تو دیکھن لاگی اُدھر	موپر ڈالدیو رنگ کی گگر	اسکے بعد یہ غزل شروع کی غزل
سارا عالم ہی ہو ہر ہو نگران آجکی رات	ماہرو بام پہ کیسا ہوگا عیان آجکی رات	ہی جدا مجھسے جو وہ راحت جان آجکی رات
مرغ بسمل کی طرح دل ہر طپان آجکی رات	حال ہو جائیگا سب آپکا روشن ای ماہ	جھپکے جاوگے بھلا مجھسے کہان آجکی رات
آتش عشق نے دل ہو تک دیا ہی میرا	ساتھ آہونکے نکلتا ہی دھوان آجکی رات	ماہ وش ہو رخ روشن سے اٹھاؤ پردہ
صورت مہر نہایجان ہو نہان آجکی رات	باغ ہستی مین رہ گلرو جو ہوا مجھسے جدا	مثل بلبل رہا سرگرم فغان آجکی رات
سنو برسنا ہی ہوا ملتی ہی جھلی ہی گھٹا	یہین رہجاؤ نہ جاؤ مرے جان آجکی رات	ساتھ غیرون کے جو سوؤگے لب بام ای ماہ
ٹکڑے ہوگا مرا دل مثل کتان آجکی رات	تم جو رہ جاوگے گھر مین مرے ای حور لقا	رشک فردوس یہ ہو یگا مکان آجکی رات
اُٹھ گیا پاس میرے وہ بت سنگین دل	مجھپہ ٹوٹ پڑا کوہ گران آجکی رات	یہ غزل اس طور سے بتا بتا کر گائی کہ

اہل جلسہ دنگ ہوگئے ایک عالم سکوت سب پر طاری ہوا ہر ایک عالم وجد مین آکر جھومنے لگا صدائے آہ ہر ایک
کے مُنھ سے نکلنے لگی عاشق مزاجون کی تو یہ حالت ہوئی کہ وہ جنون نے سر مین جوش مارا یہ دل مین سمائی کہ صحرا کی طرف
چلے جائین گریبان چاک کرین سر پر خاک ڈالین خار مغیلان پاؤن مین چبھین یاس و حرمان سے محبت ہو تلوون
مین آبلے پڑین کوئی دیوانہ کہے یہ بات دل مین ہر ایک کے پیدا ہوئی بعض کی آنکھون کے روبرو تصویر یار پھرنے لگی
شوق وصل پیدا ہوا ہجر یار مین آنکھون سے آنسو جاری ہوے بس جب یہ عالم ہوا اُسنے گانا موقوف کیا تھوڑے
عرصے تک اہل جلسہ کو سکوت رہا اُسکے بعد جب وہ حالت برطرف ہوئی ہر ایک نے انعام زیادہ مطربہ کو دلوایا
صاحبقران نے حکم فرمایا کہ دوسرا طائفہ حاضر ہو یہ خوب گائی خوب اہل محفل کو خوش کیا یہ جو حکم دیا اُسیوقت
دوسرا طائفہ حاضر ہوا وہ بھی پہلے گت ناچی اُسکے بعد بیٹھکر یہ غزل گائی غزل

دشمن جان میرا وہ رشک مسیحا کیون نہو	دیکھے جو حسن رخ دلدار شیدا کیون نہو	غیر سے ملنے پہ مجھسا اُنسے جھگڑا کیون نہو
حسن کے جلوہ سے جسدم طور جلکر خاک ہو	سامنے تیرے بھلا بیہوش موسیٰ کیون نہو	ہو جو یوسف سے حسین اُسکی تمنا کیون نہو
اُنکی رہن تری زلف چلیپا کیون نہو	جسپہ برسی ہجر مین بادل کے بھی ہوش اُڑ گئے	پھر نہین چلتا ہی انسون دوستی جو عاشق کامل
جام و خم خالی ہین ساقی بھی مرا بیہوش ہی	یار کا خمیازہ کش پھر قد بالا کیون نہو	چشم سے عاشق کی تر سندہ نہار اکیون نہو
اپنے قبضے مین سمرقند و بخارا کیون نہو	ہیبت لندن سے اغیار سیحا آشکار	آنکھین اُسکی ہین ہماری گریبان ترک سے
پانچ وقت اللہ سے باتین کیا کرتا ہی یہ	دل ہمارا رتبہ مین مثل موسے کیون نہو	اس زمانے مین بھلا دور نصارا کیون نہو
ساحل مقصد سے پھر اُسکو کنارا کیون نہو	ایک بوسہ تو ملا ہی دوسرا بھی دیگا وہ	ہو گذر جسکا کسی صورت نہ بحر حسن تک
فصل گل پھر آئی ہی غافل تجھے بھی ہی خبر	باغ مین صیاد کا بلبل اجارا کیون نہو	جو ہوا اک مرتبہ پھر وہ دوبارا کیون نہو
آئی ہی فصل جنون پھر عزم صحرا کیون نہو	جانتا ہون خوب مین تمکو بڑے کیا دہو	داشت دل ہی فزون ہوگا گریبان تا تار
پھر نظر آتا ہی اک یوسف لقا بازار مین	بیقرار اب دل بھلا مثل زلیخا کیون نہو	سامنے میرے بھلا غیرون سے بردہ کیون نہو
اب ملا لبریز یہ جام تمنا کیون نہو	ترک کیجے گا کہ رکھیے گا محبت بولیے	آجکل پھر ساقیا صحبت ہی اُس نیچوار سے
میرے ملنے کا اُسے شب ہی گر آپ کو	اُس بت بیباک سے اتصاف مجلکا کیون نہو	پوچھ کیون نہ بھائے اب اسکا خلاصا کیون نہو

یہ غزل وہ مطربہ جو گائی اور رنگ
اہل محفل کا ہو گیا یہ عالم ہوا ہر سر دار جھومنے لگا سب پر وجد کا عالم طاری ہوا ہر ایک عاشق تن سے
زیادہ بیقرار ہوا بڑی دیر تک یہی حال رہا کہ سب کو ہوش آیا اُسکو انعام دیا گیا طائفہ بدلنے کا حکم ہوا

تیسرا طائفہ حاضر کیا گیا وہ خوب ناچی گائی انعام پاکر رخصت ہوئی اور طائفہ حاضر ہوا یہانتک کہ قاعدہ روز کیمطابق شمہ اپنا رقص دکھا کر طرف نشاط خانۂ مغرب کے راہی ہوا مطربۂ فلک نے مع اپنے سازندون کے محفل عیش فلکی برانی بزم رقص برپا کی یعنی دن تمام ہوا رات ہوگئی چاند نور نے تمام عالم کو روشن کیا اور نشاط خانۂ مغرب سے برآمد ہوا ستارے آسمان پر چمکنے لگے ظلمت شب نے عالم کو گھیر لیا روشنی روز برطرف ہوئی ادھر لشکر مین خواجہ نے روشنی کی یہ عالم تھا کہ گویا شب برات تھی ہر طرف چراغان ہو رہا تھا یہ عالم تھا کہ اگر دانہ زمین پر گرتا تو نابینا بھی اٹھا لیتا یہ روشنی کا عالم تھا یہان اندر بارگاہ کے اسقدر روشنی تھی کہ جسکا کچھ ذکر نہین ہوسکتا ہی یہان جلسہ آراستہ تھا بزم رقص و سرود برپا تھی کہ خواجہ نے آکر عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو پردے اٹھا دیے جائین کیونکہ آتشبازی تیار ہی اسکا تماشہ بھی ملاحظہ ہو صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا یہ جو حکم دیا خواجہ نے پردے اٹھا دیے آتشبازون کو اشارہ کیا بس آتشبازی مین آتشبازون نے آگ لگائی جرخیون سے تمام جہان گلنار ہوگیا انارون سے عالم گلریز تھا دو پہر رات تک آتشبازی چھوٹی اسکے بعد سب اہل محفل نے ہمراہ صاحبقران کے خاصہ نوش کیا پھر صاحبقران آکر جلسہ مین بیٹھے گانا ہونے لگا اسی طور سے تین شبانہ روز بزم عشرت برپا رہی چوتھے دن صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ بہت دنون سے مین نے تمہارا گانا نہین سنا ہی اسوقت کچھ گاؤ خواجہ نے جواب دیا کہ مین کوئی گویا ہون جو گاؤن واہ کیا خوب مین خود شاہزادہ ہون شاہزادی ولایت اول کے خاندان سے ہون آپ سے حسب و نسب مین اچھا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کون کہتا ہی کہ آپ اچھے نہین ہین اور یہ کسکا قول ہی کہ آپ گویے ہین یہ بھی آپ کو ایک فن معلوم ہی یہ آپنے شوقیہ حاصل کیا ہی نہ کہ برائے کسب بس آپکے گانے سے دل محظوظ ہوتا ہی یہ جو صاحبقران نے فرمایا پھر تو ہر ایک سردار نے خواجہ سے کہا بادشاہ نے بھی فرمایا خواجہ ناچار ہوے جوڑی لی کی زنبیل سے نکالی ساتون بیونڈ ملا کر اب چوبجانا شروع کیا یہ عالم ہوا کہ تمام چرند و پرند آ آکر گرد بارگاہ کے جمع ہوے کیونکہ خواجہ کو خدا نے لحن داؤدی عطا فرمایا تھا یہ اثر تھا کہ جو صدا سنتا تھا بیقرار ہوکر اپنے مقام پر سے چلتا تھا اسی سبب سے سب جمع ہوے جب طائرون اور چرندون کا یہ حال ہو تو انسان کیا چیز ہی ایک سماں بندھ گیا ہی ہر ایک مست ہی جھوم رہا ہی عالم سکوت ہی ہر طرف ایک خموشی کا عالم ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ سب تصویر گلی ہین یہ اس جلسہ کا عالم ہی سب حیران صورت آئینہ بیٹھے ہوے ہین ہر ایک کے منہ پر مہر سکوت لگی ہوئی کوئی کسی سے کلام نہین کرتا ہی اگر صدا آتی بھی ہی تو صدائے آہ آتی ہی خواجہ نے نی بجاتے بجاتے یہ غزل درد کی گائی **غزل**۔

مضطرب ہو جسطرح موج شراب	بے بضاعت ہین سب اہل زرق برق	اتنا عدم مین بھی مجھے اکسیر ہی آب
موت ہی آسائش افتادگان	چشم نقش پا کا مٹ جاتا ہی خواب	چشمۂ خورشید مین کیدھر ہی آب
سیل اشک ایسا نہین خانہ خراب	ہی تنک ظرفون کو بیتابی سے کشی	کیون نہو شرمندۂ روے زمین
جل نہ جاوین ہین جو صاحب حوصلہ	ہاے غم لغزش مین کب لاوے شراب	جام مرکب ہو سکے جام حباب
گور کے لب پر تبسم کیا حساب	میکشی کرنے لگی محنت کشی	ہنستے ہین کوئی کبھو دل مردگان
		درد ہوتا ہی دل یاران خراب

خواجہ کا بھی دل لگ گیا انھون نے اس غزل کو ختم کرکے دوسری غزل چھوٹے سرون مین شروع کی **غزل**

کیونکر مین خاک ڈالون سوز دل نہان پر	مانند شمع میرا کب حکم ہی زبان پر
ہین کس طرح جتون کے لاسانے مجھکا دون	دل داغ اپنا کھینچے ہی آسمان پر
کیا اختیار اپنا جو گل ہی اس چمن مین	گلچین سے کیا چلے ہی کیا رمز باغبان پر

چاہے کہ بات جی کی منھ پر نہ آئے میرے
اپنے دہان کو لاکر رکھودے مرے دہان پر

مین جانتا نہین ہون بیٹھے بٹھائے یارب
یون آپڑی کہان سے آفت یہ میری جان پر

تارنگہ یہ دل یان دونون طرف سے دوڑے
دونٹ متقابل ہوکر جس طرح آسمان پر

اک در دیار جیسا ہووے سو ہی غنیمت
اپنا بھی جی نرکھے ہر وقت امتحان پر

یہ دونون غزلین جو خواجہ نے زمین گاتین ایک سمان بندھ گیا ہر طرف سے صدائے آہ و واہ بلند ہوئی خواجہ نے بجائے بجاتے موقوف کی ایک سناٹا ہوگیا بڑے عرصے تک سناٹا رہا اب سبکو ہوش آیا ہر ایک نے خواجہ کو خاموش پایا اب وقت سحر قریب ہی کہ سب نے کہا کہ اے خواجہ ایک غزل اور گاؤ تمھارا بڑا احسان ہوگا خواجہ نے کہا کہ اسی سبب سے مین نہ گاتا تھا کہ تم لوگ عاجز کروگے وہی بات ہوئی نہ خیر گاتا ہون یہ کہکر پھر نے بجانا شروع کی بھیرون مین یہ غزل گانے لگے **غزل**

مژگان تر ہون بارگ تاک بریدہ ہون
جو چاہے کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون

کھینچے ہی درد آپکو میری فریاد تنی
افتادہ ہون بہ سایہ قد کشیدہ ہون

ہر شام مثل شام ہون مین تیرہ روزگار
ہر صبح مثل صبح گریبان دریدہ ہون

کرتی ہی بوے گل تو مرے ساتھ اختلاط
پرآہ مین تو موج نسیم وزیدہ ہون

یہ چاہے ہی تو ای طپش دل کہ بعد مرگ
کنج مزار مین بھی نہ مین آرمیدہ ہون

اک درد جا چکا ہی مرا کام ضبط سے
مین غمزدہ تو قطرۂ اشک چکیدہ ہون

ملاؤن کسکی آنکھون سے کہو اس چشم حیران کو
حیران جب ہر جگہ دیکھون اسی کے راز پنہان کو

نقط دیوانون کے دشمن نہین اطفال تنہا مین
بھرے ہی کوہ بھی بیابان پتھرون سے دامان کو

بچے ہین ستارون کی طرح سو راخ سینے کے
چھپایا گو کہ جون خورشید مین داغ نمایان کو

جب یہ دونون غزلین گاچکے سمان بندھ گیا پہلے سے زیادہ اہل محفل کی حالت دگرگون ہوئی اسوقت خواجہ نے کو بجانا موقوف کیا بڑے عرصے تک سمان بندھا رہا یہانتک کہ وہ حالت برطرف ہوئی سبکے حواس درست ہوے اہل جلسہ نے خواجہ کو اسقدر انعام دیا کہ خواجہ سے نہ اٹھ سکا خصوصاً رفیع البخت نے یہانتک کہ رقاصۂ فلک نے اپنے ساز کو رد کا بزم سمارگان درہم برہم ہوئی مطربہ شب مع اپنے سازندون کے طرف محفل عیش مغرب کے رہی ہوئی یعنی صبح ہوئی تاریکی شب برطرف ہوئی روشنی روز نے ظہور کیا شاہ مشرق نے دریچۂ مشرق سے اپنا سر نکالا اپنے نور جمال سے دنیا کو روشن کیا صداے اذان ہر طرف سے آنے لگی شمعین جھلملانے لگین چراغون کے منھ پر زردی چھاگئی یہ عالم دیکھکر صاحبقران نے محفل کے برخاست ہونے کا حکم دیا بس یہ حکم فرماکر بادشاہ کی طرف متوجہ ہوے عرض کیا کہ خداوندا اب آپ تشریف لیجائین چار شبانہ روز ہوے ہین کہ آپنے آرام نہین کیا ہی بس بادشاہ اٹھے وہ جلسہ برخاست ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے وضو کیا نماز صبح ادا کی اسکے بعد ہر ایک نے آرام کیا بادشاہ نے بھی بعد فراغ نماز آرام فرمایا صاحبقران و رفیع البخت نے بھی آرام کیا سرداران رفیع البخت جو جلسہ مین آئے تھے وہ اپنے لشکر مین گئے دہان جاکر راحت سے بیٹھے کہ وہ دن رہ رات ان سب کو راحت مین بسر ہوئی صبح کو بادشاہ اسلام نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے جب دربار آراستہ ہوچکا اسوقت رفیع البخت نے صاحبقران سے عرض کیا کہ جو حالات سے اس واقعہ کے آگاہ فرمائین کہ جسکی بابت مجکو خواب مین حکم ہوا تھا کہ زبانی صاحبقران کے معلوم ہوگا بیان فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ اے فرزند آگاہ ہو کہ جبکہ مین طلسم مراۃ العدسہ کو فتح کرکے طرف لشکر اسلام کے چلا راہ مین مرحلہ آذری کی سرحد ملی صریح آفتاب علم

شاہزادۂ طلسم فیروزیہ و بادشاہ طلسم مراۃ العدم قیصر صاف باطن میرے ہمراہ تھے انھون نے مجکو اس حال سے آگاہ کیا کہ یہان سے سرحد طلسم نورآگین کی شروع ہوئی ہے جہان حسین الزمان خدائی کرتا ہے اور یہ مرحلہ جو کہ اس مقام پر ہے اسکا نام آذرکدہ ہے یہان کی حاکم ملکہ ناوک فگن ہے وہ بت حسین ہے اس مقام کے عام طور سے سب لوگ عورت و مرد حسین ہونے ہین حسن اس سرزمین پر بہت ہے گویا ان لوگون کے لیے حسن خلق ہوا ہے یہ سنکے مجکو اشتیاق وہان کے باشندون کے دیکھنے کا ہوا اور یہ خیال ہوا کہ اس طلسم کو بھی فتح کرولا کہ ان سب نے منع کیا مگر مین نے نہ مانا اسکے فتح کرنے کی تدبیر کی یہانتک کہ نامہ لیکر مریخ کو ملکہ کے پاس روانہ کیا جواب نامہ آیا مقابلہ ہوا آخر کو صلح ہوئی اب مین نے حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ملکہ کے آبا و اجداد مرد خدا پرست اور صاحب اسلام تھے کوئی ساحر مقام جادو نامے آذر تخت نشین کا دوست تھا اسی فرزند اسکی حالت یہ ہے کہ وہ مرحلہ طلسم نہ تھا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ نوذر کے رہنے کا مقام تھا تمھاری والدہ و سلیم دونون حقیقی بھائی بہن ہین زہرہ جمال جو کہ تمھاری والدہ کی وزیرزادی ہے وہ بادشاہ جدید کی دختر ہے نوذر شاہ قبل ہین اس مقام کا حاکم تھا اور وہ بادشاہ کہلاتا تھا سلیم و ناوک فگن اسکے صلب سے تھے مگر یہ ناوک فگن کو معلوم تھا کہ سلیم میرا بھائی ہے سلیم کو سلیم اپنے کو ملکہ کا نوکر جانتا تھا ملکہ سلیم کو ملازم تصور کرتی تھی اسکی تفصیل یہ ہے کہ نوذر اورنگ نشین مرد عابد و عامل تھا اسنے اپنی حفاظت کے لیے اس مقام کا بندوبست کیا تھا یہانتک کہ نوذر نے قضا کی اسکی خبر مقام کو ہوئی اسنے یہ خبر سنکے اس مقام پر سے کوچ کیا اور یہان آکر نوذر کی زوجہ پر ڈیرہ ہوا اس زن پاک عصمت نے رہ رکھا کر اپنی جان دی جب یہ مقام کو معلوم ہوا یہ ان دونون کو یعنی ملکہ و سلیم کو جونکہ یہ دونون کمسن تھے اپنے مکان مین لیگیا اور جہان نوذر حکومت کرتا تھا وہان کا خود حاکم ہوا اور سحر کرکے اس مقام کو بھی شامل طلسم کیا جبکہ ملکہ و سلیم جوان ہوے مقام نے دونون کو تعلیم سحر کیا اور کمسن کمسن لڑکے تلاش کرکے انکے لیے مقرر کیے یہانتک کہ ملکہ سحر مین شہرۂ آفاق اور افسون گری مین طاق ہوئین ایسی طور سے سلیم بھی آخر مقام نے ملکہ کو تخت پر بٹھایا اور خود گوشہ نشین ہوا سلیم کو منتظم طلسم مقرر کیا اسی زمانے مین مقام کے یہان ایک لڑکی پیدا ہوئی اسکا نام زہرہ جمال رکھا تھا یہانتک کہ مقام نے انتقال کیا اب ملکہ خود مختار ہوئی زہرہ جمال کو اپنا وزیر کیا سلیم کو منتظم طلسم چونکہ مقام ساحر تھا جو مذہب اسکا تھا وہ ہی مذہب ملکہ و سلیم و نیز باشندگان طلسم کا تھا اب ملکہ حکومت کرنے لگین یہ سبب تھا کہ جو ملکہ و سلیم نہ اس امر سے واقف تھے کہ ہم بھائی بہن ہین نہ یہ جانتے تھے کہ ہمارے آبا و اجداد مسلمان تھے جب ہمکو یہ حال معلوم ہوا مین نے جبکہ سلیم اسیر ہوکر آیا اس سے بیان کیا سلیم نے اسکا اقرار کیا بلکہ کہا کہ اس سرزمین پر ایک مقبرہ ہے کہ نام اسکا مقبرۂ نوذر تخت نشین ہے اکثر لوگ اسکی زیارت کو جاتے ہین ہاے فرزند ملکہ کے باپ ایک مرد خدا پرست و عامل زبردست تھے انھون نے اپنے علم رمل کے ذریعہ سے یہ علم تیار کیا جب مین گیا ہون اس زمانے مین ملکہ کا مذہب دریا پرستی تھا ہاے فرزند سلیم سے جب مین نے یہ تقریر بیان کی تو اسنے بھی اسقدر ظاہر کیا کہ وہ مقبرہ جو ہے سنا گیا ہے کہ نوذر نے اپنی حیات مین تیار کرایا تھا چونکہ وہ مرد عامل و خدا پرست تھے جب وہ مرے تو اسی مکان مین دفن ہوے اکثر مرتبہ مقام نے قصد کیا کہ منہدم کرادون ممکن نہوا ساحرون نے سحر بھی کیا مگر کچھ اثر اسپر نہوا آخر مقام نے عاجز ہوکر قصد اسکے دروازے کے کھولنے کا کیا خواب مین ایک مرد بزرگ نے مقام سے کہا اسکا دروازہ ابھی نہ کھلے گا ہان جب کوئی فاتحہ خوان آئیگا و رفاتح طلسم نورآگین فتاح طلسم کو یہ تحفہ طبیگا و رفاتحہ خوان کو چند نصائح ہونگے گو یہ حال مقام نے مجھ سے نہین بیان کیا تھا مگر مین نے سنا جب یہ تقریر سلیم نے کی مین نے سلیم سے کہا کہ تمکو لازم ہے کہ اپنے باپ کی قبر پر فاتحہ پڑھو مذہب اسلام قبول کرو سلیم راضی ہوا مع اپنے ہمراہیون کے مسلمان ہوا بعض نے اسلام نہ قبول کیا آخر کو ملکہ سے جب صلح ہوئی اور باہم ایک مقام محبت قرار پائی مین نے سلیم کے ذریعے سے ملکہ کو آگاہ کیا ملکہ نے جواب دیا کہ یہ سب درست ہے مگر جب تک کوئی دلیل معقول نہوگی تمکو یقین

نہ آئیگا بین نے کہا کہ باشندگان سے دریافت کرو ملکہ نے باشندون کو طلب کرکے دریافت کیا تو کل حال معلوم ہوا
اب ملکہ نوشیبن آیا ملکہ بھی مسلمان ہوئی اور سب بھی مسلمان ہوے بین ملکہ کو لیکر تو فرتخت نشین کے مقبرہ بین گیا
دروازہ کھولا ہم سب اندر گئے فاتحہ پڑھا قبر پر سے ایک کاغذ اور ایک لوح الماس کی پہلے ایک پرچہ کو پڑھا اسمین
لکھا تھا کہ این اسم اعظم ہست اسکے بعد دسرا کاغذ جو دیکھا وہ وصیت نامہ تھا اسمین ابجد وقت کے تحریر تھا
کہ ملکہ نادک فگن تیری زوجہ ہی اسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ طلسم نورانگین کو فتح کریگا اور یہ تختہ الماس
جو ہی یہ اُس فاتح طلسم کے کام کی ہی کیونکہ یہ ہر مشکل بین کام آئیگی صاحبقران نے جو عبارت وصیت نامہ کی تھی
سب بیان فرمائی اور بعد اسکے اپنا ملکہ کو لیکر لشکر بین آنا ملکہ کے ساتھ عقد کرنا ملکہ کا طرف اس مرحلہ کے جانا اور
اپنا ہمراہ صاحبقران کے طرف طلسم آئینہ کے جانا بیان فرمایا یہ فرماکر وہ وصیت نامہ اور وہ تختہ الماس رفیع البخت
کو دی اور فرمایا کہ ای فرزند یہ تمھارے کام کی ہی اب تمکو لازم ہی کہ تم اپنے نانا کے خون کا عیوض لو رفیع البخت نے
عرض کیا کہ اگر فضل خداوند کریم شامل حال ہی اور آپکا اقبال یاور ہی تو بین طلسم کو فتح کرونگا اب آپ مجکو اجازت
دین کہ مین جاکر طلسم کو فتح کرون بعد اسکے حاضر خدمت ہون صاحبقران نے فرمایا کہ تم بیدار نے کو دل نہین چاہتا
ہی مگر مجبور ہون کہ تمکو بھی ہدایت ہوئی ہی اور مجکو بھی بسم اللہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا رفیع البخت نے عرض کیا
یہ غلام کل یہان سے کوچ کریگا بعد اس تقریر کے رفیع البخت نے اپنے سردارون سے کہا کہ کل بوقت سحر لشکر
میرا تیار رہے مین کل یہان سے طرف طلسم نورانگین کے کوچ کرونگا راوی بیان کرتا ہی کہ بعد تھوڑے عرصے کے
بادشاہ نے دربار برخاست فرمایا سب اپنے اپنے مقام پر آئے صاحبقران اپنے فرزند کو لیکر آئے وہ دن اور رات
ساتھ اپنے فرزند کے بسر کی یہان سردارون نے آکر لشکر بین حکم دیا کہ آقا کا حکم ہی کہ صبح کو تیار رہو ہم یہان سے
کوچ کرینگے چنانچہ لشکر بین اسیوقت سے بندوبست ہونے لگا تھا وہ رات اسی بندوبست مین تمام ہوئی سحر ہوئی
بوقت سحر ادھر تو لشکر تیار ہوا ادھر بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے صاحبقران بھی تشریف لائے مع اپنے فرزند کے
جب دربار آراستہ ہو چکا اسوقت رفیع البخت نے عرض کیا کہ مجکو اجازت مرحمت ہو کہ مین کوچ کرون کیونکہ ان
جڑ ستاہر صاحبقران نے فرمایا کہ بسم اللہ دیر نہ کرو یہ سنکے رفیع البخت اپنے مقام پر سے اٹھے پہلے بادشاہ کے
روبرو آئے رخصتی سلام کیا بادشاہ نے گلے سے لگایا پیار کیا فرمایا کہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا تمھاری جدائی کا
بہت بڑا صدمہ ہوا ہی پر بادشاہ سے رخصت ہوکر صاحبقران کے روبرو آئے انکو بھی سلام کیا انھون نے بھی گلے سے
لگایا پیار کیا بہت کچھ پند و نصیحت فرمائی پھر تو ہر ایک سے ملے اور رخصت ہوکر اپنے سردارون کو لیکر بیرون بارگاہ
آئے چند سردار و عزیز صاحبقران بھی ہمراہ تھے اپنے مرکب پر سوار ہوے صاحبقران بھی خود الفت یاری سے
تا حد لشکر ہمراہ تشریف لائے جب رفیع البخت نے تسمین دین تو فرزند کو گلے سے لگاکر رخصت کیا بادشاہ نے
بھی پردے بارگاہ کے اٹھا دیئے تھے ملاحظہ فرما رہے تھے جب صاحبقران واپس آئے ادھر رفیع البخت
مع اپنے سردارون کے اپنے لشکر بین پہونچے جو سردار و عزیز صاحبقران آئے تھے انسے رخصت ہوے وہ طرف
اپنے لشکر کے روانہ ہوے رفیع البخت اپنے لشکر کو لیکر طرف صحرا کے راہی ہوے چونکہ انکا لشکر تیار تھا جہانتک
لشکر کا سامنا رہا صاحبقران و بادشاہ اُسی طرف دیکھا کیے راوی نازک خیال تحریر کرتا ہی کہ اب حال رفیع البخت
آئندہ کی جلد مین تحریر ہوگا انکا طلسم کو فتح کرنا اور اسکے کل حالات و واقعات و عجائبات طلسم و نیرنگیات جو کہ
آجتک ناظرین کی نظر وسیع سے نہ گذرے ہونگے وہ تحریر ہونگے اس طلسم کی نئی نئی داستانین ہین جسے ناظرین
ملاحظہ فرمائینگے تو لطف اٹھائینگے انشاء اللہ تعالی طلسم نورانگین کی حالت و طلسم آفتاب سلیمانی
کی حالت آئندہ جلد مین تحریر ہوگی اور واقعات سے نئے یہ سب داستانین جدا ہین اب رفیع البخت کو

طرف طلسم نور آگین کے روان رکھا جاتا ہی دیکھیے اب اسکی کیا نوبت
آتی ہی اب بہ بین عنان قلم کو طرف حالات صاحبقران و سمندر شاہ کے پھیرتا ہون اور یہان کی
داستان تحریر کرتا ہون ناظرین ملاحظہ فرمائین

اب شمہ حال سمندر شاہ تحریر ہوتا ہی اسکے بعد دیگر حالات تحریر ہونگے اور آمد
امد گاران سمندر شاہ و عیاریان خواجہ ثالث کی تحریر ہونگی و دیگر حالات داستان ہذا

راوی نے یون تحریر کیا ہی کہ جب سمندر شاہ اس مقام پر سے کہ جہان جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی اس خیال سے
مع اپنے سردارون کے سمندریہ کو چلا گیا تھا کہ مین ابھی مقابلہ نہ کرونگا جب تک کہ میرے مددگار نہ آلینگے پیدل
شہر ہوا مگر اسنے چند ہرکارے تحقیق کے مقرر کیے تھے کہ یہان کی حالت کی مجکو خبر دین یہ جب شہر مین پہونچا اپنے دربار
کیا سب حاضر دربار ہوے اور جو سردار ہمراہ نہ تھے وہ بھی آئے دربار آراستہ ہوا یہ تو یہان اس فکر مین ہی
کہ دیکھیے کیا خبر آتی ہی وہان جب جنگ فتح ہوئی کچھ سیاہ فرار کر گئی کچھ باقی رہی اسنے دین اسلام قبول کیا
صاحبقران اپنی فرودگاہ پر نقابدار اپنی فرودگاہ پر گئے ہرکارے سمندر شاہ کے یہ حال دریافت کرکے
داخل شہر ہوے دربار مین آئے سمندر کو بدحواسی اور کل حال عرض کیا سمندر کو بڑا صدمہ ہوا اپنے
اُستاد سے کہا کہ پہلے ہی مجکو یقین ہو گیا تھا کہ لڑائی بگڑ گئی خیر دیکھا جائیگا میرے مددگار آلین تو مین مقابلہ
کرون سمندر شاہ نے پوچھا کہ نقابدار سرخپوش بھی ہی یا گیا انھون نے عرض کیا کہ وہ تو چلا گیا مگر
نقابدار سبز پوش سے اور صاحبقران سے کل مقابلہ ہوگا سمندر شاہ نے ہرکارون کو حکم دیا کہ تم
جاؤ اور جو کچھ وہان گذرے اسکی مجکو آکر خبر دو کہ نقابدار سے اور صاحبقران سے کیا فیصلہ ہوا ہرکارے تو ادھر کو
گئے سمندر نے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا وہ رات تو بسر کی صبح کو پھر دربار کیا سب حاضر ہوے وہ جو لشکر
قسیم و جسیم کا جنگ مغلوبہ سے بھاگ گیا تھا کوہ و صحرا مین بسبب اہل اسلام کے پوشیدہ ہوا تھا شب کو موقع پاکر
اور جمع ہوکر طرف سمندریہ کے چلا تھا بوقت سحر داخل شہر ہوے چند سردار جمع ہوکر دربار مین سمندر شاہ کے
آئے عرض کیا کہ ہم لوگ لشکر قسیم کے ہین اور ہمارے ہمراہ لشکر بھی ہی ہمکو کیا حکم ہوتا ہی کیونکہ ہمارے افسر
و بادشاہ تو آپ پر فدا ہوے اب ہم کدھر جائین یہ سنکے سمندر نے جواب دیا کہ تم لوگ سب میرے ملازم ہو مین نے
تم سب کو مع لشکر کے ملازم کیا جب تک تم لوگ ملازم تھے اب میرے ملازم ہو تم پریشان نہو تمھاری خاطرداری مین
کمی نہ کرونگا یہ سنکر جیکار دیا کہ ان سب کو خلعت و ضیافت دیا جائے لشکر کو انعام دینے کا حکم ملا اور حکم دیا گیا کہ یہ لشکر ہمارے لشکر
مین شامل ہو جو کہ زخمی ہون انکا علاج کیا جائے انکو بخواہ خزانہ شاہی سے دی جائے یہ جو حکم دیا سب
لشکر کو انعام ملا لشکر جیکار دنی مین گیا سرداران کو مقام رہنے کو ملے جو کہ زخمی تھے انکا علاج ہونے لگا جب سمندر نے
یہ بندوبست کر چکا تو عشاق سے کہا کہ اُستاد نہ معلوم کیا ہوا کیونکہ نقابدار سے اور صاحبقران سے مقابلہ
تھا عشاق نے جواب دیا کہ ہرکارے گئے ہوے ہین وہ خبر لیکر ضرور آئینگے جو حال وہان گذرے گا یہ ہی ذکر ہو رہا تھا
کہ وہ ہرکارے حاضر ہوے انھون نے کل حال عرض کیا جو کچھ مذکور ہو چکا ہی عرض کیا کہ وہ نقابدار فرزند صاحبقران
تھا کوئی ملکہ ناوک فگن ہی اسکے بطن سے پیدا ہوا ہی اسکی دعوت صاحبقران نے کی اسکے ملنے کا جشن خوشی
کیا ہی سمندر نے کہا کہ کیا خوب تو ہم یہ خیال کرتے تھے کہ صاحبقران کو نقابدار ضرور قتل کرے گا یہان دوسرا
واقعہ ہوا وہ بھی عزیز صاحبقران اور کیسا عزیز کہ فرزند اور مددگار صاحبقران کا پیدا ہوا خیر تم لوگ جاؤ اور
یہ دریافت کرو کہ اب صاحبقران کا کیا قصد ہی طرف شہر کے تو نہین کوچ کرتے ہین وہ ہرکارے انعام لیکر پھر طرف لشکر

صاحبقران کے آنے یہان سامان جشن تھا ہرکارے تو یہان رہنے لگے کہ دیکھین اُدھر سمندر نے ایک سلحر سے
کہا کہ ای پرند جاد وتم اسیوقت طرف کوہ زمرد کے جاؤ وہان کا حاکم زمرد جاد و بڑا زبردست ساحر ہی اُسکو
میری طرف سے پیام دینا کہ تم کیا غافل بیٹھے ہو تمھارے پہاڑ کے قریب تک اسلام آگیا ہی اور ایک مقابلہ
بھی ہوا تمکو اُسکی خبر بھی نہوئی نہ تمنے ہماری خبر لی بڑے افسوس کا مقام ہی کہ تم ہمارے مطیع ہو کر ایسے بیخبر ہو کہ ہمپر
یہ مصیبت پڑے اور تم خبر نہ لو اور دوڑے تو لوگ آکر کمک کرین اور جو کہ قریب ہون وہ خبر نہ لین پرند نے کہا
رنگ ہی آگاہ ہو کہ قیسم و سلیم و حلیم یہ چارون بھائی ہاتھ سے نکلے اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے انکے لشکر نے
شکست کھائی کوہ ظلمان کی رونق مٹ گئی اسکے سوا وہ پہاڑ غم والم وطوفان رنج وغم کے ہمپر پڑے ہین کہ جنکا بیان
نہین ہو سکتا مگر تمنے خبر لی یہ کیسے تم ہمارے شریک رہواخواہ ہو ہمارے بھائی یہ لڑائی کوئی ملک کے بابت نہین ہی
بلکہ بابت ترک مذہب کے ہی اگر تم لوگون نے کمک نہ کی تو یاد رکھو کہ سمندر یہ کا نشان نہ ملے گا ایسا برباد ہوگا
کہ تم لوگون کو کوئی کنارہ ایسا نہ میسر ہوگا کہ اپنی کشتی حیات کو گذار لو ایسے ورطہ ہلاکت مین پڑوگے اور دریائے
قضا مین غرق ہوگے کہ پھر بیٹھنا نہ ملے گا پھر کوئی تدبیر بن نہ پڑے گی ابھی کوئی خرابی نہین ہوئی ہی ابھی تک اسی طور سے
سب بندوبست ہی لہذا کمک کرو یہ وقت کمک ہی بہت جلد آؤ تاکہ مین لشکر کشی کرون یہ کہکر پرند جاد کو
طرف کوہ زمرد کے روانہ کیا اور چند نامے اور تحریر کرائے جو کہ اُن اطراف کے حاکمون کے نام تھے چونکہ یہ لوگ بہت
قریب تھے اس سبب سے انکو اُسوقت نامے نہین لکھے تھے ایک نامہ بنام آفاق جاد و جو کہ قبیل مین وزیر تھا اور
بسبب نیک نامی وخیرخواہی کے ایک ملک کا بادشاہ ہوا ہی بہت بڑا ساحر زبردست ہی اسکی زوجہ بھی بڑی
ساحرہ ہی اور حسین وخوبصورت ہی اور ایک نامہ بنام چربک رو بین تن وخربک رو بین تن واریک
سنگدل کے روانہ کیا یہ ہی مضمون تھا جو کہ زبانی پرند کے زمرد کو کہلا بھیجا ہی مگر آفاق کے نامے کا یہ
مضمون تھا کہ ای آفاق جاد و تم تو میرے قوت بازو و قوت دل ہو میرے اوپر یہ وقت سخت پڑا ہی لہذا اسوقت مین
تمکو میری مدد کرنا بہ ضرور ہی لہذا میری کمک کرو ایک وقت مین تم اس ملک کے وزیر رہے ہو تمکو بھی اس سے
محبت ہوگی لہذا یہ ملک تباہ ہوتا ہی تمکو خبر لینا لازم ہی تھوڑی تحریر کو بہت جانو یہ تحریر کرکے ایک طائر سحر کے
گلے مین باندھ کر اُسکو روانہ کیا اور ایک طائر سحر کو طرف چربک وخربک واریک کے روانہ
کیا یہ دونون طائر اُڑ کر روانہ ہوے اُسکے بعد سمندر نے دربار برخاست کیا اب راوی پہلے حال پرند کا
بیان کرتا ہی کہ پرند زمرد کوہ پر پہونچا زمرد جاد نے دربار مین بیٹھا ہوا تھا اُسکے سب سردار حاضر تھے کہ
پرند جاکر پہونچا اُسی دن زمرد نے پرچۂ اخبار دیکھا تھا اُسمین کل حال جنگ وآمد لشکر اسلام تحریر تھا زمرد
اپنے سردارون سے کہہ رہا تھا کہ میری سمجھ مین نہ آیا کہ بادشاہ نے قیسم وغیرہ کو طلب کیا جو لوگ کہ فاصلے پر
حکومت کرتے تھے اور جنکو نہ طلب فرمایا کہ مین بالکل قریب ہون یہ کیا امر ہی ایک اہل دربار نے عرض کیا
کہ معلوم ہوتا ہی بادشاہ نے یہ خیال کیا ہوگا کہ یہ لوگ تو قریب ہین جب پرچۂ اخبار دیکھینگے خود برائے مقابلہ
وبرائے کمک آجینگے اور اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے انکو طلب کرنے کی کیا ضرورت ہی اسی سبب سے
شبین نامہ لکھا زمرد جاد و نے کہا کہ یہ امر تو سچ ہی مگر خبر تو کرنا ضرور تھی یہ ہی تقریر ہو رہی تھی کہ پرند
آکر پہونچا زمرد جاد و کو سلام کیا زمرد جاد و نے پوچھا کہ ای پرند جاد و کدھر آئے بادشاہ کا
مزاج تو اچھا ہی پرند جاد و نے کہا کہ مین بادشاہ کا روانہ کیا ہوا آیا ہون بادشاہ نے آپکی خدمت
مین روانہ کیا ہی آپکے مزاج کی کیا حالت دریافت کرتے ہوا آجکل بادشاہ بڑی زحمت مین ہین کہ انپر
اہل اسلام نے لشکر کشی کی ہی مقابلے ہو رہے ہین بادشاہ نے آپکے پاس بھیجا ہی اور یہ پیام دیا ہی یہ کہکر

وہ پیام جو کہ سمندر شاہ نے اُس سے زبانی کہا تھا بیان کیا اُسنے سُنکے جواب دیا کہ میری طرف سے بادشاہ کی خدمت مین عرض کرنا کہ مجکو بالکل اس حال کی خبر نہ تھی اسکا سبب یہ تھا کہ آجکل مین ایک سحر تیار کر رہا تھا اُسکے تیار کرنے کی ضرورت سے اپنے مقام پر سے چلا گیا تھا اسمین یہ شرط تھی کہ کوئی میرے پاس نہ آئے پھر کیونکر مجکو خبر ہوتی بدین سبب اس حال سے مین آگاہ نہوا ورنہ ضرور حاضر ہوتا آپ اطمینان فرمائین مین مع اپنے لشکر کے حاضر ہوتا ہون کہو تو ابھی کمک فرض ہے اور ہم لوگ تو آپکے بندے ہین اور غلام ہین ہم لوگ کسی قسم کا عذر نہین کر سکتے ہین اور بھلا اہل اسلام کیا غلامان سرکار و جان نثاران شہریار سے مقابلہ کر سکتے ہین ایک حملہ مین ایسے بھاگینگے کہ جلے پناہ نہ ملے گی اور بہت عجز و انکسار کے کلمے کہے اور پرندکو انعام دیکر رخصت کیا وہ اُسیوقت زمرد کوہ سے طرف سمندریہ کے روانہ ہوا یہان بعد جانے پرند کے زمرد نے اپنے سرداران سے کہا کہ اب مجکو لازم ہے کہ مین جا کر بادشاہ کی کمک کرون مگر یہ خیال ہوتا ہے کہ بادشاہ یہ خیال کریگا کہ جب ہمنے آگاہ کیا تو ایدا آیا اس سے بہتر یہ ہے کہ کوئی تحفہ برائے نذر بادشاہ ایسا بھیجون کہ جسکے سبب سے بادشاہ کی نگاہ مین میری عزت و قدر ہو تم لوگ بتاؤ کہ کیا تدبیر کرون اہل دربار نے جواب دیا کہ آپ فکر فرمائین جو ہمسے ارشاد ہو ہم بجالائین زمرد جادو نے کہا کہ میری رائے مین ایک فکر آئی ہے وہ یہ ہے کہ کسی طور سے کچھ سردار لشکر اسلام کے اگر ہاتھ آجائین تو انکو لیجا کر نذر کرون اہل دربار نے عرض کیا کہ یہ رائے آپکی بہت ٹھیک ہے یہ اس فکر مین ہی اسکو اس فکر مین رکھا جاتا ہے اُدھر وہ طائر جو کہ طرف آفاق کے نامہ لیکر روانہ ہوا تھا چلا جاتا ہے آفاق اپنے شہر آفاقیہ مین تخت حکومت پر بیٹھا ہوا ہے زوجہ اُسکی برابر اُسکے تخت کے کرسی جواہر نگار پر متمکن ہے اور سب سردار حاضر ہین کہ آفاق نے اہل دربار سے و نیز اپنی زوجہ سے کہا کہ بہت دنون سے بکہ حال شہر سمندریہ کا نہ معلوم ہوا کہ کیا حال ہے اُسکی زوجہ ملکہ آئینہ اندام نے کہا کہ کیا خبر آتی کوئی نئی بات ہوتی تو خبر آتی آفاق نے کہا کہ ای ملکہ مین نے سنا ہے کہ لشکر اسلام قریب دریاے سبز رنگ آگیا ہے آئینہ اندام نے کہا کہ یہ خبر بالکل غلط ہے یہ ممکن نہین ہے کیونکہ اُسکے محافظ بڑے بڑے ساحران زبردست ہین آفاق نے کہا کہ داروغہ کتب خانہ کو تو طلب کرو اُس سے برجہ اخبار طلب کرکے دیکھا جائے کہ کیا حال تحریر ہے بس اُسیوقت داروغہ کتب خانہ نے سب پرچہ اخبار حاضر کیے اب جو آفاق نے اٹھا کر دیکھنا شروع کیا اسمین اول سے حال تحریر تھا لشکر اسلام کا قریب دریا فرد گشت ہونا صنوبر شاہ سے ملاقات ہونا دیوانون کا آنا اُنسے مقابلہ ہونا اُنکا زیر ہونا اور مسلمان ہونا صنوبر شاہ کا مسلمان ہونا یہانتک کہ ابتدا سے اور اُس مقام تک کہ جہانتک لشکر قسیم وغیرہ سے مقابلہ ہوا تھا اور لشکر قسیم نے شکست کھائی تھی سب پرچہ اخبار سے ثابت ہوا یہ حال دیکھکر آفاق نے زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ افسوس سمندریہ تباہ ہو گیا دریاے سبز رنگ مٹ گیا سحران و ساحران ماری گئین آفتاب سپہ سالار سمندر شاہ قتل ہوا سہراب شریک اہل اسلام ہوا بلکہ ملک عزالان دختر آفتاب بھی شریک ہو گئی ہے یہ واقعات گذرے ہین قسیم و جسیم وغیرہ سے سمندریہ پر مقابلہ ہوا تھا وہ بھی مارے گئے لشکر نے شکست کھائی ہمکو خبر بھی نہوئی یہ انقلاب ہو گئے اور ہم بالکل غافل رہے اب ہمکو لازم ہے کہ ہم بادشاہ کی کمک کرین اُسکی زوجہ نے کہا کہ ہمکو کیا ضرورت ہے کہ ہم جا کر کمک کرین جبکہ اُنھون نے ہمکو آگاہ نہ کیا تو کیا ضرورت ہے کہ ہم بکا یکو اُنکی کمک کرین جبکہ اُنھون نے ہمکو غیر و بیگانہ دشمن خیال کیا کہ جو ہمکو اس حال سے آگاہ نہ کیا آفاق نے کہا ملکہ

بیسبب نہین ہی بلکہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ نے خیال کیا کہ یہ کونسی لڑائی ہی کہ جسکی خبر کو دن یہ لوگ اس مقابلے کو سر کرلینگے مگر ہمکو لازم ہی کہ ہم جاکر کمک کرین کیونکہ اس سرکار کے نمک خوار ہین اگر یہ سرکار مٹ گئی تو ہماری بھی حکومت مٹ گئی اسکی زوجہ نے جواب دیا کہ میری تو مرضی نہین ہی آفاق نے کہا کہ اے زوجۂ من مین کیا کہتا ہون اگر تمھاری مرضی نہین ہی تو میری بھی مرضی نہین ہی خبر دیکھا جائیگا اگر بادشاہ ہم سے سوال کریگا کہ تمکو اس امر کی خبر ہوئی تھی اور تمنے کمک نہ کی اسکا جواب دیدیا جائیگا ہمکو اسمے کوئی خوف نہین ہی بلکہ نے کہا کہ ہم کوئی انکار دیا تو کھانے نہین ہین جو خوف کرین یہان تو یہ گفتگو باہم میان بی بی مین ہو رہی تھی کہ ایک مرتبہ ایک سنسناہوا اور ایک طائر آکر گود مین آفاق کی بیٹھا آفاق نے دیکھا تو اسکے گلے مین نامہ پڑا ہوا تھا آفاق نے وہ نامہ اسکے گلے سے کھولا اسکے اندر کو پاک کیا پڑھا وہ نامہ سمندر بادشاہ کی طرف سے تھا وہ یہی مضمون تھا جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی جب نامہ پڑھ چکا تو آفاق نے اہل دربار اور اپنی زوجہ سے کہا کہ دیکھا تم لوگون نے آخر مجکو بادشاہ نے طلب فرمایا اب تو مجکو لازم ہی کہ برائے کمک جاؤن اسوقت اسکی زوجہ نے کہا کہ اب مین نہین منع کرتی ہون اب ضرور چلنا چاہیے یہ جو اسکی زوجہ نے کہا اسیوقت آفاق نے اس نامہ کا جواب تحریر کیا کہ مجکو آپکا نامہ پہونچا مین ایک سال سے ایک شادی مین مبتلا تھا مجکو ان حالات کی بالکل خبر نہ تھی دوسرے مین سحر بھی تیار کر رہا تھا اپنے ملک مین نہ تھا بلکہ ایک صحرا مین مع اپنی زوجہ کے مقیم تھا اس سبب سے ان خبرون سے مین آگاہ نہوا ورنہ ضرور آپکی کمک کے لئے حاضر ہوتا کیونکہ مین تو خواہ مخواہ ہون مجھپر حق نمک ہی ضرور مین اسکو ادا کرتا بس اب معلوم ہوا ہی مین مع لشکر کے حاضر ہوتا ہون معاف فرمائیگا یہ تحریر کرکے اسی طائر کے گلے مین نامہ باندھ دیا اور سحر کیا کہ وہ طائر جواب نامہ لیکر روانہ ہوا بعد روانہ کرنے جواب کے آفاق اب بندوبست چلنے کا کرنے لگا لشکر جمع کرنے لگا یہ تو اس بندوبست مین مصروف ہی ادھر دوسرا طائر نامہ لیکر جریک خریک داریک کے پاس پہونچا انکو بھی نامہ دیا وہ بھی اس خیال مین بیٹھے ہوے تھے کہ جب بادشاہ طلب کرینگے تو جائینگے کہ وہ طائر نامہ لیکر پہونچا انکو نامہ دیا انھون نے نامہ پڑھا جواب تحریر کیا کہ ہم روانہ ہوتے ہین اور برائے کمک حاضر ہوتے ہین یہ لکھکر اس طائر کے گلے مین ڈالکر روانہ کیا اور خود اسیوقت سے سامان سفر مین مشغول ہوے اور جب سب سامان ہوگیا اپنے اپنے لشکر کو لیکر بجمعیت ساٹھ ہزار ساحران غدار و سواران نامنجار کے طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوے انکا حال پھر تحریر ہوگا ادھر آفاق بھی اپنا بندوبست کرکے مع اپنی زوجہ کے لشکر قریب ایک لاکھ پچاس ہزار کے ساحرون کا لیکر روانہ ہوا ہی انکا حال آئندہ تحریر ہوگا دوسرے دن جو سمندر نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے عشاق وغیرہ بیٹھے ہوے تھے کہ سمندر نے کہا کہ نہ وہ سرکار سے خبر لیکر آئے کہ کیا گذری نہ وہ طائر جواب نامہ لیکر آئے نہ پرند واپس آیا کوہ زمرد سے یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ پرند آکر پہونچا اسنے جو جواب کہ زمرد جادو نے دیا تھا بیان کیا سمندر نے کہا خیر آنے تو کہ وہ طائر جواب نامہ لیکر آئے سمندر کو جواب نامہ دیا اسنے وہ جواب پڑھا خوش ہوا اور کہا کہ ای استاد آفاق بھی مع لشکر کے آتا ہی یہ بہت بڑا ساحر زبردست ہی بہ سوائے میرے اور کسی سے نہین زیر ہو سکتا ہی مین اسکا ہم پلہ ہون اسی سبب سے تو مین نے درجۂ وزارت سے اسکو بادشاہ کر دیا عشاق نے کہا کہ جبکہ آفاق آتا ہی تو اسکو لشکر کے ہمراہ کرکے برائے مقابلہ روانہ کرنا تم ابھی نہ جانا سمندر نے کہا کہ یہ بھی مین نے خیال کر لیا ہی سمندر نے کہا کہ جریک وغیرہ بھی آتے ہین عشاق نے کہا کہ اب سب آئینگے ہر ایک اپنے مقام سے روانہ ہو چکا ہوگا ان سب کو اس فکر مین رکھا جاتا ہی کہ آن ہرکارون نے آکر سمندر سے بیان کیا کہ ای بادشاہ چار یوم تک جشن خوشی برپا رہا پانچوین دن ہامانتران نے

دربار کیا نقابدار نے اجازت چاہی آن ہرکارون نے کل حالت بیان کی یعنی رفیع البخت کا اجازت
طلب کرنا صاحبقران کا کل حال مرحلہ آذری کا بیان کرنا وصیت نامہ کے بموجب اجازت دینا بس
نقابدار یعنی رفیع البخت کا مع لشکر طرف طلسم نور آگین کے روانہ ہونا بیان کیا یہ خبر سنکے سمندر خوش ہوا
اور کہا کہ یہ بلا تو یون دفع ہوئی خوب ہوا کہ نقابدار چلا گیا اب صرف صاحبقران ہین مقابلہ کرنا جایگا زیادہ تر
تو خوف ان نقابداروں کا تھا کہ انکے اوپر کچھ اثر نہین کرتا ہے آن ہرکارون کو انعام دیا دریافت کیا کہ اب
کیا قصد ہے صاحبقران کا انھون نے عرض کیا کہ ابھی تو وہ اس صدمے مین مبتلا ہین کوئی قصد معلوم نہین ہوتا ہے
سمندر نے کہا جاؤ جو امر پیش ہو وہ آکر بیان کرنا وہ ہرکارے پھر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوے راوی بیان
کرتا ہے کہ جب نقابدار سبز پوش یعنی رفیع البخت طرف طلسم کے روانہ ہوے بعد انکے جانے کے صاحبقران
نے بادشاہ سے فرمایا کہ اب کیا تدبیر کیجاے یا تو نامہ بنام سمندر جادو تحریر کیا جائے یا یہان سے مع لشکر کے کوچ
کرکے شہر پر پیش کیا جائے بادشاہ نے فرمایا کہ پہلے نامہ تحریر کیا جائے اسکا جواب آئے تو پھر شہر پر پیش کیا جائے
یہ جو بادشاہ نے فرمایا کہ پہلے نامہ تحریر کیا جائے اسکے بعد پیش کیا جائے صاحبقران نے حکم دیا کہ وزیر کو طلب کرکے
ایک نامہ بنام سمندر شاہ تحریر ہو یہ جو حکم صاحبقران نے دیا اسوقت سہراب نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو مین کچھ
عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو سہراب نے عرض کیا کہ ابھی حضور نامہ نہ تحریر کرین بلکہ شہر پر پیش بھی
نہ کرین کیونکہ سمندر دیکھ گیا ہے ضرور یا تو خود برائے مقابلہ آئیگا یا کسی کو برائے مقابلہ روانہ کریگا یہ تو اسکو معلوم ہے کہ لشکر
قسیم وغیرہ نے شکست کھائی وہ کسی نہ کسی بندوبست مین ہوگا ایک ہفتہ تک انتظار فرمایئے اسکے بعد خواہ نامہ
تحریر فرمایئگا خواہ شہر پر پیش فرمایئگا صاحبقران نے فرمایا کہ کیا سبب ہے سہراب نے عرض کیا کہ بلکہ
میرے نزدیک تو بہتر ہوگا جو بعد اس ہفتہ کے بدون اطلاع شہر پر پیش کیا جائے کیونکہ اگر آگاہ کرکے پیش کیا جائیگا
تو خرابی ہوگی وہ سحر سے بندوبست کریگا گرد شہر حصار سحر کریگا اسکے دفع کرنے مین ایک زمانہ صرف ہوگا جب وہ دفع
ہوئے گا تو کہین مقابلہ ہوگا یا وہ نہ طاق سے کمک طلب کرے گا اگر اس مقام پر سے کمک آگئی تو پھر خرابی ہوگی آئندہ
آپکو اختیار ہے جو میرے نزدیک امر مناسب تھا مین نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ مین یہ تو نہ کرونگا کہ آگاہ
نہ کرون اور پیش کرون ہان یہ ضرور کرونگا کہ بعد ایک ہفتہ کے نامہ تحریر کرونگا جیسا جواب آئیگا ویسا کیا جائیگا
اگر سمندر نے اطاعت کی تو خیر یا مقابلے کو آیا تو خیر یا مین نے پیش کیا اگر اسنے حصار سحر کیا تو اسکو دفع کرینگے یا نہ طاق
سے کمک آئی اسنے بھی مقابلہ کرینگے ہم کسی امر مین بند نہین مین نہ ہم کسی سے خوف کرنے ہین ہماری نظر خدا پر ہے وہی
ہمارا حامی و مددگار ہے نہ ہمکو اس امر کا خوف ہے کہ وہ لوگ ساحر ہین اور ہم غیر ساحر شعر سرمی پیچم زتمشیر میپیچ +
ہر چہ آید بر سر من یا نصیب + دیگر مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + کوئی مقام ہے
جو خوف کا نہین ہے وہ سب مشکلین آسان کردے گا خیر اس ہفتہ بھر مین لشکر آسودہ ہو جائیگا جو کہ مجروح
ہین وہ اچھے ہو جائینگے یہ فرما کر خاموش ہو رہے کہ شہنشاہ دامیر الزمان و جمشید بن داراب سیمین زرہ
و دیگر سردارون نے عرض کیا کہ ابھی تو ایک ہفتہ مقابلہ موقوف ہے لہذا اگر اجازت ہو تو ہم لوگ شکار کھیل
آئین کیونکہ اس صحرا مین شکار بہت ہے صاحبقران نے فرمایا کہ شکار کی کیا ضرورت ہے کیونکہ یہ مقام غیر ہے اور
ساحرون کا مقام ہے کیا ضرورت ہے کوئی آفت مین مبتلا ہو تو خرابی ہو کیونکہ یہان سب دشمن ہین انھون نے عرض کیا کہ
ہم لوگ بھیس شکار کا کھیلا کرینگے شب کو لشکر مین چلے آیا کرینگے کوئی مقام خوف و خطر نہین ہے آپ اطمینان رکھین جب
یون سب نے عرض کیا اسوقت صاحبقران نے مجبور ہو کر سب کو اجازت دی اسکے بعد دربار برخاست
کیا وہ لوگ کہ جنھون نے اجازت شکار کی تھی وہ اپنے سردارون کو لیکر برائے شکار روانہ ہوے یہ لوگ صحرا مین

شکار کھیلنے لگے یہ لوگ تو ہر روز شکار کو جاتے ہین دن بھر شکار کھیلتے ہین شب کو لشکر مین چلے آتے ہین اور اپنے
لشکر مین آکر آرام پذیر ہوتے ہین یہان تو یہ بندوبست اُدھر سمندر شہر کی ہر روز خبر منگاتا ہے کہ کیا حال گذرتا ہے
لشکر اسلام کس فکر مین ہے ایک دن کا ذکر ہے کہ سمندر دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ ایک مرتبہ ابر گلنار ایک طرف سے
پیدا ہوا اہل دربار نے اُس ابر کو دیکھکر کہا کہ اے بادشاہ یہ ابر کیسا اٹھا ہے بادشاہ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی
ساحر کمک کو میری آتا ہے کہ وہ ابر قریب دربار سمندر شاہ کے شق ہوا اُس سے تخت سحر پیدا ہوا دیکھا کہ آفاق
آفاق تخت اپنی زوجہ کے سوار ہے اور عقب مین لشکر بیشمار ہے بس آفاق لشکر کو بیرون دربار ٹھہرا کر خود تخت
کو بڑھا کر دربار مین آیا مجرا گاہ پر سے سمندر شاہ کو سلام کیا جسے سمندر نے آفاق کو دیکھا خوش ہو گیا چہرہ
مارے خوشی کے سرخ ہو گیا نیم قد تخت پر سے اٹھ کھڑا ہوا سب اہل دربار سے کہا کہ وہ شخص آیا کہ جس سے میری
قوت زیادہ ہو گئی میرے بازو قوی ہو گئے یہ جو سمندر نے کہا آفاق نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ یہ آپکی ذرہ پروری ہے
مین کب اس لائق ہون یہ سب غلام نوازی ہے سمندر شاہ نے جواب دیا کہ مین تمکو اپنے بھائی کے برابر جانتا ہون
یہ جب کلام ہو چکے آفاق اور اہل دربار سے ملنے لگا کہ آمنہ اندام زوجہ آفاق نے سمندر کو سلام کیا جب
آفاق سب اہل دربار سے مل چکا اُسوقت پھر طرف سمندر کے متوجہ ہوا اور عرض کیا کہ تمکو کیا حکم ہوتا ہے
سمندر نے جواب دیا کہ تم اپنے تخت کو برابر میرے تخت کے بچھاؤ بس تخت آفاق کا برابر تخت سمندر کے آراستہ ہوا
آفاق مع اپنی زوجہ کے اُس تخت پر بیٹھا اور سب سردار اسکے اپنے اپنے مرتبہ سے دربار مین سمندر شاہ کے
بیٹھے جب سب بیٹھ چکے اُسوقت آفاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ حکم نامہ حضور کا پہونچا یہ خاکسار فوراً راہی
ہوا سچ اپنے لشکر کے مگر مین حال سے ان امر دن کے بالکل آگاہ نہ تھا دوسرے یہ امر ہے کہ آپنے پہلے کیون نہ اس
حقیر کو یاد فرمایا جو اسقدر اس معرکہ کو طول ہوا مین آکر اور اُس پار دریاے سبز رنگ کے جاکر قصہ تمام کرتا
ایک کو زندہ نہ رہنے دیتا یہ ہوتا کہ وہ لوگ اطاعت قبول کرتے اسقدر طول نہوتا یہ جو آفاق نے کہا
سمندر شاہ نے اول سے آخر تک سب قصہ بیان کیا اور کہا کہ مین نے اس خیال سے تمکو آگاہ نہ کیا اور
نہ طلب کیا کہ یہ لوگ ساحر نہین ہین جب ساحر نہین ہین تو انکا مقابلہ کرنا کیا مشکل امر ہے ایک حملہ مین
سب کا کام تمام ہو گا ساحر غیر ساحر کو ایک پل مین قتل کر سکتا ہے مین نے خیال کیا کہ یہ لوگ کافی ہین جب
طول ہوا تو مین نے اور سب کو طلب کیا تمکو اس سبب سے ہمنے طلب کیا کہ تمھارا جانا انکے مقابلے مین میرا جانا ہے جبکہ
تمکو مقابلہ کرتے ہوے عار و ننگ ہے تو آفاق کو بھی ضرور ہو گا یہ خیال کر کے مین نے تمکو آگاہ نہ کیا اب جب مین نے
دیکھا کہ یہ امر حد سے زیادہ گذر گیا اب بدون میرے جانے یہ کام سرانجام نہ پائیگا بس مین نے خیال کیا
کہ کسی کو یہان کا بادشاہ کرون اور خود برائے مقابلہ جاؤن چنانچہ فکر کرتے کرتے یہ امر خیال مین آیا کہ
آفاق کو طلب کر کے یہان کا بادشاہ کرون اور خود برائے مقابلہ اہل اسلام جاؤن بس مین نے
تمکو طلب کیا اب تم یہان کی حکومت کرو مین اہل اسلام کے مقابلے کو جاتا ہون آفاق نے جواب دیا
کہ حکومت آپکو مبارک رہے یہ جان نثار برائے مقابلہ جائیگا میری موجودگی مین آپ کیون جائین
جبکہ ہم ایسے جان نثار سر فدا کرنے والے موجود ہون سمندر شاہ نے جواب دیا کہ مین یہ خیال کرتا ہون
کہ تمکو آپکے مقابلہ سے عار ہو گا مین خود کیون نہ جاکر مقابلہ کرون اور تم یہان حاکم رہو بلکہ تمھارے یہان
رہنے سے ایک یہ امر ہو گا کہ شہر کا بخوبی بندوبست ہو گا میری موجودگی سے زیادہ ہو گا میرے نزدیک
مناسب ہے کہ تم یہان قیام کرو آفاق نے جواب دیا کہ یہ تو ممکن نہین آپ یہان تشریف فرما ہون
یہ خاکسار جاکر مقابلہ کرے گا یہان جب مین ہون اُسوقت آپکو اختیار ہے سمندر شاہ کی مرضی یہی تھی

سبب سے تو طلب کیا تھا کہ مین یہان قیام کرونگا آفاق کو برائے مقابلہ روانہ کرونگا جب آفاق نے
یہ کہا سمندر نے کہا کہ خیر جو تمھاری مرضی ہگا ایک دو روز یہان قیام تو کرو آفاق نے جواب دیا کہ اب
مین مقابل اہل اسلام جاکر قیام کرونگا اسی سبب سے مین نے اپنے لشکر کو فرد کش ہونے کا حکم نہین دیا
مین نے یہ قصد کر لیا ہی کہ اب چوکر کھاونگا تو اہل اسلام کے مقابلے مین کھاونگا لہذا آپ اجازت دین
مین تو یہان نہ آتا اسی طرف چلا جاتا مگر ایک سبب سے آیا کہ آپکو آگاہ کردون جب یہ امر سمندر نے
سُنا جواب دیا کہ تمکو سپرد خداوند تصور کیا تم یہ نہ خیال کرنا کہ مین نے تمکو حقیر تصور کرکے برائے مقابلہ اہل اسلام
اجازت دی بلکہ تمھارے اصرار سے دوسرے مین نے یہ خیال کر لیا کہ جیسے مین گیا ویسے تم بس جب مین تمھارا
بھی جانا مثل اپنے جانے کے خیال کرتا ہون تو تمکو ناگوار نہوگا آفاق نے جواب دیا کہ مین کیون برا ماننے لگا جبکہ
مین نے خود اصرار کرکے اجازت لی اب مین رخصت ہوتا ہون سمندر نے کہا کہ جاؤ بس آفاق سمندر سے رخصت
ہوکر چلا سمندر نے کہا کہ اے آفاق جو کوئی میرا مددگار آئیگا مین اُسے تمھاری کمک کے لیے روانہ کرونگا اور مین نے
طائران بحر مقرر کیے ہین وہ دمبدم کی خبر دیتے رہینگے آفاق نے کہا کہ آپکو اختیار ہی گو کمک مجکو درکار نہین ہی
مگر مین آپکے حکم سے سرتابی نہین کرسکتا ہون بس یہ کہکر اور رخصت ہوکر آفاق سمندر اور کل اہل دربار سے
مصاحب سلامت کرکے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا باہر دربار کے آکر اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر کیونکہ اُسکا لشکر
اُسی طور سے ابر بحر مین قیام پذیر تھا بس لشکر کو لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا یہ تو اُدھر کو چلا اِدھر
شہر بیجگر شہر پناہ سے دروازے پر قیام کیا راوی نے بیان کیا ہی بعد روانہ ہونے آفاق کے چریک
وخر بک وغیرہ تین ہزار سپاہ کے شمالی دروازے پر قیام کیا اور خود
اپنے سردارون کو لیکر داخل شہر ہوے اور دربار مین آکے درگہ سالار سے اطلاع کراکے دربار مین
داخل ہوے سمندر شاہ کو مجرا کیا اسکے بعد سب اہل دربار سے ملے کر سیان بیٹھنے کو مرحمت ہوئین
سب اُسپر بیٹھے سمندر شاہ نے مزاج پوچھا اُنھون نے جواب دیا کہ آپکی جان و مال کو دعا کرتے ہین اور ترقی جاہ
کے خواستگار ہین آپ یہ فرمائیے کہ ہم غلامون کو کس لیے طلب کیا ہی سمندر شاہ نے جواب دیا کہ تمکو اپنی کمک
کے لیے طلب کیا ہی کیونکہ اہل اسلام نے ہمپر لشکر کشی کی ہی دریاے سبز رنگ سے یہان تک اُنکا
قبضہ ہوگیا ہی تھوڑے دن ہوے کہ قسیم وجسیم وغیرہ آئے تھے جبکہ یہ لوگ آچکے ہین اور لشکر اُنکا فرد کش
ہوچکا ہی کہ قسیم میرے پاس آئے اور مجھ سے اجازت لیکر اُنکے مقابلے مین آکر لڑائی شروع ہوئی
کئی مقابلے ہوے آخر کو اُنھون نے قسیم وغیرہ کو قتل کیا لشکر کو شکست دی یہ لوگ بڑے زبردست
ہین مین اس فکر مین تھا کہ کوئی میرے مددگارون مین سے آئے تو مین برائے مقابلہ روانہ کرون چنانچہ
مین نے کل اپنے خراج گذارون کو نامے تحریر کیے اُنمین سے قسیم وغیرہ آئے تھے سو قتل ہوے اب تم لوگون کو
طلب کیا آفاق جادو کو طلب کیا تھا سو وہ آیا اور مجھ سے اجازت لیکر اپنے لشکر سمیت برائے مقابلہ اہل اسلام
گیا ہی بس تم بھی اپنے لشکر کو لیکر آفاق کی کمک کو جاؤ یہ سنکے اُنھون نے عرض کیا کہ بہت خوب ہمکو کوئی عذر نہین ہی
یہ حکم دیکر سمندر نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے مکان پر آئے چریک وغیرہ اپنے لشکر مین آئے وہ شب اُسی
مقام پر بسر کی بوقت صبح لشکر لیکر طرف اہل اسلام کے کوچ کیا یہ تو اُدھر سے چلے اِدھر آفاق بھی بوقت صبح شہر پناہ
سے کوچ کرکے چلا راوی نے بیان کیا ہی کہ چھ دن گذرے تھے اب دو یوم اُس ہفتہ مین باقی تھے یہان دربار
آراستہ تھا بادشاہ تخت پر جلوہ گر تھے صاحبقران وغیرہ سب سردار اپنے اپنے مقام پر بروے بارگاہ کے
اُٹھے ہوے تھے کہ بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ آج چھ دن ہوے ہین بلکہ آج سے نہ دن کے

ہوے ہین جنگ کو فتح کیے ہوے اور جھوٹن تو اُس واقعہ کو ہوے ہین کہ جب یہ راے قرار پائی تھی کہ نامہ لکھا جاے
تو سہراب نے عرض کیا تھا کہ بعد ایک ہفتہ کے اب اُس ہفتہ مین دو روز باقی ہین صاحبقران نے جواب مین کہا کہ
جی ہان برسون مین ضرور نامہ تحریر کرونگا کیونکہ کہان تک مین اسکا انتظار کرونگا کہ کوئی براے مقابلہ آئے سہراب
کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ بھئی اب تمھاری کیا راے ہے برسون نامہ لکھون یا نہ لکھون سہراب نے عرض کیا کہ
کیا مین عرض کرون مجکو گمان تھا کہ کوئی نہ کوئی ضرور براے مقابلہ آئیگا کیونکہ خود سمندر منچلا ہے اور جسقدر سردار ہین اُسکے
وہ سب منچلے ہین انکو کب تاب ہوگی کہ وہ یہ خبر پائین کہ لشکر نے شکست کھائی اور وہ مقابلے کو نہ آئین پر معلوم
تھا کہ سمندر خود براے مقابلہ نہ آئیگا ہان کسی کو ضرور روانہ کرے گا مگر یہ معلوم کیا ہوا جو براے مقابلہ نہ آیا
صاحبقران نے فرمایا کہ اس سے کیا غرض خبر دیکھی جائیگی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ شہر سمندریہ کی طرف سے ابر گلنار رنگ
پیدا ہوا اُس سے بارش یا قوت ہوتی تھی ابر مین چمک و کڑک برق کی تھی اور بادل کی گھنگھور گرج تھی یہ حال دیکھکر
جو سردار خرد و مزاج عاشق تن تھے اُس ابر کو دیکھکر اُنکے دل مین اُمنگ پیدا ہوئی کہ سیر صحرا کرین آگے آگے
اُس ابر کے ایک کہرہ تھا ایک تھا جس سے کسی قدر بارش مثل چھڑکاؤ کے ہوتی جاتی تھی اُس ابر کے سبب سے
صحرا کا اور رنگ ہوگیا تھا سُرا ابر اصلی خیال کرکے اپنے اپنے مقام کی طرف جانے لگے تھا اُس صحرائی ابر کو دیکھکر
خوش ہونے لگے کوئل کی صدا آنے لگی صاحبقران نے فرمایا کیا گھٹا اٹھی ہے اسکو دیکھکر شکار کی رغبت ہوتی ہے
تندیر شور و بیہست زکسار آمدہ بیکشان غرہ کبار آمدہ بسیار آمدہ بادشاہ نے فرمایا کہ یہی دل چاہتا ہے جو سردار زیادہ منھ چڑھے
تھے اُنھون نے تو عرض کیا کہ حضور تشریف لیجلین ابھی بادشاہ نے جواب نہ دیا تھا کہ وہ ابر قریب اُس
صحرا کے آکر مشق ہوا کہ جہان پرتو نسیم وجسیم فروکش تھا جب سے وہ لشکر تباہ ہوا ہے وہ مقام خالی ہے
وہ ابر آکر اُس مقام پر قائم ہوا اور مشق ہوا اُس سے اثر در آتش نشان اُنکے پشتون پر علم کہ جنکے پھریرے
سیاہ رنگ کے اُنپر تعریف خداوند تصویر تحریر تھی آکر ایک طرف قائم ہوے اُس ابر سے اسقدر بارش ہوئی کہ
وہ جو گرد و غبار صحرا تھا بیٹھ گیا وہ اثر در ایک طرف ٹھہرے اُس ابر کے بعد ابر گلنار رنگ ظاہر ہوا جب کہ
صاحبقران و بادشاہ و اہل دربار نے یہ رنگ دیکھا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تو کسی لشکر کی آمد ہے ساحرون کا لشکر
شہر سمندریہ سے ہمارے مقابلے کو آیا ہے یہ ابر اُس ساحر کی آمد کا ہے دیکھو وہ ابر سے اثر در پیدا ہوے سب نے
عرض کیا بجا ارشاد ہوا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ خبر منگاؤ کہ یہ کون ساحر آیا ہے یہ خود
سمندر شاہ تو نہین ہے سہراب نے عرض کیا کہ سمندر شاہ کی آمد کا یہ طریقہ نہین ہے جب وہ لشکر کو لیکر
کسی کے مقابلے کو جاتا ہے تو جاہ و حشم سے جاتا ہے یہ اور کسی ساحر کی آمد ہے کسی نہ کسی ملک کا بادشاہ ہوگا
کہ اُسنے براے کمک اسکو طلب کیا ہوگا وہ آیا ہے سمندر نے اُسکو اُسکی طرف روانہ کیا ہے سمندر خود نہ آئیگا
اگلی برسون اُسکے ہوا خواہ مقابلہ آئینگے آپ اطمینان رکھین جو کوئی ہوگا مین خود عرض کرونگا کوئی ہرکارون
کے بلانے کی ضرورت نہین ہے کیونکہ مین سب کو پہچانتا ہون آئندہ آپکو اختیار ہے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا کیا
ضرورت ہے جو بیکار ہرکارون کو زحمت ہوگی اُس ابر گلنار سے نغمہاے سحر ظاہر ہوے کہ اُنپر ساحر سوار تھے وسط مین
اُنکے تخت پر آفاق دانہ اندام تھی آفاق کے سر پر تاج کج رکھا ہوا قباے نادر کمر زیب تن اور جواہرات
ہر قسم کا پہنے ہوے برابر اُسکے اُسکی زوجہ یہ عورت بہت حسین و خوبصورت ہے آئنہ اُسکے روبرو لگا ہوا ہے سر سے
پانون تک زیور مین غرق گلنار جوڑا پہنے ہوے بیٹھی ہنس ہنس کر اپنے شوہر سے باتین کر رہی ہے اُن دونون مین
مین اسقدر محبت ہے کہ کم ہوگی زوجہ کی زندگی شوہر کے بھروسے پر ہے اور شوہر کی حیات زوجہ کے بھروسے پر بڑا اُنس
ہے کیون نہو کہ نہ ایسی حسین عورت ہوگی نہ ایسا خوبصورت مرد ہوگا عقب مین اُنکے لشکر ہے چند ساحر اُس صحرا مین لشکر

قسیم کے تھے وہ بھی اس لشکر کو دیکھکر اُس لشکر مین شامل ہوے ہرکارے لشکر کے ہمراہ آئے تھے جو کہ لشکر اسلام سے واقف تھے اُنھون نے آفاق سے عرض کیا کہ وہ سامنے لشکر اسلام فروکش ہی بس آفاق نے لشکر کے اُترنے کا حکم دیا ہر ایک ساحر اپنی سواری سحر کو ہوا پر سے زمین پر لایا عقب مین لشکر کے اُترون پر خیمہ وغیرہ لدے ہوے تھے سب ساحرون نے خیمہ وغیرہ برپا کیے آفاق کی بارگاہ برپا ہوئی اُدھر اسکو تو یہ معلوم ہو چکا تھا کہ سامنے لشکر اسلام فروکش ہی اُدھر سہراب نے صاحبقران سے عرض کیا کہ حضور یہ آفاق جادو آیا ہی جو قبل ین سمندر شاہ کا وزیر تھا یہ ایسا ساحر زبردست ہی کہ اسکا مثل و نظیر نہین ہی خصوصًا اسکی زوجہ بڑی ساحرہ ہی کہ اپنا مقابل نہین رکھتی ہی ماہیان و سحران اسکے روبرو طفل مکتب کا مرتبہ رکھتی تھین معلوم ہوتا ہی کہ اسکو سمندر نے طلب کرکے آپکے مقابلے کو روانہ کیا ہی اور خداوند یہ جبکہ وزیر تھا اسنے وہ وہ خیر خواہی کی ہی کہ جسکے سبب سے یہ ہوا کہ سمندر نے اسکو ملک آفاقیہ کا بادشاہ کیا یہ جب سے بادشاہ ہوا اسنے وہ عدل و انصاف سے کام لیا کہ تمام رعایا اس سے خوش ہی بادشاہ نے فرمایا کہ اگر آیا ہی تو اپنی سزا کو پہونچے گا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر آفاق اور اسکا لشکر آکر ایک ساحر کو اُسنے طرف صاحبقران کے روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ اے صاحبقران مین اس امر کا خواستگار ہون کہ مین آج آکر پہونچا ہون مجکو مہلت دی جائے ایک ہفتہ کی تاکہ مین اپنا سامان کرلون میرے نزدیک تو یہ امر بہتر ہی کہ سمندر شاہ کی اطاعت کرو یہ اور مقام نہین ہی کہ تمھارا قبضہ ہو جاے یہان ضرور تمھارا اقبال ساتھ دیا ہی کے بدلے گا کوئی غلام سمندر شاہ نہین غالب آئیگا دوسرا امر یہ ہی اگر اطاعت بادشاہ کی نہین منظور ہی تو تم یہان سے چلے جاؤ مین بادشاہ سے کہونگا یہان سے سرحد بجاے اُسکے اُدھر تمھاری عملداری رہے اُدھر سمندر شاہ کی یہ بھی اس سبب سے کہ تم نے محنت کرکے ان مقامات پر قبضہ کیا ہی یہ تمہیں رعایت کیجاتی ہی ورنہ یاد رکھو کہ ایک پل مین تمھارا سارا لشکر تباہ ہوگا ایک یہان سے زندہ نہ جائیگا سب طعمۂ نہنگ اجل ہونگے دریاے فنا مین غرق ہونگے پھر بدون اطاعت کے اور ترک مذہب اسلام کے تمکو پناہ نہ ملے گی آئندہ تمکو اختیار ہی یہ نہ خیال کرنا کہ مین تم سے دب کر یا کسی خوف سے یہ پیام دیتا ہون بلکہ تمھارے حال پر رحم کھاکر اور یہ خیال کرکے کہ اسقدر لوگون کی مفت جان برباد ہوگی اس سے یہ بہتر ہی کہ تم چلے جاؤ ورنہ کیا ضرورت تھی کہ مین تمکو یہ پیام دیتا کیونکہ میری طبیعت انصاف پسند ہی مین کسی پر ظلم نہین کرتا ہون بس مین یہ چاہتا ہون کہ تمھارے اور بادشاہ کے صلح ہو جاے اگر صلح نہین منظور ہی تو ایک ہفتہ کے بعد آمادۂ مقابلہ ہونگا مین تم سے مقابلہ کرونگا یہ پیام اُس ساحر کے ہاتھ روانہ کیا یہان دربار آراستہ تھا کہ وہ ساحر آکر پہونچا بحکم صاحبقران اندر بارگاہ کے آیا بادشاہ و صاحبقران کو مجرا کیا اور پیام آفاق کا صاحبقران سے بیان کیا صاحبقران نے فرمایا کہ میری طرف سے آفاق سے کہنا کہ ہم وہ لوگ نہین ہین کہ اپنے قصد سے باز آئین جس امر کا قصد کر لیا پھر اُس سے نہین پھرتے ہین تم ہمپر رحم نہ کرو جو تمھارے بنائے بن سکے قصور نہ کرو نہ ہم اطاعت کرینگے نہ ہم ترک اسلام کرینگے یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مذہب حق کو ترک کرکے دین باطل اختیار کرین ہزار ہزار لعنت ہی اصنام پرستی پر یہ سب مذاہب باطل ہین سواے مذہب اسلام کے یہ مذہب حق اور دین برحق ہی ہم کیونکر اسکو ترک کر سکتے ہین آفاق سے کہنا کہ اب ایسے کلام ہم سے نہ کرنا بلکہ ہماری یہ خواہش ہی کہ تم بھی دین اسلام قبول کرو اور تصویر پرستی کو ترک کرو کیون اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو مثل ماہیان و سحران وغیرہ کے قتل ہوگے تمنے جو ایک ہفتہ کی مہلت مانگی ہی تو یہ ہمکو منظور ہی اور ہم تو کبھی یہان سے بدون فتح کیے نہ جائینگے اس پیام و سلام سے کچھ حاصل ہوگا ہم جنگ پر آمادہ ہین جب تمھارا

جی چاہے خواہ کل خواہ بعد ایک ہفتہ کے یہ پیام دیکر اور خلعت دیکر اُس ساحر کو رخصت کیا وہ ساحر
وہان سے طرف اپنے لشکر کے چلا اور اپنے لشکر مین پہونچکر جو جواب صاحبقران نے آفاق کے سوال کا دیا تھا بیان
کیا آفاق نے اپنے سردارون سے کہا کہ یہ لوگ یون نہ مانینگے کیونکہ ساحرون کو قتل کرکے بہت مغرور ہوگئے
ہین خیر بعد ایک ہفتہ کے معلوم ہوگا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ دن تو آفاق نے بسر کیا رات ہوئی دربار
کیا آفاق کے اس کلام کا کسی نے جواب نہ دیا جب رات ہوئی آفاق نے دربار برخاست کیا اپنے خیمہ
آرام مین جاکر آرام گزین ہوا یہان بادشاہ نے بھی دربار خاست کیا سب اپنے اپنے خیمہ مین گئے طلایہ
کا بندوبست ہونے لگا طلایہ پھرنے لگا وہ رات بسر ہوئی کہ صبح کو آفاق نے دربار کیا ادھر بادشاہ نے
دربار کیا ابھی دربار برخاست نہوا تھا کہ صحرا سے گرد اٹھی چربک وخربک واربک مع اپنی سپاہ کے
پہونچے دونون لشکرون کے ہرکارے برائے خبر گئے دریافت کیا معلوم ہوا کہ سمندرشاہ نے چربک
روئین تن وخربک واربک کو برائے کمک آفاق روانہ کیا ہی یہ وہ لشکر لیکر آئے ہین چربک وغیرہ
یہ دریافت کرکے کہ لشکر آفاق کس طرف فروکش ہی اُس طرف کو روانہ ہوئے ادھر ہرکارون نے
آفاق کو آکر خبر دی کہ آپکی کمک کو سمندرشاہ نے سپاہ روانہ کی ہی اسکے افسر چربک وخربک ہین
یہ سُنکے آفاق نے سردارون کو برائے استقبال روانہ کیا وہ سردار آکر انکو لیگئے انھون نے بارگاہ مین جاکر
آفاق کو سلام کیا انکے بھی دنگل اُس بارگاہ مین فرش سے آراستہ ہوئے انکے بھی سردار اپنے مرتبے سے
بیٹھے انکا بھی لشکر آترا خیمہ وغیرہ برپا ہوئے لشکر آترا ادھر اہل اسلام کے ہرکارون نے صاحبقران
سے آکر عرض کیا کہ سمندرشاہ نے آفاق جادو کی کمک کو لشکر روانہ کیا ہی یہ وہ لشکر آیا ہی
صاحبقران نے فرمایا کہ آئے ہین تو آنے دو کیا بنا لینگے یہ فرماکر دربار برخاست کیا اُدھر آفاق
نے چربک وغیرہ سے اپنا پیام روانہ کرنا اُسکا جواب آنا سب بیان کیا اور کہا کہ ایک ہفتہ
کی مہلت لی ہی بعد اس ہفتہ کے مقابلہ کرونگا انھون نے کہا کہ جو آپکی رائے ہم آپکے تابع حکم ہین
اب انکو تو اس انتظار مین رکھا جاتا ہی اور اس فکر مین کہ یہ ہفتہ تمام ہوئے تو مقابلہ ہو ہر ایک بندوبست
مقابلہ کر رہا ہی اور صاحبقران کو انکے مقابل اب حال زمرد جادو کا تحریر ہوتا ہی کہ اسنے یہ فکر
کی تھی کہ کسی تدبیر سے چند سرداران اسلام کو گرفتار کرکے اپنے پاس لاؤن انکو لیجاکر سمندرشاہ
کی نذر کرون اور اپنے نہ آنے کی معذرت کرون کہ مین اس فکر مین تھا جب میری فکر ہوگئی تو مین
حاضر خدمت ہوا یہ اس فکر مین تھا اسنے اپنے سردارون سے کہا کہ مین نے فکر کر لی ہی تم چند ساحر
زبردست میرے ہمراہ چلو مین سردارون کو گرفتار کرکے تمھارے ذریعہ سے اس پہاڑ پر بھیجدیا کرونگا
بس چند ساحرون کو لیکر یہ اپنے پہاڑ یعنی زمرد کوہ پر سے اُترا اور راہ طے کرکے قریب لشکر اسلام
آکر اسنے قیام کیا اتفاق سے یہ اُس زمانہ مین پہونچا کہ جبکہ سردار برائے شکار جایا کرتے تھے
دن بھر شکار کھیلتے تھے رات کو لشکر مین چلے آتے تھے کہ اسکو ساحرون نے خبر دی کہ لشکر اسلام
کے چند سردار ہر روز برائے شکار صحرا کو جاتے ہین یہ بہت خوش ہوا اور اپنے ہمراہیون سے کہا
کہ کل صبح کو مین نے دو ایک کو تو اسیر کیا اُسکی تدبیر یہ ہی کہ تم مین سے دو آدمی بصورت ہرن
بنین اور جب وہ شکار کنان قریب آئین تو جست کرکے فلان مقام پر لائین مین گرفتار کر لونگا
یہ جو تدبیر زمرد نے بیان کی سب نے پسند کی اور سب نے کہا کہ آپنے یہ تدبیر اچھی کی ہی بس وہ رات
بسر کی صبح کو زمرد اپنے اُس مقام کی طرف ساحرون کو لیکر روانہ ہوا اور دو ساحر ہرن بنکر جنگل کی طرف روانہ

ہوئے اور جاکر ہرنون مین ملے ادھر اُدھر چرنے لگے کہ سردار شکار کھیلتے ہوئے پہونچے جب ہرن نے صدائے سم مرکب سنی جست و خیز کی اور ہر ایک طرف کو کے روانہ ہوئے ہر ایک سردار نے ایک ایک ہرن کے عقب مین مرکب مہمیز کیا وہ ہرن بھاگا یہان تک چند قدم پر جاکر ہر ایک نے اپنے اپنے ہرن کو شکار کر لیا مگر شہنشاہ و امیر الزمان نے اُن ہرن کے عقب مین مرکب جولان کیا تھا کہ جو ساحر تھے سحر سے صورت ہرن بنے ہوئے تھے بس یہ دونون صاحب مرکب دوڑے ہوئے اُنکے عقب مین چلے جاتے ہین جو ہرن کہ شہنشاہ کا تھا شہنشاہ اُسکے عقب مین چلے آتے تھے وہ قریب ایک پہاڑ کے پہونچا اور جست کر کے درے مین چلا گیا چونکہ یہ اُسکے عقب مین پریشان سخت ہوئے تھے انکو غصہ بہت تھا یہ بھی درے مین آئے یہان آکر دیکھا کہ ہرن کا نشان تک نہین ہے یہ اُسکو تلاش کرنے لگے ایک مرتبہ زمین شق ہوئی اُس سے دو ہاتھ پیدا ہوئے وہ دونون ہاتھ مرکب کو پکڑ کر بیچ شہنشاہ کے اُس غار مین لیگئے اور جو ہاتھون کے پیدا ہونے سے ظاہر ہوا تھا اُس غار کا نشان تک بعد جانے شہنشاہ کے باقی نہ رہا الحاصل پھر تحریر ہوگا اُدھر امیر الزمان جو اُس ہرن کے عقب مین مرکب مہمیز کر کے چلے تھے وہ ہرن جست کرتا ہوا ایک مقام پر پہونچا یہ بھی وہ مقام ہی جہان کا زمرد نے پتہ دیا تھا اُس مقام پر سبزہ لگا ہوا تھا چرنے لگا یہ مرکب کو بڑھا کر اُسکے قریب آئے اور کمند اُٹھا کر اُسپر ماری جیسے کمند اُسپر پڑا کی کہ ایک برق چمکی انکی آنکھ بند ہوگئی غبار بلند ہوا اب نہ مرکب تھا نہ امیر الزمان وہ بھی غائب ہوگئے جب یہ بھی غائب ہوگئے اب ملاحظہ فرمائیے وہ سردار جو کہ ہرن کا شکار کر چکے تھے اپنے اپنے ہرن شکار بند مین باندھکر طرف خیمون کے آئے اور داخل خیمہ ہوکر خادمون سے اُسکے کباب تیار کرا کے کھانے لگے خادمان شہنشاہ و امیر الزمان نے آکر عرض کیا کہ ہمارے آقا کہان تشریف رکھتے ہین کیونکہ اُنکے خاصہ نوش فرمانے کا وقت گذر گیا ابھی تک تشریف نہین لائے اُنھون نے جواب دیا کہ ہمارے اور وہ یہان سے ہمراہ گئے تھے ایک مقام پر بہت ہرن چر رہے تھے ہم سب نے آگے مرکب اُٹھائے وہ ہرن بھاگے ہر ایک نے اپنا مرکب ایک ہرن کے عقب مین مہمیز کیا اب ہمکو اُنکی خبر نہین ہے کہ وہ لوگ کیا ہوئے ہم تو اپنے شکار کو شکار کر کے اپنے خیمہ مین لے آئے وہ بھی آتے ہونگے وہ لوگ یہ سنکے خاموش ہوئے اپنے مقام پر چلے آئے انتظار کرنے لگے یہان تک کہ وقت سہ پہر کا آیا وہ سردار نکلے کہ شکار کو جائین اُن خادمون نے آکر عرض کیا کہ ابھی تک ہمارے آقا نہین آئے اب ہم کہان تلاش کرین یہ سنکے وہ سردار خود حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم اُنکو تلاش کرتے جاتے ہین یہ کہکر مرکب اُٹھائے ہر ایک ایک طرف کو چلا سکندر فرخ لقا ایک طرف کو پہلے مرکب اُٹھائے چلے جاتے تھے کہ انھون نے دیکھا کہ ایک درخت کے سایہ مین ایک پیر مرد کھڑا ہے اُسکے قریب مرکب بڑھا کر آئے اُس پیر مرد سے دریافت کیا کہ اے مرد خدا کیا تم اسی مقام پر تشریف رکھتے ہو اُسنے ایک مرتبہ سر اُٹھا کر دیکھا سر اُٹھا کر دیکھنا تھا کہ سکندر غش کھا کر مرکب پر سے زمین پر گرے ایک تڑاقہ ہوا وہ پیر مرد اور مرکب اور سکندر سب غائب ہوگئے ایک طرف مملوک گئے تھے اُنپر یہ بلا نازل ہوئی کہ ایک نکیہ ملا یہ اُس نکیہ پر گئے کہ ایک مرتبہ قبر شق ہوئی یہ مع مرکب اُس قبر مین غائب ہوگئے اسی طور سے اور ایک سردار کہ نام اُسکا گرگین تھا شوہر ملکہ غزالان یہ بھی ایک مقام پر پہونچے دیکھا کہ ایک نفیر ایک چبوترے پر بیٹھا ہوا ہے یہ اس خیال سے اُسکے قریب گئے کہ اُس سے دریافت کرین کہ تمنے کسی کو ادھر عقب مین ہرن کے جاتے ہوئے تو نہین دیکھا یہ جب اُس چبوترے کے قریب پہونچے کہ ایک مرتبہ اُس مرد پیر یعنی نفیر نے سر اُٹھایا اور اُنکی طرف دیکھا اور پھر سر جھکا لیا اور کچھ پڑھنے لگا کہ یہ مرکب پر سے اُتر کر اُسکے قریب گئے اور کہا کہ اے درویش حق آگاہ آپنے تو کسی کو عقب مین ہرن کے ادھر سے جاتے ہوئے نہین دیکھا اُس نفیر نے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھا رہا کہ جب

انھون نے دیکھا کہ اُسنے جواب نہ دیا انھون نے پھر اُس سے وہ ہی سوال کیا اُسنے پھر جواب نہ دیا اسی طور سے تین مرتبہ ہوا جب جواب نہ ملا تو گرگین نے برہم ہوکر کہا کہ ای فقیر تو کیا بہرہ ہی جو میری بات کا جواب نہین دیتا ہی تین دیر سے تجھسے کلام کر رہا ہون یہ جو گرگین نے کہا اُسپر بھی اُسنے جواب نہ دیا خاموش بیٹھا رہا اب تو گرگین کو اور غصہ آیا اور ایک مرتبہ اپنے مقام پر سے یہ کہکر اُٹھے کہ تو بون نہ جواب دیگا جب تک سزا نہ پائیگا بڑا مغرور ہی فقیر کو ایسا غرور نہ چاہیے فقیرون کی شان کے خلاف ہی کہ لوگ کلام کرین اور وہ جواب نہ دین معلوم ہوا تو فقیر نہین ہی کوئی مکار ہی یہ کہکر اُسکی طرف چلے کیونکہ اُسنے اس کلام کا بھی جواب نہ دیا تھا یہ اُسکی طرف اس خیال سے چلے کہ اُسکو اُسکی سزا دون جب اُسکے قریب پہونچے اُسکے ماتھہ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور کہا کہ ای مغرور مین تجھ سے کلام کرتا ہون تو کسقدر مغرور ہی کہ جواب نہین دیتا ہی کیا سوتا ہی یہ ہاتھ اُسکے قریب پہونچا ایک تڑاقہ ہوا بجلی چمکی انھون نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ تڑاقہ کیسا ہوا کہ غبار بلند ہوا اب جو غبار برطرف ہوا نہ گرگین تھا اُس مقام پر نہ وہ فقیر نہ وہ جیوترہ یہ بھی غائب ہوگئے شام قریب تھی اور جو سردار ادھر اُدھر گئے تھے وہ تلاش کرکے چلے اُنکو کوئی بلا نہ ملی یہ اپنے مقام پر آئے انکے لوگون سے دریافت کیا کہ وہ لوگ آئے انھون نے کہا کہ ابھی تک تو نہین آئے اتنے مین رات ہوگئی ان سردارون سے خادمان سکندر و مماوک و گرگین نے آکر عرض کیا کہ ہمارے آقا آپکے ہمراہ برائے تلاش شاہزادہ گئے تھے مگر ابتک نہین واپس آئے پہر رات کے قریب آئی ہی ان لوگون نے جواب دیا کہ گیا یہ صاحب بھی نہین تشریف لائے نہ وہ دونون صاحب یہ کیا بلا آئی خداوند کریم خیر کرے اب اسوقت کہان تلاش کرین نہ ہم اب لشکر کو جائینگے نہ ہمکو صاحبقران کو کیا جواب دینگے ان سردارون نے اُسی مقام پر قیام کیا یہ تو یہان اس فکر مین ہین کہ صبح ہوے تو پھر برائے تلاش نکلین اُدھر کا حال سماعت ہو کہ جب زمرد اُن دونون ساحرون کو یہ تعلیم کرکے کہ تم ہرن بنکر جاؤ اور سردارون کو لگا کرلے آنا تم فلان درے مین اور تم فلان مقام پر بیس یہ اور ساحرون کو لیکر طرف صحرا کے چلا رات کو جب اسکو ساحرون نے خبر دی تھی کہ سردار برلے شکار کل صبح کو آئینگے تو یہ بھی کہا تھا کہ فلان مقام پر اُنکے خیمے برپا ہین بس یہ بوقت صبح پہلے اُس مقام پر آئے تھے اور سردارون کو پہچان لیا تھا بس زمرد ساحرون کو لیکر اُس درے مین آئے کہ جہان کا اُس ساحر کو پتہ دیا تھا اُن ساحرون سے کہا کہ تم لوگ یہ کرو کہ ایک تو فلان مقام پر جاکر قیام کرو جب وہ ہرن کسی سردار کو لیکر اُس مقام پر آئیگا اور وہ ہرن قیام کریگا یعنی وہ سردار اُسکے پکڑنے کی فکر کریگا تم برق چمکا کر اُسکو گرفتار کرلینا اُسنے کہا کہ اچھا وہ ساحر روانہ ہوا ایک ساحر اس کام پر متعین کیا کہ تم بھی جاکر سردار کو اسیر کراؤ تیسرا ساحر روانہ کیا اور چوتھا بھی چنانچہ اُس ساحر نے یہ فکر کی کہ کوئی سردار کسی طرف کو چلے تو مین تدبیر کرون ہر ایک ساحر اپنی فکر مین تھا اور یہ خود اُس درے مین بیٹھا چنانچہ پہلے زمرد نے شہنشاہ کو اور اُس ساحر نے امیر الزمان کو جسطور سے مذکور ہوا ہی گرفتار کرلیا اور اُن ساحرون نے ان سردارون کو اسیر کیا جیسا کہ بالا تحریر ہوا بس زمرد شہنشاہ کو گرفتار کرکے اُس مقام پر لایا کہ جہان اسنے مقام قیام مقرر کیا اور ساحرون کا انتظار کرنے لگا کہ وہ ساحر امیر الزمان کو لیکر آیا اسکو بھی اسنے گرفتار کیا تھا اُن ساحرون کا انتظار کرنے لگا کہ وہ ساحر اُن تینون سردارون کو لیکر پہونچے اُنکو بھی گرفتار کرکیا بس اُسیوقت زمرد نے چند ساحرون کے ذریعہ سے اُن سردارون کو زمرد کوہ کی طرف روانہ کیا اور خود رات کو اُس مقام پر آیا کہ جہان خیمے وغیرہ برپا تھے اور وہ سردار جو باقی رہ گئے تھے اس فکر مین تھے کہ صبح ہوے تو ہم اُنکی تلاش مین روانہ ہون کہ ہر ایک اپنے خیمے مین تھا کہ زمرد پہونچا اسنے سحر کیا کہ سب کو ایک عالم غنودگی طاری ہوا بس یہ ہر ایک کے خیمے مین آیا اور سحر سے گرفتار کرکے لیگیا اب سردارون مین سے سوائے ملازمین کے کوئی نہین رہا جو کہ معزز ہو بلکہ انمین چند عزیز صاحبقران بھی تھے

اور گرفتار ہوگئے بس زمرد نے انکو بھی اسیر سحر کرکے طرف زمرد کوہ کے روانہ کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب صبح ہوئی تو یہان ان لوگون مین غل و شور ہوا کہ کوئی سردارون کو رات کو جو کہ پانی رہ گئے تھے چرا کرلے گیا دوپہر تک ان سب نے سب کو تلاش کیا کہین سراغ نہ لگا تو بیحد مایوس ہوکر سب اسباب لیکر طرف لشکر کے روانہ ہوے یہان دربار آراستہ ہی سب سردار حاضر ہین جو کہ شکار کو گئے ہین انکی کرسیون و دنگلون پر غاشیہ پڑے ہوے ہین کہ یک مرتبہ بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ شب کو معلوم ہوتا ہی وہ سردار شکارگاہ سے واپس نہین آئے کیونکہ جب واپس آتے تھے تو صبح کو دربار مین اگر پھر شکار کو جاتے تھے صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ جی ہان نہین آئے ہونگے بادشاہ نے فرمایا کہ اب جو وہ آئین تو انکو منع کر دیا جائے کہ اب وہ شکار کو نہ جائین کیونکہ لشکر حریف مقابل مین اترا ہوا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ بہت خوب آپ بجا ارشاد فرماتے ہین یہان یہ تقریر ہو رہی تھی کہ اُن سردارون کے ملازم حاضر دربار ہوے مگر عجب صورت سے کہ باحال زار حواس مو پریشان حیران آکر مجرا گاہ پر کھڑے ہوے مجرا کیا اور عرض کیا کہ ہم لوگ لٹ گئے اپنے آقاؤن سے چھٹ گئے یہ ہم پر فلک غم ٹوٹ پڑا صاحبقران نے جو ملاحظہ کیا تو دیکھا کہ یہ تو ملازم ہین اُن سردارون کے جو کہ برائے شکار گئے تھے آنسے دریافت کیا کہ کیا واقعہ پیش ہوا انھون نے سردارون کا برائے شکار جانا اور شہنشاہ و امیرالزمان کا شکارگاہ سے نہ واپس آنا اپنا سردارون سے عرض کرنا انکا برائے تلاش روانہ ہونا انھین سے بھی چند سردارون کا غائب ہونا آخر کو سب کا شام کو واپس آنا پھر اپنا انسے عرض کرنا انکا فکر کرنا اور کہنا کہ صبح کو تلاش کرینگے رات کو وہ لوگ بھی خیمہ سے غائب ہوگئے ہمنے دوپہر تک تلاش کیا کہین سراغ نہ ملا آخر کو واپس چلے آئے کہ آپکو آگاہ کرین یہ واقعہ درپیش ہوا جو کہ ہمنے عرض کیا یہ خبر سنکے صاحبقران نے طرف بادشاہ کے دیکھا اور فرمایا کہ سنا آپنے کہ یہ لوگ کیا بیان کرتے ہین وہ سب سردار غائب ہوگئے اس سبب سے نہین شکارگاہ سے واپس آئے بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تو نیا واقعہ درپیش ہوا ہر ایک کو اس امر کا تعجب ہوا سب کو بڑا صدمہ ہوا خصوصاً بادشاہ و صاحبقران کو شہنشاہ و امیرالزمان و سکندر فرخ اقبال کا بڑا رنج ہوا اور سردارون کا بھی صدمہ ہوا یہ خبر تمام لشکر مین پھیل گئی کہ چند سردار شکارگاہ سے غائب ہوگئے ہین یہ جو خبر لشکر مین پھیلی ہرکارے لشکر آفاق کے بھی لشکر مین موجود تھے یہ خبر معلوم کرکے اپنے لشکر مین آئے اور آفاق کی بارگاہ مین آکر بیان کیا کہ ہم لشکر صاحبقران مین تھے کہ یہ خبر آئی کہ چند سردار شکارگاہ پر سے غائب ہوگئے ہین یہ خبر آئی ہی آفاق نے کہا کہ یہ کچھ دریافت کیا تھا کہ کیونکر غائب ہوے انھون نے عرض کیا کہ یہ کچھ نہین بیان کیا کہ کیونکر غائب ہوے آفاق نے کہا کہ معلوم ہوجائیگا اب لشکر اسلام مین تلاطم مچا ہوا ہی صاحبقران نے بادشاہ سے کہا کہ مجکو تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ جو لشکر حریف آیا ہی اُسمین سے کوئی ساحر انکو اسیر کرلے گیا ہی بڑی خرابی ہوئی کیونکہ دو ایک دن مین تو مقابلہ ہوگا اور سردار غائب ہوگئے ہین اب کیا ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ مین خود فکر مین ہون کہ یہ کیا امر ہی اسی لیے منع کرتے تھے کہ شکار کو نہ جاؤ مگر انھون نے نہ سنا ہمنے اس سبب سے منع کیا تھا کہ یہ شہر پایا ہی یہان ساحرون کا زمانہ ہی کوئی ضرورت شکار کی نہین ہی مگر نہ سنا آخر کو یہ دن پیش آیا اب بڑی مصیبت پڑی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ کیا کیا جائے جو مرضی کریم جو اُسکی مصلحت ہی خبر مقابلہ تو ضرور کیا جائیگا یہ فرماکر بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب رخصت ہوکر اپنے اپنے خیمہ مین آئے اس روز طلا یہ اسد تالی کے نام پر تھا کیونکہ لشکر امیر مین ہمیشہ سے یہ طریقہ جاری ہی کہ ہر روز ایک سردار لشکر کا طلایہ پھرتا ہی یہانتک ایک دن صاحبقران کی بھی نوبت آتی ہی

سوائے بادشاہ کے سب طلایہ پھرتے ہین صاحبقران اول وثانی بھی پھرتے تھے بس آج یہان طلایہ کا دن
اسد ثانی کا تھا وہ طلایہ پر جب کوئی دو پہر رات آئی تو گئے طلایہ پھرنے لگا اُدھر زمرد نے اپنے ساحرون
سے کہا کہ مین جاتا ہون لشکر اسلام مین اگر ممکن ہوتا ہی تو چند سردارون کو اسیر کرکے لاتا ہون یہ وہان سے
سحر کرکے روانہ ہوا لشکر کے قریب آکے پہونچا دیکھا کہ صدائے بیدار باش و ہوشیار باش بلند ہی یہ اس
فکر مین کھڑا ہوا تھا کہ مین لشکر مین جاؤن کہ دیکھا اسد ثانی طلایہ پھرتا ہوا چلا آتا ہی اُسنے دیکھا کہ ایک
سردار چند سردارون کو لیے ہوے طلایہ پھر رہا ہی جیسے اسکے قریب پہونچا اُسنے خیال کیا کہ اسکو تو گرفتار
کرلون پھر اور کی فکر کرونگا یہ خیال کرکے اُسنے اسد پر سحر کیا یہ بیہوش ہوکر گر پڑے اور جو سردار تھے وہ بھی
بیہوش ہوے اسنے اُن سبکو گرفتار سحر کرکے ایک مقام پر پوشیدہ کیا اور یہ خود داخل لشکر ہوا چونکہ اسکو تو
کچھ معلوم نہ تھا کہ کونسا خیمہ صاحبقران کا ہی اور کونسا بادشاہ کا اور دیگر سردارون کے کون کون
خیمے ہین اس لیے یہ ایک خیمہ پر آیا اور سحر کرکے اندر خیمہ کے گیا دیکھا کہ خادم و خدمتگار بیدار ہین روشنی
ہو رہی ہی اُسنے سحر کیا کہ اُن سب پر غنودگی طاری ہوئی وہ سب تو بیہوش ہوے یہ اس سردار کو لیکر اُس
مقام پر آیا جہان اسد کو پوشیدہ کر دیا تھا اسکے بعد دوسرے خیمہ مین آیا دوسرے سردار کو گرفتار سحر کرکے
لے گیا تا صبح یہ چار سردارون کو مع اسد ثانی کے لیگیا اور اپنے مقام پر پہونچکر ان سب کو طرف زمرد کوہ
کے روانہ کر دیا یہان جو صبح ہوئی بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے دربار آراستہ ہوا ایک مرتبہ
خیمۂ قیصر صاف باطن سے شور بلند ہوا کہ کوئی ہمارے آقا کو چرا لیگیا یہ اُس خیمہ سے شور بلند تھا کہ خیمہ
عین الزمان و نور الزمان سے بھی شور بلند ہوا کہ ان دونون صاحب کو بھی کوئی خیمہ سے چرا لے گیا
لوگ اُنکے ملازم روتے پیٹتے ہوے طرف دربار کے چلے اُدھر ملازم اسد جو کہ اسد کے
ہمراہ طلایہ پھر رہے تھے اسد کو تلاش کرتے ہوے آئے تھے جب اسد کو نہ پایا تو خیال کیا کہ کسی طرف
چلے گئے ہونگے اسقدر رات تلاش مین بسر ہوئی جب نہ ملے تو وہ بھی لوگ صبح کو طرف دربار کے
چلے ادھر عین الزمان و نور الزمان و قیصر کے نوکر روتے ہوے آدھر سے اسد کے ملازم پہونچے
سب نے بادشاہ و صاحبقران سے واقعہ عرض کیا یہ خبر سنکے اور زیادہ تر عجب ہوا ایک تلاطم
اہل دربار مین بپا ہوا صاحبقران و بادشاہ حیران ہوے کہ یہ کیا ہوا کہ سردار اپنے خیمون سے
غائب ہوگئے صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اُن لوگون پر تو یہ گمان کیا تھا کہ وہ شکارگاہ
سے غائب ہوگئے اب بیان فرمائیے کہ یہ تو شکارگاہ مین نہین گئے تھے یہ کیونکر غائب ہوگئے
معلوم آتا ہی کہ اس آفاق مرتد نے مہلت طلب کی ہی اسلیے کہ اس ہفتہ مین سب سردارون کو سحر
کے ذریعہ سے غائب کرلون تو مقابلہ کرون ہمارے لشکر کے عیار اسقدر غافل ہین کہ حریف آیا اور
اپنا کام کرکے چلا گیا انکو خبر نہوئی اب یہ لوگ بالکل غفلت کرنے لگے ہین یہ فرما کر عیارون کی طرف
دیکھکر فرمایا کہ اب تم لوگ ایسی غفلت کرنے لگے کہ حریف اگر لشکر مین سے سردار لیجانے لگا اسکی خبر کرو
خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تم بھی غافل ہوگئے ہو آج چار سردار غائب ہوے کل اور غائب ہونگے
ایک دن مین غائب ہو جاؤنگا اسی طور سے سب لشکر تباہ ہوگا یہ جو صاحبقران نے خواجہ سے اور
سب عیارون سے فرمایا اُنھون نے عرض کیا کہ ہملوگ غافل نہ تھے نہ ہمکو یہ حال معلوم تھا بس آج سے ہم اسکی فکر رکھینگے
خواجہ نے اُسیوقت عیارون سے کہا کہ ذرا لشکر حریف مین جاؤ اور خبر تو لاؤ کہ وہان کیا ذکر ہو رہا ہی یا نہین
بس اُسیوقت چلاک ثانی و برق ثانی و سفر غام ثانی اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھکر طرف لشکر آفاق کے روانہ ہوے

اپنی صورتین تبدیل کرکے داخل بارگاہ آفاق ہوے دیکھا کہ آفاق تخت پر بیٹھا ہوا ہی اسکی زوجہ اسکے برابر ہی
اور سب سردار حاضر ہین عیارون کے آنے کے قبل ہرکارون نے آکر آفاق کو خبر دی تھی کہ رات کو لشکر اسلام
سے چند سردار غائب ہوگئے اُنکا پتہ نہین ہی آفاق نے جو یہ سنا تھا اسکو خود تردد تھا کہ یہ عیار ہونگے اسوقت
آفاق اپنے سردارون سے یہ کہہ رہا تھا کہ نہ معلوم کون سردار ان اسلام کو قید کرکے لیجاتا ہی بڑی فراہی کی
بات ہی کون ایسا دشمن ہی وہ لوگ یہ خیال کرتے ہونگے کہ آفاق سحر سے گرفتار کرا لیتا ہی تجکو قسم ہی اپنے خداوند کی
جو مین اس حال سے بالکل آگاہ ہون یہ کوئی دوست نہین اور عین دشمن ہی اپنے سردارون سے کہا کہ تم مین سے تو
کسی نے ایسی حرکت نہین کی ہی ہمکو ایسا خیال ہی کہ ہمارے آقا سے مقابلہ ہی ہم سردارون کو اس طور سے
گرفتار کرین اگر ایسی حرکت کی ہو تو بیان کردو یہ امر اچھا نہین ہی میرے بالکل ناپسند ہی ابھی انکو رہا کردو مین
اسکو جائز نہ رکھونگا مین سر میدان مقابلہ کرکے سب کو گرفتار کرونگا یہ جو آفاق نے کہا سب نے دست بستہ
عرض کیا کہ ہم قسم کھا کر کہتے ہین کہ ہم مین سے کسی نے یہ حرکت نہین کی ہی ہم بالکل اس امر سے واقف
نہین ہین اب آفاق کو یقین آگیا جب ان سب نے قسمین کھائین عیارون نے یہ حال جو سنا تو انکو معلوم ہوا
کہ یہ کارروائی اسکی نہین ہی یہ لوگ اس بارگاہ سے نکلکر اپنے لشکر مین آئے داخل دربار ہوکر خواجہ سے
عرض کیا کہ ہم آفاق کی بارگاہ مین گئے تھے آفاق کو خود اس حال سے خبر نہین ہی بلکہ وہ خود افسوس
کر رہا تھا اُسنے اپنے سردارون سے دریافت کیا اُنھون نے بھی قسمین کھائین یہ کارروائی اُنکی نہین ہی یہ
کوئی اور شخص ہی منجمان نے یہ سُنکے خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ تم اسکی فکر کرو سوائے تمہارے کوئی
فکر نہین کرسکتا ہی مین اسکے انعام مین بہت کچھ دونگا خواجہ نے کہا کہ فکر کرونگا اگر بن بڑی تو ظاہر ہو جائیگا بعد
اس گفتگو کے بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے آج خواجہ نے بندوبست کیا ہی
عیارون کا پہرہ ہر ایک سردار کے خیمہ پر مقرر کیا ہی خود کوتوالی چبوترے پر بیٹھے ہین یہان آیخوب بندوبست ہی
اُدھر زمرد نے خیال کیا کہ جاکر اور سردار آج گرفتار کرلاؤن یہ خیال کرکے اپنے مقام پر سے چلا
لشکر مین آکر پہونچا آج بھی چار سردارون کو گرفتار کرکے لیگیا صبح کو جب یہ اپنے مقام پر پہونچا اُن
سردارون کو زمرد کوہ کی طرف روانہ کیا آپ پھر اپنے مقام پر ٹھہرا کہ آج پھر جاکر لشکر مین سردارون کو
گرفتار کرلاؤنگا یہ تو یہان اس فکر مین ہی اُدھر صبح کو بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے خواجہ
بھی کوتوالی چبوترے پر سے دربار مین آئے سب عیار بھی اپنے اپنے مقام پر آکر کھڑے ہوے ابھی چند سردار
نہین آئے ہین جو سردار کہ نہین آئے تھے اُنکے خیمون سے اُنکے ملازم چاک گریبان خاک بسر یہ فریاد کرتے ہوے کہ ہمارے
آقا کو کوئی شب کو چرا لیگیا آج شب کو زمرد سہراب جادو و غزالان و گرگین دشت چنگال و اسفندیار
گیلانی کو لے گیا تھا اُنکے خیمون سے صداے شور و غل بلند ہوئی اُنکے نوکر روتے ہوے حاضر دربار ہوے حال عرض
کیا جب صاحبقران بادشاہ کو معلوم ہوا کہ یہ سردار شب کو غائب ہوگئے بڑا صدمہ ہوا بادشاہ نے خواجہ
کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اے خواجہ رات کو بھی معلوم ہوتا ہی کہ تمنے غفلت کی کہ یہ سردار غائب ہوگئے خواجہ نے
عرض کیا کہ رات کو تو مین نے خوب جو کسی کی خود رات بھر جاگا کیا سب عیار پہرہ پر مقرر رہے مین طلایہ پھرا کیا
نہ معلوم لیجانے والا کیونکر آیا اور کیونکر لیگیا یا تو زمین سے پیدا ہوا مثل ہوا کے مجرا کر لیگیا یا آسمان سے مثل
قطرہ باران کے گرا اپنا کام کیا اور جذب زمین ہوگیا سوائے اسکے کوئی اور طریقہ نہین معلوم ہوتا ہی آج پھر انتظام کرونگا
اتنے خواجہ کو بڑی فکر پیدا ہوئی کہ کون ہی جو اسقدر پہرے چوکی سے سردارون کو لے گیا یہانتک کہ وہ دن
تمام ہوا رات آئی زرد فلک نے لباس شب روی پہنا مع اپنے ہمراہیون کے برائے اپنے کام کے

میدان نکلی پر برائے قزاقی نکلا یعنی شب ہو گئی چاند نکل آیا آفتاب غروب ہو گیا خواجہ نے آج کل سے زیادہ بندوبست
کیا جب کوئی نصف شب ہوئی زمرد ساحر کے لشکر مین آیا آج بھی چند سردارون کو لیگیا یہ لوگ پہرہ دیتے رہے
انکو خبر بھی نہوئی کہ کون لیگیا یہ لوگ بالکل اطمینان سے بیٹھے رہے کہ جو کوئی لیگا اور جرا کو لیجائیگا کوئی ہوا تو ہے نہین
جو ہم سبکی نگاہون سے پوشیدہ ہو کر نکل جائیگا وہ رات خواجہ و عیارون نے جاگ کر بسر کی صبح کو ادھر زمرد نے
اُن سردارون کو پھر زمرد کوہ کی طرف روانہ کیا اور خود اس فکر مین بیٹھا کہ آج شب کو اور سردارون کو گرفتار کرونگا
کل یہان سے کوچ کر جاؤنگا کیونکہ میرے پاس قریب سو سوار کے سردار ہو گئے ہین انکو لیجا کر نذر دونگا بادشاہ کو
یہان جب صبح ہوئی بہزاد خان و طرا اس و جبریل و عادل اور دیگر سردارون کے خیمہ سے رونے کی صدا آئی
بادشاہ و صاحبقران دربار مین تشریف فرما تھے اور سردار حاضر تھے کہ یہ جو صدا سنگہ آئی صاحبقران
نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ شب کو پھر سردار غائب ہو گئے ہین خواجہ بیٹھے ہوئے تھے اور سب سردار و عیار
حاضر تھے کہ وہ لوگ آکر پہونچے اور عرض کیا کہ ہملوگ بے آقا کے ہو گئے ہمارے آقا رات کو چوری سے گئے گو ہملوگ
رات بھر جاگا کیے مگر لیجانے والا ہمکو نظر نہ آیا صبح کو جو دیکھا تو بستر پر نہ تھے یہ جو صاحبقران نے سنا طرف خواجہ
کے دیکھا اور فرمایا کہ خواجہ اب تم بالکل غفلت کرتے ہو آج کئی دن سے سردار غائب ہو رہے ہین اور پتہ نہین
معلوم ہوتا ہے کہ کون لے جاتا ہے اب بڑی خرابی ہوئی اب لشکر کیونکر بچیگا سب اسی طور سے چوری ہو جائینگے اگر تم کل
تک پتہ نہ لگاؤ گے تو مین تمسے ناراض ہونگا تمہاری موجودگی مین یہ آفت نازل ہو تمسے بندوبست نہو سکا یہ صاحبقران
نے فرمایا خواجہ نے عرض کیا کہ مین تو فکر کرتا ہون مگر کیا کرون کہ مجبور ہون کہ لیجانے والا نظر نہین آتا ہے آپ اطمینان
فرمائین مین اسکا سراغ ضرور لگاؤنگا صاحبقران نے فرمایا کہ سوائے تمہارے اور کسی سے اسکا انتظام نہوگا
یہان تو اب لشکر مین یہ طرف یہی چرچا ہے کہ نہ معلوم سردارون کو کون چرا لیجاتا ہے یہ تو بڑا اندھیر ہے اتنے بڑے
لشکر سے سردار غائب ہو جاتے ہین اور لیجانے والے کا سراغ نہین ملتا ہے کوئی بہت بڑا کامل ہے بادشاہ نے اس
صدمہ سے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے خیمون مین گئے رات ہوئی خواجہ نے بندوبست کیا آج پہر رات کو
زمرد آیا اور چند سردارون کو گرفتار کر کے صبح تک لے گیا یہ تدبیر کرتا تھا کہ آکر سحر کرتا تھا سب غافل ہو گئے
اسنے اپنا کام کیا جب صبح ہونے لگی یہ لشکر سے نکل گیا اور سحر سے اپنے کو پوشیدہ کر کے آتا ہے صبح کو پھر لشکر مین
غوغا ہوا کہ محراب شاہ و اقبال شاہ و اشتال شاہ و مراد شاہ وغیرہ خود پرست و حرمت شاہ غائب ہوئے بادشاہ
و صاحبقران کو خبر ہوئی بادشاہ و صاحبقران کو بڑا صدمہ ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ اب کوئی بندوبست نہوگا
صاحبقران نے فرمایا کہ مین بندوبست کرونگا آج خود طلایہ پھرونگا یہ فرما کر چند سقے طلب فرمائے
انکو ہمراہ لیکر بیرون لشکر تشریف لائے اُسپر اسم اعظم پڑھکر دم کیا اور گرد لشکر اُس پانی سے حصار کر دیا
پھر دربار مین تشریف لائے بادشاہ سے عرض کیا کہ مین نے ساحر کا تو بندوبست کر دیا کہ گرد لشکر حصار کر دیا
اور غیر ساحر کے لیے مین خود آج طلایہ پھرونگا اور خواجہ و دیگر عیارون پر بہت خفا ہوئے خواجہ نے
کہا کہ مین تو جاگتے جاگتے حیران ہو گیا ہون کیا تدبیر کرون کوئی بہت بڑا ظالم زبردست ہے بس بادشاہ نے
دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے اسدن صاحبقران نے اپنے طلایہ کا بندوبست کیا خواجہ
جو دربار سے آئے سب عیارون کو جمع کیا اور فرمایا کہ تم لوگ نہایت غافل ہو گئے ہو ہر روز صاحبقران
مجکو برا بھلا کہتے ہین مین شرمندہ ہوتا ہون کہ روز انہ فرار کرتا ہون کہ آج گرفتار کرونگا تم لوگون کے
بھروسے پر اور مجکو خجلت نہین آتی ہے خود بھی ذلیل ہوئے ہو اور مجکو بھی ذلیل کراتے ہو کوئی تو تدبیر
ایسی کرو کہ وہ ہاتھ آئے جو کہ گرفتار کر کے لیجاتا ہے اُن عیارون نے عرض کیا ہمکو مہلت بیجائے دیوم کی

مہلت جو ملے گی اسوقت ہم تلاش کرینگے جہان پر کھیل جائینگے اگر آسمان پہ ہوگا تو پیدا کرینگے اگر زمین مین ہوگا تو
پیدا کرینگے خواجہ نے فرمایا کہ تمکو مہلت دیجاتی ہی اگر اس زمانۂ مہلت مین تم نے تلاش کیا اور نہ پتہ لگایا تو مین تم
سب کو سزا دونگا اُن لوگون نے عرض کیا کہ بہت خوب اگر ہم پتہ نہ لگائین تو آپ ہمکو سزا دیجیے گا یہ کہکے خواجہ
نے سب کو رخصت کیا خواجہ بھی ایک مرتبہ ایک طرف کو روانہ ہوے اور عیار بھی دن بھر پھرے لوگ پھرے
کہین پتہ نہ ملا فریب شام لشکر مین ہر ایک چلا آیا یہان بندوبست ہونے لگا صاحبقران لباس
شب روی پہنکر اور چند اپنے خاص ملازمون کو ہمراہ لیکر بقصد طلایہ اپنے خیمۂ خاص سے برآمد ہوے
یہان تو یہ بندوبست ہی اُدھر زمرد جو اپنے مقام پر صبح کو پہونچا اسنے اُن سردارون کو آج طرف زمردکوہ کے
نہ روانہ کیا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ آج شب کو یہان سے طرف زمردکوہ کے چلینگے انکو بھی لیتے ہوے
بلکہ اور کوئی سردار اگر ہاتھ لگجائیگا تو لیتے چلینگے اُنھون نے عرض کیا کہ جو آپکی راے بس یہ اس انتظار مین رہا
وہ دن اسنے بسر کیا جب شب ہوئی اسنے سامان کوچ کرنے کا کیا اپنا سب اسباب ہمراہ اُن ساحرون کے
روانہ کیا اور اُن سردارون کو اور خود طرف لشکر اسلام کے چلا جب یہ قریب لشکر اسلام کے پہونچا اسنے
دیکھا کہ ایک دیوار حائل ہی یہ حیران ہوا کہ یہ دیوار کیسی ہی جدھر جاتا ہی اُدھر دیوار کو حائل پاتا ہی آخر یہ
حیران ہوا ایک مقام پر آیا اسنے سحر کیا اور دریافت کیا کہ آج کیا سبب ہی جو لشکر اسلام کے گرد یہ دیوار
حائل ہی معلوم ہوا کہ صاحبقران نے اسم اعظم سے گرد لشکر کے حصار کیا ہی کوئی ساحر نہین جا سکتا ہی کیونکہ
وہ صاحب اسم اعظم ہین اُنپر کسی ساحر کا قابو نہین ہو سکتا ہی یہ جو اسکو معلوم ہوا یہ مایوس ہوکر طرف
زمردکوہ کے چلا گیا وہ ساحر جو کہ اسباب و سردار لیکر گئے تھے اس سے قبل پہونچے جہان اور سب سردار
قید تھے انکو بھی قید کیا کہ اتنے عرصہ مین زمرد پہونچا اپنے محل مین گیا اسنے رات تو براحت بسر کی اسکے بعد
جب سحر ہوئی تو یہ دربار مین آیا سب اسکے سردار حاضر دربار ہوے اسنے اُنسے کہا کہ مین نے چند سردار
لشکر اسلام کے گرفتار کیے ہین میرا قصد ہی کہ انکو لیکر خدمت مین بادشاہ کی جاؤن اور یہ سردار
نذر دون تاکہ بادشاہ مجھسے خوش ہون اُن سب نے جوابدیا کہ ہمارے نزدیک یہ امر مناسب ہی کہ پہلے
آپ بادشاہ کو اس حال سے آگاہ فرمائیے اور یہ تحریر فرمائیے کہ مجکو جو عرصہ ہوا حاضر ہونے مین اسی سبب
سے کہ مین اس فکر مین تھا یہ چند سردار مین نے گرفتار کیے ہین انکی بابت کیا حکم ہوتا ہی جو حکم ہو
مین بجا لاؤن اگر ارشاد ہو تو ان سب کو اسی مقام پر قتل کرون اور سر لیکر حاضر ہون یا اگر حکم ہو تو
زندہ لے آؤن مین آپکے حکم کا منتظر ہون زمرد نے کہا کہ یہ راے تمھاری بہت نیک ہی مین خود اس
فکر مین تھا کہ اسکی خبر بادشاہ سے کرون جب بادشاہ کو یہ معلوم ہوگا تو وہ ضرور میری عزت
کرینگے میرے استقبال کو کسی نہ کسی کو ضرور روانہ کرینگے یہ کہکر دبیر کو طلب کرکے اُسی مضمون کا نامہ
تحریر کرایا یہ مضمون بعد القاب و آداب کے تحریر تھا کہ جہان پناہ خدیو بارگاہ پشت و پناہ
ساحران جہان آپکو معلوم ہو کہ اس خاکسار کو نامۂ حضور فیض گنجور پہونچا حال مندرجہ سے یہ حقیر
آگاہ ہوا اُس سرفراز نامہ مین اس خاکسار کی طلبی تھی چنانچہ اس غلام نے بندوبست چلنے کا
کیا مگر یہ خیال کیا کہ کوئی تحفہ برائے نذر حضور ضرور ہونا چاہیے بس غلام کو جو حاضری مین عرصہ ہوا
اسکا سبب یہ تھا کہ اس حقیر نے یہ فکر کی چند سردار لشکر اسلام کو گرفتار کرون انھین کو نذر حضور
کرون بس باقبال حضور مین اپنے مقصد دلی پر کامیاب ہوا مین نے چند سردار گرفتار کیے ہین
لہذا آپکے بابت کیا حکم والا صادر ہوتا ہی انکو زندہ گرفتار کرکے لاؤن یا قتل کرکے اُنکے سر لاؤن

جو حکم ہو وہ بجالاؤن یہ نامہ تحریر کرکے ایک ساحر سے کہا کہ نام اسکا عقاب جادو تھا تم اس نامہ کو لیکر جزیرہ مین شہنشاہ سلوان کے جاؤ اور اس نامہ کا جواب اُسسے بہت جلد لیکر آؤ تاکہ مین اپنا بندوبست کرون عقاب جادو وہ نامہ لیکر اور زمرد سے رخصت ہوکر طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوا اسکو بوطرف سمندریہ کے روان رکھا جاتا ہی اب حال لشکر صاحبقران کا تحریر ہوتا ہی کہ جب صبح ہوئی بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے صاحبقران بھی تشریف لائے آج لشکر مین بالکل شور و غل تھا کوئی سردار چوری گیا بادشاہ کو خبر ہوئی کہ آج کوئی نہین چوری گیا خواجہ صرف دربار مین آئے تھے اور چند عیار تھے باقی عیار مثل برق نانی و چالاک نانی وغیرہ کے برائے تلاش روانہ ہوے تھے کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا یہان جب یہ معلوم ہوا کہ کوئی چوری نہین گیا ہی صاحبقران نے خواجہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ای خواجہ آپ کئی دن سے بندوبست کر رہے تھے آپ سے کچھ ہو سکا دیکھیے مین نے بندوبست کیا تو کوئی نہ چوری گیا گو چرا لیجانے والے کا پتہ نہ لگا مگر سردار اس زحمت سے تو بچے اور مین بھی خواجہ نے عرض کیا کہ اس سبب سے کوئی آج نہین چوری گیا کہ ثابت ہو گیا ہی جو لیجاتا تھا وہ ساحر تھا آپ نے جو یہ بندوبست کیا کہ گرد لشکر کے حصار کیا اس سبب سے وہ ساحر نہ آسکا سردار نہ چوری گئے مین اون ہی تلاش کرتا تھا اگر آپ حصار نہ کرتے اور پھر سردار چوری نہ جاتے تو مین جانتا تھا صاحبقران نے فرمایا کہ کسی صورت سے یہ بلا دفع تو ہوئی اب یہ آپکی کار روائی ہی کہ آپ اس ساحر کو تلاش کرین خواجہ نے کہا کہ اگر مرضی خدا کی ہی تو مین تلاش کرکے اسکو قتل کرونگا یہ گفتگو ہی اسکے بعد دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر آئے خواجہ اپنے خیمہ مین یہ تو یہان اس فکر مین ہین کہ مین کدھر اس ساحر کو تلاش کرنے جاؤن انکو تو اس فکر مین رکھا جاتا ہی

اب حال برق نانی کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ جو تلاش اس شخص کے نکلا تھا کہ جو سردارون کو لیجاتا تھا ایک ساحر کی صورت بنا ہوا بساط شاطری مارتا ہوا چلا جاتا ہی قریب دوپہر کے ایک چشمہ پر پہونچا چونکہ اسکو پیاس بشدت لگی ہوئی تھی اسنے پانی پیا وقت دوپہر کا تھا اسنے خیال کیا کہ تھوڑی دیر دم لے لون ایک درخت کے سایہ مین لیٹ رہا یہ تو یہان لیٹا ہوا ہی ادھر وہ عقاب جادو پرواز کرتا ہوا سمندر یہ کی طرف چلا جاتا ہی یہان تک کہ سمندریہ مین پہونچا یہان دربار آراستہ ہی سمندر تخت پر بیٹھا ہوا ہی سمندر شاہ کے چار وزیر ہین دو دست راست کے اور دو دست چپ کے جو کہ دست راست کے ہین انکے نام یہ ہین آفاق جادو و اخلاق جادو قبل ہین آفاق وزیر تھا جب یہ بحکم سمندر شہر آفاقیہ کا بادشاہ ہوا اسکا چھوٹا بھائی اخلاق اسکے تمام پر وزیر ہوا یہ دونون بڑے نیک اور ساحر زبردست ہین جسمین اخلاق کے سپرد یہ کام ہی کہ وہ ہمیشہ ملکون کا دورہ کرتا ہی ہمیشہ دورے پر رہتا ہی ملکون کو دیکھتا پھرتا ہی برس دن کے بعد دربار مین آتا ہی سب حالات عرض کرتا ہی جب سمندر طلب کرتا ہی اسوقت حاضر ہوتا ہی یہ بھی ایک ملک کا بادشاہ ہی اپنی طرف سے اسنے نائب کیا ہی وہ حکومت کرتا ہی اور آفاق کے سپرد یہ کام ہی کہ وہ کاغذات ملکی دیکھا کرتا ہی اب رہے دو وزیر ایک کا نام عراق جادو دوسرے کا نام شملاق جادو ہی یہ دونون بھی گو ساحر زبردست ہین مگر حد درجہ کے بدذات اور شریر ہین اہل اسلام سے عناد رکھتے ہین یہ ہمہ وقت حاضر دربار رہتے ہین اور زیادہ تر

سمندر کے دوست ہین جب سے سمندر نے آفاق کو روانہ کیا ہی طرف لشکر اسلام کے در خرید وغیرہ کو
اُسنے چند ہرکارے مقرر کیے ہین کہ وہ آکر دم بدم کی خبر دیتے ہین جب آفاق نے نامہ و پیام
صاحبقران کو روانہ کیا اور مہلت طلب کی جو کچھ جواب آیا اور مہلت ملی یہان ہرکارون نے سمندر کو
آکر خبر دی کہ آج یہ واقعہ گذرا سمندر بہت خوش ہوا اور اہل دربار سے کہا نہ معلوم آفاق نے
کس مطلب سے مہلت طلب کی ہی اسکا کیا سبب ہی ہمارے خیال مین نہ آیا اہل دربار نے کہا کہ جو کچھ
مطلب ہوگا ظاہر ہو جائیگا کہ دوسرے دن ہرکارون نے خبر دی تھی کہ چند سردار اہل اسلام کے شکارگاہ
پر سے غائب ہو گئے ہین انکا پتہ و نشان نہین ہی معلوم انکو کون لے گیا یہ جو سمندر نے سنا خوش ہوا اور
اور اہل دربار سے کہا کہ مین مطلب آفاق کی مہلت لینے کا سمجھ گیا یہ مطلب تھا سب نے عرض کیا کہ
درحقیقت اُسنے خوب تدبیر کی ہی اتنے متواتر خبرین آنے لگین کہ آج چار غائب ہوے یہان تک کہ
خبر آئی کہ جمدن زمرد گرفتار کرکے سردارون کو لیکر اپنے مقام کی طرف چلا گیا تھا سمندر یہ خبرین سنکے
بہت خوش ہوتا تھا اور آفاق کی بہت تعریف کرتا تھا وہ دن آیا کہ جمدن زمرد نے سمندر کو نامہ
بطور عرضی کے تحریر کیا اور عقاب لیکر چلا تھا اور داخل شہر سمندر یہ ہوا تھا یہان دربار مین سمندر
بیٹھا ہوا تھا کہ عقاب آکر پہونچا سمندر کو سلام کیا سمندر نے کرسی دی یہ اُسپر سلام کرکے بیٹھ گیا
سمندر نے پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو اُسنے عرض کیا کہ حضور نے مجکو نہ پہچانا مین حضور کا غلام
زمرد جادو کا ملازم ہون زمرد کے پاس سے حاضر ہوا ہون سمندر نے جو زمرد کا نام سنا کہا کہ اب
زمرد بہت مغرور ہو گیا ہی ہمنے اسکو طلب کیا اُسنے کچھ خیال نہ کیا ہماری عدول حکمی پر کمر باندھی اول تو
اُسکو خود ہماری کمک کرنی ضرور تھی جبکہ اُسنے یہ سب خبرین سنین تھین نہ کہ ہم طلب کرین اور وہ کچھ
خیال نہ کرے بس اُسکو اسکی سزا دیجائیگی یہ جو سمندر نے عتاب سے کہا عقاب کانپ گیا اور ہاتھ
جوڑکر عرض کیا کہ آپ برہم نہون زمرد نے حضور کے نام ایک عرضی تحریر کی ہی اُسمین اپنے نہ حاضر
ہونے کا سبب تحریر کیا ہی یہ عرضی موجود ہی سمندر نے وہ عرضی لیکر دبیر کو دی عقاب سے کہا کہ حضور
اُسکو خود پڑھین بس سمندر نے وہ عرضی لیکر پڑھی اُسمین وہی مضمون تھا جو کہ تحریر ہو چکا ہی پڑھکے
سمندر نے اُس سے کہا کہ میرے دربار مین کوئی ایسا نہین ہی جو ہرک سے اس حال کی خبر کرے یہ کہکر
وہ عرضی دبیر کو دی کہ اہل دربار کے روبرو پڑھے تاکہ اُنکو بھی یہ حال معلوم ہو جو کارروائی زمرد
نے کی ہی بس دبیر نے وہ عرضی پڑھی سب اہل دربار نے سُنی سب کو معلوم ہوا کہ وہ جو سردار
غائب ہوے ہین انکو زمرد نے گرفتار کیا ہی اُنکے بابت تحریر کیا ہی بس جب یہ سب کو معلوم ہوا سب خوش
ہوے سمندر نے اہل دربار سے کہا کہ آپنے سنا کہ زمرد نے بہت سے سردارون کو گرفتار
کیا ہی اور تحریر کیا ہی جو حکم ہو وہ مین بجا لاؤن اگر حکم ہو قتل کردون اگر ارشاد ہو زندہ گرفتار
کرکے لاؤن کیونکہ میرے قبضے مین ہین بس آپکی کیا راے ہی عملاق وامراق جادو نے
جو کہ وزیر دست چپ ہین کہا کہ میری راے تو یہ ہی کہ آپ تحریر کرین کہ اُنکے سر لیکر حاضر ہو
زندہ لانے کی کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ اگر وہ زندہ لانے مین کوئی آفت راہ مین پڑے
اور یہ لوگ رہا ہو جائین یہ جو اُن وزرا نے کہا بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ راے آپ
لوگون کی بہت خراب ہی کیونکہ یہ امر بالکل زیرکی راے کے خلاف ہی مین اسکے خلاف کرونگا
کرونگا کیونکہ میرے نزدیک یہ امر مناسب ہی کہ اُن سب کو یہان طلب کرون اور جو سردار آفاق

اسیر کرے انکو بھی یہان گرفتار رکھین جبکہ سب لشکر کا خاتمہ ہو جائے اُسوقت ان سب کو قتل کرینگے سمندر شاہ
نے جو یہ کہا اور سب اہل دربار نے دیکھا کہ بادشاہ کی یہ رائے ہی سب نے کہا کہ یہ رائے ہماری بھی ہی
سمندر شاہ نے کہا کہ زمرد نے وہ کام کیا ہی کہ جو کسی سے نہو گا اُسنے بغیر مقابلہ کیے حریف کے سردار
گرفتار کر لیے اپنے لشکر کے ایک سوار کی نکسیر نہ بھوٹی اور سوا سو سردار گرفتار ہو گئے یہ جو بادشاہ نے کہا
سب نے عرض کیا کہ دراصل وہ کام کیا ہی کہ ہم لوگ اس کام کو نہ کر سکتے نہ ہمارے خیال مین تھا
بس اُسیوقت سمندر نے دبیر سے کہا کہ زمرد کو تحریر کر دو کہ بہت ہم خوش ہوے کیونکہ تمنے وہ کام کیا کہ
جسکے سبب سے لشکر اسلام کی نصف قوت رہی ہمنے تمہاری عدم حاضری کی خطا معاف کی لہذا تم اُن
سردارون کو لیکر بہت جلد ہماری خدمت مین حاضر ہو یہ تحریر کرا کے اپنی مہر اُسپر کر کے عقاب کو دیا کہ
یہ جواب لیکر بہت جلد زمرد کے پاس جاؤ اور اُس سے کہنا کہ جلد سردارون کو لیکر حاضر ہو مین تمہارے
استقبال کو چند سردار روانہ کرتا ہون یہ تحریر کرا کے اور زبانی پیام بھی دیکر روانہ کیا عقاب کو
خلعت دیا وہ خوشی خوشی خلعت لیکر وہان سے چلا اسکو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اب حال سمندر شاہ کا
تحریر ہوتا ہی کہ جب زمرد کو جواب تحریر کر کے روانہ کر چکا اُسنے چند سردارون سے کہا کہ تم برائے
استقبال زمرد روانہ ہو اُنھون نے عرض کیا کہ بہت خوب بعد اسکے سمندر شاہ نے ایک نامہ بنام
آفاق جادو اس مضمون کا تحریر کیا کہ تمکو معلوم ہوا ہی آفاق ایک نامہ زمرد جادو کا میرے پاس
آیا ہی اُسنے چند سردارون کو لشکر اسلام کے گرفتار کیا ہی اُسمین سہراب و نعزالان بھی ہی وہ ساحر
ہین جو کہ لشکر اسلام مین تھے چنانچہ آجکل لشکر اسلام ساحرون سے خالی ہی اگر تمہارا زمانہ مہلت
ختم ہو گیا ہوا اور وہ کام ہو گیا ہو کہ جسکے سبب سے تمنے مہلت لی تھی تو مقابلہ کرو اور سردارون کو
اسیر کر کے میرے پاس روانہ کرو اُدھر سے زمرد اُن سردارون کو لیکر آئیگا مین ان سب کو بیرون شہر لے کر
قتل کرونگا اور وہ نامہ بھی شامل ہی جو کہ زمرد نے تحریر کیا تھا بس یہ نامہ تحریر کر کے ایک ساحر کے
ہاتھ آفاق کو روانہ کیا بلکہ یہ بھی تحریر کیا تھا کہ مین نے چند سردار برائے استقبال روانہ کیے ہین تمکو بھی
لازم ہی کہ تم بھی چند سردار جو کہ معزز ہون طرف زمرد کوہ کے روانہ کر دو تاکہ بحفاظت یہ سردار ان
سرداران اسیر کو میرے پاس پہونچا دین بس پڑھکر اس نامہ کو اور زمرد کے نامہ کو چاک کر ڈالنا بس
ایک ساحر نامہ لیکر طرف آفاق کے روانہ ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ نامہ بر تو اُدھر چلا اور عقاب
طرف زمرد کوہ کے یہان سمندر نے دربار برخاست کیا جن ساحرون کو سمندر نے حکم دیا تھا کہ تم
برائے استقبال روانہ ہو وہ اُسدن تو نہین گئے خیال کیا کہ دوسرے دن جائینگے ان سب کو اس قصد مین
مبتلا رکھا جاتا ہی اب حال مین برق و چالاک کی قلم فرسائی کیجاتی ہی

چند کلمہ حال برق و چالاک کے تحریر ہوتے ہین اور یہ حال معلوم ہوتا ہی خواجہ کو کہ سردار زمرد کوہ پر اسیر ہین و دیگر حالات

بس برق جو اس چشمہ پر پہونچا تھا اور پانی پیکر اس انتظار مین لیٹ رہا تھا کہ دیکھوں کیا
تو آگے برائے تلاش روانہ ہون یہ بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا کہ ایک مرتبہ اسنے دیکھا کہ ایک ساحر جلا آتا ہی
یا تو یہ بیٹھا ہوا تھا یا اُسکو دیکھکر اُٹھ بیٹھا اور چلم نکالکر پینے لگا کہ وہ ساحر کنارے اُس چشمے کے آیا
اُسنے پانی پیا پانی پیکر ادھر اُدھر دیکھا اُسنے دیکھا کہ ایک ساحر زیر درخت بیٹھا ہوا ہی اور حقہ پی رہا ہی

یہ دیکھکر اسکو بھی حقہ کی خواہش ہوئی اسنے خیال کیا کہ چلکر حقہ پی لون یہ کہکر دل مین اُمس در رخت
کی طرف چلا اور قریب پہونچکر کہا کہ ای بھائی ذرا مین بھی حقہ پونگا برق نے سر اٹھاکر دیکھا
اور کہا کہ آؤ بھائی حقہ موجود ہی بس وہ مسافر قریب برق آکر پہونچا برق سے صاحب سلامت
ہوئی برق نے کہا کہ بھائی اس دوپہر مین کہان جاتے ہو اسوقت تو لٹیرا اپنے آشیانون سے نہین
نکلتے ہین تمپر کیا ایسی آفت آئی کہ تم نکلے ہو اسنے جواب دیا کہ بھائی نوکری و تابعداری بری بلا ہی بھائی
بسبب تابعداری کے یہ باتین ہین کہ دوپہر کو بھی آرام نہین ملتا ہی بھائی کیا کرین زمانہ کی خرابی ہی کہ بدون
مشقت کے دنیا نہین ملتی ہی بُرا ہو اس پیٹ کا کہ جسکے سبب سے ہر طرح کی مصیبت گوارہ کرنا پڑتی ہی
برق نے کہا کہ بھائی یہ تو تم سچ کہتے ہو یہ کہکر حقہ اسکے روبرو رکھدیا اور کہا کہ یہ تو مین نے سنا کہ تم
ملازم ہو مگر یہ بیان کرو کہ تم کسکے ملازم ہو اور کس ضرورت سے جاتے ہو اسنے کہا کہ ای بھائی مین
ملازم ہون زمرد جادو کا جو حاکم ہی زمرد کوہ کا جو یہان سے کوئی دو منزل ہی زمرد بھی تابعدار
سمندر شاہ کا ہی اسنے ایک عرضی بنام سمندر شاہ تحریر کی تھی مین وہ عرضی لیکر آیا تھا اب اسکا جواب
لیکر جاتا ہون چونکہ پیاس بشدت لگی تھی اس سبب سے مین نے اس چشمہ پر آکر پانی پیا پانی جو پی چکا
حقہ کی خوشبو آئی طبیعت نے رغبت کی مین نے دیکھا کہ تم حقہ پی رہے ہو اپنا ہمجنس پایا اور ہم مذہب
بس مین نے خیال کر لیا کہ حقہ طلب کرکے پی لون بس مین تمہارے پاس آیا برق نے کہا کہ بھائی
زمرد نے اس عرضی مین کیا تحریر کیا تھا اسنے جواب دیا کہ بھائی مقام خوشی ہی کہ زمرد نے وہ کام کیا ہی
کہ کسی نے نہ کیا ہوگا برق نے کہا کہ کیا کام کیا ہی اسنے کہا کہ ہمارے آقا زمرد نے چند سردار لشکر اسلام
کے سحر سے گرفتار کیے ہین زمرد کوہ سے پھر لشکر اسلام مین گئے تھے اسی قصد سے سردارون کو گرفتار
کرلائے انکی بابت تحریر کیا تھا بادشاہ کو کہ زندہ گرفتار کرلاؤن یا سر کاٹ کرلاؤن یہ عرضی لکھی تھی
اسکا جواب بادشاہ نے یہ تحریر کیا ہی کہ انکو زندہ لاؤ اور مین چند سردار برائے استقبال روانہ
کرتا ہون تو بھائی مین وہ عرضی لیکر جاتا ہون کیا کرون برق نے کہا کہ بھائی زمرد کوہ کہان ہی اسنے
کہا کہ بھائی یہ جو رستہ بنا ہوا ہی اور پختہ سڑک ہی یہ ہی زمرد کوہ کو گئی ہی کیا تم کبھی زمرد کوہ نہین گئے ہو کیا تم
یہان کے رہنے والے نہین ہو اس سے برق نے جواب دیا کہ بھائی مین مسافر ہون کوہ ظلمان کا رہنے والا
ہون سمندر یہ کو جاتا ہون یہ کہکر کہا کہ بھائی لو پان کھاؤ برق نے یہ خیال کیا تھا کہ اسکو گرفتار کرلو
اور اسکی صورت بدلکر طرف زمرد کوہ کے چلو اور وہان جاکر عیاری کرکے سردارون کو رہا کرو کیونکہ
اب پتہ مل گیا ہی یہ خیال کرکے ایک ڈبیہ نکالی اسمین سے پان نکالا اور کہا کہ لو بھائی کھاؤ ہان بھائی
یہ تو بتاؤ کہ تمہارا نام کیا ہی کیونکہ اگر اتفاق سے میرا آنا کوہ زمرد پر ہو تو مین تمکو دریافت کرکے تمسے ملون ایک
ایک مقام ہی اُترنے کو ملے اسنے کہا کہ بھائی تجکو عقاب جادو کہتے ہین تم زمرد کوہ پر سے دریافت کروگے
کہ عقاب جادو کا کون مکان ہی ہر ایک بتادیگا کیونکہ میرا مکان پوشیدہ نہین ہی برق نے کہا کہ اب جب کبھی نے کا
اتفاق ہوگا تو تمہاری مکان پر آؤنگا یہ کہکر پان اسکو دیا اسنے وہ پان لیکر کھایا بس ایک مرتبہ سر پھرنے لگا اور گر پڑی
معلوم ہوئی اسنے کہا کہ کیا بھائی اسمین تمباکو تھا کیا تم تمباکو کھاتے ہو برق نے کہا کہ ہان بھائی کھاتا تو ہون کیا
تم نہین کھاتے ہو اسنے کہا کہ نہین برق نے کہا کہ اچھا کیا حرج ہی ذرا اٹھا چلو یہ حالت جاتی رہیگی کیونکہ سر پھرتا ہی ہوگا
یہ جو برق نے کہا وہ اٹھا مارا بیہوشی نے طمانچہ کہ خرخ کھاکر گرا بس برق نے دوڑکر اسکو اٹھالیا اور زمین پر اتار
اسکا لباس اتارا اور کسوت بی اسکو کھولا تو دیکھا اسمین نامہ تھا جو کہ جواب سمندر نے زمرد کو تحریر کیا تھا بس برق نے

اپنی صورت عقاب کی بنائی اسکے کپڑے پہنے اسکو اسی مقام پر زمین کھود کر دفن کیا اسکو زندہ در گور کیا بس اسکو دفن کر کے
اور نامہ لیکر طرف زمرد کوہ کے چلا چونکہ راہ تو دریافت کر چکا تھا اسی راہ سے چلا یا سے شاطری مارتا ہوا چلا جاتا ہے یہانتک
کہ قریب زمرد کوہ کے پہونچا کوہ پر آیا لوگون سے ملتا ہوا دربار مین زمرد کے آیا زمرد کو سلام کیا سب اسکو پہچانتے ہین کہ
یہ عقاب ہے کسی سنے بھی نہیں یہ قریب زمرد کے پہونچا گو یہ پہچانتا نہ تھا مگر اس طریقہ سے پہچان لیا کہ وہ تخت پر بیٹھا ہوا تھا
اور سب سردار کرد تھے کہ یہ سمجھ گیا کہ یہی زمرد جادو ہے اسنے برخلاف عرضی کا جواب دیا اور کہا کہ بادشاہ نے تحریر فرمایا ہے کہ
تم سردارون کو لیکر آؤ مین چند سردارون کو برائے استقبال روانہ کرتا ہون ادھر زمرد نے وہ جواب جو کہ آیا تھا اسکو
پڑھا یہ ہی مضمون تھا بہت تعریف کی زمرد نے سردارون سے کہا کہ بادشاہ نے سب سردارون کو زندہ طلب کیا ہے پس سلمان
سفر کرو جو سردار کہ بادشاہ نے برائے استقبال روانہ کیے ہین انسے راہ مین ملاقات کر لین ان سردارون نے عرض کیا کہ
بہت خوب ہم سامان کرتے ہین ادھر عقاب نقلی نے کہا کہ ای آقا ذرا خلیہ مین چلو کہ بادشاہ نے کچھ بات خفیہ طور پر سے
فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ کسی کے روبرو نہ کہنا یہ جو زمرد نے سنا اسیوقت اپنے مقام پر سے اٹھا اور کہا کہ ای عقاب تو
یہ کہکر ایک کمرہ مین آیا جو کہ اسکے بیٹھنے کا تھا برق نے دیکھا کہ اس کمرے مین ہزارون تصویرین لگی ہوئی ہین اور طاقون مین
گلدستے رکھے ہوئے ہین جنمین کاغذ کے پھول لگے ہوئے ہین اور سب سامان میکشی بھی اس مقام پر موجود ہے کہ زمرد اخر مسند پر
بیٹھ گیا ایک طرف مسہری بھی آراستہ تھی عقاب نقلی بھی آکر قریب زمرد کے بیٹھا زمرد نے کہا کہ ای عقاب
بیان کر کیا بادشاہ نے کہا ہے اسنے جواب دیا کہ عرض کرتا ہون اگر اجازت ہو تو ایک جام شراب کا پی لون جب سے مین
نامہ لیکر گیا ہون شراب نہین پی ہے بھی بیان کرون کیونکہ میرے حواس درست نہین ہین زمرد نے کہا خود بھی پی لو اور
مجکو بھی دو بس عقاب نقلی نے پہلے خود جام پیا اسکے بعد ایک جام لبریز کر کے اسمین بیہوشی ملا کر زمرد کے روبرو رکھدیا
اور یہ خیال کیا تھا کہ جب یہ بیہوش ہو جائیگا تو مین اسکی صورت بنکر باہر جاؤنگا سردارون کو طلب کرونگا انکے رہا کرنے کی
تدبیر کرونگا یہ سوچکر جام بیہوشی آمیز زمرد کو دیا بس زمرد نے قصد کیا کہ جام لیکر پی جاؤن جیسے لب کے برابر لیگیا چاہتا تھا
کہ لاجرعہ کر کے پی لون بس ایک مرتبہ وہ جو گلدستہ طاق پر رکھا تھا اس سے چٹک کر ایک پھول گرا اس پھول سے ایک طائر
پیدا ہوا اس سے صدا آئی کہ ای زمرد خبردار رہو یہ برق عیار ہے لشکر اسلام کا عقاب کو اسنے فلان مقام پر دفن کر دیا
ہے خود اسکی صورت بنکر آیا ہے اور اس جام مین بیہوشی ہے ادھر اس طائر نے یہ صدا دی ایک شعلہ پیدا ہوا کہ اسکے جسم مین آگ
لگی وہ طائر جلکر خاک ہوا اور شراب آفتابہ بنکر طرف آسمان کے جام سے نکلکر اڑ گئی جب طائر نے یہ صدا دی برق ثانی نے
قصد کیا کہ مین اسکو جباب بیہوشی مارون اسنے صدا سے گیر دی کہ زمین نے برق کے پانون پکڑ لیے سب جسم شراب بیہوشی کا
جو اڑ گئی تھی اسکے اڑنے کے بعد زمرد نے اٹھکر برق کی مشکین باندھ لین اور رسہ مین مبتلا کیا اور آواز دی کہ کوئی ذرا
یہان آوے ایک خادم حاضر خدمت کرتا ہوا اندر آیا زمرد نے اس سے کہا کہ اسکو بھی لیجا کر اسی مقام پر قید کر جہان اور سردار
قید ہین برق بیہوش پڑا ہوا تھا وہ خادم اسکو لیکر ادھر روانہ ہوا زمرد اس کمرے سے باہر آیا تخت پر بیٹھکر کہا کہ ای اہل دربار
بڑا غضب ہوا تھا کہ برق عیار نے آکر میرا کام تمام کیا ہوتا مجکو میرے سحر نے آگاہ کیا معلوم ہوتا ہے کہ عیار تلاش مین
سردارون کی نکلے ہین کہین یہ انکو تلاش کرتا ہوا آتا ہوگا کہ عقاب سے ملاقات ہوئی ہوگی اسکو اسنے عیاری کر کے
گرفتار کر لیا اسکی صورت بنکر یہان آیا مجکو نامہ دیا فقرہ کر کے مجکو تخلیہ مین لیگیا جام بیہوشی آمیز دیا تھا کہ میرے سحر نے
خبردار کیا مین نے گرفتار کر لیا ہے اسکو بھی اسی مقام پر بھیجدیا ہے کہ جہان اور سردار گرفتار ہین اب جلد یہان سے چلنے کی
فکر کرو کیونکہ معلوم ہوتا ہے عیار لشکر اسلام سے چل چکے ہین اس طریقہ سے تو یہ ثابت ہوتا ہے اور ذرا خبرداری کے ساتھ کلام کرنا
زمرد نے یہ کہکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر جا کر سامان سفر کرنے لگے یہ تو اس بند و بست مین

ہے برق ثانی گرفتار ہو گئے ہین انکو تو میدان گرفتار رکھا جاتا ہے

حال چالاک کا تحریر ہوتا ہے

کہ چالاک ثانی بھی جو تلاش کو نکلا تھا یہ پہلے دربار مین آفاق کے آیا صورت تبدیل کیے ہوے دربار مین
موجود تھا عقب آفاق خادم بنا ہوا کھڑا تھا اسنے یہ خیال کیا تھا یہ اس سبب سے دربار مین تھا کہ شاید کچھ حال
معلوم ہو یہ اس فکر مین کھڑا تھا یہان یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اب مین دن مہلت کے باقی ہین اسکے بعد مین طبل جنگ بجواؤنگا
اور اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا کہ ایک ساحر آکر پہونچا جسکی نشانی ملازمت کی لگی ہوئی تھی اسنے آفاق کو سلام کیا
اور نامہ نکالکر آفاق کے ہاتھ مین دیا اور عرض کیا کہ یہ نامہ بادشاہ نے آپکے نام تحریر کیا ہی اسکو ملاحظہ فرماکے
چاک کر ڈالیے گا کیونکہ اسمین کچھ امور ضروری جو کہ راز کی باتین ہین وہ تحریر ہین آفاق نے نامہ اسکے ہاتھ سے لیکر دیکھا
اسکو کرسی بیٹھنے کو دی وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا آفاق نامہ پڑھنے لگا خادم جو پشت پر کھڑا تھا وہ بھی پڑھنے لگا
کہ چالاک نے سب نامہ پڑھا ایک حرف نہ چھوڑا ادھر جب آفاق نامہ پڑھ چکا اسنے قصد کیا کہ مین چاک کرون
آہستہ چپکی سے پکڑے ہوے تھا کہ چالاک نے پشت پر سے ہاتھ بڑھا کر یہ کہکر نامہ پر ہاتھ ڈالا کہ آپ نامہ پڑھ چکے
اب مین پڑھونگا یہ کہکر جھٹکا دیا کہ نامہ اسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا چالاک کے ہاتھ مین آیا نامہ کا آنا تھا کہ چالاک
نے جست کی اور لوکرون مین جا کر مل گیا دوسری صورت پر ہو گیا اللہ ری جرأت اسنے بڑی جوانمردی کی ہے ادھر
آفاق نے پلٹ کر کہا کہ یہ کون بے ادب تھا کہ جسنے نامہ میرے ہاتھ سے لیا پشت پر جو دیکھا تو کوئی نہین ہے اسنے
کہا کہ میری پشت پر سے کسنے نامہ لیا کہ صدا آئی ہمنے نامہ لیا ہم عیار ہین لشکر اسلام کے یہ نامہ ہمارے پاس ہے ہم
اسکی تلاش مین تھے کہ کون ہمارے لشکر کے سردارون کو لشکر سے لیجاتا ہے اب معلوم ہوا کہ کوئی زمرد جادو دیو لیجاتا ہے
بہت دنون کے بعد سراغ لگا اب وہ کیونکر ہمارے ہاتھ سے بچتا ہے یہ کہکر مجمع سے خادمون کے نکلکر روانہ ہوا اب آفاق کو
معلوم ہوا کہ عیار لشکر اسلام کا میری پشت پر خادم بنا کھڑا ہوا تھا وہ نامہ لیگیا اسنے اشارہ کیا کہ سب خادمون کے
پانون زمین نے پکڑ لیے قبل اسکے کہ یہ اشارہ کرے چالاک دوسری صف مین تھا اور اسنے یہ حکم دیا کہ کوئی بارگاہ کے
باہر نہ جانے پائے چالاک چوبدار بنا کھڑا تھا یہ کہتا ہوا دوڑا کہ مین جا کر بارگاہ سالار سے حکم حالی بیان کرکے آگاہ کرون بس
یہ فقرہ کہکے دربار گاہ پر آیا اور باہر نکلکر یہ کہتا ہوا کہ حکم بادشاہ کا ہی کہ کوئی باہر نہ جانے پائے کیونکہ عیار اندر بارگاہ کے ہی
اسنے بادشاہ کے ہاتھ سے نامہ لیلیا ہی اسکی تلاش ہو رہی ہی مین ایک ضرورت سے بادشاہ کی جاتا ہون یہ کہتا ہوا
صاف نکلا چلا گیا اندر آفاق نے سب خادمون کی تلاشی لی ہر ایک سے باپ دادا کا نام دریافت کیا ہر ایک نے اپنے
آبا و اجداد کا نام بتایا اب معلوم ہوا کہ یہ سب لوگ اصلی ہین انمین کوئی نہین ہی آفاق نے حکم دیا کہ بارگاہ مین تلاش کرو
تمام بارگاہ چھان ماری کوئی ہو تو ملے مگر شب پہلے ہی نکل گئے چوبدار کی صورت بنکر اس فقرے سے کہ مین درگاہ سالار کو
آگاہ کرون آفاق نے کہا درگاہ سالار سے تو دریافت کرو کہ کوئی باہر تو نہین گیا چند چوبدار آئے اور کہا بادشاہ دریافت فرماتے
ہین کہ کوئی باہر تو نہین گیا اسنے جواب دیا کہ جب سے حکم بادشاہ نے دیا ہی کہ کوئی باہر نہ جانے پائے کوئی نہین گیا سوائے اس چوبدار کے
کہ جسنے یہ حکم دیا تھا کہ وہ یہ حکم بیان کرتا ہوا ادھر کو چلا گیا چوبدارون نے آکر آفاق سے جو درگاہ سالار نے بیان کیا تھا عرض کیا
آفاق نے یہ سنکے کہا کہ بڑا غضب ہوا وہ عیار نامہ لیکر نکل گیا ابھی لشکر مین نہ پہونچا ہوگا چند ساحر جا کر گرفتار کر لائین بس یہ حکم سنکے
چند سردار ساحر ادھر کو باہر بارگاہ کے درگاہ سالار سے یہ دریافت کرکے کہ وہ چوبدار کدھر گیا ہی جدھر انھون نے پتہ بتایا تھا ادھر کو روانہ
ہوے یہ کب ملنے مین ہوا ہو گئے انکو کون پا سکتا ہی یہانے شاطری مار کر اپنے لشکر مین شامل ہو گئے اور اپنے لشکر مین آکر اپنی اصلی صورت پر
ہو کر خوشی خوشی طرف خیمۂ خواجہ کے چلے وہ ساحر تھوڑی دور تک تلاش کرتے ہوے گئے جب پتہ نہ ملا واپس آئے طرف اپنے لشکر کے اور
آفاق سے آکر عرض کیا کہ وہ چوبدار یعنی عیار نہ ملا آفاق نے کہا کہ خیر جانے دو وہ سب اپنے مقام پر پہونچ گئے یہ تو یہان اس لشکر مین
مین کہ بڑا غضب ہوا کہ عیار نامہ لیکر چلا گیا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی کہ عیار لوگ بڑے غضب کے معلوم ہوتے ہین انسے اپنی

حفاظت کرنا پر ضرور ہی آفاق نے حکم دیا کہ ہر ایک اپنی حفاظت کرے کیونکہ عیار اسلام دیدہ و دانستہ خاک آنکھون مین ڈالکر اپنا کام کر جاتے ہین انسے بچنا بہت دشوار ہی یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی اُدھر چالاک نامہ لیکر خواجہ کے خیمہ مین آیا وہان بادشاہ نے دربار برخاست کیا تھا سب سردار اپنے اپنے مقام پر چلے گئے تھے خواجہ اپنے خیمہ مین بیٹھے ہوے تھے اور کئی عیار بھی موجود باہم مشورے ہو رہے تھے کہ یہ کون سردارون کو گرفتار کر کے لیگیا ہی آج صبح سے برق و چالاک کا بھی پتہ نہین نہ معلوم کدھر گئے ہین قران ثالث بھی یہ خبر سنکے خواجہ کے خیمہ مین آئے ہین کیونکہ یہ بھی مثل قران اول و ثانی کے ہمیشہ جنگل مین رہتے ہین وہان عبادت خدا کرتے ہین وقتاً فوقتاً لشکر مین آتے ہین جو مشورہ ہوتا ہی اُسمین شریک ہوتے ہین کل سے یہ لشکر سے نہین گئے ہین یہ شریک مشورہ ہین کہ چالاک آکر پہونچا خواجہ نے چالاک سے کہا کہ ای چالاک تم صبح سے کہان گئے تھے کچھ پتہ لگایا چالاک نے کہا کہ ای خواجہ مین تلاش مین صبح سے نکلا تھا دربار مین آفاق کی گیا نامہ برکا آنا نامہ آفاق کو دینا اپنا خادم بنا ہوا عقب آفاق کھڑا ہونا اور سب نامے کا پڑھنا اپنا نامہ لیکر فرار کرنا سب بیان کیا سب عیار یہ سنکے بہت خوش ہوے خواجہ نے کہا کہ ای چالاک تمنے بڑی چالاکی کی واہ کیا کہنا یہ کہکر زنبیل مین ہاتھ ڈالکر ایک کاغذ کی ٹوپی نکالکر چالاک کو دی اور کہا یہ انعام ہی اس کام کا بس خواجہ نے روانامہ پڑھا جیب مضمون نامہ سے آگاہ ہوے کہا کہ ای عیاران اسلام آگاہ ہو کہ پتہ لگ گیا اب مین سردارون کی رہائی کی فکر مین جاتا ہون طرف زمرد کوہ کے بس یہکہکر خواجہ اٹھے اور اسباب عیاری سے آراستہ ہو کر خیمہ سے باہر نکلکر چلے ایک طرف کو روانہ ہوسکا اور عیار بھی ایک ایک طرف کو روانہ ہوے کہانتک حال تحریر ہوگا پہلے خواجہ کا حال تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو خیمہ سے نکلکر چلے ایک طرف کو منہ اٹھاکر تو کل بخدا روانہ ہوے کیونکہ انکو زمرد کوہ کا راستہ نہ معلوم تھا مگر خدا پر بھروسا کر کے چلے تھے جب کئی کوس پر چلے آئے تو ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون کونسی عیاری کرون کہ مین زمرد کوہ تک پہونچ جاؤن یہ فکر کر کے ہاتھ دیکھا ہاتھ کی پشت دیکھی تین سوتا مکر پیش نگاہ تھے ایک عیاری کو پسند کیا اسکے بعد کسوت سے چند تصویرین نکالین انمین سے ایک تصویر پسند کی اب سب اپنا بندوبست کر کے ایک طرف کو روانہ ہوے چلے جاتے ہین دو دن تمام ہوا رات بھی انھون نے اُسی صحرا مین بسر کی صبح ہوگئی انکا حال پھر تحریر ہوگا اب حال زمرد کا تحریر ہوتا ہی کہ اسنے دو روز مین سامان سفر درست کر لیا اب اسنے سب سردارون کو طلب کر کے کہا کہ کل مین یہان سے کوچ کرونگا لشکر تیار ہو یہان تو یہ بندوبست ہی سب سامان درست ہو گیا ہی کہ وہ رات گذری صبح کا وقت ہی زمرد اپنے کمرے مین سیر کرنے کے لیے جو کہ طرف صحرا کے ہی بیٹھا ہوا ہی اس قصد سے کہ کوئی پہر بھر دن آئے تو کوچ کرون اُدھر سب سردارون کی قید تنہائی سے سحر بربادی گئی ہی وہ تخت بھی تیار ہین سب سامان درست ہی صرف سفر کرنے کی دیر تھی کہ زمرد بیٹھا ہوا سیر کر رہا ہی کہ ایک مرتبہ اسکے کان مین رونے کی صدا آئی کہ جیسے کوئی بیدادے دردناک رو رہا ہی مگر آواز ایسی دردناک ہی کہ دل پر تاثیر کرتی ہی یہ صدا آئی اسنے خیال کیا کہ صدا کہان سے آتی ہی کہ پھر صدا آئی اسنے پریشان ہوا کہ یہ کون رو رہا ہی کیسی دردناک صدا ہی کون میری حملداری مین لوٹا گیا ہی کس پر فلک مصیبت ٹوٹا ہی جو یون بلک بلک کر رو رہا ہی کوئی حاضر ہی جاکر خبر تو لائے کہ یہ کون ستم رسیدہ و آفت دیدہ ہی جو یون بیقرار ہو کر رو رہا ہی بس دو چوبدار جو کہ حاضر تھے اسوقت بموجب حکم زمرد زیر کوہ آئے اور اُس صدا کی طرف چلے یہانتک کہ قریب جو پہونچے تو دیکھا کہ ایک عورت زیر درخت پلنگپوش اوڑھے ہوے گھونگھٹ نکالے ہوے سر جھکائے بیٹھی ہوئی رو رہی ہی عجب دردناک صدا ہی کہ قلب کے پار ہوتی ہی چوبدار اُسکے قریب گئے اُس عورت نے اپنے منہ پر سے ذرا سا پلنگ پوش ہٹا دیا یہ معلوم ہوا کہ ایک برق چمک گئی پیشانی پر افشان لگی ہوئی تھی عروس غضب اول بنی ہوئی تھی یہ دیکھکر دو چوبدار دنگ ہو گئے اور باہم کہنے لگے کہ یہ تو کوئی نازنین آفت دیدہ ستم رسیدہ ہی اُس سے کہا کہ ای نازنین تیرے اوپر کیا بلا نازل ہوئی ہی جو یون تو رو رہی ہی کچھ بیان تو کر اُسنے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھی رہی اُن دونون نے باہم صلاح کی کہ بادشاہ سے چلکر عرض کرین پھر انمین سے

ایک نے کہا کہ ای نازنین کچھ بیان تو کر کیا آفت آئی ہی کیونکہ تو ایک شب کی عروس معلوم ہوتی ہی اُسنے آہستہ سے
کہا کہ مین تم سے کیا بیان کرون جو مجھپر آفت بڑی ہی کوئی سُننے والا ہو تو بیان کرون تم کیا سُنوگے جاؤ اپنی راہ لو کیون اپنے
کو آفت مین مبتلا کرو یہ جو اُسنے کہا ایک نے دوسرے سے کہا کہ بڑی مغرور معلوم ہوتی ہی چلو بادشاہ سے بیان کرین
یہ باہم صلاح کرکے کوہ پر آئے زمرد یہان بیٹھا ہوا تھا کہ وہ چوبدار آئین تو مین اُنسے دریافت کرکے اُس بیکس کی داد رسی
کرون کہ وہ چوبدار آکر بیوقوف زمرد نے کہا کہ کیا خبر لائے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم جو زیر کوہ گئے تو ہمنے دیکھا کہ وہ جو دخت
خرمشاد کا ہی اُسکے پیچھے ایک نازنین پندرہ سولہ برس کا سن پلنگ پوش اوڑھے ہوے بیٹھی رو رہی ہی وہ ہی رو رہی
ہی پر اُسی کی صدا ہمنے جو اُس سے دریافت کیا تو اُسنے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھی رہی جب بہت ہمنے کہا تو اُسنے
یہ جواب دیا کہ ہم تمسے کیا بیان کرین کوئی سُننے والا ہو تو اُس سے بیان کرین ہم یہ سُنکے آپکے پاس چلے آئے یہ حال ہی جو ہمنے
بیان کیا یہ سُنکے اُسنے کہا کہ چلو میرے ہمراہ ذرا مجھ بھی دکھھون چلکر ذرا ہمان یہ تو بیان کر دیکھا اُسکی صورت بھی دیکھی تھی
اُنھون نے کہا کہ وہ تو گھونگھٹ نکالے ہی ہان ذرا سا کونا شاہ ہوا تھا اُس سے عجب صورت نظر آتی تھی کہ ایسی صورت تو
ہمنے آجتک نہین دیکھی رانشان لگی ہوئی ہو ذرا اچھا کر دیکھا جاے تو معلوم ہوتی ہی یہ جو اُنھون نے کہا
زمرد نادیدہ اُسپر فریفتہ ہوگیا تھا [illegible] کہ اُسکے بلا دطرف اُس دخت کے کوہ پر سے اُتر کر چلا روانہ ہوا آگے آگے زمرد تھا
عقب مین وہ چوبدار تھے زمرد یہانتک کہ قریب اُس درخت کے پہونچا اُسنے دیکھا کہ دراصل ایک حور
زیر درخت پلنگ پوش بنا اوڑھے ہوے اُس سے سر سے پانون تک اپنے کو پوشیدہ کیے ہوے سر زانوے غم پر
جھکائے ہوے بیٹھی ہی اور اُس نازنین نے زمرد کو دیکھا کہ ایک جوان بہت خوبصورت تاج سر پر رکھے قباے مرصع کار
پہنے ہوے میری طرف چلا آتا ہی اُسنے خیال کیا کہ یہ ضرور بادشاہ ہی جب وہ قریب آیا اُسنے اُس طرح سے وہ
پلنگ پوش اوڑھا کہ منہ کھل گیا ایک برق چمک گئی ایک بجلی تھی کہ زمرد کے قلب پر پڑی ایک تیر قلب دوز
تھا کہ سینہ کو توڑ کر گذر گیا اُسنے آہ کرکے کلیجہ پکڑ لیا اپنے کو سنبھال لیا ضبط کیا اور اُس نازنین نے جلدی سے
اپنا منہ چھپا لیا اور سر کو جھکا لیا کہ زمرد اُسکے قریب آکر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ ای نازنین بیان کر تیرے اوپر
کیا بلا نازل ہوئی ہی کہ تجھ ایسا گل رعنا یون خار بلا مین مبتلا ہوا کون ایسا ظالم تھا کہ جسنے تجھپر ستم
کیا ای نازنین بتا کہ تو کس باغ کی اور بلبل کس گل کی ہی اور تیری کس سرو کی شعر اگر ماہے ترا منزل کدام
است نہ اگر شاہے ترا آخر چہ نام است ؟ یہ کیا بلا آئی کہ تو ہین شب برات لوٹی گئی تیری صدا نے میرے
دل مین وہ تاثیر کی کہ مین بیقرار ہوکر دوڑا ہوا آیا ہون پہلے مین نے چوبدار روانہ کیے اُنسے سُنے پر
حال نہین بیان کیا جب اُنھون نے دریافت کیا تو اُسنے یہ کہا کہ جو کوئی لائق سُننے کے ہو تو بیان کرین
تمسے کیا بیان کرین اب مین آپا ہون بیان کرونگی یہ جو زمرد نے کہا اُس نازنین نے ایک آہ سرد بھر کر کہا
کہ میری داستان بیان کرنے کے قابل نہین ہی مین خیال کرتی ہون کہ مجھسا کوئی آفت رسیدہ و غمدیدہ
و کمبخت نہوگا جیسی مین ہون خداوند کسی پر ایسی بلا نہ نازل کرے جیسی مجھپر نازل کی ہی لوگون کو
لازم ہی میرے سایہ سے پرہیز کرین کہ میرا سایہ نہ آنیپڑے کہ وہ بھی میری طرح مبتلاے بلا ہون
مین کو مبتلا ہون ای شخص تو میرے پاس سے ہٹکر بیٹھ کہ تجھپر نہ میرا سایہ پڑے مین تو مبتلا ہون تو بھی
مبتلا ہو کوئی مجھسا بدنصیب نہوگا خدا میرا سا نصیبا کسی کا نہ کرے مین اپنی حالت بیان کرکے دوسرے کو
بھی مبتلاے غم و الم کرون میری حالت سُنکے تمھارا دل بھی بیقرار ہوگا مین اُس آفت مین مبتلا ہون
خداوند چیونٹی پر بھی نہ ڈالے نہ دشمن پر یہ بلا پڑے جو کہ میرے اوپر پڑی ہی مین کیا بیان کرون میری

وہ حالت ہی اگر جانور سنے تو رونے لگے پہاڑ سے بیان کرون تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاے مین کچھ حال بیان
نہین کرسکتی ہون وہ غمدیدہ ہون کہ کوئی سنوگا شعر نے بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون نہ مین موسم بہار مین
شاخ بریدہ ہون بس میری خداوند سے یہ التجا ہی کہ زمین شق ہو جاے اور مین اسمین سما جاؤن میری یہ حالت
ہی زمین سخت آسمان دور میری یہ آرزو ہی کہ کسی صورت سے میری قضا آئے مین مر جاؤن اس در بدر خاک بسر
پھرنے سے تو یہ بہتر ہوگا کہ جہان جاتی ہون مجکو مقام پناہ نہین ملتا ہی ایک نہ ایک آفت نازل ہوتی
ہی تین دن سے مین ویران پھر رہی ہون کوئی میرے رہنے کا روادار نہین ہی دوسرے میرے عقب مین
ایک ایسی بلا ہی کہ وہ کہین قیام نہین کرنے دیتی ہی یہ کہکر رونے لگی اور یہ شعر پڑھنے لگی شعر ہمنے بھی کبھو
خام دسبو دیکھا تھا ؛ جو کچھ کہ نہین ہی ردبرد دیکھا تھا ؛ ان باتون کو اب جو یاد کرتے ہی درد ہی اک خواب سا تھا
جو کہ کبھو دیکھا تھا ؛ یہ اس درد سے پڑھا کہ رحم دے کے بھی آنسو نکل آئے اور رونے لگا دلبر جبر کے کہا کہ ای نازنین
جلد اپنی مصیبت کو بیان کر میرے قلب مین اسقدر قوت نہین ہی کہ مین تیری حالت کو دیکھ سکون اسنے کہا
کہ مین کیا بیان کرون خیر اپنی حالت بیان کرتی ہون تو بہت بجد ہی یہ کہکر اسنے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ مین
آفت رسیدہ ایک مہاجن کی دختر ہون میری شادی ہوئی میرا شوہر مجکو بیاہے ہوے لیے جاتا تھا کہ
راہ مین ڈاکا پڑا تمام مال واسباب لٹ گیا جو مرد وعورت تھے سب مارے گئے مین پلنگ پوش
جو کہ مجکو جہیز مین میرے باپ نے دیا تھا اسکو اوڑھکر بھاگی مین یہ جانتی تو کبھی نہ بھاگتی اپنی بھی جان
دیتی جبکہ میرا شوہر مارا گیا ابھی مین نے اسکی پوری صورت بھی نہ دیکھی تھی خدا نے میری صورت دیکھی تھی کیا
منحوس ساعت تھی جب برات رخصت ہوئی مین اسدن سے تباہ پھر رہی ہون تین دن کا زمانہ
ہوا ہی کہ کہین مقام امن نہین ملتا ہی ہر طرف ماری ماری پھر رہی ہون اور بلا میرے عقب مین ہی مین کیا بیان
کرون یہ میری حالت ہی جو بیان کی زمرد نے کہا ای نازنین اگر کوئی تمکو اپنے مکان مین لیجا کر رکھے تو تم رہوگی
اسنے کہا کہ بھلا کون مجھ آفت رسیدہ کو رکھے گا جو رکھے گا وہ خود بھی بلا مین مبتلا ہوگا اور مجکو کبھی نکال کر دیگا
اپنے سر پر بلا لائیگا کیونکہ میرے عقب مین ایک نئی بلا ہی زمرد نے کہا کہ ای نازنین آگاہ ہو کہ یہ زمرد کوہ ہی اور
مین اس کوہ کا مالک ہون میرا نام زمرد جادو ہی میری شادی بھی نہین ہوئی ہی اور تیرا بھی شوہر مر گیا ہی
بس مین یہ چاہتا ہون کہ تیرے ساتھ اپنی زندگی بسر کرون تمکو یہان کسی قسم کی تکلیف نہوگی ہزارون
خادم وخدمتگار کنیزین وغلام ہر وقت خدمت مین موجود رہینگے زمرد کوہ کی ملکہ کے نام سے مشہور ہوگی
اسنے جواب دیا کہ کیون اپنے کو آفت مین مبتلا کرتا ہی اگر میری تقدیر مین شوہر ہوتا تو مین یون کیون برباد ہوتی
میرا شوہر کیون مارا جاتا بس جو میرے ساتھ اس قصد سے کہ مین اسکو اپنی زوجہ بناؤن سلوک کریگا اسپر
یہ آفت نازل ہوگی ابھی تو تم یون میری خوش آمد کرکے اپنے ساتھ لیے جاتے ہو تھوڑے عرصے مین
میرے جانی دشمن ہوگے اور میرے قتل کرنے پر آمادہ ہوگے کیونکہ وہ بلا تمکو اگر ضرور پریشان کریگی
زمرد نے کہا کہ مین پہلے بیان کر چکا ہون یہان کوئی بلا نہ آئیگی بس تم میرے ہمراہ چلو اب اسمین عذر
نہ کرو کیونکہ محبت کرنے والا تمکن نہین ہوتا ہی بس چلو دیر نہ کرو اب رو رو کر میرے قلب کو نہ بیقرار کرو
مین تمھارے رونے سے بیتاب ہوتا ہون یہ کہکر زمرد نے اسکا ہاتھ پکڑنے کے قصد سے اسکی طرف
ہاتھ دراز کیا کہ اسنے یہ کہکر کہ یہ کونسی حرکت ہی تم بڑے بے غیرت ہو کہ سبکے روبرو میرا ہاتھ پکڑتے ہو
مین نہ کہتی تھی کہ تم بھی میرے دشمن ہو جاؤگے وہی ہوا یا نہین زمرد نے کہا کہ ای جان جہان تم
گھبراؤ نہین یہ میرے نوکر ہین انسے کیا پردہ اچھا تم میرے ساتھ میرے مکان پر چلو وہ سامنے کوہ پر

مکان ہی یہان کے باشندے سب میری رعایا ہین سب تمھاری فرمانبرداری کرینگے جب یہ زمرد نے کہا بس وہ یہ سُنکے یہ کہتی ہوئی اُٹھی کہ تمنے بہت مجبور کیا اب جاتی ہون یہ تو مجکو یقین ہی کہ تم بھی میرے دشمن جانی ہو جاؤگے ابھی تو اس طور سے لیے جاتے ہو ادھر کھر پہونچے اور تم بھی دشمن ہوجاوے کیونکہ فلک کو یہ منظور ہی کہ مین اسی طور سے آوارہ و سرگردان پھرون کیونکہ وہ میرے درپے آزار ہی یہ جو کہا زمرد نے کہا کہ ای جان جہان تم اطمینان رکھو کہ مین کبھی دشمن نہونگا تمھاری خدمت بدل و جان کرونگا کبھی تمھاری اطاعت سے سر نہ پھیرونگا کسی اور عورت کی طرف نہ دیکھونگا اُسنے کہا یہ کہنا تمھارا بیکار ہی کیونکہ تم لوگ اپنے مطلب کے ہوتے ہو تمھاری ذات بیوفا ہی جب کوئی عورت خوبصورت دیکھوگے اُسکی خواہش کرنے لگوگے زمرد نے کہا کہ مین خداوند کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ کبھی تمھارے ساتھ بدی نہ کرونگا اُسنے کہا کہ خیر چلتی ہون شاید ایسا نہو کیونکہ یہ رات تو مجکو اس درخت کے نیچے بے آب و دانہ گذری ہی اور ہر وقت یہ خوف رہا کہ کوئی درندہ نکل کر کھا جائیگا چونکہ زندگی تھی اور تمھارا ساتھ ہونا تھا اس سبب سے کسی نے نہ پوچھا کو میری خواہش تھی کہ مجکو کوئی کھا جائے میرے قریب تو موت بھی آتے ہوئے ڈرتی ہی کیونکر آتی یہ کہکر چیں چیں کرتی ہوئی اور کہا کہ کدھر چلون اس تیامت کی چال چلی کہ ہر مرتبہ زمرد کا دل پائمال ہوگیا پانون مین تمامی کانٹے تھا وہی پلنگ پوش اوڑھے ہوے اپنے کو سر سے پانون تک چھپائے ہوے چلی بس زمرد اس نازنین کو بصد اشتیاق سب سے پوشیدہ اس خیال سے کہ کوئی اسکی خبر شمسہ رشاہ سے نہ کرے کیونکہ وہ بھی تو حسین کو بہت دوست رکھتا ہی اس خوف سے جو رگھاٹی سے پہاڑ پر لایا اس پہاڑ کو جو دیکھا تو گل و ریحان سے مملو تھا ہر طرف ہزارون قسم کے درختون کی قطار لگی ہوئی تھی ہر قسم کے خوشبودار گل کھلے ہوے تھے یہ اس نازنین کو لیکر اُس کمرے مین آیا کہ جو اسکے تخلیہ کا تھا اُس کمرے مین ہر طرف ہزارون جانورون اور انسانون کی تصویرین لگی تھین طاقون پر گلدستے چنے ہوے تھے ساغر شراب کی بوتلین مزین لگی ہوئی تھین آنجمہ سب سامان عیش مہیا تھا گھڑیان لگی ہوین قد آدم آئینے لگے ہوے چھت پر دون سے درست فرش مخمل کا کیا ہوا ایک مسہری آراستہ اُسپر پردے پڑے ہوے ایک مسند زرنگار وسط مین آراستہ تھی اُسکے برابر کشتی شراب کی رکھی ہوئی تھی اور قاب کباب کی کیونکہ یہ شغل شراب کر رہا تھا اُسی حالت مین تو اُٹھکر چلا گیا تھا بس اسکو لاکر اُس مسند پر بٹھایا آپ پائین بیٹھا اسنے اشارہ کیا کہ ادھر آکر بیٹھو اسنے جواب دیا کہ مین اس سبب سے نہ بیٹھا کہ شاید تم ناراض ہو یہ کہکر اس نازنین کے برابر بیٹھا اور کہا کہ ای جان جہان ای آرام دل مشتاقان ابتو یہ پردہ و حجاب و حیا دور کرو اور اس پلنگ پوش کو اُتارو اُسنے یہ سنکے وہ پلنگ پوش اتارا مگر اُسکو اپنے نیچے رکھلیا زمرد نے کہا کہ ای جانی اسکو پھینکدو اب اسکی کیا ضرورت ہی اُسنے کہا کہ مین تو اسکو نہ پھینکونگی کیونکہ یہ تو میرا مصیبت کا رفیق ہی اور حالت بلا مین میرا پردہ ہی اگر تم بھی میرے دشمن ہوا اور مجکو نکالدو تو مین کیا اوڑھکر نکلونگی یہ جو اُسنے کہا زمرد نے جواب دیا کہ خداوندا ایسا نہ کرین یہ کہکر قصد کیا کہ گلے سے لگاؤن اور پیار کرون کہ اُسنے کہا کہ ذرا اپنی طبیعت کو روکو اسقدر بیباک نہو ذرا خیال تو کرو کہ میرے اوپر کیا بلا نازل تھی اور کس بلا مین مبتلا تھی ابھی میرے حواس درست نہین ہوے مین تین شبانہ روز کے فاقہ سے ہون ذرا مین کچھ کھا تو لون یہ جو اُسنے کہا زمرد نے کہا کہ کیون جانی تمنے تین دن سے کچھ نہین کھایا ہی اُسنے کہا کہ جنگل مین کھانا کہان سے آیا جو مین کھاتی یہ جو اسنے کہا اُسنے صدا دی کہ کوئی ہی بس ایک چوبدار اندر آیا زمرد نے کہا کہ ہمارے مطبخ خانہ سے جو کچھ تیار ہو بہت جلد حاضر کرو وہ چلا گیا یہ سنکے

زمرد سے یہان زمرد نے اُس نازنین سے کہا کہ اے جان جہان دای آرام دل مشتاقان مجھے یہ نہ معلوم تھا کہ تمنے کھانا نہین کھایا ہی تو طعام آتا ہی یہ ہی باتین ہو رہی تھین کہ چوبدار خوان کھانے کا لیکر حاضر ہوا بس زمرد نے وہ خوان روبرو اُسکے رکھا کہا کہ طعام نوش فرمایئے اُس نازنین نے کہا کہ تم بھی کھاؤ بس زمرد نے کہا کہ اے ملکہ مین نہین کھاؤنگا کیونکہ مجکو سفر کرنا ہی اگر کھانا کھاونگا تو کسل راہ سے میری طبیعت پریشان ہوگی اُسکے سبب سے ہضم مین فتور ہوگا کیونکہ میرا قاعدہ ہی کہ مین جب کسی طرف کو سفر کرتا ہون تو کھانا نہین کھاتا ہون یہ سُنکے اُسنے کہا کہ دیکھا وہ ہی امر تمنے کیا نہ کہ دشمنی کرنے لگے مجکو تو لائے اور خود جاتے ہو یہ کونسی لیاقت و مروت ہی کہ ایک کو تو گھر مین لائے اُسکو تنہا چھوڑ کر چلے جاؤ اگر یہ قصد تھا تو مجھے کیون لائے مین کسی سے واقف نہین ہون نہ کوئی مجھسے واقف پھر کیونکر میری بسر ہوگی زمرد نے کہا کہ ای جان جہان مین تمکو اپنے ہمراہ رکھونگا یکدم تو جدا کرونگا نہین تم گھبراؤ نہین اُسنے کہا کہ آخر کہان جاؤگے زمرد نے جواب دیا کہ مین تمسے کیا بیان کرون ایک ضرورت اشد ہی اُس ضرورت سے مع لشکر سفر کرونگا یہ جو زمرد نے کہا وہ رونے لگی کہا کہ اب معلوم ہوا میرے مقدر مین تباہی تحریر ہی کیونکہ تم لڑائی پر جاتے ہو نہ معلوم کیا انجام ہوگا جنگ و مہم دار و زمرد نے کہا کہ ای جانی مین لڑائی پر نہین جاتا ہون بلکہ جسکا خراج گذار ہون اُسنے اپنی کمک کے لیے طلب کیا ہی کیونکہ اُسنے دراہل اسلام سے مقابلہ ہی اہل اسلام نے اُسپر لشکر کشی کی ہی مگر مین نے اہل اسلام کے لشکر کا خاتمہ کر دیا ہی اُنکے سردارون کو گرفتار کر لیا ہی اُنکی قید لیکر جاتا ہون یہ قید پہونچا کر چلا آؤنگا اُسنے کہا کہ اہل اسلام کون لوگ ہین کیا یہ ہم ایسے لوگ نہین ہین اُن لوگون کی اور صورتین ہین جو اُنکو اہل اسلام کہتے ہین یہ جو اُسنے کہا زمرد نے خیال کیا دل مین کہ یہ بالکل نادان اور ناواقف ہی یہ اہل اسلام کو نہین جانتی ہی یہ خیال کر کے کہا کہ ای جان جہان اہل اسلام اور ایک مذہب ہی اُسنے کہا کہ کیا اور بھی مذہب ہین زمرد نے جواب دیا کہ ہان ای جان جہان اہل اسلام اُنکو کہتے ہین جو خدائے نادیدہ کی پرستش کرتے ہین وہ خدائے نادیدہ کو اپنا خدا جانتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارا خدا آسمان پر ہی اور بہت سی دلیلین بیان کرتے ہین یہ جو زمرد نے کہا اُسنے جواب دیا کہ اب معلوم ہوا کہ اور بھی مذہب ہین مین جانتی تھی کہ یہ ہی ایک مذہب ہی جو کہ سب کا ہی مگر اب معلوم ہوا کہ مذہب اسلام بھی ایک مذہب ہی زمرد نے کہا کہ ای جانی کھانا کھاؤ تمکو ان تصون سے کیا غرض یہ جو زمرد نے کہا بس اُسنے کھانا کھانے کے لیے ہاتھ دھویا مگر زبردستی زمرد کو کھلایا جب کھانے سے فراغت ہوئی ہاتھ منھ دھوکر بیٹھی اب جو کھانا کھایا زمرد نے دست تعرض کو دراز کرنا چاہا اُسنے کہا کہ جلدی کاہے کی ہی مین کہین بھاگی نہین جاتی ہون تمھارے پاس موجود ہون مگر تم بھی کیسے بے لطف ہو بالکل تمکو کچھ مزا نہین ہی زمرد نے کہا کہ کیا مزا اُسنے کہا کہ کھانا کھایا ہی اب شراب پینا چاہیے اُسکے بعد لطف ہوگا یہ جو اُسنے کہا زمرد نے جواب دیا کہ کشتی شراب کی موجود ہی تم بھی نوش کرو مجکو بھی دو یہ کہکر کشتی شراب کی کھینچکر آگے رکھدی تو رے پوش اُٹھا دیا اب بالکل تخلیہ ہی کوئی مخل صحبت نہین ہی اب جو دیکھا تو صراحیان فرنے سے رکھی ہوئی ہین جام شراب الماس نگار رکھے ہوے ہین صراحیون کے منھ پھلکے سے بندے ہوے ہین اُسنے ایک صراحی اُٹھا کر اُسکا منھ کھولکر ساغر مین لی اُسکو لبریز کر کے پہلے طرف زمرد کے ہاتھ بڑھایا مگر منھ ناز سے پھیر لیا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ صورت زیبا و شکل رعنا رکھتی تھی کہ اگر عابد بھی دیکھتا تو فریفتہ ہو جاتا نرشتون کے بھی قلب بیقرار ہوتے گو کہ وہ نفس نہین رکھتے ہین مگر وہ بھی دیکھکر اُسکے حسن کے شیدا ہو جاتے وہ عروسی لباس پہنے ہوے وہ سر سے پانون تک زیور جواہر نگار پہنے ہوے ناک مین منھ عطر سہاگ ملا ہوا خوشبو چلی آتی ہی اُسنے

اس انداز سے منہ پھیر کر کہا کہ یہ شراب پیلو زمرد اس انداز کو دیکھکر مرگیا بیتے جی گذر گیا بس اُسنے
کہا کہ پہلے تم نوش کرو تمہارا اُنس مین پیلونگا اُسنے کہا کہ مجکو یہ نخرہ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی ای
مرد سے پی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ اُسنے کہا زمرد نے وہ ساغر اُسکے ہاتھ سے لیکر اور قصد کیا
کہ پی جاؤن لبون تک لایا تھا چاہتا تھا کہ لبون سے لگاؤن کہ ایک تڑاقہ ہوا اور وہ جو تصویرین
لگی ہوئی تھین اُنمین سے ایک تصویر زمین پر آئی اور ٹھاٹھ مار کر کھڑی ہوئی وہ تصویر کبوتر کی تھی صدا اے
غرغون دیکر کہا کہ ای زمرد ہوشیار ہو جا یہ شراب نہ پینا اسمین بیہوشی ملی ہوئی ہی یہ عورت نہین ہی عیار ہی
اسکا نام خواجہ خضران بن عمرو ہی یہ خواجہ ثالث ہی تیرے قتل کرنے کی فکر مین آیا ہی یہ کہکر ایک چیخ ماری
اور ایک شعلہ نکلا کہ وہ کبوتر تو جلنے لگا اور شراب شعلہ بنکر اڑ گئی یہ جو واقعہ اُسنے دیکھا حیران ہوا
مگر باحتیاط اُسنے اُسپر سحر کر دیا کہ بھاگ نہ سکے اُدھر اُس نازنین نے یہ حال دیکھکر رونا شروع کیا اِدھر یہ
حیران ہوا کہ یہ کیا امر ہی اُس سے پوچھا کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین وہ آفت رسیدہ بلا نصیب مہاجن کی لڑکی
ہون کہ جسکو تو صحرا سے لایا ہی اگر یقین نہو دریافت کرنے مین موجود ہون یہ کہکر رونے لگی اُسنے کہا کہ میرا سحر
تو کہتا ہی کہ تو خواجہ ثالث ہی جانشین عمرو اُسنے جواب دیا کہ مین پہلے ہی تجھ سے کہتی تھی کہ میرے عقب مین
ایک بلا ہی کہ وہ مجکو کہین نہین بیٹھنے دیتی ہی جہان مین جاتی ہون میرے ساتھ وہ بھی پہونچتی ہی
تو مجکو قتل کر ڈال تاکہ اس عذاب سے نجات پاؤن جسنے رحم کھاکر اپنے گھر مین جگہ دی اُسنے مجکو
وہان سے بھی نکلوایا مین اس امر سے بالکل نہین واقف ہون کہ کون جانشین عمرو مین تو ایک بلا نصیب
ہون کہ جسکا کوئی وارث نہین ہی آج تین دن سے اس بلا کے سبب سے کہین قیام نہین کیا صحرا صحرا
پھر رہی ہون جہان جاتی ہون یہ ہی صدا آتی ہی آج تیسرا دن ہی کہ ایک شخص اسی طور سے رحم کھاکر
مجکو اپنے مکان پر لے گیا جب مین نے شراب پلائی یہ ہی صدا آئی وہ دشمن ہو گیا میرے قتل پر آمادہ ہوا
مین نے منت وسماجت کرکے اپنی جان بچائی وہان سے بھاگی تم اپنے مکان پر لائے مین نے اسی
سبب سے کہا تھا کہ تم میرے دشمن ہو جاؤگے میرے قتل پر آمادہ ہوگے وہی پیش آیا نہ یہ جو اُسنے
رو کر کہا ایسی مایوسی سے کہا کہ تو مجکو قتل کر بس اُسکو رحم آگیا اُسنے خیال کیا کہ میرے سحر نے غلطی کی
یہ خواجہ ثالث عیار شکر اسلام نہین ہی اگر وہ ہوتا تو یون نہ روتا دوسرے مرد عورت کی صورت
نہین بن سکتا ہی یہ اسپر عاشق بھی ہو چکا تھا اس سے اُسکا رونا نہ دیکھا گیا بیقرار ہو کر کہنے لگا کہ ای بلکہ
میری خطا کو معاف کر میرے سحر نے مجکو دھوکا دیا میرے قصور کو معاف کر یہ کہکر اپنا سحر
اُسپر سے دفع کیا اُسنے کہا کہ تو مجکو قتل کر ڈال تاکہ یہ قصہ پاک ہو جاے ابکی تو نے چھوڑ دیا پھر کوئی
کے گا تو پھر پھر جائیگا تو ہر مرتبہ کا یہ ہی صدمہ ہوگا اس سے ابکی مرتبہ قصہ پاک ہو مین بلا سے نجات
پاؤن اُسنے کہا کہ مجکو زیادہ مجبوب نکر و مین ہاتھ جوڑتا ہون اب ایسی خطا نہوگی اُسنے کہا کہ خیر
ابھی معلوم ہو جاتا ہی یہ کہکر وہ خاموش ہو رہی اپنے دل مین خیال کیا کہ اسکی خبر نہ تھی کہ اسنے یہ بلا کر رکھی ہی
بڑے غضب کا ساحر ہی کہ جسکے سحر کی تصویرین بولتی ہین معلوم ہوتا ہی یہ ہی ایک تصویر ہوگی مین نے تو
کام تمام کیا تھا مگر کیا کرون اُسکے سحر نے اُسکو خبردار کر دیا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی یہ خیال
کرکے دل مین خاموش ہو کر بیٹھ رہی مگر آنکھون سے اشک جاری ہین سر جھکائے بیٹھی ہی اُسنے جو دیکھا کہ یہ نازنین
کچھ کلام نہین کرتی ہی رو رہی ہی کہنے لگا کہ ای جانی تمکو ہمارے سر کی قسم ہماری صف ماتم پر بیٹھو ہمارا حلوا
کھاؤ اگر اب روؤ مین ہاتھ جوڑتا ہون میرا قصور معاف کر دیہ جو اُسنے کہا اور اپنے دامن سے اشک پونچھے

اور کہا کہ لو شراب پلاؤ یہ کہکر اسکے ہاتھ مین شراب کا ساغر دیا اُس نازنین نے پھر ساغر لبریز کیا ایکی مرتبہ پھر منھ پھیر کر اور ساغر اسکے منھ کے برابر کیا اور کہا کہ لو شراب پیلو اسنے ساغر ہاتھ مین لیکر قصد کیا تھا کہ لبوں سے لگاؤن کہ ایک مرتبہ نیتر جو تصویر مین بنا ہوا تھا اپنے چوکھٹے مین سے جدا ہوکر فرش پر گرا اور صدا دی کہ ای غافل خبردار ہو ایک تصویر کو تو جلا چکا اسپر بھی نہ ہوشیار ہوا ارے یہ ساحردن کا قاتل ہی بڑے بڑے ساحردن کو قتل کیا ہی ماہیان دسحران اسی کے ہاتھ کے قتل کیے ہوے ہین آفتاب کو اسی نے قتل کیا ہی یہ بڑا مکار ہی اپنی جان بچا ارے یہ جانشین عمرو اول دعمر دثانی ہی خواجہ ثالث اسکا نام ہی یہ بڑا مکار و دغاباز ہی کبوتر نے تو آگاہ کیا تھا اسپر تو آگاہ نہوا یہ جو نیتر نے کہا وہ حیران ہوا اسنے سحر تو کیا کہ وہ بیحس و حرکت ہوگئی اسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ اچھا ایک مرتبہ میرے سحر نے دھوکا کھایا تھا کیا ایکی مرتبہ بھی دھوکا کھایا ادھر ایک شعلہ نکلا کہ وہ نیتر بھی جلکر خاک ہوگیا ادھر شراب شعلہ بنکر اڑ گئی اب پھر اسنے کہا کہ سچ سچ بتا کہ تو کون ہی میرا سحر تو خبر دیتا ہی کہ تو خواجہ ثالث عیار شکار اسلام ہی مکار ہی میرے ساتھ مکر کرتا ہی اسنے ایک آہ سرد بھر کر کہا کہ ارے کمبخت مین تجھ سے پہلے ہی کہتی تھی کہ مجکو اپنے ہمراہ نہ لیچل کیونکہ میرے ہمراہ بلا ہی تو بھی مثل اورون کے میرا دشمن ہوجائیگا میرے قتل پر آمادہ ہوگا تو نے نہ سنا زبردستی منت سماجت کرکے مکان پر لایا پہلی مرتبہ جب تو نے مجھپر سحر کیا جب تیرے سحر نے تجکو خبر دی مین نے کہا کہ تو مجکو قتل کر تیری منت کرتی رہی تو نے نہ سنا میرے قتل سے ہاتھ اٹھایا ارے مین وہی بلا نصیب ستم دیدہ رنج والم کی مبتلا ہون یہ فلک ناہنجار گردون غدار میرے درپے آزار میری بہتری نہین چاہتا ہی بڑی خرابی کی بات ہی اگر تجکو یقین نہین ہی تو یہ امتحان کرلو کہ مین عورت ہون یا مرد ہون تب تو یقین آئیگا نہ مین یہ کہتی ہون کہ تمھارا سحر جھوٹا ہی تم میرا امتحان کرکے مجکو قتل کرڈالو کسی عورت کو بلاؤ وہ اگر دیکھلے تمپر ثابت ہوجاے تجکو قسم ہی خداوند تصویر کی کہ تو میرا امتحان کرے کسی عورت کو طلب کرکے مین اپنی زندگی سے عاجز ہون مین تو یہ کہتی ہون کہ تو مجکو ابھی قتل کرڈال مگر جب امتحان کرلینا اسوقت ضرور قتل کرنا اب مجھسے یہ ہر وقت کی کشش نہین اٹھ سکتی ہی مین بہت عاجز ہون ایک مرتبہ تو نے طرح دی پھر وہی ہوا یہ مین کیونکر کہون اور یقین کرون کہ تیرا سحر جھوٹا ہی مین ہی جھوٹی ہون میرا مرجانا بہتر ہی یہ اس طور سے اسنے کہا اور ایسی اپنی عاجزی ظاہر کی کہ زمرد کا عجب حال ہوا اسکے رونے پر بیقرار ہوگیا فوراً سحر اسپر سے اتار لیا وہ زندہ ہنے لگی اور کہنے لگی کہ تو مجکو قتل کر میری جان لے مین زندگی نہین چاہتی ہون مین بہت عاجز ہون ایسی زندگی سے میرا مرنا اچھا ہی کہ جہان جاؤن یہ ہی تہمت لگے کہ یہ جانشین خواجہ ہی مین کہان اور خواجہ کا جانشین کہان مین نے یہ نام بھی نہین سنا خواب مین بھی خواجہ کی صورت نہین دیکھی نہ نام یہ کسی جانور کا نام ہی یا کسی بھوت کا نام ہی کہ میرے پیچھے پڑگیا ہی چڑیل کی طرح کہ کسی صورت سے میری عقب گذاری نہین ہوتی ہی اب مین اسے کو ہلاک کرونگی یہ کہکر رومال اسکے پاس رکھا تھا ایک مرتبہ گلے مین ڈالکر اور قصد کیا کہ گلا گھوٹون کہ زمرد نے دوڑکر ہاتھ پکڑلیا اور قدمون پر گر پڑا اور کہا کہ ای ملکہ میری خطا معاف کرو مجھسے قصور ہوا اب ایسی خطا نہوگی میرے سحر کی غلطی ہی وہ غلطی پر ہی سچ ہی تم کہان اور خواجہ کہان وہ ایک عیار ہی اب میرے قصور کو معاف کرو میری خطا سے درگذر و مین اپنے تصور پر نادم ہون مجھسے بہت شرمندہ ہون کہ مین نے سحر کے کہنے پر عمل کیا کہ تیہ سحر کردیا اب ایسی خطا نہوگی اسسے کہا اسوقت بھی تو تمنے اقرار کیا تھا کہ اب ایسی خطا نہوگی پھر وہی حرکت کی مین تمھارے کس قول کا اعتبار کرون دراصل سب اپنے دشمن سے خوف کرتے ہین اگر تمنے بطور احتیاط کے میرے اوپر سحر کیا تو کیا بُرا کیا خبر اگر تو رہا کرتا ہی تو یا خود یا کسی صورت کو

بلا کر پہلے دریافت کرلے کہ مین مرد ہون یا عورت مرد وعورت مین تو بڑا فرق ہی میرے پاس وہ گل تر ہی
کہ جسکے تم ایسے ہزارون شیدا ہوتے ہین اُسنے جواب دیا کہ کوئی دیکھنے کی ضرورت نہین ہی تھوڑے
عرصے مین خود معلوم ہوجائیگا جب میرے تمھارے یکجائی ہوگی کیا دیر ہی شراب پیلو مجکو بھی دو اب نہ
غصہ کرو یہ کہکر اُسکے اشک پاک کیے اپنے دامن سے اور ہاتھ جوڑے اور قصد کیا کہ عارض نازک کے
بوسے لون کہ اُسنے مُنھ پھیر کر ایک آہستہ سے طمانچہ مارا اور کہا کہ دُر ہٹو مجھے یہ گرمی اچھی نہین معلوم
ہوتی ہی یہ گرمی اپنی بھینا سے جاکر کرنا اپنی امان سے مین اسکی خواستگار نہین ہون معلوم ہوا تو اپنے
مطلب کا ہی مجکو اسی لیے لایا ہی ارے ہان یہ تو بتا کہ مرد جو عورت پر مرتے ہین تو کس لیئے مرتے ہین
کیا اُسنے مطلب اُنکا نکلتا ہی اور کیا مزا ملتا ہی کیا چیز ایسی اُنکے پاس ہوتی ہی اور کیا کام اُسنے نکلتا ہی
زمرد نے کہا کہ ای جانی یہ حال تھوڑی دیر مین تیرے اوپر ظاہر ہوجائیگا کہ جس غرض سے مرد عورت
سے محبت کرتے ہین ارے یہی سبب ہی کہ جو مین تیرے ساتھ کرونگا ایک تو یہ سبب ہی جو مین تیرے
مُنھ کے بوسے لیتا ہون اُسنے کہا کہ وہ جو کام تو میرے ساتھ کریگا جا کر اپنی امان اور مالہ کے ساتھ کر وہی
اسی کے قابل ہین اُنھین کو بتا جو جس سبب سے مرد عورت سے محبت کرتا ہی مجھے کوئی ضرورت اُس سے
آگاہ ہونے کی نہین ہی زمرد نے کہا کہ ای جانی تمھارا جی چاہے کہو مگر خفا نہو یہ جو زمرد نے کہا اُدھر اُسنے
جام بھر لبریز کرکے اُسکے مُنھ سے لگا دیا اور کہا کہ خیر مین کیا کرون کہ مجکو بھی تجھ سے محبت ہوگئی ہی اگر کوئی اور چاہتا
تو کبھی مین اُسکے کہنے کو نہ مانتی جب سے مین نے تجکو اُس صحرا مین دیکھا ہی اُسوقت سے میرا دل تجھپر فریفتہ ہوگیا ہی
اس سبب سے تیری اسقدر بدعت بھی مین نے گوارہ کی یہ جو اُسنے کہا اور جام لبریز کرکے اُسکو دیا زمرد اور زیادہ
بیقرار ہوگیا اپنے دل مین خیال کرنے لگا کہ ضرور میرے سحر نے کمی کی اور غلطی کی دراصل کہان خواجہ اور کہان یہ مقام
اُسکو تو اسکی خبر بھی نہوگی وہ تو یہ بھی نہ جانتا ہوگا کہ کون لیکیا ہی اور کون نہین اسکو اُسوقت برق کا آنا بھی
نہ یاد رہا تھا کہ برق آیا ہی مین نے اُسی سیر کیا ہی یہ اُسنے دلمین تصور کیا کہ ضرور سحر نے غلطی کھائی اُسکے سبب سے مین نے بھی
دھوکا کھایا تھا ایسی نازنین میرے ہاتھ سے قتل ہوتی تھی جو کہ بالکل نادان ہی اور دنیا کے کسی امر سے واقف نہین ہی
یہ بھی نہین جانتی ہی کہ مرد وعورت کے ساتھ کیا کرتا ہی اور مرد وعورت کس کام کے ہین افسوس بڑا غضب ہوا تھا
یہ خیال کرکے جام اُسکے ہاتھ سے لیا اور قصد کیا کہ لبون سے لگا کر پی جاؤن اور اُسکے بعد لذت وصل اس سے
حاصل کرون کیونکہ ہنوز تک معلوم ہوتی ہی کس سبب سے کہ اگر یہ اپنے شوہر کے ساتھ سوئی ہوتی تو مرد اسکو معلوم
ہوتا کہ مرد اس کام کا ہی عورت اس کام کی مرد وعورت مین یہ کام ہوتا ہی اور اسکا یہ مزا ہوتا ہی بس اسی سبب سے
تو اُسنے دریافت کیا بڑے مزے حاصل ہونگے بہت لطف ہوگا جب وہ اس امر سے واقف ہوگی تو اور زیادہ
میری محبت اُسکے دلمین پیدا ہوگی جب اُسکو مزا ملیگا بس یہ خیال کرتا تھا اور قصد کرتا تھا کہ شراب پی لون بس
جام جو اُسنے لیکر لبون سے لگایا اُدھر اُسنے جام لگایا اُدھر ایک زاغ جو تصویر مین لگا ہوا تھا ایک مرتبہ فرخ پر
چلک کر گرا اور صدا دی کہ تو بڑا نادان ہی دو جانورون کی تو نے جان لی اور اپنے سحر کو برباد کیا ارے نادان
کیون دھوکا کھاتا ہی کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی یہ نہ کہتا کہ مجکو میرے سحر نے ہوشیار نہ کیا مین نے دھوکا کھایا
دو مرتبہ ہوشیار کیا اب پھر مین ہوشیار کرتا ہون خبردار ہو اور آگاہ کہ یہ خواجہ ثالث یعنی عمرو ثالث ہمارے ظالم
اسکے ہاتھ سے بچ اور دیکھلے کہ یہ مرد ہی عورت نہین ہی اگر تجکو یقین نہو تو اسکا کمر بند کھولکر دیکھلے یہ جو کہتی ہی کہ میرے پاس
گل تر ہی کہ جسپر سب شیدا ہوتے ہین ہمارے اسکے پاس گل تر نہین ہی بلکہ ایک اور چیز ہی جو کہ تیرے پاس ہی یہ سب اسکی
مکاری ہی یہ کہکر وہ زاغ جو کہ گرا تھا کہنے لگا کہ لو مین بھی جاتا ہون مگر ہوشیار ہوجا ارے ظالم دھوکا نہ کھا دیکھ بڑا دھوکا

کہتا ہی یہ کہا اور ایک شعلہ اُسکے جسم سے نکلا کہ وہ جلنے لگا اور شراب شعلہ بنکر اڑ گئی اب تو اسکو یقین ہوا کہ ضرور عیار لشکر اسلام ہی اسنے سحر کیا کہ ایک پاٹ چکی کا اُسکے گلے مین پڑگیا اور وہ نازنین رونے لگی اور کہنے لگی کہ افسوس مین کس بلا مین پھنسی ہون اے فلک تو کیون اسقدر درپے آزار ہی کیون مجکو ستاتا ہی کیون میری جان کے پیچھے پڑا ہی کیون میرے اوپر آفت نازل کر رکھی ہی کیون اسقدر میری آبرو کی خواستگاری کرتا ہی یہ کہا اور رونے لگی اور تڑپنے لگی یہ حیران ہی کہ یہ کیا امر ہی کہ مین مرتبہ سحر نے خبر دی ہی دو مرتبہ تو سحر کو مین نے یہ خیال کیا کہ اسنے دھوکا دیا ہی اور مین نے دھوکا کھایا یہ صرف سحر کی غلطی ہی مگر ایکی مرتبہ تو مین یہ خیال کر سکتا ہون یہ خیال کرکے اُسنے کہا کہ سچ سچ بتا کہ تو کون ہی اگر سچ بتائیگی تو مین تجکو ابھی چھوڑ دونگا ورنہ قتل کر دونگا اُسنے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ تو مجکو قتل کر مین اب نہ بتاونگی اٹھا تلوار اور لگا دے ہاتھ تاکہ قصہ پاک ہو فیصلہ ہو جانے یہ ظلم و بدعت مجھ سے نہین اٹھ سکتا ہی یہ بار گران میری گردن سے نہین اٹھتا ہی مین اسکی متحمل نہین ہو سکتی ہون میری جان پر بنی ہوئی ہی میری گردن ٹوٹی جاتی ہی اسی سبب سے مین کہتی تھی کہ تو مجکو قتل کر ڈال یا میرا امتحان کر لے تو نے نہ مانا جب اُسنے یہ رو کر کہا تو اُسنے کہا کہ مین یہ نہین جانتا ہون سچ بتا کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین تو اپنی زبان سے نہ کہونگی جو ہون وہ ہون زمرد نے کہا کہ سچ بتا نہین تو مین قتل کرتا ہون یہ کہکر اسنے آواز دی کہ کوئی حاضر ہی ایک چوبدار حاضر حاضر کہتا ہوا اندر آیا اُسنے دیکھا کہ ایک عورت بیٹھی ہوئی ہی اُسکے گلے مین چکی کا پاٹ پڑا ہوا ہی بادشاہ بہت غصہ مین بیٹھا ہوا ہی کہ یہ چوبدار بہونچا عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی اُسنے کہا کہ جلاد کو بہت جلد بلا لا کہ مین اسکو قتل کرونگا مین نے خواجہ لشکر اسلام کے عیار کو گرفتار کیا ہی یہ عورت بنکر آیا ہی مجکو دھوکا دیتا ہی اُسنے کہا کہ بہت خوب یہ کہکر جلد باہر آیا اور لوگون نے دریافت کیا کہ بادشاہ نے کیا فرمایا اُسنے کہا کہ جلاد کو طلب کیا ہی کسی کو بادشاہ نے گرفتار کیا ہی فرماتے ہین کہ مین نے خواجہ لشکر اسلام کے بڑے عیار زبردست کو گرفتار کیا ہی یہ نازنین بنکر آیا تھا میرے سحر نے مجکو آگاہ کیا دو مرتبہ مین نے خیال کیا کہ دھوکا ہی اب یقین ہو گیا یہ جو اُسنے باہر نکلکر کہا اتو تمام کوہ پر یہ خوف چھا گیا کہ خواجہ گرفتار ہو گئے کوئی خواجہ عیار لشکر اسلام ہین وہ گرفتار ہوے ہین بادشاہ پر عیاری کی تھی یہان تو یہ خوف طاری ہو گیا اُدھر زمرد نے اُس سے کہا کہ تو خواجہ نہین ہی وہی نازنین ہی اچھا مین دیکھے لیتا ہون اگر تو نازنین ہی تو تیرے پاس علامت عورت ہوگی اور اگر مرد ہی تو علامت مرد ہوگی ابھی معلوم ہوا جاتا ہی کہان میرے ہاتھ سے جاتی ہی بڑا دھوکا دیا تھا مین نے اسی سبب سے پہلے سے بندوبست کر لیا تھا مین بہت ہوشیار ہون مجکو کوئی کیا دھوکا دیگا یہ کہکر اس قصد سے چلا کہ مین دیکھون اسکو دھوکر کے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ نازنین نہ تھی خواجہ ثالث تھے جبکہ یہ اپنے خیمہ سے برائے تلاش چلے تھے اُس نامہ کو دیکھکر اور راہ مین عیاری خیال کی تھی گو انکو راہ زمرد کوہ کی نہ معلوم تھی مگر اُسپر یہ چلے آئے تھے اور اس خیال سے اس درخت کے نیچے بیٹھے تھے کہ کسی نہ کسی سے ضرور معلوم ہو جائیگا زمرد کوہ فلان مقام پر ہی کوئی نہ کوئی اس عیاری مین ضرور مبتلا ہو گا کچھ ہاتھ ہی لگ جائیگا یہ انکا خیال تھا اور خدا پر تکیہ کرکے چلے تھے بس خدا نے منزل مقصود پر پہونچا دیا عیاری بن بڑی انھون نے پہلی مرتبہ شراب مین بیہوشی ملائی تھی اور جام دیا تھا کہ کبوتر نے آگاہ کیا انھون نے یہ خیال کیا تھا کہ یہ ایک ہی تصویر تھی دوسری مرتبہ جو جام دیا اُسمین اُس سے زیادہ بیہوشی ملائی تھی یعنی کوئی چار مثقال کہ تیتر نے آگاہ کیا اُس مرتبہ انھون نے پھر اُسکو دام مکر مین مبتلا کیا اور یہ ظاہر کیا کہ مین وہی نازنین ہون جس تقریر سے ثابت کیا وہ بالا گذر چکی ہی اُسکو پھر یقین آگیا ایکی مرتبہ اسنے پھر چھوڑ دیا

انھون نے ابکی جو جام دیا تھا تو آسمین کوئی سات منقال بیہوشی ملی ہوئی تھی اگر پی جاتا تو بچنا محال تھا کہ زاغ نے اُس بوم کو اس حال سے خبر دی اسنے کہا تھا اور اب یہ اس قصد سے چلا کہ دیکھون یہ عورت ہے یا مرد خواجہ نے جو دیکھا کہ میری طرف چلا اور مین بے بس ہون اسکے سحر مین مبتلا ہون بڑی خرابی ہوئی یہ دیکھے گا ضرور اور یہ امر پوشیدہ نرہے گا بڑی بُری بات ہوئی جان مفت مین گئی اور کچھ نہ حاصل ہوا بُری عیاری کی اب کبھی عورت کی عیاری نہ کرونگا ای کریم اب تو ہی جان بچانے والا ہی تو ہی آبرو رکھنے والا ہی مین تیرا ایک بندۂ عاجز ہون سوائے تیرے بھلا اور کسی کا بھروسا نہین ہی تو میرا کریمی ہی کوئی سامان میری رہائی کا پیدا کر خواجہ دعا مانگنے لگے اور مناجات کرنے لگے یہ رباعی آہستہ آہستہ ورد زبان کی رباعی

بگرداب بلا افتادہ ام یا مصطفٰے دستے ۔ بہ بحر غم گرفتارم علی مرتضے دستے ۔ ز حالات شب معراج
دانستم بدللہی ۔ چرا دستم نہ گیری یا علی بہر خدا دستے ۔ اگر دستم نہ گیری یار پکارت ہین جبریل کو ایکھڑی تھمین
بتایو ۔ تین سو برس بنی جی کے آگے ناہر سے سلمان کو پھیڑ لایو ۔ جب یہ پڑی در خیبر کی عنتر مارسین
چلا یو ۔ مین منتی کردن سنگ آلہ میری بار کیون دیر لگایو ۔ بلک کر جو دعا کی تیر دعا ہدف اجابت پر بیٹھا
کیونکہ درہاے آسمان کھلے ہوے تھے وقت اجابت دعا کا قریب تھا خدنگ اجابت نشانۂ مراد پر
پہونچا کہ ایک مرتبہ ہلڑ ہوا کہ ایک زنگی ساحر ایک شخص کو گرفتار کیے ہوے لاتا ہی وہ یہ کہتا ہی کہ مین
خواجہ ثالث کو گرفتار کرلایا ہون کوئی بادشاہ سے میری خبر کردے کہ ایک صحرائی ساحر خواجہ کو گرفتار
کرلایا ہی وہ باریابی چاہتا ہی یہ جو غوغا ہوا چند چوبدار دوڑ کر اُس مقام پر آئے کہ جہان سے وہ ساحر
چلا آتا تھا سب نے دیکھا کہ ایک زبردست ساحر بہت قدآور مگر از قوم حبشی پہاڑ پر چلا آتا ہی اُسکی
پشت پر ایک پشتارہ ہی یہ دیکھکر اُس ساحر کو ڈرے اتنو تمام پہاڑ پر یہ ہی غوغا ہو گیا لوگ دیکھنے کو آنے لگے
اُن چوبدارون نے جاکر اُس کمرے کے دروازے پر کھڑے ہوکر عرض کیا کہ حضور ایک ساحر صحرائی پہاڑ پر
آیا ہی وہ یہ کہتا ہی کہ مین خواجہ ثالث کو گرفتار کرلایا ہون بادشاہ کے پاس اس غرض سے آیا
ہون کہ یہ وزوبار یک لک لک یا حاضر ہی اسکو بھی اُن سردارون کے ہمراہ لیجائین حضور مین بادشاہ کے
اور مین اس خدمت اور کارنمایان کے صلہ مین انعام کا امیدوار ہون یہ جو اُن چوبدارون
نے کہا یا تو زمرد اُسکی طرف اس قصد سے چلا تھا کہ مین ابھی دیکھے لیتا ہون میرے اوپر ظاہر ہو جائیگا
یا تھم گیا اور اُن چوبدارون سے پکار کر کہا کہ اُس ساحر کو مع اُس پشتارے کے میرے پاس جلد حاضر کرو
مین دیکھون کہ وہ کون ہی وہ چوبدار دوڑے اور اُس ساحر کو دیکھا کہ وہ بلا خوف چلا آتا ہی اُس سے
کہا کہ چلو تمکو ہمارے آقا نے طلب کیا ہی اُنکو خبر ہو گئی ہی یہ جو اُس سے کہا اُسنے جواب دیا کہ مین خود
اُنکے پاس آیا ہون چلو مین چلتا ہون یہ کہتا ہوا اُنکے ہمراہ اُس مقام پر آیا کہ جہان زمرد مع اُس
نازنین کے موجود تھا اور وہ نازنین یہ کہہ رہی تھی کہ تو مجکو قتل کر ڈال کسکی راہ دیکھتا ہی کیون تو نہین
وار کرتا ہی اب وہ خاموش کھڑا ہی کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ سحر نے تو یہ خبر دی کہ یہ نازنین نہین ہی اور چوبدار
یہ خبر لائے ہین کہ ایک ساحر خواجہ کو گرفتار کیے ہوے لاتا ہی کون واقعہ سچا ہی کسکو مین یقین کرون
اور کسکو دروغ جانون یہ کچھ کہتا نہین خاموش کھڑا ہی اور یہ خیال کر رہا ہی کہ کیا ہوگا یہ تو یہان
کھڑا ہی کہ چوبدار لیکر اُس ساحر کو آئے اور کہا کہ یہ حاضر ہین زمرد نے کہا کہ اندر بھیجدو اور اُس
چوبدار کو منع کردو کہ جو جلاد کو بلانے گیا ہی کہ جلاد کو ابھی نہ لائے جب ہم پھر طلب کرین
اُسوقت لائے پس اُن چوبدارون نے اُس ساحر سے کہا کہ اندر جاؤ طلب ہی اُسنے کہا کہ تم بھی

چلو انھون نے کہا کہ ہمکو حکم نہین ہی کہ ہم بے طلب اندر قدم رکھ سکین یہ جو انھون نے کہا وہ خاموش
مع اُس پشتارے کے اندر کمرے کے آیا اُدھر وہ چوبدار اپنے اپنے مقام پر چلے گئے ایک
چوبدار نے جاکر جلاد کو منع کیا وہ پھر اپنے مقام پر چلا آیا یہان ساحر نے بہوبچکر زمرد کو سلام کیا دیکھا کہ
ایک نازنین پری نژاد حور وش عروسی کپڑے پہنے ہوے بیٹھی ہوئی ہی اُسکے گلے مین چمکی کا پاٹ
پڑا ہی کہ اُسکے بوجھ سے اُسکی گردن ٹوٹی جاتی ہی اور رو رہی ہی اور زمرد خاموش ایک مقام پر
حیرت کے جوش مین کھڑا ہی اسنے جو سلام کیا زمرد نے جواب سلام دیا اسکی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ کیا
تم ہی خواجہ ثالث کو گرفتار کرکے لائے ہو اُسنے کہا کہ جی ہان مین ہی لایا ہون زمرد نے کہا کہ کہان ہی
اُسنے وہ پشتارہ پشت پر سے اُٹھاکر پھینکدیا کہ اہین ہی اُسنے کہا کہ کھولو اُس ساحر نے اُسکو کھولا اسنے
دیکھا کہ دراصل خواجہ ثالث ہین کیونکہ یہ اُنکو دیکھ چکا تھا جب سردارون کو لشکر مین گرفتار کرنے گیا تھا
یہ بخوبی پہچان چکا تھا دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ ہی تو خواجہ ہین اسنے کہا کہ یہ تیرے ہاتھ کیونکر لگے اُسنے کہا کہ
پہلے حضور اپنا سحر اسپر قائم کرین مین اپنا سحر اُتار لے لیتا ہون اُسنے کہا کہ اچھا زمرد نے اشارہ کیا کہ
وہ ہی چمکی کا پاٹ اُس نازنین کے گلے سے اُتر کر اسکے گلے مین آیا اسپر فلک نے یہ گت بنائی کہ مثل
دانہ گندم کے پسنے لگا یہ اُسکے بوجھ سے دب گئے وہ نازنین خود حیران ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ
کون ہی مگر کچھ پہچان گئی اب تو خاموش ہوکر اپنے دوپٹے وغیرہ کو سنبھال کر بیٹھی اور کہنے لگی کہ اے زمرد تو
پہلے مجھکو قتل کر کیونکہ تو مجھکو دفع خیال کرتا تھا تیرا سحر جھوٹا ہی تجھکو دھوکا دیتا ہی معلوم ہوا کہ
تو ساحر کیا ہی تیرا سحر تیرے قابو مین نہین ہی یہ جو اُس نازنین نے کہا یہ شرمندہ ہوا اور دلمین
خیال کیا کہ سحر نے دھوکا دیا کس کام کا بس غصہ آگیا ایک مرتبہ سحر کرکے سب تصویرون کو جو سحر کی
تھین اُنکو اور جو خیر سحر کی تھین اور جو کلد سے سحر کے تھے اور جسقدر اسباب اُس کمرے مین ایسی تھین کہ
جو اُسکو خبر دیتی تھین ایک مرتبہ جلا دیا اور کہا کہ یہ سحر بالکل بیکار ہی جب سحر کو مٹا چکا تو اُس ساحر کی طرف
متوجہ ہوا اور کہا کہ ای بھائی تمنے اسے کیونکر گرفتار کیا اُسنے کہا کہ ای خداوند مین زیر سایہ حضور ایک
مدت سے رہتا ہون آپکو نہین معلوم ہی مین آپکا قدیم نمک خوار ہون میرا نام قتال جاد و ہی باپ دادا
ہمیشہ حضور کی سرکار سے پلے اب وہ بچارے سب بہم کرگئے ہین کہ مین اُنکا نام لیتا ہون خداوندون
کی عبادت کرتا ہون اپنی عمر بسر کرتا ہون اسی سبب سے حاضر خدمت ہونے سے قاصر ہون کوئی
نہین جانتا ہی کہ مین یہان رہتا ہون آج صبح کا ذکر ہی کہ مین برائے رفع ضرورت اپنے مقام پر سے ایک طرف کو
گیا اب جو فراغت کرکے آیا تو دیکھا کہ میرے مکان کا دروازہ کھلا ہوا ہی چونکہ مین بند کرکے گیا تھا
حیران ہوا کہ کسنے کھولا فوراً اندر گیا کیا دیکھتا ہون ایک شخص تمام اسباب اُٹھا رہا ہی مین یہ دیکھکر
اور ڈانٹ کر دوڑا کہ ٹھہر جا مین آیا جیسے میری صدا سنی یہ شخص فوراً بھاگا میرے برابر سے جست
کرکے نکلا اور باہر مکان کے آیا مین بھی آیا یہ بھاگا مین اسکے عقب مین چلا پہلے تو مین نے قصد کیا
تھا کہ مین اسکو بدون سحر کے گرفتار کرون جب مین نے دیکھا کہ مین اس تک نہین پہونچ سکتا
ہون اور یہ نکلا جاتا ہی مین نے سحر کرکے صدا گیر کی دی کہ زمین نے اسکے پاؤن پکڑے یہ
لڑکھڑا کر گرا مین اسکے قریب دوڑکر پہونچا اب جو مین نے دیکھا عجیب الخلقت آدمی پایا
چونکہ زمانہ ہوا ہی کہ بادشاہ نے بہت سی تصویرین تقسیم کرائین تھین جیاران لشکر اسلام
کی انمین ہر ایک تصویر پر ہر عیار کا نام تھا ہر ورق کاغذ پر چند عیارون کی تصویرین بنی ہوئی تھین

میرے پاس بھی آئی تھین اُس زمانہ مین جب آفتاب جادو قتل ہوے تھے اور یہ حکم ہوا تھا کہ اس صورت کے لوگ جہان ملین اُنکو گرفتار کر لینا چنانچہ وہ تصویرین میرے پاس موجود تھین اور کسی قدر میری نگاہ مین تھین مین نے جو اسکو دیکھا تو اُس تصویر کی صورت کا خیال کیا بس مین گرفتار کرکے اپنے مقام پر لیکر آیا اُس تصویر سے جو مقابلہ کیا تو سر مو فرق نہ پایا اُس تصویر پر یہ تحریر تھا کہ یہ تصویر ہی خواجہ ثالث حضران بن عمرو کی جو کہ سب عیارون کا سردار ہی بس مین نے خیال کیا کہ اسکو آپکے پاس لیجاؤن پہلے خیال کیا تھا کہ خود بادشاہ پاس لیجاؤن پھر خیال کیا کہ آپکے پاس لیجاکر انعام حاصل کرون کیونکہ مین سُن چکا تھا کہ آپ چند عیارون کو اسیر کرلائے ہین اور قصد ہی کہ اُنکو لیکر خدمت بادشاہ مین تشریف لیجائین مین نے یہ خیال کیا کہ تیرے جانے مین تیری عبادت مین فرق آئیگا بس آپکے ہاتھ روانہ کرین یہ بھی ضرور انعام عنایت فرمائینگے بس حاضر ہوا یہ موجود ہی مجکو انعام مرحمت فرمائیے بس زمرد نے سُنا کہ یہ واقعہ گذرا اسکو بھی اسکی اس تقریر سے خیال آیا کہ میرے پاس بھی تو اُسی زمانہ کی تصویر موجود ہی اسکو نکالکر دیکھون یہ خیال کرکے دلمین اپنے مقام پر سے اُٹھا ایک صندوقچہ نکالا اُسمین ایک ورق تصویر اب جو مطابق کیا تو بالکل مشابہ پایا ادھر اُس ساحر نے بھی تصویر نکالکر زمرد کو دی کہ یہ تصویر ہی اس تصویر مین اور اُس تصویر مین ذرا فرق نہ تھا بس زمرد نے اُس ساحر کو ایک تختی الماس کی اسکے انعام مین دی اور کہا کہ بیٹھ جاؤ مین اسکو بھی ہمراہ اُن سردارون کے خدمت مین بادشاہ کی لیجاؤنگا اُس ساحر نے کہا کہ میرے بیٹھنے کی کیا ضرورت ہی مین رخصت ہوتا ہون زمرد نے کہا کہ نہین ٹھہر جاؤ یہ سُنکے وہ ساحر ایک طرف کو کھڑا ہوا خیال فرمائیے کہ ایک تو وہ ساحر کھڑا ہوا ہی اور ایک طرف خواجہ حضران گرفتار پڑے ہوے ہین اُنکے گلے مین آسیہ کا پاٹ پڑا ہوا ہی اور ساحر زمرد مین گرفتار ہین اب زمرد متوجہ ہوا طرف اُس نازنین کے اور ہاتھ جوڑکر کہنے لگا کہ ای ملکہ اب تم میری خطا کو معاف کرو میرے سحر نے مجکو دھوکا دیا تھا بتو مین نے اپنا سحر مٹا دیا ہی اب ایسی خطا نہوگی ای جان جہان میرا قصور نہ تھا یہ تیرے سحر کا قصور تھا اُسنے کہا کہ اب تو مجکو قتل کرڈال تو اچھا ہی یہ بھی تجھپر ثابت ہوگیا کہ مین عورت ہون اور خواجہ نہین ہون کیونکہ خواجہ تیرے روبرو پڑا ہوا ہی اس زندگی سے تو موت بہتر ہی اُسنے جواب دیا کہ ای جانی شرمندہ نہ کر مین مجبوب ہوتا ہون اُسنے کہا کہ یہ صرف تیری بات مین ہی ابھی کوئی کہدے تو اُسی طور سے پھر بے مروتی کرتا ہی اور پھر مجکو مبتلاے سحر کرتا ہی ایسا کونسا سحر کیا کہ میرے بند بند مین درد ہونے لگا گرون میری دکھ رہی ہی مین باز آئی ایسی زندگی سے اور رونے لگی تڑپنے لگی زمرد نے جو یہ حالت دیکھی ایک مرتبہ بیقرار ہوگیا قدمون پر سر رکھدیا اور التجا کرنے لگا اُسنے سر اُٹھایا اور کہا کہ کیا کہون تیری محبت میرے دلمین خود ایسی ہی کہ مین تیری جدائی کی خواہان نہین ہون اسی سبب سے مین گئی نہین بلکہ اسکی خواستگار ہون کہ تو مجکو قتل کرڈال کیونکہ تیری جدائی کا صدمہ مجھ سے اُٹھ نہ سکیگا پھر پن کیونکر یہ گوارہ کرون کہ تجھ سے قتل ہونا بہتر ہی زمرد نے پہلے اپنے دامن سے اشک پاک کیے اور کہا کہ وہ ہاتھ قطع ہون جو تیرے اور تیرے قتل کے قصد سے اُٹھین وہ آنکھین کور ہون کہ جن سے تیری طرف بقصد فاسد دیکھا جائے نازنین نے کہا کہ بتیری باتین ہین بس میری رہائی کر دے زمرد نے ہاتھ جوڑے منتین کین تب وہ خاموش ہوئی کہا کہ خیر ابکی پھر دیکھتی ہون یہ کہکر اپنے منھ پر آنچل لے لیا اور خسرا کر منھ پھیر لیا یہ بڑا بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ مجکو جام شراب دے اور خود بھی پی بس یہ سُنکے اُسنے اُسی حالت شرمندگی مین اور حجاب کے طور سے اور نئے انداز سے جام بھر بھر کے اور کوئی نوخط ال نہیوشی

ملاکر اسکو دیا اور کہا کہ لو زہر مار کرو وہ مرگیا اور جام اسکے ہاتھ سے لیا اور لیمون سے ملاکر بے اندیشہ انجام پی گیا
اُس شراب کا حلق سے اُترنا تھا کہ زہر قاتل تھی اپنا اثر کیا کہ گرمی معلوم ہونی گھبرانے لگا کہنے لگا کہ اس شراب
مین کیا ملا تھا کہ مجکو گرمی معلوم ہونے لگی اُسنے جواب دیا کہ سبب یہ ہے کہ بڑے عرصہ سے شراب نہ پی تھی اب جو
پی اُسنے گرمی کی ذرا ٹھکر ٹھلوہ پر جو اُس نے کہا بس زمرد اُٹھکر کھڑا ہوا جسے اُٹھا اور ایک قدم چلا بیہوش ہوا تو اپنا
اثر کر چکی تھی بارالما پچہ کہ سر تلے پاؤن اوپر دھم سے گرا اُسکا گرنا تھا کہ اُس نازنین نے چمک کر نعرہ کیا کہ منم
خواجہ ثالث حضران بن عمرو ثانی منم جانشین خواجہ منم قاتل ساحران منم شہنشاہ عیاران ادھر تو
اُس نازنین نے نعرہ کیا اُدھر اُس ساحر نے نعرہ کیا منم قران ثالث یہ نعرہ کرکے دوڑ کر ایک بندہ مارا زمرد
پر کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوے انبوہ آفت برپا ہوگئی ایک تلاطم مچ گیا تاریکی ہوگئی ہر طرف سے شور و غل کی صدا
آنے لگی ہیر شور کرنے لگے برف باری سنگ باری ہونے لگی ساری رونق زمرد کوہ کی مٹ گئی جو عمارت کہ
زمرد کے سحر کی تھین سب مٹ گئین اور جو اصلی تھین وہ باقی رہین سرداران زمرد یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوے کہ
یہ کیا آفت آئی ان لوگونکے اُس آفت کو دیکھکر ہوش جاتے رہے سب سحر فراموش ہوگیا ادھر اُدھر بھرنے لگے
بہت سے عمارت کے نیچے دب کر مرگئے جو ملازم تھے وہ حیران تھے جو معزز سردار تھے وہ پریشان تھے ہر طرف
صدائے گیر و دار بلند تھی برقین چمک چمک کر گر رہی تھین اندھیان سیاہ چل رہی تھین برف باری کا
شور تھا بارش سحر کا زور تھا سنگ برس رہے تھے اُدھر سرداران لشکر اسلام جو قید سحر زمرد مین مبتلا تھے
ایک مرتبہ سب کو ہوش آیا اپنے کو ایک مقام نو پر دیکھا اور دیکھا کہ تاریکی ہے ایک دوسرے کو دیکھکر حیران ہوا کہ
برق نے دوڑ کر عرض کیا کیونکہ یہ بھی تو اُسی مقام پر قید تھا اُسکے سحر مین مبتلا تھا وہ بھی آیا اور کہا کہ اے
سرداران اسلام آگاہ ہو اور ہوشیار رہو کہ آپ لوگون کو ایک ساحر پوشیدہ طور سے گرفتار کرلایا تھا مین آپکی
رہائی کی فکر مین نکلا تھا کہ مین بھی آکر گرفتار ہوگیا معلوم ہوتا ہے کسی نے اُسکو اُٹھکر قتل کیا ہے یا اُسکے مرنے کی
علامت ہے جلد یہان سے نکل چلیے یہ جو کہا تو سب سردار ہوشیار ہوے ہر ایک نے اپنے حواس درست کیے
سہراب و غزالان نے اشارہ کیا کہ ہماری زبان سے سوزن نکال لو بس برق نے بڑھکر اُسکی زبان سے
سوزن لی سوزن لینا تھا کہ اُنکی زبان قابو مین آئی بس سہراب نے آنکھنے ہی اب جو سحر کیا روشنی ہوئی غزالان
نے سحر کرکے برف باری موقوف کی صدا آئی کہ کشتی مرا نام من بمرد جادو بود افسوس مردیم دجان دادیم
بمطلب خود نرسیدیم یہ جو صدا آئی اور سب علامتین برطرف ہوئین اب زمرد کے بھی سردارون کو معلوم
ہوا کہ زمرد کے مرنے کی علامت تھی افسوس ہمارے سردار کو کسی نے قتل کیا اور ہمکو خبر نہوئی اب ہم کب اُنکے
قاتل کو یہان سے زندہ جانے دینے ہین یہ کہکر چلے اُدھر سے سہراب و غزالان آگے آگے اُنکے عقب مین
سب سردار اور برق ثانی چلے آتے تھے کہ آتے اور سرداران زمرد سے سامنا ہوگیا اس مقام پر کوئی
ایسا سردار نہ تھا کہ جو سہراب و غزالان سے مقابلہ کرتا بس غزالان و سہراب نے جو دیکھا کہ سردار آتے ہین
زمرد کے سہراب نے ڈانٹ کر کہا کہ تم کون لوگ ہو انھون نے جواب دیا کہ تم کون لوگ ہو جو یون بے اجازت عملداری
مین چلے آتے ہو سہراب نے جواب دیا کہ مین سہراب ہون مین کیون آیا ہون تمھارے سردار کو گرفتار
کرلایا تھا اب ہم فضل خدا سے رہا ہوے وہ مارا گیا اب ہم طرف اپنے لشکر کے جاتے ہین انھون نے جواب دیا
کہ اب ہم کب تمکو زندہ جانے دیتے ہین سہراب نے کہا کہ یہ تمھاری مجال ہے یہ تمھارا خیال خام ہے جو سہراب
نے کہا اُن سردارون نے سحر کیا بس سہراب نے جو اشارہ کیا کئی برقین چمک کر گرین کہ بہت سے ساحرون کے سر
اُڑ گئے صدائے گیر و دار بلند ہوئی پھر تلاطم برپا ہوگیا آگ برسنے لگی غزالان و سہراب نے سبکو قتل کیا جو باقی

رہے وہ فرار کر گئے اب پھر روشنی ہوئی اُدھر سے خواجہ و قران و چالاک سب اسباب لوٹ مار کے طرف
سحرا کے چلے تھے کہ قران نے خواجہ سے کہا کہ اُستاد سرداروں کو تو تلاش فرمایئے کہ جنکی رہائی کو یہان
آئے تھے خواجہ نے کہا کہ اچھا اب یہ بتلاش سرداران چلے کہ اُنکو تلاش کرین چلے آتے تھے کہ دیکھا سہراب
وغرالان و دیگر سردار چلے آتے ہین خواجہ نے جوان سب کو دیکھا خوش ہوگئے آواز دی کہ آپ لوگون کو
کسنے رہا کیا اُنھون نے کہا کہ جسنے زمرد کو قتل کیا اُسنے ہمکو بھی رہا کیا خواجہ نے کہا کہ اُسکو تو قران نے
قتل کیا قران نے کہا کہ مین نے نہین قتل کیا بلکہ اُستاد نے عیاری کرکے قتل کیا بس خواجہ و سب سردار
طرف لشکر کے روانہ ہوے برق نے آکر سلام کیا خواجہ نے برق سے کہا کہ تم یہان کہان برق نے
اپنی عیاری کرنا اور اپنا اسیر ہونا بیان کیا خواجہ نے جوابدیا کہ یہی سبب تھا جو اب غائب تھے یہان آپ بھی
گرفتار تھے خواجہ نے اپنی عیاری بیان کی سب نے تعریف کی قران سے خواجہ نے پوچھا کہ تم کیونکر پہونچے اور
تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ مین یہان ہون قران نے عرض کیا کہ اُستاد اسکا سبب یہ ہوا کہ مین بھی آپکے ہمراہ
خیمہ سے نکلا تھا اور چالاک بھی تلاش کرتے ہوے ادھر نکل آئے یہان جو پہونچے تو سنا یہ غل ہو رہا تھا کہ
خواجہ کو بادشاہ نے اسیر کر لیا مین زیر کوہ موجود تھا کہ مین نے بھی سنکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ زمرد کوہ ہی
یہان کا حاکم زمرد جادو ہی اور خواجہ کوئی عیار ہی اُسنے آکر اُنپر عیاری کی تھی وہ گرفتار ہوگیا ہی یہ جو مین نے
سنا مین فکرمند ہوا کہ کیا تدبیر کرون کونسی عیاری کرون اسی فکر مین تھا کہ چالاک پہونچے مین نے اُنکو پہچانا اُنھون نے
مجکو مین نے اُنسے کہا کہ غضب ہوگیا اُستاد گرفتار ہوگئے ہین ہمسے پہلے اُستاد یہان آکر پہونچے عیاری
کی اُسکو اُسکے سحر نے آگاہ کر دیا اُسنے اسیر کر لیا ہی کوئی تدبیر ایسی کرو کہ وہ رہا ہون بس چالاک نے کہا کہ مین
خواجہ کی صورت بنتا ہون تم مجکو گرفتار کرکے لیچلو اور یہ مشہور کرو کہ مین خواجہ کو گرفتار کرکے لایا ہون بس
مین نے موافق رائے چالاک کے کیا عیاری بن پڑی خواجہ نے یہ سنکے بہت تعریف کی اور سب کو ہمراہ لیکر
باہم باتین کرتے ہوے طرف لشکر کے چلے انکو راہ مین رکھا جاتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب نامہ سمندر کا
آفاق کے پاس پہونچا اُسمین تحریر تھا کہ تم چند سردار طرف زمرد کوہ کے روانہ کرو کہ وہ بحفاظت زمرد جادو
کو مع سرداران اسلام کے جو کہ گرفتار ہوے ہین میرے پاس پہونچاوے اور مین نے بھی چند سردار برائے
استقبال روانہ کیے ہین پس جب آفاق سے نامہ چالاک چھین کر لے گیا اور ساحر تلاش کرکے چلے
آئے کہین پتہ نہ ملا تو آفاق نے چند ساحر روانہ کیے اُدھر سے یہ ساحر چلے اُدھر سے وہ ساحر جو کہ
سمندر نے روانہ کیے تھے ہر مقام پر قیام کرتے ہوے اس خیال سے کہ شاید زمرد سردارون کو لیکر آتا ہو
راہ مین ملے اسی خیال مین یہ لوگ قریب زمرد کوہ کے پہونچے اُسوقت پہونچے کہ جب سب سردار رہا ہوکر
خواجہ زمرد کو قتل کرکے اور سب اسباب لیکر مع سردارون کے طرف لشکر کے جا چکے تھے کہ یہ لوگ پہونچے
زمرد کوہ ویران پڑا تھا خاک اُڑ رہی تھی ہر طرف ویرانہ تھا یا وہ بہار تھی یا یہ خرابی ہوئی یہ لوگ
حیران ہوے زاغ و زغن کی صدا آرہی تھی درندے جو کہ حرام خوار تھے اُن لاشون کو کھا رہے تھے
یہ سب اس حالت کو دیکھکر پریشان ہوے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ زمرد اور کسی طرف سے سردارون کو
لیکر گیا اُسکے جانے کے بعد یہان کوئی معرکہ پڑا جو کہ اُسکے ملازم نے وہ مارے گئے یہ اُنکی لاشین ہین
یہ خیال کرکے کوہ پر پھرنے لگے کہ شاید کوئی زندہ بچا ہو اور کسی مقام پر پوشیدہ ہوا ہو اُس سے کچھ
حال معلوم ہو یہ سب اپنے دلمین خیال کرکے چلے اُدھر جو ساحر کہ سمندر نے روانہ کیے تھے وہ بھی
آکر پہونچے اُنھون نے بھی ویرانہ پایا اُنکو بھی حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی بس یہ بھی یہی اپنے دلمین خیال

کرکے چلے تھے کہ کوئی نہ کوئی زندہ بچا ہوگا اُس سے حال دریافت کرینگے کہ اثنے راہ مین ملاقات ہوئی باہم صاحب سلامت کی کہا کہ آپ لوگ یہان کب آئے انھون نے جوابدیا کہ ہم لوگ بڑی دیر سے آئے ہین تمام کوہ کو ویران یا کوئی باشندہ نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ زمرد کسی اور راہ سے سمندریہ کو گیا ہے اُسکے جانے کے بعد یہان کوئی آیا ہے اُسنے اس کوہ کو ویران کیا ہے اب ہم اس تلاش مین چلے تھے کہ شاید کوئی ملجائے تو اُس سے حال دریافت ہو آپ لوگ کہان جاتے ہین انھون نے جوابدیا کہ ہم لوگ بھی اسی فکر مین چلے تھے اب ہم اور آپ ملکر تلاش کرین اور جو کچھ حال معلوم ہو ہم اپنے بادشاہ سے اور آپ اپنے آقا سے بیان کرین یہ لوگ انکو پہچانتے بھی تھے اور وہ انکو کہ یہ ملازم ہین سمندر شاہ کے وہ جانتے تھے کہ یہ ملازم ہین آفاق جادو کے بس باہم وہ لوگ ملکر چلے تلاش چلے ایک مقام پر جو پہونچے تو دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہوئی ہے کہ جسکے دو ٹکڑے ہین اُس لاش پر بیر رو رہے ہین یہ دیکھکر یہ لوگ اور حیران ہوے تمام کوہ چھان مارا کوئی نہ ملا آخر کو عاجز ہوکر زیر کوہ آئے اب سرداران سمندریہ نے قصد کیا تھا کہ ہم اپنے ملک کی طرف جائین اور سرداران آفاق نے ارادہ کیا تھا کہ ہم اپنے لشکر کو جائین کہ انھون نے دیکھا کہ ایک ساحر ایک پہاڑ کے درے سے نکلا اور ہم سب کو دیکھکر پھر اُسی پہاڑ مین چلا گیا انکی جو نگاہ پڑی یہ لوگ اُس درہ کوہ مین آئے اُسکو تلاش کیا تو وہ ملا اُس سے کہا کہ اے شخص تو کون ہے اور کیا سبب تھا کہ جو تو ہمکو دیکھکر اندر پہاڑ کے چلا آیا اُسکی حالت یہ تھی کہ مارے خوف کے کانپ رہا تھا کچھ جواب نہ دیتا تھا جب انھون نے کہا کہ ہمسے نہ خوف کر ہم لوگ تمہارے قاتل نہین ہین بلکہ تجھسے حال دریافت کرنے کو آئے ہین بڑی دیر سے ہم تلاش کر رہے تھے کہ کوئی ہمکو ملجائے تو اُس سے اس کوہ کی حالت اور زمرد کی کیفیت دریافت کرین مگر کوئی نہ ملا تجکو جو دیکھا تمہارے پاس آئے ہین تم ہمسے حال بیان کرو کہ زمرد کہان ہے اس کوہ پر کیا آفت آئی جو یہ ویران ہوا کیونکہ ہم لوگ زمرد کے لینے کو آئے تھے کہ اُسنے بادشاہ کو عرضی لکھی تھی کہ مین نے لشکر اسلام کے سردارون کو گرفتار کیا ہے بس بادشاہ نے ہمکو روانہ کیا تھا کہ زمرد کو اور سردارون کو لے آؤ ہمنے یہان آکر انکو نہ پایا یہ جو اُن سب سے کہا وہ رونے لگا انھون نے کہا بھائی کچھ حال تو بیان کر اُسنے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ کیا حال بیان کرون آپکو معلوم ہو کہ بڑی آفت نازل ہوئی زمرد جادو کو سرداران لشکر اسلام نے آکر قتل کیا سردارون کو رہا کرکے لیگئے یہ حال ہوا کہ کوہ تباہ ہوگیا ہم دو چار آدمی بچ گئے تھے وہ کوہ و صحرا مین پراگندہ ہوگئے یہ کہکر اُسنے پہلے برق کا آنا اُسکے بعد اُس نازنین کا آنا اور زمرد پر ظاہر ہونا اُسکا جلاد کو برائے قتل اُس نازنین کے طلب کرنا کہ ایک ساحر کا ایک پشتارہ لیکر آنا کہ مین خواجہ کو اسیر کرکے لایا ہون بادشاہ کو خبر ہونا اُسکو طلب کرنا اُسکے جانے کے بعد شور و غل ہونا اور بعد از مرد کے مرنے کی بلند ہونا سب سردارون کا باہم ملکر چلنا کہ دیکھین کسنے قتل کیا ہے اُن سردارون کا ملنا جو کہ لشکر اسلام کے قید تھے زمرد کے مرنے سے رہا ہوے تھے اُنسے مقابلہ ہونا ان سردارون کا جو کہ زمرد کے تھے اُنکے ہاتھ سے قتل ہونا اور کوہ کا تباہ ہونا اپنا بھاگنا سب بیان کیا جب یہ اُنکو معلوم ہوا بڑا افسوس کیا اور اُس سے کہا کہ تم میرے ہمراہ چلو بادشاہ کے پاس بس اس ساحر کو وہ لوگ لیکر طرف سمندریہ کے چلے اور ملازم آفاق طرف لشکر آفاق کے پس سرداران سمندر تو شہر سمندریہ مین پہونچے یہان سمندر شاہ بیٹھا ہوا یہ انتظار کر رہا تھا کہ زمرد سرداران اسلام کو اسیر کیے ہوے لاتا ہوگا کہ یہ ساحر پہونچے اُنکے ہمراہ وہ ساحر تھا جسے سمندر نے ان لوگون کو تنہا دیکھا زمرد کو ہمراہ نہ پایا تو پوچھا کہ تم لوگ تنہا کیون آئے کیا زمرد نہین آیا اُنھون نے سلام کیا اور اپنے مقام پر آکر یہ عرض کیا کہ یہ جو ساحر

آپکے روبرو کھڑا ہوا اس سے حال زمرد کوہ کا دریافت فرمایئے ہمکو تو اسقدر معلوم ہی کہ زمرد کوہ تباہ ہوگیا
زمرد آپ پر سے نثار ہوا سرداران اسلام رہا ہوگئے سمندر یہ سنکے حیران ہوا اہل دربار کے ہوش
جانے رہے سب کو سکتہ ہوگیا کہ یہ کیا امر واقع ہوا سمندر اس ساحر کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ کل حال
بیان کر اسنے سب کیفیت بیان کی سمندر نے کہا کہ عیار بڑے غضب کے ہین آخر کو انھون نے تلاش کرکے
نکال لیا اور اپنا کام کر گذرے یہ کہکر اہل دربار سے کہا کہ دیکھیے آفاق کا کیا انجام ہوتا ہی سب نے عرض کیا
کہ آفاق سب کو ضرور قتل کرے گا کیونکہ وہ ساحر زبردست ہی اور اسکی کمک کے لیے چربک و خربک
وازربک بھی گئے ہین اور جو ساحر لشکر لیکر آئیگا اسکو بھی اسکی کمک کو روانہ فرمائیگا سمندر نے جواب دیا کہ
ضرور ایسا ہوگا بس اب سمندر کو اس امر کا بڑا صدمہ ہوا مگر کیا کرے ادھر آفاق کے سردار جو لشکر مین
پہونچے تھے یہان آفاق بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا کہ سردار لشکر پہونچے آفاق نے انسے پوچھا کہ کیا زمرد کو بادشاہ
کی خدمت مین پہونچا آئے انھون نے سلام کرکے عرض کیا کہ آگاہ ہو جیسے زمرد کوہ تباہ ہوگیا زمرد مارا گیا سب
سردار رہا ہوے عیاران لشکر اسلام نے اپنا کام کیا جا کر زمرد کوہ کو تباہ کیا یہ کہکر تمام حال جو کہ اس ساحر سے
سنا تھا سب بیان کیا یہ حال سنکے آفاق نے بڑا افسوس کیا اور اپنے سردارون سے کہا کہ یہ جو اس روز
نامہ گیا تھا اس سے یہ سارا فساد پیدا ہوا خیر یہ لوگ میرے ساتھ سے کہان جاتے ہین اب تو دن بھی نہین
باقی ہی کل مین بسل جنگ بجوا کر مقابلہ کرونگا دیکھون کہ خدا پرست مجھ سے کیونکر مقابلہ کرتے ہین یہ کہکر آفاق
خاموش ہوگیا ان سب کو اس فکر مین رکھا جاتا ہی اور فکر و تشویش مین اب حال سرداران اسلام و خواجہ کا
تحریر ہوتا ہی کہ یہ سبکے سب چلے آتے تھے کہ دیکھا کہ ایک لشکر ساحرونکا آرہا ہوا ہی مگر بہت سے سامر ہین خواجہ نے
یہ دیکھکر سردارون سے کہا کہ آپ لوگ تو لشکر کو جائین مین بھی کمالون کیونکہ اس عیاری مین میرا بہت سا
روپیہ صرف ہوا ہی اور مین قرضدار ہوگیا ہون شاید کچھ قرضہ ادا ہو جائے لاکھو لاکھو سب نے کہا کہ خواجہ لشکر
مین چلو مگر خواجہ نے نہ سنا سب سے الگ ہوکر طرف اس لشکر کے چلے پھر تو قران و برق و چالاک بھی
سردارون سے یہ کہکر انسے جدا ہوے کہ استاد گئے ہین نہ معلوم کیا بلا نازل ہو ہم بھی جاتے ہین آپ لوگ
لشکر کو تشریف لیجائین دو سردار مجبور ہوے یہ عیار بھی طرف اس لشکر کے روانہ ہوے سردار طرف اپنے
لشکر کے راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان لشکر اسلام مین بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہین کہ بادشاہ
نے صاحبقران سے فرمایا کہ آج دو دن سے نہ خواجہ کا نشان ہی نہ چالاک نہ برق کا پتہ ہی کچھ حال
نہین معلوم کہ یہ لوگ کہان گئے ہین صاحبقران نے جواب دیا کہ کہین برائے تلاش سرداران گئے
ہونگے اب وہ لوگ ضرور تلاش کرکے لائینگے یہ ہی ذکر ہو رہا ہی کہ ہرکارے حاضر دربار ہوے
بجراگاہ برسے بجرا کیا اور یہ عرض کیا کہ مبارک ہو سب سردار رہا ہوکر طرف دربار کے تشریف لاتے
ہین کیونکہ داخل لشکر ہو چکے ہین یہ جو ان ہرکارون نے عرض کیا بادشاہ نے یہ سنکے حکم دیا کہ سردار
برائے استقبال جائین بس چند سردار باجازت بادشاہ برائے استقبال چلے بارگاہ سے باہر آئے اپنی اپنی سواری پر
سوار ہوکر چلے نصف لشکر طے کیا تھا کہ وہ لوگ نظر آئے باہم صاحب سلامت ہوئی مزاج پرسی کی ان سب کو
ہمراہ لیکر داخل بارگاہ ہوے سب نے بجرا گاہ برسے بجرا کیا ہر ایک نے بادشاہ و صاحبقران کی قدمبوسی
حاصل کی بادشاہ و صاحبقران نے سب کو گلے سے لگایا ہر ایک اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھا بادشاہ نے
دریافت کیا کہ کیا بکر رہا ہوے انھون نے خواجہ کی عیاری کا ذکر کیا بادشاہ و صاحبقران بہت خوش ہوے
کہ خواجہ نے بڑی عمدہ عیاری کی دریافت کیا کہ خواجہ کہان ہین انھون نے عرض کیا کہ لشکر کو آتے تھے راہ مین ایک لشکر ملا

کہا سب سے کہا کہ آپ لوگ لشکر کو جائین مین کچھ اس لشکر سے جو کہ سامنے اترا ہوا ہی حاصل کرون ہمنے لاکھ لاکھ کہا کہ آپ لشکر کو چلین مگر خواجہ نے نہ سنا تشریف لیگئے اسکے بعد برق وچالاک و قران بھی چلے گئے ہلدگ دھر کو چلے آئے یہ واقعہ ہی بادشاہ وصاحبقران نے فرمایا کہ ہان وہ تو طامع ہین انکی طمع نے تو پریشان کیا ہی مثل اپنے باپ دادا کی طمع کرتے ہین یہ فرماکر خاموش ہو رہے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سب سردار آگئے اور صاحبقران کو معلوم ہوا کہ رصد جاد وسب کو بذریعہ سحر کے اسیر کرکے لیگیا تھا خواجہ نے جاکر قتل کیا بہت بڑی خوشی ہوئی اب جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آج زمانہ مہلت آفاق جادو بھی تمام ہوا بادشاہ سے فرمایا کہ دیکھیے اب کب آفاق مقابلہ کرتا ہی اسکا بھی قصہ تمام ہو تو شاید سمندر سے مقابلہ ہو یہ فرماکر خاموش ہو رہے بادشاہ نے دربار خاست کیا ان دونون لشکرون کو اس فکر مین رکھا جاتا ہی کہ آفاق تو اس فکر مین ہی کہ مین کل طبل جنگ بجواؤن صاحبقران کو طبل جنگ کا انتظار ہی اس قصہ کو تو اس مقام پر رکھا جاتا ہی آئندہ بیان ہوگا اب طرف خواجہ کے عنان قلم کو پھیرتا ہون

شمہ حال خواجہ وچالاک وبرق کا تحریر ہوتا ہی اور اس لشکر کا

راوی نے بیان کیا ہی کہ برق وغیرہ جو سردارون سے جدا ہوے صورتین تبدیل کرکے اس لشکر مین داخل ہوے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر ملکہ کوکبہ روشن تن کا ہی کہ وہ برائے کمک سمندر جادو مع لشکر کے جاتی ہی اسنے اس مقام پر قیام کیا ہی لشکر اترا ہی وہ سامنے بارگاہ ملکہ کی برپا ہی برق نے چالاک سے کہا کہ بھائی اسپر عیاری کرو اگر ہن پڑے تو اسکو سمندر تک جانے ہی نہ دو راہ مین اسکو گرفتار کرلو یا قتل کرو چالاک نے کہا کہ اچھا بس دونون یہ صلاح کرکے لشکر کے باہر آئے یہان لشکر اترا ہوا ہی ملکہ بارگاہ مین بیٹھی ہوئی ہی اسکے سب سردار حاضر ہین کہ ملکہ نے کہا کہ ای سرداران من اب کس منزل تہر سمندر باقی رہا ہی انھون نے عرض کیا کہ دو منزل ہی ملکہ نے کہا کہ نہ معلوم لشکر اسلام سے مقابلہ ہوا یا نہین کوئی تابعین بادشاہ سے کمک کو آیا یا نہین انھون نے عرض کیا کہ نبیرا نامہ جو آپکے نام آیا تھا اسمین بہت تاکید تحریر تھی اور یہ بھی تحریر تھا کہ لشکر اسلام قریب آگیا ہی ضرور کوئی نہ کوئی مقابلہ ہوا ہوگا جسلوسے آپکے نام تاکیدی نامہ آیا تھا اسی طور سے سبکے نام گیا ہوگا بہت سے بادشاہ اطراف وجوانب کے کمک کو گئے ہونگے ملکہ نے کہا کہ سچ کہتے ہو خبر دیکھا جائیگا آج تو یہان قیام کرو کیونکہ کئی روز برابر ہوے ہین کہ ہم چلے آتے ہین کہین قیام نہین کیا ہی راوی تحریر کرتا ہی کہ جب سے ملکہ چلی ہی اسنے کسی مقام پر قیام نہین کیا ہی آج اس صحرا مین آکر قیام کیا ہی یہ ملکہ بہت خوبصورت ہی اسکا وزیر الطاف جادو بڑا زبردست ساحر ہی اسکی دختر جمال آرا اسکی وزیر ہی اور ہمساز وہمراز ہی یہ ملکہ ناکتخدا ہی حسن وجمال مین اپنا مثل بنظر نہین رکھتی ہی اسکا سحر بڑے غضب کا ہی کوئی اسکے سحر سے بچ نہین سکتا ہی خبر بیٹھی ہوئی تھی اپنی بارگاہ مین کہ لشکر مین خلل ہوا کہ دو جوگی کسی طرف سے لشکر مین آئے ہین بڑے کامل معلوم ہوتے ہین بس یہ خبر ملکہ کو پہونچی اسنے کہا کہ ان جوگیون کو میرے پاس لاؤ مین بھی ذرا دیکھون یہ سنکے ایک چوبدار چلا باہر بارگاہ سے آیا تھا کہ دیکھا کہ وہ جوگی اسی طرف چلے آتے ہین اس چوبدار نے بڑھکر ان سے کہا کہ آپکو ہماری ملکہ نے یاد کیا ہی انھون نے جواب دیا کہ تمھاری ملکہ کون ہی ہمکو یاد کیا ہی ملکہ کیا چیز ہی ہم لوگ آزاد ہین ہمکو بادشاہون سے کیا کام ہم لوگ فقیر ہین اور اسکو کیونکر معلوم ہوا کہ ہم لشکر مین آئے ہین اسنے کہا کہ اسکو لوگون کی زبانی معلوم ہوا اسنے طلب کیا ہی وہ بہت بڑی سحر ہی اور جب آپ لشکر مین آئے ہین تو کیا ہرج ہی کہ بادشاہ

لشکر سے نہ ملاقات فرمائیے یہ جو چوبدار نے کہا وہ جوگی اُسکے ہمراہ بارگاہ مین آئے ملکہ کو مجرا کیا ملکہ نے
بڑے اعزاز سے اُنکو اپنے قریب بلا کر بٹھایا مزاج پوچھا کہ آپکا اسم مبارک کیا ہی اُنھون نے جوابدیا کہ ہمکو سب
جوگی بازندہ کہتے ہین ہم دونون کا ایک ہی نام ہی ہم اُس صحرا کے رہنے والے ہین یہ صحرا ہمارے بیٹے مین ہی
یہان آجتک کوئی نہین آیا آپکا آنا کدھر سے ہوا اُنھون نے جو یہ کہا ملکہ نے کہا کہ مین اپنے ملک سے
آتی ہون اور برابر تک سمندر شاہ جاتی ہون کیونکہ اُسپر لشکر اسلام نے چڑھائی کی ہی سمندر شاہ نے
نامہ تحریر کیا تھا ہمکو طلب کیا تھا مین اُسی نامہ کے بموجب جاتی ہون اُنھون نے جوابدیا کہ ای ملکہ ہم تمکو خبر
دیتے ہین اور آگاہ کرتے ہین کہ رات کو ہمارے خواب مین پونے دو سو خداوند تشریف لائے تھے اور اکثر تشریف
ہین اُنھون نے ہمسے فرمایا تھا کہ تم دونون بھائی آگاہ ہو کہ شہر سمندر یہ تباہ ہوگا سمندر جادو مارا جائیگا
اور جو اُسکی کمک کریگا وہ بھی تباہ ہوگا کیونکہ اُسکے اقبال کا زمانہ برطرف ہوگیا ہی اور یار آگیا ہی دوسرے
وہ مغرور بھی ہوگیا ہی کسی کو اپنے برابر نہین جانتا ہی علاوہ ازین اُسکو یہ خیال ہی کہ مین لشکر اسلام پر فتح پاؤنگا
یہ امر محال ہی جو اُسکی کمک کریگا مثل اُسکے ذلیل و خوار ہوگا یہ بھی فرمایا تھا کہ سنوز مرد کوہ کے حاکم نے اُسکی کمک
کی تھی اور لشکر اسلام کے چند سردارون کو اسیر کرلے گیا تھا وہ ابھی کل کا ذکر ہی کہ عیارون کے ہاتھ سے کیسی
موت مارا گیا سمندر کو خبر بھی نہوئی سب سردار چھوٹ گئے زمرد کوہ برباد ہوگیا عیارونکا کیا کسی نے بنا لیا
علاوہ اسکے قسیم و جسیم برائے مقابلہ لشکر اسلام گئے تھے آخر کو اہل اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے جنگ مغلوبہ
ہوئی سمندر اُس مقام پر موجود تھا اُسنے جو دیکھا کہ جنگ ہو رہی ہی اپنے سردارون کو لیکر چلا اس لشکر کی
کمک تک نہ کی چنانچہ ہم تمکو آگاہ کرتے ہین کہ کل صبح کو اس صحرا مین ایک لشکر اُتریگا اُسکی جانب کوکبہ روشن تن
ہوگی وہ بھی سمندر کی کمک کو جاتی ہی تم اُسکے پاس جانا اُسکو اس حال سے آگاہ کرنا کہ تمکو لازم ہی کہ تو نہ جا
آئندہ تمکو اختیار ہی اگر جائیگی تو تیری بھی وہی حالت ہوگی ای ملکہ ہم اسی سبب سے تیرے لشکر مین آئے
جب صبح کو ہماری آنکھ کھلی ہمکو معلوم ہوا کہ لشکر آپکا اُترا ہی بس ہم آئے ای ملکہ یہ بات ہی جو ہمنے بیان کی
ہمکو جو حکم خداوند کا ہوا وہ ہمنے عرض کر دیا تمکو اپنے فعل کا اختیار ہی کوکبہ نے کہا کہ مین جانتی ہون
کہ آپ لوگ بہت قرب بارگاہ ہین آپکے پاس جو خداوند آتے ہین اُنھون نے جوابدیا کہ ہم ہر روز خداوند کی
کی نذر دلاتے ہین آنکی نذر کا موہن بھوگ کھاتے ہین اُسی پر بسر اوقات ہی اُسکے سبب سے ہمکو رزق
ملتا ہی ملکہ نے کہا کہ اگر آنکی نذر کا موہن بھوگ ہو تو ہمکو دو کہ وہ باعث برکت ہی اُنھون نے
جوابدیا کہ ای ملکہ گو ہمارے پاس اسوقت نہین ہی مگر منگائے دیتے ہین یہ کہکر اُنمین سے ایک نے اپنی
کسوت مین ہاتھ ڈالا تھوڑے عرصہ کے بعد ایک چھوٹی سی تشتری نکالی کہ اُسمین حلوا تھا ملکہ کو دیا
یہ جو کرامت دیکھی سب اہل دربار دنگ ہوگئے اور یقین ہوا کہ ضرور یہ کاملین سے ہین ملکہ نے
وہ حلوا لیکر قصد کیا کہ کھاؤن سب نے عرض کیا کہ ملکہ ہمکو بھی مرحمت فرمائیگا کیونکہ یہ باعث برکت ہی
ملکہ نے کہا کہ اچھا یہ کہکر قصد کیا تھا کہ ایک مرتبہ زمین شق ہوئی اور ایک پتلی پیدا ہوئی اُسنے کہا کہ
ای ملکہ ہوشیار ہو جاؤ یہ جوگی نہین ہین ایک انمین قران ہی اور ایک جالاک ہی یہ دونون
عیار ہین لشکر اسلام کے غضب کیا تھا کہ ملکہ تمنے دھوکا کھایا تھا یہ جو ملکہ نے سنا بس اُس تشتری کو تو
ہاتھ سے پھینکدیا جب تک ملکہ سحر کرین کرین کہ جالاک و قران جست کرکے بھاگے اور ملازمون مین
ملگئے اور وہان سے جست کرکے باہر بارگاہ کے آئے اور بھاگے اور صحرا مین آکر اُس مقام پر
پہونچے کہ جہان سے چلے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب برق و جالاک باہم صلاح کرکے

صحرا مین گئے تھے وان قران سے ملاقات ہوئی تھی اُنسے کہا کہ بھائی ہم لشکر مین گئے تھے تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر سمندر کی مدد کو جاتا ہی تو بھائی ہم یہ صلاح کرکے آئے ہین کہ عیاری کرین قران نے کہا کہ اچھا ہم بھی عیاری کرتے ہین چالاک نے کہا کہ مین آپکے ہمراہ ہون بس یہ دونون جوگی لشکر چلے تھے برق یہان ٹھہر گیا اُسنے بعد اُنکے جانے کے جو دیکھا کہ ایک پہاڑ ہی اُسکے درے مین گئے دیکھا کہ وہ درہ پُر بہار ہی بس برق نے اُن سب درختون پر بیہوشی ملی اور اپنی ناک مین روئی رکھ بیہوشی کی رکھ لی تھی اب اُسنے تدبیر کی تھی کہ مین بھی عیاری کرون کہ اُدھر سے چالاک و قران آکر پہونچے برق نے پوچھا عیاری کر آئے کیا ہوا اُنھون نے ساری حالت بیان کی کہا کہ وہ بہت ہوشیار ہی بس اُسنے گرفتار کر لیا تھا کہ ہم بھاگے ورنہ گرفتار ہو جاتے برق نے کہا کہ بھائی مین عیاری کرتا ہون تم دونون صاحب اس مقام پر ٹھہرو قران نے کہا کہ مین جانا ہون تم جاؤ اور چالاک برق نے کہا کہ اچھا آپ تشریف لیجائین ہم اور چالاک سمجھ لینگے قران تو چلے گئے برق نے کہا کہ بھائی چالاک تم باغبان بنکر بیٹھو مین جاتا ہون اور بن پڑا تو اُسکو اُس مقام پر لاتا ہون چالاک نے کہا اچھا برق نے کہا کہ یہان مین نے تمام گلون پر عطر بیہوشی مل دیا ہی اب تدبیر کرو چالاک نے کہا کہ اچھا تب برق چلا برق نے اپنی صورت ایک نازنین کی سی بنائی تمامی کا لہنگا پہنا ایک ٹوکری مین چند قسم کی ترکاریان لگائین ایک گلدستہ پھولونکا تیار کیا اُسکو لیکر طرف لشکر کے چلی سر سے پانون تک جڑاؤ زیور پہنے ہوے تھی چھم چھم کرتی ہوئی چلی آڑا دوپٹہ پڑا ہوا عجب انداز سے چال سے پانون ن

تھی ایک مقام پر جو ملکہ پہونچی ملکہ نے دیکھا ایک مرد پیر ایک درخت کے نیچے ایک بانس کے پلنگ پر لیٹا ہوا ہی اسنے آواز دی کہ اٹھو ملکہ عالم تشریف لائی ہین کہ وہ مرد پیر بہت دقت سے اٹھا اتنی حرکت مین اسکی سانس بھول گئی ملکہ کو اسپر رحم آیا کہا کہ تم لیٹے جاؤ بس کافی ہی وہ دعا دیکر لیٹ رہا اب ملکہ کو اس مقام پر لائی کہ جو مقام اسنے درست کیا تھا جیسے ملکہ پہونچی اسکے دماغ مین گلون کی خوشبو پہونچی اسکے ساتھ بیہوشی کی بھی خوشبو پہونچی ایک مرتبہ اسکو چھینک آئی اور بیہوش ہوکر گری اسکا گرنا تھا کہ برق نے نعرہ کیا منم برق ثانی اسکے نعرے کی صدا سنکے چالاک بھی دوڑا کہ معلوم ہوتا ہی برق نے اسکو بیہوش کیا اسقدر جلد پہونچا تھا کہ برق اسکو اٹھانے نہ پایا تھا کہ یہ بھی پہونچا برق سے کہا کہ ای چالاک اسکو قتل کر چالاک نے کہا کہ یہ عورت بہت خوبصورت ہی اسکو گرفتار کرکے لشکر مین لیچلو شاید مسلمان ہوجائے برق نے کہا کہ اچھا بس اب برق و چالاک نے قصد کیا تھا کہ پشتارہ باندھین کہ زمین شق ہوئی اس سے ایک پتلی پیدا ہوئی اسنے بجھ برق اور چالاک پر مارا کہ یہ دونون بے خود ہوکر زمین پر گرے اور اس پتلی نے ایک پچکاری اسکے ہاتھ مین تھی کہ اسکے منھ پر ماری کہ ملکہ کو ہوش آیا اس پتلی نے کہا کہ ملکہ تمنے بڑا دھوکا کھایا کوئی یون بدون دریافت حال چلا آتا ہی ای ملکہ یہ دونون عیار ہین ایک انمین برق ہی اور ایک چالاک جو کہ جوگی بنکر گیا تھا وہ ہی انھون نے یہان یہ تدبیر کی تھی کہ درختون پر بیہوشی ملی تھی اسکے سبب سے تم بیہوش ہوگئین تھین ملکہ کو ہوش آگیا تھا ملکہ نے اٹھکر سحر کیا یہ دونون عیار گرفتار سحر ہوے بس وہ پتلی غائب ہوگئی ملکہ نے تخت سحر بنایا اسپر ان عیارون کو ڈالا اور تخت سحر اڑا کر چلی اس دیے سے نکلی اسنے قصد کیا اپنے لشکر کا چلی جاتی تھی کہ اسنے دیکھا کہ ایک جوگی ایک پہاڑ پر بیٹھے ہوے ہین انکی یہ صورت ہی کہ تمام جسم مین سانپ لپٹے ہوے ہین ایک بڑا گی روبرو رکھی ہوئی ہی اور جٹون کا مندھے پر پڑی ہوئی ہی ہر مرتبہ رنگ بدلتے ہین کبھی غائب ہوجاتے ہین کبھی پھر ظاہر ہوتے ہین یہ حالت ہی یہ جو ملکہ نے دیکھا اسنے خیال کیا کہ ضرور یہ کامل اور برگزیدہ ہین یا تو یہ تخت اڑائے چلی جاتی تھی یا زمین پر تخت سے اتری اور روبرو اس جوگی کے جاکر ادب سے کھڑی ہوئی کہ ان جوگی نے سر اٹھاکر دیکھا اسنے جھک کر سلام کیا انھون نے بڑے غرور سے جواب دیا کہ بچی اچھی رہو اقبال ترقی پر ہو دشمن تیرے پائمال ہون یہ کہکر پھر اپنا سر جھکا لیا یہ کھڑی رہی تھوڑے عرصے کے بعد پھر سر اٹھاکر دیکھا کہ وہ کھڑی ہوئی ہی کہا کہ ای بچہ تو اپنے کام کو جا بیکار یہان کھڑی ہی کوئی تماشہ تو ہی نہین کہ دیکھ رہی ہی ملکہ نے کہا جی نہین مین آپکی خدمت کو بہتر جانتی ہون مین یہ چاہتی ہون کہ آپ میرے لیے دعا فرمائیے کہ میری عمر مین ترقی ہو اسنے اتنے عرصے مین دیکھا کہ جوگی صاحب کئی مرتبہ تو غائب ہوگئے اور ظاہر ہوے اور ہزارون قسم کے رنگ بدلے اسکو اور زیادہ انکا اعتقاد ہوا کیونکہ یہ لوگ تو ایسے لوگون کے مرید ہوتے ہین اب کب یہ وہان سے جاتی ہی جب یہ ملکہ نے کہا کہ آپ میرے لیے دعا فرمائیے کہ میری عمر مین ترقی ہو اس جوگی نے کہا کہ ای بچہ یہ تیرا صرف خیال ہی خیال ہی مین کیا جانون اور نہ مین صاحب کمال ہون جا اپنے مقام پر میرے اوقات مین ہرج ہوتا ہی اسنے یہ سنکے جوگی کے روبرو دنا تو جوڑے اور کہا آپکو واسطہ خداوندون کا میرے لیے دعا فرمائیے جوگی صاحب نے کہا کہ اچھا میچھ جا دیکھا جائیگا مین ابتو خداوندون کی خدمت مین جاتا

ہون اور ابھی آتا ہون یہ کہکر غائب ہوگئے اسکو اور اعتقاد ہوا تب یہ اُسی مقام پر بیٹھی ہوئی بہ تخت زمین پر رکھا ہوا ہی اُسپر وہ دونون عیار برق و چالاک پڑے ہوے ہین مگر بیہوش ہین کہ تھوڑی دیر کے بعد روح جوگی ظاہر ہوے اب جو اُسنے دیکھا تو اور صورت ہی اور شکل ہی اور پہلے تو مرد پیر تھے اب جوان ہوکر آئے ہین یہ حیران ہوئی اُسنے جو یہ دیکھا ملکہ سے کہا کہ آپ خداوند کی خدمت مین ہو آئے کہا کہ ہان تیرے وسطے بھی کہا اُنھون نے تیری بہت تعریف فرمائی اور فرمایا کہ اُسکی بہت بڑی عمر ہی اور ہم اُسپر بہت مہربان ہین یہ اونے سی مہربانی ہی کہ اُسکے ہاتھ سے عیاران اسلام کو گرفتار کروایا اُنھون نے عیاری کی تھی اُسنے خبردار کردیا ورنہ وہ قتل کرڈالتے اگر عمر اُسکی زیادہ نہوتی یہ امر کیونکر ہوتا کیونکہ وہ بہت بڑی ہماری ماننے والی ہی ہم اُس سے خود بھی الفت کرتے ہین ہماری مرضی یہ ہی کہ اُسکے جاہ وحشم کی ترقی ہو ملکہ ساری دنیا پر حکومت کرے یہ خداوندون نے تیرے لیے مجھ سے فرمایا ہی اُسنے یہ سُنکے کہا کہ مین امیدوار ہون کہ آپ جب خدمت خداوند مین تشریف لیجائینگے تو پھر میرے لیے اُنکی خدمت مین یہ میری طرف سے عرض فرمائینگے کہ میری یہ آرزو ہی کہ آپ میری عمر مین ترقی فرمائین اور میرے حسن کو زیادہ فرمائین اور یہ طریقہ اور یہ قوت عطا فرمائین کہ مین اسی سن پر رہون جوگی نے کہا کہ اچھا اُسکے بعد جوگی نے فرمایا کہ ای ملکہ یہ عیار تیرے ہاتھ کیونکر لگے یہ تو بڑے ظالم ہین خداوند انکے اسیر ہونے سے اور زیادہ تجھ سے خوش ہوے ہین مجکو یقین ہی کہ مین جب عرض کرونگا اس خوشی کے عیوض مین وہ جو تیری خواہش ہی وہ پوری کرین ملکہ نے یہ سُنکے کہا کہ ای جوگی صاحب بڑا غضب ہوا تھا مگر مین اپنا بندوبست کرچکی تھی دوسرے خداوندون کی عنایت تھی ورنہ مین گرفتار ہوجاتی یہ کہکر پہلے عیاری کرنا اور پتلی کا نکلکر خبردار کرنا دونون عیارونکا بھاگ جانا اُسکے بعد مالن کا آنا اپنا تھا اُسکے ساتھ باغ کی سیر کو جانا وہان اپنا بیہوش ہونا نکلکر پتلی کا ہوشیار کرنا اور عیارون کو گرفتار کرنا اپنا اسیر کرکے لیکر روانہ ہونا بیان کیا جوگی صاحب نے یہ سُنکے کہا کہ دراصل یہ لوگ بڑے غضب کے ہین کس کس طور سے چاہتے ہین کہ ہم اپنا کام کرین مجکو اُنکے نام معلوم ہین ملکہ نے کہا کہ جی ہان پتلی نے نام بتائے تھے مین فراموش کرگئی ہون یہ اُسنے اس خیال سے کہا کہ اگر یہ کامل ہونگے تو اُنھون نے اپنے علم کے ذریعہ سے نام دریافت کرلیے ہونگے اگر یہ بھی کوئی مکار ہوگا تو نہ بتا سکیگا یہ خیال کرکے اپنے دل مین کہا کہ مین نام فراموش کرگئی ہون اُسوقت اُس جوگی نے کہا کہ اسمین ایک کا نام برق ہی اور برق کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ برق ہی اور وہ چالاک ہی اتنا اُسکو یقین کلی ہوگیا ملکہ نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ آپ میرے لشکر مین تشریف لیچلین اُس صحرا مین تو آپکو ہر طرح کی تکلیف ہوتی ہوگی اول تو دھوپ مین زحمت ہوتی ہوگی کیونکہ کوئی مقام سایہ دار نہین ہی کہ جہان آپ بیٹھکر دھوپ کی زحمت سے بچیے پھر جب بارش ہو یا رات کی اوس سے محفوظ رہیے یہ جو ملکہ نے کہا جوگی صاحب نے جواب دیا کہ مین تیرے لشکر مین نہین جاسکتا ہون کیونکہ مین نے دنیا کو ترک کیا ہی اہل دنیا سے نفرت ہی کیونکہ یہ بندۂ زر ہین یہ سب لوگ دولت کے کتے ہوتے ہین اُنسے جہان تک ممکن ہو پرہیز کیا جائے دوسرے اہل دنیا مین رہ کر عبادت نہین ہوسکتی ہی اس سبب سے مین نے صحرا مین رہنا اختیار کیا ہی تاکہ عبادت کرون جب برسون محنت کی اُسکا ثمرہ یہ حاصل ہوا ہی اور یہ جو تونے کہا کہ آپکو دھوپ سے اور بارش سے اور اوس سے زحمت ہوتی ہوگی یہ تیرا خیال بہت درست ہی مگر مین نے خداوندون کی

اسقدر خدمت کی ہی اور اُنکی عبادت مین مشقت کی ہی کہ یہ مرتبہ ہم پہونچا ہی کہ میرے لیئے
بہشت سے مکان آجاتا ہی جب بارش ہوتی ہی یا دھوپ زیادہ ہوتی ہی اور شب کو بھی آجاتا ہی
یا جس چیز کی ضرورت ہو مین طلب کرون مین نے وہ میوے بہشت کے کھائے ہین کہ مجکو
کسی امر کی ضرورت نہین ہی نہ مجکو بھوک معلوم ہوتی ہی نہ پیاس مین ہمیشہ اسی مقام پر رہتا
ہون میرے لیے خود بخود شب کو مکان بہشت سے آجاتا ہی مکان نہ کہنا چاہیے ایک مختصر سا
خیمہ ہی شب بھر اُسی مین بسر کرتا ہون جب صبح ہوتی ہی وہ غائب ہوجاتا ہی یہ جوگی نے سنا کہا کہ
جوگی صاحب مین امیدوار ہون کہ مجکو بھی وہ خیمہ دکھادیجیے مین بھی دیکھون کہ بہشت کے کیسے
خیمے ہوتے ہین اور یہ آرزو ہی کہ بہشت کے میوے کا کیا مزہ ہوتا ہی آپکی مرحمت سے یہ بھی مین
دیکھ لونگی جوگی نے کہا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تو جنت کے خیمے دیکھے اور میوے کی خواہش
کرے اب ایسا کلام میرے روبرو نہ کہنا ورنہ مین تیرے لیے بددعا کرونگا یہ جوگی نے
کہا ملکہ کانپ گئی مگر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ایکمرتبہ میری آرزو پوری فرمائیے پھر کبھی ایسی آرزو
نہ کرونگی جوگی نے کہا کہ مین کہان اور تو کہان جواب پھر ایسی خواہش کرے بس میرے
پاس سے چلی جا اسنے عذر کرنا شروع کیا اور ہاتھ جوڑنے لگی اسقدر عاجز کیا کہ آن جوگی نے
کہا کہ خیر یہ سبب ہی کہ تو خداوندکی پیاری ہی اور وہی تجھسے محبت کرتے ہین یہ فرماتے تھے
کہ اگر ملکہ یہ خواہش کرے کہ مین نہ مرون یا اور جس امر کی خواہش کرے ہم اسکو اسقدر چاہتے
ہین کہ اگر وہ یہ کہے کہ مجکو بہشت مین طلب کرکے پھر واپس فرمائیے تو ہم یہ بھی اسکی خواہش
پوری کرین جب خداوندون کی یہ حالت ہو تو مین کیونکر نہ تیری خواہش پوری کرون یہ کہکر ایک
مرتبہ اپنی پشت کی طرف ہاتھ لے گئے اور پھر ہاتھ لے آئے اب کوکبہ نے دیکھا کہ ایک چھتری
سی جوگی صاحب کے ہاتھ مین ہی بس اسکو جوگی صاحب نے سر پر لگا لیا اب وہ دراز ہوکر ایک خیمہ
کے طرز پر ہوگئی اسمین ایک پلنگ بچھا ہوا تھا ایک تخت اور سب سامان ضروری تھا جوگی
صاحب اسکے اندر بیٹھے ہوے ہین کوکبہ نے قصد کیا کہ مین بھی جاؤن جوگی نے منع کیا کہ تم نہ آنا
کیونکہ تم اہل دنیا سے ہو تمنے وہ عبادت نہین کی ہی کہ جو اس مقام پر آنے کے لائق ہو یہ سنکر
تمھاری خاطر تھی جو مین نے بہشت سے اسکو طلب کیا ہان یہ تیری خواہش پوری کرتا ہون کہ
تجکو بہشت کے میوے کھانے کو دیتا ہون یہ کہکر اُس خیمہ کے ایک طرف سے ہاتھ بڑھاکر ایک
طبق اُٹھایا اور ملکہ سے کہا کہ آیئے ان عیارون پر سے اپنا سحر اُتاریئے اور میرے حوالے کیجیے
تاکہ مین انکو خداوندون کی خدمت مین بھونچادون شاید تو لیکر جانے راہ مین کوئی اُفتاد
پڑے جیسے زمرد پر پڑی اور وہ مارا گیا کیونکہ اُسنے بہت سے سردار گرفتار کرلیے تھے یہ جوگی
نے کہا ملکہ نے اُن عیارون پر سے سحر اُتارکر کہا کہ یہ حاضر ہین بس اُٹھاکر ایک کو دیا جوگی نے
اُسکو اُٹھاکر اپنی پشت کی طرف رکھا دوسرے کو دیا اُسکو بھی اُسی طور سے رکھا اب جو ملکہ نے
دیکھا تو دونون عیار غائب تھے ملکہ کو اور یقین ہوا بس جوگی نے وہ طبق ملکہ کو دیا کہ یہ بہشت
کے میوے ہین انکو کھالے بس ملکہ نے ہاتھ بڑھاکر وہ طبق لیا اور قصد کیا کچھ کھاؤن جوگی دیکھ
رہے ہین کہ زمین شق ہوئی اُس سے پتلی پیدا ہوئی ابھی پتلی نے کچھ کہا نہ تھا کہ جوگی نے کچھ اُٹھاکر
مارا کہ وہ پتلی اور کوکبہ دونون اُسمین مبتلا ہوے اور جھٹکا دیا کہ وہ پتلی چلانے لگی ملکہ مجکو بھی

اور اپنی بھی خبر لوا رہے ظالم گرفتار کیے لیے جاتا ہی بڑا غضب ہوا کہ مین جال مین پھنس گئی اُدھر
کوکبہ نے لاکھ لاکھ تدبیر کی کچھ نہ بن پڑا وہ پتلی جدا چلاتی رہی ملکہ الگ سحر کرتی رہی ذرا بھی کام نہ آیا
اتنا تو پتلی نے کہا کہ ملکہ تنے بڑا دھوکا کھایا اپنے ساتھ تجکو بھی اسیر کرایا یہ جوگی نہ تھا بڑا عیار زبردست
ہی سب عیارون کا اُستاد ہی یہ وہ کہتی رہی ادھر اس جوگی نے کھینچکر ملکہ اور اُس پتلی کو نذر زنبیل کیا
اور نعرہ کیا کہ منم شاہ عیاران عیار بیک طرار قاتل کفار یہ نعرہ کرکے اُن عیارون کو زنبیل
سے نکالا اور کہا کہ کیا خراب آدمی ہوا گر عیاری نہین آتی تھی تو عیاری کیون کی تم لوگ عیاری
کرکے ہوشیار کر دیتے ہو اسی سبب سے مین تمسے الگ رہتا ہون ای برق تو بہت چالاک ہوا ہی
تونے تدبیر تو اچھی کی تھی مگر تو کیا کرے تو اس امر سے نہ واقف تھا کہ اُسکا سحر اُسکو خبر دیتا ہی برق
نے کہا کہ اُستاد مین نے اپنا کام کر لیا تھا مگر اُسکے سحر نے نکلکر ہوشیار کر دیا مین مجبور ہو گیا ابھی
یہ سب اُسی منڈھی مین مین چالاک نے کہا کہ اُستاد یہ تو فرمائیے کہ آپکو کیونکر خبر ہوئی خواجہ نے کہا
کہ مین جو سردارون سے جدا ہوا لشکر مین پہونچا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ کوکبہ کا لشکر ہی برائے
کمک سمندر جا رہی ہی مین صورت بدل کر داخل بارگاہ ہوا بارگاہ مین جو گیا تو دیکھا کہ تخت خالی ہی
سب سردار بیٹھے ہوے ہین باہم یہ کہہ رہے ہین کہ ملکہ کو خداوند نے خوب بچایا کہ عیارون نے عیاری
کی تھی مگر ملکہ کے سحر نے خبردار کیا مگر کیا غضب کے ہین کہ جب تک خبردار رہون وہ غائب ہو گئے
ہمکو تو خوف ہی ملکہ جو مالن کے ہمراہ گئی ہین کہین ایسا نہو کہ کسی عیار نے عیاری کی ہو مالن کی صورت
بنکر آیا ہو اور اس بہانے سے ملکہ کو لے گیا ہو کہ چلکر میرے باغ کی سیر فرمائیے اور میری دعوت
نوش فرمائیے یہ جو مین نے سنا تو مین نے خیال کیا کہ راہ مین چلکر عیاری کرونگی مین جوگی بنکر یہان
بیٹھا کہ وہ تمکو اسیر کیے ہوے لیے آتی تھی تجکو دیکھکر اُتر پڑی بڑی بڑی مین نے تدبیرین کین کہ
اُسکو میرے جوگی ہونے کا یقین ہوا اُسنے تمھاری عیاری کی حالت بیان کی اب مجکو معلوم ہوا کہ اُسنے
تدبیر کی ہی کہ اُسکا سحر خبر دیتا ہی بس مین نے تدبیر کرکے منڈھی بر پا کی اور اُس سے تمکو لیا اُسکے بعد میوے
اُسکو بیہوشی سے ملا کر دیے کہ وہ کھا کر بیہوش ہو جاے بس جب اُسنے قصد کیا وہ ہی پتلی
پیدا ہوئی مین نے جال ایسا ہی مار کر اُسکو نذر زنبیل کیا یہ عیاری کی سب نے بہت تعریف کی خواجہ
نے کہا جاؤ اپنی اپنی راہ لو مین اسکو لیکر جاتا ہون یہ سنکے عیارون نے کہا کہ خواجہ اسکو قتل فرمائیے
کہا کہ اسکے طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ مسلمان ہو گی خیر تم لوگ بھی کیا کہو گے یہ کہکر اُسکو زنبیل سے
نکالا اور اُسکو باندھا وہ بیہوش ہو گئی تھی اس صورت سے کہ جب کھنچکر آئی تھی تو آپنے حباب
مار دیا تھا کہ بیخود ہو گئی تھی جب باندھ چکے اپنی صورت اصلی بنائی اور اُسکو ہوشیار کیا
کوڑا پکڑ کر کھڑے ہوے اب جو اُسکی آنکھ کھلی اپنے کو رسن سے بندھا ہوا پایا اور دیکھا کہ ایک
عجیب الخلقت آدمی کوڑا پکڑے ہوے کھڑا ہی یہ دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے حیران ہوئی کہ یہ
کیا واقعہ ہی مین تو ابھی رہا تھی کیونکر اسیر ہو گئی اور یہ کون ہی اُسنے تو جوگی صاحب تھے وہ جوگی کیا ہوے
دیکھا تو زبان وغیرہ قابو مین ہی اُسنے قصد کیا کہ سحر کرون مگر بالکل فراموش تھا ایک حرف
نہ یاد تھا اور خواجہ نے کہا کہ ای کوکبہ تو نے میرے خدا کی قدرت دیکھی اور اُسکی شان اگر اپنی زندگی کی خواستگار
ہی تو دین اسلام قبول کر اور تصویر پرستی ترک کر اور میری شرکت کر ورنہ مین تجکو قتل کرتا ہون
بلا اپنے خداوندون کو کہ جنکی تو پرستش کرتی ہی کہ وہ آکر تیری کمک کرین اور تجکو رہا کردین

باسحر سے کام لے اُسنے کہا کہ یہ تو بتا کہ مین تو ایک جوگی سے کلام کر رہی تھی اور اس منڈھی مین تو
جوگی تھی وہ جوگی کیا ہوے خواجہ نے جواب دیا کہ وہ جوگی مین ہی تھا مین نے تجکو عیاری کرکے اسیر کر لیا
بس اسی مین خیر ہی اور تیری زندگی ہی ورنہ یاد رکھ کہ مین تجکو قتل کرونگا تو میرے ہاتھ سے بچ نہین
سکتی ہی مین عیار ہون لشکر اسلام کا میرا نام خواجہ ثالث ہی تیری پتلی لے کچھ بھی کام دیا وہ بھی
میرے پاس قید ہی اے ملکہ یہ سب مذہب باطل ہین دین اصلی خدا پرستی ہی دیکھو مین نے کیونکر تمکو اسیر
کیا اور تم میرے قبضے مین ہو مین اگر چاہتا تو تمکو قتل کر ڈالتا تمکو خبر بھی نہوتی قتل کرکے اپنے لشکر کو
چلا جاتا تیرے اہل لشکر کو خبر بھی نہوتی وہ لوگ تجکو تلاش کرتے کرتے پریشان ہوتے آخر کو واپس
چلے جاتے تیری لاش کو زاغ و زغن کھاتے تجکو تیری جوانی پر رحم آیا خواجہ نے چند کلمے ایسے کہے کہ
زنگ کفر اُسکے آئینہ دل پر سے محو ہو گیا اُسنے کہا کہ خواجہ مجکو چھوڑ دو مین دین اسلام قبول کرتی
ہون بس خواجہ نے اُسکو فوراً کھول دیا وہ جست کرکے باہر آئی اور کہا کہ خواجہ تمنے بڑی نادانی کی
کہ دشمن کے اتنے سے کہنے پر اُسکو رہا کر دیا اب دین اسلام نہین قبول کرتی ہون دیکھون تم میرا
کیا کر لیتے ہو یہ جو کہا وہ باہر منڈھی کے کھڑی ہوئی تھی خواجہ نے ہنسکے کہا کہ ہان سچ کہتی ہو اس
کہنے مین جو ہاتھ اٹھایا پانون گھما لون سے پانچ حباب چھوٹ کر اُسکے منہ پر پڑے گو وہ باہر تھی مگر باہر
اُسکے کھڑی تھی جابون کا پڑنا تھا کہ وہ چیخ مار کر بیہوش ہوئی پھر خواجہ نے اُسکو پکڑ کر اندر
منڈھی کے لیا اور پھر باندھا اور ہوشیار کیا کہا کہ اگر تو ہزار مرتبہ اسکا اقرار کرے گی کہ مین دین
اسلام قبول کرتی ہون اور پھر پھر جائیگی مین پھر تجکو اسی طور سے اسیر کر لونگا اب بدون مسلمان
کیے تجکو نہ چھوڑونگا اب جو کوکبہ نے دیکھا اپنے کو پھر گرفتار پایا جو کچھ اسکو شک تھا وہ بھی سب دفع
ہو گیا یہ پہلے ہی مرتبہ قصد کر چکی تھی کہ دین اسلام برحق ہی دراصل میری تو کسی خداوند نے کمک
نہ کی نہ سحر نے کچھ کام دیا مین اسکے قبضے مین تھی جب یہ چاہتا قتل کرتا اب چاہے قتل کرے
بس یہ خیال کرکے خواجہ سے کہا کہ آپ رہا کر دین اب مین دغا نہ کرونگی تجکو یقین ہو گیا کہ آپکا
دین برحق ہی آپ لوگ بڑے کامل ہین خواجہ نے اُسکو چھوڑ دیا وہ دوڑ کر خواجہ کے قدمون پر گری
خواجہ نے اُسکو گلے سے لگایا اور کہا کہ اے ملکہ اگر دین اسلام کے طریقہ سے واقف ہو گی اور کلمہ
پڑھو گی تو سحر سے بالکل بیکار ہو جاؤ گی اُسنے کہا کہ خواجہ مین اگر سحر سے بیکار ہو گئی تو سمندر سے کون
مقابلہ کریگا کیونکہ آپ لوگ سحر سے بالکل ناواقف ہین بس ساحرون اور غیر ساحرون کی لڑائی
کیا خواجہ نے کہا کہ اچھا مطیع اسلام ہو اپنے لشکر کو بھی مطیع اسلام کر خداوندون کو کہ جنکو تم اپنا خدا
جانتی ہو لعنت کرو اور سامری و جمشید کو ہزار لعنت یاد کر و جب سمندر یہ کا فیصلہ ہو جائیگا
اُسوقت کلمہ پڑھنا ملکہ نے کہا کہ اچھا بس خواجہ سے اُس نے کہا کہ مین اسی مقام پر ٹھہرا ہون تم لشکر کو
اپنے لیکر آؤ اور میرے ہمراہ میرے لشکر مین چلو یہ جو ملکہ نے خواجہ سے سنا اُسیوقت خواجہ کو سلام کیا
اور وعدہ کرکے گئی کہ مین ابھی آتی ہون سو لشکر آپ اطمینان رکھین یہان سے یہ تو اقرار کرکے
طرف اپنے لشکر کے سحر کرکے روانہ ہوئی اور بعد جانے اسکے خواجہ نے منڈھی مذکور ذلیل کی برق و جالاک
سے کہا کہ تمنے دیکھا کیونکر مین نے اُسکو مطیع اسلام کیا اُنھون نے بہت تعریف کی اور کہا کہ سنا جاتا ہی
اسی طور کی عیاری خواجہ اول و ثانی کرتے تھے یہ ہی جرأت اُنکی تھی ہم یہ حیران ہین کہ آپنے جو اُسکو جانے دیا ہی
اگر وہ پھر جائے اور نہ آئے تو آپ کیا کر سکتے ہین خواجہ اُسپر عیاری بھی تو سکے گی کیونکہ وہ بہت ہوشیار ہو گئی ہی

یہ جو عیارون نے کہا خواجہ نے جواب دیا کہ کیا کوئی ہین ایسا نادان تھا کہ اُسکو بدون اس امر کے یقین کیے ہوے جانے دیتا اُسکی پیشانی سے نور اسلام ظاہر تھا مجکو یقین ہوگیا کہ اب یہ نہ پھرے گی فرض کردم اگر پھر بھی جائے تو پھر عیاری کرکے گرفتار کرونگا اُسکی بابت یہ بیاقت ہے کہ وہ جھوٹا نکلے عیارون نے جواب دیا کہ یہ آپ ہی کا کام ہے کہ آپ اُسپر عیاری کرین خواجہ نے کہا دیکھ لینا کیونکر گرفتار کرتا ہون یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر ملکہ اپنے لشکر مین پہنچی داخل بارگاہ ہوئی دیکھا سب سردار موجود ہین جمال آرا دربزرادی بھی موجود ہے ملکہ نے تخت پر بیٹھکر کہا کہ اے اہل دربار آگاہ ہو کہ مذہب تصویر پرستی بالکل باطل ہے اسی طور سے سب مذہب سوائے مذہب اسلام کے کہ وہ تو مذہب حق اور طریقہ برحق ہے سوائے خدائے آسمانی و نادیدہ خدا کے جسکو خدا پرست اپنا خدا جانتے ہین کوئی اور خدا نہین ہے سب کا پیدا کرنے والا ہے اور حامی ہے وہ ہر مشکل مین اپنے بندے کی مدد کرتا ہے اور پوجنے خدا جو کہ دعوی خدائی کرتے تھے اُسکے بندے تھے بسبب ورغلانے ابلیس کے خدا سے منکر ہوگئے آپ دعوی خدائی کیا ایک خلق خدا کو گمراہ کیا اور راہ نیک سے پھیرا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اُنکا مقام دوزخ قرار پایا پس ایسے خداؤن سے کیا ہوسکیگا وہ اپنے کو خود تو اس آفت سے بچا نہ سکے تو وہ بندون کو کیا بچائینگے آجتک مین تو حالت کفر مین تھی اور گمراہ تھی اب جو غور کرکے دیکھا ہے تو اصل مذہب اسلام وہ مذہب ہے کہ جسکی تعریف بیان نہین ہوسکتی ہے اُسکی بابت یہ ہے کہ غیر ساحر ساحر کا مقابلہ کرتا ہے اور غیر ساحر غالب آتا ہے اسی طور سے اہل اسلام نے ہزارون ملک ساحرون کے لاکھون طلسم فتح کیے اُنکا ساحر کچھ بھی تو نہ کرسکے بلکہ جو اُنکے شریک ہوے اُنکے ترے مرتبے ہوے اور جا اُنکو ملے کیونکہ اہل اسلام کا اقبال ترقی پر ہے خیال کرو کہ دریاے سبز رنگ کے پار ساحر تک نہ آسکا تھا اور جانا کیا چاہیے اگر گرفتار ہوتا مگر عیارون نے اس بار آکر پہلے آفتاب کو قتل کیا اُسکے بعد اندر دریا کے جاکر ہزارون کو کیونکر قتل کیا ماہیان کیونکر ساری کشتیون پر سب ساحر زبردست اور کامل تھے کوئی بھی اُنکا نہ کچھ کرسکا ابھی کل کا واقعہ ہے جیسا کہ عیارون نے جوگی جنگ بیان کیا زمرد کوہ تباہ ہوا زمرد مارا گیا کوئی شک نہین ہے کہ اہل اسلام سے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہے جو مقابلہ کریگا ذلیل ہوگا سوائے ذلت کے کچھ نہ حاصل ہوگا اور جو اُنکا شریک ہوگا وہ مرتبہ اعلے پائیگا پس مین نے تو مذہب اسلام قبول کیا کہ مجھ پر تو اُسکی بزرگی ثابت ہوگئی کیونکہ مین یہان سے ہمراہ مالن کے باغ کی سیر کو گئی تھی وہان جاکر سیر کی وہ مالن نہ تھی بلکہ عیار تھا اسنے عیاری کی مین بیہوش ہوکر گری میرے لشکر نے اُسکو گرفتار کیا مجکو ہوشیار کیا مین اُنکو گرفتار کیے ہوے اپنے لشکر کو آئی تھی کہ راہ مین جوگی ملے کوکبہ نے تمام عیاری خواجہ کی بیان کی جس طور سے خواجہ نے عیاری کی تھی اور اپنی مجبوری آخر عاجز ہوکر اقرار کرنا خواجہ کا رہا کرنا بیان کیا کہ اب تو میرا کیا کرسکتا ہے خواجہ کا پھر گرفتار کرنا اپنی مرتبہ پھر اقرار کرنا بیان کیا اور کہا کہ نہ خداوند کام آئے نہ سحر کام آیا اگر وہ چاہتا تو قتل کرڈالتا تم مین سے کسی کو خبر بھی نہ ہوتی بس ثابت ہوا کہ اُنکا مذہب درست ہے اُنکو اپنے خدا پر بھروسا ہے اگر مین پھر جاؤن وہ ابھی پھر آکر عیاری کرکے گرفتار کرلینگے اور مین اور نہ تم کچھ اُنکا کرسکینگے بس مین نے تو لعنت کی ایسے مذہب پر اور مطیع اسلام ہوئی جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے ہمراہ چلے جسکو میرا ساتھ نہ دینا ہو وہ میرے لشکر سے نکل جاے کیونکہ اُنکا تو مجکو بالکل یقین ہوگیا کہ شہ سمندر ہے ہوگا سمندر شاہ ناحق سے اہل اسلام کے قتل ہوگا اور جو اُسکا شریک ہوگا وہ بہت ذلیل ہوگا پس ایسی ذلت سے تو مرجانا بہتر ہے کیونکہ اگر ذلت حاصل ہوئی اور جان بچی تو بھی غنیمت ہے

نہ کہ ذلت بھی ہوئی جان بھی گئی اور کچھ نہ حاصل ہوا شرکت اسلام مین جان بھی بچتی ہی اور ذلت بھی نہین
ہوتی ہی اگر مرے بھی تو مرتبۂ اعلےٰ پایا اس سے کیا بہتر ہی یہ جو کہ کے تقریر کی اہل دربار نے سنی خیال
کر رہے تھے کہ یہ کیا ملکہ کہ رہی ہین جب ملکہ نے اپنی پوری تقریر ختم کی اور یہ کہا کہ مین نے دین اسلام
قبول کیا اب سب کو معلوم ہوا کہ ملکہ نے دین اسلام قبول کیا سب نے جوابدیا کہ ای ملکہ ہم تو آپکے
تابع حکم ہین نہ ہم سمندر کو جانتے ہین نہ کسی کو جو آپ حکم دین ہم اسپر عمل کرین اگر آپنے دین اسلام
قبول کیا تو ہمنے بھی بس جو طریقہ آپکو آپکے ہادی نے تعلیم فرمایا ہی آپ ہمکو بھی تعلیم فرمائیے اور طرف
لشکر اسلام کے کوچ فرمائیے سمندر کیا بیاقت رکھتا ہی جو آپکو روک سکے یا آپ سے مقابلہ کر سکے
ملکہ نے یہ کلام سنکے جوابدیا کہ ماشاءاللہ جزاک اللہ مرحبا جو کہ تمک حلال اور جہاد نمرد ہوتے ہین
وہ اپنے آقا کو کسی وقت مین نہین ترک کرتے ہین بس ملکہ نے اسیوقت حکم دیا کہ تم لوگ سب مطیع
اسلام ہو سامری و جمشید پر لعنت کرو اور آسمانی خدا کو اپنا خدا جانو یہ جو ملکہ نے کہا سب اہل دربار
نے قبول کیا ملکہ نے اسیوقت سب اہل لشکر کو جمع کیا اور اُنسے بھی یہ ہی تقریر کی وہ سب بھی
مطیع اسلام ہوے اسوقت جمال آرا نے ملکہ سے عرض کیا کہ ملکہ اب مین آپ سے عرض کرنی ہون
کہ جب آپکے نام سمندر شاہ کا نامہ طلب مین آیا تھا اور آپنے قصد کیا تھا تو مین نے بذریعہ علم سحر کے
اور علم کہانت کے دریافت کیا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ جو لشکر آیا ہی اور جس سے سمندر کے مقابلہ
ہی وہ سمندر پر ظفر پائیگا شہر سمندر یہ اہل اسلام کے قبضے مین ہوگا سمندر مارا جائیگا اور جو سمندر کا
شریک ہوگا وہ بھی قتل ہوگا جو اہل اسلام کی شرکت کریگا اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا کیونکہ اُسکا اقبال
ترقی پر ہی مجکو اسوقت ایک خوف پیدا ہوا تھا کو میرا قصد تھا کہ مین حضور سے عرض کرون اور آپکو
اس قصد سے باز رکھون مگر آپکے خوف سے کہ آپ یہ فرمائینگی کہ یہ بھی ہمارے امور مین دخل دینے لگی
مین خاموش ہو رہی ملکہ نے یہ سنکے جوابدیا کہ تو نے مجھ سے کیون نہ بیان کیا مین بھی تو سنتی
وزیر دبیر از کس لیئے ہوتے ہین اُسنے عرض کیا کہ مجکو یہ خوف ہوا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ یہ شریک اہل اسلام
ہوئی کہ اہل اسلام کی تعریف کرتی ہی ملکہ نے کہا کہ خیر جو ہونا تھا وہ تو ہوا ہی اب لشکر کو
کوچ کا حکم دو کیونکہ خواجہ میرا انتظار کر رہے ہونگے یہ سنکے جمال آرا نے اسیوقت لشکر کو
تیار ہونے کا حکم دیا لشکر تو تیار ہوا بس کوچ سب لشکر کو لیکر اسطرف چلی جدھر خواجہ اُسکے
انتظار مین کھڑے تھے اور عیارون سے کہ رہے تھے کہ اُسنے دھوکا دیا وہ ضرور پھر گئی خیر میرے
ہاتھ سے کہان جاتی ہی ایکی مرتبہ پکڑ کر ضرور قتل کرونگا زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہ رہے تھے کہ
ایک طرف سے ابر پیدا ہوا عیارون نے خواجہ سے کہا کہ کسقدر زور سے گھٹا بلند ہوئی ہی ضرور مینھ
برسے گا خواجہ نے کہا کہ یہ تو کسی ساحر کی آمد معلوم ہوتی ہی کہ وہ ابر آکر قریب اُس صحرا کے ملحق ہوا
اُس سے لشکر سا حیران پیدا ہوا وہ لشکر زمین پر اُترنے لگا خواجہ نے دیکھا کہ کوکبہ تخت پر سوار گرد
اُسکے سردار عقب مین لشکر بیشمار آکر پہونچی خواجہ کو دیکھکر تخت پر سے اُتری سب سردارون نے کہا کہ یہ ہی
خواجہ ہین بس خواجہ کو سب نے سلام کیا ملکہ نے خواجہ سے کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی خواجہ نے کہا کہ چلو
طرف لشکر کے اُسنے کہا کہ آپ بھی تشریف لیچلین میرے تخت پر تشریف فرما ہون خواجہ نے جوابدیا کہ
تم لشکر لیکر چلو مین بھی آتا ہون تمھارے ہمراہ نہ چلونگا یہ میرا طریقہ نہین ہی کہ کسی کے ہمراہ چلون یہ عیار
تمھارے ہمراہ ہین بس برق و چالاک کو اُسکے ہمراہ کر دیا وہ لشکر اور عیارون کو ہمراہ لیکر طرف لشکر اسلام

کے روانہ ہوئی خواجہ ایک طرف کو روانہ ہوے اب اس لشکر اور خواجہ کو طرف لشکر اسلام کے روان رکھا جاتا ہی

اب شمہ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہی مقابلہ کرنا چربک و خربک کا بحکم آفاق جادو و دو رمجروح ہونا سہراب و غزالان کا اور آنا خواجہ و کوکبہ کا عین وقت پر کوکبہ کا بحکم مقابلہ کرنا اور دونون کو قتل کرنا عیاری خواجہ کی آفاق پر اور دیگر حالات

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سردار لشکر اسلام کے جو کہ زمرد اسیر کرکے لے گیا تھا اور خواجہ نے عیاری کرکے انکو رہا کیا وہ لشکر مین آئے صاحبقران بادشاہ سے ملے سب بہت خوش ہوے انکے دوسرے دن یہان دربار آراستہ تھا سب حاضر دربار تھے ادھر آفاق اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی اسکے بھی سردار حاضر ہین کہ چربک نے کہا کہ ای آفاق شاہ اب طبل جنگ بجوائیے میرے مقابلہ کا تماشا ملاحظہ فرمائیے کیونکہ زمانہ مہلت بھی تمام ہوگیا ہی یہ جو چربک نے کہا بس اسی وقت آفاق نے حکم دیا کہ طبل جنگی پر چوب لگے کوس حربی بجے ہم کل لشکر اسلام سے مقابلہ کرینگے یہ جو حکم دیا فورًا نقارۂ سحر پر چوب پڑی صدائے نقارہ تمام لشکر مین پھیلی جوڑی ہرکارے کی جو کہ یہان لشکر اسلام کی موجود تھی یہ خبر دریافت کرکے طرف اپنے لشکر کے چلی یہان سب موجود ہین کہ ہرکارون نے داخل بارگاہ ہوکر مجرا گاہ پر سے مجرا کیا دعا و ثنائے شاہی بجالائے عرض کیا کہ لشکر کفار مین آج بحکم آفاق جادو بمشورۂ چربک و خربک طبل جنگ بجا ہی باقی خبر یہ ہی بادشاہ و صاحبقران نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے ہم کل میدان جنگ مین جاکر کفار سے مقابلہ کرینگے یہ جو حکم بادشاہ و صاحبقران نے فرمایا یہان بھی فورًا نقارے پر چوب پڑی صدائے نقارہ سے میدان کین ہل گیا گوش گردون دون کر ہوگئے۔ شعر زنقارہ آواز آمد برون + کہ دون است و دون است و گردون دون کیونکہ طبل سکندری کی صدا چونکہ کوس جاتی ہی صدائے نقارہ سے درندے بھاگے کہ نہ معلوم کیا بلاے آسمانی نازل ہوئی کیا آسمان زمین پر پھٹ کر گرا زمین شق ہوگئی طائر پریشان ہوکر آشیانون سے نکلکر بھاگے پریشان پھرنے لگے ایسے خوف زدہ ہوے کہ اپنے آشیانون سے ڈرنے لگے تمام صحرا کے درخت کانپ گئے دریا کو تلاطم ہوا صدائے کوس نہ تھی صدائے صور اسرافیل تھی قیامت کے آثار نمایان ہوے یہان لشکر مین مرکب رسیان تڑا کر بھاگے چاکرون نے دوڑ کر پکڑا لشکر کفار مین آفاق حکم طبل جنگ دیکر اہل دربار سے ہمکلام تھا کہ ایک مرتبہ اسکے کان مین نقارے کی صدا آئی یہ کانپ اٹھا اسکا تخت لرز گیا سر سردار کے محل پر ایک چوٹ سی لگی جو کہ بزدل تھے انکو اختلاج ہونے لگا بعض صدائے نقارہ سے ایسے خوف زدہ ہوے کہ اپنے مقام سے گر پڑے یہ صدا سنکے آفاق نے ہرکارون سے کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ کیسی صدا ہی کیا کوئی ساحر آیا ہی یا کوئی پہاڑ پھٹ پڑا ہی وہ ہرکارے باہر آئے پہلے لشکر اسلام مین آئے یہان آکر معلوم ہوا کہ نقارۂ حربی بجا ہی یہ اس خیال سے لشکر اسلام مین آئے تھے کہ شاید وہان کے ہرکارے کچھ حال دریافت کرکے آئے ہون تو معلوم ہو جائیگا بس جب یہ معلوم ہوا تو یہ لوگ اپنے لشکر مین آئے آفاق سے عرض کیا کہ لشکر اسلام مین کوس حربی بجا ہی ایک اس لشکر مین نقارہ ہی اسکو طبل سکندری کہتے ہین یہ اسکی صدا تھی یہ سنکے آفاق نے کہا کہ نقارہ کیا ہی یہ معلوم ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا اب راوی نے بیان کیا ہی کہ آفاق نے حکم دیا کہ آپ لوگ جاکر

اپنا بندوبست کرین کیونکہ کل لشکر اسلام سے مقابلہ ہوگا آفاق نے دربار برخاست کیا سب سردار
اپنے اپنے خیمہ کو روانہ ہوے اور جاکر اپنا بندوبست کرنے لگے اُدھر بادشاہ اسلام نے دربار
برخاست کیا سب سردار آلات حرب وضرب کو درست کرنے لگے کفار سحر کو جگانے لگے نقارہ بج رہا ہی اُدھر
طائران سحر یہ خبر لیکر طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوے یہ وہ طائر ہین جو کہ سمندر نے مقرر کیے ہین کہ
جب طبل جنگ بجے ہمکو آکر خبر دینا یہان شہر مین سمندر تخت حکومت پر بیٹھا ہوا ہی سب اہل دربار حاضر
ہین اسکو زمرد کا بڑا محل ہے یہ کہہ رہا ہی کہ ابھی تک کوئی میری لشکر کو نہین آیا یا بوجود یکہ بہت عرصہ ہوا تھا مون کو
گئے ہوے کہ وہ طائر آکر پہونچے انھون نے بزبان انسانی یہ بیان کیا کہ کل لشکر اسلام اور لشکر آفاق سے
مقابلہ ہوگا آج طبل جنگ بجا ہی یہ خبر دیکر وہ طائر خاموش ہوے سمندر نے سنکے انکو اشارہ کیا مطلب
یہ تھا کہ تم پھر اسی لشکر مین جاؤ وہ طائر اسیوقت طرف لشکر کے روانہ ہوے سمندر نے اہل دربار سے
کہا کہ مین بھی کل جاؤنگا جاکر اہل اسلام کے اور آفاق کے مقابلہ کا تماشا دیکھونگا اہل دربار نے
عرض کیا کہ بہت خوب سمندر نے کہا کہ تم سب لوگ میرے ہمراہ چلنا انھون نے عرض کیا کہ بہت خوب
بس راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر شاہ نے بھی یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا محل مین گیا سب سردار
اپنے اپنے مکان کو گئے یہان تو یہ ہوا وہان لشکر مین جانے کا ہونے لگا وہان اسقدر دن طبل جنگ کے
بجنے مین پہر ہوا آفتاب غروب ہوا شب کی تاریکی شروع ہوئی تاریکی چھانے لگی طائر طرف اپنے آشیانون
کے جانے لگے درندے طرف اپنے مسکن کے چونکہ یہ وقت کا وقت تھا کوئی کسی سے نہ بولتا تھا ہرن ہمراہ
شیرون کے چلے جاتے تھے گلون کی گلیان [illegible] رہی تھین شفق بھولی ہوئی تھی آسمان پر آثار شب
نمایان تھے دونون وقت جوڑنے کے قریب تھے دریا کا پانی بھی تھم گیا تھا وہ سہانا سہانا عجب
وقت تھا کہ ہر طرف ایک سیاہی پھیلی ہوئی تھی وہ آفتاب کا غروب ہونا ماہتاب کا نکلنا عجب
سماں دکھا رہا تھا سردار خیمون سے نکل نکل کر اکی سیر کو روانہ ہوے تھے ہوا سرد کے جھونکے
آرہے تھے سبزہ پر جو مردہ تھا بسبب شدت دھوپ کے اب جو دھوپ نہین ہی ہوا سرد نے
اُسکو بھی ہرا کر دیا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ سبزہ نہین ہی بلکہ زمین کے بال کھڑے ہوگئے ہین یہان تک کہ وہ
وقت آیا کہ لشکر اسلام مین صدائے اذان بلند ہوئی سب نے صدائے اذان سنکے وضو کیا نماز مغرب
بصد رجوع قلب ادا کی اُدھر لشکر کفار مین شام کی وردی پہنی جانے لگی گھنٹ وغیرہ بجنے لگے جب ادھر نمازون سے اور کفار کو پوجنے سے فراغت ہوئی اب سب اپنے اپنے کام مین
مصروف ہوے اُدھر فراش فلک نے چادر ظلمت کی تمام عالم پر سے معمور ہوگیا آسمان تا زمین
ایک دریاے نور تھا کہ یکبارگی تھا غرباں فلک سے اوس چھن چھن کر گرنے لگی اُسکے سبب سے
سبزے مین طراوت آنے لگی پھول کھلنے لگے باغون سے خوشبو آنے لگی شاہ شب نے اپنا دربار کیا
سب اہل دربار حاضر ہوے تخت نیلی پر جلوہ کیا یعنی ماہتاب مع ستارون کے برآمد ہوا ادھر
لشکر مین دونون طرف طلایہ پھرنے لگا صدائے ہوشیار باش وبیدار باش بلند ہوئی لشکر کفار
مین ساحر نے اپنے سحر کو جگانے لگے لشکر اسلام مین غازیان دیندار آلات حرب وضرب کو درست
کرنے لگے ہر ایک خیمہ سے صدائے بہادران آرہی تھی کہ وہ جاگ رہے تھے اپنی فوجون کو
مستقل کر رہے تھے باہم دست وانشا بیٹھے ہوے معرکہ جنگ کا حال بیان کر رہے تھے کہ
کل صبح کو مقابلہ ہوگا دیکھیے میدان کسکے ہاتھ رہتا ہی کون سرسبز ہوتا ہی کون میدان جنگ سے

بھاگتا ہی دیکھین کون ثابت قدمی دکھاتا ہی کون کمیت رہتا ہی دیکھین کسکی قضا ہی اور کسکی حیات ہی
کون عروس مرگ کو بیاہ کرلاتا ہی کل وہ تلوار ہوگی کہ کفار کو بھی معلوم ہوگا کہ یون مقابلہ ہوتا ہی یون
غیر ساحر لڑتے ہین ساحرون سے راوی نے بیان کیا ہی سردارون کا یہ عالم تھا کہ خیمون سے نکل نکلکر
طرف آسمان کے دیکھتے تھے کہ آثار سحر نمایان ہوے یا نہین دامن کو طرف ہوا کے کرکے
دیکھتے تھے کہ نسیم سحری آتی ہو تو معلوم ہو جاے اہل اسلام کا تو یہ حال ہی سرداران اسلام تو
سامان و درستی آلات مین مصروف ہین ادھر کفار اپنے اپنے خیمون مین بیٹھے ہوے سحر کو جگا رہے
ہین کسی خیمہ مین سے دھوان گوگل و رالی و سرسون کا بلند ہی کالے دانہ کے جلنے کی بو آرہی ہی کوئی بچہ کو
کو جھٹکا کر رہا تھا کوئی بکھ الفاظ سحر پڑھ رہا تھا کوئی اپنے بیرون کو جگا رہا تھا ہر طرف لشکر کفار مین
سحر کا چرچا بلند تھا کوئی کالی کو پکار رہا تھا کوئی لونا چماری کو غرض ہر خیمہ سے یہ ہی صدا آرہی تھی اسقدر
دھوان بلند تھا کہ آسمان برابر بن بنکر جاتا تھا طلایہ پھر رہا تھا صدائے ناظر باش و حاضر باش
بلند تھی یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی انجمن شب درہم و برہم سلطان خسب مع اپنے لشکر کے
طرف مغرب کے شکست کھاکر روانہ ہوا آمد آمد سلطان روز کی ہوم خانہ مشرق سے شروع
ہوئی شاہ خاور بچھونی نور خانہ پر ڈالے ہوے برآمد ہوا اپنے نور جمال سے تمام عالم کو روشن و منور کیا
نسیم سحری کے جھونکے چلنے لگے طائران خوش بیان آشیانون سے نکلکر شاخہاے درخت پر چہکر چہ زنی
کرنے لگے پھول باغون مین کھلے انکی خوشبو سے چمن مہکے بادصبا کے جھونکون نے اشجار کو حرکت دی پھول
شاخون سے جھوم کر گرے ادھر لشکر مین اپنے اپنے مقام پر سے چلے کہ چلکر پھولون کو چنین ادھر نور سحر جو آسمان پر
ظاہر ہوا آثار سحر دیکھکر موذنون نے صداے اذان بلند ہوئی شعر موذن اذان سے ہوے بہرہ مند
ہوئی صوت اللہ اکبر بلند ہو فلک سے لگی ہونے تارے نہان ہو چھپا نور مہ جادو کہکشان ہو رخ
شمع مائل بزردی ہوا ہو لباس فلک لاجوردی ہوا ہو صداے اذان سنکے ہر ایک نے وضو کیا نماز سحر
بصد جشن و خضوع ادا فرمائی اپنے خالق سے دعا مانگی اور التجا کی کہ بمکو ظفر عنایت ہو ہماری آبرو تیرے
ہاتھ ہی تو بڑا کریم ہی بڑا رحیم ہی تو غفار ہی تو رحم کرنے والا ہی ہر ایک کی عزت و آبرو کا رکھنے والا ہی سوائے
تیری ذات کے کوئی سہارا نہین ہی تو آج ہماری آبرو میدان جنگ مین رکھ لینا تو مالک ہی ہم تیرے سوا
کس سے التجا کرین ہر ایک نے دعا مانگ کر سجادہ اٹھایا آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہوے ادھر لشکر مین
گربندی ہونے لگی بادشاہ و صاحبقران بیدار ہوے نماز سے فراغت کرکے دعا طلب فتح کی فرمائی
اسکے بعد اس انتظار مین تشریف فرما ہین اپنے اپنے مقام پر کہ سحر ہو لے تو لشکر کو لیکر طرف میدان جنگ کے
روانہ ہون کہ ادھر سردار اپنے اپنے خیمون سے نکلکر جلوخانہ مین آئے لشکر تیار ہوکر طرف میدان کے گیا
کہ اس عرصہ مین آفتاب نکل آیا تمام عالم نور سے مملو ہو گیا کہ صاحبقران برآمد ہوے سب نے مجرا کیا
بعد تھوڑے عرصہ کے بادشاہ تشریف لاے صاحبقران کا مجرا ہوا پھر سب سردارون کی سواری مثل باد ہواکی
کے طرف میدان جنگ کے چلی یہ عالم تھا کہ گرد شاہ کے سب سردار تھے بیچ مین آپ وہ شاہ یون تھا جیسے ستارون
مین ماہ یا بلبلون مین پھول ہوتا ہی وہ وقت سحر وہ ہوا سبزہ و اوس کے قطرے ٹکا چمکنا عجب سماں دکھاتا تھا صداے
باجاے جنگی دونکو امنگ جنگ دلاتی تھی اس صدا کو سنکے سردار و اہل لشکر جھوم جاتے تھے وہ ہر رنگ کے پھریرے
رنگ سے سحر کا رنگ بدل جاتا تھا کہ لشکر اسلام آکر پہونچا ادھر آفتاب بھی بیدار ہوا سب اپنے لشکر کو لیکر طرف
میدان جنگ کے چلا کالے علم پشتون پر اژدرون کے لگے ہوے کہ وہ اژدرا کر ایک طرف تمام ہوے کہ آفتاب بھی

آکر پہونچا دونون طرف صف آرائی ہوئی لشکر آراستہ ہوے لشکر اسلام سے تبردار نکلے انھون نے پست و بلند زمین کو
ہموار کیا لشکرون نے نکلکر آبیاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھا دیا لشکر کفار سے ایک ساحر نے بڑھکر جو سحر کیا جو زمین کہ
پست و بلند تھی اُسکو ہموار کر دیا ایک دریا دل نے بڑھکر سحر کیا کہ ابر اُٹھا اُس سے مثل پہار کے بودیان
بڑین کہ اُسکے سبب سے گرد و غبار بیٹھ گیا کہ دونون طرف سے نقیب نکلے انھون نے نقابت کی جب نقابت
کر چکے دونون لشکرون کی صفون پر سناٹا چھا گیا ہر ایک کو جوش شجاعت آگیا کہ لشکر کفار سے چریک خود آفاق سے
اجازت لیکر نکلا آفاق نے کہا کہ ای چریک تم کیون جاؤ اور کوئی برائے مقابلہ جائیگا چریک نے کہا کہ ای
آفاق اس سے کیا حاصل کہ اور لوگ قتل ہون مین ہی کیون نہ جاکر لشکر کا خاتمہ کردون آفاق نے اجازت
دی وہ میدان مین آیا سر اپا میدان کا دکھایا آواز دی کہ میرے مقابلہ کو کوئی آئے جسکو تمنائے مرگ ہو سنکے
سہراب بادشاہ سے اجازت لیکر اُسکے مقابلہ کو آیا چریک نے کہا کہ ای سہراب کیون قضا آئی ہے تو کیا نہین جانتا ہی
کہ مین روئین تن ہون میرے اوپر تیرا حربہ نہ کارگر ہوگا سہراب نے جواب دیا کہ یہ تو مجھکو بخوبی معلوم ہے مگر مین
تجکو قتل کرونگا چریک نے کہا کہ کیا مجال اور کیا طاقت سہراب نے کہا کہ اچھا اپنا حربہ کر بس یہ سنکے
چریک نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اُس سے ایک گیند نکالا اُسپر کچھ اسم سحر دم کرکے طرف سہراب کے پھینکا
وہ گیند فریب سہراب پہونچکر شق ہوا اُس سے ہر ایک پنکھڑی جدا ہوئی اور ہر پنکھڑی سے ایک
شعلہ آگ کا نکلا اور طرف سہراب کے چلا سہراب نے جو اشارہ کیا ایک جانور پیدا ہوا اُسنے
آکر جو سانس لی تمام شعلے گل ہو گئے یہ دیکھکر چریک نے اشارہ کیا کہ ایک برق چمک کر اُس جانور پر
گری کہ وہ جلنے لگا یہ دیکھکر سہراب نے کہا کہ یہ کیا واہیات سحر ہی کوئی عمدہ سحر کر و کہ کچھ حال کھلے یہ سنکے
چریک نے کہا کہ اچھا اب مین عمدہ سحر کرتا ہون دیکھون تو میرے حربہ سے کیونکر بچتا ہی یہ کہکر اپنی جھولی
پر ہاتھ ڈالکر ایک گولا فولادی نکالا اپنی ران مین خشتر دیا اُس سے خون لیکر اُس گولے کو رنگین کیا اسم سحر
پڑھکر دم کیا اُس گولے کو طرف آسمان کے پھینکا وہ آسمان پر جاکر شق ہوا اُس سے ایک دھوان نکلا
وہ آسمان پر گیا تھوڑے عرصہ کے بعد ہوا چلی اب جو دیکھا تو اُس ہوا سے غبار پیدا ہوا اُس غبار نے
آکر سہراب کو چارون طرف سے گھیر لیا ایک گیند غباری تیار ہو گیا ایسی تاریکی تھی کہ تمام عالم سہراب کو
تاریک معلوم ہوتا تھا کچھ نہ نظر آتا تھا یہ جو سہراب نے دیکھا بس اُسیوقت اُسی تاریکی مین اپنی جھولی
سے ایک چراغ نکالا اُسکو روشن کیا روشنی ہوئی اب سہراب نے یہ کیا کہ اُس روشنی مین اپنے
جوابے سے ایک چھوٹی سی ڈبیا نکالی اُسکو کھولا اُسمین سے ایک پتلی نکلی اُس سے کہا کہ تو
یہ چراغ اُٹھالے اُسنے وہ چراغ اُٹھا لیا اب سہراب نے سحر کیا کہ ایک ابر پیدا ہوا اُس ابر
سے پانی برسنے لگا جو جو پانی برستا تھا وہ وہ گیند برطرف ہوتا تھا کہ تھوڑے عرصہ مین
وہ گیند برطرف ہو گیا بس سہراب نے اُس چراغ کی طرف اشارہ کیا کہ وہ شعلہ بنکر طرف
چریک کے چلا چریک نے جو دیکھا کہ اسنے سحر کمال کا کیا ہی بس اسنے اپنی زبان مین خشتر دیا
اور خون لیکر اُس شعلہ پر مارا کہ شعلہ بجھ گیا بس چریک نے اُس سحر کو دفع کرکے اب جو سحر کیا ایک
برق چمک کر چلی سہراب نے لاکھ لاکھ سپر کو سر کی پناہ کیا مگر وہ برق جو گری سپر کو کاٹ کر
سہراب کے سر پر آئی سہراب نے دیکھا کہ یہ برق نہین رکتی بدنور اُٹھ پرے جست کرکے آیا
زمین پر کیونکہ اسکا طالع خراب تھا نہ بچ سکا وہ برق اگر سر پر گری تا دو ابر دا تری کہ سہراب نے سحر کر کہ دستانہ
مارا وہ تو نکل گئی مگر چاد خون کی سر سے نکلی کہ سہراب کو غش آنے لگا اسنے قصد کیا بڑھکر تلوار سے سر کاٹ لون کہ

یہ حال دیکھکر ملکہ غزالان نورًا اپنے طاؤس سحر کو بڑھاکر بادشاہ کے روبرو آئی عرض کیا کہ اجازت دیجیے کہ مین جاکر اس گبر سے مقابلہ کرون بادشاہ نے فرمایا کہ سپرد خداوند کریم کیا بس غزالان طاؤس کو بڑھاکر میدان مین آئی اور صدا دی کہ دست خود را بگذار راوی نے بیان کیا ہی کہ قبل مقابلہ ہونے کے جب لشکر پہونچے تھے تو سمندر شاہ مع اپنے سردارون کے تخت پر سوار گرد سرداران نامدار و افسران نامی و پہلوانان گرامی کے آکر کھڑا ہوا تھا اسکے سر پر تاج شاہی تھا بر مین قبا تھی شمشیر الماس نگار روبرو رکھی ہوئی تھی سر پر ابر سحر سایہ فگن تھا اس سے بارش مروارید ہو رہی تھی اور خود بخود گھنٹ و ناقوس کی صدا آرہی تھی یہ سب سامان تھا کہ سمندر نے آکر اپنا تخت ایک طرف قائم کیا تھا کہ مقابلہ ہونے لگا تھا خلاصہ یہ کہ غزالان اسکے روبرو پہونچی اسنے کہا کہ اے عورت تو میرے مقابلہ کو آئی ہی مین مرد ہون تو عورت ہی میرے تیرے رات کو مقابلہ ہوگا پلنگ پر اسوقت لطف حاصل ہوگا بڑی بیحیا ہی کہ میدان مین مقابلہ کرنے آئی ہی جا پردے مین بیٹھ یہ جوچریک نے کہا غزالان کو غصہ آیا جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی جا میرے روبرو سے دور ہو یہ مقام جنگ ہی نہ جائے کلمہ و کلام ابکی جو تو نے ایسے کلمے زبان سے نکالے گا تو تیری گدی کی طرف سے زبان کھینچ لونگی تو بڑا چرب زبان ہی لاجواب رکھتا ہو چریک نے یہ سنکے کہا کہ تیری قضا ہی آئی ہی مین کیا کرون یہ کہکر طرف آسمان کے اشارہ کیا کہ ایک جانور آسمان کی طرف سے پرواز کرتا ہوا آیا اسنے اشارہ کیا اس جانور نے سر پر غزالان کے گردش کی اور آواز دی بس ایک صدا مین کچھ نہ معلوم ہوا دوسری صدا مین غزالان کو حرکت ہوئی تیسری صدا مین لہرا کر گرنے لگی کہ اسنے کچھ اٹھاکر جو طرف آسمان کے پھینکا ایک برق چمکر گری کہ اسنے غزالان کو زخمی کیا کہ ایک بجلی نے زمین سے نکلکر غزالان کو اندر زمین کے کھینچ لیا ورنہ اسنے خاتمہ کر دیا تھا کیونکہ وہ تو مجبور ہوگئی تھی کہ اسکو ہوش نہ تھا جب غزالان کو بجلی لیگئی اور سہراب کو غزالان نے آکر اس حالت زخمداری مین واپس کر دیا تھا اب میدان خالی ہوا اسنے مبارز طلب کیا کئی سردار آئے پہلے اسنے وار کیا جب سردار اسلام نے وار کیا اسنے سر جھکا دیا کہ تلوار پھر کر اچٹ گئی کیونکہ وہ روئین تن تھا اسنے ایک بال سر سے توڑا اسکی کمند بناکر اسکو باندھ لیا اسی طور سے اسنے دو پہر تک چند لشکری جو کمزور تھے اور نچلے درجہ کے تھے انکو باندھ لیا اور قصد کیا کہ انکو میدان سے لیجاؤن سمندر ایک طرف کھڑا دیکھ رہا ہی کہ ایک طرف سے ابر سحر پیدا ہوا کہ اس سے ہزارون ستارے چمک رہے تھے کہ وہ ابر آکر منشق ہوا اس ابر سے چند اژدر پیدا ہوے آخر علم تھے وہ اژدر ایک طرف کو کھڑے ہوے اس سے ایک لشکر ساحرون کا پیدا ہوا چند ہرکارے طرف کے لشکر اسلام کے اور طرف سے آفاق کے اور طرف سے سمندر شاہ کے برائے خبر چلے جب ہرکارے جا چکے اب آفاق و سمندر نے دیکھا کہ تخت پر ملکہ کوکبہ روشن تن سوار ہی اسکے عقب مین لشکر ہی سمندر شاہ نے اپنے وزیر وعشاق اپنے استاد سے کہا کہ اب میرے کمک کرنے والے آنے لگے ملاحظہ فرمایئے کہ ملکہ کوکبہ کسقدر لشکر لیکر آئی ہی ادھر آفاق کو بھی یقین ہوا کوکبہ کو دیکھکر کہ یہ سمندر شاہ کی کمک کو آئی ہی ضرور میری ماتحت ہوگی یہ خیال کر رہے تھے کہ کوکبہ نے جو دیکھا کہ ایک طرف سمندر شاہ کھڑا ہوا ہی ایک طرف آفاق مع لشکر کے کھڑا ہوا ہی اور چریک میدان مین ہی اور ایک طرف لشکر کثیر ہی کہ جسکی حد و انتہا تک نہین ہی جہان تک نگاہ کام کرتی ہی سوائے لشکر کے دوسری کوئی شئی نہین دکھائی دیتی ہی کوکبہ نے دیکھا کہ چریک جو میدان مین کھڑا ہی اسکے برابر چند آدمی رسن سے بندھے ہوے پڑے ہین یہ دیکھکر کہا کہ ای برق وچالاک بدونون لشکر تو مین نے پہچانے کہ ایک آفاق کا ہی

اور ایک طرف سمندر شاہ کھڑا ہوا ہی اپنے سردارون سمیت یہ لشکر اسلام ہی جو کہ مقابلہ مین
آفاق کی صف آرا ہی اور یہ چربک سے سردار مقابلہ کرنے آئے تھے وہ گرفتار ہوے ہین یہ جوانسے کہا
برق نے جوابدیا کہ ہان اندازسے تو یہی معلوم ہوتا ہی کہ لشکر زمین پر آچکا ہی وہ ہرکارے یہ خبر
دریافت کرکے اپنے اپنے لشکر مین چلے گئے ہین انکو یہ معلوم ہوگیا ہی کہ یہ لشکر کوکبہ کا ہی آفاق کے ہرکارون
نے جاکر آفاق سے کہا کہ یہ لشکر ملکہ کوکبہ کا ہی یہ ہی سمندر کو بھی خبر دی آفاق وسمندر نے
جوابدیا کہ ہمکو پہلے ہی معلوم ہوگیا تھا کہ ادھر ہرکارون نے اہل اسلام کے جاکر صاحبقران
بادشاہ سے عرض کیا کہ یہ لشکر کوکبہ کا ہی مگر اس لشکر کے ہمراہ ہمارے لشکر کے عیار ہین معلوم
یہ گرفتار کرکے لائی ہی یا وہ خود ہمراہ ہین کیا امر ہی ان عیارون کو نہ آفاق کے ہرکارون
نے دیکھا تھا نہ سمندر کے ہرکارون نے جو وہ خبر دیتے بس جب یہ صاحبقران کو معلوم ہوا
تو فرمایا کہ حال معلوم ہوجائیگا کوئی مقام فکر ونشویش نہین ہی یہان تو یہ تقریر ہورہی ہی کہ ادھر
کوکبہ نے اپنے لشکر کو ایک طرف صف آرائی کا حکم دیکر اپنا تخت سحر بڑھاکر طرف میدان کے
چلی برق وچالاک سے کہا کہ مین جاکر اسکو قتل کرتی ہون کچھ تو تحفہ برائے نذر صاحبقران
بجالاؤن انھون نے جوابدیا کہ تم ادھر جاؤ ہم لشکر مین جاتے ہین بس برق وچالاک کوکبہ کے لشکر
سے نکلکر طرف اپنے لشکر کے چلے کوکبہ میدان مین مقابل چربک کے آئی اور کہا کہ او کافر غدار
تو نے بڑا سر اٹھایا ہی تجکو کچھ خبر بھی ہی مین تیری قاتل آپہونچی ہون تو میرے ہاتھ سے نہین بچ سکتا ہی
چربک نے کہا ای ملکہ تم تو ہماری شریک ہو سمندر شاہ کی کمک کو آئی ہو مین بھی سمندر شاہ
کی طرف سے اہل اسلام سے مقابلہ کررہا ہون مین نے سہراب جادو وغزالان کو زخمی کیا ان
سہ ہرکارون کو جو کہ غیر ساحر تھے اسیر کرلیا ہی تم لشکر مین جاؤ آفاق کے اپنے لشکر کو بھی شریک کرو
سمندر شاہ بھی سامنے موجود ہین یہ جو چربک نے کہا بس ملکہ نے جوابدیا کہ ای چربک مین تجھ سے
مقابلہ کرنے آئی ہون کیونکہ مین نے دین اسلام قبول کرلیا ہی تجکو اسکی بزرگی ثابت ہوگئی ہی یہ
سب مذہب باطل ہین یہ جو ملکہ نے کہا چربک نے جوابدیا کہ اب معلوم ہوا کہ تو بادشاہ سے پھر گئی ہی
تو بھی مرتد ہوگئی ہی بس مین تجکو بھی قتل کرونگا ادھر سمندر شاہ نے ہرکارون سے کہا کہ جاکر کوکبہ
سے کہو کہ اس سے نہ مقابلہ کرے یہ ہماری طرف کا سردار ہی ابھی وہ لشکر مین چلی آئے اپنے لشکر کو بھی شریک
لشکر آفاق کرے کیونکہ وہ جو سامنے لشکر ہی اہل اسلام کا ہی اور یہ مقابلہ کررہا ہی اسنے کئی سردارون کو
قتل کیا ہی اور زخمی اور گرفتار ہین آج اسی کو مقابلہ کرنے دو کل تم مقابلہ کرنا یہ جو سمندر شاہ نے
ہرکارون سے پیام کہلا بھیجا اسکا جواب ملکہ نے یہ دیا کہ مین خود آپ سے مقابلہ کرنے آئی ہون مین آپکی
شریک نہین ہون بلکہ اہل اسلام کی شریک ہون کیونکہ مین نے وہ مذہب قبول کرلیا ہی یہ جو ملکہ نے کہا
ان ہرکارون نے جاکر سمندر سے کہا سمندر کو نہایت غصہ آیا اسنے عشاق سے کہا کہ اپنے سنا کوکبہ کی شامت
آئی ہی تجھ سے مقابلہ کا قصد رکھتی ہی بہت خوشی مین آئی ہی خیر مین نے تو خیال کیا تھا کہ میری کمک کرنے آئی ہی بموجب میری طلب
کے اب معلوم ہوا کہ یہ ہمسے برخلاف ہی اور ہمسے پھر گئی ہی یہ جو سمندر نے کہا عشاق نے جواب دیا کہ
دیکھا جائیگا ابھی دیکھیے کون کون شریک اہل اسلام ہوتا ہی اسپر کیا منحصر ہی ادھر کوکبہ نے
چربک سے کہا کہ کیا ارادہ ہی آیا مقابلہ کرے گا یا میری اطاعت چربک نے کہا مین مقابلہ
کرونگا او کیا حربہ رکھتی ہو یہ کہتا تھا چربک کا کہ ملکہ نے اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا ایک ڈبیا نکالی

اسکے اندر سے بہت سے ستارے نکلے جبکہ اسکو کھولا بس اُن ستارون کو ملکہ نے ہاتھ مین لیکر اور کچھ اسم سحر
دم کرکے اُنہیں طرف آسمان کے پھینکا کہ وہ سب جاکر بالاے آسمان چھٹکے اور اُنمین سے ہزارون ستارے نکلے
اور برقین چمکین ہزارون ستارے لشکر آفاق پر آکر گرے کہ اُنھون نے کام برق کا کیا کہ جسکے سر پر پڑا
ٹانگون سے نکل گیا اور ایک بہت بڑا ستارا چمک کر چریک کی طرف چلا سنے لاکھ لاکھ تدبیر کی سپرین سر پر
قائم کین مگر کچھ نہ ہوسکا سپرون کو جلاتا ہوا اسکے سر پر پڑا اور دو کرکے ٹانگ کی راہ نکل گیا کچھ روئین تنی
نہ کام آئی اُس ستارے نے دو پر کاے کیے یہ حال ہوا کہ ایک سیاہ آندھی اٹھی ہر طرف شور برپا ہوا اُدھر لشکر
مین اُن ساحرون کے مرنے سے ایک طلاطم ہوگیا اِدھر چریک کے مرنے سے برف باری سنگباری ہونے لگی
آگ برسنے لگی تاریکی ہوگئی بعد تھوڑے عرصہ کے صدا آئی کہ کشتی مرا نام من چریک روئین تن جادو
بود افسوس مردیم وجان دادیم مطلب خود نرسیدیم یہ جو صدا آئی وہ تاریکی برطرف ہوئی روشنی ہوئی
اُنکے بیرخل بچاکر فرار کرگئے اُنکے سر کے جو بال کالے ہوے تھے اُس سے ایک طائر پیدا ہوا اُسنے آواز یا واز
انسانی دی کہ ای آفاق واہل لشکر آفاق وسمندر شاہ آگاہ ہو کہ اب سمندریہ کے فتح ہونے کے دن آگئے
سمندر شاہ کی عمر تمام ہوئی اُسکی قضا آگئی ہر یہ قتل ہوگا شہر سمندریہ ہاتھ سے اہل اسلام کے تباہ ہوگا سمندریہ
پر کیا منحصر ہر نہ طاق تک تباہ ہوگا یہان سب مقامون پر دین اسلام کا ڈنکا بجے گا یہ کہکر ایک شعلہ نکلا کہ
وہ طائر جل گیا اُدھر تمام لشکر مین طلاطم مچا ہوا تھا وہ ستارے گر رہے تھے چمک چمک کر یہ حال دیکھکر
آفاق نے خیال کیا کہ کوکبہ نے بڑے غضب کا سحر کیا ہر اگر یہی حالت رہی تو تھوڑے عرصے مین
تمام لشکر تباہ ہوجائیگا یہ خیال کرکے بس آفاق نے اشارہ کیا کہ ایک مرتبہ ایک غبار بلند ہوا اور
وہ غبار گرد لشکر آفاق کے حائل ہوا اور ایک چھت آہنی بنکر تیار ہوئی اُسپر ستارے گرنے لگے آفاق
لشکر سے نکلکر باہر آیا اور کہا کہ ای کوکبہ اگر کچھ دعوی ہر تو میرے مقابلے کو کل آنا آج تو شام ہوگئی ہر اگر
مقابلہ ہوگا تو اور شام ہوجائیگی کچھ لطف نہوگا کیا لوگ دیکھینگے لہذا کل صبح کو مقابلہ ہو کوکبہ نے
کہا کہ اچھا مین موجود ہون چاہے آج مقابلہ کرجاہے کل یہ سنکے آفاق نے کہا کہ مین کل مقابلہ کرونگا
یہ کہکر اپنے لشکر مین چلا آیا اُدھر کوکبہ نے اپنے لشکر کی طرف رخ کیا بس آفاق نے لشکر مین پہونچکر جو سحر کیا
کہ وہ ستارے برسنا موقوف ہوگئے کوکبہ کا سحر رد ہوا یہ اُسکا اوڑنے سحر تھا بس آفاق نے اس سحر کو دفع
کرکے خیال کیا کہ طبل بازگشت بجوا دون کیونکہ اب زمانہ مقابلہ کا نہین ہر بس طبل بازگشت بجوا یا لشکر اسلام
مین بھی طبل بازگشت بجوا دیا یہان برق وچالاک نے آکر عرض کیا کہ ای صاحبقران یہ ملکہ کوکبہ
بڑی ساحرہ زبردست ہر اسکو خواجہ سلامت نے عیاری کرکے اپنا شریک کیا ہر عین وقت پر
پہونچی یہ خبر سنکے سب اہل اسلام خوش ہوے اور خیال کیا کہ بکھ تو ساحر لشکر مین ہوے ادھر
کوکبہ نے جب چریک کو قتل کرکے آفاق سے اقرار مقابلہ کرکے اپنے لشکر کی طرف کوچ
کیا اور دونون لشکرون مین طبل بازگشت بجا اپنی اپنی فرودگاہ کی طرف واپس چلے گئے
سمندر شاہ بھی مع اپنے سردارون کے طرف شہر کے واپس گیا یہان آفاق نے فرودگاہ پر
پہونچکر لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا اہل لشکر نے کمر کھولی آفاق نے دربار کیا سب حاضر دربار
ہوے یہان تو دربار آراستہ ہوا اُدھر بادشاہ نے بھی فرودگاہ پر پہونچکر لشکر کو آرام پذیر ہونیکا
حکم دیا بادشاہ وصاحبقران نے دربار کیا سب سردار حاضر دربار ہوے کہ صاحبقران
نے برق ثانی سے فرمایا کہ یہ لشکر تمکو کہان ملا اُسنے عرض کیا کہ اسکا واقعہ تو یہ غلام حضور سے

میدان جنگ مین مرض کر چکا ہو صاحبقران نے فرمایا کہ اُسوقت کچھ اچھے طور سے نہین سُنا ہو تب برق تانی نے اپنا اور چالاک و قران کا سردارون سے جدا ہونا چالاک و قران کا عیاری کرنا اُسکا خبردار ہونا اُنکا بھاگ کر چلے آنا اپنا عیاری کرنا اُسکے بعد خواجہ کا عیاری کرنا اور اُسکا مسلمان ہونا عرض کیا اور عرض کیا کہ خواجہ تو لشکر کو روانہ کرکے اور خود ایک طرف کو چلے گئے ہین ہم لشکر لیکر ادھر آئے یہ جو صاحبقران نے سُنا بہت خوش ہوے فرمایا کہ خواجہ بھی مثل خواجہ اول و خواجہ ثانی کے عیاری کرنے لگے ہین اُنکی بھی عیاری اب مثل اُنکی عیاری کے ہوتی ہو بادشاہ نے فرمایا کہ بہت بجا ارشاد ہوا یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ کوکبہ اپنے لشکر مین پہونچی سب سردارون کو لیکر اور چند کشتیان برائے نذر صاحبقران بادشاہ لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئی لشکر کو اُسی مقام پر فروکش ہونے کا حکم دے گئی لشکر اُترنے لگا خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے کہ ادھر ملکہ داخل لشکر اسلام ہوئی ہرکارون نے یہ خبر صاحبقران کو پہونچائی کہ ملکہ کوکبہ مع اپنے سردارون کے طرف بارگاہ حضور کے آتی ہین یہ جو صاحبقران نے سماعت فرمایا فوراً چند سردار برائے استقبال روانہ فرمائے وہ سردار بیرون بارگاہ آئے کوکبہ کو اندر بارگاہ کے بصد عزت و حرمت لے گئے صاحبقران نے کرسی مرحمت فرمائی بہت آبرو سے پیش آئے بہت خاطر کی فرمایا کہ ملکہ تمنے بڑی مہربانی کی جو دین اسلام قبول کیا اپنی عقبے کو درست کیا راہ ضلالت کو ترک کیا جو کہ نیک ہوتے ہین وہ ایسے ہی ہوتے ہین ملکہ نے دست بستہ ہوکر سلام و مجرا کیا اُسکے بعد وہ تحفے جو برائے نذر لائی تھی پیش کئے بادشاہ و صاحبقران نے قبول فرمائے وہ سلام کرکے اُسی کرسی پر بیٹھ گئی جو مرحمت ہوئی تھی اور سب سردار اُسکے صاحبقران و بادشاہ کے قدمبوس ہوے اُنکو بھی کرسیان مرحمت ہوئین وہ لوگ بھی سلام کرکے بیٹھے اُسوقت کوکبہ نے صاحبقران و بادشاہ سے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ یہ جو آپنے فرمایا کہ تمنے بڑی مہربانی کی کہ دین اسلام قبول کیا خداوندا یہ تو مین نے اپنی عقبے درست کی اپنے کو راہ ضلالت سے نکالا اپنے دین کو درست کیا کسی پر کیا احسان بلکہ مجکو آپکا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ اگر آپ نہ اسطرف تشریف لاتے نہ آپکے قدم مبارک یہان آتے نہ ہمکو یہ دن نصیب ہوتے یہ سب ہماری خوش قسمتی اور نیک انجامی تھی کہ ہمارے اتنے زمانہ تک راہ ضلالت مین مبتلا تھے اب آپکے قدم کی برکت سے ہم سب راہ نیک سے بہرہ یاب ہوے اپنے مقصد اصلی پر پہونچے یہ آپکا فرمانا بجا ہی کہ تمنے دین اسلام قبول کیا یہ ہماری بدقسمتی تھی کہ اگر ہم دین اسلام قبول کرتے کیونکر آپ ایسا راہ نما ملتا ہم سب اسی ضلالت مین مبتلا رہتے صاحبقران نے فرمایا کہ ملکہ یہ تمھاری نیک انجامی و خوش قسمتی ہی کہ تم ایسے گھر مین پیدا ہوئی ورنہ بہت سے ایسے لوگ تھے کہ جو راہ نیک پر نہ آئے قتل ہوے اور بہت سے ایسے ہین جو نہ آئینگے اسی ضلالت مین اس عالم ایجاد سے طرف عدم کے جائینگے اور قعر دوزخ اُنکا مسکن ہوگا اور بہت سے ایسے ہین جو کہ مثل تمھارے ایمان قبول کرینگے یہ اپنی اپنی تقدیر اور اپنا اپنا مقدر ہی بس تمکو لازم ہی کہ تم کسی سردار کو روانہ کرکے اپنے لشکر کو بھی اسی لشکر مین شامل کرلو کوکبہ نے عرض کیا بہت خوب اُسوقت اپنے ایک سردار کو طرف اپنے لشکر کے روانہ کیا کہ تم جاکر میرے لشکر کو لے آؤ وہ سردار بارگاہ سے نکلکر اور لشکر اسلام کو طے کرکے داخل لشکر ہوا اور سب لشکر لیکر اور سب سامان ہمراہ لشکر لیکر داخل لشکر اسلام ہوا مقام مناسب دیکھکر اپنے لشکر کو اُتارا خیمے وغیرہ برپا ہوے اُسکے بعد خود دربار مین آیا ملکہ سے آکر عرض کیا کہ مین لشکر کو لے آیا اور جاے مناسب دیکھکر فروکش کیا ملکہ نے کہا کہ اچھا یہان جو جو مین سب موجود ہین کہ صاحبقران نے فرمایا کہ نہ معلوم خواجہ کدھر گئے ہین

کہ لشکر تو آگیا مگر وہ نہ آئے یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ دیکھا خواجہ بھی ہنستے ہوئے چلے آتے ہین آکر سب کو سلام کیا
اپنی کرسی پر بیٹھے بادشاہ و صاحبقران نے مزاج پرسی کی خواجہ نے جواب دیا کہ اچھا ہون میرا نقصان اس
عیاری مین رہتا ہوا خیر جو کچھ ہوا سو ہوا سردار تو رہا ہو کر آگئے خدا نے سرخرو تو کیا یہ قرضداری ادا ہو جائیگی
یہ جو خواجہ نے کہا وہ جو خلعت بادشاہ و صاحبقران نے خواجہ کے لیے رکھا تھا عنایت کیا ہر ایک سردار نے اپنی
حسب لیاقت دیا جو سردار کہ رہا ہو کر آئے تھے انھون نے دیا جو سردار کہ چریک کے ہاتھ سے گرفتار ہوے تھے
کوکبہ نے اگر چریک کو قتل کر کے انکو رہا کیا تھا انھون نے خواجہ کو انعام دیا خواجہ نے ادھر ادھر دیکھا
اور کہا کہ سہراب و غزالان کہان ہین لوگون نے کہا کہ وہ چریک کے ہاتھ سے زخمی ہوے ہین اپنے
خیمہ مین ہین انکا علاج ہو رہا ہی راوی نے کہا ہو کہ خواجہ کو اُس روز اس قدر روپیہ ملا کہ خواجہ سے نہ اٹھ سکا
خواجہ بہت خوش ہوے ہر ایک کو دعا دی اب صاحبقران سے خواجہ نے عرض کیا کہ آپ غیری عیاری کی حالت سماعت
فرمائی ہوگی صاحبقران نے فرمایا کہ ہان خواجہ نے عرض کیا کہ کیا آفاق سے مقابلہ ہوا صاحبقران نے فرمایا
کہ آفاق سے تو مقابلہ نہین ہوا مگر چریک آفاق کی طرف سے مقابلہ کو نکلا تھا اُسکے ہاتھ سے سہراب
و غزالان زخمی ہوے اور چند سردار گرفتار ہوے تھے کہ کوکبہ نے آکر اُسکو قتل کیا اُسکے قتل ہونے پر لڑائی
موقوف ہو گئی آفاق نے کوکبہ سے اقرار کیا ہو کہ کل مین تمسے مقابلہ کرونگا کوکبہ نے لشکر آفاق مین طلاطم
ڈالدیا تھا اسقدر ستارے گرے کہ لشکر تباہ ہو گیا سیکڑون آدمی قتل ہوے جسکے سر پر ستارہ گرا اُسکی ٹانگون سے نکل گیا
اس طور سے لشکر تباہ ہوا آفاق کا اس مرتبہ لڑائی موقوف ہوئی کہ کل کوکبہ سے اور آفاق سے مقابلہ ہوگا
یہ سُنکے خواجہ نے کوکبہ سے پوچھا کہ کیون ملکہ تم آفاق سے مقابلہ کر سکتی ہو کوکبہ نے عرض کیا کہ اے
خواجہ دراصل تو مین آفاق کی ہم پلہ نہین ہون کیونکہ اس اقلیم سمندریہ مین دس پندرہ ساحر ایسے ہین
کہ جنکے سحر کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہی انمین سے ایک آفاق بھی ہی مگر آپکے اقبال سے مقابلہ کرونگی یہ میری تقدیر
جو مین اُسپر غالب آؤن خواجہ نے کہا کہ آفاق بہت ساحر زبردست ہی کوکبہ نے کہا کہ سوائے سمندر
یا عشاق کے کوئی اُسکا ہم پلہ نہین ہی بلکہ سمندر اُس سے کسی قدر کم ہی مگر بادشاہ ہونے سے اُسکا مرتبہ
زیادہ ہی یہ سب ساحر جو جو کہ آپکے مقابل آئینگے سب عالی خاندان اور بڑی مرتبہ ہین کہ انکی پشتون سے
سحر چلا آتا ہی انکے سحر کا کوئی جواب دینے والا نہین ہی اگر میری زندگی ہی تو مین آپکو بتا دونگی کہ ان ساحرون
کے سحر کا جواب نہین ہی اور ان ساحرون سے سمندر ڈرتا ہی بیان یہ تقریر ہو رہی تھی کہ اُدھر آفاق
نے دربار کیا تھا طبل جنگ کا حکم دیا طبل جنگ پر چوب پڑی ہرکارے یہ خبر لیکر دربار مین آئے بادشاہ
کو سلام و مجرا کر کے دعا و ثنا بجا لا کے عرض کیا کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہی یہان بھی بادشاہ نے
طبل جنگ بجنے کا حکم دیا یہان بھی طبل جنگ بجا دونون طرف دربار برخاست ہوا اب دونون
طرف کے سردار اپنے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے جو کوکبہ کے ہمراہ ساحر تھے وہ اپنا اپنا
سحر جگانے لگے اُدھر لشکر کفار مین بھی سحر جگایا جانے لگا رات بھر طبل جنگ بجا کیا سامان جنگ ہوا کیا
بوقت سحر دونون لشکر میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوے نقیبون نے نقابت کی کہ سمندر شاہ
بھی مع اپنے سردارون کے آکر جنگ کا تماشا دیکھنے لگا کہ آفاق نے قصد کیا کہ مین مقابلہ کو جاؤن
اریک نے کہا کہ مین جاؤنگا لاکھ آفاق نے منع کیا اُسنے نہ مانا اپنے مرکب سحر کو بڑھا کر میدان مین
آیا پہلے خوب اپنے سحر کے عجائبات دکھائے اُسکے بعد مبارز طلب کیا کہ ملکہ کوکبہ میرے مقابلے کو آئے
بس یہ سُنکے کوکبہ اپنے تخت سحر کو بڑھا کر اُسکے مقابل آئی کہا کہ کیا بکتا ہی تو کیا میرا مقابلہ کریگا لا جو حربہ

رکھتا ہوا سنے اُسیوقت اپنے مرکب پر کوڑا کیا مرکب پر کوڑا کرنا تھا کہ مرکب کی پشت پر سے ایک شعلہ نکلا کہ
دہ طرف کوکبہ کے چلا بس فریب کوکبہ کے پہونچا اُس سے ایک طائر پیدا ہوا جیسے ہی طائر پیدا ہوا بس کوکبہ
نے ایک مرتبہ اپنی جھولی مین سے ایک ستارہ نکالکر اُسپر اسم محو دم کرکے جو اُس طائر پر کھینچکر مارا وہ ستارہ اُسکی
پشت پر پڑا کہ پشت کو توڑکر پار گذر گیا اُس طائر مین آگ لگ گئی وہ جلنے لگا جلکر خاک ہوگیا یہ حال جو
اریک نے دیکھا اسکو بہت غصہ آیا اسنے پھر مرکب پر کوڑا مارا کہ مرکب نے چرخ کھایا اور اُسکے دہن
سے ایک اژدرِ دمان تلاطم آتش چھوڑتا ہوا نکلا بس کوکبہ نے اُٹھاکر وہ ستارہ اُسپر بھی مارا جیسے اُسپر
پڑا وہ بھی جلنے لگا یہ دیکھکر اریک بیحد بیخبر کھینچکر طرف کوکبہ کے چلا بس کوکبہ نے آواز دی کہ اُسی طرف
رہنا آگے قدم نہ بڑھانا ورنہ سزا پائیگا اُسنے نہ سنا بس کوکبہ نے اُٹھاکر چند ستارے بالاے آسمان پھینکے
وہ جاکر آسمان پر پہنچے اور شق ہوے اُس سے ایک برق چمک کر طرف اریک کے چلی اریک نے
لاکھ لاکھ تدبیر کی ہزارون سپر سحر سر پر قائم کی ایک نے بھی نہ روکا سب کو قلم کرتی ہوئی سر پر پہونچی سر قلم کرتی
ہوئی ٹانگون سے نکل گئی اریک دو ہوکر گرا صداے گیر و دار بلند ہوئی ظلمات طرح مچ گیا تاریکی ہوگئی سب بیر
تدبیر فراموش کر گئے چلانے لگے وہ تاریکی دفع ہوئی روشنی ہوئی صدا آئی کہ کشتی مرا نام من اریک جادو
بود اب جو دیکھا کہ ایک لاشہ زمین پر دو حصہ کیے ہوے پڑا ہے بس یہ حال دیکھکر خریک کو تاب نہ رہی
بدون اجازت آفاق طرف میدان کے چلا اور آتے ہی اُسنے ایک گولہ فولادی طرف کوکبہ کے مارا
جب فریب کوکبہ کے پہونچا کوکبہ نے اشارہ کیا وہ شق ہوا اُس سے ہزارون برقین پیدا ہوئین وہ طرف
ملکہ کے چلین بلکہ اُسکو دفع کرنے لگی یہانتک کہ سب کو دفع کرکے اُس سے محفوظ رہی اور طرف خریک کے
چلی خریک نے جو دیکھا کہ یہ میری طرف بڑے غصہ مین آتی ہے بس ایک مرتبہ تلوار لیکر چلا اس مکار نے
یہ تدبیر کی کہ خاک قبر جمشیدی اپنے ہاتھ مین پوشیدہ لے لی تھی یہ ہی قصد کرکے پرے سے چلا تھا کہ یہ اُڑاکر اسکو
گرفتار کرونگا جیسے ملکہ قریب پہونچی خریک نے سبکے دکھانے کو سحر کرکے تلوار کا وار کیا مگر خاک اُڑادی
وہ جیسے ملکہ پر پڑی بس ملکہ بیخود ہوکر گری اسنے تلوار ماری کہ ملکہ زخمی ہوئی اسنے قصد کیا کہ دوسرا وار
کرون یہ قصد خریک کا جمال آرا دختر پرزادی نے دیکھا تاب نہ رہی اپنے طاؤس سحر کو اُڑاکر یہ کہتی ہوئی
کہ مین تیرے مقابلہ کو آتی ہون دست خود را نگہدار اسقدر جلدی پہونچی کہ وہ وار نہ کرنے پایا تھا کہ جمال آرا
پہونچ گئی اسنے جاتے ہی وار کیا اُسنے وہ ہی خاک اُڑادی وہ بھی بیہوش ہوکر گری یہ پھر تلوار لیکر چلا کہ دونون کو
قتل کرون کہ الطاف جادو پدر جمال آرا اژدر سحر کو برسحا کر مقابلہ کو آیا آتے ہی وار کیا خریک نے
اُسکو بھی خاک قبر جمشیدی اُڑاکر بیہوش کیا اب تو تانتا بندھ گیا لشکر کوکبہ سے ساحر نکلنے لگے جو نکلا اُسکو
اسنے خاک سے بیہوش کیا لشکر کوکبہ مین تلاطم مچ گیا مثل پروانے کے ساحر جاتے تھے اور بیہوش
ہو ہوکر گرتے تھے جیسے شمع پر پروانے گرتے ہین گرد کوکبہ کے سب پڑے ہوے تھے لشکر اسلام کو اس
امر سے یاس ہوگئی تھی کہ ہم اس ساحر کے ہاتھ سے محفوظ نہ رہینگے کہ ایک مرتبہ ایک طرف سے ایک ابر پیدا ہوا
کہ جسکے سبب سے تمام صحرا تاریک ہوگیا سب اُس ابر کی طرف دیکھنے لگے کہ وہ ابر قریب اُس میدان کے
آکر شق ہوا اُس ابر سے دو سو اژدر جنکی پشتون پر علم جن پر تصویر خداوند کریم تحریر تھی نمایان ہوے
اُنکے عقب مین اور بیس سواری اسکے بعد دیکھا کہ تخت سحر پر مسیح آفتاب علم سر پر چتر لگا ہوا
بڑی شان و شوکت سے عقب مین اُسکے دو لاکھ ساحران نامدار آزمودہ کار قاش و قمرے
و طاؤس پر سوار چلے آتے ہین لشکر اسلام سے ہرکارے چلے تھے اُنھون نے جو مسیح کو دیکھا واپس آکے

بادشاہ و صاحبقران و کل اہل اسلام نے پہچانا کہ یہ تو مریخ ہین بس مریخ اپنے لشکر کو لیکر میدان مین آیا سرداروں کو حکم دیا کہ تم لشکر کی صف بندی کرو مین خدمت مین صاحبقران کی جاتا ہون سرداروں صف بندی مین مصروف ہوے یہ چند سردارون کو لیکر اُس صف مین آیا جہان صاحبقران تشریف فرما تھے اُنکے قدمون پر سلام کرکے گرا انھون نے قدمون پر سے سر کو اُٹھا کر گلے سے لگایا مزاج پرسی کی اُسکے بعد مریخ نے بادشاہ کی قدمبوسی حاصل کی اور سب سرداروں سے ملاقات خواجہ سے ملاقات کی دریافت کیا کس سے مقابلہ ہورہا ہی اور یہ کون لشکر صف آرا ہی اور کون میدان مین آیا ہی اور یہ کون لوگ ہین جو کہ اسکے ہاتھ سے مجروح پڑے ہین خواجہ نے کہا کہ یہ جو سامنے لشکر صف آرا ہی یہ تو آفاق کا ہی طرف سے سمندر کی مقابلے کو آیا ہی اور یہ خربک میدان مین آفاق کی طرف سے آیا ہی اسنے ان سب کو زخمی کیا ہی اور وہ سامنے خود سمندر شاہ کھڑا ہوا ہی یہ مقابلہ کو نہین آیا ہی صرف برائے سیر آیا ہی کہتا ہی کہ میرے کمک کرنے والے اسقدر ہین کہ مین برسون مقابلہ کرونگا تو بھی کم نہونگے مجھے کیا ضرورت ہی یہ سُنکے مریخ خدمت مین بادشاہ کی آیا اجازت کا خواستگار ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ تم ابھی آئے ہو کیا ضرورت ہی کہ تو ابھی اور مقابلے کو جائیگا مریخ نے عرض کیا کہ یہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا اسکا قاتل مین ہی ہون یہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا بادشاہ نے جواب دیا کہ اچھا جاؤ سپرد خداوند کریم کیا مریخ بادشاہ سے اجازت لیکر صاحبقران کی خدمت مین آیا صاحبقران سے اجازت لیکر تخت سحر کو بڑھا کر طرف خربک کے چلا اُدھر لشکر آفاق سے اور سمندر شاہ کی طرف سے چند ہرکارے خدمت مین خربک کی آئے اور کہا کہ اے خربک بادشاہ نے کہا ہی کہ ان سب کو لیکر چلا آ کیونکہ اب لشکر اسلام کے ساحر آگئے ہین اُنسے مقابلہ کرنا پڑیگا اسوقت چلا آ مکمل مقابلہ کرنا یہ کمکر لشکر اسلام مین آئے اور دریافت کرکے اپنے لشکر مین آئے آفاق سے عرض کیا کہ بادشاہ یہ جو لشکر آیا ہی یہ لشکر ساحران ہی جو کہ طلسم فتح کیے ہین اور جو جو ملک ساحرون کے قبضے مین صاحبقران کی آئے ہین اُنکے معزز ساحر ہین جو کہ ہمیشہ خدمت مین صاحبقران کی رہتے ہین یہ سب مطیع ہین صاحبقران کے انکا افسر شاہزادہ مریخ آفتاب علم ولیعہد طلسم فیروزیہ ہی اسنے اپنی طرف سے اُس طلسم کی حکومت اپنے ایک غلام کے سپرد کردی ہی یہ وہان کا حاکم ہی یہ شاہزادہ صاحبقران کے ہمراہ رہتا ہی صاحبقران نے یہ طلسم بھی فتح کیا ہی مگر صاحبقران ثانی لشکر کا حاکم انسر تھے اس عہد مین جب سے مریخ ہمراہ ہی یہ فرزند ہی بادشاہ طلسم کا جسکا نام فیروز شاہ پیشانی تھا یہ جب صاحبقران یعنی بدیع الملک نے قریب دریاے سبز رنگ کے قیام کیا تھا وحشن کیا تھا تخت نشینی بادشاہ کا اُسکے بعد ایک ساتھا طلسم فیروزیہ سے کہ ہمپر ایک ساحر لشکر لیکر آیا ہی طلسم پر لشکر کشی کی ہی مین اُس سے مقابلہ کرنے کو مستعد ہون صرف برائے اطلاع عرضی تحریر کی ہی پس صاحبقران نے مریخ کو کل ساحرون سے برائے کمک کے روانہ کیا تھا چنانچہ یہ اُس جنگ کو فتح کرکے آتا ہی اب آکر پہونچا ہی آفاق نے کہا کہ معلوم ہوا خیر کیا خوف ہی اُدھر یہ ہی خبر ہرکارون نے سمندر شاہ کو بھی دی سمندر نے یہ سُنکے عشاق سے کہا کہ اُستاد بڑا غضب ہوا کہ طلسم فیروزیہ بھی فتح ہوگیا مین یہی خیال کرتا تھا کہ یہ لوگ کیونکر اُدھر آئے کیونکہ یہ مقام تو ان طلسمون کے بعد تھا اب معلوم ہوا کہ یہ سب طلسم فتح ہوے کیونکہ حاکم طلسم مراۃ العدم ہمراہ لشکر اسلام ہی خداوند طلسم آئنہ سنا گیا ہی کہ وہ نہ طاق مین آکر پناہ گزین ہوے ہین اشراق قتل ہوا بس اسی طور سے فیروز بھی مارا گیا یہ اُسکا فرزند ہی مین یہ خیال کر رہا تھا کہ مین نے اسکو کسی مقام پر دیکھا ہی مگر یاد نہ آتا تھا اب ہرکارون کے کہنے سے یاد آیا کہ ایک مرتبہ فیروز نے ایک نامہ روانہ کیا تھا اُسکا مضمون یہ تھا کہ مین نے ایک جشن کیا ہی سب شاہان طلسم کو طلب کیا ہی

لہذا آپ بھی تشریف لائیے چنانچہ مین بھی گیا تھا اُسی زمانہ مین فیروز نے اسی لڑکے کے دلیعہد کرنے کا
جلسہ کیا تھا سب شاہان طلسم جو کہ طلسم کے تھے آئے تھے جب مین نے دیکھا تھا جب سے پھر
اتفاق ہوا جو یہ خوبیان دیکھنا اور پہچان لینا اب معلوم ہوا کہ یہ بھی شریک اہل اسلام ہوے ہین خیر دیکھا
جائیگا یہ میرا کیا کر سکتے ہین ہان جب تک ساحر لشکر اسلام مین نہ تھے اُسوقت تک یہ امید تھی کہ بہت
جلد لڑائی فتح ہوگی اب یہ ہے کہ دیر لگے گی اتنے مقابلہ پڑا ہے دیکھا جائیگا ان سبکی قضا اسی مقام پر ہے عشاق
نے کہا کہ یہ تو ضرور ہے یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر خربک نے قصد کیا تھا کہ مین ان سب کو اسیر کر کے
اپنے لشکر مین لیجاؤن کہ مریخ آکر پہونچا اُسنے کہا کہ او نابکار کہان جاتا ہے مین تیرا حریف آگیا ہون تو
میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہ سُنکے خربک نے کہا کہ مین تجکو بھی اسی طور سے قتل یا غارت
یا اسیر کرتا ہون یہ کہکر تلوار لیکر مریخ کی طرف چلا مریخ نے کہا کہ تلوار سے مقابلہ کرے گا اُسنے کہا
کہ ہان بس مریخ نے بھی سپر ہاتھ مین لی اور اشارہ کیا کہ صحرا سے گرد بلند ہوئی دیکھا کہ ایک مرکب
تیز رفتار پری پیکر حور وش زرین و لجام سے آراستہ کنوتی کھڑی کیے ہوے چلا آتا ہے قریب تخت مریخ
پہونچا مریخ تخت پر سے اُتر کر مرکب پر سوار ہوا اور اُسکے مقابل ہوا اُسنے تلوار کا وار کیا اور خاک اُڑائی
مریخ مرد ہوشیار تھا اُسنے جو دیکھا کہ اُسنے وار کیا ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ سے کچھ اُڑایا یہ سمجھ گیا کہ
خاک قبر جمشیدی ہے بس مرکب کو جو مہمیز کرتا ہے مرکب ایک مرتبہ جست کر کے کوئی دس قدم دور جا کر اُترا
وہ وار بھی خالی گیا اور خاک بھی مریخ نے صدا دی کہ او دغا باز مکار مین پہچان گیا کہ تو نے ان سب کو خاک قبر
جمشیدی سے بیہوش کیا ہے نہ سحر سے نہ تلوار سے زخمی کیا ہے جب یہ بیہوش ہو کر گرے تو نے زخمی کیا اب
مین کب تیرے مکر مین آتا ہون اور مرکب تیری جان چھوڑتا ہون خربک بہت شرمندہ ہوا مگر بے غیرت اتنا بڑا تھا
کہ اُسنے پھر بھی کچھ خیال نہ کیا کہنے لگا کہ حریف کو قتل کرنے سے غرض ہے جس طور سے ہو سکے مریخ نے جوابدیا کہ
تو بڑا بے غیرت اور بے حیا ہے کہ اپنے فعل پر نادم نہین ہوتا ہے اور انکو ملا کر کلام کرتا ہے یہ کہکر اُسکی طرف تلوار لیکر
چلا اُس سے کہا کہ تو خاک اُڑا کر مجکو بھی بیہوش کر اُسنے پھر تلوار کا وار کیا وار کرتا تھا کہ مریخ نے سپر پر
کاٹھ کر جو اُسکا وار رد کیا اور اپنا وار کیا اُسنے سر جھکا لیا تلوار سر پر پڑکے اچٹ گئی کیونکہ وہ روئین تن
تھا جب تلوار مریخ کی اچٹ گئی مریخ نے خیال کیا کہ یہ روئین تن ہے بس مریخ نے اُس سے کہا کہ خبردار ہو
مین اپنا وار کرتا ہون اُسنے جوابدیا کہ مین خبردار ہون بس وار کر مریخ نے طرف آسمان کے اشارہ کیا
ایک چمک پیدا ہوئی اُس چمک سے ایک برق گری کہ وہ سر پر خربک کے گری کہ اُسکے دو پرکالے ہوے
تمام صحرا تاریک ہو گیا برف باری ہونے لگی بیرفل مچانے لگے صدا آئی کہ کشتی مرا نام من خربک جادو بود
اب جو روشنی ہوئی وہ ملا ملم برطرف ہوا اب جو دیکھا تو لاش خربک کی پڑی ہے چونکہ قاعدہ ہے کہ جو ساحر
خاک اُڑا کر بیہوش کرتا ہے جب وہ قتل ہو جاتا ہے تو وہ ہوش مین آجاتے ہین بس جب خربک قتل
ہوا تو وہ سب ساحر ہوش مین آگئے اب جو اُٹھے تو کیا دیکھا کہ خربک کی لاش پڑی ہے اور ایک
ساحر دوسری اقلیم کا کھڑا ہوا ہے اُن سب کو یقین ہوا کہ اسی نے خربک کو قتل کیا ہے بس سب نے
اُٹھکر مریخ کو سلام کیا اور کہا کہ آپنے اسکو قتل کیا مریخ نے جوابدیا کہ جی ہان اُسنے آپ سب کو
مکر سے بیہوش کیا تھا خاک قبر جمشیدی اُڑا کر انھون نے عرض کیا کہ ہمکو خبر نہ تھی بس کو کبہ اُن سب کو
لیکر لشکر مین آئی مریخ نے مبارزطلب کیا بس آفاق نے اپنا مرکب بڑھایا اور کہا کہ اب لطف ملے گا
یہ کہتا ہوا قریب مریخ آیا مریخ نے کہا کہ ای آفاق تم ایسا جاندیدہ کار آزمودہ یہ حرکت کرے

کہ اپنے خدا کو نہ بچانے باطل پرستی پر کمر باندھے اب یہ سن تمھارا اس قابل نہین ہی ہان جب تک کوئی
راہ نجات نہ ملا تھا اُسوقت تک اگر باطل پرست رہتے تو کوئی مضائقہ نہ تھا ہان جبکہ راہ نجات ملے اُسوقت مین
یہ حرکت کیجائے تو بالکل خلاف طریقہ اور قاعدہ ہی اور عقل کے خلاف ہی مین تم سے عمر مین کم ہون
ہان اگر میرے ایسے خیالات ہون تو بیجا ہین کیونکہ مین جوان ہون جوانون کی عقل کم ہوتی ہی تم ایسا کبیر السن
اپنے انجام کو نہ خیال کرے اور ایک شیطان کے بہکانے پر عمل کرے یہ تصویر پرستی بالکل باطل مذہب
ہی اسکی کوئی اصلیت نہین ہی مذہب حق و دین برحق مذہب اسلام ہی بس میری رائے یہ ہی کہ تم اپنے
پیدا کرنے والے کو بچانو اور میرے ہمراہ خدمت مین صاحبقران کی چلو اُنکی اطاعت کرو آئندہ تمکو اختیار ہی
کیون اپنی عقبے خراب کرتے ہو آفاق نے جواب دیا کہ یہ جو تمنے کہا سب سچ اور بجا ہی تمھارے نزدیک اُس مذہب
کی فضیلت ظاہر ہو گئی ہی تم اُسکے قائل ہوے میرے نزدیک یہ مذہب درست ہی مین اسکا قائل ہون دوسرے
ہملوگ وہ نہین ہین کہ نمک حرامی پر کمر باندھین اپنے مالک کی رفاقت ترک کرین ہان جب کوئی حرکت
ایسی مالک سے ہو جو کہ اپنے مرتبہ کے خلاف ہو اُسوقت نوکر کو اختیار ہی کہ رفاقت ترک کرے اُس حالت
مین بھی جہانتک ممکن ہو عذر کرے گو کہ حرکت مالک سے ہوئی ہو اُسکو اپنے اوپر لے اور عذر کرے مین تو کبھی
اس امر سے نہ باز آؤنگا ضرور تمسے مقابلہ کرونگا مریخ نے جواب دیا کہ خیر مقابلہ کیجیے جو حربہ رکھتے ہو کیجیے مین موجود
ہون مین نے حجت تمام کرلی کیونکہ مین نے یہ خیال کیا کہ تم ایسا ساحر زبردست کیون میرے ہاتھ سے
مارا جاے آفاق نے جواب دیا کہ مین خود یہ خیال کرتا ہون کہ تم میرے ہمراہ چلو خدمت مین سمندر شاہ
کی وہ تمھاری بڑی عزت کرے گا بلکہ تمھاری طرف سے لڑکر اہل اسلام سے مقابلہ کرکے تمھارے طلسم کو اہل اسلام
سے دلادے گا تم بخوف و خطر خود قابض طلسم ہوگے طلسم کو درست کردے گا کیونکہ تمھارے
باپ سے اور بادشاہ سے ایک قسم کی ملاقات اور دوستی تھی اُسکا پاس ضرور کرے گا کیون اپنی جان کے
پیچھے پڑے ہو مریخ نے جواب دیا کہ یہ جو تمنے کہا یہ بالکل خلاف عقل اور دانائی ہی پہلے سمندر شاہ اپنا تو
ملک ان لوگون کے ہاتھ سے بچاے پھر میری ملک کرے اور کیا اب مین اپنے ملک پر نہین قابض ہون
مجھے اُسکی ملک کی کیا ضرورت ہی اور کیا غرض ہی کہ مین جنت کو چھوڑکر دوزخ اختیار کرون سمندر شاہ
کیا چیز ہی اگر سامری و جمشید آکر اسکا اقرار کرین کہ ہم تمھارے ملک کو پھر اسی طور سے درست
کیے دیتے ہین تمھارے باپ کو زندہ کیے دیتے ہین اُس حالت مین بھی مین اُنپر ہزار ہزار
مرتبہ لعنت کرونگا بلکہ اُنکے مُنھ پر تھوک دونگا اُنمین کیا قدرت ہی اور کیا لیاقت ہی بس اب تو
مین کبھی اس مذہب کو نہین ترک کرتا ہون یہ وہ مذہب ہی کہ جسکی تعریف مجھ سے ہو نہین سکتی ہی مین نے
اس مذہب کے لیے اپنے باپ کو چھوڑ دیا تھا تمام طلسم غارت کرایا سمندر شاہ کیا چیز ہی کہ مین اُسکی
اطاعت کرون اور اپنے آقا کو اپنے چھوڑ دون جسنے مجھکو نار دوزخ سے بچایا بس اب کوئی تقریر نہ کرو
تم اپنا حربہ کرو اور تم مجھکو کیا قتل کروگے یہ سُننا تھا کہ آفاق کو غصہ آگیا ایک مرتبہ مرکب کو بڑھاکر قریب
صریخ کے آیا تلوار کا وار کیا مریخ نے بھی سپر پر اُسکا وار روکا اپنا وار کیا بڑے عرصہ تک تلوار چلا کی
کسی کو ظفر نہ حاصل ہوئی آفاق نے کہا کہ تلوار سے مقابلہ کرچکے اب سحر آزمائی ہو مریخ نے جواب دیا کہ
کیا مضائقہ ہی بس آفاق نے یہ سُنکے ایک مرتبہ طرف آسمان کے اشارہ کیا کہ دو طائر ہیبت بڑے پیدا ہوے
اُن دونون کی پشت پر ایک صندوق رکھا ہوا تھا وہ طائر دیو آفاق کے آگے آفاق نے وہ صندوق
اُنسے لیا وہ طائر چلے گئے بس آفاق نے اُس صندوق کو کھولا پہلا سحر آفاق کا یہ تھا کہ اُس صندوق سے

ایک شعلہ نکلا اور طرف مریخ کے چلا مریخ نے ہنسکر کہا کہ یہ نیا سحر ہی کہ آگ برسانے لگے یہ شعلہ میرا کیا کریگا
ارے شعلے گل ہو جا یہ جو مریخ نے کہا وہ شعلہ گل ہو کر رہ گیا اُدھر آفاق نے صندوق کھولکر ایک بیضۂ فولادی
نکالا اور ایک تار بعد اسکے پھر صندوق بند کرکے پھر طرف آسمان کے دیکھا کہ وہ طائر پھر آئے اِسنے وہ صندوق
اُنکی پشت پر رکھ دیا اس طور سے وہ صندوق لیکر جدھر سے آئے تھے اُسی طرف چلے گئے جب وہ طائر جا چکے اُسوقت
آفاق نے مریخ سے کہا کہ یہ دوسرا سحر میں تمپر کرونگا اگر تم اِسسے بچ گئے تو پھر میں تمسے مقابلہ کرونگا مریخ نے کہا کہ اچھا
میں بھی اسکے بعد دوسرا سحر تمپر کرونگا اگر تُنے بھی رد کیے تو میں بھی تمسے نہ مقابلہ کرونگا بس آفاق نے پہلے اُس
تار کو اپنی زبان کے خون سے رنگین کرکے سینہ مریخ کو تاک کر مارا مریخ نے دیکھا کہ جب تار قریب آگیا
اشارہ کیا کہ ایک برق چمک کر اُس تار پر گری کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوے اُس سے ایک ماہی پیدا ہوئی وہ طرف
مریخ کے چلی مریخ اسکی ماہیت سے نہ واقف تھا جب وہ ماہی ظاہر ہوئی مریخ نے ایک اشارہ کیا کہ ایک پتلا
پیدا ہوا اُسکے ہاتھ میں جال تھا بس مریخ نے اُس جال کو لیکر اُس ماہی پر مارا کہ اُس جال میں گرفتار ہوئی بس
مریخ نے اُسکو اپنے قبضے میں کیا یہ دیکھکر آفاق نے اشارہ کیا کہ اُسی تار سے ایک برق چمک کر طرف مریخ
کے چلی مریخ نے یہ چالاکی اُس ماہی کو جال سے نکالکر اُسکو حلال کیا اُسکا خون لیکر اُس برق کی طرف پھینکا
کہ وہ برق غائب ہو گئی یہ دیکھکر آفاق کو بہت غصہ آیا وہ بیضۂ فولادی اُٹھا کر مارا جیسے وہ بیضہ قریب
مریخ ہو نچا مریخ نے اشارہ کیا کہ وہ بیضہ شق ہوا اُس سے ایک طائر پیدا ہوا ہرا برنگ کے اُسنے نکلکر
سر پر مریخ کے آکر ایک چونچ ماری کہ جسکے سبب سے مریخ کے اندام میں رعشہ پڑ گیا اندام اُسکا لرزنے لگا
مگر یہ وہ ساحر زبردست تھا کہ اُسنے اپنے کو اپنے قابو میں رکھا اور ہاتھ بڑھا کر اُس طائر کو پکڑ لیا اُسکی ٹانگیں
پکڑ کر چیر ڈالا ایک شور ہوا کہ مارنا پکڑنا اس مفسد کو چار دن طرف سے مریخ پر برقیں چمک چمک کر گرنے لگیں
اُدھر آفاق نے سحر کیا کہ ایک اژدر بنکر تیار ہوا اُس اژدر نے قریب مریخ آکر دم کشی کی مریخ اُس
برقوں کو دفع کر رہا تھا کہ اُس اژدر نے جو دم کشی کی بہ مع مرکب اُسکی طرف چلا مریخ نے خیال کیا کہ
یہ کیا واقعہ ہی بس سحر کرکے اپنا لنگر قائم کیا کہ پھر ایک قدم نہ ہل سکا لاکھ لاکھ کوشش کی اُس اژدر نے دم کشی کی اتنے عرصہ
میں اسنے اُن برقوں کو دفع کیا کہ یہ دیکھا کہ اژدر میری طرف منہ کیے ہوے دم کشی کر رہا ہی بس مریخ نے
ایک مرتبہ سحر کیا کہ اُس سحر سے ایک آفتاب بنکر تیار ہوا اور وہ شق ہوا اُس آفتاب سے ایک پتلا
پیدا ہوا کہ اُسکے ہاتھ میں ایک تلوار تھی آتے ہی اُسنے اُس اژدر پر تلوار کا وار کیا کہ اُسکے دو پارچے
ہوے اُس اژدر کا دو ٹکڑے ہونا تھا کہ ایک برق چمک کر سر پر مریخ کے گری کہ مریخ کا سر زخمی ہوا
بس مریخ نے اُس برق کو دفع کیا سر سے خون جاری ہوا اسی حالت میں مریخ نے اُس پتلے کی
طرف اشارہ کیا کہ وہ تلوار لیکر طرف آفاق کے چلا آفاق نے ایک چٹکی خاک کی اُٹھا کر اُس
پتلے پر ماری اور کہا کہ جل جا وہ پتلا جلنے لگا اُسکا جلنا تھا کہ ایک برق چمک کر اُس آفتاب سے
گری اور صدائے ہولناک آئی کہ جسکے سبب سے آفاق بھی زخمی ہوا یہ دونوں ساحر جھومنے لگے
بس آفاق کی زوجہ نے یہ حال دیکھکر سحر کیا کہ چند پتلے پیدا ہوے اور آفاق کو اُٹھا کر لشکر میں لیگئے
اُدھر سے چند ساحر گئے مریخ کو لے آئے زوجہ آفاق نے طبل بازگشت بجوا دیا لشکر اسلام میں بھی
طبل باز پر جو پڑی دونوں لشکر اپنی اپنی فرودگاہ کی طرف واپس گئے سمندر شاہ طائر سحر مقرر کرکے کہ
جب یہاں مقابلہ ہو ہمکو خبر کرنا کیونکہ ابھی تو چندے مقابلہ موقوف ہی اسی سبب سے کہ آفاق مجروح ہو گیا ہی
اور کوئی نہیں ہی جو مقابلہ کرے نہ کوئی میرا مددگار آیا ہی بس جب آفاق صحت پائیگا اُسوقت مقابلہ

ہوگا جب تک مین چلکر شہر کا بندوبست کرون یہ کہکر اور طائران سحر کو مقرر کرکے طرف شہر کے چلا گیا یہان
دونون لشکر اپنی اپنی فرودگاہ پر پہونچے مریخ کو اُسیوقت بادشاہ نے طلب کرکے جراحون کو یاد کرکے زخم پر
بھاہے جو ابھی اچھا نہ تھا کہ وہ بیہوش ہوتا یا زیادہ تکلیف ہوتی وہ زخم پر بھاہا لگوا کر جو مقام آسکے
بیٹھنے کا تھا اُسپر آکر بیٹھا سہراب و غزالان بھی اتنے عرصہ مین اس قابل ہوگئین تھین کہ وہ اگر
اپنے اپنے مقام پر بیٹھے کیونکہ جب بادشاہ جنگاہ سے واپس آئے تو دربار فرمایا سب سردار لباس زرہی
اُتارکر لباس درباری پہنکر حاضر دربار ہوے لشکر نے کمر کھولی ایک طرف لشکر مریخ بھی اُترا اب قریب
چار لاکھ کے ساحر لشکر اسلام مین ہوگئے ہین جب سہراب و غزالان دربار مین آئے تو دربار کو
ساحرون سے معلوم پایا کوکبہ کو تو دیکھکر پہچان لیا صاحب سلامت کی مگر مریخ سے واقف نہ تھے اہل دربار سے
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ بھی غلامان صاحبقران سے ہین محل حال معلوم ہوا اب انکو اور خوشی حاصل
ہوئی کہ اسقدر ساحر بھی لشکر اسلام مین ہوگئے ہین سب ساحران زبردست ہین بلکہ کوکبہ کے شریک
ہونے سے بہت خوش ہوئی یہ بھی آکر بیٹھی کوکبہ سے سب حال دریافت کیا اُسنے اپنا شریک ہونا بیان کیا
اب صاحبقران طرف مریخ کے متوجہ ہوے فرمایا کہ اے مریخ اب آپ اپنی حالت بیان فرمائیے مریخ نے عرض کیا
کہ مین جو حضور سے رخصت ہوکر مع لشکر روانہ ہوا تو اسوقت پہونچا کہ جب تہمتن جادہ سے مقابلہ ہو رہا
تھا مین جاکر شریک جنگ ہوا اُسکو آپکے اقبال سے قتل کیا لشکر کو شکست دی لشکر اُسکا فرار گیا مین
اور وزیر مین رہا سب بندوبست کرکے مین لشکر وہان سے طرف خدمت حضور کے روانہ ہوا پہلے اُس مقام پر
پہونچا جہان لشکر حضور فروکش تھا اب جو پہونچا تو اُس دشت کو ویران پایا نہ وہ بہار تھی نہ وہ فضا آگے بڑھ
آیا تو دریاے سبز رنگ کا بھی کہین نشان نہ تھا چند لوگ اُس مقام پر بسے ہوے تھے وہ مرد مسلمان تھے
انسے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آپنے دریا فتح کیا سحران و ماہیان جو کہ مالکہ تھین دریا کی وہ قتل ہوئین
اب آپ کوچ فرماکر طرف یقینیہ کے تشریف لے گئے ہین مین نے ایک دن وہان قیام کیا دوسرے دن یقینیہ پر
آیا وہان معلوم ہوا کہ یقین شاہ مسلمان ہوا یہ ملک بھی اسلام آباد ہوا اب آپ محرابیہ کو تشریف لیگئے ہین
مین نے وہان سے ایک دن قیام کرکے محرابیہ کی طرف کوچ کیا لشکر کو ایک صحرا مین ٹھہرا کر طرف محرابیہ
کے گیا داخل شہر ہوا اُسکو بھی اسلام آباد پایا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ ملک بھی اسلام آباد ہوا
بادشاہ نے دین اسلام قبول کیا وہ ہمراہ لشکر اسلام کے گئے ہین اور لشکر اسلام طرف اقبالیہ کے
گیا ہے مین اُسدن تو اُس صحرا مین رہا دوسرے دن وہان سے اقبالیہ کی طرف چلا وہان جاکر بھی یہ ہی معلوم
ہوا کہ یہان کا بادشاہ بھی مسلمان ہوا ہمراہ لشکر اسلام گیا ہے لشکر اسلام نے طرف امثالیہ کے کوچ
کیا ہے چونکہ لشکر بہت پریشان تھا مین نے اقبالیہ کے قریب جو صحرا تھا اُسدن وہان مقام کیا بعد اسکے
امثالیہ مین آیا وہان بھی یہ ہی معلوم ہوا کہ یہان کے بادشاہ نے اسلام قبول کیا ہمراہ صاحبقران
کے مرادیہ پر گیا ہے صاحبقران نے مرادیہ پر لشکر کشی کی ہے مین وہان سے تین دن رہ کر مع لشکر
مرادیہ پر آیا اے خداوند جہان مین مع لشکر جانا تھا شہر مین ہل چل پڑجاتی تھی کہ غنیم لشکر لیکر آیا ہے باوجودیکہ
مین لشکر کو صحرا مین چھوڑ گیا تھا قریب شہر نہین لیجانا تھا بس جب یہ مرادیہ پر پہونچا وہان بھی معلوم
ہوا کہ مرادشاہ بھی خدا پرست ہوا اب صاحبقران مع مرادشاہ و کل لشکر کے حربیہ پر
تشریف لے گئے ہین مین نے مرادیہ کے قرب و جوار مین چار روز قیام کیا پانچوین روز وہان
سے حربیہ پر آیا جب وہان بھی یہ معلوم ہوا کہ یہ ملک بھی اسلام آباد ہوچکا ہے یہان کا بھی بادشاہ

ہمراہ صاحبقران سمندریہ کی طرف گیا ہی کیونکہ سمندریہ پر صاحبقران نے لشکر کشی فرمائی ہی چونکہ
وہ مقام بہت پر فضا تھا ہین نے اہل لشکر کے کہنے سے اُس ہمرا ہین ایک ماہ دس یوم قیام کیا
اس امر سے اطمینان تھا کہ حضور سے کوئی مقابلہ کر نہین سکتا ہی گو ساحر لشکر حضور کے ہمراہ نہین
ہین دوسرے میری طبیعت بھی علیل ہو گئی تھی جب مجکو صحت ہوئی ہین وہان سے چلا راہ مین
مجکو معلوم ہوا کہ آپسے اور سمندر شاہ سے کئی مقابلے ہوے مگر آپکی ظفر ہوئی اب آفاق سے مقابلہ
ہی بس مین لشکر لیکر حاضر ہوا یہ سبب ہوے کا ہوا ورنہ مین کب کا حاضر خدمت ہو چکا ہوتا آپ یہ فرمائین کہ
بیان کیا واقعہ گذرا بس صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تم مریخ کو کل حالات سے جو کہ
انکے جانے کے بعد گذرے ہین آگاہ کر خواجہ نے کل حال ابتدا سے لیکر اور اُس روز تک جو کچھ گذرا تھا سب بیان
کیا اس مقام پر سبب طول کے اور مکرر ہونے کے نہین تحریر کیا جب مریخ کل حال سے آگاہ ہوا بہت خوش ہوا
مگر افسوس کیا کہ چند مقام پر میرا ہونا ضرور تھا مگر کیا کرون حالت مجبوری تھی بعد اس ذکر کے صاحبقران نے
فرمایا کہ اب تو کوئی نصف شب کے قریب آئی ہوگی ابھی تک ہرکارے خبر طبل جنگ لیکر نہین آئے معلوم ہوتا ہی
کہ اب طبل جنگ نہ بجے گا کیونکہ آفاق زخمی ہو گیا ہی جب وہ اچھا ہوے گا تو مقابلہ ہوگا بادشاہ نے
فرمایا کہ یہ امر تو ضرور ہی بس بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمون مین آئے آرام پذیر
ہوے یہان تو یہ حال ہی ادھر زوبہ آفاق جو آفاق دشکر کو لیکر فرودگاہ پر پہونچی لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا
خود دربار کیا آفاق کے سر پر مرہم رکھ کے پھاہے لگائے اسکے بھی زخم کاری نہ لگا تھا وہ بھی تخت پر
بیٹھا سب سردار حاضر دربار ہوے آفاق نے قصد کیا تھا کہ طبل جنگ بجوائے مگر سب نے
منع کیا اس سبب سے طبل جنگ نہ بجا سب نے یہ صلاح دی کہ جب آپکو صحت ہوے گی تو مقابلہ فرمائیگا
آفاق نے کہا کہ اچھا آفاق نے بھی بعد دو پہر رات کے دربار برخاست کیا راوی نے بیان کیا ہی
کہ مقابلہ موقوف ہوا وہ رات بسر ہوئی آسدن سمندر شاہ جو یہان سے واپس گیا تو اُسنے آسدن
دربار نہ کیا داخل محل ہوا تھا سب سردار اپنے اپنے مقام پر چلے گئے یہان شہر مین تو یہ حال
ہی کہ وہ رات بسر ہوئی صبح کو یہان سمندریہ مین سمندر شاہ نے دربار کیا وہان آفاق نے
لشکر اسلام مین بادشاہ اسلام نے صاحبقران نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ
ای اہل دربار مین یہ خیال کرتا ہون کہ آفاق بہت لائق ہی اگر یہ مسلمان ہو جائے تو بڑی اچھی بات
ہی مگر طریقہ سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ مسلمان نہوگا مگر افسوس ہی کہ بڑا مرد لائق اور با خلیق قتل
ہوگا اس سمندریہ مین سوائے آفاق کے کوئی لائق نہین معلوم ہوتا ہی صاحبقران نے آفاق کی
بہت تعریف فرمائی کوکبہ اور سہراب و غزالان نے بھی بہت تعریف کی اور عرض کیا کہ ای صاحبقران
درحقیقت یہ شخص بہت بامروت اور مرد خلیق اور ساحر زبردست ہی اور یہ وہ شخص ہی کہ اسکی تعظیم سمندر شاہ
کرتا ہی یہ بڑا عالی خاندان ہی اسکا کوئی ہمسر نہین ہی اگر یہ کسی صورت سے مسلمان ہو جائے تو بڑی قوت ہو ایک
حصہ قوت سمندر شاہ کی کم ہو جاے مگر اُس سے یہ امید رکھنا بالکل خلاف ہی کہ وہ مسلمان ہو صاحبقران
نے فرمایا کہ یہ امر تو ضرور ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ گفتگو خواجہ و عیار سب سن رہے تھے یہانتک خواجہ نے
بھی یہ کہا کہ ای صاحبقران دراصل یہ بڑا ساحر زبردست معلوم ہوتا ہی کیونکہ مین نے آج اسکا سحر دیکھا مجکو بھی افسوس ہی
کہ یہ ساحر مفت مین قتل ہوگا اور اسکی زوجہ بھی بڑی ساحرہ ہی اور وہ بھی بڑی لائق صورت معلوم ہوتی
ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ مجکو بڑا افسوس ہی کہ آفاق کبھی مسلمان نہوگا خواجہ نے کہا

کہ کیا عرض کہ جو مجکو افسوس ہوا سپر عیاری بھی تو نہین ہوسکتی ہی ورنہ مین عیاری کرتا یہ سنکے صاحبقران خاموش
ہو رہے اور فکر ہونے لگے بعد تھوڑے عرصے کے دربار برخاست ہوا سب چلے گئے خواجہ بھی چلے گئے لوگون نے
بیان کیا ہی کہ ادھر آفاق سے جو دربار برخاست کیا تو سب سردار اپنے اپنے مقام پر گئے ایک سردار
برائے ضرورت شکار نشکر آفاق سے نکلکر صحرا کو گیا جب دوپہر ہوئی تو ادھر سے واپس آنے لگا اسنے دیکھا
کہ ایک نابینا مرد ضعیف ایک درخت کے سایہ مین بیٹھا ہوا ہی اسنے جو مرکب کے سم کی آواز سنی کہا کہ کیا تم
آگئین بیٹا مجکو یہان سے لیچلو کوئی بندۂ خداوند تصویر ادھر ایسا نہ آیا کہ مین اس سے اپنا درد دل کہتا
شاید اسکو میرے حال پر رحم آتا اور میری آرزو پوری کرتا یہ جو اس سردار نے سنا کہ یہ نابینا یہ کہتا ہی
خیال ہوا کہ اس سے دریافت کرنا ضرور ہی کہ کیا اسکی آرزو ہی مرکب کو بڑھا کر اسکے قریب آیا
اسنے کہا کہ یہ کون ہی جو مع مرکب میرے اوپر چڑھا چلا آتا ہی مین تو آنکھون سے ناچار ہون کیا وہ بھی مثل میرے
ہی اس سردار نے کہا کہ ای مرد پیر تو پریشان نہو اور خوف نہ کر مین کوئی اندھا نہین ہون جو تیرے اوپر مع
مرکب چلا آؤنگا بلکہ مین اس لیے آیا ہون کہ تو یہ کہتا تھا کہ کوئی بندۂ خداوند تصویر ایسا نہین آیا ہی کہ
وہ میری آرزو پوری کرے تو مین یہ سنکے تیرے پاس آیا ہون تو اپنی آرزو مجھسے بیان کر اگر میرے امکان
مین ہوگا اسکو برلاؤنگا نہین تو بادشاہ سے کہکر پوری کرا دونگا اسنے کہا کہ آپ کون صاحب ہین آپ کو
کیا حاصل ہی کہ مجہ نابینا سے مذاق کرتے ہین خداوند تصویر سے خوف فرمائیے کہ وہ کہین جیسی مجھ پر
مصیبت پڑی ہی وہ آپ پر بھی نہ ڈالین اس سردار نے کہا کہ ای مرد پیر مین مذاق نہین کرتا ہون
بلکہ دراصل جو میرے امکان مین ہوگا اسکو برلاؤنگا مین قسم کھا کر کہتا ہون ورنہ بادشاہ سے
سفارش کرونگا جب اسنے قسم کھائی تو اس مرد پیر نے کہا کہ ای صاحب مروت ذرا آپ بیٹھ جائین
تو مین بیان کرون مگر مجبور ہون کہ میرے پاس کوئی چیز ایسی نہین ہی کہ مین آپکے واسطے بچھا دون
مین تو بالکل مفلس اور نادار ہون میرا فرش یہ ہی خاک ہی اس سردار کو اسکے حال پر رحم آیا بس
مرکب پر سے اتر کر بیٹھ گیا اور کہا کہ بیان کر تب اس مرد پیر نابینا نے عرض کیا کہ آپ تشریف فرما مین
جوابدیا کہ ہان مین موجود ہون اسنے کہا کہ ای میرے ہمدرد میرے مالک و آقا میری یہ حالت ہی کہ مین
یہان سے قریب ایک دیہ ہی وہان رہتا ہون کسی زمانے مین میرے پاس اور میرے باپ دادا کے
پاس بہت دولت تھی یہ حالت تھی کہ دروازے پر ہاتھی بندھے ہوے تھے ہزارون خدمتگار و خادم تھے
باپ کے مرتے ہی وہ دولت بالکل تباہ ہوگئی کیونکہ مجکو جوے اور تماش بینی کا شوق ہوا دوستون
نے ملکر میرے ساتھ دشمنی کی سب دولت تباہ کردی اسی عالم فروت مین مین نے اپنی شادی کی تھی
اس زوجہ سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی کہ وہ عورت جب لڑکی پیدا ہوئی اسی زمانے مین
جبکہ وہ کوئی سات یا آٹھ ماہ کی تھی مرگئی مین نے اس لڑکی کی پرورش کو اتنا نوکر رکھی اب جوانہ
گروش کرتا ہی اور افلاس چوآتا ہی تو تھوڑے عرصے مین وہ سب دولت تباہ ہوگئی اب یہ حالت
ہوئی کہ دو دو فاقے ہونے لگے اب وہ لڑکا کوئی دس برس کا ہوا جب فاقے ہونے لگے تو مین نے
یہ طریقہ اختیار کیا کہ دن بھر گھر سے نکل جاتا تھا ادھر ادھر کچھ جا کر مانگ لاتا اسمین بسر کی یہانتک
کہ مین بالکل آنکھون سے بیکار ہوگیا اب کیا کرون یہ ہوتا تھا کہ وہ لڑکا میرا ہاتھ پکڑ کے تمام
دیہ مین لیے ہوے پھرتا تھا مین بھیک مانگتا تھا اب اس لڑکے نے بدمعاشی پر کمر باندھی جوان ہوگیا
اب میری نہین سنتا ہی اسنے یہ طریقہ اختیار کیا کہ صبح ہوئی نکل گیا شام کو آیا اور کہا کہ لاؤ کھانے کو

مین نے کہا کہ کہان سے لاؤن اُسنے جواب دیا کہ جہان سے ممکن ہو مین نے کہا کہ ای فرزند اتو مین مانگنے بھی نہین
جاتا ہون کون لیجائے تو تو دن بھر غائب رہتا ہی اُسنے ای میرے آقا یہ طریقہ کیا کہ کبھی مجکو مارا کبھی بہن کو
مارا جو کچھ رکھا ہوا کھا گیا جب مین نے یہ دیکھا کہ اسنے یہ طریقہ اختیار کیا تو مین اُس لڑکی کو لیکر نکلنے لگا
وہ میرے ہمراہ دن بھر رہتی تھی اسی طور سے دن بھر ہم باپ بیٹی مانگتے تھے اور بسر کرتے تھے وہ مرد
آتا تھا کھا جاتا تھا اور وہ ہی طریقہ اب بھی ہی اب یہ ہوتا ہی کہ لڑکی مجکو صبح کو گھر سے لاکر یہان یا اور کسی
مقام پر ایسے کہ جدھر سے لوگ آتے جاتے ہین بٹھا جاتی ہی مین آیندہ و رفتہ سے کچھ مانگ لیتا ہون اور
وہ بھی دہبات مین جاکر مانگتی ہی بس دن بھر مین جو مین اور وہ مانگتے ہین اُسمین بسر کرتے ہین وہ نطفۂ حرام
شام کو آکر حرام کے لقمے کھاتا ہی اگر نہ دو تو مارتا ہی اب وہ لڑکی جوان ہوگئی ہی اُسپر لوگون کی نگاہ پڑتی ہی
مگر وہ ایسی صاحب عفت و عصمت ہی کہ اپنی آبرو بچائے ہوے ہی مین نے یہ خواہش کی کہ اسکا عقد کردون
اب جو لوگون سے کہا تو یہ جواب ملا کہ ہمکو تین ہزار روپیہ دو تو ہم اسکا عقد کرا دین مین نے کہا کہ مین
کہان سے لاؤن مین آپ نین تین فاقے کرتا ہون بھیک مانگ کر بسر کرتا ہون ہر ایک نے یہ جواب دیا کہ
تمھارے پاس بڑی دولت تھی اور ہی اُسمین سے نکالو مین نے کہا کہ وہ تباہ ہوگئی اُنکو نہ یقین آیا
ای بندۂ خداوند مین نے جس سے اس امر کی خواہش کی اُسنے یہ ہی سوال کیا مین مجبور ہوگیا کہ مین نے
خبر سنی کہ شہر سمندر یہ پر خدا پرستون نے لشکر کشی کی ہی اُنکے مقابلے کے لیے سمندر شاہ کی طرف
سے آفاق شاہ سپہ سالار لشکر کے اس صحرا مین آکر فروکش ہوے ہین بڑے سخی اور رحم دل ہین یہی
مین نے خیال کیا کہ ایسے مقام پر جاکر بیٹھو کہ شاید کسی دن اُنکی سواری نکلے اور مین سوال کرون
میرا کام ہوجاے اُسدن سے مین اس مقام پر آکر بیٹھتا ہون اس انتظار مین کہ ادھر سے بادشاہ
کی سواری نکلے تو مین عرض کرون کہ از براے خداوند تصویر میری یہ مراد پوری فرمایئے مجکو چار ہزار روپیہ
عنایت فرمایئے تاکہ مین اسکی شادی تین ہزار روپیہ دیکر کسی کے ساتھ کردون اور ایک ہزار روپیہ
لیکر براے تبرت چلا جاؤن خداوندون کے مزار پر جاکر اپنی باقی زندگی بسر کرون تاکہ اس آفت سے
جان بچے مجکو یہ خوف ہی کہ کہین ایسا نہو کہ اس لڑکی کا پاؤن اونچ نیچ مین پڑجاے تو یہ بھی آبرو جاے
ابھی تک ایسی حرکت خاندان مین کسی عورت نے نہین کی پس میری یہ آرزو ہی پہنچے اُس سردار نے کہا کہ
ای بھائی اسقدر تو میرے پاس نہین ہی ورنہ قسم ہی تجکو خداوند تصویر کی مین ضرور دیتا کیونکہ یہ نیک کام تھا مین
خود مجبور ہون کیونکہ دس روپیہ ماہواری کا نوکر ہون اُسی مین بسر کرتا ہون ہان سود دسو کا معاملہ
ہوتا تو مین ضرور دیتا چار ہزار کہان سے لاؤن ہان اگر تم میرے ہمراہ لشکر مین چلو تو مین بادشاہ سے
تمھاری سفارش کرکے دلا دونگا بلکہ کسی نہ کسی سردار معزز کے ساتھ تمھاری لڑکی کی شادی کرا دونگا یہ جو
اُسنے کہا بس اُس مرد پیر نے رو کر کہا کہ افسوس ہی کہ مین تو جا نہین سکتا ہون اگر آپکے ہمراہ چلا جاؤن
اور وہ لڑکی یہان اگر مجکو نہ پاے تو اپنی حالت تباہ کرے یقین ہی کہ اپنے کو ہلاک کرڈالے کیونکہ مجھ سے محبت
کرتی ہی آکر دیکھ جاتی ہی ابھی تو آپکے آنے کے قبل آئی تھی یہ روٹی کی ٹوکری میرے پاس رکھ گئی ہی اب پھر
مانگنے گئی ہی یہ تو اُسکی حالت ہی ورنہ مین ضرور آپکے ہمراہ چلتا اُس سردار نے کہا کہ اچھا تم ٹھہرو مین
بھی ٹھہرا جاتا ہون جب وہ آے گی اُسکو ہمراہ لینا اور لشکر مین چلنا اُسنے جواب دیا کہ یہ کیونکر ہوسکتا
ہی کہ مین جوان لڑکی کو لشکر مین لیجاؤن اور اپنی آبرو دون کیونکہ لشکر کے لوگ بڑے حرام زادے
ہوتے ہین خداوند اُسنے بچائین ایسی حالت مین کیونکر ہوسکتا ہی کہ مین جوان لڑکی کو لیکر آپکے ہمراہ چلون

اگر آپ سے ہوسکے تو آپ جلکر اسی مقام پر لاکر مرحمت فرمائیے چونکہ اُس سردار کو اُسکے حال پر رحم آیا تھا اور یہ خیال دلمین کیا تھا کہ کسی صورت سے اگر ممکن ہو تو بادشاہ سے سفارش کرکے روپیہ تین ہزار یا چار ہزار دلادون اگر ہوسکے تو کسی سردار کے ہمراہ اسکا عقد بھی کرادون اس خیال سے اُسنے کہا جب اُس پیرنے یہ جواب دیا کہ مین جوان لڑکی کو لیکر نہین جاسکتا ہون کیونکہ بیڑے کے لوگ بہت خرات ہوتے ہین اُسکا جواب اُسنے یہ دیا کہ اے مرد پیر میرا یہ منشا تھا کہ اگر تم چلنے بادشاہ تمھارا حال دیکھتا اور سردار بھی تو تین تھا کر صرف بادشاہ نہ دیتا اور سردار بھی دیتے تیری چار ہزار کی خواہش تھی سات آٹھ ہزار جمع ہوجاتا اگر مین جاکر بادشاہ سے عرض کرونگا دل تو یقین نہ آئیگا شاید یقین بھی آیا تو دو چار سو دیئے کیونکہ وہ رحم دل تو بہت ہین تمھارا کام نہ نکلا اور میرا کلام رائگان گیا اور کچھ کام نہوا دوسرے یہ لوگ خیال کرین کہ اس سردار نے اپنے لیے یہ تدبیر کی تھی کہ اسی تفرقے سے ملجائے مگر وہ بھی نہ ملا سبکی نگاہ مین حقیر ہوئے تمکو یہ جو خیال ہی کہ جرگے کے لوگ بہت خراب ہوتے ہین تو میرے جرگے کے لوگ اور اس لشکر کے لوگ ایسے نہین ہین کیونکہ یہ بادشاہ بہت عادل اور منصف ہی اسکا انصاف یہ ہی کہ کسی پر ظلم نہین کرنے دیتا ہی بس اگر تم چلوگے تو تمھارا حال معلوم ہوگا سب کو ترس آئیگا آئندہ تمکو اختیار ہی اُس مرد پیر نے یہ جواب دیا کہ اچھا وہ لڑکی آئے اور مین اُس سے یہ حال کہون اگر وہ بھی چلنے پر راضی ہوگی تو مین چلا چلونگا آپکے ہمراہ یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک طرف سے صدا آئی کہ آج تو خوب مال مارے بڑی دولت ہاتھ آئی لاؤ مجکو بھی دو وہ سردار ادھر اُدھر دیکھنے لگا کہ اُس مرد پیر نے کہا کہ دیکھیے وہ حرام زادہ آگیا اُسنے جو دیکھا کہ آپ میرے پاس کھڑے ہوے ہین ضرور کچھ نہ کچھ ملا ہوگا چلکر تو اُس سردار نے کہا کہ کون اُس مرد پیر نے کہا کہ وہی میرا لڑکا ہی یہ کہہ رہے تھے کہ دیکھا ایک جوان بہت موٹا تازہ قدآور ایک ساری باندھے ہوے کرتا پہنے ہوے سر پر منڈاسا باندھا ہوا ہاتھ مین ایک موٹا سا لٹھ لیکر اُس مرد پیر کے پاس کھڑا ہوا اور کہا کہ جو کچھ تیرے پاس روپی ہو مجکو دے اور جو کچھ اُسنے ملا ہو وہ دے کہ مین فرضہ ادا کرون یہ سنکے اُس مرد پیر نے کہا کہ کیون مجھپر ظلم کرتا ہی میرے حال پر رحم کھا اور مجکو کچھ نہین ملا ہی وہ تو موجود ہین دریافت کرلے ہان تیری بہن یہ ٹکڑے مانگ کر رکھ گئی ہی اگر تیرا جی چاہے انکو کھالے اگر بہت بھوک لگی ہوا اُسنے جواب دیا کہ کیون مجھ سے فقرہ کرتا ہی اگر یون نہ دے گا تو زبردستی چھین لونگا یہ کہکر اُسکے برابر بیٹھ گیا جو ٹکڑے تھے کچھ تو کھالیے اور کچھ باندھ لیے اور کچھ جنگل مین پھینک دیئے کہا کہ آج تو بھوکا مرا اور کیون مرنے لگا تیرے پاس تو روپے ہونگے یہ کہکر اُسکا ہاتھ پکڑکر کہا کہ لا مجکو بھی دے نہین تو تیری آج ہڈی پسلی توڑ ڈالونگا وہ مرد پیر دہائی دینے لگا انہوا انکو ترس آیا اور کہا کہ ای بھائی قسم ہی مجکو خداوند کی کہ جو مین نے کچھ بھی دیا ہو کیون اس بیچارے پر ظلم کرتے ہو یہ مین اسکا اور یہ حالت اسکی نہین ہی کہ کماکر تمکو دے بلکہ اب تمکو لازم ہی کہ تم اسکے حال پر رحم کھا کر اسکی زندگی بسر کرنے کی صورت کردینا باش ہی اُس عورت کو کہ عورت ذات ہوکے وہ اسقدر باپ کی پرورش کرتی ہی اور تمسے یہ بھی نہین ہوسکتا ہی بلکہ اور تم ظلم کرتے ہو اُسنے یہ سنکے جواب دیا کہ آپ اس امر مین نہ بولین یہ اسی قابل ہی اسے کیون ایسے فعل کیے کہ ہزارون روپیہ کی دولت تباہ ہوئی کیون نہ انجام کا خیال کیا ایسے کی یہ ہی سزا ہی اور وہ تو اسکی کمائی کا ٹھیکرا ہی اُسکو آوارہ کر رکھا ہی اُسکی شادی نہین کرتا ہی ہر ایک سے اُسکے بہانے سے روپیہ لیتا ہی اور اس حالت مین بھی قمارخانہ مین جاکر قمار بازی کرتا ہی اور مارا آتا ہی کہو کہ وہ خود اپنی ذات سے

تیک ہی ورنہ اب تک کب کی ناک کٹ چکی ہوتی پھر کیون نہ مین ظلم کرکے لون جب مین نے یہ طریقہ دیکھا مین نے
شمدینے پر کمر کسی مین بھی دن بھر ادھر اُدھر پھرنے لگا اور جو کچھ ملا کھی اگیا بڑا غضب یہ ہی کہ مین نے جو کئی مرتبہ
کہا کہ اسکی شادی کردے تو جواب دیتا ہی کہ مین خود اپنے تصرف مین لاؤنگا کئی مرتبہ اُس سے کہا اُسنے انکار کیا
یہ بڑا مکار ہی یہ جو اُس جوان نے کہا اُس مرد پیر نے اُسکے جواب مین کہا کہ او ناشدنی تو غارت ہو اور مین بھی
جو ایسا خیال بھی دل مین ہو مین نے تو خود کئی مرتبہ اس امر کی تجھ سے درخواست کی کہ بیٹا نوکری کر اور کچھ روپیہ
پیدا کرکے بہن کی شادی کردے تو نے جواب دیا کہ ہمکو کیا غرض اُسکا جسکے ساتھ جی چاہے گا اپنی آپ شادی کرلیگی
مین کہان سے لاؤن تم ہی نکالو اور جو لوگ راضی بھی ہوے تو تو نے یہ کیا کہ یہ فلان سے پھنسی ہی اور فلان کے
ساتھ آشنائی کی ہی یہ خراب ہی جب انھون نے دریافت کیا تو غلط نکلا تو نے یہ اُنکو پٹی پڑھائی کہ یہ مفلس نہین ہین
انکے پاس دولت ہی یہ یہ چاہتے ہین کہ اس لڑکی کو کسی کے ساتھ پھنساکر خود اُس روپیہ پر قابض ہو جاؤن خوب
قمار بازی کرون چنانچہ وہ لوگ انکار کرنے لگے ہر ایک تین ہزار روپیہ طلب کرنے لگا تو اتنا بڑا بے غیرت ہی
کہ ناکتخدا لڑکی کو عیب لگاتا ہی اور اپنی زبان سے ہر ایک سے بیان کرتا ہی اور پھر یہ باتین بناتا ہی جا دور ہو
میرے پاس سے تیرا منھ کالا ہو یہ جو اُس مرد پیر نے کہا اُس جوان نے جواب دیا کہ کیون فضا آئی ہی اپنی زبان کو
روک مین یہ نہ خیال کرونگا کہ تو باپ ہی سینے پر چڑھکر تیرا دم نکال لونگا تو نے مفت دغا دیکر اپنے کچھ حاصل کیا ہی کیونکہ
یہ مرد با مروت اور صاحب رحم معلوم ہوتے ہین یہ سنکے وہ مرد پیر رونے لگا اور کہا کہ جو تیرا جی چاہے میرے
ساتھ سلوک کر یہ تو مجکو یقین ہوگیا کہ آج میری قضا ہی وہ جوان یہ کہکر چلا کہ مین آج تجکو زندہ نہ رکھونگا ضرور
مار ڈالونگا جب تک تو زندہ رہے گا اُس چھوکری کا کوئی سلسلہ نہوگا ان روپون نے جو کہ تجکو ان
مردآدمی نے دیئے ہین تیری جان لی جب اُنھون نے دیکھا کہ یہ جوان بہت زبردست ہی اور وہ مرد پیر
نابینا ہی انکو نو اُسکے حال پر ترس آچکا تھا کہا بھائی اسپر رحم کر مین نے ایک پیسہ نہین دیا ہی بلکہ تو تم مجھ سے
دس روپیہ لو اور اسکی جان چھوڑ دو اسنے کہا کہ لائیے تجکو اس سے کیا غرض روپیہ سے غرض ہی
یہ کہکر اُنکے پاس آیا انھون نے دس روپیہ جیب سے نکالکر اُسکو دیئے اُسنے لیے اور اُس مرد پیر کی طرف
متوجہ ہوکر کہا کہ سنا بڑے میان جو کچھ تمکو انسے ملے اُسمین میرا بھی حصہ ہی مین ضرور تم سے لونگا یہ کہکر
خم ٹھونکتا ہوا چلا گیا جب وہ چلا گیا تو اُس نابینا نے کہا کہ کیا وہ حرام زادہ گیا اُن سردار نے جواب دیا
کہ ہان گیا مرد پیر نے کہا کہ آپ تشریف رکھتے ہین خداوند تصویر آپکے عالی عالی مراتب کرین بادشاہ کا
آپ پر بہت پیار ہو کوئی مرتبہ عالی مرحمت فرمائین کہ آپنے اسوقت میری جان بچائی ورنہ وہ مجکو ضرور
مار ڈالتا آپنے اُسکی حرکت دیکھی پہلے اُسنے یہ فقرہ کیا کہ تم اس فقرے سے روپیہ لیکر قمار بازی کرتے ہو
کہ مین لڑکی کی شادی کرونگا اور خود اپنے تصرف مین لانے والے ہو اس سے یہ غرض تھی کہ جب مین یہ کہونگا
تو جو آپ نے دیا ہوگا وہ آپ کہدینگے کہ ہان مجھ سے بھی یہ ہی فقرہ کرکے لیا ہی مگر آپ نے کچھ دیا نہ تھا
جو آپ فرماتے دوسرے آپ کو میرے حال پر رحم آگیا تھا یہ جو اُس مرد پیر نے کہا اُنھون نے جواب دیا کہ تمھارا لڑکا بڑا شہدا
اور شوخ پشت ہی اُسنے جواب دیا کہ آپنے ملاحظہ فرمالیا یہ ہی ناشدنی بہن کی شادی نہین ہونے دیتا ہی پہلے تو اُسکو
بدنام کیا کہ یہ بد ہی جب دیکھا کہ لوگ اسپر بھی راضی ہین اور اُسکا حال سب پر ظاہر ہوگیا کہ یہ بد نہین ہی تو
پھر یہ کہدیا کہ انکے پاس روپیہ ہی جب تک اسقدر روپیہ نہ لے لینا اسوقت تک شادی نہ کرنا بس ہر ایک پھر جاتا ہی اُس
سردار نے کہا کہ تم لشکر مین چلو یہ وہان آکر اسقدر رشوتین لیتے اور تمپر ظلم نہ کرنے پائیگا اور تمھاری آرزو بھی پوری
ہوگی لڑکی بھی تمھاری اپنے گھر کی ہو جائیگی اُسنے جواب دیا کہ اگر آپکی عنایت ہوگی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُس سردار نے دیکھا

کہ ایک طرف سے ایک ماہ چار دہ چلی آتی ہی اسقدر حسین ہی کہ اُسکا حسن زاہد فریب دعابد کش ہی یہ کہتی ہوئی
کہ ابا با کیا تمنے بھیا کو دس روپیہ دیے ہین جو بازار مین مانگ رہی تھی تو بھائی ملے انھون نے کہا کہ تو
کیون مانگ رہی ہی ابھی ہمن بڑے میان باس گیا تھا ایک سردار انکو پچاس روپیہ دے گیا ہی دیکھو انمین سے
انھون نے دس روپیہ تجکو بھی دیے بلکہ مجھ سے کہا تھا کہ اپنی بہن سے کہنا اُسکو بھیجدینا مین اُس سے یہ کہونگا کہ ایک سوار
مجکو کچھ روپیہ دے گئے تھے جنمین سے تمھارے بھائی دس روپیہ لیگئے اب یہ باقی ہین مین بیس روپیہ اُسکو دونگا اور
بیس روپیہ اپنے پاس رکھونگا کہ شاید مرجاؤن تو اسوقت میری موت تو نہ خراب ہو مردہ تو اٹھ جائے اگر اُس سے یہ کہونگا
کہ چالیس ہین تو وہ مجھ سے لیکر اپنے یارون کو کھلا دے گی بہن باپ کا تیری طرف سے یہ خیال ہی کہ تو خراب ہوگئی ہی تیری
عصمت کی تو قسم کھاتے گیون بابا ن نے تمھارے ساتھ ایسی کی ہی کہ جو تم مجھ سے ایسے خیال کرتے ہو افسوس کیا کہون جو مجکو
اسوقت صدمہ ہی اس صدا پر اُس سردار نے پلٹ کر دیکھا تھا تو یہ نظر آیا تھا کہ ایک لڑکی کوئی برس تیرہ چودہ کی سینے پر
جوبن کا ابھار عارض گلنار ابر دے خمدار گیسوے بیچدار ایک کہنہ دوپٹہ اوڑھے ہوے پھٹی سی کرتی پہنے ہوے کہ
جابجا سے جسم دکھائی دیتا ہی اُسکو چھپاتی ہوئی لنگڑے مین ہزارون پیوند لگے ہوے چلی آتی ہی باوجود اس بے سامانی پر
وہ اُسکا حسن ہی کہ ہر ایک دیکھکر بیقرار ہوجاتا ہی اُسنے دیکھکر اپنے دل پر ہاتھ رکھا اور دلمین کہا کہ کیا قدرت ہی خداوند تصویر
کی کہ ایسے حسین بھی ہوتے ہین کہ اس مفلسی اور بے سامانی پر بھی حسن کا خال ہی کہ دل بیقرار ہوجاتا ہی اُسکی تو ہزارون
خواہش کرتے ہونگے ضرور کوئی نہ کوئی معزز سردار اُسکی خواہش کریگا اگر میرے ساتھ راضی ہو تو مین خود عقد کرلون
مگر ابھی جو کہونگا تو یہ فرنٹ ہوجائیگا لشکر مین جاتے اور بادشاہ کا سامنا ہوتے تو پھر مین درخواست کرونگا یہ تو
یہ خیال کر رہا تھا اور اُسکی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ ایک مرتبہ اُس پیر مرد کے قریب اُتر بیٹھی اور ٹکڑے روٹی کے
اور کچھ آٹا ٹکا لکر اُسکو دیا اور کہا کہ ہم تو یون زندگی بسر کرتے اور آپکے یہ خیال ہون آپ کیا کرین یہ اپنا
مقدر اور قسمت کی خوبی ہی اگر یہ نہوتا تو کیون مان مرجاتی اور یہ تباہی آتی وہ پیر مرد یہ سنکے رونے لگا
اور کہنے لگا کہ ای جان پدر یہ سب اُسکا فقرہ ہی اُسنے دروغ کہا ہی بھلا میرے پاس چالیس روپیہ
ہوتے اور مین اُسپر ظاہر کرتا اور وہ میرے پاس چھوڑ جاتا میرا گلا گھونٹ کرنے جاتا تم خیال کرو کہ
جب وہ روٹی کے ٹکڑے زبردستی لیجاتا ہی تو روپیہ رہنے دیتا یہ جو میرے سامنے کھڑے ہین تو نے
دیکھا ہوگا یہ ادھر سے جاتے تھے مین فلک کی شکایت کر رہا تھا آپ کو رحم آیا میرے پاس آئے
مجھ سے حال دریافت کیا مین نے پورا پورا حال بیان کیا یہ لشکر آفاق شاہ کے سوارون کے جمعدار ہین
انکو ترس آیا انھون نے فرمایا کہ میرے ساتھ لشکر مین چلو مین تمھاری خواہش کے موافق بادشاہ سے
دلادونگا مین انسے باتین کر رہا تھا کہ تیرا بھائی آکر پہونچا میرے اوپر ظلم کرنے لگا سب روٹی کھا گیا
باقی جو بچی اُسے لے گیا جب میرے اوپر زیادہ بدعت کی تو انکا خداوند بھلا کرین انھون نے دس روپیہ
دیکر میری جان بچائی تمسے اُسنے جاکر یہ فقرہ کیا دریافت کرو کہ مین جھوٹا نہین ہون ای جان پدر میرے سوا
کون ہی جو مین تجھ سے پوشیدہ کرتا اور تیری نسبت یہ گمان کرتا تیرے سبب سے تو میری زندگی ہی
یہ جو اُس مرد پیر نے اُس سے کہا اُسنے سر اُٹھا کر دیکھا کہ یہ کون ہی اب جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک جوان
مرکب پر سوار کھڑا ہی گو کہ یہ اُس پیر مرد کے کہنے سے مرکب پر سے اُتر بیٹھ گیا تھا مگر جب دیر ہوئی تو پھر
مرکب پر سوار ہوگیا یہ مرکب پر سوار اُسکو دیکھ رہا تھا اُس نازنین نے جبکہ یہ آئی تھی تو اُسنے
اُسے دور سے دیکھا تھا کہ کوئی کھڑا ہوا باتین کر رہا ہی یہ اس طور سے وہان سے آئی کہ یہ ثابت ہوا
کہ اُسنے نہین دیکھا جب اُس مرد پیر نے کہا تو اُسنے سر اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ کیا یہان کہتے ہین کہ

تم میرے ساتھ لشکر مین چلو پھر آپ کیون نہین جاتے ہین اُس مرد پیر نے جوابدیا کہ مین اس سبب سے نہین
جاتا ہون کہ بدون تیرے نہین جاؤنگا کیونکہ تیرا کوئی سہارا نہین ہی شاید میرا آنا آج نہو تو پریشان ہوگی
دوسرے تنہا گھر مین رہے گی تیرے بہت سے دشمن ہین اور تیرا بھائی تیرا خود دشمن ہی ایسی حالت مین کیونکر
تجکو چھوڑکر جاسکتا ہون اور تو مجھ سے محبت بھی کرتی ہی اور مین تجھسے تیری مفارقت ایکدم کی مجکو ناگوار ہی
ہان اگر تو چلے تو کیا مضائقہ ہی اُسنے جوابدیا کہ بابا میری یہ حالت نہین ہی کہ اتنے بڑے لشکر مین جاسکون کیونکہ
میرے تن پر پورا کپڑا تو سالوت ہی نہین شہر مین کیونکر چلون اُس سردار نے یہ سُنکے جوابدیا کہ اے لڑکی تو اسکا
خیال نہ کر کہ کوئی تیرے اوپر کچھ اعتراض کرے ہر ایک کو تیری حالت دیکھکر عبرت ہوگی اُس مرد پیر نے کہا کہ
اے بیٹا جب فلک کی طرف سے یہ مصیبت پڑی ہی تو اور کیا کہا جائے چلو شاید کچھ کام نکلے جب اُس
مرد پیر اور اُس جوان نے یہ کہا تو اُسنے جوابدیا کہ خیر چلیے جو آبرو ریزی مقدر مین ہوا سکو پورا کرنا ضرور
ہی شاید مصیبت کٹجائے جو جو مصائب باقی ہین وہ سب گذر جائین جب اُسنے یہ جوابدیا وہ نابینا اٹھا
لکڑی ہاتھ مین لی اُس لڑکی نے ہاتھ پکڑا وہ سردار مرکب بڑھاکر چلا آگے آگے وہ سردار عقب مین
وہ نازنین اور نابینا چلے آتے تھے یہانتک اُس صحرا کو طے کرکے لشکر مین آئے جب لشکر مین داخل
ہوئے ہر ایک لشکری کی نگاہ اُس لڑکی پر پڑتی تھی چند آدمیون نے آوازے کسے کہ اُس سردار نے
منع کیا وہ لوگ خاموش ہو رہے اُس مرد پیر نے رو کر کہا کہ مین اسی لیے نہین آتا تھا وہ ہی
بے عزتی کی نوبت آئی اُدھر وہ لڑکی رونے لگی کہ ان کلامون کے سُننے کے لیے آپ یہان آئے ہین اُس مرد پیر
نے کہا کہ بیٹا صبر کر یہ دن بھی نہ رہینگے اسی طور سے سمجھاتا ہوا چلا آتا تھا کہ وہ سردار قریب بارگاہ
پہونچا اندر بارگاہ کے گیا دربان آفاق نے سر کار دربار کیا تھا سب حاضر دربار تھے کہ یہ سردار
پہونچا مجرا کیا اور ہاتھ جوڑکر عرض کہ یہ غلام شکار کو گیا تھا شکار سے واپس آتا تھا کہ راہ مین
ایک درخت کے نیچے ایک نابینا بیٹھا ہوا تھا اور سوال کر رہا تھا مجکو اُسکے حال پر رحم آیا مین نے جاکر
اُس سے حال دریافت کیا بس اُس سردار نے سب حال اُس سے جو کہ سُنا تھا بیان کیا اور کہا کہ
مین اُسکو لیکر آیا ہون وہ نازنین بہت خوبصورت ہی اس عالم مین وہ حسن ہی کہ جسکا ذکر نہین ہوسکتا اگر
اجازت ہو تو طلب کرون ذرا ملاحظہ فرمایئے مین نے اُس سے اقرار کیا ہی کہ مین بادشاہ سے تیری خواہش
کے موافق روپیہ دلوادونگا بلکہ اور سب سردار بھی دینگے لہذا مین اُسکی سفارش کرتا ہون وہ ضرور
لائق رحم ہی بلکہ مین نے یہ بھی اقرار کیا ہی کہ کسی نہ کسی معزز سردار کے ساتھ عقد کرادونگا یہ جو اُس سردار
نے عرض کیا آفاق نے حکم دیا کہ بلالو بس یہ سُنکے اُس سردار نے ایک چوبدار سے کہا کہ وہ باہر جو
نابینا اور ایک لڑکی کھڑی ہوئی ہی اُسکو اندر لے آؤ کیونکہ جب یہ اندر جانے لگا تھا تو کہ گیا تھا کہ تم
یہان ٹھہرو مین بادشاہ سے عرض کرکے طلب کرتا ہون بس وہ چوبدار باہر آیا اور کہا کہ اُس مرد پیر کو
بادشاہ نے طلب فرمایا ہی یہ سُنکے وہ لڑکی اُسکا ہاتھ پکڑکر اندر بارگاہ کے ہمراہ اُس چوبدار کے آئی جب اندر بارگاہ
کے آئی اُسکے روے روشن کی ضو سے بارگاہ روشن ہوگئی ہر ایک کی نگاہ کے نیچے ایک برق چمک گئی سب نے
سر اٹھاکر دیکھا کہ ایک پری یا حور عجب حالت سے ایک مرد پیر کے ہاتھ کو پکڑے ہوے چلی آتی ہی اُسکو دیکھکر سب
حیران ہوے ہر ایک نے اپنے کلیجے پر ہاتھ رکھا اُسکی مژگان ایسی تھین کہ نادک دلدوز تھین ابرو برائے عاشقان شمشیر براں
کا طریقہ رکھتے تھے وہ اُسی طور سے سر جھکائے ہوے باپ کا ہاتھ پکڑے ہوے چلی آتی تھی کہ قریب تخت لاکر
اُس چوبدار نے کہا کہ بادشاہ کو سلام کر اُس مرد پیر نے سلام کیا اُس نازنین نے بھی بسبب شرم و حیا

کے بیچ بیچ نگاہون سے آفاق کی طرف دیکھکر سلام کیا اُس اپنے پہنے ہوے ڈوپٹہ سے اپنے کو پوشیدہ بھی کرتی جاتی تھی اور اپنا مُنھ بھی چھپاتی جاتی تھی مگر اس انداز سے کہ ہر ایک کے دل پر ایک برچھی لگتی تھی وہ آہستہ سے آفت کمر رہجاتا تھا کہ اُس چوبدار نے اُس مرد پیر سے کہا کہ جو کچھ عرض کرنا ہو عرض کرو بادشاہ تمھاری طرف مخاطب ہین اُس مرد پیر نے اُس نازنین کا ہاتھ پکڑکے کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ اسکا عقد کردون مجکو چار ہزار روپیہ ملجائے وہ ہی تقریر جو کہ اُس سردار سے بیان کی تھی وہ آفاق کے روبرو بیان کی یہ جو اُسنے بیان کیا آفاق نے جواب دیا کہ تم پریشان نہو تمھاری آرزو پوری ہوئی مین تمکو پانچ ہزار روپیہ دونگا اور اس لڑکی کی شادی بھی کسی اپنے سردار کے ساتھ کردونگا تم اطمینان رکھو بس ہر ایک سردار نے قصد کیا کہ ہم عرض کرین کہ ہمارے ساتھ شادی کردیجائے ہم اسکو بہت اعزاز سے رکھینگے مگر ہر ایک نے یہ دیکھا کہ خود بادشاہ کی نگاہ اسکی طرف ہر راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سے آفاق نے اس نازنین کو دیکھا ہی اُسوقت سے اسکا قصد ہی کہ مین اپنا عقد اسکے ساتھ کرلون مگر بسبب اپنی زوجہ کے خوف کے زبان سے نکال نہین سکتا ہی اُسکی زوجہ اسکے طریقہ سے سمجھ گئی اپنے دلمین کہتی ہی اور اُس سردار کو بُرا بھلا کہہ رہی ہی کہ یہ کہان سے موا ایک آفت لیکر آیا کہ جسکے سبب سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ میرا گھر برباد ہو خداوند تصویر اسکو جلد غارت کرین مین خیال کرتی ہون کہ یہ میری سوت ضرور ہوگی میرے خوف سے بادشاہ اپنے دلکی حالت کو ظاہر نہین کرتے ہین تا یہ کہ آج نہین کل ظاہر کرینگے ادھر آفاق نے کہا کہ ای ملکہ تم اس نازنین کو اپنی خدمت مین رکھو اسکو تعلیم کرو اور اُس نازنین کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ تم ملکہ کی خدمت مین رہوگی اُسنے سر نیچا کرکے جواب دیا کہ جی ہان مگر ایک طور سے مین رات کو اپنے باپ کے پاس رہونگی دن بھر جہان جی چاہے آپکا یا ملکہ کا مجکو رکھین کیونکہ مین اپنے باپ کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتی ہون یا نی پلاتی ہون رات کو پاؤن دباتی ہون جب اُنکو نیند آتی ہی تب شام کو جایا کرونگی صبح کا کھانا کھلا کر چلی آیا کرونگی بادشاہ نے جواب دیا کہ اُسکی خدمت ملازم کرینگے اُسنے جواب دیا کہ میرا دل نہ مانیگا بادشاہ نے کہا اچھا بس اُسوقت حکم دیا کہ پانچ نوکر اس مرد پیر کو لاکر دو اور ایک خیمہ اسکے رہنے کے لیے درست کردو دو پلنگ اُسمین لگادو اور سب سامان راحت مہیا کردو یہ جو حکم دیا بس اُسیوقت توڑے لاکر اُسکو دیے پھر تو ہر ایک سردار نے دیا اُسکے پاس قریب پانچ ہزار کے اور جمع ہوگیا جیسی لیاقت جس سردار کی تھی بادشاہ نے حکم دیا کہ اس مرد پیر کو ایک جوڑا کپڑے کا دو اور ایک جوڑا اس لڑکی کو اور کل سے یہ محل مین دن بھر رہا کرے اور شام کو اپنے باپ پاس چلی آیا کرے اسوقت تو یہ اس خیمہ مین جائے جو کہ انکے قیام کے لیے مقرر ہوا ہی بس وہ نازنین اور مرد پیر بہت خوش ہوے اور ہزارون دعائین بادشاہ و ملکہ کو دین اتنے عرصے مین ایک خیمہ درست کردیا گیا انکو دربار سے لاکر اُس خیمے مین بٹھادیا دونون جوڑے لاکر دیئے اُسنے بھی بدلا اور اُس نازنین نے بھی اب باطمینان بیٹھے باپ نے لڑکی سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ ہمارے دن پھر گئے زمانہ کی مصیبت کٹ گیا اُسنے جواب دیا کہ جی ہان طریقے سے تو ثابت ہوتا ہی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر بعد جانے اُس نازنین و مرد پیر کے ہر ایک نے قصد کیا کہ بادشاہ سے عرض کرین مگر اپنے اپنے دل مین خیال کیا کہ ابھی موقع نہین ہی دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہی جب بادشاہ کسی سے ارشاد کرینگے اُسوقت دیکھا جائیگا ادھر آفاق نے اپنی زوجہ سے کہا کہ ای ملکہ تم اسے اچھے طور سے رکھنا یہ بڑی صاحب لیاقت اور صاحب سلیقہ معلوم ہوتی ہی مین کسی نہ کسی کو تجویز کرکے اسکا عقد کردونگا اُسنے جواب دیا کہ مین نے پہلے ہی خیال کیا تھا کہ آپکی اسپر نگاہ پڑی ہی اس سے کیا حاصل کہ آپ پوشیدہ کرتے ہین یہ فرمایئے کہ اپنا قصد خود عقد کرنے کا ہی مین دیدہ و دانستہ اپنا گھر برباد کردون بادشاہ نے کہا کہ ملکہ یہ تمھارا خیال خام ہی

بھلا ہین تم ایسی زرجہ کی موجودگی مین اور عورت کرونگا تمھارے تو تلوے کی وہ برابری نہین کرسکتی ہی اُسنے
جوابدیا کہ وقت پر اسکا جواب دیا جائیگا ابھی کیا ضرورت ہی خیر جو آپنے حکم دیا ہی مین اُسکی تعمیل کرونگی بعد تھوڑے
عرصہ کے آفاق نے دربار برخاست کیا چونکہ رات ہوگئی تھی ہر ایک سردار اپنے اپنے خیمہ مین گیا مگر
ہر ایک کو اُسکا خیال تھا کوئی یہ خیال کرتا تھا کہ کسی کو اُس مرد پیر کے پاس روانہ کرون پیام بھیجون کوئی یہ
خیال کرتا تھا کہ خود جاکر پیام دون بہت تو اس خوف سے خاموش ہو رہے کہ بادشاہ کی نظر اسپر ہی جو کہ
زیادہ بیقرار تھے اُنھون نے اپنے ملازم خاص کے ہاتھ پیام کہلا بھیجا کہ اے مرد پیر تو اپنی دختر کی شادی
ہمارے ساتھ کردے اُسنے یہ ہی جوابدیا کہ بادشاہ کو اختیار ہی بعض خود آئے یہ ہی سوال کیا اُسنے
وہ ہی جوابدیا آخر مایوس ہوکر چلے گئے قریب پہر رات کے چوبدار نے ایک خوان کھانے کا لاکر دیا
کہ اُس مرد پیر نے کہا کہ رکھدو وہ رکھکر چلا گیا کہ اُسکے جانے کے بعد اُن دونون نے خوب سیر ہوکر
کھانا کھایا اُسکے بعد پلنگ پر لیٹ رہے جب دیکھا کہ لشکر مین سناٹا ہوگیا تب وہ مرد پیر اٹھا
اور وہ تورے نذر زنبیل کرنے لگا کہ اُس نازنین نے کہا کہ اُستاد میرا بھی حصہ ہی مین بھی جان پر کھیل کر
آیا ہون خواجہ نے کہا کہ برق تو کہان ہی کہ وہ نازنین اُٹھی کہ اُستاد مین ہون آپکا برق خادم راوی نے
یہ بیان کیا ہی جب صاحبقران نے آفاق کی بہت تعریف فرمائی اور اُسکے قتل ہونے کا افسوس کیا اُسوقت
خواجہ نے بھی افسوس کیا تھا اور اس خیال سے یہ کہا تھا کہ اُسپر عیاری نہین ہوسکتی ہی کہ شاید کوئی
لشکر کفار کا جاسوس یہان موجود ہوا اور خواجہ نے اُسیوقت تصور کرلیا تھا کہ عیاری کرونگا بس جب
دربار برخاست ہوا یہ عیاری سوبچکر اور نابینا بنکر اُس درخت کے سایہ مین آکر بیٹھ گئے تھے اُنھون
نے اور کچھ سوچا تھا یہ خیال کرکے بیٹھے تھے کہ کوئی ادھر سے جائیگا اُس سے وہ ہی تقریر جو کہ
بیان کی تھی بیان کرکے اور کمند کے ذریعے سے گرفتار کرکے اُسکی صورت بنکر دربار مین جائونگا
جب وہان پہونچ لونگا تو دوسری عیاری کرونگا اسی منشے سے اُنھون نے اُس سردار کو ٹھہرایا تھا مگر
عیاری دوسری ہوگئی راوی نے بیان کیا کہ جب یہ چلے تھے تو برق و چالاک بھی چلے تھے اُسوقت
اُس مقام پر پہونچے جب خواجہ اُس سے گفتگو کر رہے تھے برق و چالاک نے سنی چالاک تو لڑکا بنکر
آیا اور دس روپیہ لیگیا برق نازنین کی شکل بنکر آیا یہ بھی مثل برق اول کے عورت خوب بنتا ہی بس جب برق
نے کہا کہ اُستاد مین ہون تو خواجہ نے جوابدیا کہ بیٹا خوب پہونچے بیان کرو کیونکر آئے برق نے عرض کیا کہ اُستاد
جب آپنے یہ فرمایا کہ اُسپر عیاری ہونا غیر ممکن ہی ہم سمجھ گئے کہ آپ ضرور عیاری کرینگے جب دربار برخاست ہوا
ہم آپکے خیمہ مین گئے آپکو نہ پایا بس خیال کرلیا کہ آپ فکر عیاری مین گئے ہین بس ہین اور چالاک دونون چلے کہ آپکو
تلاش کرین جب اُس صحرا مین پہونچے آپکو ہمنے پہچان لیا کہ آپ نابینا بنے ہوے ہین اور اُس سے کلام کر رہے ہین ہمنے
سب تقریر سنی بس ہمنے اور چالاک نے صلاح کی کہ اُستاد کی بات بنانا چاہیے بس چالاک تو لڑکے کی صورت بنکر آگئے اور
وہ تقریر کرکے دس روپیہ لیگئے مین لڑکی کی صورت بنکر آیا خدا نے یہانتک تو پہونچایا ہی اب جو تدبیر آپنے خیال کی ہی وہ کیجئے
خواجہ نے کہا کہ اے برق تم میری صورت پیر مرد کی بنکر پلنگ پر لیٹ رہو جب صبح ہو تو غل مچانا کہ کوئی میری لڑکی کو رات کو بھگا لیگیا
اور سب روپیہ بھی لیگیا مین تو لٹ گیا خوب شور و غل کرنا رونا پیٹنا اپنی حالت تباہ کرنا مین جاتا ہون عیاری کرکے
آفاق کو بیہوش کرتا ہون صبح کو اُسکی صورت بنکر تخت پر بیٹھونگا تم میرے پاس آکر فریاد کرنا پہلے تو مین بہت کچھ
سمجھاؤنگا تم نہ ماننا آخر کو مین تمکو دس ہزار روپیہ دیکر کہونگا کہ تم میرے لشکر سے چلے جاؤ تم کہنا کہ مجکو
اُسی مقام پر پہونچا دیجئے مین چوبدار کو ہمراہ کرکے تمکو اُس مقام پر پہونچا دونگا مگر اُس روپیہ کو امانت رکھنا

جب لشکر مین آؤنگا تو بلونگا برق نے کہا کہ اچھا بس خواجہ نے سب روپیہ اور سب اسباب نذر زنبیل کیا اور اپنی صورت ایک اور تبدیل کی ادھر برق کو پیر مرد بنا کر پلنگ پر لٹا دیا اور رقعات چاک کر کے اُس طرف آئے کہ جہان پر خیمہ آفاق کے آرام کرنے کا تھا اُسدن میان بی بی مین اسبات پر لڑائی ہوئی تھی کہ تم ضرور اس نازنین کے ساتھ عقد کروگے میری سوت بناؤگے تمھاری نگاہ اُسکی طرف خراب ہے بڑی مشکل سے آفاق نے لاکھ لاکھ انکار کیا مگر اُسنے نہ مانا آخر کو آفاق نے کہا کہ ضرور ایسا کرونگا جب تو نہ کرتا تھا اب تمھاری ضد پر کرونگا بس آفاق اُسدن اپنے خیمۂ خاص مین آرام پذیر ہوا تھا اُسکی زوجہ اپنے خیمے مین خواجہ کو یہ تو معلوم تھا کہ یہ خیمہ دربار کا ہی اور یہ دنکے آرام کرنے کا ہی اور یہان شب کو میان بی بی سوتے ہین بس اُس خیمہ مین آئے سرائچہ چاک کر کے کہ جہان میان بی بی سوتے ہین اُسدن ملکہ نے سب کو رخصت کر دیا تھا کہ مجکو پہرے کی ضرورت نہین خود بڑی رات تک جاگا کی آخر کو بیخبر سو گئی یہ جو خیمہ مین آئے ملکہ کو تنہا پلنگ پر پایا روشنی بھی کم پائی پہرہ چوکی بھی نہ دیکھا یہ تھوڑے عرصہ تک ایک مقام پر بوشیدہ کھڑے رہے کہ شاید آفاق رفع ضرورت کو گیا ہوگا جب وہ نہ آیا تو یہ اُسی سرائچہ کے ذریعے سے باہر آئے اُسکو درست کر کے اُس خیمہ کی طرف آئے جہان آفاق دن کو آرام کرتا تھا اُسکا سرائچہ چاک کر کے داخل خیمہ ہوئے یہان بھی نہ پہرہ پایا نہ باری دار پائے روشنی بھی کم تھی آفاق نے بھی غصے مین سب کو حکم دیا تھا کہ کوئی ضرورت نہین ہی کوئی مجکو کھانے جائے گا بس خواجہ نے قریب پلنگ آکر دوشالا منھ پر سے اٹھا کر اور کفچہ عیاری مین بیہوشی رکھکر اُسکی ناک کے پاس لگائی کہ اُسنے اوپر کا دم کھینچا کہ بیہوشی دماغ پر چڑھ گئی اُسکو چھینک آئی وہ بیہوش ہو کر رہ گیا بس خواجہ نے اُسکی زبان منھ سے نکالکر سوزن دزی پشتارہ باندھکر نذر زنبیل کیا اور آپ اُسکی صورت بنکر تیار ہوے اور اُس پلنگ پر لیٹ رہے کہ وہ رات بسر ہوئی سحر ہوئی آفاق بیدار ہو کر امور ضروری سے فراغت کر کے دربار مین آیا ملکہ بھی آئی سب سردار حاضر ہوے دربار آراستہ ہوا آفاق نقلی تخت پر متمکن ہی اُسکی زوجہ اُسکے برابر بیٹھی ہوئی ہی کہ اُدھر وہ مرد پیر جو کہ نقلی تھا ایک مرتبہ بیدار ہوا آواز دی کہ بٹیا بٹیا مجکو منھ دھونے کو پانی دو آواز نہ آئی تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر صدا دی پھر آواز نہ آئی اب اُسنے شور کیا ہی ہی مین لٹ گیا میری لڑکی مجھ سے چھٹ گئی یہ جو اُسنے رو کر کہا جو لوگ کہ باہر تھے وہ اُسکے رونے کی صدا سُنکے اندر آئے دیکھا کہ پیر مرد رو رہا ہی ایک آفت برپا کر رہا ہی اُنھون نے کہا کہ کیون پیر مرد کیا ہوا کیون رو رہے ہو اُسنے گریہ کو ضبط کر کے کہا کہ مین نے یہان آکر اپنی لڑکی کو اپنے ہاتھ سے کھویا کوئی نہ کوئی ضرور اُسکو لے گیا دیکھو روپیہ بھی ہی یا وہ بھی نہین ہی اُنھون نے کہا کہ روپیہ کہان رکھا تھا کہا کہ زیر پلنگ اُنھون نے جوابدیا کہ نیچے پلنگ کے ایک جبہ بھی نہین ہی روپیہ کے تو بڑی چیز ہین یہ جو اُنھون نے کہا کہ روپیہ نہین ہی اتنو وہ پیر مرد سر پیٹنے لگا اور تڑپنے لگا اور کہنے لگا کہ کوئی لڑکی کو بھی لے گیا اور روپیہ کو بھی مین اسی سبب سے تو لشکر مین آتا نہ تھا مین تو جانتا تھا کہ میری لڑکی کو کوئی نہ کوئی ضرور لیجائیگا کیونکہ وہ خوبصورت تھی مگر مین نے اُسسے کہا اُنھون نے کہا کہ ہمارے لشکر کے لوگ ایسے نہین ہین جب سے ہم لشکر مین آئے ہے ہمیشہ تم لوگ آوازے کسنے لگے تھے آخر انجام یہ ہوا کہ لڑکی کو لے گئے مین تو اپنی جان دونگا مین اس لشکر مین آکر لٹ گیا تباہ ہو گیا واہ کیا بادشاہ عادل اور منصف ہی لشکر مین سب بدمعاش جمع کر رکھے ہین کہ جو کسی کی بھو بیٹی کو نہین چھوڑتے ہین آج تک اُسنے ایسی حرکت نہین کی چودہ برس کی ہونے کو آئی ہزارون نے خواہش کی مگر ایک کو قبول نہ کیا نہ معلوم کیا بجوگ پڑا کیونکر اُسکو لے گئے یہ کہتا تھا اور روتا تھا اور پچھاڑین کھاتا تھا یہان تک نوبت آئی کہ اُسنے کئی مرتبہ اپنا سر اٹھا کر دیوے مارا

کہ سر سے خون نکلنے لگا اور کہا کہ مین اپنی جان ضرور دونگا یہ جو حال اُن لوگون نے دیکھا باہم صلاح کی کہ بادشاہ
کو جاکر خبر کرین کہ یہ کیا ہوا اسکی لڑکی کو کون لیگیا در ایک آدمی اندر سے باہر آئے اُدھر اسکے رونے کی صدا
بارگاہ مین گئی کیونکہ اسکا خیمہ بارگاہ سے قریب تھا آفاق نے جو سُنی کہا کہ یہ کون رو رہا ہی اس طور سے
تڑپ تڑپ کر خبر تو لاؤ کہ کس پر میرے لشکر مین ظلم ہوا کہ وہ لوگ پہونچے بادشاہ کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ حضور
بڑا غضب ہوا کہ اُس نابینا کی لڑکی کو کوئی رات کو خیمہ سے نکالکر لیگیا اور سب روپیہ بھی لیگیا وہ اسوقت سے
اپنی جان دیے دیتا ہی ہم جو سوکے اُٹھے اسکے خیمہ سے رونے کی صدا آئی ہم یہ سمجھے کہ شاید پیر مرد مر گیا
اب جو اندر گئے اس خیال سے کہ وہ مرگیا ہی وہ لڑکی رو رہی ہی اُسکو تو زندہ پایا لڑکی غائب تھی ہمنے
جو اُس سے دریافت کیا تو اُسنے کہا کہ مجکو کیا معلوم ذرا تلاش کرو روپیہ ہی یا نہین اب جو دیکھا تو روپیہ بھی
ندارد تھا جب یہ سُنا تو وہ تڑپنے لگا رونے لگا ہمنے جو اسکی حالت خراب دیکھی تو آپسے آکر عرض کیا کیا حکم ہوتا
ہی یہ سنتے ہی آفاق نقلی نے فرمایا کہ اُسکو ہمارے پاس لے آؤ کہ ہم ذرا حال تو سُنین ہمکو معلوم ہو کہ جن
لوگون کی یہ حرکت ہی مین تمام لشکر کی تلاشی لونگا ہر ایک کو باندھکر سزا دونگا کیا اعلےٰ یہ کونسی
حرکت ہی اب کسی کی بھو بیٹی کا ہے کو لشکر مین رہنے لگی یہ ظلم ہمکو پسند نہین ہی ہر ایک سردار کے حواس
یہ خبر سنکے جاتے رہے ہر ایک اپنے مقام پر خیال کرنے لگا کہ یہ حرکت کسنے کی اور یہ جرأت کسکی تھی وہ
بڑا جلالی تھا اور بڑا بیخوف تھا ہر ایک اپنے اپنے مقام پر خیال کر رہا ہی کہ یہ فلان کی حرکت ہی یہ فلان
کی حرکت ہی آفاق نقلی حالت غیظ مین بیٹھا ہوا ہی بند بند کانپ رہا ہی چہرہ سرخ ہی کہا تنے عرصے مین وہ لوگ
جو کہ بارگاہ مین آئے تھے وہ یہ حکم پاکر باہر بارگاہ کے آئے اور اُس خیمہ مین جاکر اُس سے کہا کہ چلو بادشاہ
طلب کرتا ہی اُسنے کہا کہ مین کیا کرون جاکر بادشاہ میرا کیا کرے گا مین یہان آکر لٹ گیا لوگ اُسکو زبردستی
پکڑ کر لائے جب وہ بارگاہ مین آیا کہنے لگا کہ دہائی ہی مین لٹ گیا تباہ ہوگیا سپر ہٹنے لگا پچھاڑین کھانے لگا دہائی
دینے لگا آفاق نقلی نے کہا کہ کچھ حال تو بیان کر اُسنے کہا کہ جسوقت سے مین یہان سے اپنے خیمے مین گیا
اُسوقت سے لوگ آنے لگے کوئی کہتا تھا کہ ہمکو ہمارے مالک نے تمہارے پاس بھیجا ہی کہ ہمارے ساتھ شادی کرو
مین نے جوابدیا کہ بادشاہ کو اختیار ہی وہ پھر گئے بعض سردار خود آئے مین تو اندھا ہون اُنکی صورت سے نہ واقف ہون
نہ نام سے مین نے نام دریافت کیا اُنھون نے نہ بتایا مین نے وہی جوابدیا جو کہ اُنکے نوکرون سے کہا تھا
اُسکے بعد سرکار سے کھانا گیا مین نے اُنسے لیکر باہم ملکر کھانا کھایا سو رہے جب صبح ہوئی تو مین اُٹھا مین نے
صدا دی کہ میرے سُنہرے سونے کو بانی لاؤ کئی مرتبہ پکارا مگر کچھ صدا نہ آئی مجکو یقین ہوگیا کہ کوئی نہ کوئی ضرور
لیگیا مین نے بڑا دھوکا کھایا کیون یہان آیا مین تو کسی طرف کا نرہا آفاق نقلی نے جوابدیا کہ کیون اپنی
حالت تباہ کرتا ہی صبر کر مین لشکر مین تلاش کرتا ہون اگر ملگئی اور جو لے گیا ہی اُسکو سزا دیتا ہون ورنہ
صبر کر راضل عورت کی ذات ہی یہ ظاہر ہوتی ہی اُسنے کہا کہ وہ کبھی ایسی نہ تھی کوئی نہ کوئی ضرور آسپر آفت
آئی وہ جہان ہوگی میرے لیے بیقرار ہوگی یہ کہتا ہی اور رونا ہی بہت بہت سب نے سمجھایا اُسنے رونا نہ
موقوف کیا آخر آفاق نقلی نے کہا کہ ہم دس ہزار روپیہ دیتے ہین تو اُس سے صبر کر ہمارے لشکر مین رہ
اپنی جان نہ دے ہم اُسکو تلاش کرکے تیرے حوالے کر دینگے اُسنے کہا کہ معلوم ہوا آپنے اُسکو چھپوا منگایا ہی
اسی سبب سے تو روپیہ دیتے ہین جب آفاق کی زوجہ نے یہ سُنا تو اُسکو خوشی ہوئی کہ خوب ہوا آفت
ٹلی مگر خیال ہوا کہ شاید بادشاہ نے میرے خوف سے اُسکو کسی اور مقام پر بھیجدیا ہی اور اُس سے کہا کہ تو سچ کو یہ حال بیان کرنا
جب اُسنے یہ کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ آپکے قبضے مین ہی بادشاہ نے اُسکے جواب مین قسم کھا کر کہا کہ میرے قبضے مین نہین ہی مجکو

تیرا کیا خوف تھا جو مجھ دالیتا تو نے خود میرے سپرد کر دیا تھا مجکو اسکا اختیار تھا پھر مین کیون اُسے پوشیدہ طور سے منگا لیتا راوی نے بیان کیا ہی جب اُسنے دیکھا کہ پوری بات بنگئی کہا کہ اچھا ایک شرط سے مین یہ قبول کرتا ہون کہ روپیہ دیکر مجکو اُسی مقام پر پہونچا دیجیے جب وہ آپکو ملجاے تو آپ میرے پاس پہونچا دیجیے گا یہ جب آفاق نقلی نے سُنا کہا کہ اچھا اور حکم دیا کہ دس ہزار روپیہ اسکو دیکر جہان یہ کہے پہونچا دو بس سیتہ دس ہزار روپیے لاکر اسکو دیے اُسنے کہا کہ مجکو اُسی درخت کے نیچے پہونچا دو مین وہان سے اپنے مکان پر چلا جاؤنگا یہ جو اُسنے کہا چند چوبدار بحکم آفاق نقلی اُسکے ہمراہ ہوے ایک نے ہاتھ پکڑ لیا اور لیکر اُس مقام پر آیا اور اُسکو بٹھا کر سب چوبدار چلے گئے جب وہ پیر مرد جا چکا آفاق نقلی نے کہا کہ لشکر مین تلاش کرو کہ کون اُس لڑکی کو لیگیا ہی یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا اپنے خیمۂ خاص مین آیا دن بھر اُسی حالت مین بسر کی جب شام ہوئی اُسی خیمہ مین سو رہا زوجہ کو یہ خیال رہا کہ کل کا غصہ ہی وہ خود بھی برہم رہی اُسنے بھی کسی کو نہ بھیجا اُسدن دربار بھی سویرا نہ کیا جب دوپہر رات ہوئی خواجہ نے کیا کیا کہ سراپچہ چاک کرکے خواجہ سب سے پوشیدہ ہو کر بیرون لشکر آئے اور ایک صحرا مین پہونچکر آفاق کو زنبیل سے نکالا اور ایک درخت سے باندھ دیا فتیلہ رفع بیہوشی دیا کہ اُسکو ہوش آیا اُسکی جو آنکھ کھلی اُسنے اپنے کو بندھا ہوا پایا اور اپنی صورت کا دوسرے شخص کو کھڑا ہوا دیکھا اور دیکھا کہ اُسکے ہاتھ مین کوڑا ہی اُسنے خیال کیا کہ مین خواب دیکھتا ہون یہ خیال کرکے آنکھ بند کر لی کہ خواجہ نے آواز دی کہ ای آفاق خبردار ہو یہ خواب نہین ہی مین بیداری ہی مین مجکو تیرے خیمے سے گرفتار کرلایا ہون مین عیار ہون لشکر اسلام کا سب عیارون کا سردار ہون میرا نام خواجہ ثالث ہی مین قاتل سلحشان دسر کوب جادوگران ہوات مین تجکو اسیر کرلایا ہون اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو دین اسلام قبول کرلے میری اطاعت کر ورنہ مین تجکو قتل کرونگا دیکھ مین تجکو گرفتار کرلایا تیرے لشکر مین تیرے سال سے کسی کو خبر بھی نہوئی بلکہ تیرے مقام پر مین نے بیٹھکر ایک دن تک حکومت بھی کی اور کسی کو خبر نہوئی نہ تیرے خداوند نے میرا کچھ کرلیا اب تو میرے قبضے مین ہی اگر مین چاہون تو تجکو قتل کرون مگر مین نے تیرے حال پر رحم کھا کر یہ کیا کہ تجکو خبردار کیا ورنہ مین قتل کرتا تو کسی کو بھی خبر نہوتی اب ایسی حالت مین تجکو لازم ہی کہ میرے کہنے پر عمل کر آفاق نے اشارے سے کہا کہ تم میرے منہ سے سوزن لو تاکہ میری زبان قابو مین آئے تو مین کچھ جواب دون خواجہ مین تجسے دغا نہ کرونگا جبکہ تُو نے مجھ سے دغا نہ کی خواجہ نے کہا کہ تجکو اسکا کچھ خوف نہین ہی اگر تم میرے ساتھ دغا کروگے تو پھر مین تمکو گرفتار کرونگا یہ کہکر خواجہ نے سوزن زبان سے آفاق کی لی آفاق کی زبان قابو مین آئی آفاق نے کہا کہ ای خواجہ درحقیقت تم بہت بڑے عیار ہو تمہارا مثل نہین ہی اور تُو نے میرے اوپر بڑی مہربانی کی کہ مجکو قتل نہین کیا مین تیرے اس امر کا اقرار کرتا ہون اور قسم کھاتا ہون کہ مین تمہارے لشکر سے مقابلہ نہ کرونگا بلکہ لشکر کو لیکر چلا جاؤنگا نہ تمہاری اطاعت کرونگا مجھ سے نمک حرامی نہوگی بس اگر مجکو یہ منظور ہو تو مجکو رہا کر دیجیے ورنہ قتل فرمایئے خواجہ نے دیکھا کہ اسنے قسم کھائی ہی اور یہ اپنے قول کا پابند ہی بس کہا کہ تجکو تمہارے کہنے کا اعتبار ہی مین تمکو رہا کیے دیتا ہون کیونکہ تجکو خود یہ منظور تھا کہ تم ایسا مرد با مروت وصاحب خلق نہ قتل ہو ورنہ مین قتل کر چکا ہوتا آفاق نے کہا کہ خواجہ تم یہ نہ خیال کرنا کہ مین نے بسبب کسی خوف کے یہ امر منظور کیا اور اپنی جان بچائی اور یہان سے جاکر تم سے دغا کرون مین تجسے قسم کھا کر اقرار کرتا ہون کہ کل یہان سے لشکر لیکر چلا جاؤنگا خواجہ نے جواب دیا کہ مجکو یقین ہی بس خواجہ نے آفاق کو رہا کر دیا کیونکہ اُسکو کمند آصفا دباصفا سے باندھا تھا اُسنے اُس حالت مین کئی مرتبہ قصد کیا کہ مین اس کمند کو توڑ کر نکل جاؤن مگر بس نہ چلا اور

کمند کس گئی سحر کیا کچھ نہو سکا اسنے خیال کیا کہ ضرور دین اسلام حق ہی چونکہ مرد باغیرت اور جری ہی یہ
نہ گوارہ ہوا کہ مین بادشاہ کی شرکت ترک کرون اور لشکر اسلام کا شریک ہون بس اسنے اسی امر مین
اپنی بہتری دیکھی اور یہ ہی امر اپنے حق مین مناسب پایا کہ لشکر لیکر یہان سے چلے جاؤن نہ بادشاہ کی طرف
سے مقابلہ کرون نہ لشکر اسلام کے شریک ہو اگر مقابلہ کرونگے تو ضرور یہ عیار تمکو قتل کرینگے آپ زندہ
جہان زندہ اگر تم قتل ہوے تو تمھاری زوجہ کی حالت خراب ہوگی اور وہ تباہ ہوگی کیونکہ اسکا کوئی
نہین ہی ایسی حالت مین اسپر رحم کرو اور جنگ سے دست بردار ہو کر اپنے ملک کو چلے جاؤ چنانچہ یہ ہی خیال کر کے
اسنے قسم کھائی تھی جب خواجہ نے اسکو کمند سے رہا کیا اسنے رہا ہو کر خواجہ کو اپنے گلے سے مالا مروارید کا اتار کر دیا اور
کہا کہ خواجہ تمنے کیا عیاری کی خواجہ نے کل عیاری بیان کی اب اسنے کہا کہ خواجہ اپنی اصلی صورت دکھاؤ
خواجہ نے اپنی صورت تبدیل کی اسنے خواجہ کی صورت دیکھکر ایک جوڑی الماس کے ایکہ کی خواجہ کو دی خواجہ
اسکو لیکر بہت خوش ہوے بس آفاق نے خواجہ سے کہا کہ آپ میرے ہمراہ لشکر مین چلین خواجہ نے کہا
کہ مین اپنے لشکر کو جاؤنگا تم اپنے لشکر کو جاؤ مگر اپنے قول پر ثابت رہنا ورنہ مین ابکی جو تمکو عیاری کر کے گرفتار
کرونگا تو فوراً قتل کر ڈالونگا اسنے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھین قول مردان جان دارد سخن مردان
اعتبار بس یہ کہکر آفاق سحر کے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوا خواجہ طرف صحرا کے آفاق اپنے لشکر
مین پہونچا اپنے خیمے مین آیا وہان سے اس خیمے مین آیا جہان اسکی زوجہ سو رہی تھی آکر دیکھا کہ کوئی نہین
ہی ملکہ تنہا سو رہی ہی بس آفاق نے ملکہ کو بیدار کیا اور کل حال بیان کیا اور کہا کہ مین کل یہان سے
کوچ کر کے چلا جاؤنگا ملکہ نے یہ سنکے کہا کہ بڑا غضب ہوا تھا مین رانڈ ہو گئی تھی میرا تو کوئی بھروسا
نہ تھا سوائے تمھارے میری کیونکر زندگی ہوتی کون خبر لیتا یہ تو اسنے بڑا رحم تجھپر کیا ہمکو اسکی خبر بھی
نہوئی وہ دن بھر تمھاری صورت بنا ہوا لشکر مین رہا دربار کیا کسی سردار نے نہ پہچانا کیسے یہ لوگ
ساحر ہین اور نہ مین نے پہچانا ضرور یہان سے چلو ایسے عیارون سے کون مقابلہ کر سکتا ہی جو کہ
دیدہ و دانستہ آنکھ مین خاک ڈالتے ہین آفاق نے کہا کہ ملکہ تم پریشان نہو مین کل یہان سے ضرور
کوچ کر جاؤنگا بس وہ رات میان بی بی نے جاگ کر بسر کی جب صبح ہوئی آفاق نے حکم دیا کہ لشکر مین
سامان سفر ہو مین ایک ضرورت سے بادشاہ کے پاس چلتا ہون اگر وہ اجازت دینگے تو پھر آکر مقابلہ
کرونگا بس اسیوقت لشکر مین سامان سفر ہونے لگا تھوڑے عرصے مین کل لشکر تیار ہو گیا آفاق مع اپنی
زوجہ اور لشکر کے اور مع اس لشکر کے جو کہ حربک وغیرہ کا تھا بعد قتل ہونے حربک وغیرہ کے
آفاق کے سب تابع حکم ہوے تھے اس مقام سے کوچ کر گیا طرف سمندر یہ کے یہ تو ادھر جاتا ہی
یہان جب برق کو جو بدار اس مقام پر پہونچا گئے جب برق نے دیکھا کہ جو بدار چلے گئے اسنے اس
روپیہ کو ایک غار مین لیجا کر دفن کیا اور خود لشکر آفاق مین آیا چونکہ اسکو معلوم تھا کہ خواجہ آفاق
بنے ہوے ہین باطمینان تمام دن بھر لشکر مین رہا کہ شاید کوئی افتاد خواجہ پر نہ پڑے جب رات ہو گئی یہ اس
غار پر آکر بیٹھ رہا یہانتک کہ خواجہ آفاق کو رہا کر کے اس صحرا مین آئے برق نے اس عالم شب مین تلاش
کیا وہ نہ ملا خواجہ کو خوف ہوا کہ برق روپیہ لیکر بھاگ گیا رات بھر اس خفقان مین نیند نہ آئی صبح کو اسکی
تلاش مین چلے خواجہ نے دیکھا کہ ایک ساحر ایک غار پر بیٹھا ہوا ہی یہ اسکی طرف چلے ادھر برق نے خواجہ
کو پہچان لیا گو کہ یہ بھی صورت بدلے ہوے تھے مگر برق پہچان گیا جب خواجہ قریب پہونچے برق نے جھک کر
سلام کیا اور عرض کیا کہ استاد آپکی امانت موجود ہی بس خواجہ نے برق کو پہچانا برق نے سب روپیہ خواجہ

کے سپرد کیا خواجہ نے اُسکو جانچکر نذر زنبیل کیا اُسکے بعد خواجہ و چالاک و برق وغیرہ طرف لشکر کے روانہ ہوے
چونکہ چالاک بھی آگیا تھا جب چالاک نے خواجہ سے کہا کہ ای چالاک وہ روپیہ لائیے جو کہ دس روپیہ پلے
تھے چالاک نے کہا کہ حاضر ہین بس دو روپیہ نکالکر دیے خواجہ نے وہی لے لیے تھے سب لیکر خواجہ مع ان دونون
عیارون کے لشکر کی طرف آئے یہانتک داخل لشکر ہوے اُسوقت پہونچے تھے کہ آفاق لشکر لیکر کوچ کر گیا تھا
یہان دربار جمع تھا بادشاہ و صاحبقران دربار مین تشریف لائے دربار آراستہ ہوا کہ ہرکارون نے آکر خبر دی
کہ آج صبح کو جو آفاق اُٹھکر دربار مین آیا اُسنے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو وہ کل لشکر کو لیکر طرف سمندریہ کے چلا گیا ہے
وہ اب مقابلہ نہ کرے گا یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ نہ معلوم کیا سبب ہوا جو لشکر لیکر آفاق کوچ کر گیا ہرکارون
نے عرض کیا کہ ہمکو نہ معلوم ہوا یہ ہی ذکر ہو رہا تھا کہ خواجہ و چالاک و برق آکر پہونچے خواجہ سلام کرکے اپنی
کرسی پر بیٹھ گئے اور سب عیار اپنی نشستون پر کھڑے ہوے کہ صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ ابھی ہرکارے
خبر لائے ہین کہ آفاق لشکر لیکر یہان سے کوچ کر گیا اسکا کیا سبب ہوا خواجہ مسکرائے اور عرض کیا کہ کیا معلوم
کوئی سبب ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی سبب بظاہر تو معلوم نہین ہوتا ہے جو کوئی یہ خبر دریافت کرکے
ہمکو خبر دے ہم اُسکو انعام دینگے خواجہ نے عرض کیا کہ کیا انعام مین عنایت فرمائیگا صاحبقران نے
فرمایا کہ ایک ہزار روپیہ دونگا یہ جو صاحبقران نے فرمایا خواجہ نے عرض کیا کہ اگر کسی نے کوئی کام
کیا ہو اُسکا بھی انعام دیجیے گا صاحبقران نے فرمایا کہ اگر اُسنے کام انعام پانے کا کیا ہوگا تو ضرور انعام
دیا جائیگا یہ جب صاحبقران نے فرمایا اُسوقت خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے کارروائی کرکے اُسکو یہان سے
روانہ کیا کیونکہ آپنے فرمایا تھا کہ افسوس یہ مرد بامروت ہی مفت مین قتل ہوگا اس سبب سے مین نے جاکر آسپر
عیاری کی اُسکو گرفتار کرلیا کل عیاری بیان کی تب اُسکو صحرا مین لیجاکر قتل پر آمادہ ہونا بیان کیا اُسکا اقرار کرنا عرض کیا
اور عرض کیا کہ یہ سبب ہے اُسکے کوچ کر جانے کا اس عیاری اور کارنمایان کا خرچہ اور انعام مرحمت فرمایئے اور ایک ہزار
جو کہ آپنے اقرار کیا تھا عنایت ہو بس صاحبقران نے یہ سُنکے حکم فرمایا کہ خواجہ کو پانچ ہزار روپیہ لاکر دیا جائے اُسوقت
لاکر پانچ ہزار روپیہ کے توبرے خزانچی نے حاضر کیے خواجہ نے صاحبقران کو سلام کرکے لیے اور نذر زنبیل
کیے بادشاہ نے خواجہ کو اس عیاری کے صلہ مین خلعت گران قیمت مرحمت فرمایا ہر ایک سردار نے اپنی لیاقت
کے موافق دیا بلکہ مریخ نے بہت کچھ دیا عیارون یعنی چالاک و برق کو بھی ملا خواجہ نے یہ کہکر لیا کہ لاؤ
میرے پاس رکھوا دونگا صرف کر ڈالوگے اُسکے بعد پھر پیسہ پیسہ کو محتاج ہوگے اُنھون نے بھی ناچار ہوکر دیا وہ
نذر زنبیل ہو گیا یہان تو دربار آراستہ ہے

اب حال سمندریہ کا قلمبند ہوتا ہے

راوی تحریر کرتا ہے کہ جب سمندر شاہ یہان سے واپس ہوکر شہر مین پہونچا تھا اُسدن تو دربار نہ کیا بلکہ سب کو
رخصت کرکے داخل محل ہوا صبح کو دربار کیا سب حاضر دربار ہوے سمندر شاہ نے اپنے اُستاد سے کہا کہ ای اُستاد
اب سحر و ساحری کے مقابلے ہونگے کیونکہ لشکر اسلام مین بھی ساحر آگئے ہین اول تو کوکبہ شریک ہوئی ہے اُسنے مقابلہ کیا
وہ بھی ساحرہ زبردست ہے کوکب کوہ کی مالک ہے وہان کے ساحر بھی زبردست ہوتے ہین اپنے ملاحظہ فرمایا تھا کہ اُسنے کریتکر
شریک کو قتل کیا تھا لشکر مین ہلاہلم ڈالدیا تھا اریک بھی اُسکے ہاتھ سے قتل ہوا خربک نے مکاری سے مقابلہ کیا
جو ساحر اُسنے بھیجے وہ بھی اُنکے خاک جمشیدی اُڑا کر گئے مین نے دیکھا تھا آپنے بھی ملاحظہ فرمایا ہوگا عشاق نے جواب دیا
کہ یہ امر تو ضرور ہے مگر وہ لوگ ہمسے کیا مقابلہ کرسکتے ہین آپ اس امر سے فرماتے ہین کہ اُنکے لشکر مین جو شاہزادہ طلسم فیروزیہ

آگیا ہم آنکا سحر بیان کارگر نہوگا آفاق کے مقابلے مین دیکھلیا سمندر نے جواب دیا کہ یہ تو ضرور ہی کہ وہ لوگ مجھ
کر نہین سکتے ہین مگر ایک زمانہ تو مقابلے مین بسر ہوگا عشاق نے جواب دیا کہ دیکھا جائیگا اطراف و جوانب سے
بادشاہ اور حاکم آ آکر مقابلہ کرینگے آپکے مقابلے کی نوبت بھی نہ آئے گی کوئی نہ کوئی ضرور ظفر حاصل کرے گا
بلکہ آفاق ہی فوج لیکر کے اس لڑائی کو آئے گا سمندر نے کہا جنکو تو اسکا یقین نہین ہی خدا وند ایسا کرین یہان
دربار مین یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ہرکارے حاضر ہوے دعا دیکر عرض کیا کہ ہم غلام طرف مغرب کے شہر سے
نکلکر گئے تھے ہمنے دیکھا کہ ایک لشکر سا حرد نکا آتا ہوا ہی بڑی دور تک چیمے وغیرہ برپا ہین ہم اس لشکر مین جا گئے
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر برائے کمک حضور آتا ہی اب ہمنے دریافت کیا کہ اس لشکر کا افسر و حاکم
کون ہی تو معلوم ہوا کہ ملکہ زعفران بنفشہ لوشو ملکہ چندر تن و ماہ تن جادو اس لشکر کی افسر ہین ہم یہ خبر
دریافت کرکے حاضر خدمت ہوے کہ آپکو آگاہ کرین کہ یہ لوگ آتے ہین یہ جو ہرکارون نے خبر دی بس اسوقت
سمندر شاہ نے حکم دیا کہ ہمارے چند سردار برائے استقبال جائین چنانچہ سرداران سمندر شاہ اسیوقت
ہمراہ اُن ہرکارون کے روانہ ہوے ادھر سے وہ مع اپنے افسرون کے طرف شہر کے چلین نہین کہ چلکر سمندر شاہ
سے ملاقات کرین اور جو وہ حکم دین اسکو بجا لائین جب یہ سب تخت سحر پر سوار ادھر سے آتی تھین یہ ادھر سے جاتے
تھے کہ سرداران سمندر سے یہ ہرکارون نے کہا کہ وہ سامنے سب چلے آتے ہین ان لوگون نے ٹہر کر ملاقات کی مزاج پرسی
کی اسکے بعد اُنکو ہمراہ لیکر دربار مین آئے اُن سب نے سمندر کو مجرا کیا سمندر نے کرسی مرحمت کی وہ سب اسپر بیٹھین
کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ مواج شاہ و گرداب شاہ و حباب شاہ و سیلاب شاہ بھی مع
لشکر کے تشریف لائے ہین وہ بھی حاضر دربار ہونے ہین اُنکے استقبال کو بھی سردار گئے اور استقبال کرکے
لائے اُنھون نے بھی مجرا کیا وہ بھی بموجب اشارہ سمندر شاہ کرسیون پر بیٹھے کہ سمندر نے سب سے پوچھا کہ آپ
لوگونکا مزاج تو اچھا ہی اُنھون نے جواب دیا کہ آپکی ترقی دولت کے خواستگار ہین دعا کرتے ہین آپکی پرورش سے زندہ
ہین اُسکے بعد اُنھون نے پوچھا کہ حضور نے ہمکو کیون یاد فرمایا ہی تب سمندر نے شملاق کہ جسکو گرداب بھی کہتے ہین
اور وزیر دست جب ہی اشارہ کیا کہ تم سب حال بیان کرو اُسنے اول سے آخر تک حال بیان کیا اور کہا کہ آفاق
مقابلے مین فوج کش ہین اُنھون نے عرض کیا کہ ہمکو کیا حکم ہوتا ہی سمندر نے حکم دیا کہ آپ سب صاحب لشکر لیکر شریک
آفاق ہون یہ نہ خیال اپنے دل مین فرمائین کہ بادشاہ نے ہمکو قیام نہ کرنے دیا فوراً روانہ
کردیا اسکا سبب یہ ہی کہ آفاق زخمی ہو چکا ہی یہ تو آپنے سُنا ہی بس ایسی حالت مین آپ لوگونکا جانا مناسب
ہی جب آپ لوگ لڑائی فتح کرکے تشریف لائینگے تو مین آپکی دعوت کرونگا اُنھون نے عرض کیا کہ ہملوگ آپکے تابع حکم ہین
یہ ہم کیون خیال کرینگے بلکہ ہمین ہماری سعادت ہی کہ ہم آپکے بموجب فرمان کے آپکی کمک کرین کیونکہ آپکو یہ تو
خیال ہوا کہ فلان فلان ہمارے دوست ہین اور ہمارے باج گذار ہین ہم تو اپنے کو آپکا ایک ادنے خادم تصور
کرتے ہین بعد یہ جواُنھون نے عرض کیا سمندر نے اُن سب کو خلعت دیکر رخصت کیا وہ سب اسیوقت دربار سے
اُٹھکر لشکر مین آئے تھے اور اپنا لشکر لیکر ایک طرف دو فرسخون جا اُترے یہان اُنکے چار لاکھ بادشاہ اُنکے ہمراہ ذہب سات آٹھ لاکھ کے
لشکر تھا روانہ ہوے یہان دربار راستہ تھا تھوڑی دیر کا آفاق کا ذکر ہو رہا تھا کہ وہ لشکر جرار آگیا ہی خواجہ ذہبہ ثابت پاکیکے
تھے سب بیٹھے ہوے تھے کہ بادشاہ نے حکم فرمایا بارگاہ کے پردے اُٹھا دیے جائین بس بارگاہ کے پردے اُٹھ گئے تھے
تمام صحرا در مقام فرودگاہ لشکر جرار اور مقام مقابلہ سب پیش نگاہ ہوا تھا کہ یکمرتبہ دو طرف سے ابر پیدا ہوا
قریب اُس مقام کے شق ہوا جہان تک ساحران و حریف فریقش ہوا تھا اور اس ابر سے سیاہ ساحران ظاہر ہوئی
بس لشکر زمین پر اُترا کیے وغیرہ برپا ہونے لگے کیونکہ قبل سے یہ لشکر آگیا تھا ابھی انسر نہ آئے تھے کہ وہ تینون ساحرہ بھی

سع لشکر کے وہ جو دوسرا ابر تھا پیدا ہوئین اُس سے انھون نے دیکھا کہ یک لشکر کثیر فروکش ہی دوسرے لشکر کا نام تک نہین
ہی آن ساحرون نے اپنے لوگون کو طلب کیا جو کہ قبل سے خیمے وغیرہ لیکر آئے تھے اور دریافت کیا کہ کیا یہ جو لشکر فروکش ہی آفاق
کا ہی اور تمنے بدون دریافت اُسکو لشکر حریف تصور کر کے خیمے اُسکے مقابل برپا کر دیے انھون نے عرض کیا کہ ہمکو یہ معلوم
ہی کہ یہ لشکر آفاق کا ہی نہ ہمنے لشکر حریف خیال کیا ہمنے ایک لشکر فروکش دیکھا بس ہمنے مقابل خیمے برپا کیے
اِس خیال سے کہ شاید یہ لوگ منع کرین کہ ہمارے لشکر مین نہ آؤ آپ دریافت کرلین کہ یہ لشکر آفاق ہی یا لشکر حریف
انمین سے چندر تن جادو نے ماہ تن سے کہا کہ ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ لشکر اسلام آفاق شاہ سے شکست کھاکر
فرار کر گیا یہ لشکر آفاق کا ہی کسی کو روانہ کر کے دریافت کرو بس اُسیوقت ماہ تن نے ہرکارون کو حکم دیا کہ جستجو لاؤ
کہ یہ لشکر کس کا ہی اور اپنے کارندون کو حکم دیا کہ ابھی خیمہ وغیرہ نہ برپا کرو جب ہم حکم دین اُسوقت برپا کرنا ملکہ عنبرافشان
بنفشہ پوش جادو نے ان دونون سے کہا کہ ہمکو تو یہ لشکر حریف معلوم ہوتا ہی کیونکہ اس لشکر کے علم مثل لشکر
ساحران کے نہین ہین بلکہ اُنکے علمون کے پھریرے رنگ برنگ کے ہین ہم لوگون کے پھریرے سیاہ ہوتے ہین
اُسنے جوابدیا کہ ذرا دیر مین معلوم ہوا جاتا ہی کیا جلدی ہی وہ ساحرہ خاموش ہو رہی ادھر بادشاہ واہل بارگاہ
نے جو اُس ابر کو دیکھا تھا تو سب نے بادشاہ سے عرض کیا کہ کوئی ساحر آتا ہی کہ اُس ابر سے خیمے وغیرہ ظاہر ہوے لگے
برپا ہونے لگے تھے کہ دوسرے ٹکڑے سے ابر کے یہ لشکر ظاہر ہوا بس خواجہ نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہرکارے
برائے خبر روانہ ہون بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تو معلوم ہو گیا کہ لشکر ساحران برائے مقابلہ آیا ہی یہ معلوم ہونا چاہیے
کہ اسکے افسر کا کیا نام ہی بس خواجہ نے اُسیوقت ہرکارے روانہ کیے وہ ہرکارے اُدھر کو روانہ ہوے ادھر
ہرکارے لشکر کفار کے لشکر اسلام مین آئے یہ دریافت کر کے کہ یہ لشکر اسلام ہی فوراً واپس گئے یہ بھی معلوم
ہو گیا تھا کہ آفاق بلاسبب لشکر لیکر مقابلے سے چلا گیا ہی بس ہرکارون نے یہ آکر روبرو اُنکے بیان کیا
کہ یہ لشکر اسلام ہی جو کہ فروکش ہی اور آفاق شاہ لشکر لیکر بلاسبب و بلاوجہ یہان سے طرف
سمندر یہ کے کوچ کر گئے انھون نے مقابلہ سے دست برداری کی یہ سنکے انھون نے کہا کہ ہم مقابلہ کرینگے
اسکا ہمکو خوف نہین ہی کہ لشکر کثیر ہی ہم تو ایک دم مین سب کو خاک سیاہ کر دینگے ان خیمہ برپا کرو
مقابل مین لشکر اسلام کے خیمے برپا ہونے لگے کچھ تو برپا ہو گئے تھے جو کہ باقی رہ گئے تھے وہ برپا ہونے لگے ادھر
انھون نے لشکر کو اُترنے کا حکم دیا سب اپنی سواری اپنے سر پر سے اُترے چھاؤنی ہو گئی خیمے برپا ہو گئے یہ تینون
ساحرہ اپنے لشکر مین آئین ابھی داخل خیمہ نہوئین تھین کہ صحرا سے گرد اُڑی جناب شاہ وغیرہ مع لشکر کے آکر
پہونچے ان لشکرون کو دیکھکر اور جو لشکر کہ ماہ تن وغیرہ کا تھا اُسکی طرف رخ کیا کیونکہ چندر تن وغیرہ گرد کو دیکھکر
کنارے لشکر کے آکر کھڑی ہوئین تھین انھون نے آنکو دیکھکر خیال کیا کہ یہ ہمارا لشکر ہی اور وہ جو مقابل مین ہی
وہ لشکر اسلام ہی بس یہ چارون بادشاہ بھی اُسی طرف آکر اُترے اُنکے بھی خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے اُنکا بھی لشکر
اُترا بڑی گہما گہمی ہو گئی پھر لشکر آکر فروکش جو ہوے تو صحرا آباد ہو گیا وہ جو ہرکارے لشکر اسلام کے
خبر کو آئے تھے یہ حال دریافت کر کے اپنے لشکر مین آئے اُدھر جب گرد اُڑی تھی بادشاہ نے فرمایا تھا
کہ اور لشکر آیا ہی کہ یہ لشکر پیدا ہوا اُسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ ایکمرتبہ تو بہت سے کمک کرنے والے
سمندر کے آگئے اور اُسنے ایک مرتبہ سب کو یہان بھیجدیا کہ جاکر مقابلہ کرو بسملہ شیر اجل ہین بادشاہ نے فرمایا
کہ ضرور خواجہ نے عرض کیا کہ اور ہرکارے روانہ کرون کہ خبر لائین کہ یہ کون لشکر آیا ہی جواب مین بادشاہ و
صاحبقران نے فرمایا کہ کیا ضرورت ہی وہ ہی ہرکارے یہ بھی خبر دریافت کرلینگے کیونکہ دونون لشکر ایک ہو گئے
ہین خواجہ نے عرض کیا تو ضرور ہی کہ وہ ہرکارے خبر لیکر آئینگے اگر یہ ہی مرضی حضور ہی تو مین کسی کو نہ روانہ کرونگا

اسنے عرصے مین دو ہرکارے حاضر دربار ہوے انھون نے عرض کیا کہ پہلے جو لشکر آیا تھا وہ ساحر دنکا ہی انکی حاکم و افسر ملکہ زعفران و ملکہ چندر تن و ماہ نن جادو ہین اور یہ جو لشکر آیا ہی دوسری مرتبہ انکے حاکم و افسر گرداب شاہ و سیلاب شاہ وغیرہ ہین چار دن نام ہرکارون نے لیے یہ غیر ساحر دنکا لشکر ہی بادشاہ نے فرمایا کہ کسقدر ہوگا انھون نے عرض کیا کہ دونون لشکر قریب آٹھ لاکھ کے ہونگے بادشاہ نے جوابدیا کہ کیا اصل و حقیقت ہی ہمارا خدا مالک و مختار ہی راوی کہتا ہی کہ لشکر اترے سب خیمے وغیرہ برپا ہوے باہم یہ رائے ہوئی کہ ایک ہی مقام پر ایک ہی بارگاہ مین دربار ہوا کرے چنانچہ وسط مین دونون لشکرون کے ایک بارگاہ نصب کی گئی بہت بڑی کہ جسمین دونون لشکرون کے افسر و اہل دربار بخوبی بیٹھ سکین وہ مقام دربار کے لیے مقرر کیا گیا جب سبکے سب اُس بارگاہ مین آکر بیٹھے دربار کیا چونکہ اُس روز تھکے ہوے تھے بعد تھوڑے عرصے کے دربار برخاست کیا اپنے اپنے لشکر مین آئے یہان دربار خاص کیا اُسکے بعد جب رات قریب ہوئی اپنے اپنے خیمے مین آکر سو رہے جب سے یہ لشکر آئے ہین عیار دو ایک اب اُس لشکر مین موجود رہتے ہین یہان بھی بادشاہ اسلام نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے مقام پر آئے راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو یہ حال ہی اُدھر کا حال یعنی آفاق و سمندر شاہ کا سماعت فرمایئے

اُنکے حال مین قلم فرسائی کیجاتی ہے

راوی تحریر کرتا ہی کہ آفاق شاہ جو لشکر کو لیکر یہان سے کوچ کر گیا تو ایک دن اُسنے قریب شہر پہونچکر بیرون شہر قیام کیا گو کہ شہر اُس مقام پر سے کہ جہان مقابلہ ہوتا ہی بہت دور نہین ہی کوئی پانچ کوس کا فاصلہ ہی مگر اُسنے قیام کیا دوسرے دن مع اپنی زوجہ کے اور چند سردارون کے داخل شہر ہوا لشکر کو اُسی مقام پر چھوڑا آپ سمندر شاہ کے پاس چلا کہ عذر کرکے اپنے شہر کو چلا جاؤن اس خیال سے چلا اُدھر سمندر شاہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ بادشاہ نہ معلوم کیا سبب ہوا کہ آفاق شاہ مقابلہ سے اہل اسلام کے کوچ کرکے مع لشکر چلے آتے ہین لشکر کو بیرون شہر ٹھہرا کر خود مع اپنی زوجہ کے آپکی خدمت مین آتے ہین سمندر کو خبر ہوئی اہل دربار سے کہا کہ میرے خیال مین بیام نہ آیا چند سردارون اور عشاق سے جوابدیا کہ معلوم ہوتا ہی صلح کا پیام آیا ہو وہ لیکر آفاق آیا ہی مگر آفاق کا یون چلا آنا بدون اطلاع ناگوار ہوا کسی کو استقبال کے لیے نہ روانہ کیا ناموش بیٹھا رہا آفاق کو یہ خیال تھا کہ کوئی نہ کوئی ضرور برائے استقبال آئیگا جب کوئی نہ آیا اور یہ قریب دربار پہونچ گیا اسکو بھی یہ امر بہت ناگوار ہوا کہ میرے استقبال کو بادشاہ نے کسی کو نہ روانہ کیا مین نے بادشاہ کے عوض خدا پر ستون سے مقابلہ کیا مین زخمی ہوا یہ خیال کرکے اپنے دلمین اپنی زوجہ سے اس امر کو بیان کیا اُسنے کہا کہ تمکو بڑی بادشاہ سے محبت ہی اور ہمکو پاس ہی خیال تو کرو کہ کسی نے خبر بھی لی تم آئے کیا خبر ہوئی ہوگی کہ آفاق آئے ہین بس ایسے نافہمون کی خدمت مین جانا کیا ضرور ہی اسی مقام پر سے واپس چلو جب وہ سوال کرینگے تو جواب دے لیا جائیگا کوئی ہمکو بادشاہ دیتے نہین ہین نہ ہم انکا دیا کھاتے ہین جب کھاتے تھے کھاتے تھے ہم اُسوقت مین اُنکی خیر خواہی کے خواستگار تھے نمک حلالی کا خیال تھا اب کیون خیال کرین آفاق نے یہ تقریر زوجہ کی سُنکے اُنکی زبان کے بیچ رکھی اور کہا کہ کوئی اپنے ولی نعمت کی طرف ایسا خیال نہین کرتا ہی اُنکو کیا خبر کہ وہ استقبال کو روانہ کرتے وہ تو یہ جانتے ہونگے کہ آفاق مقابلہ مین مارا ہوا ہی مین نے جو یہ قصہ کہا صرف تمھارا خیال دریافت کرنے کے خاطر بیان کیا تھا کہ دیکھون تمھارا کیا خیال ہی ہمنے تمھارا خیال خلاف اپنی مرضی کے پایا اب ایسا کلام زبان پر نہ لاؤنگا اس سے کوئی غرض نہین ہی کہ جب تک کھاتے تھے اُسوقت تک حلالی ہمکو زیبا تھی اب نہین زیبا ہی جب تک ہم زندہ ہین اُسوقت تک ہمکو زیبا ہی بلکہ کوئی کلمہ ہم اُنکی شان کے

خلاف نہ کہین اور نہ ضرور ہمپر نمک حرامی کا اطلاق ہوگا اس سے کیا ضرور ہی وہ ضرور ہمارے دلی نعمت اور خداوند
ہین ہمپر اُنکی اطاعت واجب ہی یہ جو آفاق نے کہا اُسکی زوجہ خاموش ہو رہی ہرکارون نے یہ بھی خبر سمندر شاہ
کے گوش زد کی کہ پہلے آفاق نے اپنی زوجہ سے یہ کہا اُسنے اُسکا جواب یہ دیا سمندر کو آفاق کی پہلی تقریر اور
اُسکی زوجہ کا کلام بہت ناگوار ہوا مگر دوسرا جواب جو کہ اُسنے اپنی زوجہ کو دیا تھا اُسکے اُسکی طرف سے جو خیال ہوا تھا برطرف
ہوا مگر کسی کو استقبال کو نہ بھیجا کہ اتنے عرصے مین آفاق داخل دربار ہوا قاعدہ یہ تھا کہ علاوہ بادشاہ کے سب آفاق
کی تعظیم کرتے تھے جب سے عشاق آیا ہی اُسکی بھی سب تعظیم کرتے ہین مگر آج بادشاہ نے منع کر دیا ہی کہ کوئی تعظیم کو نہ اُٹھے
سب اُسی طور سے بیٹھے رہے آفاق نے اسکا بھی کچھ خیال نہ کیا مگر اُسکی زوجہ کو یہ امر بھی ناگوار ہوا خاموش چلی آئی
آفاق نے قریب تخت پہونچکر سمندر شاہ کو سلام کیا سمندر شاہ نے اسطور سے جواب سلام دیا کہ جیسے کوئی بڑھی
آدمی دیتا ہی آفاق کو اسکا بھی خیال نہوا طریقہ یہ تھا کہ جہان آفاق آیا سمندر شاہ نے فوراً ایک نیم تخت اپنے تخت
کے برابر بچھوایا اُسپر وہ اور زوجہ اُسکی بیٹھتے تھے اور سردار صف مین سردارون کی آج یہ بھی نہوا بلکہ دوکرسیان
اُنمین اُسپر حکم ہوا بیٹھنے کا آفاق چونکہ مرد معقول اور بامروت ہی اُسنے سلام کیا مع اپنی زوجہ کے کرسی پر بیٹھ گیا
اور سردارون کو کرسیان ملین وہ بھی بیٹھ گئے اُسنے کرسی پر بیٹھکر سب اہل دربار سے صاحب سلامت کی بسبب
کیا تھا جو اسقدر سمندر ناراض ہوا اور یہ حرکتین کین اول تو بلا اطلاع مقابلہ سے چلا آنا دوسرے اُسکی زوجہ کی
تقریب آفاق بیٹھ چکا تو شملاق جو وزیر دست چپ ہی گرداب بھی اُسکا نام ہی امراق سے کہ جسکا دوسرا
نام حباب ہی اور وہ بھی دست چپ کا وزیر ہی یہ دونون لطفہ شیطان ہین ہنسکر کہا کہ کیون بھائی جو جسکی
لیاقت ہوتی ہی اُسپر آتا ہی لاکھ بڑھ جائے مگر یہ جب زمانہ گردش کرتا ہی تو وہ اپنی اصلی حالت پر آجاتا
ہی اُسنے جواب دیا کہ یہ تو مضرور ہمپر راوی بیان کرتا ہی کہ آفاق کی اس عزت و توقیر سے جو کہ سمندر شاہ کرتا تھا
یہ دونون حسد و رشک کرتے تھے مگر بادشاہ کے خوف سے کچھ کہہ نہ سکتے تھے اسی فکر مین تھے کہ کسی طور سے آفاق کو
دربار مین ذلت ہو گو سب اہل دربار کو یہ رشک و حسد تھا سوائے اخلاق کہ جنکو سہراب جادو
اور اشفاق کہ جنکو مواج جادو کہتے ہین اور یہ دونون وزیرین دست راست کے اور بہت
مردنیک و صاحب مروت ہین انکو آفاق سے حسد نہ تھا اخلاق تو چھوٹا بھائی تھا وہ کیون حسد کرتا
دوسرے اسکا یہ حال تھا کہ ہمیشہ دورے پر رہتا ہی برس دن کے بعد آتا ہی اُسکی بہت عزت کیجاتی ہی
اشفاق بھی کاغذات کے سبب ہر روز حاضر دربار ہوتا ہی مگر تھوڑے عرصے کے لیے یہ مردنیک ہی
یہ کیون حسد کرتا ہان وہ دونون اور کل اہل دربار کو ان دونون وزیرون سے بھی حسد ہی اور
آفاق سے بھی مگر اُنکے کام ایسے ہین کہ گویا تمام ممالک اُنکے سبب سے سمندر کے قبضے مین آگئے
ہین اگر وہ نہ کوشش کرتے تو سمندر اتنا بڑا بادشاہ ہوتا یہ آفاق کی کوشش کا نتیجہ تھا اُسکے بعد اخلاق
و اشفاق کی کوشش ہی اس سبب سے سمندر اُنکی عزت کرتا ہی سمندر نے آفاق کو اُس
ملک ملاق اور خیر خواہی کے صلے مین بادشاہ کیا خدمت وزارت سے موقوف کیا مگر اخلاق کو
اُسکے مقام پر ملازم کیا ملک اُسکو بھی دیا اور اشفاق تو آفاق کے ساتھ کا وزیر ہی آفاق کے بھائی
نے بھی مثل آفاق کے نام پیدا کیا اور خیر خواہی کی بس یہ جو دلت ہوئی آفاق کو سب اہل دربار دل مین
خوش ہوے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا مگر گرداب سے ضبط نہو سکا یہ جو تقریر قبل مین گذری
اتفاق سے اُس زمانہ مین اخلاق و اشفاق حاضر دربار ہوے تھے چونکہ سال ختم ہوا تھا تو
اخلاق سب ملکون کا حال سنکے آیا تھا اور قصد کیا تھا کہ رخصت ہو کر جاؤن کہ سمندر شاہ نے

حکم دیا تھا کہ لشکر اسلام برائے مقابلہ آیا ہی لہذا مین نے اور اطراف کے حاکمون کو طلب کیا ہی ایسے وقت مین تم بھی
نہ جاؤ مین حاضر رہو شاید ضرورت ہو اس سبب سے وہ بھی دربار مین تھا اور ازشفاق سے حکم دیا تھا تم بھی جبتک
ہم دربار کیا کرین حاضر رہا کرو شاید کوئی ضرورت ہو صلاح وغیرہ کرنے کی گو کہ وہ دونون وزیر دست چپ
اور عشاق بہت منہ چڑھے ہوے تھے مگر سمندر نے انکو بھی روک لیا تھا کہ یہ لوگ بھی خیرخواہ دولت و نمک حلال
ہین انکی بھی رائے لیوے جن مین بہتر ہوگی جس پر بھی موجود تھے ان دونون کو یہ امر ناگوار ہوا اور خیال کیا کہ یہ کیا حرکت
بادشاہ نے کی مگر خاموش رنجیدہ ہوکر اپنے مقام پر سر جھکا کر بیٹھ رہے بلکہ اُن دونونکا یہ کلام کرنا بھی ناگوار ہوا
قصد کیا کہ جواب دین مگر پاس بادشاہ جواب نہ دیا اور یہ خیال اپنے دلمین کیا کہ آفاق خود جواب دینگے خلاصہ
یہ کہ جب اُن دونون نے یون باہم تقریر کی یہ تقریر آفاق کو بھی ناگوار ہوئی خصوصاً اُسکی زوجہ کو قصد کیا تھا
کیا تھا کہ جواب دون کہ آفاق نے اُسکا منشا سمجھ لیا اشارے سے منع کیا اور خود بھی اُنکی بات کا کچھ
جواب نہ دیا سمندر شاہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ مجکو یہ امر ثابت ہوا کہ یہ جو آج میرے اوپر عتاب
ہوا اسکا کیا سبب ہی جو کہ باعث میری بے عزتی کا ہوا اور جو کہ آج تک کبھی میرے لیے منہ نہ تھا
جسپر لوگ میرے اوپر طعن کرتے ہین اپنے دن بھول گئے ہین کہ یہ مرتبے ہمارے صدقے مین نصیب
ہوے ہین اگر ہم نہ کوشش کرتے نہ یہ مرتبے ملتے زمانہ احسان فراموش ہی کوئی کیا کرے مین اس
بے عزتی کو بھی اپنی عزت تصور کرتا ہون گو اسوقت بعض اشخاص کی نظر مین حقیر ہوا ہون بس میرے اوپر
یہ امر ظاہر ہونا ضرور ہی کہ کیا سبب ہی جو بادشاہ اسقدر ناراض ہین یہ جو تقریر آفاق نے کی اُسپر
سمندر نے برہم ہوکر یہ جواب دیا کہ مین نہین خیال کرتا ہون اور میری سمجھ مین یہ امر نہین آتا ہی کہ تم کیون
میری بدون اطلاع مقابلہ سے اہل اسلام کے لشکر لیکر چلے آئے اور کسواسطے عدول حکمی پر کمر باندھی یہ امر
تمنے کس بھروسے پر کیا اور تمھاری زوجہ نے یہ تقریر کس بنا پر کی جو کہ میرے عتاب کا باعث ہی بس معلوم ہوا
کہ مین جو تمھاری عزت و توقیر کرتا تھا تو تمنے یہ خیال کیا کہ مین کسی دباؤ سے کرتا تھا اور کوئی مجکو تمھارا خوف تھا جو ایسا
کرتا یہ امر نہین ہی بلکہ تمھاری لیاقت اور شرافت کے سبب سے اور تمھاری نمک حلالی و خیرخواہی کے جسکے بس تمکو
اسکا غرور ہوا تمنے خودسری پر کمر کسی اور سرتابی کرنی شروع کی ہمارے حریف کے مقابلے سے لشکر لیکر چلے آئے یہ خیال کیا
کہ یہ امر بادشاہ کے خلاف ہوگا اور وہ جو سوال کرے گا تو کیا جواب دینگے ہمکو اطلاع کی ہوتی ہمسے رائے لی ہوتی
جو ہم حکم دیتے اُسپر عمل کیا ہوتا نہ کہ جو اپنی رائے مین آیا وہ کیا اور جو بی بی نے کہا وہ کیا یہ بی بی تمکو بہت خراب
کرے گی ثابت ہوا کہ تم اسی کی رائے سے لشکر لیکر چلے آئے ہو کیونکہ جو تقریر اُسنے تمسے راہ مین کی ہی اُس سے اُسکی سرکشی
و عدول حکمی ثابت ہوتی ہی یہ تمکو اس امر کی سزا دی گئی ہی یہ جو جواب سمندر نے دیا آفاق کی زوجہ نے قصد کیا تھا
کہ مین جواب دون مگر آفاق نے منع کیا اشارے سے اور کہا کہ مجکو سبب عتاب معلوم ہوا خیال کرنے کا مقام
ہی کہ اگر مجکو عدول حکمی و سرتابی منظور ہوتی تو مین نامے کے پہونچتے ہی کیون حاضر خدمت ہوتا اور کیون فوراً
بموجب حکم عالی برائے مقابلہ جاتا گو میری شان کے خلاف تھا کہ مین ایسے لوگون کے مقابلہ کو جاتا جو کہ غیر سا حر تھے مگر مین نے
عذر کرنا سبب سرتابی کا خیال کیا فوراً چلا گیا مین نے غرور ہرگز نہین کیا ہی نہ مین نے اپنی زوجہ کے کہنے پر
عمل کیا ہی یہ جو تقریر آپنے اُسکی سُنی ضرور اُسنے کی تھی کیونکہ عورتین ناقص العقل ہوتی ہین اس
تقریر کا سبب یہ تھا کہ جب مین حاضر ہوتا تھا تو سردار میرے استقبال کو جاتے تھے آج جو استقبال
کو نہ گئے تو اُسکو خیال ہوا اُسنے خلاف عقل تقریر کی اُسکا جو جواب مین نے اُسکو دیا وہ بھی
سمع مبارک سے گذرا ہوگا جسنے وہ تقریر بیان کی ہوگی اُسنے جواب بھی بیان کیا ہوگا بس اس امر کا خیال کرنا کہ یہ

سرتابی اور عدول حکمی پر اطلاق کرنا آپ ایسے شاہون کے نزدیک بالکل خلاف ہی ایسے خیر خواہون سے جو کہ اپنی جان کو جان نہ خیال کرین بلکہ اپنی جان کو بادشاہ پر تصدق کرنے کو حیات ابدی تصور کرین آپکو لازم تھا کہ پہلے مجھ سے چلے آنے کا سبب دریافت فرمایا ہوتا اُسکے بعد عتاب کیا ہوتا نہ یہ کہ بغیر دریافت فرمائے عتاب کیا مجھے اسکا بھی کچھ خیال نہین ہی کہ آپ نے عتاب فرمایا بلکہ یہ بھی میری عزت افزائی ہوتی اگر اس سے زیادہ میرے ساتھ سلوک کیا جاتا تو وہ بھی کم تھا کیونکہ مین خیال کرتا ہون کہ بادشاہون کا طریقہ یہ ہی کہ انکا ہر وقت ایک طور پر مزاج نہین رہتا ہی بقول شخصے گاہے بسلامے برنجند و گاہے بدشنامے خلعت دہند پس میرے حق مین یہی عتاب باعث میری عزت کا تھا بلکہ وہ مہربانی دولت بھی مین خیال کرتا ہون کہ یہ لوگ جو میرے اوپر اسوقت چشمک کرتے ہین یکا دہے بھی انکے لیے یہی انجام ہوگا مجکو تو اسکا غم نہین ہی کیونکہ جو مین ہون سو ہون بقول کسے چاند پر خاک ڈالنے سے اسپر نہین پڑتی بلکہ اپنے منہ پر گرتی ہی یہی لوگ ذلیل ہوسے اور ہونگے مین تو بالکل ذلیل نہین ہوا یہ جو آفاق نے کہا سمندر کو بہت گران گذرا سبب یہ ہی کہ جب آدمی کے ادبار کا زمانہ آتا ہی تو خود دوست ہوتے ہین انکو بھی اپنا دشمن بناتا ہی جو لایق ہوتے ہین اُن سے دشمنی پیدا کرتا ہی اور جو خیر خواہ ہوتے ہین انکو بدخواہ خیال کرتا ہی بلکہ انکا کہنا اور نصیحت کرنا ناگوار ہوتا ہی اور جو بدراہی کی صلاح دیتے ہین اور ہان مین ہان ملاتے ہین اُن سے خوش ہوتا ہی چونکہ سمندر کے ادبار کا زمانہ آیا ہی اور اسکا جہاز عمر اجل کے سمندر مین غرق ہونے والا ہی اور طوفان موت آنے والا ہی گرداب فنا مین اسکی کشتی حیات تباہ ہونے والی ہی اور مثل حباب آب کے اسکا اقبال جانے والا ہی اس سبب سے سب دوستون کو اپنا دشمن تصور کرتا ہی اور انکی طرف سے خیال بد اور سختی رکھتا ہی آفاق ایسے صدہا دقت کے ساتھ یہ حرکت ناشایستہ جو کہ بالکل خلاف تھی کرتا یہ ہی دیکھتا ہی کہ اسکا اقبال جانے والا ہی آفتاب اوج اور کوکب بختیاری آسمان ادبار مین غروب ہونے والے ہین سمندر کی اس حرکت سے جو کہ آفاق کے ساتھ کی اور آئندہ کرے گا ہر ذی عزت اور صاحب غیرت کو خیال برا اور ہوگا کہ اسکی رفاقت ترک کرو ورنہ یہی دن ہم کو بھی نصیب ہوگا اور اسکا انجام آئندہ بہ معلوم ہوگا بس آفاق کے اس جواب سے سمندر کو بہت غصہ آیا اور برہم ہوکر کہا کہ معلوم ہوا کہ آپ بہت چرب زبان ہین اس سے کوئی حصول نہین ہان وہ سبب تو آپ بیان کرین کہ جس سبب سے آپ لشکر لے کر چلے آئے ہین آفاق نے جواب دیا کہ مین عرض کرتا ہون مین نے اپنے امکان بھر تو کبھی چرب زبانی سے کام نہین لی نہ آپ کے روبرو سوائے عجز و انکسار کے کوئی خلاف کلمہ زبان پر لایا سمندر نے کہا کہ پھر تم وہی تقریر مفصول کرتے ہو اصل مطلب اپنا بیان کرو تاکہ مین بھی تو آگاہ ہون اور خیال کرون کہ تم خیر خواہی سے چلے آئے ہو اور تقریر فضول سے بیکار دماغ پریشان کرتا ہو اس سے کوئی مطلب نہین ہی یہ جو سمندر نے کہا آفاق نے عرض کیا کہ اے بادشاہ آپ یہ نہ خیال فرمائیگا کہ مین بسبب خوف جان یا آپ کی مدد دل حکمی کے سبب یا کسی اور سبب سے چلا آیا ہون بلکہ اپنی زبان کی پابندی اور آپ کی خیر اندیشی کے سبب سے چلا آیا ہون میری یہ عرضی ہی کہ آپ ذرا میری طرف متوجہ ہوکر سماعت فرمائین تو مین عرض کرون کہ میرے چلے آنے کا کیا سبب ہوا سمندر نے کہا کہ مین سن رہا ہون آپ فرمائین یہ تو بقول مجھے ثابت ہی کہ آپ اپنی زودیہ کے کہنے سے چلے آئے ہین اتنے عرصہ مین کوئی فقرہ سوچ لیا ہوگا اُسکو بیان کردیگے راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر کو اپنی بی بی سے عداوت شخصی اور عداوت کا سبب یہ تھا کہ قبل اس سمندر نے اس سے خواہش کی تھی کہ تو میرے ساتھ عقد کرنے اپنے شوہر کو ترک کر اسنے انکار کیا تھا سمندر نے لاکھ کوشش کی مگر اس نے قبول نہ کیا بلکہ آفاق کو اس امر سے آگاہ کیا تھا اور آفاق نے بھی جواب دیا تھا کہ بادشاہ نے کبھی ایسا پیام نہ دیا ہوگا یہ کسی دریبانی کی کارروائی ہی اُس دن سے سمندر کو اس عورت سے عداوت اور بغض ہی اور آفاق کی بظاہر تو عزت کرتا ہی مگر باطن مین یہ خیال ہی کہ کسی طور سے آفاق

ذلت دون اور کسی طرح یہ قتل ہو بلکہ اکثر اپنے دل مین یہ خیال کرتا ہی کہ جبتک آفاق زندہ ہی اُسوقت تک یہ عورت مجکو نہ قبول کرے گی اور نوتے آفاق کو بادشاہ کرکے اپنے حق مین بُرا کیا اس نے آفاق کو اُس ملک کا بادشاہ کیا تھا کہ جہان ہمیشہ غنیم کی چڑھائی رہتی ہی اس خیال سے کہ کسی نہ کسی مقابلہ مین قتل ہوگا اُسوقت تیرا قابو اس عورت پر ہوگا مگر آفاق نے وہان ایسے جور سے حکومت کی کہ سب سرکش دب گئے اور اُس ملک کی تری آمدنی ہوگئی یہ امر بھی سمندر کے خلاف ہوا تھا مگر ایسی حالت مین بدون کسی الزام کے اُسکو ذلت دینا خلاف عقل خیال کرتا تھا ہر وقت اسی فکر مین رہتا تھا کہ کوئی پہلو ملے تو اسکو ذلت دون اسی سبب سے اس نے اسکو اہل اسلام کے مقابلہ کو روانہ کیا تھا کہ ضرور یہ قتل ہوگا پس جلانا اُسکا اُسکو بہت ناگوار ہوا اور عداوت دیرینہ کے سبب سے اس طور سے پیش آیا چنانچہ جب سمندر نے وہ تقریر مذکور بصدر آفاق سے کی اُسکے جواب مین آفاق نے کہا کہ جب آپ کو میری طرف سے یہ گمان ہی کہ مین فقرہ کرونگا تو میرا اصل حال بھی بیان کرنا بیکار ہی کیونکہ آپ اُسکو بھی فقرہ خیال کرینگے پس میرے لیے یہ امر بہتر ہی کہ مین نہ بیان کرون اور اب مین ترک دنیا کرون اور اپنی زوجہ کو ہمراہ لیکر مصر کو چلا جاؤن کیونکہ جب آپ ایسا بادشاہ میرا سرپرست میری بات کو خلاف تصور کرے تو بات کہنا بیکار ہی سمندر نے کہا کہ مجکو مین بدون اُس امر کے دریافت کیے اور اس عدول حکمی کے سزا دیے بغیر نہ جانے دونگا بین سن تو لون کہ تم نے کس سبب سے میرے حکم کے خلاف کیا چاہے وہ فقرہ ہوجاے اصل امر جو میرے عدل کے خلاف ہی کہ مین اُسکو سزا نہ دون جو عدول حکمی کرے میرے طریقے سے تم بخوبی واقف ہو کہ جس بات کی مجکو صدہا ہی بدون اُسکو کیے مین دست بردار نہین ہوتا ہون پس بیان کرو اگر اپنی آبرو چاہتے ہو اور یہ چاہتے ہو کہ یہان سے بعزت جاؤن اور جان بچے یہ جو سمندر نے کہا سب اہل دربار کو دہشت ہوئی خصوصاً اخلاق و اشفاق و گلاب وغیرہ کو جو کہ صاحبان عزت تھے نہایت عبرت و خوف پیدا ہوا مگر آفاق کی زوجہ کو اسکے اسکی تاب نہ لائی جہرہ مثل آفتاب صبح کے سرخ ہوگیا جب آفتاب طلوع ہوتا ہی تو سرخ ہوتا ہی دونون امر دے حمدار مثل شمشیر بران کے علیحدہ ہوگئین اور زعفران مثل ناوک دل دونون کے راست ہوگین زلفین بل کھاکے تلین سمندر کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اے بادشاہ اب ذلت کی حد ہوگئی ہم لوگ صاحب عزت ہین ہمکو اس قدر ذلت بہت ہی آپ نہین خیال کرتے ہین کہ میرا شوہر کس قدر عجز کرتا ہی اُسپر آپ کچھ خیال نہین فرماتے ہین اور سوائے غصہ کے دوسری بات نہین ہی کون ایسی تقصیر ہوئی ہی کہ جسکی بابت یہ عقاب و عتاب ہی اول تو اصل مطلب دریافت نہ کیا اور یہ عتاب نازل ہوا اُسپر عجز کیا کو عجز کرنے کا موقع نہ تھا مگر پاس نمک سے عجز کیا مگر اب مجکو تاب نہین ہی نہ ذلت کی برداشت ہی نہ شتان نامناسب کے سننے کی قلب کو طاقت ہی میرے شوہر کو ان سب امرون کی تاب ہی مجکو تاب نہین ہی مین جواب دیتی ہون صاف صاف امر یہ ہی کہ اس دربار مین تو کوئی ایسا نہین نظر آتا ہی جو ہم شوہر و زوجہ کو سزا دے سکے ہم جبتک پاس کرتے ہین جو چلبت سو گذرے ہم برداشت کرینگے یہ جو آپ نے کہا کہ اگر ذلت نہین چاہتے ہو اور عزت چاہتے ہو تو بیان کرو اور اپنی جان بچاؤ بس کوئی ہماری جان نہین لے سکتا ہی نہ کوئی ہم سے مقابلہ کرسکتا ہی یہ تو دیوانے ہین کہ جو یہ عجز کرتے ہین مین کبھی عجز نہ کرتی کوئی کیا ہم سے مقابلہ کرے گا یہ جو آفاق نے کہا کہ غلط نہ رہی اور جواب سخت دیا اور بادشاہ کا رنگ بدل گیا چہرے پر غصہ آگیا آفاق نے اپنی زوجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ تجکو توقع بولنے کی نہین ہی تم بیکار جواب دیتی ہو ہم نے نمک کھایا ہی ہم ضرور عجز کرینگے ہم بادشاہ کو راضی کرلینگے سمندر نے جو زوجہ آفاق کی تقریر سنی برہم ہوکر جواب دیا کہ او عورت بے سار و فساد تیری ذات سے ہی کوئی

نے آفاق کو بھکا کر مقابلہ سے انکار کرتا کہ وہ چلا آیا پہلے تو نے یہ کہا کہ تمام خبرین بھونچین کہ دریا سے سبز رنگ برباد ہوا
شجران قتل ہوئی ماہیان قتل ہوئی آفتاب کے قتل کی خبر پہنچی لشکر اسلام لشکر کشی کرتا چلا آیا بہت سے ملک تصرف
مین کر لیے سب سے آگاہی ہوئی مگر تم نے اپنے مقام پر سے حرکت نہ کی اسی طور سے اپنے مقام پر بیٹھے رہے مین جانتا
ہون کہ اگر آفاق نے قصد بھی کیا ہوگا تو تو نے منع کیا ہوگا ہم پر آلام گذرے اور خبر نہ لی یہ ممکن نہین ہی کہ
ان امرون سے تم خبردار نہ ہو صرف تم نے اس خیال سے کہ کون جا کر اپنے کو عذاب مین مبتلا کرے جب بادشاہ
خبر دینگے اسوقت یہ عذر کر لیا جائے گا کہ ہم کو خبر نہ تھی جب آپنے طلب کیا ہم فورا حاضر ہونگے پس اس خیال سے
تم آئے اور پھر نمک حلالی کا دعوی کیا جائے یہی نمک حلالی اور خیر خواہی ہی کہ اپنے ولی نعمت پر ایک مصیبت
بڑے اور ہم اس سے آگاہ ہون اور پھر پہلو تہی کرین بہت بڑا خیال مجکو اسکا تھا گو میرے ذہن مین آیا تھا کہ جب
تم میری تحریر کی بموجب آئے تھے مین اسی وقت سزا دیتا مگر مین نے پاس کیا کہ یہ برسون کے نمک خوار اور خیر اندیش
ہین ہم لوگ صاحب عدل ہین اتنی سی بات پر خیال کرنا ہم کو زیبا نہین ہی اسپر یہ خطا کی آخر کہان تک درگذر کی جاے
آج اسکا عوض لیا گیا بس اس محبت و تقریر سے کچھ حاصل نہین ہی جو اصل امر ہو بیان کیجیے آئندہ ہم اب کوئی اور کلام نہ کرنا
ورنہ قبل اسکے کہ تیرے شوہر کی خطا ثابت ہو مین تجکو سزا دونگا تو کیا مقابلہ کریگی یہ کہکر آفاق نے کہا کہ ان بیان
کر واب دیزہ کرد زوجہ آفاق یہ تقریر سنکے اور زیادہ پیچ کھا کر پاس اپنے شوہر کے خاموش ہو کر بیٹھ رہی گو کہ اصل امر
یہ تھا کہ اسکے ہم مقابل اور اسکے ہم پلہ اسکے شوہر کے اس دربار مین کوئی نہ تھا سوا سے دس پندرہ سا مردون کے
مگر اسنے یہ خیال کیا کہ شاید شوہر کے خلاف ہو پھر جو جواب نہ دیا گو کہ آمادہ تھی بھی اور یہ قصد کر لیا تھا کہ تمتی
کے ساتھ جواب دون اور تاج سمندر شاہ کو اپنے سچ کا تماشہ دکھا دون مگر شوہر کے خوف سے کچھ نہ بولی اپنا
خون پیکر چپ رہ گئی ادھر آفاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ اصل امر یہ ہی کہ مین اس سبب سے چلا آیا ہون میرے
نزدیک بہتر یہ ہی کہ ضرار پر ستون سے مقابلہ نہ فرمائیے بلکہ انکو راہ دیجیے کہ وہ نہ طاق کو چلے جائین آپسے کوئی مقابلہ نہ کریگا
مین آپ کے بھلے کو کہتا ہون کہ مین نے جو دیکھا اور اپنے علم کے ذریعہ سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ انکا اقبال یاور ہی
ہین یا آپ مقابلہ کرینگے شکست کھائینگے سو سفر کے دوسرا امر نہ حاصل ہوگا یہ ارے ہین کہ جنکے سبب سے کچھ زور نہین
چلتا ہی سوا سے ذلت کے انکے ہاتھ سے کچھ نہین ملتا ہی مین اسی سبب سے آیا ہون کہ آپ کو آگاہ کردون باوجود اسکے کہ
مین نے خوب بندوبست کیا تھا اسپر میرے اوپر عیاری کی اور مجکو گرفتار کر لیا میرے اوپر قبضہ کر لیا جسوقت انھکا جی چاہتا
مجکو قتل کرتا مگر انھنے میرے اوپر رحم کیا کہ مجکو رہا کر دیا مین تو یہ سمجھا تھا کہ میری زندگی ہو گئی یہ کہکر آفاق نے
کل حال بیان کیا اور کہا مین اقرار کرتا ہون کہ مین اب مقابلہ نہ کرونگا نہ تمھارا شریک ہونگا جہان تک ممکن ہوگا صلح
پر بادشاہ کو راضی کرونگا لہذا جو اصل حال تھا مین نے بیان کر دیا سمندر نے یہ سنکے جواب دیا کہ یہ فرمائیے کہ آپ بھی
مثل سہراب و غزالان و کوکبہ دلیقین خود پرست و محراب شاہ و اقبال شاہ و اختیال شاہ و فیروزہ کے شریک
ہوگئے اور ہم سے ضرر کرنے مین تمنے خام کاری پر کمر باندھی ہی اب معلوم ہوا کہ آپ نے اہل اسلام کی شرکت کی آپ کے
پہلے آنے کا یہی سبب ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ آپ اپنے لشکر کو لے کر برابر مقابلہ اہل اسلام جائیے اور اون سے
مقابلہ فرمائیے اسی مین آپکے لیے بہتری اور بھلائی ہی ورنہ میرے ہاتھ سے بہت بڑی ذلت پاؤگے رسوا ہوگے اور
جان بھی جائے گی یہ جو سمندر شاہ نے کہا آفاق نے جواب دیا کہ ای بادشاہ آپ یہ خیال فرمائین کہ اب مین اہل
اسلام کے مقابلہ پر نہ جاؤنگا نہ انکی شرکت کرونگا نہ آپ سے مقابلہ کرونگا نہ آپ کے روبرو آکر کرونگا کیونکہ مین نے
آپ کا نمک کھایا ہی پھر کیونکر آپسے لڑونگا کیونکہ مین آپسے اقرار کر کے آیا ہون ایسی حالت مین میری یہ رائے
ہی کہ آپ مجھ کو آزاد کر دین مین اپنی زوجہ کو لے کر صحرا کو چلا جاؤنگا فقیری کر کے خلق پروری کرونگا درویشی

بھیک مانگونگا مین اِس اسیری سے اُسکو بہتر اور اسب تصور کرونگا اس امر سے کہ مین اپنے قول سے پھرون کیونکہ مین
آپ کے سامنے کوئی امر آپ کی مرضی کے خلاف نہین کر سکتا ہون ملک افاقیہ کا کسی اور کو حاکم فرمایئے اور جو لشکر میرے
ہمراہ ہی اُسکا افسر کسی اور کو فرمایئے مین دست بردار ہون جسنے ترک دنیا کیا اسی وقت سے مین اپنے قول کے تو خلاف
نہ کرونگا سمندر نے کہا کیا میرے حکم کے خلاف کروگے آفاق نے کہا مین آپکے حکم کے خلاف نہ کرونگا علاوہ
اس امر کے کہ اہل اسلام سے مقابلہ کرنا مجھسے نہوگا کہ مین جاکر مقابلہ کرون سمندر شاہ نے کہا کہ اگر یہ غیر ممکن ہی تو تیرا
یہان سے زندہ جانا بھی غیر ممکن ہی بس جو تیرے جی مین آئے وہ کر اگر تو اہل اسلام سے مقابلہ نہ کریگا اور میری مدد نہ بھی
کریگا تو مین تجکو ذلت کے ساتھ قتل کرونگا جو تیرا جی چاہے وہ کر میرے روبرو کیا ہی جو میرے روبرو کریگا جب میرے حکم کے خلاف
کیا تو میرے روبرو سحر کرنا کیا بات ہی اب تو تم اپنے اس قول سے نہ پھروگے اور تم اہل اسلام کے مقابلہ کو نہ جاؤگے
آفاق نے کہا چاہے آپ مجکو قتل کرین مین مقابلہ کو نہ جاؤنگا مجکو جان دینا گوارا ہی مگر اپنے قول کے خلاف کرنا
گوارا نہین ہی نہ مین آپ سے مقابلہ کرونگا جو ظلم و ستم میرے اوپر ہوگا اُسکی برداشت کرونگا سمندر نے کہا کہ معلوم ہوا
تیری قضا آئی ہی کسی اچھے اُستاد نے تجکو سبق پڑھایا ہی اچھا افسون تیرے اوپر دم کیا ہی اے آفاق دیکھو مین
پھر کہتا ہون کہ میرے کہنے پر عمل کر اور اہل اسلام سے جاکر مقابلہ کر کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی بے قضا آئے کیون
مرتا ہی کیون اپنی زوجہ کو رانڈ کرتا ہی کیون دیدہ و دانستہ اپنی جان دیتا ہی مین تیرا دشمن نہین ہون تیری دوستی کے
سبب سے کہتا ہون جس طور سے تو اپنے قول کا پابند ہی اُسی طور سے مین بھی اپنے قول کا پابند ہون تو ایک ادنا آدمی
ہوکر اپنے قول کی پابندی کرے مین بادشاہ وقت ہوکر اپنے قول کی پابندی نہ کرون بالفعل میرے شان کے خلاف
ہی بس مین ابھی تک اِس امر پر آمادہ ہون کہ اگر تم میرے کہنے پر عمل کروگے تو جو تمھارا رتبہ تھا اُس سے زیادہ رتبہ
کرونگا اور جب مین نے کسی قسم کا حکم دے دیا پھر مجکو ضرورت ہوگی کہ مین اُسکی پابندی کرون اگر پھر تم نے کہا
کہ اب مین مقابلہ کو جاتا ہون تو پھر مین یہ کہنا تمھارا ہرگز نہ سنونگا آفاق نے کہا کہ آپ کا جو جی چاہے حکم فرمایئے
مین ضرور اپنے قول کا پابند ہون چاہے جان جاتی رہے اپنے قول سے نہ پھرونگا نہ پھرونگا کیونکہ قول مردان جاں دارد
دشمن مردان اعتبار جو زبان سے کہا کہا جو امر گوارا کر لیا کر لیا کیونکہ مثل مشہور ہی کہ مرد مرے نام پر اور زن مرد مرے نان پر
مین تو مرد ہون نام پر فنا ہون یہ امر بھی مشہور ہو جائے گا کہ آفاق نے جان دینا گوارا کی مگر اپنے قول سے پھرنا
نہ گوارا کیا بادشاہ نے غلم کیا مگر وہ قول کا بڑا پابند تھا سب ظلم گوارا کیا مگر خلاف قول نہ کیا ضرور مرد تھا یہ جو سمندر
نے سُنا کہا خیر معلوم ہوا کہ تم بڑے مرد ہو بس اب دیکھتا ہون کہ تم اپنے قول کے پابند رہتے ہو یہ کہکر حکم دیا کہ
کوئی حاضر ہی اسکو اسیر کر لو اور شہر مین منادی ندا کر دے کہ جو بادشاہ کے خلاف حکم کرے گا اور اہل اسلام کی
شرکت کرے گا اُسکا حال مثل آفاق کے ہوگا وہ مثل آفاق کے سزا پائے گا اور آفاق سے کہا کہ اب جو
تمھارا جی چاہے وہ کرو مین نے تیری اسیری کا حکم دے دیا آفاق نے کہا کہ جیسا جی چاہے حکم فرمایئے مین
تو عرض کر چکا ہون کہ آپ کے روبرو کبھی سحر نہ کرونگا ایک ادنا بھی اگر مجکو گرفتار کرے گا تو مین نہ بولونگا یہ کہکر سب
اہل دربار کی طرف مخاطب کر کے کہا کہ سب گواہ رہین مین بے قصور ہون بادشاہ نے بیحد ناحق ظلم و ستم کیا ہی
مین نے بھی کہا کہ مین فقیر ہو جاؤنگا اسپر بھی بادشاہ نے نہ منظور کیا ملک میری جان لیتے ہین مین نے انکا
نمک کھایا ہی مین اُس نمک کا پاس کرتا ہون کوئی میری طرف سے نہ بولے مین اب صاف صاف کہتا ہون کہ
بادشاہ کے دربار کا زمانہ آگیا ہی یہ اپنے دوستون کو دشمن تصور کرتے ہین ضرور ضرور اہل اسلام کا یہان قبضہ
ہوگا سمندر شاہ قتل ہوگا کیونکہ اسنے ظلم پر کمر کسی ہی مغرور ہو گیا ہی سب اہل دربار سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے
کسی نے سر نہ اُٹھایا ہر ایک نے اپنے دل مین خیال کیا کہ در اصل سمندر کے دربار کا زمانہ آگیا ہی جس نے

اپنے اتنے بڑے خیر خواہ کے ساتھ یہ حرکت کی اپنے دوست کو دشمن کیا ایسے معزز کو یون ذلیل کیا اس سے
خوف کرنا زیبا ہی ہر ایک کو عبرت ہوئی اُدھر آفاق نے زوجہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اے زن پاک دامن و صاحب
عفت مین تجھ سے کہتا ہون کہ تو اپنی جوانی کو رایگان نہ کرنا ساتھ راحت کے بسر کرنا میرا تیرا ساتھ اسی قدر
مقرر ہوا تھا تو افسوس و غم نہ کرنا مین نے تیرے لیے اس قدر روپیہ جمع کر دیا ہی کہ تیری عمر بھر کفایت کرے گا
اگر مرضی ہو تو کسی صاحب ثروت کے ہمراہ عقد کر لینا میرے غم مین اپنی حالت تباہ نہ کرنا یہ تصور کرنا کہ ایک غلام
تھا ہم نے اُسے آزاد کر دیا پس کوئی مقام رنج و الم کا نہین ہی جو صاحبان عزت پر آتی ہی وہ اُسے
خوشی خوشی کاٹتے ہین پس صبر کرو دل پر جبر کر و خداوند کا شکر ادا کرو اسی طور سے ہماری قضا آئی ہی یہ بلا ایک
نہ ایک دن دفع ہوگی ہم کو دعاے خیر سے یاد کیا کرنا یہ تو معلوم ہی کہ جب تک تم زندہ رہو گی میرے غم مین مبتلا
رہو گی تب وہ دانہ ترک کر دگی یہ بھی مقدر مین لکھا تھا جو پیش آیا اور جو پیش آئے گا وہ کاتب تقدیر نے تحریر کر دیا ہی
بقول اہل اسلام کہ جو خط پیشانی ہوگا وہ پیش آئے گا جو کاتب تقدیر نے بروز ازل تحریر کیا ہوگا وہ ضرور ہوگا اُنکا
یہ قول بہت درست ہی اُنکے جو مقدر ہین وہ سب درست ہین پس مین اپنے کو ضرور اہل اسلام کا بندہ تصور
کرتا ہون اس تصویر پرستی پر لعنت کرتا ہون اگر کوئی اہل اسلام اس مقام پر ہوتا تو مین اُس سے قواعد اسلام
دریافت کرتا کیا کرون کہ مجبور ہون خیر میرا عقیدہ تو یہ ہی کہ مین نے دین اسلام مرتے وقت اختیار کر لیا یہ جو اُسنے
اپنی زوجہ سے کہا وہ زار زار رونے لگی اور کہنے لگی کہ اے میرے شوہر اپنے غم مین مجھکو نہ بیقرار کر اپنی زندگی کو
مقدم جان اگر تم زندہ ہو تو کدالی کر کے بسر کرینگے ہم کو حکومت کی خواہش نہین ہی اپنی جوانی اور میری حالت پر
رحم کر دیکھو اگر تو نے قسم کھائی ہی کہ مین بادشاہ سے نہ مقابلہ کرونگا تو مجھکو اجازت دے مین مقابلہ کرون دیکھون
کہ کون ہی جو میری زندگی مین تیرے اوپر ہاتھ ڈالتا ہی کسکی لیاقت ہی سب اہل دربار میرے آزمائے
ہوے ہین ابھی دربار کو خون سے رنگین کر دونگی آفاق نے کہا کہ تم برہم نہ ہو مجھکو یہ امر منظور نہین ہی کہ جسکا
نمک کھایا ہو اُس سے مین مقابلہ کرون یا مقابلہ کرنے کی اجازت دون پس تم چلی جاؤ اور میرے تمہارے
کہنے پر عمل کرو میرے کہنے کو مان لو کیونکہ اب مین تم سے کسی امر کی درخواست نہ کرونگا زوجہ آفاق نے
کہا کہ جو تمہاری مرضی ہو سو راضی ہین ہم اُسی مین جسمین تری رضا ہی + خیر مین تمہارے حکم کی پابند ہون
جس طور سے ہوگا بسر کرونگی میری زندگی تو رنج و غم مین بسر ہوگی یہ مجھکو بخوبی معلوم ہی کہ بعد تمہارے جو مجھپر
ستم ہونگے وہ مین گوارا کرونگی یہ اس امر پر تیرے اوپر نہین ظلم کیا ہی بلکہ یہ دوسرا امر ہی جسکا ایک وقت مین
مین نے تم سے ذکر کیا تھا یہ اُسکا نتیجہ کیا گیا ہی یہ اس خیال سے ہی کہ جب شوہر نہ ہوگا اور ہم ستم کرینگے
یہ ہم سے راضی ہوگی تو یہ امر غیر ممکن ہی جان سے جانا منظور ہی مگر خلاف شرع کام کرنا منظور نہین ہی لیکن جو
تمہاری مرضی مین تمہارے غم مین اپنی زندگی بسر کرونگی اپنا منڈایا کاٹونگی یہ کہکر رونے لگی اُدھر آفاق نے
کہا کہ ہان کون میری گرفتاری کو آتا ہی اور مجھکو گرفتار کرتا ہی وہ آوے مین موجود ہون یہ کہکر کہا کہ افسوس
ہی کہ اس مقام پر خواجہ نہین ہین جو مین اُن سے فضائل دین اسلام دریافت کرتا یہ جو آفاق نے کہا سب
اہل دربار تو خاموش ہو رہے مگر سمندر کو بہت غصہ آیا پھر برہم ہوکر یہ کہا کہ تو اپنے دین سے پھر گیا تیرا
قتل مجھپر لازم ہوا مین تجھکو ملا دونگا کیون نہین اپنی زوجہ کو اجازت مقابلہ کی دیتا ہی اُسکا بھی حوصلہ نکل جائے
آفاق نے کہا کہ یہ تو نہ ہوگا کہ مین آپ سے مقابلہ کرون یا زوجہ کو اجازت دون بادشاہ نے کہا کہ تیرا یہ
عجز و انکسار کام نہ آئے گا یہ کہکر قصلاق کی طرف دیکھا وہ اپنے مقام پر سے اُٹھا اُسنے اگر آفاق پر سحر کیا
آفاق نے زبان تک نہ ہلائی خاموش کھڑا رہا وہ گرفتار کر لے گیا یہ جو امر ہوا سب کو عبرت ہوئی اہل دربار

نے اپنے مقام پر خیال کیا کہ بڑا غضب ہی کہ بادشاہ نے اتنی سی خطا پر آفاق کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ جو کوئی ادنا کے ساتھ بھی نہین کرتا ہی ضرور اپنی آبرو کا خیال واجب وزیبا ہی اب ہر ایک خوف کرنے لگا ہر ایک کانپ گیا زرگیا جو کہ صاحب ثروت تھے انکو بڑی عبرت ہوئی زوجہ آفاق منھ دیکھکر رہ گئی شملاق نے آفاق کو لاکر ایک تاریک زندان خانہ مین قید کیا جب آفاق قید ہوکر گیا تو زوجہ اُسکی اُسوقت دربار سے باہر آئی اور اس خیال سے باہر آئی کہ دیکھون سمندر آفاق کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہی اُس مکان مین آئی جو کہ آفاق نے اپنے زمانہ وزارت مین بنایا تھا اگر اُتری اور غم مین شوہر کے منھ لپیٹ کر بستر پر پڑ رہی چونکہ ملازم وغیرہ تھے سب اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھ رہے ہر ایک رنج وغم مین مبتلا تھا یہان زندان مین آفاق بھی سر جھکائے بیٹھا تھا کہ اُدھر سمندر نے حکم دیا کہ منادی ندا کرے کہ کل تمام اہل شہر بیرون شہر جاکر قیام کرین ہم نے آفاق کو جو کہ ہمارے حکم سے پھر گیا ہی اور اُسنے اپنے مذہب کو ایک عیار کے کہنے سے ترک کیا ہی ہم نے اُسے گرفتار کیا ہی اُسکو اس جرم مین قتل کرینگے اور اس جرم کی سزا دینگے اُسکا سب لوگ تماشہ دیکھین اور یہ خیال کرین کہ جو حکم شاہی سے انحراف کرے گا اُسکا یہ انجام ہوگا تاکہ ہر ایک کو عبرت ہو منادی یہ بھی ندا کرے کہ آفاق آگ مین جلایا جائے گا یہی اور دن کی بھی سزا ہی جو بادشاہ کے حکم سے انحراف کرے گا اور ایک منادی جاکر بیرون شہر یہ ندا کرے کہ کل آفاق کو بحکم سمندر شاہ آتش سوزان مین جلایا جائے گا سب آکر تماشہ دیکھین اور ایک حکم نامہ بنام گرداب شاہ روانہ کیا جاے کہ وہ بندوبست کرے کہ ایک میدان وسیع مین ہیزم کا انبار کرے اور اُسمین تین پہر رات سے آگ لگادے ہم بوقت سحر آفاق کو آگ مین ضرور جلائینگے یہ جو حکم سمندر نے دیا بس اُسی وقت دبیر نے نامہ اُسی مضمون کا بنام گرداب شاہ تحریر کیا وہ نامہ ایک ساحر کو دے کر طرف لشکر کے روانہ کیا ایک منادی نے بحکم سمندر شاہ ہر گلی کوچے مین پھر کر یہ ندا کردی کہ سمندر نے حکم دیا ہی اس حکم سے ہر ایک واقف ہوا اس حکم کے سنتے ہی سب کو عبرت ہوئی ہر ایک اپنے مقام مین خوف کرنے لگا کہ جب آفاق ایسے عزیز کو ذرا سی خطا پر ایسی سخت سزا ملی مقام افسوس ہی یہ حال زوجہ آفاق کو معلوم ہوا اُسکو تو یقین تھا بس اُس نے اپنے ملازمون کو طلب کرکے کہا کہ تم نے دیکھا کہ کیا سلوک بادشاہ نے میرے شوہر کے ساتھ کیا مین پہلے ہی اپنے شوہر سے کہتی تھی کہ تم دربار مین نہ جاؤ اُنھون نے میرا کہنا نہ مانا آخر کو یہ انجام ہوا کہ اپنے کو لقمہ اجل کیا مین نے دربار مین بھی کہا تھا کہ تم مجکو حکم دو مین انتظام کرونگی مگر اُنھون نے میرا کہنا نہ سُنا مفت اپنی جان دی اپنی آبرو گنوائی خیر ہم اپنی زندگی جتنے عرصہ کی ہی بسر کرلینگے یہ تو وہ امر ہی کہ جسکی سمندر نے قبل مین خواہش کی تھی اور مین نے انکار کیا تھا یہ وہی عداوت نکالی گئی ہی اب اُسنے یہ خیال کیا ہی کہ جب شوہر نہ ہوگا تو ضرور دوسرے کو قبول کرے گی کیونکہ جوان ہی یہ امر غیر ممکن ہی مرے اُسکی خام خیالی ہی نوکرون نے عرض کیا کہ یہ جو آپ ارشاد کرتی ہین بہت بجا اور درست ہی وہ اپنے منھ کے کھانے جینگے ہم سب کی یہ دعا ہی کہ خداوند ہمارے مالک کے قلب کو پھیر دین کہ وہ اس امر پر آمادہ ہو جائین اور بادشاہ سے مقابلہ کرین اور اپنی رہائی کی فکر کرین زوجہ آفاق نے کہا کہ یہ امر کبھی نہ ہوگا کہ وہ اپنے قول سے پھرین اور بادشاہ سے مقابلہ کرین خیر جو ہمارے مقدر مین تھا وہ ہوا اور جو ہوگا وہ اور ہوگا اسکا کچھ غم نہین ہی اب مجکو یہ فکر ہی کہ وہ اپنے قول پر ثابت رہین اور قول سے نہ پھرین اُنھون نے اُدھر سے وقت اپنے مذہب کو تبدیل کیا ہی بہت اچھا کیا اُدھر وہ جلائے گئے اُدھر مین نے بھی ترک دنیا کی اور صحرا کو چلی گئی ملازمون نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہی ہم سب آپ کے ہمراہ ہین یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی راوی نے بیان کیا کہ یہ جو حکم سمندر نے آفاق کے قتل کا دیا تھا سبب یہ تھا کہ وہ توزوجہ

آفاق پر عاشق تھا اسی فکر مین تھا کہ کسی صورت سے یہ قتل ہو تو میرا بس چلے پس اُسنے یہ تدبیر کی کہ اتنی سی خطا پر آفاق کے قتل کا حکم فرمایا اسنے یہ خیال کرکے حکم دیا کہ جب آفاق نہ ہوگا اسکی زوجہ جوان ہی ضرور میرے ساتھ عقد کرے گی اُس بنا پر آفاق کی اُسنے جان لی وہ ہمیشہ سے اسی فکر مین تھا کوئی امر مین نہ پڑتا تھا آخر کو یہ امر اُسکے ہاتھ لگا اُسنے اپنی پُرانی دشمنی نکالی پس سمندر نے وہ حکم دے کر اور نامہ روانہ کرکے دربار برخاست کیا خوشی خوشی محل مین گیا ادھر ہر سردار اپنے اپنے مکان کو روانہ ہوا اور اشفاق و اخلاق باہم یہ تقریر کرتے ہوے چلے کہ بادشاہ نے بالکل خلاف عدل کیا اگر آفاق مقابلہ کرتا تو ہم کبھی اُنکے شریک نہ ہوتے بلکہ آفاق کی کمک کرتے اخلاق نے کہا کہ مین تو ضرور اس حالت مین بھی اُسکی کمک کو موجود تھا اور قصد کیا تھا کہ جواب دون مگر جب اُنھون نے اپنی زوجہ کو منع کیا مین تو بھائی ہون میری کمک کب اُنکو گوارا ہوتی گو خون عزیزی نے جوش مارا تھا بھائی اشفاق مین تو پرسون ضرور استعفا دونگا اشفاق نے کہا کہ بھائی تم کیا دو گے مین بھی دونگا یہ دونون باہم ایسی تقریر کرتے ہوے اپنے اپنے مقام پر آئے جو سردار غیرت دار اور صاحب فرصت تھے اُن سب نے یہی قصد کر لیا تھا بعض کا یہ قول تھا کہ اب سمندر شاہ کے نمک کا دماغ آگیا کہ دوست کو دشمن تصور کرتا ہے بھائی وہ کام کرو کہ جسمین آبرو بچے ہر ایک اسی فکر و تردد مین تھا گلاب نے اپنے مکان پر آکر اپنی ماں سے کُل حال بیان کیا اور کہا کہ اما مین صاحب فرصت ہون شاید کسی دن میرے اوپر بھی عتاب کرے تو مجھسے اس امر کی برداشت نہ ہوگی پس ضرور مقابلہ کرونگا چاہے نمک حرامی ہو جاے نمک حلالی مین مثل آفاق کے بے بس ہو کر جان نہ دونگا ماں نے کہا کہ اے فرزند دلبند وہ کام کیون ہو جو کہ باعث ذلت ہو جو بادشاہ حکم دے اُسکو بجا لاؤ گلاب نے کہا یہ تو بجا ہے آفاق کی کوئی خطا تھی نہ ایسی سزا کا وہ سزاوار تھا نہ ایسا اُس نے کوئی جرم کیا تھا جسکے عوض مین یہ سزا دی گئی معلوم ہوتا ہے کہ ضرور کوئی عداوت دیرینہ تھی کہ جسکو بادشاہ نے جب ظاہر نہ کیا تھا آخر کو اسوقت موقع پاکر بغض نکالا ماں نے جواب دیا کہ ہم کو پرائے قصون سے کیا کام جو آگ کمائے گا وہ انگارے چگے گا یہ دیوار و در گوش رکھتے ہین ایسی باتین نہ کر جو خلاف مرضی بادشاہ ہون اور اُسکو خبر ملے میرا تو تیرے سوا کوئی سہارا نہین ہے کہین وہ تیرے ساتھ بھی بدسلوکی کرے اُسوقت سوا ے جان دینے کے کچھ نہ حاصل ہوگا کیونکہ تو ابھی جوان ہے تیرے مزاج مین غصہ بہت ہے پس ایسی حالت مین کیا ضرور ہے کہ اپنے کو اپنا دشمن کرے جو کہ کان رکھتا ہو اور آنکھین نہ رکھتا ہو جس نے ایسے معزز کے ساتھ یہ سلوک کیا اصل امر یہ ہے کہ یہ ترقی جاہ و جلال و مال و منالی و ترقی ممالک ذات سے آفاق کے ہوئی ورنہ کیا تھا صرف ایک سمندر پر قبضہ تھا وہ جو وزیر ہوا اُس نے لشکر کشی کرکے سیکڑون ملک اپنے قبضہ مین کیے ہزارون سرکشون کو زیر کیا ہمیشہ اقالیم پر سرکشی اور لشکر کشی رہتی تھی دہان کی رعایا بہت سرکش تھی اُسکو جو آفاق نے زیر کیا تو مشہور ہوا کہ آفاق ایسا وزیر تو کوئی اس سلطنت مین نہ ہوا ہے اور نہ آئندہ ہوگا اسی طور سے اُسکا بھائی بھی ہے گلاب نے کہا کہ اُسی خدمت کا صلہ اُسے دیا گیا ماں نے جواب دیا کہ یہ لوگ بادشاہ ہین جو جس وقت جی چاہتا ہے وہ کرتے ہین اور اصل امر تو یہ ہے کہ اگر کوئی خاندانی بادشاہ ہو تو اُسکو ہر ایک کی عزت و آبرو کا خیال ہو اور جو کہ ادنا ہو اُسکو کیا خیال ہو ہم تو اُسکی اصلیت سے واقف ہین کیا بیان کرین یہ جو حرکت بادشاہ سے سرزد ہوئی یہ اُنکے اصلیت کی خرابی ہے نہ کوئی اور امر ہے یہ جو تم نے کسی شاعر کا شعر سنا ہو اُسکا یہ مضمون بہت سچا ہے ؎ پسر نسازد ہ نہ آید بکار ۔ اگرچہ بود زادہ شہریار ۔ بس بادشاہ نے اپنی حقیقت آج سب پر ظاہر کر دی یہ کہکر کچھ سوچی اور خاموش ہو گئی گلاب نے کہا کہ کیون والدہ مہربان آپ خاموش کیون ہو گئین ماں نے جواب دیا کہ تیرے باپ کا خیال آگیا گلاب نے

کہا کہ کیا بادشاہ کم اصل ہی اُسنے کہا کہ مجکو نہین معلوم کہ کیا اصل ہی پر باپ ہمیشہ مجھ سے کہا کرتا تھا کہ مجکو ہر وقت
بادشاہ سے خوف رہتا ہی کہ کہین ایسا نہو کہ اپنی اصل کی طرف رجوع کرے چنانچہ اکثر اہل اسلام کا یہ قول اُنکی زبان پر
آجاتا تھا کہ کل شی یرجع الی اصلہ مین نے جو دریافت کیا تو ٹال دیا ایک دن جو مین نے بہت اصرار کیا تو صرف
اس قدر کہا کہ یہ خداوند طاق کے غلام ہین کسی جرم پر وہان سے نکالے گئے ہین یہ اُس زمانہ مین کہا تھا کہ
جب بے جرم و خطا سہراب کو یہان سے نفرت سے ماہیان کے پاس روانہ کیا اور قید کرادیا اُسکے بعد اُسکا سب
گھر لٹوا لیا اُسوقت یہ کلمہ اُنکی زبان سے نکلا تھا کہ آج بادشاہ نے اپنے اصل کی طرف رجوع کی ایک معزز
سردار کے ساتھ یہ سلوک کیا جب مین نے پوچھا تو سب حال بیان کیا تب مین نے اصل کا حال دریافت کیا تو یہ کہا
کہ جو مین نے تم سے کہا مگر جو حرکت آفاق نے ساتھ کی یہ سہراب کے ساتھ نہین کی سہراب کو چار پانچ مہینون مین
ذلیل نہین کیا بلکہ اُسکو دوسرے مقام پر بھیجکر ذلیل و رسوا کیا اُسکا سبب یہ تھا کہ کل سپاہ دست چپ اور
سرداران دست چپ اُسکے شریک تھے بڑا کشت و خون ہوا وہ بھی بڑا زبردست تھا اور صاحب عزت تھا
آفاق کے صاحب عزت ہونے مین شک نہین ہی صرف آفاق نے پاس نمک سے کچھ نہین کہا ورنہ اُسکا
کوئی جواب دینے والا نہین ہی اسی فرزند مگر پیوند اب اس قصہ کو جانے دے مختصر یہ ہی کہ آفاق نے پاس نمک
کیا اور ضرور بادشاہ نے بُرا کیا اور انصاف کا خون کیا ہم کو یقین ہو گیا کہ بادشاہ کی خرابی کے دن آگئے ہین
جو جو صاحبان عزت ہونگے وہ اب ملازمت سے پہلو تہی کرینگے اور وقت کے منتظر رہینگے جب جسکو موقع ملے گا
ترک ملازمت کرے گا گلاب نے کہا کہ یہ آپ کا خیال بہت درست ہی خیر اب دیکھیے آفاق کا کیا انجام
ہوتا ہی یہ کہکر گلاب ماں کے پاس سے اُٹھکر اپنی خوابگاہ کی طرف چلا آیا یہان تو یہ بندوبست ہی اُدھر شہر
مین منادی نے ندا دی سب اہل شہر کو معلوم ہوا سب اپنے چلنے کا بندوبست کرنے لگے وہان بیرون شہر مقابل
لشکر اسلام کے گرداب شاہ و ملکہ زعفران وغیرہ فروکش ہین دربار آراستہ ہی چند عیار صورت بدلے
بدلے ہوئے بیٹھے ہین کہ وہ نامہ بر آکر پہونچا سب کو سلام کیا اور کہا کہ نامہ لے کر آیا ہون نامہ بادشاہ کا
گرداب شاہ کے نام ہی گرداب شاہ نے نامہ لے کر وزیر کو دیا وزیر نے باواز بلند پڑھا اُسکا وہی مضمون
تھا جو اوپر لکھا گیا جب نامہ پڑھا گیا اور سب لوگ مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے اہل دربار و گرداب شاہ
وغیرہ کے ہوش اڑ گئے ہر ایک کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا یہ معلوم ہوا کہ کوئی حواس سب کے لے گیا ہر ایک
نے سر جھکا کر زبان کے تئیں انگلی رکھی عالم سکوت مین رہ گئے کہ گرداب نے نامہ بر کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا
کہ آفاق پر عتاب شاہی کا کیا سبب ہوا اُس نے جواب دیا کہ سبب یہ ہوا کہ وہ بدون مرضی بادشاہ
کے مقابلہ سے اہل اسلام کے لشکر سے کر چلے گئے بادشاہ نے حکم دیا کہ تم مقابلہ کو جاؤ اُنھون نے جانے
سے انکار کیا بس سبب عتاب کا یہ ہوا گرداب نے یہ سنکے نامہ بر کو رخصت دے کر رخصت کیا اور کہا کہ
عرض کر دینا جیسا حکم صادر ہوا ہی اُسکے بموجب کاربند ہونگا آپ تشریف لائین یہان سب انتظام ہو جائیگا
آپ کو ہر چیز وقت پر تیار ملے گی وہ نامہ بر تو یہ پیام لے کر فوراً روانہ ہوا راہ طے کر کے داخل شہر ہوا دربار
مین آیا معلوم ہوا کہ دربار برخاست ہو گیا ہی در محل پر پہونچا محل دار سے کل حال عرض کرا بھیجا اُس نے
بادشاہ سے جاکر کہدیا سمندر شاہ نے سنکے حکم دیا کہ اُس سے کہو کہ چلے ہم کو حال معلوم ہو گیا یہ جب نامہ بر
کو رخصت کر چکی اب ہر ایک نے سر اُٹھایا اور بہت افسوس کیا اور کہا معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ کا دماغ خراب
ہو گیا کہ اتنے بڑے معزز کے ساتھ یہ سلوک کیا کونسی خطا اور جرم تھا اُسکا نتیجہ اچھا نہین ضرور خرابی ہو گی بس
گرداب نے چند سردارون سے بلا کر کہا کہ تم جاؤ اور صحرا سے خیمہ لاکر فلان مقام پر جمع کرو اور چند سردارون

سے کہا کہ تم جاکر روغن نفت کے شیشہ لاؤ اور چند سردارون کو یہ حکم دیا کہ تم فلان مقام پر جو بلندی ہی اُسپر خیمہ وغیرہ
برپا کرو اور انکو ہر قسم کے اسباب سے آراستہ کرو تاکہ بادشاہ اُسمین بیٹھکر تماشہ ملاحظہ کرین یہ بندوبست کرکے
اور حکم دے کر خود دربار سے اُٹھکر اس صدمہ سے چلا گیا کہ افسوس بڑی خرابی کا مقام ہی اور جاے عبرت ہی اُس
سبب سے دربار برخاست کیا ہر ایک کو صدمہ ہوا اُدھر ہرکارے یہ خبر وحشت اثر لے کر جان لشکر اسلام
کے روانہ ہوے اور وہ عیار جو کہ صورت تبدیل کیے ہوے تھے وہ بھی یہان موجود تھے دربار آراستہ تھا سب
حاضر دربار تھے خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے ہوے تھے کہ ہرکارے اگر پہونچے **بادشاہ وصاحبقران وخواجہ** وسب
اہل دربار کو سلام کیا اور بادشاہ کی طرف متوجہ کرکے عرض کیا کہ حضور پُر اغضب ہو گیا ہم غلام کیا عرض کرین کہ
کفار کے دربار مین تھے کہ سمندر شاہ کا نامہ **گرداب** کے نام آیا اُسکا یہ مضمون تھا کہ فلان صبح امین اپنا رہبر بھیجدو
ہم صبح کو آکر **آفاق** کو آگ مین جلائینگے اُسنے ہماری عدول حکمی کی ہی اور اپنے دین سے پھر گیا ہی **گرداب**
نے جو نامہ پڑھے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ عدول حکمی کی کہ مقابلہ سے حضور کے چلا گیا اور اب جو سمندر
نے مقابلہ کو جانے کے لیے کہا تو اُسنے انکار کیا جان دینا گوارا کی مگر آپ کے مقابلہ کو جانا گوارا نہ کیا نہ یہ گوارا
کیا کہ اپنے بادشاہ سے مقابلہ کرے ایک اژدہا سا جسے اژدہا کو گرفتار کر لیا اُسنے لب تک نہ ہلائے خاموش تکرار رہا وہ
اپنے قول کا پابند ہی بس یہ سُنکے **گرداب** نے انتظام کرنا شروع کیا بعد سب بندوبست کے ہر ایک
دربار برخاست کرکے اپنے اپنے خیمہ مین چلا گیا اور ہم یہ خبر لے کر ادھر روانہ ہوے اس خبر وحشت
اثر کو ہرکارون کے زبانی سُن کر **صاحبقران** بادشاہ دیگر اہل دربار کو بڑا صدمہ ہوا اور
خواجہ کا تو یہ حال ہوا کہ رنگ زرد متغیر ہو گیا اور غیض طاری ہوا اُسی حالت غیض مین کہا کہ یا تو ہم نے
آفاق کو رہا کیا یا اپنی بھی جان دی یہ کہکر کرسی پر سے اُٹھے **صاحبقران** نے فرمایا کہ **خواجہ** ایک بات سُنتے
جاؤ خواجہ نے جواب دیا کہ اب ہم اُوقت آئینگے جب **آفاق** کو رہا کر لینگے کیونکہ اُسکے اوپر جو یہ آفت
آئی ہی صرف میرے سبب سے آئی ہی مجھسے وہ اقرار کر گیا تھا کہ اب مین آپ کے لشکر کے مقابلہ کو نہ آؤنگا نہ
بادشاہ کی طرف سے مقابلہ کرونگا نہ آپ کا شریک ہونگا اُسنے اپنے قول کی پابندی کی اپنی جان دینا گوارا
کی اور میرے اقرار کے خلاف نہ کیا جو اقرار کہ مجھسے کر گیا تھا اُسپر ثابت قدم رہا مجھکو بھی لازم ہی کہ مین اُسکی
کمک کرون یہ کہکر خواجہ چلے **صاحبقران** خاموش ہو رہے **خواجہ** کا جانا تھا کہ چالاک وبرق وضرغام و
زاغچہ بن عمرو جاسوز ثانی وترک خطائی وغیرہ کوئی دس بیندرہ عیار بھی اپنے اپنے مقام سے اُٹھکر چلے
انکا حال پھر تحریر ہوگا پہلے حال خواجہ کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ بارگاہ سے نکل کر پاے شاطری مارتے ہوے اپنے
لشکر سے نکلے اور لشکر کفار مین آئے ابھی یہ اُس لشکر سے نہ نکلے تھے کہ انکے کان مین ایک دہل کی صدا آئی
کہ انھون نے کان لگاکر سُنا تو معلوم ہوا کہ آسمان پر سے صدا آتی ہی اب جو دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ ایک ساحر
تخت پر بیٹھا ہوا ہی اُسکے سامنے تخت پر نقارہ رکھا ہوا ہی چوب اُسکے ہاتھ مین ہی وہ دہل نوازی کرتا چلا
آتا ہی اُسنے قریب زمین پہونچکر یہ صدا دی کہ خلقت خداوند تصویر کی ملک سمندر شاہ کا حکم سمندر شاہ کا
سب کو معلوم ہو کہ کل بوقت صبح **آفاق** جادو جو کہ قبل مین وزیر تھا اب بادشاہ ہو گیا تھا بموجب حکم بادشاہ
آگ مین جلایا جائیگا اس جرم پر کہ اُسنے بادشاہ کی عدول حکمی کی اور اہل اسلام کی طرف سے منھ موڑ لیا
اُسنے مقابلہ نہ کیا اُنکا پاس کیا پس جسکو تماشہ دیکھنا ہو وہ آئے یہ صدا دی اور دہل پر چوب لگائی تمام لشکر کفار
مین پھرا اور اسی طور سے دہل زنی کرتا رہا سب لشکر کفار کو معلوم ہو گیا **خواجہ** یہ صدا سُنکے اور برہم ہوے
اُس لشکر سے نکل کر شہر کی طرف روانہ ہوے اُدھر اُس دہل زن نے لشکر اسلام مین بھی پہونچکر تمام لشکر مین یہ

پھر کر یہی صدا لگائی دربار ابھی تک آراستہ تھا کہ دہل کی صدا کان مین آئی **صاحبقران** نے فرمایا کہ یہ نقارے کی کیسی صدا آرہی ہی کہ اُسنے بارگاہ پر آکر وہی صدا لگائی اور دہل پر چوب ماری اب معلوم ہوا کہ **آفاق** کے قتل ہونے کا نقارہ بج رہا ہی کہ وہ قتل ہوگا جسکو تماشہ دیکھنا منظور ہو آکر دیکھے منادی ندا کرتا پھرتا ہی اُسوقت **صاحبقران** بادشاہ کو بڑا صدمہ ہوا کوکبہ و سہراب و **غزالان** نے کہا کہ بہت بڑا شخص مارا جاتا ہی مقام افسوس ضرور ہی ہم خیال کرتے ہین کہ سمندر کے ادبار کا زمانہ ضرور قریب ہی کہ جب تو دشمن کو دوست اور دوست کو دشمن کرتا ہی جب انسان کی بدی کے دن آتے ہین تو اُسکی یہی حالت ہوتی ہی اب یہ ضرور تباہ ہوگا **صاحبقران** نے فرمایا کہ جو مرضی خدا ہو یہ فرما کر کہا کہ مقام عبرت ہی کہ اتنا بڑا مغرز یون قتل ہو اُن سب ساحردن نے عرض کیا کہ کل ہم جاکر ضرور مقابلہ کرینگے اور **آفاق** کو چھڑا لائینگے **مریخ** نے کہا کہ یہ تو ضرور ہوگا پس سب سے اُسوقت **صاحبقران** کے روبرو باہم اقرار کرلیا تھوڑی دیر کے بعد دربار برخاست ہوا سب اپنی اپنی طرف چلے گئے وہ ساحر جو ندا دیتا پھرتا تھا وہ لشکر اسلام کا گشت کرکے دیہات و قریہ مین جو کہ اُس مقام سے قریب تھے گیا اور ندا کی سب آگاہ ہوے اُسی وقت سے پانچ کوسی دس کوسی لوگون نے چلنے کا سامان کیا یہ وہان سے خبر دے کر اُس مقام پر آیا جہان **آفاق** کا لشکر اُترا ہوا تھا اُس لشکر مین بھی ندا کی اور ندا کرکے چلا گیا جب لشکر و سرداران **آفاق** کو معلوم ہوا کہ کل ہمارا بادشاہ و آقا و افسر قتل ہوگا یہ لوگ ایک مقام پر جمع ہوے کل لشکر اور کل افسرون نے باہم صلاح کی کہ نہ معلوم کیا جرم ہمارے افسر نے بادشاہ کا کیا ہی کہ جسکے عوض مین بادشاہ نے قتل کرنے کا حکم دیا ہی اور اس طور سے سب کو جمع کرکے کہا کہ ہم نے تو اپنے افسر کا نمک کھایا ہی اگرچہ دراصل ہمارے افسر کی خطا بھی ہی تو ہم نہ قتل ہونے دینگے جب تک کہ ہم زندہ ہین بس باہم یہ صلاح کی کہ کل جب بادشاہ کو ملانے لائینگے اُسوقت بلوہ کرکے چھین لو یہ صلاح ہوگئی یہان لشکر **آفاق** مین تو یہ بندوبست ہی اُدھر **خواجہ** جو لشکر کفار سے نکلے پاے شاطری ہمارے چلے آتے ہین کہ درہ کوہ مین پہونچے دیکھا کہ **قران** ثالث بیٹھے ہوے عبادت خدا کر رہے ہین **خواجہ** قریب **قران** پہونچے **قران** نے جو **خواجہ** کو دیکھا برا سے تعظیم اُٹھے اور **خواجہ** سے کہا تشریف لایئے **خواجہ** نے جواب دیا کہ مین نہین آؤنگا کہا کہ اے **قران** بڑا مغلب ہوگیا یہ کہکر کل حال **خواجہ** نے بیان کیا اور کہا کہ مین جاتا ہون اُسکی رہائی کو یہ کہکر پاے شاطری مارکر روانہ ہوے یہ حال **قران** بھی سُنکے سجادے پر سے اُٹھے اور ایک طرف کو روانہ ہوے کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا راوی نے تحریر کیا ہی کہ **خواجہ** پاے شاطری مارکر داخل شہر ہوے شہر کو بہت آباد دیا یا رعایا کو بہت شاد دیکھا ہر طرف کثرت رونق ہی صرافہ بازارہ کھلا ہوا ہی روپیہ اشرفی کے انبار لگے ہوتے ہین نقرئی طلائی ظروف دکانون پر رکھے ہوے ہین زیور ہر قسم کے ہر دکان پر موجود ہین **خواجہ** کے مخلصون پانی بھر آیا دل مین خیال کیا کہ کچھ حاصل کرنا ضرور ہی پھر خیال آیا کہ تم تو جان دینے آئے ہو تم کو کیا ضرورت ہی وہان سے جو ہر ہی بازار مین آئے وہان اُس سے زیادہ لایق آیا مگر کچھ خیال کرکے آگے چلے یہ وہ بازار مین پہونچے ہر قسم کے بازار کی سیر کرتے ہوے ایران شہر و ہر مکان شہر کی عمارتین دیکھتے ہوے اُس مقام پر آئے جہان پر ارکین سلطنت کے مکانات تھے اُن سب مقامات سے گذرتے ہوے در دولت پر پہونچے جلوخانہ سے گذر کر دربار مین آئے اسوقت تو کسی قسم کی ممانعت تھی نہین جو نہ جاسکتے وہان آکر دربار کو برخاست پایا وہان سے نکلے تو دیکھا کہ ایک چوبدار ایک مکان عالی شان سے نکلا ہوا چلا آتا ہی انھون نے جھٹ پٹ اپنی بھی صورت ایک چوبدار کی سی بنائی اور آگے بڑھکر اُس سے ملاقات کی اُس سے پوچھا کہ بھائی اس قدر تیزی سے کہان

جانتے ہو تم کس کے ملازم ہو ذرا ٹھہر جاؤ مجھے تم سے ایک امر ضروری دریافت کرنا ہی وہ ٹھہر گیا اس خیال سے کہ یہ کسی معزز سردار کا ملازم معلوم ہوتا ہی یہ معلوم کیا ضرورت ہی کسی ضرورت سے اُسنے اسکو بادشاہ کے پاس تو نہین بھیجا ہی کچھ ضروری کام تو نہین کہلا بھیجا ہی کیونکہ یہ قریب در دولت کے کھڑا ہوا ہی آج کل بادشاہ کو ہر سردار سے ضرورت رہتی ہی لیکن ایسا نہ ہو کہ یہ واپس جاسکے اور کہدے کہ مین فلان چوبدار سے ملا اُسنے میری عرض بادشاہ تک نہ کی وہ کل دربار مین آکر میری شکایت کرے تو میرے اور بھی سخت آفاق کے عتاب نازل ہو بادشاہ کو غصہ آج کل زیادہ ہی اس خیال سے پھر کہا کہ بھائی جلد بیان کرو اُس نے کہا کہ تم کہان جاتے ہو اس چوبدار سے جو کہ مکان سے نکلا تھا کہا کہ تم اپنی ضرورت بیان کرو کہ تمکو کیا ضرورت ہی مین کہین جاتا ہون اُس نقلی چوبدار نے جواب دیا کہ جب تک تم نہ بیان کروگے مین تم کو جانے نہ دونگا اور میری تو ضرورت یہ ہی کہ مین تمکو گرداب سے آیا ہون گرداب نے بادشاہ کی خدمت مین عرضی روانہ کی ہی مین پہلے دربار مین گیا تھا معلوم ہوا کہ دربار برخاست ہو چکا ہی بادشاہ محل مین تشریف لے گئے ہین وہ عرض ضروری ہی مین نے لوگون سے کہا کہ عرض کرادو کسی نے نہ سنا مین پریشان ہو کر ادھر چلا آیا میرا تو یہ مطلب ہی کہ مجکو معلوم ہو جاتا کہ میری عرض بادشاہ تک اسوقت ہو سکتی ہی یا نہین اگر عرض ضروری نہوتی تو مین ٹھہر جاتا جب کل دربار ہوتا تو پیش کرکے جو کچھ جواب ملتا لے کر چلا جاتا اب کیا کرون مین نے تمکو معزز چوبدار دیکھا اور شباہت سے غلط کیا کہ تم شاہی چوبدار ہو اس سبب سے تمکو کا اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ خوب تم نے اپنی رائے سے کام لیا ورنہ خرابی ہوتی یہ دل مین خیال کرکے کہا کہ بھائی مین جس مکان سے نکل کر ادھر جاتا ہون اسی مکان مین بادشاہ تشریف فرما ہین کیونکہ یہ مقام مشورہ خاص کا ہی بادشاہ اسوقت اپنے اُستاد کے پاس بیٹھے ہوے ہین اور باہم مشورہ ہو رہا ہی مجکو اپنے وزیرون کے پاس روانہ کیا ہی کہ جاکر انکو لے آؤ مین وزیران دست چپ کے پاس جاتا ہون جبر کرنے کو کہ بادشاہ نے یاد فرمایا ہی تم چلے آؤ برابر تم کو کوئی نہ روکیگا اگر سپہرے والے روکین تو اُن سے کہنا کہ مین بادشاہ کے پاس آیا ہون عرضی لایا ہون پھر کوئی نہ منع کریگا چوبدار نقلی نے کہا کہ بھائی تم اپنے نام سے آگاہ کرو کیونکہ مین یہ کہدونگا کہ مجھسے اور اُن سے ملاقات ہو چکی ہی مین اُنکا بلایا ہوا آیا ہون اور زیادہ اعتبار ہوگا کیونکہ مین یہان کبھی نہین آیا ہون اُس چوبدار نے کہا کہ مجکو سنگل کہتے ہین اُس نے کہا کہ اچھا اب آپ تشریف لے جائین مین جاتا ہون یہ سُنکے وہ اپنی طرف چلا گیا یہ اپنی طرف چلے انھون نے قریب مکان کے پہونچ کر خیال کیا کہ اگر تم اس حالت سے جاتے ہو تو بڑی خرابی ہوگی عرضی طلب کریگا کیا دوگے تم نے اُسکو بیہوش کیا ہوتا اُسکی صورت بن کر گئے ہوتے جو مشورہ ہوتا اُس سے بھی آگاہ ہوتے بڑا دھوکا کھایا پھر خیال مین آیا کہ وہ وہان سے واپس آتا ہوگا اب عیاری کرکے اُسکو بیہوش کرو اُسکی صورت بن کر جاؤ تم کو معلوم ہو چکا ہی سب حال سے بخوبی واقف ہو گئے ہو جہان آفاق قید ہوگا شاید اُس مقام کا بھی پتہ مل جائے یہ دل مین خیال کرکے اُسی مقام پر ٹہلنے لگے وہ چوبدار دونون وزیرون کو اطلاع دے کر واپس چلا آیا دی نے بیان کیا ہی کہ یہ امر یون تھا کہ جب دربار برخاست کرکے سمندر محل مین گیا تھوڑے عرصہ تک محل مین رہا اُسکے بعد باہر آیا تھا اور اپنے اُستاد کو طلب کیا تھا اس لیے کہ آفاق کی بابت مشورہ کرے اُسکے اُستاد نے اُس سے کہا تھا کہ اے سمندر تو نے یہ حرکت بالکل خلاف کی کہ آفاق ایسے معزز کے ساتھ ایسی حرکت کی اگر یہی منظور تھا تو اُس وقت اُسکو جانے دیا ہوتا موقع دیکھکر اسکا قصاص اُس سے لیا ہوتا پوشیدہ طور سے کیونکہ اس امر مین مجکو فساد کا خوف ہی کیونکہ وہ ایک زمانہ تک یہان کا وزیر رہا ہی اور اب ایک ملک کا بادشاہ ہی اُسکے پاس بھی

لشکر وغیرہ ہی جب یہ خبر اُسکے لشکر مین پہونچی تو سب فساد پر آمادہ ہونگے ایک تو اہل اسلام سے مقابلہ ہی دوسرا یہ فساد ہوگا اس سے کیا حاصل ہوا تو در تردد کیونکر مقابلہ کروگے سمندر نے جواب دیا کہ مجکو اُستاد کوئی خوف نہین ہی اگر تمام ممالک کے حاکم مجھسے خلاف ہوکر مقابلہ کرین تو بھی مین سب کو جواب دونگا اور اب تو جو حرکت مین نے کی ہی بہت خوب کی اب اُس سے مین کسی صورت سے منحرف نہین ہوسکتا ہون ضرور آفاق کو قتل کرونگا اگر خداوند بھی میرے نام یہ حکم جاری کرین کہ تم آفاق کو نہ قتل کرو تو مین اُنکے حکم کو بھی ٹال دون اور ضرور اپنی راے سے انحراف نہ کرون عشاق نے کہا کہ مین یہ کب کہتا ہون تم اسکا بندوبست کرلو کہ فساد نہ ہو بس اسی سبب سے اُسنے شملاق و امراق کو طلب کیا تھا کہ اُس سے بھی اس باب مین راے لی جاے اور اُنکو بندوبست کرنے کا حکم دے کہ وہ چوبدار روانہ کیا تھا یہ جو مکان ہی اسکو مکان مشورت و دربار خاص کہتے ہین اسمین بادشاہ ملازمان خاص دسردران معزز سے صلاح کرتا ہی اور جو محرم راز ہین وہ یہان جمع ہوتے ہین پس جب وہ چوبدار دونون وزیرون کو اطلاع دے کر واپس آیا اور قریب اُس مقام کے پہونچا دیکھا کہ وہ چوبدار کھڑا ہی جیسے کوئی انتظار کرتا ہی اسنے اُسکو دیکھکر آواز دی کہ بھائی تم کیا اندر نہین گئے جو کھڑے ہوے ہو چوبدار نقلی نے کہا کہ بھائی مین کیا کرون یہین میرا کام ہوگیا مجکو انعام بھی ملا مین خوش ہوا مین نے خیال کیا کہ تمہارے سبب سے مجکو فائدہ ہوا ہی مین تم کو بھی دون لہذا تم ادھر گوشہ مین آؤ تاکہ کوئی اور نہ دیکھ لے اور بادشاہ سے تمہاری شکایت کرے یہ سُنکے وہ چوبدار خوش ہوا اور دل مین کہا کہ یہ چوبدار تیرا ایماندار ہی پس اُسکے ہمراہ گوشہ مین آیا اُسنے اپنی کمر مین ہاتھ ڈالا ایک مرتبہ ادھر اُدھر دیکھنے لگا یعنی اُس چوبدار کی پشت کی طرف اور ہاتھ کمر سے نکال لیا شغل نے کہا کہ بھائی جلدی کرو کیونکہ مجکو بڑا غصہ ہوا ہی کہین بادشاہ ناراض نہون خواجہ نے کہا کہ ذرا دیکھو یہ کون ہی جو ہنستا ہوا چلا آتا ہی تمہارا ساتھی ہی اسی سبب سے مین نے ہاتھ روک لیا پس شغل نے منگل پیٹا خواجہ نے حلقہ کمند کی گانٹھ کرماے کہ وہ اُسکے گلے مین پیوست ہوے اُسنے ارے کہکر چیخنا چاہا کہ خواجہ نے جناب مارا اُسکے دماغ کے برابر پہونچا اُسکو چھینک آئی وہ بیہوش ہوکر گرا پس خواجہ نے اُسکو ہاتھون پر روک کر دہین لٹا یا بموجب طلب کرکے اُسکی صورت بنایا ہوے اُسکا لباس اُتار کر خود پہنا پھر بیہوشی کی اُسکے دماغ پر چڑھا دی اور ایک مار مین اُسکو لٹا کر اُسپر گھاس پھوس ڈال کر اُسکا عصا ہاتھ مین لے کر اُس مکان کی طرف چلے بلا خوف داخل مکان ہوے جب بارہ دری مین پہونچے دیکھا کہ سمندر مسند پر بیٹھا ہوا ہی عشاق اُسکے برابر بیٹھا ہی اور ارکین دولت جو کہ معزز ہین وہ روبرو حاضر ہین مگر چند لوگ ہین جیسے سمندر نے اُسکو دیکھا کہا کہ کیا ظفر آیا چوبدار نقلی یعنے خواجہ نے جواب دیا کہ جی ہان حاضر ہوتے ہین سمندر خاموش ہورہا اور جہان اور چوبدار کھڑے تھے ایک مقام خالی تھا یہ وہان آکر کھڑا ہوگیا کہ اتنے عرصہ مین شملاق و امراق آکر پہونچے بادشاہ کو سلام کیا اور اپنے مرتبہ سے بیٹھ گئے سمندر نے شملاق سے کہا کہ اے شملاق تم نے آفاق کو کس مقام پر قید کیا ہی ایسی جگہ تو نہین قید کیا ہی کہ اُسکے ملازم اُسکو رہا کرے جائین شملاق نے عرض کیا کہ مین نے اُس مقام پر قید کیا ہی کہ جہان سے کوئی نہ لے جاسکیگا وہ جو قید خانہ خاص ہی کہ جہان کا قیدی رہا نہین ہوسکتا ہی وہان مین نے آفاق کو بحکم عالی قید کیا ہی سمندر نے کہا کہ اُسکو کھانا جو دیا جاتے اُسمین برابر کا نمک ہو اور گرم پانی ہو اُسنے جواب دیا کہ مین نے یہی تدبیر کی ہی سمندر نے کہا کہ اُستاد فرماتے ہین کہ آفاق کے قتل سے فساد عظیم ہوگا اسکا بندوبست کیا ہو اور یہ امر ضروری ہی کہ موافق فرمانے اُستاد کے فساد ہوگا شملاق نے کہا کہ اُستاد کی راے بہت ٹھیک ہی جو ارشاد فرمایئے وہ بندوبست کیا جاے سمندر نے کہا کہ تم سے اسکا بندوبست ہوسکتا ہی کہ فساد نہ ہو امراق نے کہا کہ

کیون نہین ہوسکتا ہی ہم ضرور اسکا بندوبست کرلین گے آپ اطمینان فرمائین جو فرد افساد ہو سمندر نے
کہا کہ استاد کہتے ہین کہ تم نے یہ امر بالکل خلاف کیا تم لوگ بتاؤ کہ خلاف کیا انھون نے جواب دیا کہ استاد کا خیال
اگلا ہی وہ یہ چاہتے ہین کہ وہ بات نہ ہو کہ باہم خرد و فساد کی صورت نکلے اور نہ استاد کو آفاق کے حرکات
کی خبر تھی کہ جسکے عوض مین اسکو سزا دی گئی ہی استاد کیا جانین کیونکہ وہ اس مقام پر تشریف فرما تھے نہین
آج کل ایک ضرورت سے تشریف لائے ہین انکو کیا خبر ہی یہ امر تو بہت پرانا ہی آفاق نے بہت سے ایسے امر خلاف
کیے ہین کہ جن سے ہمیشہ درگذر کی گئی آخر مانہ کہ آج بادشاہ کو غصہ آگیا معقول سزا دی گئی آفاق اسی لائق تھا
کہ بہت سے اہل دربار کے خلاف یہ امر ہوا ہو کوئی کیا کرے گا جو سر اٹھائے گا یہی سزا پائے گا بلکہ اس سے
زیادہ اسکو سزا دیجائے گی حضور ریاست بدون سیاست کے نہین آتی ہی اگر اسوقت طرح دیجاتی تو اوروں
کو جرات ہوتی کہ وہ بھی ایسی حرکت کرتے اب سب کو گمان ہو گئے ہونگے کوئی سرتابی نہ کرے گا عدول حکمی کے
نام لرزہ آئے گا ہمیشہ پابندی حکم کی کرے گا یہ جو ان وزیرون نے کہا سمندر بہت خوش ہوا اور کہا کہ کل ایسی
تدبیر کرنا کہ فساد نہ ہو اور آفاق قتل ہو جائے سب نے کہا کہ حضور ضرور ایسا انتظام کیا جائے گا آپ اطمینان
فرمائین سمندر نے کہا کہ یہ جو مین نے سزا آفاق کے لیے تجویز کی ہی خوب ہی کیونکہ وہ خداوند سے پھر گیا ہی جب
جلا دیا جائے گا تو اسکے گناہ دھو جائینگے دنیائے بے ثبات سے پاک جائے گا یہ بھی اسکے ساتھ میری
مہربانی ہی بلکہ اسکے ساتھ مین بہت بڑا سلوک کرتا ہون ان سب نے کہا کہ در اصل آپ نے خوب سزا تجویز کی ہی
شملاق نے کہا کہ خداوند میری ایک رائے اور ہی اگر آپ کی بھی مرضی ہو تو مین بیان کرون سمندر نے
کہا کہ ضرور بیان کرو شملاق نے کہا کہ میرے نزدیک یہ بہتر ہوگا کہ آپ یہ حکم فرمائین کہ جب آفاق
قتل ہو جائے تو جو اسکا مکان یہان ہی وہ بھی لوٹ لیا جائے اور جو اس کے ملازم ہین انکو بھی یہان سے
شہر بدر کر دیا جائے اور شہر افاقیہ مین ایک حاکم یہان سے روانہ کیا جائے کہ وہ جاکر تمام مکان کو آفاق کے
لوٹ لے سب مال و اسباب ضبط کرکے داخل خزانہ شاہی کرے اور جو ملازم ہون انکو اسیر کرکے شہر مین
تشہیر کرے اور زوجہ آفاق کو اسیر کرکے قید فرمایئے جب تک یہ بندوبست نہ فرمایئے گا اس وقت
تک کچھ نہ ہوگا وہ عورت نہ جانے کیا فساد برپا کرے گی یہ جو شملاق نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ تمھاری
رائے بہت خوب ہی مجھے نہایت پسند آئی اسی کے موافق کل حکم دونگا اس شملاق کو اس قدر عداوت
قلبی تھی کہ اسی نے یہ رائے بادشاہ کو دی ہی اسکی تو یہ مرضی ہی کہ کسی طور سے یہ تمام کارخانہ برباد ہو اور
آفاق کی ذریت تک باقی نہ رہے نہ کوئی آفاق کا ہمپلہ ہو ایسی تباہی اسپر آئے بادشاہ بھی
اس امر پر راضی ہو گیا گو عشاق نے کہا کہ اس قدر ظلم و ستم روا کرنا جائز نہین ہی مگر شملاق کی رائے
بادشاہ کو بہت پسند آئی وہ اب کاہے کو کسی کی سنے گا وہ کب اسکے خلاف کرتا ہی رات کی سب بیان کیا ہی
کہ خواجہ خاموش کمر سے ہوے سنا کیے یہان تک کہ دو پہر بھی برخاست ہوا سب اپنی اپنی طرف
روانہ ہوے سمندر محل مین چلا گیا عشاق اپنے مقام خاص پر گیا شملاق وزیر وغیرہ اپنے اپنے مقام
کو گئے اسی وقت شملاق نے مقام پر پہونچ کر ایک حکم نامہ بنام گلاب جادو جو کہ سپہ سالار تھا اور
ایک حکم نامہ بنام زورق جادو جو کہ دست چپ کا سپہ سالار تھا روانہ کیا اور یہ تحریر کیا کہ کل صبح کو پچاس
پچاس ہزار سپاہ دونون صاحب تیار کرکے حاضر ہون اور کل سپاہ کو تیار رہنے کا حکم دین اور ایک حکم نامہ
بنام طغیان جادو کوتوال شہر کے روانہ کیا اسکا یہ مضمون تھا کہ کل صبح سے تمام شہر کا بندوبست کرو
بلوہ نہونے پائے ورنہ عتاب شاہی تم پر نازل ہوگا اور شہر کے اندر بھی بلوہ نہونے پائے یہ تینون حکمنامے

تحریر کرکے روانہ کیے کوتوال شہر نے جواب تحریر کردیا کہ جیسا آپ نے تحریر کیا ہی اُسکے موافق عمل کیا جائیگا
یہی جواب گلاب ذرورق نے تحریر کیا اُسی وقت گلاب نے اپنے ماتحت کے افسرون کو حکم سے
وزیر کے آگاہ کیا ہر ایک نے دست راست کی سپاہ مین حکم پہونچا دیا کہ کل سپاہ یہر رات سے تیار رہے
اور پچاس ہزار اِس امر کے مستعد رہین کہ جس وقت سپہ سالار برآمد ہون اور چھاؤنی مین آئین سب اُنکے
ہمراہ ہون اور باقی مسلح و مکمل رہین کہ جب طلبی کا حکم آئے فوراً روانہ ہون اِسی طور سے زرورق نے اپنی
ماتحت سپاہ کو بذریعہ افسرون کے حکم پہونچا دیا یہان لشکر مین بندوبست ہونے لگا راوی نے بیان کیا ہی
کہ جب وہ جلسہ برخاست ہوا تھا تو خواجہ جو چوبدار کی صورت بنے ہوے کھڑے تھے سب کی آنکھ بچا کر باہر
آئے اور اُس مقام پر پہونچ کر اُس چوبدار کو ہوشیار کیا مگر اُسکی یہ حالت تھی کہ برہنہ تھا اُسکی جو آنکھ کھلی
اپنے کو برہنہ دیکھکر حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی کیا مین خواب دیکھ رہا ہون آخر کو آنکھین مل کر اُٹھا اپنے حواس
درست کیے اب جو خیال کیا تو اپنے کو ایک غار مین پایا خیال آیا کہ وہ کوئی عیار تھا اُسنے مجکو بیہوش کرکے
اپنے کام کے لیے میری شکل بنکر بادشاہ کے پاس گیا ہی یہ فوراً اُس مقام سے اُٹھا اپنے کو سب کی نگاہ سے
پوشیدہ کرتا ہوا مکان پر آیا لباس پہن کر سیدھا جلد دربار خاص کی طرف روانہ ہوا یہان اگر کسی کو نہ پایا اِس خیال
سے آیا تھا کہ شاید وہ عیار وہان موجود ہو اور عیاری کر رہا ہو پس جب اِس نے کسی کو نہ پایا معلوم ہوا کہ بادشاہ
محل مین ہین جو کام کہ یہ کرتا تھا اُس کام پر چلا گیا اُسنے کسی سے کچھ نہ کہا اُدھر خواجہ اُسکو ہوشیار کرکے اور بر
اپنی صورت بدل کے اُس طرف چلے جدھر کا پتہ شملاق نے سمندر کو دیا تھا کہ فلان قید خانہ مین مین نے
آفاق کو قید کیا ہی جو کہ دربار شاہی کی پشت پر ہی جہان کا قیدی تا حیات رہا نہین ہوتا ہی سوائے مر جانے
کے یا سوائے قتل ہونے کے یہ اُس مقام پر آئے کیونکہ پتہ تو سُن چکے تھے وہان آکر خوب بندوبست پایا اپنا گذر
محال پایا ایسا پہرہ چوکی دیکھا خیال کیا کہ یہان کوئی عیاری نہین چلے گی عیاری کرنا بیکار ہی کوئی اور تدبیر کرنا
چاہیے یہ خیال کرکے ایک طرف کو چلے تھوڑی دور گئے تھے کہ دیکھا ایک عالی شان مکان چمکتا ہوا ہی اُسپر سپاہی
بیٹھے ہوے ہین اُنھون نے خیال کیا کہ یہ کسی امیر کا مکان ہی اُس مکان کے قریب آئے دیکھا کہ جو لوگ پہرے
پر بیٹھے ہوے ہین وہ سب مغموم ہین صدمہ مین مبتلا ہین خواجہ نے اُن سے پوچھا کہ یہ کس امیر کا مکان ہی اُنھون
نے سر اُٹھا کر کہا کہ یہ اُس امیر کا مکان ہی کہ جسکی امارت صبح کو برباد ہوگی بیگناہ قتل ہوگا ہمکو کہنا زیبا نہین اُس
شخص نے کہا کہ بھائی مین مسافر ہون جدھر جاتا ہون یہی سننے مین آتا ہی کہ کوئی بے خطا قتل ہوگا مین اِسی
فکر مین ہون کہ وہ کون ہی جو بے خطا قتل ہوگا اُسکا کیا نام ہی مجھے تو ایسے مقام سے خوف معلوم ہوتا ہی کہ
جہان لوگ بے خطا قتل ہوتے ہین اگر رات نہ ہوتی تو مین یہان سے ضرور چلا جاتا کیونکہ ایسے مقام پر قیام
کرنا نادانی ہی اچھا تمھاری مہربانی ہوگی کہ اُس شخص کے نام سے ہم کو آگاہ کرو اُنھون نے جواب دیا کہ نام سے
آگاہ ہونے کی کیا ضرورت ہی یہی کیا کم ہی کہ وہ بے خطا ہی خواجہ نے کہا کہ ہم کو بھی تو معلوم ہو کہ وہ کون ہی
یہان میرا آنا ایک دوست کی وجہ سے ہوا ہی آج مین اُسکو تین دن سے تلاش کر رہا ہون اُسکا پتہ نہین ہے
مین نے سنا تھا کہ وہ قید مین بادشاہ کے ہوگیا ہی یہ مکان اُسی کا تو نہین ہی اُنھون نے کہا کہ یہ مکان
آفاق شاہ کا ہی جو کہ قبل مین وزیر تھے اب بادشاہ ہوگئے تھے وہ بے خطا حکم سے سمندر شاہ
کے صبح کو قتل ہونگے خواجہ نے کہا معلوم ہوا کہ میرے دوست کا مکان نہین ہی کیا آفاق اِسی
مکان مین قید ہین اُنھون نے کہا کہ عجب نادان ہو یہ اُنکے رہنے کا مکان ہی وہ قید خانہ مین قید
ہین یہان کیون قید ہونے لگے یہان اُنکی زوجہ اُنکے غم مین مبتلا مقیم ہین کہ شوہر کی خبر معلوم ہوے

تو مین بھی کسی طرف کو فقیرانہ لباس کرکے نکل جاؤن ہم اُنکے ملازم ہین یہ سُنکے خواجہ نے جواب دیا معلوم ہوا کہ وہ
عورت بہت نیک ہی اور اپنے شوہر سے بہت محبت رکھتی ہی خیر مین جاتا ہون معلوم ہوا کہ یہ مکان اُنکا نہین ہی
مجکو لوگون نے دھوکا دیا یہان کے لوگ بہت خراب ہین کہ ہر ایک سے مذاق کرتے ہین یہ کہکر خواجہ ایک طرف
کو روانہ ہوے آگے بڑھکر ایک تدبیر خیال مین آئی اُسکو خیال کرکے موافق اُسکے بندوبست کرکے اُس مکان
کے گرد گشت کیا کہ کوئی مقام تو ملے جب کوئی مقام نہ ملا تو اور ایک تدبیر کی دیکھا کہ ایک کمرہ بالاے بام ہی اُسکے
دروازے اسی طرف لگے ہوے ہین یہ اُسی کمرے کے سامنے اپنی صورت ایک پیرزال کی بناکر بیٹھ گئے ایک درخت
برگد کا لگا ہوا تھا اُسکے سایہ مین شب ماہ تھی خوب چاندنی پھیلی ہوئی تھی وہان بیٹھکر یہ کلام کرنے لگے اس خیال
سے کہ شاید اُس کمرے مین کوئی رہتا ہو میری صدا سُنے اور میرا گذر اندر مکان کے ہو تو مین تدبیر معقول کرون
دل مین خیال کرنے لگے کہ افسوس ہین کیونکر اُس مصیبت زدہ تک پہونچون اور جو اُسکے شوہر غریب نے
پیام دیا ہی اُسکو پہونچاؤن اے فلک تو نے کیا تفرقہ ڈالا ہی کہ ایسے شوہر و زوجہ کو یون جدا کیا ہی کہ جو مثل
گل و بلبل کے تھے اور باہم شبانہ روز بعیش و عشرت بسر کرتے تھے وہ اُس قفس قید خانہ مین اپنی زوجہ کے لیے
تڑپ رہا ہی اور بیقرار ہی اور یہ اپنے شوہر کے غم مین مبتلا ہی اُسے اپنی جان کی کچھ فکر نہین بلکہ اپنی زوجہ کا
ہر وقت خیال ہی یہ بھی افسوس کر رہا ہی کہ کیونکر اُسکی زندگی دجوانی کٹے گی وہ جب یہ خبر پائے گی کہ مین جلاوطن کیا
اور ملک عدم کو روانہ ہوا تو اپنی حالت ضرور تباہ کرے گی بلکہ اپنے کو ہلاک کرے گی کوئی میرے حال پر رحم نہین
کھاتا ہی کہ میرا ایک پیام پہونچا دے مجکو رحم آیا مین جس طور سے ہوسکا اُسکے پاس روپیہ پیسہ صرف کرکے پہونچونگا
اور اُسے پیام پہونچاؤنگا اب یہان جو آیا تو کوئی اندر جانے نہین دیتا ہی دروازہ بند ہی اُس غریب نے
کہا تھا کہ اُسکا جواب مجکو اُس سے حاصل کرکے آکے دینا دو پہر رات تو گذر چکی ہی صبح کو وہ قتل ہو جائے گا
افسوس مین نے صبح کو جواب بھی حاصل کیا تو اُس تک کیونکر پہونچے ہاے مجھ نے ایک غریب کی مرتے وقت
بھی کچھ خدمت نہ ہوسکی نہ مین اُسکی وصیت کو ادا کرسکا میری ساری محنت و مشقت بیکار ہوئی یہ کہتے تھے
اور روتے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس کمرے مین آفاق کی زوجہ بیٹھی ہوئی اپنے شوہر کے غم مین رو رہی تھی
اور اُسکی الفتون کو یاد کرتی تھی اور افسوس کرتی تھی کہ اُسکے کان مین رونے کی صدا آئی چونکہ دل سے تو لگی ہی
تھی دل پر چوٹ لگی اور خیال کرنے لگی یہ بھی کوئی میری طرح ستم رسیدہ اور غمزدہ ہی اب جو خیال کرکے
سُنتی ہی تو زیر کمرہ رونے کی صدا آرہی ہی اُسکو تاب نہ رہی اُٹھکر کمرے کا دروازہ کھولا دروازے کے کھلنے
کی جو صدا آئی اُس غمزدہ نے اور رونا شروع کیا اور دردناک کلام کرنے لگی اُسنے دروازہ کھول کر دیکھا تو ایک
عورت پیرزال سر کے بال سفید مُنھ مین دانت نہین کوزہ پشت سفید چادر سر پر پڑی ہوئی خاک پر لیٹی ہی اور
رو رہی ہی افسوس کرتی ہی اور ہاتھ ملتی ہی اُسکو اُسکے حال پر رحم آیا اور اُسکی تقریر بھی سنی دل مین خیال کیا
کہ نہ معلوم کون علاوہ میرے شوہر کے قتل ہوگا کہ جسکا یہ پیام لے کر جاتی ہی اُسکی وہان تک رسائی نہوئی
کہین میرے شوہر نے تو کوئی پیام نہین بھیجا ہی بلاکر دریافت کرنا چاہیے پھر خیال ہوا کہ اگر اُنکو کچھ کہنا ہوتا
تو وہ اُسی وقت کہتے کیا ضرورت تھی کہ قید خانہ مین جاکر ایک غیر عورت کے زبانی کہلا بھیجتے کسی اور کا یہ
پیام اُسکی زوجہ کے پاس لیے جاتی ہوگی کیا ضرورت ہی کہ بیکار کو مین کسی کا درد سر اپنے سر مول لون مین
خود بلا مین مبتلا ہون دوسرے کا حال سُنکے اور صدمہ اُٹھاؤن پھر خیال آیا کہ ذرا اُس سے کلام تو کرے یہ دل
مین خیال کرکے کہا کہ اے بڑی بی ذرا ادھر تو دیکھو کیون تم دوپہر رات کو ایسے مقام پر بیٹھی ہوئی رو رہی ہو
کیا ایسی تم پر بلا نازل ہوئی کہ تمھاری ایسی دردناک صدا ہی کہ میرے دل غمزدہ کو اور بھی بیچین کر دیا ہی

مین اپنی مصیبت بھول گئی خدا کے لیے کچھ بیان تو کر اُس عورت نے سر اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ اجی بی مین کیا بیان
کرون کوئی سُننے والا ہی تم اتنی دور مین یہان میرے تمھارے زمین آسمان کا فرق ہی نہین تم تک آسکتی ہون نہ
تم مجھتک اور میری مصیبت سُنکے کیا کروگی اور زیادہ سہ ہوگا میرا حال ناگفتہ بہی مین مصیبت کی ماری اگر
مرجاتی تو اقرار نہ کرتی مین اقرار کرکے اُس بلا مین مبتلا ہوئی کہ جس سے رہائی غیر ممکن ہی زوجہ آفاق نے
کہا یہ تو ممکن ہی کہ تم میرے پاس آجاؤ اور اپنا حال بیان کرو تاکہ مین بھی تو آگاہ ہون اگر مجھ سے ہوسکے تو مین
تمھاری مصیبت کو دفع کرون خواجہ تو یہ چاہتے ہی تھے کیونکہ انھون نے پہچان لیا کہ یہ آفاق کی زوجہ ہی اسکا
مطلب یہی تھا کہ اگر تمھارا یہی جی چاہتا ہی کہ تم میری مصیبت کو سنو تو بتاؤ مین تمھارے پاس کیونکر
آؤن خیر دو گھڑی تمھارے پاس بیٹھکر اپنی مصیبت بیان کرونگی اُسکے بعد پھر ملاقات اُس شخص کی کرونگی
اور تدبیر اُسکے پاس جانے کی کرونگی ملکہ نے کہا اچھا اور اندر منھ کرکے کہا کہ کوئی حاضر ہی ایک خواص موجود
تھی اُس غرض سے موجود تھی کہ شاید ملکہ کو کوئی ضرورت ہو اور آواز دین تو کوئی جواب دینے والا تو ہو ایسا
نہ ہو کہ پکارا کرین اُسنے سُنکے کہا کہ حاضر ہون یہ کہکر اندر آئی ملکہ نے اپنے پاس بُلا کر کہا کہ دیکھو یہ جو مانی
صاحب بیٹھی ہوئی ہین انکو میرے پاس لے آ اُسنے کہا کہ ملکہ یہ کیا آپ کو ہوا ہی کہ اجنبی عورت کو اپنے پاس
بلاتی ہو دوپہر رات گذری ہی نہ معلوم کہ یہ کوئی چڑیل ہی یا کوئی مکارہ ہی کہ صورت بدل کر بیٹھی ہی ملکہ نے کہا کہ تیرا
کیا نقصان ہی اگر چڑیل ہی تو مجکو کھا جائے گی میری جان عذاب سے نجات پائیگی اور اگر کوئی مکارہ ہی تو تیرا
کیا بنائے گی ہم جتنا تجکو حکم دیتی ہین اُسکے موافق تو تعمیل کر ہان ان دنون تو زمانہ ہم سے برگشتہ ہی یہی
تو سبب ہی کہ نوکر ہمارے حکم کو نہین مانتے ہین گو زبردستی خیال کرتے ہین تم کیا کرو یہ ہمارے مقدر کی خوبی ہی
تم لوگ بھی تو خیال کرتے ہو کہ اب وہ تو زمانہ انکا ہی نہین یہ کل ہم کو جواب دینگی اس سے اسی وقت سے
انکے حکم کو نہ مانین یہ کوئی ہماری مالک تو ہین نہین یہ جو ملکہ نے کہا اُس خواص نے جواب دیا کہ مجکو کوئی عذر
نہ جانے لیکن ہمنہ بلانے مین ہی مگر صرف یہ خیال ہی کہ کہین ایسا نہ ہو کہ سمندر نے کسی کو بھیجا ہو اور پھر سحر آپ پر
کیا ہو تاکہ آپ کے دل کو یہ خیال ہی کہ اُس عورت کو بلالو اور آپ کو سمندر کی محبت پیدا ہو اس لیے اُس نے
کسی کو بھیجا ہی ورنہ دوپہر رات کو یہان غیر عورت کا کیا کام ہی ملکہ نے کہا کہ وہ تو اوندھی کا ٹا بھیر کیا سحر
کرے گا کیا کہون میرے شوہر نے اجازت نہ دی ورنہ مین اُسے دیوانہ کر دیتی سُنکے جوانی اگر سحر ہی نہ کر دیتی
اپنا نام آئینہ اندام نہ رکھتی وہ کیا سحر جانے تو جاکر اُسکو لے آ کوئی خوف نہ کر یہ سُنکے وہ خواص اُسی وقت
بام پر سے نیچے آئی راہ طے کرکے باہر جہان پہرے والون نے پوچھا کہ کون کہا کہ مین خواص ہون ملکہ کی ملکہ نے
ایک ضرورت سے مجھے بھیجا ہی ایک ضعیفہ زیردیوار بیٹھی ہی اُسکو ملکہ نے طلب کیا ہی اُسے لینے جاتی ہون
اُنھون نے کہا کہ کیا ضرورت ہی بارہ بجے ہین دن کو بُلا لینا اُسنے کہا کہ ملکہ سے مین نے کہا تھا کہ رات کا وقت
ہی اجنبی عورت کو نہ طلب فرمایئے مگر ملکہ خفا ہوتی ہین اگر مین جاکر کہونگی کہ پہرے والے منع کرتے ہین تو تم پر
اور پھر بھی ملکہ کا عتاب ہوگا آئندہ تم کو اختیار ہی اُنھون نے کہا کہ جاؤ ہم کو کیا مطلب ہی ہم ملکہ کے
ملازم ہین اُنکے کسی کام مین دخل نہین دے سکتے وہ خواص یہ سُنکے اُس طرف جہان وہ ضعیفہ بیٹھی تھی ملکہ نے
ادھر اُس ضعیفہ سے کہا کہ مین نے خواص کو روانہ کیا ہی وہ تمھارے پاس آتی ہی تم اُسکے ساتھ چلی آؤ یہ ملکہ
کہہ رہی تھی کہ سیوتی پہونچی اُسنے کہا کہ اے ضعیفہ چل ملکہ نے تجھے طلب کیا ہی وہ عورت یہ سُنکے لکڑی ٹیک کر
اُٹھی کانپتی کونپتی ہوئی اُسکے ساتھ چلی یہ عالم تھا کہ پیرانہ سالی کی وجہ سے راہ نہ چلی جاتی تھی ہر مقام پر
یہ معلوم ہوتا تھا کہ گر پڑے گی ٹھہر ٹھہر کر اُٹھا کی جاتی تھی اور بیٹھ بیٹھ جاتی تھی سانس پھول جاتی تھی یہان تک کہ

پھاٹک کے قریب پہونچی بیٹھ گئی راہ مین کئی مرتبہ بیٹھ گئی تھی دم لیا وہ خواص اُسکو لے کر اندر محل کے آئی خواجہ
یعنے اس منیفہ نے محل کو خوب آراستہ پایا مگر یہ عالم تھا معلوم ہوتا تھا کسی جوان کا ماتم دغم ہی کہ تمام در و دیوار سے
حسرت ٹپک رہی تھی عالم یاس تھا ہر طرف اُداسی چھائی ہوئی تھی جو باغ کہ صحن محل مین لگا ہوا تھا اُسکا یہ حال تھا
کہ وہ ویران معلوم ہوتا تھا باوجودیکہ زمانہ بہار تھا ہر شجر سے یہ ثابت تھا کہ کسی کے غم مین سیاہ لباس پہنے ہوے
کھڑا ہی ڈالیان جب ہوا چلتی تھی تو کف افسوس ملتی تھین عجیب عالم تھا کہ ہر گل و غنچہ آنسو رو رہا تھا خواجہ
اُس عالم یاس و حسرت کو دیکھتے ہوے چلے جاتے تھے نہ رکھتی تھی نہ اور کوئی انتظام تھا دو ایک چراغ جل رہے تھے وہ
خواص ملکہ کے پاس اُس منیفہ کو لے کر پہونچی ملکہ یہان بیٹھی ہوئی انتظار کر رہی تھی کہ خواص نے جا کر کہا کہ یہ
عورت حاضر ہی ملکہ نے انوے فکر پر سر جھکائے ہوے شوہر کا خیال بندھا ہوا بیٹھی تھی کہ خواص نے جو یہ کہا کہ
حاضر ہی ملکہ نے کہا کہ بڑے عرصہ مین آئی اُس نے جواب دیا کہ ان سے راہ نہ چلی جاتی تھی کئی جگہ بیٹھکر آئی ہین
وہ عورت ملکہ کو سلام کر کے فرش پر بیٹھ گئی سانس پھولی تھی کہ پیٹ مین نہ سماتی تھی جب دم درست ہو لیا تو
ملکہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ بی بی تم پر کیا مصیبت پڑی ہی کہ یہ گل سے رخسار زرد ہو رہے ہین آنکھون مین
حلقہ پڑ گئے ہین معلوم ہوتا ہی کہ تم رو رہی تھین کہ آنکھین لال ہین بال پریشان ہین چہرے پر زردی چھائی ہی کہ
یہ کیا سبب ہی ابھی تو عالم شباب ہی اور کھے کھانے کھیلنے کے دن ہین بی بی ایسی حالت اپنی نہ کرو خدا نہ
تمھارے رانجھا سہاگ کو قائم رکھین تم کو خیال نہین آتا ہی مفت اپنی جوانی کھوتی ہو یہ سُنکے ملکہ نے ایک سرد
سرد دل پُر درد سے بھر کر کہا اور آنسو آنکھون سے جاری ہوے کہ ہوا رانجھا کہان سہاگ کہان اُسکے تو لچھنے ہی کا
سامان ہی یہ بلا ہم پر اُس جوانی مین نازل ہوئی ہی خدا دشمن کو بھی ایسی عورت بدنصیب نہ پیدا کرے کہ جسکا ایسا
بلا ہوا مقدر ہو نہ معلوم کیا گناہ ہوا ہی کہ جسکی یہ سزا ہی ملکہ نے جو یہ کہا اُسنے جواب دیا کہ بی بی یون تو نہ کہو تم
بیان تو کرو میرا دل گھبرا تا ہی کلیجہ منھ کو آتا ہی ملکہ نے کہا کہ میرا بڑا قصہ ہی پہلے تم بیان کرو کہ تم پر کیا بلا نازل ہوئی ہی
جو تم اُس دوپہر رات کو اس درخت کے نیچے بیٹھی ہوئی رو رہی تھین اُسنے کہا کہ ملکہ میرے تو حواس تمھاری حالت
دیکھکر جاتے رہے مین اپنی مصیبت بھول گئی ملکہ بڑا افسوس ہوا کہ تم ایسی خوروش پری نشان گل اندام پر
کیا ایسی بلا نازل ہوئی ہی کہ تمھاری یہ حالت ہی ملکہ نے کہا کہ مین اپنا حال بیان کرونگی پہلے تم بیان کرو اُسنے
کہا کہ اے بی بی اُس ہندی کا لڑکا بحکم بادشاہ قید ہی اور اُس قید خانہ مین اسیر ہی کہ جہان کا قیدی رہا نہین
ہو سکتا ہی چنانچہ اُسکو قید ہوے دس برس گذرے ہین مین نے بادشاہ سے منت و عجز کر کے اس قدر اجازت
لی ہی کہ مجکو حکم ہو تو مین ایک ماہ کے بعد جا کر دیکھ آیا کرون اور اُسکو کچھ اپنے ہاتھ سے پکا کر کھلا بھی دیا کرون
چنانچہ بادشاہ نے اجازت دی ہی جب سے میرا یہ طریقہ ہی کہ مین کچھ عمدہ کھانا ایک ماہ کے بعد پکا کر لے جاتی ہون
اُسکو دیکھ بھی لیتی ہون اور کھانا بھی کھلا دیتی ہون اسی طرح سے ایک زمانہ یعنی دس برس گذرے آج جو مین
اپنے معمول قدیم سے گئی تو مین نے دیکھا کہ ایک قیدی اُس قید خانہ مین اور ہی مگر مرد جوان مغرز معلوم ہوتا ہی
بہت خوبصورت ہی سر جھکائے ہوے بیٹھا ہی آنکھون سے باران اشک جاری ہی اور یہ کہہ رہا ہی کہ افسوس
وہ زن پاک دامن میری محبت مین اپنی حالت تباہ کرے گی اپنی جان عزیز رایگان کرے گی کوئی اتنا نہین کہ میرا
ایک پیام اُس تک پہونچا دے مین اُسوقت جلدی مین بھول گیا دوسرے اُسوقت موقع نہ تھا جو مین بیان
کرتا کیونکہ دشمن تو سامنے موجود تھا مجکو کچھ اپنی جان کا خوف نہین ہی صرف اُسکی جوانی کا افسوس ہی کیونکر
عالم غربت مین بسر کرے گی سب اُسکے جان کے دشمن ہین کیا کرون مین چند امر اُسکو تعلیم کرتا اگر وہ اُسپر عمل
کرتی تو اچھی رہتی اور ایک چیز دیتا کہ کوئی اُس تک پہونچا دیتا مگر مجکو کوئی ایسا دیانتدار نہین معلوم

ہوتا ہی افسوس صبح کو یہ جلاد کے ہاتھ لگے گی جب وہ مجکو قتل کرنے کے لیے لے جائے گا میرے کپڑے اُتارے گا مین نے اِسکو کس محنت سے حاصل کیا تھا اور اِس خیال سے اپنے پاس رکھا تھا کہ جب مجھپر وقت پڑے گا تو میری زوجہ اُسکو فروخت کرکے اپنی زندگی بسر کرے گی اگر دربار مین دیتا تو سب لے لیتے اور اُسکے جان کے دشمن ہوجاتے ایک تو دشمن تھے دوسرے اور ہوتے یہ جو اُسنے کہا اور افسوس کیا تو مجکو اُسکے حال پر رحم آیا مین نے کہا کہ اے شخص اگر تجکو میرا اعتبار ہو تو اپنے مکان کا پتہ دے اور وہ چیز دی اور جو پیام دینا ہو وہ دے مین تیری زوجہ تک پہونچا دونگی اُس نے میری طرف سر اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ اے مائی صاحب تم نے کیا کہا مین نے اپنی تقریر کو دوبارہ بیان کیا تب اُسنے کہا کہ مجکو سب کا اعتبار ہی اور سب کے ایمان کا یقین ہی اُس سے تو بہتر ہی کہ جلاد لے اگر تم نہ پہونچاؤگی اور اپنے صرف مین لاؤگی تو مین تم سے خدا اور مد کے یہان لین دار ہونگا اُس خدا سے تو بچے گا یہ مین دیتا ہون تم میری زوجہ کو دے دینا مین نے کہا کہ پہلے تم اپنی مصیبت بیان کرو کہ تم پر کیا ایسی مصیبت پڑی ہی کیونکہ مین تو تمھاری صورت بھی پہچانتی ہون مین نے اکثر کسی زمانے مین تم کو بادشاہ کے ہمراہ دیکھا ہی صورت آشنا ہون نام بھی معلوم ہی مگر اِسوقت بھول گئی ہون اُسنے جواب دیا کہ مین اپنا نام کیا بیان کرون میری صورت کا دوسرا کوئی ہوگا جسکو تم نے بادشاہ کے ہمراہ دیکھا ہوگا اُسنے جو یہ کہا مین نے جواب دیا کہ یہ کبھی نہین ہی بلکہ مین نے تم کو دیکھا ہی شاید تمھارا نام اتفاق ہی یہ جو مین نے کہا اُسنے سر جھکا کر کہا کہ ہان مین وہی بدنصیب ہون اے بی بی مین اُسے بخوبی جانتی تھی اُس قید خانہ مین ایسی صورت بدل گئی ہی کہ نہین پہچانی جاتی تھی دوسرے سر جھکائے ہوئے بیٹھا تھا جب سر اُٹھایا اور کلام کیا تو مین نے پہچانا جب مین نے نام لیا اور اُسنے اقرار کیا تب مین نے کہا کہ تم تو میرے محسن ہو تم نے تو مجھپر احسان کیا ہی جواب دیا کہ مین اس لائق کب تھا کہ کسی پر احسان کرتا اگر بڑی بی تم کو دھوکا ہوتا ہی مین نے آج تک کسی پر احسان نہین کیا مین نے کہا کہ نہین تم ہی نے میرے فرزند کو قتل سے بچایا ورنہ وہ قتل ہوجاتا خیر یہ تو بتاؤ کہ کیا بلا نازل ہوئی تب اُسنے ساری سرگذشت اپنی بیان کی یہ کہکر اُس نے سب کیفیت جو کہ معلوم تھی اور جو قتل کا سبب تھا بیان کیا بلکی حالت سنکے اُسے کرب سے ہچکی بندھ گئی اور رونے لگے اُسنے کہا کہ تم تو یون رو رہی ہو جیسے کوئی ہمارا عزیز ہی یا دوست دلی اور ہمدرد ہی بلکہ بے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ اے بڑی بی میرا دل بہت کمزور ہی کسی کی مصیبت سنی نہین جاتی ہی بلکہ نے اپنے گو ایک سبب سے نہین ظاہر کیا وہ سبب یہ تھا کہ شاید یہ کوئی ہرکارہ ہو بس یہ کہکر کہا کہ ہان بیان کرو پھر اُس مرد نے کیا کہا اُسنے کہا کہ جب سب وہ حالت بیان کر چکا مین نے کہا کہ تم نے میرے اوپر احسان کیا ہی اب تو مین ضرور تمھاری چیز تمھاری زوجہ کے پاس پہونچا دونگی اور جو تم کہو گے وہ بھی کہہ دونگی تم کسی قسم کا شک اپنے دل مین نہ لاؤ اور جو پیام دوگے وہ بھی پہونچا دونگی مگر ہان اپنے مکان کا پتہ دو اُسنے جواب دیا کہ گو یہ مکان اصلی تو اقافیہ مین ہی مین وہان کا بادشاہ تھا مگر جب مین وزیر تھا تو مین نے ایک مکان مکان شاہی کے قریب بنوایا تھا جب مین یہان آتا تھا اُسی مین فروکش ہوتا تھا اُسکا یہ نشان ہی اے بی بی مین اُس مکان کو اکثر دیکھکر ہنسی بھی دیتے تھے جو کہ اُس مکان کے مین جسمین بیٹھی ہون مگر یہ نہ معلوم تھا کہ یہ اُنکا مکان ہی تب اُسنے کہا کہ یہ معلوم ہوگیا مین نے کہا کہ ہان تم بیان کرو اُسنے کہا کہ اے بڑی بی میری زوجہ آقافیہ کو نہین گئی ہوئی اُسی مکان مین میرے غم مین مبتلا بیٹھی ہوگی اُسکو جاکر یہ خبر دے دینا اور یہ پیام کہنا مین نے کہا کہ اچھا اُسنے کہا وہ تم کو بہت کچھ دیگی جب تم اُس سے میری خبر کہوگی بی بی مین وہ بیان نہین بیان کرسکتی ہون کیونکہ کسی کا راز ہی کہنا

نہ چاہیے بس مین نے کہا کہ اُسنے کہا کہ جو وہ جواب دے مجکو بتانا مگر اسی وقت رات کو کیونکہ صبح کو تو مین قتل
ہونگا اے بی بی مین اُس سے اقرار کرکے باہر آئی پہرے والون سے کہا کہ مین ابھی ایک مرتبہ اُونکی میرے
فرزند نے ایک شے کی فرمایش کی ہے اُسکو لینے جاتی ہون اُنھون نے کہا کہ اب نہ آنا ورنہ اندر نہ جانے پاؤگی
کیونکہ ایک نیا قیدی یہان قید ہوا ہے ہم کو خوف ہے کہ کوئی اُسکو بہانہ کرکے جانے ہم نے صرف اس سبب
سے جانے دیا کہ تو ایک ماہ کے بعد آتی ہے اور اپنے فرزند کو دیکھکر چلی جاتی ہے اب نہ آنے دینگے مین اُنکے
قدمون پر گر پڑی مین نے اُنکو کچھ روپیہ بھی دیا تب اُنھون نے کہا جلدی آنا مین نے کہا کہ مین ابھی آتی ہون
وہان سے چلی موافق پتہ کے اس مکان پر آئی دروازہ بند پایا کئی آوازین دین کسی نے جواب نہ دیا جب
مین بہت چلائی تو پہرے والون نے کہا کہ کون ہے مین نے کہا کہ مین ملکہ کے پاس آئی ہون اُنھون نے
کہا کہ کیا دیوانی ہوئی ہے یہان کوئی ملکہ نہین رہتی ہے یہ مکان ایک سوداگر کا ہے مجکو شبہہ ہوا ہے دوسرے
رات بہت آئی ہے ہم دروازہ نہین کھولین گے کیونکہ ہمارے مالک کا حکم نہین ہے مجکو یہ سُنکے خیال ہوا
کہ مین غلطی سے دوسرے مکان پر چلی آئی کیونکہ رات کو دکھائی بھی کم دیتا ہے یہ سُنکے آگے چلی کہ تمک گئی
اس درخت کے نیچے بیٹھ گئی اور اُسکے حال پر افسوس کرنے لگی اور یہ خیال ہوا کہ وہ بیچارہ میرا منتظر
ہوگا یہان اُسکی زوجہ تک رسائی نہین ہوئی مکان بھی نہین ملا در اصل وہ بڑا بدنصیب ہے کہ آپ نے
کمرہ کھولا مجکو طلب کیا مین اس خیال سے چلی آئی کہ شاید آپ کو کچھ حال اُسکی زوجہ کا معلوم ہو کیونکہ
آپ بھی تو مکانات شاہی کے قریب تشریف رکھتی ہین اگر آپ کو بھی معلوم ہو تو کسی کو میرے ہمراہ کرکے اُسکے
مکان پر پہونچوا دیجیے پھر مین اندر چلی جاؤنگی آپ کو بھی ثواب ہوگا ملکہ کا یہ عالم تھا کہ سستی جاتی تھی اور
روتی جاتی تھی آنکھون سے آنسوؤن کا تار بندھا ہوا تھا دمبدم آہ سرد دل پر درد سے نکلتی تھی جب
اُسنے اپنی تقریر ختم کی ملکہ سے ضبط نہ ہوسکا کہا کہ ای بڑی بی وہ غمزدہ آفت نصیب بلاکش مصیبت
مین مبتلا پین ہی ہون اُسکی کنیز دم نا خریدہ ہون میرے ہی غم مین اُسکا یہ حال ہے مجھی کو اُس نے
پیام دیا ہے افسوس ہے کہ مین زندہ رہون اور وہ میرے رہبر و قتل ہو کیا کرون اُنکی اجازت نہین ہے
وہ تو مین اُس سے پہلے اپنی جان دیتی اُسنے کہا کہ بی بی آپ کا نام کیا ہے کیونکہ اُنھون نے نام بھی بتا دیا تھا
مجکو یاد ہے مین نے جان کر نہین لیا ہے ملکہ نے کہا کہ مجکو آمینہ اندام کہتے ہین اُسنے کہا کہ بیشک تم ہی
ہو بس یہ سُنکے اُسنے کہا کہ پہلے اپنے شوہر کی امانت لو جو کہ اُنھون نے مجکو دی ہے اُسنے کہا کہ لاؤ
اُسنے کہا کہ کوئی ہے تو نہین ملکہ ایک لہر یہ ہے کہ مین جدھر سے آئی ہون اگر اُدھر سے گئی تو لوگ آپ
کے پہرے والے دیکھ لینگے مجھ سے دریافت کرینگے کہ تو کس لیے آئی تھی مین کیا جواب دونگی ملکہ
نے کہا کہ تم کمند مارکر ادھر سے چلی جانا اُسنے کہا کہ مجھ سے کمند پر سے نہ جایا جائے گا کیونکہ ضعیف ہون
تم میرے ساتھ کسی کو کر دیجیے کہ وہ پہونچا آئے گا ملکہ نے کہا کہ اچھا اُس ضعیفہ نے ایک ڈبہ نکال کر
اُسکو دیا اور کہا کہ آپ کے شوہر نے کہا ہے کہ ملکہ تم میرے غم مین اپنا حال غیر نہ کرنا مجکو یقین ہے کہ
میرے مرنے کے بعد سمندر ضرور میرے گھر کی بربادی کا حکم دے گا اور پھر لوگون اور ملازمون پر ظلم کرے گا میرا
گھر تاراج کرائے گا اور تمھاری گرفتاری کا بھی حکم دیگا اُسوقت میری روح بے چین ہوگی جب تم گرفتار ہوگی
از برائے خدا تم لشکر اسلام مین چلی جانا اور خواجہ سے کہنا کہ آپ کی محبت اور اپنی زبان کی پابندی سے
میرے شوہر نے جان دی اب آپ میری سرپرستی فرمایئے پس جب تم یہ خواجہ سے کہوگی وہ ضرور تمھاری
سرپرستی کرینگے اور تم ہر آفت سے محفوظ رہوگی اور اپنا سب مال و اسباب لے جانا ایک حبہ نہ چھوڑنا تاکہ دشمن

کے ہاتھ نہ لگے اگر ایسا نہ کروگے تو مجکو رنج ہوگا اور مین تم سے ناخوش ہونگا اور جو طریقہ میرے مرنے کے بعد
اہل اسلام مین ہوتا ہی وہ کرنا اور کہا ہی کہ اس ڈبہ مین ایک لعل ہی جو کہ مین نے سات سال کی اندنی شہر آفاقیہ
خرید کیا تھا ملکہ نے یہ سنکے کہا کہ مین اُنکی محبت کے قربان کہ اُنکو میرا خیال بعد مرنے کے بھی ہی کہ مجکو اُنکے بعد
تکلیف نہ ہو خیر جو اُنھون نے کہا ہی مین اُسپر ضرور عمل کرونگی یہ کہکر کہا کہ اب تم جلد جاؤ کیونکہ وہ انتظار
کر رہے ہونگے اُس نے کہا کہ پھر کسی کو ساتھ کر دیجیے ملکہ نے آواز دی کہ سیوتی پس یہ سنتے ہی سیوتی
حاضر ہوئی کہا کہ انکو باہر کر دو سیوتی اُسکو باہر لے کر چلی جب زینہ پر پہونچی وہ ضعیفہ اسے کہکے بیٹھ گئی اور
یہ خیال ہوا کہ فریب کچھ کرنا چاہیے سیوتی نے ترس کھاکر اُسکا ہاتھ پکڑا اُس ہاتھ کا پکڑنا تھا کہ ایک مرتبہ اُسکے
سر پر کچھ پڑا کہ اُسکو جھینک آئی اور وہ بیہوش ہوکر گرنے لگی خواجہ یعنی ضعیفہ نے اُسکو روکا اور اُسکو زمین پر
بٹھاکر اُسکی صورت اپنی بنائی اور اُسکے کپڑے پہن کر تیار ہوئے اور اُسکو نذر زنبیل کیا اور گلیم اوڑھ کر تمام مکان
کی سیر کی جو ظاہر اچیزین تھین اُنکو چھوڑ دیا باقی جو بیش قیمت چیزین اور روپیہ پیسہ جواہرات خرد ملائی
نقرئی زیور وغیرہ تھا سب نذر زنبیل کیا اور جو ظاہر مین بیش قیمت اشیا تھین وہ بھی نذر زنبیل کین اس خیال سے کہ
سن چکے تھے کہ کل سمندر یہ حکم دے گا کہ آفاقی کا گھر تاراج کر لو کیون اُنکے ہاتھ لگے بس سب نذر زنبیل
کر کے اُسی مقام پر آئے گلیم اُتار ہی اندر کے آئے دیکھا کہ ملکہ بیٹھی ہوئی ہی وہ ڈبہ سامنے رکھے ہوے ہی
اور رو رہی ہی آنکھون سے اشک جاری ہی سیوتی کو جو دیکھا کہا کہ سیوتی اُسکو ہوش لاؤ عرض کیا کہ
جی ہان یہ کہکر سیوتی رو برو بیٹھ گئی اور کہنے لگی کہ ملکہ یہ کون تھی ملکہ نے رو کر کہا کہ اُنھون نے کچھ پیام کہلا
بھیجا تھا اُنکو قید خانہ مین بھی میرا خیال ہی اور یہ ڈبہ بھیجا ہی کہ اسمین لعل ہی تم اسکو فروخت کرکے اپنے
صرف مین لانا ہی سیوتی مین کیا کہون جو میرے قلب کا حال ہی مین اُنکے حکم سے مجبور ہون ورنہ تمام
سمندر یہ کو خاک سیاہ کر دیتی تجھ سے کوئی پردہ نہین ہی یہ پیام بھیجا تھا جو تجھ سے بیان کیا سیوتی نے
کہا کہ ملکہ آپ نے ڈبہ کھول کر دیکھا ہی کہ دراصل لعل ہی یا یہ کوئی مکارہ تھی مرف آپ کا عندیہ لینے آئی تھی
یہ فقرہ کیا کہ پیام دیا ہی عندیہ لے گئی ہو کہ قبل اُنکے قتل ہونے کے سمندر کوئی حکم جاری کرے تاکہ آپ
لشکر اسلام مین نہ جلنے پائین کیونکہ یہ تو اب اُسکو ثابت ہو جائے گا کہ آپ لشکر اسلام مین چلے جایئے گا
تب وہ اس خیال سے انتظام کرے پس اگر فقرہ ہو تو ہم بھی اپنا بندوبست کرین یہ جو سیوتی نقلی نے کہا
ملکہ نے کہا تو سچ کہتی ہی یہ کہکر اُس ڈبہ کو اُٹھاکر کھولنا چاہا جب وہ نہ کھلا تو ملکہ نے قریب گئکے لاکر جو زور
کیا تو ڈبہ ایک مرتبہ کھلا اُسمین سے کچھ غبار سا نکلا کہ وہ ملکہ کے دماغ مین پہونچا ملکہ کو جھینک آئی خواجہ نے
دوڑکر ملکہ کو نذر زنبیل کیا آپ اُسکی صورت بنکر تیار ہوے اُسکے کپڑے پہن لیے یہی تو تدبیر خواجہ نے کی تھی کہ ڈبہ مین
بیہوشی رکھی تھی اور اس روزسے بند کیا تھا کہ نہ کھل سکے جب تک کہ زور نہ کیا جاے اور جب زور کرکے
کھولا جاے تو بیہوشی اُڑے اور کھولنے والا بیہوش ہوکر گرے خواجہ نے سیوتی کو جواب بیہوشی مارکر
بیہوش کیا تھا جب خواجہ ملکہ کی صورت بنے تھوڑے عرصہ کے بعد پکار اُٹھے کہ ست ہی ست ہی بس ست
ست کی صدا لگانے لگے ست کی صدا سے تمام کمرہ گونج گیا یہ حال سنکے تمام عورات محل تحسین اور طرف
اُس کمرے کے چلین کہ دیکھین ملکہ کی کیا حالت ہی کیا واقعی ست سوار ہوا ہی اب جو آکر دیکھا تو ملکہ کے بال
پریشان ہین آنکھین لال ہین لبون پر ست کی صدا ہی غصہ رکھتی ہی اُسکو ہاتھ سے پکڑے لیتی ہی ست ست
کہہ رہی ہی یہ حال دیکھکر سب کو یقین ہو گیا کہ ملکہ مستی ہوگئی اب یہ ضرور اپنے شوہر کے ساتھ ملے گی جو تین
خواصین بیش خدمتین تھی لگین وہ سوا ست کے کوئی جواب نہین دیتی ہی ست ست کہے جاتی ہی

اور ترقی ہوتی جاتی ہی اب تو سب کو بالکل یقین ہو گیا باہم کہا کہ کسکو سمجھاتی ہو ایک شخص اپنے قابو مین نہین ہی اُسکو تمھاری تقریر کیا اثر کرے گی ایک خواص نے کہا کہ ملکہ سستی ہونگی بڑی خرابی ہی کوئی اُنیکو زندہ نہین چلا تا ہی یہ اب کیا کرنی ہین ملکہ نے جواب دیا یہی کہا کہ ست ہی وہ اس قدر رات اُسی مین بسر ہوئی جیسے صبح ہونے لگی ملکہ نے تمام زیور پہنا عمدہ پوشاک زیب تن کی عطر لگایا مانگ مین سیندور کی لکیر دی افشان لگائی مشاطہ کی پرشستہ کھینچا انکو مین سرمہ دانشانہ کیا عروس خوب اول پہن کر تیار ہوئی ست پکارے جاتی ہی یہ عالم اُسوقت ملکہ پر تھا کہ اگر فرشتہ آسمانی بھی دیکھتا تو ہزار جان سے اُسپر فریفتہ و شیدا ہو جاتا بشر کیا چیز ہی بس تخت پر سوار ہوئی تمام محل مین غل ہوا کہ ملکہ ستی ہونے کو جاتی ہی سب ملازم ہمراہ ہوے کھیلین اور نال کمانے کوڑیان لٹاتے ہوے شہنائے و ناقوس بجتے جاتے تھے برہمن بھین گاتے ہوے ہمراہ تھے یہ خبر جو تمام شہر مین پھیلی ہر ایک مرد و زن اپنے اپنے گھر سے دیکھنے کو چلے اِدھر سے تو ملکہ چلی اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ جب سمندر شاہ بیدار ہوا اور امور سلطنت ضروری سے فراغت کر کے باہر آیا سب سردار اور چاروں وزیر حاضر ہوے غلماق نے حکم دیا کہ پچاس ہزار سپاہ ہمراہ بادشاہ کے چلے پس اُسی وقت گلاب اپنی سپاہ کو لے کر بادشاہ سے ہمراہ رکاب ہوا اور پچاس ہزار کا لشکر جو کہ زکوں رق کے ہمراہ تھا اُسکو حکم ملا کہ تمہارے ساتھ رہے کہ جسپر آفاق کی قید ہو باقی لشکر اُدھر کو روانہ ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر سب سردارون کو لے کر روانہ ہوا اُدھر سب اہل شہر مین یہ رات سے اُس مقام کی طرف چلے جاتے تھے کہ جہان آفاق جلایا جائے گا اُدھر داروغہ زندان خانہ نے آفاق کو ارابے پر سوار کیا اُسکے دہان مین سوزن دی گلے مین طوق گران ہاتھون مین ہتھکڑیان پاؤن مین بیڑیان بازوؤن پر جوشن فولاد کے بغلون مین خاردار تونبر نیچر گران سے جکڑا ہوا ارابے پر لاکر سوار کیا دس ہزار سوار تلوارین برہنہ لیے ہوئے اُسکے ہمراہ تھے اور پچاس ہزار سوارون کے حلقہ مین ارابہ چلا آگے آگے ایک منادی یہ ندا کرتا ہوا چلا کہ جو بادشاہ کے حکم کے خلاف کرے گا اُسکو یہ سزا ملے گی اِدھر سے یہ چلا اور اُدھر جو سمندر سوار ہو کر نکلے شان و شوکت سے چلا اُسکے کان مین غل و شور کی صدا آئی اُسنے سردارون سے کہا کہ یہ غل کیسا ہی خبر تو منگاؤ ہرکارے دوڑے ہوے آئے راہ مین عرض کیا کہ حضور بڑا غضب ہو گیا کہ آفاق کی زوجہ پرست سوار ہوا ہی وہ اپنے شوہر کے ہمراہ جلنے کو کہتی ہی اُسکے ملازم اُسکو دلمن بنائے ہوے اُسی طرف لیے جاتے ہین تمام اہل شہر اُسکے ہمراہ مین بڑا مجمع ہی یہ جو غل آپ سن رہے ہین یہ اُسی کا ہی یہ سُنکے سمندر کے ہوش جاتے رہے اپنے دل مین خیال کیا کہ جس امر کے لیے تو نے آفاق کو قتل کیا ہی اور جلانے کا قصد رکھتا ہی یہ تو اُسکے خلاف ہوا کہ اُسکی زوجہ پرست سوار ہوا ہی وہ بھی جلنے کو کہتی ہی گو اُسنے اپنا ملال ظاہر نہ کیا سردارون سے کہا کہ یہ عورتون کے نخرے ہین جب آگ کے قریب پہونچے گی ست اُتر جائے گا اُنھون نے کہا ہان بھلا ست کیا ہوگا یہی ایک دفعتی جوش ہی ایسے کلام کرتا ہوا سب کو ہمراہ لیے ہوے چلا جاتا ہی اُن سب کو اُس مقام کی طرف روانہ رکھا جاتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ ہزارون برہمن اُس ارابے کے ساتھ تھے کوئی کہتا تھا کہ ہماری سات پشت سے یہ کام ہوتا آیا ہی ہمارے بزرگون نے بڑے بڑے امیرون کو جلایا ہی ہزارون روپیہ پیدا کیے ہین اُسی مین ہماری بسر ہوتی ہی یہ کہتے ہوے ہمراہ تھے یہ لوگ تو اُدھر سے جاتے ہین اُدھر امیرون شہر گرداب نے ایک بیل کے گرد بکن و ہیزم کا انبار کرایا ہی بڑا اونچا انبار ہی طریقہ سے ہیزم رکھی گئی ہین سیکڑون جنبھی جمع ہین کوئی کہہ رہا ہی کہ وہ شخص جلایا جائے گا کہ جسکے جلنے سے سیکڑون روپیہ ملے گا راوی نے بیان کیا ہی کہ تمام صحرا مین خلقت کا مجمع ہی لوگ چلے آتے ہین ایک طرف لشکر آفاق بھی بقصد فساد آکر کھڑا ہوا گرداب وغیرہ نے اپنے لشکر کو آراستہ کیا ہی بادشاہ اسلام نے بھی ایک طرف کو اپنے خیمے برپا کرائے ہین

اس خیال سے کہ ہم بھی یہ تماشہ دیکھین اور جو عیار نکلے تھے اُنکو کوئی عیاری جین نہ پاوے وہی اپنی صورت بدل کر برہمنون
مین مل گئے ہین اُنھون نے بھی اپنا بندوبست کرلیا ہی کہ اگر قابو چلا تو ہم آفاق کو لے کر بھاگین گے کچھ چوبدار
بنے ہوے ہین اور ادھر اُدھر پھر رہے ہین انتظام کرتے پھرتے ہین یہان سب جمع ہین بادشاہ کا انتظار ہی کہ
بادشاہ تشریف لاوین تو اور بندوبست کیا جاے لشکر اسلام بھی تیار ہی اس خیال سے حکم صاحبقران نے دیا ہی کہ
خواجہ عیاری کو گئے ہین کہ اگر عیاری کرکے لے آئے تو فساد ہوگا یا یہ کہ لشکر کفار جمع ہوگا سمندر بھی آئے گا
ہم لوگون کو غافل پاکر فساد نہ کرے پس راوی نے بیان کیا ہی کہ ایک مرتبہ شہر کی طرف سے ڈنکے کی صدا آئی
گرد بلند ہوئی ہرکارون نے آکر خبر دی کہ بادشاہ تشریف لاتے ہین اتنے عرصہ مین سواری بادشاہ کی
نمایان ہوئی پچاس ہزار کا لشکر فاخر قزلباش پر سوار طاؤس سبز پر سراسر ان غدار بصد کبر و غرور چلے آتے ہین
آگر ایک طرف اُس میدان کے مقیم ہوے کہ تخت سمندر شاہ کا ظاہر ہوا اس پر اُسکے ابر سحر سایگن ہی اُس سے
بارش مروارید ہوتی ہوئی چلی آتی ہے سب سردار ہمراہ ہین چارون طرف تخت کے گرد ہین ترے کروفر سے
سواری سمندر کی پہونچی جو لشکر کہ گرداب ذرعفران وغیرہ کا تھا سب نے سلام کیا سمندر اُس مقام پر آیا
کہ جو اُسکے قیام کے لیے گرداب نے مقرر کیا تھا سمندر تخت پر آکر بیٹھا سب سردار گرد سمندر کے بیٹھے
گرداب وغیرہ انتظام کرنے لگے سب بندوبست کرلیا ایک میلہ تھا کہ ہر قسم کے سودے والے دکانین
لے کر آئے تھے ہزارون تماشبین جمع تھے امیرون اور رئیسون کے لیے استادہ تھے اہل شہر کا ایک
مجمع تھا جو کہ رقیق القلب تھے اُنکا یہ حال تھا کہ اختلاج ہو رہا تھا بہت لوگ افسوس کر رہے تھے کہ آج
بہت بڑا افسر قتل ہوگا مقام عبرت ہی جاے حیرت ہی اُسکی جوانی پر تو اہل شہر و دیگر اہل مجمع کا یہ حال تھا کہ
ہر ایک برائے آفاق افسوس کنان تھا کوئی اُسکی جوانی کا افسوس کر رہا تھا کوئی خلق کی تعریف کر رہا تھا
جو کہ دشمن تھے وہ خوش تھے مگر اُنکی بھی زبان سے کسی وقت افسوس نکل جاتا تھا ایک جانب ہزارون پیپے
روغن نفت کے رکھے ہوے تھے ایک طرف سال کے بوے جمع کیے گئے تھے ہزارون من سال ور روغن اُس ہیزم پر ڈالا تھا
برہمن آگ لیے ہوے پھر رہے تھے کہ آفاق آوے اور ہیزم پر لٹایا جاوے تو ہم آگ دین بادشاہ سے انعام
لین بہت خوش خوش پھر رہے تھے کہ ایک مرتبہ ایک طرف سے غل کی صدا آئی گرد اڑتی ہرکارے دوڑتے
ہوے آئے بادشاہ کو خبر دی کہ قیدی پہونچا یہان ایک طرف گھنٹہ ذناقوس بج رہے ہین برہمن پوجا پاٹ
کر رہے ہین بادشاہ اسلام بھی مع صاحبقران و سرداران تشریف فرما ہین ایک طرف اپنے لشکر کے اُنکو
بھی بڑا افسوس ہی آفاق کی جوانی و خلق کا حال سنکے اُسی طرف نگاہ کی دیکھا کہ قریب چالیس ہزار کے لشکر
چلا آتا ہی اُسکے وسط مین تلوارین برہنہ علم ہین کہ وہ لشکر ایک طرف آکر قائم ہوا اب جو دیکھا تو آفاق ایک
ارابے پر بیٹھا ہوا مسلسل و مطوق آہن سر سے پاؤن تک غرق مگر یہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک شیر ژیان یا اژدہا ہی
پیشانی پر ذرا رنج و ملال نہین ہی شکن تک نہین پڑی ہی نشاط بیٹھا ہی ہر طرف مسکرا کر دیکھتا ہی خوشی
خوشی چلا آتا ہی غل ہوا کہ قیدی آگیا سب دیکھنے لگے ہر ایک کو رنج و غم پیدا ہوا سب افسوس کرنے لگے
ہر طرف غل ہوا کہ مقام حسرت و افسوس ہی ایسا جوان یون قتل ہو کیا جوان ہی ذرا دیکھو بالکل چہرے پر
اُسکے رنج و ملال نہین ہی کیا مرنے کی خوشی ہی ہم نے آج تک کسی کو مرتے وقت خوش نہین پایا ایسا اس
جوان کو دیکھا ہی یہ طور اور یہ طریقہ وقت قتل کسی کا نہین ہوتا ہی یہ تو ایسا خوش و خرم ہی کہ جیسے کوئی دولھا
ہوتا ہی کہ اتنے عرصہ مین ارابہ قریب اُس انبار ہیزم کے لاکر کھڑا کیا گیا آفاق نے وہان اگر چارون طرف
نگاہ کی تھا کر دیکھا نظر آیا کہ ایک طرف کو لشکر سمندر شاہ قریب لاکھ سوار کے مسلح و مکمل کھڑا ہی ایک

طرف لشکر گرداب و موج و حباب و سیلاب بلکہ زعفران و بلکہ چندرتن و ماوتن کا لشکر ہی
مگر آراستہ پیراستہ بندوبست کر رہے ہین اور ایک طرف کو اہل شہر و دیگر اطراف کے لوگ جمع ہین ایک جانب کو
لشکر اسلام کی کثرت ہی بادشاہ اسلام مع سرداروں کے تشریف فرما ہین یہ جو لوگ کھڑے ہین سوا سے اہل شہر و
دیگر اطراف کے لوگون کے ہین اور لشکر اسلام کے سب خوش ہین ان لوگون کے رخون سے حال ظاہر ہی رہا تھا کہ
ایک بلندی پر بہت سے خیمے استادہ ہین اُن خیمون مین سمندر شاہ و سردارام سکے بیٹھے ہوے ہین سب
لوگ ہین سوا سے سمندر شاہ اور شفاق و اعراق و سرداران مکار کے اپنے بھائی اور اشفاق و
گلاب وغیرہ کو بہت ملول دیکھا اب اسنے جو غور کر کے دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک طرف میرا بھی لشکر مسلح و
مکمل کھڑا ہی مگر اسکے تیور بدلے ہین یہ پایا جاتا ہی کہ فساد کرے گا یہ دیکھکر اسکو خیال ہوا کہ یہ تو لشکر دن کی
کثرت ہی یہ تین لاکھ سپاہ کیا کر سکتی ہی بیکار ان سب کا خون ہوگا اور ان سب کا خون میرے سر پر
ہوگا کوئی تدبیر کرنا چاہیے یہ دل مین خیال کر کے کہا کہ سوا سے اس تدبیر کے کوئی تدبیر نہین ہی کہ منع کرون
مگر زبان پر سوزن دی ہوئی تھی کلام کرنے کی طاقت نہ تھی جو لوگ اُسکے قریب تھے انکو اشارے سے اپنے
قریب بلا کر کہا کہ مجکو قلم دوات و کاغذ لا دو مین کچھ تحریر کرونگا یہ جو کلام اشارے سے کیا لوگ بڑی دیر کے بعد
سمجھے سمندر شاہ سے جا کر عرض کیا کہ قیدی قلم و کاغذ طلب کرتا ہی دیا جاے یا نہین سمندر شاہ
شراب خواری کر رہا تھا نشہ شراب سے مدہوش تھا جواب دیا کہ کوئی ضرورت نہین ہی یہ جو کہا تو اخلاق
و اشفاق و عشاق و دیگر سرداران معزز نے کہا کہ یہ بالکل خلاف عدل ہی کہ قیدی کوئی چیز طلب کرے
اور اسکو نہ دی جاے شاید وہ کوئی وصیت نامہ یا عرض حال کرے لازم ہی کہ جو وہ طلب کرے اسکو دیا
جاے ورنہ یہ برہمی کا سبب ہوگا جب سب نے کہا سمندر نے مجبور ہو کر حکم دیا اُسی وقت قلم و
کاغذ و دوات آفاق کو دیا گیا آفاق نے پہلے القاب تحریر کیا اُسکے بعد تحریر کیا کہ اے سمندر شاہ
جو مہربانیان تم نے میرے اوپر کین اور جو عنایتین میرے حال پر ہین اسکا شکریہ مجھ سے ادا نہین ہو سکتا
اور یہ جو سلوک تم نے میرے ساتھ کیا وہ بھی کسی مصلحت سے ہوگا اور میرے حق مین اچھا ہوگا مجکو اسکا
بھی کوئی گلہ و شکوہ نہین ہی مین آپ سے بہت خوش ہون کیونکہ کوئی ایسی سزا آپ نے میرے لیے
نہین تجویز فرمائی جس سے مجکو ذلت ہوتی مین اسکا شکریہ ادا کرتا ہون کہ باآبرو دیا غربت مین مرتا ہون
اور نہ مین یہ کہتا ہون کہ آپ نے مجھپر کسی قسم کا ظلم کیا بلکہ اُس زندگی سے یہ مرنا اچھا ہی کہ مین اپنے
قول سے پھرون اور لوگون مین بدعہد و پیمان شکن مشہور ہون میری اسوقت یہ التجا ہی کہ تھوڑے
زمانہ کے لیے سوزن میری زبان سے نکال لی جاے تاکہ جو میرے سردار ہین اور اہل لشکر ہین اُنسے
کچھ کلام کرلون اور اُنکو جو اُنکا قصد ہی اُس سے منع کرون مین اقرار کرتا ہون کہ کسی قسم کا فساد نہ کرونگا
نہ مین فرار ہونگا یہ آپ کو بخوبی معلوم ہی کہ جو مین زبان سے کہتا ہون اُسپر عمل کرتا ہون آپ اس
امر سے بالکل بے خوف رہین کہ مین زبان کو اپنے قابو مین کر کے سحر کر کے نکل جاؤن یہ مین کبھی نہ
کرونگا اگر مجکو یہ منظور ہوتا تو مین دربار مین کیون آتا اسی طرف سے لشکر کو لے کر حملہ میرا جی چاہتا
نکل جاتا یا شریک لشکر اہل اسلام ہوتا یا جب آپ نے میری گرفتاری کا حکم فرمایا تھا مین اُسی وقت
فساد کرتا اور نکل جاتا کون مجکو روک سکتا تھا یہ بالکل مردی کے خلاف تھا اور خلاف ہی کہ مین صرف
جان کے خوف سے اپنے کو بدنام کرون اور انگشت نما ہون کہ آفاق نے نمک حرامی کی کس آپ اس
قدر خوف خطر نہ فرمائین مین کبھی ایسا نہ کرونگا بادشاہون پر فرض ہی کہ جو قیدی التجا کرے اُسکو

برلائین آیندہ آپ کو اختیار ہی کیونکہ مین آپ کے قابو مین ہون یہ آپ پر فرض ہی کہ میری امید کو برلائیے مین
جبر نہین کرتا ہون یہ تحریر کرکے وہ جو حکم لایا تھا اُسکو دیا اور اشارہ کیا کہ بادشاہ کو دے دینا لوگون کو یہ گمان
ہوا کہ آفاق نے جان کے خوف سے بادشاہ سے بذریعہ تحریر کے عذر کیا ہی پہلے وہ یہ سمجھا تھا کہ یہ وحشی عتاب
ہی دو ایک دن مین موقوف ہوجائے گا اب جو اُسنے سامان قتل دیکھا اُسکا یقین قتل ہوگیا جان تو بڑی چیز ہی
آخر عذر کیا سچ ہی کہ کوئی دیدہ و دانستہ اپنی جان نہین دیتا ہی یہی ہر طرف چرچا ہونے لگا یہ خبر لشکر اسلام مین
بھی پہونچی وہان بھی ہر ایک نے یہی کہا وہ کاغذ جو کہ آفاق نے تحریر کیا تھا سمندر کے پاس پہونچا سمندر و
دیگر اہل جلسہ نے خیال کیا کہ آفاق راہ پر آیا خوف جان سے عذر نامہ تحریر کیا ہی بادشاہ کو لازم ہی کہ اُسکی خطا
کو معاف کرین جو کہ درست تھے وہ خوش ہوے اور جو عدو تھے اُنکے رنگ متغیر ہوگئے لوگون نے وہ کاغذ لے کر
اخلاق کو دیا اور کہا کہ یہ تمہارے بھائی کی تحریر ہی اسکو ذرا پڑھو کہ اسمین کیا تحریر ہی اخلاق نے اُس کاغذ کو
لے کر دیکھا اور پڑھنا شروع کیا جو مضمون آفاق نے تحریر کیا تھا حرف بحرف پڑھا وہ مضمون سُنکے سمندر
نے کہا کہ آپ لوگون کی کیا راے ہی اب سب اہل جلسہ کو معلوم ہوا کہ آفاق نے عذر نہین کیا ہی بلکہ ایک اور ہی
خواہش ظاہر کی ہی جب سمندر نے یہ کہا کہ آپ لوگون کی کیا راے ہی کسی نے بھی جواب نہ دیا تھا کہ سب سے
پہلے شملاق و دیگر دشمنان آفاق نے کہا کہ ہماری بالکل راے نہین ہی کہ منظور کیا جاے کیونکہ اسمین
مکر ہی پہلے تو آفاق نے یہ خیال کیا تھا کہ بادشاہ کو اسوقت غصہ ہی اُسنے بالکل حرکت نہ کی اس سبب
سے کہ جب اپنے کو مین بلا عذر گرفتار کرادونگا تو بادشاہ کو میرے اوپر رحم آئے گا اور میری خطا سے درگذر
کرے گا یہ مصلحت دیکھکر اُسنے کچھ نہ کہا جب اُسکو اپنے قتل کا یقین ہوگیا تب اُسنے یہ فکر کی کہ یہ خواہش
کرکے اپنی زبان قابو مین کرون جب زبان قابو مین ہو ایک سحر کرکے قید اپنی طرف کرون کیونکہ میرا لشکر
بھی اس مقام پر موجود ہی دوسرے لشکر اسلام بھی قریب ہی ہزارون سردار اپنے اپنے بادشاہ کے کنارے
لشکر کے برائے تماشہ کھڑے ہین مقابلہ کرکے سب کو لے کر نکل جاؤن اور شریک لشکر اسلام ہون اپنی
جان بچاؤن دوسرا یہ سبب تھا کہ اُسوقت دربار مین سوائے اُسکے بھائی کے کوئی اُسکا دوست نہ تھا اگر
وہ حرکت کرتا تو گرفتار ہوتا کیونکہ وہ تو ہر دم عاقل ہی اس سبب سے اُسنے کوئی حرکت نہ کی خاموش رہا بلکہ اپنی
زوجہ کو بھی منع کیا اب اُسنے خیال کیا کہ یہ موقع اچھا ہی کہ لشکر بھی ہی اور لشکر اسلام بھی قریب ہی بادشاہ بھی
موجود ہی اگر تدبیر بن پڑی تو بادشاہ کو اسیر کرکے لشکر اسلام کے حوالہ کردون تاکہ فساد برطرف ہو ہمارے
نزدیک تو یہ حکم دینا اور آفاق کی خواہش کو پورا کرنا بالکل خلاف عقل ہی ترا کشت و خون ہوگا آیندہ
آپ کو اختیار ہی یہ جو شملاق نے کہا بس عشاق کو غصہ آیا اور برہم ہوکر کہا کہ تو بڑا بانی فساد ہی تو یہ
چاہتا ہی کہ آفاق قتل ہو قتل ہونا اُسکا مقدم ہی مگر یہ امر منظور ہی کہ اُسکی خواہش پوری نہ ہو تیری
راے بالکل خلاف ہی آفاق جو اقرار کرے گا اُسکے خلاف ہرگز نہ کرے گا اُسنے مکر سے نہین تحریر کیا ہی
بلکہ اُسنے اصل واقعہ تحریر کیا ہی اگر وہ لشکر کو نہ منع کرے گا تو ضرور کشت و خون ہوگا کیونکہ اُسکے لشکر کا
رنگ بدلا ہوا ہی وہ آمادہ فساد ہی پس ایسی حالت مین اُسکا خیال کرنا کہ مین لشکر کو منع کردون ضرور درست
ہی یہ جو تم نے کہا کہ آفاق فساد کرکے نکل جاے گا محض خلاف ہی اور یہ خیال کرنا کہ دربار مین اُسنے اسوجہ سے
حرکت نہ کی کہ اُسکا وہان کوئی دوست نہ تھا اس سبب سے مجبور تھا اُسکے ہزارون دوست تھے اور وہ خود
اکیلا سب کو کافی تھا اپنی جان بچاکر ضرور نکل جا سکتا تھا اور اسوقت بھی اُسکے دوست موجود ہین اگر وہ ذرا اشارہ
کرے تو اُسکو رہا کرلین مگر وہ خود اپنے قتل پر آمادہ ہی وہ مرد ضرور ہی اُسکو اپنے قول کی پابندی کا ضرور خیال ہی

وہ عہد شکن نہین ہی اُسکی اسی بات کا خیال کرنا لازم ہی کہ وہ جو لشکر اسلام کی عیار سے اقرار کرتا تھا کہ لشکر لیکر چلا جاؤنگا اُس قول کو پورا کیا اُسکے خلاف نہ کیا اپنی دولت خواری اور جان دینا گوارا کیا مگر پھر لشکر لے کر نہ گیا تو وہ اس عہد سے کبھی نہ انحراف کرے گا جو اقرار کرے گا اُسکا خبر و خیال رکھے گا ہمارے نزدیک ضرور اُسکی امید بر لانا چاہیے آیندہ اختیار ہی اور تمھاری رائے بالکل غلط ہی **شملاق** نے کہا کہ میرے نزدیک آپ کی رائے غلط ہی اُسکی تحریر سے صاف ظاہر ہی کہ وہ آمادہ فساد ہی دوسرے یہ امر لائق غور ہی کہ دربار کی وہ تقریر سخت اور یہان یہ عاجزانہ تحریر اُسوقت نہ خیال کیا کہ ہم کیا سخت تقریر کرتے ہین **عشاق** نے کہا کہ پھر کیا جواب دیا جاے **شملاق** نے کہا کہ اسکا جواب یہ ہی کہ ہم تمھارے مکر سے واقف ہین تم نے جو لکھا کہ اب زمانہ قتل ہونے کا قریب ہی پس تم نے مکر کی تحریر تحریر کی ہم کو کسی طور سے یہ امر منظور نہین ہی کیا ضرورت ہی ہم کو تمھارے لشکر سے کوئی خوف نہین ہی جو جیسا کرے گا وہ اُسکی سزا پائے گا آپ کی مہربانی ہی جو آپ کو اس قدر خیال ہی ہین بادشاہ ہون میرے ہمراہ لشکر کثیر ہی اگر تمھارا لشکر فساد کرے گا سب قتل ہو جاوے گا اور اب ہم کو ایسی تحریر نہ کرنا علاوہ اس خواہش کے اور جو خواہش ہو وہ بیان کرو اُسکو ہم پورا کرینگے آیندہ تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی **عشاق** نے کہا کہ یہ جواب بالکل خلاف مروت اور عدل کے ہی ہین ہرگز نہ رائے دونگا سمندر خاموش بیٹھا سُنا کیا جب باہم تقریر ہو چکی تو سمندر نے کہا کہ استاد آپ کی رائے بہت خلاف ہی **شملاق** کی رائے بہت ٹھیک ہی بس یہی جواب تحریر کرنا چاہیے یہ کہکر **شملاق** سے کہا کہ تم میری طرف سے یہی جواب تحریر کر دو **شملاق** نے وہی تحریر کر دیا یہ سب اہل جلسہ کو سوائے **اخمنان آفاق** کے بہت ناگوار ہوا خصوصاً اُسکی جائی کو اور **عشاق** کو تو از حد غصہ آیا مگر مصلحت وقت تصور کرکے خاموش رہا **شملاق** نے وہی جواب تحریر کر دیا وہ شخص جو کہ کاغذ تحریری **آفاق** کا لایا تھا لے کر **آفاق** کے پاس پہونچا **آفاق** کو دیا **آفاق** نے پڑھکر افسوس کیا اور اُسی وقت طرف آسمان کے دیکھا اور آنکھون مین آنسو بھر لایا اپنی لاچاری اور مجبوری پر اور سمندر کی نا انصافی پر افسوس کیا اور اُس کاغذ پر یہ تحریر کرکے از اول تا آخر اہل مجمع تم سب آگاہ ہو کہ بادشاہ نے مجکو بیگناہ قتل کیا محض بے خطا ہون کوئی میرا قصور نہین ہی یہ میرے اوپر ظلم ہوا مین نے یہ سوال کیا تھا بادشاہ نے نہین قبول کیا اور آگاہ ہو کہ اس ظلم و ستم کا ضرور صلہ ملیگا میرا خون بالکل بالا بالا نہ جائیگا ضرور رنگ لائے گا اور سمندر شاہ تباہ ہوگا یہان اہل اسلام کا قبضہ ہوگا یہ مین تم سے کہتا ہون جو سمندر شاہ کا ساتھ دے گا وہ مثل میرے برباد ہوگا کیونکہ یہ بادشاہ ظالم ہی مین تو اپنی جان سے جاتا ہون مگر تم سب کو آگاہ کیے جاتا ہون اور مرتے مرتے خیر خواہی کرتا ہون کیونکہ میرا لشکر آمادہ فساد ہی اُسکے افسرون کو بذریعہ تحریر منع کرتا ہون یہ میری خیر خواہی ہی اور یہ بادشاہ کی قدردانی ہی جو اہل اسلام کا شریک ہوگا وہ بہت اچھا رہے گا آیندہ ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہوگا سمندر بہت جابر ہی اُسکی اطاعت مین سوائے ذلت و خواری کے کوئی دوسرا امر نہین ہی جب اُسنے میرے ساتھ یہ سلوک کیا کہ جسنے اُسکی حکومت کو استقدر ترقی دی کہ ہزارون بادشاہ خراج دینے لگے تو اور کسی کے ساتھ کیا کرے گا صرف اتنی سی بات پر کہ میری زوجہ پر عاشق ہوا تھا اور عاشق ہی اُس سے سوال کیا کہ میرے ساتھ عقد کر لے اُس پاک دامن نے انکار کیا یہ اُس دن سے فکر مین تھا کہ کوئی ایسی تدبیر ہو کہ **آفاق** کو قتل کرون جب کہ اسکا خصم ہوگا اُسوقت وہ راضی ہوگی آخر کو اُس نے اپنی حسرت پوری کی مجکو بیگناہ قتل کیا کوئی اپنی زوجہ کو اُسکے سامنے نہ کرے ورنہ اُسکی بھی یہی گت ہوگی مین تو جاتا ہون مگر تم سب کو خبردار کیے جاتا ہون فقط زیادہ سلام جو میری تحریر پر عمل کرے گا بہت اچھا رہے گا اور جب اُسکو ایسا وقت ہو اور بادشاہ کی نرک سے محفوظ رہے تو مجکو دعاے خیر سے یاد کرے کہ کسی نے

نصیحت کی تھی اور جو ہونے والا ہی وہ تھوڑے عرصہ مین ظاہر ہو جائیگا بہت زمانہ نہین ہی جب وہ وقت آئیگا اُس وقت میرا قول آپ لوگون کو یاد آئے گا اور جو راحت ملے گی اُسوقت آپ لوگ اس خاکسار کو یاد کرینگے یہ تحریر کرکے جو کاغذ اُڑایا وہ کاغذ اُڑکر جو کہ مجمع اہل شہر کا تھا اُنمین جاکر گرا لاکھ چاہا کہ روکلین مگر بلند ہو گیا اُسکے بعد آفاقی نے ایک حکم نامہ بنام افسران سپاہ جو اُسکے ملازم تھے تحریر کیا کہ تم کو قسم ہی اپنے اولاد کی کہ تم بعد میرے بادشاہ سے فساد نہ کرنا ورنہ مین تم سے ناخوش ہونگا اسکا سبب یہ ہی کہ اگر تم فساد کروگے تو میرے خون ناحق کا عوض ہو جائے گا یہ بیگناہی میری جاتی رہے گی پس تم کو لازم ہی کہ بعد میرے قتل ہونے کے تم میری زوجہ کی اطاعت کرنا اگر وہ منظور کرے ورنہ تم لشکر اسلام مین چلے جانا کیونکہ یہان تمھارے سب دشمن ہین تمھاری وہ لوگ بہت قدر کرینگے یہ لوگ قدردان نہین ہین یہان تمھارا رہنا بیکار رہیگا دوسرا سبب یہ ہی کہ ہمنے تم لوگون کو بہت روپیہ صرف کرکے پرورش کیا ہی اور بمنزلہ مثل اپنی اولاد کے تصور کیا صرف افسوس اس امر کا ہی کہ کوئی میرے اولاد نہین ہی ورنہ وہ تمھاری قدر کرتا مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تم لوگ بعد میرے تباہ ہو میری اس تحریر پر عمل کرنا لشکر اسلام مین تم تباہ نہ ہوگے اگر اسکے خلاف کروگے تو مین تمھارا آج سے خدا حافظ ہی آئندہ تم کو اختیار ہی اپنے فعل کا اس مختصر تحریر کو بہت خیال کرو مگر اس قدر مہلت مجکو نہ ملی جو مین تم تک آتا اور تم کو نصیحت کرتا نہ زبان میرے قابو مین ہی جو مین تم کو اپنے قریب طلب کرکے نصیحت کرتا بادشاہ سے خواہش کی تھی اُنھون نے انکار کیا آخر مجبور ہوکر یہ کاغذ تم کو تحریر کیا مین اسکے جواب کا خواستگار نہین ہون جواب نہ تحریر کرنا کیونکہ اب زمانہ بہت گذر چکا ہی مجکو خوف یہ ہی کہ کہین میری جمعیت نہ بدل جائے ثابت قدمی نہ جاتی رہے دوسرے کہین وہ میری عاشقہ نہ آجائے اگر وہ آگئی تو مجکو تکلیف ہوگی وہ بیقرار ہوگی میری روسیاہی مین ہوگی مجھسے اسکا تڑپنا نہ دیکھا جائے گا بھائیو یہ دنیا بے ثبات ہی اسمین کسی کو بقا نہین ہی سب کو فنا ہی ہر فرد بشر اسمین حباب کا سا ہی کہ وہ اُٹھا ذرا سر اُٹھایا اور پھر طرف ہو گیا بقول اہل اسلام کے یہ دنیا سراے فانی ہی اسمین کسی کو قیام نہین ہی بلکہ سرا مین تو قصد سے رہتے ہین یہان تو کوئی سہارا نہین ہی جب حکم ملک آیا چلے گئے اہل اسلام کا قول بہت ٹھیک ہی کوئی کسی کا نہین ہی سوائے اپنے خیال کرنے کا مقام ہی کہ جو شاہان جلیل القدر تھے وہ کیا ہوے اُنکی قبر تک کے نشان نہین باقی ہین سب پیک اجل کے لقمہ ہوے کہان ہین وہ بادشاہ جو کہ بڑے لشکر و سپاہ رکھتے تھے کہان ہین امیران با حشمت جو کہ اپنی حشمت کے خیال مین اپنی جان کو جان نہ خیال کرتے تھے سب اس زمین کے پیوند ہوے ہین مین کون ہون جو اس دنیا سے بہرہ مند ہون آخر مین نے اہل اسلام کے طریقہ کو پسند کیا اگر مجکو پہلے سے معلوم ہوتا تو ضرور مین اس دنیا کو ترک کرتا اے بھائیو تم میرا غم نہ کرنا مین کیا چیز ہون دیکھو یہ دنیا ایسی ہی کہ کسی کو یہان آرام نہین ملتا ہی نہ راحت ملتی ہی سب اجل کے لقمہ ہوتے ہین کسی شاعر نے بھی بے ثباتی دنیا مین یہ چند اشعار نظم کیے ہین جو کہ تحریر کرتا ہون بس بھائیو نیک نامی اور ثابت قدمی کا چرچا رہتا ہی تم کو تو خوش ہونے کا مقام ہی کہ تمھارے افسر علی نے وہ ثابت قدمی اور اپنے قول کی پابندی دکھائی کہ جسکے سبب سے اسکا نام باقی رہے گا کوئی تم پر طعنہ زن نہ ہوگا یہی چرچا رہے گا کہ ایسے لشکر کا افسر اپنے عہد پر قایم رہا اور یہان سے نہ ٹلی اور اپنی جان دی تم لوگ کوئی رنج و غم نہ کرنا اور دنیا کو ہمیشہ بے ثبات خیال کرو اور اپنی نیکنامی کا خیال کرو یہ خیال کرنا کہ آفاقی نے ہم کو مرتے وقت غیرت دلائی ہی ہم اُسکے لیے جان دین اور نیکنامی حاصل کرین یا دنیاے بے ثبات مین اسی وقت مر جائین تاکہ نام ہو یہ موقع اسکا نہین ہی بلکہ میری بدنامی ہی ہمان اور کسی وقت اسکا خیال کرنا اگر اسوقت مقابلہ کروگے تو لوگون کو خیال ہوگا کہ آفاقی کہ گیا ہوگا میرے حال پر رحم کرنا اور اسوقت صبر کرکے چلے جانا

اسکا عوض خدا سے نادیدہ تم کو دے گا اور تم دیکھنا کہ یہ سمندر کیونکر قتل ہوتا ہی اور اسکے حال پر زاغ و زغن نہ ترس کھائینگے اور یہ بیباک کا مقام تلاش کرے گا اور نہ ملے گا آخر کو قتل ہوگا اس ظلم کا یہ انجام ہوگا اور وہ جو مین نے کہا تھا کہ چند شعر بے ثباتی دنیا مین تحریر کرتا ہون وہ یہ ہین اشعار

کل جہان پر شکوفہ و گل تھے
آج اُس جا ہی آشیانہ بوم
غیرت حور و مہ جبین نہ رہے
وہ ہوے جا کے زیر خاک مقیم
ہاے عبرت سراے فانی ہی
نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے
کوئی لیتا نہین ہی قیس کا نام
نہ کسی جا ہے نلدمن کا پتہ
کہین ہی سازو برگ عیش صحبت
مکان مین ہی کسی کے نوحہ خوانی
کوئی کرتا ہی ہاتھون کو حنا بند
کوئی تن طعمۂ زاغ و زغن ہی
کسی کو مسند مخمل سے ہی کام
کوئی اپنی اجل کا آرزومند
کہان ہین کیقباد و قیصر و روم
گئے اسفندیار و زال و رستم
تری رستم کی تھی زور آزمائی

آج دیکھا تو خار با صل تھے
تاج مین جنکے ٹنکتے تھے گوہر
ہی مکان تو مگر مکین نہ رہے
اونچے اونچے مکان تھے جنکے بڑے
سور و مرگ ناگہانی ہے
گردش چرخ سے ہلاک ہوے
کون سے گور مین گیا بہرام
دیگر کوئی آغوش دلبر مین ہی مدہوش
کہین ہی غسل بہت کی مصیبت
کسی جا نعت و کاخ خوشنما ہی
منسوب مردہ مین ہی کوئی پابند
کسی کے عطر اعضا مین ملا ہی
کسی کو سنگ ریزون مین ہی آرام
اجل سے کچھ طاقت کام آئی
اجل کی تیغ سے اکدم مین بے سر

کل تھا جس جا پہ بلبلون کا ہجوم
ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسہ سر
جو کہ تھے بادشاہ ہفت اقلیم
آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے
مٹی کا جو نہ ملتے تھے
استخوان تک بھی اُنکے خاک ہوے
ہی نہ شیرین نہ کوہکن کا پتہ
کنار قبر ہے کوئی ہم آغوش
کہین کی بزم مین ہی شادمانی
کہین تابوت اور ماتم سرا ہی
کسی کے واسطے دفن و کفن ہی
کسی کا جسم مٹی مین ملا ہی
کوئی ہی زندگی سے اپنے خرسند
ملا آرام کسکو اس جہان مین
نہ کیکاؤس ہی نے پایا آرام
ہوا کس طرح سے آخر کو برباد
ہوا افراسیاب ایسا دلاور

اے بھائیو یہ دنیا مقام بے ثبات ہی بس مین تم سے یہ کہتا ہون کہ میرے حال کا غم نہ کرو اپنی فکر کرو اب میری تم کو لازم ہی کہ تم یہان سے میری زندگی مین چلے جاؤ پھر تم کو اختیار ہی جو چاہے کرنا پس تم کو قسم ہی اپنے خداوند کی کہ تم چلے جاؤ اگر نہ جاؤ گے تو مین ناخوش ہونگا اور مجکو رنج ہوگا تو دنیا بے ثبات ہی مگر ہر امر کا موقع ہی اسوقت مقابلہ کرنے کا موقع نہین ہی پس تم کو میرے سر کی قسم ہی کہ تم لوگ اسی وقت یہان سے کوچ کر جاؤ اب مین کہان تک تحریر کرون اس قدر تحریر کو بہت تصور کرو اب مین کہان تک لکھون میری اس کم نصیحت کو بہت جانو یہ تحریر کرکے اُسی شخص کو دیا اور ایک پرچہ پر تحریر کر دیا کہ یہ کاغذ میرے لشکر کے افسرون کو پہونچا دو چونکہ وہ رحم دل تھا اُسنے لے لیا اور وہان سے طرف لشکر آفاق کے آیا یہان لشکر مین یہ بندوبست ہو رہا تھا کہ اُدھر بادشاہ قتل ہوا ادھر ہم نے حملہ کیا اور اپنی جان دی تمام افسر اسی انتظار مین کھڑے ہوے ہین اور اسی طرف دیکھ رہے ہین کہ وہ شخص یہ کاغذ لے کر پہونچا اور کہا کہ جو تمہارا افسر اعلی ہو اُسکے پاس ہم کو پہونچا دو کہ یہ کاغذ تمہارے بادشاہ نے اُسکے نام تحریر کیا ہی اور تم سب کے نام بھی ہی یہ جو اُسنے دریافت کیا ایک افسر نے کہا کہ لاؤ مین ہی افسر اعلی ہون بس اُسنے وہ کاغذ اُسکو دیا اُسنے پہلے اُسکو سر پر رکھا آنکھون سے لگایا بوسہ دیا بعد اُن کھولکر پڑھا جب سب مضمون پڑھ چکا صدا دی کہ اے اہل لشکر

سب میری طرف متوجہ ہون اور سماعت کرین کہ بادشاہ نے تم سب کو کیا تحریر کیا ہی یہ سُنکے تمام لشکر متوجہ ہوا کہ بادشاہ کی تحریر کو سُنین بس وہ افسر پرچہ پڑھنے لگا سب اہل لشکر سنتا جاتا تھا اور روتا جاتا تھا یہان تک کل تحریر کو اُس افسر نے پڑھا جب پڑھ چکا تو کہا کہ کیا رائے ہی اگر خلاف حکم بادشاہ کرتے ہین تو وہ ناراض ہونگے اگر نہین خلاف کرتے ہین تو ہم کیا کرین خیر ہم کو تو ہر وقت یہ امر ممکن ہی اسوقت یہان سے چلے چلیے کیونکہ نہ خلاف بادشاہ ہو نہ یہ کہ لشکر نے بادشاہ کی کمک کی بس یہ سُنکے وہ افسر اُسی وقت لشکر کو لے کر چلا گیا اور کوہ صحرا مین جاکر متفرق ہوا اور پراگندہ ہوگیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب یہ آفاق نے دیکھا کہ میرے لشکر نے میرے حکم کی تعمیل کی اور بموجب تحریر میرے یہان سے چلا گیا بس سمندر نے دیکھا کہ آفاق نے اپنے لشکر کو بذریعہ تحریر روانہ کر دیا ہی سمندر نے حکم دیا کہ اب دیر نکرو کیونکہ بہت زمانہ ہوگیا ہی یہ جو حکم دیا بس اُسی وقت بند و بست کرنے لگا ابھی آفاق کی قید وغیرہ نہ دور کی گئی تھی کہ ایک مرتبہ ایک طرف سے گھنٹہ و ناقوس کی صدا آئی اور غل و شور کی صدا آنے لگی یہ حال دیکھکر سب لوگ جو کہ اُس مقام پر موجود تھے اُس صدا کی طرف متوجہ ہوے کہ یہ کیسی صدا آتی ہی دیکھا کہ آگے آگے ہزارون برہمن گھنٹہ و ناقوس بجاتے ہوے چلے آتے ہین اُنکے بعد ہزارون اہل شہر بھی ہمراہ ہین اب جو دیکھا تو ملازمان آفاق چلے آتے ہین دیکھا کہ ایک تخت پر آئینہ اندام زوجہ آفاق بیٹھی ہوئی ہی عروس شب اول ہی ہوے ہی زوال کھانے شادی ہو رہے ہین وہ تخت پکاری چلی آتی ہی یہ غل ہی کہ زوجہ آفاق پرست سوار ہی وہ اپنے شوہر کے ہمراہ سنسی ہونے کے لیے چلی آتی ہی یہ جو معلوم ہوا اب تو سب اُسکی طرف دیکھنے لگے دیکھا کہ جو سنسی کی حالت درحقیقت ہوتی ہی وہ ہی تخت پر تڑے تڑنے مانند آگ سے بھرے ہوے رکھے ہین وہ اُن مین سے آگ لے کر اُچھالتی ہی اور آگ بالکل ضرر نہین کرتی ہی یہ دیکھکر سب کو حیرت ہوئی کہ وہ تخت اُس مقام پر آکر پہونچا کہ جہان پر مجمع تھا جب یہ امر سمندر کو معلوم ہوا اُسکا دم نکل گیا اُسنے چند آدمیون کو سنسی کے پاس بھیجا کہ جاکر اُسکو سمجھاؤ کہ وہ اس امر سے باز آئے اپنی جوانی پر رحم کھائے کیون اپنی جوانی برباد کرتی ہی کیون سنسی ہوتی ہی کوئی بھی مرنے کے ساتھ مرتا ہی ارے اپنے حال پر رحم کھا یہ اپنی صورت نہ برباد کر کیون اپنے پہ خرابی کرتی ہی وہ تو مرتا ہی ایسی جہالت کوئی بھی کرتا ہی ارے کیون نادان ہوتی ہی اُس آدمی نے قریب تخت سنسی آکر جو کہ سمندر نے کہا تھا سب بیان کیا اور بہت کچھ نصیحت کی مگر کچھ اثر نہ کیا وہ تخت پکارے گئی وہ آدمی عاجز ہوکر چلا آیا اور کہا کہ وہ نہین سُنتی ہی تخت پکارے جاتی ہی وہ نہ مانے گی سمندر نے کہا کہ خیر کیا کیا جاے لاچاری ہی اُسکی بھی قضا آئی ہی بس سمندر نے حکم دیا کہ اب اشیاے قید آفاق کے جسم سے دور کرو اور آگ مین لے جاؤ بس اُدھر آفاق کے جسم پر سے قید دور ہونے لگی اُدھر برہمنون نے پوجا پاٹ جو کہ سنسی کے لیے کیا جاتا ہی کرنا شروع کیا کوئی پھول لیے جاتا ہی کوئی کپڑے لیے جاتا ہی سنسی سب زیور اُتار اُتار کر بیچ رہی ہی کوئی کھیلین اور مٹھائے لیے رہے ہین غرض شور و غل ہی اُدھر آفاق کی قید دور ہوئی اُدھر اُسکو پوجا پاٹ سے فرصت ہوئی اب سنسی تخت پر سے اُتر کر اپنے شوہر کے پاس آئی اُسکا ہاتھ پکڑا آفاق کی زبان پر سورن پڑی ہوئی تھی اُسنے اشارے سے بہت منع کیا مگر اُسنے نہ مانا آفاق آنکھون مین آنسو بھر لایا سنسی ہنس رہی ہی ذرا چہرے پر میل نہین آتا ہی سب سب پکارے جاتی ہی سواے اسکے کوئی کلام نہین کرتی ہی طریقہ یہ ہی کہ لکڑیان اس طور سے لگائی جاتی ہین کہ اندر کسی قدر خول رکھا جاتا ہی اور ایک در ہوتا ہی کہ اُسکی راہ سے خواہ مرد ہو خواہ زندہ اندر لے جاتے ہین اُسکو وہان چھوڑ کر یار کھکر باہر آتے ہین اُسکو لکڑیون سے بند کر دیتے ہین اُسکے بعد آگ لگا دیتے ہین پس جب

سستی بھی ترب آفاق کے پہونچی لوگ اُسکو لیکر چلے سستی بھی اُسکے ساتھ چلی یہان تک کہ اندر داخل ہوئی اُس در تک لوگ سمجھاتے ہوے آئے اُسنے ایک کی نہ سُنی بالکل کسی کی تقریر نے اثر نہ کیا یہان تک وہ داخل ہوئی لوگ اُسکو پہونچا کر باہر آئے در کو بند کر دیا در کا بند ہونا تھا کہ چاروں طرف برہمنوں نے آگ لگا دی چونکہ روغن نفت در ان پڑی ہوئی تھی ایک مرتبہ آگ بھڑک اُٹھی ادھر گھنٹہ و ناقوس بجنے لگے برہمن بھجن گانے لگے ہر طرف غل ہوا کہ آفاق جل گیا مگر بے خطا جلا مگر کیا نیک عورت تھی کہ اُسنے اپنے شوہر کا ساتھ دیا ستی ہوئی اب یہان کیا ہے چلو اہل شہر تو یہ خیال کر کے طرف شہر کے روانہ ہوے ملازمان آفاق روتے ہوے ایک طرف کو چلے گئے سمندر نے حکم دیا کہ لشکر بھی جائے مگر اُسکو یہ افسوس ہے کہ جس لیے مین نے یہ ظلم و ستم کیا وہ مطلب نہ ہوا وہ عورت بھی ستی ہوئی یہ جو حکم سمندر نے دیا جو لشکر آیا تھا وہ بھی طرف شہر کے روانہ ہوا اور اُن سب بادشاہون کا لشکر طرف فرودگاہ کے گیا بادشاہ اسلام بھی افسوس کرتے ہوے اپنے سردارون کو لے کر اپنے قیامگاہ کی طرف تشریف لے گئے مجمع کم ہونے لگا برہمن سب کامون سے فرصت کر کے طرف سمندر شاہ کے چلے کہ انعام لین یہان تو یہ بندوبست ہو رہا ہے اُدھر اندر آگ کے ستی نے ایک مرتبہ آفاق کا ہاتھ پکڑا اور ایک ہاتھ سے پکڑ آفاق کے منہ پر مارا کہ آفاق کے منہ پر پڑا اُسکو حمینک آئی حمینک کا آنا تھا کہ آفاق بے خود ہو کر گرنے لگا اُس ستی نے جلدی سے اُسکو روکا اور اُٹھا کر نذر زمل کیا اور جلدی سے اپنی صورت بدلی اب جو آگ کی گرمی پہونچی اور شعلہ بھڑکنے لگے یہ لپک کر ادھر گئے لپک کر اُدھر گئے کوئی مقام نہ ملا کہ نکل جاتے اب تو ہر طرف آگ کے شعلہ تھے صرف ایک بانسٹ جگہ باقی تھی خواجہ نے خیال کیا کہ افسوس نفت جان گئی عیاری تو بن پڑی مگر جان بھی گئی بہت بڑی نادانی اس وقت کی کہ کوئی مقام نکلنے کا نہ رکھا یہ کونسی عقل مندی تھی کہ اپنی ہی جان دی اور آفاق کی بھی جان لی جس لیے یہ عیاری کی کہ آفاق کی جان بچے اُسکا انجام یہ ہوا کہ خود بھی مرے یہ خیال کر کے خواجہ نے اپنے دل کو خدا کی طرف رجوع کیا اور کہا کہ اے خداوند کریم و رحیم تو نے حضرت ابراہیم کو آگ سے بچایا آگ کو گلزار کیا میرے اوپر بھی رحم کر اس بلا سے نجات دے سوے تیرے کوئی اس بلا سے بچانے والا نہین ہے تو ہی بڑا مسبب الاسباب ہے کوئی سبب تو ایسا پیدا کر کہ مین اس بلا سے محفوظ رہون مین تیرے ایک بندے کو بچانے آیا ہون مین نے اُسی کے لیے اپنی جان دی تھی مین کیا بہت سے لوگ زندہ ہونگے تو سب کو بچانے والا ہے یہ کہکر اپنے دل مین قلب کو رجوع کر کے یہ شعر پڑھا شعر گلستان کند آتش بر خلیل + گر و نے ز آتش بلوذ آب نیل + دیگر بگرداب بلا افتادہ ام یا مصطفی دستی + بحر غم گرفتارم علی مرتضی دستی + زملات شب معراج دانستم یدالہی + چرا دستم نہ گیری یا علی بہر خدا دستی + یہ جو خواجہ نے بلک کر دعا کی در اجابت دعا وا تھے تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا اُسی وقت دعا قبول ہوئی جہان پر خواجہ کھڑے تھے اُنکے تلوے مین کانٹا سا کچھ چبھا کہ خواجہ نے یہ کہکر پانون اُٹھایا کہ زمین بھی اپنے اوپر کھڑی ہونے کی روادار نہین ہے کیا بُرا وقت آیا ہے یہ کہکر دیکھے کہ ایک مرتبہ طبقہ زمین کا شق ہوا اُس سے دو ہاتھ پیدا ہوے اور ایک سر اُسنے سر نکال کر ادھر اُدھر دیکھا مگر خواجہ ایسے پریشان تھے کہ اُنھون نے کچھ نہ خیال کیا بلکہ اور خوفزدہ ہوے کہ یہ کیسا پیدا ہوا کیا کوئی اور بلا نازل ہوئی کوئی بیر ہے آفاق کا کہ اُسکو لینے آیا ہے کیونکہ اکثر سُنا گیا ہے کہ جو ساحر ہوتا ہے اُسکے بیر اگر اُسکو لے جاتے ہین اسکو اپنے نزدیک نہ آنے دو ورنہ یہ بلا ہو کر تمھارے لپٹ جائے گا یہ خیال کر کے بیٹھے رہے مگر کدھر جاتے چارون طرف تو آگ تھی اُسنے سمجھ کر کہا کہ اے استاد پریشان نہ ہو جلدی اس غار مین چلے آیئے اپنی جان بچایئے مین ہون آپ کا غلام

قران جسلد آیئے مین نے بڑی محنت کی ہی خواجہ نے کہا کہ احمام بہت جاؤ خواجہ یہ سنکے خوش ہو گئے
تھے قران نے اپنا سر اندر کیا کہ خواجہ بھی اندر اُس نقب کے کودے اور کہا کہ قران کدھر آؤن قران
نے کہا کہ استاد چلے آیئے اپنی جان بچایئے یہ تو فرمایئے کہ آفاق بھی آپ کے پاس ہی خواجہ نے
جواب دیا کہ ہان ہی قران نے کہا کہ برابر چلے آیئے خواجہ نے کہا کہ اے قران یہ تم نے کیا تدبیر کی ہی کب
سے نقب کھود رہے تھی قران نے کہا کہ چلے آیئے پھر مین حال عرض کرونگا ابھی تو موقع جان بچانے کا
ہی اس بلا سے تو نجات ہو یہ سنکے خواجہ یاے خسارہ ی مارتے ہوے چلے ادھر قران نے آگے بڑھکر مشعل
عیاری کو روشن کیا اُسی روشنی مین یہ استاد و شاگرد چلے کوئی کوس ڈیڑھ کوس پر جاکر دوسرا سرا
ملا خواجہ و قران اُس نقب سے نکلے خواجہ نے کہا کہ قران تم نے بڑا کام کیا چلو وہان کا تماشہ دیکھین اگر
بن پڑے تو سمندر پر عیاری کرین یہ کہکر خواجہ اپنی صورت بدل کر چلے اس قدر جلد آئے کہ ابھی یہان
مجمع تھا اُدھر وہ جو عیار اُس مقام پر برہمنون کی صورت کوئی چوبدار کی صورت بنا تھا اُنھون نے یہ تدبیر کی تھی
کہ رال کے ہمراہ بیہوشی اُس آگ پر ڈالنا شروع کی تھی اُدھر مجمع بھی کم ہو گیا تھا کوئی دو چار ہزار آدمی ہونگے
لشکر تو جا چکا تھا کوئی لشکر نہ تھا یہان سمندر سردارون سمیت خیمون مین بیٹھا ہوا تھا اور یہ قصد تھا کہ ان سب
کو انعام دے کر رخصت کردن وہ دھوان جسمین بیہوشی ملی تھی اُڑکر اُن سب کی طرف چلا جسکے دماغ مین
پہونچا وہ بیہوش ہو کر گرا جسکو جھینک آئی وہ بیہوش ہوا وہ جو دو چار ہزار اہل مجمع تھے سب بیہوش ہو
ہو کر گرے اُدھر سب مع سمندر کے بیہوش ہوے وہ مقام صحرا خاموشان ہو گیا جو برہمن تھے سب بیہوش
ہو گئے سوا اُن عیارون کے کوئی باقی نہ تھا یہ اس فکر مین تھے کہ ان سب کو قتل کرون کہ خواجہ و
قران صورتین بدلے ہوے پہونچے انھون نے جو دیکھا کہ سب بیہوش پڑے ہوے ہین انھون نے خیال کیا کہ یہ کیا امر ہو
انکو کس نے بیہوش کیا ہی خواجہ جو آگے چلے کیا دیکھا کہ چند برہمن ٹہل رہے ہین کسی فکر مین انھون نے جو غور کر کے
دیکھا پہچانا کہ یہ تو سب عیارون مین انھین کوئی چالاک ہی کوئی برق ہی کوئی ضرغام ہی خواجہ نے پہچان کر کہا کہ
آج تو خوب مال مارا ہی بڑے دولت مند ہو گئے ہو گے یہ کہو کہ یہ آپ لوگون کی تدبیر ہی خوب کام کیا یہ کہکر قران
کہا کہ اے بھائی تم تو ان اہل مجمع کو لوٹو مین بھی اپنا کام کرتا ہون برق نے کہا استاد مین نے سمندر کو مع سب
سردارون سمیت بیہوش کیا ہی وہ شاہی خیمہ مین پڑے ہین یہ جو خواجہ نے سنا کہا شاباش مرحبا خوب
عیاری کی جاؤ تم لوگ اہل مجمع کو خوب لوٹو مین جاکر سمندر کو قتل کرتا ہون یہ کہکر خواجہ اُن خیمون مین آگے
سب سردارون کو برہنہ کرنا شروع کیا سب کو لوٹ لیا ایک کے جسم پر سوا ے زیر جامہ کے کچھ نہ چھوڑا سب
برہنہ کر کے اب خواجہ طرف سمندر کے چلے کہ اسکو قتل کرون جسے قریب پہونچے اور خیمہ پر اٹھ ڈالی کر قصد
کیا کہ وار کرون زمین شق ہوئی اُس سے ایک پتلا پیدا ہوا یہ کہتا ہوا کہ تو میرے آقا کو قتل کرتا ہی اس قدر
جلد آیا اور سمندر کو اٹھا کر اُسی زمین مین غائب ہوا اُس زمین پر خشک ہوئی جو معزز سردار تھے مثل گلاب
دستمالاق و عشاق وغیرہ کے سب کو پھر اکر لے گیا اور جو سردار باقی رہے خواجہ نے کہا کہ انکو کیا قتل
کرون افسوس کر کے رہ گئے اُدھر سے یہان آکے یہان عیارون نے سب کو برہنہ کر دیا تھا خواجہ نے
جو برہمن کہ بیہوش پڑے تھے اُن سب کو برہنہ کر دیا جلیو تک نہ چھوڑے سب لے لیے جب سب کو لوٹ چکے
کہا کہ چلو اب یہان کیا کام ہی یہ سنکے سب عیار خواجہ کے ہمراہ طرف لشکر کے چلے یہ تو اُدھر جاتے ہین
یہان وہ سب بادشاہ بھی جو کہ مقابلہ کو آئے ہوے تھے اور وہ بھی سمندر کے پاس بیٹھے ہوے تھے وہ بھی
بیہوش ہو گئے تھے خواجہ نے اُن سب کو بھی لوٹ لیا تھا اور اُنکے سردار بھی جو تھے وہ بھی لٹ گئے اور اُن

با دشاہون کے بیر بھی اُنکو اُٹھائے گئے تھے اُنکے خیمون مین لاکر اُن سب کو اُتارا اور ہوشیار کیا ہر ایک نے اپنی حالت عجیب پائی حیران ہوے کہ یہ کیا امر ہی کہ اُنکے بیرون نے جو کہ اُٹھائے گئے تھے کہا کہ ہم آپ کو بچا لائے ورنہ خواجہ عیار لشکر اسلام قتل کر ڈالتا افسوس اگر ہم نہ پہونچتے یہ جو اُنھون نے کہا وہ حیران ہوے کہ خواجہ کہان سے آئے اُن بیرون نے خبر دی کہ خواجہ نے عیاری کر کے آفاق کو بچا لیا وہ بوستی بن کر آئی تھی وہ آفاق کی زوجہ نہ تھی خواجہ نے سب کا مال لوٹ کر لے گئے بڑا غضب ہوا تھا اُنھون نے دریافت کیا کہ ہم کیونکر بیہوش ہوے کہا کہ عیارون نے بیہوش کیا یہ تدبیر کی کہ بیہوشی رال کے ساتھ آگ مین جلائی اُسکا جو دھوان اُٹھا آپ سب لوگ بیہوش ہو گئے بیر یہ کہکر غائب ہو گئے سب نے دوسرے لباس پہنے وہان سے باہر آئے سب اہل لشکر حیران ہوے کہ یہ بادشاہ اپنے اپنے خیمہ مین کیونکر آئے یہ تو وہان بادشاہ کے پاس تھے مگر کسی نے بسبب خوف کے کچھ دریافت نہ کیا خاموش ہو رہے اُدھر ہوا جو چلی اور اُن سب کے لگی ہوش آیا سب ہوشیار ہوے اپنی عجب حالت پائی کہ سوائے زیر جامہ کے کوئی خبر جسم پر نہین تھی اپنی حالت پر سب حیران ہوے جو کہ اہل شہر تھے وہ تو طرف صحرا کے چلے گئے اس خیال سے کہ اگر اس وقت شہر مین جائینگے تو سب لوگ ہم کو دیکھکر قہقہہ لگائینگے رات کو جائینگے جو سردار اُن لشکرون کے تھے وہ خیمون مین جو ہوشیار ہوے ایک دوسرے کی حالت دیکھکر حیران ہوے اور اُٹھ اُٹھکر طرف اپنے لشکرون کے چلے جو سردار سمندر کے تھے وہ ہوشیار ہوکر بسبب شرمندگی کے اُسی وقت سحر کرکے اور اپنے کو سحر مین پوشیدہ کرکے طرف شہر کے روانہ ہوے مگر حیران تھے کہ یہ کیا امر ہی بادشاہ کیا ہوا اور یہ کیا حالت ہم سب کی ہوئی یہ تو اسی فکر مین چلے جاتے ہین اُدھر بیرون نے سمندر شاہ کو اُسکے مقام خاص پر پہونچا دیا اور ہوشیار کیا سمندر کو جو ہوش آیا اپنے کو اپنی خواب گاہ مین پایا حیران ہوا کہ مین یہان کیونکر آیا کیونکہ مین تو اُس مقام تھا کہ جہان آفاق کو بلایا تھا اپنے حواس درست کرکے یہ دیکھا کہ میرے سحر کا پتلا کھڑا ہوا ہی کہا کہ تو مجکو کیون لایا اُسنے کہا کہ بڑا غضب ہوا تھا خواجہ نے آپ کو قتل کر ڈالا ہوتا اگر مین نہ پہونچتا سمندر نے کہا کہ خواجہ کہان تھے اُسنے کہا کہ وہ بوستی بن کر آئی تھی وہ خواجہ تھے آفاق کی زوجہ نہ تھی اُنھون نے آفاق کو قتل ہونے سے بچا لیا سب اہل جلسہ و مجمع کو لوٹ لیا عیارون نے بیہوشی ملا کر آپ سب صاحبون کو بیہوش کیا خواجہ آپ تلوار لے کر بیٹھے تھے کہ مین پہونچ گیا آپ کو لے کر چلا آیا یہ واقعہ گذرا آپ ذرا ہوشیار رہا کیجیے خواجہ آپکے دشمن ہو گئے ہین اس دفعت مین نے بچا لیا ورنہ اُنھون نے تو کام کر لیا تھا کوئی ایسا غافل ہوتا ہی ایسی غفلت نہ ہا نہین ہی یہ سُنکے سمندر حیران ہوا کہ بڑے غضب کے عیار ہین بڑی عیاری کی وہ پتلا یہ کہکر اور خبردے کر غائب ہو گیا سمندر اپنی خواب گاہ سے توبہ توبہ کرتا ہوا نکلا سب اہل محل حیران ہوے کہ بادشاہ کیونکر آئے ہم کو خبر بھی تو نہ ہوئی خواصون نے جو کہ زیادہ منہ لگی ہوتی ہین دریافت کیا کہ آپ کب تشریف لائے سمندر نے کہا کہ مین ابھی تو آیا ہون مگر تم سب سے پوشیدہ آیا سمندر نے اُنسے اصل حال نہ بیان کیا اُدھر اسی طرح سے ہر سردار کے بیر نے لے جاکر اُسکو اُسکے مکان مین ہوشیار کیا اور اس حال سے خبردار کیا اور غائب ہو گیا جو سردار کہ خیمہ سے سحر کرکے چلے تھے وہ بھی اپنے اپنے مکان پر آئے لباس پہنے باہر آئے سب نے دریافت کیا کہ آپ کیونکر آئے ہر ایک کے اہل خانہ و اہل محل کے یہی پہونچا اُنھون نے اپنی حالت بیان کی کہ نہ معلوم کیا واقعہ ہوا کہ ہم بیہوش ہو گئے اب جو ہوش آیا اپنے کو بغیر پایا سحر سے پوشیدہ ہوکر آئے جب لباس پہن لیا تب اپنے کو ظاہر کیا اُس دن سمندر نے دربار نہ کیا نہ کوئی سردار باہر نکلا یہان کی تو یہ کیفیت ہی اُدھر ملازمان آفاق جو اُس مجمع سے واپس ہوکر

آئے اُس مکان کو ویران دیکھکر رونے لگے سب اسباب اُٹھا لیا اور قصد کیا کہ آفاقیہ کو جائین وہان کا
بھی اسباب اپنے قبضہ مین کرین چونکہ رات ہوگئی تھی اس سبب سے اُسی مکان مین قیام کیا اُدھر وہ جو
لشکر صحرا مین بحکم آفاق جاکر مقیم ہوا تھا کہ جب بادشاہ قتل ہوگا تو ہم اگر ضرور مقابلہ کرینگے تھوڑے
عرصہ کے بعد کچھ لوگ اُس لشکر سے نکل کر یہان آئے کہ دیکھین کیا واقعہ گذرا یہان آکر دیکھا کہ کوئی نہین ہے
سناٹا پڑا ہوا ہے وہ مقام ہو مار رہا ہے راکھ کا انبار ہے کچھ ہیزم کچھ پتی پڑے ہوے ہین کچھ رال کے
بورے ہین ایک طرف کچھ خیمہ برپا ہین جہان سمندر بیٹھا تھا بھی کچھ آگ کا اثر باقی ہے سب لشکر اپنے اپنے
مقام پر قیام پذیر ہین یہ بھی نہین معلوم ہوتا تھا کہ یہان مجمع تھا یہ حال دیکھکر وہ لوگ لشکر کو واپس گئے افسرون نے
پوچھا کیا خبر لائے اُنھون نے بیان کیا کہ وہان تو کچھ بھی نہین ہے نہ بادشاہ یعنی سمندر ہے نہ لشکر ہے نہ اہل
ہین سناٹا پڑا ہوا ہے کچھ لکڑیان اور کچھ روغن پھیلے پڑے ہین رال کے بورے ہین کچھ خیمے برپا ہین مگر وہ
سب خالی ہین ہان وہ لشکر جو کہ اہل اسلام کے مقابلہ کو آتے تھے اپنے مقام پر مقیم ہین یہ سُنکے افسرون نے
باہم صلاح کی کہ رات کو شب خون مارینگے یہ صلاح کرکے اور شب خون پر آمادہ ہوکر وہ لشکر اُسی صحرا مین
مقیم ہوا راوی نے بیان کیا ہے کہ اس لشکر کو تو یہان مقیم رکھا جاتا ہے اب خواجہ و دیگر عیارون کا حال بیان
ہوتا ہے سب سے پہلے بادشاہ اسلام کا حال معرض تحریر مین آتا ہے کہ بادشاہ و صاحبقران آفاق اور
اُسکی زوجہ کو جلتے ہوے دیکھکر افسوس کنان اپنی بارگاہ مین تشریف لائے دربار فرمایا سب سردار
اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے دربار آراستہ ہوا مگر ہر ایک کی زبان پر افسوس ہے یہی ہر ایک کہہ رہا ہے کہ بڑا
ظلم سمندر نے کیا معزز شخص مارا گیا نہ معلوم خواجہ پر کیا گذری کل سے غائب ہین یہ کہکر گئے تھے کہ اُسکو
رہا کرکے لاؤنگا نہین تو اپنی بھی جان دونگا معلوم ہوتا ہے کہ عیاری نہ بن پڑی اُنھون نے بھی اپنی جان دی اور
بہت سے عیار جو بیٹھے تھے اُنھون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ ہم نے تو خواجہ کو نہین دیکھا ہان چالاک
و برق وغیرہ تو برہمن بنے ہوے موجود تھے مگر خواجہ کا پتہ نہ تھا صاحبقران نے فرمایا چالاک وغیرہ بھی
تو نہین آئے ضرور ان سب نے جانین دین مقام افسوس ہے کہ خواجہ قتل ہوے اور ہم سے کچھ نہ ہو سکا
کچھ معلوم نہ ہوا کہ ان لوگون نے کیونکر اپنی جانین دین بادشاہ نے فرمایا کہ خبر منگانا چاہیے کہ کیا واقعہ ہوا
صاحبقران نے فرمایا کہ ہرکارون کو روانہ کرتا ہون یہی گفتگو تھی کہ چند ہرکارے آکر پہونچے اُنھون نے
سلام کیا اور عرض کیا کہ عجب واقعہ ہوا کہ خود بخود سب اہل مجمع و اہل جلسہ جہان سمندر بیٹھا تھا مع سردارون
کے بیہوش ہوگئے ہم یہ دیکھکر بھاگے پھر کچھ حال ہم کو نہ معلوم ہوا کہ کیا گذری ہم اس خوف سے بھاگے کہ
کہین ہمپر یہ آفت نہ آئے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کارروائی عیارون کی تھی بیہوشی سے سب کو
بیہوش کیا بادشاہ نے فرمایا کہ ضرور یہی ہوا اب معلوم ہوا کہ عیار زندہ ہین اُنھون نے عوض مین خون
آفاق کے سب کو قتل کیا ہوگا یقین ہے کہ سمندر بھی قتل ہوا ہو تو تعجب نہین ہے صاحبقران نے
ہرکارون سے فرمایا کہ خبر تو لاؤ کہ کیا واقعہ گذرا ہرکارے سلام کرکے چلے تھے کہ خواجہ مع عیارون کے
ہنستے ہوے چلے آتے نظر آئے کہ بادشاہ کی نظر خواجہ پر پڑی فرمایا کہ خواجہ آتے ہین خوش ہین یہ جو
بادشاہ نے فرمایا صاحبقران و دیگر اہل دربار نے طرف دربار گاہ کے دیکھا کہ خواجہ مع عیارون کے
خوش خوش آتے ہین خواجہ نے آکر بادشاہ وغیرہ کو سلام کیا اپنی کرسی پر بیٹھ گئے اور عیار اپنے اپنے
مقام پر آکر کھڑے ہوے کہ صاحبقران نے خواجہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ خواجہ تم تو کہتے تھے کہ مین بدون
آفاق کے رہ کیے ہوے اب نہ آؤنگا مگر آفاق تو مع اپنی زوجہ کے جل گیا اور تم سے کچھ نہ ہو سکا تم

تو یہ کہ گئے تھے کہ مین اپنی جان دونگا اور آفاق کو رہا کرونگا یہ کیا ہوا خواجہ نے تیور بدل کر کہا کہ مین کوئی آپ کی طرح دیوانہ نہین ہون کہ جس امر کا اقرار کرون خواہ جان جائے خواہ رہے اُسکو ضرور کرون تدبیر کی نہ بن پڑی تو کیا کرون کوئی میری جان نکالتو نہین کہ مین اپنی جان بیکار ضائع کرتا آفاق تو بہت سے ممکن ہو جائین گے مین کیونکر زندہ ہوتا اگر مرجاتا تو کیا ہوتا کیونکہ سوائے مرنے کے کوئی دوسری صورت نہ تھی پھر مین کیون اپنی جان دیتا جب جان دیتا تب آپ خوش ہوتے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ میرا مطلب نہین ہے کہ تم کیون آئے مین نے تو تمھارے قول کو بیان کیا تم اس قدر کیون برہم ہوتے ہو اور ہم لوگ تو ضرور دیوانہ ہین ہم تو جو زبان سے کہتے ہین اُسپر ضرور عمل کرتے ہین اور جو اقرار کرتے ہین اُسکے پورا کرنے کی ضرور کوشش کرتے ہین جہان تک ممکن ہوتا ہے اُسکو پورا کرتے ہین خیر جو کچھ ہوا سو ہوا مقام افسوس ہے کہ آفاق بے خطا تمھاری الفت مین مارا گیا اور وہ ضرور مرد لائق تھا اور اپنے قول کا صادق تھا کہ اُسنے جان دی مگر تم سے جو اقرار کر گیا تھا کہ مین اب اگر آپ کے لشکر سے مقابلہ نہ کرونگا اُسکا پابند رہا اگر زندہ رہتا ضرور کبھی نہ کبھی ہماری شرکت کرتا اور اُسکی ذات سے ہم کو نیکی کی امید تھی وہ کافر ہو کر اپنے قول پر پابند رہا مقام افسوس ہے کہ ہم سے اُس نے نہ اقرار کیا تھا اگر ہم سے اقرار کرتا اور ہمارے اقرار پر جو کہ ہم سے کرتا وہ پابند رہتا تو ہم ضرور اُسکی رہائی کی تدبیر کرتے اور اس امر کی کوشش کرتے کہ اُسکو اس بلا سے نجات دین اور اُسکی کمک کرتے یہ جو صاحبقران نے فرمایا تو خواجہ نے جواب دیا کہ آپ تو ایسے ہی تھے اور بڑے جوان مرد تھے خیر آپ کی بلا سے یہ کہکر کہا کہ ہم نے تو عیاری کی اتنا روپیہ صرف کیا کچھ نہ ہوا ایک تو نقصان ہوا دوسرے زحمت ہوئی اور بیکام نہ ہوا اُسپر لوگون کی طعنہ زنی ہی گیا تدبیر کرتے جو اس امر سے محفوظ رہتے ہماری تو وہ مثل ہوئی کہ مرغی اپنے جی سے گئی کھانے والون کو سواد نہ ملا یہ کہکے نقصان مایہ و دیگر سے شماتت ہمسایہ تو ضد اور الگ ہوئے اُن لوگون سے خفیف الگ ہوئے اگر ہم یہ جانتے تو نہ آتے اور کسی طرف چلے جاتے تھوڑے دنون مین تو ضد اور اکر پریشان کرتے مین کل ضرور خانہ کعبہ کو اپنے والد کی خدمت مین چلا جاونگا وہان جاکر اپنی زندگی بسر کرونگا کیونکہ اب کوئی قدردان نہین ہی ہم تو اپنی مصیبت مین مبتلا ہین آفت کے مارے نقصان کا الگ صدمہ محنت کے برباد ہونے کا الگ رنج یہان آئے کہ جاکر صدمہ بیان کرین اور یہ کہین کہ ہم کیا بدتقدیر ہین کہ ساری کوشش ہماری بیکار ہوئی کیونکہ یہ امید تھی کہ اگر آفاق کو رہا کرکے لاتے تو آفاق سے الگ ملتا اُسکی زوجہ سے الگ ملتا آپ لوگ الگ دیتے یقین تھا کہ میرا قرضہ ادا ہو جاتا اور جو روپیہ کہ عیاری مین صرف ہوتا وہ الگ ملتا ہر سردار میری عیاری کو سنکے تعریف کرتا انعام دیتا خصوصاً ہمارے جہان پناہ فلک بارگاہ بہت کچھ عنایت فرماتے یہ سب نقصان میرا ہوا اُسپر یہ امر ہوا کہ طعنہ زنی ہوئی ہی میرا بھی کیا مقدر ہی اس سے یہی بہتر ہی کہ مین یہان سے چلا جاؤن یہ جو خواجہ نے کہا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو ضرور تھا کہ تم کو بہت کچھ ملتا مین بھی اگر خوش ہوتا تو ضرور دیتا اور ہر سردار سے دلاتا مگر کیا ہوتا ہی کہ تم بے نیل مقصود آئے خواجہ نے عرض کیا کہ اچھا یہ فرمایے کہ آپ کیا عنایت فرماتے اور سردارون سے کیا دلواتے اور ظل اللہ کیا مرحمت فرماتے اگر ملا نہین تو مین سنکے اپنے دل کو خوش تو کر لون اور یہ خیال کرون کہ اگر مین یہ کام سرانجام دیتا تو اس قدر ملتا صاحبقران نے فرمایا کہ مین خود تم کو دس ہزار روپیہ اور ایک خلعت دیتا اور جو جو سردار اس امر مین حرکت کرتے اُنکے مرتبہ کے موافق تم کو خلعت ملتا ہر سردار سے پانچ سو دلواتا جہان پناہ کو اختیار تھا کیونکہ وہ سب کے مالک تھے جو اُنکا دل چاہتا وہ مرحمت فرماتے اور جو روپیہ کہ عیاری مین تم نے

صرف کیا تھا اگر تم ایمان سے اُسکا حساب پیش کرتے تو بھی تم کو ملتا خواجہ نے حساب کرکے کہا کہ آج تو مجکو
کئی لاکھ کے قریب ملتا کیونکہ کس قدر سردار ہین صاحبقران نے فرمایا کہ جو سردار ان معزز ہین اُن سے
پانچ سو اور جو کہ غیر معزز ہین اُنسے اُنکے مرتبہ کے موافق ملتا خواجہ نے عرض کیا اسوقت بہت کچھ ملتا بادشاہ نے
فرمایا کہ مین بھی بہت کچھ دیتا ایک خلعت بیش بہا جو پندرہ ہزار روپیہ کا مین نے تمہارے لیے تجویز کیا تھا دیتا اور
ہر عیار کو بھی خلعت دیتا یہ سنکے خواجہ نے عرض کیا کہ میرا مقدر اور بڑے زور سے قہقہہ لگایا اور صاحبقران
بادشاہ سے عرض کیا کہ روپیہ و خلعت میرے لیے اور قران دبرق وچالاک دضرغام وغیرہ کے لیے کہ سب
پندرہ عیار ہین طلب فرمایئے اور دیگر سردارون سے روپیہ جمع کرایئے مجھ سے آفاق کو مع اُسکی زوجہ کے
زندہ یعنے بھلا ہم اقرار کرکے جائین اور پورا نہ کرین ہم کہ گئے تھے کہ یا تو جان دی یا آفاق کو لے کر آئے بدون
اسکے منہ نہ دکھائینگے اور بیرے بنل مقصود واپس آتے اگر صورت مقصود نہ نکلتی تو آج سمندر کا خاتمہ کرتا
یا ہم نہ ہوتے یا سمندر نہ ہوتا مین نے تو اسپر بھی اُسکا خاتمہ کیا تھا کیا کرون اُسکا سحر اُسکو لے گیا آپ سے
اے صاحبقران مین قسم کھا کر گیا تھا کہ بدون آفاق کو رہا کیے ہوے نہ آؤنگا اپنی جان دونگا وہی کیا
جان پر کھیل کر عیاری کی تھی کوئی درجہ جان کے جانے مین باقی نہ رہا تھا خدا نے فضل کیا کہ جان بچی اور
آبرو بھی رہی کام بھی ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ دوسرا فقرہ ہے کہ ہم سب روپیہ جمع کرین آپ اُسپر قبضہ
کرکے یہ فرمائین کہ یہ روپیہ اُس قرضہ مین آیا جو کہ عیاری مین صرف ہوا ہے تو مین انسانا دان نہین ہون جو آپ
کے فقرہ مین آکر اپنا نقصان کرون اور اپنے ساتھ سب کو زیر بار کرون خواجہ نے کہا کہ مین اسکو کیا کرون کہ
آپ میرے کلام کو فقرہ تصور کرتے ہین مین قسم کھا کر عرض کرتا ہون کہ جو مین فقرہ کرتا ہون یہ جو خواجہ نے
بقسم عرض کیا صاحبقران کو یقین ہوا پس اُسکی وقت حکم دیا کہ دس ہزار روپیہ اور ایک خلعت برائے
خواجہ اور چودہ خلعت عیارون کے لیے اور ایک ایک ہزار روپیہ فوراً حاضر ہوا اور یہ حکم فرما کر سب سردارون سے
فرمایا کہ آپ لوگ بھی خواجہ کے لیے روپیہ طلب کرین جو سردار معزز تھے اُنھون نے پانچ پانچ سو روپیہ بحکم
صاحبقران اور ایک ایک سو اپنی اپنی طرف سے برائے خواجہ اور سو سو روپیہ برائے عیاران طلب کیا اور جو سردار
غیر معزز تھے اُنھون نے اپنی اپنی لیاقت کے موافق برائے خواجہ اور برائے عیاران طلب کیا اور بادشاہ
نے بھی ایک خلعت برائے خواجہ اور عیارون کے لیے خلعت و روپیہ اور پندرہ ہزار روپیہ برائے خواجہ
طلب کیا تھوڑے عرصہ مین سب روپیہ جمع ہو کر بارہ روپیہ کا ایک انبار لگ گیا ایک طرف خواجہ کے لیے جمع
تھا اور ایک طرف عیارون کے لیے خواجہ نے عرض کیا کہ یہ حساب موجود ہے جو کہ عیاری مین صرف ہوا ہے یہ
روپیہ بھی طلب فرمایئے اور مجھ سے آفاق کو لیجیے اور میری عیاری کی داد عنایت فرمایئے اور ان عیارون کے
کام کی تعریف فرمایئے اب جو صاحبقران نے اُس فرد حساب کو دیکھا اُسمین پچیس ہزار روپیہ کا صرف
لکھا تھا صاحبقران نے فرمایا کہ اس قدر روپیہ کس امر مین صرف ہوا ہے خواجہ نے جواب دیا کہ پہلے آپ
روپیہ طلب کرلین پھر ہر رقم کے صرف کرنے کی صداقت آپ سے عرض کرونگا صاحبقران نے وہ بھی
روپیہ منگا کر جمع کیا اب خواجہ نے کہا کہ سب اہل دربار متوجہ ہون اور میری کارروائی کی داد دین کہ کیا
کام کیا ہے سب سردار مع صاحبقران و بادشاہ و عیارون کے جو کہ یہان موجود تھے اور برائے عیاری
نہین گئے تھے حاضر خدمت ہو کر بگوش ہمہ متوجہ ہوے اب خواجہ نے اپنا یہان سے نکل کر لشکر اسلام سے جانا
لشکر کفار مین وہان سے شہر کے روانہ ہونا اور داخل شہر ہونا شہر کی گشت کرکے دربار مین جانا دربار کو
خالی پانا وہان سے اسی فکر مین روانہ ہونا اُس چوبدار کا ملنا اُس سے گفتگو کا ہونا آخر کو اُسکو عیاری

کرکے بیہوش کرنا اپنا دربار خاص مین جانا وہان کی تقریر جو باہم ہوئی تھی وہ کہنا اور جب سب رخصت ہوکر اپنے اپنے مقام کو گئے تھے بیان کرنا اور اپنا طرف قید خانہ کے جانا وہان بندوبست کا مل پانا وہان سے مایوس ہوکر ایک طرف کو جانا مکان کا آفاق کے ملنا اسکو دریافت کرکے چارون طرف مکان کے اس خیال سے پھرنا کہ اگر موقع ملے تو مین گھل اندر سکے جاؤن جگہ کا نہ ملنا مجبور ہوکر ایک درخت کے سایہ مین سانے اُس کمرے کے بیٹھنا اور فلک سے شکایت کرنا آفاق کی زوجہ کا کمرہ کھول کر دیکھنا اسکا تقریر کرکے طلب کرنا خواص کا آکر لے جانا اُسکے پاس اپنا پہونچنا اور جو تقریر ہوئی تھی سب بیان کرنا اسکو ذبہ دینا اُس سے رخصت ہوکر اُس خواص کے ساتھ چلنا موقع پاکر اسکو بیہوش کرنا اُسکے بعد اُسکی صورت بن کر ملکہ کے پاس آنا یہ نہ بیان کیا کہ مین تمام مکان آفاق کا لوٹ لایا اپنا زوجہ آفاق سے تقریر کرکے اُس ذبہ کے کھولنے کی ترغیب دلانا اُسکا ذبہ کو دیکر بیہوشی کا آنا اُسکا بیہوش ہونا اُسکو نذر زنبیل کرکے اُسکی صورت بن کر ست ست پکارنا سب کا جمع ہونا اور سمجھانا اپنا نہ ماننا آخر کو بوقت سحر سب کا ستی کو لیکر شاہ دختر سے چلنا اُس مقام پر پہونچنا اور سمندر کا ملازم کو بھیجنا واسطے سمجھانے کے نہ قبول کرنا آخر کو ہمراہ آفاق کے آگ مین جانا آگ کا مشتعل ہونا اپنا آفاق کو بیہوش کرکے نذر زنبیل کرنا اور اس فکر مین ٹھہرنا کہ کوئی راہ بھاگنے کی ملے آخر کو جب سب آگ ہوگئی اور چارون طرف سے شعلہ اٹھنے لگے اپنا گھبرانا اور اپنے کو نفرین کرنا آخر کو عاجز ہوکر طرف خدا کے رجوع کرنا قران کا آنا طبقہ کا زمین کے توڑنا اپنا قران کا صدا دینا اپنا قران کے ساتھ اُس نقب کے ذریعہ سے باہر آنا اور صورت بدل کر قران کو لے کر اُس مقام پر آنا جہان مجمع تھا سب کو سمندر کے بیہوش پانا اپنا سمندر پر ظاہر ہوکر جانا زمین کا شق ہونا پتلے کا نکلنا سمندر کو اُٹھالے جانا اسی طور سے سب سردارون کے بیرون کا آنا اور اُنکو لے جانا اپنا مایوس ہوکر رہ جانا سب بیان کیا اور عرض کیا کہ صاحبقران پہ نقصان ہوا کہ ان ناخلف نیون نے سب سردارون کو سمندر کے برہنہ کیا تھا اور جواہر مجمع تھے اُنکو بھی بڑا نقصان ہوا یہ سب مالدار ہوگئے اب خوب تمارباری ہوگی یہ نقصان ہوا جب یہ سب عیاری بیان کرچکے اُسکے بعد کیا کیا کہ جال مارکر وہ سب روپیہ اور خلعت جو کہ اُنکے تھے وہ اور جو کہ اور عیارون کے تھے نذر زنبیل کرلیا اور کہا کہ انکو کیا ضرورت ہی یہ تو مال مارچکے ہین خوب تمارباری ہوگی اور نقصانی بھی ہوگی یہ مین نے روپیہ اُس مال کے عوض مین لیا کہ جو اُسمین میرا حصہ تھا ہان اب ان سے فرمایئے کہ یہ سب اپنی عیاری عرض کرین کہ انھون نے کیا کیا اور قران اپنی عیاری بیان کرین ہان انکو مین کھہ دونگا کہ انھون نے میری جان بچائی اور انکے ہاتھ کچھ مال نہ آیا یہ محروم رہے مین کوئی ناانصاف نہین ہون صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ یہ کیا حرکت تھی کہ تم نے ہمارا مکمل روپیہ لے لیا کوئی تم کو روپیہ نہ دیتا کیا یہ خیال تھا جب کہ یہ روپیہ تمھارے لیے سنگایا گیا تھا تو ضرور تم کو ملتا خواجہ نے عرض کیا کہ کیا اعتبار تھا آپ لوگون کی طبیعت پلٹ جاتی تو مین کیا آپ سے دعوا کرتا اگر دعوا بھی تو مین کیا آپ سے سربر ہوتا بیکار میرا حق ہوتا تو ثابت ہے مین نے تقدم بالحفظ کیا اور میرا روپیہ صرف ہوتا کیونکہ آپ لوگ تو مفت کے تکمے کھا کھا کر موٹے ہوئے ہین مین دبلا پتلا آدمی آپ جسکو حکم دیتے کہ اسکی گردن مین ہاتھ دے کر باہر نکال دو تو بیکار کو آبرو جانی اور کچھ حاصل نہ ہوتا یہ ہوتا کہ ہر ایک مجکو نفرین کرتا اور سوائے ندامت کے کچھ نہ ہاتھ آتا اور بقول آپ کے جب میرا مال تھا تو مین کیون نہ لیتا کیا ضرورت تھی کہ پڑا رہنے دیتا صاحبقران نے فرمایا کہ بجا ارشاد ہوا اجی حضرت جب آپ خلعت پہن کر بارگاہ سے نکلتے تو لوگ دیکھتے سب کو معلوم ہوتا کہ خواجہ کو عیاری کے صلہ مین خلعت ملا خواجہ نے کہا کیا خوب آپ نے میرے مروانے کی تدبیر کی ہی اول تو سب سردار مجکو کیون زندہ رکھتے کہتے کہ آج تو خلعت ملا ہی روپیہ بھی نقد ملا ہوگا ہمارا فرض ادا کرو اگر انکو کچھ

فقرہ دے کر مال دیتا تو شہدے لشکر کے انعام طلب کرتے ہین کہان سے دیتا خیر انکو کچھ دے کر جان بچاتا تو رات کو ڈانکہ پڑتا ایک تو میرے پاس ہی کیا جو لے جاتے صرف ایک لوٹا اور پتیلی ہی دہی جاتا اور یہان سے لے کیا جاتے ہین خلعت پہن کر جو باہر نکلتا میری جان جاتی اور کچھ نہ حاصل ہوتا اس خیال سے مین نے یہ حرکت کی صاحبقران نے فرمایا کہ آپ کی رائے تو بہت عمدہ ہی اچھا خواجہ آفاق کو عنایت فرمایئے جو کچھ کیا آپ نے بہت اچھا کیا یہ ہماری غلطی ہی کہ ہم نے پہلے سے کیون دنگا لیا اچھا وہ جو روپیہ آپ نے برائے صرف لیا ہی اسکا حساب بتایئے خواجہ نے کہا کہ آپ گھبراتے کیون ہین مین حساب بھی بتاتا ہون اور آفاق کو بھی نکالتا ہون مین بھاگا نہین جاتا ہون آپ پہلے بیمارون سے تو آنکی بیماری کا حال سُن لیجیے اور انصاف فرمایئے کہ انھون نے جو یہ سب مال مارلیا ہی انکا حق ہی کہ میرا یہ کام کیا کہ انھون نے پھر جو فرمایئے گا مین بجا لاؤنگا صاحبقران نے اُن بیمارون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ آپ لوگ اپنی بیماری کی حالت بیان کرین پہلے قران نے عرض کیا کہ مین درہ کوہ مین بیٹھا ہوا عبادت کر رہا تھا کہ اُستاد پہونچے انھون نے سب حال بیان کیا اور فرمایا کہ مین بڑے بیماری جاتا ہون یہ فرماکر چلے گئے مین بھی وہان سے نکلا نماز وغیرہ سے فراغت کرکے چلا کہ تدبیر کرون یہان آیا دیکھا کہ انبار ہیزم ہو رہا ہی بس مین صحرا کو چلا گیا ایک مقام تجویز کرکے اور سیدھا باندھ کر نقب کنی کرنا شروع کی اس خیال سے کہ جب لوگ آفاق کو ہیزم کے اندر لاکر بھائینگے مین طبقہ توڑ کر اسکو نکال لے جاؤنگا بس نقب کنی کرتا ہوا چلا رات بھر برابر مین نے نقب کنی کی اور اس قدر دن جو کہ گذرا ہی جب مہرہ ٹوٹا ہی میری محنت کو خیال فرمایئے کہ کس قدر مشقت کی خود ہی نقب کھودتا تھا خود ہی مٹی باہر لاکر ڈالتا تھا پکی آدمیون کا کام تھا مجھ اکیلے نے کیا خوب محنت کی تھی کہ تمام کیا مگر خدا نے محنت کی یہ جزا دی کہ مین وقت پر پہونچا اگر تھوڑی دیر اور نہ پہنچتا تو میری محنت بیکار ہوتی اور خواجہ و آفاق جل جاتے فکر اسکا ہی کہ محنت رائیگان نہ ہو لی مین خواجہ کو لے کر نکل آیا یہان آکر خواجہ نے قصد سمندر کے قتل کرنے کا کیا تھا کہ اسکو تنہا دیکھ کر لے گیا یہ میری بیماری تھی خواجہ نے کہا کہ کیون بھی قران مین نے ایک جبہ بھی پایا سچ کہنا ان سب نے سب مال لوٹ لیا شاید یہ کہین کہ خواجہ نے لیا تو خرابی ہو صاحبقران کو یقین ہو گا مین کہتا ہون کیونکہ یہ سب تو جلے ہوئے ہین میری اس وقت کی تقریر سے کہ مین نے آنکے بھی غلطی نکالی ہی تم نہ پریشان ہو نا فیصلہ ہو جاے تو مین تمہارا مال تم کو دونگا مین کوئی غاصب نہین ہون قران نے یہ تقریر سُنکے سر جھکا لیا اور دل مین کہا کہ تم نے وہ بھی مال مارا اور یہ بھی ایک جبہ تو دے نہین یہ دل مین کہکر کہا کہ جی ہان بجا ارشاد ہوتا ہی یہ سُنکے صاحبقران نے کہا کہ آپ لوگ بیان کرین انھون نے عرض کیا کہ اے صاحبقران جب ہم بعد جانے خواجہ کے یہان سے روانہ ہوئے پہلے شہر مین گئے وہان کوئی موقع نہ ملا آخر کو لاچار ہوکر چلے گئے جہان انبار ہیزم ہو رہا تھا ہم سب نے اپنی صورتین برہمنون کی بنائین جو برہمن آتے تھے آنکے ساتھ شامل ہوکر کام کرنے لگے سب لوگ آکر جمع ہوے یہان تک کہ سمندر آیا آفاق آیا خواجہ کی آمد ہوئی کہ سنی ہوئے تھے ہم سب اپنے کام مین مصروف تھے یہان تک کہ آفاق مع اپنی زوجہ نقلی کے اُن لکڑیون کے اندر گیا آگ دی گئی ہم لوگ تو وہان موجود تھے ہم نے رات ہی کو یہ تدبیر کی تھی کہ لکڑیون کے انبار پر بیہوشی کی دوا مل دی تھی آگ جو لگی خوب دھوان بلند ہوا اسپر مرہ یہ کیا کہ جب اور دوا مل کر آگ مشتعل کی جانے لگی ہم نے اسکے ساتھ ہی بے ہوشی کی دوا نا شروع کی خوب دھوان بلند ہوا اتنے عرصہ مین سب لوگ چلے گئے جس قدر آدمی اور سمندر اور سردار آئے تھے سب کے سب بے ہوشی کے اثر سے بیہوش

ہوے ہم نے قصد کیا کہ جاکر سمندر کو قتل کرین کہ خواجہ صاحب مع قران کے تشریف لائے ہم کو پہچانا ہم
نے اُنکو پہچانا ہم کو حکم دیا کہ تم اہل مجمع کو لوٹو مین جاکر سمندر کو قتل کرتا ہون ہم بموجب حکم اہل مجمع کو لوٹنے
لگے ہم نے شب کو برہنہ کیا اُستادون کے جہان سمندر و سرداران سمندر اور وہ بادشاہ جو کہ
مقابلہ کو آئے تھے اور اُنکے سردار بیہوش پڑے تھے اُن سبکو لوٹ لیا سب کو برہنہ کیا سمندر کو قتل کرنے
چلے تھے کہ پتلا پیدا ہوا سمندر اور سب سرداروں کو لے گیا جب اذنا سردار رہ گئے تو خواجہ وہان سے واپس
آئے ہم سب لوٹ چکے تھے ایک مقام پر جمع کیا تھا کہ خواجہ نے آکر زر زر بیل کیا ہم کو ایک جبہ نہ دیا ایک
پارچہ کپڑے کا دیا فرماتے ہین کہ سب عیارون نے لیا ہم سے قسم لیجیے جو ہم کو کچھ ملا ہو خواجہ نے کہا
کہ تم قسم کھاتے ہو کہ تم نے نہین لوٹا ہی اور بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ تم لوٹتے اور خواجہ تم کو نہ دیتے یہ تو
ممکن نہ تھا آپ فرمائین تو سہی یہ اس قدر مال ہم کو دے دیتے صاحبقران نے کہا کہ تم لوگ سچ کہتے ہو
وہ ممکن نہ تھا اور یہ ممکن ہی ضرور انھون نے لیا ہوگا یہ صرف تہمت ہی یہ سنکے خواجہ نے عرض کیا کہ مجکو
پہلے سے یقین تھا کہ یہ لوگ اسی طور سے بیان کرینگے اور صاحبقران کو یقین ہوگا اب معلوم ہوا کہ آپ
نے اُس مال کے سوا سے بہت سا مال مارا ہی آپ لوگ برہمن بنے تھے خوب مال مارا ہوگا ایک جبہ ایک
برہمن کے ہاتھ نہ لگا ہوگا اب تو خوب قمار بازی تشہ بازی زندی بازی ہوگی افسوس ہی کہ اس مشقت
اور محنت سے تو پیدا کروا دریون برباد کروا دو تم نے تو کوئی محنت بھی نہین کی صرف برہمن بنے ہوے مال مارا ہی
خوب کھانے کھائے خوب مزے اڑائے محنت تو ہم دو آدمیون نے کی ایک قران نے اور ایک ہم نے
ورنہ تم لوگ تو حرام خور ہو حرام کا مال مارلیا اور یہ تہمت لگاتے ہو کہ اُستادنے لے لیا اور صاحبقران کو
یقین بھی آگیا خیر نہین لیا تو لیا آپ میرا کیا کرلینگے اور جو لے گا وہ گا تم کو دون کہ تم بیہودہ کامون مین فضول
صرف کرو مین تو محتاجون کو دیتا ہون خانہ کعبہ بجتا ہون اور حاجیون کو تقسیم کیا جاتا ہی کار خیر مین صرف
ہوتا ہی یہ سنکے وہ عیار خاموش ہو رہے صرف اس قدر جواب دیا کہ بہت بجا ارشاد ہوتا ہی بڑی خرابی کی
بات ہی کہ جو مال لوٹ مار کے اور عیاری کرکے حاصل کرین وہ بھی آپ لین اور جو انعام وغیرہ ملے وہ
بھی ضبط کرلیا جاے تو ہماری کیونکر بسر ہو خواجہ نے جواب دیا کہ مین غاصب ہون کہ تمھارا مال غصب
کرتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ جانے دو یہ تمھارے اُستاد ہین انھین کو لے لینے دو یہ جو بادشاہ نے
کہا خواجہ بھی خاموش ہو رہے مگر نگاہ قہر اُن عیارون کو دیکھا کیے وہ سر جھکائے کھڑے رہے کہ
اتنے مین صاحبقران نے فرمایا کہ آفاق کو لائیے اب تو سب مال ہضم کرکے بیٹھے ہو سب مجمع کو لوٹ لیا سمندر
کو لوٹ لیا یہان جو مال آیا تھا تمھارے لیے اور عیارون کے لیے وہ بھی لیا اب باتین نہ بنائیے بس ہو چکا خواجہ
نے کہا کہ باتین مین نہین بناتا ہون بس آفاق کی رونمائی لائیے جسکو جسکو صورت دیکھنا ہو وہ روپیہ لائے
ورنہ دربار سے چلا جائے صاحبقران نے فرمایا کہ زیادہ باتین نہ بنائیے دوسری تدبیر تحصیل کرنی کی جاری کی ہی کسی کو
ضرورت نہین ہی اور یہ جو روپیہ آپ کو دیا گیا ہی پس امر کا ہی اسی امر کے لیے دیا گیا ہی خواجہ نے تیوری بدل کے
کہا کہ یہ تو میری عیاری کا انعام تھا اور کسکو دیا ہی لوگ سنینگے تہمت لی جاتی ہی کوئی مردے پر تہمت لیتا ہی آپ زندے پر
کیا خوب اگر روپیہ ملتا تو میرے پاس ہوتا کیا مین کہین لے گیا یہ جملہ کہا صاحبقران اور بادشاہ خوش ہوے
ہنسنے لگے خواجہ سے کہا کہ لاؤ اب دیر نہ کرو خواجہ نے کہا کہ روپیہ منگائیے اب دیر نہ فرمائیے ہان سچ ہی وہ بیچارہ
بیہوش پڑا ہوگا آخر کو بادشاہ و صاحبقران نے ایک ایک ہزار روپیہ اور طلب کیا سب سرداروں نے بھی اپنی
اپنی لیاقت کے موافق طلب کیا جب روپیہ جمع ہو گیا خواجہ سے کہا کہ لیجائیے بس خواجہ نے آفاق اور اُسکی

زوجہ کو زنبیل سے نکالا سب نے دیکھا کہ آفاق اور اسکی زوجہ دونون بیہوش پڑے ہین کہ خواجہ نے آفاق
کو نقیلۂ رفع بیہوشی دیا کہ اسکو ہوش آیا اُسنے اپنی آنکھ کھولی دیکھا کہ ایک دربار مین ہون وہان خدا پرست
بیٹھے ہوے ہین اسنے آنکھین بند کرلین یہ خیال آیا کہ مین مرا ہون اور مرنے وقت میرا یہ اعتقاد تھا کہ مذہب
اسلام برحق ہی پس مین خدا پرستون کے ساتھ رکھا گیا ہون اُس مقام پر آیا ہون کہ جہان خدا پرست مرکے
جاتے ہین خواجہ نے جو دیکھا کہ آفاق نے آنکھین بند کرلین پکار کر کہا کہ ای آفاق ہوشیار رہو تم زندہ ہو مین
عیاری کرکے اور اپنی جان پر کھیل کر تم کو لے آیا ہون یہ دربار بادشاہ اسلام ہی ہوشیار ہوکر دیکھو کہ وہ سلامت
تخت پر بادشاہ تشریف فرما ہین اور دنگل پر صاحبقران عالی جاہ جلوہ فرما ہین اور سب سردار موجود ہین یہ جو خواجہ
نے کہا آفاق نے آنکھین کھولین دیکھا کہ درحقیقت مین زندہ ہون بارگاہ صاحبقران مین موجود ہون بس اُٹھ
کھڑا ہوا سب کو سلام کیا بادشاہ کے قدم چومے صاحبقران کے قدم پر گرا صاحبقران نے گلے سے لگا یا فرمایا
کہ آفاق کے لیے کرسی لاؤ فوراً حاضر کی گئی آفاق کرسی پر بیٹھا ادھر خواجہ نے آفاق کی زوجہ کو ہوشیار کیا
اسکی جو آنکھ کھلی اُسنے دیکھا کہ مین تو اپنے مکان مین بیٹھی ہون لونڈی سیمونی سے باتین کر رہی تھی اور اپنے شوہر کے
بھیجے ہوے ڈبہ کو کھولتی تھی اُسکے بعد مجکو کچھ نہین معلوم ہوا کہ مین یہان کہان سے آئی یہ خیال کر رہی تھی کہ خواجہ
نے کہا ای ملکہ ہوشیار رہو یہ تمہارا خیال خام ہی مین تم کو عیاری کرکے اپنی بارگاہ مین لایا ہون یہ دربار صاحبقران
ہی دیکھو تمہارا شوہر بھی موجود ہی اُسکو بھی مین رہا کرکے لایا ہون کوئی مقام خوف نہین ہی ہوشیار ہو یہ جو خواجہ
نے کہا وہ عورت بھی اُٹھ بیٹھی سلام کیا بادشاہ کو صاحبقران کو اُسکے لیے بھی صاحبقران نے کرسی طلب
فرمائی وہ بھی اپنے شوہر کے پاس بیٹھی جب وہ بیٹھ چکی آفاق اور اُسکی زوجہ نے ایسا دربار دیکھا کہ جو کبھی
خواب مین بھی نہ دیکھا تھا اُس دربار کو دیکھکر حواس جاتے رہے دیکھا کہ تخت پر بادشاہ تشریف فرما ہین دنگل
تشوکت پر صاحبقران طرف دست راست کے اور طرف دست چپ کے سب سردار ان معزز اپنے اپنے
دنگلون پر متمکن ہین دفرزندان صاحبقران بیٹھے ہین ایک طرف سہراب جادوئی غرت سے بیٹھا ہوا ہی اُسکے
برابر ایک طرف ملکہ غزالان کوکبہ روشن تن مع اپنے سردارون کے بڑی آبرو سے بیٹھی ہوئی ہین مریخ آفتاب علم
مع سامران نامی کے متمکن ہی دربار ساحرون دغیر ساحرون سے مملو ہی ہر ایک اس غرت سے بیٹھا ہی کہ یہ غرت
سہراب کا نہ غزالان کی نہ کوکبہ کی کبھی دربار سمندر مین نہ تھی باوجودیکہ اسکی بڑی غرت دربار سمندر مین
تھی مگر یہ غرت نہ تھی جو کہ یہان دیکھی آفاق یہ قدر و منزلت و غرت و توقیر ہر ایک کی دیکھکر بہت حیران ہوا
اُسکی زوجہ نے بھی اپنے دل مین کہا کہ لوگ بڑے قدردان ہین اُنکی اطاعت مین یہ مرتبہ ملتے ہین یہ خیال اپنے
دل مین کر رہا تھا کہ خواجہ نے آفاق سے کہا کہ ای آفاق اب تم کیا کہتے ہو مذہب اسلام قبول کرتے ہین اور
صاحبقران کی شرکت کرتے ہین کیونکہ سمندر نے تمہارے ساتھ وہ حرکت کی ہی کہ کوئی شخص ایک ادنی ملازم
کے ساتھ نہ کرے گا تم نے بسبب پاس نمک کے کوئی سلوک اُسکے ساتھ نہ کیا یہ کوئی حرکت تھی اگر مین نہ جاتا
اور عیاری نہ کرتا تو تمہاری تو جان جا چکی تھی اور یہ بھی مجکو معلوم ہی کہ یہ جو اُسنے کیا صرف اس لیے کیا کہ بعد
تمہارے تمہاری زوجہ سے عقد کرلے اُسی کے ساتھ رہنا اور اُسکی اطاعت کا دم بھرنا کہ جو اپنی غرت کا
خواہان ہو بالکل خلاف عقل مندی ہی اور تم تو اُسکے حکم سے اپنی جان کو گنوا چکے تھے مگر تمہاری قضا نہ تھی مین نے
جاکر تم کو بچایا پس اب کوئی نقصان اور ہرج کی بات نہین ہی نہ کوئی نمک حرام تم کو کہہ سکتا ہی ہر ایک کو اپنے
فعل کا اختیار ہی تم نے اُسکے ساتھ کوئی بدسلوکی اور نمک حرامی نہین کی جو کوئی تم کو کہے بلکہ اُس نے تمہارے
ساتھ سراسر بدسلوکی اور ظلم کیا اُسکو تو تمہاری قدر کرنا تھی کہ ایسا خیر خواہ کسی کو میسر نہین ہوتا ہی اب تم کو

لازم ہی کہ تم اسکی رفاقت ترک کرو اور شرکت لشکر اسلام کرو یہ خیال کرکے کہ سمندر ظالم ہی اب اسکا ادبار آچکا کہ
جب تم ایسے دوست کے ساتھ وہ یون پیش آیا یہ امر ضروری ہی کہ جب لشکر کی بربادی کے دن آتے ہین تو وہ
دوست کو دشمن کرتا ہی آیندہ تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی آفاق خاموش بیٹھا سنا کیا کچھ جواب نہ دیا جب
خواجہ اپنی تقریر ختم کرچکے آفاق نے کہا کہ پہلے آپ یہ فرمائیے کہ آپ مجکو اور میری زوجہ کو کیونکر لائے ہین
جلانے کے لیے آگ مین ڈالا گیا تھا یا اپنی زوجہ کے خواجہ نے کہا کہ سنو جو عیاری مین نے کی ہی اسکی داد
یہ ہی کہ تم لشکر اسلام کی شرکت کرو آفاق نے کہا کہ آپ بیان کرین تو مین اسکا جواب آپ کو دونگا یہ سنکے
خواجہ نے اپنی عیاری کا حال اول سے آخر تک سب بیان کیا اور کہا کہ یون جان پر کھیل کر تمکو رہا کرکے لایا
ہون یہ عیاری کی آفاق اور اسکی زوجہ یہ عیاری سنکے دنگ ہوگئے خواجہ نے کہا کہ مین نے تو خاتمہ کردیا تھا
مگر مجکو اسکی خبر نہ تھی کہ اسکے سحر کے پھیلے ہوئے ہین ورنہ مین اسکی بھی تدبیر کرتا خیر اب بچ گیا سمندر میرے
ہاتھ سے بچ کر جائے گا کہان ابھی اسکی زندگی باقی تھی خیر جو دن کی زندگی ہی وہ دن کی جاتا کہان ہی ایک نہ ایک
دن مین اسکو قتل کرونگا بقول کسے بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی ایک دن ضرور کار دے سامنا ہوگا
آفاق نے جواب دیا کہ یہ تو ضرور ہی کیونکہ آپ لوگون سے مقابلہ کرنا بالکل حماقت اور نادانی ہی کیونکہ جب
بڑے بڑے طلسم فتح کرلیے دریاے سبز رنگ کے اندر جاکر سحران کو قتل کیا تو اور کونسی کیا ہی آپ سے تو پوشیدہ
رہ نہین سکتا ہی اگر زمین کی تہ مین جاکر پوشیدہ ہو تو اُس مقام پر بھی آپ جاکر اسکو قتل کرینگے نہ کوئی مقابلہ
صاحبقران سے کرسکتا ہی خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہین جو کہ باطل السحر ہی پھر ایسی
حالت مین یہ خیال کرنا کہ ظفر ہماری ہوگی بالکل حماقت ہی آپ نے وہ عیاری کی ہی کہ میرا دل جانتا ہی میری جان
اور آبرو آپ کے سبب سے بچی یہ جو آپ نے فرمایا کہ تم شراکت لشکر اسلام کی کرو اسکا جواب یہ ہی کہ مجکو اس
امر سے معاف فرمائیے یہ مجھ سے نہ ہوگا کہ مین آپکی شراکت کرون ہان یہ ہوگا کہ مذہب اسلام قبول کرکے اپنی زوجہ
کو لے کر اور سحر سے توبہ کرکے لباس قلندری زیب تن کرکے صحرا کو نکل جاؤنگا اور باقی زندگی اپنی عبادت
خدا مین بسر کرونگا نہ اب سمندر کے پاس جاؤنگا نہ یہان رہونگا جو ہونا تھا وہ ہوا میرے مقدر مین اسی قدر
راحت تھی اب تکلیف ہی مین اسکو بھی ساتھ خون کے کانونگا یہ جو آفاق نے کہا خواجہ نے جواب دیا کہ یہ
گمان تمہارا غلط ہی اس سے کیا حاصل تدبیر کو لازم ہی کہ وہ کام کرے کہ جسمین اپنی بھلائی و بہتری ہو یہ کیا
ضرور ہی کہ ترک دنیا کرے کوئی تم سمندر سے بگڑ کر نہین آئے از خود نہین آئے اُسنے تو اپنے نزدیک تم کو جلا دیا
سزا دی یہ تمہاری تقدیر کہ تم اُسکے ظلم و ستم سے محفوظ رہے خدا نے تمہاری حفاظت کی نہ اب اسکا تم پر
زور ہی نہ کسی اور کا ہی نہ کوئی تم کو برا کہہ سکتا ہے کیون اپنی عزیز عمر کو یون برباد کرو یہ جو خواجہ نے کہا
صاحبقران نے فرمایا کہ اے آفاق میری طرف متوجہ ہو میرے کلام کو سنو آفاق نے صاحبقران کی
طرف منہ کرکے کہا کہ آپ ارشاد کرین صاحبقران نے پہلے بند کلمہ وحدانیت خدا مین اور چند کلمہ مذمت
دین تصویر پرستی و دیگر مذہب کے حال مین بیان کیے کہ جسکے سبب سے زنگ کفر آئینۂ دل پر سے آفاق و زوجہ
آفاق کے جاتا رہا مثل آئینے کے صیقل ہوگئی آفاق نے سر جھکا کر عرض کیا کہ مجکو مذہب اسلام کے
قبول کرنے مین کوئی عذر نہین ہی اُس وقت تمہا مین نے خود عرض کیا تھا کہ مذہب اسلام قبول کرکے
مین فقیر ہوکر صحرا کو چلا جاؤنگا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو تم نے بہت درست کہا مگر میرے نزدیک فقیری بہت
مشکل ہی جس نے ہمیشہ راحت سے بسر کی ہی اُس سے زحمت نہین اُٹھ سکتی ہی فقیری مین خون جگر کھانا
پڑتا ہی لوگون کے کلام سخت کی برداشت کرنی پڑتی ہی ہر قسم کے کلام سننا پڑتے ہین جس نے کبھی نہین

سُنتے ہین وہ تو نہ سُنے گا پس ایسی حالت مین کیا ضرور ہی کہ اپنے نفس کو زحمت مین ڈالے مین یہ نہین کہتا ہون کہ تم ترک دنیا نہ کرو مگر یہ تصور کرلو کہ بڑی خرابی ہی پھر فرمایا کہ تم یہ نہ خیال کرنا کہ میری یہ مرضی ہی کہ تم میری شرکت کرو مجکو اسکا بالکل خیال نہین ہی میرا خدا مالک ہی مین یہان تک کیونکر آیا یہان اگر یہ چند ساحر میرے شریک ہوے یہ لشکر ساحران جو کہ تمھارے سامنے آیا ہی یہان اگر پہونچا ہی آخر مین یہان تک کیونکر مقابلہ کرتا ہوا پہونچا پس مجکو اسکا بالکل خیال نہین ہی مین تمھاری بہتری کے لیے کہتا ہون اور وہ بہتری یہ ہی کہ اگر تم ترک دنیا کروگے اور عبادت خدا مین مصروف ہوگے تو اُس حالت مین سوائے ثواب عبادت کے دوسرا ثواب نہین ہی اور ترک دنیا کرنے مین کوئی ثواب نہین ہی کیونکہ اُسمین نفس امارہ کو مار کر ترک دنیا کرتا ہی کسی کام کا نہین رہتا ہی اُسکو سوائے خدا کے دوسری طرف رغبت نہین ہوتی ہی یہ کوئی بھلائی نہین ہی بلکہ اگر اُسنے عبادت ایسی حالت مین کی کہ تمام اہل دنیا سے کنارہ کیا تو کوئی کمال نہ ہوا کیونکہ اُس سے نہ کسی کی غرض متعلق نہ اُسکو کسی سے وہ ہی اور اُسکا نفس واحد ہی اگر ملا تو عین خدا کی عنایت ہی اُس نے شکر کرکے کھا لیا نہ ملا تو کچھ پروا نہین ہی اُسیطرح اُسنے شکر کیا جیسا کہ ایک نفل حضرت موسی علیہ السلام کی مشہور ہی وہ یہ ہی کہ جناب موسی علی نبینا صلوۃ وسلامہ کوہ طور پر تشریف لیے جاتے تھے باری تعالی سے ہم کلام ہوتے تھے جو کچھ عرض کرنا ہوتا تھا عرض کرتے تھے جواب وسوال باہم ہوتے تھے حسب دستور حضرت تشریف لیے جاتے تھے ایک طرف سے گذر ہوا آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص تنہا برہنہ ہوکر عبادت خدا کر رہا ہی کبھی رکوع کرتا ہی کبھی سجود مین مصروف ہوتا ہی آپ نے خیال فرمایا کہ یہ بہت بڑا عابد ہی آپ اُسکے قریب تشریف لے گئے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اُس نے اس قدر عبادت کی ہی کہ تمام بدن مین نشان سجدہ پڑ گئے ہین اور اُسکی کہنیون اور گھٹنون پر گھٹے پڑ گئے ہین اُس نے جو سجدے سے سر اُٹھایا جناب موسی کو جو اپنے قریب تشریف فرما دیکھا بڑی تعظیم و تکریم سے پیش آیا عرض کیا کہ آپ تو ضرور کوہ طور پر تشریف لے جاتے ہین اور خداوند کریم سے ہم کلام ہوتے ہین میری طرف سے اس قدر دریافت فرمالیجیے گا آج جو تشریف لیجایئے گا تو یہ میرے طرف سے درگاہ باری مین عرض کیجیے گا کہ تیرے فلان بندے نے عرض کیا ہی کہ میری عبادت لائق قبول ہی یا نہین کیونکہ مین نے اپنی تمام عمر اسی مین بسر کی یہ سن میرا پہونچا ہی اور اسقدر عبادت مین نے کی ہی کہ سنگ مین گڑھے پڑ گئے ہین جناب موسی نے فرمایا اچھا جب کوہ طور پر گئے اور خداوند کریم سے ہم کلام ہوے جو جو عرض کرنا تھا عرض کیا اسکے بعد اُس شخص کی طرف سے بھی عرض کیا اُدھر سے جواب ملا کہ اے موسی اُس سے کہدینا کہ گو تو نے عبادت بہت کی مگر یہ عبادت تیری لائق قبول نہین ہی کہ تو نے تمام دنیا کو ترک کرکے صحرا مین آکر عبادت کی اُس وقت تیری عبادت لائق قبول تھی کہ جب تو اہل دنیا سے ملتا اور اپنی شادی وغیرہ کرتا بیٹے والا ہوتا اُس حالت مین تو میرا خیال رکھتا اور عبادت کرتا جب تیرا ایک بڑا کنبا کہ آٹا بھوکے ہین دوسرا گودی مین ہوتا وہ بھی پریشان کرتا تجکو فکر معاش ہوتی یہ خیال ہوتا کہ اگر فکر نہ کرونگا تو بڑے بال فاقہ سے رہینگے یہی خیال ہوتا اور اُس حالت مین میری عبادت کرتا تو لائق قبول تھی ترک دنیا کرکے عبادت کی تو کیا کی کیونکہ تجکو کوئی کام نہین ہی کسی سے غرض نہین ہی ایسی حالت مین عبادت کی تو کیا کی کیونکہ سوائے اس کام کے تجکو دوسرا کام نہین ہی یہ اُس سے کہنا جناب موسی وہان سے رخصت ہوکر آئے باری تعالی کا حکم جو ہوا تھا اُس شخص سے بیان فرمایا پس اُسنے شادی وغیرہ کی مگر اسپر بھی اُسکو عبادت کا خیال رہا وقت بے وقت ضرور عبادت کرتا تھا اسی اتفاق ایسی حالت مین ترک دنیا کرکے عبادت کرنا بالکل خلاف ہی یہ امر جن کے لیے ہی جو نبی اور وصی ہین اُنھون نے بھی تو دنیا کو ترک کیا اہل دنیا سے تعلق ضرور رکھا پھر اُسکی عبادت کی پس

دنیا مین رہ کر لازم ہی کہ اہل دنیا سے ضرور ملے اور اُنکی غرض اپنے سے رکھے اور اپنی غرض اُنسے خالی عبادت
مین ثواب نہین ہی بلکہ اسمین زیادہ ثواب ہی کہ جہاد کرے دین اسلام کے ترقی کی کوشش کرے اگر کفار کشی
کی غازی کہلایا اگر قتل ہوے مرتبہ شہادت پایا فردوس مین نام لکھا گیا دنیا مین نام ہو گیا بس دنیا مین رہکر
چند کام کرنا ضرور ہین جہاد بھی کرے عبادت بھی کرے اہل وعیال کا بھی خیال رکھے دوسرون کی مصیبت مین
شریک ہو اُنکی بلا کے دفع کرنے مین کوشش کرے خدا اُس سے بہت خوش ہوتا ہی وہ نزدیک خدا مقرب
بندہ ہوتا ہی ترک دنیا و گوشہ نشینی مین یہ بات نہین حاصل ہوتی ہی پس مجکو جو کہنا تھا مین نے کہا آیندہ
ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہی مین کسی پر جبر نہین کرتا ہون کہ ضرور میری رائے پر عمل کیا جاے یہ حوصلا جعفران
نے فرمایا آفاق نے جواب دیا کہ یہ جواب نے ارشاد کیا بہت بجا ارشاد کیا ضرور یہ امر ہی مگر مجکو صرف اِس
امر کا خیال ہوتا ہی کہ سب لوگ مجھپر طعنہ زن ہونگے کہ آفاق نے مکر گیا آفاق نے یہ خواجہ سے کہا ہوگا مین
جانتا ہون میرے واپس جانے پر بادشاہ مجھسے ناراض ہوگا بادشاہ میرے قتل کا حکم دے گا جب مین
قتل کیا جاؤن تم عیاری کرکے مجکو رہا کرلینا اُسوقت مین تمہاری شرکت کردونگا سب مجکو ننگ حرام خیال
کرینگے بدین خیال مین ترک دنیا کرتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ تم ایسے عاقل سے ایسے امر کے خیال کرنے
کا مجکو عجب ہی اور اہل دنیا کی طعنہ زنی سے بچنے کی کوئی صورت سوے اسکے تم کو نظر نہین آتی ہی اگر یہ خیال ہی
تو یہ بھی اُسکے ساتھ گمان ہوسکتا ہی لوگ یہ خیال کرینگے کہ آفاق سمندر سے ڈر گیا اور صرف اپنی جان بچانے
کے لیے اُس نے اُسوقت یہ حرکت کی اور خواجہ سے کہہ آیا تھا کہ تم عیاری کرکے بچا کیونکہ یون تو
میری جان نہ بچے گی پس ڈر گیا کہ اگر مین اہل اسلام کی شرکت کرکے دین اسلام قبول کرکے مقابلہ کرونگا
تو سمندر مجکو قتل کرے گا جان ایسی عزیز تھی کہ خوف سے ترک دنیا کی اور اہل دنیا سے کنارہ کیا دوسرے
زبان خلق کو کوئی روک نہین کرسکتا ہی کہ جب اُنھون نے نہی اور وہی پر تہمت لگائی معاذ اللہ کسی کو ساحر
کہا کسی کو دروغ گو تم تو اُنکی برابری نہین کرسکتے ہو جب اُنھون نے اُنکے کلام کی برداشت کی تو ہم کیونکر نہین
کرسکتے ہین کہان تک اُنکی فضول خرچیون سے بچینگے اور کہان تک ہم اُنکے لیے ترک دنیا کرینگے ایسے
ہندی کی مثل ہی کہ کوئی جوؤنکے لیے گدڑی نہین جھوڑتا ہی یا کوئی پیاسی کتون کے لیے اپنی ناک نہین کاٹ ڈالتا ہی
بس ہم یہ خیال کرکے کہ لوگ ہم پر طعنہ زن ہونگے ترک دنیا کرین تو بالکل خلاف عقل ہی مین تمہاری اچھائی کے
لیے کہتا ہون کوئی میرا نفع نہین ہی یہ جو صاحبقران نے فرمایا آفاق سُنکے خاموش ہو رہا مریخ نے
کہا کہ اے آفاق میرے نزدیک یہ امر مناسب ہوگا کہ آج تم باہم زوجہ و شوہر مشورہ کرو جس امر کو تمہاری
عقل قبول کرے اُسکو گوارا کرو آفاق نے کہا کہ مشورے کی کوئی ضرورت نہین ہی صاحبقران نے جو کچھ
فرمایا بہت درست ہی اور میری بہتری کے لیے فرمایا بس مین نے صاحبقران کے فرمانے پر عمل کیا ہان یہ تو
فرمایئے کہ مین نے سُنا ہی جو دین اسلام قبول کرتا ہی اور کلمہ پڑھتا ہی اُسکو پھر سحر یاد نہین رہتا ہی اگر مین ایسا
کرون گا تو سحر فراموش ہوگا پھر کیونکر سمندر سے مقابلہ کرونگا یہ سُنکے مریخ نے جواب دیا کہ یہ امر ضرور ہی
مگر اُسکی یہ تدبیر ہی کہ مطیع اسلام ہو جو امر کہ اسلام مین جائز ہین اُنپر عمل کرو جو ناجائز اور حرام ہین اُنکو ترک کرو
اور ادیان باطلہ پر لعنت کرو سامری و جمشید و خداوند تصویر جن کو تم اپنا خدا جانتے ہو سا تو لعن کے
یاد کرو خدا ے برحق اور معبود مطلق کو اپنا خدا جانو جس طور سے ہم نے کہا ہی جب سمندر یہ سے فراغت
ہوے اُسوقت کلمہ پڑھنا تم کو ثواب اسی امر کا ملے گا جو خدا پرستون کو ملتا ہی اور جہاد اور کفار کشی کا ثواب
الگ ملے گا اگر تم اس حالت مین کفار کے ہاتھ سے قتل ہوگئے تو تم کو شہادت کا مرتبہ ملے گا فردوس برین

تمہارا مقام ہوگا کوئی ہرج کلمہ پڑھنے مین نہین ہی یہ جو مریخ نے کہا آفاق نے جواب دیا کہ اسی امر مین مجکو
زیادہ تشویش تھی کہ جب مین نے دین اسلام قبول کیا اور سحر فراموش ہو گیا تو کیا حاصل کہ مین لشکر مین
رہون یہ امر بیکار ہی کیونکہ مین لایق مقابلہ تو رہا نہین سمندر سے کیا مقابلہ کرونگا تب یہ امر ہی تو ضرور آپ
لوگون کا شریک ہون جو طریقہ ہو وہ تعلیم فرمایئے بس صاحبقران نے حکم دیا کہ ایک کتاب قواعد دین اسلام کی
آفاق کو دیجائے اور آفاق سے فرمایا کہ جو امور اس کتاب مین تحریر ہین انپر عمل کرو آفاق نے عرض کیا بہت
خوب بس صاحبقران نے کرسی آفاق کی بالاتر کرسی کوکبہ اور سہراب سے بھوائی اسکے برابر کرسی اسکی
زوجہ کی جو مریخ کا تھا اس سے زیادہ کیا سب اہل دربار کو انکے مسلم ہونے کی خوشی ہوئی خصوصا بادشاہ
صاحبقران وعزیزان صاحبقران خواجہ مریخ کوکبہ کو بہت مسرت ہوئی طریقہ لشکر اسلام کا یہ ہی کہ جو کوئی
شریک لشکر اسلام ہوتا ہی اسکے لیے خزانہ شاہی سے وظیفہ مقرر ہوتا ہی اور سرکار شاہی سے اسکے لیے
خیمہ وخادم وغیرہ اور ہر قسم کا سامان ضرورت مہیا کر دیا جاتا ہی اور یہ حکم ہی کہ کوئی دریافت کرنے کی ضرورت نہین ہی خواہ
وہ سامان رکھتا ہو خواہ نہ رکھتا ہو یہ امر ضرور ہوتا ہی کہ اسکو کسی امر کی ضرورت اور تکلیف نہ ہو اور یہ بھی طریقہ ہی کہ بادشاہ سے
لیکر ادنی سردار تک اسکی دعوت کرتے ہین پس جب آفاق شریک ہو چکا بادشاہ نے حکم فرمایا کہ آفاق آج دعوت
تمہاری میرے یہان ہی پھر تو ہر ایک نے اسکی دعوت کی درجہ بدرجہ وعدہ لیا آفاق پریشان ہو گیا ایک سال
سے زیادہ اسکو دعوت کھانا پڑی بلکہ ایک دن مین چار چار پانچ پانچ سردارون نے دعوت کی صبح شام کا
وعدہ لیا گیا آفاق نے سب سے عرض کیا کہ بہت خوب ان تفریحون کے بعد آفاق نے کہا کہ مقام افسوس
اور مقام حیرت ہی کہ میرے ملازم اور میرا لشکر ضرور تباہ ہوگا کیونکہ انکو تو یہ یقین ہی کہ بادشاہ مع زوجہ کے قتل
ہوے اُن لوگون کا جدھر جی چاہے گا نکل جائینگے مین نے انکو مثل اپنے فرزندون کے پرورش کیا ہی کوئی
ایسا ہوتا کہ میرے زندہ رہنے کی انکو خبر دیتا بلکہ انکو میرے پاس لے آتا تو بہتر تھا خواجہ نے کہا کہ آپ کا مین یہ کام
بھی کرونگا مگر یہ بتایئے کہ اس خدمت کے صلہ مین آپ مجکو کیا دینگے اور اس امر کے عوض مین کہ جو مین نے آپ
کی جان بھی بچائی اور آپ بھی راہ نیک پر بھی لگا یا کیا مرحمت ہوگا یہ آپ نے فرد رُستا ہوگا کہ سہ فرد خوشدل
کند کار بیش + آفاق نے کہا کہ بھلا میری یہ لیاقت ہی کہ مین آپ کو کچھ دے سکون میری جان حاضر ہی
مین آپ پر سے صدقہ کرتا ہون اور میرے پاس کیا ہی مین تو ایک مینی اور دو گوشت سے یہان آیا ہون اور جس
طور سے آیا ہون وہ بھی آپ پر ظاہر ہی پھر مین کیا اقرار کرون خواجہ نے کہا کہ یہ نہ دینے کی باتین ہین جسکو دینا نہین
ہوتا ہی وہ ایسی باتین کرتا ہی اور جو دینے والا ہوتا ہی وہ ہزار تدبیر سے کرتا ہی آفاق نے جواب دیا کہ
خواجہ جب کہ میرے پاس نہین ہی تو مین کیونکر اقرار کرون ہان اگر مین اپنے لشکر مین ہوتا یا میرا شہر ہوتا تو مین
آپ کو ایسا کچھ دیتا کہ آپ خوش ہو جاتے مین خالی ہاتھ پانون پر کیا اقرار کرون اسوقت اقرار کرلون کل نہ ہو سکے
تو مین کہان سے دون یہ جو آپ نے فرمایا کہ ہزار تدبیرین دینے کی ہین کوئی تدبیر بتایئے خواجہ نے کہا یہ تدبیر ہی
کہ اگر تم کو دینا ہی تو ایک پرزہ پر لکھ کر دو کہ مین نے اس قدر روپیہ خواجہ سے قرض لیا ہی عند الطلب ادا کرونگا
اگر نہ ادا کرون آپ کو اختیار ہی کہ جس طور سے چاہین وصول کرلین مجکو اور میرے وارثان کو کوئی عذر و انکار نہ ہوگا
یا اس قدر لوگ یہان موجود ہین بڑے بڑے مالدار اور سب آپ کے دوست ہین کسی سے قرض لے کر مجکو دیجیے یہ جو
خواجہ نے کہا آفاق نے کہا کہ یہ مجکو قبول ہی آپ لکھ لین خواجہ نے کہا کہ آپ اقرار کرین کہ کس قدر
آپ اس خدمت کے صلہ مین دیجیے گا اور کس قدر اس امر کے صلہ مین کہ مین نے جو آپ کے ساتھ نیکی کی ہی آفاق
نے کہا کہ دس ہزار روپیہ تو اس نیکی کے صلہ مین دونگا اور دو ہزار روپیہ اس کام کے عوض مین کہ آپ میرے

لشکر اور میرے ملازمون کو میرے پاس لے آئیے خواجہ نے کہا کہ پروانہ مسک تحریر فرمائیے آفاق نے کہا کہ آپکا سب لائیے خواجہ نے کہا کہ کوئی ضرورت اسکی اب نہین ہی آپ پروانہ سادہ کاغذ پر بلا سیاہی عند الطلب تحریر کر دیجیے اور ایک آنہ کا ٹکٹ لگا دیجیے کافی ہی بس آفاق نے جسوقت سے خواجہ نے کہا اُسی وقت سے تحریر کر دیا خواجہ نے اُس کاغذ کو لے کر اپنے پاس رکھا راوی نے تحریر کیا ہی کہ بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کی طرف چلے آفاق نے خیال کیا کہ مین کسی سردار کے خیمہ مین بسر کرون اُس وقت تک کہ میرا لشکر آجائے پھر تو سب سامان مہیا ہو جائے گا یہ خیال کر کے بارگاہ کے باہر آیا کہ ایک چوبدار نے آکر عرض کیا کہ حضور اپنے خیمہ مین تشریف لے چلین آفاق نے کہا کہ میرا خیمہ کہان ہی اُس نے عرض کیا کہ سرکار شاہی سے آپکے لیے سب سامان مہیا کر دیا گیا ہی ملازم تک نوکر رکھ دیے ہین مین آپ کا ملازم ہون یہان کا یہی طریقہ ہی آفاق نے خیال کیا کہ الہی عزت خدا کی وقدر دانی یہ خیال ہی کہ جو ہمارا شریک ہو اُسکو کسی امر کی تکلیف نہ ہو پس آفاق اُس چوبدار کے ہمراہ اُس خیمہ مین آیا جو کہ اُسکے لیے مقرر تھا آفاق نے آکر اُس خیمہ کو خوب آراستہ پایا ہر قسم کے سامان سے پہ دیکھکر اور خوش ہوا مسند پر آکر بیٹھا کہ ایک شخص نے فرد حساب لاکر پیش کی اُس فرد مین ملازمون کے نام تحریر تھے اور ہر ایک کا مشاہرہ اور جو تنخواہ آفاق اور اُسکی زوجہ کی مقرر ہوئی تھی اور اُس حساب مین سب حساب خورد و نوش کا بھی تحریر تھا آفاق اُسکو دیکھکر خوش ہوا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ امر تو جسکو کبھی سمندر کی سرکار مین نصیب نہ تھا میرے اوپر کیا منحصر ہی کسی کو نصیب ہوگا جو کہ اُنکے استادون اُنکو بھی نصیب ہوگا جو یہان اذنا اذنا کے لیے ہی وہ شخص اُس فرد پر آفاق کے دستخط کرا کے لے گیا جب وہ چلا گیا آفاق نے زوجہ سے کہا کہ تم نے تدبیر و نصرت دیکھی اور یہ بھی دیکھا کہ کس درجہ قدر فرمائی جاتی ہی اسی سبب سے تو لوگ جان اپنی عزیز نہین کرتے ہین کہ سپاہی تو قدر کا بھوکا ہوتا ہی اسکی زوجہ نے کہا کہ مین تو تم سے پہلے ہی کہتی تھی کہ تم دربار مین سمندر کے نہ جاؤ تم نے نہ سُنا آپ ہی ذلت اُٹھائی اور رنج گوارا کی اور میرے کہنے پر عمل نہ کیا آفاق نے کہا کہ اسمین بھی مصلحت تھی اب یہ کوئی نہین کہہ سکتا ہی کہ آفاق نے نمک حرامی کی میرا جو حق تھا مین نے ادا کر دیا اپنی جان دی آبرو گنوائی میرے خدا نے مجکو بچایا سب پر سمندر کا ظلم و ستم ظاہر ہوا اور میرا صبر اُس حالت مین سب مجکو کہتے اب سب سمندر کو بدنام کرینگے اور میری نیکی کا دم بھرینگے جو عاقل ہین اور جو نادان ہین اُسکو اچھا کہینگے مجکو بُرا اب مجکو اُنکے کہنے کا کوئی خوف نہین ہی بلکہ وہ لوگ بھی مجکو بُرا نہ کہینگے بس اس امر مین میری نیکنامی زیادہ ہوئی کہ سمندر نے ظلم کیا آفاق نے دم نہ مارا ہر ظلم و ستم کو گوارا کیا اب جو کسی تدبیر سے کیا جس نے اُسکی کمک لی اُسکا شریک ہو گیا تو کوئی بُرا کام نہ کیا بس اس خیال سے مین نے وہ ذلت گوارا کی زوجہ نے کہا خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب اُن باتون کو یاد نہ کرو یکایک رسد مہ ہوتا ہی یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک چوبدار حاضر ہوا اُسنے آکر عرض کیا کہ بادشاہ نے آپ کی دعوت فرمائی ہی دعوت کا کھانا لے کر حاضر ہوا ہون بس یہ کہکر اُس چوبدار نے پچاس خوان کھانے کے لاکر چن دیے دسترخوان آراستہ کر کے آفاق کو کھانا کھلا کر اور جو کھانا بچا ملازمون کو تقسیم کر کے چلا گیا اُس وقت بادشاہ نے دعوت کی شام کو صاحبقران نے انکو تو اُس فکر مین رکھا جاتا ہی آفاق خیمہ مین مع زوجہ کے مقیم ہی خواجہ جو دربار سے نکلے تو سیدھے شہر کی طرف روانہ ہوئے پاے شاطری مارتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ انھون نے دیکھا ایک لشکر دامنہ کوہ پر اترا ہوا ہی مگر سب اہل لشکر پریشان اور بدحواس ہر ایک کے چہرہ سے رنج و ملال عالم حسرت و یاس ہویدا ہی یہ جو قریب لشکر آکے انھون نے پہچانا کہ یہ لشکر تو آفاق کا ہی بس داخل لشکر ہوئے اہل لشکر سے کہا کہ تمہارا افسر کون ہی انھون نے انکی صورت دیکھی

ہ اپنی صورت بدلے ہوے تھے صورت دیکھکر کہا کہ تم کون ہو اور کیا ضرورت ہی ہمارے افسر سے ہمارا افسر کوئی
ہی خواجہ نے کہا کہ ہم کو ایک ضرورت ہی ہم اُس سے یہ سُنکر انھون نے کہا کہ یہ لشکر بے افسر کا ہی اسکا
افسر آج صبح کو بے گناہ بیحکم سمندر قتل کیا گیا ہی ہم لوگ بے آقا کے ہین خواجہ نے کہا کہ آخر کوئی تو ضرور افسر
لشکر کا ہوگا ایک افسر نہین ہوتا ہی ایک مالک ہوتا ہی اُسکے بعد اور بہت سے افسر ہوتے ہین وہ جو اُسکے
بعد کے افسر ہین اُنکے پاس ہم کو لے چلو ہم کو اُن سے کچھ ضرورت ہی وہ لوگ خواجہ کو لے کر سپہ سالار کے
پاس آئے خواجہ نے دیکھا کہ وہ اُداس چہرے پر رنج وملال ظاہر ہی یہ معلوم ہوتا ہی اُسکے لشکر سے کہ
کوئی اُسکا عزیز مرگیا ہی خواجہ نے اُسکو سلام کیا اُسنے جواب سلام دے کر کہا کہ آیئے تشریف لایئے خواجہ
یہ سُنکے اُسکے قریب جاکر بیٹھے اُسنے کہا کہ آپ کون صاحب ہین اور کہان سے تشریف لائے ہین خواجہ نے
کہا یہ پہلے آپ بیان فرمایئے کہ آپ پر کیا بلا نازل ہوئی ہی کہ آپ بڑی فکر مین ہین اور آپ کے چہرے سے
ملال ظاہر ہی اُنھون نے جو یہ کہا سپہ سالار نے جواب دیا کہ مین کیا اپنا حال آپ سے بیان کرون کہ مین کس
بلاے عظیم مین مبتلا ہون ہم سب پر وہ فلک مصیبت توڑتا ہی کہ کسی پر نہ گرا ہوگا نہ کوئی اس بلا مین مبتلا
ہوا ہوگا ہمارا تو یہ قول ہی کہ دشمن سے بھی دشمن ہذا سپہ یہ بلا نہ نازل ہو جو ہم پر نازل ہوئی ہی ایسا متفق
و کریم ہمارا افسر ہمارے سر پر سے اُٹھ گیا جس نے ہم کو مثل اپنے فرزندون کے پرورش کیا تھا ہم اُسکو
اپنا سرپرست تصور کرتے تھے وہ ہم سے جدا ہوگئے ہم بے افسر کے ہوگئے اور ہمارا افسر بیگناہ قتل ہوا اور
کیا بلا نازل ہوئی اس بلا مین ہم مبتلا ہین خواجہ نے کہا کہ کیا کسی لڑائی پر وہ قتل ہوے اور تمھارے افسر کا
نام کیا تھا سپہ سالار نے کہا کہ ہمارے افسر کا نام آفاق شاہ تھا اے بھائی اگر لڑائی پر قتل ہوتے تو صبر آجاتا
وہ تو بے گناہ قتل ہوے ایک ظالم نے اُنکا خون ناحق کیا ہم نے قصد کیا تھا کہ ہم بھی اپنی جان دین مگر ہمارے
آقا کا حکم نہ تھا ہم اُنکے حکم کے خلاف نہ کرسکے اب اُنکے غم مین مبتلا ہین خواجہ نے کہا کہ بیان کرو کس ظالم نے
اُنکو قتل کیا سپہ سالار نے تمام قصہ ابتدا سے انتہا تک بیان کیا خواجہ نے سُنکے کہا کہ در اصل مقام افسوس
ہی زدے بھائی اب کیا ہوتا ہی جو ہونا تھا وہ ہوا رنج وغم کرنے سے کیا حاصل ہی اُس سپہ سالار نے کہا کہ یہ تو
ٹھیک درست ہی مگر ہم اپنے دل کو کیا کرین ہم سے صبر نہین ہوسکتا ہی خواجہ نے کہا کہ اگر تمھارا آقا زندہ ہو اور
اُسکی خبر اُسکے حیات کی لائے تو تم خوش ہوگے اُسکو کچھ انعام دوگے سپہ سالار نے کہا کہ کوئی بھی مرکے
زندہ ہوا ہی وہ ہمارے سامنے چلا گئے وہ کیا زندہ ہونگے خواجہ نے کہا کہ اگر ایسا ہو تو امر عجب ہے
اُنھین سپہ سالار نے کہا کہ ضرور امر عجب ہی کبھی آج تک ایسا ہوا نہین ہی خواجہ نے کہا کہ آگاہ ہو کہ مین تمھارے
بادشاہ کے پاس سے آیا ہون اُنھون نے مجکو بھیجا ہی وہ لشکر اسلام مین زندہ ہین اور اُنکی زوجہ بھی اُن کے
پاس زندہ موجود ہی وہ سپہ سالار خواجہ کا منھ دیکھکر کہنے لگا کہ اے شخص تو مجکو بناتا ہی مین بچہ نہین ہون جو
اس فقرے مین آؤن خواجہ نے کہا کہ مین قسم کھاکر کہتا ہون اگر تم کو یقین نہ آئے تو کسی کو روانہ کرکے
دریافت کرلو یہ جو خواجہ نے کہا تو اُس سپہ سالار نے کہا کہ اچھا دیکھا جائیگا پھر خواجہ نے کہا کہ ہان اب تم راہ
پر آئے سنو بھائی تمھارے مالک کو خواجہ عیار لشکر اسلام کے عیاری کرکے لے گئے ہین وہ یہ عیاری ہی
بس خواجہ نے کل عیاری بیان کی اور آفاق کا مطیع اسلام ہونا اپنا اور قرانا بیان کیا جب خواجہ نے
سب بیان کیا تو اُس سپہ سالار کو یقین آیا اُسی وقت اور سرداروں کو طلب کیا وہ سب حاضر ہوے کہا یہ جو
صاحب تشریف فرما ہین بیان کرتے ہین کہ ہم تمھارے آقا کے پاس سے آئے ہین اور یہ سب بیان کرتے ہین
اور کہتے ہین کہ اگر یقین نہ ہو تو کسی کو روانہ کرکے دریافت کرلو کہتے ہین تم سب کو طلب کیا ہی اُن افسرون

نے جو یہ تقریر سنی کہا کہ ہمارے قیاس مین یہ امر نہین آتا ہی آپ کی کیا راے ہی سپہ سالار نے کہا کہ گو یہ امر یقین کرنے کے قابل نہین ہی مگر عیاری کا حال سُننے کسی قدر شک ہوتا ہی کوئی شخص ایسا ہونا کہ وہ لشکر اسلام مین جاکر دریافت کرلاتا کہ یہ امر درست ہی یا دروغ کیونکہ وہان تو ہر مقام پر چرچا ہوگا سرداردن نے کہا کہ یہ امر کوئی مشکل نہین ہی ہرکارون کو روانہ کرکے دریافت فرمایئے بقول آپکے ہر مقام پر چرچا ہوگا کسی پر پوشیدہ نہ ہوگا خواجہ نے کہا کہ ان لوگون کی راے ٹھیک ہی مین اسی مقام پر موجود ہون اور یہان سے لشکر اسلام دور نہین ہی یہ جو خواجہ اور سرداردن نے کہا سپہ سالار نے اسی وقت ہرکارون کو طلب کرکے کہا کہ تم لوگ اسی وقت لشکر اسلام مین جاؤ اور وہان کی خبر لاؤ کہ لشکر اسلام مین کیا ہو رہا ہی مگر جلد آنا اور سچ سچ حال بیان کرنا وہ ہرکارے اسی وقت سپہ سالار کو سلام کرکے لشکر اسلام کے روانہ ہوے یہان خواجہ اور سب سردار سپہ سالار کے پاس موجود رہے خواجہ نے کہا کہ اگر ہرکارے جو کہ مین نے بیان کیا ہی اسکی خبر لاے اور میرا قول درست ہوا تو مین مستحق انعام کا ہونگا سپہ سالار نے کہا کہ ضرور جو کچھ تمھسے ہوسکیگا مین انعام دونگا خواجہ یہان بیٹھے ہوے باہم گفتگو کر رہے ہین اُدھر ہرکارے راہ طے کرکے لشکر اسلام مین پہونچے جب داخل لشکر اسلام ہوے ہر مقام پر یہ چرچا سُنا کہ آج خواجہ نے وہ تیاری کی ہی جسکا مثل و نظیر نہین ہی جب آفاق کی جان بچانی مقام شکر یہ ہی کہ آفاق بھی مسلمان ہوکر شریک لشکر اسلام ہوے آج صبح کو آفاق کی دعوت بادشاہ نے فرمائی تھی اسوقت شام کو صاحبقران نے دعوت کی ہی وہ سامنے خیمہ آفاق کے لیے استادہ ہی آفاق اُس خیمہ مین مع اپنی زوجہ کے تشریف فرما ہین ہرکارے جدھر جاتے ہین یہی حال سنتے ہین انکے خیال مین آیا کہ خیمہ کے اندر چل کر دیکھ لینا ضرور ہی کہ در اصل آفاق شاہ ہین بس ہرکارے طرف خیمہ کے چلے اُدھر سے ہرکارے چلے اُدھر سے مریخ نے خیال کیا کہ آفاق نیا نیا آیا ہی اُسکا دل بہلانے کو اُس سے ملاقات کرین یہ خیال کرکے اپنے خیمہ سے روانہ ہوے ادھر سے یہ پہونچے اُدھر سے ہرکارے ملازمان مریخ کے ساتھ شامل ہوکر داخل خیمہ ہوے آفاق نے جو مریخ کو دیکھا اُٹھ کھڑا ہوا تالب فرش تاکر لے گیا بڑی تعظیم سے بٹھایا مزاج پرسی کی مریخ نے کہا کہ میرا دل گھبرایا مین نے خیال کیا کہ آپکے خیمہ مین چل کر آپ سے باتین کرون آپ بھی گھبراتے ہونگے کیونکہ نئے آئے ہین یہان کسی سے آپ واقف نہین ہین نہ یہان کے طریقہ سے آگاہ ہین آفاق نے کہا کہ آپ نے بڑی مہربانی کی یہ صرف آپ کی قدردانی ہی ورنہ مین کسی لائق نہین ہون ایک نالائق آدمی ہون آفاق و مریخ سے یہ گفتگو ہونے لگی ہرکارون نے بخوبی آفاق اور اسکی زوجہ کو پہچان لیا وہان سے نکل کر خوش خوش طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوے اس قدر جلد راہ طے کی تھی کہ دوپہر کی راہ کو ایک گھنٹہ مین طے کرکے اپنے لشکر مین آئے یہ حال تھا کہ چہرے مارے خوشی کے لال تھے سرون پر خاک تھی پیشانیون پر پسینہ تھا اسی حالت سے داخل خیمہ ہوے جہان سپہ سالار بیٹھا ہوا تھا ان ہرکارون کے کپڑون پر خاک پڑی تھی فرط خوشی سے ایسے بدحواس گئے کہ یہ بھی نہ خیال کیا کہ سپہ سالار کہان ہی اور کہان نہین ہی برابر فرش پر جاکر گرپڑے افسرون نے کہا کہ اسقدر کیون بدحواس ہو ذرا دم لو ادھر ادھر چلے آنے سے بدحواس ہوگئے ہو یہ جو کہا اب انکو خیال آیا اپنے حواس درست کیے مگر یہ حال کہ سانس پیٹ مین نہین سماتی ہی اشارے سے کہا کہ ذرا ٹھہر جایئے حواس درست ہولین تو عرض کرین سپہ سالار نے کہا کہ اچھا جب انکے حواس درست ہوے سانس سمائی دم راست ہوا تب انھون نے عرض کیا کہ ہم جو ہوجب حکم داخل لشکر اسلام ہوے جب داخل لشکر اسلام ہوے تو ہر مقام اور ہر جگہ پر یہی چرچا تھا

کہ خواجہ نے بہت بڑی عیاری کی خوب آفاق شاہ کی جان مع اسکی زوجہ کے بچالی فلان خیمہ مین وہ تشریف فرما ہین صبح کو بادشاہ نے انکی دعوت کی تھی اس وقت شام کو صاحبقران کے یہان دعوت ہی ہم نے خیال کیا کہ جاکر خود دیکھ لین ہم اُس خیمہ کی طرف گئے کیونکہ یہ وہ نشان تو پا چکے تھے مرتخ آفتاب علم جن سے بادشاہ سے مقابلہ ہوا تھا وہ بادشاہ کے خیمہ مین جانتے تھے ہم بھی انکے ہمراہ گئے جاکر اپنی آنکھ سے دیکھا کہ آفاق شاہ مع ملکہ کے تشریف فرما ہین بڑی عزت و آبرو سے ہم یہ دیکھکر وہان سے بھاگے یہان آکر پہونچے یہ خبر معلوم ہوکی ہر بیان کی بس یہ جو ہرکارون نے بیان کیا اب تو سپہ سالار اور سرداروں کو یقین ہوگیا خواجہ نے کہا کہ کیون صاحب مین جھوٹ تو نہین کہتا تھا میرا قول درست تھا لاسئے انعام سپہ سالار نے اُسی وقت دو ہزار روپیہ منگاکر خواجہ کو دیا یہ خبر تمام لشکر مین پھیلی کہ بادشاہ زندہ ہی لشکر اسلام مین موجود ہی یہ لوگ اس قدر خوش ہوے کہ جنکی خوشی کا حال کچھ مجھ سے عرض نہین ہوسکتا ہی احاطہ تحریر سے باہر ہی سپہ سالار اور سب سردار فرط خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے اسی وقت حکم دیا کہ لشکر تیار ہو بس شبخون لشکر کفار پر مارتے ہوے نکل چلینگے خواجہ نے کہا کہ آپ لوگ تو مع لشکر کے اُدھر تشریف لے جائین مین شہر مین جاتا ہون اور ملازمون کو اُنکے خبر کرکے لاتا ہون اسی بند و بست اور آمد و رفت مین قریب ایک پہر رات کے آگئی تھی سپہ سالار نے کہا کہ مین تھوڑے سے عرصہ مین لشکر کو لے کر اور ایک مرتبہ لشکر کفار پر گر کر قتل کرتا ہوا نکل جاؤنگا خواجہ نے کہا کہ اچھا یہ کہکر خواجہ تو شہر کی طرف روانہ ہوے یہان جب لشکر آفاق تیار ہو چکا سپہ سالار کو خبر دی کہ لشکر تیار ہی پس اُسی وقت سپہ سالار لشکر کو لیکر وارد لشکر کفار کے چلا اسکا حال پھر تحریر ہوگا پہلے خواجہ کا حال تحریر ہوتا ہی یہ راہ مڑکر کے داخل شہر ہوے دیکھا کہ تو ال شہر روندیے ہوے پھر رہا تھا صدا دے بیدار باش بلند تھی سب لوگ اپنے اپنے مکانون مین آرام سے سو رہے تھے خواجہ صورت بدلے ہوے مکان پر آفاق کے آکے دیکھا کہ چھاپک بلند ہی کمند کے ذریعہ سے اندر گئے بالاے بام سے دیکھا کہ سب ملازم عورت و مرد ایک مقام پر جمع ہین یہ گلیم اوڑھ کر کوٹھے پر سے نیچے آئے انہین آکر کھڑے ہوے سُنا کہ باہم صلاح ہو رہی ہی کہ صبح ہو تو طرف شہر افاقیہ کے چلین وہان چل کر سب مال و اسباب پر قبضہ کرلین کیون سمندر کے ملازمون کے ہاتھ لگے ہم لوگ کیون نہ لے لین کیونکہ یہ تو ضرور ہوگا کہ سمندر نکل کسی کو ضرور وہان روانہ کرے گا کہ جاکر آفاق کے مکان کو تاراج کرو سب مال و اسباب لوٹ لو اس سے بہتر ہی کہ ہم پہلے جاکر قبضہ کرین یہ جو خواجہ نے سُنا اُنکے مجمع مین آکر کہا معلوم ہوا کہ تم لوگ اسی دن کے امیدوار تھے کہ مین مرون تم میرے مال پر قبضہ کرو یہ مال تمکو ہضم نہ ہوگا بڑی محنت سے مین نے پیدا کیا ہی پس اگر اپنی زندگی چاہتے ہو تو سب مال اس مقام پر رکھدو کہ مین اُٹھالون ورنہ سب کو کھا جاؤنگا ایک زندہ نہ رہے گا مین نے سمندر کا تو خاتمہ کردیا یہ جو صدا آئی سب عورت و مرد ڈر گئے اور کانپنے لگے ہر ایک نے خیال کیا کہ بادشاہ پرست ہوگیا بڑا غضب ہوگیا اب اسکا مال ضرور ہم کو نہ ہضم ہوگا ایسے مال سے باز آئے اگر زندگی ہی تو اور پیدا کرلینگے یہ ہر ایک نے اپنے دل مین خیال کیا اُسکے بعد باہم صلاح کی کہ بھائیو اس مال سے ہاتھ اٹھاؤ ورنہ جانین ضائع ہونگی بھائی جان ہی تو جہان ہی ہم نے سنا ہوگا کہ آبرو کا صدقہ جان اور جان کا صدقہ مال ہی اور اسکے ساتھ جو مال ہمارا ہی ہم اُس سے بھی دست بردار ہوے یہ باہم صلاح کرکے وہ جو مال بار کرکے رکھا تھا سب نے لاکر اُسی مقام پر جمع کیا اور کہا کہ یہ مال حاضر ہی آپ کا ہمارا جانین نہ بھیجے ہم ایسے مال سے باز آئے صدا آئی کہ تم ہم سے خوف کرتے ہو خیر اسکی سزا دیجائیگی بکھ مال پوشیدہ تو نہین کیا ہی میرا سب دیکھا ہوا ہی اگر ایک چیز بھی کم ہوگی تو اُسکے عوض مین تم سب کو

یہ سنکر انھون نے کہا کہ آؤ بھائیو تلاش کرلو شاید کوئی چیز رہ گئی ہو تو مفت مین جان جائے یہ کہکر ہر ایک گوشہ ہر ایک کونا ہر ایک کمرہ دالان تلاش کرنے لگا جب یہان سناٹا ہوا خواجہ نے جان مارکر سب مال نذر زنبیل کیا ایک چیز نہ چھوڑی وہ لوگ جب تلاش کرکے آئے تو یہان کچھ نہ پایا کہا کہ ہم سب مکان دیکھ آئے کوئی چیز باقی نہین رہی ہے اور نہ ہم نے پوشیدہ کی ہے یہی مال تھا آواز آئی کہ تم سب اگر اپنی زندگی چاہتے ہو تو یہ حلوا ہم دیتے ہین اسے کھالو ورنہ مین سب کو کھا جاؤنگا یہ کہکر ایک ہاتھ اپنا گلیم سے نکالا اسمین ایک تھال اور اس تھال مین تازہ حلوا تھا سب عورت و مرد نے جان کے خوف سے کھانا کھاتے ہی سب بیہوش ہوے خواجہ نے دیکھا کہ جب سب بیہوش ہوگئے سب کو اٹھا کر نذر زنبیل کیا اور دکان سے سب مال لے کر پھاٹک کھول کر روانہ ہوے انکو اس لیے نذر زنبیل کیا اول تو یہ لوگ یقین نہ لائینگے اگر لاکے بھی تو اسوقت نہ جائینگے جب صبح کو جانے لگینگے تو سمندر رشح کرے گا پس اس خیال سے نذر زنبیل کیا اور یہ بھی خیال ہوا کہ لشکر گیا ہے وہ شبخون مارکر طرف لشکر اسلام کے جائے گا لیکن ایسا نہ ہو کہ لشکر اسلام سے مقابلہ ہونے لگے مین قبل سے چل کر اسکا بندوبست کرلون جو حلوا بچ رہا اسکو خبر کردون تاکہ وہ نہ روکے آنے دے اور آفاق کو بھی اس حال سے آگاہ کردون کہ تمہارا لشکر یون آتا ہے اگر اپنے کو ظاہر کرونگا تو انسے بھی تقریر ہوگی پس اس خیال سے خواجہ نے یہ تدبیر کی کہ اُن سب کو حلوا بیہوشی آمیز کھلا کر بیہوش کیا اور سب لوگ کر روانہ ہوے پاے شاطری مارتے ہوے پہرے چوکی روندتے ہوے شہر پناہ پر آئے اسوقت تک شہر پناہ کا پھاٹک کھلا ہوا تھا باہر نکل کر پاے شاطری مارتے ہوے طرف لشکر کے چلے تھوڑے عرصہ مین لشکر مین پہونچے اسدان طلایہ پر اسد ثانی تھے سر حد لشکر پر سب اپنے سردارون کے کھڑے ہوے تھے انھون نے جو خواجہ کو آتے ہوے دیکھا آواز دی کہ کون آتا ہے اسنے کہا کہ مین ہون خواجہ اسد نے کہا کہ خواجہ کہان گئے تھے خواجہ قریب آچکے تھے کہا کہ لشکر آفاق کو لینے گیا تھا ہے اسد ثانی تم خبردار رہنا کیونکہ لشکر آفاق لشکر کفار پر شبخون مارکر ادھر آئے گا اسکو روکنا نہین مین تم کو خبردار کیے جاتا ہون اسد نے کہا کہ آپ نے خوب آگاہ کردیا ورنہ مین ضرور روکتا میرے اسکے تلوار چلتی یہ کہکر خواجہ تو داخل لشکر ہوے اور راہ طے کرکے خیمہ آفاق پر آئے یہان وہ وقت ہے کہ آفاق وغیرہ کھانا کھا چکے تھے جو کہ صاحبقران کی طرف سے آیا تھا اور اسی وقت مریخ خیمہ سے نکل کر اپنے خیمہ کو گیا ہے آفاق اس فکر مین ہے کہ جاکر آرام کرے کہ خواجہ پہونچے کہا اے آفاق سلامت علیک مین تمہارا کام کرلایا پہلے تمہارے لشکر مین گیا تمہارے سپہ سالار سے ملاقات کی جو تقریر اور گفتگو باہم ہوئی تھی یعنی ہرکارون کا آنا یہان سے خبر لے کر جانا تب سب کو یقین آنا اُنکا یہ کہنا کہ ہم شبخون مارکر لشکر کفار پر آتے ہین اپنا وہان سے شہر مین جانا اور سب لوگون کا باہم جمع ہوکر یہ صلاح کرنا اپنا وہ صدا دینا اُسے مال نے کر نذر زنبیل کرنا اور یہان سب کو اس خیال سے جو کہ تحریر ہوا ہے بیہوش کرکے نذر زنبیل کرنا پھر لشکر کی طرف روانہ ہونا اسد کو اس حال سے آگاہ کرکے خیمہ مین آنا بیان کیا آفاق یہ تدبیر اور حرکت سُنکے بہت خوش ہوا کہا کہ خواجہ اُن سب کو مکالو خواجہ نے کہا کہ ارے بھائی تمہارا مال بھی موجود ہے آفاق نے کہا کہ مین نے آپ کو بخوشی دیا خواجہ نے کہا کہ سچ لوگ کہتے تھے کہ تم بڑے سخی ہو جیسا سُنا تھا ویسا ہی پایا بلکہ اس سے زیادہ پایا مین نے دریاے سبز رنگ سے یہان تک کسی کو ایسا سخی نہ پایا جیسا تم کو پایا آفاق نے کہا کہ خواجہ مین کیا عرض کرون تم سے بہت محجوب ہون میرے پاس ایک حبہ نہین ہے ورنہ مین تم کو بہت خوش کرتا یہ کیا مال ہے خواجہ نے کہا کہ اچھا جب تمہارے پاس ہوگا اسوقت دینا میرا قرض رہا آفاق نے کہا کہ اچھا بس خواجہ نے اسی وقت

سب ملازمون کو زنبیل سے نکالا اور قبیلہ رئیس بیہوشی دے کر سب کو ہوشیار کیا اب جو سب کی آنکھ کھلی دیکھا تو
ہم مکان مین تھے یا خیمہ مین ہین نگاہ اُٹھا کر جو دیکھا کہ تین آدمی اُس خیمہ مین ہین ایک آفاق شاہ
ہمارا بادشاہ دوسرے ملکہ اور تیسرا آدمی نہین معلوم کون ہی اُن سب نے ایک مرتبہ آنکھین بند کرلین اور یہ
خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی بادشاہ تم کو کھا گیا اُسکی روح نے تم کو قتل کیا افسوس مفت مین جان گئی یہ وہ مقام ہی
کہ جہان آدمی مرکر پہونچتا ہی یہ خیال کرکے ہر ایک نے اپنی آنکھین بند کرلین یہ جو تماشہ دیکھا خواجہ نے آفاق سے
کہا کہ تم نے انکی حرکت دیکھی اور سمجھے یہ لوگ اپنے دل مین خیال کر رہے ہین کہ ہم مرگئے ہین ہم کو بادشاہ کی روح جاکر
لے آئی ہی اس سبب سے انھون نے آنکھین بند کرلی ہین یہ خوخواجہ نے کہا آفاق دلکہ قہقہہ لگاکر ہنسے خواجہ
نے اُسے کہا کہ تم لوگ مرے نہین ہو نہ تمہارا بادشاہ مرا ہی بلکہ تم سب زندہ ہو یہ خیمہ ہی تمہارا بادشاہ غریب لشکر اسلام
ہوا ہی اُسنے تم کو اُس مکان سے بھیج کر طلب کرلیا ہی مین عیار ہون لشکر اسلام کا میرا نام خواجہ ہی مین اُس سب
کو بیہوش کرکے لایا ہون ہوشیار ہو اپنے بادشاہ سے ملو یہ جو خواجہ نے کہا اب اُنکے حواس درست ہوے
اور خیال جو کیا تو اپنے کو زندہ پایا سب ایک مرتبہ اُٹھے بادشاہ کو سلام کیا عذر کیا بہت خوش ہوے آفاق نے
ہر ایک کے ساتھ شفقت کلام کیا اُنکو اطمینان ہوا خواجہ نے سیوتی کو بھی زنبیل سے نکالا ہوشیار کیا اُسکو بھی
آفاق و ملکہ سے ملایا سب ملازم خوش ہوے خواجہ نے کہا کہ اب مین اپنے خیمہ کو جاتا ہون آفاق نے
جواب دیا کہ آپ کو میرے سبب سے بڑی زحمت ہوئی خواجہ نے جواب دیا کہ انسان کا کام انسان سے نکلتا ہی
مجکو کوئی زحمت نہین ہوئی بلکہ راحت ہوئی یہ کہکر خواجہ آفاق سے رخصت ہوکر اپنے خیمہ مین آکر سو رہے یہان
آفاق ملازمون سے جو کہ مغز تھے باتین کرنے لگا اس خیال سے کہ لشکر بھی آتا ہوگا سب خواجہ کی عیاری بیان
کی سیوتی نے کہا کہ مین زنبیل تک اُس پیرزال کے ساتھ آئی کہ ایک مرتبہ میرے منہ پر کوئی چیز پڑی کہ مجکو بیہوش
آئی پھر مجکو خبر نہین رہی اور کیا ہوا اب جو آنکھ کھلی تو مین نے آپ کو دیکھا اور ملکہ کو بھی آپ کے پاس بیٹھے دیکھا اور
سب ملازمون کو حیران پایا کہ یہ کیا ماجرا ہی اب معلوم ہوا کہ وہ پیرزال خواجہ تھے اُنھون نے مجکو بیہوش کرکے میری
صورت بن کر ملکہ کو بیہوش کیا اور ملکہ کی صورت بنکر عیاری کی بڑے منصب کے عیار ہین ان سے خدا پناہ مین
رکھے آفاق نے کہا کہ اے سیوتی و دیگر ملازمین مین سمندر کی رفاقت کو ترک کرکے غریب لشکر اسلام
ہوا اچھا کیا یا بُرا کیا اُن سب نے عرض کیا کہ آپ نے خوب کیا اُس ظالم کی رفاقت ترک کی ہم بہت خوش
ہوے نہان تو آپ کی قدر ہوگی کیونکہ یہ لوگ بہت قدردان معلوم ہوتے ہین آفاق نے کہا ضرور یہ لوگ صاحب
قدر ہین نہان سپاہی کی بہت قدر دانی ہی یہ لوگ بہت قدر کرتے ہین آفاق اُن لوگون سے یہ تقریر و گفتگو
کر رہا ہی ادھر لشکر آفاق جو تیار ہوکر ملا تھا راہ طے کرکے جب قریب لشکر کفار ہوا تو یہ لوگ بلا خوف و خطر اپنے
اپنے خیمون مین سو رہے تھے کسی کو یہ خیال بھی نہ تھا اس امر سے اطمینان تھا کہ لشکر اسلام شبخون نہین مارتا ہی
نہ علانیہ تھا نہ کچھ تھا سب سپاہی سو رہے تھے سب خواب مرگ مین مبتلا تھے کسی کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا
کیونکہ ایک رات کے جاگے ہوے تھے انتظام قتل آفاق مین رات بسر کی تھی انھون نے جو لشکر مین سناٹا
پایا یا لاخالی دیکھا خوب موقع پاکر ایک مرتبہ سپہ سالار نے اہل لشکر سے کہا کہ این کفاران را بزنید پس سب
اہل لشکر تیغ و نیزہ و بانس کی ڈالی لے کر اُن بدمعاشون پر گرے کہ اُنکا تماشہ بنکار دین خیمون مین آگ
لگادی قتل کرنا شروع کیا تمام لشکر مین سر سے آگ لگادی تھوڑے عرصہ مین لشکر کا ستیاناس کر دیا ہزارون کفار
واصل جہنم ہوے یہ جو ظالم ہوا لشکر کفار کی بھی آنکھ کھلی سب گھبرا گئے کہ یہ کیا آفت آئی کون شبخون آکر گرا سب کے
حواس باختہ ہوگئے دریاے لشکر مین تلاطم پڑگیا سب پک اجل کے لقمہ ہونے لگے طوفان مرگ نے طغیانی کی

یہ جو ظلام ہوا اہل لشکر اُٹھے مگر بدحواس ہر طرف کو کوت خیال کر کے ہاتھون مین پہننے لگے کوٹ کو پائون مین کوئی
زنبری کی چوٹی پکڑ کے بخیال کوڑا لٹھے لگا وہ چلانے لگی ہر ایک مقام پر ظلام ہی ظلام کا یہ حال ہے کہ بچی کو گھوڑے
کے منھ مین دے دیتے ہین اور لگام بچاے دمی کے لگاتے ہین یہ بدحواسی ہے اہین لشکر اور قتل ہو رہا ہے لشکر آفاق کے
لوگ قتل کرتے پھرتے ہین ظلام چو ہوا تو سرداروں کو خبر ہوئی وہ بھی مسلح و مکمل ہو کر نکلے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ کوئی
شبخون کر گیا ہے لیس ملکہ زعفران نیلہ پوش و ملکہ چندرتن و ماہ تن و گرداب و حباب و سیلاب
و موج سب خواب مرگ مین جنکا تھے شب خون کی خبر سنکے بیدار ہوے خیمون سے باہر نکلے دیکھا کہ سحر
کے ہتھیار نرخ نارنج گولہ فولاد برابر چل رہے ہین پیکان و سوزن کا مینھ برس رہا ہے ہر طرف دریاے
سحر موج زن ہے ساحر جو مر کے گرے ہین اُنکے مرنے کی علامت بلند ہے ہر طرف نار پکی ہے لشکر مین روشنی
بھی کم ہے خون کا دریا رواں ہے ان بادشاہون نے مل کر جو یہ ظلام دیکھا سحر کیا کہ کچھ روشنی ہوئی ہر طرف
مشعل سحر روشن کی یہ جو غل لشکر اسلام مین پہونچا سب بیدار ہوے معلوم ہوا کہ لشکر کفار کی طرف سے
شور و غل کی صدا آتی ہے خیال کیا کہ صبح کو معلوم ہو جائے گا اسد ثانی کو تو معلوم نہ تھا وہ تو بے خبر تھے وہ اپنے
علاقہ کو لے کر اس طرف آ کھڑے ہوے کہ جدھر لشکر کفار تھا آفاق نے جو صدا غل کی سُنی وہ خیمہ سے
اپنے چند ملازمون کو لے کر نکلا اور لشکر کو مڑ کے کنارے لشکر کے آ کر کھڑا ہوا اسد نے کہا کہ کون ہے اُسنے
کہا کہ مین ہون آفاق یہ شور و غل سُنکے آیا ہون کہ کیا ہے اسد نے کہ اچھا تماشہ دیکھو اب جو آفاق نے
دیکھا تو لشکر کفار مین آگ لگی ہوئی ہے حریف نے مار ظلام ڈال دیا ہے پیر غل مچا رہے ہین صدائین آ رہی
ہین کہ کشتی مرا نام من فلان بود سو دو سو کے مرنے کی صدا آتی ہے لشکر آفاق مین پھر کہا کہ کیا ہے
لشکر کا آدمی نہ قتل ہوا نہ زخمی سوا ے کفار کے قتل ہونے کے اب تو یہ نوبت ہے کہ کفار جو خیمہ سے باہر
نکلتے ہین اپنے لشکر کے لوگون کو حریف خیال کر کے مقابلہ کرنے لگتے ہین باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے
بھائی بھائی سے لڑ رہا ہے کوئی کسی کو نہین پہچانتا ہے رات کا جو وقت ہے تو ایک کی خبر ایک کو نہین ہے اب
جو سردار نکلے ہین اُنھون نے سحر کر کے روشنی کی ہے اور یہ بھی ہوا ہے کہ اب کوئی پہر بھر رات باقی ہے لوگ
باہم کے مقابلہ سے باز آ رہے ہین یہ عالم ہے جب لشکر آفاق دیکھتا ہے کہ کفار سنبھل کر لڑنے لگے ایک
ایسا حملہ کیا کہ اس طرف سے اُس طرف کو نکل کر چلے گئے یہ تو نکل گئے وہان پھر باہم سحر چلنے لگے باپ نے
بیٹے کو قتل کیا بیٹے نے باپ کو بھائی نے بھائی کو اسی خلط و جدل مین ظہور سحر نمایان ہونے لگے لشکر آفاق
نے جو دیکھا کہ صبح ہونے لگی ایک فریب نے خیال کیا کہ اگر سحر ہو گئی اور تمام لشکر کفار خبردار
ہو گیا تو نکلنا مشکل ہو گا مقابلہ ہونے لگے گا اور یہان پہ منظور نہین ہے بس یہان سے نکل چلنا بہتر ہے دوسرے
یہ امر کہ لشکر کے سردار بھی نکلے ہین روشنی بھی ہونے لگی ٹھہرنا کیا ضرور ہے یہ خیال کر کے اور ایک حملہ کر کے
سب نے اپنے رخ طرف لشکر اسلام کے کر دیے یہان کفار باہم لڑنے لگے اُدھر وہ بلا خوف و خطر صحیح سلامت
بے ملامت نہ کوئی زخمی ہوا نہ کوئی قتل ہوا نکل گئے یہ لوگ جو کفار کو قتل کر کے چلے تو اسی وقت اس
تیزی سے چلے کہ ایک آن واحد مین لشکر اسلام کی سرحد پر جا کر پہونچے وہان جا کر دم لیا اپنے
حواس درست کیے اور یہ بھی خیال کیا کہ جو لوگ باقی رہ گئے ہون وہ بھی آ جائین یہان تک کہ مکمل لشکر
آ گیا یہ لوگ بھی قریب چار لاکھ کے تھے اب کچھ روشنی دن کی ہو چلی آفتاب گو ابھی نہین نکلا ہے یہ لوگ
جب آسودہ ہو لیے تو چلے جب قریب لشکر پہونچے اسد ثانی نے صدا دی کہ کون ادھر آتا ہے کچھ نکہ
کثرت کے ساتھ اور اتنی وسعت مین لشکر اسلام ہے یہان خبر کا کیا کام ہے یہ صدا اسکے سپہ سالار لشکر

آفاق نے پھر کر عرض کیا کہ ہم سب تازہ غلام ہین ہمارا آقا اس لشکر مین مقیم ہوا ہی ہم اُسکی خدمت مین
جاتے ہین اسد ثانی نے کہا کہ تمھارے آقا کا کیا نام ہی اُس نے عرض کیا کہ آفاق اسد ثانی نے
کہا کہ جب صبح ہو تو آنا یہ وقت آنے کا نہین ہی کیونکہ تمھارے ساتھ مجمع بہت ہی اُسنے عرض کیا کہ
ہم لشکر کفار پر شب خون مارے ہوے آتے ہین ہمارے عقب مین لشکر کفار نہ ملا آئے تو مقابلہ ہونے لگے
ہمارے آقا نے ایک پیادے کو لشکر اسلام سے بھیج کر ہم کو طلب کیا ہی ہم کسی فقرے اور دھوکے
سے نہین آتے ہین ہم سب غلام ہین یہ جواب اسد نے سُنا اُنکو تو قبل سے معلوم تھا کہا کہ دیکھو اور کوئی لشکر
نہ کرنا ورنہ سزا سے نجات پاؤگے آفاق نے جو اپنے سپہ سالار کی صدا سُنی تو لشکر کفار کی طرف دیکھ
رہا تھا یا اُس مقام پر سے وہان آیا جہان اسد کھڑے ہوے تھے آکر عرض کیا کہ یہ آپ کے غلام کا لشکر
ہی چونکہ آفاق اسد کو دیکھ چکا ہی اور معلوم ہو چکا تھا کہ یہ بھی بادشاہ اسلام و صاحبقران کے
عزیز ہین تو اُس نے اسد سے اس طور سے کلام کیا کہ جیسے کوئی ادنا خادم یا غلام اپنے آقا سے کلام کرتا ہی
اسد نے یہ سُنکے آفاق سے کہا کہ اگر کوئی فساد ہوگا تو تم کو جواب دینا پڑے گا آفاق نے کہا کہ اگر
فساد ہو تو مین موجود ہون مجکو سزا ملے اسد نے کہا اچھا یہ کہکر کہا کہ جو کوئی آتا ہی اُسے اب تو آگے آگے
سپہ سالار و آفاق اُسکے عقب مین اور لشکر کے افسر و سردار اُنکے عقب مین لشکر جیسے ہی سپہ سالار و
سردارون نے آفاق کو دیکھا دوڑکر قدمون پر گرے آفاق نے کہا کہ پہلے اُنکے قدم پر گرو کہ جن کے
قدمون کی بدولت یہ دن نصیب ہوا آفاق نے پہلے اپنے سپہ سالار کو اسد کے قدمون پر گرایا پھر
ہر سردار کو اُسکے بعد آپ ملا یہان تک کہ لشکر کی آمد ہوئی سب لشکر آگیا لشکر کے آنے مین صبح ہو گئی
جب لشکر آچکا اُسکے بعد خیمون کا آیا اسد نے دیکھا کہ ایک مقام دیکھکر آفاق کے لشکر کو
قیام کرنے کا حکم دیا خیمہ وغیرہ برپا ہونے لگے یہ لشکر بھی اُس مقام پر آترا جہان پر لشکر مریخ و لشکر
کوکبہ اترا ہوا تھا آفاق کی بارگاہ برپا ہوئی وہ خیمہ بھی جسمین آفاق تھا اُسی مقام پر لاکر برپا
کیا گیا بارگاہ آفاق برپا ہو چکی تب آفاق مع اپنی زوجہ و سپہ سالار و سردارون کے آکر بارگاہ مین
بیٹھا خیال کیا کہ وقت دربار گاہ آئے تو سب کو لے کر دربار مین جاؤن خواجہ جو اپنے خیمہ مین بیدار
ہوے دریافت کرکے خیمہ کے باہر نکلے معلوم ہوا کہ لشکر آفاق آگیا وہ سامنے بارگاہ آفاق کی استادہ
ہی خواجہ آفاق کی بارگاہ مین آئے آفاق لب فرش تک لینے کو آیا بڑی عزت سے بٹھایا سب
سردارون سے خواجہ کی تعریف کی خواجہ کے قدم پر سب کو گرایا بعد اسکے خواجہ کے ہمراہ سب کو لیکر
طرف دربار کے چلا یہان لشکر اُترنے لگا یہ تو طرف دربار کے جاتے ہین وہان لشکر کفار مین جنگ ہو رہی
کہ نور سحر نے اپنا جلوہ دکھایا آفتاب نے اپنے رخ پر سے نقاب شب کو دور کیا روشنی ہوئی ادھر مغرز
سردارون نے خیمون سے نکل کر جو سحر کیا تھا تو تاریکی ساحرون کے مرنے کی جو بلندی ہوئی ادھر طرف ہو رہی تھی
اب سب نے اپنے اور بیگانون کو پہچانا باہم کی لڑائی موقوف ہوئی جدھر جدھر سردار گئے اُدھر اُدھر
روشنی بھی ہوئی اور دن بھی نکل آیا معلوم ہوا کہ طرفین حملہ کرکے نکل گیا ہم تا ہم لڑ رہے ہین
لشکر مین امن ہوا سب حیران و پشیمان ہوکر اپنی اپنی طرف چلے کہ افسوس ہم نے خود اپنے لشکر کو
تباہ کیا اپنے ہاتھ سے اپنے لشکر کے لوگون کو قتل کیا طرفین تو باہم جنگ کرکے نکل گیا ہر طرف امن ہوا
سب اپنے اپنے مقام پر آئے گرداب و حباب وغیرہ نے دربار کیا سب سردار حاضر دربار رہے
حباب نے حکم دیا کہ یہ خبر لاؤ کہ کس نے شب خون مارا یہ لوگ کون تھے کہ تمام لشکر تباہ ہوگا اور دیکھو

تو کوئی لاش حریف کی بھی ہی یہ جو حکم دیا چند سردار لشکر مین آکے لاش کیا تو سوائے اپنے لشکر کے جوانون کے حریف کے لشکر کی ایک لشکر بھی نہ دیکھی شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ دس ہزار سیاہ اس شبخون مین کام مین آئی سردارون نے آکر عرض کیا کہ کوئی حریف کی لاش نہین ہی سوائے اسی لشکر کی لاشون کے شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ دس ہزار اہل لشکر قتل ہوے **حباب** نے کہا کہ یہ اور عجیب ہی کہ شبخون ہو اور حریف کے لشکر کی ایک لاش نہ ہو سوائے ہمارے لشکر کے ہرکارون کو برائے خبر لشکر اہل اسلام مین روانہ کرو شاید وہان سے کچھ حال معلوم ہو اسی وقت چند ہرکارے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوے ہرکارے آدھر گئے ادھر لوگون نے آکر بارگاہ مین **گرداب** وغیرہ سے فریاد کی کہ ہمارا باپ مارا گیا کوئی کہنے لگا ہمارا بھائی قتل ہوا کوئی فریاد کرتا تھا میرا فرزند نوجوان لخت مارا گیا کوئی کہنے لگی کہ مین بیوہ ہوگئی میرا شوہر کام آیا **گرداب** نے سب کو تسکین دی کچھ وظیفہ وغیرہ مقرر کیا کچھ لوگون نے آکر عرض کیا کہ قریب ایک لاکھ کے اہل لشکر زخمی ہوے ہین کہ نہین مگر توا ایسے ہین کہ وہ جان بلب ہین بادشاہون نے حکم دیا کہ انکا علاج کیا جاے انکے اچھے ہونے کی کوشش کی جاے انھون نے عرض کیا کہ کوشش تو ضرور کی جاے گی مگر یہ بہت بڑی زک اٹھائی غفلت مین زک پائی کیا تدبیر کیجاے اس شب خون کے کرنے سے لشکر مین اس قدر قوت باقی نہ رہی کہ لشکر اسلام سے مقابلہ کیا جاے بادشاہون نے جواب دیا کہ خیر ابھی تو مقابلہ موقوف ہی جب سے ہم آئے ہین ایک مقابلہ بھی نہین ہوا ہم کو آئے ہوے کتنے دن ہوے ہین آج تک کوئی مقابلہ کو نہین آیا اب خوب مقابلہ کرینگے جب ہمارا لشکر اچھا ہو جاے گا **گرداب** و **حباب** نے جواب دیا کہ ضرور ایسا ہی ہوگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی وہان لشکر اسلام کی بارگاہ مین سب سردار حاضر ہین بادشاہ تخت پر جلوہ فرما ہین **آفاق** مع اپنے سردارون کے پہونچا سب کو بادشاہ اور **صاحبقران** کے قدمون پر گرایا بادشاہ نے **صاحبقران** نے علی قدر مراتب انکو جگہ دی جو مقام **آفاق** اور انکی زوجہ کے لیے مقرر ہوا تھا وہان وہ بیٹھے **خواجہ** اپنے مقام پر اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر متمکن ہوے دربار خوب آراستہ ہوا **اسد ثانی** جی آکر اپنے دخل پر متمکن ہوے کہ بادشاہ نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ رات کو لشکر کفار مین بہت شور و غل ہوا تھا صبح تک رہا ایسا شور و غل تھا کہ جسکی کچھ حد نہین ہزارون سازون کے بجنے کی صدا بلند تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی کیا کوئی لشکر پر شبخون مارا تھا سردارون نے عرض کیا کہ جی ہان ہم نے بھی صداے شور و غل سنی تھی مگر معلوم نہین کیا تھا **اسد ثانی** نے کہا جی ہان کفار کے لشکر پر شبخون مارا تھا یہ جو **آفاق** شاہ ہین انکے لشکر نے شبخون مارا تھا یہ اسکا شور و غل تھا انکا لشکر شبخون مار کر انکے پاس آیا ہی یہ سبب تھا جو شور و غل بلند ہوا تھا **صاحبقران** نے یہ سنکے **آفاق** کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ آپ کا لشکر شبخون مار کر آیا **آفاق** نے عرض کیا کہ جی ہان یہ آپ کے غلام بھرے ہوے تھے اپنے دل کی حسرت نکال لی انکا تو قصد اسی وقت تھا کہ جب مین برے قتل کیا گیا تھا مین نے انکو قسم کے ذریعے سے منع کیا یہ سب لوگ میرے حکم کے ایسے پابند ہین کہ میرے کہنے کو نہ مانا جو مین نے کہا وہ قبول کیا مین ان سے بہت خوش ہوا **صاحبقران** نے فرمایا کہ جو لائق ہوتے ہین وہ اپنے مالک کے حکم کو اسی طرح سے مانتے ہین جیسے تم ہو کہ تم نے اپنی آبرو بھی دی جان پر بھی بنائی مگر سمندر سے مقابلہ نہ کیا ویسے ہی تھا وہ بھی ہین یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی وہ ہرکارے بھی جو کہ برائے خبر آئے تھے دربار مین موجود تھے یہ خبر معلوم کرکے کہ لشکر **آفاق** نے یہ شبخون مارا ہی بارگاہ سے نکل کر اپنے لشکر مین آئے داخل بارگاہ ہوکر عرض کیا کہ یہ شبخون

لشکر آفاق نے آپ کے لشکر پر مارا تھا یہ اُنکی کارروائی تھی وہ سب بادشاہ یہ خبر سُنکے خاموش ہوے ہرکارون نے عرض کیا کہ یہ اعجیب ہی کہ آفاق ہم سب کے سامنے سے زوجہ کو لیجایا گیا اور پھر زندہ و سلامت لشکر اسلام مین بڑی عزت و آبرو سے موجود ہی اُسکے سردار بھی ہین ہم نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ خواجہ عیاری کرکے آفاق شاہ کو اور اُسکی زوجہ کو بچا لے گئے ہرکارون نے جو عیاری دریافت کی تھی سب بیان کی اور کہا کہ یہ عیاری کی اور یہان سے سب کو لے گئے آفاق نے لشکر اسلام کی شرکت کی اپنے لشکر کو طلب کیا خواجہ نے جا کر کل لشکر اور اُس کے سردارون کو آگاہ کیا اُسکے بعد شہر مین جاکر سب مال و اسباب لے آئے اور ملازمون کو آفاق کے واقعہ ہوا خواجہ نے کل بادشاہ اور سب سردارون کو قتل کیا ہوتا وہ تو اُن سب کے بیر اُنکو اُٹھا لے گئے عیارون نے برہمنون کی صورت بن کر بجاے رال کے بیہوشی جلائی تھی اُسکی دھونی سے سب بیہوش ہوے تھے بڑے غضب کے عیار ہین ان سب کے یہ تقریر سُنکے ہوش جاتے رہے اپنے اپنے دل مین کہا کہ خدا نہ تصویر ان عیارون سے بچائین تو جان بچے ورنہ محال ہی گرداب نے جواب وغیرہ سے کہا کہ میری راے ہی کہ ایک نامہ لکھکر چند دن کی مہلت طلب کرلین سب نے کہا کہ کیا حرج ہی بس اُسی وقت وزیر سے ایک نامہ اُس مضمون کا تحریر کرا کے روانہ کیا چونکہ لشکر آفاق نے ہمارے لشکر پر شبخون مارا ہی ہم اس حال سے آگاہ نہ تھے بہت سے لوگ ہمارے لشکر کے قتل ہوے اور بہت سے مجروح پڑے ہین لہذا ہم اُنکے اچھے ہونے تک مقابلہ نہین کرسکتے ہین ہم کو مہلت دی جائے جب وہ صحت پالینگے تو ہم مقابلہ کرینگے یہ نامہ جب تحریر ہوچکا ایک ساحر کو دے کر روانہ کیا وہ ساحر نامہ لے کر پہونچا داخل دربار ہوا بادشاہ کو نامہ دیا اور زبانی بھی یہ پیام دیا اُسکو کرسی جو بیٹھنے کو ملی وہ سلام کرکے بیٹھا دربار کو خوب سردارون سے آراستہ پایا ساحر نے کو بھی دیکھا کہ وہ حاضر دربار ہین مگر سب کی عزت و آبرو ہی ہر ایک بہت خوش و خرم ہی خصوصاً آفاق کی بڑی عزت ہی وزیر نے نامہ پڑھا صاحبقران نے فرمایا کہ جواب اُسکی پشت پر تحریر کردو کہ ہم نے تم کو مہلت دی جب تمہارے لشکر کے لوگ اچھے ہولین اُسوقت مقابلہ کرنا یہ جواب تحریر کرکے اُس نامہ پر کو دیا وہ جواب نامہ لے کر بادشاہ و صاحبقران کو سلام کرکے باہر بارگاہ کے آیا اپنے لشکر کی راہ لی داخل لشکر ہوکر بارگاہ مین آیا جواب نامہ دیا بارگاہ و دربار کی بہت تعریف کی جب اُن بادشاہون کو معلوم ہوا کہ مہلت ملی بہت خوش ہوے اہل لشکر کے علاج کا حکم دیا علاج ہونے لگا ان سب کو تو اس بندوبست مین اور لشکر اسلام کو اس انتظار مین رکھا جاتا ہی کہ لشکر کفار کے لوگ اچھے ہولین تو مقابلہ ہو اب پھر حال شہر سمندریہ کا تحریر ہوتا ہی

اب شمہ حال سمندر شاہ اور اُسکے دربار کا تحریر ہوتا ہی

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سمندر شاہ کو اُسکے سحر کا پتا لیا تھا اور ہوشیار کرکے سب حال سے آگاہ کیا تھا اور اسیطرح سے سب سردارون کو ہر ایک کا سحر اُٹھا لے گیا تھا اور ہوشیار کرکے آگاہ کیا تھا اُس دن سمندر شاہ نے دربار نہ کیا وہ جو سردار اور اہل شہر اُسی مقام پر رہ گئے تھے تحریر ہوچکا ہی کہ اہل شہر تو صحرا و کوہ مین پنہان ہوگئے تھے کہ بوقت شب اپنے اپنے مکان کو جائینگے وہ تو رات کو آئے تھے اور سردار اُسی وقت رسے کے ذریعہ سے اپنے اپنے مکان پر آگئے لباس دوسرا پہنا ہر ایک کو تعجب ہوا کہ یہ کیا ماجرا تھا خیال کیا کہ جب کل دربار مین جائینگے تو بادشاہ سے معلوم ہوگا کہ معلوم بادشاہ پر کیا گذری یہ کیا واقعہ ہوا تھا

اب وہ رات گذری سمندر نے دربار کیا سب سردار حاضر دربار ہوے مگر جو دربار مین آتا ہی شرمندہ آتا ہی ادنی سے اعلے تک دربار مین آکر سر جھکا کر بیٹھ جاتا ہی جب سب سردار آچکے اُسوقت سمندر نے حکم دیا کہ کوتوال شہر کو طلب کرو کوتوال حاضر ہوا حکم دیا کہ تم سپاہی لے کر آفاق کے مکان پر جاؤ اور اُسکے ملازمون کو گرفتار کرو جو کچھ مال و اسباب ہو وہ ضبط کرلو اُسکے مکان پر سرکاری پہرہ مقرر کردو یہ حکم سُنکے کوتوال اُسی وقت دربار سے باہر آیا کوتوال کے سپاہی ہمراہ ہوے کوتوال ہمراہ لے کر آفاق کے مکان کی طرف چلا جب یہان پہونچا دیکھا کہ مکان کا دروازہ کھلا ہوا ہی یہ لوگ دروازہ اندر چلے گئے اندر جو گئے کسی کو نہ دیکھا تمام مکان کو خالی پایا نہ کچھ اسباب پایا یہ لوگ حیران ہوے کوتوال پہرہ مقرر کرکے طرف دربار کے گیا داخل دربار ہوکر جو واقعہ پیش آیا تھا عرض کیا سمندر نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ کل ہی اگر سب مال و اسباب لے کر چلے گئے خیر جو مال و اسباب اقاقیہ مین ہی ضبط کرلیا جائے گا مین کسی کو وہان کا حاکم کرکے روانہ کرتا ہون عشاق نے کہا کہ کل کا واقعہ سمجھ مین نہین نہ آیا کہ ہم کیونکر اپنے مکان پر آگئے یہان اگر ہمکو معلوم ہوا کہ ہم اپنے مکان پر ہین مگر عجب حالت سے تھے کہ سوائے زیر جامہ کے کوئی چیز تن پر نہ تھی سمندر نے جواب دیا کہ مجھکو بھی یہ حالت نہ تھی مگر مین بھی خود بخود جو ہوشیار ہوا اپنے کو اپنی خواب گاہ مین پایا میرے پلنگ کا پایہ کٹا ہوا تھا اُسنے بیان کیا کہ مین آپ کو لے آیا ہون برا غضب ہوا تھا کہ آپ کو خواجہ ثالث لشکر اسلام کا میار نے قتل کیے ڈالتا تھا یہ کہکر وہ پلنگ غائب ہو گیا اور اُس پلنگ نے اس قدر کہا کہ آفاق کو خواجہ عیاری کرکے لے گئے مگر حال مفصل نہ معلوم ہوا کہ کیا واقعہ گذرا یہ سنکے عشاق اور شملاق نے جو کہ معزز سردار تھے اور اُنکا سحر اُنکو لے آیا تھا بیان کیا کہ ہم کو بھی ہمارا سحر لے آیا تھا اور یہ بھی تقریر بیان کی تھی وہ جو سردار وہان رہ گئے تھے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم جو ہوشیار ہوے اپنے کو خیمہ مین دیکھا آپ لوگون مین سے کسی کو وہان نہ پایا حیران ہوے اپنی حالت خراب پائی اُسی وقت سحر سے اپنے کو پوشیدہ کرکے اپنے مکان پر آگئے اپنا بیان اگر سامان کیا یہ واقعہ ہوا کہ عیاری ہوگئی تھی مگر یہ ثابت نہوا کہ ہم سب کے سب کیونکر بیہوش ہوے کیونکہ نہ ہم نے کچھ کھایا نہ پیا نہ کوئی چیز سونگھی سمندر نے کہا کہ یہ بھی حال معلوم ہو جائے گا کسی کو روانہ کرکے لشکر گرداب و لشکر اسلام کی خبر منگانا ضرور ہی کہ یہ جو سحر نے خبر دی تھی کہ آفاق کو خواجہ عیاری کرکے لے گئے درست ہی یا غلط کیونکہ ایسا نہین ہوسکتا ہی جو آگ مین جلایا جاے پھر وہ زندہ ہو یہ کسی مین ایسی جرأت نہین ہی کہ آگ مین جاکر عیاری کرے سب نے کہا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ ہرکارے جو سمندر نے برائے خبر لشکر گرداب مین مقرر کیے تھے حاضر ہوے دعا دے کر عرض کیا کہ بادشاہ کو معلوم ہو کہ ہم ایک خبر تازہ لائے ہین سمندر شاہ نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے لشکر پر سلیجون نے رات اہل لشکر کا قتل ہونا سب سردارون کا خبردار ہوکر بیدار ہونا صبح تک مقابلہ ہونا حریف کا نکل جانا یہ معلوم ہونا کہ سب اسی لشکر کے لوگ قتل ہوے حریف کی ایک لاش تک نہین ہی اور قریب ایک لاکھ کے مجروح ہوے ہین ہرکارون کا لشکر اسلام مین بحکم افسران جانا اور خبر لانا کہ لشکر آفاق نے شبخون مارا ہی اور آفاق بھی لشکر اسلام مین موجود ہی مع اپنی زوجہ کے ان ہرکارون کا جو عیاری خواجہ نے کی تھی وہ بیان کرنا اور سب عیاریون کی عیاری اور یہ بیان کرنا کہ سب لوگ جو بیہوش ہوے تھے یہ سبب تھا کہ عیارون نے بیہوشی جلا کر اُس کے دھوئین سے بیہوش کیا تھا سب بیان کیا اور کہا کہ یہ بھی ہرکارون نے کہا کہ سب لشکر اور ملازم آفاق کے پاس پہونچ گئے اور کل مال و اسباب بھی آفاق کے پاس پہونچ گیا ہم یہ خبر لے کر لشکر سے روانہ ہوے اور آپ کی طرف سے جو لشکر گیا تھا اُسنے بادشاہ اسلام سے مہلت طلب کی تھی اُنھون نے مہلت دی ابھی جنگ و پیکار موقوف ہی بڑی فرصت آفاق کی کی گئی ہر ایک سردار نے دعوت کی ہی بڑی خوشیان ہو رہی ہین یہ جو سمندر نے سُنا اُسکو

تعجب ہوا اور کہا کہ خواجہ نے بڑی عیاری کی یہ لڑکی بڑے غضب کے تھے کسی نے ایسی عیاری نہ کی ہوگی آج تک کسی نے ایسی عیاری نہ کی ہوگی یہ عیارہ کے ہین مگر مجکو یقین نہین آتا ہی یہ کہکر رقعہ جمشیدی اُٹھا کر دیکھا اُسمین بھی وہی حال تحریر پایا جو کہ ہرکارون نے بیان کیا تھا اب اسمندر شاہ کو یقین ہوا اسمندر نے سب اہل دربار سے کہا کہ ہرکارے درست کہتے ہین یہی حال رقعہ جمشیدی سے بھی ظاہر ہوتا ہی خداوند تصویر ان عیارون سے بچائے سب اہل دربار نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا اسمندر نے کہا کہ مجکو آفاق کے زندہ رہنے کا بڑا صدمہ ہوا اگر مین یہ جانتا تو اُسکو اندر شہر کے قتل کرتا یا جس وقت اُسنے کہا تھا اُسی وقت قتل کا حکم دیدیا اب پچھتانے سے کیا ہوتا ہی بڑی نادانی کی وہ قتل ہوئی نشتے کہ بعد از خناک یا ذاید بر کلہ خود باید زد افسوس وقت عقل نے کمی کی خیر میرے ہاتھ سے یہ لوگ جائینگے کہان جس دن مین نے قصد کیا سب کو گرفتار کر لیا آفاق سیر ایسا کر لینگے اور مریخ جو کہ بڑے ساحر ہین اور طلسم فیروزہ کے مالک ہین وہ کیا بنا لینگے اور لی کوکبہ سیر ایسا کر سکتی ہین اور یہ عیار میرے اوپر کیا عیاری کر سکتے ہین جب تک مجکو غصہ نہین آتا ہی اُس وقت تک یہ لوگ جو چاہین وہ کرلین مین نہین بولتا ہون جب غصہ آگیا پھر مین ایک کی نہ سنونگا سب نے کہا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی اسمندر یہ کہکر خاموش ہو رہا تھوڑے عرصہ کے بعد اخلاق نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک نامہ ملک شمال سے آیا ہی اُسمین تحریر ہی کہ شمال شاہ نے ہمپر زغمہ کیا ہی ہماری کمک ضرور ہی اگر حکم ہو تو مین اُنکی کمک کو جاؤن اسمندر نے کہا کہ جنھون نے کمک کو طلب کیا ہی وہ کون لوگ ہین اخلاق نے عرض کیا کہ وہ لوگ آب کے باج گزار ہین اُس ملک کے بادشاہ کا نام املاک شاہ ہی وہ آپ کو ہمیشہ خراج بھیجا کیا کبھی اُسنے سرتابی نہین کی اسمندر نے یہ سنکے حکم دیا کہ کیا مضائقہ ہی تم جاؤ اُسکی کمک کرو اخلاق نے اپنے دل مین کہا کہ خوب جان بچی میری تو خواہش تھی کہ مین کسی طرح یہان سے چلا جاؤن یہ تدبیر خوب ہاتھ آئی خوب نجات ملی اسی فکر مین اُس دن سے تھا جس دن سے اُسکے بھائی کے ساتھ یہ حرکت کی گئی تھی اور اشفاق بھی اسی فکر مین ہی مگر اُسکو کوئی صورت سفر کی نظر آتی اشفاق نے اپنے دل مین کہا کہ اخلاق نے خوب اپنی جان بچائی جو جو سردار اسمندر کے اس ظلم سے خوف زدہ ہوے ہین اور جو صاحب غرت ہین اپنی آبرو بچانے کی فکر مین ہین یہی فکر ہی کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ ہم کو بادشاہ کے دربار سے نجات ملے بلکہ ہمکو ملازمت منظور نہین ہی اس خوف سے یہ بھی نہین منظور کرتے ہین کہ استعفا دین کیونکہ یہ خیال ہی کہ ہم نے استعفا دیا اُسنے یہ لگا دیا کہ یہ سب شریک لشکر اسلام ہین اسی سبب سے تو استعفا دیتے ہین تو جو حال آفاق کا ہوا اُس سے بدتر حال ہمارا کیا جائیگا وہ لوگ سب اسی فکر مین ہین اپنا بندوبست خفیہ طور سے کر رہے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ اسمندر اخلاق کو جب یہ حکم دے چکا اُسکے بعد ہرکارون سے کہا کہ تم لشکر مین جاؤ جو حال گذرے ہم کو خبر دنیا ہرکارے اُدھر روانہ ہوے اخلاق سے کہا کہ تم بہت جلد اس مہم کو سر کرکے آنا کیونکہ یہان بھی تم کو معلوم ہی کہ اہل اسلام سے مقابلہ ہو رہا ہی اخلاق نے عرض کیا کہ غلام بہت جلد حاضر ہوگا بس اسمندر نے دربار برخاست کیا سب اپنی اپنی طرف روانہ ہوے اشفاق نے اخلاق سے کہا کہ تم نے تو خوب صورت اپنے بچاؤ کی نکالی اخلاق نے کہا کہ بھائی کیا کرون مجکو دربار مین ٹھہرنا ایک منٹ برابر ایک سال کے ہوتا تھا ہر وقت یہ خوف تھا کہ اب اسمندر نے میرے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ تو بے قصور قتل کرتا ہی کوئی بھی تصور بھائی صاحب کا تھا جو اُنکے قتل کا حکم دیا اُنکے تو دوست خواجہ تھے وہ رہا کرلے میرا کون دوست ہی جو رہا کرے گا مین نے یہ خیال کیا کہ یہان سے نکل جاؤ ایسے کے روبرو نہ رہو شاید کوئی بات ہو جاے جو کہ باعث قتل ہو اشفاق نے کہا کہ بھائی مین بھی اسی فکر مین ہون

روز ایک دن مین مین بھی دربار مین جانا موقوف کرتا ہون اور نوکری سے ہاتھ اُٹھاتا ہون یا کسی طرف فکر کرکے
چلا جاتا ہون یا اپنے کو مار ڈالتا ہون اخلاق نے کہا کہ نوکری نہ ترک کرنا کیونکہ وہ یہ خیال کرے گا کہ
اسنے شرکت اسلام کی ہی اشفاق نے کہا کہ یہی خیال ہوتا ہی یہ تھوڑی دور باہم باتین کرتے ہوے
گئے وہان سے اخلاق اپنے مکان کو چلا گیا اشفاق اپنے مکان کو اخلاق نے جاکر اسی وقت
سامان سفر کیا اور شام کو ملک شمال کی طرف روانہ ہوا اسکا حال پھر تحریر ہوگا کہ اسنے وہان جاکر کیا کیا اب
یہان کی حالت سماعت فرمایئے کہ کیا گذری ایک دن کا ذکر ہی کہ خواجہ دربار مین موجود تھے اور سب عیار
بھی تھے آفاق کی روحین ہو رہی تھین خواجہ نے خیال کیا کہ ابھی کچھ دنون لڑائی موقوف ہی آؤ چلو شہر
سمندریہ کی سیر کر آئین شاید کچھ ہاتھ لگ جائے سمندر شاہ کے دربار کا حال چل کر ذرا دیکھین خواجہ کے
دلمین جو خیال آیا اپنے دل مین خیال کرکے خاموش بیٹھے رہے جب دربار برخاست ہوا سب سردار اپنی اپنی
جگہ و خیمہ کو گئے خواجہ اپنے خیمہ مین آئے برق ثانی و ضرغام ثانی اور چند عیارون کو طلب کیا اور
چالاک ثانی سے کہا کہ تم ذرا ہوشیار رہنا مین لشکر سے در اشہر سمندریہ کو جاتا ہون تاکہ سمندر شاہ کے
دربار کا حال تو دیکھون کہ کس قسم کا دربار ہی کتنا زمانہ یہان آئے کو ہوا ایک دن دربار کی سیر نہ کی دن بھر شہر مین
رہونگا شب کو چلا آؤنگا چالاک ثانی نے کہا کہ بہت خوب آپ تشریف لے جائین برق ثانی وغیرہ نے
جو سُنا تو عرض کیا کہ استاد ہم بھی چلینگے دربار کی بہت تعریف سُنی ہی خواجہ نے کہا کہ مین کیا منع کرتا ہون
جاؤ گے اپنے پاؤن سے یا میرے پاؤن سے مجھے کیا مطلب ہی جو مین منع کرون مگر میرے ہمراہ نہ چلنا اپنی
اپنی راہ جانا تم کو جو ملنا ہی تم خود لیتے ہو اور کہتے ہو کہ استاد نے خود دے لیا تو کیا ضرورت ہی انھون نے
کہا ہم خود آپ کے ہمراہ نہ جائینگے خدا نے ہم کو کیا پنکھ نہین دیے ہین یا ہم کوئی ڈرتے ہین وہان
جاتے ہوے یہ کہکر برق ثانی و ضرغام ثانی خیمہ سے خواجہ کے نکلے اور یہ خیال کرکے کہ شہر کو جلد
دربار کی سیر کرواکر کچھ ہاتھ لگے تو چلا جاؤن در اصل ابھی تو مقابلہ موقوف ہی اور نہ کوئی ساحر ہی ہم یا
جو مقابلہ ہوگا یہ خیال کرکے برق و ضرغام خواجہ سے قبل طرف سمندریہ کے روانہ ہوے ادھر
خواجہ بھی چالاک ثانی کو سمجھا کر خیمہ سے باہر آئے چالاک اپنی طرف چلا گیا خواجہ طرف سمندریہ کے
روانہ ہوے پہلے حال برق و ضرغام کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ راہ طے کرکے داخل شہر ہوے شہر کو خوب آہستہ
دھیرے آہستہ دیکھا بہت آباد پایا ہر مقام پر اہل شہر کا مجمع دیکھا چوک کی سیر کرتے ہوے طرف عمارات شاہی
کے چلے صرافہ بازارہ خوب آراستہ چاندی بازار جوہری بازار وغیرہ بہت آباد ہر طرف کے لوگ
خرید فروخت کر رہے ہین دلال پھر رہے ہین طوائفین کمرون پر بیٹھی ہوئی ہین انکے اچھا بچے کمرون کے
نیچے رہے ہین یہی دیکھتے بھالتے قریب عمارت شاہی کے پہنچے لوگون سے دریافت کرتے ہوے
صورتین کوساحرون کی بنی ہوئی ہین جب قریب دربار پہونچے تو معلوم ہوا کہ دربار برخاست ہو چکا ہی
بادشاہ محل مین تشریف لے گیا ہی اب کل دربار ہوگا یہ دونون عیار وہان سے بازار مین آئے کچھ خشک
اشیا خرید کین انکو لے کر سرائے تلاش کرکے اُسمین آئے سرا کو ساحرون سے بھرا ہوا پایا یہ دونون بھی
ایک کمرے کرایہ مین اُترے بھٹیاری نے پوچھا کہ کچھ کھانے کو درکار ہی کہا کہ ہمارے پاس کھانا موجود
ہی ہم کو ضرورت نہین ہی وہ خاموش ہو رہی یہ تنہا سرا مین اُترے ہوے ہین اُدھر خواجہ جو چلے تھے
پاے شناوری مارتے ہوے چلے آتے تھے صورت ایک ساحر کی بنائے ہوے ہین کہ ایک درہ کوہ مین
پہونچے دیکھا کہ قران عبادت کر رہے ہین خواجہ نے خیال کیا کہ قران ثالث سے بھی کہدو یہ

قران کے قریب آئے آواز دی کہ ای بھائی قران قران نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ ایک ساحر پکار رہا ہی قران نے
کہا کہ تو کون ہی خواجہ نے اپنا نام دیکھا یا قران نے پہچانا کہ یہ تو اُستاد ہین اُٹھ کھڑا ہوا کہا کہ آپ نے تشریف لائیے
خواجہ قران کے پاس آکر بیٹھے قران نے عرض کیا کہ اُستاد اسوقت کہان تشریف لیے جاتے ہین خواجہ نے
کہا کہ بھائی قران جس دن سے تشکر اس مقام پر آیا ہی ایک جبہ کا نفع نہین ہوا ہی اور نہ مین دربار مین سمندر کے
گیا ہون مین نے آج خیال کیا کہ ذرا دربار کی سیر کر آؤن شاید کچھ نفع ہو جائے شہر کو جاتا ہون دربار کی بھی سیر
کرونگا اور مزدوری آیا مین نے خیال کیا تم سے بھی ملاقات کرلون اور اس امر سے تم کو بھی خبردار کردون قران نے
کہا کہ اُستاد کیا ضرورت شہر مین جانے کی ہی خواجہ نے جواب دیا کہ ضرور جاؤنگا قران نے کہا کہ آپ کو اختیار
ہی بس خواجہ یہ کہکر اُٹھ کھڑے ہوے اور روانہ ہوے بعد جانے خواجہ کے قران نے بھی عبادت سے فراغت
کرکے یہ خیال کیا کہ اُستاد شہر مین گئے ہین دربار مین جائینگے ضرور عیاری کرینگے ایسا نہو کوئی زحمت مین گرفتار
ہو جائین اس سے بہتر ہوگا کہ تم بھی چلو بس یہ دل مین خیال کرکے قران بھی روانہ ہوے خواجہ راہ طے کرکے
داخل شہر ہوے خواجہ تو شہر کو دیکھ چکے تھے جب عیاری کرنے آئے تھے اور برسہا برس آفاق آئے تھے
اسوقت یہ کسبہ دربار کی طرف آتے دربار کو برخاست پایا خیال کیا کہ کل دیکھا جائے گا اُدھر سے واپس
چلے دل مین خیال کیا کہ کچھ تو پیدا کرو ایک گوشہ مین گئے اپنی صورت ایک سوداگر کی بنائی کپڑے ہوے
جوہری بازار کی طرف چلے بہت عمدہ کپڑا پہنے ہوے سر پر پگڑی بندھی ہوئی جواہر اُسمین لگے ہوے ایک
جریب ہاتھ مین ہر ایک دُکان کو بنظر غور دیکھتے ہوے گھر مین پانے بھر آتا ہی کہ کیا کیا عمدہ جواہر رکھا ہوا ہی
ہر ایک جوہری اپنے دُکان پر بیٹھا ہوا ہی مگر ہر ایک مسن ہی جس دُکان پر ٹھہر جاتے ہین وہ کہتا ہی کہ تشریف
لائیے خواجہ جواب دیتے ہین کہ مجکو کچھ لینا نہین ہی مین سیر کرتا ہون یون ہی دیکھتے بھالتے ایک جوہری
کی دُکان پر پہونچے وہان بھی ٹھہرے ہوکر دیکھنے لگے اُسپر ایک جوان سانولا کام سن بہت خوبصورت بیٹھا ہوا تھا
اُسنے کیا دیکھا کہ ایک سوداگر میری دُکان پر ٹھہرا ہوا ہی اور کچھ بغور دیکھ رہا ہی اُسنے کہا کہ آپنے کیا ضرورت ہی
خواجہ نے کہا کچھ جواہر کی ضرورت ہی کچھ خرید کرینگے کچھ فروخت اُسنے کہا کہ تشریف لائیے جو پسند خاطر ہو ملاحظہ
فرماکے خرید فرمائیے یہ سُنکے خواجہ اُسکی دُکان پر بیٹھ گئے اُسنے کہا کہ کس چیز کی ضرورت ہی اُسنے جو یہ کہا تو
خواجہ نے کہا کہ ایک لعل کی ضرورت ہی اور ایک جوڑی موتی کی اور ایک جوڑی موتی کی ہم بھی فروخت کرنے
والے ہین اگر قیمت مناسب مل جائے گی یہ سُنکے اُسنے ایک ڈبیہ اُٹھائی اُسکو کھولا اُسمین روئی کے اندر
ایک لعل بہت عمدہ رکھا ہوا تھا وہ خواجہ کے روبرو پیش کیا کہ ملاحظہ ہو خواجہ نے اُسکے ہاتھ سے لے کر
کہا کہ دیکھون اجازت ہی اُسنے جواب دیا کہ اگر ملاحظہ نہ فرمائیے گا تو قیمت کیونکر ہوگی یہ سُنکے خواجہ نے
اُسکو دیکھنا شروع کیا دیکھتے ہین اور سُنہ بناتے ہین وہ جوہری یہ دیکھکر اپنے دل مین کہنے لگا کہ ایسا بیش
قیمت لعل ہی یہ اسکو دیکھکر سُنہ بناتے ہین یا تو انکو تمیز نہین ہی یا یہ کچھ اور ہین خواجہ نے کہا کہ اس لعل
سے بھی زیادہ عمدہ کوئی اور لعل ہی اُسنے کہا کہ اسکے برابر تو اس بازار بھر مین کسی جوہری کے یہان نہ نکلے گا
خواجہ نے کہا کہ لعل نہین ہی لعلڑی ہی اس سے اچھے اچھے تو میرے پاس ہین مگر کیا کہون میرے گماشتہ
ابھی آئے نہین ہین اُن سے پیشتر چلا آیا ہون مین تو اسی کی تجارت کرتا ہون سوائے لعل کے دوسرا
جواہر میرے پاس نہین ہی ابھی ایک سکھنت مین گیا تھا وہان مین نے چند لعل فروخت کئے ہین وہان مجھسے
موتیون کی فرمائش ہوئی تھی مین نے اقرار کر لیا تھا چنانچہ چند دانہ مین نے خرید کیے ہین مگر میرے پسند نہین
ہین خیر اگر لعل تمہارے یہان نہین ہین تو موتی دکھائیے اُسنے کہا کہ یہ کہنے کی بات ہی کہ اس سے اچھے

لعل میرے پاس ہین جب آپ اس لعل کو لعلڑی فرماتے ہین تو بھلا اور کیا چیز آپ کی نگاہ مین سمائے گی خواجہ نے کہا کیا کہون اگر میرا مال آگیا ہوتا تو تم کو دکھاتا کہ اسکو لعل کہتے ہین تم بھی دیکھتے اُس نے کہا کہ اسکا ذکر نہ فرمایئے جو چیز آپ کے پاس نہین ہی ہان موتی ملاحظہ فرمایئے اگر پسند آئین تو خرید فرمایئے یہ کہکر اُسنے ایک جوڑی موتی کی جو کہ گنجشک کے انڈے کے برابر تھی اور خوب آب وتاب تھی کہ جسکے اوپر نگاہ نہ کام دیتی تھی دکھائی خواجہ نے دیکھکر کہا کہ اس سے عمدہ تو میرے پاس اُس وقت موجود ہے یہ کہکر اپنی جیب مین ہاتھ ڈالا ایک طلائی ڈبیہ نکالی اُسمین سے موتی نکال کر اُنکے برابر رکھدیے اسکے سامنے اُس جوہری کے موتی گرد ہو گئے اُن سے قدمین بھی بڑھے تھے آب وتاب مین بھی اچھے تھے اُنکے آگے انکی کیا اصل تھی خواجہ نے کہا کہ مین تو ان سے اچھے چاہتا ہون اُس جوہری کی آنکھین کھل گئین حیران ہوکر رہ گیا کہ آج تک اسکی نگاہ سے اس قدر وقامت کے موتی نہ گذرے تھے اُسنے خواجہ سے کہا کہ یہ آپ نے کہان سے خریدے ہین خواجہ نے کہا کہ گو مین اسکا کام نہین کرتا ہون جب بادشاہ شما لیہ نے فرمائش کی کہ پانچ جوڑی موتیون کی درکار ہین تو مین نے اُنکی فرمائش کے موافق بحر اعظم پر اکر غوطے خورون سے روپیہ صرف کرکے موتی نکلوائے اس سے اچھے اچھے موتی نکلے یہ تو بالکل کوڑا ہین اُسپر میری خواہش یہ ہی کہ اگر اُس سے بہتر کوئی جوڑی مل جائے تو خرید لون کیونکہ مین نے روپیہ صرف کرکے موتی نکلوائے مگر کوئی بادشاہ کے لائق نہ نکلے جیسے اُنھون نے طلب فرمائے ہین اور اُسکا نقشہ مجکو دیا ہی اُس جوہری نے کہا کہ وہ نقشہ ذرا مجھ بھی دیکھون خواجہ نے ایک نقشہ نکال کر اُسکو دیا کہ کاغذ پر بنا ہوا تھا وہ مرغابی کے انڈے کے برابر موتی کا نقشہ تھا خواجہ نے کہا کہ اتنے بڑے موتی طلب کیے ہین ایسے نہین ملتے ہین اُس جوہری نے کہا کہ اتنے بڑے موتی تو اس بازار مین نہ بکینگے نہ ہم نے آج تک دیکھے خواجہ نے کہا کہ ابھی تمھارا سن کیا ہی جو تم دیکھوگے ہم نے تو اس سے بڑے موتی دیکھے ہین اُسنے کہا کہ ناحق معاف جو کہ بزرگ لوگ کہ گئے ہین کہ جسکا سن زیادہ ہوتا ہی وہ جھوٹ بولتا ہی بقول معروف جہان دیدہ بسیار گوید دروغ + سچ کہا ہی آپ فرماتے ہین کہ مین نے اس سے بڑے موتی دیکھے ہین مین کیونکر یقین لاؤن لعل کو آپ لعلڑی فرماتے ہین اس سے آپ کا سچا پنا ظاہر ہی خواجہ نے کہا کیا کہون دیکھون شاید کوئی لعل میرے کیسہ مین پڑا ہو یہ کہکر جو تلاش کیا ایک ڈبیہ نکلی اُسکو کھولا تو اُسمین ایک لعل رکھا ہوا تھا خواجہ نے اُسے دیکھکر کہا اگر گو یہ لعل بیمثل نہین ہی مگر تمھارے لعل سے اچھا ہی دیکھو جب میرے پاس ایسے ایسے لعل ہین اور مین اُنکو حقیر جانتا ہون تو یہ کیا ہی اُسنے جو دیکھا تو اُسکے حواس جاتے رہے اُس وقت کا لعل اُسنے کبھی نہین دیکھا تھا کہا کہ بیشک میرا لعل اُسکے روبرو کوئی چیز نہین ہی کیا کہون آپ فرمائینگے کہ یہ مجکو بناتا ہی اگر آپ فروخت کرین اور قیمت بھی مین دے سکون تو مین ضرور اُسکو مول لون خواجہ نے کہا کہ مین اسی لیے تو بازار مین آیا ہون کیونکہ میرا مال ابھی آیا نہین قبل سے مین چلا آیا اور جو کچھ روپیہ لایا تھا وہ مین نے صرف کر ڈالا اب جو تکلیف ہوئی تو مین نے خیال کیا کہ بازار مین چل کر ایک موتی کی جوڑی فروخت کرون اگر کوئی میرے مطلب کی مل جائے تو خرید کرلون اسقدر جوہری بازار مین ہین مین نے کسی کی اتنی بڑی دکان نہین دیکھی جیسی تمھاری دوکان ہی گو تم ابھی جوان ہو اور تم کو جواہر مین نگاہ ہی اگر ہمارا مال فروخت ہوگا تو اسی دکان پر اور جو کچھ ملے گا اسی دوکان سے میرا تو قصد موتی کے فروخت کرنے کا ہے اگر تم لو تو مین فروخت کرون تمھارے پاس کوئی جوڑی بھی نہین جو مین لون خبر دیکھا جائے گا اگر تم یہ جوڑی لو تو مین فروخت کر ڈالون اُسنے کہا میرے پاس اسقدر روپیہ اسوقت موجود نہین ہی کہ مین موتی بھی لے سکون اور مال بھی اگر آپ مال کو فروخت فرمائین تو اصلی گفتگو میرے آپ کے ہو خواجہ نے کہا کہ گو میرا قصد لعل کے فروخت کرنے کا نہ تھا مگر تمھارے پسند ہی تو اچھا اسی کے لے لو اسکی قیمت چار لاکھ روپیہ ہی یہ سُنکے اُسنے اُٹھا کر خوب دیکھا بھالا جواہر مین سے

بھی دیکھا اُسکے بعد کہا کہ اگر آپ خفا نہ ہون تو کچھ مین بھی کہون خواجہ نے کہا کہ اسمین خفا ہونے کی کیا بات ہی جو تمھاری نگاہ مین سمائے وہ تم بھی کہو اُسنے کہا کہ مین اسکے دو لاکھ روپیہ دیتا ہون خواجہ نے وہ لعل اُسکے ہاتھ سے لے لیا اور کہا کہ صاحبزادے ہو لاکھ نگاہ رکھتے ہو مگر تمھاری نگاہ کو کہان پہونچ سکتے ہو اگر اسکے ساتھ کے کوئی ہم کو تین لاکھ کو دے تو مین دس بیس لیتا ہون ایک دو تو نہین اور اگر کوئی جھوٹ بھی بولے گا تو اسقدر کہ نصف قیمت جھوٹ کہے گا اگر فرق رکھے گا تو دس پانچ ہزار کا یہ جو خواجہ نے کہا کہ اُسنے کہا کہ آپ برہم نہ ہون جس قیمت کو آپ کو فروخت کرنا ہو وہ فرما دیجیے کہ یہ قیمت اسکی ہی خواجہ نے کہا کہ بھائی یہ لینے دینے کا معاملہ ہی خیر اسکی قیمت تو بہت کچھ ہی مگر مین تین لاکھ سے کم نہ لونگا چاہے تم لو چاہے نہ لو اُسنے کہا کہ ابھی قیمت بہت ہی یہ جو اُسنے کہا خواجہ نے وہ لعل اُٹھا کر اُسی کو اُسمین رکھا اور قصد کیا کہ جیب مین رکھ لین اُسنے کہا کہ آپ برہم نہ ہون ذرا مجکو پھر دین مین دیکھ لون خواجہ نے پھر دیدیا اُس نے اُسکو بڑی دیر تک دیکھا دیکھا کہا کہ جو کچھ کسر ہو وہ بھی نکال لیجیے خواجہ نے کہا کہ اب اسمین کسر نہین ہی اگر ضرورت نہ ہوتی تو مین چار لاکھ سے کم کو نہ فروخت کرتا اسکے ساتھ کے مین نے ساڑھے تین لاکھ و چار لاکھ کو فروخت کئے ہین اسوقت اس سبب سے فروخت کرتا ہون کہ میرے پاس صرف روزمرہ کے لیے روپیہ نہین ہی دوسرے تمھاری پسند ہی اگر تم کو لینا ہو تو تین لاکھ روپیہ دو ورنہ گفتگو نہ کرو مین نے تو موتی کے فروخت کا قصد کیا تھا اسکی تو خبر نہ تھی ایک لعل اتفاق سے پاس ہی پہونچ گیا تھا تمھاری تقدیر سے نکل آیا اسے بھی مین موتی خیال کرتا تھا یہ جو خواجہ نے کہا اُسنے کہا کہ بہت خوب روپیہ بھیجے یہ کہکر اُس نے وہ لعل اُٹھا کر اُس ڈبیہ مین رکھا اور قصد کیا کہ جہان اور سب جواہر اسکے ڈبے رکھے ہوے ہین رکھون خواجہ نے کہا کہ افسوس تم کو اسکی قدر نہ ہوئی بھائی تم کو جواہرات کے رکھنے کا طریقہ نہین معلوم تم کو کسی نے بتایا نہین ہی لاؤ مین رکھدون ایسی گران قیمت اشیا کو یون رکھتا ہی جو خراب ہو جائین یہ سنکے اُسنے خواجہ کے ہاتھ مین دیا خواجہ نے اُسکو روئی مین رکھکر کہا کہ یون رکھتے ہین اور پھر اُسکو دے دیا وہ بہت بڑا جوہری تھا گو کم سن تھا مگر ایسی نگاہ رکھتا تھا کہ دور دور سے لوگ اُسکے پاس جواہر بیچنے کو لے آتے تھے کہین یا تو پرکھ دو دو پر کھ کر روانہ کرتا تھا خود سمندر پہ مین اُسکے برابر جواہر کی کسی کی دوکان نہ تھی ہر روز دو چار لاکھ کا مال فروخت ہوتا تھا اور خرید بھی کرتا تھا خواجہ نے خیال کر لیا تھا کہ یہی دکان بڑی ہی اسی کو پیدا کرنا لازم ہی اُس نے جب خوب جانچ لیا تو تین لاکھ روپیہ دینا قبول کیا اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ پانچ لاکھ کا ہی جس سرکار مین جا ہونگا فروخت کر لونگا اسمین دو لاکھ نفع کے ہونگے یہ تصور کر کے خرید لیا خواجہ سے کہا کہ سب روپیہ لیجیے گا یا اشرفیان خواجہ نے کہا کہ میرے ہمراہ کوئی ملازم نہین ہی اگر ملازم بھی ہوتا تو تین لاکھ روپیہ بدون گاڑی وغیرہ کے جا نہین سکتا ہی اگر تمھارے پاس نوٹ ہون تو دو لاکھ کے نوٹ اور باقی روپیہ کی اشرفیان اور ایک ہزار روپیہ نقد دے دو اُس نے کہا کہ بہت خوب صندوقچہ کھول کر نوٹ دیے باقی کی اشرفیان اور ایک ہزار روپیہ نقد دیے خواجہ نے سب نوٹ دیکھکر روپیہ اشرفی پرکھ کر اپنی پاس رکھے اور سب بند کر کے دکان پر سے اُٹھے وہ موتی کی جوڑی بھی اُٹھالی اُسکے ساتھ اُسکی موتی کی جوڑی بھی بڑی چالاکی سے اُٹھائی کہ وہ نہ دیکھ سکا اُٹھا کر وہان سے لیسے ہوے آگے بڑھکر صورت بدل کر پھرنے لگے اب جو اُس نے خیال کیا تو وہ موتی کی جوڑی نہین ہی وہ پریشان ہوا اور گھبرانے لگا ادھر اُدھر تلاش کرنے لگا جب نہ ملی تو اپنا سر پیٹنے لگا اور شور و غل کرنے لگا کہ وہ سوداگر جس نے ایک لعل میرے ہاتھ فروخت کیا اور تین لاکھ روپیہ اُسکی قیمت مین نے دی مین روپیہ نکالتے لگا اُسنے میری چار لاکھ کی موتی کی جوڑی (چُرا لی مین تو لٹ گیا اب تو سب بازار اُمنڈ آئی اُس سے دریافت کرنے لگے اُنہین آپ بھی تھے اور جو جو)

نے وہ بھی اپنی اپنی دکان پر نوکرون کو چھوڑ کر آئے اُس سے دریافت کیا اس نے سب حال بیان
کیا ہر ایک حیران ہوا صورت دریافت کی اُس نے صورت بتائی ہر ایک نے کہا کہ ہان ہمنے بھی دیکھا تھا وہ اسی طرف
کو گئے ہین اُسنے نوکر دوڑائے آپ کہین ہون تو ملین اُنھین لوگون مین صورت بدلے ہوے موجود ہین خود
بھی کہہ رہے ہین کہ ہان مین نے بھی تمہاری دکان پر بیٹھے ہوے دیکھا تھا اُسکی صورت سے تو یہ بات نہین
ظاہر ہوتی کہ چور ہی معلوم ہوتا ہی کہ دھوکے سے اُٹھا لیا ہی جب مکان پر جائیگا تو دیکھے گا ضرور دیجائے گا
اُس نے کہا کہ واہ کیا خوب اچھا دھوکا ہی کوئی ایسا نہین ہی کہ پرایا مال دھوکے سے لے جائے سب نے
کہا کہ رپورٹ کردو اُس نے کہا کہ مجکو نام بھی تو نہین معلوم ہی نہ مکان کا پتہ کہ کہان اُترا ہی جب وہ اپنی حالت
تباہ کرنے لگا آپ سب کی آنکھ بچاکر اُس مقام پر سے چلے گئے اور ایک گوشہ مین جاکر اپنی پہلی صورت بناکر اُسی
طور سے چلے آتے ہین جب قریب مجمع پہونچے سب کو ہنا کر دکان پر آئے اب جو لوگون کی نگاہ پڑی سب نے
کہا کہ آگئے آگئے انھون نے کہا کہ بتائیے یہ مجمع کیا ہی اور یہ تمہاری کیا حالت ہی اُس نے کہا کہ کچھ نہین وہ
جو موتی کی جوڑی مین نے آپ کو دکھائی تھی وہ دکان پر سے غائب ہوگئی آپ بولے بھائی وہ مین نے
دھوکے سے اُٹھائی خیال نہ رہا اب جو جاکر مکان پر دیکھا جہان مین اُترا ہون مین نے جو خیال کیا تو تمہارے ہی
موتی میرے پاس تھے بس مین نے کپڑے بھی نہ اُتارے اُلٹے پاؤن پلٹا کہ جاکر تم کو دے دون کیونکہ تم کو تو
معلوم نہین ہی تم پریشان ہوگے اس خیال سے آیا یہان آکر تم کو پریشان دیکھا لو یہ موتی تمہارے حاضر ہین بھائی
انکو خوب دیکھ لو اُس نے موتی لے کر خوب دیکھ بھال لیے خواجہ نے کہا کہ بھائی دیکھ لیا اب مین جاتا ہون
اُس نے کہا کہ آپ تشریف رکھین مجکو اپنے اسم نامی سے تو آگاہ فرمائیے اور جہان فروکش ہین خواجہ نے
کہا کہ بھائی مجکو خواجہ دست برد کہتے ہین اور فلان مقام پر جو سرا ہی اُسمین اُترا ہون اب جاتا ہون بہت تھک
گیا ہون اُس نے کہا کہ آپ کو تکلیف بہت ہوئی خواجہ نے جواب دیا کہ تکلیف کیون ہوئی تم کو تمہارا مال
مل گیا مجکو بڑی فکر تھی کہ تم یہ کہوگے کہ میری جوڑی موتی کی چرا لے گئے اُسنے کہا کہ آپ کے اوپر بھلا ایسا
گمان ہو سکتا ہی خواجہ نے کہا بھائی طبیعت بدل جاتے ہوے کیا دیر لگتی ہی کوئی کسی کے دل مین بیٹھا
نہین ہی ایمان کا معاملہ ہی یہ بہت جلد خراب ہوجاتا ہی ایسی ایسی باتین کرکے خواجہ نے کہا کہ مین جاتا ہون
یہ کہکر خواجہ وہان سے روانہ ہوے دو چار قدم بڑھکر صورت بدلی اور پھر ادھر اُدھر پھرنے لگے جو لوگ وہان جمع ہوگئے
تھے وہ باہم یہ تقریر کرتے ہوے چلے کہ بھائی بہت ایماندار سوداگر تھا کہ اُسنے موتی لاکر دے دیے ضرور دھوکے
سے چلے گئے اگر مُکر جاتے تو کبھی نہ لاکر دیتا اُسنے وہ موتی اُٹھا کر رکھدیے راوی نے بیان کیا ہی کہ آپ
نے وہ لعل بھی مصری کا بنا ہوا دیا تھا اور یہ موتی بھی پس جب شام ہوئی سب لوگ دکانین بڑھا بڑھا کر
اپنے مکان کی طرف روانہ ہوے آپ بھی بازار سے کچھ خرید کر کے اُسکو چورن کے پیسے دیکر سرا مین آئے ایک کوٹھری
کرایے کی لے کر اُترے ادھر قران جو چلے تھے وہ اس شہر مین آکر پہونچے اُنھون نے بھی خوب شہر کی سیر کی
خواجہ کی بیماری دیکھی وہ لعل کا درخت کرنا اور موتی بدل کر دینا سب دیکھا اُسکے بعد قران بھی اُس
سرا مین آئے جہان برق ثانی و ضرغام ثانی اُترے تھے قران ثالث نے ان سب کو پہچانا قریب
آکر صاحب سلامت کی گو یہ لوگ ساحر کی صورت پر تھے قران نے پہچان لیا برق نے قران کو پہچانا باہم
اشارہ بازی ہوئی قران نے اشارہ سے کہا کہ استاد بھی آئے ہین اُنھون نے کہا کہ ہم کو معلوم ہی قران
بھی ایک کوٹھری لے کر اُترے کہ وہ رات بسر ہوئی بہت تڑکے قران تو نکل کر چلے گئے اور پہر دن شہر آکر
ایک گوشہ مین نماز ادا کی ادھر برق و ضرغام سرا سے نکل کر طرف دربار کے چلے قریب دربار پہونچ کر چوبدار

کی صورت بن کر سرداروں کے ہمراہ داخل دربار ہوے برق ثانی وضرغام ثانی نے دربار کو خوب آراستہ
پایا کہ ہزاروں سوار کرسیوں پر دنگلوں پر بیٹھے ہوے ہین سمندر شاہ ایک تخت پر بیٹھا ہوا ہی اُس کے
پاؤں کی جگہ چار شیر لگے ہوے ہین ملاقی وزیر اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوے ہین عشاق اُستاد
سمندر برابر تخت کے بیٹھا ہوا ہی سب سردار حاضر ہین مثل گلاب جادو ورق جادو وشملاق
جادو واوراق جادو واشفاق جادو وحران جادو وگرداب جادو وموجزن جادو دریا بار
جادو وبحران جادو وحباب ساز جادو وموج خیز جادو وطوفان جادو وظلمہ طغیان جادو
وملکہ یاسمن جادو وملکہ جمالی اور ملکہ زہرہ جمال وملکہ نیلوفر جادو وغیرہ بیٹھے ہوے ہین قریب
دو ہزار کے ساحرہ ہین اور بہت سے ساحر ہین دربار خوب آراستہ ہی سمندر کے سر پر چتر ملاقی گردش کر رہا ہی
ایک میز رو برو رکھی ہوئی ہی اُسکے چارون گوشہ پر چار گلدستہ رکھے ہوے ہین سامنے آئینہ لگا ہوا ہی
اُس غلاف پر ایک صندوقچہ رکھا ہوا ہی اور ایک سنگ مرمر کا تکیہ سمندر کبر وغرور سے بیٹھا ہوا ہی سب
ارکین سلطنت حاضر ہین چوبدار لشکر اول موجود ہین عیار بھی کھڑے ہوے ہین اور خاص جو سمندر شاہ
کا عیار ہی اُسکا بڑا مرتبہ ہی وہ ایک کرسی ملاقی پر بیٹھا ہوا ہی اُسکے برابر دو کرسیان ادھر اُدھر آراستہ
ہین اسپر اُسکے چار شاگرد رشید بیٹھے ہوے ہین قریب ہزار بارہ سو کے عیار اُسکی پشت پر کھڑے ہوے ہین
جو سمندر کا عیار ہی اُسکا نام مہتر گرداب زن ہی اور وہ جو چارون شاگرد ہین اُنکے نام یہ ہین مہتر موج افزا
مہتر حباب آسا مہتر دریا سگان مہتر طوفان لقب زن یہ سب عیار حاضر ہین سمندر اُن سے کہہ رہا ہی
کہ تم نے لشکر اسلام کے عیارون کی عیاری سُنی کہ اُنھون نے کس غضب کی عیاری کی اور کیونکر آفاق
کو رہا کرکے لے گئے اور کیونکر ہم کو بیہوش کیا میرے سحر نے میری جان بچائی جب سے وہ دریاے
سبز رنگ کے کنارے آئے ہین کئی عیاریان کر چکے ہین تم نے آج تک کوئی عیاری نہین کی مہتر گرداب
نے جو کہ سب کا افسر ہی اور سمندر کا عیار ہی عرض کیا کہ وہ کیا عیاری کرینگے جس دن غلام قصد کریگا
اُنکو گرفتار کریگا میرے سامنے کیا اُنکی اصل ہی صرف میرے قصد کرنے کی دیر ہی اُسکے اُن عیارون
شاگردون نے کہا کہ اُستاد کی کوئی ضرورت نہین ہی ہم مین سے ایک کافی ہی سمندر نے کہا اچھا دیکھا
جائیگا تم کو بھی حکم دیا جائیگا مہتر گرداب نے کہا کہ حضور جو اُسنے عیاریان جس دن سے اس سرحد مین
داخل ہوا ہی کی ہین میرے اوتاشاگرد کرتے ہین یہ عیاریان کیا کریگا جب میرے اُسکے مقابلہ ہوگا تو
عیاریون کا کشف ہوگا ابھی تو مین خاموش ہون جب مین دیکھونگا کہ وہ کسی طور سے باز نہین آتے ہین جاکر
گرفتار کرلاؤنگا سمندر یہ سُنکے خاموش ہو رہا پھر کچھ نہ کہا برق وضرغام نے کہا کہ یہ اپنے کو بہت
بڑا عیار تصور کرتا ہی ان دونون نے اپنے دل مین کہا کہ جب اُستاد سے مقابلہ ہوگا تو حال معلوم ہوگا
سارا اخروتلے کے رستے نکل جائیگا یہ گفتگو کی سب تقریر بخار می فراموش ہو جائیگی یہ عیار تو یہ
خیال دل مین کر رہے تھے اُدھر خواجہ جو سرا مین بیدار ہوے امور ضروری سے فراغت کرکے سراسے باہر
آکے ایک صورت پر تیار ہوکر طرف دربار کے چلے قریب دربار پہونچ کر ایک سردار کے ہمراہ داخل دربار ہوے
انھون نے بھی دربار کو خوب آراستہ پایا جیساکہ مذکور ہو چکا ہی پہلے اُنکی نظر مہتر گرداب پر پڑی انھون نے
اُسکو دیکھکر اپنے دل مین کہا کہ یہ بڑا مکار ہی خواجہ نے ادھر اُدھر جو دیکھا تو دیکھا کہ برق ثانی اور
چالاک ثانی چوبدار کی صورت بنے ہوے کھڑے ہین خواجہ اُنکو دیکھکر اپنے دل مین کہنے لگے کہ یہ ناخلف
یہان بھی پہونچے اور مجھ سے قبل آکے راوی نے بیان کیا ہی کہ خواجہ و برق ثانی وضرغام ثانی یہان

دربار مین سمندر کے ہین سمندر کا دربار آراستہ ہی کیسے کیسے ساحران نامی وگرامی زن ومرد جمع ہین دربار خوب
آراستہ ہی ایک مرتبہ نہ طاق کی طرف سے ایک ابر سیاہ اُٹھا اور طرف دربار سمندر کے چلا ہوا سے گرم چلنے لگی
ایسی ہوا چلتی تھی کہ جیسے لو چلتی ہی یہان سب دربار مین بیٹھے ہوے تھے کہ ہوا سے گرم کے جھونکے آنے لگے
در ودیوار جلنے لگے اُس سے شعلہ نکلنے لگے سب نے پریشان ہوکر سمندر کی طرف دیکھا کہ سمندر بھی سر سے پاؤن
تک پسینہ مین غرق ہی شدت گرمی سے لال ہو رہا ہی عجب عالم ہی ہر ایک کو یہ اس معلوم ہونے لگی کہ سمندر
سے عشاق نے کہا کہ یکایک اس قدر لو چلنے لگی ابھی تو اس قدر گرمی نہین پڑتی ہی نہ ایسا دن آیا ہی کہ
لو چلنے لگی کیا سبب ہی سمندر نے کہا کہ استاد مین خود حیران ہون یہ کہکر آسمان کی طرف دیکھا اور کہا کہ استاد
کوئی دم مین بند ہوئی جاتی ہی دیکھیے ابر اُٹھا ہی یہ ضرور برسے گا کیونکہ اُسکے آثار کیے دیتے ہین عشاق اور سب
اہل دربار نے دیکھا کہ دراصل ابر اُٹھا ہی مگر ایک ٹکڑا سا ہی عشاق نے کہا کہ کیا برسے گا چھوٹا سا ٹکڑا ہی چند
بوندیان پڑینگی اس سے تو اور زیادہ گرمی ہو جائے گی سمندر نے کہا کہ جی نہین یہ خوب برسے گا وہ ابر بلند
ہوتا ہوا چلا آتا ہی جو جو ابر بلند ہوتا ہی وہ وہ گرمی زیادہ ہوتی ہی اور ہوا شدت سے چلتی ہی کہ وہ ابر قریب آیا
جو جھونکا ہوا کا آیا اُس نے تن بدن کو جلا دیا کپڑے تمام جسم پر گران معلوم ہونے لگے کہ سمندر نے گھبراکر اُس
ابر کی طرف دیکھا معلوم ہوا کہ اُس ابر سے شعلہ نکل رہے ہین اور برقین چمک رہی ہین رعد کی گرج بشدت ہی ہوا
گرم کے جھونکے کثرت سے ہین یہ دیکھکر سمندر نے عشاق سے کہا کہ استاد معلوم ہوا کہ یہ ہوا اور ابر وگرمی کسی
اور سبب سے نہین ہی کوئی بلا خرطاق سے آیا ہوا معلوم ہوتا ہی کہ خداوند کو علم خدائی سے معلوم ہو گیا کہ لشکر اسلام
نے سمندر پر لشکر کشی کی ہی اُنھون نے میری کمک کو کسی ساحر کو روانہ کیا ہی ملاحظہ فرمائیے کیسے شعلہ آگ کے
سے نکل رہے ہین اور جون جون ابر قریب آتا ہی دن دون گرمی زیادہ ہوتی ہی ہوا سے گرم کے جھونکے آتے ہین عشاق نے
دیکھکر اُس ابر کی طرف کہا کہ تمھارا خیال بہت ٹھیک ہی یہی باتین ہو رہی تھین کہ وہ ابر آکر صحن دربار پر محیط ہوا
اور برق چمکی شعلہ نکلے رعد کی گرج معلوم ہوئی بڑی شدت سے جلی ابر شق ہوا سب نے دیکھا کہ اُس ابر سے تخت
پیدا ہوا بعد اُسکے ایک سہری ظاہر ہوئی اُس تخت پر ایک ساحر بیٹھا ہوا ہی اُسکی صورت یہ ہی کہ بڑے
بڑے سر کے بال کھلے ہوے ادھر اُدھر پڑ رہے ہین ایک لنگ باندھے ہوے کرتہ پہنے ہوے چوکی شانہ پر پڑی دوزانو
تخت پر بیٹھا ہوا تخت سے اُترتا ہوا چلا آتا ہی وہ سہری اُسکے عقب مین ہی یہ واقعہ دیکھکر ہر ایک حیران ہوا
کہ یہ تو نیا واقعہ ہی کوئی ساحر آج تک اس طریقہ سے نہین آیا سب اُسی طرف دیکھنے لگے جب وہ تخت
نیچا ہوا تو سمندر نے پہچانا ایک مرتبہ اپنے تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اس طور سے کہ جیسے کوئی بڑے تعظیم
کھڑا ہوتا ہی سمندر کا کھڑا ہونا تھا کہ سب اہل دربار کھڑے ہو گئے عشاق نے کہا کہ ای سمندر یہ کون ہی سمندر
نے کہا اُستاد یہ بہت بڑا ساحر زبردست ہی اسنے وہ سحر بارہ برس مشقت کرکے تیار کیا ہی اگر کردون ملایب
ہون ایک دم مین بلا دے میرا پرانا دوست ہی مجھ سے اُس سے بڑی ملاقات ہی اُسکا نام عشاق نہ طاقی
ہی جب مین نہ طاق مین تھا تو میرے اسکے بڑی ملاقات تھی پہر دن محبت رہتی تھی معلوم ہوتا ہی کہ میرے
اوپر لشکر کشی کی خبر سنکے میری کمک کو آیا ہی اب مجکو کسی کی ضرورت نہین ہی صرف یہی کافی ہین ایک دم
مین تمام لشکر کو جلا دینگے لشکر اسلام کی کیا حقیقت ہی یہ وہ ساحر ہی کہ جس سے ہمیشہ خداوند خوف کرتے
رہے ہین کیونکہ جس قدر اسنے ریاض کرکے سحر تیار کیا ہی اور اُس سحر پر غالب ہوا ہی دوسرا کوئی نہین بارہ
برس تک ریاض کیا ایک سحر تیار ہوا اور اُس سحر کا توڑ نہین ہی ہان جو کوئی بارہ برس تک ریاض کرے تو یہ
حاصل ہو سکتا ہی کہ اسکا توڑ پیدا کرے یہ خداوند کو باج نہین دیتا ہی اسکا بڑا مرتبہ ہی مین اسکے آنے سے

بہت خوش ہوگیا یہ کہتا ہوا سمندر سب جمیع اہل دربار کے صحن مین آیا کہ وہ تخت بھی زمین پر اُترآیا اب سب نے
دیکھا کہ ایک ساحر قد آور سیاہ رنگ جیسے شب دیجور بڑے بڑے دانت مُنھ سے باہر نکلے ہوے موٹے موٹے ہونٹھ
اوپر کا پرہ بینی سے گذرا ہوا لب زیرین تھوڑی سے لٹکا ہوا مُنھ پر تمام چیچک کے داغ یہ معلوم ہوتا تھا کہ بھرون
نے تمام مُنھ کو نوچا ہی نیلے نیلے ہونٹھ کالی کالی رنگت بڑے بڑے بال آنکھین یہ معلوم ہوتا ہی کہ دو تنور روشن
ہین موٹے موٹے ہاتھ پانون نیلا کرتہ پہنے ہوے سیاہ تنگ باندھے ہوے چوکی شانہ پر پڑی ہوئی کالے کوہ جیسے
گلے مین پڑے ہوے بازون پر بیٹھے ہوے عقرب کیسے کیسے سیاہ بیتانی بچھے ہوے نیش زنی کر رہے ہین
تخت پر بیٹھا ہی اور چار پتلے ایک مہری کو اُٹھائے ہوے ہین جب تخت زمین پر پہونچا سمندر اور اُسکی چار
نگاہ ہوئی سمندر نے سلام کیا اُس نے بڑے کبر و غرور سے جواب سلام دیا اور تخت پر سے اُترا سمندر نے
بڑھکر اُسکا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ بھائی اچھے رہے اُس نے جواب دیا کہ بہت اچھا ہون تمھاری صحت وری مزاج
کا خواستگار ہون شب و روز میری یہ دعا تھی کہ میرے تمھارے ملاقات ہو کیونکہ جب سے تم نہ طاق سے آئے
ہو اُس دن سے ملاقات نہین ہوئی اسکو زمانہ کوئی دو سو برس کا تو ہوا ہوگا سمندر نے کہا کہ ہان کیا شک ہی میرا
بھی جی تمھارت دیکھنے کو بہت چاہتا تھا مگر مین ایسے آلام مین مبتلا ہوگیا ہون کہ بیان نہین کر سکتا ہون تشریف
رکھوگے تو بیان کرونگا اُس نے جواب دیا کہ بھائی مین بھی ایک عجب بلا مین مبتلا ہوا ہون اور بڑی ضرورت سے
میرا آنا ہوا ہی ورنہ میرا آنا کیون ہوتا ان جب تم کبھی نہ طاق مین آئے تو ملاقات ہوئی سمندر نے کہا کہ بھائی کیا
بلا پیش آئی جسمین تم مبتلا ہوے اُسنے جواب دیا کہ چل کر بیٹھو تو بیان کرون کہ جس ضرورت سے مین آیا ہون یہ باہم کلام
کرتے ہوے سمندر و عشاق نہ طاقی دربار مین آئے سمندر تخت کرسی برابر اپنے تخت کے بچھوائی وہ اُسپر
بیٹھا سمندر تخت پر بیٹھا وہ مہری سامنے لاکر اُن پتلون نے رکھدی خواجہ اور عیارون نے جو اُسکی صورت
دیکھی ہوش جاتے رہے کہ یہ بڑا ساحر زبردست ہی صورت تو دیکھو مگر حیران ہین کہ یہ مہری کیسی ہی اپنے کیا سمجھ ہی
خود سمندر حیران تھا کہ یہ مہری کیسی ہی اور اُسکے اہل دربار بھی حیران تھے جب ہوا مہری کی طرف سے آئی تھی تو
اس قدر گرم ہوئی تھی کہ ناگوار گذرتی تھی جب سب بیٹھ چکے اُس وقت سمندر نے اُس سے کہا کہ بھائی بیان کرو
کہ تمھارے آنے کا کیا سبب ہوا اُس نے کہا کہ تم پہلے اپنی حالت بیان کرو سمندر نے کہا کہ میرا ایک قصہ طویل
ہی اُسکے سُننے کو ایک زمانہ چاہیے اور ایک وقت کثیر اُس نے کہا کہ مین جس ضرورت سے آیا ہون اگر بیان کرونگا
تو تم اُسمین مصروف ہوجاؤگے تمھارا قصہ مین نہ سن سکونگا سمندر نے کہا کہ اچھا مین مختصر کرکے بیان کرون گا
سمندر اُسکے ساتھ بڑی عزت و ادب و تعظیم و تواضع سے پیش آیا وہ بہت خوش ہوا سمندر نے آنا لشکر اسلام کا
دریاے سبز رنگ کے کنارے سحران کا مقابلہ کرنا صنوبر شاہ کا مسلمان ہونا اپنے ساحرون کو روانہ کرکے
صنوبر کو گرفتار کرانا اُسکو بھی دریاے سبز رنگ مین قید کرنا سحران کا سرداران اسلام کو گرفتار کرنا آفتاب
جادو اپنے سپہ سالار کو برائے کمک سحران روانہ کرنا عیارون کا اُس پر عیاری کرکے آفتاب کو قتل کرنا سہراب
کا شریک ہوکر سحران کو قتل کرانا ماہیان طوفان کش کا اسم اعظم بند کرنا خواجہ کا عیاری کرکے ماہیان کو
قتل کرنا دریا کا سُکھانا دشت بہار افزا کا برباد ہونا بہارستان جادو کے قتل سے صاحبقران کا لشکر لیکر یقینیہ
آنا اپنا کمک روانہ کرنا اور سب ملکون کی طرف سے مدد نہ کرنا عشاق اپنے اُستاد کا آنا شیر یقینیہ پر مقابلہ ہونا
یقینیہ کا شریک لشکر اسلام ہونا صاحبقران کا وہان سے کوچ کرکے مخرابہ پر آنا یہان بھی مقابلہ ہونا اور
مخراب شاہ کا بھی شریک ہونا اقبال شاہ اقبال شاہ وغیرہ کا شریک صاحبقران ہونا صاحبقران کا
قریب سمندر یہ کے آنا اپنا چند ساحرون کو روانہ کرنا کہ راہ مین رد کو اُنکا تمہ سے سہراب و غزالان کے قتل ہونا

غزالان کا شریک صاحبقران ہونا اپنا آمد لشکر اسلام دیکھنے کو جانا اور پھر سب طرف نامے لکھنا لشکر اسلام کا
آکر دکش ہونا حسیم و جسیم اپنے مددگارون کا آنا اور اجازت لے کر لشکر اسلام سے مقابلہ کرنا پہلے حلیم و
سلیم کا سہراب و غزالان کے ہاتھ سے قتل ہونا جسیم کا مل کر انکو زخمی کرنا نقابدار سر پوش کا آکر
جسیم کو قسیم کو قتل کرنا جنگ مغلوبہ کا ہونا لشکر قسیم کا شکست کھانا اپنا شہر مین آنا پھر نامے لکھنا اریک
و چربک و خربک روئین تن کو اور آفاق شاہ اپنے وزیرون کو طلب کرنا ان سب کا آنا اور روانہ کرنا برائے مقابلہ اہل
اسلام ایک عرضی آنا زمرد جادو کی کہ مین نے لشکر اسلام کے سردارون کو اسیر کیا ہی کیا حکم ہوتا ہی اپنا
انکو طلب کرنا عیاران اسلام کا جاکر عیاری کرنا زمرد کو قتل کرنا زمرد کا برباد ہونا آفاق سے مقابلہ ہونا
اریک کا سہراب کے ہاتھ سے مارا جانا چربک کا مل کر مقابلہ کرنا اسکا بھی قتل ہونا خربک کا میدان
مین آکر مقابلہ کرنا سہراب کو زخمی کرنا کوکبہ کا خربک لشکر اسلام ہو کر سبب عیاری خواجہ کے خربک
کو بھی قتل کرنا آفاق کا خود مقابلہ کرنا مین گرمی جنگ مین مریخ آفتاب علم مالک طلسم فیروزیہ کا
اہل اسلام کی طرف آنا آفاق اور مریخ کا زخمی ہونا جنگ کا ملتوی ہونا خواجہ کا آفاق پر عیاری کرنا
آفاق کا خواجہ سے اقرار کر کے لشکر سے کر مقابلہ سے چلا آنا ملکہ زعفران نفشہ پوش و ملکہ خیدر تن و
ماہ تن و گردداب شاہ و دہاب شاہ و سیلاب شاہ و مواج شاہ کا ان سب کو روانہ کرنا برائے
کمک آفاق انکے جانے کے بعد آفاق کا آنا اپنا سبب دریافت کرنا اسکا بیان کرنا اپنا حکم دینا کہ تم مقابلہ کو
جاؤ اسکا انکار کرنا اپنا اسکی گرفتاری اور قتل کا حکم دینا آخر اسکو گرفتار کرنا رات بھر قید خانہ مین رکھکر بیرون سمندر
انتظام قتل کرنا صبح کو اپنا مع سردارون کے جانا سب اہل لشکر کا جمع ہونا آفاق کا مقید ہو کر اپنا اسکی زوجہ کا سنتی
ہونا آگ مین جلنا اپنا بیہوش ہونا تبلہ سحر کا اٹھا لانا ہوش مین آکر کے آگاہ کرنا اور خبر دینا کہ آفاق کو خواجہ
عیاری کر کے لے گئے مع اسکی زوجہ کے دوسرے دن کل حال ہرکارون کا جاکر کہنا لشکر آفاق کا لشکر گرداب
شاہ وغیرہ پر شب خون کرنا اہل لشکر کا قتل ہونا گرداب شاہ وغیرہ کا مجروح ہونا لشکر اسلام سے
مہلت طلب کرنا سب بیان کیا اور کہا کہ مین اس بلا مین ایک سال سے مبتلا ہون کہ راتون کی نیند حرام ہو
پھر یہ خیال کرنا کہ جس دن مجکو غصہ آیا اس دن ان سب کا خاتمہ ہی کئی مرتبہ قصد ہوا کہ خاتمہ کر دون پھر خیال آیا
کہ شاید یہ لوگ راہ پر آئین اگر اسی طور سے سرکشی پر آمادہ رہین گے تو مین کہان تک ٹالونگا ایک نہ ایک
دن ضرور غصہ آجائے گا اسی دن خاتمہ ہی مین یہ خیال کرتا ہون کہ کوئی ایسا ہوتا جو انکو قتل کرتا مین انکے
خون مین نہ گرفتار ہوتا مگر مجکو کوئی نہین دکھائی دیتا ہی مجبور ہون مین خود قصد کرونگا جہان تک ہوتا ہی صبر کرتا
ہون یہ جو سمندر نے کہا کہ اس بلا مین مبتلا ہون ان خدا پرستون نے بہت پریشان کیا ہی انکے ہاتھون
سے عاجز ہون عشاق نہ طائی نے کہا کہ بھائی تم پر تو یہ بلا کچھ نہین ہی تم جب قصد کروگے اسکا خاتمہ ہی
میرے اوپر جو بلا ہی وہ میرے امکان سے باہر ہی جس لیے مین دربدر پھرتا ہون کہین اسکے دفع ہونے کی
صورت نہین ملتی ہی مجکو ایک برس دن سے زیادہ ہوا ہی کہ مین نے مکان پر قیام نہین کیا ہی آب و دانہ
حرام ہی بستر کا تو نہین کام ہی کہ اس بلا مین زندہ رہے مین ہی ایسا سخت جان ہون جو زندہ ہون اب یہان
آیا ہون کہ شاید یہان کوئی صورت نکلے اگر یہان کوئی صورت نکلی اور مجکو اطمینان ہوا اور میرے جو اس درست
ہوے تو مین تمہاری طرف سے لشکر اسلام سے ضرور مقابلہ کرونگا پہلے انکو نصیحت کرونگا اسکے بعد پھر ان پر
اٹھیس برس کو کہ جو مین نے بارہ برس کی محنت مین تیار کر کے درست کیا ہی گرا کر سب کو خاک سیاہ
کر دونگا صفحہ ہستی سے اہل اسلام کا نام مثل حرف غلط کی طرح مٹا دونگا جہان جہان خدا پرست ہونگے

انکے علاوہ اُن سب کو جلا دونگا تم اطمینان رکھو میری بلا دفع ہونے دو میری مصیبت کٹنے دو مجکو امید
بڑی تھی کہ یہان میری مصیبت دفع ہوگی مین اُس بلا سے ضرور نجات پاؤنگا عجب نہین مگر شرط یہ ہی
کہ اگر تمھاری توجہ ہوگی اور تم مہربانی کروگے اور مجھ میری ملاقات کا خیال کروگے اُس حالت مین میری
مصیبت دفع ہوگی ورنہ مین اُسی طور سے مبتلا رہونگا مجکو تمھاری ملاقات پر بڑا بھروسا ہی اُسی امید پر
یہان آیا ہون سمندر نے کہا کہ بھائی بیان تو کرو جہان تک میرے امکان مین ہوگا مین کوشش کرونگا
کسی قسم کی کوشش مین کوتاہی و پہلوتہی نہ کرونگا اور جہان تک ممکن ہوگا اسکو انجام دونگا بشرطیکہ
میرے امکان مین ہو ہان اُسوقت مجبور ہون کہ میرے امکان مین نہ ہو یا میری کوشش سے ممکن ہو
تو مجبوری ہی عشاق نے طاقی نے کہا کہ آپ کے امکان مین ضرور ہی اور آپ کو کچھ کوشش نہ کرنا پڑے گی
صرف زبان کا ہلانا ہوگا سمندر نے کہا کہ بھائی از براے خداوند تصویر بیان کرو مجکو خفقان ہوتا ہی عشاق
نے طاقی نے کہا کہ سُنیے وہ بلا یہ ہی کہ یہ جو مہری آپ ملاحظہ کرتے ہین آپ اسکو خیال کرتے ہین کہ یہ کیون
میرے ہمراہ ہی یہی بلا ہی کہ میرے ہمراہ ہی اسکا سبب یہ ہی کہ اس مہری مین میری نانی امان ملکہ شعلہ جادو
ہین آپ بخوبی واقف ہین کیسی ساحرہ زبردست ہین اور پرانی ساحرہ ہین گو اِنکا سن کوئی ہزار برس
کا ہوا ہی جب سے پیدا ہوئی ہین اُس وقت سے کبھی علیل نہین ہوئین لیکن اکثر آپ نے بھی اُنسے ملاقات کی ہی
تعلیم سحر پائی ہی وہ آپ کو بھی مثل میرے تصور فرماتے ہین جب سے آپ یہان آئے ہین کئی مرتبہ
فرمایا کہ مین سمندر کے پاس جاؤنگی مین نے اُسے بہت دن سے نہین دیکھا ہی میرا دل لگا ہوا ہی وہ بہت
لائق لڑکا ہی مگر انکار و نبوی سے مہلت نہ ملی کہ آئین اور یہ بھی آپ کو معلوم ہی کہ جس دن سے سن تمیز
کو پہونچین اُس دن سے سوے اعمال سحر کے کوئی کام نہ کیا ہمہ تن سحر خود ہو رہی ہین انکے سحر کا کیا کہنا
چنانچہ مانی امان ایک برس سے تپ شدید مین مبتلا ہوئی ہین پہلے تو یہ خیال ہوا کہ عارضی بخار ہے
جاتا رہے گا دو ایک دن دوا نہ کی جب نہ گیا تو بید وغیرہ سے رجوع کی بہت سے نسخہ بتائے کوئی
فائدہ مند نہوا دن بدن بخار مین ترقی ہونے لگی قوت کم ہونے لگی اب فکر پیدا ہوئی اطراف و جوانب
سے بید طلب کیے اُنکا علاج کرنے لگا دیہ ٹھیکری کر دیا مگر فائدہ کچھ نہ ہوا بموجب مصرعہ مرض
بڑھتا گیا جون جون دوا کی + اب تو یہ نوبت پہونچی ہی کہ اُٹھنا بیٹھنا دشوار ہو گیا ہی طاقت نے جواب دیا
ضعف نہایت بڑھ گیا ہر وقت بخار رہنے لگا اب جس نے کہا کہ فلان مقام پر بہت عمدہ حکیم یا بید ہی مین نے
اُسکو طلب کیا اگر اُسنے آنے مین انکار کیا اُنکو خود لے کر گیا یہ مہری تیار کی اُنکو اُسمین نہلایا یا سحر سے
تیلے تیار کیے خود تخت پر سوار ہوا اُنکو لیکر گیا وہان جا کر علاج کیا دس پندرہ دن مین جب مرض مین
کچھ کمی ہوئی وہان سے دوسرے ملک مین گیا اسی طور سے قریب چھ ماہ کے گذرے ہین اب تو یہ حالت
ہی کہ کسی وقت غفلت کم نہین ہوتی ہی ہر وقت آنکھین بند کیے ہوے پڑی ہین نہ کھاتا ہی نہ پانی ہی
جب دوا تیار ہوئی مین نے فطلت سے ہوشیار کیا جب ہوشیار ہوئین دوا انھون سے حلق مین
ٹپکا دی پھر آنکھین بند کرلین بخار کا یہ عالم ہی کہ ہمہ وقت رہتا ہی کوئی وقت مفر وقت نہین کرتا ہی
مثل تنور کے شعلے جسم سے نکلا کرتے ہین دور سے گرمی محسوس ہوتی ہی کوئی پاس نہین بیٹھ سکتا ہی اگر
ہاتھ اتفاق سے کسی نے جسم پر رکھدیا فوراً اُسکے ہاتھ مین آبلہ پڑ گیا یہ بخار کا عالم ہی سوکھ کر کانٹا ہو گئی
ہین یا اِنکا اعتقاد ہی یہ جس تمامیری ضیق مین جان ہی ملاحظہ فرمائیے کہ اس قدر بخار کی گرمی ہی کہ جب
اُس وقت یہ آتی ہی تو کرم آتی ہی سمندر نے کہا مین خیال کرتا تھا کہ یہ ہوا گرم کیون آتی ہے

اسکا کیا سبب ہی معلوم ہوا کہ اسکا سبب یہ ہی عشاق نہ طاقی نے کہا کہ بھائی مجھ سے کوئی حالت دریافت
کرے کہ بخار کیسا ہی مین تو ہر وقت دیکھتا رہتا ہون میرا دل خوب جانتا ہی بھائی تم یہ خیال کرو کہ سوائے
نانی امان کے کوئی بزرگ سر پر نہین ہی اگر یہ بھی خدانخواستہ گذر گئین تو بڑی خرابی ہوگی کون ہم لوگون کا خبر
لینے والا ہی یہ بہت بڑی فکر ہی اسی فکر مین میرا کھانا پینا ترک ہوگیا رات دن اسی خیال مین فرق رہتا
ہون کہ کوئی تو ایسا حکیم حاذق ملے جسکے علاج سے صحت ہو کوئی نہین ملتا ہی بھائی روپیہ پیسے کی الگ
برباد ی جان کی جدا ہلاکت تم یہ خیال کرو کہ جس دن سے نانی امان علیل ہوئی ہین اُس دن سے آج تک
دس ہزار روپیہ صرف ہو چکا ہی اسکا تو کچھ خیال نہین ہی ہان یہ خیال ہی کہ کسی طرح صحت ہو جائے چاہے
کل روپیہ صرف ہو جانے مین فقیر ہو جاؤن پھر حاصل کر لونگا چنانچہ مجکو خیال آیا کہ نہ طاق مین ایک حکیم
حاذق تھے اُنھون نے جسکا علاج کیا وہ صحت پا گیا گو اُنکا مذہب دوسرا تھا اگر وہ زندہ ہون تو اُنکا
علاج کرون کیونکہ مین کوئی دو سو برس سے جب سے تم یہان آئے ہو مین بھی نہ طاق کو نہین گیا ہون
نہ وہان کے حالات کی کچھ خبر معلوم ہوئی مین نانی امان کو لے کر گیا معلوم ہوا کہ اُنھون نے انتقال کیا دریافت کیا
کہ کوئی اُنکی اولاد مین سے یا اُنکے شاگردون مین سے ہی تو معلوم ہوا کہ کوئی نہین ہی ہان یہ معلوم ہوا کہ سمندر یہ مین
ایک بہت بڑے حکیم ہین کہ اُنکا بھی مثل و نظیر نہین ہی مگر خدا پرست ہین وہ جسکا علاج کرتے ہین اُسکو صحت
ہوتی ہی یہ جو مین نے سنا خوش ہو گیا کہ اچھا ذریعہ تم سے ملاقات کا بھی نکلا اور دل نے گواہی بھی دی کہ نانی
امان کو صحت ضرور ہوگی بس مین وہان سے اُسی دن روانہ ہوا بلکہ خداوند کو بھی اپنے آنے کی خبر نہ کی یہان آکر
پہونچا ہون بھائی اُن حکیم صاحب کو طلب کرو تاکہ وہ نانی امان کا علاج کرین کوئی صحت کی صورت ہو بس اگر
نانی امان اچھی ہو جائین تو مین ایک دن مین اہل اسلام کا خاتمہ کر دون بجبیر کیا منحصر ہی خود نانی امان اس معاملہ مین
تمھاری کمک کرینگی اُنکے سحر کی کون تاب لائے گا کون اُنکو جواب دے گا کوئی اُنکا جواب دینے والا نہین ہی یہ
جو عشاق نہ طاقی نے کہا سمندر نے کہا کہ بھائی اصل واقعہ یہ ہی کہ جو حکیم صاحب ہین جنکا تم ذکر کرتے ہو
یہ اُنھین حکیم کے فرزند بلکہ اولاد سے ہین اور جو علاجات اُنکے تھے وہی اُنکے بھی ہین اُنکے بزرگ ہمیشہ
نہ طاق مین رہے خداوند کی سرکار مین ملازم رہے بمشاہرہ معقول اُنکی بڑی خاطر ہوتی تھی یہ اُسی خاندان
سے ہین وہی سب کتابین اُنکے پاس ہین جب اُنکے بزرگون نے انتقال کیا اور کوئی حکیم نہ طاق مین
نہ رہا اُنھون نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ مین جاؤن مگر مین نے نہ جانے دیا اس خیال سے روک لیا کہ ایسا شخص
پھر نہ ممکن ہوگا میرے ملازم ہین پانچ ہزار روپیہ ماہواری دیتا ہون بڑی عزت کرتا ہون علاوہ حکمت
کے علم رمل و نجوم مین بھی دخل کامل رکھتے ہین بڑے عامل زبردست ہین ہر علم کے استاد ہین علم منطق و علم
فلاسفہ و علم ہندسہ و جوتش وغیرہ بھی خوب جانتے ہین ہر علم کی کتابین موجود ہین بہت سی کتابین
تصنیف فرمائی ہین ہر علم مین ان حکیم صاحب کا مثل و نظیر نہین ہی یا وہ حکیم صاحب تھے جو کہ نہ طاق
مین تھے یا یہ ہین اُنکا نام حکیم بقراط الحکمت ہی واقعی اپنے زمانہ کے بقراط ثانی ہین مرض کو اس قدر
جلد پہچانتے ہین کہ شاید نبض پر ہاتھ رکھا اور مرض کی تشخیص کر لی رگون کے حال سے ماہر ہوتے نسخہ وہ
تحریر فرماتے ہین کہ جو تمام امراض پر حاوی ہو ہر مرض کی رعایت رہتی ہی یہ خیال رہتا ہی کہ مریض کی
قوت نہ زائل ہو کیونکہ وہ یہ فرماتے ہین کہ جب مریض کی قوت زائل ہو گئی تو مرض سے کون مقابلہ و مجادلہ
کرے گا کیونکہ طبیعت تو ضعیف ہی اور مرض قوی ہی جب مقابلہ ہوگا مرض غالب آئے گا طبیعت مغلوب
ہوگی اور جب قوت ہوگی اور مرض سے اور طبیعت سے مقابلہ ہوگا اُسمین مرض نہ غالب آنے پائے گا

بلکہ طبیعت غالب ہوگی مرض مغلوب ہوگا تب جلد صحت ہوگی اس سبب سے مریض کی قوت کا خیال رکھنا
پر ضرور ہی بھائی اُنھون نے یہان ایسے ایسے مریض اچھے کیے ہین کہ جنکے بچنے کی بالکل امید نہ تھی مگر ادھر انکا
نسخہ پیا اُسی دن سے صحت ہونے لگی مرض بن گی پائی جانے لگی دس پندرہ دن مین مریض اچھا ہو گیا
بہت بڑی صفت یہ ہی کہ وہ جس مریض کو دیکھتے ہین کہ یہ اچھا ہوگا اُسکا تو علاج کرتے ہین اور جس کو
جانتے ہین کہ یہ اچھا نہ ہوگا اُسکا علاج نہین کرتے ہین تم نے خوب کیا کہ تم نانی امان کو یہان لے آئے یہان اُنکا
علاج ہوگا میرے سبب سے حکیم صاحب خوب جی لگا کر علاج کرینگے گو یہ ممکن تھا کہ اگر تم طلب کرتے تو وہ
وہان بھی جاتے مگر جس طور سے یہان علاج کرینگے اُس طور سے کہین نہ کرینگے وہان جو جاتے تو یہ خیال ہوتا
کہ جلدی یہان سے جاؤن دل نہ لگتا سب پٹ علاج ہوتا یہان اُنکو کچھ تو میرا خیال ہوگا اور کچھ اپنے نام کا
یہ تو تم نے خوب کیا کہ یہان چلے آئے عشاق نہ طاقی نے کہا کہ پھر اُنکو طلب فرمایئے وہ کہان ہین کیا دربار
مین تشریف نہین لاتے ہین عشاق نہ طاقی نے جو یہ کہا سمندر نے ایک آہ سرد بھر کر کہا کہ بھائی وہ میرے
دن دربار مین آیا کرتے ہین مین اُنکی نذر ایک مرصع اور پانچ سو روپیہ کرتا ہون اور ایک ہار مروارید کا اور پانچ ہزار
روپیہ کا مشاہرہ الگ مقرر ہی یہ اُنکی نذر ہی جب وہ تشریف لاتے ہین ہمیشہ دوسرے دن دربار مین تشریف
لاتے تھے اور جب ضرورت ہوتی طلب کیا فوراً چلے آئے مگر افسوس یہ ہی کہ جس دن سے لشکر اسلام اس سرحد
مین آیا ہی اُنھون نے تشریف لانا ترک کیا ہم اُنکی زیارت کو ترس گئے بلکہ اُنھون نے یہ حکم دیا کہ جب تک
لشکر اسلام یہان ہی مین دربار مین نہ آؤنگا نہ علاج کرونگا نہ کسی کو درس دونگا چنانچہ اُس دن سے
اُنھون نے اپنے مکان کا دروازہ بند کر لیا ہی نہ علاج کرتے ہین نہ درس دیتے ہین نہ کسی سے ملاقات
کرتے ہین گوشہ نشینی اختیار کی ہی اُنکی گوشہ نشینی سے بہت کام ہرج ہوتے مگر کیا کیا جاے مرد کامل ہین
اُنپر جبر بھی تو نہین کیا جا سکتا ہی اگر وہ یہان سے چلے جائین تو خرابی ہو اب تو یہ امید ہی کہ جب لشکر اسلام
سے فیصلہ ہو جاے گا تو پھر زیارت نصیب ہوگی اُس حالت مین یہ امید قطع ہو جائے گی بس اس خیال سے
مین بھی اُنپر جبر نہین کرتا ہون اُنکا مشاہرہ برابر بھیجے جاتا ہون جب کچھ ضرورت ہوتی ہی رقعہ لکھ بھیجتا ہون وہ
فوراً تحریر کر کے روانہ کرتے ہین اُسکا استعمال ہوتا ہی صحت ہو جاتی ہی یہ کمال کا حال ہی کہ مزاج حال
سن لیا وہ بھی مریض کی زبانی نہین تحریری اور نسخہ تحریر کر دیا شفا ہو گئی یہ اُنکے کمال کا حال ہی عشاق
نے کہا کہ بھائی پھر کیا ہوگا سمندر نے کہا کہ ایک رقعہ بہت مجرا آمیز تحریر کر کے اُنکو طلب کرونگا اسمین کچھ
عذر معذرت تحریر ہوگی اگر اُنکو خیال آگیا تو وہ ضرور تشریف لائینگے اگر نہ لائے تو مجبوری ہی مین نانی امان کو
اُنھین کے مکان پر لے جاؤنگا نبض دکھا کے نسخہ لکھا لاؤنگا بڑی خرابی تو یہ ہی کہ وہ ملاقات نہین کرتے
ہین خیر پہلے رقعہ لکھکر طلب کرتا ہون اُسکے بعد دیکھا جاے گا عشاق نہ طاقی نے کہا کہ بھائی جلدی طلب
کرو کیونکہ نانی امان کی حالت بہت خراب ہی تاکہ وہ آئین اور نسخہ کچھ تحریر کرین کوئی صحت کی صورت ہو سمندر
نے کہا کہ کوئی تمھارے کہنے کی ضرورت نہین ہی مجکو خود فکر ہی مجھے نانی امان کی علالت سُننے کے بہت تشویش
ہوئی ہی چلو پہلے نانی امان کو دیکھ لون اُسکے بعد حکیم صاحب کو رقعہ تحریر کرنا عشاق نہ طاقی نے کہا
کہ اُنکو دیکھو کیا حالت ہی ایسے مریض کے بچنے کی کوئی امید نہین ہی یہ سُنکے سمندر اُٹھا خادمون نے
کرسیان لاکر برابر سہری کے بچھا دین اُسپر سمندر و عشاق نہ طاقی و دیگر سردار آکر بیٹھے عشاق
نہ طاقی نے سہری کے پردے اُٹھا کے جنسے پردے اُٹھے یہ معلوم ہوا کہ گویا تنور سے بھاپ نکلی سب نے
دیکھا ایک ضعیفہ پڑی ہوئی ہی تمام جسم پر اُسکے چادر پڑی ہوئی ہی اس قدر سیاہ رنگ ہی کہ نگاہ کام

نہین کرتی ہی اس قدر بخار کی مدت ہی کہ جو لوگ دور بیٹھے تھے اُنکو بیٹھنا گران گذرتا تھا سوا سے سانس کی ٹہار کے
کوئی حس و حرکت اُسمین نہین تھی بے حس پڑی ہوئی تھی آنکھین بند ہین ایک خادمہ بالین پر بیٹھی ہوئی
مگس رانی کر رہی ہی اُسکی یہ حالت ہی کہ مدت بخار سے اُسکی بھی حالت متغیر ہی سمندر نے نبض پر ہاتھ
رکھا اُف کہکر فوراً اُٹھا لیا ایسی بخار کی حدت تھی کہ سمندر کے ہاتھ مین آبلے پڑ گئے عشاق نہ طاقی نے
آواز دی کہ نانی امان نانی امان ذرا ہوشیار رہو دیکھو یہ کون ہی اور تم کہان آئی ہو جسکے دیکھنے کی بہت
خواہش رکھتی تھین وہ یہان موجود ہین آپ کو سمندر شاہ پکارتے ہین ذرا آنکھ کھول کر ملاحظہ فرمایئے
اب آپ کے علاج کی تدبیر ہوتی ہی یہان بہت بڑے حکیم ہین اُنکا علاج کیا جائے گا جب کئی مرتبہ
عشاق نہ طاقی نے صدا دی تو اُس نے آنکھ کھولی بذصواری ہوشیار ہوئی آنکھ کھول کر پھر بند کر لی
کہ عشاق نہ طاقی اُسکے نواسے نے کہا کہ ذرا اپنے کو ہوشیار کیجیے دیکھیے آپ سمندر شاہ کے دربار
مین تشریف رکھتی ہین بادشاہ آپکے برابر بیٹھے ہوے ہین مزاج پرسی کرتے ہین انکے دیکھنے کی آپ کو
بہت خواہش تھی آپ اکثر فرمایا کرتی تھین کہ مین نے بہت دن سے سمندر کو نہین دیکھا ہی میرا دل
چاہتا ہی اب سمندر شاہ موجود ہین اور آپسے کلام کی خواہش کرتے ہین تو آپ کلام نہین کرتی ہین یہ جو
اُسنے کہا اُسنے کہا کہ کیا ہی بہت ضعیف صدا سے عشاق نہ طاقی نے کہا کہ ذرا آنکھ کھول کر ملاحظہ فرمایئے
دیکھیے سمندر شاہ کیا کہتے ہین آپ کے علاج کے لیے حکیم لقراط الحکمت کو طلب کیا ہی وہ آتے ہین اب
آپ کو ضرور صحت ہوگی یہ جو اُسنے کہا اُسنے آنکھ کھول کر سمندر کی طرف دیکھا سمندر نے سلام کیا اُسنے
کہا کہ بیٹا بیٹھے رہو یہ کہکر خاموش ہوگئی سمندر نے کہا کہ آپ کا مزاج کیسا ہی جواب دیا کہ بخار ہی یہ کہکر
بیہوش ہوگئی سمندر نے عشاق نہ طاقی سے کہا کہ چلو اب رقعہ لکھکر حکیم صاحب کو طلب کرین
یہ کہکر سمندر وہان سے اُٹھکر اپنے تخت پر آکر بیٹھا عشاق نہ طاقی پر بھی پردے مسہری کے چھوڑ کر چلا آیا اور آکر
اپنے مقام پر بیٹھا سمندر نے قلم دوات و کاغذ طلب کیا اور حکیم صاحب کو رقعہ تحریر کرنا شروع کیا اُس کا
مضمون یہ تھا کہ اے مسیح زمان و اے حکیم دوران معدن حکمت مخزن علم لقمان جناب حکیم صاحب دامت
اسطاکم بعد تسلیمات کے یہ آپکا نیازمند سمندر جادو گذارش کرتا ہی عرصہ ہوا کہ آپ کی زیارت و قدمبوسی سے
محروم ہی نہ آپ تشریف لائے نہ مین اسکا آنکھین آپ کے چہرہ مبارک کے دیکھنے کی بہت مشتاق ہین آپ
کی زیارت کا ہر ایک خورد و کلان کو از حد اشتیاق ہی کیسا یہ زمانہ نامبارک آیا ہی کہ ہر ایک آپ کی زیارت کو
ترس گیا لشکر اسلام جب سے اِس سرحد پر اکر اترا ہی کہ آپنے دربار مین تشریف لانا اپنے قدم مبارک
کی برکت سے سب اہل دربار کو سرفراز فرمانا ترک کیا کیا عرض کرون کہ جس قدر آپ کی زیارت کا دل مشتاق
ہی بہت اشتیاق ہی دوسرا امر یہ لاحق ہوا ہی اور ایک ضرورت شدید یہ ہی کہ ایک مریض بہت دور سے
آپ کا نام نامی و اسم گرامی سنکے یہان برائے علاج آیا ہی اور وہ بہت علیل ہی گھڑی دو گھڑی کا مہمان ہی اگر
آپ نہ تشریف لائیے گا تو وہ مر جائے گا آپ اس وقت مسیح وقت عیسی زمان ہین آپ کے دست
مبارک مین شفاے کلی ہی بس مین مجبور ہون اُنکے عزیز جو ہین اُنسے اور مجھ سے از حد دوستی ہی بلکہ کسی قدر
قرابت بھی ہی اُنھون نے پریشان کیا ہی بلکہ مجکو خود اُس مریض سے ایک قسم کا اُنس ہی اُسکی حالت نہین
دیکھی جاتی ہی مین نے ناچار ہوکر یہ نیازنامہ تحریر کیا ہی از راہ بندہ پروری و مہربانی و اسطے دو چار منٹ کے
تشریف لائیے اُس مریض کو دیکھکر فوراً تشریف لیجائیے گا جس امر کا آپ کو خوف ہی اُس سے اطمینان
فرمایئے کہ وہ امر آپ کے واسطے نہ ہوگا اُسکی خبر کسی کے کان تک نہ پہنچے گی وہ لوگ مہینون کی راہ سے

آپ کے نام کا شہرہ سنکے آئے ہین اُنکو بڑی امید ہی بس سرفراز فرمایئے بعید از عنایت نہ ہوگا زیادہ والسلام
اور کیا عرض کرون مین بہت ممنون ہونگا یہ مضمون تحریر کرکے اور بہت سے کلمے عجز و انکسار ہی کے تحریر کیے
اور یہ بھی تحریر کیا کہ وہ فرشتہ میری جان کا امان ہین بلکہ شعلہ اُنکا نام ہی اور عشاق نہ طاقی بھی آپ کی زیارت
کے بہت مشتاق ہین نہ طاق سے آپکے کمال کا حال سنکے آئے ہین دیر نہ فرمایئے گا فوراً تشریف لایئے گا
مین بہت ممنون و مشکور ہونگا یہ تحریر کرکے رقعہ کو لفافہ مین رکھکر لفافہ بند کیا یہ سب کارروائی سمندر نے
اپنے ہاتھ سے کی اُسپر اپنی مہر لگائی جب مکمل کر چکا آواز دی ہیہنگا یہ ایک چوبدار قدیم ہی بلکہ سمندر کا اپنے
سمندر کو گود مین کھلایا ہی بڑا معتبر و معتمد ہی وہ حاضر حاضر کہتا ہوا روبرو سمندر کے آیا سمندر نے لفافہ دیکر
کہا کہ اے ہیہنگا یہ لفافہ حکیم صاحب کے پاس لے جا اور اُنکو دے کر اسکا جواب لا اُسنے وہ لفافہ لے کر
کمر مین رکھا اور سلام کرکے روانہ ہوا چونکہ ہیہنگا اکثر اوقات گیا ہی اُسکو مکان حکیم صاحب کا معلوم ہی
اور حکیم صاحب کو بھی اسکا اعتبار ہی یہی جایا آیا کرتا ہی بس اس سبب سے سمندر نے ہیہنگا کے ہاتھ
رقعہ حکیم صاحب کو روانہ کیا عشاق نہ طاقی سے کہا یقین ہی کہ حکیم صاحب اس رقعہ کو ملاحظہ فرما کے
ضرور تشریف لائین کیونکہ مین نے بہت کچھ عجز و انکسار تحریر کیا ہی عشاق یہ سُنکے خاموش ہو رہا ادھر ہیہنگا
دربار سے نکل کر چلا خواجہ بھی دربار مین موجود تھے نکل چوبدار اور دیگر سپاہی بھی بس خواجہ دربار سے باہر
آئے اور ایک مقام پر کھڑے ہوے دیکھا کہ ہیہنگا چلا آتا ہی یہ بھی اُسکے عقب مین روانہ ہوے جب
آبادی سے دور نکل گئے تو آواز دی بھائی ہیہنگا بھائی ہیہنگا ذرا ٹھہر جا کہ بادشاہ نے کچھ کہا ہی وہ بھی سُن
لوم اُسنے پلٹ کر دیکھا جب یہ صدا اُسکے کان مین پہنچی کہ کوئی مجکو پکارتا ہی اب جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ سمندر
شاہ کی خاص اردلی کا چوبدار مجکو پکارتا چلا آتا ہی یہ اُسکو دیکھکر اس خیال سے ٹھہر گیا کہ نہ معلوم بادشاہ
نے کیا پیام دیا ہی سن لینا چاہیے کوئی ایسی ضرورت ہی کہ جو اپنے خاص چوبدار کو روانہ کیا ہی یہی خیال
کر رہا تھا کہ وہ چوبدار پہونچا اُسنے پوچھا کہ کیون کیا ضرورت ہی اُسنے کہا کہ جب تم دربار سے نکلے اُسی وقت
بادشاہ نے مجھ سے فرمایا کہ اے منگلا تم جاؤ اور ہیہنگا سے پتہ حکیم صاحب کے مکان کا دریافت کرکے حکیم
صاحب کے مکان پر جاؤ اور میرا رقعہ دو اور اُسکو میرے پاس بھیج دو مجکو اس سے ایک ضرورت ہی وہ بھی اشد
ضرورت ہی سوائے ہیہنگا کے وہ کسی سے نہ نکلے گی خواجہ نے اپنی صورت چوبدار کی بنا کی تھی یعنی منگلا
کی سی بنا کی تھی ہیہنگا نے نام لے کر کہا تھا کہ بھائی منگلا تم کیون آئے ہو اس سبب سے خواجہ کو معلوم ہوا تھا
کہ مین جسکی صورت پر تیار ہوا ہون اُسکا نام منگلا ہی جب ہی تو خواجہ نے کہا کہ بادشاہ نے کہا کہ منگلا ادھر
آؤ اور یہ جاکر ہیہنگا سے کہو بس بھائی مین بھی تمہارے عقب مین چلا تم دربار سے نکل کر ہوا ہو گئے نہ مجھ
ایسا ہوتا نہ مجکو پاتا مین نے تم کو بڑی دور سے دیکھا تھا برابر آواز دیتا چلا آتا تھا آخر کو تم نے بھی سُن لیا ہان
بھائی رقعہ مجکو دو اور حکیم صاحب کے مکان کا پتہ جلد بتا دو اور تم بہت جلد واپس جاؤ ایسا نہ ہو کہ بادشاہ
ناراض ہون تم اُنکے غصہ سے واقف ہو مجھپر بھی عتاب ہو اور تم پر بھی آفاق کی کیفیت دیکھ چکے ہو اُسنے پسنکر
فوراً رقعہ کمر سے نکال کر منگلا چوبدار کو دیا اور کہا کہ تم برابر چلے جاؤ تھوڑی دور پر جاکر ایک دوراہا ملے گا جو
راہ دست چپ کو گئی ہی اُدھر سے نہ جانا بلکہ جو دست راست کو گئی ہی اُدھر کو جانا جب تم وہ طے کر دوگے
اُسکے بعد دہنے ہاتھ کو تم کو ایک گلی ملے گی تم اُس گلی مین چلے جانا جب اُس گلی سے نکلوگے تو تم کو ایک
گڈھیا ملے گی وہان بہت سے مکان کمہارون کے ہین تم اُن مکانون کو چھوڑ کر گڈھیا کے اُس کنارے پر
جانا وہان تم کو ایک دیوار پختہ ملے گی تم اُس دیوار کے نیچے نیچے چلے جانا جہان پر وہ دیوار ختم ہوگی وہان ایک

سیڑھی کوئی اٹھارہ اُنیس ڈنڈون کی لگی ہوگی تم اُسپر چڑھجانا وہ سیڑھی ایک کھڑکی کے برابر لگی ہوگی وہ کھڑکی
بگو کہ بند ہوگی بس اُسپر جاکر تین مرتبہ پرکھی کے ہاتھ مارنا اندر سے آواز آئے گی کہ کون ہی تم کہنا کہ
مین ہون اپنا نام بتانا اور کہنا کہ بادشاہ نے آپ کی خدمت مین رقعہ روانہ کیا ہی وہ صدا خود حکیم صاحب
کی ہوگی جب تم پہونچے ہوگے حکیم صاحب جواب دین گے کہ کوئی ضرورت نہین ہی رقعہ وغیرہ کی تم کہنا کہ بہت
ضرورت کا رقعہ ہی اُس وقت حکیم صاحب پٹ کھول کر تم کو اندر بُلا لین گے تم چلے جانا رقعہ دینا اور
زبانی بھی جو بادشاہ نے فرمایا ہی وہ کہنا یہ سُنکے خواجہ نے وہ لفافہ لے کر کمر مین رکھا اور کہا کہ مجکو معلوم
ہوگیا کہ گڈھیا پر جو پختہ مکان ہی وہ حکیم صاحب کا ہی اور وہ جو کھڑکی لگی ہی وہ راستہ ہی مین جانتا تھا کہ
کسی اور رئیس کا مکان ہی بس مین جاتا ہون یہ کہکر ایک ڈبیہ کمر سے نکالی اور اُسکو کھولا ایک پان نکال کر
خود کھایا اور ہینگا سے کہا کہ لو بھائی پان کھاؤ اُسنے کہا کہ بھائی تم نے بڑا احسان کیا یہ کہکر پان لیا اور کھالیا
بس پان کا کھانا تھا کہ اُسکو چکر آیا کہا کہ بھائی منگلا اسمین کیا تھا کہ کھاکر مجکو چکر آگیا خواجہ نے کہا معلوم ہوتا ہی
کہ تمنے کوئی زیادہ ہی تم کم کھاتے ہو تم کو معلوم نہ تھا تم یک بگل گئے اُس سے سر بجنے لگا ذرا ٹہلو مین جاتا ہون
یہ سُنکے ہینگا نے کہا کہ اچھا جاؤ خواجہ چلے اُدھر ہینگا نے قصد کیا کہ قدم اُٹھا کر چلون کہ جھینک آئی
اور دھم سے گرا خواجہ تو اُسکے منتظر تھے بس آکر اُسکے کپڑے اُتارے اپنی صورت اُسکی صورت کی سی بنائی اُسکو
اُٹھاکر وہان ایک غار عمیق تھا اُسمین ڈال دیا کہ ہینگا کا تھلا بن گیا ہڈی پسلی سب ٹوٹ گئی بس خواجہ
ہینگا کی صورت بن کر طرف حکیم صاحب کے روانہ ہوے یہ تو ہینگا سے دریافت کر چکے تھے جس طور
سے اُسنے کہا تھا اُسی طور سے روانہ ہوے راہ طے کرکے دوراہے پر پہونچے داہنی طرف کو روانہ ہوے
گلی لی گلی کو طے کرکے گڈھیا پر پہونچے جب کمہارون کے مکان ختم ہوے تو پختہ دیوار ملی اکثر کمہارون نے
سلام کیا اور عرض کیا کہ کدا وند کی طبیعت اچھی رہی بول بالا رہے بہت دنون کے بعد تشریف لائے
ہین حکیم صاحب کے پاس آئے ہونگے ہینگا نقلی نے اُنکے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ تم تو اچھے رہے
ہان بھائی حکیم صاحب کے پاس ایک ضرورت سے آیا ہون یہ کہتا ہوا اُس کھڑکی کے پاس پہونچا بذریعہ
سیڑھی کے اُتر گیا جاکر دیکھا کہ ایک چھوٹی سی کھڑکی لگی ہوئی ہی آہستہ سے ہاتھ رکھا اندر سے بند پائی ہاری
نے بیان کیا ہی کہ حکیم بقراط حکمت حکیم قسطاس حکمت کے خاندان سے ہین حکیم قسطاس الحکمت
ہمیشہ نہ طاق مین رہتے تھے مرد مسلمان تھے بڑے کامل ہر فن کے عامل تھے کوئی فن ایسا نہ تھا
کہ جسکو وہ نہ جانتے ہون اور ساتھ کمال کے جانتے تھے اُنکے کمال کے سبب سے اکوان تاجدار جو کہ
مالک نہ طاق ہی اور خدائی کرتا ہی اُن سے کوئی تعرض نہ کرتا تھا بلکہ عزت و آبرو کرتا تھا کئی ہزار
روپیہ ماہواری کا تنخواہ مقرر کیا تھا جب سے اُنھون نے انتقال کیا اُنکے فرزند رہے وہ بھی مثل اُنکے
تھے اب کئی برس سے کوئی حکیم نہ طاق مین نہین ہی یہ حکیم صاحب اُنکے بیٹے ہین یہ ہمیشہ سے
سمندر یہ مین رہتے تھے یہ بھی مثل اپنے جد امجد کے کامل ہین مرد مسلمان دیندار ہین سمندر اُنکے
کمال کے سبب سے اُن سے یہ بھی نہین کہتا ہی کہ آپ اپنا مذہب ترک کرین بلکہ عزت کرتا ہی کوئی تعصب
اُسکو اسکا نہین ہی کہ آپ اپنا مذہب ترک کرین چونکہ کمال عجب چیز ہی دشمن بھی دوست ہوتا ہی اور
عزت کرتا ہی کئی مرتبہ حکیم صاحب نے قصد کیا کہ مین نہ طاق کو چلا جاؤن مگر سمندر نے نہ جانے دیا
بلکہ روک لیا حکیم صاحب بھی مجبور ہو گئے بس یہ سبب ہی اُنکے یہان قیام پذیر ہونے کا مگر جب سے
لشکر اسلام یہان آکر فروکش ہوا ہی اور سمندر سے مقابلہ ہوا ہی حکیم صاحب نے دربار مین آنا

درس دینا علاج کرنا بالکل ترک کیا ہی وہ شاگرد جو کہ رشید تھے وہ حکیم صاحب کی خبر کو گاہے گاہے آجاتے ہین حکیم صاحب اُن سے ملاقات فرماتے ہین یا ہینگا جب بادشاہ کے یہان سے کوئی پیام لاتا ہی تب حکیم صاحب اُس سے ملتے ہین اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ حکیم صاحب سے اور ہینگا سے ملاقات ہوتی ہی کیونکہ تنخواہ لاتا ہی حکیم صاحب نے گوشہ نشینی اختیار کی ہی سمندر سے کہلا بھیجا ہی کہ جبتک لشکر اسلام یہان فروکش ہی اور آپ کے اُنکے فیصلہ نہین ہوتا ہی مین دربار مین نہ آؤنگا حکیم صاحب کے مطب کا کمرہ شاہراہ پر تھا اور خوب آراستہ تھا حکیم صاحب نے اُسکو ترک کیا ہی ایک کمرہ بالاے بام طرف گڈھیا کے تھا اُسمین ایک کھڑکی ہی وہ کھڑکی طرف گڈھیا کے ہی اُسی طرف سے اپنے شاگردون اور ہینگا سے بھی ملتے ہین ادھر کا دروازہ نہین کھلتا ہی حکیم صاحب دن رات بیٹھے ہوے کتب کی سیر کرتے ہین یا کتاب تصنیف فرمایا کرتے ہین ہر وقت کتابین پیش نظر ہین دیکھا کرتے ہین بی بی بھی بڑی پارسا ہی وہ بیچاری تمام گھر کا کام کرتی ہی صرف حکیم صاحب کھانے کے وقت دن کو گھر مین جاتے ہین اور کھانا کھا کر چلے آتے ہین رات کو دو پہر رات گئے جاتے ہین اور کھانا وغیرہ کھا کر آرام فرماتے ہین اکثر بی بی یہ کہتی ہی کہ تم نے بالکل دربار مین جانا ترک کیا ہی جو روپیہ کی آمدنی تھی وہ بھی موقوف ہو گئی ہی صرف تنخواہ پر بسر ہوتی ہی علاج وغیرہ جو کرتے تھے اُس سے دست بردار ہوے آیندہ کیا ہوگا اگر بادشاہ یہ خیال کرے کہ حکیم صاحب سے کوئی کام نہین نکلتا ہی تنخواہ دینا فضول ہی وہ موقوف کر دے تو کیا ہو حکیم صاحب یہ جواب فرماتے ہین کہ خدا مالک و رازق ہی کوئی اور صورت رزق کی نکالے گا مین تو نہ جاؤنگا جبتک لشکر اسلام یہان فروکش ہی مجکو اُس عیار سے خوف معلوم ہوتا ہی یہ خوف ہی کہ وہ کہین نہ آجائے تو خرابی ہو میرا تمام گھر لوٹ لے جائے بے عزت کرے وہ بڑا مکار ہی مین نے اُسکے خوف سے علاج وغیرہ کرنا درس دینا دربار مین جانا ترک کر دیا اُسکو ہر طرح اختیار ہی جسکی صورت چاہے بن جائے اگر میری صورت بن کر آجائے اور کوئی حرکت کرے تو بڑی خرابی ہو بادشاہ سے مدامت ہوگی مجکو اختیار ہی کہ مین چاہون تو اُسکو اسوقت غلب کر لون مگر وہ مسلمان ہی مین مسلمان کے ساتھ برائی کرون اپنے حق مین دو زخ مول لون مین یہ خیال کرتا ہون کہ مین جو باہر نکلون گا وہ میرے ساتھ کوئی حرکت کرے مجکو معلوم ہوا مین اُسکا معاوضہ کرون تو میری خرابی ہو اس سبب سے مین نے گوشہ نشینی اختیار کی ہی زوجہ یہ کلام سنکے خاموش ہو جاتی ہین یہ طریقہ ہی حکیم صاحب کا جو کہ عرض ہوا حکیم صاحب کے چار کہار ملازم ہین اور کلو خدمتگار پانچون آدمی پرانے ہین کلو تو ڈیوڑھی پر بیٹھا رہتا ہی دروازہ بند کیے ہوے کہار اپنے گھر پر رہتے ہین ہفت کی تنخواہ پاتے ہین پہلے تو یہ تھا کہ دوسرے تیسرے حکیم صاحب سوار ہوتے تھے اب تو برس سوا برس سے یہ بھی موقوف ہی پیدل سے کھاتے ہین اور فرمے کرتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے آکر اُسی طور سے پٹ پر تین مرتبہ ہاتھ مارا کہ جس طور سے ہینگا نے کہا تھا اندر سے آواز آئی کہ کون ہی خواجہ نے کہا کہ ہینگا چوبدار خاص بلکہ سمندر شاہ کا دوسری آواز آئی کہ کیا ضرورت ہی ابھی تو پرسون تنخواہ لے کر آچکے ہو ہینگا نے کہا کہ بادشاہ نے ایک رقعہ آپ کی خدمت مین تحریر کر کے بھیجا ہی وہ لے کر آیا ہون اور بہت ضروری رقعہ ہی یہ جو حکیم صاحب نے سنا خود آکر دروازہ کھولا ہینگا سے کہا آؤ پہلے ہینگا کو بغور دیکھا اُسکے بعد اندر بلا کر دروازہ بند کر لیا ہینگا نے اندر آکر دیکھا کہ چارون طرف الماریان لگی ہوئی ہین اُنمین کتابین رکھی ہوئی ہین چند صندوق رکھے ہوے ہین وہ بند ہین بوریا بچھا ہوا ہی اُسپر ایک چمڑا سا قالین ہی ایک پلنگ لگا ہوا ہی چند کتابین کھلی ہوئی رکھی ہین قلمدان رکھا ہوا ہی قاعدہ سے معلوم ہوتا ہی کہ حکیم صاحب کچھ تحریر کر رہے تھے ہینگا آکر بیٹھ گیا حکیم صاحب نے آکر کہا کہ ہینگا کدھر آنا ہوا اُسنے کہا کہ آپکو بادشاہ نے طلب فرمایا ہی کیونکہ عشاق نہ تھا تو اُنکے کوئی عزیز ہین وہ تشریف لائے ہین اُنکی نانی علیل ہین اُنکو دیکھکر کچھ علاج

کے لیے آپ کا نام سُنکے آئے ہین بس بادشاہ نے طلب کیا ہی فرمایا ہی کہ تھوڑی دیر کے لیے تشریف لائیے
فوراً واپس جائیے گا مین روکونگا نہین یہ سُنکے حکیم صاحب نے فرمایا کہ ابھی ہینگا مین نے سمندر شاہ
سے عرض کیا تھا کہ مجکو نہ طلب فرمایئے گا جب تک لشکر اسلام فروکش ہی مین نے ترک دنیا کیا گوشہ نشین
ہوا مین معاف فرمایا جاؤن مین نے اسی سبب سے مطب کرنا درس دینا ترک کیا بالکل خانہ نشین ہوا دن
بھر مین ہون اور یہ کتابین ہین اسیر بھی بادشاہ کو میرا کہنا یاد نہ رہا مجکو طلب کیا لاؤ وہ رقعہ کہان ہی یہ کہکر رقعہ
طلب کیا خواجہ نے رقعہ کمر سے نکال کر حکیم صاحب کو دیا حکیم صاحب نے رقعہ لے کر لفافہ چاک کیا اور پڑھنے لگے
حکیم صاحب نے ایک مرتبہ آواز دی کہ کیسر تھوڑا پانی پلا جا اس قدر حکیم صاحب کو احتیاط تھی کہ پانی وغیرہ
زندہ سے منگا کر پیتے تھے ایک کنیز حکیم صاحب کی اگلے وقت کی ہی اُسنے حکیم صاحب کو پرورش بھی کیا ہی اُسکے
ہاتھ سے پانی وغیرہ بھی پیتے ہین یا اپنی زوجہ کے ہاتھ سے سوائے ان دو عورتون کے غیسری عورت مکان مین
نہین ہی یہ جو حکیم صاحب نے کہا خواجہ نے دیکھا کہ پردہ اُٹھا ایک پیرزال ایک آبخورہ گلی سے کر آئی حکیم صاحب
نے اُسکے ہاتھ سے پانی لیا وہ چلی گئی اُسنے جاکر حکیم صاحب کی زوجہ سے کہا کہ آج تو ہینگا ہی بادشاہ خلاف معمول
آیا ہوا بیٹھا ہے حکیم صاحب کے ہاتھ مین ایک کاغذ ہی اُسکو پڑھ رہے ہین معلوم ہوتا ہی کہ کوئی رقعہ بادشاہ
کا آیا ہی بی بی خوش ہوئین کہ بادشاہ نے طلب کیا ہی کیونکہ برسون دن سے نہین گئے ہین یہان تو زوجہ یہ
خیال کر رہی ہی کہ اُدھر حکیم صاحب نے ہینگا سے رقعہ پڑھکر کہا کہ مین اسکا جواب تحریر کرتا ہون اور زبانی بھی
بادشاہ سے میری طرف سے کہنا کہ مین حاضر نہین ہوسکتا ہون کیونکہ مین عرض کر چکا ہون اور بہت بہت آداب
کہنا اور یہ بھی کہنا کہ میری عدم حاضری معاف فرمائی جائے مین مجبور ہون ورنہ ضرور حاضر ہوتا اور یہی مین رقعہ مین
بھی تحریر کرتا ہون ہینگا نے کہا کہ خوب یاد آیا مین جب آتا تھا تو یہ خیال کرتا تھا کہ حکیم صاحب سے اسکا سبب
دریافت کرون کہ آپ کیون گوشہ نشین ہوے ہین کیا کوئی امر بادشاہ کی طرف سے ناگوار ہوا یا کوئی دوسرا
سبب ہی مگر بھول جاتا تھا اس وقت جو آپ نے فرمایا تو یاد آیا ذرا مجکو بھی اس حال سے آگاہ فرمایئے
کوئی سبب میرے خیال مین نہین آتا ہی مجکو نسبت خفقان رہتا ہی اسکا علاج فرمایئے حکیم صاحب نے فرمایا
کہ ہی ہینگا تم سے کوئی پردہ نہین ہی کیونکہ تم پرانے ہو اور میرے حال سے بخوبی واقف ہو بھائی جب سے
لشکر اسلام آیا ہی مین نے اُس لشکر کے خوف سے نکلنا موقوف کر دیا کیونکہ وہ بھی مسلمان ہین مین بھی
مسلمان ہون اگر دربار مین جاؤنگا تو بادشاہ ضرور رہنے لینگے اگر انکار کرونگا تو ناراض ہونگے اگر رہے
دونگا تو اہل اسلام کا خون ہوگا اُسکا سبب مین ہونگا وہ خون میرے سر پر ہوگا ایک سبب تو گوشہ نشین
ہونے کا یہ ہی کہ نہ مین وہان جاؤنگا نہ اہل اسلام کے خون مین مبتلا ہونگا دوسرا سبب قوی یہ ہی کہ ہی ہینگا
اُس لشکر مین ایک عیار ہی جو کہ اپنا مثل دنیا مین نہین رکھتا ہی اُسکی صفت یہ ہی کہ وہ سب کی صورت بن جاتا ہی
پہلے اُسکے خاندان کا حال سُنو خانہ کعبہ مین ایک مرد مسلمان اور دیندار ترے عابد ترین شہر کعبہ تھے اُنکا نام
خواجہ عبد المطلب تھا اُنکے فرزند حمزہ صاحبقران کہ جن کے حال سے کتابین مملو ہین اُنکو نوشیروان
بادشاہ ایران نے اپنا فرزند کیا تھا خواجہ عبد المطلب کے یہان ایک امیہ ملازم تھا جب حمزہ پیدا ہوے
تھے تو بادشاہ کی طرف سے حکم ہوا تھا کہ جس قدر لڑکے آج شہر مین پیدا ہوے ہون داخل محل کئے جائین
چنانچہ چالیس ہزار لڑکے اُس روز پیدا ہوے تھے وہ سب داخل محل ہوے امیہ کو جو خبر ہوئی اُسکی بھی
زوجہ حاملہ تھی سات ان مہینہ تھا اُسنے اپنی زوجہ سے آکر کہا کہ تو بھی بچہ دے اُس نے کہا کہ کوئی میرے اختیار
مین ہی جب زمانہ آئے گا تو لڑکا پیدا ہوگا یہ سُنکے امیہ نے زوجہ کو مارنا شروع کیا ایسا مارا کہ لڑکا پیدا ہوا

بس امیہ نے لاکر اُسکو بھی دہین لڑکون مین شامل کیا وہ بھی پرورش پانے لگا یہان تک کہ جوان ہوا حمزہ کو پہلوانی کا شوق ہوا اُس نے عیاری اختیار کی بڑا کامل عیار ہوا اُسکو چند تبر کات ملے بڑا مرتبہ ہوا حمزہ کو مرتبہ صاحبقرانی ملا اُسکا نام عمر بن امیہ ضمری تھا خواجہ لقب تھا وہ اپنے کو شاہزادہ ولایت اول کہتے تھے بڑا طامع تھا کہ کوڑی کوڑی پر جان دیتا تھا اُسکا دوسرا لقب رشک تراشندہ کافران سربرندہ جادوگران تھا اُس نے بڑے بڑے کام کیے بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا بہت سے بادشاہ اُسکے ہاتھ سے ذلیل ہوے ایسا عیار تھا کہ اُسنے لقا جو کہ خدائے باطل اور کافر تھا اُسکی داڑھی پر مشاب کرکے مونڈا اور لقا کو خبر نہوئی اسی طور سے بہت سی خدائیان برباکین زیر جد شاہ کی خدائی کو برباد کیا فرعون کی خدائی کو برباد کیا یہان تک کہ حمزہ صاحبقران اپنے فرزند امیر ثانی کو جو کہ نوشیروان کی دوسری بیٹی کے پیٹ سے پیدا ہوے تھے اُنکو اپنے رتبہ صاحبقرانی پر مقرر کرکے خانہ کعبہ کو گئے تو خواجہ عمر اول اپنے فرزند عمر ثانی کو اپنے مقام پر مقرر کرکے سب بانے عیاری کے دے کر ہمراہ حمزہ کے خانہ کعبہ کو گئے کوئی جانے والے تھے مگر حکم زرگان دین سے ناچار ہوے بہ مجبوری یہ امر گوارا کیا عمر ثانی بھی مثل اپنے باپ کے عیار تھے بلکہ کسی قدر اُن سے بڑھکر تھے طمع کی بھی وہی صورت تھی بلکہ کچھ زائد تھی اُنکی بھی بہت میدیان خال دیدہ حیران خون ہے بھی اس طمع کی حالت مین بہت سے ملک کافرون کے تباہ کیے بڑا نام پیدا کیا جب حمزہ ثانی بعد قتل زمرد ثانی خانہ کعبہ کو جانے لگے اور بدیع الملک کو صاحبقران لشکر کا کیا تو خواجہ ثانی نے اپنے فرزند خضران بن عمر کو اپنا نائب کیا سب بانے عیاری کے دیے اُنکو لقب خواجہ ثالث کا ملا یہ تو اُن دونون صاحبون سے کچھ زیادہ ہین ان مین دادا کا بھی اثر ہی اور باپ کا بھی یہ بھی مثل اُنکے حریص وطامع ہین کیون نہون کہ دو اثر ہین بس مین اُنکے خوف سے گوشہ نشین ہوا ہون یہ تو ظاہر ہی کہ اُنھون نے دربار کے اندر جاکر سوان کو مثل آفتاب کے مار ڈالا ماہیان کو دریا کے کنارے کہ وہ اپنے سخت دن بسر کرنے گئی تھی قتل کیا زمرد کوہ پر کیا بلا نازل کی ایسے مارے جہان تک ممکن ہوا اپنے کو بچائے کیونکہ وہ ہر ایک صورت پرین کر عیاری کر سکتا ہے گھر کر لوٹ آیا ہی جہان اُنکا قدم پہونچا اُس گھر کی صفائی ہوگئی مین نے یہ خیال کیا کہین ایسا نہ ہو کہ میری صورت پر تیار ہوکر کوئی عیاری کرے تو بڑا غضب ہو کیونکہ وہ زرد مکار کا ذخیرہ ہی خود بھی بڑا عیار ہی تو مجکو بادشاہ سے پشیمانی حاصل ہوگی مجھ مین اس قدر قدرت ہی کہ اگر مین چاہون تو اسی وقت اُسکو طلب کرون اور جو چاہون سزا دون مگر وہ مرد مسلمان ہی مجھے کیا ضرورت ہی کہ مین مرد مسلمان کو زحمت دون مگر وہ ایسا نہین خیال کرے گا اُسکا جس وقت موقع ہوگیا اُس نے چرا کیا خواہ مسلمان ہو خواہ کافر کیونکہ وہ بڑے عیار کا پوتا ہی جو کہ زرد بارک کہلاتا ہی بس اُس خوف سے مین نے گوشہ نشینی اختیار کی یہ سُنکے ہینگا نے کہا کہ حکیم صاحب کوئی اُسکی شناخت بھی ایسی ہی کہ جس سے آپ اُسکو پہچان لین حکیم صاحب نے کہا کہان ہینگا نے کہا کہ وہ کیا پہچان ہی حکیم صاحب نے کہا کہ اُس کے دادا کی بائین آنکھ پر ایک تل ہی جس سے اُسکی شناخت کی جاتی ہی وہی تل اُسکے باپ کی آنکھ پر تھا اور وہی تل اُسکے بھی آنکھ پر اُسی مقام پر ہی جہان کہ اُس کے دادا کی یعنے عمر عیار کی آنکھ پر تھا ہینگا نے عرض کیا کہ حکیم صاحب اب معلوم ہوا کہ تل کی اوٹ پہاڑ ہی یہ کہکر اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ ذرا ملاحظہ تو فرمائیے ایسا تو تل نہین تھا یہ وہی تل تو نہین ہی کہ جس تل کی آپ شکایت فرما رہے ہین یہ کہکر اب جو آنکھ دکھائی حکیم صاحب نے پہچان لیا کہ یہ خواجہ ثالث خضران بن عمر ثانی ہینگا کی صورت مین کر آئے ہین غضب ہوگیا گھر لُٹ گیا مین نے بہت کچھ کہا ہی یہ دیکھکر حکیم صاحب کا دل گیا جان پر بنی روح

قالب خاکی مین مثل مرغ بسمل کے تڑپنے لگی حکیم صاحب کو سکتہ ہوگیا اختلاج ہونے لگا نبض بے تیزی چلنے لگی
انجرے اُٹھکر دماغ کو جانے لگے یہ معلوم ہوا کہ دست آئے گا خفقان کی شدت ہوئی ساری حکمت فراموش
ہوئی ضعف دماغ کی شکایت ہوئی سخت متحیر و حیران ہوکر رہ گئے کسی امر کی تشخیص نہین ہوتی تھی کہ کیا کرین
وہ دل ہوکر مخزن ادویہ تھا وہان کوئی دوا نہ رہی سب نسخے فراموش تھے مالیخولیا کے آثار نمایان تھے حواس
مین اختلال تھا نبض مین اختلاف تھا کبھی متغیر ہوتی کبھی عظیم یہ جو نوبت حکیم صاحب کی ہوئی تو کچھ تدبیر نہ بنی کہ کیا
کرین اُسی طرف دیکھکر رہ گئے کہ خواجہ نے فوراً اُٹھکر حساب مارا کہ پانچون گھنٹیون سے پانچ حباب حکیم صاحب
کے منھ پر پڑے حکیم صاحب اس گھبائی سے واقف نہ تھے حباب منھ پر چڑکے ٹوٹے بیہوشی نے دماغ مین جاکر
اثر کیا حکیم صاحب کو جھینک آئی بیہوش ہوکر گرے خواجہ نے اُٹھکر پہلے نسب الماربون کی کتابین اُٹھاکر نذر زنبیل
کین اُسکے بعد صندوق کھول کر سب کتابین نکالین اُنکو بھی نذر زنبیل کیا اور جو کچھ وہان تھا متاع قلیل و ان تک
سب اُٹھالیا اُسکے بعد اپنی صورت حکیم صاحب کی صورت سے مشابہ کی اپنے کپڑے اُتارکر نذر زنبیل کیے اور جو
کپڑے حکیم صاحب پہنے ہوئے تھے خود پہنے اور ایک گنگ حکیم صاحب کے باندھ دیا دماغ پر بیہوشی کی نئی
چڑھاکر حکیم صاحب کو صندوق مین بند کیا ایک پرچہ لکھکر حکیم صاحب کے پاس رکھ دیا اُسکا مضمون یہ تھا
کہ حکیم صاحب کو معلوم ہو کہ وہ ہیچمدان نہ تھا بلکہ مین تھا خضر ان بن عمر عیار صاحبقران خواجہ ناکتخدا
شاہزادہ ولایت اول جیرہ شاہزادہ ولایت اول فرزند عمر ثانی بس مین نے آپ پر رحم کیا کہ آپ کو قتل
نہین کیا ورنہ آپ میرے قبضہ مین تھے اگر چاہتا تو قتل کرتا یہ خیال ہوا کہ آپ مرد شریف ہین دوسرے
آپ نے میرا کچھ نقصان نہین کیا ہے اور یہ خیال کیا کہ آپ مرد مسلمان ہین مین آپ کے گھر مین بھی نہین گیا
کیونکہ کسی کے ناموس پر نگاہ کرنا گناہ ہے بس آپ کو لازم ہے کہ اب آپ سمندر کے دربار مین کبھی نہ آئیے گا
اگر وہ لاکھ طلب کرے ورنہ پچھتایئے گا آئندہ آپ کو اختیار ہے مین آپ کو آگاہ کرتا ہون مین آپ کی صورت
بن کر جاتا ہون شعلہ کو دربار مین جاکر قتل کرتا ہون پھر آپ کو تحریر کرتا ہون کہ اب دربار مین نہ آئیگا ورنہ
اُسکی قتل کر دونگا پھر پاس اسلام نہ کرونگا آئندہ اُنکو اختیار ہے یہ لکھکر اُس پرچہ کو اندر صندوق کے رکھا اور
صندوق بند کرکے قفل دیا اُسکے بعد ایک پرچہ اور صندوق کے لکھکر لگا دیا کہ اسکے اندر حکیم صاحب ہین اُنکو
اندر سے نکال کر ہوشیار کر لینا یہ پرچہ لگاکر آواز دی کہ کیسر وہ جو شال کی اچکن ہے اور وہ مغرو کا پائجامہ اور
شالی عمامہ اور سوا اشرفی مجکو دے جاؤ خواجہ یہ دریافت کر چکے تھے کہ ملازم کونسی ہے یا نہین معلوم ہوا تھا
کہ کلو نام ہے اور فنس بھی ہے کلو سے کہو کہ کپڑے پہنے کہارون کو لاکر فنس نکلوائے کہارون کو دربان نکال کر
دو کیونکہ بادشاہ نے طلب کیا ہے مین دربار کو جاؤنگا یہ جو حکیم صاحب نے کہا بی بی خوش ہوگئین کہ خدا
نے فضل کیا کہ دربار سے طلب ہوئی اور انکو بھی خیال آگیا کہ جانے پر تیار ہوے جلدی جلدی کپڑے نکالے
کیسر سے کہا کہو آکر پہن جائین اُسنے کہا کہ حکیم صاحب کپڑے نکلے رکھے ہوے ہین تشریف لائیے کہا کہ
پہین دے جاؤ اُسنے لاکر کپڑے دیے حکیم صاحب نے کہا کہ کلو سے کہو کہ وہ جاکر دربار مین خبر کر دے کہارون
کو بھیج دے بس لونڈی نے کلو سے کہا کہ جلدی کہارون کو طلب کر فنس نکلواؤ کیونکہ حکیم صاحب دربار
مین تشریف لے جائینگے کلو بھی خوش ہوگیا کہ آج کچھ انعام ملے گا جلدی سے کہارون کو جاکر لایا دونون
کہارون نے فنس نکالی حالین لونڈی نے لاکر دیا وہ بچھایا گیا دربان نئی نئی بی بی نے نکال کر دین وہ لونڈی
نے دین کہارون نے پہنین پگڑیان باندھین تیار ہوے کلو نے آواز دی کہ فنس تیار ہے لونڈی نے حکیم
صاحب سے آکر کہا کہ فنس تیار ہے حکیم صاحب نے پوچھا کہ کلو گیا تو نہین کہا کہ ابھی نہین گیا اُس سے کہا کہ یہ

جاکے اشرفیان اسکو دو اور کہو کہ فنس لے کر ادھر آئے لونڈی نے جاکر کلو کو اشرفیون کا رومال دیا کہا خبردار احتیاط سے رکھنا کہارون نے فنس اُٹھائی ادھر لاکر لگائی حکیم صاحب کو آواز دی حکیم صاحب نے دروازہ کھولا اوپر سے نیچے اُترے لونڈی سے کہا کہ دروازہ اکر بند کرلے اُس نے اکر دروازہ بند کرلیا اور جلدی سے حکیم صاحب نے کہا کہ ذرا خبردار رہنا کوئی پکارے دروازہ نہ کھولنا بہت ہوشیاری کے ساتھ کام کرنا آئندہ اعتبار ہی کیونکہ وہ نابیار شہر مین آگیا ہی یہ لونڈی سے کہکر باہر آئے سوار ہوے کہارون نے فنس اُٹھائی کلو کے ہاتھ مین بوقلی اشرفیون کی ہی بغل مین چھتری ہی لوٹیا ہی خاصدان پانون کا ہی پُرا سامان ہی اسی طور سے سواری حکیم صاحب کی چلی حکیم صاحب گھڑی گھڑی پکارتے ہین کلو وہ کہتا ہی کہ حاضر ہون فرماتے ہین پیچھے آؤ اشرفیون سے ذرا خبردار رہنا وہ دل مین کہتا ہی کہ یہ کیا مرض ہی آج ہر مرتبہ حکیم صاحب پکارتے ہین اور کہتے ہین اشرفیون سے خبردار رہو یہ خیال دل مین کرتا ہوا چلا آتا ہی یہان تک کہ جب سواری حکیم صاحب کی سڑک پر پہونچی حکیم صاحب نے کلو سے کہا کہ تو جاکر دربار مین میرے آنے کی خبر کر کہ حکیم صاحب آتے ہین یہ سُنکے کلو روانہ ہوا حکیم صاحب نے کہارون سے فرمایا کہ تم آہستہ آہستہ چلو کہ کلو خبر کرکے آئے کلو دوڑکر چلا بہت جلد قریب دربار آیا بلاخوف داخل دربار ہوا کسی نے منع نہ کیا کہ حکیم صاحب کا ملازم ہی اسنے اکر سمندر رو اہل دربار کو سلام کیا اور کہا کہ حکیم صاحب تشریف لاتے ہین مجکو خبر کے لیے روانہ کیا ہی یہ سُنکے سمندر خوش ہوگیا عشاق کا تو خوشی سے عجب حال ہوا کلو یہ خبر دیکر دربار سے باہر آیا اب جو سمندر نے دیکھا کہ کلو ندارد تب سمندر نے اہل دربار سے کہا کہ کلو کہان گیا سب نے عرض کیا وہ یہ کہکر چلا گیا کہ حکیم صاحب تشریف لاتے ہین سمندر نے یہ سُنکے عشاق نہ طاقی سے کہا کہ ابھی نانی امان کی حیات باقی ہی کیونکہ حکیم صاحب آتے ہین مجکو اُنکے آنے کا یقین نہ تھا کیونکہ وہ فرما چکے تھے کہ جب تک اہل اسلام یہان ہین اور تم سے اُن سے فیصلہ نہین ہوتا ہی مین دربار مین نہ آؤنگا نہ مجکو طلب فرمائینگے نہ مین آؤنگا آپ کو رنج ہوگا مین نے تمہارے جمال سے رقعہ تحریر کیا رقعہ مین مین نے خوب مجزون نگار تحریر کیا انکو اُسپر خیال ہوا تشریف لاتے ہین یہان حکیم صاحب کے آنے کی خوشی ہونے لگی کہ کلو اُدھر پہونچا اب جو حکیم صاحب نے کلو کو دیکھا کہا کہ ذرا قریب آنا جب کلو قریب آیا حکیم صاحب نے اُسکو بغور دیکھا اور اپنی آنکھ دکھائی وہ مسکرایا حکیم صاحب نے کہارون سے کہا کہ جلد چلو اور کلو سے کہا کہ اشرفیون سے خبردار رہنا اگر جی چاہے تو میرے پاس رکھدو اُس نے کہا کہ حاضر ہین آپ کا اگر جی چاہے لیجیے مین نے تو اس لیے اپنے پاس رکھی ہین کہ شاید آپ بھول جائین میرے پاس ہونگی تو کوئی ہرج نہین ہوگا دلا دونگا حکیم صاحب اُس سے باتین کرتے ہوے چلے آتے تھے کہ کہارون نے فنس لاکر درِ دولت پر رکھی بسم اللہ کہکر نکل ہوا کہ حکیم صاحب تشریف لاتے یہ خبر جو مشہور ہوئی سمندر نے چند سردار برائے استقبال روانہ کیے حکیم صاحب فنس سے اُترکر چلے کلو سے کہا کہ فنس فلان مقام پر لے کر ٹھہرنا کہارون سے دربان لینا اُنکو صلت دینا کہ وہ کچھ کھالین پین سب چیزین احتیاط سے رکھنا کیونکہ مین ابھی دربار مین ظہر ونگا یہ کہکر چلے کلو بھی چلا کہارون نے فنس اُٹھاکر باہر لاکر رکھی جلوخانہ مین کہ وہ سردار آکر پہونچے حکیم صاحب کو سلام کیا مزاج پرسی ہوئی حکیم صاحب اُنکے ہمراہ دربار مین آئے بادشاہ کو سلام کیا سب اہل دربار سے صاحب سلامت ہوئی عشاق نہ طاقی سے بھی صاحب سلامت ہوئی سمندر نے قبل سے کرسی حکیم صاحب کے لیے روبرو تخت کے بچھوائی تھی حکیم صاحب سلام کرکے کرسی پر بیٹھے سمندر نے بیم قد تعظیم کی جب حکیم صاحب نے کلو سے اشرفیان لے کر نذر دی سمندر نے اُسپر ہاتھ رکھا اور حکم دیا کہ حکیم صاحب کے لیے خلعت اور نذرانہ لاؤ بس یہ حکم دینا تھا کہ سو سو کشتی خلعت کی دو پچاس ہزار روپیہ نقد حاضر کیا گیا اور

حکیم صاحب کے آگے رکھا گیا سمندر نے کہا کہ یہ آپ کے لیے نذرانہ ہی حکیم صاحب نے کلو کی طرف دیکھا اور اشارے سے کہا کہ مین نے سب لگا ہون مین تول لیا ایک چیز تم نہو یہ کہکر کہا کہ اسکو لے جاکر قفس مین رکھو وہ سب اٹھا لے گیا اور قفس مین رکھا ملاقفس مین کب آتا ہی کلو نے ایک درخت کے نیچے دربار سے دور قفس رکھوا لی کہارون سے دریان لین وہ سب دریا پر کپڑے ہاتھ دھونے گئے یہان کلو نے وہ کشتیان اور روپیہ اور دریان لاکر سب ایک مقام پر دفن کردیا اور خود اُسی مقام پر آکر بیٹھ رہا حکیم صاحب کسی چیز سے مزاج پرسی ہوئی اُسکے بعد حکیم صاحب نے سمندر کی طرف دیکھکر کہا کہ یہ ہار کب آپ نے خرید فرمایا کیا عمدہ موتی ہین اور کیا خوشنما بنا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر کے گلے مین ایک ہار تھا کہ جسکی قیمت دو لاکھ روپیہ تھی اُسنے ایک تاجر سے خرید کیا تھا اُسمین کوئی موتی چھوٹا نہ تھا سب مروارید بیضہ کبوتر کے برابر تھے اور اُسمین زمرد کی مخریان تھین بہت عمدہ ہار تھا جب حکیم صاحب نے تعریف کی سمندر نے خوشامد کے مارے وہ ہار اُتار کر حکیم صاحب کے نذر کیا اور کہا کہ اگر پسند ہی تو قبول فرمایئے حکیم صاحب نے ہنس کر لیا اب حکیم صاحب نے فرمایا کہ آپ نے کیون طلب فرمایا ہی باوجودیکہ مین نے عرض کردیا تھا کہ مین اُس وقت تک نہ حاضر ہونگا جب تک یہان لشکر اسلام ہی پس آپ نے عہد کے خلاف مجھسے یہ فعل کرایا اگر نہ آتا تو آپ کے خلاف ہوتا آپ ناراض ہوتے یہ کہتے جاتے ہین اور ادھر اُدھر دیکھتے جاتے ہین کہ کلو ابھی تک روپیہ رکھکر نہین آیا کیا بھاگ گیا کیونکہ شہدا تو ہی اپنے دلمین یہان کرتے تھے کہ حکیم صاحب کی نظر پڑتی دیکھا کہ دو چوبدار بغور مجھکو دیکھ رہے ہین اب جو حکیم صاحب نے غور کرکے دیکھا تو پہچانا کہ ایک برق ثانی دوسرا ضرغام ثانی ہی حکیم صاحب ہر مرتبہ سمندر کے دیار کی طرف دیکھتے ہین کچھ خوف ہی حکیم صاحب کو تو اُسی سے ہی کہ وہ عیار زبردست دیکھکر معلوم ہوتا ہی ہر مرتبہ اُسکی طرف دیکھتے ہین اور رہ جاتے ہین پھر گرداب کمندزن ہی حکیم صاحب کو دیکھتا ہی اور اپنے دل مین کہتا ہی کہ حرکتین حکیم صاحب کی آج خلاف معلوم ہوتی ہین کیا کہون مجھکو تو یہ حکیم نہین معلوم ہوتے ہین اپنے شاگردون سے بھی یہی کہتا ہی وہ عرض کرتے ہین کہ آپ ایسا گمان کرتے ہین جب سے لشکر اسلام آیا ہی اُسوقت سے حکیم صاحب نے آنا دربار کا ترک کردیا اور اپنا دروازہ بند کرلیا پھر کیونکر حکیم نہین ہین اگر حکیم صاحب نہین ہین تو کون ہین اُسنے جواب دیا کہ کوئی عیار و مکار ہی مین بادشاہ سے عرض کرتا ہون شاگرد منع کرتے ہین کہ اول بادشاہ یقین نہ لائے گا آپ کی بات رائگان ہوگی دوسرے اگر یقین لایا تو جس وقت دریافت کیا اور حکیم صاحب نکلے تو خرابی ہوگی اور خفت ہوگی وہ یہ سُنکے خاموش ہوجاتا ہی اور پھر جیسے مجھے خیال آتا ہی شاگردون سے کہتا ہی وہ منع کرتے ہین یہ رہ جاتا ہی اسکا تو یہ حال ہی اِدھر حکیم صاحب نے سمندر سے کہا کہ مجھکو آپ نے کس امر کے لیے طلب کیا ہی وہ ارشاد ہو تاکہ مین اپنے کام سے فراغت کرکے اپنے مکان کو جاؤن کیونکہ مجھکو بڑا خوف ہی سمندر نے عشاق نہ طاقی کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ جو بیٹھے ہوے ہین بہت بڑے میرے دوست ہین بلکہ عزیز ہین یہ آپ کے نام کی شہرت سنکے بہت دور سے آئے ہین انکی زانی صاحبہ ایک سال سے بعارضہ بخار مبتلا ہین تمام حکما اور بیدون کا انھون نے علاج کیا کچھ نفع نہوا دن بدن مرض مین ترقی ہوئی جہان انھون نے سنا کہ فلان مقام پر حکیم بہت اچھے ہین وہان گئے اُنکا بھی علاج کیا کچھ فائدہ نہ حاصل ہوا ازان جملہ ہزارون روپیہ صرف کیا مگر نوبت صحت کی نہ آئی مرض مین ترقی ہوتی گئی اب تو یہ نوبت ہوئی ہی کہ وہ تو ہر وقت مثل مردہ صد سالہ کے پلنگ پر پڑی رہتی ہین حس و حرکت نہین ہی غالب غشی طاری رہتا ہی جب کسی نے بہت پکارا تو آنکھ کھولی کچھ کلام کیا کہ پھر غش آگیا کھانا وغیرہ ترک ہی ضعف بشدت ہی بخار کی یہ کثرت ہی کہ جسم سے تو نکلتی ہی ہاتھ نہین رکھا جاتا ہی مین آپ کے تشریف

لانے سے قبل اُنکے پاس گیا تھا یہ معلوم ہوا کہ گویا تنور کے قریب آیا ہا تو جو رکھا تو نہ رکھا گیا مین نے فوراً اُٹھا لیا اگر
رہنے دیتا تو یقین تھا کہ آبلہ پڑجاتا یہ حالت مرض کی ہی جب انھون نے سنا کہ نہ طاق مین بہت بڑے
حکیم ہین یہ وہان آئے معلوم ہوا کہ اب کوئی حکیم یہان نہین ہی وہان سمندریہ مین بہت بڑے حکیم ہین اُن کی
بہت تعریف سُنی نانی کو لے کر یہان آئے مجھ سے بیان کیا مین نے جو کچھ آپ کے اوصاف تھے بیان کیے انکو
خواہش ہوئی کہ آپ کا علاج کرین مین نے آپ کو رقعہ تحریر کیا آپ میرے فرمانے کے بموجب تشریف لائے
یہ آپ کی عنایت ہی بس اُس مریض کو دیکھکر نسخہ تحریر فرمایئے جو حال ہو وہ بھی ملاحظہ فرمایئے حکیم صاحب
نے کہا کہ وہ مریض کہان ہی سمندر نے کہا کہ وہ سامنے مسہری پر ہی خواجہ قبل مین دیکھ چکے تھے جب حکیم باہر
آئے تھے سب حال معلوم تھا مگر انجان بن کر سب حال دریافت کیا جب سمندر نے کہا کہ وہ مسہری مین
ہی جو کہ سامنے ہی حکیم صاحب اُٹھے اُس طرف کو جانے دیکھکر خادمون نے جلد چند کرسیان لاکر بچھا دین کہ
حکیم صاحب و سمندر و عشاق نہ طاقی و عشاق مہ استاد سمندر و اشفاق وزیر سمندر تاکہ ان کرسیون
پر بیٹھے عشاق نہ طاقی نے ایک خادم کو اشارہ کیا کہ پردہ مسہری کا اُٹھاؤ اُس نے پردہ اُٹھایا پردہ جو
اُٹھا ایک غبار سا اندر سے نکلا جیسے تنور سے نکلتا ہی حکیم صاحب نے اپنا منھ پھیر لیا اور کہا کہ بہت شدت
کا بخار ہی کہ پردہ جو اُٹھا تو ایسی گرمی نکلی کہ جیسے کسی بند جگہ سے نکلتی ہی سمندر نے کہا کہ مین نے آپ سے عرض نہ
کیا تھا کہ بخار شدت ہی یہ سُنکے حکیم صاحب نے بغض پر ہاتھ رکھا فوراً اُٹھا لیا بعد تھوڑے وقفہ کے پھر ہاتھ رکھا
عرصہ تک نبض دیکھا کیے نبض دیکھکر سمندر کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اسکو تو تپ محرقہ ہی نہ معلوم کن اطبی حکما
نے علاج کیا ہی بالکل خیال نہ کیا مرض کو طول ہوگیا ذرا ملاحظہ فرمایئے کہ کس حد کا بخار ہی اگر تھرمامیٹر لگایا جاے
تو کوئی ڈیڑھ سو درجہ پر پہونچے یہی ایسی ہین جو زندہ ہین دوسرا ہوتا تو تمام ہوجاتا نبض تو ملاحظہ فرمایئے کہ تعلیم
ہی سراسام ہی سرعت مرتبہ تواتر پر بسبب بخار کے پہونچ گئی ہی حدت بخار سے تمام خلط جل گئے ہین جسم مین نہ
خون کا نام ہی نہ بلغم کا نہ سودے کا سوائے صفراے زنگاری کی کثرت ہی قبل مین انکو نزلہ ہوا تھا اُسکا علاج
جو کیا گیا تو ظاہر کیا گیا حکیم نے نزلہ کا خیال نہ کیا اُس وقت جو بخار تھا وہ عارضی تھا بسبب نزلہ کے تھا
اُنکی رائے نے غلطی کی نزلہ بگڑ گیا صدر پر گرا اُسکا علاج نہ ہوا دوسرے علاج ہوتے رہے وہ مرض بڑھتا گیا
نزلہ عار تھا اُسمین گرم دوا سے علاج ہوا بخار مین تری ہوگئی اُس کلے اندر ہی اندر رطوبت کو جلاتا شروع
کیا حکیم ایسے اندھے تھے کہ جنکو نہ معلوم ہوا کہ یہ بخار کیسا ہی وہ تپ بادی سمجھے اُسکا علاج کیا خرابی کی یہ بات
تھی کہ انکا مزاج ہمیشہ سے گرم تھا اور گرم علاج ہوا اُسنے مار رہونک دیا انکو اختلاج بھی رہتا تھا اکثر اوقات
تحیر بھی ہوتی تھی ضعف معدے کی بھی شکایت تھی انکو کئی مرض تھے اُن سب کی کثرت ہوگئی اب ضعف
اس قدر ہی کہ نبض نہین ملتی ہی بلکہ ایک ہاتھ کی نبض تو ساقط ہی بہت مرض کی شدت ہی اگر آپکا دوسیان
نہ ہوتا تو مین کبھی نہ علاج کرتا ایسے مریض کو ہاتھ نہ لگاتا نہایت بدنامی کا سبب ہی کیونکہ انھون نے
ایسے ویسے حکیمون کا علاج کرکے مرض کو طول دیا اب تو پہلے بخار کا علاج ہوگا اُسکے بعد اور امراض کا
علاج ہوگا افسوس بڑی خرابی ہوگئی کہ طاقت نہین ہی ورنہ دو دن مین بخار کو کمو دیتا اب ذرا زمانہ
ہوگا کیسی حکمت رہ گئی ہی کہ مریض کی حالت پر غور نہ کیا جو راے مین آیا علاج کرنا شروع کیا جاہے
مریض مرے چاہے جیے اب یہ طبابت ہی خیر جہان تک ہوگا مین کوئی درجہ علاج کا باقی نہ رکھونگا یہ کہکر پھر
نبض دیکھی بڑے عرصہ تک غور کیا کیے نبض دیکھکر کہا کہ ذرا ہوشیار فرمایئے کہ مین کچھ حالت دیکھون عشاق
نے ایک خادمہ سے کہا کہ نانی امان کو ہوشیار کرو اُسنے کئی مرتبہ پکارا ہوش نہ آیا تب عشاق نے

خوف آوازدی کہ نانی اماں ہوشیار ہو جیے حکیم صاحب تشریف لائے ہین ذرا اُن سے کلام کیجیے اپنے مزاج کی حالت
بیان فرمایئے تاکہ وہ نسخہ تحریر کرین یہ سنکے بڑے حکیم ہین کہ انکا مثل و نظیر نہین ہی جب عشاق نے کئی مرتبہ پکارا
اور شانہ پکڑکر حرکت دی تو اُسنے آنکھ کھولی تو اور نحیف کہا کہ کیون بار بار تکلیف دیتے ہو اس سے کیا حاصل مجکو
بیچارہ بہنے دو اور یہ خیال کرو کہ مین مرگئی عشاق نے کہا کہ خداوند ایسا نہ کرین ذرا ہوشیار ہو جیے حکیم صاحب سے
حال بیان فرمایئے دیکھیے حکیم صاحب تشریف رکھتے ہین یہ جو عشاق نے کہا اُس نے آنکھ کھولی اپنے کو ہوشیار
کیا کہا کہ بیٹا دو عشاق اور اُس خادمہ نے پکڑکر اُٹھایا پشت پر تکیہ لگایا وہ بیٹھی خادمہ پکڑے رہی اُس نے
سلام کیا حکیم صاحب نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ آپ کا مزاج کیسا ہی کیا حالت ہی قلب کی کیا کیفیت
ہی منھ کا کیا مزہ ہی یہ سنکے اُس نے کہا حکیم صاحب میری یہ حالت ہی کہ بخار کی شدت سے دل و جگر جلا
جاتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ تمام جسم تنور مین پڑا ہوا ہی منھ سے شعلے نکلتے ہین ضعف کی یہ شدت ہی کہ بات نہین
کی جاتی ہی بیٹھے بھی جی چاہتا ہی کہ آنکھین بند کیے ہوے پڑی رہون غش پر غش آتے ہین جو کوئی بات کرتا ہی
بُری معلوم ہوتی ہی پیاس کی شدت ہی زبان مالے لگی جاتی ہی نانو کہتا جاتا ہی منھ مین کانٹے پڑے ہوے
ہین تھوک نہین آتا ہی مزہ منھ کا تلخ ہی یہ جی چاہتا ہی کہ کوئی ترش چیز ہو یہ معلوم ہوتا ہی کہ منھ مین نیبو
کسی نے پیس کر گھول دی ہی بھوک بالکل نہین لگتی ہی طعام کی طرف رغبت نہین ہی حکیم صاحب نے جواب
دیا معلوم ہوا یہ بتایئے کہ قبل مین آپ کو نزلہ ہوا تھا اُسنے کہا کہ ہان اختلاج بھی رہتا تھا کہا کہ ہان ضعف
معدہ بھی تھا وہ بولی ہان ہوگا حکیم صاحب بولے اچھا یہ بتایئے کہ جب آپ کھانا کھاتی ہین اُس کے بعد
آپ کو کچھ حرارت سی معلوم ہوتی تھی یہ جی چاہتا تھا کہ لیٹ رہون اُس نے کہا کہ یہ ضرور تھا حکیم صاحب
نزلہ تو ضرور ہوا تھا مگر سکا مین نے کچھ خیال نہ کیا پہلے تو مین اس خیال مین رہی کہ نزلہ ہی وہ جاتا رہیگا جب
غفت نہ ہوئی تو علاج کرنا شروع کیا مگر مرض مین ترقی ہوتی گئی جب تک مجکو ہوش رہا مین نے اپنی رائے
سے حکیمون کا علاج کیا جب مرض کی شدت ہوئی مجھ مین کچھ حالت نہ رہی خاموش ہو رہی اب یہ علاج
کرنے لگے انھون نے بھی کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا میرا مقدر انکی تقدیر یہ تو مجکو یقین ہوگیا ہی کہ اس مرض سے
مین نہ بچونگی ضرور تمام ہونگی یہ مرض نہین ہی بلکہ مرض الموت ہی کیونکہ اگر جاے والا مرض ہوتا تو اب تک
کچھ غفت ہوتی شدت نہ ہوتی بس مجکو تو امید قطع ہوگئی ہی کوئی امید زندگی نہین ہی اور ایک زمانہ بعید ہوا اگر
زندگی کو اُس زمانہ کی ہون کہ جب سامری و جمشید کی خدائی تھی دیامہ و شمامہ میرے ساتھ کی
کھیلی ہوئی تھین وہ میرے روبرو پیدا ہوئین تھین وہ تو مرگئین مین زندہ ہی کوئی دو ہزار برس سے زیادہ عمر ہی
مگر مین ہر ایک سے یہ کہتی ہون کہ ہزار برس کی ہون وہ وہ سحر مین نے کیے اور ایسا کمال سحر مین پہونچایا کہ ہمہ تن
بجسم ہوگئی پیری تو سحر سے یہ نوبت ہی کہ صد مرگ ناگاہ اُٹھا کر دیکھا جو مرجاتا ہی وہ فوراً ہوگیا تمام سحر میرے قابو مین
ہین اب کوئی صد بھی زندگی کی ہی سات کے لوگ مرگئے اب بھی مین مرونگی یا نہین یہ کہہ رہی تھی کہ غش آگیا آنکھ بند
ہوگئی گر پڑی حکیم صاحب نے کہا کہ کاغذ و دوات لائیے مین نسخہ تحریر کرون ایک نسخہ ہاشویہ کا ایک جوارش کا
ایک ماء اللحم کا ایک روز مرہ پینے کا یہ جو حکیم صاحب نے طلب کیا فوراً دوات و قلم حاضر کیا گیا حکیم صاحب نے نسخہ
تحریر کرنا شروع کیا یہان تو حکیم صاحب کو نسخہ تحریر کرنے مین مصروف رکھا جاتا ہی آدم عیار سمندر نے
جو یہ دیکھا کہ یہ حکیم صاحب نہین ہین اُسکو ہر مرتبہ گمان ہوتا ہی کہ کوئی عیار ہی کیونکہ جب حکیم صاحب آتے تھے
تو یہ حرکت نہ تھی جو آج اُنکی حرکت ہی مین کبھی نہ جاؤنگا اسلئے تاب نہ رہی وہ اُٹھکر شملاق کے پاس آیا آہستہ
سے کان مین کہا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہی کہ حکیم صاحب کی آج کیا حرکتین ہین یہ کبھی نہ حرکت تھی میرے

گمان مین یہ کوئی عیار ہی خملاق نے کہا کہ تیرا گمان غلط ہی کہین ایسا ہو سکتا ہی عیار نے کہا کہ معلوم ہو جائیگا
یہ کہکر وہ اپنے مقام پر آکر بیٹھا یہان کا یہ رنگ ہی اُدھر حکیم صاحب نسخہ تحریر کر رہے ہین ان کو تو
اس حال مین چھوڑا جاتا ہی

اب کچھ حال حکیم صاحب اصلی کا تحریر ہوتا ہی اور اُنکی حال مین قلم فرسائی کی جاتی ہی

راوی بیان کرتا ہی کہ بعد جانے حکیم صاحب کے تھوڑی دیر کے بعد حکیم صاحب کی زوجہ کو خیال آیا
کہ ذرا چل کر دیکھون کہ یہ دن بھر اور دو پہر رات تک جو باہر بیٹھے ہوے لکھا کرتے ہین تو کیا تصنیف کرتے ہین یہ
خیال کرکے چلین جونکہ پڑھی اور لکھی تھین اس سبب سے یہ خیال ہوا اُس کمرے مین آئین یہان آکر جو دیکھا تو تمام
کمرے کو خالی پایا کسی الماری مین کتاب تہ نہی حیران ہوئین یہ کیا سبب ہی کہ سب کتابین کیا ہوئین حکیم صاحب
نے گمان رکھتے ہین یہ خیال کیا کہ شاید صندوق مین رکھی ہونگی یہ تصور کرکے صندوقون کے پاس آئین دیکھا کہ ایک
صندوق پر ایک پرچہ لگا ہوا ہی اُسکا یہ مضمون ہی کہ اس صندوق کے اندر حکیم صاحب بند ہین انکو نکال
لینا یہ کام تمہارا ہی مین ہون خواجہ ثالث حکیم صاحب کو بیہوش کرکے بند کیا ہی یہ جو زوجہ حکیم صاحب نے
پڑھا حیران ہوئین کہ یہ کیا واقعہ ہی حکیم صاحب تو دربار مین گئے ہین یہ کیا امر ہی کہ اسپر پرچہ لگا ہی کہ حکیم صاحب
یہان اس صندوق مین بند ہین بس گھبراکر جو صندوق کو کھولا دیکھا کہ حکیم صاحب اندین تنگی باندھے ہوے
بیہوش پڑے ہین اپنے تن بدن کا انکو ہوش نہین ہی یہ حال دیکھکر اُنکی زوجہ نے انکو صندوق کے اندر
سے نکالا باہر لیکر پر لٹایا اب جو دیکھا تو ایک کاغذ لٹکا ہوا پایا اُسکو اُٹھاکر پڑھا وہی مضمون بالا جو کہ مذکور
ہو چکا ہی تحریر تھا حکیم صاحب کو پانی وغیرہ چھڑک کر ہوشیار و خبردار کیا حکیم صاحب کی جو انکو کملی تھی اپنی عجب حالت
پائی زوجہ کو سر جھکائے دیکھا یہ دیکھکر ایک ہائے کا نعرہ مارا اور کہا کہ لٹ گیا وہ وزیر مارا لک لک مارا عیار
لوٹ لے گیا ایک چیز تو چھوڑی نہ ہوگی سب لے گیا ہوگا جسکا خوف تھا اور جس کے سبب سے مین مانیشین
ہوا تھا وہی پیش آیا مین کیا جانتا تھا کہ ہیضہ کی صورت بن کر آئے گا اگر یہ معلوم ہوتا تو کبھی نہ آنے دیتا
بڑا دھوکا کھایا بڑا غضب ہوا کہ سب اسباب لے گیا ہوگا ارے مجکو بیہوش کر گیا نہ معلوم کیا غرض تھی جو یہان
آیا تھا بی بی نے کہا کہ تم کو اس صندوق مین بند کیا تھا اور پرچہ لکھکر صندوق پر لگایا اور ایک پرچہ تحریر کرکے
اندر تمہارے پہلو مین رکھ گیا حکیم صاحب نے کہا یہ بتاؤ کہ اندر گیا تھا یا نہین بی بی نے کہا کہ اندر نہین آیا بلکہ ایک
شال کی اچکن جو کہ تم نے پانسو روپیہ کی دربار مین پہن کر جانے کے لیے خریدی تھی اور مشروکا پائجامہ جو کہ تم
بنایا تھا اور شالی عمامہ اور سوا سو اشرفی طلب کین مین کیا جانون کہ تم ہو یا کوئی اور ہی مین نے پہلے تو کہلا بھیجا کہ
یہان اگر پہن جاؤ تو کہلا بھیجا کہ مین اندر نہ آؤنگا مین نے بیحد یا قنس نکلوائی قالین وغیرہ بچھوایا کہا روون
کو طلب کیا باہر دروازے سوار بھی نہ ہوا اسی طرف سے سوار ہوا قنس اسی طرف اگر لگی اندر قدم نہ رکھا مین بہت
حیران ہون کہ اسے کیسر کا کیونکر نام معلوم ہوا اور کلوکا اور یہ کیونکر معلوم ہوا کہ کہار نوکر ہین حکیم صاحب نے کہا کہ
سب مجھ سے باتون باتون مین دریافت کر چکا تھا اور جو یہ کہو کہ اچکن کیون شال کی طلب کی اور پائجامہ اور عمامہ
اور سوا سو اشرفیان یہ اُسکو معلوم تھا کہ جب حکیم صاحب دربار جاتے ہونگے تو دربار کی کپڑے عمدہ پہنتے ہونگے اس خیال سے مانگے اور قنس و دربان اس خیال سے منگے کہین کہ جب کہار نوکر ہین تو دربان ضرور ہونگی
یہ امر تھا جب سب اُسکو معلوم تھا تو سب لے گیا ہوگا پھر کہا وہ پرچہ دیکھون کہا تحریر ہی زوجہ نے پرچہ
دیا حکیم صاحب نے پڑھا اُسکے مضمون سے آگاہ ہوے کہا سنا تم نے وہ میری صورت بن کر دربار مین

گیا ہی دربار مین موجود ہوگا بہت کچھ حاصل کیا ہوگا مجکو منع کیا ہی کہ آپ دربار مین آنے کا قصد نہ فرمائینگے گا
اب کی مین نے مسلمان خیال کرکے رحم کھاکر چھوڑدیا ہی اگر آیندہ ایسا کیا تو پھر زندہ نہ چھوڑونگا یہن اس
سبب سے اندر نہین گیا کہ برے ناموس پر نظر نہ پڑے اسے بی بی اپنے حساب جانے کو تھا اگر سمندر شاہ
حکیم قتل دے کہ دربار مین نہ آؤگے تو قتل کیے جاؤگے قتل گو ناگوار ہی مگر دربار مین جانا گوارا نہین ہی نہ معلوم
وہ عیار کس ذلت سے پیش آئے کونسی حرکت کرے اب کی تو اسنے رحم کیا کہ زندہ چھوڑدیا دوبارہ خدا نہ قتل
کرے گا اسکے نطفے مین فرق ہی اور یقینا وہ نطفہ حرام ہی جو اسکے منع کرنے پر دربار مین جائے فاقہ کرنے مرجانا
بہتر ہی مگر دربار مین جانا اچھا نہین یہ کہکر کہا کہ ذرا دیکھو کتابین ہین یا وہ بھی لے گئے بی بی نے کہا کہ سب
الماریان خالی ہین سب صندوق کھلے ہوے پڑے ہین مین اس خیال سے آئی تھی کہ چل کر دیکھون کہ تم کونسی
تحریر کر رہے ہو مین نے یہان آکر کچھ نہ پایا بالکل پایہ خالی تھا مین حیران ہون کہ یہ کیا امر ہی خیال کیا کہ شاید
صندوق مین رہگئی ہونگی صندوق تلاش کرنے لگی کوئی صندوق ایسا نہ تھا جو مین نے نہ دیکھا ہو سب
خالی تھے جب اس صندوق کے پاس پہونچی تو یہ پرچہ اسپر لگا ہوا پایا اسکو پڑھا صندوق کھولا تم کو نکالا
ہوشیار کیا دوسرا پرچہ تمہارے پاس لکھا ہوا رکھا تھا اسکو پڑھا یہ واقعہ ہے جو حکیم صاحب نے سنا
سر پیٹ لیا اور کہا کہ افسوس مین تباہ ہوگیا میری ایک ایک کتاب انمین دو دو تین تین سو کی تھی مین تو
لٹ گیا میرے ہاتھ پانون کٹ گئے مین تباہ ہوگیا کیا کرون کیا نہ کرون یہ کیا بلا مجھپر نازل ہوئی نہ کوہ مصیبت
اٹھایا یہ کہکر حکیم صاحب نے حکم دیا کہ اب دروازہ نہ کھلے کوئی آکر پکارے جواب نہ دیا جاے چاہے
بادشاہ خود ہو یہ حکم دے کر بی بی سے کہا دیکھا تم نے مین تم سے کہتا نہ تھا کہ وہ جس صورت پر چاہے تیار ہوکر آجائے
وہ ہینگا کی شکل بن کر آیا اپنا کام کرلے گیا بی بی نے کہا کہ تم ترے عاقل تھے (؟) تھے تم نے پہچان نہ
نہ لیا حکیم صاحب نے جواب دیا کہ میری تو کیا اصل ہی اگر ہینگا کی مادر مہربان بھی ہوتی تو نہ پہچان سکتی اسکی
بھی مجال نہ تھی کہ پہچان لیتی یا اب میری صورت پر تیار ہوکر دربار مین گئے ہین بھلا کوئی پہچان تو لے اگر
میری والدہ بھی قبر سے اٹھکر آئین تو نہ پہچان سکین دوسرون کی کیا اصل وحقیقت ہی میری تو یہ طاقت
نہ تھی کہ پہچان سکتا وہ ایسا ہی زبردست فنکار ہی خدا اسکی مکاری سے بچائے یہ جو حکیم صاحب نے کہا
زوجہ نے جواب دیا کہ ایسے شخص سے تو خوف کرنا لازم ہی بلکہ پرضرور ہی یہ جو زوجہ نے کہا حکیم صاحب
نے جواب دیا کہ اسی خوف سے تو بیگوشہ نشینی اختیار کی تھی اسی خوف سے درس وتدریس علاج وغیرہ
موقوف کیا بادشاہ سے کہا کہ مجکو نہ طلب فرمائیے گا جب تک لشکر اسلام یہان موجود ہی ورنہ پچتائیے گا
کف افسوس ملیگا انھون نے نہ مانا میرے کہنے پر عمل نہ کیا کوئی مریض یا مریضہ دور سے آیا ہی بادشاہ کا عزیز ہی
میرا نام سنکے آیا ہی بادشاہ نے رقعہ لکھکر مجکو طلب کیا اپنے خاص چوبدار کے ہاتھ روانہ کیا سو اسے اسی
ہینگا کے کوئی اور میرا مکان نہین جانتا تھا یہی اکثر تنخواہ لے کر آتا ہی یا جب جو پیام بادشاہ نے دیا اسکو لیکر
آیا ہی اسی کے ہاتھ روانہ کیا معلوم ہوتا ہی کہ مرشد کامل دربار مین موجود تھے اس حال سے آگاہ ہوے کہ
کسی تدبیر سے ہینگا سے رقعہ لیا اسکو بیہوش کرکے کسی مقام پر ڈال دیا اس سے نقشہ دے کر میرے
مکان کا پتہ نشان پوچھ لیا جیسے مجھسے سب گھر کا حال دریافت کر لیا اسکو قتل کرکے اسکی صورت پر تیار ہوکر آیا
اپنا کام کیا اب دربار مین ہونگے اس مریض کی مفت جان گئی اسکو ضرور قتل کیا ہوگا جو کچھ نذرانہ ملا ہوگا
سب لے لیا ہوگا زوجہ نے کہا کہ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب تمہارا کیا قصد ہی دربار مین جاؤگے یا نہین اس
بیچارے مریض کی جان بچاؤگے یا نہین حکیم صاحب نے برہم ہوکر جواب دیا کہ کیا مجکو اپنی جان دوبھر کی

یا مین اپنی زندگی سے بیزار ہون یا مجھ میرا مرنا چاہتی ہو جو ایسی تقریر کرتی ہو جسے اپنی ایسی تیسی ہین مریض اور بادشاہ
اور اُسکا دربار لیکر بی بی اب زندم جہان زندم آب مردم جہان مردم یہ خیال کرنا کہ مین مرنے سے خوف کرتا ہون بلکہ
موت کو ہر وقت یاد کرتا ہون صرف اس امر کا خیال ہی کہ جب تک زندہ رہونگا تو یہ تو ہوگا کہ عبادت خدا
کرونگا حسبی تو دست ہوگی مرگیا تو کیا حاصل ہوا صرف میرا یہ خیال ہی کہ میرے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہین ہی
کہ جسکے سبب سے مجکو یہ امید ہو کہ میرے گناہ صغیرہ و کبیرہ سب عفو کر دیے جائینگے ہان اگر کچھ دنون زندہ
رہا تو پھر امید ہوگی کہ گناہ عفو ہونگے پھر عذاب مین تخفیف ہو جائیگی بس اب مین گوشہ مین بیٹھکر عبادت
کرونگا مین نے دنیا کو بالکل ترک کیا کسی سے نہ ملونگا دربار کیا ہی اور بادشاہ کیا چیز ہی اُس بادشاہ حقیقی کی بندگی
کرتا ہون جس نے سمندر جیسے ہزارون بادشاہ پیدا کیے اور ایک دم مین مٹا دیے جس نے زمین و
آسمان کو خلق کیا جس کے حکم مین سب زمانہ ہی جو کہ دنیا کا مالک اور خدا ہی اُسکی بندگی سے بہت کچھ نفع ہی اور
ایسے بادشاہ کی اطاعت کرنے سے کیا حاصل ہی کیونکہ یہ تو بادشاہ دنیا کے ہین یہ جو کچھ دے گا اس خیال سے دیگا
کہ میرا نام ہو خدمت سے کر دے گا بڑا احسان کرے گا اور اب مین جسکی عبادت کرتا ہون وہ دونون جہان کا بادشاہ
ہی وہ جسکو دیتا ہی ایسا دیتا ہی کہ پھر اُسکو ضرورت نہین رہتی کہ کچھ مانگے وہ ایسا دیتا ہی کہ تمام زندگی گذر جاتی ہی
اُسکو اسکی ضرورت نہین ہی کہ کسی طمع سے دے خوشامد کرو یا خدمت کرو وہ جسکو دیتا ہی بلا خدمت دیتا ہی وہ
بڑا رزاق ہی اپنے بندون کو رزق عطا فرماتا ہی وہ جبرا رازق ہی چاہے اُسکی عبادت کی جائے چاہے نہ عبادت
کی جائے اُس نے جو مقرر کیا ہی وہ ضرور دے گا وہ مثل اہل دنیا کے نہین ہی کہ جہان اُنکی خدمت نہ کی یا کوئی
خطا ہوئی سو قوف کر دیا مین ایسے کی کیون نہ بندگی کرون کہ جو ہر طور بیجائے خدمت کرو چاہے نہ کرو جو اپنے
مقرر کر دیا ہی ملے گا مین اُس مالک کی کیون نہ بندگی کرون کہ جو دشمن اور دوست کو برابر نگاہ سے دیکھتا ہی
اہل دنیا کی خدمت کرنے سے سوا ے ذلت کے کچھ نہین حاصل ہوتا ہی بمصداق اس شعر کے کہ جو سنان مین
خدا کے ہین سہ ا ے کریمے کہ از خزانہ غیب گبر و ترسا وظیفہ خوردارے + دوستان را کجا کنی محروم + تو کہ
با دشمنان نظر داری + وہ بڑا کریم ہی رحیم ہی یہ اُسی کی عنایت اور پرورش تھی کہ اُس نے سمندر شاہ
کو جو کہ کافر ہی میرے اوپر مہربان کیا میرا یہ مرتبہ تھا کہ وہ میرے اوپر مہربان ہوتا پس سب اُسکی مہربانی ہی و ہ
اپنے بندے کی پرورش کی کوئی صورت ضرور نکالتا ہی جسکے ساتھ ہے وہ رزق مقرر کیا ہی دیتا ہی یہ اُسکی ادنا سی
پرورش ہی کہ جب تک میرا رزق سمندر کے خزانہ مین مقرر ہی مین جوتے مار مار کر لونگا اور وہ دے گا
جب اُسکے خزانہ سے اُٹھ جائے گا تو مین لاکھ خوشامد کرونگا وہ نہ دے گا بلکہ دوسرے کے ہاتھ مقرر
کرے گا اُس سے ملے گا اسکا مجکو تو کوئی خوف نہین ہی کہ رزق نہ ملے گا جب تک کہ زندگی ہی ضرور ملے گا
کیا خوف ہی وہ سب کا روزی دینے والا ہی وہ سب کا رازق ہی اُسی کی شان مین یہ شعر ہی سہ خدا ے
راست مسلم نرگواری دحلم + کہ جرم بیند و نان برقراری دارد + زوجہ نے جواب دیا کہ تم کو اختیار ہی مین
کوئی تم کو مجبور نہین کرتی ہون بلکہ میرا یہ مطلب تھا کہ تم دربار مین جاتے اُس مریض کی جان بچتی تمہارا
نام ہوتا ذرا وہ بھی تو رک پاتا حکیم صاحب نے جواب دیا کہ اول تو رات کو نہ مین زندہ ہوتا نہ تم دونون
کا خاتمہ ہوتا گھر بھر کا مال اُنکے قبضہ مین ہوتا اگر مین دربار مین جاؤن اور وہ مریض مر چکا ہوگا کیا انھون
نے باقی رکھا ہوگا خاتمہ ہی کر دیا ہوگا فرض کرو کہ زندہ بھی ہوگا تو ایسے کافرون کا مرنا میرے نزدیک بہتر
ہی جو کہ اہل اسلام کے دشمن ہون زوجہ حکیم سنکے یہ کہنے لگی کہ تم کو اختیار ہی مین یہ نہین چاہتی کہ تمہاری
جان پر بنے یا تم تباہ ہو یہ کہکر اندر مکان کے چلی آئین حکیم صاحب یہان عبادت خدا مین مصروف ہوے

عبادت خدا کرنے لگے انکو تو اسی حالت مین رکھا جاتا ہے

اب بہرحال دربار سمندر مین قلم فرسائی کی جاتی ہے

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب قلم وغیرہ حکیم صاحب کے پاس آیا حکیم صاحب نے ایک نسخہ یاقوتے کا تحریر کیا برگ سدر تراشہ خیار سبوس گندم نمک لاہوری درآب جوشانیدہ باشد بہ نمایند یہ تحریر کرکے ایک نسخہ مارالیم کا تحریر کیا وہ یہ ہے گوشت مرغ گوشت بزنر گوشت تدرد گوشت آہو گوشت شتر گوشت دراج گوشت نہو گوشت باز گوشت اصلی سیاہ گوشت ماہی گوشت سنگ پشت گوشت مگر گوشت گرگس گوشت عقرب گوشت نیز گوشت مورچہ گوشت زنبور گوشت خوک صحرائی گوشت پلنگ گوشت شیر نر گوشت اسپ تتکی گوشت موش سیاہ ہمہ را یکنی کردہ در ادویہ انداختہ مارالیم کنند ادویہ اب انار ترین آب سیب آب اناس آب بہی اب زنگترہ آب آوملہ آب کولہ آب امرود آب ناشپاتی آب مہتابی آب چکوترا آب انگور آب تربز آب خربزہ آب خیار آب کدو آب پالک آب کاسنی آب برگ کاہو آب برگ عنب الثعلب بنفشہ خطمی پستان خبازی اسی طور سے بہت سی ادویہ تحریر کین کہان تک تحریر کیا جاے ایک نسخہ جواہرش کا تھا کہ جسمین مروارید ناسفتہ یاقوت سرخ مرجان سب سبز زہر مہرہ جواہر مہرہ وغیرہ تھا یہ نسخہ تحریر کرکے کہا کہ یہ یہان نہین تیار ہوسکتے ہین اگر اسکی قیمت مل جائے تو مین تیار کرکے روانہ کردون یا دو ایتان مل جائین اگر کچھ خیال نہو سمندر نے جواب دیا کہ در اصل جس طور سے آپ درست فرمائین گے اور تیار کرینگے دوسرا نہین کرسکتا ہے آپ اپنے مکان پر سے تیار کرکے روانہ فرمائیے گا یہان اسکا انتظام کسی سے نہ ہوگا بلکہ یہ نسخہ خراب ہوگا روپیہ بیکار برباد ہوگا جو قیمت فرمائیے وہ دیجاے حکیم صاحب نے فرمایا کہ تین ہزار روپیہ مرحمت ہو جو کم ہوگا پھر طلب کرلونگا سمندر نے کہا اچھا اور اسی وقت تین ہزار روپیہ منگاکر حکیم صاحب کو دیا حکیم صاحب نے وہ روپیہ لیکر کلو کو دیا کہ اسکو بھی لے جاکر قفس مین رکھو مین مکان پر چل کر اسکی دوائین منگاؤنگا یہ سنکے کلو وہ روپیہ لیکر چلا گیا احتیاط سے رکھ آیا اب حکیم صاحب نے بادشاہ سے فرمایا کہ یہ دونون نسخہ تو بعد کو استعمال ہونگے جب کہ بخار دور ہو جائے گا یہ تو فوت کے لیے ہین اگر انکا استعمال پورے طور سے ہوگیا تو یہ پھر سے جوان ہو جائینگی ہان اب جس دوا سے بخار کم ہوگا وہ یہ ہے کہ ایک آدھ پاؤ موتی منگائیے اور اسی قدر مرجان سرخ اور اسی قدر یشب بزاد مہرہ طلائی اور دیگر اجزا جو کہ نسخہ مین تحریر ہین اور ایک کھرل سنگ سماق کا طلب فرمائیے عود غرقی مشک وعنبر زعفران خالص تاکہ مین اپنے ہاتھ سے پہلا نسخہ درست کرکے پلاؤن اور آپ کے سامنے تیار کردون تاکہ آپ کو بھی معلوم ہو جائے پس فوراً بموجب حکم دواخانہ سے کل دوائین لاکر حاضر کی گئین مشک وعنبر عود غرقی زعفران خالص مروارید وغیرہ حاضر کی گئین اور کھرل بھی سنگ سماق کی حاضر کی بس حکیم صاحب نے چالاکی کرکے سب جواہر غائب کرلیا اسی طور سے مشک وعنبر عود زعفران اسکے عوض مین نبی ہوئی چیزین موجود کین یہ تو سنکیا کے بنے ہوے تھے مرجان بھی اسی کا تھا یاقوت سنکیا سے گلابی کا بنا ہوا تھا ہرتال طبقی کو گرداگرد سیاہ دھتورے کے بیج اور اسی قسم سے زہرکف مار وغیرہ نکالا ہر سنکیا آدھ پاؤ سے کم نہ تھی اور ہرتال طبقی پاؤ بھر گندھک پاؤ بھر دھتورے کے بیج پاؤ بھر کف مار آدھ پاؤ ان سب کو کھرل مین ڈال کر خود حکیم صاحب نے کھرل کرنا شروع کیا وہ ادویہ جو کہ جوش ہو رہی تھین اسکے پانی مین بھی میہوشی ملادی یہ وہ چیزین ہین کہ ادھر حلق سے اترین ادھر دل وجگر کو پاش پاش کردیا دم بھر مین انسان تڑپ کر مرگیا اگرچہ کیسا ہی سخت جان ہو بلکہ مار سیاہ کو کہ جسکے دم سے آدمی بچ جائے اسکو دیا جاے وہ بھی سر نہ اٹھا سکے

یا وصفیکہ خود زہر رکھتا ہی جب یہ سب دوا تیار ہو چکی اُس وقت حکیم صاحب نے ایک بڑا پیالہ طلب کیا
اُسمین وہ دوا لی اور کہا کہ ہوشیار رہیے مین اپنے ہاتھ سے پلا دونگا عشاق نہ طاقی نے کہا کہ مین ہوشیار
کرتا ہون آپ مجکو یہ پیالہ عنایت فرمایئے مین پلا دونگا حکیم صاحب نے کہا کہ ہوشیار تو کیجیے راوی بیان
کرتا ہی کہ جب حکیم صاحب نے الماس طلب کیا تھا تو سمندر نے کہا تھا کہ الماس تو جگر کو پاش پاش کرتا ہی
اگر ایک رتی بھر ہو نہ کہ آدھ پاؤ حکیم صاحب نے اسکے جواب مین فرمایا تھا کہ تم کو کیا معلوم میرے پاس اسکا کیا
موجود ہی کیا کوئی مین ایسا نادان ہون کوئی مین نے گماس نہین کھودی ہی حکمت پڑھی ہی جب بادشاہ کو یون
جواب دیا تو پھر کسکی طاقت تھی جو کچھ کہتا سب خاموش بیٹھے رہے کہ عشاق نے شعلہ کو آواز دی کہ نانی اماں
بیدار ہو جیے دوا نوش فرمایئے کیونکہ حکیم صاحب نے خود اپنے ہاتھ سے تیار فرمائی ہی دیکھیے وہ پیالہ لیے
ہوے بیٹھے ہین اُنکو بڑی زحمت ہوئی جب اس طور سے کئی مرتبہ کہا تو اُس نے آنکھ کھولی اپنے کو ہوشیار
کیا کہا کہ بھاوج اُٹھا کر بٹھایا اُس نے حکیم صاحب کیطرف دیکھکر کہا کہ آپ کو بڑی زحمت و تکلیف ہوئی حکیم صاحب
نے کہا کہ کچھ زحمت نہین ہی تم یہ دوا پی لو یہ سنکے اُس نے اپنے ہاتھ مین پیالہ لیا گو طاقت اُسکو نہ تھی
عشاق نے ہاتھ لگا دیا جب پیالہ ہاتھ مین اُس کے پہونچا اُس نے حکیم صاحب کی طرف نظر کر کے کہا
کہ ای حکیم صاحب مین وہ ساحرہ ہون کہ میرے سامنے سامری و جمشید کی دونون خدائیان برباد ہو گئین
دیو مالہ و دشما مہ میرے ساتھ کی کھیلی ہوئی ہین وہ وہ سحر مین نے کیے ہین کہ جنکا مثل و نظیر نہین ہی ہر سحر میرے
قابو مین تھا بلکہ مجھسے تو ہر چیز بات کرتی تھی زمین کی مٹی درخت کے برگ و ثمر سنگ ریزے وغیرہ جہان مین نے
اُن سے سوال کیا اُنھون نے جواب دیا اپنی خاصیت نام ماہیت جو اثر رکھتی ہے سب بتا دیا گو اس وقت بھر
مین بسبب بخار کے حالت نہین ہی مگر تب بھی وہی قدرت ہی اگر چاہون تو ایک پل مین تمام عالم تباہ ہو خاک
سیاہ ہو یہ بارگاہ خون سے رنگین ہو ہزارون برگین چمک کر گرین ابر برسین سنگ باری ہو اس وقت تک
یہ قدرت ہی گو کوئی حالت نہین ہی یہ چھوٹا سا کرشمہ ہی ملاحظہ فرمایئے کہ آپ نے دوا بنا کر دی ہی اور سب
اجزا ملے ہوے ہین بلکہ سائیدہ ہین مگر ہر ایک مجکو اپنے نام سے اور شر سے آگاہ کرے گا یہ کہکر پیالہ کی طرف
دیکھکر کہا کہ جلد بتاؤ تم مین کون کون اجزا ہین اور اُنکا کیا اثر ہی اور کیا تاثیر کی ہی یہ جو اُس نے کہا دوا نے
ایک مرتبہ جوش مارا ابھی تک حکیم صاحب خاموش بیٹھے ہوے دیکھ رہے ہین مگر اس سبب سے وہ بھی خاموش
ہوے ہین کہ اُس نے دوا سے سوال کیا ہی یہ بھی درست ہو بیٹھے پیالہ کے اندر سے صدا آئی کہ ہم مین کف مار
ہی جسکا یہ اثر ہی کہ انسان کو ایک دم مین ہلاک یا پاگل کر دیتا ہی دھتورا ہی جو قتل کرتا ہی سنکھیا گلابی سیاہ
سفید ہی جو جا کر قلب و جگر کو پاش پاش کر دیتا ہی ہرتال ہی گندھک ہی ان سب کا اثر مار ڈالنا اور جگر کو
ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہی اگر آپ نوش فرمایئے گا تو دم بھر مین آپ کا خاتمہ ہو جائے گا ای بلکہ یہ حکیم صاحب
نہین ہین بلکہ یہ خواجہ ثالث عیار لشکر اسلام ہین انھون نے بھگا کو بیہوش کر کے قتل کیا اُسکی صورت
بن کر حکیم صاحب کے پاس گئے اُنکو بیہوش کر کے صندوق مین بند کیا اُنکی صورت بن کر یہان آ کے آپ کے
قتل کی تدبیر کی یہ جو اُس نے سُنا اور دوا کی طرف دیکھا ایک مرتبہ ایک شعلہ بلند ہوا وہ پیالہ مین اگر گرا وہ دوا
شعلہ بن کر طرف آسمان کے چلی گئی دوا کو اڑا کر طرف حکیم صاحب کے لپکی اور پکاری کہ کیون دزد بارگاہ
تو نے مجھکو قتل کیا تھا میرا کام تمام کیا تھا نہ مجھ ایسی ساحرہ ہوتی نہ جان بچتی نہ مین دوا سے سوال کرتی نہ یہ
اپنا اثر و خاصیت بیان کرتی نہ مین واقف ہوتی تو نے تو اپنا کام تمام کر لیا تھا ابھی میری زندگی تھی کھنچ گئی یہ کہا
اور قصد کیا کہ سحر سے اسکو گرفتار کر لون ملکہ نے یہ بھی کہا کہ اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی تیری قضا

تجکو یہان لائی تھی کہ تو حکیم صاحب بن کر میرے علاج کے لیے آیا تھا بڑا مکار ہی خوب عیاری کی تجکو اسکی خبر نہ تھی کہ یہ بڑی ساحرہ زبردست ہی ورنہ تو کبھی عیاری نہ کرتا خواجہ نے جو دیکھا کہ دو شعلہ بن کر اڑی اور یہ میری طرف متوجہ ہوئی ہی اور قصد سحر کرنے کا کیا ہی خواجہ نے کرسی پر سے جست کی اور نعرہ کیا ہم خواجہ ثالث پسر عمر ثانی خضران بن عمر عیار صاحقران ریش تراشیدۂ کافران سر برندۂ جادوگران عیار ان عیار یہ کہکر طرار خنجر گذار یہ نعرہ کرکے بالائے ہوا قائم ہوئے اور آواز دی کہ او لکاتہ تو دراصل ساحرہ زبردست بڑی مکارہ ہی تجکو یہ حال معلوم نہ تھا کہ تیری اس حالت مین یہ حالت ہی کہ تو ہمہ تن سحر ہی تجھسے ہر ایک چیز بدر سحر کلام کرتی ہی تو مین دوسری تدبیر کرتا مین تو تیرا کام تمام کر چکا تھا اگر ایک قطرہ بھی تیرے حلق کے پیچھے اتر جاتا تو تیرا کام تمام تھا مگر بڑی سخت جان ہی کہ بچ گئی اب میرے ہاتھسے تو بچ کر کہان جائے گی اگر یہان آئی ہی تو ضرور مین تجکو قتل کرونگا زندہ رہنا تیرا دشوار ہی کہ تو آفت کی پرکالہ ہی اگر زندہ رہی تو آفت برپا کرے گی بندگان خدا کو اذیت دے گی اس حالت مین تو یہ طاقت و قوت ہی اور سحر کی یہ حالت ہی خیر دیکھا جائے گا اور تو تجکو کیا قتل کرے گی مین اسی وقت انہا کام کر چکا تھا بڑے بڑے ساحر موجود تھے کسی نے نہ پہچانا تھا کہ مین حکیم صاحب ہون یا عیار ہون یہ میری کم نصیبی تھی کہ تو نے دوسرے سوال کیا اگر یہ معلوم ہوتا تو مین کبھی تجکو نہ ہوشیار کرتا اسی طور سے حالت بیہوشی مین پڑا رہتا کہ تو مر جاتی خیر نہ ہوئی اے سمندر ذرا ہوشیار رہنا مین خبردار کیے جاتا ہون تم کو بھی اور اس لکاتہ کو بھی اور اے عشاق دمساق تو بھی اپنی نانی سے خبردار رہنا مین ضرور آکر تجکو اور اسکو دونون کو قتل کرونگا اور جا کر حکیم صاحب کی خبر لونگا انکو صندوق مین بند کرآیا ہون کہین انکا نہ کام تمام ہو یہ کہکر حکیم اودھر کر غائب ہوے عمل بیجگیا کیونکر نا جائے نہ دیتا خواجہ کو بولا ادھر اودھر دوڑنے لگے فوراً حکم درگہ سالار کو ملا کہ کوئی باہر نہ جانے پائے دروازے پر روک ٹوک ہونے لگی آپ نے فوراً اپنی صورت بدلی اور چوبداروں مین شامل ہوکر کھڑے ہوے ادھر وہ لکاتہ یہ کہکر گری کہ واہ سمندر تم نے خوب میرا علاج کیا تھا تجکو تم سے یہ امید نہ تھی کہ تم میرے ساتھ یہ حرکت کروگے اگر مین نہ ہوشیار ہوتی تو میرا کام تمام تھا یہ کہکر بیہوش ہوکر گری اب ادھر ہر طرف لوگ دوڑ رہے ہین کوئی کہتا ہی کہ ابھی اس مقام پر تھا کوئی کہتا ہی ابھی دربار مین سے نکلا نہین نہین موجود ہی آپ بھی چوبدارون مین کھڑے ہوے دیکھا کیے کہ لوگ تلاش کر رہے ہین کہ شملاق نے سمندر سے پھر کہا کتاب اوراق سامری مین دیکھیے تاکہ معلوم ہو یہ جو شملاق نے کہا کہ اوراق جمشیدی مین یا سامری نامہ مین ملاحظہ فرمائیے بس سمندر نے دیکھا اوراق مین یہ نکلا کہ خواجہ چوبدارون مین کھڑے ہوے ہین ادھر سمندر نے دیکھا ادھر خواجہ نے جو دیکھا کہ سمندر اوراق مین شملاق کے کہنے سے دیکھ رہا ہی یہ اپنی صورت بدل کر دوسری طرف خادمون کے مجمع مین جا کھڑے ہوے ادھر یہ جو سمندر کو معلوم ہوا کہ چوبدارون مین ہین فوراً سحر کیا کہ ہر ایک چوبدار کے پانون تا بزانو زمین مین گڑ گئے بلکہ زمین نے پکڑ لیے یہ واقعہ دیکھکر ہر ایک پریشان ہوا چلانے لگا کہ ہم نے خطا ہین ہماری خطا کو معاف فرمائیے سمندر نے کہا کہ تم مین خواجہ ہی عیار لشکر اسلام کا انھون نے عرض کیا کہ ہم مین کوئی نہین ہی ہم سب آپ کے قدیم خادم ہین اب سمندر نے ہر ایک کا نام دریافت کیا انھون نے اپنی اپنی ساخت کے نام بتائے سمندر نے چھوڑ دیا سحر اتار لیا وہ جو دونون عیار برق ثانی و ضرغام ثانی تھے وہ جب یہ امر ظاہر ہوا تھا کہ یہ حکیم صاحب نہین ہین بلکہ خواجہ ہین وہ دونون وہان سے نکل کر چلے گئے وہ باہر دربار کے کھڑے ہوے تھے غل ہوا کہ خواجہ چوبدارون مین تھے گرفتار ہوے بادشاہ نے اوراق جمشیدی کو جو دیکھا تو اسمین نکلا کہ خواجہ چوبدار بنے ہوے کھڑے ہین بادشاہ نے سب چوبدارون کو اسیر کر لیا کہ معلوم ہو جائے کون خواجہ ہین سب سے دریافت کر رہے ہین اب ضرور گرفتار ہونگے یہ جو انھون نے

سُنا اپنے دل مین کہنے لگے کہ بڑا غضب ہوا کہ خواجہ اسیر ہوے اگر ہم بھی ہوتے تو ضرور اسیر ہوتی کاش ہم بھی اندر ہوتے تو ضرور خواجہ کے ہمراہ اسیر ہوتے اس سے بہتر ہوا کہ ہم پہلے باہر چلے آئے اب یہ تو کوئی نہ کہے گا کہ استاد کو گرفتار کرا کے خود چلے آئے اپنی جان بچالی یہ دونون اپنے دل مین یہ خیال کر رہے تھے یہ سُنا کہ اُن چوبدارون مین نہین نکلے نہ معلوم کیا ہوے یہ جو سُنا تو انکو اطمینان ہوا اُدھر سمندر نے پھر اوراق نکالکر خدمتگارون کے حوالے کیے ہین کمرے ہوے ہین ادھر خواجہ نے دیکھا کہ سمندر نے اوراق دیکھکر طرف خدمتگارون کے دیکھا اُسنے ضرور دریافت کرلیا ہوگا بس خواجہ نے اُسی مقام پر سے جست کی سر سمندر کے آئے ایک دھپ لگاکر تاج کیا شیلاق کے سر پر سے منديل وزارت لی عشاق نہ طائی نے ایک لات ماری کہ وہ منہ کے بھل کرسی پر سے گرا اور چند اہل دربار کو ذلیل کرکے صحن دربار مین آئے اور زمین پر اثر گفتگو کیا یہ حال دیکھکر عیار سمندر دوڑا اپنی کرسی پر سے اُٹھکر خواجہ نے جو دیکھا کہ یہ میری طرف چلا جست کرکے بالاے سقف آئے اور جست و خیز کرتے ہوے چلے یہ بھی چلا جست کرکے سقف پر آیا جلو خانہ مین کود پڑے اور دربار گاہ پر آئے درگہ سالار نے روکا انھون نے ایک طمانچہ اُسکو مارا کہ بیہوش ہوکر گرا یہ جست کرکے باہر آئے اور بھاگے اب تو غل و شور ہوگیا کہ خواجہ جاتے ہین لینا پکڑنا جانے نہ دینا اتنے عرصہ مین وہ عیار بھی باہر آیا جو لوگ دہان موجود تھے اُن سے دریافت کیا کہ کدھر گئے ہین دیکھا کہ درگہ سالار بیہوش پڑا ہے دریافت کیا کہ اسکو کیا ہوا انھون نے عرض کیا کہ ایک آدمی دربار سے نکلا اُسکو درگہ سالار نے منع کیا کہ حکم باہر جانے کا نہین ہے اُسنے یہ سُنکے ایک طمانچہ اس زور سے مارا کہ یہ بیہوش ہوکر گرے وہ جست کرکے چل گیا عیار نے کہا کہ یہی تو ہین تم سے پوچھتا تھا کہ کدھر گئے ہین تم نے یہ جواب دیا یہ سُنکے انھون نے کہا کہ سامنے گیا ہے یہ عیار بھی اُسی طرف چلا جب برق ثانی دختر عام ثانی نے دیکھا کہ استاد نکل گئے یہ دونون بھی وہان سے چل کھڑے ہوے ایک مقام پر پہونچکر ایک بساطی کی صورت بنے کھڑے ہوے تھے کہ وہ عیار جست و خیز کرتا چلا آتا تھا کہ انکی قریب پہونچا دریافت کیا کہ کیون بھئی ادھر سے کوئی بھاگا ہوا گیا ہے اُس نے کہا کہان ایک آدمی بہت زور و تیزی سے بھاگا ہوا گیا ہے بلکہ میرے دھکا بھی لگا کہ میں گر پڑا مین اُٹھکر اُس کے عقب مین چلا وہ ایسا بھاگا کہ پھر نظر نہ آیا مین مجبور ہوکر رہ گیا یہ سُنکے وہ عیار بھی اُسی طرف کو چلا یہ بھی اُسنے کہا تھا کہ وہ کچھ دور نہ گیا ہوگا مین اُس کے عقب مین ضرور جاتا مگر میرے جوت بہت لگی تھی اس سبب سے زیادہ نہ دوڑ سکا آگے بڑھکر سوداگر ہے وہ اُدھر جاکر غائب ہوگیا یہ سُنکر وہ عیار اُسی طرف کو چلا جب وہ چلا گیا یہ اپنی صورت بدل کر اور گرداب کی صورت تبدیل کرکے طرف دربار کے یہ کہتے ہوے چلے کہ کس قدر یہ عیار چالاک ہے کہ باہر آتے ہی غائب ہوگیا بڑی دور تک اُسکے عقب مین گیا کہین پتہ نہ ملا مجبور واپس پھرا مین بہت تھک بھی گیا خیر میرے ہاتھ سے جائے گا کہان یہ کہتے ہوے دربار مین آئے یہان لوگون نے درگہ سالار کو ہوشیار کیا تھا وہ اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا کہ گرداب پہونچا اُسنے سلام کیا گرداب نے درگہ سالار سے پہونچا تو نے جس کو منع کیا تھا کہ باہر نہ جائے اُسنے طمانچہ مارا کہ تم بیہوش ہوکر گرے تھے اسکا کیا سبب تھا اُس نے کہا کہ میرے منہ پر جو طمانچہ مارا مجھے معلوم ہوا کہ میرے منہ پر کوئی چیز پڑی کہ مین چرخ کھاکر زمین پر گرا بے ہوش ہوگیا پھر مجھکو خبر نہ ہوئی کہ وہ کدھر گیا خواجہ یہ کہتے ہوے اندر دربار کے آئے سمندر نے اپنے تئین درست کیا دوسرا تاج منگاکر پہنا شیلاق نے بھی دوسری منديل دی سب اہل دربار قرینہ سے بیٹھے عشاق نہ طائی بھی بیٹھا اُس کے منہ مین

بہت چوٹ آئی ہی یہ حالت ہوئی تھی کہ خون نکل آیا تھا اسکو بہت غصہ تھا کہ گرداب آگر ہو سنجا سمندر نے کہا کہ کیون گرداب اُسکو گرفتار کرکے لائے گرداب نے کہا کہ ای بادشاہ کیا عرض کرون وہ تو ہوا ہوجانے کے ساتھ ہی غائب ہوگیا پتہ نہ ملا مین پریشان ہوکر چلا آیا لاکھ ڈھونڈھا اور اُس کے پیچھے بہت دور اگیا مگر ہا تو نہ آیا نظر سے سایہ کی طرح غائب ہوگیا سمندر نے کہا کہ بڑا چالاک تھا میرا تاج لے گیا شملاق کی تدبیر عشاق کو ایسی لات ماری کہ انکے چوٹ لگی منھ کے بل گرا انکے خون نکل آیا خداوند تصویر نے بڑا فضل کیا یہ حال گذرا جو کہ مین نے تجھ سے کہا مگر معلوم ہوا کہ تم سے پھر نہ ہوگا یون ہی تم ہر مرتبہ کہا کروگے کہ مین گرفتار کرلونگا اس وقت آپ گئے تھے تو کیا بنا لیا اتنا سنکے وہ چلے آئے گرداب نقلی نے کہا کہ دیر آید درست آید مین ایک نہ ایک دن ضرور اُسکو گرفتار کرلونگا میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائیگا آپ نے سنا ہوگا سہ بہر کارے کہ ہست بستہ گردد + اگر مارے بود دگلدستہ گردد + یہ سُنکے شملاق نے سمندر سے کہا کہ مین ایک امر آپ سے عرض کرتا ہون وہ یہ ہی کہ گرداب نے مجھ سے کہا تھا کہ ای وزیر صاحب مجکو یہ تو یہ علیم صاحب نہین معلوم ہوتے ہین آج انکی دو حرکتین ہین جو کبھی نہ تھین میری دانست مین یہ کوئی عیار ضرور ہی مین نے جواب دیا تھا کہ یہ تمہارا گمان غلط ہی یہ پیارے سُنکے خاموش ہورہے انکا کہنا سچ نکلا انکا خیال بہت صحیح تھا اسوقت انکے شاگردون نے بھی کہا کہ اس امر کو گرداب نے ہم سے بھی کہا تھا ہم نے بھی یہی جواب دیا تھا کہ آپ کی رائے غلط ہی مگر ہم لوگ غلطی پر تھے استاد کی رائے درست تھی جو استاد نے کہا تھا وہ بہت درست تھا مگر اب کیا ہوتا ہی وقت از دست رفتہ و تیر از کمان جستہ باز نمی آید وہ وقت گیا وہ بات گئی اب رنج و غم کرنے سے کیا حاصل ہوتا ہی اس پچھتانے سے کیا فائدہ بموجب مثل ہندی کے آگے کے دن پاچھے گئے ہرے کیونہ ہیت + اب پچھتائے کا ہوت ہی جب چڑیان چگگئین کھیت + یہ جوان سب نے کہا سمندر شاہ نے جواب دیا کہ اے گرداب تم نے ہم سے تو کہا ہوتا ہم ضرور تمہارے کہنے کا خیال کرتے اور جس طور سے تم کہتے اُسی کے موافق امتحان کرتے تم نے بڑی غلطی کی کہ ہم سے نہ کہا اور ان لوگون سے کہا گرداب نقلی نے کہا کہ اچھا اب جب وہ آئے گا کسی صورت پر مین آپ کو آگاہ کردونگا سمندر نے کہا تھا آیندہ اس بات کا ضرور خیال رکھنا جب یہ تقریر ہوچکی اُسوقت عشاق نہ طاقی نے سمندر سے کہا کہ ای بادشاہ اگر آپ اسقدر میری نانی اماں کی خبر رکھیے کہ کوئی اُسکو زک نہ پہونچائے نہ کسی طرح کی تکلیف ہو تو ابھی مین جاتا ہون اور وہ اپنا ابرسحر جو کہ مین نے بارہ برس کے عرصہ مین تیار کیا ہے کرآتا ہون کیونکہ اُس نے میری نانی کے قتل مین کوئی امر باقی نہ رکھا تھا اگر وہ ایسی ساحرہ نہ ہوتین تو نہ اُنکی جان بچتی نہ میری جان بچتی درحقیقت یہ عیار بڑے غضب کے ہین دوسرے میرے ساتھ وہ حرکت کی کہ ابھی تک میرے کلیجہ مین درد ہی بلکہ کسی قدر آماس کرآیا ہی وہ تکلیف و اذیت ہی کہ میرا دل جانتا ہی کیا بیان کرون مجکو بڑا غصہ ہی اب مین ان خداترسون کو ضرور اس امر کی سزا دونگا سب کو ابرسحر گراکر ہلاک دونگا خاک سیاہ کردونگا مجکو اب صبر نہین ہی ایک نہ ایک دن یہ لوگ ضرور دعا کرینگے اب مجکو خوف ہی کہ یہ لوگ موقع پاکر ضرور آپ پر وار کرینگے پہلے تو میرا یہ قصد تھا کہ نانی اماں کے علاج سے فراغت کرلون تو ان لوگون سے تمہاری طرف سے مقابلہ کرون مگر انھون نے پہلے میرے ہی اوپر ہاتھ صاف کیا تھا کہ میری نانی اماں کو قتل کیا تھا مگر خداوند تصویر نے ہم دونون پر فضل کیا کہ جان بچی اب جب تک اسکا عوض نہین لیتا ہون مجکو چین نہ آئیگا میرے اوپر کھانا پینا حرام ہی مثل مشہور ہی کہ مرد مرے نام پر نام مرد مرے نان پر اب میرا یہ کام ہی کہ مین لشکر اسلام کو تباہ کردون اگر وہ تمہاری اطاعت و

فرمانبرداری پر راضی ہون تو خیر ورنہ ایک پل مین سب کو جلا دونگا اس لشکر کی کیا اصل ہی اگر تمام عالم کے لشکر
ہون تو وہ بھی ایک پل مین جل کر خاک ہوجائین مجکو بڑا غصہ ہی جب خیال آتا ہی کہ اگر وہ سحر سے ہوشیار نہ
ہوتین تو خاتمہ تھا میری آنکھون مین خون اُتر آتا ہی دوسرے جب مجکو اپنی حالت کا خیال آتا ہی تمام جسم غصہ
کے سبب سے کانپنے لگتا ہی جی چاہتا ہی کہ ابھی لشکر اسلام کو خاک سیاہ کردون اب مجکو اسکے سوا کچھ
خیال نہین نہ علاج کا ہی نہ معالجہ کا اب تباہی و بربادی لشکر اسلام کا خیال ہی خصوصاً اس عیار ملک ناکام
مجھے افسوس آتا ہی کہ اسنے اپنے ساتھ سب کی جان لی اور سب کو قتل کرایا یہ جو عشاق نہ طائی نے
کہا سمندر نے جواب دیا کہ بھائی یہ ہمارا دل وجگر تھا کہ ایسی ایسی عیاریان اور زحمتین کو اٹھین مگر ایک مرتبہ غصہ
نہ آیا کیسے کیسے سردار ان زبردست مثل آفتاب جادو ماہیان طوفان کش وسحران سیہ پوش
اُسکے ہاتھ سے قتل ہوے ہم نے صبر کیا دریاے سبز رنگ برباد ہوگیا ہم نے کچھ نہ کہا تمام کلیجہ داغدار ہے
بھر گیا آبلہ پڑے ہوے ہین اگر دکھانے کی چیز ہوتی تو دکھا دیتا یہ میرا ہی قلب تھا اور میرا ہی ان تھا جو مین نے
اب تک صبر کیا اور زبان سے اُف تک نہ کی اور اس مصرعہ کو اپنے حسب حال سمجھا کیا سہ زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ
بساز ۔ آپ پر تو اُس نے ذرا سی عیاری کی اسمیر آپ کا یہ حال ہوا میرا کلیجہ خون ہوگیا عشاق نے
جواب دیا کہ فی الحقیقت یہ سوائے آپ کے دوسرون کی طاقت نہ تھی کہ وہ ان بلاؤن اور سختیون کو سہتا
اور صبر کرتا مین تو اگر آپ کے مقام پر ہوتا اب تک خاتمہ کر چکا ہوتا اس قدر صبر نہ کرتا ہرگز روح نہ دیتا یہ بھی
ملاحظہ ہو کہ مین اسی وقت کی عیاری کے سبب سے سب کا خاتمہ کیے دیتا ہون سمندر نے کہا کہ تم کو
اختیار ہی خیر جاؤ مین تمھاری نانی اماں کی خبر لونگا کسی امر کی زحمت نہ ہوگی ہان میرا بھی اب دل پریشان
ہوگیا ہی بہت عاجز کیا ہی کوئی حد و انتہا عاجز کرنے کی ہی اب کہان تک صبر کرون گو مجکو رنج ہوگا کہ انمین
چند لوگ ایسے ہین کہ جن کو مین نے پرورش کیا ہی مثل سہراب و غزالان و کوکبہ و آئینہ اندام کے بلکہ
آئینہ اندام اور غزالان پر تو میری جان جاتی ہی آج مین کہتا ہون کہ آفاق کے قتل کا جو مین نے
حکم دیا تھا اسی خیال سے دیا تھا کہ جب اُسکا شوہر نہ ہوگا تو یہ مجکو ضرور قبول کرے گی ورنہ آفاق کی کوئی ایسی
خطا نہ تھی کہ جو اُس سزا کا سزاوار ہوتا جب اُسکی زوجہ اُسکے ساتھ سستی ہوئی ہی جو میرے قلب کا حال تھا
وہ خداوند پر روشن ہی مین کیا بیان کرون میرا کچھ اختیار نہ تھا جو منع کرتا کیونکہ عقائد مذہبی مین خلل پڑتا برہمان
مذہب منظور نہ کرتے اس سبب سے خاموش تھا اور زبان نہ ہلا سکا گو وہ دوسرا امر ہوا کہ نہ آفاق جلا نہ اُسکی
زوجہ بلکہ دونون لشکر اسلام کے شریک ہوے یہ اُس سے زیادہ صدمہ ہوا مگر خاموش رہا انمین لوگون کے
سبب سے مین کوئی امر نہین کرتا ہون سب صدمہ گوارا کرتا ہون کہ یہ لوگ بھی اُنکے ہمراہ قتل ہوتے انکا قتل
ہونا مجکو گوارا نہین ہی بس تم اپنا ابر سحر جا کر لاؤ اور ان سب کا خاتمہ کرو مین صبر کرونگا اور اپنے دل کو سمجھاؤنگا
کہ یون بھی میرے ہاتھ سے اور میرے پاس سے وہ گئے ہین اور اس طور سے بھی جا پہنچے جو کچھ تم کو کرنا ہو کر دو مین
نے تم کو اختیار دیا ہی مین برا سے تماشہ نہین آؤنگا کیونکہ مجھ سے ان لوگون کا قتل ہونا دیکھا نہ جائیگا ہان اگر
فقط مسلمان تباہ ہوتے تو مین ضرور تا عشاق نہ طائی نے جواب دیا کہ اگر آپ کی رہاے ہو تو مین نہ
جاؤن نہ ابر سحر لاؤن کہ ان لوگون کو تباہ کرون میرا کیا نقصان ہی مین اپنی نانی اماں کو لے کر چلا جاؤنگا اور کسی مقام
پر رہ کر علاج کرونگا آپ نے فرمایا تھا کہ میری کمک کرو میری مدد کرو مین نے جواب دیا تھا کہ مین اس امر
سے فراغت کرلون یعنی نانی اماں کو صحت حاصل ہو بعد اُس کے مین ان سب کا خاتمہ کرونگا اب انھون نے
مجکو بھی پریشان کیا مین نے یہ خیال کیا کہ پہلے انکا خاتمہ کرلون تو پھر باطمینان علاج کرونگا ورنہ زک ہوگی

سمندر شاہ نے کہا کہ اے بھائی عشاق نہ طاقی یہ میرا مطلب نہین ہی کہ تم میرا فائدہ کرو بلکہ میرا
یہ مطلب ہی کہ مین شہر مین ہونگا تم جاکر خاتمہ کرنا کوئی مقابلہ تو ہوگا نہین ہی تمکو دیکھون عشاق نے
کہا کہ آپ کو اختیار ہی مین تو ضرور اب خاتمہ کیے دیتا ہون سمندر نے جواب دیا کہ بہت بہتر ہی یہان تو یہ گفتگو
ہو رہی ہی گرداب نقلی بھی بیٹھے ہوے سُن رہے ہین عشاق نہ طاقی نے یہان تک کہا کہ میرا بھائی
اس عیار کے ہاتھ سے خون ہوگیا ہی اگر مجکو مل جائے تو مین اُسکو اس طرح قتل کرون کہ مرغان ہوا اور ماہیان
دریا اُس کے حال پر رحم کھائین اور مجکو ذرا ترس آئے ایک ایک عضو اُسکا جدا کرون بوٹیان کاٹ کر
زاغ وزغن کو دون تب میرے دل کو چین ہو سمندر نے کہا کہ اختیار ہی در اصل مین بھی اُس سے عاجز ہون
مین اسکا کہان تک خیال کرون گا کہ یہ چند لوگ پر درغس کردہ ہین جب انھون نے نمک حرامی اور ترک رفاقت
پر کمر کسی تو مجکو کیا ضرور ہی کہ مین اُنکے ساتھ رعایت کرون بس یہی امر کافی ہی کہ مین نے اپنے خیال کے موافق
آج اپنے ہاتھ سے اُن لوگون کو قتل کیا جنھون نے ترک رفاقت کی اب کوئی حد بھی حرج دینے کی ہی عشاق نہ طاقی
نے جواب دیا کہ آپ خود اپنے دل مین خیال فرمائین کہ آپ خود قتل نہین کرتے ہین دوسرا قتل کرتا ہی
سمندر نے کہا کہ ہان یہی امر درست ہی اچھا تم جاؤ اپنی مانی امان کی طرف سے اندیشہ نہ کرو اُنکو کسی امر کی تکلیف
نہ ہوگی عشاق نے جواب دیا کہ مجکو کوئی بہت زمانہ لگے گا مین آج جاؤنگا کل صبح تک واپس آؤن گا
دوپہر تک خاتمہ کردونگا سمندر نے کہا کہ اچھا مین نے سب طور سے اُنکو نصیحت وغیرہ کی اُنکی تباہی کے دن
آگئے ہین مین کیا کرون یہ تو مجکو یقین تھا کہ اس مقام سے اہل اسلام بدون غارت ہوے واپس نہ جائینگے
وہی ہوا جہان جسکی تباہی ہو اُنکے ساتھ خداوند تصویر نے بڑی بڑی رعایت اور بڑی بڑی مہربانی کی ان کو
اس قدر زور و قوت دیا کہ تمام عالم پر غالب آئے پھر اُسی کو بُرا کہنے لگے اُس کے خاص بندون کو قتل کرنے لگے
اب کہان تک وہ انکا خیال کرین اور اپنے بندون کو اُنکے ہاتھ سے تباہ کرائین آخر کو یہ طریقہ نکالا ورنہ پہلے
تمھارا اس قدر محکم قصد نہ تھا اب خداوند کو غصہ آگیا انھون نے تمھارے دل مین یہ امر ڈال دیا کہ تم کو اس
امر کا خیال ہوا اُنکے سے امر کا ملال ہوا معلوم ہوا کہ انکی تباہی خداوند کو منظور ہی کہ جب کو تم اس قدر مادہ
خرابی ہو عشاق نے جواب دیا کہ یہ جو آپ فرماتے ہین یہی امر ہی کہ مجکو رہ رہ کر جوش آتا ہی یہی جی
چاہتا ہی کہ اسی وقت ان سب کو قتل کردون مگر لاچار ہون کہ میرا سحر بیان ہمراہ نہین ہی ورنہ ابھی ان کو
اس خودسری کا مزہ چکھاتا سُنا ہی کہ خداوند کو دشنام دیتے ہین بُرا بھلا کہتے ہین سمندر نے کہا کہ بُرا بھلا
کیسا ہزارون دشنام کہ جو کوئی کسی کو نہ دے گا دیتے ہین اور کیا بیان کرون خداوند کا نام لیتے ہین اُسپر
مین زبان سے کیا کہون مگر نقل کفر کفر نباشد عیشاب کرتے ہین جو تیان مارتے ہین ایسے خداوند کے ساتھ
یہ سلوک کرتے ہین جو کوئی ہماری طرف کا اُنکا شریک ہوتا ہی اُسکے پاس جو تصویر خداوند کی ہوتی ہی اُسکو
اُس سے لے کر تصویر خداوند کے ساتھ بے ادبی کرتے ہین مین نے یہ سنا ہی شملاق سے دریافت کرلو وہ
بھی یہی بیان کرتے ہین عشاق نے طرف شملاق کے دیکھا اور کہا کہ ہان بیان تو کرو کہ یہ اہل اسلام کیا بیان
کرتے ہین شملاق نے جواب دیا کہ مین کیا عرض کرون وہ جو نا عیار خواجہ ہی وہ یہ کرتا ہی کہ ایک تصویر
خداوند کی گلی بناتا ہی اُسکے گلے مین پہلے تو جوتیون کا ہار ڈالتا ہی پھر نصف منھ سیاہ اور نصف سفید ایک
خر بیدم پر سوار کرتا ہی آگے آگے ایک نقارہ نواز نقارہ بجاتا ہوا ہوتا ہی یہ کہتا جاتا ہی کہ جو دعوی خدائی
کرتا ہی اُسکا یہ حال ہوتا ہی یہ خداوند تصور ہین کہ جو نہ طاق مین خدائی کرتے ہین اہل لشکر لعن کرتے ہین
تھوکتے ہین لڑکے سنگ اندازی کرتے ہین غلیظ اور بول کثیر پھینکتے ہین ہزارون جوتیان پڑتی ہین اُسکے

بعد ایک مقام خریلہ پر جہان لشکر کا ہوا پڑاؤ کر رکھ دیتے ہین جو اُدھر سے نکلتا ہی وہ حرکت بیجا کرتا ہی یہان تک کہ خام کو مار لاتون سے تو ڈالتے ہین یہ سب کی حرکتین ہین اور اسی طور سے بہت سی باتین ہین مین کہان تک عرض کرون عشاق سے کہا کہ اے شملاق تم اپنی زبان سے بیان کرو شملاق نے اُس وقت اپنے منھ پر طپانچہ مارا توبہ کی کہا کہ اے خداوند میرے قصور کو معاف فرمایئے گا مین نے آگے حالت بیان کی نہ کہ مین نے تو لی آپ کی توہین یا ہتک کی راہ سے بیان کیا یہ کہکر شملاق نے گلے سے تصویر اتاری اور اسکو سمجھا دیا یہ خلاف سنکے عشاق نہ طاقی کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ ایسے لوگون کو ایسے مقام پر قتل کرنا لازم ہی کہ جہان ایک قطرہ پانی کا نہ ممکن ہو نہ ایک دانہ جنس کا یہ ترپ ترپ کر تمام ہون مین انکو ضرور قتل کرونگا چاہے آپ کی خوشی نہ چاہے نہ ہو معلوم ہوا کہ آپ کو خود یہ امر منظور ہی کہ خداوندی اس طور سے بے آبرو کی ہو جب ہی تو آپ نے ان لوگون کو اب تک سزا نہ دی یہ کلام سمندر کو ناگوار ہوا مگر یہ مصلحت وقت جواب نہ دیا اسقدر کہا کہ اب آپ انکو سزا دینگے اب خداوندی ہتک نہ ہوئی یہ کلمہ انکا عشاق کو بھی ناگوار ہوا اتنا تو اُسنے کہا ضرور اب دیکھ لیجیے گا مین وہ شخص ہون کہ جو زبان سے کہتا ہون پھر اُس امر سے انکار نہین کرتا ہون جس امر کا قصد کرتا ہون اُس سے نہین پھرتا ہون بدون اُسکو پورا کیے ہوئے آپ لوگون سے خیال کرنے کا مقام ہی کہ مین بندگی خداوندی کرتا ہون انکو خدا جانتا ہون اُنکا بندہ ہون مگر یہ جو کہہ دیا ہی کہ مین خراج نہ دونگا وہی کیا کہ آج تک باج نہ دیا لاکھ لاکھ کوشش کی مگر مین نے ایک نہ سنا وہی اب بھی حالت ہی کہ اور سب امرون مین مطیع خداوند ہون مگر اُس امر مین منحرف ہون چاہے خداوند اپنا عذاب نازل کرین مجکو کوئی خوف نہین ہی اگر لشکر روانہ کرینگے تو ایک مقابلہ کرلونگا یہ ابر سمجھ مین نے انھین کے مقابلہ کے لیے تیار کیا تھا مگر اب مجکو ان لوگون سے عداوت ہوئی ہی پہلے انکا خاتمہ کرتا ہون یہ چند کلمے ایسے فرد کے عشاق نے کہے کہ اہل دربار سمندر اُسکا منھ دیکھنے لگے بلکہ سمندر کو ناگوار ہوے مگر بسبب اسکے کہ سا حر زبردست ہی دوسرے یہان کا ہی میسر ے جب خداوند سے نہین خوف کرتا ہی اُن سے مقابلہ پر آمادہ ہی تو سمندر کی کیا اصل ہی ایک سحر ایسا تیار کیا ہی کہ جسکا توڑ ممکن نہین ہی جب تک کہ اُسی قدر دوسرا بھی محنت نہ کرے پس اس خیال سے سمندر نے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھا رہا مگر یہ خیال ہر ایک نے اپنے دل مین کیا کہ اسکو غرور ہو گیا ہی اب ضرور یہ گرے گا اسکو اپنے سحر پر بڑا گھمنڈ اور غرہ ہی کہین ایسا نہ ہو کہ برباد ہو مگر سب اپنے مقام پر یہ کلام اپنے دل سے کر رہے ہین کوئی جواب نہین دیتا ہی تہان اسقدر جو اُسنے غرور سے کہا گرداب نقلی کو بُرا معلوم ہوا حد سے زیادہ عشاق کی طرف دیکھکر کہا کہ اے عشاق نہ طاقی اسقدر غرور نہ فرمایئے آپ تو خدا پرستون کو فرماتے تھے کہ وہ جو خداوند کو بُرا کہتے ہین ضرور واجب القتل ہین اب آپ یہ کلام شان مین خداوند کے اپنی زبان سے فرماتے ہین کہین ایسا نہ ہو کہ خداوند کو غصہ آئے اور آپ کا سحر برباد کر دین جسپر آپ کو غرہ ہی پھر سب یہ کارستانی اور غرور و نخوت آپ کے دماغ سے نکل جائے کیونکہ انکو ہر طرح کا اختیار ہی وہ ہر ایک کے دل کا حال جانتے ہین یہ جو کہا کہ آج تک خداوند نے میرا کیا کر لیا جواب کر لیگے اُسکا یہ جواب ہی کہ اُنھون نے یہ خیال فرمایا کہ جہان اور بندے منحرف ہین وہان یہ بھی ہی بلکہ اس امر سے تو انحراف کرتا نہین ہی کہ مجکو خدا اپنا نہ جانے یا مجکو سجدہ نہ کرے تہان ایک باج نہین دیتا نہین سہی مین اُسکے نہ دینے سے اُس سے ذب تو گیا نہین یہ بھی اُنکی ایک رحمت ہی کہ آپ سے باج نہ لیا انکی ذات کریم ہی باج کے نہ دینے سے کوئی آپ اُن کے بندون سے نکل گئے یا اُنکے ہم پلہ نہ ہوے یہ اُنکے رحم کی حالت تھی کہ تم ایسے بندون پر رحم کیا کہ جو تم

نے کہا اسکو گوارا کیا جب کہ انھون نے آج تک کچھ امر خدا پرستون کے ساتھ نہ کیا تو تمھارے ساتھ کیا کرتے تم سے زیادہ انکو دولت دی طاقت دی حکومت دی مگر یہ وہ دنیا سے گیا پر وہ قباف انکی حکومت کردی اور یہ انکی طاقت کی دھاک ہی کہ دیوان قباف نام سے ان لوگون کے لڑتے ہین نام انکا سب سلسلے آتے ہین جس نے انکو ایسی طاقت دی اور قوت دی اسپر ان لوگون نے انکی اطاعت نہ کی برا کہتے ہین بندگی نہین کرتے ہین مگر خداوند نے انکے ساتھ کوئی بدسلوکی نہین کیا آخر کو آج تک یہ ہوا کہ انھون نے یہان پہونچکر سب کا تمھارے ہاتھ سے خاتمہ کرادیا کہ یہ امر تمھارے دل مین ڈالا کہ تم انکے قتل پر آمادہ ہوے پھر تم خیال کرلو کہ خداوند کا ایسا مزاج ہی کہ وہ بُرون کے ساتھ بھی بھلائی کرتے ہین تمھارے ساتھ کیونکر بدسلوکی کرتے اور کیونکر تم پر اس خطا پر عذاب نازل کرتے یہ کوئی امر ہی جو عذاب نازل کرین یہ جو گرداب نقلی نے کہا عشاق نہ طاقی کو بہت ناگوار ہوا اور کہا کہ یہ خیال نہ کرنا کہ مین خداوند سے دب کر یہ امر نہین کرتا ہون کہ مین انکی بندگی کسی خوف سے کرون بلکہ اس امر سے کرتا ہون کہ مین انکا بندہ ہون پس جو بندون کو خداوند کی اطاعت لازم ہی وہ مین بندگی کرتا ہون دوسرا کوئی اور خدا نہین ہی جو مین اُسکی بندگی کرون مگر مجکو کچھ خداوند سے خوف نہین ہی نہ اُن کے عذاب کا نہ کسی اور امر کا عشاق نے ایسی تقریر کی کہ سب تو ناگوار ہوا مگر خاموش رہے یہ خیال کیا کہ اب ضرور کوئی نہ کوئی عذاب اسپر نازل ہوگا راوی بیان کرتا ہی کہ یہان دربار مین تو یہ تقریر ہو رہی تھی اور یہ جانے پر آمادہ ہی اور وہان گرداب عیار جو مقب مین خواجہ کے چلا تھا اور خواجہ نے اُسکو دھوکا دیکر اُدھر کو روانہ کیا تھا اور خود اُسکی صورت بن کر دربار مین آئے تھے یہان بیٹھی ہوے عشاق نہ طاقی کی تقریر سن رہے تھے گرداب عیار جو ملاحق مین خواجہ کے چلا تھا برابر چلا جاتا تھا یہ خیال کرلیا تھا کہ جہان ملے گا مین ضرور گرفتار کرکے لاؤنگا اگر اپنے لشکر مین گیا ہی تو وہان سے بھی لاؤنگا اگر دربار مین بھی ہوگا تو دربار سے بھی لاؤنگا یہ تو ایسے ایسے خیال کرتا ہوا چلا جاتا ہی پاے شاہری مارتا ہوا یہان تک کہ شہر کے ہر گلی کوچے کو طے کرکے بیرون شہر نکل گیا جلدی مین کسی سے کچھ دریافت بھی نہین کرتا ہی اہل شہر اسکو بادشاہ کا عیار جانتے ہین سب سلام کرتے ہین نہ یہ کسی کا سلام لیتا ہی نہ جواب سلام دیتا ہی برابر چلا جاتا ہی وہ یہ خیال کرتے ہین کہ کسی ضرورت سے جاتے ہین جو یون چلے جاتے ہین ایسے تو یہ نہ تھے کہ کسی کا سلام نہ لین یا جواب سلام نہ دین یہ تو اسی طور سے بیرون شہر چلا گیا راوی لکھے بیان کیا کہ جب یہ بیرون شہر پہونچا اسکو خیال آیا کہ تو یہان تک چلا آیا لیکن کہین اُسکا پتہ نہ چلا کیا وہ ہوا تھا یا کوئی پیر جن تھا کہ غائب ہوگیا یا شل ہوا کے سن سے نکل گیا کہین ایسا نہ ہو کہ وہ اُسی مقام پر ہو مین ادھر آیا ہون وہ میری صورت بن کر دربار مین جائے اور دربار کو تباہ کرے یہ جو دل مین خیال آیا دل سے کہا کہ چل کر دربار مین دیکھو اگر وہ ہوگا تو جب دربار برخاست ہوگا اُس کے لشکر مین اسوقت جاکر گرفتار کرونگا جب یہی قصد ہی کہ لشکر مین سے لائینگے تو یہ ہر وقت ہوسکتا ہی یہ تصور کرکے طرف شہر کے پلٹا یہ تو ادھر کو چلا اُدھر اُس جوہری کا مال ملاحظہ ہو جسکے ہاتھ خواجہ نے لعل فروخت کیا تھا اور موتی اُسکے اُسکو بدل کر دیے تھے وہ جو دکان پر آیا اور چند جوہری آئے اُنھون نے کہا کہ بھائی ہم نے سُنا ہی کہ تم نے ایک لعل کل خریدا کیا ہی اور بہت قیمتی ہی ذرا ہم بھی دیکھین یہ بھی سُنا ہی کہ جس تاجر سے تم نے لعل خریدا ہی وہ بڑا ایکا ندار تھا اسکے موتیون مین ملک کر تمھاری موتیون کی جوڑی بھی ملی گئی تھی وہ لاکر دے گیا اُس جوہری نے کہا کہ ہان بھائی یہ امر تو ضرور ہوا مگر وہ لعل تو اسوقت یہان نہین ہی جب مکان پہونچی کھانے جاؤنگا لیتا آؤنگا انھون نے

نے کہا کہ ہم کو تم سے ایسی امید نہ تھی کہ تم ایک مال خریدکروگے اور ہمین ہم کو نہ شریک کروگے کیونکہ ہمارے تمھارے یہ امر قرار پا چکا ہی کہ جو مال ہم خریدکرین اُسمین نصف روپیہ ہمارا ہی اور نصف تمھارا اور جو تم خریدکرو اُسمین بھی اسی طور سے نصف نصف کے نفع کے شریک دار رہے معلوم ہوتا ہی کہ وہ مال زیادہ قیمت کا ہی تم کو کم قیمت کو مل گیا ہی اُسمین نفع زیادہ ہوگا اس خیال سے تم نے ہم کو نہین شریک کیا گو تم نے یہ بالکل خلاف اقرار کیا مگر یہ امر تمھاری خوشی پر موقوف تھا کوئی ہم زبردستی نہ کرتے کہ تم ضرور ہم کو شریک کرو ہان دکھایا تو ہوتا کوئی ہم چھین نہ لیتے بھائی تم کو مبارک رہے تمھارا نفع کسکا نفع ہی ہمارا نفع کسکا نفع ہے تم کو جو نفع ہوا ہم کو ہوا ہم دوست ہین کوئی دشمن نہین ہین جو تمھارے نفع سے رشک کرین جو تم نے کہا ہی کہ یہان نہین ہی مکان پر ہی یہ تمھارا کہنا بالکل غلط ہی کس لیے کہ بکری کا مال کوئی مکان پر نہین رکھتا ہی اگر خریدار آجائے تو مکان پر سے لایا جائے یہ امر خلاف دکانداری ہی خیر نہ دکھاؤ یہ جو انھون نے کہا اسکو کچھ بن نہ پڑا سوائے اسکے کہ کہا دے گو اس نے پہلے اسی خیال سے انکو شریک نہ کیا تھا نہ دکھایا تھا بلکہ یہ فقرہ کیا تھا کہ مکان پر ہی پس جب یہ تقریر انھون نے کی کہا کہ اچھا دیکھو دکھاتا ہون مجکو تو خیال پڑتا ہی کہ مکان پر نہین چھوڑ دیا ہون کیونکہ نہین مکان کو لے گیا تھا مگر آپ کے کہنے کے بموجب صندوقچہ نہین دیکھتا ہون یہ کہکر کہا کہ بھائی یہ تم سب کا گمان غلط ہی نہین تم سب کو ضرور شریک کرتا تم لوگ اس وقت اپنے اپنے مکان پر موجود تھے تاجر صاحب کو جلدی تھی مین نے روپیہ یہ خیال کرکے دے دیا کہ جب وہ لوگ آئینگے انکو دکھائینگے روپیہ شرکت کا لینگے تم لوگ اُس دن سے آئے نہین میرے خیال سے اُتر گیا پھر مجھے یاد نہ رہا اس امر سے تم اطمینان رکھنا کہ جو چیز تمھاری عدم موجودگی مین مین خریدونگا خواہ اُسمین تمھارا روپیہ ہو خواہ نہ ہو مین تمھارا حصہ نفع مین ضرور دونگا کیونکہ جب اقرار ہی اور جب نقصان ہوگا تو تم کو بھی لازم ہی کہ اُس کے بھی شریک رہنا اُن سب نے جواب دیا کہ طریقہ تو یہی کہتا ہی آیندہ ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہی اس جوہری نے یہ سُنکے جواب دیا کہ بھائی اگر مجھ سے پوچھو تو وہ لعل صفت ملا اسکی بہت اس وقت اگر ٹھیک دی جاے تو پانچ لاکھ روپیہ ہی اگر کوئی قدردان مل جائے تو دس لاکھ سے کم نہ ہے مین نے تین یا چار لاکھ کو خرید کیا ہی اسوقت زبانی یاد نہین ہی کھاتہ مین لکھا ہوا ہی جب تم لوگ دیکھوگے تو معلوم ہو جائے گا ابھی تم لوگ جاتے ہو کہ مین جھوٹ کہتا ہون اُن سب نے جواب دیا کہ بھائی جواہر مین تمھاری نگاہ ہم سب سے تیز ہی تم خوب پرکھ لیتے ہو گو ہم لوگ سن رسیدہ ہین مگر تمھاری ایسی نگاہ نہین ہی یہ صرف خداوند کی عنایت ہی اچھا لاؤ ذرا دیکھین اُس نے کہا کہ تمھارے سامنے صندوقچہ مین دیکھتا ہون اگر ملا جاتا ہی تو کوئی عذر نہین ہی نہین تو جب مکان پر جاؤنگا وہان سے لاکر تم کو دکھاؤنگا یہ کہکر صندوقچہ کھولا اُس کے ہر خانہ کو دیکھا ایک خانہ مین وہ ڈبیہ رکھی ہوئی تھی کہا کہ بھائیون مل گئی یہین ہی گو یہ خیال ہوا تھا کہ ان لوگون سے کہدون کہ یہان نہین ہی مگر پھر خیال ہوا کہ اسوقت دکھانا پڑے گا جب مکان سے واپس آؤنگا اس سے کیا ضرور ہی کہ اچھے دل کو بُرا دل کرون اسی طور سے اگر انکے ہاتھ کبھی کوئی چیز لگ جائے گی تو وہ بھی پوشیدہ کرینگے یہ اپنے دل مین خیال کرکے کہا تھا کہ یہین مل گیا اسی صندوقچہ مین تھا مجکو دوسرے صندوقچہ کا گمان تھا وہ اس وقت ساتھ نہ آیا تھا یہ کہکر وہ ڈبیہ خانے سے اٹھائی اُسکو کھولا اب جو دیکھا تو ہزارون چیونٹیان اُسکے اندر ہین بڑے بڑے چیونٹے ہین یہ حیران ہوا کہ یہ چیونٹیان کہان سے آگئے یہ کیا ماجرا ہی اب جو غور کرکے دیکھتا ہی تو ہزارون اُسمین چمٹے ہوے ہین یہ حال دیکھکر بہت حیران ہوا اور کہنے لگا کہ ذرا بھائیو تماشا دیکھو کہ چیونٹیان اور چیونٹے چمٹے ہوے ہین یہ نئی بات ہی انھون نے کہا

کہ دیکھین یہ شنکے اُس نے ڈبیہ اُنکے آگے بڑھا دی اُنھون نے جو دیکھا کہ در اصل جیتیان ہزارون جمی ہوئی ہین
ہین سب حیران ہوے ہر ایک کو تعجب ہوا اُس سے کہا کہ بھائی اسکو نکال کر صاف کرو اُس نے کہا کہ اچھا
یہ کہکر اُس نے ڈبیہ اُٹھائی اور آدمی سے پانی مانگا اُس نے فورا پانی لاکر دیا جب تک وہ پانی لاے
اس نے اُس لعل کو ڈبیہ سے نکالا اور صاف کرنے لگا کہ آدمی نے پانی لاکر دیا اس نے چلو سے پانی
لیا کیونکہ ان لوگون کا طریقہ ہی کہ کیسے ہی صاحب مرتبہ یا مالدار ہون مگر چلو سے پانی ضرور لیتے ہین اس نے
پانی لیا رومال سے ہاتھ پونچھکر لعل کو اُٹھایا مگر کسی قدر ہاتھ مین نمی باقی تھی اب جو اسکو چھوا تو وہ ہاتھ مین
چپک گیا اب اسنے دوسرے ہاتھ سے اُسکو الگ کیا تو ایک ذرا سی سُرخی اسکو اُس مقام پر نظر آئی اب تو
اسکو اور تعجب ہوا اس نے اُس لعل کو مل کر دیکھا تو تمام چٹکی لال ہوگئی یہ زیادہ حیران ہوا کہ نئی بات ہی
کہ لعل سے رنگ چھوٹتا ہی یہ امر تو ہم نے آج تک کبھی نہین دیکھا تھا یہ خیال کرکے اُن لوگون سے کہا
کہ ایک تو وہ نئی بات تھی کہ جیتیان لعل سے چمٹی ہوئی تھین یہ دوسرا امر اُس سے زیادہ عجب کا ہی
عقل نہین کام کرتی ہی کہ اُس سے رنگ چھوٹتا ہی اُنھون نے کہا کہ تم دیوانے ہوا دھر لاؤ تو اور سُنو
لعل سے کہین رنگ چھوٹتا ہی یہ بھی کہین ہوا ہی تمھاری جو بات ہی دیوانے پنے کی ہی یہ کہکر اُنھون نے
اُس کے ہاتھ سے لیا اور مل کر دیکھا کسی طور سے اُنکا بھی ہاتھ رنگین ہوا جہان سنے وہ رنگ چھوٹتا ہی
وہان سے اصلی وہ آب و تاب جاتی رہتی ہی بالکل بے نور ہوکر رہ گیا اب تو سب حیران ہوے عقل کے
ناخن گرگئے سکتے کا عالم ہوگیا اُنھون نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو بھائی ہم خیال کرتے ہین کہ وہ تاجر تم کو دھوکا
دے گیا بنا ہوا لعل دے گیا تم کو لوٹ لے گیا اُس نے کہا کہ بھائیو مین کوئی ایسا نادان نہ تھا تاجر یہ کام
نہ تھا کہ مین دھوکا کھاتا اُسکے فریب مین آجاتا کیا کہون اچھا پانی تولا و جو رہین کہ دُکان پر لوٹکر آیا اُسنے
گیلاس مین لاکر پانی موجود کیا اس نے اُٹھاکر اُس لعل کو پانی مین ڈالا تھوڑی دیر کے بعد جو دیکھا تو وہ
لعل ہاتھ لگانے سے مثل شکر کے گھل گیا پانی تمام لال ہوگیا اب تو یہ امر دیکھکر ہر ایک کے حواس
جاتے رہے سب سر پر ہاتھ رکھکر بیٹھ رہے وہ تو سر پیٹ پیٹ کر کہنے لگا کہ ہاے مین لوٹ گیا کسی کام
کا نہ رہا جیتے جی مرگیا میرا تین لاکھ روپیہ تباہ ہوا بیچکو تاجر ہوگیا بنا ہوا لعل تین لاکھ کے عوض میرے حوالے
کیا اب یہ جو اُسنے کہنا شروع کیا اور اپنا سر پیٹنے لگا ایک نے اُن مین سے اُنگلی اُس گیلاس مین
ڈال کر زبان پر جو لگائی تو شیرین معلوم ہوئی اُس نے کہا کہ لو بھائیو یہ پانی میٹھا ہوگیا جیسے شربت
اب تو اُسکی یہ حالت ہی کہ بیقرار ہی مثل ماہی بے آب کے پڑا تڑپ رہا ہی پھر ایک نے کہا کہ ذرا وہ موتی
بھی نکال کر دیکھو کہ وہ بھی اصلی ہین یا بنے ہوے ہین یہ جو اُس نے کہا وہ بولا سچ کہتے ہو
بس اُس نے ڈبیہ سے موتی کی جوڑی نکالی اُسکو جو کھولا اُسمین بھی ہزارون جیتیان دیکھین اس نے کہا بھائی
مین تو مرگیا کسی کام کا نہ رہا یہ موتی بھی ویسے ہی ہین دیکھو اُسمین بھی جیتیان موجود ہین اب جو غور سے دیکھا
در اصل اُس سے زیادہ جیتیان ہین دوسرے گیلاس مین پانی منگاکر جو اُن موتیون کو ڈالا وہ بھی مثل لعل کے
گھل گئے وہ پانی بھی شربت ہوگیا راوی نے بیان کیا ہی کہ خواجہ نے وہ لعل مصری کا فرخست کیا تھا اور
وہ موتی بدل کر مصری کے موتی دیدیے تھے گو مصری کی قیمت کا نقصان ہوا تھا مگر کیا کرتے اور ایسی شیرین پانی
سے تقریر کی تھی کہ وہ بھی گھل کر انکی شیرین زبانی پر مثل شکر کے مل گیا تھا اس طور سے ملا تھا کہ جیسے شیر و
شکر ملتے ہین اُنھون نے اُسکو بل کر چیرا کیا قوام اُسکا پتلا کر دیا ایسی زک دی کہ اُسکو کسی کام کا نہ رکھا اب
تو وہ اور سر پیٹنے لگا زمین پر تڑپنے لگا اور زار زار رونے لگا رونے کی آواز سُنکر اور دوکاندار آکے جمع ہوے

راہ گیر کھڑے ہوکر دیکھنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہوا جو کوئی پوچھتا ہی سوائے رونے کے کچھ جواب نہین دیتا ہی اور
اور جو جوہری اُس کیفیت سے واقف حال ہین وہ بیان کرتے ہین جو یہ حال سنتا ہی وہ حیران ہوتا ہی یہان تو یہ کیفیت
ہی اُدھر سے **گرداب عیار** پلٹتا ہوا چلا آتا ہی یہ خیال کرتا ہوا کہ اگر دربار مین ہوا تو مینے جاکر گرفتار کرلیا بادشاہ
سے کہون گا کہ میری صورت بنا ہوا بیٹھا ہی یقین ہی کہ ایسا نہ کیا ہوگا کیونکہ ابھی تو عیاری کرکے دربار سے نکلا ہی پھر
عیاری کرے یہ ایسے خیال کرتا ہوا چلا آتا ہی چوک مین جو پہونچا تو اس نے ہر ایک کی زبان سے یہ سُنا کہ نیسا
واقعہ ہی بُرا دھوکا دیا کہ لعل اور موتی نصری کے بنالئے اور ایسے جوہری کے ہاتھ فروخت کیے کہ جو سب کا
افسر تھا اور بڑی نگاہ جواہر مین رکھتا ہی اُس کے برابر اسوقت کوئی جوہری اس شہر مین نہین ہی دراصل وہ
تولٹ گیا جس قدر روپیہ بیقرار ہوجاتا ہی اب تو اس شہر مین بڑا اندھیر ہی کہ دن دہاڑے دغابازی ہونے لگی کل
ڈانکہ پڑے گا ایک نے کہا کہ کیا ڈانکے کے سر سینگ ہوتے ہین یہ بھی ڈانکا ہی ہان یہ بھی ہوگا کہ جو کوئی جو چیز
ہاتھ مین لے کر راہ گھاٹ نکلے گا وہ زبردستی چھین لی جائے گی **گرداب** ایسی ایسی باتین سُنتا ہوا چلا آتا ہی
اپنے خیال مین غرق ہی کچھ دریافت نہین کرتا ہی کہ یہ تم لوگ کیا کہتے ہوے چلے جاتے ہو یہان تک کہ اُس مقام
پر پہونچا جہان یہ مجمع تھا اور وہ رو رہا تھا اس نے جو مجمع دیکھا اب اسکو خیال آیا کہ چل کر ذرا دریافت کرو
کہ یہ کیسا مجمع ہی اور کیا امر ہی بس یہ مجمع کے قریب آیا سب **گرداب** کو دیکھکر ہٹ گئے کہ مہتر صاحب
آتے ہین لوگون نے راہ دی یہ قریب دُکان پہونچا اسنے دیکھا کہ **یاقوت لال** تڑپ رہا ہی اور زار زار
رو رہا ہی پچھاڑین کھا رہا ہی اسنے جاکر کہا کہ یہ کیا امر ہی وہان جو لوگ موجود تھے انھون نے سب واقعہ جو کہ
گذرا تھا بیان کیا کہا کہ پرسون انھون نے لعل خرید کیا تھا وہ بنا ہوا نکلا دیکھیے تمام پانی لال ہوگیا ہی شربت
ہوکر رہ گیا اسی طور سے موتی کا بھی حال ہی یہ بیچارہ بے مارے مرگیا یہ جو **گرداب** نے سُنا کہا کہ وہ کون
تاجر تھا اس نے رقعت کو ضبط کرکے کہا کہ تاجر باہر سے آیا تھا اسنے اپنا نام دستگیر دنیا یا تھا وہ سرائے مین
اترا ہوا تھا اسکو ضرورت روپیہ کی تھی اسنے میرے ہاتھ فروخت کیا مین نے خوب دیکھ بھال کر خرید کیا تھا
مین کیا جانتا تھا کہ یہ بنا ہوا اور نشکر کا ہی **گرداب** نے کہا کہ ارے کم بخت یہ نشکر کا نہ تھا بلکہ مصر کا تھا معلوم
ہوتا ہی کہ کوئی عیار لشکر اسلام کا تجکو دغا دے کر فروخت کرگیا تب اسنے کل حال بیان کیا **گرداب** نے
کہا کہ ہم پہلے ہی سمجھ گئے تھے اب صبر کرو رونے دھونے سے کیا فائدہ اب اُسکا پتہ نہ لگے گا وہ چلا گیا ہی مگر
اب ذرا سمجھ بوجھ کر مال خریدا کرو کیونکہ عیار شہر مین لشکر اسلام سے آئے ہین ابھی بادشاہ کے دربار مین عیاری
کی مکیم صاحب بن کر آیا تھا شعلہ جادو کو جو کہ نانی **عشاق** نہ طائی کی ہین قتل کیا ہوتا کیونکہ وہ بہت
بڑی ساحرہ ہین انھون نے سحر سے دریافت کیا کہ تم مین کیا کیا دوا ہی جو جو چیزین تھین سب نے اپنا اپنا
نام بتایا بڑا غضب یہ ہی کہ بادشاہ سے تو موتی لیے یاقوت لیب لیے اُس کے مقام پر سنکھیا دھتورا ہرتال
دے کر اُسکا خاتمہ کیا ہوتا اُسکے بعد جب معلوم ہوا تو بادشاہ کا تاج **شملاق** کی منڈیل لے کر بھاگا مین
اُسکی گرفتاری کے لیے نکلا کہین پتہ نہ لگا اب دربار کو جاتا ہون بادشاہ کو جاکر خبر دون کہ وہ بھاگ گیا
میرے ہاتھ نہ آیا وہ سب کا افسر ہی اسی طور سے اور بھی عیار آئے ہونگے انھون نے یہ عیاری کی اب تو
یہ سُنکے سب کے ہوش اُڑ گئے ہر ایک وہان سے ٹل کر اپنی اپنی دُکان پر اس خیال سے آیا کہ ہم تو یہان
کھڑے ہوے ہین کہین ایسا نہ ہو کہ کوئی اور عیار آکر دکان لوٹ لے تو ہم کیا کرین **گرداب**
اُسکو سمجھا بجھا اطراف دربار کے چلا وہ مایوس ہوکر روپیٹ کے رہ گیا بیچارہ غریب کیا کرے پچہتر سات لاکھ
کا نقصان ہوگیا بیچارہ بگڑ کر رہ گیا ادھر **گرداب** جب قریب دربار پہونچا جو لوگ کہ باہر کھڑے ہوے تھے

انھون نے دیکھا کہ ایک گرداب نو اندر جا چکے ہین تھوڑی دیر ہوئی ہ دوسرے کہان سے آئے یہ نیا واقعہ ہی کہ
درگہ سالار سے عرض کیا کہ حضور ایک گرداب نو اندر آپ سے حال دریافت کر کے جا چکے ہین دیکھیے دوسرے
گرداب آتے ہین اسنے کہا کہ تم روکنا ہرگز اندر جانے نہ دینا مین بادشاہ کو خبر کر دون شاید یہ وہی عیار ہی
اور جا کر دیکھو بھی آؤن کہ گرداب اندر ہین یا کسی ضرورت سے دوسرے دروازے سے گئے ہون تو مین جھوٹا
ہون یہ کہکر درگہ سالار اندر آیا دیکھا کہ گرداب اپنی کرسی پر بیٹھے ہوے ہین سب عیار اپنے اپنے مقام
پر ہین دربار آراستہ ہی درگہ سالار نے سمندر کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ خداوند یہ عیار کسقدر بیخوف ہین دیکھیے
کہ گرداب عیار آپ کی خدمت مین حاضر ہین وہ انکی صورت بن کر طرف دربار کے آتے ہین مین خبر کرنے
آیا ہون آنے دون یا روک لون سمندر نے کہا آنے دو یہان گرفتار کر لینگے درگہ سالار یہ سنکے باہر چلا آیا
قبل اسکے آنے کے یہان گرداب نقلی نے جو یہ سنا تو کہا کہ سنا آپ نے کس قدر یہ لوگ بیخوف
ہین اور کس قدر بے تکلیف ہین یہ وہی ناشدنی خواجہ ہی کہ یون بے خوف چلا آتا ہی یہ نہین معلوم ہی
کہ مین آپ کے حضور مین حاضر ہون ورنہ وہ یہ عیاری نہ کرتا خیر آنے دیجیے مین آپ کے تخت کے نیچے
پوشیدہ ہوتا ہون پس جب وہ آپ کے روبرو آئے فوراً سے گرفتار کر لیجیے گا مین تخت کے نیچے
سے نکل کر شکین باندھ لونگا یون یہ اسیر ہوگا سمندر نے کہا کہ اچھا بس گرداب نقلی جست کر کے
سمندر کے تخت کے نیچے پوشیدہ ہو گیا ادھر گرداب عیار دربار گاہ پر پہونچا دیکھا کہ سب لوگ میری
طرف بغور دیکھ رہے ہین یہ دیکھتا ہوا خاموشی اندر چلا گیا درگہ سالار نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اب
فساد ہی ضرور فصل ہوگا بادشاہ کو تو معلوم ہی سمجھ کر کے اسکو اسیر کر لینگے عشاق نہ طاقی تو جلا ہوا
بیٹھا ہی ضرور قتل کرائے گا سب نے کہا کہ خوب ہوا ایک بلا تو سر سے دفع ہوئی اگر یہ مارا گیا تو لشکر اسلام کا
نصف زور رہ گیا کیونکہ اُنکو اسکا بہت بھروسا ہی یہ ہر مقام پر اپنا سینہ سپر کرتا ہی عیاری کر کے بچا لاتا ہی
درگہ سالار نے کہا کہ خداوند ایسا کرین کہ وہی ہو اور کوئی دوسرا عیار نہ ہو مجکو تو وہ نہین معلوم ہوتا ہی کیونکہ اسکو
تو معلوم ہی کہ گرداب میرے عقب سے واپس ہو کر گیا ہی دربار مین یہ کوئی اور عیار ہی اگر وہ ہو تو مین
بہت خوش ہون کیونکہ اُس نے مجکو بھی ایک چانچہ مارا تھا جس کے سبب سے ابھی تک میرے کلہ مین
درد ہی خداوند میرے صبر کا اور اسکے ظلم کا آج عوض دین کہ یہ قتل کیا جاے انھون نے کہا کہ اگر وہ نہین
کوئی اور ہی جب یہ قتل ہوگا اسکی خبر اسکو ہوگی وہ رہا کرنے ضرور آئے گا اُس وقت گرفتار ہوگا یہان
تو یہ باتین ہو رہی ہین ادھر گرداب اصلی دربار کے اندر آیا دیکھا سب لوگ حاضر دربار ہین مگر دربار گاہ
کی طرف دیکھ رہے ہین اسنے دیکھا کہ میری کرسی خالی ہی یہ اپنی کرسی کی طرف چلا سمندر نے کہا کہ
گرداب یہان آ تا گرداب یہ کہتا ہوا چلا کہ مار ڈھک گیا بیرون شہر تک تعاقب کیا مگر پتہ نہ ملا بیکار زحمت
ہوئی یہ کہتا ہوا فریبگت سمندر کے پہونچا بس سمندر نے کہا کہ او نا عیار اب تو میرے ہاتھ سے کہان
جاتا ہی مین تجکو پہچان گیا کیا سخت تیرا قلب ہی اور کیا جگر ہی کہ ابھی تو یہان سے سب کو ذلیل کر کے گیا تھا
پھر میرے عیار کی صورت بگڑ کر آیا تو نے دھوکا کھایا تو نے یہ خیال کیا کہ وہ دربار مین ہی بلکہ یہ خیال کیا کہ میرے
غضب مین جو نکلا تو کسی اور طرف کو چلا گیا مین چل کر پھر دربار کو تباہ کرون یہ کہکر سمجھا کہ اُس کے پانون
زمین نے پکڑ لیے وہ ادھر ادھر حیران و پریشان ہو کر دیکھنے لگا کہ یہ کیا ماجرا اور کیا واقعہ ہی یہ بادشاہ کیا
فرماتے ہین یہ تو یہ خیال مین خیال کر رہا ہی اور پریشان ہو ہو کر دیکھ رہا ہی کہ سمندر نے صدا دی کہ اے
گرداب نقلی یہ جیبا دمقاہ نے کہا گرداب نقلی چمک کر تخت کے نیچے سے نکلا آتے ہی اُسکی

مشکین باندھ لین اور سمندر سے کہا کہ مین نے گرفتار کر لیا اب آپ سحر اُتار لین سمندر نے سحر اُتار لیا اُسنے
لاکر اُسکو ستون سے خوب جکڑ کر باندھ دیا اور خود اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گیا وہ اُسکو دیکھکر حیران ہوا کہ یہ تو
میری صورت کا دوسرا آدمی یہان موجود ہی یہ اپنا رنگ بخوبی جما چکا جو میرا گمان تھا وہی ہوا کہ مین
اُدھر اُسکی تلاش مین گیا اور وہ اِدھر میری صورت بن کر آیا اپنا رنگ جمایا بڑا دھوکا کھایا مین کیون
اس وقت اس طور پر آیا اور کسی صورت پر آتا بادشاہ کو خبر کرتا یہان آکر خود گرفتار ہو گیا اُلٹی آنتین گلے
پڑین اب کیا تدبیر کرون یہ تو یہ خیال کر رہا تھا کہ اُدھر گرداب نقلی یعنے خواجہ نے کہا کہ کیون کیسے گرفتار
ہوے تم کو اُسکی خبر نہ تھی یہان پہلے ہی بندوبست ہو چکا تھا رقعہ سالار آپ کی خبر دے گیا تھا کہ آپ
میری صورت پر آئے ہین مین نے بادشاہ سے کہا کہ مین آپ کے تخت کے نیچے پوشیدہ ہوا جاتا ہون آپ
دیکھیے پس جس وقت قریب آئے گرفتار کر لیجیے گا بادشاہ نے منظور کیا اگر مین اپنے مقام پر ہوتا تو دور
سے مجکو دیکھکر بھاگ جاتے پھر ہاتھ نہ آتے جس طور سے پہلے مین تیرے عقب مین گیا تھا آخر کو عاجز ہو کر چلا آیا
یہ جو خواجہ گرداب نقلی نے کہا اُسنے یہ تقریر سنکے جواب دیا کہ افسوس مین نے بڑا دھوکا کھایا کیا کرون
بڑی خرابی ہوئی اگر مین جانتا کہ تو یہان موجود ہی تو کبھی نہ آتا اور کسی صورت پر آتا بادشاہ کو تیرے حال
سے خبردار کرتا تو نے یہان آکر اپنا رنگ جما لیا تھا رے مین تو گرداب اصلی ہون اور تو عیار ہی اپنی
چالی دوسرے پر گنوائی یہ کہکر سمندر کی طرف منہ کر کے کہا کہ اے بادشاہ خبردار ہو مین آپ کا پرانا
خادم گرداب ہون اور جو آپ کے روبرو کرسی پر بیٹھا ہوا ہی یہ خواجہ عیار لشکر اسلام ہی مجکو دھوکا
دے کر یہان چلا آیا میری صورت بنکر آپکے دربار مین آ بیٹھا مجکو گرفتار کرا دیا سمندر شاہ نے کہا کہ ہان تو مجکو
فقرہ دیتا ہی مین تیرے ہاتھ سے بہت پریشان ہوا ہون مین بہت ماجز ہو گیا ہون بلا سے کب چھوٹ جاہون
اُدھر سے خواجہ نے کہا کہ ہان ہان تو ضرور میرا خادم ہی کیا دلیری ہی کہ مین سامنے موجود ہون اُسپر تو
یہ تقریر کرتا ہی اور وہی کہے جاتا ہی بڑا غیرت دار ہی مجکو سامنے گفتگو کرتے شرم نہین آتی ہی اب کوئی تیرے
فقرہ مین نہ آئے گا تو بیکار اپنی زبان تھکاتا ہی بس دیکھ اپنی طرف تیری قضا آگئی ہی یہ کہکر سمندر
سے کہا کہ جلد جلاد کو طلب فرمایئے کہ اُسکو آکر قتل کرے اگر اُسکے اسیری کی خبر لشکر اسلام مین ہو گئی
تو سب عیار یہان چلے آئینگے خود صاحبقران اُسکے قتل ہونے کی خبر پاکر آئین گے اُس وقت مشکل
ہو گی کوئی تدبیر مون نہ آئے گی یہ جو سمندر سے خواجہ نے کہا کہ اُسکو قتل فرمایئے بس سمندر نے حکم دیا
کہ جلاد کو حاضر کرو بس یہ حکم دینا تھا فوراً چوبدار دوڑا ہوا گیا اور جلاد کو لے کر دربار مین آیا یہان گرداب
اصلی نے بہت کچھ سماجت اور لجاجت کی اور بہت کچھ کہا سمندر نے نہ منظور کیا جو بات اُس نے
کہی خواجہ نے اُسکی بات رد کر دی اب سب اہل دربار کو یقین ہو گیا کہ یہ خواجہ ہین جو کہ گرفتار ہین اور یہ
گرداب ہین جو کہ قبل سے موجود ہین جب گرداب نے دیکھا کہ جلاد آتا ہی سمت مین مارے گئے اُسوقت
گرداب نے کہا کہ اے بادشاہ اگر تمنا میری ایک بات اور سماعت فرمایئے کہ میرا اور اُسکا منھ دکھلایئے
اور پھر ملاحظہ فرمایئے اگر مین عیار ہونگا تو میری صورت اصلی نکل آئے گی اگر وہ عیار ہو گا اُسکی صورت جو اصلی
ہو گی وہ اپنی صورت پر قائم رہے گا جو روغن عیاری سے بنا ہو گا وہ ظاہر ہو گا خواجہ نے کہا کہ ہان یہ دوسرا
فقرہ ہی اپنی صورت معجزے سے بنا کر آیا ہی وہ کبھی نہ سنینگے اُس وقت تو یہ کہے گا کہ مین اصلی ہون اُسکی
صورت معجزہ کی ہی یہ تو کبھی نہ ہو گا یہ کہکر یہی کرسی پر سے اُٹھکر ایک دھپ زور سے اُسکے سر پر ماری کہ سر
اُسکا بھنا گیا اُسکا مارنا تھا سب عیارون نے مارنا شروع کیا اس قدر مار پڑی کہ اُسکے حواس باختہ

ہوگئے تمام محو سوچ گیا ہاں سر کے گرے خواجہ نے کہا کہ جو ہمارے خاگردون سے اسکو نہ مارے گا ہم اُس سے نارامن ہونگے بھلا پھر کیون نہ ہر ایک مارتا نہ معلوم کسقدر مچھین اُسپر پڑگئین کوئی شمار نہین وہ مار کھاتے کھاتے بوہ گیا کہنے لگا توبہ ہوئی اب ایسی حرکت نہ ہوگی خدا وندکے واسطے معاف کر دو خواجہ نے کہا اچھا اب جانے دو توبہ کرتا ہی جب مارے فراغت ملی اُسکے حواس درست ہوے اتنے عرصہ مین بلاد بھی آگیا جیسے ہی بلاد کو آتے دیکھا اُسنے کہا کہ اے بادشاہ ایک بات اور میری عرض کے موافق امتحان فرمایئے وہ یہ بات ہی میرا جھوٹ سچ آپ پر ظاہر ہوجائے گا کہ کون سچا ہی اور کون جھوٹا اور کون اصلی ہی اور کون نقلی آپ اوراق جمشیدی ملاحظہ کیجیے صاف حال معلوم ہوجائے گا یہ جو اُس نے کہا سمندر نے بھی اپنے دل مین خیال کیا کہ سچ ہی دیکھ لو کیونکہ باہم جھگڑا پڑا ہی بس یہ خیال کرکے اوراق اُٹھائے کہ دیکھون اُدھر خواجہ نے دیکھا کہ اب راز ظاہر ہوا یہ اس نے بہت بُرا فقرہ کیا ہوشیار ہونا چاہیے جب سمندر اوراق دیکھے گا اُسکو معلوم ہوجائے گا کہ وہ گرداب اصلی ہی مین نقلی ہون بس سحر کرکے گرفتار کرے گا اب کوئی صورت مفر کی نہین ہی بس یہ خیال کرکے دل مین کہا کہ اگر یون ہی بیٹھے رہوگے تو بڑی خرابی ہوگی کیونکہ چارون طرف تجارے اُس کے شاگرد ہین ادھر ظاہر ہوا اُدھر انھون نے کمند مار کر پکڑ لیا اب کوئی تدبیر اور کرو بس خواجہ نے آہستہ سے گلیم نکالی اور دل مین خیال کر لیا کہ ادھر سمندر نے دیکھکر سر اُٹھایا ادھر مین نے گلیم اوڑھ لی خواجہ تو اپنا سامان کرکے بیٹھے اُدھر سمندر نے اوراق مین دیکھا ظاہر ہوا کہ یہ جو بندھا ہوا پکڑا ہی یہ گرداب اصلی تمہارا عیار ہی اور وہ جو کرسی پر بیٹھا ہی وہ خواجہ ہین تمہارا عیار سچ کہتا ہی تم نے اسے بیکار گرفتار کیا ہی یہ جو اوراق مین دیکھا سمندر شاہ کو حیرت ہوئی سر اُٹھاکر تصدیق کیا کہ سحر کرون اُدھر خواجہ نے نعرہ کیا کہ منم خضران بن عمر ثانی یہ نعرہ کرکے جست کی اور گلیم اوڑھ لی یہ جو نعرہ ہوا سب کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی ادھر سمندر نے سحر کیا کہ جس قدر اُس مقام پر لوگ موجود تھے اور شاگرد گرداب سب کے پانون زمین نے پکڑ لیے اب جو کرسی پر دیکھا تو خواجہ ندارد تھے کرسی خالی تھی سمندر نے سحر کرکے کہا کہ اسکو پکڑ لو یہ سنکے خواجہ کو سب ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ کہان ہی ایک خواجہ تو گرفتار ہین یہ دوسرے خواجہ کہان سے آئے سمندر نے کہا کہ ادھر اُدھر کیا دیکھتے ہو وہ جو کرسی پر بیٹھے ہوے ہین اب سب نے کرسی کی طرف دیکھا کرسی کو خالی پایا عرض کیا کہ ہم کسکو گرفتار کرین کرسی پر ہم کو کوئی بیٹھا ہوا نظر نہین آتا ہی یہ سنکے سمندر نے کہا کہ انکو تو کھولدو جو بیچارے بے قصور بندھے ہوے ہین مجکو بڑا دھوکا ہوا یہ سچ کہتے تھے کہ مین گرداب اصلی تمہارا عیار ہون خواجہ نہین ہون یہ جو بادشاہ نے کہا لوگون نے اُٹھکر گرداب کو کھولا گرداب سر جھکائے ہوے کھڑا تھا اور اپنے دل مین کہتا تھا کہ آج دربار مین میری بڑی ذلت ہوئی خود بھی کم بخت نے مارا اور خوب میرے شاگردون نے بھی مارا یہ تو یہ خیال کر رہا تھا اُدھر شاگرد گرداب کے پکارے کہ اے بادشاہ ہم پر کیون سحر کیا ہی ہم بے خطا ہین ہم پر سے سحر تو اُتاریے ہم اپنے اُستاد سے اپنا قصور معاف کرالین گے ہم سے بڑی خطا ہوئی ہی کہ ہم نے اپنے اُستاد کو مارا اگر انجان کی معاف ہی یہ جو اُنھون نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ مین نے تم سب پر اس لیے سحر کیا تھا کہ وہ تم مین پھر سحر مین گرفتار ہوجائے نہ معلوم کدھر چلا گیا ہوا ہی ادھر منھ سے کچھ نکلا ادھر وہ نائب مجکو گرداب سے بڑی شرمندگی ہوئی کہ مین نے اسکا کہنا نہ سنا اسکے کہنے پر عمل نہ کیا بیکار کو ذلت ہوئی یہ کہکر سحر سب پر سے اُتار لیا وہ لوگ اپنے مقام پر سے اُٹھے اور طرف گرداب کے چلے خواجہ طلسم

اوڑھے ہوے یہ تماشہ دیکھ رہے ہین اور ہنس رہے ہین وہ لوگ اگر داب اپنے استاد کے قدم پر گرے
اور کہا کہ استاد ہم سب کی خطا معاف فرمایئے مگر وہ سر جھکائے کھڑا ہی مگر جواب نہین دیتا ہی جب سب نے بہت
عاجزی کیا تو کہا کہ تم نے کیا کیا جب بادشاہ خود میری ذلت و رسوائی کا خواہان ہو اور میرے کئے پر عمل کرے ساحر ہو کر میری
دریافت نہ کرے تو تمہاری کیا خطا ہی جو میری قسمت مین تھا وہ ہوا اس قدر ساحر یہان موجود تھے ایک کو خیال
نہ آیا سب اندھے ہو گئے عقل کے ناخن کھو بیٹھے میرے کہنے کا کچھ نہ خیال نہ کیا مین لاکھ کہتا ہون کوئی سماعت
نہین کرتا ہی بڑے عجب کی بات ہی دوسرے کسی نے گرفتار بھی نہ کیا وہ بلا بھی گیا مجکو تو کسقدر بلا سیر کیا اسکو
کوئی گرفتار نہ کر سکا اگر مین یہ نہ کہتا تو کبھی نہ ظاہر ہوتا میری جان خفت مین جاتی جب مین نے دیکھا کہ اب
قتل ہوتا ہون تو مین نے پریشان ہو کر کہا کہ اور اق جمشیدی ملاحظہ فرمایئے اگر مین یہ نہ کہتا تو کچھ ظاہر نہ ہوتا
یہ سنکر ہرگز نہ کھلتا سمندر نے کہا کہ تم نے پہلے کیون نہ کہا ہی گرداب اس نے ایسی تقریر کی تھی کہ مجھے
یقین تھا مین کیا کہون اگر خود خداوند ہوتے تو وہ بھی دھوکا کھاتے خیر بھائی اب کچھ خیال اس بات کا نہ کرو
جو ہونا تھا سو ہوا خیر گذشتہ را صلوٰۃ گرداب نے جواب دیا کہ جی ہان بیشک ارشاد ہوا جسکو ذلت ہونی اسکو
ہوئی آپ کا کیا نقصان ہوا سمندر نے کہا کہ یہ تو تمہارا کہنا سچ ہی کہ تم کو بڑی ذلت ہوئی مگر کیا کیا جائے
اب ایسا کبھی نہ ہوگا تم اپنے مقام پر جا کر بیٹھو مگر عجب یہ ہی کہ وہ اس قدر جلد یہان سے چلا گیا نہ معلوم
کہان گیا گرداب نے کہا کہ کیا کہان ہوگا یہین چوبدارون مین یا خدمتگارون مین ملا کھڑا ہوگا پہلے
سب پر سحر فرمایئے پھر اور اق جمشیدی مین ملاحظہ فرمایئے جہان ہوگا معلوم ہو جائے گا یہ سنکے سمندر نے
سب پر سحر کیا اس کے بعد اور اق مین دیکھا نکلا کہ دربار مین ہی مگر نہ چوبدار کی صف مین ہی نہ خدمتگار کی صف
مین اب تو سمندر حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ ہی تو دربار مین مگر کسی صف مین نہین ہی اسنے سردارون
کی صف مین دیکھا کہ ان مین ہی نکلا نہین ہی مگر یہ معلوم ہوتا ہی کہ دربار مین ہی یہ دیکھکر بادشاہ نے اہل
دربار کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ یہ اچنبھا ہی کہ یہ تو اوراق سے ثابت ہوتا ہی کہ ہی دربار مین مگر کسی مین ملا نہین
کھڑا ہی یہ کسی صورت پر ہی یہ کیا بات ہی میری عقل تو نہین کام دیتی کہ کیا کرون کیا نکرون گرداب سر
جھکائے ہوے اپنی کرسی پر بیٹھا ہی کچھ کلام نہین کرتا ہے خاموش بیٹھا ہی یہ جو سمندر نے کہا تو
گرداب نے جواب دیا کہ میرے نزدیک بہتر ہوگا کہ آپ سیر کر دیکھیے جسمین کوئی دربار سے بدون
آپ کی اجازت کے نہ جا سکے اگر دربار مین ہوگا تو نہ جا سکے گا آخر عاجز ہو کر اپنے کو ظاہر کرے گا یہ تدبیر
معقول ہی یہ جو گرداب نے کہا گرداب کے پہلے صدا آئی کہ او گرداب تو بڑا بے غیرت ہی
اور بے حیا ہی کہ دنیا مین دوسرا کوئی نہین ہی اتنی بڑی ذلت سر دربار تجکو دی تیرے نمک حرامون کے
ہاتھ سے جو تیان کھلوئین اور سپر اور بے غیرت تجکو غیرت نہ آئی کیا کہون کہ تو نے سمندر کو ہوشیار کر دیا
کہ اور اق جمشیدی دیکھے ورنہ مین نے تیرا خاتمہ کر دیا تھا اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائے گا ایک
نہ ایک دن میرے ہاتھ سے تو مر ہی کر رہیگا بیکار میرے پیچھے پڑتا ہی دیکھ تک اٹھائے گا آیندہ تجکو اختیار ہی یہ جو
صدا آئی سب اہل دربار اور نیز گرداب اِدھر اُدھر دیکھنے لگا کوئی نظر نہ آیا گرداب نے کہا کہ سامنے آ اور ظاہر
ہو کر ہم کلام ہو تو ہم جانین یہ کیا کہ پوشیدہ ہوا اور پھر نکل جاؤ تو جانین کہ بڑے عیار ہو جواب ملا کہ یہ فقرہ کسی
اور کو دینا یہان جب جائین گے تو ہم سب کو آگاہ کر کے یون نہ جائین گے کہ تم کو خبر نہ ہو اس امر سے خاطر جمع رکھو
یہ صدا جو آئی عقب سے عشاق نہ طاقی کے آئی اس نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ میرے عقب مین کون ہی پہچانا تو
کہ ایک چیت اس زور سے پڑی کہ تمام دربار گونج گیا تاج سر سے گر پڑا یہ بہت ذلیل ہوا اتنے اقربا کی صدا

سے سب ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یہ کون تھا اُدھر عشاق نہ طاقی نے تاج اُٹھا لیا سر ہلا کر رہ گیا عرق ندامت
مین ڈوب گیا کہ خواجہ نے بڑھکر ایک چپت سر پر شملاق کے لگائی کہ اُسکو بھی چکرا گیا اسی طور سے سب اہل دربار
کے چپتین لگائین علاوہ اشفاق دسمندر و عشاق استاد سمندر و گلاب و دیگر سرداران
معزز کے کہ جنکی انکو فرصت مدنظر تھی اور جو لوگ انکے درمیان مین نہ پہنچے تھے وہ تو محفوظ رہے باقی سب کے
چپتین پڑین سمندر کو اس لیے چھوڑ دیا کہ بادشاہ ہی اسکو ایسی ذلت نہ دینا چاہیے عشاق نہ طاقی
سے تو از حد جلے ہوئے تھے اُس کے تو خون کے پیاسے تھے کیونکہ اُسنے بہت کچھ بُرا بھلا انکو کہا تھا انکو یہ منظور
تھا کہ جہان تک ہو اسکو ذلت و رسوائی ہو پر جو خواجہ نے چپت لگا کر دیا اب تو ہر ایک مارے خوف کے سر
جھکا کر بیٹھ گیا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ یہ تو بڑی بلا آئی ہے کسی طور سے جانی نہین ہے دیکھیے کیا ہوتا ہے جب
خواجہ سب کو سرفراز کر چکے خیال کیا کہ چلو اب یہان کیا کام ہے بہت عیاری کر چکے یہ خیال دل مین کر کے
فوراً گلیم اتاری جست کی سمندر کے سر پر سے پھر تاج لیا شملاق و امراق کی مندیل لی اور عشاق
نہ طاقی کے ایک لات اُس زور سے ماری کہ وہ پھر کر کسی پر سے زمین پر گرا اور اُسکا بھی تاج لیا وہان سے
گرداب کے سر پر آئے اُسکی بھی کلاہ عیاری لی اور کہا کہ لے مین جاتا ہون جسمین طاقت ہو وہ مجھکو
روک لے یہ کہتے ہوئے صحن مین آئے سمندر نے قصد کیا کہ سحر کر دن خواجہ صحن مین اتر کر طرف
دروازے کے چلے تھے کہ سمندر نے گرداب کے کہنے کے موافق یہ سحر کیا تھا کہ کوئی باہر نہ جا سکے اُنکو
دروازہ نہ دکھائی دیا اب تو خواجہ حیران ہوئے اور دل مین کہنے لگے کہ مین کیونکر یہان سے جاؤن بڑی مصیبت
ہوئی بُرے پھنسے خیال مین آیا کہ جست کر کے نکل جاؤن جست کی دیکھا کہ دیوار بلند ہو گئی اب سمندر
نے سنبھل کر حکم دیا کہ سحر کر کے اسکو گرفتار کر تو خواجہ نے جو یہ سُنا بہت پریشان ہوئے دل مین خیال
کرنے لگے کہ کیا کرون کیونکر یہان سے جاؤن اب امید قوی ہوئی کہ اسیر ہوئے بُرے پھنسے فوراً پاس
ہو گئی گھبرا گئے دعا کی خیال آیا کہ مندی برپا کر لو پس فوراً زنبیل سے نکال کر برپا کی اُس کے اندر بیٹھ کر
صحن مین اتر ے اور سامنے ایوان کے آراستہ کی ایک پلنگ نہین لگا ہوا تھا خواجہ اُسپر بہ آرام
لیٹے ہوئے تھے ایک کرسی بھی ہوئی تھی یہ جو واقعہ سب اہل دربار نے دیکھا نہایت حیران ہوئے سمندر
نے حکم دیا کہ سحر کر کے گرفتار کر لو بے شعور میری طرف پانون پھیلائے کس اطمینان سے لیٹا ہے اسکو کوئی
خوف اس بات کا نہین ہے کہ بادشاہ کے سامنے ایسی گستاخی کرتا ہون یہ جو سمندر کا حکم دینا تھا کہ جھوٹے
بڑے ساحر تھے انھون نے سحر کرنا شروع کیا خصوصاً عشاق نہ طاقی نے کہ خواجہ سے جلا ہوا بیٹھا تھا
سحر کرنے مین جان فرہادی کو لہ ترنج نارنج ماش کے دانہ بڑنے لگے ساحر آگ برسانے لگے تمام صحن دھوان
دھار ہو گیا مگر وہان کچھ اثر نہ ہوا سب سحر اُسکے قریب آکر برطرف ہو گیا اُسپر کچھ بھی اثر نہ کیا جب سب
سحر اپنا اپنا کر چکے سمندر نے سمجھا کہ اب خاتمہ ہو گیا ہو گا اب سحر کرنا کیا ضرور ہے جب وہ سحر برطرف ہوا دیکھا کہ
اُسی طور سے وہ مچولداری برپا ہے آپ اُسکے اندر مزے سے لیٹے ہین سب ساحر یہ کہتے ہوئے دوڑے
کہ پکڑ نا جانے نہ پائے یہ جو غل ہوا آپ ایک مرتبہ پلنگ پر سے اُٹھے اور یہ کہنے لگے کہ سونا دشوار کر دیا
نیند حرام ہو گئی کیا غل ہے کیا ہیہو وہ مرکت ہے یہ کہکر کرسی پر آکر سامنے سمندر کے بیٹھے اور پکار کر کہا کہ
اے سمندر شاہ کسی کو حکم دو کہ وہ مجھکو آکر گرفتار کرے یا آپ خود آکر گرفتار کرین سامنے آپ کے
بیٹھا ہوا ہون یہ سنکے سمندر نے کہا کہ خواجہ جاؤ کیون اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو مین اگر قصد کرون گا
تو گرفتار کر لونگا تم نے بہت پریشان کیا ہے مجھے تم پر رحم آتا ہے خیریت اسی مین ہے کہ تم یہان سے چلے جاؤ

خواجہ نے جواب دیا جب میرا جی چاہے گا مین جاؤنگا میرے اوپر کوئی حاکم نہین ہی مین اپنے دل کا
مختار ہون ابھی تو میرا جانے کو جی نہین چاہتا ہی جب جی چاہے گا چلا جاؤنگا پھر کسی کے روکنے سے
رکونگا نہین سمندر نے کہا کہ یہ بھی کوئی اندھیر ہی کہ نہین جانتے ہو کیا پرائے مکان پر قبضہ کر لیا ہی یہ بھی
کوئی زبردستی ہی جاؤ تم کو کوئی نہ روکے گا خواجہ نے کہا کہ ہم کو کون روک سکتا ہی کسکی طاقت ہی کہ ہمکو
دھوکا کھایا ہی کہ ہمین روکے جب ہم چاہین گے چلے جائینگے یہان ہمارا دل لگ گیا ہی سمندر نے کہا کہ
مین بمنت وسماجت کہتا ہون کہ آپ یہان سے تشریف لے جایئے مجھپر احسان ہوگا خواجہ نے کہا کہ
نہین آپ قصد میری گرفتاری کا کرین یا کسی ساحر کو حکم دین کہ وہ آکر مجھے گرفتار کرے مین بھی دیکھون
کہ آپمین کتنا دم ہی مین تو سامنے موجود ہون یہ کہکر گرداب کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ میان گرداب
آپ فرماتے تھے کہ سامنے آکر تقریر کرو تو مین جانون تو مین آپکے روبرو موجود ہون اگر کچھ دم ہی تو آپنے
گرفتار فرمایئے جب مین جانونگا کہ آپ بڑے عیار ہین یہ جو گرداب سے خواجہ نے کہا گرداب
نے جواب دیا کہ کیون قضا آئی ہی بہت چرب زبانی اچھی نہین ہی اپنی جان کا خیال کرو جو بادشاہ سلامت
فرماتے ہین اسپر عمل کرو ورنہ خراب ہوگے تم نے یہ شعر نہین سنا ہی سہ خلاف رہے سلطان راہے
جستن ✦ بخون خویش باید دست شستن ✦ خواجہ نے جواب دیا کہ مین تو نہ خراب ہونگا بلکہ تم اور
تمہارا بادشاہ خراب ہوگا یہ سنکے گرداب کو غصہ آیا اور قصد کیا کہ جاکر پکڑ لاؤن کہ اسکے ایک ساحر گرد
نے منع کیا اور کہا کہ یہ آپ کیا غضب کرتے ہین اسنا دیہ تو خیال فرمایئے کہ سب ساحرون نے سحر کیا
کچھ اثر نہ ہوا کوئی تو ایسی بات ہی کہ وہ یون بے خوف وخطر بیٹھا ہوا ہی کہین کوئی زحمت مین نہ گرفتار
ہوجایئے الٹی آنتین گلے پڑین جب ساحرون کے سحر نے نہ اثر کیا آپ ساحر نہین ہین جو سحر سے کام
لیجیے گا اور سحر کرکے گرفتار فرمایئے گا یہ جو شاگردون نے کہا گرداب خاموش ہورہا اور اپنے
مقام پر آکر بیٹھ رہا سمندر نے کہا کہ خواجہ جاؤ تم یہان کیون آگے ہو تم سے کوئی نہ بولے گا مین منع کیے
دیتا ہون خواجہ نے کہا کہ مین تمہارا کیا لیتا ہون ایک گوشہ مین بیٹھا ہون سمندر نے کہا کہ مجکو تم
سے خوف معلوم ہوتا ہی تم جاؤ تاکہ وہ خوف برطرف ہو خواجہ نے کہا کہ مین تو عشاق نہ طاقی اور
اسکی نانی کو قتل کرکے جاؤنگا یا تو نہین جاؤنگا یہ جو کہا عشاق نہ طاقی کو غصہ آیا اور گولہ اٹھاکر مارا کہ تمام
صحن دربار آگ سے بھر گیا شعلہ نکلنے لگے منڈھی کو کوئی ضرر نہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد سحر برطرف ہوا دیکھا
کہ خواجہ اسی طور سے بیٹھے ہوے ہین سب اہل دربار دیکھکر حیران ہوے خواجہ نے کہا کہ تم لوگ
بیکار سحر کرتے ہو جسکو دعوی ہو میرے پاس آکر مجکو گرفتار کرے یہ سنکے عشاق اٹھا اور کہا کہ رہجا
مین آتا ہون تو دون نہ مانے گا یہ کہکر اٹھتا تھا کہ سمندر نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ کہان جاتے ہو کچھ ہوش
درست ہین عشاق نہ طاقی نے کہا کہ اس عیار کو سزا دینے جاتا ہون سمندر نے کہا کہ کیون جان کے
پیچھے پڑے ہو یہ منڈھی معجزے کی ہے اسپر کسی کا سحر اثر نہ کرے گا عشاق نے کہا کہ مین پکڑ کر باہر
لیجاؤنگا سمندر نے کہا کہ یہ خیال خام ہی پس اسوقت ٹھہر جاؤ جب کوئی موقع ہوگا دیکھا جائیگا
عشاق کہنے سے سمندر کے ٹھہر گیا خواجہ نے کہا کہ اچھا جاتے ہین تم کو ہمارا یہان ٹھہرنا ناگوار
ہی یہ کہکر منڈھی سے کہا کہ مجکو باہر دربار کے پہونچا دے یہ جو کہا منڈھی مثل غبارے کے بلند ہوے
باہر کی طرف چلے سمندر نے اپنا سحر برطرف کر لیا کہ یہ چلا جاے عذاب نسب کا کٹے بس منڈھی
سن سے نکل گئے خلل ہوا کہ خواجہ جاتے ہین کوئی کچھ نہ کرسکا خواجہ نے چلتے وقت کہا کہ اے سمندر

سلام تمسکو ہو اب مین جاتا ہون جب میرا جی چاہے گا پھر آؤنگا یہ کہکر خواجہ تو چلے گئے دور جاکر
اترے سندھی کو نذر زنبیل کیا اب قران کی تلاش مین چلے کیونکہ جو کچھ مال ملا تھا سب اُس کے
پاس تھا قران نے وہان جب یہ غل دشور سنا تو فنس وغیرہ کو لے کر بھاگے کل مال متاع طلعت وزر نقد
و دردیان وغیرہ ایک مقام پر لاکر دفن کر چکے تھے مع اپنے کپڑون کے کہار جو آئے انھون نے کوئی
چیز نہ پائی اتنے مین غل ہوا کہ وہ حکیم صاحب نہ تھے بلکہ عیار لشکر اسلام کا انکی صورت بن کر آیا تھا ظاہر
ہوا سمندر نے لوگ دوڑ رہے تھے کہ جاکر وہ سب مال لے لو جو مین نے دیا ہی یہ جو لوگ آئے تھے
انھون نے وہان کسی کو نہ پایا کہارون کو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوے رو رہے ہین دریافت کیا کہ کلو ملازم
حکیم صاحب کہان ہی انھون نے کہا کہ ہم کو کیا معلوم ہی ہم سے کہا کہ تم روٹی وغیرہ کھاؤ مین یہان
بیٹھا ہون ہم لوگ چلے گئے یہان آکر کچھ نہ پایا کلو کا پتہ تک نہین ہی وہ لوگ یہ سنکے وہان سے طرف
دربار کے چلے گئے کہارون طرف اپنے مکان کے چلے جاتے تھے راہ مین آکر دیکھا کہ ایک مقام پر ایک
شخص ایک غار مین پڑا ہی جب مکان کے قریب پہونچے تھے باہم صلاح کی کہ نہ معلوم اسکو کیا ہوا ہی
جو یون گر پڑا ہی اسکو اٹھاکر اسکا مکان اس سے دریافت کرکے پونہچا دو باہم یہ تقریر کرکے غار مین
اترے قریب جاکر جو دیکھا تو کلو ملازم حکیم صاحب کا ہی بس انھون نے اسکو باہر نکالا بیہوش پایا تھا
ادھر اُدھر سے پانی لاکر اسپر چھڑک دیا ہوشیار کیا کلو کی جو آنکھ کھلی اپنے کو زمین پر پڑا ہوا دیکھا تھبرا کر
اُٹھ بیٹھا دیکھا کہ کہارین پوچھا کہ یہ کون مقام ہی اور مین کہان ہون مین تو حکیم صاحب کی سواری
کے ہمراہ چلا تھا یہان کیونکر آیا انھون نے جوابدیا کہ ہم کو کیا معلوم ہم گھر کو واپس جاتے تھے ہم نے
تم کو یہان پڑے ہوے دیکھا تم کو ہوشیار کیا وہ طلعت اور زر نقد جو کہ حکیم صاحب کو ملا تھا اور
دردیان وغیرہ تم نے کیا کین اُسنے کہا کہ کیسی مین کیا جانون مجکو خبر تک نہین ہی مین دربار تک
ہرگز نہین گیا کہارون نے کہا کہ واہ ہم نے خود تم کو دردیان دی ہین تم نے ہم سے خود کہا ہی کہ تم جاؤ
روٹی کھا آؤ ہم روٹی کھانے گئے روٹی جو کھاکر آئے تم کو اُس مقام پر نہ پایا فنس تک نہ تھی بلکہ
یہ آکر سنا کہ وہ حکیم صاحب نہ تھے بلکہ خواجہ عیار تھے جو اُنکی صورت بن کر آئے تھے وہ پہچانے
نہ گئے ہم وہان سے مایوس ہوکر چلے اس خیال سے کہ معلوم ہوتا ہی جب یہ امر کلو کو معلوم ہوا
وہ سب مال و اسباب لے کر اور فنس اور دردیان کہارون سے اُتر اکر مکان کی طرف چلے گئے یہان جو پہونچے
تو تم کو اُس غار مین بیہوش پایا پانی لاکر تمھارے منھ پر چھڑکا تم کو ہوش آیا بلکہ بادشاہ کے ملازم
یہان آئے تھے اُس مال کے ضبط کرنے کو تم کو جو نہ پایا تو چلے گئے تم نے یہ تدبیر اچھی کی مگر یہ بتاؤ کہ تم اس
غار مین کیونکر پہونچے کلو نے کہا کہ نہ معلوم تم کیا بک رہے ہو مین کسی امر سے واقف نہین ہون کیسا روپیہ کیسی
دردیان کیسی فنس کیسا طلعت کیسا روپیہ مین کسی بات سے واقف نہین ہون نہ معلوم مین کب سے یہان
پڑا ہون مجکو کچھ خبر نہین ہی مین سواری کے ساتھ تمھارے چلا تھا یہان پر جو پہونچا تو مجکو پیشاب لگا مین پیشاب
کرنے بیٹھا کہ کسی نے منھ پر میرے کچھ مارا کہ مین گر پڑا پھر مجکو خبر نہین کہ کیا ہوا انھون نے کہا اب معلوم ہوا
کہ تم کو بھی کسی نے بیہوش کرکے یہان ڈال دیا اور وہ تمھاری صورت بن کر ہمراہ ہوا تب کہارون نے
کلو سے کل حال کہا جو اُن کو معلوم تھا کلو وہ حال سُنکے وہان سے طرف حکیم صاحب کے مکان کے چلا کہار
اپنے اپنے مکان کو گئے کلو یہان آکر حکیم صاحب کے مکان پر پہونچا آواز دی کہ حکیم صاحب دروازہ کھولیے
مگر صدا نے برخاست کسی نے جواب نہ دیا پھر پکارا کیا بڑے عرصہ کے بعد آواز آئی کہ کون ہی اس نے

کہا کہ مین ہون کلو ملازم قدیم آواز نہ آنے کا یہ سبب تھا کہ حکیم صاحب نے منع کیا تھا کہ اگر کوئی آکر پکارے ہرگز کوئی جواب نہ دینا جب یہ خوب چلا یا تب کیسر نے حکیم صاحب سے عرض کیا کہ کوئی پکار رہا ہی مجکو تو کلو آپ کا ملازم قدیم معلوم ہوتا ہی حکیم صاحب نے کہا کہ دریافت کرو تب اُسنے آواز دی تھی جب اُسنے کہا کہ مین ہون کلو کیسر نے بموجب حکم حکیم صاحب جواب دیا کہ تمہارے باپ دادا کا کیا نام ہی اُسنے اپنے باپ دادا کا نام بتایا تب حکیم صاحب نے اُسے حکم دیا کہ کلو میرا ملازم ہی اسکو بلالو کیسر نے دروازہ کھول کر اُسے بلا لیا ایک زینہ بیچ تک مین حکیم صاحب کے پاس جانے کا تھا کلو اُسکے ذریعہ سے حکیم صاحب کے پاس ایوان آکر دیکھا کہ تمام کمرہ خالی پڑا ہی نہ کوئی کتاب ہی نہ کچھ اسباب ہی یہ کلو نے دیکھا اسکو کمال حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی دیکھا کہ حکیم صاحب تہمت باندھے ہوے بیٹھے ہین مگر مایوس ہین کلو نے جھک کر سلام کیا پوچھا کہ کیون مزاج کیسا ہی حکیم صاحب نے جواب دیا کہ اچھا ہون کلو نے عرض کیا کہ آج آپ مغموم و رنجیدہ کیون ہین حکیم صاحب نے جواب دیا کہ بھائی لٹ گیا وہ نامیار دزد تاریک جسکا نام خواجہ عیار ہی جسکی عیاریان مشہور ہین آکر سب مال و اسباب لوٹ لے گیا ایک کتاب تک نہ چھوڑی جو کہ مین نے اپنی عمر بھر مین جمع کی تھین مجکو کسی کام کا نہ رکھا یہ سنکے کلو سر پکڑ کر بیٹھ گیا اور افسوس کرنے لگا حکیم صاحب نے کہا کہ کلو تم دربار کا حال کچھ جانتے ہو کلو نے کہا کہ وہ نامیار میری صورت بن کر دربار مین گیا تھا کیا واقعہ ہو کلو نے کہا کہ مجکو کیا معلوم جو کلو پر گذرا تھا وہ سب بیان کیا اور کہا کہ کہارون کی زبانی مین نے اتنا سنا تھا کہ سمندر شاہ نے اسکو بہت کچھ دیا خلعت دیا بہت سا روپیہ دیا پھر دوا یون کے نام سے لیا وہ سب مال و اسباب لے گیا جو کہ آپ کی صورت بنا تھا یہان تک کہ جس فیل پر آپ سوار ہوکر دربار مین جاتے تھے وہ بھی لے گیا آپ کے کہارون کی وردیان بھی لے گیا بادشاہ کا تاج وغیرہ لے کر دربار سے نکل گیا کوئی کچھ نہ کرسکا اتنے مین ساحر وہان موجود تھے حکیم صاحب نے سنکے یہ مصرعہ پڑھا ؎ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت ؎ آئی نہ قسمت میرے مقدر مین تحریر تھی اے کلو اب تم دروازہ پر بیٹھو جو آوے اُس سے کہنا کہ حکیم صاحب باہر گئے ہین گھر مین نہین ہین مین اب کسی سے ملاقات نہ کرونگا یہ کہکر کلو کو رخصت کیا وہ بہت خوب کہکر اپنے مقام پر آکر بیٹھا حکیم صاحب پر تو یہ گذری حکیم صاحب اُس دن سے گوشہ نشین ہوے اب خواجہ کا حال سماعت فرمایئے یہ جو تلاش مین قران کے چلے تمام شہر مین اُسکو تلاش کیا کہین نہ پایا صحرا مین آئے یہان قران ثالث نے وہ سب مال ایک مقام پر رکھا تھا خود اُسکی حفاظت کر رہے تھے کہ خواجہ تلاش کرتے ہوے پہونچے خواجہ نے دور سے دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہی یہ اپنی صورت ایک ساحر کی بناکر چلے تھے وہان قران ہی ساحر کی شکل بنے ہوے تھے جب خواجہ قریب پہونچے قران نے خواجہ کو دیکھکر کہا کہ کون ادھر آتا ہی یہ مقام ہمارا ہی یہان کسی غیر کا دخل نہین ہوسکتا ہی قران نے جو یہ کہا خواجہ نے کہا کہ تمام زمین بادشاہ کی ہی کسی کا اُسپر قبضہ نہین ہی جہان جسکا جی چاہے وہ رہے ہم کو کوئی منع نہین کرسکتا ہی یہ کہتے ہوے قریب قران کے آئے قران بغلدہ یکدم گرم ہوگیا اُسنے کہا کہ ہم نے منع کیا اور تم نے نہ مانا بس اسی مین خیر ہی کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگے خواجہ نے کہا کہ کیا مجال ہی جو تو مجکو قتل کرسکے کسی کا صحرا پر اجارہ نہین ہی جسکا جی چاہے آئے جہان چاہے ٹھہرے کوئی صحرا کا مالک سوائے بادشاہ کے نہین ہی اگر یہ صحرا تمہاری ملکیت مین ہی اور تم اپنے کو اس صحرا کا مالک سمجھتے ہو تو قبالہ دکھاؤ ہم یہان سے ابھی چلے جائین جب قران نے کہا کہ مین یہ تین پانچ نہین جانتا ہون قبالہ وبالہ کیا چیز ہی ہم نے جہان قبضہ کرلیا وہ مال ہمارا ہوگیا بادشاہ کی کیا لیاقت ہی کہ وہ یہ

یہ مال تم سے لین جو کہ یہان سے حاصل ہوتا ہے یا اُس زمین پر قبضہ کر سکین جبکہ وہ یہ قدرت نہین رکھتے ہین تو اور کسی کی کیا بات ہے بس خیریت اسی مین ہے کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ پچھتاؤگے سربرتن نہ رہیگا خواجہ نے کہا کہ تیری بھی یہ قدرت ہے کہ ایک خدائی ہو کر یہ تکبر کرتا ہے یہ کہکر نیچہ پر ہاتھ ڈالا نہ ابھی خواجہ نے نیچا نکالا ہے نہ قران نے بس قران بغدہ اٹھا کر جھپک کر چلا خواجہ نے جو بغدہ دیکھا اور جست دیکھی گمان ہوا کہ یہ قران ہے اور دوڑی کہ قران وہ ٹھہرا کہ اسنون نے اپنی بائین آنکھ کا تل دکھایا قران کی جو نگاہ پڑی اُسنے پہچان لیا بغدہ پھینک کر اور دوڑکر قدمون پر گرا کہا کہ اُستاد غضب ہوا تھا کہ مین نے بغدہ مارا تھا ایسی صورت بنکر نہ آیا کیجیے کہ شک ہو خواجہ نے کہا کہ قران تم بھی تو ایسی صورت بنے تھے کہ مین نے بھی نہ پہچانا جب مین نے بغدہ دیکھا اور جست کو خیال کیا تو شک ہوا مین نے صدا دی تم ٹھہرے مین نے تل دکھایا قران نے کہا کہ جب مین نے تل نہ دیکھا تو مجکو آپ کا یقین ہوا اور نہ یقین نہ ہوتا مین یہ سمجھا تھا کہ کوئی ساحر ہے خواجہ نے قران کو گلے سے لگایا اور کہا کہ معلوم ہوا کہ تم بڑے خیر خواہ ہو یہ کہکر کہا کہ وہ مال سب کہان ہے قران نے کہا کہ موجود ہے خواجہ نے کہا کہ لاؤ بس قران نے زمین کھودی وہ مال نکالا غنس لاکر حاضر کی کوئی چیز ایسی نہ تھی کہ قران نے چھوڑی ہو بلکہ کہار دنکی مزدوریان جو کہ وہ نیچے پہنے ہوئے تھے وہ تک لے آیا کیونکہ وہ قران کے پاس رکھکر چلے گئے تھے کہ پھر آئین گے تو پہن لین گے خواجہ نے جو سب مال دیکھا بہت خوش ہوئے قران کو پھر گلے سے لگایا سب مال کشتیان و توڑے پوش و غنس وغیرہ سب اندر زنانہ چل گیا کہا کہ اے قران تم کیونکر پہونچے قران نے کہا کہ جب صبح ہوئی مین دربار مین آیا یہان موجود تھا کہ معلوم ہوا کہ بھگا حکیم صاحب کو لیکر گیا ہے مین چلا کہ چلکر کوئی عیاری کرون مین نے لوگون سے دریافت کیا کہ حکیم صاحب کہان رہتے ہین کسی نے پتہ نہ بتایا مگر ثوکت علی نے چلا تھوڑی دور چلا تو دیکھا کہ آپ بھگا سے باتین کر رہے ہین مین یہ دیکھکر ایک طرف کو پوشیدہ ہو گیا کہ آپ نے بھگا کو بے ہوش کیا اور اُٹھا کر غار مین ڈالا اور خود بھگا کی صورت پر طیار ہو کر چلے اسکے غضب مین بھی چلا آپ تو چلے گئے مین ایک مقام پر ٹھہر گیا تھوڑے عرصے کے بعد آپ نقس مین سوار چلے آتے تھے آپ نے کئی مرتبہ سر نکال کر کلو کو پکارا مین نے پہچان لیا کہ کلو ملازم ہے ایک مقام پر پیشاب کو بیٹھا مین نے تیر مار کر اسکو بے ہوش کیا اسکی صورت بنکر مین طیار ہوا اسکو اُٹھا کر غار مین ڈال دیا آپ اسکی صورت پر آکر ہمراہ ہو لیا آپ نے جب کہا کہ دربار مین جا کر خبر کرو مین جا کر خبر کر آیا پھر چلا آیا جو کچھ بعد اسکے حال گذرا وہ تو آپ کو معلوم ہے خواجہ نے کہا کہ مین نے یہ عیاری کی یون حکیم بنکر آیا جو کچھ گذرا سب ظاہر ہے مگر عیاری بگڑ گئی اُسکے بعد یہ عیاری کی وہ بھی بگڑی مگر مین نے سمندر کے عیار کو بہت مار کھلوائی خوب اُسکے شاگردون سے مار پڑوائی خوب اُنھون نے مارا اور بہت ذلیل کیا ہوا قران بہت ہنسا خواجہ نے کہا کہ اے قران اب لشکر کو چلاؤ قران نے کہا بہت خوب بس خواجہ و قران طرف دربار لے آئے اور اپنے لشکر کی طرف چلے انکو تو راہ مین چھوڑ دیا پہلے حال دربار سمندر کا سنیے کہ جب خواجہ وہان سے چلے آئے دربار خالی ہوا سمندر نے کہا کہ خوب ہوا کہ یہ بلا گئی اُسنے تو اچھا نہ دیکھا کیون گرداب آج تو بڑی خرابی ہوئی سنتے ہی گرداب نے کہا کہ مین کیا عرض کرون مین لاکھ کہا آپ کو سمجھایا تھا مگر آپ کے خیال مین نہین آتا تھا مین کیا کرتا جب عاجز ہوا تب مین نے کہا کہ آپ اوراق جمشیدی مین دیکھیے تاکہ آپ کو خیال ہو خیر سیر سے اس کہنے سے آپ کو خیال تو آیا ورنہ میری جان جاتی سمندر نے کہا کہ اب بتاؤ کیا کیا جائے گرداب نے کہا کہ مین ضرور عیاری کرکے اسیر کرونگا آپ اطمینان رکھین سمندر نے کہا کہ اچھا عشاق نہ طاقی نے کہا کہ مین تو جاتا ہون اپنا ابر سحر لیکر آتا ہون اب مین اُن سب کو قتل و غارت کرکے آؤنگا میری نانی کی نسبر رکھیے گا سمندر نے کہا اچھا ایکی عشاق کے اُس مرتبہ سے زیادہ چوٹ آئی ہے وہ بہت برہم ہے نیبوقت اپنے مقام پر سے اُٹھ کر صحن مین آیا اور محنت سے سحر تیار کرکے طرف اپنے مقام کے روانہ ہوا اسکے جانے

کے بعد سمندر نے حکم دیا کہ فلان مقام پر شعلہ کی مسہری بچھوا دو اور اسقدر پہرہ چوکی مقرر کرو بموجب حکم سب بندوبست ہوگیا جب یہ حکم سمندر دے چکا اور مسہری اُسکے ملازم اُٹھا کر لے گئے اُسکے بعد سمندر نے اہل دربار سے کہا کہ مین دیکھتا ہون کہ عشاق کو اپنے سحر پر بہت غرور ہی اُسکو بڑا غرہ ہی سب نے کہا کہ یہ آپ بجا فرماتے ہین اُسکی تقریر سے ثابت ہوتا ہی اگر ایسا غرور کریگا تو خراب ہوگا سمندر نے کہا کہ دیکھنا کیسا خراب ہوگا ہم کو کیا یہ کہکر خاموش ہوا کہ وہ لوگ آئے جو مال حکیم صاحب کا بحکم سمندر لینے کو گئے تھے اُنھون نے آکر عرض کیا کہ ہم وہان گئے جہان حکیم صاحب کی قنس رکھی ہوئی تھی نہ ہم نے کلو کو دیکھا نہ کچھ مال پایا بلکہ کہار بھی بیٹھے ہوئے رو رہے تھے ہم یہ حال دیکھکر چلے آئے سمندر نے کہا کہ آخر کیا ہوا وہ مال کون لے گیا گرداب نے کہا کہ جس طور سے عیار حکیم بنکر آیا تھا اُسیطرح کلو بھی کوئی عیار ہوگا جب یہان غل ہوا ہوگا کہ خواجہ ہین حکیم صاحب نہین ہین وہ سب مال لیکر فرار کر گیا سمندر نے کہا کہ اسقدر مال اور اُسکے ساتھ قنس بھی ہی گرداب نے عرض کیا کہ آپ اسکو نہین سمجھ سکتے ہین یہ عیاری کے طریقے ہین یہ کہکر گرداب نے عرض کیا کہ کسی کو روانہ کرکے حکیم صاحب کی تو خبر منگائیے کہ اُنپر کیا گذری یہ جو گرداب نے کہا سب اہل دربار نے بھی گرداب کے قول کی تائید کی سمندر نے گرداب سے کہا کہ ہی گرداب تم ہی جاؤ بلکہ یہ پانچ ہزار روپیہ لیتے جاؤ میری طرف سے مزاج پرسی کرنا یہ روپیہ دینا نہ معلوم میرے بھگا پر کیا گذری کہ وہ ابھی تک نہین آیا سب نے کہا کہ جی ہان اُسکی خبر نہ معلوم ہوئی یہ کہکر سمندر نے درخواست کیا سب اپنی اپنی طرف گئے خواجہ کی توریف کرتے ہوئے چلے کوئی کچھ کہتا تھا کوئی کچھ کہتا تھا ایک نے کہا کہ کیا ذلیل کیا ہی عشاق کو اور کیسا ذلیل کیا ہی گرداب کو یہ عیاری بڑے غضب کی کی تھی اسی طرح سے ہر ایک باہم کلام کرتا تھا اور چلا جاتا تھا اپنے اپنے مکان پر ہر ایک پہونچا باطمینان تمام بیٹھے اُدھر سمندر داخل محل ہوا گرداب جو دربار سے اُٹھا شاگردون کو رخصت کیا خود روپیہ لیکر حکیم صاحب کے مکان کی طرف چلا راہ طی کرکے مکان پر پہونچا آواز دی کسی نے جواب نہ دیا بلکہ کلو بیٹھا ہوا تھا جب یہ بہت چلایا تب کلو نے کہا کہ کون ہی اسنے کہا کہ مین ہون عیار بادشاہ گرداب نقب زن مجکو بادشاہ نے بھیجا ہی حکیم صاحب کے پاس آیا ہون کلو نے کہا کہ حکیم صاحب باہر گئے ہین گرداب نے کہا کہ کب کہا کہ آج صبح کو پوچھا کہ کب آئینگے کلو نے کہا کہ یہ ہم کو نہین معلوم ہی کچھ کہکر نہین گئے تھے گرداب نے کہا کہ اچھا جب آئین تو اُن سے کہدینا کہ گرداب آیا تھا کلو نے کہا کہ اچھا گرداب وہان سے وہ روپیہ لیکر چلا پھر خیال آیا کہ روپیہ تو بادشاہ نے حکیم صاحب کو بھیجا ہی دیدو اگر واپس لیجاؤن بادشاہ یہ کہین کہ تم واپس کیون لائے اُنکے گھر مین دیدیا ہوتا اگر حکیم صاحب نہ ملتے تو کیا جواب دوگے یہ خیال کرکے روپیہ لیکر پھر آیا اور کہا کہ کلو یہ روپیہ لے لو بادشاہ نے روپیہ بھیجا ہی کلو نے کھڑکی کھول کر جو جھانک مین لی تھی روپیہ لیا گرداب نے کہا کہ دروازہ کیون نہین کھولتے ہو کہا کہ حکیم صاحب منع کرگئے ہین بس گرداب روپیہ دیکر چلا کہ حکیم صاحب کو خبر ہوئی کہ گرداب عیار روپیہ دے گیا ہی بادشاہ نے بھیجا ہی حکیم صاحب بہت خوش ہوئے کلو نے جاکر روپیہ حکیم صاحب کو دیا حکیم صاحب نے وہ روپیہ اندر بھجوا دیا کلو چلا آیا اب راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان کی تو یہ حالت ہی اُدھر تشکر اسلام کا حال سماعت ہو کہ یہان بادشاہ نے دربار کیا سب سردار حاضر دربار ہوئے اور سب عیار مگر خواجہ برق ثانی و ضرغام ثانی نہ آئے صاحبقران نے اہل دربار سے کہا کہ کل سے نہ برق کا پتہ ہی نہ ضرغام کا نہ خواجہ کا یہ تینون صاحب کہان گئے ہین سب نے عرض کیا کہ نہ معلوم کہان گئے ہین معلوم یہ ہوتا ہی کہ انھون نے خیال کیا کہ لڑائی موقوف ہی کسی طرف گئے ہون گے کہ چالاک ثانی نے عرض کیا کہ پرسون خواجہ نے مجکو طلب کرکے کہا تھا کہ ای چالاک ابھی تو لڑائی

موقوف ہی ذرا مین شہر کی سیر کرا دون تم یہان کا بندوبست کر لینا وہ پرسون سے شہر کی سیر کو گئے ہین صاحبقران نے
فرمایا کہ یہ امر ہی کچھ نہ کچھ عیاری ضرور کرینگے یہ فرما کر ادھر اُدھر کی باتین ہونے لگین کہ قریب دوپہر کے ثانی
وضرغام ثانی حاضر دربار ہوئے بادشاہ اور صاحبقران کو سلام کیا بادشاہ نے فرمایا کہ کہان گئے تھے کہا کہ کیا عرض کرین
اُستاد نے پرسون سب کو جمع کر کے کہا تھا ابھی تو لڑائی موقوف ہی ذرا مین شہر کی سیر کرا دون چنانچہ مہتر جالاک ثانی کو برائے
حفاظت لشکر چھوڑ گئے تھے ہم نے جو یہ سُنا تو ہم بھی شہر کی سیر کو چلے گئے خوب سیر کی آج صبح کو دربار مین سمندر شاہ
کے گئے دربار خوب آراستہ ہی ہر طرح کا سامان ہی چنانچہ اُستاد بھی تھے کوئی عشاق نہ طاق ہی وہ اپنی نانی شعلہ جادو
کو برائے علاج لیکر آیا ہی وہ علیل ہی چنانچہ کوئی حاذق طبیب الحکمت ہین اُنکو سمندر نے طلب کیا تھا اُستاد کسی نہ کسی
سے اُنکی صورت بنکر آئے بہت کچھ مال واسباب پایا بڑی عزت ہوئی نبض وغیرہ دیکھی نسخے تحریر فرمائے دوا کے
نام سے مال لیا آج تو قریب ایک لاکھ سوا لاکھ کے روپیہ پایا ہی جو دوا بنا کر دی اُس مین سب زہر تھا وہ اپنی نانی
ساحرہ ہی کہ مری تو نہین مگر حالت اُسکی اچھی نہین ہی مگر یہ عالم ہی کہ ہمہ تن سحر کی بنی ہوئی ہی اُسنے بذریعہ سحر کے سب
دواؤن کا نام اور اُنکی تاثیر دریافت کر کے چاہتی تھی کہ اُستاد کو اسیر کر لین مگر اُستاد کب ہاتھ آتے ہین بہت کوشش
بھاگ گئے ہم اُسی مقام پر موجود تھے کہ جب یہ واقعہ ہوا پھر وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی کہ بارگاہ مین تا طلوع گیا کہ
خواجہ حکیم صاحب کی صورت بنکر آئے تھے پہچانے گئے بھاگے ہین لشکر مین نہ جانے پائین دربار سے باہر نکلنے
پائین بہت بہت سمندر نے کوششین کین کچھ پتہ نہ چلا آخر کو عاجز ہو کر اوراق جمشیدی دیکھے ہم تو باہر چلے
آئے تھے باہر سُنا تھا کہ چوبدارون مین تلاش ہوئی کیونکہ سحر نے خبر دی وہان سے ملے خدمتگار دونون تلاش کیے
گئے خواجہ نے جست کر کے سمندر کا تاج لیا شملاق وزیر کی مندیل عشاق نہ طاقی کو ایسی لات ماری کہ وہ
کرسی پر سے گر پڑا ہم سب خبرین باہر کھڑے ہوئے سُن رہے تھے کہ ایک مرتبہ غل ہوا کہ پکڑا جانے نہ پائے خواجہ جست
کر کے باہر آئے درگاہ سالار نے روکا خواجہ نے اُسکو طمانچہ مار کر بیہوش کیا خود بھاگے اُنکے عقب مین سمندر کا
عیار بھی چلا تھا وہ آیا اور تلاش مین چلا جب ہم نے دیکھا کہ خواجہ دربار سے نکل کر چلے ہم بھی وہان سے طرف
اپنے لشکر کے چلے ہم کو تو معلوم تھا کہ خواجہ دربار مین پہونچ گئے ہونگے یہان جو آکر دیکھا تو خواجہ کو نہ پایا نہ معلوم
کدھر چلے گئے رہین صاحبقران نے یہ سُنکے فرمایا کہ وہ اور کسی طرف چلے گئے ہونگے آتے ہونگے خیر معلوم ہوا کہ انھون
نے یہ کارروائی کی ہی پس جب یہ اہل دربار کو معلوم ہوا کہ عشاق نہ طاقی آیا ہی کوکبہ اور سہراب درغزالان
اور آفاق نے صاحبقران سے عرض کیا کہ بہت بڑا ساحر ہی یہ ایسا ساحر ہی کہ اُسنے آجتک ایوان تاجدار کو جو کہ خداوند
نہ طاق ہین خراج نہ دیا اُسکے خوف نہ کیا بڑا بیخوف ساحر ہی اُسنے بارہ برس کی محنت مین ایک سحر تیار کیا ہی برق
نے عرض کیا کہ جی ہان اُس سے سمندر سے اقرار ہوا ہی کہ جب نانی امان اچھی ہو لین گی تو مین اہل اسلام سے مقابلہ
کرونگا اور اُن سب پر سحر گرا کر خاتمہ کر دونگا سمندر نے کہا کہ اچھا اسی سبب سے سمندر نے اسکندر کو کوششین
کر کے حکیم صاحب کو طلب کیا تھا اُن سب نے کہا کہ وہ ایسا ہی ساحر ہی اگر اُس نے سمندر سے اس امر کا اقرار
کر لیا تو بڑا غضب ہوا اُسکے سحر کا کوئی جواب دینے والا نہین ہی سمندر خود اُس سے مقابلہ نہین کر سکتا ہی اور
اگر اُسکی نانی اچھی ہوئی وہ بڑی ساحرہ ہی دیامہ وشمامہ کے ساتھ کی کھیلی ہوئی ہی دراصل سحر مجسم ہی آپ
نے برق وغیرہ کی زبانی سماعت فرمایا کہ مرتی تھی اور کوئی حالت اچھی نہین ہی اس پر یہ حال ہی کہ سحر ایسا
قالبو مین ہی کہ جس چیز کو چاہا دریافت کر لیا اُسنے جواب دیا کہ ایسی ساحرہ سے خدا بچائے صاحبقران نے
فرمایا کہ خدائے ما بزرگ است مجکو کوئی خوف نہین ہی میرا وہ کریم حافظ اور مالک ہی بموجب مصرع دشمن
اگر قویست نگہبان قوی تر است پس کیا ضرورت ہی کہ ہم خوف کرین کوئی نہ کوئی اُسکے قتل کا سامان پردہ

غیب سے پیدا ہوگا وہ خالق برحق کسی نہ کسی کو روا نہ فرمائیگا کہ وہ اُسکو قتل کریگا کوئی دوسرا سامان کریگا پیش از مرگ
واویلا کرنے سے کیا حاصل اگر وہ ابر بھر لیکر آئیگا تو کوئی ایسی برق غضب اُس پر گریگی کہ وہ مع ابر سمیت خاک
سیاہ ہوگا یہ حسرت اُسکے دل مین باقی رہیگی کہ مین نے لشکر اسلام کا خاتمہ نہ کیا اگر ہماری قضا اُسکے ہاتھ سے آئی ہے
اور موت ہم کو یہان لیکر آئی ہے تو ہم کیا کر سکتے ہین کوئی ہمارا زور نہین ہے ہم بالکل مجبور و ناچار ہین موت سے
کہان بچ کر جا سکتے وہ تو ہر مقام پر آسکتی ہے جب کہ بڑے بڑے نبی اور ولی بھی نہ بچ سکے تو ہم کیا ہین جنکے لیے
زمین و آسمان خلق ہوا ہے جو باعث ایجاد عالم و بنی آدم ہین جب وہ اس امر سے نہین محفوظ ہین تو ہم کیا ہین
بس جب کہ یہ امر بالکل ظاہر ہے تو اس امر سے خوف کرنا کہ بہت زبردست ساحر ہے اور وہ ساحرہ زبردست
ہے مرنے والے کے نزدیک سب ایک ہے خواہ زبردست ہو خواہ زبردست بس جیسی وہ ہم پر ڈالیگا ہم برداشت
کرینگے کوئی خوف نہین ہے اگر آیا ہے تو آنے دو ہماری قضا نہین ہے تو ہمارا کچھ نہین کر سکتا ہے ایک مومی تن بھی نہ
کم کر سکے گا اگر قضا ہے اُس پر کیا سخر ایک طفل شیر خوار ہمارے لیے کافی ہے کسی شاعر کا شعر ہے شعر روز یکہ قضا
باشد و روز یکہ قضا نیست ۔ روز یکہ قضا نیست در و مرگ روا نیست ۔ پس اس امر سے کیا خوف ہے سب نے
عرض کیا کہ ہم نے اس خیال سے نہین عرض کیا ہے کہ ہم کو موت سے اندیشہ ہے بلکہ جو امر تھا ہم نے اس کو
بطور ذکر کے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ مین نہین کہتا ہون کہ آپ لوگون نے کسی خوف کے سبب
سے بیان فرمایا بلکہ اُسکی حالت بیان کی یہ تو خوب امر کیا کہ ایک امر سے آگاہ کر دیا کہ حالت غفلت مین
تو نہ دھوکا اُٹھائین اپنے بچنے کی تدبیر کرین بچانا نہ بچانا اُسکے اختیار مین ہے اپنے حفاظت کی ضرور ذکر لازم
و واجب ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ تم کوشش کرو اُسکے پورا کرنے کا ہم کو اختیار ہے پس ہر ایک کو اپنی حفاظت
لازم ہے سب نے عرض کیا کہ اسی خیال سے ہم نے خدمت والا مین عرض کیا کہ بعد کو یہ نہ الزام ہو کہ ایک امر
سے واقف تھے پھر ہم کو خبر نہ کی صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون نے خوب کیا یہ امر تو دانائی ہے خلاف نہ
تھا بلکہ دوستی اور خیر خواہی کے مرتبہ پر ہے یہ فرما کر خاموش ہو رہے سب اہل دربار خاموش بیٹھے ہین
سب کو یہ فکر ہے کہ خواجہ کہان چلے گئے ہین آج بادشاہ نے دربار برخاست نہ فرمایا ہے اسی طور سے آراستہ
ہے سب متفکر بیٹھے ہین کہ ایک مرتبہ دربار گاہ سے خواجہ قران نظر آئے کیونکہ یہ سب مال و اسباب قران
سے لیکر نذر زنبیل کر کے طرف لشکر کے روانہ ہوئے تھے قران سے اقرار کیا تھا کہ آج کی خدمت اور اُس روز
کی محنت کا وہ جو تم نے میری جان بچائی تھی تم کو آج صلہ دون گا سب کے روبرو تاکہ اور عیار حسد
کرین بدین سبب قران بھی ہمراہ تھے جب داخل بارگاہ ہوئے تھے تو قران سے کہا تھا کہ مین
کہونگا کہ مجکو کچھ نہین ملا برق و ضرغام وہان موجود تھے اُنھون نے سب حالت دیکھی ہے وہ ضرور
کہین گے کہ ملا کیون نہین یہ ملا وہ ملا خلعت پایا اتنا روپیہ پایا اُسوقت مین جواب دونگا کہ جو کچھ ملا تھا
جب یہ ظاہر ہوا کہ مین خواجہ عیار ہون حکیم صاحب نہین ہون شہندر نے سب ضبط کرا لیا ایک خبہ تک
تو چھوڑا نہین قران گواہ ہین انھین کے پاس تھا یہ کیا کر سکتے تھے شہنشاہ سے تم کہنا کہ خواجہ سچ کہتے ہین
قران نے جواب دیا کہ بہت خوب یہ امر قران کو سمجھا کر آئے تھے منھ بنائے ہوئے ایک عالم یاس جیسے کوئی
کسی صدمہ مین مبتلا ہوتا ہے منحوس صورت منھ پر گرد کلفت عجب حالت یہ جو حال سب نے دیکھا اپنے
اپنے دل مین کہا کہ نہ معلوم کیا ہے جو خواجہ اس صورت سے آئے ہین انکو تو خوش آنا چاہیے کہ بڑا
مال ملا ہے برق اور ضرغام کے روبرو اہل دربار تو یہ خیال کر رہے ہین کہ خواجہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھے
مگر سر جھکائے ہوئے نہ کسی سے کچھ کلام کیا نہ کسی طرف دیکھا صرف بادشاہ صاحبقران کو سلام

کیا تھا اور نہ کسی کی طرف متوجہ ہوئے قرآن نے پہلے باد تمام صاحبقران کو مجرا کیا اُسکے بعد سب اہل دربار سے صاحب سلامت کی اور اپنی خشت زرین پر کھڑے ہوئے اسی طور سے خواجہ بڑی دیر تک اپنی کرسی پر بیٹھے رہے جب عرصہ ہوا اور کچھ کلام نہ کیا تو صاحبقران نے خود خواجہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ کیون خواجہ مزاج کیسا ہی مغموم کیون ہو کیا ہوا کیا کچھ نقصان ہوا ہی جو اُسکا صدمہ ہی اسوقت جو تم آئے ہو تو مین تمھاری عجب حالت پاتا ہون آج کئی دن کے بعد آئے ہو پرسون دربار مین آئے تھے ابھی برق و ضرغام کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ تم پرسون سے شہر سمندریہ کو گئے تھے سیر کرنے کو تم نے وہان کی کوئی حالت نہ بیان کی کہ وہ شہر کیسا ہی اور رعایا کیسی ہی دربار سمندر کی کیا حالت ہی اسکا کیا سبب ہی جب تم کہین جاتے تھے اول تو ہم کو آگاہ کرتے تھے جب وہان سے واپس آتے تھے تو جو حالت ہوتی تھی وہ بیان کرتے تھے آج نئی بات ہی یہ جو صاحبقران نے فرمایا خواجہ نے سر اُٹھاکر ضرغام اور برق ثانی کی طرف دیکھا اور دیکھکر صاحبقران کو جواب دیا کہ اُن دونون نے تو آپسے حالت شہر کی بیان کی ہوگی کیونکہ یہ بھی تو وہان گئے تھے اور دربار کی بھی حالت دیکھی دربار مین بھی موجود تھے سب حال انپر ظاہر ہی مین کیا بیان کرون جو انھون نے دیکھا ہی وہی مین نے بھی اور صدمہ کا جو سبب آپ نے دریافت فرمایا اُسکا سبب یہ ہی کہ ہم کو اس امر کا خوف ہی کہ وہ ساحر آیا ہی کہ جو ایک دم مین تمام لشکر کو تباہ کردیگا ایک کو زندہ نہ رہنے دیگا بس اس امر کا صدمہ ہی کہ یہ ایسے ایسے جوانان قوی تن و سرداران صف شکن و نامداران تیغ زن قتل ہونگے اور کیا کیا صورتین خاک مین مل جائینگی یہ وہ لوگ ہین کہ انکو صاحبقران اول و ثانی نے و نیز آپنے اور دیگر اولاد صاحبقران نے کس محنت اور اپنے خون جگر کو صرف کرکے جمع کیا مدت سے اس لشکر مین وہ لوگ ہین جو کہ صاحبقران اول و ثانی کے ہمراہ جنگ کے ٹکڑے ہین قوت بازو و نور نظر ہین وہ بھی قتل ہونگے اس لشکر کے تباہی کے دن آئے گا ہر لشکر پر تباہی آئیگی یہ باغ بیخزان ایک پل مین برباد ہوگا گل چین اجل آکر ہر گل رعنا کو چن لے جائیگا خاک اڑنے لگے گی کوئی ایسا نہ ہوگا کہ ان بیچارونکی قبرین بنائے اسکا صدمہ ہی گو مین نے تدبیر کی تھی مگر کیا کرون تقدیر مین تو رحمت بدی تھی کیا ہوتا ہی نقصان بھی ہوا مگر کچھ نہ حاصل ہوا ہماری تو وہ مثل ہوئی کہ یکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ مین نے یہ خیال کرکے عیاری کی کہ یہ لشکر اسلام اسکے شر سے محفوظ رہے مگر کچھ عیاری بگڑ گئی مین پکڑا گیا تھا خیر مین تو اپنی جان حکمت عملی سے بچاکر چلا آیا یہ کہکر خواجہ نے اپنا شہر مین جانا رات اُسی شہر مین بسر کرنا صبح کو دربار مین جانا عشاق کا آنا مع اپنی نانی کے سمندر سے کہنا سمندر کا شکایت کرنا اُسکا اقرار کرنا کہ جب نانی امان صحت پالین گی تو مین مقابلہ کرونگا سب لشکر اسلام کو تباہ کرونگا سمندر نے حکیم صاحب کو رقعہ تحریر کیا برائے طلب مین نے روپیہ صرف کرکے بھنگا کو گرفتار کیا حکیم صاحب کے مکان پر گیا انکی صورت بنکر آیا صرف اس خیال سے کہ اُس لکاتہ کو قتل کرون وہ یون ظاہر ہوگیا ایسی ساحرہ تو مین نے دیکھی نہین خیر جو کچھ ملا تھا وہ سب سمندر نے آدمی بھیجکر ضبط کرالیا میری عیاری کا حال تو سُنا ہوگا برق ثانی ضرغام ثانی سے افسوس اسکا ہی کہ روپیہ بھی صرف ہوا آئی ہوئی رقم بھی ہاتھ سے گئی پھر وہ بھی انجام نہ ہوا جسکے خیال سے سب امر کیا تھا کہ یہ لکاتہ قتل ہو اُسکے بعد عشاق کو قتل کرون مگر اجل کیا خراب تقدیر ہی کہ جو کام کیا بگڑ گیا کچھ نہ ہوا نقصان الگ ہوا پھر وہ بھی صدمہ رہا کاش کام ہوجاتا نقصان ہوا تھا ہوتا صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ یہ کیون نہین کہتے کہ دیکھیے ہم عیاری کرکے آئے ہین ایک تقریر بیکار بیان کرنے سے کیا حاصل لشکر کے لوگون کو خوف دلانا انکے دلون کو جو کہ اسوقت مثل فولاد کے سخت ہو رہے ہین نرم کرنا اور جنگ کی طرف سے بیزار کرنا یہ تمھاری دانائی سے بالکل بعید ہی خواجہ تم کو یہ لازم نہین ہی یہ جو تم نے کہا کہ بہت ساحر زبردست ہی

تو ساحر مشمش اور دیامہ اور شمامہ سے زیادہ زبردست ہی جب انکو تمھارے دادا نے قتل کیا تو اسکی کیا اصل ہی
تم بھی تو انھین کے پوتے ہو اور کسی مرتبہ پر ہو ضرور قتل کروگے صاف کیون نہین کہدیتے کہ ہم کو روپیہ دو ہم نے کوشش
کی ہی گو ہم کو بہت کچھ روپیہ ملا ہی خواجہ نے کہا کہ یہ آپ کا گمان غلط ہی کہ مجکو بہت ملا ہی مین نے تو پہلے عرض
کیا کہ وہ سب مال سمندر نے ضبط کرا لیا قران کے پاس تھا بیچارہ قران اکیلا کیا کرتا کیون بھئی قران مین
جھوٹ تو نہین کہتا ہون قران نے سر جھکا کر کہا کہ جی نہین بھلا آپ جھوٹ فرمائینگے خواجہ نے کہا کہ سنیے
قران کیا کہتے ہین صاحبقران نے کہا کہ سچ ہی خیر یہ فرمایئے کہ وہان سے جو نکلے تھے کہان گئے تھے خواجہ
نے کہا کہ کیا عرض کرون مین نے یہ خیال کیا کہ چل کر اور کچھ عیاری کرون مگر پھر نہ بن پڑی وہ بھی عیاری
خراب ہوئی نہ معلوم کس کا منہ دیکھکر اٹھے تھے کہ جو کام کیا وہ خراب ہوگیا صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو
کیا عیاری کی تھی خواجہ نے دوسری عیاری جو کہ کی تھی بیان کی اور کہا کہ مین نے تو چاہا تھا کہ سب کو
قتل کرون مگر وہ بھی نہ ہوا بلکہ یہ معلوم ہوا کہ عشاق اب جائیگا اور ابرسحر لاکر مقابلہ کریگا وہ یہ کہتا تھا کہ مین اب یہ
نہ انتظار کرونگا کہ نانی اماں اچھی ہولین بلکہ پہلے مقابلہ کرکے انکا خاتمہ کرونگا کیونکہ انھون نے آپکو بھی پریشان کیا
ہی اور نیز مجکو بھی پریشان کیا ہی خصوصاً اس عیار نے صاحبقران نے فرمایا کہ کیا کہا خواجہ نے کہا کہ میرے
روبرو تو نہین کہا تھا پان کہتا تھا کہ مین جاکر ابرسحر لاتا ہون مین نے گو اسکی سزا اسکو دی ہی مگر دربار دلیل
کیا ہی ایسی سزا دی ہی کہ تمام عمر یاد کریگا صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ یہ ہی تو سبب ہی جو وہ زیادہ برہم
ہی خیر خدائے مانبرگ است یہ فرماکر خواجہ کو پانچ ہزار روپیہ منگا کر دیئے اس خیال سے کہ خواجہ کا دل
نہ تھوڑا ہو بس جب خواجہ نے روپیہ پائے ایک مرتبہ کرسی پر سنبھل کر بیٹھے اور کہنے لگے کہ اس بچہ شیطان
ولدالحرام کی یہ طاقت ہی کہ وہ لشکر اسلام کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے پایہ لیاقت ہی کہ وہ ادھر کا رخ کرے
اور اس لکاتہ کی بھی یہ جرأت ہی کہ وہ صحت پاکر مقابلہ کرے مین نانی تو اسے دونون کو قتل کرونگا اگر خدا نے
اپنا فضل کیا غرور کی راہ سے نہین کہتا ہون ساتھ عجز و انکسار کے یہ کہکر کہا کہ آپ لوگ کچھ خوف نہ کرین
جب تک مین زندہ ہون آپ لوگون پر آنچ نہ آنے دونگا پہلے مین اپنا حرب کرونگا وہ حرامزادہ کیا ہی وہ میرا کیا
کرسکتا ہی یہ کہکر بہت کچھ دشنام دیے سب کہتے ہین بہت بڑا ساحر زبردست ہی مین سامنے بیٹھا رہا مجکو
پہچان نہ لیا اگر اسکا وہ ابرسحر جو کہ اسنے بارہ برس کی محنت مین طیار کیا ہی اگر برباد نہ کیا تو اپنا نام خواجہ نہ
رکھا یہ تقریر اس تیور سے کی کہ سب خوش ہوگئے بعد اس تقریر کے وہ روپیہ نذر زنبیل کیا اور ایک
کاغذ کی ٹوپی اور پانچ پیسہ زنبیل سے نکال کر اور پکار کر کہا کہ سب اہل دربار گواہ رہین کہ مین نے جو قران
سے اس دن اقرار کیا تھا کہ مین تم کو اس محنت کا صلہ دونگا کہ تم نے میری جان بچائی ہی تو مین آج اسکا صلہ
دیتا ہون یہ کہکر وہ کلاہ کاغذی اٹھا کر قران کے سر پر رکھی اور وہ پانچ پیسہ دیے جو کہ بالکل گھسے ہوئے
تھے جو کوئی دمڑی کو بھی نہ لے اور کہا کہ ای قران ثالث تم بھی مثل قران اول کے ہو جیسے وہ
جان بخش میرے دادا کے تھے ویسے تم میرے جان بخش ہو قران نے جواب مین عرض کیا کہ مین کس
قابل ہون یہ سب آپکی بندہ پروری اور نوازش ہی خواجہ نے جواب دیا کہ دراصل اس لشکر مین سوائے
تمھارے عیارون مین کوئی لائق نہین ہی یہ سب شہدے قمار باز تماش بین نشہ باز ہین تم کسی فعل
مین نہین ہو قران نے جھک کر سلام کیا اور وہ کلاہ کاغذی سر پر پہنے رہے تھوڑے عرصہ کے بعد
چند ہرکارے حاضر دربار ہوئے یہان سب بیٹھے ہوئے ہین قران کو خلعت مل چکا ہی خواجہ کی
طرف سے کہ اُن ہرکارون نے آکر مجرا گاہ پر مجرا کیا اور یہ شعر پڑھا شعر الٰہی بخت تو بیدار باد ؎ مراد دولت

ہمیشہ یار ہا دا پہ شہریار عالم کی عمر دراز ہو و دست تشاد دتمن بد اقبال پائمال ہو ترقی پر ستارہ اوج اقبال ہو ہم سب حالت کیا عرض کرین کیونکہ خواجہ سلامت نے خود فرمائی ہوگی جو جو عیاریان کین پس جب خواجہ صاحب دوسری مرتبہ عیاری کرکے اور سب کو ذلیل کرکے تاج سمندر لیکر باہر تشریف لائے ہم اسوقت دربار مین موجود تھے بعد چلے آنے خواجہ صاحب کے عشاق نے کہا کہ مین جاتا ہون اپنا ابر سحر لینے یہ کہکر وہ نابکار دربار سے اٹھکر محل مین آیا تخت سحر تیار کرکے اُس پر بیٹھکر رات اپنے مکان کے روانہ ہوا اُسکے جانے کے بعد سمندر نے بڑے بندوبست اور نہایت درجہ انتظام سے پہرہ چوکی مقرر کرکے اُسکی نانی کی حفاظت کی دربار برخاست کرکے محل مین گیا ہم یہ خبر لیکر حاضر خدمت ہوئے کہ آپ کو آگاہ کرین بانی خیریت ہی صاحبقران نے ہرکارہ نامزد خلعت دیکر رخصت فرمایا وہ تو پھر طرف شہر کے روانہ ہوئے کیونکہ چند ہرکارے جب سے لشکر اسلام آیا ہی اور آفاق پر یہ واقعہ گذرا ہی اُس دن سے شہر مین برائے خبر بھیجے ہین یہ خبر دیکر ہرکارے روانہ ہوئے اور انعام پاکر چلے گئے صاحبقران نے سب اہل دربار سے کہا کہ آپ لوگون نے سُنا کہ ہرکارے خبر دے گئے ہین کہ وہ ابر سحر لینے گیا ہی وہ ابر سحر لیکر ضرور آئیگا آپ لوگ اطمینان رکھین کہ اگر خدا کو منظور ہوگا تو کسی کا ایک سوے تن نہ سلامت ہوگا وہ اپنی حسرت اپنے دل مین لیکر واصل جہنم ہوگا سب نے عرض کیا کہ ہم سب کا اُسکی ذات پر بھروسا ہی جس نے حضرت ابراہیم کو آگ سے بچایا سلمان کو شیر کے پنجے سے چھوڑایا وہ ہم سب کا حامی و مددگار ہی مرتع آفتاب علم و آفاق دکوکبہ و سہراب دغزالان دآہنسا ندام زدہ آفاق نے کہا کہ ہم اُس سے مقابلہ کرینگے جہان تک ممکن ہوگا اُسکے ابر سحر کو غارت کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امید تو آپ لوگون سے مجکو ہی پس اُس پر نظر کیجیے اور دیکھیے کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی سب نے کہا کہ ہم سب کا بھروسا اُسکی ذات پر ہی یہ کلام سُنکے صاحبقران خاموش ہوئے تھوڑے عرصے تک دربار آراستہ رہا بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے خواجہ دربار سے اُٹھکر اپنے خیمہ خاص مین آئے ادھر ہرمز اسنے برق ثمانی وھزغام ثمانی وچالاک ثمانی ورقران کو طلب کرکے بہت کچھ انعام خواجہ سے پوشیدہ دیا اسی طور سے صاحبقران اور بادشاہ نے فرمایا کہ اس دن کی عیاری کا انعام ہی اُسکے عوض مین جو کہ ہم نے تمھارے لیے رکھا تھا وہ سب خواجہ نے لیلیا سب نے سلام کیا اور بہت خوش ہوئے ہر ایک اپنے مقام پر آیا خواجہ سے کسی نے نہ کہا بلکہ قران تو وہ انعام لیکر صحرا کو چلے گئے اب یہ داستان اس مقام پر چھوڑی جاتی ہی کہ یہان لشکر مین یہ فکر ہی کہ دیکھیے عشاق نہ طاقی جو ابر سحر اپنا لینے گیا ہی تو آکر کیا کرتا ہی اور یہ بلا کیونکر ہمارے سر سے دفع ہوتی ہی سمندر مین سمندر کو چھوڑا جاتا ہی کہ عشاق اپنا ابر سحر لینے گیا ہی اب ضرور لشکر اسلام کا خاتمہ ہوا اور اُس لشکر کفار کو جو کہ مقابلہ مین اہل اسلام کے اُترا ہوا ہی اور اپنے زخمیون کا علاج کر رہا ہی جو کہ لشکر آفاق کے ہاتھ سے شب خون مین زخمی ہوئے ہین مصروف رکھا جاتا ہی

اب شمہ حال عشاق نہ طاقی کا تحریر ہوتا ہی مع حال قتل و دیگر حالات

راوی نے بیان کیا ہی کہ عشاق جو دربار سمندر سے تخت سحر پر سوار ہوکر چلا ابر تخت سحر اُڑائے ہوئے چلا آتا تھا یہان تک کہ راہ طے کرکے اپنے مسکن خاص مین آیا ایک دن اُسنے یہان قیام کیا دوسرے دن وہان سے اُس کوہ پر آیا کہ جہان اُسنے بیٹھکر محنت کی تھی اور بارہ برس تک اُسی مقام پر رہا تھا ابر سحر تیار کیا تھا اُس کوہ کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ جو کچھ اشجار باثمر و بے ثمر تھے سب حدت سحر سے جل کر خاک ہوگئے تھے جو گیاہ اُس کوہ پر روئیدہ ہوتی تھی وہ بھی سوخت ہوجاتی تھی اسقدر گرمی سحر تھی ایک طرف اسلئے کچھ باندی ہر

یہ معلوم ہوتا تھا کہ دھوان چھایا ہوا ہی وہ بھی ابر سحر تھا کہ مثل دھوئین کے چھایا رہتا تھا اُس سے شعلہ نکلتے تھے
برق چمک کر گرتی تھی جو کوئی اُدھر جا نکلتا تھا وہ جل کر خاک ہو جاتا تھا پھر اُسکا نشان نہ ملتا تھا اُس مقام کو
اسنے سحر سے آراستہ کیا تھا اور راہ اُسکی بند کر دی تھی کوئی اُدھر نہ جا سکتا تھا جانور تک کا اُس مقام پر گذر نہ
تھا انسان کی کیا اصل تھی سوائے عشاق کے کسی کا وہان گذر نہ تھا بس یہ اُس مقام پر آیا اسنے اپنے ہاتھ
سے زمین لیلی خون خوک سے غسل کیا کچھ بیٹھ کر پڑھا کہ اُس ابر مین ایک چمک پیدا ہوئی اُسنے چند دانہ
ماش کے پڑھکر اُس ابر کی طرف پھینکے کہ اُس مین حرکت ہوئی اسنے سحر کرنا شروع کیا کہ وہ ابر چھوٹا ہونے لگا
یہان تک ایک مختصر سا لکہ ہو کر رہ گیا اسنے سحر کیا کہ وہ اسکے قریب آیا پس اسنے تخت سحر طیار کیا اُس پر سوار ہوا
اور سحر کر کے تخت کو لیکر طرف شہر سمندریہ کے نہ طاق کے علاقہ سے چلا چلتے وقت سحر کیا کہ وہ ابر سحر بھی
گڑگڑاتا ہوا اُسکے عقب مین چلا اُس مین رعد کی گرج برق کی چمک تھی اُس تیزی سے آتا تھا کہ جیسے شعلہ
آتا ہی دیکھنے والون کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے دودہ غلیظ ہی کہ وہ چلا آتا ہی اُس سے شعلے آگ کے نکلتے
تھے وہ قریب زمین آکر فرو ہو جاتے تھے جو کوئی جانور اجل رسیدہ اُسکے سایہ مین آگیا وہ جلکر خاک ہو گیا یہ
حال تھا جس شہر پر وہ شعلہ پڑا جل گیا یہ اپنا تخت سحر اڑائے ہوئے بصد تیز روی چلا آتا ہی لوگون کو یہ
جیسے گمان تھا جس سے بیر یا غنیم سے نگاہ جاتی ہی ایک جھونکا ہوا کا ہی کہ سن سے نکل گیا وہ ابر جو اُسکے
پیچھے تھا اُس سے جو ہوا نکل کر آتی ہی تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ لو کا جھونکا ہی یہان تک کہ راہ طے کرتے قریب سمندریہ
کے آیا ایک مقام دیکھکر اسنے سحر کیا کہ وہ ابر قائم ہوا یہ تخت اڑا کر شہر مین آیا دربار دربار کے چلا یہان
دربار مین سمندر تخت پر بیٹھا ہوا ہی سب ارکین دولت حاضر ہین ذکر عشاق نہ طاق کا ہو رہا ہی کہ آج
اُسکو گئے ہوئے دوسرا دن ہی ابھی تک نہین آیا سمندر نے کہا کہ اچھا ہی کہ وہ نہ آئے کیونکہ وہ جو آئے گا
تو اپنا سحر کریگا لشکر اسلام تباہ ہوگا مین ایسے پُرغرور کی کمک نہین چاہتا ہون کہ جو اپنے سوا دوسرے کی
حقیقت نہ جانے اور یہ خیال کرے کہ سوائے میرے کوئی دوسرا نہین ہی وہ اگر لشکر اسلام کو تباہ کریگا
تو تمام عمر یہ احسان اپنا میری گردن پر رکھے گا کہ میرے سبب سے سمندر کو یہ فتح حاصل ہوئی ورنہ کبھی
نہ ہوتی سمندر اُنکا کچھ نہ کر سکتا وہ بڑے زبردست لوگ تھے اگر مین جا کر نہ کمک کرتا تو یہ امر
کسی صورت سے گوارا نہین ہی کہ مین اُسکا اتنا بڑا احسان اپنے سر پر لون جب کہ مین خود اس امر
کی قدرت رکھتا ہون کہ جس وقت چاہون ایک پل مین ان سب کا خاتمہ کر دون صرف مجکو یہ خیال ہی کہ
یہ سب بندے ہین خداوند کے خداوند تصویر سے منحرف ہو گئے ہین کبھی نہ کبھی خداوند کی طرف رجوع
کرینگے یا یہ کہ اگر مین انکو تباہ اور قتل کرون اور خداوند کو خبر ہو اُنکے مزاج کے خلاف ہو وہ مجھ سے
سوال کرین کہ کیون سمندر ہم نے کیا تمکو حکم دیا تھا کہ تو انکو غارت و قتل کر تو کیا جواب دونگا اگر یہ
جواب دون کہ وہ آپسے منحرف تھے اس امر کے عوض مین نے انکو قتل کیا تو اُسکے جواب مین اگر وہ یہ فرمائین
کہ وہ ہم سے منحرف تھے ہم جو چاہتے سزا دیتے تو کون تھا ایک عرصہ سے وہ ہم سے منحرف تھے ہم نے کسی
سبب سے اُنکو سزا نہ دی کیا ہم مین اسقدر قدرت نہ تھی کہ ہم اُنکو غارت یا تباہ کرتے تو اسکا کیا جواب ہی
اگر یہ کہون کہ وہ آپ کے خاص بندون پر لشکر کشی کر کے آئے تھے ہم نے اُسکے عوض مین قتل کیا تو اگر وہ
یہ جواب دین کہ ہم سے شکایت کی ہوتی یا قتل ہونے دیا ہوتا ہم سمجھ لیتے تو کیا جواب ہی پس اس خیال سے
مین نے آج تک خود اُنسے کوئی مقابلہ نہین کیا بلکہ اورون کو اُنکے مقابلہ کے لیے روانہ کیا کہ شاید وہ اس
امر سے اپنے خراب فعل سے نادم ہو کر خداوند کی طرف رجوع کرین یہ جو اُنپر لشکر کشی کی گئی یا کی جاتی ہی

یہ صرف انکی چشم نمائی کے لیے ہی نہ کہ اُنکے قتل کرنے کے لیے اگر کوئی یہ اعتراض کرسکے وہ تو جسکو پاتے ہین قتل کرتے ہین یہ
انکا فعل ہی وہ تو برخلاف ہین بس جن جن لوگون کی موت اُنکے ہاتھ سے آوے اور جن جن لوگون نے دنیا پر گناہ کیے
ہین اُنکو خداوند نادیدہ خدا کی پرستش کرنے والونکے ہاتھ سے قتل کراکے اپنے پاس بلاتے ہین تاکہ اُن کو
وہان کوئی سزا نہ ملے وہ پاک وصاف دنیا پر سے جاوین تاکہ جو اور وہان نہ ہے ہین اُنسے کوئی گناہ نہین ہوا
ہی وہ جین سے بسر کرتے ہین اُنکی نظرون مین یہ تقصیر نہ ہون کہ وہ باہم چشمک کرین کہ انھون نے دنیا پر گناہ
کیے تھے اُسکی سزا انکو دیجاتی ہی بس یہ لوگ اُسوقت خفیف ہوگئے یہ جو سمندر نے کہا کہ آپ بجا ارشاد
کرتے ہین کیون نہ ہون برسون خداوند کی خدمت کی ہی بڑے مرتبہ سے فایز رہے ہین آپکا کوئی مقابلہ کرسکتا
ہی سمندر نے کہا کہ مین کسی غرور کے سبب سے نہین کہتا ہون بلکہ جو کہین نے سنا ہی اور جو میرا خیال ہی
اُسکے موافق کہتا ہون مین تو عشاق سے ملکر بچتا یا اگر مین یہ جانتا تو کسی امر کا اقرار نہ کرتا کہ مین تمھاری
نانی کا علاج کرادونگا نہ اہل اسلام کی شکایت کرتا مجکو یہ خیال تھا کہ جو مین کہونگا یہ اُس پر عمل کریگا ایسا
خود سر نہ ہوگا کیونکہ میرے گھر پر آیا ہی مجکو اسکی خاطر زیبا ہی یہ میری خاطر کریگا مین نے خیال کیا تھا کہ جب اسکی
نانی اچھی ہوجایگی اور یہ مجھ سے کہیگا کہ مین جاتا ہون ابر سحر لینے اور اہل اسلام سے مقابلہ کرتا ہون تو یہ
جواب دونگا کہ ابھی تم جاؤ جب مجکو ضرورت ہوگی اور مین اُنکے مقابلہ سے عاجز ہونگا اُسوقت تم کو برائے
کمک طلب کرلونگا یہ میرے اس کہنے سے چلا جاتا پھر کون طلب کرتا ایسے کم ظرف کا احسان لیتا خواہ مین
اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوتا خواہ وہ میرے ہاتھ سے مگر خرابی یہ ہوئی کہ اُس پر عیاران اسلام نے
عیارنیان کین اُسکی نانی کے قتل کے درپے ہوئے اُسکو اسپر غصہ آیا اُس پر یہ ہوا کہ اُسکو سر دربار ذلیل کیا
دو مرتبہ اُسکو کرسی پر سے لات مار کر گرادیا اب وہ برہم ہوگیا اُسنے اسکی بھی راہ نہ دیکھی کہ اُسکی نانی اچھی
ہوے وہ ابر سحر لینے کو چلا گیا اور جو تقریر اُسنے کی گو مجکو ناحد ناگوار ہوئی مگر مین نے بدین سبب اُسکا
جواب نہ دیا کہ ایک تو وہ میرے گھر پر آیا ہی دوسرے ساحر زبردست ہی اگر مین کچھ جواب دون اُسکو ناگوار
ہو وہ جواب دے میرے ناگوار ہو زبانی تقریر ہونے لگے یہان تک کہ مجادلہ اور مقابلہ کی نوبت آئے
ایک تو اہل اسلام سے مقابلہ ہو رہا ہی دوسرے اُس سے ہو یہ مقابلہ برابر کا ہی گو اب اہل اسلام سے بھی
برابر کا مقابلہ ہوگیا ہی کیونکہ اُنکے پاس بھی ساحر ہوگئے ہین سب زبردست ہین مرنج آفتاب علم کوکبہ
آفاق جب ساحر نہ تھے تو اُنھون نے کس قدر زور جمع کیا اور کن کن ملکون پر قبضہ کرلیا اور کیسے کیسے
ساحر زبردست قتل کیے تو اُنکے پاس بھی ساحرون کا لشکر ہی بس یہ خیال کرکے مین نے اُسکی تقریر
کا کچھ جواب نہ دیا خاموش مثل شتر بے کے گھونٹ کے پیا کیا اور سُنا کیا آخر اُسکا یہ انجام ہوا مین مجبور
ہون کیا کرون سوائے اسکے کہ جو وہ کرے اُسکو تنہا دیکھا کرون کوئی میرا بس نہین ہی مین اُس سے اس
امر کو کہکر پشیمان ہوا اب کوئی بس میرا نہین ہی سوائے اسکے کہ اُس سے مقابلہ کرون جب مین اُس سے
مقابلہ کرونگا وہ بھی ضرور مقابلہ کریگا کیونکہ جب وہ خداوند سے مقابلہ کرنے پر موجود ہی تو میری کیا اصل
ہی بس اس سے خاموشی بہتر ہی جب خداوند دریافت کرینگے جو مناسب وقت ہوگا جواب دیدیا جائیگا
یہ جو سمندر نے کہا اہل دربار نے کہا کہ آپ اس امر مین دراصل ناچار ہین کیونکہ کوئی آپنے اُس سے خواہش
نہ کی تھی بلکہ بطور تذکرہ ذکر کیا تھا جب وہ کمک پر آمادہ ہوئے اور عیارون کے ہاتھ سے جو
ذلت اُنکی ہوئی اُسنے اُنکے مزاج کو افروختہ کردیا اور وہ ہی سبب اس کرشمہ کا ہوا بس آپ کے
پاس بھی جواب موجود ہی جب آپ سے خداوند اس امر مین دریافت کرین آپ یہی فرمادیجیے گا

کہ مین نے کوئی انکو کمک کے لیے نہین طلب کیا تھا بلکہ اور سب کو تو مین نے نامے تحریر کیے انکو تو نامہ
بھی نہ تحریر کیا کیونکہ مین تو جانتا تھا کہ وہ خود سر ہین مگر اسکو مین کیا کرون کہ وہ اپنی ٹانگ کے علاج کو آئے
عیارون نے انکو یہ شیان کیا اُس غصہ مین اُنھون نے یہ امر کیا بلکہ مین نے منع کیا اُنھون نے نہ مانا اگر
زیادہ کہتا وہ مجھ سے مقابلہ پر آمادہ ہوتے جب کہ وہ آپ سے نہین دبتے ہین تو مین کیا چیز ہون لیکن ہم کہ
خداوندا اس جواب سے پھر ایسے ناخوش ہونگے سمندر نے کہا کہ ہان سوائے اسکے اور کیا جواب ہے مگر مجکو
بڑا افسوس ہے اہل دربار نے کہا کہ پھر کیا کیجیے آپ کا کیا بس ہے سمندر نے یہ سُنکے کہا کہ کیا کرون مین چاہتا
ہون کسی صورت سے یہ لوگ یہان سے چلے جائین تاکہ انکی جانین تو بچین اہل دربار نے جواب دیا کہ
یہ تو اُنسے امید نہ رکھیے گا بلکہ وہ اُس سے بھی مقابلہ کرینگے اور جہان تک ممکن ہوگا اُسکے قتل کی کوششین
کرینگے یہ بھی تو خرابی ہے کہ وہ لوگ جس امر کا قصد کرتے ہین ایسے ثابت قدم ہین پھر اُس سے نہین پھرتے
ہین چاہے جان جاتی رہے وہ لوگ اپنے قول کے دھنی ہین آپ نے اکثر کتابین اُنکے حال کی بلا خطہ
فرمائین ہونگی سمندر نے کہا کہ یہ تو سب درست ہے مگر انسان کو لازم ہے کہ کسی مقام پر تو انجام کو دیکھے کہ
اس امر کا انجام کیا ہے بقول شاعر نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن ✤ کہ جاہا سپر باید انداختن ✤ اہل دربار
نے کہا کہ اس امر کو وہ کیا کرین کہ حریف کے خوف سے بُزدل وہ عیب جانتے ہین یہ امر اُنکے طریقہ مین عیب
ہے سمندر نے جواب دیا کہ اُنکا اقبال یہان آکر ساتھ ادبار کے بدل گیا کہ جب تو ایسا شخص بدون بلائے
آیا اُس پر یہ ہوا کہ عیارون کے ہاتھ سے ذلیل ہوا **سلاق** وزیر بیٹھا ہوا یہ تقریر سُنا کیا کچھ نہ بولا جب
اُسنے دیکھا کہ تقریر کو طول ہوتا ہے ایک مرتبہ برہم ہوکر کہنے لگا کہ یہ بیکار کی قیل وقال اور افسوس ہے جب
وہ ہمارے دشمن ہین اور ہمارے قتل پر آمادہ ہین تو ہم کو کیا ضرور ہے کہ ہم اُنکی خیر خواہی اور بہتری کی تدبیر کرین
جو اگر کہا جائے گا وہ انگارے ضرور ہے گا دشمن کے مرنے کا کبھی افسوس نہ کرے بلکہ جہان تک ممکن ہو اُسکے
زک دینے اور قتل کرنے کی صورت نکالے اور قتل کرے مین تو یہ جانتا ہون اسکا افسوس کیا ہے بلکہ اچھا
ہے کہ ہم ایک امر سے نجات پاتے ہین اس امر سے محفوظ رہتے ہین کہ یہ جو ہر وقت کی فکر ہے کہ کس لشکر کو مقابلہ
کے لیے روانہ کرین کس کو برائے مقابلہ بھیجین یا یہ جو خون ہوتے ہین ہزارون کے اس کی مظلمہ سے جان
بچتی ہے ہر وقت کی کاہش جاتی ہے دوسرے مقابلہ کرنے مین یہ بھی نقصان ہے کہ ہمارا لشکر بھی کام آتا ہے ہمارا زور و
قوت کم ہوتا ہے اگر فرض کر لیا جائے کہ ہم ہی ظفریاب ہوئے مگر اُس حالت مین کہ ہمارا نصف لشکر رہ گیا افسوس
جو کہ ہمارے مخالف ہین اور وہ ہمیشہ سے اس امید پر ہین کہ انکی قوت کم ہو تو ہم انپر لشکر کشی کرین جیسے کہ
آلتشار جادو ہے کہ آپ لوگون نے اُس دن کی تقریر اُسکی سُنی تھی اور جو حرکت اُسنے کی تھی دیکھی تھی اُسکو
ایک موقع ملے کہ وہ لشکر کشی کر کے آئے پھر یہ لوگ ہم پلہ ہین اُنسے دراز دست ہے مقابلہ کرنا نہ معلوم کیسی
بے کیسی نہ بنے دوسرے اہل اسلام کے بھی مقابلہ مین یہی گمان کرتا رہا ہے کہ جنگ دوسرا دار ہے اگر اُنکی
ظفر ہو تو افسوس یہ افسوس ہو کہ کیون تم نے نہ کوشش کی بس ایسی حالت مین جبکہ نہ اپنا کچھ ضرر
ہوتا ہے نہ اپنے لشکر کو مقابلہ کرنا پڑتا ہے پھر ہم کیون پہلو تہی کرین اور ایک شخص کو جمع کرین تمام دنیا کے
جھگڑون سے جان بچتی ہے سب بلاؤن سے نجات ملتی ہے تو کیا ضرور ہے کہ ہم خواہ مخواہ کو اپنے لیے دردسر
مول لین یہ بالکل خلاف عقل و دانائی ہے **سلاق** نے یہ تقریر اس طور سے کی کہ پھر کسی نے جواب
نہ دیا گو سب کے سب خلاف تھے مگر اسکا سبب یہ تھا کہ وہ بادشاہ کے منھ زیادہ چڑھا ہوا ہے سمندر
اُسکے کہنے کو زیادہ مانتا ہے سب نے خیال کیا کہ اگر ہم نے اسکی تردید مین کچھ کہا شاید بادشاہ کو ناگوار ہو

کیونکہ بادشاہ نے خود اُسکی تقریر کا کوئی جواب نہین دیا اس سے ثابت ہوتا ہی کہ کچھ سلان بادشاہ کا اُسکی تقریر کی طرف ہی بس سب خاموش رہے شملاق بھی یہ تقریر کرکے خاموش ہورہا مگر اپنے دل مین کہنے لگا کہ مین نے وہ تقریر کی نہ بادشاہ نے اُسکی تردید کی نہ دیگر اہل دربار نے جو کہ بڑی دیر سے بیکار کی تقریر کر رہے تھے کہ جسکا نہ کچھ سر تھا نہ پیر یون ہوگا یون ہوگا مین نے سب کو بند کردیا یہ خیال کرکے اپنی چرب زبانی کا قائل ہوا مثل خبر سلام بیدم کے بھول گیا مونچھون پر تاؤ دینے لگا اپنے مقام پر بیٹھا ہوا مثل مار سر بریدہ کے بل کرنے لگا ہر ایک کی طرف دیکھکر مسکرایا مگر کسی نے بھی خیال نہ کیا کہ یہ کیا بیہودہ بکتا ہی سب نے اس خیال سے کہ ایسے باجی کے مُنھ کون لگے جو کہ اپنی حقیقت کو تھوڑے سے عرصے مین بھول جائے اور یہ خیال کرے کہ ہم چنین دیگرے نیست یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اور یہ دربار کا رنگ ہی کہ ایک مرتبہ ہوائے تند کا جھونکا آیا مگر گرم اور کچھ ابر سحر کے آثار نمودار ہوئے کسی ساحر کی آمد معلوم ہوئی اہل دربار نے سمندر سے عرض کیا کہ کوئی ساحر آتا ہی خواہ عشاق نہ طاقی ہون خواہ کوئی اور سمندر نے کچھ جواب نہ دیا کہ وہ ابر سحر اتنے عرصہ مین آکر صحن ایوان پر قائم ہوا اُس سے ایک تخت ظاہر ہوا یہان تک کہ جب وہ تخت قریب تر آیا تو سب نے پہچانا کہ عشاق نہ طاقی ہین ایک لنگ کمارے کا باندھے ہوئے ایک کرتہ پہنے ہوئے بھبوت ملے ہوئے تخت پر بیٹھا ہی یہ دیکھکر سمندر اٹھ کھڑا ہوا تا ایوان اُسکے استقبال کو آیا وہ تخت پر سے اُترا اکر سمندر کا ہاتھ پکڑ لیا سمندر کے اُٹھنے سے سب اہل دربار اُٹھ کھڑے ہوئے تھے سمندر اُسکی تعظیم کرکے لایا آپ تخت پر بیٹھا جو کرسی اُسکی برابر تخت کے بچھی ہوئی تھی جس پر وہ آکر قبل مین بیٹھتا تھا وہ بیٹھا سب اہل دربار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے جب سب بیٹھ چکے اُسوقت سمندر نے عشاق نہ طاقی کی مزاج پرسی کی کہا کہ اچھے رہے اُسنے سمندر کی کسی بات کا جواب بھی نہ دیا بلکہ یہ کہا کہ یہ بتایئے کہ ثانی امان تو اچھی ہین کسی قسم کا انکو ضرر تو نہین ہوا نہ کسی قسم کی تکلیف پہونچی مرض مین کمی ہی بیماری ہی یا اُسی طور پر ہی سمندر نے کہا کہ نہ کمی ہی نہ زیادتی اُسی طور پر ہین نہ کوئی پین نے اپنے امکان بھر انکو زحمت دی ہین اُنکی دن مین دو مرتبہ خبر لیتا تھا یہ سُنکے اُسنے کہا کہ یہ بتایئے کہ لشکر اسلام اُسی طور سے اترا ہوا ہی یا میرے جانے کی خبر سُنکے کہ مین ابر سحر لینے گیا ہون کوچ کرگیا سمندر نے کہا کہ نہین وہ اپنے مقام پر فروکش ہی انکو اسکی کیا خبر کہ آپ ابر سحر لینے گئے ہین عشاق نے کہا کہ مین نے خواجہ کے روبرو جب کہ وہ گرداب کی صورت بنے ہوئے تھے کہا نہ تھا کہ مین ابر سحر لاکر سب کو جلا دونگا اُنھون نے ضرور جاکر کہا ہوگا سمندر نے کہا کہ کہا ہو یا نہ کہا ہو مگر وہ لوگ اُسی طور سے مع لشکر کے اُترے ہوئے ہین اُنمین تو ذرا بھی انتشار نہین ہی عشاق نے کہا کہ کل اُنکو حال معلوم ہوگا رہنے دیجیے یہ کہکر کہا کہ اب آپ ایک نامہ بنام گرداب شاہ وغیرہ تحریر فرمائے کہ وہ آج شب کو طبل جنگ بجوادین صبح کو میدان مین جاکر صف آرا ہون مین یہان سے ابر سحر لیکر پہونچونگا بس سب کو قتل کرونگا یہ امر اس غرض سے ہی تاکہ وہ سب لوگ ایک مقام پر جمع ہون کوئی متفرق نہ ہو بلکہ آپ بھی آشریعت لے چلین تماشہ ملاحظہ فرمائین سمندر نے کہا کہ مجکو تو معاف فرمایئے مین تو نہ جاؤنگا ہان نامہ بنام گرداب وغیرہ تحریر کیے دیتا ہون کہ وہ طبل جنگ بجواکر صبح کو صف آرا ہون اور یہ بھی تحریر کیے دیتا ہون کہ تم کو مقابلہ نہ کرنا پڑیگا ہمارے ایک دوست بلکہ عزیز قریب آکر مقابلہ کرینگے ایک پل مین تمام اہل اسلام کا خاتمہ کرینگے عشاق نے کہا کہ یہ امر بہت مناسب ہی بلکہ یہ تحریر فرمادیجیے کہ وہ اہل اسلام کو اس امر سے آگاہ کرین ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کرکے روانہ کردین کہ اگر تم لوگ اپنے جان کی حفاظت چاہتے ہو تو اگر سمندر شاہ کی اطاعت کرو خلاپرستی سے باز آؤ

ورنہ یہ خیال کرلو ایک کو بھی مین زندہ نہ چھوڑونگا عشاق نہ طاقی نہ طاق سے آیا ہی وہ ایک جنبش لب مین تمام لشکر کو تباہ کردیگا خاک مین جلا کر ملا دیگا تم مین سے ایک زندہ نرہیگا اُسنے وہ سحر طیار کیا ہی کہ جو آج تک کسی ساحر نے نہ طیار کیا ہوگا اُسکا رد کرنا کوئی نہین جانتا ہی یہ نہ خیال کرنا کہ میرے لشکر مین ساحر ہین وہ اُسکے روبرو طفل مکتب ہین نہ یہ تصور کرنا کہ ہم لوگ کروروں ہین اُس سحر کے روبرو یہ دنیا کچھ نہین ہی اگر وہ چاہے تو تمام دنیا کو ایک پل مین مٹا دے یہ امر نہ خیال کرنا کہ ہم مثل قیصر اور جسیم کے اُسکو بھی قتل کرلینگے وہ ہم سے مقابلہ بھی نہ کریگا آتے ہی اپنا ابر سحر گرا دیگا بس مناسب یہ ہی کہ غاشیہ اطاعت کو دوش پر رکھکر مثل غلامان حلقہ بگوش کے حاضر خدمت ہو اور سمندر شاہ کی فرمانبرداری پر کمر کسو خداوند تعالیٰ کو اپنا خدا جانو خدائے نادیدہ کی بندگی ترک کردو دوسرا امر یہ ہی کہ وہ جو عیار تمھارے لشکر مین خواجہ نام ہی اُسکو گرفتار کرکے روانہ کردو کہ اُسنے عشاق کو بہت پریشان کیا ہی یہ سارا غصہ اُنکو اُسی کے سبب سے آیا ہی ورنہ اُنکو کیا غرض تھی اُسنے بہت حرکت بیجا کی کہ اُنکی نانی کی قتل کا درپے ہوا اور اُنکو سر دربار ذلیل کیا پس وہ اُسکے خون کے پیاسے ہین اگر وہ مل جائے تو وہ اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کرین اُنکو اُسکے حال پر رحم نہ آئے تمھارے حق مین یہی دو امر بہتر ہین کہ ایک تو سمندر شاہ کی اطاعت کرو دوسرے اُس دربار یک گردن کو گرفتار کرکے روانہ کرو اگر انمین سے تم ایک بھی قبول کروگے دوسرا نہ قبول کروگے تب بھی تمھاری جان نہ بچے گی جب تک دونون امر نہ قبول کروگے شاید تم یہ خیال کرو کہ ہم اطاعت کرلین خداؤنکی تصویر کو سجدہ کرین تو یہ نہ ہوگا خواجہ کو ضرور دینا ہوگا یا یہ خیال کرو کہ خواجہ کو گرفتار کرکے دین اور اطاعت نہ کرین یہ بھی غیر ممکن ہی دونون امر قبول کرنا ہونگے ورنہ اور کوئی صورت تمھارے جان بچنے کی نظر نہین آتی ہی اگر یہ دونون امر منظور خاطر ہون تو کل بوقت سحر دست بستہ حاضر ہو ورنہ آمادہ قضا اور لقمہ موت ہوکر میدان مین آؤ کیونکہ عشاق نہ طاقی کل تم سے عدول حکمی اور لشکر کشی اور اپنی ذلت کا جو کہ سر دربار اُسکو تمھارے عیار کے ہاتھ سے پہونچی عوض لینگے اور تم سب کو ایک پل مین خاک سیاہ کرینگے آیندہ تم کو اختیار ہی نہ مادہ و اسلام یہ مضمون اُس نامہ کا ہو جو کہ بنام اہل اسلام لکھا جاے سمندر نے اُسی وقت دبیر کو حکم دیا کہ ایک حکم نامہ بنام گرداب شاہ وغیرہ تحریر کیا جاے اُنکو یہ حکم ہو کہ ہم نے یہ جو مضمون تحریر کرکے تم کو روانہ کیا ہی اُسکو دوسرے کاغذ پر صاف کرکے لشکر اسلام مین روانہ کرو واحد اسکا جواب اُنسے طلب کرو اگر وہ لوگ اسکے مضمون پر عمل کرین اور ہماری اطاعت قبول کرین ترک اسلام کرین اور خواجہ کو گرفتار کرکے دینے پر آمادہ ہون تو کل تم اُن سب کو ہمراہ لیکر اور خواجہ کو جو وہ اسیر کرکے دین تو اس حالت سے خواجہ کو لیکر کہ نصف منھ کالا ہوا اور نصف لال ایک خر بے دُم پر سوار کرکے ایک منادی یہ ندا کرتا ہوا آگے آگے کہ جو شاہون کے ساتھ بے ادبی کرے اُسکی یہ سزا ہی لاؤ اور نیز اہل اسلام کو بھی اپنے ہمراہ لاؤ تاکہ اُنکے قصور معاف کیے جائین اگر وہ لوگ اس تحریر پر عمل نہ کرین یا اسکی ایک شرط منظور کرین ایک نہ کرین تو تم اُس حالت مین طبل جنگ بجوانا اور صبح کو میدان جنگ مین نکل کر صف آرا ہونا تم کو مقابلہ نہ کرنا ہوگا بلکہ عشاق نہ طاقی ہمارے بہت بڑے دوست اور عزیز آکر مقابلہ کرینگے ایک پل مین سب کو خاک سیاہ اور سب کا خاتمہ کردینگے تم کو کوئی زحمت نہ ہوگی صرف صف آرائی کی تو تکلیف ہوگی تم کو پھر تحریر کیا جاتا ہی کہ جب تک وہ دونون شرطین یعنے ترک مذہب اسلام و اطاعت سیری اور سجدہ خداوند تصویر کا و خواجہ کو اسیر کرکے دینا نہ منظور کرین اُسوقت تک تم طبل جنگ بجوانے مین کوتاہی نہ کرنا فرور طبل جنگ بجوانا اگر منظور کرلین

تو پھر کوئی ضرورت نہین ہی ہمارے نامہ بر کو ٹھہرا رکھنا اُنکو نامہ لکھنا جو وہ جواب زبانی خواہ تحریری دین اُسکو
ہمارے پاس روانہ کرنا تاکہ ہم کو بھی تو معلوم ہو کہ یہ جواب آیا ہی جو ہم نے تم کو تحریر کیا ہی اُس تحریر کو بہت
جانو یہ ہم نے تم کو حکم محکم دیا دوسرے حکم کی ضرورت نہین ہی اگر تو شرطین ہم نے تحریر کی ہین وہ اُسپر عمل
کرین تو تم طبل جنگ نہ بجوانا ورنہ ضرور ضرور بجوانا کل اُنکا خاتمہ ہو گیا یہ ضرور ہو گا کہان وہ بھاگے تھے ہی
بھی جان بچے تم بھی اپنے اپنے مقام کو جاؤ یہان تکلیف سے بری ہون ہیں اُس تحریر کو بہت جانو اور تاکیدی
تحریر تصور کرو یہ بتاکر کہا کہ ختم کرو اور وہ مضمون جو کہ بھائی نے بتایا ہی بطور مسودہ کے ایک پرچہ کاغذ پر
تحریر کرو دبیر نے اُس حکم نامہ کو ختم کیا لفافہ مین بند کرکے مہر شاہی ثبت کی اُسکے بعد اُس مضمون کا
مسودہ تحریر کرکے وہ بھی ایک لفافہ مین بند کرکے پیش کیا سمندر نے وہ دونون لفافہ اُسکے ہاتھ سے لیکر
اپنے پاس رکھے اور طرف اپنی پشت کے دیکھا کہ ایک مرتبہ دیوار شق ہوئی اُس شگاف سے ایک ساحر
حاضر خاضر کہتا ہوا پیدا ہوا اُسکی یہ صورت تھی کہ سانگ بندھا ہوا تھا سیاہ فام قالی کا بادل بھی معلوم ہوتا تھا
دو دانت بڑے بڑے منھ کے باہر نکلے ہوئے لمبے لمبے بال نیلے نیلے ہونٹ کالی کالی صورت شیطان کی صورت گلے مین ہار در ہار
ہزارون قسم کے سانپ لپٹے ہوئے مقرب پیشانی پر بیٹھے ہوئے آکر روبرو حاضر ہوا اُسکی صورت اہل دربار دیکھکر ڈر گئے
یاد ہوگا کہ ساحر تھے گو یا وہ سحر کا بیر تھا جب وہ دربار سمندر آیا تھا اُسنے سمندر کو سلام کیا اور عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی سمندر نے کہا کہ
اے مار خوار جادو یہ نامے لیکر بیرون شہر جہان میرا لشکر ہی مقابلہ اہل اسلام کو جا اور گرداب شاہ خواہ دوسرے کسی
بادشاہ کو یہ نامہ دینا اور ٹھہرے رہنا جو پیام وہ دین اُس کو تم کرہمارے پاس آنا یہ کہکر اُس کو وہ
لفافے دیئے وہ ساحر لیکر ان لفافون کو اور سلام کرکے زمین تک بوسہ دیکر غائب ہو گیا یہ بھی اُسنے نہ
کہا کہ بہت خوب یا کچھ عذر کرتا جب وہ غائب ہو گیا سمندر نے عشاق سے کہا کہ مین نے آپ کا
فرمان ادا کیا اور جو کچھ حکم ہو عشاق نے کہا کہ اب کوئی حکم نہین ہی ہین جواب کا منتظر ہون اہل دربار نے
یہ سنکے سمندر کی طرف متوجہ ہوکر عرض کیا کہ جو یہ نامہ آپ نے بنام اہل اسلام تحریر کیا ہی اور اُسکے جواب
کے خواستگار ہین یہ جو شرایط آپ نے تحریر فرمائے ہین وہ لوگ اُسکو کبھی نہ قبول کرینگے نہ وہ ترک اسلام کو
قبول کرینگے نہ آپ کی اطاعت کو نہ یہ گوارا کرینگے کہ وہ خواجہ کو باندھکر آپکے حوالے کرین یہ تو سوال کرکے دیکھ
لیجیے کہ ہم کو ایک بال جسم خواجہ سے دوگے اُسکا کیا جواب ملتا ہی خداوندہ اپنے لشکر سے ایک چاکر کا یا مہتر کا
دینا نہ گوارا کرینگے کہ وہ اُسکو باندھکر دین خواجہ کا تو بڑا مرتبہ ہی دیکھیے گا جواب صاف آئیگا اور بلکہ سخت
عشاق نے برہم ہوکر کہا کہ آپ لوگ ایسے ہی عقل مند ہین کہ یہ تصور کرتے ہین جان سے کوئی زیادہ
عزیز نہین ہی نہ پیارا ہی جب جان پر بنے گی تو کیا ضرور ہی کہ جان دین اور یہ شرایط نہ منظور کرین یہ تو کوئی
عقل مند نہ گوارا کریگا جو ذرا سی عقل رکھتا ہوگا اور جو شکل آپ لوگون کے ہوگا وہ ایسے خیالات کریگا یہ
خیالات آپ سب کے بیجا ہین ضرور وہ لوگ ان شرایط کو قبول کرینگے وہ لوگ نادان نہین ہین بلکہ
عقل سالم رکھتے ہین اہل دربار نے عرض کیا کہ زیادہ تو ہم کچھ عرض نہین کرسکتے ہین ہان صرف اسقدر
عرض کرسکتے ہین کہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی پس جو اندر پتیلی کے ہوگا وہ ہی کفگیر مین نکلے گا ایک بھونڈی
مثل ہی عشاق نے کہا کہ بہت اچھا یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر وہ ہرکارے جو کہ برائے خبر یہان
تعین رکھے اُن مین سے دو ایک تو یہان رہے اور باقی یہ خبر لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے کہ جاکر
خبر کرین کہ اس طور کا نامہ سمندر نے بنام حضور روانہ کیا ہی اور اس مضمون کا نامہ بنام گرداب تحریر
کیا ہی یہ طرف لشکر کے جاتے ہین پہلے حال لشکر کفار کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ لشکر مقابلہ مین اہل اسلام

کے فروکش تو علاج ہورہا ہے طریقہ یہ ہے کہ ساتون بادشاہ ایک مقام پر دربار کرتے ہین یعنے گرداب حباب
سیلاب ملکہ زعفران ملکہ چندرتن ملکہ ماہ تن کی بارگاہ مین دربار ہوتا ہے جب دربار برخاست
ہوتا ہے سب اپنے اپنے خیمون کو چلے جاتے ہین ہان سہ پہر کا دربار الگ الگ ہوتا ہے اور جو کام ہوتا ہے
سب کی راے سے ہوتا ہے جب ساتون طرے ایک ہوجاتی ہین تب کام کیا جاتا ہے پس اسی طور سے دربار
آراستہ ہے ساتون بادشاہون کے سردار حاضر دربار ہین بادشاہ تختون پر بیٹھے ہوے ہین گرداب نے
حباب سے کہا کہ ابھی تک ہمارے لشکر کے زخمی نہ اچھے ہوے کہ مقابلہ کرتے سمندر شاہ فرماے
ہونگے کہ یہ لوگ جاکر بیٹھ رہے کوئی مقابلہ نہ کیا یا تو اس ہاتھی سے گئے تھے یا بالکل جاکر خاموش ہورہے
جراحون کو تاکید کی جاے کہ وہ بہت جلد علاج کرین یہ کہا کہ اتنے دن لگا دیے حباب شاہ نے کہا
کہ دراصل بہت عرصہ ہوا ہر ایک نے اپنے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ تاکید کرو کہ جراح علاج مین جلدی کرین
دیر کیون لگائی ہے انھون نے عرض کیا کہ بہت خوب آج ہی حکم والا سے انکو آگاہ کیا جائیگا یہان یہ تدبیر
ہورہی تھی ہر ایک بادشاہ اپنے وزیر کو حکم دے رہا تھا کہ پرچہ نویس نے حاضر ہوکر پرچہ اخبار پیش کیا
اس مین خواجہ کی عیارلیون کا حال اور عشاق کا اپنی نانی کو لیکر براے علاج آنا اور خواجہ کے ہاتھ
سے ذلیل ہوکر اپنا ابرسحر لینے جانا تحریر تھا یہ حال دیکھکر ہر ایک بادشاہ بہت حیران ہوا اور باہم کہا کہ کیا
غضب کا عیار ہے کہ ایک مرتبہ تو حکیم صاحب کی صورت بنکر آیا ظاہر ہوا پھر عیار کی صورت پر آیا اور خوب
اسکو ذلیل کیا یار کھلوائی ایسا شعبدہ ہے کہ کہین ایسا نہ ہو کہ ہم کو بھی ذلیل کرے اور پھر باعلان
سب کے ساتھی نکلا چلا گیا کوئی کچھ نہ کرسکا مگر ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ اب خاتمہ ہے کہ عشاق غہ طامی کو
ذلیل کیا ہے وہ اپنا ابرسحر لینے کو گیا ہے یہ بہت بڑا ساحر زبردست ہے اسنے سواے سجدہ کرنے کے اور کسی
قسم کی خداوند کی اطاعت نہین کی ہے اسنے یہ سحر بارہ برس کی محنت مین طیار کیا ہے پس ضرور وہ آکر
خاتمہ کریگا یہ انجام ہوا اس ذلیل کرنے کا وہ ہرگز نہ رعایت کریگا سب نے کہا کہ یہ تو ضرور ہے ہم کو کیا
جو جیسا کریگا ویسا پائیگا ہم کو جو حکم ملا ہے اسکی تعمیل کو موجود ہین اور جو حکم ہوگا اس پر عمل کرینگے یہان یہ تقریر
ہورہی تھی کہ ایک مرتبہ زمین شق ہوئی صحن بارگاہ کی اس سے کچھ شعلے پہلے نکلے اسکے بعد ایک ساحر
پیدا ہوا کہ جس کی صورت دیکھکر سب ڈر گئے مگر خاموش بیٹھے رہے کہ وہ ساحر نکل کر طرف دربار
آنے چلا دربار مین آکر کہنے لگا کہ منم نامہ دار سمندر شاہ تمہارے نام نامہ لایا ہون یہ اس صدا سے اور
ہیبت سے کہا کہ سب خوف زدہ ہوگئے گرداب نے فوراً کرسی اسکے لیے روبرو بچھوادی اس سے
کہا کہ آپ تشریف رکھین وہ کرسی پر بیٹھ گیا ایسا مغرور تھا کہ نہ کسی کو سلام کیا نہ مجرا اپنے غرور مین
آپ اٹھا جاتا ہے جب بیٹھ چکا گرداب نے کہا کہ کدھر تشریف لاتا ہے کیون سرفراز فرمایا اسنے برہم ہوکر
جواب دیا کہ کیا تم نے نہین سنا مین نے پہلے کہا تھا کہ منم نامہ دار سمندر شاہ ماہ دولت بادشاہ کا
نامہ بنکر آیا ہون یہ جو اسنے کہا تو گرداب وغیرہ نے کہا کہ لائیے بس اسنے دونون لفافے نکالکر
دیے ایک لفافہ پر مہر شاہی ثبت کی ہوئی تھی اور سب کے نام تھا دوسرا لفافہ سادہ تھا اس پر
نہ کچھ تحریر تھا نہ مہر تھی بس انھون نے وہ لفافہ چاک کیا جس پر مہر تھی اور اندر سے کاغذ نکال کر
پہلے خود پڑھا اسکے بعد وزیر کو دیا اسنے پڑھا سب اہل دربار آگاہ ہوے کہ یہ مضمون تحریر کیا ہے
اور کل خاتمہ ہے اہل اسلام کا اگر بادشاہ کی تحریر پر عمل نہ کیا تو بس گرداب وغیرہ نے اس ساحر
سے کہا کہ آپ تشریف رکھین ہم ابھی جیسا بادشاہ نے حکم فرمایا ہے اسکی تعمیل کرتے ہین نامہ لشکر

اسلام مین روانہ کرکے جواب حاصل کرتے ہین جو جواب آئیگا اُسکے موجب کاربند ہونگے اگر انھون نے شرایط شاہی کو قبول کر لیا تو خیر ورنہ آپ کے سامنے ہم طبل جنگ بجوا دینگے اور کل صف آرا ہونگے وہ شوق سے تشریف لائین مقابلہ فرمائین یہ سُنکے اُسنے کہا کہ ہان جلدی کرو مین زیادہ ٹھہر نہین سکتا ہون بس اُنھون نے اُس لفافہ کو چاک کرکے اور مسودہ دبیر کو دیا کہ اسکو بہت جلد صاف کرکے لفافہ مین بند کرکے مہر کرکے حاضر کرو بس دبیر نے وہ لیکر جس طور سے حکم ملا تھا فوراً تعمیل کی لفافہ کرکے نام اُس پر لکھکر مہر ساتون بادشاہونکی ثبت کی اور حاضر کیا بس گرداب نے اپنے اہل دربار کی طرف دیکھا کہ ایک ساحر کہ نام اُسکا براق جادو تھا وہ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اُسکو طلب کرکے کہا کہ یہ نامہ لیکر دربار مین بادشاہ اسلام کے جاؤ اور اسکا جواب حاصل کرکے فوراً حاضر ہو وہ نامہ لیکر دربار سے نکلکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا بعد جانے اُسکے گرداب نے دربار کی حالت اُس ساحر سے دریافت کی جو کہ سمندر کا نامہ لیکر آیا تھا سمندر کا مزاج پوچھا اُسنے کہا کہ سب اچھی طرح ہین یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر براق نامہ لیے ہوئے طرف لشکر اسلام کے جاتا ہی وہ جو ہرکارے یہان براے خبر موجود تھے لشکر اسلام کے وہ یہ خبر لیکر کہ اس طور کا نامہ آیا اُسکا یہ مضمون تھا اُس مین یہ حکم تحریر تھا اُسکے موجب آپ کے نام نامہ آتا ہے براق جادو لاتا ہی وہ بھی طرف لشکر کے روانہ ہوئے یہان وہ وقت ہی کہ سب سردار حاضر دربار ہین بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہین صاحبقران دنگل شوکت پر خواجہ اپنی کرسی عیاری پر اور سب عیار خشت ہاے زرین پر کھڑے ہوئے ہین کہ بادشاہ نے فرمایا کہ کچھ حال نہ معلوم ہوا آج کئی دن ہوگئے کہ عشاق نہ طائی آیا یا نہین آیا یہ فرط دھکی تھی کہ وہ اگر ابر سحر گرا کر خاتمہ کریگا ایک کو زندہ نہ رکھے گا یا اصل مین ایسا تھا کچھ ظاہر نہ ہوا ہم تو جانتے ہین کہ دھکی تھی کہ شاید یہ لوگ اس خوف سے یہان سے چلے جائین خواجہ نے عرض کہ یہ تو ضرور تھا کہ وہ آیا تھا ہین نے عیاری کی تھی ساحر زبردست بھی ضرور ہی چاہیے یہ جھوٹ ہو کہ اُس نے بارہ برس سے عرصہ مین ایک سحر طیار کیا ہی بس جس پر اُسکو گرا دیگا اُسکا خاتمہ ہوگا وہ یہ بھی ضرور کہتا تھا کہ مین نے یہ سحر بڑی محنت سے طیار کیا ہی اگر کرور ملک ہون تو مین ایک پل مین سب کو خاک سیاہ کردون اگر تمام عالم لشکر سے مملو ہو تو مین تباہ کردون اس لشکر کی کیا اصل ہی یہ بھی میرے روبرو اُس نے کہا تھا کہ مین آج لیتے جاتا ہون اُسکے بعد ہرکارون نے بھی خبر آکر دی تھی کہ گیا کیا ابھی نہ آیا ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر اس سے کیا حاصل جو مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا جو کاتب تقدیر نے ہمارے خط پیشانی مین لکھا ہوگا وہ پیش آئیگا یہ جو صاحبقران نے فرمایا خواجہ نے عرض کیا کہ یہ بجا ارشاد ہوا مگر اپنی فکر لازم ہی یہ جو خواجہ نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امر ضرور ہی کہ اپنی فکر لازم ہی بس جب معلوم ہوگا تو فکر کی جائیگی یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ ہرکارے حاضر دربار ہوئے مجرا گاہ پر مجرا بجا لائے یہ وہ ہرکارے ہین جو دربار سمندر مین تھے اور خبر لیکر طرف لشکر کے چلے تھے یون عرض کرنے لگے کہ یہ غلام دربار مین سمندر کے حاضر تھے کہ عشاق ہمارے روبرو آیا سمندر نے بڑی تعظیم کی اُسنے پہلے اگر اپنی ذاتی کی حالت دریافت کی بعد اسکے سمندر سے کہا کہ ایک نامہ بنام اہل اسلام کے اس مضمون کا تحریر کیا جاے اور ایک حکم نامہ بنام گرداب شاہ جو کہ مقابل اہل اسلام مع لشکر فروکش ہی تحریر کیا جاے کہ وہ اس نامہ کا جواب اہل اسلام سے لیکر ہم کو روانہ کرے اگر ہمارے موافق ہو تو خیر ورنہ طبل جنگ بجوا دیے ہم کل اگر سب اہل اسلام کا خاتمہ کر دینگے چنانچہ سمندر نے اُسکے تحریر کے موجب دونون نامے تحریر کراکے

روانہ کیے ہین نا یک ساحر لیکر آتا ہی تہ یہ حال دریافت کرکے وہان سے روانہ ہوئے باقی خیریت ہی بادشاہ نے اُنکو انعام دیکر رخصت کیا وہ آداب بجالاکر بارگاہ سے باہر آئے اور طرف شہر سمندر یہ کے روانہ ہوئے وہ ہرکارے یہ عرض کرنے گئے تھے کہ خواجہ نے عرض کیا معلوم ہوگیا کہ وہ نابکار آیا ہی اُسنے نامہ تحریر کیا ہی نہ معلوم اُسکا کیا مضمون ہی صاحبقران نے فرمایا کہ جب نامہ آئیگا تو معلوم ہوجائیگا کیا ضرورت ہی فکر کرنے کی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ وہ ہرکارے جو کہ لشکر کفار سے خبر لیکر روانہ ہوئے تھے حاضر دربار ہوئے مجرا بجالائے اور نامہ برکا آنا نامہ دینا اُسکا پڑھا جانا گرداب کا بموجب تحریر سمندر نامہ کو صبان کرا کے روانہ کرنا عرض کیا کہ نامہ بر نامہ لیکر آتا ہی باقی خیریت ہی بادشاہ نے حکم فرمایا کہ درگہ سالار سے کہدو کہ منع نہ کرے آنے دے یہ حکم درگہ سالار کو ملا اُن ہرکارون کو بھی انعام ملا وہ مجرا کرکے بارگاہ سے نکل کر طرف لشکر کفار کے راہی ہوئے یہان دربار کی آراستگی کی گئی ہر ایک اپنے مقام پر سنبھل کر بیٹھا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ نامہ بر یعنے براق جادو نامہ لیے ہوئے داخل لشکر اسلام ہوا لشکر کو طے کرکے قریب بارگاہ پہونچا دربار گاہ پر پہونچکر ٹھہرا چونکہ مرد معقول ہی درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو ایک نامہ برگرداب بشاہ وغیرہ کا نامہ لیکر آیا ہی بار چاہتا ہی اُس نے جواب دیا کہ تمھاری خبر ہوچکی ہی ہم کو جانے کا حکم ہی پس وہ نامہ بر داخل بارگاہ ہوا بارگاہ کو خوب آراستہ پایا پانچ ہزار پانچ سو چین سردار دنگل وکرسی پر بیٹھے ہوئے تھے بادشاہ تخت پر جلوہ فرما تھے صاحبقران زمان اپنے دنگل شوکت پر رونق افروز تھے خواجہ اپنی کرسی پر اور سب غیار حاضر دربار تھے اسنے دربار کو اس طور سے آراستہ دیکھا کہ کبھی کسی کا دربار نہ دیکھا تھا مجرا کیا بادشاہ و صاحبقران کو کرسی ملی یہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا کہ صاحبقران نے ساقی کو اشارہ کیا اُسنے جام شراب اُسکو دیا اُسنے جام لیکر سلام کیا اور پی گیا جب اُسکا دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا اُسنے کہا کہ مین نامہ لایا ہون گرداب بشاہ وغیرہ کا خواجہ نے کہا کہ پھر کیا دیر ہی نامہ پیش کر پس اُسنے کمر سے نامہ نکالکر پیش کیا بادشاہ نے میر منشی کو اشارہ کیا اُسنے اُسکے ہاتھ سے نامہ لیکر لفافہ چاک کیا نامہ پڑھنا شروع کیا پہلے اُس مین تعریف خداوند تصویر کی تحریر تھی اُسکے بعد صفت ثنا سمندر شاہ کی اُسکے بعد تعریف عشاق نہ طاقی کی مرقوم تھی اور اُسکے سحر کی صفت بعد اُسکے وہ ہی مضمون جو کہ بالا تحریر ہوچکا ہی تحریر تھا جب صاحبقران و خواجہ نے یہ مضمون سنا برہم ہوکر کہا کہ اُسنے بہت سا گو کھایا ہی اور جھک مارا ہی اُس سے ہماری طرف سے کہدینا کہ ابھی تجکو کیا ذلیل کیا ہی ہان اب ذلیل کرونگا اور اس طور سے تجکو قتل کرونگا کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا تیرے حال پر رحم کھائینگے اور تجکو ترس نہ آئیگا تو کیا تجکو و اہل اسلام کو قتل کریگا یہ حسرت لیکر اس دنیا سے جائیگا معلوم ہوا کہ تیری قضا آئی ہی یہ بھی ممکن ہی کہ تو یہان سے زندہ جاسکے بھر مین بے تیرے حال پر رحم کھایا کہ تجکو زندہ چھوڑ دیا ورنہ قتل کرتا تو تو میرا کیا کرتا مین تیرے روبرو سے چلا آیا تو نے میرا کیا کیا بس اپنی جان کی اگر خیریت چاہتا ہی تو اپنی ناپاک گو لیکر چلا جا ورنہ مین تجکو اور اُسکو دونون کو قتل کرونگا آیندہ تجکو اختیار ہی یہ جو تو نے صاحبقران کو تحریر کیا ہی کہ خواجہ کو اسیر کرکے روانہ کردو اور خود آکر سمندر کی اطاعت کرو اور نہ مذہب اسلام ترک کرو مین کوئی صاحبقران کا غلام نہین ہون جو وہ تجکو گرفتار کرکے روانہ کرین یہ نہ خیال کر اس امید مین تو اس دنیا سے جائیگا کہ مین کسی کو اہل اسلام سے قتل کرون یہ تجکو نصیب نہ ہوگا یہ خیال کرے کہ تجکو اہل اسلام کے چاکرون اور حلال خورون کا موے زہار تک نہ نصیب ہوگا

میرا تو بڑا درجہ ہی لشکر اسلام کے مرکبون کے سمون کی گرد تیرے نصیب مین نہین ہی ایک جانور تک تو اہل اسلام
کے لشکر کا تیرے ہاتھ نہ آئیگا انسان کیا چیز ہی بس مین خود اُس سے کہتا ہون کہ وہ اگر میری اور صاحبقران
کی اطاعت کرے اور مذہب تصویر پرستی ترک کرے اسی مین اُسکے لیے بہتری اور اچھائی ہی ورنہ وہ تو
اور میرا خنجر بران ہی یہ تو میری طرف سے اُس سے کہدینا اور خواجہ نے دبیر سے کہا کہ جب صاحبقران کی
طرف سے جواب تحریر کرچکنا تو میری طرف سے یہ بھی تحریر کردینا جو کہ مین نے بیان کیا ہی اُس نے عرض کیا کہ
بہت خوب جب خواجہ اپنی تقریر کرچکے اُسوقت صاحبقران نے اُس نامہ بر کی طرف منھ کرکے
فرمایا کہ اُس نابکار سمندر جادو دغاباز ناہنجار سے میری طرف سے کہنا کہ کیون قضا آئی ہی اپنی زبان
بند کرکے جو اُسنے تحریر کیا ہی کہ اگر اطاعت سمندر شاہ کی کرو اور دین اسلام ترک کرو خداوند تصویر کو سجدہ
کرو وہ کون خداوند تصویر گیدی ہی کہ جس کو ہم سجدہ کرین اور وہ کون نامعقول ہی جو ہم سے سجدے کو کہتا ہی
لاکھ لاکھ لعنت خداوند تصویر پر اور کرور کرور لعنت اُسکے بندگی کرنے والون پر اور اُسکی ہفتاد پشت پر لعن
ہی جو ہم سے یہ کہے کہ ترک اسلام کرو کیا خوب یہ دھمکی نکالی ہی کہ اگر ترک اسلام نہ کروگے اور سمندر کی اطاعت
نہ کروگے تو ہم آکر قتل کرینگے اُس گدہے سے کہدینا کہ تجکو دہنے ہاتھ کا کھانا حرام ہی کہ جو تو ہم کو آکر قتل نہ کر
اوگیدی تو کیا ہی اور تیرا سمندر شاہ کیا ہی اور وہ خداوند سگ خارشتی کیا ہی تجھ ایسے کتے اُسکو سجدہ
کرینگے بھلا ہم کیا سجدہ کرینگے کیا اسوقت کچھ نشہ زیادہ تھا جو یہ نامہ تحریر کراکے روانہ کیا ہی کیا وہ
ذلت بھول گیا ہی جو خواجہ نے سردربار دی تھی یقین ہی کہ ابھی تک تو منھ مین درد ہوتا ہوگا جب
ہمارے لشکر کے ایک عیار کی پشم نکندہ کرسکا وہ تجکو ذلیل کرکے چلا آیا تو تو ہم کو کیا قتل کریگا او بچہ شیطان او
لطفہ حرام تو بھولا کس بات پر ہی ارے ہمارا خداوند خدا ہی کہ جو تیرے خدا کو دوزخ مین جگہ دیگا اور
اسکے بنائے کچھ نہ ہوسکیگا سوائے نار دوزخ مین جلنے کے چھوٹا منھ بڑی بات لوشان خدا ہم سمندر
ایسے ولدالزنا کی اطاعت کرین اور خداوند تصویر ایسے لطفہ حرام کی بندگی کرین اُسکو سجدہ کرین اور جو سب کا
مالک اور رازق و پیدا کنندہ ہی اُسکی بندگی ترک کرین ورنہ یہ شیطان بچہ ہم کو قتل کریگا پہلے اپنی نانی کو جو
کہ اول درجہ کی لکاتہ ہی اُس کو خداوند سے کہکر اچھا کرائے پھر اور لونکو اُسکی بندگی کرنے کی نصیحت کرنا خواجہ
نے تیرے اور سمندر کے اور تیری نانی کے وہ میخ ماری تھی کہ جو ہوا میں رکھتی تھی مگر ابھی اُس فاحشہ کی اور
تیری زندگی باقی تھی جو یہ امر ظاہر ہوا ورنہ سیدھی جہنم واصل ہوتی کسی نہ کسی مہری دوزخ کی ڈانٹ بنائی جاتی
یہان بھی جلتی رہی ہی وہان بھی جلے گی اوگدہے ہم موت سے نہین ڈرتے ہین اگر ہماری قضا آئی ہی اور
ہمارے کل لشکر کی اگر ہم کلعہ آہنی مین بھی پوشیدہ ہونگے تو ضرور قتل ہونگے اگر نہین آئی ہی تو تو کیا ہی
اگر خود سمندر یا تیرا وہ خدا بچہ شیطان جس نے ایک عالم کو گمراہ کررکھا ہی کوشش کریگا تو یہان کسی کا
ایک موی پشم نہ کرسکے گا بس مین تجکو تحریر کرتا ہون کہ تو اگر میری اطاعت کرورنہ کتے کی موت
مارا جائیگا یہ جو تو نے تحریر کیا ہی کہ خواجہ کو گرفتار کرکے میرے حوالے کردو احمق کوئی خواجہ میرے
غلام نہین ہین جو مین اُن پر دباؤ ڈالون میرے ملازم ہین اُنکا تو مرتبہ ہی تو نے پہلے یہ سوال کرکے دیکھا ہوتا
کہ مجکو اہل اسلام کے سونے زیارت کی ضرورت ہی کیونکہ حکیم صاحب نے نانی امان کو دوا مین بتایا ہی اگر آپکی
مہربانی ہو تو کسی حلال خور سے مجکو دلوا دیجیے تو سنتا کہ اُسکا کیا جواب ملتا ارے وہ بھی نہ ملتا تو
پھر خواجہ کا تیرے ہاتھ آنا دشوار ہی خواجہ ہی تو تیرے اور تیری نانی کے میخ مار کر درست کرینگے
بس اب ایسی تحریر کبھی ہم کو نہ بھیجنا ورنہ اس سے سخت تر جواب ملیگا یہ امر اپنے دل سے دور رکھو

کہ خواجہ یا کوئی ادنا آدمی اہل اسلام سے میرے ہاتھ آئے یہ بالکل غیر ممکن ہے بس لاحول ولا قوۃ الا باللہ
الشیطان الرجیم یہ امید دل سے دور رکھنا کہ یہان کا ادنا شخص سمندر کی اطاعت کرے یا دین اسلام
ترک کرے بس ہم کو تیری کوئی شرط منظور نہین ہے ہم اپنے خدا پر تکیہ کیے ہوئے بیٹھے ہین جو اُس نے
ہماری مقدر مین لکھ دیا ہے وہ پیش آئیگا نہ تیرے بنائے کچھ بنے گا نہ تیرے خدا کے بموجب شعر
سر نمی پیچم ز شمشیر جہاں + ہر چہ آید بر سرم یا نصیب جہد دیگر مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ
ہراسان نشود + دیگر بر سر اولاد آدم ہر چہ آید بگذرد دیگر دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است + بس
وہ ہمارا حافظ اور مالک ہے بموجب شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جای + نبرد ورگے تا نہ خواہد خدای + بس یہ
خیال کرے کہ کوئی امر ہم کو قبول نہین ہے کل ہم میدان مین ضرور آئینگے تو آنا اور اپنا ابر سحر ہم پر گرا کر ہمارے
خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھنا کہ وہ ہم کو کیونکر تیرے ظلم سے محفوظ رکھتا ہے بس اسی مین تیری خیریت ہے
کہ تو یا تو ہماری اطاعت کر یا یہان سے اپنی نانی کو لیکر چلا جا ورنہ بہت پچتائیگا کتے کی موت مارا
جائیگا آیندہ تجکو اختیار ہے ہم کو کوئی امر تیرا جو کہ تو نے تحریر کیا ہے قبول نہین ہے اور ہر سب وہ قبول
کرے جو موت سے ڈرے جس کو یہ خوف ہو کہ افسوس ہم مر جائینگے ہم اس طور کے مرنے کو حیات
ابدی تصور کرتے ہین مثل تیری زندگی کے زندہ رہنے کو ہم بدتر جانتے ہین تیرے جینے کو تو کتا نہ جیتا
کہ جو ذلت اٹھا کر تو جیتا رہا رے تجکو تو چلو بھر پانی مین ڈوب مرنا تھا مگر معلوم ہوا کہ اول درجہ کا
بے غیرت ہے اور بے حیا ہے تیری زندگی سے تو سگ و خوک کی زندگی اچھی ہے وہ کسی قدر غیرت
رکھتے ہین مگر تجکو بالکل حیا نہین ہے بس مین کہان تک اپنے دماغ کو خراب کروں اے منشی یہ بھی
تقریر ایک پرچہ کاغذ پر لکھ دو اور لاؤ اُسکا نامہ مجکو دو منشی نے وہ نامہ جو کہ آیا تھا صاحبقران کو دیا
صاحبقران نے اُسکو چاک کر کے اُس نامہ بر کی طرف پھینکدیا اور فرمایا کہ کہدینا کر اُسکی بہی بنا کے
یا تو اپنے مقام خاص مین رکھ لے یا سمندر کے یا اُس خدا کے کہ جسکی تو بندگی کرتا ہے اگر یہ ممکن نہ ہو
تو اپنی نانی کے اُس مقام مین رکھدے کہ جہان سے تیری مان پیدا ہوئی تھی کہ تجھ ایسے نکمے حرام کو
اُسنے جنا کہ جس نے تمام دنیا کی سیاہی اپنے مُنہ پر ملی اور ذلت پر ذلت اٹھائی اور پھر شرم نہ آئی
اُسکو بھی بدنام کیا تاکہ وہ پھر کسی سے ایسا فعل نہ کرائے کہ جس کے سبب سے تیری مان کے ایسے
لڑکے پیدا ہون اُس سے تجھ ایسا نالایق لڑکا ہو اور اگر تیری مان زندہ ہو تو اُس سے کہدینا کہ وہ پھر نہ تجھ ایسا
لڑکا جنے اور بہت حفاظت سے رکھنا اے منشی یہ بھی تحریر کر دینا جو کہ مین نے اس نامہ بر سے کہا ہے وہ
نامہ بر خاموش بیٹھا سنا کیا کچھ جواب نہ دیا بلکہ وہ نامہ چاک شدہ لے لیا ادھر منشی نے نامہ طیار
کیا جو کچھ صاحبقران نے فرمایا تھا وہ تحریر کیا اور جو کچھ خواجہ نے کہا تھا وہ تحریر کیا اور اس شعر و نیز
مصرعہ پر نامہ کو ختم کیا مصرع جواب جاہلان باشد خموشی شعر منت ایزد کہ حق بود لقمہ تمام + تو دانی
دگر بعد ازین والسلام + صاحبقران نے فرمایا کہ ایک میری طرف سے سمندر کو تحریر کر دینا کہ یہ
جو شعر فردوسی طوسی نے فرمایا ہے اسکا مضمون بہت سچا ہے اور درست فرمایا ہے یہ شعر تیرے حسب
حال ہے شعر پر ستارزادہ نیاید بکار + اگرچہ بود زادۂ شہریار + دبیر نے یہ شعر بھی تحریر کر دیا لفافہ
مین بند کر کے مہر شاہی و مہر صاحبقرانی سے زین کر کے پیش کیا صاحبقران نے اُس نامہ بر کو
دیکر فرمایا کہ یہ جواب نامہ اور جو زبانی ہم نے کہا ہے وہ بھی کہدینا اُسنے عرض کیا کہ مین تو اُس دربار
مین جاؤنگا نہین ہان جو نامہ لیکر آیا ہے یہ جواب اُسکے ہاتھ جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ تو اُس سے

میرا پیام کہدینا کہ یہ صاحبقران نے زبانی فرمایا ہی نامہ برہمیشہ بے خطا ہین جو تجکو جواب دیا جاتا ہی اسکے
بیان کرنے مین کوئی نقصان نہین ہی اگر ہم زبانی پیام دیتے تو تو کیا نہ بیان کرتا اُسنے جواب دیا کہ ضرور بیان
کرتا صاحبقران نے فرمایا اب بھی بیان کرنا اُس نے عرض کیا ضرور بیان کرونگا صاحبقران نے فرمایا
کہ ایک پیام ہماری طرف سے اپنے شاہون کو دینا کہ صاحبقران نے فرمایا ہی تم سے کہ تم لوگ
کیون راہ ضلالت مین پڑے ہو دیکھ لینا کہ یہ سمندر اور جو جو اُسکے ساتھ ہین مثل سگ دخوک کے قتل
ہوئے یا بھاگتے پھرین گے اور انکو پناہ نہ ملیگی اور عشاق کا اور اُسکے سحر کا تو کل خاتمہ ہی تم اپنی
آنکھ سے دیکھ لوگے کہ وہ کل کیونکر قتل ہوتا ہی اور کس طور سے اُسکا سحر برباد ہوتا ہی کہ جس پر اُسکو بڑا بھروسہ
ہی اور بہت بڑا دعوی ہی ہم تم کو سمجھائے دیتے ہین قبول کرنے نہ کرنے کا تم کو اختیار ہی کہ یہ بالکل راہ
ضلالت ہی جو کہ تم اختیار کیے ہوئے ہو بالکل گمراہی مین پڑے ہو پردہ غفلت اُٹھاؤ اپنے خدا کو پہچانو
اُسکی بندگی کرو اس تصویر پرستی پر لعنت کرو آیندہ اختیار ہی ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہی اور ہر
ایک اپنے نیک و بد کا مختار ہی پھر کیا افسوس ملوگے کچھ ہاتھ نہ آئیگا سوائے ذلت اور خواری
کے بس اسقدر کافی ہی اگر عقلمند ہوگے تو اسی پر عمل کروگے زیادہ کہنا لاحاصل ہی جو عاقل ہی اُسکو اشارہ
کافی ہوتا ہی اگر نادان کے روبرو تمام عمر بیان کرے تو اُسکو کچھ نہین معلوم ہوتا ہی جیسے اسی مضمون کو شعر
مین کہتا ہی شعر اگر صد باب حکمت پیش نادان ۔ بخوانند ہم چنان باز یچہ در گوش ۔ بس عاقل و دانا کے
لیے پند و نصیحت ہی نادان کے لیے نہین ہی یہ اسنے بادشاہون سے کہدینا اُسنے عرض کیا بہت خوب
بس وہ نامہ بر جواب نامہ لیکر کرسی پر سے اُٹھا صاحبقران و بادشاہ کو سلام کیا اور رخصت ہوکر ایسا
بھاگا کہ اُسنے پھر پھر کر نہ دیکھا کہ مین کہان آیا تھا اور کس کام کو آیا تھا کیونکہ وہ جو اتنے دیر تک وہان بیٹھا
رہا تھا اُسکو وہی گمان تھا کہ اب قتل کا حکم دیا اب قتل کا حکم دیا بس اُسکو بیٹھنا ناگوار تھا جواب نامہ
ملا سر پر پاؤن رکھکر بھاگا پلٹ کر بھی نہ دیکھا سیدھا بارگاہ سے نکل کر اپنے لشکر کا راستہ لیا راوی کہتا ہی
کہ وہان دربار کفار مین وہ ساحر کہہ رہا ہی کہ ابھی تک جواب نامہ نہین آیا بڑی دیر ہوئی گرداب
نے کہا کہ آتا ہوگا یا ہم صلاح ہو رہی ہوگی کیونکہ نامہ بہت سخت ہی اسکا جواب بھی بہت مشکل
ہی تحریر کرنا یہان تو یہ تقریر ہی وہ گھبرا رہا ہی اُدھر وہ بھاگا چلا آتا ہی یہان تک کہ لشکر اسلام سے نکل کر اپنے
لشکر مین پہونچا اُسکے دم مین دم آیا اُسکو اطمینان ہوا جب تک لشکر اسلام مین رہا اُسوقت تک یہ
خوف رہا کہ اب کسی نے آکر قتل کیا اسی خوف سے بہت جلد راہ طے کرکے اپنے لشکر مین آیا جب
لشکر مین آیا اپنا دم راست کیا حواس درست کیے ایسی ہیبت لشکر اسلام و دربار بادشاہ اسلام کی
اُسکے دل پر اثر کر گئی تھی کہ اُسکے حواس جاتے رہے تھے بس جب حواس درست کر چکا دربار مین
آیا گرداب نے اُس ساحر سے کہا کہ یہ نامہ لیجیے آپ گھبراتے تھے جواب نامہ آگیا اُسنے اسے دیکھکر
کہا کہ کیا جواب نامہ لایا اُسنے کہا کہ بیٹھنے دیجیے بیان کرتا ہون ابھی تو چلا آتا ہون کیا سہل ہی بیان
کرنا ایک قصہ طویل اور داستان عظیم ہی بس جب بیٹھ لونگا تو بیان کرونگا وہ خاموش ہوا اپنے
مقام پر بیٹھا اُسنے ہاتھ باندھکر گرداب وغیرہ سے عرض کیا کہ مین امیدوار ہون کہ پیام سخت لایا ہون
یہ اتصور معاف ہوا نخون نے جواب دیا کہ تم بے خطا ہو تم کو جو جواب ملا ہی وہ بیان کرو بس
اُسنے کہا کہ جو صاحب وہان سے نامہ لیکر آئے ہین وہ ذرا کان کھول کر سُن لین جو پیام ملا ہی تاکہ
کوئی بات رہ نہ جائے جو کہ خرابی کا باعث ہو اُس نے کہا کہ مین کوئی سہرہ نہین ہون کو بیان کر

بس اُس نامہ برنے پیام صاحبقرانی بیان کرنا شروع کیا کل پیام کہ سُنا یا وہ نامہ چاک شدہ اُسکو دیا اور
کہا کہ یہ سمندر شاہ کو دیدینا اور عشاق کو اُسنے لیا اور کہا کہ کیا کہا ہی اُسنے سب تقریر صاحبقران کی جو
تحریر ہوئی ہی اول سے آخر تک بیان کی اور خواجہ کی جب وہ بیان کر چکا اُس نے کہا کہ تو خاموش بیٹھا
سُنا کیا کچھ جواب نہ دیا اُسنے کہا کہ مین کیا جواب دیتا اور جواب دیکر اپنی آبرو دیتا اُسنے کہا ہان وہ کون تھا
جو آبرو لیتا اُسنے جواب دیا کہ جس نے سمندر شاہ کا تاج لیا عشاق کو ذلیل کیا گرداب عیار کی
وہ گت کی کہ جو کہا ایک ادنا کی نہین کی جاتی ہی اُنکے شاگردون سے اُنکو جوتیان کھلوائین اور یون اُسنے
کہا کہ تو کیسا ساحر ہی کہ ایک غیر ساحر کو سزا ندے سکا اور نہ گرفتار کر سکا اگر اُسنے ایسی تقریر کی تھی
اُسنے کہا کہ سمندر شاہ و عشاق کیسے ساحر تھے کہ وہ اُنکے منھ مین کالک لگا کے چلا آیا ایک بھی نہ
گرفتار کر سکا جب وہ اُنکے ہاتھ نہ آیا تو میرے ہاتھ کب آتا دوسرے اُس دربار مین کیا ساحر نہین ہین
آفاق ایسا ساحر مریخ سا ساحر جو کہ اسوقت اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین یہ جو اُسنے کہا تب اُسنے
کہا کہ خیر اگر مین ہوتا تو سب کا حال کھل جاتا ہان یہ بیان کر کہ زبانی کہا ہی یا کچھ تحریر بھی دی ہی اُسنے
کہا کہ نہین تحریر بھی ہی یہ کہکر نامہ نکال کر دیا اُسنے وہ نامہ لیا بس مار خوار نے کہا کہ ای گرداب شاہ تم
طبل جنگ بجواؤ اُسنے جواب دیا کہ ہان مین طبل جنگ بجواتا ہون آپ تشریف لے جائین یہ سُنکر
وہ اپنی کرسی پر سے اُٹھا اُسی طور سے وہان سے صحن مین آیا زمین مین پیر مارکر غرق زمین ہو گیا یہ
تو اُدھر کو گیا ادھر براق نے صاحبقران کے خلق و مروت کی بہت تعریف کی اور ہر ایک کا مرتبہ
بیان کیا اور کہا کہ آفاق کا اور اُسکی زوجہ کا ایسا مرتبہ ہی کہ کبھی کسی کو خواب مین بھی نہ نصیب ہو گا یہ
کہکر صاحبقران کا پیام دیا ہر ایک سُنکے خاموش ہو رہا بس گرداب نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین
کوس حربی نام پر عشاقی نہ طاقی کے بجے کہ وہ کل یہان آکر اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے یہ جو حکم دیا
نقارہ حربی پر چوب پڑی نقارہ سحر بجا تمام لشکر مین اُسکی صدا پہنچی یہ خبر لیکر ہرکارے لشکر اسلام کے جو
کہ بنا بر جاسوسی مقرر تھے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے اسکا حال پھر تحریر ہو گا ادھر لشکر کفار کو معلوم
ہوا کہ کل مقابلہ ہو گا ہر ایک سامان جنگ کرنے لگا انکو تو سامان جنگ کے درست کرنے مین مصروف
رکھا جاتا ہی گو یہ معلوم تھا کہ ہم سے مقابلہ نہ ہو گا کوئی عشاق نہ طاقی ہی وہ آکر مقابلہ کریگا مگر بہ
احتیاط سامان جنگ درست کرنے لگے یہ تو سب سامان جنگ مین مصروف ہین انکو اسی حال
مین رکھا جاتا ہی اب حال اُس ساحر کا اور دربار سمندر کا تحریر ہوتا ہی کہ اُسکو جو جواب نامہ ملا تو
اُسکا کیا حال ہوا بس راوی تحریر کرتا ہی کہ جب وہ ساحر یہان سے جواب نامہ لیکر اندر زمین کے
غائب ہوا اندر ہی اندر چلا جاتا ہی وہان سمندر و عشاق مع سب سردارون کے بیٹھے ہوئے
ہین دربار آراستہ ہی وہی تقریر ہو رہی ہی عشاق کہتا ہی کہ صلح ہو جائیگی اہل دربار کہتے ہین کہ
کبھی صلح نہ ہو گی وہ مقابلہ کریگے یہان یہ بحث ہی کہ عشاق نے ایک مرتبہ سمندر کی طرف دیکھکر
کہا کہ بڑا عرصہ ہوا کہ آجتک وہ ساحر جواب نامہ لیکر نہین آیا ذرا اوراق مین ملاحظہ فرمائیے کہ
کیا سبب عرصہ کا ہی سمندر نے قصد کیا تھا کہ اوراق اُٹھا کر دیکھے کہ ایک مرتبہ وہ زمین شق
ہوئی وہ ساحر ظاہر ہوا زمین سے نکل کر دربار مین آیا اُسے کرسی ملی کرسی پر بیٹھا سمندر نے
کہا کہ کیا جواب لایا ہی اُسنے پہلے وہ چاک شدہ نامہ عشاق کو دیا اور وہ جو تقریر زبانی اُسنے
سُنی تھی بیان کرنی شروع کی از اول تا آخر سب بیان کی بس یہ تقریر جو عشاق و سمندر نے

سنی رنگ رہ دونون کا متغیر ہوگیا کیونکہ وہ تقریر بدتر از تیر و تبر تھی ہر فقرہ اُسکا قلب کے لیے سنان کا اثر رکھتا تھا بس سمندر اور عشاق کا یہ حال تھا کہ حالت غیض مین جھوم رہے تھے اور رہ رہ کر بروت بخس کو بل دیتے تھے چہرہ لال ہو رہا تھا غصہ مین گنت تھا یہ حال تھا کہ جیسے بندیلا بگڑ جاتا ہی یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو خوک صحرائی ہین کہ بیٹھے ہوئے جھوم رہے ہین جب وہ سب تقریر صاحبقران کی اور خواجہ کی بیان کر چکا کہا کہ مین نے یہ زبانی اُس نامہ بر کے سُنی ہی جو کہ نامہ لیکر گیا تھا اور نامہ بھی دیا ہی بس یہ کہکر اُسنے وہ نامہ جو کہ بدتر از سبر تھا اور اُنکے حق مین زہر قاتل کا اثر رکھتا تھا اُسکا ہر فقرہ زہر ہلاہل سے کم نہ تھا کہ سے نکال کر دیا کہ یہ جواب نامہ آیا ہی یہ بھی اُسنے دیا ہی بس سمندر نے دبیر کو وہ نامہ دیا کہ اسکو باواز بلند پڑھو تاکہ اُسکے مضمون سے سب آگاہ ہون بس دبیر نے نامہ لیکر پڑھنا شروع کیا اول حمد و نعت خدا و رسول خدا تحریر تھی اُسکے بعد وہی مضمون تھا جو کہ زبانی اُس ساحر نے بیان کیا تھا بلکہ کچھ زیادہ تھا جو فقرے کہ اُسکے یاد نہ تھے یا اُسنے اس سبب سے چھوڑ دیے تھے کہ یہ بالکل خلاف شان مین کیا بیان کرون بس اُس نامہ کے پڑھے جانے سے ثابت ہوئے کہ یہ فقرے ہین اور یہ تحریر ہی ہر فقرہ اور ہر مقام اُسکا شمشیر بران و خنجر و پیکان کا اثر قلب کے لیے رکھتا تھا یہ عالم تھا کہ سمندر و عشاق کو رہ رہ کر جوش آتا تھا مگر کچھ بس نہ چلتا تھا کہ کیا کرین جب دبیر اُس مضمون کو پڑھ چکا جو کہ صاحبقران کی طرف سے تھا اب اُسنے کہا کہ یہ مضمون جو کہ اب پڑھتا ہون خواجہ کی طرف سے ہی یہ کہکر پڑھنا شروع کیا وہ مضمون بھی سمندر و عشاق نے سُنا نامہ سُنکے مثل مار سر زدم بریدہ کے پیچ و تاب کھایا وہ نامہ نہ تھا اُنکے لیے زہر ہلاہل تھا ایسا اُسکے فقرات تلخ و ناگوار نے اُنکے قلب پر اثر کیا کہ آبلے پڑ گئے جگر خون ہوگیا بڑے عرصہ تک سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے سر اُٹھا کر بھی نہ دیکھا دبیر پڑھا کیا سب اہل دربار سُنا کیے جب دبیر نے یہ شعر پڑھا شعر پرستار زادہ نیاید بکار اگرچہ بود زادہ شہریار اسنے سمندر کے دل مین ایسا اثر کیا کہ یا تو سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا یا اس شعر کو سُنکے ایک درد غلیظ تھا کہ کانون سینہ مین مشتعل ہوا اور کاخ دماغ کو توڑ کر نکل گیا سمندر نے برہم ہوکر اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر کہا یہ سارا فساد اُس نمک حرام سہراب کا ہی یہ اُسنے بیان کیا ہوگا ورنہ صاحبقران کو کیا معلوم خیر دیکھا جائیگا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اگر اپنی پرستار زادگی کا حال آتش سے نہ دریافت کیا تو اپنا نام سمندر نہ رکھا سب قدر و عافیت اُسکو معلوم ہوئی کہ کون پرستار زادہ ہی اور کون شہریار زادہ ہی سمندر تو یہ کہکر خاموش ہوا عشاق نے یہ غصہ سمندر کا دیکھکر عرض کیا کہ اگر گستاخی معاف ہو تو مین کچھ عرض کرون سمندر نے کہا کہ بیان کرو اُسنے کہا کہ تمام نامہ آپ خاموش سنا کیے کسی مقام پر غصہ نہ آیا گو بہت بہت سخت و درشت کلمات تحریر تھے مگر اس مقام پر آپکو غصہ آیا پہلے ہی جو شے امر ہوتا ہی وہ گران معلوم ہوتا ہی کوئی مقام شک و تردد نہین ہی کھری بات سب کو گران گذرتی ہی سمندر نے جواب دیا کہ یہ امر نہین ہی بلکہ یہ امر ہی کہ جو جھوٹ بات ہوتی ہی وہ گران گذرتی ہی یہ وہ مثل ہوئی دروغ گو یم بر روے تو سملاق نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا پھر اہل دربار نے عشاق نہ طماق سے کہا کہ کیون جو ہم عرض کرتے تھے وہی پیش آیا یعنے اُسنے جواب صاف اور کس قدر سخت تحریر کیا کہ جو زہر ہلاہل سے بھی بدتر ہی آپکا خیال غلط نکلا خداوندیہ لوگ بڑے چرب زبان اور اپنے قول کے پابند اور ثابت قدم ہین نمی دانم ثابت قدمی کا تمام عالم مین از شرق تا غرب و از جنوب تا شمال از آسمان تا تحت الثرے چرچا ہی ہر ایک اُنکی ثابت قدمی کی قسم کھاتا ہی

یہ لوگ وہ ہین کہ اگر آسمان پھٹ کر اُنکے سر پر گرے مگر یہ اُس مقام پر سے دسر کین جو زبان سے کہدین
اُس سے نہ پھرین جو جس امر کا اقرار کرلے جو جان بھی جائے مگر قدم اُس قول کے پورا کرنے سے نہ ہٹائین
سر کٹ جاے مگر بات نہ جاے مرنے کو حیات زندگی کو حباب جانتے ہین عشاق نے جواب دیا کہ کل صبح
کو ثابت قدمی قول کے اوپر قائم رہنا معلوم ہو جائیگا کوئی ان مین سے امان نہ پائیگا اگر بھاگتے نہ پھرین
اور مقام امن نہ تلاش کرین تو مین اپنا نام عشاق نہ رکھون اہل دربار نے عرض کیا کہ جو کچھ ہوگا وہ
ظاہر ہو جائیگا اتنا دن اور ایک شب درمیان مین ہے سمندر نے یہ تقریر سُنکے جواب دیا کہ بس اب اس
تقریر سے کیا حاصل جو ہوگا وہ ظاہر ہوگا اب اس سے کیا فائدہ کہ باہم ایک امر پر تکرار کرین عشاق
نے کہا کہ ای بادشاہ کل آپ بھی تشریف لے چلین میرے مقابلہ کا تماشہ ملاحظہ کرین سمندر نے کہا
کہ مین نہین چلونگا جب وہ سب لوگ تباہ ہولین گے اُسوقت اُس مقام پر آکر دیکھ لونگا اس مین زیادہ
کد نہ کرو مین ہرگز نہ چلونگا عشاق خاموش ہو رہا سمندر نے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا عشاق
وہان سے اٹھکر اپنی نانی کے پاس آیا اُسکو غش مین پایا ہوشیار کیا اُسنے آنکھ کھولی اسنے مزاج پوچھا
اُسنے کہا کہ اسی طور سے ہے ای عشاق تو کہان تھا کہ تو نے میری خبر نلی عشاق نے جواب دیا
کہ نانی امان مین اپنا سحر لینے کو گیا تھا کہ لاکر ان خدا پرستون کا خاتمہ کرون کیونکہ انھون نے بہت سر
اُٹھایا ہے سرکشی پر کمر باندھی ہے آپ کے دشمنون کے جان کے پیچھے پڑے تھے اگر آپ ایسی ساحرہ
نہ ہوتین تو معلوم ہوتا اُس عیار نے بڑا غضب کیا تھا کہ زہر ہلاہل پلا دیا تھا ایک تو یہ امر میرے غصہ
کا ہوا دوسرے دو مرتبہ مجکو سر دربار ذلیل کیا ایسی حرکت کی کہ مین کرسی پر سے گر پڑا میرے منھ مین چوٹ
آئی اسوقت تک درد ہے اس سبب سے اور زیادہ غصہ آیا مین نے خیال کیا کہ ان سب کا خاتمہ کر دجا کر
اپنا اہر سحر لایا میرا قصد ہے کہ کل ان سب پر گرا دون اُنکا خاتمہ کرون جلا کر خاک سیاہ کرون یہ جو عشاق نے
کہا اُسکی نانی نے جواب دیا کہ ای فرزند کیا کرون مجبور ہون اگر اجی ہوتی ایک پل مین خاتمہ کرتی تجکو زحمت
نہ ہوتی مگر علالت نے بیکار کر رکھا ہے بس جو تیرے بنائے بنے وہ کر میری کوئی تدبیر کر کیونکہ مین کچھ دنون کی
مہمان ہون جو دم گذرتا ہے وہ غنیمت ہے اور جو ساعت گذرتی ہے بہتر ہے میرا کوئی بھروسا نہین ہے کیونکہ ایک
زمانہ میری علالت کو ہوا ہے اب طاقت بالکل نہین رہی ہے یہ ضعف کی حالت ہے کہ ہاتھ کا ہلانا گران ہے
اگر کوئی مگس جسم پر بیٹھ جاتی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑ گرا یہ حالت ناتوانی کی ہے اشتہا بالکل جاتی رہی ہے
کھانے کو جی نہین چاہتا ہے بخار ہر وقت موجود ہے استخوان کو جلائے دیتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے ایک شمع
اندر جسم کے روشن ہے کہ وہ جلا رہی ہے بس ایسی حالت مین کیونکر زندگی کی امید ہو اور کیا خیال کیا جاے
کہ زندہ رہونگی جو دم ہے غنیمت ہے بقول شاعر مصرع اگر ماند شب ماند شب دیگر نمی ماند ای فرزند اجی
فکر کرے کہ کوئی اعتبار نہین ہے عشاق نے جواب دیا کہ نانی امان آپ مایوس نہ ہون مین کل اہل
اسلام کا خاتمہ کرلون تو خود حکیم بقراط الحکمت کی خدمت مین جا کر اور اُنکو اپنے ہمراہ لاکر آپ کا
علاج کرونگا کیونکہ اُنکو یہی عذر ہے کہ جب تک اہل اسلام یہان فروکش ہین مین گوشہ عافیت سے نہ
باہر آؤنگا نہ کسی کا علاج کرونگا یہ عذر بھی اُنکا جاتا رہیگا جس قدر روپیہ صرف ہوگا صرف کرونگا یہ سُنکے
اُس لکانہ نے کہا کہ خداوند تصویر تجکو سلامت رکھین کہ تجکو میرا خیال تو ہے بس یہ کہکر کہا کہ اب اٹھا دو
کیونکہ اب نہین بیٹھا جاتا ہے عشاق نے اٹھا دیا غش آگیا عشاق وہان سے اٹھکر اپنے مقام پر آیا
جو کہ اُسکے لیے سمندر نے مقرر کیا تھا اب اس انتظار مین ہے کہ یہ دن تمام ہو اور رات صبح کو مین جا کر

اہل اسلام کا خاتمہ کردن راوی ناظر کہ خیال اسکو تو اسی خیال مین معروف رکھتا ہی اور پہلے کچھ حال لشکر اسلام کا تحریر کرتا ہی کہ یہان کیا بندوبست ہی اور کیا تدبیر ہو رہی ہی راوی ناظر نے تحریر کیا ہی کہ جب نامہ برجواب نامہ لیکر چلا گیا اُس وقت صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اب یقین ہی گیا ہی کہ ہماری قضا آئی ہی کیونکہ یہ امر ثابت ہی کہ وہ کل میدان مین آکر مقابلہ کریگا ابر سحر گرا کر سب کو قتل کریگا اور سب کو جلا دیگا میرے نزدیک یہ امر بہتر ہوگا کہ لشکر مین منادی کرا دیجائے کہ جس کو اپنی جان بچاکر نکل جانا ہو وہ اسقدر دن اور رات مین نکل جائے اگر خداوند کریم نے اپنا فضل وکرم کیا اور ہماری فتح ہوئی تو پھر چلے آئین کیون ہمارے ساتھ اپنی جان دین اگر کفار کی فتح ہو تو یہان سے اُن ملکون کو چلے جائین کہ جو اہل اسلام کے قبضہ مین ہین بلکہ خانہ کعبہ کو چلے جائین صاحبقران اول وثانی کو اس حال سے آگاہ کردین کہ یہ واقعہ گذرا تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین بلکہ میری رائے تو یہ ہی کہ آپ تشریف لے جائین ان سب کو لیکر تاکہ کوئی تو یہان سے زندہ نکلے ہماری فاتحہ خوانی کرے بادشاہ نے آبدیدہ ہوکر فرمایا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہین جہان آپ وہان یہ حقیر کیونکہ یہ سارا مرتبہ اور شان وشوکت میری آپ کی وجہ سے ہی ورنہ مین اس لائق تھا کہ صاحب تاج وتخت ہوتا یا میرے نام کا سکہ جاری ہوتا یہ سب آپ کی بندہ پروری اور خداوند کریم کی نوازش تھی کہ یہ مرتبہ ملا بادشاہ کہلایا یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ مین آپ کو ایسے وقت مین چھوڑ کر چلا جاؤن اپنی جان بچاؤن اس زندگی سے تو موت بہتر ہی کہ تمام جہان مین بدنام ہون کہ جب تک دیکھا کہ چین وعیش ہی حکومت کرنے کو ہی اور ہزارون سرداران جلیل مثل خادمان ذلیل کی خدمت کرنے کو آمادہ ہین اُسوقت تک تو ساتھ دیا جب دیکھا کہ اب جان پر بنی ہی سوائے موت کے کوئی اور صورت نہین ہی تو ساتھ چھوڑ دیا ایسے لوگونکا کیا بھروسا یہ تو وہی مثل ہی کہ جب تک رکابی مین بھات میرا تیرا ساتھ تو مین اپنے کو بدنام کرنا نہین چاہتا ہون جو آپ کے اوپر گذرے گی وہی میرے اوپر بلکہ راہ عدم ساتھ ہمراہی کے خوب بسر ہوگی آخر کوئی خادم ضرور درکار ہی یہ بندہ آپ کی خدمت کو موجود ہی مین تو کبھی نہ جاؤنگا کل اسی میدان مین آپ کے ہمراہ مرتبہ شہادت پاؤنگا اور یہ کیا معلوم کہ ہمارا خاتمہ ہو حالت امید نہ یم می دہد کی تو امید ہی کہ ہماری ظفر ہو کیونکہ ابھی تک آپکو اسم اعظم یاد ہی کوئی دوسری صورت اور ہی نکل آئے کہ جسکے سبب سے یہ بلا دفع ہو ہم سب نجات پائین کیا خوب آپ نے میرے ساتھ تو یہ سلوک کیا کہ مجکو بادشاہ کیا خود نہ تخت پر پاؤن رکھا خود مثل ملازمون کے رہے جو مین نے کہا اُسکو بسر وچشم ادا کیا کوئی عذر نہ کیا اب جو وقت پڑا تو مین چلا جاؤن ساتھ چھوڑ دون گو مین آپکی برابری نہین کرسکتا ہون مگر یہ امر ضرور ہی کہ جس خاندان عالی سے آپ ہین اُسی سے کچھ تو سا یہ بندہ بھی رکھتا ہی گو اپنے کو اُس خاندان کا خادم تصور کرتا ہون مگر ہون اسی خاندان کا جو کہ آپکا خاندان ہی گو وہ مرتبہ نہین حاصل ہی جو کہ آپکو حاصل ہی بس جس گلشن شرافت وندابت کے آپ گل رعنا ہین اُسی گلشن کا مین بھی خار ہون یا جس آفتاب شرافت کے آپ ٹکڑے ہین اُسکا مین بھی ایک ذرہ ہون یا جس آسمان ابا فت کے آپ ماہتاب ہین بس اُسکا مین بھی ایک ستارہ ہون پھر خیال تو فرمایئے کہ مین کیونکر موت سے خوف کرون اور جان کو بچا کر چلا جاؤن گو مین ابھی کوئی قدر ومنزلت نہین پیدا کیا ہون یہ نہ خیال فرمایئگا کہ میری برابری کرتا ہی بخدائے لایزال مین اپنے کو آپ کا خادم تصور کرتا ہون تو اسوقت آپ کے سبب سے کل لشکر میرے قبضہ قدرت مین ہی اور سب میرے

تابع حکم ہین سیاہ و سفید کا اختیار ہی مگر یہ سب آپ کے دم سے ہی بعد آپ کے خدانخواستہ سب میرے
نزدیک خاک ہی یہ شاہی فقیری سے بدتر ہی یا یہ تاج کشکول گدائی کے برابر ہی یہ تخت تختہ تابوت ہی
یہ پوشاک شاہی کفن سے خراب تر ہی بعد آپ کے مجکو زندگی درکار نہین آپ کے ہمراہ مرنا حیات
ابدی ہی پس مجھ سے آپ یہ امید نہ رکھیے گا بادشاہ نے جو یہ فرمایا صاحبقران نے جواب دیا
کہ یہ کیا آپ فرماتے ہین آپ ہمارے سر کے تاج ہین ہمارے سبب افتخار ہین ہم آپکی بندگی اور
اطاعت کو اپنا سبب افتخار خیال کرتے ہین بلکہ آپ آسمان شرافت کے آفتاب ہین اور گلشن
نجابت کے گل رعنا ہین ہم کو مرتبہ خار کا ہی ہین ایک ذرۂ بے مقدار ہون آپ یہ کیا فرماتے ہین
مین نے اس خیال سے عرض کیا کہ اگر آپ تشریف لے جائینگے تو یہ چند سراوقہ عصمت و عفت اور
یہ چند بے دست و پا جو کہ کبھی پردے سے باہر نہین نکلے ہین مثل بوٹے گل کے پوشیدہ رہے ہین
راہ سے بالکل نابلد کوچۂ مصیبت سے ناواقف کبھی کوئی بلا انکے سر پر نہین آئی کہ جس کے سبب
سے یہ باہر نکلے ہون تباہی سے محفوظ رہین گے آپ کے ہمراہ انکو کرو نگا زیادہ تر اس امر کا خیال
ہی آپ یہ فرماتے ہین کوئی اور تدبیر کی جائیگی یہ کہکر صاحبقران نے قصد فرمایا تھا کہ اہل دربار سے
کلام کرین کہ ایک مرتبہ صدائے طبل گوش مبارک مین پہونچی صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوتا
ہی کہ کل مقابلہ ہوگا اسکے سبب سے لشکر کفار نین طبل جنگ بجا ہی یہ اسکی صدا آرہی ہی کوئی جاکر خبر تو
لائے خواجہ نے عرض کیا کہ ہرکارے خبر لیکر آئے ہونگے یہ ذکر تھا کہ ہرکارے حاضر دربار دربار ہوئے
مجرا بجالاکر عرض پیرا ہوئے کہ لشکر کفار شقاوت آثار مین بنام عشاق نہ طاق طبل جنگ بجا ہی
کل بوقت سحر لشکر کفار غدار میدان مین صف آرا ہوگا اور عشاق آکر مقابلہ کریگا اپنے سینہ سے
آتش بغض و نفاق کو نکالیگا باقی خیریت ہی یہ جو ہرکارون نے عرض کیا بادشاہ نے فرمایا کہ ہمارے
لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل رزمی بجے ہم کل اس گبرنا ہنجار و ساحر غدار سے مقابلہ
کرینگے اگر فضل خدا شامل حال ہی تو اسکو بھی مثل اور ساحرون کے قتل کرینگے یہ جو حکم بادشاہ
نے فرمایا چوبدار فوراً یہ حکم لیکر نقارخانہ مین آئے داروغہ نقارخانہ کو حکم والا سے آگاہ کیا بس نقارچیون نے
نقارے سینگ ساتک کر درست کیے حاشیہ طبل اسکندری پر سے اٹھایا گیا شہنا نوازبا ہم ملکر بجے اس انتظار مین کہ
خواجہ آکر طبل اسکندری پر چوب لگائین ہم شہنا بجائین یہان تو یہ بندوبست ہے بس خواجہ نے عرض
کیا کہ مین حاضر ہوتا ہون یہ کہکر اپنی کرسی پر سے اٹھے نقارخانہ مین آئے داروغہ نقارخانہ نے ہاتھ قبیل
نذر دین خواجہ نے مسکراکر یہ فرمایا کہ کیون مجکو محجوب کرتے ہو تم میرے خرد ہو مین تم کو دون مگر کیا
کرون کہ مجبور ہون میرے پاس کچھ نہین ہی ایک ایک پیسہ کو محتاج ہون میرا دینے کا حق تھا نہ کہ لینے کا
اس سبب سے لیتا ہون کہ تم یہ خیال کروگے کہ خواجہ نے ہماری یہ لیا قت نہ دیکھی کہ ہماری نظر قبول
کرتے بس یہ خیال کرکے کہ تم کو صدمہ ہوگا مین لیے لیتا ہون بس جب خدا مجکو دیگا جو مجھ سے اس کا
عوض ہوگا وہ کرونگا اس نے عرض کیا کہ یہ سب آپ کا دیا ہوا ہی جو کچھ مال و دولت اور مرتبہ ہی سب
آپکی بدولت ہی خواجہ نے جواب دیا کہ دراصل تم بہت لائق ہو جو کہ سعادتمند ہوتے ہین و
ایسے ہی خیالات کرتے ہین اپنے بزرگون کی عزت کرتے ہین تمھاری سعادتمندی مین کوئی
شک نہین یہ فرماکر قریب طبل اسکندری کے آئے چوب اپنے ہاتھ مین اٹھاکر پیترہ بدل کر خوب قوت
سے طبل پر لگائی بس چوب کا پڑنا تھا کہ صدائے طبل گنبد نہ طاق فلکی مین گونجی تمام عالم کو تہ و بالا

ہوا چوفٹھ کوس تک اُسکی صدا گئی صحرا ہل گیا بگانہ زمین کانپ اُٹھی زلزلہ سا ہوا گوش گردون کر ہوئے
سا کنان فلک لرز گئے جو مردے زمین مین دفن تھے خواب مرگ سے چونک اُٹھے یہ خیال کیا کہ قیامت
آگئی صور اسرافیل کو دم ملا یہ حال تھا کہ ہر طرف زلزلہ تھا اِدھر شہنا نوازون نے شہنا کو ملا کر دم دینا شروع
کیا راوی بیان کرتا ہے کہ صدائے طبل اسکندری سے یہ حال ہوا کہ جانوران صحرائی اپنے اپنے
آشیانون کو چھوڑ کر طرف جنگل کے بھاگے کہ کیا بلا آئی اشعار رو رآید فریدن آوازکوس ✤ فلک بر
دہان دہل داد بوس ✤ چنان آمد از نای ترکی خروش ✤ کہ از نای ترکان برآورد جوش ✤ برآورد خر خرہ آواز
شیر ✤ دماغ از دم گاودم گشت سیر ✤ ترا تی کہ از مقرعہ خاستہ ✤ برون رفت زین طاق آراستہ ✤ زمین
گفتی از یکدگر بردرید ✤ سرافیل صور قیامت دمید ✤ دہل زن زدہل زن بہ تحسین او ✤ بہ بین دین او دین او
دین او ✤ صدای طبل سے اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل کفار سے مقابلہ ہوگا سب سامان
جنگ کرنے لگے جوانون کو خوشی ہوئی صورت فتح وظفر چار آئینہ مین نظر آنے لگی یہان اہل لشکر تو
سامان جنگ مین مصروف ہوئے طبل پر چوب لگا کر وہان سے پھر بارگاہ مین آئے اپنی کرسی پر بیٹھے
صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ ای خواجہ تم ان عورات پردہ نشین کو لیکر طرف خانہ کعبہ کے چلے جاؤ
تاکہ یہ سب کفار اس آوازکی سے نجات پائین ورنہ یہ سب تباہ ہونگی خواجہ نے جواب دیا کہ واہ
کیا خوب یہ سب آفت میرے سبب سے ہوا اور مین ہی چلا جاؤن جہان آپ وہان مین یہ کوچہ سے
کبھی نہ ہوگا اور کسی کو تجویز فرمائے بس خواجہ نے یہ جواب دیا تو صاحبقران نے اہل دربار سے
متوجہ ہوکر فرمایا کہ مین آپ سب صاحبون سے کہتا ہون انمین میرے عزیزی ہین اور غیر بھی اور
جو کہ اب سے مسلمان ہین ان سب سے میرا خطاب ہے کہ آپ لوگ کیون میرے ساتھ اپنی جان دین
اور کیون اپنے اہل وعیال کو تباہ کرین اسی وقت اپنے اپنے ملک کو چلے جائین اس مین میرا بھی
ایک کام نکلے گا کہ مین ناموس کو آپ کے ہمراہ کردونگا یہ جو صاحبقران نے فرمایا سب اہل دربار
کیا غریب کیا بیگانہ مسلم کیا ساحر کیا غیر ساحر سے متفق ہوکر جواب دیا کہ مرگ انبوہ جشنے دارد ہم سب
آپ کے ساتھ ہین جو آپ کا حال ہے وہ ہمارا حال ہوگا ہم آپ کا اور بادشاہ کا دامن نہ چھوڑینگے ہم
جان دینگے آپ سے ہین نہ اپنی جان بچانے یہ جو آپ نے فرمایا کہ میرے ناموس تباہی سے بچین گے
اس امر کے لیے اور کسی کو تجویز فرمائیے ہم مین سے کوئی اس خدمت کے لایق نہین ہے صاحبقران
نے جب ان سب سے یہ کلام سنا عیارون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ تم لوگ اس خدمت کو قبول
کرو انھون نے بھی انکار کیا اب صاحبقران سب طرف سے لاچار ہوگئے کہ جس سے کہتا ہون وہ
انکار جانے سے کرتا ہے کیا تدبیر کرون کہ یہ عورتین تباہی سے ساتھ حفاظت کے محفوظ رہین مگر
کوئی نظر نہین آتا ہے راوی نازک فہم بیان کرتا ہے کہ یہان صاحبقران اس فکر مین مبتلا تھے کہ کس کے
سپرد انکو کرون قران اسوقت دربار مین نہ تھے وہ صحرا مین بیٹھے ہوئے عبادت کر رہے تھے انکے
کان مین صدائے طبل پہونچی انھون نے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ کل کفار سے مقابلہ ہے جو طبل
زرمی بجا ہے ذرا چلکر خبر تو لاؤن بس یہ دل مین خیال کرکے سجادہ اٹھایا لباس پہنکر طرف لشکر کے چلے
داخل لشکر ہوئے دیکھا لشکر مین سامان جنگ ہو رہا ہے یہ بارگاہ مین آئے بادشاہ وصاحبقران
کو مجرا کیا اور اپنے مقام پر کھڑے ہوئے مگر دیکھا کہ سب اہل دربار مع بادشاہ وصاحبقران کے
خاموش بیٹھے ہین جیسے کسی امر کے سوچ مین یہ جو حال قران ثالث نے دیکھا ایک مرتبہ

دست ادب جوڑ کر عرض کیا صاحبقران سے کہ مین اسوقت حضور کو تنگ از حد پاتا ہون اسکا کیا سبب
ہے غلام بھی آگاہ ہوتا کہ اسکی اپنے امکان بھر تدبیر کرے صاحبقران نے قران کی طرف دیکھکر فرمایا کہ خوب
ہوا تم آئے یہ میرا کام تم سے نکلے گا سوائے تمھارے اس کام کو کوئی نہ کریگا قران نے عرض کیا
کہ فرمایئے خادم بسر و چشم آپ کے ارشاد کو بجا لائیگا اگر حکم ہو تو اپنا سر کاٹ کر حاضر کرون یا حکم ہو تو
ابھی لشکر کفار میں جا کر گرداب رشمہ وغیرہ کو ٹوک کر قتل کرون سمندر کو سر دربار گرفتار کرون یہ
غلام آپ کا آپ کے اوپر اپنی جان نثار کرنے کو موجود ہے صاحبقران نے فرمایا کہ مجکو تم سب سے
اس سے زیادہ امید ہے اگر مین خود جاؤن تو تم لوگ اپنے امکان بھر اسکے بجا لانے مین کمی نہ کروگے یہ جو
تم نے کام کہے ان مین سے کوئی نہین ہے بس وہ یہ کام ہے کہ مین بڑے عرصے سے اس فکر مین مبتلا ہون
کہ کس کے حوالہ ان عورات پردہ نشین کو کرون جو کہ انکو لیجائے اور انکی حفاظت کرے اور بحفاظت
خانہ کعبہ پہونچا دے تاکہ یہ بے پردہ نہ ہون اور تباہی سے محفوظ رہین بس مین نے جس سے کہا
اسنے انکار کیا اب سوائے تمھارے کوئی یہ کام نہ کریگا لہذا تم ان سب کو لیکر طرف خانہ کعبہ کے چلے
جاؤ تو یہ بڑا احسان تمھارا میرے اوپر ہوگا قران ثالث نے یہ کلام صاحبقران کا سنکر عرض کیا کہ حضور
نے وہ بار گران میرے سر پر رکھا ہے کہ جسکو مین نہین اٹھا سکتا ہون کو مین بار گران کے اٹھانے کا
متحمل نہین ہون مگر اس خیال سے کہ الامر فوق الادب بس مین گوارا کرتا ہون گو میرا بھی یہی قصد تھا کہ
مین بھی اپنی جان آپ کے قدم پر نثار کرون اور آپ کے ہمراہ سیر گلشن جنان کرون گو یہ امید
قوی ہے کہ یہ لڑائی فتح ہوگی اور آپ ظفریاب ہونگے وہ کافر خاسر قتل ہوگا راوی نے بیان کیا ہے کہ
قران ثالث کو یہ امر معلوم ہو گیا تھا کہ کل عشاق نہ طاقی سے مقابلہ ہے وہ اپنا ابر سحر لیکر آیا ہے اس
سبب سے انھون نے یہ عرض کیا تھا کہ مین آپکے ہمراہ سیر گلشن جنان کرون مگر یہ امر جو آپ نے
فرمایا کہ ناموس کو خانہ کعبہ پہونچا دو خیر آپ کا ارشاد بجا لاؤنگا گو اہل دنیا مجھ پر یہ طعن کرینگے کہ قران
نے بسبب خوف کے اپنی جان کو غنیمت جان کر صاحبقران کی ہمراہی سے چلا گیا آخر صاحبقران نے
سب سے کہا تھا اُن سب نے کیون نہ قبول کیا اُن سب کو ہمراہ صاحبقران کے مرنا تھا اس کو
اپنی جان بچانی تھی بس اسنے اسی امر کو غنیمت جانا خلاف رفاقت کیا خیر جو کچھ ہو مین اس طعنہ زنی
خلق کو آپ کی عدل حکمی سے اچھا جانتا ہون اور آپ کی عدل حکمی کو اپنے حق مین گناہ تصور
کرتا ہون گو مین نے یہ قصد کر لیا ہے کہ ان سب کو خانہ کعبہ کو پہونچا کر اور اسی مقام پر آکر اگر لشکر کفار ہوگا
تو اُس سے لڑکر اپنی جان دونگا اگر نہ ہوگا تو شہر سمندریہ مین جا کر عین دربار مین سمندر پر حملہ کرونگا
وہان قتل ہونگا بہر طور مین بھی اپنی جان دونگا جس طور سے ہوگا آپ کی خدمت مین حاضر ہونگا
میرا مطلب پورا ہو جائیگا یہ جو قران نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ ای قران تم کو پھر اختیار
ہے جب تم ان سب کو خانہ کعبہ کو پہونچا لو قران نے عرض کیا کہ مین یہ ننگ نامردی گوارا کرتا ہون
آپ کا ارشاد بجا لاتا ہون آپ کی نافرمانی کو بدتر از گناہ تصور کرتا ہون صاحبقران نے فرمایا
کہ خدا تم کو جزای خیر دے جب قران ثالث نے اس امر کا اقرار کیا اب صاحبقران نے قران
سے فرمایا کہ تم چند خیمہ اپنے ہمراہ لو اور تھوڑا سا لشکر بس ان سب کو لیکر لشکر سے نکل جاؤ قران
نے عرض کیا کہ بہت خوب مین آپ کے حکم کی تعمیل کو موجود ہون جس طور سے ارشاد ہو صاحبقران
نے فرمایا کہ اب دیر نکرو جا کر انتظام کرو دن سے نکل جاؤ تاکہ دوپہر رات تک اس مقام سے دور

نکل جاؤ یہ سنکے قران باہر آئے اور چند خیمہ ارابون پر بار کرائے مگر روتے جاتے ہین اور دل مین خدا سے
دعا کرتے جاتے ہین کہ اے خداوند کریم مجکو سرخرو کر نا میرے بعد یہ لوگ نہ قتل ہون اتنا ہو کہ مین بھی آخون
اپنے آقا کا حکم بجالا ماہون گو مین جان کے خوف سے نہین جاتا ہون تا اپنی جان بچاتا ہون تو اپنا فضل
کرنا کہ مین بحفاظت ناموس صاحبقرانی کو خانہ کعبہ مین پہونچادون اُسکے بعد یہان آکر جان بحق تسلیم ہون
جہان ان سب کا مدفن ہو وہان میرا بھی مدفن ہو یہ کہتے جاتے ہین اور خیمہ بار کراتے ہین جب خیمہ بار ہوچکا
اُسکے بعد پھر بارگاہ مین آئے عرض کیا کہ مین خیمہ بار کرا چکا اب جو حکم ہو صاحبقران نے فرمایا کہ پانچ پانچ
آدمی ہر سردار و ہر عزیز کے لشکر سے لو پس صاحبقران نے سب سردارون اور عزیزون کو حکم دیا کہ اپنے
اپنے ناموس کو جاکر رخصت کرو اور اپنے اپنے لشکر سے پانچ پانچ سوار ہمراہ قران کے کردو تاکہ اُسکے
ہمراہ لشکر معقول ہو جائے یہ جو صاحبقران نے فرمایا ہر ایک نے عرض کیا کہ بہت خوب پس ہر ایک
سردار نے قصد اُٹھنے کا کیا کہ بادشاہ نے دربار کو برخاست کیا داخل خیمہ ہوئے صاحبقران ناموس
مین آئے یہان جب دربار برخاست ہوا ہر ایک دربار برخاست ہونے کے بعد اپنے خیمہ مین آیا
جن جن کے ناموس ہمراہ تھے اُنسے اُنھون نے کہا کہ یہ حکم صاحبقران نے فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنے
اپنے ناموس کو ہمراہ ہمارے ناموس کے کرکے بیت خانہ کعبہ کے روانہ کرو کیونکہ کل لشکر کفار سے مقابلہ
ہوگا اور عشاق نہ طائی اگر سب کو قتل کریگا کیونکہ اُسنے ایک سحر بارہ برس کے عرصہ مین طیار کیا ہے کہ
جسکا کوئی رد نہین جانتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ یا تو دین تصویر پرستی قبول کرو اور دین اسلام ترک کرو سمندر
کی اطاعت کرو یہ ہم سب کو قبول نہین ہے نہ یہ منظور ہے کہ یہان سے فرار کرین نہ یہ گوارا ہے کہ ہمارے
بعد تم سب تباہ ہو بے آبرو ہو پس اسی حالت مین تم سب ہمراہ ناموس صاحبقرانی کے چلے جاؤ
کیونکہ اُنکے ہمراہ جاؤگی تو یہ ہوگا کہ جہان اُن سب کی بسر ہوگی وہان تم بھی بسر کرنا خدا سب کا حامی و
مددگار ہے سوا اُسکے اور کسی کا سہارا نہین ہے اُن سب کی ناموس نے جواب دیا کہ یہ ہم کیونکر گوارا کرین
کہ تم سب کو ایسے وقت مین چھوڑ کر چلے جائین دنیا ہم کو کیا کہے گی اور ہم خدا و رسول کو کیا منھ
دکھائینگے اُن سب نے جواب دیا کہ جب کہ ہم خود اس امر کو تم سے کہتے ہین تو تم کو کوئی کچھ نہین
کہہ سکتا ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ اُن سب کے ناموس نے بہت کچھ عذر کیا مگر کسی سردار نے
جس جس کا ناموس تھا نہ سُنا اور اُسی وقت خیمہ ناموس صاحبقرانی مین پہونچادیا کوئی اپنے
شوہر سے جدا ہوئی تھی اُسکی مفارقت مین گریان تھی کوئی اپنے فرزند کی جدائی سے نالان کوئی
باپ کی جدائی سے کوئی بھائی کی جدائی سے نوحہ خوان تھی ہر ایک عورت پر کوہ رنج و غم ٹوٹا تھا ہر ایک کو
آسمان رنج و مصیبت نے اپنے اپنے عزیزون کے غم مین گریان کیا تھا ناموس سرداران کا تو یہ
عالم تھا اُدھر ہر سردار نے پانچ پانچ سوار اپنے لشکر سے انتخاب کرکے قران ثالث کے ہمراہ
کیے اُنکو حکم دیا کہ تمھارے افسر و حاکم قران ہین اُنکے حکم سے سرتابی نہ کرنا اُدھر قران نے سواریان
و دولت پر لاکر موجود کین سرداروں نے اُن سواروں سے کہا کہ تم لوگ ساتھ خبردار ی کے ناموس
آباد کو بہ تک پہونچانا کوئی آفت نہ آنے پائے اُنھون نے عرض کیا کہ کیا مجال جبلہ ہمارے
تن پر سر نہ ہوگے اُسوقت ناموس پر آنچ آئیگی جب تک ہمارے دم مین دم ہے کیا قدرت ہے
کہ کوئی آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھ سکے سرداروں نے جواب دیا کہ بس یہی مطلب ہے یہان تو یہ تقریر
ہو رہی تھی اُدھر سب عزیز صاحبقران خیمہ ناموس مین ہین صاحبقران بھی تشریف فرما ہین

اور بادشاہ بھی ہر ایک کو سمجھا رہے ہین ایک کہرام مچا ہوا ہی ہر بی بی بہت رو رہی ہی کوئی اپنے فرزند سے لپٹی ہوئی رو رہی ہی کوئی اپنے باپ سے کوئی بھائی سے کوئی شوہر کا دامن پکڑے ہی اور کہہ رہی ہی کہ میرا راج لٹتا ہی کوئی ہاے پدر کہہ کر روتی ہی کوئی اپنے منھ پر طمانچے مار رہی ہی کوئی گریبان چاک کیے ڈالتی ہی عجب عالم ہی وہ خیمہ ایک غم کدہ معلوم ہوتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی نوجوان مرگیا ہی اُسکے ماتم مین ان سب کا یہ حال ہی آخر کو صاحبقران و بادشاہ نے سب کو تسکین و دلاسا دیکر راضی کیا ہر ایک عزیز نے اپنے اپنے ناموس کو راضی کیا اور یہ کہا کہ خدا پر نظر رکھو اگر ہماری ظفر ہوئی تو ہم تم کو طلب کرلین گے ورنہ تم ہمارے بزرگون کی خدمت مین رہنا وہ بہت عزت سے پیش آینگے ہر طرح کا سامان راحت تمھارے لیے مہیا کر دینگے ہم سے زیادہ راحت دینگے خلاصہ یہ کہ سب نے بدقت راضی کیا بس سواریان ہونے لگین خواصون نے سب مال بار کیے اور باہر روانہ کیے وہ ارابون پر لادے گئے صاحبقران نے سب کو تشفی و دلاسا دیکر سوار کیا اور عزیزون نے نکل کر باہر اپنے اپنے لشکر سے پانچ پانچ سوار ہمراہ کیے ایک مختصر سا لشکر قریب پندرہ بیس ہزار کے ہمراہ ناموس کے ہوگیا قران نے صاحبقران و بادشاہ کو سلام کیا مگر آنکھون سے ہر ایک کے آنسو رواں ہین ناموس سواریون مین گریان ہین قلب سب کے آتش مفارقت سے بریان ہین بس ہر ایک اپنے مالک کی اور وارث کے حکم سے ناچار ہی کیا کرسکتی ہی آہستہ آہستہ رو رہی ہی اپنی جان کھو رہی ہی لشکر مین ایک تلاطم مچا ہوا ہی کوئی ایسا مقام نہین ہی کہ جہان سے رونے کی صدا نہ آتی ہو صاحبقران اپنے قلب کو سنبھالے ہوئے کھڑے ہین بادشاہ بھی جو عزیز و سردار پاس صاحبقران و بادشاہ کے ہین وہ بہ سبب لحاظ کے خاموش ہین کیا کرین مگر رومال پر رومال تر ہو رہے ہین آہستہ آہستہ اپنے ناموس کی مفارقت مین رو رہے ہین خصوصاً آنکی بے بسی اور مجبوری پر اور رونا آتا ہی کہ ایسی مجبور ہین کہ جو ہم نے کہا وہ منظور کرلیا گیا کرین کچھ قابو نہین ہی یہ لوگ تو اس خیال مین مبتلا خاموش کھڑے ہین کہ قران نے سلام رخصت کیا اور عرض کیا کہ آپ سب صاحبون کو سپرد خدا کیا دیکھیے اب زندگی مین آپ کی زیارت ہوتی ہی یا نہین خدا وہ دن نہ لائے کہ دنیا آپ لوگون سے خالی ہو اور قران زندہ ہو خدا ایسا کرے کہ مین آپ لوگون کے قدمون پر اپنی جان نثار کرون یہ کہکر جو کہ لشکر اُسکے ہمراہ تھا اُسکو حکم دیا کہ تمام سواریان ناموس کی بیچ مین لے لو اور چلو یہ جو قران نے کہا لشکر نے بموجب فرمان کے بیچ مین لیا اور گرد اُسکے حلقہ کیا اور لیکر چلے قران سلام کرکے قریب ناموس خاص صاحبقران و بادشاہ کے اپنا بغدہ پکڑ کے چلا اس حفاظت سے ناموس کو قران لیکر روانہ ہوا جب تک لشکر مین رہا اُسوقت تک صاحبقران و بادشاہ دیکھا کیے جب لشکر سے نکل گیا اور سامنا بھی جاتا رہا سب اپنے اپنے خیمہ کو چلے آئے صاحبقران اپنے خیمہ مین تشریف لے گیے بادشاہ اپنے خیمہ مین راوی بیان کرتا ہی کہ پہلے حال قران کا قلمبند ہوتا ہی اُسکے بعد حال لشکر اور مقابلہ کا رقم طراز ہوگا راوی نے بیان کیا ہی کہ قران جو ناموس کو برابر لیکر چلا چونکہ دن کچھ مختصر سا تھا تھوڑی راہ طے کی تھی کہ رات ہوگئی آفتاب بھی غم مین اُن آفت نصیبونکے بارنگ زرد طرف ماتم کدۂ مغرب کے روانہ ہوا اور آمد آمد فلک نیلی پر ماہتاب کی ہوئی چاند بھی اُنکے غم مین چاک گریبان مع اپنے ہمراہیون کے نکلا رات بھی اُنکے غم مین سیاہ پوش تھی باوجودیکہ چاند نکلا ہوا تھا مگر یہ تاریکی

تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بہت بڑا غم ہے کہ جس کے سبب سے نور ماہتاب بھی زائل ہوگیا ہے یہ تاریکی
اور سناٹا صحرا کا دیکھکر درندے اور پرندے اپنے اپنے آشیانون مین پوشیدہ ہوگئے
تھے مارے خوف کے باہر نہ آتے تھے ہر شجر اُس صحرا یا دیگر صحرا کا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی کے ماتم مین
سیاہ پوش ہے جدھر آنکھ اُٹھاکر دیکھا ایک عالم تاریک نظر آیا وہ اوس نہ پڑتی تھی آسمان اُنکے غم مین
روتا تھا جب ہوا کا جھونکا چلتا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر شجر کف افسوس ملتا ہے یہ حال تھا کیا بیان کیا
جاے کبھی ایسی اُداسی عالم پر نہ آئی تھی جیسی اُس شب کو تھی بس اُسی عالم تاریک و سناٹے مین قران
تاموس صاحبقرانی کو لیے ہوئے چلا جاتا تھا کسی طرف سے خیر کے بولنے کی صدا آتی تھی کسی
جانب سے اور درندون کی صدا آتی وہ صحرا کا سناٹا دلونکو اُڑائے دیتا تھا وہ ہوا کے جھونکے وہ درندون
کی صدا قلب کو ہلائے دیتی تھی کبھی اُن گوشہ نشینان عفت و عصمت نے ایسی مصیبت کا ہیکو
اُٹھائی تھی یہ عالم حسرت و یاس کا سبب کو پیش آیا تھا ایک تو وارثون کی جدائی کا غم والم دوسرے
اپنی عالت کا مدنظر اس پر صحرا کا یہ عالم اور یہ سناٹا کہ جسکے سبب سے ایک عالم یاس و حسرت
ہر ایک کے دل پر طاری تھا اشک یاس و حسرت ہر ایک چشم سے جاری تھا مگر مجبور چلے جاتے
تھے کیا کرین اسی طور سے جب نصف شب گذری اور زلف لیلای شب تا بہ کمر پہونچی لیلاے
شب نے سیاہ لباس پہنا وہ جو کسی قدر نور ماہتاب تھا وہ بھی کم ہونے لگا ہر طرف اور تاریکی
چھانے لگی سناٹا زیادہ ہونے لگا قران آفتاب سے قریب ایک کوہ سربلند کے پہونچا ابھی
قران کوئی اُس مقام سے بہت دور نہین آیا ہے کہ جہان لشکر اسلام فرد کش ہے صرف کوئی پانچ
کوس آیا ہوگا جب قریب اُس کوہ کے قران پہونچا تاموس بھی سوارلون مین بیٹھی تھین پریشان
ہوگئین تھین اُنھون نے بذریعہ خواصون کے قران سے کہلا بھیجا کہ اے قران سناسب ہو تو کسی مقام پر
قیام کرو یہ رات کچھ باقی ہے بسر کرد صبح کو جب حال لشکر کا معلوم ہوے گا اُسوقت کوچ کرنا ہم یہ بقیہ
رات اپنے وارثون کے فتح کی دعا مانگ کر بسر کرین شاید کریم کا ساز ہماری دعا قبول کرے اور اس
بلا سے ہم کو نجات دے اور ہمارے وارثون کی ظفر ہو قران نے بھی خیال کیا کہ دراصل اب تو اُس
مقام سے اسقدر فاصلہ پر چلے آئے ہین پس کیا نقصان ہے کہ یہ رات یہان بسر کرین صبح کو آیندہ اور
روندسے حال لشکر دریافت کرکے اگر ہماری ظفر ہوئی ہو تو خیر ورنہ اُسوقت کوچ کرین اس امر مین
کئی نفع ہین اول تو یہ کہ یہ رات جو کچھ باقی ہے بسر ہو جائیگی دوسرے دعا بھی کرینگے تیسرے حال
لشکر کا بھی معلوم ہو جائیگا اگر ہماری ظفر ہوئی ہو تو یہ تو ہوگا کہ ہم خبر پاکر خوش تو ہونگے اور لشکر کو
روانہ تو ہونگے اگر یہان سے چلے جائینگے تو کیا حال معلوم ہوگا قران نے اپنے دل مین یہ خیال
کرکے اہل لشکر سے کہا اُنھون نے جواب دیا کہ آپ کو اختیار ہے ہم آپکے ہمراہ ہین بس قران
نے اسی کوہ سربلند کی طرف رُخ کیا اور کہا کہ اسی کوہ پر قیام کرین اپنا بندوبست کرین بس یہ جو
قران نے کہا اہل لشکر نے اُس کوہ کی طرف سمع کیا قران نے اُس کوہ کو اس سبب سے پسند کیا
کہ خیال کرلیا تھا کہ یہ پہاڑ بہت سربلند ہے بس قران اُن سب اہل لشکر کو مع تاموس کے زیر
کوہ ٹھہراکر اور یہ خیال کرکے کہ چلکر پہلے یہ تو دیکھ لو کہ کوئی دوسری بھی اس پہاڑ سے اُتر جانے کی
راہ ہے یا نہین ہے اگر شاید لشکر کفار آپڑے تو ہم اُس راہ سے نکل جائین یہی اہل لشکر سے بھی کہا
کہ تم لوگ یہان قیام کرو مین کوہ کو دیکھ آؤن تو آتا ہون وہ لوگ ٹھہرے یہ خاقان بہادر کی طرح کے

پہونچے اول تو راہ پہاڑ کی بہت صعب و دشوار گذار پائی کہ ایک حریف نہین آسکتا ہی دوسرے
اُسکے دوسری طرف بھی ایک صحرا پایا اور اُس صحرا مین اُسکی راہ تھی دوسرے اور ایک پہلو مین کوہ
کے دریا روان تھا دوسرے پہلو مین ایک غار عظیم تھا بس قوان نے اُس کوہ کو بہت پسند کیا
حقیقت یہ تھی کہ وہ گلہاے رنگا رنگ سے مملو تھا سبزہ روئیدہ تھا ایک چشمہ آب خوشگوار کا
لبریز اُس کوہ پر تھا بس قوان اُس پہاڑ پر سے اُترے اور لشکر مین آئے اور سواریان دیمانے بدر کا
پہاڑ پر کے گئے ایک مقام وسیع دیکھکر خیمہ برپا ہونے کا حکم دیا تمام لشکر کوہ پر چلا آیا ایک سوا یا حاکر تک
زیر کوہ مدرہا راوی نے بیان کیا ہی کہ قوان نے اسقدر جلد خیمہ برپا کرائے کہ جسکی حد و انتہا نہ تھی
ایک آن واحد مین سب کاموں سے فراغت ہوگئی قوان نے ناموس کو خیمون مین اتارا گرد خیمہ لشکر کو
پڑاؤ کرنے کا حکم دیا گھاٹیان درست کین اُس پر لشکر مقرر کیا خود بھی پہاڑ پر رہ بروخیمہاے ناموس کے
افسران فوج کو لیکر مقیم ہوا خوب بندوبست و انتظام کیا ہی کہ اُس پہاڑ پر پرندہ پر نہین مار سکتا ہی درندے
کی کیا اصل ہی انسان کو کیا یاقت رکھتا ہی بس قوان یہ بندوبست اپنی مرضی کے موافق کرکے مقیم
ہوا اُدھر ناموس نے خیمون کے صحن مین آکر زیر آسمان اپنے سرون کے بال کھولے اور اپنے وارثون کے
حیات کی اور اس بلا سے نجات پانے کی دعا مین مصروف ہوئے راوی تو ان سب کو اسی حال مین چھوڑتا
ہی اب حال لشکر کا قلمبند کرتا ہی ناظرین والا تمکین کو معلوم ہو کہ جب قوان ناموس کو لیکر بموجب حکم
صاحبقران لشکر سے چلا گیا ہر ایک سردار اپنے خیمہ مین گیا سامان جنگ کرنے لگا ادھر لشکر مین
بموجب حکم صاحبقران منادی نے ندا دی کہ حکم ہی صاحبقران کا کہ جس لشکری کو اپنی جان
عزیز ہو وہ اس لشکر سے نکل جائے کیونکہ مین یہ نہین چاہتا ہون کہ میرے سبب سے یا میرے
حکم کے پابندی کی وجہ سے اپنی جان دے مین نے اپنی اطاعت تم سب کے اوپر سے معاف
کی ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار دیا ہی یہ جو منادی نے ندا کی اور اہل لشکر کو معلوم ہوا پس اُسیوقت
گروہ گروہ غول غول جمع ہوکر اپنے اپنے افسرون کے پاس آئے اور عرض کیا کہ کیا خطا ہم سے ایسی
سرزد ہوئی ہی کہ جس کے سبب سے صاحبقران نے یہ منادی کرائی ہی انکو ہماری طرف سے کیا
خیال پیدا ہوا ہی ہم نے تو کبھی آجتک کوئی عدول حکمی نہین کی نہ اپنی جان عزیز کی ہرگز جان
نثاری کا خیال کیا اور یہ بھی خیال رہا کہ جس طریقہ سے ہو صاحبقران کے حکم کی اطاعت کیجاے
آجتک کبھی صاحبقران نے ایسے کلمہ ہم لوگون کی نسبت نہین فرمائے آج کیا سبب ہی کچھ آپ کو
معلوم ہی کیونکہ آپ لوگ تو دربار مین تشریف فرما رہتے ہین یہ جو ہر ایک اہل لشکر نے عرض کیا اُن
سب کے جواب دیا کہ نہ تم سے کوئی خطا ہوئی ہی نہ کسی قسم کا گمان تم لوگون کی طرف سے صاحبقران
کو ہی صرف یہ سبب ہی کہ کل کفار سے مقابلہ ہی اور بہت بڑے ساحر سے سنا گیا ہی کہ اُسنے وہ
سحر طیار کیا ہی کہ جس سے وہ ایک پل مین تمام عالم کو جلا کر خاک کردے گا اُس سحر پر نہ کسی ساحر کا
سحر اثر کرتا ہی نہ کوئی ساحر اُسکو رد کر سکتا ہی نہ کوئی تدبیر اُسکے رد کرنے کی فی الحال ہو سکتی ہی آج
نامہ اُسکا آیا تھا کہ یا تو مع لشکر کے سمندر کی اطاعت کرو اور دین اسلام کو ترک کرو مذہب لعین
پرستی قبول کرو حلقہ اطاعت سمندر اپنے گلے مین ڈالو اور خواجہ ثالث حضران بن عمر کو اسیر
کرکے ہمارے حوالہ کرو اگر یہ نہ منظور ہو تو آمادۂ قضا ہوکر میدان مین آؤ مین کل صبح کو میدان مین
آکر تم سب کو قتل کرونگا بس اس سبب سے یہ حکم صاحبقران نے جاری فرمایا ہی کیونکہ انھون نے

اُسکو تو جواب صاف دیا اور یہ کہلا بھیجا کہ نہ ہم اطاعت کرینگے نہ ترک اسلام نہ خواجہ کو گرفتار کرکے دینگے بلکہ
میدان مین آکر مقابلہ کرینگے اے بھائیو یہ امر تو دراصل بہت عمدہ ہے کہ چاہے جان جاے مگر ایمان نہ جاے
یہ خیال صاحبقران کا بہت ٹھیک ہے بس صاحبقران نے بعد نامہ روانہ کے ہم سب سے بھی یہی کہا
تھا کہ آپ لوگ چلے جائین ہم نے قبول نہین کیا نہ صاحبقران کے عزیزون نے اُسکے بعد صاحبقران
نے ناموس کو قران کے سپرد کرکے ہم سب کے سامنے تھوڑا سا لشکر ہمراہ کرکے خانہ کعبہ کو روانہ کیا
اُسکے بعد منادی سے ندا کرائے تم کو آگاہ کیا تاکہ یہ کوئی نہ کہے کہ اپنے ساتھ ہماری بھی جان لی اگر ہم کو
معلوم ہوتا تو ہم ضرور نکل جاتے یہ جو سرداروں سے اہل لشکر نے سُنا مسکرا کر جواب دیا کہ ہم جو صاحبقران
کے ہمراہ اُس زمانہ سے ہین یا اُنکے بزرگون کی خدمت کی یا اُنکی تو اس لیے نہین کی کہ جب تک اُنکو راحت
ہو اُسوقت تک ہم ساتھ رہین اور جب کوئی وقت پڑے تو اُسوقت مین چھوڑ کر نکل جائین اور اپنی
جان بچائین یہ تو کبھی ہم سے نہ ہوگا ہم ضرور ہمراہ صاحبقران کے جان دینگے ہم تو کسی وقت مین نہ جائینگے
یہ امر بالکل خلاف مردی و مروت ہے کہ جب تک مدت کرنے کو تھا اُسوقت تک ساتھ رہے جب جان جانے
موقع ہوا صاف نکل گئے بس ہم کبھی ایسا نہ کرینگے ضرور ہمراہ رہین گے افسرون نے کہا کہ خدا تم کو جزاے
خیر دے بس جاکر اپنا سامان کرو یہ سُنکے سب اپنے اپنے مقام پر آئے وہ باقی دن اسی آمد و رفت مین
بسر ہوا طبل جنگ بجا کیا یہان تک کہ آفتاب طرف خانہ مغرب کے میدان نیلی رداق سے روانہ ہوا اور آفتاب کا
غروب ہونا محبوب کے رنگ کا مائل بہ زردی ہونا گلون کا ہوا کے جھونکون سے شاخہاے درخت
مین ہلنا خوشبو سے تمام باغ کا مہکنا وہ جو سبزہ بسبب حدت دھوپ کے پژمردہ ہو رہا تھا اب جو ہوا
چلی وقت شام کا آیا کچھ خنکی ہوئی تر و تازہ ہوا یہ معلوم ہوا کہ زمین کے بال کھڑے ہوگئے یہ سبب بروقت
کے وہ سہانا سماں وقت اوطائرون کا شام کے وقت کو قریب دیکھکر طرف اپنے مسکن کے روانہ ہونا
وہ سن سن اُنکے پرون کی صدا سے ایک نیا عالم تھا ہر طرف درندے سر جھکائے ہوئے رات کے
خیال مین کہ کہین شام نہ ہو جاے اپنے مقام مسکن کو چلے جاتے تھے کسی سے خبر نہ ہوتے تھے
اسی طور سے چرند بھی رمان تھے جانوران آبی بھی تہ آب جاکر مقیم ہوئے جانوران صحرائی جھاڑیون مین
گھاٹیون مین غارون مین مقیم ہوئے طائرون نے اشجار پر بسیرا لیا کہ آفتاب بالکل غروب ہوگیا مؤذن نے
آذان دی بانگ اللہ واکبر سے تمام عالم گونج اُٹھا ہر طرف نماز مغرب کا بندوبست ہونے لگا شام
کی وردی لشکرون مین بھی زمین پر تو یہ سماں تھا بالاے آسمان خسرو انجم کی وہ آمد ہر طرف وہ چادر
نور کا پھیلنا وہ میدان فلکی پر مثل ذرہاے ریگ کے ستارونکا چمکنا ہر طرف ایک عجب سماں تھا
آسمان پر ایک طرف کہکشان کا ظہور ایک دریاے نور تھا کہ موج زن تھا وہ اوس کا گرنا اُسکے سبب
سے وہ سبزہ کا لہکنا برگ درخت پر وہ اوس کے قطرونکا مثل گوہر کے چمکنا کیا بیان کیا جاے آسمان پر
ماہتاب بصد آب و تاب نکلا ہوا تھا گویا کسی حور جمال نے چادر نور کو زیب سر کیا تھا اسطرح
سے روشنی ماہتاب سے تمام صحرا منور تھا باوجود یکہ اس قدر عالم نورانی تھا ہر طرف ایک نور برس رہا تھا
مگر کچھ اداسی سی ہر طرف چھائی تھی رنگ ماہتاب بیرنگ گویا زرد تھا گریبان شب چاک تھا روے
ماہتاب فق تھا بلکہ تا دامن گریبان شق تھا رات باوجود چادر نور کے پہننے کے سیاہ پوش تھی جدھر
نگاہ اُٹھ گئی ایک تاریکی نظر آئی یہ معلوم ہوتا تھا کل یہان بہت بڑا رن ہوگا ایک عالم ہو تھا سناٹا
صحرا کا ڈراتا ہوا کا دلون کو بیقرار کیے دیتا تھا یہ عالم تھا کہ کوئی اُس رات کو ایسا نہ تھا کہ جو اُداس نہو

ہمدم مونس بجز حسرت و یاس کے کوئی نہ تھا ہر ایک کو لشکر اسلام سے یہ خیال تھا کہ کل تک وہ میدان جنگ مین ہمارا خاتمہ ہر کل قصاب اجل سے سامنا ہی لشکر کفار مین خوشی کا عالم تھا ہر طرف گھنٹہ و ناقوس بج رہے تھے اہل لشکر کفار اپنے خیمون مین بیٹھے ہوئے ناچ ورنگ دیکھ رہے تھے ہر ایک جگہ صحبت عیش برپا تھی گرداب وغیرہ نے بسبب خوشی کے ایک جلسہ قرار دیا تھا اُس مین سب سردار موجود تھے دوسرے ہر مقام پر رقص و سرود ہو رہا تھا ناچ گانے کا شغل تھا کوئی چوسر کھیل رہا تھا کوئی بدمعاش مجلب قماش سے مصروف بادہ پیمائی تھا کہین سوخت ہو رہا تھا کہین بصد تلاش تماش ہو رہا تھا تا نصف شب کفار مین برسے خوشی سے رہے ملا یہ پھونے لگا منادی حاضر باش بلند ہی نقارہ رزمی بج رہا تھا جب نصف شب آئی تو گرداب وغیرہ نے حکم دیا کہ جلسہ برخاست ہو دوسرے جاکر ہر ایک استراحت کرے اُسکے بعد پھر سب کو میدان مین جاکر مقابلہ مین اہل اسلام کے صف آرا ہونا پڑیگا یہ کہکر گرداب وحباب وسیلاب وموج و ملکہ ماہ تن وغیرہ چند رئیس ولشکر عقبان اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور طرف اپنے اپنے خیمہ آرام کے گئے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب گرداب وغیرہ نے طبل جنگ کے بجنے کا حکم دیا تھا اور طبل جنگ بجا تھا اور لشکر اسلام مین بھی کوس رزمی بجا تھا اُسکے بعد یہ بادشاہ دربار برخاست کرکے اپنے اپنے مقام کو گئے تھے اُسکے بعد جلسہ آراستہ ہونے کا حکم دیا تھا بموجب اُنکے حکم کے محفل عشرت برپا ہوئی تھی یہ اُس مین آکر بیٹھے تھے چنانچہ یہ وہی جلسہ تھا جب جلسہ برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر گئے اب ہر طرف لشکر کفار مین سحر جگایا جانے لگا ہر خیمہ سے دھوان بخورات کا بلند ہونے لگا ہر ایک اپنے سحر کو تیار کرنے لگا گو لشکر کفار مین کوئی خوف نہ تھا سب کو معلوم تھا کہ ہم کو مقابلہ نہ کرنا پڑیگا جو کہ شوقین ہین سحر کو وہ سحر کو اپنے درست کر رہے ہین باقی سب باخاطر خوش و باطمینان تمام خواب مرگ مین مبتلا ہین ذرا بھی خیال نہین ہے کہ کل صبح کو مقابلہ ہوگا صدائے نفیر و خواب بلند ہوا اہل کفار کا تو یہ حال تھا اور لشکر اسلام مین بھی نقارہ رزمی بج رہا تھا جو کہ لشکر اسلام مین ساحر ہین مثل مربیخ آفتاب علم و آفاق شاہ و زوجہ آفاق وکوکبہ وسہراب دغرالان وغیرہ کے دو دیگر سردار لشکر ساحران اپنے اپنے خیمہ مین سحر کو زور دے رہے ہین اس خیال سے کہ ایک مرتبہ تو ہم بھی اپنا حربہ استعمال کرینگے شاید کارگر ہو گو یہ امید رکھتا کہ ہم اُسکے ابر سحر کو مٹا دینگے بیکار ہے ہان اگر خدا کا فضل شامل حال ہو تو کیا عجب ہے کہ وہ مور ضعیف کو فیل مست پر غالب کرتا ہے ضعیف کو قوی پر ظفر دیتا ہے جب شاہ شعر شعرا گرو نہ یہ قوت مور دے تو پھر ہستی کوئی کیا کرسکے کبھی ناتوانون کو بخشے وہ زور کہ سلیمان کو گاہے کرے مثل مور جب ایسی یہ قدرت ہے کیا عجب ہے کہ ہمارے حال پر رحم کرے ہمارا سحر اُسکے ابر سحر پر کارگر ہو تو ہماری ظفر ہو اس خیال سے سرداران لشکر ساحران سحر کو جگا رہے ہین مگر خداوند کریم سے دعائے فتح وظفر کے بھی خواستگار ہین یہ تو ساحران مطیع اسلام کا حال ہے اُنکے خیمون سے بھی بخورات کی بو آرہی ہے ملا یہ لشکر مین پھر رہا ہے صدائے بیدار باش ہوشیار باش بلند ہے سرداران غیر ساحر واہل لشکر غیر ساحر جو ہین سجادے بچھائے ہوئے نماز شب مین مصروف ہین بصد رجوع قلب اپنے خالق مطلق و مالک برحق سے یہ دعا کر رہے ہین کہ اے مالک تو سب کا حافظ و مالک ہے تو بڑا کریم ہے تیرے کرم سے یہ امید ہے کہ تو ہم سبکی آبرو کو نگاہ رکھیگا اگر ہماری سب کی قضا آئی ہے تو ہم کو تیرے حکم سے کوئی سرتابی نہین ہے راضی ہین مگر یہ خیال ہے کہ اگر ہم یون قتل ہوے تو کفار کو خوشی ہوگی تیرے دین کے رواج پانے مین برہمی

ہوگی کیونکہ ہم سب تیری راہ مین جہاد پر کمر باندھے ہین تیری راہ مین ہم اپنی جان کو جان نہین خیال کرتے ہین سر
ہم کو تیری راہ مین بار دوش ہی بس یہ دعا ہی کہ جب مقابلہ ہو اور مرنے کا وقت قریب آئے تو تیری راہ سے
قدم نہ ہٹے ثابت قدم رہین سر تن سے کٹ جائے جان جاے مگر تیری راہ سے نہ پھیرین اگر ہم کو ہزار
مرتبہ قتل کرے اور ہم سب تیری قدرت سے زندہ ہون اور پھر وہ یہ کہے کہ دین اسلام ترک کردو تو
ہم کبھی نہ قبول کرین بلکہ اسی طرح ثابت قدم رہین چاہے وہ ہماری خاک تک برباد کرے ہم کو یہ کسی
طور سے گوارا نہین ہی کہ ہم تیری بندگی کو ترک کرین دوسرے کو اپنا خدا جانین جو کہ مثل ہمارے آنکھ
ناک اور جسم بھی رکھتا ہو یا مثل ہمارے اسکو ہر قسم کی ضرورت ہو ہم کیونکر اسکو اپنا خدا تصور کرین
یہ توہم سے نہ ہوگا کہ ہم ایسے خدا کو اپنا خدا جانین جب کہ تو موجود ہوا ی کریم رحم کرنا ہر طرح سے
حفاظت آبرو کرنا یہ دعا کرتے تھے اور نماز شب مین مصروف تھے ہر خیمہ سے صداے گریہ وزاری
آرہی تھی ہر ایک اپنے مالک سے اپنے گناہ کی معافی کا خواستگار تھا وثابت قدمی کا طلب گار
تھا وہ شب لشکر اسلام مین شب قدر تھی ہر طرف سے صداے تکبیر آرہی تھی کوئی رکوع مین تھا
کوئی سجدے مین کوئی قنوت پڑھ رہا تھا کوئی ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا کر رہا تھا یہ تو حال سرداران
لشکر وغریبان صاحبقران کا تھا کہ ہر ایک اپنے خیمہ مین بیدار تھا معروف عبادت پروردگار تھا
اہل لشکر بھی جاگ رہے تھے نمازین پڑھ رہے تھے آج کوئی سامان جنگ نہین کرتا تھا بلکہ
عروس مرگ کی خواستگاری مین دعا کر رہے تھے کسی مقام پر سواے نماز وغیرہ کے دوسرا شغل
نہ تھا اکثر شب جنگ مین یہ حال ہوا ہی کہ باہم گلے ملے ہین سامان جنگ کیا ہی جو کہ بزدل تھے وہ
چلے گئے ہین مگر اس سبب سے نہ کسی نے سامان جنگ کیا نہ کوئی لشکر سے نکل کر گیا سب عبادت
خدا مین مصروف تھے باہم عبادت خدا کر رہے تھے اور صاحبقران نے بھی جاکر سجدہ کر اس مین شب
بیداری فرمائی ہی بادشاہ اپنے خیمہ خاص مین سجادۂ عبادت پر جلوہ گر ہین خدا سے بصد رجوع
قلب یہ دعا کر رہے ہین کہ ای کریم گو میرا یہ مرتبہ نہ تھا کہ مین بادشاہ ہوتا صرف تیری عنایت
اور رحمت اور بندہ پروری سے یہ مرتبہ مجھکو ملا اس درجہ اعلیٰ کو پہونچا مین بہت خوش ہوا تیری
راہ مین کر ہمت کو استوار کیا کمر کو کردن تو نے ہر مقام پر میری آبرو رکھ لی مجھکو سرفراز کیا مین موت
سے نہین خوف کرتا ہون مرنے کو حیات جانتا ہون زندگی کو سبب بدنامی کا اگر قضا آئی ہی تو
کیا پرواہ ہی کوئی اندیشہ نہین ہی ہم سب موجود ہین بلکہ خوش ہین کہ مرتبۂ شہادت ملیگا مگر تیری
ذات سے ہر وقت امید نیکی رکھنا چاہیئے نا امید نہ ہونا چاہیے مجھکو کیونکر گوارا ہوگا کہ اسقدر میرے
بندے ایک کافر خاسر کے ہاتھ سے قتل ہون مجھکو امید قوی ہی کہ تو ضرور کمک کریگا یہ بلا سب کے
سر پر سے رد کرے گا تیری ذات پر جو بھروسا کرے اسکو ہرگز نا امید نہ ہونا چاہیے بلکہ نیکی کی امید
رکھنا زیبا ہی بموجب شعر تجھے فضل کرتے نہین لگتی بار + نہ ہو تجھ سے مایوس امیدوار + بس مین
تیری درگاہ مین یہ دعا کرتا ہون اور مجھکو امید ہی کہ تو اپنے فضل وکرم سے میری دعا کو قبول
فرمائیگا اس بلاے آسمانی وعذاب ناگہانی سے ہم گناہ گارون کو نجات دے کیونکہ تو رحیم
ہی کریم ہی آمرزگار بڑا غفار ہی تیرے سوا اور کس کا سہارا ہی کون ہمارا ہی بادشاہ اس طور
سے دعا کر رہے ہین تو نے اپنے قدرت کاملہ سے جیسا ابراہیم کو آگ سے بچایا سلیمان
کو شیر کے پنجہ سے نجات دی حضرت موسی کی پرورش دشمن کے گھر مین کرائی علاوہ اسکے

نبی اور ہر وصی نبی کی تو نے بروقت مشکل کے کمک کی میرے جد امجد حمزہ صاحبقران پر کیسی کیسی بلا رد کی یہ کیا ہی اس سے زیادہ مشکل ہو آسان ہو بادشاہ تو دعا فرما رہے ہین اُدھر صاحبقران سجدہ کرکے نماز شب مین مصروف ہین رکوع و سجود مین مشغول ہین اُنکی زبان پر یہ مناجات ہی مناجات خدایا مین بندہ گنہ گار ہون ✤ عقوبت کا بیشک سزاوار ہون ✤ تیرا ایک بندہ ہون مین بے ہنر ✤ تیرے عبد احقر کا ہون مین پسر ✤ کیا ہی تُو نے حُب دنیا مے مست ✤ فراموش ہی مجکو عہد الست ✤ نہین چھوڑتا ساتھ دم بھر گناہ ✤ سراسر خطا ہون سراسر گناہ ✤ نہین دھیان کچھ روز میعاد کا ✤ گنہ مجھ مین جو ہر ہی نو لاد کا ✤ فلک تیغ آفت نکالے ہوئے ✤ مین غفلت مین گردن کو ڈالے ہوئے ✤ میرے حال پر رحم کر ای کریم ✤ کہ ہی ذات تیری غفور الرحیم ✤ مین عاصی ہون اپنی طرف دھیان کر ✤ حساب محمد مجھ پہ آسان کر ✤ زبان کو نہ لغزش ہو وقت حساب ✤ نکیرین کو دون بخوبی جواب ✤ رہون راہ حق مین مین ثابت قدم ✤ تیری ہی محبت مین نکلے یہ دم ✤ ہی اب عاصیون پر رحم کا مقام ✤ بحق محمد علیہ السلام ✤ یہ مناجات ورد زبان بھی آنکھون سے آنسو جاری تھے یہ کلام لب پر تھے کہ ای کریم تیری عنایت سے یہ مرتبہ جلیل مجھ عبد ذلیل کو نصیب ہوا مین کہان وہ کہان کا مرتبہ کہان یہ مرتبہ انمین صاحبان ہمت و جرأت کو سزاوار تھا وہی لوگ اس منصب جلیل و مرتبہ عظیم کے لائق تھے مین نے اس اپنی عمر مین سوائے گناہ کے کوئی ایسا فعل نیک نہین کیا کہ جو میری بخشش کا وسیلہ ہوتا اور زیادہ تر یہ بھی خوف ہی کہ میرے پاس کوئی ایسا تحفہ نہین ہی کہ مین لیکر تیری خدمت مین حاضر ہون جو کہ میرے نجات کا سبب ہو اور میرا یہ اعمال اُسکے سبب سے سبک ہو سوائے اس امر مین بسر ہوئی کہ اس ملک پر لشکر کشی کی ہو تو دنیا مین اُس ملک پر لشکر کشی کی ہزارون تیرے بندون کا خون کیا بس یہ جو مین نے کیا اس خیال سے کہ تیری راہ مین جہاد کرون شاید یہی سبب میرے نجات کا ہو وہ بھی حوصلہ نہ پورا ہوا کہ قضا نے آکر دامن پکڑ لیا ورنہ مین یہ خیال کرتا تھا کہ یہ جو چند ملک کافرون سے آباد ہین اُنکو فتح کرکے اور خانہ کعبہ مین جاکر تیری عبادت کرونگا مگر اجل نے مہلت نہ دی یہ تو ضرور ہی کہ جسکی موت جس مقام پر تو نے مقرر فرمائی ہی وہ ضرور اُس مقام پر پہونچتا ہی میری جاے موت یہ صحرا تھا میرے مقدر مین یہ لکھا تھا کہ مین ساتھ چند عزیزون کے ایسے مقام پر مرون کہ جہان سوائے کفرستان کے دوسرا مقام نہ ہو افسوس یہ ہی کہ قبرین بھی ہم سب کو نہ ملین گی اگر کسی نے ترس کھاکر دفن بھی کیا تو گیا اپنے عزیزون سے تو جدا رہے یہ تو نہ ہوا کہ کوئی آکر فاتحہ پڑھے اور دو پھول چڑھائے خیر اس کا بھی کوئی غم نہین ہی صرف اسکا غم ہی کہ سامنا تجھ ایسے عادل برحق کا ہی اور کوئی وسیلہ نہین ہی کہ جو سبب نجات ہو مین تو اُسی امر مین خوش ہون جو تیری مرضی ہی یہان لشکر مین تو عباد رب خدا ہو رہی ہی صاحبقران بھی دعا فرما رہے ہین اُدھر خواجہ [illegible] خیمہ خاص مین خواجہ بھی مصروف دعا ہین مگر چند عیار مثل برق ثانی و ضرغام ثانی دربار فلک ثانی کے جب دربار برخاست ہوا تھا یہ لوگ صورت تبدیل کرکے بانہاے عیاری سے چست ہوکر سیاحون کی صورت پر درست ہوکر پہلے لشکر کفار مین آئے تھے اور وہان سے پاے شاطری مارتے ہوئے شہر سمندریہ مین اس خیال سے آئے کہ چل کر اگر بن پڑے تو عیاری کیجیے سمندر شاہ عشاق دھطائی کو اسی پردۂ شب مین قتل کیجیے یا اسیر کرکے لے آیئے تاکہ یہ قصہ پاک ہو اس خیال سے

شہر مین آئے یہان ہر مقام پر یہی چرچا پایا کہ کل اہل اسلام کا خاتمہ ہی کیونکہ عشاق نہ طائی اپنا
ابر سحر گرا کر سب کو خاک سیاہ کر دیگا ایک کو زندہ نر کھے گا اُسکو بہت غصہ ہی یہ عیار ہر مقام
پر دیکھ کر سکتے ہین اور چلے آتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ دربار سے جو سب سردار اپنے اپنے مکان
پر گئے ہر ایک کو اس امر کا افسوس ہی کہ مفت اہل اسلام کی جان اس عشاق کے ہاتھ سے
برباد ہوئی بعض سردار مثل گلاب و زورق و اشفاق وغیرہ کے بہت رنجیدہ ہین خصوصا
عشاق اُستاد سمندر اسکو یہ امر بہت ناگوار ہی عشاق نہ طائی کا دربار مین اسقدر ہیچ کر
غرور کرنا اور یون اہل اسلام کے قتل کرنے پر آمادہ ہونا مگر کیا کرے دو سبب ہین ایک تو
یہ کہ وہ بہ سبب سمندر کے کچھ کہہ نہین سکتا ہی کیونکہ اگر کچھ اس مین حارج ہو کر مانع ہوتا ہی تو
سمندر کو خیال ہوگا کہ شاید انکو بھی کچھ اہل اسلام سے انس ہی وہ میرے ساتھ بھی مثل
آفاق کے حرکت کرے آفاق نے تو تحمل کیا مین نہ تحمل کرون مقابلہ ہو بس دوستی اور محبت
مین فرق آئے بلکہ خردی بزرگی جاتی رہے استاد شاگرد مین مقابلہ ہو لوگ طعنہ زن ہون کہ
کیسے استاد و شاگرد تھے کہ باہم مقابلہ ہونے لگے شاگرد نے اس امر کا خیال کیا کہ یہ اُستاد
ہین نہ استاد نے کہ یہ شاگرد ہی اور وہ جو الفت مجکو سمندر سے ہی وہ جاتی ہے مجکو یقین ہی
کہ مین اُسکے فراق مین ہلاک ہون صرف اُنکے الفت کے سبب سے مین نے گوشہ نشینی کو
ترک کیا اہل دنیا سے ملا مین ایک امر اُسکے خلاف کرکے اس امر کو گوارا کرون دوسرے
اسوقت یہ ممکن نہین ہی کہ سمندر کو اس امر پر آمادہ کرون کہ وہ عشاق سے مقابلہ کرے
گو سمندر میری اس رائے کو قبول کرے گا بھی اُس سے مقابلہ پر آمادہ ہوگا یہ بھی خیال ہی
کہ سمندر کسی طور سے عشاق سے کم نہین ہی بلکہ ساحر زبردست ہی مگر عشاق نے ایک
سحر ایسا طیار کیا ہی کہ جسکی رد فی الحال ممکن نہین ہی میرے امکان سے بھی خارج ہی جب تک
محنت نہ کرون گو میرا یہ مرتبہ ہی کہ مین عشاق کو ابھی برسون سحر کی تعلیم دون وہ میرے روبرو
طفل مکتب سے بدتر ہی مگر طریقہ یہ ہی کہ جو ساحر جس سحر پر محنت کرکے اُسکو اپنے قابو مین کرتا
ہی پھر اگر دوسرا ساحر قصد کرے کہ ہم اُس کی رد کو تیار کرین تو اُسی قدر محنت کرے جب
جاکر اُسکی رد طیار ہوتی ہی مین نے سب پر محنت کی ہی ہر سحر میرے قابو مین ہی مگر اسوقت
فورا ہر ایک پر قبضہ ہونا دشوار ہی اور وہ اسی سحر پر محنت کرتا آیا ہی اُسکے قابو مین ہی بس بتایا
کرکے احمق بنتا ہی یہ دو امر اُسکو مانع ہین اور ایسے ایسے خیال دل مین کرکے خاموش تھا مگر
مکدر تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سمندر دربار برخاست کرکے گیا تھا تو عشاق
اپنی نانی کے پاس آیا بعد دریافت حال اپنے مقام پر آیا تھا اس قصد سے کہ یہ اس قدر
دن و رات گذر جائے تو مین صبح جاکر خاتمہ کرون بس اس کا بیٹھے بیٹھے دل گھبرایا اپنے
مقام پر سے اُٹھ کر در محل سمندر پر آیا تھا اور بذریعہ مخلدار کے کہلا بھیجا تھا کہ بادشاہ
سے کہدو کہ آپ کے دوست عشاق آپ کو بلاتے ہین کہتے ہین کہ یا تو آپ خود تشریف
لائیے یا مجکو طلب فرمائیے مجکو کچھ امر ضروری عرض کرنا ہی مخلدار نے جاکر سمندر سے
عرض کیا اُسی وقت سمندر محل سے باہر آیا اور عشاق کا ہاتھ پکڑکے دربار خاص مین لے
گیا بڑی عزت سے بٹھایا کہا کہ کیون کیا بیان فرماتا ہی بیان فرمائیے عشاق نے جوابدیا

کہ بسبب تنہائی کے میرا دل گھبرایا لہذا مین اس خیال سے یہان آیا کہ آپ کی خدمت مین جا کر آپ سے
عرض کرون کہ چند طائفے طلب فرمایئے تاکہ یہ رات گذرے سمندر نے کہا کیا مضائقہ ہے
پھر عشاق نے جواب دیا کہ کوئی انتظام زیادہ نہ فرمایئے صرف دل کے بہلنے کے لیے
یہ امر ہے ہان کل جب اہل اسلام کا خاتمہ ہوگا پھر جشن عشرت برپا فرمایئے گا دوسرے
مجکو یہ بھی خیال آیا کہ کہین ایسا نہ ہو کہ کوئی عیار آئے اور غافل پاکر عیاری کرے کیونکہ انکو
تو اس امر کی خبر ہے سمندر نے کہا کہ آپ نے بہت اچھا کیا کہ آپ چلے آئے ہین بھی پریشان
تھا یہ کہکر سمندر نے صدا دی کہ کوئی حاضر ہے بس چند چوبدار حاضر ہوئے سمندر نے کہا کہ
داروغہ ارباب نشاط کو حکم پہونچا دو کہ چند طائفے حاضر کرے ہم اسوقت گانا سماعت کرین گے اور
اہلکاران سرکاری کو حکم دو کہ خانہ عیش کی درستی بہت جلد کرین اور فلان فلان سردار کو آگاہ
کردو کہ وہ حاضر ہون جن جن کے نام لیے کہ فلان فلان سردار کو آگاہ کردین انمین عشاق استاد
سمندر وکلاب و استفاق ورورق تھے یہ حکم سنکے وہ چوبدار روانہ ہوئے پہلے داروغہ
ارباب نشاط کو حکم شاہی سے آگاہ کیا بعد اسکے جو خانہ عیش کا منتظم تھا اسکو خبردار کیا اسنے
فوراً جاکر سب سامان درست کیا ادھر داروغہ ارباب نشاط طائفہ لیکر چلا ادھر چوبداروں نے
سرداروں کو خبر کردی وہ سب کے سب چلے ستملاق و امراق اور چند سردار جو کہ دشمن
تھے اہل اسلام کے اپنے اپنے مکان مین خوش بیٹھے ہوئے تھے شراب خواری کر رہے
تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ کل خاتمہ ہے اہل اسلام کا کل عید کا دن ہے ہم تو اپنے مکان پر
ضرور جلسہ کرینگے جب یہ خبر سن لین گے کہ اہل اسلام قتل ہوئے چنانچہ سب لوگ اپنے
اپنے مکان مین بیٹھے ہوئے یہ خیال کر رہے تھے کہ چوبدار نے جاکر کہا کہ بادشاہ نے آپ کو
طلب کیا ہے وہ فوراً لباس درباری پہن کر روانہ ہوئے یہان سمندر کو آکر چوبدار نے خبر دی
کہ سب سامان درست ہے بس سمندر عشاق نہ طائفہ کو لیکر خانہ عیش مین آیا راوی نے
بیان کیا ہے کہ سمندر نے ایک مکان بنوایا ہے اسکو سجے آراستہ کیا ہے جب ناچ و رنگ
دیکھنے کو جی چاہتا ہے اسکو درست کراکے اس مین جاکر مشغول عیش و عشرت ہوتا
ہے اسکا نام خانہ عیش رکھا ہے بس اسوقت بھی عشاق کی فرمائش سے اسمین جلسہ
مقرر کیا سب سردار آئے ناچ ہونے لگا جب خوش خوش بیٹھے ہوئے ہین طوائفان
شہر گا رہی ہین ہر قسم کی صحبت برپا ہے شراب کا دور بندھا ہوا ہے یہان تو یہ سامان ہے
ادھر وہ عیار تمام شہر کی گشت لگاکر ہر مقام پر وہ ذکر سنتے ہوئے قریب پہر رات کے اس
مقام پر آئے کہ جہان عشاق کی نانی تھی وہان جو پہونچے تو یہ خیال کیا کہ اسی پر کچھ عیاری
کیجیے مگر موقع نہ ملا بہت پہرہ چوکی دیکھ شیاری پائی کوئی پہر بھر تک تباہ رہے آخر کو
مجبور ہوکر وہان سے چلے کہ اب اور کوئی فکر کرنا چاہیے رات بھی بہت آئی ہے کہین ایسا
نہ ہو کہ تم اسی فکر مین رہو صبح ہو جائے جس فکر مین آئے ہو وہ نہ ہو نہ عشاق ہاتھ آئے
نہ سمندر یہ باہم تجویز اور صلاح کرکے اس مقام پر سے اور طرف چلے اس خیال مین کہ سمندر
کی خواب گاہ کا پتہ چلے اور عشاق کی انھون نے تدبیر کرکے یہ تو دریافت کر لیا کہ فلان مقام پر
عشاق اترا ہوا ہے خرغام و چالاک تو طرف مقام عشاق کے روانہ ہوئے برق ثانی

طرف محل سمندر کے برق کمند مار کر بالاے بام آیا پیچھے جھانک کر جو دیکھا تو خوب روشنی ہو رہی
ہے پہرہ چوکی ہے ترکنین حبشنین اپنے اپنے عہدے سے کھڑی ہوئی ہین جاگ ہو رہی ہے
اسنے موقع نہ پایا کہ یہ نیچے اُترے چاردن طرف پہرہ ہے کہین موقع نہ ملا ایک طرف جو گیا تو اُسکو
کچھ آہٹ معلوم ہوئی یہ چب کا پوشیدہ ہو کر کھڑا ہو گیا کہ اسنے دیکھا کہ چند جوان عورتین
باہم ہنستی ہوئین بالاے بام آئین یہ کہتی ہوئی کہ خوب ہوا جو بادشاہ نے آج جلسہ مقرر
کیا جان بچی ورنہ بہت پریشان ہوتے عجب مرد ہے کہ بدون عورت کے قرار نہین آتا ہے اے بہن
رات بھر پریشان کرتا ہے مین تو عاجز ہون دوسری نے کہا کہ تم کیا عاجز ہوین مین بھی عاجز ہون
بہن اسی خیال سے مین تو بیٹھی رہی کہ شاید بادشاہ باہر سے آکر طلب کرین تو اُسوقت
نیند خراب ہو گی اس سے بہتر یہ ہے کہ جاگو اُسنے بھی یہی جواب دیا مگر خداوند تصویر نے خوب
کیا کہ بادشاہ ناچ و گانے مین مصروف ہوا خداوند عشاق نہ طاقی کا بھلا کرین کہ جسنے
آج آکر ہماری جان آفت سے بچائی بہن مین تو اب جاکر سوتی ہون اُسنے کہا کہ تم کیا
سوتی ہو مین بھی جاکر سوتی ہون یہ کہکر ہر ایک ایک طرف چلی گئی یہ جو برق نے سُنا
کہ سمندر محل مین نہین ہے کسی مقام پر جلسہ مقرر کیا ہے وہان ہے یہ وہان سے پھر پیچھے اُترا
اور اس تلاش مین روانہ ہوا اُدھر حضرت عام وچالاک جو عشاق کی خواب گاہ مین پہونچے
اُنھون نے اُسکی خواب گاہ کو خالی پایا ہر ایک کو یہ فکر ہوئی کہ یہ نطفہ حرام کہان چلا گیا
وہان سے مایوس ہو کر باہر چلے آئے اور طرف روانہ ہوئے یہان برق نے وہ مقام
بھی تلاش کر لیا کہ جہان جلسہ برپا تھا سب سردار حاضر تھے ناچ ہو رہا تھا برق نے چاردن
طرف پھر کر یہ موقع تلاش کیا کہ کسی صورت سے مین اس جلسہ مین پہونچ جاؤن مگر ممکن نہ ہو
اول تو یہ کہ سمندر عشاق نے یہ حکم دیدیا تھا کہ جس کو آنا ہو وہ آئے اور پھر تا وقتیکہ جلسہ
برخاست ہو باہر نہ جائے اور جب سے جلسہ شروع ہو جائے اُسوقت سے کوئی باہر
سے اندر نہ آئے جب ناچ و گانا ہونے لگا تھا سب نوکر جاکر اپنے اپنے کام سے فراغت
کر کے چلے آئے تھے اب جو اندر آگیا وہ باہر نہین جا سکتا ہے جو باہر رہ گیا وہ اندر نہین آسکتا
ہے سمندر عشاق نے سحر سے دریافت بھی کر لیا تھا یہ سب میرے ملازم ہین اور میرے
سردار ہین نہ انمین کوئی عیار ہے نہ مکار ہے اور یہ بھی دریافت کر لیا تھا کہ جو طائفہ ہین سب
اصلی ہین کوئی ان مین بنا ہوا طائفہ نہین ہے بس بدین سبب برق باہر بھٹ پھٹا کر اور
تڑپ تڑپ کر رہ گیا اندر نہ جا سکا یہ سخت مجبور ہے کہ کیا کرون کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ہے
یہ تو اسی فکر مین تھا کہ جب تین پہر رات گذری سمندر نے کہا کہ اب پہر بھر رات باقی ہے
اب جلسہ برخاست ہوا دل تو آپکو صبح کو برابے مقابلہ جانا ہے اگر رات بھر جاگیے گا تو صبح کو
کسل ہو گا عشاق نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا بس سمندر نے جلسہ برخاست ہونے کا حکم
دیا خود اُٹھ کر محل مین گیا اور اپنی خواب گاہ پر جاکر سو رہا مگر جب سے اُسکو یہ معلوم ہو گیا
ہے کہ عیار شہر مین آگئے ہین یہ جب سوتا ہے تو سحر کر کے سوتا ہے کہ اسکی خواب گاہ سواے
اسکے ملازمون کے دوسرے کو نہین معلوم ہوتی ہے وہ بھی جس کا جس کا نام لیتا ہے وہ
دیکھ سکتا ہے باقی کوئی نہین دیکھ سکتا ہے بس اسنے اُسی طور سے اپنا بندوبست کیا بخوف

عیاران لشکر اسلام کے یہ تو یون خواب مرگ مین اپنا انتظام کرکے سو یا اُدھر عشاق بھی اُس مجلس
سے اُٹھکر اپنے مقام پر سحر کے تخت پر سوار ہوکر بالاے ہوا سے آیا کہ کسی کو نہ معلوم ہوا کہ
عشاق اپنی خواب گاہ مین آیا اسنے بھی سحر کرکے اپنی خواب گاہ کو معدوم کر دیا سب کی
نگاہ سے اب جو طائفہ اور دیگر سردار وہان سے نکلے تو باہم یہ کلام کرتے ہوئے کہ اس وقت
بادشاہ نے بہت کچھ دیا مگر کیا کرین کہ اُنکو نیند آگئی وہ اُٹھکر اندر تشریف لے گئے اُن کے
تشریف لے جانے سے عشاق تشریف لے گئے ورنہ اس قدر رات بھی کٹ جاتی صبح کو
پھیر وین خوب سنتے یہ جو سردار باہم کلام کرتے ہوئے باہر آئے برق تو یہان اس فکر مین
کھڑا ہوا تھا اُنکے ہمراہ ہولیا جب یہ معلوم ہوا کہ سمندر محل مین گیا اور عشاق اپنے مقام کو
تو یہ وہان سے طرف مقام عشاق کے چلا یہ اُدھر سے جاتا ہی اُدھر سے ضرغام و چالاک
آتے ہین راہ مین ملاقات ہوئی یہ تو اُنکو وہ اُنکو بخوبی پہچانتے ہین جب خوب پہچان لیا تو
برق نے کہا کہ کہان جاتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم عشاق کی خوابگاہ مین گئے تھے
وہ مرتد وہان نہین ہی کہو تم اپنا کام کرآئے برق نے تمام حال بیان کیا کہ یہ سبب تھا جو وہ
نہین ملا آؤ ہم تم ملکر اُس پر عیاری کرین سمندر کی کیا ضرورت ہی اسوقت تو جو کچھ فساد ہی
اُسکی ذات کا ہی سمندر کو جب چاہین گے گرفتار کرلین گے اگر یہ بچ گیا تو صبح کو شب کا حال
ہی اُنھون نے کہا کہ اچھا چلو یہ باہم صلاح کرکے وہ تینون عیار اُس مقام پر آئے جو کہ عشاق
کے قیام کا تھا اب جو وہان پہونچے ہین تو دیکھا کہ دروازہ اسی طور سے کھلا ہوا ہی پہرے والے
بیٹھے ہوئے ہین یہ اُس طرف کو چلے جب قریب پہونچے تو وہ مکان نگاہون سے غائب ہوگیا
کہین اُسکا نشان تک نہ تھا اب تو یہ لوگ گھبرائے اور حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی جب
بہت دور گئے پھر وہ مکان نظر آنے لگا یہ اُدھر سے اُس مقام کے پشت پر آئے جب تک
دور رہے تو نظر آیا جب قریب پہونچے تو غائب ہوگیا وہ اُس قدر رات جو کہ باقی تھی ان عیار
اسی مین بسر ہوئی کہ جب دور رہے گئے مکان نظر آنے لگا جب قریب آئے غائب ہوگیا
چالاک نے ضرغام سے کہا کہ کیون بھائی جب ہم اور تم پہلے آئے تھے تو یہ بات نہ تھی
بلا خوف اندر چلے گئے تھے تمام مکان کی سیر کی تھی اب کیا سبب ہی کہ یہ مکان دور سے تو
معلوم ہوتا ہی جب قریب جاتے ہین تو نہین آتا الگ الگ ہوکر چلین یہ باہم صلاح کرکے
الگ الگ ہوئے جب یہ چالاک نے کہا تو ضرغام نے جواب دیا تھا کہ معلوم ہوتا ہی
برق پر کسی نے سحر کر دیا ہی یہ اُس سحر مین مبتلا ہی اُس کے سبب سے ہم کو بھی نہین معلوم
ہوتا ہی بس اُسوقت الگ الگ جانے کی راے ہوئی تھی تینون عیار تین طرف روانہ ہوئے
وہی واقعہ پیش آیا جب تک دور رہے مکان نظر آیا جب قریب گئے غائب ہوگیا آخر کو
عاجز ہوکر پھر سب ایک مقام پر آئے اپنی اپنی حالت بیان کی اسی فکر و تردد مین آثار سحر
نمایان ہونے لگے ہر طرف چراغون پر زردی چھانے لگی نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے
باہم صلاح کی کہ رات بیکار بسر ہوئی کوئی تدبیر نہ گار گر ہوئی چلو لشکر مین معلوم ہوتا ہی
کہ سب کا پیمانہ عمر لبریز ہوچکا ہی کہ یہان آنے سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوا اب چلکر سب کے
ہمراہ جان دو یہ صلاح کرکے یہ تو وہان سے روانہ ہوئے یہ طرف لشکر کے آتے ہین

انکا حال پھر تحریر ہوگا اب پھر حال لشکر کا تحریر کیا جاتا ہی کہ راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ رات غازیان
و بہادر و دلاوران شجاعت شعار نے عبادت خدا مین بسر کی ایسا عروس مرگ کا اشتیاق
تھا کہ خیمون سے نکل نکل کر فلک کی طرف دیکھتے تھے کہ ستارہ سحری چمکا یا نہین سفیدی
سحری نے ظہور کیا پھر چھپ جاتے تھے اسی صورت سے سب نے رات بسر کی کہ ناگاہ
چرخ اخضری پر مرغ سحر نے بانگ اذان بلند کی اُن جوان مردون کا اشتیاق سحر مین یہ حال
تھا کہ جیسے عاشق تنو نکا حال ہوتا ہی جب کہ اُنکو شب وصل نصیب ہوتی ہی کہ شب
طولانی ہوجاے اور درازی شب کی دعا کرتے ہین انکا یہ حال تھا کہ یہ کوتاہی شب کی
دعا کرتے تھے وہ دن کو بار بار طرف آسمان کے اس خیال سے دیکھتے ہین کہ دن تمام ہو
شب وصل آئے وعدہ وفائی ہوا پنے معشوق سے ملین لاز و نیاز ہو یا جس طور سے
نوعروس کے اشتیاق مین دن پہاڑ ہوجاتا ہی وہ شب کی دعا کرتا ہی اسی طور سے یہ بار بار
خیمون سے نکل کر طرف آسمان کے دیکھتے تھے کہ رات کس قدر باقی ہی تاکہ سحر ہو معشوق
اجل سے ہمکنار ہون اُس سے لاز و نیاز ہون وہ ہمارے گلے کا ہار ہو بس جب یہ دیکھا
کہ آثار سحر فلک پر نمایان ہونے لگے خروش فلک نے آذان دی بس ان سب نے تجدید
وضو کیا اور سجادون پر آکر نماز سحر مین مصروف ہوئے ہر طرف لشکر مین صداے اذان
بلند ہوئی اللہ اکبر سے تمام فضاے آسمان گونج گیا ہر خیمہ سے اذان کی صدا آہی یکبارگی اُدھر لشکر کفار
گھنٹہ و ناقوس بجنے لگے دونون لشکرون مین وردیان بجین ادھر ماہتاب کا چہرہ غم مین
اہل اسلام کے فق ہوا چرخ زبرجدی پر ایک اُداسی سی چھا گئی ہر شمع کے رنگ پر زردی
آگئی شمع نے وہ رات ہر محفل مین رو رو کر بسر کی تھی باوجودیکہ نور سحر کا ظہور تھا مگر تاریکی
سے تمام صحرا معمور تھا غم مین اہل اسلام کے گریبان سحر چاک ہوا خسرو انجم بصد رنج والم
مع اپنے ہمراہیون کے طرف مغرب کے بازنگ زرد چہرہ فق روان ہوا غیب انجم روان
دوان ہوئی نور سحر نے اپنا چہرہ نقاب شب سے نکالا مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی کا اسکو
بڑا صدمہ ہی رہنماے روز نے نقاب شب کو اپنے چہرہ پُر نور سے برطرف کیا نور سحری پھیلنے
لگا ستارے دریاے فلک مین غوطہ زن ہوئے روز کی آمد ہوئی وہ اوس نہ تھی نور کے
فوارے تھے یا آسمان حال پر اہل اسلام کے گریبان چاک تھا نسیم سحری نے چلکر ہر غنچہ گل کو
شگفتہ کیا مگر اس سے صداے آہ پیدا ہوئی کوا شجار بہ سبب اثمار کے سر بہ سجود تھے نہ یہ
بلکہ غم مین اہل اسلام کے خاک سر پر پڑی تھی طائران صحرائی زمزمہ سنجی کرتے تھے یہ نہ تھا بلکہ اہل
اسلام کے لیے نوحہ کر رہے تھے وہ بلبل کی صدا دردناک تھی وہ طائرون کے نغمہ نہ
تھے بلکہ نوحے تھے کیونکہ گلزار صاحبقرانی پر بلاے ناگہانی آنے والی تھی باد صبا بھی
جو آتی تھی تو دلون کو شگفتہ کرنے کے مقام پر پژمردہ کر جاتی تھی اسکی چال بھی بار غم سے
خراب ہو رہی تھی سبزہ نہ تھا نہ مین نے لباس سبز غم مین اہل اسلام کے زیب تن
کیا تھا ہر شجر سبزہ خط تھا ہر غنچہ بکس کربہ سبب صدمہ کے رہ گیا لالہ اسی دن سے
داغ بردل ہی قمری نے اسی دن سے لباس قلندری اختیار کیا ہی ماہ مین بھی یہ عجیب
کلف اسی شب سے نمودار ہوا ہی خلاصہ یہ کہ کوئی دل ایسا نہ تھا کہ اس صدمہ مین مبتلا

نہ ہو چہرہ پر خوشی کا نام نہ تھا قمریان درختون پر خاموش بیٹھی تھین اس فکر مین کہ آج سرو باغ صاحبقرانی قلم ہونگے فاختہ ایک طرف اس فکر مین تھی کہ افسوس آج شمشادان و نونہالان چمن اسلام تیغ اجل سے قلم ہونگے بلبلین گوگلون کے پہلو مین بیٹھی ہوئین تھین مگر عالم سکوت مین طائران صحرا از مزمہ سنجی بھولے ہوئے تھے اپنے آشیانون سے باہر نہ آتے تھے چرندے و پرندے الگ اپنے اپنے مسکن مین مقیم تھے کوئی وجہ معاش کو نہ نکلا تھا دریا مین تلاطم تھا مردمان آبی بالائی چلے آئے تھے گرفتارے غم کے غمنشین تھے یہ صدمہ ہر ایک شی پر اہل اسلام کا تھا ادھر تو یہ عالم تھا ادھر آمد آمد افق مشرق سے ساحر روز کی ہوئی جھولی نور کی شانہ پر ڈالے ہوئے لباس ساحری پہنے ہوئے فلک نیلی پر نمودار ہوا اپنے نور جمال سے تمام عالم کو روشن و منور کیا یعنے آفتاب نکل آیا درختون سے چھن چھن کر ڈھوپ زمین پر آنے لگی جو گویا بے بہا صدف قدرت سے سبزے پر پڑے ہوئے تھے وہ جذب زمین ہونے لگے ادھر تو آفتاب کا ظہور ہوا ادھر لشکر اسلام نے عبادت سے فراغت کر کے مرنے پر کمر کسی ہر ایک لشکری نے لباس نو زیب تن کیا عطر لگایا کیونکہ عروس مرگ سے ہم کنار ہونے کو چلے ہین کمرین باندھ کر اپنے اپنے سردارون کے خیمون کی طرف روانہ ہوئے ادھر سردارون نے بھی تبدیل لباس کیا عطر ملا کر ہمت کو مرنے پر کسا اسلحہ لگا لگا کر خیمون سے باہر آئے دیکھا کہ لشکر مرنے پر طیار کھڑا ہے ہر ایک نے طرف وعدہ گاہ معاندان کے لشکر کو روانہ کیا بس یہ عالم تھا کہ غول کے غول غٹ کے غٹ جوق جوق اہل اسلام مرنے پر آمادہ خوش خوش طرف میدان کے چلے جاتے تھے جیسے بروز عید عیدگاہ کو اہل شہر جاتے ہین یا کسی میلے کے شوق مین وہ ضبح کا سہانا سہانا وقت تھا اہل اسلام کا جنگی باجے بجاتے ہوئے جانا عجب سمان تھا ادھر سردار سوار ہو ہو کر در دولت پر آئے یہان آکر دیکھا کہ ابھی بادشاہ برآمد نہین ہوئے ہین جلوس سواری موجود ہے مگر ایک عجب یاس و حسرت برس رہی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کوئی لوٹ لیگیا ہے باوجودیکہ ابھی تک سب سامان موجود ہے مگر نہایت اداسی معلوم ہوتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ سب کے دل اداس ہین یہی سبب اداسی کا ہے بقول شاعر شعر کیونکر کہون حضور کی محفل اداس ہے ۔ کوئی نہین اداس مرا دل اداس ہے ۔ یہ سب اداسی دلون کے اداس ہونے سے معلوم ہوتی ہے سب جب سب سردار جلو خانہ مین آکر جمع ہوئے اب آمد غریزان صاحبقران کی شروع ہوئی اسی طور سے انکے بھی لشکر انکے خیمون پر حاضر ہوئے تھے یہ سب لباس تو تبدیل کر کے خیمون سے برآمد ہوئے لشکرون کو طرف میدان جنگ کے جانے کا حکم دیکر خود طرف در دولت کے راہی ہوئے یہان آکر دیکھا کہ سب سردار ہم سے قبل آچکے ہین جلوس ہی حاضر ہے صرف بادشاہ و صاحبقران کے برآمد ہونے کی دیر ہے کہ اتنے عرصہ مین سب عیار بھی باہنائے عیاری سے چاق و چست ہو کر حاضر ہوئے ہر ایک اپنے اپنے سردار کے قریب آیا جو باقی رہے وہ ایک طرف صف باندھ کر کھڑے ہوئے کہ خواجہ بھی اپنے خیمہ سے نماز سحر ادا کر کے چلے مگر آج عجب شان و شوکت سے ایک جامہ بہت پرتکلف زیب تن کیے ہوئے کہ جس مین ہزار مقام پر نئے طور کے پیوند لگے ہوئے کہین پر گلبدن کا پیوند

کمین بر مارکین کا کمین شالبات کا کمین اطلس کا اور اسی طور کا ایک زیر جامہ ایک پرانی کلاہ کہ
جس کا گھیرا سر پر ہی اور چند دانہ دار دکھاوے کے سے کمر باندھے ہوئے بانے عیاری کے لگائے
ہوئے مایوس و مغموم چہرہ اداس چلے آتے ہین اس باغ تر و تازہ کو دیکھکر جو کہ وقت سحر
در دولت پر شگفتہ تھا خوش ہوئے کیسے کیسے جوانان خوش رو عنبرین گیسو سلاح جنگ سے آراستہ
کھڑے ہوئے یہ رنگ جو دیکھا خواجہ کو مسرت ہوئی انجام کی طرف جو نظر کی خیال آیا کہ یہ باغ تھوڑے
عرصہ مین پائمال باد سموم اجل ہو جائے گا یہ تو نہالان سرو قد کوئی دم مین تیغ اجل سے قلم ہونگے
اس چمن تر و تازہ مین ہوائے خزان موت کا گذر ہوگا یہ جو خیال کیا بڑا صدمہ ہوا آنکھون مین آنسو
بھر آئے ایک آہ کی اور طرف مسجد کر یاس کے چلے داخل مسجد ہوئے دیکھا کہ صاحبقران
سجادے پر تشریف فرما ہین دونون ہاتھ بلند کیے ہوئے اپنے خدا سے دعا کر رہے ہین خواجہ
عقب صاحبقران آکر کھڑے ہوئے کہ صاحبقران نے دعا سے فراغت کر کے سر براے سجدہ جھکایا
سجدۂ شکریہ ادا کیا اسکے بعد سر اٹھا کر سجدے سے طرف آسمان کے دیکھا اور کہا کہ شکر ہی کہ یہ رات
تیری عبادت مین بسر ہوئی یہ آخری رات عمر کی تھی جو کہ تیری یاد مین کٹی یہ فرما کر عقب پشت
دیکھا کہ خواجہ کھڑے ہوئے ہین فرمایا کہ کیون خواجہ کیا حال ہی عرض کیا سب سردار در دولت
پر حاضر ہین صرف آپکے و بادشاہ کے تشریف لانے کی دیر ہی لشکر اسلام طرف جنگ کے جا پہنچا ہی
یہ جو خواجہ نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ صندوق اسلحہ طلب کرو بس خادم نے
یہ سنکے صندوق حاضر کیا صاحبقران نے پہلے تبدیل لباس کیا عطر سے جسم و جامہ کو معطر
فرمایا اسکے بعد تبرکات جسم پر آراستہ کیے جب اسلحہ سے فراغت ہوئی صاحبقران سجادے
پر سے اٹھے دہان سے باہر تشریف لے چلے کہ راہ مین خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ یہ کیا
حرکت ہی کہ آج تم نے ایسا لباس کہنہ پہنا ہی کہ جو تمام پیوندون سے بھرا ہوا ہی آج تو لباس
نو پہنا ہوتا خواجہ نے جواب دیا کہ کیا خوب مین کوئی مالدار ہون جو ہر مرتبہ لباس نو پہنا
کرون اول تو میرے پاس ہی کیا اگر ہوتا بھی تو آج تو مین کبھی نہ پہنتا کیونکہ مجکو یہ کب گوارا
ہوتا کہ مین قتل ہون اور میرا لباس دوسرے پہنین اور خوش ہون جب کہ یہ یقین ہی کہ آج
ضرور خاتمہ ہی تو مین کیون وہ کام کرون کہ کفار جو لوٹنے کو آئین تو میرا لباس نو دیکھ کر
خوش ہون اور اتار کر لے جائین اگر میرا لباس کہنہ ہوگا تو کوئی نہ خوش ہوگا بلکہ میرے حال پر
افسوس کریگا جسم سے نہ اتاریگا یہ سنکے صاحبقران مسکرائے ہمراہ خواجہ باہر تشریف لائے
یہان جاکر سمندر سیر قدم کو لیے ہوئے حاضر تھا صاحبقران کو دیکھکر اسنے مجرا کیا صاحبقران
قریب مرکب آئے گردن تو سن پر انگشت شہادت سے اسم پاک علی تحریر کر کے دامن گردان کر
سوار ہوئے بموجب مصرع چو شیر سلگہ گیرد برآہو کمین + بہ جست از زمین و بر آید زین + پشت مرکب
پر آکر لگام فرس ہاتھ مین لی خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھا صاحبقران نے مرکب کو طرف
جلوخانہ کے نہیز کیا وہ اسپ وفادار بنا بنا کر قدم اٹھانے لگا عجب ناز و انداز سے چلا یہ
معلوم ہوتا تھا کہ پری خرام ناز سے چلی آتی ہی کلائیان اسکی مثل ساعد نور کے تھین بال
پر معلوم ہوتے تھے کہ گویا پری نے اپنے بال کھولدیے ہین آنکھین مثل چشم آہو چہرہ پری کا
سا اس ناز و انداز سے چلا کہ دیکھنے والون کو پری کا گمان ہوا ہر ایک کی زبان سے نکل گیا

کہ پریان حضرت سلیمان کے تحت کو لیے ہوئے آئین ہین اس طور سے صاحبقران جلوخانہ پر تشریف لائے
سمان ہر رنگ کا گلدستہ آراستہ پایا ایک اپنے گلدستہ کے چند پھول شگفتہ دیکھے دوسری طرف
گلدستہ صاحبقران اول کو آراستہ پایا تیسری جانب گلدستہ صاحبقران ثانی کو پیراستہ
دیکھا اسی طور سے گلدستہ بادشاہان اسلام جو کہ گذر گئے ہین شگفتہ تھا افسوکت وہ جلوخانہ چمن کا
رنگ دکھا رہا تھا کہ کیسے کیسے گل خوشرو کھلے ہوئے تھے جہان تک نگاہ جاتی تھی سرداران
نامی و غیرزان گرامی سے وہ مقام مملو تھا چمن دہر مین ایسے بھی گل کم کھلتے ہین صاحبقران کی
جو اس گلدستہ پر نگاہ پڑی اور ہر رنگ کے گل شگفتہ پائے انجام کا خیال کرکے اشک آنکھون
مین بھر لائے طرف آسمان کے دیکھا اور آہ کی ادھر ان سب نے جو دیکھا کہ صاحبقران تشریف
لائے ہین یا تو سب باہم ملے ہوئے کوئی تیر اندازی کر رہا تھا کوئی سیف ہلا رہا تھا کوئی برچھے
کے ہاتھ نکال رہا تھا یا سب مودب ہوئے صف باندھ کر کھڑے جو کہ مرکب پر سوار اسکو کاوے
پر لگائے تھا وہ بھی اترا جوزین پوش بچھائے ہوئے بیٹھا تھا وہ بھی کھڑا ہو گیا ایک مرتبہ سب نے
صاحبقران کو مجرا کیا صاحبقران سب کا مجرا و سلام لیتے ہوئے ایک مقام پر آکر مرکب پر
سے اترے کہ خادم نے زین پوش بچھا دیا صاحبقران اس پر تشریف فرما ہوئے انتظار باد بجا
مین ادھر جب سب سردار صاحبقران کو مجرا کر چکے اور غلغلہ صاحبقران نے تو خواجہ سے صاحب
سلامت کی خواجہ نے ان سب کو ترکی عمر و جاہ و مرتبہ کی دعا دی خواجہ بھی عقب صاحبقران
آکر کھڑے ہوئے اب سب کی نگاہ طرف در دولت کے ہے یہان تو سب انتظار مین جہان پناہ
کے ہین کہ ادھر بادشاہ نے نماز سحر سے فراغت فرما کے لباس پہنا تاج سر پر رکھا شمشیر
الماس نگار کمر سے لگائی کہ خواجہ سرا نے بڑھکر در دولت پر خبر پہونچائی کہ سب سردار خبردار
ہو جائین کہ جہان پناہ تشریف لاتے ہین سب مودب ہو جائین یہ خبر آئی سب سردار
قرینہ سے ہو گئے تھوڑا سا عملہ زنانہ جو کہ ملازم خاص شاہی تھا وہ ناموس کے ہمراہ نہ گیا تھا
مثل کہاریون وغیرہ کے ادھر بادشاہ نے تخت پر قدم رکھا صدائے بسم اللہ بلند ہوئی ہر
ایک نے یہ دعا دی کہ خداوند کریم ان کا سایہ ہمارے سر پر تا دور گردون قائم رکھے کہارون نے
تخت کو اس سلیمان بخت کے دوش پر رکھا وہ پری جمالین تخت شاہی لیکر روان ہوئین
آگے آگے طفلان ماہ صورت کے ہاتھ مین لوبے لخلخہ کے روشن اس سے بوی مشک و عنبر
آتی ہوئی عود سلگتا ہوا کہاریان طلائی پچھلیان لگائے ہوئے کارچوبی لہنگے پاؤن مین سروان
کارچوبی ٹوپہ سر سے پاؤن تک زیورین غرق پڑی ہین انمین کچھ نہ فرق خواجہ سرا کوڑا پکڑے
ہوئے انتظام کرتے ہوئے پہلی ڈیوڑھی پر آکے لال پردہ اٹھا جلوس سواری باہر آیا کہارون
نے تخت شاہی اپنے دوش پر لیا وہ سب واپس گئے کہار سبز مخمل کی دردیان کارچوبی پہنے
تخت دوش پر اٹھائے ہوئے جلوخانہ کی طرف روانہ ہوئے نقیب صدائے دور باش
باد باش لگاتے ہوئے آتے ہین کہ لال پردہ چرخی پر کھینچا خواجے کی صدا بلند ہوئی
سب نے دیکھا کہ جلوس سواری برآمد ہوا کہ بعد اس جلوس کے تخت شاہی بصد
شان و شوکت نمودار ہوا صاحبقران نے بڑھ کر مجرا کیا عرض بیگی نے عرض کیا کہ
جہان پناہ صاحبقران نگاہ روبرو بادشاہ نے ہاتھ سینہ پر رکھا کہ آپ کی جگہ میرے

دل مین ہے آپ کی محبت میرے آب و گل مین ہے پھر تو اور عزیزان مقرب کا مجرا ہونے لگا بادشاہ
سب کا مجرا لیتے ہوئے خرامان خرامان چلے آتے تھے کہ بعد عزیزون کے سردارون کا مجرا ہونے
لگا دیدار عام ہوا سب کا سلام ہوا یہان تک کہ بادشاہ کا تخت جلوخانہ سے باہر آیا بادشاہ
نے صاحبقران کو سوار ہونے کا حکم فرمایا صاحبقران نے صدر زین کو رونق بخشی یہ
معلوم ہوا کہ آفتاب نے مشرق سے سر نکالا دونون رکابین حلقہ بدر تھین صاحبقران کا سوار
ہونا تھا کہ سب عزیز و بیگانے و سردار اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوئے جو بادشاہ کہ وہان
موجود تھے قریب سات ساڑھے سات سو کے وہ مرکبون پر سوار تاج سر پر رکھے ہوئے
گرد تخت آئے دست راستی دست راست کی طرف دست چپی دست چپ کی طرف آئے
صاحبقران اپنے قرینہ سے روان ہوئے سواری مثل باد بہاری کے طرف میدان جنگ
کے چلی عجب سمان تھا اور نیا روپ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ باغ بان قدرت نے نیا گلدستہ
آراستہ کیا ہے کہ جس مین ہر رنگ کے گل تازہ شگفتہ ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ عیار ہر سردار کا
ہر سردار کے ہمراہ تھا خواجہ رکاب صاحبقران پر ہاتھ رکھے ہوئے ہمراہ تھے اتی ماندہ عیار
عقب شاہ تھے پڑے باندھے ہوئے اس چمن تر و تازہ و گل ہاے رعنا کو بلبلون نے جو دیکھا
تو گلون کی الفت سے دل کو نفرت ہوئی پہلوے گل سے اڑ کر ان گلون کی بلا گرد ان
ہوئین بس سواری عجب شان و شوکت سے روان تھی بادشاہ و صاحبقران و دیگر سردار
مجرا کرتے ہوئے چلے جاتے تھے جدھر نگاہ اٹھا کر دیکھا صحرا کو سبزے سے ہرا بھرا پایا اشجار
کو اثمار سے لدا ہوا انکے برگون پر جو عکس آفتاب پڑتا تھا وہ مثل لوح زمرد کے چمکتے تھے بر
طرف قطرہاے شبنم مثل گوہر غلطان کے پڑے ہوئے تھے یہ نازک خرام اس سبزے کو پائمال
کرتے ہوئے ہوا سے اٹھکھاتے ہوئے مقام جنگ گاہ مین پہونچے سلامی کے باجے بجے علم کے
پھریرے کھلے علم سلامی ہوئے سب لشکر نے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ نے سب کا
سلام لیا تخت شاہی قلب مین آیا صاحبقران زیر علم اژدھا پیکر کھڑے ہوئے سردار اپنے
اپنے مقام پر آئے صف آراستگی صف بندی ہونے لگی راوی نے بیان کیا ہے کہ یہان تو یہ بندوبست
ہوا ادھر لشکر کفار مین بھی سب خواب مرگ سے بیدار ہوئے لباس ہاے رنگ برنگ سے
طیار ہوئے اسلحہ لگائے جھولی ہاے سحر کاندھون پر ڈالے لشکر آراستہ ہو چارون بادشاہ اپنے
اپنے خیمون سے نکلے اسی طور سے تینون ملکہ بھی برآمد ہوئین تخت ہاے سحر پر سوار ہوئے
سردار گرد و پیش آئے سلامی کی باجے بجے سیاہ پھریرے علمون کے کھلے تخت سحر روان
ہوئے لشکر چلا ساحر سواریہاے سحر پر سوار بر سحر سرون پر سایہ کیے ہوئے بارش
مروارید ہوتی ہوئی چلے آتے ہین یہان صف بندی ہو رہی تھی کہ یکایک آمد لشکر کفار
کے آثار نمودار ہوئے کالے کالے علم لہراتے ہوئے ساحران غدار آفت کے پرکالے
جھولیان منجھولیان کاندھون پر ڈالے چلے آتے ہین لشکر کفار آکر پہونچا ساتون تخت
قلب مین قائم ہوئے صف لشکر کی آراستہ ہوئی مقابل مین لشکر اسلام کے ادھر بھی
صف بندی ہونی لگی جو وہ صفین دونون لشکرون کی آراستہ ہوئین بادشاہ اسلام پر چتر طلائی
گردش کرنے لگا خواصان خاص مروحہ جنبانی کرنے لگے راوی نے بیان کیا ہے کہ اس صحرا

کا یہ طریقہ تھا اور اس طور سے واقع ہوا تھا کہ پشت لشکر اسلام پر صحرا تھا اور بر و لشکر کفار تھا اسکے جانب
جنوب شہر سمندریہ تھا شمال کی طرف بھی صحرا تھا مگر بعد صحرا کے سلسلہ پہاڑ و نکا تھا اُسی طرف
زمرد کوہ بھی تھا جنوب مین ایک دریاے نوخار لطیف آفت افزا موج زن تھا جسکا ہر بھنور گرداب بلا کا
نمونہ بڑے بڑے جانوران دریائی اسمین رہتے تھے ایسا وہ دریا تھا کہ اُس کا دوہرا کنارا ملک عدم
سے ملا ہوا تھا آسمان اُس دریا مین ایک حباب سا معلوم ہوتا تھا اور پانی اُسکا ایسا
صاف و شفاف تھا کہ جو جانور تہ نشین تھے وہ نظر آتے تھے بطن صدف سے آب گوہر پیدا
ہوتے تھے اُسکے سبب سے دریا کا پانی بڑھ جاتا تھا یا جو کوئی اُس دریا کے جانب نگاہ رغبت
دیکھ لیتا تھا اور جو تری اُسکے آنکھون مین بہ سبب پانی کی خنکی کے آتی تھی پانی گھٹ جاتا تھا
ہر موج اُسکی یہ معلوم ہوتی تھی کہ سیف بران ہی حباب سر اُٹھاتے تھے اور پھر عرق آب ہو جاتے
تھے بے ثباتی دنیا کا رنگ دکھاتے تھے کہ بس دنیا مین قیام اسقدر ہی اور یہ حال ہی دنیا مقام
بود و باش ہرگز نہین ہی جو کہ مثل ہمارے دنیا کو خیال کرے گا وہ اچھا رہے گا دیکھو ہم کسقدر
جلد دنیا کو ترک کرتے ہین یہ تو قول حباب کا تھا اُس دریا کا یہ عالم تھا کہ بار بار طوفان اٹھتا تھا
ایک تلاطم تھا عکس آفتاب جو پڑتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام دریا کا پانی طلائی ہی اور ہزارون
آفتاب نکلے ہوئے ہین آفتاب جون جون بلند ہوتا ہی بہ سبب حدت دھوپ کے سبزہ تہ مردہ ہوتا جاتا
ہی بس راوی نے بیان کیا ہی کہ دونون لشکر صف آرا ہوئے مگر کسی طرف سے کوئی برابر مقابلہ
نہین نکلا ہی لشکر کفار کو تو عشاق کا انتظار ہی لشکر اسلام مین پیش قدمی جایز نہین ہی اہل کفار
بار بار طرف شہر کے دیکھتے ہین لشکر آراستہ کھڑا تھا کہ ایک مرتبہ شہر کی طرف سے گرد بلند ہوئی نگر
مختصر لشکر کفار کو یقین ہوا کہ عشاق آتا ہی اب لشکر کفار کا تو رخ اُدھر کو پھرا اہل اسلام بھی دیکھنے
لگے کہ وہ گرد شق ہوئی اُس گرد سے برہمی ثانی و ضرغام ثانی و چالاک ثانی پاے
شاطری مارتے ہوئے نظر آئے کفار تو دیکھکر حیران ہوئے کہ یہ عیار کہان گئے تھے صاحبقران
نے اُنکو دیکھکر خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ کیا تم نے اِنکو کسی کام کے لیے بھیجا تھا کیا یہ لشکر مین
نہ تھے خواجہ نے عرض کیا کہ مجکو نہین معلوم کہ یہ کب گئے تھے جب سے کل دربار برخاست
ہوا ہی مین نے انکو نہین دیکھا صرف دربار مین دیکھا تھا نہ یہ میرے پاس آئے تھے نہ مین نے اِنکو
روانہ کیا تھا جب مین صبح کو آیا ہون مین نے سب کو دیکھا انکو نہ پایا خیال ہوا کہ یہ اپنی جان
بچاکر چلے گئے مگر اب معلوم ہوا کہ شہر کو گئے تھے دیکھیے آنے دیجیے دریافت کرتا ہون کہ وہ
قریب آئے دونون لشکرون کو صف آرا دیکھکر قریب صاحبقران آئے مجرا کیا اسکے بعد خواجہ کو سلام کیا خواجہ
نے برہم ہوکر کہا کہ تم لوگ کہان گئے تھے کچھ پکڑ بھی گئے تھے اُنھون نے جواب دیا کہ ہم اپنے
مقدر کی آزمائش کو گئے تھے کہ شاید سمندر دعشاق پر قابو چل جائے ہم اُسکو گرفتار کرلائین
تاکہ یہ قصہ پاک ہو خواجہ نے کہا کہ لائے اُنھون نے جواب دیا کہ ہم کیا کرین ہمارے مقدر
مین تو بدنامی ہی اور ہماری قسمت خراب ہی یہ کہکر کل حال بیان کیا خواجہ نے کہا کہ اب ایسی
حرکت نہ کرنا کہ یون بدون اطلاع چلے جانا اگر گرفتار ہو جاتے تو ہم کو خبر بھی نہ ہوتی اُنھون نے
عرض کیا بہت خوب یہ کہکر اپنے صف مین آکر کھڑے ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو
دونون لشکر آراستہ ہین کوئی ایک ساعت دن آیا ہی کہ دہان شہر سمندریہ مین سمندر پیدا ہوا

امور ضروری سے فراغت کرکے دربار مین آیا سب سردار حاضر دربار ضلالت آثار ہو چکے تھے کہ سمندر نے تخت نکبت پر قدم نحس رکھا سب نے مجرا کیا اور دعا دی سمندر تخت پر بیٹھا جو سردار باقی تھے وہ بھی حاضر ہوئے مجرا کرکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے کہ سمندر نے کہا کہ کیا عشاق طرف لشکر اسلام کے برائے مقابلہ چلے گئے ہم سے ملے بھی نہین سردارون نے عرض کیا کہ ابھی نہ گئے ہونگے آپ سے ملکر ضرور جائینگے یہ ذکر تھا کہ اُدھر عشاق خواب مرگ سے اُٹھا گویا فتنہ خوابیدہ اُٹھا اُٹھتے ہی ہر ایک پر برہم ہونے لگا کہ تم نے جگا دیا معلوم تھا کہ مین مقابلہ کو جاؤنگا اس قدر دن آگیا جو ساعت اہل اسلام پر سے گذرتی ہے مجکو ناگوار ہوتا ہے کہ وہ ابھی تک زندہ ہین برہم ہوکر امور ضروری سے فراغت کی لباس پہنکر جو کہ اُسکو پسند تھا تخت سحر پر سوار ہوکر طرف دربار کے چلا کہ سمندر سے مل لون اُسکو آگاہ کرلون تو جاؤن بس دربار مین آکر پہونچا سمندر نے بڑی تعظیم کی سب اہل دربار کھڑے ہوگئے یہ تخت پر سے اُتر کر اپنے مقام پر آکر بیٹھا سمندر سے کہا کہ اب مین جاتا ہون آپ تو نہ تشریف لے چلین گے سمندر نے کہا کہ فرو مائیں نے کہا کہ پھر رخصت کیونکہ بہت دن آگیا ہے وہان سب کو میرا انتظار ہوگا سمندر نے کہا کہ اے بھائی مین ایک امر تم پر ظاہر کرنا بھول گیا اُسکا بندوبست لازم تھا عشاق نے کہا کہ وہ کیا امر ہے بیان فرمائیے سمندر نے کہا کہ وہ یہ امر ہے کہ صاحبقران جو کہ مالک لشکر اسلام اور سب کے سردار ہین وہ مالک اسم اعظم ہین جو کہ باطل السحر ہے جس کے سبب سے کوئی سحر اثر نہین کرسکتا ہے اور اسی امر پر اُنکو بھروسا ہے اور تم نے اپنا ابر سحر قائم کیا اُنھون نے پانی پر اسم اعظم دم کرکے چھینٹا دیا اور ابر سحر کی طرف دم کیا تمام تمھاری محنت رائگان ہوئی ابر لخت لخت ہوکر برطرف ہوجائیگا اسکا کیا بندوبست ہوگا اب مجکو یاد آیا کہ وہ اسی کے بھروسے پر ہین عشاق نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب اب آپ یہ فرماتے ہین جب کہ مین جانے پر آمادہ ہون اب کیا ہوتا ہے اگر قبل سے آگاہ کرتے تو مین اُسکی تدبیر کرلیتا اب کیا ہوگا اور نہ یہ ممکن ہے کہ مین نہ جاؤن آپ کی بھی عقل کے قربان آپ کی تو وہ مثل ہے کہ جب مقابلہ کرنے لگے تو کچھ خیال نہ آیا جب خوب مار کھائی اُسکے بعد خیال آیا کہ یون مارتے جیسا کہ کسی نے کہا ہے کہ نشستے کے بعد از جنگ یاد آید مرا کلہ خود یا پدر زدجب مین جانے پر آمادہ ہوا اُسوقت آپ نے یہ امر یاد کیا خیر اسکا مین بندوبست وہان جاکر کرلونگا اگر اسوقت اسم اعظم نہ بند کیا تو کچھ کام نہ کیا یہ بھی میرا کمال ملاحظہ ہو یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور طرف اپنے تخت سحر کے چلا سمندر اور کل اہل دربار اُسکو تخت تک پہونچانے آئے وہ تخت سحر پر سوار ہوا تخت کو سحر سے بلند کیا اور اُس طرف چلا جدھر اپنا ابر سحر قائم کرآیا تھا اور یہ فکر کرتا جاتا تھا کہ کیا تدبیر کرون کیونکر اسم اعظم بند کرون سمندر نے بڑا دھوکا دیا میرا سحر مٹانے کی تدبیر کی تھی خیر اسی قدر اُنکی عنایت کافی ہے کہ اسوقت بھی آگاہ کردیا اگر نہ آگاہ کرتے تو فرد میری بارہ برس کی محنت رائگان ہوتی یہ بھی اُسنے خیال کیا کہ اگر وہ عیار جو کہ حکیم بنکر آیا تھا اور اُس نے مجکو سر دربار زک دی تھی اور ذلیل کیا تھا اگر میرے ہاتھ آجائے یا صاحبقران گرفتار کرکے میرے حوالہ کردین تو مین اُنکے اور کل اہل اسلام کے قتل سے ہاتھ اُٹھاؤن ابھی تک یہ قدرت مجھ مین ہے کہ مین اپنا ابر سحر پھیر لیجاؤن ایسے ایسے خیال اپنے دل مین کرتا ہوا چلا جاتا ہے بادی نازک خیال ناظرین کی پیش نگاہ کرتا ہے کہ جب عشاق تخت سحر پر سوار ہوکر چلا کیا

سمندر اپنے تخت پر آکر بیٹھا سب اہل دربار بھی اپنے مقام پر بیٹھے کہ سمندر نے کہا عشاق کو بہت غرور ہی مین یہ خیال کرتا ہون کہ اس غرور کا انجام اچھا نہ ہوگا مین نے تو ایک امر اُسکی نیکی کے لیے بیان کیا اُسنے مجکو الزام دیا اگر مین نہ بیان کرتا تو وہ کیا کر سکتا تھا جاتا ابر سحر اُسکا برباد ہوتا اور کیا اب نہ برباد ہوگا ایسے تو وہ ہین کہ اسم اعظم جانتے ہی بند کرلین گے لازم یہ تھا کہ یہان قیام کرتے اُسکا بندوبست کرتے جب اسم اعظم بند ہوجاتا اُسوقت پھر نامہ تحریر کرتے اُنکو آگاہ کرتے کہ تم کو جس امر کا دعوی تھا اور جس پر بھروسا تھا وہ بھی ہم نے بند کرلیا اب کیون اپنی جان دیتے ہو اس سے کیا حاصل شاید وہ لوگ راہ پر آجاتے اس قدر بندگان خداوند کا کیون خون ہوتا آپ کا بھی مطلب حاصل ہوتا اب آپ ایسے ہوگئے ہین اور ایسا غصہ ہی کہ کسی کی بات کا کچھ خیال مین نہین آتی بقول اہل اسلام کہ جو زیادہ غرور کرتا ہی وہی سرنگون ہوتا ہی بموجب مصرعہ اُنھون نے کھائی ہی ٹھوکر جو سر اٹھائے چلے مجکو یہ امر اُنکا بہت ناگوار ہوا کہ یہ بھی میرا کمال ملاحظہ ہوا اہل دربار نے خصوصاً عشاق حجرہ نشین نے کہا کہ ہم کو کیون اسقدر فکر ہی جو آگ کھائے گا وہ انگارے ضرور بگے گا یہ سنکے سمندر خاموش ہورہا ہر کارے برائے خبر روانہ کئے ہین کہ خبر لاؤ کہ کیا ہوا سمندر تو یہان دربار مین موجود ہی دربار آراستہ ہی اسکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی

اب راوی نازک فہم دقیقہ رس حال عشاق ہین قلم فرسائی کرتا ہی کہ انجام کار کیا ہوا اسی سلسلہ مین حال سمندر بھی تحریر ہوگا

بس ناظرین پر ظاہر ہو کہ عشاق اُسی قسم کے خیالات کرتا ہوا اپنے دل سے اُس مقام پر آیا کہ جہان اُسنے اپنا ابر سحر قائم کیا تھا اور شہر مین گیا تھا بس آکر وہان عشاق نے کچھ پڑھکر ابر پر دم کیا کہ اُس مین چمک ہوئی اُس سے شعلے نکلنے لگے گرج اُس مین پیدا ہوئی حرکت مین آیا ابھی تو ایک پارچہ ابر ہی وہ بھی مثل دخان تنک کے بس پھر اُسکو سحر سے حرکت دیکر اور اشارہ کرکے لیکر چلا بجہت سحر کو اپنے طرف لشکر کے روانہ کیا عقب مین اسکے وہ ابر اُس سے رعد کی گرج برق کی چمک ہوتی ہوئی شعلے نکلتے ہوئے اُسنے سحر کرکے ایک سیاہ آندھی پیدا کی یہ اُسمین پنہان چلا جاتا ہی جب ہوا کا جھونکا چلتا ہی درختون کو جلا دیتا ہی یہان سے اس طور سے روانہ ہوا اُدھر کفار اسکا انتظار کررہے ہین اہل اسلام آمادہ مرگ کھڑے ہین کہ خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ آپ کو اسم اعظم یاد ہی صاحبقران نے جو خیال فرمایا تو حرف بحرف یاد تھا جواب دیا کہ ہان آبھی تک تو یاد ہی خواجہ نے جواب دیا کہ پھر کچھ پرواہ نہین ہی وہ پھر تدارک کرسکتا ہی اگر لاکھ جانین رکھتا ہوگا تو سب بچا کر لے جاسکتا ہی خواجہ یہ تقریر کررہے تھے کہ ایک جھونکا ہوا کے گرم کا ایسا آیا کہ جس نے سب کے تنون کو گرم کردیا کہ سب نے پریشان وحیران ہوکر طرف آسمان کے دیکھا کہ یہ گرم ہوا کدھر سے آئی ابھی تو آفتاب بھی اسقدر بلند نہین ہوا ہی نہ وہ وقت ہی کہ یہ گمان ہو کہ لون چلنے لگی ہی کہ یہ اُسکی حدت ہوا مین ہو کہ دوسرا جھونکا اُس سے زیادہ گرم آیا اب تو سب اہل لشکر پریشان ہوئے کہ ایک کی نگاہ اُس طرف جا پڑی کہ جدھر سے عشاق نطاقی اپنا ابر سحر لیے ہوئے آتا تھا

اور سیاہ آندھی اٹھی ہوئی تھی یہ حال دیکھکر اُسنے نعرۂ تکبر بلند کیا اور کہا کہ کس قدر غضب کی آندھی اٹھی ہی
اور سیاہ ہی کہ جسکے سبب سے تمام عالم تاریک ہوجائیگا یہ صدا اُسکے سب اُس طرف دیکھنے لگے بادشاہ نے
بھی دیکھا سب کو آندھی کا گمان ہوا یہ جو حال خواجہ نے دیکھا صاحبقران سے عرض کیا کہ ابھی تو
زمانہ آندھی کے آنے کا نہین ہی اور یہ سیاہ آندھی جو سمندر یہ کے جانب سے اٹھی ہی تو عشاق
آتا ہی یا کوئی اور ساحر یہ آندھی سحر کی ہی مگر سب اہل لشکر اس آندھی کو دیکھکر پریشان ہونے لگے خواجہ
نے وسط لشکر مین آکر یہ صدا ے بلند کہا کہ کوئی پریشان نہ ہووے یہ آندھی نہین ہی بلکہ کسی ساحر
کی آمد ہی کہ وہ مقابلہ کو آتا ہی اُسکے سحر کی آندھی ہی یہ جو خواجہ نے کہا وہ جو برہمی لشکر مین پیدا ہوئی
تھی سو موقوف ہوئی اُدھر کفار نے جو یہ آندھی دیکھی اُس لشکر مین بھی تلاطم ہونے لگا جون جون وہ
آندھی قریب آتی جاتی تھی ہوا مین تو حدت زیادہ ہوتی جاتی ہی مگر سیاہی کم ہوتی جاتی ہی یہان تک کہ
وہ آندھی اس صحرا مین آکر بالکل برطرف ہوگئی عشاق نے یہ تدبیر کی کہ جب تک یہان نہ پہونچا تو
آندھی سحر سے بناتا ہوا آیا جب قریب لشکر پہونچا سحر کیا کہ آندھی برطرف ہوگئی اب سب اہل اسلام
و کفار نے دیکھا کہ ایک تخت اُس آندھی سے پیدا ہوئی جب تک وہ تخت بلند رہا کسی کو کچھ نظر نہ
آیا جب اُسنے تخت کو نیچا کیا اب سب نے دیکھا کہ ایک ساحر اُس پر چار زانو بیٹھا ہوا ہی ایک کرتہ
کمر و اپہنے ہوئے کمخاروے کی تہمت باندھے ہوئے جھولی شانہ پر پڑی ہوئی بڑی بڑی جٹائین
چھوٹی ہوئین جوڑا بندھا ہوا کھور چندن کے لگے ہوئے بھبوت ملے ہوئے تشقہ سیندور کا پیشانی پر
آہنی کڑے دونون پاؤن مین پڑے ہوئے جوگی کی صورت بنا ہوا ہی تخت سے اُترتا ہوا چلا آتا
ہی اُسکے عقب مین ایک مختصر ٹکڑا ابر کا اُس سے نکلتے ہوئے برق چمکتی ہوئی رعد کی گرج پیدا
صداے رعد بڑے غضب سے ہوتی ہی کہ تمام صحرا ہل جاتا ہی چلا آتا ہی جو ساحر لشکر اسلام مین
اُس سے واقف تھے اُنھون نے پہچان لیا کہ یہ عشاق نہ طائی ہی ملک الموت آپہونچا جو کہ
ناواقف تھے اُنھون نے حیران ہوکر کہا کہ یہ کون ساحر آتا ہی اُنکو اُنھون نے آگاہ کیا کہ یہ عشاق
ہی کہ جسکے بھروسے پر سمندر نے آج مقابلہ کا بندوبست کیا ہی جس نے وہ نامہ لکھا تھا تاکہ
کو معلوم ہو کہ لشکر اسلام مین سواے اُس زنانہ عملے کے اور زوجہ آفاق و کوکبہ دختر الان
کے کوئی عورت نہین ہی بلکہ وہ زنانہ عملہ بھی بموجب حکم شاہی اُس صحرا سے دور نکال دیا گیا ہی
یہ تین عورتین ساحرا اور اُنکے ملازم جو کہ اناث کے قسم کے ہین اور سحر مین کمال رکھتی ہین وہ
ہین بلکہ ہمراہ لشکر ہین اپنے اپنے صف مین موجود ہین یہ بھی مثل مردون کے بے خوف ہین بس یہ
جو لشکر کو معلوم ہوا کہ عشاق آیا ہی ایک قسم کا تلاطم ہونے لگا کیون نہ ہو کہ یہ لوگ انسان ہین
ہر وقت دل پر قابو نہین رہتا ہی یہ انھین سب کا کلمہ تھا کہ باوجود اس امر کے معلوم ہونے پر
کہ بہت بڑے ساحر سے مقابلہ ہی صف آراستہ ہوئے تھے کوئی خوف نہ کیا تھا بلکہ حکم تھا صاحبقران
کہ جسکو اپنی جان عزیز ہو وہ نکل جاے کسی نے قبول نہ کیا تھا اسوقت جو یہ تلاطم ہوا یہ صرف
وسوسہ شیطانی ہی یہ نہ ہوگا کہ لشکر سے کوئی باہر جاے یا صف سے نکلے صرف یہ امر ہی کہ ایک
لنبا واقعہ ہی بدین سبب سے ایک قسم کا تہلکہ ہوا یہ جو تلاطم صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا
خواجہ سے کہا کہ تم وسط لشکر مین جاکر بہ صداے بلند کہو کہ اے اہل اسلام و غازیان نیکنام
مین نے تو تم کو کل بھی اجازت دی تھی کہ جن جن صاحب کو اپنی جان پیاری ہو وہ لشکر سے بلاخوف

خط نکل جائین کوئی مزاحم نہ ہوگا اگر ہم زندہ رہین گے تو اُنکا گھر ہی پھر تشریف لائینگے ہمین کسی پر ظلم نہین
کرنا ہون نہ کسی کو جبر روکتا ہون یہ میرا حکم عام تھا نہ کہ خاص اُسوقت نہ معلوم کس وجہ سے آپ
لوگون نے قبول کیا اور اُسی طور سے لشکر مین مقیم رہے کیونکہ میرا تو یہ منشا نہین ہی کہ کوئی میرے
ساتھ بلا وجہ جان دے ہان جسکو تمنائے باغ خلد و مرتبہ شہادت ہو وہ میرا ساتھ دے ہمنے
تو مرنے پر کمر کسی ہی یہی خیال کرکے جہاد اختیار کیا ہی ہر وقت موت پیش نگاہ ہی بس جو خدا کو منظور
ہوگا وہ ہوگا اس تلاطم سے کیا حاصل بلکہ جو لوگ کہ مستقل ہین اُنکے بھی استقلال مین فرق آئیگا
جو اس کھونے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا مین اب بھی حکم دیتا ہون کہ جن جن صاحبون کو جان عزیز ہو
وہ ابسوقت بھی نکل جائین کوئی اُنسے مزاحم نہ ہوگا ابھی وہ یہان تک نہین آیا ہی آیندہ اختیار
ہی عنان صبر کو ہاتھ سے نہ دیجیے نظر ذات احدی پر رکھیے اُسکے نزدیک یہ بلا کوئی چیز نہین ہی
ایک چشم زدن مین اگر اُسکو منظور ہوگا دفع کردیگا ورنہ مرنا تو برحق ہی ایک نہ ایک دن موت
ضرور گریبان گیر ہوگی اُس دولت کے مرنے سے کہ پلنگ پر گر کر مرے میرے ساتھ مرنا اچھا ہی
اس مین ایک ننگ نامی اور سعادت ہی جو سنے گا وہ یہی کہے گا کہ کیسا جگر اور مستقل لوگ تھے کہ موت سے کچھ خوف نہ کیا دہان آ در مین خود کو دپڑے اگرچہ کئے اُسوقت بھی نیک
نامی ہی ہر ایک تعریف کریگا غازی کہلائینگے مرے تو مرتبہ شہادت پایا ہر طرح سے بہتری
ہی کوئی نقصان نہین ہی صبر کو ہاتھ سے دینے مین کیا فائدہ مستقل مزاج رہیے مین آپ سب
سے اسی امر کا خواستگار ہون کہ جو جانے والا ہو وہ بلا خوف و خطر چلا جائے تاکہ اوروں کے دل مین یعنی
جو کہ ہنوز استقلال ہین اُن مین فرق نہ آئے بس مین اسی امر کا امیدوار ہون کہ اپنے ہمراہ
دوسرون کو نہ پریشان فرمایئے یہ تقریر خواجہ سے صاحبقران نے فرمائی خواجہ نے وسط
لشکر مین جاکر حرف بحرف بیان کردی یہ جو سب اہل لشکر نے سُنا سرون کو جھکا لیا کچھ جواب
نہ دیا بلکہ خاموش ہو رہے وہ تلاطم جو کہ پیدا ہوا تھا دریاے لشکر مین وہ برطرف ہو گیا ایک
عالم سکوت ہوا اِدھر تعیب نے نکل کر بنی ثنائی دنیا مین کچھ ایسا بیان کیا کہ سب کے دل
دنیا کی طرف سے پھر گئے مرنے پر آمادہ ہوئے اور اُسی وقت سے یہ خیال کرلیا کہ دنیا ہیچ ست و
کار دنیا ہمہ ہیچ بس ایک عالم سکوت صفون پر طاری ہوا سب مثل تصویر کے ہو گئے
بالکل حس و حرکت نہ کی صفون پر مثل صف مژگان کے سناٹا سا آ گیا لشکر اسلام کا تو یہ حال
ہی اُدھر کفار نے جو عشاق کو دیکھا ایک خوشی ہوئی باجے سلامی اور خوشی کے بجائے علم
تمام لشکر کے بہر سلامی خم کیے خوشی ظاہر کی کہ عشاق اُس ابر کو اپنے پشت پر لیکر لشکر کفار
کی طرف اُسکو چلا کر وسط مین دونون لشکرون کے اپنے تخت کو بالاے ہوا سحر سے قائم کرکے
کھڑا ہوا پہلے لشکر کفار کی طرف دیکھا کہ تمام لشکر سمندر شاہ کا مع اُن بادشاہون کے جو کہ اُنکے
افسرین بموجب میری تحریر کے میدان مین صف آرا ہین اُنسے جو ادھر کو دیکھا سب نے سلام
کیا سب لشکر کا اُسنے سلام لیکر اور سکر اکر اُدھر سے اپنا رُوے نحس و تاریک طرف لشکر اسلام
کے کیا دیکھا کہ ایک دریاے لشکر ہی کہ موجزن ہی ہزارون رنگ کے علم طلائی بلند ہین اُنکے
پھریرے ہوا سے اُڑ رہے ہین جہان تک نگاہ کام کرتی ہی سواے سیاہ و لشکر کے دوسری
کوئی شے نظر نہین آتی ہی اس قدر کثرت ہی کہ اُس صحرا مین کہین تل رکھنے کا مقام نہین ہی ہوا کا

بھی اُس لشکر سے گذرنا محال ہی پیک نگاہ کے قدم تھکے جاتے ہین انتہاے لشکر تک جاتے ہوئے مرغ
وہم وخیال کے پر سست ہوتے ہین کہ اُڑکر اُس پار لشکر کے جاسکے ایک طرف کو ہزارون بلکہ لاکھون
خیمہ برپا ہین اور بارگاہین کہ جسکے شمار کرنے مین مہندسین عقل کو حیرانی ہی ایسا لشکر کثیر عشاق نے
اپنے مدت العمر مین بھی نہ دیکھا تھا اسکے حواس خمسہ جاتے رہے مرغ وہم نے اپنے مقام پر دمی کی اسنے
دیکھا کہ وسط لشکر یعنی قلب سپاہ مین تخت شاہی قائم ہی اُس مقام پر ہزارون بادشاہ مثل خادمون
کے گرد تخت کھڑے ہوئے ہین ایک طرف لاکھون عیار ہین آگے لشکر کے ایک علم اژدہا پیکر ہی کہ جسکے
سایہ مین ایک جوان مرکب خوش رفتار پر سوار ہی سے پاؤن تک آلات حرب وضرب سے آراستہ
کھڑا ہی اُسکے برابر وہ عیار کہ جس کو خواجہ کہتے ہین اُسکی رکاب پر ہاتھ ڈالے کھڑا ہی خواجہ کو دیکھکر اس
مرغ کی آنکھون مین خون اُتر آیا گویہ صاحبقران کو پہچانتا نہ تھا مگر یہ سُنے ہوئے تھا کہ صاحبقران
زیر علم چالیس قدم پر لشکر سے کھڑے ہوتے ہین اُنکے برابر خواجہ ہوتے ہین بس اسنے عقل سے دریافت
کرلیا کہ یہی صاحبقران ہین اور یہی مالک اسم اعظم ہین بس جب یہ سب لشکر کو دیکھ چکا اسنے اُسی
مقام پر سے صدا دی کہ اے فرقہ خدا پرستان و اے زبردستان تم کو معلوم ہو کہ مین وہ شخص ہون کہ جسنے
آج تک سواے سجدہ کرنے کے خداوند تصویر کی اطاعت نہ کی بلکہ خراج بھی نہ دیا مین ایسا زبردست
ساحر ہون کہ سب ساحر اس طرف کے مجھسے خوف کرتے ہین مین نے وہ سحر بارہ برس کے
عرصہ مین طیار کیا ہی کہ جس کا کوئی جواب دینے والا نہین ہی اگر مین قصد کرون تو ایک چشم زدن مین
تمام عالم کو جلاکر خاک سیاہ کردون بس مین تم کو پھر آگاہ کرتا ہون کہ تم لوگ آکر میری اور سمندر کی
اطاعت کرو ترک اسلام کرو خداوند تصویر کو اپنا خدا جانو ورنہ یاد رکھو کہ تم مین سے ایک زندہ نہ رہیگا
گو مین نے تم کو نامہ لکھا اُسکا جواب سخت پایا مگر پھر مجکو تم پر رحم آتا ہی آیندہ تم کو اختیار ہی میری تو
یہ راے ہی کہ صاحبقران کو تم سب ملکر اس امر پر راضی کرو کہ وہ ترک اسلام کرین سمندر کی اطاعت
کرین خواجہ کو میرے حوالہ کرین اگر ایسا نہ ہوگا تو تم مین سے کوئی زندہ نہ رہے گا مین نے اپنی تقریر
تمام کی جو تم کو منظور ہو وہ کرو اور جو نہ ہو سو نہ کرو: بل اسلام نے ہزارون دشنام غلیظ اُسکو اور اُسکے خداوند کو
دین اور بہت لعن ونفرین کی اور کہا کہ جو تیرے بنائے بن سکے وہ کر ہم سب موجود ہین جو ہمارے
خدا کی مرضی ہمارے حق مین ہوگی وہ ہم کرینگے اگر یہی مرضی ہی تو کیا ہرج اور مضائقہ ہی ہم راضی برضا
ہین تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی یہ کلمات طعن امیز اُسنے سنے بہت برہم ہوا اور صاحبقران کی طرف
منھ کرکے یہ کہنے لگا کہ اے سرکردہ گروہ مسلمانان واے افسر لشکر خداپرستان واے صاحبقران زمان مین
تم کو آگاہ وخبردار کرتا ہون کہ اگر تم کو یہ امر منظور ہی کہ اس قدر اہل اسلام کا خون تمھارے سر پر ہو
اور تم اس خون مین مبتلا ہو تو خیر مجکو تمھاری جوانی ونیز ان سب کے حال پر رحم آیا بدین سبب
مین تم سے دو امر کی درخواست کرتا ہون اول تو یہ کہ تم مع اپنے لشکر کے دین اسلام ترک کرو
اور سمندر کی اطاعت کرو یا اس عیار کو جو کہ تمھارے پہلو مین کھڑا ہی اُس کو اسیر کرکے میرے
حوالہ کرو تاکہ مین اس سے اپنی ذلت کا عیوض لون اور سزادون کو میرا نا سزا اس مضمون کا
تھا کہ جب تک دونون امر نہ قبول کروگے اُسوقت تک تمھاری رہائی غیر ممکن ہی مگر مجکو تم کو
دیکھکر رحم آیا بس مین نے خیال کیا کہ اگر تم سب اطاعت سمندر شاہ کی نہین کرتے ہو تو
خیر یہ شرط تم سے بیان کردون کہ تم خواجہ کو میرے حوالہ کرو مین اسکو لیکر چلا جاؤن تم جانو اور

سمندر شاہ خواہ تم اُسکو قتل کرو اور اُسکے ملک پر قبضہ کرو خواہ وہ تم کو مجکو کوئی غرض نہین ہی کیونکہ
میرے تمھارے مقابلہ نہین ہی نہ مین اُسکی کمک کو آیا ہون مین اپنی ضرورت سے آیا تھا اس مین یہ
واقعہ پیش آیا کہ تمھارے عیار نے عیار ی کی میری نانی کو قتل کیا ہوتا اُس پر بھی اکتفا نہ کی مجکو
سر دربار ذلیل کیا دو مرتبہ مین بہت شرمندہ ہوا بس مجکو غصہ آگیا مین تمھارے مقابلہ پر آمادہ ہوا
ورنہ مین اپنی ضرورت سے فراغت کر کے اپنے مقام کو چلا جاتا مجکو کیا ضرورت تھی کہ مین دوسرے
کے قصہ مین پڑتا اور اپنے سر دردسر مول لیتا مین ایسا بدمغز اور نافہم نہ تھا مگر یہ امر صرف تمھارے
عیار کی ذات سے ہوا کہ مجکو تم سے مقابلہ کرنا پڑا اور مین اپنا ابرسحر لیکر آیا تم کو نامہ لکھا وہ جو شرط
مین نے لکھی تھی کہ دین اسلام ترک کرو اور اطاعت سمندر شاہ پر کمر کسو اور خواجہ کو میرے
حوالہ کرو تو اس سبب سے تھی تاکہ سمندر رہے تم سے میل ہو جائے اسی سبب سے یہ تحریر
کیا تھا کہ جب تک دونون شرطین قبول نہ کروگے جان بری غیر ممکن ہی خیر مین اب اس شرط سے باز
آیا اس امر کا تم کو اختیار ہی چاہے سمندر کی اطاعت کرو چاہے نہ یا ترک اسلام کرو یا مجکو کوئی
غرض نہین ہی مجکو اپنے مطلب سے غرض ہی تم خواجہ کو میرے حوالہ کرو مین چلا جاؤن ورنہ یہ یاد
رکھو کہ مین تم مین سے ایک کو زندہ نہ رکھونگا اگر تم نے میری یہ شرط قبول نہ کی یہ تقریر جو عشاق
نے بیان کی صاحبقران نے جواب دیا کہ اے عشاق تو بیکار مجھ پر اور سب اہل لشکر پر رحم کرتا
ہی تو کیا رحم کریگا ہمارا خدا ہم پر رحم کریگا سب جس کے بندے ہین اور جس نے ہم سب کو جان دی
ہی اور ہمارکی موت اُسکے قبضہ قدرت مین ہی کوئی تیرے قبضہ مین نہین ہی کہ تو جو چاہے وہ ہو وہ
مالک ارواح ہی ابھی اُسکو منظور ہو سب کے قبض روح کا حکم دے اگر اُسکو نہ منظور ہو تو زمانہ
ایک طرف ہو جائے کچھ نہین ہو سکتا ہی شعر اگر تیغ عالم بجنبد زجاے + نہ برد رگے تا نخواہد خدا
بس اسقدر غرور اچھا نہین ہی اسی مین خیر ہی کہ تم اپنے مقام کو چلے جاؤ یہ سوال تمھارا بالکل بیکار ہی
کہ یا دین اسلام ترک کرو اور اطاعت سمندر شاہ یا خواجہ کو اسیر کر کے میرے حوالہ کرو ورنہ
تم سب کو قتل کرونگا ہم نے ان دونون شرطون کا جواب بہ تفریح تمھارے نامہ مین تحریر کر دیا ہی
اور اسوقت بھی دیتے ہین وہ جواب یہ ہی کہ ہم کو نہ دین اسلام ترک کرنا منظور ہی نہ اطاعت
سمندر شاہ ہزار ہزار لعنت ہی تمھارے خداوند اور سمندر شاہ کیا چیز ہی کہ جسکی اطاعت کرین
دوسرے نہ ہم کو ایک کافر کے حوالہ خواجہ مرد مسلمان کو کرنا منظور ہی جب تک ہم زندہ ہین اور
ہمارے دم مین دم ہی تو ہمارے لشکر کے ایک چاکر کا اگر تم موے تن طلب کروگے تو ہم نہ دینگے
خواجہ کا تو بڑا رتبہ ہی تم کو اختیار ہی ہمارا خدا مالک ہی یہ جو جواب صاحبقران نے دیا عشاق بہت
برہم ہوا اور کہنے لگا کہ تم کیا کرو تمھاری قضا اسی طور سے آئی ہی اب مین پہلے اپنا وہ کام کرتا
ہون کہ جس سے تم لاچار ہو مین حجت تمام کر چکا یہ کہکر عشاق نے باش کا آٹا نکالا اُسکا ایک کھانا نور
بنایا اور ایک شیشہ نکالا اُسکو اُس تخت پر رکھا اور ایک پتلہ باش کا بنایا اُسکو بھی سامنے
رکھا یہ تمارک دونون لشکر دیکھ رہے ہین کہ اسنے اُسی تخت پر اگیاری دی بخورات مثل
گوگل و گندھک کے جلایا ایک کاغذ کا پرچہ جھولی سے نکالا اُس پر کچھ الفاظ لکھے سحر کے
اُسکو زیر و زبر رکھکر کچھ پڑھا کہ وہ پرچہ کاغذ خود بخود ایک مرتبہ تخت پر سے اُڑا طرف آسمان
کے جو انظرون سے غائب ہو گیا دونون لشکر دیکھا کیے یہ اُسی طور سے پڑھتے گیا کہ وہ پرچہ کاغذ

ایک مرتبہ پھر نمایان ہوا طرف زمین کے چلا اب اُسنے رُخ لشکر اسلام کا کیا نیچا ہوتے ہوتے بہت قریب پہونچا اُس سے ایک برق چمکی اور ایک شعلہ نکلا کہ جس کے سبب سے تمام اہل اسلام جو کہ اُس مقام پر تھے اُنکی آنکھین جھپک گئین وہ پرچہ کاغذ مقابل روے صاحبقران کے آیا اور پھر برق چمکی اُس سے ایک آئینہ پیدا ہوا کہ اُس مین صاحبقران کو اپنی صورت دکھائی دیتا تھا جو غور کرکے دیکھا تو اُن حرفون پر نظر پڑی جو کہ اُس پرچہ کاغذ پر تحریر تھے حرفونپر نظر پڑنا تھی کہ پھر برق چمکی وہ آئینہ غائب ہوگیا حرف کاغذ رہ گیا یا تو وہ کاغذ ہی نہ تھا یا پھر ایک مرتبہ بلند ہوا سر پر صاحبقران کے آکر تین مرتبہ گردش مین آیا اسکے بعد طرف آسمان کے اُڑ چلا گیا تھوڑے عرصہ کے بعد پھر ظاہر ہوا اب جو ظاہر ہوا تو عشاق کی گود مین آکر گرا عشاق اُسکو اُٹھا کر بیٹھ گیا بیٹھ کر اُس شیشہ پر کچھ سحر کیا کہ وہ شق ہوا وہ جو جانور ماش کا بنایا تھا اُسکا شکم چاک کیا اُسکے اندر اُس کاغذ کو رکھا سحر کیا کہ شکم اُس جانور کا برابر ہوگیا اُسنے سحر کرنا شروع کیا کہ اُس مین جان پڑی پر وغیرہ پیدا ہوے اُسنے زندہ ہوکر پرواز کیا زمین لگائی کہ اسنے سحر کیا کہ وہ جانور اُس شیشہ شق شدہ مین آیا اسنے سحر کیا کہ وہ شیشہ برابر ہوگیا اسنے اُس شیشہ کے مُنھ کو خوب مضبوط بند کیا اُس پر سحر کیا کہ وہ نکل نہ سکے وہ جانور اُس شیشہ کے اندر بند ہوا اسکے بعد اُسنے اُس پتلہ کا شکم چاک کیا وہ شیشہ اُسکے شکم مین رکھا سحر کیا کہ اُس مین جان پڑی وہ اُٹھ کھڑا ہوا بس عشاق نے سحر کیا کہ وہ مثل تیر شہاب یا صاعقہ کے چمک کر طرف آسمان کے گیا پہلے نظرون سے پوشیدہ ہوگیا جب عشاق اس تدبیر سے فراغت حاصل کر چکا اُسنے وہ سب اسباب سحر اُٹھا کر جھولی مین رکھ لیا اب اسنے سر اُٹھا کر چارون طرف دیکھا راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ اسنے تدبیر کی اور اس نے اس طور سے اسم اعظم صاحبقران بند کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب اسنے پرچہ کاغذ پر اسم پڑھکر کچھ تحریر کیا وہ پرچہ کاغذ ہوا لے آسمان خود بخود چلا گیا وہان سے پھر آیا اور برق چمکی شعلہ نکلا صاحبقران کے سامنے قائم ہوا اور برق چمک کر ایک آئینہ پیدا ہوا اس مین صاحبقران نے اپنی صورت دیکھی صورت کا دیکھنا تھا کہ معاً اسم اعظم فراموش ہوا حرفون پر جو نگاہ پڑی تو بالکل اسم اعظم فراموش ہوگیا سب اسم اعظم اُس کاغذ کے پشت پر تحریر ہوگیا صاحبقران کے لوح حافظہ سے مفقود ہوگیا ایک حرف نہ یاد رہا پھر جو برق چمکی تو وہ اُس آئینہ کے غائب ہونے کی تھی بس جب آئینہ غائب ہوا کاغذ نے گرد سر چرخ کیا اس سے یہ مطلب تھا کہ اب کبھی نہ یاد آئے جب تک اسکا بند کرنے والا نہ مرے اُس وقت تک یاد نہ آئے یہ سبب تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب عشاق نے اسم اعظم کو بند کرکے طرف آسمان کے روانہ کر دیا اب کسی قدر تغیر چہرہ صاحبقران پر ظاہر ہوا سب اہل اسلام کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ تھا کہ اسنے کاغذ سحر سے اُڑا یا وہ سامنے صاحبقران کے آیا اور گرد سر چرخ کھا کر چلا گیا اس نے اُسے احتیاط سے رکھا سب اہل لشکر حیران تھے اُدھر خواجہ نے صاحبقران کے چہرہ پر جو تغیر دیکھا بہت پریشان ہوئے اور صاحبقران سے عرض کیا کہ یہ جو کام اسنے کیا میرے سمجھ مین نہ آیا اس کاغذ کا آپ کے روبرو آنا اور سر پر گردش کھانا خالی از علت نہ تھا ذرا اسم اعظم تو یاد فرمائیے وہ تو یاد ہی نہ آیا اُسنے اس تدبیر سے بند کیا صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ پہلے تو وہ کاغذ تھا پھر آئینہ ہوا پھر کاغذ ہوگیا تم نے خوب یاد دلایا یہ فرماکر

جو خیال کرتے ہین تو بالکل اسم اعظم لوح سینہ پر سے محو تھا ایک حرف نہ یاد تھا خواجہ سے کہا
کہ بڑا غضب ہوا اُسنے اسم اعظم بند کر لیا ضرور قضا آئی ہی یہ جو خواجہ کو معلوم ہوا حواس
جاتے رہے ہوش پران ہوئے صاحبقران کا بھی رنگ رونق ہو گیا مثل ماہتاب کے
سب کے موت کا یقین کامل ہوا خواجہ سے کہا کہ ہی پر یہ امر ظاہر نہ ہونے پائے ورنہ
ابھی لشکر مین برہمی پیدا ہوگی سب فرار ہو جائین گے خدا پر نظر رکھو شاید کوئی اور صورت
ظفر کی آئینہ غیب مین ظاہر ہو خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران ترک اسلام فرمایئے تاکہ جان
بچے صاحبقران نے برہم ہو کر جواب دیا کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ مین جان
کے خوف سے مرتد ہون اپنا مذہب آباتی جو کہ دین برحق ہی ترک کرون مجھے جان سے جانا
قبول ہی یہ امر نہین منظور ہی خواجہ نے کہا کہ اچھا مین آپکو زنبیل مین ڈال لون اور یہان سے
لیکر نکل جاؤن صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بھی نہین ہوگا کہ مین ایک کافر کے خوف سے
بھاگون یا پوشیدہ ہون اپنے ہم چشمون کو کیا منہ دکھاؤنگا خواجہ نے کہا کہ اگر یہ نہین منظور
ہی تو آپ مجکو گرفتار کر کے اُسکے حوالہ فرمایئے اپنی اور ان سب کی جان بچایئے اگر میری جان
جائیگی جائے یہ تو سب پکین کے صاحبقران نے فرمایا کہ مرگ انبوہ جشنے دارد یہ کیونکر
ہو سکتا ہی کہ مین صرف اپنی جان کے خیال سے یا ان سب کے خیال سے ایک بندے
مسلمان کی جان لون دشمن کے حوالہ کرون یہ تو کبھی نہ ہوگا خواجہ نے کہا کہ معلوم ہوا آپکو
اپنی جان دینا منظور ہی بندہ تو خانہ کعبہ کو جاتا ہے بندہ کو اپنی جان عزیز ہی آپ زندہ
جہان زندہ آپ مردم جہان مردم وہان جا کر عبادت خدا کرونگا یہ اپنی باقی عمر عبادت مین
بسر کرونگا اور آپ کے حال سے سب آپ کے بزرگون اور عزیزون کو آگاہ کرونگا خدا حافظ
یہ کہکر خواجہ نے قصد جانے کا کیا صاحبقران نے فرمایا کہ کیون خواجہ ابھی تو تم کہتے تھے
کہ مجکو اُسکے حوالہ کر دیا یہ کہ خود جاتے ہو اگر مین اس امر کو قبول کرتا تو کیا ہوتا خواجہ نے جواب دیا
کہ مین صرف آپ کا دل لیتا تھا نہ کہ دراصل ایسا ہوتا اگر آپ اس امر کو منظور کرتے مین کسی در
نقرے سے نکل جاتا کوئی مین اپنی جان نہ دیتا اب زیادہ باتین نہ فرمایئے میری راہ کھوٹی ہوتی
ہی صاحبقران نے فرمایا کہ کیون خواجہ تم ہم سے ایسے وقت مین جدا ہوتے ہو جب کہ ہم عازم
ملک عدم ہین ہمارا ساتھ نہ دوگے ہان بھائی یہ وقت ایسا ہی ہی کہ کوئی ساتھ نہ دے گا تم پر کیا الزام
ہی جب تم ایسا دوست یون ساتھ چھوڑ دے تو اور کسی کا کیا اعتبار بھائی تم کو تو یہ لازم نہین ہی
خواجہ نے کہا کہ آپ کے ساتھ تو اتنے لوگ ہین جو کہ آپ کے ہمراہ جان دینے پر طیار ہین
یہ سب آپ کے ہمراہ ہین ایک مین نہ ہونگا تو کیا نقصان ہی آپکو اپنی جان اور انکو عزیز نہین
ہی مجکو عزیز ہی بیکار کی تقریر سے کیا حاصل بس اب نہ روکیے کہین ایسا نہ ہو کہ وہ دیکھ لے اور
میرے جانے مین خلل ہو میرا بھی خون آپ کی گردن پر ہوگا مین نہ رکونگا لاکھ آپ طعنہ زن ہون
مین ایسی دوستی سے باز آیا میرا بھی چھوڑیے یہ تقریر خواجہ نے اس طور سے کی کہ صاحبقران
کو از حد ناگوار ہوئی خاموش ہو رہے پھر کچھ نہ کہا فلک کی طرف دیکھکر رہ گئے خواجہ نے
اسی مقام پر کھڑے کھڑے اپنی صورت ایک مسافر کی بنائی اور مسافرنگ لشکر سے نکل کر روانہ
ہوئے یہ جو تقریر باہم خادم اور مخدوم کے ہوئی اور خواجہ نکل گئے اسکی خبر کسی کو نہ ہوئی گو

لشکر سامنے تھا مگر سب اپنے حال مین مبتلا تھے ایک کو دوسرے کی خبر نہ تھی کہ کیا ہوتا ہی نہ یہ کسی کو
معلوم ہوا کہ صاحبقران کا اسم اعظم بند ہوگیا ہی ادھر جہان تک سامنا رہا وہان تک خواجہ
پلٹ پلٹ کر دیکھتے گئے اور صاحبقران بھی دیکھا کئے خواجہ اشارے سے صاحبقران کو
بلایا گئے صاحبقران انکار کیا گئے جب نظرون سے پنہان ہوئے صاحبقران مایوس
ہوئے دل مین خیال فرمایا کہ اسوقت تو وہ طوطا چشمی خواجہ نے کی ہی کہ جسکی امید نہ تھی مین
خواجہ کو اپنا دوست صادق جانتا تھا نہ کہ ایسا خیال کرتا تھا سچ ہی مشکل کے وقت کوئی کسی کے
کام نہین آتا ہی اسنے ہاتھ پاؤن جواب دیتے ہین شاباش ہی ان سب پر جو میرے ہمراہ
مرنے کو موجود ہین مگر یہ لوگ بھی اس خیال سے موجود ہین کہ صاحبقران مالک اسم اعظم
ہین اگر یہ حال ان سب پر ظاہر ہو جائے ابھی سب ساتھ چھوڑ دین خیر خدا نہ ساتھ چھوڑے کہ
جسکی ذات کا بھروسا ہی اور جو سب کا مالک ہی اسکی ذات پر بھروسا رکھو یہ فرما کر اپنے دل کو
قوی کیا اور خیال فرمایا دل مین کہ ایک خبر دینے والا تو ہوا یہ جاکر سب کو ہمارے حال سے آگاہ
کریگا صاحبقران تو اپنے دل مین ایسے خیالات فرما رہے ہین خواجہ اُدھر چلے گئے ہین اب
راوی واقعہ نگار تحریر کرتا ہی کہ جب عشاق اسم اعظم کے بند کرنے سے فارغ ہوا اور اُس نے
سب طرف دیکھا اُسکے بعد اُسنے اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اُس مین سے ایک فولادی ڈبیہ
نکالی اُسکو کھولا اُس مین سے ایک جانور برابر لال کے نکلا اُسنے اُسکو ہاتھ مین لیکر کچھ اُس پر
پڑھکر دم کیا کہ اُسنے قد پیدا کرنا شروع کیا تھوڑے عرصہ مین وہ برابر لٹکے ہوگیا اب اُسنے
اُسکو ہاتھ سے چھوڑا اُسنے پرواز کیا اور اُسکے سر کے گرد چرخ لگایا اُسنے کچھ پڑھکر اُسکو اشارہ
کیا طرف ابر کے وہ ابر کی طرف چلا اُسنے پڑھ پڑھکر دم کرنا شروع کیا اُسنے جاتے ہی اپنے
پنجے اُس ابر مین مارے اور ابر کو لیکر چلا اُسنے لشکر اسلام کا اشارہ کیا بس ابر سے ایک
ایسی چمک پیدا ہوئی کہ سب کی آنکھین بند ہوگئین اور ایک ایسی صدا آئی کہ سب کے دل
ہل گئے صحرا کانپنے لگا گا زمین تھرا گئی اب متواتر چمک و گرج ہونے لگی اور ابر
محیط ہونے لگا مزا یہ تھا کہ ہوا سے لشکر اسلام کے دوسری طرف محیط نہ ہوتا تھا وہ جانور
پنجے مین دبائے ہوئے آگے آگے چلا جاتا تھا ابر سے شعلے نکل رہے تھے ہوا سے گرم
آتی تھی جون جون وہ ابر دراز ہوتا تھا وہ گرمی بڑھتی جاتی تھی یہ پھر پڑھ پڑھکر دم کر رہا تھا
یہ عالم تھا کہ وہ صحرا کرۂ نار ہوگیا تھا یہ جو عالم اہل اسلام نے دیکھا شدت گرمی وحدت ہوا
سے پسینے آنے لگے لباس تن پر ہر ایک کے گران ہوا تیار جلنے لگے پیاس کی یہ شدت
ہوئی کہ زبانین تالو سے چمٹ گئین حلق مین کانٹے پڑنے مرکبون کی یہ حالت ہوئی کہ زبانین
نکل آئین ہانپنے لگے سب اہل اسلام کے قلب شدت عطش سے جلے جاتے تھے
کوئی ایسا نہ تھا کہ پیاس سے بیقرار نہ ہو یہ عالم تھا اہل اسلام کا اُدھر ابر محیط ہوتا جاتا تھا اب
جسنے نگاہ اٹھا کے دیکھا سوائے ابر کے کوئی چیز نظر نہ آئی آسمان پوشیدہ ہوگیا روے آفتاب
پنہان ہوا تاریکی ہونے لگی زمین بہ سبب گرمی کے پھٹنے لگی بس یہ حال دیکھکر اہل اسلام
نے ایک ایک چٹکی خاک کی اٹھا کر اپنے اپنے گریبان مین ڈالی اور کہا کہ اے خاک تو لحد ہو جیو اور
لباس سے کیا کو کفن ہی امر صاحبقران بادشاہ نے بھی کہا بس ایک مرتبہ بادشاہ کو

جو خیال آیا تاج سر سے اُتار کر وہ جہان پناہ بارگاہ کبریا محتاج ہوا دعا کا خواستگار رہوا یہ جو سب اہل
لشکر نے دیکھا کلاہین سرون پر سے اُتارین ہاتھون پر رکھکر خدا سے اپنی حفاظت کی دعا کرنے لگے
صاحبقران بھی تلتجی بدرگاہ باری ہوئے اور یہ رباعی زبان پر لائے رباعی بگرداب بلا افتادہ
ام یا مصطفی دستے + بہ بحر غم گرفتارم علی مرتضی دستے + زحالات شب معراج دانستم یا اللہی + چرا دستم
گیری یا علی بہر خدا دستے + سگر دسندسار پکارت ہن جبریل کو اپنکر بھین بتایو + تین سو
برس بنی جی سے پہلے نابر سلمان کو چھوڑایو + جب بھیڑی در خیبر کی عنتر مارسین چلایو + مین نتی کرت ہون
ای سنگ اگہ بیری بارکیون دیر لگایو + تو گفتی ہرآنکس کہ در رنج و تاب + دعائے کند من کنم مستجاب
چو عاجز رہا ننده دانم ترا + درین عاجزی چون نخوانم ترا + ای آنکہ بہ ملک خویش پاینده توئی + وز
دامن شب صبح نماینده توئی + کارمن بیچارہ تو می بستہ شدہ + بکشائے خدایا کہ گشاینده توئی + علی
مرتضی یا مدد کن + وصی مصطفے یا مدد کن + بہ یک دم مشکلے سلمان کشودے + بیا اشکل کشا یا ما
مدد کن + صاحبقران کی زبان پر یہ مناجات تھی جو کہ تحریر ہوئی بادشاہ یہ دعا کر رہے تھے اشعار
مین افتادہ یارب سر خاک ہون + گرفتہ نہ دام افلاک ہون + یہ پھرتا نہین بخت برگشتہ + کہ
رکھے ہی یہ سرگشتہ شام و پگاہ + مجھے آرزو تیری رحمت کی ہی + تمنا گلستان جنت کی ہی + سوا
تیرے کس سے مین چاہون پناہ + کوئی اور معبود ہی یا الٰہ + مین بندہ ہون تیرا مرا تو خدا + نہین کوئی
بندے کا تیرے سوا + بادشاہ کی یہ مناجات تھی ہر ایک سردار و لشکری اپنے مقام پر سر برہنہ
کئے ہوئے دعا کر رہا تھا سامنے وہ تخت سحر پر بیٹھا ہوا انکی حالت پر مسکراتا تھا اور سحر کرتا
جاتا تھا یہان تک اُسنے سب ابر سحر کو محیط لشکر اسلام کیا اپنے سحر کو تمام کیا اب صرف یہ امر
باقی ہی کہ وہ اشارہ کرے کہ اُس سے آگ برسے اور وہ ابر سحر گڑگڑا کر گرے سب کا خاتمہ
ہو سب اہل اسلام جلکر خاک ہون جب یہ اپنے سحر کو پورے طور سے درست کر چکا اسنے
صرف اہل اسلام کی بیقراری دیکھنے کے لیے ذرا توقف کیا کہ دیکھون یہ لوگ کیا کرتے ہین
راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس ابر کی یہ تاثیر تھی کہ جس قدر ساحر لشکر اسلام مین کامل و غیر کامل تھے
سب کو سحر فراموش ہو گیا تھا ایک حرف الفاظ سحر سے یاد نہ تھا سب مثل ماہی بے آب کے
تڑپ رہے تھے کیا ساحر کیا غیر ساحر اور دعا کر رہے تھے ایک تلاطم برپا تھا یہ تخت پر بیٹھا
ہوا تماشہ دیکھ رہا تھا کہ اہل اسلام کا تیر دعا بدرگاہ اجابت پر پہونچا خدا نے مدعا نے نشانہ
پر جاکر قیام کیا خداوند کریم نے اُن بیچارون کے حال پر رحم کھایا کیونکہ دیکھ رہے آسمان و زمین اور
وقت اجابت دعا کا قریب آگیا تھا اور عرصہ ہوا تھا اہل اسلام کو تپتے ہوئے ابھی ان سبکی
زندگی باقی ہی بس خدا نے پردۂ غیب سے سبب اُن کی رہائی کا ظاہر کیا وہ مسبب الاسباب
ہی اپنے بندون پر بلا مین رحم کرتا ہی اور جو تڑپ کر دعا کرتا ہی وہ اسکی دعا کو قبول کرتا ہی بس
یہ سبب ظاہر ہوا کہ جس سے ان سب کی جان بچی خدا نے اپنی ذات کبریا کی دکھائی کہ ایک
مرتبہ شہر سمندریہ کی طرف سے ایک ابر گلنار پیدا ہوا جس سے بارش یاقوت کی ہوتی
تھی وہ ابر بہت تیز چلا آتا تھا وہ ابر جو پیدا ہوا اُس ابر کو کفار دیکھنے لگے اور اہل اسلام بھی کو
بیقرار ہو رہے تھے مگر اُس ابر کو دیکھکر وہ بیقراری کم ہوئی سب اُدھر دیکھنے لگے کہ وہ
ابر کیا ہوا اُس ابر سے سمندر شاہ تخت پر سوار تاج شاہی رکھے ہوئے رشمشیر

لباس نگار ہاتھ مین قبائے قلم کار زیب تن موتیون کی مالے گلے مین پڑے ہوئے لباس کا یہ
بازو پر تخت سحر سے اڑائے چلا آتا ہی جیسے اُسنے عشاق کو دیکھا آواز دی کہ بھائی ٹھہر جانا جب
مین آؤن اسپوقت ابر سحر اہل اسلام پر گرانا میرے آنے تک توقف کرو یہ جو سمندر نے
صدا دی عشاق نے قصد کیا تھا کہ ابر سحر گرا کر سب کا خاتمہ کرون مگر سمندر کی اس صدا
سے تھم گیا لشکر کفار و لشکر اسلام نے دیکھا کہ سمندر اپنا تخت بہت جلد بڑھا کر قریب تخت عشاق
آیا عشاق نے سلام کیا سمندر نے جواب سلام دیا اور کہا کہ بھائی عشاق اب ان سب پر
رحم کھاؤ اور اپنی طرف دیکھو میرے کہنے سے ایک شرط سے باز آؤ تو یہ خواجہ موجود ہین میرے
پاس مین گرفتار کر کے لایا ہون مین دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ مجکو تمھارا خیال آیا مین نے اپنے
دل سے کہا کہ ذرا مین اپنے بھائی کا حال تو دیکھون اوراق مین جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ تم نے
اپنا سب کام کر لیا اسم اعظم بھی بند کر لیا لشکر پر ابر سحر بھی پھیلا دیا اب حرب گرانے کی دیر
ہی مین نے جو خیال کیا اور میرے سحر نے خبر دی کہ جس کے لیے عشاق اسقدر بندگان
خداوند کی جان لیتے ہین اور سب کو جلائے دیتے ہین وہ تو لشکر سے نکل کر جاتا ہی یعنے خواجہ
عیار لشکر اسلام کہ جس کے سبب سے اُنکو غصہ آیا ہی اور جس نے اُنکو ذلیل کیا ہی بس یہ جو
مین نے دیکھا دریافت کیا کہ کدھر جاتا ہی معلوم ہوا فلان صحرا مین مسافر بنا کھڑا ہوا ہی پہلے میرا
قصد ہوا کہ کسی ساحر کو روانہ کرون وہ گرفتار کر لائے پھر مجکو خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ ساحر
کو کچھ فقرہ دیکر نکل جائے تو بڑی خرابی ہو مین نے یہ تخت سحر طیار کیا اور اُس صحرا کو روانہ ہوا
اسقدر جلد پہونچا کہ یہ وہان سے جانے نہ پایا تھا جاتے ہی سحر کیا اور سحر مین مبتلا کر کے تخت
پر ڈالکر تمھاری طرف روانہ ہوا کہ بھائی کو جاکر اسکو دون اور بھائی سے کہون کہ تم اہل اسلام
پر سے اپنی سحر کو برطرف کرو میرے اُنکے مقابلہ ہی مین اُنسے سمجھ لونگا تم کو کوئی سروکار نہین ہی
جو تمھارا دشمن تھا مین اُسکو لے آیا ہون یہ جو سمندر شاہ نے کہا عشاق نے سمندر
کی طرف دیکھا کہ دراصل تخت پر خواجہ بے ہوش پڑے ہین اور سمندر کے ہاتھ مین ایک گیندا
ہی اُسکو بار بار سونگ رہا ہی عشاق نے کہا کہ یہ تو میری خود خواہش تھی مین نے اُسنے کہا تھا
یعنے صاحبقران سے کہ تم خواجہ کو میرے حوالہ کرو مین لیکر چلا جاؤن باقی تم جانو سمندر شاہ
جانے مجکو نہ تم سے کوئی سروکار ہی نہ سمندر شاہ سے بلکہ خواجہ سے غرض ہی تم سمندر شاہ
کے گنہگار ہو خواہ تم اُنکو قتل کرو خواہ وہ تم کو مگر اُنھون نے نہ قبول کیا یہ نوبت آئی مگر کس قدر
چالاک ہی ابھی تو لشکر مین موجود تھا جب تک مین نے اسم اعظم بند کیا معلوم ہوتا ہی کہ ان سب
مین مصروف ہوا یہ فوراً نکل گیا یہ کہکر عشاق نے لشکر اسلام کیطرف دیکھا کہ دیکھون خواجہ لشکر مین ہین
کسی مقام پر نہ پایا سمندر شاہ سے کہا تم نے اہل اسلام کی حالت دیکھی کیسے مثل ماہی بے آب
و مانند مرغ بسمل کے تڑپ رہے ہین بڑے بڑے ساحر تھے کسی کا بھی سحر کام نہ آیا بہت صاحبقران
کو اسم اعظم پر بھروسا تھا مین نے ایک پل مین بند کرا دیا پھر ہم کر سکے سمندر شاہ نے کہا کہ
لو بھائی خواجہ کو اور اس بلا کو اہل اسلام پر سے دفع کرو کیونکہ مجھ سے اُنکا تڑپنا نہین
دیکھا جاتا ہی اہل اسلام مع بادشاہ و صاحبقران کے دیکھ رہے ہین کہ سمندر شاہ سے اور عشاق
سے باہم کلام ہو رہے ہین کیونکہ یہ دونون تخت اس ابر کے پیچھے پیچھے تھے اور مقابل لشکر اسلام تھے

اور کفار بھی نہ دیکھ رہے ہین بلکہ کفار یہ چاہتے ہین کہ بادشاہ اس طرف منھ کرین تو ہم سلام کرین
جب سمندر نے عشاق سے کہا عشاق نے جواب دیا کہ بھائی بڑی مشکل ہوئی کیونکہ مین تو
اپنا کام بالکل کر چکا ہون سحر بالکل طیار ہی یہ سحر تو اب میرے برطرف کئے ہوئے برطرف نہ ہوگا
جب تک یہ کسی مقام پر گرا لیا نہ جائے کیونکہ اب اسکا برطرف ہونا محال ہی یہی تو اس مین خرابی
ہی کہ جب یہ پورے طور سے طیار ہو جاتا ہی تو پھر بدون کام مین لائے ہوئے برطرف نہین ہوتا اب
مین کیا کرون کیونکہ پورے طور سے کر چکا ہون ادھر مین نے اشارہ کیا یہ کڑکڑا کر گرا اسکو
جلا دیا سمندر نے جواب دیا کہ ایسا سحر کس کام کا کہ جو اپنے قابو مین نہ ہو یہ کہکر سمندر نے کچھ دیر
سکوت کیا اسکے بعد سر اٹھا کر کہا کہ وہ جو پہاڑ سامنے نظر آتی ہی اس پر میرا تین کرور کا لشکر مجھ سے باغی
ہو کر چلا گیا ہی اور سامان جنگ کر رہا ہی میرا قصد تھا کہ مین جا کر اسکو اس کردار کی سزا دون کہ اہل
اسلام سے مقابلہ درپیش ہوا اب مین ادھر مصروف ہوا انکو اطمینان ہوا انھون نے خوب
طور سے سامان جنگ درست کر لیا ہی ابھی ہرکارون نے تمھارے آنے کے بعد مجھکو خبر دی
کہ انکا قصد ہی کہ آپ سے آکر مقابلہ کرین مین نے کہا کہ آنے دو مگر مجھکو اسوقت سے یہ فکر ہوئی
کہ کسی طور سے انکا خاتمہ ہو جائے یہ اتنے کردار کی سزا پائین بس تم یہ اپنا ابر سحر اُن پر گرا دو تاکہ
وہ فنا ہو جائین اہل اسلام سے مین سمجھ لونگا وہ جو سامنے پہاڑ ہی اُس پر وہ سب مقیم ہین اُس
کوہ کا نام گرداب کوہ ہی گرداب دریانشین اُنکا افسر ہی یہ جو سمندر نے عشاق سے
کہا عشاق نے کہا کہ بہت اچھا جو آپ کی مرضی یہ کہکر کچھ پڑھکر طرف ابر کے اشارہ کیا کہ
وہ ابر ایک مرتبہ سمٹ کر اور گڑگڑا کر طرف اُس پہاڑ کے چلا چمکتا ہوا گرجتا ہوا ایسی صدائے
مہیب اُس سے آتی تھی کہ زمین ہلی جاتی تھی اور شعلے نکل رہے تھے ایک چشم زدن مین
وہ ابر نظرون سے پنہان ہو گیا اور کڑگڑا کر ایک مرتبہ اُس پہاڑ پر گرا سب لوگون کو جو کہ اُس
پہاڑ پر قریب تین کرور کے موجود تھے سب کو جلا دیا ایسا جلایا کہ خاک تک باقی نہ رہی
کوہ کوشل کوہ طور کے سرمہ کر دیا وہان کی خاک تک نہ باقی رہی وہ ابر سحر برطرف ہو گیا
عشاق کی بارہ برس کی محنت رائیگان ہوئی وہ ساری بلا گرداب دریانشین کے سر پر
ائی وہ ساری گرانی اپنی بھول گیا یہان اہل اسلام کے جان مین جان آئی وہ گرمی برطرف
ہوئی پیاس کی شدت کم ہوئی وہ ہوا سے گرم کے جھونکے کم ہوئے سب نے سجدۂ شکر ادا
کیا ادھر عشاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ بھائی لاؤ خواجہ کو میرے حوالہ کرو سمندر
نے کہا کہ بھائی وہ جو تم نے اسم اعظم صاحبقرانی بند کیا ہی اُسکو بھی کھولدو تاکہ مین اُنسے
مقابلہ کرون جب کہ میرے اُنکے مقابلہ ہو گا مین خود بند کر لونگا مین کسی کی کمک کا خواستگار
نہین ہون کہ مین اتنا بھاری احسان اپنے اوپر قائم رکھون یہ جو سمندر نے کہا عشاق نے
جواب دیا کہ مجکو کیا ضرورت ہی کہ مین اسم اعظم بند رکھون مجکو اپنے مطلب سے مطلب
ہی اپنے دشمن سے غرض ہی یہ جو سمندر نے سنا جواب دیا کہ پھر اپنے دشمن کو مجھ سے لیجیے
وہ میرے پاس موجود ہی دیکھیے یہ تخت پر پڑا ہی آپ اسم اعظم کھولیے مین آپ کو آپکا
دشمن حوالہ کرون بس عشاق نے کچھ پڑھکر دستک دی کہ ایک بڑی چمگی اب جو دیکھا
وہی پتلہ چلا آتا ہی کہ جس کے شکم مین عشاق نے اسم اعظم بند کر کے رکھا تھا وہ پتلہ قریب

عشاق آیا عشاق نے انگلی کا اشارہ کیا کہ ایک برق چمک کر سر پر اُس پتلے کے گری کہ اُس نے
اُس پتلے کو جلا دیا وہ شیشہ اُسکے شکم سے نکلا عشاق نے اُسکو سحر سے روکا اور ہاتھ مین لیکر
اُسکو شکست کیا اُس طائر کو نکالا نکالکر اُسکو اُڑایا اُسنے گرد سر صاحبقران کے گردش کی جب تین
مرتبہ گردش کر چکا ایک برق چمک کر اُس پر گری کہ وہ جل گیا اُسکے ساتھ وہ کاغذ بھی جل گیا
جس پر اسم اعظم بند تھا سحر کے ذریعہ سے اور سب حرف اُس پر تحریر تھے اُس کاغذ کا جلنا تھا کہ
صاحبقران کو اسم اعظم یاد آیا سمندر نے آواز دی کہ یا صاحبقران آپ کو اسم اعظم یاد ہے
صاحبقران نے سمندر کی صدا سنکے جو خیال کیا تو حرف بحرف اسم اعظم یاد تھا جواب دیا کہ
مجکو فراموش کب تھا بس راوی نے بیان کیا ہے کہ یا جو اسم اعظم بند کرتا ہے وہ قتل ہو تب اسم اعظم
کھلتا ہے یا وہ خود جسنے بند کیا ہے کھولے تو بدین سبب اسم اعظم کھل گیا کہ خود عشاق نے
سمندر کے کہنے سے کھولا راوی سحر طراز یہ بیان کرتا ہے کہ اب عشاق کا اُسقدر کمال بھی نہین
رہا جو کچھ کہ کمال اُسکو تھا وہ اسی ابر سحر کے سبب سے تھا وہ مٹ گیا اب معمولی ساحر وننکے
مقابل ہے ہر ایک ساحر اُس سے مقابلہ کر سکتا ہے جب عشاق اسم اعظم صاحبقران کھول
چکا سمندر شاہ کو معلوم ہو گیا بس سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ بھائی یہ کیا ہے سونگھو
دیکھو اسمین کیسی خوشبو ہے یہ مجکو اُسی صحرا سے ملا ہے جہان مین نے خواجہ کو گرفتار کیا ہے یہ کہکر عشاق
کی طرف پھینکا عشاق نے ہاتھ بڑھا کر روکا اور روک کر اُسکو اپنی ناک کے پاس لایا اور سونگھا
جیسے ہی قریب بینی اس خود بین کے پہونچا دراصل خود باد پڑا اُسکی ہر سنبھری جدا ہوئی اور اُس سے غبار
پیدا ہوا وہ غبار جو اُسکے دماغ مین پہونچا اُسکو چھینک آئی وہ بے ہوش ہو کر تخت پر گرا اُس کا
گرنا تھا کہ اُسکا سحر جو کم ہوا اُسکا تخت طرف زمین کے چلا ادھر سمندر نے قصد کیا کہ عشاق کو
تخت پر سے اُٹھا لون مگر قابو نہ چلا جلد ہی سے جال نکالا اُسکے مارنے کا بھی موقع نہ پایا اب
یہ حال ہے کہ سمندر نے سمجھ لیا ہے کہ اگر موقع مل جائے تو ایک ہاتھ بیچہ کا ماردن دونون لشکر یہ
حال دیکھ کر حیران ہین کہ یہ کیا واقعہ ہے سمندر عشاق کا کیون اسقدر دشمن ہو گیا ہے کہ اُسکے قتل
پر آمادہ ہے بس راوی عجائب بیان یہ تحریر کرتا ہے کہ دونون تخت غلطان پیچان زمین کی طرف
چلے آتے ہین سمندر ہر مرتبہ اپنا تخت عشاق کے تخت کے برابر لاتا ہے پھر وہ تخت نیچا
ہو جاتا ہے اہل اسلام و اہل کفار حیران حیران دیکھ رہے ہین راوی انکو کو اسی حالتمین چھوڑتا ہے

کچھ حال سمندر کا حوالہ قلم عجائب رقم کرتا ہے

راوی نے بیان کیا ہے کہ سمندر شاہ بعد جانے عشاق کے تخت پر آکر بیٹھا اور وہ تقریر کی جو
کہ تحریر ہو چکی ہے سب اہل دربار جمع ہین کہ جب عرصہ ہوا تو ایک مرتبہ سمندر شاہ کو خیال آیا
کہ ذرا حال عشاق دیکھنا چاہیے کہ اسنے کیا کارروائی کی آیا اہل اسلام کو قتل کیا یا صاحبقران
نے اسم اعظم کے ذریعہ سے اُسکے ابر سحر کو برطرف کر دیا بس یہ دل مین سوچ کر اوراق جمشید کی
اُٹھا کر دیکھا اُس مین یہ تحریر پایا کہ اے سمندر شاہ جلد خبر لے عشاق کی خواجہ ثالث نے
تیری صورت بنکر تمام سحر عشاق زائل کیا اور عشاق نے گرداب دریا نشین کو مع اُسکے
لشکر کے خواجہ کے کہنے سے ہلا دیا تین کرور کا لشکر تیرا جل گیا اب کوئی دم مین خواجہ عشاق کو

مارلین گے سب اہل اسلام اُسکے سحر سے بچ گئے عشاق نے اسم اعظم بھی بند کر لیا تھا اُسکو بھی کھلوا لیا
جوی عیاری کی جو کیفیت گذری تھی سب حرف بحرف اس سے سمندر کو آگاہ کیا بس یہ حال دیکھ کر سمندر
کے ہوش اُڑ گئے ہائے غضب کہکر اُٹھا اور فوراً سحر کیا کہ ایک تخت پیدا ہوا اُس پر سوار ہو کر
چلا اہل دربار نے کہا کہ آپ کہان تشریف لیے جاتے ہین ہم بھی آئین کہا کہ تم لوگ اسی مقام پر
رہو مین آتا ہون اُستاد سمندر نے کہا کہ کچھ بیان تو کرو سمندر نے کہا کہ آپ تشریف رکھین مین آتا
ہون آکر سب حال بیان کرونگا یہ سُنکے سب اپنے مقام پر بیٹھ گئے عشاق حجرہ نشین بھی بیٹھ گیا
سمندر تخت سحر کو اُڑا کر طرف میدان جنگ کے چلا ایسا تیز چلا کہ گیا شاہین و باز جائیگا خوب سحر کو
زور دیتا ہوا یہ خیال کرتا ہوا کہ کہین عشاق قتل نہ ہو جائے چلا جاتا ہے یہان سب حیران ہین کہ بادشاہ
کس کام کو اس قدر جلد گئے ہین کسی کو ہمراہ بھی نہین لیا کیا خبر اوراق نے دی ہے کہ جس کو دیکھ کر
ہاسے کی اور تخت سحر پیدا کر کے چلے گئے یہ لوگ تو اس فکر مین ہین سمندر اُدھر چلا جاتا ہے وہان
دونون لشکر حیران ہین اُدھر دونون تخت تلے اوپر چلے آتے ہین اہل اسلام کی زبان پر یہ مصرعہ
جاری ہے مصرعہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد بندۂ راوی نازک خیال نے تحریر کیا ہے کہ سمندر
قریب تخت عشاق پہونچ گیا اور نیچہ اُٹھا کر نعرہ کیا نعم خواجہ ثالث عیار لشکر اسلام نعم ریش
تراشندۂ کافران و سیر بندۂ جادوگران شاہ عیار پیک طراز ملک خضران بن عمر یہ نعرہ کر کے چاہتا تھا
کہ ہاتھ مارون کہ اتنے عرصہ مین سمندر اصلی پہونچ گیا دور سے نعرہ کیا کہ او عیار روز دار یک لک
لک باخبر دار دست خود را نگہدار مین آپہونچا عین وقت پر تو نے تو خاتمہ ہی کیا تھا کہان جاتا ہے
میرے ہاتھ سے یہ کہکر تخت کو تیز کیا اب دونون لشکرون نے جو سر اُٹھا کر دیکھا تو کیا نظر آتا کہ دو سمندر
اور چلا آتا ہے مگر نہایت تیز اِدھر خواجہ نے جو نعرہ کیا تھا اپنے نام کا اس سے ثابت
ہوا کہ وہ سمندر جو کہ قبل آیا تھا خواجہ ہین یہ اصلی سمندر ہے جیسے ہی خواجہ نے سمندر کی صدا
سُنی پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی دیکھا کہ سمندر تخت اُڑائے ہوئے بہت تیز چلا آتا ہے
قریب ہے کہ میرے تخت کے قریب پہونچے بس یہ دیکھ کر خواجہ نے فوراً گلیم اوڑھ لی اور
غائب ہو گئے اتفاق سے جو لباس خواجہ تینگر سمندر کی صورت بنکر آئے تھے وہی لباس
سمندر پہنے ہوئے تھا بس سمندر اپنے تخت کو بڑھا کر قریب تخت عشاق آیا دیکھا کہ عشاق
غلطان و پیچان چلا جاتا ہے اور وہ دوسرا تخت غائب ہے یہ حیران ہوا کہ وہ تخت کیا ہوا کہ جس پر خواجہ
تھے بس سمندر نے خیال کیا کہ تخت زمین پر گرا تو صدمہ سے عشاق تمام ہو جائیگا اتنے سحر کیا
کہ وہ تخت اسی مقام پر قائم ہوا یہ اپنا تخت بھی اُسی تخت کے برابر لایا ابھی اسنے عشاق کو ہوشیار
نہ کیا تھا کہ پہلو سے صدا آئی کہ اے سمندر لو دست پر پہونچا ورنہ مین نے خاتمہ کر دیا تھا اور سحر
تو اُسکا برباد کیا اسم اعظم صاحبقران کا جو اُسنے بند کیا تھا کھول لیا اب کوئی اُس سے خوف
نہین ہے جس سحر پر اُسکو بھروسا تھا وہ یون برباد ہوا اب وہ بھی مثل اور ساحرون کے ہو گیا
ہے میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائیگا مین نے تو اسی وقت اپنا کام کر لیا تھا اگر تو نہ آتا اور تھوڑی
دیر تو مین قتل کر چکا تھا میرے زد پر آگیا تھا خیر کہان بچ کر جائیگا اگر مین نے اسے قتل نہ کیا
اپنا نام خواجہ نہ رکھا یہی گوے اور یہی میدان ہے آج نہین کل کل نہین پرسون یہ میرا تو شکار
فرد رہے اور مین اسکی جان کا دشمن ہون اور یہ میرا دشمن ہے مین کب چھوڑونگا کہ یہ زندہ رہے

بموجب مصرعہ خیر زندہ ہے اگر یار تو صحبت باقی ۔ ابھی اسکی کچھ زندگی باقی ہے اور دنیا کی ہوا کھانا اسکے
مقدر مین ہے کہ یہ اس طور سے بچ گیا ورنہ کیسا مقدور تھا کہ یہ بچ سکتا خیر مین جاتا ہون یہ جو صدا
آئی سمندر کانپ گیا اپنے دل مین کہا کہ یہ تو کوئی پیر معلوم ہوتے ہین کہ نظر سے پوشیدہ ہین
اور برابر بول رہے ہین پھر نظر نہین آتے ہین خواجہ تو یہ اسکو صدا دیکر کلیم اوڑھے ہوئے اپنے
لشکر مین آئے کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا ابھی تک کسی کے اہل اسلام سے حواس بجا نہین ہوئے ہین
سب حیران ہین ایک تو اس آفت مین مبتلا تھے دوسرے اس سے جو رہائی ہوئی تھی تو یہ
سانحہ پیش آیا ہے یہ لوگ تو اس فکر و تشویش مین ہین کہ یہ کیا واقعہ تھا کفار الگ حیران ہین
کہ ایک سمندر تو وہ آیا کہ جس نے ابر سحر اہل اسلام پر گرانے سے عشاق کو منع کیا وہ ابر سحر
اور کسی پر گرایا گیا پھر خود ہی سحر کرکے اسکو بھی قابو بن کیا اور قتل کرنے پر آمادہ ہوئے کہ دوسرا
سمندر آیا اسنے ڈانٹا خواجہ عیار لشکر اسلام کا دورہ ہوا یہ کیا امر ہے کفار اس فکر مین غلطان اور
جب سمندر کو خواجہ آگاہ کرکے چلے گئے سمندر نے تلاش کیا کہین خواجہ کا پتہ نہ ملا تو
سمندر نے قریب تخت عشاق تو پہونچ چکا تھا تخت کو سحر سے روک چکا تھا بس پانی
سحر سے طلب کیا اسکا عشاق کو چھینٹا دیا اور سحر کیا کہ اسکو ہوش آیا وہ جو ہوشیار ہوا اسنے
یہ خیال کیا کہ سمندر نے مجھ پر سحر کیا تھا کہ جس کے سبب سے مین بے ہوش ہو گیا وہ گل
صدبرگ سحر کا تھا سمندر ابھی کچھ سمجھنے بھی نہ پایا تھا کہ عشاق نے اپنے دل مین یہ خیال کرکے
جھولی پر فوراً ہاتھ ڈالکر ایک ترنج نکالا اس پر پھونک مار کر طرف سمندر کے کھینچکر مارا اگر سمندر
ہوشیار نہ ہو جائے کیونکہ اسنے جب اسکو ہوشیار کیا تھا تو اسکے تیور سے سمجھ گیا تھا کہ اسکی
نیت بدلی اسنے خیال کیا تھا کہ اسکو آگاہ کرون کہ اسنے حربہ کیا اسنے اپنے کو بچایا دوسرے
ساحر زبردست ہے بادشاہ ہے جیسے وہ ترنج قریب آیا اسنے اشارہ کیا کہ برق چمک کر گری
کہ اس نارنج کو جلا دیا بالکل خاک سیاہ کر دیا یہ جو واقعہ عشاق نے دیکھا اسکو اور غصہ
آیا اب تو اسکو یقین ہو گیا کہ سمندر نے میرے اوپر سحر کیا ادھر برق چمکا کرا اور ترنج کو مٹا کر
سمندر مسکرایا اور قصد کیا تھا کہ کہون کہ عشاق ذرا خبردار رہو کہ عشاق نے غصہ مین آکر
اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور ایک بیضہ فولادی نکالا کہ اس پر ہزارون خون کے ٹیکے دیئے
ہوئے تھے پھر پڑھ کر اور گردش دیکر سینہ پر سمندر کے مارا وہ سینہ پر تو نہین پڑا مگر پیشانی پر
سمندر کے پڑا کہ اس سے اسکو ایک چکر آیا اگر کوئی اور ساحر ہوتا تو مغز پاش پاش ہو جاتا
نشان بھی نہ ملتا مگر سمندر نے اس ضرب کو روک کر اپنے کو قائم کرکے وہ بیضہ ہاتھ پر لیا
اور کہا کہ او عشاق اپنے حواس درست کر تجکو کیا ہو گیا ہے ایک تو چوری اس پر سینہ
زوری ارے اپنے بیگانے کو پہچان کیا کچھ دماغ مین خلل آیا ہے دو مرتبہ میرے اوپر تو نے
سحر کیا مین نے اپنے کو بچایا ورنہ تو نے تو کام تمام کیا تھا اگر تجھ ایسا ساحر نہ ہوتا نہ بچتا
اول تو وہ خطا کہ میرا تین کروڑ کا لشکر جلا دیا اسپر تادم نہ ہوا جب مین آیا اور مین نے
ہوشیار کیا تو میرے ساتھ یہ سلوک کیا تیری تو اس ہاتھی کی سی مثل ہے وہ مثل یہ ہے
کہ کاندوہا تھی اپنی فوج کو مارے تو نے اسوقت وہی حرکت کی یا یہ کہ گدھے نے
تو بس نہ چلے عراقی کے کان پکڑے یا یہ کہ بندر کی بلا طویلہ کے سر بس اپنے حواس درست

کرو اور اپنے بیگانے مین تمیز کرو عشاق نے جواب دیا کہ مین تو شل اُس ہاتھی کے نہین ہون بلکہ
تم ہو کہ تم نے پہلے تو آکر میرا سر اُس پہاڑ پر گروایا اُسکے بعد اسم اعظم کھلوایا جب مین ان کامون
سے فراغت کر چکا مجھ پر سحر کیا کہ مین بے ہوش ہو گیا کوئی دوسرا ساحر میرے مقام پر ہوتا تو
وہ مرجاتا نہ معلوم کس امر کی میرے اور تمھارے عداوت واقع ہوئی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے
کہ تم ہی نے میری دوست اُس عیار سے کرائی اول تو یہ کہ اسوقت تک خاموش رہے جب تک
مین ابر سحر لیکر نہین چلا تھا مجکو اس امر سے آگاہ نہ کیا کہ صاحبقران مالک اسم اعظم ہین جب مین
مقابلہ کو چلنے لگا اُس وقت آگاہ کیا اس خیال سے کہ اب کیا ہوگا مین اُس پر بھی چلا آیا مین نے
کچھ خیال نہ کیا یہان آکر اسم اعظم بند کیا وہان تم نے اوراق مین دیکھا تم کو رشک ہوا وہان
سے تم چلے خواجہ کو گرفتار کرنے لائے میرا ابر سحر مٹایا اسم اعظم کھلوایا پھر مجھ سے یہ دشمنی کی
کہ سحر کیا خواجہ کو غائب کر دیا سمندر نے کہا کہ عشاق ورا اپنے ہوش درست کرو مین کب آیا مین نے
کب تم پر سحر کیا بلکہ مین نے تمھاری جان آکر موت کے پنجہ سے بچائی ورنہ تم قتل ہو جاتے اگر مین دم
اور نہ آتا خواجہ نے تمھارا خاتمہ کیا تھا اس احسان سے تو گئے اُس پر میرے اوپر تم نے سحر کیا ایک
تو میرا لشکر تباہ کیا دوسرے یہ غصہ میرے اوپر ارے بھائی مین تو خواجہ سے واقف ہون نہ
اس امر سے کہ تم نے اسم اعظم بند کیا کیسا اسم اعظم کھلوانا کیسا ابر سحر گرداب کوہ پر گروانا یہ کیا تم
کہتے ہو یہ جو سمندر نے کہا عشاق نے جواب دیا کہ یہ کیا سب جھوٹ ہے آپ نہ تھے پھر کون تھا
بھلا بتائیے تو سوائے آپ کے اور کون تھا سمندر نے کہا کہ تم اپنے حواس تو درست کرو تو
پھر مین سب حال بیان کرون تم تو زور دن پر چڑھے ہوئے ہو میرے قتل پہ آمادہ ہو مین کیا بیان
کرون اپنی جان بچاؤن یا بیان کرون یہ جو سمندر نے کہا عشاق نے اپنے حواس درست کئے
کہا کہ بیان فرمایئے سمندر نے کہا کہ اے عشاق تم نے بہت بڑا دھوکا کھایا اُس عیار نے تمھارے
ساتھ عیاری کی تم کو دھوکا دیکر تمھارا ابر سحر مٹا دیا اب تم سب واقعہ بیان کرو کہ تم نے یہان آکر
کیا کیا عشاق نے اپنا ابر سحر لیکر آنا اہل اسلام کو تلویث کرنا صاحبقران کو بھگانا اپنا خواجہ کو
طلب کرنا سب کا انکار کرنا صاحبقران کا جواب صاف دینا اپنا برہم ہو کر غصہ کرکے ابر سحر کو
محیط لشکر اسلام کرنا اُنکے تڑپنے کا اپنا تخت اُس ابر سے نیچا کرکے تماشہ دیکھنا ابر یاقوت رنگ
ظاہر ہونا اُس سے سمندر شاہ کا ظاہر ہونا قریب تخت آنا باہم کلام ہونا اُس سمندر کا جواب
دینا آخر الامر موجب سمندر کے کہنے کے ابر سحر کو کوہ گرداب پر گرانا اسم اعظم کا کھولنا بیان
کیا اور کہا کہ آپ نے ایک کیندا مجکو دیا تھا مین نے جو اسکو سونگھا وہ خود مجکو دیکھ گیا اُس سے
کچھ غبار سا پیدا ہوا وہ میرے دماغ مین گیا کہ پھر مجکو خبر نہین ہے کہ میرے اوپر کیا گذری اب جو
مجکو ہوش آیا مین نے آپ کو پایا مین نے خیال کیا کہ میرے اوپر آپ نے سحر کیا ہے مین نے بھی
برہم ہو کر آپ پر سحر کیا مجکو کیا معلوم کیا ہوا اب آپ بیان فرمایئے کہ کیا واقعہ اصلی ہے سمندر
نے کہا کہ تمھارے حواس درست ہین مین بیان کرون عشاق نے جواب دیا کہ مین بدحواس
کب تھا سمندر نے کہا کہ اچھا دربار مین چلو وہان مین بیان کرونگا عشاق نے کہا کہ اچھا تشریف
لے چلیے بس یہ سُنکے سمندر نے بہ صدائے بلند کہا کہ اب اہل اسلام تم نے بہت سر اٹھایا
ہے اور تمھارے لشکر کے عیارون نے بہت پریشان کیا ہے اب کہان تک طرح دیجائے خیر

اب مین تمھاری جرارت وبہادری دیکھ لونگا اب تو مین جاتا ہون کیونکہ اسوقت مجکو ایک ضرورت
ہے اب بندوبست کرکے آونگا تم بھی اپنے پڑاؤ پر جاؤ یہ کہکر اُنسے طرف گرداب شاہ وغیرہ کے
گیا اور کہا کہ اے گرداب شاہ تم بھی اپنا لشکر لیکر جاؤ اب جب تمھارا جی چاہے طبل جنگ بجواکر
اہل اسلام سے مقابلہ کرنا عشاق کا سحر برباد ہوا عیار لشکر اسلام نے بڑے غضب کی عیاری
کی انھون نے دھوکا کھایا خیر دیکھا جائیگا ان سب نے سمندر شاہ کو سلام کیا سمندر نے جواب
سلام دیا اور عشاق کو ہمراہ لیکر طرف سمندریہ کے چلا اہل اسلام نے اُنکی تقریر کا یہ جواب دیا
کہ اے سمندرو عشاق دیکھو یہ ہمارے خدا کی قدرت ہے کہ کیونکر ہم کو بچایا اور کیونکر ہماری حفاظت کی
اور کس آسانی سے عشاق کا ابر سحر غارت کیا اور کیونکر صاحبقران کا اسم اعظم کھولا کہ جسکی امید
نہ تھی اگر اُسکو ہماری ظفر منظور ہوئی تو اسی طور سے ہر مشکل مین مدد کریگا ہم کو اُس کی ذات پر
بھروسا ہے اگر تو نہ آتا تو عشاق کا خاتمہ تھا ابھی اسکی زندگی باقی ہے سمندریہ کلام سنتا ہوا
عشاق کو لیکر روانہ ہوا بلکہ عشاق نے قصد کیا تھا کہ جواب دون مگر سمندر نے کہا کہ کیا
ضرورت ہے اُنکو کہنے دو ہم کو اپنے مطلب سے مطلب ہے عشاق و سمندر تو اُس طرف روانہ
ہوئے ادھر گرداب شاہ نے طبل بازبجوادیا اور لشکر کو لیکر طرف فرودگاہ کے روانہ ہوا ابھی یہ
کہنا جاتا تھا کہ کچھ حال نہ کھلا کہ کیا واقعہ پیش آیا یہ کیا ہوا کہ لشکر اسلام پر تو بالکل آفت آئی
خواجہ نے کیا خوب عیاری کی ہم کو تو یہ عیاری نہین معلوم ہوتی اُنکے کلام سے موافق اعجاز
معلوم ہوتا ہے کہین بھی رسکا سان و گمان ہو سکتا ہے کہ یہ عیاری ہے دراصل بڑے غضب کے
عیار ہین واہ کیا کہنا ایسی باتین کرتے ہوئے فرودگاہ پر آئے لشکر نے کہ کھولی یہ سانون بادشاہ
وملکہ داخل بارگاہ ہوئے مع سردارون کے اور ہرکارون کو طلب کرکے حکم دیا کہ تم لشکر اسلام
مین جاؤ خبر لاؤ کہ یہ عیاری کس طور سے ہوئی ہرکارے اُدھر کو روانہ ہوئے اُدھر بعد سمندرو
عشاق و لشکر کفار کے بادشاہ بھی مع کل لشکر کے شادان و فرحان خوشیان کرتے ہوئے یہ
مصرعہ پڑھتے ہوئے مصرعہ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت طرف فرودگاہ کے تشریف
لے چلے یہان تک کہ فرودگاہ پر پہونچے جب سب کو معلوم ہوا جو لوگ کہ اُس مقام پر تھے
کہ اہل اسلام کی ظفر ہوئی عجب طرح کی خوشی ہوئی ہر ایک شاد تھا بند رنج و غم سے آزاد تھا
ہر طرف لشکر مین ایک چہل پہل تھی گویا روز عید تھا ہر ایک گلے مل رہا تھا اور یہ کہتا تھا کہ
خدا نے بڑا فضل کیا ورنہ آج زندگی کی امید نہ تھی وہ بڑا کریم ہے رحیم ہے اُسنے سب پر رحم کیا
خوب جان بچائی ایسی ایسی باتین ہو رہی ہین لشکر مین لشکر نے قیام گاہ پر آکر کہ کھولی بادشاہ
مع صاحبقران و کل سردارون کے بارگاہ مین تشریف لائے دربار آراستہ ہوا بادشاہ نے
تخت پر جلوس فرمایا صاحبقران دنگل پر جلوہ فرما ہوئے اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر
متمکن ہوئے جب دربار آراستہ ہو چکا عیار اپنے اپنے مقام پر آکر کھڑے ہو چکے اُس وقت
بادشاہ نے صاحبقران کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ خداوند کریم نے اپنا بڑا رحم کیا خوب اس
بلا سے نجات دی ہم کو تو آج امید زندگی کی نہ تھی آپ نے ملاحظہ فرمایا تھا کہ کس قدر گرمی
تھی کہ زمین سے شعلے نکلتے تھے اور مارے پیاس کے کیا حالت تھی کہ سب مثل ماہی بے
آب کے تڑپ رہے تھے باوجود یکہ دریا قریب تھا مگر کوئی حرکت نہ کر سکتا تھا مگر سب تک

بیقرار رہتے کیا بیان کیا جائے اگر دو گھڑی اور یہی حالت رہتی تو کوئی نہ زندہ رہتا چاہے وہ ابر سحر گراتا
جاسے مگر شدت عطش خاتمہ کر دیتی گرمی جدا ہلاک کرتی اور مرنے پین کیا باقی رہا تھا ادہر
گرمی ہلاک کر رہی تھی ادہر پیاس تیسرے وہ ابر سحر گراتا خاتمہ تھا نہ خواجہ عیاری کرتے
نہ جان بچتی خدا نے دوبارہ زندگی عطا فرمائی میرے نزدیک پھر سے حیات تازہ پائی بڑی بلا
رد ہوئی مگر آج خضران بن عمر نے بلا کی عیاری کی کہ جسکا سان و گمان نہ تھا ہم کو تو سمندر
کا یقین تھا واقعی یہ شکل اپنے دادا اور باپ کے ہین بلکہ اگر کہا جاے تو اُنسے بھی فطرت مین
کسی قدر زیادہ ہین کیا کام کیا ہی کہ جسکی تعریف نہین ہو سکتی ہی ہم سب خواجہ کے بچائے
ہوئے ہین انھون نے ہم سبکی جان بخشی کی ہی ہم تو اس بار احسان سے اُنکے سر نہ اُٹھا
سکین گے ہمیشہ اس احسان کے اُنکے شرمندہ رہین گے گو یہ امر ہی کہ اگر خدا نہ چاہتا تو وہ
کیا کر سکتے تھے نہ عیاری کام دیتی نہ فطرت خدا نے مدد کی انھون نے تدبیر کی بلا رد ہوئی
صاحبقران نے بادشاہ کی تقریر سنکے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا در اصل مجکو بھی قطع امید
ہو گئی تھی پہلے تو مجھے بڑی امید تھی کہ اسم اعظم کے ذریعہ سے اس بلا کو رد کرونگا اور جب تک
میری اور عشاق کی تقریر ہوئی ہی مجکو اسم اعظم یاد تھا جب اُسنے جواب صاف پایا آپ سب
نے دیکھا ہو گا کہ اُسنے سحر کرکے میرا اسم اعظم بند کر لیا وہ جو کاغذ میرے روبرو آیا تھا وہی
طریقہ اسم اعظم کے بند کرنے کا تھا جب اسم اعظم بند ہوا اسوقت مجکو قطع امید ہو گئی
خواجہ نے مجھ سے دریافت کیا مین نے صاف کہا کہ وہ بھی ساتھ چھوڑ کر چلے گئے مگر مین نے
اپنے قدم راہ نیک سے نہ ہٹائے ثابت قدم رہا کسی کو اس حال سے آگاہ نہ کیا اس استقلال
پر خدا نے رحم کیا ورنہ کیا کسی کی قدرت تھی سوائے خدا کے کہ وہ بلا کو رد کرتا یہ سب اُس کی
بندہ پروری اور ملک نوازی ہی ورنہ خواجہ کیا عیاری کرتے مگر در اصل خواجہ نے عضب
کی عیاری کی کہ اسکا بالکل گمان بھی نہ تھا ہم تو اصلی سمندر سمجھے تھے کہ اُسکو کچھ خیال آیا ہی
کچھ خداوند کریم نے اُسکے قلب مین یہ امر ڈالا ہی کہ اُس نے اگر نون ہم کو بچایا ہی اور یہ مصرعہ
میری زبان پر تھا مصرعہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد + مگر کیا خوب ابر سحر کو مٹا دیا اُس کے
سحر سے سمندر کے لشکر کا خاتمہ کیا اسم اعظم بھی خوب نقرے سے اُسی کے ہاتھ سے کھلوایا بڑی
چالاکی کی یہ عیاری نہ تھی بلکہ قدرت خدا کا ایک یہ بھی نمونہ تھا کہ اُسنے اپنے بندے کے دل مین
یہ امر ڈالا کہ وہ ایسی عیاری کرے اور یون جان بچائے اگر سمندر اصلی نہ آجاتا تو خواجہ نے
عشاق کا خاتمہ کیا تھا مگر ابھی اُسکی حیات باقی تھی اس سبب سے سمندر مین وقت پر پہونچا
بس مجکو تو اُس وقت معلوم ہوا کہ یہ خواجہ ہین کہ جب خواجہ نے نعرہ کیا ہی اور سمندر یہ
ظاہر ہوا ہی اب نہ معلوم خواجہ کہان چلے گئے ہین اگر وہ آتے تو ہم اُنکو آج بہت کچھ انعام دیتے
اور اپنے گلے سے لگاتے بلکہ اُنکے ہاتھون کو چومتے بادشاہ نے فرمایا کہ کام تو ایسا ہی
کیا ہی سب اہل دربار خواہ ساحر خواہ غیر ساحر دست راستی دست چپی سب نے کہا کہ
آج تو خواجہ نے وہ کام کیا ہی کہ اگر اُنکو ہر ایک ہفت اقلیم کی دولت دے تو بھی کم ہی
مگر ہم لوگ تو مجبور ہین جہان تک ہم سے ہو گا ہم خواجہ کو خوش کرینگے اب تو خواجہ
کے دیکھنے کو جی چاہتا ہی نہ معلوم خواجہ کدھر چلے گئے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ خواجہ

جب گلیم اوڑھ کر غائب ہوئے اور سمندر سے وہ تقریر کرکے وہان سے چلے تو لشکر مین آئے وہ ابر وغیرہ سب غائب ہوگیا تھا اُسکا نام ونشان نہ رہا تھا خواجہ لشکر مین آئے تھے مگر گلیم اوڑھے ہوئے لشکر مین تھے جب لشکر فرودگاہ پر آیا لشکر نے کمر کھولی دربار آراستہ ہوا خواجہ بھی دربار مین موجود تھے سب کی تقریر سماعت کر رہے تھے جب خواجہ نے یہ سُنا اُسوقت قریب دربار گاہ آئے گلیم اُتاری ہنستے ہوئے مسکراتے ہوئے طرف دربار کے چلے جیسے نگاہ صاحبقران کی خواجہ پر پڑی بے ساختہ یہ شعر زبان پر جاری ہوا اور اپنے دنبل پر سے اُٹھے اور طرف خواجہ کے چلے شعر یہ تھا کہ ترا تنگ در کنار گشم + بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار گشم + یہ فرماتے ہوئے جو چلے خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران فرط خوشی سے میری طرف آتے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ صاحبقران کا اُٹھنا تھا کہ سب دربار اُٹھ کھڑا ہوا بادشاہ بھی اُٹھ کھڑے ہوئے یہ حال دربار کا خواجہ دیکھ کر اور صاحبقران کو اپنی طرف تشریف لاتے ہوئے دیکھکر خود بھی فرط خوشی سے دوڑے اور قریب صاحبقران آکر صاحبقران کے قدمون پر سر جھکایا کہ صاحبقران نے خواجہ کو اُٹھا کر سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ ای خواجہ آج تم نے وہ کام کیا ہے کہ آج خواجہ اول عمر بن امیہ ضمری ہوتے یا تمھارے والد تو اس عیاری کی داد دیتے اُنکو قدر ہوتی کیا کوئی عیاری کر سکتا یہ عیاری بھی کہ اعجاز تھا داد کیا کہنا کہ اب تو تم وہ کام کرتے ہو کہ جس مین عقل نہین کام کرتی ہے ہمارے عقل مین یہ عیاری نہ آئی کہ تم نے کیا کیا اور کیونکر آنکھون مین خاک ڈالی تم تو ہم سے رخصت ہوکر طرف خانہ کعبہ کے گئے تھے کیا تم نے راہ مین کسی سے یہ عیاری تعلیم پائی جو کی اور اسقدر جلد کی جس کی کچھ انتہا نہین ہے خواجہ سر جھکائے اور عرض کیا کہ عرض کرونگا صاحبقران نے خوب خواجہ کو گلے سے لگایا اُسکے بعد خواجہ نے بادشاہ کی قدمبوسی چاہی بادشاہ نے بھی سر خواجہ کا سینہ سے لگایا پھر تو ہر سردار سے خواجہ ملے ہر ایک سردار نے خواجہ کا شکریہ ادا کیا بادشاہ وصاحبقران اپنے مقام پر جلوہ فرما ہوئے سب سردار بھی بیٹھے پھر اسی طرح سے دربار آراستہ ہوا خواجہ پھر کل عیارون سے ملے خواجہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھے صاحبقران نے فرمایا کہ عیاری کا حال بیان کرو کہ یہ کیا عیاری تھی خواجہ نے عرض کیا کہ جب مین آپ سے رخصت ہوکر اور مسافر کی صورت بنکر طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہوا تو اے شاطری مارتا ہوا تیرا تیر چلا جاتا تھا کہ قریب ایک کوہ کے پہونچا کہ مین نے دیکھا اُس پہاڑ پر ایک لشکر اترا ہوا ہے مین اُس پہاڑ پر گیا مین نے جو خیال کیا تو وہ ساحرون کا لشکر ہے اور بہت بڑا لشکر ہے مین اُس لشکر مین گیا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر گرداب دریانشین کا ہے جو کہ سمندر شاہ کا سپہ سالار سابق تھا اُسکے سپرد تین کرور کا لشکر سمندر شاہ نے کرکے اُس پہاڑ پر مقیم کیا ہے کہ جب ہم کو ضرورت ہوگی اور ہم تم کو برائے کمک طلب کرینگے اُسوقت تم ہماری کمک کو یہ لشکر لیکر آنا اور غرا اسی مقام پر رہو کوئی کام تم سے نہین ہے چنانچہ یہ وہ لشکر ہے مین نے جو لشکر کو دیکھا تو بے حد و بے کثرت پایا اور سن بھی چکا تھا کہ تین کرور کا لشکر ہے مین نے تمام لشکر کی تو سیر کی نہین صرف بارگاہ مین گیا بارگاہ گرداب دریانشین کو خوب آراستہ پایا لاکھون افسر تھے ہزارون سردار تھے خوب بارگاہ آراستہ تھی مین بارگاہ سے آیا کہ لشکر دربار برخاست کیا میرے خیال مین آیا کہ کیا خوب اگر کسی صورت سے لشکر اسلام کی

عشاق کے ہاتھ سے جان بچی تو سمندر ضرور اس لشکر کو طلب کرے گا یہ تین کرور ہے کب تک
صاحبقران مقابلہ فرمائین گے اس کی تدبیر کرنا چاہئے مین وہان سے زیر کوہ آیا ایک مقام پر
بیٹھ کر عیاری خیال کرنے لگا فورا یہ خیال مین آیا کہ تو سمندر کی صورت بنکر جا اور عشاق کو قتل کر
اور وہ ابر سحر عشاق سے پہلے اس پہاڑ پر کسی فقرے سے گرا دے اُسکے بعد اُسکو قتل کر لیں
لشکر اسلام اس بلا سے بھی نجات پائے جس مین مبتلا ہے اور اس بلا سے بھی جو کہ آنے والی
ہے یعنے اس لشکر کی آفت سے اور صاحبقران کا اسم اعظم بھی کھل جائے اگر عشاق فقرے
مین آجائے اور ان سب کی زندگی ہو بس یہ تو خیال کر لیا کہ سمندر کی صورت بنکر جاؤنگا مگر یہ نہ
خیال کیا کہ کیا فقرہ کہونگا بس اب جو فکر کی تو خیال مین آیا کہ خواجہ اپنی صورت پر کسی کو بناؤ اور
عشاق سے کہو کہ خواجہ کو مجھ سے لو اور جو مین کہون اس پر عمل کرو بس اسی فقرے پر بار
کی گیا جب یہ تدبیر خیال مین آئی مین پھر کوہ پر آیا چند ساحر جو کہ نہایت معزز تھے چونکہ
میرے سامنے دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام کو جا رہے تھے اُن مین سے مین نے
جسکو وہ سناٹے مین پہونچے اُنکو حباب مار کر بے ہوش کیا ذرا میری چالاکی کو خیال فرمایئے
کہ یہ گمان ہے کہ کہین ایسا نہ ہو کہ یہان عرصہ ہو وہان خاتمہ ہو جائے جلدی چلو وہ ساحر
جنکو مین نے حباب مار کر اسیر کیا تھا وہ زیر کوہ جانے تھے سیر کرنے کو کہ مین نے اسیر کر لیا بس
مین اُنکو نیچے کوہ کے لایا زنبیل سے نکالکر درخت سے باندھ دیا اور ہوشیار کیا کوڑا پکڑ کر کھڑا
ہو گیا چونکہ مین نے پیادہ سے پہچان لیا تھا کہ یہ ضرور اسلام قبول کرینگے باقی تین کرور تھے
کسی کی پیشانی سے نور اسلام نہ پیدا تھا سوائے ان کے پس مین نے اسی خیال سے
اُنکو گرفتار کیا اور کوڑا پکڑ کر اُنکو بہت کچھ دھمکایا اور خوف دلایا مختصر یہ کہ بھلے حمید خدا بین
اُنکے روبرو بیان کیے گئے مگر عصائے موسی ہاتھ مین تھا انھون نے ہاتھ زور کیا مگر کچھ نہ ہوا
زبان مین سوزن دئے ہوئے تھے کیا کر سکتے تھے آخر کو مجبور ہو کر انھون نے دین اسلام
قبول کیا اشارے سے کہا کہ ہم کو رہا فرمایئے مین نے بلا خوف نظر بخدا سے کر ہم تم کو رہا
کر دیا وہ اپنے قول کے صادق تھے اُس سے نہ پھرے میرے مطیع ہوئے مین نے اُنسے
کہا کہ ابھی تم کلمہ نہ پڑھو جب سمندر یہ کا خاتمہ ہوگا اُسوقت کلمہ پڑھنا انھون نے منظور کیا
مین نے اُنسے کل حال کہا انھون نے کہا کہ ہم کیا کر سکتے ہین مین نے اُن سے کہا کہ تم اتنی
کیلئے کرو کہ ایک ابر سحر بناؤ اور ایک تخت سحر مین تدبیر کر لونگا چنانچہ انھون نے ابر یاقوت
رنگ بنایا اور تخت سحر مین نے ایک ساحر کو اُن مین سے اپنی صورت بنایا اُسکو بے ہوش
کر کے تخت پر ڈالا اور آپ سمندر کی صورت پر طیار ہوا اُن سے کہا کہ کوئی فرق تو مجھ
مین تمہین سمندر ہی مین بالکل ہم صورت سمندر ہون انھون نے جواب دیا کہ اگر بادر سمندر
بھی دیکھے تو نہ پہچان سکے اور کسی کی کیا مجال ہے یا صاحبقران قدرت خدا ملاحظہ فرمایئے کہ وہ
ساحر اپنے مطیع ہوئے کہ جو مین نے کہا وہ قبول کیا کوئی عذر نہ کیا باوجودیکہ اُسوقت انکو
مین نے دین اسلام کا مطیع کیا تھا پھر جاتے تو مین کیا کرتا مگر اُسکی مشیت جاری ہو چکی
تھی کیونکر پھر جاتے بس مین اُس تخت پر سوار ہوا مین نے کہا کہ یہ ابر سحر یاقوت رنگ
میرے سر پر قائم کرو اور تم اسی ابر مین پوشیدہ ہو کر میرے ہمراہ چلو اور اُس ابر سے

یا قوت کی بارش ہوا اور یہ تخت سحر سمندر پہ کی طرف سے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان عشاق اہل اسلام سے مقابلہ کر رہا ہی اور بہت جلد پہونچے کہین ایسا نہ ہو کہ اہل اسلام کا خاتمہ ہو جائے بس وہ ساحر ہو جب میرے کہنے کے اُس تخت سحر کو لیکر آئے جس طور سے مین نے کہا تھا اور جو تدبیر مین نے کی تھی بس مین عین وقت پر پہونچا عشاق کو منع کیا جو تقریر کہ عشاق سے ہوئی تھی وہ سب اور اسکا پر سحر گرانا کوہ گراں پر اور اپنا اسکو فقرہ دیکر اسم اعظم کھلوانا سب بیان کیا اور گیندہ بے ہوشی دیکر اسکو بے ہوش کرنا اسکے قتل کی تدبیر مین چلنا سب بیان کیا اور کہا کہ جو کچھ حال گذرا وہ تو سب پر ظاہر ہی اسکے بیان کی کیا ضرورت ہی یہ عیاری تھی جو کہ بیان کی مگر خدا نے خوب چرست رکھ لی کہ سمندر اسوقت آکر پہونچا کہ جب مین سب کام کر چکا تھا ورنہ میری خرابی ہوتی مین نے اُسکو دیکھتے ہی گلیم اوڑھ لی تھی اور اُن ساحرون سے کہدیا کہ تم جلدی اپنی جان بچاؤ کسی طرف چلے جاؤ جب سمندر جا لیگا لشکر مین آنا وہ ساحر وہ تخت سحر اور ابر سحر مٹا کر خود بھی کسی طرف چلے گئے مجکو زمین پر پہونچا دیا یہ صورت واقعہ تھا یہ عیاری جب خدا بناتا ہی تو بنتی خوب ہی ورنہ مین کہان اور یہ عیاری کہان بچپنے سے کمک کی کچھ قدرت نے رسائی کی تقدیر کی خوبی سے کام پورا ہوا دونون بلائین دفع ہوئین صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم نے خوب عیاری کی اور جو کچھ اس ابر کے سبب سے یہان سب اہل اسلام نے اوپر تکلیف گذری تھی سب بیان کی خواجہ نے عرض کیا کہ جو کچھ بیان فرمایئے بجا ہی بس اُسوقت خواجہ کے لیے صاحبقران نے پچاس ہزار روپیہ نقد ایک خلعت اکیس پارچہ کا طلب فرمایا بادشاہ نے اپنے گلے سے مالا مروارید کا کہ جس کی قیمت سوا لاکھ روپیہ سے کم نہ تھی اُتار کر خواجہ کو مرحمت کیا اور اسی ہزار روپیہ نقد اور بچیس پارچہ کا خلعت پھر تو ہر سردار نے اپنی اپنی لیاقت کے موافق نگا نگا کر دینا شروع کیا کسی نے دس ہزار کسی نے آٹھ ہزار ایک انبار ہو گیا ہر شخص نے علی قدر مراتب دیا بارگاہ روپیون سے مملو ہو گئی خواجہ نے سب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا عیارون سے لیا صاحبقران نے حکم فرمایا کہ آج سے سامان کیا جائے کل شام سے تین دن تک اس خوشی کا جلسہ ہو بادشاہ نے بھی پسند فرمایا اُسی وقت سے سامان جشن کے طیار ہونے کا حکم صادر ہوا سامان جشن ہونے لگا بادشاہ نے فرمایا کہ افسوس قران ثالث اس جشن مین نہین ہین وہ ناموس کو لیکر طرف خانہ کعبہ کے گئے ہین اگر وہ بھی ہوتے تو بہت خوش ہوتے خواجہ نے عرض کیا کہ ابھی وہ خانہ کعبہ نہین پہونچے ہونگے بلکہ اسی نواح مین ہونگے اگر سوار روانہ فرمائے جائین تو کیا عجب ہی کہ راہ مین مل جائین وہ پھیر لائین بادشاہ نے فرمایا کہ یہ رائے تو تمھاری بہت ٹھیک ہی بس سانڈنی سوار روانہ کرو خواجہ نے عرض کیا بہت خوب بس بادشاہ نے دربار برخاست کیا کیونکہ کل کے جاگے ہوئے تھے رات بھر عبادت خدا کی تھی صبح سے میدان جنگ مین تھے اور حالت پریشانی اور مایوسی مین اس قدر دن بسر ہوا تھا اگر یہ خوشی حاصل نہ ہوتی تو کبھی اسقدر بیٹھا بھی نہ جاتا وہ تو حالت مسرت مین کسی تکلیف کا خیال نہ رہا بس دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمہ کو روانہ ہوئے صاحبقران و بادشاہ نے اپنے اپنے خیمہ خاص مین آکر دو رکعت نماز شکر ادا کی اُسکے بعد آرام کیا اسی طور سے ہر سردار و ہر عزیز صاحبقران نے نماز شکر ادا کی اُسکے بعد آرام کیا خواجہ نے بارگاہ

سے اگر چند سانڈنی سوار طرف خانہ کعبہ کے روانہ کیجیے اور خود ہر ایک لشکری کے پاس آئے اور
اُس سے یہ کہکر روپیہ لیا کہ بھائی تمھاری جان بچائی اُس مین روپیہ صرف ہوا دوسرے ہم نے
منت مانی تھی کہ اگر لشکر اسلام اس بلا سے نجات پائیگا تو ہم مستحق کہلائین سے لوگونکو برائے
حج طرف خانہ کعبہ کے روانہ کرینگے اُن سے روپیہ لیکر پس سب نے دربار مین بھی دیا ہی تم بھی دو
کوئی ایسا نہ تھا کہ جس نے خواجہ کو روپیہ نہ دیا ہو یہان تک کہ حلال خور طفیلی چاکر تک سے
لیا اور اُسنے دیا خواجہ نے سب سے بہت کچھ وصول کیا اپنے خیمہ مین آئے دو رکعت
نماز پڑھی اُسکے بعد وہ بھی سو رہے راوی اب لشکر اسلام کو سامان جشن مین مصروف رکھتا
ہی حال اُن ہرکارون کا تحریر کرتا ہی جو لشکر کفار سے برائے خبر آئے تھے داخل بارگاہ تھے
کہ خواجہ نے سب حال عیاری کا بیان کیا اُنھون نے جو کچھ خواجہ کو ملاہی دیکھا جب دربار
برخاست ہوا تو وہان سے روانہ ہوئے یہ بھی معلوم ہوا کہ تاموس کو لشکر سے طرف خانہ کعبہ کے روانہ
کیا تھا اُنکے ہمراہ قران عیار گیا تھا اُن سے اپنے کو سانڈنی سوار جائینگے اور کل سے جشن ہوگا
بس وہان سے یہ ہرکارے اپنے لشکر مین آئے یہان سب اُنکے انتظار مین بیٹھے ہوئے تھے داخل
دربار ہوکر کل حال بیان کیا جب سب کو معلوم ہوا کہ یون عیاری ہوئی ہر ایک کو حیرت ہوئی
یہ حالت سُنکے کفار نے بھی دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے راوی انکو اُنکے
مقام پر اس فکر مین مصروف رکھتا ہی کہ یہ لوگ اس فکر مین مصروف ہین کہ ہمارے زخمی اچھے ہولین
تو ہم مقابلہ کرین آج جو میدان مین آئے تھے یہ تو امر اُنکو بخوبی معلوم تھا کہ ہم کو تو مقابلہ کرنا پڑیگا
نہین جو کوئی مقابلہ کرے گا وہ کرے گا ہم تو صرف تماشائی ہین بس یہ وجہ تھی میدان مین آنے
کی ورنہ اُنکا ابھی قصد مقابلہ کرنے کا نہ تھا بس یہ تو اس خیال مین مصروف ہین لشکر اسلام سامان
جشن مین ہے سانڈنی سوار طرف خانہ کعبہ کے برائے خبر جاتے ہین کہ قران کو راہ مین خبر کرین
اور واپس لائین راوی سب کو اپنی اپنی طرف مصروف رکھتا ہی اور حال قران تحریر کرتا ہی

اب شمہ حال قران کا قلم بند ہوتا ہے

راوی نے یہ حال یہان تک تحریر کیا تھا کہ قران ایک پہاڑ پر بہ مشورہ تاموس مع لشکر
و تاموس کے اترے قریب نصف شب کے وہ اُس مقام سے کہ جہان لشکر اسلام فروکش
تھا کوئی کچھ سات کوس تھا ایک پہاڑ پر اترے تھے اور خوب اپنا بندوبست کیا تاموس
نے صحن خیمہ مین زیر آسمان اپنے وارثون کے فتح کی دعا کرنا شروع کی تھی وہ رات جو کچھ
باقی تھی وہ سب دعا مین بسر ہوئی سحر ہوئی قران زیر کوہ آئے تھے تاموس اسی طور تھے
دعا مین مصروف تھے جو سمندریہ کی طرف سے آتا تھا لشکر اسلام کی طرف سے اس سے مقابلہ
کا حال دریافت کرتے تھے برابر خبر مل رہی تھی کہ اب دونون لشکر میدان مین صف آرا
ہوئے ہین ابھی عشاق نہین آیا ہی پھر خبر ملی کہ عشاق آیا اُس سے اور اہل اسلام سے
باہم لڑائی ہوئی صاحبقران کو سمجھایا یہ کون لوگ خبر دیتے ہین جو مسافر لشکر کفار مین
ہین اور اپنی اپنی طرف جاتے ہین یا جو شہر سمندریہ سے جاتے ہین جو کہ رحم دل ہین وہ تو
یہ حال دیکھکر افسوس کرتے چلے جاتے ہین راہ مین قران اُن سے دریافت کر لیتا ہی جو کہ

درا نخت تعجب ہین وہ یہان اس قصہ سے بیٹھے ہوئے ہین کہ انجام اس معرکہ کا دیکھ لین تو جائین
جب وہ واقعہ ہوا نہ لشکر اسلام بچ گیا تو وہ بھی روانہ ہوئے تھے بس قران کو مسافرون
سے دم بدم کی خبر ملتی تھی یہان تک کہ خبر ملی کہ عشاق نے اپنا ابر سحر محیط لشکر اسلام کیا یہ
بھی دعا کرنے لگا تھا کہ تھوڑے عرصہ کے بعد چند مسافر اُدھر سے گذرے اُن سے جو قران
نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سمندر نے آکر اہل اسلام کو اُس ابر سے بچایا یہ جو خبر سنی
قران کو یقین نہ آیا جھوٹ خیال کیا کہ بھلا سمندر کیون بچاتا کہ پھر چند مسافر آئے اُن سے
معلوم ہوا کہ خواجہ نے عیاری کرکے سب اہل اسلام کو بچایا ابر سحر عشاق مٹایا اس امر کا
قران کو یقین آیا پھر لاکھ لاکھ کو شش کین کی کچھ خبر معلوم ہو نہ معلوم ہوتی یہان تک تو معلوم
ہوا تھا کہ سمندر عشاق کو پھیر لے آیا دونون لشکر اپنے اپنے فرودگاہ پر واپس گئے مگر قران
کو بالکل یقین نہ تھا یہ متفکر تھا کہ کیونکر حال معلوم ہو بالاے کوہ بیٹھا ہوا طرف اُس راہ کے
دیکھ رہا تھا کہ جدھر سے لشکر اسلام کی خبر آتی تھی اسنے یہ تو کیا تھا کہ جو کچھ خبر سنی تھی سب
قریب پردہ جاکر نامویس سے بیان کی تھی نامویس کا وہ غلام اور وہ بیقراری کم ہوگئی تھی
اور تڑپ دل کی کم تھی مگر ابھی اچھے طور سے اطمینان نہ ہوا تھا نامویس نے قران سے فرمایا
تھا کہ اب تو خبر معلوم ہو چکی اب پھر لشکر کو واپس چلو قران نے عرض کیا تھا کہ جب تک بالکل
تصریح کے ساتھ خبر نہ معلوم ہوگی مین یہان سے نہ طرف خانہ کعبہ کے کوچ کرون گا نہ طرف
لشکر کے کسی نہ کسی سبب سے دیر معلوم ہو جائیگی آپ لوگ اطمینان رکھین سب خدا کا فضل
ہے یہ قران کہکر بالاے کوہ آکر بیٹھا تھا اور راہ کی طرف نگاہ لڑی ہوئی تھی کہ یکایک سمندر
کی طرف گرد اڑتی اور اُس گرد سے چند سانڈنی سوار پیدا ہوئے کہ وہ سانڈنیان اڑاتے
ہوئے چلے آتے ہین چونکہ دور سے قران نے اُنکو دیکھا تھا بس قران اُنکو دیکھکر کوہ پر سے
نیچے آیا کہ شاید ان سے کچھ حال معلوم ہو سر راہ آکر کھڑا ہوا کہ وہ سانڈنی سوار قریب آئے
اب قران نے پہچانا کہ یہ تو سانڈنی سوار لشکر اسلام کے ہین یہ کدھر جاتے ہین اُدھر اُن
سانڈنی سوارون نے دور سے دیکھا تھا کہ ایک شخص کوہ پر سے اُترکے ہماری راہ مین
آکر کھڑا ہوا ہے جدھر سے ہم جاتے ہین گے اُنھون نے کچھ خیال نہ کیا سانڈنی اڑاتے ہوئے
چلے آئے جب قریب پہونچے اُنھون نے بھی پہچانا سانڈنی پر سے آواز دی کہ اے مہتر قران
تم یہان اکیلے کہان نامویس و لشکر کو کہان چھوڑا اُس نے پھر کر اور خوب پہچان کر جواب دیا
کہ اے بھائی تم لوگ کدھر کو جاتے ہو کس کام سے لشکر اسلام کی کیا خبر ہے کچھ خیر سنی ہے بیان
کرو تو مین اپنا حال بیان کرون لشکر اسلام کی طرف سے بہت پریشان ہون یہ سنکے ان
سانڈنی سوارون نے سانڈنیان روک لین اور خوب قران کو پہچان کر جب اطمینان ہوا
تو سانڈنی پر سے اُترے قران کو سلام کیا اور اول سے آخر تک کل حال بیان کیا خواجہ
کی عیاری وغیرہ کا اور اپنا ادھر کو بہ حکم خواجہ قران روانہ ہونا کہ قران کو جہان مین اس
حال سے خبر کرو اور واپس لاؤ قران یہ حال سنکے نہایت خوش ہوا اور چہرہ فرط خوشی سے
سرخ ہوگیا جامہ جسم مین تنگ ہوگیا بس قران ثالث ان سانڈنی سوارون کو لیکر
پہاڑ پر گیا تب اہل لشکر سے حال بیان کیا لشکر مین ایک قسم کی خوشی ہوئی ہر طرف غل ہوا

کہ لشکر اسلام کی فتح ہوئی قران اُنکو لیکر در خیمہ ناموس پر آیا محلدار کو بلا کر عرض کرایا کہ سب سے میری
ملاقات سے عرض کرنا کہ مبارک ہو اہل اسلام کی ظفر ہوئی یہ ساندنی سوار آئے ہین جو کچھ اُن سے
سُنا تھا سب بیان کر دیا محلدار نے ناموس صاحبقران و بادشاہ سے سب حال بیان کیا بہت
بڑی خوشی ہوئی سب نے بدرگاہ باری سجدۂ شکر ادا کیے اُسوقت قران سے اعلا بھیجا کہ اسی وقت
یہان سے طرف لشکر کے کوچ کرو دیر نہ کرو بس قران کو خود بھی منظور تھا اُسی وقت لشکر کو کمربندی
کا حکم دیا ناموس کو سوار کیا خیمہ وغیرہ بار کرا کے سب ناموس و لشکر کو ہمراہ لیکر اُس کوہ پر سے
اُتر کر طرف لشکر کے روانہ ہوئے راوی نے بیان کیا ہی کہ قران نے جس قدر راہ کل تین پہر مین
تمام کی تھی اُسی قدر راہ آج دو پہر مین تمام کی تین پہر دن آچکا تھا پہر بھر دن باقی تھا کہ جب
ساندنی سوار پہونچے تھے اسی وقت قران نے کوچ کیا تھا پہر بھر رات آئی تھی کہ داخل
لشکر ہوا ساندنی سواردن نے آگے آکر سب سرداردن و خواجہ کو ناموس کے آنے کی
خبر دی خواجہ خود سرداردن کو لیکر ناموس کے استقبال کو گئے صاحبقران کو بھی خبر نہ کی چونکہ
معلوم تھا کہ رات بھر کے تھکے ماندے ہین اسوجہ سے دوسرون کے تکلیف دینے سے کیا فائدہ
بس خواجہ ناموس کا استقبال کر کے لشکر مین لائے جب لشکر مین پہونچے تب صاحبقران
و بادشاہ کو خبر ہوئی وہ بھی محل خاص سے برامد ہوئے مختصر یہ کہ سب ناموس اُترے اپنے
اپنے خیمہ مین گئے اپنے اپنے وارثون سے ملے سب خوش ہوئے صاحبقران و بادشاہ
نے قران کی بہت تعریف فرمائی اور فرمایا کہ ہم اسکا صلہ تم کو کل دینگے قران رخصت ہوکر
اپنے خیمہ مین آئے جو لشکر قران کے ہمراہ گیا تھا وہ جس جس لشکر کے سوار تھے سب
اپنے اپنے مقام پر گئے کمر کھولی آرام پذیر ہوئے اِدھر ناموس بھی اپنے اپنے وارثون سے
مل کر شاد جو کچھ واقعہ اُن پر گذرا تھا اُنھون نے بیان کیا جو کچھ جہان پر گذرا تھا اُنھون نے
بیان کیا وہ رات اسی مین بسر ہوئی سحر ہوئی بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے
قران بھی آئے قران نے سب حالت بیان کیے اُسکے بعد کل حال یہان کا کہا بادشاہ
و صاحبقران و دیگر سرداردن نے قران کو بہت کچھ انعام مین دیا بلکہ ناموس نے بھی
اِدھر ناموس نے جو جو نذرین پائین تھین سب کا سامان کیا اُسکا بندوبست ہونے لگا
اندر ناموس مین نذر و نیاز کا بندوبست ہو رہا ہی باہر سامان جشن کی طیاری ہی ان کو کو
اسی حال مین معروف رکھا جاتا ہی اب طرف سمندر کے عنان قلم پھیری جاتی ہی

شمہ حال سمندر و عشاق کا تحریر ہوتا ہی لامکان بنا نا عشاق نہ طائی کا سرداران
اسلام کو اُسی مین قید کرنا و خود بھی قیام کرنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا

غزل روندے ہی نقش پا کی طرح خلق یان مجھے ✣ اے عمر رفتہ چھوڑ گئی تو کہان مجھے ✣ دل مرا
بانگ دل کشا ہی مجھے ✣ دیدہ جام جہان نما ہی مجھے ✣ چشم کفشین قدم ہون مین بے کس ✣
خاک آنکھون مین طوطیا ہی مجھے ✣ مجھ سے ہر چند تو مکدر ہی ✣ مجھ سے پھر اور ہی صفا ہی مجھے
کہین خاموش ہو کہ مثل شمع ✣ اے زبان مجھ سے بھی گلا ہی مجھے ✣ پاؤن لرزے ہی مست کے ناتوان

شیشہ مے بھرا ہوا ہی مجھے + درد تیرے بھلے کو کہتا ہون + یہ نصیحت سے مدعا ہی مجھے + ورنہ ان
بے مروتون کے لیے + اور بھی ہون خراب کیا ہی مجھے + بیت نگارندۂ قصہ دل ستان +
چنین کرد این داستان را بیان + بیا بشنو ای ہمدم راستان + کہ باز آمدم بر سر داستان + دیگر نگارندۂ
معنی دل فریب + عروس سخن را چنین داد زیب + بیا ساقیا شربت جان فزاے + بہ من دہ کہ
دارم غم جان گزاے + کہ چون من بہ آن شربت آرم نشاط + غم چند را در نوردم بساط + قصہ خوانان
این داستان و سحر طرازان میدان فصاحت و بلاغت اس داستان بلاغت عنوان کو صفحۂ قرطاس پر
اس طور سے تحریر کرتے ہین کہ جب سمندر شاہ عشاق نہ طاقی کو اُس میدان جنگ سے
خواجہ کے ہاتھ سے بچا کر طرف سمندریہ اپنے پاے تخت کے روانہ ہوا راہ کو طے کر کے داخل
دربار نکبت آثار ہوا یہان سب اہل دربار خاموش و تفکر بیٹھے ہوئے تھے اور اس امر
مین حیران و پریشان تھے کہ بادشاہ کس طرف بدون ہم سب کے اس قدر جلد تشریف لے گئے
ہین اور کیا ایسا امر درپیش ہوا ہی کہ خود گئے ہین اور کیا اور اق جمشیدی مین دیکھا ہی یہ لوگ تو اس
فکر مین مبتلا تھے کہ یکایک سمندر شاہ نظر آیا اُسکے عقب مین عشاق نگر سر جھکائے ہوئے
کچھ شرمندہ سا کہ دونون تخت صحن مین اُترے سب اہل دربار براے تعظیم تا بہ صحن آے سمندر
آکر اپنے تخت پر بیٹھا عشاق بھی اپنی کرسی پر مگر شرمندہ و محجوب سب اہل دربار بیٹھے کہ
عشاق اُستاد سمندر نے عشاق نہ طاقی کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ کیون بھائی مزاج کیسا ہی
آج محنت بہت کی ہی اس سبب سے طبیعت بہت کسل مند ہی تم کو تو خوشی لازم ہی کہ تم نے
تو آج وہ کام کیا ہی کہ کوئی نہ کرے گا کہ اہل اسلام کا خاتمہ کیا ہی نہ کہ مغموم ہوا اور رنجور اسکا کیا
سبب ہی عشاق نے کچھ جواب نہ دیا اپنے ہم نام کو اور سر جھکا لیا کہ عشاق حجرہ نشین نے
سمندر کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ کیون بادشاہ آپ کہان تشریف اور اق جمشیدی کو دیکھکر لے
گئے تھے اور یہ کہان آپ کو ملے کیونکہ یہ تو اہل اسلام کے مقابلہ کو گئے تھے کیا آپ انکے پاس گئے
تھے یا یہ واپس آئے تھے کچھ بیان تو فرمایئے ایسے گھبرائے ہوئے گئے کہ کسی کو ہمراہ نہ لیا نہ
کچھ سامان سواری ہمراہ لیا اسکا کیا سبب تھا سمندر شاہ نے کہا کہ استاد کیا بیان کرون
مجکو بڑی حیرت ہی کہ کس غضب کے عیار ہین لشکر اسلام کے خصوصاً وہ بچہ سربان زادہ پرے
غضب کا عیار ہی ایسی عیاریان تو ہم نے آج تک کسی نہ تلمین دیکھ نہ سنی دیگر ذرا بیان کرو اب
نقب زن سنیے ایسی عیاری کبھی نہ سنی ہوگی بلکہ آپ کے استاد نے بھی آپ کو نہ تعلیم کی
ہوگی اُسنے عرض کیا کہ بیان فرمایئے سمندر نے کہا کہ استاد یہ جو آپ نے سوال کیا کہ تم کہان
گئے تھے اور یہ تم کو کہان ملے خلاصہ اسکا یہ ہی کہ انھون نے جا کر پہلے اہل اسلام کو نصیحت
کی اُسکے بعد جب جواب ملا تو انھون نے پہلے صاحبقران کا اسم اعظم بند کیا اُس کے بعد
اپنا ابر سحر اہل اسلام پر محیط کیا کہ وہ لوگ اُسکی گرمی سے مثل ماہی بے آب کے تڑپنے
لگے اور بہت بیقرار ہوئے موافق اپنے طریقہ کے اپنے خدا سے دعا کرنے لگے نہ معلوم وہ
نا عیار کیونکر لشکر سے نکل گیا تھا کہ ایک مرتبہ میری صورت پر طیار ہو کر بخت سحر پر سوار
ابر سحر سر پر سایہ کیے ہوئے شہر کی طرف سے ظاہر ہوا ان کو قطع کیا کہ جب بین آلون
تو ابر سحر اہل اسلام پر گرایا انھون نے خیال کیا کہ نہ معلوم کیا ضرورت ہی کہ بادشاہ خود

آتے ہین اور تنہا بس یہ ٹھہر گئے کہ وہ اسکے قریب آیا اب انکو بالکل یقین ہوگیا بس وہ کسی کو
اپنی صورت بنا کر لایا تھا اسنے کہا کہ ای بھائی تم خواجہ کو لو اور اہل اسلام سے دست بردار
ہو مین سمجھ لونگا خواہ مین انکو قتل کرون خواہ یہ مجکو چونکہ وہ میری صورت پر تھا انھون نے
قبول کر لیا جو کچھ تقریر ہوئی تھی اور عشاق نے سمندر سے کہی تھی سب بیان کی بس ابر سحر کا
کوہ گرداب پر گرانا اور اسم اعظم کا مٹوانا سب بیان کیا اور گیند کے ہوتی دیکر بے ہوش کرنا
تخت کا طرف زمین کے چلنا خواجہ کا تصدق قتل کرنا اپنا اور اق مین کچھ خیال کرکے دیکھنا اور
پریشان ہوکر جانا عین وقت پر پہونچنا نعرہ کرنا خواجہ کا غائب ہونا اپنا عشاق کو ہوشیار کرنا
عشاق کو دو مرتبہ سحر کرنا اسکے بعد خوب ہوش مین لاکر سب حال دریافت کرنا عشاق کا
کل حال کہنا اپنے ہمراہ لیکر آنا بیان کیا اور کہا کہ استاد یہ ویسے ہاتھی ہین عشاق استاد
سمندر نے کہا کہ کیسے ہاتھی ہین سمندر نے جواب دیا کہ گانڈو جو کہ اپنی فوج کو آپ مارتا ہی
یہ کہکر عشاق نہ طاقی سے کہا کہ بھائی بُرا نہ ماننا مین مذاق سے کہتا ہون اس مین تمھاری
کیا خطا ہی جو کوئی ہوتا وہ دھوکا کھاتا کیونکہ اس نے سامان ایسا ہی کیا تھا خوب عیاری کی
خوب تمھارا ابر سحر مٹا دیا یہ عیاری ہی اسکو فطرت کہتے ہین یہ کہکر عشاق سے کہا کہ اسقدر
تم نے غلطی کی کہ تم نے تیری تین کرور فوج جو کہ باقاعدہ تھی برباد کی کہ جس کے بھروسے پر
مین اہل اسلام سے آمادۂ فساد تھا اور مجکو بہت بڑی قوت تھی عشاق نے کہا کہ بھائی
مین کیا بیان کرون کہ اس نے کس طور سے مجھ سے تقریر کی اور کس طریقہ سے کلام کیا کہ
مین بالکل محو ہوگیا اور مجکو تمھارا بالکل گمان ہوا اور یقین ہوگیا کہ تم ہو اور اس لئے اور
زیادہ ہوا کہ مین نے دیکھا کہ تخت پر بے ہوش خواجہ پڑے ہوئے ہین بھائی نہ معلوم یہ
ابر سحر کہان سے لایا جس سے یاقوت کی بارش ہوئی تھی لوگ کہتے ہین کہ خدا پرست ساحر
نہین ہوتے ہین بہت بڑے ساحر ہے اگر نہ ساحر ہوتے تو یہ ابر سحر کہان سے پیدا کرتا
اور تخت سحر سمندر نے کہا کہ کسی ساحر کو ہمراہ لے لیا ہوگا مگر خوب عیاری کی کہون گرداب
گرداب نے عرض کیا کہ خداوندکیا عیاری کی غلام کے سامنے ایسی عیاری کرے اور نہ
ظاہر ہو تو مین جانو سمندر نے کہا کہ تمھاری صرف زبانی باتین ہین آج تک تم نے کوئی
عیاری ہم کو دکھائی نہین اس نے عرض کیا کہ کوئی موقع پڑے تو غلام کی عیاری ملاحظہ
فرمایئے سمندر نے جواب دیا کہ دیکھا جائیگا ادھر یہ جو واقعہ اہل دربار نے سنا سب کے
ہوش جاتے رہے بلکہ ہر ایک نے عشاق پر چشمک کی سمندر بھی بہ نگاہ حقیر عشاق
کو دیکھنے لگا کوئی قدر نہ رہی شملاق نے بہت کچھ طعن امیز کلام عشاق سے کیے یہ
جو حالت عشاق نے دیکھی اپنے دل مین خیال کیا کہ تو نے بہت بڑی یہ ذلت
پائی ہی اور تو ہر ایک کی نگاہ مین حقیر ہوگیا ہی اور ہر ایک طرف سے بہ نگاہ حقارت دیکھا
جاتا ہی کیونکہ تجھ مین اب کوئی کمال نہین رہا تو بھی مثل اور ساحرون کے ہوگیا
کیا تدبیر کرنا چاہیئے تیرا بہت بڑا سحر برباد ہوا کہ جسکا دفعیہ سامری و جمشید نہ کر سکتے تھے
اگر وہ بھی ہوتے تو تجھ سے خوف کرتے وہ یون برباد ہوا کچھ حاصل وصول نہ ہوا
سوائے خفت اور حقارت کے اب اس دربار مین تیرا بیٹھنا بیکار ہی یہان سے چلا جا

تو بہتر ہوگا یہ خیال کرکے عشاق نہ طائی نے سمندر سے کہا کہ اے بھائی اب مین کسی کام کا نہین
رہا جو میرے مایہ بساط تھی وہ یون برباد ہوئی مین بالکل بیکار ہون لہذا مین تم سے رخصت ہوتا
ہون اور جاکر کوئی تدبیر کرتا ہون پھر آکر اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا اس ذلت کا عوض اُنسے
لونگا اگر خداوند تصویر نے چاہا گو سمندر رو دیگر اہل دربار اس سے بہت ناخوش تھے خصوصاً
سمندر تو بالکل ناراض تھا یہ چاہتا بھی تھا کہ کسی طور سے یہ میرے دربار سے چلا جائے اب
نہ ٹھہرے کیونکہ اسنے وہ وہ حرکتین کی ہین کہ جو لایق بیان نہین ہین اول تو میرے لشکر کو تباہ
کیا دوسرے بہت غرور کیا لاکھ منع کیا کچھ نہ مانا اپنی کی اسکی سزا پائی پھر جب مین نے جاکر
قتل سے بچایا تو میری ہلاکت کا درپے ہوا دو مرتبہ سحر کیا اگر مین نہ ہوتا تو سراسر ہوتا تو
خاتمہ تھا کیا حرکت بے جا کی تھی اس سے پہلے بہتر ہی بس اگر یہ چلا جائے تو انسب ہی بالکل
خراب آدمی ہی اپنے روبرو کسی کو نہین جانتا ہی ویسے زک اٹھاتا ہی یہ خیال دل مین سمندر
کے تھا جب عشاق نہ طائی نے سمندر سے کہا کہ مین جاتا ہون یہان کیا کرون گو بہ ظاہر
دنیا سازی کے لحاظ سے سمندر نے کہا کہ بھائی کہان جاؤگے ٹھہرو میرا مقابلہ دیکھو تمہارا
گھر ہی اپنی نانی کا علاج کرو عشاق نے کہا کہ اب میرا یہان دل نہ لگے گا بلکہ مجکو یہ دربار
کاٹے کھاتا ہی اگر زندہ رہا تو پھر آونگا اور آج ہی رخصت ہونگا دو سبب ہین ایک تو
یہ کہ وہ عیار میری جان کا بہت بڑا دشمن نکلا ایک نہ ایک دن ضرور مین اُسکے ہاتھ سے
ایسی زحمت اٹھاؤنگا کہ پھر نہ جان بر ہونگا اگر آج ہی آپ اولاد کو دیکھ کر نہ جاتے تو
آج ہی خاتمہ تھا بس ایسی حالت مین مین کیونکر یہان قیام کرون جب کہ جان کا بھی خوف
ہوا اور آبرو کا بھی دوسرے یہ امر ہی کہ مجکو بہت بڑی خفت ہوئی ہی تم سے کہ مین لایق
منھ دکھانے کے نہین رہا ہون اسی وقت مین نانی اماں کو لیکر اپنے مکان کو روانہ
ہونگا سمندر نے یہ تقریر سُنکے و دیگر اہل دربار نے مرت بطور دنیاسازی کے طریقہ کے بہت
رد کا مگر اوپر کے دل سے مرت یہ مطلب تھا کہ یہ نہ معلوم ہو کہ یہ لوگ میرا رہنا نہین
چاہتے ہین مگر اُسنے نہ سُنا اور کہا کہ مین ضرور جاؤنگا تب سمندر نے کہا کہ تم کو اختیار
ہی ہین نہین کہتا ہون کہ تم جاؤ عشاق نے جواب دیا کہ مین کب یہ کہتا ہون پر اخود
یہان قیام کرنے کو جی نہین چاہتا ہی جب عشاق نے سمندر سے اجازت لی تو اپنی
کرسی پر سے اُٹھا سمندر کو سلام کیا اور سب اہل دربار سے ملا ایک تخت سحر طیار
کیا اس کے بعد وہان آیا جہان اسکی نانی لکاتہ شعلہ جادو پڑی ہوئی تھی بے ہوش
پس اسنے وہان آکر نانی کے جو لوگ خدمت کر رہے تھے اُنکو کچھ بطور انعام کے دیا
خود سہری کے پاس آیا سحر کیا کہ چار عقاب پیدا ہوئے اُن چارون نے چارون پائے
اپنی منقار سے پکڑے اور سہری کو لیکر بلند ہوئے یہ وہان سے تخت پر آکر بیٹھا سحر
کیا تخت بھی بلند ہوکر چلا آگے آگے اسکا تخت چلا جاتا تھا عقب مین وہ سہری راوی
نے بیان کیا ہی کہ جب عشاق سمندر کے دربار سے چلا گیا اور اپنی نانی کو بھی
لے گیا سمندر نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ مصرعہ رسید بود بلائے ولے
بخیر گذشت + خوب عشاق گیا اسنے تو بڑا غضب کیا میرے اُس لشکر کو تباہ کیا

کہ جس پر مجکو بہت بڑا بھروسا تھا اور بڑی قوت تھی وہ یون برباد ہوئے میرے ساتھ یہ
سلوک کیا اور پھر اپنی خطا پر نادم نہ ہوا فرا تو یہ ہے اس کا دربار سے جانا ہی اچھا تھا ایسے
لوگون کا دربار مین رہنا اچھا نہین ہے جو کہ مغرور ہون اور یہ خیال کرین کہ ہم چنین دیگرے
نیست یہ سب کرم اسکے غرور نے کیے کہ اسکو اپنے ابر سحر پر بہت بڑا بھروسا تھا اور بڑی
قوت تھی ایسا مغرور تھا اور ایسا خودسر تھا کہ خداوند سے مقابلہ کرنے کو موجود تھا اور
خراج نہ دیتا تھا صرف اسی ابر سحر پر سب دارومدار تھا وہ یون خداوند نے ایک عیار
کے ہاتھ سے برباد کرایا گو میرا بہت بڑا نقصان ہوا مگر اُس نے اپنے غرور کا پھل پایا
مین خود چاہتا تھا کہ یہ چلا جائے مین تو خوش ہوا سب اہل دربار نے کہا کہ ہم کو بھی
خداوند اکثر اسور اس کے بہت ناگوار ہوئے مگر آپ کے سبب سے جواب نہ دیا
سوائے خون جگر کے پینے کے دوسرا کام نہ تھا سمندر نے کہا کہ سچ کہتے ہو بس ایسے
کی سزا یہی ہے ارے ہم نے تو جا کر قتل ہونے سے بچایا اُسنے ہم ہی پر سحر کیا اگر مین خبردار
نہ ہوتا تو میرا خاتمہ تھا وہ تو مین تیور دیکھ کر سمجھ گیا کہ اسکے تیور بد ہین اُسنے جو سحر کیا مین نے
اُسے رد کیا گو مجکو بھی غصہ آیا تھا کہ مین اسکو اسکا جواب دون اور قتل کردن پھر خیال
آیا کہ کیا حاصل جو ہونا تھا وہ ہو گیا یہ اسوقت اپنے حواس مین نہین ہے جو نہ بدحواس ہوا اس
کیا عیوض لیا جاے اس خیال سے مین نے عیوض نہین لیا بلکہ رحم کیا اگر مین برہم ہوتا تو شل
سگ کے اُسکو قتل کرتا اب کوئی خوف نہ تھا بلکہ پہلے بھی کوئی خوف نہ تھا صرف اس قدر
خیال تھا کہ ابر سحر اُسکا مشقت سے طیار کیا ہوا ہے اور اسکے دفع کرنے کے لیے بھی اسی قدر
محنت درکار ہے پس ایسی حالت مین کیون بگاڑون دوسرے یہ خیال تھا کہ اہل اسلام سے
مقابلہ ہو رہا ہے اُس سے بھی مقابلہ ہونے لگے گا تو خرابی ہوگی بس مین خاموش ہو رہا تھا
اب کوئی خوف نہین ہے خوب ہوا چلا گیا اہل دربار نے کہا کہ ہم بھی خوش ہوئے بس سمندر
نے دربار برخاست کیا سب رخصت ہو کر اپنے اپنے مقام کو چلے گئے سمندر داخل محل
ہوا راوی بیان کرتا ہے کہ عشاق نہ طائی جو اپنی نانی کو لیکر چلا جب شہر سے نکل گیا
یکایک اسکو خیال آیا کہ اُنی بڑی زک اُٹھا کر یہان سے یون چلے جانا بالکل خلاف ہے سب
لوگ مجکو کیا کہین گے کہ ایک عیار کے خوف سے بھاگ گیا اور اسکا کچھ نہ کر سکا بڑی
ہماہمی سے اہل اسلام کو قتل کرنے آئے تھے اُنکا ایک بال نہ کم کر سکے اپنے منھ کی
کھا کر چلے گئے اپنا سحر بھی برباد کیا کوئی تو ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ کچھ تو زک اہل اسلام
کو بھی پہونچے کہ اُنکو بھی خیال ہو کہ ہان کسی سے مقابلہ ہوا تھا بس اسی طور سے خیال
کر کے فکر کرنے لگا اب بیرون شہر پہونچ چکا ہے تخت سحر اُڑا ہوا چلا جاتا ہے کہ فکر کرتے
کرتے ایک تدبیر خیال مین آئی یا گو چلا جاتا تھا یا تخت سحر کو روک اور اُس صحرا کو
بہ نگاہ غور دیکھا جو تدبیر خیال کی تھی اُسکے قابل نہ پایا اور آگے روانہ ہوا شہر سے کوئی
دو منزل پر ایک صحرا تھا بہت پُر بہار اُسکو اپنی تدبیر کے موافق پایا تخت کو روک کر
زمین پر اُتارا زمین کو لیپا چوکا دیا اُس مین بیٹھکر کچھ سحر کیا کہ ایک مکان بالا سے ہوا در میان
آسمان و زمین کے تیار ہوا اُسکا یہ عالم تھا کہ ہمہ وقت گردش کرتا تھا یہ مکان بنا کر

اُس مکان مین آیا اُسکو اپنی راے کے موافق آراستہ کیا ایک طرف اپنی نانی کو لاکر رکھا اُسکے
لیے خوب طور سے بندوبست کیا آپ بھی اُس مکان مین رہا اُسکو نظر مردم سے پوشیدہ
کردیا اُسکا دروازہ نہ رکھا جب کہین جائیگا دروازہ سحر سے پیدا کریگا اور جب آئیگا پھر
دروازہ غائب ہوجائیگا وہ لامکان جب طیار ہوچکا یہ جاکر اُس مین مقیم ہوا باطمینان تمام
اب فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون یہ تو اس فکر مین ہی اُدھر کا حال سماعت ہو کہ جب وہ
دن بسر ہوا یعنی جس دن کہ لشکر اسلام مین سامان جشن وغیرہ ہورہا تھا رات آئی اندر محل
مین نذر و نیاز ہوئی کونڈے ہوئے دونے ہوئے لی بی کی صحنک ہوئی خوشیان سنا مین پھر دن
لشکر مین یہ سب سامان طیار ہوا تمام لشکر مین روشنی ہوئی سب خوش ہین ہر مقام پر کھانے
پک رہے ہین سامان رقص و سرود برپا ہی ہر خیمہ مین گانا ہورہا ہی طبلہ پر تھاپ پڑرہی
ہی سارنگی کی صدا بلند ہی اُدھر محفل عیش مین بادشاہ و صاحبقران جلوہ فرما ہین طائفہ
عمدہ عمدہ تاج رہے ہین سب سردار جمع ہین انعام مل رہا ہی خواجہ بھی بیٹھے ہوئے ہین
اسی طور سے وہ شب گذری دوسرا دن ہوا وہ دن بھی گذرا شب آئی وہ رات بھی بزم عشرت
کے برپا ہونے مین بسر ہوئی دوسرا دن آیا دن بھر خوشی رہی شب کو پھر صحبت رقص و سرود
برپا رہی آج صاحبقران نے خواجہ سے گانے کی فرمایش کی پہلے خواجہ نے انکار کیا
مگر اُسکے بعد بادشاہ و صاحبقران و دیگر سردارون کے کہنے سے راضی ہوئے پھوڑی
ہفت پیوندی کی زنبیل سے نکالی اُسکی قفلیان درست کرکے غزل شروع کی غزل

بہار آئی ہی بھردے بادہ گلگون سے پیمانہ	رہے لاکھون برس ساقی ترا بادیخانہ
سمجھے کیونکر ہمارے اُس پری پیکر کے یارانہ	وہ بے پروا ہین سودائی وہ سنگ دل ہین دیوانہ
مجھے آنا ملے کیونکر تری صحبت مین جانانہ	میری صورت فقیرانہ تیرا دربار شاہانہ
گذر یارب گلستان مین ہوا ہی کس شرابی کا	کہ شاخین جھومتی ہین نالہ بلبل ہی مستانہ
غزال دشت بولے دیکھکر مجنون کی بیت کو	یہ وحشی مرگیا اب ہوچکا آباد ویرانہ

یہ غزل اس لحن سے گائی کہ ساری محفل پایمال ہوگئی آسمان پر زہرہ و مشتری کو وجد ہوا تمام
طائران صحرائی و غیر صحرائی و درندے و چرندے سب گرد بارگاہ آکر جمع ہوگئے خواجہ نے
ایک ایک شعر کو دس دس مرتبہ گایا ہر مرتبہ نئے طریقہ سے بہت کچھ انعام ملا خواجہ
نے گانا موقوف کیا رات ابھی کوئی ڈیڑھ پہر باقی ہی کہ صاحبقران نے فرمایا کہ ای
خواجہ اب تمھارے بعد کسی کا گانا نہ اچھا معلوم ہوگا لہذا تم اب گائے جاؤ یہ آخری
رات جو کہ باقی ہی بسر کرو اب نہ معلوم کب پھر بزم عشرت برپا ہو کیا معلوم کون ہو
کون نہ ہو ہمین نہ ہون یہ حسرت کیون رہ جائے کہ خواجہ کا اچھی طرح گانا نہ سنا
خواجہ نے انکار کیا مگر صاحبقران نے نہ قبول کیا آخر خواجہ نے مجبور ہوکر دوسری غزل شروع کی غزل

اہل فنا کو نام سے ہستی کے ننگ ہی	لوح مزار بھی میری چھاتی پہ سنگ ہی
فارغ جو بیٹھ فکر سے دونون جہان کی	خطرہ جو ہی سو آئینہ دل پہ زنگ ہی
حیرت زدہ نہین ہی فقط تو ہی آئینہ	یان تک بھی جسکی آنکھ لگی ہی سو دنگ ہی
اس ہستی خراب سے گیا کام تھا ہمین	اے نشہ ظہور پہ تیری ترنگ ہی

گل گیر قفسہ سازنہ تو شمع کی طرف
اُسکی زبان ہی اُسے کام نہنگ ہی

کب ہی دماغ عشق بتان فرنگ کا
مجکو تو اپنی ہستی بھی قید فرنگ ہی

عالم ہے اختیار کی ہر چند صلح کل
پر اپنے ساتھ مجکو شب و روز جنگ ہی

ہین کیا کہون مجھے نظر آتا نہین ہی کیا
اس گلشن جہان کا جو کچھ کہ ڈھنگ ہی

غنچہ شگفتہ ہووے بھی ہووے کہ اسمین درد
دیکھا چمن مین جاکے تو پورا ورنگ ہی

یہ غزل جو خواجہ نے گائی اس سے محفل کا دوسرا رنگ ہو گیا سب عالم سکوت مین ہو گئے ہر ایک کی آنکھون سے مثل ابر نیسان کے آنسو روان ہوئے عاشق تن جھومنے لگے تصویر یار سامنے پھر گئی بڑے عرصہ تک ایک عالم حیرت رہا اُسکے بعد سب کو ہوش آیا خواجہ سے کہا کہ اسوقت تمھارے مانند کوئی نہین ہی جو اوصات کہ چاہیے ہین وہ سب تم مین جمع ہین کیا خوب اس غزل کو گایا ہی واہ واہ ہماری زبان اسکی تعریف سے قاصر ہی ہر ایک بہت تعریف کرنے لگا اور بہت کچھ انعام دیا خواجہ نے یہ غزل بھیرون مین شروع کی

غزل

اے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد
نہ رہی دشت مین خالی کوئی جا میرے بعد

وہ ہوا خواہ چمن ہون کہ چمن مین ہر صبح
پہلے مین جاتا تھا اور باد صبا میرے بعد

تیز رکھنا سر ہر خار کو اے دشت جنون
شاید آجائے کوئی آبلہ پا میرے بعد

کیا عجب مرقد لیلیٰ سے جو نکلے یہ صدا
میرے مجنون ترا کیا حال ہوا میرے بعد

چاک رکھتا ہون اسی غم سے گریبان کفن
کون کھوئیگا ترے بند قبا میرے بعد

لاش مجھ کشتۂ کاکل کی نہ کھولو دیکھین
تا نہ ہووے کوئی محبوس بلا میرے بعد

قبر مین ہوگا نکیرین سے پہلا یہ سوال
سچ کہو یار کا کیا حال ہوا میرے بعد

مین وہ مے کش ہون پس مرگ بھی جھوٹے نہ ننا
ساغر مے میری مٹی کا بنانا میرے بعد

اب تو ہنس ہنس کے لگاتا ہی وہ مہندی لیکن
خون رولائیگا اُسے رنگ حنا میرے بعد

بعد مرنے کے میری قبر پر آیا وہ میر
یاد آئی میرے عیسیٰ کو دوا میرے بعد

یہ غزل میر تقی میر کی جو خواجہ نے بھیرون مین گائی تمام عالم کو درہم و برہم کر دیا زمین آسمان در و دیوار سے صدائے تحسین و آفرین آنے لگی ہر ایک کو ایک عالم وجد طاری ہوا پھر جدھر کان لگ جاتے تھے سوائے تعریف کے دوسری صدا نہ آتی تھی تمام محفل دنگ تھی ہر ایک دل مثل مرغ بسمل کے بیقرار تھا عرصہ تک خواجہ اس غزل کو گایا گئے سنے بجایا گئے خود خواجہ کو اپنے کمال پر ناز تھا خداوند کریم نے آواز بھی وہ دی تھی کہ کسی فرد بشر کو نہ دی ہوگی اگر خواجہ اول کو اور ثانی کو عنایت فرمائی تھی یا ان کو ایسی آواز ہی کہ جس پر یران قربان ہوتی ہین اپنی جان کھوتی ہین خواجہ کی نہ کچھ صورت ہی نہ انکے فرزند عمر ثانی کی مدان خضران کی کوئی صورت ہی کہ کوئی عاشق ہو جو ہی وہ آواز پر مرتا ہی بس خدا نے اثر اعلیٰ صدا مین دیا ہی بس اُسی گانے مین سحر ہو گئی وقت نماز صبح قریب آگیا کہ ایک مرتبہ خواجہ نے گانا موقوف کیا کو سب کو ناگوار ہوا مگر کیا کرین کہ خواجہ نے کہا کہ یارون رات بھر تو صحبت ناچ و رنگ مین مصروف رہے اب وقت نماز سحری ہی

اٹھو نماز پڑھو کچھ یاد خدا کرو یہ کونسی بات ہی کہ یاد خدا فراموش کردی ہی یہ جو خواجہ نے کہا
سب کو ہوش آیا وہ جلسہ برخاست ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ آج تین شبانہ روز بیٹھے گذرے
ہین کہ کوئی سویا نہین ہی اب جلسہ برخاست ہو پھر اگر زندگی ہی تو دیکھا جائیگا یہ فرماکر
اپنے خیمہ مین تشریف لے گئے صاحبقران نے بھی نماز سحر پڑھکر آرام کیا ادھر ہر سردار
جلسہ سے اٹھکر اپنے خیمہ مین آیا نماز سحر ادا کی اور سورہا خواجہ بھی بہت کچھ لیکر اپنے
خیمہ مین آئے بہت کچھ انعام ملا نہایت خوش تھے نماز سحر پڑھ کر سورہے راوی نے
بیان کیا ہی کہ اس تین دن کے عرصہ مین عشاق نہ طائی ہر روز اپنے لامکان سے باہر
آیا اور لشکر مین اس قصد سے آیا کہ کچھ سردار مل جائین کو گرفتار کرلے جاؤن مگر قابو
نہ چلا کیونکہ یہ سب جلسۂ تاج و رنگ مین تھے قابو کیونکر چلتا بس اب جلسہ برخاست
ہوا اس دن بادشاہ نے دربار بھی نہ کیا آرام فرمایا کئے سہ پہر کو بیدار ہوئے نماز ظہر
و عصر سے فراغت فرماکر تھوڑے عرصہ تک سیر صحرا کی چند سردار حاضر ہوئے اُنکے ہمراہ
اُسکے بعد نماز مغرب و عشا سے فراغت کرکے خاصہ نوش کیا آرام کیا اسی طور سے ہر
سردار نے کیا اب راوی دقیقہ سنج نازک خیال بیان حال کو یون تحریر کرتا ہی کہ جب شب
ہوئی آج پھر عشاق نہ طائی اپنے لامکان سے نکلا لشکر اسلام مین آیا ہر طرف پہرہ چوکی موافق
دستور کے پایا طلایہ پھر رہا تھا اپنے کو سحر سے پوشیدہ کرکے لشکر مین پھرنے لگا ہر سردار کے
خیمہ مین سناٹا پایا کیونکہ سب سورہے تھے پہرے والے بھی اونگھ رہے تھے جب اسنے یہ
حالت دیکھی اور دیکھا کہ آج جلسہ نہین ہی یہ اب اس فکر مین ہوا کہ کسی کو خیمہ سے نکال لیجانا
چاہیئے بس یہ سحر کرکے غرق زمین ہوا ایک خیمہ مین نکلا وہ خیمہ تیمور صاف باطن کا تھا اس نے
سحر کیا کہ سب روشنی گل ہوئی اور وہ جو پہرے پر لوگ تھے وہ خود بخود بے ہوش ہوکر گرے
اسنے سحر کیا تھا کہ یہ سب بے ہوش ہوجائین اُسکے بعد یہ زمین سے نکلا اسنے تیمور پر سحر کیا
کہ وہ بالکل غافل ہوگیا اُسکو اُٹھاکر یہ سحر کرکے غائب ہوا غرق زمین ہوکر لشکر سے باہر آیا
ایک مقام پر پوشیدہ کرکے پھر لشکر مین آیا اور پھر غرق زمین ہوا ابکی یہ خیمہ مین گرگین کے
نکلا اسی طور سے سب روشنی گل کرکے سحر سے سب کو بے ہوش کرکے گرگین کو بھی لے کر
خیمہ سے باہر آیا اور بیرون لشکر اگر اُسکو بھی اُسی مقام پر پوشیدہ کیا پھر لشکر مین ابکی مرتبہ خیمہ
غزالان مین آیا ملکہ غزالان کو لے گیا غافل پاکر ان سب پر سحر کیا غزالان کی زبان مین
سوزن دیدیے غزالان کو جو لیکر نکلا تھا تو صبح قریب تھی اب اسنے خیال کیا کہ اب لشکر
مین جانا بیکار ہی کیونکہ تھوڑے عرصہ مین صبح ہوجائیگی کہین ایسا نہ ہو کہ کوئی خبردار ہوجائے
کہ کچھ خرابی ہوآج پہل تو ہوئی ہی تین سردار گرفتار کئے ہین بس زیادہ ہوس بیکار ہی یہ اپنے
دل مین طے کرکے اور اُن سردارون کو لیکر طرف اپنے لامکان کے روانہ ہوا اور لامکان مین
داخل ہوکر اُن سردارون کو قفس آہنی مین قید کیا اور وہ قفس سقف مین لٹکا دئے خود آکر
مسند پر بیٹھا شراب خواری کی اُسکے بعد سورہا چونکہ رات بھر کا جاگا ہوا تھا راوی بیان کرتا
ہی کہ یہ مرتد لطف حرام مصروف بہ خواب مرگ ہی وہان سحر جو ہوئی بادشاہ دربار مین تشریف
لائے صاحبقران بھی تشریف فرما ہوئے سب سردار حاضر دربار ہوئے مگر تیمور صاف باطن

وگرگین در شب چنگال و ملکہ غزالان حاضر دربار نہ ہوئے بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا
کہ یہ سردار نہین آئے اسکا کیا سبب ہی صاحبقران نے جواب دیا کہ آتے ہونگے یہان تو
یہ گفتگو ہی خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہین اور سب عیار بھی حاضر دربار ہین اُدھر جوان تینون
سردارون کے ملازم ہوا سے سحری کے جھونکے سے اُٹھے آنکھ کھلی گھبرا کر اُٹھ بیٹھے اپنے حواس
درست کئے جب حواس درست ہوئے تو خیال کیا کہ مالک کو بیدار کرین اب جو قریب پلنگ کے
آئے ہر ایک نے اپنے اپنے مالک کو پلنگ پر نہ پایا حیران ہوئے کہ کیا سبب ہی کیا سویرے
سے سب بیدار ہوئے ہین بڑے عرصہ تک کھڑے رہے کہ کسی امور ضروری سے فراغت
کرنے گئے ہونگے مگر اس امر سے حیران تھے کہ کیا سبب تھا کہ ہم کو نہ جگایا جب عرصہ ہوا
کوئی نہ آیا باہر آئے پہرے والے سے دریافت کیا کہ کیا آقا دربار کو تشریف لے گئے ہین
انھون نے کہا کہ کیسے آقا کیا تم اندر نہ تھے جو تم کو معلوم ہوتا انھون نے جواب دیا کہ ہم سوئے
تھے جب سوئے تھے وہ بھی آرام کر رہے تھے اب جو آنکھ ہماری کھلی تو پلنگ پر نہ پایا پہلے
ہم نے خیال کیا کہ سنہ ضروری سے فراغت کرنے گئے ہونگے چوکی پر ہونگے جب عرصہ ہوا
وہ نہ تشریف لائے تو ہم باہر آئے تم سے دریافت کرین انھون نے کہا کہ جب سے
اندر تشریف لے گئے ہین باہر نہین تشریف لائے سب سردار دربار کو جا بھی چکے دربار
کا راستہ ہی ہم خود حیران تھے کہ کیا سبب ہی کہ ابھی تک باہر نہین تشریف لائے معلوم ہوتا
ہی کہ کوئی چرا لے گیا جیسے کہ قبل ہین ہوا تھا جب کہ لشکر آفاق مقابلہ مین تھا اسی طور سے
بہت سردار غائب ہوگئے تھے سب کو زمرد جادوگر فتار کرکے لے گیا تھا ہم کو یہ بھی
وہی طریقہ معلوم ہوتا ہی بس سب ملازم روتے ہوئے طرف دربار کے چلے اسی طور سے
ملازم گرگین و دیگر دو غزالان روتے ہوئے داخل دربار ہوئے بادشاہ وغیرہ ان لوگون کی
حالت دیکھکر حیران ہوئے کہ کیا سبب ہی کہ یہ لوگ روتے ہوئے آتے ہین جب وہ
قریب دربار آئے مجرا کیا ہر ایک نے رو رو کر اپنی اپنی حالت بیان کی ہم پر یہ آفت
آئی ہمارے آقا خود بخود بستر خواب پر سے غائب ہوگئے یہ سنکے بادشاہ و صاحبقران
نے فرمایا کہ کیونکر کوئی علامت ہی انھون نے عرض کیا کہ کوئی علامت ایسی نہین ہی کہ
جسے ہم عرض کر سکین کہ فلان شخص لے گیا نہ نقب لگی ہی نہ سراپچہ چاک ہی جو یہ گمان ہو
کہ عیار لے گئے ہین نہ معلوم کیا ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ شکار وغیرہ کو گئے ہونگے انھون نے
عرض کیا کہ سب ملازم موجود ہین اگر شکار کو جاتے حضور سے اجازت ضرور لیتے بدون
اجازت حضور نہ جاتے فرض کرلیا جاے کہ اگر وہ بلا اجازت چلے گئے تو ہم سب کو ضرور
اپنے ہمراہ لے جاتے بدون ہمارے نہ جاتے یہ جو انھون نے عرض کیا بادشاہ و صاحبقران
کو یک گونہ خیال پیدا ہوا کہ یہ لوگ درست کہتے ہین فرمایا کہ اچھا جاؤ تلاش کرو اور خواجہ
سے کہا کہ اے خواجہ یہ بھی مقدمہ اسی طور کا ہی جیسا کہ اُس زمانہ مین ہوا تھا جبکہ آفاق سے
مقابلہ ہونے والا تھا بہت سے سردار غائب ہوگئے سب پریشان تھے کہ لیجانے والا
نہ معلوم ہوتا تھا جب مین بہت خفا ہوا تو تم نے تلاش مین کوشش کی اور آخر کو پتہ
لگایا کہ زمرد جادوگر لے جاتا ہی بس اب بھی کوئی ساحر لے جاتا ہی ذرا سب صاحب ہوشیار

ہین سُن چکے ہین کہ رات سے تین سردار غائب ہین عیارون پر بھی تاکید کی گئی چند ہرکارے لشکر کفار
کی طرف روانہ کئے گئے کہ شاید وہان سے کچھ حال کھلے لشکر کفار کے ہرکارے یہان تھے اُنکو
بھی یہ حال معلوم ہوا یہ حکم دیکر بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اہل دربار اس خبر سے مغموم
تھے بادشاہ بھی اور صاحبقران بھی ہر ایک نے اپنے اپنے خیمہ مین آکر اپنی وقت سے انتظام
کیا پہرے والون کو حکم دیا کہ کوئی بدون ہماری اجازت کے خیمہ مین نہ آنے اُنھون نے عرض
کیا کہ بہت خوب کیا تجال ہر سردار نے اپنے اپنے طریقہ کے موافق بندوبست کر لیا اُدھر ہرکارون
نے جاکر لشکر کفار مین تلاش کیا کہ کہین پتہ لگے مگر کہین پتہ نہ لگا وہان سے اپنے لشکر کو واپس
آئے وہ جو ملازم اُنکے براے تلاش گئے تھے وہ بھی واپس آئے کہین نشان نہ ملا اُدھر کفار
کے دربار مین جاکر ہرکارون نے یہ ماجرا عرض کیا کہ ابھی ہم دربار مین لشکر اسلام کے گئے
تھے براے خبر تو ہم نے سُنا کہ رات کو تین سردار لشکر اسلام کے بستر خواب پر سے غائب ہو گئے
ہین اُنکے ملازم صاحبقران کو خبر کرنے آئے تھے جب صاحبقران کو یہ حال معلوم ہوا تو انھون نے
ہرکارے براے تلاش روانہ کئے اور اُنکے ملازمون کو حکم دیا کہ تلاش کرو یہ خبر سُنکے بادشاہان کفار
بھی حیران ہوئے کہ یہ کون ہے جو سردارون کو گرفتار کرکے لے گیا اگر کوئی عیار ہے تو آج بھائیگا
کل تم جاکر پھر خبر لانا انھون نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ کہکر وہ ہرکارے دربار سے باہر آئے
یہان بھی دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر گئے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ دن
لشکر اسلام کے چند عیارون کو اُن سردارون کی تلاش مین گذرا اُنکے ملازم تو تھک کر مایوس
ہوکر چلے آئے تھے کہین سُراغ نہ ملا تھا کیا کرتے جب شام ہوئی سب اپنے اپنے مقام پر
آئے بندوبست کیا پہرہ چوکی لشکر مین مقرر کیا گیا ملاہ پھرنے لگا ہر مقام پر بڑا بندوبست
تھا کہ ایک مرتبہ عشاق کوئی سر راہ گئے اُٹھا اور لامکان سے باہر آیا کہ چل کر اور سردارونکو
لاؤن سحر کے ذریعہ سے لشکر مین آکر پہونچا آج لشکر مین بہت انتظام پایا اسنے اپنے کو سحر سے
پوشیدہ کیا اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا کہ جب نصف شب کے قریب آئی اسنے خیال کیا کہ اب اپنا
کام کرنا چاہیئے بس اسنے سحر کیا اور غرق زمین ہوا اب جو اسنے سر نکالا تو یہ خیمہ مین نورالزمان
عم صاحبقران کے پہونچا تھا اسنے دیکھا کہ تمام لوگ جاگ رہے ہین اسنے چپکے سے سحر
کیا جب سحر کیا تو ایک مرتبہ ہوا چلی سب بے ہوش ہوکر گرے جسقدر ملازم تھے اور نورالزمان
بھی بے ہوش ہوگئے بس یہ زمین سے نکلا اسنے اُنکو سحر سے اور بے ہوش کیا اور سحر کرکے
سب اُنکے غرق زمین ہوا اور زمین ہی زمین چلا یہان تک کہ اسنے خیال کر لیا کہ اب لشکر سے
نکل آیا ہونگا اب جو سر زمین سے نکالا تو دیکھا کہ مین لشکر سے بہت دور نکل آیا ہون بس
اسنے نکل کر نورالزمان کو پوشیدہ کیا اور پھر سحر کرکے غرق زمین ہوا اب کی مرتبہ یہ خیمہ
آفاق مین آیا یہان بھی سب کو بیدار پایا اسنے سحر کرکے سب کو بے ہوش کیا آفاق اور اُسکی
زوجہ کو لیکر سحر کرکے زیر زمین چلا اور اُسی صحرا مین نکل کر اُنکے اوپر بھی قید سحر آراستہ کی
زبان مین سوزن دیے اُسکے بعد پوشیدہ کرکے پھر وہان سے چلا اور خیمہ مین عین الزمان
کے آیا اُنکو گرفتار کرکے لے گیا اور اُسی طور سے پہونچا کر پھر آیا اب کی مرتبہ سکندر فرخ لقا
کو لے گیا اور پھر آیا اور کوکبہ کو گرفتار کرکے لے گیا آج شب بھر مین یہ آٹھ سردارون کو

لے گیا جن مین تین ساحر تھے اور پانچ غیر ساحر جب صبح قریب ہوئی اُن سب کو تخت سحر پر ڈالکر
لامکان مین لایا سب پر قید سحر آراستہ کی اور قفس آہنی مین قید کرکے سقف مین لٹکا دیا آپ
سو رہا کہ صبح ہوئی بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے خواجہ بھی آئے کہ اُن سوداگرون
کے خیمون سے صدائے گریہ آنے لگی کیونکہ جب اُنکے ملازم ہوشیار ہوئے اور اپنے مالکونکو
نہ پایا پہلے اِدھر اُدھر تلاش کیا جب نہ ملے تو روتے ہوئے طرف دربار کے چلے داخل دربار
ہوکر بادشاہ و صاحبقران کو خبر کی کہ ہمارے سردار شب کو چوری گئے ایک مرتبہ جو آٹھ
سردارون کے غائب ہونے کی خبر آئی صاحبقران بہت پریشان ہوئے کہ یہ کیا امر ہے
کہ ایک ایک شب مین آٹھ آٹھ سردار غائب ہونے لگے تین دن تھا تین غائب ہوئے
آج آٹھ یہ کون ایسا ہے خواجہ سے کہا کہ کیا رات کو لشکر مین پہرہ چوکی کا بندوبست نہین
ہوتا ہے طلایہ نہین پھرتا ہے خواجہ نے جواب دیا کہ رات کو تو خوب بندوبست تھا بڑا انتظام
تھا ہر مقام پر پہرہ تھا طلایہ بھی پھر رہا تھا مین نے عیار بھی پہرے پر مقرر کئے تھے نہ معلوم
یہ سردار کیونکر غائب ہوئے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ اسکا سراغ لگاؤ
خواجہ نے عیارون سے کہا اُنھون نے عرض کیا بہت خوب صاحبقران نے خواجہ سے
کہا کہ لشکر اسلام کا انتظام کرو یہ بات اچھی نہین ہے خواجہ نے کہا آج سے دوسرا بندوبست
کیا جائیگا ہر سردار کے خیمہ مین ایک عیار برائے چوکسی مقرر کیا جائیگا یہ حکم صاحبقران نے
دیا کہ سانڈنی سوار برائے تلاش روانہ کیے جائین کچھ عیار شہر سمندریہ مین جائین وہانسے
خبر لائین کہ سمندر نے تو کوئی تدبیر نہین کی ہے بس خواجہ نے ضرغام سے کہا کہ تم شہر مین
جاکر خبر لاؤ ضرغام اُسوقت طرف شہر کے صاحبقران و بادشاہ کو سلام کرکے دربار سے نکل کر روانہ ہوا
کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب دربار سے اپنے مقام پر آئے خواجہ
نے دربار سے آکر پہرے والون پر بہت غصہ کیا اور پہرہ مقرر کیا سانڈنی سوار روانہ کئے طلایہ کا بندوبست
کیا کوتوال لشکر پر بہت خفا ہوئے ہر ایک نے جواب دیا کہ ہم غافل نہین ہوئے تھے نہ کوئی لشکر مین آیا
خواجہ نے آج کل سے زیادہ بندوبست کیا اُدھر کفار کے ہرکارون نے جو کہ یہان دربار مین موجود
تھے یہ خبر دریافت کرکے کہ رات کو آٹھ سردار غائب ہوئے ہین بیان کی کفار بھی حیران ہوئے کہ یہ
کون ہے اُدھر پرچہ نویس نے سمندر شاہ کو خبر بذریعہ پرچہ کے پہونچائی سمندر نے جو پرچہ اخبار دیکھا
اہل دربار سے کہا کہ آج کل لشکر اسلام مین غدر مچا ہوا ہے کل سے کئی سردار غائب ہوگئے ہین اُنکا
کہین نشان نہین ہے نہ جانے والے کا پتہ چلتا ہے مین تو خیال کرتا ہون یہ کسی میرے دوست کا
کام ہے جیسے کہ اُس زمانہ مین جب کہ آفاق مقابلہ مین لشکر اسلام کے آیا تھا اور بہت سے سردار
غائب ہوئے تھے اور زمرد گرفتار کرکے لے گیا تھا پتہ نہ چلتا تھا اُسی طور کا یہ بھی واقعہ ہے اہل دربار
نے کہا بجا ارشاد ہوا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے سمندر نے ایک حکم نامہ بنام گرداب شاہ اس مضمون کا
جاری کیا کہ جو واقعہ لشکر اسلام مین گذرا کرے ہم کو بذریعہ تحریر کے ہر روز خبر دیا کرو اور یہی حکم
پرچہ اخبار والے کے بھی نام جاری کیا راوی نے تحریر کیا ہے کہ سمندر نے یہ بندوبست کرکے دربار
برخاست کیا پھر شب ہوئی آج بہت بڑا انتظام ہے لشکر اسلام مین پرندہ پر نہین مار سکتا ہے
شام تک وہ سانڈنی سوار بھی تلاش کرکے واپس آئے خواجہ سے آکر بیان کر دیا کہ کہین سراغ نہ ملا

کہ یونکہ طریقہ ہو کہ خواجہ سہ پہرے پہر رات تک کوتوالی مین رہتے ہین جو کوئی ضرورت ہوتی ہو وہ لوگ
خواجہ سے بیان کردیتے ہین جو لوگ کہ دربار کے جانے والے نہین ہین انکی اور جو دربار
مین جاتے ہین وہ خود عرض کرلیتے ہین اتنو کہنے ضرورت ہو جو خواجہ سے عرض کرین بس سانڈنی
سواروں نے خواجہ سے عرض کی خواجہ نے سنکے ان کو رخصت کیا خود کوتوالی مین رہے پہر رات
تک بیٹھے رہے خوب پہرہ چوکی تقرر کرکے ہر سردار کے خیمہ پر ایک ایک عیار کا پہرہ مقرر کرکے
خواجہ اپنے خیمہ مین آکے آرام کیا راوی نے اس واقعہ کو تحریر کیا ہو کہ عشاق آج پھر اپنے
اوسکان سے روانہ ہوا اور جب قریب لشکر پہونچا تو اسی مقام سے تحریر غرق زمین ہوا اور
جب اسکو یقین ہوا کہ مین لشکر مین آگیا اسنے زمین فین سولنہ کرکے دیکھا تو لشکر مین بہت پہرہ چوکی
اور ہوشیاری پائی پھر وہان سے پھر زمین مین چلا آیا اور سے خیمہ سہراب مین نکلا وہان ہوشیاری
پائی سحر کرکے بے ہوش کیا سہراب کو لے گیا اس شبوخی اسی طور سے دیو سردار دیکھ لے گیا
ان مین ساحر بھی تھے اور غیر ساحر بھی جب بیچ قریب ہوئی اپنے لاسکان کی طرف چلا گیا اور سب کو
پکا کر قید کیا یہان صبح کو لشکر مین غلغلہ ہوا کہ فلان فلان سردار اپنے بستر پر سے غائب ہوگیا کوئی پتہ
نہ چلا کہ کون لے گیا رات بھر لشکر مین بہت خبرداری رہی کوئی نہین تھا وہ جو عیار ہر سردار
کے خیمہ مین بحکم خواجہ پہرے کے لیے گئے تھے ان سے خواجہ نے دریافت کیا کہ کیا واقعہ گذرا
انھون نے جواب دیا کہ ہم رات بھر جاگا کیے گرد خیمہ پھرا کیے کبھی بھی اندر خیمہ کے بھی گئے ہمنے
کسی کو نہین دیکھا کہ کون لے گیا اب تو تمام لشکر مین ہلڑ ہو ہر طرف یہی چرچا ہو ہر کارون نے لشکر کفار
کے اپنے لشکر مین جاکر یہ خبر بیان کی گرداب شاہ وزیر نے سمندر کو تحریر کیا وہان دربار مین سمندر
کے سب حاضر ہین دربار آراستہ ہو کہ عرضی گرداب شاہ کی پہونچی فرخام ثانی بحکم خواجہ
صورت تبدیل کیے ہوئے موجود تھے کیونکہ خواجہ نے کل ان کو حکم دیا تھا کہ تم دربار سمندر مین جاکر
خبر لاؤ یہان یہ موجود تھے کہ گرداب شاہ کی عرضی آئی سمندر نے بآواز بلند پڑھی اس مین تحریر تھا
کہ آج تین دن سے لشکر اسلام مین یہ آفت ہو کہ ہر شب کو سردار غائب ہوجاتے ہین لے جانیوالا
کا پتہ نہین چلتا ہو کہ کون لے گیا ہم خود حیران ہین کہ یہ کس کی کارروائی ہو چونکہ آپ کا حکم میرے نام
آیا تھا کہ جو حال گذرا کرے اسکو محرر لیا کرو یہ حال آج گذرا ہو سمندر شاہ نے جو عرضی کا مضمون
سنا اہل دربار سے کہا کہ یہ امر ابھی تک میرے اوپر ظاہر نہ ہوا کہ کس کی یہ کارروائی ہو مین خود حیران
ہون کہ وہ کون ایسا دشمن اہل اسلام کا پیدا ہوا ہو کہ اس طور سے انکی کثرت کو کم کرتا ہو عشاق
استاد سمندر نے کہا کہ اے سمندر تم کو ضرور معلوم ہوگا سمندر نے کہا کہ مجکو قسم ہو خداوند تصویر
کی جو معلوم ہو عشاق نے جواب دیا کہ خیر جو کوئی ہو حال کھل جائیگا جس طور سے عیارون
نے زمرد کوہ کو غارت کیا اسی طور سے یہ مقام بھی تباہ ہوگا اور جس طور سے زمرد قتل ہوا
ہو اسی طرح یہ بھی دشمن قتل ہوگا وہ لوگ کیا زندہ رہتے دیئے سمندر نے کہا کہ یہ امر تو ضرور
ہو فرخام نے خیال کیا کہ یہ کارروائی انکی نہین ہو خیر دیکھون تو کہ کیا ہوتا ہو جو امر ہو اسی مقام سے
ظاہر ہوگا مین تو بدون دریافت کیے ہوئے یہان سے نہین جاتا ہون یہان دربار سمندر کا
تو یہ حال ہو ادھر لشکر اسلام مین تلاطم مچا ہوا تھا ہر طرف یہی چرچا تھا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ یون
سردار غائب ہوگئے کوئی معلوم نہین کرتا ہو اب کوئی کاہے کو پہنچے لگا دربار آراستہ ہوا بادشاہ

و صاحبقران سے خواجہ نے آنکل حال بیان کیا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ یہ تمھاری غفلت سے ہوا اب تم نے بالکل لشکر کی طرف سے خیال دور کیا ہی اور تم کو کسی امر کا خیال نہین ہی بس مین تم کو حکم دیتا ہون کہ جلد اسکا پتہ لگاؤ اور اُس کو تلاش کرو ورنہ مجکو بہت رنج ہوگا خواجہ نے عرض کیا کہ یہ آپ کا گمان ہی مین بیوقوف عرض کرون کہ غلط ہی کہ مین لشکر کی خبر سے دست بردار ہو گیا ہون اور غافل ہو گیا ہون مین نے وہ وہ تدبیرین کی ہین کہ کیا عرض کرون خیر آج اور تدارک کرونگا راوی بیان کرتا ہی کہ بادشاہ نے دربار برخاست کیا ہی کچھ تھوڑی دیر تک دربار آراستہ رہا اب تو ہر ایک بعد برخاست ہونے دربار کے اپنے اپنے خیمہ مین آکر یہ فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کی جائے اُس دن خواجہ نے بہت بندوبست کیا بڑا انتظام کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس شب کو بھی عشاق نہ طائی آکر دس سردارون کو لے گیا اور بہت ہوشیاری کے ساتھ صبح کو صاحبقران کو جو خبر ہوئی خواجہ پر بہت خفا ہوئے قصہ مختصر دس دن کے عرصہ مین قریب سو سوا سو کے سردار غائب ہو گئے اور کچھ حال نہ کھلا کہ کون لے جاتا ہی صاحبقران ہر روز خواجہ پر خفا ہوتے ہین خواجہ ایک دن سے دوسرے دن زیادہ بندوبست کرتے ہین مگر کچھ کام نہین آتا ہی بس صاحبقران نے عاجز ہو کر ایک دن جب دربار آراستہ تھا سب عیار سوائے ضرغام کے اُس مقام پر موجود تھے قران بھی آئے ہوئے تھے ایک رقعہ اس مضمون کا لکھکر اڑایا کہ جو کوئی ہم کو اس راز سے آگاہ کرے یہ بیس ہزار روپیہ اُسکو بطور انعام کے مین دونگے اور یہی تقریر زبان سے بھی فرمائی بس اور عیارون نے قصد کیا تھا کہ خواجہ نے ناگہ طرف پر نگاہ نہ کی دیکھا ہر ایک اپنے مقام پر تھم گیا خواجہ نے اپنے مقام پر سے اُٹھکر وہ رقعہ لیا اور اُسکو پڑھا صاحبقران سے عرض کیا کہ اگر آپکو یہ حال معلوم ہوگا تو بیس ہزار روپیہ عنایت فرمائیگا اور سردار جو رہا ہو کر آئین تو اُسکا بھی کچھ انعام ملیگا صاحبقران نے فرمایا ضرور خواجہ نے عرض کیا کہ کس قدر فرمایا کہ بیس ہزار خواجہ نے عرض کیا کہ اُسکا بھی رقعہ تحریر فرمایئے پھر مین کوشش کرون گو کوشش کرتا تھا مگر نہ اس طور کی کہ جس سے ظاہر ہوتا صرف لشکر کا بندوبست کرتا تھا اب مین بیرون لشکر جا کر تلاش کرونگا یہ کام سوائے میرے دوسرے سے نہ ہوگا بات یہ ہی مصرعہ کہ مزدور خوش دل کند کار بیش + اب تک کوئی نفع کی صورت نہ تھی اب امید قوی ہوئی ہی مین جان لڑا دونگا صاحبقران نے اُسوقت اُس بیس ہزار کا بھی رقعہ تحریر کر کے خواجہ کو دیا جب خواجہ رقعہ پاچکے خواجہ نے چالاک ثانی و برق ثانی و قران ثالث سے کہا کہ بعد دربار کے تم ہمارے خیمہ مین آنا ہم کچھ مشورہ کرینگے ان سب نے عرض کیا کہ بہت خوب دربار آراستہ رہا راوی بیان کرتا ہی کہ ہر روز کی خبر سمندر کو معلوم ہوتی رہتی ہی بذریعہ پرچہ اخبار کے اور عرضی سے گرداب شاہ وغیرہ کی ضرغام بھی دربار مین سمندر شاہ کے ہی یہ ابھی وہان سے نہین آیا ہی اس خیال سے کہ شاید کچھ حال معلوم ہو تو تدبیر کی جائے سمندر خود حیران ہی کہ یکیا واقعہ ہی اہل دربار سے کہتا ہی کہ کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی ایسے ایسے عیار ہین وہ کچھ تدبیر نہین کرتے اور اس امر کو عیاری کر کے نہین دریافت کرتے یہان پر کچھ عیاری نہین کام کرتی ہی اسکا کیا سبب ہی سب عرض کرتے ہین کہ اس فکر مین ہونگے تدبیر کرتے ہونگے سمندر نے کہا کہ مین دریافت کرتا مگر کیا کرون جب وہ اپنے کام سے فراغت کرینگا مجکو خود تحریر کریگا اُسوقت معلوم ہو جائیگا جو ہوگا جیسے گرد نے خبر دی تھی اہل دربار نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہی بس یہان

یہ گفتگو ہر روز ہوا کرتی تھی راوی نے بیان کیا ہے کہ اُس دن جسدن صاحبقران نے رقعہ تحریر کیا اور خواجہ نے اقرار کیا اسکی بھی خبر سمندر کو معلوم ہوئی اہل دربار سے کہا کہ اب ضرور ظاہر ہوگا کیونکہ خواجہ نے صاحبقران سے اقرار کیا ہے اہل دربار نے عرض کیا کہ کیا معلوم ہوگا جب لشکر مین سے وہ لے گیا اور نہ کھلا تو زید دریافت ہونا غیر ممکن ہے سمندر نے کہا کہ دیکھو جو کچھ ہوگا وہ ظاہر ہوگا اگر مجکو معلوم ہوتا کہ فلان شخص کی کارروائی ہے تو مین ضرور خبر کرتا اسکو کہ اب خبردار ہوجاؤ خواجہ تمھاری تلاش مین آتے ہین مگر کیا کرون خیر یارا چہ از این جب اُسنے ہم سے پوشیدہ یہ کام کیا تو ہم کو کیا اہل دربار نے عرض کیا بجا ارشاد ہوا یہان دربار مین سمندر کے یہ تقریر ہوتی ہے طرغام سنا کرتا ہے بس اب سماعت ہو کہ جب بادشاہ اسلام نے دربار برخاست کیا خواجہ اپنے خیمہ مین آئے بموجب اُنکی طلب کے وہ عیار کہ جنکو خواجہ نے طلب کیا تھا حاضر خیمہ خواجہ ہوئے جب وہ عیار آئے خواجہ نے انجمن مشاورت برپا کی شمع رائے کو روشن کیا مگر سب کی عقل گل تھی کسی کی شمع عقل کچھ نور نہ دیتی تھی خواجہ نے عیارون سے کہا کہ تمھاری رائے مین کیا آتا ہے کہ یہ کس کی کارروائی ہے اور کیونکر سردار غائب ہوئے ہین اُنھون نے جواب دیا کہ ہم کیا عرض کرین کوئی امر قیاس مین نہین آتا ہے بالکل عقل گم ہے خواجہ نے جواب دیا کہ مین نے بہت سے عیار کیے خوب بندوبست کیا مگر کوئی امر پیش نہ گیا مین سب تدابیر کرکے تھک گیا کوئی کارگر نہ ہوئی گو مین نے صاحبقران سے اقرار کیا مگر کوئی امر قیاس مین نہین آتا ہے بالکل عقل حیران ہے عیارون نے عرض کیا کہ یہی حال ہمارا بھی ہے بس خواجہ نے چالاک ثانی سے کہا کہ تم لشکر مین رہو مین جاتا ہون ذرا خوب ہوشیاری کے ساتھ کام کرنا مین جاکر ذرا ادھر ادھر وغیرہ مین تلاش کرون شاید کچھ پتہ چلے چالاک نے عرض کیا کہ جہان تک ممکن ہوگا مین کوتاہی نہ کرونگا جب آپ ایسا شخص اس مقدسہ مین پریشان رہا اور کوئی صورت نہ بن پڑی تو میری کیا اصل ہے مین آپ کے حکم سے سرتابی نہین کرسکتا ہون آپ کا ارشاد بجا لاؤنگا خواجہ نے جواب دیا کہ بہانا ممکن ہو کوشش کرنا خبردار رہنا چالاک نے جواب دیا کہ سمعاً وطاعتاً جب چالاک کی طرف سے اطمینان ہوا خواجہ نے برق دوران سے فرمایا کہ تم لوگ بھی چالاک کے مددگار رہنا انھون نے عرض کیا کہ ہم خود قصد رکھتے ہین کہ جاکر تلاش کرین ہمارا لشکر مین رہنا غیر ممکن ہے خواجہ نے جواب دیا کہ خیر چالاک کالی ہے بس چالاک کو رخصت کیا ازان دو برق بھی رخصت ہوکر اپنے مقام پر آئے سامان عیاری سے درست ہوکر لشکر سے نکل کر طرف صحرا کے روانہ ہوئے کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا وقت پر بعد جانے دوران و برق کے خواجہ نے اپنے کو بانہائے عیاری سے آراستہ کیا اور اپنی صورت ایک مسافر کی بناکر سرا پہ چاک کرکے نکل گئے چالاک سے یہ کہدیا تھا کہ جو کوئی دریافت کرے تو کہدینا کہ خواجہ بہت علیل ہین اور صاحبقران کو اس حال سے آگاہ کردینا کیونکہ وہ پریشان ہونگے اور میرے دیکھنے کو آئینگے اگر لوگ میرے پاس آنے کا قصد کرین تو منع کردینا کہ خواجہ کا حکم نہین ہے بلکہ میرے خیمہ پر پہرہ مقرر کردینا کہ کوئی نہ آنے پائے خواجہ تو اُدھر کو نکل گئے اِدھر چالاک نے باہر آکر خیمہ خواجہ پر پہرہ مقرر کیا کہ اندر خیمہ کے کوئی نہ جانے پائے سوائے میرے اگر صاحبقران بھی ہون تو منع کرنا نہ اپنا جانے پائے نہ غیر خواجہ کا حکم نہین ہے سوائے میرے بس یہ تدبیر کرکے چالاک بندوبست مین مصروف

اسکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی کہ پھر اسکا حال تحریر ہوگا اب حال **خواجہ** کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ بصورت مسافر کی
بنے ہوئے لشکر سے نکلے اور باہر لشکر کے آئے انھون نے فال کھولی بس جدھر کو انکے فال نے
راے دی اُس طرف یہ پاے شاطری بارتے ہوئے روانہ ہوئے کوسون نکل گئے ایک صحراے
پُر بہار ملا اُسکے قریب دو پہاڑ بھی تھے **خواجہ** اُس صحرا کی سیر کرنے لگے وہ صحرا بہت پُر بہار تھا
ہر طرف مرغزار تھا لالہ لگا ہوا تھا **خواجہ** کو وہ صحرا بہت پسند آیا **خواجہ** ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور
فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون اور کیا عیاری کرون کہ یہ حال ظاہر ہو کہ کون سردارون کو گرفتار کیا ہی
مگر عیاری کس پر کرون کسی کا حال معلوم ہو تمام کا نشان ہو تو عیاری بھی کی جائے مذنام معلوم نہ
نشان عیاری کس پر ہو یہ فکر کرکے خیال کیا کہ یون تو بیکار رہنا بالکل عبث ہی چار پیسون کی فکر کرو
تاکہ کچھ نفع ہو یہ خیال کرکے اپنے دل مین کسوت عیاری نکالی ہاتھ کو دیکھا ہاتھ کی پشت کو تین سو
ساٹھ مکر پیش نگاہ آئے ایک اُن مین سے پسند کیا اب کسوت کو کھولا بہت سی تصویرین نکالین
ایک تصویر کو پسند کیا وہ ایک ساہوکار کی لڑکی کی تھی اپنی صورت آئینہ سامنے رکھکر اُسکی صورت
سے مشابہ بنائی بالکل فرق نہ رہا جب صورت سے مشابہ ہو چکا تو ایک لہنگا بہت عمدہ نکالا اُسکو
پہنا اور ایک شلوکہ بے جسم کیا خوب مسی لگائی پٹیان بنائین زیور پہنا سیندور کی لکیر مانگ مین دی سرمہ لگایا
ڈوپٹہ کا سنی سر سے اوڑھا اُس پر ایک دولائی اوڑھی گھونگھٹ نکالا ایک تھال برنجی اُس مین حلوا
اور کچھ ہار پھول اور ایک چوبک اُس مین روغن گاؤ پڑا ہوا بتیان پڑی ہوئین ہاتھ مین لیکر اور
سب سامان نذر زنبیل کرکے ایک طرف چھم چھم کرتی ہوئی عجب ناز و انداز سے چلی اگر عابد شب
بیدار بھی دیکھ لے تو فریفتہ ہو جائے وہ صورت بنائی تھی جو کہ عابد کش زاہد فریب تھی وہ نازک
نازک کلائیان وہ نرم نرم انگلیان وہ پھول سے عارض کہ جسکے اوپر بلبل ہزار جان سے فریفتہ ہو
وہ نورانی پیشانی اُس پر سیندور کا ٹیکا عطر سہاگ ملا ہوا وہ اونچی اونچی چھاتیان جو کہ دل عاشق
کو برباد دین وہ جوبن کا اُبھار سینہ پر غضب کرتا تھا اگر فرشتہ آسمان بھی دیکھ لے تو شکل ہاروت
و ماروت کے اس پری کی چاہ محبت مین قید ہونا گوارا کرے باوجودیکہ صاحب نفس نہین ہین اور
جو کہ نفس رکھتے ہین اُنکا کیا حال ہوگا ایسی صورت تو پیر فلک نے بھی کبھی بارین پرانہ سالی چشم
مہر و ماہ سے نہ دیکھی ہوگی جیسی صورت **خواجہ** نے اپنی بنائی تھی بس عجب انداز سے قیامت
برپا کرتی ہوئی چلی یہ تو اس صورت پر اپنے کو آراستہ کرکے ایک طرف کو روانہ ہوئی کہ اُنکا
حال پھر تحریر ہوگا اب کچھ حال **عشاق** کا تحریر ہوتا ہی

اب شمہ حال عشاق نہ طاقی مین قلم فرسائی کی جاتی ہے

راوی نازک خیال بیان کرتا ہی کہ آج جو **عشاق** سردارون کو قید کرکے لایا اپنے لامکان مین لاکر
اُنکو مثل طائرون کے قفس مین بند کیا اور خود شراب خواری کرکے سو رہا راوی نے بیان کیا
ہی کہ سب پر قید سحر ہی اور جو ساحر ہین اُنکی زبان مین سوزن ہی وہ بھی قید سحر مین مبتلا ہین زبان
بیکار ہی دوسرے کے حس و حرکت کیا کرین جنکو زمانہ گذرا ہی وہ بے ہوشی مین آئے ہین سوائے
دیکھنے کے کوئی اُن مین حالت نہین ہی خاموش بیچارے جو حال گذرتا ہی سنتے اور دیکھتے ہین
کیا کرین کہ کچھ بس نہین ہی جو تازہ گرفتار ہین وہ قفس مین سر ٹکراتے ہین رہجاتے ہین یہ اُنکے سامنے

اور سردار لاتا ہی اور گرفتار کرتا ہی اُنکا کچھ بس نہین چلتا ہی ٹکر ٹکر دیکھتے ہین اور یاد خدا کرتے ہین اسی طور سے اسنے آج بھی لاکر ساحرون کو قید کیا اور غیر سحر کو اور خود شراب پی کر سو رہا دن بھر خواب مرگ مین مبتلا رہا قریب شہ پہر اُٹھا منھ ہاتھ دھویا سب کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہی کوئی ملازم وغیرہ بھی نہین ہی جب منھ ہاتھ دھو چکا اسنے خیال کیا کہ دس دن برابر ہوئے ہین کہ مین شکار مین گیا سردارون کو اسیر کرکے لایا باتین سو یا نہین ہون گو دن کو سوتا ہون مگر نیند نہین بھرتی ہی طبیعت کسل مند ہی آج نہ جاؤن رات کو آرام لون کل دیکھا جائیگا شاید کچھ طبیعت درست ہوجائے اگر ماندہ ہوگیا تو پھر سب کام خراب ہوگا اس سے ایک دن کے نہ جانے سے کوئی ہرج نہین ہی یہ اپنے دل مین خیال کرکے خاموش ہو رہا بیٹھے بیٹھے اسکا دم گھبرایا پہلے اسنے چند جام شراب پیے کہ اُسکے نشہ سے کچھ طبیعت درست ہو مگر کچھ نہ ہوا اسنے دل مین خیال کیا کہ چلو جنگل کی ہوا کھا آئین شاید کچھ طبیعت بحال ہوجائے اسنے اُس شکار سے کپڑے پہنے جو کہ اسکے وضع کے لایق تھے ایک تخت سو طیار کرکے اُس پر سوار ہوا اور محل سے دروازہ پیدا کرکے لاسکان سے باہر آیا تخت سحر کو لیکر طرف صحرا کے چلا لالہ و گل کی سیر کرنے لگا وہ صحرا پُر بہار تھا ہر طرف لالہ زار گلہاے خودرو سے مملو تھا سہ پہر کا وقت ہر طرح پہ گل کھلے ہوئے تھے جانور درختون پر بیٹھے ہوئے چہک رہے تھے کیسے کیسے خوش آواز تھے اسکا دل جو پریشان تھا وہ بہلنے لگا یہ تخت اُڑائے کبھی اُدھر چلا لیا کبھی اُدھر یہ تو اس طور سے سیر صحرا کر رہا ہی اُدھر وہ ساہوکار کی لڑکی تھال ہاتھ مین لیے ہوئے چلی جاتی تھی کہ ایک حبشی ایک درہ کوہ سے پیدا ہوا بہت قریہ بڑی بڑی آنکھین کشادہ پیشانی سینہ چوڑا قد اور گول گول بازو ایک ڈنڈا ہاتھ مین وہ جھم جھم کی صدا سنکے بامر آیا تھا ادھر اُدھر دیکھنے لگا ایک مرتبہ اسکی نگاہ اُس نازنین افت جان خانماں آوارہ پر پڑی گو وہ حبشی اجتک کسی پر فریفتہ نہ ہوا تھا عشق و عاشقی کو بُرا جانتا تھا عاشق کو دیکھکر یہ کہتا تھا کہ بیکار یہ اپنی جان دیتا ہی اُس سے کچھ حاصل ہی اسکو پاگل خولیا ہوگیا ہی ایسے ایسے خیال کرتا تھا مگر اُس پری جمال کو دیکھکر اسکی مستانہ چال پر فریفتہ ہوا گو اسکی اس طرف پشت تھی وہ تھال لیے ہوئے اپنے رو مین چلی جاتی تھی یہ اسکی رفتار قیامت افزا نے ایک دل و ہزار جان سے فریفتہ ہوا دل کو پکڑ لیا اپنے دل کو قابو مین کرکے کہا کہ اے دل یہ کیا تیرا خیال خام ہی ایسی باتون سے کیا حاصل ہی اپنی طرف دھیان کرکسی کے اوپر عاشق ہونا تیرا کام نہین ہی مگر جب دل قابو سے نکل جاتا ہی پھر اسکا قابو مین آنا غیر ممکن ہی یہ حضرت عشق ہین انکی چڑھائی جب شور دل پر ہوتی ہی تو پھر یہ بدون غارت کئے ہوئے باز نہین آتے ہین انکو اب پند و نصیحت سے کیا ہوتا ہی یہ وہ زراعت نہین ہی جو اس پانی سے بعد خشک ہونے کے تر ہو بس جب اُس حبشی نے دیکھا کہ دل قابو سے نکل گیا اب اس پر قابض ہونا بدون اسکے وصل کے غیر ممکن ہی آواز دی کہ اے جانے والی ایک نگاہ ادھر بھی کرتی جا کہان جاتی ہو اے جان جہان و آرام دل مشتاقان کس سے وعدہ ہی اور کس سے اقرار ہی کچھ ہم سے تو کہو ہمارا دل تو تمھاری رفتار نازنے پامال کیا ذرا ٹھہر جاؤ تاکہ کچھ کلام کرکے اپنے نالایق کو تسکین دین یہ جو پکار کر اُس حبشی نے کہا اُس نازنین کے کان مین جو یہ صدا پہونچی اُسنے خیال کیا کہ یہ کون ہی جو مجھ سے مین تجکو پکارتا ہی اسکو دیکھنا چاہیے

کہ کون ہو اگر بن پڑے تو اسکو دور کرو تاکہ کچھ ہاتھ لگے یہ اپنے دل مین خیال کرکے پلٹ کر دیکھا وہ
حبشی بھی یہ صدا دیتا ہوا قریب آگیا تھا پلٹا تھا کہ ہوا سے گھونگھٹ بھی اڑا ایک برق تھی کہ چمک گئی
یا تو یہ حبشی دیکھا تھا یا صورت جو دیکھی اب تو دل بالکل قابو سے جاتا رہا یہ جھپٹ کر
قریب آگیا اور مین سے ہاتھ مین حبشی کو دیکھا اپنے دل مین کہا کہ یہ کالی بلا کہان سے آئی ہین
مجھی کہ کوئی جوان رعنا ہے یہ تو کالا دیو نکلا اسکو دیکھکر سہم گئی اور مارے خوف کے کانپنے لگی
یہ بھی اسکی ایک ادا تھی وہ حبشی یہ اسکی حالت دیکھکر کہنے لگا کہا ہے جان جہان تم کچھ خوف نہ کرو مین
کوئی بلا نہین ہون مثل تمھارے انسان ہون وہ جو سامنے پہاڑ ہے اُس مین رہتا ہون تمھاری
خلخال کی جو صدا میرے کان مین آئی تو مین نے خیال کیا کہ آجتک تو ایسی صدا اس صحرا سے نہ
آئی تھی آج کہان سے آئی مین دیکھنے کو باہر آیا تم کو جو دیکھا تو تم پر فریفتہ ہوگیا گو مین عاشقی کو بُرا
جانتا تھا ہمیشہ اس امر سے نفرت تھی مین بھی اس کوچہ سے واقف نہ تھا بلکہ جو اس راہ مین سرگرداں
تھے اُنکو مین اپنے خیال مین دیوانہ تصور کرتا تھا اور ان پر ہنستا تھا بڑا بول میرے آگے آیا
سچ کسی نے کہا ہے کہ بڑا نوالہ کھاسے بڑا بول نہ بولیے کہ وہ آگے آتا ہے وہی ہوا کہ بڑا بول
میرے آگے آیا کبھی کسی پر ایسے نہ کیا معلوم کیا ہوگیا نہ ہوا افسوس یہ میرے دل کو کیا ہوا مین نے
لاکھ چاہا کہ سنبھالون پر نہ ہوا بیقرار ہوکر تم کو صدا دی اے جان جہان مین تم پر مرتا ہون
میرے دل بیقرار کی تسکین کرو اپنے نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ کرو میرے کلبہ تاریک کو
اپنے قدم کے نور سے روشن کرو میرے دل بیتاب کے قرار مین آنے کی تدبیر کرو ورنہ مین
تمھارے فراق مین مرجاؤنگا یہ ہجر مجھ سے نہ اُٹھے گا یہ جدائی گوارا نہ ہوگی مین تڑپ تڑپ کر جان
دونگا از براے خداوند تعالے ذرا اپنے مُنھ پر سے یہ گھونگھٹ اٹھاؤ یہان کوئی نہین ہے سوائے
میرے اور تمھارے مین تمھاری صورت زیبا و شکل رعنا تو دیکھ لون یہ تقریر سنکے اُس حبشی کی
وہ نازنین بہت زور سے ہنسی اور کہا کہ او کالے دیو اپنی صورت تو دیکھ پھر مجھ پر شک پری
سے ایسے کلام کرنا کیا خوب صورت ہے کہ جسکو دیکھکر کہ آئی ہے میرے دشمنون پر تو عاشق ہو
جو اس امر کا مشتاق ہوا سکو اپنا عشق جتا جا اپنے حواس کے تا خیر لے فصاد کو بلاکر اپنے
ہاتھ پاؤن کی فصد کھلوا تجکو مالی خولیا ہوگیا ہے اپنا علاج کر یہ کلام تجکو بہت ذلیل و خوار کرینگے
مین کوئی زن بازاری نہین ہون جو تو مجھ سے ایسے کلام کرتا ہے جا اپنی بھینما سے یا ماسے یا بیٹیا
سے ایسی تقریر کر آخر کوئی عورت تیرے گھر مین ضرور ہوگی اس پر اپنا عشق ظاہر کر ابھی کوئی
میرا ساتھی آجائے تو ساری حالت کھل جائے یہ دیو عشق سر سے اتر جائے کیا خوب
باتین نکالی ہین میرے سامنے سے جا مجھے تیری صورت سے خوف معلوم ہوتا ہے ارے تو کالی
بلا کدھر سے نکل آیا کیا کوئی بھوت ہے یا پریت ہے کچھ بیان تو کر مین اپنی جرورت سے پوچھا کرتے
جاتی تھی مجکو بیکار راہ مین روک لیا ابھی کوئی دیکھ لے تو مفت بدنام ہون برادری سے اُٹھا
دی جاؤن حقہ پانی بند ہوجائے ہزارون روپیہ صرف ہون اگر میرا شوہر سُن پائے تو نہ معلوم
میرا کیا حال کرے یقین ہے جان سے مار ڈالے مین ایسی باتون سے باز آئی اب کبھی ایسی حرکت
نہ کرونگی ورنہ پشیمان ہوگا انسان کو لازم ہے کہ اپنی لیاقت کے موافق کلام کرے پھر اپنی صورت ہو
ویسی عورت پر نگاہ ڈالے اور یہ بھی خیال کرے کہ بے وارثی ہے یا صاحب وارث ہے پھر کچھ تصور کرے

یہ نہ کرے کہ جو منھ مین آیا وہ بکنے لگے ایسی باتون سے ذلت حاصل ہوتی ہے جاؤ جاؤ اپنی راہ لو کیون
اپنی آبرو کے پیچھے پڑے ہو یہ اس ادا سے کہا اور اس طریقہ سے ہاتھ اٹھا کر کہ سینہ پر سے ڈوپٹہ ڈھلائی
ہٹ گئی اور گھونگھٹ کھل گیا یہ جو عالم دیکھا وہ حبشی اور بیقرار ہو گیا اور جو یہ تقریر سنی تو رو کر یہ جواب دیا
کہ اے ماہتابان دا ے آرام دل نامبوران مین کہان جاؤن اب تو سوا ے تیرے مجکو قرار نہین چاہے
آبرو جاے چاہے رہے بدون تیرے وصل کے مین زندہ نہ رہونگا بموجب شعر عشق مین تیرے کوہ غم
سر پر لیا جو ہو سو ہو عیش و نشاط و زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو جبھے پھر پروا نہین ہے مین اپنی
جان سے ہاتھ دھو چکا ہون اب مین کہان جاؤنگا نہ تمکو جانے دونگا بس خیر اسی مین ہے کہ میرے
ساتھ میرے مکان پر چلو ورنہ مین اپنی جان دونگا ادھر تو نے قدم اٹھایا ادھر مین نے اپنے گلے
پر خنجر مارا بس اگر تم کو یہ منظور ہو تو جاؤ مین منع نہین کرتا یہان اس پری وش نے کہا کہ کیا خوب آپ
مجکو بڑے مرچے معلوم ہوتے ہین تمھاری جان جائیگی یہان اسکا نقصان ہوگا تم ایسے بہت سے
مر چکے ہین اور مرین گے یہان کچھ پروا نہین ہے اگر مین ایسے ایسے خیال کرون تو ہزارون تم سے بہتر
چاہنے والے ہین میرے شوہر کی کوئی برابری نہین کر سکتا ہے خداوند نے جو اسکو حسن دیا ہے وہ
کیا کوئی رکھتا ہوگا ارے اسکے تلوے کے برابر تو کوئی بھی نہین یہ جو اس نازنین نے کہا اس حبشی
نے جواب دیا کہ اے جان من بس تقریر ہو چکی میری طرف دیکھو اور میرے دل کو بیقرار نہ کرو مین
تیرے اوپر سے صدقہ ہو کر مرجاؤن تیری ہر ادا پر قربان ہون مین مرتا ہون اپنے شربت دیدار
سے جلاتے شراب وصل سے شاد کر اس نے جواب دیا کہ بس اپنی زبان بند کرو ورنہ بری طرح سے
پیش آؤنگی بگڑ کر اس طور سے سسکار کر کہا کہ وہ حبشی سمجھ گیا کہ یہ راضی ہے بس ہاتھ بڑھا کر گھونگھٹ
الٹ دیا گھونگھٹ کا الٹنا تھا کہ ایک بجلی چمکی اور ایک نور پیدا ہوا اسکی روے زیبا سے کہ جسکی
بسبب سے وہ حبشی ایسا خود رفتہ ہوا کہ اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہا بیقرار ہو گیا دل نے
تقاضا کیا کہ گلے سے لگا کر دو چار بوسہ لون کچھ نخل قد سے ثمر حاصل کرون دست گستاخ کو کسی
اور جانب دراز کرون یہی ثمرہ اس باغ عشق سے ہاتھ آئے یہ تصور کر کے یہ شعر پڑھتا ہوا
بڑھا شعر دوستی کا ہو زمانہ مین بھروسا کس پر + تو مجھے چھوڑ چلا اور دل شیدا کس پر + دیدہ یا تیری
مریضونکو خدا نے بھی جواب + اب بھولے ہوئے بیٹھے ہین سیخا کس پر + فتنہ پرداز فسون ساز
ستمگر عیار + ہاے افسوس کہ دل آیا بھی تو آیا کس پر + بس قریب آکر لپٹ جانے کا قصد کیا تھا
کہ اس نازنین کا جب گھونگھٹ اس حبشی نے الٹا تھا تو پہچان لیا تھا جیسے اسنے قصد لپٹ
جانے کا کیا کہ اسنے اپنی بائین آنکھ دکھائی کچھ ایسے نشانی پائی کہ وہ حبشی سر جھکا کر پیچھے ہٹا اور
شرمندہ سا ہو کر رہ گیا کہ اس نازنین نے کہا آیئے بوسے لیجیے جی مین موجود ہون اور کسی طرف
ہاتھ بڑھایئے کچھ سہاس فرمایئے یہ عادت آپکو کب سے ہوئی معلوم ہوا صحرا مین آپ
اسی واسطے رہتے ہین اکہ دو کر کی خیر سناتے ہین واہ کیا خوب نہ دیکھا نہ بھالا جو چاہا وہ کرنے
لگے ایسی مستی اچھی نہین ہوتی ہے کچھ بدنامی کا بھی خیال نہ کیا اگر دراصل کوئی زن بازاری
ہوتی آپ اسکی ضرور لے دے کرتے ذرا ہوش و حواس سے کام کیا کیجیے اپنے برائے کو
خیال کر لیا کیجیے اگر مین نہ اپنے کو ظاہر کرتا تو آپ نے اپنی جوانی کی امنگ ظاہر کی تھی تم تو
ایسے نہ تھے اور سب تو صحبتے باد معاش رہین مگر اجتک تمھاری کوئی حرکت ایسی نہ سنی نہ دیکھی

معلوم ہوا کہ آپ کو دوسری علت ہے آپ کو مرد و عورت مین ابھی تک تمیز نہ ہوئی اس طور سے جو اُس نازنین نے کہا تھیر وہ حبشی اور خفیف ہوا اور سر کو جھکا کر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اُستاد معاف فرمائیگا مین کیا کرون آپ نے اپنی صورت ایسی بنائی ہے کہ میری کیا اصل ہے کوئی نہین پہچان سکتا ہے اُستاد اس طور کی صورت پر نہ طیار ہوا کیجیے دل دیکھکر بیقرار ہوتا ہے جواب دیا کہ بسم اللہ مین موجود ہون آیئے بوسے لیجیے پستان ملیے یہ حاضر ہین کیون آپ اپنے دل کو مارتے ہین اُسکی بیقراری کو برطرف فرمایئے معلوم ہوا کہ اب آپ کو دوسرا بھی شوق ہوا ہے یہی سبب ہے جو آپ صحرا مین رہتے ہین مین تو صاحبقران سے کہونگا یہ جو تقریر کی تب اُس حبشی نے کہا کہ استاد لاحول ولا قوت الا باللہ یہ آپ کیا فرماتے ہین کیا مین کوئی دیوانہ ہون مین کیا عرض کرون کہ جیسی اسوقت آپ صورت بنائے ہوئے ہین اگر عابد شب زندہ دار بھی دیکھ لے تو اسکے بھی وضو شکست ہو جائین بجادۂ عبادت کو سلام کرے نماز مین فرق آئے قنوت ٹوٹ جائے بجائے سورہ کے شعر عاشقانہ پڑھنے لگے مثل قیس و فرہاد کے سرگردان پھرے فرشتہ جو کہ نفس امارہ نہین رکھتے ہین وہ اگر دیکھ لین تو ہاروت و ماروت آپ کی چاہ زنخدان مین ہزارون کنوئین جھا کین آسمان پر نہ جائین عبادت خدا ترک کرین تو مین کیا چیز ہون تب تو جواب دیا کہ کیون کیا صورت بنائی ہے جواب ملا کہ مین نے تو عرض کیا اور کیا عرض کرون اسکا مزہ کوئی میرے دل سے پوچھے مگر آپ نے غضب کیا تھا پہلے سے کیون نہ آگاہ کیا کہ مین ایسی حرکت کبھی نہ مرتکب ہوتا اگر ایک منٹ آپ اور نہ خبردار کرتے تو مین کیا عرض کرون جو مین حرکت کرتا جواب دیا کیا کرتے بوسہ لیتے اور سینہ پر ہاتھ پھیرتے اور کیا کرتے کوئی دوسرا امر تو کرتے نہین مین نے خود تم کو نہین پہچانا تھا کیونکہ گھونگھٹ کی آڑ تھی جب تم نے گھونگھٹ اُلٹا تب مین نے تم کو پہچانا مین خاموش ہو رہا کہ دیکھون کیا کرتا ہے یہ بھی پہچانتا ہے یا نہین جب تم دوسرے قصد سے میرے قریب آئے اور مین نے تمھارے تیور بدلے مین نے خیال کیا کہ اسنے آج کنوٹڈا کیا مین نے اپنی آنکھ کا تل دکھایا بارے تمھاری نگاہ اُسپر پڑی تم ہوشیار ہوئے مین نے آجتک تم کو اس قدر بیقرار نہ دیکھا جیسا آج دیکھا خیر دل ہی تو ہے میان آج تم نے تو غضب کیا تھا جواب دیا کہ استاد اسقدر نہ شرمندہ فرمایئے اب مین بہت خفیف ہوتا ہون راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ حبشی قران ثالث تھا جب خواجہ کے خیمہ سے خواجہ سے رخصت ہو کر چلے تھے تو لشکر سے نکل کر اس صحرا مین آئے اپنے کو ایک حبشی ساحر کی صورت پر طیار کیا اور اس درے کوہ مین اس خیال سے ٹھہرے کہ شاید کچھ پتہ ملے کہ چھم چھم کی صدا آئی پاس صدا پر نکل آئے یہ امر تھا دیہ خواجہ تھے جو کہ ساہوکار کی لڑکی بنکر چلے تھے جب گھونگھٹ اُلٹا ہے تب خواجہ نے پہچانا ادھر قران دوسرے قصد سے چلا کہ خواجہ نے خیال کیا کہ یہ مرد قوی ہیکل ہے اور اسوقت بہت بیقرار ہے کہین ایسا نہ ہو کہ دوڑ کر خوب بوسے لے اور گلے سے لگائے تو خرابی ہو کنوٹڈے ہو جاؤ ہمیشہ اس سے چھپو اس یہ خیال کر کے اپنی بائین آنکھ کا تل دکھایا کہ جسکو قران دیکھ ہٹ گئے اور شرمندہ ہوئے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا تھا لاحول ولا قوت الا باللہ اگر اُستاد اپنے کو ظاہر کرتے تو بڑی خرابی ہوئی تھی ایسے دل کی ایسی تیسی کہ جو شرمندہ کرے مگر کس غضب کے ہیے ہین کہ مجھ ایسا سخت قلب یون بیقرار ہو گیا اور دوسرا قصد کیا ادھر خواجہ نے خفیف کرنا شروع کیا تھا یہ اور گلا جاتا تھا عرق خجالت مین عرق ہوا جاتا تھا کہ کیا بیہودہ حرکت مجھ سے ہوئی تھی اُسکو خیال کرتا ہے اور

شرمائے جاتا ہی جب خواجہ نے دیکھا کہ قران فرط شرم سے مواجاتا ہی ہنسکر فرمایا کہ اے قران تم اس قدر
خجل کیون ہوتے ہو مین دل لگی کرتا ہون یہ مجکو یقین ہی کہ تمنے مجکو پہچانا نہ تھا ورنہ تم کبھی ایسی حرکت
کے مرتکب نہ ہوتے مین تمھارے افعال سے بالکل واقف ہون اور اسی قران ہر وقت دل پر کسی
قابو نہین ہی تم کو کیا معلوم تھا کہ مین ہون تم نے جانا کوئی نازنین ہی بس اب مجھ شرماؤ یہ بتاؤ کہ تم یہان
کہان قران نے اپنی حالت بیان کی خواجہ سے قران نے عرض کیا کہ استاد آپ کہان اس
صورت پر طیار ہوکر جاتے ہین کیا کسی مقام پر پتہ لگا ہی خواجہ نے کہا کہ نہین مین نے یہ صورت تو محض
کچھ پیدا کرنے کے لیے بنائی ہی تاکہ کچھ مل جائے جیسے تم نے فریب کھایا تھا اسی طرح شاید کوئی اور دھوکا
کھائے ورنہ ابھی تک تو کہین پتہ بھی نہین ملا یہ کہکر ساری حالت اپنے آنے کی بیان کی خواجہ قران
سے ہنس ہنس کر باتین کر رہے تھے قران خواجہ سے اتفاق زمانہ سے عشاق نوطائی اپنے تخت
سحر پر بیٹھا ہوا اور تخت سحر کو اڑائے ہوئے خرامان خرامان صحرا کی سیر کرتا ہوا چارون طرف نگاہ دوڑاتا
ہوا چلا آتا تھا کہ ایک مرتبہ اسکا گذر اس صحرا مین بھی ہوا اور اسکی نگاہ ان دونون پر پڑی اسنے دیکھا
کہ واہ کیا قدرت خداوندی ہی کہ پہلوے دیو مین پری ہی یا پہلوے گل مین خار یا زاغ و بلبل کا ساتھ ہی
یا ماہتاب کو ابر سیاہ نے گھیر لیا ہی اس نے اپنے دل مین خیال کیا لقدرت ہی اسکی کہ یہ حبشی اور یہ نازنین
کیونکہ اسنے دیکھا کہ ایک مرد حبشی قوی ہیکل گران قد کھڑا ہوا ہی اسکے روبرو ایک نازنین نازک
بدن گل پیرہن نازک اندام سر سے پاؤن تک زیور مین غرق ایک تھال ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑی ہی
اور ہنس ہنس کر باتین کر رہی ہی اسکو رشک ہوا کہ یہ حبشی کیا خوش تقدیر ہی کہ اسکو ایسی نازنین
نصیب ہوئی اور یہ نازنین کیا بدتقدیر ہی کہ ایسے حبشی پر عاشق ہوئی ہی یہ اپنا اپنا تقدیر ہی ایسی
تقدیر خداوند نے ہمارے کی کہ ہم پر ایسی نازنین کو عاشق کرتا اس حبشی کی ہیبت کیا ہی کہ ایک
لنگ باندھے ہوئے ہی اور ایک گز کپڑا پہنے ہوئے سر پر مونڈا سا بندھا ہوا ہی کچھ مال دار بھی
تو نہین معلوم ہوتا ہی نہ معلوم نازنین اسکی کس بات پر عاشق ہی اگر اسکو کہا جائے کہ وہ جو عاشق ہی
تو اسکی نازک اندامی اور خوبصورتی پر یہ کس بات پر فریفتہ ہی وہ تو ایسی صورت نہین رکھتا ہی کہ
کوئی اس پر فریفتہ ہو کس طور خوش ہو ہوکر باتین کر رہی ہی اور وہ بھی کیا خوش ہی اگر وہ خوش
ہی تو بجا خوش ہی کہ اسکو ایسی نازنین ملی ہی یہ ایسے ایسے خیال کر رہا تھا اور تخت بالائے ہوا روکے
ہوئے کھڑا تھا اب جو اسنے یہ نگاہ غور دیکھا اور نظر خریداری سے دیکھا تو ایک تیر عشق لگا کہ اسکے
قلب و جگر کے پار ہوگیا اسنے اف کرکے اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا اور کلیجہ پکڑ کر رہگیا کہنے لگا اپنے
دل سے کہ اب تو جو کچھ ہو مین تو اسکو اسکے پاس سے اٹھائے لیتا ہون یہ حبشی میرا کیا کریگا کیونکہ
مجھسے اسکے فراق مین صبر نہ ہوگا یہ اپنے دل سے کلام کرکے جھولی پر ہاتھ ڈالا اس مین سے ایک
پنجہ نکالا اس پر سحر کرکے بڑاق سے پھینکا اور کہا کہ اس نازنین کو اٹھالا جو کہ اس حبشی کے روبرو
کھڑی ہوئی باتین کر رہی ہی بڑاق سے بجلی چمکی کہ جس کے سبب سے اسکی اور اس حبشی کی
آنکھ مین چکاچوندسی ہوکر رہگئی ادھر وہ پنجہ اس نازنین کی کمر مین آکر چمٹا اور اسکو لیکر طرف آسمان
کے چلا وہ چلائی کہ اے میرے عاشق کوئی مجکو طرف آسمان کے لیے جاتا ہی جلد میری خبر لے
مین یہ تجھ سے کہتی تھی کہ کوئی نہ کوئی آفت آئیگی دیکھ کوہ مین چلو مگر تم نے نہ مانا کہا کہ تھوڑی
دیر تو ہوا کھالین خوب ہوا کھائی مجکو ہاتھ سے گنوایا مین تیرے قربان جلد میری خبر لے اور مجکو

اس آفت سے بچا قران نے جلدی سے آنکھین مل کر دیکھا تو کیا نظر آیا کہ کوئی خواجہ کو بالاے آسمان لیے جاتا ہی پیچھے کو دے جست کی مگر کچھ نہ ہوا وہ پنجہ سن سے لیکر بالاے ہوا جا کر غائب ہو گیا یہ مایوس ہو کر رہگئے اگے بنائے کچھ نہ بنا انکو بڑا افسوس ہوا کہ خواجہ میری ذات سے مبتلاے بلا ہوئے نہ مین روکتا نہ وہ تھمتے نہ اس آفت مین مبتلا ہوتے نہ معلوم کوئی دوست لے گیا ہی یا کوئی دشمن خدا جانے خواجہ کی اسیری کا مین سبب ہوا وہ اپنے دل مین کیا کہتے ہونگے ہزارون باتین سناتے ہونگے اور لعن و تعرین کرتے ہونگے مین کیا جانتا تھا کہ یہ نازنین خواجہ ہین اگر مین جانتا تو کبھی نہ روکتا یہ بدنامی میرے مقدر مین لکھی ہوئی تھی لاحول ولا قوۃ جب معلوم ہو گیا تھا تو پھر مین کیون بات کرنے لگا کیا فاش خطا ہوئی خیر خدا انکا مالک ہی اگر دوست لے گیا ہی تو کوئی مقام خوف نہین ہی ہان اگر دشمن لے گیا ہی تو خدا کے سپرد کیا کیونکہ وہی سب کا مالک ہی اور حافظ قران یہ کہکر دندا پکڑ کر ایک طرف کو سر جھکائے ہوئے چل کھڑے ہوئے کہ اگر برق کہین مل جائے تو اس سے خواجہ کا حال کہین اور کہین کہ اس صحرا سے بھاگو آسمان پر سے بلا آتی ہی اٹھائے جاتی ہی اگر اسکی سلاح ہو تو خواجہ کی تلاش مین جائین کہ کون لے گیا ہی اس مقام پر تو ٹھہرنا نہ چاہیے کیونکہ یہ مقام بہت مخدوش ہی نہ کچھ سان تھا نہ گمان ایک مرتبہ برق چمکی پھر جو آنکھ کھولی تو خواجہ کو بالاے ہوا دیکھا قران ثالث ایسے ایسے خیال کرتے ہوئے اسی صحرا مین ایک طرف کو جاتے ہین تلاش مین برق ثانی کے انکو تو ادھر روان رہنے اب حال خواجہ کا سماعت فرمایئے وہ پنجہ جو انکو لیکر چلا یہ چلاتے رہگئے اسنے ایک نہ سنی سن سے بلند ہو گیا یہ چمکنے سے اور تموج ہوا سے بے ہوش ہو گئے تھے کہ اس پنجہ نے لاکر عشاق کے پاس تخت پر پہونچا دیا عشاق نے اس نازنین کو دیکھکر ایک آہ کی مگر خوش ہو گیا تخت پر لٹایا اور کچھ گلاب وغیرہ سحر سے پیدا کر کے چھڑکا کہ اسکو ہوش آیا تو آنکھ کھولکر دیکھا کہ ایک ساحر بیٹھا ہوا ہی مین اسکے برابر لیٹا ہون اب جو غور کرکے دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو عشاق نہ طباقی ہی بس نورا آنکھ بند کر لی اور کہنے لگی کہ یہ کیا خواب ہی مین تو مری ہوئے اپنے معشوق سے دہم عاشق سے کلام کر رہی تھی کہ یکایک کوئی چیز میری کمر مین پڑی کہ مین اسکے سبب بلند ہوئی مین بے ہوش ہو گئی شاید خواب دیکھ رہی ہون مین ایسے خواب سے باز آئی مین اپنے عاشق کی خواستگار ہون یہ کیا خواب پریشان ہی یہ جو اس نازنین نے کہا عشاق نے جواب دیا کہ اے جان من و اے معشوق من یہ خواب نہین ہی بلکہ عین بیداری ہی تو ذرا ہوشیار ہو اور خبردار ہو اٹھکر بیٹھ تو مین تجھ سے حال بیان کرون یہ جو خواجہ نے اسکی زبانی سنا فورا آنکھ اکر اٹھ کھڑے ہوئے اور آنکھ مل کر کہنے لگے کہ تو کون ہی تو نے کیونکر مجکو میرے عاشق سے جدا کیا یہ کیا ظلم کیا تو نے کیا وہ میرے فراق مین تڑپ کر مر جائیگا ارے جلد مجکو اسکے پاس پہونچا دے ورنہ مین اپنی جان دونگی تو نے مجکو میرے دل سے جدا کیا ہی یہ کیا کیا ہی تو بڑا ظالم معلوم ہوتا ہی یہ جو اسنے کہا عشاق نے جواب دیا کچھ غم نہ کر اب تیری اور اسکی ملاقات غیر ممکن ہی میری طرف دیکھ مین تیرے اور عاشق کے بیچ مین تجکو اپنی جان کے برابر رکھا کرونگا کیون اسقدر گھبرائی ہی ارے اپنے کو دیکھ اور اسکو دیکھ تو میری جمال وہ دیو خصال تو حسن مین طاق وہ بدصورتی مین عشرہ آفاق وہ سیاہ رنگ تو مثل پری کے شوخ و شنگ کہین بھی آجتک دیو و پری مین وصل ہوا ہی کبھی بھی خار برابر گل کے بیٹھا ہی یہ کیا تیری حرکت ہی یہ کون سی لیاقت ہی کہ تجھ ایسی پری ایسے بدصورت پر فریفتہ ہو اری میرے وصل کو قبول کر مین تجکو تمام دنیا کی نعمتون سے کامیاب کرونگا یہ تقریر جو اسنے کی اب خواجہ نے اپنے

درست کرکے اور سب طرف سے اپنے کو پوشیدہ کیا اُس سے ہٹ کر بیٹھے اب جو دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو
عشاق نہ طاقی ہی بڑا ساحر ہی دیکھیے کیا ہوتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہی سردار دن کو بھی اٹھا لاتا ہی شکر
ہی خیر معلوم ہو جائیگا نہ معلوم اسکا مکان کہان ہی اور کہان رہتا ہی اگر خدا نے چاہا تو اُسکو تو قتل کیا
یہ میرے ہاتھ سے اب بچکر کہان جاتا ہی یہ تصور دل مین کیا اور دل سے کہا کہ اُس دن تو سمندر
نے آکر بچا لیا اب ضرور اسکی قضا ہی یہ خیال کرکے ایک مرتبہ نیچے جھک کر دیکھا اور آہ کی اُسنے
جواب دیا کہ ای جان سن کیون اپنے کو ہلاک کرتی ہی اری وہ میرے قابل نہ تھا وہ تو ایک کالی
بلا ہی تو اپنی طرف دیکھ اور اُسکی صورت دیکھ یہ کیا عضب ہی کہ تو اپنی جان دیے دیتی ہی اُسنے
جواب دیا کہ یہ تو کیا بیہودہ کلام کرتا ہی کیا تو نے نہین سُنا ہی کہ کسی نے مجنون سے کہا کہ لیلےٰ
تو ایک بدصورت عورت ہی تو کس بات پر اُسکے مرتا ہی یہ سُنکے مجنون نے ایک آہ کی اور جواب دیا
کہ لیلےٰ را بہ چشم مجنون باید دید اگر تو میری آنکھ سے دیکھے تو تجھے معلوم ہو بس تیری نگاہ مین
وہ بدصورت ہی میری نگاہ سے دیکھ اور میرے دل سے اُسکا حال دریافت کر نہ معلوم
کہ میرے قلب پر کیا گذرتی ہی تجھے اس درد کی کیا لذت اُس قلب سے دریافت کر کہ جسکے
اوپر یہ مصیبت پڑے گل کی جدائی کو دل بلبل سے پوچھ اور فراق یار کو دل عاشق سے
دریافت کر یہ تو بیکار کہتا ہی جس پر یہ مصیبت پڑتی ہی وہی خوب اسکا مزا جانتا ہی جس پر نہ
پڑی ہو وہ کیا جانے میرے دل سے اس لذت کو دریافت کر مین ضرور اُسکے فراق مین تڑپ
تڑپ کر مثل بلبل کے جو کہ قفس مین گل سے جدا کرکے بند کی جائے وہ بہت بیقرار ہو اور
صیاد پر رحم کے اُس پر ظلم ہون وہ کنج قفس مین اپنی جان دے اُسی طور سے یہ آفت
کبھی میرے اوپر نہ آئی تھی جب سے میری شادی اسکے ساتھ ہوئی تھی مین کیونکر نہ محبت
کرتی اور کیونکر نہ عاشق ہون کیونکہ میرے بزرگون نے میرا ہاتھ اُسکے ہاتھ مین دیا ہی یہ
انس و الفت قدیمی ہی جو کہ زن و شوہر مین ہوتی ہی مین اس جدائی سے اپنے کو ہلاک کرتی
اُسنے جواب دیا کہ ای جان سن اب تو اس محبت کو ترک کر اور اُسکے خیال کو اپنے دل
سے دور کر نہ تو اپنے والدین سے ملیگی نہ اُس سے اب یہ امر محال ہی یہ بتا کہ تو جاتی کہان
تھی اُسنے کہا کہ مین اپنے شوہر کے ساتھ پیا کو جاتی تھی یہ صحرا اچھا معلوم ہوا مین اور
سیر کرنے لگی کہ یہ آفت آئی اب تو جلد بتا کہ تو کون بلا ہی جو تو نے یہ ظلم میرے اوپر کیا
ہی عشاق نے کہا کہ ای آرام دل ناصبور میری اصل حالت یہ ہی کہ مین ایک ساحر
ہون میرا نام عشاق نہ طاقی ہی مین صحرائے نہ طاق مین رہتا ہون اُسنے یہ سُنکے کہا
کہ کیا وہان تو طاق ہین اُسنے جواب دیا کہ نہین اُس مقام کا نام ہی جواب دیا ہان مین
سمجھی خیر بیان کر و عشاق نے کہا کہ مین نہ طاق سے اپنی نانی کو لیکر یہان آیا تھا
برائے علاج کہ وہ علیل تھی یہ خیال کیا تھا کہ وہان ایک حکیم ہین مین جاکر اُنکا علاج
کرون تاکہ نانی کو صحت ہو یہ مجکو نہ معلوم تھا کہ یہان لشکر اسلام اُترا ہوا ہی اور سمندر شاہ
سے مقابلہ ہو رہا ہی اگر یہ معلوم ہوتا تو مین کبھی نہ آتا جب یہان آیا حکیم صاحب کو سمندر شاہ
نے طلب کیا بسبب لشکر اسلام کے آنے کے حکیم صاحب بھی گوشہ نشین ہوئے
ہین بس اُنکی صورت بنکر لشکر اسلام کا عیار آیا وہ بڑا مکار ہی اُسنے قصد کیا تھا کہ میری

نانی کو قتل کرے اُس نازنین نے کہا کہ عیار کس کو کہتے ہین اور وہ دوسرے کی صورت کیونکر بنا
عشاق نے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ بالکل نادان اور ناسمجھ ہی یہ کچھ نہین جانتی ہی جواب
دیا کہ اے جان من عیار بھی ایک انسان کی قسم سے ہی مثل ہمارے اور تمھارے وہ بھی آدمی
ہی اُسنے جواب دیا کہ مین یہ سمجھتی تھی کوئی جانور ہوتا ہی یا کوئی دیو ہی کہ دوسرے کی صورت
بن جاتا ہی **عشاق** نے کہا کہ وہ آدمی ہی یہ بھی ایک پیشہ ہی کچھ دوا لگا کر دوسرے کی
صورت بن جاتے ہین کبھی عورت بھی مرد ایسے بنتے ہین کہ کوئی پہچان نہین سکتا ہی خیر اس
سے کوئی غرض نہین ہی وہ تو میری نانی نے اُسکو سحر کے سبب سے پہچان لیا اُسنے جواب دیا
کہ تم تو کہتے تھے کہ کوئی پہچان نہین سکتا ہی پھر کیونکر پہچان لیا جواب دیا کہ سحر سے سب حال
معلوم ہوجاتا ہی اُسنے کہا کہ اب معلوم ہوا بس **عشاق** نے کل حال بیان کیا اپنا ذلیل ہونا
اپنا ابرسحر جاکر لانا اُسکا برباد ہونا سمندر کا مین دست پر پہونچنا اور اُسکے ہاتھ سے جان کا
بچنا ہمراہ **سمندر** کے آنا دربار مین اُس سے رخصت ہوکر اپنی نانی کو لیکر روانہ ہونا طرف
ہفت طاق کے راہ مین خیال آیا کہ خالی جانا بدون اہل اسلام کو زک دیے ہوئے بیکار ہی
اپنا لاسکان طیار کرنا اُس مین قیام کرنا شب کو جاکر سردارون کا لشکر سے اُٹھالانا بیان کیا
کہ اب مین اُسی لامکان مین رہتا ہون آج میرا ارادہ ہی کہ مین لشکر مین نہ جاؤن کیونکہ کئی
شب سے جاگ رہا ہون اسوقت اسی قصد سے بیٹھا ہوا تھا کہ آج شب کو چین سے بسر
کرونگا کل سے پھر جاؤنگا کہ دل گھبرایا تخت سحر پر سوار ہوکر برائے سیر نکلا کہ صحرا کی سیر
کرون سیر کرتا ہوا ادھر آنکلا تم کو اس حبشی کے ہمراہ کلام کرتے دیکھا بڑا عجب ہوا میرا
دل تم پر آیا تم کو سحر سے اُٹھالیا اب اُسی لامکان مین جاکر رکھونگا وہان سب سامان
راحت موجود ہی تمھارے ساتھ عیش و راحت بسر کرونگا اب تم اُسکا خیال اپنے
دل سے دور کرو اور میری محبت کو اپنے قلب مین جگہ دو مین تم پر جان و دل سے عاشق
ہون میرے حال پر رحم کرو یہ جو تقریر اُسنے سُنی اپنے دل مین کہا کہ اب معلوم ہوا کہ انکی
کارروائی تھی بھلا کیونکر پتہ چلتا خیر خدا نے اپنا فضل کیا کہ یہان تک پہونچایا اب انجام
اچھا معلوم ہوتا ہی ضرور کوئی نہ کوئی سبیل اُن سب کے رہائی کی نکلے گی اسکے قتل کا
زمانہ قریب آیا یہ خیال دل مین کرکے ایک آہ کی اور کہا کہ اے **عشاق** تونے مجکو کسی
طرف کا نہ رکھا کیونکہ اُس میرے عاشق سے یون جلا کیا کہ جو میرے ساتھ اپنی زندگی
بسر کرتا تمھارا کیا اعتبار جب تم کہتے ہو کہ ایسے عیار دشمن ہین وہ ضرور تلاش کرکے یہان
بھی آئینگے اور ضرور تمھارے قتل کی تدبیر کرینگے **عشاق** نے کہا کہ اے **ملکہ** تم اسکا
نہ خوف کرو اب کوئی مجھ تک نہین پہونچ سکتا ہی اول تو مکان مین نے درمیان زمین و
آسمان کے بنایا ہی دوسرے اُسکا دروازہ نہین ہی تیسرے یہ حال میرا کسی کو معلوم
نہین ہی پھر اب تم کو میرے کہنے سے معلوم ہوا ہی تیسرا نہین جانتا ہی تم یہ چاہو گی نہین
کہ مین قتل ہون اُس نازنین نے جواب دیا کہ تم نے تو مجکو کسی قابل نہین رکھا اب
سوائے تمھارے ہمارا کیا سہارا ہی جو کچھ ہو تم ہی ہو مین کیا کرسکتی ہون جو میرے
مقدر مین تھا وہ ہوا میرا عاشق ضرور میرے فراق مین اپنا حال تباہ کریگا اور مین اُسکی

مضارعت مین عشاق نے کہا کہ اے ملکہ تم اب اسکا خیال نہ کرو میری طرف اپنا دل لگاؤ کیونکہ اب اُس سے ملاقات ہونا محال ہی جواب دیا کہ ہان اب سوائے اس امر کے کیا ہوگا جو گذرگی وہ گوارا کرینگے یہ کہکر خاموش ہورہی عشاق بہت خوش خوش تخت سحر اُڑائے ہوئے اُس نازنین یعنی خواجہ سے باتین کرتا ہوا چلا جاتا ہی راوی اسی سیر صحرا مین مشغول اُس تقلی نازنین کے مصروف ہی اب حال قران کا تحریر ہوتا ہی کہ جب وہ پنجہ خواجہ کو اُٹھا کر طرف آسمان کے لیگیا قران مایوس ہوکر افسوس کرتے ہوئے ایک طرف صحرا کے چلے تھے پہ چلے جاتے تھے کہ ایک مرتبہ ایک طرف سے پھر صدائے چھم چھم آئی اُنھون نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی کیا خواجہ پھر آگئے اب جو دیکھا تو ایک درے پہاڑ سے ایک نازنین مہ جبین مہر نگین کارچوبی لنگا پہنے ہوئے گلنار دوپٹہ سر پر دھانی محرم کرتی دونون پستانین مثل انار کے یا حباب کے سینہ پر نمودار آنکھون مین سرمہ دیا ہوا ناک مین نتھ پیشانی بنی ہوئین سر سے پاؤن تک زیورین غرق بڑے ناز و ادا سے درے کوہ سے نکلی طرف صحرا کے چلی جیسے نگاہ قران کی اُس پر پڑی دل پکڑ لیا اور کہا کہ یہ تو اُس سے بھی زیادہ شوخ و شنگ ہی وہ تو استاد تھے یہ کون ہی ذرا اسکو بھی دیکھنا چاہیے آواز دی کہ اے جانے والی ذرا ادھر بھی ایک نظر عنایت ہم تمھارے مشتاق ہین اُسنے خیال بھی نہ کیا کہ پھر قران نے صدا دی اب کی اُسنے پلٹ کر دیکھا کہ حبشی پکارتا ہی منھ پھیر لیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب اُسنے ادھر منھ کیا تھا تو ایک اُسکے چہرہ سے نور پیدا ہوا تھا اور ایسی پاکیزہ صورت تھی کہ جسکو دیکھکر قران از حد بیقرار ہوا بس جب اُسنے دیکھا کہ حبشی ہی فوراً اپنے پیر کا انگوٹھا دیکھا اشارہ یہ تھا کہ پاپوش بولتے ہی جا اپنی راہ لی اس کالی صورت پر یہ اغماز یہ اُسکی شرارت قران کو اور پسند آئی دل نہایت بیتاب ہوا مثل شعلہ جوالہ کے یا سیاہ آندھی کے لپک کر اُسکے قریب آگیا اور کہا کہ کدھر جاتی ہو میرے دل کو لیکر مین تو نہ جانے دونگا کہ اُسنے یہ نگاہ پھر قران کی طرف دیکھا ادھر قران نے جو اُسکی طرف دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ تو برق ثمانی ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ جس طرح سے برق قرمی پر عورت کی عیاری ختم ہی اور عورت خوب بنتا تھا اُسی طور سے برق ثمانی بھی خوب عورت بنتا ہی اسی سبب سے اُسکو برق ثمانی خطاب ملا اور اُسی مرتبہ پر فائز ہوا بس قران نے پہچان لیا مگر یہ خیال کیا کہ اسکو ستاؤ ادھر برقی نے بھی قران کو پہچان لیا کہ یہ حبشی قران ثمالث ہین مگر ظاہر نہ کیا قران نے کچھ روا نہ کی جھپٹ کر اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور قصد کیا کہ بوسہ لون کہ برقی نے کہا کہ ہائین بھائی قران یہ کیا یہ کیا تم کو اپنے بیگانے مین تمیز نہین ہی ایسے بے بہرہ ہوئے یہ کون حرکت ہی قران نے کہا کہ کیسا اپنا اور کیسا بیگانہ مین بہت بیقرار ہون دل کسی طور سے نہین مانتا ہی مین ضرور اپنی خواہش پوری کرونگا یہ کہکر قصد کیا کہ گلے سے لگاؤن کہ برق نے کہا کہ بھائی قران ہین ہون برق ثمانی ذرا ہوش مین آؤ یہ کون سی حرکت ہی کوئی ایسا مطیع نفس امارہ نہین ہوتا ہی یہ جو برق نے کہا تو قران نے جواب دیا کہ لاحول ولا قوۃ نہ معلوم میرے دل کو کیا ہوگیا ای برق تم نے تو ایسی صورت بنائی تھی کہ اگر تم نہ ظاہر کرتے تو مین ضرور بوسہ لیتا اور دست کشاخ کو دراز کرتا کیونکہ میرا دل بہت بیقرار تھا یہ دو حرکتین

مجھسے ہوئین پہلی حرکت سے تو مین بہت شرمندہ ہون **برق** نے کہا کہ تم بڑے بدمعاش ہو
مجکو کنوئنڈا کیا تھا **قران** نے کہا کہ ضرور ایسا ہوتا مین تم کو کود مین اُٹھاکر فلان درے مین
لے جاتا میرا جو جی چاہتا وہ کرتا خوب ہوا کہ تم نے اپنے کو ظاہر کیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی
برق نے کہا کہ مین نے غلطی کی جب تم درے مین لے جاتے اُسوقت مین اپنے کو ظاہر
کرتا تو تم کو بڑی خفیف ہوتی **قران** نے ہنسکر جواب دیا کہ پھر مین نہ چھوڑتا چاہے جو ہوتا
برق نے کہا کہ آپ تو ایسے قوی بھی مجھسے نہ تھے کہ نہ چھوڑتے خوب گدم گدا ہوتی
اگر یقین نہ ہو آزما لو **قران** نے کہا کہ خیر پھر بھی دیکھا جائیگا اے **برق** بڑا غضب ہوا
مین کسی کے مُنھ دکھانے کے قابل نہ رہا اُستاد کو مین نے اپنے ہاتھ سے کھویا نہ معلوم
دشمن نے گیا کہ دوست خدا اُنکا حافظ ہے **برق** نے کہا کہ کیا ہوا بیان تو کرو اُستاد سے
کس مقام پر ملاقات ہوئی اور کس صورت سے **قران** نے اول سے آخر تک حال بیان
کیا **برق** نے ہنسکر جواب دیا کہ آپ کوئی میرے اوپر نہین فریفتہ ہوئے پہل اپنے بزرگون
سے کی اے بھائی **قران** وہ کون تھا جو اُستاد کو اُٹھالے گیا **قران** نے جواب دیا کہ مین
نے دیکھا بھی تو نہین ورنہ مین جانے دیتا یہان **قران** مین اور **برق** مین ہنس ہنس کر یہ باتین
ہوتی ہی کہ **عشاق** اُس نازنین سے باتین کرتا ہوا چلا آتا ہی بالائے ہوا کہ اُسکی نگاہ
اتفاق سے ان دونون پر پڑی دیکھا کہ وہی حبشی ایک نازنین سے جوکہ پہلی نازنین
سے بھی زیادہ خوبصورت ہی کھڑا ہوا ہنس ہنس کر باتین کر رہا ہی وہ بھی بہت کھل مل کر
کلام کر رہی ہی یہ اُس سے بھی زیادہ خوبصورت اور صاحب جمال ہی اُسکو رشک ہوا
یہ حال دیکھکر اور اپنے دل مین کہا کہ یہ حبشی بہت صاحب قسمت ہی کہ جو عورت اسکو
ملتی ہی وہ صاحب جمال اور بے مثال ہوتی ہی اپنا حسن و جمال مین شکل و نظیر نہین
رکھتی ہی پہلے وہ تماشہ دیکھا اُسکو مین نے فریفتہ ہوکر رشک و حسد سے اُٹھا لیا اب جو
دیکھا تو اُس سے زیادہ نازک اندام سے وہ کھڑا ہوا باتین کر رہا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اس کے
پاس کوئی ایسی چیز ہی کہ جسکے سبب سے ایسی ایسی عورتین اُسکو پیار کرتی ہین یہ عورت
کی طرف سے بہت خوش نصیب اور صاحب تقدیر ہی کوئی جیب کا تعویذ اُسکے پاس ہی
یا اُسکی آنکھ مین موہنی ہی کہ جسکے سبب سے ہر ایک اُس سے اُلفت کرتا ہی یہ خیال کرکے
اور حسد کے سبب سے اُسنے خیال کیا کہ اس نازنین کو یہ واقعہ دکھانا چاہیے کہ اُسکا
دل اُسکی طرف سے پھرے اور یہ مجھ سے رغبت کرے جب یہ سوت کو دیکھے گی تو اُسکو
اُس سے نفرت ہوگی میری رغبت ہوگی کیونکہ عورت کو سوت کی جلن بہت ہوتی ہی
یہ اور اپنے دل مین تصور کرکے کہا کہ اے ملکہ ایک تماشہ دیکھو گی اُسنے کہا کہ ہان وہ
کیا تماشہ ہی اُسنے کہا کہ سامنے صحرا کی طرف دیکھو کہ وہ کون کھڑا ہی اور کس سے باتین
کرتا ہی تم یہی کہتین تھین کہ وہ مجھ پر مرتا ہی میرے غم مین ہلاک ہوگا میری مفارقت
مین اپنی جان دیگا اُسکو تو کچھ پروا نہین ہی وہ تو دوسری عورت سے دیکھو کس خوشی
سے کھڑا ہوا باتین کر رہا ہی اُسکے چہرہ پر ذرا بھی ملال نہین ہی معلوم ہوا کہ اُسکا یہ طریقہ تھا
کہ تمھاری بھی خوشی کرتا تھا دوسری عورت بھی رکھتا تھا اُس سے بھی اپنا دل

خوش کرتا تھا تم کو مین نے اُٹھالیا اُسنے خیال کیا ہوگا کہ تم نہین اور سہی ہم اکیلے نہ رہین گے اے
ملکہ تم تو اپنی جان دو اُسکو کچھ پروا نہ ہو ایسے مرد کا کیا اعتبار بلکہ جو کوئی مرتا ہی اُس پر مرتا
ہی جو اپنے پر مرے راہ چلتے پر نہین مرتا ہی دیکھ لو کچھ بھی اُسکو تمھاری جدائی کا ملال ہی تم
اپنی جان دیے دیتی ہو بس دیکھ لی اُسکی محبت معلوم ہوا کہ تم اُس پر عاشق تھین وہ تم پر
عاشق نہ تھا صرف تمھارے سبب سے اور نیز اس سبب سے کہ تمھارے بقول اُس کے
ساتھ شادی ہوئی تھی وہ بھی خیال کرتا تھا کہ کیا کرون یہ بھائی برادری کا مقدمہ ہی اگر
چھوڑ دونگا تو سب بدنام کرینگے بسر کرتا تھا جب کہ اُسکے پاس تم سے خوبصورت عورت ہی
اُسکو تمھاری کیا پروا ہی بس آپ کا جھوٹ سچ معلوم ہوگیا یہ جو عشاق نے کہا اُس نازنین
نے طرف جنگل کے دیکھا پہلے ہی نظر مین دیکھ لیا اور پہچان لیا کہ فران ہین اور اُس نازنین
کو فرہاد اور طرز گفتگو سے گو سنی نہ تھی مگر اندازسے خیال کیا کہ یہ برق ثانی ہی جب تو اس طور
سے باہم ہم کلام ہی ورنہ اس صحرا مین ایسی نازنین کہان کہ جہان کو سون بوے امرانات کا آنا
دشوار ہی شام جان تک یہ ممکن نہین ہی کہ پیکر خیالی بھی انسان کا یہان آسکے نہ کہ پیکر اصلی
بس ایسی حالت مین ضرور یہ برق ثانی ہی اور عورت بھی خوب بنتا ہی بس یہ خیال دل
مین کرکے کہا کہ کہان کہان اُسکے جسد نے کو اُسنے انگلی کا اشارہ کرکے کہا کہ فلان درخت
کے سایہ مین جہان کہ اُس درے کوہ کے سامنے ہی جب اُسنے اس طور سے پتہ دیا تو اُسنے
دیکھکر کہا کہ سچ کہتے ہو یہ کہکر پیشانی پر ہاتھ مارا اور کہا کہ وای تقدیر مین نے اپنی جوانی
تلف برباد کی اگر مین یہ جانتی تو کبھی اُسکے ساتھ محبت نہ کرتی یہ تو ایسی بامین کرتا تھا
کہ مین کیا کہون مین جانتی تھی کہ اپنی جان در صح جانتا ہوگا افسوس یہ کیا ہوا یہ تو وہ
بات ہوئی کہ ہم تو تم پر مرتے ہین تمھارے کچھ خیال مین نہین آتا ہی ہم تو دم بھر کی جدائی کو
برابر ایک سال کے خیال کرین وہ دوسرون کی محبت اپنے قلب مین پوشیدہ کرین اور
یون ظاہر کرین دراصل میری تو حالت اُسکے فراق مین غیر تھی مین ضرور اپنے کو ہلاک کرتی
اُسکو کچھ پروا نہین ہی بس مین نے بھی اُسکی محبت کو ترک کیا مرد کا کچھ اعتبار نہین یہ اپنے
مطلب کا یار ہوتا ہی جس سے مطلب نکلا وہ اُسوقت تک اچھا ہی جب تک کہ مطلب ہی
جہان مطلب نکلا پھر تم کون اور ہم کون معلوم ہوا یہ سب مرد اپنے مطلب کے ہین انکی محبت
غرضی ہوتی ہی جہان غرض پوری ہوئی پھر اپنے نہین ہوتے دوسرے کی تلاش کرتے ہین بیکار
کو عورت کو بدنام کیا ہی کہ عورت بے وفا ہوتی ہی ہم تو عورت سے زیادہ وفادار کسی کو
نہین جانتے مرد کی ذات بے وفا ہی بے وفائی انکی خصلت ہی اگر مین اس مقام پر ہوتی
تو ضرور اپنی جان دیتی کہ ہاے یون محبت کرنے والا جدا ہوگیا وہان کچھ پروا نہین ہی
اب مجھے تم سے بھی امید نہین ہی کوئی مجھ سے زیادہ حسین وخوبصورت تم کو ملیگی تو بھی
اُس سے محبت کرلوگے میری پروا نہ ہوگی بس تم لوگون کا اعتبار نہین ہی عورت ثانی نے
جواب دیا کہ اے ملکہ مجھ سے قسم لے لو کہ مین جو تم سے کبھی بے وفائی کرون یہ تو اتفاق
یہ کوئی فرض نہین ہی کہ سب عورتین ایک سی ہون اور سب مرد یکسان ہون ہر ایک
کی طبیعت و صورت و سیرت و خصلت و حرکت جدا جدا ہی اپنا اپنا طریقہ افعال ہی جب

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد ✣ خدا بخشد انگشت یکسان نکرد ✣ تم مجھ سے کسی قسم کا خوف نہ کرو
مین اپنی زندگی تمھارے ساتھ بسر کرونگا اگر آپ میرے روبرو پری قاف یا حور جنت بھی آئے
تو تمھاری موجودگی یا خیر موجودگی مین کبھی اُسکی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھون اگر دیکھون تو میری
آنکھین پھوٹ جائین مین جوان مرجاؤن اُس نازنین نے کہا کہ خداوندا ایسا نہ کرین یہ تو زبان سے
نکالنا اچھا ہوگا تمھارا ابھی امتحان ہوجائیگا اگر میری خوشی چاہتے ہو اور تم سے ہوسکتا ہی تو
ان دونون کو اُٹھالو مین انکو اپنے روبرو بٹھا کر تمھارے ساتھ عیش کرونگی شراب خواری
کرونگی مزے وصل کے حاصل کرونگی اور انکو جلاؤنگی جیسے مین اسوقت ان دونون کو باہم
کلام ہوتے ہوئے دیکھکر جلی ہون راوی نے بیان کیا ہی کہ خواجہ نے اپنے دل مین خیال
کیا تھا کہ کسی تدبیر سے قران و برق بھی آجائین تو شاید کوئی سلسلہ اسکی قتل کا نکلے یہ خیال
کرکے کہا تھا کہ اُٹھائے عشاق نے جو سُنا تو کہا کہ اگر تمھاری یہ مرضی ہی تو ابھی لو یہ کتنی
بڑی بات ہی یہ تم نے سچ کہا کہ تم اسکو بھی جلاؤ میرے ساتھ عیش کرو مگر وہ اُسکے ساتھ عیش
کریگا اُس نازنین نے جواب دیا کہ غصہ تو ضرور آئیگا جب مین تم سے ہم کلام ہونگی تو ضرور
جلیگا دوسرا امر یہ ہی کہ ہم اور تم جو شراب پینگے اور درد پیدا کریگی وہ ان دونون پر مارینگے
ہم انکو جلائینگے عشاق نے کہا کہ ابھی لو یہ کہکر جھولی پر ہاتھ ڈالکر دو پنجہ نکالے اُن پر پھینکے
پڑھکر براق سے اُٹھا کر پھینکے اور کہا کہ وہ جو دونون زن و مرد باہم کلام کررہے ہین انکو
یہان اُٹھالاؤ کسی قسم کی رگ نہ پہونچے برق چمکی تڑاق سے وہ پنجہ اُڑکر اُس طرف چلے اُنکے
قریب پہونچے کہ ایک چمک ہوئی قران نے کہا کہ ذرا خبردار رہو تا ایسی برق اسوقت بھی
چمکی تھی جب تک یہ دونون خبردار ہون دوسری چمک ہوئی آنکھ جھپک گئی ایک مرتبہ
دونون کی کمرین آکر پنجے پڑے اور لیکر طرف آسمان کے چلے ادھر برق ثانی ادھر قران
اپنے دل مین خیال کرنے لگے کہ یہ کیا آفت آئی کون ہم کو لیے جاتا ہی ادھر ادھر ہاتھ مارنے
لگے مگر کچھ نہ ہاتھ مین آیا وہ پنجے سن سے لیکر اونچے ہوگئے کہ یہ دونون بے ہوش ہوگئے
پنجون نے لاکر تخت پر عشاق کے روبرو ڈالدیا بس عشاق نے انکو دیکھکر اُس نازنین
سے کہا کہ یہ دونون حاضر ہین اُس نے کہا کہ اب سیر ہوچکی چلو جہان تم رہتے ہو بس یہ
جواب سنے کہا عشاق خوش ہوگیا اپنے تخت سحر کو طرف لامکان کے روانہ کیا یہ دونون
ابھی بے ہوش پڑے ہین کہ وہ تخت ایک مرتبہ قریب لامکان پہونچا اسنے وہان پہونچکر
سحر کیا کہ لامکان ظاہر ہوا اب خواجہ یعنی نقلی نازنین نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا مکان
درمیان زمین و آسمان کے ہوا پر قایم ہی گردش کررہا ہی کہ جب وہ گردش کرکے اسکی
طرف وہ رُخ آیا کہ جدھر اسنے دروازہ قائم کیا ہی اسکو پہچان ہی اسنے سحر کیا کہ وہ ساکت
ہوگیا بس عشاق نے بعد ساکت کرنے کے سحر کیا کہ دروازہ ظاہر ہوا یہ تخت کے
اندر مکان کے آیا اب پھر سحر کیا کہ وہ مکان گردش کرنے لگا مگر صفت یہ ہی کہ اندر جو لوگ
ہین اُنکو گردش اس مکان کی نہین معلوم ہوتی ہی بس تخت پر سے اُتر کر اُس نازنین سے
کہا کہ ملکہ آؤ یہ جو کہا وہ نازنین اُسکے ہمراہ چلی اُسنے کہا کہ انکو بھی لیتے چلو عشاق نے
کہا کہ تم چلکر مسند پر بیٹھو پھر انکو بھی ہوشیار کرینگے ملکہ نے کہا کہ اچھا بس ہمراہ عشاق کے

آکر مسند زرنگار پر بڑے فخر و ہے بیٹھی دیکھا کہ مکان خوب آراستہ ہی ہر قسم کی اشیا موجود ہی شیشہ آلات چھت پر دے فرش فروش وغیرہ سے پیراستہ جس چیز کی احتیاج ہو سب موجود ہی کسی بات کی کمی نہین ہی سقف مین سیکڑون تنفس آویزان ہی اسمین سردار قید ہین یہ دیکھکر خواجہ نے اپنے دل مین کہا کہ خدا نے یہان تک تو پہونچایا اب ایسی کوئی سبیل ہو کہ یہ سب قید سے رہا ہون یہ مرتد قتل ہو ادھر اُن سب نے دیکھا کہ یہ مرتد جو گیا تو دو عورتین اور ایک مرد کولایا مرد حبشی ہی اور عورتین ایک دوسرے سے زیادہ حسین ہی ایک عورت اور مرد تو تخت پر بے ہوش پڑا ہی ایک نازنین اُسکے ہمراہ آکر تخت پر سے مسند پر بیٹھی ہی یہ لوگ حیران ہوے کہ یہ نازنین اسکو کہان سے مل گئی یہ سب تو یہ خیال کر رہے ہین اُدھر اُسنے قابین کباب کی صراحیان شراب کی کشتیون مین قرینہ سے لگی ہوئین اُنمین ساغر بلورین رکھے اگلے سنہرے جھکہ سے بندھے ہوئے توڑے بوش پڑے ہوئے لاکر سامنے مسند کے رکھین بعدہٗ سامان گانے کا ڈوگی ستار طبلہ وغیرہ بھی لایا جب سب سامان کر چکا آپ خود بھی آکر کنارے مسند کے بیٹھنے کا قصد کیا خواجہ نے دیکھا کہ ایک مسہری بھی لگی ہوئی ہی وہ بھی خوب آراستہ ہی جب یہ کنارے بیٹھنے لگا اُس نازنین نے کہا کہ ادھر آکر بیٹھو میرے برابر اُسنے کہا کہ یہ بے ادبی مین کیونکر کرون شاید آپکے مزاج کے خلاف ہو جواب دیا کہ تم مجھ سے ایسی باتین نہ کرو یہ کیا حرکت ہی بس نخرے ہو چکے یہ ہم لوگون کو زیبا ہین یہ کہکر ہاتھ پکڑ کر برابر اپنے مسند پر بیٹھا لیا ادھر ہوا جو چلی اُن دونون کو ہوش آیا اب جو آنکھ کھلی تو اور رنگ پایا کہ ہم ایک مکان مین ایک تخت پر پڑے ہین اب جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو سامنے ایوان مین دو آدمی بیٹھے ہین اُنھون نے اپنے کو ہوشیار کیا ایک نے دوسرے سے اشارہ کیا کہ ہم کہان آئے اُسنے اشارہ مین جواب دیا کہ معلوم ہو جائیگا یہ کہکر دونون تخت پر سے اُٹھے اور باہم ملکر طرف ایوان کے چلے اب کیا دیکھتے ہین کہ سیکڑون تنفس آویزان ہین اُنمین ہمارے لشکر کے سردار قید ہین اب تو یہ دونون ہوشیار ہوئے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ تم نے دیکھا یہ کیا واقعہ ہی مقدر نے کہان پہونچایا خوب تقدیر نے رسائی کی کہ ایسے مقام پہنچائے کہ جسکی تلاش مین نکلے تھے آج کئی دن سے پریشان تھے اُسنے جواب دیا کہ ذرا ادھر کو دیکھو اب جو ایوان کی طرف دونون نے دیکھا کہ عشاق نوازی ساتھ ایک نازنین مہ جبین کے بیٹھا ہوا ہی باہم اشارے سے کہا کہ پہچانا جواب دیا کہ خوب پہچانا یہ تو عشاق نوازی ہی اب معلوم ہوا کہ یہ اسکی حرکت تھی کہ سردارون اسیر کرلاتا تھا بھلا اسکا پتہ کہان چلتا خوب خداوند کریم نے سبب پیدا کیا یہ باہم اشارے کرتے ہوئے ایوان مین آئے اب جو قران نے دیکھا تو پہچانا کہ یہ نازنین تو وہ نازنین ہی کہ جو مجکو صحرا مین ملی تھی یعنی خواجہ ہین کہ ایک مرتبہ برق چمکی تھی خود بخود بالاے آسمان چلی آئی تھی خوب خواجہ بھی یہان پہونچے اپنا رنگ جمالیا اب مار لیا جاتا کہان ہی یہ خیال دل مین کرکے برق ثانی سے اشارہ کیا کہ تم نے پہچانا کہ یہ نازنین کون ہی اُسنے جواب دیا کہ نہین قران نے کہا کہ یہی خواجہ ہین انھین سے باتین کر رہا تھا کہ خود بخود یہ طرف آسمان کے اوچکی ہو گئی اب معلوم ہوا کہ ہمارے یہان آنے کا خواجہ سبب

ہوئے ہین بس جب یہ دونون رد بدل عشاق و نازنین کے پہونچے ایک مرتبہ اُس نازنین نے
اُس حبشی کی طرف دیکھکر کہا کہ او موئے کل موہے یہ کون سی حرکت تھی کہ ہم تو تیرے اوپر
جان دین تو دوسرون پر جان دے تو نے میرا غم بھی نہ کیا دوسرا معشوق پیدا کر لیا مین نے
بھی تیرے جلانے کے لیے دوسرا عاشق پیدا کیا اور تجکو مع تیری معشوقہ کے اٹھوا لیا
اب مین اسکے ساتھ عیش کرونگی اور مین اور وہ تجکو دکھا دکھا کے شراب خواری کرونگی کہ
جس مین کو جلے اُس حبشی نے جواب دیا کہ میری بلا جلتی ہی میرے پاس تجھ سے اچھا معشوق
موجود ہی بلکہ مین اسکے ساتھ جب مصروف عیش ہونگا تو تو جلے گی تو مجھکو کیا جلائے گی تیرا
خیال کدھر ہی تو اسکی جوتی کی برابری نہین کر سکتی ہی جا بیٹھ اُدھر وہ جلنے والے اور ہوتے ہین
اسی سبب سے تو مین نے دوسرا معشوق پیدا کر لیا مین نے تیرا رنگ خراب دیکھا مین نے
دوسری طرف دل لگایا اب اُسکا انجام کھلا یہ جو حبشی نے کہا اُسکو بہت غصہ آیا برہم ہوکر
کہا کہ تو مجھ سے زبان لڑاتا ہی تیری قضا آئی ہی تیری بھی یہ لیاقت ہوئی ہی کہ تو ہم سے مقابلہ
کریگا یہ جو کہا حبشی نے جواب دیا کہ کیا کوئی مین تیرا غلام ہون جو تجھ سے زبان نہ لڑاؤن
بلکہ تو مجھ سے زبان نہ لڑا اری تجکو شرم نہین آتی ہی میرے سامنے دوسرے مرد کے پہلو
مین بیٹھی ہوئی مجھ سے اس طور سے کلام کرتی ہی بس اپنی آبرو اگر چاہتی ہی تو اپنی زبان بند کر لے
ورنہ خرابی ہوگی یہ جو حبشی نے کہا اُس نازنین کو غصہ آگیا یہ کہکر اُٹھنے کا قصد کیا کہ دیکھو تو تجکو
کیسی سزا دیتی ہون تو برابری کرتا ہی کہ عشاق نے کہا ملکہ جانے دو غصہ نہ کرو تم کو ہمارے
سر کی قسم بس ہو چکا یہی سزا کافی کہ تم اُسکے سامنے میرے پہلو مین بیٹھی ہو اُسکے مر جانے کو
یہی کافی ہی یہ کہکر کہا کہ ای حبشی تو سامنے سے اپنی معشوقہ کو لیکر وہ جو اُس طرف دالان ہی
جا اور اُسکے ساتھ عیش کر سامنے سے ملکہ کے چلا جا یہ جو عشاق نے کہا قران نے برق
کا ہاتھ پکڑا اور جدھر کو عشاق نے کہا تھا اُدھر کو چلا اور یہان آکر کہا کہ دیکھا تم نے برق
کیا رنگ اُسنے جمایا ہی اب یہ حرام زادہ کوئی دم کا مہمان ہی ادھر عشاق نے کہا کہ
ملکہ کچھ گاؤ بس ملکہ نے پہلے انکار کیا جب عشاق نے بہت اصرار کیا تو ستار اُٹھاکر
بجانا شروع کیا وہ طبلہ بجانے لگا یہ تو ادھر مصروف ناچ و رنگ و گانے مین ہوئے برق
و قران نے دیکھا کہ جہان ہم بیٹھے ہین اُسکے سامنے ایک دالان ہی اُس مین ایک مسہری
بچھی ہوئی ہی اور اُس مین پردے پڑے ہوئے ہین اب برق نے پہچانا کہ یہ تو وہ مسہری
ہی کہ جس مین عشاق کی نانی بیمار پڑی ہوئی تھی بس اسنے خیال کیا کہ اُس ملعونہ کو لیجانا
چاہیئے یہ تو یہ خیال کر رہا تھا کہ اُس مسہری سے اُسکی خادمہ جو کہ اُسکی تیماردار تھی وہ باہر
آئی اور ایک طرف کو چلی برق نے قران سے کہا کہ ذرا تم ٹھہر جاؤ مین عیاری کرتا ہون
یہ کہکر اُسکے عقب مین چلا وہ ایک مقام پر بیٹھکر پیشاب کرنے لگی برق نے حباب بے
ہوشی مار کر اُسکو بے ہوش کیا آپ اُسکی صورت پر طیار ہوا یہان تو یہ دونون مصروف
گانے مین ہین انکو کیا خبر کہ کیا ہو رہا ہی ادھر کا عشاق کو کچھ خیال بھی نہین ہی بس
برق اُس خادمہ کی صورت بنا ہوا اُس مقام پر آیا مسہری کے پردے اُٹھاکر اندر
آیا دیکھا کہ شعلہ جادو بخار مین پڑی ہوئی جل رہی ہی یہ اُسکو دیکھکر خوش ہوا بس اُسکی

ناک پکڑکر مل دی اور بے ہوشی سونگھا دی ایک تو وہ بے ہوش تھی دوسرے اور بے ہوش ہوگئی ایک تو کڑوا کریلا دوسرے چڑھا نیب ایک تو وہ شدت مرض سے بے ہوش تھی دوسرے بے ہوشی سونگھائی بالکل مردہ صد سالہ سے بدتر ہوگئی بس برق نے اپنی صورت اُس کی صورت سے شابہ کی اُسکا پشتارہ باندھکر قران کے حوالہ کیا اور کہا کہ بھائی تم اس شعلہ کو گل کرو تم اسکی خبر لو یہ کہکر آپ اُسکی صورت بنکر اُسی طور سے مسہری پر پڑ رہا اُدھر قران اُس پشتارے پر بیٹھا اور گھونسے مارنے لگا خیال یہ کیا کہ اگر یون قتل کرتا ہون تو یہ ساحرہ زبردست ہی اسکے مرنے کی علامت بلند ہوگی عشاق پر ظاہر ہوگا اس سے اسکو طعونٹ گھونٹ کر مارو کچل کچل کر دم اسکا نکالو خوب اسکا بھرتہ بناؤ تاکہ یہ اپنے اعمال کی سزا پائے یہ تو اسکو دبائے ہوئے بیٹھے ہین گھونسے ارر ہے ہین اُدھر برق شعلہ کی صورت بنا ہوا پڑا ہی ادھر عشاق ہمراہ خواجہ کے بیٹھا ہوا گا رہا ہی طبلہ بج رہا ہی ستار کی صدا بلند ہی کہ ایک مرتبہ خواجہ کو خیال آیا کہ اب اسکا خاتمہ کردینا اچھی نہین ہی یہ خیال کرکے ستار ہاتھ سے رکھدیا کہ عشاق نے کہا کہ ملکہ کیون جواب دیا کہ اے عشاق میرا ہاتھ تھک گیا ذرا ٹھہر جاؤ اُسنے کہا کہ جب تک شراب خوارسی کرو تاکہ خمار ہو تب گانے کا زیادہ لطف ہو خواجہ نے کہا کہ یہ اب تم نے مطلب کی کہی مگر ایک امر ہی ذرا شراب پی کر بدمست نہ ہوجیے گا ورنہ مین ناخوش ہونگی اُسنے کہا نہین ملکہ مین تم کو ناخوش نہ کرونگا تم شراب پلاؤ آپ بھی پیو یہ سنکے خواجہ نے شیشی جو سامنے رکھی تھی اُسکا کورے پوش اُٹھایا جام اٹھاکر ایک صراحی سے مملو کیا انمین بے ہوشی ملاکر کہا لو پہلے تم پیو اُسنے کہا کہ پہلے تم پیو جواب دیا کہ میری عادت نہین ہی کہ پہلے مین پیون جب تم پی لوگے تو مین پیونگی یہ سنکے اُسنے جام ہاتھ سے لیا رادی اُنکو تو یہان اس رنگ مین مبتلا رکھتا ہی پھر انکا حال تحریر کریگا

اب قصہ حال سمندر کا قلم بند کرتا ہی

رادی نے بیان کیا ہی کہ وقت سہ پہر کا ہی دربار آراستہ ہی مخصوص مخصوص لوگ ہین کچھ لشکر اسلام کی گفتگو ہو رہی ہی سمندر یہ کہہ رہا ہی کہ نہ معلوم کون ہی جو سرداروں کو اسیر کرکے لے جاتا ہی کہ عشاق اُستاد سمندر نے کہا کہ جس دن سے عشاق نہ طائی یہان سے رخصت ہوکر گیا اُسکا کچھ حال نہ معلوم ہوا کہ اپنے مقام پر پہونچا یا راہ مین کوئی آفت اُسپر آئی کیونکہ اُسکی کچھ خبر نہ آئی یہ جو عشاق اُستاد سمندر نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ اُستاد آپ نے خوب یاد دلایا مین بھی کئی دن سے اسی فکر مین تھا کہ اُسکا حال دریافت کرون مگر بھول جاتا تھا کہ اُسوقت آپ نے یاد دلایا مین ابھی اوراق جمشیدی مین دیکھے لیتا ہون یہ کہکر اوراق اُٹھالے اُنمین صرف حال عشاق کو خیال کیا یہ معلوم ہوا کہ عشاق جو تم سے رخصت ہوکر اپنے مقام کو چلا راہ مین خیال آیا کہ یون ہی تو جانا بیکار ہی کہ سب سے خلعت ہوئی کوئی نہ کوئی نرک دینا ہی اسلام کو ضرور ہی بس اُسنے نلان صحرا مین لاسکان بنایا اُس مین قیام کیا ہر روز جاکر لشکر اسلام سے سرداروں کو گرفتار کرلاتا تھا مگر آج جو سہ پہر کو برائے سیر نکلا تو خواجہ عیار لشکر اسلام سرداروں کی تلاش مین

نکلے تھے ایک نازنین کی صورت بنے ہوئے صحرا مین کھڑے تھے کہ عشاق اُن پر عاشق ہوگیا
انکو پنجہ سحر کے ذریعہ سے اپنے پاس اُٹھالیا اب اُنکے ہمراہ بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا ہی خواجہ
نے شراب مین بے ہوشی ملائی ہی اور جام دیا ہی عشاق پیا چاہتا ہی کوئی دم مین عشاق
کا خاتمہ ہی کیونکہ اس جام مین صرف بے ہوشی نہین ہی زہر ہلاہل بھی ہی کہ ادھر شراب حلق
سے اُتری اُدھر اُسنے قلب و جگر کو کاٹ دیا اور دم تمام کیا یہ دیکھنا تھا کہ سمندر نے زانو
پر ہاتھ مارا اور کہا کہ غضب ہوا یہ کہکر جلدی سے اوراق جمشیدی پھینک دیے اور کچھ حال
نہ دیکھا اور نہ قران و برق کا بھی حال ظاہر ہوتا اوراق جمشیدی پھینک کر اسنے اپنی پشت
کی طرف دیکھا کہ ایک نرنبہ پشت کی دیوار شق ہوئی یہ خیال رہے کہ ضرغام دربار مین موجود
ہی اُس سے ایک نازنین پیدا ہوئی اُسنے سمندر کو جھک کر سلام کیا اور عرض کیا کہ کیا حکم
ہوتا ہی سمندر نے کہا کہ ای ملکہ حباب افزا تم یہ انگشتری لو اور یہ لوح اور یہان سے فوراً روانہ
ہو فلان صحرا مین عشاق نے لامکان طیار کیا ہی اُس مین اُس نے سرداران اسلام کو لشکر
اسلام سے لے جاکر اسیر کیا ہی مگر غضب یہ ہوا ہی کہ خواجہ عیار لشکر اسلام کسی ترکیب سے
نازنین بنکر پہونچ گیا ہی اور شراب پلاکر اُسکو بے ہوش کرتا ہی اور قتل کرنے پر آمادہ ہی
اگر ذرا عرصہ ہوا وہان خاتمہ ہی بس تم جاتے ہی اُس نازنین کو جو پہلو مین عشاق کے بیٹھی
ہی سحر کرکے پکڑ لینا کہ وہ خواجہ ہین اُسکے بعد عشاق کو اس حال سے خبردار کرنا اور میری
طرف سے کہنا کہ کوئی ایسا غافل ہوتا ہی اور شعلہ جادو کو میرا سلام کہنا اور میری طرف
سے مزاج کی حالت دریافت کرنا یہ انگشتری اس لیے ہی کہ وہ لامکان پوشیدہ ہی اور
گردش مین ہی اُس صحرا کی یہ پہچان ہی جہان وہ لامکان ہی کہ وہان لالہ کے درخت بہت ہین
بس جب تم وہان پہونچنا تو اُس انگشتری کو چمکانا وہ مکان ظاہر ہوگا اور تم جاؤگے بس تم
یہ لوح دکھانا کہ دروازہ پیدا ہوگا تم اندر چلی جانا لے جلدی جاؤ جو مین نے کہا ہی اُس پر عمل
کرنا دیر نہ کرو بس یہ سُنکے حباب افزا نے وہ دونون چیزین سمندر سے لین اور سحر کرکے
اپنے شانون پر دم کیا کہ دو پر پیدا ہوئے سمندر کو سلام کرکے اُڑکر طرف صحرائے لالہ کے
روانہ ہوئی ضرغام بھی چونکہ اُس مقام پر موجود تھا یہ حال سُنکے فوراً دربار سے نکل کر
اُسکے سایہ کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا اس خیال سے کہ شاید یہ کسی مقام پر اُترے تو عیاری
کرون ادھر سمندر نے اُسکے روانہ کرنے کے بعد سب حال اہل دربار سے کہا وہ لوگ سُنکے حیران
ہوئے کہ خواجہ بڑے غضب کا عیار ہی یہان سمندر اس انتظار مین بیٹھا ہوا ہی کہ ملکہ حباب افزا
آئے تو کچھ حال عشاق کا معلوم ہو پھر مین دربار برخاست کرون اسکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی
اب حال حباب افزا کا بیان ہوتا ہی کہ یہ اُڑی ہوئی چلی جاتی ہی ساحرہ بہت حسین و
خوبصورت ہی یہان تک کہ یہ اُس صحرا مین پہونچی کہ جسکا نشان عشاق نے دیا تھا وہان
پہونچکر اُسنے انگشتری کو چمکایا کہ تڑاقہ ہوا وہ مکان ظاہر ہوا گردش کر رہا تھا کہ ساکت
ہوا اسنے لوح دکھائی دروازہ پیدا ہوا یہ اُس دروازے کے اندر داخل ہوئی یہ اتفاق
پہونچی ہی کہ عشاق نے جام لبون سے لگایا ہی کہ یہ پہونچی اسنے دور سے دیکھا کہ در
اصل ایک نازنین پہلو مین عشاق کے بیٹھی ہی اور عشاق جام ہاتھ مین لیے ہوئے ہی پینا

قصد کرتا ہی کہ اسنے سحر کیا کہ وہ شراب شعلہ بنکر اڑی اُس شعلہ سے صدا آئی کہ ای عشاق ہوشیار
ہو یہ نازنین نہین ہی بلکہ خواجہ ثاکث عیار لشکر اسلام تمہارے قتل کی فکر مین آیا ہی عشاق
حیران ہوا تھا کہ یہ کیا واقعہ ہی ادھر خواجہ نے جو یہ واقعہ دیکھا حیران ہوئے یہ صدا سُنی کہ
اُس شعلہ نے ظاہر کر دیا کہ انھون نے قصد کیا کہ گلیم اوڑھ لون مگر اُدھر اسنے سحر کیا تھا کہ
اُنکے ہاتھ پاؤن بالکل بیکار ہوگئے تھے کیونکہ اُسنے پہلے ہی سحر کر دیا تھا اب وہ آئی اور
کہا کہ ای عشاق خبردار ہو یہ نازنین نہین ہی بلکہ عیار ہی اسنے شراب مین سے بیہوشی ملا کر
اُس مین زہر ہلاہل بھی تھا تم کو دیا تھا اگر مین نہ آتی تو تمھارا کام تمام تھا یہ کہکر جو سحر کیا جو کچھ روغن عیاری تھا سب اُتر گیا خواجہ کی اصلی صورت ظاہر ہوئی
اُس ساحرہ نے کہا کہ عشاق دیکھ کہ یہ نازنین ہی یا خواجہ اب جو عشاق نے دیکھا خواجہ
کو پایا اب تو یہ بہت حیران ہوا کہا کہ ای ملکہ تم کو کیونکر خبر معلوم ہوا تم نے خوب تیری
جان بچائی اُسنے جواب دیا کہ ای عشاق مجکو بادشاہ نے بلا کر تمھارا حال دریافت کرکے
روانہ کیا کہ جلدی جاؤ ورنہ عشاق کا خاتمہ ہو جائیگا مین فوراً روانہ ہوئی ایک انگشتری
اور لوح دی تھی کہ جس کے ذریعہ سے یہان تک آئی سب حال بیان کیا اور کہا کہ مین نے
تم کو دیکھا کہ تم شراب پیا چاہتے ہو مین نے سحر کیا کہ اسکا رنگ و روغن اُڑ گیا ہاتھ پاؤن
بیکار ہو گئے ورنہ یہ بھاگ جاتا یہ جو عشاق نے سُنا ملکہ سے کہا کہ تم اپنا سحر اس پر سے
اُتار لو مین اپنا سحر کرتا ہون اب صبح کو ساتھ ان سب کے اسکو بھی قتل کرونگا اُسکے بعد لشکر پر
جاکر صاحبقران کا اسم اعظم بند کرکے تمام لشکر کو غارت کرونگا او ملکہ ہم تم یہ رات جو کہ
ہی ساتھ عیش کے بسر کرین کیونکہ مین تم پر ایک مدت سے فریفتہ ہون تمھارے وصل کا
مشتاق ہون اُسنے جواب دیا کہ مین خود تیری مشتاق تھی خداوند نے یہ دن نصیب کیا
کہ میری تیری ملاقات ہوئی مین آتی ہون ذرا نانی امان کے پاس ہو آؤن جو پیام شہنشاہ
نے اُنکو دیا ہی وہ دے آؤن تو پھر آتی ہون عشاق نے کہا کہ اچھا جب تک مین اس کو
گرفتار کرتا ہون اُس نے کہا کہ نانی امان کہان ہین عشاق نے کہا کہ اُس دالان مین ہین
عشاق ایسا مدہوش ہی کہ بالکل خیال اُسکو اُن دونون کا نہین ہی کہ مین اور کسی کو بھی
لایا تھا یہان قران شعلہ پر سوار ایک گوشہ مین بیٹھے ہوئے بھرتہ بنا رہے ہین سامنے
نہین ہین بس انکو اس حال کی خبر نہین ہی بلکہ برق نانی سامنے ہی وہ مسہری مین
سے پڑا ہوا دیکھ رہا ہی اُس نے یہ سب حال دیکھا ہی افسوس کر رہا ہی کہ کیا وقت پر
یہ نکاتہ آئی ہی ورنہ خواجہ نے کام تمام کیا تھا آج کل کیا خراب تقدیر ہی ہم سب کی
کہ جو کام کرتے ہین وہ خراب ہو جاتا ہی تھوڑی دیر مین آئی اُدھر اب سب حال سرخان
کو معلوم ہوا کہ یہ نازنین خواجہ کے ہماری رہائی کے لیے آئے تھے خود بھی اسیر
ہوئے انکو بھی افسوس ہوا اپنے دل مین کہا کہ کیا خراب قسمت ہی کہ جو کوئی اپنی رہائی
کو آیا وہ گرفتار بلا ہوا ادھر اُس نے یعنے حباب نے جب اپنا سحر اُتار لیا عشاق
نے سحر کیا خواجہ کو ستون سے باندھ دیا خود مسند پر جاکر بیٹھا اُدھر حباب عشاق
کے پاس سے اُس مقام پر آئی کہ جہان شعلہ پڑی ہوئی تھی مسہری کا پردہ اُٹھا

اندر آئی دیکھا کہ شعلہ کے منہ پر ہزارون مکھیان بیٹھی ہوئی ہین بخار اسقدر ہی کہ بھاپ نکل رہی ہی بے ہوش پڑی ہی کچھ خبر نہین ہی عجب حالت ہی یہ سرہانے بیٹھ گئی رومال سے مکھیان منہ پر سے ہٹا ئین شانہ پکڑکر ہوشیار کیا جب کئی مرتبہ شانہ ہلایا تو ہوشیار ہوئی یہ صدا سے یوسف کہا کہ تم کون ہو اُسنے جواب دیا کہ مین آپ کی کنیز حباب افزا سلام پہونچے مین تسلیم عرض کرتی ہون اُسنے کہا کہ عمر دراز ہو بیٹھی اسوقت تو کہان آئی اُسنے کہا کہ بادشاہ نے مجکو آپ کے فرزند کے پاس بھیجا تھا یہ کہکر سب حال بیان کیا کہ یہ ضرورت تھی سو مین نے آکر اُس عیار کو اسیر کر لیا آپ کے مزاج کی حالت دریافت کی ہی مجھ سے کہا تھا کہ نانی امان سے ملکر اُنکی حالت دریافت کر لینا سو مین حاضر ہوئی دوسرے مجھے خود بھی آپ کی زیارت منظور تھی یہ سُنکے اُسنے جواب دیا کہ ای کنیز یہ سمندر سے کہنا کہ اُس شخص کا کیا بھروسا کہ جو ہر وقت بخار مین جلا کرے کوئی وقت کم نہ ہوا سکی کیا امید کہ جو ایک ٹکڑا کھا سکے ہر وقت مثل مردے کے پڑی رہتی ہون اب تو ایسی اجیرن ہو گئی ہون کہ عشاق خبر بھی نہین لیتا ہی اسنے دن رات شغل ناچ رنگ مین مصروف رہتا ہی کبھی کوئی نازنین ہی کبھی کوئی نازنین ہی جب آنکھ کھل گئی صدا ٹکٹکی لگی آتی ہی پہرون پانی کے لیے تڑپا کرتی ہون کوئی نہین بولتا ہی وہ جو خادمہ ہی وہ بھی پاس بیٹھنے سے پرہیز کرتی ہی اُٹھ اُٹھ کر چلی جاتی ہی مکھیان بھنکا کرتی ہین کوئی جھولنے والا نہین ہی ایسی زندگی سے تو خداوندموت دین تو بہتر ہی اری بچی کیا کہون کہ جو میری حالت ہی کیا اعتبار زندگی کا اُسنے جواب دیا کہ خداوند تصویر آپ کو تسلا سے رکھین کیونکہ آپ ہم سب کی بزرگ ہین یہ کیا فرماتی ہین کیا کسی کو بخار آتا نہین ہی کوئی آپ کو نیا بخار نہین آیا ہی بہت جلد شفا ہوتی دیکھیے ہین عشاق سے کہونگی کہ یہ کیا حرکت ہی اُسنے کہا کہ ای فرزند اب کوئی امید زندگی کی نہین ہی کیونکہ اب دو اتک حلق سے نہین اُترتی ہی دو دو دن دوا نہین ہوتی ہی وہ جو خادمہ ہی وہ کہتی ہی کہ مجکو ڈر معلوم ہوتا ہی کہ تم سے مردے کی بو آتی ہی ہین ڈرتی ہون ای حباب کیا مجھ سے دراصل مردے کی بو آتی ہی اُسنے کہا کہ وہ جھوٹ بولتی ہی گو کھاتی ہی آپ تو کبھی ایسا خیال نہ فرمائیے اُسنے جواب دیا کہ ای بچی نہین یہ امر تو دراصل ہی دیکھ میری پیشانی پر جو پسینہ آیا ہی اس سے مردے کی بو آتی ہی مجکو خود معلوم ہوتی ہی مین اب کوئی چند منٹ کی مہمان ہون یہ جو شعلہ نے کہا حباب نے دیکھا کہ دراصل اُسکی پیشانی پر پسینہ آیا ہی شعلہ نے یہ بھی اُس سے کہا تھا کہ میرے پاس سے ہٹ کر بیٹھ مجھ سے مردے کی بو آتی ہی تیرے اوپر میرا سایہ نہ پڑے بس اُسنے جواب دیا تھا کہ یہ کیا آپ کے خیالات واہیات ہین بھلا مین آپ سے پرہیز کرون یہ کیا آپ خیال فرماتی ہین یہ کہکر پیشانی پر سے پسینہ لیکر سونگھا کہا کہ کہین بھی نہین مردے کی بو آتی ہی کہا کہ ذرا اچھی طرح سونگھ یہ جو کہا حباب نے خوب سا لیکر سونگھا بس سونگھنا تھا کہ ایک مرتبہ جھینک آئی اور لہرا کر چلی برقی نے جھٹ پٹ اُٹھکر اُسکو سنبھالا اور اُسکو آہستہ سے زمین پر رکھدیا اور اُٹھکر اپنی صورت اُسکی صورت سے شابہ کی جب اپنی صورت اُسکی صورت سے شابہ کی تب اُسکو ایک چادر مین باندھا اور عشاق کی آنکھ بچاکر قران کے حوالہ کیا کہ اسکو بھی لو اس کا بھی کام تمام کر دین جا عشاق کی خبر لیتا ہون اُسنے تو آکر بڑا غضب کیا اُستاد کو گرفتار کر لیا بس قران نے اسکو بھی شعلہ پر رکھا اور چڑھکر بیٹھ گئے اور گھومنے لگے ادھر حباب نقلی مسکراتی ہوئی طرف

عشاق کے چلی عشاق نے جو اُسکو آتے ہوئے دیکھا چونکہ یہ عاشق تو ہو چکا تھا فوراً مسند پر سے
اُٹھ کھڑا ہوا کہا کہ اے ملکہ آؤ مین تمھارا انتظار کر رہا تھا کہو ثانی امان کا مزاج کیسا ہی جواب دیا کہ
بخار ہی عشاق نے جواب دیا کہ بخار تو اب کوئی دم مفارقت نہین کرتا ہی مین تو علاج کرتے
کرتے پریشان ہو گیا اب کہان تک علاج کرون کوئی دوا اثر نہین کرتی ہی اب مین ان خدا پرستون
کے مقدسہ سے فراغت کرلون تو اُنکا علاج کرون ملکہ نے کہا کہ تم کو اختیار ہی یہ کہکر اکر برابر عشاق
کے مسند پر بیٹھ گئی کہنے لگی کہ مین تو ایک مدت سے تم پر عاشق ہون مگر کوئی موقع نہین ملتا تھا کہ
تم سے ملاقات کرتی اپنے راز دل سے تم کو آگاہ کرتی عشاق نے کہا کہ یہی میرا بھی حال تھا
تمھارے فراق مین آج خداوند نے خوب میری اور تمھاری ملاقات کرائی راوی بیان کرتا ہی
کہ سامنے خواجہ ستون سے بندھے ہوئے کھڑے ہین سب سردار جو کہ قید ہوئے ہین قفس
مین مقید سقف مین آویزان ہین قران وہان بیٹھے ہوئے اُنکا بھرتہ بنا رہے ہین کہ ادھر حباب
تقلی سے عشاق نے کہا کہ ملکہ شراب نوش کرو اپنا اُنس مجکو بھی دو کہ سرور ہو ہم تم دونون
باہم عیش کرین وصل کا مزا حاصل کرین کیونکہ ایک مدت کے بعد یہ دن مقدر سے نصیب ہوا
ہی خداوند تصویر نے یہ نصیب کیا ہی عیش کرلین نہ معلوم اب کب ملاقات ہو کب نہ ہو ملکہ
تقلی نے جواب دیا کہ اچھا اگر مجکو یہ منظور نہ ہوتا تو مین ٹھہر کیون جاتی خیر آج دل کے ارمان
نکال لو یہ کہکر کشتی شراب کی کھینچی تو سے پوش کو اُٹھا یا کیونکہ سب سامان تو قبل سے موجود
تھا جب کہ خواجہ نازنین کی صورت بنے ہوئے تھے اُسکے لیے عشاق نے موجود کیا تھا
کہ تاکہ اسکے ہمراہ شراب خواری کرکے وصل کی لذت حاصل کرونگا راوی کہتا ہی کہ خواجہ مایوس
اپنی زندگی سے سامنے کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہین اور دل مین کہہ رہے ہین کہ کس وقت یہ لکھا تھا
آکر پہونچی ہی کہ جب مین سب کام کر چکا تھوڑا زمانہ باقی رہا اگر تھوڑی دیر اور نہ آتی تو مین نے
کام تمام کیا تھا مگر مقدر سے کیا چارہ ہی ہم سب کی کاتب تقدیر نے اسی قدر زندگی تحریر کی تھی بر
ازل ضرور یہ بوقت سحر ہم سب کو قتل کریگا اور میرے تو ضرور پرزے پرزے اُڑا لے گا
کیونکہ میرا تو دشمن جانی ہی یہ عشاق نے کہا بھی تھا کہ اب بتاؤ خواجہ کہ تمھاری کیا
حالت کرون اب تمھاری رہائی میرے ہاتھ سے غیر ممکن ہی مین ضرور تم کو اُن حرکتون
کی سزا دونگا جو کہ تم نے میرے ساتھ کی ہین خوب تم نے مجکو ذلیل کیا خوب میرے سحر کو
برباد کیا میرا کلیجہ تمھارے ہاتھون خون ہو گیا ہی لاکھون آبلہ دل مین پڑے ہین اب مین
کب چھوڑتا ہون کہ تم میرے ہاتھ سے بچ کر جا سکو مین تمھاری تلاش مین تھا خوب خداوند
تصویر نے میری جان بھی بچائی اور تم کو میرے قبضہ قدرت مین بھی دیا ایسے ایسے کلام
بہت سے عشاق نے خواجہ سے کہے تھے خواجہ کو اس سبب سے زندگی سے یاس تھی کہ
اب ضرور قتل کریگا راوی کا قول ہی کہ خواجہ تو ایسے ایسے خیال کر رہے تھے کہ کسی سے
ملاقات نہ ہوئی صاحبقران کو ہمارے حال کی خبر نہ ہوئی ہم یہان ایسی حالت سے
قتل ہوئے کہ جسکا کوئی پرسان حال نہین ہی ادھر ملکہ حباب نے کشتی مین سے
مراحی اُٹھا کر جام لبریز کیا اور منھ پھیر کر عشاق سے کہا کہ لو شراب زہر مار کرو عشاق
اُسکی اس ادا کو دیکھ کر بیقرار ہو گیا کہا کہ ملکہ پہلے تم اُنس کرو پھر مین پیونگا ملکہ نے کہا

کہ مردوے نخرے نہ کرینا ہو تو لے میرا ہاتھ تھکا جاتا ہی مین ایسے نخرے نہین مانتی یہ سنکے عشاق نے اُسکے ہاتھ سے جام لیکر بے اندیشہ انجام لاجرعہ کرکے پی لیا اور جو کچھ دُرد بچا وہ خواجہ کی طرف پھینک دیا خواجہ کو بہت غصہ آیا مگر کیا کرسکتے ہین مجبور ہین بندھے ہوئے ہین کیا زور ہی جو بدعت نہ ہو وہ بجاہی جام خالی کرکے ملکہ کو دیا ملکہ نے ہاتھ سے جام لیکر اُسکے دکھانے کو لبون سے لگایا اور اپنے مُنھ سے لگایا اُسکی آنکھ بچاکر اس مین بے ہوشی ملائی اور اُسکی طرف ہاتھ بڑھاکر کہا کہ لو یہ بھی زہر مار کرو یہ ہمارا کشش ہی اس سے تمھاری نجات ہوگی وہ جام بھی ہاتھ سے لیکر پی گیا ذرا سی بھی نہ چھوڑی اب تو ملکہ نے کئی جام بے ہوشی آمیز اُسکو پلائے اِدھر تو شراب نے نشہ کیا اُدھر بے ہوشی نے اپنا کام کیا بس اسکو گرمی معلوم ہونے لگی سرگردش کرنے لگا اسنے کہا کہ ملکہ تم نے شراب مین کیا ملایا کہ میرا سر گردش کرنے لگا یہی شراب مین روز پیتا تھا ملکہ نے جواب دیا کیا خوب مین کیا ملاؤن گی تم نے کئی جام متواتر پیے ہین یہ اُسکا سبب ہی ذرا اٹھکر ٹہلو شراب نے گرمی زیادہ کی ہی ہوا کھاؤ گرمی کم ہوجائے گی یہ بات جاتی رہے گی یہ سنکے عشاق اُٹھا کہ بے ہوشی تو اپنا پورا اثر کرچکی تھی مارا اُسنے طمانچہ کہ سر تلے ٹاگین اوپر دھم سے گرا ادھر ادھر کے کی صدا جو کان مین قران کے آئی اُنھون نے جھانک کر دیکھا کہ کیا ہوا دیکھا کہ برق نے اپنا کام کرلیا بس یہ خوب زور دیکر بیٹھے اب اُنھون نے خوب کس کس کر گھونسہ مارنا شروع کیا ہڈیان پسلیان دونون کی نیلی کردین خوب کسر نکالی وہ جو بے ہوش ہوکر گرا خواجہ نے جو دیکھا کہ یہ نیا واقعہ ہی کہ اسکو کس نے بے ہوش کیا مین تو گرفتار ہون یہ کس کی کارروائی ہی قران کبھی عورت کی عیاری کرتا نہین ہی کون ہی کہ جس نے بے ہوش کیا سب سردار بھی حیران ہین کہ برق نے نعرہ کیا نم برق ثانی یون عیاری کرتے ہین اسکا نام عیاری ہی یہ کہکر خنجر لیکر اُسکے قریب پہونچا اور ادھر اُدھر دیکھنے لگا خواجہ نے جو برق کا نعرہ سُنا اب جو دیکھا وہ ملکہ حباب افزا نہ تھی بلکہ برق ثانی تھا خواجہ نے برق سے کہا کہ واہ کیا کہنا مارو ہاتھ تاکہ کام تمام ہو مین عذاب سے نجات پاؤن برق نے جواب دیا کہ اُستاد اسوقت کچھ قبول کرو دینا تو مین قتل کرتا ہون ورنہ ہوشیار کردونگا مین کود پھاند کر نکل جاؤنگا آپ اسی طور سے مبتلا رہینگے آپ خوب مال لے لیکر پرے ہین جو انعام مین صاحبقران نے دیا سب لے لیا یہ کہکر کہ یہ تو میرا مال ہی اب جو کچھ ملیگا وہ بھی داخل زنبیل ہوگا یہ بیان کیا جائے گا کہ مین نے یون عیاری کی اس قدر روپیہ صرف کیا یہ نقصان ہوا سب اپنا نام کیا جائیگا یہی تو موقع ہی بیان فرمائیے کہ کیا مرحمت فرمائیگا جو انعام پائیگا اپنا تو نام عیاری مین نہ فرمائیے گا میرا بھی نام شریک ہوگا خواجہ نے کہا کہ ای فرزند برق ثانی تم کیون پریشان ہوتے ہو یہ عیاری تمھارے نام پر ختم ہوئی تم نے میری جان بچائی ای برق میرا مال تو تمھارا ہی مال ہی تمھارا مال بھی میرا مال ہی کوئی غیریت ہی اُستاد شاگرد کے مال مین کوئی فرق ہی برق نے کہا کہ یہ تو بجا ارشاد ہوا کہ میرا مال آپ کا ہی اور آپ کا مال بھی آپ کا ہی مگر یہ بتائے کہ کیا عنایت ہوگا خواجہ نے کہا کہ زیادہ باتین نہ بناؤ اپنا کام کرو کہین اُسی طور سے پھر سمندر نہ خبردار ہوجائے کسی کو روانہ کرے کہ وہ آکر تم کو بھی گرفتار کرلے پھر حسرت دل کی دل مین رہجائے میرے تمھارے پھر حساب ہوجائیگا یہ جو خواجہ نے کہا برق کو بھی خیال آیا بس اسنے خنجر کو چمکاکر حاضر گردن پر

ہو مارا پتیرا بدل کر کھٹ سے سر الگ ہو گیا لاشہ تڑپنے لگا اسکے سر پر ایک مرتبہ خواجہ پر سے سحر دفع ہوا اور قران نے اُن دونوں کا کام تمام کیا ایک بارگی تفس ہو گئے ہوئے تھے انکا سحر زبت ہوا نفس شکست ہوئے سردار قید سے چھوٹے خواجہ نے دو حرکر جو کہ ساحر تھے اُنکی زبان سے سوزان کی کیونکہ وہ ترہب کرنے کے تھے کہ اگر سحر کرکے ان سب کو رد کو ورنہ سب کا کام تمام ہو جائیگا ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا اسکا کرنا تھا کہ ایک سیاہ آندھی چلی سنگ باری ہونے لگی اُدھر وہ جو دونوں مرتبہ شعلہ ساحرہ پر دست تھی اُسکے بھی ہونے کی علامت بلند ہوئی شعلہ برسنے لگے برف باری ہونے لگی وہ امتحان ایک مرتبہ ہوا کرتا ہے جو نکہ عشاق کی ہوتا تھا قاعدہ ہے کہ جب ساحر قتل ہوتا ہے اسکا اثر مٹ جاتا ہے تڑاق تڑاق صدا آنے لگی تمام زمانہ تیرو تار ہو گیا نین ساحر ایک مرتبہ قتل ہوئے ہین سب ساحر زبردست تھے کیونکہ تاریکی ہو بیر غل مچانے لگے ہر ایک کے پیرون کے رونے کی صدا آنے لگی ہر طرف برف باری سنگ باری دہی ہے مکان کی بانٹ سے بانٹ جدا ہو ہو کر گر رہی ہے یہ کہ گرا وہ دالان گرا سب دھوان ہو ہو کر اڑ رہا ہے ہر طرف غبار بلند ہے سب کو کچھ دکھائی نہین دیتا ہے کہ بڑے عرصہ تک یہی عالم رہا ساحرون نے سحر کرکے سب تاریکی کو دفع کیا اب جو سنا صدا آئی کہ کشتی جوان کہ نام من عشاق نہ طائی بود افسوس مردیم و جان دادیم بہ مطلب خود نہ رسیدیم پھر صدا آئی کہ کشتی کہ نام من ملکہ حباب افزا بود پھر صدا آئی کہ ہا را جوان مجکو کہ نام من شعلہ جاودا بود افسوس مردیم و جان دادیم بہ مطلب خود نہ رسیدیم ابھی میرا کیا سن تھا پوری جوان بھی نہ ہونے پائی تھی میرے دودھ کے دانت بھی ٹوٹے تھے کہ مجکو ظالم نے قتل کیا خوب میرا بھرم بنایا یہ صدائین آئین دیکھا کہ جب روشنی ہوئی ساحرون نے ان سب کو سحر سے روک کر مع سردارون و عیارون کے خواجہ کو بھی زمین پر اتارا اب سب علامت سحر برطرف ہوئی دیکھا کہ ایک طرف لاش عشاق کی پڑی ہے اور سر اُسکا الگ پڑا ہے اور الگ دو پشتارے پڑے ہین بس یکایک سر عشاق کا ایک مرتبہ شق ہوا اُس سے ایک طائر پیدا ہوا اُسنے صدائے ہیہات افسوس کی دردی اُس کے بعد اُسکی منقار سے ایک شعلہ نکلا کہ وہ لاش پر عشاق کی آکر گرا کہ اُس ناری کی لاش جلنے لگی آتش جہنم مین جلنے سے قبل آتش دنیا نے اُسکو جلا دیا وہ طائر صدائے افسوس دیتا ہوا طرف سمندر یہ کے روانہ ہوا اسی طور سے ایک پشتارے سے صدائے ٹراقہ آئی اب جو دیکھا کہ اُسکے اندر سے بھی طائر نکلا اُسنے بھی اُسی طور سے صدائے افسوس بلند کی اُسکے بھی منقار سے شعلہ پیدا ہوا کہ وہ پشتارہ جلنے لگا وہ طائر بھی طرف سمندر کے روانہ ہوا دوسرے پشتارے سے بھی طائر پیدا ہوا اُسنے یہ صدا دی کہ افسوس وہ ساحرہ قتل ہوئی اور ظالمون نے قتل کیا کہ چراغ سحر و ساحری کو گل کر دیا ساحری و جمشید کا نام مٹ گیا اور اب کوئی نام لینے والا نہ رہا یہ ساحرہ ہم عصر ساحری و جمشید کی تھی اُسکے سحر کا جواب نہ تھا فرو اب کوئی ساحر دنیا پر زندہ نہ رہا یہ کہکر ایک نعرہ آہ کیا کہ اُسکے نعرہ کرنے سے زمین سے ایک شعلہ نکلا اُسنے اُس پشتارے کو جلا دیا وہ طائر افسوس کنان طرف سمندر یہ کے روانہ ہوا جب یہ سب واقعہ ہو چکا خواجہ سب سردارون کو لیکر طرف لشکر کے چلے جو کہ سردار ساحر تھے انھون نے عرض کیا کہ خواجہ ہماری عرض یہ ہے کہ رات کا وقت ہے پیدل چلنا اصلاح نہین ہے کیونکہ یہ علاقہ سمندر کی ہے کوئی دشمن مل جائے تمام زمانہ عدو ہو رہا ہے بس اس سے بہتر یہ ہے کہ ہم تخت سحر طیار کرین اُس پر سوار ہو کر چلے رہا ہون کیونکہ لشکر یہان سے بہت دور ہے سب تھک جائینگے خواجہ نے جواب دیا کہ جو تمھاری مرضی بس یہ سنکر ساحرون نے تخت سحر طیار کیے سب سردار و عیارون کو اُن پر سوار کر کے طرف لشکر کے روانہ ہوئے

یہان رکھا جاتا ہے انکا حال پھر تحریر ہوگا اب سمندر کا حال تحریر ہوتا ہے

شمہ حال سمندر کا قلمبند کیا جاتا ہے

راوی خوش تقریر پاکیزہ تحریر بیان کرتا ہے کہ جب سمندر نے ملکہ حباب افزا کو لوح دانشوری دیکر روانہ کیا تھا

اُسکے بتانے کے بعد اُسنے سب حال اہل دربار سے بیان کیا تھا کہ یہ واقعہ گذرا یہ عشاق نے کہا یون خواجہ پہنچے
ہین نے تمھارے سامنے حباب افزا کو اس لیے روانہ کیا ہی بلکہ اپنی انگشتری اور لوح جو کہ واقع سحر ہی یعنی جو سحر کے
مفقود ہووہ اُس انگشتری سے ظاہر ہوتا ہی اور جس سحر مین جانے کی راہ نہ ہو وہ لوح پیدا کردیتی ہی دیگر روانہ کیا ہی کہ یہ
جاکر خواجہ نوذر کو گرفتار کرکے عشاق کے حوالہ کرے اور مجھسے آکر خبر دے وہ آئے تو کچھ حال معلوم ہو مین دربار سے
جاؤن تحمل مین کیونکہ جب تک وہ نہین آلیتی ہی میرا دل لگا ہوا ہی کہ نہ معلوم وہان کیا گذری خواجہ گرفتار ہوئے
یا نہین اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہی ہم سب حاضر ہین جب تک حضور تشریف فرما ہین اسی انتظار مین
کوئی دیڑھ پہر رات آئی اور حباب افزا نہ آئی جب بہت عرصہ ہوا تو عشاق اُستاد سمندر نے سمندر سے کہا کہ ای بادشاہ
ذرا اوراق مین دیکھو تو کہ حباب افزا کو گئے ہوئے بڑا عرصہ ہوا کیا سبب ہی کہ اب تک نہ آئی کیا وہ مقام نہین ملا جو
اُسکو تلاش کررہی ہی اُس مین اتنا عرصہ ہوا کیونکہ جس کام کو گئی تھی وہ کوئی عرصہ کا نہ تھا بلکہ پانچ چار منٹ کا تھا کہ
مکان مین جاکر اُسکو گرفتار کرکے چلی آتی اتنا عرصہ کس امر مین ہوا کیا کوئی آفت اُس پر بھی
آئی کیا وہ بھی گرفتار ہوگئی ذرا ملاحظہ تو فرمایئے یہ مقام تشویش ہی یہ جو سمندر سے کہا عشاق نے پس سمندر
نے جواب دیا کہ استاد آپ نے بجا ارشاد کیا مجکو کچھ اسکا خیال نہ تھا ابھی دیکھتا ہون یہ کہکر سمندر نے اوراق اٹھاکے
دیکھا کہ حباب و عشاق کیا کررہے ہین خواجہ اسیر ہوئے یا نہین اس مین نکلا کہ حباب نے جاکر بموجب تمھارے
تعلیم کی خواجہ کو اسیر کیا اُسکے بعد جو پیام تم نے عشاق کو دیا تھا وہ بیان کیا عشاق نے خواجہ کو ستون سے
باندھ دیا خود اشتیاق مین حباب کے بیٹھا حباب عشاق پر عشاق حباب پر فریفتہ ہوگئے تھے دونون
مین اقرار ہوا کہ ہم تمھاری نانی کے پاس ہوآئین تو اگر ہم تعجب ہون چنانچہ حباب شعلہ کے پاس گئی وہان وہ
شعلہ نہ تھی بلکہ شعلہ کا تو پھرتہ قران بنا رہے تھے برق ثانی شعلہ کی صورت بنا ہوا لیٹا تھا ان دونون
عیارون کو بھی بیان عشاق لامکان مین لے گئے تھے انھون نے یہ کرشمہ کر رکھا تھا ایک پھرتہ بنا رہا تھا ایک
اُسکی صورت بنا ہوا تھا عیاری حباب کو کیا معلوم وہ جاکر مسہری کے اوپر بیٹھی شعلہ نقلی کو ہوشیار کیا وہ بڑی مشکل
سے ہوشیار ہوئی اُس سے آپکا پیام کہا اُسنے جواب دیا خلاصہ یہ کہا پنا پسینہ سونگھا کر اُسکو بے ہوش کیا اپنی اُنکی صورت
بنکر عشاق کے پاس برق آیا اور حباب کو بھی قران کے حوالہ کیا کہ انکی بھی خبر لو وہ اُسکا بھی پھرتہ بنانے لگے
حباب عشاق کے پہلو مین آکر بیٹھا عشاق کو شراب مین بے ہوشی ملاکر بے ہوش کیا اب اُسکو قتل کرکے اُستاد و شاگرد
سب سب عیار اپنے مال لشکر کے جاتے ہین عشاق کا بھی خاتمہ ہوا شعلہ ایک کر گل ہوگئین بے حباب سر اُٹھاکر بیہوش کر
رہگئین پوری دنیا کی ہوا بھی نہ کھائی کہ سموم موت نے سر نہ اٹھانے دیا ایک طپانچہ مین فنا کردیا اب کس کا حال دریا
کرتا ہو لامکان ہی نہ عشاق ہی اُس مقام پر خاک اُڑ رہی ہی کوئی پرسان حال نہین ہی یہ واقعہ عشاق پر گذرا یعلی
دیکھکر سمندر نے ایک آہ بڑی زور سے کی اور کاغذ اُٹھاکر پھینک دیے زانو پر بڑی زور سے ہاتھ مارا اور کہا کہ
افسوس مقدر پلٹ گیا جو کام کیا وہ خراب ہوا یہ کہکر قصد کیا کہ مین جاؤن کہ عشاق نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ کچھ
حال تو بیان کرو کہ کیا گذری کیون اسقدر غصہ ہی چہرہ اداس ہی کچھ بیان کرو ہم بھی تو سنین تب سمندر نے کہا کہ کیا
خاک بیان کرون وہان سب کا خاتمہ ہوگیا عشاق بھی قتل ہوئے شعلہ بھی حباب بھی عشاق نے کہا
کہ کیونکر تب سمندر نے پوری حالت بیان کی تب اُسنے کہا کہ تم جاتے کہان تھے بیان کرو اُسنے کہا کہ وہ سب فلان
صحرا کی طرف سے اپنے لشکر کو جاتے ہین ان مین وہ عیار بھی ہین مین جاتا ہون اُنکو گرفتار کرتے اُسکے اُستاد نے
جواب دیا کہ کچھ خفقان ہوا ہی اول تو رات کا وقت دوسرے وہ وہان رہے ہونگے چلے بھی گئے ہونگے تیسرے یہ
کہ اُسکے ہمراہ عیار بھی ہین وہ عیار جو کہ اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین دیکھو خیال کرنے کا مقام ہی کہ کیونکر جاکر

لامکان کو تلاش کیا اور کیونکر پہونچے ایک کا کیا ذکر ہے تین تین ایک جواسیر ہوا دونے اپنا کام کر لیا کس پھرتی سے کام تمام کیا جو وہ لوگ سب جلے ہوئے ہین اُنکے ہمراہ بھی ساحرین مقابلہ ہونے لگے گا تو پھر مشکل ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ اسوقت طرح دو پھر کسی وقت دیکھا جائیگا انسان کو لازم ہے کہ جو کام کرے بتمام سیکر ے وہ لوگ تو اطمینان سے جاتے ہین کوئی اُنکو خوف نہین ہے جب تم ایسی حالت بدحواسی مین جاؤگے وہ تمھاری حالت دیکھکر یہ گمان کروکہ وہ تم کو دیکھکر فرار کرین یہ امر غیر ممکن ہے بلکہ یہ حالت دیکھکر وہ تم سے مزور مقابلہ کرینگے اس طور سے جو گشتاق نے سمجھایا تو سمندر کا غصہ کم ہوا اس نے کہا کہ اے اُستاد ان عیارون نے ناک مین دم کیا ہے کس کس طور سے عیاری کرتے ہین کوئی وار انکا خالی نہین جاتا ہے جو عیاری کی وہ پوری ہوئی جب وار کیا وہ پورا بیٹھا کیا تدبیر کرون کہ ان عیارون سے جان بچے یہ تو بلا کی طرح پیچھے پڑے ہین کسی مقام پر نہین چھوڑتے ہین عقل حیران ہے کہ کیا کرتے ہین کیونکر پہونچتے ہین ایک ہو تو کہا جاے وہ تو سکڑون ہین استاد سمندر نے جواب دیا کہ مین کیا تدبیر بتاؤن میری عقل خود حیران ہے کہ کوئی تدبیر سوائے اسکے کہ اب اہل اسلام سے سڑکھ ہوکر مقابلہ کیا جاے قیاس مین نہین آتی ہے سمندر نے کہا کہ غیر دیکھا جائیگا یہ کہکر دربار برخاست کیا آج کوئی دو پہر رات تک دربار برخاست رہا اب برخاست ہوا ہر ایک بے آب وطعام مرگیا سمندر داخل محل ہوا سب اپنے اپنے مقام پر آئے سمندر نے جاکر بستر مرگ پر سونے کا بندوبست کیا کچھ کھایا بھی نہین غم مین عشاق نہ طاقی بلکہ شعلہ وحباب کے وہ سب بسر ہوئی صبح ہوئی یہان سمندر نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے کہ ابھی کوئی گفتگو ہوئی تھی کہ تین طائر آکر روبرو سمندر کے بیٹھے ایک طائر نے انمین سے کہا کہ اے سمندر آگاہ ہو کہ مین پیر ہون عشاق نہ طاقی کا اُنکو قران دیرینہ وخواجہ نے قتل کیا برق نے حباب کی صورت بنکر شراب مین بے ہوشی ملا کر قتل کیا بس مین تجکو خبر دینے آیا ہون کہ لامکان برباد ہوا سب سردار رہا ہوے خواجہ سب کو لیکر راہی ہوے لشکر کو یہ حال گذرا اے سمندر آگاہ ہو کہ اب تیرے قتل کا زمانہ قریب آیا یہ ملک بھی تعلقہ مین اہل اسلام کے ہوگا بلکہ نہ طاقی بھی برباد ہوگا یہان بھی کوئی سامری وجمشید وخداوند تصویر کا نام لینے والا نہ رہیگا یہ کہکر اُس طائر کا جسم سے شعلہ نکلا وہ جلکر خاک ہوگیا اسی طور سے دوسرے طائر نے خبر دی وہ بھی جل گیا اسی طریقہ سے تیسرے نے آگاہ کیا وہ بھی جل گیا یہ جو طائرون نے بیان کیا ہر ایک حیران ہوا اہل دربار سے عشاق حجرہ نشین نے سمندر سے کہا کہ آپ نے سُنا طائر کیا خبر دے گئے سمندر نے کہا کہ یہ یون ہی بکتے ہین یہ کہکر سمندر نے دبیر سے کہا کہ ایک حکم نامہ بنام گرداب شاہ ذخیرہ تحریر کرو کہ ہم نے تم کو اس لیے نہین روانہ کیا ہے کہ تم لشکر لیے ہوے پڑے رہو بلکہ اس لیے روانہ کیا ہے کہ مقابلہ کرو اور اہل اسلام کو شکست دو اتنا عرصہ ہوا کہ تم نے کوئی مقابلہ نہ کیا بس اب بہت جلد طبل جنگ بجوا کر مقابلہ کرو ورنہ تم پر عتاب شاہی نازل ہوگا یہ مضمون دبیر نے کاغذ پر تحریر کیا اُس پر سمندر کی مہر کرکے پیش کیا سمندر نے ایک اسم پڑھا کہ ایک طائر پیدا ہوا وہ سامنے سمندر کے آیا اُسکو نامہ دیا کہ تو یہ نامہ ہمارا گرداب کو پہونچا دے وہ طائر نامہ منقار مین لیکر طرف لشکر کے روانہ ہوا یہان گرداب ذخیرہ دربار مین بیٹھے ہوے تھے وہ طائر آکر پہونچا گرداب کو نامہ دیا گرداب نے نامہ پڑھا اُس کے بعد سب نے وہ نامہ دیکھا بس گرداب نے اُسکا جواب تحریر کیا کہ چونکہ میرے لشکر کے لوگ بہت سے مجروح تھے بدین سبب ہم غلامون نے مقابلہ نہین کیا اب سب اچھے ہوگئے ہین طبل جنگ بجوا کر مقابلہ کرتے ہین حضور اطمینان رکھین ہم سب اہل اسلام کو غارت کر دینگے خدا پرست ہمارے مقابلہ کی تاب نہ لائینگے زیادہ حد ادب یہ لکھکر اُسی طائر کو دیا وہ لیکر روانہ ہوا اور جلد سمندر کو جواب دیا سمندر پڑھکر بہت خوش ہوا ایک مرتبہ سمندر نے اپنے اُستاد سے کہا کہ مین نے نامہ بہت سے بادشاہون

ان ملکون کو تحریر کرگئے تھے اُن مین سے چند ملکے باقی ابھی تک نہ آئے اسکا کیا سبب ہے عشاق نے جواب دیا کہ جب
وہ آئے اب آئینگے جاتینگے گمان اپنے ملک کا بندوبست کرتے ہونگے جب بندوبست کرلین گے تو آئینگے سمندر نے کہا کہ ہان
یہی ہم معلوم ہوتا ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب یہ خبر تمام ملکون مین پہونچی کہ سمندر شاہ نے آفاق شاہ کے ساتھ یہ حرکت
کی کہ اُسکو بے قصور سرد بار ذلیل کیا اور اُسکے قتل کے درپے ہوا صرف اس خیال سے کہ یہ قتل ہوجاے تو مین اسکی
زوجہ کو اپنے نکاح مین لاؤن کوئی آفاق کا تصور نہ تھا مگر خواجہ ثالث غیار لشکر اسلام رہا کرکے عیاری سے لے
گئے اب وہ شریک لشکر اسلام مع اپنی زوجہ و لشکر کے ہوگیا ہے اور کوکبہ بھی بس جو بادشاہ ذی عزت اور صاحب ایما
و انصاف تھے انھون نے اپنے مقام پر خیال کیا کہ ایسے ناقدردان کی شرکت کرنا کیا ضرور ہے جو کہ کسی قسم کے ہاتھی کا
خواص رکھتا ہو اُسکی شرکت مین سوائے ذلت کے اور کچھ نہین حاصل ہے بس ہم نہ شرکت کرینگے اگر سمندر اہل اسلام
پر ظفریاب ہوا تو اُس سے اُسوقت کچھ غدر کرلین گے جب وہ ہم سے سوال کریگا اگر اہل اسلام ظفریاب ہوئے تو
دیکھا جائیگا اگر مقابلہ کا موقع ہوگا تو خیر ورنہ صلح کرلین گے کیونکہ جب سمندر نہ مقابلہ کرسکا وہ فتح نہ پاسکا تو ہماری
کیا اصل ایسے ایسے خیال کرکے ہر ایک اپنے دل مین خاموش ہورہا وہ جو تصور رکھتے تھے کہ سمندر کی کمک
کرین وہ منسخ کردیا جو کہ اپنے ملک مین لشکر جمع کررہے تھے وہ اور نیز وہ بادشاہ اور ساحر جو کہ اپنے ملکون سے لشکر
لیکر چلے تھے راہ سے واپس گئے بلکہ وہ جو قریب سمندر پہونچ چکے تھے بعض اُن مین سے جو کہ لشکر لیکر چل چکے تھے
اور بعض وہ جو کہ اپنے ملک مین تھے مگر نہایت سیاہ قلب تھے وہ طرف سمندر پہونچکے مزدور روانہ ہوئے اس
خیال سے کہ چلکر بادشاہ کی کمک کرین خدا پرستون کو قتل کرین اُنکے خون مین شریک ہون تاکہ ہم کو ثواب ملے
خداوند بادشاہ ہم سے خوش ہون بس اُنکا حال آیندہ تحریر ہوگا کہ وہ کون کون تھے اور اُنکے کیا نام تھے
جو کہ سمندر کے آکر شریک ہوئے تھے اُنکا انجام کیا ہوا کیونکر قتل ہوئے راوی پھر اُنکا حال بیان کریگا اب
راوی خوش بیان اصل قصہ بیان کرتا ہے کہ جب سمندر نے عشاق سے سُنا کہ آئین گے خاموش ہورہا اُسوقت
سے اُسکو یہ فکر ہوئی کہ اب خود مقابلہ کرون اس کو تو اس نکتہ مین رکھا ہے

اب حال لشکر اسلام مین قلم فرسائی کی جاتی ہے

بس جب صبح ہوئی بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے وہ سردار نہ تھے کہ جو چوری گئے تھے آج لشکر مین
خلل نہ ہوا کہ سردار غائب ہوئے چالاک ثانی اپنے مقام پر کھڑا ہوا تھا کہ صاحبقران نے چالاک سے فرمایا کہ
آج خواجہ برق کمان ہین چالاک نے عرض کیا کہ وہ کل سے برائے تلاش سردارن لشکر سے تشریف لے گئے ہین
برق ثانی بھی گئے ہین مجکو برائے حفاظت لشکر حکم فرماگئے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ آج تو کوئی نہین چوری گیا
چالاک نے کہا کہ حضور کے اقبال سے آج تو کوئی نہین سردار چوری گیا سب حاضر دربار ہین صاحبقران نے چالاک ثانی
کو خلعت سے سرفراز فرمایا اور فرمایا کہ تم نے خوب حفاظت کی راوی خوش گفتار بیان کرتا ہے کہ یہ ان کو دربار آراستہ ہے سب
حاضر ہین اب حال فرعام ثانی کا سماعت ہو کہ یہ جو دربار سمندر سے ملک حباب کے عقب مین چلے تھے وہ تو سحر سے
پڑتی ہوئی چلی جاتی تھی یہ اُسکے سایہ مین روان تھے چونکہ قریب شام چلے تھے تھوڑی دور چلے تھے کہ رات ہوگئی اب یہ
کیا کرین کیونکر روانہ ہون یہ تو رہگئے تھے یہ وہان پہونچی اپنا کام کیا قتل بھی ہوئی سب رہا بھی ہوئے لشکر کی طرف روانہ بھی
ہوئے مگر یہ اس صحرا مین رات بھر سرگردان پریشان رہے انکو راہ نہ ملی جب صبح ہوئی انھون نے خیال کیا دل مین کہ اب کدھر
جائین نہ معلوم رات کو کیا گذری اب بیکار ہے لشکر مین چلو صاحبقران کو اس حال سے آگاہ کرو یہ تصور کرکے وہان سے
لوٹ لشکر کے چلے راہ طے کرکے داخل لشکر ہوئے بارگاہ مین آئے مجرا کیا بادشاہ نے صاحبقران کو صاحبقران

نے فرمایا کہ اے ضرغام ثانی تم کہان گئے تھے کچھ بیان کرو ضرغام نے عرض کیا کہ مین کئی دن سے شہر سمندریہ مین برائے
خبر گیا ہوا تھا کہ خواجہ کہ خبر دریافت کرون کہ یہ کارروائی سمندر شاہ کی تو نہین ہی کہ اُسنے کسی ساحر کو مقرر کیا ہو کہ وہ سردارونکو
لے جاتا ہو یا کسی عیار کو بس مین وہان حاضر تھا صاحبقران نے فرمایا کہ پھر کچھ خبر معلوم ہوئی اُسنے عرض کیا کہ وہ خود حیران
تھا کہ یہ کون ہی روز اُسکو خبر جاتی تھی وہ خود اپنے اہل دربار سے کہتا تھا کہ یہ کون سرداران اسلام کو اسیر کرے جاتا ہی کل
تک وہ اسی فکر مین رہا پر کل اُسکو معلوم ہوا مجکو بھی حال کھلا یہ سب کارروائی سیان عشاق کی ہی جب وہ یہان سے
خفیف ہو کر گئے تو انھون نے راہ مین الامکان بنایا اُس مین قیام کیا شب کو آتے تھے سحر کو سردارونکو اسیر کر کے لیے
جاتے تھے اُس الامکان کو سب کی نظرون سے پوشیدہ کر دیا تھا چنانچہ کل سمندر نے قریب شام جو حال عشاق کا دیکھا
کیا تو معلوم ہوا بلکہ یہ معلوم ہوا کہ اُستاد بھی اُس الامکان مین پہونچ گئے ہین نازنین کی صورت بنے ہوئے عشاق کو
شراب پلا رہے ہین کہ سمندر نے ایک ساحرہ کو روانہ کیا کہ تو جا کر اُس حال سے عشاق کو خبردار کر بلکہ خواجہ کو گرفتار
کر کے عشاق کے حوالہ کرنا اُسکے بعد اگر مجکو خبر دینا یہ جو حال مجکو معلوم ہوا کیونکہ مین بھی چوبدار کی صورت پر وہان
موجود تھا فوراً اُسکے عقب مین روانہ ہوا مگر وہ لکاتہ سحر سے پرپیدا کر کے چلی مین بھی اُسکے سایہ مین چلا ایک
صحرا مین پہونچکر رات ہو گئی اب اُسکا سایہ نہ نظر پڑا مین تو رہ گیا رات بھر اُس صحرا مین سرگردان رہا کہین پتہ نہ چلا
معلوم ہوا کہ خواجہ پر کیا گذری کیا نہ گذری جب صبح ہوئی مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوا یہ واقعہ پیش آیا ہی
آج تو کوئی سردار نہین چوری گیا صاحبقران نے فرمایا کہ سردار تو کوئی نہین چوری گیا مگر تم نے یہ خبر خشت
اثر سنائی کہ جس کے سننے سے ایک قسم کا خفقان پیدا ہوا ہی نہ معلوم خواجہ پر کیا گذری آیا اُس نے جالاک اسیر
کر لیا یا خواجہ نکل آئے اب جب تک کچھ خبر نہین آتی ہی دل پریشان ہی جالاک ثانی نے عرض کیا کہ حضور کشور نہ ہون
خواجہ کے غلام کو تو کوئی اسیر کر نہین سکتا ہی تو بھلا خواجہ کی کیا حقیقت ہی کہ کوئی اُنکو گرفتار کرے وہ ایسے ویسے عیار
نہین ہین وہ بات دوسری ہی کہ دھوکا دیکر صاحبقران نے فرمایا کہ یہی تو امر ہی کہ اُسکو تو سمندر نے خبردار کر دیا کہ وہ
جوتا نہین ہی وہ خواجہ ہین بس وہ جاتے ہی گرفتار کرے گی اُسکو کچھ ضرورت دریافت کرنے کی نہین ہی جالاک
نے عرض کیا کہ کسی نہ کسی صورت سے ضرور خواجہ اپنے کو رہا کرینگے کوئی نہ کوئی صورت ضرور اپنی رہائی نکالین گے اگر
ایسا ہوا ہوگا آپ پریشان نہ ہون وہ عشاق نہ طاقی کو قتل کر کے مع سردارونکے حاضر خدمت والا ہونگے صاحبقران
نے فرمایا کہ خدا ہم چنین کند یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی اور سب اہل دربار خواجہ کے لیے فکرمند ہین دہان جو خواجہ کو اور
سب سردارون کو ساحر تخت پر سوار کیے چلے تھے چونکہ شب ماہ کا زمانہ تھا راہ فراموش کی دوسری طرف نکل گئے
وہ راہ اُن سب کو راہ تلاش کرنے مین بسر ہوئی صبح کو جب خضر راہ اپنے اشیاء سے نکلا اُسنے اپنے شعاع نور سے
عالم کو روشن کیا زمانہ شب بطرف ہوا زمانہ شب سے صبح برآمد ہوئی آفتاب نے اپنے چہرہ پر سے نقاب شب کو دور کیا تمام
عالم مین روشنی پھیلی تو اُنکو معلوم ہوا کہ ہم راہ گم کر کے ادھر چلے آئے ہین بس اب یہ سب اُدھر سے طرف لشکر کے چلے
تھوڑے عرصہ مین نشان لشکر نظر آنے لگے بارگاہون کے کلس دکھائی دینے لگے وہ ساحر اپنے تخت کو سب سے بڑھا کر
بہت جلد مع سب کے داخل لشکر فیروزی اثر ہوئے قریب بارگاہ تخت اتارے سب سردارونکے ملازم اپنے اپنے
آقا کو دیکھ کر دوڑے لشکر مین غل مچ گیا کہ وہ سردار جو کہ چوری گئے تھے وہ سب آ کر گئے ہر طرف سے لوگ دوڑے یہ
سردار تخت پر سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوئے سب کے آگے آگے خواجہ تھے جلوخانہ کو طے کر کے بارگاہ مین آئے کیا بیان
دربار آراستہ تھا سب حاضر تھے کہ ایک مرتبہ صاحبقران کی نگاہ خواجہ پر پڑی دیکھا کہ خواجہ نسکراتے ہوئے
چلے آتے ہین اُنکے عقب مین سب سردار ہین یہ دیکھکر صاحبقران خوش ہوئے کہا تنے عرصہ مین خواجہ نے
آکر بارگاہ پر سے صاحبقران بادشاہ کو مجرا کیا اور دوڑ کر بادشاہ کی قدمبوسی حاصل فرمائی بادشاہ نے دست

شفقت پشت پر خواجہ کے بہت مہربانی فرمائی خواجہ صاحبقران سے ملے انھون نے بھی بہت شفقت فرمائی
پھر تو ہر سردار نے مجرا کیا بادشاہ و صاحبقران کی قدمبوسی حاصل کی اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے
قران ثالث اپنے مقام پر برق ثانی اپنے مقام پر صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ کیا واقعہ پیش آیا کیونکر ان سب کا
پتہ ملا خواجہ نے اول سے آخر تک سب حال بیان کیا کل عیاری اپنی و قران کی و برق کی عشاق کا قتل کرنا عیاب
و شعلہ کو مارنا سب روبرو صاحبقران کے بیان کیا صاحبقران و بادشاہ نے و نیز سب اہل دربار نے بہت تعریف کی
اسی وقت خلعت طلب کرکے مرحمت فرمائے اور قریب ایک لاکھ روپیہ کے خواجہ کو انعام مین ملا اور قران و برق کو بھی بہت
کچھ انعام ملا مگر خواجہ کے روبرو کم سب نے پوشیدہ طور سے دینے کا اقرار کیا کیونکہ انھون نے شاباش سے منع کر دیا تھا کہ اگر آپ
سب کے روبرو مرحمت فرمائینگے تو یہ سب لین گے ہمارے پاس ایک حبہ نہ رہیگا بدین سبب انکو کچھ قدرے قلیل دیا وہ بھی خواجہ نے ان سے
لے لیا اور کہا کہ جب تم کو ضرورت ہوگی مجھ سے طلب کر لینا مین فوراً دیدونگا انھون نے یہ کہکر دیدیا کہ ہم کو کبھی ضرورت نہ ہوگی ہم نے
آپ کے لیے کوشش کی تھی ہمارا جو مال ہے وہ آپ کا ہے بسم اللہ اب اپنے صرف مین لائیے خواجہ نے مسکراکر جواب دیا کہ تم دونون
بڑے لائق ہو ہان سچ ہے کہ تمھارا مال تو میرا ہی شاگرد و اولاد مین کیا فرق ہوتا ہے کچھ نہین بس یہ باہم خوشی کی تقریر ہوا کی بادشاہ
و سب اہل دربار بہت خوش ہوئے بڑی خوشی حاصل ہوئی لشکر کفار کے ہرکارے یہان موجود تھے وہ یہ سب حال دریافت کرکے
اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے دربار مین پہونچکر مجرا بجالاکر جو حال تھا سب بیان کیا اور کہا کہ خواجہ سب کو رہا کرالے عشاق نجاتی
قتل ہوا یہ جو انھون نے سنا سب حیران ہوئے کہ خواجہ کو کیونکر خبر ہوئی اور یہ کیونکر پہونچے ہم کو خبر نہ تھی بڑے غضب کے عیار
ہین زمین کے اندر کی بات تلاش کرکے نکالتے ہین ان سے خداوند بچائین یہ تو بلا ہین دیکھو تو عشاق نے کیا تدبیر کی تھی ان پر
وہ تلاش کرکے وہان تک پہونچے اور کیونکر عیاری کی کیا کہنا یہ تو ہم نے عیار ہان سنین تک نہین ہین ان سے کون بچ سکتا
ہے ایسی بلاؤن سے کون محفوظ رہ سکتا ہے خداوند تصویر اپنی عنایت شامل حال کرین تو شاید کوئی صورت بچاؤ کی ہو
ورنہ بڑی خرابی ہے جہاب شاہ نے کہا کہ اگر ہم کو یہ حال معلوم ہوتا تو بھائی مین تو کبھی لشکر لیکر نہ آتا مگر اب آکے واپس جانا
خلاف شجاعت ہے مواج نے کہا کہ تم نہ آتے ہم تو ضرور آتے عیار ہمارا کیا کرینگے جو جیسا کریگا ویسا پائیگا اس نے اسکے ساتھ
عیاری کی انھون نے اسکا جواب دیا ہم کو یہان آئے ہوئے پندرہ بیس روز کا عرصہ ہوا انھون نے کوئی بھی عیاری
ہم پر کی سیلاب شاہ نے کہا کہ یہ تو ضرور ہے خیر ہم کو اس قصہ سے کیا غرض جس کام کو آئے ہو اسکی تدبیر کرو گرداب نے
کہا کہ آج بادشاہ کا حکم نامہ بھی آیا ہے انھون نے برائے جنگ تاکید فرمائی ہے لہذا انکے حکم کی تعمیل پر ضرور ہے اس امر مین آپ
لوگون کی کیا رائے ہے انھون نے جواب دیا کہ اگر لشکر کے مجروح اچھے ہوگئے ہون تو کیا نقصان ہے گرداب نے جواب دیا
کہ ابھی لشکر کے مجروح نہ اچھے ہوئے ہونگے کیونکہ زمانہ بیس دن کا ہوا کہ برابر علاج ہو رہا ہے بس یہ جو گرداب نے کہا
سب نے جواب دیا کہ پھر شوق سے طبل جنگ بجوایئے کس امر کا انتظار ہے گرداب نے جواب دیا کہ کل مین ضرور طبل
جنگ بجواؤنگا پرسون مقابلہ کرونگا سب نے جواب دیا کہ بہتر ہے بس بعد ٹھوڑے عرصے کے دربار برخاست کیا سب
بادشاہ اپنے خیمہ خاص مین آئے اگر جراحون کو طلب کیا ان سے دریافت کیا کہ وہ سب مجروح جو کہ تمھارے
زیر علاج تھے اچھے ہوئے انھون نے عرض کیا کہ انکو صحت پائے ہوئے آٹھ روز کا زمانہ ہوا
بس وہ بادشاہ یہ سنکے خوش ہوئے یہان تو اب یہ رائے ہوئی ہے کہ کل طبل جنگ بجے گا ادھر لشکر اسلام مین دربار
آراستہ ہے سب خوش بیٹھے ہوئے ہین کہ بادشاہ نے فرمایا کہ آج ان سب کی دعوت ہے جو کہ قید سے رہا ہوکر آئے ہین
یہ فرماکر دعوت کے سامان کا حکم دیا اسکے بعد دربار برخاست کیا سب اپنے مقام پر آئے اپنے دوستون عزیزون سے
ملے لشکر مین ایک خوشی ہے کہ خدا نے ان سب کی عمر دوبارہ کی ہم سب پر سے یہ بلا دفع کی اور سلامتی جانین مال ملکے
سے بچائین اسکا شکریہ کرنا چاہیے وہ ہم سب کا حافظ ہے اور مالک ہے خدا نے خوب حفاظت کی ورنہ بڑی خرابی ہوتی

وہ اسی طور سے سب کو گرفتار کرے جلد ایک کو بھی نہ معلوم ہوگا اور یکبارگی سب کو ایک مرتبہ حملہ کرکے قتل کرتا یہان لشکر مین تو
ہر طرف یہ چرچا ہو رہا ہے کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ ہر ایک کی باتین ہو رہین ہین جو جسکے ذہن مین آتا ہے وہ کہتا ہے راوی بیان
کرتا ہے کہ وہ دن تمام ہوا رات کو سب کی بادشاہ نے دعوت فرمائی سب دعوت مین حاضر ہوئے بزم عشرت برپا
ہوئی طعام لذیذ کھائے رات بھر ناچ ہوتا رہا صبح کو سب دربار مین آئے دربار آراستہ ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ
دیکھیے اب کیا مرحلہ پیش آتا ہے کون مقابلہ کو آتا ہے جس دن سے یہ لشکر آیا ہے اسنے تو ایک مرتبہ بھی مقابلہ نہ کیا اب
دیکھیے کس کو سمندر برائے مقابلہ روانہ کرتا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ جسکی قضا ہوگی یا جو مسلمان ہونے والا ہوگا
یا جو خداوند کریم کو ہمارے حق مین منظور ہوگا وہ پیش آئیگا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہے خواجہ اپنے مقام پر متمکن ہین
سب سردار اپنے مرتبہ سے سب عیار اپنے طریقہ سے اب قران ثانی ہے بھی ہر روز دربار مین آتے ہین بعد برخاست
دربار صحرا کو چلے جاتے ہین یہ اپنے مقام پر لوٹے ہوئے ہین لشکر کفار کا حال قلمبند ہوتا ہے کہ وہان بھی دربار ہوا سلاطین
بادشاہ دربار مین آکر پیچھے بیٹھے بعد استصوبت باہم صلاح کرکے گرداب نے حکم دیا کہ نقارہ سحر پر چوب پڑے ہم کل اہل
اسلام سے مقابلہ کرینگے آتش بغض و فساد کو دوبالا کرینگے بس یہ جو حکم دیا فوراً نقارے پر چوب پڑی صدائے نقارہ
گوش اہل لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سامان جنگ ہونے لگا ادھر جو ہرکارے لشکر اسلام کے باہر جاسوسی
لشکر کفار مین موجود تھے یہ خبر نوبت طبل جنگ لیکر طرف لشکر کے دوڑے ہوئے یہان گوش ہمایون مین بادشاہ و صاحبقران
کے صدائے طبل جنگ آئی خواجہ سے فرمایا کہ یہ کیسی صدا تمامے کی آئی کیا کفار نے نقارہ طبل جنگ بجوایا ہے یا کوئی انکے
لشکر مین انکی کمک کے لیے آیا ہے خواجہ نے عرض کیا کہ ہرکارے تو لشکر کفار مین موجود ہین جو امر ہوگا وہ آکر گذارش
کرینگے ورنہ حکم عالی ہو تو اور ہرکارے روانہ کیے جائین صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی ضرورت نہین تھوڑے عرصہ مین
سب حال ظاہر ہو جائیگا کیا ایسی ضرورت ہے خواجہ نے عرض کیا کہ بہت خوب یہی باتین ہو رہی تھین باہم خادم
و مخدوم مین کہ اتنے مین ہرکارے کے گرد مین آلودہ آکر حاضر دربار ہوئی مجرا گاہ پر سے مجرا بجالائی دعا و ثناے بادشاہی بجالائی
شعر الٰہی تخت تو بیدار باد + تبار دولت ہمیشہ یار باد + جہان پناہ فلک بارگاہ کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارہ اوج
اقبال ہو دولت ہمیشہ شاد و تمکن پائمال ہون ہم لشکر کفار مین موجود تھے کہ باہم صلاح ہوئی اسکے بعد یہ حکم کفار صلابت
شعار نے دیا کہ طبل جنگ پر چوب پڑے کل ہم غلامان صاحبقران سے مقابلہ کرینگے آتش کین و فساد کو دوبالا کرینگے
جب طبل جنگ پر چوب پڑی تو یہ غلام اس خبر وحشت اثر کو لیکر طرف لشکر شاہی کے راہی ہوئے حاضر بارگاہ ہو کر سمع
مبارک تک پہونچائی بانی خیریت ہے بس جب ہرکارے بیان کر چکے بادشاہ نے حکم دیا کہ انکو انعام دیا جاے وہ
مجرا بجالا کر انعام پاکر بادشاہ و صاحبقران کو دعائین دیتے ہوئے دربار سے باہر آئے اور طرف لشکر کفار کے روانہ
ہوئے یہان بادشاہ نے حکم فرمایا کہ ہمارے لشکریون بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی کوس حربی پر چوب پڑے ہم بھی کل
میدان جنگ مین جاکر کفار سے مقابلہ کرینگے جسکے مقدر مین منشی ازل نے فتح تحریر فرمائی ہوگی وہ سربلند ہوگا اور جسکے
مقدر مین شکست تحریر فرمائی ہوگی وہ سرنگون ہوگا عرصہ سے مقابلہ بھی نہ ہوا تھا بہت دل چاہتا تھا کہ مقابلہ ہو خدا
نے وہ دن دکھایا سردارون نے عرض کیا کہ حضور ہم کیا عرض کرین جو کہ ہمارے دلونکی شوق جنگ مین حالت تھی اور
اب جو اس خبر کو سنکے حالت ہوئی ہے ہم خدمت عالی مین عرض نہین کر سکتے ہین خدا حضور کو سلامت باکرامت ہمارے
سرون پر رکھے کہ یہ دن نصیب ہوا بس بادشاہ نے خواجہ سے فرمایا کہ جاکر نقارہ سکندری پر چوب لگاؤ تاکہ لشکر کو
خبر ہو سب اپنا سامان جنگ کرین یہ سنکے خواجہ اپنی کرسی پر سے اٹھے طرف نقارخانہ کے چلے وہان سب نقارے
درست تھے دو روغہ پانچ اشرفیان برائے نذر خواجہ لیے ہوئے کھڑا تھا کہ خواجہ پہونچے اسنے نذر پیش کی خواجہ نے
سر سری انکار کرکے نذر قبول کرلی اسنے بڑھکر طبل سکندری پر سے غاشیہ لیا خواجہ نے چوب اٹھاکر اس پر لگائی شعر

ز نقارہ آواز آمد برون ✤ کہ دون است دون است گردون دون ✤ صدائے نقارہ سے طبقۂ زمین کے ہل گئے گوش گردون کے
ہو گئے مردے قبر مین چونکہ اُٹھے رستم ایسا جوان مرد خواب مرگ سے چونکہ بڑا لگا گونج زمین کی کہ مونکو لرزہ سا ہو گیا دیو دیون کے
دل ہل گئے بزدلون کی جانین لبون پر آگئین خواجہ ادھر چوب لگا کر رہے ادھر نقارچیون نے نوبت بجانا شروع کی سنا کودم
ملاب لشکر اسلام مین خبر پھیلی کہ کل لشکر کفار سے مقابلہ ہی ہر طرف ایک خوشی سی معلوم ہونے لگی ہر طرف ایک جہل پہل
ہو گئی ادھر بادشاہ اسلام نے دربار برخاست کیا بلکہ حکم فرمایا کہ آج ہم سہ پہر کا بھی دربار نہ کرینگے سب سامان جنگ مین مصروف
ہون آج سب کو فرصت ہی یہ فرما کر داخل خیمہ خاص ہوئے سردار اپنے مقام پر آئے سامان جنگ مین مصروف ہوئے ادھر کفار
نے بھی دربار برخاست کیا سب کفار بھی سامان جنگ کرنے لگے اور اہل اسلام بھی جو کہ ساحر تھے وہ اپنے خیمون مین جاکر سحر جگانے
کی تدبیر مین مصروف ہوئے جو کہ غیر ساحر تھے انھون نے کیا کیا کہ خون کی قیمتل کیا ہوا دون کو چوغہ پر چڑھایا کہ عقل پر فلک
کی چلکر مین آئی خود وغیرہ قیمتل کیئے زرہ درست کیا کمانین جو خانہ خراب تھین انکو سینک سانک کر درست کیا تیر
جو اچھے اچھے تھے وہ ترکش مین لیئے بے کمان والے دو دون خانہ اسلام کو اسی سامان مین گذرا جب شب ہوئی تو
سب ایک مقام پر جمع ہوئے باہم صلاح کرنے لگے جو کہ ساحر تھے انھون نے خیمون مین جاکر چوکا وغیرہ دیکر سحر کو جگایا اس
خیال سے کہ ساحرون سے مقابلہ ہی سحر کو تازہ دم کرلین ہر خیمہ کے رائی سرسون کو جل کی بوآئی تھی ادھر تو یہ سامان تھا
ادھر لشکر کفار مین بچہ بچہ خوک جھکا ہوا بے تھے بیر پکارے جاتے تھے کوئی کالی کلکتہ والی کو پکارتا تھا کوئی لونا چماری
کو بلاتا تھا کوئی بھوانی کی پوجا کرتا تھا کوئی کہہ رہا تھا یا ساحری تھا ری جے ہی کوئی جمشید کی جے کو پکارتا تھا کوئی
خداوند نصو کیو پکارتا تھا کہ تم جاگتی جوت کے خداوند ہو بڑے زبردست خدا ہو میری آبرو رکھیو جو کہ چھوٹے چھوٹے
ساحر تھے انکا یہ حال تھا جو کہ زبردست ساحر تھے انھون نے فرت تھوڑی دیر تک پوجا پاٹ کیا اسکے بعد جاکر سو رہے یعنے
بیرون کو اپنے قبضہ مین کرلیا انکا جو ورشن تھا اُسکو بلائے بلا کر اپنا قبضہ کیا سحر کو تازہ کرلیا مگر لشکری اپنے اپنے
طریقہ سے سحر کو جگا رہے ہین ہر طرف سے الفاظ سحر کی آوازین آرہی ہین ماس کے دانے جل رہے ہین کوئی یون سمجھتا ہی
کوئی ہنڈیا روانہ کرتا ہی کوئی دشمنو کا نام بیرون کے سامنے لے رہا ہی کوئی اپنے بیرون سے یہ کہتا ہی کہ اسکو کمی نہ کرنا ورنہ خرابی ہوگی کوئی غسل کر رہا ہی خون خوک سے کوئی تازہ تازہ طیار کرکے اپنے بیرون کو کھلاتا
ہی لشکر کفار مین ایک عجب طرح کا حال ہی ہر ایک کو جنگ کا خیال ہی بلکہ یہ خیال ہی کہ ہمارا نام رہے ہم دشمن پر ظفر
پائین اہل اسلام کو شکست ہو ہماری ظفر ہو یہ امر خداوند کریم کے ہاتھ ہی نہ معلوم کس کی ظفر ہو اور کس کی شکست
ہوا الغرض ہر ایک اپنے اپنے طور پر لشکر کفار مین سامان جنگ مین مصروف ہی یہان اہل اسلام مین جو کہ غازیان دیندار
تھے وہ کو اپنا سامان جنگ کرکے باہم ایک مقام پر بیٹھے ہین اور باہم مشورے کر رہے ہین انتظار سحر مین کیسے خوش
ہین چہرہ مثل لعل بدخشان کے خوش شجاعت سے گل رنگ ہو رہے ہین بات بات پر ہنسے دیتے ہین راوی
نے بیان کیا ہی کہ وہ رات بسر ہوئی سفیدی سحری نے اپنا ظہور کیا دونون لشکر وغین سحر کی وردی تجلی سے عالم
ہوا بموجب شعر لگے ہونے نظرون سے تارے نہان ✤ چھپا نور مین جادۂ کہکشان ✤ شب شمع مائل بزردی ہوا
لباس فلک لاجوردی ہوا ✤ قصہ مختصر صبح ہوئی ادھر لشکر کفار مین کر بندی ہونے لگی ادھر لشکر اسلام کے سردار
مسلح و مکمل ہوکر در دولت پر حاضر ہوئے لشکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا صاحبقران نماز سے فراغت
کرکے تشریف لائے بادشاہ برآمد ہوئے مع سردارون کے طرف میدان کے روانہ ہوئے مقام جنگ گاہ مین پہونچے
صفین آراستہ ہوئین کہ لشکر کفار بھی آیا وہ بھی صف آرا ہوا جب صف بندی ہو چکی نقابت نقیب کر چکے
لشکر کفار سے ملکہ چندر تن اپنے طاؤس سحر کو بڑھا کر میدان مین آئی مبارز طلب کیا ادھر سے ملکہ نازالان اپنے
اپنی صف سے اپنے طاؤس کو بڑھایا بادشاہ سے اجازت لیکر اسکے مقابل ہوئی پہلے نوبت ہم کلامی کی آئی چندرتن

نے بہت کچھ سمجھایا ملکہ نے سوائے انکار کے کچھ جواب نہ دیا بلکہ یہ کہا یہ مقام جنگ ہے نہ جائے نصیحت و پند تم جس قصد سے آئی وہ کام کرو اس بیکار کی دماغ خراشی سے کیا حاصل اسنے جواب دیا کہ تم لوگ بہت مغرور ہو خیر بدون سزا پائے ہوئے نہ مانوگے یہ کہکر سحر کیا کہ ایک برق چمکی تاریکی ہوئی اور تھوڑی دیر کے جو دیکھا تو ایک ماہتاب آسمان پر نمایان ہوا غزالان ابھی کھڑی ہوئی دیکھ رہی ہے کہ اس ماہتاب سے ایک برق چمکی اور ایک شعلہ پیدا ہوا طرف غزالان کے چلا غزالان نے کچھ اسم پڑھکر اثر کی جو وہ شعلہ برطرف ہوگیا چندر تن نے کہا کہ اگر تم نے شعلہ کو کل کر دیا تو کیا میرے ہاتھ سے بچ جاؤگی بس یہ کہکر اسنے کچھ پڑھکر دستک دی کہ اس چاند سے ایک رسن پیدا ہوئی اور وہ طرف غزالان کے چلی غزالان نے جو اس رسن کو دیکھا اسنے سحر کیا کہ ایک شعلہ پیدا ہوا اسنے اس رسن کو جلا دیا چندر تن کھڑی ہوئی دیکھ رہی ہے اس رسن کا جلنا تھا کہ ایک تڑاقہ ہوا اور برق چمکی کہ اسکی چمک کے ساتھ ہی ایک پنجہ پیدا ہوا وہ کمر مین غزالان کے پڑا اور غزالان کو اٹھاکر طرف آسمان کے لے گیا چندر تن نے سحر کیا کہ ایک گنبد بلوری پیدا ہوا بس اسنے دستک دی کہ وہی پنجہ غزالان کو لیے ہوئے ظاہر ہوا اسنے اسکی زبان مین سوزن دیکر اس گنبد مین قید کیا پھر نہیب دی کہ کوئی میرے مقابلہ کو آئے ماہچاند اسی طور سے قائم ہے نہیب کا دینا تھا کہ کوکبہ روشن تن نے اپنے طاؤس سحر کو صف سے نکالا بادشاہ سے اجازت لیکر میدان مین آئی چندر تن نے کہا کہ اے کوکبہ اسی مین بہتری ہے کہ تم میرے ہمراہ چلو مین سمندر سے تمہارا قصور معاف کرادونگی ورنہ مثل غزالان کے تیرا بھی حال ہوگا کوکبہ نے جواب دیا کہ مین تو تیرے کہنے پر عمل نہ کرونگی سمندر کیا گیدی ہے کہ مین اپنا قصور اس سے معاف کراؤن بلکہ تو میرے ہمراہ چل مین تیرا قصور صاحبقران سے معاف کرادونگی یہ سنکے اسنے جواب دیا کہ لاجوحربہ رکھتی ہو کوکبہ نے کہا کہ یہ تو میرا دستور نہین ہے پہلے تو اپنا حربہ کرلے اگر مین تیسے بچی تو اپنا حربہ کرونگی ورنہ جو مرضی خدا کی یہ سننا تھا کہ اسنے اس چاند کی طرف دیکھا اس مین حرکت ہوئی اور ایک صورت پیدا ہوئی جب وہ شکل پیدا ہوئی اسنے کوکبہ سے کہا کہ ذرا آسمان کی طرف دیکھو پھر مین حربہ کرونگی کوکبہ نے سر اٹھاکر دیکھا جیسے ہی نگاہ اس شکل پر پڑی کوکبہ کی زبان سے نکلا افسوس یہ نکلنا تھا کہ ایک مرتبہ بجلی چمکی اور طاؤس سحر پر چلی کہ چندر تن نے اپنا طاؤس بڑھایا اور اسکے قریب آکر اسکی زبان مین سوزن دیے اسکو روک کر اس گنبد کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے ایک پنجہ پیدا ہوا وہ اسکو اٹھاکر اس گنبد مین لے گیا یہ حال دیکھکر آئینہ اندام زوجہ آفاق کو تاب نہ رہی بس ایک مرتبہ اپنے شوہر سے اجازت لیکر طاؤس پر سوار خدمت مین بادشاہ کے آئی اجازت لیکر اسکے مقابل آئی اور کہا کہ یہ کیا سحر کرتی ہے کوئی عمدہ سحر کر اسنے کہا کہ کیون شامت آئی ہے تو بھی مثل کوکبہ و غزالان کے گرفتار ہوگی آئینہ اندام نے جواب دیا کہ میرے ہاتھ مین گرفتار ہونگی یا تو اسنے کہا کہ اپنا حربہ کر جواب دیا کہ تو سن چکی ہے کوکبہ سے اور غزالان سے کہ ہم پیش دستی نہین کرتی ہین پھر کہتی ہے کہ اپنا حربہ کر یہ سنکے اسنے کہا کہ اچھا بس اسکے طرف چاند کے اشارہ کیا کہ وہ ایک مرتبہ دہان سے دور ہوکر چلا اٹھا اور دی کہ مین نے اپنا حربہ کیا آئینہ اندام نے جو یہ سنا اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اس مین سے ایک بیضہ نکالا جھٹ پٹ کچھ اس پر پڑھکر دم کیا اور طرف اس چاند کے جو کہ اسکی طرف آتا تھا اچھالا جب وہ بیضہ اسکے قریب پہونچا شق ہوا اس مین سے ایک شعلہ پیدا ہوا وہ شعلہ چاند پر پڑا دونون ٹکرون پر کہ اس شعلہ نے اسکو بے نور کر دیا اور وہ دونون ٹکڑے اسی مقام پر قائم ہوکر رہگئے یہ جو چندر تن نے دیکھا فوراً اپنے طاؤس سحر کو اڑایا اور ایک طرف آسمان پر جاکر غائب ہوگئی بعد تھوڑے عرصہ کے پھر ظاہر ہوئی آئی ہے ملکہ آئینہ اندام پر ایک نار رنج ناک جسکے پڑتے ہے آئینہ اندام کی یہ نوبت ہوئی کہ لہرانے لگی غشی سے آنے لگی بس اسنے سحر کیا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا وہ آئینہ اندام کو اٹھاکر اسکے قریب لایا اسنے اسکی زبان مین بھی سوزن دی وہی پنجہ اسکو بھی اٹھاکر اسی گنبد مین لے گیا اب تو آفاق کو تاب نہ رہی دہن سے للکارتا ہوا اپنے تخت سحر کو بڑھاکر چلا کہ مین آیا تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاؤگی مین تیرا قاتل ہون بادشاہ سے اجازت لی میدان مین گیا

کہ لا جو حریہ یکھتی ہوئے وہ نارنج جو کہ آئینہ اندام پر مارا تھا اور پھر اسکے پاس پہونچ گیا تھا آفاق پر مارا جیسے وہ نارنج آفاق
کے قریب آیا آفاق نے اُن جونھے کی ایک شعلہ نکلا وہ نارنج پر پڑا کہ نارنج جلکر خاک ہوگیا اُس خاک سے ایک سانپ
پیدا ہوا اُسنے آکر سر پر آفاق کے صدائے افسوس دی بس آفاق نے دستک دی کہ ایک باز پیدا ہوا اُسکو اشارہ کیا
اُسکو کھائے اُس باز نے بیچت کر اُسکو شکار کیا اور کہا کہ جدھر سے آیا تھا اُسی طرف چلا جا چندر تن نے جو یہ حال دیکھا
ایک مرتبہ اپنی جھولی پر ہاتھ پھیرا ایک چھوٹا سا نیچہ نکالا اُس پر کچھ پڑھکر طرف آسمان کے پھینکا کہ وہ برق بنکر چلا ادھر آفاق
نے دستک دی کہ سایہ دون پیر اُسکے سر پر قائم ہوئین کہ وہ برقی اُن سب سپرون کو کاٹ کر آفاق کے قریب آگی اُسنے
کچھ پڑھکر جو اُس برق پر ہاتھ ڈالا وہ برق اُسکے ہاتھ مین نیچہ ہوکر رہگئی بس یہ نیچہ کو لیکر اُسکی طرف چلایا کہا کہ مین تجکو سحر سے کیا قتل
کرون اسی نیچہ سے تیرا کام تمام کرونگا پہلے تیا سحر جو کہ تو نے کیا تھا کہ چاند بنکر طیار ہوا تھا اُس سے تو نے دو سردارون کو اسیر کیا میری
بی بی نے آکر اُسے بیکار کر دیا جب سے وہ اسی طور سے قائم ہے پہلے اُسے شانون پر مرا بھی کام کونگا یہ کہکر ایک مرتبہ کچھ دانے اُس
کے تخت پر سے اُٹھائے اُنپر کچھ پڑھکر جو اُس چاند پر مارے بس ایک تڑاقہ ہوا وہ چاند پرزے پرزے ہوکر زمین پر گرا اتنے عرصہ
مین اُسنے ایک اور سحر طیار کیا تھا کہ اُسنے اپنے سر کے بال توڑکر اُسکا ایک کوڑا بنایا اُسکو ہاتھ مین لیکر کھڑی ہوئی جب
آفاق اُس چاند کو مٹاکر اُسکی طرف چلا اُسنے کہا کہ اچھا میرا یہ سحر رد کر تو مین جانون آفاق نے کہا کہ بس اُسنے اُٹھا کر وہ کوڑا
زمین پر مارا کہ زمین کو لرزہ سا ہوا تمام زمین ہلنے لگی جہان پر آفاق تھا وہان پر سے زمین شق ہوئی اُس سے ایک مرتبہ ایک مرکب
کوتل پیدا ہوا باز مین دلگام اور طرف صحرا کے جست کرکے چلا گیا ایک آن واحد مین وہان سے واپس آیا اب جو دیکھا تو اُس پر
ایک طفل حسین سوار ہے اُس طفل نے آکر چندر تن کو سلام کیا بس چندر تن نے وہ کوڑا اُس لڑکے کے ہاتھ مین دیا کہ اس
کوڑے سے آفاق کو سزا دے کہ اُسنے میرے ساتھ سخت بے ادبی کی ہے بس وہ طفل اُس کوڑے کو لیکر طرف آفاق کے یہ
کہتا ہوا چلا کہ ابھی مین اسکو سزا دیتا ہون اُسنے میری ملکہ کے ساتھ بے ادبی کی ہے آفاق نے جو اُسکو آتے ہوئے دیکھا سحر
کرکے روکنا چاہا مگر وہ نہ رکا بس ایک مرتبہ آفاق نے دستک دی کہ اُسی طور سے بلکہ اُس سے زیادہ زمین کو حرکت ہوئی زمین لرز
لگی کہ ایک مرتبہ زمین شق ہوئی اُس سے ایک عورت پیر نزال پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین کچھ گرگون کے کھیلنے کے کھلونے تھے مثل
ہاتھی گھوڑے وغیرہ کے اُسنے آفاق کو سلام کیا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے آفاق نے کہا کہ تیرا کام کیا ہے یہان چلا آیا ہے تو اسکے بے نہین
جاتی ہے اُسنے عرض کیا کہ مین تو بڑے عرصہ سے تلاش کر رہی تھی مجکو کیا معلوم تھا کہ یہان ہے یہ کہکر آفاق سے کہا کہ اے آفاق نے
اشارہ اُس طفل مرکب سوار کی طرف کیا وہ طفل مرکب سوار کو لیکر ہوے چلا یا تھا جیسے ہی آفاق نے اشارہ کیا یا تو وہ
پیر زال پکڑی تھی یا ایک مرتبہ جست کرکے اُس طفل کی طرف چلی پیر زال کہکر اور بہت جلد اُسکے قریب پہونچی اُس طفل نے کوڑا مارا
کہ اُسنے اُف کی وہ کوڑا چلنے لگا اُس پیر زال نے جست کرکے اُسکو مرکب پر سے اُٹھا لیا اور پیار کرتی ہوئی وہان سے چلی آفاق
کو سلام کیا اور پیر زال کر عرض زمین ہوئی اُسکا غرق زمین ہونا تھا کہ ایک برق چمکی وہ اُس مرکب پر گری کہ اُس مرکب کے دو پر
نکالے ہوئے بس آفاق نے ملکہ سے کہا کہ مین نے تمھارے سحر کو دفع کیا اب میرے ہاتھ سے اپنی جان بچاؤ یہ کہکر وہی نیچہ لیکر
اسکی طرف چلا اُسنے بھی نیچہ لیا لگی نیچہ بازی ہونے بس ایک مقام پر اُسنے گاڑ دیئے آفاق نے جو نیچہ مارا اُسنے سپر سحر کو سر کی پناہ
کیا مگر کچھ نہ ہوا وہ نیچہ سپر کو کاٹ کر سر پر آیا سر کلہ جبڑے کو کاٹتا ہوا سینہ سے گذرتا ہوا شرمگاہ کے پھاٹک سے صاف
نکل گیا اُسکا قتل ہونا تھا کہ ایک سیاہ آندھی اُٹھی برف باری سنگ باری ہوئی زمین کانپنی تاریکی ہوئی تھی تھوڑے عرصے کے بعد
جو روشنی ہوئی تو صدا آئی نسنی ہر کہ نام من ملکہ چندر تن جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم بہ مطلب خود نہ رسیدیم دیکھا
کہ ایک عورت کی لاش خاک پر پڑی ہے کہ ایک مرتبہ ایک بگولہ غبار کا پیدا ہوا اُس لاش کو اٹھا کر وہ بگولہ طرف شہر سمندریہ
کے روانہ ہوا اُس سے صدائے گریہ وزاری آتی تھی اُدھر وہ گنبد بلور شکست ہوا سب سردار جو کہ قید تھے رہا ہوکے اپنے
حواس مین آئے ورنہ بے ہوش پڑے تھے خواجہ نے جو اُس بگولہ کو طرف سمندریہ کے جاتے ہوئے دیکھا یہ بھی اپنی صورت

تبدیل کرکے اس خیال سے کہ دیکھین یہ بگولہ کہان جاتا ہے اور کس کے پاس اسکی لاش جاتی ہے اگر بن چھپے تو اسکو بھی قتل
کرین روانہ ہوئے اسکا حال پھر تحریر ہوگا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب ملکہ چندر تن سے ہوئی باتھ سے آفاق کے بس
گرداب نے ٹھہراکر طبل بازگشت بجوادیا گو کہ ابھی زیادہ وقت باقی تھا کسی مقابلہ ہو سکتے تھے مگر ایسا بدحواس ہوا کہ طبل بازگشت
بجوادیا لشکر اسلام مین بھی کوس بازگشت برجوب پڑی بس گرداب سب لشکر کو لیکر طرف فرودگاہ کے واپس چلا گو اسوقت کا
طبل بازگشت بجوانا اور سب کو ناگوار ہوا فاضل حباب وماہ تن وغیرہ کے مگر کیا ہو سکتا ہے ناچار وہ بھی اپنے اپنے لشکر کو لیکر واپس
آئے لشکر نے پڑاؤ پر آکر کھانا کھایا سب سردار اپنے اپنے خیمہ مین گئے ادھر لشکر اسلام بھی طرف فرودگاہ کے چلا آفاق اسکو لے کر
خدمت مین بادشاہ کے آیا بادشاہ نے آفاق کی بہت تعریف کی بحکم بادشاہ آفاق [illegible] ہوا صاحبقران سب کو لیکر
طرف قیام گاہ کے واپس آئے لشکر کو لوٹنے لگا بادشاہ وصاحبقران اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار اپنے خیمہ مین جا
کر تھوڑی دیر آرام کیا اسکے بعد تشریف لائے بارگاہ مین سب سردار حاضر ہوئے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے سب عیار بھی آئے مگر خواجہ نہ آئے
کہا صاحبقران نے فرمایا چالاک ثانی سے کہ اے چالاک خواجہ کہان ہین کہا جبتک آفاق نے مقابلہ کیا ہے اور اسکو قتل کیا ہے
اس وقت میرے برابر موجود تھے پھر طبل بازگشت مین نے انکو نہین دیکھا کیا کسی طرف چلے گئے ہین چالاک نے عرض کیا
کہ مجکو نہین معلوم کہ خواجہ کہان تشریف لے گئے ہین یہ سنکے صاحبقران خاموش ہو رہے کہ کسی ضرورت سے گئے ہونگے سب
سردار آفاق کی تعریف کرنے لگے وہ سب کو سلام کر رہا ہے یہان کا تو یہ رنگ ہے ادھر لشکر کفار کا یہ حال ہے کہ بعد تھوڑے
عرصہ کے گرداب وحباب وغیرہ نے دربار کیا سب حاضر ہوئے جو سردار کہ ملکہ چندر تن کے تھے وہ قضائے اپنے مالک
کے حکم مین مبتلا ہوے جب دربار آراستہ ہو چکا اسوقت ملکہ ماہ تن وحباب شاہ نے گرداب سے کہا کہ آپ نے بیکار ہی
طبل بازگشت بجوایا ابھی بہت دین باقی تھا کوئی اور مقابلہ کو نکلتا گرداب نے کہا کہ مجکو ملکہ چندر تن کے قتل کا اسقدر صدمہ
ہوا کہ میرے حواس بجانہ تھے اسی بدحواسی مین طبل بازگشت بجوادیا خیر حکم دو کہ پھر طبل جنگ بجے کل پھر مقابلہ کرنا یہ کہکر حکم دیا
کہ دیر حاضر ہو دیر حاضر ہوا گرداب نے دیر سے کہا کہ ایک عرضی اس سب حال کی بادشاہ کی خدمت مین تحریر کر کہ مین
روانہ کرون دیر نے بموجب حکم گرداب کے سارے حالات جو کہ گذرے تھے سب تحریر کئے بس مہر کے حاضر کی گرداب
نے سنکر کہا کہ ایک طائر پیدا ہوا اسکو عرضی دی کہ یہ خدمت مین بادشاہ کے پہونچادے وہ طائر عرضی لیکر طرف سمندریہ کے
روانہ ہوا کہ اسکا حال بھی قلم بند ہوگا بعد عرضی روانہ کرنے کے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ فوراً طبل جنگ کی صدائے نقارہ زنی
بلند ہوئی ہرکارے یہ خبر لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے داخل بارگاہ ہوئے مجرا بجالائے عرض کیا کہ لشکر کفار مین
طبل جنگ بجا ہے باقی خیریت ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ یہان بھی طبل جنگ بیدرنگ بجے ہم کل مقابلہ کرینگے ہرکارون کو
کو انعام دیکر رخصت کیا یہان نقارے پر چوب پڑی معلوم ہوا کہ کل پھر لشکر کفار سے مقابلہ ہوگا ہر ایک سامان جنگ
کرنے لگا ہر ایک اپنے حربہ درست کرنے لگا دربار آراستہ ہوا ادھر لشکر کفار مین بھی سامان ہونے لگا وہان بھی دربار آراستہ
ہے دونون لشکرون کو سامان جنگ مین مصروف رکھا جاتا ہے

اب شمہ حال شہر سمندریہ کا تحریر ہوتا ہے اور سمندر شاہ کا

راوی نے بیان کیا ہے کہ سمندر شاہ دربار مین بیٹھا ہے سب سردار حاضر دربار ہین کیونکہ اسکو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ آج
لشکر اسلام سے اور میرے لشکر سے مقابلہ ہے اسی کا ذکر ہو رہا ہے کہ مقابلہ ہو رہا ہوگا دونون لشکر میدان مین صف آرا ہوئے
ہونگے کیسے کیسے بہادر چل رہے ہونگے بجے جنگ بج رہے ہونگے سردار عرض کرتے ہین حضور بیجا ارشاد فرماتے ہین
سمندر شاہ نے کہا کہ معلوم کدھر کے سردار زیادہ قتل ہوئے ہین اہل دربار نے عرض کیا کہ سردارن اسلام حضور کے غلام
کے ہاتھ سے قتل ہو رہے ہونگے اسی ذکر و تذکرہ مین دوپہر آگئی کہ ایک مرتبہ ایک طرف سے کچھ شور و غل کی صدا آئی

اور رونے کی کہ سمندر شاہ نے کہا کہ یہ آج شہر مین غل کیسا ہی اور یہ صدا کہان سے آرہی ہی سردارون نے عرض کیا
کہ چونکہ شہر بہت وسیع ہی لوگ بہت آباد ہین کوئی مرگیا ہوگا اسکے غم مین واقربا روتے ہونگے سمندر نے کہا کہ ہان یہی امر ہی کہ
ایک مرشا ایک بگولہ پیدا ہوا اور وہ دربار مین آسمان پر سے آیا اُس سے ایک لاش پیدا ہوئی دو ٹکڑے اُس بگولہ نے کئے
صدا آرہی تھی ہائے ملکہ چندر تن بری جہانی پر ظالم نے رحم بھی نہ کیا کس بیدردی سے قتل کیا کہ ہر چند تیری دہوئی
یہ جو صدا سب اہل دربار نے سنی و سمندر نے اور لاش دیکھی حیران ہوئے کہ اسکو کس نے قتل کیا کہ یہ تو شاہزادی تھی کیا
واقعہ گذرا لشکر نے شکست کھائی کیا آفت آئی کہ اُس لاش کے ایک پہلو سے ایک جانور پیدا ہوا وہ سامنے سمندر شاہ
کے آیا راوی نے بیان کیا ہی کہ خواجہ بھی ہمراہ اس بگولہ کے چلے تھے گردش قدم آگے تھے جب وہ بگولہ شہر سمندر پہ مین
آیا تھا خواجہ نے گلیم اوڑھ لی تھی اس خیال سے کہ تم اپنی رو مین آرہے ہو شاید کوئی پہچان لے تو بری خرابی ہو یہ
گلیم اوڑھے ہوئے چلے آتے تھے جب وہ بگولہ داخل دربار سمندر ہوا یہ بھی دربار مین داخل ہوئے اور عقب سمندر آکر
ٹھہرے ہو گئے تھے کہ وہ جانور پہلو سے اُس لاش کے پیدا ہوا سامنے سمندر کے آکر بزبان انسانی گویا ہوا کہ اے سمندر شاہ
آگاہ ہو کہ ملکہ چندر مین کو آفاق شاہ نے قتل کیا یہ کہکر کل حال سیر کہ آمد آمد کا بیان کیا اسکا نکل کر مقابلہ کرنا غزالان
دکوکبہ و آئینہ اندام کو اسیر کرنا آفاق سے سحر چلنا آخر اسکا اسکو قتل کرنا بیان کیا اور ایک نعرہ کرکے جل گیا یہ حال
سُنکے سمندر کو بڑا صدمہ ہوا اسی وقت حکم دیا کہ اسکی لاش طرف شہر چندرمان کے روانہ کی جائے وہان اسکے عزیز
ہین سب گریہ و کرم اُٹھائینگے بس اسی وقت کے چند برہمن حاضر ہوئے اُسکی لاش کو لیکر روانہ ہوئے یہ حال تو قابل تحریر
بھی نہین جو کچھ اُنکے مذہب مین ہوتا ہوگا وہ کیا ہوگا طول بیجا سے کیا حاصل اصل مطلب سے غرض ہی بس بعد رواج
کرنے لاش کے سمندر نے اہل دربار سے کہا کہ اب اہل اسلام نے بہت سر اُٹھایا ہی مین یہ کہتا تھا کہ کیا ان سے بولون
یہ خود پشیمان ہونگے مگر یہ نہین مانتے ہین اور چند نمک حرام جو اُنکے شریک ہو گئے ہین اُنھون نے بہت پریشان کیا ہی
خصوصاً اس آفاق شاہ نے یہ اپنے کو بڑا ساحر جانتا ہی اب مین اسکی تدبیر کرتا ہون بس یہ کہکر حکم دیا کہ دربار برخاست
ہو خود اُٹھکر محل مین چلا گیا اندر محل کے جاکر خواجہ سرا سے کہا کہ تم جاکر خشاق و گلاب و شملاق و امراق دیگر سردارون
سے کہ جنکے مین نے نام بتلائے ہین کہنا کہ رکان مشورت مین حاضر ہون مجھ مشورہ کرونگا یہ سردار اپنے دربار مین تھے
کہ چوبدار نے خواجہ سرا نے اُنکو حکم شاہی سے آگاہ کیا ہر ایک نے جواب دیا کہ بہت خوب خواجہ بھی موجود تھے کہ خواجہ
کا قصد تھا کہ اب مین یہان سے روانہ لشکر کے روانہ ہون مگر جب یہ حکم سُنا تو خواجہ نے خیال کیا کہ اس مشورے کو بھی
سُننا ضرور ہی کہ کیا مشورہ ہوتا ہی شاید اسکی کوئی تدبیر بن پڑے ابھی کسے آگاہ ہونا بہتر ہی یہ دل مین خیال کرکے خواجہ
گلیم اوڑھے ہوئے ہمراہ عشاق کے اسکے مقام پر آئے وہ تھوڑی دیر ٹھہر کر وہان سے اور مکان مشورت کے روانہ ہوا جن
جن سردارونکو سمندر نے طلب کیا تھا سب اپنے اپنے امور ضروری سے فراغت کرکے وہان آئے خواجہ بھی موجود
ہین جب سب جمع ہو لیے سمندر کو خبر ہوئی وہ محل سے برآمد ہوا سب نے تعظیم کی وہ آکر اپنے مقام پر بیٹھا جب انجمن
مشورت آراستہ ہو چلی عقل کے فانوس مین شمع رائے کو روشن کیا سمندر نے اُن لوگون کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپکی
کیا رائے ہی مین خود مقابلہ کو جاؤن اب کہان تک اُن لوگون کا انتظار کرون کہ جنکو مین نے تاسہ تحریر کیے ہین وہ کیا ابھی
نہین آئے ہین یہان اہل اسلام نے پریشان کر دیا ہی ہر روز ایک نیا واقعہ پیش آتا ہی چو شریک ہو کر مقابلہ کرتا ہی اسکو
ساحر یا غیر ساحر قتل کرتا ہی جو پوشیدہ ہو کر مقابلہ کرتا ہی اُسکو عیار عیاری سے قتل کرتے ہین بہر طور میرے لشکر کا خاتمہ
ہوتا ہی یہ اجوا سیر ہو کر گیا وہ اُنکا شریک ہو گیا بس ہر ایک ان صدمات سے قریب ہی کہ فسق ہو جائے مین یہ خیال کرتا
ہون کہ خود جا کر مقابلہ کرون ایک پل مین سب کو غارت کرون مجکو کچھ لشکر کی بھی ضرورت نہین ہی صرف برائے نام طبل
جنگ بجواؤنگا جو کہ لشکر وہان ہی وہ صف آرا ہوگا مین یہان سے تنہا چلا جاؤنگا ایک پل مین سب کا خاتمہ کرکے چلا آؤنگا

کسی کی احتیاج نہین ہی اس مین آپ لوگ کیا رائے دیتے ہین سب نے متفق اللفظ ہوکر عرض کیا کہ ہمارے سمجھ مین نہ آیا
کہ مجکو لشکر کی احتیاج نہین ہی مین تنہا جاکر سب کا خاتمہ کردونگا مجکو بخوبی معلوم ہی کہ آپ بادشاہ ہین آپکے سحر کا جواب دینے والا
اس اقلیم مین کوئی نہین ہی سوائے ساحران مطراق کے اور یہ لشکر کیا ہی اُنکے سے دس حصہ لشکر زیادہ ہو تو آپ ایک چشم زدن
مین غارت کرسکتے ہین آپکے وہان جانے کی بھی کوئی ضرورت نہین ہی بلکہ آپ یہان سے بیٹھے بیٹھے اشارہ کرین تو وہان خاتمہ
ہوجائے نہ آپ کو کسی کی کمک کی ضرورت ہی نہ کسی کی مدد کی یہ تو ہم بخوبی جانتے ہین مگر سعدی کا قول ہی کہ کسنے کہا ہی
کہ اس امر کا خیال ضرور رہے کہ دشمن کو کبھی حقیر و ناچیز نہ خیال کرے جیسا کہ زال نے اپنے لڑکے رستم کو نصیحت کی شعر دانی کہ چہ
گفت زال بار رستم گرد ✦ دشمن نہ توان حقیر و بیچارہ شمرد ✦ پس ایسی حالت مین ہم کیونکر رائے دین جب کہ ہم کو یہ معلوم ہی کہ وہان
بھی بہت بڑے بڑے ساحر زبردست موجود ہین دوسرے عیار کیسے کیسے مکار تیسرے صاحبقران صاحب اسم اعظم
ایسی حالت مخدوش مین ہم کس طور سے یہ رائے دین کہ آپ جاکر تنہا مقابلہ فرمائین جب تک کہ ہم کوئی ایسی بات قوت کی
نہ دیکھ لین یا آپ نہ بیان فرماوین ہم تو یہ اپنی رائے نہ دینگے کہ آپ لشکر لیکر برائے مقابلہ تشریف لے جائین جب تک کہ
وہ کل لشکر نہ آئے کہ جن جن کو آپنے طلب فرمایا ہی آیندہ حضور کو اختیار ہی کیونکہ بموجب شعر خلاف رائے سلطان
رائے جستن ✦ بہ خون خویش بایدست شستن ✦ ہم کبھی آپ سے اس امر کو عرض کرتے جب آپنے ہم سے
دریافت فرمایا تو ہم نے جو ہماری عقل نے رائے دی وہ عرض کیا سمندر نے جواب دیا کہ یہ جو امر تم نے بیان کیا ٹھیک
اور بجا ہی بلکہ میرا بھی یہی قیاس ہی مگر اس مین ایک پیچ ہی وہ تم کو نہین معلوم ہی جس سبب سے مین نے یہ کہا کہ مین
تنہا جاکر سب کو قتل کردونگا بلکہ اُس پیچ کے سبب سے اور جس امر سے مین اسکا قصد کرتا ہون اُس مین نہ کسی کا سحر
اثر کریگا نہ صاحبقران کا اسم اعظم نہ ساحرون کا سحر نہ عیارون کی عیاری مین جاؤنگا پہلے نصیحت کرونگا اگر مانا
تو خیر ورنہ اسکا خاتمہ کرکے پلٹ آؤنگا وہ ایسی جگہ ہی کہ بڑے بڑے اُسکے سامنے بیکار ہین اگر سامری و جمشید ہون کچھ
نہین کرسکتے ہین سوائے عجز و انکسار کے اُس سے کام لونگا تو یہ ساحر کیا کرینگے اور عیارونکو اسقدر مہلت
نہ ہوگی کہ کوئی عیاری کرسکین یا صاحبقران اسم اعظم پڑھ سکین اُن سب نے عرض کیا کہ ہم کو کیا معلوم کہ کیا چیز ہی ہم کو
آگاہ فرمائیے تو ہم رائے عرض کرین سمندر نے ادھر اُدھر دیکھ کر کہا کہ مین تم سے بیان کرتا ہون سو بات تم لوگون کے کوئی
اس مقام پر نہین ہی وہ یہ چیز ہی کہ ایک صندوقچہ مجکو خداوند تصور رنے اپنے پاس سے مرحمت فرمایا تھا جسکے مین آجتک
خدمت مین تھا اور وہ تبرکات سے عطیہ خداوندی کے ہی مین نے آجتک اُسکو اپنی جان کے برابر رکھا ہی یا تم لوگون سے مین نے
کہا ہی یا سہراب کو اُسکا حال معلوم ہی یا افراسیاب کو معلوم تھا اور چند آدمی ہین کہ اُنکو معلوم ہی مگر وہ یہان نہین ہین اُس
صندوقچہ کے بہت سے لوگ خواستگار تھے مگر اُس زمانہ مین خداوند میرے اوپر مہربان تھے مجکو مرحمت کیا ہی بھائی
اکوان تاجدار کو نہ عنایت کیا مین نے آجتک کسی سے اُسکا حال نہین کہا جنکا مین نے نام لیا سوائے اُنکے یا
اور جو لوگ واقف ہین وہ میرے سبب سے نہین واقف ہین بلکہ وہ پیشتر سے واقف ہین تب اس سے کچھ عرض نہین ہی
مجھ سے خداوند نے فرمایا تھا کہ اے سمندر اس صندوقچہ کی صفت یہ ہی کہ اسکے اندر ایک چھڑی بانشت بھر کی لگی ہی اور اسکے
نیچے ایک تلوار ہی جب تو اس صندوقچہ کو کھولیگا اور اُس چھڑی کو دہنی طرف ہٹائیگا تو وہ تلوار ظاہر ہوگی ایک تڑاقہ ہوگا
وہ تلوار چمک کر بالائے آسمان جائیگی وہان سے برق بنکر چلے گی بس تو جب کسکا نام لیگا وہ اُس پر گرے گی اُسکے دو ٹکڑے
کردے گی اگر اسی طور سے تو دو کرور مرتبہ کہیگا وہ ہر مرتبہ گرے گی اور خاتمہ کردیگی بس تجکو لازم ہی کہ جب وہ ایک مرتبہ
بلند ہوکر جائے اور گرے تو اُس چھڑی کو بائین طرف ہٹادے وہ پھر اپنے مقام پر چلی جائیگی پھر دہنی طرف ہٹادے وہ پھر چمکیگی
آسمان پر جائیگی اور پھر جس پر تو حکم کریگا وہ اُسکا خاتمہ کردیگی پھر بائین طرف گردش دے وہ پھر اپنے مقام پر آجائیگی
اور صفت یہ ہی کہ جب قتل کرلیگی تو پھر بالائے آسمان چلی جائیگی یہ ساختہ سامری ہی اسکو صنع سامری کہتے ہین سامری

اسکو بنا کر اسکی رد بنانا بھول گئے کسی سبب سے انھون نے اسکو نکالا نہین کہ یہ وہ چیز ہی کہ جسکے رد برد مین بھی بیکار ہون اور میری بھی کوئی اصل نہین ہی کیسا ہی ساحر زبردست ہو مجھ پر بیکار ہی ایک مضغۂ گوشت ہی بلکہ اسکے سایہ سے سحر فراموش ہوتا ہی جب اسکے چمک کا سایہ پڑتا ہی اے سمندر یہ میرے پاس پشت در پشت سے چلی آتی ہی مین نے اسکا نام برقی غضب رکھا ہی مگر تو نے اجکل میری ایسی خدمت کی ہی کہ مین بہت خوش ہون تجکو دیتا ہون مگر ایک امر سے اور خبردار کرتا ہون کہ اس سے ہوشیار بہت رہنا اپنے پاس سے جانے نہ دینا یہ جس کے پاس گئی پھر اسی کا حکم بجالائی گی اسکو ساحر وغیرہ ساحر دونون کام مین لا سکتے ہین وہ صرف ترکیب ہی جو اس ترکیب سے کام لیگا وہ کام کریگا فرمایا تھا کہ میرے کسی کام کی نہین ہی کیونکہ مین تو خود ہون اس سے تیز تیز چیزین طیار کر سکتا ہون جہان اور چیزین ہین وہان یہ صندوقچہ بھی پڑا تھا اب تو لے جا کیونکہ تجکو اکثر ضرورت ہوگی اور جب کسی دشمن سخت سے مقابلہ ہو تب اس سے کام لینا مین نے سلام کر کے لیا وہ میرے پاس اب تک موجود ہی مین نے صرف آزمایش کے لیے ایک مرتبہ ایک شیر بن جاکر اسکو ملعولا تھا ایک شیر میرے سامنے آیا مین نے اسی طور سے چھڑی کو دہی طرف ہٹا دیا وہ تلوار نمودار ہوئی فوراً ایک تراقہ ہوا میری نگاہ اچھی طور سے اس تلوار پر پڑی بھی نہ تھی کہ تراقہ ہوا پھر تیسری ایک شرارہ طرف آسمان کے گیا مین نے کہا کہ بیٹا اس شیر کو بس پھر چمک ہوئی اب جو دیکھا تو شیر کے دو ٹکڑے تھے وہ اسکو تلم کر کے آسمان پر گئی مین نے پھر بائین طرف چھڑی ہٹائی پھر چمک ہوئی وہ اپنے مقام پر آگئی مرت اسکا قبضہ باہر ہی اس سے ثابت ہوتا ہی کہ تلوار ہی جب وہ چمک کر آسمان پر جاتی ہی تو قبضہ غائب ہو جاتا ہی جب آتی ہی چھڑی ہٹانے سے تو پھر قبضہ ظاہر ہوتا ہی بس جب سے وہ میرے پاس ہی مین نے آجتک اس سے کام نہین لیا اب میرا قصد ہی کہ اب اس سے کام لون اس سبب سے مین نے کہا تھا کہ مین تنہا جاکر سب کا خاتمہ کرونگا ورنہ کیا مین دیوانہ تھا جب یہ تقریر سمندر نے سب کے روبرو بیان کی تو عشاق اسکی ہمستاد نے کہا کہ آپکی بھی کیا عقل ہی کہ آپ خود جاکر مقابلہ کرین جب اس مین یہ صفت ہی تو جس کے ہاتھ چاہو روانہ کر دو وہ جاکر کام لے تمھارے جانے کی کیا ضرورت ہمارے بھائی اتنے سے کام کے لیے تم خود تکلیف کرو سمندر نے جواب دیا کہ مجکو یہ خوف ہی کہ وہ نایاب چیز ہی جس کے ہاتھ لگے گی وہ پھر مجکو نہ دیگا اگر طلب کرونگا تو مقابلہ کو موجود ہوگا عشاق نے کہا کہ یہ صرف تمھاری عقل ہی اس قدر آدمی جو کہ اسوقت یہان موجود ہین ان مین سے کوئی تمھارا دشمن نہین ہی تم کسی کو دشمن خیال کرو بس جس کو تمھارا جی چاہے دیکر روانہ کرو سمندر نے کہا کہ اچھا دیکھا جائیگا اب آپ سب صاحبون کی رائے ہی کہ مین اہل اسلام کا خاتمہ کر دون سب نے کہا کہ ہان یہ امر تو ضرور ہی کہ ہر روز بیٹھے اور جھگڑے تو جائین کہ راتون کو مارے خوف کے نیند نہین آتی تم کہ کوئی عیار آکر قتل تو کر ڈالیگا اس سے تو اطمینان ہو جائیگا تب سمندر نے کہا کہ کل مین اسے صبح کو طلب کر کے کسی نہ کسی کے ہاتھ لشکر مین روانہ کرونگا یقین ہی کہ کل ہی مقابلہ ہو بلکہ مین اسوقت ایک حکم نامہ بنام گرداب تحریر کرتا ہون کہ وہ کل صف آرا ہو مین یہان بموجب آپ لوگون کی رائے کے کسی کے سپرد کر کے جملہ سامان جنگ بھیجا کر روانہ کرونگا میرے نزدیک تو مناسب تھا کہ مین خود جاتا عشاق نے جواب دیا کہ بالکل خلاف داب تھا ایسے مہم پر جانا جب کہ کوئی انکی اصل نہ تھی یہ جو عشاق نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ اسی خیال سے آجتک مین نے اسکو نکالا نہین کہ کیا ان لوگون سے مقابلہ کرون اسکو لے جاکر مگر اب جو عاجز ہوا اور یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ یہان سے جلد دفع ہون تو بمجبوری یہ امر گوارا کیا خیر بموجب آپکی رائے کے کسی کے ہاتھ اس امر کو سرانجام دونگا مگر گرداب شاہ وغیرہ کو اس امر سے خبردار کرتا ہون کہ کل تم صف آرا ہونا مین ایک چیز ایسی بھیجونگا جو کہ کل کا اہل اسلام کا خاتمہ کر دے مین کل خون چند رتن کا عیوض لونگا یہ خون مثل اور خونون کے بالا بالا نہ جائیگا عشاق نے کہا کہ اسکا کچھ مضائقہ نہین ہی اب یہ رائے قرار پائی ہی سمندر نے نقشی کو طلب کیا ہی کہ ایک سلاخ آکر پہونچا وہ سمندر کی گود مین آکر بیٹھ گیا اب جو سمندر نے دیکھا اسکے گلے مین نامہ تھا سمندر نے اسکو کھول کر پڑھا وہ غرضی تھی گرداب شاہ وغیرہ کی اس مین سب حال جنگ تحریر تھا

ور قتل ہونا چندر تن کا بھی تحریر تھا آہم کل پھر مقابلہ کرنیکے حضور کو آگاہ کردیا یہ مضمون پڑھکر سمندر نے سب اہل دربار کو سنایا کہ
اسوقت وہان موجود تھے اور خود اسکی پشت پر اپنے ہاتھ سے تحریر کردیا کہ تم کو معلوم ہو کہ تم کل مقابلہ مین صف آرا ہوتا
مین یہان سے ایک سحر تیار کرکے روانہ کرونگا کہ وہ سب اہل اسلام کیلئے بعد دیرے خاتمہ کردیگا تم کو مقابلہ کرنے کی نوبت نہ
آئیگی اس سے اطمینان رکھو یہ لکھکر اس طائر کے گلے مین باندھدیا وہ طائر اڑکر چلا گیا جب وہ طائر چلا گیا تو ان سب نے
دریافت کیا کہ اے بادشاہ وہ صندوقچہ آپ کے پاس ہر وقت رہتا ہے سمندر نے کہا نہین بلکہ مین نے طاق مین ایک
مقام پر امانت رکھا ہے اور اس پر سحر کیا ہے اور ایک ساحر اسکا محافظ نامے نگہبان ہے بس مین کل صبح کو طلب کرلونگا
راوی نے بیان کیا ہے کہ اسقدر سمندر نے دروغ کہا ہے کہ وہ نہ طاق مین ہے اور نہ محافظ اسکا محافظ ہے بلکہ وہ اسکے
محل مین ہے ناظرین کو آیندہ اسکا حال معلوم ہوگا یہ امر سمندر نے اس خیال سے کہا کہ شاید کوئی ان مین سے برخلاف ہوجائے
چونکہ اسکا حال سن چکے ہین سحر کرکے میرے محل مین آئے اور اسکو لے جائے گو میری پہچان ہے سوائے میرے کوئی اسکی شناخت
نہین کرسکتا ہے مگر گیا ضرور ہے کہ بیان کردون کہ محل مین ہے اگر یہ کہونگا تو وہ یہ ضرور دریافت کرینگے کہ کس مقام پر ہے سب
حال کہنا پڑیگا اس سے وہ بات کہو کہ پھر کوئی مقام دریافت کا باقی نہ رہے بدین خیال سمندر نے یہ فقرہ کہا اسی تقریر
اور مشورے مین کوئی ایک پہر رات آئی کہ سمندر نے حکم دیا کہ اب تم سب جاؤ مین بھی محل مین جاتا ہون یہ کہکر سمندر
اٹھکر محل مین چلا گیا خواجہ بھی اسکے ہمراہ مین محل مین گئے سمندر نے جاکر خاصہ زہر مار کیا اسکے ساتھ سہ چہار نان مہر
تکین کے عیش مین مصروف ہوا جام شراب گردش مین آیا رقص و سرود ہونے لگا وہ ساتھ اپنی معشوقون کے بوسہ و کنار مین مصروف
ہوا خواجہ نے یہ خیال کیا تھا کہ شاید کچھ قابو مل جائے کہ مین سمندر کو اسیر کرلون یا اس سے کچھ اسکے سوا حال معلوم ہو مگر
موقع نہ پایا بلکہ یہ خیال ہوا کہ تم تو یہان اس فکر مین رہو صبح ہوجائے وہ لوگ تو غافل ہین انکو تو اسکی خبر نہین ہے وہ برائے
مقابلہ آئین یہان یہ بلا پہونچے وہان سب کا خاتمہ ہوجائے تم یہان تدبیر کرتے رہیو شاید ان لوگون کو خبر ہو اتفاق
وغیرہ کچھ تدبیر کرین جب تک تم جاکر فکر کروگے کیونکر خبر ہوگی شاید کوئی تدارک ہو یہان تم چور ہوگے تو وہان کا تدارک رہجائیگا
اور یہان بھی تمھارا کام نہ ہوا وہان انکا کام تمام ہوگیا تو وہ قتل ہوئے دبدھا مین دونون گئے نہ مایہ ملی نہ رام تم یہان
تدبیر کرتے رہے وہ لوگ غافل رہے کفار کا مطلب ہوگیا یہ خیال اپنے دل مین کرکے سمندر کو مصروف عیش چھوڑ کر
وہان سے باہر آئے اور شہر کو مورچہ کے طرف لشکر کے روانہ ہوئے انکو راہ مین رکھا جاتا ہے اور حال لشکر کفار کا خبر ہوتا ہے
کہ یہان طبل جنگ بج چکا ہے دربار آراستہ ہے سامان جنگ ہر طرف ہو رہا ہے کہ دن تمام ہوا کفار کا دربار اس سبب سے
آراستہ ہے کہ وہ جو عرضی سمندر نے شاہ کو تحریر کی ہے اسکا کچھ جواب آئے تو ہم دربار برخاست کرین ابھی فکر مین رات ہوگئی کہ کوئی
دو پہر کی رات آئی ہوگی کہ وہ طائر جواب عرضی لیکر آیا کرداب شاہ کو جواب عرضی دیا خود جلد مرے آیا تھا ادھر کو روانہ ہوگیا
بس کرداب شاہ نے دیر سے وہ جواب پڑھوایا اسنے بہ صدائے بلند پڑھا یہان لشکر مین چند عیار شل ضرغام وغیرہ کے
موجود تھے انھون نے سنا کہ سمندر نے تحریر کیا ہے کہ تم لوگ صف آرا ہو مین کل ایک چیز ایسی روانہ کرونگا کہ جس سے
کل اہل اسلام کا خاتمہ ہوگا تم کو مقابلہ نہ کرنا پڑیگا ضرغام یہ سنکے دربار سے باہر آیا اور عجلت اپنے لشکر کے چلا یہان کرداب شاہ
نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر گئے ملکہ زعفران بفتہ پوش نے ولیکہ ماہ رخسار نے اپنے خیمہ
مین آکر اپنا سحر تازہ کیا اسکے بعد دا کر آرام کیا مگر لشکر مین ہر طرف سحر باری ہو رہی ہے ساحر اپنے سحر جگا رہے ہین گوگل و
لوبان کی بو آرہی ہے بچہ خوک جھٹکا لئے ہوئے پڑے ہین سرسون رائی جل رہی ہے ہر خیمہ سے دھوان بلند ہے ساحر اپنے
کفار کو جگا رہے ہین یہان تو یہ بندوبست ہے ادھر لشکر اسلام مین جو کہ ساحر ہین وہ اپنا سحر جگا رہے ہین جو کہ غیر
ساحر ہین وہ اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کر رہے ہین اس خیال سے کہ صبح کو پھر سامنا کفار سے ہے دربار برخاست ہوا
اسلام کا آراستہ ہے مگر سہراب جادو اجازت لیکر اپنے خیمہ مین گیا تھا چونکہ اسکی طبیعت مین کچھ کسل اندھی جاگر سو رہا

راوی نے بیان کیا ہے کہ مین قبل مین سامعین کی خدمت مین یہ عرض کر چکا ہون کہ سمندر شاہ کی دختر نیک اختر پر سہراب
فریفتہ ہو گیا تھا ملکہ نسیم جادو ہے گو یہ ملکہ سحر نہین جانتی ہے مگر اسکا باپ سمندر شاہ جو کہ حاکم سمندر یہ ہے بہت بڑا ساحر
ہے اس سبب سے اسکا نام ملکہ نسیم جادو رکھا گیا ہے سہراب یہ اسکے عشق کے جرم مین سمندر یہ سے نکالا گیا گو یہ مرد جری
صف شکن تیغ زن ساحری مین بھی شہرہ آفاق افسونگری مین طاق ہے اور سرکار سمندر شاہ مین اسکا بڑا مرتبہ تھا
یہ سپہ سالار تھا ہم پلہ تھا آفتاب جادو کا جسکو خواجہ نے دریا کے اس پار اگر نالن کی عیاری کر کے جلد اول مین قتل
کیا ہے ایک دہ سپہ سالار تھا ایک پہ جب اسکا عشق سمندر پر ظاہر ہوا تو سمندر نے اسی دھوکے سے پاس ہامیان طوفان
کش کے روانہ کیا تھا اسنے اپنی چھوٹی بہن کے پاس یعنی سحرالبحر کے سپرد کیا تھا اور قید کا حکم دیا تھا وہ اس پر خود فریفتہ
ہوئی تھی کیونکہ یہ مرد قوی تن اور خوبصورت ہے حسن بھی خوب رکھتا ہے ملکہ نسیم جادو بھی اہل پر فریفتہ ہے اکثر صحبت
لاروز نیاز ہوتی ہے اسکو بھی اسکے یہان سے جانے کا صدمہ ہے مگر عبرت ذات ہے اور ناچار ہے اسی سبب اسنے اپنے راز کو
افشا نہ کیا دوسرے والدین کے خون سے مگر دن رات فراق سہراب مین جلا کرتی ہے جب اسکی حالت ہے خیر یہ قصہ تو پھر
تحریر ہو گا سہراب کا حال گو جلد اول مین تحریر ہو چکا ہے مگر اس جا بطور یاددہی مختصر طور سے تحریر ہوتا ہے کہ جب سحرالبحر
اس پر فریفتہ ہوئی اپنا عشق ظاہر کیا اس حیلہ مین اسکو قید نہ کیا بلکہ رہا رکھا یہ ہر نہ اسکو حیلہ و حوالہ نہین رکھتا تھا
اسی زمانہ مین صاحبقران مع لشکر دشت بہار اذربائیجان پہونچے تھے سحرالبحر نے صاحبقران کی صنوبر شاہ کے لیے
کنارے دریا کے عین صحبت دعوت مین دریا سے شیر پیدا ہوا تھا صاحبقران نے اسکو قتل کیا تھا کیونکہ وہ صنوبر شاہ کو
اٹھا کر لے چلا یہ سہراب حکم سحرالبحر خرس لیکر آیا تھا جب صاحبقران حباب جادو کے عقب مین گئے تھے اسنے
صنوبر کو صحرا مین چھوڑ دیا تھا خود بھاگا یا صاحبقران نے تعقب کیا تھا اور خرس یعنی سہراب صنوبر شاہ کو اٹھا کر
پرواز پیدا کر کے چلا تھا خواجہ نے جال مار کر اسکو زمین ذلیل کیا تھا صنوبر کو اسکے پنجہ سے چھڑایا تھا صاحبقران نے حباب کو
جو صورت شیر تھا قتل کیا تھا خلاصہ یہ کہ یہ مسلمان ہوا تھا صاحبقران نے اس سے اقرار لیا تھا کہ جب سمندر یہ
فتح ہو گا سمندر شاہ قتل ہو گا تو مین تیری شادی کر دونگا بس یہ سبب سے شریک صاحبقران ہوا ہے کئی مقام پر
اسنے لشکر اسلام کی کمک کی یہ سب حال جلد اول مین تحریر ہے یہان پھر بیان کی ضرورت نہین اسی امید پر یہ اب تک
زندہ اور ہمراہ صاحبقران کے چلا آتا ہے اور حاضر بردست بھی تھا مگر اسکو ملکہ نسیم جادو کے خیال سے کسی وقت مہلت
نہین ہے بلکہ اسکے فراق مین اسکی عجب حالت ہے جو کہ قابل تحریر نہین ہے خصوصاً جب سے قریب سمندر یہ لشکر فیروزی اثر
آکر وارد ہوا ہے جب سے تو عجب اسکا حال ہے رات رات بھر سوتا نہین ہے اشعار عاشقانہ ورد زبان ہین کھانا پینا ترک
ہو گیا ہے یہ حالت ہے کہ تصویر ملکہ سامنے پھرا کرتی ہے نوبت بہ جنون ہے مگر صاحبقران کے لحاظ سے و نیز اس امید سے
زندہ ہے کہ خداوند کریم نے یہان تک تو پہونچا دیا ہے بس اب کیا باقی ہے سمندر یہ فتح ہوا اسیر معشوق مجکو ملا اس امید
نے اسکو زندہ رکھا ورنہ اب تک کب کا مر گیا ہوتا خلاصہ یہ کہ یہ دربار مین بیٹھا تھا کہ ملکہ کا خیال آیا بادشاہ سے
اجازت لیکر اپنے خیمہ مین آیا پلنگ پر جو لیٹا تو سو گیا خواب مین ملکہ کو دیکھا یہ تو یہان اپنے خیمہ مین سو رہا ہے اور
خواب دیکھ رہا ہے وہان دربار آراستہ ہے کہ یہ حکم بادشاہ نے فرمایا کہ جن صاحب کا جی چاہے وہ کشتی لے جائین
کوئی لحاظ کو کام نہ فرمائین مین آج نصف شب تک دربار مین رہونگا چونکہ یہ حکم فرمایا بہت سے سردار اس
خیال سے اٹھکر چلے گئے کہ چل کر اپنے سامان جنگ کو درست کرین اب کون ہے دربار مین کہ اتفاق شاہی ہوا اسکی زوجہ
ہمکو کہ یہ غزالان ہے مریخ آفتاب علم اور چند ساحر نامی شہنشاہ کوہر کلاہ سلیمان اعظم نور الزمان عین الحیات
قیصر صاف باطن و دیگر عزیز صاحبقران نوئی ہزار بارہ سو سردار مین عیار بھی مثل چالاک ثانی برق ثانی
قران ثانی وغیرہ کے ہین ذکر صبح کی لڑائی کا ہو رہا ہے کہ ضرغام ثانی حاضر دربار ہوا اسنے مجرا کر کے عرض کیا

کہ مین کفار کے دربار مین برائے تماشہ گیا تھا کہ دیکھون کیا مشورہ ہو رہا ہے وہان جو گیا دربار آراستہ تھا سامان جنگ ہو رہا تھا کہ ایک عرضی میرے جانے سے قبل گرداب نے سمندر کو روانہ کی سب اس مین حالت جنگ تحریر تھی اُسکا جواب میرے سامنے آیا جواب یہ تھا کہ تم کل صف آرا ہونا ہمارے یہان سے ایک لشکر روانہ کرینگے وہ کل اہل اسلام کو قتل کرینگے اور کل اہل اسلام کا خاتمہ ہوگا ہم کو مقابلہ نہ کرنا پڑیگا جب یہ جواب آیا تو کفار نے دربار برخاست کیا مین یہ خبر لیکر ادھر آیا نہ معلوم وہ کیا جواب روانہ کریگا یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ خدا بزرگ است مصرعہ دشمن اگر تو نیست نگہبان قوی تر است کوئی مقام جانے نہین دیا کر خواجہ کی کرسی کی طرف ملاحظہ فرمایا خواجہ کی کرسی خالی پائی فرمایا کہ اے چالاک ثانی جب سے خواجہ نہین آئے نہ معلوم کہان گئے ہین مجھ کو انکا حال نہ معلوم چالاک نے دست بستہ عرض کیا کہ مین تو یہان حاضر ہون ورنہ خلائق کو جانتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی مقام خوف تو نہین وہ کسی ضرورت سے گئے ہونگے یہان تو یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ادھر سہراب نے اپنی معشوقہ کو خواب مین دیکھا ایسا بیقرار ہوا کہ خواب سے آنکھ کھل گئی دل نہایت درجہ بیقرار و بیتاب ہوا تو یہ کیسا ہوا تھا اُٹھ بیٹھا شعر عاشقانہ پڑھنے لگا اُٹھکر ٹہلنے لگا یہ بیقراری جو خادمون نے دیکھی عرض کیا کہ بسبب اعدا فراج کیسا ہے کیون اسوقت آپ کی طبیعت زیادہ مکدر ہے سہراب نے کہا کہ کیا دریافت کرتے ہو جس پر کوہ فراق ٹوٹا ہوا اور آسمان جدائی کا پھٹا ہو وہ کیا اپنی حالت بیان کرے مجھے اسوقت اپنی معشوقہ کا خیال آیا دل پریشان ہوگیا ٹہلنے لگا ہونگے رات کا وقت ہے کہ ہر جاندار اور دوسرے صبح کو تعاقب ہے ورنہ صبح کو چلا جاتا دربار کے وقت پر آجاتا کیا کرون انھون نے عرض کیا کہ ابھی ہم باہر گئے تھے تو چند سردار دربار کی طرف سے یہ کلام کرتے ہوئے باہم آتے تھے کہ آج بادشاہ نصف شب تک دربار فرمائینگے ہم تو اجازت لیکر چلے آئے تاکہ سامان جنگ درست کرین اگر آپکا دل بہت پریشان ہو تو آپ دربار آراستہ ہونے تھوڑی دیر ہا کر دربار مین تشریف لیجیے دل بہل جائیگا کیونکہ وہان تو ادھر ادھر کے ذکر ہو رہے ہونگے یہ جو خادمون نے عرض کیا سہراب نے خیال کیا کہ چلو اگر مجمع بن پڑے تو بادشاہ و صاحبقران سے اجازت لیکر ملکہ کے باغ مین چلیں شاید اُس آفت جان جہان سے ملاقات ہو جائے یہ اپنے دل مین تصور کرکے درباری کپڑے پہنے خیمہ سے نکل کر دربار کی طرف چلا دیکھا کہ دو اصیل سواریان سردارون کی کھڑی ہوئی ہین چوبدار وغیرہ آگے جاتے ہین روشنی بکثرت ہے دیا اپنے دل مین یہ باتین کرتا جاتا تھا کہ آج کیا سبب ہے کہ دربار ابھی تک آراستہ ہے باوجودیکہ صبح کو مقابلہ ہے آج بھی مقابلہ تھا سب دن بھر تھکے ماندے ہین اُس پر ابھی تک نہ بادشاہ محل مین تشریف لے گئے ہین نہ صاحبقران الٰہی ایسی باتین کرتا ہوا دل سے یہ دربار مین آیا دیکھا کہ سب سردار بیٹھے ہین بلکہ سفرز سردار ہین اور عزیز صاحبقران ہین یہ بھی سلام کرکے اپنے دنگل پر بیٹھ گیا صاحبقران نے جو چہرہ سہراب کا دیکھا کو بہت متغیر پایا ہر روز سے زیادہ اس کے چہرہ پر تغیر تھا کہ صاحبقران نے سہراب کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے سہراب جاؤ تم تو اجازت لیکر اپنے خیمہ کو گئے تھے کہ میری طبیعت آج کچھ کسل سی ہے مین معاف فرمایا جاؤن اور تمھارے چہرہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے پھر اسکا کیا سبب ہے کہ تم پھر اسوقت دربار مین آئے اور تم کو کیونکر معلوم ہوا کہ دربار آراستہ ہے سہراب نے عرض کیا کہ حضور کو تو میری طبیعت کا حال بخوبی معلوم ہے بار بار عرض کرتے ہوئے شرماتا ہون بلکہ مین نے کئی مرتبہ بذریعہ عرضی کے آپ کو آگاہ بھی فرمایا تھا اُس پر آپنے یہی دستخط فرمائے کہ اب زمانہ بہت کم رہا ہے وہی حال ہے جو کہ عرض کر چکا ہون خصوصاً جب سے اس نواح مین قشلہ آکر فروکش ہوا ہے حضور نے یہان دربار جلال فرمایا ہے جب سے تو کسی وقت طبیعت بحال نہین ہوتی ہے ہر وقت یہی خیال رہتا ہے یہی سبب ہے کہ مین دن بدن مضمحل ہوتا جاتا ہون تو اسوقت اجازت لیکر دربار سے گیا تھا یہ خیال تھا کہ شاید وہان جاکر کچھ طبیعت بہل جائے مگر اور زیادہ پریشانی ہوئی معلوم ہوا کہ ابھی تک حضور دربار مین جلوہ فرما ہین اور بادشاہ بھی تشریف رکھتے ہین مین نے خیال کیا کہ چلکر آپ ہی کی خدمت مین حاضر ہون وہان سے یہان کچھ کم طبیعت پریشان ہوگی کیونکہ ہر طرح کے ذکر ہونگے یہ خیال کرکے حاضر ہوا تھا

یہ سبب نہ معلوم ہوا کہ آج حضور کیون اب تک تشریف فرما ہین خیریت تو ہی صاحبقران نے فرمایا کہ خیریت ہی مگر آج کچھ
بادشاہ سلامت کے مزاج مین برہمی ہی اُنکی طبیعت پریشان ہی اُنھون نے فرمایا ہی کہ آج ہم دربار نصف شب تک فرمائینگے
بدین سبب دربار آراستہ ہی ہان ایک نیا امر یہ ہی کہ ابھی ابھی ضرغام ایک خبر تازہ لشکر کفار سے لایا ہی کہ سنکے
یک گونہ تردد ہی سہراب نے عرض کیا کہ وہ کیا خبر تازہ ہی جو کہ باعث تردد مزاج عالی کے ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ
ضرغام ثانی لشکر کفار مین گیا تھا دربار مین موجود تھا گرداب نے ایک عرضی سمندر کو آج کے حالات کی تحریر کی تھی
چنانچہ اُسنے اُسکے جواب مین یہ تحریر کیا کہ تم کل صف آرا ہونا مین یہان سے ایک چیز بذریعہ ساحر کے روانہ کرونگا کہ جو
کل اہل اسلام کا خاتمہ کردیگی اُسکے روبرو نہ کسی ساحر کا سحر کارگر ہوگا نہ صاحبقران کا اسم اعظم ہم کو مقابلہ نہ کرنا چاہیے
اب مجکو خدا پرستون کا خاتمہ منظور ہی یہ تحریر تھا کہ جسکو پڑھکر سب کفار خوش ہوئے ضرغام وہان کیسے چلا آیا یہان
آکر بیان کیا یہ کچھ نہ تحریر تھا کہ وہ کیا چیز ہی اور کس قسم کی ہی صرف اسقدر تحریر تھا جو کہ مین نے تم سے بیان کیا یہی ضرغام
نے بھی بیان کیا دوسرے یہ امر ہی کہ آج خواجہ غائب کین میدان جنگ سے واپس نہین آئے نہ معلوم کہ مرگئے ہین جو نہین
آئے ہین باوجودیکہ یہ اُنکو معلوم ہی کہ کل پھر مقابلہ ہوگا اُس پر غائب ہین یہ دوسرا تردد ہین خیر اسکی تو کچھ پروا نہین ہی
کہ وہ کوئی چیز روانہ کریگا جو کہ باعث ہلاکت ہوا گر اسی طور سے قضا آئی ہی تو کیا خوف ہی کیا بچ کر جا سکتے ہین راضی ہین
جو اُسکی مرضی بموجب شعر اگر بخشی ہے رحمت ور نہ بخشے تو شکایت کیا + سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے + ہم
موت سے نہین خوف کرتے ہین زندگی بھی اُسکے قبضہ مین ہی اور موت بھی اگر اُسکی مرضی ہی کہ ہم سب قتل ہون تو
اگر تمام دنیا ایک ہو جائیگی تو ہم زندہ نہین رہ سکتے ہین اگر اُسکی مرضی نہین ہی اور اُسکی طرف سے نہین آئی ہی تو ہمارا کوئی
کچھ نہین کرسکتا ہی ابھی چند روز کا ذکر ہی کہ عشاق نے کیا کیا نہ کیا اسم اعظم بھی پڑھکر لیا ابر سیہ کو محیط بھی کر دیا جو
کچھ شدائد گذرے وہ سب ظاہر ہین کہ بہ سبب شدت گرمی کے مثل ماہی بے آب کے تڑپ رہے تھے پھر کیونکر اس بلا
کو اُسنے دفع کیا اور ہم سب کو بچایا اُسکے بعد وہ تم سب کو گرفتار کرنے کیا تھا لامکان بنا کر رکھی تھا کہ جس سے رہائی
کی بالکل امید نہ تھی پھر کیونکر رہا ہوئے اُسکے نزدیک کوئی بات نہین ہی مشکل کا دفع کرنا بلا سے نجات دینا سمندر
کیا ہی اگر تمام عالم چاہے کہ ہم انکو قتل کرین اگر اُسکی مرضی نہین ہی تو کوئی کچھ نہین بنا سکتا ہی اگر اُسکی مرضی ہی تو ایک
مور ضعیف کافی ہی بس اس امر سے خوف کرنا کہ وہ کوئی چیز روانہ کریگا وہ تمہاری ہلاکت کا باعث ہوگی بالکل خلاف
عقل ہی یہ بخوبی ظاہر ہی کہ جو انسان چاہتا ہی وہ نہین ہوتا ہی جب تک اُسکی مرضی نہین ہوتی ہی خیال کرلو کہ ہم کس
شد و مد سے چلے تھے کہ جاتے ہی سمندر یہ کو فتح کرلینگے مگر ابھی تک ایک اُسکا کلمہ بھی نہ فتح ہوا اسقدر تقاضے ہو چکے ہین
انسان کچھ خیال کرتا ہی وہ سب کا مالک کچھ خیال کرتا ہی بموجب شعر من درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال + کارے کہ خدا کند
فلک را چہ مجال + بموجب قول اہل عرب لا تحرک دورۃ الا باذن اللہ گو یہ بھی ایک آیہ ہی بعض اشخاص کا اس پر بھروسہ ہی
بس جب یہ امر ہین تو خوف کرنا بیجا ہی اگر اُسکو یہ منظور ہی کہ اتنے نہتون کی جانین ہم ایک کافر کے ہاتھ سے تلف کرین
تو کیا پروا ہی اُسنے جان دی ہی وہ ہی لیتا ہی ہمارا کیا اجارہ ہی یہ امر ہی اور یہ جو تردد و فکر ہوتی ہی یہ بشریت
ہی چونکہ خدا نے ہم کو نفس دیا ہی جب کوئی مصیبت درپیش ہوتی ہی نفس اسوقت مین شکی کرتا ہی اور اُسکے سبب
سے ایک فکر پیدا ہوتی ہی دوسرا وسوسہ شیطانی ہی چونکہ شیطان ہم پر حاوی ہی وہ یہ چاہتا ہی کہ ایسا کچھ کیا جاے کہ یہ
جادۂ اعتقاد سے منحرف ہو کر ضلالت کو اختیار کرین بس یہ انسان کو چاہیے کہ اپنے نفس کو اپنے قبضہ مین رکھے اور
وسوسہ شیطانی کو اس پر غالب نہ ہونے دے صبر اختیار کرے اُسکا انجام ہمیشہ ٹھیک ہوتا ہی کہ صبر بہت عمدہ چیز
ہی مگر پہلے بہت تلخ و ناگوار معلوم ہوتا ہی جب انسان اس پر بھروسا کرتا ہی اور اُسکا انجام پیش آتا ہی تو کیسا خوش ہوتا ہی بس
کہ شاعر نے کہا ہی مصرعہ صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد + بس صبر بہت عمدہ چیز ہی اس سے خدا بھی خوش ہوتا ہی اور وہ

ہمیشہ صابرونکی مدد کرتا ہو انبیا اولیا جو اسکے مقبول بندے ہین بس اُنھون نے صبر اختیار کیا وسوسہ شیطانی کو اپنے قریب
نہ آنے دیا ہر بلا و رنج مین صابر رہے ہر بلا و صدمہ کو گوارا کیا مرتبہ اعلیٰ ملا کیسی کیسی بلاؤن مین مبتلا ہوئے مگر عنان صبر کو ہاتھ
سے نہ دیا ہر بلا مین ساتھ استقلال کے بسر کی پھر جو مرتبہ ملا وہ ظاہر ہو خدا کے سچے بندے مشہور ہوئے مرتبہ اعلیٰ پایا بس
نتیجہ اس تقریر کا یہ ہو کہ انسان کو لازم ہو کہ صبر کرے اور کسی بلا کو بلا نہ خیال کرے پائے استقلال کو اپنے قائم رکھے غیر مستقل
نہ ہو میرا مآل کار یہ ہو کیا ہی سہراب صبر کرو اگر زندگی ہو تو تمھارا بھی کام ہوا جاتا ہو اب بہت کم زمانہ باقی ہو اگر خدا کو منظور ہو
تو کل کی بھی صبح سر ہوگی سہراب نے عرض کیا کہ خداوندمین کب عذر کرتا ہون بس میری سبب زندگی ذات والا ہو ورنہ
اب تک مین کب کا مر گیا ہوتا نہ معلوم میرے اوپر کیا گذرا ہوتا صاحبقران نے فرمایا کہ مین ابھی کہہ چکا ہون کہ سب کی زندگی
و موت اسکے قبضہ مین ہو پھر تم یہ کہتے ہو کہ میرا سبب زندگی آپ ہین مین کیا ہون جو کہ اُسکے خاص بندے تھے اُنکو تو اسکا
اختیار تھا نہین مین ناچیز حقیر اسکا عبد ذلیل وہ رب جلیل مین کیا باعث زندگی ہونگا اُسکی طرف سے تمھاری حیات
تھی اُسنے ایک سلسلہ نکالدیا ورنہ کیا میری مجال تھی یہ جو صاحبقران نے فرمایا سہراب خاموش ہو رہا گو یہ قصد کرکے
آیا تھا کہ اجازت لیکر ملکہ کے باغ مین جاؤنگا شاید ملکہ سے ملاقات ہو جائے مگر صاحبقران کی اس تقریر سے کچھ تسکین
دل ہوئی یہان یہ تقریر ہو رہی تھی صاحبقران کمال بلند فصاحت فرما رہے تھے سب بیٹھے ہوئے خاموش سُن رہے تھے
عجب اسوقت دربار کا عالم تھا ہر ایک اپنے حال مین نہ تھا سب ہمہ تن گوش بیٹھے ہوئے صاحبقران کی تقریر سُن
رہے تھے کسی کو حرکت تک نہ تھی صاحبقران کس خوش بیانی سے فرما رہے تھے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ بلبل ہزار داستان
چہک رہا ہو عالم محویت مین سب کے قلب خدا کی طرف رجوع تھے راوی نے بیان کیا ہو کہ یہان تو یہ صحبت تھی ادھر
خواجہ جو سمندر پر سے چلے تھے پائے شاطری مارتے ہوئے راہ طے کرتے ہوئے بصد تیز گامی چلے آتے تھے یہان تک کہ
داخل لشکر ہوئے دیکھا کہ ہر طرف سامان جنگ ہو رہا ہو سب اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کر رہے ہین ساحر سحر
جگا رہے ہین اہل لشکر مین چہل پہل ہو چونکہ راہ مین کوئی سوا پہرے کے قریب آچکی تھی خواجہ کو گمان تھا کہ دربار برخاست
ہو گیا ہوگا صاحبقران بادشاہ آرام فرماتے ہونگے یہان آکر یہ گرشمہ دیکھا کہ سامان جنگ ہو رہا ہو اپنی اصلی صورت پر
کو توالی چبوترے مین آئے تو والی کھڑا ہو گیا کرسی پر آپ بیٹھے فرمایا کہ کیا طبل جنگ بجا ہو جو سامان جنگ ہو رہا ہو
اُسنے عرض کیا کہ جی ہان طبل جنگ بجا ہو کل پھر مقابلہ ہوگا یہ سُنکے آپ اُٹھے اپنے خیمہ کی طرف چلے راہ مین تھے
کہ دیکھا کچھ لوگ دربار کی طرف سے چلے آتے ہین انھون نے یہ خیال کیا تھا کہ صبح کو بادشاہ و صاحبقران سے
کہونگا اسوقت آرام کرتے ہین جب انھون نے دربار کی طرف سے لوگون کو آتے ہوئے دیکھا تو خیال کیا کہ کیا
سبب ہو کہ دربار کی طرف سے لوگ چلے آتے ہین یہ آگے بڑھے دیکھا کہ سواریان سردارون کی در دولت پر موجود ہین
انھون نے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہو ابھی دربار برخاست نہین ہوا یہ طرف دربار کے چلے کہ ایک چوبدار کسی سردار کا
آتا تھا خواجہ نے اُسکو آواز دی کہ کون ہو اُسنے خواجہ کی صدا پہچان کر اپنا نام بتایا خواجہ نے کہا کہ کہان جاتے ہو
عرض کیا کہ اپنے مالک کے خیمہ کو جاتا ہون خواجہ نے کہا کہ تمھارے مالک کہان ہین اُسنے عرض کیا کہ دربار مین تشریف
فرما ہین خواجہ نے کہا کہ کیا دربار ابھی تک برخاست نہین ہوا جو تمھارے مالک دربار مین ہین اُسنے عرض کیا کہ جی ہان یہ
سننا تھا کہ خواجہ پاؤن اُٹھا کر طرف دربار کے آئے درگہ سالار دنگل پر بیٹھا تھا اُسکے روبرو چار روشن تھا خواجہ نے
ایک قسم کی روشنی ایجاد کی ہو کہ ادھر شام ہوئی وہ خود بخود روشن ہو گئی وہ روشنی ہر مقام پر لگائی ہو اُسکا چھاڑ بنایا ہو
ہین وہ مثل شب ماہ کے ضو دیتا ہو جیسے فوارہ مہتاب ایسی صفات ہو کہ اگر سوئی گرے تو اُٹھا لو اُس روشنی مین وہی روشنی
تمام لشکر مین پھیلا دی ہو ایک چھاڑ کی روشنی بہت دور تک کافی ہوتی ہو نہ لہ مشعلون مین ایسی روشنی بارگاہ و ہر جگہ
کے خیمہ مین ہوتی ہو شمعین وغیرہ بھی ہوتی ہین مگر یہ روشنی فزون رہتی ہو اس سے اور رونق و زینت ہوتی ہو جیسے

آج کل ہماری سرکار دولت مدار گورنمنٹ نے تازہ بجلی کی روشنی ایجاد کی ہی اسی طور سے خواجہ نے روشنی ایجاد کی تھی دوسرے اُسکی صفت یہ تھی کہ دور کا آدمی بخوبی معلوم ہوتا تھا اور پہچانا جا سکتا تھا بس اُسی قسم کا جھاڑ درگہ سالار کے روبرو روشن تھا جیسے اُسنے خواجہ کو دیکھا اپنے دنگل پر سے اُٹھ کھڑا ہوا خواجہ نے کہا کہ بیٹھ جاؤ مین اندر جاتا ہون یہ سنکے اُسنے سلام کیا خواجہ اسکو جواب سلام دیتے ہوئے پردہ اُٹھا کر اندر بارگاہ کے آئے سب جلو خادم طے کرکے آپ خاص بارگاہ مین پہنچے صاحبقران وہی تقریر بیان کر رہے تھے کہ خواجہ جا کر پہونچے سب ایسے محو تھے کہ خواجہ کو کسی نے نہ دیکھا کہ خواجہ قریب تخت شاہی پہونچے بادشاہ کو مجرا کیا اور صاحبقران کی تقریر سُنکے کہا کہ دراصل صاحبقران آپ بہت خوش تقریر ہین اسوقت جو مین دیکھتا ہون تو سب آپ کی طرف متوجہ ہین کسی کو اپنے تن بدن کی خبر نہین ہی مین یہان تک آیا بھی اور کسی نے مجکو نہ دیکھا یہ جو خواجہ نے کہا اب صاحبقران نے خواجہ کی طرف دیکھا خواجہ نے سلام کیا اور سب سردارون سے صاحب سلامت ہوئی بس خواجہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھے راوی بیان کرتا ہی کہ جب سے صاحبقران نے سہراب سے یہ فرمایا ہی کہ سمندر نے تحریر کیا ہی کہ کل مین ایک ایسی چیز روانہ کرونگا کہ جو سب اہل اسلام کا خاتمہ کردیگی ہم کو مقابلہ کی زحمت نہ ہوگی اسوقت سے سہراب خیال کر رہا ہی کہ سمندر کیا ایسی چیز روانہ کریگا کیا اُسکے پاس ہی جو کچھ ہی وہ سب مجکو معلوم ہی میرے خیال مین تو کوئی ایسی چیز نہین آتی ہی ہان شاید کوئی اُسنے اس عرصہ مین سحر طیار کیا ہو تو کیا عجب ہی اُسپر اُسکو بھروسا ہو وہ روانہ کرے سہراب اس صندوچہ کو بھول گیا ہی بالکل یاد نہین ہی یہ ایسے ایسے خیالات اپنے دل مین کر رہا تھا اور خاموش بیٹھا ہوا صاحبقران کی تقریر سُن رہا تھا کہ خواجہ آئے صاحبقران نے تقریر ختم فرمائی خواجہ کی طرف متوجہ ہوئے خواجہ کو جو دیکھا تو مکدر مغموم و رنجور پایا جیسے کسی کو بڑا صدمہ ہوتا ہی کچھ عجب حال ہی یہ حال ملاحظہ فرماکر صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ کیون خواجہ خیریت تو ہی مزاج کیسا ہی تم کہان میدان جنگ سے چلے گئے تھے اسوقت تک کہان رہے مین نے کئی مرتبہ یاد بھی کیا مگر تمھارا نشان نہ ملا تمھارے چہرے سے رنج و ملال ظاہر ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہی خواجہ نے جواب دیا کہ کہان گیا تھا تنہا و آوارہ و سرگردان تھا چار پیسون کی تلاش مین گیا تھا کہ شاید کچھ مل جائے وہان سے ایک صدمہ لیکر آئے کیا مین اپنے ملال کا حال بیان کرون خیر میرا تو قصہ طولانی ہی جب آپ سب صاحب سماعت کرینگے آپ کو بھی صدمہ ہوگا بلکہ مصیبت عظیم ہر ایک کو اپنی جان کی پڑیگی پہلے آپ فرمائین کہ یہ کیا سبب ہی کہ خلاف معمول دربار کا راستہ ہی دوسرے اس قسم کی آپ تقریر فرما رہے ہین کہ جس سے بے یاس آتی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اسکے کئی سبب تھے اول تو یہ کہ بادشاہ نے فرمایا کہ آج ہم دربار نصف شب تک کرینگے دربار کے آراستہ رہنے کا تو یہ سبب تھا اس تقریر کے یہ سبب ہین کہ اول تو فرخ غلام نے ایک خبر تازہ سُنائی کہ جس کے سبب سے اہل دربار کو ایک قسم کا انتشار ہوا جو خبر فرخ غلام نے بیان کی تھی صاحبقران نے خواجہ سے فرمائی دوسرے کچھ سہراب نے شکایت کی مین نے اسکے جواب مین تقریر بیان کی تیسرے تمھاری طرف سے دل پریشان تھا کہ نہ معلوم تم کہان چلے گئے ہو بدون اطلاع زمانہ بھر دشمن ہو رہا ہی زیادہ تر دربار کے آراستہ رہنے کا سبب یہی تھا کہ تمھارا حال نہین معلوم تھا یہ خیال ہوا کہ شائد تم کوئی خبر لاؤ بس خواجہ نے یہ تقریر صاحبقران کی سنی ایک آہ کی اور عرض کیا کہ اے میرے مالک و آقا مین بھی ایک خبر وحشت اثر لیکر حاضر ہوا ہون جب سے وہ خبر سنی ہی جو میرے قلب کا حال ہی مین کیا عرض کرون بس میرا ہی دل خوب مزے اُٹھا رہا ہی حضور وہ خبر سماعت فرمائین سب لوگ میری طرف متوجہ ہون بس سب اہل دربار مع بادشاہ کے خواجہ کیطرف متوجہ ہوئے خواجہ نے عرض کیا کہ جب آفاق نے چندر تن کو قتل کیا اور اس کے مرنے کی علامت ظاہر ہوئی جب وہ علامت برطرف ہو چکی تو ایک بگولہ پیدا ہوا وہ لاش کو لیکر چلا مین بھی اس کے عقب مین چلا یہان تک کہ وہ بگولہ شہر سمندریہ مین پہونچا داخل دربار سمندر شاہ ہوا مین بھی دربار

مین گیا دربار آراستہ تھا وہ لاش جاکر گری طائر پیدا ہوا اُس نے کل حال بیان کیا سمندر نے بہت افسوس
کیا اور بڑا صدمہ ہوا اُسکو بس اُس نے انجمن مشاورت برپا کی اُس مین سب حاضر ہوئے مین بھی موجود
تھا خواجہ نے سمندر کی سب تقریر وہ اہل جلسہ کا اعتراض اُسکا جواب حال صندوقچہ سب بیان کیا
جو کچھ تقریر ہوئی تھی عرضی کا آنا اُس کا جواب خواجہ نے کہا کہ وہی صندوقچہ کل صبح کو آئیگا یہ جو ضرغام
نے کہا ہی کہ سمندر نے تحریر کیا ہی کہ مین ایک چیز روانہ کرونگا وہی صندوقچہ ہی اُسکی یہ صفت ہی کہ وہ بند
رہتا ہی جب اُسکو کھولا اُس مین ایک پتری لگی ہی اُس پتری کے بیچ تلوار ہی صرف اُسکا قبضہ باہر ہی
اگر دہنی طرف اُس پتری کو ہٹایا تو برق کوندی تڑاقہ ہوا آسمان پر گئی برق بنکر چلی بس جس کے اوپر
اُس صاحب صندوقچہ نے کہا گری اُسکے دو پرکالہ کئے اُسنے بائین طرف پتری ہٹادی وہ پھر اپنے مقام پر
آئی اگر اسی طور سے ہزار مرتبہ لاکھ مرتبہ گرے وہ کام دیے جائیگی اُس سے مفر کوئی صورت نہین
ہی نہ اُسکا کوئی توڑ ہی نہ اُس پر سحر اثر کرتا ہی نہ اسم اعظم سے وہ روکی گئی ہی ساحر بیچ سکتا ہی نہ غیر ساحر
اگر قلعہ آہنی مین بھی ہوگا اور صاحب صندوقچہ اُس کی طرف اشارہ کردیگا وہ ضرور اپنا کام کریگی یہ صندوقچہ
طیار کیا ہوا سامری کا ہی ایسا سحر طیار کیا تھا کہ بعد مرنے کے بھی قائم رہا اسکا نام تیغ سامری ہی اُس سے
خود سامری عاجز تھا بنا کر پشیمان ہوا یہ ایوان تاجدار کے پاس تھی اُسنے کہ سمندر کو دی سمندر نے بڑے احتیاط
سے رکھی تھی طاق مین ہی صبح کو طلب کرکے روانہ کریگا دوسری صفت یہ ہی کہ ساحر و غیر ساحر ہر ایک
اُس سے کام لے سکتا ہی کوئی ساحر پر منحصر نہین ہی یہ حال سُنکے ہمراہ سمندر کے محل مین گیا کہ اگر موقع
ملے تو سمندر کو گرفتار کرلون مگر موقع نہ ملا مین نے خیال کیا کہ جاکر اسکی خبر کرون تاکہ کوئی تدبیر کی
جائے یہ حال جو خواجہ نے بیان کیا بس سب اہل دربار کا رنگ روہ متغیر ہوگیا ہر ایک کے چہرہ پر مردنی
چھا گئی ہر ایک کو اپنی زندگی سے یاس ہوئی امید زندگی قطع ہوگئی تصویر موت سامنے پھرنے لگی
سب کو یہ معلوم ہوا کہ کسی نے روح قبض کرلی خصوصاً سہراب کا اور آفاتی و غزالان کا تو عجب
حال ہوا کہ اُنکے دم مین دم نہ تھا کیونکہ یہ لوگ اُنکے حال سے واقف تھے اب سہراب کو خیال آیا کہ یہ اُسی
کے بھروسے پر ہی اور وہی تحریر کیا ہی کہ کل مین وہ چیز روانہ کرونگا کہ جو سب کا خاتمہ کردیگی اُس نے
سچ تحریر کیا ہی کوئی بات جھوٹ نہین ہی واقعی اُس پر نہ سحر اثر کریگا نہ اسم اعظم کام دیگا اُسکے روبرو ساحر
و غیر ساحر سب برابر ہین سب کا ایک مرتبہ ہی ہیہات ناگہانی ہی بس اُس خیال سے یہ حال ہوا
کہ اب کل ضرور خاتمہ ہی زندگی تمام ہوئی جب خواجہ بیان کرچکے اور اہل دربار کا یہ حال ہوا
خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ میرے نزدیک تو مناسب ہی کہ اسوقت مع لشکریان
سے کوچ فرمایئے جب اُسکی کوئی تدبیر ہوگی تو پھر برائے مقابلہ تشریف لائے کیا ضرور
ہی کہ ایسی بلا مین دیدہ و دانستہ اپنے کو مبتلا کرین کہ جس سے کوئی صورت نفع کی نہو سوائے
موت کے چارہ ہوگیا ضرور ہی کہ اسقدر بندگان خدا کا خون ہو انسان کو خدا نے عقل اسی لیے
دی ہی کہ وہ اپنے نیک و بد کو خیال کرے جس امر مین ضرر ہو اُس سے اپنے کو بچائے اور بچاکے
یہ کہ اپنے کو ہلاکت مین ڈالے خواجہ نے جو یہ کہا ابھی صاحبقران نے جواب نہ دیا تھا کہ
سہراب نے اپنے مقام پر سے اُٹھکر اور ہاتھ جوڑکر یون عرض کیا کہ یا صاحبقران خداوندا دو جہان
آپ کی عمر دراز فرمائے مین اُس صندوقچہ کے حال سے بخوبی واقف ہون جو کہ خواجہ فرماتے ہین
ایسا ہی ہی اُس سے کوئی نہین بچ سکتا ہی اسقدر ساحر جو کہ اسوقت ہمراہ حضور کے ہین ان مین

ہر ایک اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی خصوصاً دو تین صاحب تو اپنا مثل نہین رکھتے ہین یعنی صاحب آفتاب علم
ولی عہد طلسم فیروز یہ یا آفاق شاہ اور انکی زوجہ ملکہ کوکبہ یہ سب صاحب اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین
انکے روبرو سمندر کوئی چیز نہین ہی مگر یہ سب صاحب اس صندوقچہ سے نہین بچ سکتے ہین نہ اس پر کچھ کر سکتے ہین
سامری یہ ایک ایسی چیز بنا گیا ہی کہ اس سے سب عاجز ہین اسکے سامنے سب طفل مکتب ہین مین کیا عرض کرون
جو خواجہ فرماتے ہین سوائے اس تدبیر کے کوئی دوسری تدبیر نجات کی نہین ہی صاحبقران نے سہراب
کی تقریر سنکے جواب دیا کہ اے سہراب مین ابھی اسی قسم کی تقریر کر رہا تھا افسوس تم نے اس قدر فراموش کی
یہ فرما کر فرمایا کہ مین آپ سب صاحبون سے کہتا ہون کہ جن جن صاحب کو اپنی جان اس صندوقچہ اجل سے بچانا ہو
وہ صاحب اسوقت تشریف لے جائین مین مانع نہین ہون کیون میرے ساتھ کوئی اپنی جان تلف
کرے ایسی حالت مین جب کہ بالکل امید زندگی نہ ہو سوائے موت کے اور مین تو یہان سے ہرگز ہرگز
ایک قدم نہ ہٹونگا مجکو کوئی خوف نہین ہی اگر یون ہی آئی ہی تو کیا پروا ہی شعر نہ تیغ چمکے نہ شمشیر جیب پھاڑے
آید بر سرِ من یا نصیب ۔ موت سے ڈرنا کیا اگر ہان یہ امید ہو کہ اگر ہم اسوقت ہم سے ٹل جائینگے تو پھر کبھی نہ
مرینگے تو ایسا بھی کیا جائے جب کہ یہ ظاہر ہی کہ اس زیست کا انجام یہ ہی کہ ضرور ایک نہ ایک دن ذائقہ
موت چکھنا ہوگا تو پھر کیون وہ کام کیا جائے جو کہ باعث بدنامی ہو اور میرے بزرگون نے نہ کیا ہو مین
تو اسکی ذات پر بھروسا رکھتا ہون وہ مالک ہی اور سب کا خالق ہی زندگی و حیات اسکے اختیار
مین ہی تو پھر سمندر کیا چیز ہی اور تیغ سامری کیا بلا ہی یہ سب انکے لیے ہی جو کہ موت سے ڈرتے ہین زندگی
کو اچھا جانتے ہین اور اس کے نزدیک زندگی و موت یکسان ہی جو کہ خدا پر نظر رکھتا ہی اس کو اپنا
خالق جانتا ہی اور یہ جانتا ہی کہ جو اسکی مشیت مین ہوگا وہ پیش آئیگا دنیا سرا ہی جب تک اس زمین
حکم رہنے کا ہی رہتے ہین طلب کے ساتھ ہی کوچ کرینگے پھر کیا ضرور ہی کہ ہم اس مقام پر سے گریز
کرین جو کہ جائے خوف ہو اگر اسی طور سے بدی ہی تو کیا چارا کوئی اجارہ نہین ہی بس اگر قلعہ آہنی مین
بھی پناہ گزین ہونگے تو نہ سفر لیکن ضرور موت آکر گریبان گیر ہوگی خیال کرنے کا مقام ہی کہ سب کو
عشاق کے ہاتھ سے کب زندگی کی امید تھی کیونکر بچے بلکہ خواجہ نے اسکے قتل کی تدبیر کی وہ
کیونکر بچا جب تک اسکی نہ آئی تھی جب آگئی تو اسنے لامکان بھی بنایا اپنے کو کسی پر ظاہر بھی نہ
کیا مگر قضا نے نہ چھوڑا کیونکر جاکر خواجہ ذخیرہ نے قتل کیا اب کوئی اسکی سحر و ساحری کام نہ آئی
آج صبح کا ذکر ہی کہ چندر تن نے نکل کر مقابلہ کیا جب تک اسکی قضا نہ آئی دوسرے اسکے مقابلہ
کو نکلے اسکے ہاتھ سے اسیر ہوئے جب قضا آئی آفاق نے نکل کر قتل کیا کچھ نہ کر سکی بس ایسی
حالت مین جبکہ جو امر ہمارے اختیار مین بالکل نہین ہی اس سے خوف کرنا بالکل بیکار ہی اور ہم تو سر کو ہتھیلی
پر لیے پھرتے ہین یہ صرف اسکی بندہ پروری ہی جو اب تک زندہ ہین ورنہ کب کے مرچکے ہوتے ہم نے مقابلہ
پر اور اسکی راہ مین جہاد پر جو کمر باندھی تو موت کو پہلے خیال کر لیا اگر یہ نہ خیال کر لیتے تو آجتک اسقدر کافرہ
قتل کرنے نہ اتنا بڑا مرتبہ پاتے بس ایسی حالت مین مین تو کبھی اس مقام پر سے کنارہ کشی نہ کرونگا اگر مرگیا
تو مرتبہ شہادت پایا جو کہ آجتک کسی کو نہ ملا سوائے انکے جو کہ صاحب نصیب ہین اگر زندہ رہا تو کتنا بڑا نام ہوا اور
کیا تعریف ہوئی نیک نامی کو ترک کرکے بدنامی اختیار کرون یہ تو کبھی نہ ہوگا مین کسی کو منع بھی نہین کرتا
ہون نہ جبر کرتا ہون کہ میرا ساتھ دو یا لشکر سے نہ جاؤ اپنی جان نہ بچاؤ بلکہ میری خوشی ہی کہ جس جس کو اپنی جان
عزیز ہو وہ چلا جائے کیون میرے ساتھ اپنے کو ہلاکت مین ڈالے میرے ساتھ تو مرنا ہی ہین تو موت کو حیات اور

حیات کو موت جانتا ہون اور ہر وقت اپنے کو مردہ تصور کرتا ہون جب رات کو سوتا ہون تو کلمہ طیبہ پڑھ لیتا ہون
بس کیون کوئی میرا ساتھ دے اپنی زندگی مین خلل ڈالے مین تو مردہ ہون مرنے سے ڈرتا نہین ہون بلکہ اچھا
جانتا ہون اور سب کو حیات درکار ہے یہان حیات سے انکار ہے یہ جو صاحبقران نے فرمایا سب نے جواب دیا
کہ جب تک ہمارے دم مین دم ہے اور ہمارے ہاتھون مین طاقت ہے زبان مین گویائی ہے تلوار مین خم ہے ہم آپ
کے قدم نہ چھوڑینگے جو آپ کا حال وہ ہمارا حال یہ کیون آپ بار بار فرماتے ہین اگر آئے بھی تو کیا خوف ہے بسم اللہ
آپ کل صف آرا ہون اگر ہمارے قدم میدان سے ہٹ جائین تو آپ ہم کو مرد نہ فرمایئے گا بلکہ نامرد تصور فرمایئگا
یہ کیا سننے کہ ہم آپ کا ساتھ چھوڑ دین آپ ایسا قدردان ہم کہان پائین گے جو ہماری قدر کریگا ہم تو آپ کے
ناز اٹھائے ہوئے ہین آپ کی صحبت پائے ہوئے ہین جو نا دیکھا آپ نے گوارا فرمایا بھلا دوسرا کون گوارا کرنے
لگا ہمارے مزاج کی برداشت کرنے لگا ایسا قدردان آقا و مالک مقدر سے ملتا ہے تبھی ہم ایسے کلام کے سننے
کی تاب نہین لا سکتے ہین ہم ایسے آقا کو چھوڑ کر کہان جا سکتے ہین جو ہر وقت ہمارا خیال رکھے اپنی اولاد سے
زیادہ ہم کو سمجھے اسی سبب سے ہم اپنی حکومت کو ترک کئے ہوئے آپ کی غلامی اختیار کئے ہین اور اس حکومت
سے اس غلامی کو بہتر جانتے ہین سرداروں نے تو یہ عرض کیا عزیزون نے یہ عرض کیا کہ اگر ہم کو آپ کا ساتھ
نہ منظور ہوتا تو ہم ہمراہ صاحبقران ثانی کے خانہ کعبہ کو نہ چلے جاتے اگر وہ نہ لے جائے تو خود چلے جاتے
وہان جا کر عبادت خدا کرتے ہم کو آپ کے ساتھ ہین آپ کا دامن ہمارے ہاتھ مین ہے بس جب یہ تقریر سب
سنے کی صاحبقران نے فرمایا کہ اگر تمھارے یہ ارادے ہین خدا ضرور مدد کریگا یہ بلا بھی رد کریگا کوئی
مقام خوف نہین ہے اپنے دلون کو قوی رکھیے وہ سب کا حاکم ہے وہ عادل ہے ظلم اس کو پسند نہین ہے
ظالم سے وہ نفرت کرتا ہے عدل و انصاف اس کا طریقہ ہے وہ یہ کب گوارا کریگا کہ اس قدر بندے میرے
جو کہ میری راہ مین جہاد پر آمادہ ہین اور میری ذات پر بھروسا رکھتے ہین ہر بلا کو میری راہ مین راحت
جانتے ہین مرنے کو حیات خیال کرتے ہین مین ایک ظالم کے ہاتھ سے ان کو قتل کراؤن اور ان کی
امید پوری نہ کرون وہ ضرور حامی ہوگا اور حمایت کریگا کوئی نہ کوئی سبب ضرور پیدا کریگا کہ جس کی وجہ سے یہ بلا رد ہو یہ فرما کر کہا کہ تم لوگ کچھ غم نہ کرو صبر کرو
وہ صابرے بہت خوش ہوتا ہے دیکھو تم نے عشاق کے مقدمہ مین صبر کیا اس کے مدد چاہی
اس نے مدد کی کیسا ذریعہ نکالا کہ اس بلا سے نجات ملی سب نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا سمندر کیا
گہری ہے اور ساحری کیا لطف حرام تھا کہ جو ایسی چیز بنا گیا اس خدا کے سامنے سب بیکار ہے جو سب کا
مالک و مختار ہے ہم تو اسی پر بھروسا رکھتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ بس اسی قول پر ثابت قدم رہو
دیکھو کیا ظہور ہوتا ہے جب یہ تقریر تمام ہوئی سہراب تو دست بستہ کھڑا تھا اس نے عرض کیا
کہ میری ایک آرزو ہے اگر اجازت ہو تو عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو مین نے
کب منع کیا ہے سہراب نے عرض کیا کہ مین نے کئی مرتبہ قصد کیا جب سے یہان آیا ہون
کہ آپ سے اجازت لے کر اپنی معشوقہ کے باغ مین جاؤن اس کے دیدار سے اپنے قلب
بیقرار کو قرار دون مگر بہ سبب شرم و حیا کے عرض نہ کر سکا مجبور ہو گیا مگر اس وقت میرا قلب
بہت بیقرار ہے مین نے لاکھ قصد کیا کہ نہ عرض کرون مگر اس نے نہ مانا آخر مجبور ہو کر عرض
کرنا پڑا مین اس قدر اجازت کا امیدوار ہون کہ مجکو اجازت ملے کہ مین چند ساعت کے
لیے اس کے باغ مین جاؤن اگر وہ ہو تو اس کا آخری دیدار دیکھ آؤن ایک زمانہ ہوا ہے کہ

مین نے اُس کو نہین دیکھا ہی مین بہت بیقرار ہون نہ معلوم کل کیا ہو کیا نہ ہو یہ حسرت تو نہ باقی رہے
کہ مرتے دم اُس کو نہ دیکھا اس طور سے سہراب نے عرض کیا کہ صاحبقران کے دل پر چوٹ لگی
بلکہ آنسو نکل آئے فرمایا کہ ای سہراب اپنے دل کو قابو مین رکھو اور مین نے کب منع کیا ہی کہ تم نہ
جاؤ تم جب اجازت طلب کرتے مین دیتا یہ تمھارا گمان غلط تھا کہ مین نہ دیتا تم شوق سے جاؤ تم اسکو
دیکھو وہ تم کو یہ کب ہو سکتا ہی کہ مین ایسے امر کی ممانعت کرون جو کہ سبب ہلاکت ہو مگر اس امر
کا خیال رہے کہ ملک غیر ہی دشمنون سے سامنا ہی جہان تک ممکن ہو اپنے کو بچائے رکھنا کسی پر
ظاہر نہ ہونے پائے ورنہ تمھاری بدنامی ہی آیندہ تم کو اختیار ہی اُس نے عرض کیا کہ حضور اس امر
سے خاطر جمع رکھین کہ کسی پر ظاہر نہ ہوگا میری بدنامی کے سوا اُسکی بھی تو نا موسی ہی اور اُس کے
والدین جانی دشمن ہو جائینگے یہ مین کب گوارا کرونگا کہ میرے سبب سے میرے معشوق کی
بدنامی ہو صاحبقران نے فرمایا بسم اللہ کس امر کا انتظار ہی بس یہ جو صاحبقران نے فرمایا
سہراب نے اپنا سر قدم صاحبقران کی طرف جھکایا عرض کیا کہ آپ نے غلام کو زندہ کر لیا بس
صاحبقران نے ہان ہان فرماکر اُسکا سر سینہ سے لگایا فرمایا کہ سہراب یہ کیا حرکت ہی مین نے کیا
ایسا امر کیا کہ تم اس قدر بیقرار ہوئے جاؤ اپنی معشوقہ کو دیکھ آؤ ابھی رات بہت باقی ہی یہ
سنکے سہراب خدمت مین بادشاہ کی آیا اُن سے اجازت طلب کی بادشاہ نے بھی اجازت
دی بس سہراب سب کو سلام کرکے بارگاہ سے باہر آیا سحر سے ایک طائر خوش رنگ
بنکر طرف بانع ملکہ کے روانہ ہوا اسکو تو ادھر روان رکھا جاتا ہی پہلے حال دربار کا تحریر ہوتا ہی
کہ جب سہراب جا چکا صاحبقران نے فرمایا کہ دراصل سہراب اسوقت بہت بیقرار تھا
اُس نے اس طور کی تقریر کی کہ میرے قلب سے برداشت نہ ہو سکی میرے آنسو نکل آئے واقعی
خدا کسی کو درد محبت مین مبتلا نہ کرے یہ عجب درد ہی لادوا سوائے وصل معشوق کے دوسرا اسکا
علاج نہین ہی اور ایک زمانہ ہوا ہی کہ سہراب نے اپنی معشوقہ کو دیکھا بھی نہین ہی اسی کا کلک
تھا کہ اُس نے اتنے عرصہ تک صبر کیا دوسرا اس مقام پر ہوتا جب سے یہان آیا تھا پچاس مرتبہ
جاتا مین نے بھی خیال کیا کہ اب اجازت طلب کی ہی اور تمھارے لحاظ سے آج تک گیا نہین ہی
اگر سہ کے ذریعہ سے جاتا اور چلا آتا تو کیا معلوم ہوتا ضرور اجازت دو تاکہ اسکے قلب ناصبور
کو کچھ تو صبر ہو اگر مین اجازت نہ دیتا ضرور سہراب آج رات کو مر جاتا آج بہت بیقرار تھا سب
نے عرض کیا کہ حضور نے بہت مناسب کیا جو اجازت دی خواجہ نے کہا کہ مین ایک بات
عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو خواجہ نے عرض کیا کہ سہراب اپنی جان بچاکر
نکل گیا کیونکہ اسکو تو یہ امر بخوبی ظاہر ہی کہ کل اس برق غضب سے کوئی زندہ نہ بچیگا مین اپنی
جان بچاکر کیون نہ چلا جاؤن شاید کبھی نہ کبھی وصل جانان نصیب ہو اس مرنے سے تو امید
منقطع ہوتی ہی بس یہ خیال کرکے اُس نے نقرہ کیا اور چلا گیا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امر بھی
نہین ہی اُس کو نقرہ کرنے کی کیا ضرورت تھی جب کہ مین نے عام اجازت دیدی ہی کہ جس کا
جی چاہے چلا جائے وہ یہ کہکر چلا جاتا کہ مین آپ کا ساتھ نہین دے سکتا ہون دراصل وہ اپنی
معشوقہ کے دیکھنے کو گیا ہی خواجہ نے عرض کیا کہ سبھ کو معلوم ہو جائیگا صاحبقران نے فرمایا
کہ تمھارا بھی قول درست ہی کہ وہ نقرہ کرکے چلا گیا ہی تو پھر کیا کیا جائے ارے بھائی کوئی مرنا

نہین گوارا کرتا ہی اُسکو اپنی جان عزیز ہی جو کہ اپنی جان عزیز رکھتا ہی اور موت سے ڈرتا ہی اُس پر کوئی زور
نہین ہی وہ کوئی میرا غلام نہ تھا کہ مین اُس کو روک لیتا خواجہ اپنی اولاد پر تو قابو چلتا نہین ہی
اگر وہ وقت بد مین ساتھ نہ دے تو کیا کیا جائے نہ کہ درست و آشنا سے اُس کا خیال رکھنا
محض نادانی ہی مین سب کے سامنے کہتا ہون کہ اس مقام پر میرے عزیز بہت ہین پر میرے
غم بزرگوار ہین اگر یہ میرا ساتھ نہ دین تو کوئی قابو نہین ہی کہ جان مین میرا خون ملا ہی جو اُن کو میری
محبت ہوگی وہ دوسرون کو نہ ہوگی یا جو مجکو ائکی ہوگی اور کو نہ ہوگی یا شہنشاہ ہی اگر یہ میرا ساتھ
نہ دے تو جبر نہین کر سکتا ہون باوجودیکہ میرا فرزند ہی بس پھر اورون سے امید رکھنا بیجا ہی جس کو اپنی
عقبیٰ درست کرنا ہوگی وہ میرا ساتھ دیگا جو اسکا خیال نہ کریگا اپنی راہ لے گا مین کہان تک
کسی کا دامن پکڑا کرونگا سب نے عرض کیا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین بقول آپ کے کوئی کہان تک
ساتھ دیگا ہم نے جو مرتبہ نصیحت کا تھا وہ تمام کیا ایک بھونڈی سی مثل ہی اپنی اپنی گورا اپنی اپنی
منزل کوئی قبر مین کسی کا ساتھ نہین دیتا ہی سوائے اعمال کے بس جو اعمال نیک کریگا وہان خوب
بسر ہوگی بد کریگا اُسکی سزا پائیگا یہ تقریر جو سب نے کی اور صاحبقران نے اس طور سے سمجھا یا خوا
خاموش ہو رہے بعد تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست ہوا بادشاہ محل مین آئے اب کی مرتبہ باوجودیکہ
اُس مرتبہ سے زیادہ خوف تھا ناموس کو رہنے دیا روانہ نہ کیا اس خیال سے کہ اب کی کوئی نہ جائیگا
بیکار سخن رائگان جائیگا بادشاہ اپنے ناموس مین صاحبقران اپنے ناموس مین سب سردارو
عزیز صاحبقران اپنے اپنے مقام پر آئے خواجہ اپنے خیمہ مین اور سب عیار اپنے مقام پر سوئے
سرداروں نے اگر پہلے آلات حرب و ضرب درست کئے جبکہ ساحر مرے انھون نے سحر تازہ کئے اُسکے
بعد عبادت مین مصروف ہوئے خواجہ بھی عبادت کرنے لگے اب کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ جہان عبادت
خدا نہ ہوتی ہو ادھر بادشاہ اپنے خیمہ مین صاحبقران اپنے خیمہ مین مصروف اطاعت پروردگار ہوئے
انکو تو اب یہان عبادت مین اور دونون لشکرون کو سامان جنگ و انتظار سحر مین رکھا جاتا ہی آئندہ حال
تحریر ہوگا کہ کیا گذری اب کچھ دوسرا حال تحریر ہوتا ہی

اب راوی شمۂ حال ملکہ نسیم جادو دختر سمندر چادو کا بیان کرتا ہی کہ اُسکا کیا حال ہی فراق مین سہراب کے و حال سہراب و دیگر حالات داستان ہذا

راوی نے ابھی تک ملکہ نسیم کی داستان کسی مقام پر نہین بیان کی کہ اُسکی کیا حالت ہی فراق مین سہراب
کے کیونکر اُسکی بسر ہوئی ہی اُسکا سبب یہ تھا کہ کوئی موقع نہ تھا کہ بیان کی جاتی ہان اب موقع آیا
تو گذارش ہوتی ہی شائقین و ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ بھی سہراب پر فریفتہ ہی اور ایسی کہ بدون اُسکے
اُسکو قرار نہ آتا تھا بموجب شعر دل لا بدل رہے ست درین گنبد سپہر + از سوے کینہ کینہ ور سوے
مہر مہر + چونکہ یہ تو مسئلہ طے ہو چکا ہی کہ ایک دل کو دوسرے دل سے راہ ہوتی ہی اور محبت ہوتی ہی
بس جب سہراب کو اُس سے الفت ہی تو اُسکو بھی ضرور الفت ہوگی لہذا راوی بیان کرتا ہی کہ
اُسکی الفت کا سہراب نے یہ حال تھا وہ اُسکو دیکھے زندہ رہتی تھی یا اُسکو دیکھتا تھا گو وہ عورت تھی دوسرے ماں باپ کے
بس مین تھی ناموسی و بے عزتی کا خیال تھا جب سہراب اُس کے باغ مین جاتا تھا تو ملاقات ہو جاتی تھی
راز و نیاز کی باتین محبت و الفت کی کہا تین ہوتین تھین جب یہ چلا آتا تھا وہ دن رات اس کے

آتش فراق مین مثل شمع جلا کرتی تھی تن گھلا کرتا تھا مگر کیا کرے نہ تاب وصل تھی نہ طاقت جدائی نہ کچھ منھ سے کہہ سکتی تھی نہ خاموش رہا جاتا تھا ایک شعلہ تھا کہ دن رات قلب مین بھڑکا کرتا تھا یہ اسکا عالم ہی جب سے اسنے سُنا کہ سہراب کو تیرے باپ نے کسی جرم پر یہان سے نکالدیا اور دریاے سبز رنگ مین قید کیا ہی پاس ماہیان طوفان کش کے اب اسکو یہ بھی امید جاتی رہی تھی کہ کبھی نہ کبھی ملاقات ہوگی اور کوئی نہ کوئی صورت وصل پیدا ہوگی وہ جو گاہے گاہے ایک دوسرے کے دیدار سے سرشار ہوتا تھا وہ بھی امید قطع ہوگئی اسکو بڑا صدمہ ہوا اب تو اسکی غیر حالت ہوئی سمندر کو خبر ہوئی دریا نے کیا اُسنے عرض کیا کہ مجکو مرض خفقان ہوگیا ہی تنہائی پسند ہی بس یہ باغ مین رہتی ہی گاہے گاہے باپ پاس مان پاس ہوآتی ہی باپ نے نسخہ حکیم صاحب سے لکھوا کر بھیجدیا ہی کہ اسکا استعمال کیا جائے وہ اُس دن سے حرہانے رکھا ہوا ہی جب سمندر نے دریافت کیا کہ کچھ نسخہ نے نقصان تو نہین کیا یا خود کھدیا یا کسی کے ذریعہ سے کھلوادیا کہ نقصان نہین کیا بلکہ نفع کیا یہ حالت ہی کہ رات رات بھر نیند نہین آتی ہی فراق مین سہراب کے اسکا تصور بندھا رہتا ہی شعر عاشقانہ پڑھا کرتی ہی اور رویا کرتی ہی سوکھ سوکھکر کانٹا ہوگئی ہی اب نہ کچھ کھایا جاتا ہی نہ پیا جاتا ہی جو کہ ہمراز ہین وہ کچھ زبردستی کھلا دیتی ہین بس سوائے رونے کے کوئی کام نہین ہی نہ بناؤ کی فکر ہی نہ سنگار کی جب کسی نے عرض کیا کہ بی کپڑے میلے ہوگئے ہین نہا کر بدل ڈالو کنگھی کرو سرمہ لگاؤ ذرا دل کو سنبھالو تو ایک آہ سرد بھر کر جواب دیا کہ وہ کیا دل کو سنبھالے کہ جسکا دل قابو مین نہ ہو بھلا یہ سنبھالے سے کہین سنبھلتا ہی بدون وصل یار کے اب کیا نہاؤن کیا کپڑے بدلون کیا شانہ کرون کیا سرمہ لگاؤن وہ اس بناؤ کا دیکھنے والا کہان ہی جو میرا سنگار دیکھکر خوش ہوتا تھا اور مین اُسکے خوش کرنے کو ہر روز نیا بناؤ کرتی تھی کہ شاید وہ آجائے اور دیکھکر خوش ہو اب مین کس کے دیکھانے کو بناؤ کرون اب وہ دل ہی نہ رہا یہ کہتی تھی اور رونے لگتی تھی اسی طور سے ایک زمانہ گذرا ہر ایک خواص و مصاحب پر تاکید تھی کہ تم ہمارے روبرو سہراب کا ذکر کیا کرو اور بلکہ یہ تاکید تھی کہ محل مین جاکر خبر لایا کرو کہ وہان تو کچھ ذکر نہین ہوتا ہی جو ذکر ہو ہم سے آکر بیان کیا کرو چنانچہ ایک دن کا ذکر تھا کہ جب سہراب نے صاحبقران کی شرکت کی ہی اور اس پار آکر سحران کو قتل کیا ہی خواجہ کو لیجاکر اسی امر کا ذکر سمندر سے محل مین کیا کہ اپنی زوجہ سے کہہ سنا تم نے سہراب جو کہ بڑا سپہ سالار تھا مین نے اُسکو ایک جرم کی سزا مین دریاے سبز رنگ مین قید کیا تھا سحران نے اُس پر مرس لکھا کر بھیجدیا اور اُسکو ایک مزورت سے بیرون دریا بھیجا اُسنے جاکر اہل اسلام کی شرکت کی اور وہان سے آکر سحران کو دھوکے سے قتل کرایا اور بہت سے سپہ سالار کو بھی اب وہ شریک اہل اسلام ہوگیا بڑی خرابی ہوئی کیونکہ وہ یہان کے اکثر حالات سے واقف ہی مین یہ نہ جانتا تھا کہ یہ معرکہ پیش آئیگا ورنہ مین اُسکو قتل کرتا اب اُسکا ہاتھ آنا بہت مشکل ہی اُسکی زوجہ نے کہا تھا کہ تم نے اپنے ہاتھ سے اپنے دوست کو دشمن کیا جیسا کیا ویسی سزا پائی اُسکی شکایت بیکار ہی نہ تم اُسکو قید کرتے نہ وہ تمھاری رفاقت ترک کرتا سمندر نے اُسکا جواب دیا تھا کہ وہ میرا کیا کریگا جو اُسکی امید ہی وہ کبھی نہ پوری ہوگی یہان تک لشکر اسلام کو آنا نہ نصیب ہوگا ماہیان قتل کریگی یہ باہم کلام ایک دن ہوئے تھے اُس دن سے اُسکی زوجہ اکثر حالات سہراب دریافت کیا کرتی تھی کیونکہ سہراب دور کا اُسکا رشتہ دار تھا یہ حال جاکے ملکہ نسیم کی خواص نے ملکہ سے کہا تھا کہ اے بی بی تم نہ پریشان ہو تمھارے عاشق ابھی زندہ ہین

انکو بادشاہ نے دریا مین قید کیا تھا وہ کسی تدبیر سے رہا ہوگئے ہین اور کوئی اہل اسلام ہین خدا پرست
کہلاتے ہین اُنکے شریک ہوگئے ہین اُنکا مذہب قبول کیا ہی اب اُنکے ہمراہ ہین بلکہ آج بادشاہ ملکہ سے
فرماتے تھے کہ سہراب نے بڑا غضب کیا میرے سپہ سالار کو عیارونکے ہاتھون سے قتل کرایا اور یہ ملکہ سحران
کو جبوکہ دریا مین رہتی تھی وہان عیارون کو لیجاکر اُسکو قتل کرایا وہ میری ملک کی تباہی کی فکر مین ہی جو ملکہ
نے اُس خواص سے سُنا کہا کہ ذرا فلان الماری سے پرچہ اخبار تو اُٹھا لاوہ دوڑکر اُٹھا لائی اب ملکہ نے
پرچہ اخبار دیکھنا شروع کیا اُس مین کل حال صاحبقران کے آنے سے لیکر جو کچھ اُسدن تک گذرا تھا
تحریر تھا اُسکے دیکھنے سے ملکہ کو کچھ امید ہوئی کہ میرا عاشق زندہ ہی اگر زندہ ہی تو کبھی نہ کبھی ملاقات ہوگی
مگر بیقراری کی وہی حالت تھی مگر اتنی بات تھی کہ پرچہ اخبار روز دیکھا کرتی تھی جو واقعے گذرتے تھے سب
اُسکو معلوم ہوتے رہتے تھے یہان تک کہ یہ کہ ماکھنا صاحبقران کا ادھر کو آنا تمام شاہونکا شریک ہونا
کیسم و جیسم کی لڑائی اربک جریک کے مقابلہ لشکر اسلام کا قریب سمندر یہ فروکش ہونا سہراب کا
جا بجا مقابلہ کرنا یہان سمندر یہ پر آکر جو کچھ واقعے گذرے سب اُسکو پرچہ اخبار سے ثابت ہوئے بلکہ جب
سے اُسکو یہ معلوم ہوگیا ہی کہ لشکر اسلام سمندر یہ پر آیا ہی میرا عاشق ہمزہ لشکر اسلام ہی اور مسلمان ہوا ہی
اُسنے بھی مذہب اسلام قبول کرلیا ہی مگر خفیہ طور پر ابھی کسی پر ظاہر نہین کیا ہی کچھ دل کو بھی قرار ہوا ہی اب کبھی
کبھی نہا بھی لیتی ہی کپڑے بھی اُجلے پہنے رہتی ہی اس خیال سے کہ شاید سہراب آجائے کیونکہ اب تو پورا
شہر لشکر اُمڈا ہوا ہی جو سرکہ گذرتا ہی یہ اُسکو سُنکے دعا کرتی ہی صاحبقران کے ظفر کی ابھی عشاق کے
سرکہ مین اُسنے دعا کی تھی بس اب یہ کوئی دکھت باغ سے نہین جاتی ہی دن رات سہراب کی یاد
مین مبتلا رہتی ہی اپنے دل سے کہتی ہی کہ کیا سبب ہی کہ اتنا زمانہ ہوگیا یہان آئے ہوئے ابھی تک اُسکو میرا
خیال نہ آیا ارے ایک دن بھی میرے دیکھنے کو مرگئے اُنکے نزدیک کیا بات ہی جب چاہین سمر سے
صورت بدل کر چلے آئین کوئی مشکل امر نہین ہی یہان اُنکا کوئی دشمن نہین ہی جو خبر کردیگا معلوم ہوتا ہی
کہ میری محبت اُنکے دل سے جاتی رہی کوئی اور معشوق اُنکو مل گیا اُسکی طرف دل راغب ہوگیا ایسے
خیالات دل سے کیا کرتی ہی اور رویا کرتی ہی آج کا ذکر ہی کہ اُسکا دل بہت بیقرار ہی سہراب کے دیدار
کا بہت مشتاق ہی کسی پہلو قرار نہین آتا ہی سر شام سے یہ رو رہی ہی اور یہ شعر ورد زبان ہی شعر نیند پھر
اُڑ گئی آنکھون کی خدا خیر کرے + پھر مجھے دمبدل کی راتون کا مزا یاد آیا + دیر تو ہی عادل تو ہی منصف تو ہی
شیدا میل + اقربا میرے کرین خون کا دعوی کس پہ + فتنہ پرداز فسون ساز ستمگر عیار + ہائے کمبخت دل
آیا ہی تو آیا کس پر + یہ شعر پڑھتی ہی اور دل سے کہتی ہی کہ کیون تو اسقدر بیقرار ہوتا ہی ارے کمبخت اب
اُسکو میری پروا نہین ہی اُسنے مجکو بھلا دیا وہ اور کسی زلف مین پھنس گیا تو کیون اُسکے لیے بیقرار
ہوتا ہی اسی طور سے سمجھاتی ہی سمجھتی پڑی ہوئی تصویر خیال سہراب کی سامنے موجود ہی رو رہی ہی
تمام تکیہ آنسوؤن سے تر ہین لاغر اسقدر ہوگئی ہی کہ سمجھائی نہین جاتی ہی وہ پھول سے عارض مانند گل
آفتاب کے زرد ہین تمام جسم بھر مین خون کا نام نہین ہی آنکھون مین حلقے پڑے ہوئے ہین ہونٹ خشک
رہتے ہین یہ تو اُسکی حالت ہی باغ کی یہ حالت ہی کہ ویران پڑا ہوا ہی سنبل کے درخت یہ معلوم ہوتے ہین
کہ کوئی مغموم بال کھولے ہوئے کھڑا ہی لالہ اپنی طرف دل بداغ کوئی درخت قرینہ سے نہین ہی معلوم ہوتا ہی
الگ ویران پڑی ہوئی ہی نہر مثل دیدۂ عاشق کے خشک پڑی ہی کہ جب زیادہ جدائی کا صدمہ
اُٹھاتی ہی تو آنسو بھی خشک ہوجاتے ہین اسی طور سے نہر بھی خشک ہی تمام باغ اُجاڑ ہی جب کہ

صاحب باغ کا دل ویران ہی تو باغ کیون نہ ویران ہو یہ وہی باغ تھا کہ جو کوئی آتا تھا اُسکا پھر جانے کو جی نہ چاہتا تھا ہر قسم کے جانور قفس ہاے طلائی مین بند درختون پر آویزان ہین کیسی کیسی خوش آوازین آتین تھین بلبلون کا ہجوم رہتا تھا کمرہاین قمشادیر جمع رہتی تھین یہ عالم تھا کہ ہمیشہ بہار رہتی تھی یا یکایک اُس باغ مین سوا ے زاغ زغن کے دوسرے جانور کا نام نہین ہی جا بجا بوم نے آشیانے بنائے ہین مکھی کی خاطین سڑگئی ہین یہ عالم ہی کہ اُس باغ مین جانے کو جی نہین چاہتا ہی مثل دل عاشق کے ویران ہی برگ ہاے باغ صاحب باغ کے حال پر کف افسوس ملتے ہین ہر روش پتی پر خاک اڑتی ہی دل گھبراتا ہی جو بارہ دری مثل عروس شب اول کے ہر وقت آراستہ رہتی تھی وہ اب مثل زن سوگوار کے ویران ہی نہ فرش ہی نہ شیشہ الات جا بجا خاک پڑی ہوئی ہی جن طاقون پر بوتلین شراب کی و ساغر رکھے رہتے تھے وہ خالی پڑے ہین کوئی سامان آرایش نہین ہی سب ادھر اُدھر پڑا ہی مسہری کی چھت کہین ہی پردے کہین مسند کا ٹھکانا نہین ہی کہان پڑی ہی یہ حال کیون نہ ہو جو کہ صاحب خانہ ہی جس کے دم سے یہ ساری رونق ہی جب وہی اپنے آپ مین نہین ہی تو ملازمون کو کیا ضرورت ہی جو خیال رکھین یہ عالم ہی جو کہ مین نے عرض کیا صرف یہ طریقہ ہی کہ نصف شب تک سب خواصین و مصاحبین ملکہ کے پاس رہتی ہین بعد نصف شب کے سب اپنے اپنے مقام پر جا کر پڑ رہتی ہین ملکہ عالم تنہائی مین بیٹھی ہوئی پرچہ اخبار دیکھتی ہی کبھی مسہری پر پڑ رہتی ہی یہ طریقہ ہی اُسی طور سے آج بھی چند خواصین ملکہ کے پاس ہین کچھ باغ مین پھر رہی ہین ملکہ بیٹھی ہوئی رو رہی ہی یاد مین سہراب کے مصاحبین سمجھا رہی ہین یہان کا تو یہ عالم ہی راوی بیان کرتا ہی کہ سہراب جو اجازت لیکر اور طائر خوش رنگ بنکر سیر سے چلا پرواز کرتا ہوا چلا آیا کہ باغ ملکہ کی دیوار پر بیٹھا دیکھا کہ باغ ویران پڑا ہی چونکہ شب ماہ تھی اس سبب سے حال باغ کا معلوم ہوا کہ عجب اُسکی حالت ہی اسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ تیرا آنا بیکار ہوا معلوم ہوتا ہی کہ ملکہ نے آنا باغ کا چھوڑ دیا جب تو باغ کی یہ حالت ہی خیر اے دل اُس مقام کو دیکھ لیا کہ جہان ہمارا معشوق دلدار بیٹھتا تھا اور صحبت گرم ہوتا تھا اسنے خیال کیا کہ چلکر ذرا بارہ دری کو بھی دیکھ لون کہ وہان تو بیٹھا کرتی تھی شاید اُسکی بو دماغ مین آجاے اُس جگہ کے بوسہ لون جہان وہ جلوہ گر ہوتی تھی یہ خیال کرکے دیوار پر سے اُڑکر اُس درخت قمشاد پر آکر بیٹھا جو سامنے بارہ دری کے تھا اب طرف بارہ دری کے دیکھنے لگا اسنے دیکھا کہ کچھ خواصین ملکہ کی باغ مین پھر رہی ہین انھون نے بھی دیکھا کہ ایک جانور خوشنما رنگ قمشاد کے درخت پر آکر بیٹھا ہی مگر بہت پیارا پیارا ہی نہایت خوش رنگ ہی مگر کچھ حیران حیران ادھر اُدھر دیکھ رہا ہی وہ خود حیران ہوین کہ یہ رات کا وقت اسوقت یہ جانور کہان سے آیا یہ تو نئی بات ہی ایک نے دوسری سے کہا کہ بوا تو نے دیکھا کہ یہ تو آج نیا واقعہ ہوا کہ اسوقت ایک جانور آکر اُس درخت پر بیٹھا ہی یہ وقت جانورون کے اپنے آشیانون مین رہنے کا ہی نہ کہ پرواز کرنے کا اُسنے کہا کہ عجب کی کیا بات ہی یہ جانور اپنے آشیانے مین بیٹھا ہوگا کسی جانور نے ستایا ہوگا یہ وہان سے ویران ہوکر یہان چلا آیا ہی چونکہ شب ماہ ہی اسنے درخت پر بسیرا لیا اسنے کہا کہ بوا وہ تو بہت خوبصورت ہی کیا کہون اگر دن ہوتا تو کسی نہ کسی طور سے اُس کو پکڑواتی اور ملکہ کو دکھاتی کیا کہین ہماری ملکہ نے تو اپنی وہ حالت بنائی ہی کہ نہ دنیا کی خبر ہی نہ مافیہا کی سوا ے رونے کے کوئی کام نہین ہی نہ کھاتی ہین نہ پیتی ہین اپنی جوانی کو مفت برباد کر رکھا ہی جس کے لیے یہ حال کیا ہی اُسکو کچھ پروا نہین ہی وہ اپنی نیند چین سے سوتا

ہوگا کھاتا ہوگا پیتا ہوگا اُسکو اُنکا خیال بھی نہ ہوگا اے لو ذرا خیال کرو کہ کتنا زمانہ ہوا لشکر اسلام کو
اس مقام پر آئے ہوئے سنتے ہین کہ اُس لشکر کے ہمراہ سہراب بھی ہین مگر ایک دن توفیق نہ ہوئی
کہ چلکر ملکہ کو دیکھ آئین جب یہان تھے تو دوسرے تیسرے ملکہ کو اپنی محبت جتانے آتے تھے جب
دیکھا کہ ملکہ کا دل آگیا اب رُک گئے یہی تو مردون کے حال ہوتے ہین پہلے خوب اپنا دل لگاتے
ہین تاکہ دوسرا بھی محبت کرے جب دوسرا محبت کرنے لگا خود رُک گئے دوسری طرف دل
لگا دیا اب اُنکو کیا پروا چاہے کوئی مرے چاہے جیے یہ اپنا مطلب حاصل کرچکے وہی حرکت یہان
سہراب نے بھی ملکہ کے ساتھ کی کہ جب ملکہ کا دل اُنکی طرف آگیا آپ خود بھی رُک گئے ملکہ
اُنکے فراق مین مر رہے ہین پہلے تو یہ نام تھا کہ قید تھے پھر یہ نام ہوا کہ دریا حائل ہی پھر لشکر کے ہمراہ تھے
شہر دور تھا اب کیا بات ہی جو نہین آتے ہین نہ شہر دور ہی نہ دریا حائل ہی نہ قید ہین پھر کیون نہین آتے
ہین یہ سب باتین تھین کہ ملکہ نے اپنے مقام پر خیال کرلین ہم تو کبھی اسکو یقین نہ لاتے کہ اس سبب
سے نہین آتے اُنکو ملکہ کی الفت ہی نہین ہی ایک نے کہا کہ لو یہ مردے اپنے مطلب کے دوست
ہوتے ہین انکو اپنے مطلب سے غرض ہی جب تک مطلب نہین نکلتا ہی اُسوقت تک الفت بھی ہی
جان بھی جاتی ہی جہان مطلب نکلا پھر تم کہان اور ہم کہان دوسرا گھر تلاش کرنے لگے مگر یہان اسکے
خلاف ہوا مطلب تو حاصل نہ ہوا فرصت ہی ملی مگر سہراب مردِ عاقل تھا اُسنے خیال کیا کہ یہان
مطلب نہ حاصل ہوگا کیونکہ ملکہ صاحب اختیار نہین ہی وہ صرف اپنی محبت جتا کر چلے گئے دوسری کو
عذاب مین مبتلا کر دیا آپ چین سے دوسرون کے ساتھ عیش کرنے لگے تیسری بولی کہ یہ کوئی امر نہین
ہی دراصل سہراب بھی عاشق تھا مگر مجبور ہی موقع نہ ملا کہ وہ آئے یہ باتین جوان سب کی سہراب
نے سنین اپنے دل مین کہا کہ افسوس تو نے ایسی بیوفائی کی کہ یہ عورتین تیری ندمت کرتی ہین اب
ایک مرتبہ بزبان انسانی گویا ہوا کہ اے شبو و شگوفہ و سیوتی اچھی تو رہن مزاج کیسا ہی یہ جو قصہ
سُنی اُس مین سے سیوتی ذرا چالاک تھی پکاری تو بوادہ مونڈنی کاٹا جا گوز ہم سب کے نام جانتا
ہی اور سایک ایک کا نام لیکر پکارتا ہی یہ نئی بات ہی اس موئے کو نام کہان سے معلوم ہوئے یہ تو ا
جانور نہین ہی کوئی آدمی ہی واہ کیا خوب بڑا حرامزادہ معلوم ہوتا ہی بھلا ہمارے مزاج کے دریافت
کرنے سے کیا کام جا کر اپنی امان کا یا بھینا کا مزاج دریافت کرے یہان کسی کو مرد کی ضرورت نہین
ہی یہان کوئی ملکہ کی طرح دیوانی نہین ہی جو ایک ایک پر جان دیتی پھرے میری بوا مجکو بڑا معلوم
ہوا اگر میرے ہاتھ آجائے تو ٹانگین چیر کر پھینکدون کیا خوب نئی بات سُنیو ہم سے جانو ہو کر کہتا ہی
کہ مزاج تو اچھا ہی نہ معلوم موئے کو نام کیونکر معلوم ہو گیا شبو نے کہا کہ سیوتی خاموش رہ کوئی شاہ
یا شہریار زادہ نہ ہو کہ بھیس انسان کی صورت سے تبدیل ہو کر جانور بنکر آیا ہو تو بڑی خرابی ہو
صحبت کی ذلت ہو اور مزا ملے کہین ملکہ کا کوئی عاشق نہ ہو جس کے فراق مین ملکہ کی یہ حالت ہی
تو اور بُرائی ہو جب ملکہ سے ملاقات ہو تو شکایت کرے ذرا سمجھ بوجھ کر بات کہا کر شیوتی
نے کہا کہ ہم کو روبین نہین ہوتی ہون کیا شامت ہی کسی شاہ یا شہریار زادہ کی یا ملکہ کے عاشق
کی کہ وہ جانور بنکر آئیگا یہ موا کوئی ایسا ویسا ہوگا کہ جیون آیا ہی اگر کوئی شاہ یا شہریار زادہ ہی
تو اسکے اوپر بھی لعنت ہی کہ ایسی حالت سے آیا کہ جو کہ اُسکے کم عزتی کا سبب ہو بی شبو نے
جواب دیا کہ تو بڑی چرب زبان ہی اپنی زبان بند کر اپنے ساتھ ہم کو بھی جوتیان کھلوائیگی سیوتی بڑبڑا

خاموش ہو رہی کہ پھر سہراب نے کہا کہ ای شبو تم نے کچھ ہمارے کلام کا جواب نہ دیا کہ ہم نے تم سے کیا دریافت
کیا شبو نے کہا کہ مین کیا جواب دون پہلے آپ یہ فرمائین کہ آپ کون صاحب ہین کہان سے آشریف لائے
ہین کس کے اشتیاق مین آنا ہوا شعر اگر شاہی ترا آخر چہ نام است + اگر ماہی ترا منزل کدام است + مین
آپ کے نام سے آگاہ ہون تو جواب دون یہ تو وہ مثل ہوئی مثل کہ جان نہ پہچان مری خالہ سلام یہ جو
شبو نے کہا اس جانور نے ایک آہ کی اور کہا کہ سچ ہی خانمان آوارہ بیکس و تباہ کا کوئی کیا نام جانے جب
آفت آتی ہی اور مصیبت پڑتی ہی تو دوست بھی دشمن ہو جاتے ہین ایسے دشمن ہوتے ہین کہ پہچانتے نہین
ہین خیر جو کسی کا گلہ نہین ہی حرت اپنے مقدر سے گلہ ہی یہ امر کوئی شکایت کا نہین ہی بلکہ مقام افسوس ہی
کہ جو ہم کو جانتے تھے وہ بھی فراموش کر گئے اری شبو مین وہی خانمان برباد فلک کا ستایا کسی کا عاشق و شیدا
ہون مین وہی بلانصیب ہون جو اپنی جان سے جا دل نامبور کے ہاتھون کا برباد لیا ہوا مثل نیس فریاد
آوارۂ دشت جدائی و ناشکیبائی مین وہی مفارقت دیدہ ہجر کشیدہ اپنی جانی سے دور افتادہ فلک کا
برباد کیا ہوا سہراب ہون کہ جس کی ابھی تم باہم شکایت کر رہی تھین در اصل مین اسی لایق ہون
بلکہ اس سے زیادہ کلمات کے سننے کا مستحق ہون ہی جو کچھ تم نے کہے یہ کچھ تھے بلکہ اگر تم اور زیادہ کہتین تو
بھی کم تھے مین نے در اصل ایسی ہی خطا کی ہی کہ جس کے سبب سے مین سر نہین اٹھا سکتا ہون مین
فی الواقع لایق اسکے نہین ہون کہ کوئی میرے آنے کا روادار ہو مزید رین خطا وار ہون یہ سب کلام
تمھارے بجا تھے جو ایسا کہ پکارو ایسے کلامون کا مستحق ہو گا اچھا ذرا میری خبر اس شاہ خوبان و ماہ
محبوبان بادشاہ حسن میری پیاری ملکہ نسیم جا دو کو کر دو اور عرض کرو کہ آپ کا خادم دیرینہ غلام کمنہ
گنہگار خطا وار آپ کے شربت دیدار کا پیاسا آپ کے قدمون سے دور افتادہ لائق سزا آپ کے دیدار
کے اشتیاق مین حاضر ہوا ہی اگر وہ اس لائق ہو تو ذرا اسکو اپنا دیدار دیکھا کے ورفا سکو اپنے تیغ
ادا سے قتل فرمائے کہ اب اس سے صدمہ جدائی و دوری اٹھ نہین سکتا ہی اب کہان تک آپ کی
مفارقت کی تاب لائے دل نا صبور کو اب قرار نہین ہی قلب مین طاقت باقی نہ رہی کہ صدمہ اٹھائے
بس مین حاضر ہون جو حکم ہو بجا لاؤن یہ جو اس طائر نے کہا شبو نے کہا کہ کیا آپ سہراب جادو ہین
سہراب نے کہا کہ ہان ہون تو پھر مجکو شرم آتی ہی اپنا نام بتاتے ہوئے ابھی تم میری ندامت کر رہی
تھین یہ سننا تھا کہ شبو نے سیپوتی کی طرف دیکھا اور کہا کہ کیون سوتی ہم نہ کہتے تھے کہ تو جو برا کہتی ہی
کوئی شاہ یا شہریارزادہ نہ ہو ملکہ کا عاشق و شیدا نہ ہو کیونکہ آج ملکہ بہت بیقرار تھین یہ حالت ملکہ کی
کبھی نہ ہوئی تھی جو آج ہی دیکھ وہی نکلا نہ یہ سکتا تھا کہ ہر ایک اپنے منھ پر طمانچے مارنے لگی اور کہنے لگی
کہ خطا ہوئی ہماری خطا معاف ہو ہم نہ جانتے تھے کہ آپ تشریف لائے ہین نادانستگی مین ہم سے
قصور ہوا قصور معاف فرمائین سہراب نے کہا کہ مین خود تم سب کا خطاوار ہون تم سب میری
خطا ملکہ سے کہکر معاف کرا دو انھون نے کہا کہ آپ ہمارے مالک ہین ہم آپ کے تابعدار ہین ابھی جاکر
ملکہ کو آپ کی تشریف آوری کی خبر کرتے ہین کہ سہراب جادو تشریف لائے ہین ملکہ کی تو آپ کے
فراق مین عجب حالت ہی ملاحظہ فرمائینگا تو معلوم ہو گا ملکہ تو پہچانی نہین جاتی ہین برسون کے روئے
ہوئے انکو سوائے رونے کے دوسرا کام نہ تھا سہراب نے کہا کہ اچھا جاکر خبر تو کرو یہ سنکے وہ خواصین
دوڑی ہوئی گئین یہ حالت کہ سر کا دوپٹہ کہین جوتی کہین سانس پھولی جاتی ہی پیٹ مین نہین سماتی
ہی گرتی پڑتی بارہ دری مین پہونچین ملکہ اور خواصون سے بیٹھی ہوئی باتین کر رہی تھین کہ یہ حواس

حالت سے پہونچین تو ملکہ حیران ہوئی کہ کیا آفت آئی یہ سب کی سب جاکر ملکہ کے روبرو بدحواس ہوہوکر
گر پڑین فرط خوشی سے منہ سے بات نہین کی جاتی ہے زبان لڑکھڑاتی ہے کہتی کچھ ہین نکلتا کچھ ہے سیموتی نے اپنے
حواس درست کرکے کہا کہ ملکہ وہ آئے ہین وہ آئے ہین ملکہ خود انکی حالت دیکھکر حیران و ششدر ہے کہ انکو
کیا ہوگیا ہے کہ یہ ایسی بدحواس ہین کہ انکو کچھ لحاظ و پاس نہین ہے پھر روبرو اگر پڑی ہین یہ جو سیموتی
نے کہا کہ ملکہ وہ آئے ہین ملکہ اور حیران ہوئی کہ کون آئے ہین سمجھی کہ یہ سب کی سب دیوانی ہوگئی ہین
انکے حواس جاتے رہے ہین وہ جو اور خواصین تھین انسے ملکہ نے کہا کہ انکو سنبھالو تاکہ انکے حواس درست
ہون تاکہ وہ صاف طور پر کلام کرین یہ جو حکم ملکہ نے دیا اور خواصون نے انکو سنبھالا کہا کہ تم کو کیا ہوا ہے
تم کیون اسقدر بدحواس ہوا اپنے حواس درست کرو ملکہ خفا ہوتی ہین تب پھر سیموتی نے کہا کہ ملکہ
وہ آئے ہین ملکہ نے برہم ہوکر فرمایا کہ کون آئے کہا وہی ملکہ نے کہا کہ کیا میرا باپ یا میرا یار جو تو ایسی بدحواس
ہوئی ہے کہ پورے طور سے بات نہین کرتی ہے ملکہ تو سیموتی پر خفا ہونے لگی ادھر شبو اور شگوفہ نے
اپنے حواس درست کرکے عرض کیا کہ ملکہ آپ کو مبارک ہو ہم اسوقت وہ خبر خوشی لائی ہین کہ آپ
اسکو سنکے بہت خوش ہونگی ہم لوگ لائق انعام کے خبر لائی ہین ملکہ نے فرمایا کہ کم بختون بیان تو کرو مین
سنون گو سہی میرا مقدر ایسا کہان کہ مین خبر خوش سنون سوائے رنج و الم کے جب کبھی آنکھ لگ جاتی
ہے تو خواب بھی ایسے پریشان نظر آتے ہین کہ جسکو دیکھکر مین خوف زدہ ہوتی ہون میرا یہ نصیب کہان
کہ کوئی خوشی کی بات میرے گوش زد ہو مین ایسی کم بخت ہون کہ کبھی اپنے معشوق کو خواب مین بھی
نہین دیکھتی ہون ظاہری وصل تو درکنار بموجب شعر نہ ہوگا مجھ سا بھی محروم وصل یار کوئی + کہ خواب
بھی دیکھا نہ ان خیالونکا + اسنے عرض کیا کہ ملکہ ایسا کلمہ زبان پر نہ لایئے اپنے دل کو خوش فرمایئے
مجھ سے خبر خوش سماعت فرمایئے ملکہ نے فرمایا کہ کیا شہر سمندریہ فتح ہوگیا یا اہل اسلام نے قبضہ کرلیا
کہ یہ خبر خوش نہین ہے بلکہ اور سبب رنج و الم ہے کہ باپ ماں سے بھی جدائی ہوئی جس کے لیے یہ سب
پھر ہوا اس سے ملاقات نہ ہوئی یہ سب خبر غلط تھی کہ وہ لشکر اسلام کے ساتھ ہین فریق اہل اسلام
ہوئے اگر ایسا ہوتا جب سے یہان لشکر اسلام آیا تھا وہ میری ملاقات کو ضرور آتے یا کوئی نہ کوئی
شقہ کسی طور سے میرے پاس ضرور روانہ کرتے جو کہ میرے تسکین کا سبب ہوتا ایسے وہ بے مروت
نہ تھے میرے حال سے بالکل واقف تھے میری حالت ان پر ظاہر تھی معلوم یہ ہوتا ہے کہ کوئی اور سہراب
ہے اسکا حال پرچہ اخبار مین تحریر ہے انکو تو ضرور رہابیان نے قتل کیا یہ ممکن نہ تھا کہ وہ زندہ ہوتے اور
میری خبر نہ لیتے جب یہ امر ہے کو مین یہ خیال نہین کرسکتی ہون کہ تم یہ خبر لائی ہو گی کہ وہ آئے ہین
یہ تو خیال کرنا عبث ہے بالکل خلاف عقل مقدر مین کہان کہ یہ خبر آئے یہ گردون دون ایسی بازی کبھی نہین
کھیلتا ہے یہ عاشق و معشوق طالب و مطلوب حبیب و محبوب کو ایک جا نہین دیکھ سکتا ہے نہ ایک
مقام پر جمع ہونے دیتا ہے اسکو تفرقہ بہت پسند ہے اسکو دونون کا تڑپنا و بیقرار ہونا اچھا معلوم ہوتا ہے
بموجب شعر یہ دو دل کو یکجا بٹھاتا نہین + کسی کا اسے وصل بھاتا نہین + لہذا یہ خیال خام و تصور ناتمام
ہے خیر بیان کرین سن لون تمہری بھی خوشی ہوجائے اتنے مین ملکہ کی وزیرزادی حسن آرا جو کہ ساحرہ
بھی ہے بولی کہ ملکہ تم کو کیا ہوگیا ہے ارے صاحب کچھ سن تو لو کہ یہ کم بختین کیا بیان کرتی ہین پھر ملکہ
کی شکایت کرنا شنبو و سیموتی بھی اپنے حواس درست کرکے بولین کہ ہم بیان کرتے ہین یہ کیا
عرض کرچکی ملکہ نے کہا کہ کوئی بیان کرے پس سیموتی سب مین چالاک ہے اسنے اپنا چمن مین پھرنا

طائر خوش رنگ کا آکر بیٹھنا اپنا تعجب کرنا وہی جواب دیا جو کہ تحریر ہوا ہی اُس طائر کا سب کا نام لیکر پکارنا
اپنا یا تین سُنانا انکا منع کرنا اُس طائر کا اپنا حال کہنا اپنا آگاہ ہونا اُس سے دریافت کرنا اُسکا کہنا
کہ ملکہ کو خبر کردو کہ وہ غلام خانہ زاد سہراب آیا ہی اور جو کہ تقریر سہراب نے کی تھی سب ملکہ کے روبرو
عرض کی ملکہ سُنکے یہ بولی کہ تم مجھسے دل لگی کرتی ہو اب چل نکلی ہو بھلا وہ کہان آئے ہین کہ چکی ہون
اگر وہ ہوتے تو یون آتے اگر آتے بھی تو پہلے خبر کرتے اُسکے بعد آتے ارے وہ کہان کیون بیکار میرے
جلے ہوئے دل کو اور سوختہ کرتی ہو ان باتون سے تم لوگ یہ خیال کرتی ہو کہ مجکو صبر آئیگا ملکہ اور
دونی بیقراری ہوگی سیمونی نے یہ سُنکے عرض کیا کہ ملکہ مین جھوٹ نہین عرض کرتی ہون نہ فقرہ کرتی
ہون مجکو قسم ہی آپ کے سر مبارک کی مین کبھی آپ کے سر کی قسم نہ جھوٹی کھاؤنگی پیرے دیدے پھوٹ
جائین جو مین جھوٹ کہتی ہون یہ جو قسم کھاکر سیمونی نے عرض کیا شبود شگوفہ نے عرض کیا کہ سیمونی
سچ عرض کرتی ہی اگر حضور کو یاد نہ ہو تو فلان چمن مین تشریف لے چلین اور پہلے پوشیدہ ہوکر دریافت
فرمالین پھر ہمارے قول کو باور کرین وزیرزادی نے ملکہ سے عرض کیا کہ ای ملکہ آج تک کبھی انھون نے
فقرہ نہ کیا جو آج فقرہ کرینگی اُنکے کلام سے مجکو بوے صدق آتی ہی میرا دل بھی گواہی دیتا ہی کہ وہ ضرور
آئے ہین اُنکو خبر کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ وہ خبر کرکے آتے ساحر مین چلے آئے یہ امر کوئی تعجب کا نہین
ہی یہ جو حسن آرا نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ اچھا تم یہان سب سامان درست کرو مین جاتی ہون انکا
جھوٹ سچ ابھی معلوم ہوا جاتا ہی اگر انھون نے فقرہ کیا ہی وہ سزا دونگی کہ یہ عمر بھر یاد کرینگی یہ کہکر ملکہ اٹھی
مگر عجب عالم ہی کہ بال پریشان لب خشک کچھ تو یقین اُسکے سبب سے چہرہ پر خوشی کے آثار کچھ اپنی
تقدیر کے سبب ناامیدی اُسکی وجہ سے رنج والم اُن خواصون کو ہمراہ لیکر طرف باغ کے چلی دوپٹہ سر
سے ڈھلکا ہوا ملکہ تو اُدھر چلی ادھر وزیرزادی نے سہری کو درست کیا فرش آراستہ کیا مسند لگائی
اور جو سامان جلدی مین ہوسکا درست کردیا بھلا جو مکان اجڑا ہوا ہو وہ فوراً درست ہوسکتا ہی مگر
اسقدر درست کرلیا کہ کوئی آکر بیٹھ جائے یہ تو نہ معلوم ہو کہ بالکل ویرانہ تھا یہان تو یہ سامان کر رہی
ہی اُدھر ملکہ اُنکے ہمراہ اُس چمن مین آئی اور ایک درخت کی آڑ مین پوشیدہ ہوکر کھڑی ہوئی ملکہ خود
اس لیے آئی تھی کہ مین جاکر دریافت کرلون کہ انکا فقرہ نہ ہو وزیرزادی کو اس خیال سے نہین روانہ
کیا تھا کہ شاید ان سب نے ملکر یہ راے قرار دی ہو کہ تم ملکہ سے اس طور سے بیان کرنا ہم تمھارے
قول کی تصدیق کرینگے مصرعہ ہین تراحاجی بگویم تو مرا حاجی بگو + بس اگر مین اُنکو روانہ کرتی ہون یہ
اگر فقرہ کردے کہ ہان آئے تھے چلے گئے تو کیا ہوگیا کہ انکو تو اب فکر ہی کہ کسی طور سے مین اپنے دل کو
صبر دون اور یہ بیقراری موقوف کردون یا والدین کو خبر ہوگئی ہو انھون نے ان سب کو بلالیا ہو اور
کوئی دوسری تدبیر کی ہو اس سے مین خود جاکر پوشیدہ طور سے دریافت کرلون اگر اصل واقعہ
ہوگا تو ظاہر ہوجائیگا یا جو فقرہ وغیرہ ہوگا وہ بھی معلوم ہوگا بس راوی نے بیان کیا ہی کہ ملکہ تو آڑ مین
کھڑی ہوئی کہ سیمونی نے اُس شجر کے قریب جاکر کہا کہ جس پر وہ طائر یعنی سہراب جادو بیٹھا
ہوا تھا کہ مین نے جاکر ملکہ سے آپ کے آنے کی خبر دی ملکہ کو یقین نہ آیا فرمایا کہ تو فقرہ کرتی ہی یہ جو
سیمونی نے کہا اُس طائر نے ایک آہ کرکے جواب دیا کہ ای سیمونی مین ایسا ہی کم بخت ہون
دراصل ملکہ کو کیونکر یقین آئے کیونکہ ایک زمانے سے مین نے ملکہ کی خبر نہ لی مگر کیا کرون مجبور تھا
کیونکہ میرے اور ملکہ کے زمین و آسمان کا فرق تھا دوسرے مقابلون سے مہلت نہ تھی جب سے

شہر کے قریب لشکر آیا ہی ہر روز ایک نیا واقعہ پیش آتا ہی بس مین کیونکر آتا گو جو میرے دل کا حال تھا اور ہی وہ
میرے خدا پر روشن ہی یہ میری بدقسمتی اور کم بختی ہی کہ مین جس کی ملاقات کے لیے آیا ہون اُسکو یقین خیر
سوائے رونے کے اور کیا چارا ہی یہ جو تقریر اُس طائر نے کی ملکہ کو یقین ہوا وہان سے یہ سُنکے اپنی بارہ دری
مین آئی مگر خوشی سے یہ حال تھا کہ چہرہ گلنار ہو گیا تھا قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے یہان اپنی وزیر
زادی سے آکر کہا کہ وہ حرامزادیان سچ کہتین تھین اے حسن آرا تم جاکے آؤ مجکو تو اس حال سے سامنا
کرتے ہوئے شرم آتی ہی مین اپنی حالت کو درست کرتی ہون یہ کہکر ملکہ نے فی الحال شاہ وغیرہ کرکے
اپنے بال درست کئے دوپٹہ درست کرکے اوڑھا مکروہ پوشاک وہ بدل جو کہ پہنے تھی حسن آرا کہ جب
آرہی تھا ملکہ وہان آئی جہان سیموتی وغیرہ اُس طائر سے کلام کر رہی تھی کہ حسن آرا نے آکر کہا کہ میرا بھی سلام
پہونچے اے طائر فرخندہ حال یہ کہکر کہا کہ اے سیموتی تو بڑی حرامزادی ہی ملکہ سے کہکر جو بھاگی تو پھر کوئی خبر
جاکر نہ کہی کہ ملکہ نے مجھ سے ارشاد کیا کہ تم جاکر دریافت کرو اگر یہ سچ کہتی ہین تو اُنکو لے آؤ یہ جو وزیرزادی
تھی کہا سیموتی نے تو کچھ جواب نہ دیا مگر اُس طائر نے کہا کہ مین سلام کے لائق کب ہون اس زمانے مجھکو
اس قابل ہی نہ رکھا کہ کوئی سلام کرے مین تو لائق گردن زدنی ہون مین خطاوار ہون میرا منھ اس لائق
کب ہی کہ مین ملکہ کو دکھاؤن مجکو ملکہ کے روبرو جاتے ہوئے شرم آتی ہی کہ یہ روے سیاہ اُنکے دکھانے
کے قابل نہین ہی کیونکہ کوئی عاشق بھی ایسا نہ ہوگا کہ وہ برسون اپنے معشوق کی خبر نہ لے مگر یہ حالت
عالم ناچاری و مجبوری سے ہوئی ورنہ کوئی ایسا کر سکتا ہی بس ملکہ کی خیریت معلوم ہو گئی اگر زندہ رہے
تو پھر آکر خبر لے جائین گے مرگئے تو حسرت ملاقات لیکر گئے اپنے دوستون سے یہ وصیت کر جائین گے
کہ ہمارے قبر مین روزن رکھدینا شاید ہمارے دلدار کا کبھی ہمارے قبر پر گذر ہو یہ آنکھین جو حسرت دیدار
مین دار ہین گی اُنکو دیکھ لین بعد مرنے کے شاید یہ حسرت پوری ہو گو ظلک میرے یہ بھی امید نہین ہی
جیسا اُسنے ہم کو اس امر مین محروم رکھا کسی کو نہ رکھا ہوگا بس مین تم سے اتنا کہتا ہون کہ اُس آفت جان
ستمگار جہان سے میری طرف سے یہ کہدینا کہ کبھی کبھی میری قبر پر آکر ایک ٹھوکر لگا جانا دل اسی کا مشتاق
ہی میت اپنا ننھا دامن کفن مین پوشیدہ کرکے گوشہ قبر مین اس شرم سے پنہان ہونگا کہ یہ روے زرد دکھانے
کے لائق نہین رہا اب مین جاتا ہون حسن آرا نے عرض کیا کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین کشرلیف لیجیے
آپ سب لائق ہین یہ کوئی بات ہی آپ کا منھ کیون نہین دکھانے کے لائق یہ کیا آپ کا خیال ہی ملکہ
ہماری ملکہ کا منھ دکھانے کے لائق نہین ہی کہ آپ تشریف لائے اور ملکہ کو آپ کی تشریف لانے کا
یقین نہ ہوا اتنی دیر سے آپ یہان تشریف فرما ہین آپ کو ملکہ کے سر کی قسم تشریف لے چلیے آپ
سے کوئی خفا نہین ہی ملکہ یہ خیال ہی کہ آپ ہم سب سے خفا ہین جو نہین تشریف لے چلتے ہین ملکہ
آپ کا انتظار کرتی ہونگی اگر مین جاکر کہونگی کہ وہ تشریف لائے تھے یہ فرماکر تشریف لے گئے تو ملکہ
اپنی حالت خراب کرینگی یقین ہی کہ اپنے کو ہلاک کرین ہم پر خفا ہون کیونکہ آج تک ہم سب کے سمجھانے
سے تو وہ زندہ رہی ہین ورنہ نہ معلوم کیا حال ہوتا آپ انکو زندہ بھی نہ پاتے اگر یہ منظور خاطر ہی کہ وہ ہلاک
ہون تو بسم اللہ تشریف لے جائیے اُنکی حالت تو چل کر ملاحظہ فرمائیے کہ سوکھ کر کانٹا ہو گئی ہین وہ
گل عارض مُرجھاکر عجب رنگ لائے ہین وہ چہرہ آفتاب سا مثل ماہتاب کے فق ہو گیا ہی اُنکا
خیال کرنا بیجا ہی چلکر اُنکو اپنے دیدار سے شاد فرمائیے یہ جو حسن آرا نے کہا سہراب نے جواب دیا
کہ اے حسن آرا نہین کیا کرون کہ میری جرأت و خیال اس امر کو گوارا نہین کرتا ہی کہ اُسکے روبرو

جاؤن کہ جسکا میرے سبب سے یہ حال ہوا مین اس حال کے دیکھنے کو زندہ رہا کاش مرجاتا تو صبر آجاتا مگر
تیری قسم سے مجبور ہون خیر چلتا ہون سوائے تیرے میری آبرو کا بچانے والا کوئی نہین ہی تو میری طرف
سے سفارش کرنا یہ کہکر اُس درخت پر سے زمین پر آیا اور اپنی صورت بدل کر اصلی صورت پر آیا سر جھکائے
ہوئے طرف بارہ دری کے چلا بلکہ رومال سے ہاتھ بھی باندھ لیے یہان ملکہ اپنے کو سب طرف سے
پوشیدہ کرکے سمت کرایک گوشہ سند پر سر جھکائے ہوئے بیٹھی تھی کہ سامنے سے سہراب نمایان ہوا
ملکہ نے جو سہراب کو دیکھا تو عجب حالت پائی سر جھکا ہوا ہی ہاتھ رومال سے بندھے ہوئے ہین عقب
مین سیپوتی ہی اور حسن آرا وغیرہ ملکہ نے یہ دیکھکر سر جھکا لیا اور رونے لگی مگر خوشی کا یہ حال تھا کہ بیخود
دل خود بخود شگفتہ ہوا جاتا تھا یہی دل تقاضا کرتا تھا کہ اٹھکر اپنے عاشق کا استقبال کیجیے مگر حیا دامن
گیر ہی ملکہ بیقرار ہی ادھر سہراب کی نگاہ ملکہ پر پڑی دیکھا کہ ملکہ ایک گوشہ سند پر سر جھکائے ہوئے بیٹھی
ہی مگر دزدیدہ نگاہون سے میری طرف دیکھ رہی ہی بارہ دری کی عجب حالت ہی کہ قیسی آجمی ہوئی بس
ملکہ کو دیکھکر سہراب کے دل کو تاب نہ رہی دوڑکر ملکہ کے قریب آیا اور اپنا سر قدم پر ملکہ کے رکھدیا ملکہ
نے ہائین کہکر اپنے پاؤن ہٹا لیے سہراب نے کہا کہ مین خطاوار ہون میری خطا کو معاف فرمایئے جو جب
شعر ہاتھ باندھے ہوئے کہتا ہون کہ عفو قصور + پاؤن بھی کیجئے کو مشفق یہ گنہگار پڑے + جو تصور خطا
عدم حاضری و نہ خبرگیری کی مجھسے سرزد ہوئی ہی اُسکو معاف فرمایئے دراصل مین نے بہت بڑی خطا کی
ہی مین اس لائق نہین ہون کہ میرا کوئی قصور دیکھ سکے یا مین اپنا قصور دکھاؤن مین تو نہ آتا تھا کہ مین اس قابل
نہ تھا مگر مجکو حسن آرا لائی ہی مین صرف اتنا کہنے آیا تھا کہ میری قبر پر آکر ٹھوکر لگا جانا کبھی مرکبھی اپنے
کشتہ حسرت کو اس سے سرفراز کرنا مین جانتا تھا کہ مین نے وہ قصور کیا ہی کہ جو لائق عفو نہین ہی لیکن مین
ہاتھ باندھے ہوئے ہون یہ سر حاضر ہی اپنے سمجھا دے سے میرا سر قلم کردو تاکہ اس کشاکش دنیا سے نجات
پاؤن اپنی سزا کو پہونچون اس جرم کی سزا پاؤن اتنے عرصہ مین حسن آرا بھی قریب آگئی تھی ملکہ نے اُس
کی طرف متوجہ کرکے ابشہ سے کہا کہ یہ تو اپنے ساتھ کیا آفت لائی اری کم بخت تو بڑی چالاک ہی اری مین
کون اور یہ کون میری انھون نے کیا خطا کی ہی یہ ساری فتنہ پردازی تیری ہی تو بڑی مفسد ہی مین تیرے
ہاتھ سے بہت عاجز ہون میری سمجھ مین نہین آیا کہ یہ کیا کہتے ہین کیسی خطا اور کیا عفو تصور میری تو
خطا کسی نے آج تک نہین کی ہی مجکو تو اپنے مقدر کی شکایت ہی مین کیا جانون کہ یہ کون صاحب ہین
میرے انکے کیا واسطہ ہی انکو دھوکا ہوا ہوگا ذرا اپنے حواس درست کرین جسکی انھون نے خطا کی
ہوگی وہ معاف کریگا یہ معاملہ میری سمجھ مین نہ آیا اری تو کسے لائی ہی مین تو آج تک نہ کسی پر عاشق
ہوئی نہ کوئی میرے اوپر مین اس لائق کب ہون اسے کہو کہ یہ جس کے خطاوار ہون اسکے پاس جائین مجھسے
کیا غرض ہی حسن آرا نے جواب دیا کہ یہ سچ کہتے ہین یہ آپکے خطاوار ہین بس نے بس ایسی باتین
نہ فرمایئے یہ بھی کوئی بات ہی کہ کوئی اپنے پاس آئے اور اُس سے اس طور سے کلام کرے برسون کے بعد میرا
دن نصیب ہوا ہے اُس پر یہ تقریر ملکہ نے کہا کہ تو کیا کہتی ہی بس نے بس مجکو یہ تیری باتین اچھی نہین
معلوم ہوتی ہین ادھر سہراب نے حسن آرا کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اے حسن آرا تم کچھ نہ کہو مین
آج اپنی جان سے عاجز ہوکر آیا ہون یہ سر حاضر ہی ملکہ سے کہو کہ میرا سر تن سے جدا کرین اگر میرا قصور نہ
معاف کرین ورنہ اپنے دست نازک سے میرے ہاتھ بندھے ہوئے کھولین یا قتل کرین شعر ہم نمی
ہیچم ز شمشیر جفا + ہرچہ آید بر سرمن یا نصیب + ویکہ گر بخشند بے رحمت نبخشند و گر کشتن بعکیا + سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین

ہی حسن آرا مجکو اپنی تقدیر سے گلہ ہی اور کسی سے شکایت نہین ہی میرے مقدر مین یون ہی ہزار حسرت و ارمان اس دیدنی
سے بیجا تھا تشنہ آرزو دیدار مین مرا تھا یہ جو سہراب نے کہا حسن آرا نے کہا کہ آپ کیون اسقدر پریشان ہوتے
ہین آپ نے کوئی خطا نہین کی ہی صبر فرمایئے ابھی ابھی فیصلہ ہوا جاتا ہی کیا یہ امر سہل ہی کہ کوئی آپ کو قتل کر سکے
یہ کہکر ملکہ سے کہا کہ بس بے بس اب اسقدر ٹھکائی و بے اعتنائی ہو چکی یہ بھی کوئی بات ہی کہ ایک شخص تو
عذر کرے دوسرا بے مروتی کئے جائے تو کیا حاصل ملکہ نے کہا کہ تو بڑی خراب عورت ہی ایک غیر مرد کو میرے
پاس لائی ہی کہ جو کبھی یہان نہ آیا تھا مین کیا جانون کیسا سہراب اور کیسا عاشق دلبر زادی نے جواب دیا کہ
تو ایسی ہی ہو اچھا ہمارے کہنے سے جو انکی خطا ہو معاف کر دانکے ہاتھ کھولدو دیکھو کہ انکی کیا حالت ہی ملکہ نے
جواب دیا کہ ایسے فقرے مجکو بھی بہت آتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ تجکو کچھ دیا ہی کہ تو بہت پاس داری کرتی
ہی بس کو ہی ہاتھ کھولدے جو تجکو اسقدر خیال ہی سہراب نے کہا کہ ای ملکہ اسقدر عتاب نہ فرماؤ خطا معاف
فرماؤ مجھسے اسقدر بیزار نہ ہو مین اسی قدر شب کا مہمان ہون جسقدر باقی ہی صبح کو نہ معلوم کہان ہون اور
کہان نہ ہون عدم کے تسالر سے اسقدر بیزار نہ ہو صبح کو تو خاتمہ ہی جب یہ امر پہلے ہی سے ظاہر ہوا تو مین نے
خیال کیا کہ اب زندگی کا کوئی بھروسا نہین ہی سحر کو مزدور ساتھ صاحبقران کے قتل ہونے یہ حسرت کیون باقی
رہے آخری دیدار چلکر دیکھ لو بس کیا ضرور ہی کہ تمام اسقدر بیزار ہو یہ شب شب آخر ہی میری خطا معاف فرماؤ تجھ
سے دو دو باتین کر لوتا کہ حسرت نکل جائے یہ کلمات اس طور سے سہراب نے کہے کہ ملکہ کا دل بھی بیقرار ہو گیا
اور سر جھکا کر کہا کہ ای حسن آرا تو نے مجکو عذاب مین مبتلا کیا اگر مین یہ جانتی تو باغ سے چلی جاتی اچھے کو میرے
پیچھے لگایا ہی جو کہ کسی طور سے مانتا ہی نہین ہی حسن آرا نے جواب دیا کہ ملکہ تم کو میرے سر کی قسم اور قسم ہمکو اسی خدا
کی جو تمھارا اور میرا ہی اب انسے بات کرو انکے ہاتھ کھولدو انکی خطا معاف کرو یہ جو حسن آرا نے کہا ملکہ نے جواب دیا
کہ ای رنڈی تو بڑی چالاک ہی خیر تو یہ بھی نہ سہی کہ ہم نے ملکہ سے کسی امر کو کہا ملکہ نے نہ قبول کیا مین تو تیرے کہنے
پر عمل کرتی ہون یہ کہکر اپنے نازک ہاتھون سے سہراب کے ہاتھ کھولے اور اشارہ سے کہا کہ بیٹھ جاؤ سہراب نے
جواب دیا کہ جب تک یہ اپنی زبان سے نہ کہو گی کہ خطا معاف کی اسوقت تک یہ گنہگار رہ بیٹھے گا ملکہ نے آہستہ سے کہا
کہ اچھا خطا معاف کی سہراب نے سنا سہراب بیٹھ گیا اب حسن آرا نے ملکہ کے ستانے کو کہا کہ کیون بی بی
صرف یہ دیکھانے کی بات تھی دل چاہتا ہوگا کہ کسی طور سے ہاتھ کھولدون بلکہ ناگوار ہوگا کہ ہاتھ بندھے ہوئے ہین
جو دل کا حال ہوگا وہ تمھارا ہی قلب جانتا ہوگا ملکہ نے کہا کہ اور رنڈی تو بڑے غضب کی ہی خوب باتین بناتی ہی خیر
اسکا عوض لونگی حسن آرا نے جواب دیا کہ ملکہ دل مین تو بہت خوش ہوگی مجکو دعائین دیتی ہوگی خیر سمجھ لینا ابھی
باتین کرو ان سب کو انعام دو یہ کہکر اٹھکر چلی گئی سب خواصین بھی بہانے سے وہان سے چلی آئین صرف ملکہ و
سہراب اس مقام پر رہگئے جب سہراب نے مکان کو غیر سے خالی پایا تخلیہ دیکھا ملکہ کے قدم پر پھر سر رکھدیا اور
کہا کہ میری خطا معاف کرین خود تا دم ہون ملکہ نے پاؤن ہٹاکر کہا کہ تم نے میری خطا نہین کی حسن آرا مجکو عذاب
مین مبتلا کر کے چلی گئی مین اسکے ہاتھ سے بہت عاجز ہون سہراب نے جواب دیا کہ ملکہ مین تم سے کیا عرض کرون
کہ مین کس عذاب مین مبتلا تھا قسم ہی مجکو اپنے خدا کی جو حالت تمھارے فراق مین میری تھی وہ مین بیان نہین
کر سکتا ہون ہر وقت تمھارے خیال مین غرق رہتا تھا رات کا سونا دکھانا حرام تھا کوئی جلسہ و صحبت اچھی نہین
معلوم ہوتی تھی حاضری سے معذور تھا سوائے تمھارے غم کے اور تصور کے دوسرا خیال نہ تھا عدم حاضری کا فرد قصور وار
ہون اسکی جو سزا چاہو دو مگر اسوقت میری حالت پر خیال کرو اور میرا حال سن لو مین یہ عرض کرتا ہون کہ مین تھوڑے
عرصہ کا مہمان ہون یہ شب میری زندگی مین باقی ہی صبح کو خاتمہ ہی پھر مین کہان جو تمھاری خدمت مین حاضر ہون

عمر آخری دیدار کا اشتیاق کہنے لایا تاکہ مرنے وقت تو ملکون ملکہ نے کہا کس امر سے کیا حاصل مین جانتی ہون
کہ آپ میرے عاشق و شیدا ہین بس مین سن چکی مجکو ثابت ہو گیا کہ آپ میرے اوپر مرتے ہین ان باتون سے
کیا حاصل ہے اب آپ کو اور دن سے مہلت ملی ادھر بھی چلے آئے وہان خوب جلسہ ہوتے ماہرویون سے صحبت
ہو گی غزالان ایسی حسین وہان ہونگی رات دن صحبت بزم برپا ہوا کرتی ہو گی سہراب نے جواب دیا
کہ ملکہ یہ تمھارا بالکل خیال خام ہے اگر مجکو ایک پل یا ایک لمحہ سے کدورت ہو یا تمھارا خیال میرے
دل سے گیا ہو گا تو میری آنکھین کور ہون مین تو ہر وقت مبتلا غم رہتا تھا دکسی جلسہ مین جاتا تھا دکھین تمام
حسینان جہان میرے روبرو تمھاری موجودگی مین بدتر از خر پل ہین مین تمھاری موجودگی مین پری سے
بھی آنکھ نہین ملا سکتا ہون اسکو بھی ہیچ جانتا ہون مین تو تمھارا شیدا اور دلدادہ ہون خدا اس دن کے لیے مجکو
زندہ نہ رکھے کہ مین ہون اور تم نہ ہو یا مین کسی اور کی طرف دل لیجاؤن اب تمھارے روبرو کوئی بھی ہے کہ جس
مین عاشق ہون ملکہ نے جواب دیا کہ ایسی باتین بہت سی سنین ہین بس ہو چکا مجکو یقین آ چکا خیر اب آپ دیکھ
چکے تشریف لے جائیے سہراب نے جواب دیا کہ ملکہ از براے خدا مجھ پر رحم کھاؤ اب ایسی باتین
زبان پر نہ لاؤ مرے ہوئے کو نہ مارو بس اب کچھ میری سنو اور کچھ اپنی کہو تاکہ یہ شب بسر ہو اگر زندہ رہے تو
دیکھا جائیگا ورنہ موت سے کوئی چارہ نہین یہ کہکر ہاتھ جوڑنے لگا ملکہ نے جواب دیا کہ مین پہلے کہہ چکی ہون کہ
مین ایسی باتون کو سننا نہین سنتی ہون بس ہو چکا معلوم ہوا کہ آپ مرتے ہین خیر مجکو یقین آگیا آپ کا اب جو منشا
ہو وہ بیان فرمائیے سہراب نے جواب دیا کہ میرا کیا منشا مین یہ چاہتا ہون کہ غم میری خطا معاف کرو میرے
دل کی حالت کو سنو ملکہ نے جواب دیا کہ مین کوئی بہری نہین ہون سن چکی آپ کے دل کی حالت کو بھی
اب آپ کیا بیان کرنا چاہتے ہین وہ بھی فرمائیے سہراب نے جواب دیا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ آپ مجھ سے
اسی طور سے کلام کرین کہ جیسے سابق مین کلام کرتین تھین ملکہ نے جواب دیا کہ اب وہ دن گئے وہ بات گئی
سہراب نے پھر سر جھکایا قدم کی طرف اب ملکہ کو رحم آگیا کہا کہ کیون اسقدر بیقرار ہوتے ہو بس اب
مین نے تمھارے کہنے کو مان لیا اتنا جو مہربان سہراب نے ملکہ کو پایا بس ہاتھ بڑھا کر منھ پر سے آنچل ہٹا دیا
روے زیبا کی بلائین لین یہ قصد ہوا کہ عارض تابان کے بوسہ لون ملکہ نے کہا کہ اسقدر بیقراری اچھی نہین ہے
ہی اگر آئے ہو تو بیٹھو کچھ اپنی سرگذشت بیان کرو کچھ دوسرے کی سنو کیا گذری سہراب نے کہا کہ ملکہ اتنا وقت
کہان ہے یہی رات ہے جو کچھ کہتا ہون سن لو اے ملکہ اب زمانہ حیات کم باقی ہے یہی رات ہے ملکہ نے کہا کچھ
بیان تو کرو اب دونون عاشق و معشوق باہم ملکر بیٹھے ہین اور خوشی ہوئی سہراب نے ملکہ سے کہا کہ
اے ملکہ یہ آلام میرے اوپر تمھاری مفارقت مین گذرے یہ کہکر ابتدا سے انتہا تک کل حال بیان کیا جو
جو معرکہ گذرے وہ سب بیان کئے اور کہا کہ اے ملکہ اب تو یہ واقعہ گذرا ہے کہ تمھارے باپ پاس جو صندوق خلاف
تصویر کا دیا ہوا ہے اور اس سے کوئی ساحر نہ غیر ساحر بچ سکتا ہے اسکو لیکر مقابلہ کریگا کل کل یا ہلال سلام کا خاتمہ
ہے اور میرا بھی جب مین نے یہ حال سنا مین نے خیال کیا کہ چلکر ملکہ کو دیکھ آؤن کیونکہ اب کوئی امید زندگی نہین
ہے صبح کو خاتمہ ہے کیونکہ اب وہ ایسے چیز سے کام لیگا کہ جو کسی کے روکنے سے نہ رکے گی وہ سہراب کام مین
لائیگا جو کہ رد نہ ہو گا گو کہ اسم اعظم کے مالک صاحبقران ہین اسکے روبرو کوئی سحر کام نہین کرتا ہے مگر
یہ وہ سحر ہے کہ اس پر اسم اعظم بھی کام نہ کریگا بس خاتمہ ہے جب یہ ظاہر ہوا مین نے خیال کیا کہ چلکر اپنے
عاشق جانی یار روحانی کو دیکھ آؤن مرتے وقت یہ حسرت نکال لون تاکہ یہ حسرت تو باقی نہ رہے بس
مین تم کو دیکھنے آیا ہون اپنی آرزو پوری کرنے آیا ہون یہ میری آخری ملاقات ہے اب وہ ہو گی بس یہ

آخری صحبت ہی اب ہم کہان اور یہ صحبت کہان یہ واقعہ ہی ملکہ نے یہ سنکے جواب دیا کہ افسوس اُسوقت مین آئے
کہ جب زمانہ بالکل قریب ہی کہ باہم ملکر بیٹھ بھی نہین سکتے ہین نہ اپنا حال دل کہہ سکتے ہین نہ دوسرے کا یہ فلک
ناہنجار ہمارے درپے آزار ہی خیر کیا چارہ ہی جو مرضی ہم تو مجبور ہین یہ کہکر ملکہ رونے لگی سہراب نے اپنے
دامن سے ملکہ کے اشک پاک کیے اور کہا کہ ملکہ اگر مین یہ جانتا کہ تم کو صدمہ ہوگا تو مین نہ آتا مین تو اس
سبب سے آیا تھا کہ مل لون آخری دیدار دیکھ لون اے ملکہ کیا کرین مجبور ہین کوئی چارا نہین ہی بجز صبر و شکر
کے اتنا زمانہ اسی امید مین بسر ہوا کہ اب کوئی صورت وصال نکلے اسی امید مین زندگی بسر ہوئی نوبت یہ
ہوئی کہ تعنا سر پر آگئی سوائے مرنے کے کیا چارہ ہی اچھا ہی کہ اس کشاکش دنیا سے نجات پاؤن اب
صدمہ جدائی نہین اٹھ سکتا ہی کوئی حد بھی ہی ملکہ نے کہا کہ تم کیا کہتے ہو میرا بھی یہی دل چاہتا ہی مگر کیا کرون
زمین سخت آسمان دور ہی سہراب سے ملکہ نے اپنی کل کیفیت بیان کی اور کہا کہ یہی حال میرا تھا تم نے
دیکھ لیا کہ مجکو باغ سے غرض ہی نہ آرایش مکان سے میرا کیا حال ہی تم دیکھ رہے ہو سہراب نے جواب دیا
کہ اے ملکہ کیا کہا جائے بس جو دم گذرتا ہی غنیمت گذرتا ہی بس اب یہ آخری ملاقات ہی بیان کرلو جو کچھ
کہنا ہو کہ لو بموجب شعر غنیمت شمر صحبت دوستان + کہ چندے بود گل درین بوستان + اب ان شکوہ
وشکایت سے کیا حاصل کچھ خوشی کی باتین کرو تاکہ غم غلط ہو ملکہ نے جواب دیا کہ اے سہراب جادو
تم نے تو آکر اور دل کو بیقرار کر دیا ابھی تک تو یہ امید تھی کہ کبھی نہ کبھی ملاقات ہوگی یا ہم وصل کی صورت
نکلے گی یہ نہ معلوم تھا کہ یہ صدمہ ہوگا اور یہ فلک پیر ہم کو اس غم مین مبتلا کریگا ہم کو تو اس آنے کی خوشی
نہ ہوئی بلکہ صدمہ ہوا ہان کیا تم نے بیان کیا کیسا صندوقچہ اور کیا سحر سہراب نے اس صندوقچہ کی پوری
حالت بیان کی ملکہ نے ایک آہ کی اور یہ شعر پڑھا شعر وہ چھٹے ہائے جس کو پیار کرین + جبر کیون نکر یہ
اختیار کرین + سہراب نے کہا کہ ملکہ دراصل یہ دنیا عجب مقام عبرت ہی تم نے یہ شعر پڑھکر بے ثباتی
دنیا کو یاد دلایا چند شعر یاد آئے معلوم ہوتا ہی یہ رات جو کچھ باقی ہی وہ اسی صدمہ اور رنج مین بسر ہو
خیر سن لو اشعار جاے عبرت سراے فانی ہی + مورد مرگ ناگہانی ہی + اونچے اونچے مکان تھے جنکے
بڑے + آج وہ تنگ گورین ہین پڑے + جبرت حور و مہ جبین نہ رہے + ہی مکان کو مگر مکین نہ رہے + تھے
جو بس بادشاہ ہفت اقلیم + ہوئے جا جاکے زیر خاک یتیم + تاج مین جنکے تھے گوہر + ٹھوکرین کھاتے
ہین وہ کاسئہ سر + کل تھا جس جا یہ بلبلونکا ہجوم + آج اُسجا ہی آشیانہ بوم + کل جہان پر شگوفہ و گل تھے +
آج دیکھا تو خاک بالکل تھے + ہی نہ شیرین نہ کوہ کن کا پتہ + نہ کسی جا ہی نلدمن کا پتہ + اب نہ رستم نہ سام
باقی ہی + صرف اک نام ہی نام باقی ہی + بوے الفت تمام پھیلی ہی + باقی اب نہ لیس ہی نہ لیلی ہی + عطر
مٹی کا جو نہ بکتے تھے + نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے + گردش چرخ سے ہلاک ہوئے + استخوان تک
بھی انکے خاک ہوئے + صبح دم طائران خوش الحان + پڑھتے ہین کل من علیہا فان + بس اس امر
غم کرنا بیکار ہی کیونکہ مرجانے سے ایک امر تو ضرور ہوگا کہ ان صدمون سے نجات ملیگی یہ بھی حسرت
نکل گئی کہ تم کو نہ دیکھا تمھارا دیدار آخری بھی مرنے وقت نصیب ہوا کچھ عرصہ تک کلہ کلام بھی ہوا کیونکہ
اب تو بالکل امید زندگی نہین ہی ملکہ نے جواب دیا کہ اے سہراب تین کیا کہون تمھارے اس کہنے
سے اور کلام یاس و حسرت سے دل بیقرار ہو جاتا ہی یہ کسی طرح گوارا نہین ہی کہ تم کو مرے ہوئے سنون
اور صدمہ نہ کرون ادھر یہ خبر آئی کہ تم قتل ہوئے مین نے بھی اپنی جان دی کیونکہ بعد تمھارے یہ دنیا
میری نظر مین ہیچ ہی صرف اس امید پر زندگی تھی کہ ملاقات ہوگی یہ دیدار تمھارا بھی مجکو آخری ہی کیونکہ تم یہ

گوارا نہ کرینگے کہ تم اب وہان نہ جاؤ وہ لوگ جائین اور سمندر شاہ میرے نزدیک بہتر تو یہ ہوگا کہ عباد بلکہ یہین رہو کوئی اس امر سے واقف بھی نہ ہوگا خوب عیش سے بسر ہوگی سہراب نے جواب دیا کہ اس مین کئی امر ہین دل تو یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین اپنے ایسے محسن کو کیونکر چھوڑون کہ جسکے سبب سے مین نے اس قید سے نجات پائی اور لکاتون کے ہاتھ سے بچا اور میری زندگی تھی کہ مین تمھارے پاس آیا ورنہ یہ دن نصیب نہ ہوتا اسی قید مین تڑپ تڑپ کر مرجاتا دوسرے یہ امر کہ مجکو راہ گم سے راہ ہدایت پر پہونچایا بھلا مین کیونکر ایسے وقت مین انکی رفاقت سے ہاتھ اٹھاؤن اور تمام عالم مین بدنام ہون مجکو مرنا گوارا ہی انکی ترک رفاقت گوارا نہین ہی تیسرے یہ امر ہی کہ یہی مجکو امید نہین ہی کہ میرے تمھارے ہمیشہ ملاقات رہے یہ غیر ممکن ہی کیونکہ جب تمھارے باپ کو اس حال کی خبر ہوگی وہ بہت برہم ہوگا میرے قتل کی فکر کریگا جیسا قبل مین کیا بلکہ اسکے ساتھ تمھاری بھی جان پر بنے گی بس انجام آخر کار پھر قتل و غارت ہوگا اس سے یہ بدنامی کیون اپنے سر لون کہ سہراب ذرا سی مشکل مین اپنی جان بچا کر نکل گیا اس امر کا تم خیال بھی نہ کرنا بس میرا مرنا ہی بہتر ہی بلکہ رونے لگی اور کہا کہ افسوس ہم دنیا مین برائے رنج و غم پیدا ہوئے ہین کوئی ساعت راحت سے نہین گذرتی ہی یہ دن بھی نصیب ہوا تو وہ بھی صدمہ مین بسر ہوا مین تو یہ بھی کرتی کہ وہ صندوقچہ اٹھا لاتی اگر مجکو معلوم ہوتا مگر کیا کرون کہ مین کسی حال سے واقف نہین ہون ہان یہ تو جانتی ہون کہ ایک قسم کے آٹھ صندوقچہ ایک الماری مین رکھے ہوئے ہین مگر یہ نہین معلوم ہی کہ وہ صندوقچہ کون سا ہی ورنہ مین اٹھا لاتی تمھاری زندگی سے میری زندگی ہی مگر کیا کرون اگر تمام شہر قتل ہو اور تم زندہ رہو تو مجکو گوارا ہی سمندر کو میرا باپ ہی مگر وہ قتل ہو جائے تو بہتر ہی مگر کہان ممکن ہی کیا کرون کیا کرون کس بلا مین مبتلا ہوئی ہون افسوس اس طرح تمھاری زندگی کی صورت کرون یہ کیسی رات آئی کہ جس کے سحر کو یہ آفت آئے گی یہ کہکر ملکہ خاموش ہو رہی کچھ دیر خاموش بیٹھی رہی سہراب بھی عالم سکوت مین رہا کہ سہراب نے کہا کہ ملکہ ہنس بول لو کیونکہ اب رات کی باقی ہی پھر یہ صحبت کہان کل ہم قبر مین ہونگے ملکہ نے سر اٹھا کر کہا کہ میری تو آرزو ہی کہ تم سے پہلے مین مرون کہ میرے گمان تک یہ خبر نہ آئے کہ سہراب قتل ہوئے سہراب نے جواب دیا کہ ملکہ میری یہ آرزو ہی کہ مجکو تمھارا داغ نہ نصیب ہو ملکہ نے کہا کہ تمھاری یہ امید میری یہ امید خیر اب جو منظور خداوند ہوگا وہ ہوگا یہ تقریر حسن آرا بیرون کمرہ سن رہی تھی وہ جھلاتی ہوئی اندر آئی اور کہا کہ ای ملکہ تم کو کیا ہوگیا ہی جو تم ایسی باتین کرتی ہو کوئی تمھارے پاس آیا ہی خوش ہوتے کو یا اور صدمہ اٹھانے کو بس ہنسی بولی چھوڑ دو ہمیشہ رہینگے سہراب سے کہا کہ واہ آپ کی بھی عقل سے بعید ہی کہ آپ ایسے کلام کرین جو گھڑی بھر رات باقی ہی اسکو ہنس بول کر کاٹیے سحر کو دیکھا جائیگا اس شکوہ و شکایت سے کیا مطلب وہ اپنی طرف معذوم آپ اپنی طرف رنجور سہراب نے جواب دیا کہ حسن آرا مین تو اسی سبب سے آیا تھا کہ یہ رات تو راحت سے گذرے پھر تو جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا مگر ہم ایسے بدقسمت ہین کہ وہ بھی ساتھ راحت کے بسر ہوتے ہوئے نہین معلوم ہوتی ہی سوائے رنج و غم کے حسن آرا نے کہا کہ اب آپ اس ذکر کو جانے دیجئے کوئی خوشی کا تذکرہ کیجیے سہراب نے کہا کہ اچھا یہ کہکر سہراب نے قصد کیا تھا کہ کچھ کلام کرے کہ ملکہ نے فکر کرتے کرتے ایک تدبیر سوچی اور کہا کہ ای سہراب ذرا تم ٹھہر جاؤ مین جاتی ہون اگر فقرہ بن پڑا تو صندوقچہ لاتی ہون جب تک مین اسکی فکر نہ کرلونگی مجکو راحت نہ ہوگی مین نہ ملیگا تم دعا کرو کہ میرے ہاتھ صندوقچہ لگ جائے مین یہ کہے دیتی ہون کہ صندوقچہ لیکر آؤنگی ورنہ اپنی جان کھو نگی تم سے قبل مین تمھارے مرنے کی خبر

سننے کی تاب نہین لاسکتی ہون سہراب نے جواب دیا کہ ای ملکہ یہ کیا خیال ہی ایس امر کو دل سے دور کرو کیون
اپنے کو ہلاک کرتی ہو مین صندوقچہ سے باز آیا مین کب یہ کہتا ہون کہ تم صندوقچہ لاؤ بس اس امر کو اسی طور
پر رہنے دو جو خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا اسکے حکم مین کوئی چارہ نہین ہی بس مین تو تمھارے پاس آیا ہون تم
جاتی ہو ملکہ نے جواب دیا کہ میرے دل کو لگی ہی مین ضرور جاؤنگی اور جہان تک ممکن ہوگا صندوقچہ لاؤنگی تم
تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ مین اپنی تقدیر آزمائی کرتی ہون یہ خیال ہی اگر میری قسمت مین تمھارا وصل ہی تو ضرور
صندوقچہ ہاتھ لگے گا ملکہ نے جو یہ کہا کہ اگر تم لاکھ منع کروگے مین نہ مانونگی ابھی کو آتی ہون حسن آرا نے
باتین کرتے مین آتی ہون حسن آرا نے کہا کہ مین بھی تو سنون کہ کیا امر ہی بس ملکہ نے حسن آرا سے کل حال
بیان کیا اور کہا کہ مین ایک تدبیر سوچکر جاتی ہون اگر بن پڑی تو لاتی ہون حسن آرا نے جواب دیا کہ ملکہ
تم جاؤ مین اسکو سمجھا لونگی سہراب نے کہا کہ تم جانے کیون دیتے ہو سہراب خاموش ہو رہا ملکہ آئی
اپنے کپڑے درست کرکے اور اپنے خواص درست کرکے چند خواصونکو لیکر طرف محل کے چلی ملکہ ادھر
سے چلی ادھر محل مین سمندر بیٹھا ہوا ناچ دیکھ رہا تھا کہ ایک دفعہ اسکو خیال آیا کہ ملکہ نسیم جادو کو نہین
دیکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہی ایک دختر ہے اسکے نہ کوئی اور لڑکی ہی نہ لڑکا سوائے نسیم جادو کے بس
دھیان آیا کہ بہت دن ہوئے اپنی دختر کو نہین دیکھا نہ وہ سلام کو آئی نہ معلوم اسکا مزاج کیسا ہی جب سے
اہل اسلام آئے ہین مین ایسا پریشان ہوا ہون کہ مجکو کسی امر کی خبر نہین ہی سوائے اہل اسلام کی فکر
کے وہ لڑکی کہ جسکو بدون دیکھے ہوئے اس کے مجکو چین نہ آتا تھا ایک مدت سے نہین دیکھا کچھ خیال بھی
نہ ہوا یہ خیال کرکے اپنی زوجہ کی طرف منھ کرکے کہا کہ کیون صاحب تم کو کچھ خبر نسیم جادو کی بھی معلوم ہی
کہ وہ کیسی ہی تمھارے تو سلام کو آئی ہوگی اسکی طبیعت تو اچھی ہی مین تو اسی فکر جنگ مین مصروف ہون
کہ بالکل خبر نہین ہی کہ کیا گذرتی ہی کھانا پینا سونا حرام ہی اسکی زوجہ نے جواب دیا کہ صاحب وہ کئی مہینے
سے میرے سلام کو بھی نہین آئی ہی اسکی خواصون سے اسکے مزاج کی حالت معلوم ہوتی رہتی ہی وہ
خواصین یہ بیان کرتی تھین کہ جبسے لشکر اسلام قریب شہر آکر اترا ہی جب سے ملکہ بہت پریشان ہین سمندر
نے کہا کہ تمھاری بھی کیا باتین ہین کہ اسکی کچھ خبر نہ لی کوئی اپنی اولاد سے ایسا غافل رہتا ہی زوجہ نے جواب
دیا کہ میرے خود ہوش و حواس باختہ ہین روز کی خبرین سن سن کے یہ فکر ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی کس طور سے
اہل اسلام سے نجات ملتی ہی سمندر نے کہا کہ کوئی مقام فکر و تردد نہین ہی مین نے فکر کرلی ہی کل کل
اہل اسلام کا خاتمہ ہو جائیگا کہا اچھا صبح کو یاد دلانا مین اسکو طلب کرکے خواہ اسکے باغ مین جاکر اسکو
دیکھونگا زوجہ نے کہا کہ اچھا بس سمندر نے حکم دیا کہ اب ناچ در بند موقوف ہو اب مین آرام کرونگا
یہ جو حکم دیا سب رخصت ہوکر چلے صرف شوہر کو زوجہ رہگئے تھے ایک خواص نے آکر خبر دی کہ ای
ملکہ عالم آپ کی صاحبزادی اسوقت تشریف لاتی ہین سمندر نے جو یہ سنا کہ لڑکی آتی ہی یا تو
خواب گاہ کو جاتا تھا یا ٹھہر گیا کہ مین ابھی یاد کر رہا تھا اور دیکھا بھی نہ تھا خوب ہوا کہ وہ آگئی ورنہ مین
صبح کو اسکے باغ مین جاتا یہ سمندر خیال کر رہا تھا کہ نسیم نے آکر پہلے باپ کو جھک کر سلام کیا اسکے
بعد ماں کو سلام کرکے کھڑی ہوئی سمندر نے کہا کہ ای بیٹا بیٹھ جاؤ کہو مزاج کیسا ہی سمندر نے جو
یہ کہا نسیم سلام کرکے بیٹھ گئی باپ نے کہا کہ ای نسیم تیری طبیعت کیسی ہی کیونکہ تو بہت لاغر ہوگئی
ہی تیرا چہرہ اتر گیا ہی تیرے وہ عارض جو کہ ماہتابان سے لگتے تھے بدرہ ہوگئے ہین رنگ زرد ہی اضمحلال
چہرہ پر ظاہر ہی ناتوانی علالت کی دلیل ہی نسیم نے کہا کہ بابا جان میری طبیعت تو اچھی ہی کوئی

علالت نہین ہی صرف فکر مارے ڈالتی ہی اسی فکر مین گھلی جاتی ہون سمندر نے جواب دیا کہ ای فرزند مین نے
تجکو بہت عرصہ کے بعد دیکھا ہی اب جو مین نے دیکھا ہی خراب حالت پائی بیٹا تم کو کس امر کی فکر ہی اگر کسی نے
کچھ کہا ہو تو کہو مین اُسکو سزا دون اگر آنکھ دکھائی ہو تو بیان کرو مین اُسکی آنکھ نکال لون ابھی تمھارے باپ
کو بڑے بڑے اختیار ہین تمھاری بلا فکر کرے ای فرزند تمھین تو میری تمام عمر کی کمائی ہو مجکو تو اسوقت
تمھاری صورت دیکھکر بڑی فکر ہوئی مین نے تو ایسی تمھاری حالت کبھی نہ دیکھی تھی جلد بیان کرو کیا فکر
ہی ملکہ نے جو دیکھا کہ اسوقت باپ بہت مہربان ہی یا سامنے بیٹھی ہوئی تھی یا وہان سے اُٹھکر گلے سے
لپٹ گئی اور چیخین مارکر رونے لگی حالت اُسکی یہ تھی کہ جب سے سامنے آئی تھی بات بات پر آنسو بھر
لائی تھی اب اس طرح رونے لگی ہچکی آنے لگی رقت کسی طرح کم نہین ہوتی ہی سمندر لاکھ لاکھ کہتا ہی کہ بیٹا
کچھ سبب گریہ تو بیان کرو مجکو معلوم تو ہو کہ کیا سبب ہی وہ کچھ بیان نہین کرتی ہی جب سمندر نے بہت
کہا تو اُسنے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ باباجان مین کیا عرض کرون جو میرے دل کا حال اور جس امر کا خیال
ہی افسوس ہم آپ سے جدا ہونگی یہ شہر تباہ ہوگا سب قتل ہونگے جب سے لشکر اسلام آیا ہی یہ فکر مجکو
مارے ڈالتی ہی کہ اب کیا ہوگا رات کی نیند دن کا آرام کھانا پینا سب ترک ہی اسی فکر مین غلطان و
پیچان رہتی ہون سوائے رونے کے اور سب کی جدائی کے خیال کے دوسرا خیال نہین ہی یہی بلال
ہی جب خیال آتا ہی تو ہوش اُڑ جاتے ہین جی چاہتا ہی کہ کسی طرف نکل جاون کیا کرون ای باباجان یہ کونسی آفت
آئی ہی جب سنا یہ سنا کہ اُنھون نے فلان ساحر کو قتل کیا یہ نہ سنا کہ اُن مین سے کوئی مارا گیا یہی سنا ہی کہ یہ
لوگ جہان جاتے ہین بدون اُس مقام کو غارت کئے ہوئے واپس نہین آتے ہین یہ لوگ بڑے زبردست
ہین نہ کسی سے خوف کرتے ہین نہ لڑائی سے اُنکے پاس ایسے ایسے ساحر جمع ہین کہ اپنے وقت کے سامری و جمشید
ہین مین نے سنا ہی کہ افاق شاہ اُنکا شریک ہوگیا ہی عشاق نہ طائی کو اُنھون نے قتل کیا ہی اُنکے لشکر
مین عیار بڑے غضب کے ہین بس یہ خبرین سُن سُن کر میرے حواس جاتے ہین سوائے حزانی کے بہتری
نظر نہین آتی اسی فکر نے میرا یہ حال کیا ہی کہ مریضون سے بدتر ہون ای اباجان اب کیا ہوگا ہاے یہ
شہر تباہ ہوگا ہم سب قتل ہونگے خداوند تصویر جلدان سب کو غارت کرین آپ نے اب تک اس حال
کی خداوند کو خبر نہ کی کہ وہ اپنا ان سب پر عذاب نازل کرے کہ انکا زور کم ہو ہاے آپ قتل ہوئے مین
نے سنا ہی کہ وہ لوگ آپکے جانی دشمن ہین یہ بھی سنا ہی کہ وہ یہ کہتے ہین کہ اگر سمندر شاہ سحر ترک کرے
ہمارے خدا کی بندگی کرے تو ہم اُسکو نجات دین ورنہ ضرور قتل کرینگے یہ بھی سنا ہی کہ وہ کہتے ہین کہ
جب تک سمندر تصویر پرستی ترک نہ کریگا یا جو نہ ترک کریگا ہم اُسکو قتل کرینگے ایسی حالت مین کیا ہوسکتا
ہی بس یہی فکر ہی اور یہی صدمہ مجکو ہلاک کئے ڈالتا ہی کیونکہ یہ خیال ہوتا ہی کہ آپ وزیر اہل شہر یہ امر
نہ گوارا کرینگے کہ ترک مذہب کرین کیونکہ یہ مذہب ہم سب کا آبائی ہی بس ایسی حالت مین کیونکر ہو
سکتا ہی کہ دوسرا مذہب اختیار کیا جاے ای اباجان میری تو یہ راے ہی کہ آپ ہم سب کو لیکر نہ طلاق
مین چلیے وہان خداوند سے فریاد کیجیے اُن سے کمک طلب کیجیے یا اُنکو عرضی تحریر کرکے مدد طلب کرنا
اگر یہ نہ ممکن ہو تو پھر اہل اسلام سے صلح فرمایئے کسی صورت سے جان تو بچے مین آپ سے جدا نہ ہون
شہر تباہ نہ ہو ایسی کوئی فکر فرمایئے میرے آپ کے مفارقت نہ ہو اگر آپ قتل ہوئے تو پھر کون میرے
یہ ناز اُٹھائیگا کون مجھ سے ایسی الفت کریگا ہاے یہ کیا بلا آئی کونسی آفت مین مبتلا ہوئی کیا ایسا
ہم نے خداوند کا گناہ کیا تھا کہ اُنھون نے ہم پر یہ عذاب نازل کیا یہ کہکر رونے لگی یہ تقریر اس درد سے

بیان کی کہ سمندر کا بھی دل بیقرار ہو گیا بیٹی کو گلے سے لگا کر پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ اے نسیم تو اسقدر کیون صدمہ
کرتی ہے کیون اپنے کو ہلاک کرتی ہے یہ سب غلط ہے نہ لشکر آیا ہے نہ مقابلہ ہے ہان ادھر ایک لشکر آیا تھا سب نے شہور
کیا تھا کہ اہل اسلام کا لشکر ہے مگر جب مقابلہ ہوا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر کسی غیر ساحر کا ہے مین نے تھوڑا سا لشکر
روانہ کر کے شکست اسکو دی وہ فرار کر گیا جو تجھ سے یہ کہتا ہے اور خبر بیان کرتا ہے وہ کاذب و دروغ گو صرف تیرے
خوف دلانے کو کہتا ہے بھلا مجھ سے کون مقابلہ کر سکتا ہے تو اطمینان رکھ شوق سے کھاؤ پیو کھیلو کودو کوئی فکر نہ
کرو کسی کی اسقدر طاقت نہین ہے کہ وہ ادھر کو آئے کیا مجال ہے کوئی ایسا ویسا مقام ہے اگر یہان آئے تو یہان سے
ایک تن تو زندہ جائے نہین اول تو دریاے سبز رنگ حائل ہے دوسرے ماہیان و ہوان ایسی ساحرہ اسکی
محافظ ہین بھلا کون اسکتا ہے دریا اگر گئے تو کوئی ادھر آئے دریا کا ٹھنا محال ہے وہ دونون قتل ہون تو دریا سے
بس یہ خیال تمھارا بالکل بیکار ہے فرض کرو کہ لشکر اسلام یہان آیا تو میرے پاس وہ ساحرہین کہ جو ایک جنبش
لب مین کروروں کو تباہ کر دین پھر مجھکو کیا خوف ہے اور کیا ضرورت ہے کہ مین نہ طاق سے کمک طلب کروان یا خود ہو
کو فرار کر کے جاؤن یا اُنکا مذہب قبول کروان اول تو وہ یہان آئے نہین ہین اگر آئے بھی تو مین ان امرون سے
کسی امر کو قبول نہ کرتا ملکہ نے جواب دیا کہ اے ابا جان یہ فقرہ اور کسی کو دیجیے یا اسکو دیجیے جو کہ بالکل ناواقف
ہو مجھ سے کوئی بیان نہین کرتا ہے یہ سب خبرین مجکو بر بنا اخبار سے معلوم ہوتی رہتی ہین پر بنا اخبار والا کبھی
غلط نہ تحریر کرتا آپ بیکار مجھ سے پوشیدہ فرماتے ہین سب حال میرے اوپر ظاہر ہے یہ کہکر اول سے آخر تک سب
حال جو کہ اسکو معلوم تھا سب بیان کیا کہ یہ یہ واقعات ہو چکے ہین اس تسکین دینے سے کیا حاصل ہے ہماری
تو قضا آئی ہے ہم ضرور ہلاک ہونگے یہ خبرین سن سن کے معلوم ہوا سمندر نے کہا کہ اے نسیم تو کیون اسقدر
اپنے کو ہلاک کرتی ہے اب سن لے جو واقعات تو نے بیان کیے سب درست ہین کوئی انمین غلط نہین ہے
مین نے اج تک کوئی اسکی فکر نہین کی پر دیو نوبت ہی آئی اب مجکو فکر ہوئی ہے اب ان سب کا خاتمہ ہے اب انکی
زندگی محال ہے اری نسیم میرے پاس وہ شے ہے کہ جو ایک پل مین سب کا خاتمہ کر دے مین جو خاموش بیٹھا تھا تو
اُسی بھروسے پر تھا خداوند تصویر نے مجکو ایک ایسی شے دی ہے کہ جس پر وہ سحر اثر کر سکتا ہے نہ غیر سحر و کوئی اہل اسلام
کی دعا جو کہ اُنکے مذہب مین ہین بس مین کل اسی شے کو برباد کرونگا کسی ساحر کے ہاتھ روانہ کر دونگا اے بیٹا تو
فکر مت کر مین غافل نہین ہون کیا سہل ہے میرے شہر پر لشکر کشی کر کے آنا یہان اگر کوئی لاکھون کا بھی لشکر لائیگا
تو قتل ہو جائیگا یہ وہ مقام ہے کہ جہان ساحرون کے دم نکلتے ہین تو کسی قسم کا خوف مت کر تیری بلا فکر کرے کو کیون
اپنے کو فکر کر کے ہلاک کرے جو سمندر نے کہا نسیم نے کہا کہ اے ابا جان آپ تو مجکو اس طور سے بہلاتے ہین جیسے
کوئی دودھ پیتے بچہ کو بہلاتا ہے مین ان باتون سے بہلنے والی نہین ہون کہ مین نے فکر کی ہے مجکو خداوند نے کوئی
سمجھ دی ہے مین ایسی نادان نہین ہون کہ مین اسکو مان لون اگر ایسا ہوتا تو آپ اب تک غافل بیٹھے رہتے
ماہیان قتل ہونی خبر لیتے یہان تک لشکر اسلام قریب شہر آکر اسقدر روز زیادتی کرتا آپ کو خبر نہ لیتے
یہ امر بالکل خلاف قیاس ہے اس سے کوئی فائدہ نہین ہے مین اس آپ کے بہلانے سے بہلنے والی نہین ہون
بس معلوم ہو گیا کہ اسی طور سے قضا آئی ہے خیر جو مرضی خداوند تصویر یہ جو نسیم نے کہا سمندر نے جواب دیا
کہ بیکار کو اپنی جان دیے دیتی ہے اری نسیم مین تجھ سے سچ کہتا ہون تو جون جون کہتی ہے میرا خون خشک
ہوا جاتا ہے مین اپنی جان سے تیری زندگی کو مقدم جانتا ہون تو اسقدر کیون بیقرار ہوتی ہے یہ صرف تیرا خیال
خام ہے مین نے جو بات کہی وہ تجھ سے سچ کہی تیرے سر کی قسم مین نے جھوٹ نہین کہا نسیم نے
جواب دیا کہ مجکو یقین نہین آتا ہے سمندر نے جو دیکھا کہ یہ اپنی جان دیگی اس فکر مین ہلاک ہو جائے گی

کیونکہ اسکی حالت بہت خراب ہی خوف ہوا کیونکہ اپنی لڑکی کو چاہتا بہت ہی نہایت درجہ الفت
کرتا ہی بس کہنے لگا کہ تو میرے سر کی قسم کھا کہ جو بات مین تجھ سے کہون تو کسی سے نہ کہنا تو مین تجکو
اُس شی سے آگاہ کرون اور دکھاؤن تاکہ تیرا اطمینان ہو جاے کیونکہ تجھ سے تجکو وہ صندوقچہ زیادہ نہین
ہی اگر تو نہ ہوگی تو بیکار ہی مین کیونکر زندہ رہون گا کیونکہ تمام عمر کی میری کمائی تو ہی اب دوسری اولاد کی
بھی امید نہین ہی اے نسیم تو کیون اپنی جان ہلاک کرتی ہی مین وہ راز تجھ سے کہتا ہون جو مین نے آجتک
تیری ماں سے بھی نہین کہا تو اسکو اس حال سے آگاہ کیا دیکھ اسکو اپنے دل مین رکھنا کسی سے نہ کہنا
ورنہ خرابی ہوگی پھر میرے بنانے کوئی کام نہ بن پڑے گا ایک دم مین خاتمہ ہو جائیگا نسیم نے کہا کہ
اگر آپ کو مجھ سے خوف ہی اور آپ دشمن خیال کرتے ہین تو نہ بیان فرمایئے بلکہ میرا زندہ رہنا غلط
ہی مین نے اس سبب سے آنا جانا ترک کر دیا کہ مین نے جو دیکھا جہان مین آئی چپکے چپکے باتین ہوتے
لگین یا آپ خاموش ہو رہے مین ایسی ہون کہ ایک ایک کے لیے اپنی جان دون اور لوگ
ہم کو دشمن خیال کرین افسوس کیسی کم بخت مین ہون کہ ایسا کوئی نہ ہوگا اب معلوم ہوا کہ ہم
دشمن ہین اب مین ضرور اپنے کو ہلاک کرونگی سمندر نے کہا کہ اے نسیم تجکو کیا ہوا ہی کون یہ کہتا ہی کہ تو دشمن
ہماری نسیم یہ تیرا خیال خام ہی مین نے کب کوئی بات پوشیدہ کی یہ مین نے اس خیال سے کہا کہ تو ابھی
نادان ہی شاید کوئی تجھ سے دھوکا دیکر دریافت کرے نسیم نے کہا کہ مین ایسی بچہ ہون کہ کوئی مجھکو دھوکا
دیکر دریافت کرے گا اور مین نیک و بد نہ خیال کرونگی سمندر نے کہا کہ یہی خیال تھا مین تجھ سے پوشیدہ کرتا ہماری
تیرے سوا کوئی اور ہی جو میرا وارث ہوگا نسیم نے کہا کہ بس معلوم ہو گیا کہ ہم دشمن ہین مین کہدو نگی
تجھ سے نہ بیان فرمایئے مین اب جی کر کیا کرون گی جب ماں و باپ یہ خیال کرین کہ اولاد ہماری دشمن ہی
تو ایسی اولاد کا جینا بیکار ہی نسیم نے جو یہ کہا سمندر نے اُسکے آنسو اپنے دامن سے پاک کر کے پیار کیا
اور کہا کہ نسیم تو بچیدہ نہ ہو مین بیان کرتا ہون نسیم نے کہا کہ آپ بیان نہ کرین دیکھیے مین دشمن ہون کسی
سے کہونگی نہ سمندر نے بہ کمال عجلت نسیم کو جواب دیا کہ اتنی بات برائے خداوند میری یاد رکھنا کہ یہ راز
کسی سے نہ کہو دینا یہ کہکر کہا کہ اے نسیم خداوند نے ایک صندوقچہ مجھکو دیا ہی اسکی صفت یہ ہی یہ کہکر کل اسکی حالت
بیان کی نسیم نے ہنس کر کہا کہ ابا جان آپ کی بھی کیا عقل ہی کہ اس صندوقچہ کو اپنے خزانہ مین رکھا ہوگا
عیار لشکر اسلام کے لے گئے ہونگے کیونکہ وہ تو بڑے چالاک ہین سمندر نے کہا کہ اے نسیم مین نے
اسی غرض سے اسکو احتیاط کے ساتھ نہین رکھا بلکہ اُسے اس لاپرواہی سے رکھا کہ کسی کو اس پر
گمان نہ ہو ہان اسقدر تو مین نے ضرور کیا کہ اسی قسم کے چھ اور بنوا لے انھین مین اسکو شامل کر دیا
ہر ایک پر اپنی مہر کر دی یہ نہین ثابت ہو سکتا ہی کہ وہ کونسا ہی اور نقلی کون ہی مین نے اسکی شناخت
کر لی ہی اے نسیم وہ اصلی صندوقچہ ہی جس پر ایک ہزار کا نمبر دیا ہوا ہی وہ خفیہ حرفی اور صندوقچون پر نہین
ہی یہی شناخت ہی کل مین اسی صندوقچہ سے کام لونگا یہ سنکے نسیم نے اپنی حالت درست کی فیسکر
کہا کہ فلان الماری مین جو صندوقچے ایک وضع کے رکھے ہوئے ہین وہی ہین سمندر نے کہا کہ ہان نسیم
نے کہا کہ اب معلوم ہوا مین انکو دیکھتی تھی اور خیال کرتی تھی کہ معلوم ہوتا ہی کہ والد کو کسی نے یہ
صندوقچے سوغات لاکر دیے ہین کسی وقت مانگ لونگی کیونکہ پیارے پیارے ہین بلکہ کئی مرتبہ
قصد ہوا کہ اُٹھا لے جاؤن خوب ہوا کہ مین لے نہ گئی مجھکو یہ امر تو معلوم نہ تھا مین وہی لے
جاتی تو بڑی خرابی ہوتی سمندر نے کہا کہ اے مہر زندہان اُسی الماری مین وہ ہی صندوقچے ہین

چل مین بکھودہ صندوقچہ دیکھا دون یہ سُنکے خوشی خوشی نسیم ہمراہ سمندر کے اُس الماری کے پاس آئی سمندر نے
الماری کھولی کر وہ صندوقچہ اُن مین سے نکال کر نسیم کو دکھایا اور کہا کہ یہ ہی نسیم نے خوب اُسکو پہچان لیا اور
کہا کہ اباجان اُسکو رکھدو بس صبح کو ضرور کل اہل اسلام کا خاتمہ کرنا تاکہ میری فکر جائے اب کسی کی سفارش
وغیرہ نہ سُننا اپنے دل مین کہا کہ اگر میرا بس چلا تو مین نے لگی اب مین چھوڑ تی بھی ہون یہ تو دل سے کہا اور
سمندر سے یہ کہکر لیٹ گئی خوب خوشی ظاہر کی اور کہا کہ یہ آپ نے اچھی تدبیر کی ہی مگر کسی معتمد آدمی
کے ہاتھ روانہ فرمائیگا کیونکہ یہ بڑی عمدہ شی ہی کوئی اور شی اس پر قبضہ کرلے اور آپ سے مقابلہ کرے تو
اُسوقت بڑی مشکل ہوگی سمندر نے جواب دیا کہ اے نسیم تو اس امر سے اطمینان رکھ کہ میرے خاص
جو ملازم ہین اُن مین کوئی ایسا نمک حرام نہین ہی مین سب کے دل کا حال بخوبی جانتا ہون نسیم نے کہا
کہ مین جاتی ہون تم کل خبر خوش سُننے کو حاضر ہونگی سمندر نے کہا کہ اب رات بہت آئی ہی اسوقت محل
مین رہو عرض کیا کہ میرا دل ابھی پریشان ہی جب تک اہل اسلام کا فیصلہ نہین ہولیتا ہی اُس وقت
تک مین اطمینان سے نہین سوتی ہون اب مین کل سے باغ کو جاؤنگی اگر حسب دلخواہ کام ہوا سمندر
نے کہا کہ اچھا یہ خیال کیا کہ یہ بہت پریشان ہی یہ کیا جانے لڑائی و مقابلہ لوگون نے جو اس سے حال بیان
کیا ہی اُسکو خوف ہوا اُسی فکر مین اسکی یہ حالت ہی اچھا ہی کہ باغ چلی جائے یہ خیال کرکے کہا کہ اچھا جاؤ
مین بھی اب جاکر سوتا ہون نسیم تو باپ کو سلام کرکے مع اپنی خواصون کے وہان سے چلی سمندر مع
اپنی زوجہ کے خواب گاہ مین آیا یہ تو اگر یہان خواب مرگ مین مبتلا ہوا چونکہ قریب نصف شب کے
آچکی تھی بلکہ نصف سے زیادہ رات آئی تھی سب اہل محل غافل ہوکر سو رہے جہان جہان پہرہ چوکی
تھا پہرے چوکی کے بھی لوگ بہ سبب نیند کے سو رہے تھے محل مین بالکل سناٹا ہوگیا اسوقت
نسیم نے سیمونی سے کہا کہ تو سو جاتی ہی اُسنے عرض کیا کہ ہان کچھ حسن آرا سے سیکھ لیا ہی ملکہ نے کہا
کہ تو سو کر کہ یہ سب خوب غافل ہوکر سو جائین تو مین اپنا کام کرون اُسنے کہا کہ بہت خوب بس سیمونی
نے سو گیا کہ ایک ہوا چلی کہ جو لوگ اونگ رہے تھے وہ بھی سب غافل ہوگئے نسیم باغ مین تو گئی
نہ تھی ادھر اُدھر پوشیدہ ہوگئی تھی باپ کے دکھانے کو جب سناٹا ہوا یہ نکلی اسکے پاس بھی ایک صندوقچہ
اُسی کاریگر کے ہاتھ کا بنا ہوا تھا اُسنے اپنی الماری کھول کر اُسکو نکالا اب جو ملایا تو اُس مین مل گیا بس
اُسنے سیمونی سے کہا کہ وہ مارا یہ کہکر وہ الماری کھولی جس مین وہ صندوقچے رکھے ہوئے تھے یہ پہچان تو
چکی تھی اُسنے وہ صندوقچہ نکالا بس موم نکال کر وہ جو ہندسے بنے تھے اُس پر لگایا کہ وہ ہندسہ اُس موم پر
بن آئے اُسنے ایک مرتبہ وہی ہندسہ اپنے صندوقچہ پر بنالئے اور مہر سے حرف پڑھکر ایک ٹھیکرے پر
لکھے اُسکی مہر بنائی کچھ اُس وقت ایسی تدبیر مین آئی کہ ایک سرموفرق نہ تھا مہر اصلی و نقلی مین ورنہ
سمندر کی مہر کہان تھی تھی ایک مہر خزانہ مین تھی ایک دفتر مین ایک جو خاص مہر تھی وہ اُسکے ہاتھ
مین تھی وہی مہر اس پر کی ہوئی تھی اُسنے اس ترکیب سے اُس پر مہر کی اب جو ہندسہ و مہر کرکے
دیکھا تو بالکل فرق نہ پایا اُس صندوقچہ کو تو اُس مقام پر رکھا آپ اصلی صندوقچہ لے کر الماری
بند کرکے کوئی تین پہر رات آئی ہوگی کہ ملکہ خوشی خوشی اپنے باغ کی طرف مع اپنی خواصون
کے چلی یہان سہراب حسن آرا سے بیان کر رہا تھا کہ ملکہ تو جاکر بیٹھ رہین وہ مجھ سے ضرور
خفا ہین میرا آنا اُنکو ناگوار ہوا یہ فقرہ کرکے کیون ہین مین کیون آیا مین نے خیال کیا تھا کہ آج آخری
شب ہی مین جاکر ملکہ کو دیکھ لون کیونکہ اب امید نہین ہی کہ پھر ملاقات ہو مگر یہ امر بھی اس

پیرخ پیر کو ناگوار ہوا اُس نے یہ تفرقہ ڈالا حسن آرا نے جواب دیا کہ ای سہراب جادو آپ ملکہ کی طرف سے کچھ خیال نہ لائیے وہ جس کام کو گئی ہین اُسکی فکر کرتی ہونگی آپ پریشان نہ ہون وہ تشریف لائی ہونگی وہ آپ سے خفا نہین ہین اُنھون نے آپ کے فراق مین اپنی یہ حالت کی ہی کہ جیسے کوئی دیوانہ ہوتا ہی نہ کھاتی ہین نہ پیتی ہین نہ سوتی ہین راتون کو روتی ہین دن بھر منھ ڈھانپے ہوئے پڑی رہتی ہین سوائے رونے یا شوخوانی کے دوسرا کام نہین ہی میرے خیال مین تو نہ اُنھون نے آجتک کبھی شانہ زلفون مین کیا نہ پوشاک نفیس پہنی نہ آرائش باغ نہ زینت مکان کی فکر ہوئی بس سوائے آہ و نالہ کے دوسرا کام نہ تھا آپ نے باغ کی حالت ملاحظہ فرمائی ہوگی بارہ دری کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ یہی حالت اُس زمانہ مین بھی تھی سہراب نے کہا کہ تم سچ کہتی ہو مگر دیر کا کیا سبب ہی مجکو خفقان ہوتا ہی مجکو خود اسکا یقین تھا کہ ملکہ نے میرے فراق مین اپنا حال تباہ کیا ہوگا جیسا مجکو خیال تھا ویسا ہی پایا سہراب حسن آرا سے یہ کلام کر رہا تھا کہ ملکہ کے پاؤن کی چاپ آئی حسن آرا نے عرض کیا کہ ملکہ آگئین ابھی حسن آرا یہی کہہ رہی تھی کہ ملکہ سر جھکائے ہوئے آکر ایک طرف بیٹھ گئی خواصین خاموش کھڑی ہوگئین ملکہ نے راہ مین سب سے منع کر دیا تھا کہ کوئی نہ کہے کہ ملکہ صندوقچہ لائین سب نے عرض کیا کہ بہت خوب جب ملکہ بیٹھ چکی حسن آرا نے ملکہ سے کہا کہ کیون ملکہ آپ خاموش کیون ہین کلام کیجیے یہ آپ کے پاس آئے ہین اب رات بہت کم باقی ہی صبح کو یہ چلے جائینگے اور یہ بیان فرمائیے کہ جس کام کو تشریف لے گئین تھین وہ کام بھی ہوا یا نہین ملکہ نے یہ سُنکے جواب دیا کہ ایسا مقدر کہان سوائے رنج و صدمہ کے خوشی ہمارے نصیب مین کب ہی بیکار اتنی دیر بھی ہوئی ہزارون فقرے بھی کئے مگر کچھ نہ ہوا پتہ نہ چلا آخر مجبور ہو کر چلی آئی کیا کرتی وہ ایک عقل مند آدمی ہی بھلا یہ کب ہو سکتا ہی کہ اپنے دل کا حال بیان کرے ای حسن آرا اگر مین یہ جانتی تو کبھی نہ جاتی اور جاکر صدمہ ہوا ملکہ نے مجبور یہ کہا سہراب نے جواب دیا کہ اتقدر سے کوئی زور نہین ہی خیر اسی قدر زندگی تھی ای حسن آرا اب میری یہ مرضی ہی کہ تم کچھ گاؤ مین سُن لون ملکہ کے ساتھ ایک دو جام شراب کے پی لون پھر یہ صحبت کہان اور ہم کہان کل اسوقت آغوش اجل مین ہونگے ہم پر کیا منحصر ہی کہ ہم ہون کل اہل اسلام ہونگے حسن آرا نے جواب دیا کہ وہ کیا ایسی چیز ہی کہ جس کے سبب سے تمام اہل اسلام کا خاتمہ ہوگا مجھ سے تو بیان فرمائیے سہراب نے کہا کہ ای حسن آرا ایوان جادو جو کہ خداوند تصویر کہلاتا ہی اُسکے پاس پشت در پشت سے ایک صندوقچہ چلا آتا تھا اُس صندوقچہ کو سامری نے سحر سے طیار کیا تھا وہ سحر ایسا ہی کہ بعد مرنے کے بھی سامری کے برقرار رہا اُسنے ایسا سحر طیار کیا کہ خود اُسکی رد نہ بنا سکا اُس سحر سے سامری عاجز ہوا جب رد نہ طیار ہو سکی تو اُس نے اُسے بیکار سمجھ کر رکھدیا کبھی کام نہ لایا وہ ایسا تھا کہ اُسکے روبرو سامری کا سحر و جمشید کا سحر بیکار تھا اگر ایک طفل چاہتا تو سامری کو اُس کے ذریعہ سے ایک پل مین قتل کرتا وہ صندوقچہ ہمیشہ سامری کے پاس رہتا تھا سحر یہ ہی کہ اُس صندوقچہ کے اندر ایک تلوار ہی چھوٹی سی صرف اُسکا قبضہ باہر ہی باقی تلوار پوشیدہ ہی اُس تلوار پر ایک پتری لگی ہی جب صندوقچہ کو کھولا اُس پتری کو اگر دہنی طرف ہٹایا ایک برقی چمک کر آسمان پر گئی جہان اُس برقی سے کہا کہ فلان کو لینا بس وہ تڑپ کر چلی اگر کیسا ہی ساحر ہو یا صاحب باطل سحر ہو یا سحر بند ہو یا روئین تن ہو وہ برق اُسکو شکل خیار ترکے دو پر کاٹے کر یکی نہ ساحر کا سحر اُس پر کارگر ہوگا نہ

باطل سحر بس اُسکے ضرب سے کوئی نہین زندہ رہ سکتا ہی صفت یہ ہی کہ اُس سے ساحر و غیر ساحر
ایک کام لے سکتا ہی وہ ہر ایک کو کام دیتا ہی وہ سامری کے قبضہ سے ایوان تاجدار کے قبضہ مین
آیا اُنکے قبضہ مین کیا بلکہ اُنکے بزرگون کے قبضہ مین اُس کا نام تیغ سامری تھا وہ نہ طاق مین چلا
آتا تھا آج تک کسی نے اُس سے کام نہ لیا تھا جب کہ سمندر شاہ نہ طاق مین تھا ایک دن
جو خداوند خوش ہوئے تو وہ ہی صندوقچہ سمندر شاہ کو بطور تبرک دیا کہ یہ ہمارا تبرک ہی اُسکو
تم اپنے پاس رکھو جب کوئی مہم سخت درپیش ہو اُس سے کام لینا وہ سمندر شاہ نے لیا
ایوان تاجدار نے اُسکا نام تیغ عذاب و قہر خداوندی رکھا وہی صندوقچہ سمندر شاہ کے پاس
جب سے ہی ایک دن شکارگاہ مین ایک شیر پر امتحان بھی کیا جب تک ہر وقت پاس رہتا
تھا مین بھی موجود تھا میرے روبرو بس جیسا کہ خداوند نے کہا ویسا ہی پیش آیا تب مین نے بادشاہ
سے حال دریافت کیا اُنھون نے کل حال بیان کیا اور فرمایا تھا کہ کسی سے کہنا نہین مجکو کیا
ضرورت تھی جو مین کہتا مگر اور لوگون کو بھی حال معلوم تھا بادشاہ نے لاکر محل مین رکھا اب
حال نہین معلوم کہان رکھا ہی کہان نہین حسن آرا نے کہا کہ جب وہ برق آسمان پر چلی گئی اور
اپنا کام کر چکی تو پھر اُس مین زور کہان رہا اور اُس صندوقچہ مین کہان سے آئی سہراب نے
کہا کہ مین نے بیان نہین کیا ہی کہ دہنی طرف جو اُس پتری کو ہٹاؤ تو وہ برق آسمان پر جاتی
ہی بائین طرف جو ہٹاؤ تو آسمان پر سے پھر اُسی صندوقچہ مین چلی آتی ہی ادھر وہ آئی اپنے مقام
پر اُدھر وہ پتری بھی خود بخود اُس مقام پر آجاتی ہی ادھر وہ آسمان پر گئی ادھر پتری بھی اپنے مقام
آگئی اُس صندوقچہ مین اگر پھر اُسکا دم زور ہو جاتا ہی بس کل سمندر اُسی صندوقچہ کو روانہ کریگا
جب دونون لشکر صف آرا ہونے کو ہی ساحر لیکر جائیگا وہ سپاہ سے طلب کریگا اہل اسلام کا یہ
ہی کہ وہ پہلے اپنی ضرب نہین کرتے ہین جب حریف کے ضرب سے بچ لیتے ہین تو اپنا حربہ کرتے
ہین بس جو اُسکے مقابلہ کو آئیگا وہ صندوقچہ کھولیگا برق سے قتل کریگا اول جو مقابلہ کریگا اُس ساحر
کے جو صندوقچہ لے کر جائیگا دیکھون ہوگا یہ ہر نصیب زمانہ کا ستایا ہوا سہراب جو کہ تم سے
کل حال کہہ رہا ہی اے حسن آرا تجھ سے اب کشاکش دنیا نہین گوارا ہو سکتی ہی مین نے بہت
صبر کیا مگر اب صبر نہین ہو سکتا ہی مرنا گوارا ہوتا ہی کہ انکا ساتھ نہ دون اُنھون نے بہت احسان
میرے اوپر کئے ہین مین اُنکے بار احسان سے سر نہین اُٹھا سکتا ہون بلکہ یہ مروت و ہمت و مردی
کے خلاف ہی کہ جن لوگون نے اسقدر احسان کئے ہون اُن پر جو وقت پڑے تو ساتھ ترک
کیا جاے اپنے مر ایک الزام لیا جاے اور اپنے کو بدنام کیا جاے بس جو زبان سے کہا وہ کیا
قول مردان جانثار دو سخن مردان اعتبار جو نامرد ہوتا ہی وہ اپنے قول سے منحرف ہوتا ہی اور
کس زندگی کے لیے کوئی یہ ہتک بھی گوارا کرے یہ زندگی بے ثبات ہی موت تو ضرور ہی بس کتے کی
موت کیون مرے ساتھ آبرو اور نیک نامی کے کیون نہ جان دے جو کہ باعث عزت و ابرو
ہو جب یہ معلوم ہی کہ موت ایک دن ضرور اگر گریبان گیر ہوگی تو ہم اس مرنے کو اچھا خیال کرتے
ہین اُس مرنے سے جو کہ پلنگ پر پڑکے مرتا ہی دوسرے یہ بھی تو امید نہین ہی کہ اب کوئی صورت
وصل ملکہ نکلے کیونکہ سمندر سے یہ امید نہین ہی وہ میرا جانی دشمن ہی بلکہ یہ گوارا نہ کریگا کہ مین اُنکے
یہان سے نکال لے جاؤن اگر ملکہ کو لے بھی گیا تو کہان جا سکتا ہون جہان ہوگا سمندر تلاش کر لیگا

مین سمندر سے اس صندوقچہ کی موجودگی مین مقابلہ کرنہین سکتا ہون پھر بھی مرنا ہی اور یہ سب امر ہین کو کیا
ضرور ہی کہ انکا ساتھ ترک کرون ہان اگر اہل اسلام کی فتح ہوتی تو ضرور ایسا نہ تھا بلکہ ہی کیونکہ صاحبقران
نے اقرار کر لیا ہی کہ جب سمندر پر فتح ہوگا سمندر شاہ خواہ قتل ہو خواہ مسلمان ہین اسکی دختر کے ساتھ
تیرا عقد ضرور کرونگا اسی امید پر مین زندہ تھا ورنہ اب تک کب کا مر گیا ہوتا بس کل صبح کو وہ امید بھی منقطع
ہو جائیگی بدین سبب مین پہلے اپنی جان دونگا دوسرے اہل اسلام کا شہید ہونا بھی مجھسے نہ دیکھا
جائیگا بس جو دم گذرتا ہی غنیمت گذرتا ہی یہ سبب ہی یہ تقریر جو حسن آرا نے سنی کہا کہ معلوم ہوا کہ آپ
اپنی جان دینے پر آمادہ ہین سہراب نے کہا کہ مین کوئی اپنے بس مین ہون جو جان نہ دون اُس کے
سبب مین نے بیان کر دیئے ملکہ خاموش بیٹھی سُنا کی کچھ جواب نہ دیا حسن آرا نے کہا کہ آپ کو یہ کیونکر
معلوم ہوا کہ کل صندوقچہ سے کام لیا جائیگا سہراب نے سب کیفیت خواجہ کے آنے کی سمندر کے
مشورہ کرنے کی گرداب شاہ کے عرضی آنے کی سمندر کا جواب بیان کیا اور کہا کہ خواجہ نے آکر
یہ خبر دی ہی اس سبب سے معلوم ہوا حسن آرا نے کہا کہ جب یہ امر ہی تو در اصل اب کوئی امید
زندگی نہین ہی ہان بلکہ انسے کلام کر لو جو دو گھڑی ہنسنا بولنا ہو بول لو پھر یہ کہان اور تم کہان واقعی اپنے
بھی کوئی بد نصیب نہ ہوگا نہ تم سا اور ہم لوگ تو کسی طرف کے نہ رہے کیونکہ ہم کو یہ امید نہین ہی کہ اپنے
مرنے کی تم خبر سُنکے اپنے کو ہلاک نہ کرو یہ غیر ممکن ہی بس ادھر تم نے اپنے کو ہلاک کیا ادھر ہم سب
نے بھی اپنی جانین دین نہ معلوم کون سی وہ ساعت بد تھی جسمین ہم لوگ پیدا ہوئے تھے کہ برسون
گذر گئے کہ خوشی کا نام تک زبان پر نہ آیا ہم تو کبھی خواب مین بھی نہ سنے یہ تو ہمارا حال ہی اور
جن کے دل پر بنی ہوگی اُنکا کیا حال ہوگا مگر عالم ناچاری و مجبوری ہی کوئی زور نہین ہی یہ کہکر حسن آرا
رونے لگی سہراب کے بھی آنکھ مین آنسو بھر آئے تب ملکہ نے کہا کہ اگر وہ صندوقچہ ہاتھ آجائے تو
پھر تو کوئی نا امیدی نہین ہی سہراب نے جواب دیا کہ آی ملکہ اگر صندوقچہ مل جائے تو پھر کیا بات
ہی ایک دم مین تو مین سمندر پر یہ کھائی کرا لون پھر مجھسے کون مقابلہ کر سکتا ہی یہ سنکے ملکہ نے ہنس کر
کہا کہ ہم جو تدبیر سوچ کر جائین اسکو پورا نہ کرین یہ بھی ممکن تھا کہ ہم صندوقچہ نہ لاتے بس یہ کہکر صندوقچہ
نکال کر سہراب کے روبرو رکھدیا کہا کہ لیجیے آپ کو حیات مبارک ہو مع کل اہل اسلام کے مگر میری
زندگی سے ہاتھ اُٹھا لیجئے کہ جب یہ حال سمندر کو معلوم ہوگا وہ ضرور میری جان کا دشمن ہوگا اور
مجکو قتل کریگا کیونکہ یہ حال سوائے میرے اور کسی کو نہ معلوم تھا یہ جو ملکہ نے کہا سہراب نے جواب دیا
کہ مجکو اپنا مرنا بہتر ہی تمھارے مرنے سے تمھاری بلا سے گر اگر مین مر جاؤن تو اچھا ہی بس یہ صندوقچی
تم اسی نظام پر رکھا رہنے دو کوئی اسکی ضرورت نہین ہی مین یہ نہین گوارا کر سکتا ہون کہ مین دنیا پر رہون اور
تمھارے دشمن نہ ہون ایسی زندگی بیکار ہی خدا دندوہ دن نہ دکھائین کہ تم نہ ہو اور مین ہون ملکہ
نے جواب دیا کہ بس ایسی باتین نہ کرو حیات مبارک ہو خوشی کرو مین جان پر کھیل کر یہ صندوقچہ لائی
ہون حسن آرا نے عرض کیا کہ ملکہ بیان فرماؤ کیونکر لائی ہو ملکہ نے اول سے آخر تک سب حال بیان کیا
جو کچھ واقعہ گذرا سب کہہ سنایا کہا کہ اس نقرہ سے یہ دستیاب ہوا حسن آرا اور سہراب نے ملکہ
کی بہت تعریف کی اور کہا کہ ملکہ تم نے بھی وہ کام کیا جو کہ عیار کرتے ہین بڑی مکاری کی خوب
دھوکا دیا کیا کہنا واہ کیا تدبیر کی ہی ملکہ نے کہا کہ ہان پڑی ورنہ سمندر دھوکا کھانے والا نہ تھا
مرت میری محبت کے سبب سے دھوکا کھا گیا کیونکہ مجھسے بہت الفت کرتا ہی میرا سر بچ

اسکو دم بھر کا گوارا نہین ہی مین نے یہ تدبیر کی تھی کہ مین اپنا صندوقچہ اسی طور سے بنا کر رکھ آئی صبح کو سمندر اسکو اٹھا کر روانہ کریگا جب وہ کام نہ دیگا اور وہ آکر بیان کریگا کہ اس صندوقچہ نے کام نہ دیا اسوقت سمندر کو معلوم ہوگا اسوقت میرے اوپر بدعت کریگا کیونکہ یہ راز سوائے میرے کسی کو نہین معلوم ہی سہراب نے جواب دیا کہ ملکہ مین اب انکو زندہ کب رکھتا ہون ایک دم سے سب کو قتل کرتا ہون صبح کو خاتمہ ہی اگر میری راے پر چلو تو مین ایک امر بیان کرون ملکہ نے کہا کہ بیان کرو سہراب نے کہا کہ میری راے تو یہ ہی کہ تم میرے ہمراہ اسی وقت مع اپنی خواصون کے لشکر اسلام مین چلو وہان تمھاری بڑی عزت ہوگی جب تم نہ ہوگی تو سمندر کس پر بدعت کریگا کس سے دریافت کریگا ملکہ نے جواب دیا کہ یہ ننگ مین گوارا نہ کرونگی کہ لوگ در شہر والے یہ کہین کہ سمندر کی لڑکی کسی کے ساتھ نکل گئی یہ تو بڑے غیرت کی بات ہی بالکل خلاف آبرو ہی ہان جب خدا کو منظور ہوگا اسوقت ہمارا تمھارا وصل ہوگا اس بھاگ کر جانے سے کو مرنا تڑپ تڑپ کر بہتر ہی کیونکہ خلاف آبرو کام کرنا بالکل ناز یبا ہی سہراب نے جواب دیا کہ یہ امر کوئی آبرو کے خلاف نہین ہی کہ تم عاقلہ و بالغہ ہو اپنے نیک و بد کو خیال کر سکتی ہو تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی کوئی مانع نہین ہو سکتا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ یہ امر جو تم نے کہا سب درست اور بجا ہی مگر یہ بھی مین گوارا نہ کرونگی کہ یہان سے اس تاریکی شب مین نکل چلون کیونکہ نہایت درجہ بدنامی ہی یہ کوئی نہ کہے گا کہ وہ اپنے فعل کی مختار تھی بلکہ یہ ہر ایک کی زبان پر ہماری ہوگا کہ بادشاہ کی ناخلف لڑکی کسی کے ساتھ نکل گئی تمام شہر مین بدنامی ہوگی سو سی ہوگی دوسرے اگر یہ ہوتا کہ نکل کر جان بچتی تو کیا مضائقہ تھا جب سمندر کو معلوم ہوگا وہ اسی وقت سے ایسی کوشش کریگا کہ مین اور تم دونون گرفتار ہو کر اس کے پاس لائے جائینگے وہ فورا تم کو قتل کرڈالیگا یہ مجکو نہین منظور ہی کہ تم قتل ہو اور مین زندہ رہون سہراب نے جواب دیا کہ اول تو مین صبح کو سب کا خاتمہ کرتا ہون جب کہ سمندر نہ ہوگا تو پھر کون اس امر مین کوشش کریگا اور شاید بچ گیا تو لشکر اسلام سے کوئی نہین لا سکتا ہی وہان پرندہ پر تو نہین مار سکتا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ جب یہ تمھارا قصد ہی کہ صبح کو خاتمہ کر دوگے تو پھر کیا ضرورت ہی کہ مین بھاگ کر چلون بس یہ اعلان کل بعد مقابلہ جب اہل اسلام کی فتح ہوگی مین تمھارے ہمراہ عقد کر لونگی اس چوری سے بھاگ کر جانے سے یہ امر بہتر ہی سہراب نے کہا کہ جو تمھاری مرضی ہو مین اسوقت تم کو لے جانے کو موجود ہون کیونکہ مجکو بھی یہی منظور ہی کہ جب سمندر کو معلوم ہوگا کہ تم نے صندوقچہ غائب کرکے کسی کو دیدیا تو ضرور وہ ظلم کریگا بس اس ظلم و ستم سے تو بچو گی ملکہ نے جواب دیا کہ اس ننگ سے تو یہ امر گوارا ہی کہ سمندر ظلم کرے مگر یہ کوئی نہ کہے کہ سمندر کی دختر نکل گئی ہی یہ امر ناز یبا کرکے تمام خاندان کی ناک کٹوا لونگی بس اگر خدائے کریم کو منظور ہی کہ میرے تمھارے وصل ہو اور مین اور تم ایک جا ہون تو وہ کوئی نہ کوئی صورت ضرور پیدا کریگا بس صبر کرو اور مین تم کو گواہ کرتی ہون کہ مین نے دین اسلام اختیار کیا ہی مسلمان ہون اس امر کا اجمال یہ ہی کہ جب لشکر اسلام قریب شہر سمندریہ کے آکر وہ کس ہوا مقابلہ ہونے لگے مین نے یہ سنا کہ عشاق نہ طائی نے سمندر شاہ سے اقرار کیا ہی کہ مین اپنا ابر بھیجکر سب لشکر اسلام کا خاتمہ کرونگا اس وقت مجکو ان سب کی جان سے ناامیدی ہوئی تو مین نے بھی قصد کیا تھا کہ جب لشکر اسلام کا خاتمہ ہوگا تو مین بھی زہر

کھاکر اپنی جان دونگی اگرچہ یہ امر ہوتا تو مین ضرور انگشتری الماس چباکر سو رہتی صبح کو خاتمہ تھا یہ میرا
قصد تھا مین نے یہ خیال کیا کہ اگر اہل اسلام کا مذہب سچا ہی اور اُنکا خدا برحق ہی تو اُنکو اس فتنی
کے شر سے محفوظ رکھے گا اور اس کافر کو سزا دیگا کوئی نہ کوئی سبب اُس کے قتل کا ہوگا اگر یہ لوگ
اس شقی کے شر سے محفوظ رہے اور نہ قتل ہوے تو مین اپنا دین تبدیل کرونگی اور دین اسلام
قبول کرونگی اور مین نے خدائے نادیدہ سے دعا مانگی تھی بس خدا نے سن لی وہ کافر مارا گیا سب
بچ گئے اُس دن سے مین نے مذہب تصویر پرستی پر لعنت کی دین اسلام قبول کیا مین مسلمان
ہوئی مگر مین نے پوشیدہ رکھا اس وقت تم پر ظاہر کیا اب بھی میری یہی دعا ہی کہ اگر وہ خدائے
برحق اور اہل اسلام کا دین سچا ہی تو وہ میری سن لے گا اور کوئی ایسی سبیل نکالے گا کہ میری
اور تمھاری باعلان عقد ہو اس بھاگ کر جانے سے بدنامی ہی اُس کے اوپر نگاہ رکھو وہ
بڑا رحیم ہی رحم کرے گا مین اُسی سے امید رکھتی ہون اس قدر بیقرار نہ ہو سہراب نے جواب دیا
کہ خیر جو مرضی تمھاری ہان وہ بڑا کریم ہی سبب الاسباب ہی کوئی نہ کوئی ضرور سبب پیدا کریگا
خیر اس شکوہ کو موقوف کرو جس قدر رات باقی ہی اس کو اب ساتھ راحت کے بسر کرو شکوے
وشکایت ہو چکے بہت دیر تو راحت ہو یہ سنکے ملکہ نے جواب دیا کہ اچھا بس ملکہ نے حکم دیا
کہ مراحیان شراب کی حاضر کی جائین بس وزیرزادی نے جو کچھ ملکہ نے حکم دیا حاضر کیا سہراب
نے جام بھر بھر کے ملکہ کو دیا ملکہ نے مسکرا کر لیا اور منھ سے لگا کر پی گئی پھر ملکہ نے بھر بھر کے
سہراب کو دیا سہراب بھی پی گیا اب جام شراب گردش مین آیا باہم شرابخواری ہونے لگی
دو دو جام کی نوبت آئی سرور ہوا سہراب کے دل نے بیقراری کی اسنے دست دراز کیا یہ رنگ دیکھ کر سب خواصین وغیرہ بہانے سے چلی گئین تخلیہ ہو گیا اب جو اسمقام
کو غنیمت سہراب نے خالی پایا ملکہ کو گلے سے لگا لیا لب نازک کے بوسہ لیے خوب
پیار کیا ملکہ نے کہا کہ ای سہراب اپنے دل کو قابو مین رکھو اور خدا پر نظر رکھو اگر وہ چاہے گا
تو خوب ساتھ نیک اسلوب کے پہنچے اور تمھارے وصل ہوگا اس قدر بیقراری سے کیا
حاصل سہراب نے جواب دیا کہ ملکہ مین کہان تک صبر کرون اب یہ دل نا صبور نہین مانتا
ہی مانو سے نکلا جاتا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ جہان اتنے دنون صبر کیا وہان اور صبر کرو کیونکہ
اب زمانہ بہت کم باقی ہی خدا نے چاہا تو بہت جلد صورت وصل پیدا ہوتی ہی سہراب
نے جواب دیا کہ ملکہ یہ تو تمھارا کہنا بہت درست ہی یہ کہتا جاتا ہی اور بوسے لیتا جاتا ہی
گلے سے لگائے لیتا ہی اسی طور سے وہ اُسقدر شب بسر ہوئی یہان باہم عاشق ومعشوق
مین راز و نیاز ہو رہا تھا سہراب اپنے دل کی حسرت بوسے لینے کی نکال رہا تھا اپنے
دل کو تسکین دے رہا تھا یہ امر بھی اس فلک ناہنجار کو ناگوار ہوا کیونکہ یہ کفرقہ انداز ہی بیجا
کسی کی خوشی اچھی نہین معلوم ہوتی ہی یہ ایسا تفرقہ انداز ہی کہ جہان اسنے دیکھا کہ دو دل خوش
ہوئے اسنے یہ فکر کی کہ کسی طور سے تفرقہ پڑے یہان تو برسون کے چھوٹے ہوئے باہم
ملے تھے صرف بوس وکنار سے اپنے دل کو تسکین دے رہے تھے اُدھر فلک نے یہ امر بھی ناگوار ہوا
کیونکہ اسکی عادت ہی کہ یہ باہم عاشق ومشوق کو ایک جا نہین دیکھ سکتا ہی مسعر یہ دو دل کو کبھی
بٹھاتا نہین + کسی کا اسے وصل بھاتا نہین + بس یکایک مرغ سحر نے اذان دی صدائے

اذان جو کان مین سہراب کے پہونچی ایک مرتبہ فق سے اُس کا چہرہ ہو گیا اور یہ شعر زبان پر لایا
شعر دی مؤذن نے شب وصل اذان بچلی رات + ہائے کم بخت کو کس وقت خدا یاد آیا +
یہ شعر پڑھ کر کہنے لگا کہ ملکہ صبح ہو گئی مین ایسا مصروف ہوا اور ایسا مسرور ہوا کہ بالکل اپنے کام کو
فراموش کر گیا کیونکہ صبح کو مقابلہ ہے اور مین یہان بیٹھا ہوا ہون سب یہ خیال کرتے ہونگے کہ
سہراب اپنی جان بچاکر نکل گیا ملکہ نے جواب دیا کہ ضرور بس یہ سُنکے سہراب نے ملکہ سے کہا
کہ اب مین کیونکر جاؤن کیونکہ صبح ہوئی ہے ملکہ نے جواب دیا کہ خوف کس امر کا ہے جس طرح سے آئے ہو
اُسی طور سے جاؤ بس سہراب نے باہر نکل کر طرف آسمان کے دیکھا دیکھا کہ اثار سحر فلک پر ظاہر
ہوئے ہین نور سحر ظہور کر رہا ہے ابھی بالکل صبح نہین ہوئی ہے بس ملکہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے ملکہ اب
مین رخصت ہوتا ہون خدا حافظ تم کو سپرد خداوند کریم کیا اگر زندہ رہے تو پھر آئین گے اور تمہارے
جمال جہان آرا سے اپنے دیدۂ مشتاق کو روشن و منور کرینگے اگر مر گئے تو ہمارے کیے سنے کو معاف
کرنا کبھی کبھی ہم کو فاتحہ سے یاد کرنا کیونکہ تمہارے وصل کی حسرت لے کر دل مین جاتے ہین
افسوس اس امر کا ہے کہ اس فلک ناہنجار و گردون غدار کو اس قدر بھی ناگوار ہوا کہ ہم و تم باہم
بیٹھکر کچھ عرصہ تک اپنے دل کی مسرت نکالین ہم ایسے پر ارمان ہین کہ کوئی نہ ہوگا خیر کیا کرین
جو اُسکی مرضی اور جو مقدر مین ہو ملکہ نے جواب دیا کہ نظر بخدائے کریم رکھو بہت نا امید نہ ہو
اُسکی ذات سے ہر طرح کی امید ہے وہ کریم ہے اُس کے فضل پر نگاہ رکھو بقول شاعر شعر
اُسے فضل کرتے نہین لگتی بار + نہ ہو اُس سے مایوس امیدوار + ملکہ نے جو یہ کہا سہراب
نے جواب دیا کہ ہان اب سوائے اسکے اور کیا ہوگا خیر جو کچھ گذرے وہ بردل فست کرینگے یہ
کہکر ملکہ کو گلے سے لگا کر لب و عارض کے بوسے لیے خوب پیار کیا اپنے دل کو تسکین دی
گو جی نہ چاہتا تھا کہ چھوڑون مگر یہ خیال تھا کہ اگر بالکل سحر ہو گئی تو پھر جانا مشکل ہوگا بس
یہ خیال دل مین کر کے کہا کہ لو ملکہ خدا حافظ و ناصر ملکہ رونے لگی سب خواصین وغیرہ چلی آئین
ملکہ کو سمجھانے لگین سہراب ملکہ کو سمجھا کر باہر بارہ دری کے آیا ملکہ بھی اُسکے ہمراہ آئی سہان
سہراب نے آکر تخت سحر طیار کیا اور بصورت اصلی اُس پر سوار ہو کر سحر سے اُس کو اُڑا کر
طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا ملکہ دیکھ کر رہگئی جب تک تخت سہراب سامنے رہا سہراب
بھی ملکہ کو دیکھے گیا اور ملکہ سہراب کو دونون کا یہ عالم تھا کہ آنکھون سے اشک حسرت جاری
تھے سہراب بھی روتا جاتا تھا ملکہ بھی کہ تخت ایک مرتبہ ملکہ کی نگاہ سے پوشیدہ ہو گیا ملکہ
ایک نعرہ آہ کر کے گر پڑی اور بے ہوش ہو گئی وزیر زادی ملکہ کو اُٹھا کر وہان سے بارہ دری
مین لائی گلاب وغیرہ چھڑکا کہ ملکہ کو ہوش آیا ملکہ نے رونا شروع کیا سب نے سمجھایا اور عرض
کیا کہ ملکہ صبر فرمائیے اب زمانہ مفارقت دور ہو گیا ہے تھوڑا عرصہ باقی ہے اے ملکہ اس امر کی سب
امید تھی کہ پھر ملاقات ہوگی جس خدا نے یہ دن دکھایا وہی پھر آپ کو اُن کو باہم یکجا کریگا نا امید
نہ ہو جیسے ملکہ نے جواب دیا کہ مین اپنے دل کو کیا کرون وہ نہین مانتا ہے اُنھون نے عرض کیا کہ
اُسکو اپنے قابو مین رکھیے ملکہ نے جواب دیا کہ ہان جس پر یہ مصیبت پڑتی ہے وہی خوب جانتا
ہے دوسرا کیا جانے خدا کسی کو یہ مرض لادوا نہ دے ارے صاحبو جس پر یہ بلا نازل ہوتی ہے
اُسکے دل سے دریافت کرو یہ عشق وہ بلائے بد ہے کہ اسنے گھر کے گھر برباد کر دیئے بڑے بڑے

صاحبان صبر اس بلا مین مبتلا ہو کر اپنی جان دینے پر آمادہ ہوئے قیس کو خیال کرو کہ اُسنے عشق لیلےٰ
مین اپنے مکانون کو ترک کیا صحرا کو آباد کیا سوائے لیلےٰ کے اُسکو اور کسی کی خواہش نہ تھی فرہاد
نے اسی عشق کی حالت مین اپنی جان دی سوائے شیرین کے دوسرے کی اُسکو خواہش
نہ تھی اُسکے عشق مین اور ولولہ محبت مین اُسنے پہاڑ کو تراش کر ستون بنایا آخر کو تیشہ مار کر
جان دی یہ عشق وہ بد بلا ہی کہ سوائے وصل معشوق کے دوسری اس سے نفر کی صورت نہین ہی
یا جان جاے یا وصل حاصل ہو بس جب کہ یہ امر ہی تو یہ سمجھانے سے کیونکر مانے اب نصیحت
و پند سے یہ آگ اور زیادہ افروختہ ہوتی ہی اور اس سے شعلے نکلتے ہین سوائے آب وصل کے یہ
کسی چیز سے فرو نہین ہوتی ہی بس ایسی حالت مین بیکار ہی کہ اسکو سمجھایا جاے بس مجکو میری حالت
پر رہنے دو جو میرا خدا چاہے گا وہ ہوگا یہ کہکر اور شعر عاشقانہ پڑھنے لگی رونے لگی اپنی حالت
تباہ کرنے لگی خواصین وغیرہ سمجھانے لگین ملکہ کو تو اس حالت مین مبتلا رکھا جاتا ہی کہ پھرا سکا
حال تحریر ہوگا اب حال سہراب کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ تخت اُٹھائے ہوئے چلا جاتا ہی اس کی
آنکھون سے انسو روان ہین اپنے دل مین خیال کر رہا ہی کہ اس زندگی سے تو موت بہتر ہی کہ اس
رنج و الم مین مبتلا ہون اپنے معشوقی سے جدا ہون اگر مر جاؤن تو اس کشاکش دنیا سے نجات
پاؤن اب تو صبر نہین ہو سکتا ہی کہان تک صبر کرون افسوس ایک عرصہ دراز کے بعد ملاقات
بھی ہوئی تو کس حالت مین کہ اچھی طور سے کلام بھی نہ کر سکے باہم بیٹھے تھے کہ ملک کو یہ بھی ناگوار
ہوا اُسنے باہم جدائی کرا دی کہ سحر ہو گئی ای سہراب خدا ایسا کرے کہ تو لشکر تک نہ پہونچے
مر جائے ای سہراب اب تو دو بلاؤن مین مبتلا ہوا ہی اول تو مفارقت ملکہ نے مجکو لب گور کر دیا
ہی اگر صاحبقران اس قدر دل دہی اور تسکین نہ فرماتے اب تک تیرا خاتمہ تھا مرنا بہتر تھا
مگر کیا سخت جان ہی کہ ابھی تک زندہ ہی کیون نہ زندہ رہتا کیونکہ ان آلام مین مبتلا ہوتا تھا
اور یہ صدمے اٹھاتے تھے ایک مرتبہ اور ملکہ سے ملاقات ہوتی تھی آخری وقت مین ملکہ کا
دیدار دیکھنا تھا دوسرے یہ امید تھی کہ شاید کوئی صورت وصل نکلے مگر ہم کہان اور وصل کہان
اب کوئی دم مین خاتمہ ہی خیر اگر مین مر جاؤن تو بہتر ہی کیونکہ اب ان بلاؤن مین میرا قدم ٹھہر نہین
سکتا ہی مجکو اس زندہ رہنے سے موت اچھی معلوم ہوتی ہی دوسرے یہ بلاے تازہ جو کہ نازل
ہونے والی ہی اور یہ نئی بلا ہی کہ اس سے نفر کسی صورت سے ممکن نہین ہی یہ تو مجکو گوارا
نہ ہوگا کہ میرے روبرو لشکر اسلام تباہ ہو مین دیکھا کرون پہلے مین مقابلہ کرونگا یہ تو ہو نہین
سکتا ہی کہ مین مقابلہ نہ کرون یہ مین کیونکر خیال کر لون کہ ملکہ نے اصل صندوقچہ مجکو لا کر دیا ہو
کیونکہ جو چیز نایاب ہو وہ یون رکھی ہو کہ جسکا جی چاہے لے آئے ملکہ نے جو مجکو بیقرار
دیکھا دوسرے ایک مدت کے بعد ملاقات ہوئی تھی صرف میرے دل کے رکھنے کے واسطے
ایک صندوقچہ مصنوعی لا دیا بھلا کیونکر مین اس پر یقین کر لون کہ وہ یہی صندوقچہ ہی ہاے صبح کو سب لشکر
کا خاتمہ ہی اپنے ایسے خیال کرتا ہوا جاتا تھا سہراب کو اس امر کا بالکل یقین نہ تھا کہ یہ وہی
صندوقچہ ہی کبھی یہ خیال آجاتا تھا کہ اگر یہ وہی صندوقچہ ہی تو جب سمندر کو معلوم ہوگا تو ملکہ
پر بہت بدعنت کرے گا افسوس وہ میری محبت مین مبتلا بہ بلاے سخت ہوئی ای میرے
کریم اگر سمندر اسکو اس جرم مین قتل کرے تو تو پہلے میری قبض روح کا حکم فرمانا کیونکہ یہ دنیا

بعد ملکہ کے میرے لیے بدتر از دوزخ ہے مین یہ سنون کہ ملکہ کو سمندر نے قتل کیا اگر خدانخواستہ یہ خبر وحشت
اثر میرے کان تک پہونچی تو مین اپنے کو ہلاک کرونگا کیونکہ بعد ملکہ کے یہ دنیا خاک ہے ہائے ملکہ نے
کوئی اپنی جان کا خوف نہ کیا مجکو صندوقچہ لاکر دیدیا اگر وہی صندوقچہ ہے تو اپنے کو مفت مین میرے چوٹ
الفت مین آفت سخت مین ڈالا اے خداوند کریم اس پر رحم کرنا تونے تیرے بندون کے بلائے بچات دینے کے
لیے اپنی جان پر بنائی ہے کوئی خوف نہ کیا پھر یہ خیال کرتا تھا کہ یہ اسنے خیال کیا ہوگا کہ کوئی ایسی صورت کرو
تاکہ اسکے دل کو قرار ہو اسنے ایک صندوقچہ لاکر دیا تاکہ مجکو تسکین ہو سہراب ایسے ایسے خیالات کرتا ہوا
سخت اُڑائے ہوئے اپنی زندگی سے تنگ طرف لشکر اسلام کے چلا جاتا ہے اس طرف کے تو عجب کرتے
ہین یہ تو ہر مرتبہ صبح سے شام تک شام سے صبح تک ہزارون رنگ بدلتا ہے اور تفرقہ ڈالتا ہے اسکا تو یہ کام
ہے کہ نا امید کو امیدوار کرتا ہے اور امیدوار کو نا امید اسکے تو حال چھ عجیب رنگ کے ہین جسکو چاہا آباد کردیا
جسکو چاہا برباد کردیا ہر مرتبہ ایک نئی بازی کرتا ہے عجب طور کی اسکی گردش ہے صبح سے شام تک اسی فکر
مین رہتا ہے کہ کس کو تباہ کرون اور کس کو آباد کرون اس سے امید نیکی رکھنا بیکار ہے اسنے بڑے بڑے شاہان
جاہ وحشم کو ایک چشم زدن مین پائمال کیا ہے ایسا برباد کیا ہے کہ انکی قبرون تک کے نشان نہین رہے کوئی
یہ بھی نہین جانتا ہے کہ وہ لوگ کس مقام پر دفن ہوئے ہین اس نے فریدون ایسے بادشاہ کے ساتھ کیا
کیا جمشید ایسے صاحب اختیار کو ضحاک ایسے ظالم کے ہاتھ سے قتل کرایا نوذر کو کیونکر تباہ کیا
افراسیاب کو کہ جسکے نام سے سنگ کا جگر آب ہوتا تھا کیسی کیسی سختی مین مبتلا کیا رستم کو کیونکر جان
مین گرا کر جان لی اسی طور سے اور بہت سے بادشاہ ہوئے ہین کہ جو ہمیشہ حکومت کرتے تھے اس
کو انکی حکومت پر رشک ہوا انکو ایسا محتاج کیا کہ وہ نان شبینہ کو محتاج ہوئے بادشاہون کا کیا ذکر ہے
جو وصی نبی اور نبی خدا تھے اُن پر اس زمانہ نے کیا کیا ظلم و ستم کیے کوئی آرے سے چیرا گیا کوئی سیب
پر چڑھایا گیا کوئی قتل کیا گیا ہر ایک اس فلک کے ہاتھ سے عاجز ہو کر دنیا سے گیا بڑے بڑے نامی
نشتم اعدائے دین کے کوار کے ہر ہی کو اسکے ہاتھ سے سوائے صد سوآلام کے کوئی پھل نہ ملا بس
یہ ہمیشہ درپے آزار اور اسی فکر مین رہتا ہے کہ کسی نہ کسی کو مبتلائے بلا کیجیے اسکے ہاتھون سے کسی کو
چین نہین ملتا ہے کوئی اسکے دور مین خوش و مسرور نہین رہتا ہے ہر ایک کے درپے آزار ہے اس کے
دور مین کوئی ایسا دل نہین ہے کہ جو صدمہ سے خالی ہو کوئی آنکھ ایسی نہین ہے کہ جو نہ روئی ہو پہلے
یہ ایک کو دوسرے پر عاشق کرتا ہے پھر ایسا تفرقہ ڈالتا ہے کہ دونون اپنے اپنے مقام پر تڑپتے ہین
اور کوئی صورت وصل نہین ہوتی ہے اگر اتفاق سے ممکن بھی ہوا تو پھر یہ تفرقہ ڈالتا ہے بس یہ ہمیشہ
اسی فکر مین رہتا ہے اور اسکو یہی فکر ہے کہ کوئی نہ کوئی نئی بلا نازل کرون یہ کہتا ہوا سہراب اپنے
دل سے باتین کرتا ہوا کچھ حالت امید کچھ مایوسی مین چلا جاتا تھا اسکو ہر امر بھی ناگوار ہوا ایک
تازہ بلا مین مبتلا کیا اور اپنا رنگ اور شعبدہ دکھایا کہ جس سے اسکو بالکل قطع امید ہو گئی
سہراب چلا جا رہا تھا کہ یکایک ایک دیو اُدھر سے اُڑتا ہوا چلا جاتا تھا پر وہ تمام گوسفند
جو دیکھا کہ ایک آدم زاد تخت پر بیٹھا ہوا چلا جاتا ہے بس اسکو یہ خیال ہوا کہ ایک عرصہ سے تو نے
گوشت آدم نہین کھایا ہے اسکو اُٹھا لے جا اور کسی مقام پر بیٹھ کر کھا لینا بعد مدت یہ دن نصیب
ہوا ہے بس یہ خیال اپنے دل مین کر کے طرف سہراب کے متوجہ ہوا اور قریب سہراب پہونچکر
اسکی کمر مین پنجہ دیکر لے اڑا سہراب حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہوا یہ ابھی کچھ خیال نہ کرنے پایا تھا

کہ وہ اس تیزی سے بلند ہوا کہ سہراب کرہ ہوا مین پہونچکر بہ سبب شدت ہوا کے بے ہوش ہوگیا راوی نے بیان کیا ہی کہ سہراب کو دیو لے کر ایک طرف کو روانہ ہوا یہ بے ہوش ہی مگر وہ صندوقچہ اس کی کمر مین ہی بس راوی دیو کو مع سہراب کے پردۂ قات کی طرف متوجہ رکھتا ہی کہ اسکا حال آیندہ بیان ہوگا یہ فلک نے نیا تفرقہ ڈالا ہی دیکھیے اب سہراب کی حالت کب تحریر ہوتی ہی کیونکر اس دیو سے جان بچتی ہی اب راوی حال لشکر اسلام کا تحریر کرتا ہی کہ وہان کیا گذری اب عنان قلم کو طرف لشکر اسلام کے پھیرتا ہی اور وہان کا حال قلم بند ہوتا ہی شعر ازین قصہ یک دم فراموش کن ✦ ازجاے دگر داستان گوش کن

اب شمۂ حال لشکر اسلام کا بیان ہوتا ہی مقابلہ کرنا لشکر کفار کا اہل اسلام سے اور روانہ کرنا سمندر شاہ کا اُس صندوقچہ کو بذریعہ دو ساحرون کے یہان اُنکا آنا میدان مین آنا ملکۂ زعفران کا اور اہل اسلام کا مقابلہ کرنا چند ساحرون کو اہل اسلام کے اسیر کرنا اور خود قصد کرنا صاحبقران کا اُسکے مقابلہ کا وہ مگر حالات داستان ہذا وعین وقت پر آنا سہراب کا اور مقابلہ ملکہ سے تحریر ہوگا وباقی حالات معزل

شکل نگین جو ہم سے ہوا کام رہگیا ✦ ہم رو سیاہ جاتے رہے نام رہگیا ✦ یارب یہ دل ہی یا کوئی مہمان سرائے ہی ✦ غم رہگیا کبھو کبھو آرام رہگیا ✦ سو بار سوز عشق نے دی آگ پر ہنوز ✦ دل وہ کباب ہی کہ جگر خام رہگیا ✦ ساقی مرے بھی دل کی طرف یک نگاہ کر ✦ لب تشنہ تیری بزم مین یہ جام رہگیا ✦ ہم کب کے چل بسے تھے پے مژدۂ وصال ✦ کچھ آج ہوتے ہوتے سر انجام رہگیا ✦ مدت سے وہ پیاک تو موقوف ہوگیا ✦ اب گاہ گاہ بوسہ بہ پیغام رہگیا ✦ از سبکہ غم نے حرف دوئی کا اُٹھا دیا ✦ اے درد اپنے وقت مین ابہام رہگیا ✦ بیت سخن سازی کہ تعلی سازکردہ ✦ سخن را این چنین آغاز کردہ ✦ یکے خامہ کو اس وادی پُر بہار سے سبقت کرکے طرف میدان جنگ کے جولان کرتے ہین اور یون نوک قلم سے مدعاے دل کو صفحۂ قرطاس پر تحریر کرتے ہین راوی نے یہان تک اس داستان کو بیان کیا تھا کہ جب سمندر کو معلوم ہوا تھا کہ ملکۂ ماہ تن یا چندر تن ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوئی تو اسنے بہت افسوس کیا تھا خواجہ بھی دربار سمندر مین موجود تھے اسنے بزم مشورت برپا کی تھی جو رائے وہان قرار پائی تھی وہ تحریر ہوچکی ہی ایک عرضی بھی سمندر شاہ کے پاس گرداب کی آئی تھی اسنے اُسکا جواب یہ تحریر کیا تھا کہ تم طبل جنگ بجواؤ مین بھی کوایک چیز روانہ کرونگا جو سب اہل اسلام کا خاتمہ کردیگی یہ جواب روانہ کرکے اور باہم مشورہ کرکے محل مین گیا تھا خواجہ بھی وہان سے اپنے لشکر مین آئے تھے جواب عرضی دیکھکر گرداب شاہ نے طبل جنگ بجوا دیا تھا سامان جنگ ہونے لگا تھا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا تھا یہان بھی سامان جنگ ہونے لگا تھا خواجہ نے آکر سب حال بیان کیا تھا سب کو فکر پیدا ہوئی تھی سہراب صاحبقران سے اجازت لیکر طرف اپنی معشوقہ کے گیا تھا یہان سب سامان جنگ اور عبادت مین مصروف تھے دربار برخاست ہوگیا تھا سہراب کا تو حال تحریر ہوا اب لشکر اسلام کی کیفیت تحریر ہوتی ہی کہ جب دربار برخاست ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے جو ساحر تھے وہ سحر جگانے لگے

اس خیال سے کہ ایک حملہ تو ہم ضرور اُس صندوقچہ پر کرینگے گو یہ امید نہین ہے کہ ہمارا اُس پر قابو ہو اور ہم اُس سے
بچین یہ تو غیر ممکن ہے بس ہم بھی اپنے دل کی حسرت نکال لین ایک مرتبہ تو اُس پر سحر کرین یہ خیال کر کے ایک
ایک اپنے سحر کو تازہ کرنے لگا جو کہ ساحر تھے وہ اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کرنے لگے خواجہ
اپنے خیمہ مین آئے اور سر جھکا کر فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون کیونکر اُس صندوقچہ پر قابو چلے خواجہ اس فکر
مین ہین یہان لشکر مین طبل جنگ بج رہا ہے صدائے بیدار باش و ہوشیار باش کی بلند ہے دونون لشکرون مین
تلا بھر رہا ہے دونون طرف سامان جنگ ہو رہا ہے لشکر کفار کے ساحرون نے بعد برخاست ہونے دربار
کے ہر ایک نے اپنے خیمہ مین جا کر سحر کو تازہ کرنا شروع کیا ہر خیمہ سے دھوان بخورات کا بلند ہونے لگا سرسون
کا لاوا نہ گندھک کی خوشبو آنے لگی ہر خیمہ سے دھوان بلند تھا ہر ایک سحر کو جگا رہا تھا دو پہر رات تک تو لشکر کفار
مین سحر جگایا گیا بعد اُسکے ہر ایک جا کر سو رہا یہان تو یہ سامان ہوا اُدھر لشکر اسلام مین ساحر کو سحر کو تازہ کر رہے
ہین نیز ساحر اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کر رہے ہین صاحبقران بھی اپنے خیمہ خاص مین عبادت
خدا مین مصروف ہین بادشاہ اپنے خیمہ مین عبادت خدا کر رہے ہین ہر طرف سب بیدار ہین کل سردار جاگ رہے
ہین جب سب اپنے اپنے آلات حرب و ضرب درست کر کے ساحر اپنے سحر کو جگا کر اب قریب دو پہر
رات کے فراغت کر کے ایک دوسرے کے خیمہ مین آیا باہم کلام کرنے لگے کہ دیکھیے کل صبح کو میدان جنگ
مین کون ثابت قدم رہتا ہے کون بڑھکر تلوار لگاتا ہے کون اپنا سر قدم بادشاہ و صاحبقران پر نثار کرتا ہے ای
بھائیون کل روز امتحان ہے کل وہ تلوار کرنا کہ کفار کے جی چھوٹ جائین کل عروس مرگ سے سامنا ہے ای
بھائیون اس زندگی سے مرنا اچھا ہے یہ موت خوب ہے کہ تلوار سے مرین اس مرنے سے کہ پلنگ پر پڑ کر مرین
اس مرنے مین نام آوری ہے یہ مرنا باعث نیک نامی ہے اس مرنے مین حیات ابدی کا لطف ہے اس مرنے مین
درجہ شہادت ملتا ہے پیش خدا بڑا مرتبہ ہوتا ہے ہر ایک کو مرتبہ عالی ملے گا کل اپنے باپ دادا کے نام روشن
کرنے کا دن ہے ہمارے باپ دادا ہمیشہ میدان جنگ مین سرخرو رہے اور جب مرے تو میدان جنگ مین مرے
تلوار سے قتل ہوئے بڑے مرتبہ پائے مجاہد کہلائے ہم اُن شیرون کے شیر ہین یہ تقریر باہم کرتے تھے
ایک دوسرے کے گلے مل رہا تھا اور خوش ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ بھائی کل کا دن روز عید سے کم نہین
ہے کل عید ہے کہ عروس مرگ سے ہم کنار ہونگے ایسی تقریرین کرتے تھے اور خوش ہوتے تھے اور جوش
شجاعت سے چھوٹتے تھے قبضہ تلوار چھوتے تھے مین پہر رات تک ایک دوسرے کے خیمہ مین ملنے کو
گیا ایسی خوشی تھی سحر کی کہ خیمون سے نکل کر آسمان کی طرف دیکھتے تھے کہ بانگ سحر تو کہین ظاہر ہو اپنے
قبا کے دامن کو ہوا کی طرف کرتے تھے کہ نسیم سحر کی چلے ایسا اشتیاق تھا سحر کا کہ آنکھ مین نہ آتا تھا
بار بار نکل کر آسمان کو ملاحظہ کرتے تھے اور دعا کرتے تھے کہ ای کریم جلد صبح ہو ای میرے مالک کہ
اثار سحر نمایان ہون تاکہ ہم میدان مین جا کر خلعت شہادت سے سرفراز ہون جب کوئی پہر بھر رات
باقی رہی لشکر اسلام مین سب نے وضو کیا سجادے بچھائے عبادت خدا مین مصروف ہوئے نماز شب
پڑھی اُسکے بعد اپنے خالق سے مناجات کرنے لگے کوئی کہتا تھا کہ ای کریم تو میرے حال پر رحم کر
مجھکو کل میدان جنگ مین سرخرو کر دیجیو ہمت و قوت عطا فرمانا کہ مین ثابت قدم رہون ای کریم کرم فرما
اس بلا کو ہمارے سرون پر سے دفع کر کفار کو ہم سب قتل کرین ثابت قدم رہین کفار ہم سے مقابلہ
نہ کر سکین ہم تیری راہ مین جہاد کرتے ہین تیرے دشمنون سے مقابلہ کرتے ہین اگر کل وہ ہم پر غالب
آئے اور ہم کو شکست ہوئی تو پھر کون ہے جو اُن سے مقابلہ کریگا تمام عالم مین پھر کفر کا فرقہ خرچا

ہوگا اے خداوندا صاحبقران دکل اہل اسلام کو ان کافرون پر ظفر عنایت فرما سوائے تیری ذات کے کوئی
اور بھروسا نہین ہے تو اپنے ہر بندہ کی مشکل مین کمک کرتا ہے تو ہی دفع کرنے والا ہر بلا کا ہے تو ہی اپنے
بندون کا حامی و مددگار ہے ہم سب گنہگار ہین مگر تیری ذات سے امید ہے کہ تو ہم پر رحم فرمائیگا اس
بلا سے ضرور نجات عطا فرمائیگا اے خداوند کریم جس طرح تو نے حضرت ابراہیم و حضرت موسی کو شر فرعون
و نمرود سے نجات عطا فرمائی صدقہ انھین بزرگان دین و مرسلان برحق کا ہم کو بھی اس بلا سے اور شر
سکندر شاہ سے نجات عطا فرما جب کہ عشاق نے طاقی نے ہم پر ظلم کرنے کا قصد کیا تھا تو نے اسکے
بھی شر سے بچایا خوب نجات دی اسی طور سے کل بھی مدد کر اور ہماری کمک فرما بس ہر ایک سردار
اور ہر ایک لشکری بصد گریہ وزاری و بیقراری جناب باری سے دعا کر رہے تھے اسی عبادت و
مناجات مین وہ رات بسر ہوئی یکایک مرغ سحری کی صدا بلند ہوئی چراغون کے منھ پر زردی چھا گئی
شمع جھلملانے لگی مؤذن اذان دینے لگی ہر طرف بانگ اللہ اکبر بلند ہوئی نسیم سحری کے جھونکے آنے
لگے نور سحری پھیلنے لگا سلطان انجم نے طرف کاشانہ مغرب کے کوچ کیا آمد آمد شاہ خاور کی افق مشرق
سے شروع ہوئی یہ عالم تھا صحرا کا کہ چارون طرف نور سحری سے ایک روشنی پھیلی ہوئی تھی دریاے
فلک مین تارے ڈوب رہے تھے اوس جو گر رہی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ نور کے فوارے چھوٹ
رہے ہین طائران صحرائی اشجار صحرا پر بیٹھے ہوئے اپنے آشیانون سے نکل نکل کر حمد باری بصد خوش
الحانی اپنی اپنی زبان مین کر رہے تھے گلہاے رنگارنگ کھلے ہوئے تھے اوس جو پڑی تھی اوسکے
سبب سے تمام سبزہ ہرا ہو رہا تھا اسیر جو اوس کے قطرے پڑے ہوئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ
دُر غلطان ہین لالہ کی ایک طرف کو بہار تھی گل خودرو ایک سمت کو اپنی بہار دکھا رہے تھے کوئی لالہ
ایک جانب کو مہک رہا تھا نسیم سحری کا جب جھونکا آتا تھا دماغ جان معطر ہو جاتا تھا بس جب ظہور
نور سحر ہوا ہر ایک نے تجدید وضو کیا نماز سحر پڑھی بعد فراغ نماز صبح لباس رزم پہنا ہتھیار لگائے لشکر
مین ہر طرف صداے آذان بلند تھی صوت اللہ اکبر سے تمام صحرا گونج رہا تھا عجب وقت تھا کیا ہنگام
تھا طرفہ سماں تھا کہ جسکے سبب سے وجد مین طاؤس آسمان تھا ایک طرف نور سحری کا ظہور ہوا ہے
سرد کے جھونکا آنا غنچہ دل کو شگفتہ کیے دیتا تھا سب سردار ساحر دلیر ساحر اپنے اپنے خیمون سے
آہستہ ہو کر برآمد ہوئے ابھی آفتاب نے نہین ظہور کیا تھا چاند ہاروی فتح اپنی سیاہ انجم کے
شاہ خاور سے شکست کھا کر طرف مغرب کے گریزان تھا ظلمت شب نے نور سحر سے شکست
کھائی دنیا مین حکومت نور ہونے لگی تاریکی شب ہر طرف ہونے لگی روز روشن نے اپنے
چہرہ نورانی پر سے نقاب شب کو برطرف کیا نور سحر چمکا تمام عالم اوسکے نور جمال سے روشن ہوا
ذرے اپنی چمک دکھانے لگے ہوا سرد کے جھونکے آنے لگے طائر چہچہانے لگے یکایک
دریچہ مشرق سے آمد شاہ خاور خسرو روز کی شروع ہوئی تاج شاہی ہر سر چارقب نورانی نقاب
اوڑھے ہوئے خسرو مشرق برآمد ہو کر تخت نیلی فلک پر جلوہ گر ہوا اپنے نور سے تمام عالم کو روشن
و منور کیا وہ صبح کا وقت وہ نور آفتاب آفتاب کی جو کرن برگہاے اشجار پر پڑتی تھی اور اوس کے
قطرون پر یہ معلوم تھا کہ لوح زمرد پر گوہر غلطان چمک رہے ہین سبزہ جو بہ سبب اوس کے ہرا
ہوا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ سبب خنکی کے زمین کے بال کھڑے ہوئے ہین ذرے جو نور آفتاب
کے ضو سے چمک رہے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ زمین کے ستارے چمکے ہین کوسون تک سبزے

سے صحرا سبز ہو رہا تھا وہ اُسکا دھانی و کاہی رنگ آنکھون مین کھپا جاتا تھا طائران خوش صدا وقت صبح
یہ دیکھکر نسیم سحری کے جھونکے کھا کر وجد مین آتے تھے اور جھوم رہے تھے شاخہاے درخت چوم رہے تھے
اپنی زبان مین حمد باری کر رہے تھے آفتاب عالمتاب نے جو ظہور کیا تھا اور اُسکا عکس جو دریا مین پڑا تھا
تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ ہزارون آفتاب زیر آب طلاطم ہین تمام آب دریا طلائی ہو رہا تھا اسقدر اشجار اس
صحرا مین تھے کہ دھوپ جو زمین پر پڑتی تھی کثرت اشجار سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ فرش شجر کیا ہوا ہی باد صبح
چھن چھن کر گر رہی ہی صحرا کا تو یہ عالم تھا تمام باغ بھی آراستہ تھا صبح کا جو وقت تھا یہ ثابت ہوتا تھا کہ
شاہدان باغ لباس نو سے آراستہ کھڑے ہوے ہین کوئی زیور گل پہنے ہوے ہی کوئی لباس سبز سے اپنے کو
زیب دیے ہوے اُس پر طائران باغ مجے ہوے بول رہے تھے کسی طرف سے قمری کی صدا آتی تھی کسی
جانب سے فاختہ کی آواز آ رہی تھی کوئل کو کو کر رہی تھی پپیہا اپنی صداے پی سے باغ کو وجد مین لا رہا تھا
بلبلین بگلہاے شگفتہ کو دیکھ کر خوش نغمہ خوان کر رہی تھین کبھی اس شاخ پر آتی تھین اور پہلوے گل مین بیٹھکر
اظہار گل کرتی تھین کبھی اُس شاخ پر جاتی تھین وہ گل مین مصروف ہوتی تھین گاہ شاخہاے درخت
مین نہان ہو جاتی تھین یہ عالم تھا کہ ہی برگ درخت کی آڑ مین سے روے گل پر نگاہ کرتی تھین تا کہ
صیاد نہ دیکھے عنادل ساتھ گلون کے راز و نیاز مین مصروف ہین نہرین جاری ہین باغ بان
درختون مین پانی دے رہے ہین ہر ایک اپنے کام مین مصروف ہی وقت سحر ہی تو ہر رنگ کے
گلون کی کھلنے کی صدا آ رہی ہی کلیان چٹک رہی ہین بچے مسکرا رہے ہین بلبلین خوش ہو رہی ہین
گل چین پھر رہے ہین گلون کو چن چن کر دامن بھر رہے ہین ہنگام سحر عجب رنگ ہی صحرا کا وہ عالم باغون
کی یہ حالت ہی عاشق مزاجون کا عجب حال ہی اپنے تن بدن کا انکو نہ خیال ہی معشوق کی جانب
سے اُنکی طبیعت لڑی ہوئی ہی تصویر خیالی پھر رہی ہی سامنے نگاہ کے لشکر کفار ہین دہ دہی بج
رہی ہی گھنٹہ و ناقوس کی صدا بلند ہی سب اپنے اپنے مذہب کے طریقہ سے عبادت کر رہے ہین
سرداران لشکر اسلام زیور جنگ سے آراستہ ہو ہو کر اپنے خیمون سے نکلے طرف در دولت کے
روانہ ہوے اسی اثنا مین تمام لشکر اسلام بھی سامان جنگ سے درست ہو کر طرف میدان
مصاف کے روانہ ہوا وہ ہر رنگ کے پھریرے کھلے ہوے نشان چمک رہے ہین برچھین اڑ رہی ہین
باجے جنگی بج رہے ہین صداے باجہاے جنگی سے زمین معرکہ ہل رہی ہی لشکر میدان مین پہونچا
ہر ادھر سردار در دولت پر حاضر ہین جلوخانہ مین موجود ہین آمد بادشاہ و صاحبقران کے منتظر
ہین کوئی سیف ہلا رہا ہی کوئی نیزہ بازی مین مصروف ہی کوئی تیر اندازی کر رہا ہی کوئی گرز کے
ہاتھ نکال رہا ہی کوئی تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھے ہوے جھوم رہا ہی جو ساحر ہین وہ اپنے سحر
کی سیر نیان دکھا رہے ہین برچھین چمکا رہے ہین تیر برسا رہے ہین ابر اُٹھا اُٹھکر آ رہے
ہین کبھی گوہر برستے ہین کبھی یاقوت کبھی زمین ہل جاتی ہی کبھی زلزلہ آتا ہی جلوخانہ مین تو یہ رنگ
ہی مرکب سردارون کے کھڑے ہوے ہین بعض سوار ہین چوگان بازی کر رہے ہین چوگان
کوئی کاٹ رہا ہی بس ہر ایک سردار اپنے ہر ایک فن مین سپہ گری کے مصروف ہی ہر
ایک کی نگاہ طرف لال پردے کے لگی ہوئی ہی ٹکٹکی بندھی ہوئی ہی خاص بردار چوبدار
پیادل اپنے اپنے مرتبہ اور قاعدے سے کھڑے ہوے ہین سات سوتا جدار اپنے اپنے
مرکبون پر سوار تاج سر پر رکھے ہوے ایک سمت کھڑے ہوے ہین ایک جانب جلوخانہ

لے کہار کار چوبی در دیان پہنے ہوئے پگڑیان باندھے ہوئے طلائی معرکہ لگے ہوئے تخت
شاہی کو دوش پر اٹھائے ہوئے کھڑے ہین ایک طرف اور سامان سواری موجود ہی رکب
گوتل پھر رہے ہین چاکر طلائی چوریان لیے ہوئے لس رانی کر رہے ہین چوبدار انتظام کرتے
پھرتے ہین یہان تو جلوخانہ مین سب سامان سواری موجود ہی اُدھر صاحبقران مسجد
کرپاس مین سجادہ عبادت پر بیٹھے ہوئے وظیفہ پڑھ رہے ہین اپنے خالق کے بصد رجوع
قلب اپنے ظفر کی دعا مانگ رہے ہین رو رو کر یون عرض کر رہے ہین رباعی یارب خلاق
مہر و ماہی توہی + بخشندہ تاج و تخت شاہی توہی + بے منت و بے سوال و بے استحقاق +
دیتا ہی جو سب کو یا الٰہی کوہی + یارب تو خدا ہی مین ہون بندہ تیرا + وحدت مین نہین ہی کوئی ہمتا تیرا
کبھی فرماتے ہین کہ ای خالق کون و مکان وای خلاق زمین و آسمان وای مالک تار و جنان وای
مختار ہر دو جہان توہی مالک ہی توہی مختار ہی تو وہ ہی کہ جو رات کی تاریکی سے روز روشن کو
ظاہر کرتا ہی روشنی روز کو تاریکی شب سے مبدل کرتا ہی زمین سے دانہ کو پیدا کرتا ہی تو ایسا
خالق ہی کہ دن کو تو نے نور آفتاب سے روشن و منور کیا تاکہ اسکی روشنی مین بندے تیرے
اپنے حوائج دنیوی سے فارغ ہون رات کے لیے ماہتاب و ستارون کو خلق کیا تو ایسا خالق
ہی کہ تیرے یکتائی کی شہادت ہر برگ گیاہ دیتی ہی بموجب شعر ہر گیاہ کہ از زمین روید
وحدہ لاشریکہ گوید + ای خالق تو مالک ہی تو ضعیف کو قوی کرتا ہی قوی کو ضعیف مور کو فیل مست
پر غالب کرتا ہی تیری قدرت کاملہ سے یہ امید ہی کہ تو مجکو کفار پر فتح دے مین ایک مرد ضعیف
ہون میرا بندہ حقیر ہون اگر تو چاہے گا تو مجکو فتح دیگا ای کریم رحیم کرم کر ای خالق
سب اپنے بندون کو بچائے تو نے نار سے ابراہیم خلیل اللہ کو نجات دی سلیمان کو تیرے
بچایا تو نے ہر اپنے بندے کی مشکل مین مدد کی ہر ایک کی بلا رد کی صاحبقران دعا کر رہے تھے
اُدھر خواجہ نے زمانے سے فراغت کر کے باہنائے عیاری تن پر آراستہ کیے اور اپنے خیمہ
سے نکل کر طرف در دولت کے چلے یہان آکر سب سردارون کو جلوخانہ مین موجود پایا وہان
سے مسجد کرپاس مین آئے دیکھا کہ صاحبقران مناجات مین مصروف ہین عقب صاحبقران
خاموش کھڑے ہوئے صاحبقران نے مناجات سے فراغت کر کے سر کو اپنے سجدہ
خالق مین خم کیا سجدہ شکر ادا کیا سجدے سے سر اُٹھا کر جو دیکھا دیکھا کہ خواجہ کھڑے ہوئے
ہین فرمایا کہ کیون خواجہ کیا خبر ہی خواجہ نے عرض کیا کہ سب سردار حاضر ہین لشکر نبرد گاہ
مین جا چکا ہی یہ سماعت فرما کر حکم دیا کہ صندوق اسلحہ حاضر کرو خادم نے صندوق حاضر کیا
صاحبقران نے تبرکات جسم پر آراستہ کیے ہتھیار لگائے مسلح و مکمل ہو کر سجادے پر سے
اُٹھے پیرون مسجد سے نشریف لائے یہان خادم مرکب لیے ہوئے حاضر تھا انگشت
شہادت سے گردن مرکب پر یا علی مدد تحریر کر کے پاؤن رکاب مین رکھا حلقہ رکاب نسل
ہلال کے ہو گئے صاحبقران مرکب پر سوار ہو کر طرف در دولت کے چلے خواجہ نے
رکاب سعادت پر ہاتھ رکھ کر روانہ ہوئے ادھر صاحبقران چلے اُدھر چوبدار نے
جا کر سردارون کو خبر دی کہ ای سردارون آگاہ ہو کہ صاحبقران نشریف لاتے ہین
سننا تھا کہ سب سردار ایک مرتبہ قرینہ سے کھڑے ہوئے کہ صاحبقران نشریف لائے

سب نے سلام و مجرا کیا صاحبقران نے سبکے سلام کا جواب دیا مرکب پر سے اُترے خادم نے
زین پوش بچھا دیا صاحبقران اُس پر جلوہ فرما ہوئے سب سردار ساحر و غیر ساحر بھی بیٹھ گئے
مؤادب یہان تو صاحبقران تشریف لائے ہین جلوخانہ مین بیٹھے ہوئے ہین اُدھر بادشاہ محل
مین نماز سحر ادا کر کے مسند پر جلوہ فرما ہوئے حکم فرمایا کہ لاؤ حاضر کرو کشتیان پوشاک کی
پس خادمنے حاضر کین بادشاہ نے پوشاک زرکم زیب تن فرمائی اسلحہ تن پر آراستہ کیے
شمشیر الماس نگار کے قبضہ پر ہاتھ رکھا کہ جواہر نگار بازوؤن پر باندھا تاج جواہر نگار سر پر
آراستہ کیا قبائے قلم کار زیب تن فرمائی جب اسلحہ و لباس سے آراستہ ہو چکے حکم فرمایا کہ تخت
حاضر کرو کہاریان تخت لے کر حاضر ہوئین ظل اللہ نے تخت پر قدم رکھا خادمان محل نے
صدائے بسم اللہ بلند کی پریون نے تخت اُس سلیمان تخت کا دوش پر اُٹھایا وہ گوری گوری
صورتین وہ کاسنی و گلابی دوپٹہ اُن مین بنت و پٹکا لگا ہوا سر دن پر مچھلیان پیشانی پر تمام
سر سے پاؤن تک زیور جواہر نگار مین غرق کار چوبی لہنگے پاؤن مین چھم چھم کرتی ہوئی تخت کو
دوش پر اُٹھائے ہوئے کس ناز و ادا سے طرف در دولت کے چلین آگے آگے ترکنین حبشنین
انتظام کرتی ہوئین خواجہ سرا کوڑا کرے ہوئے طفلان خوبصورت کے ہاتھ مین تکمہ کے
لوٹے اُن مین عود و عنبر و مشک سلگتا ہوا کہاریون کے ہاتھ مین رنگ برنگ کے گلدستہ روشن
اور جلوس سواری نقیب صدا لگاتے ہوئے کہ خبردار باش و ہوشیار باش جہان پناہ
کیوان بارگاہ تشریف لاتے ہین بادشاہ سب اہل محل کا مجرا لیتے ہوئے دعائے ترقی
و اقبال سماعت فرماتے ہوئے در دولت پر تشریف لائے محلدار نے بڑھکر خادمان
در دولت کو آگاہ کیا کہ جہان پناہ ظل اللہ تشریف لاتے ہین ادھر چوبداروں نے آگے
بڑھ کر سب سرداروں کو خبر دی کہ باادب باش سواری شہنشاہ کی آتی ہے سب سردار
مؤادب ہو گئے صاحبقران اپنے مرتبہ سے استادہ ہوئے اُدھر بڑھ کر خواجہ سرائے سیخ
پردہ چرخی پر کھینچا گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی کہار تخت شاہی لے کر قریب پردہ پہونچے
سب نے دیکھا کہ آگے آگے خواجہ سرا انتظام کرتے ہوئے آتے ہین اُنکے عقب مین
بہت سے طفلان حسین کنول ہاتھون مین لیے ہوئے اُن مین مہاموتی و کامورتی
روشن ہین وہ بھی ایک طرف آکر کھڑے ہوئے اُنکے عقب مین اور بہت سے لڑکے لڑکے
ہاتھون مین مشک و عنبر کے لوٹے سلگتے ہوئے اُنکے بعد ترکنین و حبشنین بعد ان سب کے
تخت شاہی بادشاہ اُس پر جلوہ فرما ہین کہاردن نے بڑھ کر مجرا کیا تخت کو تخت
سے اُتار دیا بادشاہ اُس تخت سے اُس تخت پر جلوہ فرما ہوئے صدائے بسم اللہ سے جلوخانہ
گونج گیا زنانہ عملہ واپس گیا مردانہ عملہ حاضر ہوا سب نے اپنا بندوبست کیا کہ سواری
جلوخانہ کو طے کر کے باہر آئی صاحبقران نے مجرا کیا عرض بیگی نے عرض کی جہان پناہ
صاحبقران نگاہ رو برو بادشاہ کے صاحبقران کا مجرا لیکر سینہ پر ہاتھ رکھا کہ آپ کی
جگہ میرے دل مین ہے پھر تو عزیزان صاحبقران بادشاہ کا مجرا ہونے لگا عرض بیگی عرض
کرنے لگا کہ یہ فلان سردار ہے یہ فلان سردار ہے بادشاہ سب کا سلام مجرا لیتے ہوئے
تخت پر سوار ہو چلے آتے ہین صاحبقران نے بڑھ کر پایہ تخت پر ہاتھ رکھا اب تو حبش عزیز

یا سردار کا مجرا ہوتا ہی وہ بعد مجرا کرنے کے ہمراہ تخت کے عقب مین چلتا ہی یہان تک کہ سات سو
تیا جدارون کا مجرا ہوا وہ بھی ہمراہ ہوئے بتوڈیار عام ہوا ہر ایک کا مجرا و سلام ہوا سب ہمراہ
تخت روانہ ہوئے کہ بادشاہ نے حکم فرمایا کہ سب مرکبون پر سوار ہون بس یہ حکم فرمانا تھا
کہ صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے اُنکے بعد سب عزیز و سردار اپنے اپنے مرکب پر سوار ہوکر
گرد تخت جمع ہوئے سات سو تا جدارون نے تخت کو گھیر لیا یہ حال تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا
گویا تارون مین ماہ یا بابلون مین گل ہی اس طور سے بادشاہ کے گرد سب سردار و عزیز
مرکبون پر سوار تھے نقیب صدا لگانے لگے شعر الٰہی بخت تو بیدار باد اختر اقبال تو یار باد
باد اجس طور سے سواری مثل باد بہاری کے طرف میدان جنگ کے چلی جو کہ ساحر تھے وہ
اپنے تخت سحر پر سوار کوئی طاؤس سحر پر سوار کوئی باز پر کوئی بط پر کوئی تازلوئی قرقرے پر
کوئی شیر پر اپنے اپنے سحر سے ابر سحر طیار کرکے اپنے سر پر قائم کیا ہی کہ کسی نے ابر سحر طیار کرکے بادشاہ کے
سر پر قائم کیا ہی کہ اُس سے بارش یاقوت کی ہو رہی ہی بادشاہ تخت طاؤسی پر سوار جلو مین وزیر نیک کردار بال ہما کے پرون سے گس
رانی کر رہا ہی چتر شاہی سر پر بادشاہ کے گردش کھا رہا ہی اس شان و شوکت و جاہ و جلالت
سے سواری میدان جنگ گاہ مین پہونچی ایک مرتبہ تمام لشکر کے علمونکو جلوہ دیا گیا سب
علم سلامی ہوئے سب لشکر مجرا بجالایا باجے سلامی کے بجے کوس سکندری پر چوب پڑی
تخت شاہی قلب لشکر مین قایم ہوا صف بندی ہونے لگی یہان تو صف آرائی ہو رہی ہی
سفون نے آب پاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھایا جو کہ آمد لشکر سے بلند ہوا تھا ادھر تو یہ بندوبست
ہو رہا ہی ادھر لشکر کفار کا حال ملاحظہ فرمایئے کہ جب سب لشکر بوجا پاٹ سے فارغ ہوا
گرداب شاہ وغیرہ اپنے خیمون سے برآمد ہوئے یہان سب سپاہ طیار تھی گرداب شاہ
وغیرہ تخت سحر پر سوار ہوئے گرد سردار نہین اپنے اپنے تخت طاؤس لے کر جمع ہوئے عقب
مین لشکر ہوا کفار طرف میدان جنگ کے چلے اژدرونکے پشت پر کالے کالے علم کہ جن پر
خوک و سگ کے چہرے بنے ہوئے اُنکے پھریرے اُڑتے ہوئے چلے آتے تھے یہان
ابھی لشکر اسلام مین صف آرائی نہ ہوچکی تھی کہ آمد لشکر کفار کی شروع ہوئی آگے آگے اژدر آتش
فشان اُنکے پشت پر علم لہراتے ہوئے اُنکے عقب مین لشکر کفار کوئی اژدر پر سوار کوئی نہنس پر کوئی
طاؤس سحر پر کوئی باز پر کوئی بط پر کوئی شیر مریان پر اپنے سحر کی نیرنگیان دکھاتے ہوئے کالی کالی
صورتین مہیب شکلین قوی ہاتھ پاؤن قد آور جوان نیلے نیلے لباس پہنے ہوئے جھولیان شانون پر
ڈالے ہوئے ہاتھون مین ترنج نارنج ترسول پیشانیون پر نشقہ گلون مین مار سیاہ لپٹے ہوئے
اپنے سحر کو آزماتے ہوئے کوئی آگ برساتا ہوا کوئی سنگ کی بارش کرتا ہوا کوئی برق گراتا ہوا
منھ اور کانون سے شعلے نکلتے ہوئے ابرون پر بل پڑے ہوئے مثل دیو کے مہیب و بدشکل ایسے
سیاہ کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ شب تار نے روز روشن پر چڑھائی کی یا سیاہ آندھی اٹھی ہی یہ معلوم
ہوتا تھا کہ ظلمت نے آکر نور پر غلبہ کرنا چاہا ہی یہ عالم ہی کہ لشکر کفار کے لوگ اسقدر کالے ہین کہ
یہ معلوم ہوتا ہی کہ ظلمت نے اب حیوان پر اپنا عمل کیا ہی بس لشکر کفار میدان جنگ مین آکر ہوا
مقابل لشکر اسلام کے میدان جنگ کو درمیان مین دیکر صف بندی ہونے لگی کفار بھی صف آرائی
کرنے لگے یہان دونون لشکرون مین صف بندی ہو رہی ہی انکو صف آرائی مین چھوڑا جاتا ہی

شمہ حال سمندر شاہ کا تحریر ہوتا ہی

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب صبح ہوئی سمندر شاہ خواب مرگ سے بیدار ہوا امور ضروریہ سے فراغت کرکے لباس دربار ی پہن کر برآمد ہوا یہان دربار مین سب سرداران نامی وگرامی آچکے تھے مثل عشاق حجرہ نشین و شملاق وامرائے وزیر کے گلاب جادو سپہ سالار و دیگر ارکین سلطنت و امیران ابہت و شیران مملکت و وزیران حکومت سے دربار آراستہ تھا کہ سمندر شاہ دربار مین آیا سب براے تعظیم کھڑے ہوگئے سلام و مجرا کیا سمندر شاہ سب کا سلام و مجرا لے کر تخت حکومت پر بیٹھا سب سردار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے جب دربار آراستہ ہوچکا اُسوقت سمندر شاہ نے حکم دیا کہ محافظ خزینہ کو بلاؤ اور احتیاط جادو کو یہ حکم دیا تھا کہ چوبدار یہ حکم لے کر ان دونون کے پاس گیا اور حکم شاہی سے آگاہ کیا وہ دونون حاضر خدمت ہوئے مجرا گاہ پر کے مجرا بجالائے سمندر شاہ نے مجرا لے کر حکم بیٹھنے کا دیا خود تخت پر سے اُٹھکر محل مین گیا اور اُس الماری مین سے وہ صندوقچہ نقلی جو کہ ملکہ نسیم چالاکی کرکے بنا گئی تھی اور اصلی لے گئی تھی اصلی خیال کرکے لیکر آیا اسکو کیا خبر تھی کہ صندوقچہ تبدیل ہوگیا ہی یہ بے خبر تھا کہ دشمن اپنا کام کر چکے ہین میرے چونا میری دختر نے لگایا ہی یہ وہی صندوقچہ لے کر دربار مین آیا تخت پر بیٹھا محافظ و احتیاط کو روبرو طلب کرکے کہا کہ پہلے تم دونون اس امر پر قسم کھاؤ کہ جو چیز آپ ہم کو دین گے اور جس طور سے آپ ارشاد فرمائینگے ہم اُس سے اُسی طور سے کام لے کر پھر آپ کو واپس کر دینگے کسی طور کا اُس مین تغایب و تفرت نہ کرینگے نہ آپ کی امانت مین خیانت کرینگے ان دونون نے بموجب کہنے سمندر کے خداوند تصویر کی قسم کھائی تب سمندر شاہ نے احتیاط و محافظ سے کہا کہ تم یہ صندوقچہ لے کر ہمارے لشکر مین جاؤ سو کوہ بیرون شہر مقابلہ مین لشکر اسلام کے اترا ہوا ہی جب تم وہان پہونچوگے تو دونون لشکر صف آرا ہونے پہلے تم گرداب شاہ وغیرہ سے ملاقات کرنا مجھسے کہنا کہ ہم کو بادشاہ نے برائے مقابلہ بھیجا ہی لہذا ہم آئے ہین تم کسی کو برائے مقابلہ نہ جانے دو بس یہ کہکر تم میدان مین جانا اور ان اہل صاحبقران کو اپنے مقابلہ کو طلب کرنا جب وہ آئین تو پہلے اُن سے ہم کلام ہونا اور نصیحت کرنا میری اطاعت و ترک اسلام پر راضی ہون تو خیر ورنہ تم یہ صندوقچہ کھولنا اس مین ایک چٹری لگی ہوئی ہی اسکو دہنی طرف ہٹانا ایک برق چمک کر بالائے آسمان جائیگی اُس برق کو اشارہ کرنا کہ وہ تڑپ کر صاحبقران پر گرے اگر لاکھ جانین بھی رکھتے ہونگے تو میدان سے سلامت نہ لے جاسکین گے اُنکے دو پرکالے ہوجائینگے بس پھر تم اس چٹری کو بائین طرف ہٹانا وہ برق اپنے مقام پر آجائیگی جب صاحبقران قتل ہولین تو تم پھر اہل اسلام کو نصیحت کرنا اگر وہ مان لین تو خیر ورنہ اسی صندوقچہ سے اسی طور سے کام لینا اشارہ کرنا کہ وہ برق چمک کر لشکر پر گرے ایک پل مین تمام لشکر کو غارت کر دیگی جب سب لشکر تمام ہوجائے تم یہ صندوقچہ لے کر میرے پاس چلے آنا یہ میری امانت ہی نہ تم کسی عیار سے خوف کرنا نہ اس امر سے ڈرنا کہ صاحبقران مالک اسم اعظم ہین اس صندوقچہ پر اسم اعظم کا اثر کریگا سب بیکار ہی یہ کام ہی دیکھو اسکے خلاف نہ کرنا کیونکہ تم قسم کھا چکے ہو انھون نے عرض کیا کہ کیا مجال ہماری جو ہم امانت مین خیانت کرین یا آپ کے حکم کے خلاف کرین یہ عرض کرکے سمندر کے ہاتھ سے صندوقچہ لیا اور سلام کرکے بیرون دربار آئے ایک تخت سحر طیار کیا اُس پر دونون سوار ہوئے صندوقچہ روبرو رکھ لیا اور تخت سحر کو

اُدھر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے پر سے مقابلہ دل مین خیال کرتے جاتے تھے کہ ہمارا بڑا مرتبہ ہی جو
بادشاہ نے ہم سے یہ کام لیا ہماری بادشاہ کے نزدیک بڑی عزت ہی اور اس کام کے عوض ہم کو بہت
بڑا مرتبہ ملیگا ہماری بہت عزت ہوگی یقین ہی کہ اس خدمت سے صلہ مین ہم کو وزارت ملے یہ امرا اپنے
اپنے دل مین خیال کرکے کہا کہ اے بھائی محافظ خداوند تصور نے کیا اپنا فضل کیا کہ یہ کام ہمارے ہاتھ
سے سمندر شاہ نے لیا ہی یقین ہی کہ اسکے عوض مرتبہ عالی ملے سب مین ذی عزت ہون اُس نے
جواب دیا کہ اب کیا کم عزت ہی ایسی عزت ہی کہ یہ کام لیا گیا کسی اور سے نہ لیا بڑے بڑے مرتبہ کے
لوگ دربار مین بیٹھے ہین مین اسکا سبب سمجھ گیا ہون یہ سبب ہی کہ ہمارے بزرگ سدا خدمت خداوند
مین حاضر رہے اور مرتبہ عالی پر ممتاز رہے بلکہ کوئی قرابت بھی خداوند سے رکھتے تھے یہ سبب ہی جو
سب ہماری عزت کرتے ہین یہ سنکے اُسنے کہا کہ تم سچ کہتے ہو یہ دونون تو باہم باتین کرتے ہوئے لشکر
لشکر جاتے ہین یہان سمندر شاہ نے اُنکے جانے کے بعد حکم دیا کہ آج مین دربار برخاست نہ
کرونگا جب تک احتیاط و محافظ لشکر اسلام کو قتل کرکے نہ آئین کیونکہ مجکو اس امر کے سننے کی
خوشی ہی کہ اہل اسلام کا کیا انجام ہوا اور دو خلعت گران قیمت حاضر کیے جائین کہ مین ان دونون
کو اس خدمت کے عوض مین دونگا بس اُسی وقت خلعت حاضر کیے گئے سمندر نے حکم دیا کہ
سامان جشن مہیا کیا جائے جب ہم یہ خبر سنین گے کہ لشکر اسلام کا خاتمہ ہوا اُسی وقت سے بزم عشرت
برپا کرینگے یہ جو حکم دیا سامان جشن ہونے لگا یہان تو یہ فکرین ہو رہی ہین وہ دونون صندوقچہ
لیے ہوئے جاتے ہین وہان جب دونون لشکر میدان مین آچکے صف آرائی ہونے لگی ساتون
صفین جانبین کی آراستہ ہوچکین صاحبقران زیر علم اژدہا پیکر بمرتبہ صاحبقرانی ایستادہ ہوئے
لشکر اسلام سے ستون نے نکل کر آب پاشی کی تیرہ دن نے نکل کر جو پست و بلند زمین تھی اُس کو
ہموار کیا اور جو شجر کہ حائل نظر تھا اُسکو محو کیا لشکر کفار سے ایک ساحر نے نکل ابر سحر سے پانی برسایا
گرد و غبار کو بٹھایا ایک سنگدل نے بڑھ کر سحر جو کیا تو برق چمک کر گری اُسنے جو درخت حائل تھے
اُنکو قلم کیا اور جلا کر خاک کردیا جو پست و بلند زمین تھی ایک ہوا ایسی چلی وہ اُڑا لے گئی زمین برابر
ہوگئی جب یہ سب بندوبست ہوچکا تو لشکر اسلام سے نقیب نکلے انھون نے اس طور سے نقابت
کرنا شروع کی کہ اے مجاہدان اسلام و غازیان نیک نام و دلاوران شجاعت شعار و اے سرداران نامدار یہ
دن نام آوری کا ہی نام کروانے اباواجداد کے نام کو صفحہ ہستی پر روشن کرو کیونکہ یہ دنیا ناپائدار
ہی اس مین ٹھہرنا ایک دم کا دشوار ہی یہ مقام فانی ہی یہان ہر ایک کو درپیش سفر جاودانی ہی اگر ہزار برس
بھی زندہ رہے تو کیا رہے انجام اس زندگی کا فنا ہی جو دنیا پر آتا ہی اُسکو ایک دن فنا ہی اس پر کچھ
منحصر نہین ہی کہ جو جوان ہی وہ نہ مرے گا جب حکم خداوند آئیگا ضرور قضا کا گریبان گیر ہوگی خیال تو
کرو جو کہ شاہان ہفت اقلیم تھے جنکی خدمت مین ہزارون بندگان خدا دست بستہ حاضر رہتے
تھے جنکے حکم سے گردن ماری جاتی تھی لوگ جنکے روبرو جاتے ہوئے لرزتے تھے جنکی سکونت
کے لیے بڑے بڑے عالی شان محل تھے ہمہ وقت پریون کے مجمع مین رہتے تھے دن عید ہوتی
تھی شب شبرات تھی ہمہ وقت صحبت ناچ و رنگ جلسہ عیش و عشرت برپا رہتے تھے مگر ایک
پشہ نمرود مین وہ سب خاک ہوگیا جب موت نے آکر گریبان پکڑ لیا کچھ نہ تھا سب خاک تھا نہ
شاہی کچھ کام آئی نہ حکومت نہ مال و دولت نہ خادم و خدمتگار سب کو چھوڑ کر تن تنہا چلے مال دنیا

سے ساتھ بھی گیا تو سوائے دو گز کفن کے اور تھوڑی زمین کے اپنے مصرف مین اور کچھ نہ آیا وہان
سے خالی ہاتھ آئے تھے یہان سے بھی خالی ہاتھ گئے اے جوانون بعد مرنے کے گدا و شاہ برابر ہے یہ سب
سامان ظاہری ہے زیر زمین ایک مرتبہ ہے ہان اے بھائیون بس فرق اتنا ہے کہ اپنے اپنے اعمال مین اگر اعمال
نیک ہین تو راحت سے قبر مین سوتا ہے گا ورنہ جو مرضی اسلی ہوگی وہ سزا ملیگی خیال کرو کہ اُنکے
قبر تک کے نشان باقی نہین ہین کوئی دو پھول بھی نہین چڑھاتا ہے نہ کوئی سورہ الحمد قبر پر
جاکر پڑھتا ہے وہ لوگ تو فاتحہ کو اور دو پھولونکو محتاج ہین افسوس اس امر کا ہے کہ اُنکے لیے اُنکے
زمانہ حیات مین کیا کیا سامان تھے سونے کے لیے نرم و نازک پلنگ تھے کیسے نفیس فرش
اُس پر وہ لوگ آرام کرتے تھے ہزارون آدمی پہرہ دیتے تھے ایام گرما مین خس خانہ طیار ہوتے تھے
سرد کی خواہش ہوتی تھی ایام سرما مین دوسرے سامان کی ضرورت ہوتی تھی عطر مٹی کا بھی نہ ملتے تھے
دھوپ مین نکلنا ناگوار ہوتا تھا یا وہی لوگ زیر زمین بستر خاک پر پڑے ہوئے ہین وہ جسم نازک
خاک مین ملگیا ہے کہ استخوان تک نہین باقی رہے ہونگے اُنکو زمین کھا گئی مٹی مین اُنکے وہ جسم نازنین
مل گئے اے جوانمردان بجز سنگ و کنکر کے تکیہ تک نہین ممکن ہوتا ہے وہ لوگ جو کہ تاریکی مین گھبراتے
تھے روشنی شمع کافوری و مومی مین اپنی زندگی بسر کرتے تھے یا وہی لوگ تاریکی قبر مین مبتلا ہوئے
جنکے پاس ہمیشہ ہزارون نازنین و مہ جبین رہتین تھین کوئی وقت تنہائی کو گوارا نہین کرتے تھے
یا وہی اکیلے تنہا بے یار و مددگار و بے مونس و غم خوار کنج لحد مین پڑے ہوئے ہین کوئی پرسان حال
بھی نہین ہے کہ تم پر کیا گذری وہ ہین یا اُنکے اعمال ہین مگر جو نیکی کہ وہ دنیا مین کر گئے ہین اُسکے سبب
سے اُنکا نام اب تک صفحہ دنیا پر باقی ہے مثل نوشیروان و فریدون کے یا جس جس نے اس دنیا مین
ظلم و ستم کیا ہے وہ ساتھ بدی کے مشہور ہین مثل ضحاک ماران و نمرود وغیرہ کے بس اس امر سے یہ
ثابت ہوتا ہے کہ اس دنیا مین سوائے نام نیک کے کچھ نہین باقی رہتا ہے بس جہان تک ممکن ہو
دنیا مین نیکی کرے اور وہ کام کرے کہ جس کے سبب سے نام باقی رہے یہ دنیا سرا ہے اور جو اس مین
آیا ہے وہ بطور مہمان کے ہے اے جوان مردون آج کا دن نام کا ہے بس ایسی جوانمردی کرو تا کہ تمھارا نام
باقی رہے آج وہ کام کرنا چاہو کہ رستم و اسفندیار نے بھی نہ کیا ہو آج تلوار کرو کہ تا زمانہ قیامت آجکل
سے کہ یادگار رہے کیا اعتبار ہے زندگی کا خیال کرنے کا مقام ہے کہ جب مرسلان برحق و پیغمبران ما
سلف نہ رہے کہ جنکے لیے زمین و آسمان خلق ہوئے ہین اُنکو موت سے مفر نہ ملا تو ہماری کیا اصل
ہے بس انسان کو لازم ہے کہ وہ کام کرے کہ جو ساتھ نیک نامی کے مشہور ہو مقام افسوس ہے کہ
اس موت سے کسی کو مفر نہین ہے اے بھائیون خیال تو کرو کہ اگر ہم یہان قتل ہوتے تو ہمارے
عزیز و اقربا ہماری میت پر گریہ کرتے دوست ہم کو سر مدفن پہونچاتے آپسمین سب رویتے
افسوس کرتے وہ لوگ جو کہ عالم مسافرت مین مرے ہونگے اور اُنکے عزیز و اقربا اُنکی لاش پر نہ
ہونگے اُنکا کیا عالم ہوگا سوائے تنہائی اور مایوسی کے اُنکے پاس کیا ہوگا کوئی پرسہ دینے والا
بھی نہ ہوگا کسی نے ترس کھا کر دفن کر دیا ہوگا یا جو لوگ کہ صحرا مین مرے ہونگے اُنکو کفن
تک نہ ملا ہوگا اُنکے استخوان و گوشت کو جانوران صحرائی کھا گئے ہونگے وہ دو گز کفن اور قبر
کو بھی محتاج رہے ہم لوگ تو بڑے خوش نصیب ہین کہ ہمارے لیے سب سامان موجود ہے مگر
ہم یہ یقین نہین کر سکتے ہین کہ ہم یہان مرین اور کفن وغیرہ ہم کو ممکن ہو یہ کیا معلوم شاید ہمارے

بھی جسم نزاع وزغن کے طعمہ ہون بس ایسی حالت مین خیال کرنے کا مقام ہی کہ کیون نہ ہم وہ کام کرین کہ جو
ہمارے بقاے نام کا سبب ہو بس آج وہ ثابت قدمی دکھاؤ اور جرارت کام مین لاؤ کہ جس کے سبب
سے کفار کے جی چھوٹ جائین اور تمھاری تلوار کے مُنھ پر نہ ٹھہر سکین اُنکو کسی مقام پر گوشہ امن نہ ملے
سواے گوشہ کمان کے اور کوئی کوچہ مفر نہ ملے سواے کوچہ زخم کے اگر کفار کے ہاتھ سے قتل ہوکر
مرے تو مرتبہ شہادت ملا اور اگر ظفریاب ہوے تو غازی کہلائے ہر طور سے نیک نامی ہی آج کا
مرنا بہتر اُس مرنے سے ہی کہ جو پلنگ پر مرے آج کے مرتے مین تا ابد نام باقی رہے گا سب جری
اور شجاع کہین گے یہ دنیا بے ثبات ہی اسکا کیا اعتبار ہی اس مین جو آیا ہی وہ ایک دن جائیگا ضرور
جس نے مزا حیات کا چکھا ہی وہ تلخ کامی موت سے ضرور بہرہ مند ہوگا پس جہان تک ہو سکے
انسان وہ کام کرے کہ جو باعث بقاے نام ہو خود فنا ہوجاے مگر نام باقی رہے یقیدون نے یہ
تقریر کرکے اور چند کلمہ بے ثباتی دنیا مین بیان کئے اور یہ چند اشعار پڑھے اشعار کل چمن مین
ہر طرف تھا آشیان عندلیب + ہوکہ ڈھونڈھا پھر نہ پایا کچھ نشان عندلیب + باغبان بے رحم سے
رو رو کے یہ مین نے کہا + کچھ تہہ گل کا بتا اور دے گلشن عندلیب + سنتے ہی صحن چمن سے ڈھونڈھ
لیا دم کے بعد + خالیان سوکھی ہوئی اور استخوان عندلیب + دیکھا اونچے اونچے مکان تھے جنکے
بڑے + آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے + کل جہان پر شگوفہ و گل تھے + آج دیکھا تو خار بالکل
تھے + کل تھا جس جا پہ بلبلون کا ہجوم + آج اُس جا ہی آشیانہ بوم + تاج مین جسکے ٹکتے تھے گوہر +
ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسہ سر + عبرت حوصلہ جبین ذرہے + ہی مکان تو مگر مکین ذرہے + عطر
مٹی کا جو نہ ملتے تھے + نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے + گردش چرخ سے ہلاک ہوئے + استخوان
تک بھی اُنکے خاک ہوئے + دیکھا کوئی آغوش دلبر مین ہی مدہوش + کنار تہہ سے کوئی ہم آغوش +
کہین ہی ساز و برگ عیش صحبت + کہین ہی غسل میت کی کلفت + کہین کی بزم مین ہی شادمانی
مکان مین ہی کسی کے نوحہ خوانی + کسی جا تخت و کاخ خوشنما ہی + کہین تابوت اور ماتم سرا ہی
کوئی کرتا ہی ہاتھون کو حنا بند + حنوط مردہ مین ہی کوئی پابند + کسی کے واسطے دفن و کفن ہی
کوئی تن طعمہ زاغ وزغن ہی + کسی کے عطر اعضا مین ملا ہی + کسی کا جسم مٹی مین ملا ہی + کسی کو
سند تخت سے ہی کام + کسی کو سنگ ریزہ پر ہی آرام + کوئی ہی زندگی سے کبھی خرسند + کوئی ہی
اجل کا آرزو مند + رہا آسودہ دل کون اس مکان مین + ملا آرام کسکو اس جہان مین + کہان
ہین نیلم و قیصر روم + گئے عیش و طرب سے ہوکے محروم + کیکاؤس نے بھی پایا آرام + گئے
اسفندیار و زال و بہرام + ارم کے باغ کی حسرت مین فرہاد + ہوا کس طرح سے آخر کو برباد
بڑی رستم کی تھی زور آزمائی + اجل سے کچھ نہ طاقت کام آئی + ہوا افراسیاب ایسا دلاور +
اجل کی تیغ سے اکدم مین بے سر + یہ شعر پڑھکر انھون نے صدا دی کہ اے جوانان یکو شید
تا جامہ رنان دپوشید یہ دنیا مقام فانی ہی اس مین کسی کو آرام نہین ملتا ہی جیساکہ آپ نے
مضمون اشعار سنا ہی ہر ایک جہان فانی سے ناامید گیا ہی کسی کو اس دنیا مین راحت نہ ملی
بس یہ امر بہتر ہی کہ وہ کام انسان کرے کہ جو باعث نام و غیرت کا ہو اور جو سبب آبرو
کا ہو اپنے باپ دادا کا نام روشن کرو کیونکہ تم شیرون کے شیر ہو تمھین دلاورون کے فرزند ہو
جو کہ ہمیشہ میدان جنگ مین سرخرو رہے اور اپنے نام کو روشن کرتے رہے ہمیشہ دم شمشیر پر رکھے

رکھے دیتے تھے اور میدان اُنکے ہاتھ رہا جب انھون نے انتقال کیا تو وہ میدان مین مرے جب وقت پڑا تو
انھون نے اپنا سینہ سپر کیا ہمیشہ تلوارون مین کھیلے میدان رزم کو جلسہ بزم خیال کرتے تھے روز مصاف کو
روز عید خیال کرتے تھے تم اُن دلاورون کے شہر ہو جو کہ شیر غران کو ایک شست سے پست کرتے تھے
پس اپنے نام کو روشن کرو اور اپنے باپ کے نام کو اس دنیا کو فانی خیال کرو اس زندگی کو حباب پر
سراب تصور کرو اس دنیا مین کچھ نہین ہی یہ مقام نیک نامی ہی یہان سوائے نیک نامی کے کچھ نہین باقی
رہتا ہی جو جسکو کرنا ہو نیکی کرے تاکہ وہ باقی رہے کیونکہ سوائے پروردگار عالم کے سب کو فنا ہی اُسکے
ذات کو بقا ہی وہی باقی رہے گا کیونکہ اُسنے فرمایا ہی کہ کل من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام
پس جب کہ یہ امر ثابت ہی تو انسان کو لازم ہی کہ نیکی کرے تاکہ بقاے نام ہو پس اب اپنی شجاعت
دکھاؤ اور کفار سے مقابلہ کرو تاکہ باعث عزت ہو اور غازی کہلاؤ یون جو نقیبون نے نقابت کی اُدھر
لشکر کفار کے نقیبون نے کڑکا کہا یہ عالم ہوا کہ دونون لشکرون پر ایک سناٹا سا چھا گیا مثل صف
مژگان کے سب عالم سکوت مین مانند تصویر کے کھڑے رہگئے سب کو سکتہ ہو گیا بڑے عرصہ تک سب
خاموش کھڑے رہے عالم سکوت مین مگر یہ عالم تھا کہ سب کے چہرے جوش شجاعت سے لالہ رنگ تھے تھوڑے
عرصہ تک عالم خاموشی رہا بعد اُسکے سب کو جوش شجاعت نے خبردار کیا ہوشیار ہوئے اب جو ہوش
آیا جوش شجاعت مین جھومنے لگے قبضہ شمشیر چومنے لگے یہ قصد ہوا کہ کفار پر جا پڑین ایسا حملہ کرین
کہ قدم کفار کے اُکھڑ جائین یا اپنی جانین دین سب کے روبرو تصویر موت مرگ پھرنے لگی سب کو مشتاق
عروس مرگ ہوا سب نے اپنے مرکبون کو جوش شجاعت پر لہرانے کا قصد کیا مگر پاس صاحبقران
سے خاموش ہو رہے چہرہ جوش شجاعت سے لالہ رنگ حیف شجاعت نے اپنا رنگ ظاہر کیا تھا
شراب جرات و دلاوری سے مدہوش تھے مثل بادہ کشون کے جھوم رہے تھے یہ عالم تھا کہ کسی کو
سوائے خیال جنگ کے دوسرا خیال نہ تھا سلئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ تلوار چل رہی ہی خاک
و خون مین لوٹ رہے ہین بسمل تڑپ رہے ہین تصویر سحر کہ جنگ پیش نگاہ ہی یہ جو عالم ہوا نقیب
نقابت کرکے لشکر مین چلے آئے اہل اسلام یہ چاہتے ہین کہ کوئی میدان مین آئے اُس سے مقابلہ
کرین ابھی لشکر کفار سے کوئی نہین نکلا ہی تھوڑے عرصہ تک تو یہی عالم رہا بعد اُسکے ملکہ زعفران نے
اپنے تخت سحر کو اپنی صف سے نکالا اور قریب تخت گرداب شاہ وحباب شاہ ذخیرہ کے آئی
اور کہا کہ مجکو اجازت میدان دیجیے تاکہ مین جاکر اہل اسلام سے مقابلہ کرون ان سب کو اپنے
جوہر شجاعت دکھاؤن مجکو بھی دیکھنا ہی کہ ان مین کون میرا مقابلہ کرتا ہی ساحر و غیر ساحر مین سے
مین ساحرونکی کوئی اصل نہین جانتی ہون سب میرے روبرو طفل مکتب ہین ایک جنبش
لب مین سب کو خاک سیاہ کردونگی ہان کسی کے پاس اسم اعظم ہی تو مجکو صاحبقران سے ہی کیونکہ وہ صاحب
اسم اعظم ہین مگر مین نے اُسکا بھی تدارک کر لیا ہی اسم اعظم بھی میرا کچھ نہ کر سکے گا گرداب شاہ
نے کہا کہ ملکہ تم کیون جاؤ پیکار کو زحمت اُٹھاؤ بادشاہ نے تو تحریر فرمایا ہی کہ تم حرف صف
آرا ہو مین ایک ایسی چیز روانہ کرونگا کہ جسکے سبب سے ایک دم مین اہل اسلام کا خاتمہ ہو گا
پس ہم اُنکے فرمانے کے موجب میدان مین آئے ہین اور اُس چیز کے منتظر ہین ہم کیون اپنے
کو زحمت مین ڈالین اور کیون دردسر مول لین ملکہ زعفران نے جواب دیا کہ تم اُس بھروسے پر
آئے ہوئے ہو مین اپنے سحر کے بھروسے پر آئی ہون ضرور مقابلہ کرونگی یہ ننگ نہ گوارا کرونگی کہ

لشکر تھا اور کئی بادشاہ تھے اور سب حریص مشتاق تھے مگر ایک کے بنائے کچھ نہ بن سکا جب ہم نے کمک کی تو لشکر اسلام نے شکست کھائی بس ہمین میدان مین جاکر جب تک خدا پرستون کو غارت کر لونگی اُس وقت تک نہ واپس آؤنگی یا اپنی جان دونگی تم لوگ جو یہان آئے تھے برائے مقابلہ آئے تھے نہ کہ اس لیے کہ تماشہ دیکھین اور بیکار یہان پڑے رہین اس مین بڑی بدنامی ہی سب کی زبان پر یہ امر جاری ہوگا کہ یہ لوگ کیسے ساحر تھے اور کیسا دعوی کر کے گئے کہ دو ماہ تک پڑے رہے ایک مقابلہ نہ کیا ایک معرکہ جو پڑا اُس مین جو ایک سردار عالی قتل ہوا دوسرے دن بادشاہ سے کمک طلب کی بادشاہ نے اپنے پاس سے کارنامہ کی چیرہ دستی کی کہ جسکے سبب سے ظفر حاصل ہوئی پس انکے حالات سحر و ساحری ہم پر کھل گئے پس میرے نزدیک اس بدنامی سے کیا فائدہ گرداب شاہ نے جواب دیا کہ خیر آپ کو اختیار ہی مین نے جو امر کہ میرے نزدیک مناسب تھا وہ کہدیا ملکہ زعفران نے جواب دیا کہ اے گرداب شاہ ابھی بادشاہ کے پاس سے کوئی آیا بھی نہین ہی پس جب تک کوئی آئے مین جاکر مقابلہ کرون یہ سنکے گرداب شاہ نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی بس ملکہ زعفران نے یہ سنکے اپنے تخت کو چاہا تھا کہ لشکر سے دھکا لے کہ یکایک سمندر کی طرف سے ایک ابر نمودار ہوا اُس ابر سے شعلے آگ کے نکل رہے تھے برق کی چمک رعد کی گرج تھی یہ جو امر نظر آیا گرداب نے ملکہ زعفران سے کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ دیکھو کہ یہ ابر کیسا ہی کہان سے آیا ہی کوئی ساحر آتا ہی ملکہ تخت روک کر کھڑی ہوگئی اُس ابر کی طرف دیکھنے لگی صدائے رعد سے دونون لشکر اُس ابر کی طرف متوجہ ہوئے دیکھا کہ وہ ابر قریب لشکر کفار کے آکر شق ہوا اُس ابر سے ایک تخت پیدا ہوا دونون لشکر کے لوگ دیکھ رہے ہین کہ وہ تخت یا تو بلند تھا یا اب طرف پستی کے مائل ہوا دونون لشکرون نے مع بادشاہ و صاحبقران و خواجہ کے دیکھا کہ اُس تخت پر دو ساحر سیاہ رنگ مہیب صورت شیطان سیرت بیٹھے ہوئے ہین گلون مین اُنکے کالے کوڑیالے پڑے ہوئے ہین پیشانی پر شقے دیے ہوئے ہین بھولیان شاہ پر پڑی ہوئی ہین سامنے تخت پر ایک صندوقچہ رکھا ہوا ہی چلے آتے ہین یہ دیکھکر اہل اسلام کو تو زندگی سے ناامیدی ہوئی کیونکہ خواجہ کی زبانی سن چکے تھے کہ سمندر کے پاس ایک صندوقچہ ہی کہ جس مین برق سحر ہی وہ ایسی برق ہی کہ جس پر اسم اعظم بھی نہین اثر کر سکتا ہی بس اُن ساحرون کو جو دیکھا اور صندوقچہ کو یقین ہوگیا کہ یہ وہی صندوقچہ ہی یہ بھی معلوم ہو چکا تھا کہ کل سمندر اُسکو روانہ کریگا بس یقین ہوگیا کہ وہی صندوقچہ یہ ساحر لیکر آئے ہین خصوصاً صاحبقران و بادشاہ و خواجہ و دیگر سرداران کو تو بالکل مرگ کا یقین ہوگیا غرا لان کا تو چہرہ متغیر ہوگیا اور ساحرون کے چہرہ کا رنگ اڑ گیا آفاق نشتر ہوا آئینہ اندام حیران ہوئی جو کہ ساحر تھے اُنکو زیادہ ہراس تھا جب لشکر اسلام کا یہ حال ہوا مگر کیا ہو سکتا ہی کوئی صورت مفر کی نہین ہی اب ہر طرف یہ چرچا ہی کہ سہراب خوب اپنی جان بچا کر چلا گیا اُسنے اپنی جان عزیز کی اُسکو تو معلوم ہو چکا تھا سچ ہی کوئی بُرے وقت مین کسی کا ساتھ نہین دیتا ہی لشکر مین تو یہ چرچا ہو رہا ہی سب کو زندگی سے مایوسی ہی مگر نظر بخدا کئے ہوئے میدان مین صف آرا ہین صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ اے خواجہ سہراب اپنی جان بچا کر فقرہ کر کے نکل گیا اُسکو خوف ہوا ایسا ڈر غالب ہوا کہ چلا گیا مین یہ کہتا ہون کہ اس فقرے سے کیا حاصل تھا جب کہ مین نے یہ حکم دیا تھا کہ جس کا جی چاہے چلا جائے تو پھر کیا ضرورت تھی کہ یہ

فقرہ کیا اگر وہ صاف صاف کہتا تو کوئی اُسکو روکتا نہین خواجہ نے جواب دیا کہ اُسنے یہ خیال کیا کہ
اگر صاحبقران صاف کہکر جاتا ہون تو لوگ بدنام کرینگے کہ سہراب جان کے خوف سے فرار کر گیا سا
نہ دے سکا اس سے یہ بہتر ہی کہ اس طور سے چلا جاؤن اور صاحبقران کوئی بُرے وقت مین کسی کا
ساتھ نہین دیتا ہی وہ اور لوگ ہوتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ خیر جو ہونا تھا وہ ہوا اور جو
ہوگا وہ ہم پر گذرے گا خوب ہوا کہ وہ چلا گیا اگر وہ رہتا تو اورون کو بھی اپنے ساتھ حالت
انتشار مین ڈالتا ایسے کا لشکر سے نکل جانا اچھا ہی یہان تو خواجہ و صاحبقران مین یہ تقریر
ہو رہی تھی لشکر مین سب مایوس تھے کہ وہ تخت قریب تخت گرداب شاہ وغیرہ کے آ لشکر
کفار مین محافظ احتیاط نے گرداب شاہ وغیرہ کو سلام کیا اور کہا کہ ہم کو بادشاہ نے روا
فرمایا ہی اور یہ صندوقچہ دیا ہی کہ تم اسکو لے جاکر گرداب شاہ سے اجازت لے کر میدان مین
جاؤ اور صاحبقران کو برائے مقابلہ طلب کرکے اُنسے مقابلہ کرو اس میرے سحر سے اُنکو قتل
کرو اس پر اسم اعظم وغیرہ کچھ اثر نہ کرے گا لہذا ہم آئے ہین ہم کو اجازت ملے تاکہ اہل اسلام
سے مقابلہ کرین اُنکا خاتمہ کرکے خدمت مین بادشاہ کے جائین جب یہ ساحر نمودار ہوئے تھے
انکو دیکھکر لشکر کفار بھی حیران ہوا تھا گرداب شاہ وغیرہ بھی جب یہ لشکر مین آئے اور حال
بیان کیا تو معلوم ہوا گرداب شاہ نے کہا کہ وہ جو لشکر صف آرا ہی اہل اسلام کا ہی اور یہ جو
جوان زیر علم کھڑا ہی یہی صاحبقران ہی برابر اُسکے خواجہ تالسک ہین اور قلب لشکر مین جو چتر
دیکھ رہے ہو اُسکے سایہ مین بادشاہ اسلام ہین اور یہ سب لشکر اُنکے عزیز دن اور سردار دنکا ہی
اور وہ بائین طرف لشکر اسلام کے لشکر ساحران ہی اُنکا افسر و مالک مریخ آفتاب علم ہی اور آفاق
اس لشکر ساحران مین دو لشکر ہین ایک اس اقلیم کے ساحر ہین ایک طلسم نیرنگ زہ دیگر طلسم
کے جو اس اقلیم کے ساحر ہین اُنکا اکسیر آفاق شاہ ہی جو اور طلسم کے ساحر ہین اُنکا افسر
مریخ ہی بس لشکر اسلام مین تامی و نام آور ساحر کوئی پچاس ہونگے جن مین دس ساحر بڑے
نامی ہین مثل مریخ و آفاق و زوجہ آفاق و کوکبہ دغزالان کے سہراب کا آج اس لشکر مین
نشان نہین ہی ہرکارون سے معلوم ہوا ہی کہ سہراب رات سے غائب ہی ورنہ وہ بھی ساحر
زبردست تھا مین نے آپ کو سب حال سے خبردار کر دیا محافظ نے جواب دیا کہ ہم سب سے
واقف ہین کوئی خبردار کرنے کی ضرورت نہین ہی بس ہم کو اجازت دیجیے یہ سنکے گرداب نے
ملکہ زعفران سے کہا کہ ای ملکہ اب تم میدان مین نہ جاؤ انکو جانے دو کیونکہ یہ تو آگئے ہین راوی
کہتا ہی کہ ملکہ زعفران گرداب سے اجازت لے کر اور نصف لشکر کو لیکر چلی تھی کہ یہ ابر نمودار
ہوا تھا اُسی مقام پر ٹھہر گئی تھی جب اُس ابر سے وہ تخت ظاہر ہوا تھا اُس پر ساحر تھے اور وہ
ساحر قریب گرداب آئے تھے تو یہ بھی واپس آئی تھی کھڑی ہوئی اُنکی گفتگو سن رہی تھی جب
گرداب نے یہ کہا تو زعفران بنفشہ لوش نے جواب دیا کہ مین قصد کر چلی ہون آج مین
مقابلہ کرونگی آج کا دن میرا ہی کل انکو اختیار ہی گرداب نے کہا کہ کیا ضرورت ہی کہین ایسا
نہ ہو کہ سمندر شاہ ناخوش ہون کہ ہمنے اپنا سحر دانہ کیا یہ لوگ ایسے صاحب اختیار ہوئے
کہ ہمارے حکم کو ٹالا اور خود مقابلہ کیا اجتک خاموش رہے مقابلہ نہ کیا جب ہمنے تدبیر کرکے
ساحر بھیجے تو خود بھی جرارت ہوئی پہلے جرارت نہ ہوئی تو کیا ہوگا اُنکا غضب غضب خداوندی

ملکہ نے جواب دیا کہ تم خوف کرو جب وہ ہم سے ناخوش ہونگے اور سوال کرینگے ہم جواب دے لینگی اتنا عرصہ جو مقابلہ کو ہوا اور اب تک کوئی مقابلہ نہ ہوا یہ بھی آپ کی ذات سے ہین تو ہر وقت ہر روز یہی کہا کرتی تھی کہ طبل جنگ بجواؤ آپ اس مین ایک نہ ایک ایسی وجہ نکالتے تھے کہ مین خاموش ہو جاتی تھی یا کوئی حکم نامہ بادشاہ کا آجاتا تھا جو کہ باعث دیر کا ہوتا تھا ورنہ اب تک مین خاتمہ کر چکی ہوتی یہ جو ملکہ نے کہا گرداب نے سر جھکا کر جواب دیا کہ اچھا میرے ہی سبب سے تاخیر ہوئی خیر اب آپ جائین اور یہ فرستادہ شاہ جائین چاہے آپ مقابلہ کو جائین چاہے یہ مگر مین اتنا ضرور جانتا ہون کہ آپ کے جانے سے کچھ نہ ہوگا سوائے ذلت اور خواری کے دوسرے آپ بھی مثل ملکہ ماہ منیر کے کسی نہ کسی کے ہاتھ سے قتل ہونگی یہ کلمہ زعفران کو بہت ناگوار ہوا اور کہا کہ اب تو مین ضرور جاؤنگی چاہے بادشاہ خفا ہون کچھ پروا نہین ہے مین مثل تمھارے ڈرپوک اور اہل اسلام سے خائف نہین ہون کہ خوف کرون نہ نامرد ہون بلکہ مجکو اس امر کی حیرت ہے کہ تم کیسے مرد ہو کہ لڑنے سے ڈرتے ہو اگر ایسا تھا تو دوپٹہ سر پر اوڑھ کر گھر مین بیٹھے ہوتے تلوار و سپر کیون لگائی یہ مردونکا شیوہ نہین ہے عورتونکا طریقہ ہے تم سے تو عورتین بہتر ہین اب مین جاکر اپنے جوہر تم کو دکھاتی ہون کہ یون مقابلہ کرتے ہین دیکھو کتنے اہل اسلام قتل کرتی ہون دیکھون کون میرا مقابلہ کرتا ہے یہ کہکر گرداب سے محافظ و احتیاط نے کہا کہ آپ لوگ آج صبر کرین اور میرے مقابلہ کا تماشہ ملاحظہ فرمائین آج مین مقابلہ کرون اپنے دل کی حسرت نکال لون زعفران کوہ کے ساحرونکا بھی سحر دیکھے کہ کیسا ہوتا ہے کل آپ کو اختیار ہے انھون نے جواب دیا کہ ہم بادشاہ کے حکم سے آئے ہین اگر اسکے خلاف کرینگے تو وہ ناراض ہونگے ملکہ نے جواب دیا کہ جب وہ آپ سے دریافت کرین کہ تم نے کیون نہ مقابلہ کیا تو یہ کہدیجیے گا کہ ملکہ زعفران نے ہم کو منع کیا اور خود مقابلہ کو گئین وہ کچھ نہ فرمائین گے میرا نام سُنکے کیونکہ وہ میری بڑی خاطر کرتے ہین اور جو مین کہتی ہون وہ قبول کر لیتے ہین آج تک انھون نے میرے کہنے کو نہین ٹالا اگر آپ کو ایسا ہی خوف ہے تو مین میدان سے واپس آکر ایک عرضی اپنی طرف سے تحریر کرکے روانہ کرونگی وہ بالکل ناخوش نہ ہونگے یہ جو زعفران نے کہا محافظ و احتیاط نے خیال کیا کہ ہمارا کیا نقصان ہے اسی کے کہنے پر عمل کرو اگر بادشاہ ناراض ہونگے تو انھی ہونگے ہم کہدینگے کہ یہ میدان مین مقابلہ کر رہی تھین ہم نے کہا کہ تم چلی آؤ انھون نے نہ سنا ہم لاچار ہوگئے یہ سبب تھا ہمارے مقابلہ نہ کرنے کا بلکہ ہم بعد واپسی میدان کے اسی مضمون کی عرضی تحریر کرکے روانہ کرینگے یہ اپنے دل مین خیال کرکے دونون نے باہم مشورہ کیا اسی رائے کو قرار دیا ادھر گرداب نے بھی اشارہ دیا کہ اسکے بھی دل کا حوصلہ نکل جانے دو دیر کو کوئی یہ مشورہ کرکے زعفران سے کہا کہ اچھا آپ سمجھ لین کہ ہم پر بادشاہ کی خفگی نہ ہو نہ وہ ناراض ہون ملکہ نے جواب دیا کہ تم اس امر سے اطمینان رکھو تم سے بالکل ناخوش نہ ہونگے آج تم لوگ میرے سحر کا تماشہ دیکھ لو جب مجھ سے کچھ نہ ہوگا اسوقت تم کو اپنے فعل کا اختیار ہے مین ہی ان سب کے لیے کافی ہون محافظ وغیرہ نے کہا کہ جاؤ یہ صرف تمھاری خاطر ہے کہ ہم بادشاہ کی حکم عدولی کرتے ہین اگر اس مقام پر کوئی اور ہوتا ہم اسکا کہنا کبھی نہ مانتے ملکہ نے جواب دیا کہ بادشاہ کو انکا تباہ ہونا منظور ہے وہی تو ہوتا ہے پھر کیا ضرورت ہے کہ آپ لوگ زحمت کرین جو انکا منشا ہے وہ ہوا جاتا ہے یہ کہکر اپنے تخت سحر کو طرف لشکر اسلام کے سحر سے روانہ کیا یہان لشکر اسلام مین سب مایوس کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے کہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہے کوئی دم مین یہ جو ساحر آئے ہین میدان مین آتے ہین اور مقابلہ کو ہم سے کسی

کسی کو طلب کرتے ہین پس جو گیا وہ قتل ہوا یہ لوگ یہ خیال کر رہے تھے کہ دیکھا سب اہل اسلام نے کہ وہ جو ساحر آئے تھے وہ تو مقابلہ کو نہین آتے ہین بلکہ زعفران اپنا تخت بڑھا کر برابر مقابلہ آتی ہی سب کو اطمینان ہوا اور خیال کیا کہ ابھی زندگی باقی ہی جو یہ آتی ہی صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ وہ مرتد تو اپنے مقام پر ہین اور صندوقچہ بھی انکے پاس ہی یہ تو کوئی عورت مقابلہ کو آتی ہی خواجہ نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ پہلے یہ مقابلہ کریگی اسکے بعد وہ مقابلہ کرینگے شاید یہ امر قرار پایا ہو کہ ہم اہل اسلام کے مقابلہ کرنے کا طریقہ دیکھ لین خواجہ صاحبقران سے یہ عرض کر رہے تھے کہ ہرکارے جو لشکر کفار مین تھے جب یہ ساحر آئے تھے تو برابر خبر ہرکارے لائے تھے کہ دریافت کرین کہ کہان سے یہ آئے ہین اور یہ صندوقچہ کیسا ہی بس انھون نے سب تقریر سُنی جو کہ ان ساحرون نے گرداب سے کی تھی اور جو گرداب اور زعفران سے ہوئی تھی اور جو اُن ساحرون اور ملکہ سے ہوئی تھی جب ملکہ طرف میدان کے مقابلہ کے لیے چلی یہ خوشی خوشی خبر لے کر خدمت مین بادشاہ کے حاضر ہوئے اور چند خدمت مین صاحبقران کے انھون نے بادشاہ کو سلام کر کے کل حال عرض کیا اور عرض کیا کہ یہ لکاتہ بڑی ہماہمی سے آتی ہی کہ مین جاکر تمام لشکر کا خاتمہ کرتی ہون یہ لوگ میرا کیا مقابلہ کر سکتے ہین انکی تو مرضی نہ تھی وہ آتے تھے مگر اسنے اُنکو روکا خود آتی ہی یہی خبر اُن ہرکارون نے صاحبقران سے بیان کی خواجہ نے جواب دیا کہ اُسکی گھمنڈ لاتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ ابھی ہم سب کی زندگی باقی ہی یہ جو لکاتہ آتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ بہت مغرور ہی اور بڑی ساحرہ ہی اپنے مدبر کسی کی حقیقت نہین جانتی ضرور یہ کسی نہ کسی اہل اسلام کا شکار ہوگی یہ آپ سے نہین آتی ہی بلکہ اسکی موت اسے لاتی ہی صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ خدا مالک ہی جو اُسکی مرضی ہوگی اور جو ہمارے حق مین بہتر ہوگا وہ کریگا کوئی مقام خوف و انتشار نہین ہی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی یہ خبر تمام لشکر مین پھیل گئی کہ آج وہ ساحر جو کہ سمندریہ سے صندوقچہ سحر لے کر آئے ہین مقابلہ نہ کرینگے بلکہ ملکہ زعفران بنفشہ پوش مقابلہ کریگی وہ جو مایوسی سب کو زندگی سے تھی ہر طرف ہوئی سب نے اپنی زبان پر کلمہ شکر جاری کیا اور یون عرض کیا کہ تو بڑا رحم ہی تیری ذات پر جو تکیہ کرے اور تجھ سے التجا کرے تو ضرور اسکی سنتا ہی تو اپنے بندون کا ہر امر مین حامی و مددگار ہی تو بڑا غفار ہی ہر مشکل کو آسان کرتا ہی خوب تو نے ذریعہ ہمارے نجات کا پیدا کیا ضرور کوئی نہ کوئی ایسا سبب ظاہر ہوگا کہ یہ ساحر قتل ہونگے اور ہم سب محفوظ رہین گے لشکر مین یہ چرچا ہو رہا ہی ہر ایک خدا کا شکر کر رہا ہی جو ساحر ہین وہ خیال کر رہے ہین کہ ہم جاکر اس سے مقابلہ کرینگے بھلا یہ کیا کر سکتی ہی بڑے غرور و تکبر سے آتی ہی اسنے تو مبارز طلب کرے ہم جاکر پہلے مقابلہ کرینگے ہر ایک یہ خیال کر رہا ہی اُدھر خواجہ دیگر عیار یہ خیال کر رہے ہین کہ اگر یہ دونون ساحر رہ گئے اور آج انھون نے مقابلہ نہ کیا تو ہم رات کو عیاری کر کے صندوقچہ انکے قبضہ سے نکال لین گے یہ جانتے کہان ہین ہم اس امر سے مجبور تھے کہ ہم کو معلوم نہ تھا کہ یہ صندوقچہ کہان ہی ورنہ ہم سمندریہ مین جاکر محل سے سمندر شاہ کے لے آتے یا ہم کو یہ معلوم ہوتا کہ وہ صندوقچہ لے کر آتے ہین تو ہم راہ مین عیاری کرتے اس سے ناچار تھے اور اب بھی ناچار ہین کہ ہم بالکل بے خبر تھے اور یہ آئے بھی تو میدان جنگ مین آئے یہان کوئی امر نہین ہو سکتا ہی نہ کوئی عیاری ہو سکتی ہی ہان اگر آج یہ رہ گئے تو کل یہ صندوقچہ ہمارے پاس ہوگا ایسے ایسے خیال عیار کر رہے ہین اور خواجہ بھی یہان تو یہ ہر ایک اپنے دل مین فکر و خیال کر رہا ہی لشکری شکر کر رہے ہین وہ مایوسی انتشار برطرف ہو گیا ہی کہ ملکہ زعفران اپنا تخت سحر اڑا کر میدان مین آئی

آتے تھے اُسنے سحر کیا کہ ایک ابر طیار ہوا اُس سے بارش برق ہونے لگی آگ برسنے لگی عقرب و مار کی بارش
ہوئی سنگ ریزے برسے پھر اُسنے سحر کیا کہ دو جانور پیدا ہوئے وہ باہم لڑتے ہوئے ایک طرف کو چلے
گئے کئی شعبدے سحر کے اُسنے دکھلائے دونون لشکر بہ نگاہ غور دیکھا کیے جب وہ اپنا سرا دکھا چکی تو
اُسنے اپنا تخت روک کر بہ نگاہ قہر اہل اسلام کی طرف دیکھا بڑے عرصہ تک دیکھا کی کوئی دن پہر بھر آیا تھا
کہ جب یہ میدان مین آئی تھی ابھی اچھی طرح سے آفتاب بلند نہین ہوا ہی جا بجا سایہ ہی جہان تہان دھوپ
ہین لشکر کھڑا ہی سب اپنے پیرون کے سایہ مین ہین بلکہ لشکر اسلام کے ساحرون نے سحر کرکے ایک ابر
اپنے لشکر پر قائم کیا ہی کہ جسکے سبب سے اُن پر دھوپ نہین پڑتی ہی شاید کسی کو دھوپ سے تکلیف
نہین ہی یہان یہ تو سرا پا میدان کا دکھا رہی تھی ادھر گرداب نے حافظ احتیاط سے کہا کہ اس دست
زعفران نے بالکل جہالت کی تم دیکھ لینا کہ جو کچھ بھی ہو سکے سوائے ذلت کے اُنھون نے جواب دیا کہ
اُسنے اصرار کیا ہم مجبور ہو گئے دوسرے آپ نے بھی اشارہ کیا ورنہ کیا مجال تھی ہے وہ جا سکتی اب ہم کو
خوف ہی بادشاہ کی ناراضی کا کہ وہ ناراض نہ ہون کہ تم نے ہماری عدول حکمی کی ہمارے حکم کے خلاف
کیا گرداب نے کہا کہ اسمین تمھارا کیا قصور ہی تم اتنا کہدینا کہ جب ہم وہان پہونچے تھے تو وہ مقابلہ
کر رہی تھی ہم نے ہزار مرتبہ کہا کہ تم چلی آؤ ہم مقابلہ کرینگے اُسنے نہ سُنا ہم مجبور ہو گئے کیونکہ وہ بھی ایک
ملک کی حاکم تھی دوسرے ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید آپ ناخوش نہ ہون بدین سبب ہم نے زیادہ کوشش
نہ کی خیال کر لیا کہ کل مقابلہ کرلین گے یا بعد اُنکے اُنکی بھی حسرت نکل جائے اُنھون نے جواب دیا کہ ہان یہی تو
عرض کرینگے اسی صورت سے تو جان بچتی نظر آتی ہی ورنہ عتاب نازل ہوگا یہ سُنکے گرداب نے کہا کہ اچھا مقابلہ
کا تماشہ دیکھو بس جب وہ وقت آئیگا جو امر تم کو اپنے حق مین بہتر معلوم ہو وہ کرنا یہ کہکے وہ دونون طرف
میدان جنگ کے دیکھنے لگے دیکھا کہ زعفران تخت کو روکے ہوئے طرف لشکر اسلام کے دیکھ رہی ہی یہ دیکھ رہے
تھے کہ زعفران نے ایک مرتبہ صدا دی کہ اے خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے
مگر پہلے ساحر آئین غیر ساحر سے مین ابھی مقابلہ نہ کرونگی جب ساحرون کو قتل کر لونگی اُسکے بعد غیر ساحرون سے
لڑونگی یہ جو صدا زعفران نے دی پہلے آفاق نے ملکہ نجرالان نے اپنے طاؤس سحر کو بڑھایا اور خدمت بادشاہ
مین آکر عرض کیا کہ مجکو اجازت مرحمت ہو کیونکہ یہ فاحشہ بہت مغرور ہی اپنے سحر پر اسکو بڑا ناز ہی مین جاکر اسکا
غرور نکالدون بادشاہ نے نجرالان کو دیکھا فرمایا کہ جاؤ سپرد خدا کیا وہ اجازت پاکر اور سلام رخصت کرکے اپنے طاؤس
کو اڑا کر خدمت مین صاحبقران کے آئی صاحبقران سے اجازت لیکر میدان کا رخ کیا زعفران دیکھ رہی ہی کہ ایک
لڑکی برس پندرہ کی سیر نے مقابلہ کو آئی ہی مگر اسی اقلیم کے ساحرونمین سے ہی یہ خیال کر رہی ہی کہ اس لڑکی کو
تو مین نے کہین دیکھا ہی نام سے یہ واقف تھی مگر اس سے نہین واقف تھی کہ یہ آفتاب جادو کی لڑکی ہی نام سے
بھی یہان آکر واقف ہوئی تھی نہ پہچاننے کا یہ سبب تھا کہ اسنے نجرالان کو حالت شیر خواری مین دیکھا تھا جب
سے پھر نہین اتفاق ہوا کہ دیکھتی اس سبب سے ناواقف تھی یہ تو خیال کر رہی تھی کہ یہ کون ہی کہ نجرالان اپنے طاؤس
کو اڑا کر اُسکے مقابل ہوئی طاؤس کو روک کر کھڑی ہوئی اُسنے اُسکی طرف دیکھکر اور غیوری پر بل دیکر کہا کہ ادھیری
کیا کوئی ساحر زبردستان ساحرونمین نہ تھا کہ تو میرے مقابلہ کو آئی ارے کوکبہ کیون نہ آئی آئینہ اندام کیون نہ
نکلی سیان آفاق کو اپنے سحر پر بڑا ناز ہی اور وہ سحر و ساحری مین طاق ہین وہ کیون نہ میرے مقابلہ کو آئے ان بیچے
سوا میان مریخ جو کہ بڑے ساحر زبردست ہین بلکہ ایک طلسم نیرنگ کے شاہزادے ہین وہ کیون نہ نکلے انھون نے
اپنا علم سحر و ساحری بلند کیا ہی مثل آفتاب کے مشہور ہوئے ہین اپنے نور جمال سے اور سحر سے ایک عالم کو تسخیر کر

رکھا ہو وہ بھی نہ آئے میرے مقابلہ کو تجھ ایسے طفل مکتب مین نے بہت سے طیار کئے ہین تو میرا کیا مقابلہ کرے گی
ثابت ہو گیا کہ سب مجکو دیکھکر ڈر گئے اور خیال کیا کہ ہم اس سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین کیونکہ یہ بڑی ساحرہ
زبردست ہی خیر اس سے کیا ہوتا ہی کیا مین اُنکو نہ قتل کر دونگی کیا وہ میرے ہاتھ سے زندہ رہین گے اُن سبکی
قضا میرے ہاتھ سے ہی آج مین اسی قصد سے آئی ہون کہ اِن سب کو قتل کرون بیکار خوف کرتے ہین اگر ان
سب کو اپنی جان عزیز ہی اور تجکو بھی تو میری خدمت مین رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہون مین اُنکا قصور
بادشاہ سے بحل کرا دونگی نیز تیرا بھی اور یہ ترک بندے سب کرین رفاقت اس مردخدا کی ترک کرین یہی صورت
زندگی کی ہی ورنہ سب میرے ہاتھ سے آج قتل ہونگے ایک کو امان نہ ملے گی ابھی تک مجکو غصہ نہین آیا ہی اگر
مجکو غصہ آگیا تو پھر کوئی صورت مفر کی نہ ہوگی اگر امان بھی طلب کروگے تو مین امان نہ دونگی بس مین تم کو نصیحت
کر چکی یہ جو اُسنے کہا غزالان نے چین برجبین ہوکر جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتی ہی تیری کیا اصل ہی کہ کوئی تجھ سے
خوف کرے تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ یہ ساحر تیرے خوف کے سبب سے تیرے مقابلہ کو نہ آئین وہ لوگ
تیرے ساتھ مقابلہ کرنے کو ننگ و عار خیال کرتے ہین بدین سبب نہ آئے تجھ ایسے اُنکے خادم ہین بلکہ اُنکے خادم
ایسے ہین کہ تجکو برسون سحر تعلیم کرین جب کہ تو ایسی ہی تو تیرے مقابلہ کو وہ کیا آتے بس مین ہی تیرے لیے
کافی ہون تجھ ایسے بہت سے ساحر اُنکے ملازم ہین یہ کیا تو نے کہا کہ اگر اُنکو اپنی زندگی منظور ہی تو وہ آکر میری
اطاعت کرین مین بادشاہ سے اُنکا قصور معاف کرا دونگی ادلکا نہ تیری کیا حقیقت ہی تیرا بھی مرتبہ ہی کہ کوئی
تیری اطاعت کرے اور تیرا بادشاہ کیا گیدی ہی جو ہمارا قصور معاف کریگا بس تجکو اور اُسکو دونون کو لازم ہی کہ
وہ آکر صاحبقران کے قدمون پر گرین اور اپنا قصور معاف کرا ئین ورنہ یاد رکھو کہ سمندر شاہ مثل سگ دخوک
کے قتل کیا جائیگا کوشہ امان تلاش کریگا اور نہ ملیگا وہ بہت اس امر پر مغرور ہوا ہی کہ میرے پاس سمندر ہی اگر
ہماری قضا نہین آئی ہی تو وہ سمندر کیا کر سکتا ہی ہم نے تو جب مقابلہ پر کمر سی پہلے یہ خیال کر لیا تھا کہ ہم مردہ
ہین ہم اپنی زندگی سے ہاتھ دھو چکے چاہے جان جائے چاہے رہے ہم مین سے نہ کوئی ترک اسلام کریگا نہ سمندر
کی اطاعت کریگا بس ایسے کلام کرنے سے کیا حاصل اور کہا کہ تو مجکو نہین پہچانتی ہی مین اُس ساحر کی یادگار ہون
جو کہ کبھی ملک سمندریہ مین سپہ سالار تھا پہلے مین بھی بادشاہ کی شریک تھی مگر چند حرکتین سمندر نے میرے
ساتھ ایسی کین کہ مجکو نفرت ہو گئی دوسرے مین نے دین اسلام مین بڑی بزرگی اور عزت دیکھی اور اس مذہب
کو حق پایا اور تصویر پرستی کو باطل اُسکو ترک کیا اور دین اسلام قبول کیا اب کیا ترک ہو سکتی ہی ارے غافل
مجکو پہچان لے مین غزالان ہون دختر آفتاب جادو جو کہ ملک سمندریہ مین بہت بڑا ساحر تھا اپنی نادانی سے
عیارون کے ہاتھ سے قتل ہوا اگر میرے والد زندہ ہوتے تو وہ بھی رفاقت سمندر کی ترک کرتے مین یہ حیران ہون
کہ میرے بھائی گلاب نے اب تک کیون نہ ترک کی اگیدی وہ سمندر کب اس لائق ہی کہ کوئی اُسکی اطاعت کرے
کیا کہون کیا کسی کا راز افشا کرون مگر رہا نہین جاتا ہی ارے نادان یہ وہ سمندر ہی کہ جو غلام تھا ایوان تاجدار کا
یہان آکر مرتبہ شاہی ملا چونکہ کئی تحفہ اُسکے پاس ایوان کے دبے ہوئے ہین کہ جنکے سبب سے ہم سب نے عزت کی اپنا
بادشاہ کیا ورنہ وہ کیا حقیقت رکھتا تھا اپنی اصل کو فراموش کر گیا سچ ہی جو کہ اصل و نسل کے درست ہوتے ہین
وہ صاحبان خاندان کی عزت کرتے ہین اور اپنے انجام پر نظر کرتے ہین جو کوئی راہ نیک دکھاتا ہی وہ اُسکے کہنے پر عمل
کرتے ہین جو کہ اصل و نسل کے خراب ہوتے ہین اگر اُنکو کسی نے کوئی مرتبہ دیا وہ اپنی اصل کو بھول جاتے ہین اور
خیال کرتے ہین کہ ہم ہی ایسے تھے کہ لوگ ہماری عزت کرتے ہین بس پھول جاتے ہین مارے غرور کے زمین پر
پاؤن نہین رکھتے ہین اور ہر ایک کو حقیر خیال کرتے ہین بس یہ حال ہی سمندر کا وہ اپنی اصل کو بھول گیا ہی مین تو اُسکی

حالت سے بخوبی واقف ہون کیا بیان کرون بس اس سے کیا حاصل یہ امر غیر ممکن ہی کہ اہل اسلام ترک مذہب کرین یا سمندر کی اطاعت نہ وہ لوگ ترک مذہب کرینگے جو کہ اب تو مسلم ہوئے ہین اور ایسے ناقدر کی کون اطاعت کرے کہ جسکو دوست و دشمن کی پہچان نہین ہی جو اپنے دوست کو نہین جانتا ہی اُسنے بیکار آفاق شاہ پر ظلم و ستم کیا کوئی اُسکی خطا نہ تھی یہ بھی اُسنے نہ خیال کیا کہ ہم ایسے عزت دار کو یون ذلیل کرتے ہین بھلا اورون کو تم سے کیا امید ہوگی بس جسکو اپنی ذلت منظور ہوگی وہ سمندر کا ساتھ دیگا جو ذرا بھی صاحب عزت ہوگا وہ کبھی ایسی حالت سُنکے ساتھ نہ دیگا افسوس یہ ہی جو خیر خواہی کرے وہی دشمن ہو بس مین یہ ظاہر کئے دیتی ہون کہ سمندر ضرور قتل ہوگا یہ شہر سمندر یہ بھی اہل اسلام کے قبضہ مین آئیگا میرے نزدیک تو بہتر ہوگا کہ تم بھی اہل اسلام کی شراکت کرو اور اس مذہب پر لعنت کرو ورنہ قتل ہوگی یہ کہکر چند کلمہ وحدانیت خدا مین بیان کیے جو کہ صاحبقران سے سنے تھے یہ جو تقریر غزالان نے کی اور سمندر کی نسبت سخت و سست کہا زعفران کو بہت ناگوار ہوا برہم ہوکر جواب دیا کہ او چھوکری تو بہت چرب زبان ہی اب معلوم ہوا کہ تو آفتاب جادو کی دختر ہی مین نے اب پہچانا مین بڑی دیر سے خیال کر رہی تھی کہ مین نے تجھے کہین دیکھا ہی مگر یاد نہ آتا تھا جب تو نے آفتاب کا نام لیا تو یاد آیا کہ تو آفتاب کی لڑکی ہی کیونکہ مین نے تجھے حالت صغر سنی مین دیکھا تھا جب کہ تو دودھ پیتی تھی ہان تیرے بھائی سے بخوبی واقف تھی کیونکہ مین نے اُسکو کئی مرتبہ آفتاب کے ہمراہ دیکھا تھا ری کم بخت تو نے تمام اپنے خاندان کی ناک کاٹی تیرے تو خاندان مین کسی نے ایسا نہین کیا کہ نکل گیا ہو یا ترک مذہب کیا ہو تین پشتون سے تو مین بھی واقف ہون بلکہ ہمیشہ تیرے خاندان کے لوگ اپنے مالک کی عزت کیا کیے ہین کبھی نمک حرامی نہین کی اور مذہب کے ایسے پابند تھے کہ کسی مذہب کو اچھا نہ کہتے تھے خصوصاً تیرا باپ اُس باپ کی تو ایسی لڑکی نکلی کہ کچھ خیال نہ کیا اب مین تجھ سے کہتی ہون تیرے اوپر اور تیری جوانی پر تیرے باپ کی ملاقات کا خیال کرکے کیونکہ میرے اُسکے بڑی ملاقات تھی بلکہ وہ مجکو ہمشیرہ مین اسکو بھائی کہتی تھی اُسکا خیال کرکے کہ تو میری بھتیجی ہوئی یہ امر ظاہر کرتی ہون کہ تو کیون اپنی جان دے اہل اسلام کی شراکت ترک کر اپنے مذہب قدیم پر آئین تیرا قصور بادشاہ سے سفارش کرکے معاف کرا دونگی اری چھوکری اپنے خاندان اور اپنے باپ کی لیاقت و بھائی کی شرافت پر خیال کر یہ جو زعفران نے کہا غزالان نے جواب دیا کہ آپ میرے اوپر رحم نہ کرین نہ میرے باپ کی ملاقات کا پاس کرین یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین راہ نیک کو ترک کرون یہ جو تم نے کہا کہ وہ لوگ بڑے مذہب کے پختہ تھے اور والد بزرگوار کو جو کہا کہ وہ اپنے مذہب کے اوپر جان دیتے تھے تو جب تک کوئی راہ نجات نہ ملا تھا نہ اُن سب کو اس مذہب باطل کا باطل ہونا ثبوت ہوا تھا یہ مذہب اسلام کا برحق ہونا بدین سبب وہ لوگ اُسی مذہب پر رہے اور تصویر پرستی کو اچھا جانتے تھے اگر کوئی اُنکو دلیل سے ثابت کر دیتا اور قائل کرتا جیسے مجکو تو وہ لوگ ضرور ایسا کرتے اور مذہب اسلام قبول کرتے یہ کیا فرض ہی کہ جو مذہب بزرگون کا ہو وہی سب خرد بھی اختیار کرین یہ کوئی امر ضروری اور واجبی نہین ہی اُنکو اس مذہب کا برحق ہونا ثابت ہوا انھون نے قبول کیا بس اس تقریر سے تو کچھ حاصل نہین ہی جو آپ کو کرنا ہو وہ کیجیے مین موجود ہون یہ مقام رزم ہی نہ مقام بحث و پند اس امر کا یہ جواب ہی یہ جو آپ نے فرمایا کہ تیرا بھائی ابھی تک اسی مذہب مین ہی تیرا کوئی بھائی نہین ہی کیونکہ میرے اُسکے مذہبی فرق ہی کافر و اہل اسلام سے کیا قرابت اور میری دوسرا مذہب قبول کرنے سے کوئی شرافت نہین گئی بلکہ مین اور نزد خدا معزز ہوئی کہ مین راہ نیک پر آئی یہ جو غزالان نے کہا زعفران نے جواب دیا کہ تو بڑی صاحب تقریر و چرب زبان ہوئی ہی بس معلوم ہوا کہ تیری قضا آئی ہی لا کیا حربہ رکھتی ہی غزالان نے جواب دیا کہ ہمارا یہ طریقہ نہین ہی کہ ہم پیش دستی کرین اہل اسلام مین پیش قدمی کرنا یا حریف پر

پہلے حربہ کرنا جائز نہین ہی تم اپنا حربہ کرلو اگر میرے خدا نے تمھارے حربہ سے مجکو بچایا تو پھر مین اپنا حربہ کرونگی یہ سنکے زعفران نے جواب دیا کہ تو بڑی مغرور ہوگئی ہی کل کی چھوکری ہی مجھ ایسی جہان دیدہ گرم و سرد عالم چشیدہ سے یہ تقریر کرتی ہی مجکو معلوم ہوگیا ہی کہ دراصل تیری قضا آگئی ہی مین کیا کرون مجکو تیری جوانی پر رحم آتا ہی اگر تیرے مقام پر کوئی اور ہوتا تو مین کبھی نہ سمجھاتی اب تک خاتمہ کر چکی ہوتی کیا کرون مین مجبور ہون تو نہین مانتی ہی بدون سزا پائے ہوئے نہ مانے گی اگر تیری قضا آئی ہی تو مین کیا کرون اری غزالان مین نے تجھ ایسی بہت چھوکریان دیکھی ہین اگر تو نہ حربہ کریگی تو مین کرونگی یہ کہکر اور برہم ہوکر اپنے چوٹی پر ہاتھ ڈالا اور غصہ کرکے ایک لٹ چٹ سے توڑلی اور اسکو شل کوڑے کے بل دے کر جھٹکا دیا کہ اُس سے تڑاقے کی صدا آئی کہ تمام میدان دہل گیا غزالان سے کہا کہ میرے حربہ سے خبردار رہو جا یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا اور ہاسکا رد کرکے کہکر اُس لٹ کو جھٹ پٹ زمین پر پھینک دیا کہ ناگن بن جا اور کچھ اُس پر پڑھکر دم کیا تو وہ بال بڑے ہوئے سانپ یا اب جو دیکھا تو کیسی سیاہ ناگن تھی کہ جسکے نتھنے اور آنکھون سے شعلہ نکل رہے تھے جدھر کو وہ شعلہ چھوڑ دیتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک ہوائے گرم کا جھونکا آگیا یہ حال دیکھکر غزالان بھی اپنے طاؤس پر سنبھلی کہ اُسنے کچھ پڑھکر اُس ناگن کی طرف اشارہ کیا کہ او ناگن اژدر بن جا یہ اشارہ کرتا تھا کہ وہ ناگن ایک دم زمین پر گری اب جو دیکھی دیکھا کہ ایک اژدر دمان ہی قد اُسکا کوئی دو سو گز کا عرض مین کوئی دس گز بڑے بڑے بال اُسکے سر پر سفید داغ تمام جسم پر آنکھین وہ شعلہ جوالہ منھ سے برابر دھوان و شعلہ نکلتے ہوئے سینہ کے بھل میدان مین کھڑا ہی یہ دیکھکر غزالان نے قصد کیا کہ مین بھی اسکا رد کرون کہ اُدھر زعفران نے کچھ اسم سحر کو زبان پر جاری کیا اور کہا کہ او اژدر اس چھوکری کو نگل لے یہ اُسکا کہنا تھا کہ وہ اژدر ایک مرتبہ اپنے مقام سے طرف غزالان کے چلا یہ معلوم ہوتا تھا کہ سیاہ دیوار چلی آتی ہی یا سیاہ آندھی دونون آنکھین ایسی معلوم ہوتین تھین کہ دو مشعلین روشن ہین وہ شعلہ چھوڑنے لگا جو شعلہ غزالان کی طرف آتا ہی غزالان اُسکو سحر کرکے دفع کرتی ہی چونکہ وہ اژدر ابھی دور تھا بدین سبب شعلے اُسکے قریب نہ آتے تھے یہان تک کہ جب وہ اژدر قریب آیا غزالان نے قصد کیا کہ کچھ اسم سحر پڑھکر دم کرون کہ زعفران نے پکار کر کہا کہ او اژدر اسکو نگل لے اور غزالان کی طرف کچھ پڑھکر پھونکا اور کہا کہ اسکے منھ مین کود پڑ یہ سننا تھا یا تو غزالان اپنے طاؤس پر سوار رد سحر کا قصد رکھتی تھی یا ایک مرتبہ طاؤس پر گھومی اور کود کر طاؤس سے اژدر کے قریب آئی اژدر نے شعلہ چھوڑا اور اپنا منھ مار سا کھولا یہ اُسکے منھ مین کود پڑی اُسنے دم پھینکا کہ وہ جو شعلہ اُسکے منھ سے نکلا تھا پھر اُسکے منھ مین چلا گیا اور طاؤس بھی بس اپنا منھ بلند کرکے ایک مرتبہ اُسنے زمین پر لوٹ لگائی کہ دو پر پیدا ہوئے مثل تیتر کے ایک مرتبہ اڑکر طرف آسمان کے چلا گیا یہان زعفران نے کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک حباب بلوری اُسکے سر پر آکر قائم ہوا وسط آسمان و زمین سب دیکھ رہے ہین جب وہ حباب قائم ہوچکا اُسنے پھر دستک دی کہ وہ اژدر ایک طرف سے پیدا ہوا قریب اُس کے آیا آکر ایک شعلہ منھ سے چھوڑا ایک تڑاقہ ہوا برق چمکی دونون لشکرون کے لوگون نے دیکھا کہ اُس حباب مین ایک شگاف ظاہر ہوا اژدر نے اُس شگاف کے قریب جاکر اپنا منھ اُس حباب مین ڈالکر جو شعلہ چھوڑا سب نے دیکھا کہ غزالان بیہوش طوق و زنجیر مین گرفتار اُسکے منھ سے نکلی اُس حباب مین گری اُسنے منھ نکالا پھر برق چمکی اب جو دیکھا تو وہ شگاف برابر تھا غزالان اُسکے اندر قید تھی وہ اژدر اُس کو آگل کر وہان سے پلٹا اور زمین پر آیا رو برو زعفران کے کھڑا ہوا اور طرف لشکر اسلام کے منھ کرکے شعلہ چھوڑنے لگا بس جب غزالان اس صورت سے قید ہوچکی اور اژدر زمین پر آچکا زعفران نے صدا دی

کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے یہ کہنا تھا کہ لشکر مریخ سے ایک ساحر کہ نام اُسکا سحر پرجادو تھا
اسنے باز سحر کو بڑھا کر سامنے مریخ کے آیا اور کہا کہ مجکو اجازت مرحمت ہو مریخ نے اجازت دی وہ بادشاہ
صاحبقران سے اجازت لے کر میدان مین آیا زعفران سے کہا کہ لا کیا حربہ رکھتی ہے دونون لشکر دیکھ رہے
ہین کہ وہ اژدر موجود ہے شعلہ چھوڑ رہا ہے جب یہ حربہ رکھتی ہے اُسنے جواب دیا کہ تم لوگون کے لیے
کوئی حربہ کی ضرورت نہین ہے یہ اژدر ہی کافی ہے یہ کہکر اُس اژدر کی طرف اشارہ کیا کہ اسکو بھی نگل لے وہ اژدر ایک
مرتبہ بل کھا کر چلا اور شعلہ چھوڑا اُسنے قصد کیا تھا کہ مین اپنے کو اُس شعلہ سے بچاؤن مگر نہ بچ سکا ایک مرتبہ وہ
شعلہ اس پر آکر گرا کہ یہ اس مین پوشیدہ ہو گیا تمام جسم مین اسکے آبلہ پڑ گئے اُدھر اُس اژدر نے دم کشی کی کہ
اُس ساحر کو مع اُسکے باز کے نگل گیا اور ایک مرتبہ آسمان کی طرف اُڑ گیا اور اُس حباب کے قریب پہونچ گیا اُس
حباب مین شگاف پیدا ہوا اُسنے اسکو بھی لے جاکر اُسی حباب مین اُگل دیا یہ بھی اُسی طرح لے بیہوش تھا
اور طوق و زنجیر مین گرفتار تھا اُسی طرح سے وہ شگاف بند ہو گیا یہ اسکو بھی حباب مین قید کر کے زمین پر آیا
پھر زعفران نے نہیب دی کہ اور کوئی میرے مقابلہ کو آئے اب کی مرتبہ لشکر کوکبہ سے ایک ساحرہ کہ نام اُسکا
زیری جادو تھا اجازت لے کر نکلی اُسنے اُسی اژدر کو اشارہ کیا وہ اُسکو بھی نگل گیا اور آسمان پر جاکر
اُسی حباب مین قید کر کے چلا آیا زمین پر زعفران نے نہیب دی کہ اور کوئی میرے مقابلہ کو آئے اُس دفعہ
لشکر آفاق سے ایک ساحر کہ نام اُسکا مہالک جادو تھا میدان مین اجازت لے کر آیا یہ بھی اُسی طور سے قید
ہوا اب یہ مبارز طلب کرنے لگی دفعہ دفعہ کر کے تینون صفون سے ساحر نکلنے لگے اور قید ہونے لگے ہر ایک
صف سے قریب پچاس پچاس ساحر کے جو کہ نامی افسر تھے نکلے زعفران نے اُسی اژدر کے ذریعہ سے
اسیر کیے پھر اُسنے مبارز طلب کیا اب کی مرتبہ لشکر کوکبہ سے ایک ساحرہ کہ نام اُسکا طلائی جادو تھا بڑی
ساحرہ تھی نکلی جیسے قریب اُسکے پہونچی اُسنے اژدر کو اشارہ کیا کہ اُسنے اسکو بھی نگل لیا اور اُس حباب مین
لے جاکر قید کیا بصورت مذکور ادھر زعفران نے لشکر اسلام کی طرف منہ کر کے اور ہنس کر کہا کہ اسی دعوے
پر سمندر شاہ سے مقابلہ کرنے آئے تھے ایک سے بھی میرے کسی کا رد نہ ہو سکا قریب ڈیڑھ دو سو کے ساحر
مین نے پہر بھر کے عرصہ مین گرفتار کر لیے وہ لوگ کہان ہین کہ جنکو بڑے دعوے تھے کہ ہم ساحر زبردست ہین
اس سے کیا حاصل کہ اہل لشکر کو تیل مالش کرتے ہین اگر شام تک ساحر آئین گے اسی طور سے سب اسیر ہونگے
آج ہی تو مین مقابلہ کو نکلی ہون مین چندر تن نہین ہون کہ اسکو قتل کیا مین تو کل لشکر کا خاتمہ کر دونگی
یہ کلام جو طعن اسیز زعفران نے کوکبہ کو عصہ آیا اپنے تخت کو اپنی صف سے نکالا اور بادشاہ کی خدمت
مین آکر عرض کیا کہ اب اس کنیز سے اس کلام کی برداشت نہین ہو سکتی ہے لہذا مجکو اجازت ملے تاکہ مین
اُسکو جاکر سزا دون بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ خدا کے سپرد کیا ذرا سمجھ بوجھکر مقابلہ کرنا کیونکہ یہ ساحرہ زبردست
معلوم ہوتی ہے اُسنے بہت سے ساحر زبردست گرفتار کیے ہین کوکبہ نے جواب دیا کہ خدا مالک ہے بس اپنے تخت
کو بڑھا کر بادشاہ کو سلام کر کے صاحبقران سے اجازت لے کر اور سلام رخصت کر کے میدان مین آئی اور کہا
کہ کیا لاف و گزاف کر رہی ہے لا کیا حربہ رکھتی ہے اُسنے کہا کہ یہ میرا اژدر موجود ہے مین اسکو اشارہ کرتی ہون یہ
تجکو نگلنے چلے گا تو اسکو روک اور میرے اوپر حربہ کر اسکو کوکبہ یہ تو نے کیا کیا کہ اپنا مذہب قدیم ترک کیا اے بہن
یہ تو تجھ کو زیبا نہ تھا کیونکہ تم تو قدیم سے تصویر پرست تھین ایک عیار کے بہکانے سے اپنے اوپر یہ بدنامی
گوارا کی ابھی کچھ نہین گیا ہے میرے ساتھ چلی آؤ مین بادشاہ سے تصور معاف کرا دونگی کوکبہ نے کہا کہ بس
آپ نصیحت کر چکین جو امر ہم کو مناسب تھا وہ کیا تیرا بادشاہ کیا میرا تصور معاف کریگا اُسکی بھی یہ

ایا قسمت ہی اور تیری بھی بلکہ وہ خود آئے گا کہ مین اُسکا قصور معاف کردون بس جو تجکو حربہ کرنا ہو وہ کر یہ مقام رزم
رہ نہ جائے گفتگو یہ جو کوکبہ نے کہا رعفران نے جواب دیا کہ معلوم ہوا تو بھی مثل اُن سب کے اسیر ہوگی خیر مین
کیا کرون صرف مجکو اس امر کا خیال تھا کہ میرا ملک اور میرا ملک پاس ہی صرف حق ہمسایہ مین نے ادا کیا
تو نہین مانتی ہی تو مین کیا کرون کوکبہ نے جواب دیا کہ آپ مہربانی فرمایئے کوئی حق نہ ادا فرمایئے تو کافرہ
مین سلم میرے تیرے زمین آسمان کا فرق ہین کیون مجھسے مراعات کا حق چاہتے ہین رعفران نے جواب دیا
کہ تیری بھی تمنا ہی مین نے یہ تصور کیا کہ جسقدر ساحرہ ناخیر ساحر ہین گرفتار کرونگی دن بھر مین جب واپس
جانے لگونگی میدان سے ان سب کو ایک مرتبہ جلا دونگی کل پھر آکر مقابلہ کرونگی اسی طور سے دو ایک دن
کی میدان داری مین سب کا خاتمہ کر دونگی کوکبہ نے جواب دیا کہ جب تو میرے ہاتھ سے بچی گی تو یہ خیال
کرنا مین کب تجکو زندہ چھوڑتی ہون رعفران نے کہا کہ آپ تو ایسی ہی ہین یہ وہ سحر ہی کہ کوئی اسکو دفع نہین
کرسکتا ہی یہ کہکر اُس اژدر کی طرف اشارہ کیا وہ اژدر ایک مرتبہ شعلہ چھوڑتا ہوا طرف کوکبہ کے چلا کوکبہ
نے جو اژدر کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا ایک ڈبیہ نکالی اُسکو کھولا اُسمین ستارے
تھے بس ایک مرتبہ بہت سے ستارے ہاتھ پر لے کر جھٹ پٹ چالاکی سے پھونکون پر پڑھکر دم کیا اور طرف
آسمان کے پھینکے قبل پہونچنے اژدر کے اسنے قریب بس دو ہی ستارے آسمان پر جاکر چمکے بڑی بنکر کچھ تو طرف
رعفران کے چلے کچھ اژدر پر اور رعفران نے خیال کیا کہ کوکبہ نے سحر کیا اور ستارے برقی بنکر میری طرف
آئے ہین اور اژدر پر بھی بس اسنے سحر کیا کہ چند سیر مین اسکے سر پر قائم ہوئین اپنا بندوبست کرکے اسنے اژدر
کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ کوکبہ نے سحر کیا ہی لینا اسکے سحر کو یا تو وہ اژدر طرف کوکبہ کے آتا تھا یا اُسی مقام
پر قائم ہوگیا اور منھ طرف آسمان سے کرکے شعلہ چھوڑا وہ برقین اژدر کے قریب آچکین تھین جسے اژدر نے
شعلہ چھوڑا شعلہ برقون پر پڑا کہ وہ جلکر خاک ہوگئین مقام عجب ہی کہ آگ نے آگ کو جلایا یا اُدھر رعفران
نے اُن برقونکو دفع کیا اور ایک چٹکی خاک کی تخت پر سے جھکیکر اُٹھائی زمین سے اُسپر کچھ پڑھکر طرف
کوکبہ کے ماری اور کہا کہ تخت پر سے کود کر وہان اژدر مین چلی جا گیا تخت پر بیٹھی ہی یہ کہنا تھا اور خاک کا ڈالنا
تھا کہ یا تو کوکبہ سحر کر رہی تھی یا ایک بامعجوبت ہوکر تخت پر سے کودی اور قریب اژدر کے آئی اژدر نے اپنا منھ
کھولا یہ اسکے منھ مین کود پڑی اسنے شعلہ چھوڑا اور آسمان پر گیا اسی حباب مین اسے بھی قید کیا یہ رنگ
جو اہل اسلام نے دیکھا باہم چرچا کرنے لگے کہ بڑی زبردست ساحرہ ہی اسنے کسقدر ساحر اہل اسلام کے
لشکر کے اسیر کئے ہین دیکھیے خدا کیا دکھاتا ہی ثابت ہوا کہ یہ اسی بھروسے پر برائے مقابلہ آئی تھی
جو گیا گرفتار رہ گیا کوکبہ ایسی ویسی ساحرہ نہ تھی جب یہ آئی ہی اسنے بھی بہت بڑے ساحر کو قتل کیا ہی
مگر اسکا بھی کچھ بس نہ چلا اہل لشکر مین تو یہ چرچا ہو رہا ہی صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ
تم نے دیکھا کہ اسنے کس قیامت کا سحر کیا ہی کہ کوئی دفع نہین کرسکتا ہی دیکھیے یہ کیونکر قتل ہوتی ہی بہت
سے ساحر اسنے گرفتار کیے ہین خواجہ نے عرض کیا کہ مین آج رات کو اسپر طیاری ضرور کرونگا یہ میرے
ہاتھ سے جائی کہان ہی صاحبقران یہ سنکے خاموش ہو رہے طرف میدان کے ملاحظہ فرمانے لگے تمام
لشکر اسلام کی مع بادشاہ و صاحبقران کے نگاہ میدان کی طرف لگی ہوئی ہی اور وہ ساحرہ جو کہ گرفتار
ہوئے ہین وہ اس حباب طوری مین یون تڑپ رہے ہین کہ جیسے طرف طوری مین مچھلیان
بند کرو اور وہ پھڑکتی ہین یہانتک حالت تھی رعفران میدان مین کھڑی ہوئی تھی کوکبہ کو گرفتار کرکے پھر اسنے
خہیب دی تھی بس آئینہ اندام زوجہ آفاق کو نہ تاب رہی ایک مرتبہ اپنے تخت کو بڑھا کر شوہر سے جا ملی

لے کر بادشاہ کی خدمت مین آئی بادشاہ وصاحبقران سے اجازت حاصل کرکے طرف میدان کے چلی یہ تو میدان کی طرف چلی ادھر گرداب نے حباب شاہ واحنک طراجادو سے کہا کہ دراصل ملکہ زعفران نے تو آج وہ کام کیا کہ کیا بیان کیا جاے کیا کہنا جو کہا تھا وہی کر دکھایا کسقدر اہل اسلام کے ساحرون کو تھوڑے عرصہ مین گرفتار کیا ہی ہم یہ نہ جانتے تھے اگر یہ جانتے تو اب تک مقابلہ کرکے خاتمہ ہی کر دیا ہوتا واقعی بڑی ساحرہ زبردست ہی ہم زعفران کو بھی مثل سب ساحرون کے خیال کرتے تھے حباب شاہ نے جواب دیا کہ نہین یہ بہت بڑی ساحرہ ہی زمانہ سابق کے سحر جانتی ہی اور کیون نہ ہو بڑے بڑے ساحرون سے تعلیم پائی ہی گرداب نے کہا کچھ نہ معلوم تھا خیر اب مقابلہ کا لحظہ فرمایئے کہ آئینہ اندام روبرو آفاق مقابلہ کو آئی یہ بھی ساحرہ زبردست ہی حباب نے کہا کہ اسکا کچھ نہین کرسکتی ہی یہ بھی گرفتار ہوگی مثل اُن سب کے حباب وغیرہ اسی طرف دیکھنے لگے لشکر کفار کی بھی نگاہ لڑی ہوئی ہی یہان آئینہ اندام مقابلہ مین زعفران کے آئی زعفران نے قصد کیا کہ کچھ کلام کرے کہ آئینہ اندام نے اُسکے تیور پہچان کر کہا کہ اے زعفران جو تجکو حربہ کرنا ہو کر مین کلام کرنے نہین آئی ہون بلکہ مقابلہ کرنے زعفران نے کہا کہ اچھا مین کیا حربہ کرون اسی اژدرے مین نے اتنے ساحر اسیر کیے ہین یہی میرا حربہ ہی بس مین اسکو اشارہ کرتی ہون تو اسکو روکر یہ کہکر اُسنے طرف اژدر کے اشارہ کیا وہ ملکہ آگشین چھوڑتا ہوا چلا بس آئینہ اندام نے اپنے جھولی سے ایک آئینہ نکالا اُس پر کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا اور اسکو سامنے اژدر کے کیا کہ اژدر کی صورت اُس مین نظر آئی وہ اژدر اپنی صورت آئینہ مین دیکھ کر یا تو چلا آتا تھا یا ساکت ہوگیا اور وہ شعلہ زنی موقوف ہوگئی آئینہ کا روبرو ہونا تھا کہ ایک برق چمکی اور طرف آسمان کے گئی اور وہان سے طرف اژدر کے چلی یہ جو زعفران نے دیکھا اسم سحر کو پڑھکر دستک دی اور چنے باش کے دانے پڑھکر اژدر پر مارے کہ وہ اژدر پھر حرکت مین آیا اور شعلہ چھوڑنے لگا زعفران نے صدا دی کہ اے اژدر سحر خبردار ہوجا کیا تیرے اوپر آئینہ اندام کا سحر اثر کر گیا یہ لیٹا تھا کہ اژدر نے پلٹ کر طرف زعفران کے دیکھا زعفران نے پھر کچھ پڑھکر دم کیا کہ اُس اژدر نے منھ پھیرا اتنے عرصہ مین وہ برق قریب اژدر پہونچی تھی ذرا اور عرصہ ہوتا تو وہ برق اژدر پر گرکی اُسکو جلا دیتی چونکہ اہل اسلام کا ستارہ گردش مین تھا کئی مناسبتین سخت تھین ہرین سبب کسی کے سحر نے اثر اُس اژدر پر نہ کیا پس جب برق قریب پہونچی اژدر نے منھ اوپر کرکے شعلہ چھوڑا کہ وہ شعلہ برق پر پڑا اور برق نے پلٹ کیا اور کھینچ کر دہن اژدر مین مع برق کے چلا گیا پھر اژدر نے شعلہ چھوڑا کہ ایک برق چمک کر اُس آئینہ پر گری جو آئینہ اندام لیے ہوے سامنے اژدر کے کھڑی تھی اپنے تخت پر اُس برق کا آئینہ پر گرنا تھا کہ وہ آئینہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا آئینہ اندام نے ہاتھ سے پھینکدیا اور قصد کیا کہ دوسرا سحر کرون یہ تو دوسرے سحر کرنے کی فکر مین غرق ہوئی اُدھر زعفران نے جھولی سے ایک کل سرخ رنگ نکالا اسکی پتی پتی جدا کی جھٹ پٹ ان سب کو ہاتھ مین لے کر اسم سحر دم کرکے آئینہ اندام کی طرف پھینکین یہ تو دوسری طرف متوجہ تھی کہ اُن پتون کا ہار بنکر اسکے گلے مین پڑا یہ پلٹی چاہا کہ ہار کو دفع کرون کہ اُسنے صدا دی کہ اے ہار اس آئینہ اندام کو کھینچکر دہن اژدر مین پہونچا دے یہ صدا دینی تھی کہ اُس ہار مین کشش پیدا ہوئی آئینہ اندام نے چاہا کہ مین سحر کرکے اپنے کو تخت پر قائم کرون اتنی مہلت نہ ملی ادھر ہار نے کشش کی اُدھر اژدر نے شعلہ چھوڑکر دم کشی کی بس آئینہ اندام ایک مرتبہ مثل گیند کے اُسکے منھ مین چلی گئی اُسنے منھ بند کرلیا اور پردار پیدا کرکے اُس حباب کے دیکھا اور اُسکو بھی حباب مین اگل کر چلا آیا یہ بھی مثل سب کے تڑپنے لگی اور قید ہوگئی اب سب نے دیکھا کہ ایک زنجیر طلائی اُس حباب سے پیدا ہوئی اُسمین سب قیدی

جلدے ہوئے حباب سے باہر آئے اور ایک مرتبہ سب کو ایک گردش دی گئی پھر اُس حباب مین بند کر دیے گئے
یہی سحر تھا زعفران کا اُسنے یہ سختی کی تھی کہ ان مین طاقت نہ رہے کھڑے کھڑے سحر کیا تھا جب وہ زنجیر
اندر اُس حباب کے چلی گئی اور سب کی یہی صورت ہوئی تو چھپنے لگے اُسنے قصد کیا کہ مبارز طلب کرین آفتاب
کو تاب نہ رہی اپنی زوجہ کو جو گرفتار ہوئی تھی آنکھون مین خون اتر آیا بیقرار ہوکر رخصت کو اپنے محل سے نکلا اور دون
اجازت طرف میدان کے چلا لشکر اسلام مین ایک مایوسی کی حالت ہوئی جاتی ہے حسرت طاری ہوئی جاتی ہے
اُدھر حباب شاہ نے گرداب سے کہا کہ دیکھا ابھی ملکہ نے کیونکر آئینہ اندام کو اسیر کیا ہے تیری ساحرہ کو بھی
کیا ہو کوئی آئیگا اسی طور سے گرفتار ہوگا گرداب شاہ نے کہا کہ دراصل آج ملکہ نے خواب اسنے جو ہو دیکھا ہے
مین یقین کرتا ہون کہ آج شام تک سب کو گرفتار کرین گی پھر اب میدان آفتاب بھی آگئے بی بی کی مفارقت نہ
گوارا ہو سکی اُسنے کیا ہوگا جی اسیر ہونے حباب نے کہا دیکھا جائیگا ادھر خواجہ سے صاحبقران نے فرمایا
کہ آقا سے ہم سے اجازت بھی نہ لی میدان مین چلا گیا خواجہ نے عرض کیا کہ اُسنے خیال کیا کہ مین اجازت طلب
کرون شاید اجازت نہ دے دوسرے یہ موقع اجازت لینے کا نہین ہے آگ تو لگی ہوئی ہے اُسکی زوجہ کہ جسکو وہ دم و ہوش
چاہتا ہے اور وہ اُس کے روبرو گرفتار ہوئی ہے مثل مرغ بسمل کے تڑپ رہی ہے اب اُسکے دل کو کب قرار ہے کہ وہ
تمھارے اُسکو یہ امر بھی ناگوار ہے کہ مین وہان صاحبقران نے فرمایا کہ نادرست کہتے ہو خیر اگر اجازت نہ لی
تو کوئی ہرج نہین ہے خدا کرے آفتاب اسلو قتل سے یہ فرما کر طرف میدان نظر کے ملاحظہ کرنے لگے اتنے عرصہ مین
آفتاب بہ عجلت قریب اسکے پہونچ گیا اور کہا کہ او نکاتہ تو نے بہت سر اٹھایا ہے مین تیرا سر کوب آگیا ہے کیا
تو نے شعبدے کرتے ہین جادو ہوئے سننے سے اور ان سب کو رہا کر دے ورنہ میرے ہاتھ سے ماری
جائے گی تیرے حق مین بہتر تو یہی ہے کہ صاحبقران کی اطاعت کر اور دین اسلام قبول کر اُس نمک حرام ناقدردان
حق فراموش خسیس کمینہ شمندر کی اطاعت کو ترک کر اگر یہ نہین منظور ہے تو اپنی جان ہاتھ سے دھو
اور جو حربہ رکھتی ہو وہ کر جس تیرے کا بھروسہ ہو مجکو پہچان لے مین آفتاب ہون مین سوائے خدا کے
کسی سے نہین ڈرتا ہون وہ نمک حرام بیحیا ہے جو سلوک کہ اُسنے میرے ساتھ کیا ہے مین جانتا ہون سب کے
ساتھ کریگا اب اُسکے برباد ہونے کا زمانہ قریب آیا ہے کہ اُسنے دوستون کو دشمن اپنا بنایا ہے جب اُس نے مجھ
ایسے خیر خواہ و نمک حلال کے ساتھ ایسی حرکت کی تو اور کسی کی کیا اصل ہے بس ثابت ہوگیا کہ اُسنے اپنے
اصل کی طرف رجوع کی کل شئی یرجع الی اصلہ جسکی اصل بد ہوتی ہے ضرور اُس مین اُسکا اثر آتا ہے کبھی نہ کبھی
وہ اپنی اصل کی طرف ضرور رجوع کرتا ہے بقول شاعر شعر پرستار زادہ نامدگار ہ اگرچہ بود زادہ شہریار ہ سچ
کہا ہے شاعر نے کہ پرستار زادہ یا غلام سے کبھی امید نیکی نہ رکھے وہ ضرور اپنی اصل پر رجوع کرتا ہے اگرچہ بادشاہ
کا بھی جنوایا ہوا ہو کہ جس مین کہین بو بے شرافت نہ ہو وہ تو ضرور بدی کرے گا یہ اُسکی خطا نہین ہے بلکہ
اُسکے اصل کی خطا ہے یہ جو تقریر ہم ہو کر آفتاب نے کی زعفران نے جواب دیا کہ ای آفتاب شاہ مین آپکو
اسکا کیا جواب دون مگر ہان اسقدر جواب ضرور دونگی کہ آپنے برسون نمک کھایا ہے اور ایک مدت
تک عہدہ وزارت پر سرفراز رہے ہین اور بہت بڑے بڑے کام کئے ہین کہ جنکے عوض مین یہ مرتبہ
ملا کہ ایک ملک وسیع کے بادشاہ ہوئے یہ سب مرتبہ اور عزتین سمندر شاہ کی وجہ سے ملین پھر
آپنے یہ کلام بادشاہ کی نسبت فرماتے ہین اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ اُسکی اطاعت ترک کر اور دین
آنحضرت پرستی ترک کر پس اسکا جواب یہ ہے کہ جس طور سے آپ اطاعت صاحبقران جو کہ آپکے
حاصل کی ہے نہین ترک کرتے ہین دین اسلام جو کہ ابھی نیا اختیار کیا ہے نہین ترک کرتے ہین بھلا

آپ ہی خیال فرمایئے کہ مین کیونکر اِس امر کو اختیار کرون کہ جس مین میری ایک عمر بسر ہوئی آپ تازہ بات کو تو
ترک نہین کرتے ہین کیونکر ایک مدت کے طریقہ کو ترک کرون یہ جو فرمایا کہ میرے ہاتھ سے تو قتل ہوگی تو اسکا
جواب یہ ہی کہ چاہے جہان جائے چاہے رہے مین تو نہ شراکت سمندر شاہ ترک کرونگی نہ مذہب تصویر
پرستی بس لڑائی مین کیا ہی سوائے اسکے کہ قتل کرنا یا قتل ہونا جسکا دار چل گیا دوسرا مارا گیا کوئی سیدھا
مین لڈو پڑے تقسیم ہوتے ہین یہی ہی قتل ہونا یا قتل کرنا اِس امر سے اومین فورتی نہین ہون مگر مین
یہ یقین کرتی ہون کہ آپ بھی مثل ان سب کے گرفتار ہونگے اور میرے ہاتھ سے قتل ہونگے آفاق
نے جواب دیا کہ مین نے تجھ ایسی بہت سی چھوکریان بنائی ہین تو کیا تجھکو گرفتار کرنی مین غرور کی را
سے نہین کہتا ہون بلکہ از روے فروتنی و عاجزی کے بس اگر میرے مقدر مین تیرے ہاتھ سے اسیر ہونا
ہی تو کیا چارہ ہی جو چاہے ہو ورنہ مین تو تیری کوئی اصل نہین جانتا ہون مین جب کہ سمندر شاہ
کی حقیقت کو کچھ نہین سمجھتا ہون وہ کس شمار و قطار مین ہین وہ جو کہ بہت بڑے ساحر زبردست
میان عشاق ہین جو کہ اپنے کو پہلو نشین سامری کہتے ہین وہ کیا ہین روبرو آکر سر میدان مقابلہ کرین
ساتھ ایک شرط کے کہ نہ وہ مشقت کیے ہوئے سحر نکالین نہ مین وہ سحر نہ وہ کرین کہ جو کہ انھون نے
اپنی محنت سے طیار کیے ہین اور اُسکو انھون نے اپنے قبضہ مین کیا ہی کیونکہ اُسکا توڑ کسی کو نہین
معلوم ہوگا نہ مین ویسے سحر کام مین لاؤنگا ہان طرفے ہوکر میدان مین سحر کرین مین ہر ایک کا جواب
دونگا بلکہ مین تو یہ کہتا ہون کہ وہ اپنے تجربے کے سحر کرین مین اُنکے ہر ایک سحر کو رد کرونگا جب کہ
مین اُنسے مقابلہ کی خواہش رکھتا ہون تو تو کیا ہی اور یہ تیرا سحر کیا ہی گو تو نے اپنی مشقت کا سحر
کیا ہی اسکا رد بہت مشکل سے ہوگا کوئی ایسا ویسا ساحر نہین کر سکتا ہی نہ کوئی ساحر رد سحر
اسکا رد کر سکتا ہی مگر مین یہ بھی تجھکو دکھائے دیتا ہون اگر چاہا میرے خدا نے تو مین نے یہ سحر
تیرا رد کیا اور یہ جو تو نے کہا کہ سمندر کے سبب سے تجھکو یہ مرتبہ حاصل ہوا وہ کون سا وقت تھا
کہ جب مین تمھارے یا سمندر کے روبرو بھیک مانگتا ہوا گیا تھا وہ دن بتاؤ خدا کے فضل و
کرم سے مین ہمیشہ سے اور میرے بزرگ ہمیشہ مرتبہ عالی پر سرفراز رہے بلکہ حکومت کرتے رہے
بلکہ سمندر کو اس امر پر نادم ہونا چاہیے کہ بہت سے ملکون پر میرے سبب سے اُسکا قبضہ ہوا اور
سیکڑون بادشاہ اُسکے مطیع ہوئے یہ سب میری جوتیون کا صدقہ ہی ورنہ یہ مرتبہ کبھی نہ نصیب ہوتا
اس تقریر سے کیا فائدہ جو تیرے دل مین حوصلہ ہوا سکو نکال لے بناحرب کر زعفران نے جواب دیا کہ میرا حربہ تو یہی
اژدر ہی اسی سے مین نے ان سب کو اسیر کیا ہی ہان بعد اس حربہ کے دوسرا حربہ کرونگی آفاق
نے کہا کہ پھر راہ کس امر کی دیکھ رہی ہی اژدر کو اشارہ کر کہ وہ میری طرف اپنا منھ کھول کر چلے اور
اپنی شعلہ مزاجی دکھائے یہ جو آفاق نے کہا زعفران نے اژدر کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ آفاق
کو نگل جا یہ کہنا تھا اور اشارہ کرنا تھا کہ وہ اژدر مثل قمر بلا کے اپنا منھ کھولکر اور شعلہ چھوڑتا ہوا
جانب آفاق شاہ کے اپنے قاعدے سے چلا یہ آفاق شاہ نے بنگاہ قہر آلود اس اژدر کی طرف
دیکھا نگاہ کا پڑنا تھا کہ وہ اژدر ساکت ہوکر رہ گیا منھ اُسنے اپنا بند کر لیا شعلے فرو ہوگئے بالکل حرکت
جاتی رہی یہ معلوم ہوتا تھا کہ مردہ پڑا ہوا ہی جب یہ حالت اُسکی ہوئی تو آفاق نے زعفران سے
کہا کہ جس سحر پر آپ کو بڑا بھروسا تھا اور آپ مقابلہ کر رہے تھے ملاحظہ فرمایئے کہ اُسکا کیا حال ہوا وہ کس
حالت سے پڑا ہوا ہی خبر کیجیے کہ وہ سحر آپ کا سٹ گیا یہ آواز دیکر قصد کیا کہ تخت پر سے اُتر کر اس اژدر

کا کلمہ پڑھکر پھینکدون یہ تو اس فکر مین متوجہ ہوئے انکی طبیعت کو ادھر لگی اُدھر زعفران نے جو دیکھا کہ آفاق نے میرے اژدر سحر کو بیکار کر دیا اور اب میرا کمال کا سحر برطرف ہوتا ہے اور مشاہدہ میری ساری مشقت برباد ہوتی ہے اور سب کے روبرو گرمی ہوتی ہے فوراً اسکے خیال مین ایک تدبیر آئی اور اسنے آفاق شاہ کو یہ قصد پایا کہ یہ میرے اژدر کو تخت پر سے اڑکر جہاز زمین پر ڈالدیگا سارا میرا سحر مٹ جائیگا اسکے ساتھ کوئی مکر کرنا چاہیے پس اسنے یہ سوچکر یہ صدا دی کہ اب معلوم ہوا کہ تم صاحبقران کے بھروسے پر مقابلہ کرتے ہو وہ دیان سے اسم اعظم پڑھ پڑھکر دم کرتے ہین یہ اُسی کا سبب ہے کہ جو میرا اژدر ساکت ہوگیا میرے سحر کو تم نے رد کرنے کا قصد کیا اسکی شرط تہین ہے یہ جو زعفران نے کہا آفاق نے جواب دیا کہ کبھی ایسا نہ ہوگا مجکو سوائے خدا کی کمک کے دوسرے کی کمک درکار نہین ہے نہ یہ صاحبقران کا طریقہ ہے مین تیرے لیے کافی ہون یہ کہکر خیال کیا کہ شاید صاحبقران کو کچھ خیال آیا ہو اسلئے اژدرے محبت کے اسم اعظم پڑھا ہوا اُنکو منع کرنا چاہیے مگر وہ کبھی ایسا نہ فرمائینگے یہ خیال کرکے آفاق نے پلٹکر طرف صاحبقران کے دیکھا زعفران نے جو مہلت پائی اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک تار نیچ نکال کر اُس پر اسم سحر دم کرکے طرف آفاق کے پھینکا اور کچھ سحر پڑھکر اُس اژدر پر دم کیا اور اُس حباب بلوری کی طرف اشارہ کیا اُس سے ایک چاند پیدا ہوا وہ سر پر آکر آفاق کے قائم ہوا وہ جو تار نیچ چلا اور ایک برق چمکی آفاق گو طرف صاحبقران کے دیکھ رہا تھا اور قصد کیا کہ پکار کر دریافت کرون وہ برق جو چمکی اسنے فوراً خیال کیا کہ کیا اسنے جھکر دھوکا دیا بس یہ خیال کرکے پلٹا تھا کہ وہ تار نیچ اسکے قریب آکر شق ہوا اُس سے ایک پخار اور آتش نکلی کہ اُسنے چار و نظر سے آفاق کو طپیر لیا یہ اسکو دفع کرنے لگا کہ اس نے خاک اٹھاکر اُس اژدر پر ماری کہ اُس مین حرکت ہوئی اور پھر وہ اپنی حالت اصلی پر آیا اور شعلہ چھوڑنے لگا اس نے زور دیا کہ وہ قوی ہوا اس نے صدا دی کہ اے اژدر آتشین لینا آفاق شاہ کو یہ کہتا تھا کہ وہ اژدر چلا یہان آفاق شاہ اُس آگ کو دفع کر رہا تھا کہ وہ اژدر قریب آیا اسنے شعلہ اُس آگ کو دفع کرکے آفاق کے منھ پر آکر پڑا کہ جس کے سبب سے آفاق شاہ پریشان ہوا کہ اس نے اُسی چاند کی طرف اشارہ کیا اُس سے ایک حباب پیدا ہوا اُس چاند کے دو ٹکڑے ہوئے ایک ٹکڑا تو اُسی مقام پر قائم رہا ایک ٹکڑا اُس حباب کے ساتھ چلا زعفران نے اشارہ کیا کہ وہ حباب قریب آفاق اُس آگ مین آیا یہان آفاق اُس آگ کے دفع کرنے مین مصروف تھا وہ آگ دم بدم ترقی کرتی جاتی تھی اسکا سبب یہ کہ اژدر کے منھ سے جو شعلہ نکل رہے تھے وہ آگ کو مشتعل کرتے جاتے تھے جب وہ قریب آفاق پہونچا برابر آفاق کے منھ کے آکر شق ہوا اُس سے چند قطرے پانی کے نکلے جو کہ آفاق کے منھ پر پڑے ادھر تو وہ قطرے منھ پر پڑے ادھر اُس ٹکڑے چاند نے ایک برق چمک کر آفاق کے سر پر گری کہ دو انگل سر مین در آئی آفاق نے برہم ہوکر اف جو کی وہ برق تو خاک ہوکر گری مگر سر سے خون جاری ہوا ادھر وہ قطرے جو پڑے تھے اُس نے تمام منھ پر آبلے ڈالدیے اس مین تمام سوزش پیدا ہوئی اب جو اسقدر فرصت ملی اس نے اُس آگ کو اور زور دیا ایک مرتبہ وہ تمام آگ آفاق پر آپڑی اتنی تک اور تھی اسکے آنے سے یہ بات پیدا ہوئی کہ تمام جسم مین آبلے پڑگئے آفاق ایسا زبردست ساحر تھا جو ان آفتون سے بچا ورنہ اگر دوسرا کوئی اور ساحر ہوتا وہ جل کر خاک ہوجاتا اُس کا پتہ بھی نہ ہوتا آفاق نے بڑی چرارت کی اُس عالم زخم داری اور بدحواسی مین اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا پارچہ نکالا اُس پر کچھ اسم سحر دم کرکے چھوڑ دیا کہ وہ آسمان پر گیا اور ایک لکہ ابر بنکر طیار ہوا اُس سے پانی برسنے لگا اُس پانی کے قطرون مین یہ اثر تھا کہ اُس نے تمام آگ کو گل کر دیا یہان اسنے یہ خیال کیا تھا

کہ آفاق کو مین نے دھوکے سے اور نقرہ دے کر قتل کیا یقین ہی کہ جل گیا ہوگا اگر دھوکا نہ دیتی تو ضرور وہ میرے
اوپر غالب آتا کیونکہ ساحر زبردست تھا یہ خیال کر رہی تھی اُدھر آفاق نے ابر سحر سے تمام آگ بجھادی
مگر سر پر جو زخم کاری لگا تھا اُس سے خون جاری تھا جسم مین آبلہ پڑے تھے اب زعفران نے دیکھا کہ
آفاق نے آگ بجھادی ابھی تک زندہ ہی جلا نہین اسکا وہ خیال برطرف ہوا دل مین خیال کیا کہ اس سحر
نے بھی میرے کچھ اثر نہ کیا گو دھوکے مین میرے آیا مگر ایسا کامل تھا کہ سب بلاؤن کو دفع کیا پس یہ سوچنے
لگی کہ کیا تدبیر کرون اتنا تو اسنے ضرور کیا کہ اس اژدر کو پھر اشارہ کیا کہ وہ طرف آفاق کے چلا ادھر آفاق
آگ کو برطرف کرکے اُسکے اندر سے نکلا قصد کیا کہ مین اپنا سحر کرون چونکہ خون سر سے بہت نکل چکا
تھا دوسرے آبلے تکلیف دے رہے تھے ضعف طاری ہونے لگا اپنے ارادے سے باز رہا ایک مرتبہ
تخت پر جھوما یہ حال جو اُس لشکر نے دیکھا بس نورا اشارہ کیا اُس حباب بلوری کی طرف اُس سے
دو پنجے پیدا ہوئے وہ آفاق کی کمر مین پڑے آفاق کے اب ہوش بجا نہ تھے اول تو زخم سر کے سبب
سے دوسرے آبلون کی تکلیف سے کیا کر سکتا تھا وہ پنجے اٹھا کر اُسکو بھی اُسی حباب مین لے گئے
یہ حال جو آفاق کا اہل اسلام نے دیکھا ایک تلاطم مچ گیا ہر ایک افسوس کرنے لگا بادشاہ نے فرمایا
کہ بہت بڑا ساحر گرفتار ہوا اس نے تو جا کر لڑائی کو روکا تھا ورنہ جو گیا فورا اسیر ہوا یہ بڑی ساحرہ
زبردست ہی صاحبقران نے خواجہ سے ادھر فرمایا کہ بڑا غضب ہوا آفاق بھی اسیر ہوا اب یہ
بدون میرے جائے ہوئے قتل نہ ہوگی یہ اسم اعظم سے ماری جائے گی خواجہ نے عرض کیا کہ مین
بھی یہ خیال کرتا ہون اس نے بہت سے ساحرون کو گرفتار کیا ہی بڑی زبردست ساحرہ ہی خیر اگر یہ
آج بچ گئی تو مین اس کو شب کو گرفتار کرونگا زندہ نہ رکھونگا جس قدر اس نے ساحر میرے لشکر
کے اسیر کیے ہین اُسی قدر میرے دل پر داغ پڑے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ مین جاکر اس کو قتل
کرتا ہون یہان صاحبقران خواجہ سے یہ فرما رہے ہین اُدھر لشکر مین سب کو صدمہ ہی بادشاہ
بھی افسوس کر رہے ہین اُدھر جب آفاق کو بھی وہ گرفتار کر چکی اُس نے اشارہ کیا کہ وہ اژدر
اُسکے تخت کے قریب آیا بس اُس نے جھوم کر آواز دی کہ اور کوئی میرے مقابلہ کو آئے یہ آواز
سنکر خاموش ہوئی یہان لشکر اسلام سے کوئی نہ نکلا سب کے دم پر بنی ہی دوسرا امر یہ ہی کہ
آفتاب وغیرہ نے منع کیا تھا اور صاحبقران سے عرض کیا تھا کہ جب تک ہم لوگ زندہ ہین
غیر ساحر ساحر کے مقابلہ کو نہ نکلے جب ہم نہ ہونگے اُسوقت آپ کو اختیار ہی صاحبقران نے سب
سردارون یا اہل لشکر کو منع کر دیا تھا غیر ساحر تو اس سبب سے نہ نکلے ساحرون کے یہ حالت دیکھ کر
حواس جاتے رہے ہین کون نکلے اور کون مقابلہ کرے تھوڑی دیر اور اُسنے انتظار کرلے پھر صدا دی
کہ اسقدر لشکر ہی کوئی تیرے مقابلہ کو نہین آتا ہی یہ چند سردار جو اسیر ہوئے سب کے جی چھوٹ گئے ہین
تو بہت شہرہ جرارت کا سنتی تھی یہ کیا ہوا بس اسی امر کا عرد تھا دیکھے مقابلہ مین پر ابند ہوگیا اگر
ساحر نہین آتے ہین تو غیر ساحر آئین ہین اُنسے بھی مقابلہ کرنے کو موجود ہون یا خود صاحبقران
نکلین یہ جو اُسنے کہا مرمج آفتاب علم کو غصہ آیا اپنی صف سے اپنے تخت کو بڑھایا اور آواز دی
کہ تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تیرے خون کے کوئی نہ نکلے اور تیرے مقابلہ کو خود صاحبقران تشریف
لائین ابھی ان کے علام بہت سے موجود ہین جب علام نہ ہونگے اُس وقت انکو اختیار ہی
بڑھا مین تیرے مقابلہ کو آتا ہون یہ سنکر بادشاہ کی خدمت مین آئے اور کہا کہ مجکو اجازت مرحمت ہو کہ مین جاکر

مقابلہ کرون کیونکہ اب مجھسے اسکی لاف زنی وکلمات سخت کی برداشت نہین ہوسکتی ہی میری موجودگی مین وہ ایسے
کلام کرے اور مین سنون اور تحمل کرون بادشاہ نے جواب مین فرمایا کہ تم آفاق کا حال دیکھ چکے ہو کہ وہ کیونکر
اسیر ہوا گو وہ ساحر زبردست تھا مگر کچھ نہ کرسکا مریخ نے جواب مین عرض کیا کہ مین اسکا تو اقرار نہین کرسکتا ہون
کہ مین گرفتار نہ ہونگا مگر ہان اگر اقبال شاہی وصاحبقرانی شامل حال ہی تو مین ضرور اسکو قتل کرونگا اور
سب کو رہا کرکے لاؤنگا آپ مجکو اجازت مرحمت فرمایئے کسی امر کا خیال نفرمایئے وہ دو مرتبہ پکار چکا ہے
لہین ایسا غضب نہو کہ وہ صاحبقران کا نام لیکر پکارے پھر بڑی مشکل ہوگی بادشاہ نے مریخ کو اجازت
دی مریخ بادشاہ سے اجازت لیکر و سلام رخصت کرکے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوا عرض کیا کہ اجازت عنایت
ہو تو مین اس لکاتہ کو جاکر سزا دون صاحبقران نے مریخ سے فرمایا کہ مین کیونکر اجازت دون کیونکہ مین آفاق
کا حال دیکھ چکا ہون یہ ساحر زبردست ہی بدون میرے جائے قتل نہ ہوگی کیا مین تمکو بھی اجازت دے کر
ہاتھ سے گنوا دون مریخ نے عرض کیا کہ یہ غلام تو اسوقت اجازت لیگا جب تک اس غلام کے دم مین دم ہی
آپ کو میدان مین نہ جانے دیگا یہ کہکر ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اب آپ منع نہ فرمائین ورنہ اس غلام کی سب مین
حقارت اور ذلت ہوگی سب یہ خیال کرین گے کہ مریخ کی کوئی لیاقت نہ تھی نہ اسکا جی چاہتا تھا کہ وہ میدان مین
آتا صرف سب کے دکھانے کو اجازت طلب کی تھی زعفران کے خون کے مارے صاحبقران نے جو روکا
تو نہ آیا جانتا تھا کہ مین بھی جاکر گرفتار ہونگا یا صاحبقران یہ غلام طلسم فیروزیہ کا دلیہہ کہلاتا ہی اور بڑا نام
ہی اگر اجازت نہ عطا فرمائیگے تو اسکی نگاہ مین حقیر ہوجاونگا مین کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہونگا یون جو
مریخ نے عرض کیا صاحبقران مجبور ہوگئے گو قصدا اجازت دینے کا نہ تھا مگر اسکے عجز کی تقریر سے ناچار
ہوکر فرمایا کہ جاؤ ذرا سمجھ بوجھ کر مقابلہ کرنا میرے نزدیک تو یہ مناسب تھا کہ اب اور سردار جو کہ غیر ساحر تھے
وہ جاکر مقابلہ کرتے تم لوگ تو لڑ چکے تھے شائد انمین سے کوئی اسکو قتل کرتا مریخ نے عرض کیا کہ مین نے
آپ سے قبل مین بھی عرض کیا تھا اور اب پھر عرض کرتا ہون کہ جب تک لشکر مہران ہی اور آپکے لشکر مین ساحر
ہین اسوقت تک کوئی غیر ساحر مقابلہ کو نہ جاے بدین سبب کہ وہ ساحر ہین سحر سے مقابلہ کرینگے یہ لوگ
سحر کیا جانین قتل ہون گے اس سے کیا حاصل بندگان خدا کا خون ہوگا ہان جب لشکر مین ساحر نہون
اسوقت لاچاری ہی کون مقابلہ کرے سوائے غیر ساحر کے اور جبکہ آپ یہ ملاحظہ فرما چکے ہین کہ یہ لکاتہ ساحر
زبردست ہی ساحر اسکا کچھ نہ کرسکے اور گرفتار ہوے تو غیر ساحر کیونکہ مقابلہ کرسکتے ہین پس مین یہ یقین
کرتا ہون کہ اسکی قضا میرے ہاتھ سے ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اسی سبب سے تو کوئی غیر ساحر مقابلہ
کو نہین گیا گو ہمنے منع کیا تھا ورنہ اب تک کوئی رکتا یہ صرف تمھارا سبب تھا مریخ نے عرض کیا کہ یہ صرف
آپ کی غلام نوازی ہی کہ آپ غلام کے عرض کرنے کو قبول فرماتے ہین پس یہ غلام جاکر اقبال حضور سے
اسکو قتل کرتا ہی اگر مقدر مین ہی تو اسکا سر لاتا ہی ورنہ قدم پر حضور کے مثل آفاق کے نثار ہوگا صاحبقران
نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا مریخ نے جو اجازت پائی سلام کیا اور اپنا تخت طرف میدان
کے سر سے اڑاکر چلا زعفران نے قصد کیا تھا کہ پھر صداوں مریخ کو جو آتے ہوے دیکھا
خاموش کھڑی رہی ادھر صاحبقران والا شان نے خواجہ سے فرمایا کہ خداوند کریم مریخ کو اسپر
ظفریاب کرے خواجہ نے عرض کیا کہ امید قوی ہی کہ مریخ اسپر ظفرمند ہوگا یہان سب اہل لشکر مریخ
کی ظفر کی دعا کر رہے ہین ادھر گرداب سے جناب شاہ نے کہا کہ آپ نے دیکھا کہ زعفران نے کیا
کارنمایان کیا ہی کہ جو بڑے بڑے ساحر زبردست تھے انکو کیونکر گرفتار کرلیا اگر مریخ بھی گرفتار ہوگیا

اوپر کوئی ساحر مقابلہ کو نہ آئے گا غیر ساحروں کا قتل یا اسیر کرنا کتنی بڑی بات ہی زعفران نے تو آج وہ سحر کیا ہی
جو کبھی کسی نے نہ کیا ہوگا بڑی کاملہ ہی ہم اسکو ایسا نہ جانتے تھے ہان اب معلوم ہوا میرے سنے دیکھے
سمندر شاہ اگر ہوتے تو بڑی تعریف کرتے یہ سحر جو کہ زعفران نے کیا ہی اگر سامری و جمشید ہوتے
تو ان سے بھی اسکا رد نہو سکتا وہ بھی عاجز ہوتے گرداب نے جواب دیا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین معلوم
ہوا کہ زعفران بھی اسی سحر کے بھروسے پر میدان مین گئی ہی حباب نے کہا کہ آپ درست فرماتے ہین یہ کہکر
گرداب وغیرہ سے احتیاط سے کہا کہ ہم جانتے ہین کہ آپ کسی تکلیف فرمانے کی کوئی ضرورت نہوگی پس کہا
یہ مژدہ بھی لیجا کر بادشاہ کو دیدیجیے گا اور جو حال گذرا ہی سب بیان کیجیے گا اور فرمایئے گا کہ آپ کی
ایک کنیز نے یہ کارنمایان کیا ہی پس ہم سب لوگ ان سب کو لے کر حاضر خدمت ہونگے اگمون نے جواب
دیا کہ ہم ابھی تو جاتے نہین ہین ہان جب لڑائی کا خاتمہ ہوجاے گا سب اہل اسلام گرفتار ہولین گے
اسوقت جائینگے گرداب نے جواب دیا کہ مین یہ کب کہتا ہون کہ آپ اسی وقت تشریف لیجائین ہان جب
لڑائی کا خاتمہ ہولے اسوقت جب آپ جائین تب عرض کرین حیتاط نے کہا کہ اسکا کوئی مضائقہ نہین ہی
یہ گفتگو باہم کر کے سب طرف میدان کے دیکھنے لگے تمام لشکر کفار خوش ہی کہ آج اہل اسلام کا خاتمہ ہی
یہان مریخ اپنے تخت کو اڑا کر مقابل زعفران کے پہونچا اور تخت کو روک کر کہا کہ کیا لاف زنی کر رہی ہے
لا جو خبر رکھتی ہے تو ابھی تیری جان کا ملک الموت آیا ہون تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگی یہ کیا تماشا
کیا ہی زعفران نے جواب دیا کہ تم لوگ بہت مغرور ہو حالت دیکھ رہے ہو کہ جو کوئی آیا میرے ہاتھ سے گرفتار
ہوا اسپر بھی تم لوگون کو خیال نہین آتا ہی اسی طور سے کلام کرتے ہو تم سب کو کیا ہوگیا ہی کچھ بھی تو خیال کرو
کہ مین نے کن کن کو گرفتار کیا ہی جو دعوے کر کے آیا وہ ہی میرے ہاتھ سے گرفتار ہوگیا بس اس امر سے
کیا حاصل جو تمھارے پاس حربہ ہو وہ کرو کیونکہ تمھارے دل کی حسرت نکلجاے یہ نہ ہو جیسے کہ وہ لوگ اپنے
دل کی حسرت دل ہی مین لے کر گرفتار ہوے اور کچھ نہ کرسکے مریخ نے جواب دیا کہ آپ کی بلا سے ہمارا یہ
طریقہ نہین ہی کہ ہم حریف پر پیشقدمی کرین ہان جب حریف کے حربہ سے خدا بچاے رکھا تو ہم بھی حربہ کرینگے
زعفران نے جواب دیا کہ اسی غرور نے تو سب کو پست کیا اور کوئی ارمان نہ نکلا مریخ نے کہا کہ ای زعفران
ہم لوگ غرور کے پاس نہین کھڑے ہوتے ہین بلکہ غرور و تکبر کو ناپسند کرتے ہین فروتنی اپنا طریقہ ہی اسی سبب سے
تو ہمارے خدا نے ہمکو یہ مرتبہ عنایت فرمایا ہی کیونکہ غرور و تکبر خداوند کریم کو ناپسند ہی جو کہ عجز و انکسار
کرتا ہی خداوند کریم اسکو مرتبہ عالی عنایت فرماتا ہی پس ہم لوگ سواے عجز کے دوسرے امر کو نہین پسند کرتے
ہین پس تو حربہ کر جو میرے خدا کو منظور ہوگا وہ کریگا کوئی خوف نہین ہی جو مقدر مین ہوگا وہ پیش آئے گا
یہ جو تو نے کہا کہ ان سب نے غرور کیا اسکا نتیجہ پایا یہ غرور کا نتیجہ نہ تھا بلکہ انکو ان [illegible] بالکل غرور
نہین کیا اگر وہ غرور کرتے تو خدا انکو کبھی یہ سزا نہ دیتا بلکہ تیرے ہاتھ سے قتل کراتا یہ عزت انکے مقدر
مین نہ تھی جو کہ پیش آئی کوئی مقام خوف و اندیشہ کا نہین ہے پس تو اپنا حربہ میرے اوپر کر
زعفران نے جواب دیا کہ معلوم ہوا تمھاری بھی قضا آئی ہی جب تک تم بھی شکست نہ پاؤ گے
اپنے کردار سے باز نہ آؤ گے یہ کہکر اسی اژدر کی صرف اشارہ کیا وہ اسکے تخت کے قریب
کھڑا ہوا شعلہ منہ سے چھوڑ رہا تھا اسنے اشارہ کیا وہ مریخ کی طرف اپنا منہ مثل تھرمامیٹر کے کھولکر
شعلہ چھوڑتا ہوا چلا زعفران سے نے کہا کہ ای مریخ خبردار ہوجاؤ مین نے اپنا حربہ کیا مریخ نے
یہ سن کے جواب دیا کہ یہی اژدر تیرا حربہ ہی اسنے کہا کہ ہان مین نے اسی حربہ سے ان سب کو

ان سب کو گرفتار کیا ہی مریخ نے کہا کہ خبردار تیر سے اس طریقہ کو رد کرتا ہون تو بھی کیا نہ کہیگی میرے
ایسے ایسے شعبدے عالم طفلی مین سب سے بنائے ہین اور ہم تو اُسکے پیرو ہین جو کہ عالم طفلی مین کلہ
اژدر کو چیر کر پھینکدیتا تھا یہ کہکر اپنے تخت پر سے کودا اور اُس اژدر کی طرف چلا جیسے ہی وہ اژدر
قریب آیا اور اُسنے اپنا منھ شعلہ کے چھوڑنے کو کھولا مریخ نے جھپٹ کر اپنے دونون ہاتھ اُسکے
منھ مین ڈال دیے اور دونون طرف سے اُسکے چہرہ کو پکڑکر یا علی ولی کہکر زور کیا اور کچھ الفاظ
اپنی زبان پر جاری کیے دونون لشکرون نے دیکھا کہ مثل گرد پاس کنہ کے اسکو چیر کر پھینکدیا اہل لشکر
کو تو یہ معلوم ہوا یہان وہ ہی بالون کی لٹ تھی جو کہ اُسنے اپنے سر سے توڑکر سحر کے ذریعہ سے اژدر
بنایا تھا مریخ نے اُنکی طرف اُن بالون کو پھینکدیا اور کہا کہ اسی امر کا تجکو دعوی تھا کہ یہی میرا حربہ ہی
دیکھ یہ وہ اژدر ہی کہ تیرے سر کے بال ہین ارے ہم ایسے بال کی مانند سے بہت سے سحر کرتے ہین اور مثل
بال باریک کے بہت سے شعبدے بناتے ہین یہ کیا ہین اب تجکو اپنی جان وبال ہوگی مثل بال
کے بتری روح جسم مین پریشان ہوگی تیرا کچھ بھی سحر نہ چلا وہ اژدر آخر کو بال ہو کر رہ گیا کیا خوب
سحر کرتی ہی یہ جو مریخ نے کہا اور اُسنے دیکھا کہ مریخ نے میرے سحر کو برباد کیا کوئی میرا زور اُسکے
روبرو نہ چلا بہت سی خفیف ہوئی ادھر مریخ جست کر کے اپنے تخت پر سوار ہوگیا یہ جو کی رمایان مریخ
نے کیا صاحبقران نے بہت تعریف فرمائی اور لشکر اسلام سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی
ایک مرتبہ سب نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور لشکر کفار کے ملون کو جلوہ دیا اس حرکت سے اہل اسلام کی اسکو
اور غصہ آیا اور برہم ہوکر اپنے تخت پر سے کودی یہ عالم تھا کہ چہرہ فرط غیظ سے لال ہو رہا تھا اور منھ مین
کف تھا زمین پر آستے ہی یہ کہا کہ اب میرے حربہ سے بچ دیکھون کہ تو کیسا ساحر ہی مین تیرے ساتھ
سب لشکر اسلام کو برباد کرتی ہون مین کہا تھا کہ ہر ایک سے فرداً فرداً مقابلہ کرونگی افسوس اس امر کا
ہی کہ تو نے اپنے ساتھ سب کی جان لی یہ کہکر اور کچھ پڑھنے لگی مریخ نے اسکی تقریر کا یہ جواب دیا کہ
کیون اپنی زبان کو خراب کرتی ہی کیا کو کھاتی ہی اگر ایسی ہوتی تو اب تک کیا تو طرح دیتی مریخ نے
تو یہ جواب دیا آستے پڑھنے کو موقوف کر کے کہا کہ معلوم ہوا جاتا ہی اب مجکو غصہ آگیا ہی میرا غصہ
قہر خداوندی ہی پس یہ کہکر ایک دو ٹھوکر زمین پر مارا اور کہا کہ اے زمین تو الٹ جا یہ کہنا اور دو ٹھوکر کا
مارنا تھا کہ ایک مرتبہ ایک صدائے ہیبت آئی کہ سب کے کلیجے ہل گئے کیا ساحر کیا غیر ساحر
دونون لشکر کے لشکری کانپ کر رہ گئے اور زمین مین اُس صدا آنے کے بعد ایک تزلزل
پڑگیا اور مثل گہوارے کے ہلنے لگی اور جھولے کھانے لگی اور جابجا سے شق ہوگئی اسمین سے
پانی نکلنے لگا پیادون کے پانون اور سوارون کے مرکب تو گھگانے لگے یہ عالم تھا کہ گویا زلزلہ
آیا ہی یہ نوبت پہونچی کہ صفین درہم برہم ہوگئین ایک تلاطم دونون لشکرون مین پڑگیا ہر ایک کو جان
سے یاس ہوئی اہل اسلام تو خدا مانگنے لگے جب کفار نے یہ عالم دیکھا ایک مرتبہ پکارے کہ اے ملکہ یہ کیا
امر ہی سب تباہ ہوتے ہین دشمن کے ہمراہ ہمکو بھی غرق زمین کرتی ہی برائے خداوند لقصور اس زلزلہ کو
بطرف کر دو ہمارے قدم اُکھڑ گئے ہین اب زمین پر نہین قائم ہوتے ہین بڑی خرابی کی بات ہی ہم سب بھی
تباہ و غرق زمین ہوتے ہین یہ تو تم نے وہ حرکت کی جو کسی قسم کے باغی کی مثل ہی ہمکو غرق و تباہ ہونے سے
بچاؤ ہمارے تو پانون اب زمین پر نہین ٹکتے ہین تمام لشکر مین ایک ہل چل پڑی ہی یہ کونسے بڑا غضب
کیا اگر ہم سب تباہ ہوگئے تو بادشاہ کو کیا جواب دوگی یہ اہل لشکر نے پکار کر فریاد کی زعفران نے

جو غور کیا تو دراصل تمام زمین کو متلاطم پایا اُسکو بھی یقین ہو گیا کہ ضرور اہل اسلام کے ہمراہ میرا لشکر و دیگر
شاہون کا لشکر غرق زمین ہو جاے گا پس یہ خیال کرکے اُسنے ایک ہی مرتبہ کچھ پڑھکر زمین کی طرف اشارہ
کیا کہ ساکت ہو جا یہ زبان سے کہنا تھا کہ زمین ساکت ہو گئی وہ زلزلہ برطرف ہو گیا اہل اسلام و کفار کے
حواس درست ہوئے مگر طرفہ ماجرا یہ تھا کہ جہان پر یہ کھڑی تھی اتنی زمین ساکت تھی اُسکو بالکل
حرکت نہ تھی ادھر تو اسنے زمین کو متزلزل کیا تھا اُدھر مریخ نے اسکے قائم کرنے کی تدبیر کرلی تھی بلکہ یہ
امر ہوا تھا کہ جہان پر مریخ کھڑا تھا وہ ہی زمین ساکت تھی ادھر تو مریخ تدبیر کر چکا تھا کہ کفار نے اس سے
مدد مانگی اُسنے خود زمین کو قائم کر دیا مریخ یہ ماجرا دیکھکر خاموش ہو رہا اُدھر وہ بعد قائم کرنے زمین کے
ایک مرتبہ اور زیادہ برہم ہوئی اور کچھ اپنے لشکر کے لوگون سے بھی شرمندگی ہوئی اِدھر اہل اسلام نے
یہ صدا دی کہ یون ہمارا خدا ہمکو بچاتا ہے اُدھر صاحبقران نے بھی پانی طلب فرمایا تھا کہ پانی پر اسم اعظم
دم کرکے زمین پر چھڑکا دونگا کہ اسکے سبب سے حرکت زمین کی برطرف ہو جاے گی اسکا سحر رد ہو گا جبتک
پانی آے آے کہ اُسنے خود اپنے لشکر کی فریاد سے زمین کو قائم کیا خواجہ نے پکار کر کہا تھا کہ یہ ہمارے
خدا کی قدرت ہے کہ خود تو نے اپنے سحر کو رد کیا اور کیسی بدحواس ہوئی تھی کہ اپنے لشکر کو خود برباد کرتی
تھی ہمارا کیا نقصان تھا وہ سی لوگ بتلاہو تے یہ کلام اسکو مثل نشتر کے سلام ہوے تھے اور قلب بمثل
خدنگ کے پڑے تھے اور اسکے قلب کو مجروح کیا تھا اسکو اور شرمندگی ہوئی تھی غصہ آیا تھا کہ ایک
مرتبہ برہم ہوکر اور غیظ مین آکر کچھ پڑھکر بالاے آسمان پر بردار پیدا کرکے گئی اور وہان جاکر برق بنکر
طرف مریخ کے چلی گرگڑاہٹ اور چمک جو ہوئی مریخ ایک مرتبہ خبردار ہوا اُدھر خواجہ نے بھی
پکار کر کہا کہ اے مریخ خبردار ہو کہ زعفران سحر سے برق بنکر تمارے اوپر گرتی ہے وہ شاہ دوسرے
خود بھی ہوشیار ہو گیا تھا یہ بیچارا اس سبب سے تھا کہ اس طرف اسکا دھیان تھا کہ مین زمین کو قائم کرلون
یہ اس فکر مین تھا کہ وہ زمین کو قایم کرکے فوراً آسمان پر گئی تھی یہ اُسطرف متوجہ تھا گو یہ امر اسپر ثابت ہو چکا
تھا کہ زمین قایم ہو گئی ہے خود زعفران نے قائم کی ہے یہ غافل اس فکر مین تھا کہ اب مین اپنا حربہ کرون کہ
اُسنے آسمان پر جاکر اپنے کو برق بنایا تھا اور مریخ پر چلی تھی مریخ چمک اور گرگڑاہٹ سے خبردار ہو گیا
تھا دوسرے خواجہ نے صدا دی تھی پس جیسے ہی مریخ نے دیکھا کہ وہ برق سنکر آتی ہے ایک مرتبہ کچھ پڑھکر
دستک دی کہ زمین مین تلاطم پیدا ہوا اُس مرتبہ سے زیادہ تزلزل ہوا مین مرتبہ زمین نے گردش کی پس
جب گردش زمین کی کم ہوئی اور وہ تزلزل برطرف ہوا تو پشت پر مریخ کی ایک مرتبہ زمین شق ہوئی اور ایک صدا ے
ہولناک آئی کہ جسکے سبب سے سب کے دل ہل گئے بڑے بڑے پرجگر دنکے جی چھوٹ گئے کیا عجب ہے جو رستم
بھی اپنی قبر مین کانپ اُٹھا ہو ایسا تلاطم ہوا تھا کہ دریا کا پانی تیرون بلند ہو گیا ہزارون درخت جڑ سے
اکھڑ گئے بہت سے مقام پہاڑ پڑ گئے خلاصہ یہ کہ جیسے زمین مثل مریخ شق ہوئی اُس سے ایک تیلا پیدا ہوا کہ اسکے
ہاتھ مین ایک سپر تھی اُسنے آتے ہی اُس سپر کا سایہ مریخ کے کیا لیکن وہ سایہ نہ کر چکا تھا کہ ایک اور تیلا اس سے
قوی ہیکل و قد آور اُسی غار سے نکلا اُسکے ہاتھ مین بھی سپر تھی اُسنے بھی آکر سایہ سپر کا سر پر مریخ کے اُسی طور
سے کیا کہ اس سپر سے ایک ہاتھ بلند اپنی سپر قایم کی کہ تیسرا تیلا اور ان دونون سے قوی ہیکل اور قد آور نکلا وہ
بہت بڑی سپر اپنے ہاتھ مین لیے تھا اُسنے ان دونون سپرون کے اوپر ایک ہاتھ اپنی سپر قایم کی کہ چوتھا تیلا باہر اُس غار
کے آیا وہ ان سب سے قوی اور بلند قامت تھا اُسکے ہاتھ مین بھی ایک بہت بڑی سپر آہنی تھی اُسنے
بھی آتے ہی ان تینون سپرون کے اوپر اپنی سپر قائم کی یہ چاہے ایسی مہیب صورتین رکھتے تھے کہ دیکھنے والون کے کلیجے

ب ہوے جاتے تھے اور نیند نیند کانپ رہے تھے تھرتھری پڑھی ہوئی تھی سب نے اپنی آنکھین بند کرلی
تھین دونون لشکر کے لشکری کانپ رہے تھے یہ عالم تھا اور ایسی انکی مہیب صورتین تھین وہ تیلے سپرین
قائم ٹیکے ہوے کھڑے تھے مریخ اُن سپردن کے سایہ مین بلاخوف وخطر کھڑا تھا ذرا تیور پر بل بھی نہ تھا
اسکو یہ بھی خوف نہ تھا کہ یہ کیا امر ہی بلکہ صاحبقران نے خود نفس نفیس پکار کر فرمایا کہ اے مریخ اگر تم کو
قومین تمھارے قریب آؤن اور اسم اعظم پڑھکر تم پر سے یہ بلا دفع کردون مریخ نے اسکے جواب
مین یہ عرض کیا کہ غلام کو سوائے فضل خداوندی اور کمک رب اکبر کے کوئی ضرورت نہین ہی آپ ملاحظہ
فرمائین کہ یہ بلا کیونکر دفع ہوتی ہی اور یون تو آپ کی کمک کی ہر وقت ضرورت ہی اور آپ اپنے غلامونکی
کمک فرماتے ہین اقبال صاحبقرانی سے مین اس لکاتہ کو فعل کرتا ہون یہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان
جاسکتی ہی اگر فضل خدا شامل حال ہی تو مین اسکو واصل جہنم کرتا ہون ورنہ آپ کے قدمون نثار ہونگا
یہ کہکر اور جھک کر سلام کیا مریخ نے سلام کرکے جو رخ اُدھر سے پھیرا ویسے ہی زعفران برق تو بنی ہوئی تھی کڑک کر
جو گری اُن سپردن کو دفع کرتی ہوئی سر پر آئی مریخ نے اپنے کو ذرا سا بچ دیا کہ سامنے جو آئی اف جو
کرتا ہی ایک شعلہ منھ سے نکلا کہ وہ اُس برق سے لپٹ گیا اُسکا لپٹنا تھا کہ وہ برق طرف زمین کے چلی
اور پٹ سے آکر برابر تخت مریخ جادو کے زمین پر گری اب سب نے دیکھا کہ ملکہ زعفران اپنی
اصلی حالت پر بیہوش پڑی ہوئی ہی وہ صورت برق برطرف ہوگئی ہی مگر اُسکی وہ بیہوشی ایسی تھی کہ
زمین پر گرتے ہی وہ ایک لمحہ کے بعد کھڑی ہوگئی مگر سست تھی اور بدحواس منھ پر ہوائیان اُڑتی
ہوئین مریخ کو یہ یقین تھا کہ یہ جل بھن کر خاک ہوگئی ہوگی کیونکہ مریخ کا یہ سحر ہی کہ جسکے اوپر اُسنے
آف کی وہ چیز جلکر خاک ہوگئی خواہ جانور ہو خواہ کوئی چیز ہو خواہ انسان ہو اور کیا ہی ساحر زبردست
ہو وہ بھی جل جاتا اگر راوی نے بیان کیا ہی کہ ہان وہ ساحر نہین جلتا ہی جو کہ سحر بند ہوتا ہی پس جب
اسنے آف کی تھی اسکو یہ یقین ہوا تھا کہ زعفران جل گئی ہوگی جب اسنے اسکو سلامت پایا تو یقین ہوا
کہ یہ سحر بند ہی اُدھر وہ کچھ دور چلی تھی پا تو اپنے تخت کی طرف سست جاتی تھی یا ایک مرتبہ پھر جالاک
ہوگئی اور پلٹ پڑی مریخ سے آنکھ ملاکر کہا کہ خبردار ہو جاؤن اپنا حربہ پھر کرتی ہون تم تو یہ خیال کر رہے
ہوگے کہ یہ جنگ سے عاجز ہوکر واپس جاتی ہی مین عاجز نہین ہوئی ہون تمھارے مقابلہ کو موجود ہون
مریخ نے جواب دیا کہ خیر مین نے اسوقت ایک امر مین دھوکا کھایا مین یہ نہ جانتا تھا کہ تو سحر بند ہی ورنہ
اسکی بھی تدبیر کرتا ابھی تیری زندگی باقی تھی جو تو بچ گئی ورنہ میرے حربہ سے جو کہ مین نے کیا تھا اور میری
آف کی گرمی سے جلی تی جسم کہان جاتی ہی یہ کہکر اُن تیلون کی طرف اشارہ کیا جنکو وہ سپرین لیے
ہوے کھڑے تھے یا تو انھون نے سپرین ہاتھ سے پھینکدین اور ایک مرتبہ تلوارین میان سے لے کر
اُسکے اوپر بموجب حکم مریخ چلے یہان مریخ باطمینان اپنے تخت پر بیٹھا ہوا ہی صاحبقران نے بلند فرمایا کہ واہ کیا کہنا تمھارا کیون نہو ساحر زبردست ہو طلسم فیروزیہ کے شاہزادے ہو خوب اس
بلا کو دفع کیا مریخ نے سلام کرکے عرض کیا کہ یہ سب حضور کا اقبال ہی مین نے تو فعل کرنے مین کوئی درجہ باقی
نہ رکھا تھا میری آف مین یہ تاثیر تھی کہ جسپر اسکی گرمی پڑی اُسکو جلا دیا مگر یہ سحر بند ہی اس سبب سے سلامت رہی
ورنہ جلکر خاک ہوجاتی اب بھی حضور کے اقبال سے میرے ہاتھ سے سلامت نہ جاے گی مریخ تو یہ
کہہ رہا تھا اُدھر وہ تیلے قریب اسکے پہونچے چارون نے ایک مرتبہ وار کیا زعفران نے
جلد ہاتھ کو گردش دی پا سپرین اُسکے اوپر آکر قائم ہوئین چارون کے وار خالی گئے وار کا خالی جانا

کرا سنے اپنے نیچہ سحر کے قبضہ پر ہاتھ ڈالا اور اسکو نیام سے لیا یہ معلوم ہوا کہ ایک برق چمکی اسنے چمک کر
آواز دی کہ خبردار ہو جاؤ اب جو وار کرتی ہو ایک برق سی سب کی نگاہون کو خیرہ کرتی اس برق کا کرنا
تھا اب جو دیکھا تو چارون کے سر تن پر سے اڑ گئے ہین اور دور پڑے ہوے ہین انکی گردنون سے
بجاے خون کے شعلے نکل رہے ہین دفعتاً وہ شعلے بالاے آسمان گئے اور ایک چادر آتشین
بنکر زعفران پر چلے اسنے جو دیکھا کہ چادر آتشین میرے اوپر آتی ہی گو مجکو جلا نہین سکتی ہی مگر سلاحزر بر دست
کا سحر ہی کچھ نہ کچھ ضرور زک پہونچاے گی فوراً سحر کیا کہ ایک نہر بنکر تیار ہو گئی یہ فوراً اس نہر مین کود پڑی
اور غرق آب ہو گئی وہ شعلے اس نہر مین آکر گرے اور بجھ گئے اور چار شخص جو انکے جسم سے نکلے انھون
نے انکو جلا کر خاک کر دیا مریخ نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ اسنے میرے چار دل بہلون کو بھی قتل کیا اور چادر
آتشین سے بھی نہر بنا کر اپنے کو بچایا بس غصہ آگیا اور اپنے بہلون کو جلتا دیکھکر اور زیادہ طیش مین آیا فوراً
جھولی پر ہاتھ ڈالا جو کہ سامنے تخت پر رکھی ہوئی تھی اور اسمین سے ایک ناریل نکالکر اسپر خون کے ٹیکے
دے کر جو اسم سحر دم کر کے اس نہر پر مارا اور وہ ناریل قریب نہر جاکر شق ہوا اس ناریل کا شق ہونا تھا
کہ اس سے ایک چادر آگ نکلی اور پانی مین نہر کے گرے ایک منٹ بھر مین تمام پانی خشک ہو گیا زمین
صاف ہو گئی اس نہر کے مقام پر دریاے آگ موجین مارنے لگا شعلے بلند ہو ہو کر بالاے آسمان جانے
لگے اسقدر وہ زمین گرم ہوئی کہ زعفران کو تاب نہ رہی اسنے خیال کیا کہ یہ کیا آفت آئی زمین کیون اسقدر
تپنے لگی کیونکہ یہ تو اسی مقام پر غرق زمین تھی اس آگ کی حدت نے تمام زمین کو گرما دیا تھا اسی آگ کی
گرمی نے اسکے جسم پر اثر کیا اگر تھوڑے عرصہ تک اسی مقام پر رہتی تو ضرور کچھ نہ کچھ زک اٹھاتی جیسے
ہی گرمی محسوس ہوئی فوراً وہان سے چلی ایک مقام پر آکر اسنے سحر سے طبقہ زمین کا شق کیا اور فوراً باہر نکلی سنبلے
دیکھا کہ خاک مین آلودہ بھی یہ طبقہ شق کر کے نکلی کہان یہ کہ قریب تخت مریخ مریخ نے جو دیکھا کہ زمین سے
سلامت نکلی کچھ پڑھکر جو دم کیا جہان پر یہ کھڑی تھی وہان پر کی زمین شق ہوئی یہ غرق ہونے لگی زعفران
نے جو دیکھا کہ مریخ نے سحر کیا ہی کہ مین زمین مین غرق ہوئی جاتی ہون فوراً سحر کیا کہ زمین پہلی حالت مین آگئی
یہ اسی طرح قائم رہی ادھر مریخ نے زعفران پر سحر کر کے اب جو سحر کیا وہ دریاے آگ جو موجین مار
رہا تھا ایک مرتبہ دھوان ہو کر غائب ہو گیا یہ تو اس دریا کو نابود کر کے پھر اٹھا گو اپنا سحر تھا مگر جس غرض سے
کیا تھا وہ مطلب حاصل ہو گیا مطلب یہ تھا کہ یہ نہر خشک ہو جاے اور زعفران زمین سے نکل آے وہ ہی ہوا کہ
نہر خشک ہو گئی زعفران زمین سے نکل آئی جب یہ دریا کو برطرف کر چکے ادھر اسنے زمین کو قائم کیا اور اپنے
حواس درست کیے ایک مرتبہ نیچہ سحر لبکارا اور یہ کہکر کہ تو سحر سے نہ قتل ہو گا معلوم ہوا مین بجلی نیچہ سحر سے
قتل کرونگی چلی مریخ کی طرف مریخ نے جو اسکو نیچہ بکف آتے ہوے دیکھا خود بھی تخت پر سے
کود پڑے اور اپنے نیچہ کو نیام سے لیا اور پینترا بدل کر کھڑے ہو گئے سحر کر کے ایک سپر اپنے سر پر
قایم کی راوی نے یہ بیان کیا ہی کہ جب مریخ کوئی سحر زعفران کا رد کرتے تھے تو اہل اسلام تعریف
کرتے تھے اور جب زعفران اپنے کو سحر مریخ سے بچاتی تھی تو کفار تعریف کرتے تھے اب راوی
نے اس طور سے اس جنگ کو بیان کیا ہی کہ باہم نیچہ چلنے لگا پہلے وار زعفران نے نیچہ کا کیا
مریخ نے اپنے کو اس سے بچایا صفت یہ ہی کہ سپر خود بخود گردش کرتی ہی جہان نیچہ زعفران کا آتا
ہی اس طرف سپر بھی آکر سپر ہوتی ہی پس مریخ زعفران کے وار رد کر رہا ہی زعفران
متواتر وار کر رہی ہی مریخ ہر ایک وار کو کس خوبی رد کرتا ہی سپر مثل پرکار کے پھر رہی ہی جب کئی وار

زعفران کے مریخ سے رد کیے اب تو یہ نوبت ہوئی کہ یہ بھی وار کرنے لگا وہ بھی رد کرنے لگی اور اپنے
تئین بچانے لگی جب مریخ وار کرتا ہی یہ ثابت ہوتا ہی کہ زعفران نہ بچے گی جو وہ وار کرتی ہی تو یہ
ثابت ہوتا ہی کہ مریخ نہ بچے گا یہ سمجھے کیا ہے گویا دو بجلیان برابر چمک رہی ہین یا دو برقین ہین کہ
گر رہی ہین میدان جنگ مین ایک چکا چوندھ سی مچی ہوئی ہی کسی کی نگاہ کام نہین کرتی ہی سب کی
آنکھین اسیطرف لڑی ہوئی ہین سب ہمہ تن چشم بنے ہوے دیکھ رہے ہین جس قدر اہل اسلام
ہین سب ہمہ تن اسی طرف مصروف ہین اسی طور سے کفار بھی پس جب مریخ وار کرتا ہی اہل اسلام تعریف
کرتے ہین یا اسکے وار سے بچتا ہی جب وہ وار کرتی ہی تو کفار اسکو خلعت تحسین و آفرین سے خوش کرتے
ہین یا جب وہ مریخ کے وار سے اپنے کو بچاتی ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ کوئی ڈیڑھ گھنٹہ باہم پنجہ
جلا اب وہ پسپا ہونے لگی اور اسکا ہاتھ سست پڑنے لگا بلکہ کئی مرتبہ جھوٹا بھی ہو گیا اب اسکا کوئی وار
قابل تعریف نہین ہوتا ہی مریخ نے جو دیکھا کہ یہ اب کمی کرنے لگی پس انھون نے زور ڈالنا شروع
کیا اور وار کرتے ہوے اسکی طرف چلے اور یہ پچھلے قدم ہٹنے لگے اور یہ وار اسکے رد کرتے ہوے اور
اسکو پسپا کرتے ہوے چلے یہان تک کہ وہ میدان جنگ سے پسپا ہو کر ایک طرف کو چلی اور یہ اسکو
پست کرتے ہوے چلے یہان تک کہ یہ دونون مقام جنگ سے دور نکلگئے زعفران نے جو خیال
کیا کہ اب تو یہ میرے اوپر غالب آیا اور مین مغلوب ہوئی اب کی جو یہ وار کرے گا تو عقب گذاری مشکل
ہوگی بلکہ مین مجروح ہونگی خرابی کا سامنا ہی کیا کرون خیال کرتے کرتے اسکے ذہن مین ایک بات
آئی امر یہ تھا کہ یہ وار بھی کرتی جاتی تھی اور روکتی بھی جاتی تھی اور فکر بھی کرتی جاتی تھی کہ کیا
تدبیر کرون کہ مین اسپر غالب آؤن اور یہ مغلوب ہو اسی فکر و خیال مین اسکے ذہن مین ایک تدبیر
آئی تھی وہ تدبیر یہ تھی کہ تو اسکو لگا کر ایسے مقام پر لیجا کہ جہان سے دونون لشکرون کا سامنا نہ ہے
جب تو ایسے مقام پر پہونچے تو کسی تدبیر سے اسکو قائل کر کے خاک قبر جمشیدی چھڑک کر بیہوش کر دے
تاکہ یہ مغلوب ہو سوا اسے اس تدبیر کے یہ مغلوب نہوگا پس اسی فکرون لگاے ہوے لائی جبکہ ایسے مقام پر
پہونچی اسنے دیکھا کہ اب دونون لشکرون کا سامنا نہین ہی بلکہ دونون لشکر دور ہین پس یہ ایک مقام پر
تھم گئی اور پیہم وار کرنے لگی مریخ نے کئی وار اسکے رد کیے اور اپنے وار کیے پس جب اسکو اس امر
سے اطمینان ہو گیا کہ کوئی میرے حال سے اور مکر سے واقف نہوگا اسنے ایک مرتبہ ہاتھ روک کر
کہا کہ کیا خوب تم مقابلہ کرتے ہو مین تو تم سے مقابلہ مین مصروف تھی مین نے نہین دیکھا کہ مین بیان کرتی اب
معلوم ہوا کہ تم صاحبقران والاشان کی کمک پر مقابلہ کر رہے ہو مین یہی کہتی تھی کہ کیا سبب ہی
کہ یہ میرے اوپر غالب آرہے ہین مین سحر کر کے وار کرتی ہون اور تیرے ہر وار سے معلوم ہوتا ہے
کہ تم قتل ہوے مگر پھر تم بچ جاتے ہو اسکا سبب میرے اوپر نہ ظاہر ہوتا تھا اب ظاہر ہوا کہ
تم مجھ سے مقابلہ کر رہے ہو صاحبقران والاشان تمھارے عقب مین چلے آتے ہین اسم اعظم
پڑھتے ہوے اسی سبب سے میرا سحر رد ہو جاتا ہے اور وار بھی رد ہوتا ہی کیونکہ نتیجہ سحر ہی ہی وار
کیونکر اثر کرے جبکہ اسم اعظم کی تاثیر اسپر اثر کرتی ہو اور تمھارا وار میرے اوپر کیونکر نہ اثر کرے
کیونکہ مین تو کوئی امر تمھارے اوپر رد سحر کا کرتی نہین ہون مین ایسے قریب کے مقابلہ سے باز آئی
یا تو صاحبقران والاشان کو منع کر دو یا میرے مقابلے سے تم چلے جاؤ جب یہ کیا امر ہی کہ فریب کے
ساتھ مقابلہ کرتے ہو اب ثابت ہو گیا کہ تم لوگ جو ظفرمند ہوتے ہو تو اسی تدبیر سے جب سامنے

مقابلہ ہوتا ہے تو صاحبقران کمک کرتے ہین اسم اعظم سے اُسکا سحر رد کرتے ہین وہ تو غافل ہوتا ہے پس
تم لوگ غالب آتے ہو اور جب پہلوان سے مقابلہ ہوتا ہوگا تو ایک مقابلہ کرتا ہوگا دوسرا عقب سے
آکر اسکو قتل کرتا ہوگا کیونکہ وہ تو اسکی طرف مصروف ہوتا ہی پشت کا حال کیا معلوم پس یہ فریب ہی یہ جو
زعفران نے کہا مریخ کو خیال پیدا ہوا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ شاید ایسا ہو کیونکہ صاحبقران
نے فرمایا تھا کہ مین آکر اسم اعظم پڑھکر یہ بلا تم پر سے رد کردون جبکہ یہ برق بنکر میرے اوپر گری تھی شاید
صاحبقران نے خیال فرمایا ہو کہ یہ سارہ زیر دست ہی مین جاکر اسم اعظم پڑھکر زعفران کو مریخ
سے مغلوب کردون مگر یہ امر کبھی صاحبقران نہ گوارا فرمائینگے کہ دو ملکر ایک کو قتل کرین یہ کیا کہتی ہی پہلے
دیکھلون اگر وہ تشریف لاتے ہون تو منع کردون اگر جھوٹ کہتی ہو تو جواب دون یہ اپنے دل مین خیال کرکے
پلٹ کر دیکھا کہ یہ سچ کہتی ہی یا جھوٹ زعفران نے جو فرصت پائی اور دیکھا کہ حریف نے اپنا منہ
میری طرف سے پھیرا فوراً جھولی سے ڈبیہ خاک جمشید کی نکالی اور اسمین سے تھوڑی خاک لی اور
یہ قصد کرلیا کہ ادھر مریخ نے منہ میری طرف کیا مین نے خاک اُسپر ڈال دی وہ بیہوش ہوگا
اپنی مراد دلی برآئیگی میرا غلبہ ہوگا یہ اسنے قصد کرلیا تھا اُدھر مریخ نے جو پشت کی طرف اپنی دیکھا
تو کسی کو نپایا سوائے اپنے اور اُسکے اُس مقام پر اسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ امر تھا کہ اسنے
ایک لغو بات بیان کی اس سے نہ معلوم اُسکا کیا مقصود ہی یہ خیال کرکے اسنے اس غرض سے منہ پھیرا کہ
شاید اسنے دھوکا دیا ہو کہ اُدھر پلٹنے مین غافل پاکر ابنا وار کردون پس ایسا نہو کہ ابنا وار کرے اس خیال
سے منہ پھیرا اور یہ خیال کیا کہ ذرا اُسکو شرمندہ تو کردون کہ مین دھوکے سے مقابلہ کرتا ہون یا تو تو نے مجکو
دھوکا دیا تا کہ مین غافل ہون دوسری طرف متوجہ ہون تو ابنا وار کرے پس جیسے ہی مریخ نے منہ اُسکی
طرف کیا اور قصد کیا کہ کچھ کلام کرے کہ اُسنے نیچہ کا ہاتھ یہ دکھانے کو بلند کیا کہ مین وار کرتی ہون
اُسکا ہاتھ بلند کرنا تھا کہ مریخ نے بھی اپنا ہاتھ بلند کیا وار رد کرنے کو پس اُسنے موقع پاکر خاک
قبر جمشیدی مریخ کے اوپر ماری کہ وہ تمام خاک مریخ پر پڑی اُس خاک کا اثر یہ ہی کہ جہان
سامر پر پڑی ساحر سحر فراموش کرجاتا ہی اور بیخود ہوجاتا ہی ہوش نہین باقی رہتے ہین بیہوش
ہوکر گر پڑتا ہی پس جیسے ہی خاک قبر جمشیدی مریخ پر پڑی یہ ہی عالم مریخ کا ہوا کہ بالکل بدحواس
ہوگیا اور بیہوش ہوکر گرا پس مریخ کا گرنا تھا کہ اسنے نیچہ کو بغل مین رکھا اور خاک زمین سے
اُٹھا کر اُسپر اسم تحریر دم کرکے اپنے شانون پر ملی کہ پیدا ہوے پس زبان مین مریخ کے سو زن
دی قید سحر اسکے جسم پر قائم کی اور کمر مین نیچہ دے کر لے اُڑی اور بلند ہوکر اُس حباب کے
قریب آئی جس مین سب اہل اسلام قید تھے دونون لشکرون نے دیکھا کہ زعفران مریخ کی مشکین
باندھے ہوے اور نیچہ کمر مین دبائے ہوے حباب بلوری کے پاس آئی راوی نے بیان کیا ہی کہ
سب اُس جانب دیکھ رہے تھے جدھر یہ دونون مقابلہ کرتے ہوے گئے تھے کہ دیکھیے کون کامیاب
ہوکر آتا ہی جب سب نے یہ دیکھا کہ زعفران مریخ پر بھی غالب آئی اور اُسکو اسیر کرکے
لائی کفار نے اپنے لشکر کے غلون کو جلوہ دیا از خوشی کے باجے بجائے اور نعرے یا خداوند لقو یرو
سلیری وحشیہ کی بجے کے بلند کیے اور ملکہ کی بہت تعریف کی اہل اسلام نے جو یہ واقعہ دیکھا اب تو بالکل سبکو
زندگی سے یاس ہوئی سوا اسکے اس بہدکے کہ صاحبقران مالک اسم اعظم ہین شاید وہ جاکر اُسکو قتل فرمائین اور
تو کوئی صورت مفر کی نظر نہین آتی ہی یہان تو اہل لشکر یہ خیال کر رہے تھے اُدھر صاحبقران نے خواجہ

فرمایا کہ ای خواجہ تنے دیکھا زعفران مریخ کو بھی اسیر کرلائی بڑی ساحرہ زبردست ہی مگر یہ ثابت نہوا کہ مریخ مغلوب کیونکر ہوا کیونکہ یہان تو بظاہر مریخ غالب تھا وہ مغلوب تھی یہ کیا امر ہوا کہ وہ غالب آئی خواجہ نے عرض کیا کہ میرے نزدیک کوئی مکر ضرور اسنے کیا اُس مکر سے مریخ کو اسیر کیا صاحبقران نے فرمایا شائد ایسا ہی ہو کیا معلوم صاحبقران خواجہ سے یہ فرما رہے ہین اُدھر جباب شاہ نے سلاب سے کہا کہ اب ضرور اہل اسلام کا ستارہ گردش مین آیا تو اور اقبال ادبار سے بدل گیا ہی کیونکہ جو سا فر زبردست تھے لشکر اسلام مین وہ یون اسیر ہوے ہان ایک صاحبقران باقی ہین کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہین جو کچھ خوف ہو وہ صاحبقران سے ہی نیز وہ جب مقابلہ کو آینگے اُسوقت دیکھا جاے گا ہم کو یقین ہی کہ زعفران صاحبقران کو بھی قتل یا اسیر کرے گی اور اُنکا اسم اعظم بند کرچکی ہوگی سلاب شاہ نے جواب دیا کہ ضرور اب دیکھیے کون مقابلہ کو آتا ہی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر زعفران مریخ کو اُس جباب بلوری ہین قید کرکے زمین پر آئی اور اپنے تخت پر سوار ہوکر آواز دی کہ ای اہل اسلام میرے مقابلے کو آؤ جسکو تمناے مرگ ہو وہ میرا مقابلہ کرے یہ سُننا تھا کہ گرگین اپنی صف سے اپنا مرکب جولان کرکے خدمت بادشاہ مین آیا اور عرض کیا کہ مجکو اجازت میدان ملے تاکہ مین جاکر اُس لکاتہ کو ایک ضرب تیغ سے چورنگ کردون یا نیزے پر اُٹھالون بادشاہ نے فرمایا کہ تم تو غیر ساحر ہو جبکہ ساحر اُس سے سرد نہوئے تو تم کیا کرسکتے ہو گرگین درشت چنگال نے جواب دیا کہ اب تو جو کچھ ہو سو ہو مین ضرور جاکر مقابلہ کرونگا پس بادشاہ نے اجازت میدان دی گرگین بادشاہ سے اجازت لیکر صاحبقران و بادشاہ کو سلام رخصت کرکے اپنے مرکب کا تنگ درست کرکے میدان مین آیا اور کہا کہ لاکیا حریف رکھتی ہی بس اُسنے کچھ کیا کچھ پڑھکر جو گرگین پر دم کیا گرگین درشت چنگال کی بالکل قوت سلب ہوگئی اور مرکب پر سے گر پڑا پس زعفران نے ایک مرتبہ کچھ اسم پڑھکر دستک دی کہ ایک اور جباب بلوری مثل اُس جباب کے آکر قائم ہوا اُس سے پنجہ پیدا ہوا وہ گرگین کو اُٹھا کرلے گیا جب گرگین کو اسیر کرچکی پھر اُسنے مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے اور ایک پہلوان مقابلہ کو آیا اسی طور سے زعفران نے اسے بھی اسیر کیا اتنے میں رسد بند ہوگئی اہل اسلام مقابلے کو آنے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو مقابلہ ہو رہا ہی اور اہل اسلام گرفتار ہو رہے ہین اب لشکر اسلام سے کوئی ساحر مقابلہ کے لیے نہین آتا ہی سب ساحر خاموش گھر سے دیکھ رہے ہین غیر ساحر آتے ہین اور اسیر ہوتے ہین ساحرون کو یہ خوف ہی جبکہ ایسے زبردست ساحر اسکا کچھ نہ کرسکے تو ہماری کیا اصل ہی پس اس خیال سے کوئی نہین آتا ہی خلاصہ یہ کہ پرے کے پرے غیر ساحرون کے خالی ہوگئے کئی سردار معزز اسیر ہوئے اتنے سب کو یہ حال دیکھکر جبال آیا اب ذرا ہر ایک تامل کرنے لگا میدان مین جانے سے نوبت یہ پہونچی کہ پرا بند ہوگیا اب جو اُسنے مبارز طلب کیا تو کوئی مقابلہ کو نہ آیا خاموش کھڑے ہوے ہین ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہا ہی جب اُسنے دیکھا کہ کوئی میرے مقابلے کو نہین آتا ہی سب خاموش کھڑے ہوے دیکھ رہے ہین ایک دوسرے کا منہ تک رہا ہی جب زعفران نے دیکھا کہ کوئی میرے مقابلہ کو نہین آتا ہی تو اُسنے پکار کر کہا کہ ای اہل اسلام تمھاری وہ جرات کیا ہوئی اور غیرت کہ مین کتنی دیر سے مبارز طلب کر رہی ہون کوئی میرے مقابلہ کو نہین آتا ہی کیا مین خود آؤن اگر ایک ایک نہین آتا ہی تو دس دس یا پانچ پانچ ملکر آئین مین مقابلہ کرنے کو موجود ہون یہ جو اُسنے کہا شہنشاہ گوہر کلاہ نے اپنے مرکب کو برے سے نکالا بادشاہ و صاحبقران سے اجازت لے کر میدان مین اُسکے مقابلہ مین آئے اُسنے اُن کو بھی بحرت گرفتار کرلیا اُنکے بعد نورالزمان آئے وہ بھی اسیر ہوے مین الزمان آئے وہ بھی گرفتار ہوئے سکندر فرخ لقا

مقابلہ کیا وہ بھی گرفتار بلا ہوے سلیمان اعظم دو دیگر عزیزان صاحبقران بکے بعد دیگرے مقابلہ کو آئے
سب اسیر ہوئے اور جو سردار مثل گرگین درشت چنگال قیصر تیک خصال بہزاد بن لندھور مملوک
بن مالک اسد ثانی وغیرہ کے وہ بھی سب گرفتار ہو گئے اب لشکر مین سوائے صاحبقران بادشاہ کے
کوئی باقی نہین رہا ہی سرداران معزز سے یا عزیزون سے سب اسیر پنجۂ تحریر ہو چکے ہین راوی
طلب کیا اب کوئی اہل لشکر سے حرکت تک نہین کرتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ سب خاموش مثل تصویر گلی کے
کھڑے ہوے ہین جواب تک نہین دیتے ہین اپنے دلمین کہہ رہے ہین کہ کون اس سے مقابلہ کو جاے اور
جاکر اپنی جان پر بنائے ہم باز آئے ایسے مقابلہ سے اور نام سے کوئی پہلوان ہوتا تو اس سے مقابلہ کرتے
دو چار ہاتھ تلوار کے نیزے کے چلتے کچھ ہمارے ہنر کھلتے کچھ اسکے اگر قتل ہوتے تو شہید ہوتے اگر اسکو قتل
کرتے تو نام ہوتا اس سے کیا فائدہ کہ یہان تو بڑی ارمان سے مقابلہ کو گئے وہان جاکر کچھ نہ کر سکے
اسنے جو چھو کر دیا ہمکو اچھو ہو گیا ہمارے ہاتھ پانون رہ گئے مضغہ گوشت ہو گئے دل کے ارمان دلمین
رہ گئے کچھ نہو سکا اس سے کیا حاصل حیلہ اسی طور سے مرنا ہی تو وہ یہان آکر قتل کرے ہم موجود ہین نہ وہان
ہاتھ ہلا سکینگے نہ یہان پھر کیا ضرورت ہی کہ میدان مین جاکر اپنا نام بدنام کرین لشکر کے بیچ تو یہ سن کے خاموش کھڑے
ہوے ہین وہ مبارز طلب کر رہی ہی بلکہ سب اپنے دلمین اپنے خالق سے دعا مانگ رہے ہین کہ ای خالق اکبر
کسی اپنے ایسے بندے کو ہماری کمک کو روانہ کر کہ وہ آکر ہماری کمک کرے اور اس بلا کو رد کرے جو کوئی اسکے
مقابلہ کو گیا سامریا غیرہ سا حردہ اسکے ہاتھ سے اسیر ہوا اگر اسی طور سے ہماری قضا آئی ہی تو کیا چارہ ہی مگر ہمکو
اس ذلت سے مرنا کو ارا نہین ہی مگر تیرے حکم سے لاچار ہین کیا ہمارا زور ہی ای کریم یہ وقت مدد ہی بلا کے رد کرنے
کا ہنگام ہی مبتلاے بلا لشکر اسلام ہی اہل لشکر تو یہ دعا کر رہے ہین کہ اُدھر بادشاہ نے یہ حکم فرمایا کہ ہماری
سواری کا مرکب لاؤ ہم اس سے جاکر مقابلہ کرینگے اُدھر صاحبقران بھی اپنے مقام پر سے مرکب کو تہیز کر کے
قریب بادشاہ آئے اُدھر خادم نے مرکب حاضر کیا کہ بادشاہ کے قریب صاحبقران پہونچگئے صاحبقران
نے بادشاہ سے فرمایا کہ اب مجکو اجازت مرحمت ہو تا کہ مین جاکر اس سے مقابلہ کرون کیونکہ وہ مبارز طلب
ہی یہان سے کوئی اسکے مقابلہ کو نہین گیا ہی بڑی ذلت کی بات ہی کبھی آج تک ایسا نہین ہوا کہ حریف
مرد مقابل طلب کرے اور ہمارے لشکر سے اسکے مقابلہ کو کوئی نہ نکلے سواے آج کے بس اب مجھ سے صبر
نہین ہو سکتا ہی مین اجازت کا خواستگار ہون بادشاہ نے یہ کلام سنکے فرمایا کہ ای زینت لشکر اسلام و ای
گل گلشن صاحبقرانی یہ آپ کیا فرماتے ہین بلکہ مین خود اس امر کا آپ سے امیدوار ہون کہ آپ مجکو اجازت
مرحمت فرمائیے تا کہ مین جاکر اس سے مقابلہ کرون کیونکہ اب مجھ سے لشکر کی تباہی نہین دیکھی جاتی اسنے
تو جگر کو خون کر دیا کوئی مقام ایسا دل مین نہین باقی ہی کہ جہان پر داغ نہون یہ مین کیونکر گوارا کرون کہ
موجودگی مین آپ اسکے مقابلہ کو تشریف لیجائین یہ امر غیر ممکن ہی کیونکہ آپکے سبب سے یہ لشکر قائم ہی اور لشکر
کی زینت ہی آپ صاحب اسم اعظم ہین مین تو ایک مرد سپاہی ہون صرف آپ کے فرمانے سے مین نے تخت
حکومت کو قبول کیا ورنہ مجھکو اس امر سے انکار تھا جب آپ نہون گے تو پھر شاہی کس کی اور لشکر
کس کا خدا نہ کریم وہ دن آنکھ سے نہ دیکھے کہ مین انکو خدانخواستہ قتل یا اسیر ہوتے ہوے دیکھون
اور اپنی جان نہ فدا کرون پس اب آپ مجکو اجازت مرحمت فرمائین تا کہ مین جاکر مقابلہ کرون میرے
بعد آپ کو اختیار ہی مین کبھی آپ کو اجازت نہ دونگا یہ جوابلقور بادشاہ نے فرمائی صاحبقران نے
اسکے جواب مین فرمایا کہ یہ آپ کیا فرما رہے ہین مین اسکو کیونکر گوارا کرون کہ جبکہ بادشاہ لشکر ہو وہ کوئی مرنے کو

جو کہ زینت اور تاج شاہی ہو وہ سر کٹے جسکے دم سے لشکر مین رونق ہو وہ سر جا کر میدان مین دے
اور مین موجود رہون یہ لشکر کی ساری رونق آپ کے دم سے ہی اسوقت تک جو لشکر قائم ہے اور تباہ نہین ہوا
ہی صرف آپ کے قدم کی برکت سے ورنہ ایسی حالت مین یہ کب امید تھی کہ لشکر قائم رہیگا لہذا اب آپ مجکو
اجازت مرحمت فرمایئے مین جا کر مقابلہ کرون اسمین دو امر ہین اول تو یہ امر ہی کہ مین مالک اسم اعظم ہون
آپکی دعا سے میرے اوپر سحر اثر نہ کریگا اور ساحرہ سے مقابلہ ہی مین یقین کرتا ہون کہ آپ کے اقبال سے فرد ور
وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگی اور مین اُسپر غالب آؤنگا یہ سب اسیران بلا قید سے رہا ہونگے گو یہ زبانی
تصریح کے معلوم ہو چکا ہی اور وہ عین مقابلہ مین جبکہ مین نے اس سے کہا تھا کہ مین اگر کمک کرون اسم اعظم
پڑھکر یہ بلا رد کرون اُسنے جواب دیا تھا کہ مجکو آپ کے اقبال سے کوئی ضرورت نہین ہی مین تو اسکو
قتل کر چکا تھا مگر یہ نہ معلوم تھا کہ یہ سحر بند ہی ورنہ اسکی بھی تدبیر کرتا پس یہ سبب ہوا اُسکے بچنے کا چونکہ یہ امر ثابت
ہو چکا ہی کہ یہ سحر بند ہی مگر اسم اعظم کے روبرو کچھ کام نہ آسکے گا کسی قسم کا سحر اثر نہ کرے گا اگر سحر بند بھی
ہوگی تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگی جب مین نے اسم اعظم در دہن زبان کیا سب سحر دفع ہوگیا اگر وہ سحر بند
ہی تو میرے پاس بھی اسم دافع سحر ہی پس ایسی حالت مین امید قوی ہی کہ مین اُسپر غالب آؤنگا دوسرا امر
یہ ہی کہ اگر مین قتل یا اسیر ہوگیا تو اس حالت مین یہ ہوگا کہ آپ کل لشکر کو لے کر اور ناموس کو خانہ کعبہ تشریف
لیجائین گے ان سب کو تباہی سے بچائین گے ورنہ یہ ضرور تباہ ہونگے اور کل قتل ہونگے کیونکہ یہ تو
مجھ سے ہوگا نہین کہ مین اسکے روبرو سے چلا جاؤن ان سب کو لیکر اور آپ جو ہونگے تو آپ کو اس امر کا ضرور
خیال ہوگا کہ ناموس پر تباہی نہ آسے آپ ضرور اس امر کا خیال کرین گے اور ان سب بے دست و پا کو
تباہی سے بچا لینگے آپ کے دم سے یہ لشکر آباد رہے گا پس مین کبھی آپکو طرف میدان کے بڑھنے نہ دونگا اس امر
کا بھی خیال رہے کہ جب آپ خدمت مین صاحبقران اول و ثانی کے پہونچین تو میری طرف سے آداب
عرض فرمایئے گا اور فرمایئے گا کہ اُسنے عرض کی ہی کہ جہان تک ممکن ہو میرے خون کا عوض ان کافران غدار
دنیا کاران ناہنجار سے لیجیے گا کیونکہ مین بے گناہ قتل ہوا ہون اور آپ کو میرے خون کا عوض لینا فرض ہی
بادشاہ نے یہ سنکے فرمایا کہ ای صاحبقران یہ تو نہوگا کہ مین آپ کو جانے دون یہ جو آپنے فرمایا کہ آپ میرے
بعد ناموس و لشکر کو لے کر خانہ کعبہ چلے جایئے گا ایسا تو کبھی نہوگا کہ مین اُسکے روبرو سے چلا جاؤن جیسا کہ آپکو
خیال ہی کہ مین بچاؤنگا اسی طور سے میرا بھی خیال ہی پس اس سے تو یہ امر بہتر ہوگا کہ آپ مجکو اجازت مرحمت فرمایئن
اور کسی کے ہمراہ ناموس کو کر کے خانہ کعبہ کو روانہ فرمایئن اور کسی کے سپرد فرمایئن جو کہ معتمد ہون صاحبقران
نے فرمایا کہ اب تو مین نے آپ کے سپرد کیا ہی آپ کو میرے بعد اختیار ہی کہ خواہ خود ان سب کو لے کر خانہ کعبہ
تشریف لیجایئے خواہ کسی کے سپرد فرمایئے گا بموجب مصرع بعد از سر من کن فیکون شد شدہ باشد + پس
آپ کو اختیار ہی اب مجکو اجازت مرحمت فرمایئے بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تو کبھی نہوگا بلکہ آپ مجکو اجازت مرحمت
فرمایئے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بھی نہوگا بلکہ میری تو یہ رائے ہی کہ آپ مجکو اجازت دین اور میری فتح و ظفر
کی خدا سے دعا فرمایئن کیونکہ آپ صاحب لشکر ہین خداوند کریم آپ کی دعا جلد قبول کریگا پس یہ سن کے
بادشاہ نے جواب دیا کہ مین تو اس امر کو کبھی نہ قبول کرونگا یہ جواب دے کر حکم فرمایا کہ سب اہل لشکر بدرگاہ
خداوند کریم اس امر کی بہ گریہ و زاری التجا کرین کہ خداوند کریم اس بلاے ناگہانی کو رد کرے یہ حکم فرمانا تھا
کہ سب اہل لشکر نے ایک مرتبہ ہاتھ اپنے اپنے بدرگاہ خداوند کریم بلند کیئے اور التجا کرنے لگے کہ ای کریم و
رحیم جلد ہم سب پر سے اس بلا کو رد کر کسی کو روانہ فرما کہ وہ آکر اس لکاتہ کو قتل کرے ہمارے سر پر

صاحبقران بادشاہ کو سلامت رکھ ان دونون صاحبون کا سایہ ہمارے سر پر سے نہ اُٹھے کوئی اسطرح سے دعا کر رہا تھا کہ تو نے حضرت ابراہیم کی کمک فرمائی اُنپر آگ کو گلزار کیا نمرود کے شر سے بچایا اسی طور سے ہم سب کی بھی کمک فرما کوئی کہتا تھا کہ تو نے حضرت موسی کو شر فرعون سے محفوظ رکھا بلکہ اسکے گھر مین اُسکے ہاتھون پرورش کرایا اسی طور سے ہماری بھی مدد کر کوئی کہتا تھا کہ تو نے سلمان کو صحرا سے لق دوق سے حالا کہ جہان سوائے تنہائی اور حسرت و یاس کے کوئی نہ تھا نجات دی اُسی طریقہ سے ہمکو بھی اس بلا سے نجات دے سلمان کو تو نے شیر سے نجات دی ہمکو اس لکاتہ کے شر سے نجات دے ای کریم شکم حوت مین یونس کا کون کفیل تھا سوائے تیرے تو ہی نے اصحاب فیل سے اپنے گھر کو بچایا واسطے اُسی خانہ مقبول کا ہمکو اس بلا سے محفوظ رکھ واسطے تجکو تنہائی ماسلف و ماسبق کا کوئی یہ کار اُٹھا

بہ گرداب بلا افتادہ ام یا مصطفی دستی	بہ بحر غم گرفتارم علی مرتضی دستی	ز حالات سب سراج الدین یا للہی
چسرا دستم بگیری یا علی بہر خدا دستی		

اُدھر تو اِس طور سے ساتھ گریہ وزاری کے دعا کر رہا تھا اُدھر صاحبقران سے اور بادشاہ سے اجازت پر تکرار ہو رہی ہی نہ بادشاہ صاحبقران کو اجازت دیتے ہین نہ صاحبقران بادشاہ کو باہم ردّ و بدل ہو رہی ہی زعفران نے جو ان سب کو دعا کرتے ہوئے دیکھا حیران ہوئی کہ کیا امر ہی خیال کیا کہ یہ سب اس امر پر روتے ہین کہ ہم قتل ہونگے شاید ہمکو روتا دیکھکر ملکہ کو رحم آیا یہ خیال کرکے اور ہنس کر پکار کر کہا کہ تم لوگ بیکار روتے ہو مین رحم نہین کرونگی کیونکہ مجکو اب غصہ آگیا ہی پہلے کیون نہ اس امر کا خیال کیا اگر ملکہ کو غصہ آگیا اور زعفران کی فتح ہوئی تو کیا ہوگا اُسوقت تو اپنے غرور مین اس امر کا خیال نہ رہا اب بادلت کو اس گریہ وزاری پر تمھاری رحم نہ آئے گا نہ مین امان دونگی بیکار یہ گریہ وزاری ہی بس رو چکے آئے کوئی میرے مقابلہ کو ورنہ مین خود آتی ہون کیا خوب مثل عورتون کے روتے ہو کیسے مرد ہو تمھاری جرأت و بہادری کہان گئی اور غرور کی تقریر کیا ہوئی یہ جو اُسنے کہا کسی نے اُسکی اس تقریر کا جواب نہ دیا بلکہ صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ آپ اب مجکو جلد اجازت مرحمت فرمائین کیونکہ اب مجھ سے یہ کلام ملعن آمیز نہین سُنے جاتے ہین بادشاہ نے جواب دیا کہ آپ مجکو اجازت سے ممتاز کرین کہ مین ان کلامون کی نہین برداشت کرسکتا ہون اب راوی بادشاہ و صاحبقران کو باہم اجازت کی بحث مین چھوڑتا ہی کہ نہ بادشاہ صاحبقران کو اجازت دیتے ہین نہ صاحبقران بادشاہ کو اور اہل لشکر اسلام کو مصروف دعا رکھتا ہی اور زعفران کو مبارز طلب چھوڑتا ہی اب کچھ حال سہراب کا تحریر کرتا ہی کہ اُسپر کیا گزری کیونکہ اُسکا حال بھی تحریر کرنا پر ضرور ہی وہ بھی تو ایک بلا مین مبتلا ہی اُسپر کیا گزری ؎

ازین قصہ یکدم فراموش کن	زجائے دگر داستان گوش کن

اب شمہ حال سہراب کا تحریر ہوتا ہی عین وقت پر اُسکا آنا اور زعفران کو قتل کرنا سب اہل اسلام کو اس بلا سے نجات دینا و دیگر حالات داستان ہذا

راوی نے اس داستان کو یہان تک بیان کیا ہی کہ جب سہراب ملکہ نسیم جادو سے عہد و قول لیکر طرف لشکر اسلام کے چلا تھا اپنی صورت پر تخت بحر پر سوار چلا جاتا تھا کہ ایک دیو اُسکو اُٹھا کر لے گیا تھا سہراب نے بھی سحر کیا تھا اس امر سے کہ تا کہ مین اس کشاکش دیو سے نجات پاؤن کیونکہ اب یہ کشاکش سحر مجھے ہٹا نہین سکتی ہی یہ ایسے ایسے خیال کر رہا تھا اور خاموش اُسکے پنجہ مین دبا ہوا چلا جاتا تھا اور اسکا بھی

اسکو خیال تھا کہ ملکہ نے صرف میری تسکین قلب کے لیے یہ صندوقچہ لادیا ہی جو کہ ایسی نایاب چیز ہوگی وہ
لون رکھی ہوگی کہ جسکا جی چاہے اُٹھالاسے یہ بھی ایک امر تھا ملکہ نے خیال کیا ہوگا کہ میرے عاشق کا
دل نہ میلا ہو یہ صندوقچہ لاکر دیا کہ یہ وہی صندوقچہ ہی خیر مین اس امر سے تو ضرور بچا کہ میرے روبرو اہل اسلام
کا لشکر نہ تباہ ہوا مگر یہ بدنامی میرے لیے ضرور ہوئی کہ سہراب اپنی جان بچاکر نکلگیا ہر ایک کو یہی خیال ہوگا
یہان بھی جان گئی اور وہان بھی جان جاتی مگر سب کے ہمراہ جان جانا اچھا تھا اس جان جانے سے گر کیا کیا
جاے جو مقدرین تحریر ہو خیر آخری دیدار سے تو اپنی معشوقہ کے مشرف ہو گئے ایسے ایسے خیال کرتا تھا
اور خاموش تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ دیو سہراب کو لیے ہوے چلا گیا سہراب کی یہ حالت ہی کہ شدت
ہوا سے کبھی بیہوش ہو جاتا ہی کبھی ہوشیار ہو جاتا ہی جب ہوشیار ہوتا ہی تو وہ یہی خیال کرتا ہی جو کہ تسخیر ہوئی ہے
نوبت بایںجا رسید کہ قریب ایک پہر دن کے اُس دیو کو عالم پرواز مین گذرا جب پہر بھر دن آگیا تو وہ دیو قریب
ایک کوہ سربلند کے جو کہ پردۂ قاف سے قریب تھا ہو بجا اُسنے خیال کیا کہ اگر تو اس آدم زاد کو لے کر قاف مین
جائیگا تو خسارہ ہوگی لہذا تو چار دن سے کچھ کھایا نہین ہی اور بیت گرسنہ ہی خداوند ابلیس نے اپنی قدرت
سے یہ ایک لقمہ چرب عنایت فرمایا ہی پس اگر تو لیکر گیا تو وہان حصہ بانٹا ہو جاے گا تیرے حصہ مین بھی
ایک پارچہ اسکے گوشت کا آے گا ایک کلہ بھی نہ گرم ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ یہ جو کوہ سامنے ہی اسپر
اسکو لیجاکر کھالے تاکہ تیرا شکم تو سیر ہو جاے یہ حالت گرسنگی تو جاتی رہے پس یہ سوچکر یا تو اُڑا ہوا جاتا تھا یا ایک
مرتبہ اُس کوہ کی طرف متوجہ ہوا جو جو زمین کی طرف مائل ہوتا تھا وہ وہ سہراب کے حواس درست ہوتے تھے
یہان تک کہ وہ اُس کوہ پر اُترا سہراب کو زمین پر سکا سہراب نے جوانے کو اُسکے نیچے سے رہا پایا ایک
مرتبہ اُٹھ بیٹھا دیو کو سامنے کھڑا پایا گو سہراب مین اس قسم کی قدرت تھی کہ وہ اُسکو بھی قتل کرتا مگر دنیا سے
اسقدر بیزار تھا اور ایسا صدمہ پہنچے سے ناچار تھا کہ اُسنے نہ قتل کیا بلکہ آمادۂ مرگ ہوا اور اُس دیو سے
کہا کہ تو کس لیے مجھکو یہان لایا ہی اور تیرا کیا مدعا ہی کیون تو نے مجھ ستم رسیدہ ظلم دیدہ کو پریشان کیا ہی اُس
دیو نے جواب دیا کہ مین آج چار روز سے بہت بھوکا ہون اور کسی قسم کی چیز مجھکو ایسی نہ ملی کہ مین اپنا شکم
پُر کرتا اور اس صدمہ گرسنگی سے اپنی جان بچاتا جب کچھ نہ ممکن ہوا تو مین نے خیال کیا کہ پردۂ دنیا پر سے
جاکر کسی آدم زاد کو اُٹھالاؤن اُسے کھاکر اپنی اشتہا کو بجھاؤن پس اسی فکر مین پردۂ دنیا پر آیا یہان بھی میرا
قابو کسی انسان پر نہ چلا آخر ناچار ہوکر قاف کو واپس جاتا تھا کہ راہ مین تجھ سے ملاقی ہوا مین نے دیکھا کہ تو
تخت پر سوار چلا جاتا ہی پس مجھکو تاب نہ رہی مین تجھکو اُٹھالایا قاف مین اس سبب سے نہین لے گیا کہ وہان جو
پہاڑ لگا تو تیرے بہت سے حصہ ہو جائینگے سب بطور تبرک کے کھائین گے میری اشتہا نہ کم ہوگی مین اسی صدمہ
مین مبتلا رہونگا پس اس سبب سے اس پہاڑ پر تجھکو لایا کہ یہان کھالون اپنی اشتہا کو بجھاؤن شکر کرون خداوند
ابلیس کا کہ مجنون نے یکلخت تجھکو عنایت فرمائی پس اب مین تجھکو کھاے لیتا ہون سہراب نے جو
یہ سنا اپنے دل مین کہا خیر خوب ہوا کہ اس دنیوی صدمون سے تو نجات ملی ہمارے مقدر مین غسل و کفن نہ تھا نہ
قبر تھی نہ یہ امر تھا کہ کوئی ہماری میت پر آوے ایسے مقام پر مرتے ہین کہ کسی کو خبر بھی نہوگی کہ ہم پر کیا گذری
افسوس اس امر کا ہی کہ ہمارے حال سے نہ صاحبقران واقف ہونگے نہ ملکہ نسیم اس امر سے بھی
محروم رہے کہ ملکہ کو ہمارے حال کی خبر ہوتی ہاے کیا کرون کیا نہ کرون عجب عالم بے بسی مین مرنا ہوا ہی
خیر جو مشیت ایزدی اُسکی مشیت مین کیا چارہ ہی ہر ایک بندہ مجبور ہی وہ ہی مالک قضا و حیات ہی جس طور سے
اُسنے جبکی قضا تحریر کی ہی اور جس قدر اُسنے زندگی تحریر کی ہی اُسی قدر زندہ رہ سکتا ہی اُس سے زیادہ

نہین جی سکتا ہی اور جس طور سے قضا تحریر ہوئی ہی اُسی طور سے مرتا ہی اُسکے خلاف نہین مرسکتا ہی کیونکہ اسکا فعل ایسا نہین ہی کہ ابھی وہ کچھ تحریر کرے اور بعد کو کچھ جو کچھ اُسنے تحریر کردیا اُسکے حکم سے بنی دھی بھی مجبور رہے اور دم نہ مار سکے میری کیا اصل ہی خیر خیر بالفرض اگر یون ہی آئی تو کیا اختیار ہی مگر ای سہراب اس صندوقچہ کی تو آزمائش کرلے شائد قضا نہ آئی ہو تو اپنے کو سحر سے نہ بچا بلکہ اُس صندوقچہ کا امتحان کر اگر تیری قضا آئی ہی تو یون ہی مریگا اور وہان بھی جاکر مرے گا یہ حسرت تو نرہے کہ ملکہ نے صندوقچہ دیا تھا نہ معلوم وہ کیسا تھا اس امر کا بھی امتحان ہوجاے گا کہ ملکہ کو بھی تجھ سے الفت ہی یا نہین یا صرف تجھ دیکھنے کی محبت ہی صرف بلا ٹالنے کو یہ صندوقچہ دیا ہی اسکے امتحان سے یہ امر ضرور ظاہر ہوگا شائد خدا نے اسی کے امتحان کے لیے دیو کے پنجہ مین تجکو اسیر کرایا ہو کیونکہ مجکو تو اسکی طرف سے خیال دوسرا ہی کہ یہ صندوقچہ وہ نہین ہے پس خدا نے یہ صورت نکالی ہو اور اس دیو کی قضا تیرے ہاتھ سے ہو اگر یہ صندوقچہ اصلی ہی اور دیو تیرے ہاتھ سے قتل ہوا تو ضرور تجکو ملکہ کا وصل بھی نصیب ہوگا اگر ملکہ نے صرف تالیف قلب کی ہی تو ایسی زندگی بیکار ہی کہ تو جسپر جان دے وہ تیرا کچھ خیال نہ کرے پس ایسی زندگی سے تو موت بہتر ہی تو سحر نہ کرنا دیو کو کھا جانے دینا یہ امر جو سہراب کے خیال مین آیا اور دل نے بھی اس امر کی گواہی دی یا تو سر جھکائے ہوے اپنی ایسی بے بسی کی موت پر افسوس کر رہا تھا کیونکہ اپنے دل مین قسم کھا چکا تھا کہ اسکو سحر سے نہ قتل کرونگا یہ سبب تھا مجبوری کا پس سر اٹھایا اور اُس دیو سے کہا کہ تو بہت گرسنہ ہی اور مجکو کھانے کو لایا ہے کہ مجکو کھاکر اپنی اشتہا کو کم کرے مین موجود ہون دیر کس بات کی ہی مگر ای دیو اگر تو مانے تو مین ایک بات کہون کہون اُس بات مین تیرا نفع ہی میرا کوئی نفع نہین ہی بلکہ تیرا شکم خوب پُر ہوجائیگا پھر کبھی بھوک نہ لگیگی دیو نے کہا کہ وہ کون بات ہی اور کیا تدبیر ہی پس سہراب نے کہا کہ اگر تو مجکو اسقدر مہلت دے کہ مین اُس چیز کو نکال لون اور تجکو دون وہ چیز میرے پاس ہی مین نے ایک مرتبہ کھائی تھی جب سے تو آج تک مجکو کبھی بھوک نہ لگی وہ ایسی خوشبودار اور بادلیقہ تھی کہ مین کیا بیان کرون انسان کے لیے ایک تولہ بھر کافی ہی دیو زاد کے لیے ایک سیر بھر مین نے وہ بہت مشکل سے حاصل کی ہی کیونکہ مجکو تو اپنی زندگی کی امید ہی نہین یہ تو مین جانتا ہون کہ تو ضرور مجکو کھا جاے گا جب مین مرجاؤنگا تو وہ بیکار رہی پس ایسی حالت مین مین کیون اُسے برباد کرون تو ہی کیون نہ کھالے تاکہ اور آدم زاد کی جان تیرے ہاتھ سے بچے اور تو میرا احسان مند ہو کہ کسی آدمزاد نے مرتے وقت یہ احسان میرے اوپر کیا گو مین اُسکا دشمن تھا مگر اُسنے دوستی کی مین تجھکو کبھی کبھی یاد آیا کرونگا اُس دیو نے کہا کہ وہ تیرے پاس کہان ہی اور کیا چیز ہی اُسکا نام تو بتا مین نام تو سنون جو تو اسقدر اسکی تعریف کر رہا ہی کہ میرا دل بہت بیقرار ہوا جاتا ہی سہراب نے کہا کہ میرے پاس ہی اسکا نام حلوائے بے اعتنا ہی مجکو ایک حکیم نے تیار کرکے دیا ہی میرا بڑا روپیہ صرف ہوا ہی وہ میرے پاس ہر وقت ایک صندوقچہ مین رہتا ہی اُس دیو نے کہا کہ وہ صندوقچہ کہان ہی سہراب نے کہا کہ میری کمر مین دیو نے کہا کہ لا پھر مجکو دے کہ مین اُسکو کھاکر اپنی اشتہا رفع کرون سہراب نے کہا کہ ابھی نہ کھا نا مین تجکو وہ صندوقچہ کھول کر کھالے دیتا ہون تو اُسکو اپنے قبضہ مین کرلے پہلے مجکو کھالے پھر اُسکے بعد کھانا تاکہ میرا تیرے منہ کا بدل جاے دیو نے جواب دیا کہ جلدی کر میری حالت مارے بھوک کے تباہ ہی تو مجھے باتون مین لگاے ہوے ہی سہراب نے اُس سے کہا کہ ذرا تو میرے پاس سے چند قدم ہٹ جا یہ سُنکے وہ دیو سہراب کے قریب سے ہٹ گیا اُس حلوے کے اشتیاق مین یہ نہ جانتا تھا کہ یہ آدم زاد خود میرا حلوہ بناے گا اور اُس اٹھالانے کی سزا دیگا جب دیو سہراب سے

چند قدم ہٹ گیا مگر سامنے کھڑا ہی اُسی طرف دیکھ رہا ہی پس سہراب نے اپنی کمر سے صندوقچہ نکالا پہلے تو دیو کو شک ہوا تھا کہ شائد یہ آدمزاد مجھ سے کچھ فقرہ کرتا ہی چاہتا ہی کہ جتنی دیر جان بچے اُتنی دیر بچالون اور یہ کھانے سے کیون باز رہا اسکا سبب یہ تھا کہ سہراب نے حوے کی تعریف کی تھی بہت اسکو اس امر کا گمان ہوا تھا کہ شائد ایسا ہو کیونکہ اکثر آدم زاد ایسی چیزین تیار کرتے ہین اس امر سے اطمینان تھا کہ یہ میرے ہاتھ سے بھاگ کر جا نہین سکتا ہی مین دیو ہون یہ آدم زاد ہی صرف بھوک کی تکلیف ہے خیر تھوڑی دیر اور برداشت کر لو جہان چار دن بھوک گوارا کی وہان اور گھڑی دو گھڑی مین اسکا جھوٹ سچ معلوم ہو جاے گا تو ایسی نعمت ملتی ہی جو کہ عمر بھر کے لیے کافی ہی فکر معاش سے جان چھٹتی ہی اگر جھوٹا ہی تو بھی اپنا لقمہ ہی پس ایسے خیالات دل مین کر کے ہٹ گیا تھا جب سہراب نے صندوقچہ کمر سے نکالا تو اُسکو اب بالکل اس امر کا یقین دانق ہو گیا کہ یہ سچا ہی بہت خوش ہوا نا چار کو دا تا لیان بجائین خوشی نعلبان کرنے لگا یہان سہراب نے صندوقچہ کھولا دیکھا کہ ایک پٹری لگی ہوئی ہی اُسکے باہر قبضہ تلوار کا نمایان ہی یہ حال دیکھکر سہراب کو کسی قدر یقین ہوا کہ صندوقچہ اصلی ہی کچھ خوشی ہوئی پس جلدی پٹری کو بائین طرف ہٹایا کچھ بھی نہ ہوا اب تو یقین کامل ہو گیا کہ ملکہ نے دھوکا دیا معلوم ہوا کہ ملکہ کو مجھ سے الفت نہین ہی صرف دنیا سازی کی باتین تھین جو میرا گمان تھا وہ سچ نکلا راوی نے بیان کیا ہی کہ سہراب نے غلطی سے پٹری بائین طرف ہٹائی تھی اُسکو پہلے دہنی طرف ہٹانا تھی ملکہ نے یہی تعلیم بھی کیا تھا سہراب بھول گیا دوسرے جلدی تھی ایسی آفت مین حواس خمسہ کا درست رہنا مقدم ہی اسی قدر سہراب نے بہت جرأت کی کہ اپنے حواس بجا رکھے اور یہ فکرہ کیا ورنہ وہ سرا ہوتا اور موت کو سر پر موجود پاتا تو کبھی نہ اتنی جرأت کرتا نا سقدر حواس بجا ہوتے یہ سہراب ہی کا کام ہی اگر اتنی غلطی ہوئی تو کوئی امر عجب نہین ہی پس فوراً خیال آیا کہ اے سہراب اسی پٹری کو دہنی طرف تو ہٹا دیکھ شائد اُدھر کے ہٹانے سے تیرا مطلب حاصل ہو اُس دیو نے جو دیکھا کہ اسنے صندوقچہ کھولا مگر کوئی چیز نکال کر نہ دی آواز دی کہ او آدم زاد میرا تو مارے بھوک کے دم نکلا جاتا ہی دینا ہو تو دے ورنہ مین تجھکو کھاتا ہون مین ایسے حلوہ سے باز آیا جبکہ میرا خود حلوہ نکل گیا بھوک سے تو بین کیا اُسکو لے کر چاٹونگا سہراب نے یہ سنکے کہا کہ لے مین تو نکال رہا ہون جہان اسقدر صبر کیا ہی دو منٹ اور صبر کر مین تیرے لقمہ کے پیچھے کتا ہون ورنہ مجھے کیا ضرورت ہی یہ کہکر اُس پٹری کو دہنی طرف ہٹایا جیسے ہی وہ پٹری دہنی طرف ہٹی ایک برق ایسی کوندی اور ایک غل ایسا پیدا ہوا کہ دیو کی آنکھین جھپک گئین اور بند ہو گئین اور ایک صدا آئی گڑگڑاہٹ کی آسمان پر سے پس وہ تلوار جو کہ اُس صندوقچہ مین تھی آسمان پر جا کر چمکی اور وہان سے کڑکڑا کر چلی سہراب نے صدا دی کہ لینا اے دیو نابکار کو پس یہ کہنا تھا کہ وہ برق ایک مرتبہ اُس دیو کی طرف چلی یہ غافل کھڑا ہوا تھا اور حیران تھا کہ یہ چمک کیسی ہوئی یہ کیا بلا آئی یہ تو یہ خیال کر رہا تھا کہ وہ برق آکر سر پر دیو کے گری وہان سے قلم کرتی ہوئی دونون پانون کے درمیان سے ہو کر زمین مین آئی اور زمین مین بھوچکر ایک مرتبہ پھر چمک کر بلند ہوئی دیو کے دو ٹکڑے ہوے دیو مرکر زمین پر گرا وہ برق بالاے آسمان جا کر چمکی پس سہراب نے جلدی سے پٹری کو بائین طرف ہٹایا جیسے ہی پٹری ہٹائی وہ تلوار اپنے مقام پر آکر قایم ہو گئی سہراب نے جلدی سے صندوقچہ بند کر لیا اور فوراً اُسی خاک پر سجدۂ شکر کیا جب سجدہ سے فراغت ہوئی سر اُٹھا کر دیکھا

تو اُس دیو کو کشتہ پایا بہت خوش ہوا اپنے دل مین کہا کہ ملکہ کو ضرور مجھ سے الفت ہوگی اگر الفت نہوتی تو ایسی نا باب چیز یون کو کر ندیتی جبکہ یہ معلوم ہی کہ اسکی ضرب سے کوئی نہین بچ سکتا ہی اتنے بڑے دیو کو کیونکر اُس نے دو حصہ کیا اور وہ اسکا کچھ نکر سکا پس یہ تو بخوبی ملکہ کو معلوم تھا نہ اُسنے ماں کی محبت کی نہ باپ کی میری الفت مین سب کو میرے ہاتھ سے قتل کرانے کی تدبیر کی اب مین چھوڑتا ہون آج ہی تو جا کر طبل جنگ بجواتا ہون اگر میدان مین صف آرائی نہوگی اور کل یہان کے کل لشکر کو قتل کر کے سیدھا شہر سمندریہ پر جاؤنگا شہر کے اندر جاکر سمندر شاہ کو عین دربار مین لوٹ کر قتل کر دونگا اب کیا میرے ہاتھ سے کفار زندہ بھی رہتے ہین یہ تو خوب چیز میرے ہاتھ آئی اگر صف آرائی ہوگی تو آج ہی مین نے کل لشکر کفار کا خاتمہ کیا اور صاحبقران سے اجازت لیکر سمندر شاہ کا مقابلہ شہر مین جاکر کرونگا اب ضرور میرے وصل سے ملکہ شاد ہوگی مین اُسکے وصل سے خوش ہونگا اتنی میری زندگی تھی جو یون میری جان سلامت بچی اور اہل اسلام کی بھی زندگی ہوئی اور ضرور میری آرزوے دلی بر آئے گی یہ کہکر سہراب نے اپنے دل سے خوشی خوشی صندوقچہ کو کمر مین باحتیاط رکھا اور کمر کے تخت بنایا اُسپر سوار ہو کر طرف لشکر اسلام کے بہت عجلت کے ساتھ چلا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سہراب نے اپنے دل مین یہ خیال کیا تھا کہ اس صندوقچہ کا امتحان اس دیو پر کرون اُسی وقت خیال آیا کہ کس تدبیر سے فوراً نقرہ ذہن مین آگیا تھا جو کہ دیو سے بیان کیا تھا پس اُسی نقرہ نے کام دیا اور جان بچی پس سہراب اُس دیو کو قتل کر کے صندوقچہ کو لیکر چلا یہ تو یہان سے روانہ ہوا ہی اور راہ کو طے کر کے اُسوقت قریب لشکر پہونچا جب کہ صاحبقران بادشاہ سے اجازت طلب کر رہے تھے اور بادشاہ صاحبقران سے اور تمام لشکر مین تلاطم مچا ہوا تھا سب دعا مانگ رہے تھے اور زعفران مبارز طلب کر رہی تھی ایک حباب بلوری مین سردار ان لشکر اسلام جو کہ سوار تھے وہ تڑپ رہے تھے اور ایک حباب مین جو کہ عبر ساحر تھے اور زعفران ہنس ہنس کر اہل اسلام سے کہتی تھی کہ میرے مقابلہ کو کوئی نہ آئے گا معلوم ہوا تم سب نامرد ہو سوائے عورتون کے طور سے رونے کے تمکو کچھ نہین آتا ہی خیر مین ہی تمھارے اوپر آتی ہون پس راوی نے بیان کیا ہی جب یہ کلمہ صاحبقران والاشان نے شاہ بادشاہ سے فرمایا کہ اگر اب آپ اجازت نہینگے تو مین اپنے کو آپ کے روبرو ہلاک کرونگا ابھی ابھی اپنا سر تلوار سے قلم کرونگا یہ جو صاحبقران نے کہا بادشاہ نے سر جھکا لیا اور خیال کیا کہ کیا تدبیر کرون کہ صاحبقران اسکے مقابلہ کو جائین مجکو اجازت دین ہزار ہزار فکر کی مگر کوئی تدبیر مین نہ آئی اب یہ فکر کی کہ جسمین مرضی خدا اب یہ تدبیر کرون کہ کچھ دیر کے لیئے صاحبقران اور ٹھہر جائین شاید کوئی امر پیدا ہو یہ خیال کر کے دل مین صاحبقران سے فرمایا کہ مین مجبور ہون آپ بہت مجبور کرتے ہین مگر اے صاحبقران خواجہ ہمکو سہراب سے یہ امید نہین کہ وہ اپنے وقت مین ہمارے ساتھ سے الگ ہو جاسے گا اور کون ساتھ چھوڑ دے گا ملاحظہ کرو کہ وہ کیونکر اپنی جان بچا کر نکل گیا اُسکو صندوقچہ کے خون نے یہان سے نکالا کیونکہ اُس نے جب تم نے صندوقچہ کا ذکر کیا تھا تو اُسنے کہا تھا کہ اسکا سد ہونا محالات سے ہی نہ اُسپر کسی ساحر کا سحر اثر کریگا نہ اسم اعظم پس اسی خوف سے جان بچا کر یہ نقرہ کر کے چلا گیا اگر وہ ہوتا سہی تو کوئی تدبیر وہ اسکے قتل کرنے کی ضرور کرتا کیونکہ وہ یہان کا ایک مدت تک سپہ سالار سپاہی وہ کل ساحرون کے حال سے واقف تھا مگر وہ بھی چلا گیا سچ ہی کہ وقت بد مین کوئی کسی کا نہین ہوتا ہی باپ فرزند کی شکایت نہین کرتا ہی نہ فرزند باپ کی پھر وہ تو غیر تھا اُسپر امید اس امر کی کرتا کہ وہ وقت بد مین شریک ہوگا یا اُسکی شکایت

کرنا بالکل بیکار ہی اے خواجہ تم میرے اوپر اعتراض نہ کرنا جبکہ آپ یہ خیال فرماتے ہین کہ اسکی شکایت
کرنا بالکل بیکار ہی پھر کیون شکایت فرماتے ہین یہ کلمے صرف اسوقت عالم بدحواسی اور مایوسی مین نکل گئے
دوسرے جو کوئی ساتھ ہوتا ہی اسکا خیال ضرور آتا ہی اور جس کسی کے ساتھ کچھ سلوک کیا جاتا ہی اسی امید
پر کہ وہ ہمارے کام آئیگا جبکہ ہم پر وقت بد آئے گا کیونکہ دنیا مین ایک کا کام دوسرے سے نکلتا ہی
اور امور دنیوی اسی طور سے برآتے ہین اگر ایسا ہو کہ کوئی کسی کے کام نہ آئے اور وقت بد مین نہ ساتھ دے
تو کیونکر امور دنیوی اجرا ہون پس معلوم ہوا کہ جن کو ان امور کا خیال ہوتا ہی اور جو اس بات کا لحاظ رکھتے ہین
کہ فلان نے ہمارے ساتھ احسان کیا ہی ہم بھی اس امر کا لحاظ رکھین کہ جب اسکی کوئی غرض ہم سے لاحق ہو یا
اُسپر وقت بد آئے ہم اُسکی شرکت کرین وہ ایسا کرتے ہین جنکو اس امر کا خیال نہین ہی وہ کیا کرین گے
جو ایسا کرتے ہین وہ صاحبان شرف اور اچھی نسل کے ہوتے ہین پس اے خواجہ اسوقت سہراب کا
خیال آگیا کہ صاحبقران نے اور تم نے اُسکے ساتھ کیا کیا سلوک کئے مگر جب وقت پڑا وہ صاف
نکل گیا خواجہ نے جواب مین عرض کیا کہ جی ہان کیا کسی کا اعتبار کیا جاے سہراب سے اس امر کی
بالکل امید نہ تھی کہ وہ [illegible] سے اس امر کا گمان تھا خداوند بقول آپ کے
جو کہ عالی ظرف ہو [illegible] ان باتون کا خیال رکھتے ہین صاحبقران نے یہ تقریر سماعت فرماکر بادشاہ
سے فرمایا کہ اب اجازت مرحمت ہو تو کسی سے گلہ نہین ہی صرف اپنے مقدر سے گلہ ہی اور اسی طور سے
قضا آئی ہی سہراب کی موت ابھی نہ تھی پھر وہ کیونکر یہان ٹھہرتا دوسرے اُسکو اپنی معشوقہ کا اشتیاق
تھا اُسنے اگر اسقدر بھی ساتھ دیا تو بہت دیا دیسے وقت مین کسی کی شکایت کرنے سے کیا حاصل
اگر وہ بھی ہوتا تو اس سب سے گرفتار ہوتا کیونکہ وہ کوکبہ سے زبردست نہ تھا نہ مریخ سے نہ آفاق سے
بلکہ آفاق دوسرے مریخ سے پایہ کی کار رکھتا تھا ہان کوکبۂ آئینۂ اندام کے ہم پلہ تھا جبکہ یہ لوگ زعفران کا
کچھ نہ کرسکے تو سہراب کیا کرلیتا اس تقریر سے کیا حاصل جو کہ پڑی ہے اُسکے دفع کرنے کی فکر کرنا لازم ہی
دیر نہ فرمائیے مجھکو اجازت مرحمت فرمائیے یہ فرماکر صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ میدان کو قرق
کردو تاکہ اب کوئی مقابلہ کو نہ جاے سب کو معلوم ہوجاے کہ مین مقابلہ کو جاتا ہون خواجہ نے عرض کیا کہ بہت خوب
ادھر بادشاہ نے صاحبقران کے گلے سے لگایا اور فرمایا کہ مین کس زبان سے اجازت دون راوی بیان کرتا ہی کہ
جو تلاطم اس وقت لشکر اسلام مین پڑا ہوا تھا اگر تحریر کیا جاے تو ایک دفتر غم طیار ہو اور ناظرین کے دل بیقرار ہوجائین
چونکہ اسکے تحریر کرنے مین اصل مطلب فوت ہوا جاتا تھا داستان کو طول ہوتا تھا بدین خیال ترک کیا اصل
مطلب کی طرف عنان قلم کو پھیرا ایک کہرام مچا ہوا تھا ہر ادنے و اعلی رو رہا تھا بعض دعا کر رہے تھے ابھی خواجہ
نے میدان قرق نہین کیا تھا کہ صاحبقران کو بادشاہ نے اجازت دی تھی کہ یکایک ایک طرف سے ایک
ابر آبی رنگ کا نمودار ہوا اُس ابر کو دیکھکر جملہ اہل لشکر فریب خواجہ کے آے اور خواجہ سے کہا کہ اے خواجہ
ملاحظہ فرمائیے یہ ابر کیسا ہی قیامت کا ابر اصلی ہی یا خداوند کریم نے کسی کو ہماری کمک کے لیے روانہ فرمایا ہی ہم سبکی
التجا کو قبول کرلیا خواجہ نے یہ تقریر انکی سنکے آنکھ اُٹھاکر دیکھا اور اُن سے کہا کہ یہ ابر تو اصلی نہین ہی
بلکہ کسی سردار کی آمد کا ہی کیا عجب ہی کہ خداوند کریم نے کسی کو ہماری کمک کو روانہ فرمایا ہو ہم سب کے
استغاثہ کو قبول کرکے رحم فرمایا ہو پس یہ سن کے وہ لشکری اپنے مقام پر چلے آے اُس ابر کی طرف
دیکھنے لگے زعفران نے دیکھا کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ سب اہل اسلام طرف آسمان کے دیکھ رہے ہین ذرا
تو بھی دیکھ کہ یہ کیا سبب ہی پس اسنے بھی سر اٹھاکر دیکھا اسکو بھی وہ ابر نظر آیا ادھر تمام لشکر کفار و دیگر کافران نابکار

بھی اُس ابر کو دیکھکر اُسی طرف متوجہ ہوئے کہ یہ ابر کیسا ہی اور کسطرف سے اُٹھا ہی کیا کوئی ساحر آتا ہی یہ تو سب اُسطرف متوجہ ہوئے کل اہل اسلام و کفار و خود زعفران تاب مگر ادھر خواجہ نے بادشاہ و صاحبقران سے عرض کیا کہ آپ لوگ ذرا دیر صبر کرین ابھی ایک دوسرے کو رخصت نہ کرین اور اس ابر کی طرف ملاحظہ فرمائین کیونکہ یہ ابر جو اُٹھا ہی تو ضرور کسی ساحر کی آمد کا باعث ہی ایسا توقف فرمائیے کہ جو کوئی ساحر آتا ہی یہ معلوم ہو جاوے کہ آیا ہماری کمک کو آتا ہی خداوند کریم نے کسی اپنے بندہ کو روانہ فرمایا ہی یا کفار کی کمک کو آیا ہی اتنے عرصہ مین آپ کا کوئی نقصان نہوگا یہ سنکے بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ جو خواجہ عرض کرتے ہین اُسکو بھی ملاحظہ فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ کیا نقصان ہی پس یہ کہکر خواجہ و صاحبقران و بادشاہ بھی اس ابر کی طرف دیکھنے لگے وہ ابر اسقدر جلد آرہا تھا کہ ابھی تو دور نظر آتا تھا کہ ایک چشم زدن مین قریب لشکر اسلام آگیا ایک مرتبہ شق ہوا اُس ابر مین سے ایک تخت پیدا ہوا اُس تخت پر ایک ساحر بیٹھا ہوا نظر آیا اب تو اور سب بغور دونون طرف کے لوگ دیکھنے لگے راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ سہراب جادو ہی کہ دیو کو قتل کرکے چلا تھا اور رہان مین دفعت پر پہونچا تھا یہ ابر اُسی کی آمد کا تھا سہراب جادو نے بالاے تخت پر سے دیکھا کہ ایک لشکر کفار صف آرا ہی اور ہر محافظ جادو و احتیاط جادو بر اپر تخت گرداب شاہ و حباب شاہ ذخیرہ کے کھڑے ہوے ہین اپنے تخت کو روکے ہوے اُنکے روبرو ایک صندوقچہ رکھا ہوا ہی اور تمام لشکر کفار خوش ہی سہراب جادو نے اب جو غور کرکے دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ملکہ زعفران سیفند پوش میدان مین تخت پر سوار کھڑی ہی اور طرف آسمان کے دیکھ رہی ہی اور دو حباب وسط آسمان مین بوری قائم ہین اُنمین ایک مین سرداران اسلام جو کہ اسیر ہین وہ قید ہین اور تڑپ رہے ہین اور دوسرے مین جو کہ نیرنگ ساحر ہین وہ مقید ہین اور تڑپ رہے ہین اب اُسنے دیکھا تو اُسکو نظر آیا کہ لشکر اسلام مین تلاطم برپا ہی اور سب لوگ سر بزانو غم ناک رہے ہین نہ دیکھے جاتے ہین ایک عالم یاس طاری ہی کہ صفین کی صفین سرداروں سے خالی ہین نہ عزیز صاحبقران ہین نہ سرداران لشکر ہین ایک طرف سامردن کا لشکر اداس کھڑا ہوا ہی عجب عالم یاس تمام لشکر مین طاری ہی اسکے دل بھر بھٹ گئی اب اُسنے علم اژدہا پیکر کی طرف نگاہ دوڑائی کہ دیکھون اُسکے سایہ مین صاحبقران تشریف فرما ہین یا نہین اُسنے اُسکو بھی خالی پایا اور زیادہ اُسکو صدمہ ہوا اُسنے خیال کیا کہ کیا صاحبقران بھی گرفتار ہو گئے اُسنے اُسی مقام پر سے تعجب لشکر پر نگاہ کی کہ دیکھون بادشاہ بھی لشکر مین موجود ہین یا نہین پس اُسنے دیکھا کہ صاحبقران و بادشاہ و خواجہ ایک مقام پر موجود ہین اُسکی جان مین جان آئی اُسکو اندازہ سے یہ ثابت ہوا کیونکہ مردعا قل ہی کہ صاحبقران جو اسوقت قلب لشکر مین موجود ہین اُسکا یہ سبب ہی کہ یہ زعفران جو میدان مین کھڑی ہی معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے ان سب کو گرفتار کیا ہی اب کوئی ایسا لشکر مین نہین ہی کہ جو مقابلہ کرسکے پس صاحبقران خود اُسکے مقابلہ کو تشریف لیے جاتے ہین بادشاہ سے اجازت لینے گئے ہین یہ اُسنے خیال کیا اور بہت افسوس کیا کہ اتنے عرصہ مین لشکر اسلام کا یہ حال ہو گیا کہ کوئی مقابلہ کرنے والا نرہا کہ خود صاحبقران نے قصد فرمایا نہ معلوم تبکو لوگ اپنے دل مین کیا کہتے ہونگے یقین ہی کہ یہی کہتے ہونگے کہ سہراب نمک حرام و احسان فراموش ہی کہ ایسے وقت مین شرکت سے دستکش ہوا اور اپنی جان بچاکر سب سے چلا گیا پس یہ خیال کرکے اپنے تخت کو زمین کی طرف مائل کرکے چلا جب قریب آیا سب سے پہلے خواجہ نے پہچانا کہ یہ سہراب ہی صاحبقران سے عرض کیا کہ سہراب آگیا نہ معلوم کہان تھا ہم سب کو یہ گمان تھا کہ سہراب اپنی جان بچاکر چلا گیا اب یہ یقین ہوتا ہی کہ کسی نہ کسی بلا مین مبتلا ہو گیا تھا معشوقہ نے نہ آنے دیا ہوگا کیونکہ ایک زمانہ کے بعد گیا تھا صاحبقران نے فرمایا کہ آیا ہی تو معلوم ہو جاے گا اتنے مین لشکر اسلام مین غل پڑ گیا کیونکہ سب نے

دیکھ لیا کہ یہ ساحر جو کہ آیا ہی سہراب ہی بسکی زبان پر یہ جاری ہوا کہ سہراب جادو تے لشکر اسلام مین تو یہ غل ہوا اُدھر سب کفارون نے مع زعفران کے بھی پہچان لیا کہ یہ تو سہراب ہی نہ معلوم کہان گیا تھا کہ جب تمام لشکر کا خاتمہ ہو لیا تو آیا زعفران نے اسکو دیکھکر اپنے دل مین کہا کہ اگر سہراب آیا ہی تو میرا کیا کرلے گا بیشک مین نے مریخ ایسے ساحر کو گرفتار کرلیا تو یہ سہراب کیا اصل رکھتا ہی یہ خیال کرکے زعفران نے لشکر اسلام کی طرف منھ کرکے کہا کہ بڑی دیر سے مین مبارز طلب کر رہی ہون کوئی مقابلہ کو نہین آتا ہی نہ خود صاحبقران آئے ہین مین دیکھ رہی ہون کہ بادشاہ کے پاس منھ چرائے ہوئے اکھڑے ہین اب مین خود آتی ہون یہ جو زعفران نے کہا یہ صدا کان مین سہراب کے پہونچی اُسنے اپنے تخت کو لشکر اسلام کی طرف سے پھیرا اور اسکی طرف چلا اور پکار کر کہا کہ او بیگانہ مین تیرا سر کوب آ پہونچا تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی تو نے لشکر اسلام کو بہت پریشان کیا ہی اور بہت مغرور ہو گئی ہی میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتی ہی مین تیری جان کا ملک الموت ہون اب تیری عمر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہی کیون اسقدر بیقرار ہوتی ہی جبکہ صاحبقران کے غلام و جان نثار میرا ایسے موجود ہین تو اُنکی جرأت تیرے مقابلہ کے لیے آسے مین بڑی دور سے تیرے قتل کرنے کو آیا ہون یہ کہتا ہوا چلا صاحبقران نے جو دیکھا کہ یا تو سہراب اِدھر آتا تھا یا زعفران کی طرف تخت کو پھیر کر چلا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ تم خواجہ سہراب سے پکار کر کہدو کہ پہلے ہمارے پاس ہوتا جاے پھر مقابلہ کو جاے مگر اُس سے کچھ کہتا ہی خواجہ نے پکار کر کہا کہ اے سہراب جادو پہلے اِدھر آؤ کیونکہ صاحبقران والاشان طلب فرماتے ہین اور فرماتے ہین کہ مجکو تجھسے کچھ کہنا ہی یہ سنکے سہراب نے تخت کو روک کر پہلے صاحبقران بادشاہ کو سلام کیا اور ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ مین حاضر ہوتا ہون پہلے اسکو اسکی تقریر فیصل کی سنلوے لون مجھے اسکی تقریر نہین سُنی جاتی ہی یہ بہت لاف زنی کر رہی ہی اسکا سر لے کر حاضر خدمت ہوتا ہون میری گستاخی کو معاف فرمایئے یہ جو سہراب جادو نے عرض کیا صاحبقران نے سنکے خواجہ سے فرمایا کہ سہراب جادو سے کہدو کہ کیون اسکے مقابلہ کو جاتے ہو یہ سحر بند ہی مریخ وغیرہ سب اسکے ہاتھ سے گرفتار ہوئے ہین اس سے تمھارا مقابلہ کرنا بیکار ہی یہ میرے ہاتھ سے قتل ہو گی کیونکہ یہ سحر بند ہی اور مین مالک اسم اعظم ہون ایسی حالت مین جبکہ مقابلہ نہین کر سکتے ہر جب کہ مخالف ہونا پکار ہی خواجہ نے یہ بھی پکار کر کہا کہ صاحبقران یہ فرماتے ہین سہراب نے جواب دیا کہ اب تو غلام خود اس سے مقابلہ کرے گا اور اسکا سر لے کر حاضر ہوگا اسکی موت غلام کے ہاتھ سے ہی صاحبقران سے میری طرف سے آپ عرض فرمایئن کہ غلام کو نہ روکین نہ غلام اسوقت اسکے مقابلہ سے باز آئیگا یہ کہکر اور تخت بڑھا کر چلا یہ تقریر جو صاحبقران نے سنی بادشاہ سے فرمایا کہ اسکو موت کہتے ہین کہ رات سے غائب تھا اور سب کو یہ گمان تھا کہ جان بچا کر چلا گیا مگر جب وقت قریب آیا کیونکر قضا امن پکڑکر لے آئی اور شیر ژیان کے روبرو کر دیا یہ اُسکی قدرت ہی پس اسی امر سے اُسکی شان ثابت ہوتی ہی کہ جب تک جسکی قضا نہین آتی ہی وہ خود حفاظت کرتا ہی اور موت خود محافظ ہوتی ہی جب قضا آجاتی ہی پھر کسی کے ٹالے سے نہین ٹلتی ہی ابھی تک سہراب کی قضا نہ تھی شب سے غائب تھا جب قضا آئی ہزار دن کوس سے چلا آیا رد کا بھی لوٹنے کا ہمارے پاس تک بھی نہ آیا بڑے افسوس کی بات ہی بادشاہ نے فرمایا کہ پھر کیا کیا جاے جو اسکی مشیت کو کی چارہ ہی یہ فرماکر خاموش ہو رہے اور طرف میدان جنگ کے دیکھنے لگے صاحبقران والاشان بھی اُسی طرف متوجہ ہوے خواجہ بھی اور سب لشکر بھی مگر سب اہل لشکر کا یہ حال ہی کہ دعا مانگ رہے ہین کہ اے کریم کارساز سہراب جادو کو اس نکاتہ پر فتحیاب کر تیری ذات بڑی کریم ہی کہ ہم سب کے حال زار پر رحم کر اور اس نکاتہ پر سہراب جادو کو ظفر دے لشکر اسلام کے لوگ سہراب جادو کی فتح و ظفر کے لیے دعا کر رہے ہین

اِدھر سہراب اُسکے مقابلہ مین پہونچا اِدھر گرداب شاہ نے مواج شاہ سے کہا کہ سہراب کی بھی قضا اسکو گھیر کر لائی ہی ملکہ سہراب کو بھی ایک آن مین اسیر کرتی ہی مواج شاہ نے کہا کہ ضرور گرداب شاہ نے کہا کہ اس امر کا تو خوف نہین ہی مگر ملکہ پردہ غالب آئیگا گر اس امر کا خیال ہی کہ اور عرصہ ہوا مواج شاہ نے کہا کہ پھر کیا کیا جاے یہ ہی ایک ساحر بانی ہی لشکر مین نہ تھا ورنہ اسکا بھی خاتمہ ہو چکا ہوتا اسکے محافظ نے پوچھا کہ کیا یہ وہ سہراب ہی جو کہ بادشاہ کے یہان سپہ سالار تھا گرداب نے کہا کہ ہان محافظ نے کہا ہم نے تو سنا تھا کہ وہ مر گیا گرداب نے کہا کہ آپ سے جس نے بیان کیا غلط بیان کیا برابر تو لڑتا چلا آتا ہی محافظ نے کہا کہ صبح سے کہان تھا گرداب نے کہا کہ نہ معلوم کہان تھا اچھے وقت پر پہونچا جبکہ صاحبقران مقابلہ کو آتے تھے اِسنے آکر اُنکو روکا خیر اسکی بھی جنگ کا تماشا دیکھ لین کہ یہ کیا کرتے ہین یہ تو ہمکو یقین کامل ہی کہ ملکہ زعفران غالب آئیگی یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر سہراب قریب زعفران پہونچگیا اور کہا کہ کیا لاف زنی کر رہی ہی نہ معلوم کیا بجوگ پڑا جو ایسے ایسے زبردست ساحر تیرے ہاتھ سے گرفتار ہوے در نہ تیری بھی یہ لیاقت تھی کہ تو اُنکا مقابلہ کر سکتی خیر تیری قضا میرے ہاتھ سے تھی کیونکر اُنکے ہاتھ سے قتل ہوتی پس جسدار ہو جا جو حربہ کرنا ہو کر لے تاکہ میرے دل کی حسرت تیرے دل مین نرہے وہ بھی نکل جاے دوسرے یہ ہمارا طریقہ نہین ہی کہ ہم حریف پر سبقت کرین زعفران نے جواب دیا کہ اے سہراب جادوگرون اپنی مٹی خراب کرتا ہی اسلئے نادان میرے ہمراہ چل مین تیری خطا بادشاہ سے معاف کرا دونگی بادشاہ پھر تجکو وہ مرتبہ دے گا کہ عمر بھر یاد کرے گا اس مذہب اسلام کو ترک کر اور شرکت اسلام سے باز آ دیکھ اُنکی شرکت کا یہ مزا ہی جو کہ تو دیکھ رہا ہی ذرا سر اُٹھا کر دیکھ کہ کیا حال ہی اور اس شرکت کی کیا سزا پائی ہی یہ ہی تیرا بھی حال ہوگا مین تو لشکر اسلام کا خاتمہ کر چکی ہون اگر تو نہ آتا اب کی مین اور مبارز طلب کرتی اگر صاحبقران میرے مقابلہ کو آتے تو خیر مین اُنسے مقابلہ کرکے گو وہ مالک اسم اعظم تھے اُنکا بھی خاتمہ کرتی پہلے اُنکا اسم اعظم بند کرتی اسکے بعد اُنکو بھی اسیر کر لیتی جب صاحبقران اسیر ہو جاتے ایک مرتبہ ایسا اسم سحر پڑھتی کہ تمام لشکر اسلام غرق زمین ہو جاتا اسکے بعد ان سب کو جلا دیتی مگر کچھ دیر اُنکی حیات مین اور باقی تھی جو تو آ گیا اور میرا مقابلہ کرنے لگا خیر پہلے تجکو اسیر کر لون پھر اُسکے بعد اُنکا خاتمہ کر دونگی سہراب نے کہا کہ کیا بیہودہ بکتی ہی کیون بار بار صاحبقران کے نام کو اپنی زبان پر لاتی ہی تیری جرئی کو کیا غرض ہی جو تیرے مقابلہ کو آئین مین ہی اکیلا تیرے لیے کافی ہون تو کیا اہل اسلام کا خاتمہ کرے گی مین خیال کرتا ہون کہ تیرا ہی خاتمہ ہوا جاتا ہی بس اب نہ کچھ زبان سے نکالنا در نہ گدی سے تیری زبان کھینچ لونگا تو کیا میری خطا بادشاہ سے معاف کرائے گی اور وہ کیا گیدی میری خطا معاف کرے گا بلکہ تو میرے ساتھ چل مین تیری خطا صاحبقران والا شان سے معاف کرا دون سمندر کو بھی لے آ اُسکی بھی خطا معاف ہو جاے گی اور اب ہم لوگ کیا اس امر سے باز آئینگے اور کیا شرکت اہل اسلام ترک کرین گے اگر ہزار مرتبہ ہم قتل کیے جائین اور ہمارا خمیر بنایا جاے اور ہم پھر زندہ کیے جائین اُسپر بھی ہم مذہب اسلام سے نہ پھرین گے نہ شرکت اہل اسلام ترک کرین گے جب ہم زندہ ہونگے اہل اسلام کا دم بھریگے اُنھین کی محبت مین مرینگے وہ تقدیر جادو جسکو تم لوگ اپنا خدا سمجھتے ہو جسکو سب لوگ تا جدار بھی کہتے ہین ایک بچہ شیطان ہی اُسنے سبکو گمراہ کر رکھی ہی اب اُسکا بھی حال کہلا جاتا ہی کہ وہ مثل کتے کی موت کے اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوگا تمام عالم مین پناہ کی جگہ تلاش کرتا پھرے گا کہین پناہ نہ ملے گی یہ ہی حال سمندر شاہ کا بھی ہوگا پس

اسی مین خیریت ہی اگر زندگی کی طلبگار ہی تو رفاقت سمندر شاہ سے دست بردار ہو مذہب اسلام قبول کر
دین تصویر پرستی ترک کر تو جان بچے ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہو گی اگر یہ امر منظور نہین ہی تو جلد اپنا حربہ
کر کیونکہ مجکو تیری صورت دیکھکر غصہ آتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ جب مین یہ خیال کرتا ہون کہ اسقدر اہل اسلام
تیرے سبب سے مبتلاے عذاب ہین اور تڑپ رہے ہین بس ایک شعلہ کلیجے سے اُٹھتا ہی کہ وہ تمام
قلب و جگر کو بھونک دیتا ہی یہ دل چاہتا ہی کہ تیری چھاتی پر چڑھکر تیرا خون پی لون بلکہ میری آنکھون کے
نیچے خون اُترآتا ہی لہین تو جلد قتل ہو تا کہ وہ اس عذاب سے نجات پائین یہ جو سہراب نے کہا
زعفران نے جواب دیا کہ اے سہراب تم بہت چرب زبان ہو گئے ہان سچ کسی نے کہا ہی کہ جب قضا
آتی ہی آدمی کی تو اُسکی زبان دراز ہوتی ہی اور جب چیونٹی کے مرنے کے دن قریب آتے ہین تو اُسکے پر
نکلتے ہین پس تیری وہ ہی حالت ہی کہ قضا جو سر پر آئی ہی تو زبان دراز ہو گئی ہی سہراب نے جواب
دیا کہ آپ تقریر کر چکین اپنا حربہ کیجیے مین اس تقریر کا جواب زبان تلوار سے دونگا مین کہہ چکا ہون
کہ تیری صورت دیکھکر میری آنکھون مین خون اُترآتا ہی گر اس امر سے مجبور نہ ہون کہ سبقت میرے مذہب
مین جائز نہین ہی ورنہ اسقدر کلام بھی نہ کرتا آتے ہی خاتمہ کر دیتا یہ جو سہراب نے کہا اُسنے کہا
کہ تو میرے حربہ کا مشتاق ہی پس ایک مرتبہ اُسنے جھولی پر ہاتھ ڈالکر ایک نارنج نکالا اُس نارنج پر
اسم سحر پڑھکر دم کیا اور وہ طرف سہراب جادو کے پھینکا جب سہراب نے دیکھا کہ اُسنے
نارنج مارا فوراً کچھ اسم سحر پڑھکر اُسپر ہاتھ ڈال دیا وہ موم ہو کر سہراب کے ہاتھ مین آگیا دو سبب تھے
ایک تو سہراب کے پاس وہ صندوقچہ موجود تھا کہ جسپر کوئی سحر نہ اثر کر سکتا تھا نہ کوئی دعا دوسرے
خود بھی سہراب ساحر زبردست ہی اگر نارنج موم ہو گیا کیا عجب ہی پس سہراب نے اُس نارنج کو
زمین پر پھینکدیا اور کہا کہ یہی حربہ تھا جو میرے قریب آکر موم ہو گیا اب خبردار ہو جا مین اپنا حربہ
کرتا ہون زعفران نے کہا کہ مین خبردار ہون پس جو اُسنے کہا سہراب تخت پر تو بیٹھا ہوا ہی اور تخت
زمین سے کچھ اُونچا ہی اور وہ بھی تخت پر سوار ہی دونون تخت برابر ہین پس سہراب نے اپنی کمر
سے صندوقچہ نکالا اُسنے کہا کہ واہ میان سہراب کیا تم بھان متی کے تماشہ کرنے والون کی طرح سے
صندوقچہ نکالتے ہو کیا اس صندوقچہ مین تمہارا سحر بند ہی اور وہ حربہ کیا اسی صندوقچہ مین ہی جو کہ میرے
اوپر کرو گے سہراب نے کہا کہ ہان اِسی صندوقچہ مین ہی سب قدر و عافیت معلوم ہوئی جاتی ہی یہ کہکر
صندوقچہ کھولا اس تیزی سے کہ وہ دوسرا حربہ نہ کر سکے پاے جیسے ہی بڑا صندوقچہ کا بلند ہوا سہراب
نے کہا کہ پھر مین کہتا ہون کہ خبردار ہو جا مین بار بار خبردار کرتا ہون اب مین اپنا حربہ کرتا ہون اُسنے کہا کہ
تو ڈراتا کسکو آ مین خبردار ہون ایسے ایسے مین نے بہت سے کر ڈالے ہین یہ اُسکا کہنا تھا کہ سہراب
نے اُس پٹری کو دہنی طرف ہٹایا پس جیسی پٹری دہنی طرف ہٹی اُسی طور کی ایک برق چمکی اور
ویسی ہی روشنی ہوئی جیسی اُس پہاڑ پر ہوئی تھی جبکہ دیو کو سہراب نے قتل کیا تھا دونون لشکرون
کی آنکھین بند ہو گئین وہ چمک یا تو یہان ہوئی تھی یا بالاے آسمان ہوئی اور برق آسمان پر سے چلی
سہراب نے کہا کہ لینا اے برق بچ سامری اس زعفران لکاتہ کو یہ کلمہ جیسے ہی سہراب کی زبان
سے نکلا ویسے ہی ایک کڑاکا ہوا اور برق نے زعفران کی طرف کا رُخ کیا کہ تمام لشکر کفار پکار اُٹھا
کہ ای ملک زعفران اپنے کو بچا ورنہ یہ برق بڑے غضب کی ہی یہ بیچکار کر سب لشکر نے کہا اور اُسکو بھی
چمک ہونے سے آگاہی ہوئی اُس نے اسی حالت مین سحر کیا کہ کئی سو شیرین اُسکے سر پر قائم ہوئین

بلکہ ایک ابر آہنی طیار ہوگیا مگر وہ برق جو کڑکڑا کر چلی اس ابر آہنی کو قلم کرتی ہوئی اور اُن سپر دنکو قلم کرتی ہوئی
اُسکے سر پر آئی کئی ہاتھ خود بخود پیدا ہوئے اور زعفران کے سر پر اُن ہاتھون نے اپنا سایہ کیا مگر وہ
بھی مثل خیار ترکے قلم ہوگئے اور یہ سب سپر ین و ابر آہنی مثل نیر کے کٹ گئین وہ برق کسی چیز پر نہ رکی
اُن ہاتھون کو قلم کرکے سر پر آئی اُسنے اُف کی کہ میری اُف سے یہ برق خاموش ہوجاے مگر اسکی
اُف نے بھی کچھ اثر نہ کیا اُس برق نے اُسکے سر کو دو پارہ کیا مراحی گردن سے گذرتی ہوئی صندوق سینہ
مین آئی اُسکو ویران و برباد کرتی ہوئی شکم مین آئی شکم کا ستھراؤ کرتی ہوئی مقام شرمگاہ کی سیر کرتی ہوئی
دونون ٹانگون کے بیچ سے نکل گئی زمین کو بوسہ دیا اور پھر بلند ہوئی اور بالاے آسمان جاکر چمکی فوراً
سہراب نے پٹری کو بائین طرف ہٹایا ایک چمک ہی ہوئی اور وہ برق اپنے مقام پر آکر قائم ہوئی
راوی نے بیان کیا ہے کہ جب وہ برق زعفران کو قلم کرچکی سہراب نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور کہا
کہ یون حریف کو قتل کرنے مین تو جانتا ہی تھا اسکی فقط میرے ہاتھ سے تھی اور مین ہی اسکا
ملک الموت ہون اسی سبب سے تو مین لشکر مین نہ تھا مین وقت پر پہونچا پس یہ تو سہراب نے کہا ادھر
کا حال سُنیے جیسے ہی زعفران دوبارہ ہوکر زمین پر گری ایک شور و غل برپا ہوا تاریکی چھاگئی برقین
چمک کر گرنے لگین آندھی سیاہ اٹھی شعلے بلند ہونے لگے سنگباری برف باری ہونے لگی ہیر
غل مچانے لگے کشتی مرا نام من ملکہ زعفران بنفشہ پوش جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و
بہ مطلب خود نرسیدیم جب یہ صدا آئی وہ تاریکی برطرف ہوئی راوی نے بیان کیا ہے کہ ادھر
زعفران مرکر گری ادھر اسکا سر برطرف ہوا دونون حباب بلوری ٹوٹے سرداران لشکر اسلام
قید سے چھوٹے جیسے ہی زعفران مری سب کے جسم پر سے قید برطرف ہوئی سامرون نے
اُسکے سر سے نجات پائی نیز سارے ہی چھوٹے مگر سامران لشکر اسلام نے یہ چالاکی کی کہ جیسے ہی قید سے
نجات پائی اُس حباب کی طرف پھٹے کہ جس مین سامر قید تھے کیونکہ یہ اپنے حباب سے دیکھ رہے تھے
قوت بصارت باقی تھی ہوش مین تھے مگر نہ سخن کرسکتے تھے نہ بات کرسکتے تھے نہ حرکت بے حس و حرکت
پڑے ہوے تھے پس اسکا مرنا تھا کہ اُنکے حواس درست ہوے حباب ٹوٹا یہ اُس حباب کے
قریب پہونچے وہ بھی ٹوٹا سرداران اسلام جھوٹ کر اُس سے طرف زمین کے چلے تھے کہ امرون نے روکا
ایک ایک نے چار چار کو روکا ایک کو بھی زمین پر نہ آنے دیا اگر خدانخواستہ یہ لوگ زمین پر گرتے تو استخوان
ریزہ ریزہ ہوجاتے نشان بھی نہ ملتا پس سب نے لاکر زمین پر اُنکو اُتارا اتنے عرصہ مین وہ تاریکی
بھی برطرف ہوئی صداے شور و غل موقوف ہوئی راوی نے بیان کیا ہے کہ لاش سے زعفران کی ایک
طایر سیاہ رنگ پیدا ہوا وہ اُڑکر بالاے آسمان گیا اور اُسنے بین مرثیہ صداے ہیہات ہیہات بلند کی
اور کہا کہ اے سامران خدا خبردار و آگاہ باشد کہ منم روح ملکہ زعفران مین تمکو خبر دیتی ہون کہ ملکہ قتل
نہوتی کیونکہ سحر بند بھی جبتک صاحبقران مقابلہ نہ کرتے مگر ملکہ کو سہراب نے اُس چیز سے قتل
کیا ہے کہ جو کہ بادشاہ نے اہل اسلام کے قتل کے لیے تجویز فرمائی تھی اب مین خدمت مین بادشاہ کی
جاتی ہون انکو اس حال سے خبردار کرتی ہون یہ صدا دے کر وہ طایر طرف سمندر ہیر کے روانہ ہوا
لشکر اسلام مین ایک نعرہ خوشی بلند ہوا کفار کے ہوش اُڑ گئے سب کے چہرے زرد ہوگئے حواس
جاتے رہے مردنی منہ پر چھاگئی حیران ہوے کہ یہ کیا ہوا ادھر سہراب جادو نے صدا دی کہ
اور جسکو تمنا ے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آوے میان محافظ جادو تم جو صندوقچہ بادشاہ کے پاس سے

لیکر آئے ہو وہ لیکر میرے مقابلہ کو آؤ دونون صندوقچون کا امتحان ہو جاے دیکھین کسکا صندوقچہ کام دیتا ہی مین بھی اپنے بزرگون کا تحفہ لایا ہون جو کہ پشت در پشت سے میرے پاس چلا آتا ہی یہان تک کے حواس باختہ سے تھے اور سب افسوس کر رہے تھے کہ کیسے لڑائی بگڑ گئی یہ کیا ہوا سب حیرت زدہ ہو کر دیکھ رہے تھے اور اپنے دل مین کہ رہے تھے کہ یہ کیا غضب کا حربہ ہی کہ کسی پر بند نہین ہوتا ہی زعفران سحر بند تھی اور کئی سحر اُسنے اپنے بچنے کے لیے کیے مگر کچھ نہوا ابراہنی کو اُسنے قلم کیا آخر کو انجام یہ ہوا کہ خود ہی ماری گئی گرداب نے جباب شاہ سے کہا کہ اے جباب شاہ تمنے دیکھا کہ زعفران کو کیونکر سہراب جادو نے آکر قتل کیا اب ثابت ہوا کہ یہ اسی تدبیر کے لیے گیا تھا اگر ہمکو یہ معلوم ہوتا تو ہم ملکہ کو میدان سے واپس کر لیتے اور بلبل بازگشت بجوا دیتے بہت بڑی سامرہ زبردست قتل ہوئی اب کون مقابلہ کرے گا جباب نے جواب دیا کہ محافظ جادو جاکر مقابلہ کرین گے یہ بادشاہ کے پاس سے صندوقچہ جو لے کر آئے ہین اُس سے یہ وہ چیز ہی کہ جو کسی حربے سے نہین رُک سکتی ہی نہ سحر سے نہ اسم اعظم سے اسکے روبرو کسی کا کچھ بس نہ چلے گا گرداب نے جواب دیا کہ یہ امر تم درست اور بجا کہتے ہو مگر اب مجکو شک گذرتا ہی وہ طایر جو کہ زعفران کی لاش سے نکلا تھا اُسنے یہ چیز دی تھی کہ جو چیز بادشاہ براے قتل اہل اسلام روانہ کرنے والا تھا وہ اسکے ہاتھ لگ گئی اُسی سے زعفران کو قتل کیا یہ تغیر اُس طایر کی شک دلاتی ہی کہ محافظ کے پاس صندوقچہ وہ نہین ہو دوسرا ہی وہ سہراب کے ہاتھ کسی طور سے آگیا جباب نے کہا کہ یہ صرف گمان ہی کیونکہ یہ کہان ممکن ہی کہ سہراب کے ہاتھ وہ صندوقچہ آئے نہ سہراب کی دہان تک رسائی ہی اور نہ اُسکا گذر ہو سکتا ہی دوسرے یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ایسی نادر چیز بادشاہ نے اس لاپرواہی سے رکھی ہو کہ جسکا جی چاہے چوراکر لیجاے پس ایسی حالت مین یہ گمان کرنا محض بیکار ہی گرداب نے جواب دیا کہ ابھی حال کھلا جاتا ہی یہان گرداب و جباب مین یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر جیب سب سردار رہا ہوے سامرہ وغیرہ ساحر اور سامرون نے سب کو زمین مین لاکر پہونچایا بعد دفع ہونے تاریکی کے سب خدمت بادشاہ و صاحبقران مین آئے مجرا بجالائے عرض کیا کہ حضور سہراب نے آکر ہماری جان بچائی امر عجب یہ ہی کہ ہمکو ہوش تھا اور ہم سب حال دیکھ رہے تھے مگر نہ طاقت گویائی تھی نہ جسم مین حس و حرکت تھی ہم سب بیکار تھے یہی سامردن نے بھی عرض کیا بادشاہ و صاحبقران نے فرمایا کہ خدا نے بڑا فضل کیا اُنھون نے عرض کیا کہ اگر تھوڑے عرصہ تک ہماری یہی حالت اور رہتی تو ہمارے جسم سے روح نکل جاتی صاحبقران نے فرمایا کہ اگر سہراب جادو نہ آتا تو مین خود نکلکر مقابلہ کرتا کیونکہ یہ امر مجکو مریخ کی تقریر سے جو کہ مریخ نے میرے سوال کے جواب مین کی تھی ثابت ہو گیا تھا کہ یہ سحر بند ہی پس بدون اسم اعظم کے یہ قتل نہ ہوتی اے مریخ تم تو ہم پر غالب آے تھے اور وہ مغلوب ہو کر پسپا ہونے لگی تھی پھر کیونکر تم گرفتار ہوئے مریخ نے عرض کیا کہ جب آپ یہان سے دربار مین تشریف فرما ہون گے تو مین تمام واقعہ عرض کرونگا کیونکہ میرا واقعہ طولانی ہی پس یہ سنکے صاحبقران نے سب کو گلے سے لگا لگا کر رخصت کیا ہر ایک اپنی اپنی صف مین آکر اپنے اپنے مقام پر قایم ہوا پھر اُسی طور سے لشکر مین آبادی ہوئی سب صفین درست ہو گئین اُسی طرح سے لشکر آباد ہو گیا ہر ایک سہراب کو دعا دے رہا ہی راوی نے بیان کیا کہ ادھر سہراب نے کہا کہ اے محافظ جادو کیا تم میرے مقابلہ کو نہین آؤگے اگر نہ آؤ تو جواب دو تا کسی کو روانہ کرون یہ سنا تھا کہ محافظ نے احتیاط جادو سے کہا کہ تم یہان رہو مین سہراب کے مقابلہ کو

جاتا ہون اور سحر بادشاہ سے اُسکو تبدل کرتا ہون احتیاط سے جواب دیا کہ جاؤ بس محافظ نے سحر کیا
کہ ایک طاؤس سحر صحرا سے اڑکر آیا یہ تخت پر سے اُس طاؤس پر سوار ہوا صندوقچہ اپنے ہاتھ مین لیا یہان
لشکر اسلام مین چرچا ہونے لگا کہ غضب کیا سراب نے کہ محافظ کو طلب کیا جو کہ صندوقچہ سحر سامری
لے کر ہمارے قتل کے لیے آیا تھا غزالان نے اپنے ساحرون سے کہا کہ اب کوئی صورت مفر کی نظر
نہین آتی ہے کیونکہ اس سحر کا رد کوئی نہین جانتا ہے مریخ نے اپنے ساحرون سے یہی کلمہ کہا کوکبہ نے
اپنے ساحرون سے آفاق نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اب کوئی صورت نجات کی نظر نہین آتی ہے نہ معلوم
یہ کیا سحر اب کو ہوا تھا کہ لڑائی بنی ہوئی کو بگاڑنے کی تدبیر کی اب محافظ وہ چیز لے کر آتا ہے کہ جس سے
ہر ایک عاجز ہے آئینہ اندام نے جواب دیا کہ آج یا کل وہ نکلکر مقابلہ کرتا اور کوئی تو ایسی بات ہوگی
جو سراب نے خود اسکو طلب کیا ہے کوئی نہ کوئی ایسا امر ضرور ہے کہ جسکے بھروسے پر یہ جرات اُسنے کی
ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسی چیز لایا ہے کہ جو اس سحر کو رد کرے گا آفاق نے کہا کہ خیر جو مشیت خدا وندی
صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ سوغات تو سراب نے بڑی جرات کی کہ اپنے مقابلہ کو محافظ کو
طلب کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے پاس کوئی ایسا تحفہ ہے کہ جو کہ اس سحر کو رد کرے گا یہ اُسی تحفہ کو لینے گیا تھا
ورنہ کوئی ایسی جرات نہین کرسکتا ہے کہ جبکہ یہ امر ثابت ہو کہ اس سے مفر نہین ہے پس ایسی حالت مین ایسی
جرات کرنا خالی از علت نہین ہے بادشاہ نے جواب مین فرمایا کہ آپ بجا ارشاد فرماتے ہین پس صاحبقران
یہ تقریر کرکے خواجہ کو لے کر اپنے مقام پر زیر علم تشریف لائے وہان محافظ اپنے طاؤس سحر کو اُڑا کر
مقابل سہراب آیا اور کہا کہ او سراب ایک وہ زمانہ تھا کہ ہم اور تم دونون ایک سرکار مین ملازم تھے
باہم صحبتین رہتی تھین اب کیا زمانہ کا رنگ دگرگون ہوگیا ہے کہ ہم اور تم باہم مقابلہ کرتے ہین پس اس
امر سے کیا حاصل آو میرے ہمراہ خدمت بادشاہ مین چلو وہ تمھاری خطا معاف کردیگا سہراب نے
جواب دیا کہ ای محافظ وہ زمانہ اور تھا اب اور زمانہ ہے اُسوقت مین ہم اور تم دونون ایک مذہب تھے
اب تو بہت بڑا فرق مذہبی ہوگیا ہے بھلا کافر سے اور مسلمان سے کیونکر باہم میل ہوسکتا ہے ہان اگر تم مذہب
اسلام قبول کرو تو کیا مضایقہ ہے ورنہ مقابلہ کرو مین تمھارا دشمن ہون تم میرے اور یہ جوتے کہا کہ بادشاہ
کے پاس چلو خطا معاف کراؤ تم ہی بتاؤ کہ کون ایسا امر بادشاہ نے میرے ساتھ کیا کہ مین انکی خیر خواہی کرون اور
خطا معاف کراؤن نہین نے کوئی خطا کی نہ قصور اُنھون نے سراسر میرے ساتھ برائی کی اور میری جان کے خواہان
ہوئے اور مجکو ہمکار یہان سے پاس ماہیان کے روانہ کرکے قید کرایا اور میری عزت لی مین ایسے کے پاس کیا جاؤنگا
اور کیا قصور معاف کراؤنگا وہ کیا گیدی ہے وہ بالکل ناقدردان ہے ایسے ناقدردان کی خدمت کرنا بالکل
نازیبا ہے پس یا تو مقابلہ کرو یا میرے ساتھ چلو خدمت صاحبقران مین محافظ نے جواب دیا کہ مین کیا کرون
جو کہ میرے اوپر تمھاری ملاقات کا حق تھا وہ ادا کیا اب ماننے نہ ماننے کا تمکو اختیار ہے کوئی یہ نہ کہیگا کہ محافظ
نے ملاقات کا پاس نہ کیا اور یہ تو غیر ممکن ہے کہ مین بادشاہ کی رفاقت ترک کرون اور اپنا مذہب آبائی
چھوڑون پس جو حربہ رکھتے ہو وہ کرو سہراب جادو نے کہا کہ ہمارا طریقہ نہین ہے پہلے تم حربہ کرو
پھر مین حربہ کرونگا محافظ جادو نے کہا کہ تم میرے حربہ سے نہ بچوگے کیونکہ میرا حربہ غضب خداوندی ہے
سہراب نے کہا کہ مین تجھ سے کہتا ہون کہ تو اپنا حربہ کر یہ تیرا حربہ کیا ہے بلکہ سند نے تجکو اپنا سحر
دے کر روانہ کیا ہے یہ سحر جو کہ تیرے پاس صندوقچہ مین بند ہے یہ اُسکا بھی نہین ہے سامری کا ہے مگر مین یہ
کہتا ہون کہ میرے روبرو کچھ کام نہ دے گا میرے پاس وہ شئی موجود ہے جو کہ اس سحر کو رد کردے گی

یہ جو سہراب نے کہا محافظ کو غصہ آگیا فوراً صندوقچہ کو کھولا لشکر اسلام کے سب ساحر کانپ گئے سب کو امید زندگی کی قطع ہوگئی اور سہراب کی طرف سے تو بالکل یاس ہوگئی یہان محافظ نے صندوقچہ کھول کر پہلے پٹڑی کو دہنی طرف ہٹایا کچھ بھی نہوا خیال کیا کہ شاید مین بھول گیا ہون پھر بائین طرف ہٹایا کچھ بھی نہوا اور اُسی طور سے رہا اب جو غور کر کے دیکھا سوائے پٹڑی کے کچھ نہ تھا سمندر نے اس سے کہا تھا کہ اسکے اندر ایک تلوار ہی اُسکا قبضہ نظر آتا ہی اور کچھ نہین نظر آتا ہی محافظ نے وہ قبضہ بھی نہ پایا اپنے قبضہ مین نہ تھا وہ تو دوسرے کے قبضہ مین تھا اُسپر اور کا قبضہ تھا وہ پہلے ہی سے سمندر کے قبضہ سے نکل کر سہراب کے قبضہ مین آگیا تھا وہان کیا تھا پھر دن تاج راجکماری نے بیان کیا ہی کہ جب یہ واقعہ محافظ نے دیکھا اُسکا چہرہ مارے خوف کے زرد ہوگیا منہ پر ہوائیان اڑنے لگین حواس جاتے رہے موت کا یقین ہوگیا دم بخود ہو کر رہ گیا سکتہ کی نوبت ہوئی تمام جسم مین تھرتھری پڑگئی یہ حال جو سہراب نے دیکھا کہا کہ کیون بھائی میان محافظ کیا حال ہی وہ سحر جو کہ تم سمندر سے لے کر آئے تھے اور سمندر نے بڑے شد و مد سے روانہ کیا تھا کیا ہوا کچھ بھی اُسنے اپنا اثر نہ کیا تم تو صندوقچہ کھول کر ایسے ششدر ہوئے کہ بیان سے باہر ہی اب مین اپنا حربہ کرتا ہون تم دیکھتے رہنا کہ اس حربہ سے تم بچوگے دیکھو میرے خدا نے کیونکر مجکو بچایا خبردار ہو جاؤ اب مین حربہ کرتا ہون یہ کہکر سہراب نے اپنا صندوقچہ کھولا محافظ جاے امن و امان تلاش کرنے لگے مگر قضا کب چھوڑتی ہی سر پر آ برابر ہوئی تھی پس سہراب نے صندوقچہ کھول کر پٹڑی کو دہنی طرف ہٹایا ہٹانا تھا کہ برق چمکی اسمانپر تلوار گئی وہان سے چلی محافظ نے حفاظت کے لیے سپر بن قائم کین وہ جو گری سب کو قلم کرتی ہوئی محافظ کے دہ پر کاٹے کیے اور پھر بالاے آسمان گئی سہراب نے پٹڑی کو بائین طرف ہٹایا پھر وہ برق قضا اپنے مقام پر آکر قائم ہوگئی سہراب جادو نے صندوقچہ بند کر لیا محافظ کے مرنے کی علامت ظاہر ہوئی تاریکی رہی برق چمکی سنگباری ہوئی آندھی سیاہ چلی برف گری ہر طرف مچانے لگے صدا بائین ہولناک بلند ہوئی آئین جب تلاطم بر طرف ہوا صدا آئی ہاہا جان کرنام من محافظ جادو بود افسوس مردیم و جہان دادیم یہ مطلب خود نرسیدیم اس صدا کے آنے کے بعد وہ علامتین برطرف ہوگئین اب سب نے بخوبی غور کر کے دیکھا کہ لاشہ محافظ جادو کا برابر شیر زعفران کے پڑا ہوا ہی اس سے کچھ دور پر وہ صندوقچہ پڑا ہوا ہی گرداب نے جو یہ واقعہ دیکھا طبل بازگشت بجوا دیا دوسرے دن بھی قبیل رہ گیا تھا گرداب نے یہ خیال کیا کہ اب جو سہراب کے مقابلہ کو جاے گا وہ قتل ہوگا احتیاط جادو کو محافظ کے مرنے کا بڑا صدمہ ہوا مگر اُس نے اُسی وقت ایک ہرکارے سے کہا کہ تو جلد جلد اپنے کو اس مقام پر پہونچا اور وہ صندوقچہ اُٹھا لا وہ ہرکارہ فوراً یہ سُن کے بصد تیزی اُس مقام پر آیا اور فوراً صندوقچہ اُٹھا کر لے گیا راوی کہتا ہی کہ اسقدر جلد گرداب جادو نے طبل بازگشت بجنے کا حکم دیا تھا کہ سہراب جادو سمجھنے نہ پایا تھا کہ طبل بازگشت پر چوب پڑی ادھر لاش محافظ سے ایک جانور سفید رنگ پیدا ہوا بالاے آسمان جا کر اُسنے صدا سے ہیہات دی اور کہا کہ اے عاظو خبردار ہو صندوقچہ سحر سامری ہے اسی سہراب جادو کے پاس وہ ہی ہی جو کہ سمندر کے پاس تھا یہی صندوقچہ سحر سامری ہے اسی کے بھروسے پر سمندر شاہ کو غرور تھا قبل صندوقچہ روانہ ہونے کے مولف نے اپنا کام کر لیا سمندر کے ہاتھ پانون نے سمندر شاہ کے ساتھ وفا کی خود اُسکے اعضا اُسکے دشمن ہوگئے دوستون نے خصومت پر کمر باندھی یہ آگ مگر سے لگی ان لوگون پر اُسکو سپرد سا تھا وہ منحرف ہوگئے جنکی

ذات پر اعتبار نہادہ انحراف کرگئے اب سہراب کے ہاتھ سے کوئی نہ بچیگا سہراب کو سمندر کے بڑے مرید فریب سے یہ صندوقچہ دیا ہی کہ سوائے اُسکے کوئی اس حال سے آگاہ نہ تھا اب سمندر کے گھر کی تباہی ہی وہ بھی مارا جاے گا جو اس وقت سہراب کے مقابلہ کو جاے گا وہ قتل ہوگا یہ کہکر وہ طائر طرف شہر سمندریہ کے چلا اُسکے پرون سے ایک شعلہ آگ کا نکلا وہ آکر محافظ کی لاش پر گرا کہ لاش محافظ کی جلنے لگی وہ طائر نگاہ سے پوشیدہ ہوگیا یہ صدا اُسکی سب نے سُنی اور اہل لشکر کفار کو ہراس ہوا طبل بازگشت کے بجتے ہی فوراً صفین کی صفین طرف پڑاؤ کے روانہ ہوئین اس امر کا بھی انتظار نہ کیا کہ بادشاہ واپس ہون تو ہم بھی چلین پس گرداب وغیرہ مع احتیاط کے باہم افسوس کرتے ہوے طرف فرودگاہ کے واپس چلے جب لشکر کفار مین طبل بازگشت پر جوب پڑی تھی تو بحکم بادشاہ لشکر اسلام مین بھی کوس بازگشت بجا تھا کفار تو مغموم و محزون افسوس کنان طرف قیام گاہ کے واپس گئے جب لشکر کفار میدان سے بعد قتل ہونے محافظ کے واپس چلا گیا سہراب خوشی خوشی شادان و فرحان اپنے تخت پر کود اڑا کر پہلے خدمت صاحبقران والاشان مین حاضر ہوا آداب شاہی بجالایا اُسکے بعد صاحبقران والاشان سے رخصت ہوکر خدمت بادشاہ مین آیا مجرا بجالایا بادشاہ نے خوش ہوکر گلے سے لگایا بہت تعریف کی اُسکے بعد حکم فرمایا کہ لشکر طرف فرودگاہ کے واپس چلے یہ حکم صادر کرکے حکم دیا کہ چند کشتیان زد سرخ کی حاضر کیجائین بموجب حکم بادشاہ داروغہ خزانہ نے کشتیان فوراً میدان جنگ مین حاضرین بادشاہ سے فرمایا کہ سر پر سے صاحبقران کے پانچ کشتیان نثار کرو اور تین کشتیان سر سہراب پر سے یہ حکم دیا تھا کہ زر سرخ نثار کرنے لگا با توخواجہ رکاب صاحبقران پر ہاتھ رکھے ہوے کھڑے تھے جیسے دیکھا کہ کشتیان زد سرخ کی سر صاحبقران پر نثار کیجاتی ہین فوراً رکاب کو چھوڑا اور جال الیاسی زنبیل سے نکال کر طرف شہر دون کے چلے جیسے کشتیان سر صاحبقران پر سے تصدق کرکے اور لوٹری پوشش اُٹھا کر کے خادمون نے نثار کین اور شہر سے چلے خواجہ نے بڑھ کر جال مارا کہ تمام اشرفیان جال مین آگئین ایک کے بھی ہاتھ مین نہ آئین وہ باہم فساد کرنے لگے خواجہ لوٹ کر اور زد زنبیل کرکے اپنے مقام پر آکھڑے ہوے پر بھی کسی کو جرأت نہوا کہ خواجہ سے گئے وہان عہدے باہم لڑا کیے جب صاحبقران و سہراب کے سر پر سے زر نثار ہوچکا اور سب خواجہ نے لوٹ لیا اب لشکر دالنہ طرف فرودگاہ کے فرحان و شادان چلا بادشاہ سب کو لیے ہوے خوشی خوشی فرودگاہ پر تشریف لائے داخل خیمہ خاص ہوے یہان ناموں نے کونڈے مارے تھے صحنک مانی تھی ہر ایک دعاے فتح و ظفر کر رہے تھے سب بیسیان بال کھولے ہوے صحن خیمہ مین کھڑی تھین اپنے اپنے وارثون کے بچنے کی دعا کر رہی تھین جب یہ خبر اُنکو پہونچی تھی کہ بادشاہ کی فتح ہوئی سب نے سجدۂ شکر ادا کیے اور جو جو منت مانی تھی اُسکے سامان مین مصروف ہوئین کسی نے پیڑ وایک دونا منگایا کسی نے بی بی کی پڑیا منگائی کوئی کونڈون کی تدبیر کرنے لگی کوئی صحنک کے سامان مین مصروف ہوئی کسی نے کھڑے پیر کا دونا منگا کر نذر دی سبکو کہلایا کہ بادشاہ پہونچے خادمان درد دولت نے صداے مبارکباد بلند کی بادشاہ کو مبارکی دی صدا آئی بسم اللہ الرحمن الرحیم شکر خدا ہوئے کہ بادشاہ تشریف لاتے ہین سب مودب ہوگئے ظل اللہ تشریف لائے خادمان محل نے آکر مسند زرنگار پر بٹھایا نذرین فتح کی گذرانے لگین بادشاہ نے سبکو انعام دے کر سرفراز فرمایا ہر ایک خواص و محرم نے آکر مبارکباد دی بادشاہ نے سبکو انعام وافر سے سرفراز کیا اُسکے بعد لباس رزم تبدیل فرمایا پوشاک بزم پہنکر تھوڑی دیر استراحت فرمائی اُسکے بعد

طرف دربار کے تشریف لے چلے ادھر صاحبقران بھی اپنے خیمہ خاص مین تشریف لے گئے تھے انکو بھی سب
خادمان محل نے سلام کیا دی تھی صاحبقران نے بھی سب کو انعام دیا لباس نرم اُنارا اور سادے کپڑے
زیب تن فرمائے دربار مین تشریف لائے اُدھر ہر ایک سردار بھی اپنے اپنے جیمے سے کپڑے بدل کر حاضر
دربار ہوا اپنے اپنے مقام پر صاحبقران کو مجرا کر کے بیٹھا کہ بادشاہ تشریف لائے سب برائے تعظیم کھڑے
ہوے خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے سب عیار حاضر دربار ہوے نیچ کی نذرین گزرنے لگین ادھر لشکر نے
پڑاؤ پر پہونچکر کرسین کھولین سب آرام پذیر ہوے مگر لشکر اسلام مین ہر طرف ایک خوشی کی دھوم مچی ہوئی ہر ایک دل
شاد ہی کل ہی کا ذکر تھا کہ سب متفکر تھے ابھی تھوڑی دیر کا ذکر ہی کہ سب مثل مردۂ صد سالہ کے تھے یا ایک
آن مین یہ خوشی کی نوبت ہوئی کہ کوئی پھولے نہین سماتا ہی ہر طرف نوبتین بج رہی ہین سب خوش ہین
دربار مین نذرین گزر رہی ہین انعام و خلعت تقسیم ہو رہے ہین جب نذرون سے فراغت حاصل ہوئی
بادشاہ نے مریخ جادو سے دریافت فرمایا کہ تم کو زعفران نے کیونکہ گرفتار کیا مریخ جادو
نے عرض کیا کہ جب مین اُسپر غالب آنے لگا اور وہ پسپا ہونے لگی آپکے سامنے وہ مجھکو لگا کر ایک
طرف کو لے گئی جب دونون لشکرون سے دور نکل گئی اور سامنا نہ رہا اُس نے یہ فقرہ کیا مریخ جادو
نے دم ہی نفر بر جو کہ زعفران نے کی تھی مریخ نے دھوکا کھایا تھا بیان کی اور عرض کیا کہ جب مینے
پلٹ کر اپنی پشت کی طرف دیکھا کیونکہ مین اُسکے دھوکہ مین آگیا تھا اتنے عرصہ مین اُس نے خاک
سیاہ نکال کر رکھی تھی جیسے ہی مین پلٹا میرے اوپر پھینک دی مین بیہوش ہو کر زمین پر گرا ورنہ
مین نے اُسکو گرفتار کر لیا تھا اگر وہ یہ تدبیر نہ کرتی تو میرے اوپر غالب نہ آتی مین غالب آچکا تھا اس
تدبیر سے اُسنے مجھکو اسیر کر لیا بادشاہ نے فرمایا کہ بڑی مکارہ تھی رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت خوب
خداوند کریم نے اپنا فضل کیا یہ جو تقریر آفاق نے سنی کہا کہ اے خداوند یہ ہی فقرہ اُسنے میرے ساتھ
بھی کیا پس جو کچھ آفاق جادو پر گزرا تھا سب آفاق نے بادشاہ سے بیان کیا بادشاہ نے فرمایا
کہ معلوم ہوا تم دونون صاحب اُس کے دام تزویر مین آکر اسیر ہوے اُس نے عیارون کا کام کیا
بہت چالاک معلوم ہوتی تھی مگر سہراب جادو نے خوب ہی آکر اُسکا کام تمام کیا تم لوگ کیا کرو یہ نکتہ ہی
اور اُسکی تقدیر سہراب جادو کے ہاتھ سے تھی اور یہ فتح ہونی سہراب کے نام پر تھی کیونکر تم
لوگ اُسپر غالب آسکتے خیر خوب خداوند کریم نے اس آفت جانکاہ سے نجات دی یہ فرما کر سہراب جادو سے
فرمایا کہ اے سہراب جادو ہم تو یہ جانتے تھے کہ تم اپنی جان بچا کر چلے گئے ہو ہم پر کیا منحصر ہے سب کو
اسی امر کا یقین تھا مگر معلوم ہوا کہ تم دوست صادق ہو بلکہ جان بچا کر نہین گئے تھے اس امر کی تدبیر
مین گئے تھے تم نے ہمپر بڑا احسان کیا آج کی لڑائی تمہارے ہی سبب سے فتح ہوئی ورنہ سب کا
کام تمام ہو چکا تھا ان اب تم اپنی کیفیت بیان کرو سہراب نے عرض کیا کہ یہ کیا آپ فرماتے
ہین یہ سب آپ کا حسن اخلاق ہے ورنہ غلام کسی قابل نہین ہی مین نے کون یہ لڑائی فتح کی آپکے
اقبال اور میرے خدا نے مدد کی کہ مین عین وقت پر آپہونچا اور یہ صندوقچہ میرے ہاتھ لگا
خداوند کریم ملکہ نسیم کی عمر مین ترقی عطا فرماے کہ یہ کام اُس نے کیا اُس نے آپ کی گیتی نے یہ
صندوقچہ مجھکو لاکر دیا ورنہ کسی کو کیا طاقت تھی اور میری کیا لیاقت کہ مین یہ صندوقچہ پا سکتا
تھا مگر آج اُسنے حق ملاقات و مرتبہ دوستی ادا کیا بالکل اپنے مان باپ و اہل شہر کی جان کا خیال
نہ کیا نہ اپنی ابرو و نہ جان کا پاس کیا اس امر کا مجھکو یقین ہی کہ جب صندوقچہ کو یہ سب حال معلوم ہوگا

وہ اسکا دشمن جان ہوجاے گا گر مین نے ملکہ کو سپرد خدا کیا ہی وہ ہی ملک کا محافظ ہی یہ جو آپ نے
فرمایا کہ تم نے سب پر احسان کیا یہ کوئی امر نہین ہی میری بھی یہ لیاقت ہی کہ مین کسی پر احسان کرونگا
یہ سب اسکی بندہ پروری اور نوازش ہی کہ اسنے مجھ ناچیز سے اتنا بڑا کام لیا اور وہ سب کا مالک
ہی ابھی سب کی قضا نہ تھی کیونکر اسکے ہاتھ سے قتل ہوتے اسکی قضا آگئی تھی وہ میرے ہاتھ سے قتل
ہوئی یہ اسکی شان کبریائی ہی کہ اسنے یہ دو عجیب سے سامان فتح ظاہر فرماے ورنہ کیا ہوتا جب تک
اسکو منظور نہین ہوتا ہی اسوقت تک کوئی کچھ نہین کرسکتا ہی مین کہان اور یہ مرتبہ کہان یہ صرف اسکی
عنایت ہی یہ کلام آپ فرما کر غلام کو شرمندہ فرماتے ہین یہ جو آپ نے فرمایا کہ مجکو یقین تھا کہ تم اپنی
جان بچا کر چلے گئے مین تو ایسا نہین خیال کرسکتا ہون آپ جو فرمائین بجا ہی یا اور جو صاحب خیال فرمائین
بخداے لایزال میرا کسیوقت یہ خیال نہین ہی اور نہ تھا مین اپنی زندگی مین کبھی یہ قدم نہ چھوڑونگا اب
سواے آپ دو چار بزرگان دین کے کہ جنھون نے راہ ضلالت ترک کرائی میرا کون ہی یا آپ ہین
یا صاحبقران یا خواجہ مرتضا تک بھی یہ قدم ہون گے اور میرا سر ہوگا آپ یہ خیال فرمائین کہ میرے
اوپر کوئی جبر نہین ہی نہ کسی قسم کا ظلم ہی کہ تم دین اسلام نہ ترک کردیا ہماری اطاعت کرو نہ یہ امر مین نے کسی
کے جبر سے قبول کیا ہی بلکہ اپنی خوشی سے اور خواہش دلی سے نہ اب کوئی جبر کرتا ہی مین صاحب اختیار
ہون اور اپنے فعل کا مختار رہون پھر مین کیون اپنی جان بچا کر چلا جاتا پس یہ حرکت نا زیبا ہے
کبھی اس غلام سے نہ ہوگی بادشاہ نے یہ کلام سماعت فرما کر فرمایا کہ یہ سب تمھاری خوش اعتقادی
ہی یہ امر تمکو داخل بہشت کرے گا خدا تم سے خوش رہے گا بان اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم پر کیا
گزری اور کہان دیر لگی سہراب نے عرض کیا کہ میرا واقعہ یہ ہی یہ کہکر اپنا رجعت لیکر صاحبقران
سے اور طائر ہوکر ملکہ کے باغ مین جانا اور تخت شاہ پر بیٹھنا ملکہ کی خواصون کی تقریر اپنا آنکی
تقریر کو سنکر اور بیقرار ہوکر اپنے کو آپ ظاہر کرنا انکا حیران ہونا آخر کو ظاہر ہونا انکا جاکر ملکہ کو
خبر دینا پہلے ملکہ کا فقرہ جاننا اپنی وزیر زادی کو بھیجکر دریافت کرنا پھر اپنا وزیر زادی کے ہمراہ
جانا ملکہ کی خدمت مین باہم ہم کلام ہونا جو جو باتین باہم ہوئی تھین سب بیان کرنا ملکہ کا کل حال
سنکر افسوس کرنا اور ملکہ کا سمندر کے پاس جانا اور فقرہ کرکے حال صندوقچہ کا دریافت کرنا
جس طور سے ملکہ صندوقچہ لائی تھی وہ سب حال بیان کیا اور عرض کیا کہ اس تدبیر سے یہ صندوقچہ
ہاتھ آیا مین نے جب صندوقچہ پایا تو گمان ہوا کہ ملکہ نے فقرہ کیا اور میری غمگین دل کے لیے
یہ صندوقچہ لائی ہی مگر مین نے یہ امر ملکہ پر بالکل ظاہر نہین کیا اور اپنا ملکہ کے ساتھ باہم بیٹھکر
شراب خواری کرنا صبح کا ہونا ملکہ سے رخصت ہوکر طرف لشکر کے روانہ ہونا راہ سے
دیو کا اٹھا لیجانا اسکو فریب سے قتل کرنا بیان کیا اور عرض کیا کہ مجکو امتحان صندوقچہ کا
بھی منظور تھا خداوند کریم نے اس طور سے میری خواہش ملی پوری کی دیو کو قتل کرکے یہان
کا آنا یہان آکر سب حال سے آگاہ ہونا عرض کیا اور عرض کیا کہ اس تدبیر سے یہ صندوقچہ
ہاتھ لگا مگر حضور ایک امر کا خیال ہی کہ جب یہ حال سمندر شاہ پر ظاہر ہوگا وہ بلکہ بر ضرور
ظلم و ستم کرے گا مجکو اسکی جان کا خوف ہی کہ دیکھیے آگے کیا گزرتی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ
تم ملکہ کو اپنے ہمراہ کیون نہ لے آئے جبکہ وہ مسلمان ہوچکی ہی اور عاقلہ بالغہ راشدہ ہے
تو کیا ضرورت تھی کہ تم اسکو دشمنون مین چھوڑ آئے ہو اور پھر یہ خوف کرتے ہو تم کو

ایسی حالت مین اُسکو ہمراہ لانا نہ چاہیا تھا جبکہ یہ گمان تھا کہ یہان سب دشمن ہین ایسے دوست کو کوئی قاتلون مین چھوڑتا ہی یہان سوائے دشمن کے کوئی دوست نہو سہراب جادو نے عرض کیا کہ مین نے بہت تدبیر کی اور لاکھ لاکھ کہا مگر ملکہ نے انکار کیا اور کہا یہ امر بھی مین گوارا نہ کرونگی کہ تمھارے ہمراہ بدون اطلاع چلی چلون یہ امر بالکل خلاف شرافت اور عالی خاندانی کے ہی یہ ننگ مین نہ قبول کرونگی کہ ہرایک کی زبان پر یہ ہی امر جاری ہو کہ سمندر گی لڑکی شب کو کسی کے ساتھ نکل گئی یہ امر بالکل بدنامی کا سبب ہی یہ سوائے ہیج قوم کے دوسری قوم مین نہین ہی مین مجبور ہوگیا ملکہ مین نے ملکہ سے کہا ہے کہ سب یہان تمھارے دشمن ہین اور جب یہ امر ظاہر ہوگا تو سمندر تمپر ظلم کرے گا ایسی حالت مین جان کی حفاظت ضرور ہی ملکہ نے جواب دیا کہ میری نظر خدا سے نادیدہ پر ہی جو اُسے منظور ہوگا وہ کرے گا تم اسکا خوف نہ کرو اگر میری زندگی ہی اور تم سے ملاقات مقدر مین ہی تو کوئی میرا کچھ نہین کرسکتا ہی تم جاؤ اپنا کام کرو جو یہان میرے اوپر گزرے گی مین اُسکی برداشت کرونگی مگر وہ امر نہ کرونگی جو کہ بدنامی کا سبب ہو حضور ایسی حالت مین مین کیا کرسکتا تھا بادشاہ نے فرمایا خیر جو اُسکے حق مین خدا کو منظور ہوگا وہی ہوگا اسمین بھی کوئی مصلحت ہوگی جو اُسنے یہ امر ملکہ کے دل مین نہ ڈالا کہ وہ تمھارے ساتھ چلی آتی بلکہ ایسے حالات پیدا کیے کہ وہ نہ آئی کیونکہ کوئی فعل خداوند کریم کا خالی از حکمت نہین ہوتا ہی جیسا کہ اس قول سے ثابت ہی فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمت پس ہم بھی ملکہ کو بہ خداوند کریم کرو وہ ہی حافظ حقیقی ہی اس سے بڑھکر کوئی حفاظت نہین کرسکتا ہی سہراب جادو نے عرض کیا اور کیا چارہ ہی مجبور ہمارا نصیب ہی جو وہ چاہے گا وہ ہوگا بندہ ہر امر مین مجبور ہی یہ عرض کرکے سہراب نے عرض کیا کہ یہ سبب ہوا جو غلام کو عرصہ ہوا اور نہ غلام صبح کو آجاتا اس دیو نے یہ حرکت کرکے عرصہ کیا مگر اسکی قضا میرے ہاتھ سے تھی وہ میرے خدا کو میرا شک بھی نہ تھا اور اس امر کی سزا بھی دیدی گئی کہ ایک دوست نے تو بیگی کی اور مین نے اُسکے فعل کو فقرہ خیال کیا اور خیالات بد دل مین لایا پس خدا نے اُس بدی کی سزا یہ فرمائی کہ تھوڑے عرصہ تک پریشان کیا تاکہ اب کسی کے فعل کو مین فقرہ اور فعل ناجائز نہ خیال کرون جو اپنے ساتھ نیکی کرے اُسکو بدی تصور کرون نہ یہ تصور کرون کہ اُسنے فقرہ کیا یہ تقریر سن کے سب اہل دربار نے مع بادشاہ و صاحبقران کے سہراب کی بہت تعریف کی اور ملکہ کے لیئے دعا کی کہ خدا اُسکو شر سے سمندر کے محفوظ رکھے سہراب نے عرض کیا کہ اب خداوند طبل جنگ بجوائین اور مجکو حکم دین مین یہان سے لوٹتا ہوا سمندریہ مین جاؤن سمندر شاہ کو قتل کرون یہ کلام سن کے صاحبقران والاشان نے فرمایا کہ یہ ہمارا طریقہ نہین ہی کہ ہم طبل جنگ بجوائین یا حریف پر سبقت کرین پس جب وہ پھر برائے مقابلہ طبل جنگ بجواکر میدان مین آئینگے ہم بھی مقابلہ کرینگے اے سہراب جادو اس امر کا خیال رہے کہ جب تک کوئی وقت سخت نہ پڑے یا کسی دشمن زبردست یا ساحر زبردست سے نہ مقابلہ ہو اُسوقت تک اس صندوقچہ سے کام نہ لینا یہ نہ کرنا کہ تم اسی صندوقچہ کے ذریعہ سے جو تمھارے روبرو آوے اُسکو قتل کرو دوسرے سوائے ساحر کے غیر ساحر پر کبھی اسکا وار نہ کرنا سہراب جادو نے عرض کیا کہ جو آپ نے فرمایا ہی اسی کے بموجب عمل کرونگا صاحبقران والاشان نے فرمایا اسکا سبب یہ ہی کہ میرے انصاف مین فرق آوے گا اور سب یہ کہینگے کہ صاحبقران والاشان نے سحر سے یہ مقام فتح کیا اگر سحر سامری کا صندوقچہ سامنے آتا یہ مقام ہرگز ہرگز فتح نہ ہوتا مین تمھارے خیال کو پاگیا تمھارا یہ منشا ہی کہ طبل جنگ بجواکر اسی صندوقچہ کے ذریعہ سے سبکو قتل کرون تم کو حکم دون کہ تم برقین گراتے ہوے لشکر کفار کو پامال کرتے ہوے

سمندر یہ مین جاؤ وہان جاکر سمندر سے مقابلہ کرو اسکو بھی اس صندوقچہ کے ذریعہ سے قتل کرو اسے
سہراب یہ تمھارا خیال بالکل خام ہی مین کیونکر ایسے امر کی اجازت دون کہ جسمین لاکھون بندگان خدا
کا خون ہو گو وہ کافر ہین مگر آخر کے بندے تو ہین بہت سے انمین ایسے بھی ہون گے کہ ہدایت کرنے سے
راہ نیک قبول کرین گے جو کہ بالکل سیاہ قلب ہین وہ قتل ہون گے پس مین ایسی حالت مین کبھی ایسے
امر نازیبا کی اجازت نہ دونگا نہ تم مجھ سے کبھی کہنا نہ بدون میری اجازت ایسی حرکت کرنا یہ تمنے اچھا کیا کہ
اسکو لے آئے کیونکہ اسمین ایک امر کا خوف تھا اگر سمندر کے پاس یہ صندوقچہ رہتا تو وہ ضرور اس سے
کام لیتا ضرورت بیجا ضرورت ناحق بندگان خدا کا خون ہوتا پس اسکے پاس سے چلا آنا اسکا بہت اچھا
ہوا تم اپنے پاس رکھو جب موقع ہوا کرے گا ہم خود تمکو اس امر کی اجازت دیا کرین گے کہ اسے
سہراب اب تم اس صندوقچہ کو نکالو مین وہ امر نہین کر سکتا ہون جو کہ خلاف عدالت ہو تم بھی
خیال کرلو کہ جبکہ یہ امر صاحبقران اول کو ثابت ہو گیا کہ اہل اسلام سب پر فتحیاب ہونگے اور اُن کی
ضرب دست سے کوئی نہ بچیگا تو انھون نے خلاف انصاف یہ امر جانا کہ پہلے اہل اسلام حریف
پر ضرب لگائین بلکہ جب اُسکی ضرب سے بچ لین اُسوقت اپنا وار کرین یا یہ امر خلاف شجاعت تصور
فرمایا کہ جنگ مین اپنی طرف سے سبقت کرنا یا پہلے خود طبل جنگ بجوانا وہ طریقے مقرر فرمائے تاکہ کوئی
یہ الزام نہ دے کہ وہ لوگ قوی تھے اور ہم ضعیف پا انھون نے سبقت کی ہم کیا کرتے وہ طریقے ایجاد
فرمائے گو جہان تک ہو حریف کے ارمان نکل جائین کوئی الزام نہ دے طریقہ نامہ و پیام جاری کیا پہلے
خوب حریف کو پند و نصیحت کرکے سمجھالیا اُسکے بعد مقابلہ کیا بلکہ یہ طریقے ایجاد ہون تو ایسی حالت مین مین
کیونکر یہ گوارا کرونگا کہ اس حربہ کو مین اپنے لشکر مین ایجاد کرون اور اُس حربہ سے حریف کو قتل کراؤن
جسکا کہ رد ممکن نہین ہو نہ ساحر سے نہ غیر ساحر سے پس یہ بالکل خلاف ہی ہان جب ایسی ہی ضرورت ہوگی اسوقت
دیکھا جائیگا ابھی کیا ضرورت ہی نہ مین خود ابتدا کرونگا کہ طبل جنگ بجاؤن پھر جب آپکا جی چاہے گا وہ
بجائین گے مین اُسکے مقابلہ کرونگا مقابلہ سے نہ باز آؤنگا یہ جو تقریر صاحبقران نے فرمائی سب نے
صاحبقران والاشان کے عدل و انصاف کی تعریف کی اور کہا کہ ان امرون کا خیال سوائے اہل اسلام
کے دوسرون کو نہین ہی سچ ہی اگر یہ لوگ یہ طریقے نہ جاری کرتے تو اب تک تمام عالم پر قبضہ کر لیتے
اور کوئی انمین کا مقتل نہوتا جب قضا آتی مرجاتا کہ کسی کے ہاتھ سے نہ قتل ہوتا دادہ کیا عدل و انصاف
ہی دشمن کے بھی قتل مین انصاف کا خیال ہی ایسے لوگ کہان ممکن ہوتے ہین اہل دربار یہ باتین باہم
کرنے لگے راوی نے بیان کیا ہی لشکر کفار کے ہر کارے بھی صورت بدلے ہوئے یہان موجود تھے
سب تقریر انھون نے سنی سہراب جادو کا جانا اور صندوقچہ لانا ہر ایک امر سے وہ خبردار ہوئے
جو تقریر سہراب نے کی یا اور سردارون نے اور جو تقریر صاحبقران والاشان نے کی سب سے
وہ آگاہ ہوئے اب اس خیال سے یہان ٹھہرے کہ سنین اور کیا رائے ہوتی ہی کہ بادشاہ نے
حکم دیا کہ اہلکارون کو حکم دیا جاے کہ وہ سامان جشن مہیا کرین ہم اس لڑائی کے فتح ہونے کا بہت
بڑا جشن خوشی بہ پا کرین گے یہ حکم دے کر دربار برخاست ہونے کا حکم فرمایا رات بھی کوئی تہائی
ایک پاس سے آئی تھی بادشاہ تخت پر سے اُٹھکر محل سرا مین تشریف لے گئے صاحبقران اپنے
خیمۂ خاص مین پس بادشاہ و صاحبقران کا اٹھکر جانا تھا کہ سب سردار اٹھکر اپنے اپنے مقام
کی طرف روانہ ہوئے راہ مین باہم کلام کرتے جاتے تھے کہ سہراب نے خوب تدبیر کی اور خوب

صندوقچہ پر قبضہ کیا مگر صاحبقران کیا صاحب انصاف ہین کہ اُنکو یہ گوارا نہ ہوا کہ حریف کو اس تدبیر سے قتل کرون بلکہ مقابلہ کرکے اسی طور سے کہ جس طور سے ہمیشہ جنگ ہوتی آئی ہی اُسی طور سے اب بھی مقابلہ ہو کوئی ضرورت نہین ہی کہ اس صندوقچہ کے ذریعہ سے مقابلہ کیا جاے یہ بالکل خلاف انصاف ہی الیسی الیسی باتین کرتے ہوے اپنے خیمون مین آے پھر آرام کرکر طعام لذیذ کھاکر آرام پذیر ہوے سہراب جو اپنے خیمہ مین آیا اُسنے خیال کیا کہ جبکہ صاحبقران کو یہ منظور نہین ہی کہ مین اُسکے ذریعہ سے مقابلہ کرون تو پھر اسکا میرے قبضہ مین رہنا کیا ضرورت ہی جبکل دربار مین جاؤنگا یہ صندوقچہ نذر دونگا اور عرض کرونگا کہ اسکو ایسے مقام پر بحفاظت رکھے جانے کا حکم فرمایئے کہ کوئی نہ پاسکے اگر یہ ایسی ویسی جگہ رکھا جاے گا شاید حریف کسی تدبیر سے منگالے تو پھر بڑی خرابی ہو سہراب نے یہ اپنے دل مین خیال کیا اور کھانا کھاکر سورہا صندوقچہ کو برابر پلنگ کے سر پر رکھدیا کیونکہ اسکو یہ خوف نہ تھا کہ کوئی میرے خیمہ سے لیجاے گا نہ ابھی حریف کو اس امر سے آگاہی ہو گی جب تک یہان سے کوئی نہ جاے گا یا اس واقعہ کی عرضی نہ جاے گی جب احتیاط جادو اس صندوقچہ مصنوعی کو لے کر جاے گا اُسوقت سمندر کو معلوم ہو گا تب وہ تدبیر کرے گا مین کل نذر صاحبقران کی کرونگا وہ اسکو خزانہ مین ضرور داخل فرمائینگے یا خواجہ کے سپرد کرینگے پس یہ خیال کرکے سورہا ان سب کو تو یہان آرام پذیر رکھا جاتا ہی اب کچھ لشکر کفار کا حال تحریر کیا جاتا ہی جبکہ گرداب شاہ وغیرہ طبل بازگشت بجواکر اپنے کل لشکر کو لے کر ملکہ زعفران و محافظ جادو کا غم کرتے ہوے فرودگاہ پر پہونچے لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا خود مع سردارون کے داخل بارگاہ ہوے دربار آراستہ ہوا احتیاط جادو کو کرسی برابر تخت کے لی احتیاط جادو اُسپر بیٹھا کہ گرداب شاہ نے زعفران کے تخت کی طرف دیکھکر ایک آہ کی اور کہا کہ افسوس صد افسوس بہت بڑی ساحرہ زبردست قتل ہوئی رونق زعفران کو مٹ گئی کیا بیان کیا جاے جو صدمہ ملکہ کے قتل ہونے کا دل پر گذر رہا ہی دل کا یہ حال ہی کہ دل ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہی جواب شاہ نے کہا کہ اے گرداب شاہ ملکہ نے تو خانہ ہی کر دیا تھا لشکر اسلام کا صرف صاحبقران و بادشاہ باقی تھے اُنکا بھی خاتمہ ہو جاتا اہل لشکر کیا کرتے گرسہراب نے آکر ہمکو ملکہ کے غم مین مبتلا کیا اُس کے ساتھ اور ایک رنج تازہ دیا کہ جسکے سبب سے ہم بادشاہ کو منہ دکھانے کے لایق نہ رہے محافظ جادو کو قتل کیا جو کہ خزانہ شاہی کے محافظ تھے بادشاہ انکو از حد دوست رکھتے تھے گرداب شاہ نے جواب دیا کہ اے بھائی کیا بیان کرون جو دل کا حال ہو پس یارا ے بیان نہین ہی اب کیا تدبیر کیجاے جواب شاہ نے کہا کہ ایک عرضی اس کل حالات کی بادشاہ کی خدمت مین تحریر کرو اور یہ تحریر کرو کہ کوئی ایسی تدبیر کیجاے تاکہ لشکر اسلام تباہ ہو یہ بھی تحریر ہو کہ وہ صندوقچہ آپ کا کسی تدبیر سے دشمن تک پہونچ گیا ہم کیا عرض کرین کیا غضب ہوا خلاصہ یہ تحریر ہو کہ ملکہ زعفران نے کل لشکر اسلام کا خاتمہ کیا تھا صرف صاحبقران و بادشاہ باقی رہے تھے صاحبقران مقابلے کو آنے والے تھے کہ سہراب جادو آکر پہونچا رات سے سہراب لشکر اسلام مین نہ تھا اُس نے آکر مقابلہ کیا وہ کسی تدبیر سے صندوقچہ لے آیا تھا آپ کے کسی عزیز قریب نے اُسکو دیا تھا پس اُس نے اُسکے ذریعہ سے ملکہ کو قتل کیا اُسکے بعد محافظ جادو کو کہ جن کو آپ نے صندوقچہ لیکر روانہ کیا تھا وہ آپ والے صندوقچہ کو لیکر برابر مقابلہ سے گئے جو صندوقچہ ان کے پاس تھا

اس سے کام لینا چاہا اُسنے کچھ کام نہ دیا کیونکہ وہ اصلی نہ تھا بلکہ مصنوعی تھا کیا کام دیتا اصلی تو سہراب
جادو کے قبضہ مین تھا وہ بھی مارے گئے مین نے طبل بازگشت بجوا دیا ورنہ سہراب آج ہی خاتمہ
کر دیتا اور یہ عرضی مشتمل بر حالات گذشتہ تحریر کی اب جو امر فرمایئے وہ کیا جاے احتیاط جادو نے
عرض کیا کہ یہ بھی تحریر کر دو کہ احتیاط اُس صندوقچہ مصنوعی کو لے کر حاضر خدمت ہوتے ہین ملاحظہ فرمایئے
اور دریافت فرمایئے کہ یہ کسکی کارروائی ہے ہم نے یہ عرضی تحریر کر کے اُنھین کے ہاتھ روانہ کی گرداب
نے احتیاط جادو سے کہا کہ آپ آج بجائین عرضی کا جواب آے تو جائین اُسنے جواب دیا کہ مین
ضرور جاؤنگا ایک لمحہ نہین ٹک سکتا ہون گرداب جادو نے کہا کہ شام قریب ہے اُسنے کہا کہ ہو مجکو
اسکا خوف نہین ہے جب اُسنے کسی طور سے نہ مانا تو گرداب نے کہا کہ ہم یہ ہی تحریر کر دین گے ابھی
یہ ہی تقریر ہو رہی تھی کہ وہ ہرکارے حاضر دربار ہوئے جو کہ لشکر اسلام مین بھاے خبر موجود تھے مجرا
کر کے عرض کیا کہ ہم سب غلام جبکہ آپ ادھر کو واپس آئے اور لشکر اسلام اپنی فرودگاہ کی طرف
چلا تو ہم صورت بدل کر اُسکے ہمراہ ہوئے لشکر نے پڑاؤ پر جا کر ڈیرے کھولی دربار آراستہ ہوا سب سردار
حاضر دربار ہوے کے نذرین گذرین خوشیان ہوئین ہر ایک بغل گیر ہوا بادشاہ نے انعام تقسیم کیا
اُسکے بعد ہر ایک سردار سے کیفیت دریافت کی ہر ایک نے اپنی حالت بیان کی سہراب جادو سے
حال دریافت کیا اُسنے یہ حال بیان کیا یہ کہکر جو حال کہ سہراب نے بادشاہ کے روبرو بیان کیا تھا
اور جو کہ آپر گذرا تھا اور اُن ہرکارون نے اسکی زبانی سنا تھا سب بیان کیا اور سہراب کی درخواست
کا کہ طبل جنگ بجوایئے صاحبقران کا جواب مرحمت دیتا بادشاہ کا حکم سامان جشن ارشاد فرمانا سب
بیان کیا اور عرض کیا کہ یہ حال ہے اور یون صندوقچہ سہراب کے ہاتھ آیا اس طور سے دختر بادشاہ
نے بادشاہ سے دریافت کر کے لاکر دیا در نہ کبھی نہ ہاتھ آتا یہ سننا تھا کہ گرداب کے اور دیگر اہل دربار کے
حواس جاتے رہے اور خیال کیا کہ بڑا غضب ہوا کہ یہ امر اس طور سے ہوا کہ دختر بادشاہ شریک سہراب
ہو گئی اُسنے کچھ یہ نہ خیال کیا نہ آبرو کا نہ ماں باپ کی جان کا احتیاط جادو نے گرداب شاہ سے کہا
کہ جو ہرکارون نے خبر دی ہے یہ بھی عرضی مین تحریر کرنا اور بہت جلد عرضی تحریر کرو کہ اب مین ٹھہر نہین سکتا
ہون مین جا کر اس حال سے بادشاہ کو خبردار کرون تا کہ وہ اپنی لڑکی سے ہوشیار ہو جائین کہین ایسا ہو
کہ کوئی سازش کر دین یا سہراب اُسکے ذریعہ سے خوابگاہ شاہ مین جا کر بادشاہ کو قتل کرے
تو بڑی خرابی ہو اب کسکا اعتبار کیا جاے جب اولاد ہی دشمن ہو تو لاذم کا توحش برطرف افسوس
جسکو پرورش کیا ہر قسم کا خیال رکھا اپنا خون جگر پرورش مین صرف کیا دن کو دن رات کو رات
نہ خیال کیا اُسنے یہ حرکت کی اگر نوکر کرتا تو نمک حرام کہلاتا اب اس کو کیا کہا جاے جبکہ اپنے ہاتھ
پاؤن اپنے ساتھ دشمنی کرین لاذم رکھنا یقین ہو بس اب کسی سے کچھ امید نہ رکھنا چاہیے اگر اتفاق
سے سہراب و غزالان دوکیہ نے بادشاہ کی شرکت سے دست برداری کی تو کوئی مقام عجب نہ تھا
کیونکہ وہ لاذم تھے مگر ہم اُسپر عجب کرتے تھے اور ان سب کو نمک حرام کہتے تھے یہ نوائش سے
زیادہ امر عجیب ہے کہ بادشاہ کی لڑکی ہو کر اور ایک سپہ سالار کی شریک ہو جو کہ اپنے باپ کا
لاذم رہا ہو اور باپ کے قتل کے درپے ہو اور اُسکے قتل کی تدبیر بتائے وہ راز ظاہر کر دے
جو کہ کسی کو نہ معلوم ہو مقام عجب ہے یا نہین پاؤن کے نیچے سے زمین نکل گئی گرداب جادو نے کہا
کہ اس امر کے افسوس کرنے سے کیا حاصل زیادہ نہ بیان کرو شاید بادشاہ کے خلاف ہو کہ ان

سب نے ہمکو تمام عالم مین بدنام کیا ایک راز ہمارا نہ پوشیدہ کیا گیا احتیاط جادو نے کہا کہ کیا یہ پوشیدہ رہتا ہی تمام عالم مین مثل جھنڈے کے نمایان ہوگا ہر ایک کی زبان پر جاری ہوگا گرداب نے کہا یہ تو سچ ہی مگر ہم کیون اپنی زبان سے نکالین احتیاط جادو نے کہا کہ اچھا تم عرضی تحریر کرو اگر دیر کروگے مین بدون عرضی لیے ہوئے چلا جاؤنگا یہ سنکے گرداب جادو نے دبیر کو عرضی کے تحریر کرنے کا حکم دیا دبیر نے پہلے القاب و آداب سبکی طرف سے جو کہ شاہون کو تحریر کرتے ہین تحریر کیا اسکے بعد کل واقعہ جنگ کا آنا محافظ و احتیاط کا صندوقچہ لے کر اور ضد کرکے جانا ملکہ زعفران کا برائے مقابلہ اہل اسلام اہل اسلام کو گرفتار کرنا یہان تک کہ اسکا قتل ہونا ہاتھ سے سہراب کے محافظ جادو کا برائے مقابلہ جانا اور قتل ہونا گرداب شاہ کابل بازگشت بجوا کر واپس آنا ہر کارون کا آکر خبر دینا اور کل حال بیان کرنا سب عرضی مین تحریر کیا جو کچھ گرداب نے حکم دیا تھا وہ سب مضمون تحریر کیا اور جو احتیاط نے کہا تھا وہ بھی تحریر کیا پس لفافہ کرکے مہر لگائی پھر سب بادشاہون کی کرکے احتیاط کو دی احتیاط اسی وقت وہ عرضی اور صندوقچہ مصنوعی لے کر طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوا بعد جانے احتیاط کے گرداب دبیر نے دربار برخاست کیا کیونکہ ان سب کو زعفران کا بڑا صدمہ تھا ہر ایک اپنے مقام پر آیا اور خواب مرگ مین مبتلا ہوا ان کو تو یہان خواب مرگ مین مبتلا رکھا جاتا ہی اور احتیاط کو طرف شہر کے روان لب قلم کو طرف حال سمندر شاہ کے پھیرا جاتا ہی اسکا حال تحریر ہوتا ہے کہ بعد روانہ کرنے صندوقچہ سے اسنے کیا کیا اور جب اسکو ان واقعات کی خبر پہونچی تو کیا تدبیر کی پھر اسکے بعد حال لشکر اسلام کا تحریر ہوگا

اب شمہ حال سمندر شاہ کا تحریر ہوتا ہی ناظرین ملاحظہ فرمائین و دیگر حالات داستان ہذا

راوی اس داستان کو یون حوالہ قلم عجلت رقم کرتا ہی کہ جب سمندر شاہ نے محافظ جادو و احتیاط جادو کو صندوقچہ دے کر طرف لشکر کے روانہ کیا تھا اور تمہید اسکی انکو تسلیم کردی تھی اور کہدیا تھا کہ کل لشکر اسلام کو قتل کرنا پہلے سب سے صاحبقران کو اور بہت جلد آج ہی خاتمہ کرکے میرے پاس آنا جب وہ روانہ ہوچکے تھے تو اسنے حکم دیا تھا کہ آج دربار آراستہ رہے جب تک خبر خاتمگی لشکر اسلام نہ آئے گی اور احتیاط جادو وغیرہ واپس نہ آئینگے مین اسوقت تک دربار سے نہ جاؤنگا پس اسکا دربار آراستہ ہی تخت پر بیٹھا ہوا ہی اہل دربار سے باتین لشکر اسلام کے غارت ہونے کی کر رہا ہی کہ اب محافظ جادو پہونچ گئے ہونگے وہان دونون لشکر صف آرا ہون گے یقین ہے کہ محافظ جادو نے احتیاط جادو کو تو لشکر مین چھوڑا ہو خود میدان مین صندوقچہ لیکر گیا ہو کیونکہ وہ مرد جہاندیدہ ہی صاحبقران کو پہچانتا ہوگا وہ برائے مقابلہ نکلے ہون گے پہلے بہت نصیحت کی ہوگی فیصلہ ہی انھون نے نہ مانا ہوگا محافظ جادو نے قتل کیا ہوگا ایسی ایسی باتین کر رہا ہی نوبت باینجا رسید کہ دوپہر دن اسی گفتگو مین آگیا نہ اسنے خود کھایا نہ کسی اہل دربار کو جانے دیا جب دوپہر اسی حالت مین گذری اسوقت سمندر نے عشاق اپنے استاد کی طرف دیکھکر کہا کہ نہ معلوم کیا واقعہ گذرا کہ ابھی تک کچھ خبر نہ آئی عشاق نے کہا کہ کیا وہ لشکر چھوٹا سا ہی کہ ایک ہی دن مین قتل ہوجاسے گا اگر آج دن بھر مین قتل ہو تو جانون بہت ہی جلد خاتمہ ہوا میرے خیال مین تو سات آٹھ دن سے کم مین نہ قتل ہوگا اگر سو سو پچاس پچاس کرکے

ایک مرتبہ مین قتل کرین تو خیر ورنہ برسون مین قتل ہوگا سمندر نے کہا کہ سب اس عرصہ مین فرار کر جائینگے
عشاق نے کہا کہ جو کچھ ہو سمندر بولا مین بھول گیا کہدیتا کہ تم ایک ہی مرتبہ برق کو اشارہ کرتا کہ دس ہزار
کے سر اُڑا دے وہ ایک ہی مرتبہ مین ہزارون کو قتل کرتی عشاق نے کہا کہ اب کیا ہوتا ہے
یہ وہ مثل ہی کہ مٹھے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد سمندر نے کہا کہ خیر کہان تک فرار کرینگے
زیادہ سے زیادہ فرار کرین گے تو نصف نصف کا تو خاتمہ ہو جاے گا اور جو سرغنا اور افسر اعلے
ہی جب اُسکا خاتمہ ہو گیا تو پھر کون لشکر کشی کرے گا اب کوئی مقام خوف نہین ہی رادی کہتا ہی
کہ تین پہر دن تک سمندر خوش رہا پھر بھی اُسکو سنج و ملال نہ تھا جب تک یہان ملکہ زعفران لشکر
اسلام کے سردارون کو گرفتار کرتی رہی مگر بعد تین پہر دن کے خود بخود سمندر کدر ہو گیا دل
پریشان ہوا کچھ گھبراسے لگا آثار رنج و ملال اُسکے چہرے پر پائے جانے لگے بیٹھے بیٹھے گھبرانے
لگا دل کا یہ عالم ہوا کہ پریشان ہونے لگا عشاق سے کہا کہ اوستاد اسوقت میرا دل کچھ خود بخود گھبراتا
ہی اسکا کیا سبب ہی عشاق نے جواب دیا کہ صبح سے یہ وقت آیا ہی کہ نہ دربار برخاست کیا نہ کچھ کھایا
ایک مقام پر بیٹھے ہو دل پریشان نہو تو کیا ہو اب کوئی دم مین عرضی آتی ہوگی کہ آج ہم نے اسقدر لشکر
اسلام کو تباہ کیا اور صاحبقران کو قتل کیا اس امر کا خیال کرتا کہ وہ خود آوین گے یہ خبر لے کر گرہان
کل حالات کی عرضی تحریر کرین گے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ یکایک بیرون کے سناٹے کی صدا آئی جیسے
کوئی طائر اڑ کر آتا ہی سمندر نے کہا اُستاد عرضی طائر سحر لے کر آیا سمندر یہ کہہ رہا تھا کہ وہ طائر سیاہ رنگ
جو کہ ملکہ زعفران کی لاش سے پیدا ہوا تھا آکر سامنے سمندر کے ایک طاق پر بیٹھ گیا اور سمندر کی طرف
منھ کر کے اپنا سر بجون سے بیٹنے لگا اور پر نوچنے لگا و بزبان انسانی گویا ہوا کہ ای سمندر شاہ
کیا بیخبر بیٹھا ہوا ہی دن خاتمہ ہو گیا بڑا غضب ہوا ہماری ملکہ زعفران بغشیر یوش جو کہ اہل اسلام کے
مقابلہ مین فرد کش تھی ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوئی مین اُسکی روح ہون تجکو خبر دینے آئی ہون
خبردار ہو جا ارے غافل تیرے ہاتھ پانون نے تجھسے دغا کی ارے نادان تو یہان بے خبر ہی دہان
دشمن اپنا کام کر گئے وہ صندوقچہ کسی تیرے عزیز فریب نے سمندر کو دے دیا اُسکے عوض مین دوسرا
صندوقچہ مصنوعی اسی طریقہ کا بنا کر رکھدیا تو نے وہی مصنوعی صندوقچہ اپنے طلسمات کے ہاتھ روانہ کیا
ہی وہ کیا کر سکتا ہی ای سمندر شاہ تیری بربادی کے دن آئے ہین تو برباد و تباہ ہوگا ای سمندر شاہ
اس شہر مین بھی اہل اسلام کا سکہ جاری ہوگا اُن کا ڈنکا بجے گا اب تو ضرور بالضرور قتل ہوگا تجکو
جاے امن نہ ملیگی تیری قوم کے ساتھ سب تباہ و برباد ہونگے پر طلسم نہ طاق بھی برباد ہوگا یہ کہکر اُس
طائر نے ایک ہاے کا نعرہ مارا اُسکے منھ سے ایک شعلہ نکلا اُسنے اُسکو جلا دیا وہ جلکر خاک سیاہ
ہو گیا یہ جو خبر اُس طائر نے بیان کی سمندر شاہ حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی مین نے تو محافظ
جادو و احتیاط جادو کو برائے مقابلہ اہل اسلام روانہ کیا تھا وہ نہین پہونچے جو ملکہ زعفران نے
مقابلہ کیا وہ اہل اسلام سے مل گئے یہ امر کچھ میری سمجھ مین نہین آتا ہی سمندر شاہ نے عشاق
کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ای اوستاد آپ نے سنا کہ جو اُس طائر نے خبر دی یہ کیا امر ہی عشاق نے
جواب دیا کہ ان مین نے سنا مگر میرے قیاس مین کچھ نہین آیا مین حیران ہون کہ ملکہ زعفران نے
کیون مقابلہ کیا محافظ جادو وغیرہ تو صندوقچہ سامری لیکر گئے تھے کیا کوئی آفتاد راہ مین پڑی
کیا تم سے منحرف ہو گئے سمندر شاہ نے کہا کہ مین یہی خیال کر رہا ہون سب اہل دربار بھی حیران تھے

کہ سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ تو اق سامری مین دیکھ لیتا ہون سب حال ظاہر ہو جاسے گا یہ کہکر اوراق
سامری اُٹھاسے ابھی دیکھنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ دوسرا اُڑتا ہوا طائر سفید رنگ جو کہ محافظ جادو کی
لاش سے نکلا تھا پہونچا اور رد بروے سمندر کے بالاے ہوا قائم ہو کر صداے بہیات بلند کی اور بزبان بشری
کہا کہ اے سمندر آگاہ ہو مین روح ہون محافظ جادو کی مین نے آج قدرے نجات پائی ہے مین جسہ
دینے آئی ہون کہ محافظ جادو کو بھی سہراب نے قتل کیا وہ صندوقچہ جو کہ تیرا مایہ اور بساطی تھی وہ سہراب
کے پاس ہی تیرے حریف قریب نے اُسکو دیا ہی بلکہ خود تیرے ہاتھ پانون سے یہ تیرے ساتھ عداوت کی
اور جو صندوقچہ تو نے روانہ کیا تھا وہ نقلی تھا اب تیرے ادبار کا زمانہ قریب آیا ہی اپنی فکر کر ہم
آگاہ کیے دیتے ہین یہ کہا اور ایک شعلہ اسکے دہن سے نکلا اُسنے اُسکو جلا دیا اب تو سمندر نے وہ اوراق
ہاتھ سے پھینکدیے اور اپنے سر کو دونون ہاتھون سے پیٹ لیا اور کہا کہ غضب ہو گیا کہ تقدیر پلٹ گئی
صندوقچہ دشمن کے قبضہ مین گیا اُسی کے ذریعہ سے سہراب جادو نے ملکہ زعفران و محافظ جادو
کو قتل کیا اب کیا کرون دشمن تو بڑی قوت بہم ہو گئی ایک دن مین وہ خاتمہ کر دے گا سہراب جادو
تو جانی دشمن ہی عشاق نے یہ سن کے کہا کہ اے بادشاہ تم تو فرماتے تھے کہ مین نے صندوقچہ کا حال
کسی سے نہین کہا اور نہ کسی کو معلوم ہی اور مین نے ایسی جگہ رکھا ہی کہ کوئی پا نہین سکتا ہی پھر کیونکر سہراب
تک پہونچگیا اور کیونکہ سہراب جادو کو اس حال کی خبر ہوئی اور کیونکر اُس دینے والے کو جس نے
سہراب کو دیا معلوم ہوا سمندر نے جواب دیا کہ اوسنا کیا بیان کرون مجھسے ایک بہت غلطی نادانی
ہوئی میرے پاس رات کو میری لڑکی نسیم روتی ہوئی آئی تھی مین نے بہت دن سے اُسکو نہین دیکھا تھا
جب مین نے سبب گریہ دریافت کیا اور اُسکی حالت دیکھی تو بہت خراب پائی یہ حالت تھی اُسکی کہ جیسے برس
دن کا بیمار ہوتا ہی سوکھ کے کانٹا ہو گئی تھی پہلے تو اُس نے بیان کرنے مین انکار کیا مگر روتی جاتی تھی جب
مین نے بہت اصرار کیا تو اُسنے یہ سبب بیان کیا کہ مین نے سنا ہی کہ لشکر اسلام نے یہان آکر لشکر کشی کی ہی
اور کئی ساحر آپ کی طرف کے مارے گئے اور کئی شریک اہل اسلام بھی ہو گئے پس مجھکو اندیشہ ہی کہ وہ یہان
آکر آپ کو قتل کرین گے ہم سب تباہ ہون گے اسی صدمہ سے میری یہ حالت ہی اور اسی غم سے مین
زار زار روتی ہون پہلے تو مین نے بہت کچھ اسکو سمجھایا جب اُسکی رقت کسی طرح کم نہوئی تو مین نے
صندوقچہ کا اُس سے ذکر کیا بلکہ مین نے اُسکو اپنے ہمراہ لیجا کر دکھا بھی دیا تب اسکو اطمینان ہوا وہ
رخصت ہو کر اپنے باغ کو چلی گئی سواے اُس کے مین نے آپ تک یہ حال کسی سے نہ کہا تھا نہ کسی
پر ظاہر تھا نہ اُس سے مجھکو یہ امید تھی کہ وہ ایسا کرے گی نہ اب مین یہ امید کرتا ہون کہ اُس نے
ایسا کیا کہ وہ صندوقچہ اپنے لیجا کر سہراب جادو کو دیا ہو اول تو سہراب جادو تک اُسکی
رسائی کہان وہ اپنے باغ مین سہراب بیرون شہر دوسرے سہراب کو وہ جانے کیا تیسرے وہ
میرے پاس اُسوقت آئی تھی کہ نصف شب گذر چکی تھی وہ یہ کیون کرنے لگی کہ سب کی جان کی دشمن
ہو جاسے اور میرے دشمنون سے مل جاسے مین ایسا اُسکی نسبت کبھی نہین خیال کر سکتا ہون یہ تو
سمندر شاہ نے کہا عشاق نے جواب دیا کہ یہ جرم کہہ رہے ہو سب درست اور بجا ہی مگر یہ تو خیال
کرو کہ جب تم نے اُس سے یہ حال کہا ہی اُسوقت وہان کون کون موجود تھا ہم یہ نہین کہتے کہ یہ فعل
اُسکا ہو کوئی اور سنتا ہو اُسی نے یہ حرکت کی ہو یہ گمان آپ کا درست ہی کہ وہ سہراب جادو کو کیسا
جانے نہ سہراب تک اُسکی رسائی نہ سہراب کی اُس تک پھر آپ ہی خیال فرمایئے کہ وہ کام کیونکر

سمندر نے کہا کہ مین کیا بیان کرون کچھ قیاس مین نہین آتا ہی سوائے اسکے کہ اُس سے دریافت کیا جائے شائد اُس نے کسی سے کہا ہو اُسنے یہ حرکت کی ہو عشاق نے کہا سوائے اِس امر کے کہ کسی سے اُسنے بیان کیا ہو اور اُسنے ایسی حرکت کی ہو اور کیا کہا جاے اِسی سبب سے عورتون کو اپنے راز سے نہین آگاہ کرتے ہین اُنسے اپنا راز نہین کہتے ہین کیونکہ وہ ناقص العقل ہوتی ہین سوائے اِس امر کے اور کیا گمان کیا جاے اِس امر کو آپ رقعہ سامری سے دریافت فرمائین اُس سے بالکل ظاہر ہوجاے گا سمندر نے جواب دیا کہ یہ تو آپ نے خوب بات فرمائی دیکھیے مین ابھی دریافت کرتا ہون راوی بیان کرتا ہے کہ اسی تقریر و فکر مین کوئی ڈیڑھ پہر رات آگئی تھی سب صبح سے پریشان ہین جب سے یہ واقعہ زبانی اُن طائرون کے سُنا ہی سب کے حواس باختہ ہین ہر ایک کو اپنی جان کا خوف ہی کہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہی جو کہ اُنکے لیے تھا وہ ہی تو ہمارے لیے آدھم بھی سامنے اُس صندوقچہ کے بالکل بیکار ہین نہ سحر کر سکتے ہین نہ بھاگ سکتے ہین یہ کیا ہو گیا ہر ایک پریشان تھا ہر ایک بدحواس بیٹھا ہوا تھا سب کو عالم سکوت تھا عجب اُسوقت دربار کا حال تھا سمندر اپنی طرف خاموش تخت پر بیٹھا ہوا تھا عشاق اپنی کرسی پر باوجودیکہ عشاق نے کہا کہ رقعہ سامری سے حال دریافت کرو مگر سمندر ایسا از خود رفتہ و متحیر تھا کہ عشاق سے کہا کہ یہ تو خوب بات آپ نے فرمائی پھر بھی نہ دیکھا سب ساکت بیٹھے ہوے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ احتیاط بوعرضی گرداب جادو دنیرہ کی لے کر لشکر سے چلا تھا بہت جلد راہ طے کر کے سحر سے آکر پہنچا دیکھا کہ دربار آراستہ ہی سب دربار مین موجود ہین مگر کچھ عجیب حالت دربار کی ہی کہ سب کو سکتہ کی نوبت ہی سب مثل آئینہ حیران ہین سب کے چہرے کدر ہین رنگ رنج و ملال ہر ایک کے ترخ پر پایا جاتا ہی سمندر شاہ بھی حیران تخت پر بیٹھا ہی عشاق اپنے مقام پر سر جھکاے ہوے بیٹھا ہی اُسنے اپنا تخت صحن مین اُتارا سب اِس طور سے بیٹھے ہوے تھے کہ کسی نے بھی اسکو نہ دیکھا چوبدار و دیگر ملازم بھی عالم حیرت مین تھے یہ صحن سے ایوان مین آیا اور اُسنے سمندر کو سلام کیا اور عرض کیا کہ یہ آپکا غلام احتیاط حاضر ہی یہ صدا سُنکے سمندر نے سر اُٹھا کر دیکھا اُسکی صدا سُنکے سب اہل دربار ہوشیار ہوے اور اُسکی طرف دیکھا سمندر نے احتیاط کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ کیا خبر لائے کچھ بیان کرو کیا سب اہل اسلام کا خاتمہ کر آے محافظ جادو کہان ہین احتیاط نے عرضی نکال کر پیش کی اور عرض کیا کہ اسکو ملاحظہ فرمایئے پھر مین حال بیان کرونگا محافظ تو آپ پر تصدق ہوے پس جو سمندر نے سادہ عرضی لیکر خود لفافہ چاک کر کے پڑھی دیر کو بھی ندی اور احتیاط کے لیے حکم دیا کہ کرسی لاؤ کرسی حاضر کی گئی احتیاط مجرا کر کے بیٹھ گیا سمندر نے کل عرضی از اول تا آخر دیکھی کل مضمون سے آگاہ ہوا باہم صف آرا ہونا اور احتیاط و محافظ جادو کا صندوقچہ سے کر پہونچنا یہ خبر معلوم ہوتا کہ سہراب رات سے لشکر مین نہین ہی زعفران کا اصرار کر کے براے مقابلہ جانا اور مقابلہ کرنا اہل اسلام کو گرفتار کرنا ساحرون وغیرہ ساحرون کو قریب شام خود صاحبقران والاشان کا قصد مقابلہ کرنا سہراب کا آنا ملکہ زعفران کو برق سحر سے قتل کرنا محافظ جادو کا جانا اور صندوقچہ کھول کر مقابلہ کرنا صندوقچہ کا کچھ اپنا فعل نہ دکھانا سہراب کا اسکو بھی قتل کرنا طبل بازگشت بجوا کر واپس آنا باہم صلاح کرنا ہرکارونکا دافعات سہراب کی خبر دینا جو ہرکارون نے بیان کیا وہ سب تحریر تھا احتیاط کا عرضی لیکر آنا سب تحریر تھا سب مضمون سمندر نے پڑھا جب وہ مضمون جو کہ ہرکارون نے بیان کیا تھا سمندر نے پڑھا اُسکا فرطا غیظ سے یہ حال ہوا کہ کانپنے لگا چہرہ مثل انگارے کے لال ہوگیا ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر نکل گیا

پھر سمندر نے کسی سے کلام نہ کیا بلکہ تلوار ٹیک کر تخت پر سے اُٹھا اُس حالت غیظ مین یہ کلمہ منہ سے نکلا کہ او گیسو بریدہ تو میرے ہاتھ سے کب زندہ بچتی ہر معلوم ہوا یہ ساری فتنہ پردازی تیری ہی ہے تو ہی میری جان کی اور سب اہل شہر کی دشمن نکلی دیکھ تو مین تجکو کیا سزا دیتا ہون یہ کہتا ہوا حضرت محل کے جلا تھوڑی دور گیا تھا کہ سب سے پیٹ کر کہا کہ آپ لوگ اب جائین دربار برخاست ہوا حیتاط سے کہا کہ تم بھی جاؤ کیونکہ تم دن بھر کے تھکے ماندے ہو اسوقت تمسے حالات نہ دریافت کرونگا کل صبح کو جب دربار مین آؤ گے تو دریافت کرونگا مین اسوقت ایک ضرورت سے جاتا ہون اہل دربار مین سے کسی کی یہ جرات نہوئی کہ سمندر سے پوچھتا کہ آپ کا اسوقت مزاج کیسا ہے اور اس غیظ و غضب کا کیا سبب ہے کچھ بیان فرمائیے باوجودیکہ بڑے بڑے ساحر زبردست اور بڑے بڑے مغرز سردار تھے مگر کسی کی جرأت نہوئی بلکہ عشاق استاد سمندر کی جرأت نہوئی تو اور کسی کی کیا بساط تھی پس یہ حکم دے کر سمندر شمشیر برکف منہ مین کف آنکھین لال کانون سے شعلے نکلتے ہوئے داخل محل ہوا یہان اہل دربار صبح سے پریشان تھے دربار مین بیٹھے ہوئے سبھون نے غنیمت جانا اسی خیال سے اور بھی نہ دریافت کیا سب اُٹھ اُٹھ کر اپنے اپنے مکان کو راہی ہوئے احتیاط بھی اپنے مکان گیا مگر سردار اپنے دل مین یہ خیال کرتے ہوئے جاتے تھے کہ نہ معلوم عرضی مین کیا تحریر تھا کہ جسکو دیکھکر بادشاہ کو اسقدر غصہ آیا کہ حبشی حد نہین معلوم ہوتا ہے کہ کچھ خبر معلوم ہوگئی ہے کہ جس نے صندوقچہ سہراب جادو کو دیا ہے خصوصاً عشاق جادو کو زیادہ فکر تھی اپنے گھر مین جاکر اسی فکر مین مبتلا ہوا احتیاط جادو چونکہ دن بھر کا کسل مند تھا اسکو بھی غنیمت ہوا دربار سے اپنے مکان پر آیا دل مین کہتا ہوا کہ خوب ہوا جو بادشاہ نے اسوقت نہ دریافت کیا ورنہ مین بہت پریشان خاطر معلوم کیا بیان کرتا یہ بھی آکر اوندھا سیدھا پڑ رہا یہان سمندر جو داخل محل اسصورت سے ہوا سب اہل محل دیکھکر ڈر گئے سب کی روحین قفس جسم سے پرواز کرگئین کہ کیا سبب ہے جو بادشاہ اسصورت سے محل مین تشریف لاتے ہین یہ کسکی مجال تھی کہ دریافت کرتا سب کے دم سوکھ گئے اپنی اپنی خدمت پر سب متعدد ہوکر کام کرنے لگے وہ عرضی بھی سمندر کے ہاتھ مین تھی سمندر اسی صورت سے ایوان مین آیا اور اپنی زوجہ کو طلب کرکے کہا کہ نسیم گیسو بریدہ نگاہ خانہ ان کو تولاؤ مین اُسے اُسکی حرکت ناشائستہ کی اسوقت سزا دونگا ان سے شوخ دیدہ یہ آفت کا دیدہ اسکو کچھ آبرو کا نہ جان کا خیال ہوا سب کی دشمن ہوگئی ایسی مستانی ہوئی کہ یار کی محبت مین اُسنے ہم سبکو قتل کرایا تو ذرا بھی میرا خوف نہ کیا نہ یہ خیال کیا کہ یہ جو حال کھلے گا تو کیا انجام ہوگا ایسی آگ لگی تھی ایسی مستانی ہوئی تھی کہ اُس مستانہ پن مین کچھ نہ سجھائی دیا جلد طلب کر میرا قلب و جگر جلا جاتا ہے سچ کہا ہے لوگون نے کہ لاڈلی بیٹی چھنال لاڈلا بیٹا گانڈو مین ایسی الفت سے باز آیا ہے اُسکو آبرو کا خیال نہ ہا اور ہماری جان کی دشمن ہوئی یہ جو سمندر نے کہا اُسکی زوجہ حیران ہوئی کہ یہ کیا کہہ رہے ہین نسیم نے کیا ایسی حرکت کی کیا کسی سے آشنائی کرکے محل گئی یا یار کو باغ مین طلب کیا کہ کسی نے بادشاہ کو خبر ہی کیا ایسی حرکت کی کیا کسی سے آشنائی کرکے محل گئی یا یار کو باغ مین طلب کیا کہ کسی نے بادشاہ کو خبر ہی اُس سبب سے بادشاہ برہم ہین کیا آفت آئی کچھ تامل کرکے کہا کہ مجھ سے تو فرمائیے کہ کیا اُسنے ایسی خطا کی ہے جو یہ عتاب ہے اُسپر کسی دشمن نے بہتان لیا ہو پہلے اپنے مقام پر دریافت تو فرمائیے پھر اُسکو طلب کرکے سزا دیجیے گا صاحب مین بھی تو آگاہ ہون مجکو اسکی زیادہ فکر ہے کہ ایک یہی اولاد ہے اگر اسوقت حالت غصہ مین تم نے اُسے قتل کرڈالا تو پھر کون ہے جو ہماری میت پر روئے گا اور ہمارے دل کی لگی کو بجھائیگا جو امر ہو اُسکو دریافت کرکے عمل فرمائیے میری تو ایک وہی چھوٹی آنکھون کا دیدہ ہے سوا اُسکے نہ کوئی لڑکی رکھتی ہون نہ لڑکا نہ امید ہے کہ کوئی ہوگا اگر اُسکا بھی سہارا اُٹھ گیا تو مین کیا

کردنگی صاحب اُسکے دشمن بہت ہین کسی نے تم سے اُسکی طرف سے جھوٹ سچ کہا ہوگا مین سن لون تو بولا دون
اسوقت تم کو غصہ ہی مجکو اُسے بلاتے ہوے خوف آتا ہی کہ کہین ایسا نہو کہ تم اُسے مار بیٹھو جہان جہان ہے
کہین چلی جاے یا کچھ کھالے غیرت مین آکر اپنی جان دیدے تو مین کسی طرف کی نرہون سمندر شاہ نے
برہم ہوکر کہا کہ انھین باتون سنے تو اُسکو اسقدر چالاک کردیا جہان مین نے تنبیہ کرنا چاہی تم نے سفارش
کی مین مجبور ہوگیا وہ یہ سمجھی کہ باپ مان محبت کرتے ہین پس اُسنے شوخی پر کمر کسی گریہ کشتن روز اول کا
نقشہ ہی اگر پہلے ہی اُسکے اوپر عتاب کیا جاتا تو وہ کبھی ایسی حرکت کی مرتکب نہ ہوتی ہوے اُسنے تو بیکو
قتل کیا کچھ آبرو کا بھی خیال نہ کیا پس اسی مین خیر ہی کہ اسکو طلب کرلو ورنہ مین باغ مین جاکر اسکو مارتا ہوا
لاؤنگا کسی نے جھوٹ سچ کچھ نہین کہا ہی بہت پختہ خبر ہی بلکہ اُسکی خواصون کو بھی طلب کرنا آج بیکی ناک
چوٹی کاٹ کر لیگا لوگا اتنا بڑا معرکہ ہوا مجکو کسی نے آکر خبر نہی یہ سب امرأن حرامزادیون کی صحبت مین ہوے
ہین مین یہ خیال کرتا تھا کہ کیا سبب ہی کہ یہ ہمیشہ باغ مین رہتی ہر کبھی محل مین نہین آتی ہی اگر آتی ہی تو تھوڑے
عرصہ کے لیے پھر اکر چلی جاتی ہی یہ ہی سبب تھا جو کل رو رہی تھی سب مکر تھا مجکو دھوکا دینے آئی تھی
فریب دے کر اپنا کام کرلے گئی خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتی ہی مین تم سے کیا کہون کہ کیا ہوا بس
اب اُس سے ہاتھ اٹھاؤ مین ضرور قتل کرونگا اگر ایسی نمک خاندان زندہ رہی تو کیا نرہی تو کیا کہ جسکو
مان باپ کی الفت نہو نہ آبرو کا پاس ہو یہ تقریر سمندر نے اس طور سے کی کہ پھر زوجہ سمندر کو سمندر
سے دریافت کرنے کی جرأت نہوئی خاموش ہو رہی یہ کلام سمندر نے پکار پکار کر کہے تھے سب اہل محل
جمع ہوگئے تھے مگر دور کھڑے تھے کہ یہ کیا امر ہی بادشاہ کسپر عتاب فرما رہے ہین جب سمندر نے دیکھا کہ بی
کسی طرح سے نسیم کو نہین طلب کرتی ہی خود خواجہ سرا کی طرف متوجہ ہوا خواجہ سراؤن کا افسر تھا اُس سے کہا کہ
اے مسعود حبشی ابھی اسوقت باغ مین نسیم کے جا اُسکو مع اُسکے خواصون کے جس حالت مین ہوے آ
کہنا کہ بادشاہ نے تمکو اسوقت مع خواصون دو زیرزادی حسن آرا کے تمکو یاد فرمایا ہی کوئی اشد ضرورت
ہی کہ سے غصہ کا حال نہ کہنا ورنہ وہ نہ آئیگی اگر دریافت کرے کہ کیا ضرورت ہی اسوقت بادشاہ نے
کی تو کہنا کہ مجکو نہین معلوم بادشاہ ابھی باہر سے تشریف لاے ہین آپ کی والدہ کے محل مین تشریف فرما
ہین کچھ ضروری کہنا ہی اسلیے طلب کیا ہی کیونکہ وہ صبح کو پراے مقابلہ جانے والے ہین جب تو یہ کہے گا
وہ چلی آے گی اگر اسکے سوا اور کچھ تو نے کہا تو وہ نہ آے گی تو تجکو بھی قتل کرونگا مسعود نے کہا کہ
تمہری کیا طاقت جو سواے اس امر کے اور کچھ کہون جو کہ آپ نے فرمایا ہی یہ کہکر مسعود طرف باغ
ملکہ کے روانہ ہوا سمندر وہان بیٹھا ہوا جھوم رہا ہی اور فرط غیض سے کانپ رہا ہی مسعود طرف
باغ کے چلا ہی اب وہان کسی کی یہ جرأت نہین ہوتی کہ بادشاہ سے کلام کرے جسکو دیکھو کانپ
رہا ہی خوف سے اور خاموش کھڑا ہی سمندر ہر مرتبہ ران پر ہاتھ مارتا ہی اور کہتا ہی کہ افسوس یہ کیا
ہوا تمام شہر مین ناک کٹ گئی خاندان مین آبرو مٹ گئی سب مین انگشت نما ہوا سمندر کا تو یہ حال ہی
اور خواجہ سرا باے طلب ملکہ گیا ہوا ہی اب راوی حال ملکہ تحریر کرتا ہی شمہ حال ملکہ سماعت
فرمایے کہ ملکہ لیلہ جانے سہراب کے بستر غم پر پڑ رہی کچھ آنکھ لگ گئی تھی کہ گھبراکر اٹھ بیٹھی سب
خواصین حاضر ہوئین وزیرزادی آئی ملکہ نے کہا کہ کیون نہین اب تو وہ لشکر مین پہونچ گئے ہونگے
اور مقابلہ بھی شروع ہوگیا ہوگا وزیرزادی نے عرض کیا جی ہان ضرور ایسا ہوا ہوگا اگر یہ تو فرمایے
کہ یہ حرکت تو آپ نے کی جب بادشاہ کو اس حال کی خبر ہوگی تو بخام کیا ہوگا آپنے ہم سب کی جان کی

ملکہ نے جواب دیا کہ اب تو مین جوش الفت مین ایک حرکت کر چکی اب کیا ہوتا ہی بموجب مضمون عشق مین تیرے کوہ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو مثل - جبکہ اوکھلی مین سر دیا تو دھمکون سے کیا خوف ہی اب جو کرنا تھا وہ کر گذری جو پڑے گی اُسکو اُٹھا لینگے بلکہ مین خوش ہون اگر والد ماجد کو یہ حال معلوم ہو جاے اور وہ اس خطا کے عوض مجکو قتل کرین تو اچھا ہی کیونکہ اب مجھ سے صدمات ہجر کی برداشت نہین ہو سکتی ہی اس کشاکش سے نجات پاؤنگی وزیر زادی نے جواب دیا کہ ملکہ یہ کیا کلام کرتی ہو ہم سب کی زندگی آپ کے ہمراہ ہی اگر خدانخواستہ آپ نہونگی تو ہمارا کون ہی آپ کو خداوند کریم ہم سب کے سر پر تا صد سی سال سلامت رکھے اور آپ کی مراد دلی پوری کرے پس اب تو ہم آپ کے ہمراہ ہین اگر فرمایئے تو ہم آپ کو یہان سے لے کر نکل چلین لاکھ بادشاہ سر پٹخین مگر پتہ نہ چلے ملکہ نے جواب دیا کہ اگر یہی امر منظور ہوتا تو مین اُنکے ہمراہ کیون نہ چلی جاتی وہ لاکھ لاکھ کہا کیے لشکر اسلام مین چلنے کو اگر سمندر کو بھی یہ حال معلوم ہوتا کہ مین لشکر اسلام مین ہون وہ لاکھ لاکھ کوشش کرتا کچھ نہوتا مگر مین نے خود انکار کیا جب اُنکے ہمراہ نہ گئی اور کسی کے ہمراہ کیا جاؤنگی اگر میرے مقدر مین اُنکا وصل مقدر ہی تو میرا کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی اگر یہ امر نہین ہی تو کیا حصول وزیر زادی نے کہا کہ ملکہ ہر ایک کو اپنی جان کی حفاظت پر ضرور ہی جہان تک ممکن ہی ملکہ نے جواب دیا کہ اس کشاکش مین مبتلا رہنے سے جان کا جانا اچھا ہی اب مین بہت پریشان ہون کوئی صدمہ بھی صدمات اُٹھانے کی ہی وزیر زادی نے کہا کہ یہ تو آپ کا خیال خام ہی ملکہ نے جواب دیا کہ جاہے خیال خام ہو چاہے ناہنجار مگر مین نے جو قصد کر لیا وہ کر لیا اب مجکو کسی امر کا خوف نہین ہی مین ہر بلا کے اُٹھانے کو اور برداشت کرنے کو موجود ہون دیکھون یہ فلک ناہنجار دگردون غدار کہان تک مجکو مبتلاے آلام و صدمات کرتا ہے کیونکہ یہ مسئلہ ہی اہل اسلام کا کہ جو کہ زیادہ تر صدمات مین مبتلا ہوتا ہی اور اسکی برداشت کرتا ہی اُسکا بڑا مرتبہ ہوتا ہی اور جو ہر بلا پر صبر کرتا ہی وہ بندۂ نیک ہی پس جب مین نے مذہب اسلام اختیار کر لیا جو صدمہ میرے اوپر اور جو بلا مین نازل ہونگی اُسکو مین برداشت کرونگی کیونکہ اکثر کتب اہل اسلام سے ثابت ہوتا ہی کہ ہر ایک بندہ کا خداوند کریم اُسکی دست کے موافق امتحان لیتا ہی جو کہ نبی و وصی ہین اُنکا امتحان اُنکی لیاقت کے موافق لیا گیا اور جو کم مرتبہ کے بندے ہین اُنکا امتحان اُنکے موافق لیا گیا پس جو بندہ اُس امتحان مین پورا اُترا سکو مرتبہ اُسکے لائق مرحمت ہوا پس اب میرا بھی امتحان ہی اگر مین نے اِن سب صدمات کی برداشت کر لی تو خداوند کریم میری راحت سے بسر کرائیگا پھر کسی غم مین نہ مبتلا کرے گا لہذا مین کیون اس امر سے پرہیز کرون جو ہونا ہو ہو جاے تاکہ بعد کو تو راحت ملے ملکہ نے جو یہ کہا وزیر زادی نے عرض کیا کہ ای ملکہ اگر آپ خفا نہون تو مین ایک بات عرض کرون ملکہ نے کہا کہ کہو اُسنے کہا کہ آپ نے کب سے مذہب اسلام قبول کیا ملکہ نے جواب دیا کہ جب سے لشکر اسلام کے قریب شہر آکر فروکش ہونے کی خبر سنی اُسی دن سے وزیر زادی نے عرض کیا کہ بس ای ملکہ ہم لوگ بھی آپ کی اطاعت کرتے ہین کیونکہ یقین کلی ہی کہ جب بادشاہ کو اِس امر کی خبر ہوگی تو وہ ضرور ہم سب پر بدعت کرے گا لہذا ہم آپ کی اطاعت سے نہ پھرین گے جو امر وہ دریافت کرے گا چاہے جان رہے چاہے جان جاے ہم انکار ہی کرین گے ہمارے قتل کے درپے ہوگا عدل حکمی مین پھر کیون دینا پڑے بے ایمان و لامذہب جائین لہذا جو طریقہ مذہب اسلام کے قبول کرنے کا ہو ہمکو تعلیم فرمایئے ای ملکہ آپ کو کس نے تعلیم کیا ملکہ نسیم نے جواب دیا کہ وہ کوئی امر مشکل اور اہم تو ہی نہین نہ کسی کے تعلیم کرنے کی ضرورت ہی کتب اہل اسلام مین سب امور مندرج ہین ہمنے انکو دیکھکر اُن طریقون پر عمل کیا ہی مین جو تمکو بتاؤن اُسی کے مطابق عمل کرو کوئی امر مشکل

اور دقیق نہین ہی نہ کسی امر کی تکلیف وہان ایک امر ہی وہ یہ ہی کہ جو کلمہ طیبہ ہی اُسکے پڑھنے سے سحر فراموش ہو جاتا
ہی پس جو تم مین ساحرہ ہین اُنکا سحر فراموش ہوگا وزیرزادی نے عرض کیا کہ یہ تو بڑی مشکل ہوئی ملکہ نے کہا
کہ یہ بھی کوئی مشکل نہین ہی بلکہ اسکا بھی طریقہ ہی وہ یہ ہی کہ مطیع اسلام ہو جو امر کہ اہل اسلام مین منع ہین اُنپر عمل کرو
صرف کلمہ نہ پڑھو کوئی امر کی دقت اہل اسلام نے نہین رکھی ہی یہ جو ملکہ نے کہا وزیرزادی نے عرض کیا کہ پھر
عرصہ کس بات کا ہی ہم سب موجود ہین پس اُسی وقت ملکہ نے کل امرا اور سب خواصون اور اُسکے دیو سے اپنی زبان
سے بیان کیے جو کہ ساحرہ تھین وہ مطیع اسلام ہوئین اُسی طریقہ سے جو کہ کتابون مین تحریر تھا اور جو کہ ساحرہ
نہ تھین وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئین سادی نے بیان کیا ہی کہ ملکہ کے پاس سب کتابین موجود تھین اُسنے
جو اسلام قبول کیا تھا اُسی امر سے قبول کیا اُنھین کتابون کو دیکھکر پس جب سب مسلمان ہو چکین ملکہ نے کہا
کہ تم سب ملکر دعا کرو کہ خدا اپنے فضل وکرم سے ہم سب کی آبرو بادشاہ کے ہاتھ سے بچالے سب نے بموجب
فرمانے ملکہ کے دعا کی اور یہ ہی درگاہ باری تعالے مین عرض کیا کہ اے کریم ہم تو سلم ہین ہمارے استغاثہ کو سنے
اور ہماری ملکہ کی مراد دلی بر لا اُسکے سب ارمان و آرزو ئین پوری فرما جب یہ سب دعا کر چکین ملکہ نے فرمایا
کہ اب مین تم سب سے بہت خوش ہوئی اور مجکو یقین ہوا کہ تم سب میرے سچے خیر خواہ ہو یہ فرما کر وزیرزادی
کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ نہ معلوم وہان میدان جنگ مین کیا پیش آیا اُسنے عرض کیا کہ کیا پیش آیا ہوگا
سہراب جادو نے تلاطم ڈال دیا ہوگا کل پر چاجنار سے ظلام ہوگا ملکہ نے فرمایا کہ ہان اگر ہم آج شر سے
بادشاہ کے محفوظ رہے اُس نے عرض کیا کہ خداوند کریم ضرور محفوظ رکھے گا کیونکہ ہمنے اُسکا دین اختیار کیا
ہی آیندہ اُسکو اختیار ہی ہم سب کا بھروسا اُسی پر ہی اور سوائے خدا کے کون ہمارا حافظ ہی راوی کہتا ہی
کہ وہ دن اسی فکر و تردد مین بسر ہوا رات آئی وہ رات بھی اُن بادشاہون کے لیے اور زیادہ بلا کی تھی وہ
کہ وہ دن اسی فکر و تردد مین بسر ہوا رات آئی وہ رات بھی اُن بادشاہون کے لیے اور زیادہ بلا کی تھی وہ
اسکی تاریکی دشمنا عجیب حال کر رہا تھا ملکہ کو دو فکرین تھین ایک تو میدان جنگ کی فکر کہ نہ معلوم کیا ہوا
دوسرے اس امر کی فکر کہ دیکھئے سمندر شاہ میرے ساتھ کیا برتاؤ کرتا ہی اور کس طور سے پیش آتا ہی
اسی فکر مین کوئی ڈیڑھ پہر رات گذری کہ ایک مرتبہ جو کہ محلدار درہ باغ پر مقرر تھی وہ گھبرائی ہوئی آئی
یہان ملکہ ساتھ اُن خواصون اور وزیرزادی کے باہم باتین کر رہی تھی کہ اُسنے آکر عرض کیا کہ ملکہ مسعود
خواجہ سرا جسنے حضور کو پرورش کیا ہی اور بادشاہ کا خاص خواجہ سرا ہی آپ کے باغ کی طرف آتا ہی ملکہ
نے جواب دیا کہ آتا ہی تو آنے دو کیا خوف ہی وہ یہ سنکے اور خبر دے کے اپنے مقام پر چلی آئی کہ اتنے عرصہ
مین خواجہ سرا آکر درہ باغ پر پہونچا محلدار سے دریافت کیا کہ ملکہ بیدار ہین یا آرام فرما رہی ہین اُس نے
جواب دیا کہ ابھی تو بیدار ہونگی کیونکہ یہ وقت اُنکے آرام فرمانے کا نہین ہی پس خواجہ سرا یہ سنکر طرف دارہ دری
کے چلا یہان تک کہ باغ کے صحن کو طے کر کے دارہ دری مین آیا دیکھا کہ ملکہ مع خواصون اور وزیرزادی
کے بیٹھی ہوئی ہین باتین ہو رہی ہین کہ مسعود خواجہ سرا نے جاکر سلام کیا ملکہ نے جواب سلام دیا ملکہ نے
فرمایا کہ میان مسعود اسوقت کہان آنا ہوا اسقدر رات گئے اُس نے عرض کیا کہ مین ایک حکم شاہی
لے کر حاضر خدمت ہوا ہون اگر حکم ہو تو بیان کرون ملکہ نے جواب دیا کہ بیان کرو اُسنے عرض کیا کہ
آپ کو بادشاہ نے اسوقت صبح خواصون کے طلب فرمایا ہی کوئی امر ضروری ہی اُسکے فرمانے کے لیے
ملکہ نے جواب دیا کہ کیا ایسی ضرورت ہی کہ اسوقت بادشاہ نے طلب فرمایا ہی مین صبح کو آؤنگی میری
طرف سے بادشاہ سے عرض کرنا کہ میرے سونے کا وقت ہی اگر مین جاگونگی تو میری طبیعت
بدمزہ ہو جاے گی آج ہی تو ہوا ہی کہ کچھ اصلاح پر طبیعت آئی ہی پھر خراب ہو جائیگی مسعود نے عرض کیا کہ

ای ملکہ بادشاہ نے فرمایا ہی کہ مین صبح کو برائے مقابلہ اہل اسلام مع لشکر کے جاؤنگا لہذا تم اسوقت میرے پاس آؤ تاکہ مین تم کو دیکھ لون یہ جو خواجہ سرا نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ میری خواصون کے طلب کرنے کی کیا ضرورت ہی اُسنے جواب مین عرض کیا کہ اس امر سے بادشاہ مین آگاہ ہین ہون یہ سُنکے ملکہ نے سب سے کہا کہ چلو مگر ملکہ کا دل کھٹک گیا اشارہ سے وزیرزادی سے کہا کہ کچھ نہ کچھ دال مین کالا ضرور ہے خیر چلو کیا خوف ہی جو مرضی باری یہ کہکر ملکہ اسی حالت سے اُٹھ کھڑی ہوئی مع وزیرزادی وخواصون کے ہمراہ خواجہ سرا کے طرف محل کے چلی مگر یہ فکر کر رہی تھی کہ کیا فقرہ کرینگی اگر بادشاہ صندوقچہ کو دریافت کرے گا اسی فکر و تردد مین محل مین پہونچی دیکھا کہ سب اہل محل ایک مقام پر جمع ہین مگر خاموش ہین چہرے زرد ہین رنگ پریدہ ہین حواس باختہ ہین سب خوف زدہ معلوم ہوتے ہین ملکہ آگے بڑھی دیکھا کہ ایوان مین ملکہ کی ماں برابر بادشاہ کے خاموش بیٹھی ہی اور بادشاہ عالم غیظ و غضب مین بیٹھا ہوا ہی تلوار سامنے رکھی ہوئی ہی منہ سے کف جاری آنکھین لال ہین چہرہ بسبب غیظ کے کبود ہو رہا ہی یہ دیکھکر وزیرزادی نے اشارہ کیا کہ ملکہ خیر نہین ہی بادشاہ نے دھوکہ سے طلب کیا ہی صورت ملاحظہ فرمایئے ملکہ نے جواب دیا کہ کیا خوف ہی شعر سرنی پیچم زشمشیر جیبب + ہر چہ آید بر سرین یا نصیب + دیگر بر سر اولاد آدم ہر چہ آید بگذرد + دیگر مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + دیگر دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر ست + ملکہ یہ کہتی ہوئی اور اشارہ سے بتاتی ہوئی کہ وہ مالک ہی کہ کیا خوف ہی ایوان مین آئی جھک کر باپ کو پہلے تسلیم کی اُسکے بعد ماں کے سامنے ہاتھ باندھکر کھڑی ہو گئی ماں نے جواب سلام دیا نہ باپ نے پھر ملکہ کی خواصون و وزیرزادی نے مجرا کیا سب مودب کھڑی رہین تھوڑے عرصہ تک ملکہ نے انتظار کیا کہ بادشاہ کچھ حکم فرمائین کیونکہ ہمیشہ کا یہ طریقہ تھا کہ جب ملکہ آتی تھی ادھر اپنے تسلیم کی سمندر نے دعائے ترقی عمر دی اور حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ جب بیٹھی تب گلے سے لگا یا دست شفقت سر پر رکھا آج ملکہ نے بالکل خلاف قاعدہ پایا جب دیکھا کہ نہ ماں نے کچھ کہا نہ باپ نے مگر یہ حالت دیکھی کہ جب سے مین آئی ہوئی ہون ہر ایک اہل محل کے جسم مین تھرتھری پڑی ہوئی ہی ماں کی تو یہ نوبت تھی کہ میری طرف دیکھتی ہی اور آنکھون مین آنسو بھر لاتی ہی بادشاہ کا یہ عالم ہی کہ ایکسان نگاہ قہر آلود میری طرف دیکھ رہے ہین کچھ بولتے نہین ہین اسنے یہ حالت دیکھکر وزیرزادی کی طرف دیکھا اور اُدھر سے منھ پھیر کر بادشاہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ مجکو آپ نے کیلیے یاد فرمایا ہی مین حاضر ہون کیا حکم ہوتا ہی یہ کہنا تھا کہ یہ معلوم ہوا کہ تو دہ بارود مین کسی نے آگ ڈال دی ایک مرتبہ بصدائے قہر و غضب سمندر نے کہا کہ کیا مین اندھا ہون دیکھتا نہین ہون جو تو مجکو آگاہ کرتی ہی تو بڑی شوخدیدہ ہو گئی ہی تیری چالاکی و زبان درازی کسی طرح نہین جاتی ہی ہم نے کسی امر کے لیے طلب کیا ہی جب ہمارا جی چاہے گا حکم دینگے بس خاموش کھڑی رہ اب نہ کلام کرنا ورنہ سزا پاے گی یہ کلام سمندر نے اس طور سے کیا کہ جس قدر عورتین وخواجہ سرا اُس مقام پر تھے سب کانپ کر رہ گئے بلکہ در و دیوار کو حرکت ہوئی تمام مکان ہل گیا یہ سُن کے ملکہ خاموش ہو رہی پھر مطلق کلام نہ کیا تھوڑے عرصہ کے بعد بادشاہ نے حکم دیا کہ ناظر محل کو بولا لاؤ اور کہنا کہ کوڑا لیتا آے یہ حکم دینا تھا کہ سب کے دم نکل گئے سب نے خیال کیا کہ غضب ہو گیا یہ تن نازک اس قابل ہی کہ اسپر کوڑے پڑین کون دم مار سکتا تھا سب اُسی طور سے خاموش کھڑے رہے کہ خواجہ سرا نے ناظر محل کو حکم شاہی سے خبردار کیا وہ فوراً اسیوقت کوڑا بہ کف حاضر ہوا جب وہ آگیا اُسوقت بادشاہ نے وزیرزادی کو ملکہ کی اسکا نام لیکر اپنے روبرو طلب کیا

جب وہ روبرو ڈرتی ہوئی کانپتی ہوئی آئی کہا کہ او حسن آرا صاف صاف کہنا جو مین تجھ سے دریافت کرون جھوٹ نہ بولنا اگر صاف کہدے گی تو مین تجھکو سزا نہ دونگا بلکہ خوش ہونگا یہ نہ خیال کرنا کہ مجھکو کچھ حال معلوم نہین ہے سب حال میرے روبرو روشن ہے اور مین بخوبی واقف ہون اگر تو جھوٹ بیان کرے گی تو معلوم ہوجاے گا کہ تو نے جھوٹ کہا کہ سچ اگر جھوٹ کہا تو یاد رکھ کہ ناظر محل کھڑا ہوا ہے ابھی اُسکو حکم دونگا کہ مارے کوڑون کے تیری کھال کرا دیگا اس امر مین مین کسی کا پاس نہ کرونگا حسن آرا نے دست بستہ عرض کیا کہ کیا مجال جو مین خلاف عرض کرون جو مجھکو معلوم ہوگا وہ حضور مین عرض کرونگی ماننے نہ ماننے کا حضور کو اختیار ہے یہ سن کے بادشاہ نے کہا کہ پہلے یہ بیان کرو کہ ملکہ کے پاس سہراب جادو ہمارا سپہ سالار آیا کرتا ہے یا کبھی آتا تھا یا کل رات کو آیا تھا ملکہ سے اُس سے باہم راز و نیاز ہوا تھا حسن آرا نے پنکھے اپنے حواس درست کرکے کہا کہ یہ امر جس نے آپ سے بیان کیا ہے بالکل غلط ہے ہماری ملکہ سہراب کے نام سے تو واقف نہین صورت کیسی اور اُسکا آنا کیسا نہ وہ جب کبھی آیا جبکہ یہان ملازم تھا نہ اسکا کبھی پیام آیا مین تو ہمہ وقت ملکہ کے پاس رہتی ہون نہ کل آیا اسکو تو سنا جاتا ہے کہ وہ دریاے سبز رنگ مین قید تھا جب اہل اسلام نے دریا کو مٹایا وہ دب کر مرگیا کیا اسکی روح ملکہ کے پاس آئی نہ میری ملکہ کا یہ چال چلن ہے نہ ہم مین سے کسی کا یہ طریقہ ہے ملکہ کو تو مرد کے نام سے نفرت ہے دوسرے یہ امر ہے کہ ملکہ کی کیا شامت تھی کہ نہ وہ کسی شاہزادے نہ شہزادے سے آشنائی کرین کرین بھی تو کس سے جو کہ اپنے یہان ملازم ہو یہ بالکل افترا اور تہمت ہے بادشاہ نے کہا کہ تو بالکل جھوٹ بولی ذرا بھی تو نے سچ نہین کہا ملکہ تم ہی سب کی خراب کی ہوئی ہے تم ہی سب نے اُسکو ان امرون سے آگاہ کیا تم سبکی سب چھنال اول درجہ کی ہو دیکھ حسن آرا سچ سچ بیان کر ورنہ مین حکم دیتا ہون ناظر کو وہ تیری خبر کوڑے سے لیتا ہے اور حرامزادی ابھی رات کا ذکر ہے کہ سہراب آیا تھا تمام رات باغ مین رہا ملکہ اسکو باغ مین چھوڑکر آئی تجھ سے حال دریافت کرکے صندوقچہ کا گئی اور صندوقچہ لے کے اُسکو دیا تو کہتی ہے کہ سہراب مرگیا کیا خوب دروغ گو یم بر روے تو اری کم بخت فاحشہ جب ملکہ محل مین آئی ہے تو اسکو اپنے پاس لیے بیٹھی رہی فعل بد کرایا کی تو کیون بیان کرنے لگی بترا بھی تو وہ یار ہے تو اپنے یار کی حالت کو کیون بیان کرنے لگی سمندر نے ہزار دون گالیان دین حسن آرا نے جواب دیا کہ یون جو آپ کا جی چاہے فرمایئے مین اس حال سے بالکل واقف نہین ہون نہ ملکہ نے کبھی میرے سامنے سہراب کا نام لیا نہ کسی خواص نے کبھی ملکہ کی شکایت کی کل کی بابت جو آپ فرماتے ہین تو کل تو سہ پہر سے دردسر مین مبتلا تھی اور بخار بشدت تھا کل تو مین ملکہ کے پاس بھی نہ آئی بلکہ ملکہ نے طلب بھی فرمایا کہ مین نہ آسکی مجکو تو نہ ملکہ کے محل مین آنے کی خبر ملی نہ اپنے تن بدن کا ہوش تھا مین کیا جانون یہ صندوقچہ کیسا اور سہراب کا دینا کیسا بالکل افترا ہے جس نے کہا ہے جھوٹ کہا ہے بادشاہ نے کہا او لکاتہ پھر وہی کہے جاتی ہے سچ سچ بتا کہ کیا واقعہ ہے حسن آرا نے کہا کہ جو اصل امر تھا وہ مین نے عرض کردیا سمندر نے برہم ہوکے کہا کہ تو بیان کر کہ پھر وہ صندوقچہ کیونکر سہراب کے پاس پہنچ گیا اُس صندوقچہ کا حال سوائے نسیم کے اور کسی کو نہ معلوم تھا اس سے ہی مینے کل بیان کیا تھا ہان اگر اور کسی کو بھی معلوم ہوتا تو مین گمان کرتا کہ اس نے لیجاکر دیا ہو یہ کام تو ہی سب کا ہے تم سب نے صلاح ملکہ کو دی ہوگی لو تم جاکر بادشاہ سے دریافت کرو وہ تم سے بیان کردین گے اور تدبیر بتائی ہوگی چنانچہ اُس نے ویسا ہی کیا اور صندوقچہ سہراب جادو کو دیا یہ سب ملی ہوئی باتین ہین اور تو مجھ سے جھوٹ بولتی ہے کیون اپنی شامت

بولانی ہی دیکھا بھی تک کچھ نہین گیا ہی مین ساتھ آشتی کے دریافت کررہا ہون جیب مار پڑنے لگی اور تو قبولی
تو کیا رہا کیونکہ مار کے آگے بھوت بھاگ جاتا ہی حسن آرا نے جواب دیا کہ ہم سب آپ کے بس مین ہین
جو چاہے ہمکو سزا دیجیے مگر ہم کسی حال سے بالکل واقف نہین نہ معلوم صندوقچہ کیسا اور سہراب
کون اور کیسا آنا اور کیسا حملہ کا دینا بالکل مخبر نے جھوٹ کہا ہی یہ کہنا تھا حسن آرا کا کہ سمندر کو غصہ آگیا
اور ناظر محل کی طرف دیکھکر کہا کہ اس لکاتہ کو ستون سے باندھ دے اسنے فوراً حسن آرا کو ستون سے باندھ دیا
اب سمندر نے ملکہ کے خواصون کو طلب کرنا شروع کیا اور دریافت کرنا شروع کیا سب نے انکار کیا
سوائے اس تقریر کے جو کہ حسن آرا نے کی تھی کسی نے اور نہ بیان کی ہان حسن آرا نے بیان کیا تھا کہ
کل مجکو بجا یا تھا مین ملکہ کے پاس نہ تھی اور کسی نے یہ نہین بیان کیا بلکہ یہ کہا کہ دراصل کل ملکہ حسن آرا کو
بجا یا تھا جب سمندر نے سب کی تقریر یکسان پائی ہان بعض نے کہا کہ یہ ہمکو نہین معلوم ہی کہ سہراب پوشیدہ طور
سے آتا ہو ہمکو خبر ہونی ہو کیونکہ وہ ساحر ہی یا سحر سے ہمکو غافل کردیتا ہو تو دوسری بات ہی ہم بالکل بے قصور ہین
اگر ہمکو ذرا بھی حال معلوم ہوتا تو ہم ضرور حضور مین آکر عرض کرتے کبھی نہ پوشیدہ کرتے کیونکہ ہمکو اپنی جان کا
خوف تھا کیا پوشیدہ کرکے اپنی آبرو دیتے بادشاہ نے کہا کہ سچ ہی ضرور ایسا تھا تم سب کی ملی ہوئی بھگت ہی
تم یون نہ بتاوگی پس سب کو سمندر نے ستون سے اپنے روبرو بندھوایا اور ناظر سے کہا کہ ان سب لوگون
سے مارو سو سو لوڑے مارو یہ حکم دیتا تھا برابر سے کوڑے پڑنے لگے ہر ایک چلانے لگی تڑپنے لگی جسم سے
خون کے فوارے نکلنے لگے مگر اپنے قول سے کوئی نہ پھری جو پہلے کہا تھا وہی کہے گئی ناظر مارتے مارتے
تھک گیا مگر وہ اسی طور سے کہے گئین یہ نوبت ہوئی کہ بیہوش ہوگئین راوی نے بیان کیا ہی کہ اسقدر شور و
غل محل مین ہوا کہ تمام محل کی عورتین یکجا ہوگئین مگر کوئی مارے خوف کے کچھ کہہ نہین سکتی ہی اب زوجۂ
سمندر کو معلوم ہوا کہ یہ سب ہی رہی طبع کا یہ حرکت چھوکری نے کی ہی اب وہ بھی کچھ نہین کہہ سکتی ہی
گو ماتحت سے بیتاب ہی اور یہ خیال ہی کہ یہ ہی حال نسیم کا بھی ہوگا مگر کیا کرے اپنے دل مین کہتی ہی کہ یہ اسکو
کیا ہوگیا یہ اسنے کون سی حرکت کی اس نے کچھ بھی آبرو کا خیال نہ کیا یہ حرکت کرنا یہ نہ جانتی تھی کہ باپ
ظالم ہی مگر کچھ نہ پاس عزت و آبرو کیا یہ سب انھین حرامزادیون کی حرکتین ہین اپنے ساتھ ملکہ کو بھی بدنام کیا
زوجہ سمندر یہ خیال کررہی ہی اسی طور سے سب عورتین محل کی باہم آہستہ آہستہ کلام کررہی ہین کوئی کہتی
ہی کہ بہن بہت بری حرکت کی ان بیچاریون کی کیا خطا جو ملکہ نے کہا ہوگا وہ انھون نے کیا اگر آرزو خبر
دیتین تو اسوقت بھی خرابی تھی ہر طرح سے ہم لوگ قصوردار ہین کوئی کہتی ہی کہ اری سن یاری آشنائی سب
کرتے ہین نا اسطور سے کہ جیسے کرنے کی کچھ حرف نہ کیا اپنے یار کی محبت مین سب کی جان لی کوئی کہتی ہی کہ یہ
امر بالکل بیکار ہی جب کسی کی الفت ہوتی ہی تو یہی حال ہوتا ہی پھر کچھ نہین آچھا معلوم ہوتا ہی یہ ہی خیال ہوتا
ہی کہ وہ کام کرے جو کہ اسکی خوشنودی کا سبب ہو ملکہ نے کوئی دنیا سے نیارا یہ کام نہین کیا ایسے ایسے کلام باہم سب
کررہی ہین کوئی برا کہتی ہی کوئی کہتی ہی اگر ہمکو پہلے سے معلوم ہوتا اور ہم اس مقام پر ہوتے تو ضرور خبر
کردیتے کبھی نہ پوشیدہ کرتے کیون اپنے تئین مبتلا بعذاب کرتے اہل محل تو یہ کلام کررہے تھے دہان سب پر
مار پڑرہی تھی راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر کی ایک دایہ ہی بڑی لکاتہ ہی اس نے سمندر کو پرورش
کیا اور اسکا سن کوئی ہزار برس سے کم نہین ہی جب سمندر نہ طاق مین تھا اور ایوان تاجدار نے
اسکو پالا تھا تو اسکو سمندر پر نوکر رکھا تھا اس نے جو لڑکا بالا سمندر کے پیدا ہوا اس نے
پرورش کیا ہی چنانچہ اسی نے ملکہ نسیم کو بھی گود یون مین پالا ہی بہت محبت کرتی ہی دم ہوش چاہتی ہی اسکا نام

عجوزہ جادو ہی بڑی مکارہ اور لکاتہ ہی اُسکے کاٹنے کا منتر نہین ہی بہت چالاک اور بیباک ہی یہ سارہ بھی زبردست
ہی اُس لکاتہ نے کالے سر کا ایک نہین چھوڑا بڑی فاحشہ ہی اس پیرانہ سالی مین بھی نہین بند ہی اسوقت چار
یار جوان جوان جو کہ خوب صاحب قوت ہین موجود ہین رات بھر انکے ساتھ رہتی ہی خوب مزے اڑاتی
ہی صبح کو گھر سے نکالدیتی ہی سمندر کے محل کے برابر اسکا مکان ہی اسوقت بھی اپنے یار کے ساتھ سو رہی
تھی اور وہ اُسکی خواہش دلی کو پورا کرکے لیٹا تھا کہ اسکی نون ہی سی آنکھ لگ گئی کہ شور وغل کی جو صدا
آئی یہ گھبراکر اُٹھ بیٹھی اور کان لگاکر سننے لگی اسکو معلوم ہوا کہ محل کی طرف سے غل کی صدا آرہی ہی کسی پر
مار پڑ رہی ہی اسنے خیال کیا کہ یہ کون سا وقت مار پڑنے کا ہی اور محل مین کس پر مار پڑ رہی ہی دریافت
تو کرنا چاہیئے یہ سوچ کر اُس نے اپنی خادمہ کو صدا دی وہ بھی سو رہی تھی اسکے آواز دینے سے اُٹھی
آنکھین ملتی ہوئی اسکے خوابگاہ مین آئی دیکھا کہ بی بی تو پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہین مگر عجب حالت ہے کہ موم
سر کی ہوئی دو بیگین لٹک رہے ہین سر پر ڈوپٹہ نہین ہی تانگین رانون تک کھلی ہوئی ہین میان پلنگ
پر پڑے ہوے بی بی کی ٹانگون مین تانگین پڑی ہین یہ حال دیکھکر یہ منھ پھیر کر ہٹ گئی کہ اس نے
آواز دی کہ آئی کیون نہین یہان کیا ہی جو زمانہ کا دستور ہی وہ ہو گیا تو اپنے میان کے ساتھ نہین سوئی
ہی کوئی شرم کی بات ہی جو تیرے پاس ہی وہ میرے پاس جو تیرے میان کے پاس ہی وہ میرے
میان کے پاس جو وہ تیرے ساتھ کرتا ہی وہ ہی یہان بھی ہو رہا تھا اب تو کچھ نہین ہی صرف مساس ہی آ دیکھ لے
مین بیٹھی ہون وہ لیٹے ہین بھلا اگر کچھ ہوتا تو مین بیٹھی ہوتی یہ جو اُس نے کہا اُس ملانی نے اپنے دل
مین کہا کہ یہ بڑی بے غیرت ہی اسکو کسی امر کا لحاظ نہین ہی گو یہ ہی امر ہی کہ باہم ہر عورت و مرد مین ہوتا ہی اور
یہ امر ضرور ہی کہ سب عورتین برابر ہین اور سب مرد مگر کچھ تو شرم و حیا دوسرے کی ہوتی ہی خود تو یار کے ساتھ سو رہی
ہی اور ہمکو بولاتی ہی مین جو واپس چلی تو پھر جان کر بولائی ہی ہمکو کیا ہی یہ کہکر سامنے آئی مگر شرم سے سر جھکائے کھڑی
تھی ابھی اس نے کچھ کہا نہ تھا گو وہ مرد سو رہا تھا اُس لکاتہ کی باتون سے اسکی بھی آنکھ کھل گئی آلہ مردی نے
زور کیا تو وہ لیٹا ہوا تھا یا گھبراکر اُٹھ بیٹھا اور لیٹ گیا وہ بیگین ہلنے لگا اُسکے دہن ناپاک کو چومنے لگا دوسرے
امر کی خواہش کرنے لگا اُس لکاتہ نے کہا کہ اتنی دیر تامل کرو کہ مین اس سے کچھ کہ لون ہمرہم کو اختیار ہی
یہ سن کے وہ ٹھہرا اُسنے خادمہ سے کہا کہ تو محل مین جاکر ذرا دریافت تو کر آ کہ یہ کیا غل وشور ہی کہ جسکے سبب
سے میری آنکھ کھل گئی ہی یہ ہمکو محل کی طرف سے صدا آتی ہوئی معلوم ہوتی ہی اُسنے کہا کہ بہت خوب یہ کہکر
وہ جلدی سے اُس مقام سے باہر آئی وہ دونون باہم منھ کالا کرنے مین مصروف ہوئے وہ خادمہ اُس
مکان سے نکل کر باہر آئی اور محل مین آکے محل کے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ شور وغل کیسا ہی عجوزہ
جادو نے دریافت کیا ہی جن سے اُسنے دریافت کیا تھا اُنھون نے کل واقعہ بیان کیا اور کہا
کہ ملکہ نسیم کی خواصون پر مار پڑ رہی ہی وہ خادمہ یہ حال سُن کے محل سے واپس آئی اپنے مکان کی طرف
جب وہان سمندر نے دیکھا کہ یہ سب کی سب مار کھاتے کھاتے بیہوش ہو گئین اور جسم سے خون
بہنے لگا مگر اپنے قول سے نہ پھرین کہا کہ انکو لیجاکر قید کرو جب پھر ہم طلب کرین گے اسوقت ان
سب کو حاضر کرنا پس اُنکو خواجہ سرا لیکر ایک مکان مین آئے اور لاکر زمین پر ڈال دیا اور
دروازہ بند کرکے چلے گئے یہان جب انکی سزا دینے سے سمندر کو فراغت ہوئی اور اصل
واقعہ نہ معلوم ہوا برہم ہوکر نسیم کی طرف دیکھا اور کہا کہ او ننگ خاندان تو بڑی شوخ دیدہ
ہوئی ہی ہمکو کچھ خوف نہ ہوا نہ کچھ تو نے آبرو کا خیال کیا یار کی الفت مین تو نے سب کی جان

لی سچ بتا مجھے کہ صندوقچہ سہراب کو لیجا کر تو نے دیا ہی سہراب تیرے باغ مین کل شب کو آیا تھا تو نے
مجھ سے نفوسے سب حال دریافت کیا تھا تو نے بڑی مکاری کی مجھ ایسے جہاندیدہ کو تجھ ایسی چھوکری
نے فقرہ دیا اور مین فقرہ مین آگیا لیکہ نے کہا کہ ای والد بزرگوار میری سمجھ مین یہ واقعہ اب تک نہ آیا
اور پورے طور سے نہ معلوم ہوا کہ میری خواصون پر اور مجھپر کس امر کا عتاب ہی اور کیون میری خواصون
پر مار پڑی ہی مین اُسوقت سے حیران ہون سمندر نے کہا کہ لو اور سنو یہ ہمکو بنائی ہی سارا واقعہ اسکے
روبرو بیان کیا اور خواصون سے دریافت کیا مگر انکو نہ معلوم ہوا تیرے اِس ناواقف بننے سے کیا ہوتا
ہی پس خیریت اسی مین ہی کہ اول سے آخر تک کل حال بیان کر اور یہ بیان کر کہ کیا تو نے صندوقچہ لے جاکر
سہراب جادو کو دیا ہی کیونکہ سوائے تیرے صندوقچہ کے حال سے کوئی دوسرا واقف نہین تھا یہ کام
سوائے تیرے کسی دوسرے کا نہین ہی نسیم نے کہا اب معلوم ہوا کہ کسی نے میرے اوپر تہمت لگائی ہی مین تو
نہ سہراب کی صورت سے واقف ہون نہ شکل سے آیا وہ کالا ہی یا گورا ہان نام تو سنتی ہون اور وہ کیون میرے
پاس آنے لگا اُسکو مجھ سے کیا غرض اور مجکو اُس سے کیا مطلب ہی یہ بالکل افترا ہی نہ وہ قبل مین آیا تھا نہ کل
آیا تھا نہ مین نے اُسکو صندوقچہ دیا ہان اسقدر تو گنہگار ہون کہ جب مین کل آپ کے پاس حاضر ہوئی آپ نے
سبب پریشانی اور گریہ دریافت کیا مین نے جو اصل واقعہ تھا بیان کر دیا آپ نے اُسپر فرمایا کہ تو فہم
سکھا مین نے تدبیر کر لی ہی مین نے پوچھا کہ کیا آپ نے صندوقچہ کا حال بیان کیا اور لیجا کر دکھا دیا ہان اُسوقت
کے تو دیکھنے کی گنہگار ہون مگر مین نے اچھی طرح سے دیکھا بھی نہ تھا کہ کون صندوقچہ ہی کیونکہ وہان اور تو
بہت سے صندوقچے رکھے ہوئے تھے مین کیا جانون کیا صندوقچہ اور کیا دیا کوئی اسکا یہان دوست
ہوگا وہ یہ حال سنتا ہوگا یا وہ خود سحر سے اپنے کو پوشیدہ کر کے آیا ہوگا اُسکو کسی نے خبر دی ہوگی کہ کل صندوقچہ
کے دریافت سے مقابلہ ہوگا یا اُسنے سحر سے دریافت کیا ہوگا وہ ضرور آیا ہوگا یعنے کو آپ نے مجھ سے حال بیان
کیا اُسنے بھی سن لیا اور وہ صندوقچہ لے لیا دوسرا مصنوعی بنا کر رکھ گیا یا کوئی عیار آکر لے گیا ہوگا آپ میرے
اوپر بیکار خفا ہوتے ہین کسی میرے دشمن نے یہ حال آپ سے بیان کیا ہی نسیم نے یہ تقریر ساتھ
چرب زبانی کے کی اور کئی دفعہ مین اپنے دل سے بناکر بیان کین سمندر کو غصہ تو تھا ہی اور زیادہ غصہ آگیا
اُسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا اور ایک طمانچہ مارا کہ اُسکے اُن گل سے عارضون پر اُنگلیون کا نشان بن گیا خون
چھلک آیا نسیم بلبلا گئی طمانچہ مار کر سمندر نے کہا کہ ایک تو اسنے بڑی حرکت ناشائستہ کی اُسپر ہم سے
تقریر کرتی ہی جلد بتا ورنہ مین آج تجکو قتل کر ڈالون گا زندہ بھی نہ رکھونگا کہ تو زندہ رہ کر اپنے یار کے ساتھ مزے
کرے اور ہمکو قتل کرائے اگر ایسی مستی سوار تھی تو ہم سے کہا ہوتا ہم کسی نہ کسی کے ساتھ تیرا عقد کر دیتے یہ
بدنامی تو نہوتی نسیم انکار کیے گئی اب سمندر نے نسیم کو مارنا شروع کیا طمانچے مار رہا ہی گر وہ یہی کہے جاتی ہی
کہ مین نہین جانتی ہون کیسا صندوقچہ کیسا سہراب اچھا ہی کہ آپ مجکو قتل کر ڈالین مین خود اپنی زندگی سے
عاجز ہون ایسی بے عزتی کی زندگی سے تو مرنا بہتر ہی کہ سب کے سامنے میری آبرو گئی گالیان پڑین
اب مین کسی کے منہ دکھانے کے لائق نہ رہی زمین شق ہو جاوے تو مین اُسمین سما جاؤن یا کوئی ایسی بلا
نازل ہو کہ میرا دم نکل جاوے مین سچ کہتی ہون اگر آپ زندہ چھوڑ دینگے اور قتل نہ کرینگے تو مین خود اپنی جان
دیدونگی کیونکہ اب کسی کے قابل نہ رہی سبکی نگاہون مین حقیر ہونگی یہ ہی سب کہین گے کہ نسیم پر تہمت
لگائی گئی تھی کہ اسنے سہراب جادو سے آشنائی کی بعض کا یہ قول ہوگا کہ تہمت کیسی اتنے بڑے
امر کی کوئی بادشاہ کی بیٹی کو تہمت نہین لگا سکتا ہی ضرور ایسا امر تھا جبھی بادشاہ نے زدوکوب کی تھی

بلکہ اُسنے تو باپ کے قتل کرنے کی فکر کی تھی پس ایسی حالت مین زندہ رہنا بالکل عبث ہی اگر آپ نہ قتل کرین گے قید کرین گے تو مین خود جان دونگی نسیم یہی کہے جاتی ہی ماں اور سب خواصین سمجھا رہی ہین کہ جو واقعہ ہوا وہ صاف صاف بیان کردو جس سے تمکو رہائی ہو جس کے کہے سے تم نے یہ حرکت کی ہو مگر وہ یہی کہے جاتی ہی کہ مین کیا جانون میرے اوپر بہت ہی جب سمندر مارنے سے عاجز ہوا اور اُسنے نہ قبولا اور زیادہ غصہ آیا کہ بڑی تجھ ہی مار پڑنے پر بھی نہین قبولتی ہی پس ایک دفعہ تلوار علم کی کہ مین تجکو قتل کرونگا کیونکہ مین تو قتل ہوتا ہی ہون اب تو کیون زندہ رہے یہ کہکر تلوار تمام سے لی تلوار کا لینا تھا کہ ماں نسیم کی نسیم پر گر پڑی اور خواصین یون سمندر سے کہنے لگین کہ ای بادشاہ ملکہ کو قتل نہ کرو وہ قبول دینگی سب ہاتھ جوڑنے لگے تڑپنے لگے بہت سی سمندر کے ہاتھون سے لپٹ گئین اپنی جان پر کھیل کر بہت سی قدمون پر سمندر کے گر پڑین سمندر نے دیکھا کہ مین عجب بلا مین مبتلا ہوگیا کوئی بتاتا ہی نہین ہی ملکہ کی ماں ملکہ کے لپٹی ہوئی ہی کہتی ہی کہ ای بادشاہ اسکے ساتھ مجکو بھی قتل کرو مین زندہ رہ کر کیا کرونگی نسیم کے گالون پر اور تمام پشت پر نشان مار کے پڑے ہوے رخسار بھی ورم کر آئے تھے مگر وہ بھی ایک اپنے قول پر قائم تھی جو دل کہا تھا وہی کہے جاتی تھی دوسری بات نہ کہتی تھی ایک تلاطم مچا ہوا تھا کہ سمندر نے سب کو ہٹا کر اور جب یہ دیکھا کہ تلوار سے قتل کرنے سے اسکی ماں کی بھی جان جاے گی دوسرے تو ظالم مشہور ہوگا اُدھر خواصون نے جان پر کھیل کر تلوار چھین لی خود سمندر نے بھی ہاتھ کو ڈھیلا کر دیا ورنہ انکی مجال تھی کہ تلوار لے سکتین پس سمندر نے سب کو ہٹا کر نسیم کی چوٹی پکڑ کر کھینچتا ہوا ستون کے پاس لایا اپنے ہاتھ سے اسکو ستون سے جکڑ کر باندھا اور کوڑا لے کر کھڑا ہوا کہ مارے کوڑون کے آج تجکو مار ڈالونگا اُسوقت تک ہاتھ نہ اُٹھاونگا جب تک تو قبول نہ کی بہان تو یہ حال ہی اُدھر اُس خادمہ نے جا کر کمرے کے باہر سے پکارا کہ مین آؤن کیونکہ اُسے یہ گمان ہوا کہ شائد وہ دونون کسی امر مین مصروف ہون ایسا ہی تھا کہ وہان چار مین ایک سے فرصت ہوئی دوسری طلب کیا گیا اُسکو رات دن یہ ہی شغل ہی سوائے اس شغل کے دوسرا کام نہین ہی اس پیرانہ سالی مین یہ حال ہی کہ کسی طور سے آگ فرد ہوتی ہی نہین ہی پس جب خادمہ نے آواز دی وہان فرصت بھی ہو چکی وہ الگ ہوگیا یہ اپنے اوپر چادر ڈال کر اُٹھ بیٹھی وہ لیٹ گیا اور دوسرا شغل کرنے لگا اُسنے آواز دی کہ کیا خبر لائی ہی آکر بیان کر اُسنے کہا کہ مین آئی ہون اس نے جواب دیا کہ آئی کیون نہین پس وہ اندر آئی اور حالت پائی دیکھا کہ کمر تک چادر پڑی ہوئی باقی تمام جسم برہنہ ہی یار اپنے دل کو بہلا رہا ہی کچھ مل رہا ہی یہ بیٹھی ہوئی ہی وہ لیٹا ہوا ہی مگر دونون بے غیرت ہین کچھ حیا و شرم نہین ہی عجوزہ نے کہا کہ کیا خبر لائی اُس نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ ملکہ کی خواصون پر مار پڑ رہی ہی بادشاہ کو غصہ ہی یہ حرکت ملکہ نسیم نے کی ہی کہ سہراب جادو سے آشنائی کی اُسکی الفت مین کوئی صندوقچہ بادشاہ کے پاس تبرکات سے تھا وہ لیجا کر ملکہ نسیم نے سہراب جادو کو دیا کسی نے یہ خبر بادشاہ کو دی بادشاہ نے ملکہ نسیم کو مع اُسکی خواصون کے طلب کیا پہلے آشتی سے دریافت کیا جب کسی نے نہ بتایا تو اب مار رہا ہی اُسی کا ذکر و غل ہی عجوزہ نے کہا کہ کیا ملکہ نسیم بھی آئی ہی اُس نے کہا کہان وہ بھی مثل گنہگارون کے بادشاہ کے روبرو کھڑی ہی یہ سنکر کہ اُسکو اُسکے پالنے کی الفت آگئی یہ کہنے لگی کہ اگر اُس نے ایسی حرکت کی تو کیا بُرا کیا جوان جہان اسوقت تک شادی نہ کی خود مزے کرے چار چار عورتین رات بھر مین بدلے جوان لڑکی کی شادی نہ کرے آخر اُس نے بھی عاجز ہو کر کر لیا کہان تک اپنے دل کو مارتی اس امر کے واسطے اُسپر بدعت کرنا بیکار ہی مین ابھی جاتی ہون اور سمجھاتی ہون یہ کہکر اپنی خادمہ سے کہا کہ تو اپنے مقام پر جا اُسکے بعد

اپنے یار سے کہا کہ مین ابھی آتی ہون چھوکری کی اُس غلام کے ہاتھ سے جان بچاؤن گی مین ایسا نہوکہ وہ اسکو قتل نکر ڈالے اُس نے کہا کہ جلدی آنا ورنہ مین بہت پریشان ہونگا عجوزہ نے کہا کہ مین ابھی آتی ہون یہ کہکر اپنے کو درست کرکے پلنگ پر سے اُٹھی اور کمرے سے باہر آئی لکڑی لے کر اپنے مکان سے طرف محل کے چلی اُسوقت آکر پہونچی کہ جب سمندر کوڑا لیے ہوے کھڑا تھا اور قصد کرتا تھا کہ کوڑا مارون تب سب کے سب ہاتھ سے لپٹ جاتے تھے سمندر مجبور ہوجاتا تھا کہ عجوزہ پہونچی اُسنے جو یہ رنگ دیکھا پکار اُٹھی کہ او چھوکرے کیا کرتا ہی کیا چھوکری کو مار ڈالیگا خداوند تعالیٰ تجکو غارت کرین کہ تو میری پالی کو مارے ڈالتا ہی ٹھہر جا مین آتی ہون مجھ سے بیان کر کہ کیا واقعہ ہی یہ کہتی ہوئی لپکتی ہوئی آئی اور سمندر کے قریب پہونچکر ایک دو ہتڑ اُسکی پشت پر مارا اور کہا کہ کیا غضب کر رہا ہی سمندر نے کہا کہ دائی امان تم ہٹ جاؤ مین اسوقت اسکو مار ڈالونگا عجوزہ نے کہا کہ مین تو سنون کہ اِسنے کیا کیا تب سمندر نے کل حال اُس سے بیان کیا اور کہا کہ میرا صندوقچہ کیونکر سہراب کے پاس پہونچا اسکا حال تو کسی کو بھی نہ معلوم تھا سوا سے نسیم کے وہ ضرور بالضرور آیا اِس نے صندوقچہ لیجاکر اُسکو دیا اُسنے کہا کہ مجھے کیونکر معلوم ہو کیون اُسکی جان کے پیچھے پڑا ہی وہ مری جاتی ہی اُسکے تمام ہاتھ کٹے جاتے ہین اس زور سے تو نے اُسکو کسکر باندھا ہی زوجہ سمندر نے کہا کہ ای دائی امان تم تو باتین بنانے کو کہتی ہو بادشاہ نے تو اِسکو خوب مارا ہی طمانچون سے دیکھو تو لال ہوگیا ہی آماس کر آیا ہی اب کوڑا لیکر کھڑے ہوے ہین جو میرے دل کا حال ہی مین کیا بیان کرون دایہ نے کہا کہ بیٹی سچ کہتی ہے تیرا تو حق بجانب ہی کہ تو مان ہی میرا دل یہ حال سُن کے بیقرار ہوگیا یا تو مین سو رہی تھی یا بیان کے شور و غل سے آنکھ کھلی دریافت جو کیا تو یہ حال سُنا بیقرار ہوکر چلی آئی یہ کہکر سمندر سے کہا کہ اِسکو چھوڑ دے سمندر نے کہا کہ مین بدون اِسے دریافت کیے نہ چھوڑون گا یہ بتا دے کہ اِسنے صندوقچہ سہراب کو دیا یا نہین مین چھوڑ دون دایہ نے کہا کہ وہ کیونکر کہدے جب اُسنے ایک فعل کیا ہی نہ ہو بیکار تو نے اُسکو مارا اور پریشان کیا اب وہ اپنی سزا کو پہونچ گئی اگر اُسنے ایسا کیا بھی ہوگا تو سزا پائی سمندر نے کہا کہ دائی امان تم اِس امر مین مطلق دخل ندو ورنہ اِسکو بہت زور ہوگا اور زیادہ چالاک ہوجاے گی دایہ نے کہا او سمندر تو نہین سمجھیگا وہ ضرور بے خطا ہے اُس نے کبھی ایسی حرکت نہین کی وہ کیا جانے ابھی وہ دنیا کے امور سے تو واقف نہین ہوئی ہی ابھی اُسکا سن ہی کیا ہی کوئی دس برس کی ہوگی وہ باری آشنائی کو کیا جانے سمندر نے کہا کہ ایک تم شتی ہو ایک نسیم اب تم یہ حال دیکھوگی کہ مجکو کیونکر معلوم ہوا ای دائی امان یہ بالکل فقرہ نہین ہی بالکل سچ ہی کسی دشمن نے نہین تہمت لگائی ہی دایہ نے کہا کہ اچھا بیان کرو کیونکر معلوم ہوا پس یہ سن کے وہ عرضی سمندر نے دایہ کے ہاتھ مین دی اور کہا کہ اسکو پڑھو تو تمکو معلوم ہوجاے گا پس عجوزہ نے وہ عرضی پڑھی اُسکے مضمون سے آگاہی ہوئی پڑھکر کہا کہ او سمندر تو بڑا نادان ہی یہ کسی دشمن نے گرداب جادو وغیرہ سے بیان کیا ہی اُنھون نے تحریر کیا ہی خیر مین اسے بھی مانے لیتی ہون کہ ضرور اِس نے ایسا کیا پس اب یہ اپنی سزا کو پہونچی دوسرے یہ امر ہی کہ اگر تجکو زیادہ تر اس امر کا غصہ ہی کہ اِس نے تیرا صندوقچہ سہراب جادو کو دیدیا پس تو اسکو چھوڑ دے مین خود صندوقچہ سہراب جادو کے پاس سے لائی دیتی ہون اسکا رنج نہ کر ارے سب شاہزادیان ایسا ہی کرتی ہین اگر اس نے ایسا کیا تو کوئی دنیا سے عجوبہ بات نہین کی اول تو اُسکے طریقے سے

ایسا پایا ہی نہین جاتا ہی مین نے بہت سی عورتین دیکھی ہین ہر ایک رنگ کی صحبت مین رہتی ہون جو کہ
چمنال ہوتی ہی اُسکی چیون اور ہوتی ہی اسکے وہ طور نہین ہین قسم کردم ایسا کیا بھی تو ایسی سزا پائی ہی کہ اب
نہ کرے گی سمندر نے کہا کہ ای دائی اماں تم کیا کہتی ہو دیکھو اسکو چھوڑاؤ بچھپاؤ گی عجوزہ نے کہا کہ جو مین کہتی
ہون وہ کرو اب غصہ کو تھوک دے وہ مرجاے گی کیا کرتا ہی سادی نے بیان کیا ہی کہ خود بھی سمندر
اسکا منتظر تھا کہ کوئی تو ایسا کہے کہ سفارش کرکے چھوڑا لے جب عجوزہ نے اس طور سے کہا اور ہاتھ بڑھا کر
سمندر کے ہاتھ سے کوڑا لے لیا اور کہا کہ اب تو ہٹ جا پس سمندر یہ کہتا ہوا ہٹ گیا کہ دائی اماں تجنے
بڑا غضب کیا کہ میرے دل کی بھڑاس نہ نکلنے دی دایہ نے کہا کہ تیری بھڑاس کو آگ لگے اور تیرے منہ کو جھلسا
تو نے مار میری بچی کو ہلکان کیا تمام اُسکے جسم پر نیل پڑ گئی سمندر نے کہا کہ دائی اماں اگر تم نے صندوقچہ
نہ لا دیا تو مین ضرور اسکو قتل کرونگا عجوزہ نے کہا کہ مین صندوقچہ لائے دیتی ہون مگر یہ کہ گیا کہ اب یہ میرے
سامنے نہ آئے سمندر یہ کہکر چلا گیا اپنی خوابگاہ مین یہان عجوزہ نے اور نسیم کی ماں نے نسیم کو کھولا دیکھا
کہ تمام ہاتھون مین نیل پڑ گئے ہین خوب کس کر سمندر نے باندھا تھا اُسکو کھولا جیسے ہی کھولا وہ بیہوش ہوکر
گر پڑی گلاب کیوڑا چھڑکا تو ہوش آیا تڑپنے لگی کہ کس نے مجکو ظالم کے ہاتھ سے بچایا مین اپنی جان دونگی
اچھا تھا جو وہ مجکو قتل کرتا میرے ساتھ دشمنی کی عجوزہ نے کہا کہ او چھوکری کیا دیوانی ہوئی ہی کسکے
ماں باپ مارے ہین اگر سمندر نے مارا تو کیا بُرا کیا ملکہ نے کہا کہ اسکا تو غم نہین ہی کہ مارا کیون صدمہ اسکا
ہی کہ بیکار کو مین بدنام ہوئی اب اپنے کو ہلاک کرونگی کسی کے سامنے جانے کے قابل نہی دایہ نے کہا
کہ بس اب کچھ نہ کہنا ورنہ مین تجکو سزا دونگی ایک تو چوری اُسپر سینہ زوری سمندر سچ کہتا تھا عجوزہ نے جو یہ
کہا ملکہ خاموش ہو رہی تھوڑے عرصہ کے بعد ملکہ نے کہا کہ ای دائی اماں جہان تم نے یہ کیا ہی وہان یہ بھی
کرو کہ اُس ظالم سے اجازت لا دو کہ میری خواصون اور وزیر زادی کو رہا کردے نہ معلوم اُنکا کیا حال ہوگا اُن پر
خوب مار پڑی ہی تمام بدن اُنکا خون سے شرابور ہو گیا تھا سب کو غش آگیا تھا عجوزہ نے کہا کہ اچھا یہ کہکر سمندر
کے پاس گئی کہا کہ کیون بیکسرے تجکو بڑا غصہ ہو گیا ہی کوئی جوان مِلی پر ایسا ظلم کرتا ہی اگر اُسنے حرکت
کی بھی تھی تو سمجھاتے ہین یا مار ڈالتے ہین اگر وہ مرجاتی تو پھر اُسوقت سوائے افسوس کے اور کیا ہاتھ آتا
یا اب وہ کہتی ہی کہ اب مین اپنے کو ہلاک کرونگی تو کیا ہوگا یا نکل جاے تو کیا ہو سمندر نے کہا کہ اے
دائی اماں مین نے جو مرضی دیکھی پس مجکو غصہ آگیا اس امر سے تو اُسنے یہ حرکت کی سہراب نے
بھرے دربار مین سب حال بیان کیا لاکھون آدمیون پر یہ امر ظاہر ہوا کہ سمندر کی دختر نے
سہراب جادوے آشنائی کی اُسپر طرہ یہ ہوا کہ ہرکارون نے گرد اب جادو سے آکر بیان کیا
اُس نے مجکو تحریر کیا پس تاب نہ رہی یہ مضمون دیکھکر آنکھون مین خون اُتر آیا فوراً دربار سے محل
مین آیا اُسکو طلب کیا پہلے خواصون سے دریافت کیا اُنھون نے صاف انکار کیا اور غصہ آیا
مین نے اُنکو خوب مار کھلوائی کہ وہ بیہوش ہو گئین خون اُنکے جسمون سے جاری ہوا اُنکو قید کیا
پھر اس سے دریافت کیا اِسنے بھی انکار کیا اور غصہ آیا خوب مارا اگر تم نہ آجاتین تو مین ضرور مار ڈالتا
زندہ نہ رکھتا تمہارے آنے کے سبب سے اُسکی جان بچی ای دائی اماں اب تم اِسکو سمجھاؤ کہ وہ اپنے
کو ہلاک نہ کرے دایہ نے کہا کہ ای سمندر تو بڑا نادان ہی ارے جو کوئی جو خطا کرتا ہی اگر اُس سے
دریافت کرو تو وہ کہدیتا ہی ضرور انکار کرتا ہی خیر اب توبہ کر کہ اُسکی خواصون وغیرہ کو رہا کردے
اور اُسکی خطا کو معاف کردے مین ترا صندوقچہ لائے دیتی ہون غم نہ کھا سمندر نے تو اب تا طرکو اسیوقت طلب کرکے

حکم دیا کہ نسیم کی خواصون کو رہا کرادو وہ یہ حکم پاکر اُس مکان مین آیا جہان وہ سب مصیبت زدہ مین پڑی ہوئی تھین اُنکو ہوش آئے تھے اپنی حالت دیکھکر روتی تھین اور سمندر کو کوس رہی تھین کہ اتنے مین نواب ناظر پہونچا اُسکو دیکھکر سب کی سب سمجھین کہ پھر اُس ظالم نے طلب کیا ہی اکی دفعہ مار ڈالے گا کہ نواب ناظر نے آکر کہا کہ چلو تم سب کو بادشاہ نے رہا کیا دعا دو دائی اماں کو کہ جن کے صدقہ مین تم رہا ہوئین اور ملکہ کی جان بچی نہ وہ آتی نہ تم رہا ہوتین نہ ملکہ کی جان بچتی یہ سنکے وہ کہنے لگین کہ خیر اس ظلم کی بادشاہ کو سزا ملیگی دل مین کہا کہ ہمارے خدا نے ملکہ کو بھی بچایا اور ہم پر بھی رحم کیا دیر یکی یہ طاقت نہین ہر یہ اُسی خدا کی قدرت ہی کہا کہ ہمکو کہان جانے کا حکم ہوا ہی کہا کہ اپنی ملکہ کے پاس جاؤ نواب ناظر یہ کہکر چلا آیا بس وہ سب کی سب اپنی مار بھول گئین اپنے اپنے زخم باندھکر جس طور سے ہوا وہان سے چلین کہ چل کر ذرا ملکہ کی حالت دیکھین کہ اُس ظالم نے ملکہ پر کیا ظلم کیا ہی یہان دایہ نے آکر ملکہ سے کہا کہ لو تمھاری خواصین بھی چھوڑا لائی اب تم خوش ہوئین اب مین اپنے مکان کو جاتی ہون اب کبھی ایسی حرکت نہ کرنا ملکہ نے کہا کہ دائی اماں پھر تم نے وہی کہا جب بیٹے کوئی حرکت کی بھی ہو دایہ نے کہا کہ مین بھاگتی ہون یہ کہکر اپنے مکان کی طرف بڑبڑاتی ہوئی چلی کہ میری راحت مین خلل آیا وہ موا میرا انتظار کر رہا ہوگا اُسکو جاکر راضی کرون اُسکے بعد جاکر صدمہ بھولاؤن دایہ تو یہ کہکر چلی گئی اُسکا حال پھر معرض تحریر مین آئے گا یہان ملکہ کی ماں نے ملکہ کی بلائین لینی لگے سے لگایا خواصین اُسی وقت دودھ گرہلدی چونا لائین جہان جہان نیل پڑے تھے وہان وہان لگایا پاس پانی اور شیر گرم کرکے پلایا کہ اتنے عرصہ مین سب خواصین ملکہ گرتی پڑتی آئین ملکہ کے قدم پر گر کر رونے لگین اور یون عرض کرنے لگین کہ ہم نے پھر آپ کے قدم دیکھے ہمارے بعد آپ پر کیا گذری ملکہ نے سب حال بیان کیا وہ سب دل مین سمندر کو کوسنے لگین اور بڑا بھلا کہنے لگین ملکہ کی ماں نے کہا کہ بیٹی اب تو جاکر سورہ ابھی کچھ رات باقی ہی ملکہ نے جواب دیا کہ واہ مین اپنی خواصون کا علاج نکرون پس اسی وقت ہلدی چونا منگا کر سب کے لگایا پھاہے چڑھائے اُن سب کو لے کر ملکہ اپنی خوابگاہ مین آئی کیونکہ کسل مند بہت تھی سو رہی رات تھوڑی باقی تھی اُدھر زوجۂ سمندر بھی جاکر سو رہی اب انکا حال پھر تحریر ہوگا کہ ملکہ پر کیا گذری دایہ کا حال سماعت فرمائیے کہ یہ جو گئی اسکو یقین تو ہو ہی گیا تھا اُسی عرضی کے مضمون سے کہ اسکے اور سمندر کے جادو کے آشنائی ہی اور اسی نے صندوقچہ دیا ہی مگر بسبب محبت کے اُسکو بچایا فساد رفع کرا یا وہان سے اپنے مکان مین آئی اپنے یار سے سب حال بیان کیا اسکو خوش کیا کہ اتنے مین صبح ہوگئی اُسکو رخصت کیا اب ملکہ و زیرزادی حسن آرا کی صورت بنکر اور اپنے مکان سے نکلکر طرف لشکر اسلام کے چلی کہ اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا یہان جب صبح ہوئی ملکہ بیدار ہوئی دودھ وغیرہ جو کہ چوٹ کو دفع کرتا ہی ماں نے طیار کر رکھا تھا اُسکو پی کر اور ماں سے رخصت ہوکر اپنے باغ کی طرف چلی گئی اب اسکا حال جلد سوم مین تحریر ہوگا ان اللہ علما

مرادی بیان کرتا ہی کہ جب صبح ہوئی گو رات کم تھی مگر سمندر جادو سو رہا تھا جب بیدار ہوا منھ ہاتھ دھوکر دربار مین آیا سب سردار حاضر ہوے سمندر کی حالت جو دیکھی تو متغیر پائی کسی نے کچھ کلام نہ کیا سمندر کا بھی حال آیندہ تحریر ہوگا اب لشکر اسلام کی طرف مراجعت کیجاتی ہی کہ وہ رات لشکر اسلام کو بہت بسر ہوئی صبح کو بادشاہ نے دربار کیا سب سردار حاضر ہونے لگے صاحبقران آکر دنگل پر متمکن ہوے بادشاہ تخت پر ہر ایک سردار آتا ہی اپنے اپنے مقام پر بیٹھا جاتا ہی کل اہل کار سلطان حسین کو رہے ہین لشکر مین

چہل پہل مچی ہوئی تھی ہر طرف سامان جشن کی خبر تھی ہر ایک سردار اپنے خیمہ سے نکلکر دربار کو جا رہا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہان جو ملکہ نسیم پر سمندر شاہ نے بدعت کی تھی یہان رات بھر سہراب کو نیند نہ آئی تڑپا کیا رہ رہ کر آنکھ کھل جاتی تھی طبیعت گھبراتی تھی وہ رات سہراب نے بھی عجیب حالت مین بسر کی صبح ہوتے اسکی آنکھ لگ گئی تھی چونکہ رات بھر کا جاگا ہوا تھا سو گیا دن چڑھ آیا وقت دربار کا آیا کہ ایک مرتبہ گھبرا کے اٹھا خادمون سے دریافت کیا کہ کسقدر دن آیا ہوگا انھون نے عرض کیا کہ کوئی ایک پاس دن آیا ہوگا سہراب نے کہا کہ دربار تو راست ہو چکا ہوگا بادشاہ تشریف لا چکے ہون گے عرض کیا کہ جی ہان بہت عرصہ ہوا دربار کو آراستہ ہوئے اس نے پانی طلب کیا تاکہ امور ضروریہ سے فراغت کر کے دربار مین جاؤن وہ صندوقچہ سند پر برابر گاؤ تکے رکھا ہوا ہی سہراب جادو کا یہ قصد ہی کہ اسی وقت صندوقچہ لیجا کر صاحبقران کی خدمت مین حاضر کر دونگا کہ یہ حاضر ہی جو چاہے اسکو کیجیے کیونکہ یہ میرے کام کا نہین ہے یہ منھ ہاتھ دھو رہا تھا کہ ایک چوبدار نے آکر عرض کیا کہ ایک مسماۃ آپ کے در خیمہ پر حاضر ہی اور کہتی ہی کہ مین سہراب جادو سے کچھ عرض کرونگی ہم نے لاکھ دریافت کیا مگر انھون نے ہمکو کچھ نہ بتایا پس ہمنے آکر عرض کر دیا یہ سنکے سہراب نے کہا کہ اسکو لے آؤ وہ خادم گیا اور کہا کہ چلیے آپ کو ہمارے آقا نے طلب کیا ہی پس وہ عورت ہمراہ اس خادم کے خیمہ کے اندر آئی سہراب جادو کو سلام کیا مگر سر سے پانون تک برقع مین پوشیدہ تھی سہراب جادو نے کہا کہ ای بائی صاحب آپ کون ہین اور کیا بھیس غرض ہی اس عورت نے سہراب کی طرف منھ کر کے ذرا سا برقع منھ پر سے ہٹایا اب جو سہراب نے دیکھا تو حسن آرا اپنی معشوقہ کی دلبر زادی کو پایا پس چہرہ پر ایک آثار خوشی نمایان ہوے جو کہ خادم وغیرہ اسوقت حاضر تھے انکی طرف دیکھکر کہا کہ تم ذرا دیر کے لیے باہر چلے جاؤ اور اب جو آنا تو بلا کے آنا وہ سب کے سب باہر چلے آئے مگر حیران تھے کہ وہ کون عورت ہی کہ جسکے آنے سے ہمکو آقا نے باہر کر دیا یہ امر کچھ خیال مین نہ آیا یہ اپنے دل مین خیال کر کے اپنے اپنے بستر پر آکر بیٹھ رہے پہرہ دار پہرہ پر رہے وہان سہراب نے لب نرش آکر کہا کہ ای حسن آرا جی تو رہین اور یہ شعر پڑھا ؎ ای چپک راستان خبر یار ما بگو ؎ احوال گل بہ بلبل بستان سرا بگو ؎ اسوقت کدھر آنا ہوا ملکہ کا تو مزاج اچھا ہی اور سب خیریت ہی تم نے مجکو سرفراز فرما کر بہت مسرور کیا غم دل دور کیا رات سے مین بہت بیقرار اور پریشان تھا کیونکہ پرسون سے جب سے آیا ہون کچھ حال ملکہ کا نہ معلوم ہوا کہ ان سے اور سمندر سے کیونکر گذری آیا سمندر کو صندوقچہ کی خبر ہوئی یا نہین یہ کہتا ہوا قریب حسن آرا کے آیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر مسند کے قریب لایا اور قصد کیا کہ مسند پر بٹھاؤن حسن آرا نے آہستہ سے کہا کہ آپ یہ کیا کرتے ہین میری بھی یہ لیاقت کہ مین مسند پر بیٹھون یہ مرتبہ آپ کو زیبا ہے جیسے مین ملکہ کی ملازم ویسے آپ کی سہراب نے جواب دیا کہ تم میری مہمان ہو اور مہمان نامخواندہ عطیہ خدا ہوتا ہی تمکو تمھاری عزت کرنا زیبا ہی حسن آرا نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر میری یہ لیاقت نہین ہی یہ کہکر گوشہ مسند پر بیٹھ گئی اور سہراب نے کہا کہ ذرا آپ بیٹھ جائین جو ملکہ نے فرمایا ہی مین عرض کرون سہراب نے جو دیکھا کہ مین جاتا کہان ہون گو میرا دربار مین جانے کا وقت ہی دربار آراستہ ہوگا صاحبقران بادشاہ تشریف لا چکے ہونگے مگر اب بچاؤنگا عرضی کو بھیجونگا رخصت طلب کرلونگا اول تو آج دیر ہوتی ہی دوسرے تم آئی ہو حسن آرا نے کہا کہ جی نہین آپ مجھ سے کچھ کلام کرلین مین چلی جاؤن گھبرا رہی تھی کہ سہراب نے فرمایا تھا کہ جلد آنا کہین ایسا غضب نہ فرمایئے گا کہ میرے آنے کا حال کسی سے کہیے

یا عرضی مین تحریر فرمایئے کیونکر مین پریشان ہوکر آئی ہون کسی کو نہ معلوم ہو کیونکہ یہان کے سب حال کی خبر سمندر کو پہونچتی ہی مین زیادہ ٹھہر نہین سکتی ہون اپنے لشکر کے لوگون اور آپ کے لشکر کے لوگون سے مین بچ کر آئی ہون سہراب نے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین تمھاری دعوت بھی نہ کرون اور تمکو یون ہی رخصت کردون اس امر کے لیے جو تم نے کہا کہ کسی کو خبر نہو یہان یہ امر ممکن ہی کہ کسی کو خبر نہوگی مگر ہمین ابھی نہ جانے دو تاکہ حسن آرا نے کہا کہ اچھا جو مین عرض کرتی ہون پہلے اُسکو سماعت تو فرمایئے اُسکے بعد آپ کو اختیار ہی سہراب نے کہا کہ بیان کرو حسن آرا نے عرض کیا کہ ملکہ نے سلام شوق کہا ہی اور کہا ہی کہ ابکی تم مجکو آن کر ملے جو کچھ حواس باقی تھے وہ بھی لے گئے پرسون سے سوائے تمھارے خیال کے دوسرا خیال نہین ہی کوئی تدبیر بہت جلد ایسی نکالو تاکہ ملاقات ہو اور یہ صدمہ جدائی برطرف ہو ورنہ اب تم مجکو زندہ نہ پاؤ گے اگر عرصہ ہوا سہراب نے کہا کہ میری طرف سے ملکہ کی خدمت مین عرض کرنا کہ مین کیا بیان کرون کہ جو میرا حال اُنکی مفارقت مین ہی میرے خدا بہتر جانتا ہی وہی سب کا حامی و مددگار ہی بندہ کیا کر سکتا ہی مین خود ہی اس امر کا خواستگار ہون کہ کسی صورت سے یہ ایام جدائی ہمارے سر پر سے دفع ہون مگر جب تک خدا کو نہ منظور ہوگا اسوقت تک کچھ ہوگا مین غافل نہین ہون اُنکے فرمانے کی کوئی ضرورت نہین ہی مین نے تو بہت عمدہ تدبیر نکالی تھی انھنے عرض کیا تھا کہ تم میرے ساتھ لشکر اسلام مین چلو انھون نے انکار کیا مین ناچار ہوگیا پس مین خود اسی فکر مین ہون اے حسن آرا ملکہ نے بہت بڑا احسان میرے اوپر اور کل لشکر پر کیا کہ صندوقچہ دیکر سبکی جان بچائی دیکھو یہ صندوقچہ لکھا ہوا ہی یہ کہکر کل واقعہ جو کہ گذرا تھا ابتدا سے انتہا تک سب کہ سنایا اور کہا کہ اگر مین نہ آتا تو بہت بڑا غضب ہوگیا تھا زعفران نے کل خاتمہ کر دیا تھا مین نے آکر زعفران کو قتل کیا اُسکے بعد می خط جادو کو اِن دونون کے مرنے کا سمندر کو بڑا صدمہ ہوگا اے حسن آرا جس چیز پر یہان سمندر کو بڑا گھمنڈ تھا وہ تو ملکہ نے ہمکو دیدی اب کیا ہو سکتا ہی ملکہ سے کہنا کہ ایک دن مین سمندر یہ فتح کر لونگا تم پریشان نہو حسن آرا نے کہا کہ ہان ملکہ نے مبارکباد فرمائی ہی اور فرمایا ہی کہ یہ فتح تمکو مبارک ہو ہم بھی بہت خوش ہوے کہ تمھارے خدا نے تمھاری کمک کی مگر اس امر کا خیال رہے کہ صندوقچہ کو بہت احتیاط سے رکھنا کیونکہ دشمن اسکے لینے کی ضرور فکر کرین گے اور ہم لوگ دیکھیے کیونکر تمھارے فراق مین زندہ رہتے ہین اور دیکھیے جب صندوقچہ کا حال ظاہر ہوتا ہی تو ہم پر کیا گذرتی ہی اگر مر جائین تو کبھی کبھی یاد کرنا اور ہمارے احسان کو نہ فراموش کرنا اسکا ضرور خیال کرنا کہ ہم نے اپنی جان کھو کر تمھاری جان کی حفاظت کی اور کچھ نہ خیال کیا کہ ہم پر کیا گذرے گی سہراب نے کہا کہ اے حسن آرا خدانخواستہ ایسا ہو تو میری یہ دعا ہی کہ ملکہ سلامت رہین مین مرجاؤن دراصل ملکہ نے بہت بڑا کام کیا میری الفت مین کچھ انھون نے اپنی جان کا خیال نہ کیا خدا اُنکو اس امر خیر کی جزا دے گا اور انکی مراد دلی بر آئے گا کیونکہ انھون نے لاکھون بندگان خدا کی جان ایک ظالم اظلم کے ظلم و ستم سے بچائی ہی اے حسن آرا میرے اوپر کیا منحصر ہی اس احسان ملکہ کے سب اہل اسلام احسانمند ہین اے حسن آرا تو دیکھ لے ابھی تک صندوقچہ میرے پاس موجود ہی یہ جو ملکہ نے فرمایا ہی کہ بہت حفاظت کرنا دشمن ضرور فکر کرین گے یہ امر مین بھی خوب جانتا ہون اور یہ تو میری جان در جان ہی اسکو مین کہان چھوڑ سکتا ہون اپنی جان کے برابر رکھونگا دوران مین ایکدن نایاب چیز [illegible] ہوئی اور معشوق نے بھی اپنی جان پر کھیل کر دی [illegible] اپنے سینہ پر اسکو رکھا ابھی اپنے سینہ پر سے اتار کر صندوقچہ پر رکھا ہی کیونکہ [illegible] حسن آرا نے کہا کہ ان ہی صندوقچہ ہی [illegible]

حسن آرا نے کہا کہ ہان دیکھا تھا مگر اچھی طرح سے نہین دیکھا تھا کیونکہ رات کا وقت تھا واقعی صندوقچہ بہت خوبصورت ہی سہراب نے جواب دیا خوبصورتی درکنار جو صفت اسمین ہی اُس سے تم بخوبی ماہر ہو ملکہ نے تم سے کہی ہوگی حسن آرا نے کہا کہ ہان اُس صفت سے مین بخوبی واقف ہون دراصل ایک نایاب چیز تھا رے ہاتھ لگی ہی ایسی چیز کی تو لوگ خواہش رکھتے ہین اور نہین ملتی ہی تھا را مقدر اچھا تھا کہ یون بدون محنت ومشقت کے ہاتھ لگی سہراب نے کہا کہ جسکی ملکہ ایسی الفت کرنے والی ہوتی ہے تو ایسی چیز ہاتھ آتی ہی حسن آرا نے کہا کہ اب مین جاتی ہون کہین ایسا نہو کہ میرے آنے کا حال کسی پر ظاہر ہو بڑی خرابی ہو اول تو ملکہ کی رسوائی کا سبب ہو دوسرے سمندر شاہ کو بھی آگاہی ہو تو وہ اور زیادہ دشمن ہو سہراب نے کہا کہ اے حسن آرا تھوڑے عرصہ تک ٹھہر جاؤ کہ مین تمھاری دعوت کرون بدون دعوت کیے ہوے مین تمھانے نہ دونگا لاکھ تم کوشش کرو مین سچ کہتا ہون کہ کسی کو تمھارے آنے کی کانون کان خبر تک نہوگی نہ کوئی واقف ہوگا کیون حسن آرا ملکہ تو باغ مین ہونگی حسن آرا نے کہا کہ ہان سہراب جادو نے جواب دیا کہ اگر موقع ملگیا تو مین بھی آج رات کو آؤنگا اُنکے احسان کا شکریہ ادا کرونگا حسن آرا نے جواب دیا کہ ابھی دو ایک روز ملکہ سے باغ مین ملاقات نہوگی نہ تم آنے کا قصد کرنا جب تک اس صندوقچہ کا تصفیہ نہو جاے کیونکہ جب سمندر کو حال معلوم ہوگا وہ ضرور فکر کرے گا سواے ملکہ کے اس حال سے کوئی دوسرا واقف نہین ہی وہ ضرور اُسسے دریافت کرے گا یہ انکار کرینگی پس اسکو فکر ہوگی کہ حال میرے اوپر ظاہر ہو وہ ہرکارے مخبر روانہ کرے گا اگر کسی نے تمکو دیکھ لیا اور سمندر کو خبر کر دی تو خرابی ہوگی اور سب سے زیادہ بدنامی ہوگی اس سے کیا ضرور ہی کہ تم آؤ ہان بعد دو ایک دن کے آنا سہراب نے کہا کہ تم نے بیشک بات کہی حسن آرا نے کہا کہ اب مجکو جانے دو سہراب نے جواب دیا کہ یہ تو ہرگز ہرگز نہوگا یہ کہکر سہراب اپنے مقام پر سے اٹھا کہ تم ٹھہرو مین ابھی آتا ہون دار و نمہ کو بلا کر تمھاری دعوت کا سامان کرون یہان بلا نہین سکتا ہون کیونکہ تم بچھی ہوئی ہو حسن آرا نے کہا کہ میرے آنے سے آپ کو بڑی زحمت ہوئی مین نے تو ملکہ سے عرض کیا تھا کہ کسی خواص وغیرہ کو روانہ فرمایئے میرا جانا اچھا نہین ہی مگر ملکہ نے فرمایا کہ تم عقلمند ہو تمھارا جانا خوب ہی مین پہلے ہی سمجھے ہوے تھی کہ میرے جانے سے زحمت ہوگی مگر بعض وقت کی اُنکی ضد خراب کرتی ہی اول تو خود پریشان ہو رہی ہونگی کہ عرصہ کا کیا سبب ہوا یہان مین غریب مخمصہ مین مبتلا ہون اگر کہتا آپ کا نہین مانتی ہون تو آپ کو صدمہ ہوتا ہی مانتی ہون تو اُنکی پریشانی کا خیال ہی مین حیران ہون کہ کیا کرون کیا نہ کرون سہراب جادو نے کہا تم پریشان نہو بہت عرصہ نہوگا ایک گھنٹہ سے کم مین مین تمھین اجازت جانے کی دیدونگا حسن آرا نے کہا کہ خیر مین اُنکی پریشانی کو گوارا کرونگی مگر آپ کی ناراضی کو نہ گوارا کرونگی کیونکہ جب آپ اُن سے میری شکایت فرمائینگے تو وہ ضرور مجھ سے ناراض ہونگی فرمائینگی کہ تمنے میرا کچھ بھی خیال نہ کیا اُنکو ناخوش کیون کیا اُسوقت بھی تو خرابی ہوگی خیر مین موجود ہون یہ کہکر خاموش ہو رہی سہراب اُس خیمہ سے نکل کر دوسرے خیمہ مین آیا جو کہ اسکے کھانا کھانے کا خیمہ تھا آکر اپنے دار و نمہ کو طلب کیا مگر بہت خوش ہی کہ آج محبوبہ کی وزیرزادی میری مہمان ہوئی ہی معلوم ہوا کہ ملکہ کو مجھ سے الفت قلبی ہی جب تو خبر کے لیے اپنی وزیرزادی کو روانہ کیا یہ اپنے دلمین خیال کرتا ہی اور خوش ہوتا ہی دار و نمہ حاضر ہوا اُس سے حکم کیا کہ بہت جلد اسقدر سامان دعوت تیار کرو وہ بہت خوب کہکر چلا گیا سہراب نے قلمدان کھینچکر ایک عرضی اس مضمون کی بادشاہ کی خدمت مین تحریر کی

کہ جناب عالی بعد گذارش آداب کے عرض پرداز ہون کہ مین اسوقت دربار کی حاضری سے مجبور ہون ایک
ایسی ضرورت مین مبتلا ہون کہ مین اسوقت حاضر نہین ہو سکتا ہون لہذا معاف فرمایا جاؤن بعد از
غلام نوازی ہوگا جب سہ پہر کے دربار مین حاضر ہونگا تو عرض کردونگا تحریر کرنا مناسب نہ تھا درنہ مین اس
امر کو عرضی مین تحریر کرتا زیادہ حد ادب یہ مضمون تحریر کرکے اور عرضی لفافہ کرکے ایک چوبدار کو دی کہ تو یہ
عرضی میری دربار مین پہنچا دے اور جو حکم ہو اُسکے حال سے بہت جلد مجکو آگاہ کر چوبدار وہ عرضی لیکر
طرف دربار کے روانہ ہوا یہان سہراب اُسی خیمہ مین اس انتظار مین بیٹھا ہوا ہی کہ جواب آئے تو مین حسن آرا
کے پاس جاؤن کہین ایسا نہو کہ چوبدار جواب لیکر آئے اور وہ مجکو یہان نپائے اُسی خیمہ مین چلا آئے تو
خرابی ہو سہراب جادو تو یہان بیٹھا ہوا یہ خیال کر رہا ہی اُدھر کا حال سنیے کہ چوبدار عرضی لیکر دربار مین
گیا صاحبقران نے سب اہل دربار کی طرف دیکھا سب کو حاضر دربار پایا مگر سہراب جادو کے دنگل کو
خالی پایا خواجہ کی طرف مخاطب ہوکے فرمایا کہ آج یہ کیا سبب ہی کہ سب دربار مین آئے سہراب جادو نہ
آیا خواجہ نے کہا کہ وہ کل کا تھکا ماندہ ہوگا رات کو سویا ابھی تک آنکھ نہ کھلی ہوگی ورنہ ضرور سہراب دربار مین
آتا ضرور یہ سنکے صاحبقران نے حکم فرمایا کہ کوئی جاکر خبر لائے ابھی کوئی چلا نہ تھا کہ سہراب کا چوبدار اسکی
عرضی لیے ہوے حاضر دربار ہوا بادشاہ صاحبقران و خواجہ و کل اہل دربار کو مجرا کیا اُسکے بعد عرض
کیا کہ غلام ایک عرضی لے کر اپنے آقا کی حاضر خدمت ہوا ہی صاحبقران والاشان نے فرمایا کہ کسکی عرضی
لائے ہو اُسنے کہا کہ سہراب جادو کی صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ ابھی کوئی خبر کو تو نہین گیا اگر نہ
گیا ہو تو اب بھیجے کیونکہ سہراب جادو کی عرضی آگئی ہی اُس سے حال معلوم ہو جاے گا یہان خواجہ نے
چوبدار کو آتے ہوے دیکھا تھا اسوقت منع کر دیا تھا کہ اب کوئی ضرورت جانے کی نہین ہی کیونکہ سہراب
کا چوبدار آتا ہی اُس سے حال معلوم ہو جاے گا پس صاحبقران نے خواجہ سے یہ فرماکر اُس چوبدار سے فرمایا
کہ پہلے یہ بتا کہ میرے آقا کا مزاج تو اچھا ہی پھر عرضی دینا اُسنے عرض کیا کہ جی ہان آپ کے جان و مال کے
دعاگو ہین سب طرح سے اچھے ہین یہ سنکے صاحبقران نے اُس سے عرضی طلب فرمائی اُسنے عرضی پیش کی
صاحبقران نے خود ملاحظہ فرمائی اُسکے بعد دبیر کو دی کہ اسکو باواز بلند پڑھو اور اسکی پشت پر تحریر کردو
کہ اچھا آج کی حاضری تمھاری معاف فرمائی گئی دبیر نے وہ عرضی لے کر باواز بلند پڑھی اُسکے بعد جو کچھ
صاحبقران والاشان نے فرمایا تھا پشت پر تحریر کر دیا اہل دربار مضمون عرضی سے واقف ہوے دبیر نے
وہ مضمون تحریر کرکے وہ عرضی چوبدار کو دی چوبدار سلام رخصت کرکے طرف خیمہ سہراب جادو کے روانہ
ہوا اسکو راہ مین دیکھے سہراب کو اسکے انتظار مین اب حسن آرا کا حال ملاحظہ فرمایئے راوی بیان کرتا
ہی کہ یہ حسن آرا وہی عجوزہ ساحرہ مکارہ دایہ ہی جو کہ سمندر شاہ سے وعدہ کر چکی تھی کہ مین تمھارا
صندوقچہ لا دونگی اور صبح کو لکھ کی وزیرزادی کی صورت پر بحر سے طیار ہو کر چلی تھی تمام راہ بحر سے طے
کرکے آئی تھی اس نغرہ سے یہان آئی اور داخل خیمہ سہراب جادو ہوئی اسکو یہ دریافت کرنا تھا کہ
یہ اصل ملکہ نسیم سے اور سہراب جادو سے آشنائی ہی یا نہین اور یہ صندوقچہ سہراب کو اس نے
دیا ہی جیسا کہ گرداب اژدہا سے ہرکاردن نے بیان کیا اور اُسنے سمندر کو عرضی مین تحریر کیا ہی یا غلط ہے
یا اور کسی کی کارروائی ہی دوسرے صندوقچہ کو نہین پہچانتی تھی اسکی بھی شناخت کی ضرورت تھی ورنہ وہ اسطور
سے آتی کہ کسی کو اسکے آنے کی خبر بھی نہوتی اور صندوقچہ لیجاتی یہ بصورت مذکور آئی اور وہ جو تقریر
کہ بالا گذری ہی اُسنے سہراب جادو سے کی ناظرین کو معلوم ہو کہ وہ اصلی حسن آرا نہین ہی بلکہ سہراب کو پھانسنے

یقین ہو کہ یہ میری معشوقہ کی وزیر زادی ہو وہ اِس حال سے بالکل ناواقف ہو اُسنے کل حال کہدیا بلکہ
صندوقچہ بھی دکھا دیا یہ تو اسی فکر مین آئی تھی دل مین خوش ہوئی کہ خوب تیر تدبیر نشانہ پر بیٹھا مطلب
بر آیا اب مین چھوڑتی بھی ہون کہ یہ صندوقچہ تیرے پاس رہے یہ لکھا نہ اپنے دل سے یہ تقریر کر رہی تھی
اور اسی فکر مین تھی کہ سہراب جادو کسی طور سے یہان سے چلا جاے پس جو تقریر اُسنے کی تھی سب بناوٹ
کی تھی کیسی ملک اور کیسا پیام اسکا مشار الیہ ہی تھا کہ سہراب مجکو رخصت کے جیسے ہی تو بار بار کہتی تھی کہ مین جانی
ہون پس اسکے سحر نے سہراب پر اثر نہ کیا تھا سہراب بلوا سکو بٹھا کر خوشی خوشی اسکی رخصت کے سامان
کی فکر مین دوسرے خیمہ مین آیا تھا جیسا کہ بالا مذکور ہوا ہی یہان جو اُسنے بالاخانی پایا فوراً اٹھی صندوقچہ
پر قبضہ کیا اور بہت جلد پشت خیمہ چاک کرکے روانہ ہوئی گھر سے اپنے کو پوشیدہ کر لیا اسقدر تیز چلی کہ دس
منٹ کے عرصہ مین لشکر اسلام سے نکل گئی مقام عجب ہی کہ جو لشکر کئی کوس کے گرد ے مین اترا ہوا اس سے
اسقدر جلد آدمی نکلجاے اسکا سبب یہ تھا کہ یہ پشت خیمہ سہراب سے چلی تھی اور پشت پر لشکر نہ تھا
صرف ملازمان لشکر و دیگر اہلکاران کے خیمے تھے وہ سب اپنے اپنے کام مین مصروف تھے یہ اُسطرف
سے گئی دوسری اِسنے تدبیر یہ کی کہ جب سہراب آئیگا اور مجکو نپاے گا اور نہ صندوقچہ تو فساد و
تلاش مین خود بھی چلے گا اور کسی دوسرے کو بھی روانہ کریگا اس سے شاہراہ سے نہ چلو جنگل اور کوہ
کی راہ سے چلو یہ سیدھی جنگل کیطرف چلی گئی صندوقچہ لیے ہوے خوش خوش چلی جاتی ہی ایسی بدحواس
ہی کہ راہ فراموش کر گئی بسبب خوشی کے کچھ خیال نرہا جاتا اور طرف تھا دوسری طرف چلی گئی غرہ اکے
کارخانہ مین کسی کو دخل نہین ہی خدا کو یہ منظور ہوا کہ یہ صندوقچہ نہ سمندر کے پاس جاے نہ سہراب کے پاس
رہے اسنے دوسری تدبیر کی راوی بیان کرتا ہی کہ یہ راہ کو فراموش کیے ہوے چلی جاتی تھی اسکو کچھ بھی
خبر نہ تھی کہ کیا ہوگا برابر راہ طے کیے ہوے جاتی تھی گردش فلکی کو ملاحظہ فرمایئے کہ کیا بازی اُس نے
کی راوی نے بیان کیا ہی کہ ملک اخضر ماہی پوش ایک ساحر ہی بہت زبردست اور وہ عاشق ہی آئینہ اندام
جادو پر جو کہ طلسم اشراق کا خداوند تھا اسکا واقعہ یہ ہی کہ جیسا بدیع الملک نے طلسم اشراق فتح کیا
اور آئینہ اندام جادو وہان سے فرار کرکے نہ طاق مین آیا اُسکے آنے کی خبر ایوان تاجدار
کو ہوئی تھی اس نے حکم دیا تھا کہ امتحان لیا جاے جب امتحان لیا گیا تو آئینہ اندام امتحان مین پورا
نہین اُترا تب حکم ہوا تھا کہ دو ساحر اسکی تعلیم مین کوشش کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا تھا کہ شبرنگ جادو
وہ وہان جادو کے سپرد کیا گیا تھا کیسال تعلیم دی گئی اب جو امتحان ہوا تھا تو پورا ہوا اسوقت حکم ہوا
تھا کہ ایک مرحلہ بیرون نہ طاق دشت ہولناک مین بنا دیا جاے یہ اسمین رہے وہان کی حکومت کرے
چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اخضر ماہی پوش اُسی حالت مین جبکہ یہ آیا تھا اُسپر فریفتہ ہوئی تھی اور اُسکی محبت
اُسکے دل مین پیدا ہوئی تھی جبکہ اُسکے لیے مرحلہ بنایا گیا اور آئینہ اندام وہان جاکر مقیم ہوا اِسنے آئینہ اندام
پر اپنا عشق ظاہر کیا وہ بھی اُسپر عاشق ہوا دونون باہم رہنے لگے کچھ حال وصل نامہ کی جلد دوم مین تحریر
ہو چکا ہی باقی حال ابھی تک تحریر نہین ہوا ہی ان شاء اللہ تعالے آیندہ بتفصیل تحریر ہوگا جب آئینہ اندام
کے مرحلہ کا ذکر آے گا یہان پر بطور اجمال کے تحریر کر دیا کہ ناظرین یہ خیال نہ کرین کہ یہ اخضر کون
ہی اور اسکو آئینہ اندام جادو سے کیا غرض پس جب سے یہ اُسپر عاشق اور کمانی ہوئی تھی
اُسکو یہ امر ناگوار ہوا تھا کہ ایوان تاجدار نے آئینہ اندام کی کچھ بھی قدر نہ کی باوجودیکہ
یہ بہت بڑا معزز ساحر تھا ایک مدت تک خدائی کی ایک اقلیم اسکو اپنا خدا جانتی تھی اُسپر

قدرت کی صرف ایک وہی مرحلہ بیرون نطاق بنوا دیا نہ طاق مین اسکا رہنا بھی گوارا نہ کیا اور کوئی تبرک بھی
کسی قسم سے ایسا نہ دیا کہ جسکے سبب سے اسکی قدر ہوتی اور سمندر کو جو کہ غلام تھا اور ایوان مین پرورش کیا
تھا اسکو ایک اقلیم کا بادشاہ کیا کئی تبرکات دیئے اور دریائے سبز رنگ بنوا دیا بڑے بڑے ساحر و
جادوگر و ساحرہ جو کہ اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین اسکے تابع کین انکو اطاعت کا سمندر کی حکم دیا بالکل خلاف
انصاف کیا کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیئے کہ آئینہ اندام کی ایوان کے نزدیک قدر و منزلت ہو اور یہ بھی معزز
خیال کیا جاے اسکو یہ حال بھی معلوم تھا کہ ایوان نے سمندر کو وہ صندوقچہ دیا ہی جو کہ تیغ سامری کے نام سے
مشہور ہی جسکا کوئی رد نہین کر جانتا ہی نہ اسپر کوئی سحر اثر کر سکتا ہی نہ کوئی دعا اسکے آگے نہ ساحر کی اصل ہی
نہ غیر ساحر کی اسکو کیونکر معلوم ہوا تھا تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ یہ بھی ایک اراکین نہ طاق سے ہی بہت بڑی
معزز ساحرہ ہو کئی ملک اسکے تصرف مین ہین بہت سا لشکر ہی ساحر زیر دست اسکے ماتحت ہین اسکی طرف سے
اسکے کارندے اسکے ملک کا کام کرتے ہین یہ ہمیشہ نہ طاق مین رہتی ہی سال بھر کے بعد جاکر حساب و کتاب
ملک دیکھ آتی ہی اس سے اور اکوان تاجدار سے جو کہ بھائی ہی ایوان تاجدار کا بڑی ملاقات ہے
وہ اسکو اپنا دوست دلی اور یہ اسکو چاہتی ہی بلکہ اکوان کے سب سے اسکو یہ مرتبہ ملا اور اراکین نہ طاق
مین شامل ہوئی اکوان جادو اس سے کوئی راز پوشیدہ نہین کرتا ہی جب ایوان نے سمندر کو یہ مرتبہ
دیا تھا تو اکوان کو بھی بہت ناگوار ہوا تھا اسنے بطور حکایت کے اخضر سے ذکر کیا تھا اور کہا تھا کہ خداوند
نے وہ چیز سمندر شاہ کو دی ہی کہ جس کے سبب سے وہ زمین پر پیر نہین رکھتا ہی اخضر نے کہا تھا کہ
کیا دیا ہی تب اسنے سب حال صندوقچہ کا بیان کیا تھا بدین سبب یہ آگاہ بھی مگر کیا کر سکتی ہی جب اکوان
مجبور رہتا تو اسکی کیا لیاقت تھی کہ یہ کچھ دخل دیتی مگر جب سے آئینہ اندام پر عاشق ہوئی تھی اسکو یہی
فکر تھی کہ کوئی چیز ایسی جیسی سمندر کو دی ہی آئینہ اندام میرے معشوق کو بھی ملجاے مگر کوئی تدبیر نہین
پڑتی تھی کئی مرتبہ اسنے اکوان سے بھی اسکا ذکر کیا تا اس طور سے کہ اسپر ظاہر ہوتا کہ یہ اسکی سفارش
کرتی ہی اور یہ اسپر عاشق ہی مگر تذکرتا اکوان نے جواب دیا تھا کہ تجکو امور خداوندی مین کیا دخل ہی جو
انھون نے مناسب جانا وہ کیا یہ کس کی مجال ہی کہ کوئی اعتراض کرے اور عتاب خداوندی مین گرفتار
ہو یہ خاموش ہو جاتی تھی مگر فکر مین تھی آج اتفاق سے اخضر ہاہی یوش تنہا اسی فکر مین مبتلا دریا کے
کنارے بیٹھی ہوئی شکار ہاہی کر رہی تھی نہ کوئی خادمہ ہمراہ تھی نہ خادم شست ڈالے ہوے سایہ درخت
مین بیٹھی تھی چونکہ وقت صبح کا تھا اسوقت اکثر شکار ہاتھ آتا ہی یہ تلاش شکار مین تھی کہ اسنے دیکھا کہ
ایک طرف سے بگولہ گرد کا اٹھا جس سے ثابت ہوتا تھا کہ کوئی مسافر چلا آتا ہی مگر تعجب یہ اسکے قدم سے
جو گرد اڑتی تھی وہ بلند ہوتی تھی اسنے اس بگولہ کو دیکھکر خیال کیا کہ ادھر سے تو کوئی راہ کسی ملک
کی نہین ہی سواے صحرا کے کیا کوئی مسافر راہ بھول کر ادھر چلا آیا یہی خیال کر رہی تھی کہ وہ بگولہ قریب
دریا کے آکر شق ہوا اس سے عجوزہ ساحرہ پیدا ہوئی اس نے جو غور کر کے دیکھا تو دیکھا کہ ایک پیرزال
لپکتی ہوئی چلی آتی ہی اسکو اسکے حال پر ترس آیا اور خیال کیا کہ نہ معلوم اسپر کیا آفت پڑی
کہ یہ راہ بھول کر ادھر چلی آئی اور اس تیزی کے ساتھ چلی آتی ہی کہ جوان بھی راہ نہین چل سکتا ہے
کیا کوئی بلا اسکے عقب مین آتی ہی اسکو روک کر اسکا حال دریافت کرنا چاہیئے اگر راہ بھول گئی ہو
تو اسکو راہ پر لگانا چاہیئے ورنہ یہ اسی صحرا مین ٹکرا ٹکرا کر مر جاے گی راہ نہ لگنے سے بہت پریشان
ہوگی یہ اس امر کو خیال کر کے ڈور کو قرد کل پر لگا کر کھڑے ہوے اور اسکی طرف چلی ادھر اس

لکا نہ سنے دیکھا کہ ایک شاہزادی تن تنہا دریا کے کنارے بیٹھی ہوئی شکار ماہی کر رہی تھی محکو آتے ہوے
دیکھکر ڈور کو چھوڑکر مبری طرف آئی ہرا سنے تعجیل کے ساتھ راہ جو طے کی تھی بشدت پیاس لگ آئی
تھی بڑی دور سے تلاش آب مین چلی آئی تھی جب اسنے دریا کو دیکھا اسکی جان مین جان آئی ورنہ
شدت پیاس سے اسکے ہونٹ خشک ہوگئے تھے زبان مین کانٹے پڑے ہوے تھے کلام نہ کیا جاتا تھا
یہ اخضر ماہی پوش کو دیکھکر اسکی طرف اس خیال سے چلی تھی کہ اسکے ہمراہ ظرف پانی پینے کا ہوگا دوسرے
آب سرد ہوگا اگر مین دریا سے پانی پونگی تو سوا سے چلو کے میرے پاس کوئی ظرف نہین ہے
دوسرے پانی بھی گرم ہوگا اس سے مناسب یہ ہی کہ تھوڑی دیر اور تکلیف اٹھالون پھر راحت سے
پیاس بھرکر پانی پی لونگی پس یہ خیال کرکے قدم اٹھاکر چلی اُدھر سے یہ چلی ادھر سے اخضر جب دونون
قریب پہونچے ایسے کہ شناخت ہوسکے اخضر نے پہچانا کہ یہ تو دایہ ہی سمندر کی اسکا نام عجونہ ہ
جادو ہی یہ ادھر کہان سے آئی اسپر کیا آفت پڑی جو یہ یون تن تنہا اس صحرا مین پہونچی اب تو فرض ہوا
کہ اس سے کچھ حال دریافت کرون سمندر کا اور اسکے ملک اور اسطرف آنے کا اس حالت سے اُدھر
آسنے بھی پہچانا کہ یہ تو ملکہ اخضر ماہی پوش حاکم شہر اخضر یہ ہی جو کہ ارکین نہ طاق سے ہی بہت
معزز ہی خوب ہوا اس سے ملاقات ہوگئی اب اگر کوئی میرے عقب مین بھی آئے گا تو مین اور یہ دونون
ملکر اُس سے مقابلہ کرلین گے خوب خداوند تصویر نے کمک کی ورنہ مجکو بہت بڑا خوف تھا کہ اگر کوئی آگیا
تو مین کیونکر مقابلہ کرونگی مگر اب بخوبی مقابلہ ہوجاے گا کیونکہ ہم بھی دو ہین اور راہ بھی اب خوب کٹے گی
ناظرین پر یہ امر بھی واضح رہے کہ یہ جو سحر کرکے اور تخت پر سوار ہوکے بذریعہ سحر کے نہ چلی اسکا سبب یہ تھا
کہ یہ جانتی تھی کہ سہراب جادو سا ہے وہ بھی سحر کے ذریعہ سے میرے عقب مین چلے گا ایسے وقت
مین اسی طور سے راہ چلنا مناسب ہی دوسرے سبب جلدی کے یہ کہ سحر کرکے اسکو تو اپنی جان کہاتا
تھی اسی سبب سے راہ کو چھوڑکر جو کہ سیدھی تھی محراکا راستہ لیا اگر سیدھی راہ سے یا سحر کرکے جاتی
تو یہ اخضر ماہی پوش سے کیونکر ملتی خدا کو تو دوسرا امر مدنظر تھا خدا نے اسکی عقل کو بھی گم کردیا تھا پس یہ
کیونکر وہ کام کرتی کہ جسکے سبب سے سمندر شاہ تک پہونچ جاتا اسنے جو اخضر ماہی پوش
کو دیکھا اور زیادہ خوش ہوئی جلدی جلدی قدم اٹھانے لگی شدت پیاس سے کلام کرنے کی طاقت نہ تھی
کہ کلام کرے یا اخضر کو پکارے اخضر ماہی پوش نے جو اسکو دیکھا آواز دی کہ ای دائی امان تم
یہان کہان کچھ بیان تو کرو کہ کس بلا مین مبتلا ہوا سقدر بدحواس چلی آتی ہو چہرہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ بڑی
دور سے چلی آتی ہو اُس سے کلام تو کیا نہ گیا مگر اشارہ سے کہا کہ مین تمھارے قریب آلون تو بیان
کرون اخضر اشارہ نہ سمجھی پھر پکار کر کہا اسنے پھر اشارہ سے کہا کہ ٹھہر جاؤ مین آتی ہون بیان کرتی
ہون اشارہ کرتی ہوئی قدم اٹھا کر قریب اخضر ماہی پوش آئی اخضر نے جو دیکھا کہ زبان باہر نکلی ہوئی
مثل کتے کے ہانپ رہی ہی اخضر اپنے مقام سے چند قدم چلی بھی جب وہ قریب پہونچی اسکا یہ حال دیکھکر
اور اسکا ہاتھ پکڑکر اپنے مقام پر لائی اُس سے پوچھا کہ یہ کیا حال ہی اسنے اشارہ سے کہا کہ تھوڑا پانی
پہلے مجکو پلا دو تاکہ میرا دم ٹھہرے بہت پیاسی ہون مارے پیاس کے جان لب ہون اخضر کے ہمراہ
ایک صراحی تھی اُس نے جو پانی طلب کیا پس اخضر ماہی پوش نے ایک گیلاس لبریز کرکے اسکو
دیا کہ یہ پانی پیگی تو خوب سیر ہوکر پانی پیا حواس درست ہوے وہ بیہوش ہوئی دایا کے
ہوش ہوے اب وہ اپنے آپ مین آئی جب اخضر نے دیکھا کہ اسکے حواس درست

ہوے کہا کہ ای دائی ا ان تم ادھر کہان سے آئی ہو کہان جاتی ہین کہ ادھر چلی آئین کیونکہ ادھر سے تو
کسی طرف کا راستہ بھی نہین ہی اور کہان سے گھبرائی ہوئی آئی ہو عجوزہ نے کہا کہ ای بیٹی کیا بیان
کرون اس محبت اور الفت کا برا ہو کہ جسکے سبب سے مین اسوقت مرگئی ہوتی تو اگر نہ ملتی تو مین
مرجاتی اُس چھوکرے اور اُسکی لڑکی کی الفت نے یہ حال کیا اب میرے حواس درست ہوئے
ہین بیان کرتی ہون مگر یہ بتلا کہ تو یہان کہان اُسنے جواب دیا کہ دائی ا ان مین شکار کو آئی تھی
عجوزہ نے کہا کہ اکیلی کوئی ہمراہ نہین ہی جواب دیا کہ مین جب شکار کو آتی ہون تو تنہا آتی ہون
آپ یہ فرمایے کہ سمندر شاہ تو خیریت سے ہین اور اُنکے بال بچے وہ تو جب سے نہ طاق سے گئے ایک مرتبہ
بھی نہ آے مجکو اسقدر کاروبار سے مہلت نہین ملتی ہی کہ مین خود آؤن مین نے سُنا ہی کہ اب تو بہت سے ملک
اُنکے قبضہ مین آگئے ہین بادشاہ بزرگ ہوگئے ہین عجوزہ نے ایک آہ سرد بھر کر کہا کہ ہان ایسا تو ہوگیا
تھا مگر اب چندے سے ایسی بلا مین مبتلا ہوا ہی کہ جو کہ دوست تھے وہ دشمن ہوگئے کئی بڑے بڑے
نامی ساحر جو کہ اُسکے قوت بازو تھے مارے گئے بہت سے منحرف ہوگئے اپنے عزیز اپنے دشمن ہوے
آج کل زمانہ سمندر سے برخلاف ہی دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی خداوند اُسکی جان بچائین آبرو رکھین
اے بیٹی ہان پہلے تو بتا کہ نہ طاق مین تو سب امن وامان ہی سب اچھی طرح سے ہین کوئی انقلاب تو نہین
ہوا اکوان تاجدار کا مزاج تو اچھا ہی اور سب وزیر و امیر اچھی طرح سے ہین کسی پر عتاب خداوندی تو
آجکل نہین ہی تمھارے سب ملکون مین امن وامان ہی خراج برابر ملے جاتا ہی اخضر نے کہا دائی ا ان
نہ طاق مین سب طرح سے خیریت ہی سب خوش ہین اکوان تاجدار بھی خوش ہین اور سب امیر و وزیر بھی
کسی پر کسی طرح کا عتاب نہین ہی میرے ملکون سے بھی برابر خراج آتا ہی اب آپ سمندر کا حال بیان فرمایئے
کیونکہ آپ کے فرمانے سے مجکو بہت بڑی تشویش ہی کہ کس بلا مین مبتلا ہوے ہین ہمکو مطلق خبر بھی نہوئی تب
عجوزہ نے اُس سے حال بیان کرنا شروع کیا آنا لشکر اسلام کا کنارے دریاے سبز رنگ کے صنوبر شاہ
کا دعوت کرنا صاحبقران کی سہراب و جباب کو سحران کا روانہ کرنا جباب کا قتل ہونا سہراب کا اسیر ہونا
سہراب کا شریک اسلام ہونا سمندر کا صنوبر شاہ کو اسیر کرکے طلب کر لینا سحران کا صاحبقران سے مقابلہ
کرنا و دیگر حالات دریاے سبز رنگ کا برباد ہونا ماہیان و سحران و آفتاب جادو کا قتل ہونا لشکر اسلام
کا اُدھر لوآنا غزالان دختر آفتاب کا لشکر اسلام کے شریک ہونا یقین خودپرست و دیگر بادشاہون کا
شریک اسلام ہونا اور جو واقعات گذرے تھے اور لشکر کا قریب سمندریہ فروکش ہونا سمندر شاہ کا برا ے
مقابلہ لشکر روانہ کرنا شکست کھانا لشکر سمندر شاہ کا آفاق کا شریک اہل اسلام ہونا کوکبہ کا شریک
ہونا زمرہ جادو کا قتل ہونا عشاق نہ طاقی کا مع شعلہ کے قتل ہونا سب بیان کیا اور جو کچھ گذرا تھا
اور مقابلے اور عیاریان ہوئی تھین سب کہ سُنایا کہا کہ بیٹی سمندر ان بلا مین آجکل مبتلا ہی اخضر بای پوش نے
کہا کہ پھر اسکا انجام کیا ہوا فیصلہ ہوگیا یا نہین عجوزہ جادو نے جواب دیا کہ ابھی مقابلہ ہو رہا ہی گر آفتاب شاہ وغیرہ
لشکر لیے ہوے پڑے ہین ابھی کل کا ذکر ہی کہ سمندر شاہ نے سب اہل اسلام کا خاتمہ کر ڈالا تھا مگر اُن کی لڑکی
نے بڑا غضب کیا کہ لشکر اسلام سے مل گئی وہ بھی تو سہراب جادو پر عاشق ہین اسی محبت سہراب مین باپکی
دشمن ہوگئین مگر قتل والدین کی بھی کیونکہ غصہ ہوگئی مین نے بڑا کام کیا پس عجوزہ نے سمندر شاہ کا مختصر
کا حال نسیم سے بیان کرنا اُسکا صندوقچہ چور کر سہراب جادو کو دینا وہان لشکر مین زعفران کا مقابلہ سب
اہل اسلام کو اسیر کرنا مین ذلت پر سہراب جادو کا پہونچنا زعفران کو قتل کرنا محافظ جادو کو

قتل کرنا اسکی خبر سمندر کے پاس آنا سمندر کا افسوس کرنا حال صندوقچہ کا عرضی سے گرداب شاہ کی معلوم ہونا اور سمندر کا نسیم پر بدعت کرنا اپنا یہ خبر پاکر آنا نسیم کو دست سمندر سے نجات دلوانا اور اسکا اقرار کرنا کہ مین ضرور صندوقچہ لادونگی پس اپنا روانہ ہونا سراب جادو کے خیمہ مین جاکر سہراب سے ملکر اسکو دھوکا دے کر موقع پاکر اپنا صندوقچہ لے کر جانا اس خیال سے کہ شاید کوئی تلاش مین آئے شاہراہ چھوڑکر صحرا کی راہ سے سمندر یہ کو روانہ ہونا راہ بھول کر ادھر کو آنا سب بیان کیا اخضر ماہی پوش نے کہا کہ دائی امان ہمکو اس امر سے آگاہی نہ تھی ورنہ ہم ضرور آکر سمندر شاہ کی کمک کرتے یا کوئی نہ کوئی تدبیر ضرور خداوند کرتے سمندر شاہ نے بالکل خبر نہ کی نہ کوئی عرضی روانہ کی نہ کوئی پیغام بھیجا عجوزہ نے کہا کہ سمندر نے خیال کیا کہ مین اسکی کیا خبر کرون کیونکہ وہ لوگ غیر ساحر ہین اور آنکے ہمراہ اگر ساحر بھی ہین تو کچھ میرے ملازم جسے بگڑکر شریک ہوگئے ہین پھر دوسرے اقلیم کے انکا گرفتار کرلینا یا قتل کرنا بڑی بات ہی کلی رمتیہ ایسا ہی ہوا جو ساحر یہان سے گیا اُسے جاکر اسیر کرلیا یا عیار نے آکر قتل کیا یا کوئی اور سبب ہوا پس ایسی حالت مین جبکہ انکی کوئی اصل نہین ہی کیا خبر کرنا خبر کرکے سب کے نزدیک اپنے تئین حقیر ٹھہرانا لوگ یہ کہتے کہ اتنا بڑا بادشاہ ہوکر غیر ساحرون سے مقابلہ نہ کرسکا خداوند سے کمک طلب کی کل ہی کا ذکر ہی زعفران نے خاتمہ کردیا تھا جیسا کہ مین نے بیان کیا تم سے نہ سہراب جادو کو صندوقچہ ملتا نہ وہ قتل ہوتا اب مین سہراب کے پاس سے صندوقچہ لیے جاتی ہون کل پرسون مین سب کا خاتمہ ہوجائے گا ایسی حالت مین کوئی ضرورت نہ تھی جب عجوزہ جادو نے کہا اخضر ماہی پوش نے خیال کیا کہ اگر یہ صندوقچہ کسی عنوان سے مل جائے تو بہت عمدہ چیز ہی اور تو اس فکر مین تھی ہی کہ کوئی چیز خداوند سے اپنے معشوق کو بھی دلوادون جیسے کہ سمندر کے پاس ہی پس اگر یہ صندوقچہ ملگیا تو اسکا سب پاس کرین گے اور پیش خداوند عزت ہوگی یہ خیال کرکے اُسنے عجوزہ سے کہا کہ دائی امان مین نے وہ صندوقچہ جو کہ خداوند نے سمندر کو دیا تھا اور تم نے جس کا ذکر کیا آج تک نہین دیکھا کہ کس قسم کا صندوقچہ ہی اسمین کیا صفت ہی اگر تمھاری مہربانی ہو تو مین بھی دیکھ لون عجوزہ نے کہا کہ اے اخضر وہ کوئی ایسے طور کا صندوقچہ نہین ہی بلکہ معمولی ہی اُسکو کیا دیکھے گی اخضر نے کہا کہ معلوم ہوا کہ تمکو کسی قسم کا مجھ سے خوف ہی تو تم مجھے نہین دکھاتی ہو مجکو اُسدن سے اُسکا اشتیاق ہی جب سے مین نے اُسکی حقیقت سنی ہی پہلے تو مجکو یہ خیال تھا کہ یہ سراسر جھوٹ ہی مگر جبسے تم نے اُسکا حال بیان کیا از حد دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا تم اپنے دل مین کوئی خوف نہ کرو مین صرف دیکھکر تم کو دے دونگی اخضر نے ایسی چاپلوسی کی باتین کین کہ عجوزہ جادو ایسی مکارہ اُسکے دام فریب مین آگئی کہا کہ اے اخضر مجھکو تم سے متعلق خوف نہین ہی یہ گمان تیرا بالکل غلط ہی ہان خوف اس امر کا ہی کہ شاید کوئی میری تلاش مین آتا ہو وہ صندوقچہ کو دیکھکر پہچان لے اگر صندوقچہ نہ دیکھے گا تو وہ یہ نہین جان سکتا ہی کہ مین ہی صندوقچہ لے کر بھاگی ہون بلکہ یہ خیال کرے گا کہ کوئی ہوگا کیونکہ مین کوئی اصلی صورت سے لشکر اسلام مین گئی نہ تھی بلکہ جسے کہا بھی کہ نسیم وزیرزادی کی صورت بنکر گئی تھی ہان صندوقچہ کو سب پہچانتے ہین صرف خوف اسکا ہے اخضر نے جواب دیا کہ مین ابھی تو دیکھکر دیے دیتی ہون کوئی نہین ہی نہ کوئی ادھر آسکتا ہی کیونکہ سب جانتے ہین کہ یہ صحرا ہولناک ہی اسمین آبادی مطلق نہین ہی نہ اِدھر سے راہ ہی جو کوئی تلاش کو نکلے گا بھی تو سیدھا سمندر یہ جائے گا اس طرف کیون آنے لگا کیا کوئی دیوانہ ہی کہ راہ چھوڑکر ادھر آئے اور اپنے کو آفت مین مبتلا کرے گا دوسرے اگر کوئی آبھی جائے گا تو ہم اور تم دونون باہم مل کر مقابلہ کرلین گے ہم دو ہونگے وہ ایک ہوگا جب اخضر ماہی پوش نے یہ کہا عجوزہ نے بھی خیال کیا کہ بالفعل ان

یہ اپنے دل مین خیال کرکے صندوقچہ نکال کر دیا کر لیجیے دیکھ لیجیے اخضر ماہی پوش نے صندوقچہ ہاتھ سے لے کر اپنے سامنے رکھا اور ایک مرتبہ حیرت آلودہ ہو کر دیکھنے لگی اور صندوقچہ پر اپنا ڈوپٹہ ڈال دیا عجوزہ نے کہا کہ کیون اسپر ڈوپٹہ کیون ڈالا اخضر نے کہا کہ ای دائی امان دیکھو کوئی آتا ہی ہین نے اس خیال سے ڈوپٹہ ڈال دیا ہی کہ وہ نہ دیکھے کوئی انمین سے نہ ہو کیونکہ مین پہچانتی نہین ہون دراتھی پلٹ کر دیکھو یہ جو اخضر ماہی پوش نے کہا عجوزہ نے کہا کہ مین نہ کہتی تھی کہ ضرور کوئی نہ کوئی ادھر بھی آئے گا وہی ہوا یہ کہکر اپنی پشت کیطرف پھر کر دیکھنے لگی اور کہا کہ مرا اخضر نے کہا کہ وہ دریا کے کنارے یہ کہا اور بہت جلد نیمچہ سر پر ہاتھ رکھا اور اُسکو نیام سے کھینچ کہا کہ ای دائی امان ذرا غور سے دیکھو وہ تو اُدھر دیکھ ہی رہی تھی اسکی خبر ہی نہ تھی کہ پشت کیطرف کیا ہو رہا ہی پس جب تک وہ پلٹے پلٹے اخضر ماہی پوش نے دو قدم ہٹ کر پینترا بدل کر جو ہاتھ لگایا بیاض گردن پر پورا ہاتھ بھر پور بیٹھا کہ سر اُس کا تنہ کا فلہ تن پر سے اُڑکر دور جا کر گرا بجاے خون کے شعلہ اُس کی گردن سے نکلا ایک ظلم برپا ہوا آثار حشر و نشر نمایان ہوئے زمین کانپنے لگی زلزلہ آگیا تاریکی ہوگئی برف باری سنگباری ہونے لگی آندھی سیاہ اٹھی بیر شور و غل مچانے لگی سب تدبیر بھول گئے تھوڑے عرصہ تک یہی عالم رہا بعدہ وہ تاریکی دور ہوئی سب آثار حشر و نشر برطرف ہوے صدا آئی کشی مرا کہ نامرین عجوزہ جادو بولا افسوس مرا تجکو بے خطا اور کام تمام کیا میرا حیف صد حیف مرد یم دجان دایم بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا جب آچکی اخضر ماہی پوش نے دیکھا کہ ایک شعلہ خود بخود زمین سے پیدا ہوا وہ لاش اُس لکانہ کی لپٹ گیا اور اُسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اُس خاک سے ایک طائر پیدا ہوا وہ اڑکر آسمان پر گیا اور کہا کہ مین جا کر سمندر شاہ کو اس حال پر ملال سے آگاہ کرتا ہون کہ اخضر ماہی پوش نے دایہ کو قتل کیا وہ صندوقچہ لیے ہوے آتی تھین یہ جو اخضر ماہی پوش نے سنا خیال کیا کہ اس طائر کو سمجھے قتل کرنا لازم ہی پس اُسنے اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک گولہ سحر کا نکالا کہ اس سے اُس طائر کو قتل کرون جب تک وہ گولہ نکالے اُتنے عرصہ مین وہ طائر یہ صدا دے کر چلا گیا یہ منھ دیکھکر رہ گئی جب وہ طائر چلا گیا اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ اب اس مقام پر قیام کرنا بیکار ہی یہان سے اپنے معشوق کے پاس چلو خوب خداوند تصویر نے تجکو یہ چیز دی ہی دن مشقت اور زحمت کے سمندر شاہ کو بڑا غرور تھا یہ صندوقچہ لائق آئینہ اندام کے تھا نہ کہ سمندر کے لائق وہ اسکی خوب قدر کرے گا سمندر شاہ نے صندوقچہ کی کچھ بھی قدر نہ کی ایسی ناقدری کی کہ اہل اسلام تک پہونچگیا اسوقت یہ حرامزادی خوب ادھر آئی اور میرے نقرے مین بھی خوب آئی دھوکا بھی کھایا اور نہ ہاتھ آنا اسکا محال تھا یہ صندوقچہ میرے مقدر کا تھا اسی سبب سے یہ راہ فراموش کرکے ادھر آئی اسکی سزا بھی یہ ہی تھی بڑی ساحرہ زبردست تھی اب کہان تک زندہ رہتی مرتی بھی یا نہین اسکے مرنے سے یہ فائدہ ہوا کہ ایک چیز عمدہ ہاتھ آئی عجوزہ نے اُسکے کام مین لانے کی تدبیر بھی بیان کر دی تھی اس سے اخضر ماہی پوش اور بھی زیادہ خوش تھی کہ تدبیر بھی معلوم ہے اگر وہ تدبیر نہ بتاتی تو بڑی خرابی تھی مگر اے اخضر جب سمندر شاہ کو یہ حال معلوم ہوگا وہ ضرور کسی نہ کسی کو میری تلاش مین ادھر کو روانہ کرے گا دوسرے خداوند کو تحریر کرے گا پس یہان سے اب چلا جانا مناسب ہی کیا فایدہ کہ بیکار کا فساد ہو کیونکہ اب یہ تو ممکن نہین ہی کہ کوئی میرے پاس سے صندوقچہ لے جاے سواے اس امر کے جو آئیگا وہ میرے ہاتھ سے مارا جاے گا اس فساد کو تو دفع کرو اور جب سمندر خداوند کو میری شکایت تحریر کرے گا وہ مجھ سے خود بات کرین گے اُسوقت

جو امر مناسب ہوگا جواب دے دونگی یہ چند امر خیال کرکے سمندر کے خوف سے اسی وقت اختصار ہی پوشش
بس صندوقچہ کو لے کر طرف مرحلہ آئینہ اندام کے جو کہ بحکم ایوان تاجدار بیرون طلسم بنا دیا
گیا ہی اور آئینہ اندام وہان حکومت کرتا ہی روانہ ہوئی اسکا حال آیندہ جلد سوم مین انشا اللہ تعالے
تحریر ہوگا اگر حیات مستعار باقی ہی اب اسکو راہ مین رکھا جاتا ہی کہ اسنے جب صندوقچہ جاکر آئینہ اندام
کو دیا اسنے کیا کیا اور سمندر نے اُسکے ساتھ آگاہ ہونے پر کیا کیا یہ داستان اس مقام پر ترک کی گئی جلد
سوم مین بیان ہوگی اب مین حال سمندر دیگر حالات جو کہ گذرے ہین تحریر کرتا ہون راوی نے اس
طور سے بیان کیا ہی کہ جب صبح ہوئی یہان سمندر نے دربار کیا سب سردار یکے بعد دیگرے حاضر دربار
ہوے عشاق بھی آکر پہونچا احتیاط جادو بھی آیا جبکہ دربار جمع ہوا سمندر نے کیفیت مقابلہ اپنے
دریافت کی احتیاط نے کل حال جو کہ عرضی مین تحریر تھا سب بیان کیا مگر صندوقچہ کا ملنا نہ بیان کیا
اس خیال سے کہ بادشاہ یہ نہ خیال کرین کہ اسنے میری مقارت چاہی اہل دربار کے روبرو سمندر شاہ
نے بھی کچھ نہ دریافت کیا عشاق جادو نے سمندر سے کہا کہ ای بادشاہ کچھ ثابت نہ ہوا کہ صندوقچہ
سہراب جادو کو کیونکر ملا سمندر شاہ نے کہا کہ ایک خواص خاص میری اُسوقت لڑی ہوئی تھی
جبکہ مین نے نسیم سے حال بیان کیا تھا وہ پوشیدہ طور سے سن رہی تھی اُسنے جاکر سہراب جادو کو دیا
سہراب سے اُس سے آشنائی تھی اسطور سے شہر تک پہونچا جب مین نے جاکر سب پر بدعت کی
اور مارنا سفر درع کیا تب میرے اوپر ظاہر ہوا وہ قبولی پس مین نے اسے قید کیا ای اُستاد میری
دائی امان سہراب جادو کے پاس گئی ہونگی اُنھون نے اقرار کیا ہی کہ مین ضرور بالضرور لاونگی تب
مین نے اُسے چھوڑا ورنہ مین قتل پر آمادہ تھا گرفتار کرلیا ہی عشاق جادو نے کہا کہ وہ کیونکر لائینگی
بلایہ بھی کوئی بات قیاس کرنے کی ہی سمندر شاہ نے کہا کسی تدبیر سے تو لائینگی کوئی امر اُنھون نے خیال
کرلیا ہوگا عشاق نے کہا کہ میری عقل مین تو نہین آتا ہی کہ ایسی چیز جو کہ نایاب ہو وہ اب کسی تدبیر سے
سہراب جادو کے قبضہ سے نکل آسے بالکل خلاف عقل ہی سمندر نے کہا ہمکو اس امر سے کیا غرض کہ ہم دریافت
کرتے کہ آپ کیونکر لائینگی ہم کو اپنے مطلب سے غرض ہی عشاق نے کہا کہ خداوندا ایسا کرین کہ وہ صندوقچہ
کسی طرح سے آپکے ہاتھ آجاسے گرچہ بظاہر نزدیک ہے اب اُسکا آنا غیر ممکن ہی سمندر نے کہا کہ خبر دیکھا جاسے گا
اگر نہ آئیگا تو ضرور مین اُس لکاتہ کو قتل کرونگا عشاق نے جواب دیا کہ اب کیا ہوتا ہی جو ہونا تھا وہ
ہوگیا اب آپ اپنی جان بچانے کی فکر فرمائیے سمندر شاہ نے کہا کہ گرداب نے عرض کیا ہی کہ جو آپ
حکم فرماین وہ کیا جاسے کل تو مین نے جواب اُسکی عرضی کا نہین تحریر کیا مگر آج تحریر کیے دیتا ہون
کہ تم ابھی مقابلہ مین اُترے رہو ہم کوئی تدبیر کرتے ہین جب ہم حکم دین اُسوقت طبل جنگ بجوانا اور
مقابلہ کرنا یا تو ہم خود آئین گے یا کسی سا وزیر دست کو روانہ کرین گے جو کہ پورے طور سے تمھاری کمک
کرے عشاق جادو نے کہا کہ اب سوا اس تدبیر کے اور کیا تدبیر ہی کیونکہ ہم تو اب بالکل بیدست
و پا ہو گئے ہین اب جب تک اپنا کامل طور سے بندوبست نہ کرلین گے ہم مقابلہ نہین کر سکتے ہین بس یہی
مضمون سمندر شاہ نے دبیر سے تحریر کراکے طائر سحر کے ذریعہ سے پاس گرداب شاہ کے روانہ
کیا بعد اسکے اور کاغذات دیکھنے لگا اسکو خیال ہی کہ وہ یہ صندوقچہ سہراب جادو کے پاس گئی ہوگی
احتیاط جادو نے وہ نقلی صندوقچہ پیش کیا تھا وہ اسکے پاس رکھا ہوا ہی یہ بیٹھا ہوا اُسی کو
دیکھ رہا ہی اور ہر مرتبہ عشاق سے کہتا ہی کہ استاد بڑی عمدہ کارروائی کی تھی اس صندوقچہ مین اور

اُسمین سرمو فرق نہین ہی اگر یہ وہ ایک مقام پر ہون تو کوئی نہین پہچان سکتا ہی کہ اصلی کون ہی اور نقلی کون ہی
مین تو اس عقل و دانش پر آفرین کرونگا یہ اُس خواص کی کارروائی نہین ہی بلکہ یہ قوت خاص سہراب
جادو کی ہی اُسنے بنا کر دیا ہوگا مگر بڑی چالاکی اور دانائی کی سوائے اُس تدبیر کے کوئی تدبیر نہین
سنے کہا کہ اگر ایسی تدبیر نہ کرتا تو تم دھوکا کیونکر کھاتے مگر کیا سہراب کی بھی لیاقت ہی کہ اُسکو کوئی عورت
بھی نہ ملی اُس نے ایک کمتر عورت خواص سے آشنائی کی سمندر نے کہا کہ یہ صرف اپنا مطلب نکالنے کے لیے
کیا گیا تھا کیا وہ اُسکو اپنے ساتھ رکھیگا اب خبر بھی نہ لیگا اُسنے مسافر پن مین آکر اُسکے ساتھ نیکی کی اور احسان
کیا اُس نے صرف اس غرض سے اس فعل کو گوارا کیا تھا ورنہ اُسکو کیا ضرورت تھی عشاق نے کہا کہ یہ
آپکا گمان بہت ٹھیک ہی مگر احتیاط بیٹھا ہوا دلمین خیال کر رہا ہی اور کہتا ہی کہ خوب بادشاہ سے فقرہ کیا اگر مین حال
بیان کرتا تو ضرور برہم ہوتا اسوقت میری عقل نے خوب میری آبرو بچائی ورنہ ضرور آبرو پر بنتی گیا اُس نے
اپنی لڑکی کا عیب پوشیدہ کیا اور خواص کے ذمہ الزام لگایا ہمکو کیا ضرور وہ ایسا نہ ایک دن تو رک دیگی
اور ایسی رک کہ سمندر کو سوائے مرجانے کے دوسری تدبیر بن نہ پڑے گی اگر صاحب غیرت ہی ورنہ زندہ
رہیگا اور سب مین منھ دکھاسکیگا یہی امر غیرت دار کے لیے مرجانے کو کافی تھا مگر ابھی جو معلوم ہوتا ہو
یہ احتیاط جادو اپنے دل مین کہتا تھا اور خاموش بیٹھا ہوا تھا یہان سمندر محل مین یہ بندوبست کر گیا
تھا کہ یہ جو واقعہ شب کو گذرا ہی اگر اسکی خبر باہر ہوئی تو مین تمام اہل محل کو قتل کرونگا اسوقت یہ نہ دریافت
کرونگا کہ کس نے یہ خبر باہر بیان کی بیان ایک کرے گا قتل سبکے سب ہونگے پس یہ جو حکم دیا تھا
تو اب اُسوقت سے کوئی چرچا بھی نہ کرتا تھا سب کو جان کا خوف تھا گویا منھ پر مہر لگ گئی تھی پس اسی
سبب سے یہ فقرہ سمندر نے دربار مین بیان کیا کیونکہ اسکو یقین تھا کہ اب کوئی محل والون سے تو بیان
نہ کریگا جو ظاہر ہوگا پس اسی طرح سے اُسکو پوشیدہ کر دیگا کیونکہ بڑی بدنامی کا سبب ہی یہان سمندر
نے یہ فقرہ کیا عشاق سے یہ تقریر ہوئی مگر سمندر کا دھیان اپنی دایہ کی طرف لگا ہوا تھا کہ وہ ضرور
صندوقچہ لے کر آتی ہوگی ایک پاس دن آیا ہوگا کہ یکایک ایک صدائے مہیب آئی اور جو عمارت کہ
شہر سمندریہ مین مجوزہ کی بنائی ہوئی تھی اور جو اشیا کہ اُسنے سحر سے طیار کی تھین وہ سب ایک مرتبہ
ہلنے لگین اور متزلزل کرنے لگین اور دھوان ہوکر اڑنے لگین ایک طلاطم مچ گیا کہ یہ کیا آفت آئی کہ
یکایک یہ عمارت کرنے لگی اور یہ کیسی صدا آئی کہ جسکے آنے سے تمام شہر ہل گیا زمین کانپنے لگی ایک
مکان مجوزہ کا سامنے دربار کے بھی تھا وہ بھی گر پڑا اُسکے منہدم ہونے کی جو صدا آئی اول تو اُس
صدائے مہیب کے آنے سے سب اہل دربار حیران تھے اور متفکر تھے کہ یہ کیسی صدا آئی خود سمندر
حیران تھا جب یکایک عمارت کے گرنے کی صدا آئی تو اُس نے حکم دیا کہ دریافت تو کرو کہ یہ کون سی
عمارت گری ہی ایک چوبدار باہر آیا اور دریافت کرکے پھر دربار مین گیا اور عرض کیا کہ اے خداوند
جو عمارت کہ آپ کے محل اور دریا کے سامنے آپکی دایہ مجوزہ سامرہ کی تھی وہ سب گر پڑی ہی اور
جس قدر عمارت تھی سب منہدم ہوگئی اور دھوان ہوکر اڑ گئی اور جو اشیا اُن کی طیار کی ہوئی
تھین سب مین یکایک آگ لگ گئی یہ جو چوبدار نے کہا سمندر شاہ نے زانون پر ہاتھ مارا اور کہا کہ
افسوس صد افسوس دایہ بھی قتل ہوئی یہ اُسکے مرنے کی علامت ہی جو جو چیزین اُس نے تیرے
طیار کی تھین سب برباد ہوئین بڑا ہی غضب ہوگیا اب کوئی بزرگون مین سے نہ رہا مجوزہ نے
ہمکو گودیون مین پرورش کیا تھا ابھی اُسکا سن کیا تھا صرف ایک ہزار برس کی عمر تھی

مثل مان کے شفقت کرتی تھی مین اُسکو اپنی مان جانتا تھا اور دائی اُسکو اپنا فرزند تصور کرتی تھی برسون مین اور وہ ساتھ سویا ہون جب اور کسی امر کی ضرورت ہوئی اُسنے اُسکو بھی رفع کر دیا بلکہ مین اُس امر سے اُسی کے سبب سے واقف ہوا ہون بڑی میرے حال پر مہربان تھی آج میرے سر پر سے مان کا سایہ اُٹھا اب تو میرے اوپر مصیبت پر مصیبت بلا پر بلا نازل ہوتی ہی افسوس کیونکر دریافت کرون کہ کس نے میری دائی اُمان کو قتل کیا ہی ہاے اُس ظالم کو اُسکی جوانی پر رحم بھی نہ آیا بعض اہل دربار سمندر کے ان کلمات سے مُنھ پھیر کر اور رومال منھ پر رکھکر ہنسنے لگے بعض نے اپنے دل مین کہا کہ واہ ری دائی اُمان جو کہ اپنا فرزند خیال کرے اور شوہر بھی بنائے بعض نے اپنے دل مین کہا کہ آگ لگے اس بوڑھی پر کہ ہزار برس کی تو عمر تھی مگر جوان تھی اِس کلمہ پر تو عشاق کو تاب نہ رہی یون بول اٹھا کہ ای بادشاہ جبکی ہزار برس کی عمر تھی وہ کیا جوان ہوگی یہ تو آپ کا ارشاد کرنا میرے خیال مین نہ آیا کہ ہاے اُس ظالم کو اُسکی جوانی پر رحم نہ آیا میری عمر گیارہ سو برس کی ہی مین بالکل پیر ہو گیا ہون وہ بھی مثل میرے ہوگی بلکہ جب مین عجوزہ کو دیکھا تھا تب ہی وہ ضعیف ہو چکی تھی دانت ٹوٹ چکے تھے اب تو زیادہ لٹ گئی ہوگی مگر ان ساحرہ زبردست تھی فن ساحری مین کامل تھی اُسکا مثل نہ تھا سمندر شاہ نے برہم ہوکر جواب دیا کہ اُستاد وہ آپ کے نزدیک پیر زال ہوگی میرے نزدیک تو وہ ابھی جوان تھی مین کیا کہون کہ اُسنے مجکو کس قسم کی راحت دی تھی جب اُن راحتون کا خیال آئیگا کلیجہ و جگر سے ٹکڑے نکلین گے عشاق نے کہا یہ اگر ضرور ہی مگر کیا کیا جاے سمندر غم مین اپنی دایہ کے صندوقچہ کا بھی حال بھول گیا اُسکا خیال بھی نہ آیا خاموش ہوکر عالم سکوت مین رہ گیا ابھی سمندر کو عجوزہ کا خیال برطرف نہ ہوا تھا کہ عشاق نے کہا کہ کیون سمندر آپ کی دایہ کی جان صندوقچہ سے نکلی نہ وہ صندوقچہ سیلنے جاتین نہ قتل ہوتین معلوم ہوتا ہی سہراب جادو پر حال کھل گیا کہ جس تدبیر سے وہ گئی ہون اُسنے قتل کیا سمندر نے کہا کہ اُستاد اس صندوقچہ نے معلوم کس کس کی جان لی اور پھر ہاتھ نہ آیا اگر مین یہ جانتا تو دایہ کو کبھی بچانے دیتا صبر کر لیتا عشاق نے جواب دیا کہ ہم نے نہ کہا تھا کہ اب صندوقچہ کا ہاتھ آنا محال ہی آپنے فرمایا تھا کہ دائی اُمان کسی نہ کسی تدبیر سے آئینگی آپنے ملاحظہ فرمایا کہ کیا ہوا اُنکی جان بھی گئی اور صندوقچہ بھی نہ ہاتھ آیا اور صدمہ تازہ ہوا سمندر نے جواب دیا کہ استاد کیا عرض کرون اب تو مجکو صندوقچہ کا بھی صدمہ نہین ہی جو دائی اُمان کے مرنے کا صدمہ ہی سمندر یہ ہی کہہ رہا تھا کہ وہ طائر جو کہ خاکستر عجوزہ سے پیدا ہوا تھا آکر پہونچا سر پر سمندر کے قائم ہوکر پکارا کہ ای سمندر خبردار ہو کہ تیری دائی اُمان عجوزہ ساحرہ کو ملکہ اخضر ماہی پوش نے صندوقچہ کے لیے قتل کیا وہ صندوقچہ فقرہ کر کے سہراب کے خیمہ سے لیکر بھاگی تھین بسبب اس امر کے کہ شاید کوئی تلاش کو آئے شاہراہ سے نہ آئین بلکہ صحرا اور کوہستان سے قصد آنے کا کیا جلدی مین راہ فراموش کر گئین دریاے محیط کے کنارے جو صحرا ہی کہ حد پر سے کسی طرف کا راستہ نہین ہی سوائے نہ طاق کے اور وہان اکر مسافر جاکر پھر واپس نہین آتے ہین نکل گئین وہان دریا کے کنارے اخضر ماہی پوش شکار ماہی مین مصروف تھی یہ بہت سے پیاسی تھین اخضر ماہی پوش کو دیکھکر برابر ملاقات کھڑی گئین اور پانی طلب کیا اُسنے پانی دیا اُنھون نے پانی پیا سب حال بیان کیا نہ طاق کا حال دریافت کیا اُس ذکر مین صندوقچہ کا بھی حال بیان کیا اُسکے دل مین بری آئی اُس نے دایہ سے صندوقچہ دیکھنے کی خواہش کی اُنھون نے صندوقچہ دکھایا اُسنے فقرہ انکو دیا کہ کوئی تمھاری پشت کی طرف سے آتا ہی پلٹین اُسنے نیچہ مارا گلا سر تن پر سے

اڑگیا اور مرگئین مین تو اخضر سے بہت خوش ہوا کہ اُسکے سبب سے مین نے قید سے رہائی پائی نہ وہ قتل کرتی نہ یہ مرتی مین ہزار برس سے اُسکی قید مین تھا یہ کہکر وہ طائر فرّاٹا مار کر اڑگیا اب تو سمندر حیران ہوا کہ یہ تو نئی بات ہوئی بی اخضر نے میری دایہ کو قتل کیا اور صندوقچہ بھی لے لیا انھون نے کب کی عداوت ادا کی میری انکی کب کی دشمنی تھی مین کب چھوڑتا ہون کہ وہ صندوقچہ لیجائین میرے ہاتھ سے وہ کب بچتی ہین معلوم ہوا کہ انکو غرور ہوگیا ہی کہ مین رکن طلسم نہ طاق ہون میرا کوئی کچھ نہ کرسکے گا مین نہ طاق مین جاکر اُس سے اپنا صندوقچہ لاؤنگا اور اپنی دایہ کے خون کا عوض لونگا یہ تو اخضر ہا ہی اپش نے بنا فساد کی ڈالی ایک تو صندوقچہ لیا دوسرے خون کیا کیا خوب وہ اپنے دل مین سمجھی کیا ہی اپنے تئین بہت بڑی کاملہ خیال کرتی ہی میرے سب نزدیک ایک چھوکری ہی مین خداوند سے اسکی شکایت کرونگا مجکو صندوقچہ خداوند نے دیا تھا کوئی مین نے اُس سے یا اُسکے بزرگ سے چھین نہ لیا تھا نہ اُسکی ملکیت کا تھا جو وہ بون سے گئین مین کسی کو طرف دریا کے روانہ کرتا ہون کہ وہ جاکر اُسکو گرفتار کرلائے میرا ملک اب بھی اُسکے ملک سے بڑا ہی میرے پاس اب بھی اُسکے پاس سے زیادہ ہین لشکر کثیر ہی ہزارون بادشاہ میرے باج گذار ہین گو آج کل میرا لشکر تباہ ہوچکا ہی لوگ مجھے چھوڑ گئے ہین ملک میرے قبضہ سے نکل گئے ہین مگر مین اس حالت مین بھی اُس سے زیادہ ہون صاحب قوت ہون وہ بھولی کس بھروسہ پر ہی صرف اِس امر پر کہ مین رکن طلسم ہون اگر وہ رکن طلسم ہی تو مین بھی شہنشاہ جلیل القدر ہون اُسکے ایسے میرے لاکھون ہین مین کچھ خیال نہ کرونگا اپنا صندوقچہ لے لونگا عشاق نے کہا ای سمندر انسان کو لازم ہی کہ جو امر کرے سمجھ بوجھکر کرے پہلے رقعہ جمشیدی سے دریافت کرلو کہ وہ دریا کے کنارے ہی یا نہین یا وہ نہ طاق کوگئی ہی جہان وہ گئے ہین اُسکو ایک نامہ بطور شکایت کے تحریر کرو اور خداوند کو بھی اس حال سے آگاہ کرو دیکھو وہ کیا جواب تحریر کرتی ہی کیونکہ اگر تم اپنی طرف سے بنا فساد کی ڈالوگے تو خداوند کو بھی ناگوار ہوگا وہ اُسکی شرکت کرین گے اور دوسرے بھی تمکو الزام دین گے کہ پہلے تم نے کیون نہ باشتی پیام وسلام کیا جو شکر لے کر مقابلہ کو آمادہ ہوے اُسکو بھی یہی کلام ہوگا اگر مجھ سے باشتی طلب کرتے اور مین نہ دیتی تو اُسوقت آپ کو زیبا تھا مقابلہ کرنا اب تو مین خود دنگی کوئی مین پانچی کا نہین رکھتی ہون جو رب کردے دونون مقابلہ کرینگی اُسوقت سب تم کو نادان بتائین گے اور کہین گے کہ اُسکا سوال معقول ہی سوائے خاموشی کے دوسرا جواب نہوگا اسوقت مین جبکہ تم باشتی طلب کروگے وہ نہ دے گی اور تم اُس سے مقابلہ کروگے تو کوئی تمکو الزام نہ دے گا بلکہ اُسی کو الزام دین گے اور سب تمہارے شریک ہون گے اور تمہاری بات بالا ہوگی وہ کچھ جواب نہ دے سکے گی دوسرے یہ امر ہی کہ ابھی تم سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہو رہا ہی اگر اُدھر بھی جنگ ہونے لگے تو بڑی ہی خرابی واقع ہوگی ایک لشکر دو طرف کس طرح سے مقابلہ کرے گا اگر اُدھر مقابلہ کو گئے انکو زور ہوا یہ چڑھ آئے اور شہر پر قبضہ کرلیا تو خرابی ہوئی کیونکہ تم سے آج کل بہت سے لوگ برخلاف ہین اگر اُدھر مصروف مقابلہ ہوے اُدھر کی لشکر کی ہوئی وہ چڑھ آئی تو بھی مشکل ہوئی ایسی حالت مین بگاڑنا خلاف عقل ہی پس یہ تو معلوم ہوچکا ہی کہ وہ صندوقچہ اہل اسلام کے قبضہ مین نہین ہی اب اُن سے مقابلہ کرنے مین کچھ خوف نہین اخضر ماہی پوش سے پیام وسلام کرو اہل اسلام سے مقابلہ کرکے فیصلہ کرو اگر وہ اس عرصہ مین تمہاری خواہش کے موافق راضی ہو جاے اور صندوقچہ بخوشی خاطر دے دے تو خیر ورنہ بعد مقابلہ اہل اسلام اُس سے مقابلہ کرکے وہ صندوقچہ لے لو دو طرف سے مقابلہ کرنا بالکل نادانی اور خلاف عقل ہی آیندہ تم کو اختیار ہے جو امر میری راے مین آیا اور میرے نزدیک مناسب تھا میں

بیان کردیا سمندر نے یہ تقریر سنکے جواب دیا کہ آپ کی راے بہت اچھی ہے مین اسی پر عمل کرتا ہون یہ کہکر
سمندر نے رقعہ جمشیدی اُٹھا کر پہلے حال اپنی دایہ کا دیکھا کہ کیونکر صندوقچہ حاصل کیا وہ صورت
مذکور الصدر تحریر فرمائی ہوئی تھی سمندر نے اپنے دل مین کہا کہ بڑا عمدہ نقرہ کیا اُسکے بعد
تحریر تھا کہ وہ صندوقچہ لے کر جلپن تو لبیب اس خیال کے کہ اگر شاہراہ سے جاؤنگی تو شاید کوئی میری
تلاش مین آسکے مقابلہ ہوگیا فائدہ پس کوہستان کی راہ سے چلی راہ بھول گئی دریا کے کنارے پہونچی
اخضر ماہی پوش سے ملاقات ہوئی اس سے سب حال بیان کیا اُس نے قتل کرکے صندوقچہ لیا
جب یہ حال سمندر دیکھ چکا تو دریافت کیا کہ اخضر کہان ہے اتنین نکلا کہ نہ اخضر اُس مقام پر دریا کے
کنارے ہے نہ طاق کو گئی ہے بلکہ وہ اور اقلیم کو مع اُس صندوقچہ کے گئی ہے اب اُسکا ہاتھ آنا مشکل ہے اور
اس امر مین کوشش بیکار ہے ہان ایک مدت تک صبر کیا جاے تو شاید کوئی صورت نکلے اسوقت مین
کوشش کرنا بالکل بیکار ہے یہ مضمون جو رقعہ جمشیدی مین نکلا سمندر کا چہرہ متغیر ہوگیا رقعہ کو ہاتھ سے رکھدیا
اور خاموش ہوکر فکر کرنے لگا عشاق نے کہا کہ رقعہ سے کیا ظاہر ہوا سمندر نے پہلے تو سب حالت
عجوزہ کی پورے طور سے بیان کی کہ وہ اُس خواص کی صورت بن کر سہراب جادو کے خیمہ مین گئی اور مبارکباد
دی پھر تقریر جو کہ عجوزہ نے کی تھی بیان کی مگر دوسرے الفاظ مین بعد ازان نوبت آئی کہ سہراب اُسکو خیمہ مین چھوڑکر
چلا گیا جب وہ تن تنہا ہوئی صندوقچہ لے کر بھاگی اسی خیال سے شاہراہ سے نہ آئی بلکہ صحرا کی راہ سے
جیسا کہ ظاہر ہی بیان کیا تھا اخضر ماہی پوش سے ملاقات ہوئی اخضر سے سب حال بیان کیا اُسنے نقرہ دیکر
قتل کیا کیون اُستاد مین نکت طرازی امان ضرور صندوقچہ لائینگی آپ لوگ رہے کہ مشکل ہے دیکھئے کس کی
سے دیدہ گردہ کیا کرین کہ ہمارے مقدر مین نہ تھا دوسرے کی تقدیر مین تھا اُنکی جان گئی صندوقچہ بھی گیا
وہ تو اپنی سی کر گذرین دشمن کے قبضہ سے لے آئین عشاق نے کہا کہ بہت بڑی چالاکی اور دانائی کی کیون نکر ہین
جاندیدہ بچین ہان اے سمندر یہ اخضر کا بھی حال ظاہر ہوا کہ کہان ہے سمندر نے کہا رقعہ مین یہ حکم لکھا ہے کہ نہ
اخضر دریا کے کنارے ہے جہان کہ اُسنے دائی امان کو قتل کیا نہ نہ طاق کو گئی ہے نہ اپنے ملک کو بلکہ اور اقلیم
کو گئی ہے صندوقچہ لے کر اُسکا تعاقب کرنا بالکل بیکار ہے اب اُسکا ہاتھ آنا دشوار ہے اس امر کی کوشش لاحاصل
ہے اپنے اُس کام مین مصروف ہو جو کہ درپیش ہے صبر کرو ایک مدت کے بعد ہاتھ آئیگا ابھی سراسر نادانی اور حماقت ہے
اس امر مین کوشش کرنا اگر کوشش کروگے تو پشیمان ہوگے سواے ندامت کے کچھ نہ حاصل ہوگا اس مقابلہ مین
کوشش کرنا کہ اسمین جان کا خوف ہے اب مین کیا کرون کیونکہ رقعہ منع کرتا ہے عشاق نے جواب دیا کہ کیون میری
راے نے اسوقت کیا فائدہ دیا اور کتنا بڑا کام نکلا نہ جو بدون دیکھے بھالے غصہ مین آکر ایسا امر کرتے تو کیا ہوتا
سواے خفت کے سمندر نے کہا کہ ضرور اسوقت آپکی راے نے بڑا کام کیا اب مین اس معاملہ مین خاموشی اختیار کرتا
ہون اور اہل اسلام کے مقابلہ مین کوشش کرتا ہون بعد فیصلہ اہل اسلام کے دیکھا جاے گا مین خود جاکر خداوند سے
شکایت کرونگا وہ کوئی نہ کوئی تدبیر ضرور کرین گے عشاق نے کہا کہ سواے اس امر کے کوئی دوسری
تدبیر نہین ہے جب یہ راے ٹھہر چکی سمندر نے صندوقچہ کی طرف سے صبر کیا اب یہ راے ہوئی کہ آج تو نہین کل سے
اہل اسلام سے مقابلہ کرنے کی تدبیر کیجاے گی یہ کہکر سمندر شاہ نے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا سب
اپنے اپنے مکان کو گئے مگر سمندر کو از حد صدمہ ہوا اول تو دائی امان کے مرنے کا دوسرے صندوقچہ کے
ہاتھ سے جانے کا سمندر نے اپنی زوجہ سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ ہمائی امان بھی مرگئین وہ بھی بہت
رویین اب ان سب کو تو رنج والم مین مبتلا رکھا جاے آئندہ انکا حال تحریر ہوگا اب کچھ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہے کہ

وہان کیا گذری جب یہ خبر معلوم ہوئی کہ صندوقچہ کوئی سہراب کے پاس سے لیگیا اور سہراب کا اس غم مین کیا حال ہوا اب ثمہ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہے ملاحظہ فرمایئے راوی نے اس طور سے اس واقعہ کو بیان کیا ہی کہ سہراب دوسرے خیمہ مین بیٹھا ہوا انتظار جواب عرضی کر رہا تھا اور سامان دعوت مین مصروف تھا کہ جوبدار جواب لیکر آیا اُسنے عرضی دی اور کہا کہ اسکی پشت پر جواب تحریر ہی سہراب نے جو دیکھا تو تحریر تھا کہ تمھاری عدم حاضری سے، کی گئی پس یہ دیکھکر سہراب اُس خیمہ سے اٹھکر چلا مگر یہ حکم دیتا ہوا گیا کہ بہت جلد طعام حاضر کرو کہ عرصہ نہو پس داخل خیمہ ہوا اُس مقام پر آیا کہ جہان حسن آرا نقلی کو بٹھا آیا تھا اب جو آکر دیکھا کہ واہ وہان حسن آرا کا پتہ بھی نہین ہی خبر خیالی پڑا ہی اسنے تلاش کرنا شروع کیا پکارنا قسنا سب ہنانا مگر ہر طرف خیمہ مین تلاش کرنے لگا اس خیال سے کہ مین اُسکو تنہا چھوڑکر چلا گیا تھا مجکو عرصہ ہوا شاید دم گھبرایا ہوا ادھر اُدھر پھرنے لگی ہو یہانتک کہ تلاش کرتا ہوا پشت خیمہ پر آیا یعنے اندر کی طرف یہ نہ تصور فرمایئے گا کہ باہر خیمہ کے اب جو دیکھا تو قنات کو چاک پایا اور حسن آرا کا کہین پتہ نہ تھا تمام خیمہ جہان مارا اب تو اسکو خفقان ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی کیا حسن آرا قنات چاک کرکے بدون مجھسے ملے ہوئے چلی گئی کیا کچھ خفا ہو گئی مین جو جاکر بیٹھ رہا تھا اس امر پر اب یہ خیال کرتا ہوا اُس مقام پر پھر آیا کہ شاید میرے ستانے کو کسی طرف پوشیدہ ہو گئی ہو مگر یہ آج کی بات ہی کہ قنات خیمہ یون چاک ہی یہ تو اس خیال مین غرق تھا وہان جو آیا تو پنایا ادھر اُدھر دیکھنے لگا ابھی تک اُسکو صندوقچہ کا بالکل خیال نہین ہی نہ یہ خیال ہی کہ کوئی دوسرا تھا بلکہ یہ خیال ہی کہ حسن آرا تھی میرے دیر مین آنے سے ناراض ہو کر چلی گئی اُس حالت مین اُسکی نگاہ اُس مقام پر پڑی کہ جہان صندوقچہ رکھا ہوا تھا اب جو نگاہ پڑی اُس نے دیکھا کہ صندوقچہ بھی ندارد ہی اب تو اسکا ماتھا ٹھنکا اسنے خیال کیا کہ کچھ نہ کچھ دال مین کالا ہی یا تو یہ حسن آرا کو تلاش کر رہا تھا یا یہ واقعہ دیکھکر حسن آرا کا تو خیال دل سے رفع ہوا اب صندوقچہ کا خیال ہوا اُس مقام پر آیا صندوقچہ نہ پایا خیال کیا کہ شاید صندوق مین رکھدیا ہو سب مقام پر صندوق وغیرہ مین زیر مسہری تلاش کیا کہین نہ ملا اب تو یہ بہت پریشان ہوا ابھی تک اسکے حواس درست ہین پس فوراً اسکو خیال آیا کہ وہ حسن آرا نہ تھی بلکہ کوئی دوسری ساحرہ یا عیار تھا جب سمندر کو حال معلوم ہوا اُسنے روانہ کیا کہ کسی فقرہ سے صندوقچہ لے آؤ اسنے یہ فقرہ کیا مین اُسکے فقرہ مین آگیا مگر کیا عمدہ فقرہ کیا کہ جسمین مین آگیا سوا سے اس فقرہ کے دوسرا فقرہ کارگر نہوتا دوست بنکر دشمنی کی یہ خیال کرکے اپنے دل مین کہا کہ وہ ہی سراپچہ چاک کرکے پشت خیمہ سے صندوقچہ لے کر گیا ہی پس سہراب جادو وہان سے اُٹھا کیونکہ اب تو اسکو یقین ہو گیا تھا کہ وہ حسن آرا نہ تھی بلکہ کوئی دوسرا تھا صندوقچہ لینے آیا تھا اپنا کام کرکے چلا گیا اُس قنات کے پاس آیا نشان قدم پائے وہان کی مٹی اٹھائی سونگھی وہ مٹی لے کر اپنے مقام پر آیا اُسکو خون خوک اور شراب سے گوندھا اُسکا ایک پتلا بنایا اُسپر سحر کیا اُس سے دریافت کیا کہ تو کس کے قدم کی خاک ہی آواز آئی کہ مین عجوزہ ساحرہ کے قدم کی خاک ہون جو کہ دایہ ہی سمندر کی سہراب نے کہا کہ بیان کر تو کیون آئی تھی آواز آئی کہ جبکہ سمندر شاہ کو یہ حال معلوم ہوا کہ صندوقچہ تیرے پاس ہی اُسکو بہت غصہ آیا یہ بھی اُسپر ظاہر ہوا کہ اُسکی دختر نے صندوقچہ تجکو دیا ہی پس اُسنے دربار سے جاکر اسوقت اپنی دختر کو طلب کرکے اُسپر اور اُسکی خواصون پر غضب بدعت کی اور مارا جب عجوزہ کو خبر ہوئی وہ آئی اُسنے رہا کرایا اور اس امر کا اقرار کیا کہ مین صبح کو جاکر صندوقچہ لاؤنگی لہذا اُسنے اُس اقرار کے موافق حسن آرا کی صورت بن کر تجکو دھوکا دیا سب بیان دریا

کرکے جب تم اُس خیمہ مین برائے طیاری سامان دعوت گئے تھے وہ موقع پاکر صندوقچہ سے کرفتات چاک
کرکے راہی ہوئی اُسکا مطلب یہ ہی تھا کہ کسی طور سے یہان سے ہٹ جاؤ ویسا ہی ہوا جو کہ اسکی غرض تھی
اب آگے مجکو حال نہین معلوم ہے پس یہ سنتا تھا کہ وہ دیو جادو نے ایک چیخ ماری کہ ہائے اور ایسا صدمہ
ہوا کہ بیہوش ہوکر گر پڑا یہ صدا جو باہر خیمہ کے آئی تو خادمہ وغیرہ موجود رہتے وہ فوراً بدون پکارے اندر
چلے آئے کہ نہ معلوم کیا ہوا جو آقا اس زور سے چلائے کچھ خوف نہ کیا کہ آقا نے منع کیا ہے یہان جو
آئے تو سہراب کو بیہوش پایا سب کے حواس جاتے رہے دیکھا کہ ایک پتلا ہوا ہے پس انکو قوا دے کچھ
ہوش نہ پڑا فوراً گلاب وغیرہ چھڑکا کہ سہراب کو ہوش آیا جب ہوش آیا سہراب نے کہا کہ افسوس سب محنت
رائیگان گئی مین لٹ گیا دشمن اپنا کام کر گیا مین ایسا غافل ہوا کہ کچھ خیال نہ کیا اب صاحبقران کو کیا جواب
دونگا میرا تو منہ دکھانے کے قابل نہ رہا ہے سب یہ خیال کرین گے کہ چیز جو سپرد تھی تو سہراب
نے یہ فقرہ کیا ملکہ کے پاس بھیجدی ہوگی یا خود اُسکے پاس ہوگی اب مین کیا کرون خادمون نے پوچھا
کہ آقا کیا ہوا کچھ بیان تو فرمایئے ہم بھی تو آگاہ ہون سہراب نے جواب دیا کہ کیا بیان کرون مقدر
الٹ گیا تقدیر برگشتہ ہوگئی سب سے شرمندہ ہوا جب اُنھون نے بہت اصرار کیا تو سمندر سے اول
سے آخر تک کل حال بیان کیا اور کہا کہ صندوقچہ ہاتھ سے کل گیا یہ واقعہ ہوا یہ سنا تھا کہ اب تو سب کے
حواس جاتے رہے سب کے اندام پر رعشہ پڑگیا کہ بڑا غضب ہوا اب ہاتھ نہ آئے گا اُدھر سمندر کے
پاس پہونچا وہ خود لشکر لے کر آئیگا اور سب کو قتل کرے گا اب کوئی صورت نجات کی نہین ہے یہ خبر باہر خیمہ
کے بھی ہوئی ایک سے دوسرے سے تیسرے کو معلوم ہوئی لشکر مین پھیلنے لگی تھوڑے
عرصہ مین کل لشکر مین پھیل گئی ہر ایک کی زبان پر یہ کلام تھا کہ بڑا غضب ہوا اب کوئی صورت نجات
کی نہین اب سمندر کسی کو بھی زندہ نہ رکھے گا سمندر قچہ کسی تدبیر سے ہاتھ آئے گا جو نجات ہو سب سامان
جشن کی تدبیر بھول گئے انکی خوشی فراموش ہوگئی ہر ایک کے چہرے پر گرد رنج وملال جم گئی رنگ زرد
متغیر ہوگیا زندگی سے یاس ہوگئی تصور مرگ سامنے پھرنے لگی لشکر مین تلاطم پڑگیا ہر ایک مایوس ہوگیا
کیا ساحر کیا قیمر ساحر کہان جشن کی صبح سے ہر ایک کو خوشی تھی کہان یہ خبر رنج والم نے اپنا دخل کیا ہر طرف
لشکر مین یہ ہی چرچے ہورہے تھے کہ سمندر جلا ہوا ہے وہ زندہ نہ رکھے گا ضرور کل آکر قتل کرے گا
لشکر مین تو یہ طلسم پڑا ہوا تھا وہان سہراب اپنے خیمہ مین نراب سا ہو تمام ملازم گرد جمع ہین سمجھا
رہے ہین کہ اسمین آپ کا کیا قصور ہے مقدر کی امور کو آپ کیا کرین کوئی آپ سے جان کے تو دا نہین
یہ بھی ایک ناگہانی ہونے والی تھی جو ہوئی اسکو کوئی کیا کرے کس امر کی ندامت جو اصل واقعہ ہے
آپ صاحبقران سے بیان فرما دیجیے گا وہ یقین کرلینگے اگر آپ کو منہ لانا ہوتا تو یہ امر منظور ہوتا
کہ مین کسی کو نہ دیتا تو آپ کیون ظاہر کرتے سہراب کہتا ہے کہ نہ معلوم تم لوگ کیا خیال کرتے ہو اور کیا
بک رہے ہو اور میرے کیا خیالات ہین ہین یہ خیال کرتا ہون کہ کل ہی سمندر آکر سب کو قتل کریگا
کیونکہ جلا ہوا ہے کل ہی سب کا خاتمہ ہے جس امر کے لیے مین نے اتنی بڑی کوشش کی اور اسکو حاصل
کرلیا پھر کیون اپنی نادانی اور غفلت سے گنوا دیا کاش مین کل ہی خواجہ کے پاس رکھدیتا یا خود حضور مین
رکھدیتا نہ سامنے ہوتا نہ وہ نکالتا کیا نادانی کی بڑی حقارت ہوئی فکر ہوا صاحبقران سے حاضر ہونے
کی ندامت ہوئی جی چاہتا ہے کہ شکم مین خنجر مارلون کہ میرا کام تمام ہوجاے مین اپنی آنکھون سے لشکر
اسلام کا تباہ ہونا نہ دیکھون اُنھون نے عرض کیا کہ حرام موت مرنے سے کیا فائدہ گنہگار خدا اور رسول بھی

ہوے پھر کچھ نہ حاصل ہوا گر ہلاک ہونے سے صندوقچہ مل بھی جاے تو خیر ورنہ کیا ضرورت ہو کل سب کے ساتھ کیون نہ میدان مین جان دیجیے کہ جو مرتبہ شہادت پایئے تمام سب جہان مین ہو کہ فلان شخص نے کیا جرأت کے ساتھ جان دی اور اسطور کے مرنے مین سوائے ناموسی کے اور کیا ہی جبکہ مرنا آج بھی ہی اور کل بھی تو سب کے ساتھ کیون نہ مرین یہ جو سب نے کہا سہراب کو بھی پسند آیا سہراب نے جواب دیا کہ تم سب گواہ رہنا پہلے جو کل میدان مین جاے گا جبکہ سمندر آکر مقابلہ مین صف آرا ہوگا اور مبارز طلب کریگا اُسکے مقابلہ کو جو پہلے جائیگا وہ مین ہونگا سب سے پہلے اپنی جان دونگا تاکہ مین بربادی لشکر اپنے آنکھون سے نہ دیکھون اُنھون نے عرض کیا کہ اسمین کوئی مضایقہ نہین ہی ایک نے سہراب جادو سے عرض کیا کہ اگر مناسب ہو تو صاحبقران کو بھی اس حال سے آگاہ فرمایئے کسی کو براے تلاش روانہ فرمایئے یہ سنکے سہراب نے چند سوار جو کہ اسکے ملازم تھے اور زبردست تھے انکو بلاکر کہا کہ تم ذرا تھوڑی دور جاکر تلاش تو کرو کہ اس ضعیف اور قطع کی عورت کدھر جاتی ہی گو وہ مل بھی جاے گی مگر اب صندوقچہ کا ہاتھ آنا غیر ممکن ہی اگر بالفرض سے تو اس سے مقابلہ نہ کرنا سوائے قتل ہونے کے کوئی دوسری صورت نہین ہی نہ وہ سحر کریگی نہ کچھ اس صندوقچہ کے سحر سے مقابلہ کرے گی ہان پھر ہاتھ آے گی تو خواجہ کسی نہ کسی تدبیر سے اسکو اسیر کرینگے مین جاتا ہون صاحبقران سے عرض کرتا ہون اور خواجہ سے کہتا ہون کہ آپ کوئی تدبیر کرین یہ کہکر سہراب نے درباری کپڑے پہنے ملازمون سے کہا کہ یہ پتلا اُٹھالو اپنے خیمہ سے نکل کر طرف دربار کے چلا یہان جو یہ خبر لشکر مین پھیلی اور لشکر مین تلاطم ہوا تو رفتہ رفتہ دربار مین پہونچی کہ سہراب جادو کو کوئی فقرہ دے کر سمندر یہ سے آکر صندوقچہ لے گیا سہراب اپنے کو ہلاک کرنے پر آمادہ ہی سب مصاحب و ملازم اُسکو سمجھا رہے ہین یہ خبر دربار مین بیان ہوئی تھی کہ سب کے چہرے متغیر ہوگئے سہراب کو موت کا یقین ہوگیا اس خیال سے کہ اب سمندر خود آکر مقابلہ کریگا اور اب صندوقچہ کا ہاتھ آنا محال ہی اس مرتبہ مقدر سے مل گیا کیا ساحر کیا خیر سارے سب مایوس ہوگئے خوشی جشن کی بھول گئے بادشاہ کو بھی بڑا صدمہ ہوا صاحبقران والاشان کی پیشانی پر شکن تک نہ آئی کچھ رنج ہوا فرمایا کہ خوب ہوا مگر اس امر کا صدمہ ہوا کہ سہراب اپنے کو ہلاک کرتا ہی خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ ذرا تم سہراب کے پاس چلے جاؤ اُس سے اس خبر کو بھی دریافت کرو اور اس امر نامشروع سے اسکو روکو کہ یہ کون حرکت ہی بلکہ میری طرف سے کہنا کہ اے سہراب تو مرد عاقل ہوکر جزم موت کا مرتکب ہوتا ہی یہ کونسی حرکت ہی کہنا کہ اگر صندوقچہ کوئی لے گیا تو لیجانے دو خداوند کریم پر نگاہ رکھو وہی حامی و مددگار ہی جس نے اب کی مرتبہ بچایا ہی وہی پھر بچاے گا کیون اپنے کو ہلاک کرتے ہو اُسکی ذات پر تکیہ کرو کیا ہم کوئی صندوقچہ کے بھروسہ پر تو مقابلہ کرنے نہ آے تھے اپنے خدائی ذات پر ہمکو بھروسہ ہی کیون اسقدر متفکر ہوتے ہو خواجہ کا خود مزاج پریشان تھا اور صدمہ تھا عرض کیا کہ بہت اچھا جاتا ہون سب اہل دربار بسبب رنج و صدمہ کے خاموش بیٹھے ہین سوائے صاحبقران کے کہ وہ تو خوش و خرم ہین کہ اتنے مین خبر آئی کہ سہراب خود حاضر دربار ہوتا ہی صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اب کچھ جانے کی ضرورت نہین ہی سہراب خود آتا ہی بیان تو یہ ذکر ہو رہا ہی اُدھر سہراب جو اپنے خیمہ سے نکلا تو سب لشکر کے لوگ اُسکو دیکھکر اُسکے قریب آے اور دریافت کرنے لگے سہراب جادو نے یہ کہنا شروع کیا کہ میری حماقت سے یہ امر ہوا اور کل حال بیان کیا اپنے خیمہ سے اور دربار تک اسکو اسقدر مہلت نہ ملی

کر وہ خاموش چلتا سوائے اس امر کے بیان کرنے کے ہزارون مرتبہ بیان کیا یہان تک کہ داخل دربار ہوا
جلو خانہ طے کر کے بجراگاہ پر آیا بادشاہ وصاحبقران کو سلام کیا اور سب اہل دربار سے صاحب سلامت
ہوئی خواجہ کو سلام کیا سب نے دیکھا کہ سہراب کی یہ صورت ہی کہ فرط صدمہ و رنج والم سے ایسے ہو گئے
جیسے برس دن کا بیمار بال پریشان چہرہ اداس عالم یاس رنگ رنج مارے غم کے زرد ہو گیا ہی آنکھین
حلقہ پڑ گئے ہین آنسو نرگسی آنکھون مین بھرے ہوے یہ حالت دیکھکر سب کو حیرت ہوئی سہراب کو تین
صدمہ ہین اول تو خوف جان دوسرے رنج صندوقچہ کا مفت قبضہ سے نکل گیا صرف میری نادانی سے
تیسرے یہ صدمہ کہ شب کو ملکہ پر سمندر بدعت کر چکا ہی اب جو یہ لکاتہ جا کر کہے گی تو اور سمندر کو غصہ آے گا
نہ معلوم کس طور سے پیش آے کیا گت کرے کیونکہ اب تو بالکل اسکو یقین کلی ہو جاے گا ابھی تک تو
شک ہو گا اب مرتبہ یقین کا ہو گا افسوس کیون زندہ چھوڑنے لگا اس فکر کے سبب سے دونون صدمہ
فراموش ہین سوائے ملکہ کے خیال کے دوسرا خیال نہین ہی کلیجے کے ٹکڑے ہو ے جاتے ہین مگر کیا
کرے سلام کر کے خاموش اپنے مقام پر جا کر بیٹھ رہا ملازمون نے وہ نیلا جو کہ اسکے ہمراہ لاے تھے وہ
اسکے سامنے رکھدیا اور اپنے مقام پر جا کر مودب کھڑے ہو گئے مگر اسوقت دربار کا یہ حال تھا کہ سب
عالم سکوت مین بیٹھے ہوے تھے کوئی کسی طرف سر اٹھا کر نہ دیکھتا تھا سب کو صدمہ تھا کہ صاحبقران نے سہراب
کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ کیون سہراب کیا بات ہی یہ کیا تمھاری حالت ہی اور یہ کیا صورت ہی کیا صدمہ
اسوقت پہونچا ہی جو تمھاری یہ صورت ہی کہ جیسے برس دن کا بیمار ہو کچھ بیان تو کرو ہمکو بھی آگاہ کرو
سہراب جادو نے ایک آہ جگر سے کھینچکر جواب دیا اور عرض کیا کہ اے صاحبقران عالی قدر کیا عرض
کرون جو صدمہ پہونچا ہی احاطہ تقریر سے باہر ہی مین لٹ گیا جو محنت و مشقت مین نے کی تھی سب ضائع
اور برباد ہوئی میرے اوپر آسمان مصیبت ٹوٹ پڑا میری امید منقطع ہو گئی صاحبقران نے فرمایا کہ کچھ
تو بیان کرو سہراب نے کہا کہ کیا مین اپنی نادانی کو عرض کرون مگر یہ بھی خلاف ادب ہی کہ آپ دریافت
فرماین اور مین نہ عرض کرون خداوند مین جو کل دربار سے گیا رات بھر مجکو نیند نہ آئی جاگا گیا صبح ہوتے
آنکھ لگ گئی دن چڑھے جب ملازمون نے بیدار کیا تو اٹھا دربار مین آنے کا بندوبست کر رہا تھا کہ
دربار آراستہ ہو چکا تھا کہ ایک چوبدار نے آکر بیان کیا کہ ایک مسماۃ آپ کے درخیمہ پر حاضر ہی وہ آپکی
خدمت مین حاضر ہوا چاہتی ہی مین نے کہا کہ بلا لو خداوندہ صندوقچہ مسند پر برابر گاؤ کے رکھا ہوا تھا
اس سبب سے کہ مین نے خیال کیا تھا کہ جب حاضر دربار ہونگا تو خدمت مین نذر کرونگا کیونکہ آپ نے
فرمایا تھا کہ اس سے کام نہ لینا مین نے خیال کیا کہ جب ملکہ ہی تو پھر اپنے پاس رکھنا کیا ضرور ہی کیونکہ ایک
چیز نایاب ہی اور اسکے دشمن بھی بہت ہین ایسا نہ ہو کسی طرح سے ہاتھ سے نکل جاے پس اس سے بہتر ہو گا کہ
کہ آپ کے پاس حاضر کرون آپ اسکو کسی کے سپرد کر دین گے کہ وہ احتیاط سے رکھیگا مین نے باہر رہنے
دیا تھا وہ برابر پلنگ کے گاؤ کے قریب مسند پر رکھا تھا کہ وہ عورت بمرحبہ میری طلب کے آئی اب جو
مین نے دیکھا تو نہ پایا تاکہ ملکہ کی وزیرزادی حسن آرا ہی مین اسکو دیکھکر خوش ہو گیا سب ملازمون کو رخصت کیا
اسکو عزت سے بٹھایا اب میرے اسکے باتین ہونے لگین پس سہراب نے سب تقریر اسکی خدمت
صاحبقران مین عرض کی کہ یہ تقریر کی یہ تقریر کی مین نے بھی سب حال بیان کیا صندوقچہ بھی دکھا دیا
چونکہ یہ امر میرے اوپر بخوبی ظاہر تھا کہ یہ ملکہ کی وزیرزادی ہی مین نے اسکو روکا اسنے لاکھ تدبیر کی کہ مین چلی جاؤن
مگر مین نے نہ جانے دیا آخر کو اسنے قبول کیا گو اب معلوم ہوا کہ یہ سب اسکے نخرے تھے وہ حسن آرا نہ تھی صرف نقو

آپکے صندوقچہ لینے آئی تھی صندوقچہ کا نہ دیکھنا سمندر کی گرمی اس حال سے بالکل ناواقف تھا کہ یہ سب مکر و فریب ہی جب وہ راضی ہوئی تو اسکو خیمہ مین تنہا چھوڑکر دوسرے خیمہ مین آیا اور اپنے اہلکارونکو طلب کرکے سامان دعوت کا حکم دیا اور عرضی آپ کی خدمت مین عدم حاضری کی تحریر کی اُسکے جواب کا منتظر اُسی خیمہ مین بیٹھا رہا وہان جو اُسنے [illegible] اور تخلیہ پایا صندوقچہ لے کر قنات پشت خیمہ چاک کرکے نکل گئی کیونکہ وہ اسی غرض سے آئی تھی اسکا مطلب ہوگیا جب جواب عرضی مجکو ملا مین خیمہ مین گیا اُسکو نہ پایا تمام خیمہ مین تلاش کیا کچھ نشان بجز قنات خیمہ چاک پانی سمندر پر آکر جو دیکھا صندوقچہ ندارد تھا پس یقین ہوگیا کہ وہ صندوقچہ لے کر چلی گئی اُسکے قدم کی خاک اُٹھا کر تیلو بنایا اُس سے جو دریافت کیا تو سب حال معلوم ہوا مین نے ایک چیخ ماری کہ تمام خیمہ ہل گیا بسبب صدمہ کے بیخود غش آگیا خادمون نے آکر ہوشیار کیا حال دریافت کیا جو واقعہ گذرا تھا اول سے آخر تک سب بیان کیا مین نے قصد ہلاکت کیا اُنھون نے سمجھایا میرے خیال مین آیا کہ یہ سچ کہتے ہین پس مین نے چند ساحر اُسکی تلاش مین روانہ کیے خود برائے خبر حاضر خدمت ہوا یہ تیلا بھی لیتا آیا یہ کہکر اُس تیلہ پر سحر کیا اور اُس سے حال دریافت کیا اُسنے وہ ہی حال بیان کیا جو کہ سہراب سے کہا تھا یا صاحبقران والاشان یہ واقعہ میرے اوپر گذرا اور یہ صدمہ مجکو پہونچا اس رنج سے میرا یہ حال ہوا ہی اب یہ خوف ہی کہ جب سمندر شاہ کو یہ حال معلوم ہوگا وہ ملکہ کو ضرور قتل کرے گا اس امر کا صدمہ ہی اُسکے بعد لشکر لے کر یہان آئیگا میری نادانی اور حماقت سے یہ امر ہوا کہ اتنے بندگان خدا کی مفت جان برباد ہوئی یہ کلام سہراب کا سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ ای سہراب تم اتنا متفکر و خیال کرے کوئی مقام خوف نہین ہی اگر سب کی قضا اسی طور سے آئی ہی تو کیا پروا ہی تم ہی بتاؤ کہ جسد قسم کے مقابلہ مین کب صندوقچہ تھا یا عریکیہ، قمرہ کے وقت مین کب تھا زمرد جادو جب مہ کو گرفتار کرکے لیگیا کس نے ملک کی باعشاق کے مقابلہ مین کب امید بھی کیونکر وہ بلا رد ہوئی پس جس نے ان سب بلاؤن سے رہائی دی اور ملک کی وہ ہی اس بلا سے بھی نجات دے گا وہ سچا مالک اور مختار ہی وہ ہر امر مین اپنے بندون کا حافظ ہی بموجب مصرع دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر ست + پس کچھ خوف کا مقام نہین ہی یہ فرماکر چند کلمے ایسے صاحبقران نے فرمائے کہ جسکے سبب سے وہ جو ہر ایک کو اہل دربار سے سمندر کا خوف پیدا ہوا تھا بالکل برطرف ہوگیا اور ہر ایک کو امید قوی ہوئی کہ سچ ہی خدا سب کا حافظ مطلق اور توانا ہی کوئی مقام خوف نہین ہی سہراب کا بھی وہ صدمہ کم ہوا پس سہراب نے خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ ای خواجہ سلامت اب آپ کے کیے سے تدبیر ہوگی آپ کوئی تدبیر کرین تو شاید صندوقچہ ہاتھ آئے خواجہ نے کہا کہ ای سہراب اب صندوقچہ کا ہاتھ آنا محال ہی نظر بخدا سے کرم رکھنا چاہیے مین تدبیر کرونگا یہ کہکر خواجہ نے کہا کہ کچھ کفار کے لشکر کا حال نہ معلوم ہوا کہ وہان کیا فکر ہو رہی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ پھر کسی کو روانہ کرو خواجہ نے کہا کہ ہرکارے تو گئے ہوئے ہین وہ کچھ نہ کچھ خبر لے کر آینگے یہ کہکر خواجہ نے برق ثانی و ضرغام ثانی کو اپنے قریب طلب کیا اور کہا کہ ای برق و ضرغام تم اسی وقت شہر سمندریہ مین جاؤ دربار سمندر شاہ کی حالت دریافت کرکے وہان کیا تدبیر ہو رہی ہی اور سمندر کس فکر مین ہی آنھون نے کہا کہ بہت اچھا پس اسی وقت یہ دونون چار دربار سے نکل کر اپنی اپنی صورتین بدل کر طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوئے انکا حال پھر بتحریر ہوگا یہان دربار آراستہ ہی سب متفکر بیٹھے ہوئے ہین دربار صاحبقران کو اُسی طور سے آراستہ رکھا جاتا

اور کچھ حال لشکر کفار کا تحریر ہوتا ہے کہ یہان بھی دربار آراستہ ہے سب کفار حاضر دربار ہین گرداب شاہ وغیرہ تختون پر بیٹھے ہوے ہین گرداب شاہ نے جناب شاہ سے کہا کہ ابھی تک ہماری عرضی کا کچھ جواب نہ آیا کہ کیا کرین جناب شاہ نے جواب دیا کہ بادشاہ فکر کرکے جواب تحریر کرین گے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ طائر جو کہ جواب عرضی لیکر بحر سمندر کا چلا تھا آکر کفار کے دربار مین پہونچا گرداب شاہ کی گود مین بیٹھ گیا گرداب شاہ نے اُسکے گلے سے وہ کاغذ کھولا جو کہ بندھا ہوا تھا اُسکو پہلے خود پڑھا وہ سمندر کی طرف سے جواب تھا وہ یہی مضمون تھا جو کہ سابق مین تحریر ہو چکا ہے کہ تم اپنی لشکر تک نہ بچاؤ مقابلہ مین ہرگز کوشش رہو مین خود لشکر لے کر آتا ہون یا کسی کو روانہ کرتا ہون جو ہم تحریر کریں اُسوقت مقابلہ کرنا یہ پڑھ کر گرداب نے دبیر کو دیا کہ اسکو پڑھ کر سب کو سنا دو دبیر نے پڑھکر سنا دیا سب کو معلوم ہوا کہ یہ حکم ہوا ہرکارے لشکر اسلام کے جو وہان موجود تھے انھون نے یہ بھی سنا پس گرداب نے یہ تحریر کر دیا کہ بہت خوب آپ کے حکم پر عمل کیا جاے گا یہ لکھوا کر اُسکے گلے مین اُس طائر کے باندھ دیا اور وہ طائر اُسے کر اُڑ گیا گرداب نے جناب سے کہا کہ اب اطمینان سے بیٹھو جیسا حکم آے گا ویسا کیا جاے گا جناب نے جواب دیا کہ اور کیا ہوگا پس دربار برخاست ہوا وہ ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر لے کر دربار مین آے بادشاہ کو خبر کیا اور جو واقعہ کہ لشکر کفار مین گذرا تھا اور جو حکم کہ سمندر کا گرداب شاہ کے نام آیا تھا بیان کیا وہ صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون نے سنا کہ کیا حکم سمندر نے گرداب کو تحریر کرکے روانہ کیا ہے میرے نزدیک تو ابھی مقابلہ ہونا مشکل ہے کوئی مقام خوف نہین ہے یہان جو یہ حکم صاحبقران نے دیا تھا بندوبست عیش پھر ہونے لگا انکو معروف عیش رکھا جاتا ہے خبر ابھی گرداب وغیرہ کو نہین معلوم ہوئی تھی کہ سمندر و قچہ لشکر اسلام سے کوئی لے گیا ہے گوہر کارے کفار کے موجود تھے اُنکو سب حال معلوم تھا مگر اپنے لشکر مین نہ گئے تھے یہان دربار مین جب صاحبقران نے یہ حکم دیا اسی وقت سب سامان درست ہو گیا محفل عیش برپا ہوئی ناچ درنگ ہونے لگا اگر سامان عیش تحریر کیا جاے تو طول بیجا ہوگا اس سے اسی پر اکتفا کیا کہ تمام لشکر مین روشنی ہونے کا بندوبست ہوا ہر ایک خیمہ مین ناچ ہونے لگا سب لشکر کی دعوت کی گئی اہل لشکر کو انعام تقسیم ہونے لگا یہان تو یہ سامان اور بندوبست ہے دربار برخاست ہوا سب محفل عیش مین آکر بیٹھے ناچ دیکھنے لگے پریزادان خوش گلو گانا گانے لگے دوسرے طرف اپنے لشکر کے یہ سب خبرین دریافت کرکے چلے اُسوقت پہونچے کہ جب دربار برخاست ہو چکا تھا اپنے اپنے مقام پر چلے آے کہ کل دربار مین سب حال بیان کرینگے یہان محفل نشاط برپا ہے انکو تو اسی سامان مین مصروف رکھا جاتا ہے اب حال اُن عیارون کا تحریر ہوتا ہے جو کہ بموجب حکم خواجہ طرف سمندر یہ کے روانہ ہوے ہین اب حال برق ثانی و ضرغام ثانی مین خامہ فرسائی کیجاتی ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ برق ثانی و ضرغام ثانی دونون راہ طے کرکے داخل سمندر یہ ہوے کئی مرتبہ آچکے ہین ہر ایک مقام سے آگاہ ہین صدہا مین سامرون کی بنائے شہر کی سیر کرتے ہوے طرف دربار کے چلے اکثون نے کسی مقام پر کچھ ذکر صندوقچہ کا نہ سنا بلکہ یہ سنا کہ آج بادشاہ کی دائی انان عجوزہ ساحرہ نے انتقال کیا کہ جو استخوان اور عمارت اُنکے سحر کی بنی ہوئی تھین وہ سب منہدم ہو گئین یہ حیران ہوے کہ یہ کیا واقعہ ہے عجوزہ ساحرہ تو صندوقچہ لے کر سہراب جادو کے پاس آئی تھی یہان یہ خبر ہے یہ راز ہم پر نہین کھلتا کہ کیا ہے کیا سہراب جادو نے فقرہ کیا برق ثانی سے

اپنے دل مین یہ خیال کرکے اور اہل شہر کی تقریر سن کے آہستہ سے خضر خام ثانی سے کہا کہ بھائی تم نے اہل شہر کی تقریر سنی کہ وہ کیا ذکر کر رہے ہین یہ امر میری سمجھ مین نہین آتا یہ اتنا بڑا فقرہ سہراب جادو نے کیون کیا جسکا وہ نام لیتا ہی کہ وہ صندوقچہ مجکو فریب دے کر لے گئی یہان اُسکے مرنے کی خبر مشہور ہی جبکہ وہ مرگئی ہی پھر کون صندوقچہ لے گیا خضر خام نے جواب دیا کہ اگر سہراب فقرہ کرتا تو اپنی ایسی حالت کیون بناتا اور اُسکو اس فقرہ سے کیا فائدہ تھا کیونکہ کسی نے اُسپر جبر نہ کیا تھا کہ تم صندوقچہ ہم کو دیدو وہ اس خوشی سے فقرہ کرتا برق ثانی نے کہا کہ پھر کیا امر ہی یہ خبر غلط ہوگی خضر خام نے کہا کہ دربار مین چلتے ہین معلوم ہوجائیگی اسطور کی باتین کرتے ہوے عمارات شاہی کے قریب آے اُس مقام پر پہونچے جہان دربار ہوتا ہے دربار کو برخاست پایا برق نے خضر خام سے کہا کہ دربار تو برخاست ہی اب کیا کرین خضر خام نے جواب دیا کہ آج سکے روز اسی شہر مین قیام کرو کل جب دربار آراستہ ہوگا اُسوقت آکر حال دریافت کرین گے برق نے کہا کہ اچھا پس دونون آکر سرا مین اترے ایک کمرہ لیکر اُسمین قیام کیا اُنا دن وہ رات سرا مین بسر کی جبکہ مسافر شب نے اپنی منزل تمام کی اور داخل سراے مغرب ہوا آفتاب شاہ فلک کی افق مشرق سے طلوع ہوئی خسرو مشرق نے تخت زبرجدی فلکی پر رونق پائی نقاب شب کو اپنے چہرہ سے برطرف کیا اپنے نور جمال سے جہان کو روشن و منور کیا یعنے آفتاب طالع ہوا سب بیدار ہوے اپنے اپنے کام مین مصروف ہوے یہ دونون عیار اٹھکر طرف دربار کے روانہ ہوے یہان سمندر شہ نے دربار کیا سب سردار حاضر دربار منتظر تھے آثار ہوے سمندر شہ نے تخت حکومت پر قدم رکھا دربار کا ڈنکا ہوا یہ عیار بھی اپنی صورت چوبدارون کی بناکر دہلیز مین آسے کان لگائے ہوے کھڑے ہین کہ کیا ذکر ہوتا ہی ابھی کسی نے کچھ کلام نہ کیا تھا کہ ایک مرتبہ آسمان پر ایک ابر نمودار ہوا ایک آندھی اُٹھی اُس ابر سے برق کی چمک رعد کی گرج پیدا تھی وہ ابر نہ طاق کی طرف سے اُٹھا اس ابر کو دیکھکر سب اہل دربار نے کہا کہ ای بادشاہ یا تو کسی پر قہر خداوندی نازل ہوا ہو یا کوئی ساحر یا ساحرہ آئی ہو مگر اگر کوئی ساحر یا ساحرہ کی آمد ہو تو زبردست ساحر یا ساحرہ ہی سمندر شہ نے کہا کہ یہ آثار غضب خداوندی نہین ہین بلکہ کسی ساحر کی آمد ہی راوی نے بیان کیا کہ یہ علامت آمد ملکہ ایران نہ طاق ہی بزرگ عشاق نہ طاقی کی ہی اسکا واقعہ یہ ہی کہ جب یہ خبر ملکہ ایران نہ طاقی کو معلوم ہوئی کہ میرا بھائی ثانی امان شعلہ جادو کو حالت علالت مین لیکر براے علاج شہر سمندر شہ کو گیا تھا کہ ثانی امان کا علاج حکیم لقمان الحکمتہ کا کردن شاید کوئی صورت صحت پیدا ہو جب وہان پہونچا سمندر شاہ سے ملاقات کی سمندر بہت خلق سے پیش آیا حکیم صاحب کو طلب کیا خواجہ عیار لشکر اسلام کا دربار سمندر مین تھا کیونکہ سمندر سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہو رہا ہی کئی نشستین سمندر پیہم کھا چکا ہے اس عیار نے جو یہ حال سنا اور یہ بھی سنا کہ عشاق نے اقرار کیا ہی کہ ثانی امان تندرست ہو جائین تو مین ایک پل مین سب اہل اسلام کا خاتمہ کر دونگا اس لئے حکیم صاحب کو جاکر بیہوش کیا اُنکی صورت بدل کر خود آیا چاہا تھا کہ ثانی امان کو قتل کرے مگر ثانی امان کے محرم نے انکو خبردار کر دیا انکا حال ظاہر ہوا سب نے قصد گرفتار کرنے کا کیا مگر وہ ہاتھ نہ آیا دو مرتبہ بھائی کو میرے ذلت دی اُسپر انکو غصہ آیا وہ اپنا لشکر لیکر اہل اسلام کے مقابلہ کو گئے اُسی عیار نے سمندر کی صورت پر اپنے کو آراستہ کرکے میرے بھائی کا سحر برباد کیا تین کرور ساحر سمندر شاہ کے برباد کر اسنے بھائی کو قتل کیا ہوتا مگر سمندر نے آکر بچایا پھر بھائی نے ایک لامکان ایک صحرا مین بنایا بہت سے سردار لشکر اسلام کے گرفتار کیے اُنمین خود بھی رہتے تھے اور ثانی امان کو بھی لیجا کر رکھا تھا اُس

حال سے بھی عیار آگاہ ہوے عیار دن نے ملکر عیاری کی لامکان مین پہونچے بھائی کو اور نانی امان کو
مع ایک اور ساحرہ کے قتل کیا اُن عیارون مین ایک خواجہ تھے ایک برق ثانی تھا ایک قران ثالث
خواجہ تو گرفتار ہو گئے تھے برق نے بھائی کو قتل کیا قران نے نانی امان کو گھونسے مار مار کر دم
نکالا اُنکی جان بڑی مشکل سے نکلی سب استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے پھیلا دیا اپنے سرداروں کو رہا کر کے
لیکے یہ جو ماجرا سنا اسکو بڑا صدمہ ہوا بھائی اور نانی کا غم کیا اُسی حالت رنج و غم مین خیال آیا کہ ان
دونون کے قاتلون سے چلکر اُن کے خون کا عوض لینا پر ضرور ہی جبکہ مجھ ایسی بن عشاق کی اور
مجھ ایسی نواسی شعلہ کی زندہ ہو اور خون کا عوض نہ لے دینا کیا گے گی پس یہ اپنے مقام سے
اسی فکر مین چلی تھی آج آکر سمندریہ مین پہونچی ہی بہت بڑی ساحرہ زیر دست ہی جب مقابلہ
ہو گا تو اُسکے سحر کا حال معلوم ہو گا ایسی پیشدار ہی کہ اسکے اوپر عیاری ہونا غیر ممکن ہی اب یہ آتی
ہی اسکا حال ظاہر ہو گا یہ واقعہ ہی پس آمدم برسر قصہ کہ وہ ابر قریب ایوان سمندر آکر شق ہوا ایک
ہوا سے گرم کا جھونکا آیا کہ سب کے جی چھوٹ گئے اُس ابر سے شعلے نکلے تھوڑے عرصہ کے بعد جو
دیکھا تو یہ دکھائی دیا کہ ایک ساحرہ ضعیف مگر بہت خوبصورت ایک تخت پہ بیٹھی ہوئی تخت کو چار
عقاب اٹھاے ہوے اُس ابر سے پیدا ہوے وہ عقاب اُس تخت کو لے کر زمین کی طرف مائل
ہوے اور صحن دربار مین لاکر تخت اُتارا ان سب نے دیکھا مگر کسی نے نہ پہچانا سوائے سمندر
کے کیونکہ سمندر دیکھ چکا تھا کہ یہ بہن ہی بڑی عشاق نہ طانی کی پس دیکھتے ہی اُٹھ کھڑا
ہوا تخت پر سے اُسکا اُٹھنا تھا کہ سب حاضرین دربار مودب کھڑے ہو گئے یہ کہتا ہوا کہ ملکہ آیئے آیئے
تا لب فرش آیا اُدھر وہ اپنے تخت پر سے اُٹھکر اسکی طرف چلی اب سب نے دیکھا کہ ایک مینا
اسکے شانہ پر بیٹھی ہوئی ہی اُسکے پانون مین طلائی زنجیر پڑی ہی اور ایک طلائی اڈا بھی ہی اور ایک
چھوٹا سا صندوقچہ اُسکے ہاتھ مین ہی سب یہ سمجھے کہ شاید یہ وہی صندوقچہ لے کر آئی ہی جو کہ خضر
شاہی پوش بادشاہ کی دایہ کو قتل کر کے لے گئی تھی اسی سے اُسنے حال بیان کیا یہ اُسکو قتل کر کے
اسی کے وسیلے کو لائی ہی اور خود بھی آئی ہی اور سبھون کو تو یہ گمان ہوا اُدھر سمندر کی اور اسکی
صاحب سلامت ہوئی بعد اسکے مزاج پرسی ہوئی سمندر اُسکا استقبال کر کے دربار مین لایا
اپنے تخت کے برابر کرسی اُسکے لیے بچھوائی خود تخت پر بیٹھا وہ کرسی پر بیٹھی اڈا مینا کا اپنی پشت
پر لگایا اُسپر مینا بیٹھی باتین کرنے لگی تو تڑ تڑ بولے جاتی ہی ایوان نہ طانی نے کہا کہ خاموش
ہو جا کیون پٹ پٹ بولے جاتی ہی مینا خاموش ہو رہی اُسنے ایک کرسی اپنے آگے
بچھوا کر اُسپر صندوقچہ رکھا سب اہل دربار اپنے مقام پر بیٹھے چار چوبدار بنے ہوے کھڑے
ہین مگر ایش ساحرہ کو دیکھکر اُن کے اندام مین رعشہ پڑ گیا تھا خیال جو کیا تو ساحرہ
کو بہت ہی زبردست پایا چہرہ سے اسکے آثار مکر و فریب کے ظاہر ہوتے تھے صورت
خوبصورت تھی مگر خوبصورت تھی سن بھی کوئی آٹھ نو برس کا ہو گا منھ مین ایک دانت نہ تھا
مگر قوی بہت تھی اعضا بھی قوی تھے جب سب اہل دربار بیٹھ چکے تو عیارون نے جو اسکی صورت
دیکھی اور سبب خوف کے یہ حال ہوا اپنا طرف خداوند کریم و رحیم کے لے گئے مگر خاموش کھڑے رہے
جب دربار آراستہ ہو چکا سمندر شاہ نے ایوان کی طرف دیکھکر کہا کہ ملکہ کدھر آنا ہوا اب
خیریت ہی ایوان نہ طانی نے جواب دیا کہ خیریت کہان تمنے خوب بڑے بھائی اور نانی کو قتل کرایا اور اُسکے

خون کا خوب عوض لیا کیا خوب حکیم صاحب نے علاج کیا اب یہ بتاؤ کہ تم نے میرے بھائی اور نانی کے قاتلون کو قتل بھی کیا یا وہ ابھی زندہ ہین سمندر نے جواب دیا کہ ملکہ کیا بیان کرون کہ مین کن آلام مین مبتلا ہون اُنکے قتل کی جو فکر کرتا ہون وہ پوری نہین ہوتی ہر ایک نہ ایک رخنہ مجکو حاصل ہوتی ہی ابھی تک تو وہ سب زندہ ہین وہ لوگ بڑے غضب کے ہین تمھارے بھائی اور نانی کو نو عیارون نے قتل کیا ہی انکو کون قتل کر سکتا ہی اُنھون نے تو وہ وہ کام کیے ہین کہ مین کیا بیان کرون میرا بال بیکا نہین کر دیا مین اُنکے ہاتھ سے بہت پریشان ہون لاکھ لاکھ تدبیر اُن کے بچانے کی کی گئی مگر نہ بچا سکا ایسی صورت بنکر آتے ہین کہ کوئی نہین پہچان سکتا ہی مین کیا اُنکا حال بیان کرون ایوان نے جواب دیا کہ سچ ہی گیس کی بکری کون ڈالے گا جس اپنا کام اپنے سے خوب ہوتا ہی مجکو تو گمان تھا کہ تم نے اُنکا خاتمہ کر دیا ہوگا مگر ابھی تک وہ زندہ ہین ہان یہ بتاؤ کہ وہ کہان ہین مین اُنسے اپنے عزیزون کے خون کا عوض لیتے آئی ہون بھلا میرے روبرو وہ کیا عیاری کرین گے جس صورت پر بنکر آئینگے مین پہچان لونگی مین نہ مثل بھائی کے اور نانی کے نادان ہون کہ تم لوگون کے مانند بے عقل ہون میرے آگے عیاری کیا چیز ہی مین اپنے سحر و ساحری کے نزدیک سامری و جمشید کو طفل کتب خیال کرتی ہون اگر وہ ہوتے تو مین اُنکو رسون سبق دیتی میرے برابر اسوقت روے زمین پر کوئی ساحرہ یا ساحر نہین ہی ایسا ہی دعوی تھا جو مین تنہا آئی ہون لشکر وغیرہ نہین لائی ہون مین ایک جنبش لب مین جس قدر لوگ ہون گے سب کو قتل کر دونگی عیارون کی کیا اصل ہی اگر کرورون کا لشکر ہو تو مین ایک پل مین سب کا خاتمہ کر دون سمندر نے کہا اے ملکہ وہ لوگ یہان کہان اپنے لشکر مین ہین ملکہ نے کہا کہ اُنکا لشکر کہان ہی سمندر نے جواب دیا کہ وہ لشکر ہر دن شہر اُترا ہوا ہی اُسکے مقابلہ مین میرا لشکر بھی موجود ہی ہان جب تم وہان جاؤ تو مقابلہ کرو تو وہ لوگ سامنے آئین یا جب اُنکو معلوم ہو کہ تم لشکر سے مقابلہ کرنے آئی ہو تو وہ خود یہان آئین تم پر عیاری کرین اسوقت ہمجان لو تو جانین ایوان نے جواب دیا کہ اُنکی عیاری تمھارے روبرو کارگر ہوگی میرے روبرو کچھ نہ چلیگی سمندر شاہ نے کہا کہ بیجا ارشاد ہوا جب سامنا پڑے گا اُسوقت حال کھلیگا ایوان نے کہا کہ ہان بنکر جو حال معلوم ہوا تو اسیطرح سب کو جانتے ہو ایک تم ایسے نکلے کہ عیارون کا مطلق بندوبست نہ کر سکے اپنا سا سب کو خیال کرتے ہو میرے نزدیک تمکو شاہی کا مرتبہ نہ ملنا تھا تم سے تو بڑے بڑے اور لوگ اور جنکو کم مرتبہ رکھتے ہین وہ عیارون سے نہین ڈرتے ہین تم با رعشاہ جلیل القدر ہوکر اسقدر خوف کرتے ہو اور کچھ بندوبست نہین کر سکتے ہو یہ کلام سنکے سمندر نے کچھ جواب نہ دیا مگر شکلاق وزیر بول اُٹھا کہ اب آپ تشریف لائین ہین بندوبست فرمائینگی ایوان نے طاقی سے کہا کہ ضرور دیکھ لینا کہ کیونکر عیارون کو گرفتار کرکے قتل کرتی ہون مین پہلے عیارون کا خاتمہ کرونگی پھر اور اہل لشکر سے مقابلہ کرونگی مین زیادہ تر عیارون کی دشمن ہون خصوصاً برق و قران و خواجہ کی انھین تینون عیارون نے یہ ظلم کیا مجکو سب حال معلوم ہی ان مین بھی بیبی مین قران کی دشمن ہون دیسی مین خواجہ کی نہین ہون اور جیسی خواجہ کی ہون ویسی برق کی نہین ہون قران نے تو میری نانی امان کو کچل کچل کے جان سے مارا ہی کہ اُنکا دم گھٹ گھٹ کر نکلا ہے اگر اُسکو کہین پاجاؤن تو بوٹیان بوٹیان پر رکھکر اُڑاؤن اور مجکو مطلق رحم نہ آئے جیسے اُسنے شعلہ پر کچھ رحم نہ کیا اور طیش کے ساتھ قتل کیا مین اسی لیے تو آئی ہون ورنہ مجکو کیا ضرورت تھی کہ مین دوسرون کے لیے اتنی بڑی زحمت گوارا کرتی اور دوسرا مول لیتی اپنی راحت مین خلل ڈالتی یہ صرف خون عزیزی کا سبب ہی کہ وہ بیقرار کرکے لایا اور مین یہان آئی ہان اے سمندر سب واقعہ

تو بیان کرو سمندر نے شملاق سے کہا کہ تم بیان کرو ملکہ کے روبرو شملاق نے خوب اُسکو اپنی طرف سے رنگ کر اور چند امر زائد کر کے بیان کیا اُسکے بعد کل حال عشاق اور لشکر اسلام کے آنے کا بیان کیا یہ حال سُن کے اُسکو بڑا غصہ آیا شملاق نے کہا ملکہ تازہ واقعہ تو سنو شملاق نے سمندر کا صندوقچہ روانہ کرنا اور دہان زعفران کا مقابلہ کرنا سہراب کی کل حالت کہہ سنائی یہ بھی کہدیا کہ بادشاہ کی دہائی امان صندوقچہ لینے گئیں صندوقچہ سے بھی آئیں مگر راہ مین دوسری افتاد پڑی خود بھی قتل ہوئیں اور صندوقچہ بھی ہاتھ سے گیا شملاق نے اخضر والا سب واقعہ سنایا اب اُسکو اور غصہ آیا برہم ہو کر کہا کہ مین اہل اسلام کا بندوبست کر لون تو بی اخضر سے ضرور مقابلہ کر کے بادشاہ کا صندوقچہ لا دونگی یہ بالکل حکمت بیجا ہے یہ کہکر سمندر شاہ سے کہا کہ در اصل تم آجکل عجب آفت مین مبتلا ہو اب مین آئی ہون سب امرون کا فیصلہ ہوا جاتا ہے لشکر اسلام کی کیا اصل ہے اور اُن عیارون کی یا جو ساحرین انمین سب میرے سامنے طفل مکتب ہین مین یہ کہتی ہون کہ آفاق کو کیا ہوا اور تو کہہ اور غزالان کو فیر سہراب یا دو سے تو ایک قسم کی عداوت تھی کہ جسکے عوض مین اُنہے یہ کیا ان سے تو کوئی امر نہ تھا یہ لوگ کیون پھر گئے معلوم ہوا یہ سب فساد انمین سب کے ہین اور یہ ہی لوگ جرأت دلا کر لائے ہین ورنہ لشکر اسلام کبھی ادھر نہ آتا انکو ادھر کا راستہ نہ معلوم تھا تمام عمر کو شش کرتے اُسپر بھی نہ ملتا مگر یہ سب کارروائی سہراب کی ہوئی اُسنے انکو راہ بتائی شملاق نے جواب دیا کہ بلکہ اُسنے کمک کی ہر ایک ساحر کے قتل مین شریک ہوا ایوان نے کہا کہ پہلے عیارون سے سمجھ لون تو پھر میان سہراب وغیرہ کے مزاج کا حال دریافت کرونگی سمندر نے کہا کہ آپ کو اختیار ہے ایوان نے کہا کہ ایک امر ہے کہ پہلے سمندر تم پہ قسم کھاؤ کہ مین نے ملکہ ایوان نہ طلاقی کو اختیار دیا سیاہ سفید کا مجکو مختار ہے اب اس مین کوئی عذر نہ کرے گا پھر مین بندوبست کرون سمندر نے اُسی وقت قسم کھائی پس ایوان نے سمندر سے کہا کہ مین آج کل تو دو پہلے لون پرسون عیارون کا بندوبست کرونگی سب کو اسیر کر کے اپنے قبضہ مین لاؤنگی اُسکے بعد لشکر کا خاتمہ کرونگی تم قسم نہ کھاؤ اب تو مین آئی ہون مین بھی تو دیکھ لون کہ ایسے عیار ہین اور کیونکر میرے اوپر عیاری کرتے ہین اور کیسے صاحبقران اور اُنکے لشکر کے ساحر ہین کہ میرے سحر سے بچتے ہین اور کیونکر میرے سحر کا جواب دیتے ہین سمندر نے کہا کہ وہ لوگ اس امر پر زیادہ تر بے خوف ہین کہ صاحبقران والاشان مالک اسم اعظم ہین پس یہ خیال کرتے ہین کہ ہم پہ کچھ اثر نہ کرے گا ایوان نے جواب دیا کہ مین اُسکا بھی بندوبست کر لونگی اور دیکھ لونگی کہ اُنکا اسم اعظم یہ اکیا کرتا ہے سب اسم اعظم میرے مقابلہ مین پڑا رہ جاوے گا سمندر نے کہا کہ آپ کو اختیار ہے جیکہ مین قسم کھا چکا ہون تو مجکو کیا یہ کہکے سمندر خاموش ہو رہا ایوان بھی خاموش ہوئی مگر فرط غیظ مین بیٹھی ہوئی جھوم رہی ہے یہ تقریر جو ضرغام و برق نے سُنی اُنکے ہوش جاتے رہے اپنے دل مین کہا کہ اُسکو اپنی ساحری کا بڑا غرہ ہے اور یہ عیارون کی زیادہ تر دشمن ہے خداوند کریم خیر کرے اور اُسکے شر سے ہم سبھون کو بچاوے ضرغام نے جو یہ کہا برق نے جواب دیا کہ بھائی صاحب کچھ تمنے سنا بھی کہ یہ بصری اور اُستاد کی اور قران ثالث کی زیادہ تر دشمن ہے تمام دنیا دشمن ہو مگر خداوند کریم نہ دشمن ہو کہ جس کے قبضہ مین جان ہے یہ بھی لکھا ہے مثل اپنے بھائی اور نانی اماں کے میرے ہاتھ سے قتل ہوگی سارا غرور نکل جاوے گا جب سامنا ہوگا بھلا یہ کیا مقابلہ کرے گی اسکی ماں بھی قبر سے اُٹھکر آوے تو ہمکو نہین پہچان سکتی ہے اسکی کیا لیاقت ہے ضرغام نے کہا کہ بھائی ارشاد ہوا ہے اب یہان سے چلیے

کیونکہ اپنا کام ہوگیا صندوقچہ کا حال معلوم ہوگیا کہ سمندر تک نہ آیا بلکہ راہ مین کوئی دوسرا لے گیا
اس لکاتہ کو بھی قتل کیا گیا خدا کی قدرت ہے جس امر سے خوف تھا اُس سے تو اطمینان ہوا یہ آئی سو تو
مقابلہ ہوگا اب کوئی خوف کا مقام نہین ہان موجودگی صندوقچہ مین ضرور خوف تھا کہ اُس [illegible]
ہر ایک مقابلہ کرے گا جسکو خدا نظر دے وہ ملے برق نے جواب دیا کہ جیتے ہین مگر اگر جانی یہ لتی ہے تو ہمین
عیار دن کو پہچان لونگی ہم نے کتنی دیر سے یہان ہین پہچان نہ لیا یہ صرف اسکی باتین ہین ضرغام نے کہا کہ ہوگا
چلو اس حال سے بھی سب کو آگاہ کرین تاکہ کوئی بندوبست کیا جاے برق نے کہا کہ چلو [illegible] دونون
کے دونون اسی صورت سے دربار کے باہر آئے اور صرف اپنے لشکر کے نہر سے پہلے ٹھہر گئی دو
چلے تھے کہ برق ثانی نے کہا اے بھائی ضرغام یہان سے بدون اسپر عیاری کیے ہوے جانا بالکل خلاف ہے
چلو پھر دربار مین عیاری کرین یہ کہتی ہوئی کہ مین بہت ہوشیار ہون ذرا اسکی ہوشیاری دیکھین ضرغام نے کہا
کہ اچھا پس یا تو دونون لشکر کا قصد کرکے چلے تھے یا راستے سے واپس ہوے اور پھر طرف دربار کے
چلے ایک گوشہ مین جاکر ایک تدبیر کرکے اپنے سامان سے درست ہوکر چلے ہین کہ آیندہ حال معلوم ہوگا
یہان ابھی دربار آراستہ ہی تھا کہ رسولون نے خبر دیا کہ ملکہ کے آنے کا جشن کرین گے اور آج ملکہ کی دعوت
ہی اُسکا سامان کیا جاے ایوان سے کہا کہ ملکہ آج تمھاری دعوت ہی ایوان نے کہا کہ اے سمندر دل
تو مین کسی کے یہان دعوت مین جاتی نہین ہون دوسرے ابھی مین دعوت تمھارے یہان نہ کھاؤنگی
جب تک عیارون کا بندوبست نہ کرلونگی شاید کوئی فتنہ برپا ہو تو بڑی خرابی واقع ہو سمندر نے
جواب دیا کہ آپ اس امر سے اطمینان رکھین کوئی فتنہ نہوگا مین خوب بندوبست کرلونگا جب بہت
اصرار سمندر نے کیا تو ایوان نے کہا کہ اچھا مگر ایک امر ہی جو مین کہاؤن اُسکو کھانے دینا کی چیز ہو
اصرار نہ کرنا سمندر نے کہا کہ اچھا یہان پہانین [illegible] تھین کہ بکایک دربارگاہ سے ایک مالن کم سن
کوئی برس پندرہ کی سینہ پر جوبن کا ابھار یہ معلوم ہوتا ہی کہ چھوٹے چھوٹے دو انار سینہ پر رکھے ہوے
ہین آڑا ڈوپٹہ پڑا ہوا اس سے وہ نمایان مگر گلابی رنگ ہوا پاؤن مین اطلس سفید پاجامہ انگیا اسفید
لچکہ دبیت سفید لگی ہوئی ڈوپٹہ مین لپکا دبیت لگی بناؤ کیے ہوے آنکھون مین سرمہ دیے ہوے
پیشانی پر خشقہ لگا ہوا مانین محراب ابرو سیندور کا ٹیکا جسکو شاعر کہتا ہی ؎ نہین [illegible] دربار کا ٹیکا عیان محراب
ابرو مین + چیر اغ اُس شمع روے نے عین کعبہ مین جلایا ہے + بڑی بڑی آنکھین جنکی کٹورون عارض
مثل گل سے پیشانی کشادہ لب مثل برگ گل نازک لبون پر مسی لگی ہوئی اسپر پان کی سرخی جسکو کسی
شاعر نے نظم کیا ہے ؎ شفق پھولی ہی دیکھو شام کو شہر بدخشان مین + لب لعلین پہ مسی
مل کے اُسنے پان کھایا ہی + سر سے پاؤن تک زیور مین غرق پور پور پہنچے ہاتھون مین بیلے کے گجرے پہنے
تھا مالن سراپا نور کی تصویر تھی مثل گوہر غلطان کے اُسکے دانت تھے ماہیرے کی کینان تھین مسلی
نور کے سانچہ مین ڈھلے ہوے تھے گردن صراحی دار تھی سینہ چوڑا تھا کمر پتلی تھی مانین بور کی
بنی ہوئی تھین لہنگا ہوا سے اُڑتا جاتا تھا جب ساقی پاس سے بہت جاتی یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک
نور پیدا ہوا نہ لعین تابہ دوش پڑی ہوئین براے ایسری اہل دل [illegible] شانہ کیا ہوا ہاتھ مین
ایک برنجی تھال اُس مین چند گلدون کے بہت خوشنما گلدستے بنے ہوے رکھے ہین ناز و ادا سے
قدم اُٹھاتے ہوے جو اُنکے دل کو پامال کرتی ہوئی خرامان خرامان چلی آتی ہی کبھی مسکراتی
ہی کبھی اپنا ڈوپٹہ درست کرتی ہی اُسکے عقب مین ایک مرد پیر اُسکے ہاتون مین گلبدن کا پائجامہ

اصلی جامدانی کا انگرکھا سر پر گوٹے دار پگڑی پانون مین نیچابی جوتا سینہ پر اڑسی اسکے ہاتھ مین ایک کرکری کرا سیمن چند سیب چند ناشپاتیان چند نارنگیان کیلے انناس بطور ڈالی کے درست کیے ہوے چلا آتا ہی اس مالن پر جسکی نظر پڑی اُسنے اُف کرکے اپنا کلیجہ پکڑلیا سب اہل دربار اُسی طرف دیکھ رہے ہین کسی کو سمندر کا خوف تک نہین ہی بیان عشاق جو کہ بیت کبریا تھے اُنکا بھی دل اُس مالن کو دیکھکر قابو سے نکل گیا مشتاق بھی اُسی طرف دیکھنے لگا سمندر شاہ کا تو یہ حال ہوا کہ اسنے اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھ لیا جو جو وہ اُدھر کو آتی تھی یہ بیقرار ہوا جاتا تھا یہان تک کہ وہ مالن قریب دربار آئی پہلے اُسنے جھک کر سمندر شاہ کو مجرا کیا اُسکے بعد سب اہل دربار سے آنکھ ملائی جسکی طرف اُسنے دیکھا وہ عالم سکوت مین آگیا حیران و ششدر اُسکی طرف دیکھنے لگا وہ مالن سب اہل دربار کی طرف دیکھکر متوجہ ہوئی طرف ایوان نہ طاقی کے اُس مرد پیر نے بھی سمندر کو پہلے مجرا کیا سب اہل دربار کو سلام کیا سمندر شاہ اور کل اہل دربار حیران ہین کہ یہ مالن کس باغ کی ہی ہم نے آج تک اسکو کبھی نہین دیکھا کہ یہ دربار مین آئی ہو جس قدر مالنین ملازم ہین سب کو ہم پہچانتے ہین وہ اکثر ڈالیان لے کر آئی ہین نہ یہ باغیان کبھی آیا نہ یہ مالن خود سمندر شاہ حیران ہی اپنے دل مین کہتا ہی کہ مین ہر روز باغ مین جس قدر مالنین سے ملازم ہین جاتا ہون مین نے اسے ہرگز نہین دیکھا کیا خوش قطع نازک اندام ہی معلوم ہوتا ہی کہ خداوند تصویر نے اپنے ہاتھ سے اسکو بنایا ہو اگر یہ قبول کرے تو مین اسکو اپنے معلات مین داخل کرون سمندر تو یہ خیال کر رہا تھا کہ اُس مالن نے قریب آکر دعا دی اور کھڑی ہوگئی سمندر نے خود اُسکی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اے مالن تو کس باغ مین رہتی ہی مین نے آج تک تجکو کسی باغ مین نہین دیکھا کیا سبب ہی سوائے آج کے اُسنے مسکراکر جواب دیا کہ خداوندیجا ارشاد ہوا حضور اُس کنیز کو حضور نے کبھی نہ دیکھا ہوگا وہ جو فلان باغ سرکار کا جنوب کی طرف پیرون شہر واقع ہوا ہی جہان حضور پر نور کبھی تشریف شریف نہین لے گئے ہین اُس باغ مین نوکر ہون اگر حضور کبھی تشریف بیجا تے تو کنیز کو بیچا نتے یہ میرا باپ ہی ہین اور یہ دونون حضور کی بدولت پرورش پاتی ہون اُس باغ مین کبھی کوئی چیز آج تک نہین پیدا ہوئی جو مین ڈالی لیکر خدمت والا مین حاضر ہوتی یا میرا باپ اب خداوند کی قدرت سے امسال غرب پھلا پھول بھی پیدا ہوے پھل بھی مین آج لے کر حاضر خدمت ہوئی یہ تقریر مالن نے اس شیرین کلامی سے کی کہ سمندر مثل مگس کے اُسکی شیرین گفتاری پر لوٹ ہوگیا اُسنے عرض کیا کہ آج میرے حاضر ہونے کا دوسرا باعث یہ ہوا کہ مین نے سنا ملکہ ایوان نہ طاقی بڑی دور سے تشریف لائی ہین اور بادشاہ اُنکی تشریف آوری سے بہت خوش ہین مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ آج سے بڑھکر کوئی دن مسرت کا نہوگا اگر مقدر نے رسائی کی تو آج مین مالا مال ہوگئی مین نے والدسے کہا کہ آج دربار مین ڈالی لے کر چلیے اُنھون نے بھی بخوشی خاطر قبول کیا پس ہم باپ بیٹی دونون حاضر خدمت ہوئین ہم دیکھتے ہین کہ آج ملکہ آپ سے اور ملکہ سے کیا انعام ملتا ہی سمندر نے کہا کہ ملکہ تو سامنے کرسی پر رونق افروز ہین ڈالی اُنھین کے روبرو رکھوا دے بھی جو ذہن مین آئیگا انعام دین گے یہ سننا تھا کہ اُس مالن آفت جان نے قدم بڑھا کر قصد کیا کہ وہ سبھال اُس کرسی پر رکھدے جو کہ روبرو ایوان نہ طاقی کے بچھی ہوئی تھی اور اُسپر صندوقچہ رکھا ہوا ہی رکھون کہ وہ جو مینا ایوان کی پشت پر الٹے پر بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک مرتبہ

جھوٹ بول اُٹھی کہ ای ملکہ خبردار ہو یہ مالن نہین ہی بلکہ عیار برق ثانی ہی مالن کی صورت بنکر آیا ہی تمکو دھوکا دینے ان گلدستون مین بیہوشی آمیز پھول لگے ہوے ہین وہ دوسرا جو مرد پیر ہی وہ ضرغام ثانی عیار لشکر اسلام ہی ان سب پھولون مین بیہوشی ملی ہوئی ہی عیاری کرکے وہ تمھاری فکر مین آگے ہین کیا موقع دیدے کے عیار ہین کہ دن دہاڑے بھرے دربار مین عیاری کرنے آتے ہین یہ بنا کا کہنا تھا کہ ایوان نے گھبراکر صدا سے گیر دی کہ برق اور ضرغام کے پالون زمین نے پکڑ لیے ان دونون نے قصد کیا تھا کہ بھاگین مگر ایوان نے مہلت نہ دی اُدھر زمین نے پالون پکڑ لیے اُدھر اُسنے سحر کیا کہ وہ روغن عیاری چہرہ سے اُڑ گیا اور وہ پھول بھی شعلہ ہو کر اُڑ گئے اور وہ پھل بھی ان دونون کی اصلی صورتین نکل آئین راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ تدبیر کرکے دونون بچے تھے برق ثانی عورت کی شکل خوب بنتا ہی یہ مالن بنا اور ضرغام کو باغبان بنایا تھا اس تدبیر سے آے تھے اُس بنا حرامزادی نے ایوان کو آگاہ کردیا اور کسی کی کیا مجال تھی جو پہچانتا بنا نہ ہوتی تو پہچانے جاتے یہ بنا سحر کی ہی اگر یہ معلوم ہوتا تو کوئی اسکی بھی فکر کرتے دھوکا کھایا کیا کرین ناچار ہوے اب جو دیکھا سب کو خون کا پیاسا دیکھا سب اہل دربار حیران ہوے کہ کیا چالاک اور جرأت ہین کہ اسی وقت عیاری کر گذرے جیسے موجود ہی تھے سن رہے تھے کہ ملکہ نے کہا ہی کہ مین ہوشیار ہون ضرور ملکہ ہوشیار تھی اپنی تدبیر کرکے آئی تھی اگر بنا آگاہ نہ کرتی تو وہ اپنا کام کرچکے تھے سمندر بھی بہت حیران ہی کہ کیا کہنا ان عیارون نے مجکو پھانسا کردیا مین بہت خوش ہوا سمندر شاہ یہ اپنے دل مین کہہ رہا ہی کہ اُدھر ایوان نے برق و ضرغام کی طرف دیکھکر کہا کہ کیون عیاری کامزا ملا خوب ہنر عیاری کرنے آے تھے جو کچھ بھی مثل اور سارے دن کے خیال کرلیا تھا ہر ایک پر عیاری کرکے بہت چالاک ہو گئے ہو میرے نزدیک وہ جو تمھارے استاد ہین انکی عیاری کی بہت شہرت ہو وہ اگر آئین تو وہ بھی مثل تم دونون کے گرفتار ہون یہان انکا بھی کچھ بس نہ چلے مین پہلے ہی سے بندوبست کرکے آئی ہون یہ جو اُس نے کہا برق نے تڑپ کر جواب دیا کہ ملکہ کو خداوند سلامت رکھین ہم نے سنا تھا کہ ملکہ بڑی ہوشیار ہین کہ جو کوئی اُنکے سامنے عیاری کرکے جائیگا وہ فوراً پہچان لینگی ہمارے قیاس مین نہ آیا ہم نے خیال کیا کہ یہ امر تو غیر ممکن ہی آج تک ہم نے ایسا سحر نہین دیکھا کہ جو ہمکو پہچان لے ہم نے یہ اپنے دل مین عہد کیا کہ اگر ملکہ ہمکو پہچان لینگی تو ہم پھر اُن پر اپنی مدت العمر مین عیاری نہ کرینگے اور امتحان بھی ہوجاے گا ہم اقرار کرتے ہین کہ اگر ہم کو آپ رہا کردین تو ہم پھر کبھی ادھر نہ آئین بلکہ خواجہ کو بھی منع کردین مانتے نہ ماننے کا انکو اختیار ہی ہم تو ضرور لشکر اسلام سے چلے جائین گے اور اب کبھی آپ پر قصد عیاری کرنے کا نہ کرین گے کیونکہ آپ کے روبرو کوئی عیاری پیش نہ جاے گی ہر مرتبہ اسیر ہون گے دوسرے یہ امر ہے کہ اب آپ کے ہاتھ سے لشکر اسلام کا بچنا محال ہی ضرور بالضرور تباہ و برباد ہوگا اتنی بڑی زبردست سامرہ آج تک ہم نے نہ کبھی سنی تھی جیسی آپ ہین ہم تو اب اس امر کا اقرار کرتے ہین ای ملکہ ہم نے تو اسوقت انعام کا کام کیا وہ عیاری کی کہ کسی نے نہ پہچانا بڑے بڑے سامرہ جو تھے خود سمندر شاہ نے نہ پہچانا عیاری اسکا نام ہی پس جیسی ہم نے عیاری کی ویسا آپ نے بھی اپنا کمال دکھایا پس آپ کی بڑی مہربانی ہوگی جو آپ ہمکو انعام دین کیونکہ قدردان سے ہر طرح کا بس چلتا ہے ہم دونون آپ کی قدردانی اور سخاوت کی تعریف سنکے آے ہین ہم نے سنا تھا کہ ایک ملکہ نہ طاق اسے آئی ہین وہ عیارون کی بڑی قدر و منزلت فرماتی ہین پس ہمکو بھی اشتیاق ہوا کہ آپ کی خدمت

حاضر ہوکر کچھ حاصل کرلین پس ہم دونون نے آپ کی طبیعت کو خوش کیا اپنا کمال دکھایا اور آپ کا
کمال دیکھا جیسا سنا تھا ویسا ہی آپ کو پایا آج تک ہماری نظر سے نہ کوئی ایسا سامر گذرا نہ
کوئی سامرہ ہم گئی مرتبہ سمندر شاہ کے بھی دربار مین آئے مگر ہمکو مطلق کسی نے نہ پہچانا نہ اسوقت
سوائے آپ کے کیا خوب سحر ہی پس اب ہم آپ کے سر مبارک کی قسم کھاتے ہین کہ آپ ہمکو انعام
دے کر رہا کردین اب ہم لشکر مین بھی نہ رہین گے صرف خواجہ کو اس حال سے آگاہ کرکے جدھر منھ پڑیگا
سدھار جائین گے کیونکہ اب ہمکو یقین ہوگیا ہی کہ کوئی آپ سے مقابلہ نہین کرسکے گا اول تو کوئی عیاری
کرسکے گا جو آپ کے سامنے آئے گا آپ پہچان لین گی دوسرے سحر مین آپ کا کوئی مقابلہ
نہین کرسکتا ہی لشکر اسلام ضرور تباہ ہوگا مین جاکر صاحبقران کو بھی سمجھاؤنگا کہ اب آپ کا مقابلہ
کرنا بیکار ہی آپ یہان سے تشریف لیجائین تو اچھا ہی خواجہ کو بھی سب حال سے آگاہ کرون کہ ملکہ کے
اوپر آپکی عیاری کارگر نہوگی بیکار کو گرفتار ہون گے اب قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار آپکو ہی
مین تو قسم کھاتا ہون کہ میرے تو جی چھوٹ گئے ہین تو ادھر کا رخ بھی نہ کرونگا عیاری کرنا تو شے دیگر
ہی اب تو ہمکو آپ کا اگر سوتے مین بھی خیال آئے گا تو کانپ جاؤنگا وہ نرک مین نے اٹھائی ہے
یہ کہکر سمندر شاہ کی طرف منھ کرکے کہا کہ اے بادشاہ آپ بھی کچھ سفارش ہمکہ سے فرمایئے ہمارے
حق مین ہم نے آپ کو سچا کردیا اور آپ کو وہ عیاری دکھائی کہ آپ نے اب تک نہ کبھی ہوگی ہم تو آپکے
تابعدار ہین کچھ تو اسوقت حق مالکی ادا فرمایئے سمندر شاہ یہ سنکے مسکرادیا ایوان نے کہا کہ اور برق
ثانی تو ہمکو فقرہ دیتا ہے مین تیرے فقرہ مین آنے والی نہین ہون ضرور جو تو نے کہا سو عمل کرے گا
ارے ادھر تو گرفتاری سے چھوٹا ادھر تو نے ٹوٹا اسوقت بھاگ گرفتار ہوے تو یہ باتین کررہے ہو تم
لوگون کے قول فعل کا اعتبار نہین تم لوگ ایسے بدمعاش ہوتے ہو کہ اپنے باپ کے ساتھ دغا کرو جو ہمارے
کہنے پر عمل کرے وہ محض نادان ہی کیون باتین بناتا ہی اب مین تجکو رہا کرچکی کسی نے بھی اپنے دشمن کو
گرفتار کرکے رہا کیا ہی ارے اگر مین پہچان نہ لیتی تو تو اپنا کام کرچکا تھا جب گرفتار ہوگیا یہ باتین بنانے
لگا یہ فقرہ اور کسی کو جاکر دے تو اور عیاری نہ کرے مکر و فریب تو تم لوگون کے آب و گل مین ہی ہین
تو بڑی دشمن جانی ہون تو نے اور قران و خواجہ نے مل کر میرے بھائی اور نانی کو قتل کیا ہی
اب مین تجھے کب چھوڑتی ہون ملکہ نے جو یہ کہا برق ثانی نے جواب دیا کہ یہ تو بالکل آپ کے
عدل و انصاف کے خلاف ہی اے ملکہ جو آپ سے آئے اور امتحان کرے اسپر ظلم و ستم نہین کرتے ہین
مین یہ آپ سے قرار کرتا ہون کہ اب کی جو آپ پر عیاری کرون اور آپ مجھے گرفتار کرلین تو پھر نہ رہا
کرون نہ مین پھر عرض کرون گا ایک مرتبہ رہا کرکے میرے قول کو آزما لیجیے اے ملکہ اگر مین یہ جانتا کہ مین
امتحان کرنے جاؤنگا اور ملکہ گرفتار کرکے مجھے قتل کرینگی تو مین کبھی نہ آتا بلکہ مین تو اس امید پر آیا تھا
کہ ملکہ خوش ہوکر انعام کرامت دینگی اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ تو نے اور قران نے اور خواجہ نے
میرے بھائی اور میری نانی کو قتل کیا ملکہ یہ تو مقابلہ تھا ہم نے ان پر عیاری کی وہ ہمکو نہ پہچان سکے
ہم نے قتل کیا اور ہم اسی ارادہ سے گئے تھے اگر انھون نے پہچان لیا تو وہ ہمکو قتل کرین گے
انھون نے نہ پہچانا تو کیا کیا جاے اور یہان تو مین اس قصد سے نہ آیا بلکہ برا سے امتحان اور
انعام لیتے آپ سے اور سمندر شاہ سے اور اپنا کمال دکھانے سو یہان اگر گرفتار ہوگیا
اگر آپ نہ بھی پہچانتین تو مین اپنے کو آپ پر ظاہر کرتا اور آپ سے انعام لیتا اے ملکہ اب تو مین

آپ کے بس مین ہون جو چاہے میرے حق مین فرمایئے مگر افسوس اس امر کا ہی کہ میری ابھی شادی ہوئی بھی پورے طور سے دولہن سے بات بھی نہ کرنے پایا دل کے ارمان بھی نہ نکلے ابھی اسکا گھونگھٹ بھی منھ سے نہین اُٹھا کہ وہ رانڈ ہوتی ہی ہاے وہ کمبخت اپنے دل مین کیا کہے گی اسکی جوانی کیونکر بسر ہوگی کیونکہ نہ اُسکے ماں ہی نہ باپ نہ بھائی صرف اسکو میرا بھروسا ہی ہان ایسی بدنصیب عورت کم ہوتی ہی جیسی میری عروس ہی کوئی اسکا پرسان حال نہوگا سوائے بھیک مانگنے کے اور کیا کریگی یہ جو برق نے کہا ملکہ کے دل مین رحم آیا کہا کہ اے برق تو سچ کہتا ہی برق ثانی نے کہا اگر آپ کو یقین نہو تو میرے ہاتھون پر سے عرق دفع فرمایئے مین آپ کو دکھا دون کہ وہ جو مہندی کے دن مین نے مہندی لگائی تھی ابھی تک اسکی سرخی میرے ہاتھون مین موجود ہی میرے جھوٹ و سچ کا آپ کو باور ہوجاے ملکہ نے مسکرا کر کہا کہ تیری دولہن کی صورت کیسی ہی برق ثانی نے کہا کہ اگر آپ ناراض نہون تو عرض کرون ملکہ نے جواب دیا کہ ناراض ہونے کی کیا بات ہی تو بیان کر برق نے کہا کہ ملکہ معظمہ آپ ہی کی صورت ہی کوئی بات اسمین ایسی نہین ہی جو آپکی صورت سے مختلف ہو مین نے جب سے آپ کو دیکھا ہی اسیوقت سے اسکی تصویر میری آنکھون کے نیچے پھر رہی ہی مین یہ یقین کرتا تھا کہ وہ لمبی بیٹھی ہوئی ہی صرف اسقدر فرق ہی کہ آپ ضعیف ہین وہ ابھی جوان ہی اگر اُسکا آپ کا سامنا ہوتا تو مین کبھی نہ باور کرتا کہ آپ ملکہ ہین مین یہ ہی خیال کرتا کہ میری عروس ہی ملکہ ایوان نے قہقہہ لگایا کہا کیون تو نے تو مجھے اپنی جورو بنا لیا ہی برق ثانی نے جواب دیا کہ ملکہ مین نے آپ سے پہلے ہی عرض کر دیا تھا کہ آپ ناراض ہونگی آپ نے فرمایا تھا کہ نہین اسمین ناراض ہونے کی کیا بات ہی لے اب اے ملکہ عالم حکم انعام دے کر رخصت فرمایئے وہ کھانا لیے بیٹھی ہوگی میرا انتظار کر رہی ہوگی نہیں میرے کھائے گی وہ مجھ سے محبت بدرجہ کمال کرتی ہی جب تک مین گھر مین نہین جاتا ہون پریشان رہتی ہے ملکہ نے جواب دیا کہ اے برق یہ نہ کہنا کہ مین نے ملکہ کو فقرہ بادھا دیا مجھکو تیرے اوپر رحم آیا اور نہ مین کبھی نہ رہا کرتی مین تیرے فقرہ مین آکر تجھے نہین رہا کرتی ہون بلکہ تیرے اوپر رحم کھا کر مگر اس امر کا خیال ضرور رہے کہ اب میرے اوپر ہرگز ہرگز عیاری نہ کرنا بلکہ اپنے اُستاد خواجہ کو بھی منع کر دینا اور سمجھا دینا کہ وہ بھی کچھ عیاری کرنے کا قصد نہ کرین اور اُس موتے کو لیے کہنا کہ وہ ہوشیار رہے مین اُسکو ضرور قتل کرونگی برق ثانی نے کہا ملکہ مین آپ کا پیام سب کو دونگا مگر مین یہ عرض کرتا ہون کہ کوئی میرا کہنا نہ مانے گا بلکہ قران سے آپکی ثانی کا برا حال کرکے قتل کیا وہ ضرور لائق سزا ہی مین اُسکو آگاہ کر دونگا اور مین تو اب سے اقرار کر چکا ہون اب کبھی عیاری نہ کرونگا آپ پر بلکہ لشکر مین بھی نہ ہونگا ملکہ ایوان نے یہ سُن کے برق پر سے سر اوتار لیا اور کہا کہ اپنے قول پر قائم رہنا عہد شکنی نہ کرنا برق ثانی نے کہا کہ لیجیے انعام لائیے ملکہ ایوان نے پانچ اشرفیان برق کو دین برق نے کہا کہ ملکہ یاد کیجیے اپنی لیاقت کے موافق یا دوسرے کی میری تو یہ لیاقت نہین ہی کہ پانچ اشرفیان لون اور اتنے بڑے کام کے صلہ مین پس آپ اپنی لیاقت کے موافق عنایت فرمایئے ملکہ نے مسکرا کر پندرہ اشرفیان اور برق ثانی کو دین اور کہا کہ جاؤ ہم نے تمکو رہا کیا برق ثانی نے اپنے کو سحر سے رہا پایا اشرفیان نے کر سلام کیا اور کہا کہ ملکہ میرے ساتھی کو تو رہا فرمایئے اور اسکو بھی انعام عنایت فرمایئے ملکہ ایوان نے کہا کہ آپ کو اس سے کیا کام ہی ہم اُسکو رہا کرین چاہے نہ رہا کرین وہ کوئی آپ کا قیدی تو نہین ہی برق ثانی نے کہا کہ اے ملکہ یہ تو ہو نہین سکتا ہی کہ مین تو رہا ہو کر انعام پاکر چلا جاؤن اور اپنے ساتھی کو نہ لیجاؤن لوگ کہینگے مفت بدنام

کرین گے اور کہین گے کہ اپنی تو جان بچا کر چلا آیا دوسرے کو پھنسا آیا اس سے بہتر ہی کہ آپ مجکو بھی نہ رہا کرین اگر آپ رہا فرماتی ہین تو دونون کو رہا فرمایئے برق نے اسطرح سے اس امر کو کہا کہ ملکہ مجبور رہوئی ضرغام کو بھی پندرہ اشرفیان دے کر رہا کیا جب برق ثانی و ضرغام ثانی دونون سحرایوان سے رہا ہوے ایوان کو بہت دعا دی اور بہت ہی جھک کر اور مودب ہوکر سلام کیا اور وہان سے سمندر شاہ کے ساتھ آئے برق ثانی سمندر کی طرف دیکھکر بولا کہ اے بادشاہ ہم نے جیسا ملکہ کو سنا تھا ویسا پایا ملکہ کے برابر نہ کوئی حسین ہی نہ کوئی سخی نہ سنا ہی یہ امر تو ضرور ہی مگر ہم نے آپ کی بھی سخاوت کی تعریف سنی ہی اسوقت ہمنے وہ عیاری کی ہی کہ کبھی نہ کی ہوگی آپ کو ملکہ ایوان کے روبرو سچا کر دیا اور اپنا فن دکھا دیا جیسی آپ نے ہم سب کی تعریف فرمائی تھی پس ہم امیدوار اس امر کے ہین کہ آپ بھی ہم دونونکو انعام واکرام عنایت فرمایئے تاکہ ہم آپ کی تعریف کرین اور آپ کے سبب سے ہماری بھی دونون زندگی بسر ہو سمندر نے مسکراکر برق ثانی سے کہا کہ مین کس امر کا تمکو انعام دون تو نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا برق ثانی نے جواب دیا کہ جب ملازم کوئی کام کرتا ہی اور مالک خوش ہوتا ہی تو انعام دیتا ہی مین نے ملکہ کے روبرو عیاری کی آپ بھی خوش ہوے اب انعام عنایت فرمایئے سمندر نے جواب دیا تم میرے ملازم کب ہو برق نے جواب دیا کہ جب سے یہان آکر اترے ہین لشکر مین اہل اسلام کے رہتے ہین مگر ملازم آپ کے ہین ہم تو تک آپ کا کھاتے ہین برق نے وہ تقریر دلپذیر کی کہ سمندر نے بھی برق و ضرغام کو پانچ پانچ اشرفیان انعام کی دین اس خیال سے کہ دونون یہان سے جلدی چلے جائین ایسا نہو کہ کوئی اور آفت برپا کرین ان لوگون کے تو یہان رہنے سے خوف ہی پس برق و ضرغام نے وہ اشرفیان لے کر سمندر شاہ کو سلام کیا اور دعا دی اسکے بعد کہا کہ ہم رخصت ہوتے ہین یہ کہکر پھر سلام رخصت کیا ملکہ کو اور سمندر کو وہان سے چلے کہ ملکہ نے پکارکر کہا کہ برق اپنے قول پر ثابت قدم رہنا خواجہ کو بھی بہت سمجھانا اور صاحبقران کو بھی برق ثانی نے جواب دیا کہ بفرمایش یہ کہکر اور پاے شاطری مارکر دونون دربار کے باہر آئے اور باہم یہ کلام کرتے ہوے چلے کہ خوب خدا نے جان بچائی یہ فاحشہ بڑی زبردست ساحرہ ہی جیسا اسکو سنا تھا ویسا ہی پایا مگر اے بھائی ضرغام جو کچھ ہی یہ بتا ہی اگر بتا نہ آگاہ کرتی وہ کبھی نہ پہچان سکتی سارا دارومدار اسکا بتا پر ہی ضرغام نے کہا کہ بھائی مجکو تو اب یہ یقین نہ تھا کہ ساحرون کے خوب تم نے تقریر دلپذیر کی اور خوب فقرہ دیا کیا چالاکی اور دانائی کی ہی سوا اسے اس تدبیر کی کوئی اور تدبیر نہ تھی برق نے جواب دیا کہ نہ رہا کرتی تو کیا کرتی قتل ہی کر سکتی تھی ابھی زندگی باقی تھی ضرغام نے جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور تھا مگر اور کون سی صورت رہائی کی تھی برق نے کہا یہ تو درست ہی مگر بھائی ضرغام ایک امر بھول گئے یہ نہ دریافت کیا کہ اس صندوقچہ مین کیا ہی اسوقت وہ ضرور بتا دیتی کیونکہ مین نے وہ تقریر کی کہ خوش ہوگئی تھی اے ضرغام آج کسی اچھے کا منہ دیکھا تھا کہ مین بچ اشرفیان لین چلو استاد سے یہ سب حال کہین اور کہین کہ استاد ذرا سوچ سمجھکر عیاری اسپر کیجیے گا ورنہ خرابی ہوگی اور قمران کو بھی آگاہ کر دین کہ وہ زیادہ تر تمھاری دشمن ہی میری بھی دشمن تھی مگر مین نے اپنی فطرت سے اپنے کو بچایا تم بھی خوب ہوشیار رہنا ضرغام نے کہا کہ یہ ضرور ہی یہ باہم باتین کرتے ہوے شہر کے باہر آئے پاے شاطری مارتے ہوے قریب لشکر پہونچے دیکھا کہ جشن ہو رہا ہی ناچ و رنگ کی صحبت برپا ہی محفل عیش مین آئے یہان خواجہ گا رہے تھے سمان بندھا ہوا تھا برق و ضرغام خواجہ کا گانا سننے لگے جب خواجہ خوب گا چکے تھوڑے عرصہ تک وہ ہی حال رہا جب سب کو ہوش آیا

خواجہ کو ہر ایک نے انعام دیا خواجہ بہت خوش ہوے کہ برق نے وضرغام نے بڑھکر بادشاہ وصاحبقران کو مجرا کیا خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے کہا کہ کیا خبر لائے ہو انھون نے عرض کیا کہ عرض کرتے ہین بادشاہ نے برق ثانی سے فرمایا کہ اسوقت ہم سب کے سب رات بھر کے جاگے ہوے ہین اسوقت نہ بیان کرو سہ پہر کے دربار مین بیان کرنا انھون نے عرض کیا بہت خوب پس بادشاہ نے جلسہ برطاست ہونے کا حکم دیا خود اٹھکر محل مین تشریف لے گئے جاکر آرام کیا صاحبقران والاشان اپنے خیمہ مین گئے انھون نے بھی آرام کیا بعد بادشاہ وصاحبقران کے سردار سب اپنے اپنے خیمہ کو گئے آرام پذیر ہوے خواجہ اپنے مقام پر آے کہ دو دن تمام ہوا بادشاہ نے دربار فرمایا سب آکر حاضر ہوئے بادشاہ تخت پر رونق افروز ہوے صاحبقران اپنے دلگل شوکت پر سب عمارچی آکر حاضر ہوئے خواجہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھے کہ برق نے اپنے مقام سے آگے بڑھکر پہلے بادشاہ کو دعا دی اسکے بعد عرض کیا کہ ہم دونون غلام بموجب ارشاد خواجہ سمندر پر مین گئے اُسدن دربار برطاست ہوچکا تھا دربار مین نہ جاسکے سراپردہ مین بسر کی صبح کو دربار مین گئے دربار آراستہ پایا پس برق ثانی نے ملکہ ایوان نہ طاقی کا آنا سمندر کا اُس سے سب حال بیان کرنا اور عمارون کی شکایت اور صندوقچہ کا حال اور ظاہر کرنا کہ سری دایہ صندوقچہ سہراب جادو کے پاس سے لے آئی تھی راہ مین اخضر ماہی پوش نے اسکو قتل کرکے لیا نہ معلوم کس طرف چلی گئی ہے بعد استیصال اہل اسلام کے اُسپر لشکر کشی کرونگا ایوان نہ طاقی کا یہ کہنا کہ مجھکو عمارون سے خوف ہی نہ صاحبقران سے بلکہ مین زیادہ تر عمارون کی فکر مین آئی ہون سمندر کا کہنا کہ عمارون سے تم سرہ نہ ہوگی اسکا دعوی کرنا سمندر سے قسم لینا بیان کیا اور عرض کیا کہ جب یہ سب حال منکشف ہولیا تو ہم دربار سے باہر آئے پھر خیال آیا کہ اسکا امتحان تو کرو ہم نے جاکر عماری کی برق ثانی نے اپنی کل عماری اور اسکا پہانتا اور اپنا تقریر چاپلوسی کرکے اور انعام لے کر ایوان سے اور سمندر سے لشکر مین آنا بیان کیا اور کہا کہ دراصل سارہ زبردست ہے اور بہت ہوشیار ہے غضب یہ ہے کہ وہ جو مینا اسکے پاس ہے وہ بڑے غضب کی ہے وہ سب حال اُس سے کہدیتی ہے وہ ہوشیار ہوجاتی ہے جو تقریر برق ثانی نے بیان کی صاحبقران نے فرمایا کہ آئی ہے تو کیا خوف ہے کچھ بروا نہین ہے وہ بھی قتل ہوگی یا شریک ہوگی اے سہراب جادو تم نے قدرت خدا دیکھی کہ وہ صندوقچہ بیان سمندر تک پہنچا راہ سے دوسرا لے گیا تم کو بہت خوف تھا اب تو اطمینان ہوا جب خداوند کریم حفاظت کرتا ہے تو یون بچاتا ہے اُسکی ذات پاک پر نکیہ رکھنا بہت اچھا ہے یہ حال سنکے سب اہل دربار کو ازحد تازہ خوشی پیدا ہوئی ہر ایک کے چہرہ کا رنگ بدل گیا ملکہ متفق اللفظ سب نے کہا کہ اگر ایوان آئی ہے تو ہم ضرور بالضرور اُس سے مقابلہ کرین گے کوئی وہ ویسی نہین یا مدھے ہے اب کوئی خوف نہین ہے ہان کسیقدر خوف تھا تو اسی صندوقچہ سے تھا وہ تو گیا یہ کلام اہل دربار کا سُن کے برق نے کہا کہ وہ سارہ زبردست ہے اور بڑی کاملہ معلوم ہوتی ہے مین کیا اُسکی تعریف کرون اور سخی بھی بہت ہے اتفاق سے نے کہا کہ اے برق ثانی جو تم کہتے ہو بہت درست اور بجا کہتے ہو مگر ہم ضرور اُس سے مقابلہ کرین گے برق نے کہا کہ مین یہ کب کہتا ہون کہ اُس سے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہے بلکہ میرا قول یہ ہے کہ سارہ زبردست ہے یہ کہکر خواجہ سے کہا کہ اے استاد آپنے جام آب کو دیا ہے کہ خواجہ تم مجھپر عماری کا قصد نہ کرنا ورنہ پچھتاؤگے بہت ذلت اُٹھاؤگے میرے روبرو ادھر آئے اُدھر مین نے پہچان لیا اور مین تمھارے اور قران کے لیے فرض کرکے آئی ہون اے استاد در اصل یہی واقعہ ہے کہ وہ زیادہ تر عمارون کو دریافت کرتی ہے اور قران کی نسبت تو وہ بہت کلمات سخت

اپنی زبان پر لاتی ہی آپ سے کہا ہی کہ کبھی بھولے سے بھی میرے اوپر عیاری کرنے نہ آنا ورنہ قتل ہوگے
اسی انتا وجیسا اُسنے کہا ہی ویسا ہی ہم نے اُسے بایا ہمارے نزدیک تو مناسب ہوگا کہ جب تک وہ یہان ہی
آپ لشکر سے نکلجائین تو بہتر ہوگا کیونکہ وہ ساحرہ زبردست ہی آپ کی دشمن جانی ہی کیا ضرور ہی کہ ایسی
حالت مین قیام فرمایئے یا جب وہ قتل ہوگی یا چلی جاے گی اُسوقت پھر تشریف لایئے گا ہم لوگ تو فطرت
سے جان بچاکر چلے آئے ہین اور اقرار کر آئے ہین کہ اب ہم عیاری تمھارے اوپر نہ کرین گے بلکہ
الٹا ہم بھی ہاتھ باندھے ہین ہمکو تو یقین ہی کہ اسپر کوئی عیاری نہین کرسکتا ہی آیندہ آپ کو اختیار ہی خواجہ نے یہ
سنکے برق ثانی کو جواب دیا کہ او برق کیون تو مجکو بناتا ہی وہ میرا کیا کرسکتی ہی اگر میری تلاش مین آئی ہے
تو آیا کرے یہ ہوسکتا ہی کہ مین ایک ساحرہ لکاتہ فاحشہ کے خوف سے چلا جاؤن وہ کیا پہچانے گی ہم دونون
نا تجربہ کار تھے پہچان لیا تم اپنے قول پر ثابت قدم رہو حیف کی بات ہی کہ تم کل کے لونڈے ہر کر تو اُس سے
انعام لے آؤ اور مین استاد عیار ہوکر اُسکے خوف سے بھاگ جاؤن پس مین نے جاکر اُس سے عیاری
نہ کی اور تم سے زائد نہ لایا تو مین استاد کس بات کا یہ بدنامی اپنے سر مول لون کہ برق وضرغام تو عیاری
کرکے لے آئے اور خواجہ فرار کر گئے قسم بخدا اگر مین نے جاکر اُسے مسلمان نہ کیا تو اپنا نام خضران نرکھا
مین ضرور اُسکو مسلمان کرونگا اور جاتا ہون ابھی عیاری کرونگا اور تم سے دو نوالا ناہون یہ کہکر اپنی گرسی پر سے
اُٹھے کہ گیا خوف ہمکو دلایا جاتا ہے اگر وہ پہچان لیتی ہی تو میرا کیا کرے گی مجکو سواے خداوند کریم کے اور
کسی کا خوف نہین ہی وہ لکاتہ کیا ہی برق نے کہا کہ استاد غصہ نہ فرمایئے میری بات تو سماعت فرمایئے کہ
مین کیا عرض کرتا ہون خواجہ نے کہا کہ سن لیا پس اب مین ضرور جاؤنگا تم ایسے نالائق تو ہرگز نہین
لے آؤ اور مین نہ لاؤن یہ تو کبھی نہوگا برق نے کہا کہ استاد آپ عیسی صورت پر تشریف لے جایئگا اُسکی بینا
ضرور بتادے گی خواجہ نے جواب دیا کہ آپ کی بلا سے نہ مین بینا سے خوف کرتا ہون نہ طوطی سے ایسا دام
تذویر پھیلاؤن کہ وہ بینا بھی بھٹک کر رہجاے دام مکر وفریب سے اُسکو بھی گرفتار کرون عیاری کی پٹکی مین
نہ بندھ کرون تو تم خواجہ نہ کہنا برق نے جواب دیا کہ استاد پہلے بات کو اپنے مقام پر سوچ لیجیے پھر جایئے
خواجہ نے کہا کہ ممکن نہین ہے کہ جاؤن برق نے دیکھا کہ خواجہ نہ مانینگے اپنے کو لفرین کی اور کہا کہ کیون
مین نے کہا سفت مین اُستاد گرفتار ہون گے اسوقت جہالت فرماتے ہین یہ دل مین خیال کرکے صاحبقران
سے اشارہ کیا کہ یا صاحبقران والاشان اُستاد کو منع فرمایئے رہ دیکے اسوقت جاکر ضرور اسیر ہون گے
آپ کا فرمانا قبول کرین گے یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ کیون خواجہ کیا قصد ہی خواجہ نے جواب دیا کہ
سمندر شاہ کے دربار مین جاتا ہون اور عیاری کرکے روپیہ لاتا ہون صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ
کیون خواجہ اپنے کو سخت مین مبتلاے بلا کرتے ہو اسکی حالت بھی برق سے سن چکے ہو پھر بھی جاتے ہو
یہ کون سی عقلمندی ہے کہ دشمن کے پاس جاتا دیدہ و دانستہ اپنے کو آفت مین پھنسانا ہے اگر روپیہ کی فراوانی
ہی تو ایک ہزار روپیہ ہم سے لو دربار مین سمندر شاہ کے نہ جاؤ خواجہ نے جواب دیا کہ یا صاحبقران
اس امر مین آپ کچھ دخل نہ فرمائین مین ضرور بالضرور جاؤنگا جب سے مین نے یہ سنا ہی کہ میری نسبت
بہت سخت کلمات کہے ہین اور کہا ہی کہ میرے اوپر عیاری کا قصد نہ کرین ایک آگ سی بدن مین لگی ہوئی
ہی دوسرے جب سے یہ معلوم ہوا ہی کہ یہ کل کے چھوکرے تو اسپر عیاری کرکے الفہ لاے پھر مین
کیون نہ جاؤن یہ بدنامی لون کہ شاگرد تو عیاری کرگئے مگر استاد ہمارے خوف کے نہ آسکے مین ضرور
جاؤنگا صاحبقران والاشان نے خواجہ کو بہت کچھ سمجھایا مگر خواجہ کب سنتے ہین بادشاہ نے بھی فرمایا

کرتم مجھ سے اسقدر روپیہ لے لوگر بجاو ہرایک سردار سے کہا کہ تم ہم سے سو لو کسی نے کہا کہ دو سو لو مگر نہ جاؤ
آفاق دلوکیہ نے کہا کہ خواجہ تمہارا جانا اچھا نہین ہی ہم بھی آپ کو دو دو سو روپیہ دین گے کیونکہ وہ
ساحرہ زبردست ہی معمولی ساحرہ نہین ہی ہم اسکے حال سے بخوبی واقف ہین جو کچھ برق ثانی کہتے ہین سب
سچ ہی جب خواجہ نے یہ سنا کہ سب سردار مع بادشاہ کے روپیہ دینے پر آمادہ ہین خواجہ نے جواب دیا کہ ہن
جاؤنگا ضرور مگر عیاری نہ کرونگا صرف اسکی صورت دیکھکر چلا آونگا یہ سنکر روپیہ ہر ایک پر ہو گیا اس امر کو بھی
ہر ایک نے منع کیا خواجہ نے نہ سنا اور اسی وقت خواجہ دربار سے نکل کر اپنی صورت تبدیل کرکے بانتا
عیاری سے درست ہو کر طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوئے راہ مین تدبیر سوچ لی خواجہ تو اُدھر
روانہ ہوے صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ یہ طمع خواجہ کی ضرور جان لیگی صرف زر کی طمع مین
گئے ہین یہ خیال کرکے کہ برق وضرغام تو اشرفیان لائے ہین ہن کیون نہ لاؤن سب اہل دربار نے
عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا برق نے عرض کیا کہ خواجہ ضرور گرفتار ہون گے وہ اُنکے جان کی دشمن ہی اگر
خدانخواستہ پکڑے گئے تو پھر رہائی مشکل ہی بڑی مہلت فرمائی ہی ات دنے صاحبقران والا شان نے
فرمایا کہ ہم سب نے منع کیا لالچ بھی دیا مگر انھون نے نہ سنا کہا جایئے برق نے جواب دیا کہ حضور مجبور ہین
ہن بھی جاتا ہون کہ دیکھون کیا گذری برق اور ضرغام و زانجہ بن عمرو طرف شہر سمندریہ کے
صاحبقران والا شان سے اجازت لے کر روانہ ہوے انکا بھی حال تحریر ہوگا یہان بادشاہ نے دربار
برخاست کیا محل مین تشریف لے گئے صاحبقران اپنے خیمہ مین سب سردار اپنے اپنے مقام پر کہ انکا حال
پھر قلمبند ہوگا خواجہ و برق ثانی وغیرہ بصورت مبدل طرف شہر سمندریہ کے راہی ہین انکو راہ مین
رکھا جاتا ہی کہ حال دربار سمندر شاہ کا تحریر ہوتا ہی کہ جب برق وغیرہ عیاری کرکے ایوان نہ طاقی
اور سمندر شاہ سے انعام لیکر دربار سے باہر آئے اور لشکر کی طرف روانہ ہوئے ملکہ ایوان نے
سمندر شاہ سے کہا کہ بڑے غضب کے عیار ہین کچھ بھی خوف اپنے دل مین نہ کیا فوراً عیاری کر گذرے
اور کیسے چرب زبان ہین جو غصہ مجھے تھا وہ غیرین کلامی کرکے برطرف کر دیا اور انعام لے کر چلے گئے سمندر
نے کہا کہ یہ کیا امر ہی ابھی آپ نے دیکھا کیا ہی ایسی ایسی بہت سی عیاریان ہونگی یہ تو کچھ بھی نہ تھی ایوان نے
کہا کہ اب کی مرتبہ اگر یہ دونون عیار آئے تو مین ضرور انھین قتل کرونگی یقین دانش ہی کہ اب وہ نہ آئین
کیونکہ اقرار کر گئے ہین سمندر شاہ نے کہا انکے قول وفعل کا کیا اعتبار غیرہ دیکھا جائیگا یہ جاکر بیان
کرین گے انکا استاد خواجہ ضرور آئے گا وہ بھی آکر عیاری ضرور کرے گا ملکہ نے کہا کہ آئے گا تو گرفتار ہوگا
گرفتار رہوگا اب تو یقین ہی کہ یہ حال سُن کے وہ بھی نہ آئے سمندر نے کہا کہ یہ ممکن نہین ہی کہ خواجہ
نہ آئین ملکہ نے کہا کہ کیا خوف ہی آئیگا تو آئے یہ سن کے سمندر خاموش ہوا بعد تھوڑی دیر کے
دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے سمندر شاہ داخل محل ہوا جو مقام ملکہ ایوان نہ طاقی کے
اترنے کے لیے قرار دیا گیا تھا ایوان جادو اُسمین آئی گرد مکان سحر کر لیا وہ دن تمام ہوا سمندر
نے دعوت مین طلب کیے دعوت کھانے گئے جو اشیا کہ مشکوک تھین اور جن مین اس امر سے اطمینان
تھا کہ کوئی بیہوشی نہین ملا سکتا ہے وہ کھائین تھوڑی دیر ناچ دیکھکر پھر اپنے مقام پر چلی آئی حصار سحر
کر لیا یہ تو یہان سوہی اور خواب مرگ مین مبتلا ہوئی سمندر اپنے محل مین آرام پذیر ہوا انکو تو مبتلاے
خواب مرگ رکھا جاتا ہے اُدھر خواجہ راہ طے کرکے داخل شہر سمندریہ ہوئے ان کے بعد برق
وغیرہ بھی داخل ہوئے خواجہ شہر کی سیر کرتے ہوے دربار کی عمارت کے قریب آکے دربار کو

برخاست یہ خیال کیا کہ وہ جس مقام پر اتری ہے وہان چلو بڑے عرصہ تک تلاش کیا نشان نہ ملا پس اپنے دل سے کہا کہ یہ شب تو سرا مین بسر کرو صبح کو دربار مین چلنا یہ دل مین خیال کرکے چوک کی سیر کرتے ہوے آے ایک مہاجن کے ہاتھ ایک مصری کا لعل فروخت کیا کہ اسی عرصہ مین شام ہوگئی سرا مین آے ایک درخت کے سایہ مین بستر لگایا بھٹیاری نے لالچ کہا کہ کوٹھری خالی ہے پلنگ تیار کردون کہا کہ ہم لوگ فقیر ہین ہمکو کسی امر کی ضرورت نہین ہے ہم اسی درخت کے سایہ مین رات بسر کرین گے وہ یہ سن کے خاموش ہورہی پھر نہ کہا ادھر برق وغیرہ بھی پہلے دربار کی تلاش مین گئے انھون نے بھی دربار برخاست پایا سرا مین آکر اترے مگر دوسری سرا مین کمرہ کرایہ کا لیا بھٹیاری سے کھانا پکوایا راحت سے بسر کی یہان خواجہ نے جب دیکھا کہ سب سو رہے کوئی نہین جاگتا ہے اپنے مقام پر سے اٹھے چند مسافر سرا مین تھے سب کا مال واسباب کمر ٹٹول ٹٹول کے نکال لیا ایک جھولڑا اور پھر اپنے مقام پر آکر لیٹ رہے یہان تک کہ صبح ہوئی سرا کا پھاٹک کھلا سب سے پہلے آپ سرا سے اپنا بستر لاٹھا کر نکل گئے باہر آکر دوسری صورت تبدیل کرکے طرف دربار کے چلے دوسری سرا سے برق وضرغام وغیرہ بھی چلے یہان سمندر محل سے برآمد ہوا دربار آراستہ ہوا سب سردار اپنے مرتبے سے آکر بیٹھے ملکہ ایوان کرسی پر برابر سمندر کے آکر بیٹھی پشت پر اڈا لگا ہوا ہے اسپر تکیہ لگائے بیٹھی ہوئی ہے پانون مین طلائی زنجیر پڑی ہوئی ہے صندوقچہ سامنے کرسی پر رکھا ہوا ہے یہان دربار آراستہ ہے کہ برق وضرغام وغیرہ تو خدمتگارون کی صورت بنکر ایوان کے سامنے علیحدہ ایک طرف کو کھڑے ہورہے ہین مگر ایک ایک کو دیکھ رہے ہین کہ کون کون خواجہ ہین اور خواجہ کس کی صورت پر داخل دربار ہوے ہین کسی کو بتایا سوائے اصلی صورتون کے برق نے ضرغام سے کہا کہ ابھی تک استاد نہین آے ضرغام نے کہا کہ آتے ہون گے آئین گے ضرور گرداب نقب زن عیار سمندر شاہ اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اسکے برابر اسکے چارون شاگرد جو کہ معزز ہین وہ بیٹھے ہوے ہین اور سب عیار کھڑے ہوے ہین کہ ایوان نے گرداب سے کہا کہ ہم تمھاری عیاری کی بڑی تعریف سنتے تھے کہ بہت بڑے عیار ہو مگر آج تک تم نے کوئی عیاری لشکر اسلام مین جاکر نہ کی گرداب نے جواب دیا کہ بادشاہ نے حکم نہین فرمایا ورنہ مین خواجہ کو لشکر سے جاکر اسیر کرلاتا خواجہ کی اصل کیا تھی ملکہ نے جواب دیا کہ مین اجازت دلادون راوی نے بیان کیا ہے کہ جب خواجہ فریب دربار پہونچے تھے تو انھون نے زنبیل سے گلیم نکال کر اوڑھ لی تھی داخل دربار ہوے تھے سب دربار کو آراستہ پایا تھا یہ فریب کرسی گرداب نقب زن کھڑے ہوے گرداب کی اور ایوان کی تقریر سن رہے تھے جبکہ یہ ملکہ نے کہا کہ مین اجازت دلادون تم گرفتار کرلاؤ گے گرداب نقب زن نے جواب دیا کہ ضرور اگر وہ عیار زیر زمین جاکر پوشیدہ ہوگا تو مین جاکر اسیر کرلاؤنگا میرے روبرو اسکی ہستی کیا ہے برسون فن عیاری تعلیم کردن اس امر سے مجبور ہون کہ اسکے پاس چند ایسا ایسی ہین جو کہ نایاب زمانہ ہین گر آنے بھی مین نہین خوف کرتا ہون اس امر کا امیدوار ہون کہ بادشاہ اجازت فرمائین اور یہ حکم فرماوین کہ وہ جو اسیا خواجہ کے پاس ہین سب تیری ہین تو مین کوشش کرون یہ سنکے ملکہ نے سمندر سے کہا کہ آپ گرداب نقب زن کو کیون نہین اجازت دیتے ہین جس طریقہ سے یہ کہتا ہے سمندر نے جواب دیا کہ اسنے کب ذکر کیا اگر یہ اجازت چاہتا ہے تو کیا مضایقہ ہے یہ جاے خواجہ کو اسیر کرلاے اسکو خواجہ کی ہر چیز کا اختیار ہے گرداب سے ملکہ نے کہا کہ اب تو اجازت لی گرداب نے جواب دیا کہ مین کل جاکر اسیر کرلاؤنگا آپ مجھ سے لین مین اسی امر کا تو امیدوار تھا

کہ حکم شاہی جو پاؤن تو مین اپنا کمال دکھاؤن اور اتنی مدت جو تمکو شاہی کی باقی ہی اسکو ادا کرون اب آپ میرا
کمال ملاحظہ فرمایئے ملکہ نے کہا کہ اگر تو خواجہ کو گرفتار کرلاے گا تو مین تجکو مال دنیا سے نہال کردونگی تو مین یہ
قوت رکھتی ہون کہ ابھی چاہون تو خواجہ کو اسی مقام پر بیٹھے بیٹھے طلب کرلون کسی کا کچھ بس نہ چلے ساحر و
غیر ساحر سب تجھکو دیکھکر رہجائین یہ جو تو صندوقچہ دیکھتا ہی کہ میرے روبرو رکھا ہی اس صندوقچہ مین چار کنیزان
سامری ہین کہ وہ میرے طابع ہین مین جو حکم انکو دون وہ فوراً بجالائین اور اس صندوقچہ پر میرا سحر ہے کہ
کوئی اسکو بدون میری اجازت کے ہاتھ نہین لگا سکتا ہی اگر ہاتھ لگاے تو ہاتھ اسکا صندوقچہ مین جسم جاے
پھر جب تک نہ حکم دون صندوقچہ نہ چھوڑے پس اگر مین چاہون تو کنیزان سامری کے ذریعہ سے اسیر
کرالون مگر ہنر اکمال دیکھنا ہی کہ مین نے تیری بہت شہرت سنی ہی گرداب نے کہا کہ کل ملاحظہ فرمایئے گا ملکہ نے
کہا کہ اچھا خواجہ کلیم اور رہے ہوے سب تقریر سن رہے تھے دل مین کہا کہ یہ بڑی ساحرہ زبردست ہی
ایسی ایسی چیزین اسکے پاس ہین پس قصد کیا تھا کہ صندوقچہ اٹھالون جب یہ سنا کہ صندوقچہ ہاتھ پکڑ
لیتا ہی تو اس قصد سے باز رہے ادھر سحبان گرداب نقب زن اب بھولے نہین سماتے کہ مین کل جاکر
خواجہ کو اسیر کرلاؤنگا کرسی پر بیٹھے ہوے اکڑ رہے ہین بار بار موچھون پر تاؤ دے رہے ہین یہان
خواجہ نے خیال کیا کہ تم کھڑے کیون ہو جس کام کے لیے آے ہو وہ کام کرو پس یا تو عقب گرداب کھڑے
تھے یا ہاتھ بڑھاکر گرداب کے سر پر سے کلاہ مرد ارید جو کہ پہنے ہوے تھا اتار لی کہ وہ برہنہ سر ہوگیا
خود وہان سے عقب سمندر آے کہ برق کی نگاہ گرداب کے سر پر پڑی دیکھا کہ برہنہ سر بیٹھا ہوا ہی
ضرغام سے کہا کہ استاد آگئے پہلے ہاتھ گرداب نقب زن پر صاف کیا کہ کلاہ سر پر سے اتار لی
اسکو خبر نہ ہوئی اسی منہ پر استاد سے مقابلہ کرنے کو راضی ہین اور اقرار کیا ہے کہ اسیر کرلاؤنگا ضرغام نے
کہا کہ اسکی بھی یہ لیاقت ہی کہ یہ اسیر کرلائے گا خود گرفتار ہوگا یہان ضرغام و برق مین یہ باتین اشارون
مین ہو رہی تھین کہ ایک گرداب کے شاگرد کی نگاہ گرداب نقب زن کے سر پر پڑی اس نے جو
برہنہ سر دیکھا تو آہستہ سے کہا کہ استاد کیا آپ کلاہ ہینکر دربار مین نہین آے تھے کہ برہنہ سر ہین بڑی
غیریت ہوئی کہ بادشاہ کی نگاہ نہ پڑی ورنہ خرابی ہوتی کیونکہ بالکل خلاف تہذیب ہی گرداب نے کہا کہ
کیا بکتا ہے مین کلاہ ہینکر کیون نہین آیا اسنے کہا کہ ذرا ہاتھ سے ملاحظہ فرمایئے کہ کلاہ سر پر ہے یا نہین
اسنے جو سر پر ہاتھ رکھا کلاہ کو نہ پایا بہت حیران ہوا ادھر ادھر دیکھا کہین گر نہ پڑی ہو وہ گری ہوئی لے
یہ حیران ہوا کہ یہ کیا امر ہی کلاہ کہا ہوگئی یہ حیران ہو رہا تھا ادھر خواجہ جو عقب پشت سمندر پہونچے اسکے
سر پر سے تاج لیا اعراق و خلاق کے سر پر سے مندیل وزارت لی عشاق کے بھی سر پر سے کلاہ اتار
لی اور باقی اہل دربار مین سے کسی کی کلاہ نہ لی یہ سب کلاہ و تاج لے کر عقب پشت ایوان کے آئے اور
آہستہ سے مینا کی زنجیر پکڑ کے اپنی طرف کھینچا مینا جو کھنچنے لگی پکاری کہ ملکہ کوئی مجھے کھینچتا ہے
دیکھو مین جاتی ہون جیسے ہی مینا نے یہ صدا دی خواجہ نے ہاتھ روک لیا ایوان نہ طاقی نے پلٹ کر
دیکھا کسی کو نہ پایا پھر اپنے منہ کو پھیر لیا کہ خواجہ نے پھر کھینچا پھر مینا پکاری کہ ملکہ کوئی مجھے کھینچتا ہے
ہی ایوان نہ طاقی نے پھر پلٹ کر دیکھا کسی کو نہ پایا مینا کو اسی مقام پر بیٹھے دیکھا ایوان مینا پر خفا
ہوئی اور کہا کہ تو دیوانی ہوئی ہی نہ کوئی کھینچتا ہی نہ کچھ کرتا ہی نہ کوئی ہی بیکار پکارتی ہی یہ کہکر پھر اپنی
طرف منہ کرلیا اسکی مربیہ خواجہ نے زور سے پکڑ کر جھٹکا دیا وہ چلائی کہ ملکہ خبردار ہو کوئی مجھکو لیے
جاتا ہی مینا چلاتی رہی خواجہ نے مع زنجیر واپس کے مینا کو اٹھا کر نذر زمبل کیا ایوان نے خیال کیا

کہ مینا دیوانی ہوگئی بیکار کے لیے چلائی ہی پیٹ کر نہ دیکھا بیٹھی رہی ادھر خواجہ اسکو تدبر زنبیل کرکے سمندر
کی پشت پر سے ہوکر ایوان بادشاہ سے محل مین آئے کہ بری نے دیکھا سمندر و عشاق و شملاق و امراق
سب برہنہ سر ہین اور میناندار دبے ضرغام سے کہا کہ خواجہ تشریف لائے مینا کا تو فیصلہ کیا ہوون کرکھا گئے
خوب دام مکر مین اسیر کیا بڑی ہوشیار تھی کچھ نہو سکا پھر پچھڑا کر رہ گئی اب زنبیل مین ہوگی اور دیکھو کہ
سب کو خواجہ نے بے سمندر کے برہنہ سر کردیا ضرغام نے جواب دیا کہ دیکھتے جاؤ ہوتا کیا ہے
ادھر عشاق کی نگاہ سمندر شاہ کے سر پر پڑی اُسنے کہا کہ ای بادشاہ گستاخی معاف یہ کونسی حرکت
تھی کہ آج دربار مین سر برہنہ آئے وائی اوان تو پر سوں مرین مگر آگا غم آج کیا یہ جو عشاق نے
کہا سمندر نے سر اٹھاکر عشاق کی طرف دیکھا برہنہ سر پایا سمندر نے کہا کہ واہ استاد اپنی
پائی اور پر گنوائی آپ خود تو برہنہ سر ہین اور مجکو کہتے ہین یہ جو استاد اور شاگرد مین تقریر
ہوئی اب سب اہل دربار نے سر اٹھاکر دیکھا تو یہ ماجرا نظر پڑا کہ دونون وزیر بادشاہ و
عشاق سر برہنہ بیٹھے ہوے ہین ہر ایک نے یہ واقعہ دیکھکر اپنے سر پر ہاتھ رکھا اپنی کلاہ کو سر پر پایا
اس خیال سے کہ شائد ہم بھی سر برہنہ ہون جب کلاہ سر پر پائی تو اطمینان ہوا گلاب جادوے شملاق سے
کہا کہ آپ نے بھی بادشاہ کا ساتھ دیا آپ بھی آج کلاہ پہنکر نہین آئے نہ امراق اب تو ہر ایک کو حیرت ہوئی
گرداب نقب زن نے جو یہ سنا تو فرط شرمندگی سے سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا یہ جو سنا کہ بادشاہ کے
سر پر تاج نہین ہی اُسنے سر اٹھاکر دیکھا سر برہنہ پایا ایک مرتبہ رو برو سمندر شاہ کے آیا اور عرض کیا
کہ غلام بھی اسی بلا مین مبتلا ہی بڑے عرصہ سے اسی فکر مین تھا کہ یہ کیا ماجرا ہی کچھ سمجھ مین نہ آتا تھا اب
سب نے گرداب نقب زن کو بھی برہنہ سر پایا سب کو بڑی حیرت ہوئی سمندر نے کہا کہ یہ امر ہماری سمجھ
مین نہین آیا کہ یہ کیا بات ہی کون ایسا زبردست تھا کہ ہم سب کی کلاہ لے گیا اور ہمکو سر برہنہ کرگیا مگر یہ دوسری
عجب کی بات ہی کہ اور کسی سے نہ بولا سوائے ہم چند اشخاص کے بڑا ہوشیار تھا کہ جو قیمتی کلاہ تھین وہ لے گیا
باقی کو ہاتھ نہ لگایا پس اُسوقت سمندر شاہ نے دوسرا تاج منگاکر سر پر رکھا اسی طرح سے ہر ایک نے
کلاہ طلب کرکے سر پر پہنی گرداب نے اپنے شاگردون سے کہا کہ خوب آبرو بچی ورنہ ضرور آبرو جاتی
جب بادشاہ ایسی حالت سے دیکھتا سوال کرتا مین کیا جواب دیتا ہان خدا نے ہمکو تاج نثار دہ ہوگیا اب
وہ کیا عتاب کرتے بڑا منصف تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ کسی نے ملکہ ایوان کی طرف نہ دیکھا سب یہ واقعہ
دیکھکر حیران ہوے اور سر جھکاے سمندر خود شرمندہ ہوا کہ یہ کونسی حرکت ہی اور سر جھکالیا دل مین کہا
کہ اہل دربار یہ کہتے ہون گے یہی خیال کرتے ہون گے کہ بادشاہ سٹری ہوگیا ہی اور استادگو اور وزیر دن کو
سب کو دیوانہ خیال کرتے ہون گے اور سب تو سر برہنہ نہ آئے تھے ایسی کوئی بھی حرکت کرے گا
یہ نئی بات ہوئی کہ خدا جانے یہ چند آدمی سر برہنہ ہوگئے کوئی نہ کوئی بات تو ضرور ہی سمندر سر جھکائے
ہوے یہ اپنے دل مین خیال کر رہا تھا کہ یکایک دروازہ بارگاہ سے ایک شخص سر پر تاج رکھے ہوے قبائے
قلمکار پہنے ہوے جلوہ آسا نظر پڑا سمندر شاہ بھی نگاہ سے دیکھ رہا تھا مگر خاموش تھا راوی
بیان کرتا ہی کہ جب خواجہ مینا کو لے کر صحن بارگاہ مین اپنی صورت تبدیل کی معقول آدمی کی صورت بنکر
گلیم آثار کر طرف دربار کے چلے جب ایوان مین پہونچے اب سب نے دیکھا کہ یہ کون شخص آیا ہی خواجہ
نے مجرا گاہ پر سے سمندر کو بہت جھک کر مجرا کیا اُسکے بعد ملکہ ایوان نہ طاقی کو مجرا کیا کہ سمندر نے
چوبدار کو اشارہ کیا کہ اِنکو کرسی دو خواجہ کو جو سب نے نہ دیکھا سوائے سمندر کے آتے ہوے

اسکا سبب یہ تھا کہ سب سر جھکائے ہوے اس حیرت مین بیٹھے ہوے تھے کہ یہ کیا ماجرا تھا کہ سمندر وغیرہ کی ٹوپیان سر سے ندارد ہو گیئن اور مین سب گبی نے نہ دیکھا اُدھر چوبدار نے کرسی لاکر حاضر کی خواجہ سمندر شاہ کو سلام کرکے روبرو ملکہ ایوان نہ طاقی کے کرسی پر بیٹھ گئے برق نے ضرغام سے کہا کہ بھائی ضرغام یہ جو مرد بزرگ آے ہین یہ استاد ہین مینا کو غایب کرکے آے ہین تاکہ مال نہ ملے ضرغام نے اشارہ سے کہا کہ سچ کہتے ہو اُدھر خواجہ نے ملکہ کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ ملکہ آپ نے مجھے بلایا کہ مین کون ہون اور کس غرض سے آیا ہون ملکہ نے جواب دیا کہ مین نے آپ کو نہین بلایا نہ مین نے آپ کو کبھی دیکھا تھا جو پہچانون خواجہ نے سمندر سے کہا کہ آپ نے بلایا سمندر شاہ نے بھی انکار کیا پھر تو خواجہ نے سب اہل دربار سے پوچھا کہ آپ لوگون مین سے کسی نے مجھکو بلایا سب نے انکار کیا گرداب نقیب سے کہا کہ بتاؤ اُسنے کہا کہ مین نہین واقف ہون جب سب انکار کر چکے خواجہ نے سمندر شاہ اور ایوان اور عشاق سے کرر دسہ کرر دریافت کیا جب سب انکار کر چکے اُسوقت خواجہ نے ایوان سے کہا کہ ملکہ تم اسی امر پر دعوے کرتی تھین کہ جب خواجہ میرے روبرو صورت بدل کر میرے اوپر عیاری کرنے آئین گے تو مین پہچان لونگی مین تمھارے سامنے موجود ہون اور تم مین سے کسی نے نہ پہچانا میان گرداب میرے مقابلہ کا دعوے رکھتے ہین وہ بھی مطلق نہ پہچان سکے کیا خوب اسی امر پر یہ دعوے اُدھر برق نے ضرغام سے کہا کہ لو اور سنو خواجہ نے اپنے کو ظاہر بھی کر دیا بڑا غضب کیا اب ضرور اسیر ہوے کوئی بھی دشمن کو آگاہ کرتا ہے جو کام کرنا تھا کیا ہوا اور اپنی راہ لی ہوتی ضرغام نے جواب دیا کہ کوئی مسلمان ہوگی برق یہ سن کے خاموش ہو رہا اُدھر خواجہ نے ملکہ سے کہا کہ اے ملکہ و اے سمندر شاہ و اے گرداب و اے کل اہل دربار آگاہ ہو کہ منم خواجہ ثالث خضران بن عمرو ثانی افسوس کسی نے نہ پہچانا خصوصاً ملکہ نے مین تو ملکہ کا امتحان کرنے آیا کہ مین نے سنا تھا ملکہ پہچان لیتی ہے مگر جس نے مجھ سے بیان کیا تھا وہ سب بالکل جھوٹ تھا کیا کوئی مجھے پہچان سکتا ہے بس مین چاہتا تو سب کو بھسم کر دیتا اور سب کو قتل کرکے چلا جاتا سمندر نے یہ سن کے کہا کہ ہمکو یقین نہ تھا کہ آپ خواجہ عمرو ہین آپ اپنی اصلی صورت ہمکو دکھایئے یہ ہی کلام ملکہ نے بھی کیا ایوان نہ طاقی ایسی متحیر ہوئی تھی کہ مینا کو بھی فراموش کر گئی تھی کہ دیکھے کہ میری مینا نے کیون نہ آگاہ کیا مینا ہوتو آگاہ کرے اسکے تو پہلے ہی پر کترے گئے نہ کسی اہل دربار نے ملکہ کو باد و لایا نہ مینا کی طرف دیکھا سب کے سب چشم حیرت سے خواجہ کی طرف دیکھ رہے ہین جب سمندر اور ایوان نے یہ کلمہ کہا خواجہ نے کہا کہ تم اصلی صورت پر جو دیکھوگے تو یقین لاؤگے پس مین برائے امتحان تو آیا ہون یہ کہکر کرسی پر سے جست کی سقف ایوان تک گئے وہان جاکر غلطک لگائی زمین تک آئے اب اپنی اصلی صورت پر تھے وہ سب سامان غائب تھا وہی تگا سی ڈاڑھی وہی کلہ سے گول وہی زیرہ سی آنکھین وہی خوبانی ایسے کان وہی طباق ایسا پیٹ تکا ایسے ہاتھ پانون تین گز کا قد اوپر کا بھر گز کا قد نیچے کا نو گز کا پیادہ شطرنج کا جو کہ بڑھ کر فیل سوار کو مارے ایک ٹاٹ کا کرتہ آپ کے گلے مین اور ٹخنے کا پایجامہ سر پر کاغذ کی ٹوپی اینمین لومڑی کی دم لگی ہوئی آکر کرسی پر بیٹھے راوی نے بیان کیا ہے کہ خضران بن عمرو ثانی بالکل خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کی صورت مین سر مو فرق نہین ہے بلکہ عمرو ثانی اس تغیر شبیہ نہ کرتے جیسے یہ ہین پس جب خواجہ آکر اپنی صورت اصلی سے کرسی پر بیٹھے سمندر شاہ اور ملکہ ایوان نہ طاقی اور کل اہل دربار کو حیرت ہوئی کہ کیا ماجرا اور امر عجیب ہے کہ بالاے سقف جاتے جاتے

صورت بدل گئی سحر مین بھی تو یہ طاقت نہین ہی گو کل اہل دربار خواجہ کو کئی مرتبہ اصلی حالت پر دیکھ چکے تھے
مگر اسوقت جو دفعتاً دیکھا ڈر گئے ملکہ تو خوف زدہ ہوکر سہم گئی خواجہ نے کرسی پر بیٹھ کر فرمایا کہ اب تو سنے
پہچانا اب بھی کوئی شک ہی سب نے مع سمندر اور ملکہ کے جواب دیا کہ ہم سب نے پہچانا خواجہ نے
اُٹھکر کرسی پر سے سمندر اور ملکہ کو پھر سلام کیا اور پھر کرسی پر بیٹھے سمندر نے خواجہ سے کہا کہ اسوقت آپکی
تشریف آوری کا کیا سبب ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ مین نے سنا تھا کہ ملکہ عیارون کو خوب پہچانتی ہین
دوسرے جو کوئی اُنکے روبرو عیاری کرے اُسکو انعام دیتی ہین تو مین نے کہا کہ مین بھی جاکر عیاری
کرون اور ملکہ کا امتحان کرون کہ مجکو بھی پہچانتی ہی یا نہین اور ملکہ سے انعام لون مگر مین نے یہان آکر
جس نے مجھ سے بیان کیا تھا اُسکے قول کے خلاف پایا ملکہ نے تو ذرا بھی نہ پہچانا ایوان نے کہا کہ مین
تو ضرور پہچان لیتی مگر نہ معلوم کیا سبب ہوا کہ جسوقت میری مینا نے مجکو نہ بتایا خواجہ نے کہا کہ ملکہ
مینا کیسی کہا کوئی مینا بھی تمھارے پاس تھی ملکہ نے کہا کہ تم سے جس نے بیان کیا ہوگا یہ بھی بیان کیا
ہوگا کہ ملکہ کی مینا جو کچھ حال ہوتا ہی مفصل بیان کر دیتی ہی خواجہ نے کہا کہ ہان بیان کیا تھا اب یاد آیا
اے ملکہ وہ تمھاری مینا کہان ہی اب ایوان نے پلٹ کر دیکھا کہ کیا سبب ہوا جو میری مینا نے مجکو خبر
نہ دی دیکھا تو وہان مینا نمار دہی کوئی صیاد مع اڈے اور زنجیر کے لے گیا ہی دیکھتا تھا کہ اسکو بڑھیا
ہوا اے مینا کہکر اپنے زانو پر ہاتھ دے مارا سر پیٹ لیا اور کہا میری بڑی عمدہ مینا تھی مین نے اُسکو
بڑی مشقت سے پالا تھا خوب باتین کرتی تھی نہ معلوم کون کم بخت لے گیا افسوس اب ایسی مینا نہ ملے
گی مین اپنی مینا کو کہان سے لاؤن اُسنے دو مرتبہ مجھ سے کہا کہ اے ملکہ کوئی مجکو کھینچتا ہی مین نے
دونون مرتبہ پلٹ کر دیکھا کسی کو نہ پایا جب اُسنے تیسری مرتبہ کہا مین نے خیال کیا کہ دیوانی ہوگئی ہے
جو بہودہ بکتی ہی مین نے کچھ سماعت نہ کی پلٹ کر بھی نہ دیکھا ہاے میری مینا ہاے میری مینا کہان سے تجکو
تلاش کرکے لاؤن میرا تو مجھ سے دل بہلتا تھا کس ظالم نے تجکو مجھ سے جدا کیا کون وہ کم بخت تھا ملکہ ایوان نے
جو یہ کہکر رونا شروع کیا سب اہل دربار حیران ہوے کہ یہ کیا ماجرا ہی ایوان گل دیگر ملکہ تاج اور کلاہ
یک بیضہ تھا مینا کو کون لے گیا وہ کون ایسا تھا کہ جو مینا کو لے گیا سب کو حیرت ہی ادھر
خواجہ نے کہا کہ ملکہ تم اسقدر زار زار کیون روتی ہو ایک مشت پر کے لیے اور مینا خرید کر کے پال لینا بیکار
دو پرون کے لیے جان کھوتی ہو اور اپنے کو ہلاک کرتی ہو ملکہ ایوان نے جواب دیا کہ خواجہ وہ مینا
میری بہت عمدہ تھی خوب باتین کرتی تھی مین نے اسکو سحر ہی تعلیم کیا تھا میری مونس تنہائی تھی شب مین اکیلی
ہوتی تھی تو اُس سے باتین کرتی تھی ایسی پیاری پیاری باتین کرتی تھی کہ میرا دل بہلتا تھا مین اُس سے بہت
محبت کرتی تھی نہ معلوم کون دشمن تھا جو مجکو رُولا گیا میری مینا کو لے گیا مین اب کہان سے تلاش کرکے لاؤن یہ کہکر خواجہ
تم نے سچ کہا کہ ایک مشت پر کے لیے جان کھوتا بیکار ہی اور خرید لینا ہی خواجہ پھر مین اتنے زمانہ تک محنت کرون
تب اس لائق ہوا اور نہ معلوم پوسے یا نہ پوسے کوئی جانور پر نوز در ہے ہین خواجہ نے کہا کہ ملکہ
گھبراؤ نہین تمھاری مینا نکل جاے گی تم کیون اسقدر پریشان ہوتی ہو مین صرف آزماتا تھا ملکہ نے
کہا کہ کہان سے ملی گی اُسکو تو کوئی لے گیا ہی خواجہ سچ بتاؤ کہ کیا تمھارے پاس ہی خواجہ نے
کہا کہ مین تو تمھارے پاس بیٹھا ہون میرے پاس ہوتی تو تمھارے سامنے ہوتی اچھا تم یہ بتاؤ کہ تم اپنی
مینا کو پہچان لوگی جو سکے ملکہ ایوان نے کہا کہ اے خواجہ اب وہ کہان ہی اگر ملے تو ضرور پہچان لون
یہان سب اہل دربار مع سمندر کے حیران ہین کہ یہ کیا امر ہی اور کس طور کی باتین ملکہ مین اور

اور خواجہ مین ہو رہی ہین کہ خواجہ نے ملکہ سے کہا کہ ای ملکہ تم اس مینا سے بہت محبت کرتی ہو ملکہ نے کہا کہ ضرور مین اُسکو چاہتی ہون خواجہ نے کہا کہ ای ملکہ تمھاری مینا میرے پاس ہی مگر اصل امر یہ ہی کہ میرے پاس اور بھی مینا ئین ہین شائد اُنمین مل گئی ہو مین اُنکو نکالتا ہون تم اپنی مینا کو پہچان لو ملکہ نے کہا کہ خواجہ مینا تمھارے پاس کہان سے آئی خواجہ نے جواب دیا کہ ملکہ مینے صرف تمھارے امتحان کی خاطر مینا پہلے سے لیلی تھی مگر تمنے مطلق نہ پہچانا یہ بیان کیا کہ میری مینا تمھارے پاس ہی ای ملکہ جیسی مین نے تمھاری صفت سنی تھی اُسکے خلاف پایا ملکہ نے سر جھکا لیا تھوڑے عرصہ کے بعد سر اُٹھا کر کہا کہ ای خواجہ جو تعریف کہ مین نے تمھاری سنی تھی اُس سے زیادہ تمکو پایا دراصل تم سب کے سب بڑے عیار کامل ہو مگر مین تم سے مقابلہ کرونگی اب تم میری مینا مجھکو دے دو کیونکہ مین اُسکے لیے بہت بیتاب ہون خواجہ نے کہا کہ ملکہ مین تم سے مذاق کرتا تھا بھلا یہ بتلاؤ کہ مینا میرے پاس کیونکر آئی کیا خوب مین نے جو آپ سے مذاق کیا آپ کو بھی یقین ہو گیا مین کہا مینا کہا وہ پرند جانور تھا معلوم ہوتا ہی کہ کہین اڑ گیا ملکہ نے جواب دیا کہ مع اُڑے اور زنجیر کے خواجہ نے کہا کہ مین کیا جانون تمھارا ہی قول ہی کہ مین نے اسکو بذریعہ سحر تعلیم کیا تھا وہ سحر کرکے اُڑ گئی ملکہ نے مسکرا کر کہا کہ خواجہ جانور بھی کہین سحر کرتے ہین خواجہ نے جواب دیا کہ مین کیا جانون ملکہ نے جواب دیا کہ خواجہ مذاق ہو چکا میری مینا مجھکو دو خواجہ نے کہا ملکہ ذرا ہوش مین آؤ واہ کیا خوب تم نے میری بات کو پکڑ لیا ملکہ نے جواب دیا کہ خواجہ مینا تمھارے پاس ضرور ہی خواجہ نے کہا کہ ملکہ یہ صرف تمھارا خیال ہی ملکہ بولی کہ خواجہ جب تک تم مینا نہ دوگے اُسوقت تک مین تمکو جانے نہ دونگی خواجہ نے کہا کہ یہ بھی کوئی زبردستی ہی اچھا کیا مین کوئی بڑا بیمار ہون کہ میرے پاس مینا ہی پھر کسی بڑے بیمار سے فرمایئے کہ وہ آپ کو مینا لا دے ملکہ نے کہا کہ خواجہ بہت باتین نہ بناؤ یہ تقریر ملکہ اور خواجہ کی سب اہل دربار سمندر خاموش بیٹھے ہوے سُن رہے تھے جب بہت ملکہ نے کہا تو خواجہ نے کہا کہ ملکہ ایک شرط سے مینا مل سکتی ہی وہ شرط یہ ہی کہ کچھ روپیہ صرف کرو تو مین بڑے بیماروں سے تلاش کرا کے تمھاری مینا تمکو منگا دون ملکہ نے کہا کہ ای خواجہ مین روپیہ کیون صرف کرون میرا ہی تو مال جاے اور مین ہی روپیہ صرف کرون خواجہ نے جواب دیا کہ ای ملکہ ایوان پھر مینا کا ہاتھ آنا امر محال ہی بغیر روپیہ صرف کیے ہوے مین بڑے بیمارون سے منگانا اُنکو روپیہ کا لالچ دینا شائد مینا لیجاتی ملکہ جواب دیا کہ ای خواجہ غیر مین سو روپیہ تک دونگی خواجہ نے کہا کہ کیا خوب اتنا بڑا تو کام اور سو روپیہ حاصل کلام ملکہ ایوان نہ طاقی نے ہزار روپیہ کا اقرار خواجہ سے کیا خواجہ نے کہا کہ لاؤ ملکہ نے کہا کہ تم پہلے مینا لاؤ خواجہ نے کہا کہ ای ملکہ تم اس امر کا بخوبی اپنے دل مین اطمینان رکھو کہ مین تمھاری مینا تمکو ضرور لا دونگا خوف نہ کرو کہ روپیہ تو مین تم سے لے لون اور تمھاری مینا تمکو نہ ملے یہ جو خواجہ نے کہا ملکہ نے روپیہ منگا کر خواجہ کو دیا خواجہ نے روپیہ لیکر کہا کہ ملکہ اپنی مینا پہچانکر خواجہ نے اپنی زنبیل مین ہاتھ ڈالا اور چند تلوریان نکال کر ملکہ ایوان نہ طاقی کے روبرو پیش کین اور کہا کہ تو پہچان لو ملکہ نے کہا کہ خواجہ یہ مینا ئین نہین ہین بلکہ تلوریان ہین ای خواجہ مینا ئین منگا دو اور خواجہ تم تو کہتے تھے کہ مین کوئی بڑے بیمار ہون کہ میرے پاس مینا ہوگی تم روپیہ صرف کرو تو مین منگا دونگا یہ تو تم نے اپنی بغل سے نکالین کیا پٹکی تمھاری بغل مین ہی خواجہ نے جواب دیا کہ میرے پاس سب قسم کے جانور ہین مینا وغیرہ جس جانور کی ضرورت تمکو ہو مجھ سے مول لے لو پھر اگر ان مین تمھاری مینا نہین ہی تو مین اور نکالتا ہون اہل دربار حیران تھے کہ خواجہ نے چڑیا روں کے بھی کان کاٹے گویا خواجہ کے پاس پٹکی کی کچھ معلوم نہین ہوتا ہی اور کس قدر

تو وہان نکالی ہین اِدھر خواجہ نے انکو زنبیل مین رکھا اور چند مینائین مثل ایوان کی مینا کے نکالین
اور کہا کہ لو ملکہ پہچان لو ملکہ ایوان نے انکو بغور دیکھا ایک مینا کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہی میری
مینا ہی خواجہ نے اس مینا کو ملکہ کے ہاتھ مین دیا ایوان نے اُسے خواجہ کے ہاتھ سے لے کر اپنا منھ
مینا کے پاس لیجاکر پیار کیا اُس مینا سے ایسی خوشبو مشک کی آئی کہ ایوان کا دماغ معطر ہوگیا ادھر
خواجہ نے وہ سب مینائین داخل زنبیل کین ایوان نے اسکی خوشبو سونگھ کر خواجہ سے کہا کہ اے
خواجہ اسکا اڈا اور زنجیر بھی دو خواجہ نے جواب دیا کہ ملکہ اڈا اور زنجیر تو میرے پاس نہین ہی
اگر ہوتا تو مین ضرور تمھین دیدیتا ملکہ نے کہا کہ خواجہ یہ تو تمھاری باتین ہین تم یہ جو کہتے تھے کہ مینا
میرے پاس کب ہی آخر تمھارے پاس نکلی کہ نہین جب مینا تمھارے پاس سے نکلی تو اسکی زنجیر وغیرہ
بھی ضرور ہوگی خواجہ نے کہا کہ مجھ سے جسکی چاہے قسم لو میرے پاس زنجیر نہین ہی اُدھر مینا سے خوشبو
مشک کی چلی آتی ہی اس خوشبو کے سبب سے ایوان کے دماغ کو جو فرحت ہوتی تھی تو بار بار اُسکو
پیار کرتی تھی لو بت بانجار سیدھا اُس خوشبو نے ملکہ ایوان شہ طائی کے دماغ مین اثر کیا ملکہ نے خواجہ
سے کہا اے خواجہ اس مینا سے مشک کی خوشبو کہان سے آتی ہی خواجہ نے جواب دیا کہ اے ملکہ یہ مینائین
میری جہان رہتی ہین اُس مقام پر مین نے مشک بھر رکھا ہی کیونکہ ان سب کو اس مشک مین رہنے کی
عادت پڑی ہی اِس سبب سے کہ اکثر مین شاہ مہرنگار کے ہاتھ فروخت کرتا ہون چونکہ یہ مینا بھی
مین نے اُنھین کے ہمراہ چھوڑ دی تھی اس سبب سے انمین بھی مشک کی خوشبو ہوگئی ملکہ جانور کو
اس طریقہ سے رکھتے ہین ملکہ ایوان نے جواب دیا کہ اب معلوم ہوا پس ملکہ اُسکو پیار کرنے لگی کہ کیا
پیاری میری مینا ہی مگر مینا کچھ بولتی نہین ہی خواجہ نے جواب دیا کہ ملکہ اسکا سبب یہ ہی کہ تمھاری
مینا ڈر گئی ہی ادھر ملکہ کے دماغ مین اُس مشک کی خوشبو نے اپنا اثر کیا کہ ایک مرتبہ ملکہ ایوان کو
جھپک آئی اور بیہوش ہوکر کرسی پر سے گری ملکہ ایوان کا کرسی پر سے گرنا تھا کہ مینا اسکے ہاتھ سے
چھوٹ گئی فراٹا مار کر اُڑ گئی ادھر لوگ دوڑے کہ ملکہ کو اٹھائین پس خواجہ نے دوڑکر ایک
جلاب دماغ بیہوشی مارا کہ ملکہ کو دوبارہ جھپک آئی اور اپنے ہوش مین آ گئی خواجہ نے ملکہ ایوان
کا بازو پکڑکر کرسی پر بٹھایا اور اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گیے ملکہ ایوان شہ طائی نے اپنے حواس
درست کیے اور کہا کہ میری مینا کیا ہوئی خواجہ و دیگر اہل دربار نے کہا کہ جب آپ گرین تو وہ
آپ کے ہاتھ سے چھوٹ گئی تھی اُڑ گئی ملکہ کو بڑا افسوس ہوا اور خواجہ سے کہا کہ خواجہ یہ کیا
حرکت تھی خواجہ نے جواب دیا کہ اے ملکہ مین نے اسوقت وہ کام کیا ہی کہ آج تک کسی
عیار نے بھی نہ کیا ہوگا اے ملکہ میرے شاگرد آئے اُنھون نے عیاری کی اور تم نے پہچان لیا
اُنکو انعام دیا اُنھون نے جاکر مجھ سے کل کیفیت بیان کی مین نے اپنے مقام پر بیٹھے بیٹھے
یہ خیال کیا کہ جب یہ لونڈے جاکر عیاری کرکے انعام لے آئے کہ جنکو تمیز تک نہ تھی ملکہ نے
گرفتار کرکے رہا بھی کر دیا تو میری کیا یہ لیاقت بھی نہین ہی کہ مین بھی جاکر عیاری کرون ملکہ
میری عیاری کو تو دیکھو کہ مین نے اپنے کو آپ پر ظاہر بھی کر دیا اور کوئی خوف اپنے دل مین
نہ لایا بلکہ یہ مجکو بخوبی معلوم تھا کہ ملکہ میری دشمن ہین میری فکر مین تشریف لاتی ہین اسپر
بھی مین اس طور سے آپ کی خدمت مین حاضر ہوا مین نے ملکہ آپ کو بیہوش بھی کیا اور ہوشیار
بھی کر دیا وہ تو صرف صورت بدل کر آئے تھے ملکہ تم نے پہچان لیا ہی ملکہ مین نے اسوقت

تین عیاریان کین اول تو یہ کہ سب کے سر پر سے کلاہ و تاج لیلے کسی کو خبر نہوی بہت بڑے عیار طرار دجاک
میان گرداب لقب زن تھے انکو بھی نہ معلوم ہوا پھر مین نے تمھاری مینالی باوہود یکہ مینا نے کئی
مرتبہ کہا بھی کہ مجکو کوئی لیے جاتا ہی تم نے پلٹ کر دیکھا بھی مگر نہ پہچانا دوسری مرتبہ مین صورت بدل کر
آیا کسی نے نہ پہچانا اب مین نے اپنی اصلی صورت پر ظاہر ہو کر عیاری کی اور پوری عیاری کی اگر مین چاہتا
تمکو قتل کرتا تو میرا کوئی کیا کرتا مین نکلا ہوا چلا جاتا مجکو یہ امر خود منظور نہ تھا صرف مین اپنا کمال آپ کو دکھانے
آیا تھا سو دکھا دیا مین نے اسوقت بہت بڑا کام کیا ہی مین نے سنا ہی کہ تم بہت بڑی سخی ہو لہذا مجکو انعام دو
ملکہ نے کہا کہ کیا خوب ایک تو میرے اوپر عیاری کی دوسرے مجھ سے انعام کے طالب ہوا ی خواجہ مین نے
جیسا سنا تھا ویسا پایا واقعی امر یہ ہی کہ تم بہت بڑے عیار ہو ای خواجہ مین ضرور تمھارے قتل کی فکر مین آئی تھی
اور اسی فکر مین تھی پس اسوقت اس امر سے نا چار ہون کہ تم میرے پاس خود آئے ہو اور تم نے اپنا کمال
بھی دکھایا مگر دراصل تم بڑے بے خوف ہو گو مین نے تم سے برق ثانی کے ہاتھ کہلا بھی بھیجا تھا کہ میرے
اوپر عیاری کا قصد ہرگز نہ کرنا تم نے اسپر جرأت یہ کی کہ یہ میرے روبرو آکر میرے اوپر عیاری کی پس ای خواجہ
اب تم جاؤ اور مجھ سے بہت ہوشیار رہنا کہ مین ضرور تم کو اسیر کرونگی اور قتل کرونگی مین اس امر سے ہرگز باز
نہ آؤنگی خواجہ نے کہا کہ ملکہ ایوان تم بھی مجھ سے ہوشیار رہنا کہ مین ضرور تمپر عیاری کرونگا اور تمکو اسیر
کرونگا جہان تک ممکن ہوگا اس امر کی کوشش کرونگا کہ تم مذہب اسلام قبول کرو اگر مان لیا تو خیر ورنہ
قتل کرونگا ملکہ ایوان نے جواب دیا کہ خواجہ گو میری مینا میرے پاس نہین ہی مگر مین کسی امر سے عاجز نہین
ہوتی مین ہوشیار ہون تم عیاری کرنا مین بھی کرونگی اور تم بھی ہوشیار رہنا خواجہ نے جواب دیا کہ ملکہ مین ضرور
ہوشیار اور خبردار رہونگا اب ملکہ مجکو انعام دو تاکہ مین جاؤن بڑی دیر ہوئی اگر مجھے انعام ندوگی تو سب کو
یہ گمان ہوگا کہ خواجہ کی کچھ بھی وقعت ملکہ نے نہ کی خواجہ کے شاگردون کو تو انعام دیا اور خواجہ کو جھڑکیا
کو خواجہ نے بہت بڑی عیاری کی یہ جو خواجہ نے کہا اور یہ بھی کہا کہ ملکہ تمھارا نام بھی ہوگا کہ ملکہ ایوان بڑی
قدر دان ہی بلون نا قدری کے ساتھ مشہور ہوگی جب یہ تقریر خواجہ نے کی ملکہ نے اپنے دل مین خیال کیا
کہ خواجہ سچ کہتے ہین پس ملکہ نے اسی وقت دو ہزار روپیہ منگا کر خواجہ کو دیے خواجہ نے کہا کہ ملکہ مین نے
تمھارا بڑا نام سنا ہی اپنی لیاقت کے موافق دیجیے ملکہ نے اور ہزار روپے دیے جب ملکہ انعام دے چکی
خواجہ نے سلام کیا اور سمندر شاہ کی طرف منہ کر کے کہا کہ آپ تو بادشاہ ہین آپ کے روبرو
اور آپ کے سامنے کونین نے یہ عیاری کی پس آپ بھی کچھ انعام دین خواجہ نے سمندر کی بہت تعریف
کی سمندر نے کہا کہ خواجہ تم نے کیا اچھا سوانگ میرے ساتھ کیا کہ مجکو سب کے روبرو ذلیل کیا میرا
تاج اتار لیا اور پھر مجھ سے انعام کے طالب ہو خواجہ نے جواب دیا کہ ای بادشاہ غلام اسی طور سے
بادشاہ سے ناز کرتے ہین اور اس سے ناز کرتے ہین جو ناز نہ اٹھاتا ہی اس سے نہین کرتے ہین جو ناز نہین
اٹھاتا ہی پس آپ میرے ناز اٹھاتے ہین مین آپ سے ناز کرتا ہون چلے کیون آپ نے مجھکو
اسقدر گستاخ کیا یہ جو خواجہ نے کہا سمندر مسکرا دیا اسی وقت حکم دیا کہ خواجہ کو پانچ ہزار روپیہ
لاکر دو خواجہ نے کہا کہ پھر بھی اپنی زبان سے فرما دیجیے کہ مین نے تاج آپکو بخش دیا سمندر نے
کہا کہ خواجہ مین نے تاج بھی تم کو دیا اور سمندر نے خلاق اور امراق اور عشاق سے کہا کہ آپ بھی خواجہ
کو اپنی کلاہ معاف فرمائیے اور انعام دیجیے کیونکہ خواجہ نے بہت بڑا کام کیا اور ہمارے
دربار مین آئین ہین تو خاکپائی ہا تم بجا ہین چنانچہ سمندر نے سب اہل دربار سے کہا کہ خواجہ کو تم لوگ بھی دو

خواجہ نے کہا کہ یہ آپ کی مرضی پر ورش ہی ورنہ مین کوئی بھیک نہین مانگتا ہون سمندر نے کہا کہ یہ
کوئی امر نہین ہی ہمارا حکم ہی خواجہ نے کہا کہ اگر آپ کا حکم ہی تو خیر ورنہ اسپر بھی بن صاحب کا جی چاہے
دین بن صاحب کا جی چاہے نہ دین کوئی کسی پر جبر نہین ہی بس یہ جو حکم سمندر نے دیا شملاق وغیرہ نے خواجہ
کو اپنی اپنی کلاہ معاف کی جو کہ گران قیمت تھی اور ایک ایک ہزار روپیہ انعام کا دیا خواجہ کی اس عیاری
سے ہر ایک بہت خوش ہوا تھا اہل دربار نے حسب لیاقت اپنی خواجہ کو روپیہ منگا کر دیا اب خواجہ کے
سامنے روپیہ کا ایک انبار ہوگیا سمندر نے گرداب نقب زن کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ تو نے
اپنی کلاہ خواجہ کو نہ معاف کی اس نے جواب دیا کہ مین تو نہ معاف کرونگا کیا خوب ایک تو زبردستی ٹوپی
لی پھر مین معاف کرون آپ لوگون کو اپنے فضل کا اختیار ہی مین تو انسے اپنی کلاہ لونگا کیونکہ میرا اسکی طیاری مین
بہت سا روپیہ صرف ہوا ہی خواجہ نے یہ سنکے سمندر سے کہا کہ آپ کو شش نکرین انکو رہنے دیجیے
مجھ سے اپنی کلاہ لے لین گے یہ کہکر خواجہ نے گرداب نقب زن سے کہا کہ میرے اور تمھارے یہ شرط
ہی کہ اگر تم مجھ سے اپنی کلاہ لے لو تو مین تمکو دس ہزار روپیہ اور دون ورنہ تم مجکو دو گرداب نے کہا کہ اچھا
خواجہ کی اور گرداب نقب زن کی باہم شرط روبرو سمندر اور کل اہل دربار کے ہوئی پانسہ
پڑا پس جب شرط ہوچکی خواجہ نے وہ سب روپیہ اٹھا کر نذر نسیل کیا اور اپنی کرسی پر سے اٹھکر
سمندر شاہ اور ملکہ ایوان نہ طاقی سے کہا کہ مین جاتا ہون اس ملک مین پھر کبھی جاتا ہون کہ ہوشیار
رہنا مجھ سے ملکہ نے جواب دیا کہ تم بھی مجھ سے خبردار رہنا خواجہ نے کہا کہ اچھا اور ملکہ کو سلام کیا اسکے
بعد سمندر شاہ کو مجرا کیا صحن بارگاہ مین آکے پکار کر کہا کہ اے گرداب مین جاتا ہون یہ نہ کہنا کہ خواجہ
مجکو خبردار کرکے نہین گیا منہ چھپا کر چلے گئے ہین موجود ہون اگر تمکو کلاہ لینا ہو تو لے لو گرداب نے
جواب دیا کہ یہ کوئی طریقہ نہین ہی کہ تم میرے گھر پر آکے مو مین تم پر زیادتی کرون ہان جب موقع ملیگا
مین اپنی کلاہ لیلونگا اب آپ شوق سے تشریف لیجائین یہ سنکے خواجہ جست کرکے باہر آئے باہر آکر اپنے
لشکر کا شہر سے راستہ لیا اور برق ثانی وضرغام وغیرہ بھی دربار سے نکلکر دوسرے راستہ سے بہت جلد
طرف لشکر کے چلے خواجہ ابھی خرامان خرامان چلے آتے تھے یہان دربار آراستہ تھا بادشاہ تخت پر اور
صاحبقران دنگل پر جلوہ فرما تھے اور سب سردار اپنے اپنے دنگل کرسی پر متمکن تھے خواجہ کا ذکر ہو رہا
تھا کہ خواجہ کل سے گئے ہین کچھ حال سے معلوم ہوا ہو طمع خواجہ کی جان لے گی کہو کیا ضرورت تھی کہ دشمن
کے روبرو ایسی حالت مین جائین جبکہ وہ جانی دشمن ہوا اور اپنی فکر مین آیا ہو ہم سب نے روپیہ بھی دینے
کو کہا مگر نہ سنا یہی ذکر ہو رہا تھا کہ برق ثانی وضرغام وغیرہ بہت پچتا پچتے ہوئے آکر حاضر دربار ہوئے مگر
چہرہ فرط مسرت سے لال مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور بادشاہ و صاحبقران کو دعا دے کر عرض کیا کہ خداوند
خواجہ نے بہت بڑا کام کیا یہ سنکر سب عیاری اول سے آخر تک بیان کی اس حرکت پر کہ بکی ٹوپیان لین
سب مع بادشاہ کے بہت ہنسے مینا کا نائب ہونا اپنا بھی حیرت کرنا خواجہ کا دوسری صورت پر آنا پھر
اپنے کو ظاہر کرنا اور مینا کو دے کر بیہوش کرنا اور پھر ہوش مین لانا انعام لیکر وہان سے چلنا سب بیان
کیا یہ حال سنکے بادشاہ و صاحبقران بہت خوش ہوئے اور بہت تعریف فرمائی بلکہ خواجہ کی اسقدر
تعریف کی کہ فرمایا کہ خواجہ اول کے یہ بھی ہین اپنے باپ سے چالاک ہین کیا کام کیا ہی بہت بڑی عیاری
کی لیاقت کا کام کیا اہل دربار نے بھی بہت تعریف کی کہ اتنے عرصہ مین خواجہ آکر پہلے سب کو
سلام کیا اپنی کرسی پر بیٹھ گئے مگر منہ بنائے ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ کیا گذری کیا ملا

خواجہ نے کہا کہ کچھ نہین ملا ملکا کیا مین کچھ لینے کو گیا تھا صرف ملکہ الیوان کو دیکھنے گیا تھا دیکھ آیا دراصل بہت بڑی ساحرہ زیر دست ہی خدا اُسکے شر سے بچائے اور محفوظ رکھے مگر میر الفقصان بھی ہوا ایک لوٹ ہزار روپیہ کا گر گیا صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم کو قسم ہی میرے سر کی سچ سچ بیان کرو جب خواجہ کو صاحبقران نے اپنے سر کی قسم دی خواجہ مجبور ہو گئے تب خواجہ نے کل حال بیان کیا مگر یہ نہ ظاہر کیا کہ انعام بھی ملا بلکہ یہ کہا کہ روپیہ میرا بہت صرف ہوا لایئے وہ جو آپ سب نے اقرار کیا تھا اسی سبب سے تو مین نے نہین لیا کہ آپ نہ دین گے صاحبقران والا شان نے فرمایا کہ خواجہ یہ امر تو بالکل خلاف ہی کہ تم نے کچھ لیا نہین سمندر سے لیا اہل دربار سے لیا ملکہ الیوان نہ طاقی نے دیا جو ہم سب نے اقرار کیا ہی وہ ہم سب ضرور دین گے پس یہ بیان کرو کہ کیا ملا جب خواجہ کو یقین ہو گیا تو کہا کہ ہان کچھ ملا پس یہ سنکے بادشاہ اور صاحبقران و کل اہل دربار نے خواجہ کی بہت تعریف کی بادشاہ و صاحبقران نے خواجہ کو ایک ایک خلعت مرحمت فرمایا اور جس قدر روپیہ کا اقرار خواجہ سے کیا تھا وہ عنایت کیا سب سردارون نے دیا خواجہ بہت خوش ہوئے راوی نے بیان کیا ہی کہ بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے خواجہ اپنے خیمہ مین آئے یہان تو سب خوش ہین دربار سمندر کا حال سماعت فرمایئے پہلے دربار کفار کا حال سنئے کہ کل کی جو خبر ہرکارے لشکر اسلام سے دریافت کرکے گئے تھے جب صبح کو گرداب وغیرہ نے دربار کیا تھا تو یہان کی تھی وہ سب کے سب خوش ہوئے تھے کہ ملکہ آکر مقابلہ کرے گی آج پھر ہرکارے لشکر اسلام مین موجود تھے یہ سب حال دریافت کرکے دربار مین آئے گرداب وغیرہ سے سب حال بیان کیا انکو حیرت ہوئی خواجہ کی تعریف کی انکو تو یہان اسی فکر مین رکھا جاتا ہی کہ دیکھئے کیا حکم آتا ہی سمندر کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جب خواجہ انعام لے کر دربار سے سمندر کے چلے آئے بعد آنے خواجہ کے سمندر نے بہت تعریف خواجہ کی کی اور ایلوان سے کہا کہ ملکہ نے دیکھا کہ کیا بلا کے عیار ہین اور خواجہ کا تو جواب نہین ہی ملکہ نے کہا کہ مین کیا بیان کرون میری تو عقل گم ہی جرأت بھی ویسی اور چالاکی و فطرت بھی ویسی مجکو اپنی مٹنا کا بہت بڑا صدمہ ہی مین نے بڑی محنت سے تیاری کی تھی و تو اسوقت آنکھون مین خاک ڈال کر لے گیا خیر میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی مین اسکو ضرور گرفتار کرکے قتل کرونگی گو اسوقت بھی ممکن تھا مگر خلاف مروت سمجھا کہ وہ اپنے گھر پر آئے اُسکے ساتھ دغا کیجائے اب مین اُسے اسیر کرونگی سمندر نے کہا اے ملکہ مین یہ نہین کہتا ہون کہ تم اسیر نہین کرسکتی ہو بلکہ مین یہ کہتا ہون کہ جو مین کہتا تھا وہ پیش آیا آپ کو یقین نہ تھا اب تو یقین آیا ہوگا یہ سن کے ایلوان نے سمندر سے کہا کہ ای بادشاہ آپ گرداب شاہ کو آگاہ کرین کہ مین کل جاؤنگی اور پرسون اہل اسلام سے مقابلہ کرونگی کل سب عیارون کا بندوبست کرونگی سمندر نے کہا کہ اے ملکہ تو ایک روز اور ٹھہر جاؤ پھر جاکر مقابلہ کرنا ایلوان نہ طاقی نے کہا کہ ای سمندر اب یہ نہین ہوسکتا ہے کہ ایک تو مجکو خود چند ضرر یمن لاحق ہین دوسرے مین خواجہ سے اقرار کر چکی ہون اگر عرصہ کرونگی تو خواجہ یہ کہین گے کہ ایلوان ڈر گئی سمندر نے کہا کہ اچھا آپ کو اختیار ہی مین اُنکو آگاہ کرتا ہون پس سمندر نے اُسی وقت دبیر سے کہا کہ ایک نامہ بنام گرداب بہت جلد تحریر کرو اور اُسکا مضمون یہ ہو کہ تم لوگ خبردار ہو کہ ملکہ ایلوان نہ طاقی تم اپنے لشکر کے تشریف لاتی ہین اُنکی اطاعت کرنا اُنکے حکم سے سرتابی نہ کرنا جو وہ حکم دین اُسپر عمل کرنا اور اُنکے حکم کے خلاف ہرگز نہ کرنا پس یہ ہی سب مضمون دبیر نے تحریر کر دیا سمندر نے ایک طائر بحر کے ہاتھ وہ نامہ روانہ کیا اُسکے بعد دربار

برخاست کیا بلکہ اپنے مقام فرودگاہ پر آئی اور سب اپنے اپنے مقام پر گئے سمندر نے دعوت کا سامان روانہ کیا ملکہ نے کھانا کھایا آرام کیا بیان اُس طائر نے آکر نامہ گرداب شاہ کو دیا گرداب شاہ نے دبیر کو نامہ پڑھنے کا حکم دیا اُسنے نامہ پڑھا مضمون نامہ سن کے گرداب شاہ نے حکم دیا کہ طبل بشارت پر چوب لگائی جاے لشکر مین سب کو آگاہ کیا جاے کہ کل ملکہ ایوان نہ طاقی برائے مقابلہ اہل اسلام تشریف لائینگی یہ جو حکم گرداب شاہ نے دیا طبل بشارت پر چوب پڑی سب لشکر کو معلوم ہوا ایک خوشی لشکر مین ہوئی سب خوش ہوے جاسوسان لشکر اسلام یہ خبر سنکر اپنے لشکر مین آئے دربار کو برخاست پایا خواجہ سے جاکر عرض کیا خواجہ نے جاسوسون سے کہا کہ تم لشکر کفار مین جاؤ اور جو واقعہ گذرے وہ دریافت کرکے خبر دیا ہر کارے پھر گئے گرداب شاہ نے بھی دربار برخاست کیا خلاصہ یہ کہ وہ شب تمام ہوئی صبح ہوئی بادشاہ اسلام نے دربار کیا صاحبقران والاشان دربار مین تشریف لائے سب سردار آئے خواجہ نے آکر بادشاہ کو مجرا کیا اور جو ہرکارون سے سنا تھا وہ بیان کیا صاحبقران نے فرمایا کہ آئی ہو تو آئے خدائے بزرگ است کجا خوف نہین ہے اپنا سا اپنی کنارمین بالیگی بیان یہ ذکر ہر دو ہرکارہ گرداب شاہ نے حکم دیا کہ سب لشکر طیار ہو ہم ملکہ ایوان کا استقبال کرین گے الہیوقت لشکر مین کرنبدی ہونے لگی تھوڑے عرصہ مین لشکر طیار ہو گیا گرداب شاہ نے اپنے لشکر کو طریقہ سے صف بستہ کیا خود تخت پر سوار ہو کر وسط لشکر مین قایم ہوا اسی طرح سے گرداب شاہ وسیلاب شاہ وغیرہ بھی وسط لشکر مین قیام پذیر ہوے ملکہ ایوان کا انتظار کرنے لگے ہرکارون نے یہ خبر آکر بادشاہ اسلام سے عرض کی بادشاہ نے فرمایا کہ ہم بھی حد لشکر سے ایوان نہ طاقی کی آمد کا تماشا دیکھین گے صاحبقران والاشان نے فرمایا کہ کیا مضایقہ ہے پس انیوقت سے انتظام ہونے لگا بادشاہ مع سردارون کے حد لشکر پر تشریف لائے تخت پر جلوہ فرما ہوئے سب سردار کرسیون پر یہان تو یہ بندوبست ہے وہان سمندریہ کا حال سماعت فرمائیے کہ جب صبح ہوئی سمندر شاہ نے دربار کیا سب جب آچکے ملکہ ایوان نے کہا کہ اب ہمین رخصت ہونی ہون مجکو اجازت ملے سمندر نے کہا کہ اچھا جاؤ سپرد خدا و ندتصویر کیا کل ہم بھی تمھاری جنگ کا تماشا دیکھنے آئینگے ملکہ ایوان نے کہا کہ بہت خوب پس ملکہ نے کرسی پر سے اُٹھکر سمندر کو سلام کیا سمندر نے تالب فرش ملکہ کے پہونچانے کو آیا ملکہ نے صحن بارگاہ مین آکر تخت سحر طیار کیا اُسپر بیٹھکر روانہ ہوئی جب شہر سے باہر آئی ایک مقام پر ٹھہری اور سحر کرکے دستک دی کہ ایک ابر پیدا ہوا وہ ابر آکر سر پر ملکہ کے قائم ہوا اُس سے بارش مروارید ہوتی تھی اُسکے بعد ملکہ ایوان نہ طاقی نے کچھ پڑھکر دستک دی کہ ایک طائر پیدا ہوا ملکہ ایوان نے اُس طائر سے کہا کہ میرے سپہ سالار اژدرجادو سے کہو کہ بہت جلد لشکر اور خیمہ وغیرہ لے کر چلو وہ طائر یہ سنکے فرّاٹا مارکے اُڑ گیا تھوڑی دیر گذری تھی کہ نہ طاق کی طرف سے ایک ابر اُٹھا آگے آگے اژدرجادو کرگدن مست پر سوار عقب مین اُسکے لشکر کفار اُس ابر سے پیدا ہوا کوئی ساربہنس پر سوار تھا کوئی بلا پر کوئی شیر پر کوئی اژدر پر قشقہ پیشانیون پر جھولیان شانون پر ترسول ہاتھون مین اس شان سے وہ لشکر آکر پہونچا اژدر نے ملکہ ایوان نہ طاقی کو سلام کیا سب لشکر نے مجرا کیا پس ملکہ نے اس لشکر کو لے کر جرکر قریب دس ہزار کے تھا طرف لشکر گرداب کے روانہ ہوئی یہان گرداب شاہ وغیرہ انتظار ملکہ ایوان مین لشکر کو صف بستہ کیے ہوئے برائے استقبال کھڑے تھے بادشاہ اسلام مع سردارون کے اپنے لشکر کی حد پر تشریف فرما تھے لشکر کفار کیطرف ملاحظہ فرما رہے تھے کہ یکبارگی مرتبہ سمندریہ کی جانب سے ایک ابر اُٹھا اُس ابر سے برق کی چمک رعد کی گرج

پیدا تھی وہ بہت تیز آیا اور قریب لشکر کفار آکر ایک طرف قائم ہوگیا اُس ابر کے بعد ایک اور بادل ظاہر ہوا
اُس سے چھوٹی چھوٹی بوندیان پڑتی ہوئین کہ جسکے سبب سے گرد و غبار بیٹھتا جاتا تھا گویا چھڑکاؤ
ہوتا تھا اُسی ابر کے برابر آکر قائم ہوا اب سامان سواری نمودار ہوا کالے کالے جن پر صورت خداوند
تصویر کی بنی ہوئی وہ آکر ایک طرف جدھر وہ ابر تھے ہوے تھے قائم ہوا اب تو غول کے غول
غٹ کے غٹ ساحرون کے طاؤس و ہنس و اژدر پر سوار نمودار ہوے اور ایک طرف آکر قائم
ہوئے اُسکے بعد وسط لشکر مین ایک تخت پر ملکہ ایوان نہ طاقی سوار سر پر ابر سایہ فگن اُس سے بارش
مروارید ہوتی ہوئی پایہ تخت پر اژدر جادو ہاتھ رکھے ہوے کرگدن پر سوار نمودار ہوا اُسکے عقب مین
لشکر جب ملکہ آکر پہونچی خواجہ برق وغیرہ نے بادشاہ و صاحبقران و کل سردارون سے کہا کہ یہ ہی
ملکہ ہی بادشاہ نے لاحظہ فرمایا خاموش ہورہے ادھر ملکہ نے دیکھا کہ ایک لشکر کشدوس بارہ کوس کے حلقہ مین
فروکش ہی لاکھون خیمے اور بارگاہین برپا ہین نشان کھلے ہوے ہین پھریرے اُنکے ہوا سے اڑرہے ہین
بازارین آراستہ ہین ملکہ نے دیکھا کہ ایک بادشاہ مع کئی ہزار سردارون اور کئی سو بادشاہون کے حد لشکر پر
زیر نگینہ زربفتی تخت پر بیٹھا ہوا ہی اور سب سردار کرسیون پر آئینین ساحر بھی ہین غیر ساحر بھی اور ایک لشکر
مختصر صف آرا ہی اُسمین کئی بادشاہ ہین اب جو ملکہ نے غور سے دیکھا تو پہچانا کہ یہ گرداب شاہ کا لشکر ہے
کیونکہ ملکہ نے گرداب شاہ وغیرہ کو پہچانا اور گرداب شاہ وغیرہ نے ملکہ کو دیکھا بڑھ کر سلام کیا ملکہ نے
جواب سلام دیا سب لشکر گرداب شاہ نے سلام کیا علم سلامی کے گئے سلامی کے باجے بجے طبل بشارت
پر چوب پڑی تخت ملکہ قریب تخت گرداب شاہ آیا ملکہ نے دریافت کیا کہ یہ ہی لشکر اسلام ہی گرداب
شاہ نے جواب دیا کہ جی ہان ملکہ ایوان نے کہا کہ انمین ساحر بھی ہین گرداب شاہ نے کہا کہ ہان بہت ہین
آفاق و کوکبہ وغیرہ تو تمہارے اقلیم کے ساحر ہین باقی دوسرے مقامات کے ہین مثل مریخ وغیرہ کے
ملاحظہ فرمایئے کہ بادشاہ اسلام آپ کی آمد کی خبر سنکے براے تماشا مع کل سردارون کے حد لشکر پر موجود
ہین پس گرداب شاہ نے ایوان کو بادشاہ سے لیکر کل سردارون کو پہنوا دیا ملکہ ایوان نے ہر ایک
کا نام پوچھا گرداب شاہ نے سب کے نام بتائے ملکہ نے کہا کہ خواجہ کہان ہین گرداب نے کہا کہ
وہ سامنے صاحبقران کے کرسی پر بیٹھے ہوے ہین ملکہ نے جو دیکھا تو خواجہ کو بڑے مرتبہ سے پایا اور
یاردن کو بھی دیکھا برق و شرغام کو تو پہچان لیا مگر اور کسی کو نہ پہچانا گرداب نے سبکے نام بتائے پس ملکہ نے
اپنے لشکر کو فروکش ہونے کا حکم دیا اور کہا کہ لشکر گرداب سے الگ کچھ فاصلہ پر فروکش ہو یہ حکم
دینا تھا کہ لشکر ملکہ کا اترنے لگا خیمہ و بارگاہین برپا ہوگئین سب لشکر اترا ملکہ چند سردارون کو اپنے ہمراہ
لے کر ہمراہ گرداب شاہ کے گرداب کی بارگاہ مین آئی گرداب شاہ وغیرہ نے بڑی
عزت سے ملکہ کو بٹھایا جب سب لوگ باطمینان بیٹھ چکے ملکہ ایوان نے کہا کہ نامہ تحریر کرنے کی
کوئی ضرورت نہین ہی یا ہی گرداب نے جواب دیا کہ کیا ضرورت ہی وہ لوگ ماننے والے نہین ہین
بیکار ہی پس ملکہ ایوان نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجاؤ پس یہ حکم دینا تھا کہ گرداب شاہ نے
طبل جنگ کے بجنے کا حکم دیا نقارہ پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا ملکہ ایوان کے
لشکر مین بھی طبل جنگ بجا پس ملکہ نے تھوڑی دیر بیٹھکر وہان سے اٹھکر اپنے لشکر مین آئی بارگاہ مین
بیٹھی دربار کیا دونون لشکرون مین سامان جنگ ہونے لگا ہرکارے لشکر اسلام کے خبر طبل جنگ
کے بجنے کی لے کر طرف لشکر کے روانہ ہوئے یہان جب ملکہ ایوان نہ طاقی خیمہ گرداب مین

پھر گئی اُسکا لشکر آنے لگا بادشاہ اسلام بھی مع سرداروں کے بارگاہ مین تشریف لائے تخت پر جلوہ فرما ہوئے
اہل دربار سے کوئی ایسا نہ تھا جو حاضر دربار نہ تھا تو ان بھی اُسوقت دربار مین موجود تھے کہ بادشاہ نے فرمایا
یہ ساعت معزز معلوم ہوتی ہی جب تو اس شان و شوکت سے آئی ہی خواجہ نے عرض کیا کہ اسکی بڑی عزت
سمندر شاہ کرتا ہی یہ خاندانی ساعت ہی آفاق نے کہا اے حضور اسکے بزرگ ہمیشہ تنظیم نہ طاق رہے
بلکہ قرابت بعیدہ رکھتے تھے خداوند نہ طاق سے خود اسنے اور اسکے بھائی نے علیحدگی کر لی تھی ورنہ
یہی ایک اراکین طلسم سے ہو اور اسی سبب سے سب اسکی عزت کرتے ہین دوسرے ساعت زبردست ہی
صاحبقران والاشان نے فرمایا کہ کیا خوف ہی مین خیال کرتا ہون کہ اگر یہ شریک ہو جاے تو کچھ حالات
نہ طاق اس سے ظاہر ہون آفاق نے جواب دیا کہ یہ بیچارے حالات سے واقف ہی اتو نئے نئے بندوبست
ہوے ہین نئے نئے طریقے ایجاد ہوے ہین یہ اُن حالات سے نہین واقف ہوگی صاحبقران والاشان
نے فرمایا کہ کچھ تو ضرور حالات سے ماہر ہوگی یہ بھی ذکر ہو رہا تھا کہ نقارہ کی صدا آئی بادشاہ نے خواجہ سے فرمایا
کہ یہ نقارہ کیسا بجا صداے طبل کی یہ صدا ہی خواجہ نے عرض کیا کہ مین خبر منگاتا ہون ابھی خواجہ نے
کسی کو روانہ نہ کیا تھا کہ وہ ہرکارے آکر حاضر دربار ہوئے بمراہ سے مجرا بجا لاکے دعا و ثنا سے
شاہی ادا کرکے عرض کرنے لگے کہ ہم دربار کفار مین موجود تھے کہ جب ایوان ساعت تخت پر بیٹھ چکی سب نے
بڑی عزت کی اُسکے بعد اُسنے کہا کہ ایک نامہ بنام بادشاہ لشکر اسلام تحریر کیا جاے کہ جس مین بند و نصیحت
ہو اگر وہ اسپر عمل کرین تو خیر ورنہ طبل جنگ بجوایا جاے گرداب وغیرہ نے جواب مین کہا کہ بیکار ہی
وہ اسپر عمل ہرگز نہ کرین گے بلکہ اسکے جواب مین جواب سخت دین گے اس سے کیا حاصل پس یہ
سن کے اُسنے نامہ روانہ کرنا موقوف کیا طبل جنگ بجوا دیا چنانچہ گرداب شاہ وغیرہ کے بھی لشکر
مین طبل جنگ بجا جب ایوان نہ طاقی کے بھی لشکر مین ہم یہ خبر لے کر وہان سے فوراً روانہ ہوے
کفار کا قصد ہی کہ ہم کل غلامان شاہی سے مقابلہ کرین باقی سب خیریت ہی بادشاہ نے یہ سماعت فرماکے
اُنکو انعام کثیر دے کر رخصت کیا حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی نقارہ رزمی بجایا جاے ہم بھی
کل میدان جنگ مین جاکر کفار سے مقابلہ کرین گے یہ حکم سن کے خواجہ نے جاکر طبل سکندری پر
چوب لگائی لشکر اسلام مین بھی کوس حربی بجا اہل اسلام کو بھی معلوم ہوا کہ کل لشکر کفار سے مقابلہ
ضرور ہوگا یہان بھی سامان جنگ درست ہونے لگا خواجہ دربار مین آکے اپنی کرسی پر بیٹھے خواجہ
نے آفاق و کوکبہ و سہراب جادو و غزالان دمرتیج سے کہا کہ آپ سب لوگ میرے
خیمہ مین بوقت سہ پہر تشریف لایئے گا مجکو آپ سے کچھ مشورہ کرنا ہی اور راے لینا ہے
اسی طور سے برق ثانی و ضرغام ثانی و قران ثالث و جانفشور ثانی و چالاک ثانی
و زانچہ بن عمر سے بھی کہا تم سب بھی آنا ایک امر ضروری مین راے لینا ہی ان سب نے کہا کہ
بہت اچھا بادشاہ نے تھوڑے عرصہ کے بعد دربار برخاست کیا وہان گرداب وغیرہ نے
بھی دربار برخاست ہونے کا حکم دیا ملکہ ایوان نہ طاقی نے بھی اپنی بارگاہ سے اٹھا جاکر
خواب مرگ مین اپنے کو مبتلا کیا تھا کیونکہ راہ کی تھکی ماندی تھی بیشتر لشکر دن مین سامان جنگ
ہو رہا ہی صفین آراستہ ہو رہی ہین ہر ایک لشکری مصروف درستی سامان جنگ ہی کہ دو دن
تمام ہوا سہ پہر کا وقت آیا بادشاہ اسلام نے دربار کیا چند خاص خاص سردار حاضر ہوئے آپنے اپنے
لشکر مین گرداب شاہ وغیرہ نے دربار خاص کیا کیونکہ یہ وقت دربار خاص کا تھا ایوان نے اپنی بارگاہ مین

کیا اسکے پاس بھی اسکے سردار معزز آکر بیٹھے مثل اژدر جادو و زنار جادو و غلیوا ز جادو دلسوز جادو وغیرہ کے یہان بھی دربار آراستہ ہی لشکرون مین سامان جنگ ہو رہا ہی اور خرخیمہ خواجہ مین آفاق کوکبہ سہراب مریخ جالاک برق ضرغام وغیرہ موجود ہین خواجہ اپنی مسند پر بیٹھے ہوئے ہین اور سب سردار بھی برابر بیٹھے ہین ثالث روبرو بیٹھے ہوئے ہین شمع رائے روشن ہو رہی ہی شور سے ہو رہے ہین خواجہ نے آفاق و مریخ کی طرف دیکھکر کہا کہ آپ کی کیا رای ہی اسپر عیاری کی جائے یا نہین انھون نے کہا کہ ہماری رائے کیا ہی اور ہم کیا ہین ہان ان سبکی رائے لیجے خواجہ نے عیارون کی طرف دیکھکر کہا کہ تم سبکی کیا رائے ہی انھون نے جواب دیا کہ جو حکم آپکا ہو ہم موجود ہین اگر آپ حکم دین کہ آگ مین کود پڑو تو ہم دریغ نہ کرینگے مگر عیاری کرنے مین اس امر کا خوف ہی کہ وہ خبردار بیت ہی ایسا نہو کہ کوئی خرابی ہو اور دھوکا نہ کھا جائین دوسرے امر یہ ہی کہ وہ سب حالات سے واقف ہی آیندہ جو مرضی آپکی ہو دو ایکدن دیکھکر پھر عیاری ضرور کرینگے ذرا اسکے مقابلہ کا بھی طریقہ دیکھ لین کہ کیا طریقہ ہی آفاق وغیرہ نے بھی یہی کہا کہ یہ رائے بہت عمدہ ہی ان ذرا ہم لوگون کی بھی تو جان کا ہی ملاحظہ ہو یہ کہنے کو امر نہو کہ سب نامرد ہین عیارو کے بھروسے پر مقابلہ کرتے ہین جہان کوئی زبردست اپنے سے دیکھا اسکو عیارون کے ذریعہ سے گرفتار کرالیا خواجہ نے کہا کہ جیسی آپ سبکی رائے مگر میری ایک رائے ہی کہ کل سب عیار لشکر سے متفرق ہو جائین کیونکہ یہ امر تو ظاہر ہو چکا ہی کہ وہ زیادہ تر عیارون کی دشمن ہی اور جو لشکر مین موجود رہین وہ بصورت مسلمان رہین اور قران سے کہا کہ تم کل لشکر مین نہ آنا کیونکہ وہ زیادہ تر تمھاری دشمن ہی قران ثالث نے جواب دیا کہ مجکو اس سے کوئی خوف نہین ہی میری امید دیرا نکیہ ذات باری پر ہی وہ جو چاہیگا وہ کریگا مین ایک لکاتہ فاحشہ ساحرہ کے خوف سے لشکر مین نہ آؤن خواجہ نے کہا کہ اے قران اسکا سبب یہ ہی اور میرا منشا یہ نہین ہی کہ تم اسکے خوف سے لشکر مین نہ آنا بلکہ اس سبب سے کہ شاید کوئی بلا نازل ہو ہم سب خدانخواستہ مبتلا ہون تو تم اگر کوئی صورت رہائی کی تو کروگے کوئی تو باقی رہے قران نے جواب دیا کہ جو آپکی مرضی ہو اسپر عمل کرون گا اور رای ہونے لگی یہان تو یہ رای ہو رہی تھی وہان پھر الوان کو بیٹھے اپنی نانی کا اور بھائی کا خیال آیا ایک کوہ عظیم تھا کہ دلپر گرا ایک آہ کی اور خیال کیا کہ اس حبشی نے میری نانی کو بڑے ظلم سے قتل کیا انکا دم گھٹ گھٹ کر نکلا اس پیرانہ سالی مین یہ صدمہ پہونچا اس حبشی کو ضرور ضرور گرفتار کرکے قتل کرنا چاہیے باقی کا تو کل خاتمہ کرونگی مگر اس حبشی کو ابھی گرفتار کرکے خاتمہ کرونگی یہ خیال کرکے الوان نے غلیوان سے کہا کہ اے غلیوا ز مین تجکو یہ تصویر دیتی ہون اس صورت کا عیار جہان تجکو ملے ابھی اسیر کرکے مین تجکو بہت کچھ انعام دونگی غلیوا ز نے عرض کیا کہ بہت خوب بس آپ اپنے مقام پر سے اٹھی وہ تصویر لیکر الوان نے قران ثالث کی تصویر سے اسکی صورت دریافت کرکے تیار کی تھی وہی تصویر اس ساحرہ کو دیکر روانہ کیا غلیوا ز نے صحن بارگاہ مین آکر اپنے شانون پر سم سحر وم کیا کہ پر پیدا ہوئے بس وہان سے مثل غلیوا ز کے اڑکر طرف لشکر اسلام کے چلی اور لشکر مین پہونچکر تلاش کرنے لگی اتفاق سے قران ثالث خیمہ خواجہ سے نکل کر اپنے مقام کو جانے تھے چونکہ یہ رائے قرار ہو گئی تھی کہ سب عیار متفرق ہو جائین جب یہ رائے قرار پا چکی تو وہ صحبت برخاست ہو گئی سب اپنی اپنی طرف روانہ ہوئے خواجہ اپنے خیمے مین آئے قران اپنے مقام کی طرف چلے غلیوا ز نے جو بلندی پر نگاہ کی اور اس تصویر کو دیکھا کیونکہ یہ تو اسی فکر مین تھی قران کو پہچانا بس ایک مرتبہ گندے جوش کرکے چلی قریب قران پہونچکر سحر کیا کہ برق چمکی یہ اس برق کی چمک مین زمین پر آئی قران چمککو دیکھکر سمجھے تھے کہ کسی نے کمر مین خنجر مارا اور بالاے آسمان کے اڑا چمک جو برطرف ہوئی سب نے دیکھا کہ کوئی قران کرلے جاتا ہی لشکر مین ہا

شورہ و غل مچ گیا کہ کوئی قران کو گرفتار کیے ہوے سردار بھی لیے جاتا ہی یہ جو غل مچا سب عیار اپنے اپنے خیمے سے
آئے خواجہ بھی اپنے خیمے سے باہر آئے یہ غل سنکے خیمون سے نکل آئے خواجہ نے پوچھا کہان لوگون
نے بتایا وہ لیے جاتا ہی اب جو خواجہ نے دیکھا کہ قران لٹکے ہوے اڑے چلے جاتے ہین لیجانے والا
نظر نہین آتا ہی سب سردار ساحر وغیرہ ساحر اور عیار اُس مقام پر جمع ہوگئے اور اُسی طرف دیکھنے لگے
ساحرون نے قصد کیا کہ ہم جاکر رہا کرلائین یہ کون بلا ہی جو لیے جاتا ہی ایک مرتبہ یہ جو خبر بارگاہ مین پہونچی بادشاہ
وصاحبقران مع اُن سردارون کے بارگاہ سے تشریف لائے یہ بھی اُسی مقام پر جاکر کھڑے ہوے کہ دیکھین اب
نے بادشاہ سے عرض کیا کہ مین جاتا ہون اور قران کو اُسکے پنجہ سے رہا کرکے لاتا ہون آفاق نے کہا
کہ مین جاتا ہون اتنے عرصے مین وہ سب کی نگاہ سے غائب ہوگئے اب نہ قران کا بھی پتہ نہین ملتا ہی
کہ کدھر لیگیا کون تھا خواجہ نے کہا کہ اب بیکار ہی کیونکہ یہ معلوم نہین ہی کہ اُسکو کدھر لیگیا جب تک
معلوم ہوتا تھا اُسوقت تک جانا اچھا تھا اب کیا ہوتا ہی مین نے قران کو سپرد خداوند کریم کیا یہی کہہ
ہورہا تھا کہ ایک مرتبہ قران نظر آئے کہ طرف زمین کے چلے آتے ہین جو لوگ کہ آسمان کی طرف دیکھ رہے
تھے انھون نے عرض کیا کہ یہ بیاواقعہ ہی کہ یا تو قران نگاہ سے غائب ہوگئے تھے اور معلوم نہوتے تھے
یا زمین کی طرف آتے ہوے نظر آتے ہین پھر سب دیکھنے لگے کہ دفعتہً قران قریب زمین کے پہونچے
سب نے دیکھا کہ قران ایک ساحرہ کے سینے پر برہنہ پیکر ہوے چلے آتے ہین سب حیرتزدہ ہوکر دیکھنے لگے کہ ایک
مرتبہ قران زمین پر پہونچے جیسے زمین پر پہونچے قران جست کرکے اُسکے سینہ پر سے کود دے اور
کودتے ہی پیچھے ہٹکر جو لگدہ مارا کہ اُسکا سر تن پر سے جدا ہوگیا اُسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی تاریکی
چھاگئی برف باری ہوئی ہر غل مچانے لگے صدا آئی کہ کشتی نام من غلیواز جادو بود صاحبقران
نہ طائی افسوس مردیم و جان دادیم مطلب خود نرسیدیم بعد اس صدا کے تاریکی برطرف ہوئی ایک
شعلہ آگ کا زمین سے پیدا ہوا اُسنے اُس لاش کو جلا دیا سب نے دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہوئی تھی
جب وہ لاش جل گئی اُس سے ایک طائر پیدا ہوا وہ صدا ے افسوس ہوا اُڑ گیا قران کو
سینے دوڑکر گلے سے لگایا خواجہ نے بہت تعریف کی صاحبقران و بادشاہ قران و سب عیارون
اور سردارون کو لیکر بارگاہ مین آئے جو کہ اُس مقام پر موجود تھے سب آکر پیچھے ہر ایک کی زبان پر
یہ کلمہ تھا کہ خدا نے خوب قران کو بچایا ورنہ بڑا غضب ہوا تھا وہ لگاتار قران کو قتل کرتی کیونکہ اُنکی دشمن
جانی ہی صاحبقران نے پوچھا کہ قران یہ کیا واقعہ ہوا اور تمنے کیا تدبیر کی کہ یا تو وہ تمکو لیگئی تھی
یا تم اُسپر سوار ہوکر زمین پر آئے اور تمنے قتل کیا قران نے عرض کیا کہ حضور یہ واقعہ ہی کہ جب
مین خواجہ سلامت کے خیمے سے اس رائے کے فرار پانے کے بعد چلا کہ ہر ایک عیار لشکر سے
نکلجاے اور جو لشکر مین موجود رہے وہ بصورت مبدل بس مین جو خیمے کے باہر آیا تو میرے دل نے مجھے
کہا اور یہ مشورہ دیا کہ اے قران تو سُن چکا ہی کہ ایوان تیری دشمن جانی ہی گو خداوند کریم ہر ایک کا ہر بلا و
آفت مین حافظ ہی اُسکے بھروسہ پر تکیہ رکھنا ضرور ہی مگر انسان کو لازم ہی کہ وہ خود بھی اپنی حفاظت کرے
دشمن کو حقیر نہ خیال کرے بس مین نے عطر بیہوشی اپنے تمام جسم مین اور گردن مین مل لیا اپنی حفاظت
کے لیے بس مین جیسے وسط لشکر مین پہونچا کہ ایک برق چمکی مین اُس برق کی چمک سے سمجھا کہ خود آئی
کمر مین پنجہ پڑا اور مجھکو لیکر بالاے آسمان چلا جب بہت بلند ہوگیا تو مین نے دیکھا کہ ایک ساحرہ میری کمر
مین پنجہ ڈالے مجھکو لیے جاتی ہی مجھکو اپنی جان سے مایوسی ہوئی اور مین نے اپنے دل مین کہا کہ جو مرضی خدا

اب تیری قضا آگئی خیر کیا زور ہے اور مین نے طرف خدا کے دل کو رجوع کیا اور آہستہ آہستہ دعا کرنے لگا چونکہ میرے کپڑون مین عطر بیہوشی لا ہوا تھا مین نے پہلے سے یہ تدبیر کرلی تھی کہ اپنی ناک مین روئی رکھ لی تھی تاکہ میرے دماغ مین بیہوشی کی بو اثر نہ کرے مین تو اس سبب سے ہوشیار رہا اسکے دماغ مین جو پہونچی بیہوشی پڑنے اپنا کام کیا وہ بیہوش ہوکر چلی طرف زمین کے مین اسکے قبضہ سے چھوٹا بس مین نے دونون پانون اسکے سینے پر جما دیے اور یونہی اسکو لیے ہوئے زمین پر آیا یہان آکر آپ سے روبرو اسکو قتل کیا یہ واقعہ پیش ہوا جو مین نے عرض کیا سنتے یہ حال سنکے کہا کہ کیا خوب دانائی اور عقلمندی کی خوب تونے عیاری کی ہر ایک نے بڑی تعریف کی بہت خوشی حاصل ہوئی خواجہ نے کہا کہ اے قران اب تم نہ جاؤ لشکر مین تم قران نے جواب دیا کہ اب کوئی خوف نہین ہے سنتے قران کو انعام دیا بادشاہ وصاحبقران نے خلعت دیا خواجہ نے قران سے کہا کہ اے قران یہ سب میرے پاس رکھدو تمکو جب ضرورت ہوگی دیدونگا قران نے جواب دیا یہ سب مال آپکا ہے بس خواجہ نے جو روپیہ لا تھا وہ بھی اور خلعت بھی لیکر تندر تبدیل کیا قران نے کہا کہ مین جاتا ہون بس قران وہان سے رخصت ہوکر لشکر کو چلا کر کے اپنے مقام عبادت پر آئے اسی قصہ مین رات ہوگئی تھی بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے خیمون مین آکے ساحر سحر جگانے لگے غیر ساحر اپنے آلات حرب وضرب درست کرنے لگے نقارۂ حربی بج رہا ہے طلایہ لشکر اسلام پھرنے لگا صدائے ہوشیار باش وخبردار باش کی بلند ہوئی ادھر لشکر کفار مین بھی کوس حربی بج رہا ہے ساحر اپنا سحر جگا رہے ہین یہان بھی طلایہ پھر رہا ہے اپنی بارگاہ مین ایوان جادو بیٹھی ہوئی تھی اس انتظام مین کہ غلیوان قران کو گرفتار کرنے گئی ہے اسکر لیکر آتی ہوگی اسکے لشکر مین بھی ساحر سحر جگا رہے ہین طلایہ پھر رہا ہے گرداب نے دربار برخاست کیا ہے یہان یہ بیٹھی ہوئی تھی کہ وہ طائر جو کہ خاک غلیوان سے پیدا ہوا تھا آکر پہونچا ایوان کے گرد سر چرخ مار کر صدا دی کہ افسوس آپ کی مصاحب خاص غلیوان کو قران حبش نے قتل کیا وہ ہماری آنکھون مین اسکی روح ہون اب مین اپنے مقام کو جاتی ہون یہ کہکر وہ طائر چلا یہ سنتا ایوان کو حیرت ہوئی اس نے اسی وقت اوراق ساحری اٹھا کر دیکھے اسمین وہ ہی حال نکلا جو کہ بابت قتل غلیوان کے تحریر ہوا ہے ایوان کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ افسوس بہت بڑی ساحرہ تھی اور میری مصاحب قتل ہوئی اسکے خون کے عوض مین کل صبح کو اگر کل لشکر اسلام کو نہ قتل کرون تو اپنا ایوان نام نہ رکھون غلیوان کے مرنے سے میری بارگاہ سونی ہوگئی یہ کہکر غلیوان کے لیے قرب روئی بعد تھوڑی دیر کے گریہ کو ضبط کرکے اور رومال سے آنسو پونچھ کر اپنا صندوقچہ کھولا اس صندوقچہ مین راوی نے بیان کیا ہے کہ چار خانہ تھے ہر خانہ مین ایک طلائی پتلی تھی بالشت بھر کی ایوان نے اشارہ کیا ایک پتلی اس صندوقچے کے ایک خانہ سے جست کرکے باہر آئی ایوان کو سلام کیا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے ایوان نے کہا کہ اے کنیز ساحری تو اسوقت جا اور میری وزیرزادی ملکہ عطارد آسمان سیر کو خبر دے کہ ملکہ نے تجھکو طلب کیا ہے اور کہا ہے کہ صبح کو ہمسے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہے لہذا تم بھی آؤ کہ وہ پتلی فوراً اڑ گئی ایک برق چمک کر رہگئی یون غائب ہوئی کہ جیسے نگاہ عینک سے فوراً جاتی ہے یا کمان سے تیر یا سنگ سے شرارہ تھوڑے عرصہ کے واپس آئی ملکہ کے روبرو کھڑی ہوئی ملکہ نے کہا کہ خبر دے آئی عرض کی کہ جی ہان ملکہ نے اشارہ کیا وہ پتلی اسی خانہ مین چلی گئی ملکہ نے صندوقچہ بند کردیا دربار برخاست کیا خود ایک خیمہ مین آئی بجز خواص عیاران لشکر اسلام اسکے گرد حصار سحر قائم کیا اسمین تھوڑے عرصہ تک سحر جگایا پھر اسکے بعد پلنگ پر جاکر لیٹ رہی یہان ہر ایک ساحر اپنا سحر جگانے

تینون لشکرون مین رات بھر تیاری جنگ رہی سامان جنگ ہوا کیا طلایہ پھرا کیا صدائے ہوشیار باش و
خبردار باش بلند رہی یہان تک کہ ستارۂ سحری آسمان پر چمکا انجم فلک غروب ہونے لگے ظلمت شب
برطرف ہوئی نور سحر نے اپنا جلوہ دکھایا شہباز روز نے اپنے پر نورانی کو پھیلایا اپنے نور جمال سے عالم کو روشن
کیا سلطان شب نے اپنی صحبت برخاست کی مع اپنے مصاحبون یعنے گروہ انجم کے طرف مغرب کے
کوچ کیا آلۂ خسرو خاور کی ہوئی یعنے آفتاب نکل آیا تمام عالم روشن ہوا شاہد روز نے نقاب شب کو اپنے
منہ پر سے اٹھایا تمام باغون مین گل کھلے طائر آشیانون سے نکلکر شاخہائے درخت پر بیٹھکر چہچہاری
کرنے لگے نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے لشکر اسلام مین صدائے اذان بلند ہوئی سب نے وضو
کیا نماز سحر سے فراغت کی آلات حرب وضرب سے آراستہ ہوکر طرف درد ولت کے روانہ ہوئے
لشکر آراستہ ہوکر میدان جنگ کی طرف راہی ہوا ادھر لشکر کفار مین بھی بیکبار بیدار ہوئے پوجا
سے فراغت کی گرداب شاہ وغیرہ اپنے خیمے سے نکلے لشکر کو لیکر طرف میدان جنگ کے چلے اُدھر
اپنے خیمے سے ملکہ ایوان بھی نکلی سب سردار حاضر ہوئے اپنے لشکر کو لیکر طرف میدان کے چلی یہان
صاحبقران عبادت خدا سے فراغت کرکے تشریف لائے کہ بادشاہ محل سے برامد ہوئے سبکا
مجرا ہوا غرض کہ بادشاہ سبکو لیکر ہوائے سحری کے جھونکے کھاتے ہوئے طرف میدان کے تشریف
لے چلے عیار جو بیدار ہوئے کچھ تو طرف صحرا کے چلے گئے کچھ طرف لشکر کفار کے اپنی صورت مبدل کرکے
جو کہ لشکر مین باقی رہے انھون نے بھی صورت بدل لی خواجہ بھی صورت بدلکر چلے گئے قران بھی اپنے مقام کی صورت
بدلے ایک طرف کو راہی ہوئے ان سبکا حال تحریر ہوگا برق تابان لشکر مین موجود ہے مگر بصورت
مبدل راوی نے بیان کیا ہے کہ بادشاہ آکر میدان مین پہونچے صف آرائی ہونے لگی ایک طرف
لشکر ساحران جوکہ متبع اسلام تھے آکر صف آرا ہوئے ایک طرف کل لشکر اسلام صف آرا ہوا
تخت شاہی قلب سپاہ مین قائم ہوا صاحبقران زیر سایہ علم اژدہا پیکر کھڑے ہوئے ابھی لشکر
اسلام صف آرا نہ ہوچکا تھا کہ یکایک لشکر کفار کی آمد شروع ہوئی کالے کالے علم لہراتے
ہوئے ساحران غدار طائران سحر واژدران وشیران سحر پر سوار تخت پر سب بادشاہ سوار
کفار بڑی شان وشوکت سے غول کے غول غٹ کے غٹ نمایان ہوئے ساحران نابکار وکافران غدار
سیہ کار جھولیان منجھولیان شانو نیزہ ڈالے آفت کے پرکالے آکر ایک طرف قائم ہوئے
تخت گرداب شاہ وغیرہ وسط لشکر مین قائم ہوا صف بندی ہونے لگی کہ ملکہ ایوان بھی
اپنے لشکر کے پرے جمائے اپنا لشکر خوب اچھی طرح سے آراستہ کیا اپنا تخت قلب لشکر
مین قائم کیا مگر بار بار طرف آسمان کے دیکھتی ہے اور کہتی ہے اپنے دل مین کہ عطارد آسمان سیر
نہ آئی بڑا عرصہ ہوا کہ ایک مرتبہ نہ طاق کی طرف سے ایک ابر نیلوفری رنگ اٹھا اور وہ آکر تمام
لشکر اسلام ولشکر ایوان پر محیط ہوگیا گرباسبک مثل دخان کے تھا جب وہ ابر قائم ہوچکا
ایوان نے دیکھا کہ بولکہ آگئی جسکی آمد کا انتظار تھا ایوان نے قصد کیا تھا کہ سیمرغ
برائے مقابلہ روانہ کرون کہ ایک مرتبہ سمندر یہ کی طرف سے گھنٹہ ناقوس کی صدا آنے لگی
یا خداوند تصویر کی جو پکاری جانے لگی کہ ایک ابر پھر ظاہر ہوا وہ ابر آکر ایک طرف قائم ہوا
لشکر اسلام اور لشکر کفار اُس ابر کی طرف دیکھنے لگا کہ تینون لشکرون نے دیکھا کہ اس ابر سے
چھڑکاو ہوتا ہوا چلا آتا ہے اُسکے بعد اور سامان سواری بعد سب سامان سواری کے تخت پر

سمندر شاہ سوار اور گرد و پیش سرداران نامی دگرامی سواری ہاے سحر پر سوار عشاق حجرہ نشین بھی ہمراہ و
شملاق و اوراق وزیر پایہ تخت پر اتھر رکھے ہوئے ابر سے بارش مروارید ہوتی ہوئی لعل و یاقوت
برستے ہوئے گھنٹہ و ناقوس بجتے ہوئے آکر پہونچا کل لشکر کفار نے سمندر شاہ کو دیکھکر سلام کیا سمندر شاہ
نے سبکا سلام و مجرا لیا اور ایک سمت دونون لشکرون سے علحدہ مع کل سردارون کے ٹھہر گیا
راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر شاہ نے الوان سے کہا تھا کہ مین بھی کل تمھارے مقابلہ کا تماشا
دیکھنے آونگا جب سمندر صبح کو بیدار ہوا دربار مین آیا سب سردار حاضر ہوے کہ اُنکو ہمراہ لیکر طرف لشکر
کفار کے آیا جب سمندر بھی آپہنچا اُسوقت لشکر کفار و لشکر اسلام سے نقب نکلے اُنھون نے
نقابت کی جوانون کو جوش جنگ دلایا نے نباتی دنیا کو ثابت کیا گرگیت نکلے اُنھون نے ڈنکا کہا
جب نقیب نقابت کرکے اور گرگیت گا گاکے لشکر مین چلے آئے ہر ایک صف پر دونون لشکرون
کے سناٹا سا چھا گیا ابھی کوئی نہ نکلا تھا کہ شہر آفاقیہ کی طرف سے ایک برق چمکتی ہوئی نظر آئی
آفاق نے اپنی زوجہ سے کہا کہ ای ملکہ برق سرے ملک کی طرف سے کیسی چمکتی ہوئی آتی ہی ملکہ آنکھیں ملکر
نے کہا کہ کوئی آتا ہوگا کہ وہ برق آکر ایک مرتبہ شق ہوئی اُس سے منور جادو نمایان ہوا ملکہ آئینہ اندام کی
اسکو آئینہ اندام نے پرورش کیا ہی مثل اپنی اولاد کے خوب سحر تعلیم کیا تھا اس سن و سال مین بڑا
زبردست ساحرہ ہی جب اُسکی ان نے قضا کی ہی اُسکا سن برس دن کا تھا جب آئینہ اندام نے پرورش
کیا اب اسکا سن کوئی دس برس کا ہی گو بڑی چالاک اور ہوشیار ہی اور خوبصورت بہت ہی کچھ پری
وجالا کی اُسکے عنفوان سے ظاہر ہوتی ہی بولی بولی پھرتی ہی غرضکہ بہت حسین تھی اسکو جو برق
نے دیکھا چونکہ برق لشکر مین صورت بدلے ہوئے تھا ملکہ منور کو جو دیکھا اُسکے دل مین ایک محبت
سی پیدا ہوئی یہان منور جادو نے آکر آئینہ اندام کو جھک کر سلام کیا اُنھون نے دعا دی کہ بیٹی سلامت
رہو اُنھون نے پھر آفاق کو سلام کیا آفاق نے کہا کہ ہوشیار خبردار من سلامت رہو منور جادو جست
کرکے آئینہ اندام کے برابر آئی طاؤس سحر پر سے کچھ چھوٹی چھوٹی گریان اور مٹھے مٹھے پھل نکال انکے
سامنے رکھدیے اور کہا کہ اس سے اپنا جی بہلاؤ منور نے کہا کہ کیون خالہ امان آپ ہمکو بھول
گئین جب سے آپ ادھر آئین ہمکو یاد بھی نہ کیا کوئی ایسی حرکت کرتا ہی اور یون دل سے فراموش
کرتا ہی آپ کو یہ زیبا نہ تھا آئینہ اندام نے کہا کہ ای فرزند مین بھولی نہین بلکہ ہر وقت میرے دل مین
تیری یاد تھی مین تیرے لیے از حد بیقرار تھی مگر جب سے یہان آئی ہون ہر وقت یہی فکر رہتی ہے
کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی کون دن مقابلے سے نجات ہوتی ہی مین نے خیال کیا کہ ایسی حالت مین کیا
تمکو طلب کرون کیا بیان کرون کہ جو آلام ہمپر گذر گئے مین تیرے سننے کے قابل نہین ہین تو ابھی بچہ
ہی تجکو بھی بلاکر عذاب مین مبتلا کرتی اس سبب سے نہین بلایا منور نے کہا کہ ای خالہ امان آپ
نومید نہ تھی اگر کوئی وافو ہوتا تو مین کیسے بھروسہ پر اپنی زندگی بسر کرتی میرا سوائے آپ کے کون ہی
آج میرا دل بہت پریشان ہوا مین خود چلی آئی ملکہ نے کہا کہ اچھا کیا منور نے پوچھا کہ یہ سامنے لشکر
کسکا ہرا ہی آئینہ اندام نے کہا کہ سمندر کا منور نے کہا کہ کیا آپ سے اور سمندر سے بگاڑ
ہوگیا آئینہ اندام نے کہا کہ سمندر نے تیرے خالو پر بڑے ظلم کیے مین اس سبب سے اُنھون نے سمندر کی اطاعت
سے منھ پھیرا اور شریک اہل اسلام ہوے اور سمندر سے مقابلہ ہی وہ سامنے داہنی
طرف دیکھو سمندر خود موجود ہی یہ لشکر گرداب شاہ کا ہی اور تاج لشکر اسلام سے اور ملکہ ایوان طاقی سے

مقابلہ ہی وہ سمندر کی طرف سے مقابلہ کرنے آئی ہی ابھی تک خود سمندر نے مقابلہ نہین کیا ہی یہ لشکر
اسلام ہی جس طرف تو کھڑی ہی یہ ساحران اسلام کا لشکر ہی وہ غیر ساحرون کا لشکر ہی وہ زیر سایہ علم
صاحبقران تشریف فرما ہین منور نے سبکو دیکھا اور بہت خوش ہوئی کہا کہ مین خوب وقت پر
آئی کہ مقابلہ دیکھنے مین آیا ای خالہ امان یہ تو خالو جان نے خوب کیا کہ سمندر کی اطاعت ترک کی وہ
وہ مواسونڈی کا نام برابر ناقدرہ ہی یہان تو خوب قدر ہوگی کیون خالہ امان یہ جو ساحرونکا لشکر اہل اسلام
کی طرف ہی یہ سب اسی مقام کے ساحر ہین ملکہ نے جواب دیا کہ نہین بیٹا اور اور مقام کے بھی ساحر
ہین بڑے زبردست ساحر ہین مریخ وغیرہ یہ بڑے نامی ساحر ہین کہ انکا مثل نہین ہی اور کچھ ساحر
بھی ساحر ہین یہ سنکے منور خاموش ہورہی اتنے مین اسے پیاس لگی اسنے پانی مانگا ملکہ نے
چاہا کہ مین اپنے ملازم کو حکم دون کہ وہ پانی لائے کہ ملکہ نے دیکھا کہ ایک مرد پیر جراحی لیے ہوئے گلاس
مین پانی بھر رہا ہی پس اسنے چاہا کہ اس سے طلب کرون کہ اسنے خود وہ گلاس منور کو دیا آئینہ اندام
نے اسکی طرف بغور دیکھا اسنے اہستہ سے کہا کہ تم خوف نہ کرو مین ہون برق ثانی جب سے
مین نے اس تمھاری بھانجی کو دیکھا ہی محبت ہوگئی ہی مین اسوقت سے اسی تخت کے پاس موجود ہون
کہ یہ لڑکی ہی اسکو کسی امر کی تکلیف نہو تم بیخوف رہو آئینہ اندام خاموش ہورہی راوی نے
بیان کیا ہی کہ دراصل برق ثانی اسیوقت سے صورت تبدیل کیے ہوئے آئینہ اندام کے تخت کے
برابر رہا ایک لمحہ کے لیے بھی نہ ہٹا صاحب منور پانی پی چکی پس کتب تو نقاہت کرکے جاچکے
تھے ایوان نے اپنے سپہ سالار اژدر جادو کو حکم دیا کہ تم جاکر لشکر اسلام کا خاتمہ کردو پس اژدر نے
اپنے کرگدن مست کو صف سے نکالا اسکے بال بڑے بڑے تھے بہت جوان قوی تھا سیاہ رنگ
مہیب ہاتھ مین اسکے ایک گرز آہنی جو کہ بڑا ہوا تھا اور اسی ہاتھ مین ایک رسن فولادی کوئی ایک
گز کا لمبا تھا یہ اسکا سحر تھا راوی نے یہ بیان کیا ہی کہ وہ رسن کو کرگدن کے سر پر زور سے مارتا ہی جب
اسکے مقابلہ مین کوئی آتا ہی یا جسپر اسکو اپنا سحر روانہ کرنا ہوتا ہی اور کہتا ہی کہ ہا فلان کو پکڑ لا اس کرگدن
کے سر سے ایک شعلہ آگ کا نکلتا ہی وہ جاکر اسکے لپٹ جاتا ہی جسکا وہ نام لیتا ہی پھر وہ لاکھ کوشش کرتا ہی
کسی طرح سے بچ نہین سکتا ہی وہ شعلہ اسکو پکڑ لاتا ہی یا اسکو جلا دیتا ہی یہ سحر اسکا ہی پس جب اژدر جادو صف سے
چلا منور نے اپنی خالہ سے پوچھا کہ ای خالہ امان یہ کون آتا ہی آئینہ اندام نے کہا کہ یہ اژدر جادو سپہ سالار
ایوان جادو کا ہی اسنے کہا کہ یہ کیا کریگا یہان آکر ملکہ نے کہا ای منور اسکا یہ رسن تو دیکھتی ہی کہ اسکے
ہاتھ مین ہی یہ اس کرگدن کے سر پر ماریگا اس سے ایک شعلہ پیدا ہوگا یہ جسکی طرف اس کو اشارہ
کریگا وہ شعلہ اسکو جاکر جلا دیگا یا پکڑ لائیگا پھر کسی کے بنائے کچھ بھی نہوگا منور جادو نے کہا کہ ای خالہ امان مین
اس سے مقابلہ کرونگی آئینہ اندام نے کہا کہ چھوکری ہوش مین آ بڑے بڑے ساحر تو اسکا مقابلہ کرنہین
سکتے ہین تو کیا مقابلہ کریگی کبھی ایسا قصد نہ کرنا منور جادو یہ سنکے خاموش ہورہی جب اژدر جادو سپہ سالار
مقابل لشکر اسلام آیا اپنا کرگدن مست کھڑا کرکے کھڑا ہوا اور بنظر تند و تیز طرف لشکر اسلام کے دیکھا جب
منور جادو آئی تھی تو شمندر اور گرداب اور ایوان نے اسکو پہچان لیا تھا کہ یہ بھانجی ہی ملکہ آئینہ اندام
کی اور اپنی خالہ کے پاس آئی ہی سب اسکو پہچانتے ہین پس عرصہ تک اژدر جادو طرف لشکر اسلام کے
دیکھا کیا اسنے دیکھا کہ ایک لڑکی چوکہ آئی ہی اور آئینہ اندام کے بغل مین بیٹھی ہوئی ہی وہ میری طرف بار بار
دیکھ رہی ہی مگر بنگاہ تند اسنے قصد کیا کہ مین اژدر کے سر پر رسن ماروں اور اس لڑکی کو گرفتار کرلون اسنے

رول اٹھایا اُدھر منور جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر آہستہ سے کہا کہ ای کرگدن فولاد کا ہوجا یہ سنکر منور جادو نے کہا کرگدن فوراً فولاد کا ہوگیا اُدھر از در نے رول کرگدن کے سر پر مارا اور کہا کہ اس لڑکی کو پکڑ لا رول اُسکے سر پر پڑا اثر نے صدا آئی شعلہ نہ نکلا نہ کچھ ہوا اُسوقت یہ حیران ہوا کہ یہ کیا امر ہی میرا تو سحر کبھی خطا نہیں کرتا ہی آج کیون نہین کام دیتا ہی اسنے پھر اسم پڑھکر اُسکے سر پر رول مارا پھر اسیطرح صدا آئی اور شعلہ نہ نکلا اثر در اور حیران ہوا اسکو غصہ آیا اپنے کرگدن پر سے مارے غصہ کے کود پڑا اور ایک چٹکی خاک کی اٹھا کر اسپر کچھ دم کرکے کرگدن پر ماری یہ معلوم ہوا کہ سینے تو دہ بارود مین آگ لگادی وہ کرگدن جلکر خاک ہوگیا یہ واقعہ دیکھکر منور جادو مسکرائی اور اہل اسلام مین اُسکی اس حرکت پر قہقہہ پڑا مگر ساحران لشکر اسلام جو اسکے سحر سے واقف تھے مثل آفاق وکوکبہ و آئینہ اندام کے وہ حیران تھے کہ یہ کیا امر ہی اسکے سحر نے کمی کیون کی آفاق وغیرہ نے خیال کیا کہ شاید مریخ نے سحر کرکے اسکے کرگدن کو فولادی کردیا اور اُسنے اس غصہ مین آکر اُسکو جلا دیا مریخ وغیرہ یہ سمجھے کہ یہی اسکا سحر تھا کہ جب رول کرگدن کے سر پر مارتا تھا یا وہ پگھلتا تھا یا جلا دیتا تھا اب سحر ہر بار خطا کرتا ہی اب غصہ مین آکر کرگدن اپنے ہاتھ سے اسنے جلا دیا اس حرکت سے سکو ہنسی آئی اُسکو اور غصہ آیا تب اسنے خیال کیا کہ کسی ساحر نے لشکر اسلام کے مرے کرگدن پر سحر کیا ہی اُس سبب سے اُسنے شعلہ مارا مین نے غصہ مین آکر جلا دیا تو سب اس امر سے ہنسے کہ ایک سحر دفع نہو سکا تب اسنے خیال کیا کہ دریافت کرو کہ یہ سحر کسکا تھا پہلے اُسکو مزا دون جیسے اُسنے مجکو دھوکا دیا اسی طور سے مین اُسکو دھوکا دون یہ خیال کرکے اُسنے خاک جو کہ اُس کرگدن کے بڑی ہوئی تھی اٹھائی اُسپر اُسنے سحر کیا اور کہا کہ بتا تیرے اوپر کسنے سحر کیا تھا اُس خاک سے صدا آئی کہ منور جادو نے جو کہ بھانجی ہی ملکہ آئینہ اندام کی اُسنے سحر کیا تھا یہ سنکے بڑا غصہ آیا اور خیال کیا کہ ایک چھوکری نے مجکو زک دی اور مرا سحر خود میرے ہاتھ سے مٹوایا پہلے اسے قتل کرون پھر اوسکو برائے مقابلہ طلب کرون یہ خیال کرکے اسنے جھولی پر ہاتھ ڈالا اُدھر ملکہ نے منورہ سے پوچھا کہ چھوکری تو نے تو کچھ سحر نہین کیا کیونکر وہ بڑی طرف بار بار دیکھ رہا منور نے کہا کہ آپنے منع کیا تھا ورنہ مین اُسکو ابتک قتل بھی کرچکی ہوتی ملکہ نے کہا کہ خبردار کوئی حرکت ایسی ویسی نکرنا اِدھر اُسنے جھولی سے ایک نارنج سحر نکال کر اُسپر کچھ پڑھکر اور اپنی زبان مین نشتر دیکر زبان کا خون لیکر نارنج پر لگایا اور اُسکو طرف آسمان کے پھینکا وہ نارنج آسمان پر جاکر شق ہوا اُس سے ایک جادر آتش نکلی وہ طرف تخت آئینہ اندام کے چلی پھر اُسنے اُسیوقت وہ کرگدا فولادی جو ہاتھ مین تھا اُسکو ہاتھ سے اُتارا اور اُسپر سحر کرکے کہا کہ تو جاکر ملکے مین اس لڑکی کے پڑ جا جو کہ آئینہ اندام کے پہلو مین بیٹھی ہی بس وہ کرگدا بھی اُسکے ہاتھ پر سے چلا جب جیسے اُسکے قریب آیا ابھی جادر آتش نہین آئی تھی منور جادو نے کچھ پڑھکر کہا کہ ای کرگدے تو کرگدا پھر ہوجا اور میرے ہاتھ مین آجا یہ جو اُسنے کہا وہ کرگدا حالت اصلی پر ہوگیا اور منور کے ہاتھ مین آگیا یہ حرکت جو آئینہ اندام نے دیکھی کہا کہ کیون چھوکری تو نے کہنا نہ سنا میرے کہنے کے خلاف کیا تو بڑی بلا ہوگئی ہی لے اب اُسکی جادر سے بچ منور نے کہا کہ آپ خفا نہ ہون مین تدبیر کرتی ہون یہ کہکر آتش کرگدے کو ہاتھ سے اُتارا اور اُسپر اپنا سحر کرکے کہا کہ ای کرگدے تو برق بنکر اُس در پر گر اور اُسکو قتل کر یہ کہکر اُس کرگدے کو طرف اژدر کے پھینکا وہ کرگدا برق بنکر چلا اِدھر وہ جادر آتش اُسکے قریب پہونچی یہ یہ جالا کی تخت پر سے زمین پر آئی وہ جادر اُسکی طرف چلی آئینہ اندام نے تو کلیجہ پر ہاتھ رکھ لیا اور

اور آفاق سے کہا کہ صاحب اس چھوکری نے مفت اپنی جان دی کیا کرون اُدھر منور نے زمین پر آتے ہی کچھ پڑھکر زمین پر دو ہتڑ مارا کہ فوراً ایک نہر پیدا ہوئی یہ اُسمین کود پڑی اور پانی مین غرق ہوگئی وہ چادر آگ اُس پانی مین گری کہ مین منورہ کو جلا دون جیسے وہ چادر تھی شعلہ آگ پانی پر گرا پانی نے اُسکو ٹھنڈا کر دیا سحر اژدر پر طرف ہوگیا یہ جو واقعہ اژدر نے دیکھا کہ اُسنے نہر پیدا کرکے میرے سحر کو دفع کیا ایک مرتبہ زمین پر گرا اور خود اژدر بنا کہ اتنے مین وہ کڑا جو کہ منور نے اُسکی طرف سحر کرکے پھینکا تھا اور برق بنکر چلا تھا اُسکے قریب آیا اژدر جادو کے گواژدر بنا ہوا تھا آف جو کی ایک شعلہ مونہہ سے نکلا اور اُس برق پر پڑا وہ اُس شعلے سے جلنے لگی اور خاک پر گری تو وہ بھی گرا اتنی دیر مین اژدر نے قریب آکر جو دم کشی کی تمام پانی نہر کا پی گیا منور نے جو دیکھا کہ یہ اژدر بنا ہوا پانی کو پی رہا ہی پانون زمین مین مارکر غرق زمین ہوگئی یہ پانی پی کر پلٹا اور اُسنے اپنی اصلی صورت پیدا کی اور لشکر اسلام کیطرف مونہہ کرکے کہا کہ ای آئینہ اندام تو نے مفت مین اپنی بھانجی کی جان لی تو نے منع بھی نہ کیا اُسنے بہت بیجا حرکت کی آخر کو اپنی حرکت کی سزا پائی مین اُسکو اژدر بنکے نگل گیا تو وہ نہر بنا کے غرق ہوئی تھی مگر نہ بچی آئینہ اندام نے کہا کہ مین کیا کرون اُسکی قضا اُسکو لائی تھی یہ کہکر آئینہ اندام نے قصد کیا کہ مین مقابلہ کو جاؤن آفاق نے کہا کہ مین جاکر اُسکا مقابلہ کرونگا منور کے خون کا عوض لونگا آفاق یہ اپنی زوجہ سے کہہ رہا تھا اُدھر اژدر اپنے مقام پر پہونچا جسنے قصد کیا تھا کہ مین دوسرا کرگدن سحر سے تیار کرکے اُسپر سوار ہوکر اہل اسلام سے اُسکے مقابلے کے لیے طلب کرون ابھی اُسنے سحر نہین کیا تھا کہ برابر سے زمین شق ہوئی اور صدا آئی کہ او اژدر خبردار رہنا مین آپہونچی تو میرا تجھ مقابل ہی میرے تیرے مقابلہ ہوا ہی یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا یہ جو صدا آئی اژدر نے پلٹ کر دیکھا دونون لشکر کفار و سمندر و لشکر اسلام نے دیکھا کہ منور جادو زمین سے نیچہ بکف نکلی جیسے اژدر نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کدھر سے آئی اُسنے چمک کر اور نعرہ کرکے کہا کہ ہنم منور جادو اب تجھہ دوال کمر پر مارا اور اُنچہ بیٹھا کرگاہ سے مثل خار تر کے دو ٹکڑے اژدر جادو کے ہوئے اسکا مرنا تھا کہ تاریکی ہوگئی آگ برسنے لگی بیرون کی صدا آنے لگی صدا آئی مارا جوان کہ نام مین اژدر جادو سپہ سالار ملکہ ایوان نہ طائی بود یہ جو صدا آئی پہلے تو اُس تاریکی سے یقین ہوا تھا کہ اژدر نے منور کو قتل کیا مگر جب یہ صدا آئی تو سب حیران ہوئے سمندر نے حیران ہوکر عشاق اپنے اُستاد سے کہا کہ اس چھوکری نے کیا چالاکی ہی واہ کیا خوب قتل کیا اژدر کو گرداب نے سب سے منور تعریف کی ایوان کو بڑا غصہ آیا اپنے سپہ سالار کے مرنے کا بڑا صدمہ ہوا جہان اُسکی آنکھون مین سیاہ و تاریک ہوگیا ادھر منور اُسکو قتل کرکے اُسی حالت تاریکی مین اپنی خالہ کے پاس تخت پر آکر بیٹھہ گئی تھی برق تو یہ عالم تھا جب سے منور غرق نہر ہوئی تھی اور اژدر پانی پی گیا تھا کہ جیسے کوئی دیوانہ ہوتا ہی مگر ادھر یہ صدا آئی کہ ہنم منور جادو اُدھر اُسکے حواس بجا ہوئے جان مین جان آئی اپنے مقام پر آیا ورنہ دیوانہ وار میدان مین دوڑ رہا تھا جب منور تخت پر آئی وہ تاریکی برطرف ہوئی برق ثانی منور کو دیکھکر تخت آکر کھڑا ہوا آئینہ اندام نے کہا کہ او چھوکری تو نے بڑا غضب کیا کہ اژدر جادو کو قتل کیا اب خود ایوان مقابلہ کو آئیگی اور تجھکو طلب کریگی کیونکہ وہ تیری دشمن جانی ہی تو نے اُسکے سپہ سالار کو قتل کیا منور نے جواب دیا کہ آئیگی تو کیا کریگی مین اُسکو بھی اسی طور سے قتل کرونگی لشکر اسلام مین ساحر غیبہ ساحر و بادشاہ و صاحبقران منور کی بہت تعریف کر رہے ہین کہ یہ لڑکی بڑی چالاک ہی کس تیزی سے

اسنے اتر در کل کیا ہی کہ وہ پورا پیمانہ تھا کہ بچہ چل گیا یہان تو سب تعریف کر رہے ہین کہ ایوان
اپنا تخت قلب لشکر سے نکالکر بیرون لشکر آئی سمندر کو سلام کیا اور میدان مین آئی کہ اُس ابر
تنک سے صدا آئی کہ ملکہ کیا قصد ہی ابھی تم مقابلہ نہ کرنا مین مقابلہ کرونن پھر تمکو اختیار ہی پہلے میرے
مقابلہ کا تماشا دیکھلو یہ صدا جو ایوان نے سنی اُسی مقام پر تخت کو روک کر کھڑی ہو گئی اور اُدھر
اُس ابر سے قہقہہ کی صدا آئی وہ ابر شق ہوا پھر قہقہہ کی صدا آئی تو وہ صدا کل لشکر اسلام کے ساحرون
نے سُنی اور کسی نے نہ سنی ایک مرتبہ سر اُٹھا کر طرف آسمان کے دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی دیکھا کہ
وہ جو ابر محیط تھا یہ صدا اُسی ابر سے آئی ہی یکایک وہ ابر شق ہوا سبنے دیکھا کہ ایک چہرہ عورت کا
بہت خوبصورت اُس ابر سے پیدا ہوا بس سب نے جو اُس صورت کو دیکھا ایک خیرگی سی ہر ایک
کی نگاہ مین پیدا ہوئی اُدھر سب لشکرون نے دیکھا کہ اُس ابر سے ایک ستارہ ٹوٹا وہ ستارہ قریب
منور جادو کے آیا اور اُسکے گلے مین مثل طوق کے پڑا اور اُسکو کھینچکر طرف آسمان کے لیگیا اُسنے اقدام
نے قصد کیا کہ مین سحر کرون کہ دوسرا ستارہ ابر سے ٹوٹا وہ گلے مین ملکہ آئینہ اندام کے پڑا اُسکو کھینچکر
لیچلا اسی طور سے آفاق نے قصد کیا پھر ایک ستارہ ٹوٹا وہ آفاق کو لیچلا انبوہ کثیر ہوگیا ابر
ستارے اُس ابر سے گرنے لگے ساحرون کو لیجانے لگے ہادی نے بیان کیا ہی کہ سہراب غزالان
و کوکبہ اور چند سردارون کو اُسی طور سے ستارے اُٹھا لیگئے جو کہ سمندریہ کے رہنے والے اور
سمندر شاہ کے ملازم تھے عطارد نے قریب پچاس ساحرون کے ستارون سے اسیر کیے کہ
پھر قہقہہ کی صدا آئی ایوان نے کہا کہ ای بہن اب تم ٹھہر جاؤ تم مقابلہ کر چکین نہ ابھی مقابلہ کا بھی تماشا
دیکھلو اُس ابر سے صدا آئی کہ اچھا یہ صدا آئی تھی کہ وہ صورت اُس ابر مین پوشیدہ ہو گئی راوی نے
بیان کیا ہی کہ دوسرے قہقہہ کی صدا سب نے سنی یعنے لشکر کفار نے بھی اور سب لشکر اسلام نے
بھی سُنی طرف ستارے گرتے ہوئے دیکھائی دیتے تھے اِس قہقہہ کے بعد وہ چہرہ بھی سبکو نظر آیا
جب ایوان نے یہ کلمہ کہا وہ چہرہ اُس ابر مین پنہان ہو گیا اب سبنے دیکھا تھا جب وہ چہرہ اُس
ابر مین پوشیدہ ہو گیا اسوقت ایوان نے اپنا تخت بڑھایا اور میدان مین آکر کہا کہ ای اہل اسلام
تمنے میرا مقابلہ دیکھا بس اِسی مین خیریت ہی کہ تم سبکے سب آکر سمندر کی اطاعت کرو اور دین لعین
پرستی قبول کرو ورنہ مین تم سبکو ایک پل مین قتل کرونگی اب میرے حرکی نوبت آتی ہی اور خواجہ برق
ثانی و قران کو میرے حوالہ کرو تاکہ مین اُنکو قتل کرکے اپنے بھائی اور نانی اور اپنی مصاحب خلیوان کے
خون کا عوض لون آیندہ تمکو اختیار ہی اہل اسلام نے اِس تقریر کے جواب مین اُسکو ہزارون گالیان دین
اور کہا کہ جو تیرے بنائے بن سکے وہ کر ہم ترک اسلام نہ کرینگے نہ سمندر کی اطاعت کرینگے نہ خواجہ
اور نہ برق نہ قران کو تیرے حوالہ کرینگے یہ جو جواب ایوان نے سنا بہت برہم ہوئی اور اپنے
تخت پر سے اُسی حالت غیض مین کودی اور زمین پر آکر ایک دو ہتڑ مارا کہ زمین کو زلزلہ سا پیدا ہوا
اور زمین شق ہوئی پس اُس مقام پر سے پانی نکلنا شروع ہوا دفعتہً ایک دریاے زخار درمیان
لشکر اسلام و لشکر کفار کے جاری ہو گیا کہ جسکا کنارا کنارہ عدم سے ملا ہوا تھا آسمان ایک حباب
معلوم ہوتا تھا موجین ساحل سے ٹکرا رہی تھین چادر آب ہر بار پڑتی تھی طوفان آرہا تھا ہزارون مقام
گرداب پڑ رہے تھے مردمان آبی بالاے آب نسیب تلاطم کے آگئے تھے وہ دریا نہ تھا دریاے
فنا تھا معلوم ہوتا تھا کہ پانی آنکھین نکالے ہوئے ہی عجیب طرح کا دریا تھا لشکر اسلام و لشکر کفار اس

دریا کو دیکھکر خوف زدہ ہوا ہر ایک کا بند بند کانپ گیا کہ ادھر ایوان نے کنارے دریا کے آکے کیا سحر کیا
کہ ایک حباب بڑا بر بقیہ مرغابی کے دریا مین پیدا ہوا اور شناوری کرتا ہوا اُس مقام پر آیا کہ جہان صاحبقران
زیر سایہ علم کھڑے تھے صاحبقران سے اور دریا سے برابر ایک تیر کے فاصلہ تھا کہ وہ حباب پانی پر
قائم ہوا اور روبرو صاحبقران کے آکر ٹھہرا صاحبقران نے دیکھا کہ اُس حباب مین ایک شمع نوری
روشن ہی یہ شمع سوائے صاحبقران کے اور کسیکو نہ دکھائی دیتی تھی بان سبکو حباب نظر آتا تھا جب
وہ حباب مقابل روے صاحبقران کے ہوا اور اُسکا عکس یعنے روشنی شمع صاحبقران کے
مونہہ پڑی جون جون عکس اُسکا صاحبقران کے مونہہ پر پڑتا تھا وہ وہ صاحبقران کا چہرہ متغیر ہونے لگا
یہانتک کہ صاحبقران کے بالکل حواس جاتے رہے چہرہ زرد ہوگیا ہاتھ پانون مین درد ہونے لگا
آنکھون مین حلقے پڑ گئے اور ایک حالت بیمار کی سی پیدا ہوئی جب یہ نوبت صاحبقران کی پہونچی
اُدھر وہ حباب خود بخود ایک مرتبہ گردش مین آیا اور غرق ہوگیا ادھر وہ حباب غرق ہوا اُدھر
صاحبقران نے ایک چیخ ماری اور مرکب پر سے گرے یہ جو حال بادشاہ نے دیکھا فوراً حکم دیا کہ دیکھو
صاحبقران کو کیا ہوگیا لوگ دوڑے صاحبقران کو اُٹھا کر بادشاہ کے پاس لائے بادشاہ نے اُس
مقام پر گلاب وکیوڑا طلب کرکے صاحبقران کے مونہہ پر چھڑکا گیا تب صاحبقران کو ہوش آیا
بادشاہ نے فرمایا کہ اسم اعظم پڑھیے تاکہ یہ حالت برطرف ہو صاحبقران نے اشارے سے فرمایا کہ اسم اعظم
فراموش ہی اُسی سبب سے تو یہ حال ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ ایوان نے اُس حباب مین بذریعہ
روشنی کے اسم اعظم بند کیا تھا جب تک وہ حباب پانی پر قائم رہا وہ کنارے دریا کے بیٹھی ہوئی سحر
کیے گئی جب بالکل اسم اعظم صاحبقران کا بند کر لیا اور صاحبقران کو فراموش ہوگیا اسنے سحر
کیا کہ وہ حباب غرق ہوگیا اسنے سحر کیا کہ صاحبقران کی یہ حالت ہوئی یہ اُس کے تدارک مین رہی کہ کوئی
صاحبقران کو اُٹھا لیگئے صرف صاحبقران کو ہوش آیا ہی مگر کلام نہ کرتے ہین نہ حس و حرکت تھی خاموش
پڑے ہین بادشاہ نے خیال کیا کہ اگر لشکر لیکر پلٹا جاتا ہون تو خلاف ہی نہین پلٹتا ہون تو دیکھے کیا ہوتا ہی
یہ خبر تمام لشکر مین پھیل گئی کہ ایوان نے صاحبقران کا اسم اعظم بند کر لیا بس اتنو لشکر مین تلاطم پڑ گیا
ہر ایک کو جان سے مایوسی ہوئی سب کو زندگی سے ناامیدی ہوئی مریخ نے قصد کیا کہ مین جاکر مقابلہ
کرون پھر خیال کیا کہ اُسنے کسیکو برائے مقابلہ طلب نہین کیا مین کیون جاؤن خلاف طریقہ صاحبقرانی
ہوگا یہ اپنے مقام پر کھڑا ہوا صاحبقران کے صحت کی دعا کر رہا ہی اہل لشکر کو سمجھا رہا ہی کہ تم پریشان
نہو چند ساعت کے لیے صاحبقران پر مصیبت ہی اور چند ستارے ناقص ہین وہ جب دفع ہو جائینگے
یہ سب حالت برطرف ہو جائیگی مقام خوف نہین ہی مریخ اسی سبب سے صاحبقران کے پاس نہین گیا
کہ مین اُدھر کو جاؤن ادھر لشکر مین تلاطم نہ مچا ہوا ہی کہین ایسا نہو کہ لشکر بھاگ جاے یہ لشکر کو روکے
ہوئے ہی اُدھر سب غیر ساحرون کو شہنشاہ گوہر کلاہ وغیرہ سمجھا رہے تھے اور لشکر کو بھی روکے ہوئے
تھے لشکر اسلام مین تلاطم تھا عیار جو کہ باقی تھے وہ بھی سب نکل گئے تھے لشکر سے یہان تو یہ تلاطم برپا تھا
اُدھر اُسنے سحر کیا کہ ایک مرتبہ دریا مین تلاطم پیدا ہوا اور ایک کشتی دریا کے اندر سے نکلی وہ کشتی بہتے
آب آکر قائم ہوئی اور ایک مرتبہ شور ہوئی اُس کشتی سے ایک چھوٹی سی کشتی پیدا ہوئی اُسپر ایک نازنین
بیٹھی ہوئی تھی اُسکے ہاتھ مین ایک شمع تھی اُسنے ایوان کو سلام کیا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی ایوان نے
کہا کہ اے زورق جادو تو جاکر درمیان لشکر اسلام اور سمندر شاہ کے صلح کا پیام دے اگر وہ لوگ ان پر

نیزور نہ اسیر کرکہ مین تجکو برائے اسیری غیر ساحران حکم دیتی ہون یہ سنا تھا کہ وہ کشتی نیر کنارے پر آئی اور کہا
کہ ای اہل اسلام مین تمکو آگاہ کرتی ہون جو کہ غیر ساحر ہین کہ سمندر شاہ کی اطاعت کو اور ہماری ملکہ کی
خدمت مین حاضر ہو تاکہ وہ درمیان تمھارے اور سمندر شاہ کے صلح کرادین اگر اسکے خلاف کروگے تو مین
اسیر کرکے لیجاؤنگی اور قید سخت مین رکھونگی لشکر اسلام سے کسی نے جواب نہ دیا وہ تھوڑی دیر تک خاموش
رہی پھر اسنے کہا کسی نے جواب نہ دیا وہ پھر خاموش رہی بعد تھوڑی دیر کے اسنے پھر کہا کچھ جواب نہ ملا اسی طور
سے اسنے جب تین مرتبہ کہا کسی نے کچھ جواب نہ دیا تب اسنے پشکر کہا کہ ملکہ کوئی جواب نہین دیتا ہی اب کیا حکم
ہوتا ہی ملکہ نے کہا کہ اب تو اپنا کام کر پس اسنے فوراً لشکر اسلام کی طرف متوجہ کرکے اس شمع پر پھونک دیا
کہ ایک شعلہ مونہہ سے نکلا وہ شمع روشن ہو گئی اسنے اس شمع کو گردش دی پھر جسپر اس شمع کا عکس پڑا وہ
مانند دیوانون کے اپنے مقام پر سے چلا اور دریا کے قریب آکر دریا مین کود پڑا اور غرق دریا ہو گیا انتہو
رسہ بندھ گئی پرے کے پرے خالی ہو گئے قریب ایکہزار اہل اسلام کے اور دو سو سردارون کے جو کہ
غیر ساحر تھے غرق دریا ہوئے جب اسقدر لوگ غرق دریا ہو چکے تو ایوان نے آواز دی کہ ای زورق تو
اب تم اپنے مقام پر جاؤ اب کل پھر تمکو جب مین طلب کرون تم آنا یہ سنا تھا کہ وہ شمع اس روشن شمع کے
کنارے سے واپس آئی جیسے کشتی دریا کے وسط مین پہونچی ویسے ایک تلاطم ہوا کہ وہ کشتی غرق ہو گئی لشکر
مین ایک تلاطم پڑ گیا اب ہر ایک مایوس ہو گیا ایک دوسرے کی صورت دیکھ رہا ہی مریخ کا یہ عالم تھا کہ بالکل
سحر فراموش ہی چند ساحر لشکر مین ہین سبکو سحر فراموش ہی جبکہ مریخ ایسے ساحر کو سحر فراموش ہی تو اور
کسی کی کیا اصل اور اسکا سبب یہ ہی کہ جب اسنے دریا پیدا کیا تھا اور حباب ظاہر ہوا تھا صاحبقران کا
اسم اعظم بند کیا اور ساحرونکا سحر فراموش کیا تھا یہ سب غیب سے ارادی بیان کرتا ہی کہ جب وہ کشتی غرق دریا
ہوئی تب اسنے پھر کنارے دریا کے آکر سحر کیا کہ ایک گنبد اس دریا سے پیدا ہوا اسمین ایک دروازہ
تھا کہ وہ دروازہ کھلا اس در مین ایک کرسی پر ایک نازنین بیٹھی ہوئی تھی اور اسکے ہاتھ مین ایک آئینہ
تھا اسپر غلاف تھا اسنے ایوان کو سلام کیا اور کہا کیا حکم آپکا ہی ملکہ نے کہا کہ تو جاکر لشکر اسلام مین سحر
مین اتنے کہدیکہ وہ سمندر شاہ سے صلح کرلین یہ سننا تھا کہ اس گنبد کو حرکت ہوئی وہ گنبد کنارے پر آیا
اور اسطرف جدھر ساحرونکا لشکر تھا وہان پہنچ گیا پھر اس نازنین نے بھی وہی کلام کیا جو کہ نازنین اول نے کہا تھا
تین مرتبہ مگر کسی نے جواب نہ دیا تب اس نازنین نے ایوان سے کہا کہ اب کیا حکم ہوتا ہی کیونکہ کوئی جواب
نہین دیتا ہی ایوان نے کہا کہ ای مشاطہ جادوان سبکو اسیر کرلے یہ سنا تھا کہ اسنے اس آئینہ پر سے
غلاف اتارا کہ ایک برق چمکی جسپر اس آئینہ کا عکس پڑا وہ مثل غیر ساحرون کے آکر غرق دریا ہونے لگا نوبت یہانتک
رسید کہ مریخ بھی غرق دریا ہوا جب بہت سے ساحر غرق دریا ہو گئے اور دن کم رہا اسوقت ایوان نے
کہا کہ ای مشاطہ جادو اب تم اپنے مقام پر جاؤ کل ہم جب پھر تمکو طلب کرین تب تم آنا ہم آنکو ایک شب
کی مہلت دیتے ہین تاکہ یہ باہم صلاح کرلین شاید راہ پر آجائین تو خیر ورنہ کل سبکو غرق کردینا یہ کہنا تھا
کہ اسنے آئینہ پر غلاف چڑھا دیا اور وہ گنبد وسط دریا مین آیا اور غرق ہو گیا جب وہ گنبد غرق ہوا بس
اسنے ایک مرتبہ لشکر اسلام کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ای اہل اسلام مین تمکو ایک شب کی مہلت دیتی
ہون کہ تم باہم صلاح کرلو کہ مقابلہ ملکہ سے بہتر ہی یا صلح بس جو رای قرار پائے کل اسپر عمل کرنا
اگر صلح کی رای قرار پائے تو صلح کرلینا اگر مقابلہ کرنا منظور ہو تو مقابلہ کرنا یہ کہکر اسنے تخت سحر پر
سوار ہو کر اپنے لشکر مین آئی حکم دیا کہ طبل بازنجے پھر طبل باز پر چوب پڑی صدائے طبل باز چوبند

ہوئی گرداب نے بھی اپنے لشکر مین طبل باز بجوایا دونون لشکر طرف اپنے پڑاو کے پلٹے سمندر نے
قصد کیا کہ مین شہر کو واپس جاؤن گرداب شاہ نے پھر عرض کیا کہ آج شب کو یہان قیام فرمائیے
صبح کو مقابلہ کا تماشا دیکھکر تشریف لیجائیگا سب سردارون و عشاق نے کہا کہ کیا مضایقہ ہے جب سبکی
رای یہ قرار پائی سمندر شاہ ہمراہ گرداب مع سردارون کے اسکی بارگاہ مین آیا اور تخت پر بیٹھا
سب سردار گرد تخت کرسیون اور دنگون پر بیٹھے اور گرداب بھی تخت پر بیٹھا دربار آراستہ ہوا لشکر
کفار نے کرین اپنی کھولین آدھر ایوان اپنے پڑاو پر پہونچی لشکر کو کرکھولنے کا حکم دیا اور خود بارگاہ مین
آئی تخت پر بیٹھی اور سب سردار حاضر ہوئے انکو تو یہان مصروف خوشی چھوڑ لے آدھر دربار گرداب
مین سمندر بہت خوش بیٹھا ہوا تھا کہ گرداب نے طایفے طلب کیے تاکہ صحبت تاج و رنگ ہو سمندر
سب سے ملکہ ایوان کی تعریف کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ تمنے دیکھا کہ کسقدر سران سپاہ اٹھا اٹھا کر
اور پچھاڑ پچھاڑ کر مارا تھا کیا ہوا ایک پہر بھر مین سبکا خاتمہ ہو گیا نہ اسم اعظم کام آیا نہ ساحرونکا سحر نہ
عیارونکی عیاری مین نے خیال کرکے جو دیکھا تو ایک عیار لشکر اسلام مین نہ تھا معلوم ہوتا ہے کہ سب
ملکہ کے خوف سے بھاگ گئے گرداب نے کہا کہ کل شام تک تو تھے مگر آج مین نے صبح سے نہین
دیکھا اور اصل ملکہ ایوان نے بڑا کام کیا یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہے ادھر جب لشکر کفار طبل باز بجوا کر
واپس گیا بادشاہ نے حکم دیا کہ یہان بھی طبل باز بجے جب طبل باز بجوچکے تو پڑی بادشاہ اس لشکر تباہ
اور پراگندہ کو لیکر اور صاحبقران کو اس حالت مین اپنے تخت پر ڈالے ہوئے طرف فرودگاہ کے
چلے مگر بوس دست از جان شستہ چیرے سکے زرد اس عالم یاس افسون کنان فرودگاہ پر پہونچے
بادشاہ نے لشکر کو کرکھولنے کا حکم دیا لشکر نے کرکھولی بہت سے خیمہ ویران ہو گئے آنکے ملازم اپنے
اپنے آقاؤن کے لیے رو رہے ہین بہت سے خیمون سے صدائے گریہ و ناموس آرہی ہے ایک لشکر
مین تلاطم مچا ہوا ہے بازارین بند ہین عیار صورتین بدلے ہوئے پھر رہے ہین اور رو رہے ہین بادشاہ
داخل بارگاہ ہوئے صاحبقران کو تخت پر ڈالہ با آپ بالین پر بیٹھ گئے ناموس مین خبر ہوئی ایک کہرام
مچ گیا شہزادے واسطے صاحبقران کے لیے رو رہا ہے ایک تلاطم مچا ہوا ہے جو سردار ساحر و غیر ساحر
باقی رہگیے تھے وہ بھی بارگاہ مین آکے گرد صاحبقران بیٹھے ہزارون زنگل خالی پڑے تھے اور
صاحبقران ہیں حرکت تخت پر پڑے تھے ذرا بھی حس و حرکت بدن مین نہین تھی عیار آتے ہین
صاحبقران کی حالت دیکھتے ہین اور روتے ہوئے چلے جاتے ہین ناموس مین کرام مچا ہوا ہے ہر ایک
بسمل کی طرح خاک پر پچھاڑین کھا رہی ہے کوئی شور ہی ہے کوئی خیمے سے سر کرا رہی ہے کوئی
مونہہ پر خاک ملے ہے کوئی گریبان چاک کیے ہے دمبدم کی کہارنون سے خبرین سنگا رہی ہین وہ اگر
لہتی ہین کہ وہی حالت ہے بادشاہ رو رہے ہین سردار سب گریان ہین یہان تو یہ تلاطم مچا ہوا ہے اس
حال کی تحریر مین چشم قلم سے اشک سیاہ کرتے ہین دل مین قوت نہین ہے ہاتھ مین طاقت ہے کہ حال
لشکر اسلام تحریر کیا جاے لہذا اسی حال پر ختم کیا جاتا ہے کہ کسیکو اپنے تن بدن کا ہوش نہین ہے
کہرام پڑا ہوا ہے کوئی خیمہ نہین ہے کہ جس سے صدائے گریہ نہ آتی ہو ہر طرف ایک تلاطم ہے لشکری
آپ کو رو رہے ہین سردار اپنا ہی کھو رہے ہین نہ جان کی فکر ہے نہ مال کی نہ ناموس کی نہ دانہ کا ہوش یہان تو یہ کیفیت
ہے کہ جو احاطہ تحریر سے باہر ہے ادھر بارگاہ گرداب مین سمندر تخت پر بیٹھا ہے جام لالہ فام گردش مین ہے
مطربہ نہایت شکیل اور خوش گلو نے یہ غزل گائی اور سب کو خوش کیا لوگون نے انعام دیا غزل

بجھی کو جو یہان جلوہ فرما نہ دیکھا	برابر ہی دنیا کو دیکھا نہ دیکھا	مرا غنچۂ دل وہ دل ہے کہ جسنے
کہ جس کو کسونے کبھو وا نہ دیکھا	بیگانہ ہو تو آہ بیگانگی مین +	کوئی دوسرا اور ایسا نہ دیکھا
اذیت مصیبت ملامت بلا مین	ترے عشق مین سبنے کیا کیا نہ دیکھا	کہا مجکو داغون نے سرو چراغان
کبھو تو نے آکر تماشا نہ دیکھا	تغافل نے تیرے یہ کچھ دن دکھائے	ادھر تو نے ہرگز تہ دیکھا نہ دیکھا
جحاب رخ باز ہو اب یہی تم	کھلی آنکھ جب کوئی پردہ نہ دیکھا	شب و روز اے دردا ہون اسکے
کسونے جسے بان نہ سمجھا نہ دیکھا	یہ غزل وہ مطربہ گا رہی تھی سب خاموش بیٹھے ہوے سن رہے	

ہین ایک عالم حیرت ہے دربار سمندر کا تو یہ عالم ہو اُدھر جب ایوان نے دربار کیا تخت پر بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک مرتبہ اس ابر کو جنبش ہوئی اور وہ شق ہوا اُس سے ملکہ عطارد تخت پر سوار اور سب اسیران لشکر اسلام تخت پر بیہوش پڑے ہوے بارگاہ مین آے ایوان نے جو لشکر دیکھا یہ کہکر کھڑی ہوگئی کہ آؤ بہن آؤ تمنے تو آج بڑا کام کیا خوب اپنا نام کیا عطارد مسکرائی ہوئی قریب ایوان کے آئی ایوان نے کرسی دی عطارد نے سلام کیا اور کرسی پر بیٹھ گئی اور کہا کہ ملکہ میرا دہان بیٹھے بیٹھے دم گھبرایا مین نے خیال کیا کہ ملکہ کے پاس چلون ان قیدیون کو بھی ملکہ کو دون جہان ملکہ نے اُنکو قید فرمایا ہو وہان انکو بھی قید کرکہ بس مین سبکو لیکر حاضر ہوئی ملکہ نے کہا کہ اے عطارد تمنے اچھا کیا مین خود تمکو طلب کرنے والی تھی کہ ان قیدیون مین وہ چھوکری بھی ہو جسنے میرے سپہ سالار کو قتل کیا مین اُسکو اسوقت قتل کرونگی عطارد نے ان سبکو لاکر فرش پر ڈالدیا ہے سب بیہوش پڑے ہین ملکہ نے کہا کہ پہلے انکو ہوش مین لاؤ تاکہ مین اُنسے کلام کرون عطارد نے سوکیا کہ وہ سب کے سب ہوش مین آئے سب نے دیکھا کہ ہم سب قید سحر مین اسیر ہین زبان مین سوزن دی ہوئی ہو کلام کرنے کی طاقت نہین ہو سامنے ملکہ ایوان تخت پر بیٹھی ہوئی ہو اور سب سے ساحر ہین اور وہ عورت بھی ہو جسنے ہم سبکو اپنے پاس بذریعہ ستارون کے طلب کرکے قید کیا تھا گو اسیر تھی مگر منور مگر تھی ایوان نے کہا کہ اے تم سبکو کیا اسدن کی خبر نہ تھی کیا تم میرے حال سے آگاہ نہ تھے جو تمنے سمندر سے سرکشی پر کمر کسی تھی وہ اس خیال سے کچھ تدارک کرتا تھا اور طرح دیتا تھا کہ تم سب اُسکے ملازم تھے تم یہ جانتے تھے کہ ہم سب ملکر سمندر کو قتل کر ڈالینگے کوئی ہمارا کیا کریگا تم سب کو اس امر پر بھروسا تھا کہ ہم اُس شخص کے شریک ہین جو کہ مالک اسم اعظم کا ہو اسم اعظم کا بھی بند کرنا کوئی امر اہم تھا ایک ذرا سے توسحر مین اسم اعظم بند ہوتا ہو سکو کچھ خبر بھی ہو مین نے اسم اعظم بند کرلیا ہو صاحبقران کی عجیب حالت ہو اب کرتی دم کے مہمان ہین ان سبنے کہا کہ تیرے سونہ مین خاک اپنے دلون مین ان سبنے کہا کیونکہ ہم کلام کرنہین سکتے ہین ایوان نے کہا کہ مین نے ہزارون سرداران اسلام اور ساحر و غیر ساحر کو غرق دریا کردیا ہو ایک شب کی مہلت دی ہو کہ تم سب باہم صلاح کرو اگر مرضی ہو کہ بادشاہ سے صلح کرین تو خیر ورنہ مین کل تم سبکو تباہ کردونگی یہ تو اُنکا حال ہوا جو کہ ایسے کم بساط ہون تمنے جو اُنکی شراکت کی اور نمک حرامی پر کمر باندھی تو کیا سمجھکر یہ دن بھول گئے تھے اسکی خبر نہ تھی اب بھی کچھ نہین گیا ہو اگر تم اسکا اقرار کرو کہ ہم سمندر شاہ کی اطاعت جس طور سے کرتے اُسی طور سے کرینگے تو مین بادشاہ سے کہکر تمھارے قصور معاف کرادون اور اُسی مرتبے پھر سبکو بحال کرادون ورنہ مین سبکو قتل کرونگی یہ جو اُسنے کہا ہر ایک نے سرہلا کر انکار کیا کہ ہمکو قتل ہونا گوارا ہو مگر سمندر کی اطاعت کرنا گوارا نہین ہو اُسکو غصہ آیا اور کہا کہ جلاد کو بلاؤ منور کیفیت دیکھکر کہا کہ او چھوکری تو نے بہت سر اُٹھایا تھا اور میرے سپہ سالار کو قتل کیا مین تو تیرے خون کی پیاسی ہون ابھی تو تجھکو قتل کرتی ہون پھر سبکو

ہو اس سر اٹھانے کی اور نمک حرامی کرنے کی زبان مین سوزن دیدے تھے کوئی کیا جواب دیتا دل
ہی دل مین پیچ و تاب کھاکر رہگئے راوی نے بیان کیا ہو کہ جب لشکر صف آرا ہوا تھا تو بہت سے عیار
لشکر سے نکل گئے تھے بہت سے تو اسی طرف صحرا مین رہتے تھے اپنے لشکر کی پشت پر بہت سے
لشکر مین تھے بہت سے اس کفار کے لشکر مین چلے آئے تھے صورت بدلے ہوئے لشکر مین پھر رہے تھے وہ عیار جو کہ لشکر کفار
مین تھے اُنھون نے قصد کیا کہ ہم اپنے لشکر مین جائین وہانکا حال دیکھین مگر سبب دریاے سحر کے
راہ نہ پائی ہزار ہزار طرح سے تدبیر کی کوئی صورت نہ نکلی جہان تک گئے سواے دریا کے دوسری چیز
نظر نہ آئی قصد کیا کہ شناوری کرکے چلے جائین وہ بھی ممکن نہوا کیونکہ شعلہاے آتش پانی سے نکل رہے
تھے مایوس ہوکر واپس آئے خواجہ سلامت بھی اسی طرف کے صحرا مین اس خیال سے آئے تھے
کہ جو کوئی ساحر تلاش کو جائیگا تو لشکر مین جائیگا اور اُسطرف تلاش کریگا تم اسطرف نکل چلو چنانچہ یہ بھی چند
دن کم رہا تو صحراے واپس آئے لشکر کفار مین دیکھا کہ لشکر میدان جنگ سے واپس آچکے ہین سب
اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے ہین یہ چلے کہ اپنے لشکر مین جاکر سب حال دیکھین انکو بھی ملا ایسا دریا
کبھی نہ دیکھا نہ سنا تھا نہ کوئی کشتی تھی نہ کوئی ڈونگی سواے کشتی فلک کے موجین مثل تلوار کے آرہی
تھین یہ معلوم ہوتا تھا کہ تلوار چل رہی ہو آسمان اُس دریا مین ایک حباب معلوم ہوتا تھا ہزار دن حیلے
آنکھین نکال نکال کر دُرا رہے تھے کئی مرتبہ خواجہ نے قصد کیا کہ بیڑہ کرکے چلا جاؤن مگر ممکن نہوا شعلے جل
رہے تھے بس لاچار ہوکر پھر لشکر مین واپس آئے دیکھا کہ بارگاہ مین گرداب شاہ کے سب جمع ہین یہ بھی
اُس بارگاہ مین آئے دیکھا کہ سمندر شاہ تخت پر بیٹھا ہو اور سب سردار حاضر ہین جام شراب گردش
مین ہو ایک سطرپہ گا رہی ہو خواجہ نے خیال کیا کہ آج ان لوگون مین بڑی خوشی ہو خواجہ تھوڑے عرصہ
تک اُس بارگاہ مین صورت بدلے ہوئے موجود رہے بعد تھوڑے عرصہ کے اُس بارگاہ سے نکل کر طرف
بارگاہ ایوان کے آئے جب بارگاہ مین پہونچے دیکھا کہ پچاس ساٹھ ساحران لشکر اسلام اسیر روبرو فرش
پڑے ہوئے ہین تخت پر ایوان بیٹھی ہوئی ہو اور کرسی پر ایک ساحرہ بیٹھی ہوئی ہو ایوان اُن سردارون
سے وہی تقریر کر رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ کل صاحبقران کا خاتمہ ہو اور لشکر اسلام کے اسقدر سردار
ساحر و غیر ساحر مین غرق دریا کر چکی ہون اگر اُن لوگون نے کل صلاح کرکے باہم آشتی کرلی تو خیر ورنہ مثل ان
سب کے اُنکو بھی غرق دریاے فنا کرونگی اور صاحبقران تو تڑپ تڑپ کر رات بھر مین تمام ہوجائینگے یہ صاحبقران
کی حالت خواجہ نے سنی خواجہ کا دل بیقرار ہوگیا تاب نہ رہی بیقرار ہوکر بارگاہ سے باہر آئے اور پھر دریا
کی طرف چلے لاکھ لاکھ تدبیر کی نہ جاسکے مایوس ہوکر پھر چلے کہ اب لشکر مین آکے بارگاہ مین نہ گئے یہان
ایوان نے جلادون کو طلب کیا تھا جلاد حاضر ہوئے ایوان نے حکم دیا کہ ان سبکو میرے روبرو قتل کرو
جلاد چلے اسوقت عطارد نے کہا کہ ای ملکہ میرے نزدیک تو یہ امر مناسب ہو کہ ان سبکو رات بھر قید
رہنے دو کل اُن سبکے ہمراہ انکو بھی قتل کیجیے گا جب اُن سبکو بھی اسیر کرلیجیگا انکو بھی اسی دریا مین قید فرمایئے
ایوان نے کہا کہ اگر تمھاری یہ راے ہو تو کیا مضایقہ ہو صبح کو انھین سب کے ہمراہ سہی یہ جو تم نے
کہا کہ دریا مین انکو بھی قید فرمایئے کوئی ضرورت نہین ہو یہان سے کوئی رہا کرلیجائیگا کیا ممکن ہو ان سبکو
اسیر رکھینگے عطارد نے کہا کہ جو آپکی مرضی ہو ایوان نے کہا کہ مین منور کو تو اسیوقت قتل کرونگی کیونکہ
اُسنے میرے دل کو بڑا صدمہ دیا ہو اُسکی صورت دیکھکر میری آنکھون مین خون اُترتا ہو جس طور سے اُسنے
میرے قلب و جگر کو جلاکر کباب کیا ہو اُسی طور سے مین اُسکی خوار کے قلب و جگر کو جلاکر کباب کرونگی

عطارد نے کہا کہ جو آپ کی مرضی مجکو کیا دخل ہی مرضی مولا از ہمہ اولی یہ کہکر وہ خاموش ہورہی ملکہ نے
جلاد کو حکم دیا کہ اس چھوکری کو روبرو میرے قتل کرو ابھی جلاد چلا نہ تھا اسکے قتل کرنے کو کہ یکایک دربارگاہ
کی طرف سے رونے کی صدا آئی سب نے سر اٹھاکر بارگاہ کی طرف دیکھا کہ ایک ضعیف کوزہ پشت مارکین کا پائجامہ
از حد کثیف چند پیوند لگے ہوئے پہنے ہوئے سر پر چادر اوڑھے بھی میلا اور پرانی تھی اور از حد ضعیف کہ سر کے بال
بالکل سفید مثل برف کے تھے اور پلکین تک سفید تھین اونچا جوڑا بندھا ہوا ایک لکڑی ہاتھ مین پکڑے ہوئے
روتی ہوئی چلی آتی ہی ایسی ضعیف ہی کہ بسبب پیرانہ سالی کے ہر قدم پر آہ کرکے بیٹھ جاتی ہی سانس پھولی ہوئی
ہی پیٹ مین نہین سماتی ہی اور یہ کلمہ زبان پر ہی کہ بیٹی منور مین تجکو زندہ پاؤن اپنی آنکھون سے تجکو زندہ دیکھون
ارے بی کمبخت تو نے میرا کہنا نہ شاہزادہ کی محبت مین اپنے کو عذاب مین مبتلا کیا مین کہتی تھی کہ تو نہ جا وہان ملکہ ایران
سے مقابلہ ہونے والا ہی مگر اُسنے اپنی ضد مین ایک نہ سنی مجھ کمبخت کو اس بڑھاپے مین دوڑایا اور اپنا داغ
دکھایا مین کن آنکھون سے تیرا یہ حال دیکھون اری منور تیری جدائی نے میری آنکھون کی بصارت بھی کم کردی
مین نے تو تجکو مثل اولاد کے پرورش کیا ہی یا خداوند تصویر مین اپنی منور کو زندہ پاؤن تجکو تو کچھ دکھائی نہین دیتا
ہی نہ معلوم دربار کدھر ہی ملکہ ایران کس مقام پر تشریف فرما ہین مین جاکر اُنسے کچھ سفارش کرون یہ جو ملکہ نے
سُنا ملکہ کو اسکے حال پر رحم آیا خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ کوئی اسکی عزیز ہی یا کھلائی ہی جلاد سے کہا کہ ٹھہر جا ایک
چوبدار کو حکم دیا کہ اس عورت کا ہاتھ پکڑکر میرے پاس لے آ تاکہ مین اس سے کچھ حال دریافت کرون ملکہ نے یہ
جو حکم دیا چوبدار اُس ضعیف کے پاس آیا وہ مارے ضعف کے بیٹھ گئی تھی دم چڑھ رہا تھا کہ چوبدار نے آکر ہاتھ پکڑا
اُسنے کہا کہ کیون مجھ آفت رسیدہ بلاکشیدہ کو پریشان کرتے ہین مین خود بلا مین مبتلا ہون مجکو نہ ستاؤ نہ بددعا لو اس
چوبدار نے کہا کہ مین ملکہ کا چوبدار ہون تیرے حال پر ملکہ کو رحم آیا مجکو حکم دیا ہی کہ اُسکو میرے پاس لے آؤ تو مین
تجکو ملکہ کے پاس لیے چلتا ہون اُسنے جو یہ سُنا ایک آہ کی اور کہا کہ خداوند ملکہ کو تا صد وسی سال سلامت تاکہ اُسنے
رکھے کہ اُنکو رحم آیا مگر کیا سخت قلب کے اہل اسلام ہین کہ اُنکو بالکل میرے حال پر رحم نہ آیا یہ کہکر کھڑی ہوئی
لڑکھڑاکر گرنے لگی چوبدار نے سنبھالا بازو پکڑکر طرف دربار کے لے چلا راہ مین کئی مرتبہ یہ حالت ہوئی کہ وہ گرے
گرتے بچی چوبدار نہ ہوتا تو گر پڑتی یہانتک کہ اُس چوبدار نے جو بارگاہ پر لاکر کھڑا کیا کہا کہ ملکہ کو سلام کر اُسنے
کہا کہ ملکہ کیسا مجکو تو صدمے کے سبب سے کچھ دکھائی نہین دیتا ہی تم بتاؤ چوبدار نے کہا کہ سامنے مسند ہین
ضعیف نے جھککر سلام کیا چوبدار نے کہا کہ پھر سلام کر ملکہ کی وزیرزادی عطارد جادو کردہ بھی ملکہ کے سامنے مسند
کرسی پر بیٹھی ہین اس ضعیف نے پھر سلام کیا اور دعا دی کہ ملکہ کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارہ کے اوج اقبال
ہو دوست شاد دشمن پریشان اور بادبان ہمیشہ ملکہ کے سر پر سایہ خداوند رہے خداوند کی نظر عنایت
ملکہ پر رہے بعد اسکے کہا کہ بی وزیرزادی کی بھی حیات مین ترقی ہو ملکہ کا پیار رہے یہ جو دعا دی
ملکہ نے فرمایا کہ اس ضعیف کو قریب لاؤ سکے بڑھاپے کا یہ حال ہی کہ بسبب نقاہت کے آواز کانپتی جاتی
ہی ہاتھون مین رعشہ ہی سر برابر ہل رہا ہی اس طور سے کہ جیسے کھانے والے ہنسی کی بڑھیا بناتے
ہین اسکا سر برابر ہلے جاتا ہی اس طریقے سے چوبدار اُسکا ہاتھ پکڑے ہوئے روبرو تخت کے لایا
اور کہا اب قدم آگے نہ اٹھاؤ کیونکہ اتنو قریب تخت آگئی ہو جو کچھ عرض کرنا ہو کرے ملکہ روبرو
تخت پر بیٹھی ہین یہ سُنا تھا کہ وہ ضعیف چیخین مار کر رونے لگی آنکھون سے آنسو بکا دریا روان ہوا اسقدر
روئی کہ اسکے حال پر سب اہل دربار کو رحم آیا ملکہ نے باہنسنہ فرمایا کہ ای ضعیف گریہ کم کر اور
ضبط کرکے کچھ حال تو بیان کر کہ تیرے اوپر کس نے ستم کیا کس نے تجکو لوٹ لیا کیا تیرے اوپر بلا

نازل ہوئی کس نے تجکو اس حالت میں ستایا کہ تو یہان دوڑی ہوئی آئی کیا بلا تیرے اوپر آئی
ہے کون ایسا بخت تھا کہ رحم نہ آیا کچھ بیان تو کر کیا کچھ مال تیرا لوٹ لیا یا تجکو ضعیفہ جان کر کے مارا
یہ جو ملکہ نے بشفقت بیان کیا اور استفسار حال کیا اُس ضعیفہ نے گریہ کو ضبط کر کے ایک آہ سرد
کھینچی اور کہا کہ ای ملکہ مجھسے کھڑا ہوا نہین جاتا ہے اگر حکم ہو تو بیٹھ جاؤن ملکہ نے فرمایا کہ بیٹھ جا وہ بیٹھ گئی
ملکہ نے کہا کہ اپنا حال بیان کر تاکہ مین اُس ظالم کو اس ظلم کی سزا دون یہ جو ملکہ نے کہا اُسنے عرض
کیا کہ ملکہ مجکو کسی نے نہین ستایا نہ میرا کچھ مال دنیا سے کسی نے لوٹ لیا نہ مجکو کسی نے مارا نہ میرے
اوپر کسی نے ظلم کیا میرے مقدر نے مجکو ستایا ہے اور اس حال مین در در پھرایا ہے مین اُسکے
ہاتھون سے پریشان ہون کیا عرض کرون کہ جو میرے قلب کی حالت ہے اُس حال سے میرا ہی قلب آگاہ
ہے یا یہ صدمہ جسپر پڑا ہوگا وہ اس درد سے واقف ہوگا ملکہ نے کہا کہ کیا کوئی تیرا مر گیا ہے اُسنے کہا کہ نہین
نہ کوئی ابھی تک مرا ہے وہ جو مرنے والے تھے وہ مر گئے یہ نیا صدمہ ہے اگر حکم ہو تو عرض کرون میری گستاخی
معاف ہو ملکہ نے کہا کہ مجھے تیری گستاخی معاف کی تو شوق سے بیان کر اس ضعیفہ نے دست بستہ عرض کیا
کہ جو کچھ بلا آئی ہے آپکے سبب سے آئی ہے آپنے مجکو بیقرار کیا آپنے مجھپر ستم کیا اور آپ نے مجکو اس بلا مین
مبتلا کیا آپ نے اس حالت ضعیفی مین گھر سے نکالا ایسا صدمہ دیا کہ آنکھون سے دکھائی نہین دیتا ہے کبھی
ادھر اُدھر دیکھنے لگی پھر اُس ضعیفہ نے دیکھا کہ بہت سے سردار سحر مین مبتلا خاک پر پڑے لوٹ رہے ہین
اُنمین منور بھی ہے اُسطرف دیکھکر آہ کی ملکہ نے جو یہ تقریر سُنی اُدھر آپنے کہا کہ ای بچی مین اسلیے زندہ رہی
کہ تیرا حال یہ اِن آنکھون سے دیکھون تیرے دشمن اسیر ہون اور مین دیکھا کرون زمین شق ہو جائے اور
مین اُسمین سما جاؤن افسوس ترنے میرا کہنا نہ مانا اور اپنے کو قید مین پھنسایا اور یہ حالت اپنی کی کیا کرون
زمین سخت آسمان اور میرا کوئی بس نہین ہے مین وہ سخت جان ہون کہ مجکو موت نہین آتی یہ کہکر زار زار
رونے لگی ادھر ملکہ نے کہا کہ ای ضعیفہ یہ جو تو نے کہا کہ آپ نے میرے اوپر ظلم کیا آپ کے ہاتھون سے بلا مین
مبتلا ہوئی مین نے تو تجکو آجکے سوا کبھی نہین دیکھا ہے مین تیری صورت سے واقف بھی نہین ہون پھر مین
کب تیرے پاس گئی اور مین نے کب تجھپر ستم کیا کیا عالم خواب مین ہے اور تو دیوانی ہو گئی ہے کہ بیکار میرے
اوپر تہمت لگاتی ہے کوئی مردے پر طوفان لیتا ہے تو زندہ پر لیتی ہے اوس پیرزال نے کہا کہ ملکہ مین طوفان نہین
لیتی ہون ملکہ مین سچ عرض کرتی ہون ای ملکہ اب مین صاف صاف کہتی ہون کہ تنے میرے اوپر یہ ظلم
ستم کیا ہے کہ میری بچی کو اسیر کر لیا ہے اور اُسپر ظلم کر رہی ہے جسکو مین نے ناز و نعم سے پرورش کیا ہے جسپر مینے
کبھی پھول کی چھڑی نہ لگائی تھی اور کبھی اکیلا چھوڑا اُسپر ہائے یہ ستم کردہ قید مین مبتلا ہوئی ہے ملکہ تجکو کیسے
بچنے پر بھی رحم نہ آیا وہ بھولی بھولی صورت اُسکی ایسی ہے کہ ہر ایک کو اُسپر رحم آتا ہے تنے یہ ستم کیا کہ اُسکو
قید کیا اے ملکہ میرے حال پر رحم کر اور منور کو میرے حوالے کر دے کیونکہ سوائے اُسکے کوئی میرا سہارا
نہین ہے مین نے منور کو بڑی محنت سے پالا ہے دن کو دن رات کو رات نہ خیال کیا جب یہ برس دن
کی تھی اُسکی ماں مر گئی مین نے اِسے پرورش کیا سپرد کیا سخت ہے مین نے اِسکی ماں کو پالا تھا یہ میری بیوی
کی نشانی ہے مین اِسے اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتی ہون ای ملکہ اگر تنے اُسے قید کیا ہے اور قتل
کرنے کا قصد ہے تو مجکو بھی اُسکے ساتھ قید کر دے اور اُس سے پہلے قتل مجکو کر نا مین نہ مانونگی یہ کہکر
کہا کہ اے جلاد تو پہلے مجکو قتل کر پھر اور طرف جا کہ مین اپنی بچی کا قتل اپنی آنکھ سے نہ دیکھون یہ کہکر رونے
لگی اور اس بیقرار سے روئی کہ حاضرین بارگاہ کے آنسو نکل آئے ملکہ نے کہا کہ ای ضعیفہ تو نے کچھ سُنا ہے

کہ منور نے کیا کیا میرے سپہ سالار کو قتل کیا دوسرے وہ اپنے مذہب سے پھر گئی مجکو بڑا صدمہ دیا مین ضرور
اُسے قتل کرونگی وہ بہت چالاک ہی مین نے ابھی اُسکو سمجھایا اُسنے میرا کہنا بھی نہ سُنا دیکھو وہ سامنے پڑی ہی
یہ جو ملکہ نے کہا ضعیفہ نے اُس طرف دیکھا دور سے بلائین لینے لگی اور کہنے لگی کہ یہ کھلائی تیرے اوپر سے
قربان ہو جائے تیری الائین بلائین لیکر مرجائے اری کمبخت تو ملکہ کے کہنے کو کیون نہین قبول کرتی ہی
کیون اپنی جان کے پیچھے پڑی ہی میرے کہنے کو دیکھکر اس بلا مین مبتلا ہوئی بڑی خالہ جان کی محبت تھی
اسوقت خالہ جان نے بچا نہ لیا جو میرے دل کو لگی ہی وہ کسی کے دل کو نہ لگی تو نے خالہ کا ساتھ دیا اوی
کمبخت تجکو یہ کیا ہوا تھا کہ تو نے اپنا دین بھی ترک کیا اور ملکہ کے سپہ سالار کو بھی قتل کیا پھر کیون ملکہ کو غصہ آئے
آ ملکہ کے قدمون پر گر اپنی خطا معاف کرا منور جادو نے کچھ جواب نہ دیا اول تو سوزن زبان مین دی
ہوئی تھی دوسرے قید سحر مین مبتلا تھی صرف سر ہلا دیا کہ کبھی ایسا نہ ہوگا اُس ضعیفہ نے کہا کہ معلوم ہوا تو اپنی جان
کے پیچھے پڑی ہی یہ کہکر ملکہ سے کہا کہ او ملکہ تم حکم دو کہ لوگ تجکو بھی اسیر کرلین اور اسکے ساتھ قتل کرین ملکہ نے
کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین تجکو بیخطا اسیر کراؤن اور قتل کا حکم دون اُسنے جواب دیا کہ او ملکہ بعد اسکے مین
دمدمہ نہ رہونگی تڑپ تڑپ کر مرجاؤنگی دوسرے مجھ سے یہ نہ دیکھا جائیگا کہ یہ میرے روبرو قتل ہو اس
لڑکی کو نہ معلوم کیا اس آئینہ اندام لکاہ نے سکھا دیا ہی اور کیا تعلیم کیا ہی کہ وہ کسی طور سے اُسکی الفت
سے دست بردار نہین ہوتی ہی یہ ممکن نہین ہی مفت مین اپنی جان ضائع کرتی ہی ایوان نے کہا کہ او ضعیفہ
یہ چھوکری بہت چالاک ہی میرے سپہ سالار نے جاکر میدان مین مبارزہ بھی نہ طلب کیا تھا کہ اسنے اُس کے
کرگدن کو چھرکا کر دیا اُسکو غصہ آگیا اُسنے اسپر سحر کیا وہ اُسکے سحر سے پکی اور زمین مین غرق ہو گئی وہ یہ سمجھا کہ
بھاگ گئی یہ اُسکے عقب مین آکر نکلی جبتک وہ خبردار ہو اسنے اُسکو نیچے اتر کے قتل کیا اور آئینہ اندام کر اپنے
سحر پر اور اپنے شوہر کے سحر پر ناز کرتا تھا کیا مین ضرور اس سے اپنے سپہ سالار کے خون کا عوض لونگی
کیونکہ مجکو اُسکے مرنے کا بڑا صدمہ ہی یہ کہکر حکم دیا کہ او جلاد کیا کھڑا ہوا ہی جلد قتل کر اس لڑکی کو اس ضعیفہ
نے جو سُنا ایک مرتبہ تڑپ کر پکاری کہ او ملکہ مین تمہارے قربان ہون ایک بات میری سُن لو پھر حکم
دو ملکہ نے کہا کہ بیان کر اس ضعیفہ نے کہا کہ او ملکہ میرے اوپر یہ ستم نہ کرو میرے سامنے حکم قتل نہ دو
پہلے مجکو قتل کرالو پھر حکم دینا او ملکہ یہ جو اور اسیر ہین اُنکے بابت حکم دو ملکہ نے کہا کہ ان سب کو تو مین کل
بعد گرفتار ہونے کل اہل اسلام کے ایک مرتبہ قتل کرونگی روبرو دمدمہ شاہ کے کیونکہ اُنمین بہت سے
بادشاہ کے ملازم ہین شاید اُنکو بادشاہ کی صورت دیکھکر تک کا خیال آجائے اور یہ سب گنہگار ہین
بادشاہ کے کوئی اُنکے گناہ سے بری نہین ہی لیکن بدون اُنکے حکم کے قتل کر سکتی ہون اور یہ تو میری
گنہگار رہے مجکو اختیار ہی کہ جب چاہون قتل کردون گو بادشاہ مجکو ان سب کا بھی اختیار دے چکے ہین
مگر اس پر بھی مجکو اُنکا خیال ہی دوسرے ابھی جو غنا اور افسر اسلام ان سب کا ہی وہ اسیر نہین ہوا ہی اور
نہ ابھی عیار گرفتار ہوئے ہین اسوقت مین عیارون کی تدبیر کرونگی کل جمع کر وہ سب خود بخود میری
خدمت مین حاضر ہونگے اور جو لشکر کہ باقی ہی وہ بھی کل اسیر ہو جائیگا رات بھر مین صاحبقران بھی
مرجائین گے کیونکہ مین نے اُنکا اسم اعظم بند کر لیا ہی اور اپنے سحر مین مبتلا کر دیا ہی وہ ضرور تڑپ
تڑپ کر تمام ہونگے اُنکی حالت یہ ہی کہ ہوشیار تو ہونگے مگر نہ حرکت کر سکتے ہونگے نہ کلام لشکر اسلام مین

کہ ام چاہتا ہو بس جو یون سر اُٹھائیگا دو یہی سزا پائیگا تو بیکار اُسکی سفارش کرتی ہی یہ امر غیر ممکن ہی کہ یہ
اب تیرے کہنے پر عمل کرے اور اس امر سے باز آئے جب مین اُسکی صورت دیکھتی ہون میرے تن
بدن مین آگ لگ جاتی ہی آنکھون مین خون اُتر آتا ہی مجکو اُسکا دم بھر کا زندہ رکھنا ناگوار ہی افسوس کہ میرا
سپہ سالار تو ہو اور اُسکا قاتل میرے روبرو موجود ہو مجکو نہ اسقدر نانی کے مرنے کا رنج ہوا نہ بھائی کے
مارے جانے کا رنج ہوا اگر اُنکے قاتل آکر مجھ سے عجز کرین اور کہین کہ ملکہ ہمسے قصور ہوا ہمارا قصور معاف
فرمائیے ہم آپکی اطاعت کرتے ہین تو مین ضرور اُنکا قصور معاف کرون مگر ہان اپنے سپہ سالار کے قاتل
کو زندہ نہ رکھونگی اگر خود خداوند بھی آکر اُسکی سفارش کرین تو مین اُنکے کہنے کو نہ مانونگی اُس ضعیفہ نے منور
کی طرف متوجہ ہوکے کہا کہ افسوس صد افسوس تو نے میری بات پر عمل نہ کیا اور جوان بھی نہ ہونے پائی
کہ تیری قضا آگئی سارے میرے ارمان خاک مین مل گئے مین تیرا سہرا بھی نہ دیکھنے پائی مین یہ خیال
کرتی تھی کہ تیری شادی کرونگی چھوٹا سا دولہا آئیگا کہ تیری اجل آگئی افسوس کسی کی نظر لگ گئی ارے
کمبخت ابھی تیرا کیا سن ہوا اپنی ضد سے باز آ اور ملکہ کے کہنے پر عمل کر خالہ کی الفت سے باز آ ارے وہ
تیری جان کی دشمن ہی کیون اپنی جان کے پیچھے پڑی ہو ابھی کچھ نہین گیا ہی گو ملکہ یہ فرماتی ہین کہ مین اسی کی
سفارش اس امر مین نہ مانونگی مگر مین جہانتک ممکن ہوگا تیرے لیے کوشش کرونگی اے منور میرے حال
پر ترس کھا یہ کہکر ملک بلک کر رونے لگی اپنا جی کھونے لگی مگر منور نے کچھ جواب نہ دیا سب قیدی خیال
کر رہے ہین کہ یہ کون ہی آئینہ اندام خیال کرتی ہی کہ اُسکی دایہ تو مرگئی ہی یہ کہان سے پیدا ہوئی ہی کہ جو یہ
اپنی جان دیلے دیتی ہی مگر اس خیال سے کچھ کہتی نہین ہی کہ شاید اُسکی سفارش سے منور جادو بچ
جائے میری بہن کی نشانی تو رہے دوسرے طاقت گویائی نہین ہی کہ کچھ کہے اپنے دل مین یہ خیال کرتی ہی
اور خاموش ہی بلکہ منور کو اشارہ کرتی ہی کہ بیٹا مان لے کیون اپنی جان دیتی ہی وہ جواب دیتی ہی کہ مین بھی
نہ مانونگی آپ کا ساتھ دونگی یہ ضعیفہ جو اشارے باری دیکھتی ہی تو کہتی ہی کہ او آئینہ اندام تو میرے بچی کو
بیکار بہکا رہی ہی تیری شرارت نہین جاتی ہی اپنے ساتھ اُسکا بھی قتل ہونا چاہتی ہی آئینہ اندام پیچ و تاب
کھا کر رہجاتی ہی یہ حال ہی جب اُسنے دیکھا کہ یہ کسی صورت سے نہین مانتی تو کہا کہ اے ملکہ اگر آپکی اجازت ہو
تو مین ایک بات اور عرض کرون ملکہ نے کہا کہ بیان کر اُسنے کہا کہ اے ملکہ میری یہ خواہش ہی کہ ماس شبکو
اسکو نہ قتل کیجیے کل اِن سب کے ہمراہ قتل کرنا تاکہ مین اِسے رات بھر اور سمجھالون شاید مان جائے
ملکہ نے کہا کہ اے ضعیفہ یہ تو نہوگا دوسرے اگر یہ قید بھی کی جائیگی تو تو وہان کہان ہوگی جو سمجھائیگی یہ قید خانہ
مین ہوگی دوسرے مین اِس امر کو گوارا نہ کرونگی کہ یہ زندہ رہے یہ کہکر حکم دیا کہ ہان اِسکو قتل کرو یہ سنکر
جلاد اُدھر چلا اِدھر یہ ضعیفہ دوڑکر ملکہ کے قدمون پر گر پڑی اور رونے لگی تڑپنے لگی اپنی حالت خراب
کرنے لگی سر کو اُٹھا اُٹھا کر زمین پر دے دے مارنے لگی اور کہنے لگی کہ ملکہ میرے اوپر رحم کرو ایک رات
کی مہلت دو تاکہ مین اِسکو کچھ نصیحت کرلون ایسی روئی اور ایسی اپنی حالت خراب کی کہ عطارد و دیگر
اہل دربار کو رحم آگیا ملکہ سے کہا کہ اے ملکہ آپ کا کیا نقصان ہی اِسکے کہنے پر عمل فرمائیے اِسکو اِسوقت قید
فرمائیے کل اِسکو قتل فرمائیے گا ملکہ نے کہا کہ اِسکی حفاظت کون کریگا ایک سامہ ہی کہ وہ بہت زبردست ہی
نام اُسکا محفوظ جادو ہی ملکہ کا بہت مقرب ہی وہ اپنے مقام پر سے اُٹھا اور عرض کیا کہ مین اُسکی حفاظت
کرونگا رات بھر کے لیے آپ اِسکو میرے سپرد فرمائیے ملکہ نے کہا ایک شرط سے کہ تم اِن سب قیدیون
کی حفاظت کا اقرار کرو اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب مین اِن سب کی حفاظت کرونگا جب اُسنے یہ کہا

تو ملکہ نے اُس ضعیفہ سے کہا کہ اے ضعیفہ تو اپنا حال خراب نہ کر مین نے تیرے کہنے پر عمل کیا ایک رات
کی اسکو مہلت دی مین تو کبھی نہ مانتی مگر تیرے رونے اور تیرے بیٹے نے میرے دل پر اثر کیا مگر یہ تو
بتا کہ تیرا اور اُسکا ساتھ کب ہوگا کہ تو اُسے سمجھا سکے یہ جو ملکہ نے کہا اُسنے گریہ کو ضبط کرکے اور اپنے حواس
درست کرکے ملکہ کی بلائین لین اور کہا کہ خداوند تصویر مرتبہ بلند کرین اُنکا صدا پیار رہے اور مرتبہ مین ترقی
ہو آپ نے بڑا میرے حال پر رحم کیا اے ملکہ پھر آپ لوگون کے دل مین رحم ہو یہ خدا پرست موتڈی کے
غارت گئے خداوند انکو کہین جلدی غارت کرین اور اپنا عذاب جلد نازل کرین یہ خاک کا پوند ہون اگر
میرے ہاتھ یہ لوگ آجائین تو انکی بوٹیان کاٹ کاٹ کر اور اُسپر نمک مرچ چھڑک کر زخمون پر چیلون اور
کوؤن کو دون اور اِس عذاب سے قتل کرون کہ ماسیان دریا و مرغان ہوا انکے حال پر رحم کھائین اور
مجکو ترس نہ آئے کیا عرض کرون کہ ایک مدت ہوئی ترک سحر کیے ہوئے سب فراموش ہو گیا دوسرے
یہ کہ زمانہ پیرانہ سالی کا ہو ورنہ مین انکو مزا چکھاتی اور اُنکے مزاج پوچھتی کہا کہون مجبور ہون کیونکہ اب محنت ہوگئی
ورنہ محنت کرکے انکو قتل کرتی خصوصاً اِس آئینہ اندام کی تو ایسی حالت کرتی کہ لوگ دیکھکر تہ بس کھاتے
اور مین بالکل رحم نہ کرتی جیسے اُسنے میری بچی کو بہکایا ہو اور اُسکی جان لی ہو اے ملکہ پسلان اپنے تخت طلب
کے ہین کہ اُنکے دل مین ذرا بھی رحم نہین ہو مین پہلے ان کمبختون کے لشکر مین گئی تھی کیونکہ مین نے جب یہ سُنا
کہ منوچہر جادو اپنی خالہ کے پاس گئی ہو کیونکہ جب یہ چھوکری آئی ہو تو مین سو رہی تھی یہ مجکو سوتا چھوڑ کر چلی
آئی اِسکا سبب یہ تھا کہ یہ مجھ سے جو پوشیدہ ہو کر آئی ہین سُن چکی تھی کہ آفاق نے نمک حرامی کی اور بادشاہ
کی شرکت سے ہاتھ اُٹھایا شریک اہل اسلام ہوا ہے اپنے لشکر کے مین نے یہ امر اس سے پوشیدہ کیا تھا
مگر جب یہ کہتی تھی کہ مین خالہ کے پاس جاؤنگی مین منع کرتی تھی اور کہتی تھی کہ اُنکو بادشاہ نے کسی لڑائی
پر روانہ کیا ہو نہ معلوم وہ کہان ہین تو کسکے پاس جائیگی یہ کہتی تھی کہ واہ وہ تو لڑائی پر جائین اور مین اُنکے
پاس نہ جاؤن مین فقرے سے رے کر رکھتی تھی کہ آج آئیگی کل آئیگی یا اُنکا کوئی خط آئے تو جانا یہ نہ
مانتی تھی مگر مین نے اِسکو روکا یہی کہتی تھی کہ کیا سبب ہو کہ ابھی تک کچھ خبر نہ آئی مین یہ کہتی تھی کہ جب تیری
الفت خالہ کو نہین ہو تو کیون اپنی جان دیے دیتی ہو کیون اپنے کو تباہ کرتی ہو ارے جو اپنے اوپر مرتا
ہو اُسپر مرتے ہین تو وہان خالہ کے لیے بیقرار ہی اُنکو اِسکی خبر بھی نہین ہو یہ سُنکے خاموش ہو جاتی تھی مگر یہ
رات دن اِسی فکر مین مبتلا رہتی تھی اِسکو کسی سے خبر ملگئی کہ خالہ میری لشکر اسلام مین ہو اور خالو بھی اب
سمندر شاہ سے اور خالو سے بگاڑ ہو گیا اِسنے مجھ سے کہا مین نے جواب دیا کہ جو کہتا ہو وہ جھوٹ کہتا
ہو ایسا نہو گا کیونکہ سمندر شاہ آفاق کو اپنا بزرگ اور خیر خواہ خیال کرتا ہو اور تیرا خالو سمندر شاہ کو
اپنا ولی نعمت اور آقا تصور کرتا ہو بھلا کیونکر ہو سکتا ہو کہ وہ تیرے خالو کو جدا کرین اور خالو تیرے اُنکی
اطاعت سے منھ پھیر لین یہ جو مین نے کہا اِسنے کچھ جواب نہ دیا خاموش ہو رہی گو مین سب کچھ جان اور
سن چکی تھی مگر اُسکے سمجھانے کو مین نے یہ کہا وہ اُسوقت تو خاموش ہو رہی مگر فکر مین رہی آج صبح کو
موقع پاکر مجکو سوتا چھوڑ کر چلی آئی جب مین اُٹھی مین نے دریافت کیا کیونکہ جب مین سو کے اُٹھی تھی
اِسکا منھ دیکھتی تھی جب منھ دیکھنے کو بلایا پہلے تو اُسکی خواصون نے پوشیدہ کیا کہ رفع حاجت کو گئی ہین
یا کسی طرف کھیل رہی ہین جب مین خفا ہوئی تو سب نے کہا کہ وہ اپنی خالہ کے پاس گئی ہین یہ سننا تھا
کہ میرا دم نکل گیا جان تن مین نہ رہی گھبرا کر اُٹھی اُس گھبراہٹ مین گر بھی پڑی دیکھیے یہ سر مین چوٹ
آئی خون نکل آیا ران چھل گئی پسلیان سب بسبب گرنے کے درد کرنے لگین شانہ پر نیل پڑ گیا کیا عرض

کرون اور جو عورتین وہان تھین اُنھون نے اُٹھا یا اے ملکہ مین نے مُنھ دھو یا دہاتھ مین وہان سے
چلی صرف مین نے اِسقدر سحر اپنی ضرورت بھر کا یاد کر رکھا ہی کہ جہان جانا ہوتا ہی بذریعہ سحر کے راہ طے کرتی
ہون بس سحر کرکے وہانسے چلی اے ملکہ مین نے رات کو اِس چھوکری کے نسبت ایک خواب پریشان بھی
دیکھا تھا اُسکا بھی خیال تھا ایوان اِسکی باتون کی طرف ایسی مخاطب ہوئی کہ کسی بات کا خیال نہ رہا جلاد
حکم کا منتظر کھڑا ہی ملکہ نے کہا کہ دیکھا خواب دیکھا تھا اُسنے کہا کہ ملکہ مین نے یہ خواب دیکھا کہ جیسے منور
جادو ایک صحرا مین ہی دو شیر ایک اُسکے دہنی طرف سے اور ایک بائین طرف سے نکلا اِسنے اُسکو دیکھکر کچھ
خوف نہ کیا اِسنے اُنپر سحر کیا اُنپر اِسکے سحر نے اثر کیا وہ اِسکی طرف چلے اور مین ایک پہاڑی پر ہون اب
مین نے اُن شیرون کو دیکھکر اِسکو پکارا کہ اے بیٹی منور جادو تو میرے پاس چلی آئین بھی یہ کہکر اُس پہاڑی
پرسے اِس خیال سے چلی کہ یہ ابھی کم سن ہی کہین ایسا نہو کہ یہ مر جائے اور شیر اِسکو ہلاک کرین جبتک مین
اُسکے قریب پہونچون پہونچون کہ ایک شیر اُسکے منھ کی طرف سے پیدا ہوا وہ اُسکی طرف چلا جب اِسنے
دیکھا کہ میرے سحر نے شیرون پر اثر نہ کیا اور ایک شیر پیدا ہوا اب یہ بھاگی مین نے آواز دی کہ گھبرا نہین
مین آتی ہون مگر ایسی وہ خوف زدہ ہوئی تھی کہ میری طرف خیال نہ کیا بھاگی چلی گئی اب آگے جو گئی تو ایک
خون کا دریا ملا اُسمین مارے خوف کے کود پڑی ایک نہنگ اُسکو نگل گیا مین اُسکے پیچھے پیچھے چلاتی چلی
آتی تھی یہ واقعہ دیکھکر مین نے قصد کیا کہ مین بھی اپنے کو گرا دون جیسے مین اپنے کو گرانے لگی میری آنکھ
کھل گئی اب جو آنکھ کھولی تو صبح تھی مین نے جو دریافت کیا تو یہ معلوم ہوا بس مین وہانسے لشکر اسلام مین
آکر پہونچی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر اسلام ہی مگر اے ملکہ مین نے اُسکی حالت بہت خراب پائی کیا
عرض کرون ہر طرف رونے کی صدا بلند تھی ہر بچے سے صدائے گریہ آرہی تھی کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ
جہان لوگ رو نہ رہے ہون مین نے جو دریافت کیا کہ آئینہ اندام کا خیمہ کونسا ہی کسی نے نہ بتایا بلکہ
ہر ایک نے ترش ہوکر جواب دیا کہ کیسی آئینہ اندام مین نے دریافت کیا کہ میری بچی منور جادو کہان
ہی اُنھون نے کہا کہ ہم کیا جانین منور کو تو اور شلو ہمتو اپنی آفت مین جتلا ہین یہ منور کو دریافت کرتی ہوئی
آئی ہی ہوگی کوئی منور یہ لشکر مین بھی رہنے لگی ایک شخص سے معلوم ہوا کہ سب ساحرون کو ایوان
جادو پکڑ لیگئی ہی اُنھین مین منور بھی ہوگی تب تو میرے ہوش جاتے رہے مین نے اُس سے کہا
کہ مجکو لشکر ایوان کا نشان دو پھر کسی نے میری طرف خیال تک نہ کیا مین روتی کسی نے خبر تک نہ
لی میری نگاہ اُن ملعون پر پڑی مین نے خیال کیا کہ چلکر وہان دریافت کرون کہ یہ لشکر کسکا ہی اے ملکہ
مین وہانسے اِدھر کو چلی چونکہ مین ساحرہ تھی اور کسی قدر سحر سے واقف بھی ہون مگر وہی کہ راہ طے کرنا ان
ایک دریا درمیان مین اُس لشکر اور لشکر اسلام کے حائل تھا مین نے خیال کیا کہ کوئی کشتی وغیرہ ملجائے تو
اُسپار جاؤن بہت تلاش کیا نہ ملی آخر لاچار ہوکر سحر کے ذریعہ سے پر پیدا کرکے اِدھر آئی یہان آکر
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ آپ کا لشکر ہی ملکہ آپ کے لشکر کے سب لوگ رحم دل ہین سب نے مجھ
میرے حال پر کھایا مین نے دریافت کیا ملکہ کہان تشریف فرما ہین اُنھون نے کہا ملکہ بارگاہ مین تشریف
رکھتی ہین اور قیدیون کو طلب کیا ہی اُنکے قتل کی حکم ہین مین بیتاب ہوکر چلی راہ مین ایک مقام پر
گر پڑی بڑی چوٹ آئی دیکھا تو وہان چوٹ لگی تھی اُسپر اور چوٹ لگی خون نکل آیا یہ کہکر سر اور ران
وہاں دو سب دکھایا سب نے دیکھا کہ سر سے خون جاری ہی بازو پر نیل پڑے ہوئے ہین ران زخمی
تھی خیر مین یہان اُسوقت پہونچی کہ مین نے اُسکو زندہ پایا اب آپ نے قسم کھاکر میری عرض کو قبول

کیا دراصل آپ بہت رحم دل ہین اہل اسلام تو بڑے سخت قلب کے لوگ ہین بالکل میرے حال پر
ترس وآیا خیر اب اُسے سمجھا لونگی بلکہ نے کہا کہ تمتو کہتی تھین کہ مجکو سحر نہین آتا ہی بھول گئی ہون پھر کیونکر سحر
یاد آیا اُسنے جواب دیا کہ ای ملکہ مجکو سحر اسیقدر آتا ہی کہ مین اُسکے سبب سے راہ دور کو طے کرلون یا دریا یا کوہ
کو طے کرکے چلی جاؤن باقی مین کسی سے مقابلہ نہین کرسکتی ہون نہ کوئی شئے طیار کرسکتی ہون بلکہ نے کہا کہ
اب معلوم ہوا خیر اب تم جاکر کسی مقام پر بیٹھو مین صبح کو سب کے ساتھ اس چھوکری کو بھی قتل کرونگی
یہ صرف تیرے سبب سے ہی ورنہ مین نہ مانتی یہ کہکر حکم دیا کہ چند قفس لاؤ تاکہ مین قیدیون کو اُنمین قید کرون
ملازمون نے قفس لاکر حاضر کیے ملکہ نے محظوظ جادو سے کہا کہ تم اِن سب کو اِن قفسون مین قید کرو اور
اِنپر اپنا سحر قائم کرو عطارد سے کہا تم اپنا سحر اُتار لو بس محظوظ نے اپنا سحر اُنپر قائم کیا اور عطارد نے
سحر اپنا اُتار لیا یہ ضعیفہ خاموش بیٹھی ہوئی دیکھ رہی ہی کہ محفوظ نے ایک ایک قفس مین سب کو قید کرنا
شروع کیا اور ہر قفس پر اپنا سحر کیا جب سب کو قید کرکے فراغت پائی اب منور جادو کے بھی قید کرنیکو
قفس کی طرف آیا کہ اسکو بھی قفس مین قید کرون بس یہ دیکھکر وہ ضعیفہ تڑپنے لگی اور کہنے لگی کہ ای ملکہ اپنے
ملازم کو منع فرمادو کہ وہ میری بچی کو قفس مین نہ قید کرے اِس سے قفس کی ثقلیت نہ اُٹھے گی یہ تڑپ تڑپ
کر مرجائیگی اِسنے کبھی ایسی ثقلیت نہین اُٹھائی ہی یہ ایسی رحم دل اور رقیق القلب ہی کہ جہان اِسنے کوئی
جانور قفس مین دیکھا اِسنے مول لے کر اُسے آزاد کیا یا جہان کوئی قیدی دیکھا اِسکو خوش آگیا یکیونکر
قفس کی زحمت اُٹھائیگی بلکہ یہ مرجائیگی ملکہ نے کہا کہ او ضعیفہ تو نے تو پانون پھیلائے یہ تو کبھی نہوگا بس
اب نہ کہنا یہ کہکر حکم دیا کہ اِسے رونے دو اور منور کو قید کرکے لیجاؤ بس یہ سنکر محفوظ جادو نے منور
کو بھی ایک قفس مین قید کیا اور قفس سب کے لیکر چلا بس یہ دیکھنا تھا کہ وہ ضعیفہ تڑپنے لگی اور زار زار
رونے لگی اپنی حالت تباہ کرنے لگی اور کہنے لگی کہ جلد کسی کو حکم دو کہ وہ مجکو قتل کرے مین اب زندہ نہ
رہونگی یا یہ حکم دو کہ جہان یہ قید کی جائے اِسکے قفس کے نیچے مین رات بھر بیٹھی رہون کیونکہ یہ کبھی اکیلی
نہین سوئی ہی اِسکو نیند نہ آئیگی تنہائی مین گھٹ گھٹ کر مرجائیگی اگر مین ہونگی تو کچھ تو اِسکو سہارا ہوگا ای
ملکہ جہان تنے اِسقدر رحم کیا ہی وہان یہ بھی رحم فرمایئے ای ملکہ یہ ہمیشہ نرم بستر پر سوتی تھی جہان ذرا سا
بھی کوڈا ہوا یہ بیقرار ہوگئی جبتک بستر صاف نہ کرلیا جائے اُسوقت تک یہ بیقرار رہتی تھی نیند نہ آتی تھی
اِسکے جسم پر نشان پڑجاتے تھے خشن بستر اِسکو ناگوار ہوتی تھی یا یہ سخت قید اور قفس فولادی کیونکر اِسکی
زندگی ہوگی ہاے کیا اپنے کو بلا مین ڈالا ہی خالہ کی الفت مین خیر اب تو جو کچھ گذریگی اُسکی برداشت کریگی
ملکہ مجکو اتنا حکم دے مین تیرے قربان ہون صدقہ ہوجاؤن میری ملکہ میرے اوپر رحم کرتا کہ مین رات بھر
اور اِسکی صورت دیکھ لون یہ میری زندگی کا سہارا ہی یہی میری زندگی کا بھروسا ہی مین نے ایک جوگ
گنوا کر اِسکو پالا ہی اِس طریقے سے بلک کر کہا کہ ملکہ کو ترس آگیا کہنے لگی کہ اچھا یہ تو ممکن نہین ہی کہ جہان
یہ قید ہو اِسکے اندر زیر قفس تجکو جگہ دی جائے ہان اُس قید خانے کے در پر تو بیٹھ جانا تیرے روبرو
اُسکا قفس ہوگا تو رات بھر دیکھنا یہ جو ملکہ نے کہا اِسنے مایوس ہوکر کہا کہ بہت خوب یہی سہی مگر ای ملکہ
یہ حکم دو کہ قفس میرے سامنے ہوتا کہ مین دیکھتی جاؤن ملکہ نے کہا کہ ای محفوظ اِسکو بھی لیے جاؤ اور
منور کا قفس ایسے مقام پر لٹکانا کہ اِسکا سامنا رہے محفوظ نے کہا کہ بہت خوب یہ کہکر سب قفس لیکر
چلا اِس سے کہا کہ آؤ یہ ملکہ کو سلام کرکے آئی مگر اِس طور سے کہ پھر گر پڑی اور کہا کہ ہاے منور تیری
الفت نے مجکو مار ڈالا اور کسی طرف کا نہ رکھا یہ جو ملکہ نے دیکھا ایک چوبدار سے کہا کہ اِسکو وہان پہونچا

کہ جہان محفوظ ان سب کو قید کر بگا اور جس مقام پر محفوظ کہے اسکو بٹھا دینا وہ چوبدار بموجب حکم ملکہ
اُس ضعیفہ کو لیکر ہمراہ محفوظ کے چلا محفوظ بارگاہ سے باہر آیا سب نفس سحر کے ذریعہ سے اپنے ہمراہ
لایا تھا ایک تخت پر رکھے ہوئے تھا یہانتک کہ اپنے خیمے کے قریب آیا اور اُسی خیمے کی سقف مین
سب نفس آویزان کیے منور کا نفس سامنے در خیمے کے اور بائیس ساحر نامی ونام آور اسکے گرد
مقرر کیے اور خود ایک چھوٹا سا تنگیرہ استادہ کرا کے اور کرسی بچھا کر اُسپر بیٹھا چوبدار سے کہا کہ اسکو در خیمہ
مین بٹھا دو چوبدار نے لاکر اسکو در خیمے مین بٹھا دیا اور کہا کہ دیکھ وہ نفس لٹکا ہوا ہے اُسمین منور جادو قید
ہے اسنے جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو سب نفس آویزان پائے منور کا نفس سامنے پایا یہ دیکھکر اسنے ایک آہ
کی اور رونے لگی قاعدہ یہ مقرر کیا تھا محفوظ نے ایک ایک مرتبہ ایک ایک ساحر جو کہ اُسنے پہرہ کے
لیے مقرر کیے تھے اُٹھتا تھا اور چار دن طرف اُس خیمہ کے گشت لگاتا تھا اور پھر آکر محفوظ کے پاس
بیٹھ جاتا تھا چونکہ رات ہو گئی تھی وہ رات ایسی تاریک تھی کہ کبھی ایسی نہوگی گویا لیلی شب نے رنج مجنون
مین اپنا خیمہ سیاہ استادہ کیا وہ تاریک شب تھی کہ کبھی چشم فلک نے بھی یہ تاریکی اپنی چشم ماہتاب و آفتاب
سے نہ دیکھی ہوگی تمام ستارے سیاہ معلوم ہوتے تھے جدھر آنکھ اُٹھ جاتی تھی سوائے تاریکی کے کوئی شئے
نظر نہ آتی تھی ہزارون پنجشاخے اور ہزارے لشکر مین روشن تھے مگر اُسپر بھی تاریکی برطرف نہوتی تھی یہ
عالم تھا کہ نہ مخہ دکھائی دیتا تھا نہ ڈیرا ایک پردہ سیاہ پڑا ہوا تھا طلایہ لشکر مین پھر رہا تھا صدائے
ناظر باش وحاضر باش بلند تھی ایسی تاریک شب تھی کہ لوگون کے اُسکی ظلمت کے سبب سے دم گھٹے
جاتے تھے اپنے ہاتھ کو کوئی نہ دیکھ سکتا تھا یہ شب بسبب اہل اسلام کے تاریک تھی انکے غم مین اسنے
لباس سیاہ پہنا تھا باوجودیکہ لشکر اترے ہوئے تھے مگر اسقدر سناٹا تھا کہ دل گھبراتے تھے ہوش
اُڑے جاتے تھے ہوا سائین سائین چل رہی تھی جنگل کے وہ سناٹے کی ہوا دلون کو پریشان کیے دیتی
تھی گو کل کفار خوش تھے مگر اس خوشی اور اُس تاریکی اور سناٹے اور ہوا کے سبب سے سب دل بیچین ہو رہے
تھے کسی کے دل کو چین نہ تھا خیمے شدت ہوا سے اکھڑے جاتے تھے چراغ گل ہوئے جاتے تھے ان
چراغون کی کیا اصل ہے چراغ عقل و دانش گل ہو رہے تھے اس سبب سے اور تاریکی تھی اُس شب
کو یہ عالم ظلمت تھا کہ اسکے روبرو ظلمت آب حیات کم تھی کوئی اصل نہ رکھتی تھی لوگ باہم ٹکرا جاتے تھے
کفار بہت پریشان تھے رو رو کے طرف آسمان کے دیکھتے تھے کہ شاید شہنشاہ شب نے ظہور کیا ہو
خسرو شب بھی صدمہ اہل اسلام مین گوشہ گیر ہوا تھا کیون نہو جو کہ برائے رواج دین اسلام کوشش
کرین اُنپر یہ صدمہ پہونچے ہر ایک شئے کو صدمہ تھا تمام اشجار سیہ پوش تھے درند بھی اور چرند بھی و پرند
بھی اپنے اپنے آشیانون مین مارے خوف کے پنہان تھے شیر گھاٹون مین بیٹھے ہوئے صدا مین
لگا رہے تھے جب صدائے شیر آتی تھی لوگ ڈر جاتے تھے کہ شیر آگیا یہ عالم تھا کہ سب مارے خوف
کے گوشون مین لحمون کے پنہان ہو رہے تھے بند بند کانپے جاتے تھے کلیجے مٹھ کو آتے تھے راوی
نے بیان کیا ہے یہ عالم تھا کفار کا مگر یہان خیمے مین محفوظ بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا تھا وہ ضعیفہ
در خیمے مین بیٹھی ہوئی تھی اسکے روبرو نفس منور جادو کا لٹکا ہوا تھا وہ اُسکی طرف خطاب کرکے
کہتی تھی کہ کیون ای بیٹی اب وہ فرش نرم کہان ہے تجکو راحت نہ آتی تھی افسوس تیرے مقدر مین
اس سن مین یہ نفس فولادی تھا اری بخت یہ نفس بدن مین گڑتا ہوگا میرا بس ہوتا تو مین فرش
بچھا دیتی ہائے کل یہ چاند سی صورت آنکھون کے سامنے سے پنہان ہو جائیگی ہائے قبر کی تاریکی سے

تیرا کیا حال ہوگا جب کبھی رات کو شمعین گل ہو جاتین اور تیری آنکھ کھل جاتی تھی تو تو پریشان ہوتی تھی اور
کہتی تھی کہ اے دوا مہری میرا دم نکلا جاتا ہی یا یہ تاریکی زندان اور کل تاریکی قبر مین میرا بستر ہوگا وہان کون
ہوگا جو تیری خبر لیگا اری کمبخت تو اب بھی اپنی خالہ کی الفت سے ہاتھ اٹھا دیکھ مین کہتی ہون کیا پائے گی
سوائے قتل ہونے کے کیون اپنی جان شیرین کو برباد کرتی ہی منور اسکی طرف چشم حیرت سے دیکھتی ہے
اور دل مین کہتی ہی کہ کون اسقدر محبت کرنے والی میری پیدا ہوئی ہی میری تو کھلائی بھی مرگئی ہی جب یہ
اسکی طرف دیکھتی تھی وہ یہ کہتی تھی کہ میرا کیا بس ہی کیون میری طرف چشم حیرت سے دیکھتی ہی تو نے تو
خود اپنے ہاتھ سے یہ بلا اپنے سر لی اری کمبخت محبت کا یہی مزا ہی اب بھی باد آمین سفارش کر دونگی جب
وہ یہ کہتی تھی وہ منھ پھیر لیتی تھی اور پھر دیکھتی تھی وہ جو لوگ پاسبانی کو بیٹھے ہوئے تھے باہم یہ کہہ رہے تھے
کہ کیا اس بڑھیا کو اس سے الفت ہی کہ دیکھو رو رہی ہی وہ کچھ پروا بھی نہین کرتی ہی محفوظ نے کہا کہ بھائیو
پالے کی ایسی ہی الفت ہوتی ہی بعضون نے کہا کہ بعد اسکے یہ ضرور مر جائیگی انھون نے کہا کہ اسکو تو اسکا
کچھ خیال نہین ہی یہ اپنی جان دیے دیتی ہی محفوظ نے کہا کہ جو کچھ ہو وہ اسکو گوارا ہی یہان یہ باتین ہو رہی
ہین وہ ضعیفہ رو رو کر اسکو بجھا رہی ہی اس قصہ کو یہان موقوف رکھا جاتا ہی اور اب حال ایوان کا
تحریر ہوتا ہی کہ ایوان نے جب ان سب کو سپرد محفوظ کے کیا اور وہ لشکر چلا گیا اور وہ ضعیف بھی گئی
تب ایوان نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ اس عورت نے آکر ہمارے حواس باختہ کر دیے
ہین پریشان ہو گئی سوائے اس امر کے کہ مین اسوقت دفتل کرون کوئی تدبیر بن نہ پڑی خیر صبح کو دیکھا
جائیگا یہ کہہ رہی تھی کہ اسکے کان مین طبلہ کی صدا آئی یہ طبلہ کی صدا سنکے بیقرار ہو گئی چوبدار سے کہا کہ خبر تو
لا کہ یہ طبلہ کہان بج رہا ہی کون گا نا سن رہا ہی کیا اچھا طبلہ کوئی بجا رہا ہی کہ دل بیقرار ہو گیا جب سے نانی
ربھائی نے انتقال کیا مین نے گانا نہین سنا اسوقت دل قابو سے نکل گیا چوبدار یہ حکم پاکر بارگاہ سے
باہر آیا اور کان لگا کر سنا کہ یہ صدا کدھر سے آرہی ہی معلوم ہوا کہ یہ لشکر گرداب شاہ کا ہی یہ دہانے لشکر مین
گرداب شاہ کے آیا معلوم ہوا کہ بارگاہ مین گانا ہو رہا ہی یہ بارگاہ مین آیا دیکھا کہ سمندر شاہ تخت پر
بیٹھا ہوا ہی سب سردار اسکے اور جو بادشاہ یہان تھے حاضر ہین اسکے روبرو گانا ہو رہا ہی جام شراب
گردش مین ہی کہ سمندر شاہ کی نگاہ اسپر پڑی گرداب شاہ سے کہا کہ شناخت تو کرو کہ یہ چوبدار کہان کا
ہی گرداب نے پلٹ کر اسکی طرف دیکھا اور پہچانا کہ یہ چوبدار ملکہ ایوان کا ہی کیونکہ یہ پہچان چکا تھا جبکہ
ایوان اپنا لشکر لیکر آئی تھی اور جب اسکے ہمراہ بارگاہ مین آئی تھی تو یہی چوبدار اسکے ہمراہ تھا سبب
تھا کہ اسنے پہچان لیا اور سمندر شاہ نے جو نہ پہچانا اسکا سبب یہ تھا کہ جب ایوان بارگاہ سمندر مین سمندر
مین آئی تھی تو اکیلی آئی تھی وہانسے آکر اسنے لشکر طلب کیا تھا اسین سبب سمندر نے نہ پہچانا گرداب
سے کہا گرداب نے اسے دیکھکر عرض کیا کہ یہ چوبدار ایوان کا ہی سمندر نے کہا کہ اسکو سامنے بلاؤ
گرداب نے ایک چوبدار کو حکم دیا کہ یہ جو چوبدار کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی اسکو بلا تو لاؤ وہ چوبدار گیا اور
اس سے کہا کہ چلو تمکو بادشاہ نے طلب فرمایا ہی وہ اسکے ہمراہ آیا سمندر شاہ کو سلام کیا بعد اسکے اور
سب کو سمندر شاہ نے کہا کہ کیا تو ملکہ کے چوبدارون مین سے ہی اسنے عرض کیا کہ جی ہان سمندر شاہ
نے کہا کہ یہان کس غرض سے آیا ہی اسنے کہا کہ ملکہ نے برائے دریافت اس امر کے مجکو حکم دیا تھا کہ انکے
کان مین طبلہ کی صدا آئی تھی ملکہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ دریافت کر یہ طبلہ کہان بج رہا ہی مین جو باہر
آیا تو مجھکو صدا ادھر سے آتی ہوئی معلوم ہوئی مین یہان برائے دریافت حال آیا یہان آپکو تشریف فرما

دیکھا اب ملکہ سے جاکر عرض کرو نگا کہ یہ واقعہ ہی سمندر شاہ نے کہا کہ کیا تیری ملکہ بیدار ہین اُسنے کہا
کہ جی ہان دربار مین تشریف فرما ہین اور سب واقعہ بیان کیا سمندر نے یہ سُنکے کہا کہ اپنی ملکہ سے ہماری
طرف سے کہنا کہ ہمکو تمسے کچھ ضروری باتین کہنا ہین اگر جی چاہے تو تھوڑی دیر کے لیے ہمارے پاس
آؤ اگر زحمت نہو اور ناج بھی دیکھو اُسنے کہا کہ بہت خوب سلام کرکے باہر آیا اور اپنے لشکر مین آکر پہنچا
بارگاہ مین اہالیان ایوان سب سے کہہ رہے تھے کہ وہ چوبدار ابتک نہ آیا نہین معلوم کدھر چلا گیا
سب عرض کر رہے تھے کہ آپ نے خبر دریافت کرنے کو فرمایا تھا کہ یہ طبلہ کہان بج رہا ہی وہ دریافت
کرنے گیا ہوگا کہ ماہین اسی تقریب کے یہ بھی پہونچا ملکہ نے کہا کہ دریافت کرآئے دیر کس امر مین
ہوئی اُسنے سب حال بیان کیا اور سمندر شاہ کا بھی پیام دیا ملکہ نے وزیرزادی عطاردسے کہا کہ
آج بڑا رنگ سمندر پر سوار ہوا ہی شہر کو بھی نہ گئے نہین رہے اور صحبت عیش برپا کی اور بہت خوش ہین
ہمکو خبر بھی نہ کی جب ہمارا چوبدار گیا تو ہمکو طلب کیا آج بہت شاد ہین خیر مین تھوڑی دیر کے لیے جاتی
ہون تم بیٹھے رہو جب مین آلون تو سونے جانا اُسنے عرض کیا کہ مین اکیلی بیٹھکر کیا کرون ملکہ نے کہا کہ
مین ابھی تو آتی ہون سمندر شاہ سے مل آؤن دیکھون کیا کہتا ہی عطاردنے کہا کہ وہان ناچ ہو رہا ہی
آپ اُسکے دیکھنے مین مصروف ہو جائین گی مین یہان پریشان ہونگی دوسرے میری اب ضرورت کیا ہی
کہ مین بیٹھی رہون دن بھر کی تھکی ہوئی ہون جاکر سو رہون ملکہ نے جواب دیا کہ نہین مین آتی ہون صرف
سمندر شاہ سے دو دو باتین کرونگی ایک غزل سنونگی چلی آؤنگی کیونکہ مین بھی تو تھکی ہوئی ہون یہ کہکر
اُٹھی اُسکے ساتھ سب سردار بھی اُٹھے ملکہ نے چند سردار ہمراہ لیے اور سب سے کہا کہ تم یہان ٹھہرو
کیونکہ عطاردتنہا پریشان ہوگی یہ سُنکے وہ خاموش ہو رہے بس ملکہ چند سردارون کو لیکر تخت سمر پر
سوار ہوکر چلی یہان عطارد کرسی پر بیٹھی ہوئی ہی اور سب سردار بیٹھے ہوئے ہین عطارد اُنسے
باتین کر رہی ہی کہ ملکہ مجکو بیکار بٹھا گئی ہین اب انکا کیا حال ہی سمندر کہیگا کہ جب ناچ برخاست ہو لیگا
تو جب نا اُنکو انکار کرتے ہوئے بن نہ پڑیگا مجبور ہو جائین گی مجکو یہان زحمت ہوگی مین تھوڑی دیر
انتظار کرکے جاکر سو رہونگی کیونکہ اسقدر پریشان ہوئی ہون کہ درد سر ہو رہا ہی رادی نے کہا ہی کہ
جب یہ عطاردنے کہا تو ان سب نے جواب دیا کہ ملکہ ضرور آئیگی کیونکہ وہ بھی تو دن بھر کی تھکی
ماندی ہین اگر رات بھر جاگین گی تو کل مقابلہ کون کریگا عطاردنے کہا کہ مقابلہ کیسا میرے نزدیک
تو کل جو لوگ باقی ہین وہ مع بادشاہ کے آکر صلح کرلین گے کیونکہ رات بھر مین صاحبقران تمام
ہو جائین گے جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا اگر صلح بھی نہ کی تو اب ملکہ کے میدان مین جانے کی کیا ضرورت
ہی ملکہ کا سحر نثار ہی جسکو حکم دیگی وہ جاکر ایک پہر بھر مین سب کو اسیر کریگا اب کیا ضرورت ہی اُنھون نے
کہا کہ یہ بجا ارشاد ہوا پھر بھی ملکہ ضرور میدان مین تشریف لیجائین گی یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر
ایوان راہ طے کرکے قریب بارگاہ پہونچی راوی نے بیان کیا ہی کہ ایک سمندر وقچہ ملکہ کے پاس ہی ایک پل کے لیے بھی
ملکہ کے پاس سے نہین جدا ہوتا ہی برابر اپنی جان کے رکھتی ہی بہت عزیز ہی کیونکہ خبر کات مین سے
ہی بس جب ایوان قریب بارگاہ پہونچی تو خبر سمندر شاہ کو ہوئی کہ ملکہ ایوان نہ طاقی تشریف
لاتی ہین اُسنے گرداب شاہ وغیرہ سے حکم کیا کہ برائے استقبال جاؤ سب بموجب حکم بیرون
بارگاہ آئے ایوان سے ملے ایوان نے کہا کہ کہان جاتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ آپ کے تشریف لانیکی
خبر سُنکے بادشاہ نے ہمسے فرمایا کہ ملکہ کا استقبال کرو ہمارے پاس لاؤ ہم برائے استقبال آئے ہین

یہ سنکے ایوان اُنکے ہمراہ بارگاہ مین آئی سمندر خود تالب فرش اُسکے لینے آیا بڑے اعزاز سے لاکر کرسی
پر بٹھایا برابر تخت کے جب سب بیٹھ چکے سمندر نے ساقی کو حکم دیا کہ ملکہ کو جام شراب دو اُسنے جام دیا
ملکہ نے لیکر پیا بعد شراب پینے کے ایوان نے کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی کسلیے طلب فرمایا ہی سمندر شاہ نے
کہا کہ بیٹھو تو مین کہونگا جلدی کس امر کی ہی تاج دیکھو جب جاؤگی تو کہدونگا ایوان نے کہا کہ مین ٹھہر نہین
سکتی ہون اول تو دن بھر کی تھکی ہلائی ہون دوسرے میری وزیرزادی تنہا ہی وہ پریشان ہوگی مین جاتی
ہون صرف بموجب آپ کی طلب کے حاضر ہوئی بلکہ مجکو تو آپ سے شکایت ہی اگر یہ نہ فرماتے کہ ضرورت
کی باتین کہنا ہین تو مین نہ آتی کس سبب سے جبکہ ہم محل صحبت ہوئے تھے کیا ضرورت تھی آپ نے جلسہ آراستہ
کیا سارا کام ہمارا کیا ہوا ہی ہمارے سبب سے یہ خوشی ہوئی اور ہمین کو فراموش کیا سمندر نے یہ سنکے کہا
کہ ملکہ تمھارے سر کی قسم مین نے جلسہ نہین آراستہ کیا بلکہ گرداب شاہ نے آراستہ کیا ہی مین تو اپنے
شہر سمندریہ کو جاتا تھا جب تم لشکر لیکر واپس چلی ہو تو گرداب شاہ وغیرہ نے منت سے کہا کہ آج شبکو
یہان قیام فرمائیے صبح کو مقابلہ ملاحظہ فرماکر تشریف لیجائیے گا مین نے بھی خیال کیا کہ سچ کہتے ہین کیونکہ
صبح کو پھر آنا ہوگا کوئی نقصان کا امر نہین ہی مین ٹھہر گیا اور انھون نے یہان آکر یہ جلسہ آراستہ کیا مین
تاج دیکھنے لگا گرداب شاہ سے دریافت کرلو کہ مین نے کہا تھا ملکہ کو بھی خبر کردو میرے نہ جانے کی
اور جلسہ آراستہ ہونے کی اُنھون نے کہا کہ ملکہ دن بھر کی تھکی ہوئی ہین وہ جاکر آرام کرینگی دوسرے
اُنکو کل پھر مقابلہ کرنا ہی مین نے بھی خیال کیا سچ کہتے ہین اس سبب سے نہ خبر کی ورنہ مین بدون تمھارے
تاج دیکھتا اور جب مین بزم عشرت آراستہ کرونگا بدون تمھارے کیا ممکن ہی جو آراستہ کرون یہ صرف
تمھارا گمان ہی اے ملکہ ابھی کیا کوئی بہت دیر ہوئی ہی ایک غزل اُسنے گائی تھی کہ تمھارا چوبدار آیا اُس
چوبدار سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ تم بیدار ہو ملکہ دربار مین بیٹھی ہو مین نے خود اُس سے کہا
کہ ملکہ کو بھیجدینا اور کہنا کہ ایک امر ضرور کہنا ہی یہ سبب تھا تمھارے نہ بلانے اور نہ تمکو خبر کرنیکا اب
بیٹھو جلدی کس امر کی ہی جسنے سمندریہ کی گانے والیان کہان سنی ہونگی اُنکو بھی سن لو کہ اُنکا بھی گانا
یادگار رہو گو تمھارے پسند نہ آئیگا کیونکہ تم اُن لوگون کو سُن چکی ہو جو خداوند کے روبرو گاتے ہین کہ
جنکے ڈنکے بج رہے ہین خیر یہ گانا بھی لائق دید اور قابل تعریف ہی ہم ایسا نہ ان لوگون کو خیال
کرتے تھے مگر خوب گاتے ہین جب سے ہم نہ طاق سے آئے ہین اُن لوگون کے گانے کو ترس
گئے مگر اُنھون نے ہمارے دل کو محظوظ کردیا تمکو تو پسند آیا اب دیکھو معلوم کہ تمکو پسند آئیگا یا نہین سنو تو معلوم
ہو اور یہ جو تمنے کہا کہ میری وزیرزادی تنہا ہی پریشان ہوئی اُنکو کیون نہ ہمراہ لائین گیا وہ ہماری صحبت
سے پرہیز رکھتی ہین اگر ہمراہ نہین لائی ہو تو اب طلب کرلو وہ بھی یہان آکر کچھ دیر گانا سن لین ملکہ
نے کہا کہ یہ تو سب آپکی باتین ہین کہ مین نے یہ خیال کیا اور وہ خیال کیا یہ کیون نہین فرماتے کہ یاد
نہ رہا یہ خیال کیا کہ کیا ضرورت ہی بیکار صحبت مین خلل ہوگا تو مین ایسی بے تمیز نہ تھی خیر اس سے تو
کوئی کام اٹکا نہین ہی آپ وہ امر فرمائین سمندر نے کہا مین ابھی تو نہ جانے دونگا اور نہ ابھی وہ امر بیان
کرونگا جبتک تم کچھ دیر بیٹھو نہ لوگی تمکو زیادہ تر وزیرزادی کا خیال ہی مین اُنکو بھی طلب کرتا ہون ملکہ
نے کہا کہ آپ اُنکو نہ طلب فرمائیے وہ نہ آئینگی بڑی نازک مزاج ہی آپ اُنکے مزاج سے واقف
نہین ہین مین خوب واقف ہون مین نے خود اُنسے جان کر نہ کہا اس خیال سے اول تو آپ نے
اُسے طلب نہ فرمایا تھا اگر مین کہتی تو وہ یہ جواب دیتی کہ اگر اُنکو طلب کرنا ہوتا تو وہ خود طلب فرماتے

مین بدون بلائے نہ جاؤنگی میری بات رائیگان ہوتی دوسرے اسے سند آجاتی تو پھر وہ نہ آتی تیسرے یہ خیال کیا کہ نہ معلوم کیا امر آپکو فرمانا ہی جو طلب کیا ہی نہ معلوم سب کے روبرو کہنے کا ہی یا نہین بس وہ آتی اور آپ تخلیہ چاہتے تو اسکو ناگوار ہوتا اسکو رنج ہوتا اس سبب سے مین نہ ہمراہ لائی اور نہ اب طلب کرنا مناسب جانتی ہون اسکا سبب یہ ہی کہ وہ خیال کریگی کہ ملکہ نے جاکر کہا ہوگا اس سبب سے طلب کیا ہی اگر اسکو طلب کرنا ہوتا تو پہلے نہ طلب کرتے میری طرف سے اسکو صدمہ ہوگا دوسرے اب وہ نہ آئیگی تو پھر اسوقت آپکو صدمہ ہوگا کہ ہمنے اسکی وزیرزادی کو طلب کیا وہ نہ آئی بڑی مغرور ہی وہ ایسی بدمزاج اور بدخو اور نازک طبع ہی کہ بات بات پر بگڑ جاتی ہی مین ہی ایسی ہون کہ اسکے ناز اٹھاتی ہون اسکی کسی بات کا برا نہین مانتی ہون وہ برابر سے مجکو جواب دیتی ہی مین خاموش سنا کرتی ہون سبب اسکا یہ ہی کہ وہ بہت بڑی کاملہ ہی اسکا اسوقت مثل و نظیر نہین ہی اسکے کمال کے سبب سے مین قدر کرتی ہون بس اس امر کو تو آپ معاف کرین نہ مین یہ چاہتی ہون کہ اسکو صدمہ ہو نہ یہ امر مجکو گوارا ہی کہ آپکو رنج ہو مین آپکی خاطر سے ایک یا دو غزلین سنکے اور اس امر سے آگاہ ہوکے کہ جسکے لیے مجکو طلب فرمایا ہی چلی جاؤنگی سمندر نے کہا کہ اچھا بیٹھو تو پھر دیکھا جائیگا سمندر نے کہا کہ جب یہ جانے لگے گی تو اسوقت پھر روک لین گے اور اسکی وزیرزادی کو طلب کرکے ضرور دیکھنا چاہیے کہ وہ کیسی عورت ہی اور کیا سبب ہی اسکے اسقدر مغرور ہونے کا یہ اپنے دل مین سمندر نے خیال کیا اور ملکہ سے کہا کہ اب مین حکم دیتا ہون کہ ناچ شروع ہو ملکہ نے جواب دیا کہ مین نے منع کب کیا تھا آپ مجھ سے ہاتین کرنے لگے یہ سنکے سمندر شاہ نے ساقی کو حکم دیا کہ پھر سب کو ایک مرتبہ شراب پلادے ساقی نے پھر سب کو ایک مرتبہ شراب پلائی بعد شراب گذاری کے سمندر نے اس مطربہ کو حکم دیا کہ گاؤ اپنا کمال ملکہ کو دکھاؤ انھون نے بڑے بڑے گانے والون کو سنا ہی ایسا اسوقت گاؤ کہ ملکہ خوش ہوجائین اسنے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ جو کچھ مجکو آتا ہی مین گاؤنگی اپنے امکان بھر اسکی کوشش کرونگی پسند فرمانے نہ فرمانے کا ملکہ کو اختیار ہی سمندر نے جواب دیا کہ ملکہ بھی ایسی نامنصف نہین ہین کہ پسند آئے اور تعریف نہ کرین یہ سنکے اسنے پہلے گت ناچی خوب خوب اپنا کمال دکھایا ایوان نے بہت تعریف کی ہر مرتبہ اسکے توڑا لینے پر ایوان کے منہ سے واہ نکل جاتی تھی اسکے بعد اسی حالت مین وہ یہ غزل درد کی طرح سے بین داؤدی گانے لگی غزل

مٹجا ہے ایک آن مین کثرت بلا یہان — ہم تجھ سے کس ہوس کی فلک جستجو کرین — دل ہی نہین رہا ہی جو کچھ آرزو کرین
دامن چھوڑدین تو فرشتے وضو کرین — ہم آئینے کے سامنے جب آکے بیٹھ کرین — تردامنی پہ شیخ ہماری وہ جائیو
ہر چند آئینہ ہون پہ اتنا ہون ناقبول — سرتا قدم زبان ہوجن شمع گو کہ ہم — پر یہ کہان مجال جو کچھ گفتگو کرین
کس بات پر ہمین ہوس رنگ و بو کرین — منھ پھیر لے وہ جسکے مجھے روبرو کرین — نے گل کو ہی ثبات نہ ہمکو ہوا اعتبار
ہی اپنی یہ صلاح کہ سب زاہدان سیر — ای درد آکے بیٹھ دست سبو کرین

یہ غزل جو اس نازنین نے گائی ایوان نے بہت تعریف کی اب وہ بیٹھ گئی اور یہ غزل گانے لگی غزل

پیتے پیتے مرجو وہ بیہوش ہوکر گر پڑا — ہاتھ کانپا ایسے ساقی کے کہ ساغر گر پڑا — جسم کے اعضا مین مثل دل نظر آتا نہین
چھلکے ٹکڑی سے کہان اپنا کبوتر گر پڑا — ہوگئی مدت پھر ابتک نہ لیکر کچھ جواب — ہاتھ سے قاصد کے میرا خط مقرر گر پڑا
شب کو رونا تھا کھڑا مین دیکھکر وہ ابر بلند — کان کی بجلی جو مین چمکی غوطہ کر گر پڑا — گھات پر چڑھتا نہین مرکز کوئی شکار
آسمان سے گیا مرے طالع کا اختر گر پڑا — جنبش باد صبا نے کر دیا بے آبرو — دامن گل سے ہر اک شبنم کا گوہر گر پڑا
مقتضائے حسن ایسے وہ کر سکا مجکو نہ قتل — دست نازک ایسے تھرائے کہ خنجر گر پڑا — شب جو وہ لیکر تپنچہ قتل کو میرے چلے

دیکھو قسمت کی بدی رستے مین پتھر گر پڑا | یار کے آتے ہی میخانے مین ہلچل پڑ گئی | مین گرا ساقی پہ ساقی محتسب پر گر پڑا
عالم بالا سے بسم اللہ کی آئی صدا | دوڑتے مین جب وہ طفل ماہ پیکر گر پڑا | خشمگان خاک پر لے جائے عاشق کے نصیب
اونگھ کر شب کو جو محفل مین وہ مجھ پر گر پڑا | مین وہ بلبل ہون کہ یکبارگی پھنس کیا جانون | منھ کے بھل گلدام پر صیاد آکر گر پڑا
رہین خجلت سے پڑے اہل صفا زیر زمین | شدت باران سے کب آئینے کا گھر گر پڑا | بوسہ مانگا تیغ ابرو کا جو اس خونریز سے
آکے اپنے پاؤن پر ایک ہاتھ مین سر گر پڑا | ناتوان وہون کہ مین اکنون دم سیر چمن | دام موج نکہت گل مین الجھکر گر پڑا
ذرے افشان کے قریب آئے جو جانان حزین | ماہ نو پر اختر تابان کا لشکر گر پڑا | میری باتون سے لگی آتش دل مین ایسی آگ
پانی پانی ہوکے دریا مین سمندر گر پڑا | لاغری مین بھی ہماری تو نہ بھولا اپنی چال | کہ جہان مین پھونچا لڑھکا کر گر پڑا

یہ جو غزل گائی اور خوب خوش آوازی کے ساتھ گائی ملکہ نے بہت تعریف کی ایوان بہت خوش ہوئی پھر اس سے اسی غزل گانے کی دوبارہ فرمائش کی اسنے پھر شروع کی یہان تو ایوان بیٹھی ہوئی ناچ دیکھ رہی ہی اور گانا سن رہی ہی اسکو تو یہان مصروف ناچ و رنگ رکھا جاتا ہی اور اب اسکی بارگاہ کا حال تحریر ہوتا ہی کہ وہان عطارد وزیرزادی اسکی انتظار مین بیٹھی ہوئی ہی جب کچھ عرصہ ہوا تو عطارد نے ان سب لوگون سے کہا کہ مین نہ کہتی تھی کہ ملکہ کا وہان جاکر جی لگ جائیگا وہ اب نہ آئینگی مجکو بیکار بٹھا گئی ہین بیکار مجکو زحمت دی ملکہ کی بعض وقت ایسی نادانی کی بات ہوتی ہی کہ جسکے سبب سے خواہ مخواہ طبیعت پریشان ہوجاتی ہی اب مین جاتی ہون انھون نے جواب دیا کہ تھوڑی دیر اور انتظار فرمایئے پھر آپ کو اختیار ہی اگر ایسا ہی تھا تو آپ کیون نہ ملکہ کے ہمراہ تشریف لے گئین اب چلی جایئے عطارد نے تیوری بدل کر جواب دیا کہ کیا خوب مان دمان مین تیرا امتحان مین تو کبھی نہ جاتی اور نہ تو انھون نے طلب نہ کیا مین چلی جاتی وہ لوگ خیال کرتے بڑی بدتمیز اور نالائق ہین وہ بنے طلب کیا نہ کچھ چلی آئین مین ایسی بدتمیز اور نالائق نہین ہون راوی نے بیان کیا ہی کہ دراصل یہ بڑی بدمزاج اور بدخو اور نازک طبع ہی اپنے روبرو یہ خداوند کی کچھ اصل نہین سمجھتی ہی سوائے اپنے اور ایوان کے ایوان اسکے بڑے ناز اٹھاتی ہی اور کوئی نہین اٹھا سکتا ہی جب اسنے یہ امر تیوری بدل کر کہا سب خاموش ہورہے یہان تو یہ گفتگو ہورہی تھی کہ یکایک دربارگاہ پر غل ہوا کہ ہم بدون اجازت کے نہ جانے دینگے عطارد نے طرف چوبدار کے یہ غل سنکے دیکھا اور کہا کہ خبر تو لاؤ یہ دربارگاہ پر کیا شور ہی ایک تو میرے سر مین یون ہی درد ہورہا ہی دوسرے ان سب کے غل و شور نے اور پریشان کردیا ہی سنع کرتا آتا کہ کیون غل کرتے ہو میرا نام لینا کہ انکی طبیعت نہین اچھی ہی یہ سنکر چوبدار چلا تھا کہ ایک مرتبہ پردہ اٹھا اور درگہ سالار دوڑا ہوا آیا عطارد کو سلام کیا عطارد نے جو اسکی صورت دیکھی تو اسکو بدحواس و پریشان پایا اس سے پوچھا کہ کیون تو اسقدر بدحواس کیون ہی اسنے کہا کہ ای ملکہ کیا عرض کرون ایک ساحر آیا ہی لشکر گراں ساتھ ہے وہ اندر آنے لگا مین نے اسکو روکا اسکی صورت کچھ ایسی مہیب اور خوفناک تھی مین اسکو دیکھکر ڈر گیا مگر جرأت کرکے مین نے روکا کہ کہان جاتے ہو بدون اجازت ملکہ عطارد کے اور کہانسے آئے ہو اسنے کہا کہ ہم ملکہ کے پاس آئے ہین اور ہمکو اجازت کی کوئی ضرورت نہین ہی ہم سب مقام پر بدون اجازت کے جاتے ہین اور ہم بھیجے ہوئے خداوند تصویر کے آئے ہین ملکہ کے لینے کو ہمنے کہا کہ خداوند تو خرطاق ہین ہین وہ یہان کہانسے آئے ہم نہ جانے دینگے اسنے برہم ہوکر جواب دیا کہ میرا دم نکل گیا پھر مین نے کچھ نہ کہا وہ تو یہ کہتا ہی کہ ہم بڑے بڑے شاہون کے دربار مین بدون اجازت کے جاتے ہین بلکہ انکے گھرون مین تمھاری ملکہ کیا چیز ہی یہ جو اسنے

کہا مین دہانسے بھاگا کہ آپ کو خبر کرون کیا اجازت ہوتی ہر آنے دون یا نہین عطارد نے کہا کہ آنے
دو مین بھی تو دیکھون کہ کون ہر اور کیون خداوند نے طلب کیا ہر آجتک تو کبھی خداوند نے طلب کیا پھر آج
کیون طلب فرمایا یہ نئی بات ہر خداوند کہان اور مین کہان ملکہ یہ کہہ رہی تھی مگر نگاہ ملکہ کی دربارگاہ کیطرف
تھی کہ ایک مرمر پردہ پھر بلند ہوا اور ایک سرید اہوا بعد اسکے سب نے دیکھا کہ ایک ساحر بہت بڑا
اسکا قد اور بیچ مین بہت بڑا سر اور گرد اس سر کے چار اور سر ہر سر کی چار چار آنکھین اور بیچ کے سر مین چھ
آنکھین مگر آتش شعلے نکلتے ہوئے منھ سے ہر سر کے شعلے نکلتے ہوئے آٹھ ہاتھ چار چار پیر ہر طرف سینہ بہت
چوڑا کالے کوڑیالے لپٹے ہوئے شانون پر پر یا قوت کے لگے ہوئے ہر ہاتھ مین گز زنولادی قد کوئی
پانچ گز کا سیاہ کپڑے پہنے ہوئے مگر تدری پر بل آنکھین فرط غیظ سے لال چلا آتا ہر جھولی شانے پر پڑی
ہوئی ٹراب کمر سے لگی ہوئی اُسپر بخط جلی یہ لکھا ہوا کہ این ملازم خاص خداوند قصور و سمندر شاہ بس
اُسکی صورت مہیب اور شکل عجیب عطارد اور اہل دربار دیکھکر خائف ہوئے ہر ایک شخص کے اندام
مین رعشہ پڑ گیا ایک مرتبہ سب کانپنے لگے دم بخود ہو گیا بعض کی تو یہ نوبت ہوئی کہ انھون نے اپنی
آنکھین بند کر لین ایسے خائف ہوئے کیونکہ نہ عطارد نے نہ ان سب نے اپنی عمر بھر ایسی صورت
دیکھی تھی جو نہ خوف کرتے باوجودیکہ ساحر تھے مگر ڈر گئے وہ ساحر اُسی طور سے برابر چلا آیا عطارد
دم بخود بیٹھی رہی کچھ نہ کہا کہ اُسنے آکر اُس درگہ سالار سے کہا کہ یہ شرط مین تجکو اس امر کی سزا دون
کہ تو نے مجکو روکا تھا ہم کہین رکنے والے ہین یہ سُنکر وہ کانپ گیا اور سہم کر اتنا نہ کہا کہ خطا ہوئی معاف
فرمایئے اب ایسی خطا نہوگی اُس ساحر نے اِس آواز سے اُسکو ڈانٹا تھا کہ تمام بارگاہ ہل گئی تھی
یہ معلوم ہوا تھا کہ اسرافیل نے صور قیامت پھونک دیا یا پہاڑ پھٹ کر گر پڑا اُسکو وہ ساحر ڈانٹکر
اُسکے عجز کرنے سے اُسکی طرف سے پلٹا اور اب عطارد کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ عطارد میرا نام ہی
ہی عطارد تم بہت مغرور تھین اور بدمزاج مشہور تھین کسی کی حقیقت نہ جانتی تھین مگر اسوقت سب
بدمزاجی اور بدخلقی اور غصہ بھول گئین اُسکے روبرو کچھ نہ چلا آہستہ سے کہا کہ جی ہان عطارد میرا ہی
نام ہی اِس ساحر نے کہا کہ چل تجکو خداوند اور سمندر شاہ نے بارگاہ گرداب شاہ مین طلب
کیا ہی اور مجھ سے فرمایا ہی کہ اپنے ہمراہ لے آ اُسنے یہ سُنکے کہا کہ بہت خوب مین چلتی ہون ذرا آپ
بیٹھ جائین ایک امر آپ سے دریافت کرونگی یہ کہکر ایک خادم سے اِشارہ کیا کہ کرسی لاؤ خادم
نے جلدی سے کرسی حاضر کی انھون نے کہا کہ ہم بیٹھ نہین سکتے ہین ہمکو بہت جلدی ہی ورنہ ہمکو جواب
دے اُسنے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ آپ تشریف رکھین مین چلتی ہون ایک امر مین مین حیران ہون
اُسکو آپ ورا بیان فرما دین وہ بیٹھنا میرے دل سے دفع کر دین مین چلنے کو موجود ہون تجکو
چلنے مین انکار نہین ہی یہ سُنکے آپ کرسی پر بیٹھ گئے اور کہا کہ جو دریافت کرنا ہو وہ دریافت کر دیر
نہ کر ورنہ خداوند خفا ہونگے اُسنے کہا کہ پہلے تو آپ یہ فرمائین کہ آپ کا اسم مبارک کیا ہی تاکہ مین بھی
تو آگاہ ہون جواب دیا کہ تجکو ہمارے نام سے کیا کام ہی ہوگا کچھ نام اگر تو نام سنے گی تو ڈر جائیگی
اِس سے کیا حاصل ہی بس اسیقدر کافی ہی کہ مین سب ساحرون کے نام سے واقف ہون اور
ہر ایک کی روح میرے قبضہ مین ہی جسکی روح کا حکم ہوتا ہی مین جسم سے نکال لیتا ہون مین وہ
ہون کہ فرزند کو بن باپ کا کرتا ہون مان کو بیٹے سے جدا کرتا ہون بیٹے کو باپ سے بھائی کو
بھائی سے بہن کو بہن سے زوجہ کو شوہر سے شوہر کو زوجہ سے مان کو فرزند سے دوست کو دوست

سے میرا جہان قدم جاتا ہی وہ گھر کے گھر تباہ ہو جاتے ہین بس خیال کرلے مجکو جسکی روح قبض کرنیکا
حکم ہوتا ہی مین فوراً روح قبض کرتا ہون کسی کی آہ وزاری کو نہین سنتا ہون ایک پل مین لشکرون
کو خاک سیاہ کر دیتا ہون شہر کے شہر تباہ ہوتے ہین میرے سبب سے میرے نام کے دریافت
کی کیا ضرورت ہی یہ جو انھون نے کہا تو ملکہ نے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ یہ تو مین بھی مگر وہ ہوا سے مہربانی اور
کنیز نوازی نام نامی سے آگاہ فرمایئے کہا کہ میرا نام ملک الموت جاندار ہی یہ سنا ملکہ بیہوش سنکے کانپ
گئی اور عرض کیا کہ آپ کیا میری روح قبض کرنے تشریف لائے ہین مین نے تو ابھی کچھ دنیا کا مزا
دیکھا بھی نہین اور نہ مین نے کوئی ایسی خدا و ند کی خطا کی جو انھون نے آپ کو روانہ کیا کہ آپ میری
روح قبض فرمائین آپ اہل اسلام کی روح کو قبض فرمائین کیونکہ وہ لوگ بہت مغرور اور گنہگار ہین
ملک الموت نے جواب دیا کہ مین تیری روح قبض کرنے نہین آیا ہون بلکہ تجکو اسی طور سے لیجاونگا
دربار مین سمندر شاہ کے کہ انھون نے طلب کیا ہی اگر روح قبض کرنے آتا تو اس طور سے نہ آتا اوسکا
اور سامان تھا مین تجکو نظر نہ آتا اور اسقدر بھی فرصت نہ دیتا کہ تو کلام کرتی ابتک تو تیرا خاتمہ بھی ہو چکا
ہوتا ملکہ نے کہا کہ اچھا یہ فرمایئے کہ آپ کیون تشریف لائے آجتک کسی نے خداوند کو نہین دیکھا اور
نہ کوئی دیکھ سکتا ہی اسکا کیا سبب ہی جواب دیا کہ سن اسکا یہ سبب ہی کہ خداوند نہ طاق مین تشریف فرما
تھے کہ انکو معلوم ہوا کہ ملکہ ایوان نہ طاقی نے جاکر سب اہل اسلام کا خاتمہ کیا سب کو اسیر کر لیا
ہی اب کل صبح کو انکو قتل کریگی اور سمندر اپنے لشکر مین بیٹھا ہوا خوشی کر رہا ہی اور ملکہ ایوان بھی ہی
بس خداوند نے مجھ سے فرمایا کہ ای ملک الموت تیار ہو آجتک ہمنے اپنے بندون کو اپنا جلوہ نہ
دکھایا تھا آج دکھائین گے کیونکہ آج دن خوشی کا ہی اور کل اپنے روبرو سے اہل اسلام کی روح
قبض کرائین گے مین نے عرض کیا بہت خوب پھر مین نے عرض کیا کہ کوئی اور بھی ہمراہ چلیگا فرمایا
کہ ہم اور تم اور کوئی نہین مین ان بندون کو جلوہ دکھاونگا وہ بندے اس لائق ہوئے ہین کہ انھون نے
خداپرستون کو گرفتار کیا ہی اور کوئی اس لائق نہین ہی بس خداوند وہانسے تشریف لائے یہ سبب ہی
خداوند کے آنے کا مجکو اسلیے ہمراہ لائے جو کہ مین نے بیان کیا اور مین جو تیرے لینے کو آیا اسکا سبب
یہ ہی کہ جب خداوند یہان آکر پہونچے تو ایوان سے اور سمندر سے یہ تقریر ہو رہی تھی کہ تم ٹھہرو وہ کہتی
تھی کہ مین ٹھہر نہین سکتی ہون میری وزیر زادی پریشان ہوگی کیونکہ مین تنہا اسے چھوڑ آئی ہون خداوند
جو آکر پہونچے سمندر بھی خاموش ہو رہا ایوان بھی چپ ہو رہی سب نے تعظیم کی خداوند تخت پر جلوہ فرما
ہوئے سب نے سجدہ کیا جب سب سجدہ کر چکے اسوقت خداوند نے ملکہ سے کہا کہ تنے سب اہل اسلام
کو اسیر کیونکر کیا ملکہ نے سب حال بیان کیا تمھارا بھی نام لیا اور یہ بھی کہا کہ آپ پر تو سب حال ظاہر
ہو گیا مین کیا عرض کرون ملکہ نے جو یہ کہا تو خداوند نے فرمایا کہ یہ امر تو ضرور ہی مین تمھاری زبان
سے سننے کا مشتاق تھا سن لیا جب ملکہ نے تمھارا نام لیا خداوند نے فرمایا کہ وہ کہان ہی تمھارے
ساتھ دربار مین نہ آئی کہ ہم بھی اس سے ملاقات کرتے ملکہ نے کہا کہ وہ نہ آئی چونکہ بادشاہ نے
اسکو طلب نہ کیا تھا صرف مجکو طلب کیا تھا مین آئی وہ نہ آئی ملکہ میرے اور بادشاہ سے اسی امر پر
تکرار ہو رہی تھی یہ فرماتے تھے کہ تم نہ جاؤ اپنی وزیر زادی کو طلب کر لو مین کہتی تھی وہ نہ آئیگی بلکہ تنہا
گھبرا لی ہوگی تب خداوند نے کہا کہ نہ آنے کا کیا سبب ہی بس اس ساحر نے وہی تقریر جو کہ دریا
سمندر اور ایوان کے ہوئی تھی بیان کی جو کہ بالا تحریر ہو چکی دوبارا تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہی

ملک الموت نے کہا کہ جب یہ ملکہ نے خداوند سے کہا خداوند نے مجکو حکم دیا کہ تم انکی بارگاہ مین جاؤ اور انکی دزیزادی کو بہت جلد لاؤ انکا نام لینا اور سمندر کا اور میرا اگر وہ آنے مین انکار کرے تو کوئی حکم لینے کی ضرورت نہین ہو اسکی عدول حکمی کے جرم مین اسکی روح قبض کر لینا مین تمکو اجازت دیتا ہون بس اگر تم انکار کروگی تو مین روح قبض کر لونگا یہ سُنکے عطارد کانپ گئی کہ آپ روح قبض کرنے مین جلتی ہون مجکو کوئی عذر نہین ہو ملکہ نے کہا یہ بیان فرمایئے کہ آپ روح قبض کرکے کہان رہتے ہین یہ سُنکر ملک الموت نے کہا کہ کیا دیکھے گی عطارد نے کہا کہ ہان بس یہ سُنکے ملک الموت نے بغل مین اپنے ہاتھ کو بڑھایا اور ایک شیشہ نکالا کہ اُنمین بہت سی روحین بند تھین سرخ زرد سبز سفید پھڑک رہی تھین کہا کہ اسی شیشے مین بند کر لیتا ہون یہ اُن لوگون کی روحین ہین جو کہ حکم سے خداوند کے راہ مین قبض کرلین مین نہ طاق سے یہانتک آتے آتے اسی مین تیری بھی روح بند کر لیتا یہ جو ملک الموت نے کہا یہ ڈر گئی اور ہاتھ جوڑکر کہا کہ آپ تخت سحر تیار کرین تاکہ مین اُسپر بیٹھکر آپ کے ہمراہ چلون تاکہ بہت جلد پہونچین ایسا نہو کہ خداوند کو غصہ آجائے تو خرابی ہو ملک الموت نے کہا کہ کیا تجکو سحر نہین آتا ہی جو تو مجھ سے کہتی ہی کہ آپ تخت سحر تیار کرین اسنے کہا کہ آتا کیون نہین ہی مگر مین آپ کے سامنے سحر کرسکتی ہون میری بھی یہ مجال ہی ملک الموت نے کہا کہ نہین تو ہی سحر کر اور تخت سحر تیار کر اول تو تجکو دنیا پہ سحر کرنے کا خداوند کا حکم نہین ہی دوسرے مین تیرے سحر کا بہت مشتاق ہون مین اجازت دیتا ہون یہ جو ملک الموت نے کہا عطارد نے کہا کہ گو میری طاقت نہ تھی کہ مین آپکی موجودگی مین سحر کرون مگر جب آپ اجازت دیتے ہین تو مین مجبور ہون یہ کہکر اُن سب سے کہا کہ تم اپنے اپنے مقام پر جاؤ مین پاس ملکہ کے جاتی ہون یہان بیکار بیٹھکر کیا کروگے اُن سب نے کہا کہ بہت خوب ملکہ سے فرما دیجیے گا عطارد نے کہا کہ ہان بس عطارد یہ کہکر ہمراہ ملک الموت جادو کے باہر بارگاہ کے آئی سحر کا تخت تیار ہوا اُسپر سوار ہوئی ملک الموت سے کہا کہ آپ بھی تشریف لایئے اُنھون نے کہا کہ مین سوار نہونگا بلکہ اسکا پایا پکڑکے چلونگا جسطرح سے مجکو حکم ملا ہی عطارد نے کہا کہ یہ بے ادبی ہی ملک الموت نے کہا کہ ہم جو کہتے ہین اُسپر عمل کرو زیادہ تقریر نہ کرو دیر ہوتی ہی ملکہ کا دم نکل گیا خاموش ہو رہی تخت قدکادم بلند ہوتا چلا ملک الموت نے تخت کے پائے پکڑلیے وہ تخت طرف دربار گرداب شاہ کے چلا اُنکو تو اُدھر جانے دیجیے پھر اُنکا حال تحریر ہوگا جب عطارد چلی گئی سب سردار آکے اپنے خیمون مین خواب مرگ مین مبتلا ہوئے کیونکہ دربار مین جیتے ہوئے اونگھ رہے تھے کیا کرتے تابعداری سے ناچار تھے یہ تو سب سو رہے اُنکو تو خواب مرگ مین مبتلا چھوڑیے اب حال محفوظ جادو اور اُس ضعیفہ کا سماعت فرمایئے کہ اُسنے کیا کیا اور کیا گذری راوی نے اِس طور سے بیان کیا ہی کہ وہ ضعیفہ بیٹھی ہوئی اُسی طور سے رو رہی تھی اور اپنا جی کھو رہی تھی اور سمجھا رہی تھی جب کوئی ڈیڑھ پہر رات کے قریب ہوچکی تو ایک مرتبہ کہنے لگی کہ ہائے اے بچی تم ابتک نہین سوئین ہان اِس تکلیف مین نیند کہان آتی ہی تمکو تو عادت تھی نرم بستر ہو روشنی ہو مین پہلو مین ہون تسے قصہ کہتی ہون خواصین پانون دباتی ہون یا یہ تکلیف بجاے بستر نرم کے فولادی قفس بجاے روشنی کے تاریکی بجاے قصہ وکہانی کے اپنی جان کا خوف بجاے خواصون کے تنہائی پانون دبانے کی جگہ پر پانون مین بیڑیان ایسی حالت مین نیند کجا بڑی زحمت ہوگی ارے اب بھی میری سُن لے اور اِس خیال سے درگذر ابھی بہت رات باقی ہی اس طور سے بین کر رہی

تھی کہ محفوظ کا کلیجہ نکلا آتا تھا بعض بعض تو رو رہے تھے اور بعض سرد آہ جگر سے بھر رہے تھے جو کہ صاحب اولاد تھے وہ زیادہ تر بیقرار تھے اسی عالم مین کوئی دو پہر رات کے قریب آئی کہ ایک مرتبہ وہ ضعیفہ وہانسے ہاے کر کے اٹھی گرتی پڑتی روتی قریب محفوظ جادو کے آئی اور اسکے قریب بیٹھکر اور ہاتھ جوڑکر رو رو کر کہنے لگی کہ ای محفوظ جادو آپکی مین نے بہت تعریف سنی ہی اور سنا ہی کہ آپ بہت صاحب خلق اور رحیم ہین میری ایک عرض ہی اگر آپ فرمائین تو مین بیان کرون یہ سنکر محفوظ نے کہا کہ ای ضعیفہ بیان کر اسنے کہا کہ آپ کے صدقے جاؤن مجکو اتنی اجازت دیجیے کہ مین اگر کی بتی روشن کرون شاید اسکے سبب سے یہ غم زدہ آنت مین مبتلا ستم رسیدہ سو جاے اتنی دیر راحت پاے جتنی دیر سو رہے محفوظ جادو نے کہا کہ یہ امر میری سمجھ مین نہین آیا کہ تو نے کیا کہا کیسی اگر کی بتی اور کیسا روشن کرنا اور کیسا سونا کچھ صاف طور سے بیان کر اسنے یہ تقریر محفوظ کی سماعت کر کے کہا کہ ای محفوظ جادو اسکا واقعہ اس طور سے ہی کہ یہ ناشاد و نامراد منور جادو بہت نازک دماغ اور بدمزاج ہی مین نے اسے جب یہ برس دن کی تھی جب سے پرورش کیا ہی جب سے اسکی مان نے اسکو چھوڑکر انتقال کیا باپ اسکا بہت بڑا صاحب مال تھا اسنے اسے اور مجھ دونون کو اسکی خالہ آئینہ اندام کے مکان پر پہونچوا دیا اور خود اس عورت کو گھر مین لے آیا کہ جس سے اسکی مان کی زندگی سے ملاقات تھی آپ چین سے بسر کرنے لگا پھر اسدن سے اسکی خبر نہ لی یہ لڑکی جو آئینہ اندام کے پاس پہونچی اور مین نے اسکے مان کے مرنے کی خبر سنا لی تو یہ سنکر آئینہ اندام کی یاد مین بہت روئی آئینہ اندام اسکی مان جسکا نام گل اندام تھا سگی بہنین تھین ایک مان اور ایک باپ سے مگر ایک عرصے سے کچھ باپ مان کے ترکہ پر تکرار ہو گئی تھی اس سبب سے آمد رفت موقوف تھی اسکی مان چھوٹی تھی مگر بہن سے الفت بہت رکھتی تھی بس جب آئینہ اندام نے یہ سنا کہ بہن مر گئی اور اسکے شوہر نے دوسرا عقد کر لیا لڑکی کو مع اسکی کھلائی کے میرے پاس بھیجدیا اسنے اس سے بہت الفت کی گلے سے لگایا پیار کیا اور کہا تو میری مولی مٹی کی نشانی ہی نہ میرے مان باپ ہوئے دگل اندام پیدا ہو گی نہ تو ہو گی میرا بازو ٹوٹ گیا میری قوت کم ہو گئی گو میرے اسکے نزاع تھی مگر مین نہ اس امر کی خواستگار تھی کہ وہ مر جاے میری آس ٹوٹ گئی مین خیال کرتی تھی کہ وہ مجکو روئیگی یہ نہ جانتی تھی کہ مین روؤنگی خلاصہ یہ کہ بہت کچھ روئی اور الفت ظاہر کی اور اسی وقت انا طلب کر کے اسپر نوکر رکھی اور سب سامان درست کر دیا کیونکہ خداوند نے سب کچھ اسکو دیا تھا آفاق برسر حکومت تھا یہ پرورش پانے لگی جب اسکا سن کوئی ڈیڑھ برس کا ہوا تو یہ از حد بیمار ہوئی چونکہ آفاق کے کوئی اولاد نہ تھی وہ اسکو بہت پیار کرتا تھا اپنی اولاد کے برابر جانتا تھا ذرا سی اسکی طبیعت سست ہوئی وہ بیقرار ہو گیا اور آئینہ اندام بھی اب جو یہ بیمار ہوئی تو کوئی امید زندگی کی نہ رہی تمام حکماے شہر کا علاج کیا مگر کچھ فائدہ نہوا اور مرض زیادہ ہوتا گیا نوبت باینجا رسید کہ آفاق نے اطراف وجوانب کے حکیم و بید طلب کیے مگر کوئی صورت صحت کی نظر نہ آئی اور دور دور سے حکیم بلاے کسی کے علاج سے فائدہ نہ کیا درحقیقت آفاق نے ہزارہا روپیہ صرف کیا اگر اسکی مان زندہ ہوتی اور یہ اپنے گھر مین ہوتی تو نہ اسکے مان باپ اسقدر روپیہ صرف کرتے کیونکہ وہ لاتے کہانسے اور ایسے حکیم انکو کہان ممکن ہوتے نہ وہ ایسے مالدار تھے جو صرف کرتے جیساکہ آفاق نے صرف کیا جب سب طرف کے حکیم آچکے سمندر یہ سے بھی آفاق نے حکیم طلب

کرنا شروع کیے تمام شہر سمندریہ کے حکیم آئے کچھ نہوا حاصل کلام یہ کہ آفاق نے ایک عرضی بنام سمندرشاہ تحریر کی اور اُسمین تحریر کیا کہ مین امیدوار ہون کہ جو حکیم خاص آپ کا علاج کرتے ہین اور ملازم سرکار ہین اُنکو ایک تھوڑے عرصہ کے لیے یہان کے آنے کی اجازت فرمایئے کہ میری دختر بہت علیل ہی مین سب حکیمون کا علاج کرکے تھک گیا کچھ فائدہ نہوا اور یہی میری ایک لڑکی ہی نہایت آپکی مہربانی اور غلام نوازی ہوگی یہ عرضی سمندرشاہ کے پاس پہونچی اُنھون نے اُسی وقت حکیم بقراط الحکمت جو کہ ملازم خاص اور اپنے وقت کے مسیح زمانہ تھے اُنکو اپنے سامنے طلب کرکے روانہ کیا چونکہ سمندرشاہ آفاق شاہ کی بڑی خاطر کرتے تھے اور قدر کرتے تھے کچھ ایسی اُس زمانہ مین اُنکی قدر تھی کہ جو آفاق نے کہا سمندر نے اُسے قبول کرلیا بس حکیم صاحب آفاقیہ مین پہونچے بڑی قدر و منزلت سے آفاق نے دعوت کی بس حکیم صاحب نے اِسکو دیکھا اور فرمایا کہ یہ علیل کیا ہی پرسون اچھی ہوجائیگی ایک نسخہ حکیم صاحب نے پینے کے لیے تحریر کیا ایک مالش کے لیے اور ایک نسخہ اور تحریر کیا اور فرمایا کہ اِسکی بتیان بنائی جائین صرف حکم کی دیر تھی سب بندوبست ہوگیا حکیم صاحب نے اپنے روبرو نسخہ طلب کرکے سب دوائیان درست کین لڑکی کو اور انا کو پلوایا مالش کرائی جب بتیان اُسدن طیار ہوئین حکم دیا کہ جب رات کو سب سونے لگین خواہ بیدار ہین ایک بتی دونون سے روشن کردی جائے اِسطرح سے کہ اِسکی خوشبو اِسکے دماغ مین جائے اصل علاج اِسکا یہی ہی اور فرمایا کہ یہ بتیان ہمیشہ طیار کی جائین اور روشن کیجائین اِسکے برابر خواہ یہ جس مقام پر سوتی ہو اُس کمرے مین یہی اِسکی صحت کا سبب ہی اب یہ کبھی نہ علیل ہوگی اگر اِسکا بندوبست رہیگا چنانچہ جب سے وہی بندوبست کیا گیا اِسکو اب عادت ہوگئی ہی کہ جبتک بتی روشن نہ کی جائے اور اُسکی خوشبو اُسکے دماغ مین نہ پہونچے اُسوقت تک اُسکو نیند نہین آتی ہی اور یہین رہتی ہی محفوظ نے کہا کہ پھر حکیم صاحب کیا آفاقیہ مین رہے اُسنے جواب دیا کہ جیسا کہ حکیم صاحب نے فرمایا تھا کہ یہ پرسون اچھی ہوجائیگی بس ویسا ہی ہوا جسدن کا اقرار کیا تھا اُسی دن صحت ہوگئی مرض کا نام نہ رہا حکیم صاحب نے دوا موقوف فرمائی مگر اِسکے روشن کرنے کی تاکید فرمائی رخصت ہوکر چلے آئے بہت کچھ آفاق نے دیا مین خیال کرتی ہون کہ لاکھ دو لاکھ بادشاہ سمندرشاہ بھی دیتا ہوگا بس اِسی بھائی محفوظ مین نے تمسے اُسی بتی کے روشن کرنے کی اجازت مانگی ہی محفوظ نے کہا اُنمین کیا کیا اجزا ہین اُسنے جواب دیا کہ اُنمین اگر ہی کافور ہی عود ہی عنبر ہی مشک و زعفران ہی گلاب و کیوڑہ ہی اور دونون الائچیان ہین جوزبوتری ہی اور بہت سے اجزا ہین جو کہ مجکو یاد نہین ہین اگر سب سے زیادہ ہی ہان صندل بھی ہی اِسی طور سے کہ جسقدر خوشبویات ہین سب مین ترکیب نسخہ ہی محفوظ نے کہا وہ کہان ہی اُسنے جواب دیا کہ میرے پاس ہی محفوظ نے کہا پھر کیا غرض ہی اُسنے کہا کہ میری غرض یہ ہی کہ اگر تم اجازت دو تو مین روشن کرون تاکہ اُسکی خوشبو اُسکے دماغ مین پہونچے نیند آئے تاکہ یہ زحمت قید دفع ہو کچھ دیر تو راحت پائے صبح کو تکلیف تمل اُٹھائیگی مجھسے اُسکی تکلیف نہین دیکھی جاتی ہی آپکی بڑی مہربانی ہوگی مین آپکی بہت ممنون ہونگی محفوظ نے یہ سُنکے کہا کہ تونے ملکہ سے کیون نہ اجازت لی بھلا ہم بدون اُنکے حکم کے کیونکر اجازت دین اگر وہ ناراض ہون تو ہم کیا جواب دینگے ہم اجازت نہین دے سکتے ہین اُسنے ہاتھ جوڑکر اور رو کر کہا کہ میرے اُسوقت حواس درست نہ تھے اور نہ مجکو یاد آیا ورنہ مین ضرور عرض کرتی تو اجازت ضرور دیتین مگر میرے

قیاس مین نہ آیا اگر آپ بھی اجازت دینگے تو ملکہ خفا ہونگی کیونکہ اُنھون نے آپ کو اختیار دیا ہی اس
شب بھر آپ کو اِن سب کا اختیار ہی کیونکہ یہ آپ کے قبضہ مین ہین یہ کہکر قدمون پر سر رکھدیا محفوظ
نے اپنے ہمراہیون کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم سب کی کیا راے ہی بعض نے تو کہا کہ ہماری راے نہین
ہی کیونکہ نہ معلوم کیا ہو گیا ہو کوئی فقرہ ہو تو بڑی خرابی ہو ملکہ سے آپ کو خفت ہو ملکہ یہ ارشاد کرین کہ
تمنے بدون ہماری اجازت کے کیون اجازت دی جیسا کہ آپ کا خیال ہی گو یہ امر ضرور ہی کہ آپ کا اختیار
ہی کہ اُنکی خبر گیری فرمایئے آب وطعام سے یہ اختیار نہین ہی کہ رہا کر دیجیے یا قتل فرمایئے قیدی تو ملکہ کے
ہین ہماری تو کسی صورت سے راے نہین ہی آیندہ آپ کو اختیار ہی محفوظ نے اُنکا کلام سُنکے کہا کہ میری
بھی یہی راے ہی مگر اِسنے بہت پریشان کیا ہی جو کہ رحم دل اور صاحب اولاد تھے اُنھون نے جواب
دیا کہ اے آقا اِس امر مین کوئی نقصان نہین ہی اور فقرہ کیا ہو گا ہمارے سامنے تو وہ روشن کریگی یہ تو وہ
کتنی نہین ہی کہ مین اندر جاکر روشن کرون بلکہ یہ کہتی ہی کہ جہان پر مین بیٹھی ہون اُس مقام پر روشن
کرونگی اگر ملکہ کو معلوم بھی ہو گا تو وہ خفا نہونگی اگر اُنکو کچھ خیال ہوتا تو وہ اجازت کیون فرماتین بس ہم
لوگون کے نزدیک تو کوئی نقصان نہین معلوم ہوتا ہی یہ جو اُنھون نے کہا محفوظ کو اُنکی راے پسند آئی اپنی
راے کو اور اُنکی راے کو جو کہ خلاف تھے اِنکی راے سے ناپسند کیا اُس ضعیفہ سے کہا کہ ہم بھی دیکھین کہ
وہ پنہان کیسی ہین اپنا سر تو قدم پر سے اُٹھا اُسنے سر اُٹھایا اور کہا کہ آپ ملاحظہ فرمالین یہ کہکر ایک پوٹلی
نکالی اُسمین سے ایک چھوٹی سی صندوقچی نکالی اُسکو کھولا اُسمین پانچ پنہان تھین اُنمین سے ایک بتی نکال کر
محفوظ کے ہاتھ مین دی اور کہا کہ ملاحظہ فرمایئے محفوظ نے وہ بتی ہاتھ مین لیکر دیکھی اور سونگھی ایسی خوشبو
آئی کہ دماغ معطر ہو گیا کہا کہ اے ضعیفہ اِسمین تو بڑی خوشبو ہی اُسنے کہا کہ جی ہان ابھی کیا ہی جب روشن
ہو گی اُسوقت ملاحظہ فرمایئے گا محفوظ نے کہا کہ اچھا جاؤ روشن کرو مگر ملکہ سے نہ کہنا اُسنے کہا کہ مجکو کیا
ضرورت ہی جو مین ملکہ سے کہنے بیٹھونگی ایک تو تم میرے اوپر مہربانی کرو دوسرے مین ملکہ سے کہنے
بیٹھون مین ایسی محسن کش نہین ہون یہ کہکر دعائین دیتی ہوئی اُسی مقام پر آئی اور کہا کہ ذرا سی آگ
منگا دیجیے محفوظ نے اپنے خادم کے ہاتھ آگ منگائی وہ ایک مٹی کے پیالے مین آگ لایا اُسکو
دی اُسنے وہ پیالہ لیکر زمین پر رکھدیا اور ایک بتی لیکر اُس آگ پر توڑ کر بھر بھرا دی اُسکا آگ پر
پڑنا تھا کہ ایک دود غلیظ اُسمین سے بلند ہوا اور ایک خوشبو ایسی پھیلی کہ جو کہ کبھی آجتک اِن لوگون
نے سونگھی نہ تھی وہ دھوان تمام خیمے مین بھر گیا اِنکے دماغ خوشبو سے معطر ہونے لگے اِنکو جو اچھی
معلوم ہوئی اور ناک پھُلا پھُلا کر سونگھنے لگے اِدھر اُس ضعیفہ نے اور اُس آگ پر ڈالی اور کہا کہ لو
فرزندو خوشبو سونگھو اور آرام کرو مین نے تمھاری راحت کے لیے سب کی منت کی تا کہ تم سب کو آرام
ملے کچھ دیر تو یہ تکلیف قید برطرف ہو گو نیند نہ آئیگی اور تکلیف کیا برطرف ہو گی کمین قید کی بھی تکلیف
جاتی ہو مگر اتنی دیر تو راحت تو رہے ملیگی یہ کہکر اُسنے اُس آگ پر ڈالنی شروع کی اِن لوگون کو جو
اچھی زیادہ معلوم ہوئی اور دماغ نے اُنکے خواہش کی خوب ناک چڑھا چڑھا کر سونگھنے لگے اُسنے
جاکر اُنکے دماغ مین اپنا اثر کیا ایک مرتبہ سب کو گرمی معلوم ہوئی محفوظ نے گھبراکر کہا کہ کسقدر گرمی
ہو اور لوگ بولے کہ جی ہان کہا عوض کرین یہ سُنکے محفوظ اپنی کرسی پر سے اُٹھا کرسی سے اُٹھنا تھا
اور چند قدم چلا تھا کہ ایک مرتبہ سر نے گردش کھائی چکر آیا یہ سنبھل نہ سکا بس دھم سے زمین پر
گرا اُسکا گرنا تھا کہ ہائین ہائین کہکر وہ لوگ اُٹھے جو کہ خیمے مین بیٹھے ہوئے تھے اُسکے اُٹھانیکو

بس جو کرسی پر سے اُٹھا وہ جہانسے اُٹھا دھما دھم گرنے لگا گرے اور بیہوش ہوئے سب قیدی یہ واقعہ
دیکھ رہے تھے کہ یہ کیا امر تیا واقع ہو کہ یہ لوگ کیونکر بیہوش ہو کر گرے ناظرین کو خیال رہے کہ اُس ضعیف
نے یہ تدبیر کی تھی کہ اُس طرف کو دھوئین کو نہ جانے دیا تھا اسی طرف تدبیر سے پھیلایا تھا ورنہ وہ لوگ
بھی بیہوش ہوتے گو بیہوش تو تھے اُنکے حواس کب بجا تھے مثل مضغۂ گوشت کے قفس مین پڑے ہوئے
تھے نہ ہاتھ پاؤن مین حرکت تھی نہ زبان مین طاقت گویائی تھی اُنپر یہ خوشبو کہان اثر کرتی جیسے یہ
لوگ بیہوش ہو کر گرے چند ساحر جو کہ بیرون خیمہ تھے وہ دھماکے کی صدا سنکے اندر آئے یہان آکر
عجب تماشا دیکھا حیران ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کہ اُس خوشبو نے اُنکے بھی دماغ مین اثر کیا یہ
بھی بیخود ہو کر گرے کہ یکایک ابتو وہ ضعیفہ ایک مرتبہ چادر وغیرہ سر سے پھینک کر اُٹھی یا تو
کوزہ پشت تھی یا جوان ہو گئی چلا نہ جاتا تھا یا دوڑنے لگی ہر ایک کے پاس جاتی تھی اور حباب مارتی
تھی ایک تو وہ بیہوش پڑے تھے اور بیہوش کرتی تھی مرے پر سو درے یہانتک کہ سب کو بیہوش کیا
ابتو یہ لوگ اور پریشان ہوئے کہ یہ کیا امر ہی یا تو یہ ضعیفہ تھی یا جوان ہو گئی ہر ایک خیال کرنے لگا کہ
ضرور یہ کوئی عیار ہی یہ وہ یہ خیال کر رہے تھے کہ اِسنے چمک کر کرسے نیچہ لیا اور نعرہ کیا منم مہتر برق ثانی
یہ نعرہ کر کے ایک نیچہ بیاض گردن پر محفوظ کے مارا کہ سر اُسکا قلعۂ تن پر سے اُڑ گیا لاشہ تڑپنے لگا اُسکا
مرنا تھا کہ وہ قفس خود بخود ٹوٹ گئے اور سب قیدی زمین پر گرنے لگے چونکہ یہ سب سحر محفوظ مین مبتلا تھے
عطارد نے اپنا سحر اُنپر سے اُتار لیا تھا محفوظ کا مرنا تھا کہ قفس ٹوٹے اُنکے ہاتھ پاؤن قابو مین آئے
ہر ایک سنبھلا سنبھلتے سنبھلتے جو سحر کیا ایک برق چمک کر گری جسنے خیمہ کو جلا دیا اِدھر برق نے چمک
چمک کر نیچے مارنا شروع کیے جس ساحر کی گردن پر ہاتھ مارا اُسکا سر اُڑ گیا اُدھر ساحرون نے
چھوٹ کر آفت برپا کر دی خیمون مین آگ لگا دی لشکر ایوان کو قتل کرنا شروع کیا چونکہ وہ لوگ
بیخبر سو رہے تھے کسی کو خبر نہ تھی کہ بندوبست کرتے خیمون مین بھی یہ جا پڑے سحر کر کے خیمے جلانے شروع
کر دیے اِدھر برق نے سب کو قتل کیا ساحرون کے مرنے کی علامتین برپا ہوئین تاریکی ہو گئی برفباری
سنگباری ہونے لگی ہیرغل مچانے لگے شعلے آگ کے بلند ہونے لگے اِدھر ساحرون نے جو سحر کیا اور اُنکے
خیمون مین آگ لگائی اُسکے شعلے الگ بلند ہوئے قیامت کے آثار برپا ہوئے سب ساحر لشکر کفار کے
خیمون مین سو رہے تھے جلنے لگے آنکھین جو کھولین تو خیمون کو جلتا ہوا پایا گھبرا کر اُٹھے راہ نکلنے کی نہ پائی
جلکر خاک ہو گئے خصوصاً منور جادو نے تو آفت برپا کر دی جدھر جا پڑی ہزارون کو قتل کیا اب اِسکی
چالاکی کیا بیان کی جائے آوازین آنے لگین کہ کشتی مرا کہ نام من فلان جادو بود فلان جادو بود ہر طرف
سے یہی صدا آ رہی تھی تمام لشکر کو جلا دیا کسی کو بھاگنے کی مہلت نہ دی آواز آئی کہ مارا مجھکو کہ نام میرا محفوظ
جادو تھا اِدھر ساحران لشکر اِسلام نعرے کر رہے تھے کہ منم آفاق جادو و آئینہ اندام جادو دوکوکبہ
جادو و سہراب جادو و غزالان جادو ایک طرف سے صدا آ رہی تھی منم برق ثانی عیاری اِسکا
نام ہی مین نے وہ کام کیا ہی کہ جو کہ کوئی نہ کریگا یہ سو سو اسو ساحر جدھر جا پڑے مین ایک آفت برپا کر دیتے
ہین کسی کو مہلت دم زدن کی نہ دی دوسرے وہ لوگ سو رہے تھے اِنھون نے حالت غفلت مین
خیمون مین آگ لگا دی وہ جو گھبرا کے اُٹھے راہ نہ ملی اُسی مین ٹکرا ٹکرا کر رہگئے جو کہ باہر تھے وہ جان
جلے کہ جدھر گئے آگ نے پیچھا لیا کسی طرف سے بھاگ جانے کی راہ نہ ملی وہ بھی جلے اِن ناریون کو آتش
دنیا نے پہلے جلایا بعد کو آتش دوزخ نے جلانا شروع کیا چونکہ اُنکے مقدر مین جلنا تھا تو جیتے جی

بھی جلے بعد مرنے کے بھی جلے اِنکے گوشت کے جلنے کی چربی اُس صحرا مین پھیلی ہوئی تھی شاید کوئی جان
بچا کر نکلا ساحران لشکر اِسلام کنارے کنارے کھڑے ہوئے تھے کافرون کے مرنے کا تماشا دیکھ
رہے تھے اُنھون نے جو اُسکو جاتے ہوئے دیکھا برق گراکر قتل کیا اُسکو اِس بلاے آسمانی کی خبر تک
نہوئی یہ عالم تھا ایک غدر مچا ہوا تھا ساحرون کے مرنے کی صدا بلند تھی اُسی ہنگام مین برق ثانی
نے صدا دی کہ اے ساحران لشکر اِسلام مین نے تم سب کو رہا کیا اب تمکو اختیار ہے جدھر چاہو چلے جاؤ
مین تو جاتا ہون اپنی جان بچاؤ کیونکہ ایوان اور عطارد کے مرنے کی صدا نہین بلند ہوئی ہے بس
معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونون کسی نہ کسی تدبیر سے نکل گئی ہین وہ ساحرہ زبردست ہین ورنہ اُنکا بھی یہی
حال ہوتا وہ ضرور اپنے حواس درست کرکے آئینگی اور مقابلہ کرینگی تم لوگ بکلفت قید سے پریشان ہو
لہذا ایسا نہو کہ میری محنت بیکار ہو دوسرے لشکر کفار قریب ہے وہ یہ خبر پاکر نہ آپڑے یہ صدا دیکر
برق تو ایک طرف کو گریزان ہوا اُسی صحرا کی اُسی تاریکی مین یہ اُسکو خبر نہ تھی کہ ایوان بارگاہ سمندر
مین ہے اور عطارد کو ملک الموت جا دبوچے ہین ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ تو دوسرے خیمہ مین تھا
اپنے کام کی تدبیر مین یہ جو صدا برق ثانی کی اِن سب کے کان مین آئی سب نے خیال کیا کہ برق
سچ کہتا ہے بس ایک مرتبہ سحر کرکے ہر ایک اپنا وار کرتا ہوا رہا ہوا اُس ظلام مین جدھر جسکا مُنھ اُٹھ گیا
اُسی طرف چل دیا کچھ خیال نہ کیا اول تو وہ ظلام دوسرے تاریکی شب تیسرے یہ لوگ بھی تو بدحواس
ہین حریف کا خوف ہے چوتھے ساحرون کے مرنے سے تاریکی چھائی ہوئی ہے اِس حملہ مین جو ساحر
کہ لشکر کے باقی رہے تھے وہ بھی فی النار ہوئے بیس ہزار کا لشکر تھا اُنھون نے اِس تدبیر سے
قتل کیا کہ ایک بھی نہ بچ سکا تدبیر یہ کی تھی کہ رہا ہونے ہی متفرق ہو گئے تھے چارون طرف سے
آگ لگا دی تھی وہ لوگ کدھر جاتے ایک آفت برپا کر دی تھی ظلام جو پھر رہے تھے وہ بھی گھبراکر
لشکر مین چلے آئے تھے جب اُنھون نے شور و غل سُنا تھا اِس خیال سے کہ کیا آفت لشکر پر نازل ہوئی
وہ بھی قتل ہوئے ملک الموت نے خوب روحین قبض کین خوب بازار مرگ گرم ہوا قابض ارواح پریشان
ہو گئے روحین قبض کرنا بھول گئے دس کی روحین قبض کین اتنے عرصہ مین ہزار جلکر تڑپنے لگے یہ اُنکی
طرف مصروف ہوئے اور جلنے لگے تمام ہاویہ کو لاشون سے بھر دیا مالک فرشتہ جو کہ مختار دوزخ ہے وہ
کھڑا ہوا کہہ رہا تھا کہ لاؤ میرے حوالے کرو مین اُنکو اُنکی گمراہی کی سزا دون فرشتگان عذاب لے جاکر
اُسکے سپرد کرتے تھے وہ داخل جہنم کرتا تھا یہ اِسطرح سے اُس صحرا مین پریشان پھر رہے تھے کہ جیسے
طائر ستائے ہوئے پریشان ہوتے ہین یا ٹڈی آتی ہے اپنے مالکون کے مرنے سے پریشان
تھے اور دوسرے قید سے چھوٹے تھے ہر طرف سے رونے کی صدا آرہی تھی وہ صحرا اُسدن سے
مسکن ہو گیا ہے غول و شیاطین کا جہان ایک مرتبہ بیس ہزار کافران غدار مرین پھر وہ صحرا کیونکر نہ بلایات
کا مسکن ہو خلاصہ یہ کہ سب کے سب ایک طرف کو روتے ہوئے روانہ ہوئے یہان تو یہ ظلام برپا ہے اُدھر کا
حال سنیے کہ سمندر اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا مع ایوان کے تاج دیکھ رہا ہے کہ ایک مرتبہ ایوان نے سمندر
کی طرف مُنھ کرکے کہا کہ اب مین جاتی ہون بڑی دیر ہوئی میری دلبر زادی پریشان ہو رہی ہوگی
مین اُس سے ابھی کا وعدہ کرکے آئی تھی سمندر نے کہا کہ مین نے اُس مرتبہ بھی کہا کہ بلا لو مگر تمنے
نہ بلایا اب مین پھر کہتا ہون کہ بلا لو ایوان نے پھر وہی جواب دیا سمندر نے کہا کہ اچھا مین اپنے دل
کی ہوس نکال لون ایوان نے کہا کہ آپ کو اختیار ہے بس سمندر نے ایک چوبدار سے کہا کہ تو جا ملکہ

کے خیمے مین اکی وزیرزادی وہان بارگاہ مین ہین اُنسے کہا کہ آپ کو بادشاہ نے طلب کیا ہی اور آپکی
ملکہ بھی وہان ہین آپ بھی چلیے اُسنے کہا کہ بہت خوب ایوان نے کہا کہ میری طرف سے کہنا کہ مین نے
بہت چاہا کہ مین آؤن مگر بادشاہ نے میری عرض کو نہ سُنا لہذا مین مجبور ہون تم ہی یہان چلی آؤ ہم تم
ساتھ یہانسے بعد تھوڑی دیر کے رخصت ہوکر چلین گے بادشاہ کی بھی خوشی لازم ہی وہ چوبدار یہ
کلام سُنکے بارگاہ سے باہر آیا اور طرف لشکر ایوان کے چلا تھوڑی دور چلا تھا کہ اُسنے دیکھا کہ عطارد
جادو اِس طرف کو چلی آتی ہی اور ایک ساحر تخت پر ہاتھ رکھے ہوئے مگر اُسکی کچھ عجب صورت ہی
لشکر مین آچکی ہی اِسنے خیال کیا کہ یہ بارگاہ مین بادشاہ کے جاتی ہی ورنہ اِسکا اِس لشکر مین کیا کام
ہی وہان پریشان ہوئی خود چلی آئی اب کیا ضرورت ہی کہ مین پیام دون جو مطلب تھا وہ ہوگیا بلکہ اُسکی
بادشاہ اور ملکہ سے خبر دون اِسکے آنے کی مگر اُس ساحر کو دیکھکر اِسکا دم نکل گیا اِس سبب سے اور
بھی پاس نہ گیا یہان لشکر مین طلایہ پھر رہا ہی اور سب سو رہے ہین سوائے اُن لوگون کے کہ جسکے سردار
دربار مین ہین وہ تو جاگ رہے ہین باقی کل اہل لشکر خواب مرگ مین مبتلا ہین کسی کسی مقام پر جاگ
ہو رہی ہی مگر اندر خیمے کے باہر کا حال کسی کو کیا معلوم کہ کون جاتا ہی اور کون آتا ہی طلایہ کنارے کنارے
لشکر کے پھر رہا ہی بس وہ چوبدار یہ دیکھکر حواس پریشان فوراً واپس ہوا اور بارگاہ مین آیا ایوان
نے کہا کہ کیا جواب لایا اُسنے عرض کیا کہ مین جو بارگاہ سے نکلکر آپ کے لشکر کی طرف چلا مین نے
تھوڑی راہ طی کی تھی کہ مین نے دیکھا کہ خود ملکہ عطارد اِدھر کو تشریف لاتی ہین اور اُنکے ہمراہ ایک
ساحر ہی اُنکے تخت پر ہاتھ رکھے ہوئے کہ ہمنے آجتک اِس صورت وشکل کا ساحر نہین دیکھا مین تو
اُسکی صورت دیکھکر ڈر گیا قریب نہ گیا وہانسے اُلٹے پاؤن واپس ہوا کہ آپ کو خبر کرون ایوان نے
کہا کہ تو نے بادشاہ کا پیام دیا تھا اُسنے کہا کہ جی نہین مین نے خیال کیا کہ اب پیام دینے کی کیا ضرورت
ہی جب وہ خود آتی ہین اور ملکہ میری آنکھون مین اُسکی صورت پھر رہی ہی ملکہ نے کہا کہ بیان کر کہ کس
صورت کا وہ ساحر ہی بس اُس چوبدار نے وہی صورت بیان کی جو کہ مین ملک الموت جادو کی
عرض کر چکا ہون بخیال طول کے یہان تحریر کرنے کی ضرورت نہ دیکھی جب اُس چوبدار نے یہ
صورت بیان کی ملکہ نے کہا کہ اِس صورت کا تو کوئی ساحر میری وزیرزادی کا ملازم نہین ہی نہ معلوم
تو کیا بیان کرتا ہی شاید دوسرے تین سے اُٹھ گیا تھا خیر ایوان نے اپنے اُن سردارون سے کہا
کہ جو اُسکے ہمراہ آئے تھے کہ تم جاؤ عطارد کا استقبال کرکے لے آؤ کہین ایسا نہو کہ وہ خفا ہو جائے
دوسرے مجکو یہ بھی خوف ہی کہ مین تو وہان تھی نہین ایسا نہو کہ کوئی عیار اُسکے پاس نہ آیا ہو کہ عیار
میرے خون سے بھاگ گئے ہین مگر پھر بھی اُنکا خیال پر ضرور ہی گو یہ امر ہی کہ عطارد مجھ سے زیادہ
ہوشیار ہی مگر وہ اِن عیارون کی چال سے واقف نہین ہی یہ تو دیدہ و دانستہ آنکھ مین خاک ڈالتے
ہین آج ہی کی ہوشیاری لازم ہی اُسنے جو صورت اُس ساحر کی بیان کی میرے دل مین شک گذرتا
ہی کہ یہ کون ساحر ہی اور دوسرے یہ امر شک کا ہی کہ عطارد ایسی ہمراہ اور بے بلائے چلی
آئے میرے پاس تو وہ یون آتی نہین یہ کیا بات ہی اُنھون نے کہا کہ سمجھ جاتے ہین مگر آپ دریافت
فرمائین کہ وہی ہین یا کوئی عیار اُنکی صورت بنکر آیا ہی تاکہ شک مٹجائے یہ جو اُنھون نے کہا ایوان
نے اُس مطربہ سے کہا کہ ذرا ٹھہر جا میری وزیرزادی آلے تو پھر گانا وہ خاموش ہو رہی اُسنے اب
اوراق جمشیدی جھولی سے نکالے اُنمین دیکھا تحریر پایا کہ عطارد تو اصلی ہی مگر وہ ساحر عیار ہی بس

یہ دیکھنا تھا کہ اسکے حواس جاتے رہے اسنے پھر یہ نہ دیکھا کہ کون عیار ہی اور کیا نام ہی اسنے سرداروں سے کہا
کہ جلد جاؤ عطارد کے ساتھ عیار آتے ہین تم خاموش عطارد کے پاس چلے جانا اور اسکو اس حال
سے خبردار کرنا تاکہ وہ اسیر کرلے گی ایوان نے مارے جلدی کے یہ بھی نہ دریافت کیا کہ کس صورت پر ہو
صرف اس قدر دیکھا تھا کہ یہ عطارد اصلی ہی یا عیار اور یہ جو ساحر ہمراہ عطارد کے ہی اصلی ہی یا یہی عیار
ہی بس یہ نکلا تھا کہ عطارد اصلی ہی مگر ساحر عیار ہی اسنے اوراق نہ دیکھے تھے اور سرداروں کو وہ بات جو
کہ بالاتحریر ہوئی ہی تعلیم کرکے روانہ کیا تھا ادھر سے سردار چلے اُدھر اتفاق سے عطارد قریب بارگاہ
پہونچی جب ملک الموت نے دیکھا کہ اب یہ قریب بارگاہ آگئی یہ موقع دیکھتے چلے آتے تھے کہ موقع
پاؤن تو اپنا وار کرون کسی مقام پر موقع نہ ملا کیونکہ ایوان سنا تھا کہ عطارد بہت ہوشیار ہی اس
سبب سے انکا بس نہ چلا قریب بارگاہ پہونچکر انھون نے خیال کیا کہ اگر یہ بارگاہ مین چلی گئی تو ساری
محنت بیکار ہوئی اب انھون نے اپنے کو درست کیا اور قصد کیا تھا کہ مین وار کرون کہ بارگاہ کے
اندر سے وہ سردار نکلے جنکو ایوان نے روانہ کیا تھا بارگاہ عطارد پر پڑی عطارد کی نگاہ اُن پر
پڑی جیسے ہی باہم چار نگاہ ہوئین انھون نے اشارہ کیا کہ ملکہ ہوشیار ہو یہ اشارہ اُنکا ملک الموت
نے دیکھ لیا بس قیافہ سے معلوم کرلیا کہ انھون نے میری بابت اشارہ کیا ہی یہ آمادہ تو ہو چکے تھے
بس کہا جو کچھ ہوا ی دل یہ کیا اور یا حیدر کرار مدد کہکر جو ایک مرتبہ تخت کو پکڑ کر زور کرتے ہین اسنے
سحر کرنا موقوف کیا تھا تاکہ تخت زمین پر آئے کیونکہ میرے لینے کو ساحر آگئے ہین یہ تو انکی طرف
متوجہ تھی سحر بھی موقوف ہوا تھا انھون نے نعرہ یا حیدر کرار کے جو زور کیا تخت کو اٹھا لیا اور دے
مارا کہ نیچے عطارد ہوئی اوپر تخت ہوا اس زور سے پڑا کہ اُسکے استخوان چورا چورا ہو گئے اوپر
سے تخت جو پڑا اور ریزہ ریزہ ہو گئی وہ ساحر قریب پہونچنے بھی نہ پائے تھے کہ انھون نے خاتمہ کردیا
وہ تخت اصلی تھا سحر کا نہ تھا ہان وہ سحر سے اُسکو لے کر چلی تھی بس اُسکا مرنا تھا کہ ساحرہ زبردست
تھی اُسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی تاریکی ہو گئی آندھی سیاہ چلی ہوا زور سے آئی برف باری سنگ
باری ہونے لگی بڑی بڑی سلین برف کی گرنے لگین شعلہ آسمان سے آگ کے گرنے لگے بیرغل
مچانے لگے ایک تلاطم برپا ہو گیا اسی عالم تلاطم مین ایک صدا آئی کہ صنم قران ثالث یون کام تمام
کرتے ہین خوب اسنے اہل اسلام کو تکلیف دی یون عوض لیتے ہین یہ کہکر قران ثالث وہ تخت
لے کر طرف صحرا کے راہی ہوئے یہ تلاطم جو برپا ہوا اُن سرداروں نے دیکھا کہ عطارد کو اُس ساحر
نے اُٹھا کر مع تخت زمین پر دے مارا اُسکا کام تمام ہو گیا اپنا گریبان چاک کرکے فوراً طرف دربار
کے چلے وہان سمندر و ایوان بیٹھے ہوئے باتین کر رہے تھے ایوان سمندر سے کہہ رہی تھی کہ آج
بادشاہ عیار بڑے غضب کے ہین باوجودیکہ مین نے یہ آفت برپا کردی ہی کہ سب اہل اسلام
کو گرفتار کرلیا ہی صاحبقران کی عجب حالت ہی کوئی دم کے مہمان ہین اُس پر یہ جرارت کی
کہ میری بارگاہ مین جاکر ایک ساحر کی صورت بنکر عطارد کو فقرہ دے کر یہان لاتے تھے
کہ جب چوبدار نے آکر خبر دی کہ ملکہ وہ خود آئین ہین تو مجکو شک ہوا مین نے اورای جمشید
مین دیکھا تو معلوم ہوا کہ عیار ہمراہ ہی مین نے اپنے سردارون کو روانہ کیا کہ تمجاکر عطارد
کو اس حال سے خبردار کرو چنانچہ وہ گئے ہین سمندر نے کہا کہ ملکہ مین کیا کہون کہ کس بلا
سے یہ لوگ مین میرا بھی خوب دل جانتا ہی ایوان نے کہا کہ صبح کو انکا بھی مدارک کرونگی

ایک تو اسی وقت گرفتار ہوکر آتے ہین اسپنے کیے کی سزا پاتے ہین یہی ذکر ہو رہا تھا کہ ایک مرتبہ ایک شور و غل
کی صدا آئی اور تاریکی ہوگئی باوجودیکہ بارگاہ مین اسقدر روشنی تھی کہ دن معلوم ہوتا تھا مگر تاریکی ایسی ہوئی
کہ ہاتھ کو ہاتھ معلوم ہوتا تھا آندھی سیاہ اُٹھی تھی ہر طرف سے ہائے ہائے کی صدا آرہی تھی زمین ہلنے
لگی زلزلہ سا ہوگیا ایک قیامت برپا ہوئی بیرون کی غل نے آفت برپا کردی ایک ایسی صدائے مہیب
آئی کہ سب کانپ گئے سب اہل دربار مع سمندر اور ایوان کے یہ حالت دیکھ کر حیران ہوے کیجے سینوں مین
اُچھلنے لگے ایوان اور سمندر ادھر ادھر حیرت مین آکر دیکھنے لگے کہ دفعتاً یہ کیا آفت آئی کونسی بلا نازل
ہوئی یہ سُنکے سب حیران تھے کہ وہ تاریکی برطرف ہوئی اب معلوم ہونے لگا سمندر اور ایوان نے
دیگر اہل دربار نے دیکھا کہ بیرون بارگاہ تاریکی ہی شعلہ آگ کے بلند ہین برق چمک رہی ہے برف باری
ہو رہی ہے غل و شور کی صدا آرہی ہے سمندر نے حیران ہوکر حکم دیا کہ کوئی جاکر خبر تو لائے کہ یہ بیرون بارگاہ
کیا ساخہ ہے یہ تو کسی ساحر کے مرنے کی علامت معلوم ہوتی ہے سمندر یہ کہہ رہا تھا کہ صدا آئی کسی مرد کا نام
سن ملکہ عطارد جلد دو بود افسوس مردیم و جان دادیم بہ طلب خود نہ رسیدیم یہ صدا جو آئی تو ایوان
کے کان کھڑے ہوگئے اور سمندر سے کہا کہ خداوند میری وزیرزادی کی خیر کرین میرے کان مین یہ
صدا آئی میرا کلیجہ مُنھ کو آتا ہے جلد کوئی خبر لائے اتنے عرصہ مین وہ تلاطم تو برطرف ہوا پھر وہی صدا آئی اب تو
یہ گھبرا کر کرسی پر سے اٹھ کھڑی ہوئی چلنے کا قصد کیا تھا کہ وہ سردار پردہ اُٹھا کر اندر بارگاہ کے آئے
ہائے کس حالت سے کہ چاک گریبان خاک بر سر مُنھ پر ہوائیان اڑتی ہوئین انہی مقام پر سے پکار کر
کہا کہ ملکہ غضب ہوگیا کہ آپ کی وزیرزادی کو کسی عیار نے قریب بارگاہ پہونچکر قتل کیا یہ اُسی
کے مرنے کی علامت بلند تھی یہ سننا تھا کہ ایوان ہائے عطارد کہکر گر پڑی لوگون نے اٹھکر اُس کو
سنبھالا بے ہوش ہوگئی تھی گلاب کیوڑہ چھڑک کر ہوش مین لائے جب ایوان کو ہوش آیا پکاری
کہ ای عطارد تم کدھر چلین گئین ہم کو چھوڑ گئین ہماری کمر توڑ گئین ہم کو تم سے بڑی امید تھی مین اسی
سبب سے یہان ٹھہرنے سے انکار کرتی تھی کہ وہان کوئی آفت دآئے گی ہی ہوا کہ تم مجھ سے چھوٹ
گئین یہ باتین کرکے رونے لگی سب نے سمجھایا سمندر نے خود حواس جاتے رہے تھے حیران حیران
ایک ایک کا مُنھ دیکھ رہا تھا کہ یہ کیا ساخہ ہوا اسکو بھی عطارد کا بڑا صدمہ ہوا مگر کیا کرے
لوگون نے ایوان کو سمجھایا اسکی رقت کم ہوئی اُسنے اپنے حواس درست کیے ہاتھ دھوکے کرسی
پر بیٹھی سمندر کی طرف منھ کرکے کہا کہ مین اسی سبب سے جاتی تھی آپ نے نہ جانے دیا آخر کو جو
میرا گمان تھا وہی ہوا سمندر نے جواب دیا کہ مین کیا یہ جانتا تھا کہ یہ ساخہ ہوگا مجھکو تو عیارون کا
گمان بھی نہ تھا کسی کو روانہ کرکے خبر تو منگاؤ کہ یہ کس فتوے سے وہان سے آئے ہین ایوان نے کہا
کہ مین خود جاتی ہون سمندر نے کہا کہ اب تو مین تم کو نہ جانے دونگا عیار لشکر مین ضرور ہونگے
اب تم یہان رہو رات بھی تھوڑی باقی ہے ایوان نے کہا کہ یہ بات تو آپ نے بہت درست
ارشاد فرمائی اچھا پھر کسی کو بھیجکر خبر روانہ فرمائیے کہ وہ اُن سردارون سے دریافت کر آئے
بس سمندر نے ایک اپنے چوبدار خاص سے کہا کہ تم ملکہ کے لشکر مین جاؤ اور بارگاہ مین جاکر
سردارون سے دریافت کرنا کہ عطارد کو کون لے گیا بس یہ دریافت کرآؤ وہ چوبدار بارگاہ
سے نکل کر طرف لشکر کے چلا یہان ایوان نے اُن سردارون سے کہا کہ تم نے بھی ملکہ کو نہ آگاہ کیا
مین نے تم کو کس لیے روانہ کیا تھا اسی لیے روانہ کیا تھا کہ ملکہ کو خبر کرو اس لیے کہ تم جاکر ملکہ

کا منھ دیکھنا انھون نے کہا کہ ملکہ جب ہم اُنکے قریب بھی پہونچے ہون تو آگاہ کرنے ہم جو بارگاہ سے نکلے
ہم نے دیکھا کہ ملکہ مع اُن ساحر کے قریب بارگاہ آچکی ہین ہم یہ دیکھکر قدم اُٹھاکر چلے ہماری اور عطارد
کی چار نگاہ ہوئی ہم نے اشارہ کیا اُسنے ہم کو ملکہ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا بس نہ معلوم کیا کیا کہ ایک
مرتبہ تخت ملکہ کا اُٹھا لیا گو ملکہ تخت کو سحر سے لا رہین تھین مگر نہ معلوم کیا اُسکو اسم اعظم یاد تھا کہ جسکے
سبب سے سحر دفع ہوگیا بس ملکہ اُسنے تخت کو اُٹھاکر اس زور سے زمین پر مارا کہ ملکہ نے الکھوان تک
چورہ ہوگئے یہ نوبت ہوئی کہ ملکہ نیچے اور تخت اوپر ہم چلے تھے کہ جاکر اُسکو اسیر کرلین کہ ملکہ کے مرنے
کی علامت بلند ہوئی ملکہ نے کہا کہ تم نے کیون نہ سحر کرکے اسیر کرلیا جیسے اُسنے تخت اُٹھایا تھا ویسے
تم نے سحر کیا ہوتا اسکی کیون مہلت دی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ اُسکی حرکت سے کچھ ایسے حیران
ہوئے کہ حواس جاتے رہے سحر فراموش ہوگیا ہم کو کچھ نہ یاد رہا یہ حسرت ہوئی کہ یہ کیا امر ہوا اُس کے
مرنے کی علامت بلند ہوئی اور زیادہ بدحواس ہوئے ملکہ نے کہا کہ مجھ سے خود غلطی ہوئی کہ مین تم سے
کہتی کہ تم جیسے اسکو دیکھنا ویسے ہی سحر کرنا اور اسیر کرلینا بلکہ تم کو یہی لازم تھا کہ اتنی عقل کہان انھون نے
کہا کہ ہم کو یہ خیال نہ ہوا نہ آپ نے ہم سے فرمایا تھا ورنہ ہم ایسا ہی کرتے ملکہ نے کہا کہ پھر کیا ہوا وہ یہ حرکت
کرکے کدھر گیا انھون نے کہا کہ پھر ہم نے اُسکو نہ دیکھا یہان اتنی صدا تو ہمارے کان مین اس شور و
غل مین یہ آئی کہ سنم قران ثانی ہے یون اہل اسلام دشمن کو پامال کرتے ہین یون عوض لیتے ہین ہمارے
ہاتھ سے بھلا یہ بچ بھلی سکتی تھی یہ صدا تو ہم نے سُنی مگر پھر اُسکو نہ دیکھا یہ جو اُنھون نے کہا ایوان
نے کہا کہ اس قران نے بہت سر اُٹھایا ہے بڑے صدمے دیے ہین پہلے نانی کو مارا پھر میری صاحب
علیہ وازر کو قتل کیا اب کی تو میری کمر توڑی میرا کلیجہ شق ہوگیا اب مین صبح کو پہلے اسکی تدبیر کرونگی پھر
اور کسی کی طرف متوجہ ہونگی ملکہ یہ کہہ رہی تھی سب سن رہے تھے کہ سمندر نے منظریہ سے کہا کہ اب
تم جاؤ کہ اب موقع نہین ہے نہ ہم گانا سنین گے نہ ناچ دیکھین گے کیونکہ ایوان کے صدمہ سے ہم
صدمہ ہے وہ یہ سُنکے اپنے سازندون کو لے کر اپنے مقام کی طرف بارگاہ سے نکل کر سب کو سلام کرکے
روانہ ہوئی جب وہ چلی گئی سمندر نے کہا کہ ملکہ تم نے یہ نہ اچھا وقت اوراق مین دریافت کیا کہ کون
عیار ہے تاکہ معلوم ہوجاتا ملکہ نے کہا کہ اب دریافت کیے لیتی ہون یہ کہکر ملکہ نے اوراق اُٹھائے تھے کہ
پھر شور و غل کی صدا آئی اب کی اُس مرتبہ سے زیادہ تھی سب اہل دربار نے سر اُٹھاکر دیکھا چونکہ لشکر ایوان
کا سامنے بارگاہ کے لشکر گرداب سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر تھا اُس طرف سب کو آگ کے شعلے
اُٹھتے ہوئے نظر آئے برقین چمکتی ہوئی دکھائی دین اُسی طرف سے غل و شور کی صدا آتی ہوئی معلوم
ہوئی اُن لوگون نے گھبراکر سمندر اور ملکہ سے کہا کہ دیکھیے یہ کیا واقعہ ہے آپ کے لشکر کی طرف ملکہ نے جو آنکھ
اُٹھاکر دیکھا گھبراکر کہا کہ میرے لشکر مین آگ لگ گئی ہے یہ شعلہ میرے لشکر مین بلند ہین ابھی تک
چوبدار خبر لے کر نہ آیا نہ معلوم لشکر پر کیا آفت آئی کوئی جاکر جلد خبر لائے یہ سننا تھا کہ ایک سردار
ملکہ کا اپنے مقام پر سے اُٹھا اور بیرون بارگاہ آیا اور سحر کرکے طرف لشکر کے پرواز کرتے چلا فوراً
قریب لشکر آیا یہان آکر عجب آفت دیکھی کہ تمام لشکر کے خیمہ جل رہے ہین ایک تلاطم برپا ہے سناٹے
ماری پڑ رہی ہے ہر محل مچا رہے ہین صدائین ساحرون کے مرنے کی بلند ہین یہ تو حال
دیکھکر فوراً واپس ہوا طرف بارگاہ سمندر کے یہان ایوان کی بھی بارگاہ جل گئی کیا یہ ساحر اُس
وقت آیا تھا کہ جب سب ساحر لشکر اسلام کے یہ آفت برپا کرکے جا چکے تھے اور برق بھی

یہ تو یہ خبر دریافت کرکے چلا تھا وہ جو چوبدار پہلے آیا تھا وہ یہ سب حالت دیکھکر واپس گیا تھا اس ساحر کے
پہونچنے سے قبل بارگاہ مین آیا اور یون عرض کرنے لگا کہ ملکہ مین کہان سے خبر لاؤن وہان تو قیامت
برپا ہی ملکہ نے خود اُس سے کہا کہ تو میرے لشکر مین ہوآیا کیا خبر ہی اُس نے جب یہ اُس کے جواب
مین کہا ملکہ نے کہا کہ کیا آفت برپا ہی اُسنے کہا کہ مین جو بموجب حکم بادشاہ کے آپ کے لشکر کے
قریب پہونچا تو مین نے یہ دیکھا کہ ہر خیمہ سے آگ کے شعلہ نکل رہے ہین لشکر مین آگ لگی ہوئی ہی کوئی
گوشہ سوائے گوشہ سوت کے پناہ کا آپ کے لشکر کو نہین ملتا ہی ہر طرف سے آگ شعلہ ور ہی دریا
آتش ہی کہ موج زن ہی آپ کے لشکر کے ساحرون کے برنے کی صدا بلند ہی مین یہ واقعہ دیکھکر حیران
ہوا کہ یہ کیا آفت آئی کون لشکر پر آکر گرا کیا کسی نے شبخون مارا یا اہل اسلام کی کمک آگئی مین اُس
آگ سے اپنے کو بچائے ہوئے دور کھڑا تھا کہ میرے کان مین صدا آئی کہ منم برق ثانی عیار دوسرے
مرتبہ صدا آئی کہ منم آئینہ اندام و آفاق دسہراب وکوکبہ دغزالان ومنور جادو یہ صدا آئی اور
ایک مرتبہ ایسے شعلہ بھڑکے کہ جو خیمہ باقی تھے وہ بھی جلنے لگے مین یہ حالت دیکھ کر وہان سے گریزان
ہوا ای ملکہ یہ صدا آئی کہ کشتی مرا نام سن محفوظ جادو بود یہ جو اُس چوبدار نے بیان کیا ایوان نے
کہا کہ ای سمندر مین تباہ ہوگئی میرا لشکر لٹ گیا میرے یہان آنے سے یہ آفت برپا ہوئی معلوم
ہوتا ہی کہ برق ثانی عیار نے آکر سب سردارون کو محفوظ جادو کو قتل کرکے رہا کرلیا چونکہ اہل لشکر دن
بھر کے تھکے ماندے تھے سو رہے ہونگے انکو خبر بھی نہ ہوگی ساحر جو رہا ہوئے ہونگے انھون نے
سحر کرکے سب کو قتل کرنا شروع کیا ہوگا خیمون مین آگ لگا دی ہوگی اہل لشکر نکلنے نہ پائے ہونگے
افسوس سب جل گئے ہونگے میرے آتے ہی یہ آفت آئی مین جانتی تو نہ آتی مجکو کیا خبر تھی سمندر
نے کہا کہ خوب ہوا تم وہان نہ تھین ورنہ تم بھی آرام مین ہوتین تمھارے بھی دشمن قتل
ہوتے ایوان نے کہا کہ یہ تو آپ نے بجا فرمایا کیونکر معلوم ہو کہ یہ کیا ہوا کیا عیاری برق نے کی
کیونکر لشکر مین آیا سمندر نے کہا کہ اوراق سے دریافت کرلو ایوان نے کہا کہ بہت خوب یہی
سمندر سے ایوان کہہ رہی تھی کہ وہ سردار آکر پہونچا جو برائے خبر گیا تھا مگر با حال پریشان ایوان
نے اُس سے پوچھا کہ کیا خبر لائے اُسنے بھی وہی حال بیان کیا کہ جو اُس چوبدار نے بیان کیا تھا
ایوان نے کہا کہ ہم کو پہلے ہی خبر ہوگئی تھی ہم تو یہان آکر تباہ ہوئے لشکر الگ تباہ ہوا ہم جدا
تباہ ہوئے نہ معلوم کون سی منحوس ساعت تھی جب مین وہان سے چلی تھی خیر اب تو مین اہل
اسلام کا خاتمہ کرکے جاؤنگی ان سب کے خون کا عوض لونگی یہ لوگ میرے ہاتھ سے جائے کہان
ہین بس یہ کہکر ایوان نے اوراق اُٹھا کر دیکھا اور دریافت کیا کہ عطارد کے ساتھ کون عیار
تھا اور کس تدبیر سے اُسکو یہان لایا تھا کیا فقرہ دیا تھا اُس عیار کا کیا نام تھا گو معلوم ہوچکا
تھا کہ قران ثالث تھے یہ نکلا کہ قران ثالث تھے ملک الموت بنکر اُسکے پاس گئے تھے
اور یہ کہکر اُسکو لائے تھے کہ تم کو ایوان اور سمندر نے طلب کیا ہی بلکہ خداوند کا بھی نام لیا تھا
جو عیاری اور جو تقریر قران ثالث نے کی تھی وہ سب اُس اوراق سے ظاہر ہوئی اور

یہ بھی ظاہر ہوا کہ اگر تم بھی لشکر مین ہوتین تو گرفتار ہوجاتین بڑی خیر ہوئی اور طریقہ قتل بھی تحریر تھا کہ اس طور سے قتل کیا کہ تخت اٹھا کر دے مارا گو عطارد سحر کر رہی تھی مگر نام قرآن نے ایسے بزرگ کا لیا کہ جسکے نام سے سحر دفع ہوجاتا ہی وہ سحر جو کم زور ہوتا ہی عطارد نے اپنے سحر کو کم کیا تھا اس لیے کہ تخت زمین پر آتا رون جب یہ دیکھ چکی سمندر سے سب حال کہا کہ اس فقرہ مین مگر عطارد قتل ہوئی بڑے بلا کے عیار ہین کیا خوب تدبیر کی وہی سب تقریر بیان کی کہ جو میرے آپ کے بابت عطارد نے ہوئی تھی مین جانتی ہون کہ وہ یہان دربار مین موجود تھا یہان سے سنکے گیا اور اس فقرے سے اسکو لایا کیا خوب ملک الموت کی عیاری کی یہ کام انھین عیارون کا ہی سمندر نے کہا کہ مین نہ آپ سے کہتا تھا کہ بڑے خراب اور حالاک عیار ہین آپ فرماتین تھین کہ میرے روبرو کیا انکی عیاری چل سکتی ہی دیکھا آپ نے کہ آپ جب سے یہان (یعنی) سمندر یہ مین تشریف لائی ہین کئی عیاریان ہوچکی ہین ایوان نے کہا کہ یہ قرآن تو بڑا خواجہ سے بھی زیادہ تیز ہی سمندر نے کہا کہ جب مین نے اسکی عیاری سنی ایسے ہی غضب کی سنی واقعی یہ تو خواجہ سے حالاک ہی سمندر نے کہا کہ لشکر کا حال تو دیکھو کیونکہ میرے خیال مین تو برق ثانی نے غضب کی عیاری کی ہی مین خود دیکھتا مگر میری طبیعت اسوقت پریشان ہی ایوان نے اوراق اٹھا کر دیکھا کہ یہ لشکر پر کیا آفت آئی ہی کیونکر قتل ہوا اس مین تحریر تھا کہ وہ ضعیفہ ہوکہ تیرے پاس بارگاہ مین آئی تھی اصلی نہ تھی وہ برق ثانی بنکر آیا تھا اور منور کی سفارش کرکے انھکو قتل سے بچا لیا اور محفوظ کو ہمراہ میرے حکم سے جاکر بے ہوشی کی بتی روشن کرکے سب کو بے ہوش کیا محفوظ کو قتل کیا محفوظ کے مرنے سے سب سردار رہا ہوئے انھون نے رہا ہوتے ہی قیامت برپا کردی تمام لشکر کے خیمون مین آگ لگادی برق ثانی نے بھی حقہ آتش بازی مار کر تمام لشکر کے خیمہ جلا دیے ساحران اسلام نے سب ساحرون کو غافل پاکر قتل کرنا شروع کیا یہ آفت آئی سمندر سے یہ حال دیکھکر ایوان نے سب واقعہ ابتدا سے آخر تک بیان کیا جو کہ اسکے روبرو گذرا تھا اور بعد گذرا دراق سے معلوم ہوا سمندر نے کہا کہ کیا غضب کے عیار ہین جو عیاری کرتا ہی بلا کی کرتا ہی دیکھا تم نے کس غضب کی عیاری کی ایوان نے کہا کہ مین نے بڑا دھوکا کھایا اب ایوان کو غصہ آیا اس نے کہا کہ مین اسیوقت عیارون کی فکر کرتی ہون انھون نے بہت سر اٹھایا ہی بہت مجکو پریشان کیا ہی میرے اوپر بہت اُدھار کھایا ہی ساری عداوت مجھ ہی سے تھی میری جان کے پیچھے پڑے ہین میرے لشکر کو قتل کیا میری دو زبردست بیٹیون کو قتل کیا مین انکا خاتمہ کرتی ہون یہان یہ جواب ایوان نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ ای ملکہ میری بھی رائے یہی ہی کہ پہلے عیارونکا بندوبست کرو پھر لشکر اسلام کا خاتمہ کرنا کیونکہ لشکر کا تو خاتمہ ہوچکا ہی تھوڑا ہی سا لشکر باقی ہی عیار ایسی عداوت مین ضرور عیار یان کرینگے اور جہان تک ممکن ہوگا سب کے قتل کی فکر کرینگے راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ جو سمندر نے کہا ایوان نے کہا کہ مین ابھی فکر کرتی ہون یہ کہکر ایوان نے سر نیچا کرلیا راوی بیان کرتا ہی کہ جب صبح کو لشکر اسلام صف آرا ہوا تھا اور شب کو خواجہ نے رائے دی تھی کہ سب عیار متفرق ہوجائین چنانچہ وہی واقعہ ہوا تھا سب عیار متفرق تھے چالاک ثانی یہان بارگاہ مین چوبدار بنے ہوئے کھڑے تھے یہ سب واقعے انکے روبرو ہوئے اپنے دل مین بہت خوش ہوئے کہ قرآن نے عیاری کرکے عطارد کو قتل کیا بڑی نے اس سے بڑھکر کام کیا کہ تمام لشکر کا خاتمہ کیا ہم یون ہی رہے کوئی تدبیر کرنا چاہیے لاؤ مین

عیاری کرکے سمندر وغیرہ کو قتل کرون یہ تو اس فکر مین تھے اور عیار رات بھر تباہ پھر رہے تھے کوئی صحرا
مین کوئی لشکر کفار مین کوئی کسی دوکان خالی مین صورت بدلے ہوئے کوئی درخت کے نیچے بصورت مبدل
کوئی درہ کوہ مین کوئی لشکر کفار مین مگر بصورت مبدل پھر رہا ہی کوئی کہین پڑا ہی کوئی کہین یہ حالت
ہی کہ جیسے جانور تباہ ہوتے ہین یہ تو عیار دنکا حال ہی بس راوی نے بیان کیا ہی کہ اسنے صندوقچہ کھول کر
اشارہ کیا کہ ایک پتلی اُس صندوقچہ کے خانہ سے طلائی نکلی یہ وہی صندوقچہ ہی جو اسکے ساتھ ہر وقت
رہتا ہی اسنے اُس پتلی کو اشارہ کیا کہ ای کنیز با دولت و سامری جاؤ جانسوز ثانی کو تو پکڑ لاؤ جہان تک
یہ کہنا تھا کہ وہ پتلی دہان سے مثل شرارۂ آتش کے چلی چشم زدن مین غائب ہوگئی یا تو
چالاک ثانی فکر عیاری مین تھے یا یہ جو دیکھا تو متفکر ہوئے خیال کرنے لگے کہ دیکھیے یہ حرامزادی
کیا آفت برپا کرتی ہی اور کسکو لاتی ہی یہ تو بڑا غضب ہوا یہ تو یہ خیال کر رہے تھے اُدھر ایوان
کرسی پر بیٹھی ہوئی جھوم رہی تھی وہ پتلی جو یہان سے چلی تو تلاش مین جانسوز کے چلی جانسوز ثانی
ایک درخت کے سایہ مین صورت بدلے ہوئے پڑے تھے مگر جاگ رہے تھے یہ فکر کر رہے تھے
کہ کیا عیاری کرون کہ سرداران اسلام رہا ہوان اب رات کوئی سوا پہر باقی ہی کہ ایک مرتبہ برق
چمکی برق جو کوندی یہ گھبرا کر اُٹھے کہ ایک پنجہ انکی کمر مین پڑا اور سن سے لے گرا نکو اگر گیا وہ پتلی تو
اس طرح پہونچی کہ گویا انکو معلوم تھا اور صورت کو بدلے ہوئے تھے مگر اس پر بھی اسنے پہچان لیا
اور لے گئی ایک آن کی آن مین لاکر ایوان کے روبرو ڈالدیا اور کہا کہ ملکہ جانسوز حاضر ہی چالاک
نے دیکھا کہ یہ تو جانسوز نہین ہی یہ اپنے دل مین خوش ہوئے کہ گو یہ پتلی سحر ہی مگر اسنے جانسوز
کے دھوکے مین کسی اور کو گرفتار کر لیا اور لے آئی اُدھر ملکہ نے کہا کہ مین نے جانسوز کو طلب
کیا ہی نہ کہ کسی اور کو اُسنے عرض کیا کہ یہ جانسوز ہی صورت بدلے ہوئے ہی جانسوز نے سنکر
نہایت دہشت ہوئی کہ جسلیے یہ لے کر بلند ہوئی تھی تو یہ کرہ ہوا مین پہونچکر بے ہوش ہوگئے
تھے یہ تو بے ہوش تھے زمین پر پڑے ہوئے تھے اُس پتلی نے کہا کہ آپ سحر کرکے اسلیے اوپر
سے روغن دفع فرمائیے بس یہ جو پتلی نے کہا ایوان نے جو سحر کیا سب روغن عیاری دفع ہوگیا
اصلی صورت نکل آئی اب سب نے پہچانا کہ یہ تو جانسوز ہی ملکہ نے سمندر سے کہا کہ آپ نے
پہچان لیا کہ یہ جانسوز ہی سمندر نے کہا کہ ہان شب اُسنے سحر کیا کہ تمام جسم مین جانسوز کے سا
پیٹ گئے اور قید سحر مین مبتلا ہوا سمندر نے کہا کہ ملکہ اُنکو ہوشیار کرو تاکہ کچھ کلام کرین ایوان نے
کہا کہ مین اب انکو ہوشیار نہ کرونگی کیونکہ یہ لوگ حد کے شیرین کلام ہین کہین ایسا نہ ہو کہ مین پھر
انکے فریب مین آجاؤن سمندر خاموش ہو رہا اسکے پاس عیارون کے نام لکھے ہوئے رکھے ہین
چالاک نے جو دیکھا تو پہچانا دل مین کہا کہ غضب ہوا یہ اسی طور سے سب کو اسیر کرالیگی اور
یہ تحفہ جاکر اسیر کرلائے گی چالاک یہ خیال کر رہے تھے کہ اُسنے پتلی کو حکم دیا کہ جاکر برق کو بلا
وہ پتلی فوراً وہان سے چلی یہان برق ثانی سب کو رہا کرکے اور لشکر مین آگ لگاکر اور لشکر کو ساتھ
اسلام کے ہاتھ سے قتل کرا کے اور سب سے کہکر کہ اب نکل جاؤ خود بھی ایک طرف چلے تھے
چلتے چلتے تھک گئے تھے اپنی صورت بدل کر ایک کوہ کے اوپر بیٹھ رہے تھے کہ صبح ہوئے
تو لشکر کو جاؤن یہ بیٹھے ہوئے تھے کہ برق چمکی انھون نے سر اٹھا کر دیکھا کہ یہ برق کیسی چمکی
سر اٹھانا تھا کہ ایک پنجہ انکی کمر مین پڑا اور سن سے لے کر اڑ گیا یہ بھی کرہ ہوا مین پہونچکر بیہوش

ہوکے پتلی نے لاکر برق کو بھی سامنے رکھدیا اور کہا کہ برق حاضر ہی ملکہ نے برق پر بھی سحر کیا کہ رنگ و
روغن اڑ گیا اصلی صورت نکل آئی اسنے برق کو بھی قید سحر مین اسیر کیا اور سحر کیا کہ برق بے ہوش تو بھی
اور بے ہوش ہوگیا جب اسنے حکم دیا کہ زانجہ بن عمر کو پکڑلا زانجہ بن عمر اپنے لشکر مین شامل رہتے تھے صبا جنکے
کے صدمہ مین اور انکی حالت پر رو رہے تھے صورت بدلے ہوئے کہ یہ پتلی آگرا اور پنجہ مرین نے گرانا وہ بھی
لے اڑی یہ بھی ہوا کہ کوہ مین جاکر بے ہوش ہوگئے تھے پتلی نے انکو بھی لاکر اس کے روبرو فرش
پر ڈالدیا اب تو چالاک حیران ہوئے کہ یہ تو اس طور سے جاتی ہی اور بے آتی ہی کہ کسیکو خبر تک
معلوم ہی اب بڑا غضب ہوا کوئی اسکے ہاتھ سے بچے گا یہ سب کو اسیر کرلائیگی ادھر اسنے اسی طور
سے سحر کیا کہ رنگ و روغن اڑ گیا اصلی صورت نکل آئی انکو بھی سحر کرکے قید کیا اور بے ہوش کردیا
راوی نے بیان کیا ہی کہ اسی طور سے وہ اور دس غلام اسیر کرلائی کہ اسی اثنا مین وہ رات تمام
ہوئی نور سحر افق مشرق سے ظاہر ہوا اور یکایک شب برات ہونے لگی ظلمت شب نے نور روز سے
شکست کھائی عیار شب بخوں عیار روز سے شاطری مار کر طرف مغرب کے روانہ ہوا اور آمد آمد
شاطر روز کی در پہ شرق سے شروع ہوئی عیار فلک نے نور سے آراستہ ہوکر میدان فلک پر رہ گیر
ہوا مسجدون مین اذان ہوئی [illegible] بے ہوا اپنے آشیانون سے نکل کر درختون پر
آکر بیٹھے حمد الٰہی کرنے لگے [illegible] سبزہ لہلہانے لگا اوس کے قطرون نے اپنا جوہر الگ
دکھایا ہنگام سحر جب سمانا مہمان بارگاہ ایوان بھی ہوئی پتلی کو بھیج بھیج کر عیارون کو بلا بھیجتی
ہی کہ جب صبح ہوگئی ایوان نے سمندر سے کہا کہ آج اسی تدارک مین رات بھی بسر ہوئی کل دن
بھر مقابلہ مین گذرا رات اس پریشانی سے بسر ہوئی اب مین قسم کھاتی ہون کہ جب تک سب
عیارون کو نہ اسیر کرلونگی اور لشکر اسلام کا خاتمہ کرلونگی اسوقت تک نہ خود آرام کرونگی نہ کسی کو آرام
کرنے دونگی سمندر نے کہا کہ ملکہ ہم تو تمھارے ہمراہ ہین ہم کو تمھاری خوشی منظور ہی جو تم کہوگی
ہم اُس سے انکار نہ کرینگے بس یہ جو سمندر نے کہا ایوان نے جواب دیا کہ یہ آپ کی مرضی کنیز نوازی
ہی ورنہ میری بھی یہ لیاقت ہی یہ کہکر حکم دیا کہ ضرغام کو پکڑلا پتلی گئی یہان ریان ضرغام ثانی اسی
لشکر مین تھے ایک دوکان مین سو رہے تھے یہان اسقدر شور و غل ہوا تمام لشکر مین اہل لشکر
اٹھے مگر یہ سوتے لئے جب صبح ہوئی آنکھ کھولی انھون نے قصد کیا تھا کہ چلون کہ پتہ گرا انکو بھی اٹھا
لے گیا یہ بھی بے خبر ہوئے لاکر ہوش دلادیا ملکہ نے ضرغام ثانی کو بھی اسیر کیا اور چند عیار پکڑوا منگائے
یہ جو دل چالاک نے دیکھا انھون نے خیال کیا کہ اب سوائے میرے اور استاد کے اور قران
کے نامی عیارون مین سے کوئی نہین باقی رہا ہی مزور یہ انمین سے کسی نہ کسی کے لیے حکم دے گی
اب یہان سے چلو اگر استاد مل جائین تو انکو اس حال سے آگاہ کرو اگر استاد گرفتار ہوگئے تو
بڑا غضب ہوا یہ دل مین خیال کرکے سب کی آنکھ بچاکر بارگاہ سے نکلا اور یہ پائے شاطری مارتا
ہوا چلا چونکہ دن بخوبی نکل آیا تھا بازارین کھل رہی تھین خرید فروخت جاری تھی ہر ایک
کی زبان پر عطارد کے مرنے اور لشکر ایوان کے قتل ہونے کا ذکر تھا کیونکہ جب یہ آفت لشکر مین
برپا ہوئی تھی اور عطارد کے مرنے کے آثار بلند ہوئے تھے تو سب لشکر کے لوگ بیدار ہوگئے
تھے اور حال دریافت کیا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ یہ واقعہ ہوا اسی سبب سے ہر ایک کی زبان
پر یہی چرچا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ تھوڑے جو لشکر سے نکلے تھے تو صحرا مین چلے جاتے تھے جب

لشکر واپس فرودگاہ پر آئے تھے تو یہ لشکر کفار مین آئے تھے وہان سے اپنے لشکر مین جانے کی تدبیر کی تھی یہ
سب دریا گے نہ جا سکتے تھے ایوان کی بارگاہ مین آئے تھے وہان سے صاحبقران کے حال کی خبر
سنکے بیقرار ہوکر پھر دریا پر آئے تھے جب راہ نہ ملی تو اسی پریشانی مین طرف صحرا کے چلے گئے تھے نہ کل صبح کو کچھ
کھایا نہ رات کو اسوقت بہت شدت سے بھوک لگی تھی تو اس تدبیر مین لشکر مین آئے تھے کہ کسی تدبیر سے
کچھ پیدا کرون یا نان پزسے دھوکا دیکر کچھ لون اپنے پاس سے تو صرف کرنا بالکل حماقت ہی بس یہ ایک نان پز
کی دوکان پر کھڑے ہوئے اُس سے روٹی خرید رہے تھے اور تکراری پر تکرار ہو رہی تھی اور اہل شہر کی
بھی تقریر سن رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ کیا کہہ رہے ہین کیسا لشکر تباہ ہونا اور کیسا عطارد کا مارا جانا
چالاک جو بارگاہ سے نکل کر چلا تھا اُسکا گذر ادھر سے ہوا اسنے جو دیکھا کہ ایک شخص نان پز سے
تو رہا ہی کچھ طرز تقریر سے اصلو شک ہوا اسنے قریب آکر اس خیال سے دیکھا کہ یہ تو تقریر خواجہ کی سی
ہی کہین ایسا نہ ہو کہ وہی ہون تو بڑی خرابی ہو گویا دہان اژدر مین اپنے پاؤن سے آپ کود پڑے
بس یہ قریب آیا اتفاق سے خواجہ جو لون کرتے ہین منھ کو یعنی منھ دوسری طرف پھیرتے ہین تو آنکھ کا تل
چمک گیا چالاک کی نگاہ پڑ گئی اسنے پہچان لیا اپنے دل مین کہا کہ اسوقت تیرے قیاس نے خطا
کی بس ایک مرتبہ خواجہ کے قریب آکر ایک دھوکا دے کر چلا خواجہ نے پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ کون
نابینا تھا کہ راہ دیکھکر نہ چلا دھکا دیتا ہوا چلتا ہے جیسے ہی خواجہ نے چالاک کی طرف دیکھا چالاک
نے اشارہ کیا اور کہا کہ بھاگو اشارے مین خواجہ نے کہا کہ یہ کیا کہ گیا اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ
اس سے دریافت کرنا پہ ضرور ہی کچھ انکو اسوقت ایسا خفقان ہوا اور دل پر نشیان ہوا کہ یہ سب کچھ
بھول گئے روٹی لینا اور دام دینا یا فقرہ دینا جو کچھ روٹی لی تھی وہ اُسکی دوکان پر پھینک کر چالاک
کے عقب مین چلے چالاک انکو لگائے ہوئے کنارے لشکر کے آیا اور صحرا کی طرف روانہ ہوا یہ اُس
وقت کچھ ایسے بے خود تھے کہ انھون نے یہ کچھ خیال نہ کیا کہ مین کس کے عقب مین جاتا ہون آیا
یہ دشمن ہی یا دوست اسی طور سے بیتاب چلے آئے جب چالاک نے دیکھا کہ بالکل تنہائی ہی
تم کیا اور خواجہ کی طرف نظر کرکے اشارہ کیا کہ جلد میرے پاس آؤ چونکہ خواجہ دور تھے بس خواجہ
لپک کر اُسکے قریب آئے خواجہ جب قریب آئے چالاک نے کہا کہ استاد آپ نے مجکو پہچانا
مین نے تو آپ کو نان پز کی دوکان پر پہچان لیا تھا کہ مین کون ہون خواجہ نے کہا کہ کیسے خواجہ
اور کیسا پہچاننا مین ایک مسافر ہون یہ سنکر خواجہ نے کہا چالاک نے کہا کہ استاد اپنے کو پوشیدہ
نہ کرو جلد ظاہر کرو چالاک کو تو یقین ہی کہ استاد ہین خواجہ کو یہ خوف ہوا کہ کوئی ساحر نہ ہو یا
گرداب لقب زن مجھ دھوکا دے کر گرفتار کرے ای خواجہ تم نے بڑی نادانی کی کہ تم اسکے
عقب مین چلے آئے بدون سمجھے اور بوجھے ایسی بھی کوئی حرکت کرتا ہی خیر اب تو جو کچھ کیا وہ کیا
اسکو جواب دو خواجہ نے کہا کہ تو کون ہی سچ بتا چالاک نے کہا کہ افسوس آپ سا عقل مند
ہوکر مجھ شناخت نہ کرے مین آپ کا غلام چالاک ہون مین نے تو پہچان لیا خواجہ نے کہا کہ
کیون دھوکا دیتا ہی چالاک نے کہا کہ آپ میری بھی جان کے پیچھے پڑے ہین اور اپنی بھی
جان کے جلد بیان فرمائیے مین آپ کو پہچان چکا ہون صرف اپنا شک مٹانا چاہتا ہون چالاک
نے جو یہ کہا خواجہ نے خیال کیا کہ اب خجو ہونا نادانی سے مبتلا ہے عذاب تو ہوئے ہو اس سے
بیان کرو کہ ہان مین خواجہ ہون یہ دل مین تصور کرکے کہا کہ جو تیرا گمان ہی وہ درست ہی مین خواجہ

ہون چالاک نے کہا کہ گو مجکو آپکے کہنے کا یقین آیا مگر اصلی صورت دکھایئے تو اور زیادہ یقین آئے خواجہ
نے جواب دیا کہ تم اصلی صورت دکھاؤ تب چالاک نے اپنی اصلی صورت دکھائی رنگ و روغن دور
کیا خواجہ نے چالاک کو پہچانا خواجہ نے اپنی صورت بدلی اصلی صورت پر آئے تب چالاک نے
خواجہ سے کہا کہ استاد غضب ہوگیا خواجہ نے کہا کہ کیا ہوا چالاک نے سب کیفیت بیان کی اور
کہا کہ مین شام سے دربار مین تھا ایوان اور سمندر کے قران نے عیاری کرکے عطارد آسمان سیر کو
قتل کیا برق نے تمام لشکر کو تباہ کیا یہ واقعہ جو گذرا تو ایوان کو غصہ آیا اور اُسنے برہم ہوکر یہ تدبیر کی کہ
سب عیارون کو پتلی سحر سے گرفتار کرنا شروع کیا پتلی کو نام بتاکر روانہ کیا کہ فلان کو پکڑلا فلان کو پکڑلا
استاد میرے سامنے ابھی ابھی ضرغام ثانی اسیر ہوکر آئے تھے یہ حال دیکھکر مین وہان سے بھاگا کہ
آپ کو اگر آپ مل جائین کو بھر کردن اتفاق سے آپ نان پز کی دوکان پر کھڑے ہوئے تھے اُن سے
تکرار کر رہے تھے مین نے اسی عالم مین آپ کی آنکھ کا تل دیکھ لیا آپ کا مجکو یقین ہوا مین وہان سے
آپ کو دھکا دے کر چلا مین نے آپ کو اشارہ بھی کیا تھا خواجہ نے جواب دیا کہ مین اسی اشارے
کے سبب سے ادھر تمھارے عقب مین آیا مگر کوا سوقت مین نے نادانی کی تھی اگر کوئی دشمن ہوتا
تو خرابی ہوتی مگر دل ایسا پریشان ہوا کہ تاب نرہی ادھر چلا آیا یہ جو خواجہ نے کہا چالاک نے
کہا کہ استاد وہ پتلی اس طرح جاکے لے آتی ہی کہ جسے اُسکو مقام معلوم ہی کسی شکل مین ہو وہ لے
آئیگی لہذا جلد یہان سے بھاگیے خواجہ نے یہ سنکے کہا کہ صورت کا تبدیل کرنا بیکار ہی کیونکہ جب
جس صورت مین ہوگا وہ گرفتار کرکے لے جائیگی چالاک نے کہا کہ جی ہان پھر خواجہ نے کہا کہ پھر
صورت بدل کر کیا کرون یہ کہکر خواجہ ایک طرف پائے شاطری مارکر راہی ہوئے چالاک ایک
طرف کو چلا خواجہ اپنے دل مین یہ دعا کرتے جاتے تھے کہ ای کریم تو ہی بچانے والا ہی تو ہی سب کا
حافظ ہی تیری ہی حمایت کافی ہی تو ہی مالک ہی مین ایک تیرا حقیر و ناچیز بندہ ہون تو میری حمایت
کر اور شر سے اس لکاحہ کے بچا یہ تو کہتے ہوئے چلے جاتے ہین چالاک ایک طرف کو راہی ہوئے
تھے چالاک بھی پاسے شاطری مارتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ وہان ایوان نے ایک مرتبہ
اُس پتلی سے کہا کہ جا چالاک کو پکڑلا وہ یہ سنتے ہی فوراً اڑی اور بلند ہوئی اور سن سن کرکے چلی
گئی چالاک چلے جاتے تھے کہ یکایک ایک برق چمکی کہ چالاک نے سر اُٹھاکر دیکھا کہ برق کیسی ہے
کہ تڑاقہ ہوا تڑاق سے ایک پنجہ کمر مین چالاک کے پڑا اور اُسے اُڑا اور بلند ہوگیا کہکشان فلک کے
قریب پہونچ گیا کہ چالاک شدت ہوا سے بے ہوش ہوگیا جب پنجہ نے کر اُڑا تھا چالاک نے
خیال کیا تھا کہ اب قید ہوئے یہ پنجہ مجکو بھی لے جاکر ایوان کے پاس پہونچادیگا وہ سحر کرکے
بے ہوش کردیگی اور قید سحر مین مبتلا کریگی چالاک یہ خیال دل مین کر رہا تھا کہ بے ہوش ہوگیا
اُس پتلی نے لاکر چالاک کو بھی اُسکے روبرو ڈالدیا اُسنے اس پر بھی سحر کیا اور قید سحر مین مبتلا کیا
پتلی نے پوچھا کہ یہ کہان ملا اُسنے بیان کیا کہ فلان جنگل مین یہ چلا جاتا تھا اسی طور سے اس نے
سب کا حال بیان کیا تھا کہ یہ فلان درخت کے سایہ مین بیٹھا ہوا تھا یہ پہاڑ پر تھا یہ لشکر مین
اسیر ہوا تھا جو جہان سے اسیر کیا تھا اُس مقام کا پتہ دیدیا تھا جب چالاک اسیر ہوکر آچکے اُس
وقت ایوان نے کہا کہ ای سمندر ابھی تک وہ دونون نہ آئے یعنی خواجہ اور قران سمندر نے
کہا کہ ہم نے پتلی کو اُنکا نام کب بتایا کہ وہ لاتی ایوان نے کہا کہ اب اسکو روانہ کرتی ہون یہ کہکر

پتلی سے کہا کہ جا جہان تجکو خواجہ یا قران ملین پکڑلا یہ سنکے پتلی روانہ ہوئی مثل تیر شہراب کے نظرون سے غائب
ہوگئی یہ تو تلاش خواجہ اور قران مین جاتی ہی وہان خواجہ دعائین کرکے ہوئے چلے جاتے ہین تیزا
تیز یہ تو جاتے ہین قران کا حال سماعت فرمایئے کہ یہ جو عطارد آسمان سیر کو قتل کرکے اور اُسکا
تخت لے کر بھاگے تھے لشکر کو طے کرکے ایک درہ کوہ مین تخت کو رکھا اور آپ بالاے کوہ
آکر بیٹھے انتظار سحر کرنے لگے عبادت خدا مین مصروف ہوئے انھون نے وہ رات اُسی پہاڑ پر
بسر کی انکی حالت یہ ہی کہ جب یہ عبادت خدا کرتے ہین تو اپنی اصلی صورت پر بس اصلی صورت
پر تھے اور عبادت کر رہے تھے کہ صبح ہوگئی انھون نے نماز سحر سے فراغت کی اور وظیفہ شروع
کیا اس مین دن بخوبی آگیا جب وظیفہ تمام ہوا اب قران نے قصد کیا کہ لشکر کو چلیے کچھ حال
دریافت کیجیے کہ کیا گذری ایوان کس فکر و تردد مین ہی یہ یہ قصد کر رہے تھے کہ صبا اے بگولہ! اٹھ
انھون نے خیال کیا کہ یہ بگولہ کیسا اٹھا ہی کون آتا ہی یہ ایک درخت کی آڑ پکڑکر کھڑے ہوگئے
اور دیکھنے لگے کہ وہ بگولہ قریب آکر شق ہوا دامن گرد سے ایک پیادہ پیدا ہوا اور وہ پہاڑ کیطرف
چلا جب بالکل قریب آیا تو قران نے پہچانا کہ یہ تو خواجہ ہین یا تو قران درخت کی اڑ مین تھے
یا انھون نے سائے آکر صدا دی اور یہ خیال کرلیا کہ اگر کوئی خواجہ کی صورت بھی بنکر آیا ہی
ادھر کو تو اسکا خاتمہ کرنا چاہیے یہ خیال کرکے صدا دی کہ ای استاد اس پہاڑ پر آیے ہین آپ کا
منتظر ہون خواجہ نے یہ صدا سنی اور سر اٹھاکر دیکھا تو قران کو پہاڑ پر پایا حیران ہوئے کہ قران
یہان کہان خواجہ نے خیال کیا کہ ضرور یہ کوئی نکوئی مکار ہی کہ قران کی صورت پر بنکر مجکو دھوکا
دیتا ہی کچھ جواب نہ دیا سبب یہ تھا کہ قران اپنی صورت پر تھے خواجہ اپنی اصلی شکل پر تھے
اس سبب سے خواجہ نے قران کو قران نے خواجہ کو پہچانا مگر دونون کو گمان ہوا کہ یہ کوئی مکار
ہی خواجہ نے قران کو قران نے خواجہ کو مکار خیال کیا بس خواجہ نے سر اٹھاکر اور دیکھکر
قران کو کچھ جواب نہ دیا اور چلے قران نے دیکھا کہ یہ جو خواجہ کی صورت پر ہی میرے ہاتھ
سے مفت نکلا جاتا ہی کیا تدبیر کرون کہ یہ میرے ہاتھ آئے اُدھر خواجہ نے کہا کہ ای خواجہ یہ
تو بڑے نامردی کی بات ہی کہ تم اسکے روبرو سے بھاگے جاتے ہو وہ اپنے لوگون سے کہیگا
کہ مین نے خواجہ کو فلان مقام پر ٹوکا تھا خواجہ نے میری طرف خیال نہ کیا اور میرے خوف سے
فرار کرگئے خاک بھی جرارت نہین ہی نہ کچھ عیاری یاد ہی یہ خیال کرلے پلٹے ادھر قران نے جو دیکھا
کہ یہ میرے ہاتھ سے نکلا جاتا ہی ایک مرتبہ سپر ہاتھ سے پیچھے رکھکر پہاڑ پر سے کود پڑا زمین پر آکر
صدا دی کہ او مکار تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا بھلا مین نے خوب پہچانا کہ تو خواجہ کی صورت
بنکر کسی کو ڈھونڈھنے جاتا ہی مین کب جانے دیتا ہون یہ کہکر اور تیزی کرکے اُسکے قریب پہونچے
خواجہ نے جو یہ سنا کہ قران نقلی نے کہا کہ او مکار تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی مین کب
جانے دیتا ہون کہ تو جاکر کسی پر عیاری کرے اور یہ کہکر پھرے کر قریب آگیا خواجہ بھی پہلا
بدل کر کھڑے ہوگئے اور کہا کہ او مکار تجکو دھوکا دیتا ہی قران کی صورت بنکر مین کب چھوڑتا
ہون کہ تو کسی کو اہل اسلام سے اس لباس مکاری سے اسپر کرے اور پہچ لیا اور لپک کر
ہاتھ مارا اُس جھپٹے مین جو نگاہ گردن کھاتی تھی قران کی نظر خواجہ کے تل پر پڑی بس قران
نے سپر پر خواجہ کے پہچ کو روک کر کہا کہ استاد معاف فرمایئے مین نے آپ کو پہچانا نہ تھا تو

آپ اصلی صورت پر ہین مگر مین نے یہ خیال کیا اپنے دل مین کہ زمانہ کو پر آشوب ہو رہا ہی خواجہ کو کیا ضرورت
ہی کہ ایسے وقت مین وہ اپنی اصلی صورت پر آئین گے یہ کوئی مکار ہی کہ کسی کی تلاش مین خواجہ کی صورت
پر چلا ہی یہ امر خواجہ کی عقل سندی سے بعید ہی یہ جو قران نے کہا خواجہ نے کہا کہ او مکار مین تیرے مکر
مین آنے والا نہین ہون تو مجکو دھوکا دیتا ہی جب دیکھا کہ اب جان نہ بچے گی تو یہ مکر کیا قران نے کہا
کہ ای استاد قسم بخدا مین آپ کا غلام قران ہون مین کیونکر اب پرواز کرون جب قران نے قسم کھائی
تو خواجہ کو کچھ یقین آیا خواجہ نے کہا کہ ای قران تم نے کیونکر جانا کہ مین خواجہ اصلی ہون خواجہ نے
کہا کہ جب آپ نے دار پیچہ کا کیا آپ کے آنکھ لوگردش ہوئی آپ کے آنکھ کے تل پر میری نگاہ پڑی
بس اُس سے پہچان لیا خواجہ نے کہا کہ ای قران مین نے بھی یہی خیال کیا تھا کہ یہ کوئی مکار ہی اہل
اسلام کے فریب مین لانے کو قران کی صورت بنا ہی قران نے کہا کہ جی نہین قران نے کہا کہ استاد
کہان جاتے ہو خواجہ نے کہا کہ ای قران تم پہان کہان ارے جلدی پوشیدہ ہو بڑا غضب ہو گیا
یہ کہکر ساری حالت جو کہ چالاک سے سُنی تھی بیان کی اور کہا کہ مین اُسی کے خوف سے بھاگ کر
ادھر آیا ہون قران نے کہا کہ اُستاد آپ کی عقل سے نہایت درجہ بعید ہی کہ آپ سا عقل بھاگے
جب کہ یہ خیال ہوا اور سُن چکا ہو کہ جہان ہو گا وہ پتلی گرفتار کرلائے گی پھر کیا ضرورت ہی کہ بھاگے
بلکہ میری صلاح تو یہ ہی کہ خود اُس کے سامنے چلیے اور اُس پر اپنا وار کیجیے اگر وار چل گیا تو خیر ورنہ
گرفتار تو ضرور ہون گے دل کی ہوس تو نکل جائے اُس سے تو بہتر ہو گا کہ پتلی پکڑلے گی خواجہ نے
کہا کہ آپ کی عقل کے قربان واہ کیا خوب اپنے پاؤن سے دہان اژدر مین گرنا آپ ہی کا کام ہی مجھ سے
تو نہ ہو گا جہان تک بچا جائے گا دہان تک بچونگا قران ثالث نے کہا کہ مین تو آج تک ساحر
کے خوف سے بھاگا نہین ہون جو آج بھاگون میرے مولا میری حفاظت کرینگے یہ کہکر قران
نے کہا کہ ای استاد میرے ساتھ اس درے مین آیئے خواجہ نے خوب اپنا اطمینان کرلیا ہی جب
قران سے اس طور کے کلام کیے ہین خواجہ قران کے ہمراہ درے مین آئے قران نے خواجہ کو
تخت دیا اور کہا کہ اسی تخت پر عطارد سوار تھی مین اُسکو قتل کرکے یہ تخت لے آیا کہ آپ کے کام
کا ہی پس خواجہ نے قران کی بڑی تعریف کی اور تخت کو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور قران سے کہا کہ
ای فرزند آؤ ہم اور تم دونون کسی طرف نکل چلین قران نے کہا کہ استاد یہ تو ہرگز نہ ہو گا چاہے
گرفتار ہو جاؤن یہ جو قران نے کہا خواجہ نے کہا کہ بڑی مشکل ہوئی یہ جاتا نہین ہی اگر مین اُسکو
چھوڑ کر جاتا ہون تو خلاف مروت ہی بڑی خرابی ہوئی اور ایوان اسکی جانی دشمن ہی اگر یہ جائیگی
تو ذرا بھی دیر نہ کریگی فوراً قتل کریگی کیا تدبیر کرون لاچار لاچار قران کو سمجھایا مگر قران نے نہ سنا وہ
کلام کیے کیا اُسوقت خواجہ نے ہاتھ دیکھا اور ہاتھ کی پشت دیکھی ایک مکر تازہ دم اپنے اور
قران کے بچنے کا ذہن مین آیا قران سے کہا کہ اچھا تم بھاگو نہ مین بس یہان مین تم کو بٹھا دون
بیٹھ جاؤ وہان سے حرکت کرنا اگر اسکو نہ مانوگے تو مین ناراض ہونگا قران نے کہا کہ فرمایئے
تو کیا تدبیر کیجیے گا خواجہ نے کہا کہ مین سنڈھی کھڑی کرتا ہون اُسمین مین بیٹھون گا تم بھی بیٹھو
قران نے کہا کہ اُستاد مین آجتک ساحر کے خوف سے نہ فرار ہوا نہ پوشیدہ ہو کر بیٹھا یہ ننگ
مین کیونکر گوارا کرون خواجہ نے برہم ہو کر کہا کہ اب تم بہت خود سر ہوئے ہو کہ میرے کہنے کو
نہین سنتے ہو جب مین نے کہا کہ اگر نہ مانوگے تو مین ناخوش ہونگا اُس پر تکرار کرتے ہو تم نے

تو کبھی ایسا نہین کیا آج کیا ہوا ہی قران نے جو خواجہ کو برہم پایا کہا کہ آپ کو اختیار ہی مین موجود ہون جو آپ فرمائین مین قبول کرون بس یہ سنکے خواجہ نے زنبیل سے سنڈھی نکالی اُس کو برپا کیا آپ قران کو لے کر سنڈھی مین آئے قران کو ایک طرف بٹھا دیا اور خود سامنے بیٹھے یہ توچالاک سے سن چکے تھے کہ پتلی پکڑکے لے جاتی ہی جہان ایسا سی نکال کر در پر سنڈھی کے لگایا آپ ایک کرسی نکال کر بیٹھے قران سے کہا کہ ای قران اسوقت بہت شدت سے بھوک لگی ہی بات نہین کی جاتی ہی جب تک خواجہ سنڈھی مین نہ بیٹھے تھے اُسوقت تک بھوک نہ تھی اب جو اطمینان سے بیٹھے بھوک لگی قران نے کہا کہ استاد یہی میرا بھی حال ہی اگر حکم ہو تو جاکر بازار سے کچھ خرید لاؤن خواجہ نے کہا کہ کیا خوب مین تو مال ملا ہوا چھوڑ آیا تم کو لانے کی اجازت دونگا ای قران تم تو دام صرف کرکے لاؤ گے مین نے تو مفت کا مال چھوڑ دیا مین نے روٹی کباب خریدے تھے صرف دام دینے کی کسر تھی مین دھوکا دے کر لے آیا کہ چالاک نے یہ حرکت کی مین اُسکے عقب مین وہ سب اشیا پھینک کر چلا آیا مفت کا نقصان بھی ہوا اور بھوکا بھی رہا قران نے کہا کہ مین ابھی لاتا ہون خواجہ نے کہا کہ کوئی ضرورت نہین ہی وہ دشمن ہو رہی ہی کہین ایسا نہ ہو کہ تم بھی گرفتار ہو جاؤ تو خرابی ہو خواجہ نے جو یہ کہا قران نے کہا کہ پھر کیا شدت بھوک سے مر جاؤن دوسرے آپ کی حالت مجھ سے دیکھی نہین جاتی ہی خواجہ نے کہا کہ تم اطمینان رکھو مین تدبیر کیے لیتا ہون یہ کہکر خواجہ نے زنبیل سے ایک سفالی کا پیالہ نکالا جو کہ جابجا سے ٹوٹا ہوا تھا اور شیرہ گڑ کا نکالا جو کہ تسما کو والے مول لیتے ہین اُسمین چند تکیان بھی پڑی ہوئین تھین اُنکو نکال کر پھینکدیا اور روٹی کے سوکھے ٹکڑے نکالے اُس شیرے مین بورکر ڈالدیے اور پانی نکال کر ڈالا اُس شربت مین وہ ٹکڑے تر کیے جب کچھ دیر وہ تر ہوئے خواجہ نے قران سے کہا کہ آؤ کھاؤ قران نے پہلے ہی جب اُسکی حالت دیکھی تھی تو اُسکو مالش ہونے لگی تھی اپنا منہ پھیر لیا تھا اب تو اور حالت خراب ہو گئی تھی اسکو کب رغبت ہوتی ہی خواجہ نے کہا کہ آؤ کھاؤ قران نے جواب دیا کہ ای استاد اسکو پھینکدیجیے اسکو تو دیکھ کر طبیعت مالش کرتی ہی آپ کو کھن نہین آتی ہی کہ آپ نے خود اپنے ہاتھ سے اُس مین سے مکھیان نکال کر پھینکین اور پھر اُسی کے کھانے پر آمادہ ہوئے مجھ سے تو یہ نہ کھایا جائے گا پیری تو حلق سے نہ اترے گا چاہے مین بھوک کے مارے مر جاؤن مرجانا مجھکو گوارا ہی مگر اسکا کھانا گوارا نہین ہی خواجہ نے کہا کہ جی ہان آپ کا بڑا مزاج نفیس ہی خیر نہ کھائیے اور مین بلاؤ کہان سے لاؤن قران نے جواب دیا کہ خداوند کریم ہم کو بلاؤ کھلاتا ہے ہم کیون اُسکی ناشکری کرین جب وہ بلاؤ کھلاتا ہم اُسوقت کھائین گے خواجہ نے کہا کہ اسی سبب سے تو تم لوگ پیسہ پیسہ کو تباہ پھرتے ہو اسی زبان کے مزے نے تو یہ حال کیا ہی قران نے کہا کہ جو کچھ ہوا اب تو مزا پڑ گیا ہی خواجہ نے کہا کہ انسان کو لازم ہی کہ ہر ایک بات کی عادت ڈالے جہان جو ممکن ہو وہ کھالے کبھی کسی امر کا محتاج نہو کہ وہی ہو تو ہم کھائین کوئی مقام ایسا ہو کہ جہان عمدہ کھانا ممکن نہ ہو تو کیا ہو جیسے اسوقت قران نے کہا کہ ہم کو ہر مقام پر ممکن ہی اگر آپ ابھی اجازت دین تو مین لے آؤن خواجہ نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا مگر خیر نہ کھاؤ بھوکے رہو مین تو اجازت نہ دونگا دیکھو قران اب بھی کھالو قران نے کہا کہ آپ کھائین یہ کھانا آپ کو مبارک ہو یہ سنکے خواجہ نے برہم ہو کر قران کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم بڑے نازک دماغ ہو یہ کہکر کھانے

لگے مکھیان بھن بھن کر رہی ہین خواجہ کہا رہے ہین قران کہتے ہین کہ اسکا دھیان تو ہنکائے کوئی بلی نہ پڑجائے
یہ سنکے خواجہ سرہلا دیتے ہین خواجہ بیٹھے ہوئے وہ ٹکڑے کھا رہے ہین قران ایک گوشہ مین سر جھکائے
ہوئے بیٹھے ہین کہ ایک دھما کا ہوا کہ خواجہ نے دیکھا قران نے بھی سر اٹھا کر دیکھا خواجہ و قران نے
دیکھا کہ ایک ڈھیلا آگر سے زمین پر گرا پہ اسکا دھما کا ہوا تھا کہ خواجہ نے دیکھا وہ ڈھیلا نہ تھا بلکہ
ایک سونے کی پتلی تھی جب زمین پر گری تھی یا تو بالشت بھر کی تھی یا قد پیدا کرنے لگی برابر تو
دس برس کی لڑکی کے قد کے برابر اُس نے قد پیدا کیا خواجہ اور قران نے اسکو دیکھکر سر جھکا لیا
بلکہ خواجہ نے قران کو اشارہ بھی کیا کہ خاموش رہو کچھ نہ کہنا خواجہ سر جھکا کر کھانے مین
مصروف ہوئے کہ اُس پتلی نے کہا کہ ای خواجہ چلو تم کو ملکہ ایران نے طلب کیا ہی تو مجکو حکم تھا کہ
جہان خواجہ اور قران مل جائین اُنکو گرفتار کرلاؤ مگر مین یہ تمھاری عزت کرتی ہون کہ زبردستی
گرفتار کرکے نہین لیے جاتی ہون بلکہ تم سے یہ کہتی ہون کہ تم خود میرے ہمراہ چلو مین ملکہ سے تمھاری
سفارش بھی کردونگی اپنے ہمراہ قران کو بھی لے چلو اُنکی بھی سفارش کرونگی اس طور سے تمھارے
جانے سے ملکہ بہت خوش ہوگی خواجہ نے کچھ جواب بھی نہ دیا کہ یہ کیا بک رہی ہی وہ کہکر
خاموش ہوئی کہ خواجہ کچھ جواب دینگے جب خواجہ نے جواب نہ دیا اسنے پھر کہا مگر اب کی یہ بھی
کہا کہ ای خواجہ مین تم سے کہتی ہون تم نے کچھ جواب نہ دیا کیا سُنا نہین خواجہ نے پھر جواب نہ دیا
وہ پھر تھوڑی دیر خاموش رہی جب خواجہ نے جواب دیا تو اُسنے برہم ہوکر کہا کہ کیا او خواجہ تو
بہرہ ہی کہ مین تجھ سے بات کرتی ہون تو کچھ جواب نہین دیتا ہی یہ بھی نہین خیال کرتا ہی کہ کون
بک رہا ہی تو بڑا مغرور ہی اگر اب کی جواب نہ دیگا تو مین اندر آکر تیری گردن پکڑ کر اور قران کی
لے جاؤنگی مین نے جو تیرے حال پر رحم کیا تو تو بہت سرکش ہوا اور اپنے آپ سے گذر گیا یہ تو
سرکشی دیکھو کہ ہم تو کلام کر رہے ہین وہ سر جھکائے ہوئے کچھ زہر مار کر رہے ہین جواب تک
نہین دیتے ہین یہ جو اُسنے کہا خواجہ نے سر اٹھا کر اور برہم ہوکر ڈانٹ کر کہا کہ او لکاتہ دور
ہو میرے روبرو سے بک بک کرکے دماغ خالی کردیا سر مین درد ہونے لگا اب جو کچھ کہا تو
تجکو وہ سزا دونگا کہ تو یاد کریگی جا دور ہو میرے روبرو سے مین نہ تیرا نوکر ہون نہ تیری ملکہ فاحشہ
کے باپ کا نوکر ہون کہ تیرے ساتھ چلون بہت سی ایسی لکاتہ این میری خدمت مین آیا کرتی
ہین مین ایک کی بھی سنین سنتا ہون کہ کیا بکتی ہین تو کیا ہی جو جواب دون اب کچھ نہ کہنا اگر
اپنی زندگی چاہتی ہی تو سیدھی چلی جا کیون قضا آئی ہی یہ جو خواجہ نے برہم ہوکر کہا اُس نے
ہنسکر کہا کہ کیا خوب اب لگے خوش ہونے یہ غصے اور تیور بدکسی کو دکھائیے گا مین
آپ کے اس غرور مین آنے والی نہین ہون ابھی تک تو مین تم سے باشتی کہتی ہون کہ چلو
پھر زبردستی لے جاؤن گی اُسوقت کچھ بس نہ چلیگا خواجہ نے کہا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تو
مجکو لے جائے خواجہ نے جو یہ کہا اُسکو غصہ آیا اور کہا کہ دیکھ مین لیے جاتی ہون یہ کہکر اور کہا
کہ تو یون نہ مانے گا بس تڑپ کر جلی جیسے تڑپ کر قریب در آئی اور قصد کیا کہ جست کرکے اندر
جاؤن جیسے جست کرکے اندر جانے لگی خواجہ نے جال تو قبل سے لگا رکھا تھا اُسکا گلا
جال مین پھنس گیا وہ تڑپنے لگی اُسی طور سے کہ جیسے پھانسی دیجاتی ہی پھڑکنے لگی چلانے لگی
کہ ملکہ مجکو بچاؤ خواجہ نے پکڑ لیا میرا دم نکلا جاتا ہی خواجہ نے کہا کہ آو مجکو پکڑے جاؤ زبردستی

کی سزا پائی خوب مجھکو پکڑے آئین تھین خود اسیر ہوگئین بس یہ کہکر خواجہ کرسی پر سے اُٹھے اور دونون ہاتون
پکڑکر جال سے کہا کہ چھوڑ دو یہ جال نے چھوڑا خواجہ نے دم زدن کی مہلت نہ دی فوراً داخل زنبیل کیا
اور پھر کرسی پر آکر بیٹھ گئے قران سے کہا کہ کیون تم نے دیکھا بھلا اگر تم سودا لینے جاتے گرفتار ہوجاتے
یا قران نے بہت تعریف کی اور کہا کہ اُستاد اب تو جاؤن خواجہ نے کہا کہ کیا خوب کہا ابھی
جان بچے کی سامان اُسکے پاس چار ایسی پتلیان ہین ابھی تو ایک گرفتار ہوئی ہے دوسری آئی ہوگی تم
بیٹھے ہوئے تماشہ دیکھے جاؤ تمھارا کیا نقصان ہے مین اسی طور سے سب کو پکڑ لونگا دو ایک پیسہ کا
سہارا ہوگا قران خاموش ہورہا سامان تو خواجہ قران سے یہ کلام کررہے ہین اور وہ ٹکڑے اور
شربت کھا رہے ہین اُس پتلی کو گرفتار کرکے بہت خوش ہین دہان ایوان بارگاہ مین بیٹھی ہوئی
پتلی کا انتظار کررہی ہے جب بہت عرصہ ہوا سمندر سے کہا کہ نہ معلوم کیا سبب ہے کہ ابھی تک
میری پتلی نہین آئی اتنی دیر تو کبھی نہوئی تھی اسکا طریقہ تھا کہ فوراً گئی اور فوراً چلی آئی اب کی مرتبہ
کیا ہوا سمندر نے کہا کہ آتی ہوگی تھوڑی دیر اس نے اور انتظار کیا جب وہ نہ آئی تو پریشان
ہوئی بس اسنے فوراً صندوقچہ کی طرف اشارہ کیا دوسری پتلی نکلی اسنے اُس سے کہا کہ جا اور دیکھ کر یہ
تجھہ کہان بیٹھ رہی کہ ابھی تک نہ آئی کیا کسی مقام پر پھسلنے لگی یہ سنتے ہی تھا کہ وہ پتلی بہت خوب کہکر
مانند شعلہ آتش کے لپک کر طرف آسمان کے روانہ ہوئی جب وہ چلی گئی تو ایوان نے سمندر سے
کہا کہ مین نے دوسری پتلی کو اُسکی تلاش مین روانہ کیا ہے سمندر نے کہا کہ خوب کیا یہان تو ایوان
سمندر سے یہ تقریر کررہی ہے کہ اُدھر وہ پتلی اسوقت جاکر پہونچی کہ جب خواجہ کھا چکے تھے اور پانی
پی رہے تھے کہ وہ پتلی گد سے آکر زمین پر گری خواجہ نے قران سے اشارہ کرکے کہا کہ دوسری آئی
اُدھر اُسنے قد پیدا کرکے خواجہ کی طرف دیکھا کہ خواجہ ایک چھوٹے سے خیمہ مین بیٹھے ہین اور
قران بھی ہین مگر وہ پتلی نہین ہے اُسنے خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ اے خواجہ اسی مین خیریت ہے کہ
میرے ہمراہ چلو تم کو ملکہ نے طلب کیا ہے اور قران کو اور یہ بتاؤ کہ ملکہ کی کنیز کو تم نے کیا کیا
کیونکہ وہ تم کو لینے آئی تھی اسی مین خیریت ہے اُس نے بھی اُسی طور کی تقریر کی جیسے پہلی پتلی نے
کی تھی خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا تین مرتبہ اسنے بھی کہا خواجہ نے جواب نہ دیا تب اُس نے
کہا کہ اے خواجہ تو بہت مغرور ہوگیا ہے مین نے جو تجھ پر رحم کیا کہ آگاہ کردیا اور زبردستی
اگر نہ لے گئی اُس پر تو بہت مغرور ہوا جلد بتا کہ ملکہ کی کنیز آئی تھی یا نہین اگر آئی تھی تو کہان گئی
اور تو نے اُس سے کیا کیا ملکہ نے پریشان ہوکر مجکو روانہ کیا کہ تو جاکر خواجہ کو بھی لے آ جس سے
مین ہون اور اُس لکاتہ کو بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ خواجہ سے مل گئی اے خواجہ جلد بتا اور
میرے ساتھ چلو ورنہ مین اندر آکر زبردستی کرکے ساتھ ذلت کے لے جاؤنگی یہ جو اُسنے کہا تو
خواجہ نے کہا کہ تیری قضا آئی ہے جا میرے روبرو سے کیا بک رہی ہے کیسی ملکہ اور کیسی ملکہ
کی کنیز ہوگی کوئی فاحشہ تیری ملکہ مین کیا جانون مین کیا تیری ملکہ کے باپ کا نوکر ہون جو چلون
چلی جا اسی مین خیریت ہے ورنہ وہ سزا دونگا کہ تمام عمر یاد کرے گی یہ کہکر ہزار دن گالیان دین اُسنے
کہا کہ اپنی زبان بند کرو مین وہان آکر تجکو سزا دیتی ہون خواجہ نے کہا کہ ابھی جاتون کہ
تو یہان آکر مجھکو سزا دے یہ کہنا تھا خواجہ کا کہ اُسکو غصہ آگیا اور وہان سے جست کرکے
چلی جیسے قریب پہونچی اور چاہا کہ اندر جاکر مثل اُسکے یہ بھی لشک کر چلانے لگی اور بڑھنے لگی

خواجہ نے کہا دیکھا بدون میری اجازت کے آنے کا مزا یہ کہکر اُسکو بھی پکڑکر نذر زنبیل کیا وہ چلاتی رہی مگر
کون سنتا ہی جب خواجہ اسکو بھی نذر زنبیل کرچکے قران سے کہا کہ دو کا تو خاتمہ کیا اب دو اور باقی
ہین قران نے کہا کہ استاد آپنے خوب تدبیر کی ہی خواجہ نے کہا کہ دیکھے جاؤ اسی طور سے سبکو
نذر زنبیل کرونگا یہان تو خواجہ خوشی خوشی اُسے اسیر کرکے کرسی پر بیٹھے ہوئے ہین قران سے
باتین کررہے ہین وہان ایوان انتظار کررہی ہی کہ ابھی تک یہ تجسہ بھی نہ آئی سمندر نے کہا کہ یہ ماجرا
کیا ہی کہ یہ حرامزادی بھی جاکر بیٹھ رہی شاید اُسکے سمندر نے کہا کہ نہ معلوم کیا سبب ہی بس ایوان
کو غصہ آیا صندوچہ کی طرف اشارہ کیا تیسری پتلی نکلی اُس سے کہا کہ جاتو دیکھ یہ دونون حرامزادیان
کہان بیٹھ رہین کیا اپنے باپ خواجہ سے مل گئین یا کوئی یار کرلیا اُنکو یا خواجہ و قران کے پکڑلا
مگر جو تیان مارتی ہوئی لانا یہ جو ایوان نے کہا وہ پتلی بھی فوراً روانہ ہوئی ایوان نے سمندر سے
کہا کہ یہ جاکر مزور لائیگی معلوم ہوتا ہی کہ اُنکو خواجہ ملے نہین وہ تلاش کررہی ہین سمندر نے کہا
کہ یہی امر ہی بس ایوان یہ سنکے خاموش ہورہی اور انتظار کرنے لگی یہان خواجہ بیٹھے ہوئے
تھے کہ اُسی طور سے یہ بھی آکر گری اور وہی تقریر کی خواجہ نے بعد تھوڑی دیر کے جب اُسکے
بہت غصہ آگیا تو جواب دیا کہ جاکیون تیضا آئی ہی ہین تو نہین جاؤنگا یہان سے کوئی مجکو نہین
لے جاسکتا ہی اور ہین کیا جانون کہ کیسی ملکہ اور کیسی کنیزین اگر تجھمین کچھ طاقت ہو تو مجکو پکڑ
لیجا یہ جو خواجہ نے کہا اسکو بھی غصہ آیا اور فوراً جست کرکے چلی اور اُسی طور سے یہ بھی قسم
کررہی چلانے لگی خواجہ نے اُٹھکر اسکو بھی نذر زنبیل کیا اور کرسی پر بیٹھگئے قران سے کہا
کہ ہین نے تین کا تو خاتمہ کیا اب کی اُس کا بھی خاتمہ ہی کیون قران اور کوئی صورت سفر کی نہ تھی
یہ پتلیان بڑے غضب کی ہین انسے بچنا محال تھا تم نے دیکھا کہ وہ اس طور سے آتی ہین کہ جیسے
اُنکو معلوم ہی کہ ہین اور تم ہون یا کوئی اُنکو پہونچا جاتا ہی یا پتہ دے دیتا ہی قران غالباً نے
کہا کہ آپنے بجا ارشاد کیا خواجہ نے کہا کہ وہ بھی آئے تو پھر ہم اُسکے پاس چلین گے قران نے
کہا کہ بہت خوب بس یہان تو خواجہ قران سے یہ تقریر کررہے ہین وہان ایوان انتظار کررہی
ہی جب اسکو بھی عرصہ ہوا تو اور غصہ آیا اور فوراً صندوچہ کی طرف اشارہ کیا کہ وہ جو بھی
پتلی نکلی اُس سے کہا کہ تو جا اور دیکھ کہ ان حرامزادیون پر کیا بلا نازل ہوئی کہ ابھی تک نہ آئین
جو کئی وہ بیٹھ رہی کیا خواجہ نے پکڑلیا یا کسی سے ساتھ چلی گئین ایسی تو حرکت کبھی نہ کی تھی
آج تک سوائے لوگ کے دوسری کی نوبت ہی نہ آئی تھی جہان ملین اُنکو گرفتار کرکے لاتا اور خواجہ
اور قران کو بھی جسقدر ہین چاہتی ہون کہ جلدی یہ کام سرانجام پائے ہین جاکر اہل اسلام کا
خاتمہ کرون وہان تک غصہ ہوتا ہی یہ کہکر اُسے بھی روانہ کیا وہ ہوا جب حکم ایوان روانہ ہوئی
اب صندوچہ خالی ہوگیا ایک چلی بھی نہ رہی سمندر سے کہا کہ کچھ میرے خیال مین نہین آتا
کہ یہ امر کیا ہی کہ وہ جاکر کہان بیٹھ رہین اب مین نے اسکو روانہ کیا ہی یہ جاکر ضرور سب کو لائیگی
سمندر نے کہا کہ ملکہ مین کیا بیان کرون خود تیری عقل حیران ہی ایوان نے کہا کہ معلوم ہوجاتا
ہی آج اُنکو خوب سزا دونگی الحال تو یہان بیٹھی ہوئی یہ گفتگو سمندر سے کررہی ہی مگر خیال
اُسی طرف ہی اور فکرمند ہی یہان خواجہ اُسی محل مین بیٹھے ہوئے ہین ٹہلتے ہین اُس تجسی
سے بلند ہوکر خیال کیا کہ خواجہ کہان ہین وہ پتلیان کہان ہین بس ایک مرتبہ اُسکو معلوم

ہوگیا کہ فلان مقام پر ہین یہ وہان سے چلی جاسکو یہ ثابت ہوا تھا کہ جہان خواجہ ہین وہان پر بلکہ کی تیز ہین
بھی ہین بس یہ وہان آکر چکی اسنے اوپر سے دیکھا کہ خواجہ ایک چھوٹے سے خیمہ مین بیٹھے ہوئے
ہین قران بھی ہین اسنے خیال کیا کہ پہلے خواجہ کو اسیر کرلون اور قران کو پھر انکو تلاش کرونگی
یہ زمین پر آئی اسنے خواجہ سے کچھ تقریر کی آسمان پر سے سیدھا اندر ہوکر چلی کہ اندر جاکر خواجہ
قران کو پکڑلون جیسے قریب مندھی پہونچی اور قصد کیا کہ اندر جاؤن یہ بھی مثل گرگٹ کے لٹک
کر رہگئی جیسے اطفال پھندہ لگاکر گرگٹ کو پکڑتے ہین اسی طور سے تڑپنے لگی پھڑکنے لگی چلانے لگی
خواجہ نے مسکراکر کہا کہ جو ہر دن اجازت ہماری آئے گا اسکا یہی حال ہوگا یہ کہکر اور اسکا مسکر
بھی تدریز تبدیل کیا اور قران سے خوش ہوکر کہا کہ لو خاتمہ ہوا ہم سے یہ سحر و ساحری کی کیا بس
چلا سب کو مین نے پکڑلیا قران نے کہا کہ خوب آپنے تدبیر کی استاد کیا کہنا خواجہ نے
کہا کہ اسوقت دادا جان ہوتے تو بڑی اس عیاری کی داد دیتے ہین نے یہ عیاری بڑے سے
کی کی ہزار بیٹا قران اب جو ہین تم سے کہون وہ کرو کیونکہ اسکی تبلیون کا تو خاتمہ ہوچکا وہ پتلیون کا
تو تاج کرچکی بس انکا خوف تھا کہ جو کوئی جس صورت پر جاتا یہ بتا دیتین اگر وہ اچھے دریالت
کرتی ہینا کو مین نے اس طور سے غائب کیا انکا یون سر تا پھرنا کیا اب وہ بالکل بیکار ہوگئی ہے
قران نے کہا کہ یہ کام آپ ہی کا تھا خواجہ نے کہا دیکھو اب مین کیا کرتا ہون اے قران تم
ایک فرشتہ عذاب کی صورت تو بنو قران بموجب حکم خواجہ ایک صورت پر طیار ہوگئے
خواجہ نے بہت پسند کیا اسکے بعد خواجہ نے زنبیل سے تصویر سامری کی نکالی اسی تصویر
کے موافق اپنی صورت بنائی دلوحاسہ نکال کر پہنا تاج سر پر رکھا کرسی جواہر نگار نکالی
اس پر خود بیٹھے چار سو گریان طلائی نکال کر قران کو دین کہ تم انکو ہاتھ مین لیے رہو اور میری
پشت پر کھڑے ہو ایک مقنوعی پتلی نکال اسکو بہت آہستہ کہا اپنے ایک پہلو مین رکھا
کیا اسکی پیشانی پر تحریر تھا بخط جلی کہ ابن حور بہشتی اسکا لباس سرخ تھا دوسری پتلی نکالی
وہ اس سے زیادہ آہستہ تھی اسکی پیشانی پر تحریر تھا کہ ابن حور جنت قران کو ایک
طلائی پتھر نکال کر دیا کہ تم اسکو پیشانی پر لگاؤ اس پر بخط جلی زمرد کے حرفون سے لکھا
تھا کہ ابن فرشتہ عذاب ایک پتلا نکالا اسکے ہاتھ مین ایک بال ہما کی مرچھل تھی اسکے
ڈنڈے طلائی تھے اس پر سب جڑاؤ کام کیا ہوا تھا اسکی پیشانی پر تحریر تھا کہ ابن ملکان
پشت اسکا لباس زرد تھا وہ پشت پر کھڑا ہوا مکس لاتی کر رہا تھا اپنی تمام مندھی کو
بھی آہستہ آہستہ کیا ہر ایک کی تصویر تھی جمشید و لقا و نمرود و فرعون کی وہ مندھی
شیشہ آلات بھی بہت آہستہ تھی کار چوبی مخمل کا فرش کیا ہوا تھا اس پر کرسی بچھی ہوئی
تھی ایک طلائی حوض تھا اس مین فوارہ لگا تھا اس فوارے سے گلاب ٹپک رہا
تھا گلاس کے ٹوٹے رکھے ہوئے تھے ان سے خوشبو آرہی تھی۔ گرہائے طلائی مین عود و
عنبر روشن تھا اسکی خوشبو سے دماغ معطر تھا بس خواجہ نے دو پتلے نکالے ایک کو بصورت
خواجہ بنایا اور ایک کو بصورت قران اور اپنے پاؤن کے برابر انکو رکھا یہ معلوم ہوتا
تھا کہ خواجہ اور قران بیٹھے ہوئے ہین جب یہ سب سامان کرچکے تو خواجہ
نے مندھی سے کہا کہ مجکو دربار سمندر مین پہونچا دے یہ خواجہ کا کہنا تھا کہ وہ مندھی مثل

گیارے کے ایک مرتبہ زمین سے طرف آسمان کے بلند ہوکر چلی یہ تو ادھر سے جاتے ہین وہان ایوان بیٹھی ہوئی سمندر سے کہ رہی ہی کہ یہ حرامزادی بھی مثل اُنکے جاکر بیٹھ رہی یہ ماجرا کیا ہی میری عقل حیران ہی کچھ کام نہین دیتی ہی کہ یہ سبب کیا ہی کیا راہ مین کوئی مقام ایسا ہی کہ وہان جاکر یہ اسیر ہوجاتی ہین یا خواجہ ساحر زبردست ہی اُسنے کوئی حصار کرلیا ہی اُسکے اندر بیٹھا ہوا ہی کہ انکا وہان تک گذر نہین ہوسکتا ہی خلاوندخیرکرین یہ معاملہ مجکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہی کچھ دیکھ ضرور ہی سمندر نے کہا کہ ملکہ مین کیا بیان کرون اور عیارون کو وہ یون پکڑ لائی کہ جیسے اُسکے پاس تھے خواجہ وقران کے لانے مین اتنا عرصہ کیا میری عقل گم ہی حواس پریشان ہین کہ یہ کیا امر ہی تم نے غصہ مین آکے یکبعد دیگرے سب کو روانہ کردیا اور جو گئی وہ واپس نہ آئی یہ تو نیا واقعہ ہی ایوان نے کہا کہ مین کیا عرض کرون ایسا الوسا تجھ کبھی نہ ہوا ایک زمانہ ہوا کہ یہ میرے پاس ہین اور مین انکی خدمت کر رہی ہون انھون نے بھی میرے کام مین کبھی کمی نہ کی سوائے آج کے نہ معلوم کیا سبب ہی ہے میری طبیعت پریشان ہوتی ہی اور خفقان ہوتا ہی کلیجہ مُنھ کو آتا ہی کیا تدبیر کرون کہ ایک سردار نے کہا کہ ملکہ اوراق مین دیکھو اُس سے حال معلوم ہوجائیگا ایوان نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ تم نے خوب تدبیر بتائی یہ کہکر اُس نے اوراق کرسی پر سے اُٹھانے قصد کیا کہ کھول کر حال پتلیون کا دیکھون کہ ایک ہوائے سرد کا جھونکا آیا اور ایسی خوشبو آئی کہ سب اہل دربار کے دماغ معطر ہوگئے اور سب اِدھر اُدھر دیکھنے لگے ملکہ بھی حیران ہوکر دیکھنے لگی اوراق کا دیکھنا بھول گئی کہ سب نے دیکھا کہ ایک نور خود بخود صحن بارگاہ مین آسمان پر سے پیدا ہوا سب اُس طرف دیکھنے لگے کہ یہ نور کہان سے پیدا ہوا اور کیسا ہی سب اُس طرف متوجہ ہوئے کہ یکایک سب نے دیکھا کہ ایک گنبد آسمان کی طرف سے صحن مین اُترا یہ نور اُس سے پیدا ہوا ہی سب اُس گنبد کو دیکھکر حیران ہوئے کہ یہ گنبد کہان سے آیا کہ اُس اثنا مین وہ گنبد زمین پر آیا اور ایک گز بلند زمین پر قائم ہوا کہ یعنی زمین سے گز بھر بلند تھا اب جو سمندر اور ایوان نے غور کرکے دیکھا کہ یہ کیا واقعہ ہی دیکھا کہ خلاوند سامری کرسی پر جلوہ فرما ہین کیونکہ یہ لوگ سامری کی صورت کو ہزار مرتبہ دیکھ چکے تھے دیکھتے ہی پہچان لیا یا تو وہ گنبد صحن مین تھا یا خود بخود ایوان مین آیا جیسے ہی سب نے دیکھا کہ خلاوند سامری تشریف فرما ہین اور تشریف لائے ہین فوراً سمندر اور ایوان اپنے مقام پر سے اُٹھے اور اُنکے ہمراہ سب اہل دربار اور اُس فرشتہ نے صدا دی کہ کیا دیکھ رہے ہو سجدہ کرو کہ خلاوند سامری بہشت سے تشریف لائے ہین یہ کلمہ خواجہ وقران کو تعلیم کردیا تھا یہ صدا آنی تھی کہ سب کے سب ایک مرتبہ سجدے کو جھک گئے راوی نے بیان کیا ہی کہ سب عیار اسی طور سے فرش پر پڑے ہوئے ہین پھر صدا آئی کہ اب سجدے سے سر اُٹھالو جب سب نے سجدے سے سر اُٹھایا دیکھا کہ خلاوند کرسی پر جلوہ فرما ہین پشت پر ایک غلمان زرد پوش مگس رانی کر رہا ہی اور ایک فرشتہ عجیب الخلقت پس پشت کھڑا ہی کہ جس کے دس سر ہین ہزار ہا ہاتھ ہین ہر ہاتھ مین گرز ہی مگر چار ہاتھون مین چار موگریان ہین طلائی اور دو حورین دونون طرف کرسی پر ایک سبز پوش اور ایک سرخ پوش کھڑی ہین فرش مخمل کا کیا ہوا ہی عود سوز اگر سوز روشن ہین ٹکنے کے لوبے رکھے ہوئے ہین وہ گنبد خوب آراستہ ہی بہشت کے پھولون کی خوشبو آرہی ہی اُس گنبد مین سب خلاوندی

صورت بیٹھی ہوئی ہین ایک مرتبہ خود خداوند نے سمندر کی طرف غور کرکے کہا کہ تو نے ہم کو پہچانا کہ
کون ہین سمندر نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ جی ہان مین نے آپ کو پہچانا کہ آپ خداوند سامری ہین آپ
ہمارے خداوند ہین سامری نے کہا کہ تو نے تو ہماری بندگی ترک کی اور اپنا خدا پیدا کیا تو وہ
بھی ہمارا نائب ہی ہمین نے اسکو اپنا نائب کرکے جنت سے یہان بھیجا ہی اسنے اپنے کو خدا ظاہر
کیا خیر سمندر نے کہا کہ مین آج سے آپ کی بندگی کیا کرونگا کہا نہین تم جسکی بندگی کرتے ہو
اسی کی کرو سمندر نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ یا خداوندان عالم پرستون نے مجکو بہت پریشان کیا
ہی مین انکے ہاتھ سے بہت عاجز ہون خداوند نے جواب دیا کہ تو پریشان کیون ہوتا ہی تیرے
پاس اتنی بڑی ساحرہ ہی کہ جس نے تمام لشکر اسلام کا خاتمہ کردیا ہی مین اسی سبب سے تو بخت
کے آیا ہون کہ تم کو آگاہ کرون کہ ملکہ کا میرے نزدیک بڑا مرتبہ ہی ملکہ نے بہت عمدہ کام کیا ہی
سمندر نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا پھر سامری طرف ایوان کے متوجہ ہوئے اور کہا کہ اے ایوان
تیرا بڑا مرتبہ ہی میرے نزدیک مین تجھ سے بہت خوش ہون میرے علاوہ سب خداوند خوش
ہین ہم نے تیرے لیے بہت عمدہ مکان بہشت مین آراستہ کیا ہی یہ مرتبہ کسی کے لیے نہ تھا جو کہ تیرا
ہی ہم نے ازل سے ان خلیفہ ستون کی موت تیرے ہاتھ سے مقرر کی تھی تو ہی انکی قاتل ہی پھر
ثواب تیرے حق کا تھا نسی باور کو کیونکر ملتا تو پریشان نہ ہوتا آج تیرے ہاتھ سے انکا خاتمہ
ہی ایوان نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ مین آپ کی ادنی کنیز ہون یہ سب مرتبہ آپ کا دیا ہوا
ہی بھلا میری کیا لیاقت تھی کہ مین اس مرتبہ کو پہونچتی اور یہ ثواب عظیم حاصل کرتی کہ
جس کے بڑے بڑے لوگ امیدوار ہین آپ نے مجکو مرحمت کیا مگر اے خداوند مین ان عیارون
کے ہاتھ سے بہت پریشان ہون اول تو خواجہ نے اور قران نے میری نانی اور بھائی کو قتل
کیا اُنکا مجکو بڑا صدمہ ہوا خداوند نے کہا کہ تو صدمہ نہ کر ہم نے خود اُنکو طلب کرلیا ہی اب
بعد اس فیصلہ کے اُنکو پھر زندہ کردینگے وہ ہمارے پاس بہت آرام سے ہین اور بہت خوش
ہین تو اُنکا خیال نہ کر وہ مرے نہین ہین ہم نے اُنکو زندہ طلب کرلیا ہی اُنکی صورت کی اور پتلے
ڈالدیے تاکہ سب کو معلوم ہو کہ وہ مرگئے اس مین ایک راز خداوندی ہی تو اُس سے نہین واقف
ہی یہ سُنکے ایوان خوش ہوئی اور کہا کہ کیا پھر وہ زمین پر آئینگے خداوند نے کہا کہ ضرور
اگر اُنکا جی چاہے گا ایوان نے کہا کہ اگر خلاف نہ ہو تو میری طرف سے نانی کو سلام فرمادیجئے
خداوند نے کہا کہ اچھا اکثر تیرا ذکر تیری نانی کرتی ہی اور تیرے مرتبہ کو دیکھکر خوش ہوتی ہی ایوان
نے کہا کہ خداوند دوسرا ظلم میرے اوپر ان عیارون نے کیا کہ میری صاحب علیوار کو قتل
کیا اُسکو خداوند نے کہا مجکو بڑا صدمہ ہوا اسکا کہ وہ بھی بہشت مین بہت اچھی طرح ہی اور خوش ہی ایوان نے
کہا کہ خداوند مین نے مقابلہ کیا میرا پسر سالار مارا گیا میری وزیرزادی نے بہت ساحر
لشکر اسلام کے اسیر کیے مین نے بھی سحر کرکے بہت سے ساحر وغیر ساحر اسیر کیے مگر میری
وزیرزادی کو قران نے عیاری کرکے قتل کیا آپکو تو بہ وزیر خداوندی سب حال معلوم ہوگا
بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی اور برق نے میرے لشکر کو تباہ کردیا ہی یہ آفت میرے اوپر
نازل ہوئی مین نے بھی غصہ مین آکر سب عیارون کو بذریعہ پتلی سحر کے گرفتار کرلیا اب مین
نے پتلیان بھیجے گرفتاری خواجہ و قران روانہ کی ہین وہ ابھی تک نہین آئین وہ بھی

گرفتار ہوکر آجائین تو مین جاکر اہل اسلام کو میدان مین طلب کرکے جوکہ باقی ہین اُنکو بھی اسیر کرلون اُسکے بعد
قتل کرون یہ جوابدون نے کہا خداوندتے کہا کہ ایدان آگاہ ہوکہ ہم کو سب حالات تیرے اور اہل
اسلام کے معلوم ہین جو جو ظلم تیرے اوپر ہوئے وہ سب ہم پر ظاہر ہین ہم سب امرون سے ماہر
ہین تو غم نہ کھا ہم تیرے سب لشکر کو پھر زندہ کردینگے اور تیری وزیرزادی کو مگر تجھ سے اسوقت
ایک سخت گستاخی ہماری خدمت مین ہوئی ہے ہم تجھکو اُس سے آگاہ کرنے آئے ہین مین اسوقت
بہشت مین بیٹھا ہوا تھا تیری نانی بھی اور تیرا بھائی ہماری خدمت مین تھا کہ تیرے بھائی نے کہا کہ
خداوند کچھ حال میری بہن کا فرمایئے کہ وہ اسوقت دنیا پر کیا کررہی ہے مین نے سب واقعہ بیان کیا
جو جو کام تو نے کئے تھے وہ سب کے وہ بہت خوش ہوئے اسی حالت مین مجکو بہ سبب علم خداوندی
کے ظاہر ہوا کہ تو نے سب عیارون کو اسیر کرلیا ہے اب خواجہ کی اور قران کی فکر ہے مین نے جو خیال
کیا تو خواجہ اور قران کو ایک مقام غیر پر پایا کہ جہان سے تیرا سحر بہت عرصہ مین لاسکتے دو فرشتون کو
کرکے دونون کو اُٹھوالیا اور گرفتار کرالیا اور یہ قصد کیا کہ انکو دوزخ مین ڈالدون مین بیٹھا ہوا
تھا اسی ارادے سے کہ تیری پتلی بہشت مین پہونچی اور قصد کیا کہ خواجہ اور قران کو اُٹھالائے
مین نے منع کیا اُسنے نہ سُنا اور کہا کہ ہم کو ملکہ کا حکم ہے کہ خواجہ کو پکڑلاؤ ہم ضرور لے جائینگی مین
نے کہا کہ ملکہ سے کہنا کہ خواجہ اور قران خداوند کے پاس ہین اُنھون نے انکو دوزخ مین ڈالدیا
اُس نے کہا کہ اب تو ہمین ضرور لے جاؤنگی سب مجکو غصہ آیا مین نے یہ چشم تیرا اُسکی طرف دیکھا وہ
طلائی موگری ہوکر رہگئی ہمین سحر و ساحری کے موجد اور ہمین ہر دار کرے یہ گمان ہمارے
روبرو سحر کی کیا اصل ہے اور ساحر کی کیا ہستی ہے تو نے نہ خیال کیا کہ کیا سبب ہے جو پتلی واپس
نہ آئی دوسری روانہ کی اُسنے بھی جاکر یہی سرکشی کی آخر وہ بھی اپنی سزا کو پہونچی تیسری آئی
وہ سرکشی پر آمادہ ہوئی وہ اپنی سزا سے نیضیاب ہوئی تو نے تو تار باندھ دیا چوتھی روانہ کی وہ بھی
جاکر سرکشی کرنے لگی آخر اُسکا بھی وہی انجام ہوا دیکھ لے یہ چارون موگریان وہی تیری پتلیان ہین اری
ایدان ہم پر کسی کا سحر اثر کرسکتا ہے بیمدا ایجاد اور ہم ہی پر اثر کرے تیرا دھیان کدھر تھا بہت
نادانی کی اب کبھی ایسی حرکت نہ کرنا تیرا نور کم ہوگیا اگر ہزار پتلیان روانہ کرتی سب کا یہی حال
ہوتا کیا آسان تھا میرے پاس سے خواجہ کا لانا اب تو خود ہم کو منظور ہوا کہ ہم اہل اسلام کا خاتمہ
کرین اسی سبب سے تجکو اُن پر غالب کیا سب عیارون کو اسیر کرادیا تو نے جو یہ دیکھا تو مغرور ہوئی
اور یہ خیال کیا کہ مین بھی کچھ ہون ہم سے مقابلہ پر آمادہ ہوئی تم نے سحر کی پتلیان روانہ کین اپنا سحر بہشت
مین بھیجا خیر اب ایسی خطا کبھی نہ کرنا جب یہ مجکو معلوم ہوا کہ اب تیرے پاس کوئی پتلی نہ رہی تو
مین نے خیال کیا کہ دنیا پر چل کر تجکو اس حال سے آگاہ کردون تیری پتلیان جو کہ موگری بن گئی ہین
تجکو دکھادون اور خواجہ و قران کو بھی تجکو دکھادون تاکہ تجکو اطمینان ہوجائے اور تو پھر کبھی ایسی
حرکت نہ کرے بس مین بہشت سے دنیا پر آیا دیکھ یہ خواجہ پڑا ہوا ہے اور یہ قران سب سے
ایدان اور سمندر کے دیکھا کہ دراصل خواجہ و قران بے ہوش پڑے ہوئے ہین سب اہل
دربار سمندر و ایدان کے کانپ گئے ایدان نے ہاتھ جوڑکر اور کانپ کر عرض کیا کہ خداوند
میری خطا کو معاف فرمائین مجکو اس امر کا علم نہ تھا کہ قران اور خواجہ خداوند کے پاس ہین ورنہ
مین کبھی نہ اپنی پتلیان روانہ کرتی بھلا میری بھی یہ مجال تھی کہ مین خداوند سے مقابلہ کرتی مین نے

یہ خیال کیا کہ نہ معلوم کیا سبب ہی جو میری پیشی نہ آئی اس خیال سے دوسری روز نہ گئی جب وہ نہ آئی اس کی تلاش مین تیسری روز نہ گئی جب وہ بھی نہ آئی چوتھی روز گئی مین نہ جانتی تھی کہ وہ آپ سے پاس جاتین ہین اور سرکشی کرتی ہین اسکی سزا پاتی ہین خوب ہوا آپ کی مہربانی سے اور طیار کرلو گی ایسی حرکت نہ ہوگی یہ سنکے خداوند نے کہا کہ تو نے خواجہ اور قران کو پہچان لیا ایوان نے کہا کہ جی ہان خداوند سمندر کی طرف مخاطب ہوئے اور کہا کہ تم بھی پہچان لو اسنے کہا کہ مین نے بھی پہچان لیا خداوند نے کہا کہ مین ان کو تم سب کے سامنے دوزخ مین ڈالے دیتا ہون یہ کہکر فرشتہ عذاب سے کہا کہ انکو دوزخ مین ڈالدے فرشتہ عذاب نے ایک ہاتھ سے دونون کو اٹھاکر دوزخ مین ڈالدیا یعنی خواجہ نے نذر زنبیل کرلیا یہ جو معجزہ دیکھا پھر سب ایک مرتبہ سجدے کو جھک گئے جب سے خداوند کے ہین سب کھڑے ہین کوئی بیٹھا نہین ہی کئی مرتبہ سجدے کرچکے ہین جب سر سجدے سے اٹھائے تو ایوان نے کہا کہ اگر خلاف طبع نہ ہو تو مین ایک امر اور عرض کرون خداوند نے کہا کہ بیان کر ایوان نے کہا کہ میری مرضی ہی کہ مین جلاد کو طلب کرون اور ان سب عیارون کو آپ کے روبرو قتل کراون خداوند نے کہا کہ یہ کیون کر اگر تیرا جی چاہے میرے حوالہ کر مین انکو تیرے سامنے دوزخ مین ڈالدون تو کیون انکے خون مین مبتلا ہو ایوان نے کہا کہ یہ آپ نے خوب امر ارشاد فرمایا پس مین موجود ہون خداوند نے کہا کہ تو ان سب پر سے اپنا سحر اتار لے مین ایک مرتبہ اٹھاکر سب کو ڈالے دیتا ہون بس ایوان نے اپنا سحر ان پر سے اتار لیا اور کہا کہ مین نے سحر اتار لیا بس خداوند نے ایک مرتبہ جال مارکر سب کو نذر زنبیل کیا اسی مقام پر سے بیٹھے بیٹھے اور کہا کہ دیکھا تو نے سب کو حیرت ہوئی سب نے سجدہ کیا سجدے سے سر اٹھاکر ایوان نے کہا کہ اب وہ چل رہے ہونگے خداوند نے کہا کہ ہان چل رہے ہین دوہائی دے رہے ہین یہ کہا صدا آرہی ہی کہا تو تماشہ انکے جلنے کا دیکھے گی اور سیر بہشت کر پھر مجکو تیری خاطر اسقدر منظور ہی کہ مین تجھے جیتے جی سیر بہشت کراتا ہون اور اپنے خدائی کا تماشہ دکھاتا ہون ایوان نے کہا کہ اگر آپ کی مہربانی ہو تو مین اپنے دشمنون کو جلتے ہوئے دیکھ لون کہا کہ اچھا سمندر سے کہا کہ تم بھی دیکھو سمندر نے کہا کہ جی ہان اسی طور سے سب اہل دربار سے کہا سب نے اپنی خواہش ظاہر کی خواجہ نے خیال کیا تھا کہ آج سب کا خاتمہ کرو جب سب نے خواہش ظاہر کی خداوند نے کہا کہ آؤ مین سیر کرادون عیارون کے جلنے کا تماشہ دکھادون یہ کہنا تھا کہ ایوان سب سے پہلے چلی اسکے ساتھ اسکے سردار انکے عقب مین سمندر اور اسکے سردار انکے عقب مین گرداب شاہ وغیرہ اور ان کے کل سردار باشتیاق سیر بہشت طرف خداوند کے چلے ہر ایک یہ چاہتا ہی کہ ہم پہلے پہونچ جائین تاکہ ہم پہلے دیکھین بھلا یہ کب ممکن تھا کہ زندگی مین بہشت کی سیر ہوتی ایک کے اوپر ایک گرا پڑتا ہی ایک تلاطم مچا ہوا ہی دربار برادتی واعلی کو اشتیاق ہی اسوقت یہ کسی کو تمیز نہین ہی کہ ہم نوکر ہین یہ آقا ہین نوکر اپنے مالک کو گرائے دیتے ہین یہ شوق ہی سب بدحواس ہین فرط خوشی سے نوبت بایخار سید گھنٹہ مختصر ایوان سب سے پہلے قریب اس گنبد کے پہونچی خداوند نے اپنی بغل کشادہ کی اور کہا کہ اسکے اندر دیکھ ایوان نے دونون ہاتھ تکیہ پر خداوند کے ٹیک کر جس تکیہ پر کرسی بچھی ہوئی تھی جھانکا جیسے جھانکا یون جو ذرا سہارا دیتی رہین ایوان نذر زنبیل ہو گئی اسوقت ایسا ہلڑ تھا اور تلاطم تھا کہ ایک کو دوسرے کی خبر نہ تھی

کہ کیا ہوا یہ بھی کسی نے نہ دیکھا کیا ایوان کدھر گئی اب تو خواجہ نے جسقدر سردار ایوان کے تھے اسی طریقہ
سے سب کو نذر زنبیل کر لیا جو جاتا تھا یہ خیال کرتا تھا کہ وہ سیر کرکے دوسری طرف چلا گیا جب تو خداوند
نے ہم کو طلب کیا یہ نہ خیال کرتا تھا کہ کدھر گیا خداوند نے یہ طریقہ کیا تھا کہ ادھر دیکھنے کو سردار جھکا
چھوڑ مین ہاتھ دے کر ذرا جو سہارا دیا وہ زنبیل مین تھا اس پھرتی اور چالاکی سے ہاتھ آتا تھا کہ نہ
اسکو محسوس ہوتا تھا نہ دوسرون کو نہ اسکا داخل زنبیل ہونا معلوم ہوتا تھا دوسرے ہلڑ تھا کسی کو کسی
کی خبر بھی نہ تھی اپنی اپنی سب کو پڑی تھی خواجہ نے یعنی خداوند نقلی نے جب سردار ایوان کے مع
ایوان نذر زنبیل کیے ایک مرتبہ سمندر سے کہا کہ تم بھی آؤ تم کو بھی سیر کرا دون ایوان تو مع اپنے
سردارون کے سیر کرکے گئی یہ سُنکے سمندر بڑھا اُسکا بڑھنا تھا کہ اُسکے سردار چلے جیسے ہی سمندر
قریب منڈھی کے پہونچا اور قصد کیا کہ مین بھی جھک کر بہشت کی سیر کرون کہ ایک صدا آئی کہاو
سمندر کیا غضب کرتا ہی ٹھہر جا کہین ایسا غضب نہ کرنا کہ تخت پر ہاتھ رکھ کر جھانکنا ورنہ زندہ
درگور ہو جائے گا ارے او نادان تو کیسا عقل مند ہی کہ تو یہ خیال نہین کرتا ہی کہ کہان بہشت
اور کہان دنیا بھلا خداوند کیونکر آئے اُنکو کیا غرض ہی کہ وہ اپنی راحت ترک کرکے دنیا پر آئین
اسنے سے کام کو اُنکو کیا غرض ہی کہ وہ عیارون کو اسیر کرین ارے کم بخت یہ خواجہ نہین
خضران بن عمر ثانی خبردار ہو ایوان اور اسکے سردارون سے ہاتھ دھوان سب کو خواجہ
نے نذر زنبیل کر لیا تم سب ایسے اندھے ہوئے کہ ایک نے بھی نہ دیکھا اسی طور سے تم سب کو
نذر زنبیل کرتے بس یہ صدا آئی سمندر تھما کہ ایک ستارہ آسمان پر سے ٹوٹ کر گرا وہ زمین
پر آکر شق ہوا ایک چمک پیدا ہوئی اور اُس ستارے سے ایک ساحر پیدا ہوا اُسنے آکر سمندر کا ہاتھ پکڑ کر
اپنی طرف کھینچا اور کہا کہ او سمندر خبردار ہو بڑا غضب ہوا تھا اگر مین نہ آتا تو خواجہ نے سب کا
خاتمہ کر دیا تھا یہ کہکر اُسنے کہا کہ یہ خواجہ ہین اور منڈھی ہی اور وہ پشت پر قران ہین خواجہ
نے عیاری کرکے سب عیارون کو رہا کیا اور ایوان کو نذر زنبیل کر لیا تم لوگ ایسے نادان
تھے کہ تم سب فقرے پن آگئے کچھ خیال نہ کیا ایک نے نہ پہچانا یہ کہکر سحر کیا کہ تمام منڈھی
پر آگ برسنے لگی خواجہ اسی طور سے بیٹھے رہے قران سے کہا کہ مین نے تو خاتمہ کر دیا تھا
مگر نہ معلوم یہ کہان سے آگیا ابھی سمندر کی زندگی باقی ہی خیر اب کی بچ گیا اب کی خاتمہ
کرونگا جب اس ساحر نے سحر کیا اور سمندر سے یہ کہا سمندر کا بھی کشتہ اُترا اُسکو ہوش آیا سبب
یہ تھا کہ اُس بوے مشک عنبر نے سب کو بے خود کر رکھا تھا کسی امر کا خیال نہ تھا جب اس ساحر نے
آکر سحر کیا اور سمندر کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تو سب کو ہوش آیا اُسنے آتے ہی یہ سحر کیا تھا کہ جس
قدر بوے مشک و عنبر ان سب کے دماغ مین تھی اور بارگاہ مین پھیلی ہوئی تھی سب اُس سحر
کے ابر سے برطرف ہو گئی سب کے حواس درست ہوئے اب سمندر نے اُسکو دیکھا کہا
آہ تم کون ہو اُسنے کہا کہ اے سمندر تم تخت پر چل کر بیٹھو تو مین بیان کرون اتنے عرصہ مین وہ آگ
سب برطرف ہو گئی جو اُسنے سحر سے برسائی تھی منڈھی پر بہ سبب برکت منڈھی کے سب نے
یہ خیال کیا تھا کہ خواجہ جل گئے ہونگے کیونکہ اُسنے سب کو اس امر سے خوب اچھی طرح سے
واقف کر دیا تھا کہ یہ خواجہ ہین خداوند نہین ہین سب کو معلوم ہو گیا تھا جب وہ آگ
برطرف ہوئی سمندر اپنے تخت پر آکر بیٹھا ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا کسی نے آگ

برسائی کسی نے برف برسائی کسی نے نار نج باری کسی نے ترنج مگر اُس پر کچھ اثر نہ ہوا وہ سنڈھی اسی طور سے قائم رہی ان لوگون کے یقین کرنے کے دو سبب ہوئے اوّل تو وہ صدا آئی کہ جس کے سبب سے سمندر رہتا تھا اور اسنے خیال کیا تھا کہ یہ کیا واقعہ ہی دوسرے ستارہ گرا اُس سے زحل ستارہ چشم سے نکل کر سمندر کو خبردار کیا تھا اب سمندر کو یقین ہوگیا تھا اور اپنے مقام پر آکر بیٹھا سب ساحر سحر کرکے اُس سنڈھی پر عاجز ہوئے کسی کے سحر نے اثر نہ کیا جب سحر نے اثر نہ کیا تب سمندر نے سب سے کہا کہ تم لوگون کا سحر اثر نہ کریگا اب مین سحر کرتا ہون کہ خیمہ جلا جاتا ہی یہ کہکر سمندر نے ایک نار نج اُٹھاکر اور اسم سحر اُس پر دم کرکے مارا کہ تمام سنڈھی آگ مین پنہان ہوگئی شعلہ بلند ہونے لگے نار نج مار کر سمندر نے کہا کہ مین نے خاتمہ کردیا سب تعریف کرنے لگے ادھر سمندر زحل کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ بھائی تم نے بڑی مہربانی کی خوب وقت پر پہونچے بڑا کام کیا مین تمھارا ممنون ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ زحل ایک ساحر زبردست ہی اور سرحد طاق مین رہتا ہی اس سے اور سمندر سے بڑی دوستی ہی بھائی چارا ہی پکڑی بدل بھائی ہین اسکو بھی ایوان تاجدار نے پرورش کیا ہی یہ بھی اُسکا پرورش کردہ ہی جس طور سے سمندر کو اس نے اس سرزمین کا حاکم کیا ہی اُسی طور سے جنوب کی طرف کی حکومت زحل ستارہ چشم کو ایوان نے دی تھی اسنے قبول نہ کی بلکہ یہ کہا کہ مین درویشی کرونگا لہذا اسنے ترک دنیا کی اور ایک صحرا مین اسنے ایک باغ طیار کیا ہی اُس مین اسنے اپنی بود و باش مقرر کی ہی بس یہ کسی سے نہین ملتا ہی جس کو اس سے ملاقات کی ضرورت ہوتی ہی وہ اسکے پاس آتا ہی ہان سال بھر مین ایک مرتبہ یہ طاق مین جاتا ہی جبکہ جشن نوروزی ہوتا ہی اُس مین اسکی شرکت ہوتی ہی سمندر اسکی ملاقات کو چھ ماہ کے بعد جایا کرتا ہی سال مین دو مرتبہ یہ سمندر کے پاس دو برس کے بعد آتا ہی جب سمندر ایک جشن کرتا ہی اپنی تخت نشینی کا دو برس کے بعد اُس دن جس دن یہ تخت پر بیٹھا ہی اسکا طریقہ یہ ہی جو کہ تحریر ہوا ورنہ یہ اور کسی سے کے مقام پر نہین جاتا ہی بڑے بڑے بادشاہ اور ساحر اسکی دست بوسی کرتے ہین اور سحر حاصل کرتے ہین بہت بڑا ساحر ہی جو کی ہوگیا ہی بالکل دنیا سے غرض نہین ہی سب اسکا کارخانہ سحر کا ہی نہ کوئی خادم ہی نہ خدمتگار ہی جس چیز کی ضرورت ہوتی ہی خود بخود سحر سے موجود ہوجاتی ہی اسنے یہ تدبیر کی ہی کہ جن جن بادشاہون کو اور ساحرون کو اسنے سحر تعلیم کیا ہی اور اسکو محبت بھی اُنکی ہوگئی ہی اُسنے تصویر اسکی اپنے ایوان مین لگائی ہی اور اُن پر سحر کیا ہی کہ جب اُن پر کوئی بلا یا مصیبت نازل ہوگی اس تصویر مین تغیر ہوجائیگا بس اسکو معلوم ہوجاتا ہی کہ فلان پر یہ آفت آئی ہی یہ جاکر اُسکی مدد کرتا ہی چنانچہ یہ اسوقت اپنے اُسی ایوان مین بیٹھا ہوا تھا کہ سمندر کی تصویر پر کچھ تغیر ہوا اسکی نگاہ پڑی اسکو سمندر سے زیادہ الفت ہی یہ بیقرار ہوگیا بس وہان [illegible] اور اُن مین دیکھ کر روانہ ہوا اسکا طریقہ یہ ہی کہ ہمہ وقت اُسی ایوان مین رہتا ہی ہر ایک کی تصویر [illegible] ہی اور اسکو فکر بھی تھی کہ سمندر اسکے پاس ڈیڑھ برس سے نہ گیا تھا اسکو یہ فکر تھی کہ کیا [illegible] ہی جو سمندر اسنے عرصہ سے نہ آیا ہر روز یہ قصد کیا کرتا تھا کہ نامہ روانہ کرے دریافت کرون مگر اسکو مہلت نہ ہوتی تھی دوسری اُس نے یہ بھی خیال کیا تھا کہ مین چھ ماہ کے بعد تو سمندر کے پاس جاؤنگا سبب دریافت کرونگا اسکا طریقہ یہ تھا کہ یہ خلاف قاعدہ نہ کرتا تھا جو دن جس کی ملاقات کا مقرر کیا تھا اُسی دن اُس سے ملاقات کرتا تھا جو دن اور ماہ سمندر کے یہان جانے کا

تھا دو برس کے بعد اسی دن جاتا تھا یا نہ جاتا تھا تو اسی دن جو کہ مقرر تھا اسکے خلاف نہ جاتا تھا ہان جب کوئی مصیبت ہوتی تھی تو وہ شیدہ ہوا کرتے تھے اور کہتے چلا آتا تھا اسکا سحر یہ ہی کہ ستارہ بنکر جاتا ہی اور کمک کرکے چلا آتا ہی کسی کو ظاہر نہیں ہوتا ہی چنانچہ سمندر کی کمک کو بھی اسی طور سے آیا تھا اور صدا دی تھی جب اسنے دیکھا کہ سمندر نے اس صدا پر کچھ خیال نہ کیا تو ناچار ہوکر اسنے اپنے کو ظاہر کیا سمندر اسکو دیکھکر بہت خوش ہوا اور اسکو ہمراہ لے کر دربار مین آیا اور اپنے تخت کے برابر کرسی پر بٹھایا سب نے جب یہ ظاہر ہوا تھا تو دیکھا تھا کہ ایک تہمت شنجرفی رنگ کی باندھے تھا اور ایک کرتہ پہنے تھا سر پر کلاہ نہ تھی بال بڑے بڑے تھے جس طور سے اور ساحروں کے منھ سے آگ نکلتے کا ہے سے شعلے نکلتے ہین اسکے منھ سے نہین نکلتے ہین نہ سانپ وغیرہ پہلے ہین ہان تشقیہ سینہ پر کاڑھا ہوا ہی آدمی خوبصورت ہی جوگی وضع سب دیکھکر حیران ہوئے کیونکہ ان لوگون نے کبھی اسکو نہ دیکھا تھا سوائے سمندر کے یہ سمندر کی ملاقات کو بھی آتا تھا تو ایک مقام اسکے لیے سمندر نے مقرر کیا تھا کہ وہان آتا تھا وہان سوائے سمندر کے کوئی اور نہ ہوتا تھا اسوقت اسنے ناچار ہوکر الفت سمندر مین اپنے کو ظاہر کیا جو سب نے دیکھا بس یہ برابر سمندر کے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا کہ سمندر نے وہ تقریر کی اور کہا کہ کیونکر آپکو خبر ہوئی خوب وقت پر کمک کی مزاج تو اچھا ہی کیونکر آنا ہوا اسنے کہا کہ مزاج تو اچھا ہی تمھاری الفت مجھے لائی اور اس طور سے خبر ہوئی تم ڈیڑھ برس سے ملاقات کو نہ گئے تھے ہر وقت تمھارا خیال رہتا تھا کئی مرتبہ قصد کیا کہ بذریعہ نامہ کے دریافت کرون مگر پھر یہ خیال ہوا کہ شائد تم شہر مین نہ ہو کسی اور مقام پر کسی ضرورت سے گئے ہو اس سبب سے نہ آئے ہو تو خرابی ہو میرا نامہ برتباہ پھرے لہذا تھوڑا زمانہ تمھارے جانے مین خود باقی ہی جب تم جاؤگے سب معلوم ہوجائیگا اس سے نامہ وغیرہ نہ تحریر کیا مگر ہر وقت فکر رہتی تھی چنانچہ آج مین ابھی اسی ایوان مین بیٹھا تھا کہ جہان تصویرین تم سب دوستون کی لگی ہوئی ہین میری نگاہ تمھاری تصویر پر تھی کہ یکایک اُس مین نیر ظاہر ہوا مین پریشان ہوا کہ یہ کیا سبب ہی بس مین اوراق سامری جو اُٹھاکر تمھارا حال دیکھا تو یہ ظاہر ہوا کہ تم کو خواجہ لشکر اسلام کا عیار قتل کیا چاہتا ہی کوئی ایوان نہ طاقتی ہی اسکو اسیر کرلیا ہی خداوند سامری کی صورت بنکر عیاری کی ہی اب سمندر کو اسیر کرنے کی فکر مین ہی اور سمندر اسکے خمرے مین آگیا ہی بس مین یہ حال دیکھکر اوراق کو اُسی مقام پر رکھکر چلا کہ تم کو چلکر خبردار کرون مین اپنے طریقہ سے آیا یہان آکر دیکھا کہ دراصل خواجہ خداوند بنے ہوئے ہین اور تم طرف اُنکے جاتے ہو مین نے صدا دی تم نے کچھ خیال کیا مگر پورے طور سے نہ خیال کیا تب مین نے دیکھا کہ تم نے کچھ اچھی طرح نہ خیال کیا تب مین نے ناچار ہوکر اپنے کو ظاہر کیا یہ بھی اُس مین تحریر تھا کہ خواجہ نے بشک دعثیر کے ساتھ بے ہوشی حملا کر سب کو کسی قدر بدحواس کردیا ہی کہ اُنکی عقل مین فتور آگیا ہی مین نے سحر کرکے اُس بے ہوشی کو تم سب کے دماغ سے دور کیا خواجہ بدسحر کیا کہ تم سب کے حواس درست ہوئے تم نے مجکو پہچانا آئے سمندر یہ امر اوراق سے ظاہر ہوا تھا کہ خواجہ نے یہ تدبیر کی تھی کہ پہلی پتلیان ایوان کی اس طور سے پکڑ لین یہ کہکر زحل نے سب

تدبیر سپلیون کے گرفتار کرنے کی بیان کی سب اہل دربار حیران ہوئے سمندر نے کہا کہ بڑی چالاکی کی
زحل نے کہا کہ اسکے بعد فساد مذبذ آیا تم سب کو یقین ہوا خصوصاً ایوان کو اُنکا تو خاتمہ یا
اس طور سے کہ خواجہ نے زنبیل کا منھ اسطرف کیا اور کہا کہ اس مین جھانک کر دیکھو سیر بہشت
نظر آئے گی بس جونھی خواجہ نے چوتڑون مین چالاکی سے ہاتھ دے کر اسکو اُٹھا کر زنبیل
کیا اسکو بات کرنے کی بھی مہلت نہ دی کسی کو ثابت نہ ہوا کیونکہ تم لوگ تو بیہوشی
کے اثر سے مدہوش اور بدحواس تھے تم کو اپنی خبر نہ تھی دوسرے کا کیا خیال ہوتا دیر تک
طلب کیا اُس سے بھی یہی کہا اور کہا کہ وہ سیر کر کے اُدھر چلا گیا اسکے ساتھ بھی یہی حرکت کی
اسی طور سے تم سب کو گرفتار کر لیا خداوند نے بڑی خیر اور اپنا بڑا فضل کیا کہ مین وقت پر
پہونچ گیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی سمندر نے یہ سنکے زحل سے کہا کہ بھائی مین ڈیڑھ برس
سے اسی بلا مین مبتلا ہون اسی سبب سے میرا آنا نہ ہوا نہ تم آئے میرے ساتھ شہر مین چلو
تو مین تم سے سب حال بیان کرون اور راے لون کہ کیا تدبیر کرون زحل نے کہا کہ اب تو مین
جاتا ہون جب اپنے وعدے کے موافق بروز مقررہ آؤنگا تو سنونگا کچھ مجملاً بیان کرو سمندر نے
ابتدا سے سب حال مجملاً بیان کیا اور ایوان کی بھی سب کیفیت مختصر طور سے بیان کی اور
کہا کہ مین تو نہ جانے دونگا بادن شہر مین لے جائے زحل نے بہت انکار کیا مگر سمندر
نے نہ مانا آخر کو وہ راضی ہوا اور کہا کہ پھر چلو اب دیر نہ کرو سمندر نے گرداب شاہ
وغیرہ سے کہا کہ اب تو ہم جاتے ہین لہذا جب تک ہم کوئی حکم نہ روانہ کرین اُسوقت
تک تم طبل جنگ نہ بجوانا یہ تو ہم کو یقین ہے کہ جب خواجہ جلینگے اور سب اُنکی
آشنا جو جوانکے پاس ہین چلینگی تو زنبیل بھی جلیگی جب زنبیل جلی تو ایوان بھی
زحل بس سب اہل اسلام جو کہ مقید ہین وہ رہا ہونگے مجکو اسقدر مہلت نہین ہے کہ مین
اُنکا بدارک کرون دوسرے اُنکے رہا ہونے مین عرصہ بھی نہین ہے جب تک مین بدارک
کرونگا اُسوقت تک وہ رہا ہو جائینگے اس سے کیا حاصل بس تم فرد کش رہو جب
مین تدبیر کر لونگا اور تم کو تحریر کرونگا اُسوقت مقابلہ کرنا یا جو امر مین تحریر کرون اُس پر
عمل کرنا گرداب نے کہا کہ بہت خوب یہ سنکے سمندر نے قصد اٹھنے کا کیا تھا کہ ایک
سردار نے کہا کہ دیکھیے خواجہ تو اسی طور سے موجود ہین اب خواجہ نے یہ تدبیر کی تھی
کہ جب آگ سندھی پر گری اُنھون نے سب اشیا جو کہ اُنھون نے زنبیل سے نکالین
تھین اور آراستہ کین تھین نذر زنبیل کر لین اور اپنی اصلی صورت بنائی یہ جو سردار نے
کہا سمندر نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ دراصل خواجہ موجود ہین سمندر نے کہا کہ خواجہ جلد
یہان سے تشریف لے جاؤ ہم ہارے ہم جیتے خواجہ نے کہا کہ ہم تو نہ جائینگے جب
ہمارا جی چاہے گا اُسوقت جائینگے کوئی تیرے نوکر نہین ہین جو تیرے حکم سے چلے جائینگے
کیا کہون کہ تیرا باپ آگ اُسنے بچا لیا ورنہ تیرا خاتمہ تو مین نے کیا تھا جیسے ایوان کا خاتمہ
کیا خیر اگر زندہ ہون اور مجکو قتل نہ کیا تو اپنا نام خواجہ نہ رکھا بموجب مصرعہ زندہ ہم اگر یار
تو صحبت باقی ہے تیرے باپ نے مجکو بچا لیا اور بہت سے کلمات سخت سمندر کو کہے
کہ جسکے باعث سے سمندر کو غصہ آیا اور اپنے مقام پر سے اُٹھکر چلا اور کہا کہ خواجہ مین

تم کو اس تقریر کی سزا دیتا ہون ادھر خواجہ نے اُسکے تیور دیکھ کر سمجھ لیا کہ یہ اس قصد سے آتا ہی کہ میرے اوپر
حملہ کرے خواجہ نے ایک حبشی زنبیل سے نکال کر گوشہ مین رکھدیا اُس سے کہا کہ جب یہ ہاتھ بڑھائے تو
اسکو پکڑکر اندر کھینچ لینا اور دس جوتے مار کر باہر پھینکدینا اُسنے کہا بہت خوب خواجہ پاؤن پھیلا کر بیٹھے
شملاق نے کہا کہ خواجہ چلے آؤ اسی مین خیر ہی خواجہ نے جواب دیا کہ اگر کچھ طاقت ہو تو ہم کو نکال
لے جاؤ یہ جو خواجہ نے کہا شملاق کو غصہ آیا سمندر اور اہل دربار منع کرتے رہے اُسنے ایک کی
نہ سُنی اسنے اس قصد سے ہاتھ بڑھایا کہ پاؤن پکڑکر کھینچ لون کہ اُس حبشی نے گوشہ سے نکل کر اُسکا ہاتھ
پکڑکر جھٹکا دیا کہ وہ منھ کے بھل آرہا اُسنے دس جوتے خوب زور زور مارے اور پھر باہر پھینکدیا یہ
خاک کو جھاڑکر اُٹھا اور قصد کیا کہ مین سحر کرون خواجہ نے منڈھی سے کہا کہ اب یہان سے بھگو لے چلو
یہ منڈھی سے کہکر سمندر سے کہا کہ لو ہم جاتے ہین سمندر نے کہا کہ تشریف لے جائیے بس منڈھی
اُڑکر چلی خواجہ تو اُدھر جاتے ہین دیکھیے اب اُن کی داستان کب تحریر ہوتی ہی انشاء اللہ جلد
سوم مین تحریر ہوگی شملاق منھ بھر کر رہگیا خفیف ہوکر ذلت اُٹھاکر واپس آیا سمندر نے کہا
کہ تم نے کہنا نہ مانکے یہ ذلت اُٹھائی وہ اور خفیف ہوا کچھ جواب نہ دیا بس سمندر نے گرداب کو
بہت کچھ تعلیم کیا اور کہا کہ جو ہم تحریر کرین اُس پر عمل کرنا یہ کہکر اور بیرون بارگاہ آکر مع اپنے سردارون
ورزحل کے طرف سمندر یہ کے روانہ ہوا اب دیکھیے اسکا حال کہان پر جلد سوم مین تحریر ہوتا ہی
خواجہ منڈھی پر سوار جاتے ہین سمندر مع سردارون کے طرف سمندریہ کے جاتا ہی یہ جلد دوم اس
مقام پر تمام ہوئی اب باقی حالات جلد سوم اور چہارم مین انشاء اللہ تعالی تحریر ہون گے فقط

خاتمہ الکتاب

ہزار ہزار سپاس اس کریم مطلق کا کہ جس نے مجھ ایسی ناچیز کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا اور مین نے اُسکی قدرت
کاملہ سے یہ مرتبہ پایا کہ میرا کلام بھی پسند اہل ہنر اور صاحبان قدر ہوا شکر ہی اُس خالق مطلق کا کہ
جس نے ایک لفظ کن سے عطای فلکی و زمین زمان پیدا کیا احسان ہی خداے کریم کا کہ اُسکی عنایت سے
جلد دوم دفتر آفتاب شجاعت بحسن و خوبی تمام ہوئی اب یہ امید اُسکی ذات سے ہی کہ پسند ناظرین
ہو اور ناظرین میری عرق ریزی پر خیال فرمائین اور خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز فرمائین ناظرین
کی خدمت مین یہ ناچیز عرض کرتا ہی کہ انشاء اللہ تعالی جو جو مقامات جلد دوم مین باقی رہے ہین تحریر
ہونے سے اگر جناب معلی القاب کرم گستر شریف پرور معدن لطف و کرم مخزن جود و سخا جناب منشی
پیارے لعل نرائن صاحب دام اقبالہ حکم فرمائین گے تو یہ حقیر ناچیز انکو جلد سوم مین تحریر کریگا جب ناظرین
انکو بنظر غور ملاحظہ فرمائین گے تو لطف مزید پائینگے اور میری عرق ریزی کی داد عنایت فرمائین گے وہ ایسے
مقامات اور عجائبات ہین کہ ملاحظہ فرمانے سے تعلق رکھتے ہین اب یہ ناظرین کی خدمت مین میری گذارش
ہی کہ اگر کوئی عیب اس جلد مین ہو اُسکو اپنے پردۂ دل مین مثل عروس کے پوشیدہ فرمائین کیونکہ
انسان مرکب ہی خطا اور نسیان سے شاید کوئی مقام پر نقص نظر آئیگا تو ناظرین کی عنایت سے امید ہی
کہ وہ عیب پوشی فرمائینگے اور خلعت تعریف سے مجکو سرفراز فرمائینگے زیادہ والسلام خیر ختام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد وثنا سزاوار ہی اُس خالق برحق کو کہ جس نے اس طلسم جہان کو خلق فرمایا اور طرح طرح کے نیرنجات و وعجائبات وغرائب وادرات خلق فرمائے انسانکو ایک قطرۂ نجس سے خلق کیا اور کیا کیا عجائبات اُسمین پیدا کیے کہ جن کے دریافت مین عقل کو حیرانی ہی اس جہان کا عجب کارخانہ ہی جو چیز ہی اُس نے صنعت خالق پیدا اور ہویدا ہی وہ خالق سب کا مالک ہی اُسکی کنہ ذات کے دریافت مین انبیا واوصیا عاجز رہے اور ہمیشہ کلمہ یعجز زبان پر لائے اور اُسکی صفت وثنا کرتے رہے وہ خالق یکتا کہ جسکا کوئی ہمتا نہین ہی وہ وحدہ لاشریک لہ ہی اُسنے اپنے بندون کے لیے کیا کیا اشیاے نادرات پیدا کیے یہ اُسکی قدرت ہی کہ کبھی شام ہی اور کبھی یہ دہ شب سے روز روشن پیدا ہوتا ہی شب برائے آرام خلق فرمائی اور دن برائے ضرورت دنیوی خلق کیا انسی طور سے اور بہت سے اس دہر کے نیرنجات ہین کہ جن کے دریافت مین عقل بالکل بیکار ہی اسی سے اُسکی ذات کا ثبوت ہوتا ہی کہ کوئی ان سب کا پیدا کرنے والا ہی وہ اپنے بندون پر مثل والدین کے شفقت کرتا ہی بلکہ اُس سے زیادہ یہ اُسکی قدرت ہی کہ اُسنے ہماری ہدایت کے واسطے نبی خلق فرمائے اور اپنی خالقی اور یکتائی کے ثبوت کے لیے اُنسے فرمایا کہ تم ہمارے بندون پر یہ امر ظاہر کرو کہ کوئی تمھارا پیدا کرنے والا ہی اور انکو راہ نیک بتاؤ تاکہ وہ ضلالت کو ترک کرین اور میری طرف رجوع کرین اُسنے اپنی قدرت سے بہشت ودوزخ خلق کی اور اُنسے کہا کہ تم میرے بندون کو راہ ہدایت دکھا کر اُس امر کا وعدہ کرنا کہ اگر تم راہ نیک اختیار کروگے تو تم کو اُسکے انعام مین بہشت کی سیر نصیب ہوگی ورنہ برخلاف اسکے اگر ضلالت مین مبتلا ہوگے تو سزا ملے گی اُن انبیا واوصیا نے طلسم جہان مین اگر علم ہدایت بلند کیا اُسکی وحدانیت کے ثبوت مین کوشش کی بندون کو اُسکی طرف رجوع کیا جو جو تکالیف اُنکو اُس امر کے رواج دینے مین پہونچین اُن سب کی برداشت کی اُس کے سبب سے اُسکے حضور سے اُنکو مرتبۂ اعلےٰ ملا بس ثابت ہوا کہ اُسکی نعمات اور پرورش کا کوئی شکریہ ادا نہین کرسکتا ہی ہم کیا ہین جب کہ نبی وصی بھی عاجز رہے کہ جن کو اُسنے وہ مرتبے عطا فرمائے کہ جنکے دیکھنے سے ملائک غبطہ کرتے تھے اُسنے اپنی قدرت سے ہمارے لیے وہ نبی خلق کیا کہ جو سب سے افضل واعلےٰ تھا اُسکو خاتم المرسلین کا خطاب عطا فرمایا اُسکی شان مین یہ فرمایا کہ لولاک لما خلقت الافلاک اُسکو اپنا حبیب مقرر کیا لوح اُس طلسم دہر کی اُسکے قبضۂ قدرت مین دی ہمارے نبی محمد مصطفےٰ صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے کلید فطانت سے اسرار اس طلسم کے ہم سب پر ظاہر کیے اور ہم کو راہ نیک بتائی اُنکو وصی بھی ایسا مرحمت کیا کہ جو تمام خلق سے افضل ہی اُسکا کوئی ہمتا نہین ہی اُنسے انہی تیغ سے تمام عالم سے ظلمت کفر کو برطرف کیا اور دین نبی کے رواج دینے مین کوشش کی بعد نبی وعلی کے اُنکی اولاد امجاد یکے بعد دیگرے جانشین ہوتی آئی یہان تک کہ گیارہ امام اور ہم کو عطا فرمائے جو کہ نسل مین نبی وعلی کے تھے اُنھون نے بھی دین اسلام کے قائم رکھنے کی کوشش کی اور حرمت اسلام کو باقی رکھا کہان تک اُس خالق کی صفت وثنا کی جائے کہ جس نے اپنے بندون کے لیے یہ نعمات خلق فرمائے کہ جنکا شکریہ ادا نہین ہو سکتا ہی جنکے بیان اور تعریف مین زبان انسانی کو عجز ہی یہ اشہب قلم کو میدان حمد وثنا مین دوڑنے کی طاقت نہین ہی وہ بھی عاجز ہی بھلا کون ایسے خالق کی صفت کر سکتا ہی جو کہ ہمتا ہی اور اُسکا کوئی شریک نہین ہی وہ وحدہ لاشریک لہ ہی بس اب مین عنان اشہب قلم کو طرف میدان نعت کے پھیرتا ہون اور اُسکی حمد وثنا کو

ان ابیات پر ختم کرتا ہون **ابیات**

ولا کر حمد و تعریف اُس خدا کی — طلسم دہر کی جس نے بنا کی — عطا کی اُسنے پیرنگی جہان کو
کبھی ہی صبح گہ شام سیہ رو — دگرگون کیون نہ ہو رنگ زمانہ — طلسمی ہی جہان کا کارخانہ
کوئی ہی دیکھتا دل سے جانان کے دل شاد — کسی لب پر شب ہجران مین فریاد — کبھی دیکھا تو فصل گل نہان ہی
صدائے نغمۂ بلبل عیان ہی — کبھی دیکھا خزان دیدہ ہی گلشن — لب بلبل پہ ہی فریاد و شیون
کسی کو دیکھتے مین صاحب تاج — کوئی نان شبینہ کو ہی محتاج — ابھی حاصل کسی کو ہی امیری
گھڑی بھر مین جو دیکھا ہی فقیری — یہ سب ہی اُسکی قدرت کا تماشا — وہی یہ کھیل ہی سارے دکھاتا
کوئی کیا جانے اُسکی مصلحت کو — یہ لازم ہی صفت حضرت کی للہو — اب آئیے شان نعت سرور کائنات و

مفخر موجودات شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین جناب محمد مصطفے احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وآلہ الطاہرین الطیبین
مین یون بلبل خامہ نغمہ زن ہوتی ہی بموجب اشعار

حبیب کبریا سردار دارین — شہ جن و بشر مختار کونین — نہ ہوتی آپ کی گر ذات اقدس
نہ ہوتے خلق یہ چرخ مقرنس — شفیع المذنبین شاہ رسولان — جناب مصطفے محبوب یزدان
شہ لولاک و مختار دو عالم — معظم از ہمہ عالم و آدم — شب معراج مین حضرت کی نعلین
ہوئی عرش بریں کی زینت و زین — نسیم فیض حضرت سے ہر اک ان — بہار افزا ہوا ہی باغ ایمان
جناب مالک جبریل و رضوان — قسیم نار و خلد و حور و غلمان — خدا نے آپ کو بخشا وہ رتبہ
بتون نے بھی پڑھا حضرت کا کلمہ — طلسم کفر کو دم بھر مین توڑا — نہ بت چھوڑے نہ دین کفر چھوڑا
نشان کفر دنیا سے مٹایا — بتون کو کلمۂ حق بھی سکھایا — جہان کے واسطے رحمت ہے حضرت
پدر سے تھی سوا ہر اک پہ شفقت — درود اب بھیج کر اُنپر ہر اک آن — کرون ترنیم مدح شاہ مردان

زخمہ سنجی عندلیب قلم در گلستان منقبت جناب امیر المومنین مظہر العجائب و مظہر الغرائب
مولانا و مقتدانا حضرت علی ابن ابی طالب صلوات اللہ علیہ بموجب اشعار

زبان کو آب کوثر سے مین دھوکر — کرون تحریر اس جا وصف حیدر — علی نے مرحب و حارث کو مارا
علی ہی نے در خیبر اُکھاڑا — علی کے زور کا سکہ ہی جاری — کہ جس نے کفر کی بستی اُجاڑی
قدم حضرت کے تھے دوش نبی پر — علی کا مرتبہ اللہ اکبر — وزیر نائب حق شاہ مردان

ہوے مشکل کشا ے جو ہے انسان		جہان مین کون تھا حضرت کا ہم سر	خدا نے بیع دی احمدؐ نے دختر
	کروں کیا وصف مین مولا علی کا		ادب ے خامشی ہے مجکو زیبا

ترنم سرائی طوطی خوش بیان در شکرستان تالیف و تصنیف این بہار بوستان بیخزان

بعد جواہر وزواہر حمد وثنا ولولوے نعت وگوہر آبدار منقبت کے شاہد فصاحت کو یون

مزین وغریب کیا

یہ گم کردۂ راہ نشۂ سنجی وہرزہ گرد کوچۂ بیدانشی خاک پاے اہل دستگاہ یعنی شیخ تصدق حسین لکھنوی خدمت مین والاشان عالی بارگاہ وبلند رتبہ گمان والا دستگاہ کے عرض رسا ہے کہ اول مین کچھ یاوہ گوئی نسبت بتحریر دفاتر توشیہ وان نامہ وغیرہ اس حقیر نے کی تھی بعد اختتام اُن دفاتر کے جب کہ آپ صاحبان والاشان کی نظر کیمیا اثر سے وہ یاوہ گوئی میری گذری اور جب کہ آپ نے اُسکو ملاحظہ فرمایا اور جس کو آپ ناظرین عالی فہم والا فطرت ودقیقہ سنجان باحکمت نے اپنی طبع معنی شناس وخاطر دانش اساس سے پسند فرمایا اور اس احقر کو ایوان کلام مین مسند توصیف وتعریف پر بٹھایا بحمداللہ بموجب ع عام ہمہ افسانہ ما در دو ما ہیچ ۔ تہ دل سے آپ سب حضرات کا شکریہ یہ ہیچ مدان ادا کرتا ہے کہ آپ حضرات نے میرے کلام ناقص کو زینت توصیف سے آراستہ فرمایا اور عرصہ مدح گستری مین مرکب تقریر دوڑایا انشا طراز دہر آپ کے مطالب دلی پر لائے اور صفحہ ہستی پر نقش حیات آپ کا تا زمانہ قیامت منقوش رکھے جب کہ وہ دفاتر مذکورہ بالصدر تمام ہوے تو یہ ہیچ مدان گوشہ بیکارنی مین بیٹھا ہوا آپ لوگون کی مدح وثنا کرتا تھا اور جناب بابو صاحب دام اقبالہ کی ترقی جاہ ودولت کی اپنے خالق برحق سے دعا کرتا تھا بعد عرصہ بعید ایک روز جناب بابو صاحب دام اقبالہ نے اس حقیر کو طلب فرمایا جب کہ یہ حقیر حسب الطلب جناب حاضر خدمت ہوا تو آپ نے زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا کہ لعل نامہ تو ہو گیا اب کوئی اور دفتر ان دفاتر سے نہین ہے کہ جسکا تم ترجمہ کرو یہ سنکے مین نے دست بستہ عرض کیا کہ داستان امیر حمزہ وہ دریاے ناپیدا کنار ہے کہ جسکا بیان احاطۂ تحریر سے باہر ہے یہ جو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا کوئی اور دفتر نہین ہے کہ جسکا ترجمہ کرو کیون نہین ہے حضور ابھی تو دفتر آفتاب شجاعت باقی ہے کہ جسکا بیشتر اس حقیر نے جلد دوم لعل نامہ مین دیا ہے کہ جو آج تک نہین چھپا جسمین صاحب قرانی بدیع الملک کی ہے اور نئی نئی داستانین ہین اور نئے نئے سحر ہین اور عیاریان جو کہ ان دفاتر مین نہین تحریر ہوئی ہین وہ دفتران سب دفاتر سے عمدہ ہے اور بہت سے مفاجات نئے ہین یہ جو مین نے عرض کیا تو ارشاد فرمایا کہ اچھا تم اُسکا ترجمہ کرو یہ حکم سُننا تھا کہ میرے حواس جاتے رہے مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ بعد ان دفاتر کے اسکا تحریر کرنا ایک امر مشکل ہے اور مین اپنے مین اتنی لیاقت نہین پاتا ہون کہ اس امر مشکل کی بردارشت کرسکون مگر انکار بھی کرنا مناسب نہ جانا کیونکہ الامر فوق الادب کا خیال آیا عرض کیا کہ اگر خدا نے چاہا فضل شامل حال فرمایا اور آپ کی عنایت نے میرے حال زار پر مہربانی کی تو آپ کے اقبال سے مین اسکا ترجمہ آپ کے حسب الارشاد کرونگا فرمایا اس امر کا خیال رہے کہ عبارت رنگین ہو طول بیجا نہ ہو فحش سے پاک ہو مین نے جواب مین عرض کیا کہ جن امرون کی بابت ارشاد ہوا ہے ان امرون کا خیال

خیال رہے گا یہ عرض کرکے اور رخصت ہوکر اپنے مکان پر آیا اور فکر کرنے لگا کہ کیونکر اس نامہ نامی کو تصنیف کروں گو اُسوقت تو خدا ے کریم کی ذات پر تکیہ کرکے اقرار کرلیا تھا مگر بڑی دقت ہوئی چونکہ اُسکے بھروسہ پر اس امر (۱۱) کا اقرار کیا تھا اُس نے اپنے فضل وکرم سے آسان کیا بموجب شعر ؎ مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + ایک طریقہ جدید خیال مین آیا فوراً حسب الارشاد فیض بنیاد قدردان ہنرمندان مربی سخنشناس دانش وران صدرنشین ایوان جاہ وجلال صاحب فضل وکمال گوہر برج سخا اختر آسمان وفا صدف بحر عطا مخزن جود ہربانی حاتم فریدون مرتبت دارا حشمت عالی منزلت بموجب رقم

اختر برج عظمت و اجلال	گوہر درج دولت و اقبال
دادر کشور سخندانی	مصلح انوری وخاقانی
آفتاب سپہر جود وسخا	داور کشور وفا ویحیا

زینت بخش چار بالش عزت درونق افزاے بساط دانش عالی جناب معلی القاب والا خطاب شریف پرور کرم گستر جناب منشی پیراگ نراین صاحب دام اقبالہ واجلالہ قلم اُٹھاکر تحریر کرنا شروع کیا فضل وکرم خداوند جلیل سے دو جلدین تحریر کرکے حاضر خدمت کین جن کو منشی صاحب موصوف نے طبع فرماکر شایع فرمایا یقین ہے کہ نظر کیمیا اثر ناظرین سے گذری ہونگی اور جو مقامات اس حقیر نے اپنی عقل سے لکھے اُنکو ناظرین نے پسند فرمایا ہوگا اب یہ جلد سوم دفتر آفتاب شجاعت بایماے جنجناب بطرز جدید لکھنا آغاز کی تاکہ یہ دفتر بھی تمام ہو پس رحمت ذوالجلال شامل چاہیے تاکہ یہ جلد سوم بھی اختتام کو پہونچے اور جو جو مقامات وعجائبات کہ مجکو تسطیر فرماہین مین اسمین تحریر کردون فضل خدا شامل حالی ہونا چاہیے تاکہ یہ نامہ نامی اور فسانہ گرامی اپنی مراد کو پہونچے اور لباس طبع سے مزین ہووے مین نے جو جو مقامات کہ رہ گئے ہین وہ اسمین بطرز نو تحریر کیے ہین امید ہے خداوند کریم سے کہ یہ شاہد رعنائی ودلربائی دل مشتاقان بہزاران کرشمہ وناز اپنا جلوہ دکھاکر اشتیاق افزاے ہر پیر وجوان ہو اور ناظرین نکتہ بین پسند فرماہین اور مجکو خلعت تحسین وآفرین سے سرفراز فرماوین التماس ضروری خدمت ناظرین والاتمکین مین یہ ہے کہ جب اس نامہ نامی افسانہ گرامی کو ملاحظہ کرین تو میری اس عرق ریزی کی داد عطا فرماوین اگر کوئی عیب عبارت مین ہو تو اُسکو پردہ دل مین پوشیدہ فرماکر میری جان فشانی کی داد دین کیونکہ انسان تو از سر تا پا خطا سے مرکب ہے مین نے اپنے نزدیک کسی مقام پر اسکو بے ربط نہین ہونے دیا ہے اس گلستان بے موسم خزان مین طرح طرح کے پھول لگائے ہین اس نامہ کو فحش سے پاک رکھا ہے کسی مقام پر حسن وعشق کی تقریر ہے کہین پر فراق کا ذکر ہے کسی جا سحر کی تیرنگیان ہین کسی مقام پر طلسمات کی عجائبات جہان جنگ وجدل کا ذکر آیا ہے وہان پر تصویر کھینچ کر دکھائی گئی بس مین نے بہت سرگرمی سے اس فسانہ نو کو تحریر کیا ہے میری خداوند کریم سے یہی دعا ہے کہ پسند ناظرین ہو۔

آمین یارب العالمین علیہ توکلت وبیہ انیب

آرائش عروس داستان وآغاز بیان این نگارستان بلبل خامہ اس قصہ کو یون آغاز اپنی زبان مین کرتا ہے کہ جانا خواجہ کا ایوان نہ طاقی کو بعد رہا کرنے عیارون کے نذر زنبیل کرکے دربار سمندر شاہ سے طرف صحرا کرکے وہان پہونچ کر رہا کرنا سب عیارون کو اُنکا ایک سمت کو روانہ ہونا اُدھر خواجہ کا ملکہ ایوان کو زنبیل سے

نکال کر کمند اصفا سے باندھ کر وحدانیت خدا کا بیان کرنا اُسکا بعد گفتگوے بسیار
مطیع اسلام ہونا اور خواجہ سے رخصت ہوکر جانا طرف اپنے مقام کے خواجہ کا
اُس سے کہکر دریاے سحر مڑنا ایوان کا سب سرداروں کو رہا کرنا جو کہ دریاے سحر مین
قید تھے صاحبقران کا اسم اعظم کھولنا صاحبقران کا ہوش مین آنا سب کا خوش ہونا
خواجہ کا مع سردارون کے بارگاہ مین آنا سب کا خوش ہونا اُن سردارون کا بھی داخل
بارگاہ ہونا جنکو برق نے عیاری کرکے رہا کیا تھا سب عیارون کا حاضر ہونا و برق ثانی و
قران ثالث کا اپنی اپنی عیاری روبرو اہل دربار و بادشاہ و صاحبقران کے عرض کرنا بادشاہ
کا خوش ہوکر حکم جشن دینا سامان جشن ہونا اُدھر سمندر شاہ کا بارگاہ گرداب وغیرہ سے یہ
کہکر کہ جب ہم تم کو تحریر کرین اُسوقت مقابلہ کرنا مع سردارون کے سمندریہ کو جانا وہان
پہونچکر ایک روز آرام کرکے دوسرے دن دربار کرنا اور یہ فکر کرنا کہ کیا تدبیر کی جاے
اُدھر ایوان کا خواجہ سے رخصت ہوکر اپنے مقام پر جانا اور ترک دنیا کرکے
گوشہ نشین ہونا اسکی خبر طائران سحر کا آکر سمندر کو دینا اسکا برہم ہوکر ایک ساحر کو روانہ
کرنا کہ تو جاکر ایوان کو میرے پاس لے آ اُسکا جانا ایوان کا آنا سمندر کا اُس سے برا ے
مقابلہ اہل اسلام کہنا اُسکا انکار کرنا سمندر کا سمجھانا اُسکا نہ قبول نہ کرنا سمندر کا برہم
ہوکر حکم قتل ایوان دینا منادی کا ندا کرنا سب کو معلوم ہونا خواجہ کا اس حال سے آگاہ
ہونا اور عیاری کرکے ایوان کو بچانا سمندر کا برہم ہوکر خود برا ے مقابلہ آنا اور جنگ
ہونا عشاق اُستاد سمندر کا قتل ہونا اور سمندریہ کا فتح ہونا سمندر کا طرف طلسم گنجور سلیمانی
چلے فرار کرنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا

ساقی نامہ

مرے ساقی بہت مدت ہوئی ہے
نہ وہ چنگ و رباب و ساز عشرت
کہان وہ مغبچی رشک پری زاد
نہین ہے شاہد عشرت ملاقی
کچھ ایسی بیخودی ہے دل پہ چھائی
کہ فصل گل کے پھر آئے ہین ایام
وہی جلسے ہون میخانہ سجا ہو
خم مے کی طرح دل جوش مین ہے
شریعت نے کیا تھا مجکو پابند
یہ قسمت مے کدے مین کھینچ لائی
لکھون وہ قصۂ رنگین و دلکش
صریر کلک لحن خوش سراسر
دوائر حرف کے ہون شکل ساغر

کہ ترک احباب کی صحبت ہوئی ہے
نہین اب قلقل مینا کی آواز
کرے زاہد نہین دیکھے سے فریاد
خزان دیدہ ہوا عشرت سے گلشن
نہین معلوم فصل گل کب آئی
رہائی قید توبہ سے ہے پائی
وہی رندون کا ساقی جم گھٹا ہو
کرون پھر جشن مین ترتیب عالی
سلاسل سے رہا توبہ کے مین ہند
مئے رنگین کا دے بھر بھر کے ساغر
کہ جس سے ہو دل ناشاد بھی خوش
لکھے الفاظ ہون سب اسطرح سے
بھرے سب بادۂ مضمون سے یکسر
زبان کلک سے یون ہون نغمہ خوان

نہ وہ جلسہ نہ وہ یارون کی صحبت
نہین بیشون کا اب اٹھنے دہن باز
پڑا ہون بستر غم پر نہین تابی
غرض نغمہ کے ہے بلبل کا شیون
خدارا اب پلا ساقی مجھے جام
مرے پہلو مین دخت رز پھر آئی
بچین میخانہ مین جنگ و دف و نی
دل رندان ہوا ہے غم سے خالی
ہوئی ہے بعد مدت کے رہائی
دکھاؤن رنگ مین نشہ مین آکر
قلم رقصان ہو فرش کاغذی پر
کہ جیسے رند ہین محفل مین بیٹھے
عیان ہون شاہد معنی نہان ان

غزل

کدھر ساقی ہے فصل گل پھر آئی
چمن مین نغمہ زن بلبل پھر آئی
دل ہر داغ کی انجمن ہے گیسو
مری کشتی قریب پل پھر آئی
پتہ پایا نہ میرے گل کا اُسنے
تسلی کر کے تازہ کہانی

بہار کیف جوش مل پھر آئی
ہوے ہین انجمن مین جام فندان
بہار لالہ و سنبل پھر آئی
شب ہجرت سحر ہونے نہ پائی
چمن مین ہر طرف بلبل پھر آئی
سخندان و سخن فہم و زبانہ

کھلی ہین باغ مین عشرت کی کلیان
صدا شیشون کی بھی قلقل پھر آئی
کدھر ہے بحر حرمان کا تلاطم
قدم تک اُسکی بھی کاکل پھر آئی
کہان تک ہو گی یہ رنگین بیانی
چنین آغاز کردہ این فسانہ

باغبانان چمن خیال و گل چینان حدیقہ مقال مبارزان عرصۂ سخن گستری و غمسکر گشایان میدان نکتہ پروری و فارسان شہسوار حلاوت و حلاوت شعیران نبردگاہ شجاعت محصوران حصار سخندانی پناہ گزینان قلعہ معانی غازیان عرصہ تحریر و مجادلان قتل گاہ تسطیر و جادوگران عرصۂ تقریر و ساحران نبردگاہ تحریر شمشیر مضامین آبدار سے ہمراہ افواج مخالف جہالت کے نبرد آزما ہوتے ہین شاہ شکست دیدہ کشتی کو یون شکست دیتے ہین اور اس طرح سے اسپ خامہ کو میدان مضامین مین جولان کرتے ہین کہ جلد دوم مین یہان تک تحریر ہوا ہے کہ خواجہ ثالث یعنی خضران بن عمر ثانی نے خداوند سامری کی عیاری کر کے پہلے اپنے سب عیارون کو ایوان سے کر نذر زنبیل کیا اُسکے بعد ایوان کو مع اُس کے سردارون کے یہ فقرہ دے کر نذر زنبیل کیا کہ تم کو سیر بہشت کرادون چنانچہ وہ تو فقرے مین آ گئی بلکہ سمندر بھی مع اپنے سردارون کے چلا تھا کہ زحل ستارہ چشم نے سمندر کو خبردار کیا اور اس بلا سے نجات دی چنانچہ خواجہ بعد تھوڑی دیر کے اپنی مندھی اڑا کر بارگاہ سمندر سے چلے تھے یہ بھی بیان

ہو چکا ہی کہ سمندر گرداب شاہ وغیرہ کو سمجھا کر مع زحل اپنے دوست و دیگر سرداروں کے طرف
سمندریہ کے روانہ ہوا ہی یہ بھی اُس جلد مین تحریر ہوا ہی کہ جن ساحروں کو برق ثانی نے عیاری
کر کے رہا کیا تھا وہ سب کے سب چند حملے لشکر ایوان پر کر کے اُسکو تباہ کر کے اُسی عالم مین ایک
طرف کو روانہ ہوے ہین یہان تک تحریر ہوا ہی کہ صاحبقران بسبب فراموش ہو جانے اسم اعظم کے
کے سحر ایوان مین مبتلا ہین اُنکی حالت بہت خراب ہی نصف سے زیادہ لشکر اسیر سحر ایوان
ہو چکا ہی جو کچھ باقی ہی وہ صاحبقران کے غم مین مبتلا ہی لشکر مین ایک کہرام برپا ہی ناموس مین
تلاطم ہی یہ حال ہی لشکر اسلام کا اب پہلے مین حال خواجہ ثالث کا تحریر کرتا ہون اور خواجہ کے حال
سے اُس جلد کو آغاز کرتا ہون ناظرین ملاحظہ فرماوین کہ خواجہ جو اُس منڈھی کے ذریعہ سے دربار
سمندر شاہ سے نکلے اپنے منڈھی سے کہا کہ مجکو فلان صحرا مین پہونچا دے پس وہ منڈھی سنا ٹلا بحر کر
اُس صحرا کی طرف چلی یہان لشکر مین ایک ہلڑ مچ گیا کہ وہ خواجہ ملکہ ایوان کو اسیر کر کے لیے
جاتے ہین کوئی خواجہ کا کچھ نہ کر سکا کیا غضب کے عیار ہین کس دلیری سے عیاری کرتے ہین بھائیو
بڑا غضب ہوا تھا وہ تو بادشاہ کو بھی اسیر کر کے لیے جاتے تھے خیر ہوئی اُنکے ایک دوست نے آکر
بچا لیا اُنکو اس چال سے آگاہ کیا جب سب کو معلوم ہوا سب نے سحر کیا کسی کے سحر نے اثر نہ کیا آخر کار
سب عاجز ہوے خواجہ نے اپنی راہ لی دیکھو وہ جاتے ہین بھائیو اتنے دن اور رات مین کئی طیارتیں
ہوئین برق ثانی نے عیاری کر کے اپنے سب سرداروں کو رہا کیا قران ثالث نے عطارد کو قتل کیا
برق نے لشکر بلا کو تباہ کیا بلکہ وہ چند سردار باقی رہے تھے اُنکو خواجہ گرفتار کر کے لے گئے ہم سب لوگ
ان عیارون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہین کوئی صورت اُنکے ہاتھ سے مفر کی نظر نہین آتی خداوند تصور
نے اچھے لوگون سے سامنا کرایا ہی کہ جن کے افعال ہمارے خیال مین نہین آتے ہین ہم ہر مرتبہ دھوکا
کھاتے ہین دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی ایک نے کہا کہ ہم پر کیا منحصر ہی بادشاہ خود دھوکا کھاتے ہین
تو ہماری کیا اصل ہی ہم کو تو انجام اسکا اچھا نہین معلوم ہوتا ہی ضرور ہم کو شکست ہوگی کیونکہ جو تدبیر
ادھر سے ہوتی ہی وہ اول تو خوب اپنا رنگ دکھاتی ہی بعد مین ایسی خراب ہو جاتی ہی کہ کچھ نہین
ہو سکتا ہی یا جو ساحر زبردست ادھر آتا ہی اول تو وہ اگر لشکر اسلام کو تباہ کرتا ہی انجام اُسکا یہ ہوتا ہی
کہ یا تو کسی ساحر کی ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوا اگر ایسا نہ ہوا تو عیاری کر کے قتل اُسکو کیا یا وہ
اُنکا شریک ہوا ہم تو یہی واقعہ دیکھ رہے ہین کہ یا تو قتل ہوے جو کہ مطیع نہ ہوے اور جو شریک
ہوے وہ قتل ہونے سے بچے ہم کو تو اسکا انجام اچھا نہین معلوم ہوتا ہی بس اہل لشکر کفار باہم یہ
تقریر کر رہے ہین انکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی اب حال خواجہ کا تحریر ہوتا ہی کہ خواجہ کو منڈھی نے لا کر
اُس صحرا مین اتار دیا کہ جسکا انھون نے پتہ دیا تھا کہ اے منڈھی مجکو صحراے فرحت افزا مین پہونچا دے
جو کہ سمندریہ کے شمال کی طرف تھا وہ مقام بہت فرحت افزا ہی وہان اکثر سمندر جا کر سیر کیا کرتا تھا
وہ مقام بہت شاداب اور پر فضا ہی اُسکی فرحت اور فرحت فضا کے سبب سے سمندر نے اُسکا نام
فرحت افزا رکھا تھا اُسکا منتظم ساحر دل کش نامے سمندر کی طرف سے ہی اس صحرا مین ایک
مقام پر رہنے کے لیے ایک مکان سحر تیار کیا ہی اُسمین ہمہ وقت رہتا ہی بہت بڑا ساحر زبردست
ہے چنانچہ اسوقت بیرون بارہ دری کرسی پر بیٹھا ہوا ہی نہ کوئی خادم ہی نہ خدمتگار کیونکہ
جب سے اُسنے سنا ہی کہ خدا پرستون کا لشکر قریب سمندریہ آگیا ہی کئی مقابلہ ہو چکے ہین اُنکے

ہمراہ عیار ہین وہ بڑے غضب کے ہین عیاری کرکے ساحر کو قتل کرتے ہین جسکی چاہتے ہین صورت اُسکی
بن جاتے ہین اُس نے اُس دن سے سب ملازمون کو چھوڑا دیا اور سب کارخانہ سحر کا تیار کیا کہ جس کام کی
ضرورت ہوتی ہی اُس نے پتلے سحر کے تیار کیے ہین اُنکے ذریعے سے کام لیتا ہی اُسپر بھی عیارون کی طرف سے
بے خوف نہین ہی ہمہ وقت ہوشیار رہتا ہی اسوقت سے بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہی کہ اسنے دیکھا کہ ایک
غبارہ بالاے آسمان بڑی تیزی سے جاتا ہی اس نے اُسکو دیکھکر خیال کیا کہ شاید کوئی ساحر جاتا ہی اسکو
اپنے پاس طلب کرکے کچھ حال جنگ و پیکار کا دریافت کرنا چاہیے بس یہ اپنے دل مین خیال کرکے اسنے
دسنک دی کہ ایک پتلا پیدا ہوا اُس نے اُس پتلے سے اشارہ کیا کہ یہ جو غبارہ بالاے آسمان چلا جاتا ہی
اسکو میرے پاس لے آ وہ پتلا سنتے ہی فوراً اُس غبارے کے چلا ناظرین کو معلوم ہو کہ وہ غبارہ
نہ تھا بلکہ وہ منڈھی تھی جب کہ یہ پتلا قریب پہونچا اسنے آواز دی کہ اے جانے والے ذرا ٹھہر جا تجکو میرے
مالک نے طلب کیا ہی چونکہ جب یہ قریب پہونچا تھا تو اس نے دیکھا کہ اُسمین ایک شخص دُبلا پتلا دراز قد
بیٹھا ہوا ہی اسی سبب سے اُس پتلے نے یہ صدا دی تھی جب صدا اُسکی خواجہ کے کان مین پہونچی اور
خواجہ نے سر اُٹھا کر دیکھا اور منڈھی سے کہا کہ اے منڈھی اسی مقام پر قائم ہو جا منڈھی قائم ہو گئی خواجہ
نے دیکھا کہ ایک پتلا سحر کا میرے طرف چلا آتا ہی یہ کلمہ اُس پتلے ہی نے کہا ہی کہ اے جانے والے ذرا
ٹھہر جا میرا مالک تجھے طلب کرتا ہی خواجہ نے خیال کیا کہ ضرور یہ کسی کے سحر کا پتلا ہی اُسکی طرف مخاطب
کہا کہ کیا بکتا ہی تو کون ہی اور تیرا مالک کون ہی جو مین ٹھہر جاؤن خداوند سامری کی خدمت مین جاتا ہون
مجکو اُنھون نے ایک ضرورت سے پردۂ دنیا پر بھیجا تھا بہت سے مین اُس ضرورت سے فراغت کرکے جاتا ہون تو ہوتا
کون ہی میرا روکنے والا جا میرے سامنے سے چلا جا کہین ایسا نہو کہ تجھ پر غضب خداوندی نازل ہو اور
تو دم بھر مین جل کر خاک ہو جائے یہ جو صدا خواجہ نے زور سے دی دلکش جادو نے سُنی چونکہ اب
خواجہ اُسکے قریب پہونچ چکے تھے جب یہ صدا دلکش نے سُنی کہ کوئی یہ کہتا ہی اسکو خیال ہوا کہ تو خود
چل کر دیکھو کہ یہ کون ہی کہین ایسا نہ ہو کہ کوئی بزرگان دین سے ہو یہ پتلا جاکر روکے اُنکو غصہ آئے کوئی
بلا نازل ہو تو بڑی خرابی ہو بس یہ دل مین خیال کرکے سحر کیا کہ پیدا ہوے یہ اُڑکر طرف اُس غبارے
کے چلا کیونکہ یہ دیکھ چکا تھا کہ یا تو وہ تیزی کے ساتھ جا رہا تھا یا جیسے میرے سحر کا پتلا قریب اُس کے
پہونچا وہ ٹھہر گیا اور یہ صدا آئی اُس غبارے سے یہ اُس صدا کو سُنتے ہی سحر سے پرہیا کرکے چلا تھا یہ ابھی پہونچا
نہ تھا کہ پتلے نے آواز دی کہ اے شخص مین تجکو جانے نہ دونگا جب تک میرے مالک کے پاس نہ چلے گا خواجہ
نے کہا کہ کیا تو زبردستی مجکو لے جائے گا اُسنے کہا کہ ہان خواجہ نے کہا کہ ہم نے دیکھا نہین ہی ہم لوگ غلام ہین
خداوند سامری کے ہم پر کوئی زیادتی نہین کر سکتا ہی تیری کیا اصل ہی تیرے مالک کی تو کچھ حقیقت ہی نہین
تو تو کیا ہی بھلا زبردستی لے تو جا ذرا ہم بھی تو دیکھین خواجہ اس بات کے تو اُستاد ہین کہ کسی کو گرما دینا
ایک ادنا امر ہی پس جیسے خواجہ نے یہ کہا کہ ہم نے دیکھا نہین ہی کہ کوئی زبردستی لے جائے وہ پتلا یہ
کہکر کہ اب دیکھو لو جست کرکے منڈھی کی طرف چلا دل کش چلا آتا ہی بلند ہوتا ہوا اسنے جو دیکھا کہ میرا پتلا
منڈھی کی طرف تیزی سے چلا آواز دی کہ اے غلام من ٹھہر جاؤ مین خود آتا ہون گو پتلے نے یہ صدا سُنی چونکہ
خواجہ گرما چکے تھے یہ کب رُکتا ہی ایک سماعت نہ کی جب تک دلکش پہونچے پہونچے یہ جا پڑا جیسے اسنے
قصد کیا کہ جست کرکے منڈھی کے اندر جاؤن وہان تدبیر ہو چکی تھی پہلے ہی جیسے در کے اندر پہونچا اُلٹا
لٹک گیا خواجہ نے ہاتھ بڑھا اُسکو پکڑ کر نذر زنبیل کر لیا یہ لاکھ چیخا چلایا کچھ بھی نہ ہوا اتنے عرصہ مین دلکش

آگیا وہ ہی خواجہ اُسکو نذر نبیل کر چکے تھے کہ دلکش نے دیکھا کہ ایک بیچو بیچ اُسکے اندر ایک مرد
بزرگ بیٹھے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ خواجہ نے اتنے عرصہ مین اپنی صورت بدل لی تھی ایک مرد بزرگ
کی صورت پیدا ہو گئے تھے جب اُس نے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ بیٹھے ہوے ہین ادھر خواجہ نے دیکھا کہ ایک
ساحر بت حسین جوان تاج سر پر رکھے ہوے چلا آتا ہی یہ سنبھل بیٹھے انھون نے فوراً پہچان لیا کہ یہ
پتلا اسی کا تھا کہ وہ جب قریب پہونچا سحر کرکے اُس نے اپنے کو ہوا پر قائم کیا ادھر بالا نے ہوا وہ
منڈھی قائم ہی کہ اُس نے اپنے کو قائم کرکے ادھر اُدھر دیکھا جب اپنے پتلے کو نہ پایا تو حیران ہوا
کہ میرا پتلا کیا ہوا مگر خاموش ہو رہا چونکہ اُسنے اُسکو منڈھی کی طرف جست کرتے دیکھا تھا مگر یہ نہین
دیکھا تھا کہ وہ اندر منڈھی کے جاکر غائب ہو گیا ہی اس نے اس خیال سے خاموشی اختیار کی کہ ان مرد
بزرگ سے دریافت کرلونگا اور اُن مرد بزرگ کا ایسا کچھ رعب غالب تھا کہ کلام نہین کر سکتا ہی خاموش
ہی حیران ہو ہو کر دیکھ رہا ہی جرات کرتا ہی کہ کلام کرون مگر اپنے مین اتنی قوت نہین پاتا ہی کلام کرتے
ہوے خوف آتا ہی جب کچھ عرصہ ہوا تو خود اُن مرد بزرگ نے کہا کہ تو کون ہی اور کیون میری راہ روکے
کھڑا ہی جا جدھر مجکو جانا ہو میرا ہرج ہوتا ہی مین اپنی طرف جاؤن جب یہ اُس نے سُنا تو کسی قدر دل کو قوی
کرکے ہاتھ جوڑکر کہا کہ مین آپ کی راہ روکے نہین کھڑا ہون بلکہ اپنے غلام کی تلاش مین آیا ہون مین نے
آپ کو دیکھا کھڑا ہو گیا حیران ہون کہ میرا غلام ابھی ابھی یہان تھا وہ کیا ہو گیا یہ سُنکے اُنھون نے ایک
قہقہہ لگایا اور جواب دیا کہ وہ پتلا تیرا غلام تھا تونے ہم کو اُسکے ذریعہ سے طلب کیا تھا کیا تونے سحر سے
دریافت نہ کیا تھا کہ ہم کون ہین بدون دریافت کیے پتلے کو روانہ کیا تھا تونے بڑی غلطی کی بہت بڑا دھوکا
کھایا تجکو اپنے سحر پر اس قدر غرور ہوا ہی کہ ہم غلامان خداوند کے روکنے کو پتلہ ہاے سحر روانہ کیا تجکو
لازم تھا کہ پہلے دریافت کرلیا ہوتا کہ یہ کون جاتا ہی پھر اُسکے بعد یہ حرکت کی ہوتی ہم لوگ تو اکثر یا دھر سے
آتے جاتے ہین اگر ایسا ہی کیا ہوتا تو کسی صاحب لیاقت کو بھیجا ہوتا کہ وہ ساتھ لیاقت کے تقریر کرتا
اُس نے تو اکر اپنا دبا دڈالا مین نے پہلے اُس سے کہا کہ ہم ضرورت سے جاتے ہین خداوند نے ایک کام کو
پروۂ دنیا پر روانہ کیا تھا ہم تیرے ساتھ نہین چل سکتے ہین اُس نے جواب دیا کہ ہم زبردستی لے
جائینگے بھلا پھر ہمارے روبرو کسی کی زبردستی کیا چل سکتی ہی کیونکہ ہم غلامان سامری ہین جلیسی اُسنے
گستاخی کی اُسکی سزا پائی اب اُسکا ملنا نہایت مشکل ہی تجکو بھی سمجھائے دیتے ہین اور اس وقت تیرے
حال پر رحم کرتے ہین اب کبھی ایسی حرکت بدون سمجھے بوجھے نہ کرنا ورنہ بڑی خرابی ہوگی اس امر کا خیال
رہے کہ ہم لوگ اکثر بہشت سے بضرورت دنیا پر بحکم خداوند آتے ہین اسی راہ سے اب کبھی نہ روکنا ورنہ
پچھتائے گا کسی نہ کسی کے ہاتھ سے سزا پائے گا اگر تو نہ آتا تو مین ضرور جاکر خداوند سے تیری شکایت
کرتا وہ تیرے اوپر عذاب نازل کرتے مگر تیرے آنے سے مجکو شرمے اور ترس آگیا لے اب تو جا اپنے مقام
پر مین خدمت خداوند مین جاتا ہون یہ جو اُس نے سُنا ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ مجھ سے بہت بڑی خطا ہوئی
مین یہ نہ جانتا تھا ورنہ کبھی اس امر کا مرتکب نہ ہوتا معاف فرمایئے اور جو سزا میرے حق مین آپ تجویز
فرمایئے مجکو اس جرم مین دیجیے اب کبھی ایسی حرکت نہ ہوگی خوب کیا کہ آپ نے اُسکو سزا دی وہ بہت
گستاخ تھا دراصل ہم لوگون کی آپ کے روبرو کیا اصل ہی ؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ خواجہ
نے جواب دیا کہ ہم نے تیری خطا بدون تیرے کہے معاف کی صرف اس خیال سے کہ تو بالکل ناواقف تھا
اگر کوئی اور ہوتا تو ضرور سزا دیتے اور خداوند سے شکایت کرتے خیر اب تو جو ہوا سو ہوا مگر اب خیال

رکھنا اُس نے جواب دیا کہ ضرور خیال رکھونگا یہ سُنکے خواجہ نے کہا کہ بے تو جا اُس نے کہا کہ مین ایک امر کا امیدوار ہون اگر قبول فرمایئے خواجہ نے کہا کہ بیان کر اُس نے کانپ کر عرض کیا کہ میری خواہش یہ ہی کہ دو چار منٹ کے لیے زمین پر تشریف لے چلیے تاکہ مین کچھ آپ کی نذر کرون اور چند اشیا برائے خداوند بطور نذر روانہ کرون تاکہ خداوند میرے اوپر نظر مہربانی و پرورش رکھین اور کچھ خداوندی بندگی آپکے روبرو کرون یہ جو اُس نے کہا خواجہ نے جواب دیا کہ اس وقت ہم کو مہلت نہین ہی ہم کو عرصہ بہت ہوا ہی خداوند میرے انتظار مین بیٹھے ہونگے اگر اور عرصہ ہوگا تو خفا ہونگے مجکو یہ خوف ہی کہ کہین میرے اوپر اپنا عذاب نہ نازل کرین اُس نے دست بستہ عرض کیا کہ بہت عرصہ نہ ہوگا آپ ابھی ابھی تشریف لے جائیے گا صرف مین آپ کا درشن کرلون بھلا میرا یہ مقدر کہان کہ اب پھر آپ کی زیارت نصیب ہو میرے نزدیک جیسے آپ کی زیارت کی ویسے خداوند کی کی کیونکہ آپ ہر وقت خدمت خداوند مین تشریف فرما رہتے ہین مین کچھ آپ کی خدمت کرلون تاکہ میری نجات کا سبب ہو اور بہت کچھ اُس نے اصرار کیا تب تو خواجہ نے جواب دیا کہ ہم کو بھی تیری خاطر منظور ہی لہذا ہم صرف تیری خاطر سے پھر زمین پر چلتے ہین ورنہ کبھی نہ چلتے اگر سمندر بھی کہتا تو ہم نہ قبول کرتے مگر چونکہ تیری تقریر نے ہمارے دل پر ایسا اثر کیا ہی کہ ہم کو قبول کرنا پڑا خیر عرصہ نہ کر نا بہت جلد جو کچھ تجکو دینا ہو دینا تاکہ مین خدمت خداوند مین جلد پہونچ جاؤن یہ کہکر منڈھی کی طرف اشارہ کیا کہ زمین پر مجکو پہونچا دے بس منڈھی طرف زمین کے متوجہ ہوئی اسکو اعتقاد اور ہوا پہلے بھی اسکو اعتقاد ہوا تھا کہ یہ کیا امر ہی یہ کیونکر ہوا پر قایم ہی صورت کو دیکھکر یقین ہو گیا تھا کہ یہ ضرور غلام ہین خداوند سامری کے بہشت سے آئے ہین پس جب منڈھی زمین کی طرف چلی یہ بھی عقب مین منڈھی کے آیا یہان تک کہ منڈھی زمین پر آکر قائم ہوئی یہ بھی اُترا اور ہاتھ جوڑکر کہا کہ بارہ دری مین تشریف لائیے خواجہ نے کہا کہ مین اسی مقام پر بیٹھا ہون جو کچھ تم کو دینا ہو اور خداوند کی خدمت مین عرض کرنا ہو کرو تاکہ مین جاؤن میرا بارہ دری مین کوئی کام نہین ہی اُسنے کہا کہ جہان آپ نے اس قدر مہربانی فرمائی اتنی پرورش اور فرمایئے میری عزت بڑھایئے خواجہ نے خیال کیا کہ وہان جانے مین کوئی نقصان نہین ہی کیونکہ میرا نقرہ اسپر اثر کر چکا ہی کہا کہ تم بہت پریشان کرتے ہو اگر مین یہ جانتا تو کبھی زمین پر نہ آتا آج ضرور میرے اوپر عتاب خداوند نازل ہوگا مگر خیر جو کچھ ہو صرف مجکو اس امر کا خیال ہی کہ شاید مین یہ حال خداوند سے بیان کرون وہ فرمائین کہ تم نے اسکی دل شکنی کیون کی اُسکے پاس کیون گئے اُس کے کہنے پر کیون نہ عمل کیا کیونکہ خداوند اپنے بندون کو بہت عزیز رکھتے ہین ہمیشہ اپنے بندون کی تعریف فرماتے ہین پس اس خیال سے مین تیری خاطر کرتا ہون یہ کہکر اُٹھے وہ ایک طرف کو چلا آپ نے کیا کیا کہ گلیم اوڑھ لی اُسکی نظرون سے غائب ہو گئے وہ حیران ہوا کہ یہ کہان چلے گئے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا اِدھر خواجہ بارہ دری مین آئے اسکو خوب آراستہ پایا تمام بارہ دری کو دیکھکر پھر باہر آئے وہ حیران کھڑا تھا کہ رکیا ہوا بڑی کرامات ان مین ہی کہ یہ غائب ہو گئے کہ آپ نے بارہ دری مین سے آواز دی کہ ای بھائی یہان آ دیکھ تو یہان پہونچ گیا تم ابھی تک اُسی مقام پر کھڑے ہو یہ صدا جو اُس نے سنی پلٹ کر دیکھا کہ وہ مرد بزرگ بارہ دری کے در مین کھڑے ہین یہ کرامت دیکھکر وہ اور حیران ہوا دوڑکر آیا قدمون پر گرا بوسہ دیے آنکھون سے لگائے دل مین کہا کہ مین کیا خوش قسمت تھا کہ ایسے مرد بزرگ سے ملاقات نصیب ہوئی کہ جو ہمہ تن کرامت ہی مین تو یہان کھڑا رہا وہ بارہ دری مین پہونچ گئے مین تلاش کرتا رہا ان سے جس امر کی خواہش ظاہر کرونگا یہ خداوند سے کہکر ضرور اُسکو کرا دینگے

کیونکہ یہ مزور مقربین خداوند سے ہین انکے خدمت خداوند مین بڑے مرتبہ معلوم ہوتے ہین جب تو خداوند نے
انکو ایسی کرامت مرحمت فرمائی ہی کہ جس وقت چاہین چشم مردم سے پوشیدہ ہوجائین یہ دل مین خیال
کرکے عرض کیا کہ تشریف لے چلیے پس خواجہ اُس کے ہمراہ بارہ دری مین تشریف لائے اُس نے بڑی
عزت سے سمندر پر لاکر بٹھایا آپ دست بستہ سامنے کھڑا ہوا خواجہ نے کہا کہ تم بھی بیٹھ جاؤ اُس نے
کہا کہ میری یہ مجال نہین ہی کہ آپ کے روبرو بیٹھ جاؤن خواجہ نے کہا کہ ہم حکم دیتے ہین وہ سلام کرکے
بائین طرف سمندر پر بیٹھ گیا خواجہ نے کہا کہ ہان جلد بیان کرو کہ تمھاری کیا خواہش ہی اور تم کو کیا
خدمت خداوند مین عرض کرنا ہی اُس نے کہا کہ آپ کو زحمت تو بہت بڑی ہوگی مگر آپ مہربانی فرماکر
میری زبان سے یہ امر خدمت خداوند مین عرض کردیجیے گا کہ وہ جو آپ کا بندہ دلکش جادو ہی اور
صحراے فرحت افزا مین سمندر کی طرف سے منتظم ہی اُس نے عرض کیا ہی کہ ای خداوند آپ کے مہربانی
اور پرورش سے مجکو دولت دنیا کی کوئی ضرورت نہین ہی بہت کچھ میرے پاس ہی مگر دو امرون کی
خواہش ہی ایک تو یہ کہ اگر آپ کی مہربانی ہو تو میری حیات زیادہ فرمائیے اور دوسری خواہش میری
یہ ہی کہ مین نے آج تک اپنی شادی نہین کی ہی صرف اس خیال سے کہ کوئی عورت حسین و خوبصورت
ہو تو شادی کرون گو اسوقت قدرت خداوندی سے اس دنیا پر بہت سی عورتین ہین جو کہ اپنے حسن و
جمال مین اپنا مثل و نظیر نہین رکھتی ہین مگر مجکو پسند نہین آتی ہین مین جیسی معشوقہ چاہتا ہون ویسی
ممکن نہین ہوتی ہی پس خداوند اپنی مہربانی اور قدرت سے ایک عورت خلق فرمائین کہ جو میرے
پسند آئے تاکہ مین اُس کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرون یہ صدمہ مجکو ہلاک کیے ڈالتا ہی کہ میری عمر تمام
ہوئی جاتی ہی مین نے آج تک اپنی شادی نہین کی کسی کو اپنا معشوق نہ بنایا پس یہ دو خواہشین میری
ہین مین اسی دوامرون کا خداوند سے امیدوار ہون خواجہ نے کہا مین ضرور عرض کرونگا اور بہت
اچھی طرح سے عرض کرونگا ای دلکش جادو مجکو اس وقت تمھارے کہنے سے یاد آیا کہ اکثر
اوقات خداوند سامری تمھارا ذکر کیا کرتے ہین اب تمھارے نام سے واقف ہوا کہ وہ دلکش جادو
تم ہی ہو کہ جسکی بابت خداوند یہ اپنی ہم صحبتون سے فرماتے ہین کہ ایک بندہ میرا دنیا پر ہی کہ جو مجکو
بہت دوست رکھتا ہی اور مین نے اُسکو اپنی قدرت سے مال دنیا سے بہت کچھ دیا ہی مگر ایک امر کی
خواہش اُسکو ہی آج تک مین نے اُسکے مزاج کے موافق کوئی عورت نہین پیدا کی ہی پس مین ایک عورت
ایسی خلق فرماونگا کہ جو اُسکو پسند آئے ای دلکش اس امر کا خداوند کو تمھارے لیے خود خیال ہی اب
مین عرض بھی کردونگا بس یقین ہی کہ خداوند مزور ایسی عورت خلق فرمائین کہ جو تم کو پسند آئے یہ جو
خواجہ نے کہا اُس نے سنکر اور دانت نکال کر کہا کہ خداوند میرے حال پر بہت مہربان ہین بہشت
مین میرا ذکر فرماتے ہین خواجہ نے کہا کہ ہان پر وہ دنیا پر چند بندے ایسے ہین کہ جن کے حال پر خداوند
بہت مہربان ہین ایک تو تم دوسرے سمندر شاہ تیسرے انکا استاد عشاق اور اسی طرح نسے اور
بہت سے بندے ہین کہ جن کے نام خداوند کے دفتر مین ساتھ اس لفظ کے تحریر ہین کہ یہ سب معشوق
خداوند ہین انھین معشوقون مین تم بھی ہو خوب ہوا کہ مین تمھارے کہنے سے چلا آیا اگر نہ آتا اور خداوند سے جاکر سب
حال عرض کرتا خداوند سنتے تو ضرور عتاب فرماتے کہ ہمارا معشوق تم کو اپنے مکان پر لیے جاتا تھا تم اسکو
ناراض کرکے چلے آئے اب خداوند بہت خوش ہونگے ای دلکش مین تم سے ایک بات عرض کرتا ہون اگر
تم مانو تو بیان کردون دلکش نے کہا کہ فرمائیے مین بسر و چشم قبول کرونگا خواجہ نے کہا کہ میرے پاس

چند تصویرین ہین جو کہ عورتین اب خداوند پیدا کرینگے اُنکی کیونکہ طریقہ یہ ہی کہ جب کوئی مرد یا عورت پیدا
کی جاتی ہی قبل اس بات کے کہ اُسکا نطفہ تشکیم مادر مین صلب پدر سے قرار پائے چند فرشتہ اس امر پر خداوند
کی طرف سے مقرر ہین کہ وہ تصویرین بنا کر پیش کرتے ہین جو تصویر مرد یا عورت کی خداوند کو پسند آتی ہی وہ اُن
فرشتون سے لے لیتے ہین اور میرے پاس رکھ دیتے ہین جب کہ ایک سو تصویرین عورتون کی اور ایک سو
مردون کی جمع ہو جاتی ہین اُس وقت خداوند اُن تصویرون کو دے کر اُن فرشتون کو دے دیتے ہین جو کہ اس
کام پر مقرر ہین جب مرد عورت باہم ہم صحبت ہوتے ہین وہ اُس وقت جاکر اُس تصویر کا عکس ڈالتے ہین
ہین پس قدرت خداوند سے اُسی صورت کا مرد یا عورت رحم عورت مین وہ نطفہ اُسی صورت پر قائم ہوتا ہی یہ طریقہ
اُن بندون کی پیدایش کا ہی جو کہ خوبصورت پیدا ہوتے ہین یون تو دن رات یہ امر جاری رہتا ہی کہ ہزارون
بندے پیدا ہوتے ہین اُنکی پیدایش کا یہ طریقہ ہی کہ فرشتون نے تصویرین بنائین اور اُن فرشتون کو دین کہ
جو لے جاکر عکس ڈالتے ہین اُنھون نے جاکر عین وقت پر اُنکا عکس ڈالا نطفہ نے اُسی صورت پر قرار پکڑا
پس اُن تصویرون مین سے میرے پاس چند تصویرین ہین اگر تم کو کوئی تصویر پسند آئے تو ہم بیان کرو مین خداوند
سے عرض کرونگا کہ مین نے تصویرین دکھائی تمھین یہ تصویر پسند کی ہی یہ عورت بہت جلد خلق فرمایے تا کہ
دلکش جادو اپنی مراد کو پہونچے یقین ہی کہ خداوند تیری خاطر سے اُسکو پیدا کرین اور تو اپنی مراد کو پہونچے
دلکش نے ہنس کر کہا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی خواجہ نے کہا کہ اے دلکش جو کچھ تم کو نذر دینا ہو خداوند
کو لاؤ تا کہ مین تم کو تصویر دکھا کر فوراً چلا جاؤن کیونکہ عرصہ بہت ہوا ہی دلکش نے کہا کہ کچھ خوش تو فرمایے
خواجہ نے کہا کہ ہم لوگ بہشت کے رہنے والے ہین ہم کچھ کھاتے ہین نہ پیتے ہین صرف ہماری زندگی اسی طور سے
بسر ہوتی ہی اگر کھائین یا کچھ پی لین تو بہشت مین نہ جانے پائین پس اس امر سے مجکو معاف فرماؤ اُس نے عرض کیا
کہ کچھ میوہ وغیرہ کہا کہ یہان کا میوہ کیا حقیقت رکھتا ہی جو کہ میوہ بہشت کا ہی جس کے دیکھنے سے سیری ہوتی ہی
کھانے کی کیا ضرورت ہی مین دنیا پر کا میوہ بھی نہین کھا سکتا ہون اُسنے کہا کہ اچھا ایک جام شراب نوش
فرمایئے کہا کہ ہلوگ شراب بہشت پیتے ہین یہان کی شراب ہم پر حرام ہی یہ تم لوگون کے واسطے ہی اگر ہم یہان کی شراب
پی لین تو خدمت خداوند مین نہ جانے پائین پس مجکو ان سب امرون سے معاف فرماؤ دلکش نے کہا کہ جو
مرضی آپ کی مین زیادہ اصرار نہین کر سکتا ہون یہ کہکر اُٹھا اور ایک کمرہ کھولا اُسمین سے چند صندوقچہ اُٹھا کر لایا
اور سامنے رکھے اور کہا کہ یہ تین صندوقچہ تو آپ کے نذر ہین اور یہ سات صندوقچہ خداوند کے نذر ہین خواجہ نے
اُنکو دیکھکر کہا کہ ان مین کیا ہی اُس نے کہا کہ جواہرات ہین خواجہ نے کہا کہ اسکا بہشت مین کیا کام ہی یہ تو
بالکل بیکار ہین وہان خود ہر مقام پر مثل کنکر پتھر کے انبار لگے ہوے ہین ہان کوئی اور چیز ہوتی تو کیا مضائقہ تھا
اُسنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ سوائے اس صندوقچون اور روپیہ اشرفیون کے میرے پاس کیا ہی آپ اسکو
قبول فرمائین اور خداوند سے بھی میری طرف سے یہ عذر کر دیجیے گا کہ میرے پاس اور کچھ نہ تھا کہ مین نذر خداوند کو
روانہ کرتا جو کچھ مین رکھتا تھا اسکو قبول فرمایئے یہ کہکر اور کنجی لگا کر صندوقچہ کھولے خواجہ نے ہر صندوقچے کو
جواہر نادرات سے مملو پایا پانی منھ مین بھر آیا اور خیال کیا کہ بڑا مالدار ہی پس اُن سب کو دیکھکر کہا کہ اچھا مین
عرض کرونگا مگر اے دلکش ایک اور امر میرے خیال مین آتا ہی اگر تم بھی پسند کرو اُسنے عرض کیا بیان فرمایئے
کہا تم کو لازم ہی کہ چند صندوقچہ جواہر کے اُن فرشتون کو میری معرفت روانہ کرو کہ جو تصویرین بناتے ہین مین
اُنکو دونگا تمھاری طرف سے اور یہ کہدونگا کہ ہم کو دلکش جادو نے بطور نذر کے دیے ہین اور اتنا کہا ہی
کہ مین نے فلان عورت کی تصویر پسند کی ہی آپ اسمین اور کچھ نزاکت اور حسن زیادہ کر دیجیے پس وہ اور زیادہ

کرونگے جو تصویر تم پسند کروگے اُسمین اور چند صندوقچہ اُن فرشتون کو دونگا کہ جو نطفہ پر عکس ڈالتے ہین
اُن سے کہونگا کہ دلکش جادو ایک بندہ خداوند کا ہی اُسنے یہ جواہر تم کو نذر دیا ہی اور عرض کیا ہی کہ
آپ اس تصویر کا عکس اُن مردون کے نطفہ پر ڈالیے گا کہ جو خوبصورت ہون اور اُنکا نطفہ بھی صاف و
شفاف ہو تاکہ اُسکا اثر بھی اس عورت مین آئے اور اس تصویر کا عکس بخوبی نطفہ مین ظاہر ہو تاکہ کوئی بات
رہ نہ جائے اس سے یہ امر ہوگا کہ تمھاری زوجہ ایسی خوبصورت ہوگی کہ آج تک کسی کی نہ ہوگی آیندہ تم کو
اختیار ہی یہ جو خواجہ نے کہا اُس نے ہنس کر جواب دیا کہ یہ رائے تو آپ نے خوب دی میرے بہت پسند
آئی یہ کہکر اپنے مقام سے اُٹھا اور جاکر صندوقچہ اور لایا اور کہا کہ یہ اُن فرشتون کے لیے ہین جو کہ تصویرین
بناتے ہین اور یہ اُنکے لیے ہین کہ جو عکس تصویر نطفہ پر ڈالتے ہین پس خواجہ ثالث نے وہ سابق کے صندوقچہ
اور یہ صندوقچہ اُس کے روبرو نذر زنبیل کیے وہ حیران تھا کہ یہ سب کیونکر نے جائین گے جب یون غائب
ہوے تو وہ اور حیران ہوا اسکو بھی کرامات سمجھا متحیر ہو کر دریافت کیا یہ تو فرمائیے کہ یہ سب صندوقچہ آپ
نے کیا کیے کہ ایک مرتبہ غائب ہو گئے جواب دیا کہ مین نے بہشت کو روانہ کر دیے اُسنے کہا کہ کیونکر کہا کہ
میرے ہمراہ بھی چند فرشتے رہتے ہین جو کہ بحکم خداوند میری خدمت کے لیے مقرر ہین مین ہر ایک چیز اُن کے
ذریعہ سے بہشت سے طلب کرتا ہون جب مین دنیا پر ہوتا ہون اور جو چیز چاہتا ہون اُنکے وسیلہ سے بہشت
مین روانہ کر دیتا ہون بس اُنھین کے ذریعہ سے یہ صندوقچہ بھی روانہ کیے جب مین جاؤنگا مجکو مل جائین گے
ہان اے دلکش جادو یہ بیان کرو کہ یہ جواہرات اصلی ہین یا تم نے سحر سے تیار کیا ہی دلکش نے
عرض کیا کہ اے خداوند کے نائب بجلا مین ایسا بیوقوف نہ تھا کہ آپ کے اور خداوند کے و دیگر اہل بہشت کے
نذر کے لیے جواہرات نقلی دیتا کیا کوئی مجکو دھوکا دینا تو تھا نہین کوئی آپ نے مجھ سے خواہش نہ کی تھی کہ
مین دھوکا دیتا یہ سب اصلی ہین سب پر کیا منحصر ہی جس قدر میرے پاس مال و دولت ہی یہان تک کہ یہ بارہ دری
و دیگر اشیاے آرایش سب اصلی ہین بعض ان مین سحر کی ہین مگر کم مجکو کیا ضرورت ہی کہ مین سحر کی چیزین تیار
کرون جب کہ مجکو خداوند نے اپنی قدرت سے دیا ہی سحر کی چیز مین وہ تیار کرے گا کہ جسکے پاس اصلی دولت کا
سامان نہ ہوگا خداوند کی عنایت سے مجکو اس امر کا خوف بھی نہین ہی کہ کوئی یہان سے لوٹ لے جائے گا
کیونکہ مین نے وہ تدبیر کی ہی کہ کوئی یہان نہین آسکتا ہی اس قصد سے کہ سرقہ کرون یہ آپ نے ملاحظہ کر لیا ہوگا
کہ نہ میرے پاس کوئی خادم ہی نہ ملازم ہان یہ سب کام مین جو کہ خادمہ و خدمتگار و نگہبان کے ہین تلہ ہاے
سحر سے لیتا ہون وہی سب کام میرے کرتے ہین اسکا سبب یہ ہی کہ جب سے مین نے سُنا ہی کہ اہل اسلام
کا لشکر قریب خہر سمندریہ آکر دوش ہوا ہی اور مقابلہ ہو رہا ہی اُس دن سے مین نے سب کو چھوڑا دیا
اس خیال سے کہ مین نے یہ سُنا ہی کہ اُس لشکر مین بڑے غضب کے عیار ہین اُنکی یہ ادنی حرکت ہی کہ وہ
جس صورت پر چاہتے ہین تیار ہو جاتے ہین کوئی اُنکی شناخت نہین کر سکتا ہی اور وہ ساحر کے دشمن جانی
ہین بس اُسکو قتل کرتے ہین پس مین نے خیال کیا کہ اگر وہ ادھر بھی آئے اور میرے کسی ملازم کی صورت پر
میرے پاس آئے تو بڑی خرابی ہوئی میری بھی جان گئی اس سے ان سب کو چھوڑا دیا ہی اور تلہاے سحر سے
کام لیتا ہون اُنکی تو کوئی صورت بن کر نہ آئے گا پس اُس دن سے مین نے یہ تدارک کیا خواجہ نے کہا کہ تم نے
خوب تدبیر کی سواے اس تدبیر کے کوئی صورت عمدہ نہ تھی تم نے خوب اپنی حفاظت کی صورت نکالی ہی کیون نہ ہو
ساحر زبردست ہو مرد عاقل ہو مین تمھاری تعریف خدمت خداوند مین کرونگا بلکہ یہ کہونگا کہ اگر آپ دلکش
کو سمندریہ کا بادشاہ مقرر فرماتے تو بہتر تھا کہ وہ سمندر سے زیادہ لائق اور بہت انجام ہین ہی یہ سن کے

دلکش نے کہا کہ یہ صرف آپ کی غلام نوازی ہی ورنہ مین اس لائق ہون ایک میری اور گزارش ہی اگر اسکو بھی قبول فرمائین تو عین مہربانی ہی خواجہ نے کہا کہ وہ کیا عرض ہی بیان کرو اب عرصہ نہ کرو اس نے عرض کیا کہ اگر خلاف طبع عالی نہ ہو تو اپنے نام نامی و اسم گرامی سے اس حقیر کو آگاہ فرمائیے آپ کی بڑی مہربانی ہوگی خواجہ نے کہا کہ تم کو اس سے کیا غرض ہی میرا نام کیون دریافت کرتے ہو تمکو میرے نام کے دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہی اور میرے نام کے دریافت سے تم کو کیا فائدہ ہوگا اس نے عرض کیا کہ مین اسکو لکھکر اپنے گلے مین بطور تعویذ کے اپنی حفاظت کے لیے ڈالونگا میرا یہ اعتقاد ہی کہ اسکی برکت کے سبب سے مین ہر بلا سے محفوظ رہونگا دوسرے جب مین خدمت سمندر مین جاؤنگا تو اس کے دربار مین یہ سب حال بیان کرونگا آپ کا نام لونگا اس سبب سے میری بڑی عزت ہوگی دربار سمندر مین خواجہ نے کہا کہ کوئی ضرورت نہ تھی مگر مجکو تیری خاطر شکنی منظور نہین ہی مین بتائے دیتا ہون اگرچہ میرے نام سے سوائے خداوند کے کوئی واقف نہین ہی مگر مجکو تیری اسی قدر خاطر منظور ہی کہ تجکو بھی مین آگاہ کرتا ہون بس میرا نام خواجہ روح کش ہی اس نے کہا کہ کیا آپ روح کھینچتے ہین جواب دیا نہین یہ امر نہین ہی بلکہ میرا نام ہی یہ ہی جیسے تیرا نام دلکش ہی کیا تو دل کھینچ لیتا ہی اس نے جواب دیا کہ جی نہین کہا بس اسی طور سے میرا بھی نام ہی یہ کہکر کہا کہ مین جاتا ہون اس نے کہا کہ آپ نے تصویر نہ دکھائی کہ مین پسند کرتا کہا کہ لو مین بھول گیا تھا یہ کہکر فوراً ہاتھ کو نعل کی طرف لے گئے وہان سے جو ہاتھ نکالا تو ہاتھ مین ایک لفافہ تھا وہ اسکو دیا یہ اور حیران ہوا کہ یہ لفافہ آپ نے پاس کہان سے آگیا اسنے دل مین خیال کیا کہ یہ فرما چکے ہین کہ چند فرشتے ہین کہ جو مین چیز یہان سے بہشت مین بھیجتا ہون وہ پہونچا دیتے ہین یا جو چیز مین بہشت سے طلب کرتا ہون لے آتے ہین پس انہون نے لا دی ہوگی یہ خیال کرکے وہ لفافہ لیا خواجہ نے کہا کہ اس لفافہ کے اندر تصویرین ہین تم اپنے ہاتھ سے اسکو کھولو اور تصویرین دیکھو جو پسند آئے اسپر نشان بنا دو یہ جو خواجہ نے کہا اسنے لفافہ لے کر چاک کیا جیسے چاک کیا ایک غبار سا اس لفافہ سے نکلا وہ اس کے دماغ مین پہونچا فوراً اسکو چھینک آئی وہ بیہوش ہوکر گرا انہون نے نعرہ کیا کہ وہ مارا خوب دھوکا کھایا یہ کہکر اٹھے اور خنجر کمر سے نکال کر ایک ہاتھ مارا کہ اسکا سر تن پر سے اڑ گیا تاریکی ہوگئی سیاہ آندھی اٹھی بیر غل کرنے لگے ایک تلاطم برپا ہوا صدائین قہقہہ کی آنے لگین بعد تھوڑے عرصہ کے وہ سب تاریکی برطرف ہوئی آواز آئی کہ مارا جوان مجکو کہ نام من دلکش جادو بود منظم صحرائے فرحت افزا افسوس مردم وجان دادیم مطلب خود نہ رسیدیم جب یہ صدا آچکی مطلع صاف ہوگیا سب علامت برطرف ہوئی اب خواجہ نے دیکھا کہ سب سامان اسی طور سے ہی بس جو اشیا اون مین تحرکی تھین وہ تو مٹ گئین اور باقی موجود ہین خواجہ نے خوشی خوشی سب سامان اٹھا کر نذر زنبیل کیا کمرے کھولے اسمین سے بہت سا روپیہ و اشرفی و جواہرات و دیگر اشیا ہاتھ آئین انکو بھی نذر زنبیل کیا بعد اس کے خواجہ نے جو خیال کیا تو بارہ دری کو اسی طور سے برقرار پایا بس خواجہ نے خیال کیا کہ یہ مقام خوب ہی اسی مقام پر ایوان کو نکال کر قائم کرو یہ اپنے دل مین خیال کرکے خواجہ نے پہلے سب عمارتون کو زنبیل سے نکالا اور انکو ہوش مین لائے جب انکو ہوش آیا انہون نے اپنے کو ایک بارہ دری مین پایا خواجہ کو کھڑا ہوا دیکھا حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی کیونکہ ہم کو تو پنجہ اٹھائے گیا تھا ہم بالائے آسمان جاکر بے ہوش ہوگئے تھے پھر ہم کو نہ معلوم ہوا کہ ہم کہان گئے اور ہم پر کیا گذری اور خواجہ تک کیونکر پہونچے یہ سب کے سب حیران تھے کہ خواجہ نے کہا کہ تم لوگ حیران نہ ہو مین سب حال تم سے دربار مین جاکر کرونگا اور تمہارا واقعہ سنونگا یہان تم نہ ٹھیرو

اپنی اپنی راہ لو یہ جو خواجہ نے کہا ہر ایک بموجب حکم خواجہ اُٹھکر خواجہ کو سلام کرکے اس فلک مین وہان
سے روانہ ہوا کہ یہ کون مقام ہی اور یہ کیا امر ہی اور کیا سبب ہی کہ خواجہ نے ہم سے کہا کہ تم چلے جاؤ ہر ایک
یہی خیال کرتا ہوا طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا کوئی اُس مقام پر نہ ٹھہرا انکا حال پھر تحریر ہوگا اُسکے بعد
خواجہ نے قران ثالث کو بھی زنبیل سے نکالا انکو بھی خواجہ نے یہہ تلقین کرکے جب ایوان کو داخل
زنبیل کیا ہی اور سمندر پر یہ حال ظاہر ہوا ہی ساحرون نے سحر کرنا چاہا ہی تو زنبیل مین اس خیال سے
داخل کیا تھا کہ یہ تو جاہل ہی کہین ایسا نہ ہو کہ کسی ساحر پر جا پڑے تو بڑی خرابی ہو مفت مین اسکی جان
جائے پس اس امر سے بہتر کوئی امر نہین ہی کہ اسکو نذر زنبیل کردون بس نذر زنبیل کرلیا تھا چنانچہ قران کو بھی
نکالا ہوش مین لائے اب جو قران نے دیکھا کہ خواجہ کھڑے ہوے ہین مین زمین پر اہوا ہون نہ دربار
سمندر ہی نہ اہل دربار ہین دوسرا مقام ہی نہ خواجہ کی منڈھی ہی قران بہت حیران ہوا کہ خواجہ نے
کہا کہ ای قران تم اس وقت یہان سے چلے جاؤ مین کل تم سے بیان کردونگا تمہارے ٹھہرنے کا یہان
موقع نہین ہی نہ اس قدر مہلت ہی کہ مین کل واقعہ بیان کرون پس تم جاؤ یہ جو خواجہ نے کہا قران
بھی اُٹھکر اور سلام کرکے باہر بارہ دری کے آئے قران خود حیران تھے کہ یہ کون مقام ہی یہ بارہ دری کیسی
ہی مگر قران اُس مقام سے نہ گئے ایک گوشہ مین پوشیدہ ہوگئے اس خیال سے کہ نہ معلوم یہ کون مقام ہی کسی ساحر کے
کے رہنے کا تو مقام نہین ہی کہ خواجہ یہان ہین اور وہ آجائے اور خواجہ کو غافل پاکر گرفتار کرے تو خرابی
ہو اس سے تم یہان ٹھہرے رہو جب کوئی موقع آئے تو کچھ کام کرنا کہ جسکے سبب سے خواجہ کی جان بچے
اگر نہ آئے تو چلے جانا یہ اپنے دل سے باتین کرکے پوشیدہ ہوے تھے یہان خواجہ نے جب عیارون کو
رخصت کیا خود اکیلے رہے باہر بارہ دری کے منڈھی کو اُٹھاکر نذر زنبیل کیا اُسکے بعد پھر بارہ دری مین آئے بس
ایوان نہ طاقی کو زنبیل سے نکالا اور اُسکو کمند ہ صفا دبا صفا سے خوب مضبوط باندھکر ایک ستون فولادی
سے باندھ دیا اور اُسکی زبان مین سوزن دی خواجہ نے جو دیکھا تو اُسکی پیشانی کو نور اسلام سے روشن پایا
دل مین خیال کیا کہ یہ ضرور مطیع اسلام ہوگی اگر یہ شریک ہوجائے تو بڑی قوت ہوجائے گی کیونکہ ساحرہ
زبردست ہی زمانہ سابق کی ساحرہ ہے خداوند کریم اسکے دل مین اپنے فضل وکرم سے شمع اسلام کو روشن
کرے زنگ کفر وکافری کو برطرف کرے یہ دعا کرکے خواجہ نے فیتلہ رفع بیہوشی دیا کہ اُسکو چمینک آئی چند
قطرے گندہ اُسکے ناگ سے گرے اُسکو ہوش آیا اُسنے اپنی آنکھ کھولی دیکھا کہ نہ سمندر ہی نہ اُسکا دربار
ہی نہ میرے سردار ہین ایک مقام غیر مین بندھی ہوئی کھڑی ہون سامنے خواجہ کھڑے ہین اسنے اپنے
دل مین خیال کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی مین تو دربار مین تھی خداوند سامری تشریف لائے تھے مجکو اپنے قریب
طلب کیا تھا خواجہ اور کل عیارون کو مجھ سے لے کر میرے روبرو داخل دوزخ کیا تھا فرشتہ عذاب
کے ذریعہ سے مجکو طلب کیا تھا کہ تم مع سردارون کے آؤ تو مین تم کو سیر بہشت کرادون مین و سمندر
اور کل اہل دربار اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھکر چلے تھے کہ سیر بہشت کرین پھر نہ معلوم کیا ہوا کیا خواب
خراب دیکھا بھلا مین کہان اور خواجہ کہان یہ خیال کرتے آنکھین بند کرلین ادھر خواجہ نے کوڑا حضرت اسحاق
کا ہاتھ مین لے کر یہ خیال کیا کہ یہ کم بخت یہ خیال کرتی ہی کہ مین خواب دیکھ رہی ہون بس خواجہ نے
کہا کہ ای ایوان ہوشیار رہو اور خبردار یہ خواب نہین ہی عین بیداری ہی مین تجکو دربار سمندر شاہ
سے خداوند سامری بن کر پکڑ لایا تھا مین نے تو چاہا تھا کہ سمندر کا بھی کام تمام کردون مگر کیا کرون ابھی
اُسکی قضا نہ تھی زندگی باقی تھی کہ اُسکے کسی دوست نے آکر اُسکو ہوشیار کردیا وہ بچ گیا مگر مجکو گرفتار

کر لایا میرا کوئی کچھ نہ کر سکا بڑے بڑے ساحر تھے کسی کا سحر نہ کارگر ہوا ای ایوان منہم خواجہ ثالث خضران
بن عمر ثانی منہم ریش تراشندۂ ساحران و سر بزندۂ جادوگران و قاتل کافران منہم شاہ عیار پسر طرار ابن
شاہ عیاران و ابن شاہ عیاران خواجہ عمر بن امیہ ضمری شاہزادۂ ولایت اول ہون دیکھا سکو عیاری
کہتے ہین کیونکہ مین نے تیرے عمر کی پتلیان اپنے قبضہ مین کین پہلے کیونکر تیرے سحر کو ہٹا کر مین نے غارت
کیا پھر پتلیان اپنے قبضہ مین لایا تو میرا کچھ نہ کر سکی بڑے بڑے ساحر تھے کسی نے نہ پہچانا کہ مین عیار ہون
سب کو یقین ہوا کہ سامری ہون ای ایوان سامری کجا وہ کسی قصر دوزخ مین پڑا ہوا جلتا ہوگا
وہ مرتد کہان اس نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہی اسکے لیے ہمیشہ آتش دوزخ ہی وہ کیونکر آسکتا ہی یہ
بھی ایک عیاری تھی کہ مین نے اسکی صورت پر عیاری کی کیونکہ مین نے خیال کیا کہ تم لوگ اب اور کسی فقرے
پر نہ آؤگی سوائے اسکے پس مین نے یہ عیاری کی تجکو اس فقرے سے اپنے قریب بلا کر کہ آؤ سیر بہشت کرا دین
مذرز بیل کیا سب لوگ اسی خوشی مین بیہوش و بدحواس ہو گئے تھے کسی نے نہ دیکھا کہ مین نے کیا کیا تیرے
سب سردار میرے پاس ہین مین سمندر کو بھی لیتا مگر ناچار ہو گیا کہ اسیر حال کھل گیا ای ایوان تو نے
ہمارے خدا کی قدرت دیکھی کہ کیونکر ہم سب کو تیرے شر سے بچایا اور کیونکر تیری ان اشیاے سحر کو
کہ جن پر تجکو بڑا بھروسا تھا غارت کیا اور انپر میرا قبضہ کرایا کیونکر میرے شاگردون کو تیرے ہاتھ سے امان
اور قتل ہونے سے محفوظ رکھا اور کیونکر تیرے لشکر کو ایک پل مین غارت کیا اور کیونکر تیری قید سے لشکر اسلام
کے ان سردارون کو رہا کیا کہ جو تو خیمہ مین قید کر آئی تھی اور اپنے نزدیک خوب پہرہ چوکی مقرر آئی تھی کس چالاکی
سے میرے شاگرد برق تانی نے عیاری کی کہ تیرے بنائے کچھ نہ بن سکا وہ اپنا کام کر کے چلا گیا تو پہچان نہ
سکی کس چالاکی سے میرے حلیفہ قران ثالث نے تیری وزیرزادی عطارد فلک شیر کو قتل کیا وہ بہت بڑی
ساحرہ تھی تو اس نے بھی کچھ قران کا نہ کر لیا ای ایوان دیکھ مین کیونکر دربار سمندر سے بچ کر چلا آیا کہ میرا کوئی
کچھ نہ کر سکا سمندر منہ دیکھتا رہ گیا تجکو بھی لے آیا تو نے میرے خدا کی قدرت دیکھی کہ کیونکر اس نے سب
لشکر کی جان بچائی اب تجکو قتل کرونگا جو تیرا سحر ہی سب برطرف ہوگا جو سردار تیرے سحر مین مبتلا ہین وہ رہا
ہون گے صاحبقران کو اسم اعظم یاد آئے گا یہ میرے خدا کی قدرت ہی کہ اتنی بڑی ساحرہ کو زیر کرایا ورنہ
تو نے تو لشکر کا خاتمہ کر دیا تھا ای ایوان اسوقت تیرے خداوندون نے کچھ تیری کمک نہ کی یہ بلا اکر رد
نہ کی ای ایوان میرا تو ایک خدا ہی اسمین تو اتنی بڑی قدرت ہی تیرے تو تو نے دوسو خدا ہین انمین سے
ایک نے اگر تیری مدد نہ کی اور وہ جو کہ اس وقت موجود ہین تو حسکی بندگی کرتی ہی جس بچہ شیطان نے اپنے
کو خدا مشہور کر رکھا ہی ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہی سب اسکو خداوند کہتے تے ہین وہ ایک مرتد ہی
بچہ شیطان نے اس نے سب کو بہکایا ہی ای ایوان سوائے معبود کے کوئی دوسرا خدا نہین ہی وہی
سب کا خالق ہی اسی نے ہر ایک کو پیدا کیا ہی وہی سب کا رازق ہی اسی نے یہ سب اشیا خلق
کی ہین ہم سب اسکے بندے ہین وہ وحدہ لاشریک لہ ہی اسکا کوئی شریک نہین وہ اکیلا ہی یہ اسکی
قدرت ہی کہ وہ ہر جگہ موجود ہی وہ بڑا معبود ہی یہ جتنے مرتد گذرے سب اسکے بندے تھے انھون نے
بسبب اپنی کم عقلی اور نادانی کے دعوے الوہیت و خدائی کیا انکے بہکانے سے ایک عالم گمراہ ہوا
جمشید ملعون و سامری مردود کا کیا حال ہوا کہ اب تک آگ مین جل رہے ہین ایوان تو نے
تواریخ مین لقاے بے بقا رانندۂ درگاہ کبریا کی خدائی کا حال دیکھا ہوگا کہ اس کافر خاسر کو اٹھارہ
ہزار ملک باختر کے باشندے سجدے کرتے تھے بخدائی مانتے تھے وہ مرتد برس دن کے بعد کبند جہان نما مین

آکر اپنا چہرہ سب کو دکھاتا تھا بڑے بڑے پہلوان اُسکے مطیع تھے اُس نے بہشت و دوزخ بنائی تھی اُس نے
اپنے غزیرون کے نام رکھے تھے کوئی جبریل قدرت کوئی میکائیل قدرت کوئی اسرافیل قدرت
کسی کو اُس نے اپنا نبی مقرر کیا تھا ایک عالم اُسکی پرستش کرتا تھا دور دور اُسکی خدائی کا ڈنکا بج رہا تھا
اُس نے علم کفر و نفاق بلند کیا تھا۔ مگر جب صاحبقران اول نے اُسپر لشکر کشی کی پہلے اُسکو دین سلام
کے قبول کرنے کی طرف رغبت دلائی اُسکے بعد جب اُس نے نہ قبول کیا تو مقابلہ ہوا میرے دادا
خواجہ عمر میارے اُسکی ریش پر موت کر مونڈا اُسکو خبر نہ ہوئی یہ کیسا خدا تھا کہ بندے نے اُس کے ساتھ
یہ حرکت کی اور اُسکو خبر نہ ہوئی اُس نے اُنکے شکم کا ایک بال بھی نہ کندہ کیا اُسی دن سے اُنکا لقب ریش
تراشندہ کافران مشہور ہوا پھر تو اُسکا یہ حال ہوا کہ وہ مخلوق خدائی چھوڑ کر بھاگا ہر ایک مقام پر پناہ
گزین ہوتا تھا اور صاحبقران اول اُس کے عقب میں جاتے تھے اور اُس ملاک کو تباہ کرتے تھے کس کس
مقام پر نہ گیا مگر کہیں پناہ نہ ملی کیون ایسا ہی خدا ہوتا ہے کہ بندے سے بھاگے اور پناہ نہ ملے آخر کو
صاحبقران نے اُسکو قتل کیا کچھ بس نہ چلا اسی طور سے زبر جد شاہ و نمرود شاہ و فرعون نے خدائی
مٹائی یہ کیسے خدا تھے یہ سب حال تم نے کتابون میں دیکھا ہوگا ان سب واقعات کو تم نے سنا
اور دیکھا کچھ عرصہ بھی ہوا اسی طور سے صاحبقران ثانی نے بھی بہت سی خدائیان برباد کین چنانچہ
زمرد ثانی وغیرہ نے چاہا تھا پھر گلستان اسلام کو برباد کرین اور بجاے گلہاے اسلام کے خار کفر و بدعت
کو لگائین مگر اُسکو صاحبقران ثانی نے نہ لگانے دیا اپنی تیغ صاعقہ بار سے قلم کیا صاحبقران
نے اُنکے چراغ کفر و نفاق کی روشنی کو نہ پھیلنے دیا اپنی ہواے تیغ سے گل کر دیا ابھی کچھ زمانہ نہین
ہوا ہے کہ آئینہ اندام جادو جو کہ طلسم آئینہ مین خدا بنکر بیٹھا تھا اور اُسکو اہل طلسم اپنا خدا جانتے تھے
جب مقابلہ ہوا کچھ خدائی کام نہ آئی آخر کو زار ہو کے نہ طاق مین آکر پناہ گزین ہوا ہے جسکے عقب
مین ہمارے صاحبقران ثالث بموجب ارشاد صاحبقران ثانی اس طرف تشریف لائے ہین ای
ایوان نہ طاقی خیال تو کرد یہ کیسے خدا تھے یہ سب سامان جو کہ ان سب نے درست کیے تھے سب کے تھے
جب وہ مرے سب مٹ گئے اسی صورت سے یہ خداوند تصویر بھی ہے کہ جسکی تم پرستش کرتی ہو سو
یاد رکھو یہ بھی مثل اُنکے تیغ صاعقہ بار صاحبقران سے قتل ہوگا اُسکی بھی خدائی برباد ہوگی کیون
اپنے کو حالت کفر مین قتل کرائی ہو یہ خیال کرلو کہ اب تم میرے ہاتھ سے زندہ بچو محال ہے میرے
خدا کی قدرت کو دیکھو کہ کیونکر اُسنے تمھارے ہاتھ سے مجکو بچایا اور تم کو میرے قبضہ مین دیا یہ
کب امید تھی اب تم اپنے خدا سے اس امر کی درخواست کرو کہ وہ تم کو میرے ہاتھ سے بچائے یا
مجکو اس امر کی سزا دے کہ جو مین نے تمھارے ساتھ کی ای ایوان آج سواے خداے برحق کے کہ جو سب کا
خدا ہے اور کسی مین یہ قدرت نہین ہے وہ ابھی چاہے تو کوہ کو کاہ کرے اور کاہ کو کوہ اگر وہ چاہے
تو ابھی ایک قطرے سے دریاے خار پیدا ہوا ابھی ایسا ابر اکر محیط ہو کہ جس سے بارش مروارید
ہو یہ اُسی مین قدرت ہے کہ وہ سنگ سے لعل بدخشان پیدا کرتا ہے اور دیگر جواہرات زمین سے پیدا
کرتا ہے یہ اُسکی قدرت کا ادنی کھیل ہے کہ وہ صدف سے موتی پیدا کرتا ہے اُسنے آسمان و زمین
بہشت و دوزخ شجر و ثمر و دیگر اشیاے نادرات خلق فرمائے یہ عین اُسکی کبریائی ہے کہ وہ
پردہ شب سے روز روشن کو پیدا کرتا ہے اور روز روشن سے شام ظاہر کرتا ہے دن کے لیے آفتاب
عالم تاب کو خلق کیا تاکہ اہل دنیا اُسکی روشنی مین اپنے حوائج ضروری سے فراغت کرین رات

کے لیے ماہتاب وستارے خلق فرمائے ہم لوگون کی راحت کے لیے وہ وہ اشیا خلق فرمائین کہ جن کی
تعریف زبان سے نہین ہوسکتی ہی وہ ایسا رازقی مطلق ہی کہ تیہر کے اندر جو کیڑا ہی اُسکو بھی رزق پہونچاتا
ہی یہ سوائے اُس کے کوئی نہین کرسکتا ہی اُس نے غلہ پیدا ہونے کے لیے ابر بنائے تاکہ وہ برسین
اُن کے سبب سے زمین سے غلہ پیدا ہو اور درخت سرسبز رہین اُس نے ہم بندون کی راحت کے
لیے ہوا خلق کی گلہاے خوشبودار پیدا کیے کہ جن کے سبب سے دماغ فرحت مبطر ہوتے ہین اے ایوان
اُسکی قدرت اسی امر سے ظاہر ہی کہ اُس نے ہم کو گوش وچشم لب وزبان ہاتھ پاؤن صدر وکمر عطا
فرمائے کہ جس کے سبب سے ہم سُن سکتے ہین دیکھ سکتے ہین یہ دریافت کرسکتے ہین کہ یہ چیز شیرین ہی
یا تلخ عقل عطا فرمائی کہ جس کے ذریعہ سے نیک وبد کا امتیاز کرسکتے ہین اس امر پر اُس نے اکتفا نہ
کی اُس نے بزرگان دین وہنی پیدا کیے کہ وہ ہم کو راہ نیک بتائین اور کفر وضلالت سے بچائین اُنہون جو جو
ظلم اعداے دین نے کیے اُنھون نے اُسپر صبر کیا جسکے سبب سے اُنکو مرتبۂ اعلیٰ ملا یہ خیال کرنے کا
مقام ہی کہ جو امر بین نے بیان کیے کسی نے ان خدایون سے کیے ہین کہ جو اپنے کو خدا کہتے ہین یہ اُسکی
شان عدالت تھی کہ اُس نے انکو پیدا کیا اور عقل وخرد سے بہرہ مند کیا تمام نعمات دنیا انکو دین اُسپر
انھون نے کفران نعمت کیا اور اُس کے ساتھ ہمسری کا دعوی کیا خود خدائی کرنے لگے اُس نے
بھی اُنکو اُنکے حال پر رہنے دیا کہ کبھی تو انکو خیال آئے گا یہ کب خیال کرتے ہین اور زیادہ تر بداعمالی
پر کمر باندھی اے ایوان خیال تو کرو کہ جو قطرۂ نجس سے پیدا ہوا اور اُسکی غذا بھی ایک مدت تک
وہ چیز ہو جو کہ نجس ہو وہ خدائی دعوی کرے اے ایوان خداوند کریم ان افعال وخواص سے بری
ہی جو کہ بندون کے لیے ہین اور تیرے خدا کون مین یہ سب خواص تھے خدائی صفت یہ ہی کہ نہ اُس کے
ہاتھ ہون نہ پاؤن نہ گوش وچشم نہ صدر وکمر نہ شکم وپشت ایک بقعہ نور ہو دیکھتا سب کو ہو اُسکو کوئی
نہ دیکھے سُنتا سب کی ہو ہر مقام پر موجود ہو ہر ایک بندے کے دل کا حال اُسپر روشن ہو تیرے
خداؤن مین یہ صفات کہان ہین اور تیرے خداوند تصویر مین یہ صفت کہان ہی وہ تو سب مثل ہم
سب کے تھے اور یہ تیرا خدا بھی مثل ہم سب کے ہی ہمارے خدا پر ہر ایک دل کا حال روشن ہی تیرے
خدا کو اپنی پشت کی بھی خبر نہ ہوگی کہ پس پشت کیا ہوتا ہی خدا کی صفت یہ ہی کہ وہ کسی سے نہ بنا ہو اُس سے
سب بنے ہون نہ اُس کے ماں ہو نہ باپ نہ بھائی نہ بہن نہ زوجہ نہ بیٹا نہ بیٹی وہ ان سب باتون سے
بری ہو یہ سب باتین ہمارے خدا مین نہین نہ اُس کے ماں ہی نہ باپ نہ بیٹا نہ بیٹی نہ بھائی نہ بہن تمھارے
خداؤن کے تو ماں بھی تھی باپ بھی بیٹا بھی بیٹی بھی بھائی بھی وہ مثل ہم سب کے اپنی زوجہ سے مباشرت
کرتے تھے یہ صفت خدا کی نہین ہی کہ مثل بندون کے اُسکو بھی ستہ ضروریہ کی ضرورت ہو وہ ان سب
خواہشون سے مبرا ہی یہ سوائے بندون کے اور کسی مین نہین ہی بس یہ اوصاف خدا کے ہین خدا کے
اوصاف مین سے یہ بھی ایک صفت ہی کہ وہ عادل ہو ظالم نہو ظلم نہ پسند کرے حی ہو یعنے ہمیشہ
زندہ رہے اُسکو مثل بندون کے فنا نہو ہمیشہ قائم ہو بس اپنی عقل سے دریافت کرو کہ یہ جو اوصاف
مین نے بیان کیے ہین یہ سب تمھارے خداؤن مین تھے مین نے جہان تک دیکھا اور سُنا ان مین سے
کوئی صفت اُنمین نہ تھی اے ایوان خیال تو کرو کہ بندے کو اُس نے کس طرح سے پیدا کیا اور نو ماہ تک
کیونکر اُسنے شکم مادر مین اُسکی پرورش کی اور قبل ولادت کے کئی دن پیشتر پستان مادر مین وہ شیر پیدا
کر دیتا ہی اور کیونکر اُسکی پرورش کرتا ہی اگر وہ یہ محبت نہ دے تو کبھی پرورش اولاد کی نہ ہوسکے

اگر کوئی یہ کہے کہ انسان عقل رکھتا ہی وہ اس خیال سے کہ یہ ہمارے خون سے بنا ہی اس سبب سے
پرورش تا ہو تو حیوان کو دیکھو کہ وہ کیونکر اپنے بچون کی پرورش کرتے ہین جب تک وہ اس قابل نہین
ہوتے ہین اُنکی پرورش کی کوشش کرتے ہین جہانتک وہ اپنی فکر معاش کے قابل ہوے پھر اُنکو جدا
کر دیتے ہین پس یہ الفت جو والدین کے دل مین ہوتی ہی یہ خدا کی طرف سے ہوتی ہی اگر وہ نہ الفت دے
تو کبھی نہ پرورش ہو سکے پس ان سب امرون سے ثابت ہوا کہ وہی خالق ہی جو سب کو پیدا کرتا ہی اور ہماری
پرورش کرتا ہی جس نے یہ سب نعمات خلق فرمائے وہ وحدہ لاشریک لہ ہی اُسکا کوئی شریک نہین ہی وہ
بلتا ہی اُسکا کوئی ہمتا نہین پس ایسے خدا کی بندگی لازم ہی نہ اُس خدا کی کہ جو مثل ہم سب کے حوائج
ضروری رکھتا ہو اور وہ بھی مثل ہم بندون کے پیدا ہوا جسنے یہ سب اشیا خلق فرمائی ہین وہی سب کا
خدا ے برحق اور مطلق ہی ہم سب اُسکے بندے ہین ہم کو اُسکی بندگی لازم ہی اُس نے اپنی قدرت
سے جن و انس و ملک پیدا کیے ہین انسان کو خاک سے جن کو آگ سے ملک کو نور سے ہم کو اشرف مخلوقات
کا خطاب عطا فرمایا ہم کو عقل سلیم عطا فرمائی کہ جس کے سبب سے ہم حرام و حلال کی تمیز کر سکتے ہین
اُسپر خداوند کریم نے نبی خلق فرماکر ان نیز و سے ہم کو آگاہ کر دیا کہ جو ہم پر حلال ہین اور حرام ہین اگر ایسا
نہ ہوتا تو ہم بھی مثل حیوان غیر ناطق کے ہوتے ہم کو اُس نے حیوان ناطق مقرر فرمایا مگر ہماری جنس کو
جنس حیوان سے جدا کیا ہماری پیدایش کا طریقہ دوسرا مقرر کیا پس ہم اُسکی صفت و ثنا نہین کر سکتے
ہین ہماری یہ لیاقت نہین ہی کہ ہم اُسکی حمد و ثنا کر سکین مگر ہم اُسکو وحدہ لاشریک جانتے ہین اور اپنا
خالق برحق ہم پر کیا منحصر ہی جمادات و نباتات بھی اُسکے وحدانیت کی گواہی دیتے ہین بموجب شعر
ہر گیاہے کہ از زمین روید ✤ وحدہ لاشریک لہ گوید ✤ پس ایسے خالق کی بندگی لازم ہی اور وہی سب
کا خدا ہی یہ سب خداے باطل تھے صرف وسوسۂ شیطانی سے ان سب نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا تھا اے
ایوان جب کہ قیامت کا دن ہوگا اور جو جو مر گئے ہین سب زندہ کیے جائینگے اُس دن یہ حال ہوگا کہ زمین
تو آہنی ہوگی آسمان مسی ہوگا آفتاب سوا نیزے پر ہوگا ابھی تو آفتاب کی پشت اس طرف ہی بروز
قیامت اُسکا منھ اوپر کو ہوگا تمازت آفتاب سے یہ حال ہوگا کہ ہر ایک انسان جلا جاتا ہوگا از سر تا پا
پسینے مین ہر ایک ڈوبا ہوگا خداوند کریم تخت عدالت پر جلوہ فرما ہوگا ہر ایک اعمال نیک و بد کی پرسش
ہوگی جن کے اعمال نیک ہون گے جنھون نے اُسکی راہ مین جہاد کیا ہوگا جنھون نے اُسکو بخدائی
مانا ہوگا اُن کے اعضا گواہی دینگے کہ اس نے ہم سے افعال نیک کیے ہین ہم سے اس نے ہمیشہ نیک
کام لیے ہین اے ایوان وہ دن ایسا دن ہوگا کہ سب نفسی نفسی کہتے ہونگے اپنے اعضا اپنے دشمن ہون گے
کوئی کسی کا دوست نہ ہوگا میزان عدالت سامنے ہوگی سب کے اعمال تولے جاتے ہون گے پس جب
اعضا اُن کے گواہی دینگے اور اُنکے اعمال بھی نیک ہونگے وہ داخل بہشت کیے جائینگے جن کے اعمال
بد ہون گے اور اُن کے اعضا یہ گواہی دین گے کہ اسنے ہم سے بد افعال کرائے ہین چونکہ ہم اس کے
قابو مین تھے بدین سبب ہم ناچار تھے پس وہ داخل دوزخ کیا جائے گا فرشتگان عذاب اُسکو کھینچ کر
دوزخ مین لے جاکر ڈال دین گے اُسکو آتش دوزخ جلا دے گی اُسی دن ان سب خداؤن سے دریافت
کیا جائے گا جنھون نے دنیا پر آکر گمراہی اختیار کی اور ہر ایک گو گمراہ کیا ہی ہر ایک کے ساتھ ایک مجمع
اُنکے بندگی کرنے والون کا ہوگا خداوند کریم دریافت فرمائے گا کہ ہم نے تم کو دنیا پر اسواسطے خلق فرمایا تھا
کہ تم ہماری برابری کرو اور دعوی خدائی کرو اور ہمارے بندون کو گمراہ کرو یا اس لیے پیدا کیا تھا کہ ہماری

عبادت

عبادت کرو اسکا جواب دو اس وقت وہ تمھاری خدائی کیا ہوئی کہ جو تم دنیا پر کرتے تھے وہ لوگ جو کہ یہان
خدائی کرتے تھے یا کرتے ہین کچھ جواب نہ دینگے خاموش سر جھکائے کھڑے رہینگے پھر جناب احدیت کی طرف
سے حکم ہوگا کہ بیان کرو اس وقت کیون نہین اپنی خدائی کی قدرت دکھاتے ہو تمھارے بندگی کرنے والے
بھی تمھارے ساتھ ہین ان سب کو سوائے خاموشی کے کچھ جواب بن نہ آئے گا جواب بھی دینگے تو یہ دینگے
کہ ہم سے خطا ہوئی ہم نے ضرور ایک عالم کو گمراہ کیا سوائے تیرے کوئی خدا نہین ہی تو بیشک خدائے
برحق ہی ہم سب گمراہی پر تھے ہمنے بالکل دعوی باطل کیے تھے ہم بھی تیرے بندے ہین اور یہ بھی مگر
اُس وقت اس اقرار کرنے سے کیا ہوگا ایک مدت تک تو اپنی کفر ونفاق مین بسر کی اب اس اقرار سے
کیا ہوگا جب وہ اقرار کرینگے کہ ہم بندے ہین اور تو خدا ہی ہمارے دعوے باطل تھے صرف طمع دنیا کے
لیے تھے ہم یہ نہ جانتے تھے کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ ہم کو اس افعال کی سزا ملے گی اگر ہم یہ جانتے تو
کبھی ایسے دعوے نہ کرتے اُس وقت خدا کی طرف سے خطاب ہوگا کہ ہم نے نبی خلق فرمائے اور ایسے
بندے خلق فرمائے کہ جنھون نے ہماری راہ مین جہاد کیے اور تم سب کو طرف دین اسلام کے رغبت دلائی
تم نے اُنکے کہنے کو نہ سُنا بلکہ اُنپر ظلم وستم کیے کہ وہ تمھارے ہاتھون سے پریشان ہوے مگر وہ تمھاری پند و
نصیحت سے باز نہ آئے اس وقت تم کہتے ہو کہ ہم اس امر سے واقف نتھے اس وقت تو کچھ اور خدائی دکھاؤ
کوئی قدرت نمائی کرو تاکہ یہ سب بندے جو تمھارے پیرو ہین تمھاری خدائی کا کرشمہ دیکھین یہ لوگ سر جھکا
لین گے اُس وقت فرشتگان عذاب کو حکم ہوگا کہ انکو لے جاکر انکے افعال کی مع انکے بندگی کرنے
والون کے سزا دو قعر دوزخ مین ڈال دو جیسی انھون نے دنیا پر جاکر ہماری ہم سری کی اور ہمارے
اس قدر بندون کو گمراہ کیا اُسکی سزا پائین اُس وقت میدان حشر مین تلاطم ہوگا بندگان معتوب کو
فرشتگان عذاب کشان کشان طرف دوزخ کے لے جائینگے اُس وقت اُنکا کوئی بچانے والا نہوگا
وہ ہر طرف چشم حسرت ویاس سے دیکھین گے کہ کوئی تو ہم کو پناہ دے مگر کوئی نہوگا اے ایوان یہ حال بروز
قیامت اُن خداؤن اور اُنکے بندگی کرنے والون کا ہوگا اور جنھون نے دین اسلام قبول کیا ہوگا اور
اس مذہب باطل کو ترک کرکے کفار سے مقابلہ کیا ہوگا اور کفار کے ہاتھ سے قتل ہوے ہونگے انکا بڑا مرتبہ
ہوگا اُن کو بہشت مین جگہ ملے گی غلمان وحورین خدمت کے لیے ہون گے میوے جنت کے کھانے کو قصر
اعلے رہنے کو آب سلسبیل وکوثر پینے کو ملے گا جن لوگون نے دنیا پر اپنے خالق کی وحدانیت اور اُسکے
کل کامون کو تعقل کے ذریعہ سے پہچانا ہوگا اور یہ جانا ہوگا کہ یہ سب منعمت ہمارے خدا کی ہی جس نے
ہم کو پیدا کیا ہی اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا پس میرے نزدیک تو بہتر یہ ہی کہ تو بھی اس مذہب باطل کو ترک کر اس
امر کو اپنے دل مین تو خیال کرنے کہ فضل خدا سے سمندر ضرور شکست کھائے گا اور ہاتھ سے اہل اسلام کے
قتل ہوگا سمندر یہ پر اہل اسلام کا قبضہ ہوگا نہ طاق بھی فتح ہوگا خداوند تصویر بھی تیغ صاعقہ بار
سے اہل اسلام کے واصل جہنم ہوگا نہ طاق پر بھی اہل اسلام کا قبضہ ہوگا آتشہ اندم بھی صاحبقران
کے ہاتھ سے مارا جائے گا ایوان تاجدار قتل ہوگا نہ طاق برباد ہوگا سمندر یہ کے تو دن پورے ہوگئے
سمندر شاہ کا خاتمہ ہوا جاتا ہی اے ملکہ ایوان تو اپنی جان کو غنیمت جان اور دین اسلام قبول کر میری
اطاعت کر ورنہ یاد رکھو کہ تیرا جان برہنا میرے ہاتھ سے غیر ممکن ہی اور یہ بھی یاد رکھو کہ اب یہان دین اسلام
کا دُنکا نہ بجے خارج از امکان ہی آیندہ تجکو اپنے فعل کا اختیار ہی تو اپنے مزاج کی مختار ہی یہ جو خواجہ
نے کہا ایوان خاموش آنکھین بند کیے ہوے سُنا کی پہلے تو خیال کر رہی تھی کہ مین خواب دیکھ رہی ہون

جب خواجہ نے یہ تقریر کی تو اس نے آنکھ کھول کر دیکھا اب اسکو معلوم ہوا کہ خواجہ مجکو اسیر کر لائے ہین اور یہان مجکو باندھ دیا ہی اور میری زبان مین سوزن دی ہی جب یہ امر اسپر ثابت ہوا اسنے یہ بھی خیال اپنے دل مین کیا کہ در اصل اہل اسلام کا خدا برحق ہی اور یہ سب خدا جو بیان کیے جاتے ہین باطل ہین یہ خیال کر کے خواجہ کی طرف اشارہ کیا کہ میری زبان سے سوزن نکالیے تا کہ مین کچھ کلام کرون یہ جو اشارہ سے ایوان نے کہا خواجہ ثالث یعنی خضران بن عمر ثانی بھی بڑے بے خوف مثل اپنے باپ اور دادا کے ہین فورًا بڑھکر اسکی زبان سے سوزن لے لی اب اسکی زبان قابو مین آئی چونکہ ابھی تک یہ مسلمان تو ہوا نہ تھی جب زبان قابو مین آگئی تو اس نے کیا خیال کیا کہ سحر کر کے کمند کو جلا دون اپنے کو قید سے رہا کرون خواجہ کو اسیر کرون اس حرکت کی سزا دون سحر جو یاد کرتی ہی بالکل یاد نہین بسبب برکت کمند آصفا و باصفا کے اسنے قصد کیا کہ کمند کو خوب زور کر کے توڑ ڈالون جس قدر زور اور طاقت کرتی ہی اسی قدر اور کمند کسی جاتی ہی جب اس نے دیکھا کہ نہ میرا سحر کام دیتا ہی نہ طاقت جب تو ناچار ہوئی اور خواجہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اے خواجہ یہ جو تم نے بیان کیا کہ خدا ہمارا ایسا ہی اور ایسا ہی اور ہمارے خداؤن کی مذمت کی یہ سب تقریر تمہاری بہت درست اور راست ہی مگر ہمارے خداؤن مین بھی وہ قدرت تھی کہ جس کے سبب سے انھون نے زمین و آسمان خلق کیے ہم سے بندے پیدا کیے اور بہت سی قدرتین دکھائین اور جواب ہمارے خدا ہین انکی قدرت ظاہر ہی جس طور سے تم اپنے خدا کی تعریف کرتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ سب اشیا ہمارے خدا نے خلق کین اور جو ہمارے خدا تھے اور ہین وہ سب باطل تھے اور ہین ہمارے خدا کے بندے ہین مثل ہمارے اور تمہارے بس یہی دلیل ہم بھی بیان کرتے ہین کہ یہ سب چیزین ہمارے خداؤن نے پیدا کی ہین اپنی قدرت سے پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین ایسے جاگتی جوت کے خداؤن کو چھوڑ کر خدائے نادیدہ کی پرستش کرون اور اپنے مذہب قدیم کو ترک کرون یہ تو کبھی نہ ہوگا یہ کہکر ایوان نے جھوٹ سچ بہت سی تعریف اپنے خداؤن کی کی خواجہ نے کہا کہ اے ایوان مین نے تیرے روبرو خداوند کریم کی وحدانیت بیان کی مگر تیرے دل پر کچھ اثر نہ ہوا کسی شاعر نے سچ کہا ہی شعر

گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ ✤ بآب زمزم و کوثر سفید نہ توان شد ✤

کیونکر ہو سکتا ہی کہ تیرے قلب سیاہ پر میری تقریر اثر کرے یہ کیونکر ہو سکتا ہی جس کے مقدر مین دین اسلام سے مشرف ہونا نہ تحریر ہو وہ کیونکر مسلمان ہو تیرے مقدر مین قتل ہونا میرے ہاتھ سے کاتب تقدیر نے تحریر کیا ہی اور تیری قضا آگئی ہی پھر کیونکر تو ظلمت کفر سے نکلے اور روشنی اسلام سے تیری آنکھین روشن ہون تیرا قلب اس قدر تاریک بسبب ظلمت کفر کے ہو رہا ہی کہ وہ شمع اسلام کے نور کو قبول نہین کرتا ہی خیر بہ اتمام حجت کے لیے پھر چند کلمہ بیان کرتا ہون اگر ابکی مرتبہ تو نے قبول کیا تو خیر ورنہ قتل کرونگا کیونکہ تیرے قلب پر سانپ لوٹ رہے ہین کہ صاحبقران تیرے سبب سے سحر مین بتلا ہین اور بہت سے سرداران اسلام دریاے سحر مین قید ہین جب تو قتل ہوگی وہ لوگ رہائی پائین گے یہ کہکر خواجہ نے اور چند کلمے وحدانیت خدا مین بیان کیے اور ہر طرح ثابت کیا یہ تقریر خواجہ نے اس طور سے بیان کی کہ فورًا ایوان کے دل پر سے زنگ کفر برطرف ہوا خواجہ نے اپنی آب تقریر سے زنگ کفر کو صفحہ دل ایوان پر سے دھو دیا خواجہ کی تقریر سنکے ایوان نے جو خیال کیا تو اس کے دل نے اس سے کہا کہ خواجہ سچ کہتے ہین کہ یہ سب خداے باطل تھے کسی نے میری آکر کمک نہ کی اور خیال کرنے کا مقام ہی کہ اہل اسلام

کس بلا مین مبتلا تھے اور کیونکر وہ رہا ہوے مین نے سب عیارون کو اسیر کر لیا تھا وہ کیونکر میرے قبضہ سے نکل گئے اس سے دریافت کرنا چاہیے کہ یہ کیونکر مجکو اسیر کر لایا کیونکہ جہان مین بیٹھی ہوئی تھی وہان بڑے بڑے ساحر زبردست تھے یہ کیونکر مجکو گرفتار کر لایا گو یہ امر بخوبی ظاہر ہی کہ خدائے نادیدہ نے کس طور سے اُن سردارون اور عیارون کو بچایا اور کس آسانی سے عطارد میری وزیرزادی قتل ہوئی کہ جسکی نسبت یہ گمان بھی نہین ہوسکتا تھا کہ کوئی اسکو قتل کرے گا اور یہ سب رہا ہون گے مگر کس آسانی سے برق ثانی نے عیاری کر کے سب کو رہا کیا اور میرے لشکر کو تباہ کیا کہ کوئی باقی نہ رہا اور قران ثالث نے کس عیاری سے عطارد کو قتل کیا کہ مجکو خبر بھی نہ ہوئی در اصل یہ سب اہل اسلام کے خدا کی برکت ہی اگر تمھارے خدا برحق ہوتے تو کبھی ایسا نہ ہوتا ضرور خبر لیتے اور اُن دشمنون کی طاقت بہم نہ ہوئی اور یہ نوبت نہ ہوتی مین نے کس تدبیر سے عیارون کو اسیر کر لیا میری پتلیون نے سب کو اسیر کر کے میرے حوالہ کیا مگر جب خواجہ و قران کو پکڑنے گئین تو غائب ہوگئین ایک بھی نہ آئی جب مین بہت پریشان ہوئی تو سامری بہشت سے تشریف لائے وہ پتلیان اُن کے پاس تھین بلکہ خواجہ و قران بھی اُن کے پاس تھے یہ کیا ہوا کہ مین اسیر ہوگئی مین تو بموجب سامری کے فرمانے کے بہشت کی سیر کو اُن کے قریب آئی تھی پھر مجکو خبر نہ ہوئی کہ کیا ہوا یہ امر اپنے دل مین خیال کر کے یہی تقریر خواجہ سے کی خواجہ نے جواب دیا کہ ای ایوان تو بڑی نادان اور احمق ہی بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ جب تک اُنکی قضا نہ آئی تھی وہ کیونکر تیرے ہاتھ سے مارے جاتے بلکہ تیرے لشکر اور عطارد کی قضا آگئی تھی کہ وہ لوگ مارے گئے اسی سے قدرت خداوند کریم ظاہر ہی اے ایوان تو ہی دیکھ کہ تو نے کس طور سے عیارون کو اسیر کیا اور مین نے کیونکر تجھ سے لیا ای ایوان تجکو اپنی پتلیون پر بھروسا تھا وہ بھی میرا کچھ نہ کر سکین مین نے اُنکو بھی اسیر کر لیا اور تیرے اوپر عیاری کی تو ایسی احمق ہی کہ تو نے یہ بھی نہ خیال کیا کہ بھلا سامری کہان اور پردہ دنیا کہان فرض کردم کہ وہ بموجب تم سب کے گمان ناقص کے خدا تھے اور بہشت مین جاکر مقیم ہوے تھے تو اُنکو کیا غرض تھی کہ وہ یہان آتے اور دربار مین شریک ہوتے بس یہ خیال دل مین کر کے اُنکی اُنکو کیا ضرورت تھی کہ وہ بندونکے پاس آتے یہ نہین ہوسکتا ہی پس اگر ایسا ہوتا تو وہ کیا یہان آتے جس بندے کے بلانے کی ضرورت ہوتی وہ اُسکو طلب کر لیتے ای ایوان یہ سب عیاری تھی مین نے اسی سبب سے یہ عیاری کی تھی تاکہ مین تیرے اوپر قبضہ کرلون یہ کہکر سب اپنی عیاری کی حالت بیان کی اور کہا کہ مین نے تجکو اس تدبیر سے اسیر کر لیا مین تو سمندر اور کل اہل دربار کو اسیر کر لیتا اور آج سبکا خاتمہ کرتا مگر ابھی اُنکی زندگی باقی تھی اُنکا رشتہ حیات ابھی قطع نہ ہوا تھا کہ سمندر کو اُس کے ایک دوست زحل جادو نے آکر خبردار کیا وہ ہوشیار ہوگیا اور لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ مجکو اسیر کرے یا قتل مگر کوئی میرا کچھ نہ بنا سکا مین بلا خوف چلا آیا ای ایوان تیرے اور تیرے سردارون کا پیمانہ عمر لبریز ہوگیا تھا کہ مین نے اُن سب کو اسیر کر لیا تیرے سب سردار میرے پاس اسیر ہین ای ایوان سامری و دیگر ساحران جو کہ دعوے خدائی کرتے تھے وہ سب بچہ شیطان تھے اور جو کہ اب موجود ہین وہ بھی اُسی قسم سے ہین ان سب پر لعنت کر اور دین اسلام قبول کر یہ تقریر جو خواجہ نے کی اور وعظ و نصیحت خدا بیان کی زنگ کفر آئینہ دل ایوان سے تو دور ہوچکا تھا اور نور اسلام اپنا جلوہ کر چکا تھا شمع اسلام نے اپنی روشنی سے اُس کے قصر قلب و دل کو روشن کر دیا تھا خواجہ سے کہنے لگی

کہ اے خواجہ مین دین اسلام اس شرط سے قبول کرتی ہون کہ تم مجھ سے اس امر کی امید نہ رکھنا کہ مین
تمھاری شریک ہوکر سمندر شاہ سے مقابلہ کرون اور اُسکو یا اُس کے اہل لشکر کو قتل کرون کیونکہ اسکے
کئی سبب ہین اول تو یہ کہ میری بھائی سے اور سمندر شاہ سے بڑی ملاقات تھی اور مین سمندر شاہ
کو مثل بھائی کے خیال کرتی ہون بھلا تم ہی بتاؤ کہ کسی بہن نے آج تک اپنے بھائی کو قتل کیا ہی جو مین
قتل کرون اور دوسرے مجکو خود اُس سے ایک اُنس دلی اور محبت قلبی ہی مین کیونکر یہ گوارا کرونگی کہ جس سے
محبت ہو اُس سے ساتھ بدی کے پیش آؤن اور اُسکو قتل ہوتے دیکھون مین جو یہان آئی تھی تو صرف محبت
سمندر مین آئی تھی اُس کے دشمنون کو قتل کرنی صرف یہ بہانہ تھا کہ مین اپنے بھائی اور نانی کے خون
کا عوض لینے آئی ہون اگر یہ ظاہر کرتی کہ سمندر کی کمک کو آئی ہون تو سمندر کو غرور ہوتا کیونکہ اُسنے
اکثر مجکو اور میرے بھائی کو طلب کیا مگر مین نے اور میرے بھائی نے چند سببون سے انکار کیا اول تو ہم اور
وہ ایک مدت تک ایک بادشاہ کے یہان رہے ہم ملازم تھے اور وہ بادشاہ کالے بالک تھا مگر ہمارا اور
اُسکا مرتبہ ایک تھا جب اُسکو یہ ثروت اور حشمت نصیب ہوئی ہم نے اور بھائی نے یہ خیال کیا کہ اب
سمندر سے ملنا محض نادانی ہی کیونکہ وہ ہم کو نظر حقارت سے دیکھیگا اور کچھ وقعت نہ کرے گا ہم کو صدمہ
ہوگا بس اس سے کنارہ کشی بہتر ہی اس سبب سے کوئی عذر معقول کر دیا دوسرے ہم نے اور بھائی نے
ملازمت خداوند نہ طاق کی ترک کی اور اپنے مقام پر آکر سحر کو اپنے درست کرنا شروع کیا ایسی محنت
و مشقت کی کہ ہمارے مثل کوئی نہ تھا بھائی نے وہ اسم سحر تیار کیا کہ اُسکے سبب سے ہم نے سرکشی کی خداوند
کو خراج دینا موقوف کر دیا اس سبب سے کہ یہ امر ہم کو بہت ناگوار ہوا کہ سمندر کو خداوند نے ہم پر فوق
دیا گو ہم لوگ عرصہ بعید سے خداوند کے نمک خوار تھے اور بہت سی خیر خواہیان کین اُسکا کچھ خیال
نہ کیا بس ہم نے سرکشی پر کمر کسی بڑی بڑی کوششین کی گئی کہ ہم خراج دین مگر کچھ نہ ہوا اسی سبب سے
ہم کو سمندر سے بھی رنج تھا گو وہ بے خطا ہی اُسکی کوئی خطا نہ تھی دوسرے یہ خیال کیا کہ ہم لوگ تو خداوند
سے سرکشی پر آمادہ ہین کہین ایسا نہ ہو کہ سمندر ہم کو غافل پاکر اور اسیر کرکے خداوند کے سپرد کردے
ہم تو اُسکی محبت اور دوستی پر اُس سے غافل ہون وہ پردہ الفت مین ہم سے عداوت کرے صرف
بخیال خیر خواہی اور نمک حلالی کے اس وجہ سے ہم ہمیشہ اُس کے پاس آنے سے انکار کرتے رہے
جب بھائی صاحب برائے علاج نانی اماں یہان آئے اور سمندر نے اُنکی قدر و منزلت کی اور کوئی
کبر و غرور کی بات نہ کی بہت اچھی طرح سے پیش آیا بہت عزت و آبروکی اور بڑی خاطر سے ملاقات کی جو کچھ
بھائی صاحب نے کہا اُس نے بسر و چشم قبول کیا اسکی ہم کو امید نہ تھی اے خواجہ تم خود واقف ہو جس
طور سے سمندر پیش آیا اُس نے بھی وہی طریقہ برتا جیسا کہ قبل مین ہمارے اُس کے برتاو تھے یہان
تم نے بھائی صاحب کو قتل کیا بھائی صاحب قتل نہ ہوتے نہ وہ اپنے ایسے سحر کو یون برباد کرتے یہ صرف
الفت سمندر اور اُس کے برتاو نے کیا جب مجکو اس امر کی خبر ہوئی چونکہ مین تو سمندر کے ملاقات
کی مشتاق تھی یہان آئی اُس نے ابھی تک میرے ساتھ کوئی برائی نہین کی نہ کسی قسم کی میری بے عزتی
کی نہ میرے ساتھ کوئی خراب برتاو کیا بلکہ وہ اپنا بزرگ مجکو خیال کرتا ہی اور بہت عزت کرتا ہی اسی کے صلہ مین
مین نے بھی اپنی جان لڑادی اور اس نوبت کو پہونچی کہ مثل گنہگارون کے تمھارے روبرو بندھی ہوئی کھڑی
ہون اور کچھ نہین کر سکتی ہون صرف اُسکی الفت اور عزت کرنے کا سبب ہی نہ وہ اس طور سے پیش آتا نہ
ہم کو اس امر کی جرأت ہوتی تیسرے سمندر میرے سامنے کا بچہ ہی مین نے اُسکو گودیون مین پالا ہی

پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین تمھاری شریک ہو کر اُس سے مقابلہ کرون چوتھے مین نے اُسکا نمک بھی کھایا ہی
پس ایسی حالت مین اُس سے مقابلہ کرنا بالکل خلاف ہی اور نمک حرامی ہی ہان اگر وہ کوئی بے عنوانی
کرتا اور میری عزت و آبرو نہ کرتا اُس وقت مین ایسا ہو سکتا تھا پس اِس امر سے مین آپکے شریک
ہو کر سمندر سے مقابلہ نہ کرونگی ہان جب کسی اور سے مقابلہ ہوگا اور کوئی وقت سخت آپ پر یا آپ کے
لشکر پر پڑے گا آپ مجکو یاد فرمائین گے یا مجکو خبر ہوگی مین اگر ضرور کمک کرونگی اور اپنی جان عزیز آپ پر
اور صاحبقران پر نثار کرونگی کیونکہ مین آپکے احسان سے سر نہین اُٹھا سکتی ہون اول تو یہ کہ آپ
نے مجکو دین اسلام بتایا جو کہ سچا دین ہی اور کفر و ضلالت سے نکالا دوسرے یہ بہت بڑا احسان کیا
کہ مجکو قتل نہ کیا اگر آپ قتل کر ڈالتے تو مین کیا کرتی کسی کو خبر بھی نہ ہوتی سوے جہنم چلی جاتی وہان آگ
مین جلائی جاتی پس یہ دونون آپ کے احسان تاحیات اپنے مین فراموش نہ کرونگی اور آپ کی بندہ
احسان رہونگی اور آپکے دشمنون سے علاوہ سمندر کے مقابلہ کرونگی جہان تک ممکن ہوگا اپنی جان
عزیز نہ کرونگی اُن کے قتل کی کوشش کرونگی کیونکہ ابھی تو صاحبقران کو بڑے بڑے مرحلے طے کرنا ہین کوئی
سمندر یہ پر خاتمہ اس جنگ و جدل کا نہین ہی اور اِس امر سے بھی آپ اطمینان رکھین کہ اگر آپ کے
شریک ہو کر سمندر سے مقابلہ نہ کرونگی تو مین اُسکی بھی شریک ہو کر آپ سے مقابلہ نہ کرونگی مین یہان سے
سیدھی اپنے مقام کو چلی جاونگی اور ایک گوشہ مین بیٹھکر عبادت خدا کرونگی اور اُس مقام پر سے کبھی
باہر نہ آونگی ہان جب کوئی وقت سخت آپ پر آئے گا اُس وقت ضرور آونگی یا جو کوئی بلا آنے والی
ہوگی اور مجکو معلوم ہوگا اُس سے آگاہ کرونگی پس اگر آپ کو ان دونون شرطون سے میرا مسلمان ہونا
قبول ہو تو رہا فرمایئے ورنہ آپ کو اختیار ہی ان شرائط سے مسلمان ہونی ہون خواجہ نے یہ تقریر
ایوان کی سُنکے تامل کیا بعد تھوڑی دیر کے کہا کہ اے ایوان یہ مجکو کیونکر یقین آئے کہ تو سمندر کی
شریک نہ ہوگی اور نہ مقابلہ کرے گی سمندر کی طرف سے کیونکہ جب یہ امر میرے اوپر ظاہر ہو چکا ہی کہ تو
سمندر سے الفت رکھتی ہی اور اُس الفت کے سبب سے میری غریک ہو کر اُس سے مقابلہ نہین کرتی ہی
پس جب تیرا اُسکا سامنا ہوگا اور تو اُسکو مایوس پائے گی ضرور اُسکی شریک ہو کر مقابلہ کرے گی
پس اُسوقت جب مین تجکو یاد دلاونگا کہ تو نے کیا اقرار کیا تھا تو اُس وقت جو مناسب ہوگا تو جواب
دے گی مجکو پھر تیرے اسیر کرنے کی تکلیف ہوگی کو تو دھوکا کھا چکی ہی میرے مکر مین مشکل سے آئیگی مگر مین
وہ عیار ہون کہ تجکو پھر اسیر کرونگا یہ امر میری دانائی کے خلاف ہی کہ اس وقت تو مین تیرے مکر
مین آکر تجکو رہا کر دون اور اپنے کو آیندہ زحمت مین مبتلا کرون اور بندگان خدا جو کہ تیرے ہاتھ سے اُسوقت
مین لشکر صاحبقران کے قتل ہون اُنکا خون اپنے سر پر لون مین ایسا نادان نہین ہون کہ تیرے
فریب مین آؤن مین خود ہزارون کو فریب دیا کرتا ہون ایسے ایسے مکر میرے روبرو ہمہ وقت حاضر
رہتے ہین بس مین تو کبھی یہ امر قبول کرونگا دیدہ و دانستہ اپنے کو آفت مین نہ مبتلا کرونگا یہ جو خواجہ
نے تقریر کی ایوان نے کہا کہ اے خواجہ تم اس امر سے مطمین رہو کہ مین اپنے قول کے خلاف کرون
اس وقت تم سے اپنی جان بچانے کے لیے مکر کر کے مسلمان ہون اور تم سے جھوٹ بولون اور اپنی جان
بچاؤن جب تم مجکو رہا کر دو مین تم سے منحرف ہو جاؤن اور پھر تم سے مقابلہ کرون اے خواجہ مین یہ امر کر کے
اپنے کو تمام عالم مین عہد شکن و پیمان شکن مشہور کرون اور مثل ہلال عید کے انگشت نما ہون ہر ایک
صاحب میری صحبت سے احتیاط و پرہیز کرین اور میرے قول کو دروغ جانین اے خواجہ انسان کے

جسم بھر مین ایک زبان ہی اسی زبان کے ذریعہ سے انسان ہر امر کا اقرار کرتا ہی اور لوگ اُسکی زبان پر اعتبار
کرتے ہین پس جب زبان ہی کا ٹھیک نہ ہو اور وہ اپنے قابو مین نہ ہو تو بیکار ہی کہ کسی وقت کچھ کہا اور
پھر اُس کے خلاف کیا جو صاحبان وضع ہین وہ جو زبان سے کہتے ہین کبھی اُس کے خلاف نہین کرتے
ہین چاہے پھر سر تن سے جدا ہو جائے جو اقرار کر لیا کبھی اُس کے خلاف نہ کرینگے جو کہ عالی خاندان ہین اور
جن کے حسب و نسب مین فرق نہین ہی وہ کبھی اپنے قول و قرار سے نہین پھرتے ہین جان جانے کو اچھا
جانتے ہین مگر اپنی بات سے پھرنے کو بُرا خیال کرتے ہین ای خواجہ جس کے باپ یا مان مین فرق ہوتا ہی
اُسکی دو زبانین ہوتی ہین اور جو ایک مان اور ایک باپ سے ہوتا ہی اُسکی ایک زبان ہوتی ہی پس میری تو
ایک ہی مان اور ایک ہی باپ تھا مین اس امر کا اقرار کرتا ہون کہ اگر میری جان بھی جاتی رہے گی تو اب مین
کبھی سمندر کے شریک ہو کر اہل اسلام سے مقابلہ نہ کرونگی تم پر کیا منحصر ہی جو کوئی اہل اسلام سے ہو اور تمھارے
مقابلہ کا تو دل مین خیال بھی نہ لاؤنگی ہان اگر میرے باپ یا مان مین فرق ہوتا تو مین ایسا کرتی ای خواجہ
جس کے باپ دو ہین اُسکی زبانین بھی دو ہین اگر سمندر مجکو قتل کرنے پر بھی آمادہ ہوگا اور قتل بھی کر ڈالے گا
مگر مین اُسکی شرکت نہ کرونگی قتل ہونا گوارا ہی مگر مین اپنے قول سے نہ پھرونگی جو تم سے قول کر لونگی اُسکے خلاف
کبھی نہ کرونگی اسوقت کا قول و قرار میرے سر کے ساتھ ہی اسی طور سے اگر تم مجکو اس وقت خواہ اور کسی وقت
قتل کر ڈالو یہ کہو کہ مین اس شرط سے تجکو قتل نہ کرونگا کہ تو سمندر سے مقابلہ کرا در اُسکو قتل کر تو اپنا قتل ہونا
قبول کرونگی مگر سمندر سے مقابلہ نہ کرونگی کیونکہ سمندر نے میرے ساتھ اسوقت تک کوئی بُرائی نہین کی
ہی پس کیون مین اُس کے ساتھ بُرائی کرون اور اپنے کو انگشت نما کردون کہ ایوان نے بخوف جان اہل اسلام
کی شرکت کر کے سمندر سے مقابلہ کیا اور برسون کی ملاقات کا خیال نہ کیا ہان اگر سمندر کوئی بُرائی بھی
کرتا تو اُس وقت بھی مین ایک مرتبہ طرح دے جاتی اور اُسکو سمجھاتی اگر وہ خیال کرتا اور کوئی حرکت نہ
کرتا تو خیر ورنہ اُس وقت مین جب اُس سے لڑ پڑی میرے خلاف طبع حرکتین ہوتین اُسوقت ضرور
دشمن ہو جاتی دوسرے اگر اب کوئی میرے خلاف مزاج سمندر سے حرکت ہو اُس وقت ہان مجکو موقع
ہی کہ مین پہلے اُس سے عذر کردون وہ اگر اُسپر نادم ہو اور قائل ہو تو خیر ورنہ اُس وقت مین مین اپنی
رائے سے کام لون جو رائے میری رائے دے اُسپر عمل کرون پس مین ایسی حالت مین سمندر سے خلاف
نہین ہو سکتی ہون نہ اب اُس کے شریک ہو سکتی ہون اُسکی تو شرکت غیر ممکن ہی کہ مین اُسکے شریک
ہون کیونکہ میرے اُسکے زمین آسمان کا فرق ہی کیونکہ وہ کافر ہی اور مین مطیع اسلام ہوتی ہون بس کافر
اور مسلمان کی شرکت کیسی ای خواجہ تم اُس امر کا خیال نہ کرنا کہ مین اس وقت تم کو دھوکا دے کر
اپنی جان بچا لون یا خوف جان سے مکر کرتی ہون مین مرنے سے نہین ڈرتی ہون نہ خوف جان سے مکر کرتی ہون
کہ اس وقت تم مجکو رہا کر دو اور مین تم سے دغا کرون اور اپنے ذمہ یہ الزام لون کہ ایوان نے خوف جان
سے خواجہ سے مکر گیا اور ایک جھوٹا اقرار کر کے اپنی جان بچائی یہ بڑی مکارہ ہی اُسکی بات کا اعتبار نہین ہی
ضرور اُسکے باپ مین فرق تھا جب تو اُسکی زبان مین بھی فرق ہوا اگر یہ خواجہ سے جھوٹ نہ بولتی تو اُسکو
خواجہ رہا نہ کرتے ضرور قتل کرتے اس نے اپنی بات کا کچھ خیال نہ کیا جو کہ صاحبان لیاقت اور صاحبان
وضع ہین اُن کے نزدیک میری کچھ قدر نہ ہوئی اور کوئی میری عزت نہ کرے گا اگر مین اپنے قول پر قائم رہونگی
تو سب قدر کرینگے اور میرا نام نیک ہمیشہ دنیا پر قائم رہے گا گو تا وان بُرا کہین کے اپنے کہنے سے کیا ہوتا ہی
وہ اپنا سر کھائین گے ای خواجہ اگر مین اپنے قول کی صادق نہ ہوتی اور مین یہ خیال کرتی کہ مجھ سے پابندی

شہد نہ کی جائے گی تو مین کبھی اُس امر کو تم سے نہ کہتی نہ کبھی ایسی تقریر کرتی دوسرے طریقہ سے اپنی جان بچاتی تم سے مکر کرتی اب یہ مین کبھی نہ کرون گی کہ مسلمان ہوکر پھر کفر اختیار کرون اور اپنے کو راہ ضلالت مین سرگردان کرون یہ کام عقل مندون کا نہین ہی اے خواجہ جو مین اسوقت کہتی ہون اُسی پر قائم رہون گی اُس سے خلاف نہ کرونگی اے خواجہ جب آپ مجکو رہا کرینگے مین یہان سے سیدہا اپنے مکان پر جاؤن گی ایک گنبد بنا کر اُسمین بیٹھ کر عبادت کرونگی کبھی باہر نہ نکلونگی ہان جب آپ طلب کرین گے اُس وقت کی تو قسم نہین کھاتی ہون یا جب مجکو یہ معلوم ہوگا کہ اہل اسلام پر کوئی بلا آئی ہی اُسوقت ضرور اُس گنبد سے باہر آؤنگی ورنہ کبھی نہ باہر آؤنگی نہ اب مین سمندر کے پاس جاؤنگی کہ مجکو اُسکی صورت دیکھکر کچھ خیال ہو نہ مین اپنے جال سے سمندر کو آگاہ کرونگی سیدہی اپنے مقام کو جاؤنگی جو کچھ مال و اسباب میرا یہان ہی سب مین نے سمندر کو دیا اُس سے بھی ہاتھ دیا کیونکہ جب مجکو دنیا سے کوئی غرض نہین ہی تو مال دنیا میرے کس کام کا ہی خواجہ اب آپ چاہیے میرے قول پر اعتبار فرمایئے چاہے نہ فرمایئے جو کچھ مجکو عرض کرنا تھا مین نے عرض کیا قبول فرمانے کا آپ کو اختیار ہی جب یہ تقریر ایوان نے اپنی ختم کی خواجہ خاموش کھڑے سُنا کیے جب وہ ختم کرچکی خواجہ نے اُسکی تقریر دل لگاکر سُنی اور خیال کیا تو اُس کے کلام سے بوے صداقت پائی گئی اور سارا کلام اُسکا صداقت سے خواجہ نے مملو پایا اور اُسکی پیشانی پر نور اسلام کو بھی پایا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ جو کچھ کہتی ہی سچ کہتی ہی اور اپنے قول پر دائم رہے گی اور کبھی اپنے عہد سے نہ پھرے گی قول کی دھنی معلوم ہوتی ہی اور یہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ مسلمان بھی ہوگی کیونکہ اسکے چہرے پر آثار اسلام پائے جاتے ہین یہ تصور کرکے اور کچھ دیر فکر کرکے خواجہ نے سر اُٹھاکر کہا کہ اے ایوان ہم لوگ تو ظاہر پرست ہین گو ہر ایک کے دل کا حال بخوبی جانتے ہین کہ یہ مکر کرتا ہی یا سچ کہتا ہی مگر شرع سے مجبور ہین کہ ہماری شرع مین یہ امر ہی کہ جو دین اسلام قبول کرے اُسکو قتل نہ کرو خواہ وہ کسی طور سے قبول کرے خواہ مکر کرتا ہو خواہ درحقیقت اسلام قبول کرنے پر راضی ہو تم اُسکو رہا کردو خدا فرماتا ہی کہ ہم اُسکے حال سے واقف ہین اگر وہ بُرائی کرے گا ہم اُسکو بدی کی سزا ضرور دینگے اے ایوان تو نے جو کچھ کہا مین نے قبول کیا مگر ساتھ دو شرطون کے اول تو یہ کہ تو اسم اعظم صاحبقران رہا کردے اور اپنے دریاے سحر کو مٹادے اور سب اہل اسلام کو رہا کردے اُنپر سے اپنا سحر اُتار لے اور صاحبقران پر سے بھی اور یہان سے چلی جا اور جو کچھ تو نے کہا ہی اُسپر پابند رہ دوسرے یہ کہ اب کبھی سمندر یہ مین نہ آنا اگر تو اسکے خلاف کرے گی تو یاد رکھ کہ مین اپنی مربیہ تجکو زندہ نہ چھوڑونگا ایوان نے جواب دیا کہ خواجہ مین نے پہلے ہی عرض کیا ہی کہ مین اب سمندر یہ نہ جاؤنگی نہ سمندر کے شریک ہونگی جب مین اقرار کرتی ہون تو پھر کیون مین اپنے اقرار کے خلاف کرونگی یہ کبھی نہ ہوگا کہ اقرار کے خلاف کرون دوسری شرط کا آپ کے مین خود اقرار کرچکی ہون پہلے شرط کا آپ کے یہ جواب ہی کہ مین نے پہلے ہی اُس امر کا اپنے دل مین قصد کرلیا تھا کہ جب آپ مجکو رہا فرمائین گے مین پہلے اسم اعظم امیر رہا کردونگی اُسکے بعد اُنپر سے اپنا سحر اُتارونگی دریاے سحر کو مٹادونگی اہل اسلام کو رہا کردونگی کیا مین یہ کرتی کہ ان سب کو اسی آفت مین مبتلا چھوڑکر چلی جاتی پھر میرے مسلمان ہونے سے آپ کو فائدہ کیا ہوتا اُس امر کا آپ کو ظاہر کرنا بیجا تھا مین نے یہ دونون شرطین آپ کی بدل قبول کین خواجہ نے جواب دیا کہ مین نے تمہاری دونون شرطین قبول کین مگر اے ایوان اُس امر کا خیال رہے کہ جب کوئی وقت سخت ہم پر آئے ضرور

اگر کمک کرنا ایوان نے کہا کہ ای خواجہ آپ اطمینان رکھین کہ یہ کنیز ضرور حاضر ہوگی یہ کہکر ایوان نے عرض کیا کہ ای خواجہ ایک اور میری عرض ہی خواجہ نے کہا کہ وہ بھی بیان کرو ایوان نے عرض کیا کہ وہ عرض یہ ہی کہ جب کوئی بلا میرے اوپر نازل ہو یا مین کسی آفت مین مبتلا ہون اور آپ کو معلوم ہو تو ضرور کمک فرمائیے گا خواجہ نے جواب دیا کہ ای ایوان تو اس امر سے اطمینان رکھو جب ہم کو تیرے حال سے آگاہی ہوگی کہ تو فلان آفت مین مبتلا ہی تو ہم ضرور تیری کمک کرینگے اور میرے اوپر کیا منحصر ہی سب اہل اسلام تیری کمک کو موجود ہون گے خود صاحبقران تیری کمک کو تیرے مقام سکونت پر آئین گے یہ سنکے ایوان نے عرض کیا کہ اب آپ مجکو رہا کرین اور طریقہ دین اسلام اپنی زبان سے فرمائین تاکہ مین اس سے آگاہ ہون یہ سنکے خواجہ نے ایوان کو پھر کر کمند اصفا و باصفا سے رہا کیا اور کہا کہ لے مین نے تجکو چھوڑ دیا تو اپنے قول پر ثابت قدم رہنا یہ کہکر خواجہ ایوان کے پاس سے ہٹے اس وقت ایوان نے اپنے دل مین خیال کیا کہ ذرا خواجہ کا امتحان تو لو کہ اب یہ تو رہا کر چلے ہین اور مین انکے قبضہ مین نہین ہون گو مین اقرار کر چکی ہون کہ بدی نہ کرونگی نہ در اصل اب مین بدی کرونگی انکو اسیر کر کے رہا کرونگی یہ خیال اپنے دل مین کر کے اب جو سحر کا خیال کیا تو سحر بھی یاد تھا ناظرین پر واضح ہو کہ یہ جو حرکت ایوان نے کرنے کا قصد کیا ہی صرف خواجہ کے امتحان کے لیے کہ یہ اب میرا کیا کر سکتے ہین کیونکہ مین تو رہا ہون یہ امر اس نے خیال کر کے خواجہ کی طرف مین پر جبین ہو کر کہا کہ ای خواجہ تم نے اسوقت بڑا دھوکا کھایا تم سادا نا میرے دام تدبیر مین پھنسا دیکھو یون دھوکا دیتے ہین تم کو یہ خیال باطل نہ آیا کہ مین صرف اس کے کہنے پر اسکو رہا کیے دیتا ہون اگر کوئی یہ بدی کرے اور رہا ہو کر اپنے قول سے پھر جائے تو کیا ہو کوئی بھی اس طرح اپنے دشمن کو صرف اسکی تقریر سنکے بون چھوڑ دیتا ہی کوئی عقل مند ایسا نہ کرے گا ایسے عدو کو کہ جس کے قتل پر آمادہ ہو اسکو صرف اسکی تقریر پر رہا کر دے اور اپنی جان کا کچھ خیال نہ کرے اب تم میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاؤ گے مین اسوقت مجبور تھی کہ تمہارے قبضہ مین تھی جو تم نے کہا مین نے قبول کیا اور تم سے ٹکر کیا اپنی جان بچائی بھلا تم ہی خیال کرو کہ مین کیون اپنا مذہب آبائی ترک کرتی اور دین اسلام قبول کرتی صرف یہ تدبیر جان بچانے کی تھی اب تو میری جان تمہارے ہاتھ سے بچ گئی اب تم میرا کیا کر لوگے ایک جنبش لب مین مین تمہارا کام تمام کر دونگی اس وقت تو تم میرے ہاتھ لگے یہ جو تقریر اسکی خواجہ نے سنی اور اسکے تیور دیکھے اپنے دل مین خیال کیا کہ ای خواجہ تم نے بڑا دھوکا کھایا کہ بدون سمجھے اور بوجھے صرف اسکی تقریر سنکر اور چہرہ پر آثار نور اسلام دیکھکر اور اس کے قول کو صحیح جان کر رہا کر دیا اب اس کے ہاتھ سے جان کا بچنا محال ہی بڑی نادانی کی خیر جو مرضی خدا یہ اپنے دل مین کہکر اور دل سے کہا کہ اگر اسی کے ہاتھ سے قضا آنی ہی تو کیا چارا ہی مین نے تو موت کا خیال ہی ابھی تک نہین کیا ہی نہ کبھی کرونگا ای دل مین بھی تو مثل اپنے دادا عمر اول کے موت سے خوف کرتا ہون ایسی بڑی چیز سے ڈرتا ہون اس وقت اسی کا سامنا ہی یہ خیال دل مین کر کے اور دل سے باتین کر کے ایوان کی طرف بقہر و غضب دیکھا اور آنکھو سے انکھو ملا کر کہا کہ تو صحیح کہتی ہی کہ مین تیرے قبضہ مین ہون مگر یہ امر غیر ممکن ہی میرا خدا میرا حامی و مددگار ہی اسی کی ذات کا ہر دم بھروسا ہی یہ کہکر اپنے دست راست کو اٹھایا اور کہا کہ تو کیا مجکو قتل کرے گی اور کیا مجھ ایسے عیار سے مکر کرے گی یہ بھی ایک عیاری کا پیچ تھا ایوان نے جواب دیا کہ ای خواجہ یہ باتین اور کسی سے کر داب مین تمہارے مکر مین کب آتی ہون بدون قتل کیے ہوئے اب تمہاری رہائی غیر ممکن ہی مین بھی دیکھتی ہون کہ تمہارا خدا اب تمہاری کیونکر کمک کرتا ہی اور کیونکر میرے ہاتھ سے تم کو بچاتا ہی

خواجہ نے یکلمہ سُنکے جواب دیا کہ اولکا تہ تو مجکو کیا ڈراتی ہی مین ڈرنے والا نہین ہون میرا خدا ضرور میری کمک کرے گا پھر تجکو میرے قبضہ مین اسیر کرے گا مین تیری جان کا قاتل ہون یہ بھی ایک پیچ عیاری کا تھا کہ مین نے تجکو رہا کر دیا تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جا سکتی ہی یہ کہکر جو ہاتھ کو گردش دی اور ہاتھ نے خواجہ کے گردش کھائی پانچون گھائیون سے پانچ حباب چھوٹ کے ایوان کے منھ پر پڑے اور بوے اور بیہوشی دماغ مین ایوان کے پہونچی اُسکو چھینک آئی اور بیہوشی نے اپنا اثر کیا ایوان چرخ کھاکر زمین پر گری خواجہ نے نعرہ کیا اور جست کرکے ایوان کی زبان مین سوزن دی اور پھر کمند آصفا اور باصفا سے اُسکے دست و پا باندھے اور اُسی ستون سے باندھ دیا کوڑا ایک ہاتھ مین لیا اور ایک ہاتھ مین خنجر لیا اور فتیلہ رفع بیہوشی اُسکو دیا اُسکے ناک سے چند قطرے گرم گرے اُس کے بعد اُسکو ہوش آیا اپنے کو پھر اُسی طور سے بندھا ہوا پایا زبان مین سوزن پائی آنکھ کھول کر جو دیکھا تو دیکھا کہ خواجہ بقہر و غضب ایک ہاتھ مین خنجر دوسرے ہاتھ مین کوڑا لیے ہوے کھڑے ہین چہرے سے آثار قہر و غضب عیان ہین جب اُسکو ہوش آیا خواجہ نے ڈانٹ کر کہا کہ ای ایوان دیکھو ہمارے خدا کی قدرت کہ اُس نے پھر تجکو میرے قبضہ مین کر دیا اور مین نے پھر تجکو اسیر کر لیا اب تو میرے قبضہ مین ہی یا مین تیرے قبضہ مین ہون ہے شرط کہ ایک ہاتھ لگاؤن کہ تیرا سر تن پر سے اڑ جائے ہاتھ ہی سے اُس سخت کلامی کی اس کوڑے سے تجکو سزا دون تیری کھال گراد دن ارے ایوان وہ اپنے بندون کا ہر وقت حافظ ہی وہ تجھ ایسے نابکارون کے ہاتھ سے اپنے خاص بندون کی خون ریزی کرانا گوارا نہین کرتا ہی جب اُسکو یہ امر گوارا نہین ہی پھر وہ کیونکر تجکو میرے اوپر غالب کرتا ای ایوان تو یہ خیال کرے کہ جب تو پھر کہے گی کہ مجکو رہا کر دو مین رہا کر دونگا ادھر تو تو نے رہا ہو کر میرے قتل کرنے کی فکر کی مین نے پھر تجکو گرفتار کر لیا اگر تو ہزار مرتبہ یا دس ہزار مرتبہ اسی طور سے کہے گی مین رہا کر دونگا اور پھر اسیر کر لونگا مین تیرے اسیر کرنے کو کافی ہون تو میرا کیا کر سکتی ہی یہ جو خواجہ نے کہا اور ایوان نے خواجہ کی نظر دیکھی بد پائی اشارے سے کہا کہ ای خواجہ میری زبان سے سوزن نکال لو تو مین کچھ کلام کرون خواجہ نے کہا کہ اب مین تیرے فقرے مین آنے والا نہین ہون مین تیرے حال سے بخوبی واقف ہو گیا کہ تو بڑی مکارہ ہی مکر کرتی ہی اب یہ دھوکا اور کسی کو دینا اُس نے یہ تقریر سُنکے اشارے سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ خواجہ تم سوزن زبان سے نکال لو تو مین کلام کرون اور منت کرنے لگی خواجہ نے جب دیکھا کہ یہ منت کرتی ہی دل مین خیال کیا کہ ای خواجہ سوزن اس کے زبان سے نکال لو اور سنو کہ یہ کیا بیان کرتی ہی یہ خیال دل مین کر کے سوزن آگے بڑھکر اُسکی زبان سے نکال لی جب اُسکی زبان سے خواجہ نے سوزن نکال لی اور زبان اُسکے قابو مین ہو گئی ادھر اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ دراصل وہ خدا کیسا رحیم و کریم اور کیسا اپنے بندون کا حافظ ہی مین نے تو دل مین خیال کیا تھا کہ خواجہ اب مجکو اسیر نہ کر سکینگے مگر کس چالاکی سے اُسنے اسیر کر لیا کہ مجکو بالکل خبر نہ ہوئی واہ کیا اُسکی قدرت ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ اب اُسکا اعتقاد اور زیادہ ہوا اُدھر خواجہ دل مین خیال کر رہے تھے کہ اس وقت میرے قیاس نے غلطی کی اور عقل نے رائے نہ دی کہ یہ مکر کرتی ہی ای خواجہ اُسکی پیشانی سے تو آثار نور اسلام پیدا تھے یہ کیا ہوا کہ یہ رہا ہوتے ہی برخلاف ہو گئی مین نے تو کبھی ایسی غلطی نہ کی تھی جیسی اسوقت کی مگر خدا نے اپنا فضل کیا کہ پھر اسیر کر لیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی اُسکے ہاتھ سے بچنا دشوار تھا خواجہ یہ خیال کر رہے تھے کہ اُسنے خواجہ سے کہا کہ ای خواجہ ماشاء اللہ کیا کہنا دراصل آپ کے مثل پردہ دنیا پر کوئی عیار

نہ ہوگا کیا کام کیا اور کس چالاکی سے مجکو اسیر کیا کہ مین بالکل واقف نہ ہوئی واقعی آپ کا خدا سچا اور برحق ہی مین صرف آپ کا امتحان کرتی تھی کہ دیکھون اب خواجہ تو مجکو رہا کر چکے ہین مین اُن سے بگڑکر اور انکو اسیر کرلون گو مین پہلے ہی مذہب اسلام اختیار کر چکی تھی صرف آپ کا امتحان منظور تھا کہ دیکھون اب کیونکر مجکو خواجہ اسیر کرینگے جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا آپ عیار بنے بدل ہین مین اپنے قول پر اُسی طور سے قائم ہون آپ کچھ خوف نہ کرین اور اپنے قول پر قائم رہین مین نے یہ کلام آپ سے کسی بدی کی راہ سے نکیا تھا بلکہ بطور آزمایش کے آپ مجکو رہا کر دین اور اپنے قول پر قائم رہین خواجہ نے جواب دیا کہ ای مکارہ پہلے آگیا بھلا اب مین کب تیرے مکر مین آنا ہون ایک مرتبہ دھوکا کھا چکا اب مجکو تیرے کسی قول کا اعتبار نہین ہی تو نے بُرا دھوکا دیا تھا مگر وہ تیرا خیال بیجا تھا تو اگر ہزار مرتبہ رہا ہوگی اور مجھ سے آمادۂ فساد ہوگی مین اپنے خدا کی قدرت سے ہر مرتبہ تجکو اسیر کر لونگا تو بیکار مگر کرتی ہی اب مین تیرے کہنے پر عمل نہ کرونگا اگر تجکو میرا امتحان ہی منظور ہی تو کہدے مین تجکو رہا کر دون اور پھر اسیر کرون جو مرتبہ تو کہے ایوان نے کہا کہ خواجہ قسم ہی مجکو اپنے بھائی کے سر کی اور اُسکی روح کی کہ اب مین تم سے دغا نہ کرونگی یہ صرف تمہاری آزمایش تھی تم رہا کرکے دیکھ لو خواجہ نے کہا کہ تو کیا ہی اور تیرا بھائی کیا تھا وہ بھی کافر تھا تو بھی کافر ہی مین کیونکر یقین مانون کہ تو اُسکے روح کی سچ قسم کھاتی ہی اب یہ دھوکا اور کسی کو دینا ایوان نے دیکھا کہ خواجہ کو غصہ آگیا اب تو وہ پریشان ہوئی اور منت کرنے لگی اور کہنے لگی کہ خواجہ اب ایسی خطا نہ ہوگی اُسوقت خواجہ نے کہا کہ اے ایوان مجکو اُسوقت یقین آئے گا کہ جب دریا کے اوپر چل کر دریا کو برباد کرے گی اور صاحبقران کا اسم اعظم بھولے گی اور سب اہل اسلام کو رہا کرے گی صاحبقران پر سے اسم سحر کے سحر کو دفع کرے گی اُسوقت مجکو تیرے اسلام لانیکا یقین ہوگا ایوان نے کہا کہ آپ مجکو لے چلین مین موجود ہون اگر رہا ہوتی تو مین خود آپ کو لے چلتی اب آپ مجکو لے چلین یہ سُنکے خواجہ نے کہا کہ اچھا اور یہ کہکر سراکمند آصفا اور باصفا کا ستون سے کھولا اور لے کر چلے راوی نے بیان کیا ہی کہ خواجہ اُس بارہ دری سے ایوان کو لے کر باہر آئے ایوان کی یہ صورت ہی کہ خاموش سر جھکائے ہوے کمند سے بندھی چلی آتی ہی اپنی حرکت نامعقول پر بہت نادم ہی اپنے کو بہت ملامت کرتی ہی اور کہتی ہی کہ یہ تو نے کیا حرکت کی تجکو کیا فائدہ ہوا جو کوئی دیکھے گا کیا کہے گا یہ تو یہ دل مین خیال کرتے ہوے چلے آتی ہی خاموش خواجہ سر جھکاے ہوے ہین یہان تک کہ جب خواجہ اُس صحرا کو طے کرکے طرف لشکر اور دریا کے چلے اُس وقت ایوان نے خیال کیا کہ بڑا غضب ہوا کہ ہر ایک مجکو اس حالت مین دیکھکر ہنسے گا اور طعنہ زنی کرے گا باوجودے کہ مذہب اسلام بھی قبول کیا اُسپر بھی مجھے خواجہ اس ذلت سے لائے اور کچھ عزت نہ کی یہ تصور کرکے خواجہ سے کہا کہ ای خواجہ اب آپ میری خطا کو معاف فرمایئے اور میرے قصور سے درگذر کیجیے جیسی مین نے خطا کی اُسکی سزا پاگی ای خواجہ مجکو اس حالت سے نہ چلیے مین ہر ایک کی نگاہ مین ذلیل ہونگی ہر ایک مجکو نظر حقارت سے دیکھے گا اور طعنہ زن ہوگا کہ دین اسلام بھی قبول کیا اسپر بھی خواجہ نے کچھ عزت نہ کی مثل قیدیون کے رکھا ای خواجہ میری بھی ذلت ہی اور آپ کی بھی ذلت اس طرح لے جانے سے ہی یہ کہکر منت کرنے لگی اور رونے لگی اُسوقت خواجہ کو بھی اُسکے اس کہنے سے خیال آیا کہ سچ تو کہتی ہی کہ اتنی بڑی ساحرہ کو اس حالت سے لے جانا اچھا نہین ہی ای خواجہ اسوقت یہ تمہارے بس مین ہی جس طور سے چاہو لے جاؤ اور جو چاہے کام لو جب یہ صاحبقران وغیرہ کو رہا کر چکے گی اور دریاے سحر مٹا چکے گی اُس وقت ہم کو رہا کرنا ہوگا موافق اپنے اقرار کے جب یہ رہا ہوئی اور اسکو خیال آیا کہ خواجہ اس ذلت سے دریا تک مجکو لائے ایسے کی

شراکت بیکار ہی جب یہ اپنے قول سے پھر گئے اور میرے کہنے پر قائم نہ رہے اور مجکو چھوڑا جاتا تو تو کیون اپنے قول
پر قائم رہ سمندر کی شریک ہوکر خواجہ سے مقابلہ کرای خواجہ یہ ساحرہ زبردست ہی بیکار کو بندگان خدا کا
خون ہوگا اتنی سی بات پر جو کہ اسوقت دوستی پر آمادہ ہو اُسکو دشمن کرنا کام عقل مندی کا نہین ہے
ای خواجہ اس کے چہرے سے نور اسلام بھی ظاہر ہوتا ہی پھر کیون اسیر رکھو خدا پر تکیہ کرکے رہا کردو اور ہوشیار
رہو ابکی جو بدی کرے اور تمھارے قابو مین آجائے ضرور قتل کرنا ایک نہ سُننا یہ خیال کرکے خواجہ نے
اُس سے کہا کہ ای ایوان یہ نہ کہنا کہ مین نے دھوکا دیا اور تم میرے دھوکے مین آئے مین صرف تیری منت
پر خیال کرکے تجکو رہا کرتا ہون مین تیرے فریب مین نہین آتا ہون ایوان نے کہا کہ ای خواجہ آپ اطمینان
رکھین مین اب آپ سے دغا نہ کرونگی بس خواجہ نے ایوان کو کمند اصفا اور باصفا سے رہا کردیا جیسے ایوان
رہا ہوئی دوڑکر خواجہ کے قدمون پر گری پاؤن کو بوسہ دیا آنکھین قدمون پر ملنے لگی اور رونے لگی خواجہ نے
اُسکا سر قدم پر سے اُٹھاکر سینہ سے لگایا اور کہا کہ ای ایوان مین تجھ سے بہت خوش ہوا یہ کہکر اُس کے
آنسو اپنے دامن سے پاک کیے اور بہت تشفی و دلاسا دیا اُس نے کہا کہ مجکو مطیع اسلام فرمائیے خواجہ نے
اُسکو طریقہ دین اسلام تعلیم کیا وہ مطیع اسلام ہوئی ناخنون پر ظاہر ہوکہ ابھی ایوان نے کلمہ طیبہ نہین
پڑھا ہی اس سبب سے کہ اگر کلمہ پڑھونگی تو سحر فراموش ہوجائے گا پھر بیکار ہی خواجہ سے عرض کیا تھا کہ اگر
مین کلمہ پڑھتی ہون تو سحر فراموش ہوتا ہی اور ابھی آپ کو بڑے بڑے مرحلے طے کرنا ہین ایوان نہ طاق
کے ساحرون سے مقابلہ کرنا ہی وہان کے ساحر بڑے زبردست ہین پس جب نہ طاق و دیگر مقامات سے کہ
جہان جہان ساحر ہین صاحبقران کو فراغت ہوئے گی سب ساحر خواہ قتل ہون خواہ مطیع صاحبقران ہون
اُس وقت مین کلمہ پڑھون گی اگر اس وقت پڑھ لون گی تو پھر مین کسی کام کی نہ رہون گی جیسے آپ ویسے مین
لیکہ آپ تو اپنی جان بھی بچا سکتے ہین مین تو اس قابل بھی نہ رہونگی سوائے اسکے کہ کوئی قتل کر ڈالے ایسی
حالت مین میرا شریک ہونا اور نہ ہونا بیکار ہی یہ جو ایوان نے کہا خواجہ نے بھی خیال کہ ایوان
سچ کہتی ہی بس خواجہ نے ایوان کو مطیع اسلام کیا جب ایوان مطیع اسلام ہوچکی اُس نے سحر سے
تخت بنایا اُسپر خود بھی بیٹھی اور خواجہ کو بھی بٹھایا تخت کو سحر سے اُڑاکر طرف اُس دریاے سحر کے چلی جوکہ
اُسنے سحر سے بنایا تھا اور اُسمین اہل اسلام مبتلاے سحر اسیر تھے اور اسم اعظم بھی اُسی دریاے سحر مین
صاحبقران کے دل پر سے محو کیا ہوا ایک شیشے مین بند تھا یہ تو خواجہ کو لے کر اُڑ چلی ادھر قران ثالث
نے جوکہ وہ خواجہ کے شریک ہوئی بہت خوش ہوے اور اُس صحرا سے طرف اپنے لشکر کے چلے اور عیار
بھی کہ ان سب کا حال آیندہ تحریر کیا جائے گا رادی نے بیان کیا ہی ۔ ایوان تخت سحر اُڑاکر اُس میدان
مین آئی کہ جہان لشکر اسکا اُترا تھا وہان آکر دیکھا کہ ہزارون لاشین جلی ہوئی پڑی ہین اور راکھ کا انبار ہی ایک
طرف خیمہ وغیرہ سوختہ پڑے ہوے ہین ایک جانب دور پر لشکر گرداب وغیرہ اُترا ہوا ہی دریاے سحر
بہرہا ہی درمیان لشکر اسلام و لشکر کفار کے اُس طرف لشکر کفار ہین تو سب راحت سے بیٹھے ہین مگر لشکر
اسلام سے صداے گریہ وزاری آرہی ہی ایک تلاطم برپا ہی دریا سے رونے کی صدا آرہی ہی یہ اپنا تخت
بلندی سے زمین پر لائی اور کنارہ دریا کے آگئی اسنے سحر کیا کہ دریا مین ایک مرتبہ تلاطم پیدا ہوا اور پانی
دریا کا نیزون بلند ہوا اور شعلہ نکلے بعد برطرف ہونے تلاطم کے وہی حباب پیدا ہوا جسمین چراغ روشن
تھا اور وہ پانی پر آکر قائم ہوا اسپر ایوان نے ایک تنکے کی کمان بنائی اور اُس کمان مین تنکے کا سر جوڑا
اور اسم سحر پڑھ کر جو اُس ناوک کو رہا کیا وہ جاکر اُس حباب پر پڑا جیسے حباب پر پڑا حباب ٹوٹا ہو اسکا

جھونکا آیا وہ چراغ گل ہوا اس نے سحر کے طرف لشکر اسلام کے دم کیا اور اپنا سحر صاحبقران پر
سے اُتار لیا ادھر وہ چراغ گل ہوا صاحبقران کا اسم اعظم رہا ہو اجب وہ جناب کو تو رجلی اور شمع
کو گل کر چکی اور صاحبقران پر سے سحر کو دفع کر چکی اُس کے بعد اُس نے اپنا سحر کیا اور دریا پر دم کیا کہ وہ
دریا دھوان ہو کر ایک آن مین اُڑ گیا اب خواجہ نے دیکھا کہ تمام اہل اسلام ساحر وغیر ساحر زمین پر
پڑے ہوے لوٹ رہے ہین ہر ایک کے جسم مین آبلے پڑے ہوے ہین اور صدائے آہ آہ ہر ایک
کے مُنھ سے بلند ہی یہ جو خواجہ نے دیکھا ایوان سے کہا کہ ان پر سے سحر دفع کرو کیونکہ انکی تکلیف اب
مجھ سے نہین دیکھی جاتی ہی یہ جو خواجہ نے کہا ایوان نے اسم سحر پڑھکر جو دم کیا اُنکے جسم سے
تمام قید سحر برطرف ہو گئی ابکی اس نے اسم سحر پڑھا کہ وہ سب کے جسم سے آبلہ دور ہوے سب کو
ہوش آیا ہر ایک نے دیکھا کہ ہم خاک پر پڑے ہوے ہین نہ لشکر ہی نہ صاحبقران ہین اب جو غور
کر کے دیکھا تو دیکھا کہ خواجہ روبرو کھڑے ہوے ہین اور برابر خواجہ کے ایوان جادو بیٹھی ہوئی کچھ
پڑھ رہی ہی ان سب نے خیال کیا کہ ہم تو ہمراہ صاحبقران کے بمقابلہ ایوان جادو کے خواجہ
کے برابر بیٹھی ہی میدان مین آئے تھے صف آرائی ہمارے روبرو ہوئی ایوان کے سپہ سالار نے
نکل کر مقابلہ کیا تھا اُسکو آئنہ اندام کی بھانجی منور جادو نے قتل کیا تھا کہ ستارے آسمان پر
سے گرنے لگے بہت ساحرون کو وہ ستارے آسمان پر لے گئے اُس کے بعد خود ایوان نے نکل کر میدان
مین دریاے سحر پیدا کیا تھا اُس دریا سے کشتی پیدا ہوئی تھی اُسمین ایک نازنین تھی اُس نے ہم کو آئینہ
دکھایا تھا ہم اُس آئینہ کو دیکھکر دریا مین کود پڑے تھے یہ تو غیر ساحرون نے خیال کیا کہ اُسی گنبد سے
ہم کو چراغ دکھایا تھا کہ ہم دریا مین کود پڑے پھر خبر نہ ہوئی کہ کیا ہوا اب جو ہم کو ہوش آیا تو اپنے کو خاک
پر پڑا ہوا پاتے ہین نہ لشکر ہی نہ صاحبقران نہ نہ لشکر اسلام ہی نہ کفار یہ کیا امر ہی ہمارے تو ہوش
اُڑے جاتے ہین یہ ہر ایک نے اپنے دل مین خیال کر کے باہم اشارے کیے اور یہ ہی تقریر اُسکے
بعد خواجہ کو اور ایوان کو جو دیکھا ہر ایک وہان سے خواجہ کے قریب آیا خواجہ کو سلام کیا خواجہ
نے جواب سلام دیا اور حال دریافت کیا اُنھون نے وہی تقریر بیان کی خواجہ نے کہا کہ شکر خدا کرو
کہ اُس نے تم سب پر رحم کیا اور مجکو ملکہ پر غالب کیا ملکہ کو مین نے اپنا مطیع کیا اُنھون نے کہا کہ تم سب کو
رہا کیا یہ سُنکے ہر ایک نے ملکہ کی طرف دیکھا اور سلام کیا ہر ایک نے ایوان کی بہت تعریف کی خصوصاً
ساحرون نے ملکہ نے جواب دیا کہ یہ سب آپ کی عنایت اور بندہ پروری ہی ورنہ مین کس قابل ہون
سب نے جواب دیا کہ ملکہ اسوقت تمہارا سحر و ساحری مین مثل و نظیر نہین ہی بس خواجہ نے ملکہ سے
کہا کہ اب آپ میرے لشکر مین چلین اور صاحبقران اور بادشاہ سے ملاقات کرین ملکہ نے ہاتھ جوڑکر
عرض کیا کہ ابھی مین چند مت مین صاحبقران کے نہ جاؤنگی مجکو صاحبقران سے شرم آتی ہی ہان
جب کوئی ایسا کارنمایان کرونگی اُس وقت صاحبقران کی قدم بوسی حاصل کرونگی ابھی معاف فرمایئے
پس ہر ایک سردار اور خواجہ نے بہت بہت ایوان نہ طائی سے کہا اُس نے منظور نہ کیا آخر عاجز
ہو کر خواجہ نے اُس سے کہا کہ بسم اللہ تم تشریف لے جاؤ مگر اپنے قول پر قائم رہنا اور ثابت قدم
ایوان نے جواب دیا کہ جان جاتی رہے مگر مین اپنے قول سے نہ پھرونگی خواجہ آپ بھی اپنے قول پر
قائم رہیے گا خواجہ نے کہا کہ ضرور بس ایوان نہ طائی خواجہ سے رخصت ہو کر اور سب سردارون
سے مل کر خواجہ کو سلام کر کے تخت سحر پر سوار ہو کر طرف اپنے مقام کے روانہ ہوئی کہ اسکا حال آیندہ تحریر

ہوگا جب ایوان جا چکی سب سردارون نے خواجہ سے دریافت کیا کہ آپ نے کیونکر بلکہ ایوان کو گرفتار کیا اور ہم سب کو رہا کیا خواجہ نے جواب دیا کہ چلو لشکر مین لشکر کا تو حال دیکھین اور سب کیفیت روبرو صاحبقران کے دربار مین بیان کرونگا سُن لینا یہ کہکر خواجہ سب سردارون کو ہمراہ لے کر طرف لشکر کے چلے اب تو راہ صاف تھی صرف دریاے سحر درمیان مین تھا جو اُس پار جانے نہ دیتا تھا اب کیا ہی ادھر سے خواجہ چلے اور سب عیار اپنے اپنے مقام سے چلے اور وہ ساحر بھی کہ جن کو برق ثانی نے رہا کیا ہی وہ بھی طرف لشکر کے آتے ہین اب ان سب کا حال آیندہ تحریر ہوگا خواجہ اور ان سب کو راہ مین رکھا جاتا ہی اور کچھ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہی ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ اب وہان کیا واقعہ گذرا

اب شمہ حال لشکر اسلام کا اور سمندر کا اور آنا خواجہ کا سب سردارون کو لے کر اور صحت پانا صاحبقران کا یاد آنا اسم اعظم کا اور آنا سب سردارون اور عیارون کا ہر ایک کا اپنا حال بیان کرنا صاحبقران کا خوش ہوکر سب کو انعام و خلعت دینا اور حکم حبس فرمانا سمندر کو حال ایوان سے آگاہ کرنا اسکو اسیر کرنا خواجہ کا اس حال سے آگاہ ہوکر عیاری کرنا اور پھر ایوان کو رہا کرنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بنجاے ساقی نامہ

غزل

رندون کو شوق دید بہت ہی شراب کا — ساقی ادھر کو پھیر دے مُنہ آفتاب کا
ہی شوق حد سے دید رخ لاجواب کا — ہو دور جلد یہ کہین پردہ نقاب کا
یہ سوز غم سے عشق فزہ مین ہی دل کا حال — ہو جس طرح سے آگ پہ عالم کباب کا
تندے کے جلد جواب آئے نامہ بر — ہون منتظر مین دیر سے خط کے جواب کا
امید ہی امید مین محشر بھی ہو چکا — پردہ اُٹھا نہ یار کے رخ سے نقاب کا
بکھری ہی زلف کب رخ پُرنور یار پر — ہی چودھوین کے چاند پہ دامن سحاب کا
ہر جوہر آئنہ کا دکھائے چراغ طور — پرتو پڑے جو اُسمین رخ لاجواب کا
جب نور رخ سے تیرے زمین کو ملا فروغ — گردون کے سمت پھر گیا مُنہ آفتاب کا
تیری گلی کی خاک مین سب مل کے رہ گئے — اُٹھا جنازہ کس ترے خانہ خراب کا
پتھرائی آنکھین کہتی ہین یہ مرتے دم کہ مین — اب تک ہون منتظر ترے خط کے جواب کا
فصل بہار آگئی اب صبر تا کجے — ساقی ہمین بھی دے کوئی ساغر شراب کا
بے یار ابر تر سے یہ برسات مین ہی غیب — کرلے مقابلہ میری چشم پُرآب کا
فرقت کی شب کو تیرے تصور مین ہی پری — پاتا نہین اثر بھی مین آنکھون مین خواب کا
اُس بت کے ہجر مین مجھے سودائی کر دیا — یارب بُرا ہو اس دل خانہ خراب کا
تکلیف کی ہی تو کوئی بوسہ بھی دیجیے — وصلت کی شب محل نہین شرم و حجاب کا

باغ جہان مین غور سے بلبل نگاہ کر — آنسو بھرے ہین انکو کٹورا گلاب کا
دم مین بنا بھی اور بگڑ بھی گیا غریب — کچھ رنگ تو نے بحر مین دیکھا حباب کا
غش آئے سیکڑون کو جلا طور سا پہاڑ — جب بند کھل گیا ترے رخ کے نقاب کا
نرگس مین جب کہ قطرۂ شبنم نظر پڑا — انکو گمان ہوا مری چشم پر آب کا
جسکی نگاہ اُس رخ رخشندہ پر پڑی — جھپکی نظر گمان ہوا آفتاب کا
ساقی بہار آنے کی ہی دے رہا خبر — اُٹھا یہ جھوم جھوم کے ہر سو سحاب کا
جب ہی قسیم نار و جنان آل مصطفےٰ — کیا خوف ہی ہدف تجھے روز حساب کا

بیت

سخن آرا سے گلزار معانی — چنین آرد متاع نکتہ دانے

راویان خوش مقال وحاکیان عدیم المثال ومشاطان عروس سخن ومسیحان مرض اندوہ وحزن ورامشگران بزم سخن ومکاران میدان معنی وعیاران سخن دانی اس داستان ندرت بیان کو صفحہ قرطاس صداقت اساس پر نوک خامہ سے یون تحریر وتسطیر کرتے ہین کہ یہ داستان جلد دوم مین یہان تک بیان ہوئی ہی کہ بعد مقابلہ کرنے کے اور بعد اسیر ہونے اہل لشکر کے دریاے سحر مین وبتلا ہونے صاحبقران کے سحر ایوان مین جب کہ ایوان نے دیکھا تھا کہ مین نے صاحبقران کو اپنے سحر مین مبتلا کیا اور نصف لشکر سے زیادہ مین نے غرق دریاے سحر کر دیا یہ کہکر طبل بازگشت پر چوب لگائی تھی کہ ای اہل اسلام مین تم کو آج رات بھر کی اور مہلت دیتی ہون اس شب بھر مین تم باہم صلاح کر لو اگر راے قرار پائے تو صبح کو آکر میری اطاعت کرنا ورنہ مین کل تم سب کا خاتمہ کر دونگی یہ کہکر واپس گئی تھی اپنی فرودگاہ پر راوی نے بیان کیا ہی کہ بہت سے عیار اس طرف رہ گئے تھے بہت سے صحرا مین منتشر ہو گئے تھے بہت سے لشکر کفار مین تھے راوی نے حال ایوان وعیاریان عیارون کی وخواجہ کی اور رہا کرنا سردارون کا اور مطیع کرنا ایوان کو خواجہ کا اور سردارون وصاحبقران کو اُسکے سحر سے نجات دلانا اور ایوان کا طرف اپنے مقام کے خواجہ سے رخصت ہو کر جانا آخر جلد دوم وشروع جلد سوم مین بیان ہو چکا ہی اب حال صاحبقران تحریر ہوتا ہی کہ جلد دوم مین یہان تک تحریر ہوا ہی کہ جب ایوان میدان سے واپس ہو کر گئی تھی تو بادشاہ اُس باقی ماندہ لشکر کو لے کر اور صاحبقران کو اُس حالت سے لے کر فرودگاہ پر واپس آئے تھے یہ حال جو ناموس کو معلوم ہوا تھا ایک کہرام مچ گیا تھا تمام لشکر مین تلاطم تھا ہر ایک صاحبقران کے لیے بیقرار تھا کوئی ایسا نہ تھا کہ اشکبار نہو کسی کو اپنی جان کی فکر نہ تھی صاحبقران کی فکر تھی ہر ایک رو رو کر صاحبقران کی صحت کی دعا کر رہا تھا عجب ایک عالم تھا کہ وہ حال خدا کسی کو نہ دکھائے کہ جو حال اُس دن لشکر اسلام مین تھا ناموس مین الگ کہرام تھا ہر ایک اپنا سر وسینہ پیٹ رہا کوئی گریبان چاک کیے ہوے ہر کے بال کھولے ہوے صحن خیمہ مین کھڑی سجدہ کر رہی تھی کوئی اپنی پیشانی نورانی خاک پر رکھے ہوے یون اپنے خدا سے ملتجی تھی کہ ای کریم ہم سب کے سر پر صاحبقران کو سلامت رکھ تو ہی ہم سب کے والی ہین انمین کے قدم سے اس لشکر کی رونق ہی خدانخواستہ اگر اُنکا دم نہ ہو گا تو یہ لشکر تباہ ہو جاے گا ہم سب دربدر خاک بسر ہون گے کوئی خبر نہ لے گا کوئی بال کھولے ہوے پیشانی پر خاک ملے ہوے خدا سے کہہ رہے تھے کہ ای فریادرس بیکسان میری فریاد کو سن لے میرے وارث ودولی کو بچا لے اس بلا سے کل اہل لشکر کو نجات دے ای کریم صاحبقران کو صحت دے ایوان

کے ہاتھ سے نجات دے اگر خدانخواستہ صاحبقران کی کوئی دوسری نوبت ہوئی تو بادشاہ اپنے کو زندہ نہ رکھینگے ہلاک کرینگے کیونکہ بادشاہ کی شاہی صاحبقران کی وجہ سے ہی اور اس لشکر کی رونق بھی انھین دو دسون سے ہی جب کہ صاحبقران نہ ہون گے تو بادشاہ کبھی اپنے کو زندہ نہ رہنے دین گے ہلاک کرینگے لشکر بھی تباہ ہوگا اے کریم ہم سب پر رحم کر ہم سب کی مانگ وکوکھ کو نہ اُجاڑ اے بے کسون کے والی اے فریادرسون کی فریاد سننے والے ہم سب کی فریاد سن لے کوئی مشکل کشا کو پکارتی تھی کوئی دونا پیرا یکا ایک کا مان رہی تھی کوئی کونڈے مان رہی تھی کوئی صحنک مان رہی تھی کوئی کہتی تھی کہ اگر صاحبقران پر سے یہ بلا ٹل جائے سب لشکر بچ جاے تو مین صحنک کر دونگی کوئی خاک پر پچھاڑین کھا رہی تھی کوئی تڑپ رہی تھی خواتین محل کا یہ حال تھا جو کہ خواصین اور پیش خدمتین تھین وہ اپنی جان دے رہی تھین ہر ایک اپنے مالک کے ساتھ رو رہی تھی جو کہ باہر نکلتی تھین وہ اس خیمہ مین گھڑی گھڑی آتی تھین جہان صاحبقران کو لیے ہوے بادشاہ بیٹھے ہوے تھے سب سردار سربالین صاحبقران جو کہ باقی تھے موجود تھے اور رو رہے تھے یہ حال دیکھ دیکھ کر وہ عورتین محل مین جاکر کہتی تھین خواجہ بزرجمہر کی پوتے سربالین صاحبقران بیٹھے ہوئے تھے گھڑی گھڑی پر نبض دیکھ رہے تھے بادشاہ سے کہتے تھے کہ آپ پریشان نہ ہون کوئی مقام خوف نہین ہی ابھی تک نبض اچھی ہی صرف صاحبقران سحر ایوان مین بسبب اسم اعظم فراموش ہو جانے کے مبتلا ہو گئے ہین اگر ایوان قتل ہو جاے تو ابھی صحت ہو جاے اور سب طور سے بہتری ہی چند دن صاحبقران کے سخت ہین چند ستارے خراب آگئے ہین یہ انکی نحوست ہی اب وہ دفع ہوے جاتے ہین حیات کے خانہ سب درست ہین جان کا خوف کچھ نہین ہی بادشاہ فرماتے ہین کہ یہ ستارے خراب کب تک رہین گے اور صاحبقران کی یہ حالت کب تک رہے گی اے خواجہ صاحب اب تو دم بدم ترقی ہوتی ہی خواجہ زادے عرض کرتے ہین کہ اب زمانہ نحوست برطرف ہوا جاتا ہی اے حضور اگر صاحبقران کا بال بیکا ہو تو ہم نے اپنا خون حضور کو بحل کر دیا ہی حضور ہم کو قتل کرین اور آج سے ہم علم رمل سے کوئی کام نہ لین یہ تقریر سن سن کے وہ عورتین یہ خبر خواتین محل سے کہتی تھین کہ خواجہ زادے بادشاہ سے یہ عرض کرتے ہین محل دار دم بدم بادشاہ سے آکر عرض کرتی ہی کہ حضور ناموس آپ سے عرض کرتے ہین کہ پردہ کرا دیجیے تاکہ ہم آکر صاحبقران کو دیکھ لین بادشاہ فرماتے ہین اچھا مگر سردار صاحبقران کے پاس سے نہین ہٹتے ہین سربالین پر بیٹھے ہوے دعائین کر رہے ہین بعض رو رہے ہین راوی کہتا ہی کہ محل مین ناموس بیقرار و اشکبار ہین بارگاہ مین سب سردار تڑپ رہے ہین لشکری جدا اپنی جان دے رہے ہین لشکر مین کہرام برپا ہی ہر طرف صداے گریہ وزاری بلند ہی جو عیار لشکر سے نکل گئے تھے وہ جو لشکر مین آئے ہین یہ تلاطم جو دیکھا اہل لشکر سے دریافت کیا انھون نے سب حال کہا بارگاہ مین آئے صاحبقران کی حالت دیکھی بادشاہ کو دیکھا کہ گریبان چاک منھ پر خاک حواس پریشان لبون پر آہ آنکھون مین اشک بالین صاحبقران بیٹھے رو رہے ہین اپنے کو زمین پر دے مارتے ہین پچھاڑین کھا رہے ہین سردار پکڑے ہوے بیٹھے ہین صاحبقران مسہری پر خاموش پڑے ہین آنکھین بند ہین صرف منٹ منٹ بھر کے بعد منھ سے صداے آہ آتی ہی غشی طاری ہی ہاتھ پانون سرد رنگ زرد ہی ہونٹ خشک ہین صرف سانس کی آمد و شد کا شمار ہی عجب طرح کا انتشار ہی یہ حال دیکھکر وہ عیار بھی رونے لگے چالاک ثانی وغیرہ جو بیرون بارگاہ اس فکر مین نکلے تھے کہ کسی طرح سے جادو ایوان پر عیاری کرین خواجہ کو اس حال سے آگاہی کرین تاکہ وہ باہم کچھ عیاری کرکے ایوان کو قتل کرین صاحبقران اس بلا سے نجات پائین انکو تلیان اٹھائے

گئی تھین راوی نے بیان کیا ہی کہ لشکر کے جو سردار اور سپاہی اسیر سحر ہوے تھے جنکے ناموس ہمراہ
تھے اُنکے ناموس مین کہرام تھا جن کے ناموس نہ تھے اُن کے ملازم اُنکو یاد کرکے رو رہے تھے ہزارون
خیمون مین کہرام برپا تھا صدائے گریہ سے گوش فلک کر ہوے جاتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ میدان حشر
ہی لشکر مین عجب حالت ہر ایک کی تھی اگر اُس غم والم کی حالت تحریر کی جائے تو طول بیجا ہو اور اصل
مطلب رہ جائے خلاصہ یہ کہ وہ دن بصد رنج والم تمام ہوا آفتاب بحال پریشان غم کدۂ مغرب کو راہی
ہوا ماہتاب چاک گریبان سر بخاک غم خانہ مشرق سے نکلا ستارون کا یہ عالم تھا کہ بے نور تھے چاندنی
میلی تھی کہکشان نہ تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ رات نے نشان ماتم بلند کیا ہی ستارون کی بھی آنکھین رنج
والم سے پرنم تھین شب بسبب صدمہ رنج والم کے ایسی تاریک تھی کہ کچھ نہ معلوم ہوتا تھا آسمان اشک
شبنم سے رو رہا تھا ملایکہ صدائے گریہ وبکا اہل لشکر کی سُنکے بیقرار ہو رہے تھے یہان لشکر مین گریہ وبکا کا
وہی عالم تھا صاحبقران کی وہی عالت تھی ناموس مین الگ ماتم تھا سردار الگ بیقرار تھے
بادشاہ الگ اشکبار تھے نہ کھانے کا ہوش تھا نہ پانی پینے کا خیال تھا غم سے عجب حال تھا یہان
تک کہ وہ رات اسی عالم اشکباری و بیقراری مین کٹی آثار سحر فلک پر نمایان ہوے ماہتاب بصد
رنج وملال طرف ماتم کدۂ مغرب کے بحال پریشان چاک گریبان روانہ ہوا انجم درہم ورہم ہوئی
ستارے پنہان ہونے لگے نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے مگر یہ حال تھا کہ حال اُسکی عجب طرح کی
تھی ہر مقام پر گری پڑتی تھی قطرے شبنم کے جو زمین پر پڑے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا زمین رو رہی ہی
سبزہ تمام پژمردہ تھا گو وقت سحر تھا اشجار صحرا بسبب نسیم سحری کے جو حرکت کرتے تھے اور برگہاے
اشجار جو ہلتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کف افسوس مل رہے ہین طائران صحرا اپنے آشیانون سے نکل کر
درختون پر بیٹھکر بعوض نغمہ کے اپنی اپنی زبان مین نوحہ گری کر رہے ہین بلبلین چہچہہ زنی بھول گئی تھین
نوحہ کر رہی تھین دریا و تالاب کا پانی اُس صدمہ سے جوش زن تھا حباب جو اُبھر اُبھر کر بالاے آب
آتے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ آنکھون مین آنسو بھرے ہوے ہین موجین اس رنج سے مضطر تھین یا
میان دریا اُبھر آئی تھین گویا پانی مین تھین مگر اُس طور سے تڑپ رہی تھین اُس دریاے بحر شجاعت کے
غم مین جیسے بے آب کے سبب سے مچھلیان خشکی مین طپان ہوتی ہین ہر شے کو صدمہ تھا یہان تک گریبان سحر
اُس غم مین چاک ہوا آفتاب بصد اضطراب مشرق سے برآمد ہوا اپنے نور جمال سے عالم کو روشن
کیا مگر دھوپ کا یہ عالم تھا کہ میلی تھی راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس روز ہر ایک کو صدمہ تھا کہ زبان
قلم و قلم دو زبان سے تحریر نہین ہو سکتا ہی اُس نہنگ دریاے جرأت کے صدمہ سے اور گل گلشن شجاعت
کے مبتلاے سحر ہونے سے ہر شے کو اضطرار تھا ہر ایک صاحب زبان وغیر زبان سب بیقرار تھے اور
ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے جب کہ باغون و صحرا و دریا کا یہ حال تھا حق بجانب ہی اُن لوگون کا
جو کہ اُس درج کے دریگانہ تھے یا وہ لوگ جو کہ اُس معدن بحر سخا و بہادری سے وسیلہ ملازمت
رکھتے تھے اُنکا جو کچھ حال نہ ہو بجا ہی اب راوی اُس داستان غم والم کو کہان تک تحریر و تسطیر کرے
چشم قلم سے مثل ابر سیہ کے اشک جاری ہوتے ہین صفیر قلم جو کاغذ پر بلند ہوتی ہی اُس سے صدائے
نوحہ بلند ہوتی ہی قلم کا بھی دل اس رنج سے شگافتہ ہی کاغذ اشک افشانی قلم سے تر ہی یہ صاحبقران
کا الم ہی خلاصہ یہ کہ وہ رات اہل اسلام کو اُسی حالت سے بسر ہوئی اُسی صدمہ رنج والم سے سحر ہوئی نہ
کسی نے کھانا کھایا نہ پانی پیا نہ بستر پر سر رکھا رات بھر گریہ وزاری مین بسر کی اور رو رو کر مناجات

مین سحر کی ہر ایک چشم سے اپنا خون دل بذریعہ اشک کے بہاتا تھا اُن لوگون کو بجاے طعام لذیذ کے
لخت جگر غذا تھی اور بجاے آب سرد کے خون دل تھا ایک دانہ سواے دانہ اشک کے اب آشنا
نہ ہوا تھا مجب عالم تھا راوی نے بیان کیا ہی اسی حالت رنج و محن مین دو پہر پھر دن اور ایک شب بسر
ہوئی کہ سب کے سب اُسی حالت مین مبتلا تھے ایک کو ایک کی خبر نہ تھی سواے سلامتی صاحبقران
کے دوسری لفظ زبان پر نہ تھی یہ نہ معلوم تھا کہ کون کون لشکر مین ہی اور کون نہین ہی اور کون معرکہ جنگ
مین شہید ہوا کون مبتلاے سحر ہی باپ کو فرزند کی اور فرزند کو باپ کی خبر نہ تھی سب برائے تندرستی
صاحبقران درگاہ جناب باری مین دعا کرتے تھے اور گھر مین ماں بہن ناموس سب دعا کر رہے تھے
کہ سُننے والون کے دل آب آب ہوے جاتے تھے جو کہ سنگ دل تھے اُن کے دل بھی موم کی طرح
سے پگھل جاتے تھے اکثر مسافر جو اُدھر سے نکلتے تھے وہ ناموس کی مین دل خراش سُنکے رونے
لگتے تھے انسان کا کیا ذکر حیوان تک گریان تھے یہ تو ذی روح ہین جو کہ غیر ذی روح تھے وہ
گریان تھے دریا و نہر مین حباب کے آنسو دن اور موجون سے روتے تھے درخت بار بار کف افسوس
ملتے تھے پہاڑ باہم ٹکرا آتے تھے زمین سے دم بدم غبار بلند ہوتا تھا پہاڑ سے البشارہ جاری تھا صاحبقران
کے رنج مین وہ اپنے دل سے پانی بہا رہا تھا یا اُس کے اشک تھے راوی نے اس طور سے
روایت کی ہی کہ جب وہ دن بھی اسی عالم مین قریب اختتام پہونچا اور اہل اسلام نے بلک بلک کر
تندرستی صاحبقران کی دعا کرنی شروع کی بادشاہ نے تاج اُتار کر صاحبقران کی صحت کے
لیے دعا کی اور یون بصد گریہ وزاری بدرگاہ جناب باری عرض کرنے لگے اور یہ چند شعر مناجات
کے زبان پر جاری کیے مناجات

الٰہی مین بندہ گنہگار ہون	عقوبت کرے جو سزاوار ہون
ترا ایک بندہ ہون مین بے ہنر	ترے عبد احقر کا ہون مین پسر
الٰہی مرے حال پر رحم کر	گناہون سے میرے تو اب درگذر
مری عرض کو جلد کر اب قبول	بحق محمد و آل رسول
عطا کر تو صاحبقران کو شفا	مرے حال پر رحم کر اے خدا

بادشاہ نے یہ مناجات شروع کی اور ادھر سردار و غیر سردار اندرون بارگاہ و بیرون بارگاہ
ہر ایک سوار و پیادے نے بھی دعا کے لیے سر بلند کیا دریاے رحمت احدی نے جوش مارا دعا ہر ایک
کی مستجاب فرمائی چونکہ وقت اجابت دعا کا بھی آچکا تھا ساعت نحس جو کہ صاحبقران پر تھی برطرف
ہو چکی تھی دریاے آسمان کشادہ تھے تیر دعا ہدف اجابت پر پڑا سب نے جو تڑپ کر دعا کی خدا نے
رحم فرمایا اُن سب کی دعا کو قبول فرمایا یکایک صاحبقران کو ہوش آیا انکھین کھولین اشارے
سے پانی طلب فرمایا خواجہ زادے جو برابر بیٹھے تھے اُنھون نے جو یہ حالت دیکھی ایک مرتبہ بادشاہ
سے عرض کیا کہ حضور کو مبارک ہو کہ صاحبقران کو ہوش آیا ہی پانی طلب فرماتے ہین یہ سننا تھا
کہ بادشاہ فرط خوشی سے شاد ہو گئے چہرہ سُرخ ہو گیا اُسی طور سے سر برہنہ قریب صاحبقران تشریف
لاے ملاحظہ فرمایا کہ صاحبقران چشم مبارک کو کھولے ہوے ہین اور بنظر حیرت اِدھر اور اُدھر
دیکھ رہے ہین یہ دیکھکر بادشاہ نے خواجہ زادون سے فرمایا کہ اب آپ کی کیا راے ہی پانی دیا جاے
یا نہین اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک تو مناسب یہ ہی کہ اب انار دیا جائے و برف مین سرد

کرکے بید مشک کیوڑا وغیرہ ڈال کر تاکہ قلب صاحبقران کو فرحت ہو جو گرمی بسبب سحر کے قلب پر ہی وہ
برطرف ہو تاکہ حواس صاحبقران درست ہون کیونکہ کل سے سحر مین مبتلا تھے اور سحر بھی زبردست اُسنے
تمام دل وجگر پر اپنا اثر کیا ہی خدا نے اپنا بڑا فضل کیا کہ اُس آفت سے نجات دی یہ سُنتا تھا اُسی
وقت بادشاہ نے حکم فرمایا کہ بہت جلد انار شیرین اور دواخانہ سے بید مشک وغیرہ لاؤ آبدار خانہ سے
برف لاؤ یہ حکم فرمانا تھا کہ ملازم دوڑ کر گئے اشیائے مطلوبہ لاکر حاضر کین بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے
انار کو افشردہ کیا اُسکا عرق نکالا ادھر کسی سردار نے برف کو جھل کر گیلاس مین ڈالا کسی نے جھٹ پٹ
بید مشک کی بوتل سے بید مشک وکیوڑا نکالا آب انار کو جام بھر کر کے گیلاس بلوریں مین رکھا اور بید مشک
وغیرہ ڈال کر اور برف سے سرد کر کے بادشاہ خود اپنے ہاتھ مین لے کر قریب صاحبقران آئے
صاحبقران اسی طور سے بستر پر لیٹے ہوئے آنکھین کھولے ہوئے دیکھ رہے تھے صاحبقران سے
بادشاہ نے فرمایا کہ پانی حاضر ہی یہ سُنتا تھا کہ صاحبقران نے مُنھ کھولا اور اشارہ کیا کہ پلا دو
بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے چمچہ مین لے کر مُنھ مین ڈالا چند چمچہ ڈالے تھے کہ صاحبقران کے قلب کو
فرحت ہوئی وہ حالت برطرف ہوئی اور قلب پر کی گرمی دور ہوئی حواس جمسہ درست ہوے وہ
گیلاس بادشاہ نے صاحبقران کو پلا دیا اُس کے پینے سے کچھ تسکین ہوئی صاحبقران نے
اشارے سے بادشاہ سے کہا کہ اپنے کان میرے مُنھ کے برابر لائیے فوراً بادشاہ اپنا کان صاحبقران
کے لب کے پاس لے گئے صاحبقران نے بادشاہ سے آہستہ سے یہ فرمایا کہ میرے قلب وجگر مین آگ
لگی ہوئی ہی تھوڑا آب سرد اور پلائیے یہ سُنکے بادشاہ نے خواجہ زادون سے کہا کہ اب صاحبقران
یہ فرماتے ہین انھون نے عرض کیا کہ آب انار اور دیجیے یہ کہکر عرض کیا کہ حکم صادر فرمائیے کہ یخنی تیار
کی جائے جس طور سے ہم عرض کرین بادشاہ نے فرمایا کہ جلد داروغہ مطبخ سے کہو کہ حاضر ہو یہ فرماکر آپ
شربت انار بنانے لگے اُدھر خواجہ زادون نے سخہ تحریر کیا کہ داروغہ مطبخ کو ایک چوبدار جاکر بلا لایا اُسنے
آکر مجرا کیا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ غلام حاضر ہی کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے اشارہ کیا کہ خواجہ زادون
کے پاس جاؤ جو وہ فرمائین اُسکو بجا لاؤ وہ اُن کے قریب آیا اُنھون نے داروغہ سے کہا کہ ایک مرغ
کی یخنی اس طور سے تیار کرلاؤ لہ یہ ادویہ اُسمین ڈال کر یخنی تیار کرو اُسکو مقطر کرو اس کے بعد اُسکو کسی
چیز نقرئی کو آگ مین گرم کر کے اکیس مرتبہ اُسے یخنی مین ڈالنا اور تیار کر کے جلد حاضر کرو داروغہ بہت خوب
کہکر فوراً نسخہ لے کر دواخانہ مین آیا اور ادویہ لے کر فوراً باورچی خانہ مین گیا اور مرغ کو ذبح کر کے اور
صاف کر کے اُسمین جو اشیا کہ ساتھ ملا کر پکانے کی تعین مثل الائچی وطباشیر وزہر مہرہ وغیرہ کے ڈال کر
پکایا اور یخنی کو توڑا اُس کے بعد اُسکو صاف کر کے خوشبوئیات مشک وعنبر وغیرہ اور اجزاے
مقوی جو کہ نسخہ مین تحریر تھے ڈالے اور یخنی ظرف نقرئی مین پکائی گئی تھی کیونکہ حکم تھا اُس کے بعد
اُس نے مقطر کرنا شروع کیا جس طور سے کہ حکم ملا تھا اسی طور سے تیار کر کے طرف بارگاہ کے لے کر
چلا یہان بادشاہ نے آب انار کا گیلاس تیار کر کے پھر صاحبقران کو بلایا اُس کے پینے سے
یہ حالت ہوئی کہ صاحبقران کے اب ہوش حواس بالکل درست ہوئے وہ آگ بھی کم ہوئی
آہستہ سے کہا کہ مجکو اُٹھا کر بٹھا دو بس سرداروں نے بغلون مین ہاتھ دے کر اُٹھایا اور پشت کی
طرف گاؤ تکیا دیا کہ پھر بادشاہ نے گیلاس شربت انار کا تیار کر کے دیا اب کی صاحبقران نے اپنے
ہاتھ مین لے کر نوش کیا اس گیلاس کا نوش کرنا تھا کہ وہ حالت بالکل جاتی رہی طاقت آگئی گرمی

قلب کی برطرف ہوئی کہ اتنے عرصہ مین داروغہ یخنی نے کر حاضر ہوا عرض کیا کہ یخنی حاضر ہی خواجہ زادون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور یخنی **صاحبقران** کے روبرو پیش کیجیے کہ وہ نوش فرمائین تاکہ طاقت آئے پس ایک سردار نے یخنی داروغہ سے لے کر روبرو **صاحبقران** کے پیش کی **صاحبقران** نے اُس کے ہاتھ سے لے کر نوش فرمائی خادم نے آفتابہ وغیرہ حاضر کیا **صاحبقران** نے کلی کی بموجب کہنے خواجہ زادون کے پانی سرد کیا ہوا نوش کیا اُس یخنی کا نوش کرنا تھا کہ اُس قدر طاقت قلب و دیگر اعضا مین پیدا ہوئی کہ بسم اللہ کہکر مسہری پر سے اُٹھے سردارون نے قصد کیا کہ ہاتھ پکڑ لین فرمایا کہ کوئی ضرورت نہین ہی مین اچھا ہون یہ فرماکر مسہری پر سے اُتر کر مسند پر آکر جلوہ فرما ہوے بارگاہ کی عجب حالت پائی جیسے ویران ہوتی ہی ہر سردار کو پریشان ملاحظہ کیا باوجودے کہ سب کو خوشی تھی اُسپر جبرون کا یہ حال تھا کہ پریشان تھے اُسوقت تک کسی کے حواس درست نہ ہوے تھے **صاحبقران** نے فرمایا کہ یہ کیا حال تم سب نے اپنا بنایا تھا بادشاہ نے فرمایا کہ پہلے یہ آپ فرمائین کہ اب آپ کا مزاج مبارک کیسا ہی **صاحبقران** نے فرمایا کہ اب مین سب طرح سے اچھا ہون یہ سُننا تھا کہ بادشاہ نے حکم فرمایا کہ نوبت خانون مین حکم دیا جائے کہ شادی کی نوبت بجاؤ گولندازون کو حکم دیا جائے کہ توپین فیر کرین چوبدارون نے یہ حکم فضا شیم پہونچا دیا تو تین خوشی کی بجنے لگین توپین فیر ہونے لگین اب سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ **صاحبقران** نے صحت پائی ہر ایک کے ہوش حواس درست ہوے اس خوشی مین ہر ایک اپنے عزیز و یگانے کی یاد بھول گیا وہ جو ہر خیمہ سے صدائے گریہ وزاری بلند تھی موقوف ہوئی ہر ایک نے یہ خیال کیا کہ اگر ہمارے وارث مارے گئے تو خدا نے اُنکو درجہ شہادت عطا کیا ہوگا اور حق نمک سے ادا ہوے خیر خواہ مشہور ہوے غازیون مین لکھے گئے ہم کو صدمہ تھا کہ وارث بھی مارے گئے اُن کے بعد جسکا بھروسا اور سہارا تھا جو ہم سب کا والی اور وارث بعد خدا کے تھا اُس کے بھی جان پر بنی ہی ہم کو اسکا صدمہ ہی پس جب یہ سب کو معلوم ہوا کہ **صاحبقران** نے فضل خدا سے صحت پائی ہر ایک اپنے دل مین نہایت خوش ہوا اور صدمہ و رنج برطرف ہوا اس امر سے ثابت ہوتا ہی کہ ہر ایک **صاحبقران** کے لیے چاک گریبان تھا نہ کہ اپنے عزیزون کے لیے ان سب حالات کی خبر ن محلدار نے ناموس مین پہونچائین یہ خبر خوش سُنکے ناموس کے حواس درست ہوے سب کو خوشی ہوئی ہر ایک عورت ادنی و اعلے اور ہر ایک بی بی زمین پر برائے سجدۂ شکر جھکی اور اپنی پیشانی خاک پر رکھکر یون عرض کرنے لگی کہ ای میرے مالک و آقا تو نے ہم سب کے حال پر رحم فرمایا ہم سب کی دعا کو قبول کیا ہم کو خوشی کی خبر سُنائی ہم کو تو امید نہ تھی سجدے سے سر اُٹھا کر محلدار سے کہا کہ جاکر خبر تو لا اب کیا حال ہی وہ گئی اور خبر لائی کہ حضور اب تو **صاحبقران** مسند پر جلوہ فرما ہین سب سردار گرد و اطراف حاضر ہین **صاحبقران** ہر ایک سے باتین کر رہے ہین لشکر مین خوشی کی نوبتین بج رہی ہین توپین فیر ہو رہی ہین یہ سُنکے ہر ایک شاہزادی وغیرہ نے جو کہ **صاحبقران** سے قرابت رکھتی تھین اُس محلدار کو انعام دیا وہ انعام پاکر بہت خوش ہوئی یہان تو محل مین خوشی ہو رہی ہی اُدھر بارگاہ مین **صاحبقران** مسند پر جلوہ گر ہین بادشاہ تشریف فرما ہین اور سب سردار جو کہ باقی تھے اور قید ہونے سے بچے تھے سب اپنے اپنے مرتبہ سے حاضر ہین خواجہ زادے روبرو موجود ہین کہ **صاحبقران** کی کیفیت دریافت فرمائیے بادشاہ نے سب حالت جو کچھ گذری تھی بیان کی **ابوان** کا سحر سے دریا پیدا کرنا **صاحبقران**

نے فرمایا کہ اس امر سے تو مین بھی آگاہ ہون کہ اُس نے دریا پیدا کیا تھا اور ایک کشتی پیدا ہوئی تھی اُسکے بعد ایک حباب کہ جسمین چراغ روشن تھا کہ جسکا عکس اور روشنی میرے اوپر پڑی کہ جس کے سبب سے مجکو اسم اعظم فراموش ہوگیا تھا بالکل لوح قلب سے محو ہوگیا تھا زبان گنگ رہتی تھی ایک حرف بھی نہ یاد آتا تھا پھر مجکو خبر نہ ہوئی کہ کیا ہوا مجکو غش آگیا اُس کے بعد نہ معلوم کہ کیا ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ پھر یہ ہوا کہ جب ہم نے آپ کی یہ حالت دیکھی آپکو اُس مقام پر سے الگ لے گئے اُسی دریا سے ایک کشتی پیدا ہوئی اُسپر ایک نازنین سوار تھی اُس نے قریب کنارے آکر ہم سب سے کہا تم بلکہ ایوان سے صلح کرلو ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگے ہم سب نے انکار کیا اُس نے آئینہ طرف غیر ساحرون کے یہ سنکے دکھایا کیونکہ اُسی کے ہاتھ مین تھا جسپر اُس آئینہ کا عکس پڑا وہ دیوانہ وار چلا اور جاکر اُس دریا مین غرق ہوگیا نصف سے زیادہ اُس نے سرداران لشکر و سواران لشکر و پیدلون کو غرق دریا کیا اتنے سحر مین مبتلا کرکے اُسکے بعد وہ کشتی غرق ہوگئی پھر ایک گنبد پیدا ہوا اُسمین بھی ایک نازنین تھی ایک نازنین ایسی خوبصورت تھی کہ حسن نے اُسکی بلائین لین اور اذانے اس کے ادا کی قسمین کھاکر یہ اشعار پڑھنا شروع کیے

فدائے حسن و جمال تو گلعذار انند	شہید تیغ نگاہ تو شہوار انند
اسیر حلقہ زلف تو پختہ کار انند	غلام نرگس مست تو تاجدار انند
خراب بادہ لعل تو ہوشیار انند	
بہیچ باب نہ تنہا منم بجان حزین	کہ عالمست بپیت بے قرار و بے تسکین
گر گشتم اگر آشفتہ و حزین بجبین	گذار کن چو صبا بر بنفشہ زار و بہین
اگر عندلیب تو از طرف ہزار انند	
اُسکی گردن ہی کہ اک نور ہی سانچے مین ڈھلا	جس نے دیکھا وہ گلا آپ سے باہر وہ چلا
آبداری سے جو مملو نظر آیا وہ گلا	رشک کی برف سے کیا جسم صراحی کا کلا
سوے مے خانہ گلو اسکا اگر منھ موڑے	
ہو کے ہر مست خجل شیشے کی گردن توڑے	

غرض وہ گنبد بھی جسمین وہ نازنین رشک مہ جبین تھی اُس طرف آکر قائم ہوا ادھر ساحران لشکر اسلام صف باندھے ہوے کھڑے تھے اُس نازنین نے اُن سے بھی مثل نازنین اول کے تقریر کی اُنھون نے بھی جواب صاف دیا اُس نے شمع یا چراغ روشن کرکے دکھایا کہ جس کے اوپر اُسکی روشنی بڑی مثل غیر ساحرون کے دیوانہ ہوکر غرق دریا ہوا نصف سے زیادہ جب ساحر غرق ہوچکے کہ ایوان نے اشارہ کرکے کہا وہ گنبد غرق ہوگیا اُس کے بعد ایوان نے یہ کہکر طبل بازگشت بجوادیا کہ مین نے آج کے شب کی تم سب کو مہلت دی تم سب باہم صلاح کرکے صبح کو میدان مین آؤ اگر تم سب کی رائے اس امر پر قرار پائے کہ باہم صلح کرلی جائے تو اگر میری اور سمندر شاہ کی اطاعت کرنا ورنہ مین کل تم سب کا خاتمہ کرونگی ایک کو زندہ نہ چھوڑونگی اور صاحبقران تورات بھر مین تمام ہوجائینگے کیونکہ اُنپر مین نے ایسا سحر نہین کیا ہی کہ وہ جان بر ہون یہ کہکر اور وہ اپنے لشکر کو لے کر فرودگاہ پر چلی گئی اُسکے جانے کے بعد مین بھی باقی ماندہ لشکر کو اور آپ کو لے کر اپنی فرودگاہ پر آیا اور جو حال کہ آپ کی علالت اور بے ہوشی کے سبب سے ہمپر گذرا وہ خدا پر روشن ہی اور جو حال اہل لشکر کا آپ کے رنج و الم مین تھا اُسکا واقف خدا ہی خلاصہ جسکا یہ ہی کہ کسی نے ایک دانہ نہین کھایا ہی نہ کسی کو نیند آئی ہی سوا ے رونے اور دعا کرنے کے

دوسرا کام نہ تھا یہی حال ناموس کا تھا جب آپ کے حواس درست ہوے ہین جب سب کو ہوش آیا گریہ و زاری موقوف ہوئی ہی ورنہ یہ حال تھا کہ صداے گریہ سے ایک کہرام برپا تھا یہ کہکر بادشاہ نے فرمایا کہ ملاحظہ تو فرمایئے اسم اعظم یاد آیا یا ابھی نہین یہ سُنکے صاحبقران نے جو خیال کیا تو اسم اعظم حرف بحرف یاد تھا بادشاہ سے فرمایا کہ اب تو بفضل خدا اسم اعظم مجکو یاد ہی یہ سُنکے بادشاہ اور سب سردارون کو خوشی ہوئی بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ جیسا ہم نے ان خواجہ زادون کو ہر فن مین کامل پایا ویسا تو ہم نے آج تک کوئی نہین دیکھا انھون نے آپ کی حالت ملاحظہ فرماکر فرمایا تھا کہ سب طرح سے صاحبقران کے جان کی خیر ہی صرف چند ستارے نحس آئے ہین اُن کے سبب سے صاحبقران اور لشکر پر یہ سختی ہی وہ دفع ہو ہی جاتی ہے ویسا ہی ہوا اے صاحبقران یہ لوگ علم نجوم مین بھی کمال رکھتے ہین اور طبیب بھی حاذق ہین صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ اے ظل اللہ یہ لوگ مثل اپنے باپ دادا کے ہر فن مین کمال رکھتے ہین جیسے کہ خواجہ زرجمہر حکیم حاذق و رمال کامل تھے اُسی طور سے اُن کے فرزند خواجہ دریادل و خواجہ امید تھے اُن کے مثل یہ بھی ہین اِن کا کیا کہنا اِن کے علم و کمال کی کوئی برابری کرسکتا ہی یہ لوگ بڑے مرتبہ کے ہین ہم سے انکی قدر نہین ہوسکتی ہی جیسے کہ صاحبقران اول و ثانی نے اِنکے بزرگون کی قدر فرماتے تھے ہم تو اُس کے مثل نہین کرسکتے ہین یہ صرف اِن صاحبون کی الفت ہی جو ہمارے ساتھ ہین ورنہ ہم اس لائق کب تھے یہ تقریر جو صاحبقران نے فرمائی اور بہت تعریف کی اُس کے جواب مین خواجہ زادون نے عرض کیا کہ یہ صرف آپ کی غلام نوازی اور ذرہ پروری ہی ورنہ ہم کسی لائق نہین ہین صرف بزرگون کے نام کو بدنام کرنے والے ہین ہم تو انکے غلامون کی برابری نہین کرسکتے ہین وہ کمال بھلا ہم کو کہان نصیب وہ صاحبان کمال سے تھے اور برگزیدۂ خدا تھے بموجب مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک + ہمارے اُن کے زمین آسمان کا فرق ہی یہ جو کچھ ہی صرف اُنکی جوتیون کا صدقہ ہی اُنکا نام لے کر جو کام کرتے ہین فضل خدا اور آپ کے اقبال اور اُن کے نام کی برکت سے درست ہوجاتا ہی ورنہ ہم کہان اور یہ امر اہم و مشکل کہان جو ہماری راے مین آتا ہی وہ عرض کرتے ہین خدا اُسکو اپنی رحمت سے بنا دیتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ سب آپ کا انکسار ہی ورنہ آپ کا بھی مثل و نظیر نہین ہی اُنھون نے یہ سُنکے بادشاہ اور صاحبقران کو تسلیم کی صاحبقران نے سردارون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ مین بڑی دیر سے خیال کررہا ہون کہ خواجہ کہان ہین برق ثانی قران ثالث جالاک ثانی ضرغام ثانی جانسوز ثانی زاغچہ بن عمران مین سے کسی کا پتہ نہین ہی خصوصاً خواجہ جو کہ میرے عاشق و شیدا تھے اُنکا نشان نہین ہی ہم پر یہ معرکہ گذر گیا اور وہ نہ آئے سردارون نے عرض کیا کہ حضور جب کل صف آرائی ہوئی تھی تو کل عیار لشکر سے نکل گئے تھے خواجہ ثالث بھی تشریف لے گئے تھے اُس وقت سے ان اشخاص کا پتہ نہین ہی کچھ عیار تو لشکر مین آئے وہ موجود ہین بلکہ کل تو جالاک ثانی بارگاہ مین آئے تھے آپ کا یہ حال دیکھکر چند عیارون سے کچھ مشورہ کرکے باہر بارگاہ کے گئے تھے پھر اُسوقت سے ہم نے نہین دیکھا کہ آئے یا نہین ہم کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا کسی کی کیا خبر لیتے صاحبقران نے اور سردارون سے خواجہ و عیارون کا حال دریافت کیا ہر ایک نے یہی جواب دیا جو کہ بادشاہ نے فرمایا سب سے صاحبقران نے یہ تقریر سُنکے فرمایا کہ مین قسم کھاکر کہتا ہون میرے دوست صادق و یار جانی خواجہ ثالث نے عیاری کرکے ایوان جادو کو قتل کیا ہی اور میرے سب سردارون کو رہا کیا ہی ضرور اُسی سبب سے مجکو صحت ہوئی اور مجکو اسم اعظم یاد

آیا اور مین نے سحر الیوان سے نجات پائی یہ کام میرے دوست کا ہی وہ اسی فکر مین ہوگا اسی سبب سے لشکر مین نہین آیا اور یہ سب عیار بھی اسی فکر مین ہون گے جس طرح سے خواجہ عمر اول کو صاحبقران اول سے الفت تھی اور وہ اُن کے لیے اپنی جان کو عزیز نہ کرتے تھے اُسی طور سے اُن کے فرزند عمر ثانی کو صاحبقران ثانی سے الفت تھی وہ بھی ہمہ وقت صاحبقران ثانی پر نثار ہوتے تھے مثل اُن دونون صاحبون کے خواجہ ثالث خضران بن عمر ثانی کو میرے ساتھ الفت ہی انھون نے اپنی جان لڑا کر ضرور الیوان کو قتل کیا کیونکہ اُن کے جان پر بنی ہوگی میری حالت دیکھکر سب سردار ذن نے عرض کیا کہ حضور بیجا ارتشاد کرتے ہین یہ کام سوائے خواجہ کے اور کسی کا نہین ہی سچ ہی کہ نہ الیوان قتل ہوتی نہ خواجہ اُسکو قتل کرتے نہ حضور صمت پاتے حضور ہم خود حیران تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ کیا سبب ہی کہ کل الیوان کہکر گئی تھی کہ مین صبح کو میدان مین آکر تم سب کا خاتمہ کرون گی اگر تم صلح نہ کروگے ہم کو خوف تھا کہ ہمتو آپ کے رنج مین مبتلا ہین کیونکہ میدان مین جاکر مقابلہ کرینگے اور ایسی ساحرہ سے کیا لڑینگے پس یہ خیال کرتے تھے کہ ہمسے تو میدان مین نہ جایا جائیگا نہ لشکر جائیگا وہ کل اسی مقام پر ہم سبکو قتل کریگی خیر جو منظور الٰہی وہ ہوگا اُس سے کیا چارہ ہی اسی طور سے ہماری آئی ہی تو کیا اختیار اور آپ کی حالت دیکھکر یہ جی چاہتا تھا کہ وہ ابھی آکر قتل کرے تو بہتر ہی اے خداوند کل جو ہم میدان مین کھڑے رہے اُس کے مقابلہ مین دو سبب سے اول تو یہ کہ یہ اخلاف تھا کہ ہم بدون اُس کے واپس جاتے ہوے واپس آتے اُنکے روبرو سے فرار کرتے دوسرے آپ کی حالت دیکھکر اور یہ خیال کرکے کہ اب زندگی بیکار ہی نہ ہتے بلکہ اُسکا طبل بازگشت بجوا کر واپس جانا ناگوار تھا مگر کیا کرتے اگر دریاے سحر درمیان مین حائل نہ ہوتا تو ہم ضرور تلوارین کھینچکر اُسپر حملہ کرتے اور اُس امر کی کوشش کرتے کہ اُسکو قتل کرین یا اپنی جان دین مگر دریا سے مجبور تھے صاحبقران نے فرمایا کہ مجکو یقین ہی کہ آپ لوگ ایسے ہی جوان مرد اور سرفروش ہین جیسا کہ آپ لوگ فرماتے ہین اس سے زیادہ مجکو آپ لوگون سے امید ہی یہ فرمایئے کہ پھر آج وہ میدان مین آئی تھی اور ادھر سے کوئی لشکر لے کر گیا تھا بادشاہ نے فرمایا نہ وہ آئی نہ ادھر سے کوئی لشکر لے کر گیا اگر وہ جاکر طبل جنگ بجواتا تو یہان بھی طبل جنگ بجتا کوئی نہ کوئی سردار ضرور میدان مین لشکر لے کر جاتا گو یہ حالت تھی مگر اسپر بھی مین نے یہ حکم دے دیا تھا کہ جاسوس قریب دریا موجود رہین جب لشکر کفار مین طبل جنگ بجے ہم کو آکر خبر کرین تاکہ ہم بھی طبل جنگ بجوائین اور صبح کو جاکر مقابلہ کرین اس وقت تک تو کوئی خبر طبل جنگ لے کر نہین آیا معلوم ہوتا ہی کہ اُس نے طبل نہین بجوایا ورنہ ضرور جبرا کر ہر کارے دیتے صاحبقران نے فرمایا کہ مین خیال کرتا ہون خواجہ نے شب ہی کو جیسے وہ میدان سے گئی اُسی وقت عیاری کی اُسکو طبل بجوانے کی بھی مہلت نہ ملی خیر تھوڑی دیر مین معلوم ہوجائے گا راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو صاحبقران بادشاہ اور سردارون سے یہ تقریر فرما رہے ہین اور خواجہ زادون کے واسطے حکم فرمایا کہ پچاس ہزار روپیہ اور خلعت گران قیمت حاضر کیا جائے بموجب حکم روپیہ اور خلعت حاضر کیا گیا صاحبقران نے اُنکو روپیہ و خلعت مرحمت فرمایا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ وہ وقت ہی کہ جب خواجہ ثالث خضران بن عمر نے الیوان کو اپنا مطیع کیا ہی اور قریب دریاے سحر لاکر پہلے اسم اعظم صاحبقران کی فکر کی ہی اور الیوان نے اپنا سحر صاحبقران پر سے برطرف کیا ہی اور اُس سحر کو مٹایا ہی کہ جس کے سبب سے اسم اعظم صاحبقران کو فراموش تھا اور سب سردارون کو دریا کے سحر مٹا کر اپنے سحر سے رہا کیا اور خواجہ سے رخصت ہوکر طرف

اپنے مقام کے روانہ ہوئی تھی اور خواجہ سب کو لے کر طرف دریا کے اور اپنے لشکر کے چلے تھے کہ یہان بسبب برطرف ہونے سحر کے صاحبقران نے صحت پائی اور لشکر مین خوشی ہوئی اس مقام پر ایک امر ضروری تحریر کرنا ہی ناظرین نکتہ بین پر ظاہر ہو کہ ایک امر اس حقیر سراپا تقصیر خاکیاے داستان گویان سنج تصدق حسین کے خیال مین آیا ہی کہ یہ حقیر ہمیشہ اس فکر مین مبتلا رہتا تھا کہ یہ جو استادون و داستان گویان ماسبق نے وغیرہ جو کہ موجود ہین بیان کیا ہی اور بیان کرتے ہین کہ اسم اعظم بند کر لیا مین کسی اعتراض کے سبب سے نہین عرض کرتا ہون بھلا میری یہ لیاقت ہی کہ مین اپر اعتراض کر سکون بلکہ مین اپنے قیاس کے موافق عرض کرتا ہون کہ اسم اعظم کوئی انسان نہین ہی نہ کوئی حیوان ہی کہ جسکو ساحر نے سحر کر کے اسیر کر لیا اور شیشہ مین بند کر لیا جب وہ قتل ہوا یا اسیر ہوا اور وہ شیشہ توڑا گیا اسوقت اسم اعظم چھوٹا یہ بالکل خلاف قیاس ہی کیونکہ اسم اعظم ایک آیت آیات قران سے ہی یا کوئی دعا ہی کہ جس کے سبب سے دفع سحر ہوتا ہی اور ساحر کا سحر اثر نہین کرتا ہی اور اُس کے پڑھنے سے بلاے آسمانی و آفت ناگہانی دفع ہوتی ہی پس وہ کیونکر قید ہو سکتا ہی اور شیشہ مین بند ہو سکتا ہی کہین دعا یا آیت بھی بند ہوئی ہی اور قید ہوئی ہی اُسکا دعا اور آیت ہونا بہت سے طریقون سے ثابت ہی جیساکہ نوشیروان نامہ کی پہلی جلد مین اسی حقیر نے تحریر کیا ہی کہ حمزہ صاحبقران جب کہ براے مقابلہ لندھور بحکم بادشاہ نوشیروان ہندوستان کو تشریف لے گئے ہین اور شہبال عموی نوشیروان نے عیار سے صاحبقران کو چورا لیا ہی اور جے پور کے پاس قید کیا ہی جے پور نے مسلمان ہو کر صاحبقران کو رہا کیا ہی اور لشکر نے کرخت لشکر لندھور کے صاحبقران روانہ ہوے ہین اور بسبب طوفان کے جہاز تباہ ہوے ہین اور صاحبقران کا جہاز ٹوٹ گیا ہی اور صاحبقران ایک تختہ پر بیٹھے ہوے بعد تین روز کے ایک جزیرے مین پہونچے ہین اور اپنا لباس خشک کر کے ایک طرف کو روانہ ہوے ہین یہان تک کہ اُس مقام پر پہونچے ہین کہ جہان بختیار شاہ جبروتی کے فرزند سے اور ایک زنگی سے جو کہ داراب شاہ بادشاہ زیر بادشاہ ہند کی طرف سے براے مقابلہ آیا تھا مقابلہ ہو رہا تھا اور فرزند بختیار شاہ کو اُس زنگی نے قتل کیا تھا صاحبقران کو اُسکی جوانی پر رحم آیا تھا اور اُس کے بے گناہ قتل ہونے پر غصہ آیا تھا اور مقابلہ کر کے اُس زنگی کو قتل کیا تھا تمام لشکر نے صاحبقران پر حملہ کیا تھا صاحبقران لڑنے لگے اُسی حالت مین جے پور بھی مع بارہ ہزار کے لشکر سے پہونچا تھا اور امیر حمزہ صاحبقران کو مقابلہ کرتے ہوے دیکھکر حمزہ صاحبقران کی کمک کی تھی اور جنگ حمزہ صاحبقران نے سر کی تھی بختیار شاہ اپنے فرزند کے قتل ہونے کی خبر سُنکے اور لشکر لے کر آیا تھا یہان آکر معلوم ہوا کہ حمزہ صاحبقران نے لشکر زنگی سے مقابلہ کر کے بھگا دیا تیرے فرزند کا عوض اُس سے لیا وہ بہت خوش ہوا تھا اور حاضر ہو کر صاحبقران کو بھی اپنے شہر مین لے گیا تھا بزم عشرت آراستہ کی تھی اور ناچ رنگ گانے بجانے کا بھی جلسہ مہیا کیا تھا اور ساغر بلوریں بادۂ گلرنگ سے لبریز تھا صحبت بادہ نوشی گرم تھی ایک نازنین مہ جبین رشک قمر حور طلعت نے یہ مسدس عاشقانہ گانا شروع کیا حاضرین محفل کا دل اپنی جانب رجوع کیا ناظرین نہایت محظوظ ہوے

سیدھی باتون پہ ہی ہم سے یہ کجی تم پہ نثار ایک جان اور ہی اب وہ بھی سہی تم پہ نثار		جگر و چشم و دل و سر ہی ارجی تم پہ نثار لاکھ جانین ہون تو کرتے ہین ابھی تم پہ نثار	

یہی حسرت ہی کہ مرکر نہین پیدا ہوتے
ورنہ سو بار فدا آپ کے شیدا ہوتے

سمجھے ہم حسن پہ ان روز وزن غرور آیگو ہی
ہی ستم حسن پہ ان روز وزن غرور آپ کو ہی
ای صنم حسن پہ ان روزون غرور آپ کو ہی
دمبدم حسن پہ ان روزون غرور آپ کو ہی

قہر ہی آپ کے حق مین یہ کہے دیتے ہین
زہر ہی آپ کے حق مین یہ کہے دیتے ہین

ان دنون کیسا فراج ای مری جان آپ کا ہی
یہ تو فرمائیے کس سمت کو دھیان آپ کا ہی
یون تو کہنے کو زمانہ ہی جہان آپ کا ہی
دل مین جب چاہو چلے آؤ مکان آپ کا ہی

ہم وہی ہین مگر آپ اور ہوے جاتے ہین
طور کچھ آپ کے بے طور ہوے جاتے ہین

اب تو کچھ اور ہی صورت ہو کی چشم بد دور
جم گیا رنگ ہزارون مین ہوے تم مشہور
ماتھے پر روز چنی جاتی ہی افشان بھی ضرور
زلف ہی آئنہ ہی کنگھی ہی یا دست حضور

بجز آئینہ ہمین چہرہ دکھاتے نہین اب
پان مسی کے سوا منھ مین لگاتے نہین آپ

بعد برخاست خلسہ اور خراب خواری کے وقت یہ رونے لگا تھا حمزہ صاحبقران نے سبب گریہ دریافت جو کیا تھا تو اُس نے بیان کیا تھا کہ میرا فرزند جسکا نام خسرو ہی وہ طلسم مین گرفتار ہو گیا ہی اس نواح مین ایک ہزار طلسم ہین اُن مین سے ایک طلسم مین گرفتار ہوا ہی ایک طلسم آہوان ہی وہ طلسم بند ہی آہو کا شکار کرنے گیا تھا اُسی دشت مین اسیر ہو گیا اُس کے غم مین روتا ہون چنانچہ حمزہ صاحبقران نے اُس سے اقرار کیا تھا کہ مین جا کر تیرے فرزند کو رہا کر کے لاؤنگا اُس نے پھر منع کیا تھا مگر صاحبقران اول نے نہ سُنا اور اُس دشت مین گئے وہان بہت پریشان ہوے بقول راوی حضرت حضر تشریف لائے تھے اور صاحبقران کو اسم اعظم تعلیم فرمایا تھا پس اس سبب سے ثابت ہوتا ہی کہ اسم اعظم کلام ہی وہ بند نہین ہو سکتا ہی حمزہ صاحبقران نے اُسی کے ذریعہ سے سمندکال جادو کو قتل کیا تھا دوسرے بدیع الملک کو جو کہ اب صاحبقران ہین اس دفتر مین مزار نور زر سے وصیت نامہ ملا تھا اور ایک لوح جیسا کہ لعل نامہ کی جلد دوم مین مرحلہ طلسم نور آگین مین تحریر ہی کہ جہان کی حاکم و مالک ملکہ ناوک فگن تھی لوح پر اسم اعظم تحریر تھا اور وصیت نامہ مین یہ وصیت تھی ملکہ تیری زوجہ ہی اُس سبب سے بدیع الملک نے ناوک فگن سے عقد کیا تھا کہ جس کے بطن سے رفیع السخت پیدا ہوے ہین جو کہ فاتح ہے طلسم نور آگین ہی پس اس بیان سے یہی ثابت ہی کہ اسم اعظم ایک دعا ہی وہ مثل طائردن یا انسان کے قید نہین ہو سکتا ہی گو استادان سابق نے اسی طور سے اسم اعظم کو بند کیا ہی اور اس حقیر نے بھی اکثر مقام پر اُنکی پیروی کی ہی اور اسی طور سے اسم اعظم کو بند کیا ہی نوشیروان نامہ کی ہر دو جلد مین بعض مقام پر یا ہر مز نامہ مین یا بالا باختر یا کوچک باختر دارج نامہ و تورج نامہ و صندلی نامہ و لعل نامہ وغیرہ مین بلکہ اس دفتر کی بھی پہلی جلد مین اور دوسری جلد مین وہی طریقہ اختیار کیا ہی اور قدم بقدم اُن سب کے یہ حقیر بھی چلا ہی اس احاطہ سے باہر نہین ہوا ہی مگر اب حقیر کو خیال آگیا کہ قبل سے اس امر کا خیال تھا مگر بسبب اسکے کہ استاد بیان کر گئے ہین جرات نہ ہوتی تھی کہ ترک کرون مگر جب

چند میرے احباب نے مجھ سے فرمایا کہ یہ کیا امر ہی اُس وقت مین نے اپنا قیاس ظاہر کیا اُنھون نے فرمایا
کہ تیرا قیاس درست ہی تب مین نے جرات کرکے اس امر کو ترک کیا اور آیندہ سے یہ طریقہ نہ ہوگا کہ ساحر نے
سحر کیا اس طور سے کہ اسم اعظم صاحبقران کو فراموش ہوگیا زبان بند کردی بس یہ کہنا چاہیے
کیونکہ یہی طریقہ ہی جب کہ زبان بندگی اور اسم اعظم زبان پر نہ جاری ہوگا تو سحر کیونکر دفع ہوگا آیندہ
اب یہ حقیر اس طور سے بیان کرے گا کہ ساحر نے ایسا سحر کیا کہ صاحبقران کو اسم اعظم فراموش ہوگیا
گو لوح سینہ پر نقش ہی مگر بسبب زبان بند ہونے کے زبان پر نہین آتا ہی اور دل اُسکی طرف سے پھیر دیا
کہ اُسکی طرف رغبت نہین کرتا ہی اب آیندہ سے یہی طریقہ ہوگا وہ ساحر قتل ہوگا جب صاحبقران
کی زبان کھلے گی یا وہ خود اپنا سحر برطرف کرے اُس وقت صاحبقران کو اسم اعظم یاد آئے اگر یہ طریقہ
وہ لوگ بھی ایجاد کرتے تو اچھا تھا خیر مین اُنپر اعتراض نہین کرتا ہون جو اُنکی راے مین آیا وہ اُنھون نے
کیا کیونکہ وہ نقش اول کہتے ہین اُن کے کف پا کی برابری نہین کرسکتا ہون مگر اب مین اس احاطہ سے
باہر نجاؤن گا یقین کرتا ہون کہ ناظرین عالی فہم میری اس راے کو پسند فرمائین اور مجکو داد عنایت کرین
خلاصہ یہ کہ یہ قیاس میرا تھا جو کہ مین نے ناظرین باتمکین کی خدمت مین عرض کیا اگر قبول افتد
زہے عز و شرف ✣ آمدم برسر مطلب ای قلم تو اپنے مطلب کو بیان کر تجکو ان قصون سے کیا سروکار ای قلم
تو کدھر کو چلا گیا اپنے مطلب کو چھوڑ کر دیکھ ایسا نہ ہو کہ کوئی یہ خیال کرے کہ ہم پر اعتراض کیا ہی ایسے
خیالات کا ظاہر کرنا باعث خرابی کا ہوتا ہی بس اب عنان اشہب قلم کو طرف میدان مدعا کے پھیرتا ہون

کجا بودم اکنون فتادم کجا	عنان قلم شد ز چنگم رہا

خلاصہ یہ کہ جب خواجہ ثالث نے ایوان کو مطیع کرکے اُس سے سحر برطرف کرایا اور دریا منقاب
خواجہ طرف لشکر کے چلے وہ جوہر کارے براے خبر طبل جنگ بحکم بادشاہ اسلام کنارے دریاے سحر
کے مقیم تھے اُنھون نے جو دیکھا کہ دفعۃ دریاے سحر برطرف ہوا اور دیکھا کہ خواجہ ہمراہ ایک ساحرہ کے
کنارے اُس دریا کے آئے تھے اُس ساحرہ نے اُس دریا کو مٹا دیا یہ ایسے خوش ہوے کہ اُنھون نے
پوری کیفیت نہ دیکھی صرف اسی قدر حالت دیکھکر طرف لشکر کے خوشی خوشی چلے یہان اُس وقت پہونچے
کہ لشکر مین نوبتین بج رہی تھین نفیرین ہو رہی تھین تمام لشکر مین خوشی تھی یہ بھی خوش خوش داخل بارگاہ
ہوے اُس وقت بارگاہ مین پہونچے کہ صاحبقران سب سے وہی تقریر متذکرہ بالا کر رہے تھے اور
سب سردار خوش بیٹھے تھے خواجہ زادے خلعت پا چکے تھے کہ اُنھون نے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور دعا و ثناے
شاہی بجا لائے اور یون عرض کرنے لگے ؎ الٰہی تا بجنبت تو بیدار باد ✣ ترا دولت ہمیشہ یار باد ✣ یہ
شعر پر ہلکر یون عرض پیرا ہوے کہ ہم غلام بموجب حکم حضور کل سے کنارہ دریاے سحر کے مقیم تھے اس خبر
کے دریافت کرنے کے لیے کہ جب لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو اگر حضور کو خبر دین ہم نے ہزار ہزار طرح سے
اس امر کی کوشش کی کہ دریا کے اُس پار جائین اور حال دریافت کرین مگر ممکن نہوا اُسی مقام پر
مقیم رہے اس وقت تک تو طبل جنگ نہین بجا مگر اسوقت ایک نیا واقعہ نظر آیا کہ خواجہ سلامت کنارے
اُس دریاے سحر کے ہمراہ ایک ساحرہ کے تشریف لائے اُس ساحرہ نے پھر پڑھکر اُس دریا کو مٹا دیا ہم
یہ حال دیکھکر فوراً وہان سے روانہ ہوے کہ اُس حال کی حضور کو خبر کرین اور صاحبقران کی حالت ملاحظہ
کرین کہ صاحبقران کا مزاج کیسا ہی یہ سُنکے بادشاہ نے فرمایا کہ اور کچھ خبر بیان کرو اُنھون نے عرض
کیا کہ اس سے زیادہ ہم کو اور کچھ نہین معلوم ہی صاحبقران نے فرمایا کہ جاکر خبر لاؤ کہ اب کیا ہوا وہ

ہرکارے یہ حکم محکم پاکر اور آداب بجا لاکر بارگاہ سے نکل کر اُس طرف کو روانہ ہوے یہان صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ آپ نے سُنا کہ ہرکارون نے کیا بیان کیا مین جو کہتا تھا وہی ہوا معلوم ہوتا ہی کہ خواجہ کسی ساحرہ کو اپنا شریک کرکے کسی مقام پر لائے ہین کہ جس نے ایوان کے سحر کو برطرف کیا یہ ساحرہ بہت زبردست معلوم ہوتی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ خواجہ کا اسوقت مثل ونظیر نہین ہی اسی سبب سے تو خواجہ ثانی نے جب انکو مثل اپنے دیکھا تو لقب خواجہ سے سرفراز کیا اور اپنی بالے دیئے اور کسی کو نہ دیے یہ ضرور مثل خواجہ ثانی واول کے ہین صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ اسمین شک کیا ہی اس مقام پر تو خواجہ نے ایسی ایسی عیاریان کی ہین کہ کوئی نہ کرے گا کس نازک عیاری سے عشاق نہ طاقی کو قتل کیا اور کس عمدہ عیاری سے ایوان سے زرکثیر حاصل کیا انکی مُل عیاریان مثل خواجہ اول کے ہین یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی وہ ہرکارے جو روانہ ہوے تھے نصف راہ طی کرکے پہونچے تھے کہ دیکھا خواجہ ثالث مع کل سردارون کے جو کہ دریاے سحر مین قید تھے ساحر وغیر ساحر طرف لشکر کے اُن سے باتین کرتے ہوے چلے آتے ہین ہنستے ہوے یہ حال دیکھکر وہ ہرکارے اُلٹے پانون پلٹے اور بارگاہ مین آکر صاحبقران سے خواجہ کی اور سردارون کے آنے کی خبر دی بادشاہ اور صاحبقران یہ حال سُنکے بہت خوش ہوے مثل گل شگفتہ ہوے کہ اتنے عرصہ مین خواجہ مع سردارون کے داخل لشکر ہوے ہر طرف غل مچ گیا کہ خواجہ سردارون کو رہا کرکے لائے ہین ہر ایک ملازم وخادم دوڑے اپنے آقا کو دیکھکر خوش ہوتے خواجہ کو دعائین دینے لگے جو کہ لشکری تھے یعنے سوار وپیدل اور جو ساحر سوار اور پیدل تھے وہ تو لشکر مین پہونچ کر اپنے اپنے مقام کی طرف خواجہ سے اجازت لے کر چلے گئے کیونکہ انکا کام بارگاہ مین کیا تھا نصف لشکر سے زیادہ اُس نے اسیر کرلیا تھا بس ملازم اپنے اپنے آقا کو دیکھکر خوش ہوے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُن سردارون کے بھی ملازم اپنے آقا کو دیکھنے آئے تھے کہ جنکو عطارد آسمان سیر نے اسیر کیا تھا اُن سب نے اپنے آقاؤن کو جب نہ پایا خواجہ سے عرض کیا کہ ہمارے آقا کہان ہین کیا آپ نے اُنکو رہا نہین کیا اُنکو اسیر رہنے دیا خواجہ جواب دیا کہ کون اُنھون نے نام بتائے خواجہ نے جواب دیا کہ وہ تو پہلے رہا ہوگئے تھے اُنکو تو برق ثانی نے عیاری کرکے رہا کیا تھا کیا وہ ابھی نہین آئے اُنھون نے عرض کیا کہ جی نہین وہ ابھی کہان تشریف لائے خواجہ نے جواب دیا کہ آتے ہون گے تم پریشان نہ ہو وہ رہا ہوچلے ہین یہ جواب پاکر وہ اپنے اپنے مقام کی طرف چلے گئے جو سردار رہا ہوکر خواجہ کے ہمراہ آئے تھے اُن کے ملازم خواجہ کو از حد دعائین دینے لگے اور جاجاکر اُن کے ناموس کو اس حال سے آگاہ کیا وہ لوگ بھی بہت خوش ہوے ادھر خواجہ سب سردارون کو لے کر داخل بارگاہ ہوے اُن ساحرون اور سوارون نے پڑاؤ پر جاکر کمرین کھولین جو کہ لائق بارگاہ مین جانے کے نہ تھے بس یہان جب خواجہ داخل بارگاہ ہوے اور صحن بارگاہ مین پہونچے صاحبقران وبادشاہ وسردارون نے دیکھا کہ خواجہ کیسے خوش خوش چلے آتے ہین صاحبقران نے سردارون سے فرمایا کہ خواجہ کا استقبال کرو سردارون نے تا صحن بارگاہ خواجہ کا استقبال کیا یہان تک کہ خواجہ مجرا گاہ پر پہونچے صاحبقران وبادشاہ کو مجرا کیا صاحبقران نے خوش ہوکر خواجہ کو اپنے قریب طلب فرمایا خواجہ صاحبقران کے قریب جاکر بیٹھے پھر تو سب سردار مجرا کرکے اپنے مرتبہ سے بیٹھنے لگے ساحر ساحرون کی صف مین غیر ساحر غیر ساحرون کی طرف جب سب بیٹھ چکے اُس وقت صاحبقران نے نگاہ اُٹھاکر سب کی طرف دیکھا کل

سردار اپنے غیر ساحر پائے اُن مین سے کوئی کم نہ تھا جب ساحرون کی طرف دیکھا اُن مین دیکھا کہ آفاق شاہ اور اُسکی زوجہ و غزالان و سہراب و مریخ آفتاب علم وغیرہ کوئی بیس سردارون کو نہ پایا یا عیارون کے صف کی طرف جو دیکھا تو چالاک ثانی و برق ثانی و قران ثالث وغیرہ کو نہ پایا یہ ملاحظہ فرماکر خواجہ کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ ای خواجہ یہ کیا کہ غیر ساحر جسقدر سردار اسیر سحر ہوے تھے وہ توسب موجود ہین اور جو ساحر سردار اسیر ہوے تھے اُن مین چند سردار نہین ہین کہ عیار ہین اسکا کیا سبب ہی یہ امر میرے قیاس مین نہین آتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ ای صاحبقران اسکا یہ سبب ہی کہ یہ جو سردار میرے ہمراہ آئے ہین یہ سب دریاے سحر مین قید تھے اور کُل لشکر ساحر وغیر ساحر اور جن سردارون کو آپ فرماتے ہین وہ دریا مین قید نہ تھے بلکہ عطارد جادو کے سحر مین مبتلا تھے اُنکو برق ثانی نے عیار ہی کرکے کل شب کو رہا کیا تھا اور وہ سب کے سب لشکر کو تباہ کرکے اور لشکر ایوان کو غارت کرکے سب لشکر کو جلاکر چلے آئے تھے مین تو جانتا تھا کہ لشکر مین پہونچ گئے ہون گے مگر یہان آنے سے معلوم ہوا کہ وہ ابھی تک نہین آئے ہین یقین ہی کہ آتے ہون اور جن عیارون کو آپ نے ارشاد فرمایا وہ بھی آتے ہون گے یہ سماعت فرماکے صاحبقران نے فرمایا کہ کیا وہ سردار دریا مین قید نہ تھے خواجہ نے جواب مین عرض کیا کہ جی نہین نہ مین نے اُنکو رہا کیا بلکہ اُنکو مہتر برق ثانی نے رہا کیا ہی وہ کل ہی رہا ہوگئے تھے نہ معلوم اُنپر کیا آفت آئی جو ابھی تک نہین آئے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم سب واقعہ بیان کرو کہ تم نے ان سب کو کیونکر رہا کیا اور برق ثانی نے کیونکر رہا کیا خواجہ نے عرض کیا کہ یہ قصہ طولانی ہی اور میرے حواس اس وقت درست نہین ہین جب حواس درست ہون گے اُس وقت عرض کرون گا دوسرے جب سردار اور عیار ہون گے تاکہ آپ پر اور سب پر یہ ثابت ہو کہ کس نے کام اچھا کیا اور یہ مین کیا جانون کہ برق نے کیونکر رہا کیا کیا نہین کوئی برق کے ہمراہ تھا خلاصہ اسکا یہ ہی کہ میری جان ایک نہ ایک دن ضرور جائے گی اور نقصان تو میرے مقدر مین ہی کل سے آج تک دس ہزار کا نقصان ہوا علاوہ اُس کے جو کچھ کہ عیاری مین صرف ہوا مین ایسی ملازمت اور عیاری سے باز آیا جو کچھ روپیہ میرا صرف ہوا ہی وہ آپ سے لونگا تو خانہ کعبہ کو چلا جاؤنگا کیونکہ یہان سب میرے جان کے دشمن ہین مین آپ کے ہمراہ رہ کر اپنی جان نہ دونگا اگر مرجاؤنگا تو مجکو آپ سے یہ بھی امید نہین ہی کہ آپ میرے اہل و عیال کی پرورش کرین اور اُنکا کچھ مقرر کرین یہ ہوگا کہ وہ بیچارے فاقہ کشی کرکے مرجائینگے یا بھیک مانگینگے پس ایسی حالت مین لازم ہی کہ ہر ایک کو اپنے اور اپنے اہل و عیال کی فکر کرنی چاہیے کیونکہ جب مین سرفروشی و جان نثاری کرتا ہون اور ہزارون روپیہ کا کام کرتا ہون جو کسی سے نہین ہوتا ہی اُس وقت آپ سے تین روپیہ مہینہ بھر کے بعد ملتے ہین اُن مین سے بھی اگر کوئی ناغہ ہوجاتی ہی تو کاٹ لے جاتی ہی پس جب مین نہ ہون گا تو کون سرفروشی کرے گا کہ آپ تین روپیہ دین اُن بیچارون مین کوئی ایسا نہین ہی اگر وہ خواہش بھی کرینگے تو یہ حکم ہوگا کہ جو منصب تمہارے باپ کا تھا اگر تم اُسکو بجالاؤ تو تمہاری پرورش کی جائے اگر تم اُس منصب کو نہ بجالاؤ گے تو اللہ اللہ خیر صلاح ایسی حالت مین یہان سے کچھ نہ ملے گا اپنی بسر اوقات کے لیے کوئی صورت کرو ہمارے یہان بدون خدمت کیے ہوے کچھ نہ ملے گا پس جب کہ مجکو یہ حال معلوم ہی تو کیون مین اپنی جان دون یا خدانخواستہ میرے ہاتھ پانون بیکار ہوجائین تو بھی یہی حالت ہوگی کہ

آپ ایک جبہہ نہ دینگے بس اب مین خانہ کعبہ چلا جاؤنگا ایسی نوکری سے باز آیا انسان کو اپنی اور اپنے اہل وعیال کی فکر ضرور ہی وہان جاکر عبادت خدا کرونگا وہ کریم اپنی عنایت سے مجکو اور میرے اہل و عیال کو رزق دے گا کیونکہ اُس نے رزق کا اقرار کیا ہی وہ رزاق مطلق ہی دیدہ ودانستہ تو جان نہین دی جاتی ہی آپ کے ہمراہ سوا سے جان دینے اور مرنے کے کوئی کام نہین ہی جو جان دے اور اپنے سر کو ہتیلی پر لیے ہوئے پھرے اُسکو آپ سے فائدہ ہو وہی قلیل بس اپنی جان کی فکر ہر ایک کو لازم ہی بقول شخصے کہ آپ زندم جہان زندم آپ مردم جہان مردم دوسرے یہ امر اگر ہم نہ ہوے اور آپ نے روپیہ دیا بھی تو ہم کو کیا ہم نے تو کوئی لطف نہ پایا ایسے ہم تین روپیہ سے باز آئے جو اپنی جان کے خواہان ہون بموجب مثل پیٹ پڑے وہ سونا کہ جس سے ٹوٹین کان خدا حافظ بندہ توکل جو روپیہ صرف کیا ہی وہ لیکر چلا جائے گا جو نقصان مقدر مین تھا وہ ہوا ابھی کل ہی کا ذکر ہی کہ اگر میری چالاکی کام نہ دیتی تو میرا کام تمام تھا ایوان میرے خون کی پیاسی تھی مجکو قتل کرتی میرے گوشت کو زاغ وزغن کھا جاتے کوئی اتنا بھی نہ تھا کہ لاش کو تلاش کرکے دفن کرتا اور غسل دیتا اور قبر پر دو پھول چڑھاتا یا ایک آنجورے اور دو روپیون پر فاتحہ دلاتا کیونکہ میرے اہل وعیال اس قابل نہین ہین اول تو بسبب نہ ہونے چار پیسون کے دوسرے بے دست وپا ہین آپ سے یہ امید نہ تھی کہ کوشش فرماتے اور ان سب امرون کو کرتے جب کوئی آکر خبر دیتا اُس وقت شائد منٹ بھر کے لیے افسوس کرتے جو کوئی کہتا بھی تو یہ جواب دیتے کہ اُنھون نے چار پیسون کے لالچ مین اپنی جان دی سوا سے اس امر کے دوسری بات نہ ہوتی ہم آپ سب کے لیے جان دیتے اُسکا انعام ہم کو یہ ملتا چونکہ میری زندگی تھی بچ اُسکے نیچہ سچ گیا خیر مال پرنبی جو زندہ ہون تو پیدا کرے جن جن کا مال اس عیاری مین گرگیا ہی ادا کردونگا اس وقت اُنکو متمسک لکھدونگا مگر اب مین کبھی عیاری نہ کرونگا کیا فائدہ ہوتا ہی اگر تعریف ہوتی بھی تو اس تعریف سے کوئی پیٹ نہین بھرتا ہی مین تعریف کو اوڑھون یا بچھاؤن یا لپیٹون کیا کرون بس میری جان اسی امر سے بچے گی کہ مین خانہ کعبہ چلا جاؤن اور وہان جاکر اپنے خالق کی عبادت کرون یہ جو تقریر خواجہ نے کی صاحبقران نے جواب دیا کہ اے خواجہ تم بد دماغ نہ ہو جو کچھ تمہارا نقصان ہوا ہی وہ بھی ہم دینگے اور جو روپیہ تم نے صرف کیا ہی وہ بھی تم کو دینگے تم تو مثل خواجہ اول اور خواجہ ثانی کے ہم سب کے جان بخش ہو اور ہمارے محسن ہو ہم تمہارے احسان سے کسی وقت مین سبک دوش نہ ہون گے یہ کیا تم نے کہا کہ ہم خانہ کعبہ کو جائین گے تمہارے سبب سے ہمارے لشکر کی رونق ہی جو مشکل کام ہوتا ہی وہ تمہارے سبب سے آسان ہوتا ہی اور ساحرون کے قاتل تم ہی ہو اس وقت بھی تمہاری ہی وجہ سے مین نے اور میرے کل سردارون نے ایوان کے سحر سے نجات پائی ورنہ وہ سب کو قتل کرتی جان بری مشکل تھی یہ ہی تقریر ہر ایک سردار نے کی اس تقریر سے خواجہ خوش ہوے خواجہ کے خوش ہونے کا زیادہ سبب یہ تھا کہ صاحبقران نے فرمایا تھا کہ مین سب روپیہ دے دونگا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی ابھی خواجہ نے عیاری کا حال نہین بیان کیا ہی سب بیٹھے ہوے خواجہ کی تعریف کر رہے ہین انکو تو یہان مقام بارگاہ مین خواجہ کی تعریف مین مصروف رکھا جاتا ہی اور حال قران ثالث کا تحریر ہوتا ہی کہ جب خواجہ ایوان کو لے کر بارہ دری سے باہر آئے تھے اور اُسکو لے کر طرف دریا کے چلے تھے اُسوقت قران ثالث بھی اُس مقام سے عقب مین خواجہ کے چلے تھے کیونکہ جب خواجہ نے سب عیارون کو زنبیل سے

زنبیل سے نکال کر چھوڑ دیا تھا اور کہا تھا کہ اب تم جاؤ مین بھی آتا ہون ہر ایک عیار تو وہان سے نکل کر طرف لشکر کے چلا تھا قران اسی مقام پر رہے تھے اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی اور بلا خواجہ پر آ گئے پس جب خواجہ قریب دریا پہونچے تھے اور دریا مٹا تھا خواجہ سب کو لے کر لشکر کی طرف چلے تھے خواجہ خود داخل بارگاہ ہوے تھے اور تقریر کر رہے تھے قران بھی بعد دور ہونے دریاے سحر کے طرف لشکر کے چلے اور داخل لشکر ہوے اہل لشکر نے قران کو دیکھ کر خبر کیا کہ مہتر قران ثالث تشریف لائے مہتر قران ثالث ہر ایک سے ملتے ہوے صاحب سلامت کرتے ہوے مزاج پرسی کرتے ہوے داخل بارگاہ ہوے یہان بارگاہ مین سب کو دیکھا دل مین بہت خوش ہوے شکر خدا کیا اور کہا کہ خدا نے پھر مجکو یہ دربار دکھایا یہ خیال کر کے مجرا گاہ پر آ کر مجرا کیا بادشاہ و صاحبقران کو اور اپنے مقام پر آ کر کھڑے ہوے دیکھا کہ خواجہ قریب صاحبقران بیٹھے ہوے ہین ادھر صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ قران ثالث بھی آئے خواجہ نے پلٹ کر قران سے کہا کہ ای قران ثالث تم کہان رہ گئے تھے اور سب عیار کہان ہین تم تو ہم سے پہلے چلے تھے قران نے جواب دیا کہ جب آپ نے ہم سب کو زنبیل سے نکال کر ہوشیار کیا اور کہا کہ تم لوگ جاؤ ہم بھی آتے ہین بس سب تو اپنی اپنی طرف روانہ ہوے مین نے خیال کیا کہ تم ابھی یہان سے نہ جاؤ کیونکہ یہ مقام ساحرون کا ہی شاید کوئی ساحر ادھر ہو اور استاد کسی بلا مین مبتلا ہو جائین تو کوئی تو ہو کہ جو استاد کی خبر لے اس خیال سے مین ٹھہر گیا تھا اُن سب کا حال مجکو نہین معلوم کہ کدھر گئے پس جب آپ اُس ساحرہ کو لے کر بارہ دری سے واپس آ گئے اور تخت پر سوار ہو کر روانہ ہوے تو مین بھی تھوڑی دور عقب مین آپ کے آیا جب تخت غائب ہو گیا مین وہان سے لشکر کی طرف چلا پھر جہان پر دریا تھا وہان آ کر آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس ساحرہ سے دریا مٹوا دیا ہی جب دریا مٹ گیا مین لشکر کی طرف چلا یہان آ کر بہونچا میرا تو یہ واقعہ ہی خواجہ نے صاحبقران کی طرف مخاطب ہو کر عرض کیا کہ قران ثالث نے بھی بڑا کام کیا ہی بہت بڑی عیاری کی ہی مین کیا بیان کرون کہ جو عیاری کی ہی یہ عیاری تو میرے بھی گمان مین نہ تھی صاحبقران نے فرمایا کہ کیون نہ ہو کس کے فرزند ہین اور کس کے ہم نام ہین جو کہ جان بخش عمر کہلاتے تھے اُن کے بھی عیاری بڑی غضب کی ہوتی تھی صاحبقران نے بہت تعریف کی قران ثالث نے سر جھکا کر کہا کہ یہ سب آپ کا اقبال ہی اور استاد کا فیض صحبت ہی ورنہ مین کس لائق ہون یہان تو خواجہ و صاحبقران قران ثالث کی تعریف کر رہے ہین اب راوی راوی عیارون کا حال تحریر کرتا ہی کہ جب اُن کو خواجہ نے ہوشیار کر کے رہا کیا تھا بارہ دری سے نکل کر سیدھے لشکر کی ف چلے تھے مگر جب قریب دریا پہونچے دریا کو حائل پایا لاکھ لاکھ تدبیر کی اُس پار نہ جا سکے آخر ناچار ہو کر صحرا کی طرف چلے گئے اور فکر کرنے لگے کہ کیونکر لشکر مین جائین دور تک اس خیال سے چلے گئے کہ شاید کہین سے راہ ملے مگر جب نہ پائی تو عاجز ہو کر ایک مقام پر بیٹھ رہے تھے اور باہم کہتے تھے کہ کیونکر اُس پار جائین اور جا کر لشکر کا حال دیکھین یہ لوگ اسی فکر مین مبتلا رہے جب وہ دن جب ختم ہو نچا پھر سب اپنے مقام پر سے اُٹھے اور صلاح کی کہ چلو دیکھین اس وقت کوئی تدبیر پار جانے کی ہو یہ خیال کرتے ہوے اور باہم تقریر کرتے ہوے اُس مقام پر پہونچے تو دریا کا نام و نشان نہ پایا ہر ایک سجدۂ شکر بجا لایا وہان سے پاے شناوری مارتا ہوا ہر ایک لشکر مین آیا یہان آ کر لشکر مین چہل پہل پائی سب اہل لشکر ان عیارون کو دیکھکر خوش ہوے یہ سب سے ملتے ہوے بارگاہ مین آئے راوی نے بیان کیا ہی کہ اگرچہ سب کسل مند تھے ہر ایک تھکا ہوا تھا مگر بسبب خوشی کے کسی کو اپنی تکلیف کا خیال نہ

تھا سب بیٹھے ہوے تھے کہ عیار آکر حاضر ہوے قواعد شاہی بجا لائے خواجہ کو سلام کیا اپنے اپنے مقام پر
کھڑے ہوے گو دربار کا طریقہ نہین ہی مگر سب اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے ہوے ہین کہ خواجہ نے اُن
عیارون سے کہا کہ تم کہان رہ گئے تھے برق ثانی نے بڑھکر یون عرض کیا کہ ہم سب جب کہ آپ سے
رخصت ہوکر بموجب آپ کے حکم کے لشکر کی طرف چلے جب قریب لشکر پہونچے دریا کو کہ وہ حائل تھا لاکھ
لاکھ تدبیر کی مگر نہ اسکے آخر عاجز ہوکر واپس گئے جہان اس خیال سے گئے کہ اُس پار جائین دریا کو حائل
پایا ایک صحرا مین جاکر بیٹھ گئے اسوقت وہان سے پھر چلے کہ شاید کوئی تدبیر مین آئے کہ ہم اُس جگہ پہونچ
جائین جب اُس جگہ پہونچے دریا کا نشان نہ پایا لشکر مین آئے حاضر خدمت شریف ہوے خواجہ نے
فرمایا کہ اے برق ثانی وہ سردار کہان ہین کہ جن کو تم نے عیاری کرکے رہا کیا تھا وہ تو کل ہی شب کو
رہا ہوے تھے کیا سبب ہی جو ابھی تک لشکر مین نہین آئے برق نے عرض کیا کہ مجکو کیا خبر جب مین
نے اُن ساحرون کو قتل کیا جو کہ نگہبان تھے اور وہ سب رہا ہوے اُنھون نے رہا ہوتے ہی لشکر کو
ایوان کے غارت کرنا شروع کیا تمام لشکر مین آگ لگا دی ایک تلاطم برپا ہوگیا مین یہ صدا دے کر
وہان سے اپنی جان بچاکر بھاگا اور سردارون سے کہا اب تم بھی اپنی اپنی جان اس بلا سے بچاؤ پھر مجکو
نہین معلوم کہ وہ لوگ کدہر گئے سب اہل دربار یہ حال سُنکے خیال کرنے لگے کہ وہ لوگ بھی آتے ہون گے
صاحبقران نے برق ثانی سے فرمایا کہ اے برق ثانی تم اپنی عیاری کی حالت بیان کرو برق نے عرض
کیا کہ میری عیاری کا لطف آپ کو اُس وقت حاصل ہوگا کہ جب وہ سردار آلین خواجہ نے
صاحبقران سے عرض کیا کہ یا صاحبقران برق نے بھی آج بلا کی عیاری کی ہی صاحبقران نے
برق کی بھی بہت تعریف فرمائی اب راوی اُن سردارون کا حال تحریر کرتا ہی جو کہ اُس معرکہ سے
سب لشکر ایوان کو قتل کرکے اور خیمون و بارگاہون مین آگ لگاکر فرار کر گئے تھے اپنی جان بچاکر اس
امر کا خیال رہے کہ وہ لوگ خوف کفار سے نہین بھاگے تھے بلکہ اُس دہشت سے اس سبب سے بھاگے تھے
کہ خود اُن کے سحر سے تمام دشت آگ سے بھرا ہوا تھا دوسرے ساحر جو قتل ہو رہے تھے اُن کے مرنے
کے سبب سے تاریکی ہوگئی تھی بیقراری ہو رہی تھی آگ برس رہی تھی اُدھر خیمہ جل رہے تھے سیر غل
کر رہے تھے بدین سبب یہ لوگ اُس مقام سے چلے کہ اب یہان کیا ہی اپنے لشکر کو چلین ایک ایک اپنا
رخ کرکے اُسی تاریکی مین روانہ ہوا چونکہ شب تھی اور ساحرون کے مرنے سے تاریکی بھی ہوگئی تھی یہ
سب کے سب راہ فراموش کرکے دوسری طرف نکل گئے اگر راہ نہ فراموش کرتے تو ضرور یہ سب
سرداران سب کے قبل پہونچتے انکا دریاے سحر کیا کرتا یہ تخت سحر پر سوار ہوکر دریا کے اُس پار چلے جاتے
اُن مین ہر ساحر اپنے وقت کا سامری و ممتید تھا یہ سب ساحر اُن زبردست سے تھے راوی نے
بیان کیا ہی کہ جب یہ سب راہ فراموش کرگئے چونکہ ایک مرتبہ حملہ کرکے نکلے تھے ایک دوسرے سے
جدا نہ ہوا تھا سب ایک ہی مقام پر کھڑے ہوے سحر کر رہے تھے دوسرے یہ امر باہم اُس حالت مین
طے کر لیا تھا کہ اگر کوئی دوسری طرف مقابلہ کرنے جائیے اور لشکر کو تباہ کرے تو وہ جو شمال کی طرف درخت
صندل ہی اُس کے سایہ مین آکر کھڑا ہو ہم سب اُسی مقام پر آملینگے اور ایک مرتبہ حملہ اُسی مقام پر سے
کرکے فدمت مین بادشاہ کے سب مل کر چلینگے چنانچہ ایسا ہی کیا تھا کہ جو سردار اور طرف لشکر کے
تباہ کرنے کو گئے تھے اپنے کوئی مشرق کی طرف کو کوئی مغرب کی طرف کو کوئی جنوب کی طرف کوئی شمال کو
وہ سب اُسی درخت کے نیچے آکر کھڑے ہوے تھے ان سردارون نے چارون طرف سے گھیر کر اُس لشکر

کو تباہ کیا تھا کفار کو نکلنے کی راہ نہ دی تھی کفار کو سوائے راہ عدم کی دوسری راہ نہ ملی تھی چنانچہ سوائے
اُن سرداروں کے کہ جو ایوان کے ہمراہ تھے وہ تو زندہ بچے تھے اور سب واصل جہنم ہوئے تھے بس
یہ سب کے سب اُس درخت کے نیچے حملہ آور ہوئے تھے اور ایک حملہ کر کے نکل گئے یہ حال سب جلد دوم
مین تحریر ہو چکا ہی اب اُنکا آنا لشکر اسلام مین تحریر ہوتا ہی اور یہ امر کہ وہ اُس شب تاریک مین کدھر
گئے اور اُنکو اتنا حوصلہ کیون ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ لوگ جو چلے تو لشکر کی طرف تو نہ چلے
اور ایک طرف کو چلے بڑی دور تک پیدل چلے گئے اُنکو لشکر کا کہین نشان نہ ملا اُس وقت آفاق
نے سہراب سے کہا کہ اے سہراب ہم کو بڑی دیر ہوئی اُس مقام سے چلے ہوئے اور لشکر اسلام
کوئی ایسے فاصلہ پر نہ تھا کہ اتنا عرصہ ہوتا ابھی تک لشکر کا نشان تک نہین معلوم ہوتا ہی کیا ہم راہ
جلدی مین فراموش کر گئے خیال کر کے تو دیکھو کہ کس قدر یہ صحرا ویران اور سنسان ہی سہراب نے
کہا کہ اے آفاق شاہ مین خود بڑی دیر سے اسی فکر مین ہون مین خود اس امر کو تم سب سے کہا چاہتا تھا
کہ یہ کیا امر ہی کہ تم نے کہا ذرا ٹھہر کر اور مشعل سحر روشن کر کے راہ کو تو دیکھو کہ ہم کس طرف چلے آتے ہین
کہ مریخ آفتاب علم نے کہا کہ یہ امر تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ ہم راہ فراموش کر کے آتے ہین خیر اب
رات تو اسی مقام پر بسر کرو کیونکہ تھوڑی سی رات باقی ہی صبح کو یہان سے طرف لشکر کے چلین گے اگر
اس وقت چلتے ہین تو یہ خیال ہی کہ پھر راہ نہ فراموش کر جائین اور کسی طرف نکل جائین دوسرے اسقدر
راہ جو چلے ہین تو تھک بھی گئے ہین تھوڑی دیر یہان قیام کر لو تاکہ تھکن بھی برطرف ہو اور صبح بھی ہو جائے
یہ جو مریخ نے کہا کوکبہ وغیرہ نے یہ رائے پسند کی پس اُسی صحرا مین اُن سب نے سحر سے ایک خیمہ
برپا کیا اور مشعلہاے سحر روشن کین اُس خیمہ مین سب مقیم ہوے ہر ایک نے اپنی راحت کے لیے
اسباب مہیا کیا یہان تک کہ اُن سرداروں نے وہ رات اُسی صحرا مین بسر کی جب صبح ہوئی مسافر شب
طرف سراے مغرب کے چلا گیا آمد قافلہ سالار روز کی منزل مشرق سے شروع ہوئی صبح ہو گئی اور
آفتاب نکل آیا ہر ایک نے امور ضروری سے فراغت کی جب سب فراغت کر چکے اب جو آفاق شاہ
نے دیکھا تو خیال کیا کہ مین تو اپنے ملک کے قریب آگیا ہون یہ خیال کر کے اپنی زوجہ سے کہا کہ اب تو
ہم اپنے ملک کے قریب آگئے ہین جس دن سے یہان سے لشکر لے کر گئے ہین اُس دن سے یہان کا
کچھ حال نہین معلوم ہی لہذا ذرا شہر مین چل کر شہر کی حالت کو دریافت کرین سب اہل شہر کو اپنے
مطیع اسلام ہونے سے آگاہ کرین جو کہ ہمارے دین کی شراکت قبول کرے اُسکو رہنے دین ورنہ
سب کو شہر سے نکال دین مساجد کی بنا ڈالین اور یہ دریافت کرین کہ کوئی سردار تو سمندر کی طرف
سے اس شہر پر قبضہ کرنے نہین آیا تھا کیونکہ مجکو یقین ہی کہ شہلاق نے ضرور سمندر کو اس امر کی رائے
دی ہوگی کہ کسی سردار کو برائے غارت شہر آفاقیہ روانہ فرمایے تاکہ وہ شہر آفاقیہ کو غارت کر کے تمام
مال و اسباب پر آفاق کے قبضہ کرے چنانچہ منورہ جب تک شہر سے آئی تھی اُس وقت تک
تو کوئی نہین آیا تھا شاید اس عرصہ مین کوئی آیا ہو تو معلوم ہو جائے گا دوسرے اس امر کا خیال ہی کہ
جب سب رعایا اپنے اپنے مذہب اصلی پر ہی اور میرے عزیز بھی اور وزیر بھی جب سردار آئے گا تو وہ
کہے گا کہ آفاق مرتد ہو گیا اُس نے اپنا مذہب ترک کیا تو فرد رسب کو خیال ہو گا اُسکی شرکت کرین
شہر پر قبضہ دے دینگے پس جب مین جا کر سب کو اپنا شریک کر لون گا اور ظاہر کر دونگا کہ سمندر نے
میرے ساتھ بدعنوانی کی اس سبب سے بلین اہل اسلام کا شریک ہوا جسکو میری شرکت منظور ہو وہ میرے

شہر مین رہے ورنہ چلا جائے اپنے عزیزون اور بیگانون کو مسلمان کردن اپنے وزیر کو مسلمان کردن اگر یہ لوگ بھی مسلمان ہون تو خیر ورنہ قتل کردن اور کسی لائق کو یہان کا بادشاہ کردن اسکو ہر ایک امر کی فہمایش کردن تاکہ جب کوئی سردار سمندر کی طرف سے آئے وہ اُس سے مقابلہ کرے اور مجکو اس حال سے آگاہ کرے تاکہ مین آکر اسکی کمک کردن اور اپنے شہر کو شر اعدا سے بچاؤن اگر ایسا نہ کرونگا تو مفت مین شہر ہاتھ سے نکل جائے گا چونکہ اب قریب آگئے ہین اس کام سے فرصت کرلون تو میرا قصد تھا کہ مین صاحبقران سے مہلت لے کر یہان آؤن اور اپنا سب کام اپنے حسب دلخواہ کردن مگر مقابلہ سے مہلت نہ ملی نہ ابھی ملے گی پھر اس قدر قریب آکر اور بے نیل مرام پھر جانا اچھا نہین ہی زوجہ نے کہا کہ یہ رائے تمہاری بہت ٹھیک ہی اور سب سے بھی کہو دیکھو وہ لوگ کیا کہتے ہین آفاق نے یہ کلام زوجہ سے سنکے مریخ وسہراب وغزالان دکوکبہ وغیرہ کی طرف متوجہ ہوکر اپنی رائے بیان کی اور کہا کہ آپ لوگ میرے ملک کی سیر بھی کرلین تو بہتر ہوگا اور یہ کام بھی ہوجائے گا چونکہ میرا ملک بہت قریب ہی ہین آج دن بھر مین یہ سب بندوبست کرکے سہ پہر کو یہان سے آپ سب کے ہمراہ چلونگا میری تو یہ رائے ہی آیندہ جو آپ سب صاحبون کی رائے ہو مریخ نے جواب دیا کہ اے آفاق شاہ ہم سب کو تمہارا فرمانا منظور ہی مگر اس امر کا خیال ہی کہ شاید ہم کو یہان عرصہ ہوجائے اور وہان مقابلہ ہوجائے تم اس امر سے بخوبی واقف ہو کہ یہ ساحرہ سے آج کل مقابلہ ہورہا ہی اور وہ چلی ہوئی بہت ہوگی کیونکہ اول تو ہم سب اسکے قید سے چھوٹ گئے ہین دوسرے اسکے لشکر کو تباہ کرکے نکل آئے ہین ایک بھی تو ہم اسکے لشکر مین زندہ نہین رہا ہی کہین اس عرصہ مین وہ مقابلہ نہ کرنے بیٹھے تو خرابی ہو ہم یہان رہین اور وہان خدانخواستہ کوئی نوع دگر ہوجائے تو اُس وقت سوائے افسوس کے اور کچھ نہ حاصل ہوگا اور ندامت جو ہوگی وہ جدا ہوگی گو یہ امر ہی کہ اگر ہم ہون گے تو کیا کرلینگے کیونکہ جو کچھ خدا کو منظور ہوگا وہی ہوگا ہم بدون اُس کے حکم کے کچھ نہین کرسکتے ہماری کیا اصل ہی جو ہم کچھ کرسکین مگر ہان خیال ہوگا کہ اگر ہم ہوتے تو ایوان سے مقابلہ کرتے شاید ہمارے ہاتھ سے قتل ہوتی بس تمہارے ملک مین چلنے سے عرصہ کا خیال ہی یہ سنکے آفاق شاہ نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بجا ارشاد کیا مگر مجکو تین پہر سے زیادہ عرصہ نہ ہوگا ایک پہر دن باقی رہے گا مین اُس پہر پھر تین آپ سب کو لشکر مین پہونچا دونگا کیونکہ مجکو بھی تو ایوان کا خیال ہی دوسرے جناب صاحبقرانی کا خوف ہی کہ بدون اجازت اپنے شہر کو جاتا ہون مین خود عرصہ نہ کرونگا مجکو خود اس امر کا خیال ہی کہ ایسا نہ ہو کہ وہان مقابلہ ہونے لگے تو خرابی ہو آج کے مقابلہ سے اس سبب سے اطمینان ہی کہ ایوان آج تو ان سب کے غم مین مبتلا ہوگی خصوصاً عطارد کا بہت غم کیا ہوگا اور اس لشکر مین اُس کے بہت سے غریز بھی ہون گے جو قتل ہوئے ہون گے اُنکا بھی صدمہ ہوگا اور اُس نے شب کو جبل خنگ بھی نہین بھیجا ہی وہ آج تو مقابلہ نہ کرینگی کل مقابلہ کرینگی شب کو ہم بھی پہونچ جائینگے اے بھائی مریخ ہم سچ کہتے ہین پھر ایسا وقت نہ ملے گا نہ ایسا موقع ہاتھ آئے گا آپ لوگون کی عنایت سے میرا ملک شر اعدا سے بچ جائے گا اور بہت سے لوگ دائرہ اسلام مین آئین گے نہ معلوم اب کب فرصت ہو اور کب ادھر آنا ہو اور اس عرصہ مین ملک کا رنگ دگرگون ہو اسوقت بڑی مشکل ہوگی مریخ نے کہا کہ اچھا اگر تمہاری یہی مرضی ہی تو بسم اللہ طلو مگر عجلت کا خیال رہے آفاق شاہ نے جواب دیا کہ اس امر سے آپ اطمینان رکھیے بس آفاق نے یہ کہکر تخت سحر تیار کیا اور چند تخت سحر تیار کیے ایک تخت سحر پر آپ سوار ہوا مع اپنی زوجہ اور اپنی زوجہ کی بھانجی کے اور تخت ہائے

سحر پر سب ساحر سوار ہوے تخت سحر کو آفاق نے طرف ملک آفاقیہ کے روانہ کیا ابر سحر سر پر سایہ افگن
تھا یہان تک کہ راہ طے کر کے داخل شہر ہوا یہان وزیر آفاق شاہ آفاق شاہ کی طرف سے سلطنت
کا انصرام کر رہا تھا دربار نہ ارا ستہ تھا کسی طور سے دربار آراستہ ہوتا ہی جس طور سے زمانہ آفاق
شاہ مین ہوتا تھا سب امرا وزرا ارکین سلطنت و امیران اہبت و سرداران فوج و پہلوانان لشکر
و ساحران نامی حاضر دربار تھے سب اپنے اپنے مقام پر کرسیون پر اور دنگلون پر بیٹھے ہوے تھے
تخت پر غاشیہ پڑا ہوا تھا وزیر کرسی پر بیٹھا ہوا حکم و احکام جاری کر رہا تھا کہ ایک مرتبہ وزیر نے اہل
دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ انکی مرتبہ جس دن سے بادشاہ تشریف لے گئے ہین حسب الطلب سمندر
شاہ کے تب سے تو کوئی خبر خیریت نہ معلوم ہوئی کہ فراج مبارک کیسا ہی نہ معلوم سمندر یہ مین ہین یا
کسی مہم پر بادشاہ نے روانہ کر دیا ہی کچھ حال نہ کھلا اہل دربار نے جواب دیا کہ وہ اپنے ملک سے تو آپ
کے سبب سے بالکل بے خوف ہین یہ خیال فرماتے ہین جیسے ہین ملک مین رہا ویسے میرا وزیر اعظم
ملک دریا دل رہے اور انکو یہ بھی خیال ہی کہ ملک دریا دل سحر ہین مثل میرے ہی کوئی میرے شہر پر میرے
وزیر با تدبیر کی زندگی اور موجودگی مین قبضہ کر نہین کر سکتا ہی پھر کیا ضرورت ہی کہ مین اسکی بار بار خبر
لون جب یہان سے رخصت پاؤن گا تو جاؤنگا وزیر نے جواب دیا کہ یہ انکا خیال صرف غلام نوازی
پر منحصر ہی ورنہ مین کیا انکی برابری کر سکتا ہون بقول شخصے چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؎ وہ
قدر دان ہین جو ایسے خیالات میری نسبت فرماتے ہین ورنہ مین اُن کے ایک ادنی غلام کی برابری
نہین کر سکتا ہون وہ تو بادشاہ ہین حاکم وقت ہین یہ صرف انکی ذرہ پروری اور بندہ نوازی ہی
خلاصہ یہ کہ میرا اُن کے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہی اے بھائیو مجکو اب بادشاہ کی مفارقت ناگوار ہی
ایک دم کا ہجر دشوار ہی مگر کیا کرون اس امر سے نا چار ہون کہ وہ ملک کا انتظام میرے سپرد کر گئے
ہین ورنہ اگر کوئی اور کام ہوتا تو مین ترک کر کے چلا جاتا اب اگر چلا جاؤنگا تو انتظام ملک خراب ہوگا
دوسرے معتوب ہونگا گو مین کیا انتظام کرتا ہون آپ سب لوگ مہربانی کرتے ہین دوسرے
بادشاہ کا اقبال ہی اور فضل خداوند نہ طاق یعنے خداوند تصویر ہی کہ میرے ہاتھ سے یہ کام ہو رہا ہی
اہل دربار نے کہا کہ آپ کے صاحب لیاقت ہونے مین کچھ فرق نہین ہی آپ ایسا خیر خواہ اور نمک
حلال اور مدبر اور منتظم اور کوئی نہ ہوگا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب
منورہ یہان سے گئی تھی تو وزیر وغیرہ سے خبر کر کے گئی تھی کہ مین اپنی خالہ اور خالو کے پاس جاتی ہون راہ
مین اس نے دریافت کیا تھا کہ خالہ امان کہان ہین تو اسکو معلوم ہوا تھا کہ لشکر اسلام مین ہین لشکر
اسلام کی شریک ہو گئی ہین یہ اس سبب سے آئی تھی عین وقت مقابلہ پر یہ توجہ مقرضہ تھا اس سبب
سے عرض کر دیا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ منورہ کے جانے کی کیا ان لوگون کو خبر نہ تھی اور اسکو کیونکر معلوم
ہوا کہ میری خالہ لشکر اسلام مین ہین ان لوگون کو آفاق کے حال سے خبر نہین ہی جب سے منورہ
یہان سے لشکر اسلام کی طرف گئی تو انکو بھی ضرور معلوم ہوگا ان لوگون کو اس حال کی اس سبب سے
خبر نہ تھی کہ یہ تو جانتے تھے کہ بادشاہ سمندر یہ مین ہین انکو کیا ضرورت تھی کہ یہ دریافت کرتے کہ
کہ بادشاہ کا کیا حال ہی ہان منورہ نے راہ مین دریافت کیا تھا تب وہ گئی تھی راوی نے اس کا
حال جلد دوم مین تحریر کیا ہی جس وقت وہ اپنی خالہ کے پاس پہونچی یہان تحریر کرنے کی کوئی حاجت
نہین ہی قصہ مختصر وزیر نے یہ تقریر اہل دربار سے کر کے کہا کہ مین آج مکان پر جا کر حال بادشاہ کو

دریافت کرونگا اور یہ بھی دریافت کرونگا کہ وہ کہان تشریف رکھتے ہین آیا سمندر یہ مین ہین یا کسی مہم پر گئے ہین جب معلوم ہوجائیگا تو ایک عرضی اُنکی خدمت اقدس مین روانہ کرون گا اور اُن کے مزاج کی کیفیت دریافت کرونگا سب نے جواب دیا کہ یہ رائے آپ کی بہت عمدہ ہی ہم کو بھی پسند ہی ابھی یہان یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ایک ہوائے سرد کا جھونکا آیا اور اُس سے خوشبو ایسی پیدا ہوئی کہ سب کے دماغ معطر ہوگئے سب نے آنکھ اُٹھا کر طرف صحن بارگاہ کے دیکھا سب کو نظر آیا کہ ایک ابر سفید آسمان پر چھایا ہوا ہی اور اُس ابر سے موتی برس رہے ہین یہ سب اہل دربار دیکھ رہے تھے کہ دیکھا اُس ابر سے چند تخت پیدا ہوے اُن تختون پر ساحران ذی وقار سوار ہین کہ یہ لوگ ابھی دیکھ رہے تھے کہ وہ تخت صحن دربار مین آکر اُترے اب جو سب نے بغور دیکھا تو سمجھا کہ ایک تخت پر تو ہمارا بادشاہ مع اپنی زوجہ اور منورہ کے تشریف رکھتا ہی اور تختون پر دیگر اقالیم کے ساحر ہین یہ حال دیکھ کر سب اہل دربار ایک مرتبہ اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھے وزیر اپنی کرسی پر سے اُٹھا اور سب خوشی خوشی ایوان سے صحن مین آئے اور صف بستہ ہوکر مودب کھڑے ہوے کہ وہ سب تخت زمین پر آئے وزیر نے آفاق شاہ اور اُسکی زوجہ کو سلام کیا سب نے مجرا کیا آفاق شاہ نے سب کا سلام و مجرا لے کر اشارہ کیا کہ ان سب کو بھی سلام کرو سب نے بموجب اشارہ اُن سب سردارون کو جو کہ لشکر اسلام کے آفاق شاہ کے ہمراہ تھے سلام کیا اُن سب نے بھی جواب سلام دیا مگر ہر ایک سردار آفاق شاہ مع وزیر کے حیران تھا کہ یہ کون لوگ ہین جن کو بادشاہ نے ہم سے سلام کے واسطے کہا معلوم ہوتا ہی کہ یہ کوئی مغرر ساحرون مین سے ہین ادھر آفاق شاہ مع اپنی زوجہ اور مریخ وغیرہ کے تخت پر سے اُتر کر طرف ایوان کے چلا اہل دربار سب عقب مین چلے وزیر نے بڑھ کر تخت پر سے غاشیہ اُٹھایا آفاق شاہ نے مریخ سے کہا کہ ای بھائی تم تخت پر بیٹھو مین تمھاری موجودگی مین کبھی تخت پر نہ بیٹھون گا مریخ نے کہا کہ بھائی یہ تخت تم کو تمھارا مبارک رہے مین نے خود تخت کو ترک کیا ورنہ تمھاری مہربانی اور عنایت سے مین بھی صاحب تخت ہون آفاق نے کہا کہ مین اس غرض سے نہین عرض کرتا ہون کہ آپ صاحب تخت نہین ہین بلکہ میری یہ غرض ہی کہ جب آپ موجود ہین تو مین کس طور سے تخت پر بیٹھون مریخ نے ہاتھ آفاق شاہ کا پکڑا اور تخت پر بٹھایا اور کہا کہ بس باتین ہوچکین آفاق شاہ تخت پر بیٹھا زوجہ اُسکی کرسی پر منورہ اپنے مقام پر بیٹھی اور جو سردار لشکر اسلام کے تھے اُنکو آفاق شاہ نے بڑی عزت و حرمت سے بٹھایا جواہر نگار دنگلون و کرسیون پر اہل دربار سب اپنے اپنے قرینہ سے بیٹھے بیٹھتے ہی آفاق شاہ نے حکم دیا کہ ابھی شہر مین منادی کردو کہ سب اہل شہر کیا جوان کیا پیر کیا امیر کیا غریب ہر صاحب پیشہ وغیر صاحب پیشہ و مسافر سب در دولت پر حاضر ہون اور میرا کل لشکر بھی موجود ہو اور چوبدارون سے کہا کہ تم جاکر میرے کل عزیزون کو میرے آنے کی خبر دو اور کہا کہ آپ کو اس وقت دربار مین یاد کیا ہی کچھ بادشاہ کو کہنا ضروری ہی یہ حکم محکم سُنکے چوبدار فوراً روانہ ہوے وزیر نے منادی کو طلب کرکے حکم بادشاہ سے آگاہ کیا منادی اُدھر روانہ ہوا ادھر آفاق شاہ نے وزیر سے فرمایا کہ ہمارا کل لشکر حاضر ہو اور کل ملازم بھی حاضر ہون ہم اُن سب کو ایک حکم سُنائین گے اور شہر مین جس قدر مزدور ہون اور بیلدار اُن سب کو طلب کرو اور بہت جلد ان سب کاموں کو انجام دو یہ حکم دے کر اور یہ کہلا کر کہ سب اہل دربار حاضر رہین مین محل مین ہو آؤن تو آکر دربار کرون گا یہ خبر محل مین بھی گئی کہ بادشاہ تشریف لائے ہین سب خواتین محل اور خواصین وغیرہ اپنے اپنے حصون پر موجود ہوگئی

تھین یہان سب طریقہ سے استادہ تھین کہ بادشاہ یہ کہکر دربار سے مع زوجہ کے محل مین آیا سب آداب
و مجرا بجا لائین بادشاہ نے بارہ دری مین بیٹھکر سب اہل محل کو جمع کیا اور کہا کہ مین نے تو دین اسلام
قبول کیا اور اہل اسلام کی شرکت کی سمندر کی رفاقت و مذہب تصویر پرستی ترک کیا پس جسکو اہل
محل سے میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے محل مین رہے ورنہ اسی وقت چلا جائے نہین تو میرے ہاتھ سے قتل
ہوگا اور چند کلمہ وحدانیت خدا مین بیان کیے راوی نے بیان کیا کہ سب اہل محل مسلمان ہوے اور
مطیع اسلام ہوے کوئی عورت عورات محل سے ملازم و غیر ملازم عزیز و بیگانہ ہر ایک زن نے اطاعت اسلام
قبول کی بادشاہ نے خوش ہوکر سب کو انعام دیا اور کہا کہ اب تم چین سے رہو تمھارا گھر ہے یہ حکم دے کر بادشاہ
یعنے آفاق شاہ محل سے دربار مین آیا ادھر وزیر نے موافق حکم آفاق شاہ کے کل لشکر کو در دولت
پر حاضر کر دیا تھا اور فرد و رادر بیلہ ار بھی سب حاضر تھے اُدھر منادی نے ندا کر دی تھی اہل شہر کو حکم بادشاہ
سے آگاہ کر دیا تھا سب اہل شہر کیا غریب کیا امیر کیا بزا و پیر صاحبان حرفہ و صاحبان پیشہ و مسافر یہان تک
شیر خوار بچہ تک زنان شہر جو کہ باہر نکلتی تھین سب در دولت پر حاضر ہوئین تھین کہ چل کر سُنین بادشاہ
کیا حکم فرماتے ہین اُدھر چوبداروں نے عزیزان بادشاہ کو بادشاہ کے حکم سے آگاہ کیا وہ سب لوگ
بھی حاضر ہوے یہان دربار مین سب اہل دربار اور وزیر حیران ہوے کہ یہ کیا سبب ہے کہ بادشاہ نے
یہ حکم صادر فرمایا اور یہ کون لوگ ہین جو بادشاہ کے ہمراہ ہین بادشاہ نے محل مین جاکر کیا حکم دیا وزیر کو
تاب نہ رہی ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ای خداوند میری خطا معاف ہو مین ایک امر کا امیدوار ہون کہ یہ
غلام اس راز سربستہ سے آگاہ فرمایا جاوے کہ یہ کیا راز ہے اور حضور کہان تشریف فرما تھے اور یہ کون
بزرگوار ہین جو آپ کے ہمراہ ہین بادشاہ نے وزیر کی عرض سُنکے فرمایا کہ تو سب حال سے تھوڑی دیر
مین آگاہ ہو جائے گا اور سب حال تجھ پر کھل جائے گا ہان ان لوگون سے آگاہ ہو کہ یہ جو میرے تخت کے
برابر دنگل پر متمکن ہین یہ شاہزادے ہین طلسم فیروزیہ کے انکا نام مریخ آفتاب علم ہے اور یہ
سہراب جادو ہین سپہ سالار سمندر اور یہ کوکبہ روشن تن ہے حاکمہ شہر کوکبہ کی اور غزالان
جادو دختر آفتاب جادو سپہ سالار سمندر کی ہے اور یہ فلان ملک کے بادشاہ ہین اور یہ فلان ملک
کے یہ سب میرے ہمراہ میرے ملک کی سیر دیکھنے کو تشریف لائے ہین یہ جو وزیر نے تقریر بادشاہ کی سُنی
خاموش ہو رہا اب معلوم ہوا کہ یہ سب ساحران زبردست ہین اتنے مین عرض بیگی نے آکر عرض کیا کہ
خداوند سب اہل شہر و لشکری و ملازم حضور و عزیزان حضور در دولت پر جمع ہین اس قدر مجمع ہے کہ
کثرت مردم سے راہ نہین ملتی ہے پیک نگاہ کا نکلنا دشوار ہے یہ سُنکے آفاق شاہ تخت پر سے
اُٹھا اور سب اہل دربار کو اپنے ہمراہ لے کر مع سرداران اسلام کے بیرون دربار آیا سب اہل شہر
نے بادشاہ کو مجرا و سلام کیا اسی طور سے لشکر کا مجرا و سلام ہوا اور عزیز و اقارب و جملہ حاضرین کا
آفاق شاہ وزیر کو اور سرداران اسلام کو ہمراہ لے کر ایک بلندی پر آیا اور سب اہل دربار کو اسی
مقام پر چھوڑا بلندی پر جاکر خود آفاق شاہ نے باواز بلند کہا کہ ای اہل شہر و اہل لشکر با بدولت
و عزیزان با بدولت و ملازمان با بدولت پہلے تم یہ بیان کرو کہ ایک زمانہ ہوا ہمکو تم سب پر حکومت
کرتے ہوے مین نے کبھی تم پر کوئی ظلم تو نہین کیا یا کسی کی فریاد رسی مین کمی تو نہین کی تم مین سے
کسی پر کوئی ایسا خراج تو نہین زیادہ کیا کہ جس کے دینے سے تم عاجز ہوے ہو یا تم مین سے کسی کا مین نے
بجبر مال تو نہین چھین لیا یا کسی کو مین نے بے خطا قتل تو نہین کیا اگر کوئی ظلم یا ستم یا کسی کی فریاد رسی

ہین کمی ہی ہو تو بیان کردے وہ شخص کیونکہ زندگی کا کسی کے اعتبار نہین ہی عدم کا راستہ کھلا ہوا ہی برابر
چلے جاتے ہین دنیا ناپیدا کنار ہی اسکا کیا اعتبار ہی بقول کسے ؎ دنیاے دنی کو جو کہ فانی سمجھے + اور
قصہ عمر کو کہانی سمجھے + دریاے حقیقت کو وہی جانے تیر + جو مثل حباب زندگانی سمجھے + مجکو بھی یہ خوف
ہی کہ کہین ایسا نہ ہو کہ مین مرجاؤن اور میرے سر پر گناہ رہ جائین تو بڑی خرابی ہو جسکا مین نے
بظلم مال لیا ہو وہ کہدے جسکو مین نے بے خطا سزا دی ہو وہ کہدے جسکی فریاد رسی نہ کی ہو وہ کہدے
تاکہ مین اُس سے اپنی خطا بحل کرالون پھر بادشاہ نے فرمایا اُسوقت سب اہل شہر اور لشکر و ملازم و
غیرہ سب نے ایک زبان ہوکر کہا کہ ہم نے آج تک تو تجھ سا بادشاہ عادل منصف سخی جری رحیم نہین دیکھا
اگر ما در زمانہ ہزار مرتبہ گردش کرکے چاہے گی کہ تجھ سا بادشاہ دیندار پیدا ہو کبھی نہ ہوگا ہم تیرے اوصاف
حمیدہ کی کس زبان سے تعریف کرین ہم تیرے برابر سمندر شاہ کو بھی نہین جانتے ہین وہ تیرے
روبرو ظالم اور بخیل ہی اگر خداوند تصویر پھر دنیا کو خلق کرین گے تو بھی مثل تیرے کوئی بادشاہ نہ ہوگا ہم
مین سے کوئی تیرا ثانی نہین ہی خداوند کریم ہم سب کے سر پر تجھ ایسے بادشاہ کو ہمیشہ سلامت باکرامت
رکھین تیری عہد حکومت مین ہم چین سے بے خوف و خطر اپنے اپنے مکانون مین سوتے ہین نہ دزدی
کا خوف نہ ڈاکے کا خطر ہی پیٹ بھر کھاتے ہین نیند بھر سوتے ہین تیرے جان و مال کو دعا دیتے ہین
یہ راحت و آرام تو کسی ملک مین کسی بادشاہ کے عہد حکومت مین رعایا کو نصیب نہ ہوگا جو ہم کو
حاصل ہی ہم تیرے بدخواہون کو اگر پاجائین تو اس طور سے انکو ہلاک کرین کہ مرغان ہوا و ماہیان
دریا اُن کے حال پر رحم کھائین اور ہم کو ترس نہ آئے ہم وہ لوگ ہین کہ جہان تیرا پسینہ گرے ہم وہان
اپنا خون گرادین اور جو بلا تیرے اوپر آنے والی ہو اُسکو اپنے سر پر لین اگر خدانخواستہ کوئی غنیم
ملک پر چڑھکر آئے تو ہم سب کے سب پہلے اپنی جانین نثار کرین اور حق نمک سے ادا ہون کیونکہ
تو نے ہم کو اسی طور سے خوش رکھا ہی اور راحت دی ہی جب سب نے یہ تقریر کی **آفاق شاہ**
نے فرمایا کہ محکومو تم سب سے اس سے زیادہ امید ہی بس مین یہ تم سے کہتا ہون کہ جو امر مین کہون گا
اُسکو تم لوگ بخوشی خاطر قبول کروگے اُنھون نے عرض کیا کہ جو امر حضور اپنی زبان مبارک سے فرمائینگے
اُسکو ہم سب ضرور قبول و منظور کرینگے تب **آفاق شاہ** نے کہا کہ آگاہ ہو میری غرض تم سب
کے جمع کرنے سے یہ تھی کہ مین نے تو اطاعت **سمندر شاہ** کی ترک کی اور مذہب تصویر پرستی بھی ترک
کیا اور دین اسلام مع اپنی زوجہ اور اہل لشکر کے جو کہ میرے ہمراہ تھے اختیار کیا اور خدا پرستون کی
شرکت اور **صاحبقران** کی اطاعت اور غلامی اختیار کی یہ کہکر **آفاق شاہ** نے بہت کچھ تعریف
مذہب اسلام کی اور وحدانیت خدا کی کی اور **صاحبقران** کی بھی از حد تعریف کی اور سب مذہبون اور
خداوندون کی مذمت بیان کی جس کے سبب سے سب اہل شہر اور اہل لشکر اور اہل دربار کے دلون
سے زنگ کفر برطرف ہوگیا اور مثل آئینہ کے ہر ایک کے دل صاف ہوگئے اب تقریر **آفاق شاہ**
نے ہر ایک کے لوح قلب سے زنگ کفر کو دھو دیا اُس کے بعد **آفاق شاہ** نے سرداران
اسلام کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ ایسے ایسے لوگ **صاحبقران** کے مطیع ہین ان مین بہت سے
اور ملکون کے بادشاہ ہین اور بہت سے اسی ملک کے رہنے والے ہین اور **سمندر** کے ملازم اور
خراج گزار مثل **سہراب جادو و غزالان آہو چشم** و کوکبہ **روشن تن** کے کہ اُس کے ظلم و
ستم اور ناانصافی سے عاجز ہوکر اُسکی رفاقت ترک کی اور اُس کے خون کے پیاسے ہوے

اور

اور بہت سے مقابلہ کیے ہر ایک مقابلہ مین یہی لوگ سرسبز رہے اتیا الناس آگاہ ہو کہ سمندر نے میرے ساتھ وہ حرکت کی ہی کہ کوئی اپنے ایسے خیر خواہ کے ساتھ نہ کرے گا یہ کہکر آفاق شاہ نے ابتدا سے انتہا تک جو کچھ کہ اپنر گذرا تھا بیان کیا اور اپنا اہل اسلام کی شراکت کرنا بیان کیا اور کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ آپ لوگ بھی دین اسلام قبول کرین اور مذہب باطل تصویر پرستی ترک کرین اور واقعہ جو کہ آفاق شاہ پر گذرا تھا اور خواجہ نے عیاری کرکے آفاق شاہ کو رہا کیا تھا جسکا ذکر جلد دوم مین ہوا ہی آفاق شاہ نے اہل مجمع کے روبرو بیان کیا یہ حالات سُنکے سب اہل مجمع نے ایک زبان ہوکر عرض کیا کہ ہم نے دین اسلام اختیار کیا اور مذہب تصویر پرستی ترک کیا ہم سب تو آپ کے ہمراہ ہین جو آپ کی خوشی اور مرضی ہی وہ ہماری مرضی آپ نے سُنا ہوگا کہ الناس علے دین ملوکہم بس جو مذہب آپ نے اختیار کیا وہ ہم نے بھی قبول کیا کیونکہ کوئی تو بہتری آپ نے دیکھی ہوگی جو مذہب اسلام اختیار کیا اور کوئی تو خرابی مذہب تصویر پرستی مین آپنے دیکھی ہوگی جو اُسکو ترک کیا بس ہم نے آپ کے کہنے کے موافق مذہب تصویر پرستی پر لعنت کی اور مذہب اسلام اختیار کیا اے بادشاہ اگر سمندر کے ظلم کی خبر ہوتی کہ اُس نے آپ پر یہ ظلم کیا تو ہم سب شہر سمندر یہ کو تباہ کرتے اور سمندر کو محل مین گھس کر قتل کرتے وہ حرافزادہ ہمارے ہاتھ سے بچ کر کہان جا سکتا تھا مگر کیا کرین کہ ہم کو خبر نہ ہوئی ورنہ آپ ہماری جان فروشی و غلامی کا لطف ملاحظہ فرماتے خدا خواجہ کو سلامت باکرامت رکھے کہ جن کے سبب سے ہم نے پھر آپ کی صورت زیبا دیکھی جب آفاق شاہ نے دیکھا کہ سب اہل مجمع میرے کہنے سے مذہب ترک کرنے پر راضی ہین اُس وقت آفاق شاہ نے پھر پکار کر کہا کہ مین کسی پر جبر نہین کرتا ہون نہ یہ کہتا ہون کہ بجبر میرے کہنے کو مانو ہان یہ ضرور میرا سوال ہی کہ جن جن صاحب کو اپنا مذہب ترک کرنا منظور نہو وہ میری عملداری سے نکل جائین کیونکہ ایسا نہ ہو کہ اُن کے خلاف مذہب ہونے سے میری طرف سے اُنپر کچھ ظلم ہو جو کہ میری بدنامی کا سبب ہو اور مین ظالم مشہور ہون مین یہ نہین چاہتا ہون کہ میرے سبب سے کسی کو تکلیف ہو یہ جو آفاق شاہ نے کہا سب نے جواب دیا کہ ہم سب بخوشی دین اسلام اختیار کرتے ہین آپ کے جبر سے نہین اختیار کرتے ہین اور ہم مین کوئی ایسا نہین ہی کہ جو نہ اختیار کرے جب آفاق شاہ نے یہ جواب پایا بس جو کہ ساحر تھے اُنکو مطیع کیا اور جو کہ غیر ساحر تھے اُنکو کلمہ تعلیم کیا اس طور سے کہ جو قواعد اسلام کی کتابین تھین اُنکو تقسیم کیا حکم دیا کہ ہم مدرسے جاری کرتے ہین اُسمین سب جاکر قواعد اسلام کی تعلیم لیا کرین یہ حکم دے کر فرمایا کہ اب آپ سب لوگ اپنے اپنے مکان پر تشریف لے جائین یہ حکم دینا تھا کہ وہ مجمع برہم ہوا سب آفاق شاہ کی تعریف کرتے ہوے اپنے اپنے مکان پر آئے اور اپنے اہل وعیال کو مسلمان کیا اب شہر افاقیہ مین کوئی ایسا نہ تھا کہ جو مطیع اسلام صدق دل سے نہ ہو بعد مجمع برطرف ہونے کے آفاق شاہ نے بیلداروں کو حکم دیا کہ جس قدر بت کدہ ہون سب منہدم کردو اُسی وقت سب بیلداروں نے تمام شہر کے بتکدے کھود ڈالے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس مجمع مین جس قدر لوگ آئے تھے سب کے گلے مین تصویرین تھین جب سب مسلمان ہوے وہ تصویرین گلے سے اُتار کر بھینک دین آفاق شاہ نے اُنکو جمع کراکے جلا دیا اُس کے بعد دربار مین آکر سب اہل دربار سے جو حال کہ اُنپر گذرا تھا

مع خواجہ کی عیاری کے بیان کیا جو کہ جلد دوم مین تحریر ہو چکا ہی اور اپنے عزیزون کو بلا کر بہت کچھ انکو تسلی و تشفی دی جب لوگون نے اپنی خوشی سے مذہب تصویر پرستی ترک کر کے مذہب اہل اسلام اختیار کیا تب آفاق شاہ نے فرط طرب سے وزیر با تدبیر کو طلب کر کے حکم دیا کہ جلد محفل جشن وطرب آراستہ ہو یہ حکم سنتے ہی وزیر دانش مند نے محفل نشاط پر یا کی اور رقاصان زہرہ جبین وخوش گلو کو طلب کیا فورا مطربان خوش نوا حاضر ہوئین اور یہ اشعار عاشقانہ گانا شروع کیا

اشعار

سبز رنگت پہ عجب نور ہی اللہ اللہ
خود طبیعت بھی بہت دور ہی اللہ اللہ

چہرہ بھی شمع شب طور ہی اللہ اللہ
کیا بھلا حور کا مذکور ہی اللہ اللہ

خوبصورت ہو گل باغ جوانی ہو تم
حسن مین پہلے پہل یوسف ثانی ہو تم

قد تو بوٹا سا ہی کیا پھول کا رنگ آپ کا ہی
چوک کی سیر ہی کمرے پہ پلنگ آپ کا ہی

فتنہ رفتار ہی کیا قہر کا ڈھنگ آپ کا ہی
اپنی فرگان کی خبر لو یہ خدنگ آپ کا ہی

تیر کو روک لو کچھ بات تو مانو صاحب
راہ چلتون کے کلیجون کو نہ چھانو صاحب

چال وہ کبک دری پانون پڑے آ کر
سحر کرتی ہی یہ تقریر لب شیرین پر

جی اٹھے مردہ جو تربت کو لگا دو ٹھوکر
زہر کھاتے ہین انمین باتون پہ سب جادو گر

مردہ آواز سنے آپ کی زندہ ہو جاے
سنگ تقریر جو زندہ تو مسیحا ہو جاے

ہم سا عاشق نہ ملے گا نہ ملے گا پیارے
اکلی باتون پہ ذرا دھیان نہ آیا پیارے

خوب ان روزون بری ہو بھی ہی اچھا پیارے
کہتے تھے دل بھی نہین آپ سے پیارا پیارے

اچھی باتون پہ کسے لوگ برا کہتے ہین
بری باتون سے بھلا کسکو بھلا کہتے ہین

یہ اشعار جو اسنے بلحن داؤدی گائے حاضرین دربار نہایت محظوظ ہوے چونکہ وقت تنگ تھا لہذا آفاق شاہ نے حکم دیا کہ جلسہ برخاست ہو جب جلسہ برخاست ہوا تو آفاق شاہ نے اپنی سپاہ کو انعام اور اہل دربار کو علے قدر مراتب خلعت مرحمت کیے اُس کے بعد وزیر کو اپنے قریب طلب کر کے حکم دیا کہ اب مین خدمت مین صاحبقران کی جاتا ہون کیونکہ وہان ایوان سے اور صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہی اور اپنی اس طرف انکی حالت بیان کی اور کہا کہ مین ٹھہر نہین سکتا ہون اگر مقابلہ نہ ہوتا تو دو ایک روز قیام کرتا یا اجازت لے کر آتا بس اب مین پھر اپنی طرف سے تمکو عالم کرتا ہون تم یہ تدبیر کرنا کہ مدرسہ بنانا اُن مین دین اسلام کی تعلیم دلانا اور جہان جہان سے بتکدے کھدے ہین اُس اُس مقام پر مسجدین بنوانا وہان موذن نوکر رکھنا اور جہان باقی ہون اُنکو بھی کھدوا کر اُس مقام پر بھی مسجدین تعمیر کرانا اور جس طور سے تم کام کرتے تھے اُسی طور سے کرنا اگر کوئی سردار سمندر شاہ کی طرف سے لشکر لے کر آئے اُس سے مقابلہ کرنا اور ہم کو بھی اطلاع دینا ہم بھی برائے کمک آوینگے اسی دریادل جب اس فہم سے صاحبقران کو تملک ہوگی اور سمندر شاہ

قتل ہوگا اور سمندر یہ فتح ہوگی تو مین صاحبقران کو مع بادشاہ اور کل سردارون کے یہان
لاؤنگا تم سب بھی صاحبقران کی زیارت کرنا اور قدم بوسی حاصل کرنا دریادل نے عرض کیا
کہ جو آپ نے ارشاد فرمایا ہی یہ غلام اسی پر کاربند ہوگا آپ اطمینان رکھین آپ کے غلامان جان نثار
سمندر سے تو خوف کرتے نہین ہین اُس کے سردارون کی بھی یہ حقیقت ہی کہ وہ ہم سے اگر مقابلہ
کرین گے اگر خود سمندر لشکر لیکر آئے تو وہ یہان سے زندہ بچ کر نہ جائے نہ کہ اُس کے سردار
آفاق شاہ نے جواب دیا کہ مجکو تم سے ایسی ہی امید ہی سب باتین آفاق شاہ نے وزیر کو
تعلیم کرکے حکم دیا کہ خاصہ لاؤ بس بکاول نے خاصہ حاضر کیا آفاق شاہ نے مع سردارا ن
اسلام کے خاصہ نوش فرمایا بعد خاصہ تناول کرنے کے آفاق شاہ نے سردارون سے کہا کہ
تشریف لے چلیے بس اُسی وقت آفاق شاہ نے سامان سفر کیا تخت سحر تیار کرکے مع سرداران
اسلام اور اپنی زوجہ اور منورہ جادو کے سوار ہوکر وزیر اور سب سردارون کو عدل و داد اور
انصاف کی تاکید کرکے تختون پر سوار ہوکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا راوی نے بیان کیا ہی
کہ آفاق شاہ نے یہ سب کام دوپہر مین کیا ہی اور بعد دوپہر کے جب کہ دو پہر دن باقی تھا سب سے
رخصت ہوکر طرف لشکر اسلام کے چلا شہر افاقیہ سے نکل کر لشکر اسلام کا راستہ لیا تخت
سحر اڑاتا ہوا مع مریخ آفتاب علم کے چلا جاتا تھا کہ اسکو دور سے لشکر کے نشان نظر آئے
اس نے مریخ سے کہا کہ ملاحظہ فرمایئے کہ کس قدر جلدی ہم لشکر اسلام مین پہونچ گئے ہین یہ خیال کرتا تھا
کہ میرا شہر بہت دور ہی کیونکہ رات کو کس قدر دیر تک چلے تھے یہان تک پہونچے نہ معلوم کس
طرف سے چلے تھے وہ کون سے راہ تھی ہم تو لشکر اسلام کو جاتے تھے ادھر بسبب فراموش کرنے
راہ کے چلے آئے مگر اس وقت بہت جلد پہونچے مریخ نے کہا کہ کیونکر ثابت ہوا کہ ہم لشکر مین پہونچ
گئے آفاق نے جواب دیا کہ نشان لشکر نظر آتے ہین ملاحظہ فرمایئے مریخ نے اوپر دیکھا جدھر کا آفاق
نے پتہ دیا تھا مریخ نے دیکھکر کہا کہ اے آفاق شاہ اس طرف لشکر اسلام فردکش نہین ہی نہ یہ
نشان لشکر اسلام ہین بلکہ یہ نشان لشکر کفار ہین ان نشانون مین کوئی علامت اہل اسلام کی علمون
کی نہین ہی آفاق نے کہا کہ یہ تو مین نے مان لیا کہ آپ بجا ارشاد فرماتے ہین مین بھی کوئی علامت
پاتا ہون اگر شک ہی تو یہ ہی کہ ہم قریب لشکر پہونچ گئے ہین یہ نشان گرداب وغیرہ کے لشکر کے ہین مریخ نے جواب دیا کہ
یہ تم نے خوب کہا بس اب سب نے اپنے تخت اُسی طرف روانہ کیے تھوڑی عرصہ مین قریب اُس لشکر کے
پہونچے دیکھا کہ ایک لشکر قریب چالیس ہزار کے زیر پہاڑ اترا ہوا ہی اُسمین سب ساحر ہین کالے علم
کھلے ہوے ہین خیمہ وغیرہ برپا ہین ایک بارگاہ وسط لشکر مین برپا ہی بازارین آراستہ ہین ساحران
غدار پھر رہے ہین یہ جو آفاق شاہ نے تخت پر سے دیکھا کہ نہ یہ لشکر اسلام ہی نہ لشکر گرداب شاہ
اور لشکر ہی اب جو غور کرکے دیکھا تو پہچانا کہ یہ لشکر سمندر شاہ کا ہی سمندر یہ سے کسی طرف کو
جاتا ہی بس آفاق نے مریخ وغیرہ سے کہا کہ اے بھائی یہ جو بردہا تم لگی ہی یہ لشکر ضرور کسی
ملک پر سمندر شاہ کی طرف سے جاتا ہی یا تو اُس ملک کے بادشاہ نے سمندر شاہ سے سرکشی کی
یا خراج نہین دیا ہی یہ لشکر اُسی شہر کو تباہ و غارت کرنے کو جاتا ہی مریخ نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو مگر لشکر
سب ساحرون کا ہی آفاق شاہ نے جواب دیا کہ سمندر کا طریقہ ہی کہ جب یہ کسی ملک پر
لشکر روانہ کرتا ہی تو ساحرون کا لشکر روانہ کرتا ہی میری رائے یہ ہی کہ اُس پہاڑ پر چل کر قیام کرین اور

دریافت کرین کہ یہ لشکر کدھر کو جاتا ہی اگر ہمپر پڑے تو اس لشکر سے مقابلہ کرین مریخ نے کہا کہ اچھا بس یہ سب کے سب پہاڑ پر آئے اور کوہ پر اُتر کر قیام پذیر ہوے آفاق شاہ نے اپنی جھولی سے ماش کا آٹا نکالا اُسکے دو پتلہ بنائے اُنپر سحر کیا کہ وہ پتلے گویا ہوے آفاق شاہ نے اُن سے اشارہ کیا اور کہا کہ بیان کرو یہ جو لشکر اُترا ہوا ہی کسکا ہی اور کدھر کو جاتا ہی اسکا افسر کون ہی یہ جو اشارہ آفاق شاہ نے کیا وہ پتلے فوراً نگاہون سے پنہان ہوگئے ادھر آفاق شاہ نے مریخ وغیرہ سے کہا کہ آپ لوگ اپنا سامان کرین اس لشکر پر ایک حملہ ضرور فرمایئے اور لشکر کو بھی مثل لشکر ایوان کے چارون طرف سے گھیر کر قتل فرمایئے کیونکہ یہ لوگ بھی سب یہان غافل ہین اُنکو ہمارے آنے کی خبر نہین ہی ہم دفعۃً جا گرینگے تو وہ لوگ پریشان ہوجائینگے گو ہزارون ہین مگر دفعہ ہمارے جانسے پریشان ہون گے سب کمرین کھولے ہوے ہین جب تک حالات ضرب وحرب سے درست ہون گے اُس وقت تک ہم تہلکہ ڈال دین گے چارون طرف سے لشکر مین تلاطم برپا ہوجائے گا سب نے کہا کہ یہ رائے آپ کی بہت اچھی ہی ایسی غفلت مین ایسا حملہ کرنا چاہیے بس اپنا اپنا سامان درست کرنے لگے کسی نے گولہ فولادی جھولی سے نکالا کسی نے نار سحر درست کیا کسی نے ترنج سحر کسی نے ناریل کسی نے پیکان سحر کسی نے ماش کے دانے کسی نے برق سحر بنائی کسی نے رائی سرسون کے دانے ہاتھ مین لیے آفاق و مریخ و آئینہ اندام زوجہ آفاق نے اپنے اپنے سحر کو درست کیا کہ اتنے عرصہ مین وہ پتلے آئے اُنھون نے آفاق شاہ سے یون بیان کیا کہ اے آفاق شاہ آگاہ ہو کہ یہ لشکر سمندر یہ سے آیا ہی اور قریب پچاس ہزار کے ہی اس لشکر کا افسر بدمست خون ریز جادو ہی بحکم سمندر شاہ طرف آفاقیہ کے جاتا ہی کیونکہ سمندر شاہ نے بدمست کو پچاس ہزار کی جمعیت سے برائے تاخت وتاراج آفاقیہ روانہ کیا ہی اور حکم دیا ہی کہ جاکر آفاقیہ کو تاخت وتاراج کرو شہر کو منہدم کرکے اور عمارات شہر کو غارت کرکے تالاب بنادو اور اہل شہر کو قتل کرو ملازمین وعزیزان آفاق شاہ کو اسیر کرکے میری خدمت مین حاضر کرو مال واسباب لوٹ لو اہل شہر سے ایک کو زندہ نہ رکھو ایسا تاراج کرو کہ یہ نہ معلوم ہو کہ یہ شہر کبھی آباد تھا بس بدمست مع لشکر کے اُسی طرف جاتا ہی چونکہ پرابر کئی روز سے چلا آتا تھا کسی مقام پر قیام نہ کیا تھا تمام لشکر پریشان ہوگیا تھا بدین سبب اس نے اس پہاڑ کے نیچے قیام کیا ہی کہ آج راحت لے لون اور لشکر بھی آسودہ ہوجائے تو کل یہان سے کوچ کرون چونکہ حکم قطعی سمندر شاہ کا ہی اور یہ حکم ہی کہ بہت جلد اس کام کو انصرام دو اور حاضر خدمت ہو بدین سبب اسکو بھی تعجیل ہی یہ تقریر سُننا تھی کہ ایک دو دو غلیظ تھا کہ آفاق شاہ کے کاخ دماغ کو توڑ کر نکل گیا آتش غیظ وغضب کا خون سینہ مین مشتعل ہوئی نگاہ قہر اُن پتلون کی طرف دیکھا ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ اُنپر گرا اور اُنکو جلا دیا پتلون کو جلاکر آفاق شاہ نے مریخ کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ آپ نے سماعت فرمایا کہ ان پتلون نے کیا بیان کیا معلوم ہوتا ہی کہ اس سمندر شاہ کی شامت آئی ہی کہ اس نے مجھ سے عداوت پیدا کی ہی اور بدمست جادو کی بھی یہ لیاقت ہی کہ میرے شہر کو تاخت وتاراج کرسکے ہان اگر خود سمندر شاہ آتا یا اپنے استاد کو بھیجتا یا کسی اپنے وزیر یا سپہ سالار کو روانہ کرتا تو شاید شہر پر قبضہ پاتا بدمست کیا قبضہ پائے گا قریب شہر بھی تو نہ جانے پائے گا اے بھائی مریخ جس قدر مین نے

سمندر شاہ کا پاس ولحاظ کیا اُسی قدر اُس نے مجھپر ظلم وستم کیا دربار مین جو اُس نے میرے ساتھ سلوک کیا وہ سب آپ لوگون پر ظاہر ہی آپ نے سُنا ہوگا کہ مین نے سوائے عذر کے کوئی کلمۂ سخت نہین کہا اگر خواجہ عیاری کرکے نہ بچاتے تو مین قتل ہو چکا تھا گو میرا لشکر اُس وقت بھی آمادۂ فساد تھا جنگ وپیکار کے لیے تیار تھا مگر مین نے اُس وقت بھی سمندر کے نمک کا پاس کیا اور اپنے لشکر کو منع کیا اُسپر سمندر نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا کہ میرے شہر کے بربادی کی فکر کی آپ بغور ملاحظہ کرین کہ جو کچھ خطا کی ہی مین نے کی ہی اہل شہر اور میرے عزیزون وملازمون کا کیا قصور ہی جو ان بیچارون کے قتل وغارت کا حکم بدمست کو دیا ہی اب بدمست میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی اسی بجائی مریخ کیا قدرت خداوند کریم ہی کہ اُس نے کس تدبیر سے ہم سب کو اس طرف پہونچایا اور میرے خیال مین یہ امر آیا کہ مین چل کر اپنے شہر کی درستی کرنون یہ اُسکی شان تھی کہ اُس نے یون پہونچایا کیونکہ اُسپر تو ظاہر تھا کہ یہ واقعہ پیش آنے والا ہی پس وہ سب کو یہان لے آیا اور یہ امر میرے دل مین اپنی قدرت سے پیدا کیا ورنہ میری خرابی ہوتی تمام اہل شہر پریشان ہوتے چونکہ ابھی اُنکے مقدر مین پریشانی نہ تھی اور اسکی قضا آچکی ہی اس سبب سے خدا نے یہ سبب پیدا کیا کہ مین اس طرف چلا آیا ورنہ مجھکو کیا خبر ہوتی کہ بدمست سمندر کے حکم سے میرے لشکر اور عزیزون اور ملازمون اور ملک کی تباہی کے لیے جاتا ہی مریخ نے جواب دیا کہ اے آفاق شاہ وہ ایسا ہی خالق برحق اور معبود مطلق ہی کہ ہر حال مین اپنے بندون کا معین ومددگار ہی وہ بڑا رحیم وغفار ہی اپنے بندون کی وہ خود حفاظت کرتا ہی آفاق شاہ نے کہا کہ اب دیر نہ فرمایئے تشریف لے چلیے لشکر کو تباہ نہ فرمایئے بس یہ تقریر جو آفاق شاہ نے ختم کی ہر ایک سردار چلنے پر آمادہ ہوا اور کہا کہ چلیے بس آفاق شاہ آگے آگے اور عقب مین سب سردار ان اسلام طرف لشکر بدمست کے برائے مقابلہ چلے یہ تو ادھر جاتے ہین

اب شمہ حال بدمست کا تحریر کیا جاتا ہی

تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ جب آفاق شاہ کو خواجہ ثالث ستی کی عیاری کرکے لے گئے تو اور عیارون نے سمندر شاہ وغیرہ کو بیہوش کیا تھا اور سب کو اُن کے سحر کے تلے اُٹھا لے گئے تھے اور ہر ایک کو اُن کے مقام پر پہونچا دیا تھا چنانچہ دوسرے دن جو سمندر شاہ نے دربار کیا تھا تو شملاق وزیر سمندر شاہ نے چونکہ یہ آفاق شاہ سے کینہ رکھتا ہی کہا تھا کہ اے بادشاہ آفاق شاہ نے وہ حرکت کی ہی کہ جو کسی نے نہ کی ہوگی اور نمک حرامی پر کمر کسی ہی بس آپ کو لازم ہی کہ کسی سردار زبردست کو روانہ کرکے ملک آفاقیہ کو غارت کرائیے اہل شہر کو قتل کرائیے ملازمان وغیزان آفاق شاہ کو قتل فرمایئے مال واسباب کو غارت کرائیے یہ امید نہ رکھیے گا کہ اُس شہر کے باشندے یا ملازم یا عزیزان آفاق آپ کی اطاعت کرین گے یہ عقل سلیم کے بالکل خلاف ہی پس اِن سب کا قتل کرنا اچھا ہی اور موقع بھی خوب ہی کیونکہ ابھی لشکر اسلام مین آفاق ہی اپنے شہر کو نہین گیا ہی اگر وہ شہر مین ہوگا تو خرابی ہوگی کسی کے غارت کیے سے پھر شہر غارت نہ ہوگا سوائے آپ کے کیونکہ آفاق ساحران زبردست سے ہی آپ کے دربار مین کوئی ایسا ساحر نہین ہی کہ جو آفاق سے مقابلہ کرسکے اور شہر پر قبضہ ہو یہ موقع نہایت عمدہ تھا

راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ تقریر شملاق کی سمندر کو بہت پسند آئی تھی امراق وزیر نے بھی شملاق کے قول کی تصدیق کی بھی پس اُسی وقت سمندر نے بدمست کو روانہ کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ آفاقیہ مین جاکر شہر کو غارت کرنا اہل شہر و عزیزان و ملازمان آفاق شاہ کو قتل کرنا ذرا دل مین نہ رحم کرنا اگر شاہ بھی مانگین تو نہ دینا تمام مال و اسباب لوٹ لینا ہر ایک عمارت شہر کو منہدم کرکے بلا خوف و خطر تالاب بنا دینا اور بہت جلد اس کام سے فراغت کرکے اور سب کے سر لے کر آنا بدمست جادو اسی وقت اپنے دنگل سے اُٹھا تھا اور باہر آیا تھا بموجب حکم سمندر شاہ پچاس ہزار کا لشکر لے کر اور سامان سفر درست کرکے طرف آفاقیہ کے روانہ ہوا تھا ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس حقیر نے جلد دوم مین یہ تحریر کیا ہے کہ سمندر کے چار وزیر ہین دو دست چپ کے اور دو دست راست کے ایک وزیر برادر عزدہی آفاق شاہ کا جو کہ دست چپ کے وزیر ہین اُن کے نام تحریر ہو چکے ہین مگر یہان پھر تحریر ہوتے ہین شملاق و امراق یہ دونون بڑے بدذات کینہ کس ہین ہر ایک سے عداوت رکھتے ہین اور یہی دونون ہر وقت حاضر دربار رہتے ہین جو وزیر کی برادر آفاق ہے اُس کے یہ کام سپرد ہے کہ وہ لشکر کیلیے ہمیشہ دورا کیا کرتا ہے سال بھر کے بعد ایک مرتبہ آتا ہے اور دوسرا وزیر جو دست راست کا ہے اُس کے سپرد یہ کام ہے کہ وہ کاغذات ملکی دیکھا کرتا ہے وہ بھی گاہے گاہے دربار مین آتا ہے یہ دونون بہت نیک ہین اور صاف باطن ہین چنانچہ جس زمانہ مین آفاق پر سمندر شاہ نے وہ ظلم و ستم کیا تھا اُس زمانہ مین بھائی آفاق کا بھی دورے سے واپس آیا تھا دربار مین تھا یہ سب امر اُس کے روبرو ہوئے تھے وہ جب دربار سے گیا تھا اور دوسرا وزیر دست راست تو دونون نے باہم صلاح کی تھی کہ اب دربار بادشاہ کا لائق آنے کے نہین ہے کیونکہ یہان پاجیون کا زمانہ ہے اہل لیاقت کی قدر نہین ہے اب وہ صاحبان عزت کی عزت نہین رہی بس اب ہم تو اس دربار مین نہ آئین گے ہم کو یقین ہوتا ہے کہ اقبال سمندر کا جاتا رہا اور ادبار آگیا جو اس کے ہمراہ ہوگا اُسکی بھی بے عزتی ہوگی بس یہ صلاح کرکے دونون اپنے مقام پر گئے تھے اور برادر آفاق تو لشکر لے کر اور ایک عرضی روانہ کرکے دورے پر چلا گیا تھا دوسرے وزیر نے دربار مین آنا ترک کر دیا تھا چنانچہ شملاق و امراق کی بن آئی تھی اور خوب سمندر شاہ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا اور ان لوگون کے نہ آنے کی کچھ پروا نہ کی تھی بس اب دربار سمندر کا رنگ خراب ہو گیا ہے جیسا کہ تحریر ہو چکا ہے یہ سب حال جلد دوم مین مذکور ہو چکا ہے یہان صرف یاد دہی کے لیے تحریر کیا پس بدمست جادو دو منزلہ دو منزلہ کرتا ہوا چلا آتا تھا اتفاق سے لشکر اُسکا تھک گیا اہل لشکر نے اُس سے شکایت کی کہ کسی مقام پر تو قیام فرمایئے کیونکہ اب تو ہم سے نہین چلا جاتا ہے جب تک کہ ہم قیام نہ کرلین گے اور راحت نہ پالین گے چنانچہ بدمست جادو نے اُس دامنہ کوہ مین لشکر کو فروکش ہونے کا حکم دیا تھا لشکر اترا تھا خیمہ وغیرہ برپا ہوئے تھے بدمست کی بارگاہ برپا کی گئی تھی وہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوا تھا سردار ان لشکر اپنے اپنے خیمون مین کہ کئی دن کے تھکے ہوئے تھے کمون کھول کر سب اپنے اپنے بستر لگا کر سو رہے تھے کیونکہ اُنکو کوئی خوف نہ تھا جو لشکر کی حفاظت کے لیے طلایہ وغیرہ مقرر کرتے یہ لوگ تو بے خبر تھے اور بدمست اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا چند سردار ان معزز سے باتین کر رہا تھا اور شراب خواری مین مصروف تھا باقی سردار اپنے اپنے خیمہ مین آرام پذیر تھے خواب مرگ مین مبتلا تھے کئی شبانہ روز کے جاگے ہوئے تھے پس لشکر بدمست کا تو یہ حال راوی نے بیان کیا ہے کہ ان سب کی قضا آگئی تھی جو آفاق وغیرہ

اس طرف آنکلے اور آفاقیہ کا برباد ہونا خدا کو منظور نہ تھا خدا کی تو عجب قدرت ہی کہ وہ دم مین کاہ
کو کوہ اور کوہ کو کاہ کرتا ہی اپنی قدرت سے ایسے سامان پیدا کرتا ہی کہ جسکا شان و گمان ہی نہین
ہوتا ہی وہ اس طرح سامان غیب سے پیدا کرتا ہی کہ عقل انسان کو حیرانی ہوتی ہی بڑے بڑے
عاقلان عالم و مدبران ہر فن اُسکی قدرت کے کامون کو نہین دریافت کر سکتے ہین اُنکی عقل تو ہر دم
گردش رہتی ہی بہت سے اسی فکر مین دنیا سے طرف عالم بقا کے چلے گئے اور اُس کے کامون کو اور
قدرت کی شناخت نہ کر سکے اور جو کہ زندہ ہین وہ بھی یہ حسرت اپنے دل مین لے کر دار فنا سے طرف
عالم بقا کے چلے جائین گے اور کچھ نہ ہو سکے گا اُس کے کارخانہ قدرتی ہین وہ ایسا ہی خدا ہی کہ شیر
اور بکری کو ایک گھاٹ پانی پلاتا ہی اور سب کا پیدا کرنے والا ہی بھلا کون اُسکی قدرت کو جان سکتا ہی
اُسکی ذات عالم الغیب ہی کیونکہ اُس کے نزدیک ابھی افاقیہ کا تباہ ہونا اچھا نہ تھا اور بدمست
کی قضا آفاق شاہ وغیرہ کے ہاتھ سے تھی اُس نے یہ سبب پیدا کیا آمدم بر سر مطلب راوی نے
بیان کیا ہی کہ یہ لوگ تو عالم غفلت مین تھے بس آفاق شاہ مع سب سردارون کے لشکر مین پہونچا
سب کو تا فل پاکر مریخ وغیرہ سے کہا کہ آپ لوگ اپنا کام کرین یہ کہنا تھا کہ سب سردار چار ذن
طرف منتشر ہو گئے آفاق شاہ اور اُسکی زوجہ بالاے آسمان گئی منورہ جادو اور چند سردار
غرق زمین ہوے بس آفاق شاہ نے بالاے آسمان جاکر آتش سحر لشکر بدمست خوان ریز
پر برسانا شروع کی برق گرانے لگا خیمون مین آگ لگ گئی ایک طرف سے مریخ نے لشکر پر سحر کیا
کہ آگ نے گھیر لیا ایک جانب سے کوکبہ نے ایک طرف سے سہراب نے ایک سمت
سے غزالان نے کسی نے نارنج مار کر کسی نے ترنج مار کر کسی نے گولہ مار کر کسی نے پیکان کا مینھ
برسایا کسی نے دانے ماش کے مارے کسی نے سرسون کے دانے مارے ادھر منورہ نے
وسط لشکر مین زمین سے نکل کر اب جو سحر کیا خیمون کی طنابین کٹ کٹ گئین خیمہ گرنے لگے برق
کڑک کڑک کر گرنے لگی ساحران لشکر بدمست جل جل کر گرنے لگے لشکر مین ایک تلاطم مچ گیا حشر
برپا ہو گیا ساحرون کے مرنے کی علامت برپا ہوئی ہر غل مچانے لگے برف باری سنگ باری
ہونے لگی ساحران لشکر اسلام نے قیامت برپا کر دی تمام لشکر کے خیمون مین آگ لگا دی آفاق
شاہ نے برقین گرانا شروع کین مریخ نے آگ برسانا شروع کی آئینہ اندام نے اپنے بال
کھول دیے کہ تاریکی ہو گئی کفار کو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا منورہ نے اپنی حفاظت کر کے وسط لشکر مین
کھڑے ہو کر اپنا سحر کرنا شروع کیا جب تک کفار خبردار ہون ہزارون قتل ہو گئے سیکڑون جل کر
مر گئے ہزارون خیمون مین فی النار واسقر ہوے یہ تلاطم جو برپا ہوا ایک مرتبہ بدمست کے
کان مین صداے شور و غل کی آئی اس نے کہا کہ یہ کیسا شور و غل ہی کہ چند ساحر دو ڑے ہوے
بارگاہ مین آئے بدمست سے کہا کہ حضور غضب ہو گیا کوئی غنیم لشکر پر آکر گرا ہی اُس نے لشکر
کو تباہ کر دیا ہی جلد خبر لیجیے یہ سُننا تھا کہ بدمست گھبرا کر اپنے مقام پر سے اُٹھا اور باہر بارگاہ کے
آیا چند سردار اسکے ہمراہ باہر آئے تھے اور ابھی بارگاہ مین تھے کہ آفاق شاہ نے اوپر سے
برق بارگاہ پر گرائی بارگاہ مین آگ لگ کے وہ ساحر اُسی بارگاہ مین جل گئے اُنکو باہر آنے کی
مہلت نہ ملی بازار مرگ گرم ہوا ایک تلاطم برپا تھا ہر طرف سے ساحرون کے مرنے کی صدا آرہی تھی
لشکر مین آگ لگی ہوئی تھی بدمست جادو نے بیرون بارگاہ آکر جو دیکھا کہ چارون طرف لشکر

کے آگ لگی ہوئی ہی تمام خیمہ لشکر کے جل رہے ہین اہل لشکر ایسے بدحواس ہین کہ سحر نہین کر سکتے
ہین اپنے کو بچا نہین سکتے ہین ایک تلاطم برپا ہی جدھر بھاگ کر جاتے ہین راہ نہین ملتی ہی عجب
بے بسی سے ہلاک ہو رہے ہین یہ ابھی دیکھ رہا تھا اور خیال کر رہا تھا کہ یہ کسکا کام ہی اور کون آکر لشکر
پر گرا ہی ابھی کچھ معلوم نہ ہوا تھا کہ ایک سردار نے کہا کہ خداوندا ہمیشے آپ کی بارگاہ مین بھی آگ
لگ گئی یہ سُن کے اس نے پلٹ کر دیکھا کہ بارگاہ جل رہی ہی یہ وہان سے ہٹا راوی نے بیان
کیا ہی کہ جو سردار اور لشکری اپنے خیمون مین سو رہے تھے وہ صدائے شور و غل سُنکے اُٹھے
اور قصد کیا کہ باہر نکلین مگر ممکن نہوا اُسی مقام پر جل کر راہی سفر عدم ہوے بہت سے سوتے
رہ گئے اُنکو خبر بھی نہ ہوئی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بدمست جادو نے یہ دیکھا کہ لشکر مین
تلاطم ہی اہل لشکر کے حواس باختہ ہین اس نے سحر کیا کہ ابر سحر پیدا ہوا اور بارش ہونے لگی
یہ جو آفاق نے دیکھا کہ ابر سحر پیدا ہوا ہی اُس سے بارش ہونے لگی بس فوراً آفاق نے ایک
گولہ اُٹھا کر اسم سحر کرکے اُس ابر پر مارا کہ وہ ابر دھوان ہو کر اُڑ گیا اور آگ برسنے لگی یہ حالت
جو بدمست نے دیکھی خیال کیا کہ لشکر سے نکل چلو یہان اب ٹھہرنا مناسب نہین ہی حریف نے
چارون طرف سے گھیر لیا ہی بدون الگ جانے ہوے اس مقابلہ کا انجام نیک نہ ہوگا کیونکہ آفت
تو برپا ہی اس حالت مین نہ دریافت کر سکتے ہین کہ لشکر نے کہان آیا ہی اور کس سے مقابلہ کرین اگر
یہ دریافت کرتے ہین تو آگ جلائے دیتی ہی حریف قتل کرتا ہی یہ خیال اپنے دل مین کرکے پکار کر کہا
کہ ای اہل لشکر اس مقام سے نکل چلو یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی حریف نے ہم کو غافل پاکر اپنا
بندوبست پورے طور سے کر لیا ہی یہ جو بدمست نے کہا اہل لشکر نے پکار کر کہا کہ کیونکر نکلین
کیونکہ جس طرف جاتے ہین آگ لگی ہوئی ہی حریف نکلنے نہین دیتا ہی یہ قصد کرتے ہین کہ سحر کرکے
اُڑ کر نکل جائین تو آسمان سے الگ آگ برس رہی ہی برق کر رہی ہی کوئی راہ نہین ملتی ہی سوائے
کوچۂ موت کے یہ جو اہل لشکر نے کہا بدمست جادو نے کہا کہ زمین مین غرق ہو کر نکل جاؤ یہ کہکر
اور بدمست خود پانچون زمین مین مار کر اور سحر کرکے غرق زمین ہو کر چلا اُس کے ساتھ اور چند سردار
چلے کچھ اہل لشکر بھی اُسی طور سے چلے یہ حال جو منورہ نے دیکھا کیونکہ یہ تو لشکر مین کھڑی ہوئی
لڑ رہی تھی فوراً اُس نے سحر کیا کہ زمین پتھر کی ہو گئی اور شعلہ آگ کے نکلنے لگے یہ راہ بھی کافرون
کے نکلنے کی بند ہوئی جو بدمست کی صدا کے ساتھ نکل گیا وہ تو نکل گیا باقی اُسی آفت مین مبتلا
رہے اور راہی سقر ہوے جس نے اسباب سحر سنبھالا کہ سحر کرے اوپر سے برق گری کہ اُسکے
دو ٹکڑے ہوے لاش جلنے لگی تاری مقام معرّا لاش کرتے تھے مگر نہ ملتا تھا سیدھے سفر کو
چلے جاتے ملک الموت روحین قبض کر رہے تھے اور حوالہ مالک دوزخ کے کر رہے تھے
کشتی حیات کافران دریاے آتش مین غرق ہو رہی تھی آب موت کی طغیانی تھی بحر فنا مین
طوفانی تھی نہنگ قضا کا لقمہ ہو رہے تھے ماہی موت ہر ایک کو نگل رہی تھی مواج موت کے
ہر ایک طپانچے کھا رہا تھا دریاے موت کے کنارے پر ہر ایک اُتر رہا تھا کسی کو بدون دریاے
فنا مین غرق ہوے چارا نہ تھا ایسا بازار مرگ گرم تھا کہ سوائے کوچہ فنا کے دوسرا کوچہ
تاربون کو نظر نہ آتا تھا نہایت بدحواس تھے مثل طائران وحشی کے ہو گئے تھے ہاتھ پاؤن کے
طوطے اُڑ گئے تھے ایسے بدحواس تھے سحر نہ کر سکتے تھے اسباب سحر اُٹھاتے تھے مگر زبان

نہ ہلا سکے تھے شہباز اجل پر کھولے ہوے سر پر قائم تھا ہر ایک ناریکا شکار کر رہا تھا مرغ روح قفس
جسم سے نکل نکل کر بدحواس پھر رہے تھے قصاب اجل تیغ تیز لیے ہوے ہر ایک کو ذبح کر رہا تھا
مثل گوسفندون کے کفار قتل کیے ہوے پڑے تھے اگر کسی نے سحر کیا بھی تو وہی سحر اُس کے
جان کا خواہان ہوا اپنے سحر سے آپ قتل ہوا اکثنا سحر کیا بھلا اُس ہنگامہ مین کسی کے حواس
کیونکر درست ہون جو کوئی سحر بھی کرتا ہی وہ اُسی کی قضا کا بہانہ ہوتا ہی تھوڑے عرصہ مین تین
حصہ لشکر غارت ہو گیا یہان تو لشکر فنا ہو رہا ہی اور کوئی صورت مفر کی نظر نہ آتی تھی یہ لوگ
تو ورطۂ ہلاکت مین مبتلا ہین کسی صورت سے نجات نہین پاتے ہین اُدھر بدمست جادو
جو مع چند ساحرون کے غرق زمین ہوا تھا اور چند اہل لشکر اُس کے ہمراہ تھے وہ روبراہ نکلا آسکا
نکلنا تھا کہ وہ بھی لوگ نکلے اس نے جو دیکھا کہ خان پر لشکر ہی وہان سے شعلہ آگ کے نکل رہے
ہین آگ آسمان پر سے برس رہی ہی ساحرون کے مرنے سے تاریکی ہو رہی ہی اُس مقام پر تلاطم
برپا ہی یہ دیکھکر اس نے اُن ساحرون سے کہا کہ جو اس کے ہمراہ زمین سے نکلے تھے کہ یہ آخر میری
سمجھ مین نہ آیا کہ کون لشکر آگر گرا کہ جسنے تمام لشکر کا ستیاناس کر دیا اگر مین زمین مین غرق ہو کر نہ نکل
آتا تو مین بھی قتل ہوتا اب یہان آیا ہون دریافت کرتا ہون کہ یہ بنیاد واقعہ ہی اُنھون نے عرض کیا
کہ اے خداوند دریافت فرمانے مین دیر نہ لگائیے تاکہ اُسکا تدارک کیا جائے لشکر اس بلا سے نجات
پائے بدمست جادو نے کہا کہ دریافت کرتا ہون میرے حواس تو درست ہولین یہ کہکر اس نے
جھولی سے کاغذ نکالا اور قلم اور دوات لے کر اُس کاغذ پر اس نے کچھ لکھا اور سحر کیا کہ حرف پیدا
ہوے پہلے اس نے لکھا تین بھائی تھین جب سحر کیا تو وہ حرف بن گئین بدمست جادو نے یہ
اُس کاغذ پر یہ تحریر پایا کہ اے بدمست آگاہ ہو کہ آفاق شاہ اور چند ساحران لشکر اسلام
ادھر سے جاتے تھے اُنھون نے جو لشکر کو تیرے یہان اُترے دیکھا اور دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی
اُنکو معلوم ہوا کہ تم آفاقیہ برائے غارت شہر جاتے ہو تو وہ لوگ تم کو غافل پاکر لشکر پر آن گرے
لشکر کو تہ و بالا کر دیا تلاطم مچا دیا چارون طرف سے لشکر کو گھیر لیا ہی منورہ جادو لشکر مین کھڑی
ہوئی لڑ رہی ہی آفاق شاہ بالاے لشکر سے سحر کر رہا ہی اور باقی سردار چارون طرف پھیلے ہوے
ہین یہ لوگ قریب بیس سردارون کے ہین جلد اسکا تدارک کر سب لشکر قتل ہو چکا ہی صرف
تھوڑا سا لشکر باقی ہی وہ بھی قتل ہوا جاتا ہی ارے بدمست جلد تدبیر کر یہ جو اُس نے کاغذ پر تحریر پایا
فوراً سردارون سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا آفاق شاہ میرے ادھر آنے سے آگاہ ہوا تھوڑے سے
سردار لے کر آیا تم سب کو غافل پاکر قیامت برپا کر دی میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائے گا مین اُس کے
مقابلہ کو جاتا ہون تم لوگ لشکر کی طرف جاؤ اُس کے ہمراہی گرد لشکر کھڑے ہوے سحر کر رہے ہین اُنسے
مقابلہ کرو چند سردار ہین اُنکو سب مل کر قتل کر لو جانین نہ پائین یہ جو بدمست نے کہا سب نے اپنے
کو اسباب سحر سے آراستہ کیا اور طرف لشکر کے چلے بدمست اپنے کو اسباب سحر سے آراستہ
کر کے ایک اژدر سحر سے پیدا کر کے اُسپر سوار ہو کر اور سحر کر کے طرف آسمان کے چلا اس نے سحر سے
دریافت کر لیا تھا کہ آفاق کس مقام پر ہی پس یہ اُسی طرف چلا جب بالاے لشکر پہونچا دیکھا کہ
لشکر مین تلاطم برپا ہی اس نے بڑا افسوس کیا دیکھا کہ جو خون جاری ہی ہزارون لاشین زمین
پر پڑی ہوئی تڑپ رہی ہین اسکو اپنے لشکر کے حال پر بہت تاسف ہوا اور صدمہ ہوا اب جو

اس نے سر اُٹھا کر دیکھا تو کیا نظر آیا کہ آفاق شاہ مع اپنی زوجہ کے تخت سحر پر سوار اور لشکر پر
سحر کر رہا ہی یہ نظر آنا تھا کہ ایک دود غلیظ تھا کہ اس کے کاخ دماغ کو توڑ کر پار گذ گیا اور فرط غیض
سے کانپنے لگا قریب تھا کہ صدمہ غیض و غضب سے از در سے گر پڑے اس نے اپنے کو سنبھالا
اور آواز دی کہ او آفاق شاہ خبردار ہو جا مین تیرا حریف آپہونچا یہ کیا نامردون کی طرح
چوشیدہ سحر کر رہا ہی مردان عالم سے آنکھ چار کر اور سر بکف ہو کر مقابلہ کر یہ کون حرکت تھی اور یہ کس
استاد نے تجکو تعلیم کیا ہی کہ حریف کو غافل پاکر اسپر حملہ کرنا کبھی سر بکف مقابلہ نہ کرنا تیری تو بڑی
تعریف سُنی تھی اس کے خلاف پایا خیر جو تو نے کیا خوب کیا مگر بالکل جوان مردی کے خلاف کیا
یہ بھی کوئی شجاعت تھی کہ مجکو اور میرے لشکر کو غافل پاکر مقابلہ کیا اگر مقابلہ کی ہوس تھی تو سر بکف
ہو کر مقابلہ کیا ہوتا کہ کچھ تیرا کمال ظاہر ہوتا کچھ فرہ دونون طرف کے لوگ دیکھتے اور تعریف کرتے جسکو
خداوند تصویر فتح دیتے وہ لیتا اب خبردار ہو جا مین آپہونچا ہون تیری جان کا ملک الموت ہون
تیری قضا یہان لیکر تجکو آئی ہی آج میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی کہ تو نے چالاکی کی تھی اور چاہا تھا
کہ سب کو قتل کر کے اور اپنی جان بچا کر نکل جاؤن مگر چالاکی کام نہ آئی نامردی تھی کی اور منفت تین لعن
بھی گئی یہ جو صدا کان مین آفاق شاہ کے پہونچی آفاق شاہ نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ کون
لاف زنی کر رہا ہی اور بیہودہ بکتا ہی مین نے تو بدمست جادو کی بارگاہ جلا دی کیا یہ بارگاہ سے
نکل آیا تھا جو یہ زندہ بچا یہ اپنے دل مین خیال کر کے دیکھا تو بدمست جادو کو دیکھا کہ اژدر پر سوار
لاف زنی کرتا ہوا چلا آتا ہی پس آفاق نے ڈانٹ کر آواز دی کہ او بدمست اسی مقام پر ٹھہر جا
کیا تو بیہودہ تقریر کرتا ہی تو نامرد ہی کہ مین او نامرد اپنی ہائی میرے اژدر کو نہ پہونچی تو نامرد ہی اور
تیرا بادشاہ بھی کہ جب تو نے اور تیرے بادشاہ نے یہ خیال کیا کہ آج کل آفاق اپنے شہر مین
نہین ہی پس یہ موقع بہت اچھا ہی شہر کے غارت کرنے کا اگر آفاق ہوگا تو پھر پر قبضہ نہ ہوگا
پس مجکو روانہ کیا میرے خدا نے مجکو یہان پہونچا دیا تیری سرکوبی کے لیے او نامرد مین تجھ سے
سے سردارون سے یہان تھا اور تیرے ہمراہ لشکر کثیر تھا اس سبب سے مین نے تیرے لشکر کو تباہ
کیا کوئی مین نے تیرے خوف سے پوشیدہ ہو کر نہین مقابلہ کیا بلکہ اپنے کم ہونے سے پس مین
تجھ سے ساحرون کے قتل کرنے کو کافی ہون اسی مقام پر ٹھہرا رہ مین آتا ہون اور ساری تیری
چرب زبانی نکالے دیتا ہون یہ کہکر آفاق شاہ نے دستک دی کہ ایک ابر پیدا ہوا اُس
ابر سے شعلہ نکلے وہ ابر خلق ہوا اُس ابر سے ایک اژدر پیدا کہ اُسپر چار جامہ کسا ہوا تھا پس
آفاق شاہ نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اے جان من در راحت قلب و مونس تنہائی تم تو اسی مقام
پر رہو مین اس حرامزادے کے مقابلہ کو جاتا ہون اور اسکو قتل کر کے ابھی آتا ہون اس نے بہت
سر اُٹھایا ہی نہ معلوم یہ اپنے کو کیا خیال کرتا ہی اگر تم بھی میرے ساتھ زمین پر چلو گی تو یہ راہ مکل
جائے گی کفار راہ پاکر مکل جائین گے تم یہان سحر کیے جاؤ اور برق گرائے جاؤ ان ناریون کو چین نہ
لینے دو آفاق شاہ کی زوجہ نے کہا کہ جو تمھاری مرضی وہی مجکو منظور ہے تم کو سپرد خداوند
کریم کیا پس آفاق شاہ اپنی زوجہ سے یہ کلام کر کے اور تخت پر سے جست کر کے اژدر پر سوار
ہوا اسنے جو کیا اژدر نے قلابہ آتشین منہ سے چھوڑا دھوان اُس کے دہن سے نکلا کہ تمام زمانہ تاریک
ہو گیا بل کرتا ہوا چلا اُدھر سے بدمست اژدر پر سوار چلا آتا تھا اُس نے جو دیکھا کہ آفاق شاہ

میری آواز سُنکے اور میری تقریر کا جواب دے کر اژدر پر سوار ہو کر میرے مقابلہ کو آتا ہی اُس نے
اپنا اژدر اُسی مقام پر روکا کہ آفاق شاہ پہونچ گیا بدمست نے کہا کہ ای آفاق تم نے بڑی
نامردی کی کہ بدون آگاہ کیے میرے لشکر پر آگرے اب میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاؤگے یہ دوسری
نادانی کی کہ میرے مقابلہ کو آئے کیا تم نہین جانتے ہو کہ میرا نام بدمست خون ریز جادو خون کا
بہانا میرا کام ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ اپنے ہاتھ رومال سے باندھکر میری خدمت مین آؤ اور
میرے قدم پر سر رکھدو مین تمھاری خطا کو معاف کر دونگا اور بادشاہ سے بھی سفارش کرکے معاف
کرا دونگا اور جو منصب اور مرتبہ تمھارا تھا وہ ہی برقرار رہے گا اور اُسی طور سے تمھاری عزت و
توقیر کی جائے گی اپنا مذہب اختیار کرو دوسرا مذہب چھوڑو تمھاری اطاعت کرنے سے اہل شہر
بھی امان پائینگے اور تمھارے عزیز بھی نہ قتل ہونگے نہ تمھارا مال و اسباب برباد ہوگا نہ شہر و
دیار غارت ہوگا اگر اس کے خلاف کروگے تو میرے ہاتھ سے مارے جاؤگے تم جدا قتل ہوگے شہر
جدا تاراج ہوگا عزیز جدا قتل کیے جائینگے سوائے افسوس کے کچھ نہ ہاتھ آئیگا آفاق شاہ
نے جواب دیا کہ او مرتد میری کیا خطا معاف کرے گا تیری بھی یہ لیاقت ہی جو تو میری خطا معاف
کرے تو کیا ہی اور تیرا بادشاہ کیا گیدی ہی جو وہ میری خطا معاف کرے گا پہلے اپنی تو خبر لے
مین نے اُسکا بہت پاس کیا ورنہ ہر دربار اگر بگڑ جاتا تو سب اہل دربار کو معلوم ہو جاتا وہ جو
بڑے پہلوانین سامری ہین اور اسنے کو اُستاد مشہور کیا ہی اُنکو تو راہ فرار نہ ملتی صرف مین نے
اُس وقت نمک کا پاس کیا اب مین بالکل پاس و لحاظ نہ کرونگا جب تعلق نہ رہا تو کیا ضرور
ہی کہ پاس و لحاظ کروں اور او نامعقول تیرا بادشاہ تو میری پشم کندہ کر نہین سکتا ہی تو کیا
مجکو قتل کرے گا اپنے دل کو سمجھالے اور او احمق وہ خود تو میرے خوف سے آیا نہین تجکو بیل ماش
ہونے کو ادھر روانہ کیا ارے نادان سامری و جمشید آئین تو مین اُن سے مقابلہ کروں اور
اُنکو قتل کروں جو کہ اس وقت اپنے کو خداوند کہتے ہین میان ایوان تاجدار کی تو مین اصل جانتا
نہین ہون ارے گدہے جو کہ موجد سحر و ساحری ہین وہ تو مجھ سے مقابلہ کر نہین سکتے ہین تو تو
کیا ہی کل کا چھوکرا ہی مین نے تجھ ایسے بیسون لونڈے تیار کرکے اور اُنکو سحر تعلیم کرکے چھوڑ دیے
ہین ارے او بدمست مین ساری تیری بدمستی نکالے دیتا ہون سچ ہی کہ تو خون ریز ہی دیکھ
تیرا ہی خون اس وقت زمین پر بہتا ہی ارے نادان سامری و جمشید تو میرے ملک پر قبضہ
کر نہین سکتے میرے خیر خواہ ایسے نہین ہین کہ تجھ ایسے چھوکرون سے خوف کھاکر بھاگ جاتے اگر تو
وہان جاتا تو جو تیان مار کر تیرا مغز نکال کی راہ نکال دیتے تجکو بھاگنے رستہ نہ ملتا کتے کی موت مارا
جاتا خیر وہان جاکر اپنے جانے کا مزہ پاتا مگر مجبوری اس امر کی ہی کہ تیری موت تو اس مقام پر
میرے ہاتھ سے مقرر تھی وہان کیونکر جاتا او بدمست مین کسی غرور کی راہ سے نہین کہتا ہون نہ تکبر
کرتا ہون بلکہ کلمات عاجزی کرتا ہون کیونکہ غرور و تکبر خداوند کریم کو پسند نہین ہی یہ امر اُسی کو
زیبا ہی کیونکہ اُسکی ذات وحدہ لاشریک لہ ہی او بدمست یہ مرتبہ اور یہ عزت جو اہل اسلام کو
ملی اُسی فروتنی کا سبب ہی جو فخر کرتا ہی وہ ہمیشہ سربلند رہتا ہی اور جو میرا شعار کردہ چلتا ہی ہمیشہ پست
ہوتا ہی تو دیکھ لینا کہ سمندر اس غرور کرنے کے عوض مین ایسا ذلیل ہوگا کہ باید و شاید یاد کرے
کہ اب زمانہ انقلاب سلطنت سمندر شاہ آگیا ہی اور اُسکا اقبال مبدل بادبار ہو گیا ہی کیونکہ

اُس نے ظلم پر کمر کسی ہی خیر خواہون اور دوستون کو اُس نے اپنا دشمن کیا ہی خیر خواہون کو بد خواہ تصور
کرتا ہی اور بد خواہون کو خیر خواہ یہ سب اُسکو ذلیل کرائینگے اور قتل کرائینگے اور جو اُسکا ساتھ
دے گا وہ بھی ذلیل ہوگا اُس نے میرے ساتھ وہ حرکت کی جو ادنی کے ساتھ بھی کوئی نہین کرتا ہی
اُسمیر اکتفانہ کی اب میرے غریزون اور شہر پر ظلم کرنے کا قصد کیا ظالم بہت جلد دنیا سے جاتا ہی
اور اُسکا مقام قعر دوزخ ہوتا ہی غریب آزاری بُری چیز ہی کیا خوب کسی نے کہا ہی بیت ترس
از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن + اجابت از در حق بہر استقبال می آید + اے بدمست تو ہی
انصاف سے بتا کہ اگر سمندر شاہ کے زعم ناقص مین خطا وار تھا تو مین تھا یا میری زوجہ اور
ان بیچارون اہل شہر اور میرے غریزون کا کیا قصور اُس نے تجویز کیا جو تجھ ایسے نامرد کو میری
شہر کے برباد کرنے کو روانہ کیا اس قدر اُس نے ظلم پر کمر کسی کہ بے گناہ ہزارون بندگان خدا کے
خون کا قصد کیا اے بدمست اسی مین خیریت ہی کہ تو مذہب اسلام قبول کر اور راہ کفر و ضلالت
چھوڑ کر میری اطاعت اختیار کر اور رفاقت سمندر شاہ و دین تصویر پرستی ترک کر ورنہ
میرے ہاتھ سے ضرور مارا جائے گا کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی آئندہ تجکو اختیار ہی بدمست
نے برہم ہوکر جواب دیا کہ مین بھی مثل تیرے اپنے کو بدنام کرون یہ فریب تو کسی احمق کو دینا
مجھ ایسا دانا تیرے اس فریب مین نہ آئے گا آفاق نے کہا کہ افسوس تیری قضا ہی آگئی ہی
مین کیا کرون بدمست نے جواب دیا کہ جس طور سے تو افسوس کرتا ہی اُسی طور سے مین
افسوس تیرے لیے کرتا ہون آفاق شاہ نے کہا کہ پھر دیر کس امر کی ہی جو حربہ تجکو کرنا ہو کر
مین تو موجود ہون بدمست نے کہا کہ کیا اسی مقام پر مقابلہ کروگے میرے نزدیک تو بہتر یہ ہی کہ
زمین پر چل کر ہم اور تم مقابلہ کرین آفاق شاہ نے جواب دیا کہ مین نہ یہان مقابلہ کرنے
سے باہر ہون نہ زمین پر جہان تیرا جی چاہے مقابلہ کر بس جب یہ جواب آفاق شاہ
نے دیا بدمست نے اپنے اژدر کو اشارہ کیا کہ وہ طرف زمین کے چلا آفاق شاہ نے
بھی اپنے اژدر کو اشارہ کیا وہ بھی زمین کی طرف چلا یہانتک کہ دونون زمین پر آکر پہونچے اور ہم
مقابل ہوے بدمست نے کہا کہ اے آفاق حملہ کر ذمرب لگاؤ آفاق نے جواب دیا کہ تو
پہلے اپنا حربہ کر پیش قدمی ہمارے طریقہ مین حریف پر جائز نہین ہی یہ جو آفاق نے کہا
بدمست نے جواب دیا کہ یہ تیری قضا ہی آگئی ہی مین کیا کرون تے جبردار ہو جا مین حربہ
کرتا ہون اس میرے حربہ سے بچنا یہ کہکر اُس نے اپنے جوڑے سے ایک چھوٹی سی ڈبیا نکالی
ناظرین کو معلوم رہے کہ آفاق کے گلے مین ایک سفید رومال بندھا ہوا ہی بس بدمست
نے وہ ڈبیا نکال کر کہا کہ اے آفاق اس وقت مین تجھ سا کمال دیکھتا ہون تم کیونکر میرے
اس حربہ سے بچتے ہو یہ کہکر بدمست نے اپنے اژدر کو پیچھے ہٹایا اور چند قدم کے فاصلہ پر جاکر
اور اُس ڈبیا کو آفاق شاہ کی طرف کرکے کھولا اور اشارہ کیا ڈبیا کا دہونا تھا کہ ایک
برق چمکی جب چمک ہو چکی تو آفاق نے دیکھا کہ اُس ڈبیا سے بالفعل بجر کی ناگن سیاہ رنگ
کی نکل کر میری طرف آتی ہے آفاق شاہ نے جیسے اُس ناگن کو اپنی طرف آتے ہوے
دیکھا فوراً آواز دی کہ او بدمست دیکھ میرے کمال کو یہ کہکر وہ جو رومال گلے مین بندھا ہوا تھا
اُسکو فوراً جھٹ پٹ گلے سے کھولا اور اُس کے دونون سرے پکڑ کر بیچ سے جھٹکا دے کر

چاک کیا ادھر تو رومال چاک ہوا اُدھر وہ ناگن دو ہو کر زمین پر گری اور ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ ناگن
جل گئی ادھر آفاق شاہ نے دونون ٹکڑے رومال کے زمین پر پھینکے وہ شعلہ بن کر طرف بدمست
کے چلے بدمست نے جو دیکھا کہ آفاق شاہ نے میرا سحر جو کہ میرے کمال کا تھا ایک آن مین
رد کر دیا اور اپنا سحر میرے اوپر کیا اس نے فوراً اپنی زبان مین سوزن دی اور خون زبان سے
لے کر اُس شعلہ پر مارا کہ وہ شعلہ برطرف ہوا اور آواز دی کہ ای آفاق تم نے میرا سحر رد کیا مین
نے تمھارا اب مین پھر حربہ کرتا ہون جب جانون کہ تم اس حربہ سے بچو آفاق نے کہا کہ حربہ کرو اگر
میرا خدا بچائے گا تو ضرور بچون گا ورنہ کیا چارا ہی جو اسکی مرضی بس آفاق تو یہ کہہ رہا تھا کہ اُدھر
بدمست نے جھولی سے ایک بیضہ فولادی نکالا اور اُسپر کچھ اسم سحر پڑھ کر اور سمندور کے بیچ
دیکر طرف آفاق کے پھینکا جب وہ بیضہ قریب آفاق پہونچا آفاق شاہ نے اشارہ کیا کہ
اُس کے دو ٹکڑے ہوے اُس سے ایک برق پیدا ہوئی وہ برق لڑک کر آسمان پر گئی اور وہان سے
چمک کر طرف آفاق کے چلی آفاق نے جو خیال کیا تو معلوم ہوا کہ یہ برق نہ رُکے گی اس نے اپنی
کائنات کا سحر کیا ہی یہ ضرور قتل کرے گی اسکا رد کرنا محال ہی بس یہ جو آفاق کو معلوم ہوا اس نے
سحر کیا کہ یہ تو غائب ہو گیا اور اسکی صورت کا ایک پتلا اسی مقام پر پیدا ہو کر قائم ہوا وہ برق اتنے
عرصہ مین لڑک کر سر پر آفاق کے گری اور آنکھون سے نکل گئی تاریکی ہو گئی برف باری ہونے لگی
شعلہ زمین سے نکلنے لگے آواز آئی کشتی کہ نام من آفاق شاہ بود افسوس مردیم و جہان زادیم
بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا جو چیلی اور کان مین جو زوجہ افاق شاہ و مربی وغیرہ کے پہونچی
سب گھبرا گئے زوجہ آفاق نے اتنے عرصہ مین وہ سحر کیے تھے اور سب لشکر کا خاتمہ کر دیا تھا اس
خیال سے کہ مین اپنے شوہر مہربان کے پاس خداوند کریم کے فضل و کرم سے بہت جلد
صحیح و سلامت پہونچ جاؤن کوئی سو دو سو آدمی اُس لشکر کے باقی تھے باقی پچاس ہزار کو
ان سب نے حالت غفلت مین مار لیا تھا وہ ساحر باقی تھے جو کہ بدمست کے شاخسانہ غرق زمین
ہو کر نکل آئے تھے یہ جو صدا کان مین زوجہ آفاق کے پہونچی اُس نے صدائے ہاے ہاے بلند کی
اور اپنا گریبان چاک کیا اور قصد کیا کہ چوڑیان توڑ ڈالون مگر پھر خیال آیا کہ پہلے چل کر دیکھو تو لون کہ یہ
کیا واقعہ ہی بس اُسی حالت غصہ مین آکر ایک مرتبہ جھولی سے ایک نارنج سحر نکال کر اسپر اسم
سحر دم کر کے جو لشکر کفار پر مارا چاردن طرف سے آگ نکلنے لگی آسمان پر سے آگ برسنے لگی زمین
سے آگ اُبلنے لگی باوجودیکہ مشورہ نے اپنی حفاظت کر لی تھی مگر وہ تاب نہ لا کی فوراً وہان سے
غرق زمین ہو کر بھاگی گو زمین کو آفاق شاہ نے سخت کر دیا تھا مگر اُس کے مرنے سے اُسکی
وہ حالت برطرف ہو گئی تھی یہ تو غرق زمین ہو کر بھاگی ادھر اُس آگ نے اُن باقی ماندہ کفار کو
جلا دیا فرار ہونے کی راہ نہ ملی سب جلنے لگے اسکا حال تو پھر تحریر ہوگا مگر راوی بیان کرتا ہی کہ یہ
صدا جس سردار نے سُنی پریشان ہو کر اپنے مقام پر سے چلا مگر غصہ مین آکر ایک سحر نادر لشکر
پر کرتا ہوا کہ جس کے سبب سے کفار کو نکلنے کی مہلت نہ ملے اس خیال سے چلا کہ چل کر دیکھو تو کہ
یہ کیا واقعہ ہوا کیونکر آفاق شاہ قتل ہوا کس نے قتل کیا ادھر تو سب سردار چلے اور ادھر
آفاق شاہ کی زوجہ چلی یہ صدا جو بدمست نے سُنی اور علامت آفاق شاہ کے
مرنے کی بلند ہوئی بدمست نے جھوم کر کہا کہ وہ مارا بہت شہرہ آفاق شاہ کے سحر کا

سُنتے تھے مگر میرے سحر سے نہ بچ سکا جو کامل ہوتے ہین وہ یون اپنے حریف کو قتل کرتے ہین یہ یہ تقریر
کر رہا تھا کہ وہ تاریکی برطرف ہوئی اب اس نے دیکھا کہ لاشہ آفاق شاہ کا دو ٹکڑے زمین پر
پڑا ہی اور اژدر کے بھی دو ٹکڑے کالے ہین اس نے خیال کیا اپنے دل مین کہ بہت بڑے ساحر کو مین نے قتل کیا گو
میرا بہت بڑا سحر اس وقت سُنا جو کہ مین نے ایک عمر اپنی صرف کرکے تیار کیا تھا خیر سُنا تو سُنا مگر حریف
کو تو قتل کیا مگر افسوس اس امر کا ہی کہ میرا لشکر تمام قتل ہو گیا اب مجکو پھر سمندر سے جانا پڑا اور وہان
سے اور لشکر لانا پڑا جب بادشاہ یہ خبر سُنے گا تو مجکو بہت انعام دے گا کہ مین مالا مال ہو جاؤن گا
یہ تو یہ خیال کر رہا تھا اور لاش آفاق شاہ کی زمین پر پڑی تھی یہ حالت وجد مین بار بار جھوم رہا تھا
اور اپنی بروت کس کے جو کہ مثل پر زاغ کے اس کے منہ مین تھین تا دے رہا تھا اور ہر مرتبہ تن تن کر
اپنے سینہ اور بازو کو دیکھتا تھا اور کہتا تھا اپنے دل مین کہ اس وقت اگر سامری و بلید بھی
ہوتے تو میری اس ضرب سے نہ بچتے اگر مین لشکرون کے سامنے یہ سحر کرتا اور اتنے بڑے ساحر کو قتل
کرتا تو سب میری تعریف کرتے افسوس اسوقت کوئی میری تعریف کرنے والا نہین ہی یہ تو یہ خیال
کر رہا تھا کہ ایک مرتبہ آسمان پر برق چمکی اس نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ یہ چمک کیسی ہوئی اب جو اسنے
دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ زوجہ آفاق شاہ بحال تباہ آتی ہی اُدھر زوجہ آفاق شاہ نے جو اُس
مقام پر آکر زمین کی طرف نگاہ کی دیکھا کہ بدمست تو اژدر پر بیٹھا ہوا خوشی مین جھوم رہا ہی اور
میرے وارث کی لاش خاک پر دو ٹکڑے لی ہوئی پڑی ہوئی ہی بس اسکی آنکھون مین دنیا تاریک
ہو گئی اندھیرا آگیا ہائے وارث کہکر اس نے اپنے کو تخت سے گرایا اتفاق سے منورہ جادو جو غرق
زمین ہوا جسلیے تھی اُس نے اسی مقام پر بلبقہ زمین پر توڑا اور نکلی بدمست تو آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا
اور افسوس کر رہا تھا کہ مفت اس عورت نے اپنی جان دی اس نے قصد کیا تھا کہ جب یہ تریب
زمین پہونچے گی مین تو اسکو سنبھال لونگا کیونکہ یہ عورت بہت خوب صورت اور جوان ہی اگر مجکو
قبول کرے گی تو اس کے ہمراہ عقد کر لون گا عیش کرونگا یہ تو اس خیال سے طرف آسمان کے دیکھ
رہا تھا اسکو زمین کی کیا خبر اب یہ اور سب خیال بھول گیا دوسری طرف متوجہ ہی کہ زمین سے منورہ
نکلی اس نے دیکھا کہ ایک ساحر اژدر پر سوار طرف آسمان کے دیکھ رہا ہی اسنے جو اُٹھا کر دیکھا تو کیا
دیکھا کہ میری خالہ غلطان اور پیچان آسمان پر سے طرف زمین کے آتی ہی اسکو یہ دیکھ کر تاب نہ رہی
بس اس نے فوراً سحر کیا کہ دو بچھو پیدا ہوے اُن بچھون نے آئینہ اندام کو درمیان مین روک
لیا یہ جو بدمست نے دیکھا کہ خود بخود بچھو پیدا ہوے اور اُنھون نے زوجہ آفاق کو درمیان
مین روک لیا مجھ تک نہ آنے دیا یہ کیا واقعہ ہی میری حسرت دل نہ بر آئی قصد کیا تھا کہ اسکو روک کر
سینہ سے لگاؤنگا لب و عارض کے چند بوسہ لون گا اظہار عشق اس کے سامنے کرون گا بیتابی
دل بیان کرون گا گو اسکا شوہر میرے ہاتھ سے قتل ہوا ہی اسکو صدمہ ہوگا مگر عورت کی ذات بے وفا
ہوتی ہی اور اسی امر کی بھوکی ہوتی ہی کہ کوئی پیار کرے اور گلے لگائے فوراً اُس کے دام محبت مین پھنس
جانے کی جگہ مین یہ حرکت کرون گا اُسکا بھی دل خوش ہو جائے گا اور اپنے شوہر کا غم دل سے
فراموش کرے گی میری طرف متوجہ ہو جائے گی چونکہ اس حرام زادے نابکار کا قصد فاسد تھا اور
قصد خراب رکھنا تھا خدا نے آفاق کی آبرو بچانے کا یہ وسیلہ پیدا کیا کہ اسکی بھانجی کو عین وقت
پر پہونچا دیا کہ جس کے سبب سے اُس حرام زادے ملعون کی حسرت دلی دل ہی مین رہ گئی پوری نہ ہوئی

کیونکر خدا اپنے بندے کی یون ایک کافر کے ہاتھ سے آبرو ریزی کراتا وہ تو ہر وقت آبرو و جان کا حافظ و نگہبان ہی جب اس نے دیکھا کہ نجون نے بالا ے ہوا یون روکا اور مجو تک نہ آنے دیا تو اس نے خیال کیا کہ یہ سحر کسکا ہی اس نے جو اُدھر سے نظر پھیری اور طرف زمین کے اس خیال سے دیکھا کہ کیا کوئی اسکا مددگار آگیا کہ جس نے اسکو روک لیا کیں کیا دیکھتا ہی کہ ایک لڑکی کم سن کوئی بارہ گیارہ برس کی چہرہ مثل آفتاب کے روشن دونون عارض مثل ماہتاب کے تابان پیشانی نورانی زلفین دوش پر پڑی ہوئین اُن زلفون کا یہ حال ہی کہ گویا بدر کامل ابر سیاہ مین نمایان ہوتا ہی یہ معلوم ہوتا تھا کہ روز و شب گلے مل رہے ہین یا ظلمت و نور ایک مقام پر جمع ہوے ہین آنکھین چشم آہو کو شرمندہ کرین بینی نور کے سانچہ مین ڈھلی ہوئی دانت ہری کی کنیان لب نازک برگ تمل کو خجل کرنے والی اُسپر محلس مسی لگی ہوئی اُسپر پان کی لالی یہ معلوم ہوتا تھا کہ شفق پھولی ہوئی ہی بموجب قصرہ شفق پھولی ہوئی ہی ساتم کو شہر بدخشان مین + لب لعلین پہ مسی مل کے اُس نے بان کھایا ہی + پیشانی پر سیندور کا ٹیکا دیا ہوا درمیان محراب ابرو کے بموجب شعرہ نہین سیندور ٹیکا عیان محراب ابرو مین + چراغ اُس شمع رو نے عین کعبہ مین جلایا ہی + وہ ابرو ہاے عاشقان خنجر تیز یا شمشیر ابدار تھی جو اُسکا وار کیا پھر اُنھکر پانی نہ مانگے مژگان کے تیر ہاے دل دوزی عشاق لیس تھے ناک مین ایک سونے کی نتھ کو اپنے کی نشانی غنچہ سا دہن کا نون مین یاقوت کے مندے کہ وہ حرکت سے جو ہلتے تھے تو اُنکا عکس جو عارض پر پڑتا تھا تو عجب لطف دکھاتا تھا عاشقون کے دل پایمال ہوے جاتے تھے صراحی دار گردن سینہ پر کچھ کچھ جوبن کا اُبھار کمر پتلی سراپا نور کے سانچے مین وہ ڈھلی ہوئی دھانی پوشاک پہنے کھڑی ہوئی یہ معلوم ہوتا ہی کہ دھانون کے کھیت سے آفتاب تابان نے طلوع کیا ہی رشکی کرتی زیب بدن تھی اور اشتیقون پر یہ شعر امداد منہ سے نکلے تھے ؎

وہ باریک کرتی مثال ہوا	عیان موبمو جس سے تن کی صفا
مغرق زری کا وہ شلوار بند	ثریا سے تابندگی مین دوچند
لگا پاسے وہ نازنین تا بفرق	سراپا جواہر کے دریا مین غرق
بھری مانگ موتی سے جلوہ کنان	نمایان شب تیرہ مین کہکشان
وہ ہیرے کا ٹکڑا بصد آب و تاب	وہ صبح گلو مطلع آفتاب
وہ بالون کی بو رشک بوے ختن	وہ ڈوبا ہوا عطر مین سب بدن
زمین سے معطر ہوا تا فلک	زمانہ گیا اُسکی بوسے مہک
وہ پہونچی زمرد کی اور دستبند	مزاکت مین بھی شاخ گل سے دوچند
وہ مکھے پہ چنپا کلی کی پھبن +	کہ سورج کے آگے ہو جیسے کرن
فلک تک تھی حسن کی اُسکے دھوم	لیا ہاتھ مشاطہ نے اپنا چوم

یہ جو عالم اُس قتال جہان کا بدمست نے دیکھا اُف کہکر سینہ پر ہاتھ رکھدیا اور دل سے کہا کہ یہ تو بڑے غضب کا سامنا ہوا اُسکی طرف دیکھکر ایک آہ کی اور بیقرار ہوگیا وہ جو اسکا خیال فاسد طرف زوجہ آفاق کے تھا برطرف ہوگیا اور اسکی الفت نے اُس کے دل پر اثر کیا اور خیال کیا کہ اگر یہ مل جاے تو کیا لطف حاصل ہو اسکو اپنی آغوش تمنا مین لے کر لب و عارض کے اس قدر بوسہ لون کہ یہ عارض جو گل سے ہین کثرت بوسہ بازی سے نیل گون ہو جائین اور یہ جو دو تمر الفت اس کے

قدر غنا مین لگے ہین ابھی پورے اُبھرے نہین ہین صرف شگوفہ ہوے ہین اگر ہاتھ آجائین تو کیا قلب تسکین پائے جان مین جان آئے اگر اسکا سیب دقن بے اسیب مجکو مل جائے تو مین خوب فرے اُڑاؤن یہ تو اُس کے سراپا کو دیکھ دیکھ کر اور اپنے دل سے وصل کی باتین اور الفت کی گھاتین کر رہا تھا وہ اسکی طرف متوجہ ہی نہ تھی کہ کون گدھا ہی آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی مگر اسکا دل یہی تقاضا کرتا تھا کہ دوڑ کر لپٹ جا اپنی حسرت دل کو پورا کرلے یہ تو منورہ جادو کے حسن وجمال پر فریفتہ ہو کر اور اُسکی بھولی بھولی صورت پر عاشق ہو کر رہ گیا ادھر اُن دونون نجومن نے آئینہ اندام کو لا کر سامنے منورہ کے رکھ دیا یہ بیتاب ہو کر برابر اپنی خالہ کے بیٹھ گئی آئینہ اندام کو غش آگیا تھا بسبب زیادتی ہوا کے اور اپنے رنج وغم کے اس نے پہلو مین بیٹھ کر اور شانہ پکڑ کر ہلایا اور کہا کہ اے خالہ امان ہوشیار ہو یہ آپ کی بھانجی منورہ آپ پر سے نثار ہو ذرا آنکھ تو کھولیے کچھ منھ سے تو بولیے کچھ حال دل تو بیان کیجیے کہ آپ پر کیا آفت آئی اب بدمست کو معلوم ہوا کہ یہ منورہ جادو ہی آئینہ اندام کی بہن کی بیٹی ہی یہ تو اسکی طرف دیکھ رہا ہی وہ اپنی خالہ کو شانہ ہلا ہلا کر ہوشیار کر رہی ہی اور نرگسی چشم سے دُر اشک جاری ہین جب چند قطرے اشک کے آئینہ اندام کے رخسار پر پڑے اسکو ہوش آیا اُس نے آنکھ کھول کر دیکھا کہ مین زمین پر پڑی ہون میری بھانجی میرے برابر بیٹھی ہوئی ہی مجکو ہوشیار کر رہی ہی کہ کیسے اس نے آنکھ کھولی ہاے وارث کہکر رونے لگی اور اُٹھ بیٹھی اور سر پیٹنے لگی اُس وقت منورہ نے اپنے دوپٹہ کے دامن سے آنسو پونچھ کر کہا کہ اے خالہ امان اپنی اس تیز منورہ کو تو آگاہ فرمایئے کہ آپ پر کیا صدمہ گذرا جو آپ نے یہ حال لیا ہی اگر مین نہ آجاتی تو آپ زمین پر تین اُستخوان چورا چورا ہو جاتے کیا ایسی مصیبت ہوئی کہ آپ نے اپنے بال بھی پریشان کیے گریبان بھی چاک کیا دوپٹہ کی خبر نہین ہی نامحرم سامنے موجود ہی یہ سُنکر منورہ نے کہا ایک مرتبہ آئینہ اندام نے اپنا سر پیٹ کر کہا کہ اے منورہ میرا راج و سہاگ لٹ گیا مین اپنے وارث سے چھوٹ گئی میرا سرتاج قتل ہو گیا مین کسی طرف کی نہ رہی ہاے ایسا چاہنے والا کہان سے لاؤنگی اپنی جوانی کیونکر بسر کرونگی اے بیٹی مین رانڈ ہو گئی میری مانگ اُجڑ گئی منورہ سے یہ کہکر اُدھر کو منھ کر کے کہا کہ اے صاحب تم مجھے جوانی مین رانڈ کر گئے تم نے اپنے ساتھ اس کنیز کو بھی ادائے خدمت کے لیے لیا ہوتا وہان کون خدمت کرے گا صاحب نے تو جان دے کر کشاکش دنیا سے نجات پائی اس لونڈی کو واسطے مصیبت کے چھوڑ گئے یہ جوانی کا رنڈاپا کیونکر کٹے گا صاحب نے تو جام شہادت نوش فرما کر سیر گلشن رضوان کا قصد کیا اس کنیز کو دنیا پر چھوڑ دیا تاکہ آلام دنیا مین مبتلا رہے یہ تو فرماتے گئے ہوتے کہ مین کس مقام پر بیٹھ کر یہ مصیبت رنڈاپا بسر کرونگی مین اپنی یہ جوانی کیونکر کاٹونگی تم مجھے تباہ کر گئے ہے ہے میرے صاحب کدھر گئے مین کس دیس مین جا کر تلاش کرون کہان ڈھونڈون کوئی مجکو کالی کفنی رنگا دے مین اسکو پہن کر اپنے وارث کی تلاش مین نکلون کوئی جا کر صاحبقران کو خبر کرے کہ میرا وارث مر گیا مین رانڈ ہو گئی وہ آکر اسکو دفن کریں قبر بنائین مین اب یہان سے نہ جاؤن گی انکی قبر پر جوگن بن کر بیٹھون گی اپنے صاحب کی قبر کو اکیلا نہ چھوڑون گی یہ بین کر کے جو زوجہ آفاق روئی منورہ نے جو یہ بین سُنے اور اُس طرف دیکھا جدھر اُس نے رخ کر کے بین کیے تھے یہ نظر آیا کہ میرے خالو آفاق شاہ کی لاش دوپارہ زمین پر پڑی ہی بس یہ جو دیکھا

ہاے خالو جان کہکر زمین پر گر پڑی اور پچھاڑین کھانے لگی تڑپنے لگی صدف چشم سے دُر اشک نکلنے لگے اُس عالم اضطراب مین سر و پا کا ہوش نہ رہا بال کھل گئے دوپٹہ سینہ پر سے ہٹ گیا یہ جو عالم بدمست نے دیکھا ایک برق تھی کہ دل پر گری دل کا اور عالم ہوا بیقراری زیادہ ہو گئی تیر عشق کلیجے کے پار ہو گیا سوچا کہ عشق بُری بلا ہی اسکا مارا پانی نہین مانگتا ہی سچ ہی ؎

عشق کی راہ مین اللہ نہ لائے دل کو
عشق کی شکل الٰہی نہ دکھائے دل کو
عشق کے دام مین ایزد نہ پھنسائے دلکو
عشق کے تیغ سے معبود بچائے دل کو

عشق وہ آگ ہی دوزخ ہی شرار اسکا
عشق وہ سم ہی کہ جیتا نہین مار اسکا

قیس کو اسنے کیا ملک جنون کا سلطان
گل ہی کیا بلبل بیدل ہی اسی سے نالان
اسی کے ہاتھ سے آخر گئی فرہاد کی جان
اسی بدکیش نے مجکو بھی کیا ہی حیران

عشق بیباک خدا سے بھی نہین ڈرتا ہی
گمرہ شتون کے دلون مین بھی یہی کرتا ہی

کبھی معشوق کی صورت پہ نظر آتا ہی
کبھی عاشق کے لبون سے یہ فغان لاتا ہی
کبھی آنکھون سے لہو اشک کا برساتا ہی
کبھی آنکھون مین یہ بجلی سا چمک جاتا ہی

در دین کر کبھی یہ دل کو دُکھا دیتا ہی
ننگے شمشیر کبھی خون جگر پیتا ہی

ایسی اک جان کے دشمن سے ہوئی ہی صحبت
کہ ملے بی نہ کبھی خواب مین اکدم راحت
جانتا مین تھا کہ لائے گی محبت آفت
اپنی تقدیر سے مجبور ہین اہل فطنت

ما چہ باشیم و چہ ہاشد دل مجنم پرور ما
کہ نمیریم و کسے نالہ کند بر سر ما

پیشتر عشق کے آزار سے آگاہ نہ تھا
ایسا مشتاق کسی چہرے کا مین آہ نہ تھا
مائل کاکل پیچان کبھی واللہ نہ تھا
بت پرستی نہ کیا کرتا تھا گمراہ نہ تھا

دین و ایمان کو مرے غمزے نے برباد کیا
خانۂ دل کو مرے درد نے آباد کیا

بدمست لاکھ دل کو سمجھاتا ہی مگر دل کی لگی بُری ہوتی ہی یہی دل نے قصد کیا کہ اس بحر حسن خوبی کو گلے سے لگالون لب و عارض کے خوب بوسے لون اور یہ شعر زبان پر لایا ؎ آفاقہا گردیدہ ام بسیار خوبان دیدہ ام + مہر تبان ورزیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری + یہ شعر پڑھتا ہوا اُس طرف کو چلا ادھر منورہ نے اپنی گریہ وزاری کو ضبط کر کے بلکہ آئینہ اندام سے پوچھا کہ اے خالو امان خالو جان کو کس مرتد نے قتل کیا خالو جان تو ایسے نہ تھے کہ کسی کے ہاتھ سے قتل ہوتے اُنکا مثل اسوقت نہ کوئی ساحر ہی نہ کوئی پہلوان اور سحر و سامری مین شہرہ آفاق تھے کون ایسا ساحر تھا جس نے اُس مہنک دریاے ساحری کو قتل کیا کیونکہ اگر سامری و جمشید زندہ ہوتے تو وہ خالو جان سے مقابلہ نہ کر سکتے اور ساحرون کی کیا اصل ہی میرے خیال مین تو یہ آتا ہی کہ اُنکو کسی نے دھوکے سے قتل کیا اے خالہ امان وہ ایسے جوان مرد تھے کہ اُنکا کوئی مقابلہ فن سپہ گری مین بھی نہین کر سکتا ہی

نہ معلوم کیا ہوا جو وہ قتل ہوے مجکو اُن کے قاتل کا نام بتائیے نشان دیجیے ذرا مین بھی تو پہچانون
کہ وہ کون جوان مرد ہی مجھ سے مقابلہ کرے اگر مین اُسکو پاجاؤن تو ابھی اُسکی بوٹیان کاٹون
اس طور سے قتل کرون کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا اُس کے حال پر رحم کھائین اور مجکو
ترس آئے مین اُس حرامزادے کو تہ تیغ کرون جس نے میری خالہ کو رانڈ کیا اور انکو رولایا
اور مجکو اس صدمہ مین مبتلا کیا مین بھی دیکھون کہ وہ کون ایسا زبردست ہی ایک جنبش لب
مین تو مین اُسکا کام تمام کردونگی یہ جو منورہ نے کہا ایک مرتبہ آئینہ اندام نے ضبط گریہ کرکے
آنچل سے آنسو پوچھکر منورہ کی حالت پر نگاہ کی دیکھا کہ وہ تڑپ رہی ہی اور اپنی جان کھو
رہی ہی سر و پا کا ہوش نہین ہی دوپٹہ کہین ہی ہاتھ کہین ہین زلفین پریشان ہین لب پر آہ
و نالہ ہی ہچکی بندھی ہوئی ہی زبان پر یہی تقریر ہی حواس باختہ ہین یہ جو حال ملکہ نے اپنی بھانجی
کا دیکھا خیال کیا کہ یہ کم سن ہی اس نے یہ کبھی واقعہ دیکھا نہین ہی نیا واقعہ پیش آیا ہی ایسا
نہ ہو کہ ہلاک ہوجائے چونکہ اس نے کم سنی سے اسکو پرورش کیا ہی جب یہ کوئی چھ یا سات ماہ
کی تھی جب اسکی ماں نے انتقال کیا تھا اُس دن سے اسی نے اسکو اس محبت کے ساتھ مثل اولاد
کے پرورش کیا دوسرے یہ امر تھا کہ اس کے اولاد بھی نہ تھی یہ زیادہ الفت کرنے کا سبب
ہی یہ حال دیکھکر اُسکو تاب نہ رہی شوہر کا غم بھول گئی اور خیال کیا کہ ایک صدمہ تو تھا اُس سے
ابھی نجات نہ ہوئی تھی کہ دوسری آفت مین اور مبتلا ہوئی ہون یہ خیال کرکے اپنے کو
سنبھال کر زمین سے اُٹھی اور منورہ کو گودی مین اُٹھایا آنچل سے آنسو پاک کیے دلاسا
دیا پیار کیا اور کہا کہ ای بیٹی صبر کر جو ہونا تھا وہ ہوگیا اب کیا رونے اور پیٹنے سے تیرے
خالو واپس نہ آئینگے وہ تو مر گئے اب وہ فکر کرنا لازم ہی کہ اُن کے قاتل کو ہم اور تم مل کر قتل
کرین ای منورہ اب ہم اور تم تمام عمر روئینگے یہ غم کیا جاتا رہیگا ہان اُس وقت کے
رونے سے اگر وہ زندہ ہوجائین تو رولو تو نے غرنی کا شعر نہین سُنا کہ اُس نے کیا کہا ہی وہ بھی
مضمون کو کہتا ہی کہ رونے سے کچھ حاصل نہین ہوتا ہی رونا اُس وقت مین لازم ہی کہ اگر رونے
سے وہ شخص مل جائے کہ جس کے لیے روتے ہین تو اس تمنا مین ہزار برس رویا کرو سہ
غرنی اگر بگریہ میسر شدے وصال ✣ صد سال مے توان بہ تمنا گریستن ✣ پس کیا فائدہ اپنا حال
خراب نہ کرو میرے حال پر نظر کرو ای فرزند وہ تیرے تو خالو تھے اُسپر تجکو اس قدر صدمہ ہوا
میرے دل کا کیا حال ہوگا کہ میری راحت برباد ہوئی راج لٹ گیا سہاگ برباد ہوا مانگ
اُجڑ گئی دنیا کی راحتون سے چھوٹ گئی جوانی مین رانڈ ہوگئی مگر سوائے صبر اور شکر کے کیا
چارہ ہی ہم اب جب تک زندہ رہین گے رویا کرینگے وہ بھانجی کو سمجھا تو رہی تھی مگر دل بھرآتا تھا
اور یہی دل چاہتا تھا کہ خوب لاش سے لپٹ کر روؤ اگر بس چلے تو اپنے کو بھی ہلاک کردو مگر اس
خیال سے کہ اگر مین اپنی حالت تباہ کرونگی تو منورہ مرجائے گی پس اس خیال سے ضبط کیے
ہوے تھی دل ہی دل مین صدمہ اُٹھا رہی تھی کلیجہ مُنھ کو آتا تھا آنسو نکل آتے تھے
مگر اُنکو پی جاتی تھی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب اس طور سے آئینہ اندام نے اپنی بھانجی سے
کہا اُس وقت اُس نے کہا کہ یہ تو سچ آپ سچ فرماتی ہین مگر مین خالو جان کے قاتل کو تلاش
کہان کرون جو قتل کرون ملکہ نے جواب دیا کہ ابھی ٹھہر و تلاش کرنا گو ملکہ کو بخوبی معلوم تھا

کہ بدمست اسی مقام پر موجود ہی مگر اس خیال سے کہ جب اُس نے میرے شوہر کو کہ جو بہت بڑا ساحر
زبردست تھا قتل کیا اسکی کیا اصل ہی کہ یہ اسکو قتل کرے گی اسپر ظاہر کرنا کہ یہ تیرے خالو کا قاتل ہی
محض نادانی اور حماقت ہی جس وقت یہ امر اسپر ظاہر ہوگا یہ فوراً مقابلہ کرے گی اگر خدانخواستہ یہ
بھی قتل ہوئی تو میرے اوپر دوسرا صدمہ پڑے گا گو مین اور منورہ دو ہین مگر یہ ساحر زبردست ہی
دوسرے میرے حواس بھی اُس الم سے درست نہین ہین جو مین مقابلہ کرون یہ دل مین خیال کرکے
کہا کہ تلاش کرنا جب مل جائے گا اُس وقت مقابلہ کرکے قتل کرنا یہ کہکر اُسکو پیار کرنے لگی ادھر
منورہ کی نگاہ بدمست خون ریز پر پڑی دیکھا کہ وہی ساحر ادھر کو چلا آتا ہی جسکو مین نے جب
مین زمین سے نکلی ہون دیکھا تھا کہ یہ کھڑا ہوا طرف آسمان کے دیکھ رہا ہی جسکے سبب سے مین نے دیکھا تھا
اور اپنے خالو کو طرف زمین کے آتے ہوے دیکھا تھا یہ خیال کرکے اُسکو ادھر آتے ہوے دیکھکر ملکہ
آئینہ اندام سے کہا کہ ای خالہ امان یہ کون بدسرشت سیاہ رو ہی جو ادھر کو چلا آتا ہی میری یہ
حالت ہی جب سے اسکو مین نے دیکھا ہی دل کانپ رہا ہی مارے خوف کے مری جاتی ہون ایسی صورت
ہیبت ناک اسکی ہی کہ ڈری جاتی ہون روح قالب مین بے چین ہی یہ جو منورہ نے کہا ملکہ نے کہا کہ
کدھر اُس نے اشارے سے بتایا کہ وہ چلا آتا ہی کیا مہیب شکل ہی یہ جو کہکر اشارہ کیا ملکہ نے دیکھا
فوراً پہچان لیا کہ بدمست جادو ہی میرے شوہر کا قاتل ہی پکار کر کہا کہ ای بدمست تو ادھر
کہان آتا ہی جا اپنی راہ لے ہم نہ معلوم کس آلام مین مبتلا ہین کیون ہماری طرف آتا ہی یہ کہکر ملکہ
خاموش ہوئی خیال کیا معلوم ہوتا ہی کہ یہ ہم دونون کے قتل کے قصد سے آتا ہی بڑی خرابی ہوئی کہ
اگر اس چھوکری کو معلوم ہوگیا کہ یہی میرے خالو یعنی آفاق شاہ کا قاتل ہی پھر اگر مین لاکھ منع بھی
کرونگی یہ نہ مانے گی ضرور مقابلہ کرے گی کیا تدبیر کرون اور یہ مرتد چلا آتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ ہم سب کی
قضا یہان ہم کو کھینچ لائی ہی نہ معلوم اور سردارون پر کیا گذری کہ اب تک کسی نے خبر نہ لی کیونکہ اُنکے
مرنے کی صدا نہ آئی اگر یہ خیال کرون کہ وہ بھی قتل ہوے تو کوئی علامت اُن سب کے مرنے کی بلند
ہوتی یہ کیا امر ہی کہ میرے شوہر کے مرنے کی علامت بلند ہوئی بیرون نے غل مچایا اُن مین سے کسی کو
خبر نہ ہوئی معلوم ہوتا ہی کہ وہ سب کے سب چلے گئے اگر اُن مین سے کوئی آجاتا اور اس مرتد سے
مقابلہ کرتا تو اس چھوکری کی جان بچ جائی کیونکہ یہ موئی مٹی کی نشانی ہی مجکو اپنے مرنے کا خوف نہین ہی
بلکہ میری عین خوشی ہی کہ مین کسی تدبیر سے ہلاک ہو جاؤن تاکہ اس کشاکش دنیا سے نجات پاؤن
بلکہ اس مرتد کے ہاتھ سے قتل ہون تو بہتر ہو کہ مرتبۂ شہادت پاؤن ملکہ نے یہ خیال کرکے دل سے
کہا کہ اری کم بخت ایسے وقت مین کوئی کسی کا نہین ہوتا ہی نہ کوئی دوست ہوتا ہی نہ اپنا جب اُن
سب نے سُنا ہوگا کہ کسی نے آفاق شاہ کو قتل کیا اُس کے مرنے کی علامت بلند ہی بس وہ
لوگ یہ خیال کرکے کہ ہم جسکے سبب سے اور مروت سے لڑ رہے تھے جب وہ قتل ہوگیا تو ہم کو کیا ضرورت
ہی کہ ہم یہان قیام کرین چلو لشکر کو چلو بس اس سبب سے سب کے سب چلے گئے بس تجکو اس کے
بچانے کی اب فکر کرنا لازم ہی جہان تک ممکن ہو پہلے بمنت و خوشامد اپنی اور اسکی جان بچا اگر یہ مان
نے تو خیر ورنہ بدرجۂ لاچاری مقابلہ کر پہلے اپنے تئین قتل کرا اُس کے بعد جو کچھ ہو خواہ یہ چھوکری زندہ
رہے خواہ یہ بھی قتل ہو مگر تو اپنے دل پر اسکے قتل ہونے کا داغ نہ اُٹھا یہ خیال کرکے بدمست
کی طرف دیکھا دیکھا کہ وہ اُسی طرح سے جھومتا ہوا چلا آتا ہی اس نے پھر پکار کر کہا کہ ای شخص تو ادھر

کیون آتا ہی ادھر ہم آفت زدہ بیٹھے ہوے اپنے وارث کو رو رہے ہین اگر تجکو کچھ مال وزیور کی خواہش
ہی تو ہمارے پاس نہین ہی ادر جو کچھ ہی بھی تو تو کہدے ہم اُسکو خود آکر تیرے حوالہ کر دین تو اُسی مقام
پر کھڑا رہ ہم آفت زدون کو نہ ستا اب ہم آفت مین مبتلا ہین کیون بے کسون کو پریشان کرنے آتا ہی
راوی کہتا ہی کہ یہ امر تو ضرور ملکہ کو معلوم تھا کہ زیور وغیرہ کی خواہش سے نہین آتا ہی بلکہ مقابلہ کی خواہش
سے آتا ہی مگر یہ بات منورہ کے سُنانے کے لیے کہی تھی تاکہ یہ خوف نہ کرے نہ اسپر یہ امر ظاہر ہو کہ یہ
ہم سے مقابلہ کو آتا ہی اور یہی خالو کا قاتل ہی جب یہ ملکہ نے کہا مگر بدمست نے سُنا بھی نہین کہ کیا
کہا کیا نہین کہا وہ تو اور ہی خیال مین غرق تھا پہلے تو اس خیال سے چلا تھا کہ یہ زمین پر پڑی ہوئی
تڑپ رہی ہی اور ابھی آپ مین نہین ہی اسکو اُٹھا کر خوب بوسہ لون تنجر قد جانان سے تمر آرزو حاصل
کرون گلے سے لگاؤن دست تمنا کو طرف ثمر مراد کے دراز کرون اگر مل جائین تو کیا اچھی بات ہی خوب
مزے کرون خط دنیا دی اُٹھاؤن کیونکہ اسوقت یہ گل رعنا اپنے ہوش مین نہین ہی اور کوئی ایسی
چیز بھی اُنکے پاس نہین ہی ایک مل مل کا دوپٹہ ہی وہ بھی پھٹ گیا ہی یہ تو اس خیال سے شعر عاشقانہ پڑھتا
ہوا چلا تھا کہ جاتے ہی آغوش مین اُٹھا لون گا اُدھر وہ واقعہ ہوا کہ ملکہ نے اپنی بھانجی کو گود مین
اُٹھا لیا اور پیار کیا اسکو بہت ناگوار ہوا اب یہ اس خیال سے چلا ہی کہ پہلے باختی طلب کرون گا
اگر اُس نے بخوشی مجکو اس بت رعنا کو دے دیا تو خیر ورنہ مثل آفاق کے اسکو بھی قتل کرکے اسکو
حاصل کرون گا اور اس گوہر ناسفتہ کو سفتہ کرونگا اسی مقام پر بزم خوشی برپا کرونگا اور اپنی مراد دلی حاصل
کرونگا یہ اب اس خیال سے چلا ہی اور اپنے حال مین مخمور استعارہ عاشقانہ وہ زبان مین

غزل

ہاے اس سودے سے پہلے درد سر کوئی نہ تھا — داغ دل خندہ زن زخم جگر کوئی نہ تھا
غیر یار آنکھون مین اپنے طور گر کوئی نہ تھا — مردمان چشم سا اہل نظر کوئی نہ تھا
خوبصورت یون تو بہتیرے تھے لیکن یار سا — نازنین نازک بدن نازک کمر کوئی نہ تھا
میرے نالون نے جو شب کی تھی قیامت آشکار — جاگتا تھا فتنہ جو تھا بے خبر کوئی نہ تھا
دوست دشمن یار رکھتا خاطر اپنی کیا عزیز — عیب الفت کے سوا ہم مین ہنر کوئی نہ تھا
مر کے مین عشق کے سرہانے پر رکھے ہوے — واپسین دم تک تو مجھ سے بیشتر کوئی نہ تھا
چاشنی دونون کی چکھی ہی جو حق حق پوچھیے — ان لب شیرین سے شیرین تر شکر کوئی نہ تھا
یار آنکلا تو تھا صورت دکھاتا مین تجے — جھٹ پٹے کا وقت تھا شمس و قمر کوئی نہ تھا
دیدہ و دل تھے منور تیرے نور حسن سے — جلوہ فرما ہو نہ تو جسمین وہ نور کوئی نہ تھا
عہد پیری مین جوانی تھی نہ اُسکے ولولے — محفل شب مین سے ہنگام سحر کوئی نہ تھا
بلبل تصویر تھا باغ جہان مین تیری طرح — باوجود بال و پر بے بال و پر کوئی نہ تھا
رکھتی تھی زلف رسا سے یار ہر اک مو دراز — کون سے قصہ کو کہتا مختصر کوئی نہ تھا
تیغ کے جوہر دکھاتی تھی وہ ابرو جن دنون — آشنا گردن سے اپنی اپنا سر کوئی نہ تھا
کونسے حلقے مین اُن زلفون کے تھے اک دو نہ دل — خانہ زنجیر سا آباد گھر کوئی نہ تھا
کھینچ لاتا تھا ہمارا جذبۂ دل یار کو — نالہ و افغان سے جو تھا بے اثر کوئی نہ تھا
عشق کسکو حسن دلکش سے نہ ہوا ہی جان طپن — فکر سے غافل ترے جن و بشر کوئی نہ تھا

عالم محویت مین اس نے ملکہ کا کہنا بالکل نہین سُنا ہی نہ کچھ جواب دیا برابر چلا آتا ہی جب ملکہ نے دیکھا کہ
مین نے دو دفعہ اس سے پکار کر کہا اس نے کچھ جواب نہ دیا اور اُسپر طرہ یہ کہ چلا آتا ہی ایک مرتبہ برہم
ہو کر کہا کہ او شخص تو کیا بہرہ ہی کہ ہم نے دو مرتبہ تجکو منع کیا اور کہا کہ ادھر نہ آ مگر تو نے ہمارے کہنے پر عمل
نہ کیا اور نہ کچھ خیال کیا بس اُسی مقام پر ٹھہر جا جو تیری خواہش ہو ہم سے بیان کر تاکہ ہم بھی تو کچھ سُنین
کہ تو اس طرف کس غرض سے آتا ہی اگر کچھ خواہش زر و زیور ہی تو ہم پہلے ہی کہہ چکے ہین کہ اُسی مقام پر ٹھہرا
رہ ہم دیے دیتے ہین یا اور کچھ کہنا ہو وہ بھی کہہ ہم تیری طرح بہرے نہین ہین کہ نہ سُنین یہ جو ملکہ نے
ڈانٹ کر کہا اور اب بدمست بھی قریب آچکا تھا ملکہ کی تقریر سُنی ایک مرتبہ تھم کر کہا کہ مین کوئی محتاج
نہین ہون جو زر و زیور کی خواہش مین تمھاری طرف آتا ہون تمھارا زر و زیور تم کو مبارک رہے خداوند تصویر
کی عنایت سے میرے پاس سب کچھ موجود ہی تم لوگ میرے دشمن ہو اور مین تمھارا دشمن ہون مگر اب
مین یہ چاہتا ہون کہ میرے تمھارے سلسلہ محبت و اتحاد جاری ہو جائے درمیان سے یہ فتنہ و فساد
برطرف ہو جائے رشتہ دوستی قائم ہو جاے بس جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا اب کوئی باہم فساد کرنے
سے فائدہ نہین جو لوگ کہ قتل ہوے ہین وہ فساد کرنے سے زندہ نہ ہو جائینگے اگر تم کہو تو مین وہ
طریقہ بیان کرون مگر پہلے یہ خیال کر لو کہ جو مین تم سے کہونگا اُسکو قبول کرنا پڑے گا بدون اُسکو قبول
کیے ہوے یہان سے تمھارا جانا محال ہی اب مین تم کو جانے نہ دونگا ہان اگر میری خواہش کے موافق
کروگی تو مین تم سے مزاحم نہ ہون گا یہ جو بدمست نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ بیان کرو کہ وہ کیا طریقہ
ہی کہ جس کے سبب سے ہمارے اور تیرے سلسلہ دوستی اور محبت قائم ہو جائے گا اور رشتہ دشمنی
قطع ہو جائے گا اور وہ کیا امر ہی کہ جس کے بدون قبول کیے ہوے تو مجکو یہان سے نہ جانے دے گا یہ امر
خیال کرنے کہ اگر وہ امر جو کہ تو بیان کرے گا اگر لائق قبول کرنے کے ہوگا تو قبول کیا جائے گا ورنہ جواب
دیا جائے گا اور ہم سے مذہب کے بارے مین گفتگو نہ کرنا ورنہ ہم کبھی قبول نہ کرینگے یہ جو ملکہ نے کہا
بدمست نے جواب دیا کہ مجکو تم سے دو امر کہنا ہین اُنکے قبول کرنے پر تیری جان بخشی ہی ورنہ تو بھی
مثل آفاق شاہ کے میرے ہاتھ سے قتل ہوتی یہ جو بدمست نے کہا منورہ نے جو سُنا ایک
مرتبہ اپنے کان کھڑے کیے اور اپنی خالہ سے کہا کہ کیا خوب یہ تو وہ مثل ہوئی بموجب اس شعر کے سہ یار
در خانہ و من گرد جہان مے گردم + آب در کوزہ و من تشنہ لبان مے گردم + یعنی میرے خالو کا قاتل اسی
مقام پر موجود ہی اور آپ فرماتی ہین کہ تلاش کرنا جب وہ مل جائے گا اُسکو قتل کرنا مین خود اُسکی محبت
سے اسی فکر مین مبتلا تھی کہ کہان تلاش کرنے جاؤن کس سے دریافت کرون کیونکر پتہ پاؤن یہ نہ جانتی
تھی کہ یہی ذات بابرکات ہین مین حیران تھی کہ یہ کون ہی اسکو تو مین نے کسی مقام پر نہ دیکھا ہی اب یہ
میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی خوب اس وقت اس نے اپنے کو ظاہر کیا اسکی فصاحت نے اِس کی
زبان سے یہ کلمہ نکلوا دیا یہ جو منورہ نے کہا ملکہ نے چپکے سے کہا کہ اے بیبی خاموش رہو سنو تو یہ
ملعون کیا کہتا ہی پہلے اسکی تقریر سُن لو تو پھر مقابلہ کرنا یہ اب جائے گا کہان مین خود اسکی فکر مین تھی
یا تو یہ مجکو قتل کرے گا یا مین اسکو قتل کر ڈالی مگر پہلے اسکی بات سُن لینا ضرور ہی منورہ نے جواب
دیا کہ وہ کچھ مہودہ تقریر کرے گا بیکار کو دماغ خراب کرے گا ملکہ نے جواب دیا کہ پھر تو بچ نے کی باتین
کرنے لگی یہ کہکر بدمست سے کہا کہ پہلے تم اپنا نام ظاہر کرو پھر یہ بتاؤ کہ تم نے آفاق شاہ کو
کیون قتل کیا پھر یہ بیان کرو کہ وہ کیا دو طریقہ ہین بس یہ تقریر جو ملکہ آئینہ اندام نے کی تو

بدمست نے کہا کہ میرا نام بدمست خون ریز جادو ہی اور مین نے اس جرم پر آفاق شاہ کو
قتل کیا کہ وہ سمندر شاہ سے منحرف ہوگیا اور اُس نے اہل اسلام کی شرکت کی بس بادشاہ کو
غصہ آیا اُس نے مجکو برائے بربادی ملک آفاق شاہ روانہ کیا یہ خبر آفاق شاہ کو معلوم ہوئی
وہ مجکو غافل پاکر میرے لشکر پر آپڑا اور تمام سپاہ کو برباد کیا ایک کو زندہ نہ رکھا خیمون مین آگ
لگا دی جب مجکو معلوم ہوا مین اپنی جان بچاکر لشکر سے نکل آیا اور آفاق شاہ سے مقابلہ کیا بہت
کچھ پہلے نصیحت کی جب اُس نے نہ مانا مین نے اُسے قتل کیا مین او زوجہ آفاق تو اس حال سے
بخوبی واقف ہی اور مجکو دھوکا دیتی ہی کہ کیا ہوا تو میرے نام سے بھی آگاہ ہی اور پھر نام دریافت
کرتی ہی مین نے صرف اس غرض سے یہ تقریر تیرے روبرو بیان کی کہ مجکو تجھ سے رشتہ محبت و قرابت
جاری کرنا ہی ورنہ کبھی نہ بیان کرتا راوی نے بیان کیا ہی کہ ملکہ آئینہ اندام اُس کے نام سے
اور سب واقعات سے آگاہ تھی مگر صرف اس خیال سے کہ جو سردار اور طرف مقابلہ گو گئے تھے انھون
نے یہ صدا سُنی ہو کہ آفاق شاہ قتل ہوا وہ اُس کے قاتل کی تلاش مین آتے ہون راہ مین
ہون ایسی تدبیر کر کہ عرصہ لگے کو یہ امید نہین ہی کہ وہ لوگ آئین مگر شاید کوئی مروت کرے ورنہ
زوجہ آفاق شاہ یہ مہمل سوال نہ کرتی جسکی آگاہی سے واقفیت تھی پھر وہی سوال کرتی صرف
دفع الوقتی مدنظر تھی جب یہ بدمست نے کہا تو زوجہ آفاق شاہ نے جواب دیا کہ وہ طریقہ بیان
کر اور یہ بیان کردہ کیا تدبیر ہی کہ میرے اور تیرے رشتہ قرابت جاری ہو اُسوقت بدمست نے
کہا کہ پہلا سوال تو میرا یہ ہی کہ یہ جو گل رعنا اور بلبل باغ حسن و خوبی و ثمر گلزار محبوبی و نونہال گلشن
مطلوبی و درصدف محبت تیری گودی مین ہی اسکو مجکو دیدے تاکہ مین اس کے ساتھ اپنا عقد کرون
اس سے اپنا کام دل حاصل کرون اس کے دُرِ نا سفتہ کو سفتہ کرون تاکہ اس کے شجر مراد سے میرا دل
فرے پائے میری آرزو دلی پوری ہو جب سے مین نے اس بت زیبا اور گل رعنا کو دیکھا ہی اور اسکے
سراپا کو خیال کیا ہی اُس وقت سے مین اسکے چاہ ذقن مین مثل یوسف کے غرق ہوگیا ہون اور اسکے
دام زلف مین اسیر ہوا ہون اس کے خرگان تبز نے میرے قلب و جگر کو گھائل کیا ہی اسکی محبت
نے میرے دل پر اثر کیا ہی مین اسیر فریفتہ ہوگیا ہون مین اسکی الفت کے دام مین اسیر ہوا ہون
دل پر میرا قابو نہین ہی میرا دل مثل مرغ بسمل کے قفس جسم مین بیقرار ہی یہ چاہتا ہون کہ کسی صورت
سے اُس گل رعنا کو مثل بلبل کے آغوش مین لون اور اس قدر بوسہ لون کہ دل بیتاب قرار پائے اور
میری مراد دلی بر آئے بیقراری دل کو تسکین ہو بدون اس کے وصل کے میرے دل کو قرار نہ ہوگا پس
تجکو لازم ہی کہ اسکو میرے حوالہ کرتا کہ رشتہ قرابت جاری ہو تیری جان میرے ہاتھ سے بچے دوسرا حال
یہ ہی کہ تو مذہب اسلام ترک کر اور میرے ہمراہ سمندر شاہ کی خدمت مین چل مین اُس سے تیرا قصور
معاف کرا دونگا بلکہ بادشاہ تیری محبت مین مبتلا ہی اُس نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ تیرے شوہر کو قتل کرائے
جب تو رانڈ ہو جائے تو تجھ سے اپنی خواہش ظاہر کرے خواہ بخوشی خواہ بزبردستی جس طرح ممکن ہو
تجھ سے وصل حاصل کرے مگر اُسکی آرزو پوری نہ ہوئی گو اُسکو اختیار تھا کہ جب وہ چاہتا زبردستی
تیرے شوہر کے حیات مین تجھ سے اپنا مطلب حاصل کرتا مگر وہ خلاف انصاف سمجھا کہ موجودگی شوہر
مین زبردستی خلاف ہی پس اب جب وہ سُنے گا کہ آفاق شاہ قتل ہوا اُسکی زوجہ یہ میرے پاس
اپنا قصور معاف کرانے آئی ہی بہت خوش ہوگا اُسی وقت تیرا قصور معاف کرے گا بلکہ کئی ملک

تجکو دے گا اور محل مین داخل کرے گا اگر تو راضی ہوگی تو تجھسے وصل کا خواستگار رہوگا اور کام دل حاصل کرے گا بڑی راحت سے بسر ہوگی سب محلات سے تیری عزت ہوگی آفاق کیا محبت وعزت وراحت دیتا تھا جو سمندر شاہ دے گا تو اُدھر بادشاہ کے ساتھ مزے اُڑا اور آفاق کا غم بھی نہ کر مرگیا مرجانے دے اپنی راحت کی فکر کر ایسا مرد نہ ملے گا جیسا سمندر شاہ ہی دیکھو کسقدر محل ہین اُسپر محل کرنے کی خواہش ہی دوسری صفت یہ ہی کہ جو عورت اُس کے پاس آئے پھر اُسکو دوسرے مرد کی طرف رغبت نہ ہووے ایسا تو مرد ہم نے دیکھا ہی نہین کہ صورت تو ہو سیاہ اور بدرو مگر زنان شکیلہ وجمیلہ محبت کرین یہ صرف اُسکی مردی کا سبب ہی یہ صفت تو تیرے خسر یعنے آفاق مین نہ ہوگی اُسکی مردی ظاہر ہی کہ اُس نے سوائے تیرے کوئی محل تک نہ کیا جب وہ ایسا تھا تو تیری خواہش کیا پوری کرتا ہوگا بس معلوم ہوا ہان جب تو سمندر شاہ سے ہم بستر ہوگی تو تجکو لطف ملے گا اور معلوم ہوگا کہ مرد ایسے ہوتے ہین اور دنیا مین یہ مزے ہین اُس وقت تجکو بادشاہ کی قدر ہوگی تو اُدھر بادشاہ کے ساتھ مزے اُڑا اور اُسکو مجکو دے مین اُسکو اپنے گھر لے جاکر ساتھ عیش کے مزے اُڑاؤن اُدھر تجکو دن عید رات شب برات ہوا دھر مجکو بس یہی دو سبب تیرے بچنے کے ہین اگر اس کے خلاف کرے گی تو میرے ہاتھ سے اپنی جان سلامت نہ لے جاسکے گی مین تجکو قتل کرکے اس گل زیبا کو ضرور اپنے تصرف مین لاؤنگا کیونکہ مین اس کے لیے بہت بیقرار ہون یہ کہکر اشعار عاشقانہ پڑھنے لگا یہ چند اشعار منورہ جادو کی طرف اشارہ کرکے پڑھنے لگا

غزل

لائق دید ہے بلبل یہ بہار عارض — دل دہقان سے نہ ہون کیونکر مین نثار عارض
گل سے بہتر ہین ترے یار یہ دونون رخسار — کیون ہزارون کی نہ ہو جان نثار عارض
پردۂ زلف سے دکھلاکے وہ خال و ابرو — دل ہزارون کے کیے اُسنے شکار عارض
واسطے اس مہ کامل کے کتان کی صورت — دل کو مجروح بناتا ہی شعار عارض
گل کی جانب مین اگر دیکھون تو ناچین بھونرین — دیکھکر کہتی ہی بلبل یہ بہار عارض
اسکا یہ مہر صفت چہرۂ روشن چمنکا — کس نے دامن سے کیا پاک غبار عارض

شعر

مرتا ہون ترے ہجر مین اے یار خبر لے — اب جان سے جاتا ہی یہ بیمار خبر لے

یہ شعر پڑھنے لگا جب یہ تقریر ملکہ آئینہ اندام نے سُنی ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑکر بار نکل گیا فرط غیظ سے کانپنے لگی تمام عالم آنکھون مین تاریک ہوگیا ایک اندھیرا سا آگیا بند بند تھرانے لگا چہرہ فرط غصہ سے مثل آفتاب کے سُرخ ہوگیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ آنکھون سے خون کی بوندین ٹپک رہی ہین بس نہ تھا کہ جو بدمست کو پکڑکر چبا جاتی مگر بسبب عورت ہونے کی ڈری اور کانپ کر غصہ کو ضبط کرکے نگاہ قہر بدمست کی طرف دیکھا افراط غیظ سے یہ حال تھا کہ کلام نہ کیا جاتا تھا منہ مین کف تھا مگر اُسپر بھی بدمست سے کہا کہ او مرتد ولدالزنا کیا بیہودہ تقریر کرتا ہی اگر کوئی تیری بیٹی یا بہن ہو اُس سے اپنا کام نکال اور ہم بستر ہو اور سمندر نطفہ حرام کی سیر دیکھ تا کہ وہ تیرے روبرو ہم بستر ہو اُس وقت اُسکی مردی و نامردی کا مجکو امتحان ہوجائے یا اپنی جورو کو بھیجدے کہ اُسکو مرد کی بہت خواہش ہی تجھ سے اُسکا دل سیر نہین ہوتا ہی او نالایق کیا ہم عورتون کے روبرو بیہودہ

تقریر کرتا ہی تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو ایسی تقریر کرنے لگا دیکھو کہین آنکھین نہ کور ہو جائین تیری
توکیا اصل ہی بڑے بڑے تو میری زندگی مین اس لڑکی کی طرف بنگاہ بد دیکھ نہین سکتے ہین بس اپنی
زبان بند کرو ورنہ بہت پچھتائے گا اس خیال کو اپنے دل سے دور کرو ورنہ اسمین خراب ہوگا آیندہ تمکو
اختیار ہی جہ خوش بجا تو بچہ بوم بجا وہ ہماے سعادت سہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ✣ جب انسان
کی شامت آتی ہی تو وہ ایسے ایسے خیالات پیدا کرتا ہی اور یہ جو تونے کہا کہ ترک مذہب کرو اور بادشاہ
کی خدمت مین چلو وہ خطا معاف کرے گا اپنے محل مین داخل کرے گا سمندر کی بھی یہ لیاقت
ہوئی کہ میری خطا معاف کرے اور مجکو داخل محل کرے داخل محل ہونے کی تیری ماں بیٹی جورو بہن ہی
وہ میری طرف بنگاہ بد دیکھ نہین سکتا ہی اگر دیکھے تو آنکھین نکال لون افسوس اس امر کا ہی تو
مجکو بے وارث خیال کرکے ایسی تقریر کرتا ہی اور جانتا ہی کہ اسکا کوئی وارث نہین ہی یہ نہ خیال کرنا میرے
بہت سے وارث ہین خداوند کریم لشکر اسلام کو اور بادشاہ لشکر اسلام وصاحبقران کو سلامت
باکرامت رکھے وہ میرے وارث ہین اگر وہ اسوقت یہان موجود ہوتے اور تو اس طور کی تقریر کرتا
تو دیکھتا کہ کیسی سزا ملتی تیری زبان گدی کی طرف سے کھینچ لی جاتی اور ایک ہاتھ پڑتا کہ سر تن سے جدا جاتا
اُس وقت فرہ اس تقریر جہل کا پاتا کیا کرون مین خود تیرے لیے کافی تھی مگر شوہر کے حکم نے مجکو مجبور
کر دیا بس جا تیری اسی مین خیریت ہی کہ مین کچھ تجکو سزا نہین دیتی ہون اور چھوڑے دیتی ہون اب کی
جو کچھ کہا تو ہا در کہنا کہ سر تن پر نہ ہوگا اگر اس لڑکی کی طرف بنگاہ بد دیکھا تو یہ خیال رکھنا کہ دونون آنکھون مین
تیرے میری دو انگلیان ن ہونگی تو مجکو اس امر سے خوف دلاتا ہی کہ اگر یہ امر قبول نہ کرو گی تو مین تمکو
قتل کرون گا مین مرنے سے نہین ڈرتی ہون آبرو کا صدقہ جان ہی پس اگر آبرو جانے والی ہو تو مر جانا
بہتر ہی یہ جو ملکہ نے کہا اسکو یہ تقریر بہت ناگوار ہوئی اور برہم ہوکر کہنے لگا کہ کیون اپنی قضا بلاتی ہی دیکھ
اسی مین خیریت ہی کہ میرے کہنے پر عمل کر ورنہ پچھتائے گی مثل اپنے شوہر کے میرے ہاتھ سے ماری
جائے گی سارا کبر و غرور نکل جائے گا مین تو ضرور اس پارہ ماہ سے اپنا کام دل حاصل کرونگا کیونکہ مین
اسپر مرتا ہون دل میرا میرے قابو مین نہین ہی جب سے اسکو دیکھا ہی اسکی مفارقت نے مجکو بیقرار
کر رکھا ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ اسکو میرے حوالے کر اور میرے ساتھ چل تو کیا مجکو سزا دے گی
میان آفاق شاہ تو سزا دے نہ سکے میرے ہاتھ سے قتل ہوے لشکر اسلام کی بھی یہ لیاقت ہی
کہ مجکو سزا دے یہ جو بدمست نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ پھر تو نے وہی تقریر کی بس اسی مین خیریت ہی کہ
تو اپنی جان سلامت لے کر چلا جا ورنہ میرے ہاتھ سے ذلیل ہوگا اور قتل ہوگا اور اگر میری قضا تیرے
ہاتھ سے ہی تو کوئی چارہ نہین ہی مگر یہ خیال کرے کہ تو اس مہ پارہ پر میرے بعد خواہ میرے سامنے
قابض ہو یا اپنے تصرف مین لاسکے یہ امر بالکل محال ہی سراسر تیرا خام خیال ہی پس اپنے دل سے
اس خیال کو دور کر اپنی جان نہ دے یہ جو ملکہ نے کہا بدمست نے جواب دیا کہ کیون اپنی قضا بلاتی ہی
مین تجکو قتل کرکے اس مہ پارہ زاہد فریب پر ضرور قبضہ کرونگا دیکھو اسی مین خیریت ہی کہ میرے کہنے
پر عمل کر اچھا اگر تجکو یہ امر منظور نہین ہی کہ تو ترک مذہب اسلام کرے اور میرے ساتھ بادشاہ کے پاس
جائے تو اس امر کو جانے دے تجکو اپنے فعل کا اختیار ہی مین تجھ پر اس امر کا جبر نہین کرتا ہون مگر یہ امر
تجکو ضرور کرنا ہوگا کہ میری معشوقہ کو میرے حوالے کر ورنہ مین زبردستی تجھ سے لونگا اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا
دیکھو مین صرف اس امر کے لحاظ سے تیرے اوپر زبردستی اس امر کی نہین کرتا ہون کہ تو دین اسلام اختیار کر

اور خدمت مین بادشاہ کے چل کہ مجکو تجھ سے قرابت کرنا ہی اگر تو اس امر کو بھی قبول نہ کرے گی تو مین پھر کسی صورت سے نہ مانون گا تجھ سے زبردستی اس گل رعنا کو بھی لونگا اور ترک دین اسلام بھی کراؤن گا اور تجکو باندھ کر خدمت بادشاہ مین لے جاؤنگا اگر تو اُس وقت یہ کہے گی کہ مین اسکو تیرے خوف سے کرتی ہون جب تیرے اوپر دباؤ پڑے گا تو مجکو چھوڑ دے تو مین ہرگز نہ قبول کرونگا یہ صرف اس وقت قبول کرتا ہون اور جب کہ میرے تیرے مقابلہ ہوا اور مین تجھپر غالب آیا المحوقت یہ امر محال ہی ہان صورت صلح مین ہو سکتا ہی آیندہ تجکو اختیار ہی جو مجکو کہنا تھا وہ مین نے کہا اور حجت تمام کی تاکہ یہ کوئی نہ کہے کہ عورت جان کر دباؤ ڈالا یہ جو اُس نے تقریر کی ملکہ نے جواب دیا کہ دور ہو میرے سامنے سے تو کیا مجکو گرفتار کرے گا دیکھ کیون اپنی شامت بُلاتا ہی بس اپنی زبان بند کر بیہودہ نہ بک راوی کہتا ہی کہ منورہ اپنی خالہ اور بدمست کی تقریر خاموش بیٹھی سُنا کی ابھی تک یہ دونون خاک پر بیٹھے ہین جب منورہ نے دیکھا کہ اب تقریر کو طول ہوا اور یہ حرام زادہ بار بار میرا نام لیے جاتا ہی اور میری طرف اشارہ کرتا ہی ایک مرتبہ چمک کر خاک سے اُٹھی اور اپنے دوپٹہ کو سنبھال کر اور اپنے کو ہر طرف سے پوشیدہ کرکے کہا کہ او نامعقول بچہ شیطان کیا مہمل تقریر خالہ اماں نے کرتا ہی پس خیریت اسی مین ہی کہ یہان سے چلا جا تیرا بھی یہ منھ کہ تو میری خواہش کرے ابھی تک تو مین خاموش سُنا کی کہ اب چلا جائے اب چلا جائے تو ہم کو کیا سمجھا ہی یہ خیال کرتا ہی کہ ہم جو مجرے کرتے ہین تو دب گئے ہین ہم تیرے باپ سے بھی نہین دبتی ہین پس اگر اب کچھ کہا تو بُرا ہوگا تیرے حق مین بھلا نہ ہوگا یہ جو منورہ نے کہا اُس نے جواب دیا کہ ای جان جہان تم نہ گرم ہو میرے تمھارے مقابلہ رات کو پلنگ پر خوب ہوگا مین اُس مقابلہ کے لیے تم کو طلب کرتا ہون اسوقت دیکھون گا کہ کون زبردست ہی اور کون زیردست ہی اور مین تو تمھارے رخ و بر دکا زخمی ہو چکا ہون تم بیکار کو برہم ہوتی ہو تم ٹھہر جاؤ مین تمھاری خالہ کو قتل کرکے تم کو ابھی لے چلتا ہون یہ سُننا تھا کہ منورہ کو غصہ آگیا اور غصے مین آکر جھولی پر ہاتھ ڈالا نارنج سحر نکال کر کہا کہ دیکھو اب بھی میرے سامنے سے ہٹ جا ورنہ قتل ہوگا اُسنے کہا کہ مین تو تمھارے ناز و ادا کا بسمل ہو چکا ہون جان و دل سے فدا ہو چکا ہون دل قابو مین نہین ہی تیری ادائے جان ستان سے بُرا حال ہی

ان سے ہی عیان خواہش دیدار کسی کی — بیشک مری آنکھین ہین گنہگار کسی کی
اس چال کے قربان کہ کہتا ہی زمانہ — دل چھینے لیے جاتی ہی رفتار کسی کی
نرگس سی جو آنکھین ہین تو ہی پھول سی رنگت — صورت وہ ہی کیا خوب طرحدار کسی کی
بلاؤن مین کیا قہر تھی آفت تھی کہ جادو — دل چھد گیا ہوتے ہی نگہ چار کسی کی
ہر لحظہ مرے سامنے برپا ہی قیامت — پھرتی ہی مری آنکھ مین رفتار کسی کی
اللہ ری نزاکت جو پڑے زلف کا سایہ — کھا جائے کمر بل دم رفتار کسی کی
ای کبک دری پہلے تری چال یہ کب تھی — بے شبہہ اُڑا لی ہی یہ رفتار کسی کی
یوسف کو زلیخا کی کبھی چاہ نہ ہوتی — صورت نظر آتی جو طرحدار کسی کی
سینے پہ وہین لوٹ گیا سانپ ہمارے — آتی جو نظر کاکل خمدار کسی کی
بدمست وہین ہو کے نہ سنبھلا دل مضطر — جو آنکھ نظر آگئی سرشار کسی کی
دل پیچ مین آجائے نہ کیون کالی بلا کے — بل کھاتی ہین زلفین صفت مار کسی کی
ابرو کے اشارے سے کوئی دم مین نہ آئے — ہوتی ہی کہین تیغ وفادار کسی کی

یہ کہکر منورہ کے رخ انور کی جانب دیکھکر کہا کہ اے پیاری معشوقون کا یہی کام ہی کہ عاشقون پر ستم کرین تمھارے کسی حربہ کا جواب نہ دونگا وہ ہاتھ ٹوٹ جائین جو تم پر کسی اور قصد سے اٹھین تم جو حربہ کرو مین اسکو بسر و چشم قبول کرونگا یہ جو اس نے کہا منورہ نے وہ نارنج اسم سحر پڑھکر اسکی طرف پھینکا اس نے جو دیکھا کہ یہ نارنج اس نے غصہ مین پھینکا ہی ساحرہ زبردست ہی اگر پڑ گیا تو کوئی نہ کوئی عضو بیکار ہو جائے گا اس سے اپنے کو بچانا ضرور ہی یہ خیال کرکے اس نے اپنی جھولی سے ایک کارد نکالا اور اسپر اسم سحر پڑھکر ہاتھ مین لے کر کھڑا ہوا جب وہ نارنج قریب آیا اس نے اسکو اس کارد سے قلم کیا اور منھ سے اف جو کی شعلہ نکلا اسنے اس نارنج کو جلا دیا اسنے جب اس حربہ کو دفع کیا تو منورہ کی طرف دیکھکر کہا کہ دیکھا تم نے جان من تمھاری محبت کی کس قدر آگ میرے سینہ مین ہی کہ جس نے نارنج کو جلا دیا ہان کوئی اور حربہ کرو یہ حال جو منورہ نے اور ملکہ نے دیکھا خیال کیا کہ بڑا ساحر زبردست ہی مگر اسکی تقریر سنکے منورہ کو غصہ آیا اور پھر جھولی پر ہاتھ ڈالا کہ اور کوئی حربہ نکالے کہ آئینہ اندام نے کہا کہ اے فرزند تو ٹھہر جا یہ تیرے ہاتھ سے نہ قتل ہوگا مین ابھی اسکو قتل کرتی ہون اور اسکو اسکی اس چرب زبانی اور بیہودہ تقریر کی سزا دیتی ہون منورہ نے جواب دیا کہ آپ ٹھہر جائین مین قتل کیے دیتی ہون یہ میرے ہاتھ سے جاتا کہان ہی اسکی کیا اصل و حقیقت ہی آئینہ اندام نے اسکو اس کے ماں کی روح کی قسم دی اور اپنے سر کی کہ تو حربہ نہ کر منورہ ناچار ہو گئی بس ملکہ نے اپنی جھولی سنبھال کر روبرو بدمست کے آئی اور کہا کہ او بدمعاش تو نہ مانے گا بدون سزا پائے لا کیا حربہ رکھتا ہی یہ سننا تھا کہ اس نے سحر کیا ملکہ نے رد کیا اب ملکہ نے سحر کیا اس نے رد کیا اب ان کے اون کے سحر چلنے لگے اور دونون طرف سے رد ہونے لگے کوئی دس دس پندرہ پندرہ سحر کی نوبت آئی تھی اور باہم دونون طرف سے رد ہوتے تھے ملکہ جان لڑائے ہوے مقابلہ کر رہی تھی کیونکہ آبرو کا مقدمہ تھا جب بدمست نے دیکھا کہ یہ بڑی ساکھ اور جرات سے مقابلہ کر رہی ہی اسپر غالب آنا ذرا مشکل ہی اس نے دل مین خیال کیا کہ یہ دھوکے سے چوٹ کھائے گی بس یہ وقت کا منتظر رہا اب جو ملکہ نے پڑھکر سحر کیا اس نے اسکو رد کیا اور کارد سحر نکال کر اسپر اسم سحر دم کرکے اور اپنی زبان کے خون کا ٹیکا دے کر ملکہ سے کہا کہ دیکھے وہ میری کمک آگئی اب تم میرے ہاتھ سے کہان جاتے ہو ملکہ آئینہ اندام اپنے سادہ پن سے اس ملعون و نابکار کے دھوکے مین آگئی گو ساحرہ زبردست تھی مگر پھر عورت تھی فریب ملکہ نے ادھر دیکھا جدھر کا اس نے اشارہ کیا تھا بس ذرا اس نے وہ کارد کھینچ کر ماری کہ منورہ نے اسکے ہاتھ کی جھپک دیکھی پکاری کہ خالہ امان بچیے اس حرامزادے نے دھوکا آپ کو دے کر ادھر متوجہ کیا جب آپ ادھر مخاطب ہوئین اسنے اپنا حربہ کیا بس جیسے یہ منورہ نے کہا ملکہ نے اپنے کو بچایا تو مگر پلٹ کر اس خیال سے اسکی طرف دیکھا کہ دیکھون اس نے کیا حربہ کیا [illegible] اسکا توڑ کرون چونکہ وہ کارد اسکے ہاتھ سے رہا ہو چکی تھی اور فریب پہونچ چلی تھی اور ملکہ [illegible] مین زحمت لکھی تھی اور اسکی قضا ملکہ کے ہاتھ سے نہ تھی بلکہ ملکہ کو اسکے ہاتھ سے زخمی ہونا [illegible] جسکے پلٹی وہ کارد آکر پیشانی پر پڑے کوئی دو انگل پیشانی مین در آئی تھی کہ ملکہ نے سحر کیا کہ وہ اسی مقام پر ٹھہری آگے نہ بڑھ سکی اگر ملکہ سحر نہ کرتی تو اس پار سر کو توڑ کر باہر نکل جاتی یا سینہ یا پشت پر پڑتی تو قلب و جگر کو کاٹ دیتی چونکہ ملکہ کی اجل اسکے ہاتھ سے نہ تھی صرف زخمی ہونا تھا اس سبب سے پیشانی پر پڑی تو ملکہ نے سحر کرکے اس کارد کو پیشانی سے نکالا ایک فوارہ خون کا پیشانی سے جاری ہوا خون مین نہا گئی معلوم ہوتا تھا کہ شفق مین آفتاب آگیا ملکہ نے کچھ خیال نہ کیا خونکو اسی طور سے

پہنچے دیا اور وہ کارد لے کر اُسکی طرف چلی یہ کہتی ہوئی کہ او دغا باز و مکار جب تو نے دیکھا کہ مین کسی طور سے غالب نہین آسکتا ہون تو تو نے مجکو دھوکا دیا اور اپنا حربہ کیا خیر اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی خبردار ہو جا یہ کہکر ملکہ چلی چونکہ خون سر سے بہت نکلا تھا ملکہ کو غش آگیا کوئی دو قدم تم چلی تھی کہ غش کھاکر زمین پر گری ملکہ کو غش آنے کا یہ بھی سبب تھا کہ اُسکے قلب پر مرگ شوہر کا بڑا صدمہ تھا روپیٹ چکی تھی اُس کے سبب سے قلب و جگر ناتوان ہو رہا تھا اُسپر اسقدر خون نکلا بس غش کھا کر زمین پر گری یہ جو حال منورہ نے دیکھا جھٹ کر خالہ کے قریب آئی بدمست اُس طرف اس خیال سے چلا کہ اُسکو گرفتار کرلون یا سر تن سے کاٹ لون اور خاتمہ کردون مگر منورہ بہت جلد قریب آگئی اور بدمست کو اس طرف آتے ہوے دیکھکر اپنے مُنھ کو بند کرکے اور آئینہ اندام کو پشت پر لے کر کھڑی ہوئی کہ بدمست پہونچا اور کہا کہ اے جان من تم ہٹ جاؤ تاکہ مین اسکا سر کاٹ لون یہ میری اور تمھاری مفارقت چاہتی ہی جب مین اسکو قتل کرڈالون گا تو کوئی قصہ باقی نہ رہے گا ہم تم خوب عیش سے بسر کرین گے یک جان دو قالب ہو جاوین گے دن عید ہوگی رات شب برات خداوند تصویر نے یہ دن دکھایا کہ ہمکو ملوایا یہ اشعار بے ساختہ زبان پر لایا ؎

آغاز جوانی ہی ادا اور ہی کچھ ہی
اب تو وہ صنم نام خدا اور ہی کچھ ہی

کہتے ہین ارادے مرے مجھ سے کہ بڑھا ہاتھ
سمجھاتی انھین شرط حیا اور ہی کچھ ہی

مین کیا کہون کیون کوستے ہین ناز سے مجکو
جسکی یہ سزا ہی وہ خطا اور ہی کچھ ہی

ہر ایک سمجھتا ہی مظاہر کو ہمہ اوست
کس کس سے کہون مین کہ خدا اور ہی کچھ ہی

آکر اُمڈا لیتے ہین سب عشق کی بنیاد
پر حوصلۂ اہل وفا اور ہی کچھ ہے

بیجا نہین ہنسنا دہن زخم جگر کا
تلوار کے کھانے کا مزہ اور ہی کچھ ہی

اُن شوخیون سے کرتی ہی بے چین کسی کو
ان بنجی نگاہون کی ادا اور ہی کچھ ہی

حوران بہشتی کی مین کیون آنکھون کو دیکھون
ان آنکھون مین تو تیغ بسا اور ہی کچھ ہی

اے دل نہ اُلجھنا کبھی اُس زلف دوتا مین
اندھیر نہ کرنا یہ بلا اور ہی کچھ ہے

گو حضرت یوسف ہین بہت حسن مین مشہور
پر حسن ترا نام خدا اور ہی کچھ ہی

پہلے تو قیامت تھے اُن آنکھون کے اشارے
سرمہ جو لگایا تو ادا اور ہی کچھ ہی

عیسےٰ بھی جو آئین تو مداوا نہین ممکن
بیماری اُلفت کی دوا اور ہی کچھ ہی

کچھ لطف نہین کوثر و تسنیم کا واعظ
نادان مے اُلفت کا مزا اور ہی کچھ ہی

وہ ابرو خمدار وہ اُبھرا ہوا جوبن
وہ چشم وہ گیسوے دوتا اور ہی کچھ ہی

مین نشے مین اُسپر جو گرا غیر سے بولے
سمجھے سبب لغزش پا اور ہی کچھ ہی

زاہد نہین خالق سے جو مانگون خُلد
عاشق ہون مرے دل کی دعا اور ہی کچھ ہی

ہر جرم کے اظہار پہ اُس بت کا یہ کہنا
باتین نہ بنا تیری خطا اور ہی کچھ ہی

یہ سُنکر منورہ نے جواب دیا کہ بس اُسی مقام پر ٹھہر ورنہ بُری خرابی ہوگی تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تو میرے روبرو میری خالہ امان کا سر کاٹے گا تو نے دھوکا دے کر تو اُنکو زخمی کیا ورنہ وہ تیرے ہاتھ سے کبھی زخمی نہ ہوتین بس خیریت اسی مین ہی کہ تو میرے روبرو سے چلا جا خبردار اب ایسی تقریر زبان پر نہ لانا یہ جو ملکہ یعنے منورہ نے کہا بدمست نے جواب دیا کہ اے جانی تم ہٹ جاؤ

مین تمھارے سبب سے قتل نہین کرسکتا ہون نہ تم سے مقابلہ کرسکتا ہون کیونکہ تم میری معشوقہ ہو جان و
جگر ہو کسی نے آج تک اپنی معشوقہ پر ہاتھ اٹھایا ہو تو مین بھی ہاتھ اٹھاؤن بلکہ منورہ نے کہا کہ تو نہین
مانے گا اپنی ہی بکے جائے گا دیکھو مین کہتی ہون کہ تیری موت آئی ہی تیرے سر پر قضا کھیل رہی ہی
بدمست نے جواب دیا معلوم ہوا کہ تم بہت سرکش ہو یون تم بھی نہ مانوگی اگر اس وقت طرح
دون گا تو تم رات کو سرکشی کروگی مشکل سے قبضہ مین آؤگی اب مین کہان تک تمھارا پاس و
لحاظ کرون تم خبردار ہوجاؤ اب مین تم سے اس اپنے زخمی کو لیے لیتا ہون اس کے بعد تم پر قبضہ
کرتا ہون منورہ نے جواب دیا کہ تیری کیا مجال جو میری زندگی مین میری خالہ کا سر کاٹ سکے یا
میرے اوپر قبضہ پاسکے تجکو قسم ہی اپنے خداوند کی کہ جو تدبیر ہے بازرہ جو تیرا جی چاہے وہ کر یہ
کہکر منورہ نے جھولی پر ہاتھ ڈالا یہ ادھر سے چلانا ناظرین کو یاد ہوگا کہ راوی بیان کرچکا ہی کہ سب
سردار یہ صدا سنکے چلے ہین کشتی کہ نام من آفاق شاہ بود اس خیال سے کہ چل کر خبر لین کہ
آفاق شاہ کو کس نے قتل کیا اور ایک ایک سحر زبردست لشکر پر کردیا تھا یہ تو ادھر آتے ہین ایک
جملہ اور ملاحظہ فرمائیے کہ جب بدمست لشکر سے نکلا تھا تو اس کے ہمراہ چند لشکری اور چند سردار
نکلے تھے یہ تو طرف آفاق شاہ کے چلا تھا اور اُن سب کو اور سردارون کی برائے تلاش روانہ کیا تھا ابھی
وہ سردارون کو تلاش کر رہے تھے کہ اُن کے کان مین آفاق شاہ کے مرنے کی صدا آئی بس وہ
سب کے سب خوش ہوگئے اور خیال کیا کہ چل کر دیکھو کہ ہمارے آقا نے آفاق شاہ کو قتل کیا ہی
پس جو بانی کار تھا وہ تو قتل ہوا جو سردار آفاق شاہ کے ہمراہ ہون گے وہ سب یہ خبر سنکے
اُسی مقام پر ضرور آئین گے وہان ہمارے آقا تنہا ہون گے آقا کے پاس چلین بس وہ سب کے سب
واپس چلے راہ طے کرکے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان پر بدمست کھڑا ہوا مقابلہ کر رہا تھا اور منورہ
سے تقریر مذکورۂ بالا مین مصروف تھا کہ یہ لوگ پہونچے انھون نے دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہوئی ہی
اُس سے تھوڑے فاصلہ پر ایک عورت زخمی پڑی ہوئی ہی نہ معلوم زندہ ہی یا مرگئی ہی اور آقا ایک
لڑکی سے جو کہ کم سن ہی ابھی کوئی بارہ تیرہ برس کی ہوگی مگر خوبصورت بہت ہی سے برس پندرہ یا کہ
سولہ کا سن + جوانی کی راتین حرارون کے دن + تقریر کر رہے ہین اور قصد اُسپر حملہ کرنے کا کرتے ہین
پھر کچھ خیال کرکے رُک جاتے ہین وہ لڑکی اُس عورت کو اپنی پشت پر لیے ہوئے سینہ سپر کیے ہوئے
کھڑی ہی وہ بھی قصد کرتی ہی کہ اگر یہ حملہ کرے تو مین روکون کہ ان لوگون نے آکر اور ایک ہزار صف
باندھ کر کھڑے ہوئے اور بدمست سے کہا کہ حضور آپ ہٹ جائین ہم سب مل کر اسکو گرفتار
کرلین یہ جو صدا کان مین بدمست کے آئی اس نے پلٹ کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ میرے سردار ہین
جو کہ میرے ساتھ اُس آفت سے نکلے تھے اور مین نے اور سردارون کی تلاش مین روانہ کیا تھا جو کہ
آفاق شاہ کے ساتھ آئے ہین بس یہ دیکھکر اُس نے کہا کہ تم ٹھہرے رہو مین خود اسکو اسیر کرونگا یہ
آہوے وبدہ سوا ے میرے اور کسی کے ہاتھ نہ آئے گا سب کو زخمی کرے گا یہ کہکر بدمست پھر اُسی طرف
متوجہ ہوا وہ سردار خاموش ہوکر کھڑے ہوگئے تماشہ دیکھنے لگے اُدھر منورہ نے جو دیکھا کہ چند سردار
بدمست کے اُسکی مدد کو آگئے اب اسکے حواس جاتے رہے اس نے خیال کیا کہ دو کی دوا ایک
اب مین اِنکو کہان تک جواب دونگی جب یہ حرافزادہ دیکھے گا کہ مین نہین اسیر ہوتی ہون اور میرا
بس نہین چلتا ہی تو عاجز ہوکر ان سب کو حکم دے گا کہ گرفتار کرلو میری خرابی ہوئی عجب آفت

مین مبتلا ہوئی یہ خیال کرکے دعا کرنے لگی ای میرے کریم ای میرے معبود تو میرے اوپر رحم کر کہ مین نے دین اسلام اختیار کیا ہی میری آبرو اس حرامزادے کے ہاتھ سے بچالے سوائے تیرے اب کوئی بچانے والا نہین ہی کسکو برائے کمک بلاؤن یہ جو منورہ نے بلک کر تہ دل سے دعا کی تیرا جانب دعا نشانہ مراد پر پہونچا وہ جو سردار خبر قتل آفاق شاہ سُنکے چلے تھے اپنے مقام پر سے اُن مین غزالان آہو چشم ایک فرقہ ظاہر ہوئی اُس نے دور سے دیکھا کہ ایک طرف چند ساحر کھڑے ہین صف باندھے ہوئے اسباب سحر سے آراستہ اور ایک سب سے آگے ٹھہرا ہی کبھی بڑھتا ہی کبھی رُک جاتا ہی اُس کے مقابلہ مین ایک ساحرہ کم سن کھڑی ہی اور اُسکی پشت پر ایک ساحرہ زمین پر پڑی ہی اور کچھ فاصلہ پر ایک لاش پڑی ہی بس غزالان آہو چشم یہ دیکھکر بہت تیز آئی اب جو قریب پہونچی تو دیکھا کہ وہ لاش تو آفاق کی ہی اور زوجہ آفاق کی زخمی زمین پر پڑی ہی اور اُسکی بھانجی اُسپر اپنا سینہ سپر کیے ہوئے آمادہ مقابلہ ہی اور بدمست اُس سے مقابلہ پر آمادہ ہی چونکہ یہ بدمست کو پہچانتی تھی بدین سبب کہ دربار سمندر شاہ مین جاتی تھی بس پہچان لیا یہ حال دیکھکر منورہ کے پاس تو گئی نہین جست کرکے درمیان مین منورہ اور بدمست کے آگئی اور کہا کہ او بدمست خبردار ہو جا کیا ایک نو برس برس کی لڑکی سے مقابلہ کرتا ہی دیکھو اُس کے دل دجگر کو کہ اُس نے مجکو اپنی خالہ مجروح کے پاس نہ آنے دیا ادھر بدمست نے دیکھا تھا کہ ایک برق کوند گئی اب جو غور کرکے دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو لڑکی ہی آفتاب جادو کی کہا کہ او غزالان تو اس وقت میرے روبرو سے ہٹ جا ورنہ پچھتائے گی کیونکہ مین اس وقت اس لڑکی کو گرفتار کرکے ضرور آئینہ اندام کا سر کاٹون گا اور اُس سے وصل حاصل کرونگا میرے اور تیرے باپ کی بڑی ملاقات تھی اُسکا بدلہ کرتا ہون غزالان نے جواب دیا کہ او بدمست تو خود اس وقت میرے روبرو سے ہٹ جا ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا مین تو مجکو اُس کے پاس تک نہ جانے دونگی بدمست نے جواب دیا کہ ای غزالان میرے تیرے مقابلہ کا اس وقت فرہ نہین ہی بلکہ شب کو پلنگ پر جو مقابلہ ہوگا تو بڑے لطف سے ہوگا مگر ایک امر کا خیال رہے جب کہ مین اپنی معشوقہ جو کہ میرے روبرو کھڑی ہی اُس کے وصل سے کامیاب ہولونگا تو تیری بھی حسرت نکالدونگا پہلے اُس کے قفل بستہ کو اپنی کلید سے کھولونگا اور اُس کے طلسم نہانی کو جو کہ مدت سے بند ہی اور کسی نے فتح نہین کیا ہی فتح کرلونگا تو تیری خواہش کو پورا کرونگا اور تیرے بھی طلسم کو فتح کرونگا یہ جو بدمست نے کہا غزالان کو نہایت غصہ آیا ایک مرتبہ برہم ہوکر جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی تو اُس کے پردۂ عصمت تک کیا میرے معدن عصمت تک بھی ہاتھ نہین لے جاسکتا ہی یہ تیرا خیال خام ہی تو اسی امید مین رہے گا یہ تیری آرزو پوری نہ ہوگی بلکہ یہی آرزو تو اپنے دل مین لے کر دنیا سے جائے گا اور میرے ہاتھ سے قتل ہوگا بس ابکی جو تو نے کچھ کہا تو یاد رکھو کہ تن پر سر نہ ہوگا یہ جو غزالان نے کہا تو اُسکو بہت ناگوار ہوا اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ ادھر تو غزالان سے اور بدمست سے یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر وہ سردار جو چلے تھے یکے بعد دیگرے آنے لگے غزالان کے بعد سہراب جادو کے اُنھون نے بھی دور سے یہ معرکہ دیکھا جب قریب آئے تو پہچانا کہ لاش آفاق شاہ کی پڑی ہی اُسکی زوجہ بھی زمین پر زخمی پڑی ہوئی ہی منورہ اُسکے پاس کھڑی ہی غزالان سے اور بدمست سے تقریر ہو رہی ہی یہ بھی قریب منورہ کے آکر کھڑے ہوئے ابھی کچھ دریافت نہ کیا تھا کہ مریخ آفتاب علم بھی آکر پہونچے اُنھون نے بھی یہ معرکہ دیکھا وہ قریب سہراب کھڑے ہوئے اور دیکھنے لگے کہ کوکبہ روشن تن بھی آئین وہ یہ معرکہ

دیکھکر کھڑی ہوگئین اور جو سردار تھے سب آگئے مگر سب یہ معرکہ دیکھکر اور آکر خاموش ایک طرف کھڑے
ہوگئے کسی نے کچھ حال دریافت نہ کیا اب منورہ کے دل مین فوت آئی اس نے بیٹھکر ملکہ آئینہ اندام
کے سر کا خون صاف کیا ایک مرہم چھولی سے نکالا اور یار چکا بھایا بناکر فوراً سر پر چڑھا دیا کہ جس کے سبب
سے خون کا نکلنا بند ہوگیا اسی لئے شیشہ گلاب دیکر فوراً نکالا اسکا چھینٹا منھ پر ملکہ کے دیا کہ اُس سے
اُسکو ہوش آیا آنکھ کھولی منورہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ کیون کیا ہی اُس نے جواب دیا کہ اُٹھیے دیکھیے کہ کیا
ہوا کون کون آیا ہی آپ تو غش کھاکر گر پڑین اُس نے قصد کیا کہ مین سر کاٹ لون مین نے بڑھکر اُس سے
مقابلہ کیا کہ اُسکے سردار آگئے مین پریشان ہوئی مین نے دعا کی قدرت خدا سے ملکہ غزالان عین وقت
پر پہونچین وہ مقابلہ کر رہی ہین کہ اور سب سردار آگئے مین نے جو مہلت پائی آپ کو ہوشیار کیا یہ جو
آئینہ اندام نے سُنا یا کریم کہکر اُٹھ بیٹھی اپنے دوپٹہ وغیرہ کو درست کیا اب جو دیکھا کہ ایک طرف تو
بدمست سے اور غزالان سے مقابلہ ہونے کو ہی ایک طرف اُس کے سردار کھڑے ہین ایک سمت
سرداران لشکر اسلام کھڑے ہین جو کہ میرے شوہر کے ساتھ تھے یہ دیکھکر یہ بھی اُٹھ کھڑی ہوئی اور برابر
کوکبہ کے آکر کھڑی ہوئی مگر سست اور غم زدہ کوکبہ نے کہا کہ ای بہن کچھ واقعہ تو بیان کرو کہ کیا گذرا
آئینہ اندام نے جواب دیا کہ بہن جو مقدر مین لکھا تھا وہ گذرا شکر ہی اُسکا سوائے صبر کے کیا چارہ ہی
خلاصہ یہ ہی کہ مین رانڈ ہوگئی اب سب حال جب اطمینان سے بیٹھوگی تو بیان کرونگی ابھی بیان کرنے کا
کوئی موقع ہی مقابلہ تو ہو رہا ہی کوکبہ سُنکے خاموش ہو رہی منورہ بھی اپنی خالہ کے برابر آکر کھڑی ہوئی
اُسکا بازو پکڑے ادھر بدمست نے جو دیکھا کہ اب تو بہت سے سردار آگئے یہ حیران ہوا جسکو دیکھا اُسنے
اُسکو زبردست پایا خیال کیا کہ اب بڑی دقت ہوئی خیر ان سب کو قتل نہ کیا تو اپنا نام بدمست نہ
ہوا کیا خوف ہی میرے تو سردار میری کمک کو موجود ہین اُدھر سرداران بدمست نے جو ان سردارون
کو دیکھا باہم کہا کہ بھائیو ہوشیار رہنا اگر ہمارے آقا اسکو قتل کرلین تو خیر ورنہ خواہ اس ساحرہ کے ہاتھ سے
زخمی ہون خواہ قتل ایک مرتبہ ان سب پر حملہ کردینا زندہ نہ جانے دینا اُن سب نے باہم یہ صلاح کر لی
ادھر بدمست نے غزالان پر حملہ کیا بعد تقریر بسیار کے اُٹھاکر تریخ مارا غزالان نے اُسکو رد کیا اب
سحر چلنے لگے جب دونون سحر سے عاجز ہوے اُس وقت باہم پنجہ سحر کھنچ گئے سپرین بلند ہوگئین پنجہ
چلنے لگے وار سپر و تیر رد ہونے لگے کئی ضرب کی رد و بدل ہوئی تھی کہ ایک مقام پر بدمست نے جھک کر
آواز دی کہ ای غزالان خبردار ہوجا میری اس ضرب کو رد کر یہ کہکر پنجہ کا وار کیا غزالان سپر کو اُٹھاکر
وار کے روکنے کو بڑھی کہ دہان پر ایک موہنس خانہ تھا اسکا پانون اُسمین جاتا رہا بس مچھکولا جو کھایا سپر سر
پر سے ہٹی اُدھر بدمست نے موقع پایا پنجہ کو اُٹھاکر سر پر مارا کہ تا دوار و اُتر آیا ایسا پنجہ سحر تیز تھا اور
ہاتھ بھی بھرپور پڑا تھا کہ غزالان نے جلدی سے اپنے کو گرا دیا پنجہ تو سر سے نکل گیا ہکا جو پڑا زخم اور زیادہ
کھل گیا خون بہنے لگا کہ تمام خون مین شرابور ہوگئی بدمست نے پہلے تو قصد کیا کہ سر کاٹ لون پھر
خیال کیا کہ مین سر کاٹنے کو بڑھا کوئی نہ کوئی برائے مقابلہ آئے گا ادھر خون جو زیادہ نکلا غزالان کو غش
آگیا بدمست نے پکار کر کہا کہ جسکو حوصلہ ہو میرے مقابلہ کو آئے اور اپنی زخمی کو اُٹھالے جائے
یہ جو بدمست نے کہا سہراب نے قصد کیا کہ مین مقابلہ کو جاؤن مریخ نے اپنے سر کی قسم دی بس
سہراب تھم گیا جس سردار نے قصد کیا مریخ نے اُسکو قسم دے کر منع کیا اور خود نکلنے کا قصد کیا
سحر کرکے دستک دی کہ ایک طاؤس پیدا ہوا اُس کے سر پر ایک تاج رکھا ہوا تھا مریخ نے وہ

تاج اُس کے سر پر سے لے کر اپنے سر پر رکھا وہ تاج مثل خود کے تھا پشت پر اُس طاؤس کے زرہ وغیرہ بھی بس مریخ نے اپنے کو سب آلات حرب وضرب سے آراستہ کیا اس خیال سے کہ یہ پہلوان بھی معلوم ہوتا ہی تلوار کی بھی لڑائی لڑتا ہی پس جب آلات حرب وضرب سے درست ہو چکا اُس وقت دستک دی کہ صحرائی طرف سے غبار پیدا ہوا سب اُس غبار کی طرف دیکھنے لگے جب وہ غبار برطرف ہوا اُس غبار سے ایک اسپ سبک عنان خوشرو زین ولجام سے آراستہ پیدا ہوا وہ قریب مریخ آفتاب علم آیا مریخ نے اُسکی پشت پر ہاتھ چمکاری دے کر پھیرا بس ہاتھ پھیر کر مریخ نے رکاب مین پانوں رکھکر پشت مرکب پر سوار ہوا عنان ہاتھ مین لی اور مرکب کا رخ طرف میدان کے کیا اور قصد کیا کہ گرم عنان کرون کہ تھوڑا فاصلہ پر درمیان مریخ اور بدمست کے روبرو یکایک زمین شگافتہ ہوئی ایک برق چمکی کہ دونون طرف کے لوگون کی آنکھین جھپک گئین اور صدائے رعد آئی کہ تمام صحرا ہل گیا دونون طرف کے لوگ بھی ڈر گئے کفار زیادہ خوف زدہ ہوے اہل اسلام صرف کانپ کر رہ گئے کفار تو مارے خوف کے گر پڑے کہ یہ کیا آفت آئی دفعۃً کون سی بلا نازل ہوئی اُس صدا کے آنے کے بعد ایک بہت تند شور ہوا کا جھونکا آیا ہر ایک حیران ہو کر دیکھنے لگا کہ یہ کیا واقعہ ہی کچھ تاریکی بھی ہو گئی جب تاریکی برطرف ہوئی دونون طرف کے لوگون نے دیکھا کہ زمین مین بڑا سا غار پیدا ہی یہ حال دیکھکر مریخ آفتاب علم نے مرکب کو روک لیا اس خیال سے کہ یہ واقعہ دیکھون کیا ہی ابھی مریخ دل مین خیال کر رہا تھا اور غزالان میدان مین بے ہوش پڑی تھی سہراب وغیرہ اُس کے لینے کو چلے تھے کہ یہ معرکہ پیش آیا سب تھم گئے ہین اور حیران ہین اُدھر خود بدمست پریشان ہی ساری بدمستی فراموش ہی حیرت کا ایک جوش ہی کہ یکایک اُس غار سے آگ کے شعلہ نکلنے لگے اور آسمان پر جاکر غائب ہونے لگے جب شعلے نکلنا موقوف ہوے بس ایک مرتبہ پھر برق چمکی اور اُس غار سے بہت سا دھوان نکلا وہ آسمان پر جاکر قایم ہوا اُس ابر دخانی مین ایک مرتبہ چمک ہوئی اور چند ستارے ٹوٹ کر اُس ابر سے اُس غار مین گرے اُس غار سے پھر ایک شعلہ نکلا کہ اُس نے اُس ابر دخانی کو بھی برطرف کیا اور خود بھی غائب ہو گیا اب جو سب نے دیکھا کہ اُس غار مین روشنی ہوئی اس طور سے کہ جیسے آفتاب طلوع ہوتا ہی سب اُس غار کی طرف دیکھنے لگے یہان تک کہ دہن غار تک آئی اور غار سے نکل کر پھیلی اب سب نے دیکھا کہ اُس غار سے ایک گنبد طلا کی پیدا ہوا کہ جسکے چار دن طرف دروازے تھے اور ہر دروازے پر ایک آفتاب بنا ہوا تھا اور کلس گنبد پر ایک بہت بڑا آفتاب تھا کہ وہ روشنی اُس آفتاب کی تھی اور ان آفتابون کی بھی تھی اور ہر در گنبد پر ایک تخت بچھا ہوا تھا اُس پر ایک جوان بیٹھا ہوا تھا اُس کے روبرو سپر و تلوار رکھی تھی اور ایک شبدیز زین ولجام سے آراستہ کھڑا تھا اُن جوانون کی صورت سے رعب وداب پیدا تھا کوئی اُن سے آنکھ نہ ملا سکتا تھا ایسا رعب تھا کہ وہ گنبد آکر زمین پر قائم ہوا کہ ایک مرتبہ اور پر جو دریچے اُس گنبد کے تھے وہ خود بخود کھلے اُن مین چند پری زادین پیدا ہوئین کسی کے ہاتھ مین طبل تھا کسی کے ہاتھ مین نفیری تھی کسی کے ہاتھ مین جھانجھ تھی کہ اُنھون نے سر باہر نکال کر نفیر بجانا شروع کیا ایک نے جھانجھ ایک نے طبل بجایا یہ جو صدا اُن جوانون نے سُنی بس ہر ایک جست کر کے شبدیز پر سوار ہوے اور وہ چارون جوان صف بستہ کھڑے ہوے اور مریخ وغیرہ حیران تھے کہ یہ کیا امر ہی کسی آمد ہی کون ساحر آتا ہی کسی ساحر زبر کی آمد کا بندوبست ہی نہ معلوم بدمست کی کمک کو کوئی آتا ہی یہ لوگ تو یہ خیال کر رہے تھے

اُدھر بدمست وغیرہ بھی حیران تھے کہ نیا واقعہ پیش آیا تھا اُن سب کا یہ خیال تھا کہ کوئی ساحر اے کمک ان لوگون کے آتا ہی اُنھین مین سے ہی جو کہ متفرق ہو گئے تھے یہ لوگ یہ خیال کر رہے تھے مگر دیکھا اُسی طرف رہے تھے کہ یکایک وہ آفتاب جو کلس پر گنبد کے لگا تھا وہ جدا ہوا اور آسمان پر جا کر شق ہوا برق چمکی اُس سے ابر پیدا ہوا اُس ابر سے موتی برسنے لگے ایک مرتبہ گنبد کو گردش ہوئی تڑاقہ کی صدا آئی برق چمکی ایک دروازہ گنبد کا کھلا جدھر وہ جوان کھڑے تھے اُدھر کا اُس دروازے سے سب نے دیکھا کہ ایک گنبد نور پیدا ہوا وہ زمین پر قائم ہوا اُس گنبد نور مین ایک بارشگاف ہوا وہ نور سب ایک مرتبہ جمع ہو کر اُڑ گیا اب سب نے دیکھا کہ آفاق شاہ تاج سر پر رکھے ہوے لباس سُرخ پہنے ہوے بجنسہٖ برق تاب بصد قہر و عتاب برہنہ ہاتھ مین غصہ چہرہ سے ہویدا خشم و غضب رخ سے پیدا ظاہر ہوا یہ حال دیکھا دونون طرف کے لوگ حیران ہوے کہ یہ کیا امر ہی آفاق شاہ تو قتل ہوا الا شہ اُسکا ابھی تک زمین پر پڑا ہی یہ دوسرا آفاق شاہ کہان سے پیدا ہوا خصوصاً بدمست اور اُس کے سردار بہت حیران ہوے بدمست کے تو حواس جاتے رہے کہ مین نے تو آفاق شاہ کو قتل کیا تھا یہ کیونکر آیا بڑے غضب کی بات ہی کہ لاش اُسکی پڑی ہی تمام علامت سحر برپا ہونی مرنے کی صدا آئی پھر دن نے غل مچایا یہ طرفہ ماجرا پیش آیا ہی یہ حیران تھا کہ میری سمجھ مین نہین آتا ہی اسکے حواس خمسہ مثل طائران وحشت زدہ کے اُڑ گئے ہاتھ پانون کے طوطے اُڑ گئے زاغ عقل بیچہ پرواز پیدا کر کے طرف میدان حیرانی کے راہی ہوا شہباز فکر نے آکر گھیر لیا شاہین فکر و تردد نے مرغ عقل کا شکار کیا ایک عالم حیرت مین آکر سکتہ کی صورت سے سم ہو کر رہ گیا اسکے سرداردن کا بھی یہی حال ہوا اُنکو بھی یہی خیال پیدا ہوا کہ ہم یہ خبر سُنکے اور اپنے کانون سے یہ صدا سماعت کر کے کہ کشتی مرنام من آفاق شاہ بود اور علامت آفاق شاہ کے مرنے کی دیکھکر بخوشی اپنے مالک کے پاس آتے تھے یہان آکر اپنی آنکھون سے بھی دیکھا کہ لاش پڑی ہی یہ آفاق شاہ کہان سے ظاہر ہوا ہر ایک حیران کھڑا تھا اور ایک دوسرے کا مُنھ دیکھ رہا تھا مگر بسبب حیرت کے کلام نہ کر سکتا تھا بدمست و سرداران بدمست کی یہ کیفیت تھی اُدھر مریخ وغیرہ نے جو آفاق شاہ کو دیکھا اُنکو بھی حیرت ہوئی منورہ نے کہا کہ ہی خالہ امان آپ تو فرماتی تھین کہ حد بدمست مین راہی ہو گئی تیر سے خالو مارے گئے یہ کہان سے تشریف لائے ملکہ نے جواب دیا کہ ای فرزند میری عقل مین نہین آتا ہی کہ یہ کیا امر ہی میرے اوپر کیا منحصر ہی ان سرداردن سے دریافت کرلے کہ یہ سب بھی یہ حال سُنکے آئے ہین دربار مین اور یہ لشکر سے مقابلہ کر رہی تھی ای بیٹی مین بالاے آسمان اپنے تخت پر سوار لشکر پر سحر کر رہی تھی کہ ایک مرتبہ تاریکی ہو گئی مین یہ سمجھی کہ آفاق شاہ نے بدمست کو قتل کیا تک میرے کان مین صدا آئی کہ کشتی مرا کہ نام من آفاق شاہ بود یہ سُنا تھا کہ میرے حواس جاتے رہے فوراً سحر کر کے اس طرف کو آئی بس یہان آکر دیکھا کہ لاش زمین پر پڑی ہی یہ جو حال دیکھا مین نے اپنے کو گرا دیا تخت پر سے تو پہنچ گئی کہ تو نے روک لیا ورنہ میرا خاتمہ ہو جاتا لاش تو تو نے بھی دیکھی ہی بلکہ ابھی تک پڑی ہی منورہ نے جواب دیا کہ مین یہ نہین عرض کرتی ہون کہ آپ دروغ فرماتی ہین یا فرمایا تھا بلکہ میرا یہ مطلب ہی کہ یہ معاملہ کیا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ یہ معاملہ خود میری عقل مین نہین آتا ہی کہ کیا ہی تھوڑے عرصہ مین معلوم ہو جائے گا خاموش رہو ادھر ہر ایک سردار مثل مریخ وغیرہ کے حیران تھے کہ یہ کیا بات ہی یہ لوگ بھی حیران ہین مگر حواس باختہ نہین ہین بلکہ خوش ہین سب سے زیادہ خوش و خرم منورہ اور ملکہ آئینہ اندام زوجہ آفاق شاہ ہی ادھر تو یہ واقعہ ہی اُدھر آفاق شاہ جو اُس بقعۂ نور

سے نکلا بس اُن شمشیر سواردن نے آفاق شاہ کو سلام کیا آفاق شاہ نے اُنکا سلام لے کر
اشارہ کیا کہ وہ ہر ایک جوان شمشیر پر سے کود کر اُسی طور سے آکر اپنے مقام پر بیٹھ گیا شمشیر اُسی مقام پر جاکر
کھڑا ہو گیا آفاق شاہ نے پھر اشارہ کیا کہ وہ ابر جو محیط ہوا تھا ایک مرتبہ سمٹ کر پھر آفتاب بن گیا
بارش مروا ید برطرف ہو گئی برق کوندی سب نے دیکھا کہ وہ آفتاب پھر اُسی طور سے کاس گنبد پر آکر
قایم ہوا آفاق شاہ نے اشارہ کیا کہ وہ گنبد طلائی اُسی غار مین چلا گیا برق کی چمک پیدا ہوئی زمین
برابر ہو گئی یہ نیرنگ دیکھکر بدمست کے نوحواس جاتے رہے جب آفاق شاہ اُس گنبد کو روانہ
کر چکا اور زمین برابر ہو چکی اب آفاق شاہ نے تن کر ادھر اُدھر نگاہ کی دیکھا کہ ایک طرف میری زوجہ
اور سب سردار جو کہ میرے ساتھ تھے کھڑے ہین اور مریخ آفتاب علم مرکب پر سوار آلات حرب وضرب
سے آراستہ و اسباب سحر سے پیراستہ ادھر کو چلا آتا تھا مگر کچھ اب تھم گیا ہے حیران ادھر کو دیکھ رہا ہے اور
ایک طرف چند ساحر کھڑے ہین لشکر سمندر شاہ کے اُنکے آگے بہت فاصلہ پر بدمست اژدر پر سوار
نیچر ہاتھ مین لیے ہوے کھڑا ہے غزالان زمین پر پڑی ہے مگر مجروح ہے یہ جو دیکھا آفاق مریخ کے
قصد کو سمجھ گیا تھا بدمست کی طرف سے بڑھکر مریخ کو صلا دی کہ اے مریخ تم اُسی مقام پر قیام کرو
تکلیف نہ فرماؤ مین اسکا ہم نبرد آگیا یہ بہت خوش تھا کہ مین نے آفاق شاہ کو قتل کیا اور
اس نے میرے بعد میری زوجہ اور بھانجی کو بہت کلمات سخت کہے ہین مین سب سن رہا تھا سب
حال سے آگاہ ہون اِسکی سزا اُسکو دیتا ہون یہ میرا شکار ہے یہ نہ معلوم اپنے دل مین سمجھا کیا ہے اب
یہ مجکو قتل کرے اس نے اپنے خیال ناقص مین مجکو قتل کیا تھا مگر یہ نہ جانتا تھا کہ اُسکی جان کا مین
ملک الموت ہون اب یہ میرے قبضہ سے نکل کر کہان جاتا ہے اب یہ مجکو قتل کرے اُسوقت تک مین جانون
کہ بڑا ساحر ہے جب سے مین نے غزالان کو مجروح دیکھا ہے میرے آنکھون مین خون اتر آیا ہے مجکو اسکا
دم بھر کا زندہ رہنا ناگوار اور شاق ہے یہ جو آفاق نے کہا مریخ نے قصد کیا جواب دون کہ آفاق
یہ کہکر مقابل بدمست ہوا چونکہ یہ ڈرپ تھا یہ حال جو مریخ نے ملاحظہ کیا خاموش ہو رہے اور اپنے
مقام پر چلے آئے ادھر آفاق شاہ نے سحر کیا کہ دو پنجہ پیدا ہوے بالین پر غزالان کے اور دو
پائین دو چار دن پیچے غزالان کو اُٹھا کر اُس مقام پر لائے جہان سب سردار کھڑے تھے یہان مریخ
نے سحر سے تخت تیار کیا تھا وہ پنجہ اُس تخت پر لٹا کر غائب ہو گئے جب غزالان اُس مقام
پر سے جا چکی اُس وقت آفاق نے بدمست کی طرف نگاہ قہر دیکھکر اور برہم ہو کر ڈانٹ کر کہا کہ
کیا مدہوش حواس باختہ حیرت زدہ کھڑا ہوا مثل تصویر کے دیکھ رہا ہے مردان عالم سے آنکھ چار کر تو نے
ہمارا کمال دیکھا اب بھی کچھ جرات ہے کوئی سحر مثل میرے سحر کے یاد ہے یا نہین بس وہی ایک سحر تھا
تیری تمام عمر کی محنت کا وہ ہی ایک ثمر تھا کہ اُس سے تجکو کچھ بھی نہ ہاتھ آیا اے نادان جو کہ عقل مند اور
کامل ہوتے ہین وہ اسی طور سے اپنے حریف کی ضرب سے بچتے ہین اور حریف کو ذلیل کرتے ہین تو تو بہت
خوش تھا کہ مین نے آفاق شاہ کو اپنے سحر سے قتل کیا اتنے بڑے ساحر کو مارا اُسپر بھی اکتفا
نہ کی اُسی عالم خوشی مین ظلم پر کمر کسی پہلے تو میری زوجہ کی طرف خیال بد کیا تھا خدا نے اُسکی آبرو
بچائی لڑکی کو جو دیکھا تو اُسکی طرف خیال فاسد کیا اُسپر نگاہ بد ڈالی اور بیہودہ تقریر کی عشق ظاہر
کیا دیکھ مین تیرا عشق سب نکالے دیتا ہون اُنھون نے جو عجز کیا تو نے نہ سُنا میری زوجہ کو زخمی
کیا اور قصد ہلاک کرنے کا کیا اگر یہ لڑکی نہ ہوتی تو تو ضرور قتل کرتا خیر خدا کو آبرو و جان دونون تیرے

ہاتھ سے بچانا تھی کہ یہ لوگ پہونچ گئے اُن مین سے بھی ایک کو تونے مجروح کیا اور قصد اُسکے بھی قتل
کا ہوگا کہ تین آگیا یہ سب خبرین مجکو میرے بیر دے رہے تھے مین اپنا بندوبست کر رہا تھا کیونکہ تیرے
سحر کے مٹانے کے لیے مین نے اپنے ہم شبیہ کو تیرے ہاتھ سے قتل کرایا اپنے کو تیری ضرب سے بچایا
کیونکہ تونے سحر بہت زبردست کیا تھا یہ بھی تیرے کمال کا سحر تھا اب تیری نصف قوت رہ گئی ہی دیکھ
یون حریف کی ضرب سے بچتے ہین اسکو کمال کہتے ہین تیری سمجھ مین بھی نہ آیا ہوگا کہ کیا ہوا کون قتل ہوا تو
یہی خیال کرتا ہوگا کہ مین نے آفاق کو قتل کیا اپنے دل مین بہت خوش ہوگا اب مجکو دیکھکر تیرے
حواس جاتے رہے ہون گے کہ یہ کیا ہوگیا ہو جب شعرسہ من درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال ✣
کارے کہ فلک کند بشہر را چہ مجال ✣ مین کچھ خیال کر رہا تھا کہ یہان دوسرا امر ہوا یہ امر کرکے مین نے
تیرے دل کو خوش کر دیا بس اب خبردار ہو جا تیری قضا آگئی ہی مین تجکو اُن کلامات کی سزا دونگا
جو تونے بعد میرے میرے ناموس سے کہے ہین اسی تیغ سے تجکو قتل کرونگا یہ جو ڈانٹ کر آفاق شاہ
نے کہا ایک تو بدمست کے حواس باختہ تھے ہی اس تقریر سے اُس کے حواس اور جاتے رہے
کلیجہ سینہ مین ہاتھون اُچھلنے لگا دل سے کہنے لگا کہ بڑی خرابی ہوئی یہان تو دوسرا واقعہ ہوگیا مین
کچھ سمجھا تھا اور ہو کچھ گیا اب اس کے ہاتھ سے بچنا دشوار ہی اسنے بڑی چالاکی کی میرے حواس اسکی
اُس چالاکی سے جاتے رہے بڑا فریب کیا میرے سحر کو مٹا دیا اپنی شبیہ قتل کرا کے افسوس مین نے
بڑا دھوکا کھایا یہ دل سے باتین کرکے آفاق شاہ سے کہا کہ او آفاق تو بڑا مکار نکلا تونے مجکو
دھوکا دیا اگر مین یہ جانتا کہ تو دھوکا دیگا تو اسکا بندوبست کر لیتا خیر اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر
کہان جائیگا ابکی مرتبہ فریب کرکے اپنی شبیہ کو قتل کرا کے بچ گیا اب کیا کرے گا مین اُسکا بھی
بندوبست کرونگا تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی ایک مرتبہ اُسنے تدبیر سے تو بچ گیا ابکی بچنا دشوار ہی
معلوم ہوا تو بڑا مکار ہی تو کیا مجکو قتل کر سکتا ہی مین خود تجکو قتل کرکے تیرے تمام ہمراہیون کو قتل کرونگا
اور اپنی معشوقہ کو اپنے قبضہ مین کرونگا اور اپنا اُسپر تصرف کرونگا یہ جو بدمست نے کہا
آفاق کو اُسکی تقریر پر نہایت غصہ آیا جواب دیا کہ بس اپنی زبان بند کر ورنہ گدی سے کھینچ لونگا
تو بہت چرب زبان ہوا ہی عورتون سے تقریر کرکے تیری زبان کھل گئی ہی مجکو بھی غرالان اور
آئینہ اندام تصور کیا ہی اب جو تونے کچھ کہا مین تجکو زبان تیغ سے جواب دونگا یہ مقام بزم
نہین ہی مقام رزم ہی سہ بیار آنچہ داری زمردی نشان ✣ کمان کیانی دگر زگران ✣ بدمست نے
جواب دیا کہ اچھا اب تم اپنا وار کرو آفاق نے جواب دیا کہ مین پہلے حربہ نہ کرونگا گو مین تجھ سے
مقابلہ کر چکا ہون اور کئی حربہ تیرے سہہ کر چکا ہون مگر پھر بھی تو ہی پہلے حربہ کر بدمست نے یہ
سُنکے ایک مرتبہ اپنے اژدر پر ایک کوڑا مارا تڑاق سے صدا آئی جیسے کوڑا پڑا ایک شیر اژدر سے
نکلا اور طرف آفاق کے چلا آفاق نے اُسکی وہ اُسی مقام پر ٹھنڈا ہوکر گرا یہ دیکھکر وہ ناری
جل گیا فوراً دستک دی کہ زمین شق ہوئی اُس سے شیر پیدا ہوا اُسنے اس شیر کو اشارہ کیا کہ آفاق
کو کھالے بس وہ غرا کے طرف آفاق کے چلا جب آفاق نے دیکھا کہ شیر میری طرف آتا ہے
اس نے فوراً دستک دی کہ زمین شق ہوئی وہی جوان شیر سوار جو کہ اُس گنبد طلائی کے دروازون
پر بیٹھے تھے اُنمین سے ایک ظاہر ہوا اور سامنے آفاق کے آیا اور عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی آفاق نے
کہا کہ اس شیر کو کھالے جو میری طرف آتا ہی بس یہ کہنا تھا کہ وہ جوان اپنے خنجر کو کڑھا کر اُس شیر کی

طرف چلا اتنے عرصہ مین وہ شیر بھی قریب آگیا تھا جیسے اسکا اور اُس شیر کا سامنا ہوا اُس جوان نے ڈانٹ
کر کہا کہ او نالایق کدھر جاتا ہی آ میری طرف مین تیرا بہت مشتاق تھا یہ جو جوان نے کہا وہ شیر اسکی
طرف چلا ادھر بدمست نے اپنے سحر کو قوت دی اور پکار کر شیر سے کہا کہ پہلے اس جوان کا کام تمام
کر پھر آفاق شاہ کو قتل کرنا بس وہ شیر غرا کر اُس جوان پر آیا اور قریب پہونچ کر ایک پنجہ اُٹھا کر
قصد کیا کہ طمانچہ مارون کہ مُنہ پھر جائے جیسے اُس شیر نے یہ قصد کیا اور پنجہ اُٹھایا ویسے ہی وہ جوان
شیر پر سے کود پڑا اور اُسکے ضرب سے بچ کر اُسکے شکم کے نیچے ہو گیا اُسکا پنجہ خالی گیا اُسنے کیا کیا
کہ اُسکے دونون ہاتھ ایک ہاتھ سے پکڑ کر اور دونون پاؤن کو ایک پاؤن سے پکڑ کر اُٹھا لیا اور زمین پر دے
مارا اس طور سے کہ جیسے کوئی پھول کو پھینک دیتا ہی جیسے وہ شیر گرا یہ دوڑ کر اُسکے سینہ پر سوار ہوا اور
کمر سے پنجہ نکال کر اُس کے سینہ کو چاک کیا اور کلیجہ نکال کر کھانے لگا اُس شیر کا سینہ چاک ہونا تھا کہ ایک
صدائے مہیب آئی کہ اُس صدا کے آنے سے صحرا ہل گیا یہ جو حال بدمست نے دیکھا اس نے فوراً دمک
دی کہ زمین شق ہوئی ایک خرس پیدا ہوا اُس خرس بادیہ ضلالت نے اُس خرس کو اشارہ کیا
کہ اُس جوان کو کھالے وہ خرس اُس مقام پر سے پنجہ اُٹھا کر چلا ادھر آفاق نے دستک دی کہ دوسرا
جوان شیر سوار پیدا ہوا آفاق شاہ نے کہا کہ لینا اُس خرس کو میرے غلام تک نہ آنے دینا یہ سنتا تھا
کہ وہ جوان اپنے شیر کو بڑھا کر خرس کے قریب آیا کہا کہ او صحرا کے جانور تو کدھر جاتا ہی میری طرف آ
اس نے اسکی طرف رخ کیا کہ بدمست نے سحر کو زور دیا اُس جوان نے اپنے شیر پر سے کود کر اُس
خرس کے قریب آکر ایک طمانچہ جو مارا خرس کا سر تن پر سے اُڑ گیا اُسے بڑھکر اور ہاتھ اُسکی کمر مین دے کر
زمین سے اُٹھا لیا اور قریب اپنے شیر کے لاکر اُسکا شکم چاک کیا یہ بھی کلیجہ نکال کر کھانے لگا اُسکا شیر
خون پینے لگا اُسی طور سے پھر صدا آئی اُدھر اُس جوان اول کا بھی شیر شیر کا خون پی رہا ہی یہ سانحہ
بدمست نے دیکھکر پھر دستک دی کہ ایک اژدر پیدا ہوا بدمست نے کہا کہ ان دونون جوانون
کو مع شیر کے اور آفاق شاہ کو نگل جا یہ سُنتا تھا کہ وہ اژدر شعلہ آتشین چھوڑ کر یہ اے دم کشی
چلا کہ آفاق شاہ نے اشارہ کر کے دستک دی تیسرا جوان پیدا ہوا آفاق شاہ نے اُس سے
کہا کہ اس اژدر کو چیر کر پھینک دے پس وہ جوان شیر سوار اُسکی طرف چلا اُس نے دم کشی کی
تو اُسی طور سے اُسکے مُنھ کے قریب پہونچ گیا قریب دہن پہونچا تھا کہ اُس نے کلہ دونون طرف بگڑ کر
ایک چیخ ماری اور مثل کرباس کے پھاڑ ڈالا ویسی صدا آئی جیسی دو مرتبہ آئی تھی اُسکا دل نکال کر
اپنے شیر کو کھلانے لگا اب کی مرتبہ پھر بدمست نے دستک دی کہ صحرا سے ایک سوار پیدا ہوا وہ
شیر پر سوار تھا اُس سے بدمست نے کہا کہ ان تینون جوانون کو قتل کر اور آفاق شاہ کو وہ
تلوار لے کر چلا آفاق شاہ نے دستک دی کہ چوتھا جوان پیدا ہوا اُس سے آفاق شاہ نے
اشارہ کیا کہ اُس شیر سوار کو مار لے پس وہ جوان اپنے شیر کو بڑھا کر اُسکی طرف چلا وہ ادھر کو آتا تھا
باہم ہمدگر ہوئے اُس نے تلوار ماری سوار آفاق شاہ نے خالی دی اور جھک کر اپنے شیر پر سے
اُسکی کمر مین ہاتھ ڈال کر اُسکو شیر پر سے اُٹھا لیا دوسرا ہاتھ ایک مرتبہ چمکا دیا کہ ایک برق چمک کر
گری کہ اُس رسد کے دو پارچہ ہوئے ادھر اُس جوان نے جسکو اُٹھایا تھا زمین پر دے مارا اور کود کر
ایک پیر پکڑ کر ایک دہاڑ مثل کرباس کہنہ کے چیر ڈالا دل و جگر نکال کر شیر کو کھلانے لگا اسکے مرنے
سے ایک سیاہ آندھی اُٹھی ابر تاریک پیدا ہوا بہت غل و شور کی صدا آئی جیسے اس طور سے

چار دن حربہ بدمست کے برباد ہوے اسکو بہت غصہ آیا ایک مرتبہ اس نے برہم ہوکر دستک دی اور
کہا کہ او فیلان مردم در جلد حاضر ہو اسکا صدا دینا تھا کہ صحرا کی چار سے صدائے زنجیر آنے لگی سب نے
دیکھا کہ صحرا کی جانب سے ایک نہایت بدمست اور قوی ہیکل فیل پیدا ہوا کہ دو دانت اُس کے
مثل نیزہ باہر نکلے ہوے بلندی مین مثل کوہ سیاہ ایسا کہ تاریکی ظلمات اُسکے روبرو کچھ اصل
نہین رکھتی تھی نہ سیاہی شب دیجور کی کوئی اصل تھی زیادہ تر دل کفار سے سیاہ خرطوم اُٹھائے
ہوے چلا آتا ہی پانون مین زنجیر آہنی سو من کی پڑی ہوئی جیسے بدمست نے دیکھا کہ بموجب
میری طلب کے فیلان پیدا ہوا انھا کہ ان سب کو اپنی خرطوم مین لپیٹ کر ہلاک کردہ یہ اشارہ
پاتے ہی ایک چیخ زور سے مارکر اپنی خرطوم اُٹھاکر چلا آفاق شاہ نے دستک دی کہ دہی گیند
طلائی پیدا ہوا اُسی طور سے آفتاب طلوع تھا جیسے گیند ظاہر ہوا آفاق شاہ نے اشارہ
کیا اُس گیند کی طرف اُس گیند مین ایک چمک پیدا ہوئی اُس سے ایک برق کوند کر آسمان پر گئی
اور وہان سے جو پلٹ کر گری تو پشت فیل پر گری فیل دوپارہ ہوکر زمین پر گرا تاریکی ہوگئی جب
تاریکی برطرف ہوئی صدائے ہولناک آئی بعد صدا آنے کے سب نے دیکھا کہ وہ گیند اور وہ جوان اُسی
طور سے ہین مگر فیل کے دو ٹکڑے پڑے ہوے ہین بس یہ حال دیکھکر بدمست کو بہت ہی غصہ آیا
اپنے ہونٹ مارے غصہ کے کاٹنے لگا اپنی کف دست کو کئی مرتبہ کاٹا پس برہم ہوکر آفاق شاہ
سے کہا کہ تونے پانچ حربے میرے رد کیے اگر ابکی تو میرے حربہ سے بچ جائے تو جانون یہ کہکر اپنی جوڑے
پر ہاتھ ڈالا ادھر آفاق شاہ نے اشارہ کیا کہ برق کوندی اب جو سب نے دیکھا نہ وہ جوان
تھے نہ شیر نہ گیند تھا صاف میدان تھا وہ پانچون لاشین جانورون کی پڑی ہوئی تھین اُدھر
بدمست نے جوڑے سے ایک بیضہ فولادی نکالا اور اُسلو ہاتھ مین لے کر آفاق سے کہا کہ خبردار
ہوجاؤ اب مین پھر اپنا حربہ کرتا ہون آفاق نے کہا کہ مین خبردار ہون ابھی تک مین نے کوئی حربہ
نہین کیا ہی مین تیرے حربہ رد کر رہا ہون یہ کہکر کھڑے ہوے نگاہ اُسطرف لگی ہوئی کہ اب یہ کیا زہر اگلتا ہی کہ
اُدھر بدمست نے اُس بیضہ کے منھ پر سے ڈانٹ لی ڈانٹ کا لینا تھا کہ اُس سے ایک دھوان
نکلا بعد اُس دھوئین نکلنے کے سب نے دیکھا کہ ایک ناگن نہایت سیاہ اور پُرائی کہ جسکی پھنکار
سے تمام صحرا کی گھانس جل گئی وہ اُس بیضۂ فولادی سے نکلی بدمست نے اشارہ آفاق
شاہ کی طرف کیا وہ چلی ایسی وہ ناگن تھی کہ اگر اُسکی ہوا لگ جاتی تو آدمی زندہ نہ رہتا کاٹنا
تو شے دیگر ہی اور مختصر ایسی تھی کہ کوئی ایک دجب یعنی ایک بالشت پس وہ سن سے وہان سے چلی
اور ایک چشم زدن مین آفاق شاہ کے قریب آگئی یہ تو خبردار تھے انھون نے اسم پڑھ کر
اور اپنے کو سمیٹ لیا جیسے وہ قریب آئی اور اُس نے قصد کیا کہ منھ ماردن آفاق شاہ نے
یہ کہکر کہ او ناگن کوڑا ہوجا اور بعد چالاکی اُسکی دم پر ہاتھ ڈالا بس ایسی چالاکی سے ہاتھ ڈالا تھا
کہ اُسکی دم ہاتھ مین آگئی اب جو جھٹکا دیتے ہین سب نے دیکھا کہ وہ ناگن نہ تھی آفاق شاہ کے
ہاتھ مین کوڑا تھا وہ ناگن کوڑا ہوکر رہ گئی آفاق شاہ نے بدمست کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ تونے
اسی حربہ کے لیے کہا تھا کہ خبردار ہوجانا اور اپنے کو بچانا واہ کیا خوب حربہ کیا تھا بس تیرا کمال
دیکھ لیا اُدھر وہ مودی یہ رنگ دیکھکر پیچ و تاب کھانے لگا تمام بدن سیاہ ہوگیا اس قدر خون
نے جوش کیا یون زہر اگلنے لگا کہ اے آفاق معلوم ہوا کہ تو ساحر زبردست ہی تو سحر سے نہ

نہ قتل ہوگا اب مین تجکو نیمچہ یا تلوار سے قتل کرونگا یہ کہکر اپنے اژدر کو بڑھایا وہ بل کھاکر چلا یہ دل مین پیچ و تاب کھاتا ہوا آتا ہی اسکی تقریر کا آفاق شاہ نے جواب دیا کہ او موذی آتو سہی دیکھ مین کیسا تیرا بل نکالتا ہون جب تک تیرا سر کچلا نہ جائے گا اُس وقت تک یہ تیرا زہر اگلنا نہ جائے گا تیری سر کوبی کو مین موجود ہون آنیچہ سے خواہ تلوار سے مقابلہ کر وہ موذی اس تقریر کو سُنکے مثل مار سرد دم پر یزہ کے بل کھاکر قریب پہونچ ہی تو گیا تلوار راہ مین نیلم سے نکال لی تھی آتے ہی سر آفاق شاہ پر وار کیا آفاق شاہ نے سپر پر روکا تلوار چلنے لگی اور آفاق شاہ خالی دیتے رہے جب کئی وار کر چکے تو کہا کہ اب آتو اپنا حوصلہ نکال چکا اب مجکو وار کرنے دے سہ تو ضربے زدی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + بدمست نے جواب دیا کہ مین خود کہنے والا تھا کہ اب تم وار کرو میری تو عین خوشی ہی یہ کہکر اُس نے ہاتھ روک لیا کہ آفاق شاہ نے وہی تلوار جو کہ اُسکے ہاتھ مین برہنہ تھی بلند کی اور کہا کہ خبردار ہو مین وار کرتا ہون بدمست نے جو دیکھا کہ آفاق شاہ نے تلوار علم کی اس نے سحر کیا کہ کئی سپر ین سحر سے بن کر اس کے سر پر قائم ہوئین اُسپر اس نے اکتفا نہ کی ایک سپر اور قائم کی اُس کے نیچے اپنی تلوار رکھی بس اُدھر آفاق شاہ نے نعرہ کرکے اپنا وار کیا سب نے دیکھا کہ یا تو تلوار بالائے سپر چمکی تھی یا زیر شکم اژدر نمایان ہوئی زمین کو بوسہ دیا راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس تلوار نے اوپر سپر کو مثل قرص پنیر کے کاٹا تمام سپرون کو قلم کرکے تلوار پر آئی تلوار کو قلم کرکے سر پر آئی سر کو دو پارہ کرکے صراحی گردن مین اُتری دہان سے صندوقی سینہ کے قفل کو کھولتی ہوئی شکم مین آئی شکم کی خبر لیتی ہوئی راکب تو دو کرکے پشت اژدر پر بیٹھی دہان سے جو گذری تو زمین کی خبر لی بس بدمست مع اژدر کے چار ٹکڑے ہوا اُسکا مرنا تھا کہ صدائے گیر و دار بلند ہوئی تاریکی ہوگئی برق چمکنے لگی آندھی سیاہ اُٹھی برف باری ہوئی شعلہ نکلے آگ برسی جب یہ سب علامتین برف ہوگئین صدا آئی کہ کشتی مرا نام من بدمست خون ریز جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم بمطلب خود نہ رسیدیم یہ صدا کرکے سب اُنا رحشرو نشر برطرف ہوئے تو سب نے دیکھا کہ بدمست کے دو ٹکڑے پڑے ہین یکایک اُن دونون ٹکڑون سے ایک شعلہ پیدا ہوا وہ جاکر اُن جانوردن کے مردون پر پڑا وہ جلنے لگے ادھر اُس لاش بدمست مین بھی آگ لگ گئی سب جل کر خاک ہوگئے ہوا چلی اُس ہوا نے سب راکھ کو ایک مقام پر جمع کیا یعنے اُن جانوردن کی راکھ اور بدمست کی راکھ مل گئی اُس سے ایک طائر پیدا ہوا وہ اُڑکر بالائے آسمان گیا اُس نے تین مرتبہ صدائے ہیہات ہیہات دی اور کہا کہ افسوس بدمست خون ریز ناحق سے آفاق شاہ کے قتل ہوے موت نے اس قدر مہلت بھی نہ دی کہ اپنے کو بچاتے اپنی شبیہ مثل آفاق شاہ کے قتل کرانے یہ کہکر اور صدا دے کر وہ جانور سیاہ رنگ طرف سمندر یہ کے چلا گیا کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا ادھر کا حال ملاحظہ ہو کہ پہلے تو سرداران بدمست یہ سمجھے تھے کہ مثل آفاق شاہ کے ہمارے آقا نے بھی اپنی شبیہ کو قتل کرایا اس خیال سے حملہ ور نہ ہوے تھے جب اُس طائر نے خاک سے پیدا ہوکر وہ صدا دی اب سب کو معلوم ہوا کہ ہمارا آقا قتل ہوا اصل مین شبیہ نہین قتل ہوئی ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ بدمست نے گو قصد کیا تھا جب آفاق شاہ نے تلوار لگائی تھی مگر اسکی قضا آچکی تھی کیونکر اُسکا قصد پورا ہوتا کہ وہ خود تو بچ جاتا اور اپنی شبیہ قتل کرا دیتا جیسا کہ آفاق شاہ نے کیا تھا گو اسنے بھی یہی قصد کیا تھا کہ اب تو مین سپرین وغیرہ

قائم کر چکا ہون خود نکل جاؤن شبیہ کو قتل کراؤن یہ بھی خیال کرتا رہا وہان ملک الموت نے اپنا کام کر لیا
ہا تھ قضا کا پڑ گیا صرصر قضا نے بدمست کے چراغ ہستی کو گل کر دیا بدمست بحسرت لے کر اپنے دل مین
چلا گیا ایک امر یہان برا ور لایق تحریر ہی وہ یہ ہی کہ ان ساحرون مین بسبب سحر کے یہ قدرت ہوتی ہی کہ وہ اپنے کو
پوشیدہ کرے اور اپنی شبیہ کو قتل کرائے مگر جس قدر سحر مین کمال زیادہ رکھتا ہوگا اُسی قدر جلد اپنے
کو پوشیدہ کر سکتا ہی اور اپنی شبیہ کو قتل کرا سکتا ہی اور جس قدر سحر مین کم مہارت ہوگی اُسی قدر دیر مین
ایسا ہوگا چونکہ آفاق شاہ ساحران زبردست وکاملین سے تھا ایک چشم زدن مین خود پنہان ہوگیا
اور اپنی شبیہ کو قتل کرا دیا تھا بدمست ساحر زبردست نہ تھا نہ ایسا کامل تھا اُسکو عرصہ ہوا مار ا گیا
اس امر کا لحاظ رہے ناظرین کو کہ یہ امر یعنی شبیہ کا قتل کرانا کوئی میرا ایجاد نہین ہی بلکہ اسکو طلسم ہوش ربا
مین سابقین نے تحریر کیا ہی جیسے کہ افراسیاب نے طلسم نور افشان مین جب کہ خورشید
روشن ضمیر کو طلسم سیاہ سے رہا کرنے گیا تھا جسکو کوکب نے قید کیا تھا اور افراسیاب سے
و کوکب سے مقابلہ ہوا تھا اس مقام پر افراسیاب نے اپنی شبیہ قتل کرائی تھی پس کوکب
کو تو معلوم ہوا تھا کہ افراسیاب قتل ہوگیا اُس نے اُسی پر دے مین طلسم کو فتح کر لیا تھا پس
اُسی طریقے کو حقیر نے بھی بیان کیا ہی دوسرے یہ امر ناظرین پر ظاہر ہو کہ ساحر جو دھوکا کھاتے ہین
اور یہ نہین خیال کرتے ہین کہ شبیہ قتل ہوئی یا اصل مین وہ خود قتل ہوا اُسکا سبب یہ ہی کہ جیسے اصل
ساحر کے مرنے مین علامتین سحر کی برپا ہوتی ہین ویسے ہی شبیہ کے بھی قتل ہونے
مین ہوتا ہی گویا خود وہ ساحر قتل ہوا پس یہی امر دھوکا دیتا ہی یہ تو مین بیان کر چکا ہون کہ ساحر مین
اس امر کی بسبب سحر کے قدرت ہی کہ وہ اپنی شبیہ کو قتل کرائے مگر اس عمل مین محنت زیادہ
کرنی ہوتی ہی بدین سبب ساحر اس عمل پر محنت نہین کرتے ہین جو کاملین سے ہین وہ محنت کرتے ہین
اس عمل کو بھی ساحر کرتے ہین گو سحر جب بتایا جاتا ہی تو یہ بھی تعلیم کیا جاتا ہی اگر محنت کی تو وہ قبضہ
مین ہو جاتا ہی اگر محنت نہین کی تو سا تھ مشکل کے دو ایک دن مین اس سحر پر قبضہ ہوتا ہی پس اس
سبب سے چھوٹے چھوٹے ساحر اسکو عمل مین نہین لاتے ہین اور بڑے ساحر جو عمل مین نہین لاتے
ہین اسکا سبب یہ ہی کہ ہم شبیہ کے قتل کرانے سے قوت کم ہو جاتی ہی بدین سبب کاملین مین سے بھی
کوئی اس کام کو نہین کرتا ہی ہان جہان ایسی ہی ضرورت ہوتی ہی وہان ایسی حرکت کی جاتی ہی پس یہ
سبب ہی جو ہر ایک ساحر اسکو نہین کرتا ہی اور اس سحر پر نہین عمل کرتا ہی یہ کوئی نہ کہے کہ جانتے نہین
ہین یا جب ایسی قدرت رکھتے ہین تو پھر کیون اپنے کو قتل کراتے ہین عیارون کے ہاتھ سے یا مقابلہ
مین جا کر اپنی شبیہ کو کیون نہین قتل کراتے نہ آنے کا تو وہی جواب ہی کہ آتا سب کو ہی کوئی محنت
کر کے حاصل کر لیتا ہی کوئی نہین اگر محنت کرے وہ بھی عمل مین لانے لگے اور اس امر کا یہ جواب ہی
کہ وہ شبیہ کو کیون نہین مقابلہ مین قتل کراتا یا عیارون سے تو یہ سبب ہی کہ مین ابھی لکھ چکا ہون کہ
قوت کم ہو جاتی ہی اور بڑی مشکل پڑتی ہی پس ایسے امر کو ہر ایک بات پر عمل مین لانا مشکل ہی ہان
جب کوئی ایسی ہی مہم ہو تو ایسا کیا جاتا ہی دوسرے یہ امر ہی کہ جب اس عمل پر محنت کی جاتی ہی
اسکے جو پیر ہین وہ صاحب عمل سے یہ اقرار کر لیتے ہین کہ ہم کو ہر مقام پر نہ طلب کرنا ہمہ وقت
ہم سے کام نہ لینا جب ایسی ہی اشد ضرورت ہو اُس وقت ہم سے کام لینا بدین سبب اور بھی
ساحر اس عمل کو کام مین نہین لاتے ہین بلکہ اسکو بُرا جانتے ہین خیر اس سے تو کچھ غرض نہین ہی

اپنے مطلب سے مطلب ہی پس جب سرداردن نے دیکھا کہ ہمارا آقا دراصل قتل ہوا ہی وہ جس قدر تھے سب
جربہ سحر سے کر آفاق شاہ پر چلے آفاق شاہ نے سحر کرنا شروع کیا یہ حال جو زوجہ نے
آفاق شاہ کی اور منورہ نے اور مریخ وغیرہ نے دیکھا سب کے سب ادھر سے چلے ایک
ہی حملہ مین اُن سرداردن کے پانوُن اُکھڑ گئے ان ساحردن کے سحر کی تاب نہ لاسکے باقی ماندہ کوئی
دس بیس فرار کر گئے سب سرداردن نے قصد کیا کہ تعاقب کرین آفاق شاہ نے کہا کہ کیا ضرورت ہی
چلو کفار کے لشکر کا تو حال دیکھین کہ اُسکا کیا حال ہی کیونکہ آپ لوگ تو میرے مرنے کی خبر سُنکے ادھر چلے
آئے ہون گے اُنکو اُسی حالت پر چھوڑ دیا ہوگا اُنھون نے جو مہلت پائی ہوگی اپنا بند وبست
کیا ہوگا سرداردن نے جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر ہم یہ تدبیر کر آئے تھے کہ ایک سحر ایسا ہر ایک پر
کر آئے تھے کہ اُس سے بچنا اُنکا محال تھا آفاق شاہ نے کہا کہ اچھا تشریف تو لے چلیے پس سب
سردار اپنے اپنے سحر کو درست کر کے ہمراہ آفاق شاہ کے لشکر کفار پر چلے یہان تک کہ قریب
لشکر کفار کے پہونچے صدائین ساحردن کے مرنے کی آرہی تھین پس آفاق شاہ وغیرہ نے یہ
صدائین سُنکے خیال کیا کہ ابھی کفار زندہ ہین لشکر مین پس ہر ایک نے پھر ایک ایک سحر کیا کہ جس سے
پھر بازار مرگ گرم ہوا کفار مرکے واصل جہنم ہونے لگے راوی نے بیان کیا ہی کہ تھوڑے عرصہ مین
اُن لوگون نے کل لشکر کا خاتمہ کر دیا خاتمہ پہلے ہی ہو چکا تھا مگر جو کچھ باقی تھا وہ اب تمام ہو گیا جو اُس
معرکہ سے بچ کر نکل گیا جو کہ بیرون لشکر ہو گیا سو وہ بچا اور جو لشکر مین رہا اُسکا تو خاتمہ ہوا جب سب لشکر
تباہ ہو چکا اور ایک زندہ نہ رہا تو ان لوگون نے سحر سے دریافت کیا کہ اس لشکر مین کوئی زندہ تو نہین رہا
معلوم ہوا کہ کوئی نہین رہا سب جل کر خاک ہو گئے اُس وقت سب نے مل کر سجدۂ شکر بدرگاہ بے نیاز
کیا دعا مانگی دعا مانگ کر سحر کیا کہ ایک ہوا ایسی چلی کہ جس نے ہر ایک کے قلب کو تازہ کر دیا پس سب
سرداردن نے سحر کیا کہ وہ جو آگ لگی ہوئی تھی اُسکو سحر سے برطرف کیا میدان صاف ہوا دیکھا کہ
ہزارون مقام پر خاک کے انبار ہین بہت سے مقام پر کفار پڑے ہوئے تسہک رہے ہین مگر سر سے
پانون تک آبلہ ہین یہ حال دیکھکر آفاق شاہ نے سحر کیا کہ چند جانور پیدا ہوے وہ جو پڑے
ہوے تھے اُنکو اُٹھا اُٹھا کر لے گئے اب وہان سوائے راکھ کے یا زر وزر نور کے کوئی چیز اس قسم کی
مثل پارچہ یا انسان سے نہ تھی خیمہ جل گئے تھے کپڑے سب سوختہ ہو گئے تھے جب انسان جل گئے تو
ان اشیا کی کیا ہستی ہی بس آفاق شاہ نے وہ سب مال وزر دیکھکر سرداردن سے کہا کہ بسم اللہ
اس سب کو آپ لوگ اپنے تصرف مین لائین اُنھون نے کہا کہ ہم کو ضرورت نہین آپ کی مہربانی سے
اور خدا کی قدرت سے بہت کچھ ہمارے پاس ہی ہمکو کسی شے کی ضرورت نہین ہی یہ جو سب نے
کہا آفاق شاہ نے سحر کیا کہ بہت سے تلے پیدا ہوے اُن سے کہا کہ تم یہ سب مال وزر اُٹھا
لے جاؤ اور اسکو امانت رکھنا جب ہم تم سے طلب کرین ہمارے پاس لے آنا وہ تلے سب
مال وزر اُٹھا کر لے گئے اُس کے بعد آفاق شاہ نے سحر کیا کہ ہوا چلی وہ ہوا سب خاک جلی
ہوئی جو کہ پڑی تھی اُڑا لے گئی میدان صاف ہو گیا آفاق شاہ نے مریخ سے کہا کہ اے
مریخ اب تمھاری کیا مرضی ہی کہ اب یہان سے لشکر کو لے چلین یا یہ شب اسی مقام پر بسر
کرین کیونکہ اس معرکہ مین سب دن تو تمام ہو گیا اگر تخت سحر پر بھی سوار ہو کر چلین گے تو تھوڑی ہی
دور جائین گے کہ رات ہو جائے گی کہین ایسا نہ ہو کہ پھر راہ فراموش کر جائین تو بڑی خرابی ہو مریخ

نے کہا کہ اے آفاق شاہ میری تو یہ رائے ہی کہ یہان سے چلو بس جس مقام پر شام ہو جائے
اُسی مقام پر ٹھہر جاؤ بس جس قدر راہ اس وقت طی ہو جائے وہی بہتر ہی کل صبح کو اُسی قدر مسافت
کم ہوگی آفاق نے کہا کہ یہ رائے تمہاری بہت درست ہی بس اُس وقت سب نے اس رائے
کو پسند کیا ہر ایک نے تخت سحر تیار کیا راوی نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ سب نے مل کر غزالان
کو ہوشیار کیا تھا اُس کے بھی مرہم کا پھاہا لگایا تھا سر کو باندھ دیا تھا وہ بھی ہمراہ ہی تخت سحر پر
سب سوار ہو کر چلے آفاق شاہ نے اپنی زوجہ کے تخت پر سوار تھا کہ اُسکی زوجہ نے پوچھا کہ
تم نے تو آج مجکو بہت پریشان کیا مین نے تو اپنی جان دی ہوتی اگر یہ لڑکی نہ آجاتی مین نے جب
تمہاری لاش دیکھی اپنے کو تخت پر سے گرا دیا چونکہ تخت بہت بلند تھا اگر زمین پر گرتی تو استخوان
چورہ ہو جاتے کچھ بیان تو کرو کہ کیا واقعہ گذرا تھا آفاق شاہ نے کہا کہ اب جب ایک مقام پر
اطمینان سے بیٹھونگا تو بیان کرونگا زوجہ اُسکی خاموش ہو رہی راوی نے بیان کیا کہ آفاق
شاہ نے اپنی ہم شبیہ کی لاش کو دفن کر دیا تھا اُسی مقام پر اب راوی کہتا ہی کہ یہ لوگ
چلے آتے ہین یہان تک کہ کوئی چار کوس آئے تھے کہ ایک سبزہ زار ملا اور ایک بہت عمدہ پُر صفا پہاڑ
نظر آیا اُس سبزہ زار مین ایک چشمہ بھی آب مصفا کا تھا رات بھی ہو گئی تھی آفاق شاہ نے
مریخ سے کہا کہ اب اسی مقام پر شب بسر کرو مریخ نے کہا کہ اچھا غرض کہ تخت ہوا سے زمین پر لائے
بلندی پہاڑ پر آکر پہلے خوب سیر کی اُس کے بعد سحر سے ایک خیمہ تیار کیا اُسمین سب جا کر بیٹھے وہ
فرش وغیرہ سے خوب آراستہ تھا ہر ایک اپنے قرینہ سے بیٹھا اب باتین ہونے لگین مریخ نے
آفاق شاہ سے دریافت کیا آفاق شاہ نے کل حال جو کہ مقابلہ کا تحریر ہو چکا ہی اول سے
آخر تک بیان کیا اپنی شبیہ کا قتل کرانا اور اپنے مقام پر جا کر کہ جہان سحر اُسنے تعلیم پایا ہی اور اسکا
چوکا بھی اپنے کو درست کرنا اور بیرون کا سب حال کہنے آگاہ کرنا اسکا بصورت مذکورہ بالا آنا بیان
کیا اب سب کو پوری کیفیت معلوم ہوئی زوجہ آفاق نے اپنا حال بیان کیا پھر تو ہر سردار نے
اپنی اپنی کیفیت بیان کی سب خوش ہوے شکر خدا کا بجا لائے چونکہ تھکے ہوے تھے بعد تھوڑی دیر کے
ہر ایک نے کھانا کھایا کیونکہ جب اُس مقام سے چلنے لگے تھے تو کچھ بندوبست کر لیا تھا طعام وغیرہ سے
فراغت کر کے ہر ایک آرام پذیر ہوا یہان تک کہ صبح ہوئی سب بیدار ہوے حوائج ضروری سے فراغت
کر کے اور تخت سحر تیار کر کے اُسپر سوار ہو کر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوے اُنکا حال اب آیندہ تحریر ہوگا
اور ہر ایک اپنی حالت روبرو صاحبقران کے بیان کریگا

اب شمہ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہی

راوی کہتا ہی کہ جب عیار وغیرہ لشکر مین آ چکے اور صاحبقران ہر ایک کے آنے سے خوش ہوے
حال عیاری کا دریافت کیا انھون نے عرض کیا تھا کہ ہماری عیاری کا حال جب سردار آئینگے پس
اُسوقت ہم حال عرض بھی کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا اور کہا کہ اُسوقت ہم ہر ایک کو انعام
وخلعت بھی دینگے سب نے عرض کیا جو آپ کی مرضی پس صاحبقران نے جو سردار کہ نہین آئے تھے اُنکا
انتظار دو پہر رات تک کیا کہ جس طور سے عیار آئے ہین شاید وہ بھی آجائین جب زلف لیلاے شب تا کمر
پہونچی تو صاحبقران نے فرمایا کہ وہ سردار اِسوقت تک تو نہین آئے اُنپر نہ معلوم راہ مین کیا گذری جو وہ نہین آئے

خیر صبح کو دیکھا جائے گا اگر صبح کو بھی نہ آئے تو کوئی تدارک کیا جائے گا یہ ذکر کر صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ
حضور اب تشریف محل مین لے جائین بادشاہ یہ سُنکے اُٹھے صاحبقران بھی اُٹھے دونون صاحب ناموس مین
تشریف لے گئے سب سردار بھی اُٹھ اُٹھ کر اپنے اپنے خیمہ مین آئے لشکر مین ہر طرف خوشی مچی ہوئی ہی جاگ ہو
ہو رہی ہی نوبتین خوشی کی بج رہی ہین وہ رات نہ معلوم ہوتی تھی بلکہ شب قدر معلوم ہوتی تھی کسی خیمہ سے
نماز کی صدا آرہی تھی کوئی دعا کر رہا تھا کوئی شکر اپنے خالق کا ادا کر رہا تھا کہین گانا ہو رہا تھا غرض سب
اپنے اپنے مقام پر خوش تھے یہان جو بادشاہ و صاحبقران محل مین تشریف لائے سب خواتین محل مین
تھین ہر ادنا و اعلے انتظار مین صاحبقران و بادشاہ کے سوا یہ تھا صدقہ وغیرہ تیار رکھے تھے سحنک
ہو چکی تھی کونڈے بھی ہو چکے تھے چند چیزین باقی تھین کہ جن پر خود صاحبقران و بادشاہ نذر دیتے تھے
جسنے خادمان محل نے صدا دے بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند کی سب خوش ہو گئے کہ بادشاہ و صاحبقران
تشریف لائے سب برائے تعظیم تا در آئے استقبال کر کے لے گئے پہلے اُس مقام پر لائے کہ جہان منت و
مراد کے کونڈے وغیرہ رکھے ہوئے تھے صاحبقران و بادشاہ سے نذر دلائی صاحبقران و بادشاہ بہت
سے پہلے انکار کیا مگر مستورات کب مانتی ہین آخر کو نذر دینا پڑی وہان سے ایوان مین تشریف لائے
اہل محل نے کر بسیار کہا دیئے لگے اُنکو انعام ملنے لگا یہان تک کہ اسی کاروبار مین صبح ہو گئی بادشاہ باہر
تشریف لائے صاحبقران بھی تشریف لا کر اپنے دنگل پر جلوہ فرما ہوئے بادشاہ سے قبل سب سردار
آ چکے تھے سب عیار حاضر تھے صرف اُنھین چند سردارون کی کمی تھی باقی دربار سردارون سے آراستہ تھا
جب سب سردار آ چکے اور دربار آراستہ ہو چکا صاحبقران نے اہل دربار کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ہم کو
یقین تھا کہ شب کو وہ لوگ آجائین گے مگر معلوم ہوتا ہی کہ شب کو بھی نہین آئے اگر آتے تو ضرور دربار مین
آتے سب نے عرض کیا کہ بیشک ارشاد فرمایا خداوندا وہ لوگ تو ایسے نہ تھے کہ کسی مقام پر ٹھہر جاتے کوئی نہ کوئی
بلا مین مبتلا ہو گئے اُنکی خبر کے دریافت کرنے کے لیے عیار روانہ فرمائے جائین یہ خواہ اہل دربار نے عرض
کیا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ سردارون کی خبر کے لیے ہرکارے روانہ کر دو تاکہ اُنکی
خبر معلوم ہو اگر کسی بلا مین مبتلا ہو گئے ہون تو اُنکی رہائی کی فکر کی جائے خواجہ نے عرض کیا کہ بہت خوب مین
ہرکارے روانہ کر کے اُنکی خبر منگاتا ہون آپ کو اُن کے حال سے آگاہ کرتا ہون یہ کہکر خواجہ نے ہرکارون کی طرف
دیکھا اور کہا کہ تم لوگ بہت جلد لشکر سے نکل کر دس دس پندرہ پندرہ کوس کی خبر لاؤ کہ اس حوالی مین کوئی نصیب
یا گانون تو نہین ہی اور وہان تو یہ سردار نہین ہین اگر معلوم ہو جائے کہ ہین تو پھر یہ دریافت کرنا کہ کس مقام پر
ہین اور کس کام مین ہین آیا کسی بلا مین تو نہین مبتلا ہین یہ جو حکم خواجہ نے ہرکارون کو دیا وہ اُسی وقت
مجرا کر کے بارگاہ سے باہر آئے اور سب سامان سے درست ہو کر برائے خبر روانہ ہوئے ابھی ہرکارون نے
نصف لشکر نہ طے کیا تھا کہ ایک مرتبہ لشکر مین غل ہوا کہ وہ سردار بھی آگئے آگئے جو کہ غائب تھے جنکی فکر صاحبقران
کو بہت تھی یہ جو غل ہرکارون نے سُنا کہ کچھ غل لشکر مین ہو رہا ہی کہ آگئے آگئے انھون نے خیال کیا کہ چل کر دیکھنا
چاہیے کہ یہ غل کیسا ہی کیا کسی طرف سے کفار نے روز خون لشکر پر مارا بس یہ ہرکارے اپنے دل مین خیال کر کے
واپس آئے قریب بارگاہ جو پہونچے تو زیادہ غل پایا اور ایک مقام پر بہت سے لوگون کا مجمع دیکھا یہ جو اُس
مقام پر آئے کیا دیکھتے ہین کہ وہ سردار کھڑے ہوئے ہین کہ جنکی تلاش کے لیے ہم روانہ کیے گئے تھے ہرکارے
بہت خوش ہوئے راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ لوگ تو بہت ترکے تخت ہائے سحر پر سوار ہو کر چل چکے تھے
ایک پہر دن آیا ہو گا کہ یہ لوگ لشکر مین آکر پہونچے چونکہ واقف تھے کہ یہ وقت دربار کا ہی سب قریب

دربار آکر اُترے اہل لشکر نے جو دیکھا تو خوش ہوکر غل مچایا اُن کے ملازم وغیرہ یہ خبر سُنکے دوڑ آئے اب اُنکو راہ نہین ملتی ہی کہ بارگاہ مین جائین وہ سب سے کہتے ہین کہ راہ دو بارگاہ مین جائین اہل لشکر و ملازم وغیرہ کہتے ہین یہ تو فرمائیے کہ آپ لوگ کہان تشریف فرما تھے ہم سب تو بہت پریشان تھے وہ جواب دیتے ہین کہ صاحبقران سے مل آئین اُنکی خدمت مین ہو آئین تو یہان کرین سردار تو یہ تقریر کر رہے ہین وہ لوگ جانے نہین دیتے ہین یہ تو یہان رُکے ہوے ہین ہرکارون نے جو انکو دیکھا بس فوراً وہان سے بارگاہ مین آئے صاحبقران بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کرنے لگے کہ آپ کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اوج و اقبال ہو ہم خبر خوش لے کر حاضر ہوے ہین خواجہ نے کہا کہ بیان کرو کیا خبر لائے ہو ہم نے تم کو برائے خبر سرداران روانہ کیا تھا تم اُنکی بھی کچھ خبر لائے یا نہین اُنھون نے عرض کیا کہ ہم بیان کرتے ہین یہ کہکر عرض کیا کہ مبارک ہو سب سردار آئے حاضر خدمت ہوتے ہین بیرون بارگاہ ہین سب اہل لشکر نے روک لیا ہی راہ نہین ملتی ہی کہ حاضر خدمت ہون یہ کہکر سب اپنی کیفیت بیان کی صاحبقران نے حکم دیا کہ انکو انعام دیا جائے یہ جو حکم صاحبقران نے دیا ہرکارے مجرا کرکے مجرا گاہ پر سے پھرے اور چوبداروں نے خزانہ سے لاکر روپیہ اُنکو دیا اُدھر سردارون نے اہل لشکر سے عقب گذاری کی اور داخل بارگاہ ہوے سب اہل دربار دیکھکر خوش ہوگئے ان سب نے مجرا گاہ پر سے بادشاہ و صاحبقران کو مجرا کیا اُسکے بعد قدم بوسی حاصل کی اور سب اہل دربار سے ملے بعدہ اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے سب اہل دربار نے دیکھا کہ ملکہ آئینہ اندام و شہزالان کے سر پر پٹی بندھی ہوئی ہی جب تک سردار جو کہ ابھی حاضر ہوے تھے بیٹھ چکے اُسوقت صاحبقران نے اُنکی طرف دیکھکر فرمایا کہ آپ لوگون کو عرصہ کہان ہوا جو کہ سیر ہوتے تھے یا لشکر سے کسی سبب سے چلے گئے تھے سب آگئے باوجودے کہ یہ لوگ آپ سے بعد رہا ہوے اُسپر آگئے اور آپ پر سون رہا ہوے اور آج اسوقت آئے اسکا کیا سبب ہی کچھ تو بیان فرمائیے اسپر ملکہ آئینہ اندام و شہزالان سے تو بیان کرو کہ یہ تمھارے سر مین کیا کوئی زخم لگا جو سر مین پٹی بندھی ہوئی ہی کیا کسی مقام پر مقابلہ ہوا اُنھون نے عرض کیا کہ جی ہان زخم لگے اور مقابلہ ہوا مگر فضل خدا و حضور کے اقبال سے آپ کے غلام ظفریاب ہوے کفار مارے گئے یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ بہت جلد بیان کرو کہ کس کس مقام پر مقابلہ ہوا اور کس سے ہوا اُنھون نے عرض کیا کہ ہم عرض کرتے ہین بس آفاق نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ اگر غلام کو اجازت ہو تو غلام عرض کرے جہان تک غلام کو معلوم ہی پھر اُسکے بعد جو سیر گذرا ہی وہ عرض کرے گا صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو تب آفاق نے ابتدا سے حال شروع کیا عیاری برق ثانی کی سب کارہا کرنا اور لشکر کو تباہ کرکے نکل جانا راہ بھول کر اپنے ملک کے قریب پہونچنا صبح کو سب سے صلاح کرکے شہر مین جاکر سب اہل لشکر کو مسلمان کرنا بعد سب اہل شہر کے مسلمان کرنے کے اپنا سب سردارون کو لے کر وہان سے روانہ ہونا راہ مین لشکر بدمست سے ملنا کہ میرے شہر کی تباہی کو جاتا تھا بس سب سے صلاح کرکے لشکر بدمست پر گرنا لشکر کو تباہ کرنا ہر ایک سردار کا ایک طرف جاکر سحر کرنا لشکر کا غارت ہونا اُسی حالت مین بدمست کا لشکر سے نکل کر برائے مقابلہ طلب کرنا اپنا اپنی زوجہ کو اُسی مقام پر چھوڑ کر جانا اور اُس سے مقابلہ کرنا اُسکے سحر کو رد کرکے اپنا سحر کرنا رد و بدل ہونا بدمست کا سحر کرنا اپنا اپنی خیمہ کو قتل کرانا اور خود نکل جانا اپنا اپنے چوکی پر جاکر جہان یہ سحر کو جگانا تھا سحر کو درست کرنا بیرون کا خبر دینا کیونکہ یہ چند بیر مقرر کیا تھا کہ جو حال بیان گذرے اُس حال سے ہم کو آگاہ کرنا وہ دم بدم کی خبر دیتے تھے بس اُس نے سب حال سُنکے اور اسباب

سے درست ہوکر اُس مقام سے روانہ ہوا اے خداوند یہان جو میرے مرنے کی صدا بلند ہوئی ان سب صاحبون
نے اور آپ کی کنیز نے سُنی بیقرار ہوکر اپنے مقام سے چلا آپ کی کنیز کا بیان ہی کہ مین نے وہان پر آکر دیکھا کہ
تمھار الاغہ پڑا ہوا ہی اور بدمست کھڑا جھوم رہا ہی مجکو تاب نہ رہی مین نے اپنے کو تخت سحر پر سے
گرادیا کہ آپ کی دوسری لونڈی منورہ بھی چل چکی تھی وہ اُس وقت اُس مقام پر طبقہ زمین کا توڑ کر نکلی
کہ جب یہ غلطان و پیچان چلی آتی تھی اُس نے روکا یہ کہکر آفاق نے کل تقریر جو بدمست سے اور
آئینہ اندام سے ہوئی تھی بیان کی اور کہا کہ مقابلہ ہوا اور آپ کی کنیز زخمی ہوئی اُس نے قصد ہلاک
کرنے کا کیا کہ منورہ حائل ہوئی اُس نے اس سے بھی قصد مقابلہ کیا کہ بدمست کے سردار آکر پہونچے
یہ پریشان ہوئی دعا کی ملکہ غزالان پہونچین اُنھون نے مقابلہ کیا وہ بھی اُس مرتد کے ہاتھ سے زخمی
ہوئین بس یہ غلام آکر پہونچا بھالی مریخ آفتاب علم نے اُس سے مقابلہ کا قصد کیا تھا کہ مین نے
آکر مقابلہ کیا آپ کے اقبال سے اُسکو قتل کیا اُسکے لشکر کو تباہ کیا چونکہ اُس معرکہ مین راتہ ہوگئی تھی
ایک صحرا مین شب بسر کی جب صبح ہوئی ادھر کو روانہ ہوے حاضر خدمت ہوکر شرف ملازمت حاصل کی
حضور اپنی کیفیت مزاج سے آگاہ فرمائین اور یہ ارشاد کرین کہ ایوان نے طبل خنک کو نہین بجوایا
صاحبقران نے فرمایا کہ تم نے یہ نہ بیان کیا کہ یہ سوار کیونکر اُس مقام پر پہونچے کیونکہ یہ متفرق
ہوگئے تھے آفاق نے عرض کیا کہ یہ امر مجکو نہین معلوم مین نے آپ کی لونڈی سے اسی قدر سُنا تھا
اور مجکو میرے سحر نے بھی اسی قدر خبر دی ان سب صاحبون سے دریافت فرمائیے صاحبقران نے
اُنکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم لوگ بیان کرو کہ تم کیونکر اُس مقام پر آئے ہر ایک نے بیان کیا
کہ جب ہم لشکر پر گرے اور لشکر کو تباہ کرنے لگے تمام لشکر غارت ہونے لگا ہم سحر کر رہے تھے کہ ہمارے
کان مین صدا آئی کہ کشتی ہوا مام من آفاق شاہ بودیس ہم یہ سُنکے اور ایک ایک سر لشکر پر کرکے ادھر کو چلے
اُسوقت ہر ایک آکر پہونچا کہ جب غزالان سے اور بدمست سے تقریر ہو رہی تھی اور آفاق شاہ کی لاش
پڑی تھی ہم کو لاش دیکھکر نہایت صدمہ ہوا مگر کیا کر سکتے تھے ہم سب کے سامنے غزالان زخمی ہوئی تھی ہم سب
نے قصد کیا تھا کہ ہر ایک دفعہ دفعہ کرکے مقابلہ کرے مگر مریخ نے منع کیا خود برائے مقابلہ نکلنے کا قصد کیا تھا
کہ آفاق شاہ آپہونچے ہمارا یہ حال ہی جو عرض کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ اُن سب سردارون سے
صاحبقران نے اپنی کیفیت بیان فرمائی کہ یہ واقعہ یہان گذرا خواجہ نے عیاری کرکے ہم سب کی جان
بچائی یہ فرماکر خواجہ کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ اے خواجہ تم اپنی عیاری بیان کرو کہ تم نے کیا عیاری
ایوان پر کی اور اُسکو کیا کیا خواجہ نے کہا کہ پہلے سب عیار اپنی اپنی حالت بیان کرین اُسکے بعد مین بیان
کرونگا یہ جو خواجہ نے عرض کیا صاحبقران نے عیارون سے دریافت کیا برق نے اپنی عیاری ابتدا سے
بیان کی اور اپنا اُس تلاطم سے نکل کر بھاگنا اور ایک پہاڑ پر سے اُتر جانا اور اپنے کو خواجہ کے پاس پانا اور
وہان سے لشکر کی طرف چلنا عرض کیا قران ثالث نے اپنی عیاری اور سب کیفیت بیان کی سب اہل دربار نے
دونون کی عیاریان سُنکے برق و قران کی بہت تعریف کی ہر ایک نے انعام دیا بادشاہ و صاحبقران نے
دونون کو خلعت مرحمت فرمائے اُسکے بعد ہر ایک عیار نے اپنی اپنی حالت عرض کی یہ لوگ تو صرف
اُٹھا اُٹھا لے گئے تھے کوئی لشکر سے کوئی صحرا سے کوئی پہاڑ پر سے انھون نے کوئی عیاری نہین کی تھی جیسا کہ
جلد دوم مین تحریر ہو چکا ہی مگر سب کو انعام ملا بعد اُن سب کے خواجہ نے اپنی کل کیفیت عیاری کی
ابتدا سے بیان کی ہر ایک مقام پر سب اہل دربار مع بادشاہ و صاحبقران تعریف فرماتے تھے یہان تک

خواجہ نے ایوان کا اسیر کرنا اور اپنا بارگاہ سے مع منڈھی کے جانا راہ مین دشت فرحت افزا مین پہونچنا
اُس ساحر سے مقابلہ ہونا جو کہ اُس دشت کا محافظ تھا اُسپر عیاری کرنا اور اُسکو قتل کرنا سب عیارون کو
زنبیل سے نکال کر اُنکو ہوشیار کر کے کہنا کہ تم لوگ جاؤ اُنکے جانے کے بعد ایوان کو زنبیل سے نکالنا اور
ہوشیار کر کے اُسکو مسلمان کرنا اُسکا خود دریاے سحر مٹانا سب کو رہا کرنا اور اُسکا قول و اقرار باہم قسم
ہونا اُنکا ان سب کو رہا کر کے طرف اپنے مکان کے جانا ادھر کو مع سردارون کے آنا ابتدا سے کل حال
جو کہ جلد دوم مین اور اس جلد کے اول مین تحریر ہوا ہی سب بیان کیا بہت تعریف ہوئی ہر ایک نے حالت
وجد مین آکر اور خوش ہو کر اپنی لیاقت کے موافق خواجہ کو زر و جواہر دیا خواجہ بہت خوش ہوے
صاحبقران و بادشاہ نے بھی خواجہ کو بہت زر و جواہر دیا اور خلعت گران قیمت اور جو کچھ خواجہ
نے بیان کیا کہ میرا مرف ہوا ہی اور یہ گر گیا ہی سب دیا اُس دن خواجہ نے کئی کرور روپیہ لے کر اور
زنبیل مین رکھکر بہت خوش ہوے خواتین محل نے بھی خواجہ کے واسطے اور سب عیارون کے لیے انعام
بھیجا ہر ایک عیار مالدار ہو گیا جب سب کو انعام و ذخیرہ مرحمت ہو چکا اُس دشت بادشاہ نے
صاحبقران سے فرمایا کہ مین ایک جشن شاہانہ اس خوشی کا آراستہ کرونگا اور سب اہل لشکر و سردارون
کی دعوت کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ کو اختیار ہی بس اُسی دشت بادشاہ نے سامان جشن
کا حکم فرمایا سامان ہونے لگا بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے سب اہل
لشکر کو آگاہ کیا گیا کہ سب کی سات روز تک بادشاہ نے دعوت کی ہی بارگاہ مین آراستہ ہونے
لگین بازارین سجی جانے لگین طائفہ اطراف و جوانب سے طلب کیے گئے نجت کا سامان ہونے لگا
جہان جہان اس جشن خوشی کی خبر پہونچی اُس اُس مقام سے لوگ برابر تماشہ چلے طائفے بھی چلے دس
کوسی پانچ کوسی لوگ اُس لشکر مین آکر جمع ہوے آتشبازی کی تیاری ہونے لگی پس وہ سامان کیا گیا کہ
شاید کبھی کسی بادشاہ نے کیا ہوگا بارگاہ خشامی وغیرہ ایسی آراستہ کی گئین کہ جنکی تعریف نہین
ہو سکتی جو سب اہل لشکر کو نئی نئی وردیان دی گئین ملازمین لوگ بے مرحمت ہوے در خزانہ وا
کیا گیا غربا و مساکین کو روپیہ تقسیم ہونے لگا ہر ایک سردار و اہل لشکر و افسر کو حکم شاہی ہوا کہ سب اپنے
اپنے خیمون مین بزم عشرت آراستہ کرین جس چیز کی ضرورت ہو سرکار سے لین جس قدر روپیہ کی حاجت
ہو خزانہ شاہی سے لین ہر طرف اہل لشکر مین چہل پہل ہو گئی نوبت خانہ آراستہ کیے گئے بازارین
و دروبہ آراستہ ہوئین آئینہ بندی کی گئی بارگاہ شاہی سے لیکر تا حد لشکر دونون جانب ٹٹیان روشنی
کی لگائی گئین اُنپر گیلاس چڑھائے گئے ہر سردار کے خیمہ کی طرف راستہ بنایا گیا بارگاہ سے لے کر
ہر افسر و سردار کے خیمہ تک روشنی ہونے کا سامان کیا گیا اہل لشکر نئی نئی وردیان پہنے ہوے پھر رہے
ہین ایک ایسا سمان ہو گیا ہی کہ پیر فلک نے بھی باین پیرانہ سالی نہ دیکھا ہوگا جشن جمشیدی کی کوئی اصل
اُس بزم عشرت کے روبرو نہ ہو گی یہان تک کہ وہ دن تمام ہوا تمام لشکر مین روشنی کی گئی روز روشن
سے زیادہ اُس شب کو لشکر مین روشنی تھی جو کوئی دور سے دیکھتا تھا تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ آگ
لگی ہوئی ہی شاہ انجم نے بارگاہ نیلی مین بزم عشرت آراستہ کی شاہ خاور طرف اپنے عشرت کدے
کے روانہ ہوا یعنے شام ہو گئی ماہتاب بصد آب و تاب فلک زمردین پر جلوہ فرما ہوا مطربہ فلک
نے اپنا سامان درست کیا کہ ترانہ شب شروع کرون جب شام ہو گئی تمام لشکر مین روشنی ہوئی
بارگاہون مین بھی خوب روشنی ہوئی ہر ایک لشکری کے بستوپر باورچی خانہ شاہی سے طعام لذیذ روانہ کیا گیا

سرداروں کے خیموں میں بھی طعام لذیذ کے خوان گنوں سے کسے ہوئے چوبدار ہمراہ گوئے دار پگڑیاں باندھے خوان فردوروں کے سر پر اس ترک سے داروغۂ باورچی خانہ نے روانہ کیے جس مرتبہ کا جو سردار تھا اُس سامان سے جب سب لشکر کو طعام پہونچ چکا اور سب فراغت کر چکے بس سب کے سب لباس نفیس پہن پہن کر طرف بارگاہ کے روانہ ہوئے اِدھر ہر گلی کوچہ میں گانا ہونے لگا کسی مقام پر پیڑا ہو رہا تھا کہیں حافظ کی سبھا تھی کہیں پر بھانڈ گا رہے تھے کہیں کوئی رنڈی ناچ رہی تھی کہیں خیال ہو رہا تھا کسی مقام پر بھوک بج رہی تھی کوئی شوخ ادا ٹھمری گا رہی تھی کوئی غزل عاشقانہ غرض کہ ایک عجب طرح کا سماں تھا کہیں نقال نقلیں کر رہے تھے لشکر میں تو یہ رنگ تھا اُدھر داروغۂ بارگاہ نے بادشاہ دھما جبقران سے عرض کیا کہ بزم عشرت آراستہ ہے حضور تشریف لے چلیں بس بادشاہ دھما جبقران تشریف لائے ظل اللہ تخت پر جلوہ فرما ہوئے صاحبقران فلک بارگاہ اپنے دنگل شوکت پر رونق افروز ہوئے بادشاہ نے حکم فرمایا کہ ساقیان سیمین ساق حاضر ہو کر بزم میں اہل بزم کو بادہ ناب سے مسرور کریں راوی نے بیان کیا ہے کہ سب سردار اپنے مرتبہ سے بیٹھے ہوئے ہیں حاضر دربار ہیں یہ حکم جو فرمایا داروغۂ مے خانہ فوراً کشتیان طیار کر کے اور ساقیان حور لقا کو ہمراہ لیکر حاضر ہوا بحکم بادشاہ ساغر لبریز کر کے پلانا شروع کیا صاحبقران و بادشاہ دیگر ہمراہیان صاحبقران نے ماء اللحم نوش فرمایا سب اہل محفل کو ساقی سیراب کر چکے اسوقت حکم شاہی صادر ہوا کہ داروغۂ ارباب نشاط سے کہا جائے کہ وہ طائفے روانہ کرے چوبداروں نے یہ حکم فضا نسیم داروغۂ ارباب نشاط کو پہونچایا وہ فوراً ایک مطربہ حور لقا نازک ادا کو لیکر حاضر بزم عشرت ہوا مجرا گاہ پر کیسے مجرا ادا کیا اُس حور لقا نے بادشاہ کو سلام کیا اُسکی پیاری پیاری صورت دیکھ کر ہر ایک کا دل مائل ہوا اُسنے سامنے آکر عجب ناز و ادا سے سب اہل محفل کو دیکھا کہ سب کے دل پائمال ہو گئے اُدھر سازندوں نے ساز ملایا طبلہ پر تھاپ پڑی سارنگی کی صدا بلند ہوئی مجرا بجنے لگا اُس پری پیکر نے گت شروع کی اس طریقہ سے ناچی کہ اہل محفل کو بے گت کر دیا جب توڑا لیتی تھی ہر ایک کا دل پائمال ہو جاتا تھا عجب عجب ناز و ادا سے ناچی کہ جس کی اوپر مطربہ فلک کو بھی رشک ہوا مشتری فلک ہمہ تن اُسکے ناچنے کے آویزہ ہو گئی گت ناچ چکے اسنے یہ غزل شروع کی غزل

اِسکے ہاتھوں میں بہت رسوا رہا — دل جو تیری زلف پر شیدا رہا — مثل لیلیٰ جو ترا شیدا رہا
قیس سا ں بیرا بھی اک چرچا رہا — ہجر میں جب تک کہ میں روتا رہا — ابر یاراں منفعل ہوتا رہا
دیکھیے کب سر قلم کرتا ہے یار — روز جاں بازوں میں یہ چرچا رہا — ہجر میں رونے سے اے دریائے حسن
پاٹ دامن کا مرے دریا رہا — چاک کیجے دامن صبر و شکیب — ایک مدت دل میں یہ سودا رہا
شمع رو کو بزم میں میں دیکھ کر — گرد پھرتا مثل پروانہ رہا — غیرت مجنوں ملا ہم کو خطاب
جب نہ قابو میں دل شیدا رہا — دل مرا اک شمع رو کے ہجر میں — رات دن پروانہ ساں جلتا رہا
مثل گردوں جستجو لے یار میں — دربدر میں رات دن پھرتا رہا — اس دل وحشی کے باعث اے ہدف
زیست بھر عالم میں میں رسوا رہا

یہ غزل جو اُسنے تبا تبا کر گائی تمام اہل محفل ساکت ہو کر رہ گئے سماں بندھ گیا ہر ایک عالم سکوت میں بیٹھا تھا یہ عالم تھا کسی کے لب پر آہ تھی کسی کے آنکھ سے آنسو رواں تھے کوئی اف کر رہا تھا اُسکو انعام دیا گیا وہ مجرا بجا لا کر گئی دوسرا طائفہ حاضر ہوا سازندوں نے ساز ملایا اُسنے گت شروع کی بعد اُسکے غزل شروع کی جب یہ مطربہ بھی اہل محفل کے دل پائمال کر چکی انعام کثیر پا کر رخصت ہوئی بکاول نے عرض کیا کہ دسترخوان طیار ہے بادشاہ دھما جبقران مع چند سرداران معزز کے وکل عزیزوں کے تشریف لائے تکمت خانہ میں خاصہ نوش فرمایا بعد تناول طعام باہر تشریف لا کر آتشبازی کی سیر کی بعد اُسکے پھر بزم عشرت میں تشریف لے گئے ناچ و گانا شروع ہوا اب راوی

صاحبقران و بادشاہ و کل لشکر اسلام کو مصروف بزم عشرت رکھتا ہی اور کچھ حال لشکر کفار و سمندر شاہ و ایوان کا تحریر کرتا ہی بعدہ پھر صاحبقران کا حال تحریر ہوگا

اب سمندر شاہ وغیرہ کے حال مین قلم فرسائی ہوتی ہی

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سمندر شاہ بارگاہ گرداب سے چلا گرداب نے بعد جانے سمندر شاہ کے چند ہرکارے طرف لشکر اسلام کے روانہ کیے تھے اور حکم دیا تھا کہ جو واقعہ وہان گذرے ہم سے آکر بیان کرنا خود دربار برخاست کرکے داخل محل ہوا تھا وہ ہرکارے جو وہان سے روانہ ہوئے تھے انھون نے بہت کوشش کی مگر بہ سبب دریاے سحر کے اس پار نہ جا سکتے تھے اسی صحرا مین ٹھہر رہے تھے جب ایوان نے دریا مین پانو دیا یہ ہرکارے سب سے پہلے روانہ ہوئے اور انکو یہ یقین ہوا کہ خواجہ نے ایوان کو قتل کیا یہ ایسا ایسے خیال کرتے ہوئے داخل لشکر اسلام ہوئے تھے لشکر مین تلاطم دیکھا تھا یہ بھی بارگاہ مین گئے صاحبقران نے جو صحت پائی اور جو کچھ کہ تدارک کیے گئے سب انکے روبرو بیان کیے یہ صورت تبدیل کیے ہوئے ایک طرف کھڑے تھے سب واقعہ دیکھ رہے تھے جب صاحبقران بخوبی اچھے ہوگئے اور تخت پر متمکن ہوئے تھے بادشاہ نے فیر ہونے کا نوبتون کے حکم فرمایا تھا نوبتین بجنے لگین تھین وہان گرداب شاہ وغیرہ اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہوئے تھے دربار آراستہ تھا سہ پہر کا وقت تھا دربار خاص تھا کہ انکے بھی کان مین نوبتون کی صدا آئی انھون نے گھبرا کے اہل دربار سے کہا کہ یہ نوبتون کی صدا کہان سے آرہی ہی کیا واقعہ ہی کہ نوبت کی بھی صدا آئی اہل دربار نے عرض کیا کہ یہ صدا تو لشکر اسلام کی طرف سے آتی ہوئی معلوم ہوتی ہی گرداب شاہ نے فوراً حکم دیا کہ ہرکارے جائین اور خبر لائین اہل دربار نے عرض کیا تھا کہ حضور ہرکارے روانہ فرما چکے ہین وہ خبر لیکر حاضر ہونگے یہ سنکے گرداب شاہ خاموش ہو رہا تھا راوی نے بیان کیا ہی جب ان ہرکارون نے یہ واقعہ دیکھا تھا باہم صلاح کی تھی کہ ہم کئی آدمی ہین اور سب تو یہان ٹھہرین اور خبر دریافت کرین اور جو کچھ گذرے اسکو اپنی آنکھ سے دیکھین اور دو آدمی جاکر بادشاہ سے سب حال بیان کرین یہ جو باہم صلاح ہوئی تھی تو دو ہرکارے وہان سے چلے گئے اور باقی اسی مقام پر ٹھہرے رہے تھے بس یہ داخل دربار ہوئے تھے گرداب شاہ سے مجرا کرکے انھون نے عرض کیا تھا کہ حضور صاحبقران نے سحر سے نجات پائی دریاے سحر سب مٹ گیا جو کچھ واقعہ دیکھا تھا سب بیان کیا اور عرض کیا کہ اب ہم پھر لشکر اسلام مین جاتے ہین گرداب نے کہا کہ جاؤ وہ تو سلام کرکے چلے گئے تھے اور داخل بارگاہ ہوگئے تھے یہان گرداب شاہ نے اہل دربار و دیگر شاہون سے کہا کہ غضب ہوا خواجہ نے ملکہ ایوان کو قتل کیا جب ہی تو صاحبقران نے نجات پائی دریاے سحر مٹ گیا اہل اسلام مین خوشی ہی یہ اسکی نوبتین بج رہی ہین تو مین فیر ہو رہی ہین دیکھیے اب کیا ہوتا ہی سب نے کہا کہ جو ہونے والا ہی وہ ہوگا بادشاہ فرما گئے ہین کہ تم طبل جنگ نہ بجوانا جب تک ہم کوئی حکم نہ دین بس اس امر سے تو ہم بیخوف ہین کہ مقابلہ ہوگا کیونکہ اہل اسلام کا یہ طریقہ نہین ہی کہ وہ طبل جنگ بجوائین یا مقابلہ کرین جب تک کہ ہمارے لشکر مین طبل جنگ نہ بجے گا اسوقت تک وہ نہ بجوائینگے بس مقابلہ سے تو ہم بیخوف ہان جب کوئی حکم بادشاہ کا ہمارے نام آئے گا اسوقت دیکھا جائیگا اگر حکم مقابلہ آیا تو ہم مقابلہ کرینگے ہم کو کوئی خوف نہین ہی ہم کوئی پایہ کمی کا نہین رکھتے ہین اگر کوئی حکم اور طرح کا آیا تو اس پر عمل کیا جائیگا ہم تو بادشاہ کے حکم کے پابند ہین گرداب شاہ نے جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور ہی

لشکر اسلام کا تو کوئی خوف نہین ہی اگر وہ طبل جنگ بجوا کر مقابلہ بھی کرینگے تو ہم مقابلہ کرینگے ہان خوف ہی تو عیارون کا
کہ وہ اگر عیاری نہ کرین اُن لوگون نے جواب دیا کہ عیار ہم پر عیاری نہ کرینگے اُنکو ہم سے کوئی خصومت نہین ہی اگر
عیاری کرے تو کتنا غصہ ہوا ہی کہ ہم سب نہ لشکر یہان آیا ہی اب تک کئی مرتبہ کر چکے ہوتے بس اس امر سے
بھی بے خوف رہیے اور اگر وہ عیاری کرین بھی تو ہم کیا کر سکتے ہین گرداب شاہ نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا
اسکا انتظار کرنا لازم ہی کہ اب ہرکارے کیا خبر لاتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ وہان ہرکارے اُسوقت تک
رہے کہ جب بادشاہ وصاحبقران دربار برخاست کرکے محل مین تشریف نہ لے گئے اتنے عرصہ مین جو
کچھ واقعہ گذرا تھا وہ سب اُنھون نے اپنی آنکھ سے دیکھا تھا جب بادشاہ داخل محل ہوئے تھے اور سب
اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے تھے ہرکارے بھی طرف اپنے لشکر کے چلے گئے یہان گرداب شاہ وغیرہ
اُنکے منتظر تھے بس اُنھون نے داخل بارگاہ ہوکر اور مجرا کرکے کل واقعہ عرض کیا کہ اس طور سے صاحبقران
نے صحت پائی یون سب سردار ہمراہ خواجہ کے اور عیار آئے مگر ابھی تک چند سردار نہین آئے ہین اُن کے
انتظار مین صاحبقران اسوقت تک بارگاہ مین تشریف فرما رہے جب وہ نہ آئے کو داخل محل ہوئے
مجھے اُن سردارون کی بہت فکر تھی اب حضور را تو سب سردار بھی آگئے اور سب عیار بھی یہ واقعہ گذرا یہ کہکر
سب حال جو کہ مین قبل کے خبرون مین تحریر کر چکا ہون بیان کیا گرداب شاہ وغیرہ نے کہا کہ یہ بھی معلوم
ہوا کہ خواجہ نے ایوان کو کیا کیا اُنھون نے عرض کیا کہ صاحبقران نے پوچھا تھا خواجہ سے خواجہ
نے جواب دیا تھا کہ سب سردار آلین گے تو مین بیان کرونگا یہ خبر بھی جو ہم نے عرض کی اب یہ غلام جاتے
ہین کل پھر جائین گے جو کچھ حال ہوگا سب آکر عرض کرینگے گرداب شاہ وغیرہ نے کہا کہ اچھا وہ سلام
کرکے اپنے مقام پر آئے گرداب شاہ وغیرہ نے دربار برخاست کیا تھا جاکر سو رہے تھے صبح کو پھر دربار
کیا تھا وہ ہرکارے لشکر اسلام کو گئے تھے داخل دربار ہوئے تھے یہان تک کہ سب واقعہ اُنکے سنانے گذرا
تھا جب دربار برخاست ہوا تھا وہان سے پھر یہ طرف اپنے لشکر کے چلے تھے یہان گرداب شاہ وغیرہ
نے دربار کیا سب حاضر دربار تھے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ نہ معلوم خواجہ نے ایوان کو کیا کیا قتل تو ضرور
کیا اگر قتل نہ کرتے تو یہ سب لوگ رہائی نہ پاتے سب نے جواب دیا کہ ضرور یہی باتین ہو رہین تھین کہ
ہرکارے حاضر ہوئے آداب شاہی بجالائے اور یہ عرض کرنے لگے کہ غلام لشکر اسلام سے خبر لیکر حاضر
ہوئے ہین گرداب شاہ وغیرہ نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے دربار کا آراستہ ہونا صاحبقران کا برائے
خبر سرداران خواجہ سے کہنا کہ ہرکارے روانہ کرو خواجہ کا روانہ کرنا ہرکارونکا آکر خبر دینا سب سردارون کا
آنا اور اپنی اپنی حالت بیان کرنا جو کچھ اُنکی زبانی سنا تھا اور ہر ایک عیار کا اپنی اپنی عیاری و حالت
بیان کرنا اور خواجہ کا اپنی عیاری بیان کرنا اور خواجہ کا حال ایوان بیان کرنا ہرکارون نے جو خواجہ
سے سُنا تھا اور بعد اس سب کے سب کو انعام و خلعت ملنا بادشاہ کا حکم جشن دینا ہرکارون نے
روبرو گرداب شاہ وغیرہ کے بیان کیا یہ واقعات سُنکے سب کے حواس جاتے رہے اور متحیر ہوئے
ہر ایک کو ایک عالم سکوت ہو گیا بڑے عرصے تک سب خاموش بیٹھے رہے بعد تھوڑے عرصہ کے
گرداب نے ہرکارون سے کہا کہ اب سب اہل اسلام کس فکر مین ہین اُنھون نے عرض کیا کہ ابتو
سامان جشن ہو رہا ہی بادشاہ نے جشن ہفت روزہ قرار دیا ہی صاحبقران کے صحت پانے کا اور اس
بلا سے نجات پانے کی خوشی کا اُسکے بعد جو کچھ اُنکو کرنا ہوگا وہ کرینگے بس اُنکو انعام دیکر رخصت کیا
جب وہ چلے گئے گرداب شاہ نے حباب شاہ وغیرہ سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ ایوان

نے خواجہ کی شرکت کی اور سمندر کی شرکت سے انکار کیا اور ایسی خواجہ کی دوست ہوگئی کہ سب کو رہا کر دیا بہت بڑی سا حرہ شریک ہوئی ہے گرداب کی اس تقریر کا حباب شاہ وغیرہ نے یہ جواب دیا کہ یہی تو ہر کاروں نے کہا ہے کہ ایلوان نے خواجہ سے کہا ہے کہ نہ مین تمھاری شرکت کرونگی نہ سمندر کی ہان اگر کوئی بلا نازل ہوگی اُسوقت اگر تمھاری شریک ہونگی مگر سمندر کے مقابلہ مین نہ شریک ہونگی بس اس امر سے خوف کرنا بیکار ہے اور نہ معلوم اُسنے اُسوقت مکر کیا ہو اور اپنے مقام پر جاکر منحرف ہو جائے کیونکہ اُسنے خیال کیا ہوگا کہ اسوقت جان بچاکر یہان سے نکل چلو پھر دیکھا جائیگا اور جو کچھ خواجہ نے کہا اُسنے قبول کر لیا سب کو رہا بھی کر دیا اور اپنی دیانت اور اعتبار زیادہ کیا تاکہ خواجہ اُسکی طرف سے غافل ہون مین تو اس امر کو یقین کر کے کہتا ہون کہ ضرور اُسنے مکاری کی اب جب وہ خواجہ کو غافل پائیگی ضرور خواجہ سے اپنے ذلیل ہوئے کا اور خواجہ کی سختی کا عیوض لیگی بس یہ تدبیر اُسنے خوب کی ہم تو بہت خوش ہوئے بڑی عقلمندی کی خوب اپنی جان بچائی اُسکے نزدیک ان سب کا اسیر کر لینا کوئی بات مشکل نہین ہے اگر وہ قتل ہو جاتی اور یہ لوگ چھوٹ جاتے تو خرابی تھی اب جب وہ خواجہ کی پورے طور سے تدبیر کر لیگی ایک مہینہ مین ان سبکو اسیر کر لیگی گرداب نے کہا کہ یہ تقریر تو تم نے خوب بیان کی اور تمھاری رائے اور تمھارا خیال قرین قیاس ہے مگر اس حال سے بادشاہ کو خبردار کرنا ضرور ہے اُن سب نے جواب دیا کہ یہ امر سب کو بھی منظور ہے بس یہ جب قرار پا گیا اُسوقت ایک عرضی مشتمل کل حال کے جو کچھ کہ کاردن سے سنا تھا تحریر کی اور اپنی طرف سے یہ امر تحریر کیا کہ جو حکم ہم کو ہو ہم اس پر عمل کرین طیار کر کے اور طائر سحر بنا کر اُسکے ذریعہ سے سمندر شاہ کی خدمت مین روانہ کی وہ طائر سحر وہ عرضی لے کر طرف سمندر ریہ کے پرواز پیدا کر کے چلا اسکو راہ مین رکھا جاتا ہے اب حال سمندر کا لکھا جاتا ہے کہ جب سمندر بعد جانے خواجہ کے اپنے سب سردارونکو لے کر اور زحل کو اپنے ہمراہ لیکر اور گرداب وغیرہ کو سب امر سمجھا کر روانہ ہوا تھا راہ طی کر کے داخل سمندر ریہ ہوا دربار مین آیا تخت پر بیٹھا سب سردار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے زحل ستارہ حشیم بھی برابر تخت کے کرسی پر بیٹھا اُسوقت سمندر کو خیال آیا کہ چند طائران سحر روانہ کرنا چاہیے کہ وہ ایلوان کی خبر لائین کہ خواجہ اُسکے ساتھ کس طور سے پیش آئے اُسکو قتل کیا یا رہا کر دیا یہ اپنے دل مین خیال کر کے اور کاغذ اُٹھا کر چند طائر برابر کبوتر کے مقراض سے تراشے اُن پر سحر کیا کہ وہ جان دار ہوگئے اور اڑنے لگے سمندر نے اُنکی طرف اشارہ کر کے کہا کہ تم سب جاؤ اور جہان تم کو خواجہ مل جائین اُنکے ہمراہ رہنا اور وہ جس طور سے ایلوان سے پیش آئین وہ سب حال دریافت کر کے ہم کو آکر خبر دینا یہ سنا تھا کہ وہ طائر اُڑ کر روانہ ہوئے تھے کہ اُنکا حال پھر تحریر ہوگا یہان سمندر شاہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور ذکر خواجہ کی عیاری کا ہو رہا تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ طائر خواجہ کو تلاش کر کے خواجہ کے ہمراہ تھے اُنھون نے سب واقعہ دیکھا تھا اور سب حالت ایلوان کی اور جو تقریر خواجہ سے ہوئی تھی سب سنی تھی اور جس طور سے ایلوان خواجہ کے ساتھ پیش آئی تھی بس جب ایلوان سب کو رہا کر کے اور دریا کو مٹا کر کے اپنے مکان کو روانہ ہوئی تھی اور خواجہ طرف لشکر کے تو وہ طائر بھی طرف سمندر ریہ کے چلے تھے بادشاہ کو خبر دینے کو اب یہ تو اُدھر کو جاتے ہین یہان سمندر شاہ دربار مین بیٹھا ہوا ہے اور سب حاضر دربار ہین خواجہ کی عیاری کا ذکر ہو رہا ہے ہر ایک تعریف کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ کیا چالاکی کی ہے اور کس طور سے اپنا کام کیا ہے ایسا عیار تو ہم نے آج تک دیکھا نہ سنا ہان اکثر کتابون مین ہم دیکھا کرتے تھے اور واقعات

خواجہ اول پڑھا کرتے تھے اور سنا کرتے تھے خیال اپنے دل مین کرتے تھے کہ یہ جو کچھ ان کتابون مین تحریر ہی
سب غلط ہی ایسا بھی کہین ہو سکتا ہی انسان نمہو اجنات ہو گیا ہم لوگ ساحر ہین مگر ایسی قدرت نہین
رکھتے ہین وہ نچر ساحر ہو کر ایسے ایسے کام کرتا ہی یہ سب غلط ہی صرف اسی طور سے بطور تضحکہ تحریر کیا ہی
تاکہ لوگ خواہش سے کتابین خرید کرین ہم کو نفع ہو مگر اب یقین ہو گیا کہ وہ واقعات اصلی ہین ان
عیارون کے حالات دیکھ دیکھ کر سمندر شاہ نے کہا کہ تم کو نہین معلوم ہی ان لوگون کی تعریف خداوند
ساحری و جمشید اپنی کتابون مین لکھ گئے ہین انکی وصیت ہی کہ جہان تک ممکن ہو انکو قتل کرو کہ یہ لوگ
بنیاد سحر و ساحری کے مٹانے والے ہین بس جیسا انھون نے تحریر کیا تھا ویسا ہی پایا یہ سنکے زحل
نے کہا کہ یہ لوگ اس طرف کیونکر آئے کیونکہ یہ مقامات تو کسی پر ظاہر نہ تھے سمندر نے جواب دیا کہ
بھائی کیا بیان کرون خداوند تصویر اس آئینہ اندام حاکم طلسم آئینہ کا برا کرے کہ وہ یہ آفت لے کر
یہان آیا باوجودیکہ اپنے طلسم مین خدائی کرتا تھا خداوند تھا مگر جب خدا پرست اسکے طلسم پر آئے اور
مقابلہ ہوئے انجام یہ ہوا کہ خدا پرستون نے طلسم کو فتح کیا اور یہ کچھ نہ کر سکا انجام کار اپنے طلسم سے
بخوف اہل اسلام بھاگا یہان آکر خداوند سے عرض کر آئی کہ مین اہل اسلام کے ہاتھون تباہ ہو کر
آپ کے پاس پناہ لایا ہون چونکہ خداوند رحم دل ہین انکو اسکے حال پر ترس آگیا اسکو دامن پناہ
دیا اپنے طلسم مین طلب کیا جب وہ داخل نہ طاق ہوا تو خداوند نے حکم فرمایا کہ اسکا امتحان لیا
جائے تاکہ اگر یہ کامل ہو تو کسی مرحلہ کا اسکو حاکم کیا جائے امتحان جو لیا گیا وہ امتحان مین پورا نہ اترا
بالکل سحر فراموش تھا خداوند کو اس امر سے اطلاع نہ کی گئی چونکہ وہ پناہ دے چکے تھے انھون نے
اپنی مروت و رحم دلی سے یہ امر گوارا نہ کیا کہ وہ اپنے طلسم سے نکال دیتے بس انھون نے حکم
دیا کہ صحرائے ہولناک مین اسکو ساحر بنے جائین اور تعلیم سحر کرین ایک سال تک چنانچہ اسوقت بموجب
حکم خداوند شبرنگ جادو و ذوبان جادو طلب کیے گئے اور انکے سپرد آئینہ اندام کیا گیا چنانچہ
وہ انکو لے کر طرف دشت ہولناک کے گئے ہین بھائی یہ خدا پرست اسی کے عقب مین اسکے قتل یا
اسیر کرنے کو آئے ہین انکے آنے کا یہ سبب ہوا یہان آکر جو پہونچے چند لوگ اس اطراف کے بھی مل
گئے مثل صنوبر شاہ و دیوانہ بھوت و مہبوت کے اور جب ماہیان طوفان کش و سحران
سیہ لوس سے مقابلہ ہونے لگا اسی زمانہ مین سہراب میرا سپہ سالار بھی انکا شریک ہو گیا اسنے
بہت کمک کی راہ بتائی وہ لیکر آیا قتل آفتاب جادو کی تدبیر اسی نے بتائی سحران کے مکان
تک وہی لیکر گیا عیار اسی کے سبب سے دریاے سبز رنگ کے پار آئے بھائی دوسرا غضب
یہ ہوا کہ ملکہ غزالان دختر آفتاب جادو شریک ہو گئی ان لوگون کو اور کمک پہونچی اسکے بعد جو ملک
کہ دریاے سبز رنگ کے بعد راہ مین ملے ان سب ملکون کے بادشاہ شریک ہوئے ان سبھون نے
دین اسلام قبول کیا مین نے سب کو تحریر کیا تھا کہ خدا پرست ادھر نہ آنے پائین طرف
دو بادشاہون سے مقابلہ ہوا ایک یقین خود پرست دوسرے مہراب شاہ سے جب
دونون مسلمان ہو گئے پھر کسی کو جرات نہ ہوئی کہ مقابلہ کرے علاوہ اسکے دوسرا غضب یہ ہوا کہ جب
خدا پرست یہان آکر مقیم ہوئے اور مین نے سب اپنے خراج گذارون کو نامے لکھ لکھ کر طلب کیا
چنانچہ ان مین سے جو آئے لکن نے برائے مقابلہ روانہ کیا خواہ پہلوان ہوا خواہ غیر پہلوان یعنے ساحر
وہ ہاتھ سے ان لوگون کے قتل ہوا اگر زندہ بچا تو انکا شریک ہو گیا جیسے کہ کوکبہ روشن تن

یا آفاق شاہ تجکو آفاق شاہ سے ایسی امید نہ تھی یہ واقعات گذرے ہین سمندر نے کل واقعات جو کہ
اُس دن تک گذرے تھے سب بیان کیے زحل نے یہ حال سُنکے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ بلا میان آئیندا
کی لگائی ہوئی ہی پہلے آپ ہی پر خدا پرستون نے ہاتھ صاف کیا آپ ہی کے ملک کو غارت کیا تم کو
کیا ضرورت تھی کہ تم نے مقابلہ کیا اگر وہ ادھر آئے تھے اور تم سے اُنھون نے راہ اِدھر سے جانے کو طلب
کی تھی تو تم نے دیدی ہوتی کیا ضرورت تھی کہ بیکار یہ دردِ سر مول لیا سمندر نے جواب دیا کہ آپ بڑے
عقل مند ہین کہ اول تو مین نے خداوند کا نمک کھایا ہی دوسرے خداوند نے مجکو اسی لیے اِدھر کو یہ حکومت
دیکر مقرر کیا ہی تیسرے جب کہ وہ خداوند سے مقابلہ کرتے تو کیا ہم بیٹھے رہتے کیونکہ یہ لوگ تو اور سب
مذہبون کے دشمن ہین کہتے ہین کہ اور سب خدا باطل تھے خدائے نادیدہ سچا خدا ہی بس پھر کیونکر ہمین
مقابلہ نہ کرتا جب کہ وہ ہمارے خدا کے دشمن ہین تو ہم کیون نہ اُنکے دشمن ہون جہان تک ممکن ہوگا
ہم اُن سے مقابلہ کرینگے چاہے اس مین ہم فتح یاب ہون چاہے وہ لوگ ہم کو کوئی پروا نہین ہی زحل
نے جواب دیا کہ جب یہ امر ہی تو ضرور مقابلہ لازم تھا اور لازم ہی یہی تقریر ہو رہی تھی کوئی دو پہر دن آیا تھا
کہ ایک طائر ایوان کی دیوار پر آکر بیٹھا اور طرف سمندر کے دیکھکر اُڑا اور ذفیر دی سمندر نے کہا
کہ دیکھو یہ طائر کون ہی اور کیا کہتا ہی سب اہل دربار اُسکی طرف متوجہ ہوئے وہ طائر ذفیر دیکر بزبان
انسانی یون گویا ہوا کہ ای سمندر آگاہ ہو اور خبردار رہو کہ تیری بربادی حکومت کا زمانہ آگیا یہان
سے لے کر تمام اطراف وجوانب مین نہ طاق کے مذہب اسلام جاری ہوگا خداوند نہ طاق بھی ہاتھ
سے اہل اسلام کے قتل ہوئے اور نہ طاق بھی برباد ہوگا بس ای سمندر خبردار ہوجا اور مین تجکو خبر
دیتا ہون کہ دلکش جادو کو جو کہ تیری طرف سے نگہبان دشت فرحت افزا کا تھا اُسکو خواجہ نے
قتل کیا وہ بھی مارا گیا مین اُسکا بیر ہون اُسکے مرنے کی خبر دینے آیا ہون یہ کہکر اُس جانور نے ایک آہ کی
اُس کے منہ سے شعلہ نکلا وہ اُسکے اوپر گرا کہ اُس نے اُسکو جلا دیا وہ طائر جل کر خاک سیاہ ہوگیا یہ
واقعہ سمندر نے جو طائر سے سُنا اہل دربار کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ سُنا آپ نے اس طائر نے
کیا خبر دی لو دوسرا واقعہ سنو کہ دلکش جادو کو بھی خواجہ نے قتل کیا جانے جانے ایک ساحر
کی اور جان لی مین کس بلا مین مبتلا ہوگیا ہون کیا تدبیر کرون دیکھا بھائی زحل تم نے کہ یہ کیا خبر آئی زحل
نے کہا کہ مین تو یہان کے حالات سُن سُن کے بہت حیران ہون کہ جدھر سے خبر آتی ہی ایک نئی خبر
آتی ہی مین تو اتنے عرصے مین پریشان ہوگیا ایک آگ لگی ہوئی ہی سمندر نے کہا کہ یہی حال ہی کیا
بیان کیا جائے یہ کہکر سمندر نے کتاب سامری اُٹھائی اُسمین دیکھا کہ دلکش جادو کو کیونکر خواجہ
نے قتل کیا اُسمین وہ ہی عیاری نکلی کہ یہ عیاری کرکے قتل کیا سمندر نے قصد کیا تھا کہ مین کچھ اور
حال دیکھون کہ وہ طائر آکر پہونچے جو کہ برائے خبر خواجہ گئے تھے اُنکو جو سمندر نے دیکھا کتاب
بند کردی اور اہل دربار کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ خواجہ نے نئی عیاری کی کیا بیان کرون کہ
کیا عیاری کی یہ کہکر جو عیاری کہ خواجہ نے کرکے دلکش جادو کو قتل کیا تھا وہ عیاری بیان
کی سب اہل دربار سنکے متحیر ہوئے اور کہا کہ کیا غضب کا عیار ہی اُدھر سمندر اُن طائرون کی
طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ کیا خبر لائے ہو بیان کرو وہ طائر بزبان انسانی گویا ہوئے کہ ہم یہ خبر
لائے ہین کہ ہم جو بموجب آپکے حکم کے خواجہ کی تلاش مین چلے تو خواجہ کو ہم نے جاکر دشت
فرحت افزا مین پایا اسوقت جب کہ وہ ساحر دلکش کو قتل کرچکے تھے اور اُسنے مرنے

علامت بلند تھی جب علامت برطرف ہوئی اور روشنی ہوئی ہم نے خواجہ کو پہچانا ہم ایک طرف کو اُس بارہ دری
کے اندر پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہے ہم نے دیکھا کہ پہلے خواجہ نے سب مال و اسباب اُٹھا اُٹھا کر زندز زنبیل کیا
اُسکے بعد اور کرے وغیرہ ٹھولے اُن کمرون کے بھی مال پر قبضہ کیا بعد اسکے خواجہ نے زنبیل سے عیارون کو
نکالا اُنکو ہوشیار کرکے اُن سے کہا کہ تم جاؤ مین بھی آتا ہون جب وہ سب عیار چلے گئے اُسوقت خواجہ
نے ملکہ کو زنبیل سے نکالا اور ستون سے باندھ دیا اور کوڑا لیکر اُنکو ہوشیار کیا جب وہ ہوشیار ہوئین تو اُنسے
گفتگو ہونے لگی برسے عرصہ تک خواجہ نے کچھ کلمہ ایسے بیان کیے کہ اگر ہم اُنکا نام اپنی زبان پر لائین تو ابھی
جل جائین ملکہ نے وہ کلمہ سنکے اُسکا جواب دیا خواجہ نے پھر کچھ بیان کرنا شروع کیا تو بت یا بیخبار رسید کہ
خواجہ سے اور ملکہ سے یہ امر قرار پایا کہ تم ہم کو رہا کردو مین تم سے اقرار کرتی ہون کہ مین تمھاری اطاعت
و شراکت کرونگی مگر ساتھ دو شرطون کے اول تو یہ کہ مین نہ تمھاری شریک ہونگی سمندر شاہ کے مقابلہ
مین نہ مین سمندر شاہ کی شریک ہوکر آپ لوگون سے مقابلہ کرونگی اور اگر کسی سے آپ سے مقابلہ
ہوگا اُسوقت مین آپ کی شریک ہونگی آپ کے طرف سے اُس سے مقابلہ کرونگی اپنی جان فدا کرونگی
اب سمندر شاہ کی کسی حالت مین شریک نہ ہونگی دوسری شرط یہ ہے کہ آپ مجھ سے کسی وقت
اس امر کی خواہش نہ کرین کہ مین سمندر شاہ سے مقابلہ کرون راوی نے بیان کیا ہے کہ طائرون نے
وہ سب تقریر جو کہ خواجہ سے اور ایوان سے ہوئی تھی سب بیان کی اور کہا کہ خواجہ نے سب منظور
کیا اور کہا کہ اب تم چل کر دریاے سحر کو ٹھاؤ میرے سردارون کو رہا کرو صاحبقران پر سے سحر اتارو ایوان
نے اقرار کیا خواجہ نے اُسکو رہا کردیا جب وہ رہا ہوئی خواجہ سے پھر گئی اور کلام سخت کرنے لگی خواجہ
نے پھر جباب مار کر اُسکو بے ہوش کیا اور پھر ستون سے باندھ دیا اور ہوشیار کیا پھر وہی تقریر ہوئی
انجام کار ایوان نے پھر وہی اقرار کیا اور خواجہ کو لیکر دریا پر آئی سب سردارون کو رہا کیا دریا کو
مٹا دیا صاحبقران پر سے سحر اُتار لیا اور خواجہ سے رخصت ہوکر اپنے مقام کی طرف روانہ ہوئی
اور خواجہ سردارون کو لے کر طرف اپنے لشکر کے راہی ہوئے ہم یہ حال دیکھکر اِدھر کو آئے اور حاضر ہوکر
آپ کی خدمت مین آپ کو کل حال سے آگاہ کیا سمندر نے جو زبانی طائرون کے یہ حال سُنا
بہت بڑا صدمہ ہوا مگر یہ امر سُن کے کہ ایوان نے اس طور کا اقرار کیا ہے اور وہ شریک اہل اسلام
ہوئی ہے بہت غصہ آیا اُسی حالت غیض مین طائرون کی طرف جو دیکھا ایک برق گری کہ وہ
سب طائر جل کر خاک ہوگئے جب اُنکو جلا چکا اہل دربار کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ آپنی ایوان
کا حال سماعت کیا کہ کیا اُس فحبہ نے حرکت کی ہے میرے ذہن مین آتا ہے کہ کسی ساحر کو روانہ کرون
کہ وہ اُسکو اسیر کرکے میرے پاس لائے اگر نہ آئے تو اُسکا سر کاٹ لائے زندہ نہ رکھے اہل دربار
نے عرض کیا کہ خداوندا اس امر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُسنے خواجہ کے ساتھ فریب کیا جیسے پہلے مرتبہ
کیا تھا اور پھر خواجہ نے اسیر کرلیا اب کی مرتبہ اُسنے یہ سب امر اس خیال سے کیے کہ مین نہان
سے نکل جاؤن تو پھر کوئی تدبیر اپنے مقام پر جاکر کرونگی ایوان کے نزدیک اہل اسلام کا اسیر کرلینا
کوئی امر مشکل نہین ہے اسوقت چھوڑ دیا ہے اور رہا کردیا ہے اور صاحبقران پر سے بھی سحر کو اتار لیا
ہے بس اب جسوقت وہ خواجہ کو اسیر کرلیگی اور خواجہ کو قتل کرکے اپنا اطمینان کرلین گی اُسوقت
خدا پرستون کا خاتمہ کرینگی ہمارے نزدیک تو یہ اُنکا ایک ادنی سا مکر و فریب تھا اور دھوکا
تھا جو خواجہ کو ایوان نے دیا اور خواجہ فریب مین آگئے ہمارے نزدیک تو مناسب یہ ہوگا

کہ آپ پہلے اُسکو یہان طلب کرین اور وہ آنے سے انکار کرے تو جانیے کہ وہ منحرف ہوگئی ہی اگر انکار نہ کرے
اور چلی آئے تو اُس سے یہ امر دریافت فرمائیے کہ اب تمھارا کیا قصد ہی اور کیا ارادہ ہی جو کچھ اُسکا قصد
ہوگا وہ ظاہر کردیگی اور بدون دریافت ایک امر شنیدہ پر اعتبار کرنا اور غصہ کرنا کام عقل مند کا نہین ہی
اور دوست کو دشمن بنانا یہ مقام خیال کرنے کا ہی کہ اگر اُسکا قصد بھی نہ ہوگا اور اُسنے فریب دیا ہوگا
آپ کے اس غصہ فرمانے سے اور مقابلہ کرنے سے وہ منحرف ہوجائیگی اور شریک اہل اسلام ہوگی
جیسے کہ آفاق شاہ نے کیا کہ وہ اپنی جان بچاکر چلا آیا تھا اور آپ سے اس امر کا خواستگار تھا کہ مجکو
اجازت دیجیے تاکہ مین اپنے ملک مین جاکر اپنی زندگی بسر کرون آپ نے جلدی فرمائی اُس پر داؤ
ڈالا مگر وہ مرد عاقل تھا اُسنے تحمل کیا اور دوسری تدبیر سے یہان سے اپنی جان بچاکر نکل گیا کوئی فساد نہ
کیا اور یہ عورت ہی عورت ناقص العقل ہوتی ہی اور جو اُسکے ذہن مین آجاتا ہی وہ کر گذرتی ہی بس کیا
حاصل کہ ایسی ساحرہ زبردست کو بیکار کا دشمن بنانا پہلے اُس سے خود مقابلہ مین تقریر لرنا زیبا ہی
پھر دیکھا جائیگا اگر دراصل اُسنے انحراف کیا ہی اور وہ نہ راضی ہوگی اور انکار کریگی اُسوقت پہلے ہم
اُسکو خوب تشیب و فراز دکھائینگے اُسکے بعد اگر وہ انکار کیے جائیگی ہم سب ملکر اُسکو اسیر کرلین گے
آپ کو اپنا کمال دکھادینگے یہ جو اہل دربار نے عرض کیا سمندر نے جواب دیا کہ جو تم سب نے کہا
مین نے سُنا اور تمھاری رائے بہت درست ہی مگر یہ خیال کرلو اگر اُسنے اقرار کرلیا ہی تو وہ پھر اپنے
اقرار سے نہ پھریگی اُسی پر قائم رہے گی بلکہ اپنی جان جانے کو غنیمت جانے گی عہد شکنی کو گوارا نہ کریگی
جیسے آفاق شاہ نے کیا اگر اُسنے یہان آکر کوئی فساد کیا اور ہم لوگ اُسکے دفع کرنے مین مصروف
ہوئے اور یہ خبر اہل اسلام کو پہونچی اور عیار وغیرہ وہان سے آگئے تو بڑی خرابی ہوئی یا مثل آفاق
کے خواجہ اسکو بھی رہا کرلین گے تو کیا ہوگا اس سے بہتر تو یہ ہی کہ جو کچھ ہونا ہو اُسی مقام پر ہوجائے
یہان تک نہ آنے دینگے عشاق و گلاب و زحل وغیرہ اور کل اہل دربار نے کہا کہ ہم اسکا اقرار کرتے
ہین کہ نہ وہ دربار مین فساد کریگی نہ کوئی معرکہ پڑیگا اگر وہ برخلاف ہوگی تو ہم ایسی تدبیر کرکے اُسکو
اسیر کرلین گے کہ کسی کی نکسیر بھی نہ پھوٹے گی آپ اس امر سے خاطر جمع رکھیے دوسرا امر یہ ہی کہ
بیچارہ سوداگر مین سودا دیکھیے گا اگر آپ کے حکم کے خلاف کرے بلکہ خواجہ و دیگر اہل اسلام کو اس امر سے
آگاہ کرکے کہ ہم تمھارے نئے دوست کو قتل کرتے ہین مثل آفاق کے اسکو بھی بچالے جاؤ تو جانین
اُسوقت ہم لوگون کی جان فشانی ملاحظہ فرمائینگا کہ ہم دیکھین گے کہ خواجہ کیونکر نکلتے گئے اور کیونکر
ایوان بچ گئین اُس دن منادی ندا کردے سب اہل شہر جمع ہون ہم لوگ اُسوقت اپنا کمال
دکھائینگے آفاق شاہ ایک دھوکے مین نکل گیا ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ آفاق شاہ بچ جاتا
اور خواجہ لے جائے غیر ممکن تھا اب تو ہم لوگ سب حالات سے آگاہ ہوگئے غرض یہ جو
تقریر اہل دربار نے کی عشاق وغیرہ نے تائید کی سمندر نے کہا کہ اچھا کل مین کسی کو ایوان کے
پاس روانہ کرونگا اور اسکو طلب کرونگا سب نے کہا کہ یہ جو ہم نے عرض کیا ہ سبب خیر خواہی
کے نہ کسی اور سبب سے سمندر نے کہا کہ یہ امر مجکو معلوم ہی کہ آپ لوگ میرے خیر خواہ ہین
بس یہ کہکر سمندر نے دربار برخاست کیا زحل نے کہا کہ بھائی مین رخصت ہوتا ہون سمندر
نے جواب دیا کہ مدت کے بعد تو آئے ہو دو ایک دن رہو اور اس واقعہ کا انجام دیکھو کیا ہوتا
ہی مین تو ابھی نہ جانے دونگا یہ جو سمندر نے کہا وہ ناچار ہوگیا ایک محل اُسکے قیام کرنے کے لیے

درست کیا گیا تھا وہ اُس محل مین آیا وہ محل سب اسباب ضروری سے آراستہ تھا وہان اُسنے قیام کیا یہان تک کہ شام ہوگئی سمندر نے مارے صدمہ کے پھر اُسدن دربار نہ کیا بلکہ محل سے باہر نہ آیا جب رات گذری صبح ہوئی سمندر نے دربار کیا سب اہل دربار حاضر دربار ہوئے زحل بھی آکر اپنے مقام پر بیٹھا سب مجرا کرکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ابھی سمندر نے کوئی حکم نہ دیا تھا کہ ایک طائر سیاہ رنگ دیوار پر آکر بیٹھا کہ سمندر نے اُسکو دیکھکر اہل دربار سے کہا کہ یہ جو طائر کسیاہ آیا ہی یہ بھی کوئی خبر لایا ہی ملکہ خبر وحشت ہی یہ کہکر سمندر اُس طائر کی طرف دیکھنے لگا جیسے اُس طائر نے دیکھا کہ سمندر میری طرف متوجہ ہی ایک مرتبہ اُس مقام پر سے اُڑا اور بالاے آسمان گیا اور صداے ببہات ببہات تین مرتبہ دے کر پھر اسی دیوار پر آکر بیٹھا اور سمندر کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا کہ ای سمندر شاہ آگاہ ہو کہ مین بیرہون بدمست خود فریب جادو کا اُسکو آفاق شاہ نے راہ مین قتل کیا اور لشکر کو غارت کیا طائر یہ کہ رہا تھا کہ ایک برق گری کہ وہ جل کر خاک ہوگیا یہ جو اُس طائر سے سُنا کہ مین بیرہون بدمست جادو کا تو سمندر کو بڑا صدمہ ہوا سر پکڑ لیا اور آنکھون سے آنسو جاری ہوے مگر بہت جلد اُنکو دامن سے پونچھ ڈالا اس خیال سے کہ زحل کہے گا کہ یہ مثل عورتون کے روتے ہین اور اپنے دل مین خیال کیا کہ اس طائر نے پورا حال نہ بیان کیا کہ کیونکر بدمست قتل ہوا ذرا کتاب سامری مین تو دیکھون یہ خیال کرکے اور کتاب اٹھاکر دیکھا اُس مین پوری کیفیت معرکہ جو آفاق شاہ اور بدمست سے ہوا تھا اور جس طور سے آفاق نے بدمست دلشکر بدمست کو تباہ و قتل کیا تھا سب تحریر پایا آفاق شاہ نے دانائی کی اپنے دل مین بہت تعریف کی اور کتاب کو بند کیا اور خاموش ہوکر فکر کرنے لگا کہ اب کیا تدبیر کرون اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور نے کتاب مین کیا حال ملاحظہ فرمایا کہ خاموش ہوکر بیٹھ رہے ہم غلامون کو بھی آگاہ فرمایئے بادشاہ نے یہ سُنکے کل حال اہل دربار کے روبرو بیان کیا اور کہا کہ اِس اِس طرح سے بدمست آفاق کے ہاتھ سے مارا گیا اور لشکر تباہ ہوا ایک آدمی باقی نہ رہا صرف دو چار مردار بھاگ نکلے تھے وہ تو بچ گئے ورنہ سب مارے گئے یہ امر سُنکے اہل دربار بہت متحیر ہوئے سمندر شاہ نے زحل سے کہا کہ بھائی تم نے دیکھا کہ کیسی کیسی نئی نئی آفت نازل ہوتی ہی کہ جس کی خبر بھی نہ تھی خیال کرنے کا مقام ہی کہ آفاق کہان لشکر اسلام مین تھا کہان اپنے شہر مین پہونچا سب اہل شہر کو مسلمان کیا واپس چلا تھا کہ راہ مین بدمست کا لشکر ملا اُسنے اِن سب کو غافل پاکر وہ تدبیر کی کہ سب کے سب تمام ہوگئے تھے بدمست نے نکل کر مقابلہ کیا انجام اُس مقابلہ کا یہ ہوا کہ آفاق نے اپنی شبیہ قتل کرآئی اور پھر آکر بدمست کو قتل کیا لشکریون تباہ ہوا چونکہ کام مین کرتا ہون بہتری کے لیے اُسکا انجام بد ہوتا ہی اور کام بگڑ جاتا ہی کیسی آج کل تقدیر خراب ہوگئی ہی خداوند بھی خبر نہین لیتے ہین میرے ذہن مین آتا ہی کہ ایک عرضی خدمت خداوند مین روانہ کرون اُسمین تحریر کرون کہ میری تقدیر خراب ہوگئی ہی اُسکو بدل دیجیے اور کوئی عمدہ تقدیر مجکو دیجیے مین اس تقدیر سے بہت پریشان ہو گیا ہون زحل نے کہا کہ یہ راے تمھاری بہت عمدہ ہی مگر مین یہ دیکھتا ہون کہ آج کل کچھ نظر عنایت خداوند کی تمھاری طرف سے پھری ہوئی ہی اگر تم نے عرضی روانہ کی اور کچھ سماعت نہ ہوئی تو کیا کروگے سمندر نے کہا کہ جو کچھ ہو اب تو مین روانہ کرونگا زحل نے کہا کہ کوئی عرضی روانہ کرنے کی ضرورت نہین ہی بلکہ تم خود چلے جاؤ سمندر نے کہا کہ یہ راے تمھاری بہت مناسب ہی خیر مین ایوان سے فیصلہ سکے فراغ حاصل کرلون تو پھر جانے کی تدبیر کرون یہ کہکر اہل دربار کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم مین

کوئی ایسا ہی کہ جو ایوان کے پاس جائے اور میرا پیام دے آئے اُس سے یہ کہے کہ تم کو بادشاہ نے طلب کیا ہی
ایک اشد ضرورت ہی اگر وہ آئے تو خیر ورنہ مجکو آکر خبر کرے جو کچھ کہ وہ جواب دے اُس سے آگاہ کرے اُس کے
بعد پھر مین تدبیر کرون اور اُسکو کسی نہ کسی طور سے طلب کرون یہ جو سمندر نے کہا ایک ساحر کہ نام اُس کا
جرار جادو تھا اپنے مقام پر سے اُٹھا اور عرض کیا کہ اس کام کو حضور کے یہ غلام سرانجام دیگا اور بجالائیگا
سمندر نے کہا کہ تم اپنے مقام پر بیٹھ جاؤ مین ایک حکم نامہ ابھی تم کو لکھے دیتا ہون یہ کہکر میر منشی سے کہا کہ
ایک حکم نامہ اس مضمون کا تحریر کرو کہ ہم نے خبر پائی ہی کہ تم نے خواجہ کی قید سے رہائی پائی بہت خوشی ہوئی
ہم کو تمھاری ملاقات کا بہت اشتیاق ہی لہذا تم کو آگاہ کیا جاتا ہی کہ تم بفور دیکھتے اس رقعہ کے حاضر خدمت
ہو تم سے ایک اشد ضرورت ہی بدون تمھارے آئے وہ ضرورت اجرا نہ ہوگی بس اسقدر تھوڑی تحریر کو
بہت خیال کرو زیادہ کیا لکھا جائے منشی اُسطرف حکم نامہ لکھنے لگا اِدھر سمندر شاہ تخت بیٹھا ہوا ہی کہ
راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ لوگ جو معرکہ جنگ سے آفاق شاہ وغیرہ کے ہاتھ سے بچ کر بھاگے تھے
راہ طی کرکے قریب نصف شب کے سمندر پر مین پہونچے چونکہ دربار کا وقت نہ تھا اس سبب سے اُسوقت دربار
مین نہ آئے ایک مقام پر قیام پذیر ہوئے اپنے اپنے مکان پر بھی نہ گئے جب صبح ہوئی وہان سے طرف
دربار کے چلے در دولت پر آئے درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو کہ وہ لوگ آئے ہین جو کہ بدمست
کے ہمراہ آفاقیہ کو گئے تھے درگہ سالار نے کہا کہ بدمست کہان ہین انھون نے جواب دیا کہ وہ مارے
گئے لشکر تباہ ہوا ہم چند آدمی بچے تھے سو بھاگ کر آئے ہین یہ سنکے درگہ سالار دربار مین آیا مجرا
کیا اور عرض کیا کہ وہ لوگ حاضر در دولت ہوئے ہین جو کہ بدمست کے ہمراہ گئے تھے اُنکی نسبت
کیا حکم ہوتا ہی سمندر نے جواب دیا کہ اُنکو اندر لے آؤ بس درگہ سالار باہر آیا اُنکو ہمراہ لے کر اندر گیا
اُنھون نے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور مؤدب مقام عرض پر کھڑے ہوئے سمندر شاہ نے کہا کہ بیان
کرو کیا خبر لائے ہو تمھارا افسر کہان ہی وہ تو خیریت سے ہی تب تو اُنھون نے رو رو کر کل حال بیان
کیا اور کہا کہ ہم اس طور سے بھاگ کر آئے افسر ہمارے تو حضور پر سے تصدق ہوگیے سمندر نے کہا کہ ہم کو
پہلے ہی خبر ہو چکی تھی جو ایسی غفلت کریگا اُسکا ایسا ہی انجام ہوگا یہ کہکر سمندر نے کہا کہ اچھا جاؤ اپنا
علاج کرو جب اچھے ہونا تو پھر حاضر ہونا یہ سنکے وہ لوگ مجرا کرکے باہر آئے اور اپنے مکان پر
آکر علاج مین مصروف ہوئے چونکہ زخمی تھے اس سبب سے سمندر نے اُنکو اُنکے مکان جانے کی اجازت
دی جب وہ لوگ عرض کرکے چلے گئے اُسوقت سمندر نے اہل دربار سے کہا کہ بدمست مفت
قتل ہوا یہ کوئی نہین جان سکتا ہی کہ ہم اسوقت قتل ہونگے یا ہم پر یہ آفت آنے والی ہی ہم ہوشیار
ہو جائین ہمین اسوقت بیٹھے ہوئے ہین اور کوئی بلا آجائے تو ہم کو کیا خبر ہو بدمست کی وہ کوئی
خطا ہی نہ اہل لشکر کی خیر اب کیا کیا جائے اتنے عرصہ مین منشی نے حکم نامہ طیار کیا ابھی لفافہ مین
بند نہ کیا تھا کہ ایک طائر آکر سمندر کے زانو پر بیٹھا سب نے دیکھا کہ اُسکے گلے مین ایک کاغذ بطور
عرضی کے ہی بس سمندر نے اس کاغذ کو دیکھکر اُسکے گلے سے اتار لیا اور منشی کو دیا کہ اسکو پڑھو
چونکہ لفافہ پر مہر اور دستخط گرداب شاہ وغیرہ کی کی ہوئی تھی بس منشی نے وہ لفافہ لے کر
چاک کیا لفافہ مین سے عرضی نکلی باواز بلند پڑھا اسمین کل حال تحریر تھا سرداروں کا رہا ہونا
دریا کا مٹنا صاحبقران کا صحت پانا ایوان کا خواجہ سے اقرار اور آفاق شاہ و بدمست
کا مقابلہ کوئی حال باقی نہ تھا جو نہ تحریر ہو جو جو اُن سب نے ہر کارون سے سنا تھا سب

تحریر کردیا تھا اور اسکے بعد یہ تحریر پڑھا کہ اب ہم کو کیا حکم ہوتا ہی جو حکم ہو ہم اُس پر عمل کرین اب تو یہان
لشکر اسلام مین آج کل بہت بڑا جشن خوشی ہو رہا ہی سب عیش و عشیرت مین مصروف ہین جب
سمندر رشاہ کے مضمون سے آگاہ ہوا منشی سے کہا کہ پہلے اسکا جواب تحریر کردو کہ تم لوگ اُسی مقام پر
قیام پذیر رہو جب تک کہ ہم کوئی دوسرا حکم تم کو نہ تحریر کرین جو امر ہم کو منظور ہوگا ہم تم کو اطلاع
دینگے تم اُس پر کاربند ہونا اور اسی پر عمل کرنا منشی نے جو کچھ سمندر رشاہ نے کہا وہ تحریر کردیا اور لفافہ
مین بند کر کے حاضر خدمت کیا سمندر رشاہ نے وہ لفافہ لے کر اُس طائر کے گلے مین ڈال دیا وہ طائر
جواب عرضی پاکر اُڑ گیا بعد جانے اُس طائر کے سمندر رشاہ نے اہل دربار سے کہا کہ تم نے سُن لیا
کہ کیا عرضی مین تحریر تھا سب واقعات جو گذرے تھے خیر دیکھا جائیگا یہ نسلمان میرے ہاتھ سے جاتے
کہان ہین اسوقت خوشی کرلین آخر کو روئینگے یہ سُنکے سب اہل دربار نے کہا حضور بجا ارشاد کرتے
ہین اِدھر منشی نے وہ حکم نامہ جو کہ بنام ایوان کے سمندر نے تحریر کرایا تھا پیش کیا سمندر نے
لے کر اُس لفافہ کو جرار جادو کو دیا کہ لو اس حکم نامہ کو لے جاؤ وہ اپنے مقام پر سے اُٹھا اور سامنے
آیا سلام کیا لفافہ ہاتھ سے لیا مجرا کر کے بارگاہ سے باہر آیا طاؤس سحر طیار کر کے اُس پر سوار ہوکر
طرف نہ طاق کی سرحد کے ایوانیہ کی سمت چلا یہ سب ساحر جو کہ زبردست ہین سرحد نہ طاق
مین رہتے ہین اور نہ طاقی کہلاتے ہین مثل اسکے کہ عشاق نہ طاقی ایوان نہ طاقی اور اسی طور
سے اور عشاق تو کئی ہین ہوش ربا مین کئی عشاق تھے عشاق دودستی عشاق سبز رنگ
ناظرین کو خیال رہے کہ نام کا بکر رہونا کوئی امر نقصان نہین ہی اپنے ہی طور مین اور خاندان مین خیال
کرلیا جاتا ہے کہ ایک نام کے کسقدر آدمی ہوتے ہین بس وہ عشاق دودستی اور عشاق سبز رنگ
تھے اور یہ عشاق نہ طاقی تھا کہ جسکو خواجہ نے قتل کیا اور اب جو عشاق باقی ہی یہ حجرہ نشین
یا گنبد نشین کے نام سے ہی بس جرار جادو نامہ سمندر رشاہ لے کر طرف ایوانیہ کے روانہ ہوا اسکا
حال پھر تحریر ہوگا اب حال دربار سمندر رشاہ تحریر ہوتا ہی کہ جب جرار حکم نامہ لے کر چلا گیا اُسوقت
سمندر رشاہ نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ مین بہت حیران ہون کہ مین نے بہت سے
نامے اپنے خراج گذارون کو تحریر کیے تھے اُنمین ساحر بھی تھے اور غیر ساحر بھی مگر اُنمین سے چند
آئے اور باقی نہ آئے اور بہت سے نامہ استاد نے تحریر کیے تھے اُنمین سے کوئی نہ آیا یہ کیا امر ہی
میری عقل اس امر مین حیران ہی عشاق وغیرہ نے جواب دیا کہ اگر یہ کہا جاے کہ انکو نامے پہونچے نہین
تو بالکل خلاف ہی کیونکہ ہر ایک نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہوتے ہین بس یہی امر ہی کہ وہ لوگ آئے
نہین اور مہ انکو آنا منظور ہی جو آنے والے تھے وہ آگئے سمندر رشاہ نے کہا کہ مین پھر انکو نامہ تحریر
کرتا ہون اب کی اُسمین سخت کلمات تحریر ہونگے یہ کہکر سمندر نے منشی سے کہا کہ چند نامے تحریر
کرو منشی بموجب حکم نامہ تحریر کرنے پر آمادہ ہوا ابھی سمندر نے مضمون نہ بتایا تھا کہ چند ہرکارے
پسینہ مین غرق خاک مین آلودہ حاضر دربار ہوے اور مجرا گاہ پر سے مجرا بجالائے اور لگے عرض
کرنے کہ ہم غلام برائے بالادوی شہر سے باہر جنوب کی طرف گئے تھے جب کوئی شہر سے پانچ کوس
پر پہونچے تو ہم نے ایک لشکر دیکھا کہ بہت بڑا فروکش ہی دور تک خیمہ و بارگاہین بریا ہین لشکر کثیر
ہی مگر ساحرون کا ہی ہم لوگ اُس لشکر مین گئے اور اہل لشکر سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ
لشکر چند شاہون کے ہین جو کہ ساحر ہین برائے کمک شہنشاہ سمندر رشاہ جاتے ہین اب اسمقام

پر آکر پہونچے ہین اپنے آنے کی بادشاہ کو خبر کرینگے ہم نے دریافت کیا کہ اُنکے نام کیا ہین اُسنے کہا کہ نام اِن بادشاہون کے یہ ہین زورق جادو موج جادو موج جادو بھنور جادو شیراب جادو طوفان جادو طغیان جادو دریا بیار جادو برق پوش جادو رعد آواز جادو ملکہ غبار انگیز ملکہ طوفان خیز ملکہ آتش خوار ملکہ موج خیز خیاد و ملکہ دریا بار جادو ملکہ ساز جادو ملکہ طومار ملکہ مسمار جادو ملکہ سرشار جادو ملکہ خونریز جادو ملکہ مست فیل سوار کر کدن سوار قہار جادو پلنگ سوار جادو غوغا شیر سوار کا یہ لشکر ہی یہ سب اس لشکر کے بادشاہ اور افسر ہین یہ جوہر کارون نے سمندر سے کہا سمندر نے اہل دربار کی طرف دیکھ کر کہا کہ مین ابھی یہی ذکر کر رہا تھا کہ مین نے ان سب کو طلب کیا تھا کوئی نہ آیا مین چھ نامے روانہ کر چکا تھا مگر خیر وہ لوگ آئے مگر ابھی بہت سے پہلوان غیر ساحر بادشاہ و ساحر و ساحرہ باقی ہین کہ نہین آئے ہین اہل دربار نے عرض کیا کہ وہ بھی آتے ہونگے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب نامے ان بادشاہون و پہلوانون ساحر و غیر ساحر کو پہونچے تھے ہر ایک نے سامان سفر کیا تھا اپنے اپنے ملک اور شہر سے روانہ ہوئے تھے جن مین سے ساحر و بادشاہ شل گرداب شاہ وغیرہ کے آگئے تھے جو کہ مقابلہ اہل اسلام مین مقیم ہین اور بہت سے نہ آئے تھے جب اُنھون نے آفاق شاہ کا واقعہ سُنا کہ اس بے مروتی اور بے عزتی سے سمندر شاہ آفاق شاہ کے ساتھ پیش آیا ہر ایک جو کہ صاحب عزت تھا اپنے لشکر کو لے کر پلٹ گیا اس خیال سے کہ ایسے ناقدر کے پاس جانا اور کمک کرنا خلاف عقل ہی جب اُسنے ایسے شخص کے ساتھ کہ جو بہت بڑا خیر خواہ تھا یہ سلوک کیا تو ہم کیا ہین اس امر سے تو یہ بہتر ہی کہ نہ جائین جو بادشاہ و ساحرہ واپس گئے اُنکے نام یہ ہین ایران جادو ملکہ لالہ رو ملکہ جمال رخنہ آرا ملکہ گلنار زعفران پوش ملکہ فیلان نیلم پوش ملکہ نیلوفر جادو ملکہ بنفشہ پوش جادو ملکہ گل نافرمان جادو ملکہ یاسمن ملکہ نسرین ملکہ نسترن قادر جادو معظم جادو بزم جادو ملکہ محفل جادو ملکہ عشاق لالہ رو ملکہ ماہرو رفیع سحر ساز و سمیع سحر ساز ملکہ سنبل جادو ملکہ نونہال جادو ملکہ کاکل جادو ملکہ گلزار جادو یہ سب ساحر و ساحرہ اپنے اپنے ملک کو راہ سے واپس گیے تھے کہ انکا ذکر پھر کیا جائیگا یہ انجام کار ہین جب کہ سمندر یہ فتح ہو جاتا ہی تو مسلمان ہوتے ہین باقی جو کہ اپنے مقام سے چلے تھے اُنمین سے اسقدر تو لشکر آئے ہین کہ جنکے نام تحریر ہوتے ہین اُنمین ہر ایک کے ہمراہ لاکھ و اسّی ہزار سے کم کا لشکر نہین ہی یہ سنکے سب اپنے اپنے مقام سے چلے تھے جب قریب سمندر یہ پہونچے اور ہر ایک نے لشکر کی آمد دیکھی ہرکارے روانہ کر کے دریافت کیا کہ یہ لشکر کس کا ہی جب ہر ایک کو یہ امر ثابت ہوا کہ یہ لشکر طلب کیا ہوا سمندر کا ہی اور یہ لوگ بھی برائے کمک سمندر جاتے ہین تو باہم شریک ہو گئے بدین سبب یہ سب بادشاہ ایک مقام پر اُترے ہوئے تھے ابھی اور لشکر برائے کمک سمندر شاہ اُنکا ذکر آیندہ تحریر ہوگا راوی کہتا ہی کہ یہان تو یہ لشکر اُترا ہوا تھا اور سب بادشاہ و ملکہ ایک بارگاہ مین جمع تھے اور عرضی سمندر شاہ کی خدمت مین تحریر کی جا رہی تھی کہ وہ ہرکارے دریافت کر کے سمندر کے دربار مین گئے تھے اور سمندر کو خبر کی تھی جیسا کہ تحریر ہوا سمندر نے سُنکے ہرکارون کی زبانی ہر ایک ہرکارے کو انعام دیا اور رخصت کیا اب اِن کی عرضی کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جب یہ سب بادشاہ و ملکہ قریب سمندر یہ پہونچے اور نکے خیمہ لڑے ہوئے تھے ایک خیمہ مین جمع

ہوئے اور رائے ہوئی کہ اپنے آنے کی خبر بادشاہ کو کرین وہ جیسا حکم دین ویسا کیا جائے بس عرضی تحریر کیجانے
لگی اُسکا مضمون یہ تھا کہ اے شہنشاہ ہم سب کے سب بموجب طلب حضور مع لشکر حاضر ہوئے ہین اور قریب شہر
فروکش ہین جو حکم ہم سب کی بابت ہو اُس پر عمل کرین زیادہ حد ادب یہ عرضی طیار ہو چکی ان سب نے
ایک ساحر کے ہاتھ اپنی اپنی مہر و دستخط کرکے روانہ کیا وہ ساحر وہ عرضی لیکر اُس صحرا سے شہر مین آیا در دولت
پر حاضر ہوا درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو کہ چند بادشاہ جو کہ لشکر لے کر حسب الطلب حضور کے آئے ہین اُنکے
پاس سے عرضی آئی ہے درگہ سالار نے جاکر دربار مین بادشاہ سے عرض کیا کہ ایک ساحر در دولت پر حاضر
ہوا اور عرض کرتا ہے کہ مین عرضی لے کر آیا ہون اُن ساحرون کی جو کہ حضور کے حسب الطلب آئے ہین
سمندر شاہ نے کہا کہ اُس ساحر کو بلا لو بس درگہ سالار آکر اُس ساحر کو لے گیا اُسنے مجرا گاہ پر سے مجرا
کیا اور عرضی پیش کی سمندر شاہ نے وہ عرضی منشی کو دی منشی نے عرضی پڑھی جب سمندر شاہ مضمون
عرضی سے آگاہ ہوا منشی سے کہا کہ اسکا جواب تحریر کردو کہ ہم چند سردارون کو تمھارے پاس بھیجتے ہین
یہ تمھارے لشکر کو جائے معقول پر اُتروا کر اور تم کو ہمراہ لیکر ہمارے پاس لے آئین گے بس تم اُنکے
ہمراہ چلے آؤ منشی نے یہی مضمون عرضی کی پشت پر تحریر کر دیا ادھر سمندر شاہ نے گلاب جادو
حیات جادو نبات جادو شیطور جادو وغیرہ سے کہا کہ تم اس ساحر کے ساتھ جاؤ ان بادشاہون سے
ملو اُنکو ہمراہ لیکر ہمارے پاس آؤ اور اُنکے لشکر کو ایک مقام معقول دیکھکر اُترنے کا حکم دو اگر جس مقام پر
اُنکا لشکر اترا ہوا ہو وہی عمدہ ہو تو اُسی مقام پر فروکش رہنے دو اور یہ خیال کرلینا کہ قریب شہر کے ہو یا دور
ہو اگر دور ہو تو اُن لوگون کو یہان سے جانے مین تکلیف ہوگی اسکا خیال رہے یہ تقریر سنکے وہ سردار
اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھے اور ہمراہ ساحر کے دربار سے باہر آئے اپنی اپنی سواری پر سوار ہو کر طرف
اُس لشکر کے چلے یہان سمندر شاہ نے آراستگی دربار کا حکم دیا اہل کارون نے دربار آراستہ کیا بہت سے
دنگل اور کرسیان علاوہ اُن کرسیون کے اور آراستہ کین اس خیال سے کہ جو بادشاہ آئینگے وہ اِن
کرسیون پر و دنگلون پر متمکن ہونگے یہان تو دربار آراستہ کیا اُدھر وہ سردار ہمراہ اُس ساحر کے
بیرون شہر آئے اور طرف لشکر کے چلے جب قریب لشکر پہونچے اُس ساحر نے سردارون سے کہا
کہ آپ لوگ تشریف لائین مین بادشاہون کو خبر کرون سردارون نے کہا کہ اچھا بس وہ ساحر اُنسے
رخصت ہو کر لشکر مین آیا اور بارگاہ مین پہونچا یہان سب بادشاہ بیٹھے ہوئے انتظار کر رہے تھے
اُسنے نامہ برکا کہ وہ پہونچا اُسنے عرضی دی اور کہا کہ آپ کے لینے کو سردار بادشاہ نے روانہ کیے
ہین اُنھون نے جواب عرضی منشی سے پڑھوا کر سُنا اور جو نامہ بر نے کہا وہ بھی سُنا بس اُسوقت
اپنے سردار برائے استقبال روانہ کیے سردار سمندر شاہ لشکر مین پہونچ چکے تھے کہ یہ سردار راہ
مین ملے صاحب سلامت ہوئی اُنکو ہمراہ لیکر بارگاہ مین آئے سب بادشاہ تالب فرش آکر
اور استقبال کرکے لے گئے دنگل بیٹھنے کو ملے سب سردار بیٹھے وہ سب کے سب بہت خاطر
سے پیش آئے سمندر کا پیغام دیا اُنھون نے کہا کہ جو بادشاہ کی مرضی ہو جو اُنھون نے آپ کو حکم
دیا ہے اُس پر عمل فرمایئے ہم موجود ہین بس سردارون نے کہا کہ لشکر کو طیار ہونے کا حکم دیجیے تاکہ
لشکر طیار ہو اور ہم لوگ آپ کے لشکر کو مقام عمدہ پر قریب شہر فروکش کرین بس سب نے
اُسیوقت حکم طیار ہی لشکر کا دیا پہلے تو کہا تھا کہ آج یہان قیام فرمایئے کل تشریف لے چلیے گا
جب سردارون نے کہا کہ بادشاہ آپ کے منتظر ہونگے اُس پر اُنھون نے اُسیوقت کوچ

کا حکم دیا سب خیمہ وغیرہ بار ہوئے وہ لشکر قریب چھ سات لاکھ کے تھا اُسوقت روانہ ہوا جب بالکل قریب
شہر پہونچا سرداران سمندر نے ایک مقام معقول دیکھکر لشکر کے فرودگش ہونے کا حکم دیا لشکر اُترنے لگا
بارگاہین برپا ہونے لگین وہ سرداران سب شاہون کو لیکر چلے اُنمین ساحر بھی تھے اور ساحرہ بھی یعنی
بادشاہ مرد بھی تھے اور عورتین بھی اور اُنکے سردار تھے یہان تک کہ وہ سب شہر کی سیر کرتے ہوئے دروازے
پر پہونچے سمندر کو خبر ہوئی اُسنے اور سردار استقبال کے لیے روانہ کیے وہ ان سب کو لے کر دربار مین
آئے سب نے سمندر شاہ کو مجرا کیا ساحرہ جو تھین وہ صف ساحرہ مین بیٹھین اور جو ساحر تھے وہ
ساحرونکی صف مین علی قدر مراتب بیٹھے یہ بادشاہ و سردار قریب پانچ سو کے تھے اب دربار سمندر کا
خوب اراستہ ہوا سب نے سمندر کو نذر دی سمندر ان سب کو دیکھکر بہت خوش ہوا ساقی کو
حکم دیا کہ ان سب کو شراب ناب سے سیراب کرو ساقی نے بموجب حکم سمندر سب کو جام بادۂ گلنار
کا دیا ہر ایک شراب پی کر مست ہوا سمندر نے دریافت کیا کہ تم سب کو عرصہ کیون ہوا انھون نے
عرض کیا کہ جب حضور کا پہلا نامہ پہونچا ہم نے بندوبست سفر کا کرنا شروع کیا ہم اُسی بندوبست
مین مصروف تھے کہ دوسرا نامہ پہونچا ہم نے جلدی کی تسیرا نامہ پہونچا ہم نے اُسکا جواب تحریر کیا اُسکے
بعد سفر کیا راہ مین جو کچھ عرصہ ہوا وہ ہوا جب ہم قریب شہر پہونچے ہر ایک یہان آچکا تھا ملاقات
ہوئی باہم راے کرکے ایک لشکر کر لیا آپ کی خدمت مین عرضی لکھی جب آپ نے طلب کیا
فوراً حاضر ہوئے سمندر نے کہا کہ اور بادشاہ و پہلوان کیون نہ آئے کچھ تم کو معلوم ہی اُن سب نے
عرض کیا کہ ہم کو کیا خبر وہ اپنے ملکون سے چلے ہونگے ہم سب اپنے اپنے ملکون سے آئے ہین
راہ مین ہم نے سُنا تھا کہ وہ لوگ بھی چل چکے ہین حاضر ہونگے راہ مین ہونگے سمندر نے کہا کہ
اب تم لوگ سب یہین مقیم رہو ہم تم سب کو اپنے ہمراہ لے کر لشکر اسلام سے مقابلہ کرینگے وہ
لوگ بھی آلین جو کہ باقی ہین اُن سب نے عرض کیا کہ حضور نے اُن کن کو یاد فرمایا ہی سمندر نے
اُن سب کے نام لیے جو کہ نہ آئے تھے اُن سب نے عرض کیا کہ وہ لوگ ضرور حاضر ہونگے ہم کو
جو حکم ملے ہم اُسکو بجالائین سمندر نے کہا کہ ہر روز دربار مین حاضر ہوا کرو جب ہم لشکر کشی کرینگے
تو تم سب کو ہمراہ لین گے اُنھون نے کہا کہ بہت خوب بس سمندر نے تھوڑے عرصہ تک
دربار کیا اُسکے بعد دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے وہ سب بادشاہ
اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے سمندر نے حکم دیا تھا کہ آج ہم نے ان سب کی دعوت کی ہی ہمارے باورچی
خانہ سے اُنکے لیے طعام لذیذ جائے چنانچہ ایسا ایسا ہی کیا گیا ہر ایک کے لیے طعام لذیذ روانہ کیا
گیا بس یہ طریقہ جاری ہوا کہ سب بادشاہ صبح کو دربار مین آتے تھے اور جب دربار برخاست ہوتا
تھا اپنے لشکر مین چلے آتے تھے اب سمندر کا حال پھر تحریر ہوگا اب کچھ حال ایوان کا تحریر ہوتا ہی

اب حال ملکہ ایوان جسا دو ملین قلم فرسائی کی جاتی ہے

راوی نے بیان کیا ذکہ ملکہ ایوان نہ طائی جو خواجہ سے اقرار کرکے اور رخصت ہوکر اپنے
شہر مین آئی اُسدن تو اُسنے دربار نہ کیا اُسکے دوسرے دن اُسنے دربار کیا اور اپنی بہن مہ رالملک ماہ جدا
کو طلب کرکے کہا کہ اے بہن مین نے تو ترک سلطنت کیا اور گوشہ نشین ہوئی لہذا مین تم کو اپنی
طرف سے بادشاہ کرتی ہون اور تم سے کہے دیتی ہون کہ اگر سمندر شاہ تم کو براے نکاح طلب کرے

تو ہرگز اُسکی کمک کو نہ جانا صاف انکار کرنا اگر وہ لشکر کشی کریگا اُسوقت دیکھ لیا جائے گا ماران نے عرض کیا کہ کیا امر ہی کہ آپ نے ترک دنیا کیا اور گوشہ نشین ہوئین ابھی تو آپ کی اتنی عمر بھی نہین ہوئی اور کیون سمندر شاہ کی کمک سے انکار ہی ایوان نے جواب دیا کہ اس امر مین ایک راز ہی وہ تم پر ظاہر ہو جائیگا ابھی اُسکا موقع نہین ہی کہ بیان کیا جائے بس جو مین کہتی ہون اُس پر عمل کرو تکرار نہ کرو اگر تم کو انکار ہو تو مین تمھاری دختر سوہانی برق مزاج کو بادشاہ کرون میری پہلے ہی یہ رائے تھی کہ مین اُسی کو بادشاہ کردن مگر پھر یہ خیال ہوا کہ وہ ابھی بچہ ہی اُس سے امور حکومت ذرا مشکل سے سرانجام پائینگے اس امر کے لیے سن دار کی ضرورت ہی یا اور کسی کو ماران تاجدار نے عرض کیا کہ مجکو انکار نہین ہی صرف یہ خیال ہی کہ لوگ کہینگے کہ کیا سبب ہی کہ ملکہ نے ترک سلطنت کیا اور کہن کہ حاکم کیا ملکہ نے جواب دیا کہ کسی کا اجارہ نہین ہی جو ہمارا جی چاہتا ہی وہ کرتے ہین کون ہم پر اعتراض کرسکتا ہی ماران خاموش ہوئی ایوان نے ماران کو تخت پر بٹھایا پہلے خود نذر دی اُسکے بعد کل اہل دربار سے نذر دلوائی اور حکم دیا کہ آج سے سکہ بنام ماران تاجدار جاری ہو یہ بندوبست کرکے وہان سے چلی آئی اور یہ حکم دیدیا کہ جو کوئی ماران کی نافرمانی کریگا اُسکو سزا دیجائیگی سب اسلئے مطیع رہین سب نے عرض کیا تھا کہ ہم انکو بھی بجائے آپ کے خیال کرینگے یہ بندوبست کرکے ملکہ اپنے محل مین آئی جو اسباب ضروری اُسکو اپنے ہمراہ لینا تھا اُسکو لیا اور چند خادم و خواصین برائے خدمت ہمراہ لیکر اُس باغ مین آئی جو کہ ایوان نے اپنے واسطے بنوایا تھا ہر ایک کو ایک مقام رہنے کو دیا اور کہا کہ میرے کھانے و پانی کی فکر رکھنا صرف تمھارے ذمہ یہ کام ہی اور میرے حال سے خبر نہ ہونا جو وقت میرے کھانے کا ہو اُسوقت میرے لیے کھانا لے آنا یا جب مین پانی طلب کرون پانی حاضر کرنا ہان رات کو میری حفاظت کرنا باقی ہم کو اپنے فعل کا اختیار ہی سب نے عرض کیا بہت خوب مگر سب حیران ہین کہ ملکہ کو کیا ہو گیا ہی سمندر یہ جو تشریف لے گئین تھین تو لشکر ہمراہ تھا وہان جاکر اپنی وزیرزادی کو طلب کیا وہان سے جو تشریف لائین تو تنہا اور ترک سلطنت کرکے گوشہ نشین ہوئین ہماری سمجھ مین نہین آتا ہی ایک نے دوسری سے اپنا حال ظاہر کیا سب باہم فکر کرتی رہین جب کوئی بات خیال مین نہ آئی تو عاجز ہو کر یہ جوابدیا ؎ امور ملکت خویش خسروان دانند ✣ گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش ✣ کوئی امر ہوگا ہم کو کیا کام ہم کو اپنے کام سے کام ہی جو حکم ہمکو ملا ہی ہم اس پر عمل کرین یہ خیال کرکے ہر ایک اپنے مقام پر جاکر بیٹھ رہی یہان ایوان ایک کمرہ مین آئی اور ایک تہمت باندھ کر ایک گوشہ مین بیٹھ رہی اور عبادت الہی کرنے لگی اُس طریقہ سے جو کہ خواجہ نے تعلیم کیا تھا کہ نہ سحر فراموش ہو نہ کافر رہے یہ تو یہان عبادت خدا مین مصروف ہی وہان دربار مین ماران سے اہل دربار نے عرض کیا کہ خداوندیہ امر ہماری سمجھ مین نہ آیا کہ ملکہ یہان سے تو بہت سا لشکر لیکر برائے کمک سمندر شاہ و بخیال مقابلہ اہل اسلام و برائے لینے عوض خون عشاق برادر خود و ملکہ شغلیہ جادو کے تشریف لے گئین تھین اور وہان جاکر اپنی وزیرزادی کو بھی طلب کرلیا اب جو تشریف لائین نہ لشکر ہمراہ ہی نہ وزیرزادی ہین بلکہ ایسی بیزار تشریف لائین کہ ترک سلطنت کی اور گوشہ نشین ہوئین یہ کیا امر ہی ملکہ ماران نے کہا کہ مین خود حیران ہون میری رائے مین تو یہ آتا ہی کہ سمندر سے کچھ فساد ہو گیا کیونکہ انھون نے منع بھی تو کیا ہی کہ اگر سمندر طلب کرے

تو نہجانا انکار کرنا بس اس امر سے صاف ثابت ہی کہ کچھ سمندر سے فساد ہوا ہی بس اس خیال سے ملکہ نے ترک
سلطنت کی ہی اور ملکہ کے ہمراہ جو لشکر نہ آیا معلوم ہوتا ہی کہ سمندر سے مقابلہ ہوا اسمین لشکر کام آیا یا ملکہ وزیرزادی
کے سپرد لشکر کو کر کے خود چلی آئین ہین عقب سے لشکر آئیگا تم لوگ پریشان نہو ہین دریافت کر کے تم لوگون
سے کہدونگی ہین خود حیران ہون ابھی ملکہ بیان نکرینگی یہ امر تم پر ظاہر ہوگا جب کہ عطارد وزیرزادی آئیگی
اُسکو سب حال معلوم ہوگا سب اہل دربار یہ سُنکے خاموش ہورہے ماران نے دربار برخاست کیا محل
مین آئی سب اہل دربار اپنے اپنے مکان کو گئے مگر حیران تھے ماران جو محل مین آئی ملکہ کو جو دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ وہ چند خواصون سے اور کچھ اسباب ضروری لے کر اپنے باغ مین تشریف لے گئین ہین
ماران خاموش ہورہی یہ خبر تمام شہر مین منتشر ہوئی کہ ملکہ نے ترک حکومت کی اور گوشہ نشین ہوئین
ہین اپنی بہن کو بادشاہ کیا ہی ہر طرف یہی چرچا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ ماران کی ایک دختر ہی کہ اُسکا
نام سوماق برق مزاج ہی نہایت حسین اور خوبصورت ہی اُسکا سن ابھی کوئی نو دس برس کا ہی وہ
اسم بامسمےٰ ہی بلا کی ساحرہ ہی اس مین ایسے ہنر ہین کہ اُسکے برابر کوئی نہین ہی مثل اپنی خالہ ویان کے ہی
ہر وقت برق بنی رہتی ہی اُسنے سحر سے ایک موتی بنایا ہی وہ اُسکے گلے مین پڑا رہتا ہی اُس موتی کا یہ اثر
ہی اور یہ طریقہ ہی کہ مثل جام جم و آئینہ اسکندری کے ہی اُس موتی سے تمام حال گذشتہ و آیندہ معلوم
ہوجاتا ہی وہ جس ملک کا حال چاہتی ہی دریافت کرلیتی ہی اس لیے اُسنے یہ موتی طیار کیا ہی اُسکا
نام اُسنے گوہر جہان نما رکھا ہی چالیس ہزار لڑکیان اُسکی ہم سن اُسکے ساتھ رہتی ہین اُسنے اُن سب کو
برق بنا رکھا ہی وہ بھی بلا کی ہین انشارون پر کام کرتی ہین جب وہ حکم کرتی ہی چالیس ہزار ایک مرتبہ
برق بنکر گرتی ہین ستھراو کر دیتی ہین سوماق نے بیرون شہر ایک باغ طیار کیا ہی دن رات مع اپنی ہم
سنون کے اُسی باغ مین رہتی ہی ہر روز صبح کو ماں کے وخالہ کے سلام کو آتی ہی سوماق کو ملکہ ایوان
نے پرورش کیا ہی مثل اپنی اولاد کے اُس سے محبت کرتی ہی دوسرا سبب یہ ہی کہ ایوان کے اولاد بھی
نہین ہی اسکا شوہر بھی مرگیا ہی اور اسکی بہن کا بھی شوہر مرگیا ہی اور نہ عشاق کے کوئی اولاد تھی ان
مین بھائی بہن مین یہ ایک لڑکی ہی ہر ایک اسکے اوپر جان دیتا ہی خصوصاً ایوان زیادہ تر سوماق بھی
ایوان سے بہت محبت کرتی ہی اپنی ماں جانتی ہی وہ ماں سے تو بالکل واقف نہین ہی کہ یہ میری
ماں ہی گو بہ ضرور معلوم ہی کہ مین اسکی لڑکی ہون مگر ایوان کو ماں جانتی ہی ایوان نے اُسکو جسوقت
پیدا ہوئی اُسوقت سے لیا تھا اور پرورش کیا تھا اسی سبب ایوان اُس سے وہ ایوان
سے محبت کرتی ہی سوماق کو شعلہ جادو نے جو کہ نانی تھی ایوان وغیرہ کی سحر تعلیم کیا ہی اور
عشاق نے شعلہ بڑی ساحرہ زبردست تھی ایسی ساحرہ تھی کہ جس کے تعلیم کیے ہوئے عشاق
وایوان و باران ہین کہ انکا مثل نہین ہی اور سوماق پر تو اُسنے بہت محنت کی ہی اُسکی تعلیم
کی ہوئی ہی اُسکے بعد عشاق کی و ایوان کی و باران کی جو ان سب نے اور مقامات سے سحر
تعلیم پایا ہی وہ بھی اُسکو تعلیم کیا ہی اس سبب سے سوماق بہت بڑی کاملہ اس سن مین
ہوگئی ہی بس راوی نے بیان کیا ہی کہ سوماق اُسدن بھی باغ مین تھی اور ماں کی سلام کو بھی
نہ آئی تھی جو اُسکو معلوم ہوتا کہ خالہ تشریف لائین ہین دوسرا سبب یہ تھا کہ ابھی لڑکی تو ہی
کھیل کود مین مصروف رہی نہ آئی سوماق نہر پر بیٹھی ہوئی پانی سے کھیل رہی تھی کہ ایک
خواص دوڑی ہوئی ملکہ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ ملکہ آپ کو مبارک ہو ملکہ ایوان آپ کی

خالہ صاحبہ تشریف لائین سفر سے ملکہ نے تیور پر بل ڈالکر کہا کہ خالہ کیسی وہ میری مان ہین اب ایسی بات زبان پر بھی نہ لانا ورنہ سزا دونگی مان بیان کرکب تشریف لائین اُسنے کہا کہ کل تشریف لائین ملکہ نے کہا کہ تو نے کس سے سُنا اُسنے کہا کہ مین ابھی در باغ پر گئی تھی دربان ہا ہم کہہ رہے تھے کہ ملکہ تشریف لائی ہین اور ایک خوشخبری اور سُناتی ہون وہ یہ ہی کہ ملکہ یاران تاجدار کو تخت سلطنت پر اپنے مقام پر بیٹھایا اور خود ترک سلطنت کیا یہ بھی دربان کہہ رہے تھے یہ جو سوماق نے سُنا متفکر ہوئی اُسیوقت نہر پر سے اُٹھی اور بارہ دری مین آئی لباس تبدیل کیا چند مصاحبون کو ہمراہ لے کر طرف شہر کے چلی داخل شہر ہوئی محل مین آئی مان سے ملی مان نے کہا کہ ای بیٹی کیا تم کو خبر نہین ہوئی کہ تمھاری والدہ ماجدہ تشریف لائی ہین مگر ای سوماق ایک امر میری سمجھ مین نہین آیا کہ یہ کیا امر تھا کہ اُنھون نے آکر مجکو تخت حکومت پر بٹھا دیا اور خود گوشہ نشین ہوئین مین نے انکار کیا تو برہم ہوئین دوسرا امر یہ ہی کہ لشکر ہمراہ لے کر گئین تھین تنہا تشریف لائین وزیرزادی بھی ہمراہ نہ تھی ای فرزند تم اس امر کو اُنسے دریافت کرو سوماق نے کہا کہ مین نے پرسون تک کا تو حال مہتی مین دیکھا تھا اُنسے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہو رہا تھا بہت سے اہل اسلام کو اُنھون نے دریاے سحر مین قید کیا تھا صاحبقران کو مبتلاے سحر کیا تھا لشکر مین ایک تلاطم تھا مین نے قصد کیا تھا مگر اُنکی قسم کا خیال آگیا اس سبب سے مین نہین گئی پھر اُسدن سے مین نے کچھ حال نہین دیکھا کوئی مقام فکر نہ تھا جو دیکھتی یاران نے کہا کہ یہ بھی تو اُنھون نے حکم فرمایا ہی کہ اگر سمندر برای کمک طلب کرے تو تم نہ جانا انکار کرنا یہ کیا امر ہی سوماق نے کہا کہ مین دریافت کر لونگی وہ مجھ سے پوشیدہ نہ کرینگی وہ تشریف کہان رکھتی ہین یاران نے کہا کہ اپنے باغ مین چند خواصون وخدمتگارون سے اور کچھ اسباب ضروری لے کر گئی ہین بس سوماق اُسیوقت وہانسے اُٹھکر ایوان کے باغ مین آئی یہان آکر دیکھا کہ سب خادم وخواصین الگ الگ بیٹھی ہوئی ہین جیسے اُنھون نے سوماق کو دیکھا سب برای تعظیم اُٹھ کھڑی ہوئین سلام کیا سوماق نے پوچھا کہ اماں جان کہان ہین اُنھون نے جواب دیا کہ اس کمرہ مین ہین سوماق اُس طرف چلی خواصون نے عرض کیا کہ ملکہ نے ہم سے فرمایا تھا کہ جو کوئی آئے اُسکو بدون ہماری اطلاع کے نہ آنے دینا نہ تم مین سے کوئی بدون اطلاع آئے اگر اسکے خلاف کروگی تو مین تم کو سزا دونگی بلکہ ہم نے عرض کیا تھا کہ آپ کی ہمشیرہ یا صاحبزادی تشریف لائین تو وہ تو بدون اطلاع تشریف لائین جواب دیا کہ کوئی ہو بدون اطلاع نہ آئے تو ہم خبر کرلین سوماق نے کہا کہ اچھا خبر کرلو مین کھڑی ہون ایک خواص نے کمرے کے دروازے پر آکر کہا کہ حضور آپ کی صاحبزادی ملکہ سوماق تشریف لائین آپ کی خدمت مین حاضر ہونا چاہتی ہین اُنکو کیا حکم ہوتا ہی ایوان نے یہ سُنکے جواب دیا کہ اُسکو بھیجدو بس خواصون نے کہا کہ تشریف لے جایئے اِدھر ایوان نے وہ سب سامان غسل وضو کا اُٹھا کر اور لپیٹ کر الگ رکھدیا کیونکہ ابھی اُسکو یہ امر کسی پر ظاہر نہ کرنا تھا کہ مین مسلمان ہوگئی ہون اتنے عرصہ مین سوماق پہونچی دیکھا کہ خالہ ایک تخت باندھے ہوئے ایک چوکی پر سنگ مرمر کی بیٹھی ہوئی ہین سوماق نے سلام کیا ایوان نے جواب دیا کہ عمر دراز سلامت رہو بیاہ ہونا نصیب ہو تمھارا دولھا آئے دولھن بنو ہمارے ارمان پورے ہون چاند سے منھ پر سہرہ بندھے میرے قریب آؤ گلے سے لگاؤن مین نے اپنی بچی کو بہت دن سے نہین دیکھا تھا دل لگا ہوا تھا مین ایسی بدحواس ہوئی کہ مین اپنی

پنجی سے بھی نہ ملی سوماتی سر جھکا کر قریب گئی ایوان نے گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا منھ چوما پیار کیا اپنے برابر چوکی پر بٹھایا پوچھا کہ اچھی تو رہین مزاج کیسا ہی سوماتی نے عرض کیا کہ دعا کرتی ہون آپ کا مزاج مبارک کیسا ہی ایوان نے جواب دیا کہ اچھی ہون زندہ ہون سوماتی نے کہا کہ ای امی جان یہ امر میری سمجھ مین نہین آیا کہ کیا سبب ہی کہ آپ یہان سے لشکر لے کر گئین اور وہان جا کر عطارد کو طلب کر لیا پرسون تک اہل اسلام سے خوب مقابلہ کیا اور بہت سے اہل اسلام کو اسیر کیا صاحبقران کو مبتلاے سحر کیا آج آپ تنہا تشریف لائین یہان آکر ترک سلطنت کیا یا جی امان یعنی ملکہ ماران کو حاکم کیا اور یہ حکم فرمایا کہ اگر سمندر شاہ پھر کمک طلب کرے تو انکار کرنا اور نہ جانا خود گوشہ نشین ہوئین ایوان نے جواب دیا کہ یہ جو تم نے کہا سب درست اور ٹھیک ہی مین نے ضرور اہل اسلام کو اسیر کیا اور صاحبقران کو مبتلاے سحر کیا تھا مگر میرے تنہا آنے کا یہ سبب ہی کہ بی عطارد مجھ سے برخلاف ہوگئین اور اُنھون نے تمام لشکر کو جو کہ میرے ہمراہ تھا اپنا شریک کر لیا اور خود سمندر سے آشنائی کر لی مجکو یہ امر ناگوار ہوا مین نے بہت کچھ سمجھایا مگر نہ مانا مین نے سمندر سے اس امر کی شکایت کی اُسنے بھی کچھ خیال نہ کیا بلکہ یہ جواب دیا کہ تمھارا کیا نقصان ہی مین نے عطارد سے کہا کہ تم نے بہت بیجا حرکت کی وہ مجھ سے فساد پر آمادہ ہوئی تب مجکو غصہ آیا مین وہانسے چلی آئی لشکر کو مین نے اپنے ہمراہ لانے کا قصد کیا اُنھون نے انکار کیا اور جواب دیا کہ ہم نے سمندر شاہ کی اطاعت و ملازمت کی آپ کی نوکری ترک کی یہ امر اور زیادہ تر مجکو ناگوار ہوا مین نے اُسی وقت عطارد سے کہا کہ اب مین اہل اسلام کو رہا کیے دیتی ہون اور صاحبقران پر سے اپنا سحر اُتارے لیتی ہون اور دیکھتی ہون کہ تم اس معرکہ کو سر کر لوگی یہ جو مین نے کہا اُسکا جواب عطارد نے دیا اور سمندر نے یہ دیا کہ ہم کوئی تمھارے بھروسہ پر مقابلہ نہین کرتے ہین ایک زمانہ ہوا ہم کو اہل اسلام سے مقابلہ کرتے ہوئے کیا تمھاری مدد کے بھروسہ پر ہم نے مقابلہ کیا تھا یا کرتے ہین تم سحر اُتار لو اور بلکہ اہل اسلام کے شریک ہو جاؤ ہم اُنکے ہمراہ تم سے بھی مقابلہ کرین گے ہمارے نزدیک تمھاری کیا اصل ہی یہ تقریر اُن دونون کی از حد ناگوار ہوئی اور مین وہان سے برہم ہو کر اُٹھی مین نے اپنا دریاے سحر مٹایا اہل اسلام کو رہا کیا صاحبقران پر سے سحر کو اُتار لیا اور وہان سے اپنے شہر کو چلی آئی اور قصد کر لیا کہ جب تک سمندر سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہی مین حکومت نہ کرونگی کیونکہ اگر مین حاکم ہونگی اور سمندر طلب کریگا تو مجکو انکار کرنے بن نہ پڑے گا اُسوقت جانا پڑیگا اگر مین حاکم نہ ہونگی اور گوشہ نشین ہونگی اور سمندر طلب کریگا مین باران سے کہہ چکی ہون کہ تم انکار کرنا جب وہ انکار کریگی سمندر شکایت مجھ سے کریگا مین جواب دونگی کہ مین نے تو ترک حکومت کیا اور گوشہ نشین ہوئی ہون میرا اُن لوگون پر کیا اختیار ہی وہ حاکم ہین اُنکو اپنے فعل کا اختیار ہی اُس وقت سمندر کو پھر موقع شکایت کا نہ ہوگا اور نہ ہم کوئی اُسکے ماتحت ہین نہ خراج دیتے ہین جو وہ ہم پر جبر کریگا اور میری موجودگی مین وہ بہت زور نہ ڈالیگا اور زمانہ سابق کے حالات اور ملاقات یاد دلا یگا اُسوقت مجکو مروت کرنا پڑیگی سوماتی نے جواب دیا کہ اب میری سمجھ مین آیا کہ یہ امر ہی خیر آپنے جو کچھ کیا وہ بہت خوب کیا مگر عطارد سے یہ امید نہ تھی کہ وہ ایسی نمک حرامی کریگی ایوان نے جواب دیا کہ خیر اگر مین زندہ ہون تو عطارد سے اس نمک حرامی کا عوض لونگی اُسوقت موقع نہ تھا ورنہ مین اُسی وقت عوض لیتی موجب مصرعہ زندہ ہی اگر یار تو صحبت بانی

بی عطارد میرے ہاتھ سے بچ کر جاتی کہان ہین اسوقت تو وہ بھروسہ پر اپنے یار سمندر کے مجھ سے خلاف ہو گئی
ہین خیر دیکھا جائے گا اے سوماق ابھی اس امر کو کسی پر ظاہر نہ کرنا اگر یاران بھی پوچھے کہ تم نے دریافت کیا
انھون نے کچھ سبب بیان کیا تو کہنا کہ انھون نے کچھ نہین بیان کیا بلکہ یہ جواب دیا کہ چند روز مین یہ امر
تم پر ظاہر ہو جائیگا اگر مین اور کسی کے مُنھ سے سنونگی تو یہ جان جاؤنگی کہ تو نے کہا سوماق نے جواب
دیا کہ مین قسم کھاتی ہون خداوند کی کہ کسی سے نہ بیان کرونگی ایوان نے کہا کہ ہان بس بعد اس تقریر
کے سوماق ایوان کے پاس سے اُٹھکر چلی آئی باہر جو آئی سب نے بیان کیا کہ بلکہ نے آپ سے
کچھ سبب بیان کیا ترک حکومت کا سوماق نے جواب دیا کہ مین نے لاکھ لاکھ پوچھا قسمین دین بلکہ
نے یہی فرمایا کہ تم کو چند روز مین معلوم ہو جائے گا اُسکے بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی مین ناچار
ہو گئی زیادہ نہ کہہ سکی وہ لوگ یہ سُنکے خاموش ہو رہے سوماق وہان سے محل مین آئی یاران سب
ملی یاران نے پوچھا کہ بلکہ نے تم سے کچھ بیان کیا سوماق نے وہی تقریر یاران سے بھی کہی یاران
بھی خاموش ہو رہی سوماق وہان سے اپنے باغ مین چلی آئی اور سیر و تماشہ مین مصروف ہوئی
چونکہ ایوان سے سُن چکی تھی یہ سبب ہی اسوجہ سے اُسنے موتی کے ذریعہ سے نہ دریافت کیا
راوی نے بیان کیا ہی کہ ایوان نے ایک فقرہ جو کہ بالکل بے اصل تھا سوماق سے بیان کیا اور
جھوٹ بولی اسکا سبب یہ تھا کہ اسکو ابھی یہ امر ظاہر نہ کرنا تھا کہ مین مسلمان ہو گئی ہون اہل
اسلام کی شرکت کی ہی اور سمندر کی شراکت ترک کر دی ہی اگر ظاہر نہ کرتی تو اسکو خوف تھا دل تو اسکو خوف
اپنی جان کا تھا دوسرے شہر مین غلہ مچ جانے کا تھا اور اسکو یہ خوف تھا کہ مجکو سوائے میرے
عزیزون کے اور سب ملکر دھوکے سے اسیر کر لین گے بلکہ میرے ہمراہ میرے عزیز بھی اسیر ہونگے
اور کیا عجب ہی کہ عزیز بھی میرے میری شراکت نہ کرین اور مجکو اسیر کرکے سمندر کے حوالہ کر دین
اس خیال سے اسنے یہ فقرہ کیا بقول سعدی شیرازی ورروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز
اس قول پر ایوان نے عمل کیا اور یون فقرہ کرکے اس امر کو ٹالا بلکہ اُس پر بھی یہ تحفظ کیا کہ اسکو
منع کر دیا کہ تو کسی سے کہنا نہین اور سوماق سے جو یہ فقرہ کیا اسکا سبب یہ تھا کہ وہ بخوبی جانتی
تھی کہ اسکے پاس موتی ہی کہ جس سے اسکو کل حال گذشتہ و آیندہ جو یہ دریافت کرنی ہی معلوم
ہو جاتا ہی ایسا نہ ہو کہ مین نہ بیان کرون اور یہ اُس موتی مین دیکھے تو کل حال اس پر ظاہر ہو جائیگا
جو کہ میرے خرابی کا باعث ہو گا اگر مین فقرہ کر دونگی اور پھر جھوٹ سچ بیان کر دونگی اسکو میرے
قول کا یقین ہی اُس پر یہ اعتبار کرے گی پھر موتی مین نہ دیکھے گی جو ایوان کا خیال تھا وہی ہوا
کہ اُسنے اس تقریر ایوان کو سچ جانکر پھر موتی سے کچھ نہ دریافت کیا ایوان نے اس طور سے یہ
بلا اپنے سر سے ٹالی اب راوی کہتا ہی کہ اسکو چند روز گذرے تھے کہ ایوان گوشہ نشین ہو گئی
تھی اور یاران حکومت کرتی تھی بکر طریقہ یہ تھا کہ جب یاران دربار کو جاتی تھی پہلے ایوان
کے پاس آتی تھی خواصین اُسکی خبر کرتین تھین وہ طلب کر لیتی تھی یہ سلام کرکے جو واقعات
دن بھر مین گذرے تھے اور وہان سے آکر دربار کو جاتی تھی اسی طور سے سوماق ہر روز صبح
کو سلام آکر کر جاتی تھی ایک دن کا ذکر ہی کہ یاران دربار مین بیٹھی ہی سب اہل دربار حاضر
ہین کچھ ملکی کاغذات دیکھ رہی ہی اُس پر مہر و دستخط کر رہی ہی یہان کا تو یہ رنگ ہی اب
حال جزیرہ جادو سماعت ہو کہ وہ جو سمندر شاہ سے رخصت ہو کر طرف شہر ایوانیہ کے چلا

شہر سمندر یہ سے نکل کر کوہ و دشت طے کرکے قریب سرحد نہ طاق پہونچا وہان سے سیدھا طرف ایوانیہ
کے چلا چونکہ یہ سب لوگ قرب و جوار مین نہ طاق کے مقیم ہین اس سبب سے نہ طاقی کہلاتے
ہین انکے ملک بھی نہ طاق سے متعلق ہین اور یہ سب لوگ سرکش ہین کسی کو خراج نہین دیتے
ہین نہ کسی سے دبتے ہین مگر اپنے قول کے بڑے پختہ ہین چاہے جان جاتے مگر اُس قول سے نہ
پھرین گے جب تک وہ شخص کہ جس سے اُنھون نے قول و اقرار کیا ہی کوئی برائی نہ کرے
اور جان و آبرو کا خواہان نہو بلکہ جان کے دینے پر آمادہ ہو جائین گے مگر اُس سے بُرائی نہ کرینگے
بلکہ یہ طریقہ ہی کہ اگر اپنا عزیز ہو اور یہ کہے کہ فلان کے ساتھ بُرائی کرو اور ہماری شرکت کرو کہ ہم
اُس سے مقابلہ کرین اور یہ لوگ اُس سے کسی قسم کا اقرار کر چکے ہون پھر اُس سے مقابلہ نہ کرینگے
نہ اپنے عزیز کے شریک ہونگے چاہے قرابت مین فرق آجائے جیسا کہ آفاق شاہ کے مقدمہ
مین گذرا کہ آفاق شاہ نے خواجہ سے اقرار کر لیا تھا کہ اب مین آپ لوگون سے مقابلہ نہ کرونگا
نہ آپکا شریک ہوکر سمندر سے لڑونگا پھر لاکھ لاکھ سمندر نے کہا مگر آفاق شاہ نے قبول نہ کیا
یہ بھی دل مین قصد کر لیا تھا کہ چاہے سمندر قتل کرے مگر اہل اسلام سے مقابلہ نہ کرونگا سمندر نے
ذلیل کیا سر دربار زوجۂ آفاق شاہ کو غصہ آیا اور اہل دربار کو سب نے قصد کیا تھا کہ مقابلہ
کرکے آفاق شاہ کو رہا کرلین مگر آفاق شاہ نے منع کیا تھا اپنا مرنا گوارا کیا مگر اپنے قول سے
پھرنا یا سمندر سے مقابلہ کرنا نہ گوارا کیا تھا چنانچہ جب خواجہ عیاری کرکے لے گیے اور سب
نے یہ امر آفاق شاہ کو بتایا اور سمجھایا تھا کہ کوئی تم سمندر سے بگڑ کر نہین آئے نہ بھاگ کر آئے
ہو جواب اہل اسلام کی شرکت نہ کرو خواجہ تم کو عیاری کرکے لائے ہین سمندر تو ہم کو قتل
کر چکا ہمارے خدا نے ہم کو اس بلا سے نجات دی اور ہماری آبرو بچائی تم نے اپنی سی
سمندر شاہ کے ساتھ کی وہ اپنے قول پر قائم نہ رہا اور پھر گیا اُسنے تمھاری قدر نہ کی اب
کیا ضرورت ہی کہ تم اپنے قول پر قائم رہو سمندر تمھارے ساتھ برائی بھی کر چکا بس اُسوقت
آفاق کو بھی خیال آیا تھا اُسنے اہل اسلام کی شرکت کی تھی اُسوقت سے اِسوقت تک
شریک ہی اور پھر مقابلہ مین میدان مین آیا ہی اور مقابلہ کرتا ہی بس یہی طریقہ ہی سب کا جو کہ
اعلیٰ خاندان ہین آیندہ اس ایوان کا بھی حال ظاہر ہوگا آمدم بر سر مطلب جرار جادو
بعد قطع منازل و مراحل کے داخل شہر ایوانیہ ہوا شہر کو خوب آراستہ و پیراستہ پایا بہت آباد
رعایا کو دل شاد ہر مقام پر کٹورہ بج رہا ہی خرید و فروخت ہو رہی ہی سب رعایا آباد و مرفہ حال ہی کوئی
غریب و مفلس نہین معلوم ہوتا ہی سب خوش پوشاک ہین سیاحز بردست ہین اہل شہر بہت
خوبصورت عورتون کا کیا ذکر ہی مرد بھی خوبصورت ہین عورتین تو نازک اندام پستہ قد گل رخسار
غنچہ دہن ہین حسن ملیح رکھتی ہین ناز و کرشمہ اُنکا ایک ادنیٰ غلام ہی بہت صاحب حسن و جمال
ہین چوک بہت آباد ہی کوئی مقام ایسا نہین ہی جو آباد نہ ہو ہر وقت ہر مقام پر مجمع رہتا ہی
یہ معلوم ہوتا ہی کہ چوک ہی خصوصاً سہ پہر کو تو کوئی مقام ایسا نہین ہی کہ جہان سے آدمی ساتھ
فراغت کے گذر جائے شاہ سے شاہ چھلتا ہی یہ کثرت آبادی کی ہی کہ کوئی مقام ایسا
نہین ہی کہ جہان عمارت نہ ہو مگر عمارت پختہ ہی ہر گلی کوچہ صاف ہی ہر مقام پر نہر جاری ہی
اُسکے اِدھر اُدھر پھولون کے درخت لگے ہوئے ہین دو رستہ لالٹینین لگی ہوئی ہین سڑکین پختہ

ہین ناب دان جابجا بنے ہوئے ہین تاکہ برساتی پانی بہ جائے رعایا کے خیال سے ہر چوڑی سڑک پر نہری
وہ آب صاف و شفاف سے لبریز ہے پل بنے ہوئے ہین نہر کے دونون طرف پٹریان ہین گاڈی وغیرہ چلنے
کے لیے ہر مقام پر شب کو روشنی سرکار کی طرف سے ہوتی ہی ہر گلی کوچہ مین روشنی کا بندوبست ہی رعایا
کو ضرورت روشنی لیکر نکلنے کی نہین ہوتی ہی سرائین پختہ بنی ہوئین ہین مسافرون کے رہنے کا بہت
عمدہ بندوبست ہی اُنکے راحت کا کل سامان سرکار ایوان سے مقرر ہی بستر کھانا پینا وغیرہ سب سرکار
سے آتا ہی جو دن مسافر رہے اُسکا سب بندوبست سرکار سے ہوتا ہی اُسکو کسی قسم کی زحمت نہین ہوتی
ہی مگر سب رعایا ساحر ہی لشکر گاہ بہت عمدہ بنی ہوئی ہی اُس مین لشکر فروکش ہی چونکہ یہ اُسوقت پہونچا
تھا کہ دربار برخاست ہوچکا تھا اُسدن اسنے جی بھر کر تمام شہر کی سیر کی ہر گلی و کوچہ دیکھا شہر کو دیکھکر
اپنے دل مین بہت حیران ہوا کہ کیا خوب بندوبست ہی یہ طریقہ تو سمندر یہ مین بھی نہین ہی باوصفیکہ
سمندر شاہ بہت بڑا بادشاہ ہی اُسنے بھی رعایا کی راحت کے لیے اور مسافرون کی راحت کے لیے یہ
سامان نہین کیا ایوان بہت رعایا پرور ہی اسکو اپنی رعایا کا بہت خیال ہی یہ ایسے ایسے خیال دل مین
کرتا ہوا اور چوک کو طی کرکے قریب عمارات شاہی کے پہونچا اُس مقام کو سب مقامات سے زیادہ
تر آباد پایا دست راست کی طرف عمارت شاہی کے تمام غیرون کے رہنے کے مقامات تھے عمدہ
عمدہ عمارتین تھین ملازم وخدمت گار وغیرہ پھر رہے تھے دست چپ کی طرف عمارت کے ارالین
سلطنت وزرا وامرا و افسران سپاہ کے مکانات تھے مگر سب بہت نفیس اور لائق بود و باش یہ
اُن سب عمارتون کو دیکھتا ہوا چلا گیا باغات کو دیکھا کہ کیسے کیسے پر بہار ہین اور کیا کیا عمدہ و نفیس
عمارتین اُنمین ہین یہ سب سامان دیکھ کر دنگ ہوگیا تین پہر دن بھرا اور ایک پہر رات تک مگر کل
شہر کی سیر نہ کرسکا آخر عاجز ہوکر ایک سرا مین جو کہ قریب عمارت شہر کے تھی فروکش ہا صفت اُس شہر مین یہ بھی
کہ جس طرف چاہو چوک چلے آؤ یا قریب عمارت شاہی آؤ ہر مقام سے اُس طرف کا راستہ تھا گویا
وہ شہر اس طور سے بنایا گیا تھا جیسے بھول بھولیان ہوتی ہین ہر سڑک ہر کوچہ و ہر گلی مین آکر
ملی تھی اور وہان سے عمارت شاہی کو گئی تھی راوی نے بیان کیا ہی کہ اس صفت کا کوئی شہر اُس
زمانہ مین نہ تھا جیسا شہر ایوانیہ تھا بس جرار جا دوسرا مین آیا جو لوگ مسافرون کی خدمت کے
لیے مقرر تھے اُنھون نے جرار کو لاکر ایک کمرہ مین بٹھایا آب گرم لاکر پاؤن دھلائے پلنگ
بہت عمدہ اور نفیس لاکر بچھا دیا چراغ روشن کر دیا اور سب سامان مہیا کر دیا طعام گرم حاضر کیا اور
آب سرد جرار نے پوچھا کہ اس کمرہ کا اور سب سامان کا کرایہ کیا ہوا اور طعام کی کیا قیمت ہوئی
اُن لوگون نے جواب دیا کہ کیا آپ یہان اب کی مرتبہ تشریف لائے ہین اور کبھی تشریف نہین
لائے ہین جرار نے کہا کہ ہان اسی مرتبہ آنے کا اتفاق ہوا ہی تب اُنھون نے کہا کہ یہان کا یہ طریقہ
ہی کہ جو مسافر آتا ہی اُسکے لیے یہ سب سامان سرکار شاہی سے آتا ہی ہم لوگ اسی خدمت پر مقرر
ہین کہ مسافر کی خدمت کرین کسی قسم کی اُسکو زحمت نہ ہو جس دن تک اُسکا جی چاہے رہے جس
تک وہ رہے گا اُسکے لیے سب راحت کا سامان کیا جائیگا ایک حبہ نہ لیا جائیگا اس شہر مین جس
قدر سرائین ہین اُنمین سب مین یہی بندوبست ہی یہ تقریر سُنکے جرار کے اور ہوش جاتے رہے اور
دل مین کہا کہ ایوان بہت سخی ہی اور بڑی منتظم ہی عورت ہوکر ایسی منتظم کیا خوب حکومت کرتی
ہی اس سے رعایا خوش نہ ہو تو کس سے خوش ہو یہ دل مین خیال کرکے اُسنے اُن لوگون سے

دریافت کیا کہ یہان کا حاکم کون ہی گو یہ واقف تھا کہ یہان کی بادشاہ ایوان عطا فی ہی مگر تجاہل عارفانہ کیا گو در اصل
اس شہر مین یہ کبھی نہ آیا تھا مگر واقف تھا کہ فلان مقام پر اور فلان طرف شہر الوانیہ ہی دوسرے یہ سبب بھی
تھا کہ شہر پناہ پر بخط جلی تحریر تھا کہ ایبن شہر الوانیہ تاکہ جو کوئی آئے اُسکو نشان مل جائے یہ اسی سبب سے
ور اپنے خیال کے موافق آپہونچا بس جب جرارنے ان لوگون سے یہ امر دریافت کیا کہ یہان کا حاکم کون ہی
اُنھون نے جواب دیا کہ یہان کا حاکم و بادشاہ تو ملکہ ایوان عطا فی تھین مگر جب سے ملکہ برائے کمک
سمندر شاہ تشریف لے گئین اور وہان سے کوئی آج تین یا چار دن ہوئے تشریف لائی ہین اُنھون نے
اپنی چھوٹی بہن ملکہ ماران کو اپنی طرف سے حاکم کیا ہی اور خود گوشہ نشین ہوگئین ہین اب ملکہ ماران
تاجدار حاکم ہین یہ بھی مثل ملکہ کے سخی و منصف و عادل و منتظم ہین جرارنے کہا یہ کچھ معلوم ہوا کہ ملکہ
کیون گوشہ نشین ہوئی ہین اُنھون نے جواب دیا کہ ہم کو کیا معلوم جب اُنکی ہمشیرہ کو اس امر کا علم
نہین ہی تو ہم تو یلازم ہین ہم کو کیونکر علم ہوگا بموجب شعر امور مملکت خویش خسروان دانند ؎ گدائے
گوشہ نشینی تو حافظا مخروش ؎ جرارنے کہا کہ تم سچ کہتے ہو یہ کہکر خوب سیر ہوکر کھانا کھایا آب
سرد پیا بستر نرم پر جاکر لیٹا دو آدمی آئے وہ پاؤن دبانے لگے چونکہ کئی دن کا تھکا ہوا تھا اور تکلیف
راہ سے کسل مند تھا اور آج دن بھر پھرا تھا راحت جو ملی سو گیا ایسا بے خبر سویا کہ کروٹ تک نہ لی
یہان تک کہ صبح ہوئی یہ اُٹھا خادم نے پانی لاکر موجود کیا اسنے منھ دھویا اور ضروریات سے فرصت
پائی کہ کھانا آیا اسنے کھانا اس خیال سے کھایا کہ نہ معلوم وہان سے کب فرصت ہو بس کھانا وغیرہ
کھاکر اور لباس پہنکر آپ طرف دربار کے چلا چونکہ کل دربار کو دیکھ چکا تھا سیدھا دربار کے قریب
آیا دیکھا کہ سردارون وامیرون وزیرون نذیسون کی سواریان کھڑی ہین کسی کی فنس ہی کسی کا
تام دان ہی کسی کا بوجا کسی کا تخت روان کسی کا مرکب کسی کا فیل مست کسی کا طاؤس کسی کا اژدر
کسی کا شیر ببر ہر ایک سردار کی سواری اُسکے مرتبہ کے موافق در دولت پر موجود ہی اُنکے ملازم
کھڑے ہوئے ہین کمرون مین ڈابین لگی ہوئی ہین اُن پر اُن سردارون کے نام تحریر ہین اسقدر
کثرت سواریون کی ہی کہ راہ نہین ملتی ہی یہ سب کو طے کرکے در دولت پر آیا دیکھا کہ ایک کرسی طلائی
پر ایک ساحر زبردست بعہدہ سپہ سالاری بیٹھا ہوا ہی اُسکی پشت پر اُسکے ملازم کھڑے ہوئے
ہین سامنے صندلی رکھی ہوئے ہی اُس پر سپر و تلوار و جھولی رکھے ہوئے ہی پیچوان لگا ہوا ہی
خاصدان پانون کا رکھا ہوا ہی وہ ساحر بڑے عزم و شان سے بیٹھا ہوا ہی جرار اُسکی صورت دیکھکر
ڈر گیا اُسکے قریب آیا اور کھڑا ہوا کہ اُسنے سر اُٹھاکر دیکھا جرارنے سلام کیا اسنے جواب سلام دیا
درگہ سالار نے جواب دیکر پوچھا کہ تم کون ہو اور کس قصد سے یہان آئے ہو درگہ سالار نے جو
یہ کہا جرارنے جواب دیا کہ مین فرستادہ ہون شہنشاہ سمندر شاہ کا اُنھون نے یہان کے
حاکم کے نام ایک نامہ تحریر کیا ہی اور میرے ہاتھ بھیجا ہی میرا نام جرار جادو ہی میرے آنے کی
خبر کردو بس درگہ سالار اپنی کرسی پر سے اُٹھا اور پردہ اُٹھاکر اندر گیا اور مجرا گاہ پر سے مجرا
کیا اور عرض کیا کہ ایک نامہ بر ساحر سمندر یہ سے آیا ہی دربار مین حاضر ہونا چاہتا ہی اُسکی
بابت کیا حکم ہوتا ہی ماران نے کہا کہ اُسکو دربار مین بھیجدو بس درگہ سالار باہر آیا اور
جرار سے کہا کہ جاؤ تم کو طلب فرمایا ہی بس جرار پردہ اُٹھاکر اندر آیا ہر جلوخانہ کو فرش وغیرہ
سے آراستہ پایا غلامان زرین کمر کو ایمین صف بستہ کھڑا دیکھا یہ جلوخانہ کو طے کرکے دربار مین آیا

دربار مین آیا دربار کو خوب آراستہ پایا ہر ایک سردار کو دیکھا کہ وہ دنگل پر بیٹھا ہوا ہی خادم اُسکا اُسکے پشت
پر کھڑا ہوا ہی وزیر اپنے مرتبہ سے کھڑا ہی باران تاجدار تخت پر بیٹھی ہوئی ہی اُسکے عقب مین غلامان زرین
کمر کئی سو تلوارین برہنہ کیے ہوئے اُسکا سایہ سر پر کیے ہوئے کھڑے ہین روبرو چوبدار دست بستہ
کھڑے ہین وہ رعب و داب ہی کہ ایسا رعب و داب سمندر کے دربار کا بھی نہین ہی باوجودیکہ وہ مرد ہی
اور بادشاہ جابر ہی اُس پریہ شان و شوکت نہین ہی جرار یہ رنگ دیکھکر دنگ ہوگیا مجرا گاہ پر آکر مجرا کیا
اور قواعد شاہی بجالایا ایک چوبی کرسی بیٹھنے کو ملی روبرو تخت شاہی کے یہ کرسی پر سلام کرکے بیٹھ گیا
اب جو اسنے غور سے دیکھا تو دربار کو ساحران نامی و سرداران ذی مرتبہ و امیران عالی رتبت سے
مملو پایا ہر ایک کو دیکھا کہ اپنے وقت کا سامری و جمشید و اسفندیار ہی اُدھر ملکہ نے ساقی کو حکم دیا کہ نامہ
بر کو ساغر مے ناب کا دو ساقی نے ساغر شراب کا مملو کرکے جرار کو دیا جرار نے ملکہ کو سلام کرکے
لے لیا اور پی گیا بس ساقی نے تین جام اُسکو دیے جب اُسکا دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا تو
اُسنے کہا کہ مین نامہ لایا ہون سمندر شاہ کا ملکہ نے کہا کہ وہ نامہ کہان ہی لاؤ مجکو دو اُسنے جواب دیا کہ وہ نامہ میرے
پاس ہی مگر مین آپکو نہ دونگا کیونکہ وہ آپ کے نام نہین ہی بلکہ ملکہ ایوان نہ طافی کے نام ہی اور
بادشاہ کا حکم ہی کہ اُنکے ہاتھ مین دینا سوائے اُنکے اور کسی کو نہ دینا اور کچھ زبانی پیام بھی ہی وہ
جہان تشریف فرما ہون مجکو اُنکے پاس بھجوا دیجیے مین اُنکو نامہ بھی دون اور زبانی پیام بھی کہون
باران نے کہا کہ انھون نے ترک دنیا کیا ہی اور اب مین اُنکے مقام پر حاکم ہون جو کچھ سمندر
نے پیام دیا ہو مجھ سے بیان کرو اور نامہ بھی مجکو دو جرار نے کہا کہ مین اپنے بادشاہ کے حکم کے خلاف
نہین کرسکتا ہون اگر اُن سے ملاقات نہ ہوگی مین نامہ لیکر واپس جاؤنگا اور جاکر کہدونگا کہ اُنسے
ملاقات نہین ہوئی وہ گوشہ نشین ہوگئے ہین اُنکے مقام پر جو اُنکی بہن حاکم ہین وہ مجھ سے نامہ طلب
کرتی تھین مین نے نہین دیا یہ نامہ حاضر ہی پھر جو بادشاہ حکم دینگے ویسا کیا جائیگا اگر وہ حکم
دینگے تو مین پھر نامہ لیکر آونگا اور آپ کو دونگا اگر ممکن ہو تو اُن تک مجکو پہونچا دیجیے کیون مجکو دوڑائیے
یہ جو تقریر اُسنے عجز کے ساتھ کی پہلے تو ماران کو اُسکے نامہ نہ دینے اور انکار کرنے پر غصہ آیا تھا مگر جب
اُسنے انکسار کیا اور عرض کیا کہ اگر مین خلاف حکم بادشاہ کرون تو سب مجکو نمک حرام و نافرمان کہینگے
اس تقریر سے ماران کو رحم آگیا اور کہا کہ ہم ملکہ کسے عرض کرائے بھیجتی ہین اگر وہ طلب کرتی ہین
تو ہم تم کو اُنکی خدمت مین روانہ کردینگے اگر وہ نہ طلب کرینگی پھر ہم ناچار ہین تمکو اختیار ہی خواہ نامہ
ہم کو دینا خواہ واپس لے جانا اُس نے کہا کہ آپ خبر کرائین ملکہ مجکو ضرور طلب کرینگی بس ماران
نے ایک چوبدار سے کہا کہ تو ملکہ کے باغ مین جا اور اُنکے ملازمون کے ذریعہ سے خبر کرا کہ ایک
نامہ بر سمندر یہ سے آیا ہی اور آپ کے نام نامہ لایا ہی اور کچھ زبانی پیام بھی کہتا ہی میرا نام لینا کہ مین
نے اُس سے لاکھ لاکھ طرح کہا کہ نامہ ہم کو دو اور زبانی پیام بھی بیان کرو اُسنے کہا کہ مجکو حکم بادشاہ
کا نہین ہی مین سوائے ملکہ کے اور کسی سے نہین بیان کرونگا بس اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی وہ
کہتا ہی اگر ملکہ نہ اپنی خدمت مین طلب کرینگی تو مین نامہ لے کر واپس جاؤنگا بس اگر حکم ہو
تو اُسکو آپ کی خدمت مین روانہ کیا جائے ورنہ اُسکو جانے دیا جائے جو حکم ہو اُس پر عمل
کیا جائے بس وہ چوبدار فوراً حکم پاتے ہی دربار سے باہر آیا اور ملکہ ایوان کے باغ مین آیا
اور اپنی خبر اندر کرائی محکدار نے قریب دروازہ عرض کیا کہ حضور ایک چوبدار خاص شاہی

در باغ پر حاضر ہی اور کہتا ہی کہ مین ملکہ کے پاس ملکہ کی ہمشیرہ کا پیام لایا ہون ملکہ نے جواب دیا کہ اُس
چوبدار کو لے آؤ تا کہ وہ خود جو پیام لایا ہی بیان کرے کیونکہ ملکہ کو خیال ہوا کہ کیا سبب ہی جو پیام
ماران نے دربار سے بھیجا ہی کوئی نہ کوئی ضروری کام ہی میرے نزدیک کوئی نہ کوئی فتنہ پردازی سمندر
نے کی ہی اُسکے پاس سے کوئی نہ کوئی پیام آیا ہی یہ سُنکے مخلدار در باغ پر آئی اور اُس چوبدار کو لیکر اُس
کمرہ کے پاس آئی یہان ملکہ یون سے باتین کر رہی تھی کہ دیکھیے ماران نے کیا پیام بھیجا ہی کہ مخلدار
نے عرض کیا کہ وہ چوبدار حاضر ہی آداب و تسلیمات عرض کرتا ہی ملکہ نے کہا کہ اُس سے کہو کہ وہ پیام بیان
کرے مین سنتی ہون اُس چوبدار نے عرض کیا کہ ملکہ عالم ملکہ نے حضور سے عرض کیا ہی کہ ایک نامہ بر
سمندر پہ سے آیا ہی سمندر کا نامہ بنام حضور لایا ہی اور کچھ زبانی پیام بھی ہی مین نے لاکھ لاکھ اُس سے
کہا کہ مجکو نامہ دے اور پیام بیان کر اُسنے کہا کہ مجکو حکم بادشاہ کا ہی کہ ملکہ ایوان کے ہاتھ مین نامہ دینا
اور اُنھین سے پیام بیان کرنا نہ مین آپ کو نامہ دونگا نہ پیام بیان کرونگا اگر ملکہ سے ملاقات نہ ہوگی
مین مع نامہ کے واپس جاؤنگا بس ملکہ نے کہا ہی کہ جو حکم ہوا اُس پر عمل کیا جائے آیا اُسکو آپکی خدمت
مین حاضر کیا جاے یا اُسکو مع نامہ کے واپس جانے دیا جاے یہ جو چوبدار نے بیان کیا ملکہ نے
تھوڑی دیر سکوت کیا اور خیال کیا کہ نہ معلوم سمندر نے کیا نامہ مین لکھا ہی اور کیا زبانی پیام
دیا ہی اگر نہین طلب کرتی ہون تو وہ واپس جاتا ہی کچھ حال نہین کھلتا ہی طلب کرتی ہون اور اُس
مین میری طلب لکھی ہی تو بڑی خرابی ہی اسی سکوت مین تھوڑے عرصہ تک رہی اُسکے بعد یہی
راے قرار پائی کہ طلب کرلون بس کہا کہ ملکہ سے کہنا اُسکو یہان مع نامہ کے بھیجدو بس چوبدار سلام
کرکے باغ سے باہر آیا اور راہ طے کرکے دربار مین آیا یہان سب چوبدار کے منتظر تھے اور یہ خیال
کر رہے تھے کہ دیکھیے کیا حکم آتا ہی خصوصاً ماران کو بہت فکر تھی کہ چوبدار نے آکر کہا کہ نامہ بر کو ملکہ
نے طلب کیا ہی ماران نے نامہ بر سے کہا کہ اس چوبدار کے ساتھ جاؤ بس جرار اُس چوبدار کے
ساتھ دربار سے باہر آیا یہان ماران نے اہل دربار سے کہا کہ نہ معلوم سمندر نے کیا لکھا ہی اور کیا
پیام دیا ہی ہم کو یقین ہی کہ سمندر سے فساد ہوگا اُسنے ضرور برائے کمک طلب کیا ہوگا ملکہ اب
نہ جائیگی وہ اس امر سے ناخوش ہوگا ادھر کو لشکر کشی کریگا یہان کوئی اُسکا باج گذار و ماتحت
نہین ہی جو خوف کرے صرف زمانہ سابق کی ملاقات کا خیال ہی اگر وہ لشکر کشی کریگا اُس سے مقابلہ
کیا جائیگا سب اہل دربار نے عرض کیا کہ سمندر کے سردار و اہل لشکر و خود سمندر ہم لوگون
سے کیا مقابلہ کرینگے اُن سب کا حال خدا پرستون کے مقابلہ مین کھل گیا جب کہ غیر ساحرون سے
مقابلہ نہ کرسکے تو ساحرون سے کیا مقابلہ کرینگے ماران نے کہا دیکھا جائیگا ابھی تو کچھ معلوم نہین
ہی یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی وہان وہ چوبدار اُس نامہ بر کو لے کر دربار پر پہونچا اور عرض کرا بھیجا
کہ مین نامہ بر کو لے کر حاضر ہوا ہون مخلدار نے جاکر ملکہ سے عرض کیا ملکہ نے کہا کہ چوبدار کو اُسی مقام
پر ٹھہراؤ اور اُس نامہ بر کو اپنے ہمراہ لے آؤ مخلدار جاکر جرار جادو کو لے آئی اور چوبدار سے کہا
کہ تم ٹھہرے رہو چوبدار باہر سپاہیون کے پاس بیٹھ گیا ادھر مخلدار نے نامہ بر کو لاکر کرسی کے
قریب کھڑا کیا اور عرض کیا کہ نامہ بر حاضر ہی ملکہ نے کہا کہ کرسی بیٹھنے کو دو وہ سلام کرکے کرسی پر
بیٹھ گیا ملکہ نے پوچھا کہ سمندر شاہ کا مزاج اچھا ہی اُسنے عرض کیا کہ جی ہان ملکہ نے کہا کہ اور
کیا حالات ہین اہل اسلام سے کہا ٹھہری اُسنے عرض کیا کہ سب اہل اسلام حضور کے سحر

سے رہا ہو گئے صاحبقران نے بھی صحت پائی آج کل اُنکے یہان جشن خوشی ہی دوسری خبر یہ ہی کہ بادشاہ نے بدمست خونریز کو برائے غارت کرنے ملک آفاقیہ کے جو کہ آباد کیا ہوا آفاق شاہ کا تھا اور اسیر کرنے عزیزان آفاق شاہ کے پچاس ہزار لشکر سے روانہ کیا تھا کسی طور سے آفاق شاہ کو خبر ہو گئی وہ چند سرداروں سے آئے اُنھوں نے کل لشکر بدمست کو تباہ کیا اور بدمست کو بھی قتل کیا کوئی دس یا پندرہ سپاہی اور کوئی بیس سردار بچ کر آئے ہین باقی سب مارے گئے یہ حالات ہین بادشاہ نے کہا کہ تمھارا نام کیا ہی اُسنے جواب دیا کہ اس خاکسار کو جرار جادو کہتے ہین ملکہ نے کہا کہ اے جرار جادو سمندر نے اب ظلم پر کمر کسی ہی دوست و خیر خواہ کو اپنا دشمن بنایا ہی اور جو کہ دشمن ہین وہ یہ چاہتے ہین کہ یہ حکومت اور شہر برباد ہو جائے اُنکو دوست و خیر خواہ جانتا ہی ضرور تباہ ہوگا کہو کیا ضرورت تھی شہر آفاقیہ کو غارت کرنے کی شہر آفاقیہ تو نہ غارت ہوا خود اُنکا لشکر غارت ہوا جب کہ ایسے دشمن سخت سے مقابلہ ہو رہا ہی ایسی حالت مین لشکر کے زیادہ کرنے کی فکر کرتا ہی نہ کہ اور کم کرنے کی نہ معلوم یہ رائے کس نے دی کون ایسا دوست تھا جسنے ایسی خراب رائے دی جرار نے عرض کیا کہ حضور آج کل بادشاہ کے زیادہ منھ چڑھے دو شخص ہین اور بادشاہ اُنھین کی رائے پر کام کرتے ہین اُنھین نے آفاق شاہ سے فساد کرایا اور دوست کو دشمن بنوایا اور جو دوست ہین اُنکی فکر مین ہین کہ وہ بھی بادشاہ سے کنارہ کر لین تو ہماری پوری پوری حکومت ہو جائے ہم پورے طور سے بادشاہ پر قابض ہو جائین اب کیا ہی بادشاہ اور سب کا کہنا ٹال دیتے ہین اور ہزار ہزار اُس مین نقص نکالتے ہین مگر اُن دونون کا کہنا نہین ٹالتے ہین جو وہ رائے دیتے ہین اُسکو بدل و جان قبول فرماتے ہین اُسی مین خرابی ہوتی ہی ہم نے تو نہین دیکھا کہ جو رائے اُنھون نے دی ہو وہ موافق ہوتی ہو سوائے خلاف کے یہ رائے بھی اُنکی تھی بادشاہ نے اس مین بھی زک اُٹھائی اور لشکر تمام ہوا ایک سردار بارا گیا ملکہ نے کہا کہ وہ کون ہین کیا عشاق حجرہ نشین اُستاد سمندر شاہ جرار نے کہا کہ جی نہین وہ تو جو رائے دیتے ہین بہت عمدہ اور اچھی ہوتی ہی مگر بادشاہ اُس پر عمل نہین کرتے ہین ملکہ نے کہا کہ پھر کون جرار نے کہا کہ شملاق و امراق وزیران دست چپ یہ دونون آج کل بادشاہ کے مزاج مین دخیل ہوئے ہین آجکل اُنکا دور دورا ہی بس اُنکے سوا کوئی نہین ہی بادشاہ کے نزدیک یہ بڑے دوست ہین مگر ہم سب کے نزدیک انسے بڑھ کر کوئی دشمن نہین ہی اُنکے ذات سے یہ حکومت و سلطنت تباہ ہو گی پہلے یہ سب دوستون و خیر خواہون کو بادشاہ سے بُرا کر کے جدا کر دینگے پھر اُسکے بعد خود بھی اہل اسلام سے مل جائینگے اور بادشاہ کو اسیر کر کے اُنکے حوالہ کر دینگے یہ ہوتا ہی اے خداوند جس قدر کہ ذی عزت و صاحب آبرو تھے اُنھون نے دربار مین اُسدن سے آنا ترک کیا جس دن سے آفاق شاہ کا قصہ ہوا بلکہ وزیران دست راست تو اب آتے ہی نہین ایک تو برائے دورہ چلے گئے ایک نے خانہ نشینی اختیار کی اپنے گھر مین بیٹھے ہوئے کاغذات دیکھا کرتے ہین یا تو اُنکا طریقہ تھا کہ آٹھوین دن آکر بادشاہ سے دستخط کرا لے جاتے تھے اب اپنے ملازم کے ہاتھ دربار مین بھیجتے ہین اور ایک عرضی بھی اُسکے ہمراہ ہوتی ہی کوئی نہ کوئی عذر نہ حاضر ہونے کا تحریر ہوتا ہی بادشاہ یہ بھی نہین خیال کرتے کہ کیا سبب ہی کہ جو یہ نہین آتے ہین ایسے مدہوش ہین کہ اُس عرضی پر دستخط کر دیتے ہین یہ بھی نہین دریافت کرتے کہ نہ آنے کا کیا سبب ہی رہے دوسرے وزیر جو کہ ہمیشہ دورے پر رہتے ہین اُنکا یہ طریقہ تھا کہ وہ سال بھر کے بعد آتے تھے

ایک ماہ تک یہان رہتے تھے سب واقعات بیان کرتے تھے وہ اُسی زمانہ مین آئے ہوئے تھے جب
آفاق شاہ کا واقعہ ہوا تھا اُنھون نے جو یہ رنگ دیکھا وہ اپنی عزت کو ڈرے دوسرے دن کوچ
کرگئے بس بادشاہ نے یہ بھی خبر نہ لی کہ یہ کیون چلے گئے جب کہ بادشاہ ایسے بے خبر ہون تو ملک کیونکر
بچے گا ای خداوند جو کہ ذی عزت ہین وہ کیون آکر اپنے آبرو ریزی کرینگے یا کسی صاحب عزت کی آبرو
ریزی دیکھینگے اِس سے اُن لوگون نے آنا ترک کیا اگر آبرو وجان ہے تو اور کہین نوکری مل جائیگی
ایسی بے عزتی کی نوکری سے تو بے نوکر رہنا اچھا ہے یہی ہر ایک نے خیال کرکے دربار کا آنا ترک کیا ورنہ پہلے
دربار مین جگہہ نہ ملتی تھی آگے پیچھے کرسیان بچھتی تھین یا اب سیکڑون کرسیان خالی ہین ایسی حالت ہین
خداوند تصویر ہی کچھ اپنا فضل کرین تو شاید یہ ملک اہل اسلام سے بچے ورنہ بچتے نہین معلوم ہوتا ہے
ملکہ نے جواب دیا کہ ای جرار ہان تو سچ کہتا ہے مین نے اب کی جاکر دربار کا عجب رنگ پایا سمندر کا
کچھ عجب طور دیکھا کہ یا تو جب مین کبھی ملاقات کو آیا کرتی تھی تو سمندر کو ہمہ تن امورات ملکی مین
مصروف پاتی تھی اور دن بدن دربار کی ترقی دیکھتی تھی ایک تو میرا جانا کہان ہوتا تھا کبھی چوتھے
برس پانچوین برس چلی گئی یا اب دربار بالکل سرداروں سے خالی پایا یا تو دن بدن پرچہ اخبار سے
یہ ثابت ہوتا تھا کہ فلان ملک پر قبضہ ہوا فلان بادشاہ نے خراج دینا قبول کیا یا اب یہ ثابت ہوتا ہے
کہ فلان بادشاہ نے سرکشی پر کمر باندھی فلان بادشاہ اہل اسلام کا شریک ہوگیا ای جرار بہت سے
بادشاہ جو کہ صاحب لشکر تھے اور دریاے سبز رنگ سے شہر سمندر یہ تک اُنکے ملک راہ مین
تھے اور سب سمندر شاہ کے مطیع تھے وہ بدون لڑے اور مقابلہ کے شریک اہل اسلام ہوگئے اب
سواے حالت بربادی کے دوسری حالت مین اخبار مین نہین دیکھتی ہون یہی سب واقعات دیکھ
دیکھ کر مین لشکر لے کر گئی تھی مین نے وہان کا جاکر عجب رنگ پایا سمندر کو جو دیکھا وہ تو شراب خواری
اور رقص وسرود وناچ ورنگ وتماش بینی مین مصروف ہین سمندر کو سواے صحبت نازنینان مہ
جبین کے دوسری فکر نہین ہے یہ فکر ہے کہ کوئی باکرہ ملے اُس سے عیش کرون اہل شہر خوف سے
اپنی ناکتخدا لڑکیون کو شہر سے لے کر نکل گئے ہین ای جرار جادو باوجود یکہ سن شریف سمندر کا کوئی کم نہین
ہے بال تک سفید ہوگئے ہین اُس پر یہ ہوس ہے مین نے سُنا ہے کہ ملکہ غزالان دختر آفتاب اسی خوف
سے سیمندر سے منحرف ہوگئی کہ اُس کی طرف بھی خیال بد رکھتے تھے جرار نے کہا کہ آپ تو ملکہ غزالان
کو فرماتی ہین وہ اپنی دختر نیک اختر ملکہ نسیم جادو کی طرف خیال فاسد رکھتے ہین اندھیر ہے کہ باپ
لڑکی سے ہم بستری کی تمنا رکھے اور اسکو بہ نگاہ بد دیکھے گو اس مذہب مین یہ امر جائز ہے مگر اجتنک
کسی نے کیا نہین ایوان نے کہا کہ گو جائز ہو مگر بالکل خلاف ہے بس ای جرار مین یہ حال دیکھ کر
بہت پریشان ہوئی میرا دل نہ لگا وہان سے چلی آئی دوسرے مین نے اہل اسلام کے ساتھ
مقابلہ کیا بہت سے اہل اسلام کو مین نے اسیر کیا صاحبقران کو بتلاے سحر کیا ایسا کام تو کسی
نے بھی نہ کیا تھا مگر سمندر کو میری کچھ قدر نہ ہوئی جرار نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا وہان تو مشہور ہے
کہ ملکہ اہل اسلام سے مل گئین سب اہل اسلام کو رہا کردیا صاحبقران پر سے سحر اُتار لیا خواجہ سے
اقرار کرلیا ہے کہ مین تمھاری شریک ہون اور سمندر کے شریک نہین ہون مگر یہ امر ہے کہ نہ تمھاری طرف
ہوکر سمندر سے مقابلہ کرون گی اور نہ اُسکی شریک ہوکر تم سے مقابلہ کرونگی ایوان نے کہا کہ
میری شراکت سب پر ظاہر ہے کہ تمام میرا لشکر اہل اسلام نے تباہ کردیا ایک نہ بچا میری وزیرزادی

کو قتل کیا قران ثالث نے عیاری کرکے مجھ پر خواجہ نے عیاری کی مجکو اسیر کرلیا جو سردار میرے ساتھ
تھے اُنکو پکڑ لیا مین نے جب دیکھا کہ میری جان جاتی ہی مین نے اُسکے سردارون کو رہا کر دیا اور صاحبقران
پر سے سحر اُتار لیا اور وہان سے چلی آئی یہان آکر ترک دنیا کی اسی خیال سے کہ اب دنیا مین کچھ نہین
ہی یہ امر دیگر ہی کہ جو جس کا جی چاہے کہے اور تہمت لگائے مجکو اسکی پروا نہین ہی خیر اس قصہ سے تو
کچھ حاصل نہین ہی تم یہ بیان کرو کہ کیا پیام لائے ہو اور وہ نامہ کہان ہی جرار نے کہا کہ ملکہ ایک امر آپ
یہ فرمایئے کہ کیا آپ کا لشکر کام آیا وزیرزادی ماری گئی ملکہ نے جواب دیا کہ کیا تم اُس مقام پر نہ تھے
جرار نے کہا کہ مین تو شہر مین تھا وہ لوگ بادشاہ کے ہمراہ تھے جو کہ اُنکے بزرگ ہین شریک رہتے
ہین اور چند معزز سردار تھے مثل گلاب وعشاق وغیرہ کے مجکو کیا معلوم کہ کیا واقعہ گذرا ملکہ نے
جواب دیا کہ سنو جو واقعہ گذرا ہی یہ کہکر ملکہ نے کل واقعہ اپنا مقابلہ کرنا اہل اسلام سے اور اسیر کرنا
عطارد کا سردارون کو اور اپنا صاحبقران کو مبتلاے سحر کرنا اور سب کو دریاے سحر مین اسیر
کرنا برق ثانی وقران ثالث کا عیاری کرنا عطارد وکل لشکر کا تباہ ہونا اور خواجہ کا عیاری
کرنا اور اپنی چارون پتلیون کا خواجہ کے پاس جاکر اسیر ہونا اپنا اسیر ہونا سب بیان کیا جرار نے
کہا کہ کیا خوب آپ نے تو یہ جان فشانی کی بدون کسی امر کے سواے مروت کے اور دوستی کے
کوئی آپ اُنکی ماتحت نہ تھین نہ آپ کا ملک اُنکے ملک کے ماتحت ہی نہ آپ خراج دیتی ہین
نہ اُنھون نے آپ کو براے کمک طلب کیا تھا اُس پر تو آپ نے ایسی محنت کی اور اتنی بڑی
زحمت اُٹھائی اگر اپنی جان بچانے کے لیے ایک کام کرکے اور سب کو رہا کرکے چلین آئین تو کیا حرج
ہوا اُس پر یہ تہمت لگائی گئی اور سب نے آپ کی طرف سے بادشاہ کو خوب بھرا اور آپکو بدنام
کیا کیا زمانہ ہی بھلائی تو کوئی دیکھتا نہین ہی برائی پر نظر ہی میرے نزدیک کوئی ایسی برائی کریگا
تو کیا پائیگا اپنا سر کھائیگا ایوان نے کہا کہ مجکو اُسکا خوف نہین ہی مین بالکل بے خوف ہون
اگر خراج دیتی ہوتی یا میرا ملک اُنکے ملک کے قریب ہوتا اُسوقت مجکو خوف ہوتا نہ مین اب ملک
کی مالک ہون دوسرے دن کو اختیار ہی جو کچھ محبت والفت تھی وہ میرے اُنکے تھی اگر مین حاکم ہوتی
ضرور پھر اُنکی کمک کرتی اگر وہ لوگ کمک نہ کرین یا جواب صاف دین جب کہ وہ طالب کمک
ہون اور اُس پر سمندر کو غصہ آئے اور کسی کو براے مقابلہ اِدھر روانہ کرے اور یہ لوگ مقابلہ
کرین تو منع نہین کرسکتی نہ روک سکتی ہون نہ اُن پر کسی امر کا جبر کرسکتی ہون کہ تم ضرور کمک کو
جاؤ یا لشکر سے مقابلہ کرو مین اب صاحب اختیار نہین ہون بلکہ دوسرے ہین مین خود اُنکی روٹی
پر پڑی ہون اگر سمندر نے براے کمک مجکو لکھا ہی تو میرا یہ جواب ہی ماران کو تحریر کرین جو
وہ جواب دے اُسکو سماعت کرین اُس سے نامہ وپیام ہو مین تو گوشہ نشین ہو گئی ہون مجکو کیون تکلیف
دیتے ہین جرار نے کہا کہ جی نہین کمک کے لیے نہین لکھا ہی بلکہ اور کچھ مضمون ہی ایوان نے کہا
کہ پھر لاؤ راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس مقام پر سواے ایوان کے اور جرار کے اور کوئی نہ تھا
اسی سبب سے تو ایوان نے جرار سے اس قسم کی باتین کین اور اسی خیال سے ایوان نے
سب کو ہٹا دیا تھا حالت یہ تھی کہ ایک چلمن پڑی ہوئی تھی چلمن کے اسطرف باہر کمرے کے
جرار بیٹھا ہوا تھا کمرے کے اندر ملکہ ایوان تھی بس جرار نے نامہ نکال کر ہاتھ بڑھا کر ملکہ کو
دیا ملکہ نے وہ نامہ لے کر پڑھا اُسکے مضمون سے آگاہ ہوئی اور جرار سے کہا کہ وہ پیام جو کہ زبانی

دیا ہی بیان کرو جرار نے عرض کیا کہ بادشاہ نے فرمایا ہی کہ ہم نے سُنا ہی کہ تم نے قید خواجہ سے رہائی پائی لہذا ہم کو
تمھاری ملاقات کا بہت اشتیاق ہی تم حاضر خدمت ہو اور ایک اشد ضرورت ہی بدون تمھارے آئے وہ جرا
ہوگی بس یہ مجھ سے زبانی فرمایا تھا کہ کہدینا اور فرمایا تھا کہ کہدینا کہ جہان تک ممکن ہو بہت جلد آؤ
اگر کھانا کھاتی ہو تو ہاتھ یہان آکر دھونا ایوان نے جو یہ پیام زبانی سُنا اور یہی مضمون تحریر بھی پایا
مسکرائی اور کہا کہ سمندر نے تو اس طور سے تحریر کیا ہی کہ جیسے کوئی اپنے تابعدار کو تحریر کرتا ہی یا اپنے
خراج گذار کو جن الفاظون سے طلب کرتا ہی دراصل سمندر کا دماغ خراب ہوگیا ہی مین صرف اُسکی محبت
اور الفت کے سبب سے اُسکی کسی بات کا خیال نہین کرتی ہون ورنہ کوئی دوسرا ایسے الفاظ تحریر کرتا
یا زبانی پیام بھیجتا تو مین اُسکو وہ دندان شکن جواب دیتی کہ وہ بھی یاد کرتا خیر اس سے کوئی غرض نہین ہی
آج کل اُس پر آلام بہت ہین اور شراب بھی بہ کثرت پیتا ہی اور عورتین بھی بہت سی ہین جو اُسکے ہر وقت
خدمت مین رہتی ہین تو دماغ اُسکا خراب ہوگیا ہی آج کل کی باتون پر اُسکے خیال کرنا بالکل عبث ہی اے
جرار تم ہماری طرف سے سمندر کو سلام کہنا اور کہنا کہ مین آتی ضرور بموجب آپ کی طلب کے مگر مجبور
اس امر سے ہون کہ مین نے ایک چلہ کھینچا ہی اور اُس مین شرط یہ ہی کہ جب تک وہ چلہ تمام نہ ہو اُس
مقام سے اُٹھکر کہین نہ جائے اُسی مقام پر بیٹھا رہے اگر اسکے خلاف کرے گا تو جان کا ضرر ہی بس مین
معاف کی جاؤن جب چلہ تمام ہوجائیگا تو حاضر خدمت ہونگی اور میری طرف سے بہت عذر کر دینا
اے جرار تو نے خوب کیا جو ماران کو نامہ نہ دیا اور نہ پیام زبانی کہا ورنہ وہ سنتے ہی آگ ہوجاتی اور
اس تحریر کو دیکھکر ایسا برہم ہوتی اور ایسا جواب میان سمندر کو دیتی کہ انکو جواب دیتے بن نہ پڑتا
یا تو خاموش ہو رہتے یا کچھ اور تحریر کرتے اُسکا جواب پاتے اور اگر جرأت کرکے کسی کو اِدھر برائے
مقابلہ روانہ کرتے تو پھر جان بچانی دشوار ہوجاتی یہ تو تم نے اسوقت دانائی کی اور نہ کچھ کہنا اُسنے کہا
کہ مین اب دربار مین کبھی نہ جاونگا ایوان نے کہا کہ یہ تم نے خوب بات کہی بس وہی مضمون جو
کہ ایوان نے زبانی جرار سے کہا تھا ایک پرچہ قرطاس پر تحریر کر دیا اور اُسکو بند کرکے جرار کو دیا اور ایک
خلعت محلدار کو طلب کرکے کہا کہ خزانہ سے منگا لو اُسنے اُسی وقت جاکر چوبدار سے کہا چوبدار نے آکر
ماران سے عرض کیا کہ ملکہ عالم ایک خلعت طلب فرماتی ہین ماران نے اُسوقت خلعت روانہ
کر دیا ماران دربار مین اس انتظار مین بیٹھی ہوئی ہی کہ نامہ بروہان سے آئے تو مین اُس سے دریافت
کرون کہ کیا جواب ملا اور کیا پیام لایا تھا یہان جب چوبدار خلعت لے کر آیا ملکہ نے جرار کو خلعت دیا
اُسنے خلعت لے کر ایوان کو سلام کیا اور جواب لے کر باغ سے باہر آیا اُس چوبدار سے کہا کہ اب
تم جاؤ مین اپنے ملک کو جاتا ہون اُسنے کہا کہ دربار مین نہ چلوگے جرار نے جواب دیا کہ جس سے
ضرورت تھی مین اُنکے پاس ہو لیا اب دربار مین جانے کی کیا ضرورت ہی چوبدار یہ سُنکے طرف دربار
کے روانہ ہوا جرار وہان سے چلا اُسکا حال پھر تحریر ہوگا جب چوبدار دربار مین آیا ملکہ ماران نے
پوچھا کہ کیا نامہ بر ابھی تک باغ مین ہی چوبدار نے عرض کیا کہ اُسکو جواب بھی ملا اور خلعت بھی
وہ اپنے ملک کو گیا ملکہ مین نے کہا کہ دربار مین چلو اُسنے جواب دیا کہ کوئی ضرورت نہین ہی
یہ جو ماران نے سُنا خاموش ہو رہی دربار برخاست کیا ہر ایک سردار اپنے اپنے مقام کو گیا
ملکہ کے تو دل کو لگی ہوئی تھی یہ دربار سے سیدھی باغ مین آئی اور ایوان کو اپنے آنے کی خبر
کرائی ایوان نے بلا لیا اور کہا کہ اسوقت بے وقت آنے کا کیا سبب ہی ایوان نے عرض کیا

کہ میری طبیعت بہت پریشان تھی کہ نہ معلوم نامہ مین کیا تحریر تھا اور آپ نے کیا جواب دیا مین اس خیال
سے دربار مین بیٹھی رہی کہ جب نامہ بر آپ کے پاس سے آئے گا تو اُس سے دریافت کرونگی مگر وہ
ایسا ہوشیار تھا کہ وہان نہ گیا اے ملکہ تم کو سوماق کے سر کی قسم بیان فرماؤ کہ سمندر نے نامہ مین کیا
ایسا امر تحریر کیا ہی کہ جس کا یہ حکم تھا کہ سوائے ملکہ کے کسی اور کو نہ دینا مین بھی تو آگاہ ہون الیوان
نے کہا کہ تم بیکار قسم دلاتی ہو مین کیسے دیتی ہون مجکو سمندر نے طلب کیا ہی کہ ایک اشد ضرورت
ہی بہت جلد آؤ بدون تمھارے آئے وہ کام اجرا نہ ہوگا اور یہی زبانی پیام تھا ماران نے کہا کہ یہ تو
ایسا پیام نہ تھا کہ سوائے آپ کے اور کوئی اُس سے واقف نہ ہو آپ پوشیدہ کرتی ہین الیوان نے
کہا کہ سوماق کے سر کی قسم مین نے پوشیدہ نہین کیا جو اُسمین تحریر تھا مین نے بیان کر دیا ماران نے
کہا کہ پھر آپ نے کیا جواب دیا الیوان نے کہا کہ مین نے یہ جواب دیا کہ مین چلنے مین بیٹھی ہون نکل
نہین سکتی ہون جب اُس سے فرصت ہوگئی تو آؤنگی اور یہی تحریر کر دیا ماران نے جواب دیا کہ
آپ نے صاف کہدیا ہوتا کہ مین ابھی نہین اسکتی ہون اس امر سے کیا فائدہ تھا ہم کوئی سمندر
کی تابعدار نہین ہین نہ اُسکی ماتحت ہین الیوان نے جواب دیا کہ اے ماران وہ کار کرنا چاہیے نہ سانپ
مرے نہ لاٹھی ٹوٹے بس جب کہ اس طور سے اپنا مطلب حاصل ہو تو پھر کیون وہ کام کیا جائے
جس سے کہ فساد کی بنا ہو بموجب مثل جو شخص شہد دینے سے مرے پھر اُسکو زہر کیون دیا جائے
بس مین نے جوام مصلحت وقت دیکھا اُسکو کیا تم کو میرے امور مین کیا دخل ہی ماران نے کہا
کہ جو آپ کی رائے مین جاتی ہون یہ کہکر وہان سے اپنے محل مین چلی آئی اور خاموش ہو رہی وہ دن
تمام ہوا شب آئی وہ شب بھی بسر ہوئی صبح کو ماران نے پھر آکر الیوان کو سلام کیا اور دربار
مین آئی سب اہل دربار حاضر ہوئے جب دربار جمع ہو چکا اہل دربار نے ماران سے پوچھا
کہ حضور نے ملکہ عالم سے دریافت فرمایا تھا کہ نامہ مین کیا تحریر تھا اور کس امر کی ایسی ضرورت
تھی جو سمندر نے نامہ تحریر کیا تھا ماران نے جواب دیا کہ ہان مین نے دریافت کیا تھا انھون نے فرمایا
کہ مجکو سمندر نے بُلایا ہی کوئی اشد ضرورت ہی مگر ملکہ نے کہلا بھیجا کہ ابھی مجکو فرصت نہین ہی جب فرصت
ہوگی مین آؤنگی اہل دربار یہ سُنکے خاموش ہو رہے ماران اپنے ملکی کاغذات دیکھنے لگی اسکا حال پھر تحریر
ہوگا اُدھر سوماق جو اپنے باغ سے برائے سلام الیوان آئی الیوان نے اُسکو گلے سے لگایا اور پیار
کیا کہا کہ اے سوماق کل ہمارے پاس سمندر نے نامہ تحریر کیا تھا اور ہم کو بُلایا ہی کوئی ضرورت
شدید ہی اُس نامہ مین تحریر تھا کہ بدون آپ کے وہ ضرورت حل نہ ہوگی مین نے جواب دیا کہ
مجکو فرصت نہین ہی کیونکہ مجکو جانا تو منظور نہ تھا جب فرصت ہوگی آؤنگی سوماق نے کہا کہ اُسوقت
سمندر کو خیال نہ آیا جب کہ وہ باتین کین تھین کہ ہم کو پھر ضرورت ہوگی اُسوقت ہم بے اعتنائی
نہ کرین اب جو ضرورت ہوئی تو نامہ لکھا آپ کبھی نہ جائیے گا سمندر کو لکھنے دیجیے ہم لوگ سمندر
کے باپ کے نوکر نہین ہین کہ اُسکے بُلانے سے چلے جائین الیوان نے کہا کہ مین نے اسی
سبب سے تو یہ نقرہ کر دیا سوماق نے عرض کیا کہ خوب کیا یہ تقریر کرکے اور سلام کرکے
اپنی مان کے پاس دربار مین آئی مان کو سلام کیا برابر کرسی پر تخت کے بیٹھی ماران نے
کہا کہ اے فرزند تم نے سُنا کہ کل نامہ ملکہ عالم کے پاس سمندر کا آیا تھا پہلے نامہ بر یہان آیا
مین نے بہت بہت اُس سے نامہ طلب کیا اُسنے نہ دیا اور یہی کہا کہ مین ملکہ کے ہاتھ مین دونگا مین نے

ملکہ سے کہلا بھیجا ملکہ نے اُسکو طلب کرکے نامہ پڑھا اور جواب نامہ دیا سوماق نے کہا کہ ہان مجھسے
ملکہ فرماتی تھین مگر وہ یہ فرماتی ہین کہ نامہ مین یہ امر تحریر تھا کہ مجکو طلب کیا تھا یہ تو کوئی راز نہ تھا
کہ جو اُسنے نامہ آپ کو نہ دیا خیر معلوم ہوجائیگا یہ تقریر کرکے سوماق وہان سے اُٹھکر اپنے باغ
مین چلی آئی کہ اب سب کا حال پھر تحریر ہوگا

اب شمۂ حال سمندر اور نامہ بر کا تحریر ہوتا ہی و دیگر حالات

بس راوی تحریر کرتا ہی کہ یہان سمندر ہر روز دربار کرتا ہی اور وہ بادشاہ جو کہ ملک کو آئے ہین ہر روز
دربار مین حاضر ہوتے ہین حسب دستور آج بھی دربار آراستہ تھا کہ سمندر نے شملاق سے کہا کہ
ابھی تک جرار جادو ایوان کے پاس سے جواب لیکر نہین آیا کئی دن کا عرصہ ہوگیا ہی شملاق
نے جواب دیا کہ وہ آتا ہوگا یا اُسکو ایوان نے جواب نہ دیا ہوگا راوی نے بیان کیا ہی کہ جرار
شہر ایوانیہ سے نکل کر اور طاؤس سحر پر سوار ہوکر چلا تھا بعد قطع راہ سمندریہ مین پہونچا چونکہ وقت
دربار کا تھا دربار مین آیا یہان اسکا ذکر ہو رہا تھا کہ اہل دربار نے جرار کو دیکھکر سمندر سے کہا
کہ حضور ملاحظہ کرین جرار جادو آگئے جرار نے مجرا گاہ سے مجرا کیا سمندر نے پوچھا کہ ایوان کہان
ہی کیا وہ بعد کو آئیگا کیا تمھارے ہمراہ نہین آئی جرار نے کہا کہ تین عرض کرتا ہون جو کچھ واقعہ گذرا
ہی اور ایوان نے عرض کیا ہی سمندر نے کہا کہ جلد بیان کر جرار نے عرض کیا کہ غلام جو ایوانیہ مین
گیا تو معلوم ہوا کہ ایوان نے ترک حکومت کی اور گوشہ نشین ہوئی ہی حضور مین نے ایسا شہر
تو آباد اور یہ بندوبست کسی شہر مین نہین دیکھا جو ایوانیہ مین دیکھا یہ کہکر کل حالت شہر ایوانیہ کی
بیان کی سب نے ایوان کی بہت تعریف کی اُس نے عرض کیا کہ مین اُسوقت پہونچا تھا کہ
دربار برخاست ہوچکا تھا دن بھر مین نے شہر کی سیر کی اُسکے بعد سرا مین آکر اترا وہان سب راحت
کا سامان برائے مسافران سرکار ایوان سے تھا مین نے وہ رات راحت سے بسر کی سرا کے
مین مین نے یہ سُنا تھا کہ ملکہ نے گوشہ نشینی اختیار کی اپنی بہن ملکہ ماران کو اپنی طرف سے
حاکم کیا جب صبح ہوئی مین دربار مین گیا وہان جاکر معلوم ہوا ماران نے جو سنا کہ مین نامہ
لایا ہون مجھسے نامہ طلب کیا مین نے نامہ نہ دیا جرار نے اپنی تقریر اور اپنا جانا ایوان کے
پاس اور اُسکا نامہ پڑھنا اور زبانی پیام سننا سب بیان کیا اور کہا کہ ملکہ ایوان نے جوابدیا
کہ مین نے چلہ کشی کی ہی اور اس چلہ مین شرط ہی کہ جب تک تمام نہ ہو مقام چلہ کشی سے
باہر نہ نکلے پس مین مجبور ہون جب اس امر مرجوعہ سے فراغت ہوجائیگی مین حاضر ہونگی اور
یہی جواب تحریر کیا ہی یہ کہکر وہ کاغذ جو کہ ایوان نے لکھا تھا پیش کیا سمندر نے وہ کاغذ لیکر
منشی کو دیا منشی نے اُسے بہ صدائے بلند پڑھا جو کہ جرار نے بیان کیا تھا وہی تحریر تھا بس
تحریر و پیام زبانی ایوان کا سُنکے سمندر خاموش ہو رہا مگر غصہ آیا شملاق کی طرف مخاطب ہوکر
کہنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیے اُسنے تو عرض کیا اور جرار اپنی آنکھ سے دیکھ بھی آیا ہی بس ثابت
ہوتا ہی کہ اُسنے ضرور چلہ کھینچا ہی شملاق نے ابھی کوئی جواب نہ دیا تھا کہ اقراق بول اُٹھا
کہ خداوندیہ سب ایوان کا مکر ہی اُسنے ضرور خواجہ سے اقرار کیا ہی وہ شریک اہل اسلام
ہوئی ہی اُسنے اسی سبب سے یہ نقرہ کیا اب وہ آپ کے پاس کبھی نہ آئیگی اُسنے سرکشی پر

مگر کسی ہی اگر آپ زیادہ اُس پر جبر فرمائینگا وہ آمادۂ فساد ہوگی اُسنے یہی تو تدبیر کی ہی کہ آپ کنارہ کش ہوئی اور اپنی بہن کو بادشاہ کیا شملاق نے بھی امراق کے قول کی تصدیق کی اور کہا کہ اسکا سبب یہ ہی کہ ایوان یہ خیال کرتی ہی کہ مین کوئی بادشاہ کی ماتحت نہین ہون میری حکومت خود سر ہی نہ مین باج گذار ہون جو اطاعت کرون اُسکو اپنے سحر و ساحری پر ناز ہی وہ خیال کرتی ہوگی کہ مین کیون کسی کا دباؤ اُٹھاؤن کیا مین کسی کی فرمانبردار ہون جو حسب الطلب جاؤن میرا سمندر کیا کریگا اگر مقابلہ کریگا تو مین بھی مقابلہ کرون گی صرف میرے اُسکے سلسلہ محبت و اتحاد ہی وہ قطع ہوجائے گا خوف وہ کرے جو کہ ماتحت ہو جبکہ مین نے خداوند کی اطاعت نہ کی تو سمندر کیا چیز ہی یہ جو بھائی امراق نے کہا کہ اُسنے یہ تدبیر کی کہ اپنی بہن کو حاکم کیا صرف اس خیال سے کہ مین الگ رہونگی اور ماران مقابلہ کرے گی اگر کوئی شکایت کریگا تو مین یہ جواب دونگی کہ میرا اُن پر کیا زور ہی اُنکو اپنے فعل کا اختیار ہی مین تو ترک دنیا کر چکی یہ جو تقریر سمندر نے سُنی کہا کہ تم لوگ سچ کہتے ہو ضرور ایوان نے فقرہ کیا اور وہ خود سر ہوگئی ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ شملاق وغیرہ نے ایسی تقریر کی کہ جس کے سبب سے سمندر کو نہایت طیش آیا اور غصہ آیا اور کہا کہ مین ایوان کا غرور سب نکالے دیتا ہون اب کی مرتبہ پھر طلب کرتا ہون اگر وہ آئی تو خیر ورنہ کسی سردار زبردست کو روانہ کرکے اُس سے مقابلہ کرونگا اور اُسکو حکم دونگا کہ اُسکا سر کاٹ لاؤ یا اسیر کر لاؤ اس حالت سے کہ ایسی حالت ہو کہ کبھی کسی بادشاہ نے کسی خونی مجرم کو بھی اس ذلت سے نہ اسیر کرآیا ہو شملاق نے جواب دیا کہ ہان جب تک ان لوگون پر اس قسم کی سختی نہوگی اُسوقت تک یہ لوگ داب ریاست کو خیال مین نہ لائینگے اس نے بھی مثل آفاق شاہ کے حرکت کی ہی صرف اس خیال سے کہ مین اپنے ملک مین ہون سمندر میرا کیا کرسکے گا آپ کو اب سب نے ایسا خیال کرلیا ہی کہ گویا آپ کوئی چیز نہین ہین سب سرکشی پر آمادہ ہوگئے یہ سب آپ کا حلم ہی کہ جس کے سبب سے سب سرکش ہوگئے ہین اگر آپ قبل سے سیاست کرتے تو یہ نوبت نہ ہوتی حضور ریاست بدون سیاست کی نہین ہوتی آپ نے طرح دی اُن لوگون نے خیال کیا کہ بادشاہ ہم سے دب گیا اُنھون نے زور باندھا اگر پہلے سے آپ ظلم پر کمر کستے اور ذرا ذرا سی خطا پر سزا دیتے تو کبھی یہ سرکشی نہ ہوتی جو کہ باج گذار تھے وہ بھی اور جو کہ نہ تھے وہ بھی خوف کرتے آپ نے تو جو جس نے کہا کچھ خیال اُس پر نہ کیا اب ان لوگون کا زیر ہونا محال ہی کیونکہ زور پکڑ چکے ہین ہم لوگون کی صلاح تو یہ ہی کہ اب وہ تدبیر کیجیے اور ان سب کو اپنے قبضہ مین دباؤ ڈالکر کیجیے جب دو چار پر آپ ایسے سختی فرمائینگے پھر کسی کو جرأت نہ ہوگی دیکھیے جب سے آپ نے آفاق نمک حرام پر وہ سختی کی پھر کسی نے بھی سر اٹھایا اہل دربار سے یا جو کہ بہ مقابلہ اہل اسلام فروکش ہین میرے نزدیک کسی کے دل مین خیال بھی اس امر کا نہین آتا ہوگا یہ امر اتفاقی ہی کہ آفاق بچ گیا اب کوئی نہین بچ سکتا ہی سمندر نے جواب دیا کہ تمھاری رائے بہت ٹھیک ہی مین ضرور اب سیاست پر کمر باندھونگا یہ کہکر میر منشی سے کہا کہ ایک نامہ میری طرف سے اور بنام ایوان اس مضمون کا تحریر کرو کہ ہم کو معلوم ہوا ہی کہ تو نے خواجہ ثالث سے اقرار کیا ہی کہ مین سمندر کی شراکت نہ کرونگی اور تو ہم سے منحرف ہوگئی ہی اہل اسلام کے شریک ہوئی ہی بس اسی مین تیرے حق مین بہتری ہی کہ تو بموجب ہماری طلب کے ہماری خدمت مین حاضر ہو ورنہ یاد رکھ کہ مین خود وہان آونگا اور تمام شہر کو تباہ و برباد کرونگا اور تجکو اس حالت خراب سے قتل کرونگا کہ تیرے حال پر

مرغان ہوا و ماہیان دریا ترس کھائین گے اور مجکو رحم نہ آئیگا آیندہ تجکو اختیار ہی بس اگر اپنی بہتری کی خواہش
ہی تو فوراً چلی آور نہ مجکو اسی مقام پر موجود جان یہ جو مضمون نامہ کا عشاق و گلاب نے سنا و دیگر اہل
دربار نے جو کہ صاحب عزت تھے اور خیر خواہ تھے ہر ایک نے دل مین خیال کیا کہ مثل آفاق شاہ
کے ایوان سے بھی فساد ہوتا ہی اور یہ وزیر ایوان کو بھی بادشاہ کا دشمن کرتے ہین یہی امر خرابی حکو
کے ہونگے جب کہ دوست دشمن ہوجائینگے تو پھر کون کمک کریگا اس امر کا بھی بادشاہ کو خیال نہین
آتا ہی کہ اسوقت ہمارے دربار مین بہت سے بادشاہ ایسے ہین کہ جو برائے کمک آئے ہین اگر وہ یہ
حال بیرے ظلم کا دیکھین گے تو کیا اپنے دل مین کہین گے کیونکہ جب کہ بادشاہ کا اُن لوگون سے یہ حال
ہی جو کہ نہ باج گذار ہین نہ ماتحت ہین تو ہمارے ساتھ کیا حال ہوگا ایسے سے خداوند بچائین کسی تدبیر
سے بادشاہ کو اس امر سے باز رکھنا چاہیے یہ سب نے خیال کرکے سمندر سے کہا کہ اگر اجازت ہو تو
ہم بھی کچھ عرض کرین جو ہمارے خیال ناقص مین آتا ہی گو ہم وہ عقل نہین رکھتے ہین جو کہ وزرائے عالیمقدار
رکھتے ہین مگر ہم بھی جو کچھ عرض کرین وہ سماعت ہو بہ نظر خیر خواہی عرض کرینگے اُس پر عمل کرنا نہ کرنا خصوص
کو اختیار ہی سمندر نے کہا کہ آپ لوگ بیان کرین عشاق نے کہا یہ جو وزرا نے فرمایا بہت بجا
ارشاد کیا کیونکہ اُن لوگون کی عقل مثل لقمان و ارسطو کے ہی جو یہ رائے دینگے بہت عمدہ ہوگی مگر
ہمارے نزدیک اس امر مین کوشش کرنا بالکل بیجا ہی اگر اُس نے عذر کیا ہی چندے توقف لازم ہی
شاید جیسا کہ اُسنے تحریر کیا ہی ویسا ہی ہو جب اُسکو فرصت ہوگی ضرور آئینگی ہان اُسوقت مین نہ آئے
تو پھر اختیار ہی ہمارے ایک دوست کو دشمن کرنا بالکل خلاف ہی آیندہ آپ کو اختیار ہی سمندر
نے کہا کہ یہ جو آپ نے کہا بہت ٹھیک ہی مگر میرا خیال ہی کہ کہین ایسا نہ ہو کہ وہ اس فقرہ مین
محنت کرکے کوئی سحر تیار کرلے اور اُسکا دفع کرنا مشکل ہو اسی سبب سے اُسنے یہ فقرہ کیا اور یہ
خیال آپ کا بالکل بجا ہی کہ وہ دوست ہی اُس سے بڑھکر کوئی دشمن نہین ہی یا یہ کرے کہ وہ
لشکر اسلام مین وہ سحر تیار کرکے چلی جائے تو بڑی خرابی ہو ہاتھ سے یہ شکار نکل جائے عشاق
نے و دیگر اہل دربار نے دیکھا کہ بادشاہ اس امر سے باز نہ آئے گا شملاق و امراق کی تقریر نے
بادشاہ کے دل پر اثر کرلیا ہی شملاق و امراق کے شریک وہ بادشاہ بھی ہوگئے تھے جو کہ تازہ
وارد ہوئے ہین اُن دونون نے چند دن مین اُن لوگون سے ایسی ملاقات بڑھالی ہی اور یہ اُن
سب پر ظاہر کردیا ہی کہ یہ لوگ جو کہ آج کل دربار مین ہین اُنمین چند ایسے مخرب ہین کہ جن کے
سبب سے یہ خرابیان ہوئی ہین جو کہ سپہ سالار لشکر ہین اُنکی ہمشیرہ لشکر اسلام کے شریک ہین
جو یہان واقعات گذرتے ہین اُنکی سب کی خبر بذریعہ اُنکے اہل اسلام کو ہوجاتی ہی یہ اپنی ہمشیرہ
سے کہتی ہین وہ اہل اسلام سے بیان کرتین ہین اُنکو کب یہ گوارا ہوگا کہ اہل اسلام تباہ ہون
وہ بادشاہ بھی اُن دونون کے شریک ہوئے ہین انکی رائے کو پسند کرتے ہین جب یہ رائے
شملاق وغیرہ نے دی تھی تو اُن سب نے بھی تصدیق کی تھی اور بادشاہ سے کہا تھا کہ وزیر صاحب
ٹھیک کہتے ہین جب عشاق و گلاب نے و دیگر اہل دربار نے یہ تقریر سمندر سے کی شملاق
نے اُنکی طرف اشارہ کیا کہ آپ لوگون نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ لوگ کیا رائے بادشاہ کو دیتے
ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ دونون وزیر بڑے مفسد ہین یہ چاہتے ہین کہ یہ جو چند خیر خواہ ہین
یہ بھی دشمن ہوجائین اور بادشاہ ہماری رائے پر کام کرین سوائے ہمارے اور کوئی دربار مین

نہ رہے اور اسقدر بادشاہ کی رائے مین اپنے کو دخیل کیا ہی اور اسقدر سمندر کے مزاج مین پیٹھے ہین کہ سمندر
بھی سوائے ان دونون کے دوسرے کی بات پر مطلق خیال نہین کرتا ہی جب شملاق نے ان
سب کی طرف اشارہ کیا اُسوقت اُن بادشاہون نے سمندر سے کہا کہ جو وزیرون نے آپ کے
رائے دی ہی ہمارے نزدیک بہت ٹھیک ہی ابھی سے اسکا تدارک بہتر ہی اور یہ لوگ غلطی پر ہین
عشاق وغیرہ نے جو یہ دیکھا پھر جرات نہ ہوئی کہ کچھ کہتے مگر گلاب نے جرات کرکے عرض کیا کہ
میری ایک رائے ہی اگر پسند خاطر عالی ہو وہ یہ ہی کہ اس مضمون کا نامہ نہ روانہ کیا جائے بلکہ یہ مضمون
ہو کہ ہم کو ضرورت شدید ہی تم ازراہ مہربانی اپنے چلہ کو ترک کرکے چلی آؤ سبب یہان سے فرصت
کرکے جانا تو پھر چلہ کشی کرنا ہم کو تمھاری ذات سے یہ امید نہ تھی کہ ہم تم کو طلب کرین اور تم آنے
سے انکار کرو وہ محبت و الفت سابق کی کیا ہوگئی کیا تم نے سب بھلا دی یہ امر تو تمھاری ذات
سے بعید معلوم ہوتا ہی اور بالکل خلاف مروت و دوستی کے ہی ہم پر ایک وقت پڑا ہی اور بدون
تمھارے اُسکا حل ہونا دشوار ہی اور تم انکار کرتی ہو اس طور کے الفاظ نامہ مین ہون اس سے امید
ہوتی ہی کہ وہ ضرور چلی آئیگی اگر اس مضمون کا خط جائے گا جو کہ حضور نے تجویز کیا ہی اس مین یہ خیال
کریگی کہ بادشاہ کو میرے حال سے خبر ہو گئی انھون نے تب تو یہ نامہ لکھا ہی بس اب تو نہ جا اگر
جائیگی تو خرابی ہوگی بلکہ وہ فوراً طرف لشکر اسلام کے چلی جائیگی اور اپنے ملک کا بندوبست کر جائیگی
پھر اُسکا ہاتھ آنا دشوار ہی اور اُسکے ملک پر قبضہ پانا بھی مشکل ہی یا لشکر اسلام مین نہ جائے اور اپنا
بندوبست کرلے اور مقابلہ کرے اُسوقت بھی خرابی ہوگی کیونکہ حضور دو طرف کیونکر مقابلہ کرینگے دونون
دشمن سخت ہین ایک اہل اسلام مین سے ایک زمانہ سے مقابلہ ہو رہا ہی دوسرے یہ بھی کوئی کم
نہین ہی کوئی یہ نہ خیال کرے کہ فوراً ایوان پر فتح حاصل ہوگی اسکے مقابلہ مین بھی زمانہ صرف ہوگا
جب آپ اُدھر لشکر روانہ کرینگے اِدھر فوج کم ہوگی اہل اسلام کا نرغہ ہوگا اُدھر مقابلہ کے لیے لشکر روانہ
کرینگے اُدھر کمی ہوگی وہ نرغہ کرینگے ایک آپ ہین کیونکر فکر فرمائے گا ایک ملک ایک کا قبضہ ملک پر
ہو جائے گا اگر آپ خود لشکر لیکر برائے مقابلہ اہل اسلام تشریف لے گئے ایوان کو خبر ہوئی وہ اُس
لشکر کو شکست دیکر شہر پر آپڑی اور شہر پر قبضہ کرلیا اور عقب سے آکر آپ کے لشکر پر حملہ کیا اُدھر
سے اہل اسلام نے حربہ کیا اور حضور کے دشمن گرفتار ہو گئے تو خرابی ہوگی یا آپ ایوان کے مقابلہ
کو تشریف لے گئے اہل اسلام نے کسی تدبیر سے شہر پر قبضہ کرلیا اور لشکر پر آکر گرے اُدھر سے
ایوان نے مقابلہ کیا اسوقت مین بھی خرابی ہی بس جیسا کہ بمقابلہ اخضر ہی یوش آپکا خیال
تھا جب کہ وہ صندوقچہ لے کر چلی گئی تھی وہی امر تو ایوان کے بھی مقابلہ مین ہوگا اور جب کہ وہ
اس بہانہ سے آپ کے پاس چلی آئیگی اور آپ اُسکو سمجھائین گے اور ہم سب لوگ آکر اُس نے
اس فہمایش پر عمل کرلیا تو خیر ورنہ آپ کو اختیار ہی خواہ اُسکو قید فرمائیے خواہ قتل اور ایک سردار
زبردست کو مع لشکر روانہ فرمائیے کہ وہ جاکر شہر پر قبضہ کرلے وہ لوگ تو غافل ہونگے باسانی
قبضہ ہو جائیگا میری رائے ناقص ہین تو یہ آتا ہی یہ تقریر جو گلاب جادو نے کی سمندر نے
سب اہل دربار کی طرف دیکھا بس سب نے ایک زبان ہوکر کہا کہ یہ رائے سپہ سالار کی بہت
عمدہ ہی سمندر نے شملاق و امراق سے کہا کہ تم کیا کہتے ہو اُنھون نے بھی کہا کہ یہ رائے بہت
ٹھیک ہی ان دونون نے اس سبب سے انحراف نہ کیا اس رائے سے کہ سب اہل دربار کی رائے

اُسکی راے کے موافق ہی اگر ہم اسکے خلاف کہین گے تو اسوقت پیش نہ جائیگی بس اس سے بہتر یہ ہی کہ اسی
راے کو رہنے دو اپنا مطلب حاصل ہی اور گلاب نے اس سبب سے یہ راے دی تھی کہ شاید اس
مضمون کا نامہ جائے اور ایوان اُس نامہ کو دیکھکر برہم ہو ابھی تو اُسکا خیال دشمنی کا نہ ہو مضمون نامہ
دیکھکر پیدا ہو تو خرابی ہی جب یہان آئیگی اگر وہ خصومت پر آمادہ بھی ہوگی تو ہم سب مل کر اُس کو
سمجھا دینگے وہ یقین ہی راضی ہو جائے اگر نہ بھی راضی ہوگی تو اکیلے ہی گرفتار کر لین گے کیونکہ یہ ممکن نہین
ہی کہ بادشاہ سے خلاف ہو اور بادشاہ طرح دے ہان اگر یہ دونون حرامزادے بادشاہ کو ورغلان
نہ دیتے تو ایسا ہی بادشاہ کرتے اول اُسکو طلب ہی نہ کرتے اگر طلب بھی کرتے اور اُسکو برخلاف
پاتے تو کوئی سروکار نہ رکھتے مگر یہ تو آگ لگا چکے ہین خواہ وہ یہان آئے خواہ نہ آئے اُسکا اسیر یا
قتل ہونا ضرور ہی اس سے یہ امر ہی کہ ایک وہی اسیر ہوگی طرفین کے لوگ نہ قتل ہونگے اُس
حالت مین ہزارون کے خون ہونگے اور یہ بھی خیال گلاب نے اپنا عشاق سے ظاہر کیا تھا
اور کہا تھا کہ اسوقت اس صورت سے یہ بلا دفع ہوتی ہی عشاق نے بھی کہا تھا کہ تمھاری راے
بہت ٹھیک ہی تب گلاب نے بادشاہ سے کہا تھا جب سمندر نے دیکھا کہ سب کی راے
ہی بس اُسوقت سمندر نے منشی سے کہا کہ اس مضمون کا نامہ نہ لکھو بلکہ جو مضمون سپہ سالار
بتائین وہ تحریر کرو گلاب نے پہلے تو القاب و آداب تحریر کرایا اُسکے بعد وہی مضمون جو کہ مذکور
ہو چکا ہی اُسکے بعد اور بہت سے کلمات عجز تحریر کرائے جو کہ خرد بزرگ کو تحریر کرتے ہین مضمون نامہ
سُن سُن کر یہ دونون بیٹھے ہوئے جلا کیے کیا کرتے کہ اُنھون نے دیکھا کہ سب نے اس راے کو پسند
کیا اگر ہم دونون انحراف کرینگے تو صریحاً مخالفت ظاہر ہوگی مگر اس پر بھی تاب نہ رہی بول اُٹھے اے
سپہ سالار ایسے کلمات تو نامہ مین نہ تحریر کرائیے جو کہ بادشاہ کی شان کے خلاف ہون جس سے
بالکل عجز ظاہر ہو گلاب نے جواب دیا کہ اور سب امور کا آپ کو بادشاہ نے اختیار دیا ہی مگر
اس تحریر نامہ مین میری راے ہی اور تمکو اختیار ہی جو مین چاہتا ہون تحریر کراتا ہون کوئی مین
غیر خواہی سے باہر نہین جو مین ذلت چاہونگا اگر سب خیر خواہ ہون تو مین بھی خیر خواہ ہون
سمندر نے کہا کہ اچھا اچھا تم لکھواؤ اور اُن دونون کو منع کیا تم نہ بولو اس نامہ کے مضمون کا
ہمارے سپہ سالار کو اختیار ہی کلمات وغیرہ خاموش ہو رہے مگر باہم اشارہ کیا کہا کہ بالکل ذلیل
کر کے بادشاہ کو لکھا ہی اور ایوان کو بہت کچھ تحریر کیا ہم وہ اور زیادہ غرور کریگی اور خیال کریگی
کہ بادشاہ دب گیا اسکا یہ خیال ہی کہ وہ اس تحریر کے دیکھنے سے چلی آئیگی ہم یہ خیال کرتے ہین
کہ وہ اور زیادہ مغرور ہو جائے گی خیر دیکھو جو ہمارا خیال ہی وہی ہوگا بادشاہ کو افسوس ہوگا اور
کچھ ہاتھ نہ آئے گا باہم ایک دوسرے سے اشارہ مین یہ تقریر کیا کیا ادھر گلاب نے نامہ ختم
کیا منشی نے لفافہ مین بند کیا اُس پر مہر شاہی کی بادشاہ کے روبرو پیش کیا سمندر نے وہ نامہ
لے کر جرار سے کہا کہ تم ہی جاؤ کیونکہ تم ایک مرتبہ ہو آئے تم بخوبی واقف ہو ہر امر سے بس
پھر جرار اپنے مقام پر سے اُٹھا گلاب نے زبانی بھی بہت کچھ سمجھا دیا اور کہا کہ جہان تک
ممکن ہو اپنے ہمراہ لے آنا جو تقریر بیان ہوئی ہی وہ نہ بیان کرنا جرار نے کہا کہ کیا آپ نے مجھکو
نادان تصور کیا ہی یہ کہکر جرار دربار سے باہر آیا اور طاؤس سحر پر سوار ہو کر طرف ایوانیہ کے
چلا جب سمندر نامہ روانہ کر چکا اُسوقت سمندر نے کہا کہ اگر ایوان آجائے اور میرے

کہنے پر عمل نہ کرے بس جسوقت مین اشارہ کرون فوراً تم سب اُسکو اسیر کرلینا بلکہ جب سے وہ آئے
اُس پر نہ ظاہر ہو مگر وہ حراست مین ہو جائے شملاق نے کہا بہت خوب یہ کہکر سمن رخ نے دربار
برخاست کیا داخل محل ہوا سب اپنی اپنی طرف چلے جوکہ دشمن تھے ایوان کے وہ بہت خوش ہوئے
اور جوکہ دوست تھے وہ مغموم تھے اور جوکہ خیر خواہ سلطنت تھے وہ باہم یہ تقریر کرتے ہوئے جاتے
تھے کہ اب اس شہر کے تباہی کے دن آگئے بادشاہ اندھا ہو گیا ہی دوست دشمن کے تمیز نہین ہی
وزیران دست چپ کو اپنا بہت بڑا خیر خواہ جانتا ہی اُن دونون سے زیادہ کوئی دشمن نہین ہی
آفاق سے انھون نے یون عداوت کرائی اب انھون نے ایوان سے بھی عداوت کا سلسلہ پیدا
کیا اور عداوت ڈلوادی گلاب نے کہا کہ مین نے ایک تدبیر کی ہی اگر وہ اس تدبیر سے چلی آئی اور
اُسنے ہم سب کے کہنے پر عمل کرلیا تو عداوت نہ ہوگی ورنہ وہ تو عداوت کرا چکے ہین یہ لوگ اسی
قسم کی باتین کرتے ہوئے اپنے مکان کو گئے اُدھر شملاق وامراق اپنے وزیرون اور دوستون سے
کہتے تھے کہ کیا خوب تدبیر ہم نے کی ہی کہ ایوان سے اور بادشاہ سے مخالفت ہوگئی یہ صرف اس غرض سے
کہ وہ جو اہل اسلام کی شریک ہوئی ہی اُسکو اہل اسلام کی شرکت نہ نصیب ہو اور بادشاہ
کے ہاتھ سے ماری جائے اگر وہ اہل اسلام کی شراکت کرے گی تو اُنکو بہت بڑی قوت حاصل ہوگی
بس ضرور اس تدبیر سے یہ قتل ہوگی یہ جو رائے سپہ سالار نے پیش کی کہ وہ یہان آجائے تو ہم سمجھا لینگے
یہ امر محال ہی گو انھون نے اپنی رائے ظاہر نہین کی ہی مگر اُنکا منشا یہی ہی خیر دیکھو کہ کیا ہوتا ہی
راوی نے کہا ہی کہ شملاق وغیرہ اُن بادشاہون سے جوکہ برائے کمک آئے ہین ایسی تقریر کرتے ہوئے
اُنکے لشکر مین آئے اور اُنکو اُنکے بارگاہ مین پہونچا کر تھوڑی دیر بیٹھکر اور رخصت ہوکر اپنے
اپنے مکان پر آگئے یہان اسی طور سے پھر دربار ہونے لگا اب حال جرار کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ راہ
طے کرکے الوانیہ مین پہونچا یہان نازان حکومت کرتی ہی اب ان لوگون کو کچھ بھی خیال نہین ہی
کہ کیا نامہ آیا تھا اور کیا ہوا سب عیش وعشرت سے بسر کر رہے ہین مگر الوان کو خیال ہی
کہ ضرور کوئی نہ کوئی پھر نامہ وپیام سمندر کے پاس سے آئے گا یہ اس خیال مین تھی اُدھر جرار
جب داخل الوانیہ ہوا سیدھا دربانع پر آیا دربار مین نہ گیا اس خیال سے کہ کیا ضرورت ہی کہ
دربار مین جاؤن مجکو تو ملکہ ایوان سے کام ہی بس جب یہ دربانع پر پہونچا اسنے محلدار سے
کہا کہ ملکہ کو خبر کرو کہ نامہ بر سمندر شاہ کا جرار جادو نامہ لے کر حاضر ہوا ہی محلدار نے قریب
گئی جاکر عرض کیا ملکہ نے کہا کہ بُلا لو محلدار آکر لے گئی چلمن پڑ گئی یہ کرسی پر بیٹھا سلام کرکے
ملکہ نے کہا کہ کیا پیام لائے ہو اور کیا رنگ ہی جرار نے کہا کہ اب تو بادشاہ کی کمک کئی ملکون
سے آگئی ہی بہت بادشاہ ساحر آئے ہین مگر ابھی ایک سبب سے لشکر اسلام پر بادشاہ نے
لشکر کشی نہین کی ہی اب اُنکا قصد ہی کہ مین خود لشکر کشی کرون صرف آپ کا انتظار ہی کہ ایک بہت
بڑی مشکل درپیش ہی وہ بدون آپ کے حل نہ ہوگی بادشاہ نے آپ سے فرمایا ہی کہ جس طور
سے ہو آپ میرے پاس تشریف لائیے آپ کی بزرگی سے مجکو بہت بڑی امید ہی کہ آپ
میرے کہنے کو نہ ٹالینگے آپ کی ذات سے بڑی امید قوی ہی میرے اوپر ایسی بڑی بلا آئی
ہی جو بدون آپ کے آئے دفع نہ ہوگی اگر مجکو ایسی اشد ضرورت نہ ہوتی تو مین کبھی آپکو
تکلیف نہ دیتا لہذا ازراہ مہربانی آپ اپنے کام کو چھوڑ کر تشریف لائیے بعد از مہربانی

ہوگا آپ میری بزرگ ہین اور بزرگون سے خردون کو بڑی بڑی امید ہوتی ہی یہ جو تقریر جبرار نے کی اور نامہ نکال کر دیا اُسکو جو پڑھا ایوان نے اس بیان سے زیادہ تر اُس مین عجز و انکسار پایا بس خیال کیا کہ جب سمندر نے اس طور سے لکھا ہی تو چلکر اُسکی کمک کرنی پر ضرور ہی سوائے مقابلہ اہل اسلام کے اور جس طرح کی بلا مین وہ مبتلا ہوا اُسکو دفع کردن وہ کونسی ایسی ضرورت ہی کہ جس کے لیے بار بار طلب کرتا ہی دراصل خلاف مروت ہی ایسے وقت مین اُسکے پاس نہ جانا وہ کوئی زبردستی تجکو برائے مقابلہ اہل اسلام نہ روانہ کردیگا نہ ایسا ہی کہ تجھ پر جبر کرے گا بس چلنا لازم ہی یہ خیال کرکے ایوان نے جرار سے کہا کہ تم ٹھہرو مین ابھی چلتی ہون اپنی چلہ کشی کو موقوف کرتی ہون کودس پندرہ دن کی میری محنت برباد ہوگی ہو مگر مین سمندر اپنے شفیق کے کہنے کو نہ ٹالونگی یہ کہکر محلدار کو طلب کیا اور اُس سے کہا کہ جاکر سپاہی سے کہ کہ وہ ابھی جاکر ماران و سوماق کو بلا لائے مجکو ایک بہت بڑی ضرورت ہی محلدار نے جاکر دربان سے کہا چند سوار ہر وقت در باغ پر مسلح حاضر رہتے ہین اُنمین سے ایک طرف ایوان شاہی کے چلا ایک طرف باغ سوماق برق مزاج کے جو کہ طرف ایوان شاہی کے گیا تھا اُسنے جاکر در دولت پر بذریعہ محلدار کے کہلا بھیجا کہ ملکہ ماران تاجدار سے عرض کردو کہ آپ کی ہمشیرہ صاحبہ نے آپ کو طلب فرمایا ہی محلدار نے جاکر ملکہ سے عرض کیا ملکہ اُسوقت دربار برخاست کرکے آئی تھی طعام نوش کر رہی تھی جیسے یہ پیام سُنا فوراً اُٹھ کھڑی ہوئی اور لباس دیگر پہن کر طاؤس سحر پر سوار ہوکر طرف باغ کے چلی محلدار سے کہا کہ سوار سے کہدو کہ وہ جاکر خبر کرے مین آتی ہون بس وہ سوار طرف باغ کے چلا اور جاکر محلدار سے کہا کہ عرض کردو ملکہ تشریف لاتی ہین اُدھر دوسرے سوار نے جاکر سوماق کے باغ کے دروازے پر اپنے آنے کی خبر کرائی محلدار نے آکر دریافت کیا کہ کیون آئے ہو اُسنے کہا کہ ملکہ عالم نے ملکہ صاحبہ کو یاد فرمایا ہی فرمایا ہی کہ اسی وقت میرے پاس ہوجاؤ مجکو تم سے کچھ اشد ضرورت ہی یہ جو محلدار نے جاکر کہا سوماق تڑپ گئی اُسوقت پالتو بیٹھی ہوئی اپنی تمام بتون سے چوسر کھیل رہی تھی یکبارگی اٹھ کھڑی ہوئی اور فوراً طاؤس سحر پر سوار ہوکر طرف باغ ایوان کے چلی سوار یہ کہکر اور اجازت لے کر چلا آیا یہان قبل آنے سوماق کے ماران آکر پہونچی طاؤس اپنا صحن باغ مین اُتارا جو ملازم اُس باغ کے تھے سب نے سلام کیا یہ سب کا سلام لیتی ہوئی بارہ دری مین آئی جب قریب اُس کمرے کے پہونچی کہ جہان ایوان قیام پذیر تھی دیکھا کہ وہی نامہ بر بیٹھا ہوا ہی جو کہ اس دن نامہ لے کر دربار مین آیا تھا اور مجکو نامہ نہ دیا تھا اتنی کو فوراً خیال گذرا کہ پھر سمندر نے طلب کیا ہی اُسمین رائے لینے کو ملکہ نے مجکو یاد کیا ہی یہ وہ آئی اُسنے سلام کیا ملکہ نے جواب سلام دیا اور کہا کہ اندر چلی آؤ ماران چلمن اٹھا کر اندر کمرے کے گئی ابھی یہ پوری نہ بیٹھی تھی کہ سوماق بھی آکر پہونچی اُس نے بھی اپنا طاؤس صحن باغ مین اُتارا اور سب ملازمون کا سلام لے کر یہ بھی بارہ دری مین آئی یہان آکر دیکھا کہ ایک ساحر کرسی پر بیٹھا ہی جیسے جرار نے سوماق کو دیکھا کرسی پر سے اُٹھ کر سلام کیا سوماق نے اُسکا سلام لے کر چلمن اُٹھا کر بدون اجازت اندر چلی گئی وہان جاکر دیکھا کہ ماران بیٹھی ہین یہ دونون کو سلام کرکے کھڑی ہوئی کہ ایوان نے مسکرا کر کہا کہ بیٹھ جاؤ کھڑی کیون ہوئی یہ سلام کرکے بیٹھ گئی جرار نے سوماق کو ایک بڑی جھنڈہ پایا اپنے دل مین کہا کہ اس سن و سال مین

تو اسکا یہ حال ہی ابھی کیا سن ہی جب جوان ہوگی تو آفت کی پرکالہ ہوگی اور حسن بھی خوب پایا ہی ایسی
حسین عورت مین نے آج تک نہین دیکھی غرض یہ تو اپنے دل مین سوماق کی شوخی و چالاکی و حسن کی تعریف
کر رہا ہی وہان سوماق نے بیٹھتے ہی عرض کیا کہ یہ ساحر کون ہی اور آپ نے مجکو اسوقت خلاف
وقت کیون یاد فرمایا الیوان نے جواب دیا کہ آپ تو بڑی تیز آئین کیا آپ کو اسوقت کا میرا طلب
کرنا ناگوار ہوا کیا کچھ اسوقت کے آنے مین نقصان ہوا اگر کچھ نقصان ہوا ہو تو معاف فرمایئے
مین بیان کرتی ہون مین یہ نہ جانتی تھی کہ آپ کا نقصان ہوگا ورنہ مین نہ طلب کرتی مجھ سے خطا
ہوئی سوماق نے سر جھکا کر کہا کہ جی نہین میرا کیا نقصان ہوگا صرف بے وقت یاد فرمانے سے
طبیعت پریشان ہوگئی تھی الیوان نے گلے سے لگایا پیار کیا اور کہا کہ پریشان نہ ہو کوئی پریشانی
کا امر نہین ہی یہ جو باہر کرسی پر بیٹھا ہوا ہے سمندر شاہ کا نامہ لیکر آیا ہی اور سمندر شاہ نے مجکو
طلب کیا ہی بہت عجز کیا ہی یہ نامہ موجود ہی بس الیوان نے سوماق کو نامہ دیا سوماق نے
نامہ پڑھا اور نامہ پڑھکر ماران کو دیا ماران نے بھی پڑھا جب ماران پڑھ چکی سوماق نے
الیوان سے پوچھا کہ آپ نے کیا جواب دیا الیوان نے کہا جواب اسکا کیا ہی مین جاتی ہون میرے
اور سمندر سے ایک مدت کی ملاقات ہی اور دوستی ہی بس مجکو اس ملاقات کا خیال ہی دوسرے
اگر ملاقات بھی نہ ہوتی اور وہ مجکو اس طور سے طلب کرتا تو مین ضرور جاتی میرے جانے
مین کوئی نقصان نہین ہی تم لوگون کو اپنے فعل کا اختیار ہی مین جاتی ہون تم ملو چاہے نہ ملو سمندر
سے اگر وہ تم کو طلب کرتا تم کو اختیار تھا مین نے اسی سبب سے تخت حکومت کو ترک کیا گوشہ
نشین ہوئی اور سب امور کا تم کو اختیار ہی مین تم پر جبر نہین کرتی ہون مگر مین جاؤنگی مین نے
تم کو اس لیے طلب کیا ہی تاکہ تم کو آگاہ کردون اس لیے کہ تم لوگ پریشان نہو ماران نے کہا کہ
یہ ہم کب عرض رتے ہین کہ آپ تشریف نہ لے جائین مگر اسکا کیا ہوگا کہ یہ جو آپ نے چلہ کھینچا
ہی الیوان نے کہا کہ وہان سے آکر پھر چلہ کشی کرونگی تم لوگ پریشان نہ ہونا مین بہت جلد
آؤنگی سوماق و ماران خاموش ہو رہین خیال کیا کہ اب ملکہ ضرور تشریف لے جائین گی اتنا
تو سوماق نے کہا کہ بہت جلد تشریف لائیے گا اگر عرصہ ہوگا تو مین خود آپ کے پاس
حاضر ہونگی الیوان نے کہا کہ ہان اگر بیس دن سے زیادہ عرصہ ہو تو تم خود چلی آنا سوماق نے کہا بہت
خوب ماران نے الیوان سے کہا کہ ایک میری بھی عرض ہی وہ یہ ہی کہ اگر سمندر شاہ مجکو برائے
کمک طلب کرے اور آپ سے رائے لے کہ مین انکو طلب کرون تو آپ رائے نہ دیجیے گا بلکہ
منع کر دیجیے گا کہ وہ مجکو نہ طلب کرے مین ہرگز اسکی کمک کو نہ جاؤنگی مجکو اپنے امورات ملکی سے
فرصت کب ہی جو مین کسی کی کمک کے لیے جاؤن دوسرے میرے اور سمندر کے کوئی ملاقات وغیرہ
نہین ہی نہ دوستی ہی وہ اپنے ملک کے بادشاہ ہین مین اپنے ملک کی بادشاہ ہون انکو اور
بہت سے بادشاہ باج دیتے ہین مجکو بھی دو ایک خراج دیتے ہین انسے کوئی پایہ کمی کا
نہین رکھتی ہون ہان انھون نے کبھی میری کمک کی ہوتی تو مین بھی انکی کمک کرتی اگر آپ رائے دینگی
اور وہ طلب کرینگے تو انکا بھی قول اور آپکا بھی قول رائیگان ہوگا مین اس امر مین آپ کی مرضی
نہ کرونگی الیوان نے کہا کہ اری ماران مین کیون رائے دینے لگی اگر وہ صلاح لین گے تو مین
منع کر دونگی مین پہلے ہی کہہ چکی ہون کہ تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی یہ تقریر ماران کی جبار کو بہت

ناگوار گذری اپنے دل مین خیال کیا کہ اسکو بڑا غرور ہی اس سے ضرور مقابلہ ہوگا جسوقت اسکو خبر ہوئی کہ میری
بہن کو سمندر نے اسیر یا قتل کیا یہ فوراً لشکر لے کر پہونچے گی ہم ابھی سے زورون پر ہی سمندر کو خیال مین
بھی نہین لاتی ہی دیکھو تو کیسی تقریر کر رہی ہی اُدھر ایوان نے کہا کہ تم برہم نہ ہو مین سمندر کو منع کر دونگی
راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ تقریر ماران نے موافق منع کرنے ایوان کے کہ اگر سمندر برائے کمک
طلب کرے تو انکار کر کمک کو نہ جانا صرف جرار کے سنانے کو کی تھی ورنہ اسکا موقع نہ تھا بس
ایوان نے سوماق و ماران سے کہا کہ تم لوگ جاؤ اب مین بھی جاتی ہون جو چاہا خداوند نے تو بہت
جلد آتی ہون بس ایوان نے پہلے سوماق کو گلے سے لگایا اور پیار کیا گو سوماق کا دل نہ چاہتا
تھا کہ مین ملکہ کو تنہا جانے دون مگر ناچار تھی نہ ماران کا دل گوارا کرتا تھا وہ بھی ملکہ سے مجبور تھی
جب ایوان سوماق کو گلے سے لگا چکی اور پیار کر چکی اُسکے بعد ماران کو گلے سے لگایا اُسکے
بعد وہ تہمت باندھے ہوئے کمرے سے باہر آئی دوسرا لباس بھی نہ پہنا طاؤس سحر طیار کیا اُس پر
سوار ہوئی جرار سے کہا کہ آؤ چلین بس جرار نے بھی طاؤس سحر بنایا یہ بھی اُس پر سوار ہوا جب یہ
سوار ہو چکا ملکہ اپنا طاؤس اُڑا کر چلی اُسکے عقب مین جرار چلا ملکہ سب ملازمین سے کہہ گئی
کوئی اس باغ سے نہ جانے مین بہت جلد واپس آتی ہون چلتے وقت ملکہ نے سوماق سے
کہا کہ ای فرزند تم اپنا موتی ذرا ہم کو دے دو اس لیے کہ جس وقت ہمارا تم کو دیکھنے کو جی چاہیگا
اُس موتی مین دیکھ لونگی سب حال تمھارا معلوم ہو جائے گا سوماق نے عرض کیا کہ مین کیا کرونگی
جسوقت میرا جی چاہے گا تو مین کیونکر آپ کے حال سے واقف ہونگی ملکہ نے کہا کہ جو کچھ ہو
موتی مجکو دے دو سوماق نے ناچار ہو کر موتی ملکہ کو دیا ملکہ نے موتی لے کر اپنے گلے مین
ڈال لیا جب ملکہ چلی گئی سوماق اپنے طاؤس پر سوار ہو کر اپنے باغ کو گئی اور ماران اپنے
طاؤس پر سوار ہو کر اپنے محل کو گئی سوماق سے سوماق کی مصاحبون نے پوچھا کہ ملکہ نے
آپ کو کیون طلب کیا تھا سوماق نے سب حال بیان کیا سب اُسکے خاموش ہو رہین اسی
طور سے ماران سے اُسکی مصاحبون نے دریافت کیا اُسنے بھی وہی حال سب بیان کیا سب
خاموش ہو رہین صبح کو ماران نے دربار کیا سب اہل دربار جب آ چکے اُسنے ایوان کا جانا
سمندر پر بکو جسب الطلب سمندر کے بیان کیا وہ لوگ بھی خاموش ہو رہے اب یہان
سوماق و ماران کو ملکہ کے انتظار مین رکھا جاتا ہی کہ سمندر کے پاس سے ہو کر تشریف
لاتی ہین سوماق کے پاس موتی بھی نہین ہی کہ جو وہ حال دریافت کر لیتی اسکا حال آیندہ
تحریر ہوگا اول حال ملکہ ایوان نہ طاؤس تحریر ہوتا ہی کہ یہ طاؤس سحر اُڑائے ہوئے چلی جاتی
تھی اسکے عقب مین جرار اپنے طاؤس کو اُڑائے ہوئے آتا تھا تھوڑی دور پہ اپنے شہر
سے آئی تھی کہ اسکو ایک کوہ پر بہار ملا یہ اُس کوہ پر اتری پہاڑ کی سیر کرنے لگی اسکے خیال
مین آیا کہ ای ایوان ذرا اس موتی مین تو دیکھ کہ سمندر نے مجکو کس لیے طلب کیا ہی اسکو کیا
ضرورت ہی بس یہ خیال کر کے موتی مین جو دیکھا اُس سے ظاہر ہوا کہ ای ملکہ تمھارا سمندر
کے پاس جانا اچھا نہین ہی سمندر شاہ تمھارے ساتھ بدی پیش آئے گا وہ مروت و
دوستی کا کچھ خیال نہ کریگا مگر انجام بخیر ہی تم اُسکے شر سے محفوظ رہو گی اگر نہ جاؤ گی تو اچھا
ہی گو سمندر تمھارے نہ جانے سے ادھر کو لشکر کشی کریگا مگر اُسکا بھی انجام اچھا ہی یہ جو حال

ملکہ نے دیکھا خیال کیا کہ گوموتی سے ظاہر ہوا ہی کہ میرے ساتھ سمندر بدی کریگا مین بچاؤن مگر نہ جانے
مین یہ امر ہی کہ وہ یہان لشکر کشی کرکے آئے گا اُسکے لشکر کشی کرکے آنے مین یہان خرابی ہی ہزارون
کی جان جائے گی اور میرے جانے مین ایک میری جان جاتی ہی پھر یہ بھی ظاہر ہوا ہی کہ انجام اچھا
ہی جانا بھی اچھا ہی دوسرے یہ سب کہین گے کہ ملکہ کیا سمجھ کر گئین تھین اور پھر راہ سے کیا
سمجھ کر واپس آئین جانا ہی بہتر ہی یہ خیال کرکے ایوان نے گوموتی پہلے اسی خیال سے لیا تھا
کہ مین سوماق کا حال دریافت کرتی رہونگی مگر جب یہ معلوم ہوا تو اُسنے خیال کیا کہ اس
موتی کا اُس مقام پر لے جانا اچھا نہین ہی نہ معلوم کیا ہو کیا نہ ہوا سکو کسی مقام بر بحفاظت
رکھنا چاہیے جب وہان سے واپس آونگی تو لے لونگی خوب ہوا جو مین موتی لیتی آئی اگر
سوماق کے پاس ہوتا اور وہ کسی وقت میرا حال دریافت کرتی اور اُس پر ظاہر ہوتا کہ سمندر
ساتھ بدی کے پیش آئے گا تو وہ فوراً دربار سمندر مین جاتی اور آفت برپا کرتی اُس وقت
خوب دل نے ایک بات بتائی یہ دل مین خیال کرکے ایوان ایک درخت کے پاس
آئی اس درخت پر سحر کیا کہ اُسکا تھنہ پھٹ گیا اسمین وہ موتی ایک ڈبیہ مین کرکے اُس
شگاف درخت مین رکھدیا اور سحر کیا کہ وہ برابر ہو گیا بس یہ وہان سے اُس مقام پر آئی
کہ جہان اسکا طاؤس کھڑا تھا اُدھر جرار ایک طرف سیر کو چلا گیا تھا اس امر سے بے خبر تھا
تھا کہ ملکہ بھاگ نہ جائین کی کوئی مین یہ جبر نہین لیے چلتا ہون وہ اپنی خوشی سے چلتی ہین
اس سبب سے یہ دوسری طرف سیر کو چلا گیا اسکو ملکہ کے موتی پوشیدہ کرنے کی خبر نہ تھی
ملکہ نے طاؤس کے پاس آکر آواز دی کہ آؤ جرار چلین اُدھر سے جرار بھی واپس چلا تھا
کہ بہت عرصہ ہوا سیر کرتے ہوئے اب ملکہ کو بلا کر چلین کہ ملکہ کی آواز آئی یہ دوڑ کر آیا
دونون سوار ہو کر طرف سمندر یہ کے چلے قطع راہ کرکے داخل شہر ہوئے اتفاق سے
اُس وقت پہونچے کہ وقت دربار کا تھا دربار آراستہ تھا سب اہل دربار حاضر دربار تھے
سمندر شاہ جرار ہی کا ذکر کر رہا تھا کہ ابھی تک جواب نامہ نے کر نہین آیا آج کئی دن
ہوئے ہین یہ تو یقین ہی کہ ایوان آئے گی نہین اُس سے فساد ضرور ہو گا گلاب نے
عرض کیا کہ حضور ایوان ضرور آئیگی آپ کے غلام نے ایسا نامہ نہین تحریر کرایا ہی کہ
جس کے پڑھنے سے وہ نہ آئے بلکہ نہ آنے والی ہو گی تو ضرور اُس نامہ کو پڑھ کر آئے گی
سمندر نے کہا کہ معلوم ہو جائے گا یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی اُدھر ایوان و جرار آکر قریب
دربار اُترے ایوان نے جرار سے کہا کہ ای جرار مین تجھ سے کہے دیتی ہون کہ سمندر میرے
ساتھ بدی سے پیش آئے گا مجکو سب حال معلوم ہی مگر مین صرف سمندر کی دوستی
کے امتحان کے لیے آئی ہون اور اپنی دوستی کا حق ادا کرنے ورنہ جب کہ مجکو معلوم ہی
کہ سمندر میرے ساتھ بدی کریگا پھر مین نہ آتی مگر اپنا یہ طریقہ نہین ہی کہ جب تک کوئی
امر ظاہر نہ ہو اُس پر عمل کرین جب اُسکی بدی ظاہر ہو گی اُس وقت دیکھا جائے گا
سب یہ کہین گے کہ ایوان نے حق ملاقات ادا کیا یہ کہکر جرار سے داخل دربار ہوئی
اُدھر عرض بیگی نے بڑھکر سمندر شاہ سے عرض کیا کہ حضور ملکہ ایوان نے طاؤس ہمراہ
جرار جادو کے تشریف لاتی ہین گلاب جادو طرف شملاق کے دیکھکر مسکرایا شملاق

کو یہ امر بہت ناگوار ہوا مگر کیا کرتا عشاق سے گلاب جادو نے کہا کہ اُستاد بادشاہ فرماتے تھے کہ ایوان
نہ آئیگی سُنا آپ نے کہا ایوان آتی ہی اِدھر سمندر نے شملاق کو اشارہ کیا کہا کہ جوبین نے اُسدن
کہا تھا اُسکا خیال ہی شملاق نے عرض کیا کہ غلام کو خیال ہی غلام بندوبست کرلے گا آنے دیجیے
یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر ایوان جلوخانہ طی کرکے صحن دربار مین آئی اِدھر سمندر نے کہا کہ
یک کرسی چوکی لاکر روبرو تخت کے بچھا دیجائے تاکہ ایوان اُس پر بیٹھے گلاب نے عرض کیا
کہ خداوند آپ ابھی سے یہ ذلت کے سامان اُسکے لیے نہ فرمایئے پہلے اُس سے دریافت تو کر لیجیے
سمندر نے کہا کہ ای سپہ سالار تم کو اس امر مین کیا دخل ہی بس گلاب جادو خاموش ہو رہا اُدھر
چوبدار نے لاکر کرسی چوبی بچھا دی کہ ایوان آکر پہونچی جرار نے تو جاکر مجراگاہ پر سے مجرا کیا اور
اپنے مقام پر آکر بیٹھ گیا ایوان نے قریب تخت پہونچکر سمندر سے صاحب سلامت کی سمندر
نے اسکی طرف سے مُنھ پھیر لیا سمندر نے اس امر پر خیال کرکے کہ ایوان نے مجکو مجراگاہ پر سے
کیون نہ مجرا کیا میرے تخت کے برابر آکر کیون صاحب سلامت کی اصل وجہ تو یہ تھی کہ اُسکے
دل مین ایوان کی طرف سے عداوت تھی اُسکی ذرا سی بھی بات بُری معلوم ہوتی ہی اور ایوان
نے موافق طریقہ سابق کے برتاؤ کیا کہ جب وہ قریب تخت آتی تھی اور سمندر سے آنکھ چار ہوتی
تھی جب سلام وغیرہ کی نوبت آتی تھی بلکہ سمندر برائے تعظیم نیم قد تخت پر سے اُٹھتا بھی تھا
بعض وقت تالب فرش استقبال کرتا تھا آج سب امر اُسنے ترک کیے وجہ یہ تھی اُسکو تو
دوسرا خیال تھا ایوان یہ حالت دیکھکر سمجھ گئی کہ جیسی خبر موتی نے دی ہی وہی امر ہی خیر میرا
نقصان کیا ہی اُدھر سمندر نے خیال کیا کہ اسقدر بادشاہ جو کہ تازہ وارد دربار مین ہین وہ سب
یہ خیال کرتے ہونگے کہ سمندر کی ایوان نے کچھ اصل نہ خیال کی برابر سے صاحب سلامت
کی کتنی بڑی بُھکی کی بات ہی ایسے ایسے خیالات سمندر کے دل مین آئے بس اور زیادہ ایوان
کی طرف سے سمندر کے دل مین عداوت ہوگئی اِدھر ایوان نے تمام دربار کو دیکھا دیکھا کہ کوئی
کرسی خالی نہین ہی نہ کوئی دنگل نہ کوئی مقام میرے لیئے مقرر ہوا ہی ہمیشہ اسکے لیے مقام
برابر تخت کے مقرر ہوتا تھا آج نہ تھا اِسکو یہ امر بھی ناگوار ہوا اور اُسنے اپنے دل مین
خیال کیا کہ سمندر نے مجکو دھوکے سے بلاکر ذلیل کیا اتنے بڑے دربار مین جہان کہ اسوقت
ہزارون سردار اور بہت سے بادشاہ جلیل القدر بیٹھے ہوئے ہین باوجودیکہ بادشاہ ہین اور
صاحب ملک و مال ہین مگر تیری برابری نہین کرسکتے ہین اُنکے روبرو مجکو ذلیل کیا اول تو
تعظیم نہ کی دوسرے سلام نہ لیا منھ پھیر لیا تیسرے کتنی دیر سے تو کھڑی ہی کوئی مقام تیرے
لیے نہ مقرر کیا بڑی ذلت دی خیر تو اپنی نیکی سے باز نہ آلا کوئی میرے ساتھ بُرائی کرے
تو نیکی کیے جا یہ قول کسی بزرگ کا ہی یہ خیال کرکے جو چوبی کرسی روبرو تخت سے بچھی ہوئی
تھی اُسکو پھلانگکر بیٹھ گئی مگر چین برجبین اُسنے خیال کیا کہ اہل دربار نے بھی تیری تعظیم نہ کی نہ کوئی
برائے استقبال کیا آج یہ رنگ کیا ہی وہان سمندر نے منع کردیا تھا کہ کوئی ایوان کی
تعظیم نہ کرے نہ اُسکو سلام کرے پھر اُسنے خیال کیا کہ کسی نے آج مجکو سلام بھی نہ کیا خیر
ان لوگون کے سلام نہ کرنے اور تعظیم نہ کرنے سے تیری عزت نہ جاتی رہے گی یہی لوگ بد
تمیز اور نالایق کہلائین گے میرا کیا جائے گا میری جو عزت ہی وہی رہے گی ای ایوان تو

اتنے عرصہ تک کھڑی رہی کسی نے یہ بھی نہ کہا کہ بیٹھیے مین خود یہ کرسی کھینچکر بیٹھ گئی آج یہان آکر بہت
ذلیل ہوئی ایسی کبھی نہ ذلیل ہوئی تھی اتنی عمر بھر مین جیسی اسوقت ہوئی ہون ایوان تو یہ خیال کر
رہی تھی اُدھر عشاق و گلاب اپنے اپنے دل مین یہ کہہ رہے تھے کہ سمندر نے بُری حرکت کی
ابھی ایوان کے ساتھ ایسی باتین نہ کرنا تھین شملاق وغیرہ خوش تھے کہ بادشاہ نے خوب کیا
جو ایوان کو ذلیل کیا اور جو بادشاہ تازہ وارد تھے اور سردار وہ بھی افسوس کر رہے تھے کہ اتنی
بڑی ساحرہ کو سمندر نے اپنے گھر پر طلب کر کے یون ذلیل کیا یہ وہ ہی کہ اسکی ہم سب عزت
کرتے ہین یا یہ آج یون ذلیل ہوئی سمندر بہت خراب آدمی ہی اگر ہم ایسا جانتے تو کبھی نہ آتے
اہل دربار مین تو یہ ہر ایک خیال کر رہا ہی ایوان خاموش سر جھکائے ہوئے بیٹھی ہی کہ ایک مرتبہ
ایوان کی طرف سمندر متوجہ ہوا اور اہل دربار کی طرف دیکھ کر کہا کہ تم لوگ کس قدر بدتمیز اور
نالائق ہو گئے ہو کہ ملکہ ایوان آکر روبرو میرے تخت کے چوبی کرسی پر بیٹھ گئین تم لوگون نے کچھ
خیال نہ کیا مین تو آج کل بہ سبب انکارات کے ایسا بدحواس ہو رہا ہون کہ مجکو کسی امر کی خبر
نہین ہی یہ تقریر جو سمندر نے کی صرف اہل دربار کے آگاہ کرنے کو کہ جو نہ واقف ہون وہ آگاہ
ہو جائین یہ کہکر سمندر نے کہا کہ لاؤ کرسی ملکہ کے لیے ایوان نے خیال کیا کہ اب دوسری کرسی
پر بیٹھنا بالکل خلاف ہی سمندر کو جو کچھ ذلیل کرنا تھا کر لیا اب کوئی ضرورت نہین ہی یہ خیال کر کے
کہا کہ ای بادشاہ اب کوئی ضرورت نہین ہی مین خوب بیٹھی ہون کیا نقصان ہوا جو مین روبرو
تخت کے بیٹھ گئی کوئی میری عزت نہین کم ہو گئی سمندر نے کہا کہ یہ امر بالکل خلاف ہی آپ آکر
میرے برابر تخت پر بیٹھیے ایوان نے کہا کہ میری یہ لیاقت نہین ہی کہ مین تخت پر بیٹھون اب تو
مین جہان بیٹھ گئی بیٹھ گئی اب یہان سے نہ اُٹھونگی ای بادشاہ چاند پر خاک ڈالنے سے خاک اُسپر
نہین پڑتی ہی بلکہ اپنے مُنھ پر اُلٹی آتی ہی وجہ یہ ہی کہ جو کوئی دوسرے کو ذلیل کرتا ہی وہ پہلے
ذلیل ہوتا ہی اور صاحبان عزت کی نگاہ مین حقیر ہوتا ہی مین ایک زمانہ دیکھے ہوئے ہون
گرم و سرد عالم چشیدہ ہون میرے ساتھ کوئی کیا مکر و فریب کی تقریر کریگا مین نے ہر رنگ کے
انسان فریبی اور مکار و غیر فریبی سب دیکھے ہین بڑے بڑے لوگون کی مین نے صحبت پائی ہی مین
اُن اُن مقامات اور اُن اُن بادشاہون کے دربار مین شریک ہوئی ہون کہ جہان پر ہر ایک کا
ہوا ؤ نہ پڑتا اور ہر طور کا مین نے زمانہ دیکھا ہی اور سب طرح کے لوگ میری آنکھون سے گذرے
ہین چشم و ابرو سے آدمی کے دل کا حال پہچان لیتی ہون میرا سن اسی حالت مین گذرا ہی
مین نے دھوپ مین بال نہین سفید کیے ہین بس خیر اس امر کی کوئی ضرورت نہین ہی جو ہونا تھا
وہ ہوا اب اصل مطلب اپنی زبان سے بیان فرمایئے کہ وہ کیا ضرورت ہی کہ جس کے لیے مجکو
آپ نے طلب کیا ہی وہ کیا ایسی ضرورت ہی کہ مین چلہ مین بیٹھی ہوئی تھی کہ متواتر نامے پہونچے
مجکو کچھ بن نہ پڑا زمانہ سابق کی محبت و ملاقات پر خیال کر کے آئی اگر مجکو ایسی حالت مین خدا
بھی طلب فرماتے تو مین نہ جاتی مگر تمھاری ملاقات کا ایسا خیال تھا دوسرے اپنے اقرار
کا کہ مین چلی آئی جیسے آئی ذلیل ہی ہوئی مجکو اس کا کچھ غم نہین ہی انسان کے ساتھ زمانہ
یکسان نہین رہتا ہی گا ہے چنین ہی گا ہے چنان ہی جو کہ قدردان اور خود صاحب عزت ہین
اور لائق ہین اُنکی نگاہ مین میری قدر و منزلت اب بھی وہی ہی جو کہ تھی ناقدردان اور نالائقون کی

کچھ ذکر نہین ہی خداوندا اگر قبر بھی دین تو قدردان کی قبر دے برابر دین ناقدر کی قبر کے برابر مہ دین اور مجکو تو
اس حال کی خبر بھی کہ میرے ساتھ یہ برتاؤ کیا جائے گا مین صرف دو خیالون سے چلی آئی اول تو یہ
خیال کیا کہ زمانہ گیا گے گا کہ ایک زمانہ وہ تھا کہ وہ راہ و رسم اور اب جو وقت پڑا تو شراکت کی
بلکہ طلب بھی کیا تو انکار کیا ہی کوئی کسی کا برے وقت مین نہین ہوتا ہی کسی پر انسان بھروسہ
نہ کرے نہ کوئی دوست ہی نہ ملاقاتی بس یہ خیال کرکے کہ تو زمانہ مین انگشت نما ہوگی دوسرے یہ
خیال ہوا کہ مین نے تم سے عہد و پیمان کیا تھا کہ جب تم پر کوئی مصیبت سخت پڑیگی اور تم مجکو طلب
کروگے مین ضرور آؤنگی تمھارے ساتھ کبھی برائی نہ کرونگی خیال کرو کہ اے سمندر شاہ تم نے مجکو
طلب بھی نہ کیا تھا نہ اس حال کی خبر دی تھی مگر مین یہ واقعات سنکے خود مع لشکر آئی اور تمھاری
شریک ہوکر اہل اسلام سے لڑی بس جب کہ میری یہ حالت ہی تو تم طلب کرو اور مین نہ آؤن
اب بہت جلد اپنی ضرورت کو بیان کرو یہ تقریر جو ایوان نے کی سب اہل دربار نے کان کھڑے
کیے اور باہم اشارون مین کہا کہ سنا تم لوگون نے کہ ایوان باتون باتون مین کیا کہ گئی خیال
کرو کہ جو کہ صاحبان لیاقت ہین وہ ایسی ہی تقریر کرتے ہین کہ دوسرے کو ناگوار بھی نہ ہو اور
اپنا مطلب بھی ظاہر ہوجائے اور جو بُرا و بھلا کہنا ہو وہ بھی کہ لیا جائے اہل دربار مین تو
یہ تقریر ہو رہی ہی اشارون مین اُدھر شملاق و امراق نے یہ تجویز قبل سے کرلی ہی کہ کئی سو ساحر
پوشیدہ مقرر کیے ہین کہ وہ کمندہاے سحر لیے ہوئے کھڑے ہین کہ ادھر بادشاہ خواہ وزرا کا
اشارہ ہو اُدھر ہم ایوان کو اسیر کرلین گویا ایوان حراست مین ہی بس اُسکی تقریر کا سمندر شاہ
نے یہ جواب دیا کہ اے ایوان مین نے تو تم کو طلب بیشک کیا ہی اور تم نے جو تقریر اسوقت
کی اسکا جواب مین تم کو دونگا مگر ابھی نہین کیونکہ ابھی موقع نہین ہی ہان مین وہ ضرورت تم سے
بیان کرتا ہون کہ جس لیے تم کو طلب کیا ہی اور تمھاری محبت اور دوستی کا امتحان کرتا ہون اسی
وقت ظاہر ہوئی جاتی ہی اگر تم نے زمانہ دیکھا ہی اور ہر رنگ کی صحبت اُٹھائی ہی اور ہر ایک
کے حالات سے واقف ہو اور چشم و ابرو سے حال دل شناخت کرلیتی ہو اُسی طور سے مین نے
بھی زمانہ دیکھا ہی اور ہر طور کی صحبت پائی ہی ہر ایک کے حال سے مین بھی واقف ہون اور جو
کسی کے دل مین ہوتا ہی اُس سے مین آگاہ ہوجاتا ہون جو امر کہ انسان کے قلب مین ہوتا ہی
وہ میرے ناخونون مین ہوتا ہی کوئی مجھ سے کیا مکر و فریب کریگا مین خداوند کی صحبت اُٹھائے
ہوئے ہون اگر تم سامری و جمشید کی صحبت اُٹھائے ہو تو مین خداوند نہ طاق کی صحبت مین
پلا ہون اور پرورش پایا ہون تم صرف شریک صحبت ہوئین تھین مین نے تمک سے پرورش
پائی ہی تم پھر عورت ہو اور مین مرد ہون جو عقل و فطرت مرد مین ہوتی ہی وہ عورت مین نہین
ہوتی ہی عورت ناقص العقل ہوتی ہی غیر اس تقریر سے تو کوئی مطلب نہین ہی اصل ضرورت تم سے
یہ ہی کہ تم کو مین نے اس غرض سے یاد کیا ہی کہ یہ سب بادشاہ اپنا اپنا لشکر لے کر میری کمک کو
آئے ہین اور اب لشکر کثیر بھی ہوگیا ہی بس میری تو یہ لیاقت نہین ہی کہ مین غیر ساحرونکے
مقابلہ کو جاؤن گو اُن مین ساحر بھی ہین مگر وہ کون ہین اُنمین بہت سے ایسے ہین کہ میرے
ملازم تھے اب مجھ سے منحرف ہوگئے ہین بہت سے اور اقالیم کے ہین تاہم مجکو اُنکے مقابلہ مین
جاتے ہوئے عار ہی اور میری شان کے خلاف ہی بس تم اِن سب کو لے کر اور لشکر کثیر اپنے ہمراہ

لے کر جاؤ اور اہل اسلام سے مقابلہ کرو مین اپنے اُستاد کو بھی تمھارے ہمراہ کر دونگا اور اپنے سپہ سالار گلاب جاں کو بھی اور ایک خرام تمھارے ہمراہ ہوگا تم کو کسی امر کی تکلیف نہ ہوگی یہ سب بادشاہ اور میرے ملازم مثل میرے تمھاری اطاعت کرینگے اور تمھارے ماتحت ہونگے تمھارے حکم سے سرتابی نہ کرینگے تمھارے کہنے کو اور حکم کو مثل میرے حکم کے خیال کرینگے گو مین یہ خیال کرتا ہون کہ تم یہ خیال کرو گی کہ مجکو ایسا کم عزت اور کم وقعت خیال کیا کہ غیر ساحرون کے مقابلہ کو اور اپنے ملازمون کے مقابلہ کو روانہ کیا کہ جس کے مقابلہ مین جانا خود عار خیال کیا یہ امر ضرور خیال کرنے کے قابل ہے مگر مین کیا کرون کہ مین کسی کو اس امر کے لائق نہین پاتا ہون رہے اُستاد انھون نے ان سب امرون سے انحراف اور ترک دنیا کی ہے پہلے مین نے اُنھین سے کہا تھا اُنھون نے انکار کیا اور فرمایا کہ مین تو گوشہ نشین ہوا تھا مگر صرف تمھاری محبت مین مین اپنے مقام کو ترک کر کے آیا ہون مگر یہ مجھ سے نہ ہوگا کہ مین افسری سپاہ کرون اور لشکر لے کر برائے مقابلہ جاؤن اس امر سے مجکو معذور رکھو مین نے بھی خیال کیا کہ سچ فرماتے ہین یہ فرمایا کہ ہان کسی کو لشکر لے کر روانہ کرو مین اُسکے ہمراہ چلا جاؤنگا بس مین نے خیال کیا کہ تم سے بڑھ کر کوئی نہین ہے کو جس طور سے میری کم عزتی اور ذلت ہوئی اسی طور سے تمھاری بھی ہے مگر مجھ مین اور تم مین کچھ فرق ہے وہ یہ ہے کہ تم اس شہر کی رہنے والے نہین ہو نہ اس ملک کے بادشاہ ہو مین یہان کا بادشاہ ہون بس میری زیادہ ذلت ہے یہ نہ خیال کرنا کہ مجکو اپنے سے اور اپنے عزیزون سے کم تصور کیا جو مجکو غیر ساحرون کے اور اپنے ملازمون کے مقابلہ کو روانہ کیا مین تمھارا جانا ہمراہ لشکر کے مثل اپنے جانے کے خیال کرتا ہون اور یہ جانتا ہون کہ گویا مین ہی ہمراہ لشکر ہون یہ کہکر سمندر خاموش ہو رہا ایوان نے اس تقریر کا سمندر کی کچھ جواب نہ دیا خاموش سنا کی جب کچھ جواب نہ ملا تو پھر سمندر نے اُس تقریر کو روبرو ایوان کے بیان کیا اور کہا کہ تم نے کچھ جواب نہ دیا اُس وقت ایوان نے سر اٹھا کر سمندر سے کہا کہ یہ جو کچھ تم نے کہا مین نے سب سُنا اور مین اسکا کیا جواب دون اصل امر یہ ہے کہ جس طور سے اُستاد عشاق حجرہ نشین نے ترک دنیا کی اور گوشہ نشینی اختیار کی اُسی طور سے مین نے بھی کی مجکو لشکر لے کر جانے مین کچھ عذر نہ تھا مگر مین جب کہ ترک دنیا کر چکی اور گوشہ نشین ہو چکی تو پھر مجکو امور دنیا سے کیا غرض دوسرے اگر مین ترک دنیا نہ کرتی تو بھی مین لشکر لے کر بدون تمھارے ہمراہی کے برائے مقابلہ نہ جاتی کیونکہ یہ مقدمہ جنگ و پیکار کا تھا اسکو بن جانے ہوئے نہ کچھ عرصہ ہوتا ہے نہ بگڑ جانے ہوئے ایک پل مین بگڑ جاتا ہے اور اسی طور سے بن جاتا ہے اگر بگڑ جاتا تو سب مجکو الزام دیتے کہ جانکر ایوان نے لشکر کو شکست دلوائی وہ کیا جانے لشکر سے مقابلہ کرنا عورت کبھی نہ اور بن جاتا تو کوئی تعریف بھی نہ کرتا یہ کہتا کہ غیر ساحرون سے مقابلہ تھا اُن سے جنگ کا سر کرنا کتنی بڑی بات تھی ایک ادنیٰ ساحر جا کر فتح حاصل کر لیتا اور یہ جو تم نے کہا کہ کسی امر کا خیال نہ کرنا اُسکا جواب یہ ہے کہ اس امر مین کوئی ذلت نہین ہے نہ مجکو اس امر کا خیال جب ہوتا نہ اب ہے کہ بادشاہ نے بخیال ذلت کہ کون غیر ساحرون سے مقابلہ کرے مجکو حقیر جان کر خود نہ گئے مجکو روانہ کیا یہ امر کوئی بے عزتی اور ذلت کا نہین ہے نہ مجکو اسکا خیال ہے بس مین اس امر سے باز رکھی جاؤن مین ہمراہ لشکر کے خواہ افسر بنکر خواہ نہ افسر بنکر برائے مقابلہ نہین جا سکتی ہون کسی اور کو تجویز فرمایئے سمندر نے اس تقریر کا

جواب یہ دیا کہ ای ایوان تم نے پھر وہی تقریر نامناسب کی کہ جس کا کوئی نہ سر ہی نہ پاؤن میرے
اُستاد کہ جنکو ایک مدت ہوئی تھی ترک دنیا کیے ہوئے اُنھون نے تو اس امر کو میری خوشی اور
الفت سے منظور کر لیا اور ہمراہی لشکر پر اقرار کر لیا صرف سرداری لشکر کی نہین قبول کی اور
تم کہ جس کو ابھی ترک دنیا کیے ہوئے کچھ عرصہ نہین ہوا ہی انکار کرتی ہو اور پھر محبت و دوستی کا
دم بھرتی ہو اسوقت کی تقریر تمھاری بالکل اُس تقریر کے خلاف ہی جو کہ ابھی تم نے قبل اسکے
کی ہی اپنے پہلے ہی قول پر قائم رہو اور جو مین کہتا ہون اُس پر عمل کرو لشکر کی سرداری قبول
کرکے برائے مقابلہ اہل اسلام جاؤ یہ عذر تمھارا لائق قبول کرنے کے نہین ہی ہرمین قبول کرونگا
تم کو جانا ہوگا ہمراہ لشکر کے ایوان نے جواب دیا کہ ای سمندر مین یہ تو سچ کہتی ہون کہ مین نے
صرف تمھاری الفت اور محبت و ملاقات سابق کے سبب سے یہ امر گوارا کیا ورنہ کبھی م
گوارا کرتی اب یہ امر تو غیر ممکن ہی کہ مین لشکر لے کر جاؤن کیون مجکو پریشان کرتے ہو مین نے
اسی سبب سے ترک حکومت کی اور گوشہ نشین ہوئی تاکہ ان آلام سے محفوظ رہون اور
کسی قسم کی اب مجکو زحمت نہ ہو مین کیون اپنے سر پر بندگان خداوند کا خون لون جو چلہ
مین نے کھینچا ہی اُس مین اس امر کی ممانعت ہی کہ خون نہ دیکھے کسی کو اپنے روبرو قتل نہ کرآئے کوئی
ظلم نہ کرے اول تو یہ ہی کہ مجھ سے خلاف طریقہ ہوا کہ ایام چلہ کشی مین اُس مقام سے چلی آئی
دوسرے اب یہ طریقہ کے خلاف ہوگا بس مجکو معاف کرو سمندر نے سب کا یہ جواب دیا
کہ مین کوئی عذر نہ سماعت کرونگا تم کو جانا ضرور ہوگا ایوان نے کہا کہ یہ تو غیر ممکن ہی مین
کوئی تمھاری تابعدار نہین ہون نہ تمھاری ماتحت ہون جو تم مجھ پر زور ڈالتے ہو مین یہ
زور تمھارا نہ اُٹھاونگی یہ بھی کوئی زبردستی ہی کہ سمندر نے کہا کہ اپنے بھلے نہ قبول کروگی تم کو
مین ہمراہ لشکر روانہ کرونگا اس خیال مین نہ رہنا نہ مین ماتحت ہون نہ باج گذار ہون میرے
اوپر کوئی زبردستی نہین کر سکتا ہی یہ خیال بھی نہ کرنا جسقدر ملک اور قصبہ زیر حد نہ طاق
یہ مین سب میرے ماتحت ہین اور مین سب کا حاکم ہون تو میری ماتحت ہو کر مجھ سے سرکشی
کرتی ہی یہ صرف میرے غفلت کا سبب ہی اور اس امر کا سبب ہی کہ مین نے خیال کیا کہ کیا
ان لوگون سے مزاحمت کی جائے اگر یہ اطاعت نہین کرتے ہین اور یہ خراج نہین دیتے
ہین تو خیر ان سے ملاقات دیرینہ ہی وقت ضرورت کام آئینگے اگر کوئی غنیم آئے گا اور اُس
سے مقابلہ ہوگا تو یہ سب شراکت کرینگے تم لوگون نے یہ خیال کیا کہ دب گیے ہم نے
دبا لیا واہ کیا خوب ہم کوئی ٹھہرے ہی نہین بس مروت ہو چکی اب مین مروت نہ کرونگا زیادہ مروت
مین یہی خرابی ہوتی ہی مین تم لوگون زبردستی ہمراہ لشکر روانہ کرونگا نہ جاؤگی تو عدول حکمی کی سزا دونگا
ہم کوئی نہ ٹھہرے ایوان نے اس تقریر کا سمندر کو یہ جواب دیا کہ یہ سب تمھارا خیال خام
ہی ہم وہ لوگ ہین جو کہ آج تک کسی کے ماتحت نہین رہے نہ کسی کو خراج دیا ہمیشہ خودسر اور
سرکش رہے یہ صرف تمھاری ملاقات کا سبب ہی جو اسقدر بھی باتین مین نے اسوقت سنی
اور صرف اپنے عہد کا خیال ہی ورنہ دوسرا اگر ایسی تقریر کرتا تو اُسکو جواب سخت دیا جاتا ای سمندر
کیون مجکو تو پریشان کرتا ہی کیون مجھ تارک دنیا کو ستاتا ہی دیکھ پچتائے گا سوائے افسوس
کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا مین یہ کہہ چکی ہون کہ مین نہ جاؤنگی اب اپنے قول سے نہ پھرونگی سمندر

نے کہا کہ اگر تو یہ کہہ چکی ہی کہ مین نہ جاؤنگی اور اپنے کہے کی پابندی کرے گی تو مین یہ سردربار کہہ چکا ہون کہ تجکو
ہمراہ لشکر روانہ کرونگا جہان تک ممکن ہوگا روانہ کرونگا ورنہ اس تقصیر کی سزا دونگا اور اس جرم کی علت
مین تجکو قتل کرونگا ای الیوان تو صاف صاف یہ کیون نہین کہتی ہی کہ مین خواجہ سے اقرار کرچکی ہون
کہ مین سمندر کی شریک ہوکر تم سے مقابلہ نہ کرونگی تو نے تو اہل اسلام کی شراکت اختیار کی ہی تو
نصف مسلمان ہوگئی ہی اب تو کیونکر اُنسے مقابلہ کریگی اور اُنکے مقابلہ مین لشکر لے کر جائیگی یہ بھی
تیری ایک فطرت ہی کہ تو نے سلطنت ترک کی مین کب تیرے اس فقرے مین آتا ہون مین تجکو
مطیع اسلام ہونے کی سزا دونگا اب تو یہان سے نہین جاسکتی ہی بدون اس امر کے یا تو ترک اسلام
کرکے میرے لشکر کے ہمراہ جاکر اہل اسلام سے مقابلہ کرنا ہوگا ورنہ مین تجکو قتل کرونگا الیوان نے کہا
کہ سمندر کیون بدعت کرتا ہی دیکھ مین تجھ سے کہتی ہون تجکو نہ ستا دوست کو دشمن نہ کر جو کہ خراب
کرنے والے ہین اُنکے کہنے پر عمل نہ کرو ورنہ خرابی ہوگی ای سمندر مین پہلے سمجھ گئی تھی جب تو نے کسی
طور سے آج میری عزت و آبرو نہ کی بلکہ ایسی حرکت کی کہ جس کے سبب سے مین ذلیل ہوئی ای سمندر
مین تجھ سے یہ بے دیتی ہون کہ ان باتون سے تیری حکومت مین خرابی ہوگی صاحبان عزت تیرے
دربار مین آنے سے پرہیز کرینگے دیکھ سمندر ہوشیار رہو یہ جو خرابیان واقع ہوئی ہین تیری ان
حرکتون سے ہوئی ہین ای سمندر اپنے ہوش مین آ میرے اوپر ظلم و ستم نہ کرو ورنہ پریشان ہوگا کیون
مجھ عورت بیوہ گوشہ نشین پر ستم کرتا ہی یہ جس قدر تیرے دربار مین ہین اُن مین سے کوئی ساتھ
نہ دیگا سب بوقت سختی نکل جائینگے جو کہ دوست ہین وہی رہجائینگے دشمن سب بھاگ جائینگے
آفاق شاہ اسی سبب سے نکل گیا تو نے معلوم ہوتا ہی اُسکے ساتھ بھی ایسی ہی حرکت کی ہوگی
گو لوگون نے مجھ سے بیان کیا تھا مگر مجھکو یقین نہین آیا تھا اب یقین ہوگیا مین جو کچھ کہہ چکی ہون
کہ اہل اسلام کے مقابلہ کو نہ جاؤنگی اب اُس سے نہ پھرونگی اور یہ بھی کہے دیتی ہون کہ تجھ سے
بھی مقابلہ نہ کرونگی جو تیرا جی چاہے میرے اوپر ظلم کرلے ان دونون امرون سے ایک بھی امر نہ
گوارا کرونگی نہ تجھ سے فساد کرونگی نہ اہل اسلام سے سمندر نے کہا کہ مین تجکو ابھی قتل کرونگا
ورنہ تو ترک شراکت اسلام کر مین تجھ سے صاف صاف کہتا ہون الیوان نے جواب دیا کہ
یہ تو کبھی نہ ہوگا بس سمندر نے برہم ہوکر کہا کہ کیون اپنی شامت بلاتی ہی چونکہ سمندر تو اس
امر پر آمادہ تھا اور اُسکو تو اسکو قتل کرنا منظور تھا فوراً حکم دیا کہ پکڑلو یہ حکم کا دینا تھا کہ سمندر
نے اشارہ کیا عقب سے چار سو سمندر الیوان پر پڑے یہ اُسی طور سے بیٹھی رہی سب
نے اسیر کرلیا اسنے حرکت تک نہ کی اسکو اسیر کرادیا جب اسیر ہوگئی سب نے باندھ لیا
اُسوقت سمندر شاہ نے اشارہ کیا کہ آہن گر حاضر ہون فوراً آہن گر حاضر کیے گئے سمندر
نے حکم دیا کہ اسکو قید شدید مین گرفتار کرو آہن گر ہتکڑیان بیڑیان لائے الیوان نے خود اپنے
اختیار سے قید ہون لی بحکم سمندر شاہ چار سو ساحران نامی تلوارین برہنہ کرکے سر الیوان پر
کھڑے ہوئے اور ایک ہزار ساحر اسباب سحر سے درست ہوکر بموجب حکم سمندر گرد
الیوان کھڑے ہوئے جب یہ بندوبست ہوچکا اُسوقت سمندر نے الیوان سے کہا
کہ اب تو اپنے کو کس حالت مین پاتی ہی اب بھی دیکھ میرے کہنے پر عمل کر ورنہ پچتائے گی
مفت جان جائے گی صرف محبت خواجہ مین اُسوقت الیوان نے اہل دربار کی طرف

دیکھکر کہا تم سب لوگ گواہ رہنا کہ مین نے سمندر کی کوئی خطا نہین کی تھی نہ مین سمندر کی ماتحت تھی نہ
ہون صرف اپنی زبان کی پابندی کے سبب سے مین اپنے کو قتل کراتی ہون ورنہ سمندر کی نہ سمندر
کے اہل دربار کی یہ لیاقت تھی کہ میری طرف بہ نگاہ تند و تیز دیکھ سکتے ہین ان مین سے کسی کی اصل نہین
جانتی ہون ایک جنبش لب مین یہ سب دیوانہ ہوجاتے ہین مگر مین کہہ چکی ہون اور عہد کرچکی ہون کہ
تجھ سے کسی حال مین مقابلہ نہ کرونگی جب کہ میرے اسکے باہم دوستی اور سلسلہ اتحاد جاری ہوا تھا
اُسی زمانہ مین میرے اور سمندر کے اقرار ہوا تھا کہ اسوقت تو باہم اسقدر ملاقات اور الفت ہوئی
ہی مگر جب کوئی مقدمہ ملکی یا مالی ہوگا اُسوقت ہمارے تمھارے مقابلہ ہوگا تو مین نے اقرار کیا تھا
کہ اگر تم میرے ملک و مال کو بھی ضبط کرلوگے اور مجھ پر ظلم کروگے تو مین کبھی اپنے عہد سے نہ پھرونگی
تم سے مقابلہ نہ کرونگی اپنی جان کا جانا گوارا کرونگی مگر مین مقابلہ نہ کرونگی بس مین تو اُسی قول پر ابھی
تک قائم ہون اور مرتے دم تک قائم رہونگی کیونکہ زبان تن بھر مین ایک عضو ہی کہ جو کوئی اقرار
کرتا ہی زبان سے کرتا ہی اسی سے ہر امر کا اقرار ہوتا ہی لوگ مال و دولت ہار جاتے ہین بیٹا بیٹی کو
ہارتے ہین جسکی زبان ایک اُسکے ماں باپ ایک جسکے زبان دو اُسکے ماں باپ ہزارون بس
میری تو زبان ایک ہی ہین کیونکر اپنے قول سے پھرون یا اگر میرے ماں باپ ہزارون ہوتے تو میری
زبان بھی دو ہوتین تم سب لوگ دیکھ لو سمندر اپنے قول سے پھر گیا مین نے اُسوقت کا اقرار
اسوقت سمندر کو یاد دلایا اسکو اُسکی پابندی ضرور ہی جس طور سے مین پابند رہی ورنہ عہد شکن
کہلائے گا اب مین صاف صاف کہتی ہون کہ مین نے جس طور سے سمندر سے اقرار کیا ہی اسی
طور سے خواجہ سے بھی اس امر کا اقرار کیا ہی کہ مین مطیع اسلام ہوئی اب مین سمندر کی شریک
ہوکر آپ سے مقابلہ نہ کرونگی نہ آپ کی شریک ہوکر سمندر سے مقابلہ کرونگی بس خواجہ نے
مجکو میری زبان پر چھوڑ دیا اب یہ ممکن نہین ہی کہ مین اپنے قول سے پھر جاؤن اُنھون نے جو اقرار
کیا تھا کہ تم یہ کلمہ میری زبان سے یا اہل اسلام کی زبان سے نہ سننا کہ تم ہمارے شریک ہوکر سمندر
سے مقابلہ کرو بلکہ اُنھون نے مجکو اس امر سے منع بھی نہ کیا کہ تم اپنے مقام پر جاؤ بہ خوشی جانے دیا
پھر یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ مین خلاف اپنے عہد کے کرون جب کہ اُنھون نے اپنے عہد کے
خلاف نہین کیا اب صاف صاف یہ امر ہی کہ چاہے جان جاے چاہے رہے مین ترک اسلام
بھی نہ کرونگی نہ اہل اسلام سے مقابلہ کرونگی اسی سبب سے تو مین نے ترک سلطنت کی ہی
اور گوشہ نشین ہوئی اُس پر بھی مجکو چین نہ ملا کچھ پرواہ کی بات نہین ہی مین اپنی جان کو کوئی
چیز نہین خیال کرتی ہون اپنے قول کو اور اپنی زبان کو ہان مقدم جانتی ہون میرا نام نیک دنیا
مین رہجائے گا کہ ایک عورت تو اپنے قول پر قائم رہی اور اُسنے اپنی جان دیدی مگر سمندر
اتنا بڑا بادشاہ اپنے قول سے پھر گیا سمندر عہد شکن و پیمان شکن مشہور ہوگا اور مین نیکنام
ہونگی اسوقت مین سمندر نے مقابلہ کرکے یا اہل اسلام سے اتنی بڑی نیکی کو برباد کردون
اور تمام عالم مین انگشت نما ہون تا قیام دنیا ساتھ بدی کے میرا ذکر ہر ایک کی زبان پر جاری
رہیگا بس دنیا مین دو ہی امر ہین ایک نیکی دوسرے بدی انسان کو لازم ہی کہ جہان تک
ممکن ہو نیکی کرے تاکہ نام ساتھ نیکی کے برقرار رہے بدی نہ کرے کہ ہر ایک نام اپنی زبان
پر جاری کرنے سے پرہیز کرے اگر جاری بھی کرے تو ساتھ کراہیت کے خیال کرنے کا مقام ہی

کہ نام نوشیروان و فریدون کس خوشی سے لوگ زبان پر لاتے ہین و نام ضحاک ماران کس بدی کے
ساتھ ہر ایک اپنی زبان پر جاری کرتا ہی یہ دنیا چندروزہ ہی بس اس مین جہان تک ممکن ہو
نیکی کرے اور اپنے ہر ایک قول پر قائم رہے ایک جان ہی جس کا جی چاہے لے لے مرنا ایک دن
پر ضرور ہی مین مرنے سے نہین ڈرتی ہون میرا خدا مجکو بچائے گا جس کا دین مین نے فی الحال اختیار
کیا ہی وہ سب کا مالک و مختار ہی سوائے اُسکے اور کوئی خدا نہین ہی یہ جو سب گذرے یا موجود
ہین سب شیطان اور بچۂ شیطان تھے اور ہین مین یہ مذہب باطل ترک کر چکی ہون اب کبھی نہ
پھرونگی نہ اپنے قول سابق سے پھرونگی سمندر کو اختیار ہی چاہے قتل کرے چاہے رہا کرے مین نہ
اہل اسلام سے مقابلہ کرونگی نہ اُس سے نہ اسوقت مجھ بولونگی سر جھکا دونگی زیر خنجر جلاد مگر
سمندر یہ خیال رکھے کہ میرا خون ناحق بالا بالا نہ جائے گا کیونکہ مین بے گناہ قتل ہوتی ہون اور مجھ سا
کوئی پابند عہد و اقرار نہ ہوگا کہ مین نہ سمندر کی ملازم ہون نہ ماتحت نہ باج گذار صرف ملاقات
تھی اور بھائی کیا تھا اُس پر مین اپنے قول کو پورا کرتی ہون اور اپنی قتل کو گوارا کرتی ہون
صرف اس امر پر کہ مین مطیع اسلام ہوئی ہون اور خواجہ سے قول کیا ہی کہ تم سے مقابلہ نہ کرونگی
بس مجکو وہی خدا کہ جسکا مین نے دامن پکڑا ہی اور جس پر مین نے تکیہ کیا ہی وہ اسکا عوض سمندر
سے لے گا اور سمندر کی حکومت ضرور برباد ہوگی یہ دربدر تباہ پھرے گا اس کو جا پناہ نہ
ملے گی اس ظلم و ستم کا یہ انجام ہوگا جیسا یہ اسوقت مجھ بے گناہ و بیوہ گوشہ نشین کو ستا رہا ہی
مین اس سے کچھ نہ کہونگی جو کہنا تھا وہ کہدیا یہ کہکر ایوان خاموش ہو رہی ایوان کی اس تقریر
سے تمام اہل دربار کانپ گئے اور خیال کرنے لگے کہ دراصل سمندر اسوقت اس پر بیکار ستم
کرتا ہی ضرور اسکے ادبار کا زمانہ آگیا یہی حرکت اسنے آفاق شاہ کے ساتھ بھی کی تھی وہ
بھی اسی طور سے عجز و انکسار کرتا تھا مگر اسنے نہ مانا اور اپنی کی اُسکی زندگی تھی وہ بچ گیا یہ بھی ضرور بچے گی
اہل دربار یہ خیال کر رہے تھے کہ ایوان نے کہا کہ ایک امر مین بھول گئی ہون اسکا ظاہر کرنا بھی پر ضرور ہی وہ
یہ ہی کہ جو قید میرے اوپر سمندر نے قائم کی ہی یہ پہرہ اور یہ قید کوئی چیز نہین ہی مین ابھی چاہون تو سب
کو جلا دون قید کو توڑ کر پھینکدون مگر کیا ضرورت ہی مین کسی امر مین ناچار نہین ہون صرف مین اپنے قول کی
پابندی کرتی ہون یہ کہکر خاموش ہو رہی یہ کہا تھا کہ خداوند کریم اور اُس خدا کی جسکا مین نے دین قبول کیا
ہی اسوقت شان و قدرت دیکھتی ہون کہکر مر گئی تو داخل بہشت ہوئی اور یہ سب ظالم کہلائے ایوان
کی اس تقریر سے سمندر کو نہایت غصہ آیا اور کہا کہ معلوم ہوگیا کہ تیری قضا آئی ہی تو بدون سزا پائے ہوئے
نہ مانے گی مین دیکھتا ہون کہ تو نے جس خدا کا دین اختیار کیا ہی وہ کیونکر تجکو بچاتا ہی اگر اسوقت مین
تجکو چھوڑ دونگا تو سب اسی طور سے مجکو دبالین گے ہر ایک سرکشی کریگا اب مین بھی تجھ سے نہ کہونگا
یہ کہکر حکم دیا کہ چار سو بازارین سولی تیار ہو پھر خیال کیا مجمع بہت ہوگا کہا نہین بیرون شہر اسی وقت
سولی کھڑی کی جاے میدان خونی کی طیاری کی جاے ہم آج سہ پہر کو اسکو ضرور قتل کرینگے اور ایک
منادی تمام شہر مین اور اطراف شہر مین ندا کرے کہ جسکو تماشہ دیکھنا ہو کہ آج ایک مجرم سرکاری سولی
دیا جائے گا صرف اس جرم پر کہ اُس نے عدول حکمی کی ہی وہ اگر تماشہ دیکھے اور عبرت کرے کہ جو کوئی
عدول حکمی کرے گا اُسکا یہ ہی حال ہوگا وہ اسی طور سے قتل کیا جائے گا منادی یہی ندا کرے
جاکر تمام شہر و اطراف مین اور میرے لشکر مین جو کہ بمقابلہ اہل اسلام فروکش ہی اور لشکر اسلام مین اور

ایک رقعہ اس مضمون کا خواجہ کو تحریر کیا جائے کہ تمھاری بہت بڑی مشفقہ اور محبہ جس کو تم نے مطیع اسلام کیا تھا آج سہ پہر کو قتل ہوگی اسوقت جانین کہ تم اگر مثل آفاق کے اسکو بھی قتل ہونے سے بچالو اور ایوان کو میرے قبضہ سے لے جاؤ یہ حکم دیکر کہا کہ ایوان کو میرے سامنے سے لے جاکر قید خانہ مین قید کرو مین اس وقت تک دربار برخاست نہ کرونگا نہ کچھ کھاؤنگا جسوقت تک کہ ایوان کو قتل نہ کرلونگا اور اُسکا سر میرے سامنے نہ آلے گا اُسوقت تک مجھ پر کھانا اور پینا اور سونا حرام ہی اور جو کوئی اسوقت ایوان کی سفارش کرے گا اُسمین چاہے میرا باپ ہو یا میری اولاد ہو مین اُسکو بھی ایوان کے ساتھ بعذاب شدید قتل کرونگا قسم ہی مجکو سر خداوند کی کوئی مجھ سے اس امر مین نہ کہے ورنہ وہ بھی قتل ہوگا اور مین ہر ایک کو قسم خداوند کی دیتا ہون کہ کوئی سفارش نہ کرے ورنہ وہ بھی میرے ہاتھ سے زحمت اُٹھائے گا آیندہ اُسکو اختیار ہی مین کسی کا اسوقت پاس نہ کرونگا راوی نے کہا ہی کہ جب سمندر سر خداوند کی قسم کھالیتا ہی تو پھر کسی کی نہین سنتا ہی اُسوقت سمندر کی یہ حالت تھی کہ چہرہ فرط غیض سے لال تھا مُنھ مین کف تھا تلوار برہنہ سامنے رکھی تھی ایک مرتبہ سمندر نے پھر اس کلمہ کو اپنی زبان پر جاری کیا کہ جو کوئی ایوان کی سفارش کرے گا وہ میرے ہاتھ سے مارا جائے گا جو لوگ قصد اس امر کا میرے اہل دربار سے رکھتے ہون وہ اپنے دل سے دور کرین اب کوئی میرے روبرو ایوان کا نام بھی نہ لے ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا یہ جو سمندر نے کہا جو جو قصد رکھتے تھے وہ وہ کانپ گئے پھر کسی کی جرات نہ ہوئی کہ کچھ کہے سب اپنے اپنے مقام پر خاموش بیٹھے رہے اِدھر سمندر نے منشی سے کہا کہ تو نے رقعہ بنام خواجہ تحریر کیا اُسنے عرض کیا کہ جی ہان سمندر نے کہا کہ پڑھا اُس مین کیا تو نے تحریر کیا ہی منشی نے رقعہ پڑھا اُس مین تحریر تھا کہ اے خواجہ مثالث آگاہ ہو کہ ایوان جسکو تم نے مطیع اسلام کیا تھا اور وہ مجھ سے منحرف ہوگئی ہی مین نے اُسکو قید کیا ہی آج سہ پہر کو قتل کرونگا تم اگر بڑے بہادر اور کامل عیار ہو تو آکر رہا کرلے جاؤ مثل آفاق شاہ کے مین تم کو خبر دیتا ہون اور آگاہ کرتا ہون ہوشیار آنا آفاق شاہ کو تم دھوکے سے لے گئے ہو اب مین جانون کہ جو تم ایوان کو لے جاؤ مین تم کو اس سبب سے آگاہ کیے دیتا ہون کہ بعد کو تم یا کوئی اور یہ نہ کہے کہ ہم کو خبر ہوتی تو ہم ضرور رہا کرلے جاتے سمندر نے ہمارے خوف سے پوشیدہ طور سے قتل کیا بس آیندہ تم کو اختیار ہی اطلاعاً قلمی کیا گیا سمندر نے کہا کہ یہ تو نے خوب لکھا ہی بس منشی نے لفافہ مین بند کرکے اُس پر سمندر کی مہر لگائی سمندر کے روبرو پیش کیا ایوان اُسوقت تک دربار مین موجود تھی یہ واقعہ دیکھ کر خیال کرنے لگی کہ بڑی خرابی ہوئی جب یہ رقعہ خواجہ کو پہونچے گا خواجہ ضرور میرے رہا کرنے کو تشریف لائینگے لیکن ایسا نہ ہو کہ خواجہ اسیر ہو جائین مگر کیا کرسکتی تھی ناچار تھی کہ سمندر نے حکم دیا تھا کہ اسکی زبان مین سوزن دے دو گو ایوان نے کہا تھا کہ اے سمندر تو یہ خوف نہ کر کہ مین سحر کرکے نکل جاونگی مین وہ ساحرہ ہون کہ میرے رگ و پے مین سحر اثر کرچکا ہی جس کو مین اشارے سے دیکھون وہ گھل کر پانی پانی ہوجائے جب یہ ایوان نے کہا تھا تو سمندر نے کہا کہ اچھا مگر اب پھر سمندر کو خیال آیا کہ سوزن دینا اسکی زبان مین ضرور ہی اور ایک ساحر کو حکم دیا کہ سوزن دیدے بس اب وہ بموجب حکم سمندر اپنے مقام پر سے اُٹھا اور قریب ایوان آیا اور کہا کہ زبان باہر کر تاکہ مین سوزن دون ایوان نے فوراً زبان باہر کی اُسنے سوزن

سوزن دیکر پھرا تھا اُسوقت ایوان نے اُسکی طرف بہ نگاہ قہر دیکھا بہ نگاہ قہر دیکھنا تھا کہ وہ فوراً پانی ہوکر بہ گیا
یعنی اُسکا نام ونشان تک نہ باقی رہا یہ جو حال اہل دربار نے ایوان کے سحر کا دیکھا سب کے حواس جاتے
رہے اور سب نے کہا اپنے اپنے دل مین کہ بہت بڑی ساحرہ کو سمندر قتل کرتا ہی اُدھر ایوان نے اشارے
سے سمندر سے کہا کہ تو نے میرے سحر کا حال دیکھا سمندر نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ اُن لوگون سے کہا کہ
اسکو جلد دربار سے لے جاؤ بس سب لوگ جو کہ ایوان کے اوپر مقرر تھے ایوان کو لے کر دربار سے باہر
آئے یہان تمام شہر مین یہ خبر پھیل گئی کہ ایوان کو سمندر شاہ نے گرفتار کر لیا ہی صرف عدول حکمی کے
جرم پر آج سہ پہر کو وہ قتل کی جائے گی بعض تو یہ کہہ رہے تھے باہم کہ یہ کوئی ایسی خطا نہین ہی کہ جس جرم
پر قتل کی جائے اور افسوس کرتے تھے اور خوف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ملک اب رہنے کے
قابل نہین رہا بادشاہ نے آفاق شاہ کے ساتھ وہ سلوک کیا سب اُسکی خیر خواہی ونمک حلالی کو
بالائے طاق رکھا اُسکو ذلیل کیا قتل پر آمادہ ہوئے غیر وہ ملازم تھا اور ماتحت ایوان کے ساتھ یہ
سلوک کیا جو کہ نہ ملازم ہی نہ ماتحت صرف ملاقات ودوستی ہی ایسے بادشاہ سے خداوند بچائین تو
آبرو بچے بعض خوش تھے اور کہتے تھے جو عدول حکمی کرے گا اُسکی یہی سزا ہی کہ یہان تو اہل شہر باہم
یہ تقریر کر رہے تھے کہ لوگ قید ایوان کی لے کر دربار سے باہر آئے سب اہل شہر نے ایوان کی
قید دیکھی اور افسوس کیا مگر ایوان کو دیکھا تو وہ بہت خوش تھی اُسکے چہرہ سے آثار خوشی ظاہر
تھے بلکہ وہ مسکراتی ہوئی چلی جاتی تھی اور رنجدہ پیشانی ہر طرف دیکھتی تھی ذرا بھی حزن وملال
چہرہ سے نہ ظاہر تھا یہان تک کہ سب لوگ لے کر قید خانہ مین آئے اور قید کیا اور خوب پہرہ
چوکی مقرر کیا یہان دربار مین سمندر نے اہل دربار سے کہا کہ تم نے ایوان کے سحر کا حال دیکھا کہ
کیسی زبردست ساحرہ ہی ایسی ساحرہ کو مین کیونکر زندہ رہنے دیتا اس سے ہر وقت خوف تھا
سب نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا اُدھر بموجب حکم سمندر منادی نے باہر شہر کے واندر شہر کے جاکر یہ ندا
کی کہ حکم ہی سمندر شاہ کا کہ جسکو تماشہ قتل ایوان کا دیکھنا ہو وہ سہ پہر کو بیرون شہر آئے اور
تماشہ دیکھے جو کوئی عدول حکمی کرے گا اسکو ایسی ہی سزا دیجائے گی ہر ایک خیال رکھے یا جو
کوئی سمندر کے کہنے کو نہ مانے گا وہ اسی طور سے قتل کیا جائیگا یا جو کوئی ایوان کے حال پر
افسوس کرے گا یا آج سے نام لیگا اُسکو بھی یہی سزا ملے گی اور بہ عذاب سخت قتل کیا جائیگا
منادی نے یہ ندا اندرون شہر وبیرون شہر بموجب حکم سمندر شاہ بیرون شہر دس کوسی پانچ کوسی
قصبون دیہات مین پہونچا دی اور یہان سے فرصت کر کے طرف لشکر کے چلا یہان دربار مین
سمندر نے وہ نامہ منشی سے لے کر ایک طائر سحر تیار کر کے اُسکے گلے مین لٹکا دیا اور اُڑا دیا
اور اُس سے کہدیا کہ یہ رقعہ لو خضران بن عمر کو پہونچا دے وہ طائر اُڑ کر چلا اِدھر سے وہ منادی
چلا ان دونون کا حال پھر تحریر ہوگا یہان بیرون شہر اُسی وقت سے میدان خونی کی تیاری
ہونے لگی ایک میدان صاف کیا گیا وہان فرش کیا گیا اُس پر کرسیان ودیگر بچھائے گئے
ایک تخت رکھا گیا ایک چبوترہ بنایا گیا ریگ کا بیرون شہر میدان خونی کی تیاری ہو رہی ہی
اُدھر ہر قصبہ ودیہات سے لوگ برائے تماشہ چلے دس کوسی پانچ کوسی اور شہر سے بھی لوگ
اس خیال سے چلے کہ اُس مقام پر بڑا مجمع ہوگا پہلے سے چل کر جاے معقول دیکھ کر قیام کرین
امیرون اور رئیسون نے اپنے ملازم روانہ کر دیئے انھون نے پہلے سے جاکر ٹیکرون پر دریان

پچھا پچھا کر بیٹھ رہے اور بہت سے اہل شہر طوایفون نے بھی اپنے یارون اور آشناؤن سے کہلا کہ ہم بھی چلینگے
غرض کہ ہر پیشہ اور ہر قسم کے آدمی بیرون شہر برائے تماشہ چلے سودے والے بھی خوانچے ٹوکرے درست
کرکر کے چلے پان والے پان کی کشتیان لگا کر روانہ ہوئے ساقی قلیان لیکر ساقیین اپنے اپنے تخت لیکر
اُس میدان مین آکر بیٹھین کہان تک عرض کیا جاے غرض ایک میلہ جمع ہوگیا اور میلہ کا سمان ہوگیا یہان
تو لوگ آآکر جمع ہو رہے ہین اور سودے والے سودا بیچ رہے ہین خرید و فروخت جاری ہی وہان
دربار مین سمندر نے حکم دیا کہ ہمارا کل لشکر طیار ہو کر جائے وہ جو کہ انتخاب کیا ہوا ہی بس گلاب جادو
یہ حکم سُنکے دربار سے چھاؤنی مین آیا اور لشکر کو انتخاب کرکے جو کہ قریب پچاس ہزار کے تھا مسلح و مکمل
کراکے اپنے ہمراہ لے کر بیرون شہر آیا اور چار و نطرف پہرہ مقرر کیا اور باقی لشکر کو حکم صف بندی دیا اور
ایک احاطہ سا کھینچا اور سب کو حکم دیا کہ اس احاطہ کے اندر کوئی نہ جانے پائے سب باہر سے تماشہ
دیکھین یہ بندوبست کرکے پھر دربار مین آیا سمندر نے پوچھا کہ بندوبست کر آئے کہا جی ہان ایک
نامہ سمندر نے بنام گرداب شاہ وغیرہ اس مضمون کا تحریر کیا کہ ہم نے ایوان کو اس جرم پر قید
کیا ہی کہ اُسنے ہماری عدول حکمی کی ہی اور ترک اسلام پر راضی نہین ہوتی ہی نہ اہل اسلام سے مقابلہ
کرنے پر بس ہم اُسکو آج سہ پہر کو قتل کرینگے لہذا تم اپنے لشکر کو حکم دو کہ ہر ایک اپنے اپنے بستر پر
مسلح و مکمل رہے کیونکہ ہمنے اس حال سے خواجہ داہل اسلام کو اطلاع دی ہی شاید وہ لوگ یہ خبر
پاکر تر غفہ کرین اس خیال سے کہ جاکر رہا کرلائین تو تم اُسوقت اُنسے مقابلہ کرنا اور راہ مت آنے
دینا بہت کم تحریر کو زیادہ تصور کرنا اسکے خلاف عمل نکرنا یہ نامہ تحریر کراکے ایک طائر سحر کے ذریعہ
سے روانہ کیا کہ اسکا بھی حال تحریر ہو گا اُسکے بعد سمندر نے حکم دیا کہ ہمارا بھی کل لشکر چھاؤنی مین
طیار رہے جسوقت ہم طلب کرین اُسوقت فوراً حاضر ہو یہ حکم سردارون نے اہل لشکر کو پہونچا دیا
اُسی وقت سے کمربندی ہونے لگی وہ جو بادشاہ سمندر کی کمک کو آئے تھے سمندر نے انکو بھی حکم
دیا کہ تم لوگ بھی اپنے لشکر مین حکم کردو کہ سب لشکر طیار رہین اور پانچ پانچ ہزار ساحر ہر ایک
اپنے لشکر سے طلب کرلے کہ وہ میدان مین آکر صف آرا ہون بس ہر ایک بادشاہ نے یہ حکم
سُنکے اپنے اپنے لشکر کے سردارون سے کہا کہ تم جاکر بموجب حکم بادشاہ بندوبست کرو بس
ہر ایک بادشاہ کا سردار دربار سے اُٹھکر آیا اور بموجب حکم سمندر بندوبست کیا پانچ پانچ
ہزار ساحر ہر ایک لے کر اُس میدان مین آیا صف آرا ہوا اُدھر لشکر مین کمربندی ہونے لگی
راوی نے بیان کیا ہی کہ ہر طرف سے جوق جوق گروہ گروہ غول غول اہل شہر و بیرون شہر کے
لوگ و تماش بین چلے آتے ہین ان سب کو اس بندوبست مین اور ایوان کو قید چھوڑا جاتا
ہی اب حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہی

اب شمۂ حال لشکر اسلام و اُس منادی و دونون نامون کا تحریر کیا جاتا ہی و دیگر حالات قصۂ ہذا

راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان لشکر اسلام مین جشن خوشی تھا ہر طرف ایک پھل بھل مچی
ہوئی تھی ناچ و رنگ ہو رہا تھا جیسا کہ سابق مین تحریر ہوا ہی بارگاہ صاحبقران
مین و دیگر خیمون مین بزم عشرت برپا تھی ہر ایک ادنی و اعلی مصروف عشرت تھا اُسی طور سے

آٹھ روز تک جشن عشرت برپا رہا طریقہ یہ تھا کہ جب نماز کا وقت آتا تھا ہر سردار اُٹھکر اپنے عبادت خانہ مین جاتا تھا نماز خالق ادا کرتا تھا اُتنی دیر تک رقص و سرود موقوف رہتا تھا جب آٹھ شبانہ روز گذرے آٹھوان دن تھا کہ صاحبقران نے فرمایا کہ آج سہ پہر کو جلسہ عشرت برخاست کیا جائے کیونکہ سات روز ہوئے ہین کہ برابر جشن برپا رہا ہی آج آٹھوان دن ہی یہ فرماکر خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ آج جلسہ برخاست ہوگا لہذا تم بھی اپنا گانا ہم کو سُناؤ خواجہ نے کہا کہ بہت خوب بس خواجہ نے اپنی نئے ہفت پیوندی زنبیل سے نکالی اُسکی قفلیان درست کرکے بجانا شروع کی پہلے یہ شعر گایا فارسی کا شعر آفتا گہا گر دیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام + بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری + اسکو کئی مرتبہ بنا بنا کر گایا تمام اہل محفل دنگ ہوگئے ہر ایک کو محویت حاصل ہوئی اُسکے بعد خواجہ نے یہ

چند شعر رند کے گائے نظم

کھلی ہی کنج قفس مین میری زبان صیاد	مین ماجرائے چمن کیا کرون بیان صیاد	قفس کو شام سے لٹکا کے فرش خواب کرے
سُنا کیا مری تا صبح داستان صیاد	دکھایا کنج قفس مجکو آب و دانہ نے	وگرنہ دام کہان مین کہان کہان صیاد

یہ چند شعر جو خواجہ نے نئی مین گائے نوبت یہ ہوئی کہ تمام چرند و پرند گرد بارگاہ جمع ہوگئے اہل بزم کو محویت ہوگئی ہر ایک جھومنے لگا سب ساکت ہوگئے بڑے عرصہ تک محفل کا رنگ بدلا رہا اُسکے بعد جب کہ ہوش و حواس درست ہوئے تو خواجہ کو بہت کچھ انعام ہر ایک نے اپنی لیاقت کے موافق دیا صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ کوئی اور غزل گاؤ اب تو یہ جلسہ تمام ہوتا ہی خواجہ نے یہ غزل شروع کی غزل

جگ مین کوئی نہ ٹک ہنسا ہوگا	کہ نہ ہنسنے مین رو دیا ہوگا	اُسنے قصداً بھی میرے نالے کو
نہ سُنا ہوگا گر سُنا ہوگا	دیکھیے غم سے اب کی جی میرا	نہ بجے گا بجے گا کیا ہوگا
دل زمانہ کے ہاتھ سے سالم	کوئی ہوگا کہ رہ گیا ہوگا	حال مجھ غمزدہ کا جس تس نے
جب سُنا ہوگا رو دیا ہوگا	دل کے پھر زخم تازے ہوتے ہین	کہین غنچہ کوئی کھلا ہوگا
یک بیک نام لے اُٹھا میرا	جی مین کیا اُس کے آگیا ہوگا	مرے نالون پہ کوئی دنیا مین
بین کے کیے آہ کم رہا ہوگا	لیکن اُسکو اثر خدا جانے	نہ ہوا ہوگا کیا ہوا ہوگا
قتل سے میرے وہ جو باز رہا	کسی بدخواہ نے کہا ہوگا	دل بھی اے درد قطرۂ خون تھا
	آنسوؤن مین کہین گرا ہوگا	

یہ غزل جو درد کی خواجہ نے بہ لحن داؤدی گائی تمام محفل محو ہوگئی ہر ایک پر عالم سکتہ طاری ہوا ہر ایک کی چشم سے دریاے اشک جاری ہوا بڑی دیر تک یہی رنگ محفل رہا جب سکوت ہوا خواجہ کو انعام ملا خواجہ نے سب زر و زیور و خلعت اُٹھاکر نذر زنبیل کیا اور صاحبقران سے کہا کہ میرے سر مین اسوقت کچھ درد ہوتا ہی اگر اجازت ہو تو مین اپنے خیمہ مین جاؤن کیونکہ اب جلسہ بھی تھوڑے عرصہ مین برخاست ہوگا صاحبقران نے اجازت دی خواجہ بارگاہ سے نکل کر طرف اپنے خیمہ کے چلے جب خواجہ وسط لشکر مین پہونچے انکے کان مین نقارے کی صدا آئی انھون نے غور سے سنا تو معلوم ہوا کہ جیسے کوئی منادی ندا دے کر نقارے پر چوب لگاتا ہی انھون نے ادھر اُدھر دیکھا کہ یہ صدا کدھر سے آتی ہی انکو وہ صدا زمین پر کی نہ معلوم ہوئی بلکہ آسمان پر کی معلوم ہوئی اب انھون نے سر اُٹھاکر جو دیکھا تو

کیا نظر پڑا انھون نے دیکھا کہ ایک ساحر ہی اُسکے گلے مین ڈھول پڑا ہوا ہی وہ پہلے کچھ زبان سے کہتا ہی پھر چوب
لگاتا ہی اور تمام لشکر مین بالائے ہوا خبر دیتا پھرتا ہی چونکہ لشکر مین ہر مقام پر یہ لے وگانا ہو رہا تھا کان
پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی خواجہ کی سمجھ مین کچھ نہ آیا مگر خواجہ کو فکر ہوئی کہ یہ کیا کہتا پھرتا ہی یا تو
خواجہ اپنے خیمہ کو جانے تھے یا اُس خبر کے دریافت کرنے کے لیے اُس ساحر کے سایہ کے ساتھ
ہولے اور ہر مقام پر غور کر کے سنتے ہین کہ یہ کیا کہتا ہی مگر بہ سبب شور وغل کے سُنائی نہین دیتا ہی خواجہ
پر کیا منحصر تھا کسی نے نہ سُنا مگر خواجہ اُسکے سایہ کے ساتھ ساتھ لشکر کے کنارے پر آئے وہ کنارے
لشکر کے جب پہونچا اُسنے صدا دی یہان شور وغل بہت کم تھا خواجہ نے سُنا کہ ایک منادی بالائے
آسمان ندا کرتا ہی کہ ای اہل اسلام و فرقہ خداپرستان آگاہ ہو کہ سمندر شاہ نے ملکہ ایوان نہ طاقی
کو اس جرم مین اسیر کیا ہی کہ تو شریک اہل سلام ہوئی پہلے اُس سے بہت کہا کہ تو میری شریک
ہو مگر اُسنے نہ مانا آخر کو بادشاہ نے اُسے گرفتار کر لیا آج سہ پہر کو بیرون شہر قتل کی جائے گی
دار پر کھینچی جائے گی جسکو تماشہ دیکھنا ہو وہ آئے یہ کہکر اُسنے چوب لگائی یہ جو صدا خواجہ نے
سُنی خواجہ کو تشویش ہوئی خیال کیا کہ یہ اسنے کیا کہا پھر سننا لازم ہی یہ خیال کر کے پھر چلے اُسنے
لشکر سے نکل کر پھر صدا دی لگائی اب خواجہ نے بخوبی سُنی بس خواجہ نے خیال کیا کہ ایوان
کی کمک کرنا ضرور ہی یہ خیال کر لشکر کیطرف چلے وہ ندا کرتا ہوا طرف لشکر کفار کے چلا خواجہ ابھی
کنارے پر لشکر کے تھے کہ ایک فراٹا ہوا انھون نے سر اٹھا کر دیکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ طائر جسکو
کہ سمندر نے نامہ دے کر روانہ کیا تھا وہ آکر پہونچا چونکہ طائر سحر تھا خواجہ کو پہچانتا تھا جیسے
اُسنے خواجہ کو دیکھا دونون کوندے جوڑ کر خواجہ کے بازو پر آبیٹھا جیسے ہی وہ شانہ پر بیٹھا خواجہ
نے گھبرا کر دیکھا کہ یہ طائر کیسا میرے شانہ پر آکر بیٹھا ہی اب جو غور کر کے دیکھا تو اُسکے گلے مین دیکھا
کہ ایک لفافہ بندھا ہوا ہی خواجہ نے خیال کیا کہ کسی نے ہم کو نامہ بھیجا ہی بس خواجہ نے چمکار
کر اُسکے پشت پر ہاتھ پھیرا وہ خاموش بیٹھا رہا خواجہ نے وہ لفافہ اُسکے گردن سے کھول لیا
جیسے خواجہ نے لفافہ کھولا وہ فراٹا مار کر صاف اُڑا چلا گیا خواجہ نے خیال کیا کہ یہ نامہ دینے
آیا تھا نامہ دے کر چلا گیا اب جو خواجہ نے لفافہ دیکھا اُس پر سمندر شاہ کی مہر تھی ابتو انھون نے
اُس لفافہ کو چاک کیا نامہ نکال کر پڑھا اُسمین وہی مضمون تھا جو کہ مذکور ہو چکا ہی مکرر تحریر کرنے
کی ضرورت نہین ہی خواجہ نے وہ مضمون پڑھ کر اپنے دل مین کہا کہ ای سمندر تو نے کیون
آگاہ کیا مین اس منادی سے سُنکے ضرور آتا اور کوشش کرتا رہا کرنے کی بس خواجہ نے اپنے
دل سے یہ باتین کر کے اُس نامہ کو زنبیل مین رکھا اور وہان سے خیمہ مین آئے اس حال سے
کسی کو آگاہ نہ کیا تمام ماجرا عیاری سے آراستہ ہو کر اور ایک گوشہ مین بیٹھ کر اپنے
خیمہ مین نقیب لگائی اس خیال سے کہ اگر مین اس حال کو سب سے بیان کرونگا تو سب
عیار برائے تدبیر و عیاری روانہ ہونگے اور جا کر عیاری کرینگے اول تو سمندر خبردار ہی
اور اُسنے اپنا بندوبست کر لیا ہی جب تو خبر کی ہی وہ غافل ہوگا نہین یہ جا کر عیاری کرینگے
جب کہ وہ ہوشیار ہی تو عیاری کام نہ دیگی وہ گرفتار ہو جائینگے پھر سمندر اور زیادہ
خبردار ہو جائے گا اور کام بگڑ جائے گا اس سے بہتر یہ ہی کہ کسی کو خبر بھی نہ کرو اور چلے چلو
نہ لشکر سے سب کے سامنے جاؤ جو کوئی دریافت کرے اپنے خیمہ مین نقیب لگا دی اُسکی

راہ سے نکل چلو بس اس خیال سے خواجہ اپنے خیمہ مین نقب دے کر چلے یہان تک کہ دوسرا سرا نقب کا بیرون لشکر آکر ایک صحرا مین نکالا نقب سے نکلکر اُسکے مُنھ کو بند کر دیا اور وہان سے پاے شاطری مارتے ہوے طرف شہر سمندریہ کے چلے جب تھوڑی دور چلے خیال آیا کہ کوئی فکر تو کرلو بس ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے پہلے کتاب مستر توفیق کی جوکہ بوستان خیال مین صاحبقران اصغر کا عیار تھا نکالی اُس کو دیکھا کوئی عیاری پسند نہ آئی اُسکو اٹھا کر بند کر کے رکھدیا اور کہا بہت اُسکی عیاریون کی تعریف تھی کوئی بھی عیاری ایسی اُسنے نہین کی جو لائق تعریف ہو پھر خواجہ عمر بن امیہ ضمری اپنے دادا کی کتاب نکالی اُسکو پڑھا ایک عیاری پسند آئی اُسکو بند کر کے نذر زنبیل کیا مستر توفیق کی بھی کتاب اُٹھا کر رکھ لی پھر خیال کیا اپنے دل مین کہ اے خضران اگر تم نے دادا جان کی عیاری کی ہوئی عیاری کی تو کیا کمال کیا ہان اگر کوئی عیاری ئی کرو کہ تمھارا کمال بھی ظاہر ہو اور سمندر کو بھی معلوم ہو کہ یون عیاری کرتے ہین بس یہ خیال دل مین کر کے ہاتھ دیکھا ہاتھ کی پشت دیکھی تین سو ساٹھ مکر پیش نگاہ آکر حاضر ہوے انھین سے ایک پسند کیا اور باقی نہاے عیاری درست کر کے پاے شاطری مار کر ایک طرف صحرا کے روانہ ہوئے کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا یہ تو عیاری کی فکر مین جاتے ہین یہان لشکر مین صاحبقران و بادشاہ نے جلسہ برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے خیمون کو راہی ہوئے بادشاہ و صاحبقران محل مین تشریف لے گئے سب جا جا کر آرام پذیر ہوئے تمام لشکر کا جلسہ برخاست ہوا ہر ایک جاگا ہوا تھا خواب راحت مین مصروف ہوا یہان تو سب آرام پذیر ہین اُدھر وہ منادی پہلے لشکر اسلام مین آیا تھا جسکی صدا خواجہ نے سُنی تھی راوی نے بیان کیا ہے کہ جب وہ شہر اور بیرون شہر و اطراف وجوانب مین ندا کر چکا اُسکے بعد پھر لشکر اسلام مین آیا یہان آکر اُسنے ندا کی سوا ے خواجہ کے اور کسی نے بہ سبب شور وغل کے نہین سُنی وہان سے لشکر کفار مین آیا یہان گرداب شاہ وغیرہ بارگاہ مین بیٹھے ہوئے تھے کہ پہلے اُسنے صدا کنارے پر لشکر کے لگائی تھی اُنکے اُس عرضی کا جواب آچکا تھا یہ لوگ اس امر کے منتظر تھے کہ جو کچھ حکم ہو اُس پر عمل کرین اہل اسلام کے خوشی کرنے کی خبر سُن سُن کر دل مین جل رہے تھے کیا کر سکتے تھے مجبور تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب اُس ساحر نے صدا لگا کر ڈھول پر چوب لگائی سب اہل لشکر کے کان کھڑے ہوئے اُس نے دوسری صدا دی سب نے سُنی وہی صدا تھی جو کہ اُسنے شہر مین دی تھی سب حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہے تیسری صدا اُسنے پھر دی اب تو سب کو معلوم ہو گیا کہ ایوان قتل ہوگی باہم چرچے ہونے لگے کہ بادشاہ سے پھر جانے مین یہ ہوتا ہے مفت جان گئی بعض افسوس کرنے لگے بعض خوش ہوئے چوتھی صدا اُسنے بارگاہ کے قریب آکر دی جو کہ اہل بارگاہ نے سنی پھر اُسنے صدا دی اب تو گرداب نے حباب سے کہا کہ بھائی تم نے سُنا بادشاہ نے منادی کرائی ہے کہ ہم آج سہ پہر کو ایوان کو قتل کرینگے اُس جرم پر کہ وہ اہل اسلام سے مل گئی ہے وہ جو خبر ہرکارون نے آکر دی تھی کہ ایوان خواجہ کے شریک ہوگئی ہم سب نے کہا کہ اُسنے خواجہ سے مکر کیا وہ مکر نہ کیا تھا در اصل شریک ہوئی تھی اس امر کی بادشاہ کو معلوم ہوتا ہے کہ خبر ہو گئی اور خبر کیسی ہوتا ہم نے خود بذریعہ عرضی کے خبر دی ہے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یقین ہو گیا پہلے اُسکو نصیحت کی ہوگی اُسنے نہ مانا ہوگا آخر کو گرفتار کر لیا ہوگا بھلا کوئی شہنشاہ سے مقابلہ کر سکتا ہے گو وہ بھی اپنے ملک کی بادشاہ ہے مگر کجا سمندر شاہ جو کہ اسوقت کئی مہ

ملکون کا بادشاہ ہی کجا ایوان جوکہ دس پانچ ملکون کی بادشاہ بھلا کوئی سمندر شاہ سے مقابلہ
کرسکتا ہی کجا سمندر کجا ایک چھوٹا سا دریا بھلا پیل مست سے کہین کبھی مور ضعیف مقابلہ کرسکتی ہی
بس اس سرکشی کا یہ انجام ہوا کہ جان گئی اُسکی بادشاہ نے ہم لوگونکو بذریعہ منادی کے خبر دی ہے
حباب شاہ وغیرہ نے کہا کہ ہم کو کیا بموجب مثل جو آگ کھائے گا وہ انگارے بھی گا جو
جیسا کریگا ویسی سزا پائے گا یہ تو بادشاہ نے خوب کیا جو اُسکو سزا دی اور ونکو بھی اب کان
ہونگے اب کوئی ایسی خطا نہ کریگا اب چاہین کہ اسوقت جاکر میان خواجہ ایوان کو بچالین
گرداب نے جواب دیا کہ اسوقت بھلا جاکر کیا بچا سکینگے یہان تو یہ ذکر ہورہا ہی بہت سے
اہل دربار افسوس کررہے ہین بہت سے خوش ہین اُدھر وہ چارجی قریب بارگاہ پانچ مرتبہ کہکر
اور آگے آگے پھرا اور تمام لشکر مین پھر کر تمام لشکر کو آگاہ کیا اور ڈھول بجاتا ہوا طرف سمندر یہ
کے روانہ ہوا اور یہ بھی اُسی مقام پر آکر ٹھہر گیا جہان میدان خونی تیار تھا لشکر کفار سے اہل
لشکر نے قصد کیا تھا کہ جاکر ہم بھی تماشہ دیکھین ابھی کوئی گیا نہ تھا دربار آراستہ تھا یہی ذکر
ہورہا تھا سب ایوان کو نادان کہہ رہے تھے کہ وہ طائر آکر پہونچا جسکو سمندر نے نامہ لے کر
روانہ کیا تھا داخل بارگاہ ہوکر گرداب کے زانو پر بیٹھا گرداب نے اُسکے گلے سے نامہ لیا
سمندر شاہ کی مہر دیکھ کر پہلے سر پر رکھا آنکھون سے لگایا بوسہ دیا پھر چاک کرکے پڑھا اُسکے
مضمون سے آگاہ ہوا حباب شاہ کو دیا حباب شاہ نے پڑھا پھر اور بادشاہون نے
پڑھا جب ہر ایک پڑھ چکا اُسوقت اپنے سردارون کو حکم دیا کہ لشکر کو حکم دو کہ کل اہل لشکر
سامان جنگ سے مسلح و مکمل ہوکر اپنے اپنے بستر پر موجود رہین تاسوقت ہم حکم دین ہمارے
ہمراہ ہولین بس سردار یہ حکم سنکے بارگاہ سے باہر آئے سب لشکر کو حکم دیا اُسوقت سب طیار
ہوہوکر اپنے بستر پر بیٹھ رہے سب بندوبست کرکے اور سردار بھی مسلح و مکمل ہوکر بارگاہ مین
آئے یہان سب مسلح و مکمل ہوچکے تھے خود گرداب شاہ وغیرہ اب یہ لوگ تو اس انتظار مین
ہین کہ اہل اسلام یرغمہ کرکے طرف سمندر یہ کے چلین تو ہم اُسے مقابلہ کرین یہان اہل اسلام
کو اس حال سے خبر نہین ہی یہ لوگ تو منتظر ہین اُنکو منتظر رکھا جاتا ہی اب حال سمندر شاہ
کا تحریر ہوتا ہی کہ جب وقت سہ پہر آیا بس سمندر شاہ نے حکم دیا کہ پچاس ہزار ساحر طلب
کروکہ وہ حاضر ہون یہ حکم دینا تھا کہ پچاس ہزار ساحر در دولت پر حاضر ہوئے سمندر شاہ
کو خبر ہوئی یہ ایک مرتبہ تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اسکا اُٹھنا تھا کہ سب اہل دربار و حاضرین
دربار کھڑے ہوگئے یہ جلوخانہ طے کرکے باہر دربار کے آیا یہان تخت روان موجود تھا
اُس پر سوار ہوا سب سردار و بادشاہ جو اسکے ہمراہ تھے وہ بھی سوار ہوئے شملاق و امراق
پس پشت کھڑے ہوئے مگس رانی کرنے لگے ابر یاقوت رنگ سر پر آکر قائم ہوا اُس سے
یاقوت برسنے لگے کبھی گوہر برسنے لگے گھنٹہ و ناقوس بجنے لگے پتلیان سحری روبرو رقص
کرنے لگین نقیب صدائے باادب باش لگانے لگے کہ سمندر نے حکم دیا کہ قیدی کو لاؤ
اور اُن پچاس ہزار ساحرون سے کہا کہ تم اُسکے گرد رہنا یہ حکم دیکر تخت کے بڑھنے کا حکم دیا
سواری بصد شان و شوکت چلی اتنے عرصہ مین داروغۂ زندان ایوان کو ارابے پر سوار
کیے ہوئے گرد اُسکے چار سوار تلوارین برہنہ کیے ہوئے اُنکے بعد ایک ہزار ساحران

بر دست نارنج و ترنج ہاتھون مین لیے ہوئے جھولیان شانون پڑی ہوئین اُنکے بعد یہ پچاس ہزار اس حفاظت سے لیکر قیدی کو عقب سواری سمندر شاہ چلے مگر الوان کا یہ حال ہی کہ بخندہ پیشانی ہر طرف دیکھ رہی ہی ذرا سا بھی میل پیشانی پر نہین یہ بھی نہین ثابت ہوتا ہی کہ مجکو قتل کرنے لیے جاتے ہین ہر طرف مسکرا مسکرا کر دیکھتی ہی سب کہتے ہین کہ یہ وقت رنج و غم کرنے کا ہی یا خوش ہونے کا ہم نے آج تک سوائے دو آدمیون کے وقت قتل ہنستے ہوئے نہین دیکھا ایک آفاق شاہ کو وہ بھی اسی طور سے خوش تھے یا ملکہ الوان کو ان سوارون اور ساحرون کے عقب مین ہزارون اہل شہر مرد و زن طفل و پیر چلے آتے ہین یہان تک کہ سواری سمندر شاہ کی شہر کو طی کرکے بیرون شہر آئی سمندر شاہ طرف میدان خونی کے چلا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سمندر شاہ قریب میدان خونی کے پہونچا ایک شور ہوا کہ بادشاہ تشریف لائے ہل چل پڑ گئی سب نے مع سمندر شاہ کے دیکھا کہ ایک طرف میدان خونی آراستہ ہی اُسکے چارون طرف لشکر کا پہرہ ہی ایک طرف لشکر سمندر شاہ کا صف بستہ ہی ایک طرف اُن بادشاہون کے پانچ پانچ سو سوار صف بستہ ہین جو کمک کو آئے ہین دو طرفہ اہل شہر و بیرونجات کے لوگون کا مجمع ہی ایک میلہ کا سمان ہی لوگ شطرنجیان و دریان و جازمین بچھائے ہوئے بیٹھے ہین کسی مقام پر افیون گھل رہی ہی گنے چھل رہے ہین چاہ بن رہی ہی افیونی جمع ہین کسی مقام پر امیران شہر کا مجمع ہی کسی جگہ رئیسان شہر ہین کسی مقام پر طبلہ بج رہا ہی ستار چھڑ رہا ہی کوئی بیٹھا ہوا گا رہا ہی کوئی حقہ پی رہا ہی کسی مقام پر چوسر ہو رہی ہی کسی مقام پر بادشاہ چنگ ہو رہا ہی طوائفان شہر کا ایک طرف مجمع ہی اپنے اپنے یارون و آشناؤن کے ساتھ آئی ہین ہنس بول رہی ہین ساقیین تخت بچھائے بیٹھی ہوئی ہین نشہ بازون کا اُنکے قریب جمگھٹا ہی چرس بردم پڑ رہے ہین کسی جگہ مدک پی جا رہی ہی کسی طرف کلوار کی دوکان ہی شرابخواری ہو رہی ہی نشہ سے مست ہو ہو کر جھوم رہے ہین شعوا عاشقانہ پڑھ رہے ہین پان والے سفید پانون کی گلوریان لیے ہوئے پھر رہے ہین ساقی حقہ پلا رہے ہین ہار والون کی ایک طرف بہار ہی خوانچہ والے ہر رنگ کی مٹھائی لگائے جا بجا بیٹھے ہوئے ہین دال موٹ والے الگ ہین ایک طرف سے صدا آ رہی ہی کہ کیا گرما گرم کابلی وچنے پرے ہین وآلو کے چھالو گرما گرم ایک طرف میوے والے اپنی صدا لگا رہے ہین ترکاری والے جدا صدا لگا رہے ہین سکرنین بھاری بھاری لہنگے پہنے ہوئے خوبصورت خوبصورت جوان جوان آڑے آڑے دوپٹہ شانون پر ڈالے ہوئے جنکے نارپستان و سیب ذقن دل کو پائمال کیے ڈالتی ہین کہہ رہی ہین مزا انگور کا ہی ولایتی نارنگیون مین کیا عمدہ سیب ہین کہ جنکے کھانے سے بالکل آسیب نہ ہو ایک طرف کھلونے والے ہین ایک طرف جھولے گڑے ہوئے ہین اہل شہر کے چھوٹے چھوٹے لڑکے جھول رہے ہین ہر ایک خوش تھا وہ میدان خوبی نہ تھا گویا میلہ تھا رنگ دیکھتا ہوا اور سیر کرتا ہوا سمندر قریب میدان خونی کے آیا تخت پر سے اترا اور اس مقام پر آیا جو کہ اُسکے بیٹھنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا سمندر نے دیکھا کہ ایک جگہ سب اسباب سیاست جمع ہی سولی استادہ ہی کئی ہزار ناوک فگن کمانین لیس لیے ہوئے کھڑے ہین بہت سے ساحر جھولیون مین تیر لیے ہوئے ہین الوان کو سنگسار کرنے کو ایک طرف کئی ہزار سوار تلوارین برہنہ لیے ہوئے کھڑے ہین ایک طرف بہت سے جلاد خنجر چمکا رہے ہین ایک طرف تسمہ کش ایک طرف آرہ کش ایک طرف زبان کش ایک طرف چشم کن کھڑے ہین کل

اسباب سیاست موجود ہی یہ دیکھکر سمندر شاہ تخت پر بیٹھا کل سردار اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے کہ سمندر
نے حکم دیا کہ ایک ہزار ساحران زبردست بالاے ہوا جاکر بندوبست کرین اور اپنا پہرہ قائم کرین
کہ کوئی طائر بھی ادھر سے اڑکر نہ جانے پائے جب تک ایوان قتل نہ ہو لے بس فوراً ایک ہزار ساحر
بالاے ہوا گئے اور اُنھون نے خوب بندوبست بالاے ہوا کر لیا سمندر بیٹھا تھا کہ غل ہوا قیدی
آگیا قیدی آگیا بس وہ پچاس ہزار کا لشکر تو ایک طرف صف باندھ کر کھڑا ہو گیا ارابہ قیدی کا مع
ایک سو ساحرون اور چار سو سوارون کے اُس احاطہ مین آیا جو کہ گرد میدان خونی کے بنایا گیا تھا
صرف مٹی کی ایک بالشت بھر یا اس سے کم مونڈہ پر کھینچ کر کہ اس حد کے اندر سوا ے بادشاہ
اور سردارون اور ان لوگون کے جو کاربار کرنے والے ہین کوئی اہل شہر سے نہ آنے پائے بس
جب ارابہ اُس احاطہ مین پہونچا داروغہ زندان خانہ ایوان کو اتار کر روبرو سمندر کے لایا
سمندر نے ایوان کو دیکھکر داروغہ سے کہا کہ ہم نے تم کو کب حکم دیا تھا کہ اسکو تم ہمارے روبرو
لاؤ فوراً لے جاؤ داروغہ کانپ گیا فوراً ایوان کو لاکر ارابہ پر بٹھا دیا اِدھر سمندر نے حکم دیا کہ
جلاد حاضر ہو یہ حکم دینا تھا کہ فوراً جلاد حاضر حاضر کہتا ہوا سامنے آیا سلام کیا سمندر نے حکم دیا کہ
وہ جو قیدی ارابہ پر بیٹھا ہوا ہی اسنے بہت بڑی میری خطا کی ہی اسکو سولی پر کھینچنا تیر باران
کرنا سنگسار کرنا پہلے اسکی زبان کھینچ لینا ہر طرح کے عذاب سخت سے اسکو قتل کرو تم کو انعام
دیا جائے گا جلاد نے عرض کیا کہ ذرا سمجھ بوجھ کر حکم فرمایئے قتل کرنا میرا کام ہی زندہ کرنا خدا و ندنہ
طاق کا کام ہی سمندر نے کہا کہ جو ہم تم کو حکم دیتے ہین تم اُس پر عمل کرو یہ سنکے جلاد شلنگین لگاتا
ہوا طرف ارابہ کے چلا ایک رومال میلا اُسکے دوش پر پڑا ہوا اُس مین ہزارون خون کے
دھبے اُس بساہندی بو آتی ہوئی ایک کرتہ پہنے ہوئے وہ بھی خون سے بھرا ہوا ایک دھوتی
باندھے ہوئے سیاہ روتیرہ درون کان ناک کے گلی مین ہار پڑے ہوئے خنجر ہاتھ مین اس
صورت سے قریب ارابہ کے آیا اور ایوان کا ہاتھ پکڑکر کہا کہ او مجرم چل چبوترے پر بس
ایوان کو ارابہ پر سے لے کر چلا اہل مجمع مین ایک غل ہوا کہ قیدی قتل ہونے جاتا ہی بعض
افسوس کرنے لگے اور جو کہ ہنس رہے تھے اُنسے کہنے لگے کہ یہ مقام ہنسنے کا نہین ہی بلکہ مقام
افسوس ہی کہ اتنی بڑی ساحرہ اس بے بسی سے قتل کی جاتی ہی کہ نہ کوئی اُسکا حامی ہی نہ
مددگار نہ کوئی عزیز قریب ہی وہ یہ جواب دیتے ہین کہ جو ایسی سرکشی کریگا اُسکی یہی سزا ہی
بلکہ مقام خوشی ہی کہ اسنے اپنا مذہب ترک کرکے دوسرا مذہب اختیار کیا اور بادشاہ
سے سرکشی کی وہ خاموش ہوکر منھ پھیرا لیتے ہین بعض رو رہے ہین حال پر ایوان کے جو کہ
رقیق القلب ہین واقعی کیا مقام ہی کہ کوئی قتل ہوتا ہی اپنی جان سے جاتا ہی لوگ خوش
ہو رہے ہین پوشاکین بدل بدل کر آئے ہین خوش خوش پھر رہے ہین کیا زمانہ کا رنگ ہی
یہ چرخ نیرنگ ساز بھی کیا کیا رنگ دکھاتا ہی کوئی کسی کے ہنسنے پر یہ شعر پڑھتا ہی شعر ترا بمرگ
عدو جاے شادمانی نیست + کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست + کوئی کھڑا ہوا فلک تفرقہ پرداز
کی شکایت کر رہا ہی کہ تیرے بھی کیا رنگ ہین کبھی خاک مذلت پر بٹھاتا ہی کبھی تخت
حکومت پر بھی کسی کی روبرو دست بستہ کھڑے ہین کبھی اُسکے روبرو ہزارون خادم
حاضر ہین مقام غور ہی یہی ایوان ابھی کل تک وہ مرتبہ رکھتی تھی کہ اسکے روبرو ہزارون

بلکہ لاکھون خادم حاضر ہونگے ابھی کل تک اسکے حکم سے گردن ماری جاتی تھی یا آج خود برائے گردن زدنی زیر دار جلاد لیے جاتا ہی اور کچھ بس نہین ہی ای فلک تیرا بھی کیا رنگ ہی تو ہر مرتبہ ایک نئی بازی کھیلتا ہی تو صاحبان عزت کی عزت کا و صاحبان دولت کی دولت کا دشمن ہی تو کسی کا جاہ و حشم اپنی نگاہ کو رسے دیکھ نہین سکتا ہی تجکو کسی کا تزک و حشم پسند نہین آتا ہی تو ہر ایک کی ثروت و عظمت کا جانی دشمن ہی جہان تو نے دیکھا کہ یہ خوش حال تھا اُسے برباد کر دیا او سفلہ مزاج یہ تیرا کیا حال ہی تجکو ہر ایک نے پامالی کا خیال ہی کوئی زبانہ تا ہنجار کی شکایت کر رہا ہی کوئی بخت بد کردار کو برا بھلا کہہ رہا ہی کسی مقام پر غم والم کا چرچا ہی کوئی خوشی خوشی پھر رہا ہی اُدھر جلاد نے ہاتھ ایوان کا پکڑ کر کہا کہ چل تیرے قتل کا حکم ہی ایوان بل کھا کر ایسا پرے اُٹھی کہ خانہ زنجیر ہین غل ہوا اور جلاد نے سر زنجیر کا پکڑا وہ سوار تلوارین برہنہ کیے ہوئے ہمراہ ہوئے اور وہ ہزار ساحر آگے ایوان قریب چبوترہ نہین پہونچی ہی سمندر نے ابھی ایک حکم دیا ہی دو حکم کی کسر ہی یہان تو یہ حال ہی اُدھر بالاے ہوا کا واقعہ بلا حظہ و سماعت فرمایئے کہ وہ ہزار ساحر جو بلاے ہوا بندوبست کیے کھڑے ہوئے تھے اُدھر سے طائر بھی نہ جا سکتا تھا اگر کوئی قضا رسیدہ دام اجل مین گرفتار ہو کر آگیا انھون نے سحر کر دیا وہ جل کر خاک ہو گیا یہ تو حال تھا ہوا کا بھی گذرنا محال تھا کہ اُن ساحرون نے دیکھا کہ شمال کی طرف سے ایک تخت اُڑتا ہوا ادھر چلا آتا ہی اسی طرف کا رخ ہی انھون نے خیال کیا کہ کوئی ساحر آتا ہی اسکو پھر کر روکو اُنمین سے چند ساحر اُس تخت کی طرف چلے وہ تخت اسقدر تیز آرہا تھا کہ یہ جانتے بھی نہ پاتے تھے کہ وہ قریب آگیا انھون نے دیکھا کہ اُس تخت پر ایک مرد بزرگ با چہرہ نورانی ایسا اُنکا رنگ سرخ و سفید ہی کہ جیسے مھندی اور شہاب کی امیزش سے پتلا بنایا جاے چہرہ سے رعب و داب ظاہر ہی چوگوشیا کلاہ سیر پر چشمہ آنکھون پر لگا ہوا الماس نگار قبا و عبا پہنے ہوئے دوزانو تخت پر بیٹھے ہوئے ہین تخت خود بخود چلا آتا ہی چند کتابین تخت پر رکھی ہوئی ہین حکیمانہ وضع ہی ایک حریب ہاتھ مین ہی اُسکو ٹیکے ہوئے بیٹھے ہین سن شریف کوئی دو ڈھائی سو برس کا ہوگا بال و پلکین تک سفید ہو گئین ہین مگر چہرہ سے رعب و داب ظاہر ہی کوئی دفعتاً کلام نہین کر سکتا ہی چلے آتے ہین یہ جو واقعہ دیکھا ان ساحرون نے خیال کیا کہ یہ کوئی مرد متبرک اور خلار سیدہ ہین ذرا انسے سمجھ بوجھ کر کلام کرنا چاہیے یہ امر اپنے دل مین خیال کر کے اور باہم صلاح کر کے قریب تخت آئے بہت ادب سے جھک کر سلام کیا اُن مرد بزرگ نے جو ان ساحرون کو دیکھا تخت روک لیا اور کہا کہ تم کون لوگ ہو اور کیا ضرورت ہی جو سد راہ ہوئے ہو مین اپنی ضرورت سے جاتا ہون تمھارا کیا مطلب ہی بیان کرو انھون نے کانپ کر اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اگر مزاج مبارک کے خلاف نہ ہو تو ہم کچھ عرض کرین مرد بزرگ نے اس طور سے کلام کیا تھا کہ جو کچھ انمین حواس باقی تھے وہ بھی جاتے رہے تھے جب انھون نے اس طور سے کہا تو اُنھون نے جواب دیا کہ بیان کرو ان ساحرون نے عرض کیا کہ اصل امر یہ ہی کہ ہم لوگ اس مقام پر برائے نگہبانی و پہرہ کے مقرر ہوئے ہین طرف سے سمندر شاہ کے سبب اسکا یہ ہی کہ بادشاہ نے اپنے ایک مجرم کے قتل ہونے کا حکم اس میدان مین دیا ہی اور وہ بہت بڑا مجرم ہی اُسکے قتل کرنے کے لیے بڑے بڑے انتظام کیے ہین خود بادشاہ تشریف لائے ہین خوف یہ ہی کہ کوئی مددگار نہ آجائے

کیونکہ اُسکے مددگار بہت سے ہین اور بڑے بڑے زبردست ہین زمین پر بھی خوب بندوبست ہی اور ایک بڑا ساحر بالاے ہوا نگہبانی کر رہے ہین جو کوئی جانور ادھر سے پر مارکر جاتا ہی وہ جلا دیا جاتا ہی بس آپ اس طرف سے تشریف نہ لے جائین دوسری طرف سے تشریف لے جائین ورنہ آپ کو زحمت ہوگی یہ کلام سننا تھا کہ اُن مرد بزرگ نے چین بر جبین ہوکر فرمایا کہ تمھارا بادشاہ کون ہی کہ جس نے بالاے ہوا و بالاے آسمان بھی اپنا بندوبست کیا ہی اور ہوا پر کے جانے والون کا راستہ روکا ہی وہ کون ایسا زبردست ہی جو ہوا پر بھی قرق بٹھاتا ہی اور بالاے ہوا بھی اپنی حکومت قائم کرتا ہی ذرا اُسکا نام تو مجکو بتاؤ مین بھی تو سنون ان ساحرون نے کہا کہ زمانہ اُسکے نام سے ماہر ہی اُسکی دریادلی ہر ایک پر ظاہر ہی وہ ایسا ویسا بادشاہ نہین ہی جو کوئی اُس سے واقف نہ ہو اُسکو سب جانتے ہین اُن مرد پیر نے کہا کہ ایک ہمین نہین واقف ہین تب انھون نے کہا کہ سمندر شاہ حاکم شہر سمندریہ تب تو اُن مرد پیر نے تیور بدل کر اور کچھ کراہیت سے کہا کہ وہ سمندر جو کہ ایوان تاجدار حاکم نہ طاق وخداوند نہ طاق کا غلام تھا اب اُسنے یہ مرتبہ بہم کیا کہ بادشاہ ہوگیا اور زمین پر حکومت کرتے کرتے آسمان پر بھی حکومت کرنے لگا ایسا اُسکو مرتبہ ملا اور وہ ایسا مغرور ہوگیا ہی تو اُسکی کچھ حقیقت نہین جانتے ہین ابھی کل کا ذکر ہی کہ وہ پس پشت خداوند نہ طاق کھڑا ہوکر مگس رانی کرتا تھا آج وہ بادشاہ ہوگیا تمھارے نزدیک اُسکا مرتبہ ہی اور بادشاہ ہی ہمارے نزدیک وہ کچھ مرتبہ نہین رکھتا ہی وہی غلام ہی تم اُسکا حکم مانون گے مین نہین مانونگا مین تو ادھر سے جاؤنگا ہم تو خاصان خداوند ہین ہم پر کوئی حکومت نہین کرسکتا ہی نہ ہم پر کسی کا حکم چل سکتا ہی ہمارے جو ذہن مین آتا ہی وہ ہم کرتے ہین ارے یہ تو بتاؤ وہ مجرم کون ایسا زبردست ہی کہ جس کے قتل کرنے کا یہ بندوبست ہی انھون نے کہا کہ ایک ملکہ ایوان نہ طاق ساحرہ ہی اُسکے قتل کرنے کا یہ بندوبست ہی وہ بڑی زبردست ہی تب اُنھون نے کہا کہ تم مت جاؤ مین اسی طرف سے جاؤنگا ان ساحرون نے کہا کہ خطا معاف ہم نہ جانے دینگے اُن مرد بزرگ نے کہا کہ ہم کو کوئی روک نہین سکتا ہی تمھاری تو یہ لیاقت نہین ہی کہ تم ہم کو روک لو وہ جو تمھارا بادشاہ ہی ہم اُسکے بھی روکے سے نہین رُک سکتے ہین ہم مقربان خداوند سے ہین اور خداوند کی صحبت کے رہنے والے ہین ہمارے بڑے مرتبہ ہین اُن ساحرون نے کہا کہ یہ امر ضرور ہی کہ ہم آپ کا مقابلہ نہین کرسکتے ہین مگر ہان جسقدر ساحر بالاے ہوا ہین سب آپ کے ہاتھ سے قتل ہولینگے اُسوقت حضور کو اختیار ہی یہ جو تقریر ہونے لگی وہ مرد بزرگ بہت برہم ہوے کہا کہ تم لوگ بہت بدتمیز ہو میرے روبرو سے ہٹ جاؤ یہان جو ساحر آئے تھے اُنمین سے چند ساحر تو اُنسے کلام کرنے لگے اور چند نے خیال کیا کہ یہ مرد بزرگ خاصان خداوند سے معلوم ہوتے ہین یا کوئی فرشتہ ہون یا کوئی بندۂ مقرب بارگاہ ہون انکی خبر کرنا بادشاہ کو پر ضرور ہی یہ خیال کرکے. وہان سے چند ساحر طرف رمین کے متوجہ ہوئے یہان سمندر تخت پر بیٹھا ہوا ہی سب سردار حاضر ہین کہ وہ ساحر آکر حاضر ہوے باادب سلام کیا اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوے سمندر نے اُنکی طرف دیکھکر کہا کہ کہو کیا خبر لاے ہو کہ مجھ عرض کرتا ہی انھون نے عرض کیا کہ جی ہان ایک امر ضروری عرض کرنا ہی سمندر نے کہا کہ بہت جلد بیان کرو تب اُنھون نے عرض کیا کہ ہم بموجب حکم بالاے ہوا کے اور اپنا بندوبست کرلیا کہ اگر ہوا بھی ادھر سے گذرتی تو وہ بھی مجروح ہوتی اور ہمارے سحر مین اسیر ہوکر رہجاتی

اکثر طائر تو جلکر خاک سیاہ ہوگئے ہم بندوبست کیے ہوئے اپنے کام مین مصروف تھے کہ ہم سب نے
دیکھا کہ ایک تخت شمال کی طرف سے چلا آتا ہی ہماری طرف ہم نے پھر کر اُس تخت کو روکنا چاہا
جب قریب تخت پہونچے تو ہم نے یہ واقعہ دیکھا کہ اُس تخت پر ایک مرد بزرگ حکیمانہ وضع بیٹھے ہوئے
ہین پلکین تک سفید ہین عبا و قبا پہنے ہوئے ہین کلاہ چوگوشیا سر پر ہی چند کتابین تخت پر رکھی
ہوئی ہین ایک چشمہ نادر کار الماس نگار لگائے ہوئے ہین یہ حال دیکھکر اُنسے عرض کیا کہ
اِدھر سے آپ نہ تشریف لے جائین اِدھر سے راہ نہین ہی بموجب حکم بادشاہ یہان زمین پر
بموجب حکم ایک مجرم بادشاہ کا قتل ہوتا ہی اُسکے قتل کا بندوبست ہی چونکہ اُسکے مددگار بھی
بہت سے ہین بادشاہ کو خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی بالاے ہوا سے آکر لے جائے چنانچہ
اُنھون نے ہزار ساحر برائے بندوبست مقرر فرمائے ہین کوئی اِدھر سے نہ جانے پائے پرند بھی آئے تو
اسیر ہو جائے بس آپ اور طرف سے تشریف لے جائین یہ جو ہم نے کہا اُنھون نے پہلے دریافت
فرمایا کہ بادشاہ کا نام کیا ہی اور اُس مجرم کا کیا نام ہی ہم نے نام آپ کا بیان کیا اور ملکہ کا نام لیا
اُنھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ بندگان خاص سے ہین ہمارا جدھر سے جی چاہتا ہی اُدھر سے
جائے ہین ہم پر کوئی حکومت نہین کر سکتا ہی اگر تیرے بادشاہ کی حکومت ہی تو زمین پر ہی آسمان
و ہوا پر نہین ہی ہم اِدھر سے جائینگے یہ جو ہم نے سُنا ہم نے اپنے دل مین خیال کیا کہ حضور کو
بھی اس حال سے خبر دین اور جیسا حکم حضور فرمائین وہ ہم بجا لائین یہ جو تقریر سمندر نے سُنی خاموش
ہو رہا اور سر جھکا لیا خیال کرنے لگا کہ کیا حکم دون ایک مرتبہ اسکے دل مین خیال آیا کہ یا تو یہ
کوئی مرد بزرگ ہین اِسطرف سے انکا گذر ہوا ہی یا کوئی فرشتہ مقرب ہی اے سمندر کہین ایسا
نہ ہو کہ خود خداوند کسی صورت مین برائے سیر تشریف لائے ہون اور اِدھر آنکلے ہون کیونکہ اُنکو ہر طرح
کی قدرت ہی چل کر ملاقات کرنا لازم ہی اور اگر ممکن ہو تو اُنکو یہان لاؤن اپنی حالت اُنسے عرض کرون
اُنکی دعا اپنے حق مین لون یہ تصور کرکے سردارون سے کہا کہ تم یہان رہو مگر ہوشیار رہنا مین اُن
مرد بزرگ سے مل آؤن اور دیکھ آؤن کہ کون صاحب ہین ایسے بزرگون سے ملنا پر ضرور ہی ابھی
آتا ہون ایسا نہ ہو کہ خداوند کسی صورت مین تشریف لائے ہون ایسا نہ ہو کہ میرے ملازمون کے
منع کرنے سے برہم ہون تو خرابی ہو یا کوئی عذاب نازل کرین اگر خداوند نہ ہون کوئی خاصان
خداوند سے ہون اس امر سے میرے حق مین دعاے بد کرین تو بھی خرابی ہو بس مین جاکر اُنسے
ملون اور اُنکو یہان لاؤن ایسے لوگون سے ملنا پر ضرور ہی یہ جو سمندر نے کہا سردارون نے عرض
کیا کہ آپ تشریف رکھین ہم مین سے جسکے نام حکم عالی ہو وہ جائے اور اُنکو لے آئے سمندر نے
کہا کہ تم مین سے کوئی نہ جائے تم لوگ اسی مقام پر ٹھہرو مین خود جاؤنگا سردار خاموش ہو رہے
بس سمندر نے اسم سحر پڑھکر دستک دی وہ تخت بلند ہونے لگا وہ ساحر جو کہ آئے تھے وہ بھی
چلے اُنھون نے بادشاہ کو پتہ دیا کہ وہ فلان مقام پر ہین بس سمندر تخت کو لے کر اُسی طرف
چلا بہت جلد اپنے تخت کو اُس طرف لایا سمندر نے دور سے دیکھا کہ ایک تخت ہوا پر قائم ہی
اُس پر اُسی وضع کے مرد بزرگ تشریف فرما ہین جیسا کہ ساحرون نے بیان کیا تھا اور میرے
ساحر ہاتھ باندھے ہوئے کھڑے ہین اُدھر اُن بزرگ نے دیکھا کہ ایک بادشاہ تاج سر پر رکھے
ہوئے تخت پر سوار میری طرف آتا ہی اور چند ساحر اُسکے ہمراہ ہین یہان وہ مرد بزرگ اُن

ساحرون سے یہ کہہ رہے تھے کہ ہم اِدھر سے ضرور جائینگے کیونکہ یہ ہماری راہ ہی ہم اکثر اِدھر سے آتے جاتے
ہین آج تک کبھی روک ٹوک نہین ہوئی ہم کیونکر اس امر کو گوارا کرین ہم اکثر اِدھر سیر کو آیا کرتے
ہین ہمارا تو یہ دستور ہی کہ ہم تمام عالم کی سیر کرتے ہین یہ وقت ہمارے تفریح کا ہی یہ کہہ رہے تھے
کہ سمندر پہونچا گو مرد بزرگ حکیم وضع نے سمندر کو دیکھا تھا پر جان کر اُسکی طرف سے منھ پھیر لیا تھا
اور ساحرون سے مخاطب ہو گئے تھے سمندر نے پہونچکر اُنکے تخت کے قریب اپنے تخت کو روکا
اور جھک کر سلام کیا اُنھون نے خیال بھی نہ کیا کہ کون سلام کرتا ہی اُن ساحرون کی طرف متوجہ رہے
ایک مرتبہ اُن ساحرون نے جو کہ کلام کر رہے تھے سمندر کی طرف دیکھا پہچان لیا کہ بادشاہ خود
تشریف لائے ہین اُنسے کہا کہ اب آپ بادشاہ سے اجازت طلب کرلین ہم پر نہ خفا ہون خود
بادشاہ تشریف لائے ہین یہ کہکر وہ ساحر ہٹ گئے اب بالکل سمندر کا اور اُنکا سامنا ہوا سمندر
اپنا تخت قریب لایا اب سمندر نے پھر سلام کیا اُنھون نے جواب سلام دیا سمندر نے پوچھا کہ
مزاج مبارک کہا کہ اچھا ہون یہ جو اُنھون نے جواب دیا تو سمندر نے کہا کہ آپ کیا فرما رہے تھے
میرے ملازمون سے یہ سب نالائق اور بے وقوف ہین مجھ سے ارشاد فرمائیے اُنکو بات تک کرنے
کی تمیز نہین ہی یہ پہچانتے بھی نہین ہین کہ کس سے کس قسم کی تقریر کرنا چاہیے یہ کہکر اُن ساحرون
کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ تم لوگ سخت نادان ہو اور بے عقل ہو کوئی ایسی بھی حرکت کرتا ہی کہ
ایسے بزرگون سے ایسی تقریر کرتا ہی جو آپ ارشاد فرماتے تھے کیون نہ قبول کرلیا یا فوراً ہم کو کیون
نہ خبر کی بیکار زحمت دی یہ کہکر اُن ساحرون سے اور اُن مرد بزرگ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ
آپ کو بڑی تکلیف ہوئی اُنکے ذات سے اور میرے سبب سے معاف فرمائیے اُنھون نے
تیوری بدل کر جواب دیا کہ اِنکی ذات سے کیون تکلیف ہوئی جو کچھ تکلیف یا راحت ہوئی
تمھارے ذات سے کہ تم نے انکو حکم دیا تھا کہ بالاے ہوا جاکر بندوبست کرو کوئی اِدھر سے
نہ جانے پائے وہ حکم بجا لائے اگر حکم نہ بجالاتے تو اُسوقت بھی معتوب ہوتے عدول حکمی کی سزا
پاتے یہ لوگ اپنے منصب کو بجالائے اِنکی کوئی خطا نہین ہی ملازمین کو اسی طور سے اپنے حاکم
کی اور آقا کی اطاعت لازم ہی یہ اُنسے بہت خوش ہوا ہون ہان تم سے شکایت ہی جو تم نے یہ بیجا
حکم دیا یہ بھی کوئی زمین اور ملک ہی کہ قبضہ مین ہی حکم دیدیا کہ کوئی جانے نہ پائے اول تو یہ خلاف
ہی کہ زمین خداوند پر چلنے سے منع کرنا خیر وہ دوسرا امر ہی کہ ہم اُسکے مالک ہین منع کرتے ہین
بالاے ہوا تو کوئی منع نہین کر سکتا ہی نہ کسی کا حکم جاری ہو سکتا ہی یہ تمھاری بالکل نادانی
ہی اے سمندر تو نے سلطنت زمین کب اچھی طرح سے کی جو تو بالاے آسمان حکومت کرنا چاہتا
ہی بموجب شعر تو کارے زمین را نکو ساختی + کہ بر آسمان نیز پرداختی + تیری حکومت کا حال
ہم پر ثابت ہوگیا کہ ایک مجرم کے قتل کرنے کے لیے اسقدر بندوبست جو کہ اپنا گنہگار ہی
بھلا یہ کیسی حکومت اور ریاست ہی اُس پر یہ خیال ہی کہ ہم بادشاہ ہین بالاے ہوا حکومت کے
جاتی ہی کوئی اِدھر سے جانے نہ پائے جب کہ وہ اپنا مجرم ہی تو پھر اُسکے قتل کے لیے اس قدر
بندوبست کی کیا ضرورت تھی سمندر نے سر جھکا لیا کچھ جواب نہ دیا اُن مرد بزرگ نے کہا
کہ اے سمندر تو میری تقریر سُنکے خاموش کیون ہو رہا کچھ جواب نہ دیا سمندر نے سر اُٹھا کر
کہا کہ مین آپ کی بات کا کیا جواب دون سوائے اس امر کے کہ مین اپنی خطا پر نادم ہون

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سے سمندر نے اُن مرد بزرگ کو دیکھا ہی ایسا رعب اُنکا اسکے دل پر چھا گیا ہی کہ
یہ کلام نہین کر سکتا ہی اور اپنے دل مین یہی خیال کر رہا ہی کہ ضرور یہ خداوند ہین اس جامہ مین تشریف
لائے ہین یا کوئی بہت بڑے مقرب بارگاہ ہین انسے ضرور اپنی حالت بیان کرنا چاہیے کیا ایسی تدبیر
کرون کہ انکو زمین پر لے چلون یہ تو یہ خیال کر رہا ہی کہ اُن مرد بزرگ نے کہا کہ لے مین جاتا ہون مجکو عرصہ ہوتا ہی
مجکو اسقدر مہلت نہین ہی کہ مین بیکار کسی مقام پر قیام کرون میری اوقات مین فرق آتا ہی لوگ جو کہ
میرے پاس آتے ہین میرے منتظر ہونگے مگر اے سمندر مین اتنا تم کو سمجھائے جاتا ہون کہ جو کام کیا کرو ذرا
سمجھ بوجھ کر کیا کرو عقل سے کام کیا کرو بے عقلی اور نادانی سے نہ کیا کرو اپنے اراکین سلطنت سے مشورہ
کر لیا کرو مین یہ خیال کرتا ہون کہ تمھارے اراکین سلطنت کیسے ہین کہ تم کو رائے مناسب نہین دیتے
ہین کیسے وزیر ہین سمندر نے یہ تقریر سُنکے ایک آہ سرد کھینچی اور کہا کہ افسوس کیا عرض کرون اُن مرد بزرگ
نے کہا کہ اے سمندر میرے آہ کشی اور افسوس کرنے سے تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ تو کسی آلام مین اور مصیبت
سخت مین مبتلا ہی بیان کر سمندر نے یہ سُنکے کہا کہ مین آپ سے کیا بیان کرون ایک قصہ طویل ہی اب یہ
بیان فرمائیے کہ آپ کون صاحب ہین اور کہان تشریف لیے جاتے ہین اسطرف کیونکر آنے کا اتفاق
ہوا میری آنکھین آپ کے نور جمال سے روشن ہو گئین میرا دل گواہی دیتا ہی کہ آپسے میرے حاجت
روا ہو گی اگر آپ مہربانی اور کرم فرمائیے از راہ مہربانی وعنایت میرے ہمراہ زمین پر تشریف لے چلیے
اپنے قدوم میمنت لزوم سے میرے کلبہ تاریک کو منور فرمائیے مجکو سرفراز فرمائیے اپنے نام نامی واسم گرامی
سے مجکو آگاہ فرمائیے اگر آپ کو میرا حال دلی و مطلب قلبی سننا ہو تو مجکو یقین ہی کہ اگر میری ممکن
فرمائیے گا تو جو کچھ مصیبت میرے اوپر ہی سب دفع ہو جائے گی مین اس آلام سے فرصت پاؤنگا گو
آپ کو زحمت تو ضرور ہوگی مگر میرا کام نکل جائے گا کیونکہ آپ مجکو بندہ خاص خداوندی معلوم ہوتے
ہین آپ کی پیشانی نورانی سے یہ امر ثابت ہوتا ہی کہ مقرب بارگاہ خداوندی ہین بہت بڑے خدا
رسیدہ ہین یہ تقریر سُنکے اُن مرد بزرگ نے کہا کہ یہ جو تم نے کہا بالکل خلاف ہی بھلا میرا یہ مرتبہ کہان
کہ مین بندگان خاص سے ہون مین ایک سگ دنیا ہون وہ جو بندے خاص ہین اُنکی صورت یہ ہوتی
ہی وہ یون مارے مارے پھرتے ہین وہ گوشہ عافیت سے باہر نہین آتے ہین سوائے اپنے مقام
کے دوسرے مقام پر نہین جاتے ہین اہل دنیا سے اُنکو نفرت ہوتی ہی بھلا مجھ مین کب یہ قدرت ہی
کہ میرے سبب سے کسی کا کام اجرا ہو یا مصیبت دفع ہو مین خود مارا مارا پھرتا ہون وہ جو مثل تم
نے سُنی ہو اگر ایسے رنگریز ہوتے تو پہلے اپنی ڈاڑھی رنگتے میری کو یہ مثل ہی پیر خود درماندہ ہین
شفاعت کسکی کرینگے بس یہ خیال تمھارا بیکار ہی اور مین کیا تم کو اپنا نام بتاؤن ایک غلام ہون خداوند کی
درگاہ کا ایک کتا ہون یہ جو تم نے کہا کہ میرے ہمراہ تشریف لے چلیے مین وہان جا کر کیا کرون
اسوقت ایک ضرورت سے جاتا ہون ٹھہر نہین سکتا ہون میرا بہت بڑا ہرج ہو گا اگر ٹھہرونگا
مجکو معاف کرو مین بیکار نہین فکر معاش مین جاتا ہون اے سمندر جو بندگان خاص ہین وہ کیا
یون پھرتے ہین اُنکے بڑے مرتبہ ہین اُن مرد پیر نے اس طور سے تقریر کی کہ سمندر کو اور زیادہ
اعتقاد ہوا اسنے اپنے دل مین کہا کہ جس طور سے ہو انکو لے چلو بہت خدا رسیدہ ہین انکی
تقریر سے ثابت ہوتا ہی بس یہ دل مین خیال کر کے اُنسے کہا کہ جو کچھ ہو مین آپ کو جانے
نہ دونگا ہرگز زمین پر بیجائے ہوئے بدون آپ سے اپنی حاجت کہے ہوئے میرا دل گواہی

دیتا ہی کہ آپ کے سبب سے سب میرے کام اجرا ہونگے مین اس مصیبت سے نجات پاؤنگا
آپ کو قسم ہی خداوند کی کہ میری عرض کو ٹالیے میرے ہمراہ تشریف لے چلیے اُنھون نے جوابدیا
کہ یہ صرف تیرا خیال خام ہی بھلا مین کیا تیری حاجت برلاؤنگا بیکار قسم نہ دے لے تو جا اپنا
کام دیکھ جس کام مین مصروف تھا اُسکو انجام دے میرے لے جانے سے بازرہ میرے جانے مین
نقصان میرا ہوگا اور تیرا کچھ فائدہ نہ ہوگا کیون اپنا ہرج کرتا ہی جا مجکو عرصہ ہوتا ہی سمندر نے جوابدیا
کہ چاہے نقصان ہو آپ کا چاہے نفع ہو مین بدون آپ کو لیجائے ہوئے نہ مانونگا آپ کے جانے
سے ضرور میرا نفع ہوگا اب سمندر نے قسمین دینا شروع کین تب اُنھون نے کہا کہ اچھا تو کہتا ہی
کہ آپ میرے ہمراہ چلیے تو مین تجھسے اقرار کرتا ہون کہ اس وقت مجکو جانے دو مین کل تمھارے پاس
ضرور آؤنگا اسوقت میرا نقصان ہوگا مجکو ایک پل کی مہلت نہین ہی کل جو آونگا تو جتنے عرصہ تک
کہے گا تیرے پاس بیٹھا رہونگا جو تو کہے گا سنونگا اسوقت مہلت نہین ہی سمندر نے جواب دیا
کہ یہ تو ممکن نہین ہی کہ مین اسوقت آپ کو جانے دون جب اُن مرد بزرگ نے دیکھا کہ سمندر
کسی طور سے مانتا ہی نہین ہی کہا خیر جو تمھاری مرضی چلو یہ کہکر اپنے تخت کو اشارہ کیا تخت طرف
زمین کے مائل ہوا یہان سب سردار بیٹھے ہوئے سمندر کا انتظار کر رہے ہین کہ ابھی تک کیا
سبب ہی جو بادشاہ نہین تشریف لائے کیا اُنسے تکرار تو نہین ہونے لگی عشاق سے کلاب جادو
نے کہا کہ ای اُستاد بادشاہ کو بڑا عرصہ ہوا گئے ہوئے کیا سبب ہی جو ابھی تک نہین آئے
عشاق نے کہا کہ آتے ہونگے جو صاحب اِدھر سے جاتے ہونگے اُنسے باتین کر رہے ہونگے
یہی ذکر تھا اور سب طرف آسمان کے دیکھ رہے تھے کہ دیکھا سمندر شاہ چلا آتا ہی اور برابر اُسکے
ایک تخت اور ہی اُس پر ایک مرد بزرگ بیٹھے ہوئے ہین حکیما مرد ضع اُنکی ہی یہان تک کہ دونون
تخت زمین پر آئے سب سردار براے تعظیم اُٹھے سب نے جھک کر سلام کیا تخت سمندر
کا اپنے مقام پر آکر قائم ہوا سب اُن مرد بزرگ کو دیکھکر حیران ہوئے کہ یہ کون ہین مگر سب
خاموش رہے جب سمندر شاہ بیٹھ چکا اسوقت سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے اُن مرد بزرگ
نے عشاق کی طرف دیکھ کر کہا کہ ای عشاق جرہ نشین اچھے تو رہے تم سے تو بعد عرصہ ملاقات
ہوئی ہی عشاق نے جو یہ کلمہ سنا غور کرکے دیکھا اور اپنے دل مین کہا کہ اس مرد بزرگ نے
مجکو کہان دیکھا ہی یہ میرے نام سے کیونکر واقف ہوئے یہ تو بڑے خدا رسیدہ معلوم ہوتے ہین کہ
مین اُنسے واقف نہین ہون یہ میرے نام سے واقف ہین اُنھون نے مجکو کہان دیکھا عشاق تو یہ
خیال کر رہا تھا کہ سمندر نے کہا کہ ای اُستاد آپ اُنسے واقف ہین یہ بڑے مرد باخدا اور صاحبان
عرفان سے ہین اور بڑے بھوت مین اپنی ضرورت سے جاتے تھے مگر مین نے جو زیادہ اصرار
کیا میرے ہمراہ تشریف لائے میرے نزدیک جو مین آپ سے اپنی حالت بیان کرونگا
یقین ہی کہ جب یہ سنینگے تو میری سب مرادین برلائین گے اور مین سب مصیبت سے
نجات پاؤنگا سب مشکلین حل ہوجائین گی عشاق نے جواب دیا کہ گو مین نے حضرت
کو کسی مقام پر نہین دیکھا مگر صورت سے جو جو امر آپ نے بیان کیے ہین ظاہر ہوتے ہین
ایسے لوگ مقدر سے ملتے ہین یہ لوگ تو کبھی کبھی باہر گوشہ تنہائی سے باہر آتے ہین جب
کوئی ایسی ضرورت ہوتی ہی ای سمندر شاہ اب تمھاری تقدیر اچھی ہوگئی ہی جو ایسے شخص

کے تم سے ملاقات نصیب ہوئی ہی سمندر نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی یہ کہکر اُن بزرگ کیطرف
سمندر متوجہ ہوا اور کہا کہ پہلے آپ اپنے اسم مبارک سے ہم سب کو آگاہ فرمایئے اُنھون
نے جواب دیا کہ تم کو میرے نام سے کیا غرض ہی مین تمھارے کہنے سے چلا آیا ورنہ مین
نے اہل دنیا سے ملنا ترک کیا ہی مین اُن لوگون سے ملتا ہون جو کہ مثل میرے ہین تم اپنی
حالت بیان کرو کہ تم پر کیا مصیبت گذری ہی سمندر نے کہا کہ جب تک آپ اپنے اسم مبارک
سے نہ آگاہ فرمایئے گا مین اپنا مطلب نہ بیان کرونگا اُنھون نے جواب دیا کہ ای سمندر تم نے ہم
کو بہت پریشان کیا اگر مین جانتا کہ آج اس راہ مین یہ بلائین ہین تو مین کبھی ادھر نہ آتا دوسری
طرف جاتا جیسے تمھارے ملازمون نے روکا تھا مین اُسی وقت واپس چلا جاتا کس بلا مین مبتلا
ہوا ہون میرے کام کا بھی ہرج ہوا رحمت ہوئی جس کام کو نکلا تھا اگر اور زیادہ عرصہ ہوا تو پھر وہ
کام نہ ہوگا سمندر نے کہا میرے مقدر ہین آپ سے نیاز حاصل ہونا تھا پھر کیونکر آپ ادھر تشریف
لاتے یہ سنکے اُنھون نے کہا کہ یہ امر ضرور تھا مگر ادھر آکر بہت پریشان ہوا خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب تم
اپنے حال سے آگاہ کرو مگر مین حیران اس امر مین ہون کہ تمھارے پاس اسوقت اتنا بڑا شخص ہی کہ
جس کا مثل و نظیر عالم مین نہین ہی جو کہ پہلو نشین سامری ہی جس کا اسوقت جواب نہین ہی اور پھر
تم مصیبت مین مبتلا ہو جب ایسے شخص سے تمھاری مصیبت نہ برطرف ہو سکی تو مین کیا ہون
مین انکی برابری بھی نہین کر سکتا ہون سمندر نے جواب دیا کہ بہت سے ایسے کام ہوتے ہین کہ
ایک سے نہین درست ہوتے ہین وہ جسکے ہاتھ سے ہونے والے ہوتے ہین بدون اُسکے سرانجام نہین
پاتے ہین عشاق نے کہا کہ یہ صرف آپ کی عزت افزائی ہی ورنہ مین کسی لائق نہین ہون بدنام
کرنے والا ہون مجھ سے تو ادنی ادنی اچھے ہین سبب یہ ہی کہ جو خود اچھے ہوتے ہین وہ دوسرون کو
اچھا کہتے ہین اور اپنے کو بُرا مگر جو اچھے ہوتے ہین وہ لاکھ اپنے کو پوشیدہ کرین مگر بہ سبب
اپنے کمال کے ظاہر ہو جاتے ہین میرے نزدیک آج سمندر کے ہاتھ دُر بے بہا لگا ہی اب سمندر
کے مقدر نے یاوری کی ہی جو آپ ایسے خاص بندے سے ملاقات ہوئی میری کیا اصل ہی مین
آپ کے روبرو کیا کر سکتا ہون دوسرے یہ امر ضرور مقرر ہو چکا تھا کہ یہ کام آپ کی ملک
سے سرانجام پانے والا تھا کیونکر مین اس کام کو سرانجام دیتا اُس مرد بزرگ نے کہا کہ وہ کام
تو بیان کیجیے جو آپ سے نہ سرانجام پاتا سمندر نے کہا پہلے آپ اپنے اسم مبارک سے ہم سبکو
آگاہ فرمایئے پھر مین تو عرض کرونگا جب سمندر نے زیادہ اصرار کیا تو اُن مرد بزرگ نے کہا کہ
ای سمندر مجکو سب لقمان ثانی کہتے ہین میرا پیشہ حکمت ہی مین نے بڑے بڑے حکیمان حاذق
سے یہ علم حاصل کیا ہی بلکہ مین نے اسقدر کوشش کی اس فن مین کہ لقمان ثانی کے نام
سے مشہور ہوا اور یہ سب عنایت و مہربانی و فضل و کرم خداوندی کا ہی کہ مین نے اُنکی عبادت اور
پرستش بہت کی اُسکے عیوض مین اُنھون نے یہ مرتبہ مجکو مرحمت فرمایا بلکہ اسقدر مجھ سے
خوش ہوئے اور یہ ارشاد کیا کہ تم ہر روز ہمارے پاس بہشت مین آیا کرو مین نے اُنسے عرض کیا
کہ مین ہر روز تو نہین حاضر ہو سکتا ہون ہان مہینہ مین ایک مرتبہ ضرور حاضر خدمت ہونگا
فرمایا نہین مین نے عرض کیا کہ مجکو امور دنیوی سے مہلت نہین ہوتی ہی فرمایا دوسرے روز
آیا کرو مین نے عرض کیا کہ مین تو عرض کر چکا ہون ایک ماہ کے بعد حاضر ہوا کرونگا تب عاجز

ہوکر فرمایا کہ آٹھوین دن ضرور آیا کرو مین زیادہ اصرار کرنا مناسب نہ سمجھا مین نے منظور کر لیا اُسدن سے آٹھوین روز مین خدمت خداوندمین جاتا ہون اب تو تم خوش ہوئے لے اب اپنا حال بیان کرو سمندر نے کہا کہ یہ تو آپ نے خوب خوش خبری سُنائی بقول شخصے کہ میرے مقدر نے دراصل یاوری کی جو آپ سے قدم بوسی حاصل ہوئی کیا اچھی وہ ساعت تھی کہ جسوقت مین یہان آکر پہونچا تھا اب آپ پہلے اپنی کل کیفیت سے آگاہ فرمایئے کہ کیونکر خداوندون سے ملاقات ہوئی اور وہ کیونکر آپ کو اپنے ہمراہ لے گئے اور آپسے کیونکر پیش آئے ہین کبھی کبھی میرا بھی ذکر ہوتا ہی یا نہین اور آپ سے اُنسے کیونکر صحبت ہوتی ہی لقمان ثانی نے کہا کہ تم کو اس حال کے دریافت کرنے سے کیا اپنا مطلب بیان کرو دیکھو شام ہوتی ہی سمندر نے جواب دیا کہ اب مین جب تک کل حال آپ کا نہ سُن لونگا اُس وقت تک نہ آپ کو جانے دونگا نہ اپنا مطلب بیان کرونگا اِدھر تو سمندر نے اصرار کیا اُدھر عشاق و دیگر حاضرین جلسہ نے تب لقمان ثانی نے بیان کیا کہ اصل امر یہ ہی کہ جب مین علم حکمت سے فراغ حاصل کر چکا اُسوقت مجکو خیال آیا کہ تو نے علم حکمت حاصل کیا اسمین اپنی عمر رائیگان کی اس سے اگر تو اپنے خداوندون کی عبادت کرتا اور اُنکی پرستش کرتا تو کتنا بڑا مرتبہ تجکو ملتا صرف حکمت کے پڑھنے سے حکیم مشہور ہوا اور سوائے فوائد دنیوی کے کوئی دینی فائدہ تیرا نہ ہوا اب تو ان سب باتون کو ترک کر اور عبادت کر بس جب یہ ذہن مین آیا مین نے اُسوقت سے سب سے ملنا اور ملاقات کرنا یک قلم ترک کیا اور ایک حجرہ مین کچھ اسباب ضروری لے کر بیٹھ رہا ایک دوا مین نے طیار کی تھی کہ جس کے پاس رکھنے سے یہ اثر پیدا ہوتا ہی کہ نہ بھوک معلوم ہوتی ہی نہ پیاس نہ نیند آتی ہی بس وہ دوا مین نے اپنے پاس رکھ لی صفت یہ ہی کہ بول و براز کی بھی ضرورت نہین ہوتی ہی اور مین نے اندر سے زنجیر بند کر لی اور عبادت خداوندون کی کرنے لگا اسی حالت مین مجکو دس برس گذرے اب جو کوئی میرے پاس آیا مین اُس سے ملا وہ چلا گیا جب زمانہ دس برس کا گذرا ایک روز مین اُسی حجرہ مین بیٹھا ہوا عبادت کر رہا تھا کہ یکایک سقف حجرہ خود بخود شگاف ہوئی اور اُس مین سے ایک نور پیدا ہوا مین حیران ہوا کہ یہ کیا امر ہی مین حیران حیران دیکھ رہا تھا کہ یکایک مین نے دیکھا کہ اُس شگاف سے ایک تخت پیدا ہوا اُس تخت پر دو مرد مقدس تشریف فرما تھے اُنکے چہرون سے ایسا نور اور رعب ساطع و لامع تھا کہ تمام حجرہ روشن ہوگیا اور ایسی ایک خوشبو آئی کہ میرا دماغ جان معطر ہوگیا بلکہ مجکو محویت کی گئی سکنڈ تک تو بت رہی اور ایک عالم سکوت و حیرت میرے اوپر طاری رہا مگر رعب ایسا تھا کہ مین خود بخود بدون اپنے اختیار کے کھڑا ہوگیا برائے تعظیم اور اُسی حالت بے اختیاری مین مین نے اُن دونون صاحبون کو تسلیم کی کہ وہ تخت زمین پر آیا مین حیران حیران دیکھ رہا تھا کہ اُنمین سے ایک صاحب نے فرمایا کہ تو نے ہم کو پہچانا کہ ہم کون ہی مین نے دست بستہ عرض کیا مین نے نہین پہچانا تب اُنھون نے فرمایا کہ تو جنکی عبادت اور پرستش کرتا ہی مین نے عرض کیا کہ مین اپنے خداوندون کی بندگی کرتا ہون فرمایا کہ تو ہماری ہی بندگی کرتا ہی ہم تجھ سے بہت خوش ہوئے تو نے خوب ہماری عبادت کی ایسے خوش ہوئے کہ ہم خود تیری ملاقات کو بہشت سے دنیا پر آئے اب تو کچھ خوف نہ کر جا ہم نے تجھے اپنا نظر کردہ کیا تو ہمارے بندگان خاص سے ہی اور تیرا مرتبہ برابر فرشتگان مقرب کے ہم نے

مقرر کیا تیرے ہاتھ مین ہم نے شفا دی تجھ سے کل دوائیان کلام کرینگی اپنی خاصیت بیان کرینگی اور
نقصان اور فائدہ تیرے برابر اب کوئی حکیم نہ ہوگا تو جسکا علاج کریگا وہ شفا پائے گا تجکو تمام
خزانے زمین کے دکھائی دینگے ہم تجکو یہ تخت دیتے ہین کہ تو اس پر سوار ہوکر تمام عالم کی سیر کرنا جہان
تو اس تخت سے کہے گا تجکو لے جائیگا مگر ایک مرتبہ ہمارے پاس ضرور آیا کرنا چنانچہ وہی تقریر
ہوئی جو کہ مین نے قبل مین بیان کی بس جب مین نے آنکھون دن کا اقرار کیا تب اُن دونون
صاحبون نے فرمایا اچھا تیرا ہی کہنا ہم نے قبول کیا تب مین نے عرض کیا کہ آپ کا اسم مبارک
فرمایا کہ ہم سامری و جمشید ہین مین نے قدم چومے آنکھون سے لگائے اُن دونون صاحبون نے
میری پشت پر ہاتھ رکھا کچھ میوے بہشت سے لائے تھے. مجکو کھلائے کہ جسکا یہ اثر ہوا کہ جو علم مجکو
معلوم تھے نہ مین نے پڑھے تھے وہ بھی میرے لوح سینہ پر کندہ ہوگئے بس ایک مرتبہ وہ دونون
صاحب نظر سے غائب ہوگئے ہان یہ بھی فرما گئے تھے کہ اب تو اس حجرہ سے نکل اور اپنے کو
ظاہر کر کہ تیری ذات سے تمام عالم کو فائدہ ہو ہم نے تجکو لقمان ثانی خطاب دیا کو تو لقمان
اول سے زیادہ ہے مگر وہ اور مرتبہ کا شخص تھا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ تو خداوند نہ طاق کی اطاعت
اور بندگی کر کہ اب دنیا پر وہی خدا ہین کیونکہ مین اُسوقت تک آپ کے خدائی کا قائل نہ تھا
سوائے پونے دو سو خدائیون کے جو کہ گذر گئے تھے اُسدن سے مجکو آپ کا مرتبہ معلوم
ہوا اور مین نے جانا کہ یہی میرے خدا ہین بس جب خداوند تشریف لے گئے مین بموجب حکم
خداوند حجرہ کھولکر باہر آیا میرا باہر آنا تھا کہ ایک شہرت ہوگئی کہ حکیم صاحب حجرہ سے باہر تشریف
لائے وہ تخت مرحمت کردہ خداوند میرے پاس تھا چونکہ وہ وقت سہ پہر تھا مین اُس پر سوار
ہوکر صحرا کی طرف چلا گیا جا کر جو مین نے صحرا کی پشتون سے کلام کیا انھون نے اپنی خاصیت
بیان کی دراصل مجکو تمام خزانے زمین کے نظر آنے لگے بس مین نے اُسدن سے یہ طریقہ
اختیار کیا کہ صبح کو مطب کرنا شروع کیا ہزارون مریض آنے لگے جسکو نسخہ لکھ کر دیا وہ پہلے ہی
نسخہ مین اچھا ہوگیا دو پہر کو لوگ سبق لینے کو آنے لگے سہ پہر کو مین برائے سیر جانے لگا جب
خداوند کی خدمت مین جانے کا دن آیا مین نے تخت سے کہا کہ مجکو خداوند کی خدمت مین
پہونچا دے وہ تخت مجکو لے کر آسمان پر گیا سب آسمان طے کر کے مجکو بہشت مین پہونچا دیا مین بہشت
کی کیا حالت بیان کرون اور آسمانون کے انکی حالت بیان کرنے کے لیے ایک زمانہ طویل
چاہیئے اب پھر کبھی ملاقات ہوگی اور مہلت بھی ہوگی تو بیان کرونگا خلاصہ جسکا یہ ہے کہ وہ
مقام خداوندون کے رہنے کا ہے اُسکی کیا تعریف بیان کی جاے احاطہ بیان سے باہر ہے بس اُس
تخت نے مجکو ایک قصر یاقوت نگار مین پہونچایا مین نے جاکر دیکھا کہ بہت سے آدمی اُس قصر
مین تشریف فرما ہین حوریں خدمت مین حاضر ہین غلمان موجود ہین اور مسند پر خداوند جمشید و
سامری جلوہ فرما ہین اُنکے گرد و پیش اور خداوندہین مین نے پہلے خداوند جمشید و سامری کو سلام
کیا اور قصد کیا کہ پائین مسند بیٹھون کہ خود خداوند نے فرمایا کہ ان لوگون کو بھی سلام کرو یہ تمھارے
خداوند ہین مین نے بموجب ارشاد خداوند اُن سب کو بھی سلام کیا تب خداوند نے اشارہ
کیا کہ بیٹھ جاؤ مین بیٹھ گیا خداوند نے فرمایا جو میرے دہنی طرف ہین یہ لقا زمرد شاہ باختری
ہین اور فرعون شاہ ہین اور زبرجد شاہ ہین یہ سب خدا تھے اور میرے نائب تھے

اور جو بائین طرف ہین یہ نمرود شاہ و فرعون ثانی بقیاے زرین تن بی بی دم خبیثہ وغیرہ ہین
تب مجکو نام معلوم ہوے پونے دو سو خداوند حاضر خدمت خداوند تھے خداوند نے دنیا کی کیفیت
مجھ سے دریافت کرائی مین نے سب حالت بیان کی خداوند نے مجکو حکم دیا کہ تم آٹھوین دن ہم سے
تمام حالات دنیا کی بیان کیا کرو اور ہم چند فرشتہ مقرر کرتے ہین کہ وہ ہر وقت تمھارے پاس حاضر
رہا کرینگے جو کچھ تم کو عرض کرانا ہم سے منظور ہوا کرے اُسکو لکھ کر ہاتھ اوپر بھیجا کرو وہ فرشتے تمھارا نوشتہ
ہم تک پہونچا دیا کرینگے ہم اُس کا جواب اُسی وقت تم کو بھیجدیا کرینگے اور تم ہم سے آٹھ
دن آکر حال کہا کرو اُسکے بعد خداوند نے حکم دیا کہ انکو لاکر بہشت کے میوے دو غلمان نے
میوے لاکر دیے مین نے کھاے حور و فکار رقص دیکھا بعد اسکے پھر دنیا کا ذکر ہونے لگا کچھ خداوند
نہ طاق کا ذکر ہوا اُنکی کرامت کا مذکور ہوا مین بعد دو پہر کے خداوندون سے رخصت ہوکر چلا
آیا اُسدن سے مین نے اپنا طریقہ یہی مقرر کرلیا کہ آٹھوین دن جاکر سب حال جو کہ دنیا پر گذرتا
ہو عرض کرتا ہون جہان تک مجکو خبر ہوتی ہی اور جو مجکو نہین معلوم ہوتا ہی وہ خود خداوند مجھے
ارشاد فرماتے ہین کہ فلان ملک مین یہ واقعہ گذرا فلان سرزمین پر یہ حادثہ ہوا سب خداوند
حاضر خدمت ہوتے ہین اور جب مجکو اشد ضرورت ہوتی ہی اور میری سمجھ مین کوئی امر نہین آتا
ہی تو مین بذریعہ عرضی کے خداوند کی خدمت مین عرض کرا بھیجتا ہون وہ فرشتہ لے جاتے ہین
خداوند اُسکا جواب مرحمت فرماتے ہین یہ حالت ہی میری جو کہ مین نے بیان کی اب برس دن
سے واقعات سمندر یہ خداوند فرمایا کرتے ہین کہ یہ واقعہ گذرا یہ حادثہ پیش آیا مین سُنا کرتا تھا مگر
چند آدمیون کی خداوند بہت تعریف کرتے ہین ایک تو عشاق دوسرے سمندر شاہ تیسرے
گلاب جادو چوتھے شملاق جادو و امراق جادو کوئی آفتاب جادو سمندر یہ ہین سپہ
سالار تھے وہ خداوند کی خدمت مین موجود ہین اور کوئی ملکہ ماہیان طوفان کش و ملکہ سحران
سیہ پوش و عشاق نہ طاقی و ملکہ زعفران بنفشہ پوش یہ سب ساحر و ساحرہ تھوڑے عرصے
سے خدمت خداوند مین ہین خداوند انکی بہت خاطر کرتے ہین مجھ سے خود فرماتے تھے
کہ یہ لوگ ہاتھ سے عیاران لشکر اسلام کے مارے گئے یہ مارے نہ جاتے مگر مجکو منظور ہوا
کہ یہ بہت دنیا پر رہ چکے ہین اب انکو بلا لو بس مین نے طلب کرلیا بدین سبب یہ میرے
پاس چلے آئے مگر خداوند کو تعریف سمندر شاہ وغیرہ کی کرتے ہین مگر یہ بھی فرماتے ہین کہ یہ
جو آلام ہین سمندر شاہ پر اس سبب سے ہین کہ اُسنے ہماری بندگی بالکل ترک کی اور جو کہ
ہمارا نائب تھا اُسکو بخدائی مانا گو اسوقت اور اس زمانہ مین وہ خدا ہی اور ہم سب چولہ بدلکر
بالاے آسمان چلے آئے ہین مگر اُسکو لازم تھا کہ سمندر ہماری بندگی تو نہ ترک کرتا اور بالکل
ہم کو نہ بھول جاتا بس جو کچھ ہی اُسکے نزدیک خداوند نہ طاق ہی اسقدر اُسکو اُسکی عبادت اور
پرستش کا شوق ہوا کہ جو کوئی ہماری بندگی کرنے والا بھی ہی اُسکو بھی سمندر یہی فہمایش کرتا
ہی کہ خداوند نہ طاق کی بندگی کرو کیا خوب ہم کوئی نہ ہوے جو کہ اول خدا ہین اور جس نے
تمام زمین و آسمان اور دنیا کو خلق کیا جو کہ موجد اس عالم ایجاد کے ہین اُنکی تو بندگی کوئی نہ
کرے اور جو کہ ہمارے بندے ہین اور ہم نے اپنا نائب اپنی طرف سے کرکے بھیجدیا ہی کہ
جاکر خدائی کرو وہ ایسے ہوے کہ تمام عالم مین اُنکا دین رواج پا جاے کوئی ہمارا نام نلے بس

یہ امر ہم کو ناگوار ہوا ہم نے اُسکو مصیبت مین مبتلا کیا ابھی کیا مبتلا کیا ہی اور اور مصائب اُس پر نازل کرینگے
تباہ و غارت کرینگے اے سمندر مین نے جو یہ تقریر زبانی خداوند سے سنی مین نے عرض کیا کہ یا خداوند مجکو
بھی اُس سمندر شاہ کی مع اُسکے ہمراہیون کے صورت دکھا دیجیے تاکہ مین اُسکو پہچان لون اور اُس کی
صحبت سے پرہیز کرون اگر کسی مقام پر مل جائے تو فہمایش کرون کہ تم یہ کیا غضب کرتے ہو تم نے
خداوند اول کو ناراض کر دیا ہی اور اُنکے نائب کی بندگی کرتے ہو اور سب کو ترغیب دیتے ہو
بس یہ جو عرض کیا فوراً خداوند نے اشارہ کیا کہ ایک حجاب سا میری آنکھون کے سامنے سے برطرف
ہو گیا تمام دنیا کی حالت نظر آنے لگی تمام دنیا گویا مین نے اسطور سے دیکھا کہ گویا میرے پیش نگاہ
تھی جو جو اقالیم خدا پرستون کے قبضہ مین تھے اور جو جو اُنھون نے جنگ و پیکار کرکے حاصل کیے ہین
سب خداوند نے مجکو دکھائے فرمایا کہ یہ سب اقلیم میرے بندون اور میرے نام لیوون کے قبضہ مین
تھی جنھون نے زیادہ غرور کیا مین نے اُن پر غضب نازل کرکے خدا پرستون کے ہاتھ سے تباہ کرایا
خداوند نے سب کے نام بتائے مدائن بالا باختر کوچک باختر ترکستان زریر جد نگار چاہ
الماس کشمیر وغیرہ یہ چند نام مجکو یاد رہے پھر خداوند نے جو معبد خدا پرستون کا ہی مجکو دکھایا
اور فرمایا کہ یہی ایک ملک اہل اسلام کے قبضہ مین تھا اور اُنکا عبادت گاہ تھا اُسی مقام پر
وہ میرا بندہ جو کہ خدا پرست ہی پیدا ہوا تھا اسی مقام سے اُسنے خروج کیا ہم نے اُس کی
نسل کو ایسی ترقی دی اور ایسا زور دیا کہ کوئی اُسکے ہم پلہ نہ ہوا چنانچہ خداوند نے صاحبقران
اول یعنی حمزہ اول کو اور خواجہ اول یعنی عمر اول کو دکھایا اور فرمایا کہ یہی عیار تھے جو کہ
بہیک طرار تھے اور جس نے اپنا لقب زشیش تراشندہ کافران و سر برندہ جادوگران مشہور
کیا تھا بھلا اسکی بھی یہ لیاقت تھی کہ یہ ایسے ایسے کام کرتا صرف ہماری قدرت تھی اور ہم کو
اُسکا نام کرنا تھا بہت کچھ تعریف فرمائی اُسکے بعد حمزہ صاحبقران کی بہت تعریف کی
پھر فرمایا کہ جب یہ دونون خوب مقابلہ کر چکے اور اُنکے دل مین یہ امر پیدا ہوا کہ اب ہم سے
بڑھ کر کوئی نہین ہی اور غرور کرنے لگے بس مین نے یہ امر اُنکے دل مین پیدا کیا کہ اب یہ
مقابلہ نہ کرین بلکہ اپنے اصلی مقام جاے ولادت پر چلے جائین مین نے ذہنی امر اُنکے دل
مین پیدا کیا اور اُنکی اولاد سے ایک کو صاحبقران کیا جو کہ صاحبقران ثانی و امیر ثانی کے
لقب سے مشہور ہوا اور خواجہ عمر کی نسل سے ایک کو خواجہ ثانی یعنی عمر ثانی کیا خداوند
نے اُن دونون کو بھی دکھایا اور شناخت کرایا کہ یہ صاحبقران ثانی و عمر ثانی ہین اُنکی بھی
بہت تعریف فرمائی اور سب خدا پرستون کو دکھایا جو جو کہ مرگئے تھے اُنکو دکھایا کہ ان لوگون
نے دنیا پر راحت پائی میرے مغرور و غیر مغرور بندون کو پریشان کیا مین نے انکو دوزخ مین
ڈالدیا اب یہ ہمیشہ جلا کرینگے اے سمندر شاہ صدائے آہ آہ آرہی تھی میرے تو رونگٹے
کھڑے ہو گئے تھے اور مین کانپنے لگا تھا اور وہ جو نسل سے صاحبقران اول و ثانی کے
مرگئے تھے وہ بھی سب دوزخ مین تھے اور اسی طور سے خواجہ ثانی و اول کی نسل کے
عیار تھی خداوند نے فرمایا کہ جب انھون نے یعنی صاحبقران ثانی و عمر ثانی نے طلسم آئینہ پر پہونچکر
آئینہ انذام حاکم کو جو کہ خدائی کرنے سے مغرور ہو گیا تھا اور سوائے اپنے کسی کو
جانتا تھا تباہ کرکے اشراق جادو بادشاہ طلسم آئینہ کو قتل کیا اور تورج کو اور سب

طلسم کو اپنے قبضہ مین کیا اور اُسکو خبر ہوئی کہ آئینہ اندام نہ طاق کو گیا ہی اُسکو بھی غرور ہوا بس
مین کے نے اُسکو بھی مثل صاحبقران اول کے اُسکے معبد کی طرف روانہ کیا یہی دل مین لگے بھی
ڈالدیا کہ وہ بھی اپنے معبد کو چلے گئے صاحبقران اول تو اکیلے گئے تھے مگر یہ مع ایک سو چالیس
عزیزون کے گئے تھے راہ مین انکے عزیزون نے بہت غرور کیا سو اُنکو مین نے اپنی قدرت سے
جلادیا کہ اُنکو میرے بندون نے ایک مقام پر پاکر تمام صحرا مین آگ لگادی چونکہ ان مین
بہت سے ایسے تھے کہ وہ جل گئے اور بہت وہان سے بھی زندہ نکلے یہ صرف میری قدرت نمائی
تھی وہ خانہ کعبہ جو کہ معبد اُنھون نے اپنا قرار دیا ہی گئے چنانچہ سمندر شاہ وغیرہ اور دیگر
ممالک کے بندون نے میری عبادت ترک کی تھی نہ طاق خدا کی بندگی کرنے لگے تھے اور یہ
لوگ مغرور بھی ہوگئے تھے بس مین نے اپنی قدرت سے بدیع الملک کو صاحبقران کرکے
اور محضران بن عمر ثانی کو مثل عمر اول کے خواجہ بناکر وہی قوت صاحبقران کی بدیع الملک
کو عطا کی اور وہی مکاری خواجہ عمر کی محضران بن عمر کو مرحمت کی یہ لوگ بھی مثل اُن سب کے
ہین اور اُسی خاندان سے ہین طرف نطاق کے روانہ کیا تاکہ اس اقلیم کو بھی غارت کرین اور
بہت سے ملک ہین اُنکو بھی کیونکہ یہ سب لوگ مجھ سے پھر گئے ہین یہ فرماکر وہ ملک دکھائے
کہ جو خداوند کی بندگی کرتے ہین اور وہ ملک دکھائے جو کہ پھر گئے ہین انھین ملکون مین یہ ملک
تھے جو کہ تمھارے قبضہ مین تھے اور نہ طاق بھی تھا مجھ سے فرمایا کہ تو نے سمندر کی اور
اُسکے ہمراہیون کی خواہش کی تھی دیکھ لے بس یہ فرماکر جو اشارہ کیا میرے روبرو تمھارے
دربار کی تصویر نظر آئی تم تخت پر بیٹھے ہوئے تھے سب اہل دربار حاضر تھے بہت سے
لوگ تھے سب کو مین نے پہچان لیا خداوند نے نام بتائے کہ یہ جو تخت پر بیٹھا ہی یہ سمندر شاہ ہی
اور یہ جو برابر تخت کے کرسی پر ہی یہ اُسکا اُستاد ہی اور نام اُسکا عشاق خجرہ نشین ہی یہ ہمارا
پہلو نشین تھا جب ہم چولہ بدلکر بالاے آسمان آئے تو اُسنے دنیا کو ترک کیا اور گوشہ نشینی
اختیار کی چنانچہ جب سے یہ خجرہ نشین ہوا اُسنے سمندر کو و دیگر لوگون کو سحر تعلیم کیا اب یہ
محبت مین سمندر کے خجرہ کو ترک کرکے آیا ہی باوجودیکہ میرا پہلو نشین ہی مگر پھر بھی میرے
طریقہ اور قاعدہ سے واقف نہین ہی اور نہ سمندر کو نصیحت کرتا ہی کہ یہ کیا کرتے ہو خیر اُسکے
بعد اور اہل دربار کو دکھایا اور ہر ایک کے نام بتائے بہت سے اسوقت اس مقام پر
موجود ہین اور بہت سے نہین ہین اُسدن سے مین نے تم سب کو پہچان لیا اسی سبب سے تو
مین نے عشاق سے صاحب سلامت کی اور مزاج پرسی کی اے سمندر مین اُسدن
سے اسی فکر مین تھا کہ کسی نہ کسی صورت سے تم سے ملاقات ہو مین تم کو اس حال سے آگاہ
کرون مگر مہلت نہ ملتی تھی کہ مین تمھارے پاس آتا آج حسن اتفاق سے ملاقات ہوگئی
پھر جب مین گیا خداوند نے تمھارا ذکر فرمایا اور بہت شکایت فرمائی اور جو واقعات گذرے
سب بیان فرمائے کہ یہ گذرا اور یہ گذرا چنانچہ جو کچھ دریاے سبز رنگ سے لے کر اور یہان
تک حال گذرا ہی سب مجکو معلوم ہی کہو تو بیان کرون میرے نزدیک کیا ضرورت
ہی کہ مین بیان کرون بیان تمھاری زبان سے سننے کا مشتاق ہون ابھی کل کا واقعہ ہی کہ
کل مین محدست خداوند مین حاضر تھا خداوند نے تمھارا ذکر کیا پہلے تو بہت تعریف فرمائی

اُسکے بعد شکایت کی اور فرمایا کہ مین کبھی ناراض نہ ہوتا مگر اُسکی اس حرکت سے کہ اُسنے مجکو بالکل فراموش کر دیا
میری بندگی ترک کی خصوصاً استاد کی تمھارے بہت تعریف فرماتے ہین جب مین جاتا ہون یہی ذکر
ہوتا ہی اب برس ڈیڑھ برس سے دوسرا ذکر نہین ہوتا ہی چنانچہ کل افسوس فرما رہے تھے کہ جسقدر
سمندر رشاہ غفلت سے نہ بیدار ہوا اور اُسنے اپنی حرکت نہ چھوڑی چنانچہ مین نے یہ تقدیر کردی
کہ وہ تباہ ہوا اور اُسکا ملک اہل اسلام کے قبضہ مین جاے اُس پر کیا منحصر ہی نہ طاق بھی تباہ
ہوگا اور یہ سب ملک اہل اسلام کے قبضہ مین جائینگے فرمایا کہ مین تجکو خبر دیتا ہون ان سب امرون
کی اور اس امر سے بھی آگاہ کرتا ہون کہ کل تجھ سے اور سمندر رشاہ سے ایک مقام پر ملاقات
ہوگی تو اُسکو آگاہ کر دینا مین نے لاکھ لاکھ دریافت کیا کہ کس مقام پر اور کیونکر مین تو جانتا تھا کہ
مجکو اپنے امورات دنیوی سے مہلت نہ ہوگی میرے سمندر رشاہ کے کیونکر ملاقات ہوگی مین ایک
مدت سے قصد کر رہا ہون اتفاق نہین ہوتا مگر مین نے بہ سبب اس امر کے کہ حکم خداوندی ہی
اور جو یہ فرماتے ہین وہ ہوتا ہی اس امر پر اصرار کرنا زیبا نہین ہی چنانچہ خاموش ہو رہا خداوند
نے فرمایا کہ ایک بہت بڑا دوست ہمارا ہمارے پاس کل آئے گا ہم اُسکے بہت مشتاق ہین
بہت عرصہ بھی ہوا کہ ہم نے اُسکو دیکھا نہین ہی ہم اُسکو بہت دوست رکھتے ہین اور وہ ہم کو
ایسا تو کوئی نہین ہی جو اُسکے برابر ہو مین نے اور دیگر خداوندون نے عرض کیا کہ ہم کو بھی آگاہ
فرمایئے کہ وہ کون ہی تاکہ ہم اُس سے آگاہ ہون فرمایا کہ اسقدر لوگ میرے یہان میرے پاس ہین
اُنمین بھی کوئی اُسکے برابر نہین ہی ہم کو اُسکا اب دنیا پر رہنا نہایت شاق ہی ہم کل اُسکو طلب
کرلینگے بدون اُسکے ہماری صحبت بدرنگ و بدمزا ہی یہ فرما کر فرمایا کہ تم لوگ اُسکے نام کے
مشتاق ہو سنیو اُسکا نام ملکہ ایوان نہ طاقی ہی یہ فرما کر ایک تصویر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ
دیکھ لو یہ اُسکی تصویر ہی ہم سب نے دیکھا اور عرض کیا کہ یہ خداوند کی بہت دوست ہی فرمایا کہ ہان
بہت دوست ہی اسنے میرے لیے ترک دنیا کی ہم بھی اُسکو دوست رکھتے ہین یہ فرما کر عشاق نطاقی
و ملکہ شعلہ سے فرمایا کہ تم اے عشاق نہ پریشان ہو اپنی بہن کے لیے ہم کل اُسکو یہان طلب کیے لیتے
ہین ہم خود اُسکے مشتاق ہین عشاق نے کہا کہ مین عرض کرنے والا تھا کہ حضور میری ہمشیرہ کو یا تو
طلب کرلین یا مجکو اُسی مقام پر پھر روانہ فرمایئے کیونکہ مجکو اب اُسکی جدائی بہت شاق ہی خداوند
نے فرمایا کہ ہم طلب کیے لیتے ہین وہ دنیا پر بہت رہ چکی یہی کلمہ شعلہ سے فرمائے کہ مین تیری نواسی
کو دنیا پر سے بُلائے لیتا ہون تیری کیا رائے ہی ملکہ شعلہ نے بھی کہا کہ مجکو اُسکی مفارقت نہایت شاق
ہی یہ تو آپ نے خوب ارشاد کیا مین خوش ہو گئی یہ سُنکے مجھ سے خداوند نے ایوان کی بہت تعریف
کی مین اُس ایوان کی ملاقات کا بہت مشتاق ہوا مین نے خداوند سے عرض کیا کہ اگر آپ ملکہ
ایوان کے مکان کا نشان مجکو تعلیم فرمائین تو مین ضرور اُنسے پردۂ دنیا پر ملون ارشاد کیا کہ اسکی
مرتبہ جو تم آؤگے تو تم سے اسی مقام پر ملاقات ہوگی تم بھی اُنکی صحبت سے بہت خوش ہوگے
مین نے عرض کیا اگر مین پردۂ دنیا پر ملاقات کرون تو کیا نقصان ہی فرمایا کہ آج کل اُسکے مزاج
مین کچھ فتور ہو گیا ہی دماغ خراب ہو گیا ہی وہ بہت بیہودہ بکتی ہی مثل دیوانون کے اُسکی تقریر
ہی کوئی اُسکی ملاقات کے قابل نہین ہی یہان جب وہ آئے گی تو پھر اُسکا دماغ اصلاح پر
آجائے گا اُسوقت یا اس کے لایق ہوگی کہ کوئی اس سے ملے ابھی وہ اس لایق نہین ہی

اسی سبب سے اور مین اُسکو بلائے لیتا ہون ای سمندر شاہ مین یہ تقریر سُنکے خاموش ہو رہا خداوند
بہت تعریف ایوان کی فرمایا کیے بعد تھوڑے عرصہ کے مین رخصت ہوکر چلا آیا مگر مجکو خیال تھا کہ
خداوند نے فرمایا ہی کہ کل تم سے اور سمندر شاہ سے ملاقات ہوگی دیکھیے کیا سبیل ملاقات
کی نکلتی ہی چنانچہ مین آج ایک ضرورت سے اِدھر کو روانہ ہوا راہ مین یہ واقعہ پیش آیا تم سے
ملاقات ہوئی چنانچہ خداوند کا فرمانا راست ہوا کیون نہ ہوتا خداوند ہین بھلا کیونکر دروغ ہوتا
میرا تو یہ واقعہ ہی مجکو خداوند بہت مانتے ہین مین نے اپنی کل حالت بیان کی اب تم اپنی حالت
بیان کرو اور جو تم کو کہنا ہو کہو اور یہ بیان کرو کہ تم اسوقت اس مقام پر کیون آئے ہو کیا شکار
کے لیے اور یہ مجمع کیسا ہی اور یہ فوجین کیسی صف بستہ کھڑی ہین اور یہ ہوا پر کیون قرق ہی کہ
کوئی ادھر سے نہ جانے پائے ساحر مقرر ہین وہ بالائے ہوا بندوبست کر رہے ہین اسقدر
جمعیت کیون ہی یہ ہزارون آدمی تیر و کمان لیے ہوئے کیون مستعد ہین اسکا کیا سبب ہی سمندر
نے کہا کہ مین اسکا کیا حال بیان کرون آپ میرے حال سے بخوبی واقف ہین لقمان ثانی نے
ایسی کچھ تقریر کی کہ سب کو اعتقاد ہوگیا ہر ایک اپنے اپنے دل مین اپنے مقام پر کہنے لگا کہ یہ
بڑے مقرب ہین سب حال انھون نے بیان کردیا عشاق اس امر سے حیران تھا کہ مین تو انکو
جانتا نہین ہون یہ میرے نام سے کیونکر آگاہ ہوئے اب اُسکو بھی معلوم ہوا کہ یہ سبب ہی
کہ میرے نام سے واقف ہوئے کہ خود خداوند نے اپنی زبان سے فرمایا اور میری تعریف کی اپنے
ذریعہ سے کچھ باتین جو کہ میرے دل مین ہین ہین خداوند کی خدمت مین عرض کرا بھیجونگا عذر و
معذرت کرونگا عشاق کو خوب اعتقاد ہوگیا ہی اور سمندر تو آنکھین بچھائے دیتا ہی کہ
لقمان ثانی نے کہا کہ ای سمندر جلدی بیان کرو مجکو عرصہ ہوتا ہی تجکو اپنی ضرورت سے جانا
ہی اور وہ ضرورت بہت شدید ہی دیکھیے جس چیز کی تلاش کو نکلا ہون کہان ملتی ہی صحرا صحرا
پھرونگا ہر شی سے کلام کرونگا اور شناخت کرونگا یہ جو لقمان ثانی نے کہا اور کہا کہ زیادہ
اصرار جو اس امر مین کرتا ہون اسکا سبب یہ ہی کہ خداوند سب حالات جو کہ میرے اوپر
گذرتے ہین سب دریافت فرماتے ہین واقف ہوتے ہین مگر میری زبان سے سننے کے
مشتاق ہوتے ہین تو بیان کرونگا کہ اس مقام پر سمندر سے ملاقات ہوئی سمندر اس کام مین مصروف تھا
اس قدر مجمع تھا جب یہ سمندر نے سُنا تو سمندر نے کہا کہ آپ میری طرف سے بہت بہت
عذر کیجیے گا اور میری جانب سے عرض کیجیے گا کہ سمندر نے دست بستہ عرض کیا ہی کہ میری خطا
کو معاف فرمائیے اور میرے حال پر رحم فرمائیے اب مجھ سے ایسی خطا نہ ہوگی یہ امر مجھ سے
نادانستگی مین ہوگیا آپ کریم ہین رحیم ہین آپ پر ہر ایک کا حال روشن ہی ہر ایک کے
دل کا حال بخوبی آپ جانتے ہین ہر ایک کے حال سے بخوبی باخبر ہین بس میرے اوپر
رحم فرمائیے میرے قصور کو معاف و عفو فرمائیے مین اپنے گناہون سے بہت شرمندہ
ہون اب ایسے خیال بھی نہ کرونگا جو مجکو حکم ہوگا وہ مین کرون میرے اوپر سے اس بلا کو دفع
فرمائیے مجکو اسقدر قوت عنایت فرمائیے کہ مین اہل اسلام پر غالب آؤن اور ان سبکو
قتل کرون اور اپنے شہر سے نکالدون لقمان ثانی نے جواب دیا کہ ای سمندر تم نے تو
اسوقت وہ مثل کی کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان مین کہتا کچھ ہون جواب تم کچھ

دیتے ہو پہلے اپنی حالت تو بیان کرو اور اس واقعہ کو بیان کرو پھر جو تم کہوگے مین خداوند سے عرض
کرونگا اگر لائق عرض کرنے کے ہوگا اور تم کو تدبیر بھی بتاؤنگا اور طریقہ بھی کہ جو باعث تمھاری
اچھائی بہتری کا ہوگا بس اُسوقت سمندر نے ابتدا سے اور اس مقام تک سب حال مجملاً
بیان کیا کہ ایوان کو خواجہ ثالیث نے اسیر کر لیا اور پھر اقرار لے کر اپنے اسیرون اور مبتلاے سحر
کو رہا کرا کے چھوڑ دیا اور جو جو واقعے اور معرکے گذرے سبب بیان کیے اور کہا کہ یہ یہ آفتین مجھ پر
اُسدن سے نازل ہوئین ہین جس دن سے اہل اسلام اسطرف آئے ہین اور اُنکا قدم آیا ہی مین ان
آلام مین مبتلا ہون لقمان ثانی نے فرمایا کہ یہی سب امر خداوند نے فرمائے تھے ہر ہفتہ کو یہی ذکر
ہوا کرتا ہی کہ یہ جملہ حالت گذری ہین اُن سے سُن چکا ہون اور اب تم سے بھی سُن لیا مگر تم نے
اس مقام پر آنا اور اس مجمع کا ہونا نہین بیان کیا اسکو بھی بیان کرو سمندر نے جواب دیا کہ عرض
کرتا ہون آپ سے کوئی امر پوشیدہ نہ کرونگا کیونکہ آپ سے پوشیدہ نہین رہے گا آپ پر
ظاہر ہوگا اور آپ ایسا مقرب بارگاہ خداوندی کہان مجکو ملے گا اور کون آپ سے بہتر
ہوگا کہ جو مین اُس سے عرض کرونگا اُس پر ظاہر کرونگا آپ تو میرے مقدر سے مجکو ملے
اب میرے دن اچھے آگئے ہین نصیبے نے یاوری کی ہی لقمان نے جواب دیا کہ اس تقریر سے
کچھ حصول نہین ہی تم اپنی تقریر کو بیکار طول دیتے ہو جلد بیان کرو مجکو جانا ہی میرا ہرج ہو
رہا ہی یہ جو لقمان نے کہا اُسوقت سمندر نے کہا کہ جب مجکو خبر ہوئی کہ ایوان سے اور خواجہ
سے کچھ اقرار ہوا ہی مین نے جو اپنے مقام پر دریافت کیا تو یہ معلوم ہوا کہ ایوان نے خواجہ
سے اقرار گیا ہی کہ مین مطیع اسلام ہوئی آپ کی شراکت کی مین نے اپنا مذہب قدیم ترک
کیا مگر ایک شرط کے ساتھ اگر آپ اُسکو قبول کرینگے ایوان نے خواجہ سے یہ شرط کی کہ
مین آپ کی شریک تو ہوئی مگر شرط یہ ہی کہ آپ کی شریک ہوکر سمندر سے مقابلہ نہ کرونگی
اُسکے سوا تمام جہان سے مقابلہ کرونگی اور نہ اُسکی شریک ہوکر آپ سے مقابلہ کرونگی اول
تو میرے اور اُسکے اب شراکت کیسی اور باہم ملاقات کیسی وہ کافر مین مطیع اسلام بس جب
یہ اقرار مدار ہوگئے اُسوقت خواجہ نے ایوان کو رہا کیا ایوان نے جو دریاے سحر بنایا
تھا مٹا دیا سب کو جو جو اُسمین قید تھے رہا کر دیا صاحبقران پر سے اپنا سحر اُتار لیا یہ سب
بندوبست کر کے اپنے شہر مین گئی اس امر کا خیال ذہن اقدس مین رہے کہ نہ ایوان میری
ماتحت ہی نہ باج گذار ہی بلکہ ایک خود سر بادشاہ تھی کبھی اسنے کسی کو خراج نہین دیا نہ اسکے
بھائی نے ہمیشہ ساتھ خود سری اور سرکشی کے حکومت کی میرے اوپر کیا موقوف ہی
خداوند کو خراج نہین دیتی تھی اُسکے ہمیشہ بر سر فساد رہتی تھی مگر مجھ سے از حد ملاقات تھی
اور مجھ سے الفت کرتی تھی اس سبب سے میری اگر شریک ہوئی تھی دوسرے اپنے
بھائی کے اور نانی کے خون کا عیوض اُنکے قاتلون سے لینے کو آئی تھی کہ یہان اُس پر
یہ آفت گذری اور اُسنے جو یہ اقرار خواجہ سے کیا کہ مین سمندر سے مقابلہ نہ کرونگی صرف
میری محبت اور یہ سبب میرے خوف کے بس جب یہ اپنے مقام پر پہونچی اسنے اپنے
شہر کا بادشاہ اپنی بہن کو کیا اور خود تارک دنیا ہوئی گوشۂ عافیت اختیار کیا جب مجکو
یہ سب حال معلوم ہوا مجکو بڑا غصہ آیا مین نے اُسوقت بذریعہ رقعہ کے طلب کیا ایوان

نے عذر کیا کہ مین آنہین سکتی ہون چلہ کشی کی ہی چونکہ مجکو تو معلوم تھا کہ اسنے فقرہ کیا ہی مین نے دوسرا رقعہ
تحریر کیا اُس مین بہت کچھ لجاجت کے کلمہ تحریر کیے جس کے سبب سے وہ آج صبح کو میرے دربار
مین آئی پہلے مین نے بہت کچھ سمجھایا اور کہا کہ میری کمک کرو اور مطیع اسلام نہو اور اہل اسلام سے
مقابلہ کرو مگر ایوان نے انکار کیا ہرگز ہرگز نہ راضی ہوئی مین نے بہت دھمکایا خوف دلایا مگر راضی نہ
ہوئی یہان تک مین نے کہا کہ مین تجکو قتل کرونگا اُسنے کہا کہ مجکو کچھ خوف نہین ہی مین کسی امر سے
نہین ڈرتی ہون مجکو اپنی جان کا خوف نہین ہی جو تیرا جی چاہے وہ کر مین اپنے قول سے نہ پھرونگی
نہ اہل اسلام سے مقابلہ کرونگی نہ یہ امر ترک کرونگی کہ مین مطیع اسلام نہون اور مذہب کفر مین مبتلا
رہون مذہب اسلام مذہب حق اور دین برحق ہی اور بہت سی تعریف مذہب اسلام کی کی اور
نہایت درجہ مذمت تمام مذہبون کی کی اُسکی اُسوقت کی تقریر سُنکے مجکو بہت غصہ آیا مین نے
حکم اسیر کر لینے کا دیا سب نے اسیر کر لیا مین نے اُسوقت تمام شہر و بیرون شہر منادی کرا دی
کہ ایک مجرم سرکاری گردن مارا جائیگا جس کو تماشہ دیکھنا ہو وہ آئے چنانچہ یہ مجمع دہی ہی مین نے
ایوان کو زندان خانہ مین قید کیا چونکہ سہ پہر کا وقت مقرر کیا تھا اور یہی مقام ہی بس مین بموجب
حکم کے یہان آیا یہان آکر سب اہل شہر کو جمع پایا چونکہ ایوان کے مددگار بہت ہین اسلیے
عزیز بہت سے ہین اسکے پاس لشکر ہی دوسرے اب تو اسکی کمک اہل اسلام کرینگے اتحا لشکر
بہت ہی اس خوف سے کہ کوئی رہا کرنے جائے مین نے بندوبست کیا اور یہ سب لشکر
صف آرا کیے اور یہ سب تیر و کمان لیے ہوئے اُسکو تیر باران کرنے کو میرے حکم سے لیٹ ہین
اور مین نے بالاے ہوا اس لیے یہ بندوبست کیا تھا کہ شاید کوئی ساحر یہان آئے یہ بندوبست
دیکھکر کہ یہان سے لیکر نکلنا بہت دشوار ہی بس بالاے ہوا آئے اور ایک مرتبہ زمین پر آئے
اور رہا کرلے جائے تو خرابی ہو اس لیے بلندی کا بھی بندوبست اس طور سے کیا بس مین ایک
حکم دیچکا تھا جلاد اُسکو لے کر چلا تھا مجکو یہ انتظار تھا کہ یہ چبوترۂ ریگ پر پہونچ جائے
قریب دار تو دوسرا حکم دون کہ ساحرون نے آکر آپ کا حال بیان کیا مین اُسی طور سے چھوڑکر
آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اب جب آپ تشریف لے جائینگے تو مین اُسکا پورے طور سے
بندوبست کرونگا یہ میرا واقعہ ہی جو مین نے عرض کیا جب نعمان ثانی نے سمندر کی تقریر
سُنی اور حال سے واقف ہوئے جواب دیا کہ تمھاری تقریر سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ وہی
ایوان ہی جس کا ذکر خداوند فرماتے تھے وہ تو فرماتے تھے کہ میری بڑی دوست ہی تمھارے
بیان سے تو یہان دوسرا امر ثابت ہوتا ہی مگر یہ بھی تو فرمایا تھا کہ دیوانی ہوگئی ہی مجکو اس
امر سے شک گذرتا ہی کہ تم نے کہا کہ اپنے بھائی عشاق نہ طاقی و نانی شعلہ جادو کے
خون کا عیوض اہل اسلام سے لینے آئی تھی اور تم نے نام بھی پورا اُسی ایوان کا لیا جس طور سے
خداوند نے فرمایا تھا کہ ملکہ ایوان نہ طاقی بس مجکو شک ہوتا ہی ذرا اسکو میرے روبرو بلوا
لو کہ مین دیکھون کہ کون ہی کیونکہ مین تو خداوند کی خدمت مین تصویر دیکھ چکا ہون سمندر نے
جواب دیا کہ ایک نام کے بہت سے انسان ہوتے ہین کوئی امر شک کا نہین ہی شاید
اسکے بھائی کا نام بھی دہی ہو اور نانی کا اور اسکا بھی جیسا کہ خداوند نے فرمایا کہ یہ وہ
ایوان نہین ہی جس کی خداوند تعریف کرتے تھے بس کیا ضرورت ہی کہ مین ایسے مجرم کو آپ

کے روبرو طلب کرون جو خداوندون کو برا بھلا کہتا ہو جو کہ اپنے قلب کو ناگوار گذرے اور کانون کو
برا معلوم ہو جو کہ اپنے خداوندون کی برائی کرتا ہو جو کہ برہمی کا سبب ہوا ور آپ کو بھی ناگوار ہو
اور غصہ آئے وہ تو ایک بیباک ہی ضرور مذمت اور لعن کرینگی کیا ضرورت ہی کہ بلا کر اور برا بھلا
کھلوا ئین بس میرے نزدیک تو یا اس امر کے موجد ہم ہونگے اور لوگ کہین گے کہ یہ لوگ جان کر اپنے
خداوندون کو برا بھلا کہلواتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر کا اس تقریر سے منشا یہ تھا کہ یہ وہی
الوان ہی جس کی خداوند لقمان ثانی سے تعریف فرماتے ہین بس اگر لقمان ثانی نے پہچان لیا اور
کہا کہ اسکو رہا کردو تو میرے حکم مین خلل ہوگا اور سیاست مین فرق ہوگا اگر مین نے ان کے کہنے پر
عمل نہ کیا تو یہ ناراض ہونگے انکو ناگوار ہوگا اور فی الحال انسے ایک ضرورت ہی یہ اس مین کمی کرینگے
بلکہ خداوند سامری و جمشید سے شکایت کرینگے اس سے بہتر یہ ہی کہ مین سامنے طلب ہی نہ کرون یہ امر اپنے
دل مین خیال کرکے یہ تقریر کی تھی اور کہا میرے نزدیک اُسکا طلب کرنا آپ کے روبرو اچھا نہین ہی
ورنہ جیسی مرضی لقمان ثانی نے کہا کہ تم طلب تو کرو یہ ضرورت نہ کرو کہ کوئی رہا کرلے جائیگا دوسرے
وہ میرے روبرو برا بھلا نہ کہے گی مین اُسکو نصیحت کرونگا کچھ عجب نہین کہ مان جائے سمندر نے
کہا کہ بہت خوب یہ کہکر حکم دیا کہ الوان کو یہان اُسی طور سے لے آؤ یہ حکم پاکر چوبدار چلا اُدھر جلاد
اُسکو چبوترے تک لے کر پہونچا تھا زیر دار بٹھایا تھا حکم ثانی کا منتظر تھا کہ پہونچے اور مین دار
پر کھینچون اور حکم ثالث آیا مین نے کام تمام کیا کہ اتنے عرصہ مین چوبدار پہونچا اور اُسنے کہا کہ مجرم کو بادشاہ
نے طلب فرمایا ہی جلاد نے کہا کہ کیون اُس چوبدار نے کہا کہ تم کو اس سے کیا غرض لے چلو چوبدار
سے یہ سُنکے سر از نجیر کا پکڑ کر داروغہ زندان الوان کو لے کر چلا اُسطرف جدھر سمندر مع اہل دربار
و لقمان ثانی کے بیٹھا ہوا تھا یہ تو قیدی کو لے کر آتا ہی اُدھر سمندر نے کہا کہ اب مین آپ سے
عرض کرتا ہون کہ کوئی تدبیر ایسی فرمائیے کہ خداوند مجھ سے خوش ہون اور میری خطا کو معاف کرین
اور بلا کو میرے سر سے دفع فرمائین مجھ سے قصور تو ضرور ہوا لقمان ثانی نے کہا کہ مین اب کی
مرتبہ جو ہفتہ کو خدمت خداوند مین جاونگا تمھاری سب حالت بیان کرونگا اور بہت کچھ کہون گا
سفارش بھی کرونگا جہان تک مجھ سے ممکن ہوگا مگر تم ایک کام کرو کہ اپنے کل حال کی ایک عرضی
تحریر کرو اُس مین کل حال ہو اور بہت کچھ عذر و معذرت کرو اور آج سے خداوند سامری و جمشید
کی بندگی پھر سے شروع کرو تاکہ خداوند تم سے راضی ہون اور خوش ہون اُنکا یہ غصہ برطرف ہو
اور مین بھی کہونگا بلکہ تم عرضی تحریر کے مجکو دو مین خود پیش کرونگا سوائے اس تدبیر کے کوئی
دوسری تدبیر نہین ہی سمندر نے کہا کہ یہ رائے آپ کی بہت عمدہ ہی مگر یہ تو فرمائیے کہ
مجکو کیونکر حال معلوم ہوگا کہ خداوند نے کیا فرمایا میری عرضی ملاحظہ فرما کر کیونکہ اب آپ سے
ملاقات ہونا غیر ممکن ہی لقمان ثانی نے جواب دیا کہ جو کچھ حال ہوگا مین تم کو بذریعہ تحریر کے
اطلاع دونگا مگر اس ہفتہ مین خداوندون کی بندگی بہت اچھی طرح سے کرنا جو کہ اُنکی خوشنودی
کا سبب ہو سمندر نے جواب دیا کہ جیسا آپ نے فرمایا ہی ویسا ہی کرونگا یہی کہہ رہا تھا کہ داروغہ
زندان ایوان کو لے کر حاضر ہوا اُدھر اہل مجمع مین غل و شور ہوا کہ بادشاہ نے پھر قیدی کو
طلب کیا اور ایک مرتبہ سب اہل مجمع چلے کہ ذرا بڑھ کر سنین کو قیدی سے اور بادشاہ سے کیا
تقریر ہوتی ہی یہ جو حال سوارون نے دیکھا سب لوردگان وہ لوگ رُک رہے مگر یہ حال ہوا

کہ بعض بعض کچل گئے کچھ گر پڑے اُس پر بھی دو ایک دب دبا کر پہونچ گئے اور آڑ پکڑ کر کھڑے ہوئے
ایسے مقام پر کہ جہان سے تقریر سُنائی دے اور کوئی ہم کو بھی نہ دیکھے اُنھون نے دیکھا کہ سب
اہل دربار موجود ہین بادشاہ تخت پر متمکن ہی مگر ایک نیا شخص حکیم وضع برابر تخت بادشاہ کے بیٹھا ہوا
ہی تخت پر اور بادشاہ اُس سے ہم کلام ہی یہی دیکھ رہے تھے اور کلام سُن رہے تھے کہ قیدی
آگر پہونچا سمندر نے لقمان ثانی سے کہا کہ ملاحظہ فرمائیے ایوان حاضر ہی اُدھر ایوان نے
دیکھا کہ سب وہی لوگ ہین مگر ایک شخص حکیم وضع سمندر کے تخت کے برابر ایک تخت پر
بیٹھا ہوا ہی اور اُسکی سب عزت و آبرو کر رہے ہین ایوان نے بغور دیکھا اور سر جھکا لیا مگر ایوان
کی یہ حالت ہی کہ بالکل ہراس نہین ہی چہرہ پر اثار مسرت ہین گویا اُسکو قتل ہونے کی خوشی
ہی ایوان تو یہ دیکھ رہی تھی جو لوگ اس مقام پر بیٹھے ہوئے تھے باہم یہ اشارے کر رہے
تھے کہ تم لوگ دیکھتے ہو ایوان کو بالکل اپنے مرنے کا ہراس نہین ہی بلکہ خوش ہی ہم نے
آج تک ایسا کسی کو نہین دیکھا حاضرین مین تو یہ تقریر اشارون مین ہو رہی ہی اُدھر
جب سمندر نے لقمان سے کہا لقمان ثانی نے بغور ایوان کی طرف دیکھا اور کہا کہ
قیدی کو میرے قریب لاؤ دار و غہ ایوان کو قریب لایا اب لقمان نے دیکھ کر کہا کہ ای سمندر
یہ تو وہی ایوان ہی کہ جسکی تعریف خداوند فرماتے تھے اور بہت اسکی ملاقات کے مشتاق ہین
تم نے بڑا غضب کیا کہ خداوند کے دوست پر ایسا ظلم صریح کیا اسی سبب سے خداوند تم
سے ناخوش ہین بڑی خرابی ہوئی تھی کہ اگر ہین تمھارے کہنے پر عمل کرتا تو یہ قتل ہو جاتی
اور تم پر اس سے زیادہ عتاب خداوندی نازل ہوتا جب کہ تم یہ جانتے تھے کہ یہ آج کل
دیوانی ہو گئی ہی اس کے کسی فعل کا اعتبار نہین ہی تو تم نے یہ ظلم اس پر کیون کیا سمندر نے
عرض کیا کہ مجھکو کیا معلوم کہ یہ دیوانی ہو گئی ہی اگر یہ معلوم ہوتا تو مین کیون ایسا کرتا اب آپکی زبانی
معلوم ہوا ہی اور آپکے روبرو موجود ہی آپ ایوان سے کلام فرمائیے جس طور سے چاہیے سمجھائیے لقمان
نے بہ سنکے سمندر کو تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایوان کی طرف دیکھ کر کہا کہ ای ایوان سلام علیک
اچھی تو رہین ایوان جب سے یہان آئی ہی سر جھکائے کھڑی ہی نہ اسنے کسی کو سلام کیا نہ مجھ
سہلے تو اسنے ایک نظر سب کو دیکھ لیا تھا پھر جو سر جھکایا تو سر نہ اٹھایا یہی خیال اسنے
دل مین کر رہی تھی کہ یہ بھی کوئی کافر اور مرتد ہی جو برابر تخت سمندر کے تخت پر بیٹھا ہی اگر
اسنے کچھ کلام مجھ سے کیا تو مین بھی صاف صاف جواب دونگی یہ تو اس خیال مین غرق تھی
اُدھر لقمان نے سلام کیا اسنے یہ بھی نہ خیال کیا کہ کون سلام کرتا ہی جواب بھی نہ دیا سمندر نے
کہا کہ دیکھا آپ نے اسکی حرکت کو کہ آپ نے سلام کیا اسنے جواب بھی نہ دیا اسی طور سے
کھڑی رہی لقمان نے کہا کہ اُسکی حرکت پر خیال نہ کرو تم سے کیا غرض اب میرے اس کے
تقریر ہوگی مین جانون اور ایوان سمندر خاموش ہو رہا کہ پھر لقمان نے کہا کہ ای ایوان
ہم نے تم کو سلام کیا اور تم نے کچھ جواب نہ دیا کس خیال مین غرق ہو سر اُٹھا کر ہم سے
دو دو باتین کر لو ایوان نے پھر جواب نہ دیا خاموش کھڑی رہی تیسری مرتبہ جب لقمان
نے اسی تقریر کو اپنی پھر بیان کیا تو سر اٹھا کر دیکھا اور مسکرا کر کہا کہ کیا بک بک کر دماغ
کھاتا ہی مین نہین پہچانتی ہون کہ تم کون ہو اور کیون سلام کرتے ہو مین تم لوگون کے

سلام کے جواب دینے کے لائق نہین ہون کیونکہ تم کافر ہو اور مین مطیع اسلام بس مین دنیا کو ترک کر چکی ہون
اہل دنیا سے کیا مجکو مطلب مین اپنے معبود کی طرف لو لگائے ہوئے ہون اُسکی طرف اپنے قلب کو
رجوع کیے ہوئے ہون خداوند کریم خواجہ کی عمر مین ترقی عطا فرمائے کہ جنھون نے مجکو ضلالت سے
نکال کر راہ ہدایت پر پہونچایا باغ بہشت کی سیر کا مشتاق کیا ایسی حالت مین مین تم ایسے سگان
دنیا دون کافران دنیا کی بات کا کیا جواب دون مجکو بیکار یہان طلب کیا ہی اگر یہ خیال ہو کہ مین تم لوگون
کے سمجھانے اور نصیحت کرنے سے مان جاؤن اور سمندر کی شراکت کرون اور اپنے راہ نما اور
محسن و دیگر اہل اسلام سے سمندر مرتد کے شریک ہو کر مقابلہ کرون یہ غیر ممکن ہی ایک جان ہی جسکا
جی چاہے وہ لے لے خواہ سمندر خواہ کوئی اور مجکو اسکا خوف نہین ہی کیونکہ دنیا چند روزہ ہی یہان
کسی کو قیام نہین ہی سب کو فنا ہی سوائے ذات باری تعالیٰ کے جب کہ یہ امر ثابت ہی تو پھر کیون
ایسی غفلت کی جائے اور اپنی عمر عزیز بیکار حالت کفر مین رائیگان کی جائے جس کا انجام
یہ ہو کہ سوائے نار سقر مین جلنے کی دوسری صورت نہ ہو یہ کون سی عقل کا مقتضا ہی کہ بندون
کو خدا خیال کرین وہ بندے جو کہ بالکل اپنے حال سے ماہر نہ ہون اور مثل ہمارے اُنکے بھی
افعال ہون یہ صفت خدا کی نہین ہی یہ جو تقریر ایوان نے کی سب خاموش بیٹھے رہے مگر
ہر ایک کو غصہ بہت آیا اور ہر ایک نے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ کلمات اسوقت لقمان نے
ایوان کو رو برو طلب کر کے ہم سب کو سنوائے سمندر بیٹھا ہوا تاؤ پیچ کھا رہا ہی مگر یہ سبب
لقمان ثانی کے لحاظ کے کچھ جواب نہین دیتا ہی غصہ از حد ہی بار بار لقمان کی طرف دیکھتا ہی
اور خاموش ہی صرف اتنا تو کہا کہ یہ کلام آپ کے سبب سے سننے مین آئے اب جلد اس سے
تقریر کیجیے جو کچھ آپ کو کرنا ہو کیونکہ ہم کو ان کلمات کے سننے کی تاب نہین ہی لقمان نے
یہ نگاہ قہر سمندر کی طرف دیکھا اور کہا کہ مین تمھاری بہتری کا خواستگار ہون اور چاہتا ہون کہ تم اس
امر سے بچو اور خون ناحق مین مبتلا ہو اور تم سے خداوند ناخوش نہ ہون تم کو یہ امر اگر ناگوار ہی
تو لوجانے دو جو تمھارا جی چاہے وہ کرو مین جاتا ہون دراصل مجکو کیا غرض کہ مین پرایا قصہ
اپنے سر مول لون اور جھگڑے مین پڑون مین کیون یہان بیکار اپنی اوقات برباد کرون سچ
ہی کہ نیکی کا زمانہ نہین ہی جس کے لیے نیکی کرو وہ یہی جانتا ہی کہ ہمارے لیے بُرائی کرتا ہی مین
جاتا تھا اور کہان بلا مین مبتلا ہو گیا وہان لوگ میرے منتظر ہونگے یہ جو لقمان نے کہا سمندر
کا دم نکل گیا اور کہا کہ مجھ سے خطا ہوئی معاف فرمایئے اب ایسی خطا نہ ہو گی جو امر میرے
حق مین بہتر ہو وہ کیجیے لقمان نے کہا کہ نہین مجکو کیا ضرورت ہی کہ جو امر تم کو ناگوار ہو وہ
مین کرون مین یہان تھوڑے عرصے کے لیے آیا ہون بلکہ اپنی خوشی سے نہین آیا ہون تمھارے
ضرر سے اپنا نقصان کر کے بس کیا ضرورت ہی کہ مین تم لوگون کو ناخوش کرون اور تمھاری طبع
کے خلاف بات کرون سمندر نے کہا کہ کوئی آپ سے ناخوش نہ ہوگا آپ کا جو جی چاہے وہ
فرمایئے لقمان نے کہا کہ جسکو ایوان کی تقریر ناگوار معلوم ہو وہ تھوڑے عرصے کے لیے اُٹھ کر
چلا جائے اس مین کوئی ہوا گر یہ نہین منظور ہی تو خاموش بیٹھا رہے کیا آپ لوگون نے
سعدی کا قول نہین سُنا جیسا کہ سعدی نے فرمایا ہی کہ جب یہ امر معلوم ہو جاتا ہی کہ ہم
قتل ہونگے تو جو اُسکی زبان مین آتا ہی وہ کہتا ہی جیسا کہ سعدی کے ایک حکایت ایک

بادشاہ اور ایک چور کی گلستان مین تحریر کی ہی کہ جب بادشاہ نے اُس چور کے قتل کا حکم دیا اُسنے
بادشاہ کو دشنام دینا شروع کیین بادشاہ نے وزیر سے دریافت کیا کہ اسنے کیا کہا وزیر نے
کہا کہ یہ آپ کو دعا دیتا ہی بس بادشاہ نے اسکو رہا کر دیا بس جب انسان پر آبنتی ہی اور کسی
طور سے مفر کی صورت نظر نہین آتی ہی اور وہ مجبور بھی ہوتا ہی تو جو اُسکا جی چاہتا ہی وہ کرتا ہی
اگر ہاتھ سے بس نہین چلتا ہی تو زبان تیز کرتا ہی یہ مثل تو ضرور سُنی ہوگی کہ دبے پر چیونٹی کاٹ
کھاتی ہی بس اسوقت ایوان ناچار ہی جو اُسکے جی مین آتا ہی وہ کہتی ہی اسکا بُرا ماننا بیکار ہی
لادی نے بیان کیا ہی کہ جب سمندر نے ایوان کے لانے کا حکم دیا تھا اُسوقت لقمان نے
کہا تھا کہ آپ لوگون نے اُسکی زبان مین سوزن ضرور دیے ہونگے یہ حکم دیجیے کہ سوزن نکالکر
لائین گو سمندر نے کہا تھا کہ وہ بہت بڑی ساحرہ ہی کہین ایسا نہ ہو کہ بگڑ جائے اور سحر کرکے
رہا ہو جائے تو بڑی خرابی ہو ہزارون کی جان جائے لقمان ثانی نے کہا تھا کہ میرے روبرو
اُسکا سحر کچھ کام نہ دیگا نہ وہ سحر کر سکے گی اس امر سے آپ اطمینان رکھین چنانچہ سوزن نکال
لیے گئے تھے اس سبب سے ایوان نے بھی تقریر کی تھی ورنہ اُسکو بسبب سوزن کے
طاقت گویائی کب تھی جب لقمان نے اس طور سے کہا سمندر خاموش ہو رہا اُس
وقت لقمان ایوان کی طرف متوجہ ہوئے کہ ای ایوان جو تم نے تقریر کی اسوقت
اسکا مین تمکو کیا جواب دون کیونکہ یہ عقیدہ اہل اسلام کا ہی ہم لوگون کا نہین ہی خیر اس سے
تو ہم کو کچھ مطلب نہین ہی جو مین تم سے کہتا ہون اُسکو سُنو اور اُسکا جواب دو اور اپنے
مرتبہ سے آگاہ ہو بس آگاہ ہو کہ میرا نام لقمان ثانی ہی مین ہر ماہ مین چار مرتبہ خداوند سامری
و جمشید کی خدمت مین جاتا ہون بہشت مین وہ میری بڑی خاطر کرتے ہین اور جو مین اُنسے عرض
کرتا ہون وہ قبول کرتے ہین مین نے اکثر اُنکی زبان سے تمھاری تعریف سُنی وہ بہت تعریف
فرماتے ہین اور فرماتے ہین کہ ایک بہت بڑی میری دوست پردۂ دنیا پر ہی کہ جس کو مین بہت
دوست رکھتا ہون اور وہ مجکو ایسے دوست بہت کم ہوتے ہین وہ میری عبادت ہر وقت
کیا کرتی ہی مین اُس سے بہت خوش ہون جب مین نے خداوند سے نام دریافت کیا تو اُنھون
نے تمھارا نام لیا اور تمھاری تصویر مجکو دکھائی ای ایوان تمھاری تصویر خداوند کے پاس ہر وقت
رہتی ہی تم سے اُنکو اسقدر محبت ہی کہ کسی وقت اُس تصویر کو اپنے سے جدا نہین کرتے ہین
مین کہان تک اُنکی حالت الفت بیان کرون یہ ایک ادنیٰ سی بات ہی کہ بات بات مین
تمھارا نام لیتے ہین تمھارے لیے بہشت مین ایک قصر تعمیر کرایا ہی جو کہ لعل و یاقوت سے مرصع
ہی اُس پر تحریر ہی کہ این قصر ملکہ ایوان مظلومی بس یہ تمھارا مرتبہ ہی مین اسوقت اتفاق سے
یہان پر آگیا ہون مین نے جو سُنا کہ کوئی ایوان ہی وہ قتل ہوتی ہی مجکو اشتیاق ہوا کہ
مین بھی اُسکو چل کر دیکھ لون کہ کون ایوان ہی یہ وہی تو ایوان نہین ہی کہ جس کی خداوند
تعریف فرماتے ہین یہان آکر سمندر سے کہکر تم کو طلب کیا اب جو تم کو دیکھا تو تم کو
پہچانا میرا مطلب یہ ہی کہ جب کہ تم خداوند کی دوست ہو اور خداوند تم سے الفت رکھتے ہین
اور تم خداوند سے ایسی حالت مین تم کیون خداوند کو برا کہتی ہو اور اُسکے خاص بندون
سے ایسے کلام کرتی ہو سمندر کا بھی بڑا مرتبہ ہی خداوند کے نزدیک تم اُسکی شراکت سے

فنکار کرتی ہو اور اُسکے دشمنون سے مقابلہ کرنے سے انکار کرتی ہو وہ کوئی سمندر کے دشمن نہین ہین
بلکہ وہ اصل مین خداوند کے دشمن ہین وہ دین خداوندی کو مٹانے کی فکر کرتے ہین اور مٹا چلے ہین بس
ایسی حالت مین تم کو لازم ہی کہ تم سمندر کی شراکت کرو اور اُسکی کمک کرو تاکہ تم سے خداوند خوش
ہون اور تمھارے مرتبہ مین ترقی دین کیون اپنی جان کے پیچھے پڑی ہو کیون اس امر کو گوارا کرتی ہو
کہ سمندر تم کو قتل کرے یہ کیا حماقت ہی جو کچھ تم سے خواجہ نے کہا وہ سب اُسکا فقرہ تھا اُسنے تم کو
فقرہ دے کر اپنی جان کی حفاظت کی اور اپنے سردارون اور صاحبقران کو تمھارے پنجہ سے بچایا
یہ مذہب اسلام کوئی چیز نہین ہی نہ کوئی خدائے نادیدہ ہی سب یہ اہل اسلام کی باتین اور فقرہ ہین
تم ایسے کم عقلون کے بہکانے کے لیے تم ہی بتاؤ جو اوصاف وہ لوگ خدائے نادیدہ کے بیان
کرتے ہین بھلا ان باتون کو کب عقل قبول کرتی ہی کہ جب کہ خدا ایک بقعہ نور ہے نہ وہ کسی
سے بنا ہی نہ پیدا ہوا ہی بلکہ اُسی نے سبکو پیدا کیا ہی کیونکر ہو سکتا ہی تم صاحب عقل و فراست ہو کر اُسکے
بہکانے مین آگئین تمھاری عقل سے یہ امر بعید ہی تم ایسے خداوند کے دوست ہو کر یون پلٹ گئین
خداوند فرماتے تھے کہ ایوان جڑی اپنے دین کی پختہ ہی اُسکے برابر کوئی پردۂ دنیا پر صاحب ایمان
نہین ہی یہ تم کو کیا ہو گیا کیون اپنی جان عزیز کو برباد کرتی ہو ای ایوان ہین نے اپنی آنکھ سے دیکھا
ہی کہ جو خدائے نادیدہ کی بندگی کرنے والے مرے ہین اور یہان سے گئے ہین اور جو ہمارے
خداوندون کو بُرا کہتے تھے وہ قعر جہنم مین پڑے ہین اور جل رہے ہین کوئی اُنکی سماعت بھی نہین کرتا
ہی وہ لاکھ لاکھ فریاد کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم سے توبہ ہوئی ہم ایسا نہ جانتے تھے ہماری خطا
خداوند معاف کرین ہم نے اپنے کیے کی سزا پائی یہ اُنکی حالت ہی کہ قابل بیان نہین ہی اور جو
کہ اپنے مذہب اصلی پر مرے ہین اور ان خدا پرستون کے ہاتھ سے قتل ہوئے ہین وہ بڑی
راحت سے ہین بہشت رہنے کو ملی ہے قصر اعلیٰ اعلیٰ ہین حورین و غلمان خدمت مین ہین
اُنکے بڑے مرتبہ ہین چنانچہ مین نے تمھاری نانی شعلہ جادو و بھائی عشاق نہ طاقی کو دیکھا
کہ وہ خدمت خداوند مین حاضر رہتے ہین اُنکے رہنے کے بڑے عمدہ اور نایاب قصر ہین حوریان
بہشتی سے صحبت رہتی ہی خداوند بڑی عزت کرتے ہین برابر اپنے جگہ دیتے ہین اور بہت
خاطر کرتے ہین اُنسے تمھارا ذکر کیا کرتے ہین وہ بھی تمھاری بہت تعریف کرتے ہین ای
ایوان میرے کہنے کو مان لے اور اپنے دل سے اس خیال کو دور کر کیون اپنی جان کو مفت
ضائع کرتی ہی کوئی فائدہ نہ ملے گا مفت مین نار دوزخ سے جلے گی ہم سب کو تیرے حال پر
افسوس ہوگا جو سمندر شاہ کہتے ہین اُس پر عمل کر اُنکی شریک ہو دنیا کو مقام راحت و
آرام خیال کر یہ بہت عمدہ مقام ہی جو یہان راحت سے بسر کرتا ہی اسکو وہان بھی راحت
ملتی ہی اہل اسلام کے لیے وہان بڑی خرابی ہی آیندہ تجکو اپنے فعل کا اختیار ہی ہین تیرا دو
ہون دشمن نہین ہون میرے کہنے پر عمل کر یہ جو تو نے خیال کیا ہی کہ اگر زندہ رہی تو ترک
دنیا کرونگی وہ تم لوگون کے لیے نہین ہی وہ اور لوگ ہین خداوند نے جب کہ حکومت اور
ثروت دی تو کیون ساتھ تکلیف کے بسر کرین حکومت کیون نہ کرین اگر تو اس امر کا
اقرار کریگی کہ مین اہل اسلام سے مقابلہ کرونگی اور سمندر کی شراکت سے باز نہ آؤنگی
جہان تک ممکن ہوگا خداوند و سمندر کے دشمنون کو قتل کرونگی تو ابھی سمندر تجکو رہا کردیگا

تیرے قتل سے دست بردار ہوگا خداوند بھی خوش ہونگے اور تیری محبت اُنکے دل مین پیدا ہوگی گو اُنکا
قصد ہی کہ وہ تجکو آج کل مین اپنے پاس طلب کرلین تیرے بھائی اور نانی کی بھی یہی خواہش ہی مگر تیرے
اس امر سے کہ تو اُنکے دشمنون سے مقابلہ کریگی یقین ہی کہ نہ طلب کرین اور تجکو ثروت عنایت فرمائین
اگر ایسا نہ کریگی تو وہ ناخوش ہونگے اور جو کچھ الفت اُنکو ہی وہ بھی جاتی رہیگی بس مجکو جو کچھ کہنا
تھا مین نے کہا اب تو میری تقریر کا جواب دے یہ جو تقریر لقمان ثانی نے کی ایوان خاموش سنا
کی کچھ جواب نہ دیا جب وہ خاموش ہوا اُسوقت کہا کہ اے لقمان بے ایمان تو اپنی تقریر ختم کرچکا
اب مین جواب دون ایوان کی اس بات پر لقمان بہت ہنسا کہ یہ جو ایوان نے کہا کہ بے ایمان
ہنسکر کہا کہ ہان جواب دو مین تمھاری کسی بات کا بُرا نہ مانونگا ایوان نے کہا کہ ایک شرط ہی کہ
جو مین جواب دونگی پھر جو تم چاہو کہ مین اُس سے پھرون یا تم اسکی تردید کرو مین اُسکا جواب دون
یہ غیر ممکن ہی بس تم بکا کروگے مین یہ خیال کرونگی کہ کتا بھوک رہا ہی ایک بات کا بھی جواب
نہ دونگی آخر تم خود عاجز ہوکر خاموش ہورہوگے کیونکہ مین جو جواب دونگی وہ ایسا ہوگا کہ
اُسکا رد کرنا غیر ممکن ہی تم سے تم پر کیا منحصر ہی اگر وہ جنکو تم خداوند کہتے ہو اور جنکا تم مذہب
رکھتے ہو اور جنکی بندگی کرتے ہو وہ بھی آئینگے تو اُنسے بھی جواب اُسکا بن نہ پڑیگا تو تمھاری
کیا اصل ہی معلوم ہوا کہ تم بھی کوئی بچہ شیطان ہو یا از قسم شیاطین ہو کہ ہر ایک کو بہکاتے
ہو مین تمھارے بہکانے مین نہ آؤنگی مین نے دنیا دیکھی ہی ہر قسم کے آدمی میری نظر سے
گذرے ہین میرے اُستاد نے مجکو ایسا سبق تعلیم کیا ہی کہ تم ایسے طفل مکتب کے بہکانے
سے بہک جاؤن مین ایسی تقریر کرونگی کہ ساری حکمت آپ کی رہجائے گی نبض ساقط
ہوجائیگی حواس خمسہ مین اختلال ہوگا اندام پر رعشہ پڑجائے گا سکتہ کی نوبت ہوگی سب
نسخہ لکھنا دھرا رہ دیکھنا فراموش ہوجائے گا آپ خود مریض ہوجائینگے پھر مریضون کو کیا
ملاحظہ فرمائین گے آپ کی خود یہ حالت ہوگی کہ فرط وہم سے سر دست دست آنے لگینگے
اگر کوئی مریض آئے گا اُسکو گاؤزبان کے مقام پر بنفشہ تحریر کردیجیے گا میرے جواب
دینے سے یہ حالت آپ کی ہوگی کہ زرد ہوجائے گا اختلاج ہونے لگے گا یرقان کی نوبت
پہونچے گی چارون خلط مستحیل بہ غصہ ہونگے خفقان زیادہ ہوگا تشنج ہونے لگے گا اضمحلال
کی حالت کے سبب سے نوبت بہ موت پہونچے گی مین یہ دیکھتی ہون کہ ابھی سے آپکا رنگ
بدلا ہوا ہی آپ کو خفقان بہت ہی پہلے اپنا علاج کیجیے پھر مجھ سے تقریر فرمائیے گا ذرا آئینہ
لے کر اپنی صورت تو ملاحظہ فرمائیے کہ تمام جسم مین خون کا نام نہین ہی صفرے کا غلبہ ہی اسی
سبب سے اُسکی گرمی کی وجہ سے آپ حواس باختہ ہورہے ہین مین کہتی ہون کہ آپ کو
کہین تپ نہ آجائے اُس سے نوبت سرسام کی پہونچے مادہ تپ محرقہ ہوجائے میری
تقریر سے آپ دق ہونگے نوبت دق کی پہونچے گی میرے نزدیک آپ کا قلب وجگر
خراب ہوگیا ہی کبد مین فساد ہی دماغی حالت آپ کی بہت خراب ہی آپ کیسے حکیم ہین
کہ اپنی حالت کو نہین سمجھتی ہین دوسرے کا مرض کیا تشخیص فرمائیے گا بھلا یہ تو بتائیے
کہ اسوقت میرے جسم مین کون سا خلط غالب ہی آیا خون زیادہ یا صفرا یا سودا یا بلغم
کس خلط کو غلبہ ہی اسی سے میری حالت اور آپ کی حکمت ظاہر ہوجائے گی یہ چند جملہ

جو ایوان نے کہے سب حاضرین ایوان کی صورت دیکھنے لگے اور لقمان ثانی کی تو یہ نوبت
ہوئی کہ ساکت ہو کر رہگئے یہ تقریر ایوان کی سُنکے کہا کہ ای ایوان معلوم ہوا کہ تم بہت چرب
زبان ہو تمھارے جسم مین خون و صفرا ہی زیادہ خصوصاً اسوقت تمھارے خون مین جوش بہت
ہی خیر میری ایک بات اور سن لو پھر جواب دینا ایوان نے کہا کہ وہ بھی بیان فرمایئے کوئی امر
رہ نجائے لقمان نے کہا کہ وہ یہ امر ہی کہ تم پر اسوقت یہ مصیبت ہی اور تم اس بلا مین مبتلا ہو
کوئی اہل اسلام سے تمھاری کمک کو نہ آیا وہ جو تمھارے بہت بڑے دوست تھے اور جنکے
بہکانے سے تم اپنی جان کو برباد کرتی ہو وہ بھی نہ آئے یہ کیسے دوست ہین بس مین ختم کرتا ہون
اب تم جواب دو ایوان نے کہا کہ ای لقمان تم تو حکیم ہو اور تمام جسم کی تشریح سے واقف
ہو پہلے یہ بتاؤ کہ جسم مین کیا کیا اعضا ہین پھر مین جواب دون لقمان نے کہا کہ تم یہ بتاؤ کہ اندرونی
اعضا کو پوچھتی ہو یا بیرونی ایوان نے کہا کہ تم سب اعضا کا نام لو مگر مجملاً لقمان نے کہا کہ اندرونی
اعضا تو جسم انسان مین قلب و جگر یہ امعا رحم کبد وغیرہ ہین اور بہت سی رگین ہین بہت سی انمین سے
باریک ہین اور بہت دبیز ہین شرائین ہین دماغ سر انسان مین ہی ہڈیان مین کریان ہین پسلیان
ہین گوشت ہی چربی ہی ان سب سے انسان مرکب ہی بیرونی اعضا ہاتھ ہین پاؤن ہین صدر کمر
شکم رانین بازو انگلیان سر آنکھین کان ناک بال منھ پیشانی وغیرہ ایوان نے کہا کہ سر مین کیا کیا
چیزین ہین لقمان نے کہا کہ بال گوشت عظم ناک کان آنکھین دانت زبان وغیرہ جب لقمان نے
زبان کا نام لیا ایوان نے کہا کہ اب نہ بیان کرو میرا مطلب حاصل ہوگیا بس جسم انسان مین میرے
نزدیک ایک زبان ہی کہ انسان جو اس سے کہتا ہی وہی کرتا ہی یا نہین لقمان نے کہا کہ یہ تو صحیح
ہی بلکہ میرا قول ہی کہ کہ جس کے ماں باپ مین فرق ہی اسکی زبان مین فرق ہی بس ہر ایک انسان کو
لازم ہی کہ اپنی زبان کی پابندی کرے جو زبان سے کہے پھر وہی کرے چاہے جان جاے چاہے
رہے ایوان قہقہہ مار کر ہنسی اور کہا کہ جب یہ تمھارا قول ہی پھر کیون مجھ سے کہتے ہو کہ تم اپنے
قول سے پھرو اور سمندر کی شراکت کرو مین نے جو زبان سے عہد کیا ہی کیونکر اُس سے پھرون
کیونکہ میری زبان ایک ہی نہ میرے ماں باپ مین فرق نہ میری زبان مین فرق ہو سکتا ہی ضرور
مین اُسکی پابندی کرونگی چاہے اس مین میری جان رہے چاہے جاے مین تو نہ پھری ہون
نہ پھرونگی بس اس امر مین تمھارا کوشش کرنا اور کہنا بیکار ہی مین نے تمھارے ہی قول
سے تم کو قائل کیا اور تمھارے ہی سوال سے تم کو جواب دیا ابھی تم کہہ چکے ہو کہ جس کے ماں
باپ ایک اُسکی زبان ایک یہ تمھارا ہی قول ہی اب اس سے نہ پھرنا پھر کیونکر ہو سکتا ہی کہ
مین اپنی زبان کے خلاف کرون پہلے زبان کو کاٹ ڈالون پھر اُسکے خلاف عمل کرون یا اس
امر کی غیرت نہ کرون کہ لوگ یہ کہین کہ ایوان نے اپنے قول کے خلاف کیا ضرور اسکے ماں باپ
مین فرق تھا تو یہ ننگ مین گوارا نہ کرونگی کیونکہ یہ مثل مشہور ہی آبرو کا صدقہ جان اور جان کا
صدقہ مال ہی بس جب آبرو جاتی ہو تو جان دیدے مگر آبرو بچائے یہ کتنی بڑی بدنامی کی بات
ہی کہ مین اپنے ماں باپ مین فرق لاؤن اور اپنے کو حرامی قرار دون یہ تو کبھی نہ ہوگا دوسرے
میرے نزدیک تو جسم انسان مین سوائے زبان کے کوئی عضو نہین ہی اگر زبان نہ ہو تو یہ سب
عضو بیکار ہین کچھ کام کے نہین بس یہ امر ثابت ہوگیا کہ مین اپنے عہد سے نہ پھرونگی لہذا اب

اس امر کو مجھ سے نہ کہنا کہ شراکت سمندر کی کرو اور اہل اسلام سے مقابلہ کرو اب جو کہو گے تو مین خیال
کرونگی کہ تمھاری زبان مین فرق ہی اور تم اپنے قول پر قائم نرہے اے میان لقمان یہ جو تم نے اعضا کے
نام لیے بیکار رکھے پہلے کیون نہ کہا کہ جسم انسان مین زبان ہی خیر اب مین تم کو تمھاری تقریر کا بطور
مختصر جواب دیتی ہون ذرا گوش ہوش سے سننا اگر عقل مند ہوگے تو ضرور قائل ہوگے مین اس سے
تقریر کرتی ہون جو کہ منصف مزاج ہو مین سمندر ایسے جاہلون سے تقریر نہین کرتی ہون کہ جن کو
بالکل عقل نہین ہی اور طفل مکتب ہین ابھی مین انکو برسون پڑھاؤن اس پر بھی یہ میرا مقابلہ
نہین کرسکتے ہین اے لقمان مین پہلے ضرور سامری پرست و جمشید پرست و تصویر پرست تھی
اور ضرور مین نے ایسی عبادت کی کہ جس کا بیان کرنا بیکار ہے اور مین اس مذہب پر بہت
اچھے طور سے قائم تھی مگر دراصل میری عمر رائیگان ہوئی مجھکو کوئی فائدہ نہوا صرف اسقدر
عمر میری کفر پرستی مین گذری بالکل ضلالت مین بسر ہوئی مجھکو پہلے ہی سے اس امر مین فکر تھی کہ یہ
مذہب کچھ ٹھیک نہین ہین کہ نہ کوئی ان مین طریقہ ہی نہ قاعدہ ہی باپ بیٹی سے بھائی بہن سے
ماں بیٹے سے ہم بستر ہوتی ہی یہ کون طریقہ ہی مجھکو فکر تھی کہ اگر کوئی دوسرے مذہب والا مجھکو
مل جائے اور کسی صورت سے ان مذہبون کی تردید کرے تو مین ضرور اس مذہب کو ترک کرون
بس جب کہ مجھکو خواجہ نے اسیر کیا اور میرے روبرو ان سب مذہبون کی مذمت بیان کی اور
مجھکو فرق دکھایا تو میرے ذہن مین بھی آیا کہ خواجہ کا قول بہت ٹھیک ہی طول ہوگا ورنہ مین اس
تقریر کو بیان کرون جو کہ خواجہ نے کی تھی خلاصہ جسکا یہ ہی کہ انھون نے بیان کیا کہ خدا
واحد ہی اسکا کوئی شریک نہین ہی اسکی وحدانیت کی دلیل یہ بیان کی کہ اگر دو خدا یا اس سے
زیادہ ہوتے جیسا کہ بعض مذہبون مین ہی کہ پونے دو سو خدا ہین تو بندوبست عالم مین فرق
ہوتا اور کبھی ایک صورت پر انتظام عالم نہ ہوتا اور یہ ظاہر ہی کہ ضرور رائے مین اختلاف ہوتا
ایک خدا کچھ کہتا دوسرا کچھ باہم فساد ہوتا اگر یہ کہا جائے کہ ایک کے بعد دوسرا ہوا تو یہ
جواب ہی کہ ان امور کو منشوخ کرتا اپنی رائے کے موافق کام کرتا اسکو کیا ضرور تھا کہ وہ اسی
بندوبست کو جاری رکھتا اسی طور سے بہت سی اور باتین ہین کہ جنکی وجہ سے خدا کا ایک
ہونا ثابت ہی خدائے نادیدہ کا برحق ہونا اس امر سے ثابت ہی کہ اسکو ہر امر کی خبر ہی اور
جو طریقہ اسنے عالم کے ایجاد کا مقرر فرمایا وہی ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہے گا جس طور سے اسنے
انسان پیدا کیے اسی طور سے پیدا ہونگے جس طریقہ سے اسنے شجر پیدا کیے اسی طریقہ سے پیدا
ہونگے غرض جو چیز اسنے پیدا کی جس طریقہ سے پیدا ہوگئی اسکی رزاقی اور خلاقی اور وحدانیت
ظاہر ہی ثابت ہی کہ وہ اس مقام پر ہر ایک کی کمک اور مدد اور رزق ہر ایک کو پہونچاتا
ہی کہ جہان عقل انسانی کام نہین کرسکتی ہی پتھر کے اندر جو کیڑا ہی اسکو وہی رزق دیتا ہی اور وہ
جو آگ مین کیڑا ہوتا ہی اسکو رزق دیتا ہی اس مقام پر اتنے لوگ جمع ہین بڑے بڑے
عقل مند ہین بھلا اس کیڑے کا نام تو بتا ئین اور تم تو کہتے ہو کہ مین ہر ہفتہ کو خداوندون کی
خدمت مین جاتا ہون تم ہی بتاؤ اگر وہ خداوند ہین اور تمام عالم کو انھون نے پیدا کیا ہی تو
سب حال سے واقف ہونگے ضرور تم سے نام بیان کیا ہوگا یہ جوابدہان نے کہا سب
سر جھکا کر رہ گئے لقمان خاموش بیٹھا رہا کچھ جواب نہ دیا ابوان نے کہا کہ کسی نے نام نہ بتایا

اُسکو سمندر کہتے ہین اُسکو وہی خالق رزق دیتا ہی یہ سامری وجمشید وغیرہ موے کیا رزق دینگے اور اُنکو
کیا خبر وہ عجب معبود ہی ای لقمان انکو اپنے پس پشت کی وخبر ہونی نہ تھی کہ کیا گذرتی ہی یہ کیا خدائی کرتے
بس خدا ایک ہی جو اوصاف خدا کے ہین وہ سب خدائے نادیدہ مین ہین اور کسی مین نہین یہ سب بھی
اُسکے بندے تھے مثل ہمارے اور تمھارے یہ سبب سحر کے انھون نے نیرنجات پیدا کیے جو لوگ کہ
کم عقیدہ تھے وہ اُنکو خدا کہنے لگے یہ خدا نہین ہین یہ کہین ہو سکتا ہی کہ خدا کے مثل ہماری اولاد ہو اور
مثل ہمارے ماں باپ ہون بھائی بہن ہون یا جو حرکات وسکنات ہمارے ہون وہی خدا کے
ہون جس طور سے ہم بول وبراز کرتے ہین اور سوتے جاگتے اور کھاتے پیتے اور خواہش نفسانی
رکھتے ہون خدا بھی رکھتا ہو بس ہم ہین اور خدا ہین کیا فرق باقی رہا بس یہ سب باتین بندون کے لیے
ہین نہ کہ خدا کے لیے پس ثابت ہو گیا کہ یہ سب جو کہ دعوے خدائی کرتے تھے بالکل نادان اور
گمراہ کرنے والے تھے بچہ شیطان تھے ہزار ہزار لعنت اُن پر اور پرستش کرنے والون پر
اہل اسلام کا خدا برحق ہی جیسا کہ وہ کہتے ہین بس وہی خالق زمین وآسمان ومالک ہر دو جہان ہی
اُسی نے ان سب اشیا کو اپنی قدرت کاملہ سے خلق کیا اُسنے یہ زمین وآسمان نار وجنان بحر و
بر جن وبشر حور وغلمان کون ومکان تخت تاج غیرہ ان سب کا پیدا کرنے والا وہی خدا ہی وہ
مثل بندون کے نہین ہی جو حرکات وسکنات ہم بندون مین ہین وہ اُن سب سے بری ہی اُسکی
ذات مجمع الصفات ہی وہ خالق کل کائنات ہی اُسی کے سب بندے ہین یہ سب مرتد تھے
جو جو خدائی کا دعوے کرتے تھے یا کرتے ہین یہ سب کو گمراہ کرنے والے ہین ای لقمان تو بھی
مجکو کوئی شیطان معلوم ہوتا ہی مین تیرے کہنے کو کیونکر یقین کرون کہ جو تو نے کہا کوئی بھی آجتک
بہشت مین جا کر واپس آیا ہی جو تو آیا ہی کیسے خداوند اور کیسی بہشت وہ خود تو دوزخ مین پڑے
ہونگے اور جل رہے ہونگے اپنے اعمالون کی سزا پا رہے ہونگے یہ جو تو نے کہا بالکل غلط اور
جھوٹ ہی اور بالکل خلاف ہی صرف گمراہ کرنے کی باتین ہین مین تیری ان باتون مین نہ آؤنگی اور
یہ جو تو نے کہا کہ اہل اسلام کو وہان بڑی تکلیف ہی اسکی یہ بات ہی کہ اسکے خلاف تصور کرنا
چاہیے کہ اہل اسلام بڑی راحت سے ہونگے بلکہ کفار کو تکلیف ہو گی وہ لوگ نار جہنم سے
جل رہے ہونگے اور اہل اسلام بہشت مین میوے کھا رہے ہونگے حوردن سے ہم بغل
ہونگے کیونکہ وہ لوگ مذہب صادق رکھتے ہین اُنکا خدا برحق ہی بس مین تجھ سے کہتی ہون
کہ تو بیکار مجکو گمراہ کرتا ہی مین گمراہ ہونے والی نہین ہون کہ اب مین دین اسلام کو ترک کرونگی
اس امر کا مجکو بالکل خوف نہین ہی کہ کوئی مجکو قتل کریگا مین مرنے سے ڈرتی نہین ہون اگر
مجکو مرنے سے خوف ہوتا تو مین پہلے ہی جو کچھ سمندر نے کہا تھا قبول کر لیتی اسقدر تکلیف کیون
گوارا کرتی ای لقمان ثانی یہ مقام فنا ہی یہ سرا ہی یہان کوئی نہین قیام پذیر ہو سکتا ہی یہ راستہ
کھلا ہوا ہی آج مین کل دوسرا اس موت سے کسی کو پناہ نہین ہی یہ ایک دن سب کے لیے
ہی کیا بادشاہ کیا گدا اس کا مزا سب کو چکھنا ہو گا موت سب کے گلے کا ہار ہو گی موت سے
کسی کو مفر نہین ہی خیال کرنے کا مقام ہی کہ جو بادشاہ ہفت کشور تھے اور جن کے پاس سب
سامان شاہی ہمہ وقت موجود رہتے تھے اُنکو اس موت سے مخلصی نہ ملی خالی ہاتھ چلے گیے
سوائے دو گز زمین اور کچھ پارچہ کے مال دنیا سے ساتھ نہ گیا اور یہی گدا کو بھی ملتا ہی بس

زیر زمین سب کا مرتبہ یکسان ہی ہان یہ امر ضرور ہی کہ جسکے اعمال نیک ہین اُسکو مرتبہ اعلیٰ ملتا ہی اور جس کے
بد ہین وہ اُسکی سزا پاتا ہی مقام افسوس ہی کہ یہان تو سب سامان اُنکی راحت کا تھا جب وہ مرے کوئی
سامان اُنکے ہمراہ نہ گیا طرہ اُس پر یہ ہوا کہ اُنکی قبر دن تک کا نشان نہ باقی رہا کہ کوئی اُس پر فاتحہ پڑھتا
یا دو پھول چڑھا جاتا سوائے حسرت و یاس کے کوئی اُنکی قبر پر نظر نہین آتا ہی تنہا کنج مرقد مین پڑے ہین
جو جو امر نیکی کے خواہ بدی کے اس عمر دو روزہ مین اُنسے ہوئے ہین وہ ہر ایک کی زبان پر جاری ہین
جو نیکی کر گئے ہین وہ ساتھ نیکی کے مشہور ہین لوگ اُنکا نام ساتھ نیکی کے لیتے ہین اور جو بدی کر گئے
ہین لوگ اُنکا نام ساتھ بدی کے زبان پر جاری کرتے ہین مثل ضحاک و فرعون و نمرود کہ یہ
بادشاہان جابر سے تھے اور لوگ اُنسے خوف کرتے تھے یہ خلق آزار تھے اُنکے سبب سے سب کو
تکلیف ہوتی تھی رعایا اُنکی بربادی کی بہ سبب اُن کے ظلم و ستم کی دعاے بد کرتی تھی اور جو نیکی کرتے
تھے رعایا اُنسے خوش تھی اور اُنکی ترقی جاہ و منزلت کی دعا کرتی تھی دیکھو ہین مثل فریدون و منوچہر
و نوشیروان وغیرہ کے بس اس سے ثابت ہوتا ہی کہ مرنا ایک دن ضرور ہی بس وہ کام کیون نہ کرے
کہ جس کے سبب سے لوگ خوش ہون اور ساتھ نیکی کے یاد کرین نہ ظلم و ستم کرنا اور اس امر پر
آمادہ ہونا کہ جسکو چاہا قتل کیا کوئی خوف نہ کیا بالکل خلاف ہی جو لوگ ایسا کرتے تھے یا کرتے
ہین وہ بروز قیامت جب کہ میدان قیامت مین اُس خالق برحق سے سامنا ہوگا اور وہ سوال
کریگا کہ تم نے کیون میرے بندون پر ناحق ظلم و ستم کیا اور اُنکو تکلیف دی ظالم لوگ اسکا کیا جواب
دینگے سوائے سر جھکا لینے کے کچھ جواب نہین ہی بس مین نے آج کی حالت کو اور اس ظلم و ستم
کے انتقام کو بروز عدالت باز پرس پر رکھا ہی کہ وہ خداے کریم اسکا انصاف کریگا جس کے
اوپر یہ ایمان لائی ہون اے نقمان جب کہ یہ امر مجھ پر ثابت ہو گیا کہ مرنا آج بھی ہی اور کل بھی
تو پھر کیا ضرور ہی کہ مین گمراہ رہون اور اس خوف سے کہ مین قتل ہوتی ہون گمراہی اختیار کرون
بس یہ امر ضرور ہی کہ یہ مقام فانی ہی جاودانی نہین ہی ہم سب کا یہ حال ہی کہ جیسے حباب
پانی پر اُبھرتا ہی اور ذرا سی حرکت سے ہوا کی ٹوٹ جاتا ہی اسی طور سے ہم بھی ہین کہ جب
جھونکا ہوا سے موت کا لگا فنا ہو گئے اُسکو تو کچھ ٹھہرنے کا موقع بھی ملتا ہی ہم کو تو یہ بھی نہ ملیگا
جسقدر نقشی ازل نے تحریر کر دیا ہی ضرور ہوگا بس یہ مقام غور طلب ہی کہ مین ایسی حالت مین
کیون موت سے خوف کرون جو میرے مقدر مین تحریر ہی ضرور پیش آئے گا وہ ہرگز ہرگز نہ
مٹے گا تمھارا سمجھانا بالکل بیکار ہی مجکو تو تو بچہ شیطان معلوم ہوتا ہی ہان تیرے گمراہ کرنے
سے یہ کافر جو کہ اس وقت یہان موجود ہین وہ گمراہ ہونگے ہین تو کبھی نہ گمراہ ہونگی یہ کہکر ہزارون
کلمات لعن سب کو دیے اور سامری و جمشید کو بہت کچھ برا بھلا کہا اور ہزار ہزار لعنت کی
اور کہا اب کوئی کلام مجھ سے نہ کرنا ورنہ اس سے زیادہ سخت جواب دونگی مین اب دین اسلام
نہ ترک کرونگی مرنے سے نہین ڈرتی ہون موت سے کچھ خوف نہین ہی مین اپنی جان سے
ہاتھ دھو چکی ہون اگر مر گئی اور قتل ہوئی تو مین بہت بڑا مرتبہ پاؤنگی شہدا مین لکھی جاؤنگی
باغ بہشت رہنے کو ملے گا اہل اسلام میری فاتحہ خوانی کرینگے سب مجکو ساتھ نیکی کے یاد
کرینگے نام نیک میرا صفحہ دنیا پر باقی رہے گا سب یہی امر کہینگے کہ ایوان اپنے قول کی پوری
تھی جو اُسنے کہا تھا وہی کیا اپنے قول سے نہ پھری جب کہ یہ امر ثابت ہی کہ بعد مرنے کے

کچھ جاہ وحشم کام نہین آتا ہی سوائے حسرت ویاس کے اور کچھ قبر پر نظر نہین آتا ہی یہی گدا کی قبر کا حال
ہی اور یہی شاہ کی بقول شاعر شعر جنھین تاج زرے اور تخت طاؤسی میسر تھا + اب اُنکی قبر پر
رونق تو کیا وحشت برستی ہی + جیسے وہ سب کے سب کنج مرقد مین دامن کفن سے منھ
پوشیدہ کیے ہوئے پڑے ہین اسی طور سے ایک دن ہم بھی پڑے ہونگے کوئی ہم کو بھی نہ
یاد کریگا دنیا بے ثبات ہی کوئی اعتبار حیات نہین یہ امر اہل اسلام کے قول سے بخوبی ثابت
ہی کہ وہ کہتے ہین سب کو فنا ہی بجز ذات پروردگار کے سب مرینگے اور سب کو ذائقہ موت
کا چکھنا ہوگا ہان اُسکی ذات باقی رہے گی ہم لوگ یعنی اہل اسلام اس اپنے قول پر یہ دلیل
لاتے ہین بزبان عربی اور یہ آیہ پڑھتے ہین اور یہ قول ہم سب کا ٹھیک ہی اور ہین عمل کرتی
ہون آیہ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام معنی اس آیہ کے یہ ہین کہ سب کو
فنا ہی سوائے ذات کبریا کے کہ وہ باقی رہے گا بس جب فنا سب کو ہی اور سب فانی ہین
تو کیا ضرورت ہی کہ تھوڑی سی زندگی کے لیے مین نے جو دین قبول کیا ہی اُس سے اس خوف
سے کہ قتل ہوتی ہون انحراف کرون اور دیدہ ودانستہ اپنے کو بتلائے نار جہنم کرون یہ تو
میری عقل قبول نہین کرتی ہی دوسرے یہ امر ہی کہ مین اس امر سے بھی بے خوف ہون کہ یہ
بھی قول اہل اسلام کا ہی کہ جب تک قضا نہین آتی ہی کوئی مر نہین سکتا ہی لاکھ اُسکے مرنے
کی تدبیر کی جاے کوئی اُسکا بال تک بھی کم نہین کر سکتا ہی ہان جب قضا آجاتی ہی تو لاکھ
تدارک کیا جاے کہ یہ نہ مرے مگر وہ زندہ نہین رہ سکتا ہی جو وقت جس کے لیے خدا نے
مقرر فرمایا ہی وہ ٹل نہین سکتا ہی اور جس طور سے موت مقرر کی ہی وہ اُسی طور سے مرے گا
اور جس مقام پر اُسکے مقدر مین مرنا ہوگا وہ ضرور اُسی مقام پر مرے گا بدون قضا کوئی کسی کو قتل
نہین کر سکتا ہی کیا مجال ہی بموجب این آیہ اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون
بس جب تک اُسکی طرف سے نہین آتی ہی اسوقت تک کچھ نہین ہو سکتا ہی جیسا کہ شاعر
نے کہا ہی شعر اگر تیغ عالم بجنبد زجاے + نہ برند مرد تا نخواہد خداے + مین اس سے نہین
خوف کرتی ہون جو جی چاہے وہ میرے ساتھ سلوک کرے میری نگاہ اُس خداے کریم پر ہی کہ جس
پر مین ایمان لائی ہون اور اُسکی ذات پر میرا بھروسہ ہی اگر اُسکی طرف سے میری آگئی ہی تو
کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی نہ کوئی مجکو بچا سکتا ہی اگر میری قضا نہین ہی تو سمندر تو کیا ہی اگر
تمام عالم ایک ہوجاے گا تو میرا ایک موے جسم کم نہ ہوگا مگر یہ دنیا عجب مقام بے ثبات
ہی اسمین قیام کرنا بیکار ہی یہ وہ مقام ہی کہ جہان سوائے مکر وفریب کے کوئی دوسری راہ
نہین ہی اسکو ترک کرنا بہتر ہی اور مین اسی خیال سے گوشہ نشین ہوئی تھی اور ترک کیا تھا
مگر ظالمون نے مجکو وہان بھی نہ قیام کرنے دیا میرے درپے آزار ہوے اور مجکو یہان طلب
کرکے میرے ساتھ سلوک کیا خیر کوئی پروا نہین ہی جو اُسکی مرضی مین تو اُسکی رضا پر ہون
یہی میرے خدا کو منظور تھا دراصل اس دنیا مین کس کی راحت سے بسر ہوئی یہ فلک
کج رفتار وزمانہ ناہنجار ہر ایک کے درپے آزار رہا کسی کو چین سے نہ رہنے دیا ہمیشہ بر
سر فساد رہا کسی کو آوارہ کرکے مارا کسی کو دیوانہ کیا کسی کو بے خطا قتل کرایا کسی کے ساتھ
یہ سلوک کیا کہ وہ عالم غربت ومسافرت مین ہی کہ اُسکے استخوان تک کا پتہ نہ بلا گوشت پوست اُسکا

طعمہ زاغ وزغن ہوا سوائے حسرت ویاس کے کوئی قبر پر اور جنازے پر رویا بھی نہین بس جب یہ معلوم
ہوگیا تو اس دنیا مین رہنا بیکار ہے اب مین نے اپنی تقریر کو ختم کیا اور مین یہ کہتی ہون سمندر سے
کہ وہ میرے قتل کا حکم دے کیونکہ عرصہ ہوتا ہے مین بہ خوشی اپنی قتل پر آمادہ ہون اب مجھ سے
کسی قسم کی تقریر نہ کی جائے ورنہ مین جواب نہ دونگی آیندہ اختیار ہے اگر جواب دونگی بھی تو وہ
سخت جواب دونگی جو کہ سب کو ناگوار ہوگا اور وہ سبب میرے قتل ہونے کا ہوگا یہی مجکو
منظور بھی ہے یہ جو تقریر ایوان نے کی اور سامری وغیرہ کو برا بھلا کہا نہایت سب کو ناگوار ہوا
بلکہ ایوان نے تو لاکھون دشنام مغلظ ونفرین ولعنت سب خداوندون پر سب کے روبرو باعلان
کیے اور کہا کہ جب تک تو نہین مین نے اہل اسلام کی شرکت کی تھی مگر اب ضرور کرونگی اگر اس بلا
سے نجات مل گئی دیکھون کوئی میرا کیا کرتا ہے مجکو بھی کوئی اور بنایا ہے مین ایسی ویسی نہین ہون مین
اب صاف صاف کہتی ہون کہ جس قدر اسوقت یہان بیٹھے ہوئے ہین یاجوا ور سمندر کے مددگار
ہین اُنکی مین کوئی اصل نہین جانتی ہون سب میرے نزدیک طفل مکتب ہین بس مین کیا انسے
خوف کرونگی نہ انھون نے مجکو سحر سے اسیر کیا نہ لڑکر پکڑا مین نے خود اپنے کو اسیر کرادیا اگر مین
نہ چاہتی تو کیا کسی کی قدرت تھی کہ مجکو اسیر کرتا مین خوب اس امر سے واقف تھی میرا سحر مجکو
خبر دے چکا تھا کہ تیرے اوپر دربار سمندر مین آفت آئے گی مین خود آپ سے چلی آئی تاکہ میری
نیکی اور سمندر کا ظلم وستم سب پر ظاہر ہو جائے اور جو جو کہ صاحب لیاقت وعزت ہون
سمندر سے پرہیز کرین ورنہ کیا مجکو کسی نے دھوکا یا فقرہ دیکر یا بجبر یا لڑکر اسیر کیا یہ کوئی امر
نہ تھا اگر مین نہ آتی تو سمندر تمام عمر میرے لیے کوشش کرتا میرے گرد پا کو بھی
نہ پاتا اور مین بے خوف اسکے روبرو ہر روز آیا کرتی اور وہ میرا کچھ نہ کر سکتا جیسا کہ آفاق شاہ
نے کیا کہ وہ بلا خوف سمندر سے مقابلہ کرتا ہے اور سمندر اُسکو دیکھ کر جل جاتا ہے کچھ کر نہین
سکتا ہے ضرور میرے نزدیک آفاق حق پر تھا سمندر نے اُس پر بھی ضرور ستم کیا اُسنے
بہت اچھا کیا اور جو جو کہ سمندر سے کنارہ کر گئے مثل سہراب وعزالان وگوکیہ کے انھون
نے بڑی عقلمندی کی اور خوب اپنی آبرو بچائی وہ بڑے دانا تھے ورنہ اُنکا بھی یہی حال
ہوتا مین امید کرتی ہون اپنے خدا سے کہ اگر مین اس آفت سے بچ گئی تو ضرور اہل اسلام کی کمک
کرونگی اور اُنکی شریک ہونگی گو مجکو امید اپنے بچنے کی نہین ہے مگر شاید اُسکی قدرت سے بچ
جاؤن تو عجب بھی نہین ہے مین نے اپنی یہ حالت یہ ظلم وجور گوارا کیا ہے صرف اپنی پابندی
زبان کے سبب سے ورنہ مجکو کیا ضرورت تھی کہ مین اتنی بڑی زحمت گوارا کرتی یہ میرے مقدر
مین تھا جو کہ پیش آیا مین کہان تک اپنے دماغ کو خالی کرون اور بیکار کی تقریر کرون ایسے
بدمغزون کے روبرو جو کہ کچھ سمجھ ہی نہین سکتے ہین یہ کہکر ایوان خاموش ہو رہی اور سر جھکا کر
کھڑی ہوگئی اہل جلسہ کو بہت غصہ آیا خصوصاً سمندر کو تو اس قدر غصہ آیا کہ لرزنے اور
کانپنے لگا اور موجھون کو تاؤ دینے لگا صرف اُس حالت غیض مین ایوان کی طرف دیکھکر کہا
کہ جو کچھ تو نے کہا بالکل جھوٹ ہے تو خود سے نہین آئی بلکہ میرے جبر سے آئی نہ تجکو اس
حال کی خبر تھی اگر خبر ہوتی تو تو کبھی نہ آتی مگر مین بھی تیرے لیے اسقدر کوشش کرتا کہ اگر
تو زمین مین جاکر پوشیدہ ہوتی تو مین بھی مثل قطرہ آب کے غرقی زمین ہوکر تیرے پاس

آتا اور تجکو سیر کرکے لاتا اگر تو بالاے آسمان پنہان ہوتی تو مین بھی مثل آہ مظلومان کے آسمان پر جاتا
اور تجکو پکڑلاتا تو میرے ہاتھ سے جاتی کہان اور میرے ملازمون نے تجکو لڑکر اسیر کیا ہی یہ ممکن ہی
کہ کوئی اپنے کو از خود اسیر کرادے تو محض اسوقت جھوٹ بول رہی ہی تو میرے ہاتھ سے
امان کب پائیگی جو اہل اسلام کی شریک ہوگی ابھی سب حال معلوم ہواجاتا ہی تیرا سر تن
سے جداکراکے تیرے گوشت کے کباب تیار کراکے زاغ وزغن کو تقسیم کرتا ہون تو بھولی کس بات
پر ہی بس اپنی زبان روک ورنہ مین خود ابھی اپنے ہاتھ سے تجکو قتل کرونگا کیا کرون کہ حکیم صاحب
کا ادب مانع ہی ورنہ مین خود تجکو اس سخت کلامی کی ابھی سزا دیتا اگر تو یہ سخت کلامی میرے
دربار مین کرتی تو اب تک کب کی تو قتل ہوچکی ہوتی اب مین دیکھتا ہون کہ تو نے جس خدا کا
دین قبول کیا ہی وہ اگر تیری مدد کرتا ہی میرے خوف کے سبب سے کوئی تیری رہائی کی فکر مین نہین
آیا باوجودیکہ مین نے خبر بھی کردی تھی اگر آج خواجہ آتے اور عیاری کرکے لے جاتے تو ہم
جانتے اُسدن حالت غفلت مین آفاق کو بھی لے گئے اور اُس دن دربار مین بھی عیاری
کرگئے آج نہ آئے اگر آج آتے تو ضرور اسیر ہوجاتے یہ جو سمندر نے کہا الیوان نے سر اٹھاکر
کہا کہ گو مین کہہ چکی تھی کہ اب جواب نہ دونگی مگر تو نے ایسی بات کہی کہ جواب دینا پڑا خیر سن
لے اسوقت لقمان نے بھی یہی کہا تھا تیرے اور لقمان کی تقریر کا یہ جواب ہی کہ انکو گیا
غرض ہی کہ وہ ہر ایک کے لیے جان دیتے پھرین اور درد سر مول لین اُنھون نے راہ نیک
بتادی وہ کوئی اُسکے ذمہ دار نہین ہین کہ ہم قتل نہ ہونے دینگے ہان اگر اُنکے لشکر مین ہوتی
اور وہان سے کوئی مجکو پکڑلاتا تو وہ ضرور کوشش کرتے اور تم سب کے چھڑانے کا کرلیجاتے
تم کو خبر بھی نہ ہوتی یہ اُنکی عقل کے خلاف تھا کہ وہ تیرے آگاہ کرنے سے آتے اگر تو دھوکا اُنکو دیتا
تو کیا کرتے اور یہی خواجہ نے خیال کیا ہوگا کہ دھوکا اور فریب ہی خوب ہوا جو نہ آئے مین بہت
خوش ہوئی اور یہ جو تو نے کہا کہ تو جھوٹی ہی مین تو نہین جھوٹی ہون تو جھوٹا ہی اور تیرا باپ جھوٹا ہی
ارے سمندر تو مجھ سے آنکھ چارکرکے بات کرتا ہی کیون زبان میری کھلواتا ہی اور کیون اپنی اہل دربار
مین ذلت اُٹھایا چاہتا ہی زیادہ جو کچھ کہے گا تو مین سب حالت تیری بیان کردونگی سب کے
روبرو بیکار کو ذلیل ہوگا جو تیری حالت سے واقف نہ ہوا بس سے تو کہ اور اُسکے روبرو شیخی
کی لے مین تیری پیدائش اور تیرے حال سے بخوبی واقف ہون بس خاموش ہو اور اپنے گریبان
مین منھ ڈال لے دعادے الیوان تاجدار کو کہ جس کے سبب سے یہ مرتبہ تجکو ملا ورنہ تیری بھی یہ
لیاقت تھی کہ تو اس مرتبہ کو پہونچتا تو مکس رانی کرنا جانے یا حکومت ارے سمندر تیرے نطفہ
کا بھی تو کوئی ٹھیک نہین ہی نہ معلوم تیری مان نے کس سے پیٹ رکھا لیا کہ تو پیدا ہوا نہ معلوم
کسی بدقومے سے تجکو تیری مان نے جنا ہی یا تو کسی شریف کا نطفہ نہین ہی میرے نزدیک تو ضرور
کسی بدقومے کا نطفہ ہی جب ہی تو شریف واہل خاندان کی قدر نہین کرتا ہی سواے پاجیون کے
کہ جو تیرے ہم مرتبہ ہین تجھ مین شرافت کی بالکل بو نہین ہی تیری صحبت کے لائق یہی کانی
ہین جو کہ آج کل تیری صحبت مین ہین تو شریف کی کیا قدر جانے حاصل یہ ہی کہ جو جیسا
ہوتا ہی ویسے ہی لوگ اُسکو پسند آتے ہین اب مجھ سے زبان نہ ہلانا ورنہ اور تیری
حقیقت سب پر ظاہر کردونگی اور میان لقمان مجھ سے کیا تقریر کرینگے وہ تاروزہ کا دیکھنا

اور نسخہ کا لکھنا اور نبض کا دیکھنا جانین یا صاحبان لیاقت سے تقریر کرنا جانین ہان اُنسے کوئی علم
حکمت مین بحث کرلے وہ اُس سے تقریر کرلین گے اور ان امرون کا کیا جواب دینگے اس طور
سے جوالیوان نے کہا سمندر نے شرماکر سر جھکا لیا کچھ جواب نہ دیا مگر لقمان نے کہا کہ ای الیوان
تم کسی طور سے نہ مانوگی معلوم ہوا کہ تمھاری قضا آئی ہی خیر مین ناچار ہون مین نے چاہا تھا کہ تمھاری
جان بچ جائے مگر تم نہین مانتی ہو اور بیہودہ تقریر کرتی ہو تم کو اختیار ہی بموجب مصرعہ بر رسولان
بلاغ باشد و بس ✦ مجکو جو کچھ کہنا تھا مین نے تم سے کہا آیندہ تم کو اختیار ہی الیوان نے کہا کہ مین نے
کوئی آپ سے سفارش نہین کی تھی کہ میری طرف سے آپ سمندر سے سفارش کر دیجیے جو
آپ مجھ سے کہتے ہین آپ اپنے مقام پر تشریف لے جائین مریضون کو دیکھیے نسخہ تحریر فرمایئے
کیون بیکار ان قصون مین پڑتے ہین یہ کوئی مرض نہین ہی کہ نسخہ تحریر کرکے اُسکو دفع فرمایئے
آپ ان باتون کو کیا جانیے بیکار اس قصون مین آپ کی حکمت وغیرہ سب تشریف لے
جائیگی کچھ فائدہ نہ ہوگا یہ کہکر الیوان خاموش ہولا ہی جب لقمان ثانی نے دیکھا کہ کسی صورت
سے یہ نہین مانتی ہی سمندر سے کہا کہ تم کو اختیار ہی بس سمندر نے لقمان سے کہا کہ اگر مین نہ
طلب کرتا تو آپ ناراض ہوتے مجکو تو معلوم تھا کہ یہ بڑی خراب عورت ہی کسی صورت سے
نہ مانے گی بڑے کامل اُستاد کی تعلیم دی ہوئی ہی پھر کب کسی کے کہنے کو سنتی ہی خیر اسقدر اسکی
زندگی اور تھی اور خداوندون کی مذمت ہم کو سنانے کو یہان یہ آئی اور ہمارے روبرو بیہودہ
بیان کی صرف آپ کے سبب سے مین نے سزا ندی ورنہ مین خود اپنے ہاتھ سے اسکو اسی
مقام پر قتل کرتا اور اس کو اس بیہودہ گوئی کی سزا دیتا لقمان نے کہا کہ جو کچھ اسنے کہا اُس سے
نہ تمھارے مرتبہ مین فرق ہوا نہ خداوندون کے بس بُرے دل کا بھی ارمان نکل گیا مین نے اسکو
صرف اس خیال سے نصیحت کی اور طلب کرکے دیکھا کہ شاید خداوندیہ فرمائین کہ تم بھی اُس
موقع پر اتفاق سے پہونچ گئے تھے تم نے کوشش کی اُسوقت کیا جواب دیتا اب
جو خداوند فرمائین گے تو مین عرض کردونگا کہ مین نے بہت کوشش کی مگر اُسنے نہ مانا بس
یہ سبب تھا یہ جو لقمان نے کہا سمندر نے داروغہ کو حکم دیا کہ اس لکاٹھ کو لے جاؤ میرے
روبرو سے اور جلاد سے کہو کہ فوراً قتل کرے یہ میرا حکم برابر تین حکمون کے ہی یہ جو سمندر نے
حکم دیا داروغہ نے کرچلا لقمان خاموش بیٹھے دیکھا کیے اور فکر کیا کیے ایک مرتبہ سمندر
کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہوگا کہ تم ابھی اسے قتل نہ کرو مین ایک
رقعہ ابھی اپنے خداوند کی خدمت مین تحریر کرتا ہون اُس مین کل حال لکھتا ہون آپ سے
الیوان کے بارے مین راے لیتا ہون مین چاہتا ہون کہ تم اس کے قتل سے باز رہو
کیونکہ یہ خداوند کی پیاری مزور ہی اور اسکا دماغ بھی دراصل خراب ہی اگر خراب نہ ہوتا
تو کبھی یہ ایسی تقریر نہ کرتی مجکو اس امر کا خیال آیا کہ اگر خداوندیہ فرمائین کہ جب کہ تم
وہان موجود تھے اور تم نے بھی نصیحت کی اُسنے نہ مانا تو تم نے ہم کو کیون نہ خبر دی ہم نے
تمھارے پاس فرشتہ کل لیے مقرر کیے ہین اسی امر کے لیے مقرر کیے ہین کہ جو کوئی امر
اہم درپیش ہو اور تم نہ آسکتے ہو تو ہم کو اُنکے ذریعہ سے خبر دو جو ہم تم سے کہین اُس
پر عمل کرو بس تم نے ایسا کیون نہ کیا ہم کو خبر دی ہوتی جو ہم کہتے تم وہ سمندر سے کہتے

وہ اُس پر عمل کرتا ای سمندر اگر یہ اعتراض خداوند نے کیا تو اسکا کوئی جواب نہین ہی خداوند تم سے
بھی اور مجھ سے ناخوش ہونگے اور پھر کسی صورت سے نہ مانین گے ایک تو تمھاری نافرمانی
سے ناخوش ہین اور ناخوش زیادہ ہونگے اور وہ جو مین نے راے دی ہی کہ خداوند کو اپنچل
کی غرضی کرو مین سفارش کرونگا پھر کچھ اُسکا فائدہ نہ ہوگا بیکار ہوگی نہ میری سفارش اثر
کریگی یہ میری راے ہی اب جو تمھارے نزدیک بہتر ہو مین تمھارے فائدہ کا خواہان ہون
اور تمھارا خواہی چاہتا ہون کیونکہ تم مجھ سے بہت خلق سے پیش آتے ہو دوسرا سبب یہ ہی
کہ جب سے مین نے تمھاری تصویر اور تم کو دربار مین بیٹھے ہوے دیکھا ہی اُسدن سے
تم سے مجکو محبت ہوگئی ہی ہر وقت یہی جی چاہتا ہی کہ تم سے ملاقات کرون خداوند سے
عرض کرکے تمھاری تصویر پر دیکھا کرتا تھا اور منت کرکے خداوند کی تمھاری دربار کی حالت
دیکھا کرتا تھا جب مین نے کہا خداوند نے پردے جو کہ زمین و آسمان کے حائل ہین اٹھاے
اور تمھارے دربار کا مرقع پیش نگاہ ہوگیا جس طور سے کہ روز اول مین آیا تھا اُسی طور
سے گو مین نے تم کو دنیا پر نہ دیکھا تھا اسی طور سے دیکھا تھا مگر محبت پیدا ہوئی تھی اور
ملاقات کا اشتیاق تھا خداوند کی قدرت سے آج ملاقات بھی ہوئی جیسے تم کو دیکھا اور زیادہ
انس ہوگیا اگر محبت نہ ہوتی تو مین کبھی نہ آتا یہ صرف محبت و الفت کا سبب ہی کہ مین
تمھارے ہمراہ اپنا کام ہرج کرکے چلا آیا بس اسی خیال سے کہ وہ بات نہ ہو کہ جس سے
خداوند تم سے ناخوش ہون اور تمھاری بربادی کرین اور تم پر اپنا عذاب نازل کرین
جو کہ میرے تکلیف اور رنج کا سبب ہو اور مجکو صدمہ ہو سمندر نے یہ تقریر سُنکے عشاق
کی طرف دیکھا اور دیگر اہل دربار کی طرف سب نے جواب دیا کہ حکیم صاحب بجا ارشاد
کرتے ہین کوئی نقصان نہین ہی سب نے اس خیال سے کہا کہ دیکھین کہ کیونکر یہ جواب
منگا لیتے ہین ان کا جھوٹ و سچ سب اسوقت ظاہر ہوجاے گا اگر دراصل یہ کاملین سے
ہین تو ضرور سمندر کا کام اجرا ہوگا اور اہل اسلام کو سمندر کے ہاتھ سے دلخت ہوگی
سمندر نے بھی خیال کیا کہ کیا نقصان ہی تھوڑی دیر مین انکا مذہب کا حال کھلا جاتا ہی کہ یہ
جھوٹے ہین یا سچے اگر سچے ہین تو خداوند کو جو ایوان کے بارے مین منظور ہوگا وہ تحریر فرمائینگے
مین اُس پر عمل کرونگا بس ضرور خداوند خوش ہونگے اور یہ بلا جو کہ میرے اوپر اسوقت
نازل ہی اور مین اس مصیبت مین مبتلا ہون میرے اوپر سے دفع کرلین گے اور حکیم صاحب
بھی خوش ہونگے میری سفارش کرینگے یہ جو سمندر نے خیال کیا اور سب نے یہی کہا کہ حکیم
صاحب کی راے بہت عمدہ ہی بس سمندر نے لقمان سے کہا کہ اچھا جو آپ کی راے
ہین تو آپ کی خوشی کا خواستگار ہون مجکو بھی تو آپ سے محبت ہوگئی ہی اور یہ میری
خوش نصیبی ہی کہ آپ کو مجھ سے محبت ہوگئی اب ضرور میرے کل کام اجرا ہوجائینگے
مین آپ کو ناخوش کرنا نہین چاہتا ہون لقمان نے کہا کہ پھر داروغہ سے کہو کہ پھر لاے
ابھی ایوان کی قید کو نہ لے جاے سمندر نے غلاق سے کہا کہ داروغہ کو بلا لو ابھی لاتی ہی نے
چوبدار کو حکم دیا داروغہ ابھی ایوان کی قید کو لے کر چھ دور نہ گیا تھا کہ چوبدار نے جلکر
سمندر شاہ کے حکم سے آگاہ کیا وہ قید ایوان کو لے کر واپس آیا ایوان نے خیال کیا

کہ پھر کوئی تقریر کرے گا ایکی اگر اسنے تقریر کی تو مین وہ سخت جواب دونگی کہ لقمان اور سمندر کو
معلوم ہو گا اب تو جو زبان سے کہا وہ کہا جو کچھ ہو کوئی خوف نہین ہی جو ذلت ہونا تھی وہ
ہو گئی اب وہ واپس نہ آئے گی ایوان تو یہ خیال کر رہی ہی ادھر جب لقمان نے دیکھا کہ سمندر
نے یہ حکم دیا اور داروغہ لے کر ادھر کو چلا بس لقمان نے کتاب اُٹھائی اُس مین سے کاغذ
نکالا قلمدان کھولا اُس کاغذ پر کچھ لکھا ایسے حرف لکھے کہ جو سمندر سے پڑھے نہ گئے کیونکہ لقمان
برابر تخت سمندر کے اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا سمندر کا سامنا تھا اُسکے روبرو لکھا اگر اُس
سے پڑھا نہ گیا جب لکھ چکے ایک مرتبہ اُسکو بند کیا ایک لفافہ مین رکھا اُس لفافہ کو بند کر کے
ہاتھ اونچا کیا سب دیکھ رہے ہین کہ جب تک حکیم صاحب نے ہاتھ اونچا کیا اُس وقت
تک اُنکے ہاتھ مین وہ لفافہ تھا ادھر حکیم صاحب کی زبان سے یہ لفظ نکلی کہ ای فرشتہ
قدرت یہ میری عرضی خداوند کی خدمت مین پہونچا دے اور اسکا جواب لا دے اس کلمہ کا
نکلنا تھا کہ وہ لفافہ خود بخود ہاتھ سے غائب ہو گیا حکیم صاحب نے ہاتھ فوراً نیچا کر لیا
اتنے عرصہ مین داروغہ ایوان کو لے کر پھر اُسی مقام پر آگیا جہان پر ایوان نے کھڑے ہو کر
لقمان ثانی سے تقریر کی تھی لقمان نے ہاتھ کو نیچا کر کے ایوان سے کہا کہ تو غم نہ کر بلکہ
خوش ہو کہ مین نے تیرے بارے مین خداوند کی خدمت مین عرضی تحریر کی ہی اور تیری
سب تقریر اور کل حالت لکھی ہی جیسا وہ حکم دینگے اُس پر عمل کیا جائے گا ایوان نے
ہنس کر جواب دیا کہ تیرے اوپر ہزار ہزار لعنت اور تیرے خداوند پر بھی کرور کرور
لعنت وہ کیا گیدی ہی جو میرے بارے مین حکم دیگا کہین قعر دوزخ مین پڑا ہوا جل رہا
ہو گا اور تو کیا احمق ہی کہ جو تو اُس سے میرے بارے مین رائے لیگا ارے لقمان
سامری و جمشید و دیگر کافران غدار جو کہ دعوے خدائی کرتے ہین یا کرتے تھے سب بچہ
شیاطین و نطفہ حرام تھے اور ہین اُنکے نطفہ کا کچھ حال نہین معلوم کہ شیطان کا نطفہ ہی یا کسی بچہ
شیطان کا کہ جنھون نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہی اور سب کو بھکا رکھا ہی ضرور یہ سب نطفہ
خوک و سگ تھے مین ان سب کو اور تم سب کو خوک و سگ سے بدتر خیال کرتی ہون
تمھاری صورت دیکھنا حرام جانتی ہون میری اب خدا سے یہ دعا ہی کہ کسی طور سے مین تم سب
سے جدا ہون تاکہ تمھاری صورت نحس مجکو نظر نہ آئے یہ معلوم ہوتا ہی کہ سب خوک و
سگ بیٹھے ہوئے ہین ایسا اشکال مہیب و ہیبت ناک ہین مگر مجبور و ناچار ہون یہ
کہکر ایوان خاموش ہو رہی سب اہل جلسہ ایوان کی اس تقریر سے مثل ہیزم خشک کے جلکر
رہ گئے اور خون جگر پیکر خاموش بیٹھے رہے لقمان نے جواب دیا کہ اس تقریر کا مزا معلوم
ہوا جاتا ہی تھوڑی دیر اور باقی ہی ضرور تیرے قتل کا حکم آئے گا یہ کہکر کہا کہ اچھا لیتا
ہون جب لفافہ دیا تھا تو ہاتھ اپنا بلند کیا تھا اب کی مرتبہ بغل لیطرف لے گئے اور کہا
کہ لا دے یہ کہکر فوراً ہاتھ اپنا باہر کو نکال لیا اب سب نے دیکھا کہ ایک لفافہ سر بمہر حکیم صاحب
کے ہاتھ مین ہی لقمان نے پہلے اُس لفافہ کو سر پر رکھا آنکھون سے لگایا اُس پر بوسہ دیا
اُسکے بعد سمندر کو دیا کہ تم بھی دیکھ لو کہ یہ مہر ہی خداوند کی اور پہچان لو اور آنکھون سے لگایا
سمندر نے دونون ہاتھ بڑھا کر وہ لفافہ لیا اور اُسی طور سے سر پر رکھا آنکھون سے لگایا

مہر پر بوسہ دیا اُدھر سب اہل دربار نے لقمان سے عرض کیا کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم سب بھی
مہر خداوندی کو آنکھون سے لگائین اور مہر پر بوسہ دین لقمان ثانی نے جواب دیا کہ کیا نقصان
ہی بس سمندر سے کہا کہ جب آپ بوسہ وغیرہ دینے سے فراغت کر لیجیے گا تو اور لوگون کو دیدیجیے گا
تاکہ وہ بھی مہر خداوندی کی زیارت کر لین بس اب تو بعد سمندر کے ہر ایک کے ہاتھ مین جانے
لگا وہ اُسی طور سے چومنے لگا اور آنکھون سے لگانے لگا نوبت بایںجا رسید کہ سب اہل جلسہ
نے یکے بعد دیگرے اُس لفافہ کو چوما اور آنکھون سے لگایا یہان تک کہ پھر وہ سمندر کے ہاتھ
مین آیا سمندر نے پھر اُسکی مہر کو بوسہ دے کر لقمان کو دیا لقمان نے لیکر اُس لفافہ کو چوما اور
بہت احتیاط سے چاک کیا اُسمے اندر سے ایک کاغذ نکلا اُسکو لقمان نے کھولا بوسہ دیا کیونکہ
اُسپر بھی مہر خداوندی کی موجود تھی بعد بوسہ دینے کے لقمان نے پہلے آہستہ آہستہ پڑھا جب سب
پڑھ چکا تو کہا کہ سب حاضرین جلسہ میری طرف متوجہ ہون اور سماعت کرین کہ جو کچھ حکم
خداوند نے بابت ایوان کے تحریر کیا ہی اور سمندر سے کہا کہ تم بھی سمندر نے کہا کہ مین
تو مشتاق ہون ایوان سے کہا کہ ای ایوان تم بھی سنو جو تمھاری نسبت خداوند نے تحریر کیا
ہی ایوان نے کہا کہ وہ گیدی ہی کیا تحریر کریگا وہ نار دوزخ سے جل رہا ہوگا ہائے ہائے
کہ رہا ہوگا یہ کہکر خاموش ہوئی اُدھر لقمان نے پڑھنا شروع کیا پہلے تو کچھ اُس مین تعریف
سب خداوندون کی تحریر تھی اور اپنی شان و شوکت تحریر کی تھی اور لکھا تھا کہ ای میرے
خاص بندے لقمان ثانی حکیم حاذق تجکو معلوم ہو کہ تیرا رقعہ بدست فرشتہ مقرب دلالنگ
قدرت ہمارے پاس آیا ہم نے اُسکو پڑھا تجکو مبارک ہو کہ تجھ سے اور سمندر سے
ملاقات ہوئی کیونکہ تجکو سمندر کی ملاقات کا بہت شوق تھا ہم یہان سے سب حال
دیکھ رہے ہین سمندر نے تیری بہت خاطر کی اور بہت اچھی طرح پیش آیا گو اُسکی ذات
سے یہ امید نہ تھی کیونکہ اُسنے ہماری بندگی ترک کی اور میرے ایک ادنی نائب کی
پرستش اختیار کی اور بندگی اور ہماری طرف سے بالکل دل کو اٹھا لیا ہم نے اُسکی
اُسکو یہ سزا دی کہ اُسکے اوپر اپنے بندگان معتوب کو کہ جو خدائے نادیدہ کی بندگی کرتے
ہین اور ہم سے پھرے ہوئے ہین مقرر کیا کہ وہ اُسکو سزا دے مگر آج ہم اُس سے
کسی قدر خوش ہوئے کہ وہ تمھارے ساتھ بہت اچھی طرح پیش آیا گو آج اُس سے
بہت بڑی حرکت سرزد ہوئی جو کہ بہت خراب ہی کہ اُسنے ہمارے اس دوست
کو ذلیل کیا اور قتل کرنے پر آمادہ ہوا کہ جس کو ہم اپنی روح سے زیادہ تر عزیز رکھتے
ہین ہم سب اُسکا ظلم و ستم دیکھ رہے تھے اور دیکھ رہے ہین مگر تمھارے رقعہ سے
معلوم ہوا کہ وہ بالکل بے خطا ہی اور تم نے اُسکی سفارش بھی تحریر کی اور ایوان کی
حالت بھی ای لقمان مین ایوان کو بہت عزیز رکھتا ہون اگر وہ قتل ہو جاتی تو مین اُسنے
طبقہ زمین کو اُلٹ دیتا تمام عالم آب ہو جاتا ایک کو زندہ نہ رکھتا اور یہ جو لوگ اُسوقت
اس مقام پر موجود تھے اُن سب کو داخل دوزخ کرتا اور سخت عذاب مین مبتلا کرتا کیونکہ
ایوان تو اپنے ہوش مین نہین ہی اور اُس پر یہ ظلم اُسکے ہوش مین نہ ہونے کا سبب یہ ہی
کہ اُسکو خواجہ نے ایک ایسی چیز کھلا دی ہی کہ جب تک اُسکا اثر اُسکے جسم مین رہے گا

وہ ایسے ہی کلام کیے جائے گی اُسکو اس جرم پر سمندر نے اسیر کیا اپنے دربار مین ذلیل کیا اور قتل کرنے کو اس مقام پر لایا اور اہل شہر کو جمع کیا اسنے تو اُس پر اس طور سے ظلم و ستم کرنا شروع کیا کہ جیسے کوئی خونی پر کرتا ہی لقمان خیال کرلوکہ اگر وہ اپنے ہوش مین ہوتی تو اس طور سے وہ اپنے کو گرفتار کرا دیتی یہ جو اُسنے کہا کہ سب یہ حال معلوم تھا کہ سمندر میرے ساتھ اس طور سے پیش آئیگا اُس پر مین چلی آئی یہ اُسنے سچ کہا بس اسی امر سے اُسکا دیوانہ ہونا ثابت ہی تم اسوقت ان سب کی تقدیرون سے پہونچ گئے اور سمندر نے تمھارے کہنے پر عمل کیا اور تم نے علقمندی کی کہ تم نے مجکو اس حال سے خبر دی اگر تم خبر نہ دیتے اور تم خاموش ہو رہتے تو مین تم سے بھی ناخوش ہوتا اور ان سب کے ساتھ تمکو بھی مبتلاے عذاب شدید کرتا مگر تم نے دانائی کی اپنی جان بچائی اور ان سب کی کیونکہ مین فرشتگان عذاب کو حکم دیچکا تھا کہ جب الیوان کو قائل قتل کرے تم فوراً بالارمین پر طبقۂ زمین کو الٹ دینا وہ چل چکے تھے کہ تمھارا رقعہ پہونچا بس مین نے اُنکو منع کیا اب تم کو لکھا جاتا ہی کہ تم یہ کام کرو کہ الیوان کو میرے پاس بھیجدو تاکہ مین اپنے دوست سے ملون اور اُسکو میوے بہشت و آب کوثر کھلا پلا کر اُسکے جسم سے اُس اثر کو دور کرون تاکہ وہ اپنے ہوش مین آئے بس اگر اُسکی مرضی ہوگی تو پھر دنیا پر روانہ کردونگا اور اگر یہ خواہش ہوگی کہ مین بہشت مین رہون تو یہان رہنے دونگا اگر اُسکے خلاف کروگے تو یہ یاد رکھو کہ اپنا عذاب نازل کرونگا تم یہ امر سمندر سے کہو اگر وہ قبول کرے تو خیر ورنہ تم اس مقام پر سے چلے آؤ اور سمندر سے کہو کہ وہ قتل کرے اور ظلم و ستم کا مزا اُٹھائے کہ دوستان خداوند پر ظلم و ستم کرنے کا یہ مزا ہی یہ صرف تمھارا سبب ہی کہ مین نے اسقدر تحریر کیا بس اگر سمندر تمھارے کہنے پر عمل کریگا تو مین اُس سے ضرور خوش ہونگا اور اُسکا قصور سابق معاف کردونگا اور جو کچھ اُسکی خواہش ہوگی وہ پوری کرونگا گو وہ تجھ سے پھرا ہوا ہی مگر میرا بندہ ہی بس یہی امر اُسکے حق مین بہتر ہی آیندہ اُسکو اختیار ہی اے لقمان تم کو میری محبت اور الفت کا حال معلوم ہی جو کہ مجکو الیوان کے ساتھ ہی میرے ایسے دوست کو سمندر قتل کرے اور ذلیل اور سمندر سے خوش ہون یہ ممکن نہین ہی اے لقمان یاد رکھنا کہ اگر الیوان قتل ہوگی پھر اس دنیا کا قائم رہنا محال ہی یہ اسی کے دم تک ہی زیادہ کیا لکھون بس یہی کافی ہی ارے غضب کیا کہ وہ تو اپنے ہوش مین نہین ہی اس پر یہ ستم کیا اُسنے یہ اختیار کیا تھا کہ ترک سلطنت کرکے گوشہ مین بیٹھے سکون بردستی طلب کیا خیال کرو کہ کوئی تجھی ایسا کریگا کہ اپنی راحت کو ترک کرے اور دوسرون کو اپنے اوپر حاکم کرے یہ سوائے اُسکے جو کہ نادان ہوگا یا کسی سبب سے دیوانہ ہوگیا ہوگا یہ اُسی چیز کا اثر ہی کہ جو خواجہ نے الیوان کو کھلائی ہی تم کو یاد ہوگا کہ مین نے تم سے کہا تھا کہ آج کل الیوان دیوانی ہوگئی ہی خیال کرو کہ جو کچھ اُسنے کہا ہم سب کو کیا ہم نے برا نہ مانا سمندر کون ہی جو بُرا مانتا ہی سزا دین ہم دین سمندر کون سزا دینے والا ہی الیوان نے خطا کی ہی تو ہم سب کی کی ہی سمندر کون ہی کیا ہم سزا نہ دے سکتے تھے جو وہ اس امر پر آمادہ ہوا وہ کون تھا اور کیا اُسکو مطلب تھا کہ اُسنے یہ حرکت کی بس اسی مین خیریت ہی ہم اُس سے بہت خوش ہین اُسنے خوب کیا جو ہم کو برا بھلا کہا ہم کو اختیار ہی چاہے سزا دین چاہے نہ دین بس تم سمندر سے لیکر اُسکو ہمارے پاس اسی وقت روانہ کردو تھوڑی تحریر کو بہت جانو ہم اسکا علاج کرلینگے ہم کو اُسکا اختیار ہی وہ ہماری ضرور دوستدار ہی زیادہ والسلام یہ جو عبارت لقمان ثانی نے پڑھی اور سب نے سُنا کل اہل جلسہ لرز گئے اور کانپ گئے خصوصاً سمندر کا تو یہ حال ہی کہ بہ سبب خوف کے کانپنے لگا اور لرزنے لگا یہ عالم تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ تپ لرزہ چڑھی ہوئی ہی یہ رقعہ پڑھکر لقمان نے سمندر سے کہا کہ تم نے یہ سُنا رقعہ خداوند نے بہت غصہ مین تحریر کیا ہی انکو سب حال معلوم ہی وہ تمام دنیا کا حال جانتے ہین بڑا غضب ہوا کہ خداوند کو غصہ آگیا مین اُنکے غصہ سے بہت خوف کرتا ہون بس تم سُن چکے اب تو تم کو میرے قول کا باور ہوا ہوگا اور تم نے

یقین کیا ہوگا کہ مین سچ کہتا ہون مین نے اسوقت تمھارے ساتھ بہت بڑی دوستی کی ورنہ خرابی ہوتی بس
اگر تم خداوند کے تحریر پر عمل کروگے تو مجکو امید ہی کہ خداوند تم سے خوش ہونگے اور تمھارے اوپر سے اس بلا کو دفع
فرمائینگے اب بتاؤ تمھاری کیا راے ہی آیا مین ایلوان کو پاس خداوند کے روانہ کرون یا دسمندر نے کانپ کر کہا
کہ آپ کو اختیار ہی مین آپ کو منع نہین کر سکتا ہون جب کہ خداوند نے طلب فرمایا ہی تو مین کیونکر آپ کو منع
کرکے اپنے اوپر آفت نازل کراؤن خداوند کو ناخوش کرون یہ تو کبھی نہ ہوگا یہ ایلوان موجود ہی مین اسوقت
کی تحریر سے خداوند کی دُر گیا اب کل سے مین اُنکی ایسی عبادت کرونگا کہ کسی نے زمانہ سابق مین بھی نہ کی ہوگی
نہ اب کوئی کرتا ہوگا نہ زمانہ آیندہ مین کرے گا مین خداوند کو خوش کرونگا لقمان نے جواب دیا کہ تم پریشان نہ ہو
مین خداوند سے تمھاری سفارش کردونگا مگر تم اپنے کل حال کی عرضی اسوقت تحریر کراؤ دیر نہ لگاؤ سمندر
نے کہا کہ آپ ایلوان کے قصہ سے فرصت کر لیجیے اُسکے بعد مین تم کو عرضی تحریر کرادونگا بس لقمان نے کہا کہ
سمندر مین تم پر جبر نہین کرتا ہون کہ تم ایلوان کو میرے سپرد کرو بلکہ اگر تمھاری خوشی ہو اور تم کو میرے
کہنے اور اس تحریر کا یقین ہو تو میرے حوالہ کرو ورنہ تم کو اختیار ہی کیونکہ تم لوگ اہل دنیا سے ہو اور
مین اہل دنیا سے بہت خوف کرتا ہون کہ وہ بڑے مکار ہوتے ہین ایک کام خود کرتے ہین اور پھر
کہتے ہین کہ ہم کو فلان شخص نے دھوکا دیا یہ امر تمھاری خوشی پر ہی اپنے نیک و بد کا خیال کرلو اور انجام سوچ
تو سمندر نے کہا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہین آپ جو کچھ امر فرمائینگے مین میری اچھائی اور بہتری کے لیے نہ کہ
میری برائی کے لیے بھلا آپ لوگ کیون مجکو دھوکا دینے لگے اب ایلوان کا آپ کو اختیار ہی بھلا مین کیونکر
ایلوان کو قتل کر سکتا ہون اول تو وہ خداوند کی بہت بڑی دوست ہی اور خداوند اُس سے محبت رکھتے
ہین دوسرے خداوند نے دوست کیا ہی اور تحریر کیا ہی اگر میرے کہنے کے خلاف ہوگا تو مین اپنا عذاب
نازل کرونگا ایسی حالت مین میری مجال ہی کہ مین کسی قسم کی سرتابی کر سکون ایک قدم بھی تو حادۂ اطاعت سے
باہر قدم رکھ نہین سکتا ہون غضب ہی کہ خداوند کی عدول حکمی کرون جس کا بندہ ہون اُسکے حکم کو نہ مانون تو
پھر ایسی عدول حکمی کرکے جا کر رہون کہان آپ ایلوان کو بہت جلد خدمت خداوند مین روانہ فرمایئے
کہین ایسا نہ ہو کہ تاخیر ہو خداوند ناخوش ہون لقمان نے کہا کہ تم خوشی سے کہتے ہو سمندر نے جواب دیا
کہ جی ہان پھر لقمان نے کہا کہ تم خوشی سے کہتے ہو سمندر نے کہا کہ جی ہان اسی طور سے لقمان نے
سمندر سے تین مرتبہ کہلوایا اُسکے بعد کہا کہ آپ سب لوگ گواہ رہین کہ سمندر نے اپنی خوشی سے ایلوان
کو میرے سپرد کیا اس شرط پر کہ مین حسب الطلب خداوند کے ایلوان کو اُنکی خدمت مین روانہ کرون
سب نے کہا کہ ہم لوگ گواہ ہین کہ بادشاہ نے اپنی خوشی سے آپ کے سپرد کیا جب یہ سب کہہ چکے
اُسوقت لقمان نے ایلوان کی طرف منھ کرکے کہا کہ اے ایلوان تو نے مضمون رقعہ سُنا کہ جو خداوند کے
پاس سے آیا تھا تجکو خداوند نے طلب کیا ہی اب تجکو خدمت خداوند مین روانہ کرتا ہون جب جائین کہ
تو جاکر خداوند سامری سے بھی ایسی تقریر کرنا جیسے ہم سے کی ہی مگر کیا خوش قسمت ہی کہ خداوند نے
تجکو طلب کیا خوب قتل ہونے سے بچی اب کیون وہان سے دنیا پر آنے لگین باغ خلد مین رہوگی بہشت
کے میوے کھاؤگی آب کوثر پیوگی چین سے رہوگی خدمت خداوند مین حیر ہم سے تم سے آٹھوین دن
ملاقات ہوا کریگی خیر یہی ذریعہ ملاقات کا نکلا تمھارے سبب سے ہمارے بہت سے کام نکلا کرینگے
ہم تو بہت خوش ہوئے کیا اچھا وقت تھا کہ مین اسوقت ادھر آیا ایک دوست خداوند کی میرے
سبب سے جان بچی اور بہت سے بندگان خدا کی ورنہ اسقدر بندگان خداوند کی مفت جانین جائین

اور سمندر مفت مین مبتلاے عذاب ہوتا مین بہت خوش ہوا کہ ایک کام میرے سبب سے ہوا کہ جس سے خداوند
خوش ہوے ایوان ہم کو بھول نہ جانا ہماری ضرور سفارش خداوند کی خدمت مین کرتی رہنا یہ احسان ہمارا یاد
رکھنا لقمان تو یہ تقریر کر رہا تھا مگر ایوان یہ خیال کر رہی تھی اپنے دل مین کہ بڑا غضب ہوا کہ یہ بچہ شیطان مجکو
لے جائے گا یہ کیا امر ہی ضرور یہ بھی کوئی شعبدہ سحر کا ہی افسوس جان بچی مگر خرابی ہوئی یہ سب سحر کی باتین ہین کوئی
نہ کوئی بچہ شیطان ہی جس طرح سامری و جمشید تھے اکسی طور سے یہ بھی ہی دیکھیے خدا کیا کرتا ہی ایوان یہ خیال
کر رہی تھی کہ لقمان نے وہ تقریر کی اسنے اُسکا یہ جواب دیا کہ او لقمان یہ تو کسی احمق کو دھوکا دے مین تیرے
اس دھوکے مین آنے والی نہین ضرور تو بچہ شیطان ہی وہ گیدی کیا مجکو طلب کریگا خود پہلے اپنی تو خبر لے
آگ مین جل رہا ہوگا وہ اپنے پاس سمندر وغیرہ کو طلب کرے جو اُسکی بندگی کرتے ہین یہ سب کارخانہ سحر کا ہی
ایسے دھوکے مین نہ آؤنگی بس تمھارے بس مین ہون جو چاہو وہ میرے ساتھ کرو لقمان نے کہا کہ سچ خداوند
نے تحریر فرمایا ہی کہ ایوان دیوانی ہی بخوبی ثابت ہی یہ کہکر کہا کہ تیرا جو جی چاہے وہ کہہ اور خیال کر ہم کو تیرے
قول و فعل سے کچھ مطلب نہین ہی ہم کو اپنے کام سے کام ہی یہ کہکر سمندر سے کہا کہ حکم فرمایئے کہ ایوان کے جسم
سے قید دور کی جائے اور جس ساحر کا سحر ہو وہ اپنا سحر بھی اُتار لے اگر اس حالت سے خدمت خداوندی مین
روانہ کرونگا تو خداوند ناخوش ہونگے کہ ہماری محبوبہ کو اس حالت سے ہمارے پاس روانہ کیا سمندر نے
کہا کہ کہین ایسا نہ ہو کہ جب قید سے رہا ہو جائے اور فساد کرے تو بڑی مشکل ہو لقمان ثانی نے جواب دیا
کہ تم خوف نہ کرو میری موجودگی مین فساد نہین کر سکتی ہی جب یہ لقمان نے کہا سمندر نے جواب دیا
کہ مین آپ کے فرمانے کے خلاف نہین کر سکتا ہون بس جو آپ کی مرضی یہ کہکر حکم دیا کہ جس جس ساحر
کا سحر ایوان پر ہو وہ اُتار لے اور جلاد کو بلاؤ کہ وہ آکر قید دور کرے راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ حکم دینا
تھا کہ جس جس ساحر کا سحر تھا اُسنے اُتار لیا فوراً جلاد آیا اُسنے جسم ایوان پر سے قید کو دور کیا بس ادھر
جسم ایوان پر سے قید دور ہوئی لقمان نے اشارہ کیا کہ اسکو میرے تخت کے قریب لاؤ چند ساحر
اُسکو پکڑ کر قریب تخت لائے اُسنے کچھ نہ کہا خاموش چلی آئی صرف اس خیال سے کہ چل کر دیکھو تو لوگہ کیا
واقعہ ہی جب ایوان قریب تخت لقمان پہونچی لقمان نے کہا کہ اے فرشتگان مقرب بارگاہ و اے
ملائکہ قدرت یہ ایوان موجود ہی اسکو لے جاؤ خدمت خداوندی مین یہ کلام لقمان نے بالاے آسمان
دیکھ کر کیا سب اُس طرف متوجہ ہوئے یہان یکایک سب نے دیکھا کہ ایک جال سا ایوان پر پڑا اور
ایوان غائب ہو گئی یہ واقعہ دیکھکر سب حیران ہوئے لقمان ثانی نے کہا کہ سب سجدہ کرو کہ یہ بہت
بڑی قدرت نمائی ہوئی اور تم سب اس بلا سے بچے ایک سجدۂ شکر ادا کرو اور مین بھی سجدہ کرتا ہون یہ جو
لقمان نے کہا سب حاضرین جلسہ مع سمندر کے سجدے مین جھکے اس اثنا مین ایوان بالکل غائب
ہو گئی اب جو سب نے سجدہ سے سر اُٹھایا ایوان کا نشان تک نہ پایا پہلے ہی ایوان غائب ہو
چکی تھی خدمت خداوند مین لقمان ثانی روانہ کر چکے تھے جب سب سجدہ کر چکے اُسوقت لقمان
نے سمندر سے کہا کہ خوش ہو کہ تم میرے سبب سے اس بے گناہ کے خون سے بچے لے اب تم اپنے
مقام پر جاؤ مین اپنے کام کو جاتا ہون اب کی ہفتہ کو جو خدمت خداوند مین جاؤنگا تمھاری سفارش
کرونگا اور جہان تک ممکن ہوگا عرض کر کے یہ بلا تم پر سے دفع کراؤنگا یقین ہی کہ خداوند بھی تم سے
خوش ہو گئے ہونگے کیونکہ انکے گنتے اور انکی تحریر پر عمل کیا سمندر نے جواب دیا کہ اے حکمت مآب
یہ امر تو غیر ممکن ہی کہ مین آپ لوگون اس طور سے جانے دون جب تک دعوت نہ کرلون میری خوشی

یہ ہی کہ جو مجکو میسر ہی اُسکو الش فرمایئے تاکہ برکت ہو اور میری ترقی کا سبب ہو آپ نے میرے ساتھ وہ سلوک
کیا کہ جو کوئی کسی کے ساتھ نہ کرے گا مجکو بڑی آفت سے بچایا بہت بڑی بلا سے نجات دی مین آپ کا
شکریہ کہان تک ادا کرون بموجب شعر اگر ہر موے تن گردد زبانے + نیابد شکر تو ہرگز بپایانے + بس کیونکر
ہو سکتا ہی کہ ایسے اپنے مہربان اور شفیق کو جو کہ زیادہ مادر و پدر سے ہی جانے دون اور اُسکی کچھ خدمت نہ
کرون آپ کی خدمت کرنا میرا فخر اور برکت کا سبب ہی لقمان نے جواب دیا کہ اے سمندر مین تمھارا
کہنا ضرور ضرور قبول کرتا اور بسر و چشم تمھارے ہمراہ شہر مین چلتا اور جو تم مجکو کہلاتے اُسکو تعمیل
عظمے خیال کرتا مگر دو سبب سے مجبور ہون وہ یہ ہین کہ اول مین نے ترک دنیا کیا ہی کوئی چیز از قسم غلہ
و دیگر اشیاء مثل میوہ وغیرہ کے نہین کھاتا ہون اُسکا سبب یہ ہی کہ اگر تم پوچھو کہ زندہ کیونکر رہتے ہو تو
اُسکا جواب یہ ہی کہ جب مین پہلے دن خدمت خداوند مین گیا تھا اُنھون نے مجکو میوہ بہشتی مرحمت
کیا تھا مین نے کھایا تھا اور آب کوثر پیا تھا اُس دن سے نہ مجکو خواہش طعام ہی نہ آب ہمہ وقت
میرا شکم پُر رہتا ہی اور سیراب رہتا ہون بس ایسی حالت مین مین کیا کسی کی دعوت قبول کرون
جب کہ مین نہ کھاتا ہون نہ پیتا ہون بیکار زحمت دون اور دوسرے کا نقصان کرون دوسرے سبب
یہ ہی کہ مین اسوقت ایک ضرورت شدید سے نکلا تھا اور بہت پریشان تھا ایک چیز کی تلاش مین
کسی چیز کو تلاش کرتا ہوا ادھر بھی نکل آیا تھا میرے علم نے مجکو خبر دی تھی کہ وہ چیز دشت فرحت افزا
مین ہی مین دشت فرحت افزا کو اُسکی تلاش مین جاتا تھا کہ تم سے ملاقات ہوئی تمھارے کہنے
اور سننے سے مین تمھارے ساتھ چلا آیا بڑا ہرج ہوا اور نقصان کیونکہ بہت سے لوگ میرے
انتظار مین پریشان ہونگے کیونکہ مین اُنسے یہ کہکر چلا تھا کہ تم ٹھہرو مین ابھی وہ چیز تمھارے لیے لاتا
ہون جسکی تم کو خواہش ہی پتہ مل گیا ہی کیونکہ وہ لوگ ایک مدت سے مجکو پریشان کر رہے ہین
اور کہتے ہین کہ سوائے آپ کے کوئی اُسکو نہین لا سکتا ہی مین خداوند سے بھی اجازت لے چکا ہون
اُسکی بابت کہ مین جو چیز کہ فلان قوم طلب کرتی ہی اُسکو دون خداوند نے حکم فرمایا ہی کہ ضرور دو
بس مین اُنکو ٹھہرا کر ادھر آیا ہون بڑا عرصہ ہوا اگر اور عرصہ ہوگا اور مین تمھارے ساتھ دعوت مین
جاؤنگا بموجب تمھارے کہنے کے قیام کرونگا تو وہ لوگ پریشان ہونگے اور مجکو کاذب و وعدہ خلاف
تصور کرینگے اور پھر میرے کہنے پر عمل نہ کرینگے آج تک مین نے کسی سے وعدہ خلافی نہین کی ہی کیونکر
یہ امر کرون بس اگر عرصہ ہوگا وہ پریشان ہوکر چلے جائینگے اور میری محنت و مشقت رائیگان ہوگی مین
اُنکے نزدیک لغو ٹھہرونگا پھر کوئی میرے قول کا اعتبار نہ کرے گا بلکہ میری اس حرکت سے خداوند
بھی ناراض ہونگے کہ تم نے صرف سمندر کے کہنے سے اسقدر آدمیون کو پریشان کیا اے سمندر اگر ایک
دو ہوتے تو کوئی مباحث نہ تھی وہ تو سیکڑون اور ہزارون ہین پھر سب کا جمع ہونا ایک امر دقت طلب
ہی دوسرا امر یہ ہی کہ جس چیز کی خواہش اُنھون نے کی ہی اور مدت سے خواہش کرتے چلے آتے ہین
باتفاق سے وہ ملی ہی اور خرابی یہ ہی کہ اُسکا اثر ابھی تک ہی پھر وہ اپنا اثر نہ کرے گی اگر آج کا دن گذر
گیا تو پھر برس دن تک ایسا موقع نہ ملے گا ہان اگر برس دن تک پھر سب زندہ رہین اور یہی تاریخ
اور ساعت آئے تو پھر یہی اثر پیدا ہو جو کہ آج اُس چیز مین اثر ہی بس جب کہ اُن بیچارون نے برس
دن تک اس امید مین بسر کی اور ہر روز میرے پاس برابر یاد دہی آیا کیے زحمت اُٹھائی اُنکی
تقدیر سے یہ دن آیا اور مین زحمت کرکے چلا یہان تک پہونچا بس اگر مین نہ لے جاؤن گا تو یا

جاؤنگا اور وہ لوگ پریشان ہوکر اپنے اپنے مکان کو چلے جائینگے تو کیا فائدہ ہوگا وہ محروم رہ جائینگے
اور میری مشقت رائیگان ہوگی بس مین قیام نہین کر سکتا ہون آب مین ضرور اپنے کام کو جاؤنگا یہ جو
لقمان ثانی نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ یہ امر جو آپ نے فرمایا کہ مین نے ترک لذات کیا ہی اور بسبب
نوش فرمانے میوۂ بہشتی و آب کوثر کے مجکو کسی امر کی خواہش نہین ہی بجا ارشاد ہوا میری خواہش
یہ ہی کہ آپ کی شراکت دعوت مین موجب برکت و سبب ثواب و باعث فخر ہی بس مین کسی طور سے
نہ گوارا کرونگا کہ آپ تشریف لے جائین ہان ایک سبب سے اور اس شرط سے کہ آپ مجکو اس ضرورت
سے آگاہ فرمایئے کہ جس ضرورت کے لیے آپ تشریف لیے جاتے ہین اور جس کی خواہش مین ہزارون
آدمی آپ کے در دولت پر موجود ہین جنکے پریشانی کا آپ کو اسقدر خیال ہی اُسوقت جانے دونگا
مین بھی تو سنون شاید مین بھی اُس سے کچھ فائدہ پاؤن لقمان ثانی نے مسکرا کر جواب دیا کہ تم تو میرے
اتنا لیق ہوگئے کہ مین تم کو اپنے ہر کام سے آگاہ کردون ای سمندر تم اس امر مین کوشش نہ کرو مجکو جانے
دو بیکار اس زحمت مین نہ پڑو تم کو کوئی فائدہ نہ ہوگا وہ چیز جس کی تلاش مین مین جاتا ہون وہ تمھارے
کام کی نہین ہی انھین لوگون کے کام کی ہی کہ جنکے لیے مین لینے جاتا ہون تم سے بیان کرنا بیکار ہی لے اب
زیادہ اصرار نہ کرو مین اب نہ مانونگا بیکار تم کو صدمہ ہوگا سمندر نے جواب دیا کہ جب تک آپ بیان نہ
کرلین گے مین جانے نہ دونگا مین نے خیر اس امر سے ہاتھ اُٹھایا کہ آپ میری دعوت کو قبول کرین یا
صرف مجکو اُس ضرورت سے آگاہ کردین پھر جب کبھی ملاقات ہوگی مین دعوت کرلونگا اگر آپ اس امر
کو نہ قبول کرینگے اور تشریف لے جائینگے مین اپنی جان دیدونگا میرا خون آپ کی گردن پر ہوگا
اول تو جہان تک ممکن ہوگا اسی امر کی کوشش نہ کرونگا جب بس نہ چلے گا تو جان دونگا لقمان نے
جواب دیا کہ واہ کیا خوب تم کو مثل مستورات کے نخرے بہت آتے ہین یہ امر اُس سے کرو جو کہ تمھارا
عاشق ہو یا معشوق مین کیونکر اس امر کو قبول کرون سمندر نے جواب دیا کہ جو کچھ ہو اب تو مین آپ کو
نہ جانے دونگا کیونکہ آپ کا دامن میرے ہاتھ مین ہی دوسرے یہ امر بھی تو ہی کہ ابھی مین نے عرضی بھی
نہین تحریر کرائی ہی جب تک عرضی تحریر ہو اُسوقت تک آپ مجکو اس امر سے آگاہ فرمایئے سمندر
نے اسقدر عجز و انکسار کیا کہ لقمان ناچار ہوگیا اور عاجز ہوکر کہنے لگا کہ ای سمندر اچھا تو عرضی لکھوا
مین تجھ سے اُس امر کو بیان کرتا ہون مگر اُس کا اقرار کرلے کہ مین پھر آپ کو نہ روکونگا سمندر نے کہا
کہ تسلیم ہی مجکو آپ کے سر کی و خداوندون کی کہ مین پھر آپ کو نہ روکونگا لقمان نے کہا کہ اچھا تم عرضی
کے تحریر ہونے کا حکم دو بس سمندر نے میر منشی کو طلب کرکے حکم دیا کہ ایک عرضی ہماری طرف سے ملیک
خداوند سامری و جمشید مین تحریر کرو ہماری کل حالت لکھنا اور تحریر کرنا کہ میری خطا کو معاف
فرمایئے اور اس بلا کو میرے اوپر سے دفع فرمایئے مجکو اہل اسلام پر فتح مرحمت فرمایئے مین آپکی
خدمت مین دست بستہ عرض کرتا ہون اور بہت سے کلمات عجز و انکسار تحریر کرنا جہان تک
ممکن ہون اُسنے عرض کیا بہت خوب اور مجرا کرکے اپنے مقام پر آیا عرضی تحریر کرنے لگا اُدھر
سمندر نے حکم دیا کہ منادی ندا کرے کہ سب لوگ اپنے اپنے گھرون کو جائین ایوان کو خداوند
سامری و جمشید نے زندہ طلب کرلیا اب نہ قتل ہوگی اور سب اسباب سیاست واپس جائے
اور کل لشکر اور جو ساحر بالا سے ہوا بندوبست کیے ہوئے ہین وہ بھی واپس جائین اب کوئی ضرورت
نہین جلد واپس جائین یہ جو حکم سمندر نے دیا اُسوقت منادی نے ندا کی جمع متفرق ہونے لگا

ایک ہلڑ پڑ گیا کہ یہ کیا امر ہوا کہ یا تو قتل کا بندوبست تھا یا قتل موقوف ہوگیا اور حکم دیا گیا کہ ایلوان قتل نہ
ہوگی ہم نے اُسکو خداوندگی خدمت مین روانہ کر دیا معلوم ہوتا ہی کہ ایلوان نے بادشاہ کی اطاعت کی خیر
چلو معلوم ہوجائے گا یہ امر پوشیدہ نرہے گا ضرور تمام شہر مین مشہور ہوگا سب نے اپنے اپنے مکان کا
راستہ لیا باہم کلام کرتے ہوئے چلے جو جو سپاہ آئی تھی سب طرف چھاونی کے واپس چلی جلاد اسباب
سیاست لے کر طرف شہر کے واپس گئے وہ ساحر بھی جو کہ بالاے ہوا بندوبست کیے ہوئے تھے
واپس آئے اور اپنے اپنے مقام کی طرف چلے یہان تو اب سب واپس جانے لگے کچھ لشکر جو کہ سواری
کے ہمراہ آیا تھا وہ اُس مقام پر ٹھہرا رہا باقی سب واپس گیا ہر ایک بادشاہ کا بھی لشکر طرف اپنے
فرودگاہ کے چلا یہان تو یہ بندوبست ہو رہا ہی اُدھر وہ لوگ جو کہ چھپ چل کر اور پوشیدہ ہوکر قریب
اُس مقام کے آگئے تھے کہ جہان سمندر و دیگر اہل دربار بیٹھے ہوئے تھے اُس واقعہ کے دریافت کرنے
کو آکر پوشیدہ کھڑے ہوئے تھے اور سب حالت اور سب تقریر سُن رہے تھے وہ لوگ اُسی طور سے
کھڑے رہے اس خیال سے کہ دیکھین اب کیا ہوتا ہی مگر اور سب اہل مجمع اپنے اپنے مقام کو راہی ہوئے
تھوڑے عرصہ مین سب مجمع متفرق ہوگیا تھوڑے سے آدمی اُس مقام پر رہ گئے اہل شہر سے اور
کچھ لشکر اور وہ جو کہ ملازم سمندر و دیگر سردار و بادشاہ تھے اُس پر بھی ہزارون آدمی تھے جب یہ
حالت سمندر نے دیکھی اور یہ حکم دے چکا اُسوقت لقمان سے کہا کہ ہان بیان فرمایئے لقمان نے
کہا کہ اے سمندر آگاہ ہو کہ ایک قصبہ ہی کہ اُسکا نام قصبہ مراد ہی وہان کے باشندے میرے پاس آئے
سب جمع ہوکر اُنھون نے کہا کہ ہم نے آپ کی بہت تعریف سُنی ہی اور بہت کچھ آپ کے کمال
کا چرچا ہی ہم آپ کی تعریف سُنکے آپ کی خدمت مین ایک عرض کرنے آئے ہین اور آپ سے التجا
لائے ہین ہماری داد دیجیے اور ہمارے عرض کو قبول فرمایئے اُنھون نے پہلے بہت کچھ تعریف
میری کی کہ جو باعث طول ہی اور اُس سے کچھ بھی نہین حصول ہی اصل مطلب اُنکا سُنو جب
اُنھون نے اس طور سے کہا تو مین نے جواب دیا کہ اپنا مطلب بیان کرو اُنھون نے ایک زبان
ہوکر کہا کہ آپ حکیم حاذق ہین کوئی دوا ہم کو ایسی بتایئے کہ ہم مرین نہین تا قیامت زندہ رہین
مگر ایک شرط کے ساتھ کہ جو حالت ہماری اسوقت ہی جو جوان ہی وہ جوان رہے جو پیر ہی وہ پیر
رہے جو بچہ ہی وہ جوان ہوکر اُسی حالت پر زندہ رہے یہ نہو کہ زندہ تو رہین مگر مثل مضغۂ گوشت
کے کچھ زمانہ کے بعد ہو جائین کہ حس و حرکت جاتی رہے ہاتھ پاؤن بیکار ہوجائین سوائے پڑے
رہنے کے دوسری حالت نہ ہو ہر ایک کا مُنھ تکا کرین دوسرے ہم کو کھلائین پلائین ایسی
ہماری خواہش نہین ہی ہم ایسی ترقی عمر کے خواستگار نہین ہین بلکہ ایسی ترقی عمر کے خواستگار ہین
کہ ہمیشہ اپنے پاؤن سے پھرین اور اپنے ہاتھون سے کام کرین نہ ہماری قوت کم ہو نہ کسی عضو مین فرق
نہ کوئی قوت قوت خامسہ سے یا حواس خمسہ سے کم ہو سب اپنی اصلی حالت پر رہے اسی طور سے
چلین پھرین اپنے کاروبار کرین اسی طور سے ہمارے یہان اولاد پیدا ہو اگر ایسا نہ ہو تو ہم کو خواہش
ترقی عمر نہین ہی کہ جیسے آب حیات مین ہوتی ہی کہ بعد ایک مدت کے انسان بیکار ہوجاتا ہی سوائے
پڑے رہنے کے کوئی حس و حرکت اُسمین باقی نہین رہتی ہی بس یہ خواہش ہماری نہین ہی بلکہ
یہ خواہش ہی کہ ہم مثل اسی طور کے رہین اور اسی حالت پر جو کہ اسوقت موجود ہی ہم کو ترقی عمر
دوراز ی حیات ایسی درکار ہے اور یہی ہماری خواہش ہی اور آپ کے امکان مین ہی اگر آپ

انکار فرمائینگے ہم لوگ کبھی نہ قبول کرینگے یہ خواہش ہماری آپ کو پوری کرنا پڑیگی جب اُن سب نے اپنی یہ تقریر
ختم کی مین نے جواب دیا کہ تم نے ایسی خواہش کی ہی کہ جو میرے امکان سے باہر ہی اور ممکن نہین ہی نہ
مین خدا ہون نہ نائب خدا ہون نہ کوئی ایسا حکیم حاذق ہون نہ میرے خیال مین کوئی ایسی دوا ہی کہ جو مثل تمھاری
خواہش کے اپنا اثر کرے اور تمھاری خواہش پوری ہو تم لوگ جاؤ یہ جو مین نے کہا اُنھون نے جواب دیا کہ
ہم پہلے عرض کر چکے ہین کہ ہم جانتے ہین کہ آپ کے امکان مین ہی اور آپ ہماری اس خواہش کو ضرور پورا
کر سکتے ہین ہم بدون اپنی مراد پائے ہوئے یہان سے نہ جائینگے اگر آپ اقرار نہ فرمائیے گا تو سب ملکر اپنی جانین
آپ کے در دولت پر دینگے اور ہم سب کا خون آپ کی گردن پر ہوگا ہم سب اہل قصبہ قریب پانچ ہزار کے
ہین سب اپنے کو ہلاک کرینگے یہ کہکر وہ لوگ عجز و انکسار کرنے لگے اور رونے لگے جب مین نے دیکھا کہ عجب
آفت مین جان پڑی ہی صرف اُنکے ٹالنے کے لیے کہ یہ اسوقت تو ٹلین مین نے اُنسے کہا کہ اچھا تم لوگ
آج تو جاؤ ایک ہفتہ کے بعد آنا مین کتابون مین دیکھونگا اگر کوئی نسخہ یا مفرد دوا نکل آئے گی تمھاری
خواہش کے موافق تو مین تم کو بتا دونگا اور کوشش کرونگا اُنھون نے جواب دیا کہ نہین ہم نہین جائینگے
کتابین دیکھونگا اور تمھاری خواہش کے موافق کوشش کرونگا مین نے قسم کھائی اُنھون نے کہا کہ اگر
آپ نے صرف اسوقت ہم سب کے ٹالنے کے لیے یہ امر کہا کہ یہ ٹل جائین تو یہ خیال فرمالیجیے کہ ہماری
مرتبہ جو آئین گے تو ضرور اپنی خواہش کے موافق پائینگے اگر نہ پائین گے تو سب اپنے کو ہلاک کرینگے
اُسوقت پھر ہم کوئی امر نہ سنین گے نہ کسی بات کو آپ کی مانین گے مین نے جواب دیا کہ اس شرط سے
کہ اگر کتاب مین کوئی مفرد یا مرکب نکلے گی اور میرے امکان مین اُسکی کوشش ہوگی تو مین کبھی نہ تم سے
پوشیدہ کرونگا تم پر ظاہر کر دونگا اگر تمھارے لیے سے ہو سکے گی تم سب اُسکا بندوبست کرنا اگر تمھارے
امکان سے باہر ہوگی مین اُسکے حاصل کرنے کی کوشش کرونگا اُنھون نے جواب دیا یہ امر ہم نے مانا بس
وہ لوگ چلے آئے اے سمندر اُنکے جانے کے بعد مجکو فکر ہوئی کہ تم نے اقرار تو کر لیا کون ایسی دوا ہی یا نسخہ جو
اُنکی خواہش کے موافق ہو ضرور تمامان سب سے جھوٹ بولنا پڑیگا اسی فکر مین تھا کہ خیال آیا کوئی نہ
کوئی چیز خداوند نے ضرور ایسی پیدا کی ہوگی اور اُس مین ضرور یہ خاصیت دی ہوگی کتابین تو دیکھو بس
کتب خانہ مین آیا کتابین دیکھنا شروع کین قدرت خداوند سے ایک مقام پر یہ تحریر تھا کہ زمانہ بہار مین
ایک درخت خود بخود پیدا ہوتا ہی جنگل مین اُسکے پھل اور برگ کی یہ خاصیت ہی کہ اگر انسان اُسکو
کھالے تو وہ کبھی نہ مرے ہمیشہ زندہ رہے ترقی حیات ہو اگر جوان کھالے تو جوان رہے پیر کھالے تو
پیر رہے بچہ کھالے تو جوان ہو کر رہ جائے پھر کبھی پیر نہ ہو اور سب قوتین باقی رہین اے شمندر
جیسی اُنھون نے خواہش کی تھی کہ اس قسم کی دوا ہو وہی سب خواص اُسمین تحریر تھے اور اُسکا نام
تحریر تھا مگر یہ بھی تحریر تھا کہ زمانہ بہار مین جب کہ نوروز کا دن ہوتا ہی اور آفتاب کو شرف ہوتا ہی اُسدن
وہ درخت زمین سے نکلتا ہی ایک دن اور ایک شب وہ سرسبز رہتا ہی اور شاداب پھر اُسکے بعد اُسکے خشک
ہو جاتا ہی جب وہ خشک ہو گیا پھر اُسمین باقی نہین رہتا ہی وہ بیکار ہی بس لازم اُس شخص کو یہ ہی جو
اُسکے پھل یا برگ کھائے وہ سرسبز اور تر و تازہ ہو اُسی زمانہ مین کھائے جب آفتاب برج حمل
مین ہو اُسکے خلاف نہ کھائے ایک درخت سدا ہوتا ہی اور اُس مین ہزارون پھل ہوتے ہین اُسکے
برگ و ثمر کی یہ خاصیت ہی کہ اگر ایک ثمر کو یا تھوڑی سے برگ سومن پانی مین جوش کرکے ہزارون
آدمیون کو پلا دیے جائین وہی خاصیت پیدا ہوگی جو ثمر یا برگ کھانے سے ہوگی اور بیج اُس

کی اس کام کی ہی کہ اُسکو خشک کرکے اپنے پاس رکھلے جسکی کوئی افعی زہر آلود یا کوئی چیز کاٹے یا سانپ وغیرہ
یا کوئی زہر دے اور معلوم ہوجائے قدرے وہ بیج خشک پانی مین گھس کر پلادے بالکل زہر اثر نہ کریگا
اگر جان بلب بھی ہوگا زندہ ہوجائے گا زندہ رہے گا پھر اُس پر کوئی زہر اثر نہ کریگا یہ جو مین نے تحریر
دیکھا بہت خوش ہوا اور ایسا خوش ہوا کہ پھولون نہ سماتا تھا جامہ جسم مین تنگ ہوگیا دل سے کہا کہ
بڑی عمدہ چیز ہاتھ آئی ہی اُن سب سے سرفرو ہوا خداوند نے ابرو رکھ لی بات خوب تھی اب جو وہ بعد مدت
کے آئینگے اُنسے کہونگا کہ تم خیال رکھو زمانہ بہار کو آنے دو ہم تم کو ایک دوا دینگے جو کہ تمھاری خواہشون کو
پورا کردیگی اور جیسی تم چاہتے ہو ایسی ہوگی مگر میرے پاس ایک دن بعد ہفتہ بھر کے سب ہوجایا کرنا مجکو
یاد دلاتے رہنا یہ خیال کرکے مین نے کتاب کو بند کیا نشان لگا دیا پھر خیال کیا کہ اسکا ذکر خداوند سے کرنا
پر ضرور ہی بس اُسدن سے خوش رہنے لگا یہان تک کہ خداوند کی خدمت مین گیا اُنسے عرض کیا کہ ایک
امر کی اجازت کا خواستگار ہون مجکو اجازت مرحمت ہو انھون نے فرمایا کہ بیان کرو مین نے سب
حال بیان کیا اور اُس درخت کا بھی حال بیان کیا اُنھون نے جواب دیا کہ تم کو اجازت ہی کہ چاہے تم
تمام عالم کو بھلاؤ چاہے اُسی قصبہ کے لوگون کو تم کو اختیار دیا گیا ہی خداوند نے اُسکے بہت سے خواص
اپنی زبان سے فرمائے جب خداوند نے بھی اجازت دی مین اور بہت مسرور ہوا صرف مجکو اسی امر
کا خیال تھا کہ شاید خداوند اجازت ندین مگر وہ میرے حال پر بہت مہربان تھے اجازت دے دی
مین وہان سے رخصت ہوکر اپنے مکان پر آیا یہان تک کہ وہ ہفتہ گذرا سب لوگ آکر جمع ہوئے
پہلے تو مین نے اُنکو بہت کچھ پند و نصیحت کی نشیب و فراز دکھایا مگر جب اُنکو آمادہ پایا مین نے اُن
سے کہا کہ تم لوگ بیٹھو اور پریشان نہ ہو زمانہ بہار کا آنے دو ہم تم کو تمھاری خواہش کے موافق
دوا طیار کردینگے کیونکہ ہم نے جو کتابین دیکھین اُس مین ایک نسخہ نکلا مگر اُس مین چند ہرگ ہین جو کہ زمانہ بہار مین پیدا ہوتے ہین جب تک وہ نہ ہونگے اُسوقت تک تمھاری
خواہش پوری نہ ہوگی اُنھون نے جواب دیا کہ یہ تو وہ مثل آپ نے فرمائی کہ تا تریاق از عراق آوردہ شود
مار گزیدہ مردہ شود ہم لوگ تو اسی امید مین تمام ہوجائینگے نہ معلوم کب زمانہ بہار کا آئے اور وہ ثمر اور
برگ پیدا ہون ہم اس امید پر کب تک بیٹھے رہین نہ معلوم کون مرجائے اور کون زندہ رہے ہم آپکی
ان باتون کو نہ مانین گے آپ ہم کو بہلاتے ہین تب مین نے قسم کھا کر کہا کہ تم پریشان نہ ہو زمانہ بہار
کا قریب ہی چار مہینہ باقی ہین کچھ عرصہ نہین ہی مین تم سے فقرہ نہین کرتا ہون بھائیون بدون اُسکے
ایسی دوا طیار نہین ہوسکتی ہی جب مین نے قسم کھائی تب اُنکو یقین آیا اُنھون نے کہا کہ ہم کو کیونکر
معلوم ہوگا کہ زمانہ بہار کا آگیا مین نے کہا کہ تم لوگ آج کی تاریخ لکھ لو بس آج سے مہینہ بھر کے
بعد میرے پاس آیا کرو اور دریافت کرجایا کرو جب وہ زمانہ آئے گا مین تم سے کہدونگا اور تم کو طلب
کرلونگا جس طور سے کہون اُس طور سے استعمال کرنا اُن سب نے قبول کیا اور رخصت ہوکر چلے گئے
اُسدن سے اُنھون نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ مہینہ بھر کے بعد آتے تھے یہان خود اسکی خواہش تھی
رات دن شمار مین گذرتا تھا اسی امر کی فکر تھی کہ وہ زمانہ آئے اور وہ شجر پیدا ہو وہ لوگ بھی آآکر بعد
مہینہ بھر کے یاد دلاتے تھے نوبت باین جا رسید کہ وہ چارون مہینہ گذرے زمانہ بہار کا آیا اب مین
نے حساب لگایا کہ حساب سے ثابت ہوا کہ فلان دن شرف آفتاب ہی جب یہ معلوم ہولیا تو مین
نے علم نجوم سے دریافت کیا کہ وہ درخت کس صحرا مین پیدا ہوگا چونکہ کتاب مین تحریر تھا کہ ہر صحرا

مین پیدا ہوتا ہی خصوصاً جہان ترائی بہت ہوتی ہی اور زمین جہان کی سرسبز ہوتی ہی اسی خیال سے کہ کسی صحرا
کی خصوصیت نہین ہی ہر جگہہ ہوتا ہی مگر یہ تحریر تھا کہ جس زمین کی تعریف لکھی ہی اُسکا درخت بہت عمدہ
ہوتا ہی اور پر تاثیر ہوتا ہی بس مین نے اسی خیال سے علم نجوم سے دریافت کیا کہ ایسا صحرا کون ہی بس ثابت
ہوا کہ اس قسم کا صحرا طرف شمال کے ہی شہر سمندر یہ سے قریب ہی اُس صحرا کا نام دشت فرحت افزا ہی وہان
یہ درخت پیدا ہوتا ہی بس جب یہ معلوم ہوا مین نے اُس دن سے چلنے کا بندوبست کیا اور دن شماری
کرنے لگا یہانتک کہ وہ لوگ آئے مین نے اُنکو خبر دی کہ تم فلان دن آنا ہم تم کو دوا دینگے چنانچہ وہ
دن آچکا تھا جب صبح ہوئی مجکو معلوم ہوا کہ آج شرف آفتاب ہی مین نے کتابین نکالین اور وہ تخت
طیار کیا جو کہ خداوند نے دیا تھا سب اپنا بندوبست کرکے چلنے پر آمادہ ہوا کہ وہ سب لوگ آکر
پہونچے مجھ سے عرض کیا کہ لائیے مین نے کہا کہ اب مین جاتا ہون اُن ثمر اور برگ کے لینے کو مین
نے سب دوا تیار کرلی ہی صرف اُنکے لانے کی کسر ہی وہ ملالون تو دون تم لوگ شام تک ٹھہرو
مین ابھی لاتا ہون اور دیتا ہون اُن سب نے قبول کیا اور مین اُنکو بٹھاکر روانہ ہوا بہت سے
صحرا و جنگل دیکھے کہین پتہ نہ چلا جو جو جنگل و صحرا راہ مین پڑے اُنکو تلاش کرتا ہوا ادھر کو آیا
چونکہ معلوم تھا کہ اسی طرف دشت فرحت افزا ہی اور ایک مین نے طریقہ بھی ایجاد کیا ہی کہ جس سے
سب اطراف کا حال معلوم ہوتا ہی کہ فلان طرف فلان ملک ہی اور فلان طرف فلان صحرا ہی اسی
سے دریافت کرکے ادھر کو چلا دوسرے تخت خداوندی مین یہ خاصیت ہی کہ جدھر کو اس سے
کہو اُسی طرف لے جاتا ہی بس اُسی شجر کی تلاش مین جاتا ہون تاکہ اُسکو حاصل کرلون اگر آج کا دن
گذرے گا تو پھر سال بھر پر گیا اس سے مجکو جلدی ہی بس اب نہ روکو جانے دو کیونکہ زمانہ بہت
قلیل رہا ہی اگر یہ وقت ہمین گذر گیا تو وہ خشک ہوجائے گا میری محنت بیکار ہوگی اور اُن سب سے
شرمندگی ہوگی اور یہ کتابین اسی لیے ہمراہ ہین کہ اس مین اُسکی شناخت کی حالت تحریر ہی اسی
مین دیکھ کر اُسکی شناخت کرونگا سمندر نے جو یہ تقریر لقمان ثانی کی سُنی کہا کہ آپ نے اُس کا
نام نہ بیان کیا تاکہ ہم بھی نام سے واقف ہوتے لقمان ثانی نے کہا کہ اُسکو ثمرۃ الحیات و شجرۃ الحیات
کہتے ہین بس سمندر نے کہا کہ بھلا اب مین کب آپ کو چھوڑتا ہون مجکو ہمراہ لے چلیے اور اُس
شجر کے برگ و ثمر کھلائیے تاکہ مجکو بھی حیات ابدی اور زندگی حاصل ہو یہ تو خوب چیز آپ نے
بیان فرمائی میری خود ایسی خواہش تھی بلکہ مین عرضی مین لکھوانے والا تھا کہ خداوند سے اس امر
کی خواہش کرون کہ میری عمر مین ترقی عطا کرین بلکہ سب اہل دربار کی عمر مین ترقی عطا فرمائین
اور سب کو تا زمانہ قیام دنیا قائم رکھین بس خداوند سے عرض کرنے کی ضرورت نہ ہوئی یہ مطلب
میرا حاصل ہوگیا کہ آپ ایسے مہربان اور شفیق کے ہاتھ ایسی چیز لگی جو کہ نایاب اور نادر زمانہ
ہی بس مجکو بھی اُس سے سرفراز فرمائیے تاکہ میری بھی ترقی عمر ہو اور میرے اہل دربار کی بھی بس
خلاصہ یہ کہ سمندر نے اس طور سے کہا کہ لقمان ثانی کو انکار کرتے بن نہ پڑا کہا کہ اچھا جو
تمھاری مرضی مین تمھاری خوشی کا خواستگار ہون اگر تمھاری یہی مرضی ہی تو اچھا بس تم ان
لوگون کو ہمراہ لو جو جو کہ تمھارے بہت خیر خواہ ہین اور بہت بڑے نمک حلال ہین اور چلو
طرف دشت فرحت افزا کے سمندر نے جواب دیا کہ حکیم صاحب وہ صحرا تو میرے قلمرو مین
ہی بلکہ مین نے اسکا نام فرحت افزا رکھا ہی مین اُس مین سیر کو آیا کرتا تھا وہ تو یہان سے

قریب ہی کوئی ایک کوس کے فاصلہ پر ہوگا یہ کہکر کہا کہ اگر ایسا ہوا اور اُس ثمر اور برگ شجر نے یہ اثر کیا تو پھر
کیونکر اہل اسلام ہم سب کو قتل کر سکتے ہین ہم اُنکو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر قتل کرینگے یہان تک کہ تمام عالم مین میری حکومت
ہوجائے گی سب سرکشان جہان مجھ سے خوف کرینگے ہر ایک میری اطاعت کریگا جب یہ سب کو معلوم
ہوگا کہ یہ اب زندہ نہین رہین گے انکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی سمندر نے جو یہ کہا لقمان ثانی نے جواب دیا
کہ اے سمندر جلدی کرو دیر نہ لگاؤ مگر یہ حکم دے دو کہ جن لوگون کو مین اپنے ہمراہ لے جاؤن اُنکے سوا کوئی
میرے ہمراہ نہ آئے اگر آئے گا تو سزا پائے گا بس سمندر نے اُسی وقت قریب ڈیڑھ سو سردارون کے
اور اُن بادشاہون کو جو براے کمک آئے تھے حکم دیا کہ آپ لوگ میرے ہمراہ چلین چنانچہ کوئی دو سو
آدمیون کے قریب ہو گئے تھے انتخاب کیا باقی کو حکم دیا کہ تم اسی مقام پر رہو مین آتا ہون تم سبکو
اپنے ہمراہ لے کر شہر کو چلونگا یہ حکم دیکر منادی سے کہا کہ ندا کر دے کہ جو کوئی سوا اُن سردارون کے
جو کہ بادشاہ کے ہمراہ ہین اور بادشاہ اپنے ہمراہ لیے جاتا ہی بادشاہ کے عقب مین جائے گا وہ
سزاے سخت پائے گا یہ منادی ندا کر دے پہلے کل اہل جلسہ نے قصد کیا تھا کہ ہم بھی جاکر بادشاہ
کے ہمراہ وہ ثمر کھائین گے جسکو ثمرۃ الحیات کہتے ہین مگر اس قصد سے سبکے عزم فسخ ہو گئے اور افسوس
کرنے لگے وہ جو چند آدمی اہل شہر سے آکر پوشیدہ ہوکر سب تقریر سُن رہے تھے اور یہ بھی حال
سُنا تھا اُنھون نے اور ایوان کی کیفیت دیکھی تھی اُنھون نے بھی قصد کیا تھا مگر جب یہ حکم سُنا
مایوس ہوکر رہ گئے سمندر نے اِدھر لقمان ثانی سے کہا کہ تشریف لے چلیے وہان سے آکر میری
عرضی لے کر اپنے مقام پر تشریف لے جائے گا اس عرصہ مین عرضی طیار ہوجائے گی لقمان نے
کہا کہ اچھا یہ کہکر سمندر سے کہا کہ چلو بس مین جب اُس درخت کو پہچان لونگا تو پھر اُسکا ثمر توڑ لونگا
بس تم لوگ فوراً اُسکو توڑ توڑ کر کھانے لگنا جو جس کے ہاتھ آئے خواہ ثمر خواہ برگ سب نے کہا
کہ اچھا لقمان نے کہا کہ مجھ سے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہین ہی نہ میرے گہنے کی نوبت آئے اسی
سبب سے مین تم کو اسی مقام سے سب طریقہ بتائے دیتا ہون بس یہ کہکر لقمان اپنے تخت پر
سے اُترے اور کہا کہ چلو سمندر نے کہا کہ کیا پیادہ پا چلیے گا لقمان ثانی نے جواب دیا کہ ہان اُسکو
تلاش کرنا ہی اگر تخت پر سوار ہوکر چلونگا تو کیون کر معلوم ہوگا تم لوگ بھی میرے ہمراہ پیدل چلو
سمندر نے منظور کیا لقمان ثانی نے ایک کتاب تخت پر سے اُٹھالی اُسکو کھول کر ہاتھ مین لیا
اور تخت سے کہا کہ میرے بالاے سر چل بس وہ تخت خود بخود بلند ہوکر بالاے سر لقمان ثانی آیا
آگے آگے لقمان ثانی کتاب کو ہاتھ مین لیے ہوئے چلے اُنکے عقب مین سمندر و عشاق
اُنکے عقب مین اور سب بادشاہ و سردار چلے جب سمندر کو لقمان ثانی اپنے ہمراہ لیکر چلے
اُسوقت لقمان نے تخت کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ جب دشت فرحت افزا آجائے تو ٹھہر
جانا تاکہ معلوم ہو کہ یہان سے حد دشت بہار افزا ہی سمندر نے کہا کہ آپ اس امر سے اطمینان
رکھیے مجکو معلوم ہی کہ جہان سے سرحد شروع ہوئی ہی کیونکہ مین یہان اکثر براے سیر آیا کرتا ہون
مین نے سرحد بندی کردی ہی لقمان نے کہا کہ اچھا یہ لوگ تو ادھر چلے ادھر کا حال ملاحظہ ہو کہ جب
یہ سب نے دیکھا کہ بادشاہ مع چند سردارون کے طرف دشت فرحت افزا کے تشریف
لے گئے جو لوگ اِس حال سے واقف تھے کہ بادشاہ لقمان ثانی کے ہمراہ ثمرۃ الحیات
نوش فرماتے جاتے ہین وہ مایوس ہوکر رہ گئے یہ حال سوا اُن لوگون کے کہ جو سردار تھے

اور اُس مقام پر موجود تھے زر کسی کو نہ معلوم تھا یا اُن چند شخصون کو معلوم تھا کہ جو پوشیدہ کھڑے ہوئے
سُن رہے تھے مگر کیا کرتے مجبور تھے حکم شاہی سے بس جب سمندر چلا گیا وہ لوگ بھی اُس مقام
پر سے اپنے اپنے مکانون کو روانہ ہوئے اور جو اہل شہر اُس مقام پر تھے وہ بھی یہ حال دیکھ کر چلے گئے
سب بازارین اُٹھ گئین اب سوائے کچھ فوج کے اور سردارون کے جو کہ سمندر کے ہمراہ نہ گئے
تھے اور ملازمین کے کوئی اُس مقام پر اہل شہر سے نہ رہا یہان تو یہ حال ہی اُدھر سمندر جب سرحد
دشت فرحت افزا پر پہونچا سمندر نے لقمان سے کہا کہ یہان سے وہ صحرا شروع ہوا ہی بس یہ
سننا تھا کہ لقمان ثانی نے یہ ترکیب کی کہ ہر ایک شجر کو دیکھنا شروع کیا اور برگ و ثمر توڑ کر
سونگھنا شروع کیا نصف میدان طی کیا تھا کہ ایک مقام پر لقمان ثانی کھڑے ہوگئے اُس
مقام پر ایک حوض بنا ہوا تھا اُسکے کنارے کھڑے ہوکر ہر شجر کو دیکھنے لگے اور سونگھنے لگے
اور کتاب کو دیکھے لگے بس ایک مرتبہ تخت کی طرف اشارہ کیا کہ وہ زمین پر آیا اُس پر سے اور
ایک کتاب اُٹھائی اُسکو کھولا اور چند قدم چلے کہ سب نے دیکھا کہ ایک درخت اُس مقام
پر کوئی گز بھر اونچا لگا ہوا تھا اور اُسکا پھتر بہت تھا اُس مین پھل مثل انگور کے لگے ہوئے
تھے اور کچھ پھول بھی تھے انگور چھوٹے ہوتے ہین وہ برابر لیمون کے تھے مگر خوشہ خوشہ اور
سُرخ تھے بس جیسے لقمان ثانی نے اُس درخت کو دیکھا اور کتاب کی طرف دیکھا اور پھر غور
سے اُس درخت کو دیکھا بس دیکھنا تھا کہ ایک مرتبہ قدم بڑھا کر چند خوشہ اُس درخت سے
توڑے اور اپنے تخت کی طرف چلے چونکہ تخت زمین پر بچھا ہوا تھا لقمان کا خوشہ توڑ کر
تخت کی طرف پلٹنا تھا کہ ایک مرتبہ سمندر نے بڑھ کر اُس درخت سے ایک خوشہ توڑا اور
بلا خوف کھا گیا اُسکا کھانا تھا کہ اب تو لوٹ پڑ گئی ایک کے اوپر ایک گرنے لگا اس خیال
سے کہ کہین ایسا نہ ہو کہ یہ سب لوگ برگ و ثمر کھا جائین اور ہمین محروم رہجاؤن ثمرۃ الحیات
میرے کھانے مین نہ آئین یہ حالت تھی کہ کسی کو اُسوقت پاس و لحاظ نہ تھا ایک دوسرے سے
کشتی لڑنے پر آمادہ تھا اور ہٹائے دیتا تھا باہم بہشت و دشت ہو رہی تھی مین تیرے اوپر وہ میرے
اوپر تھا یہ نقشہ تھا کہ جیسے شہد کے اوپر روپیہ کے گرتے ہین جب کہ تقسیم کیا جاتا ہی یا ٹڈی سبزے
پر گرتی ہی لقمان ثانی وہ ثمر لے کر تخت پر آکر بیٹھ رہے اور تماشہ دیکھ رہے ہین سکرا لے جاتے
ہین اُدھر عجب تماشہ ہی کہ کوئی کسی کی نہین سنتا ہی اپنی فکر مین ایک دوسرے کو کھینچے لیتا ہی
اور کہتا ہی کہ تم کھا چکے ہو ہٹ جاؤ مین کھا لون یہ حال جو سمندر نے دیکھا ایک مرتبہ غصہ کرکے
اُس درخت کو جڑ سے اُکھاڑ لیا اور زمین پر پھینک دیا اور کہا کہ لو سب کھا لو بس سب اُس پر گر پڑے
سمندر نے بھی مارے خوشی کے ایک خوشہ اور کھایا اور چند برگ بس سبکا اُسلے برگ و ثمر کھانا کیا تھا
گویا وہ آب حیات تھا کہ ایسی خوشی سے اُس کھاس کو سب نے کھایا کوئی اس خواہش سے نعمت عظمیٰ کو
کو بھی نہ کھائیگا جانور بھی اس خواہش سے نہ کھائینگے گو اُنکی خوراک ہی جیسے ان خرسان بے دم نے کھایا ایک ثمر و
ایک برگ باقی نرہا سوائے چند شاخون کے اور جڑ کے مگر وہ بھی ایسی تھی کہ اُسمین برگ کا نام بھی نہ تھا اُسکا یہ
عالم تھا کہ جیسے ٹڈی سبزے کو کھا جاتی ہی بس جب سب کھا چکے ایک مرتبہ الگ ہوئے جسکے
جسکے شکم مین اُسکا عرق گ یا سفل اُسکو گرمی معلوم ہونے لگی سب سے پہلے سمندر نے کھایا تھا
اُسکا یہ حال ہوا کہ شدت گرمی سے عرق مین غرق ہوگیا اور یہ نوبت ہوئی کہ چکر آنے لگا اسلیے بڑھا کہ حکیم صاحب

حکیم صاحب سے یہ حال بیان کرون کہ میری یہ حالت ہی پس چند قدم چلا تھا کہ ایسا چکر آیا کہ سنبھلا نہ گیا دھم سے منھ کے بھل زمین پر گرا اور بیہوش ہوگیا یہ جو اسکے وزیرون اور دیگر سردارون نے دیکھا سب اپنے اپنے مقام پر سے اسکے اٹھانے کو چلے جو چلا وہ دھم سے گرا ابتو لگا لگ گیا کیونکہ سبکا یہی حال تھا کہ سرگردش کر رہے تھے قدم نہ تھمتے تھے لاکھ لاکھ ہر ایک نے اپنے کو سنبھالا مگر نہ سنبھل سکے گر پڑے کیونکہ وہ برگ تمر اپنا اثر کر چکے تھے خوب کھاے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ جیسے ہی سب گر کر بیہوش ہوے اور اقیان ثانی کو یقین ہوگیا کہ سب بیہوش ہوگئے ہین ایک مرتبہ نعرہ کیا کہ منم خواجہ ثالث خضران بن عمرو ثانی اسوقت بابا جان و دادا جان ہوتے تو میری عیاری کی تعریف کرتے کیا کوئی میرے روبرو عیاری کر سکتا ہی عیاری اسکا نام ہی بھی ایسی عیاری کسی عیار نے خواب مین بھی نہ دیکھی ہوگی خواجہ اول وثانی نے بھی ایسی عیاری نہ کی ہوگی مین اُنسے گوے سبقت لیگیا یہ کلمہ کہکر پھر نعرہ کیا منم شناوعیاران عیار یک طرار پریشہ تراشندۂ ساحران وسر برندۂ کافران منم شناہزادۂ ولایت اول اب یہ سب نابکاران پر دغا میرے ہاتھ سے کہان جاتے ہین آج ہی تو سمندر میرے ہاتھ لگا ہی مین اسے کب زندہ چھوڑتا ہون اسکا سر تن سے جدا کرتا ہون یہ کہکر اور یہ نعرہ کر کے کہ منم خواجہ ثالث اور خنجر میان سے نکالکر تخت پر سے اترے اور طرف سمندر کے چلے ابھی قریب نہ پہونچے تھے قدم اٹھاے چلے جاتے تھے نعرے نعرے کرتے تھے اور بہت خوش تھے کہ یکایک ایک کڑاکے کی صدا آئی بہت زور سے کہ خواجہ کانپ گئے اور سہم گئے یہ معلوم ہوا کہ ساتون آسمان پھٹ پڑے خواجہ کے حواس جاتے رہے کہ یہ کیسی صدا آئی خواجہ نے سر اٹھا کر دیکھا کہ کیا ابر آیا ہی جو یہ رعد کی گرج ہی ایسی گرج تو مین نے اپنی عمر مین کبھی نہ سنی تھی جیسی اسوقت صدا آئی یہ خیال کر کے دل مین خواجہ نے طرف آسمان کے دیکھا کہ بہ طاق کی طرف سے ایک لکۂ ابر نہایت تاریک چلا آتا ہی اسی مین گرج بھی ہو رہی ہی اور چمک بھی ہی خواجہ نے خیال کیا کہ خیر کیا نقصان ہی تم اپنے کام مین مصروف ہو بہت ہوگا ابر برسنے لگے گا پانی سے بچنے کے لیے منڈھی دانبالی نکالی تو یہ خیال کر کے زنبیل سے منڈھی نکالی اور کہا کہ ای منڈھی مثل چھتری کے میرے سر پر قایم ہوجاوہ منڈھی برابر چھتری کے ہوگئی بس یہ تدبیر کر کے خواجہ طرف سمندر کے چلے جیسے ہی قصد چلنے کا کیا اور قدم اٹھایا اُس مرتبہ سے زیادہ گرج ہوئی کہ تمام صحرا ہلگیا خواجہ کانپ گئے بسبب لرزہ کے خنجر ہاتھ سے چھوٹ گیا اب جو خواجہ نے اپنے کو سنبھالکر طرف آسمان کے اس خیال سے دیکھا کہ یہ کیا امر ہی کہ جب مین سمندر کی طرف بڑھنے کا قصد کرتا ہون اسوقت صدا ے مہیب آتی ہی خواجہ کو یہ نظر پڑا کہ وہ جو ابر بہ طاق کی طرف سے اٹھا تھا قریب آگیا ہی اور محیط ہوگیا ہی اسی سے بار بار صدا آرہی تھی اور چمک بھی ہو رہی تھی یہ خیال کر کے دلسے کہا کہ کیسا تو آج بودا ہوگیا ہی کہ بہ رعد کی صدا سے ڈر جاتا ہی اپنا کام کر ای خواجہ تم کیسے مرد ہو یہ اپنی طرف خطاب کر کے کہا اور خنجر اُٹھا کر چلنے کا قصد کیا کہ پھر صدا آئی ایکی مرتبہ بہت زور سے اور بہت قریب سے برق چمکی خواجہ نے کچھ خیال نہ کیا اور قصد آگے بڑھنے کا کیا کہ ایک مرتبہ صدا آئی کہ ای ناشدنی ہم تجھکو منع کرتے ہین اور تو نہین مانتا ہی اپنے قصد کو فسخ کر دست خود در انگہدار ایکی مرتبہ اگر تو نے قصد کیا تو ایسی ڈانٹ بتاؤنگا کہ تیرا جگر شق ہوجائیگا اگر اپنی خیریت چاہتا ہی تو بہ پلٹ آور نہ بچتا ئیگا دیکھ خبردار اب آگے قدم بڑھانے کا قصد نہ کرنا خواجہ نے جو یہ صدا سنی اپنے دل مین کہا کہ یہ کوئی سحر ہی سمندر کا تو خوف نکر اپنے کام مین مصروف ہو

یہ سوچکر خواجہ بڑھے کہ صدا آئی تو اون نہ مانیگا ہم منع بھی کرتے ہین تو نہین سنتا ہی ارے ظالم کیا غضب کرتا ہی معلوم ہوا کہ تیری شامت آئی ہی بدون سزا پائے ہوے تو اپنی حرکت سے باز نہ آئیگا یہ صدا خواجہ کے کان مین آئی خواجہ نے جواب دیا کہ تو بکا کر مین ایسے خوف دلانے سے نہین ڈرتا ہون اب سمندر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اسکو مین اسوقت ضرور قتل کرونگا یہ کہکر خواجہ نے قصد کیا کہ بڑھکر سمندر کا کام تمام کرون ایک مرتبہ ایسی چمک ہوئی کہ خواجہ کی آنکھین خیرہ ہونے لگی تھین اور چکا چوندھی سی ہوگئی آنکھون کے آگے تاریکی سی چھا گئی و برق چمک کر خواجہ پر گری اگر منڈھی نہ ہوتی تو خواجہ جلکر خاک ہوجاتے مگر برکت سے منڈھی کی بچ گئے اور برق چمک کر گری ادھر گرج ہوئی کہ تمام صحرا لکنیا مردے قبرون مین دہل گئے یہ سمجھے کہ اسرافیل نے صور قیامت پھونک دیا اور رندے و چرندے صحرا سے بھاگنے لگے ایسا خوف طاری ہوا کہ خواجہ کے دست و پا کانپنے لگے حواس جاتے رہے اور گرج سے صدا آئی کہ تو نے غضب کیا تھا کہ سمندر کو قتل کر ڈالتا اگر مین نہ آجاتا تو کام تمام کرچکا تھا پس اگر اپنی خیریت درکار ہی تو ابھی جا اور نہ ابھی جلا کر خاک کر دونگا آگاہ ہو کہ میرا نام رعد شور جادو ہی مین طرف سے خداوند کے سمندر کے بچانے کو آیا ہون تو نے بڑے غضب کی عیار ہی کی سمندر کو بہت بڑا دھوکا دیا بس اسی مین خیریت ہی کہ اب اپنے قصد سے باز رہ ابتو سمندر کو کسی طرح قتل نہین کرسکتا ہی مین آگیا ہون یہ جو خواجہ نے سنا اپنے دل مین کہا کہ بڑا غضب ہوا سمندر بچ گیا مفت ہاتھ سے شکار نکلا جاتا ہی یہ مرند تھوڑی دیر اور نہ آتا تو مین اپنا کام کرچکا تھا جو کچھ ہو مین تو اپنے قصد سے باز نہ آؤنگا چاہے جان جاتی رہے یہ دل مین خیال کرکے اور خواجہ خنجر علم کرکے چلنے تھے کہ ایسی صدا آئی کہ خواجہ گر پڑے اور وہ ابر کڑک کر گرا کہ اسنے جسقدر اس مقام پر ساحر بیہوش پڑے تھے سب کو پوشیدہ کرلیا اور تاریکی ہوگئی اور چمک ہونے لگی اور گرج اور صدا آنے لگی کہ تو نہین مانتا ہی کیون اپنی قضا سر پر بلاتا ہی یہ حالت جو خواجہ نے دیکھی اور اپنے دل مین قوت نہ پائی بس اٹھکر طرف اپنے تخت کے چلے اور دوڑ کر تخت پر بیٹھ گئے اور وہان جاکر اپنے حواس درست کیے منڈھی سے کہا کہ تمام تخت کو چھپالے منڈھی مثل چھولداری کے ہوگئی اس ابر سے برقین چمک کر منڈھی پر گرنے لگین صدائے رعد آنے لگی ہر مرتبہ پہلی مرتبہ سے زیادہ مہیب صدا آتی ہی تمام صحرا مین تاریکی ہوگئی ہی یہ جو حال خواجہ نے دیکھا اور دیکھا کہ اب سمندر پر قابو پانا غیر ممکن ہی خیال کیا کہ بیکار ہی یہان قیام کرنا بس چلو طرف لشکر کے یہ خیال دل مین کرکے تخت کی کل موڑی اور منڈھی سے کہا کہ مجھکو لشکر مین پہونچادے بس وہ منڈھی ایک مرتبہ اڑکر طرف لشکر کے چلی خواجہ تخت پر بیٹھے ہین مگر پھر پھر کر اسطرف دیکھتے جاتے ہین خواجہ نے دیکھا کہ جب میرا تخت وہان سے چلا تو وہ برق کا چمکنا اور رعد کا گرجنا موقوف ہوگیا وہ تاریکی بھی برطرف ہوئی خواجہ نے دیکھا کہ وہ ابر مثل غبارے کے ہوگیا ایک مرتبہ زمین سے بلند ہوا خواجہ جاتو رہے ہین مگر اسی طرف دیکھ رہے ہین کہ جب وہ ابر بلند ہوا زمین سے تو خواجہ نے دیکھا کہ وہ زمین سب صاف ہی جہان سب ساحر بیہوش پڑے تھے کسیکا نام تک نہین ہی اور وہ ابر سناٹا مار کر طرف سمندر یہ کے چلا گیا خواجہ بھی اپنے لشکر کی طرف تخت پر سوار چلے کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا یہ تو لشکر کی طرف جاتے ہین مگر اب حال اس ابر کا اور سمندر کا تحریر ہوتا ہی کہ اس ابر مین کون تھا جو سمندر کو اس

آفت سے بچا کر لیگیا اور سمندر پر کیا گذری راوی سنے بیان کیا ہی کہ وہ ابر جو وہان سے چلا سیدھا شہر سمندریہ مین آیا اور جس مقام پر سمندر دربار کرتا تھا اُس عمارت پر محیط ہوا وہان سناٹا تھا اور کوئی نہ تھا کیونکہ جسقدر ملازم تھے وہ سب تو ہمراہ سمندر گئے تھے جو باقی رہے تھے وہ اپنے کاروبار مین مصروف تھے برین سبب اور سناٹا تھا بس راوی بیان کرتا ہی کہ ناظرین پر واضح ہو کہ وہ ابر سحر بتھا اور اُس ابر مین رعد شور خیز جادو تھا یہ بہت بڑا ساحر زبردست با قوت طاق سے آیا ہی سمندر کے بجانے کو پہلے اُسنے خواجہ کو گرج سے ڈرایا تھا جب خواجہ نہ ڈرے تھے اور ہر مرتبہ قصد کرتے تھے کہ مین سمندر کو قتل کرون تو وہ کلمات خلاف تہذیب کہتا تھا جب خواجہ اپنے قصد سے باز نہ آئے تھے تو اُسنے ابر سحر گرا کر سب کو پوشیدہ کر لیا تھا اور ایسی سحر سے گرج و چمک پیدا کی کہ خواجہ تخت پر سوار ہو کر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوے جیسا کہ مذکور ہوا ہی اُسنے یہ تدبیر کی تھی کہ کچھ پنجے پیدا کیے تھے اُن پنجون کے ذریعے سے مع سمندر سب کو اُسی تاریکی اور ابر کی حالت مین اُٹھا کر اور اُنکو اُسی ابر پر ڈالکر طرف سمندریہ کے روانہ ہوا تھا یہانتک کہ سمندریہ مین پہونچا اور خاص دربار سمندر شاہ کی عمارت پر جاکر ٹھہرا اسکے آنے کا حال نہ طاق سے خود اُسکی زبانی روبرو سمندر کے بیان ہوگا پس اِسنے یہ تدبیر کی کہ اُنھین پنجون کے ذریعے سے اُن سب کو ایوان دربار مین بھیجا جب سب کو بھیج چکا اُسوقت خود بھی ابر سے نکلا اور ایوان مین آیا دیکھا کہ سب ابھی تک بیہوش پڑے ہوے ہین پس اِسنے سحر کیا کہ ایک ہوا ے سرد چلی وہ ہوا جسکے لگی اُسکو ہوش آیا سب اثر بیہوشی کا دور ہوا اُدھر اُس بیہوشی کا اثر بھی کم ہو چکا تھا اِسنے سحر دافع بیہوشی کیا سب کو ہوش آیا سب سے پہلے سمندر کو ہوش آیا اب جو آنکھ کھولی اپنے کو ایوان مین فرش پر پڑا ہوا دیکھا خیال کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی مین تو دشت فرحت افزا مین ہمراہ لقمان ثانی کے واسطے کھانے ثمرۃ الحیات کے گیا تھا اور ثمرۃ الحیات کھایا اُسکے کھانے سے گرمی معلوم ہوئی تھی مین پاس لقمان کے گرمی کی شکایت کو چلا تھا کہ مجھکو چکر آیا مین اُسکے بعد اسکا بیہوش ہو گیا یہان کیونکر آیا معلوم ہوتا ہی کہ یہ خواب ہی اسی طور سے ہر ایک کو ہوش آیا اور ہر ایک نے یہی خیال کیا سب اُسی طور سے فرش پر پڑے ہوے ہین اور یہ ہی خیال کر رہے تھے کہ رعد شور خیز جادو نے دیکھا کہ مین نے سحر بھی کیا اور کوئی ہوشیار نہ ہوا اسکا کیا سبب ہی کیا خواجہ نے اُس درخت کے پھلون مین زہر ملایا تھا کہ وہ کھا کر سب مر گئے یہ خیال کر کے سمندر کے قریب آیا اور اُسکے سرہانے بیٹھکر اُسکا شانہ ہلایا اور کہا کہ اے بھائی سمندر شاہ ذرا ہوشیار ہو اپنی حالت دیکھو کہ تم پر کیا گذری دشمنون نے اپنا کام کر لیا تمسا بھی کوئی نادان نہ ہوگا مین تمھاری حالت کی خبر پاکر نہ طاق سے آیا ہون اگر مین نہ آتا تو بڑا غضب ہوتا دشمن تمکو قتل کر ڈالتے خداوند نے اپنا فضل کیا کہ مین عین وقت پر پہونچا مین تمکو اُس مقام پر سے اُٹھا لایا ہون یہ تمھارا ایوان ہی ذرا ہوشیار ہو کر دیکھو اور اپنی سب حالت بیان کرو یہ جو اُس ساحر نے کہا سمندر نے سُنا اور سب نے بھی سُنا سمندر نے آنکھ کھولکر دیکھا بغور تو اپنے ایوان کو پایا کہ جہان دربار کرتا تھا پس ایک مرتبہ گھبراکر اُٹھ بیٹھا اُسکا اُٹھنا تھا کہ سب سردار اور بادشاہ جو اُسکے ہمراہ بیہوش ہوے تھے اور وہ ساحران سب کو اُٹھا لایا تھا ہوشیار تو ہو چکے تھے صرف اِس خیال سے پڑے ہوے تھے کہ ہم خواب دیکھ رہے ہین شاید اُس ثمر کا یہی اثر ہی کہ جو کھاتا ہی بیہوش ہو جاتا ہی اُسکو ایسے ایسے خواب نظر آتے ہین

اگر ہم اُٹھ بیٹھین اور کچھ اُسکے اثر مین کمی ہو جاے تو سب محنت برباد ہو جنبک لقمان ثانی نہ فرمائین گے ہم نہ اُٹھین گے یہ سب خیال کر رہے تھے کہ اُسنے سمندر کا شانہ بلا کر وہ تقریر کی سمندر اُسکی تقریر سُن کے اُٹھ کھڑا ہوا پس یہ سب بھی اُٹھ بیٹھے اور خیال کیا کہ یہ تو نیا جملہ سُننے مین آیا جب سب اُٹھے سب نے دیکھا کہ ایک ساحر مہمت باندھے ہوے کُرتا پہنے ہوے تشقشہ لگاے بھبھوت ملے ہوے کنور چندن کے لگے ہوے جھولی شانے پر پڑی ہوئی بڑے بڑے بال سر پر کالے کوڑیالے گلے اور ہاتھون سے لپٹے ہوے عقرب اُسکی پیشانی پر بیٹھے ہوے آنکھ اور منھ سے اور کانون سے شعلے نکل رہے ہین رنگ سیاہ ہی قد بہت دراز ہی ہاتھ پانؤن مثل شاخ چنار کے ہین دو دانت منھ سے باہر ہین نیلے نیلے اور موٹے موٹے ہونٹ ہین اسقدر منھ پر چیچک کے داغ ہین کہ جیسے منھ کو بھڑون نے نوچا ہی اگر کوئی دیکھے اُسکو دن کو تو ڈر جاے عجب شکل مہیب ہی بچہ دیودہ بچہ شیطان معلوم ہوتا ہی وہ از سر تا پا شعلۂ آگ بنا ہوا ہی ایسی صورت مہیب جو اُن سب نے دیکھی اور دیکھا کہ سمندر کے برابر بیٹھا ہوا ہی سب خوف زدہ ہوے خیال کرنے لگے کہ شاید خداوند نے کسی فرشتۂ عذاب کو ہم سب کی روح قبض کرنے کو روانہ کیا ہی یہ وہی فرشتہ ہی پہلے بادشاہ کی روح قبض کریگا پھر ہم سبکی یہ اسکا نقرہ ہی یہ خیال کر کے سمندر کی طرف دیکھا اور پھر آنکھین بند کر لین جو کہ بہت نزدیک اور نہایت خوف زدہ تھے وہ کانپنے لگے مگر اب یہ کیسکی جرأت نہین ہوتی ہی کہ بات کرین یا پھر لیٹ جائین سب مثل تصویر کے بے حس و حرکت بیٹھے ہوے ہین اور خیال کر رہے ہین کہ اس بیداری سے تو وہ بیہوشی اچھی تھی کہ ایسی مہیب صورت تو نہ دکھائی دیتی تھی جو ہوشیار ہونے سے نظر آئی یہ کیا آفت پیش آئی ترقی عمر کے لیے ثمرۃ الحیات کھایا تھا نہ کہ اِس لیے کہ روح قبض ہو جاے ثمرۃ الحیات نے تو سبکو ثمرۃ الممات کا اثر دکھایا کہ فرشتہ عتاب قبض روح کو آیا بڑی خرابی ہوئی لقمان ثانی نے مفت مین جان لی اور رفقہ دیا معلوم ہوا کہ ثمرۃ الممات تھا ثمرۃ الحیات نہ تھا سب خاموش بیٹھے ہوے یہ خیال دل مین کر رہے ہین سمندر بھی اُسکی صورت دیکھکر حیران ہوا سبب اسکا یہ تھا کہ ابھی تک کچھ اثر بیہوشی کا دماغ مین باقی تھا بالکل زائل نہ ہوا تھا بس سمندر نے اُسکو دیکھکر کہا کہ اے بھائی تم کس لیے آئے ہو ہمنے کوئی خطا نہین کی ہی خداوند کی کہ جو اُنھون نے تمکو ہم سبکی قبض روح کے لیے روانہ کیا ہی ہمارا ابھی جی یہان سے جانے کو نہین چاہتا ہی تم بیکار ہماری قبض روح کرتے ہو ہمنے اِسی خیال سے کہ دنیا مقام راحت ہی اور رجاے فرحت ہی لقمان ثانی سے منت کر کے ثمرۃ الحیات کھایا تھا اس لیے نہین کھایا تھا کہ مرجائین بلکہ زندگی کے لیے کھایا تھا یہان اُسکے خلاف ہوا کہ بہت جلد موت کا سامان ہو گیا بھائی میرا ابھی جی دنیا سے جانے کو نہین چاہتا ہی نہ میرے ہمراہیون کا تم جاکر اہل اسلام کی روح قبض کرو کیونکہ وہ لوگ بہت سرکش ہین بلکہ میرے خیال مین یہ آتا ہی کہ خداوند نے تمکو اُنھین لوگون کی قبض روح کے لیے روانہ کیا ہوگا تمکو دھوکا ہوا کہ تم یہان چلے آئے وہ لوگ میرے دین شہر فروکش ہین جاکر اُنکی روح قبض کرو مگر اسکا خیال رہے کہ اُنکے مقابلے مین میرا لشکر بھی فروکش ہی اُن لوگون کی روح نہ قبض کر لینا کیونکہ وہ سب میرے دوست اور میرے خیر خواہ ہین ہان اہل اسلام کی روحین قبض کرو کہ وہ سب خداوند کے دشمن ہین ہم سب نے تو ثمرۃ الحیات کھاے ہین کہ جسکا اثر یہ ہی کہ کبھی انسان مرتا نہین ہی زندہ رہتا ہی تمکو ہم سبکی روحین قبض کرنے مین بڑی تکلیف ہوگی ہم مرینگے نہین یہ جو سمندر نے کہا رعد شور خیز نے خیال کیا کہ ابھی اُنکے دماغ مین اثر بیہوشی باقی ہی

سمندر سے کہا کہ ای سمندر اپنے حواس درست کر و کیا بیہودہ تقریر کر رہے ہو کیسا فرشتہ عذاب اور کیسی قبض روح اور کیسا ثمرۃ الحیات کھانا ذرا ہوشیار ہو میری طرف دیکھو یہ کیا بکتے ہو کیا دیوانے ہو گئے ہو مین ہون تمھارا دوست رعد شور خیز جادو اور تم دیکھو کہ تم کہان ہو کیا واہیات بک رہے ہو جب یہ اُسنے کہا سمندر کے حواس بھی درست ہو چکے تھے سمندر نے پہچانا اور اثر اس بیہوشی کا بالکل زائل ہو چکا تھا اب سمندر نے غور سے دیکھا اور شناخت کیا اپنے کو اپنے ایوان مین فرش پر بیٹھے ہوے پایا اور سب سردارون کو جو جو ہمراہ تھے اور شور خیز کو اپنے برابر دیکھا کہ وہ بیٹھا ہی نہ لقمان ہی نہ دشت فرحت افزا ہی ابتو سمندر کو خیال ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی ایک مرتبہ شور خیز سے کہا کہ بھائی رعد شور خیز سلام علیک مزاج تو اچھا ہی تمھارا اسوقت کہان آنا ہوا کس غرض سے آئے تمنے آکر سارا کام میرا برباد کیا مجھکو تم کیون پاس سے لقمان ثانی کے لے آئے کیا ایسی ضرورت تھی اُنھون نے تو میرے ساتھ بڑی مہربانی کی مجھکو اور میرے ہمراہیون کو ثمرۃ الحیات کھلایا اُسکے کھانے سے ہم لوگ بیہوش ہو گئے تھے کیونکہ اُسکا اثر یہ ہی کہ جو کوئی کھاتا ہی وہ بیہوش ہو جاتا ہی وہ اُسکا تدارک کر لیتے اب وہ ضرور ناخوش ہوے ہونگے تمنے بہت بڑے میرے دوست کو ناراض کر دیا وہ ضرور میری شکایت خداوند سے کرینگے ایسے لوگ قسمت سے ملتے ہین اُنھون نے اقرار کیا تھا کہ مین خداوند سے کہکر تمھارے اوپر سے یہ بلا دفع کرا دونگا اب وہ ناراض ہو گئے ہونگے اب وہ کیون میری سفارش خداوند سے کرنے لگے مین تو ایسے لوگون کی تلاش مین تھا اتفاق سے ملگئے تھے اُن مین بڑی بڑی کرامتین تھین اُنسے خداوند سے نامہ و پیام ہوتا ہی وہ آٹھوین دن خداوند کی خدمت مین جاتے ہین وہ بہت بڑے مقرب بارگاہ خداوندی ہین اُنھون نے ایک پل مین ایوان کو بموجب طلب خداوند خداوند کی خدمت مین روانہ کر دیا ایسے بزرگ اور بندے خاص کے پاس سے تم مجھکو یون لے آئے کیا ایسی ضرورت تھی ذرا ٹھہر گئے ہوتے جب وہ جاتے تو مین خود یہان آتا اُسوقت مجھسے بیان کرتے بس اسی مین خیریت ہی کہ تم مجھکو پھر اُسی مقام پر پہونچا دو مین منت و سماجت کر کے راضی کر لونگا تمنے بڑا غضب کیا واہ کیا خوب دوستی اور خیر خواہی تمنے کی ہی ایسا بھی کوئی کرتا ہی سچ کہا ہی کسی نے کہ نادان دوست سے دانا دشمن اچھا ہوتا ہی تمنے بہت بڑی نادانی کی سب محنت میری برباد کی سمندر کی یہ تقریر سُنکے اُس ساحر نے جواب دیا کہ ای سمندر ابھی تک تمھارے دماغ مین بیہوشی کا اثر باقی ہی مین تمسے کہتا ہون کہ اپنے حواس درست کرو ہوشیار ہو کر بیٹھو تو مین تمسے سب حالت بیان کرون بیکار مجھکو الزام دیتے ہو مین نے ضرور خیر خواہی کی ہی بلکہ تمھاری جان اور تمھارے ہمراہیون کی جان دست ظالم سے بچائی ورنہ وہ قتل کرتا ای سمندر کیسے لقمان ثانی اور کیسا خداوند سے سفارش کرنا لو صاف صاف سنو وہ خواجہ خضران بن عمرو عیار لشکر اسلام تھا وہ تمسے عیاری کر کے ایوان کو لیگیا اور اُسنے تمھارے قتل کی فکر کی تھی وہ تو عین وقت پر مین پہونچ گیا وہ ہی لقمان ثانی بنکر آیا تمنے اُسکو پہچانا بھی نہین اگر تمکو اور عرصہ ہوتا وہ تمکو اور تمھارے سب ہمراہیون کو قتل کرتا اب تمکو معلوم ہوا یا نہین اُس عیار نے وہ درخت اپنے ترکیب سے درست کیا تھا اُسمین بیہوشی ملائی تھی اُسکے برگ و ثمر سب بیہوشی آلود تھے اِسی سبب سے تم سب کے سب اُسکو کھا کر بیہوش ہو گئے اور گر پڑے وہ قتل کرتے چلا تھا کہ مین آگیا پہلے مین نے اُسکو بہت خوف دلایا جب اُسنے نہ سُنا تو مین ابر سحر مین تم سب کو پوشیدہ کر کے یہان لے آیا اور تم سب کو ہوشیار کیا یہ واقعہ ہی جب یہ تقریر سمندر نے سُنی اور سب نے بھی سنی ابتو سب کے حواس درست ہوے

اور خیال کیا کہ یہ تو دوسرا واقعہ بیان کر رہے ہین ذرا سننا چاہیے کہ یہ کیا ماجرا تھا اگر ایسا ہوا تو بڑا دھوکا کھایا اور بہت بڑی عیاری ہوئی واہ کیا خوب عیاری کی اب سب نے پھر آنکھین کھولین تو در اصل اپنے کو ایوان دربار مین پایا اُٹھ اُٹھکر اُس ساحر کو سلام کیا اور سمندر بھی اُٹھکر اپنے تخت پر جاکر بیٹھا اور سب کو حکم دیا کہ اپنے اپنے مقام پر بیٹھو ایک سردار سے کہا کہ تم پہرے پر جاکر خبر کرو کہ سب ملازم حاضر ہون جو کہ یہان موجود ہین یہ سنکے وہ سردار باہر آیا پہرے کے سپاہی سے کہا کہ جاکر سب کو خبر کرو جو جو سردار یہان موجود ہین کہ بادشاہ دربار مین تشریف لاتے ہین وہ سپاہی سنکے حیران ہو گیا کہ بادشاہ تو بڑے جاہ وحشم سے تشریف لے گئے تھے یہ کیونکر چلے آئے کہ خبر بھی نہ ہوئی اُسنے اُس سردار سے یہی سوال کیا اُسنے جواب دیا کہ تجھکو امورات شاہی مین کیا دخل ہے جو تجھکو حکم دیا گیا ہے اُسپر عمل کر جسطور سے اُنکا جی چاہا چلے آئے چاہا چپکے سے آئے چاہا سب کو خبر کرکے آئے وہ خاموش ہو رہا اُسنے جو سوال کہ اُس مقام پر برائے پہرہ اور اس امر کے مقرر تھے کہ اگر کوئی جلدی کی خبر کرنا ہو تو جاکر خبر کرین اُن سوارون سے کہا کہ بادشاہ دربار مین بروے ہوا تشریف لائے ہین اُنھون نے سردارون کو طلب کیا ہے جاکر خبر کرو وہ سوار یہ سنکے مرکب اڑا کر فورًا ہر ایک کے مکان پر آئے اور سمندر کے آنے کی خبر کی ابھی دن باقی ہے بس یہ خبر سنکے ہر ایک اپنے اپنے مقام سے چلا اور داخل دربار ہوا یہان آکر پہلے مجرا کیا اُسکے بعد اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے دیکھا کہ بادشاہ تھوڑے سے سردارون سے اور اُن بادشاہون سے جو کہ برائے کمک آئے تھے تشریف فرما ہین اور ایک نیا ساحر برابر تخت کے کرسی پر بیٹھا ہوا ہے مگر سب حیران ہین یہ دیکھکر اُن لوگون کی جرأت نہ ہوئی کہ کچھ دریافت کرین اسکا سبب یہ تھا کہ دیکھا سمندر غصے مین ہے چونکہ جب یہ سمندر کو معلوم ہوا کہ خواجہ نے عیاری کی اور ایوان کو رہا کرکے لیگئے تو بہت غصہ آیا اسی حالت غیض وغضب مین تخت پر بیٹھا تھا اور سردارون کو طلب کیا تھا اُسیوقت یہ خبر منتشر ہو گئی کہ بادشاہ بدون اطلاع اور سب سامان سواری اُسی صحرا مین چھوڑکر دربار مین تشریف لائے ہین یہ خبر کا منتشر ہونا تھا کہ سب چوبدار دیگر ملازم جو کہ اُس مقام پر تھے اور غلامان زرین کمر آکر حاضر ہوے سمندر نے شملاق اپنے وزیر سے کہا کہ تم ایک حکم نامہ اُن سردارون اور ملازمون اور فوج کے نام لکھو کہ ہم یہان شہر مین چلے آئے ہین لہذا جو لشکر کہ ہماری ہمراہی کا ہے وہ تو اپنے مقام پر جاے اور ڈیرا کھولے اور تم سب یہان حاضر ہو ہم دربار کرینگے اور سب سامان وہانسے چلا آئے ہمارا اِسوقت یہی جی چاہا کہ ہم وہان سے اُدھر نہ آئے شہر کو چلے آئے یہ حکم نامہ بہت جلد تحریر کرو پس شملاق نے بموجب حکم سمندر کے حکم نامہ تحریر کیا اور ایک چوبدار کو دیا کہ یہ حکم نامہ لے جاؤ اُس سوار کو دیدو جو کہ پہرے پر ہے اور اُس سے کہنا کہ فلان صحرا مین سب جمع ہین اور بادشاہ کا انتظار کر رہے ہین اُنکو جاکر یہ حکمنامہ دے اور زبانی بھی یہ کہے کہ بادشاہ دشت فرحت افزا سے شہر مین تشریف لے گئے ہین تم سب کو طلب کیا ہے دربار آراستہ ہے پس وہ چوبدار وہ حکم نامہ لیکر باہر گیا اور سوار کو دیا اور جو کچھ شملاق نے کہا تھا وہ بھی کہدیا پس وہ سوار یہ حکم سمندر سنکے اور حکم نامہ لیکر اُسطرف کو چلا شہر کو چھوڑکر اُس صحرا مین آیا یہان سب بیٹھے ہوے بادشاہ کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ سوار پہونچا جو سردار وہان تھے اُنکو حکمنامہ دیا اُنھون نے اُسپر بادشاہ کی مُہر دیکھی حیران ہوے کہ بادشاہ شہر مین کیونکر تشریف لے گئے پھر خیال کیا کچھ اِسمین راز ہوگا یہ خیال کرکے

اُس لفافے کو چاک کیا سوار نے جو زبانی چوبدار کی سُنا تھا سب بیان کیا اُن سب نے حکم نامہ بھی پڑھا اُسوقت سب کے سب وہان سے آئے اپنی سواری پر سوار ہو کر چلے اور پکار کر اُس سوار نے کہدیا کہ جو لشکر اردلی کا ہو وہ تو در دولت پر حاضر ہو باقی چھاؤنی کو جاے اور سب جلوس سواری بھی واپس جاے اور یہ سب سامان داخل توشک خانہ کیا جاے پس جو لشکر چھاؤنی کا تھا وہ طرف چھاؤنی کے جو اردلی کا تھا وہ طرف در دولت کے چلا اور سب ملازم وغیرہ بھی چلے یہان سمندر دربار مین بیٹھا ہی سب سردار حاضر ہین سوائے اُن سردارون کے کہ جو کہ اُس صحرا مین رہگئے تھے اور اُنکو طلب کیا ہی اور سب مین اُسوقت رعد شور خیز نے سمندر سے کہا کہ یہ کیا واقعہ تھا ذرا بیان تو کر و سمندر نے کل حال اول سے یون بیان کیا کہ جب مجھکو معلوم ہوا کہ ایوان شریک اہل اسلام ہوئی مین نے اُسکو بلایا وہ آئی مین نے اُسکو بہت سمجھایا جب اُسنے نہ مانا مین نے اُسکو اسیر کیا اسی کے قتل کا حکم دیا سب سامان سیاست اُس صحرا مین روانہ کیا سب اہل شہر کو اس حال سے خبر دی اور اپنے لشکر بھی ایک لاکھ کے قریب اُس صحرا مین برائے بند و بست روانہ کیا اور اس حال کی اہل اسلام کو بذریعہ منادی کے خبر کرائی خواجہ کو ایک رقعہ لکھا کہ اب آکر ایوان کو رہا کر لے جاؤ تو ہم جانین اُس لشکر کو بھی اِس حال سے آگاہ کیا کہ جو کہ مقابلہ اہل اسلام مین اُترا ہوا تھا اُسکو حکم دیا کہ تم تیار رہنا جسوقت اہل اسلام یلغر کر کے چلین تم اُنکو روک لینا اِدھر اُنے نہ دینا ہزار ساحر برائے بند و بست بالا ہوا مقرر کیے یہ بند و بست کر کے مع سب سردارون کے اُس مقام پر گیا قیدی کو طلب کیا قیدی حاضر ہوا اُس صحرا مین لاکھون اہل شہر کا مجمع تھا تل رکھنے کی جگہ نہ تھی ایک حکم مین نے دیا تھا جلاد ایوان کو لیکر چلا تھا کہ اُن ساحرون نے جو کہ پردے ہوا حفاظت کر رہے تھے آکر خبر دی کہ ایک بزرگ تخت پر سوار حکیم وضع اُدھر سے جاتے تھے ہمنے اُنکو منع کیا اُنھون نے نہ مانا اور خیال کیا کہ ہم آپ کو خبر کرین پس خبر کرنے آئے ہین مین نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ شاید خداوند نہ ہون کیونکہ اُنکو اختیار ہی جس صورت مین اور جس طریقے سے چاہین سیر کرین ایسا نہ ہو کہ ناراض ہو جائین چلکر دیکھنا چاہیے پس مین خود گیا گو سردارون نے منع کیا مگر مین نے نہ سُنا جیسا اُن ساحرون نے کہا تھا ویسا ہی پایا خلاصہ یہ کہ اُسنے ملاقات ہوئی بڑی دیر تک گفتگو رہی اُسکے بعد بہت کوشش کر کے مین اُنکو لایا وہ زمین پر آئے اُسنے پہلے اُنکا حال دریافت کیا اُنھون نے بیان کرنے سے انکار کیا جب ہم سب نے اقرار کیا تب اُنھون نے سب اپنا حال بیان کیا مین بہت خوش ہوا سمندر نے کل حال جو کہ لقمان ثانی نقلی نے بیان کیا تھا اپنا خدمت خداوند مین جانے کا اور مقرب بارگاہ ہونے کا سب رعد شور خیز سے بیان کیا اور کہا کہ مجھکو خیال ہوا کہ ایسے کی خدمت کرنا باعث افتخار ہی مین نے اپنی حالت بیان کی اور کہا میری سفارش خداوند سے کرنا اُنھون نے اقرار کیا کہ ایک عرضی لکھوا دو مین عرضی پیش کر کے تمھاری سفارش کرونگا مین نے منظور کیا پھر اُنھون نے ایوان کی حالت دریافت کی اُنھون نے ایوان کو اپنے روبرو طلب کیا بہت کچھ نصیحت کی آخر کو اُنھون نے اُسکو خدمت خداوندی مین روانہ کیا سمندر نے کل حال ایوان کی تقریر کرنے کا لقمان ثانی سے اور اُنکا بذریعہ رقعہ خداوند سے دریافت کرنے کا اور جواب آنے کا اور ایوان کو روانہ کرنے کا اُسکے بعد سب مجمع کو حکم اپنا دینا کہ متفرق ہو جاے لقمان کا جانے کا سوال کرنا اپنا اصرار کرنا اُنکا انکار کرنا دعوت سے اور کہنا کہ مجھکو ضرورت ہی اپنا اُسنے ضرورت کا دریافت کرنا اُنکا بعد اصرار بسیار بیان کرنا

پس اپنا اُسکے ہمراہ مع سردارون کے جانا دشت فرحت افزا مین اور ثمرۃ الحیات کھانا اور بیہوش ہونا
سب حال بیان کیا اور کہا کہ یہ کیا واقعہ گذرا تم بیان کرو کہ تمکو کیونکر خبر ہوئی اور تم کیونکر اُسوقت
پہونچے یہ تم کیا کہہ رہے ہو کہ وہ لقمان ثانی نہ تھے خواجہ ثالث عیار لشکر اسلام تھے عیاری کرنے آئے
تھے عیاری کرکے الوان کو رہا کرلے گئے اور تم سب کو بیہوش کیا اور قتل کرنے کا قصد کیا تھا کہ
مین آکر پہونچا ورنہ وہ اپنا کام کرچکے تھے اُسنے جواب دیا کہ ای سمندر تجھسا نادان اور بیوقوف کوئی
نہ ہوگا بقول اہل اسلام کہ وہ مثل کہتے ہین کہ گوز پر گوز وضو پر وضو ہر مرتبہ دھوکا کھاتا ہی پھر تجھکو خیال
نہین آتا ہی ارے نادان مین نے سچ کہا کہ وہ عیار لشکر اسلام تھا جب تو نے اُسکو رقعہ لکھا رقعہ اُسکو
پہونچا وہ اُسوقت روانہ ہوا صحرا مین آیا اُس درخت کو اپنی مرضی کے موافق بیہوشی سے درست
کیا کیونکہ عیاری تجویز کرچکا تھا اُسکے بعد لقمان ثانی کی صورت بنکر اسطرف آیا ارے کمبخت تجھکو یہ بھی
خیال نہ آیا کہ کیسے لقمان ثانی اور کیسے خداوند کیا لقمان ثانی زندہ ہین جو خدمت خداوند مین آتے
جاتے ہین سوائے خداوند کے کوئی بھی بہشت مین جاکر پھر واپس آتا ہی پس اُسنے تمکو دھوکا دیا تم
دھوکے مین آگئے کو مجھکو پورا حال نہین معلوم ہی مگر یہ امر ضرور ہی کہ وہ خواجہ تھے اُنھون نے پہلے
ہمکو فقرہ دیکر الوان کو رہا کیا اُسکے بعد تمکو لیجاکر درخت کے پھل اور برگ کھلائے کہ جسکو بیہوشی سے
درست کیا تھا یہ بھی خیال نہ آیا کہ کوئی بھی ایسا درخت ہوگا جیسا کہ یہ بیان کرتے ہین سمندر نے جواب دیا
کہ مین نے خیال کیا کہ شاید خداوند نے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہو کیونکہ بہت سی ایسی چیزین ہین کہ
ہمکو نہین معلوم ہین اور وہ دنیا مین ہین اُس ساحر نے کہا کہ خیر مگر تمھاری عقل کو کیا ہو گیا تھا کہ تمنے نہ
سحر سے دریافت کیا کہ یہ واقعہ اصلی کیا ہی اور یہ لقمان ثانی اصلی ہی بندوبست تو اسقدر کیا اور پھر ایسے
غافل ہو گئے یہ خیال تھا کہ وہ عیار عیاری اگر ضرور کریگا اور پھر نہ دریافت کیا نہ اوراق سامری مین
دیکھا گو کئی مرتبہ دھوکے کھا چکے تھے پہلے آفاق کے بارے مین دھوکا کھایا کہ وہ عیاری کرکے
آفاق کو رہا کرلیگیا پھر اُسنے عیاری کرکے عشاق نطاقی کا سحر مٹایا اُسکو قتل کیا پھر عیاری کرکے
ایوان کو اسیر کرلے گیا ہر مرتبہ نئی عیاری کی اُس سے یہ امر کیا بعید تھا کہ وہ ایوان کو نہ لیجاتا سمندر
نے جواب دیا کہ ضرور دھوکا کھایا مگر اب کیا ہوتا ہی بیکار الزام دیتے ہو اِس مقام پر بڑے بڑے ہوتے
وہ بھی دھوکا کھاتے کیونکہ جب وہ ایوان کو اسیر کرلے گیا ہی اور میری بھی اُسنے فکر کی تھی تو بھائی رحمان
نے آکر بچایا تھا اِس مرتبہ اُنھون نے بھی دھوکا کھایا وہ موقع ہی دھوکا کھانے کا تھا اسقدر ضرور
نادانی ہوئی کہ نہ سحر سے دریافت کیا نہ اوراق سامری مین دیکھا ورنہ ضرور ظاہر ہوتا خیر اِس تقریر کو
ختم کرو جو ہونا تھا وہ ہوا اب اِس الزام دینے سے کیا حاصل یہ بیان کرو کہ تم کیونکر اُسے خداوند تک
اچھی طرح ہین اُس ساحر نے کہا کہ ای سمندر مین اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا کہ مجھکو خداوند کے بھائی ایوان
نے طلب فرمایا یہ تو تمکو بخوبی معلوم ہی کہ کوئی نہ خداوند کے پاس جاسکتا ہی نہ اُنکے بھائی کے پاس جب
مین وہان حاضر ہوا اُنھون بذریعہ سفال کے اور سفال جادو نے بذریعہ اپنے نائب کے اور اُنکے
نائب نے بذریعہ اپنے نائب کے مجھے کرکے ای رعد شور خیز جادو خداوند نے فرمایا کہ ابھی ابھی مین نے
دیکھا ہی کہ سمندر پر خواجہ نے اِس طریقے کی عیاری کی جاکر اُسکو بچاؤ ورنہ خواجہ سمندر کو قتل کرینگے
سمندر یہ تباہ ہو جائیگا بس تم جاکر سمندر کو بچاؤ کیونکہ خداوند نے ابھی حکم اپنے بھائی کو دیا ہی اور
اُنھون نے اپنے وزیر سفال جادو کو طلب کرکے دیا اُنھون نے اپنے نائب کو اُنھون نے مجھکو طلب

کرکے یہ حکم دیا کہ کسی ساحر کو بہت جلد سمندر یہ کو روانہ کرو کہ وہ جاکر سمندر کو بچاوے میرے خیال مین کوئی
اس کام کے قابل نہ تھا پس مین نے تمکو طلب کیا اور خیال کیا کہ سوائے تمھارے یہ کام اور کسی سے
نہ ہوگا پس تم بہت جلد جاؤ مین نے عرض کی کہ بہت خوب وہ عیاری تو مجھکو معلوم ہو جاوے انھون نے
صرف اسقدر مجھسے بیان کیا جو کہ مین نے تمھارے روبرو بیان کیا ہی یہ مجھکو نہین معلوم کہ خواجہ نے کیا
تدبیر کی اس حال سے خداوند واقف ہونگے پس بھائی مین وہان سے چلا یہان آکر اسوقت پہونچا کہ
جبکہ خواجہ تمکو قتل کرنے کو خنجر لیکر چلے مین نے آکر تمکو بچایا جیساکہ مین بیان کر چکا ہون ہان بھائی مین نے
یہ ضرور دریافت کیا تھا کہ خداوند کو کیونکر خبر ہوئی تو انھون نے جوابدیا تھا کہ اول تو خداوند عالم
ہین سب حال اُنپر ظاہر ہین دوسرے وہ ہر وقت سیر کیا کرتے ہین ہر ایک کا حال دیکھا کرتے ہین کہ
کون کون میری عبادت کرتا ہی اور کون کون مجھسے منحرف ہی پس انھون نے یہ واقعہ بھی دیکھا ہوگا
اپنے بھائی کو طلب کرکے فرمایا ہوگا کہ اسکا بندوبست کرو سمندر نے جوابدیا کہ یہ انھون نے سچ کہا
کہ یہی امر ہی وہ میرے حال سے ضرور آگاہ ہونگے خیر خوب تمنے آکر جان بچائی اس اثنا مین وہ سب
ساحر بھی آگئے تھے اور سب سردار بھی سمندر نے جب یہ سب حال سُنا بہت غصہ آیا اسوقت دربار
برخاست کیا دوسرے شام بھی ہوگئی تھی سمندر نے جب دربار برخاست کیا تو اُس ساحر نے کہا کہ
اب مین جاتا ہون سمندر نے بہت روکا اسنے جوابدیا کہ مجھکو جاکر عرض کرنا ہی کہ مین بموجب حکم خداوندی
زمین پر گیا اور سمندر کو قبضۂ خواجہ سے بچاکر اور اسکو اس حال سے آگاہ کرکے اسکو اسکے دربار
مین پہونچاکر حاضر ہوا ہون مجھکو کیا حکم ہوتا ہی اگر نہ جاؤنگا تو عتاب خداوندی نازل ہوگا سمندر نے
کہا کہ خیر جاؤ پس رعد شور خیر جادو سمندر سے رخصت ہوکر طرف نہ طاق کے روانہ ہوا کہ اسکا حال
تحریر ہوگا یہان سمندر نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے اور یہ کچھ زہر مار کرکے
خواب غفلت مین مبتلا ہوے کیونکہ دن بھر کے گرسنہ بھی تھے اور تھکے ہوے بھی تھے سمندر بھی محل
مین گیا مگر بہت مغموم تھا کچھ زہر مار کرکے یہ بھی سو رہا اسکا حال پھر تحریر ہوگا اس مقام پر ایک امر
اور ضرور لائق تحریر ہی وہ یہ ہی کہ کوئی یہ نہ اعتراض کرے کہ نہ طاق مین کیونکر اس حال کی خبر ہوئی کہ وہان
ساحر نے آکر سمندر کو بچایا اسکا واقعہ مجملاً یہ ہی کہ جلد دوم لعل نامہ مین تحریر ہو چکا ہی کہ نہ طاق معلق ہوا
قایم ہی وہان کا طریقہ یہ ہی کہ وہان کا حاکم الوان تاجدار جادو ہی اور وہی خدائی بھی کرتا ہی اسکو آجتک
کسی نے نہین دیکھا ہی سوائے اسکے بھائی اکوان تاجدار کے اور اکوان کو اسکے نائب نے اور اسکو
اسکے نائب نے اور اسکو اسکے نائب نے پس یہ جو کہ آخری نائب ہی اسکو سب دیکھتے ہین اور یہ بھی
سب سے کام لیتا ہی جیساکہ جلد دوم لعل نامہ مین آئیگا انھی ایام جادو کے حال مین یہ سب واقعہ تحریر ہو چکا
بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی ہان جب نہ طاق کی نوبت کا زمانہ آئیگا تو سب حال مفصلاً تحریر ہوگا
اور یہ بھی تحریر ہو چکا ہی کہ یہ سمندر غلام ہی الوان تاجدار کا اسکو الوان نے خفا ہوکر نکالدیا تھا
اسنے سحر کی تعلیم پائی تھی چنانچہ اسنے اس مقام پر آکر سمندر یہ آباد کیا اور کچھ سحر عشاق سے بھی تعلیم پایا
اسکے پاس چند خلقتے تھے نہ طاق کے کہ جسکے سبب سے یہ اتنا بڑا بادشاہ ہوگیا اور ایسے ایسے ساحر اسکے
مطیع ہوے اور اسقدر ملک اسکے قبضے مین آئے اور سب ملازم و سردار خیر خواہ ملے بڑا خوش قسمت
تھا مگر اسکے غرور اور اسکے لہو و لعب نے اسکی یہ نوبت کی کہ یہ تباہ ہونے لگا اور جو جو نمک حلال
اور خیر خواہ تھے وہ اس سے کنارہ کشی کرنے لگے اسنے خود انکو اپنا دشمن کیا پس اس سے تو کوئی

مطلب نہین ہی جو مقدر مین ہوتا ہی وہ ضرور ہوتا ہی پس جب سے یہ یہان آیا تھا سال مین ایک مرتبہ ضرور
نہ طاق کو جاتا تھا اور وہان سے سال بھر کی تصویرین لاتا تھا کہ جو ہر ماہ مین یہ تقسیم کرتا تھا سب کو بروز
میلا جیسا کہ سابق مین تحریر ہو چکا ہی زبانی صنوبر شاہ کی جلد اول مین اسی سبب سے یہان کے لوگ
تصویر پرست ہین اب یہ کئی سال سے نہین گیا ہی جب سے اہل اسلام یہان آئے ہین یہ انکی خبر گیری مین مصروف
ہی اسکو جانے کی مہلت نہ ملی کہ یہ جاتا دوسرے وہ میلا بھی نہین ہوا دریاے سبز رنگ بھی برباد ہوا
تباہی آ گئی اسکو یہ فکر ہوئی کہ کسی صورت سے اہل اسلام کو دفع کرون جب یہ دفع ہو جائینگے پھر
کسی طور سے بندوبست کر لونگا اور نہ جانے کا اور نہ حاضر ہونے کا خداوند سے عذر کر لونگا
اسکو تو یہ خیال تھا ادھر الوان کو یہ خیال ہوا کہ سمندر کو جو ثروت اور حکومت ملی تو وہ بہت بڑا
بادشاہ ہو گیا اور سب طرح سے ہر ایک اسکی اطاعت کرنے لگا اور سب اسکے مطیع ہوے بہت سے
ملک قبضے مین آئے تو اسکو غرور ہو گیا اس سبب سے اسنے ہمارا خیال ترک کیا خیر دیکھا جائیگا راوی
نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ سمندر اس طرح سے نہ طاق جاتا تھا کہ کسی کو خبر نہین ہوتی تھی اسی سبب
سے بعض بعض مقام پر تحریر ہوا ہی کہ سمندر جب سے نہ طاق سے آیا ہی پھر نہین گیا پس ایوان تاجدار
ایک تو ناخوش تھا ہی اور اسکو نہ طاق سے نکال چکا تھا مگر سمندر کے جانے اور عجز وغیرہ کرنے
سے کچھ اصلاح پر آیا تھا اور یہ طریقہ جاری تھا کہ تصویرین دیتا تھا اور یہ کہدیا تھا کہ انکی پرستش
تو اپنے ملکون مین جاری کر اب نہ جانے سے سمندر کے اور ناخوش ہوا بالکل اسکی طرف سے
بے خبر ہو گیا اسکو ایک زمانہ گذرا آج کچھ بیٹھے بیٹھے جو سمندر کا خیال آیا اور خدمات سابقہ کو یاد
کیا تو اپنے دل مین کہا کہ کیا سبب ہی جو سمندر ایک مدت سے نہین آیا نہ اسکی کچھ خبر آئی کیا مر گیا
جو نہین آیا دریافت کرنا چاہیے کہ اگر مر گیا ہی تو اسکی جگہ پر کون بیٹھا اور اب کون سمندر یہ کا
بادشاہ ہی پس یہ خیال کر کے الوان سحر سے سمندر کے حال کو دریافت کرنے لگا تو معلوم ہوا
کہ سمندر ابھی زندہ ہی مگر اس آفت مین مبتلا ہی کہ اسپر خواجہ نے اپنی عیاریان کین اہل اسلام
نے اس ملک کو گھیر لیا ہی دریاے سبز رنگ وغیرہ مٹ گیا بہت سا جزیرہ دست مارے گئے
اور بہت سے اہل اسلام کے شریک ہو گئے یہ سبب ہی کہ سمندر جو نہین آیا ہی اور اسپر وقت
سخت پڑا ہی ابتدا سے سب حال سمندر کا اور اہل اسلام کا ظاہر ہوا اور سبب اہل اسلام کے
اسطرف آنے کا بھی معلوم ہوا الوان نے سحر سے دریافت کیا کہ اسوقت سمندر کہان ہی پس
یہ ظاہر ہوا کہ یہ واقعہ سمندر پر گذرا ایسی عیاری ہوئی کہ اب قتل ہوا جاتا ہی پس یہ دیکھنا تھا
کہ الوان کو رحم آ گیا تھا فورًا اپنے بھائی کو طلب کر کے اسکو اس حال سے آگاہ کیا تھا کہ بہت جلد
سمندر کی خبر لو چنانچہ اسنے اپنے نائب سے کہا تھا اور اسنے اپنے نائب سے اور اسنے اپنے نائب
سے چنانچہ اسنے رعد شور خیز جادو کو روانہ کیا تھا جیسا کہ مذکور ہوا ہی یہ واقعہ تھا جو رعد شور خیز
نے اگر سمندر کو خواجہ کے ہاتھ سے بچایا ورنہ ضرور خواجہ سمندر کو قتل کرتے دوسرے ابھی
اسکی زندگی بھی باقی تھی پس اب راوی بیان کرتا ہی کہ الوان تاجدار کی حالت اور کیفیت
نہ طاق آیندہ تحریر ہوگی مفصل طور سے یہان صرف اس خیال سے تحریر کیا کہ یہ کوئی نہ کہے کہ
الوان کو کیونکر سمندر کے حال کی خبر ہوئی کہ اسنے رعد شور خیز کو روانہ کر کے سمندر کی جان بچائی
پس اسطور سے خبر ہوتی تھی اسنے سحر سے دریافت کیا تھا اب راوی اس مقام پر دوسرا حال

تحریر کرتا ہی عنان قلم کو اصل مطلب کی طرف منعطف کرتا ہی اور میدان مدعا مین اشہب قلم کو جولان
کرتا ہی کہ سمندر رتو دربار برخاست کرکے داخل محل ہوا اور جاکر خواب غفلت مین مبتلا ہوا اب خواجہ
کا حال تحریر کیا جاتا ہی کہ خواجہ جو اس مقام سے طرف اپنے لشکر کے چلے قریب لشکر پہونچے تخت کو زمین پر
لاے اسکو نذر زنبیل کیا منڈھی کی بھی اپنی اصلی صورت بنائی وہان سے داخل لشکر ہوے دیکھا کہ وہ
وقت ہی کہ بادشاہ نے دربار خاص فرمایا ہی تھوڑے سے سردار حاضر دربار ہین باقی سب عزیز ہین
خواجہ نے خیال کیا کہ اسوقت چلکر سب حال بیان کرون خواجہ طرف دربار کے چلے راوی نے
تحریر کیا ہی کہ صبح کو تو جلسہ برخاست ہوا تھا دن بھر سب آرام پذیر رہے کیونکہ کئی شبانہ روز کے
جاگے ہوے تھے جب وقت سہ پہر آیا بادشاہ نے بیدار ہوکر امور ضروری سے فراغت کرکے
نماز ظہر ین ادا کی بیرون محل آکر دربار کیا چند مغز سردار اور سب عزیز حاضر ہوے صاحبقران
اپنے دنگل پر متمکن ہوے خواجہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ آج کیا خوب گاے ہین یہ صحبت تخلیہ تھی اسوقت
کوئی اور ذکر واذکار نہ تھے صرف جلسے کا ذکر تھا اور یہ ذکر تھا کہ خوب خواجہ نے ہم سب کو الوان
نہ طاقی کے قبضے سے بچایا اور اسکو مطیع اسلام کیا انکی بھی عیاریان مثل خواجہ اول وخواجہ ثانی کے
ہین کیون نہ ہون یہ بھی تو اسی گلشن عیاری کے شجر ہین اور اسی نہال عیاری کے ثمر ہین ہر ایک خواجہ
کی تعریف کر رہا تھا کہ خواجہ آکر پہونچے سلام کرکے اپنی کرسی پر بیٹھ گئے صاحبقران نے فرمایا کہ
خواجہ تمھارا ہی ذکر ہو رہا تھا سب تمھاری تعریف کر رہے تھے خواجہ نے منھ بناکر کہا کہ کیا ین تعریف
کو اوڑھون یا بچھاؤن خالی خولی تعریف سے میرا کیا ہوتا ہی مین کوئی خوش نہین ہوتا ہون ہان میری
تعریف یہ ہی کہ مجھکو کچھ ملے یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ ہان تمکو تو اسی سے مطلب ہی کہ ملے جاے
خیر ہمسے جو کچھ ہوسکا ہمنے دیا اور جس سے ہوسکا اسنے دیا کوئی اپنا گھر نذر کیا خواجہ نے کہا کہ ہان ہمارے
لیے کوئی نہین ہی اور ہم ہر ایک کے لیے جان دیتے پھرتے ہین اپنا مال وزر صرف کرتے ہین اور ہمکو
ہر وقت یہی خیال رہتا ہی کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ سمندر پر فتح حاصل ہو چنانچہ ہمنے الوان کو شریک کیا
آپ لوگون کو اسکے پنجے سے بچایا بڑے بڑے عیار لشکر مین ہین کسی سے نہ ہوسکا علاوہ اس کے
ہر ایک کی فکر کرنا اور اس خیال مین رہنا کہ کوئی گرفتار نہ ہوجاے کیونکہ لشکر کفار قریب تر فروکش
ہوا اسکا خیال رکھنا کہ اب کون لشکر کفار مین آیا ہی اور کفار کیا فکر کر رہے ہین ہمکو ہر وقت اسی فکر مین
گذرتا ہی اور سب چین سے آرام کرتے ہین نہ کسی سردار کو فکر ہی نہ کسی عیار کو ابھی کا ذکر ہی کہ ہم جو یہانسے
جب جلسہ برخاست ہوا اور اپنے خیمے کو اس خیال سے چلے کہ اب چلکر سوئین کیونکہ سات شبانہ روز کے
جاگے ہوے ہین وسط لشکر مین تھے کہ ایک ساحر آسمان پر ندا کرتا جاتا تھا کہ سمندر الوان
نہ طاقی کو گرفتار کرلیا ہی آج سہ پہر کو قتل کریگا جسکو تماشا دیکھنا ہو وہ اگر دیکھے اب لوگون کو خبر بھی
نہ ہوتی اور نہ معلوم ہوتا الوان قتل ہوجاتی ہمکو تو فکر تھی کہ نہ معلوم الوان پر کیا گذری ہمنے جو یہ خبر سنی
فورًا لشکر کفار کی طرف چلا کہ چلکر دریافت کرون کہ کیا واقعہ ہی اپنی راحت کا بھی خیال نہ کیا اب لوگ
جو یہان سے جلسہ برخاست کرکے گئے آرام پذیر ہوے پھر یہ بھی نہ خبر ہوئی ہوگی کہ دنیا مین کیا
گذرتی ہی خیر مین چلا تھا کہ ایک طائر نے آکر نامہ دیا مجھکو مین نے جو اسکو پڑھا تو سمندر نے لکھا
تھا کہ جب مین جانون کہ تم عیار ہو کہ اب آکر الوان کو رہا کرلیجاؤ بس مین نامہ پڑھکر اسطرف کو
روانہ ہوا راہ مین عیاری سوجی اب لوگون کو خبر بھی نہ کی اس خیال سے کہ بیکار کو پریشان ہونگے

اور کچھ مطلب نہ نکلے گا جبتک مین یہان سب کو خبر کرون اور آگاہ کرون اور یہ لوگ لشکر لیکر جائین
وہان اُسکا کام تمام ہو جائیگا جتنے عرصے مین تم خبر کرو گے اُتنے عرصے مین کوئی تدبیر کرو اُسکی جان
بچانے کی ہمکو تو اسقدر آپ لوگون کا خیال ہوا اور آپ لوگ ہمارا بالکل خیال نہ رکھین ہمسے روپیہ
عزیز کرین اے صاحبقران مین نے آج وہ کام کیا ہی کہ اگر دارا جان ہوتے اور میری عیاری
تو ضرور تعریف کرتے کیونکہ سمندر نے کل اپنا بندوبست کر لیا تھا اور یہ خیال اُسکو ضرور تھا کہ خواجہ
عیاری کرنے آئینگے اے صاحبقران اُسنے یہ بندوبست کیا تھا کہ چاردن طرف ساحرون وغیرہ کا
کا پہرہ تھا اور آسمان پر بھی ایک ہزار ساحر بندوبست کیے ہوے تھے اور ہوا کو گذرنے نہین
دیتے تھے پرند تک نہین جاسکتا تھا ایسے بندوبست مین مین نے جاکر عیاری کی اور کسی کو خبر
نہ ہوئی مین نے سمندر کو قتل کیا ہوتا مگر اُسکی زندگی تھی بچگیا مگر مین الوان کو رہا کر لایا کسی کی کیا
مجال تھی جو ایسے مقام پر جاکر کوئی عیاری کرتا اور پھر سلامت چلا آتا جبکہ وہ آگاہ کر چکا ہو کہ اگر
عیاری کرو کوئی تو اُسنے اپنا بندوبست کر لیا ہوگا میرا ہی کام تھا خیر مین یہان سے پہلے اُس مقام پر
گیا جہان اُسنے الوان کے قتل کرنے کا بندوبست کیا تھا مین نے خوب بندوبست پایا وہان تک
خیال کا بھی جانا محال تھا ہوا کا بھی گذرنا ممکن تھا مین وہان سے واپس آیا خیال کرنے لگا کہ کیا عیاری
کرون کہ ایک عیاری خیال مین آئی وہی عیاری کی خیر بن پڑی اپنا کام کر لیا صاحبقران نے فرمایا
کہ خواجہ وہ عیاری ہم بھی تو سنین خواجہ نے کہا کہ آپ ایسے ناقدرون کے روبرو کیا بیان کرون
اگر کوئی قدردان کے روبرو بیان کرون تو کچھ فائدہ ہو بس خلاصہ یہ ہی کہ مین الوان کو رہا کر لایا
اس جانفشانی اور عیاری کا صلہ الوان سے ملیگا آپ کیا دیجیگا صاحبقران نے فرمایا کہ تم بیان تو
کرو ہم تمکو دس ہزار روپے دینگے خواجہ نے کہا کہ پہلے منگا کر جمع کر دیجیے صاحبقران نے اُسیوقت
منگا کر جمع کر دیے پھر بادشاہ نے بھی جمع کیے ہر ایک سردار و عزیز صاحبقران نے اپنے مرتبے کے
موافق خواجہ کے لیے روپیہ طلب کیا اب اُس مقام پر قریب ایک لاکھ کے روپیہ جمع ہو گیا
خواجہ نے کہا گو یہ روپیہ اُس عیاری کے مقابلے مین کوئی حقیقت نہین رکھتا ہی مگر خیر آپ لوگون کی
خوشی مجھکو منظور ہی مین بیان کرتا ہون راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس مقام پر چند ہرکارے لشکر کفار کے بھی
موجود تھے صورت بدلے ہوے اِسکا واقعہ یہ ہی کہ جب سمندر کا حکم نامہ گرداب شاہ وغیرہ کے
نام آیا تھا کہ تم اپنے لشکر کو تیار رکھو جب لشکر اسلام اِسطرف کو یلغار کر کے آئے تو تم روکنا کیونکہ مین
یہان الوان کو قتل کرتا ہون اُنکو بھی اِسکی خبر کی ہی وہ لوگ ضرور اُسکی کمک کو آئینگے پس ان لوگون نے
اپنے لشکر مین حکم کمربندی کا دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ اپنے اپنے بستر پر سب تیار رہو جیہم حکم دین فوراً
ہمارے ہمراہ ہون چنانچہ کل لشکر مسلح و مکمل اپنے اپنے بستر پر موجود تھا اور کل سردار مسلح و مکمل
دربار مین تھے اور گرداب شاہ وغیرہ بھی مسلح و مکمل تھے اور اسی انتظار مین تھے کہ جب اہل اسلام
یلغار کر کے طرف سمندریہ کے جائینگے ہم اُنسے مقابلہ کرینگے اور اُنکو روکینگے اسی خیال مین یہ سب
بارگاہ مین بیٹھے ہوے تھے اور چند ہرکارے برائے خبر روانہ کیے تھے کہ تم لشکر اسلام مین جاؤ
اور دیکھو کہ وہان کیا بندوبست ہو رہا ہی وہ لوگ کس فکر مین ہین جب لشکر اسلام تیار ہو کر چلنے پر
آمادہ ہو تو ہمکو آکر فوراً خبر دینا یہ سبب تھا کہ ہرکارے لشکر اسلام مین موجود تھے جب یہ ہرکارے
آئے تھے تو اُنھون نے یہان لشکر مین کسیکو مسلح و مکمل نہین پایا بلکہ جابجا سوتے ہوے لوگونکو پایا

لشکر مین سناٹا پایا مگر پہرہ چوکی کا خوب بندوبست تھا یہ لشکر مین پھرا کیے کہ شاید کچھ حال کھلے مگر نہ کھلا
یہ لشکر ہی مین تھے کہ دربار خاص آراستہ ہوا یہ صورت بدلکر پہونچ گئے تھے بس یہ دربار مین تھے
کہ خواجہ آئے اور خواجہ نے وہ تقریر کی آمدم بر سر مطلب اور گرداب شاہ وغیرہ اپنے دربار مین
اس انتظار مین بیٹھے ہوے ہین کہ ہرکارے آکر خبر دین تو ہم لشکر لیکر جاکے مقابلہ کرین اہل اسلام کو آگے
قدم نہ بڑھانے دین بس انکا حال تحریر ہوگا خلاصہ یہ کہ جب خواجہ نے دیکھا کہ روپیہ جمع ہی اسوقت کہا
کہ سماعت فرمائیے کہ مین نے کیا کام کیا اے صاحبقران جب مین اسوقت بندوبست کو دیکھکر پلٹا اور
خیال کرنے لگا کہ کیا عیاری کرون پس میرے ذہن مین آیا کہ لقمان ثانی بنکر جاؤن مگر خیال کیا کہ یون
جانا غیر ممکن ہی اگر اسی طور سے چلا جاؤن تو ضرور پہچان لیا جاؤنگا بالا ے آسمان سے جاؤن تو ضرور سب
دھوکا کھائینگے پہلے قصد ہوا تھا کہ چند پتلے اور شہدے زنبیل سے نکالون انکو اپنی راے کے
موافق آراستہ کرکے انے ہمراہ لیکر بطور سیر اس مجمع مین جاؤن اور قریب سمندر پہونچکر اسیر
اپنے کو ظاہر کرون کہ مین لقمان ثانی ہون مگر اس خیال سے کہ شاید پہچان لیا جاؤن یا جانا نہ ملے
دوسرے یہ بھی سن چکا تھا کہ حکم ہی کوئی اب نہ آئے اور ایک احاطہ بنایا گیا تھا کہ اسکے اندر کوئی
نہین جانے پاتا تھا بس جانا نہ ملتا مین نے دوسری تدبیر کی اور خیال کیا کہ بالاے ہوا سے جانا
بہتر ہی بس اے صاحبقران پہلے مین نے دشت فرحت افزا مین جاکر ایک درخت کہ جو ابھی بو دھا
تھا اسکے تمام برگ پر بیہوشی پی اور اسمین بیہوشی کے بناکر ثمر لگاے مثل خوشہ انگور وہ ثمر ایسے
تھے کہ اصلی معلوم ہوتے تھے اسکو اپنی راے کے موافق درست کرکے کیونکہ یہی عیاری
خیال کرچکا تھا اور ذہن اسکو قبول کرچکا تھا کہ سمندر اسی مین دھوکا کھائیگا صاحبقران نے فرمایا
کہ یہ درخت تمنے کیون درست کیا تھا خواجہ نے کہا کہ اسکا حال آپکو آیندہ معلوم ہوگا اگر بیان
کرونگا تو پھر کوئی لطف نہ ہوگا بس مین اس درخت کو درست کرکے وہان سے چلا اور قریب
اس مجمع کے آکر مین نے اپنی صورت حکیم وضع کی تبدیل کی ایک عینک لگائی مگر بہت عمدہ اور
لباس نفیس حکیمانہ وضع کا پہنا اور تخت زبرجد شاہ کو نکالا اسپر قالین آراستہ کیے اور چند کتابین
نکالکر اور قلمدان رکھا اور خود اسپر سوار ہوا اسکی کل موڑی وہ تخت بلند ہوا مین نے اسطرف کا
رُخ کیا یہانتک مین تخت اڑاکر اس مقام پر پہونچا کہ جہان پر ساحر اپنا بندوبست کیے ہوے گھڑے
تھے اسنھون نے جو مجھکو اوپر آتے ہوے دیکھا آکر منع کیا میری انکی تکرار ہونے لگی خواجہ نے جو
ان ساحرون سے تقریر ہوئی تھی بیان کی اس حقیر نے اس سبب سے اس تقریر کو یہان پر نہین
لکھا کہ طول ہوگا طول سے کیا حاصل خواجہ نے کہا کہ میری انکی یہ تقریر ہو رہی تھی کہ چند ساحر مجھین
سمندر کے پاس گئے اور میرے حال سے اسکو آگاہ کیا وہ فورًا تخت پر سوار ہوکر آیا اسوقت
پہونچا کہ مین ان ساحرون کو ڈانٹ رہا تھا کہ سمندر آکر پہونچا میرے اسکے سلام کی نوبت آئی
مزاج پرسی ہوئی اسنے میرا حال دریافت کیا مین نے سب حال بیان کیا خواجہ نے سمندر سے
گفتگو ہونا اور سمندر کا اصرار کرکے لے جانا زمین پر اور اپنا بعد اسرار لبسیار ہمراہ سمندر کے
آنا اور پھر جانے کا قصد کرنا سمندر کا روکنا سمندر کا بیحد ہوکر حال دریافت کرنا اور اپنا نام
ظاہر کرنا کہ مین لقمان ثانی ہون اور وہ سب تقریر جو کہ مذکور ہوئی تھی بیان کرنا اور سب کا یقین
کرنا سمندر کا بہت خوش ہونا اور یقین کرنا اپنا ہر ایک بات پر زور دینا اور کہنا کہ مین سفارش

کرونگا تمھاری خداوندسے سب تقریر صاحبقران کے روبرو بیان کی صاحبقران اور سب
اہل دربار ہنسے خواجہ کی تقریر پر آخر کو اپنا سمندر سے کہکر الوان کو طلب کرنا اسکا بولانے
مین الوان کے نذر کرنا اپنا زور دینا اسکا الوان کو طلب کرنا آخر کو اپنا ایوان کو نصیحت کرنا
اسکا انکار کرنا اپنا عاجز ہوکر سمندر سے کہنا کہ اسکو قتل کرڈالو اسکا داروغہ کو حکم دینا کہ اسے
لیجاکر جلاد کے سپرد کرے پھر اپنا کہنا کہ مین خداوند سے تو اجازت لے لون اسے طلب کرکو پھر اسکا
آنا اپنا چھوٹے موٹے ایک رقعہ لکھنا اور اسکو بلند کرکے روانہ کرنا راوی نے بیان کیا ہی کہ
جب خواجہ نے رقعہ لکھا اور ہاتھ اپنا بلند کیا اور کہا کہ ای فرشتۂ قدرت یہ رقعہ خدمت خداوند
مین پہونچا دے اس چالاکی سے اس رقعہ کو آستین مین ڈال لیا کہ کسیکو بالکل ثبوت نہ ہو بعد
اسکے اس رقعے کو اسی مقام پر سے نذر زنبیل کرلیا اور بالکل کسی پر ظاہر نہ ہوا خواجہ نے کہا
کہ مین نے اسطور سے اس رقعہ کو غائب کیا اسکے تھوڑی دیر کے بعد مین نے دوسرا رقعہ جو کہ
قبل سے لکھکر زنبیل مین رکھ لیا تھا اس چالاکی سے نکالا کہ کسی پر ظاہر نہ ہوا سبکو یہ یقین ہوا کہ
زیر بغل سے کسی فرشتے نے دیا پس راوی نے کہا ہی کہ جب خواجہ نے دوسرا رقعہ لیا تھا
جیسا کہ مین نے قبل مین تحریر کیا ہی وہ زنبیل سے نکالا تھا عیاری اسکا نام ہی کہ کسیکو ثابت نہوا
سبکو یہ یقین ہوا کہ فرشتہ دیگیا پس خواجہ نے اس رقعہ کو پڑھنا اور سمندر وغیرہ کو اس امر پر
آمادہ کرنا کہ مین ایوان کو خدمت خداوند مین روانہ کرون ان سبکا قبول کرنا اتنا سمندر سے
تین مرتبہ اقرار لینا اسکے بعد الوان پر سے ساحرون کا سحر اور قید دور کراکے اپنے تخت کے قریب
بولاکر اور رجال کو چالاکی سے نکالکر مارنا اس حال سے اپنا یہ کہنا کہ ایسا باریک ہونا کہ کسیکو
نظر نہ آئے ایوان کو جال مارکر نذر زنبیل کرنا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ایوان قریب
تخت خواجہ آئی تھی خواجہ نے یہ کہکر جال نکالا تھا کہ ای جال ایسا باریک ہونا کہ کسیکو نظر نہ آئے
مگر اس پھرتی اور چالاکی سے ہاتھ زیر بغل لے گئے تھے کہ کسیکو ثابت نہ ہوا نہ خواجہ کا جال
سے کہنا ثابت ہوا پس جب ایوان جال مین پھنس گئی تھی اسوقت خواجہ نے سب سے
کہا تھا کہ سجدہ کرو سب سجدے مین خم ہوے تھے کہ خواجہ نے ایوان کو نذر زنبیل کرلیا تھا
پس خواجہ نے کہا کہ یہ مین نے تدبیر کی جب مین ایوان کو نذر زنبیل کرچکا اور سب سجدے
سے اٹھے مین نے سمندر سے سوال جانے کا کیا سمندر نے کہا کہ میری دعوت قبول فرمائیے
خواجہ کا انکار کرنا خواجہ نے خود بیان کیا کہ جب مین نے بہت کہا تو سمندر نے کہا کہ اپنی ضرورت
بیان فرمائیے تو مین جانے دونگا پس خواجہ نے وہ مصنوعی تقریر جو کہ سمندر سے کی تھی بیان
کی اور کہا کہ مین نے سمندر سے یہ کہکر سب مجمع کو برطرف کرایا پس خواجہ نے بیان کیا کہ سمندر نے اقرار
کیا کہ تجھکو بھی وہ پھل کھلائیے پس اپنا سمندر کو ہمراہ چند سردار دیکے لیکر جانا اور ان سب کا وہ
پھل اور برگ کھاکر بیہوش ہونا اور اپنا خنجر لیکر چلنا اور گرج وچمک کا ہونا اپنا خوف کرنا
اس ساحر کی صدا آنا اور اپنا ہر مرتبہ قصد کرنا گرج وچمک کا زیادہ ہونا ابر کا سب ساحرون
پر جو کہ بیہوش پڑے تھے گرنا اور اپنا تخت پر سوار ہوکر ادھر کو آنا سب بیان کیا کوئی امر
چھوڑا نہین جو کچھ گذرا تھا وہ سب مع تفصیل کے صاحبقران کے روبرو اور بادشاہ اور اہل
دربار کے روبرو بیان کیا جو جو کہ اسوقت موجود تھے سب خواجہ کی اس عیاری اور اس

طراری پر بہت حیران ہوے اور خواجہ کی تقریر اور فقرے سن سنکر بہت ہنسے اور خواجہ کی بہت تعریف کی خواجہ نے سب کو سلام کیا اور کہا کہ یہ مین نے عیاری کی آپ لوگ فرمائین کہ کچھ اچھی عیاری تھی اور یہ مین نے کچھ کام کیا یا نہین سب نے جواب دیا کہ تمنے یہ وہ عیاری کی کہ بھلا کوئی کیا کریگا اور کسی کے ذہن مین کب آئیگا کہ یہ عیاری تھی آج ہم سب پر ظاہر ہوا کہ تم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کے پوتے ہو اکثر سنا گیا ہے کہ وہ بھی ایسی عیاری اور چالاکی کرتے تھے اور اپنے دل سے پیدا کرتے تھے وہ ہی تمنے بھی کیا سب نے خواجہ کی اسقدر تعریف کی کہ خواجہ خوش ہوگئے اور کہا کہ یہ روپیہ مین لے لون صاحبقران و بادشاہ و سب سردارون نے کہا کہ بسم اللہ یہ سب آپ ہی کا حق ہے خواجہ نے وہ سب روپیہ جانچ کر زنبیل کیا اور خوش ہوے صاحبقران و بادشاہ نے خواجہ کو ایک خلعت بہت گران قیمت علاوہ اُس روپے کے مرحمت کیا خواجہ اور زیادہ خوش ہوے وہ خلعت لیکر صاحبقران و بادشاہ کو سلام کیا اور اپنے مقام پر بیٹھگئے ناظرین عالی فہم پر ظاہر ہو کہ خواجہ نے یہ تدبیر کی تھی کہ اُس درخت کو بیہوشی آلود کیا تھا اور خود حکیمانہ وضع بنکر اور درخت زیر جد شاہ پر سوار ہوکر چلے تھے اُس تخت مین کل لگی ہوئی تھی جہان اُس کل کو موڑ دیا وہ بلند ہوگیا اور جدھر کو اُسکا رُخ کر دیا وہ اسطرف کو چلا یہ وہی تخت تھا جسپر خواجہ سوار ہوکر اُسدن آئے تھے جسدن سمندر کی صورت بنکر عشاق پر عیاری کی تھی پس وہی تخت تھا جسپر لقمان ثانی بیٹھکر اور بنکر آئے تھے خواجہ نے چالاکی سے وہ رقعہ بھی تدریل کیا تھا اور اُسکا جواب بھی چالاکی سے زنبیل سے نکالا تھا جواب اُسکا پہلے ہی سے لکھکر رکھ لیا تھا کیونکہ خیال کر چکے تھے کہ یہ ہی عیاری کرونگا جب خواجہ ہمراہ سمندر کے پیدل طرف دشت فرحت افزا کے چلے تھے اور تخت بالا سے سر چلا تھا اُسی وقت خواجہ نے اُسکی کل موڑ دی تھی سب کی آنکھ بچا کر چالاکی سے یہ معنی ہین کہ ہزارون آدمی تھے ایک کو بھی شعور نہ رہا گویا سب اندھے ہوگئے اصل امر یہ تھا کہ الوان کی قضا نہ تھی اُسکا بچانا خداوند کریم کو منظور تھا اُس سبب سے سب کو اندھا کر دیا اور سب کی عقل زائل کر دی ورنہ یہ کبھی ممکن تھا کہ خواجہ عیاری کر سکتے ایسے بندوبست سے اور رہا کر لے جاتے یہ سب اُسکا فضل و کرم تھا پس جب خواجہ سب عیاری بیان کر چکے خلعت و انعام پا چکے اُسوقت صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ الوان کو زنبیل سے نکالون کہ اُسکا حال معلوم ہو کہ اُسکا کیا قصد ہے خواجہ نے جواب دیا کہ اُسکا قصد کیا وہ اب اِنکی شریک ہے اگر آپ لوگ اُسکی رونمائی دین تو مین اُسکو زنبیل سے نکالون پس اُسیوقت دس ہزار روپے جمع ہوگئے سب نے اپنے مرتبے کے موافق دیا صاحبقران و بادشاہ نے پانچ ہزار روپیہ دیا خواجہ نے وہ روپیہ بھی پر کھکر داخل زنبیل کیا اور الوان کو زنبیل سے نکالا وہ قہر کا رے لشکر کفار کے سب کیفیت سنا کیے کھڑے ہوے اب اُنھون نے دیکھا کہ خواجہ نے الوان کو زنبیل سے نکالا خواجہ نے جیسے الوان کو زنبیل سے نکالا الوان جو باہر زنبیل کے آئی وہ حیران ہو ہوکر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی کہ مین کہان تھی اور کہان آگئی پہلے ایک تاریکی مین پہونچی بڑے عرصے تک وہان رہی اب جو باہر آئی تو نیا مقام ہے اب جو غور کر کے الوان نے دیکھا تو پہچانا کہ یہ دربار صاحبقران کا ہے الوان نے دیکھا کہ بادشاہ تخت پر تشریف فرما ہین اور صاحبقران دنگل پر اور بہت سے سردار گرد بیٹھے ہوے ہین مثل آفتاب شاہ و کوکبۂ روشن تن و رخ آفتاب طلعت

وسہراب جادو وغیرہ کے ایک طرف خواجہ کرسی پر بیٹھے ہوے ہین چونکہ یہ اِن سب کو میدان
جنگ مین دیکھ چکی تھی اِس سبب سے پہچانتی تھی ایلوان نے سب سے پہلے مہراب ہوکے
بادشاہ کو سلام کہا تو اسد شاہی بجالائی پھر صاحبقران کو سلام کیا پھر خواجہ کو سلام کیا اسکے بعد
سب حاضرین دربار سے صاحب سلامت کی مگر حیران ہی کہ مین کہان تھی اور کہان آگئی کچھ یہ ماجرا
سمجھ مین نہین آتا ہی اُدھر بادشاہ نے حکم فرمایا کہ ایلوان کے لیے کرسی لاؤ فوراً کرسی حاضر کی گئی
ایلوان سلام کرکے کرسی پر بیٹھی مگر حیران ہی کہ کیا واقعہ ہی کہ اتنے عرصے مین صاحبقران نے حیران
ہوکر ایلوان کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے ایلوان تم کیون اسقدر حیران ہو ہو کر دیکھ رہی ہو کچھ
بیان تو کرو ایلوان نے جوابدیا کہ حضور مین یہ حیران ہو ہوکر دیکھ رہی ہون کہ مین تو سمندر
کے پاس اسیر تھی اُسنے میرے قتل کی فکر کی تھی اور بہت بڑا مجمع تھا سب اہل شہر و دیگر اطراف و
جوانب کے لوگ جمع تھے اور سمندر نے بہت بندوبست کیا تھا کہ ہوا کا گذر نہ تھا سمندر میرے
قتل کا ایک حکم دے چکا تھا کہ کوئی بچہ شیطان لقمان اُسکے پاس آیا اُسنے مجھکو طلب کیا اور
بہت کچھ نصیحت کی مین نے نہ مانا اُسنے غصہ کرکے مجھکو پھر سپرد سمندر کر دیا پھر کچھ سوچکر کہا کہ
مین خداوند سے اجازت لیلون پھر نہ معلوم اُسنے کیا کیا کیونکہ مین تو سر جھکائے ہوے تھی
اُسنے اتنا مجھسے کہا کہ اے ایلوان تمکو خداوند نے طلب کیا ہی مین تمکو روانہ کرتا ہون یہ کہکر اُسنے
سمندر سے کہا میرے جسم سے قید دور کر اے ساحرون کا سحر دور کر ابا اپنے تخت کے قریب
بلا کر کوئی چیز ایسی میرے جسم پر ماری کہ مین بے حس و حرکت ہوگئی اور پھر مجھکو خبر نہین کہ کیا
گذری میری جو آنکھ کھلی اپنے تئین تاریکی مین پایا اُسکے بعد پھر مجھکو ہوش آیا کیونکہ مین بسبب
تاریکی کے بیہوش ہوگئی تھی ہوش جو آیا تو اپنے تئین اس دربار مین پایا نہ معلوم کہ یہ کیا واقعہ
ہی صاحبقران مسکرائے اور فرمایا کہ خواجہ نے تمہارے لیے اپنی جان دیکر عیاری کی اور تمکو
رہا کرلائے اے خواجہ ذرا تم اپنی عیاری کی حالت بیان کرو بس خواجہ نے کہا کہ اے ایلوان
سنو میری طرف متوجہ ہو پس خواجہ نے کل حالت اپنی عیاری کی ابتدا سے انتہا تک بیان کی
اور سب حالت کہی اور کہا کہ اس طور سے مین تمکو رہا کرکے لایا ہون اب تم بیان کرو کہ تمیر کیا
سمندر نے ظلم و ستم کیا اور کیون قتل پر آمادہ ہوا تھا ایلوان نے سب اپنی حالت بیان کی
سمندر کا طلب کرنا اپنا ترک دنیا کرنا بموجب طلب سمندر آنا سمندر سے بحث ہونا اُسکا سمجھانا اپنا
انکار کرنا سمندر کا حکم گرفتاری دینا سبکا ملکر اسیر کرنا اور سمندر کا حکم قتل دینا اپنا خداوند کریم
پر نظر رکھنا سب بیان کیا صاحبقران نے فرمایا کہ تمیر سمندر نے بڑا ظلم و ستم کیا ایلوان نے کہا کہ
جی ہان مگر میری ابھی قضا نہ تھی جو بچ گئی ورنہ قتل ہو جاتی سمندر نے کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا تھا
خداوند کریم خواجہ کی عمر مین برکت دے کہ انھون نے میری جان بچائی خداوند کریم انکی مراد دلی
بر لاے مین کہانتک اِنکا شکریہ ادا کرون میری زبان مین اسقدر طاقت نہین ہی کہ انکی تعریف کرون
مین خواجہ کی ایک ادنا کنیز ہون خواجہ نے مجھکو بے دامون خرید کر لیا مین اپنی زندگی بھر خواجہ کے
احسان سے سر نہ اُٹھا سکونگی خواجہ نے میری جان بخشی فرمائی دوبارہ میری زندگی ہوئی یا خدا نے
جان بچائی یا خواجہ نے ایلوان نے یہ تقریر کی خواجہ نے جوابدیا کہ اے ایلوان میری بھی یہ لیاقت ہی
کہ مین کسی کی جان بچاؤن یہ سوا ے خداوند کریم کے دوسرے مین قدرت نہین ہی مین کوئی معاذاللہ

خدا ہون

خدا نہین ہون یہ بندے کی طاقت نہین کہ کسی کی جان بچاے یہ کلمۂ کفر ہی اب کبھی ایسا کلمہ زبان پر نہ لانا
ای الوان یہ بیان کر کہ اب تیرا کیا قصد ہی جو تو نے پہلے شرط کی تھی یا اب دوسرا ارادہ ہی میرے نزدیک
تو بہتر یہ ہوگا کہ اب تم ہماری شراکت کرو اور سمندر سے مقابلہ کرو کیونکہ اُسنے تمسے خلاف عہد کیا
اور تمھارے ساتھ بہ بدی پیش آیا اب تمکو لازم ہی کہ تم بھی خلاف عہد کرو اور اُسکے ساتھ بہ بدی پیش
آؤ الوان نے جواب دیا کہ ای خواجہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ اگر ایک اپنے قول کے خلاف کرے تو دوسرا
بھی مثل اُسکے ہو جاے کیا تمنے نہین سُنا ہی اکثر بزرگون کا قول ہی کہ اگر کوئی تیرے ساتھ بدی کیے جاے
تجھکو لازم ہی کہ تو اپنی نیکی سے نہ باز آ ساتھ اُسکے نیکی کیے جا تاکہ دیکھنے والے تیری تعریف کرین اور
اور اُسکی مذمت پس مین کہون وہ کام کرون کہ لوگ یہ کہین کہ الوان ذرا سی سختی مین نکل گئی اور
سمندر سے مقابلہ کیا خواجہ نے جواب دیا کہ ای الوان یہ تیرا خیال بہت ٹھیک ہی مگر اسکا سبب
یہی ہی کہ جو مین نے تمسے کہا وہ سبب یہ ہی کہ سمندر کو جو کچھ تمھارے ساتھ کرنا تھا وہ کر چکا اگر مین نہ جاتا
اور جا کر عیاری نکرتا تو وہ تمکو قتل کر چکا تھا پس اُسکے نزدیک تو تم اُسکے ہاتھ سے نکل گئین وہ اپنا
فعل جو اُسکو منظور تھا کر چکا اب اُسکا کوئی دعوی تمپر نہین ہی نہ کوئی اب تمکو الزام دے سکتا ہی کیونکہ تمنے
اپنے عہد کے خلاف نہین کیا اُسی پر قایم رہین اور اُسکے ظلم و ستم سے سرتابی نہ کی جو اُسنے ستم کیا وہ
تمنے گوارا کیا یہانتک اپنی جان دینے پر آمادہ ہوئین اور بدی یہ صرف ہم لوگون کی تقدیر تھی اور
ابھی تمھاری قضا نہین تھی کہ تم بچ گئین اور خداوند کریم نے تمکو بچا لیا اگر تمھاری قضا آگئی ہوتی تو
میری کیا اصل تھی کہ مین تمکو بچا سکتا پس خدا نے تمکو اس واسطے زندہ رکھا ہی کہ تم اُسکی راہ مین
جہاد کرو اور اُسکی عبادت کرو تاکہ جو کچھ تمنے گناہ کیے ہین اور ایک مدت تک حالت کفر مین رہی ہو
وہ سب عفو ہو جائین اور دنیا سے پاک و صاف جاؤ تاکہ بہشت برین تمھارا مقام ہو اور تم بھی
عبادت گذارون مین شامل کیجاؤ اور جب تم اِس دنیا سے جاؤ تو مرتبۂ شہادت پاؤ پس اب
اُس خیال کو اپنے دل سے دفع کرو اور میرے کہنے پر عمل کرو اب کوئی تمکو الزام نہین دیگا بلکہ یہی
کہیگا کہ الوان نے اپنی سی کی کہانتک کوئی حد بھی ہی اُسنے بہت عجز و انکسار کیا جب سمندر نے نہ مانا اور
اُسکے عجز و انکسار کی جانب خیال نہ کیا اور قتل پر آمادہ ہوا قتل کرنے کو لیگیا اُسپر بھی اُسنے سرتابی
نہ کی اور قتل پر اپنے راضی رہی اُسکو اور لوگ بچا کر لیگئے اور اُسکی جان بچانی احسان کیا اُسپر وہ
محسن کش نہ تھی جو محسن کشی کرتی سمندر کا یہ رنگ دیکھا تب اُسنے دوسرے کی شراکت کی پہلے تو
وہ ترک دنیا کر کے بیٹھی بھی اِسی وجہ سے کہ نہ مین سمندر کی شراکت کرون نہ اہل اسلام کی دنیا کو مین
ترک کرون تاکہ کوئی میرے اوپر زور نہ ڈالے مگر اُسپر بھی سمندر نے اُسکو چین نہ لینے دیا اُسکو بلا کر
ساتھ بدی کے پیش آیا آخر کو وہ جو کسی سبب سے بچی اُسنے شراکت ترک کی اور اہل اسلام کی شراکت
کی کوئی بری بات نہین کی بلکہ عقلمندی کی جو کہ عقلمند ہین وہ کبھی الزام نہ دینگے بلکہ تعریف کرینگے کیونکہ جو
اپنے سے بدی کرے اُسکے ساتھ یہی کرنا زیبا ہی اہل لیاقت اور بزرگون کا قول ہی کہ جو اپنے سے
بدی نہ کرے اور اُسکے ساتھ بدی کرے اُسکے مان باپ مین فرق ہی اور جو اپنے ساتھ بدی کرے
اور خود اُسکے ساتھ بدی نہ کرے اُسکے بھی مان باپ مین فرق ہی پس اگر سمندر بدی تمھارے ساتھ
نہ کرتا اور تم بدی اُسکے ساتھ کرتین تو ضرور خلاف تھا اور دنیا مین بدنام ہوتین اور ہم بھی بُرا کہتے
جبکہ مین نے پہلے تمکو گرفتار کیا تھا اور تمسے شراکت کو کہا تھا اور تمنے وہ عذر کیا تھا ہان اگر تم اُسوقت

میری شراکت کرتین اور سمندر سے انحراف کرتین تو مین ضرور یہ خیال کرتا کہ تمنے جان کے خوف سے یہ امر کیا اور تمھاری شرافت وعالی خاندانی مین فرق ہی بلکہ ہر ایک یہی خیال کرتا پس جب تمنے ایسا نہین کیا بلکہ تارک دنیا ہوئین اور سمندر سے مقابلہ کرنے سے انکار کیا تو اب کوئی نہین کہہ سکتا ہی سب سمندر ہی کو الزام دینگے دوسرے تم نہ سمندر کی ملازم ہو نہ ماتحت ہو صرف ملاقات و دوستی وندہبی کا پاس تھا تمنے دوستی و ملاقات کو اپنے امکان بھر خوب نباہا اسکو تم کیا کرو کہ سمندر نے حق دوستی کو نہ پہچانا اور تمھاری قدر نہ کی ہان اگر ملازم ہوتین تو شاید لوگون کو یہ گمان ہوتا کہ نمک حرامی کی بس اب کوئی اِس امر کو کہ نہین سکتا تیسرے یہ کہ تمھارے اُسکے مذہبی فرق بہت بڑا ہی پس تمنے اپنی عقبیٰ درست کرنے کے لیے اُس مذہب باطل کو ترک کیا اور مذہب حق اختیار کیا پس ایسی حالت مین تمھارے اُسکے ضرور دشمنی اور عداوت ہوگی اب وہ دوستی اور ملاقات کہان رہی کہ جسکا تم خیال کرو اور مین تمپر کوئی دباؤ ڈالکر نہین کہتا ہون شاید تم اس کا خیال کرو کہ مین تمکو جبورہا کر لایا ہون اور تمکو بخہ اقتضا سے بچایا ہی مین اس سبب سے زور ڈالتا ہون یہ امر نہین ہی بلکہ تمھاری خوشی پر ہی تم ایسا خیال نہ کرنا اگر تم میرے کہنے پر عمل کروگی تو جو تمھارے حق مین منظور خداوند کریم ہوگا وہ پیش آئیگا اور تمکو راحت ملیگی ورنہ تمکو اپنے فعل کا اختیار ہی ہم لوگون کا یہ طریقہ نہین ہی کہ کسی پر زور وظلم کرکے اپنا مذہب قبول کرائین اُسکی خوشی پر منحصر ہی جو اُسکی مرضی ہو ویسا وہ کرے اگر اپنی بہتری اور اچھائی دیکھے تو اُسکو منظور کرے ورنہ اُسکو اختیار ہی کسی قسم کا تمپر ظلم وستم نہین کیا جاتا ہی تمپر کیا منحصر ہی یہان کسی پر ظلم نہین کیا جاتا ہی خوشی پر اُسکی موقوف ہی ہان اُسکے نسبت طریقے اور قاعدے اور نیک وبد اور اچھائی اور برائی سب بتادی جاتی ہی پس وہ جانے اور اُسکا کام کوئی وہ تمکو نہ بخشوائیگا اگر ہمارے کہنے پر عمل کریگا یہان بھی راحت پائیگا وہان بھی نہ عمل کریگا تو کیا معلوم کیا گذرے کوئی ہم اُسکے اعمالون سے واقف نہین ہین ظاہر دیکھا جاتا ہی اسپر عمل کیا جاتا ہی ای الوان یہ تو تمنے سُنا ہوگا کہ اپنی اپنی گور واپنی اپنی منزل پس جیسے جسکے اعمال ہونگے ویسا اُسکے ساتھ برتاؤ ہوگا تمکو کسی کے فعل اور افعال سے کیا غرض ہی جو ہمارا فرض تھا وہ ہمنے تمسے کہدیا اور تمکو آگاہ کردیا یہ کہکر خواجہ نے بہت سے کلمۂ تعریف خداوند کریم مین اور اچھائی مذہب اسلام مین اور بہت سے کلمہ مذمت دین سامری وغیرہ مین اور مذمت سامری وجمشید مین بیان کیا الوان خاموش سنا کی کچھ جواب نہ دیا جب خواجہ اپنی تقریر کرچکے اُسوقت الوان نے جواب دیا کہ ای خواجہ یہ جو کچھ آپ نے بیان فرمایا مین نے سُنا اور بہت بجا ارشاد ہوا مین اِس سے انحراف نہین کرتی ہون بلکہ مذہب اسلام تو مین نے اُسیدن قبول کرلیا تھا جسدن آپ نے مجھکو پہلے اسیر کیا تھا اسی سبب سے تو مین نے ترک دنیا کیا اور گوشہ نشینی اختیار کی اور جو کچھ آپ نے اُسدن فرمایا تھا وہ بھی میری اچھائی اور بہتری کے لیے تھا اور آپ کی تقریر دلپذیر نے میرے دل پر ایسا اثر کیا تھا کہ جسکا انجام یہ ہوا اور مین نے اُسپر بہ خوشی عمل کیا اور آج جو ارشاد ہوا یہ بھی میرے لیے ہی مین ایسی نادان نہین ہون کہ دوست و دشمن کو نہ پہچانون پس مین نے آپ کے کہنے پر عمل کیا مجھکو کوئی خوف نہین ہی مین نے آپ کی شراکت بدل قبول کی اور سمندر کو دیکھ لیا اور سمجھ گئی اب مین سمندر کے باپ سے مقابلہ کرونگی اُسکی کیا اصل ہی نہ مجھکو اس امر کا خوف ہی کہ اہل دنیا مجھپر طعنہ زن ہونگے اُنکی طعنہ زنی سے مجھکو کیا بقول آپ کے کہ جو نادان ہونگے وہ ایسا کرینگے

کہ الزام دینگے عقلمند تو خیال بھی نہ کرینگے اور کس کے منھ مین دانت ہین جو مجھکو الزام دے سکے بقول
آپ کے نہ مین اُسکی ماتحت تھی نہ ملازم پس ملاقات و دوستی تھی جبتک اُسنے دوستی اور ملاقات کا
پاس کیا اُسوقت تک مین نے بھی کیا پس جب وہ اُس سے پھر گیا تو مجھکو کیا ضرورت تھی کہ مین اُسکا
پاس کرون پس میرا تو یہ قول اول سے ہی کہ جو اپنے سے بدشمنی پیش آئے اُس حالت مین جبکہ مین اُسکے
ہمراہ کوئی امر دشمنی کا نہ کرون تو پھر مجھکو بھی لازم ہی کہ مین بھی اُسکے ساتھ دشمنی کرون ہان جسکے ساتھ
مین دشمنی کرون وہ میرے ساتھ دشمنی کرے تو کیا مضایقہ ہی جیسا کہ میرے آپ کے گذرا کہ مین
آپ سے بہ دشمنی پیش آئی آپ نے اُسکا عوض کیا مجھکو کوئی گلہ نہین ہی ہان مزدرسمندر سے گلہ ہی
اور اِس امر کا خیال ہی کہ مین نے اُسکے ساتھ کوئی بات ایسی نہین کی کہ جس سے بوے عداوت
ظاہر ہو پس اُسنے میرے ساتھ یہ حرکت کی پس لفت ہی ایسی ملاقات اور دوستی پر کہ ایک تو سراسر
دشمنی کرے دوسرا دوستی کا دم بھرے جاے پس مین نے ابھی جو وہ تقریر آپ سے کی صرف اس
خیال سے کہ شاید آپ لوگون کو یہ شک ہو کہ یہ بڑی خراب عورت ہی اور بہ خوف جان اُسنے یہ امر
قبول کیا ہماری شراکت اختیار کی یا یہ کوئی کہے کہ اسکو سمندر سے مقابلہ منظور تھا تو مین قسم کھاکر
کہتی ہون کہ یہ امر نہ تھا بلکہ صرف اس امر کا ظاہر کرنا تھا کہ مین سمندر سے اسوقت تک خلاف نہین
ہون مگر کیا کرون اُسکی حرکتون نے مجھکو مجبور کر دیا اگر مجھکو سمندر سے مقابلہ منظور ہوتا تو پہلے
مین اُس سے وہ شرط نہ کرتی اور آپ کی شراکت قبول کر لیتی پس یہ امر مجھکو سب پر ظاہر کرنا تھا کہ مین نے
سمندر کے ساتھ ایسی کی اور اُسنے اُس نیکی کا میرے ساتھ سلوک یہ کیا اس سبب سے مین نے
انکار کیا کہ آپ مجھکو سمجھا لینگے اُسمین یہ سب امر ظاہر ہو جائیگا اگر مین اپنی زبان سے بیان کرونگی تو
لوگون کو یہ خیال ہوگا کہ اُسنے سمندر پر الزام رکھا ضرور اُسکی یہ خواہش تھی کہ مین سمندر سے مقابلہ
کرون پس ایسے ایسے الزام لگا کر اُسکی شراکت سے دست بردار ہوے اور مقابلے پر آمادہ
ہوے اس سے یہ ہوا کہ ہر ایک پر اُسکا ظلم و ستم اور میری مجبوری ظاہر ہو گئی اور سب نے سن بھی
لیا یہ جو الوان نے کہا خواجہ نے جواب دیا کہ کتنے بڑی عقلمندی اور دانائی کی در اصل اچھا کیا اب
تم بے خوف ہو جاؤ تمکو کوئی کچھ نہ کہیگا اگر کہیگا تو ہم اُسکا جواب دندان شکن اُسکو دینگے ادھر خواجہ
نے الوان سے ایسی تقریر کی ادھر کل اہل دربار نے جو اُسوقت وہان موجود تھے سب نے الوان
کو سمجھایا اور صاحبقران نے بلکہ آفاق شاہ وغیرہ نے بہت سے پہلو اچھائی کے الوان کو دکھاے
الوان نے بھی خیال کیا کہ یہ سب سچ کہتے ہین سمندر نے تیرے ساتھ بہت خراب حرکت کی اور کوئی
دوستی اور یارانے کا خیال نہ کیا پہلے ذلیل کیا میرے مکان سے مجھکو طلب کر کے اُسکے بعد میری
جان کا خواہان ہوا اگر خواجہ نہ بچاتے تو وہ ضرور قتل کرتا ایسے بد باطن اور ظالم کی شراکت
یا اُسکے لیے ایسے لوگون سے بگاڑنا بالکل خلاف ہی پس یہ امر اپنے دل مین خیال کر کے کہا کہ مین نے
آپ لوگون کی شراکت بدل قبول کی اب مین سمندر سے مقابلہ کرونگی اور مین مطیع اسلام ہوئی آپ کی
ایک ادنی کنیز ہون یہ کلام صاحبقران و بادشاہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا اور کہا کہ اب مین آپ کے
حکم سے کبھی سرتابی نہ کرونگی چاہے آپ لوگ مجھکو بلا جرم و خطا قتل بھی کرین مین یہی خیال کرونگی
کہ ضرور میری کوئی نہ کوئی خطا تھی جب تو یہ امر میرے ساتھ کیا گیا صاحبقران نے جو ابدیا کہ ہم بھی
تیرے ہر امر کا خیال رکھین گے کیونکہ تو ہماری ہم مذہب ہی اس امر کا کبھی خیال بھی نہ کرنا کہ ہم لوگ

کبھی بے جرم وخطا کسی پر ظلم وستم کرین ہمارا تو یہ طریقہ ہی کہ ہم اُسپر بھی ظلم وستم نہین کرتے ہین جو کہ خطا کرتا ہی
بلکہ ہمارا یہ حکم ہی کہ کوئی کافر پر بھی ظلم وستم نہ کرے نہ کہ اپنے برادر دینی پر یہان ظلم وستم کا طریقہ ہی نہین
آتا ہی نہ یہان کوئی ظلم وستم کرتا ہی بس اِس امر سے تو بے خوف رہ اب ہماری جان تیرے جان کے ساتھ
ہی پہلے ہم قتل ہونگے پھر تیری نوبت آئیگی ہر ایک ہمارے دوستون اور سردارون اور عزیزون
مین سے تیری حفاظت کریگا اور تجھکو اپنے حد بھر عزیز خیال کریگا اور تیرے اوپر اپنی جان نثار کرنیکو
موجود ہوگا اپنے امکان بھر الوان نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ مین سبکی لونڈی ہون مین خود سب کے اوپر
اپنی جان فدا کرنے کو موجود ہون ایک ادنی کنیز ہون یہ جو کچھ آپ نے فرمایا سب آپ کی قدردانی
اور غریب پروری ہی میری اتنی عمر ہوئی مین نے آجتک ایسے صاحب لیاقت واہل قدر لوگ نہین
دیکھے ایسے لوگ تقدیر سے میسر ہوتے ہین جو کہ شریف اور سپاہی کی قدر کرتے ہین یہ میرا مقدر
تھا کہ مین انکی خدمت مین حاضر ہوئی بس طریقہ یہ ہی کہ قدردان سے بس چلتا ہی ناقدرے سے کچھ
بس نہین چلتا ہی آپ کی اس قدردانی اور مرتبہ شناسی سے ہر ایک آپ کے اوپر فدا ہونے کو
موجود ہی پس خداوند کریم آپ کو ہم سب کے سر پر سلامت رکھے مین نے تو ایسی مرتبہ شناسی اور
کسی مین نہ پائی جیسی آپ لوگون مین پائی اور مجھکو آپ کے قدمون پر خدا موت نصیب کرے
اور مین اب طریقۂ اسلام مین مرون یہ کہکر اپنی کرسی پر سے اُٹھی بادشاہ کی تعریف کرتی ہوئی قریب
تخت پہونچی اور قصد کیا کہ اپنا سر قدم بادشاہ پر رکھون بادشاہ نے ہاتھ سے اُسکا سر اُٹھا لیا اور
دست شفقت پشت پر رکھا اور فرمایا کہ یہ کیا کرتی ہی ایسی حرکت نہ کرنا اُسنے عرض کیا کہ میری خطا
معاف فرمایئے کہ مین نے اِنکو بڑی زحمت دی تھی کہ آپ میرے سبب سے ایک شبانہ روز صدمہ و
رنج مین مبتلا رہے سب سردارون کا غم میری ذات سے آپ نے اُٹھایا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ
تیری خطا نہ تھی بلکہ ہمارے مقدر مین یہ تکلیف بدی تھی اور بہت کچھ اُسکو سمجھایا اور فرمایا کہ جا
اپنے مقام پر بیٹھ مین تجھسے بہت خوش ہون پس الوان بادشاہ کی تعریف کرتی ہوئی اور دعائین
دیتی ہوئی صاحبقران کے نزدیک آئی اور ہاتھ جوڑکر کہا کہ آپ میری خطا کو نہ بحمل فرمایئے کہ مین نے
آپ پر سحر کیا تھا اور مین نے یہ قصد کیا تھا کہ آپ کو قتل کرون آپ اُس سحر مین مبتلا رہے آپ کو بڑی
تکلیف ہوئی یہ کہکر قصد کیا کہ سر کو قدم صاحبقران پر رکھون صاحبقران نے اُسکا سر اُٹھاکر سینے
سے لگایا اور بہت شفقت سے فرمایا کہ ای الوان یہ کوئی خطا نہ تھی ہمارے تیرے مقابلہ تھا بس
جنگ وجدل مین یہی امر ہوتا ہی کہ باہم مقابلہ ہوتا ہی بس جسکا حربہ چلگیا وہ اپنا کام کرگیا اگر میرا
حربہ چل جاتا اور تو مرجاتی تو کیا ہوتا یا مین مرجاتا تو کیا تھا لڑائی مین یہی ہوتا ہی جب باہم دشمنی
ہوئی تو اسکا خیال نہین ہوتا یہ کوئی امر ایسا نہ تھا کہ مین کہون کہ تو نے میری خطا کی اور جبتک تو
ہمارے اور ہمارے دشمنی تھی اُس حالت مین خطا کیسی اور قصور کیسا ہر ایک کو اپنی فتح وظفر
کا خیال تھا جو تجھسے ہوسکا تجھنے کیا اور جو ہمسے ہوسکا ہمنے کیا بس یہ کوئی امر نہین ہی مین تجھسے
بہت خوش ہون اور تمھاری شراکت سے میرا دل بہت شاد ہوا یہ فرماکر اُسکو سینے سے لگایا
اُسنے دست صاحبقران کو بوسہ دیا اُدھر بادشاہ نے فرمایا کہ الوان کے لیے خلعت حاضر کیا جائے
پس فوراً خلعت فاخرہ حاضر کیا گیا اُدھر سے ایوان جو بیلٹی صاحبقران کی تعریف کرتی ہوئی تو
خواجہ کے پاس آئی خواجہ نے بھی سینے سے لگایا بہت تعریف کی پھر تو ہر ایک سردار سے ملی

اور سب بہت خوش ہوئی صاحبقران نے بھی ایک خلعت برائے ایوان اور ایک خلعت برائے خواجہ اور دس ہزار روپیہ نقد برائے خواجہ طلب فرمایا اسی طور سے بادشاہ نے بھی اور ہر ایک سردار نے اپنی اپنی لیاقت کے موافق برائے خواجہ روپیہ طلب کیا اُس خوشی مین کہ خواجہ کے سبب سے ایوان نے تم سب کی شراکت کی اور خواجہ نے ایوان کی جان بچائی پس جب ایوان سب سے مل چکی اور پھر بادشاہ اور صاحبقران کو سلام کر کے کرسی پر بیٹھی اُسوقت بادشاہ وصاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ یہ خلعت تم پہنو اور دوسرا ایوان کو پہناؤ غرض بادشاہ وصاحبقران نے ایوان کو مخلع بخلعت فاخرہ کیا اُسنے سلام کر کے دونون خلعت پہن لیے اور بہت تعریف کی اُدھر بادشاہ وصاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ یہ نقد روپیہ اور یہ خلعت تمھاری نذر ہی اس صلے مین کہ تمنے ایوان کو ہماری شراکت پر راضی کیا اور اُسکی جان بچائی خواجہ نے خوش ہو کر اور سلام کر کے وہ سب نذر زنبیل کیا یہ کلام سُنکے صاحبقران کے ہر ایک سردار نے بھی یہی برتاؤ خواجہ سے کیا خواجہ نے سب سے روپیہ لیکر نذر زنبیل کیا پس ایوان نے جو یہ طریقہ دیکھا اُسکے پاس ایک مالا تھا کہ وہ اُسکے زیر پیرہن تھا خواجہ کو نہ معلوم تھا ورنہ خواجہ ضرور اُتار لیتے اس مالے مین بہت عمدہ اور نادر موتی تھے وہ ہر وقت ایوان کے پاس رہتا تھا پس ایوان نے وہ مالا گلے سے اُتار کر اور خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ اس لونڈی کی بھی نذر قبول ہو گو یہ کوئی حقیقت نہین رکھتا ہی پس اسوقت اسکو قبول فرمائیے آپ کی قرصندا ہونگی جب اپنے ملک مین جاؤنگی جو میرے کیے ہو سکے گا آپ کو صرف اس صلے نین دونگی کہ آپ نے میری جان قبضۂ ظالم سے بچا دی ہی یہ تو صرف آپ کے پان کھانے کے لیے دیتی ہون بھلا مین کیا آپ کو دونگی مین خود آپ کی دست نگر ہون مگر ہان جو کچھ مجھکو میسر ہو گا بطور نذر پیش کرونگی بموجب مصرعہ گر قبول اُفتد زہے عز و شرف + خواجہ نے وہ مالا ہاتھ بڑھا کر لے لیا اور بہت ایوان کی تعریف کی جب خواجہ کو ایوان مالا دیچکی اُسوقت بادشاہ نے فرمایا کہ آج ایوان کی دعوت ہمنے کی ہی ایوان نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ اس کنیز کی بھی یہ لیاقت ہی کہ حضور کے یہان دعوت کھاے یا حضور دعوت فرمائین ایک ادنیٰ ملازم کو حکم فرمائیے کہ وہ میری دعوت کرے یہ صرف آپ کی کنیز پروری ہی ورنہ مین آپ کی کنیزون کی کبھی ہمسری نہین کر سکتی ہون مین عذر تو نہین کر سکتی ہون مگر ایک امر ہے کہ اگر اجازت ہو تو یہ کنیز آج اپنے مکان پر جاے اور اپنی بہن ماران تاجدار و دیگر سردارون و اہل لشکر و اہل شہر کو مسلمان کرے اور وہان سے لشکر لیکر آئے حاضر خدمت ہو اُسوقت حضور دعوت فرمائین تو میرے ہمراہیون کو بھی معلوم ہو کہ ہمارے مالک کو ایسے قدردان آقا ملے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ ابتو ہم کہ چکے ہین ابتو تمکو ضرور دعوت کھانا ہو گی ہان جب تم اپنا لشکر لیکر آؤگی پھر تمھاری دعوت مع تمھارے لشکر کے کیجائیگی ایوان نے سر جھکا لیا اور بہت تعریف اپنے دل مین کی بس صاحبقران نے حکم دیا کہ ہمارے یہان بھی ایوان کی دعوت کل ہی اسی طور سے ہر ایک نے اعلیٰ قدر مراتب ایوان سے دعوت کا وعدہ لیا راوی نے بیان کیا ہی کہ پہلے ایوان نے بادشاہ کے یہان دعوت کھائی اُسکے بعد صاحبقران کے یہان پھر ہر ایک سردار نے دعوت کی اسی طور سے سب سردارون کے یہان دعوت کھائی جو جو کہ معزز تھے پس جب دعوت سے فراغت ہوئی طریقہ یہ تھا کہ شب کو ایوان سردار کے

یہان دعوت کھاتی تھی صبح کو حاضر دربار ہوتی تھی دوسرا سردار وعدہ لیتا تھا پہلے عزیزان صاحبقران نے بعد بادشاہ وصاحبقران کے دعوت کی پھر سردارون نے جب دعوت سے فراغت ہوے اور سب دعوت کر چکے اب جرا لیوان نہ طاقی دربار مین آئی اور اپنے مقام پر بادشاہ وصاحبقران کو سلام کرکے بیٹھی اسکے لیے مقام صف ساحران مین برابر مریخ آفتاب علم کے مقرر ہوا اسکی کرسی مریخ کے برابر بچھائی گئی ہر ایک کی خوشی سے اور یہ تو بارہا ذکر ہو چکا ہے کہ جب کوئی شریک اہل اسلام ہوتا ہے تو اسکا مشاہرہ اور اسکے لیے خدمتگار وخواص و دیگر اشیاے ضروریات وپیش خدمتین وخیمہ وغیرہ وچوبدار سرکار شاہی سے مقرر ہوتے ہین اسی طور سے ایوان کے لیے بھی سب سامان مقرر ہوا یہ حال دیکھکر ایوان اور خوش ہوئی ہر وقت بادشاہ وصاحبقران ودیگر اہل اسلام کی تعریف کرتی تھی اور سب اس سے بخوشی ملتے تھے اور اسکی بہت خاطر کرتے تھے اسدن جرا ایوان حاضر دربار ہوئی اسنے بادشاہ و صاحبقران سے عرض کی کہ کنیز اسوقت کچھ عرض کیا چاہتی ہے اگر اجازت ہو تو عرض کرے بادشاہ نے فرمایا کہ شوق سے عرض کرو ایوان نے ہاتھ جوڑکر عرض کی کہ لونڈی اس امر کی امیدوار ہے کہ لونڈی کو اجازت ملے کہ وہ اپنے ملک کو جاے اور وہان جاکر سب کو مسلمان کرے اور اپنا لشکر لیکر حاضر خدمت ہو کیونکہ اب سمندر سے بہت بڑا مقابلہ ہوگا یہ لونڈی بھی اپنے جوہر حضور کو دکھاے گو یہ امر ضرور ہے کہ حضور میری کمک کے خواستگار نہین ہین سمندر کو حضور ہی کا لشکر کافی ہے مگر لونڈی کے دل مین ہوس ہے کہ مین اپنا لشکر لاؤن اور سمندر کو اپنے سحر کا تماشا دکھاؤن جیسے اسنے مجھکو ذلیل کیا ہے مین بھی اس سے اس ذلت کا بدلہ لون اسی امر مین یہ بھی ہوگا کہ سب کو مسلمان بھی کرون دوسرے یہ بھی خیال ہے کہ مجھکو عرصہ ہوا ہے کہ مین وہان سے آئی ہون بیس روز کا وعدہ کر آئی تھی کہین ایسا نہ ہو کہ میری بھانجی گھبرا کر چلی آئے اسکو تو یہ معلوم نہین ہے وہ سیدھی سمندر پر کو جائیگی سمندر تو دشمن ہو رہا ہے اسکے ساتھ نہ کوئی بدی کرے تو بڑی خرابی ہوگو وہ سمندر سے کم نہین ہے مگر خیال یہ ہے کہ سمندر کا طریقہ یہ ہے کہ جہان جسکو اپنے سے زبردست پایا اسکے ساتھ فریب کرتا ہے بس اسکو دھوکا دے اور گرفتار کرلے تو میری بڑی بدنامی ہو اور مین کسی طرف کی نہ ہون اگر خدانخواستہ اسپر کوئی آفت آئے تو پھر میرا زندہ رہنا دشوار ہے کیونکہ مین اس سے بہت الفت رکھتی ہون تیسرے اس امر کا خیال ہے کہ شاید سمندر نے کسی کو میری طرف لشکر لیکر روانہ کیا ہو کہ جاکر شہر ایوانیہ کو تاراج کرو اور ایوان کے عزیزون کو قتل کرو وہ پہونچا ہو اور اس سے مقابلہ ہوتا ہو تو ایسی حالت مین میرا ہونا وہان پر ضرور ہے یا یہ امر سمندر نے کیا ہو کہ ایک نامہ میری شکایت کا اس مین میری برائی اور اپنی اچھائی اور میرا دین اسلام اختیار کرنا اور آپ کی شراکت کرنا تحریر کی ہو صرف اس خیال سے کہ تاکہ یہ لوگ اس سے منحرف ہو جائین اور اس سے دشمنی کرین پس اس سے مین چاہتی ہون کہ اپنے ملک کو جاؤن اور اسکا بندوبست کرون تاکہ یہ فتنہ نہ اٹھے مین خود سب کو پہلے سے سمندر کے حالات سے آگاہ کردون یہ جرا ایوان نے کہا بادشاہ وصاحبقران نے فرمایا کہ بیشک تمھارا جانا مناسب ہے ہمنے اجازت دی کہ تم جاؤ مگر بہت جلد آنا اسنے جرابدیا کہ یہ کنیز بہت جلد حاضر ہوگی میرا خود دل وہان نہ لگے گا ان سب کاموں سے

فرصت کرکے بہت جلد حاضر خدمت ہوتی ہون پس جب ایوان کو اجازت ملی تو ایوان اپنے
مقام پر سے صاحبقران و بادشاہ سے رخصت ہوئی سلام رخصتی بجا لائی اسکے بعد سب اہل دربار
سے ملکے خواجہ سے رخصت ہوکر بیرون بارگاہ آئے تخت سحر تیار کرکے اسپر سوار ہوئی اور تخت
کو سحر سے اڑا کر طرف اپنے شہر کے چلی پہلے اس مقام پر آئی کہ جہان اسنے سوماق اپنی بھانجی کا
موتی رکھا تھا وہ موتی کہ جسکو اسنے سحر سے تیار کیا تھا وہ کل حال بتا دیتا تھا یہ اس سے اس خیال سے
لائی تھی کہ مین اسکے ذریعے سے حال دریافت کرتی رہونگی سوماق کا دوسرے اسکو یہ بھی خیال
تھا کہ اگر موتی اسکے پاس رہیگا اور مجھکو آنے مین عرصہ ہوا تو یہ اس سے میری حالت دریافت
کر لیگی اور جب اسکو معلوم ہوگا کہ خانہ پر یہ گذری خواہ اچھی ہو خواہ بری یہ ضرور میرے پاس
آئیگی اور مجھکو یقین ہو کہ سمندر میرے ساتھ بدی پیش آئے پس یہ آکر سمندر سے مقابلہ کریگی
پس اپنی طرف سے پہل نہ ہونا چاہیے جو کچھ سمندر سلوک کرے اسکو اٹھانا چاہیے اِن خیالات سے
یہ موتی لے آئی تھی اور سمندر کے دربار مین اس سبب سے نہین لے گئی تھی کہ شاید مین قتل
ہو جاؤن تو ایسی نادر چیز سمندر کو ملجاے جو کہ ایک محنت سے تیار ہوئی ہو پس اسے اس
پہاڑ پر درخت کی تنہ مین رکھدیا تھا جیسا کہ بیان ہو چکا ہو پس اِسنے اس پہاڑ پر آکر پہلے اس
موتی کو نکالا اور اپنے قبضے مین کیا پس پھر وہان سے تخت پر سوار ہوکر طرف اپنے ملک کے
چلی کہ اسکا حال اب آیندہ تحریر ہوگا انشاء اللہ تعالی جب اسکا حال تحریر ہوگا ناظرین ملاحظہ
فرمائین گے تو بہت خوش ہونگے اب دیگر حالات تحریر ہوتے ہین وہ ناظرین ملاحظہ فرمائین
راوی نے بیان کیا ہو کہ جب ایوان رخصت ہوکر صاحبقران وغیرہ سے طرف اپنے شہر کے
گئی بعد جانے ایوان کے بادشاہ نے وصاحبقران و دیگر سردارون نے ایوان کی بہت
تعریف کی بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے راوی نے بیان کیا ہو
کہ اسوقت آکر ہر ایک سردار نے کہ جو جو صاحب ملک و مال تھے مثل آفاق شاہ و کوکبہ وغیرہ
کے ایک ایک نامہ اپنی طرف سے اپنے ملک کے نائب کو اسطور سے تحریر کیا کہ تم بہ فور
پہونچنے اس نامہ کے اپنے مقام پر کسی شخص معتبر کو حاکم شہر کرکے اور لشکر لیکر ہمارے
پاس بہت جلد پہونچو پس یہ نامے تحریر کرکے اور طائر سحر بنا کر اسکو نامہ دیکر آفاق شاہ نے
طرف اپنے ملک کے اور کوکبہ نے طرف اپنے ملک کے روانہ کیے کہ اسکا حال آیندہ تحریر
ہوگا اور اسی طور سے قیصر صاف باطن نے ایک نامہ اپنے نائب کو جو کہ حاکم طلسم مرأۃ العدم
کا تھا اس مضمون کا لکھا کہ تم بہت جلد اپنے مقام پر کسیکو حاکم کرکے اور لشکر ساحران وغیر
ساحران لیکر بہت جلد شہر سمندریہ پر آؤ کہ مہان سمندر شاہ سے اور صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا
ہو قیصر نے بھی اس نامہ کو روانہ کیا کہ اسکا بھی حال تحریر ہوگا ادھر مریخ آفتاب علم نے ایک
نامہ اپنے نائب تہتن جادو کو اور ایک نامہ اپنے بھائی مہتاب مشتری خصلت کو روانہ کیا
اسکا یہ مضمون تھا کہ اے تہتن جادو علم سحر و ساحری کے جاننے والے خداوند کے ماننے والے تم
بہت جلد اپنے مقام پر کسی کو حاکم کرکے مع لشکر ساحران وغیر ساحران سمندریہ پر آؤ کہ یہان
اہل اسلام سے اور سمندر سے مقابلہ ہو رہا ہو دیر نہ کرنا اور جو نامہ اپنے بھائی کو تحریر کیا تھا
اسکا یہ مضمون تھا کہ اے برادر جان برابر تمکو معلوم ہو کہ صاحبقران سے اور سمندر شاہ سے

جو کہ حاکم سمندر یہ ہی مقابلہ ہو رہا ہی پس تمکو اہل اسلام کی کمک لازم ہی لہذا بہت جلد مع لشکر کے آؤ
کیونکہ یہ وقت کمک ہی یہ دونون نامہ لکھکر اور طائر سحر بنا کر ایک طائر کو طرف طلسم فروریہ کے نامہ
دیکر پاس اپنے نائب کے روانہ کیا دوسرے طائر کو نامہ دیکر طرف شہر مشتریہ کے کہ جہان کا حاکم
مہتاب مشتری خصلت اسکا بھائی تھا روانہ کیا پس یہ سب نامے جاتے ہین یہان صاحبقران
اس انتظار مین ہین کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو مقابلہ کیا جاے صاحبقران کو ان نامون
کی خبر نہین ہی بادشاہ ہر روز موافق دستور کے دربار فرماتے ہین اہل اسلام کو اس انتظار مین
رکھا جاتا ہی کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو مقابلہ کیا جاے اور ان طائرون کو جو کہ نامہ لیکر ہر
ایک کے گئے ہین راہ مین رکھا جاتا ہی اب یہ سب حالات آیندہ تحریر ہونگے اب کچھ حال سمندر و
گرداب شاہ وغیرہ کا تحریر ہوتا ہی کہ وہ لوگ کس فکر و تردد مین ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ایوان
کو خواجہ نے زنبیل سے نکالا اور وہ شریک اہل اسلام ہوئی اور اسکو خلعت ملا اور بادشاہ نے
اسکی دعوت کی دربار برخاست ہوا وہ ہرکارے جو کہ گرداب شاہ وغیرہ کے حکم سے یہان موجود
تھے بعد دریافت کرنے کل حالات کے اور سن نے عیاری کے اور تقریر ایوان کے بعد برخاست
دربار اپنے لشکر مین آئے یہان گرداب شاہ وغیرہ انکے انتظار مین بیٹھے ہوے تھے کہ ہرکارے
جو کچھ حال بیان کرین ہم اسپر عمل کرین پس یہ ہرکارے دربار مین آئے بعد بدعا دینے کے اور
مجرا عرض کرنے لگے کہ ہم غلام بموجب حکم شاہی لشکر اسلام مین گئے تھے اور اسوقت سے وہان
موجود تھے ہمنے تو وہان کوئی سامان جنگ نہین دیکھا بلکہ آج جلسہ برخاست ہوا تھا سب راحت
و آرام مین مصروف تھے سہ پہر کو بادشاہ نے دربار خاص کیا سب معزز سردار حاضر ہوے ہم بھی
دربار مین گئے وہان موجود تھے کہ خواجہ آئے کہا اے خداوند بڑا غضب ہوا کہ خواجہ ایوان کو
عیاری کرکے رہا کرلاے گرداب نے کہا کہ یہ کیا تمنے بیان کیا مفصل طور سے کہو تاکہ سمجھ مین
آئے تب انھون نے ابتدا سے کل حال عیاری خواجہ کا اور ایوان کو زنبیل سے نکالنا اور اسکا
مطیع اسلام ہونا سمندر سے مقابلہ کرنے کو کہنا اور اسکو خلعت کا ملنا اور سب کا اسکی دعوت کرنا بیان
کیا جو جو واقعہ گذرا تھا کل کہا کچھ نہ چھوڑا یہ حال سنکے گرداب شاہ وغیرہ حیران ہوے اور باہم کہا کہ
خواجہ نے بڑی غضب کی عیاری کی اور خراب ایوان کو رہا کرلاے یہ عیاری تو اس عیاری سے
زیادہ ہوئی جو کہ آفاق پر کی تھی اور بڑی جرأت کی بادشاہ کے آگاہ کرنے پر جاکر عیاری کی
جب کہ وہان ایسا بندوبست تھا اور بادشاہ نے بہت بندوبست کیا تھا کہ یہانتک بندوبست
کیا تھا کہ ہم سب کو بھی خبر دی تھی کہ تم لوگ بھی مستعد رہنا اگر خدا پرست ہماری طرف بلغر کرکے
آئین تو انکو نہ آنے دینا مگر کیا خوب عیاری کی کہ کچھ نہ ہوسکا نہ کچھ بندوبست کام مین آیا خواجہ اپنا
کام کرکے چلے آئے پس معلوم ہوا کہ اسنے کوئی سرسبز نہ ہوگا اب بڑا غضب ہوگیا کہ ایوان شریک
اہل اسلام ہوئی بادشاہ نے برا کیا کہ ایوان پر ایسا ظلم وستم کیا جبکہ وہ گوشہ نشین ہوئی تھی اسکو
ستانا کیا ضرور تھا پڑا رہنے دیا ہوتا کیونکہ وہ اسنے مقابلہ کرتی نہ بادشاہ سے ایک مقام پر بڑی
رہتی ہان جب اہل اسلام سے فیصلہ ہو جاتا اسوقت اختیار تھا نہ معلوم یہ راے کسنے دی جسنے
دی بہت بری راے دی حباب شاہ نے جواب دیا کہ خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا ہمکو ایوان سے
بھی کوئی خوف نہین ہی کوئی ایوان ہمسے زیادہ نہین ہی اگر شریک ہوئی ہی تو ہوہم اس سے بھی

مقابلہ کرینگے یہ الزام بادشاہ کو دینا کہ اُنھون نے بُرا کیا یہ بات خلاف ہو وہ شہنشاہ ہین جو اُنکی
راے مین آیا وہ اُنھون نے کیا ہماری راے سے اُنکی راے عمدہ ہو ہم تو ایک یا دو ملک کے
حاکم ہین اُنکے قبضے مین بہت سے ملک ہین جیسا اُنکا مرتبہ ہو ویسی اُنکی راے ہو ہم کبھی اسکا الزام
اُنکو نہ دینگے یہ کلمہ نمک حرامی پر دلالت کرتے ہین کہ جسکی اطاعت کرین اُسکو بُرا کہین بالکل خلاف
ہو پس جو اُنھون نے کیا خوب کیا اُسکی تقدیر مین اسی طور سے رہا ہونا تھا اِسکا کوئی گلہ نہین ہماری
راے کیا اور ہم کیا جو ہم بادشاہ کو الزام دین اب ایسی بات زبان پر نہ لانا ہان ہم خواجہ کی ضرور
تعریف کرینگے کہ خواجہ نے ضرور مصر کے کی عیاری کی اور بہت جرأت کی ہان اسکا عیاری نام ہو
یہ کہکر حکم دیا اپنے سرداروں کو کہ فوج کو حکم دو کہ کمرین کھولین اور راحت سے بیٹھین پس سب نے
یہی حکم دیا سرداروں نے لشکر کو اِس حکم سے آگاہ کیا سب نے کمرین کھولین اور اپنے اپنے
بستر پر چین سے بیٹھے کہ مصروف اپنے اپنے کام مین ہوے کوئی کھانا پکانے لگا کوئی یوجہ
کرنے لگا کوئی نہانے لگا کوئی کھانا کھانے لگا اہل لشکر تو اس کاروبار مین مصروف ہوے
ادھر گرداب نے اُن ہرکارون سے کہا کہ تم پھر لشکر اسلام مین جاؤ اور وہان کے حالات
دریافت کرکے ہمکو خبر دیتے رہو کہ کیا فکر ہوتی ہی تاکہ ہم غافل نہ رہین اور ایوان کی حالت سے
ہمکو آگاہ کرتی رہو کہ وہ بادشاہ اور صاحبقران کو کیا راے دیتی ہی کیونکہ اُسکو سمندر شاہ سے
بہت بڑی عداوت ہوگئی ہی پس اُنھون نے عرض کی کہ بہت خوب گرداب شاہ وغیرہ نے اُن
ہرکارون کو تو انعام دیکر رخصت کیا وہ پھر لشکر اسلام مین آئے یہان گرداب شاہ نے
منشی کو طلب کرکے اُسوقت ایک عرضی اِس مضمون کی سمندر شہ کی خدمت مین تحریر کی کہ ہم بموجب حکم
عالی مسلح و مکمل آئے مگر یہان لشکر اسلام سے کوئی بھی طرف سمندریہ کے لشکر لیکر نہ چلا کہ ہم اُس سے
مقابلہ کرتے وہ لوگ تو عیش مین مصروف تھے چنانچہ ابھی ہمکو ہرکارون کی زبانی معلوم ہوا کہ
خواجہ عیاری کرکے ایوان کو رہا کرلائے اور وہ شریک اہل اسلام ہوئی بس اب جو حکم ہو وہ
ہم غلام کرین یہ لکھوا کر اور جو بوقت عیاری کے اور جو تقریر کہ خواجہ سے اور ایوان سے ہوئی
تھی وہ اور ایوان کا شریک اہل اسلام ہونا اور سب کا اُسکی دعوت کرنا جو کچھ ہرکارون سے
سُنا تھا اور قبل مین تحریر ہو چکا ہو سب عرضی مین تحریر کیا اور یہ بھی تحریر کیا کہ اب وہ دعوت مین
ہی ہر ایک اُسکی دعوت کر رہا ہی جب اُسکو فراغت ہوگی تو وہ اپنے لشکر کو جائیگی اور اپنے
شہر کو جاکر اسلام آباد کریگی اور وہان سے لشکر لیکر آئیگی اور آپ سے مقابلہ کریگی زیادہ کیا عرض
کیا جاے اطلاعاً تحریر کیا ہمکو جو حکم صادر ہو اُسپر عمل کرین جب عرضی تیار ہو چکی ہر ایک نے اپنی
اپنی مہر اُسپر کی اور لفافے مین بند کرکے ایک طائر سحر کے ذریعے سے خدمت سمندر شاہ مین
روانہ کی بعد روانہ کرنے عرضی کے دربار برخاست کیا سب نے جاکر اپنی اپنی پوشاک بدلی
راحت پذیر ہوے یہ سنکے سب خواب غفلت مین مبتلا ہوے کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا کہ اُنکی
عرضی کا کیا جواب آتا ہی اب راوی سمندر کا حال تحریر کرتا ہی کہ سمندر بعد جانے رعد شور خیز کے
دربار برخاست کرکے محل مین گیا تھا اور ہر ایک سمندر کی مذمت کرتا ہوا جو کہ صاحب لیاقت
اور عزت تھا اپنے مکان پر آیا تھا اور جو کہ ظلم پسند تھا وہ سمندر کی تعریف کرتا تھا اور کہتا تھا
کہ سمندر نے خوب بندوبست کیا تھا مگر کیا کرے دھوکا کھا گیا سب اپنے اپنے مکان پر آکر خواب

غفلت مین مصروف ہوے اُسوقت یہ خبر تمام شہر مین پھیل گئی کہ خواجہ عیاری کرکے ایوان کو رہا کر لیگئے
اور یہ عیاری کی بادشاہ کو بھی قتل کیا تھا مگر انکو رعد شور خیز نے نہ طاق سے آکر بچا لیا ورنہ وہ بھی
قتل ہوجاتے سب اہل شہر کو یہ حال سنکے خوشی ہوئی کہ ایوان رہا ہوگئی مگر یہ حال سن کے صدمہ ہوا
کہ بادشاہ کو خواجہ نے قتل کیا ہوتا جب یہ حال سُنا کہ انکو رعد شور خیز نے بچا لیا تو خوشی ہوئی اہل شہر
مین تو ہر مقام پر یہی ذکر ہی کہ خواجہ نے بہت بڑی عیاری کی بہت بڑا کمال ظاہر کیا چونکہ رات کا وقت
تھا ہر ایک اپنے مکان مین بیٹھا ہوا یہی ذکر کر رہا تھا یہانتک صبح ہوئی سمندر خواب مرگ سے
بیدار ہوا امور ضروری سے فراغت کرکے دربار مین آیا دربار کا دل لگا ہوا سب اہل دربار اور
ارکین سلطنت و امیران اہبت حاضر دربار ہوے دربار بخوبی آراستہ ہوا جب سب حاضر دربار
ہو چکے اُسوقت سمندر شاہ نے طرف اپنے اُستاد عشاق حجرہ نشین کے دیکھکر کہا کہ اُستاد خواجہ نے
بہت بڑی عیاری کی باوجودیکہ مین اس حال سے بخوبی آگاہ تھا اور جانتا تھا کہ خواجہ ضرور آئینگے
کیونکہ مین نے خود انکو اس امر سے آگاہ کیا تھا کہ آکر عیاری کر دیکھر نہ خیال رہا اور دھوکا کھایا افسوس
اس امر کا ہی کہ نہ سحر سے دریافت کیا نہ اوراق جمشیدی نہ بیاض سامری مین اس حال کو دیکھا بالکل
خواب غفلت مین پڑ گیا حجاب غفلت آنکھون پر پڑ گئے عقل بالکل زائل ہوگئی کچھ خیال نہ آیا عشاق نے
کہا کہ وہ وقت ہی ایسا تھا کہ کبھی اس امر کا خیال بھی نہ ہوتا کیونکہ خواجہ نے دراصل وہ عیاری بڑی
عمدہ اور نادر کی تھی وہ ایسا موقع نہ تھا کہ یہ خیال ہوتا کہ خواجہ نے عیاری کی ہی کیونکہ اس بات کا
خیال کرنا ایسے وقت مین بالکل خلاف عقل تھا کہ جبکہ اس قسم کا بند و بست ہوا اور پہرہ چوکی ہو
یہ خیال کیا جاے کہ کوئی عیاری تو کرنے نہین آیا میرے نزدیک بالکل خلاف تھا یہ گمان کیونکر
ہوسکتا تھا کہ کوئی اپنی جان کا خیال نہ کریگا اور آکر عیاری کریگا اس امر سے بے خوف ہوگا کہ
عیاری ظاہر نہ ہوگی جبکہ اُسکو یہ معلوم ہوگا کہ ہمکو خود طلب کیا ہی کہ آکر عیاری کرو وہ ضرور خیال
کریگا کہ کوئی تو ضرور ایسا بند و بست کیا ہی کہ جب تو ہمکو آگاہ کیا ہی پس اگر مین نے جاکر عیاری کی
اور ظاہر ہوگئی تو خرابی ہوئی نکلنا دشوار ہوگا جان پر بنے گی جان بچنا دشوار ہوگی پس جب
یہ خیال تھا کہ کوئی یہان آکر عیاری نہ کریگا یہ بند و بست دیکھکر چلا جائیگا ایسے ایسے خیالات کرکے
پھر کیونکر گمان ہوتا کہ یہ کوئی عیار ہی ہان اگر ایسے خیالات نہ ہوتے اور ایسا بند و بست نہ ہوتا
تو ضرور اس امر کا گمان ہوتا پس میرے نزدیک خواجہ نے بڑی جرأت کی اور ہم نے غفلت
سے دھوکا نہین کھایا بلکہ اپنے نزدیک عقلمندی کی اور بہت بند و بست کیا مگر کیا ہوتا ہی اُسکے
مقدر مین رہا ہونا تھا وہ رہا ہوگئی اسکا شکریہ ادا کرو کہ اُس ظالم کے ہاتھ سے جان بچ گئی
اگر رعد شور خیز نہ آجاتا نہ جان بچتی دوسرے یہ امر بھی ضرور تھا کہ ایوان بے قصور بھی تھی
صرف تمنے اپنی سیاست بٹھانے کے لیے یہ ظلم و ستم کیا تھا اگر انصاف سے دریافت کرواور
دیکھو تو وہ بالکل بے قصور اور بے خطا تھی اُسکا کوئی قصور نہ تھا اول تو وہ نہ تمھاری ملازم
تھی نہ ماتحت صرف اس سے ملاقات تھی اگر اُسنے ملاقات کا پاس کرکے تمھاری شراکت کی اور
اہل اسلام کا مقابلہ کیا تو تمپر بڑا احسان کیا جب اُسکو خواجہ کے ہاتھ سے ذلت پہونچی اور اسکی
جان پر بنی تو اُسنے صرف ملاقات کے خیال سے اُسکی شراکت نہ کی اور اپنی جان بچانے کے خیال
سے تمھاری شراکت سے انکار کیا اور گوشہ نشین ہوے اُسپر تمنے یہ ستم کیا پہلے اُسے ذلیل کیا

پھر اُسکے قتل کا قصد کیا وہ لاکھ لاکھ طرح سے عجز و انکسار کرتی رہی مگر تمنے اُسکا عجز و انکسار ایک نہ سنیلہ خداوند کو پسند نہ آیا ہمکو عالم غفلت مین مبتلا کیا اور اُسکو رہا کرادیا تمھارے پنجے سے اور اُس ظلم و ستم کی تمکو سزا بھی دی کہ تمکو خواجہ کے ہاتھ سے ذلیل کرایا بس اب تمکو لازم ہی کہ تم اس امر کا خیال نہ کرو کہ ایوان میری شراکت کرے اب وہ ضرور اہل اسلام کی شراکت کریگی اور تمسے مقابلہ کریگی اور اُسکو کوئی الزام نہین دیسکتا ہی وہ حق دوستی و ملاقات ادا کر چکی اُسنے اتنا ہی کیا تو بہت کیا ورنہ کوئی ایسا نہین کرتا ہی اپنا عزیز تو کرتا نہین ہی نہ کہ دوست پس وہ بالکل بے قصور ہی اب میرے نزدیک اُس سے امید نیکی رکھنا محض حماقت ہی اُس سے خبردار رہنا وہ ضرور تمپر چوٹ کریگی اے سمندر تجھکو کیا ہو گیا ہی کہ تو ان سبکو اپنا دشمن بنائے لیتا ہی کہ جو جو کہ تیرے دوست نہین انھین کو تو اپنا دشمن خیال کرتا ہی اور جو خیر خواہ ہین اُنکی رائے پر عمل نہین کرتا ہی اور جو کہ دشمن اور بدخواہ ہین اُنکو دوست جانتا ہی اُنکی رائے پر عمل کرتا ہی یہ کیا امر ہی اے سمندر یاد رکھ یہ سب سامان تباہی اور بربادی حکومت کے ہین آیندہ تجھکو اختیار ہی پس مین تجکو آگاہ کیے دیتا ہون کہ جو صاحب عزت اور غیرت ہین وہ جب یہ تیری حرکتین سنینگے فوراً تیری صحبت سے کنارہ کشی کرینگے اور یہ تیرے دربار مین آنا قبول نہ کرینگے فاقے کرکے مرجانا گوارہ کرینگے مگر اس ذلت کو نہ گوارہ کرینگے مین تیری نیکی اور خیر خواہی اور اچھائی کے لیے کہتا ہون پس تجھکو لازم ہی کہ جو کام کرائیں مین سب سے مشورہ کرا اور اُس مشورے سے جو رائے قرار پائے اُسپر عمل کر آیندہ تجھکو اختیار ہی ہمارا اتنا ہی کام ہی کہ نیک و بد دکھا دینا یہ جو عشاق نے کہا سمندر نے سر جھکا لیا اور کچھ جواب نہ دیا مگر شملاق نے کہا کہ اُستاد آپ نے اسوقت بادشاہ کو بہت بڑا الزام دیا اور ایوان کیطرف سے ڈرا دیا اے اُستاد ایوان کی کیا اصل ہی جو وہ بادشاہ سے مقابلہ کریگی یہان اُسنے بادشاہ کا کیا بنا لیا جو وہان جاکر بنالیگی چپکی کھڑی رہی ہم سب نے اسیر کر لیا اُسکی بھی یہ لیاقت ہوئی کہ ہم لوگون کے سامنے سحر کرے یا ہم سے ہمسری کا دعوی کرے اور وہ کون بادشاہ کے دشمن ہین کہ جنکی رائے پر بادشاہ عمل فرماتے ہین ہر امر مین آپ سبکی رائے لیتے ہین جب اُسپر عمل کرتے ہین کیا ایوان کے بارے مین آپ کی رائے نہ تھی کہ وہ طلب کیجاے یا اُسپر بدعت نہ کیجاے سب اہل دربار کی رائے تھی یہ آیکا اُسوقت کا کہنا بیکار رہی یہ جو شملاق نے کہا عشاق نے جواب دیا کہ اے شملاق مین تمھاری اس حل تقریر کا کیا جواب دون مگر اتنا تو ضرور کہونگا کہ اس دربار مین تو کوئی ایسا نہین ہی کہ جو ایوان سے مقابلہ کرسکے کل ہی کا ذکر ہی کہ جو ساحر بموجب حکم سمندر ایوان کی زبان مین سوزن دینے کو چلا تھا اُسکی طرف ایوان نے بقہر دیکھا تھا وہ پانی ہو کر بہہ گیا تھا جبکہ اُسکا سحر اس قسم کا ہی تو پھر کون اُس سے مقابلہ کرسکتا ہی پس اگر وہ خود اپنے کو اسیر نہ کرا دیتی تو یہان کسی مین یہ طاقت نہ تھی کہ اُسکو گرفتار کرتا یا وہ اگر بگڑ جاتی تو صاف سب کو قتل کرکے نکل جاتی یہ کہنا تمھارا بیکار ہی کہ ایوان ہمسے کیا مقابلہ کریگی دوسرے یہ جو تمنے کہا کہ وہ کون دشمن ہین کہ جنکی رائے پر بادشاہ کام کرتے ہین مین اُنکا نام لیکر اپنے سے بھی سمندر کو خلاف کرون اور اپنا دشمن سمندر کو کرون کہ وہ اُنکے بہکانے سے میرے ساتھ بھی بہ بدی پیش آئے کیا مجھکو ضرورت ہی اور یہ جو تمنے کہا کہ کیا آپ کی رائے ایوان کے بارے مین نہ تھی ہرگز ہرگز میری رائے نہ تھی نہ یہان اُسکو بلانیکی نہ اسطور سے پیش آنے کی نہ مجھسے سمندر نے اس امر مین رائے لی جب سب کی رائے ہو چکی اور

ایک راے سب کی ہوئی تو سمندر نے ہم چند لوگون سے دریافت کیا کہ آپ لوگون کی کیا راے ہے ہم سب نے دیکھا کہ اگر ہم اسکے خلاف راے دیتے ہین تو اتنے لوگون سے دشمنی ہوتی ہے ہمنے بھی کہا کہ یہ راے اچھی ہے اگر ہمسے راے لیجاتی تو ہم کبھی ایسی راے نہ دیتے جو کہ بالکل خلاف تھی اور جس سے فساد پیدا ہوتے ہین یہ جو عشاق نے کہا تو سمندر نے سر اُٹھا کر کہا کہ اُستاد مین آپکو جھوٹا تو نہین کہہ سکتا ہون مگر آپ کی بھی یہی راے تھی اُسکو طلب کیا جاے ہان شاید یہ راے نہ ہو کہ وہ قتل کیجاے کوئی مین نے اپنی اکیلی راے سے یہ کام نہین کیا جب سب کی راے ہوئی تو مین نے یہ کام کیا خیر وہ تو جو کچھ ہونے والا تھا ہو گیا اب اس تقریر سے اور باہم کی بحث سے اور میرے سر الزام رکھنے سے کیا حاصل خیر جو کچھ کیا مین نے خواہ نادانی خواہ عقلمندی سے کیا اب وہ واپس تو ہوگا نہین پس اسکی بحث سے کیا حاصل اب وہ کام بتائیے کہ جو کہ اسوقت کے موافق ہو اور کچھ بہتری اسمین پائی جاے عشاق نے کہا کہ اُن لوگون سے راے لیجیے جو کہ آپکے مشیر کار ہین سمندر نے جواب دیا کہ اب مین کسی کی راے پر کام نہ کرونگا صرف آپکی راے پر عمل کرونگا پس جو میرے حق مین بہتر ہو وہ راے دیجیے عشاق نے کہا کہ اب مین اس کام مین راے نہ دونگا کیونکہ یہ کام بگڑ چکا ہے سب پھول پان میرے سر ہونگے لاکھ لاکھ سمندر نے کہا مگر عشاق نے قبول نہ کیا تب سمندر نے کہا کہ اُستاد اب آپ مجھکو الزام نہ دین جو میری راے مین آئیگا مین وہ کرونگا عشاق نے کہا کہ مین کب کہتا ہون کہ تم میری راے پر عمل کرو سمندر نے جواب دیا کہ مین نے تو پہلے ہی آپ سے عرض کیا کہ اب مین آپکی راے پر عمل کرونگا آپ قبول نہین فرماتے ہین اُسپر عشاق نے جواب دیا کہ ایک شرط سے مین قبول کرونگا کہ جو مین راے دون تم اسکے خلاف عمل نہ کرو اُس مین اپنی راے نہ دو جو مین کرون اُسکے خلاف نہ کرو سمندر نے کہا کہ مین آپ سے اقرار کرتا ہون کہ جو آپ راے دینگے مین اُسپر عمل کرونگا اُسکے خلاف نہ کرونگا یہی تقریر ہو رہی تھی کہ شملاق و امراق نے خیال کیا کہ بڑا غضب ہوا کہ بادشاہ کل کاروبار اپنے اُستاد کے سپرد کیے دیتا ہے اور اُستاد اگر دیکھینگے کہ اہل اسلام چرب ہین اور ہم مقابلہ نہین کر سکتے تو ضرور مصالحت کر لینگے ہمارا جو خیال ہے وہ نہ ہوگا یہ اپنے دل مین سوچکر باہم اشارہ کیا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ سونے کی چڑیا ہاتھ سے نکلی جاتی ہے بڑی خرابی ہوتی ہے بڑی مشکلون سے تو ہم بادشاہ کو اس طریقے پر لاے تھے اور وہ طریقے پر آے تھے ایک مدت کی محنت بیکار ہوتی ہے امراق نے کہا کہ پھر کیا کیا جاے جو راے ہو شملاق نے کہا کہ ٹھہر جاؤ آج تخلیے مین بادشاہ سے کہا جائیگا اور اس امر سے اُنکے دل کو پھیرا جائیگا اور اُنکو سب نشیب و فراز دکھاے جائینگے امراق نے کہا کہ اچھا یہ صلاح باہم اشارون مین ہوئی اُدھر سمندر کے اور عشاق کے اقرار ہوا عشاق نے سمندر سے کہا کہ اگر تم میری راے کے خلاف کروگے تو پھر مین کسی امر مین تمہارے کسی طرح کا دخل نہ دونگا سمندر نے جواب دیا کہ بہت اچھا راوی نے بیان کیا کہ سمندر یہی تقریر کر رہا تھا کہ ایک طائر آکر سمندر کے قریب تخت پر بیٹھا سمندر نے اور دیگر اہل دربار نے جو دیکھا اُسکے گلے مین ایک کاغذ ملفوف کیا ہوا پڑا ہے پس سمندر نے وہ کاغذ اُسکے گلے سے کھولا اُس لفافے کو جو چاک کیا تو اُس مین سے عرضی گرد اب شاہ وغیرہ کی نکلی پس سمندر نے دبیر کو دی کہ عرضی کو پڑھو دبیر نے اُس عرضی کو بہ آواز بلند پڑھنا شروع کیا پہلے اُس مین القاب و آداب تحریر تھا اُسکے بعد وہی مضمون تھا

جو کہ تحریر ہو چکا ہی اور ساری کیفیت خواجہ کی عیاری کی تھی اور ایوان کی حالت تحریر تھی اور یہ تحریر تھا
کہ ہمکو کیا حکم ہوتا ہی یہ عرضی پڑھکر سمندر کو بہت غصہ آیا مگر غصے کو ضبط کیا اور عشاق سے کہا کہ اِس امر
مین اب اُنکی کیا رائے ہی ایوان کی حالت آپ نے سن لی کہ وہ شریک اہل اسلام ہوئی اور اب اپنے
شہر کو اسلام آباد کرنے جائینگی اور لشکر لینے کو اب بابت ایوان کے آپ کی کیا رائے ہی اور بابت
اہل اسلام کے مقابلے کے کیا رائے ہی عشاق نے جواب دیا کہ بابت ایوان کے تو میری یہ رائے
ہی کہ اِسکو تو اسکی حالت پر چھوڑ دیجے وہ اب آپ کی شریک نہ ہوگی اور نہ وہ آپ کی اطاعت کریگی اور
اہل اسلام سے مقابلے کے لیے گرداب شاہ وغیرہ کو تحریر فرمائیے کہ تم ابھی خاموش رہو یا تو ہم خود
لشکر لیکر آتے ہین یا کسی سردار زبردست کو روانہ کرتے ہین کہ وہ آکر اہل اسلام سے مقابلہ کرے گا
پس میرے نزدیک تو مناسب یہ ہی کہ کسی کو افسر کرکے یہ جو لشکر آپ کی کمک کو آئین اُنکو برائے مقابلہ
اہل اسلام روانہ فرمائیے کہ یہ لوگ جاکر مقابلہ کرین اور آپ یہان چین سے حکومت کیجیے سمندر نے
یہ رائے سُنکے عشاق سے کہا کہ بہت خوب پس دبیر سے کہا کہ اسی عرضی کی پشت پر تحریر کر دو کہ تمھاری
عرضی ہمارے پاس پہونچی ہم سب حال سے بخوبی آگاہ ہوئے تمکو قلمی کیا جاتا ہی کہ تم لوگ ابھی خاموش
رہو ہم تمھاری کمک کے لیے کسی نہ کسی سردار کو مع لشکر روانہ کرتے ہین کہ وہ آکر اہل اسلام سے
مقابلہ کریگا جب وہ سردار مع لشکر تمھارے پاس پہونچ جاے اُسوقت تم اور وہ شریک ہوکر
اہل اسلام سے مقابلہ کرنا یا ہم خود لشکر لیکر آئینگے تاوقتیکہ کوئی دوسرا حکم تمھارے نام نہ پہونچے
اُسوقت تک تم طبل جنگ نہ بجوانا یا کوئی افسر مع لشکر نہ پہونچے پس تمکو لازم ہی کہ تم مقابل لشکر اسلام
فردکش رہو دبیر نے یہی مضمون عرضی کی پشت پر تحریر کر دیا سمندر نے وہ عرضی لیکر اُس طائر کے
گلے مین باندھ دی وہ طائر جواب عرضی لیکر اُڑ گیا جب وہ طائر جا چکا اُسوقت سمندر نے عشاق سے
کہا کہ اب کسکو لشکر لیکر روانہ کرون اول تو یہ بتائیے کہ یہ جو بادشاہ اور ملکہ میری کمک کو آئی ہین یہ
کیون اِس امر کو قبول کرنے لگے کہ میرے سردارون مین سے کوئی انپر افسر کیا جاے اور یہ اُسکے
ماتحت ہون دوسرے کون ایسا افسر ہی جو اہل اسلام کے مقابلے کو جاے سوائے چند آدمیون
کے عشاق نے کہا کہ جبکہ یہ لوگ جو کہ آپ کی کمک کو آئے ہین اور آپکے باج گذار ہین اور آپکے
طابع حکم ہین پس جو حکم اب اُنکو دینگے وہ قبول کرینگے اگر یہ لوگ اس امر کو قبول نہ کرین تو آپ یہ کیجیے
کہ انھین مین سے کسی کو افسر سب لشکر کا کیجیے کہ وہ لشکر لیکر جاے یہ افسری نہ ہو کہ وہ سب پر حاکم ہو
بدون اُسکے کوئی کام نہ ہو صرف میدان جنگ مین اُسکا تخت قلب مین قایم ہو امور جنگ و جدال
مین اُسکی راے مقدم ہو اور اُسکی راے پر جنگ و پیکار ہو اور سب امرون کا ہر ایک کو اختیار ہو
اور جنگ مین کوئی اُسکی راے سے انحراف نہ کرے جو اُسکی راے ہو اسپر سب عمل کرین سمندر
نے جواب دیا کہ یہ امر ممکن نہین ہی کہ کوئی انمین سے حاکم کیا جاے کیونکہ انمین ہر ایک اپنے اپنے
ملک کا بادشاہ ہی اور برابر برابری کا رکھتا ہی پس کیونکہ ایک کی سب اطاعت کرنے لگے یہ صورت
فساد کی ہی باہم فساد ہوگا ایک دوسرے کی اطاعت نہ کریگا غدر مچ جائیگا وقت مقابلہ گر باہم
تکرار ہوگی تو اہل اسلام کو زور ہو جائیگا سبب اسکا یہ ہی کہ ایک افسر ہوگا اور سب ہم رتبہ ہین
اگر اُسکی راے خلاف ہوئی اور دوسرون کی راے موافق ہوئی جو کہ ہماری بہتری کی ہو یا اُسکی
راے ہمارے موافق ہوئی اور دوسرون کی راے خلاف ہوئی اور باہم یہ تکرار ہوئی کہ نہین

یہ کرنا چاہیے اُسنے کہا کہ یہ ہونا چاہیے تو باہم تکرار ہونے لگی مقدمۂ جنگ خراب ہوگیا پس یہ امر تو
بالکل خلاف ہی کہ ان بادشاہون کو متفق کرکے اور انمین سے ایک کو سبکا افسر کرون پس خیال
کرلیجیے کہ اسی مقام پر فساد ہوگا کہ ہر ایک یہ چاہیگا کہ ہم افسر ہون پس اگر یہ کیا جاے کہ انمین
سب کو حکم دیا جاے کہ تم سب ملکر ایک شخص کو تجویز کرو کہ وہ تم سب پر امور جنگ مین بروز میدان داری
اہل اسلام افسر ہو اُسکے حکم کے تم سب پابند ہو تو یہ مجھکو بخوبی معلوم ہی کہ انمین بہت سے ایسے ہین
کہ باہم پرخاش رکھتے ہین پس جو جسکا دوست ہوگا اُسکی افسری کو قبول کریگا اُسیوقت دو فرقہ
ہوجائینگے اور باہم تکرار ہونے لگی تو وہ کام کیون کیا جاے کہ جس سے صورت فساد پیدا
ہو پس رہا یہ امر کہ اپنے سردارون مین سے کسیکو انکا افسر کرین پس پہلے آپ اُس شخص کو تجویز
فرمائیے اُسکے بعد اُنسے کہا جاے اگر یہ لوگ اُسکی افسری کو قبول کرین تو خیر ورنہ کسی اور کو تجویز
فرمائیے گا یا جو اُسوقت انکی راے ہو عشاق نے برہم ہوکر جواب دیا کہ تجھنے خود ہی میری راے مین
اختلاف کیا اور جو امر نہ ہونے والا تھا اُسکو ظاہر کیا ہر ایک کو ایک نئے طریقے سے آگاہ کردیا اب
کیون کوئی کسی کی افسری قبول کرنے لگا چاہے یہ امر ہوتے چاہیے نہ ہوتے مگر تجھنے سب کو بتا دیے
کہ یہ کرنا اور یہ کرنا خیر مین اس امر کو بھی سنکے ان سب کو اس امر پر راضی کر دونگا کہ تم جسکو اپنے
سردارون مین سے ان سب پر افسر کروگے یہ قبول کرلین گے سمندر نے جواب دیا کہ مین کب منع
کرتا ہون میری تو عین یہی خوشی ہی مگر ان چار شخصون کے سوا اب جسکو چاہیے ان سب کا افسر قرار
دیجیے اور اُسکے زیر حکم تمام فوج کرکے برا ے مقابلۂ اہل اسلام روانہ فرمائیے عشاق نے کہا کہ
وہ چار شخص کون ہین سمندر نے کہا کہ دونون میرے وزیر دست چپ یعنے شملاق و امراق گر یہ جاینگے
تو مین بہت پریشان ہونگا تیسرے برادر آفاق شاہ یعنی اشفاق جادو اول تو وہ یہان ہی
نہین اگر ہوتا بھی تو اُسکا جانا مناسب نہ تھا کیونکہ اُسکا بڑا بھائی شریک اہل اسلام ہی وہ ضرور
اعانت کرتا چوتھے گلاب جادو کہ یہ میرے تمام لشکر کا افسر ہی اِسکے جانے سے میرے لشکر مین ابتری
پڑجائیگی اب آپکو اختیار ہی انکے علاوہ جسکو چاہے افسر قرار دیجیے عشاق نے جواب دیا کہ مین
خود ہی شملاق و امراق کو نہ روانہ کرتا ہان اِن تین سے کسیکو یا تو مین گلاب کو افسر کرتا یا اشفاق کو
تجھنے اشفاق کی بابت راے خوب دی یہ میری عقل مین بھی آئی اب رہا گلاب اِسکو بھی تمھارے کہنے
سے نہ روانہ کرونگا اب جو مین خیال کرتا ہون تو سواے اپنے اور الطاف جادو وزیر چہارم
کے کسی کو نہین پاتا ہون یا مین جاؤن یا اُسکو روانہ کرون سمندر نے کہا کہ مین آپ کو نہ جانے دونگا
اگر آپ تشریف لے گئے تو پھر مین کیون نہ چلون کیونکہ اپکا جانا بمنزلۂ میرے جانے کے ہی
بلکہ میرے جانے مین کوئی نقصان نہین ہی جیسا کہ اپکے جانے مین میری حقارت اور آپکی ذلت ہی
پس میرے نزدیک الطاف کو روانہ فرمائیے عشاق نے کہا کہ یہ میری راے ہی اُسکو طلب
فرمائیے یہ سنکے سمندر نے ایک چوبدار سے کہا کہ الطاف جادو کو بلا لاؤ اُس سے جاکر کہو کہ بادشاہ
نے تمکو اسوقت طلب کیا ہی بہت جلد حاضر خدمت ہو وہ چوبدار یہ حکم پاکر دربار سے باہر آیا اور
طرف مکان الطاف جادو کے چلا یہان شملاق نے سمندر سے کہا کہ مین آپ کو ایک امر سے آگاہ
کرتا ہون وہ امر یہ ہی کہ جسدن سے آپ نے آفاق پر وہ بدعت کی اور آفاق کے قتل کا حکم دیا اُسدن سے
الطاف نے دربار مین آنا ترک کردیا وہ جو آٹھوین دن آکر کاغذات دکھا کر دستخط کراتے تھے

وہ بھی اُنھون نے ترک کیا صرف کاغذات روانہ کر دیتے ہین اور خود نہین آتے ہین ہمکو تو اُنکا بھی
رنگ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی اور ہمارا اسوقت کا کہنا یاد رکھیے گا کہ وہ اس افسری سے انکار
کرینگے اول تو حاضر خدمت ہی نہ ہونگے اور اگر ہوے بھی تو انکار کرینگے کیونکہ چند آدمیون کو آپکی
اُسدن کی حرکت خلاف گذری تھی اُنکے نزدیک وہ بدعت تھی اسی سبب سے سب نے حاضری دربار
موقوف کی سمندر نے کہا کہ یہ امر تمنے بہت ٹھیک کہا مجھکو اس امر کا خیال نہ تھا ہان اُسدن سے مین نے
الطاف کو دربار مین نہین دیکھا جب کاغذ ملکی آئے اُسکے ساتھ ایک عرضی بھی تھی کہ مین علیل ہون
بسبب علالت کے حاضری سے مجبور ہون میری عدم حاضری معاف فرمائی جاے کاغذات حاضر خدمت
ہین یہ ملاحظہ ہون مین نے کچھ خیال نہ کیا اسوقت تمھارے کہنے سے یاد آیا ضرور وہ بھی منحرف ہوگیا ہی
اور اُسنے بھی اطاعت سے انحراف کیا ہی اور عدول حکمی پر کمر کسی ہی نیز دیکھا جائیگا اُسوقت معلوم
ہو جائیگا اگر آیا تو خیر ورنہ اُسکی عدم حاضری سے ثابت ہو جائیگا کہ اُسنے اطاعت سے انحراف کیا
اور کوچۂ سرکشی مین قدم رکھا یہ تقریر جو عشاق نے سُنی عشاق نے جواب دیا کہ یہ صرف تمھارا خیال
خام ہی وہ ضرور علیل ہوگا اگر علیل نہ ہوتا تو ضرور آتا اور اگر علیل نہ ہوگا تو ضرور آئیگا سمندر نے
جواب دیا کہ اُستاد اب میرے ملازمون کے بارے مین کوئی دخل نہ دیجیے گا اگر وہ میرے حکم کے
خلاف کرینگے پس جو میرے نزدیک اُنکے حق مین مناسب ہوگا وہ مین کرونگا آپکو مین نے صرف
امور ملکی اور امور جنگ کی بابت حکم دیا ہی کہ مین آپکی راے پر عمل کرونگا امور خانہ داری مین
کوئی آپ کو دخل نہین ہی عشاق نے کہا کہ مین امور خانہ داری مین کب دخل دیتا ہون اور امور
جنگ و ملکی مین میرا کیا اختیار ہی جو راے مین نے دی تمنے اُسکو رد کیا مین باز آیا ایسی راے دینے
سے کہ تم خود اُسے رد کر دو جاہے وہ اس قابل ہو جاہے نہ ہو تم اُسمین ایک نہ ایک پن نکالدیتے ہو
جاہے وہ مانی جاتی ہو جاہے نہ سمندر نے کہا اب نہ بولونگا جو آپکا جی چاہے وہ کیجیے جو امر میرے
خیال مین آیا مین نے آپ پر ظاہر کر دیا کہ شاید آپ نہ واقف ہون اگر آپ کے خلاف ہوا تو اب کچھ
نہ کہونگا یہ کہکر سمندر خاموش ہو رہا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر وہ چوبدار مکان پر الطاف جاتے
کے پہونچا پہرے پر جاکر خبر کی کہ وزیر اعظم سے اطلاع کرو کہ چوبدار سرکاری آیا ہی کچھ اُنسے کہنا ہی پہرے
کے سپاہی نے محلدار سے کہا کہ حضور سے کہا کر خبر کرو کہ چوبدار شاہی در دولت پر موجود ہی کہتا ہی
کہ مجھکو کچھ عرض کرنا ہی جو کہ میرے ذریعے سے پیام بادشاہ نے دیا ہی محلدار نے جاکر الطاف سے
کہا الطاف نے محلدار سے کہا کہ جاکر اُس چوبدار سے کہو کہ مین تو بہت علیل ہون باہر آ نہین
سکتا ہون پس جو کچھ تمکو کہنا ہو کہلا بھیجو مین اُسکے اوپر عمل کرونگا ایسا علیل ہون کہ بدون اعانت
دوسرے کے بستر پر سے ہل نہین سکتا ہون عرصہ ہوا ہی کہ حاضر دربار بھی نہین ہوا ہون ہر مرتبہ
اپنی علالت کی اطلاع بذریعہ عرضی کیے دیتا ہون کبھی کسی نے خبر بھی نہ لی کہ تم کیسے ہو مگر مین آگاہ
کرتا گیا نہ معلوم کون ایسی ضرورت ہوئی جو بادشاہ نے تمکو بھیجا یہ ہی تقریر محلدار نے آکر اُس سپاہی
سے کہی سپاہی نے چوبدار سے کہی چوبدار نے کہا کہ کہلا بھیجو کہ اِنکو بادشاہ نے طلب کیا ہی بہت
ضرورت ہی فرمایا ہی کہ جس حالت مین ہو چلے آؤ ہمکو تمسے ایک ضرورت شدید ہی اور ہمنے تمکو
بہت دنون سے دیکھا بھی نہین ہی اور تمھاری علالت کی بھی ہمکو خبر ہی یہ جملہ چوبدار نے اپنی
طرف سے محلدار کی زبانی الطاف سے کہا چونکہ الطاف جادو نہ کچھ علیل تھا نہ بیمار صرف اُسی خوف سے

کرجب بادشاہ نے آفاق کے ساتھ ایسی حرکت کی اُسکو سر دربار ذلیل کیا اور قتل پر آمادہ ہوا جو کہ برسون کا ملازم تھا اور بہت خیر خواہ تھا تو میری کیا اصل ہی ذرا سی غرت ہی اگر وہ جاتی رہی اور ذلت ہوئی تو کیا فائدہ اِس سے دربار مین نہ جاؤ یہان سے کاغذ روانہ کر دیا کرو اور ایک عرضی کہ مین علیل ہون جبتک یہ بلا ٹلے ٹالو یہی الطاف نے کیا تھا کر نو ماہ تک نہ آیا اِسی طور سے بذریعہ عرضی کے کام نکالا سمندر نے بھی کچھ خیال نہ کیا کیونکہ وہ خود آفت مین مبتلا تھا اور مبتلا ہی اُسکو اپنے تن بدن کی تو خبر نہ تھی اور اُسکو کیا خبر ہوتی وہ اُدھر اس فکر مین تھا کہ کیا تدبیر کرون کہ اہل اسلام برطرف ہون وہ کیا جانے کہ کون بیمار ہی اور کون اچھا ہی یا کسنے فقرہ کیا یا در اصل یہی امر ہی آج جو عشاق نے یاد دلایا تو یاد آیا اُسنے طلب کیا وہ بھی اپنی ضرورت سے ورنہ نہ طلب کرتا مگر الطاف کو ہر وقت خوف تھا کہ جب بادشاہ سے کسی نے کہدیا کہ الطاف کو طلب کرو تو ضرور خیال آئیگا جو دن گذرتا ہی وہ گذرتا ہی ایک نہ ایک دن ضرور طلبی ہوگی اسکو جو خوف تھا وہ ہی ہوا کہ طلبی ہوئی کیون نہ ہوتی ملازم تھا پس جب محلدار نے جاکر وہ پیام بیان کیا اسکے حواس جاتے رہے اسنے خیال کیا کہ کسی نہ کسی نے بادشاہ کو میرے حال سے آگاہ کر دیا کہ اُنھون نے طلب کیا اب کیا کرون مجھکو دربار مین جانا منظور نہین ہی چاہے ملازمت رہے چاہے نہ رہے مین باز آیا ایسی ملازمت سے پس یہ خیال کرکے اسے کاغذ اور قلم اُٹھاکر ایک عرضی اِس مضمون کی تحریر کی کہ ای حضور مین نے بارہا خدمت عالی مین بذریعہ عرضی کے تحریر کیا ہی کہ مین بہت علیل ہون چنانچہ اِسی سبب سے حاضر نہین ہوسکتا ہون میری عدم حاضری معاف فرمائی جائے وہ میری عرضیان دفتر سرکاری مین موجود ہونگی اُنکو نکلوا کر ملاحظہ فرمائیے مین عذر کرتا ہون کہ مجھ مین اسقدر طاقت نہین کہ مین اپنے پانوٗن سے برابر بول و براز جاؤن جہان بستر علالت پر پڑا ہون اُسی مقام پر بول و براز بھی کرتا ہون دو آدمی مجھکو اُٹھاتے اور بٹھاتے ہین پس مین حاضر نہین ہوسکتا ہون صاحب فراش ہون ایسی حالت مین کیونکر حاضر خدمت ہون مین کچھ دنکا مہمان ہون مجھکو اس علالت سے امید نہین ہی کہ جانبر ہون میرے جو قصور کہ ہون اُنکو معاف فرمائیے معافی کا خواستگار ہون مجھکو حضور سے یہ امید نہ تھی کہ مین ایسا علیل ہونگا اور حضور میری خبر نہ لین گے یہ میرا مقدر کہ حضور نے میری خبر نہ لی اسکا مجھکو کچھ گلا نہین ہی پس مین حاضر نہین ہوسکتا ہون اگر یقین نہ ہو تو کسی کو روانہ فرماکر دریافت فرمائیے یہ لکھکر اور اپنی مہر کرکے اس محلدار کو دی اور کہا کہ چوبدار کو دے آؤ اُس محلدار نے وہ عرضی لاکر چوبدار کو دی اور کہا کہ یہ عرضی خدمت بادشاہ مین لیجاکر پیش کر دینا اس مین سب حالت تحریر ہی پس وہ چوبدار وہ عرضی لیکر اُدھر گیا ادھر الطاف جادو نے حکم دیا کہ سب لوگ اپنا سامان کرین مین آج شب کو یہان سے نکلجاؤنگا کیونکہ بادشاہ ضرور اس امر کا دریافت ہوگا کہ مین اُسکے پاس حاضر ہون اور مین جاؤنگا نہین کیونکہ وہ قدردان نہین ہی وہ ہر ایک کی غرت کا خواہان ہی آفاق کی تو غرت لے چکا اُسکے بعد اُسنے ایوان کی غرت لی جو کہ نہ اُسکی ملازم تھی نہ ماتحت تھی صرف ملاقات تھی ایسے کم ظرف اور ناقدرے کی ملازمت کرنا اپنی آبرو دینا ہی پس کیا ضرورت ہی کہ مین جاکر اپنی آبرو دون مجھکو یقین ہی کہ اُسنے مجھکو جو طلب کیا ہی تو وہ مجھکو ضرور برائے مقابلہ اہل اسلام روانہ کرینگا اور مین اُنکے مقابلے کو جاؤنگا نہین کیونکہ وہان آفاق شاہ ہی اور میرے اُسکے ملاقات ہی وہ وہ وہ لوگ بڑے زبردست ہین اُنسے مقابلہ کرکے اپنی آبرو دینا ہی یا جان پس ایسے لوگون سے کون

مقابلہ کرے جو کہ بحر شجاعت کے نہنگ ہون ایسون سے کون مقابلے کو جاے کہ جو صحراے
بہادری کے شیر نر ہون اُن لوگون سے جہانتک ہوسکے عقب گذاری کیجاے وہ لوگ بہت
بہادر ہین اور سپاہی کی بہت قدر کرتے ہین پس مین کیون ایسے بہادرون سے مقابلہ کرون
کہ جنکی بہادری اور شجاعت کے جھنڈے گڑے ہون اور ہر ایک کے دلون پر سکے بیٹھے ہون
میان سمندر نے کیا کیا کئی مقابلے ہوے جب مقابلے مین لشکر گیا شکست کھا کر بھاگا اسی سبب سے
خود بادشاہ سمندر شاہ نہین جاتا ہی ہر ایک کو روانہ کرتا ہی عشاق نہ طاقی گئے وہ بھی مار یگئے
بی ایوان گیئن وہ بھی ذلیل ہوکر آئین اُنھون نے بادشاہ کے لیے اپنی جان دی بادشاہ نے
اُسکا صلہ اُسکو یہ دیا کہ اُسکو ذلیل کیا اور قتل پر آمادہ ہوے میرے پانؤن کے نیچے سے زمین
نکلگئی مین اب کبھی نہ جاؤنگا چاہے کچھ ہو مین نے ملازمت ترک کی آج شب کو اپنا سب مال اور
اسباب لیکر نکلجاؤنگا الطاف کے بھائی مہربان جادو اور پسر خوش اندام جادو نے کہا کہ پھر
کہان جائیگا اور کس اقلیم مین رہیگا الطاف نے کہا کہ مین صاف صاف کہدون مین یہان سے
لشکر اسلام مین جاکر اُنکا شریک ہونگا میری بہت قدر ہوگی مین نے کتابون مین دیکھا تو مذہب
اسلام مذہب حق ہی اور سب مذہب باطل ہین جو اُس مذہب مین مارا جائیگا وہ مرتبۂ شہادت
پائیگا اور بڑا مرتبہ ہوگا اور دیندار کہلائیگا اور جو اس مذہب کفر مین قتل ہوگا وہ کافر کہلائیگا
اور داخل دوزخ کیا جائیگا یہ سب امر مجھکو کتابون سے ثابت ہوے ہین دوسرے یہ کہ اگر مذہب
اسلام حق نہ ہوتا تو کبھی وہ لوگ ایسے زبردست نہ ہوتے نہ آفاق اُنکی اطاعت کرتا نہ ایوان
تمنے ایوان کا قصہ سُنا تو ہوگا کہ اُسکے ساتھ سمندر کیونکر پیش آیا اور وہ لوگ کیونکر پیش آے
اور بہت قدر و منزلت کی وہ لوگ بہت شریف پرور اور صاحب لیاقت ہین پس ایسے لوگونکی
اطاعت کرنا ہم لوگون کا فخر ہی اور ایسے لوگون کی اطاعت کرنا جو کہ ناقدرے اور کمظرف ہین
بالکل خلاف عقل ہی پس مین تو ضرور جاؤنگا جسکو میری ہمراہی منظور ہو وہ میرا ساتھ دے
ورنہ وہ اِسی مقام پر رہے یہ جو الطاف نے کہا سب نے کہا کہ ہم انکی ہمراہ ہین کیا عزیز اور کیا
ملازم سب الطاف کے ساتھ چلنے پر آمادہ ہوے اسوقت سے سب اپنا انتظام کرنے لگے
مال و اسباب کے بار باندھے جانے لگے راوی نے بیان کیا ہی کہ ناظرین نکتہ سنج پر ظاہر ہو
کہ الطاف کا دل سمندر کی طرف سے اُسی دن پھر گیا تھا کہ جب اُسنے آفاق کے ساتھ وہ
حرکت کی تھی وہ اِسی فکر مین تھا کہ کوئی پہلو ایسا ملے کہ مین یہان سے نکل جاؤن مگر نہ ملتا تھا
جب سے اُسنے ایوان کی حالت سُنی اُسوقت سے تو اُسنے حتماً قصد نکلجانیکا کیا اسی سبب سے اُسنے
یہ عرضی تحریر کی اُسکو یقین تھا کہ سمندر جادو اِس عذر کو نہ قبول کریگا ضرور وہ کدکریگا مین نہ جاؤنگا
پس یہی بنا فساد کی ہوگی مین یہان سے شب کو نکلجاؤنگا وہ ہاتھ ملکر رہجائیگا یہان تو الطاف نے
یہ خیال کرکے اور سب کو مستقل کرکے اپنے نکلجانیکا انتظام کیا ادھر چوبدار نے داخل دربار
ہوکر الطاف جادو کی عرضی بادشاہ کے روبرو پیش کی بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کاغذ کیسا ہی
اُسنے عرض کیا کہ الطاف نے عرضی بھیجی ہی ملاحظہ فرمایئے پس سمندر نے وہ عرضی لیکر دبیر کو دی
دبیر نے پڑھی پس جب سمندر نے مضمون عرضی سُنا آگ ہوگیا اور کہنے لگا کہ یہ فقرہ ہی تو ماہ ہوئی
کہ ابھی تک اچھا نہین ہوا اُسنے نمکحرامی پر کمر کسی ہی میری طرف سے اُسکو یہ لکھدو کہ جس حالت مین

ضرور حاضر ہو ورنہ عتاب سلطانی تمپر نازل ہوگا ہم اِس عذر کو تمھارے نہ سنین گے یہ عذر تمھارا
بالکل مہمل ہی قابل قبول نہین ہی پس فورًا حاضر ہو آیندہ تمکو اختیار ہی مین کبھی نہ مانونگا پس یہ مضمون
دبیر نے تحریر کر دیا عشاق نے کہا کہ اے سمندر مین پھر کہتا ہون کہ تم الطاف سے خبر نہ ہو وہ
ضرور علیل ہی اگر علیل نہین بھی ہی اور اُسنے کسی سبب سے یہ عذر کیا ہی تو کیا نقصان ہی اُسکو اُسکی
حالت پر چھوڑ دو وہ ضرور حاضر ہوگا آیندہ تمکو اختیار ہی کیون دوست کو دشمن بناتے ہو اُسنے
ملازمت کی ہی وہ کوئی تمھارا غلام نہین ہی کہ جس حالت مین ہو وہ فورًا حاضر ہو یہ بھی کوئی طریقہ ہی کہ
دوست کو دشمن کرتے ہو اور کونسا طریقہ ہی یہ جو عشاق نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ مین
اس امر کو آپ کے کہنے پر عمل نہ کرونگا جو میرے راے مین آئیگا اُسپر عمل کرونگا یہ امور ملکی
نہین ہین یہ امور خانگی ہین مین ملازمون کو کیونکر اُنکی حالت پر چھوڑ دون کہ وہ سرکشی کرین اور
مین خاموش رہون نوکری نہ ہوئی خالاجی کا گھر ہوا جب چاہا آئے جب چاہا نہ آئے مین نے گھر مین
بیٹھکر بسر کرنے کے لیے نہین نوکر رکھا ہی اپنی ضرورت کے لیے نوکر رکھا ہی جب میری ضرورت
کے وقت وہ کام نہ آئے تو پھر کس کام کی ایسی ملازمت خیال کرنے کی جگہ ہی کہ نو ماہ سے بالکل
دربار مین بھی نہ آئے یہ بھی خبر نہ لی کہ کیا گذری اور کیا نہ گذری ہم کسی کے ملازم ہین جاکر اُسکو
سلام نوکر آئین بالکل خیال نہین اگر مین اِس امر مین طرح دیتا ہون تو اورون کو بھی جرأت
ہوگی وہ اِسنے زیادہ سرکشی کرینگے اُسوقت مجھکو زحمت ہوگی عشاق نے جواب دیا کہ تمکو اختیار
ہی جو امر میری راے مین آیا مین نے تمکو صلاح دی تم جانو اور تمھارا کام یہ کہکر عشاق خاموش
ہو رہا سمندر نے وہ حکم نامہ چوبدار کو دیا اور کہا کہ اِسکا جواب الطاف سے لے آؤ وہ لیکر
پھر الطاف کے مکان پر آیا یہان سمندر دربار مین اس انتظار مین بیٹھا ہی کہ میرے حکمنامہ
کا جواب آئے تو مین دربار برخاست کرون اگر الطاف آجاے تو اُسکو بموجب راے
عشاق کے افسر سپاہ کرکے طرف اہل اسلام کے روانہ کرون خواہ وہ علیل ہو خواہ اچھا ہو
اب مین اُسکو روانہ کرونگا یہ کیا معنی کہ جب ہمکو ضرورت ہوئی تو ایک عذر بار دکر دیا برسونے
گھر مین بیٹھے ہوے تنخواہ کھا رہے ہین اب جو ہمپر وقت پڑا ہی تو نکلے جاتے ہین ایسے ملازم
کس کام کے یہ تو یہ خیال کر رہا ہی اور بہت غصے مین ہی وہان چوبدار مکان پر الطاف جا دو
کے پہونچا اور بذریعہ محلدار کے وہ کاغذ اندر بھیجا الطاف نے وہ کاغذ سب کو جمع کرکے
پڑھا اور کہا کہ تمنے سنا جو سمندر نے لکھا ہی اُسکے حال سے تم لوگ آگاہ ہوے اگر دراصل مین
علیل ہوتا تو وہ اِسکو بھی فقرہ خیال کرتا اور ضرور میرے اوپر شدت کرتا اور ستم کرتا کیونکہ
اُسنے اب کمر ظلم و ستم پر کسی ہی سب نے کہا کہ پھر ایسے کی نوکری کو ترک فرمائیے اور جو آپکا قصد
ہی وہ کیجیے اسوقت تو اس بلا کو کسی صورت سے ٹالیے اور شب کو نکل چلیے جب آپ یہان
نہ ہونگے تو وہ پھر کس پر ظلم و ستم کریگا الطاف نے جواب دیا کہ ہان یہی تدبیر کرتا ہون
اگر چلگئی یہ کہکر اور کاغذ اُٹھاکر یہ تحریر کیا کہ آپ کا حکم نامہ پہونچا مین اُسکی عبارت سے آگاہ ہوا
خیر آج تو نہین کل مین جس حالت مین ہونگا ضرور حاضر ہونگا جہان آپ نے میری اتنے
دنون کی عدم حاضری معاف فرمائی وہان آج کی بھی معاف فرمائیے مین آج اسکا انتظام
کرلونگا کل سے وہین آکر پڑا رہونگا آپ کی خدمت مین ہر وقت حاضر رہونگا تاکہ آپ کو

میرا فقرہ معلوم ہوجاے اور یہ ثابت ہوجاے کہ مین نے آپ سے فقرہ کیا اور آپ کی خدمت
مین جھوٹ بولا پس امیدوار ہون کہ آج کی حاضری میری معاف فرمائیے اور عدم حاضری کا
قصور عفو ہو یہ امر آپ کی غلام نوازی و ذرہ پروری و قدردانی سے بعید نہ ہوگا کہ جہان
اسقدر مہربانی فرمائی ہی ایکدن کی مجھکو مہلت اور عنایت فرمائیے زیادہ حد ادب ہے
قبول افتد زہے عز و شرف یہ لکھکر محلدار کو دیا کہ اُس چوبدار کو لیجاکر دیدے محلدار نے
لاکر چوبدار کو دیا چوبدار وہ کاغذ لیکر طرف دربار کے چلا یہان الطاف جادو نے کہا
کہ بھائیو جلدی کرو سب نے جوابدیا کہ ہم سب اپنا اپنا بندوبست کرچکے ہین صرف رات کا
انتظار ہی پس الطاف تو رات کے انتظار مین اپنے مکان مین سب سامان سے درست
بیٹھا ہی اس قصد سے کہ رات ہو تو مین یہان سے مع اپنے کل ہواخواہون اور کل مال و
اسباب کے نکلجاؤن یہ تو اس قصد مین ہی اُدھر چوبدار نے جاکر جواب حکم نامہ کا سمندر کے
حضور مین پیش کیا سمندر نے دبیر سے پڑھوایا دبیر نے پڑھا چونکہ سمندر کی طبیعت ظلم و
ستم کی طرف مائل ہوئی ہی اور اُسکی تباہی کا زمانہ قریب ہی بدین سبب اُسنے برہم ہوکر کہا
کہ کوئی حاضر ہی ابھی جاے اور جس حالت مین الطاف جادو ہونے آئے اگر بخوشی نہ آئے
تو مع اُسکے عزیزون کے گرفتار کرلاے یہ جو حکم دیا سب اہل دربار کانپ گئے لیکن
عشاق نے سمندر سے کہا کہ اے سمندر اسقدر غصہ کو کام مین نہ لاؤ ذرا تو انجام کا خیال کرو
اگر تم ادنی ادنی سے امر پر اپنے ملازمون و ماتحتون کے ساتھ اس طور سے پیش آؤگے
تو مجھکو یہ خوف ہی کہ ایسا نہ ہو کہ سب تمھاری رفاقت سے منھ پھیرلین اور ملازمت کو ترک
کرکے چلے جائین تو پھر کیا ہوا ایسے دشمن زبردست سے تو مقابلہ اور تم ملازمون کے
اور خیرخواہون کے ساتھ ایسی بے رحمی اور بدعت کرتے ہو آجکل تمکو انکی دلجوئی
کرنا لازم ہی نہ کہ ان پر بدعت اگر ساتھ دیتے بھی ہون تو نہ دین تمکو تو یہ امر لازم تھا کہ
تم ایسی تدبیر کرتے کہ اگر وہ لوگ تمسے خلاف بھی ہوتے تو راضی ہوجاتے اگر الطاف نے
یہ عذر تحریر کیا ہی کہ مین آج معاف کیا جاؤن کل جس حالت مین ہونگا حاضر خدمت ہونگا صرف
اسقدر دن اور شب بھر کا واسطہ ہی دیکھ لو وہ بھاگ نہ جائیگا اگر کل نہ آئے تو ایسا حکم
کل دینا سمندر نے تیوری بدلکر کہا کہ مین نے آپ کو کئی مرتبہ منع کیا کہ آپ میرے ملازمونکے
بارے مین نہ بولیے مگر آپ نے سماعت نہ فرمایا ہر مرتبہ آپ فرماتے ہین مین یہ آپ سے کہتا ہون
کہ بخیال آپ کے اگر وہ علیل ہی تو خیر اور اگر بخیال میرے اُسنے تغرد کیا ہو اور وہ فرار کرجاے
تو کیا ہو اُسوقت سوا اے افسوس کے اور کچھ نہ ہاتھ آئے عشاق نے کہا کہ یہ صرف
تمھارا خیال ہی الطاف کبھی ایسا نہ کریگا اگر فرار بھی کرجائیگا تو تمھارا کیا نقصان ہی تم اُسکے
مظلمہ سے بچوگے اور سب اُسے برا کہین گے تمکو یہ خیال نہین آتا ہی کہ ایک آفاق والون
نے ایسا کہا کہ تمسے سرکہ ہوکر تقریر نہ کی کیا ہر ایک ایسا کریگا اگر کسی نے سر دربار تمسے گفتگو
سخت کی جو کہ تمھاری بے عزتی کا سبب ہوتی تو کیا رہگیا سوا اے اسکے کہ تم اُسکو قتل کرو اور
یا قید کرو مگر وہ عزت جو کہ اُسکی تقریر اور بحث سے جائیگی وہ پھر واپس نہ آئیگی اگر تم اُسکو
قتل بھی کرڈالوگے مگر ہر ایک کی زبان پر یہ پھر جاری ہوگا کہ فلان شخص نے بادشاہ سے سر

ایسی تقریر سخت کی کہ جو کہ بادشاہ کے لیے بے عزتی کا سبب ہوئی اور کوئی حقیقت بادشاہ کی نہ
خیال مین لایا سر دربار ذلیل کیا گو بادشاہ نے اُسکو قتل کیا مگر وہ اپنے سی کر گیا تو کیا ہوگا اور
ہر ایک یہی کہیگا کہانتک کوئی پاس ولحاظ کرے بادشاہ نے تو یہ امر خیال کر لیا کہ ہر ایک کو
دبالون ہاتھ بیجا ہی ذات نہین بیچی ہی ملازمت کی تھی کوئی غلامی کا خط نہین لکھا تھا کیون ایسی
بات کی جاتی کہ جو کہ ملازمون کو بھی جرأت ہوتی ایک تو بے عزتی ہوگی دوسرے اور لوگ
الزام دینگے ہر ایک کی زبان پر یہی کلام ہوگا پس وہ بات کیون کیجاے کہ اور لوگ بھی
کہین میرے نزدیک تو کیون وہ کام کیا جاے کہ جس مین اپنی بدنامی ہو ای سمندر وہ بات
نہ کرو کہ سب بُرا کہین بموجب مثل نہ گومین ڈھیلا والو نہ چھینٹ پڑے پس کیا ضرور ہی کہ غصے مین آکر
ہر ایک پر بدعت کرو ذرا تو غصے کو کم کرو مین تمسے اس امر کو کہتا ہون کہ جہان تمنے اتنے دنون
اپنی طرف سے طرح دی آج میرے کہنے سے طرح دو اُسکا کل کا بھی وعدہ دیکھ لو سمندر نے
یہ تقریر عشاق کی سُنکے کہا کہ اُستاد آپ تو پریشان کرتے ہین خیر مین آپ کے کہنے سے اسوقت
تو طرح دیتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ آج کوئی الطاف کے گھر پر نہ جاے ہان کل صبح کو جو وہ نہ آے
تو فوج جاکر اُسکا گھر لوٹ لے اور اُسکو مع اُسکے ناموس واقربا کے اسیر کر لاے اور حاضر
دربار کرے کوئی ضرورت حکم ثانی کی نہین ہی مین نے یہ حکم قطعی دیدیا ہی اگر اسکے خلاف
ہوگا تو سب کو سزا دیجائیگی یہ حکم دیکر سمندر نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مکان کی
طرف چلے راہ مین یہ کہتے ہوے کہ اب بادشاہ نے بہت ظلم وستم پر کمر کسی ہی بڑی خرابی
ہوئی ہی خیر جو کچھ ہمپر گذریگی اُسکو برداشت کرینگے ہم وہ امر ہی نہ کرینگے کہ جس سے ہمپر کوئی
الزام آئے ضرور جسدن بادشاہ نے ہمکو بنگاہ وکج اگر دیکھا تو ہم اسکا پاس نہ کرینگے کہ ہم ملازم
ہین ہمنے نمک کھایا ہی ضرور جواب سخت دینگے اور جو کچھ ہمارے ہاتھ پانون سے ہوسکیگا
وہ کرینگے ایسی ایسی تقریر باہم کرتے ہوے اپنے اپنے مکان پر گئے جو بادشاہ کہ لشکر لیکر
آئے تھے براے کمک وہ باہم یہ کہتے ہوے گئے کہ دراصل سمندر نے بہت بدعت پر کمر کسی ہی
مگر ہمکو کیا ہم تو براے کمک آے ہین جب مقابلے سے اہل اسلام کے فراغت ہوگی ہم اپنے
ملک کو چلے جاینگے کوئی ہمسے ہمیشہ کا تو سابقہ ہی نہین کہ ہم اس امر کا خوف کرین کہ کہین ایسا نہو
کہ سمندر ہمارے ساتھ بھی یہی برتاؤ کرے سمندر ہمسے ایسے برتاؤ نہین کرسکتا ہی ہان اگر ہم خراج
دینے مین تو ایسا کرسکتا ہی کہ ہمپر زیادتی کرے یہ تقریر کرتے ہوے اپنے مقام پر پہونچے اور سب
ایک مقام پر جمع ہوے باہم صلاح کی کہ ہم لوگ باہم یہ راے قرار دے لین کہ اگر سمندر شاہ
ہمپر اپنے سرداارون مین سے کسیکو افسر کرکے روانہ کرے براے مقابلہ اہل اسلام تو ہم
نہ جائین یا تو خود چلے یا اپنے اُستاد کو روانہ کرے ہم اُسکے کسی سردار کی افسری کو نہ قبول
کرینگے نہ اس امر کو قبول کرینگے کہ ہم مین سے کسی کو افسر کرے سب نے کہا کہ اچھا جب یہ راے
قرار ہو لی تو سب اپنے اپنے خیمے مین جاکر آرام پذیر ہوے اُدھر سمندر محل مین گیا اور جاکر
آرام پذیر ہوا شملاق وامراق جو دریا سے مکان پر گئے ہر ایک نے امور ضروری سے فراغت
کی پس شملاق فراغت کرکے امراق کے مکان پر آیا امراق سے کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ بادشاہ
نے عشاق کو اختیار دیا اور کہا کہ جو آپ کی راے ہو اُسپر عمل کرو ن ہماری اور تمھاری

راے کوئی نہ بہتر ہی عشاق کے نزدیک ہم دشمن ہین پس مفت مین اہل اسلام یہان قبضہ کر لینگے یہ امر ضرور ہوگا کہ جب مقابلہ ہوگا اور اتفاق سے لشکر نے بادشاہ کے شکست کھائی عشاق بادشاہ کو صلاح دیکر باہم مصالحت کرالین گے اور اہل اسلام کا قبضہ کرا دینگے کیونکہ اُنکے تیور سے ثابت ہوتا ہی ہم تم یون ہی رہجائینگے بس کوئی تدبیر ایسی کرو کہ بادشاہ ہماری راے پر عمل کرے اور اور جو ہم راے دین اُسپر کاربند ہو اور یہ بھی راے عشاق کی ہمارے نزدیک اچھی نہین ہی کہ کسی سردار کو بادشاہ ان سب بادشاہون پر افسر کرکے روانہ کرے کیونکہ اول تو یہ خلاف ہی دوسرے یہ امر ہی کہ جو کوئی جائیگا جہان ذرا سختی پڑی ضرور شریک اہل اسلام ہوجائیگا اُنکو قوت ہوگی ہماری طرف ضعف ہوگا ہمارے نزدیک تو بہتر ہی کہ خود بادشاہ جاکر مقابلہ کرے جسقدر وہ لوگ یہان قیام کرتے ہین اُسیقدر اُنکو قوت بہم ہوتی جاتی ہی اب اُنکا قیام کرنا یہان اچھا نہین ہی امراق نے کہا کہ چلو پھر بادشاہ کو ایسے امر کی اصلاح دین شملاق نے کہا کہ مین اسی لیئے تمھارے پاس آیا ہون کہ مین اور آپ ملکر چلین اور بادشاہ کو صلاح دین پس امراق و شملاق دونون دیوان خانے سے باہر آئے اور سوار ہوکر طرف در دولت کے روانہ ہوے جب در دولت پر پہونچے اپنے حاضر ہونے کی خبر کرائی کہ آپ کے وزیر آپ کے پاس حاضر ہوتے ہین اور قدمبوسی کے خواستگار ہین کچھ ضروری عرض کرنا ہی محلدار نے جاکر سمندر سے عرض کیا کہ آپ کے وزیر دست چپ حاضر ہوے ہین باریابی کے خواستگار ہین وہ ہی سمندر کھانا کھاکر براے آرام خلوت کدہ مین گیا تھا کہ یہ خبر محلدار نے جاکر بیان کی جیسے ہی سمندر نے شملاق و امراق کا نام سنا فورًا باہر نکل آیا اور اُٹھ بیٹھا وہان سے اُس مقام خاص مین آیا کہ جہان صحبت تخلیہ برپا ہوتی تھی وہان آکر محلدار سے کہا کہ پہرہ پر کہدو کہ اُنسے کہدو کہ وہ صحبت تخلیہ کے مکان مین آوین محلدار نے پہرے پر آکر کہدیا اُس سیاہی سے شملاق و امراق نے جب یہ سنا تو دونون اُس مکان مین آئے دیکھا کہ سمندر مسند پر تنہا بیٹھا ہوا ہی دونون نے سلام کیا سمندر نے جواب سلام دیکر کہا کہ آؤ پس یہ دونون سامنے سمندر کے بیٹھے سمندر نے کہا کہ اے شملاق و امراق کیون کیا ضرورت ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہمکو کچھ ضروری باتین عرض کرنا ہین جو ہم اسوقت حاضر خدمت فیضدرجت ہوے اور حضور کو تکلیف دی سمندر نے کہا کہ بیان کرو امراق نے کہا کہ حضور نے یہ کیا غضب کیا کہ اپنے اُستاد عشاق کو تمام اختیار ملکی و امر جنگ و جدل اُنکے قبضے مین دیے اور کہا کہ جو آپکی راے ہوگی اُسپر ہم عمل کرینگے اُسوقت تو ہم بول نہ سکے کیونکہ یون ہی بدخواہ اور دشمن سب کے نزدیک ہین اور زیادہ ہوتے ہم نے خیال کرلیا کہ بعد کو حضور سے عرض کرلین گے اور جو جو خرابیان اُنکے صاحب اختیار ہونے مین ہین وہ سب ظاہر کردینگے سمندر نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے کہا کہ ہم آپکو اِس امر سے آگاہ کرتے ہین کہ اِنکی راے پر اگر آپ عمل کرینگے تو یہ خیال فرمائیے کہ ملک آپ کے قبضے سے نکلجائیگا وجہ یہ سبب ہی کہ وہ یہ امر جب دیکھینگے کہ اہل اسلام نے کئی معرکے سر کیے فورًا آپ کو راے دینگے کہ صلح کرلیجیے اور اہل اسلام کو خراج دینا گوارہ کیجیے اسی مین اُنکے لیے بہتری ہی چونکہ آپ اُنکو اختیار دے چکے اور اُستاد اپنے کو سب سے موافق کرچکے اگر اب اُس سے آپ انحراف کرینگے تو آپ کو بڑی مشکل ہوگی پھر اُسوقت کوئی آپ کا ساتھ نہ دیگا بڑی خرابی ہوگی

ایک تو یہ نقص ہی دوسرا یہ نقص ہی کہ آپ نے ملاحظہ کیا کہ اُنھون نے ابھی سے صورت فساد کی نکالی وہ یہ ہی کہ اُنھون نے یہ راے آپ کو دی کہ اِن بادشاہون مین سے کسی کو افسر کرکے مع فوج روانہ فرمائیے کہ وہ جاکر اہل اسلام سے مقابلہ کرے پس جب آپ یہ سب باتین کرتے تو فورًا باہم فساد ہوتا اور کوئی اس امر کو قبول نہ کرتا کیونکہ سب ہم مرتبہ تھے اور اگر آپ یہ کرتے کہ کسی کو اپنے سرداردن سے افسر کرکے اور ان سب کو اُسکی ماتحت کرکے روانہ فرمائیے گا یا فرماتے تو اُسوقت مین بھی فساد ہوتا کہ وہ اس امر کو قبول نہ کرتے اور نہ کرینگے اُسوقت آپ کو غصہ اُن سب پر آتا کہ اُنھون نے میری عدول حکمی کی بس یہ بھی بناے فساد تھی اور ہی آپ خیال فرمائیے کہ یہ سب امور ضرور ہونگے اگر اُنکی راے پر عمل فرمائیے گا اہل اسلام سے تو مقابلہ درکنار ہی باہم فساد ہونے لگے گا اُسوقت بڑی مشکل ہوگی سمندر نے کہا کہ یہ تمنے سچ کہا گو مین نے اُسوقت بھی یہ خیال کرکے اُستاد کو جواب نہ دیا تھا صرف یہی خیال لیا تھا کہ کوئی اس امر کو قبول نہ کریگا انھین مین سے کسی کی افسری کو قبول کریگا نہ میرے سردار کی افسری کو مگر اسوقت تمھارے کہنے سے میرے بھی خیال مین آیا کہ یہ ضرور صورت فساد کی ہی ضرور فساد ہوگا معلوم ہوگیا کہ اُستاد کی راے ضرور غلطی پر ہی مین اسکو کبھی نہ قبول کرونگا امراق نے کہا کہ اُنکی راے پر کام کیجیے گا ورنہ پچتائیے گا کیونکہ یہ بھی خیال فرمالیجیے کہ اُنھون نے الطاف جادو کے مقدمے کو کیونکر ٹالدیا ہمارا اسوقت کا کہنا یاد رکھیے کہ اب الطاف جادو کو آپ نہ پائیے گا ہم دریافت کرچکے ہین کہ وہ اچھا ہی بیمار نہین ہی صرف فقرہ ہی اور ہمیشہ اُسنے فقرہ کیا اُسنے اُسیدن سے سرکشی پر کمر کسی جسدن سے آفاق پر آپ خفا ہوے چونکہ یہ لوگ آفاق کے بہت بڑے دوست تھے اُنکو یہ امر ناگوار گذرا مگر کوئی پہلو اُسوقت اِن سب نے فساد کا نہ دیکھا اس سبب سے فساد نہ کیا اگر ذرا بھی آفاق آپ سے سخت کلامی کرتا اور فساد پر آمادہ ہوتا یہ سب کے سب آپ سے پھر جاتے اُنھین کے شریک ہوکر آپ سے مقابلہ کرتے مین ان سب کا رنگ دیکھ رہا تھا کہ بل کھا رہے تھے مگر تا چار تھے بلکہ آفاق خود ہی اس امر کا قصد نہ کرتا تھا اُسنے آپ کے خوف سے اپنے کو اسیر کرادیا دوسرے یہ خیال کیا کہ مین اکیلا ہون یہان ہزارون آدمی ہین اگر اُسکو یہ معلوم ہوتا تو وہ فرد فساد کرتا پس مجھکو اُسی دن سے یقین تھا کہ یہ سب آپ سے ضرور پرخاش کرینگے چنانچہ الطاف نے اُسدن سے آنا دربار مین موقوف کیا اور اشفاق اُسی دن سے لشکر لیکر طرف اپنے ملک کے چلا گیا اور الطاف نے فقرہ کرنا شروع کیا چونکہ آپ کو اور فکر مین تھے اس سبب سے آپ نے خیال نہ فرمایا کہ آپ الطاف کو طلب کرتے اب جو طلب کیا تو یہ امر اُسنے ظاہر کیا کہ مین قبل سے عرض کرتا آتا ہون حاضر نہین ہوسکتا ہون گو آپ نے ضرور یہ خیال فرمایا کہ یہ فقرہ ہی اور وہ حکم دیا مگر پھر عشاق نے جو اُسکو بیکار کی تقریر کرکے اور کچھ نشیب و فراز دکھایا جو کہ بالکل اصل نہین رکھتا تھا آپ راضی ہوگئے کہ اچھا کل اگر الطاف نہ آئے تو اُسکے ساتھ یہ سلوک کیا جاے پس عشاق نے اُسکو بچا دیا اُسکے دوست اُسکو خبر دینگے وہ فورًا آج شب کو چلا جائیگا مجھکو بخوبی معلوم ہوگیا کہ وہ بیمار نہین ہی سمندر نے جواب دیا کہ مین نے ضرور دھوکا کھایا اب کیا ہوتا ہی خیر اگر نہ گیا اور رہگیا اور نہ حاضر ہوا تو جو کچھ کل اُسکے لیے ہوگا دیکھ لینا مگر یہان سین نے

اُنکی راے پر عمل کر کے دھوکا کھایا ضرور اُنکی راے غلطی پر ہی دونون راے اُنکے خلاف نکلین
امراق نے کہا کہ تیسری راے بھی تو خلاف ہی سمندر نے کہا کہ وہ کیا امراق نے کہا کہ وہ یہ کہ اُنھون نے
ایوان کے بارے مین کہا کہ آپ خاموشی اختیار فرمایئے کچھ نہ کیجے آپ نے قبول کرلیا اُسمین یہ نقص ہی
کہ آپ اگر اُسکی طرف سے غافل ہوگئے وہ تو شریک اہل اسلام ہوچکی ہی اور اُسنے یہ بھی ظاہر کیا ہی کہ
مین اپنے ملک مین جاکر سب کو مسلمان کرونگی اور اپنا لشکر لیکر حاضر خدمت ہونگی پس اگر وہ اپنے
ملک کو گئی اور اُسنے سب کو مسلمان کرلیا اول تو یہ ہوا کہ زیرنہ طاق دین اسلام جاری ہوا اور ایک
ملک اور اہل اسلام کے قبضے مین آگیا پس جو ملک اُسکے قرب وجوار مین ہونگے اور ایوان سے
تعلق رکھتے ہونگے سب دین اسلام قبول کرلین گے تو بڑی خرابی ہوگی پھر کوئی ایسا پہلو نہ ہوگا
کہ آپ اُسطرف سے کمک طلب کرین اگر آپ لشکر لیکر برا ے مقابلہ اہل اسلام بیرون شہر تشریف
لیگئے اور اُن بادشاہون کو جو کہ مسلمان ہوچکے ہین یعنی جسکو ایوان اب جاکر مسلمان کریگی خبر
ہوئی کہ اب شہر خالی ہی پس وہ دوسری طرف سے آکر شہر پر قبضہ کرلین گے اور آپکے لشکر پر حملہ
مارینگے اِدھر سے یہ لوگ اُدھر سے اہل اسلام پس اُنکو کوئی صورت سوا ے فرار کے دوسری
نظر نہ آئیگی اور ایوان جاکر ضرور اُن بادشاہون کو کہ جو کہ سرکش ہین مثل ایوان اور اُسکے
ملک کے قرب وجوار مین اونکے ملک مین اور ایوان سے اتحاد ہی ضرور اسلام کی طرف
رغبت دلائیگی وہ لوگ ضرور اسکے کہنے پر عمل کرینگے اگر ایسا ہی ایوان نے کیا اور اپنے ملک کو
اسلام آباد کیا اور اُن ملکون کو جو کہ باج دیتے ہین مسلمان کیا تو یہ خرابی ہوئی کہ زیرنہ طاق دین اسلام جاری
اور کہانتک دین اسلام کا نشان گڑا اور لشکر جمع کرکے برا ے کمک اہل اسلام آئی تو اُنکو اور زور
ہوا قوت بڑھی اِس خاموش بیٹھنے مین یہ نقصان ہین سمندر نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو آج جو راے
اُستاد نے دی وہ خلاف دی شملاق نے کہا کہ یہ جو اُستاد نے کہا کہ کسیکو افسر کرکے روانہ فرمایئے
وہ اہل اسلام سے جاکر مقابلہ کرے فرض کردم کہ یہ امر سبب قبول کرلیا کہ جو مین سے خواہ اپنے کسی سردار کو ہم مین سے افسر کرکے روانہ
فرمایئے ہم اُسکی راے پر عمل کرینگے اور اگر اہل اسلام سے جاکر مقابلہ کیا اور لشکر اسلام کی نفع سوئی اور یہ بھی اُدھر ملگئے تو یہان ضعف ہوگا
ہمنے تو جب سے اہل اسلام یہان آئے ہین یہ نہین دیکھا کہ کوئی لشکر لیکر گیا ہو اور اُسنے مقابلہ
اُسکے کیا ہو اور ظفر حاصل کی ہو یا تو مارا گیا یا شریک ہوگیا پس ایسی حالت مین کیا ضرور ہی کہ دفع الوقتی
لشکر روانہ کرکے اپنی لشکر کی قوت کو کم کیا جاے جو جائیگا یا تو جب کم زور پڑیگا شراکت کرلیگا یا بھاگ
آئیگا یا مارا جائیگا آفاق نے جاکر کیا کیا ایک مدت تک پڑے رہے ایک مقابلہ نہ کیا بعد اُسکے
ایک فقرہ لیکر وہان سے اپنا لشکر لیکر واپس آئے کہ مین مقابلہ نہ کرونگا آخر کو اُنکے ریش سفید
ہوکر گرداب شاہ وغیرہ گئے تو کیا بنا لیا ابھی تک پڑے ہوے ہین فرہاد وارہاک وقسیم جسم
گئے اُنھون نے مقابلہ کیا وہ مارے گئے بلکہ زعفران نے مقابلہ کیا وہ بھی ماری گئین کوئی نے
شراکت کی عشاق نے کیا بنا لیا شراکت نہ کی برسر فساد رہی ماری گئی اور ایوان اس سبب سے
بچین کہ شراکت کی پس ایسی حالت مین کیا ضرور ہی کہ کسیکو روانہ کرکے اپنی قوت کم کیجاے
سمندر نے کہا کہ تمھین سچ کہتے ہو ضرور اُستاد کی راے خراب ہی اور سوا ے نقصان کے کوئی
صورت نفع نہین ہی اُن کی راے پر عمل کرنے مین پس تم بیان کرو کہ مین کیا کرون امراق نے
کہا کہ اگر اجازت ہو تو ہم کچھ عرض کرین سمندر نے کہا کہ ضرور تمکو اجازت دیگئی امراق نے کہا کہ

ہماری اور اُنکی راے مین بہت فرق ہی وہ پیر ہو گئے ہین اُنکی عقل ضعیف ہی جو اس اُنکے درست نہین
ہین پس اُنکی راے ہمیشہ خراب ہوگی اور ہم لوگ ابھی جوان ہین ہماری عقل تیز ہی ہم مین ابھی رطوبت
باقی ہی پس ہم جو راے دینگے وہ کبھی خراب نہ ہوگی ہان اگر آپ اس امر کی قسم کھائیے کہ ہم تمھاری
راے پر عمل کرینگے تو ہم راے دین ورنہ بیکار ہی کیونکہ اسوقت آپ ہمسے راے لیجیے اور کل
جب سب دربار مین آئین اور اُستاد آپ سے فرمائین کہ میری یہ راے ہی آپ قبول کر لیجیے اور
ہماری راے بیکار ہو تو کیا فائدہ کیونکہ آپ اُنسے فرما چکے ہین کہ مین آپ کی راے پر عمل کرونگا
اُسکے خلاف کیونکر کیجیے گا وہ ناراض ہونگے سمندر نے کہا کہ بھائیون ابتو مین اُنکی راے پر کبھی
عمل نہ کرونگا سراسر اُنکی راے میرے حق مین بُری ہی اور بُری ہوگی پس تم اپنی راے ظاہر کرو
امراق نے کہا کہ آپ اس امر کی پہلے قسم کھائیے کہ مین جو تم راے دوگے اُسپر عمل کرونگا یہ نہ ظاہر کرینگے امراق
وشیلاق کی راے ہی سمندر نے کہا کہ پھر کیا ظاہر کرون اِس ظاہر کرنے مین کیا نقصان ہی امراق نے
کہا کہ اسمین یہ نقصان ہی کہ وہ لوگ ہم دونکو بجاے خیر خواہ دشمن جانتے ہین پس اور زیادہ اُنکو خیال ہوگا اور ہماری
دشمنی پر آمادہ ہونگے پس یہ راے ہی کہ آپ یہ فرمائیے کہ مین اب کسی کی راے پر کام نہ کرونگا
اپنی راے پر عمل کرونگا جو میرے حق مین بہتر ہوگا اور مین اپنے مقام پر خیال کرلونگا اُسپر
عمل کرونگا اور جو اسوقت ہم راے دین اُسپر عمل فرمائیے اور ہم وقتاً فوقتاً راے دیتے
رہین گے اِن دونون نے سمندر کو اسقدر بھرا اور ایسے ایسے نشیب و فراز و خرابیان
دکھائین کہ سمندر بھر گیا چونکہ یہ اُنسے محبت کرتا ہی اور اُنکو اپنا بہت بڑا دوست جانتا ہی پس اُنکے
کہنے مین آگیا اور یہ دونون بڑے مفسد اور فسادی ہین اُنکو یہی فکر ہی کہ کسی طور سے فساد ہوے
جاے اور اہل اسلام سے ہمیشہ مقابلہ رہے کیونکہ اُنکے دلون مین اہل اسلام کی طرف سے بہت
کینہ ہی اور اُنکے قلب سیاہ ہین یہ کبھی مسلمان نہ ہونگے اِنکا خمیر کفر و نفاق سے کیا گیا ہی پس جب
سمندر نے یہ تقریر اُنکی منجملہ اُسکو پسند آئی اور کہا کہ تمنے خوب بات بتائی پس اُسوقت سمندر
نے تصویر خداوندی اُٹھا کر جو کہ اُسکے گلے مین تھی کہا کہ مین اِسی تصویر کی قسم کھاتا ہون کہ کبھی
تمھاری راے کے خلاف نہ کرونگا اور کسی کی راے پر عمل نہ کرونگا جو تم راے دوگے اُسپر
عمل کرونگا اور نہ یہ ظاہر کرونگا کہ یہ میرے وزیرون کی راے ہی بلکہ یہ ظاہر کرونگا کہ میری راے ہی
نہ اسوقت کی تقریر کسی سے بیان کرونگا نہ یہ نقصانات جو تمنے بیان کیے ہین اُنسے کسی کو آگاہ کرونگا
پس اب تم اپنی راے ہر امر مین ظاہر کرو جب یہ امراق وشیلاق کو یقین ہوگیا کہ اب ہماری تقریر نے
وہ گفتگو نے سمندر کے دل پر اثر کیا اور بادشاہ نے قسم کھائی اُنکو یقین ہوگیا کہ اب سمندر اس
قسم سے نہ پھریگا تب امراق نے کہا کہ ہماری دونونکی راے بابت مقابلے کے یہ ہی کہ اب سب کو
روانہ کرکے دیکھ چکے سواے ذلت اور خواری کے اور شکست کے کچھ حاصل نہ ہوا پس اب
آپ خود لشکر لیکر جسقدر آپ کے پاس لشکر ہی اور جو جو آپ کی کمک کو آئے ہین اُن سب کو ہمراہ
لیکر اہل اسلام سے مقابلہ فرمائیے اور ایک ایسی جنگ فرمائیے کہ اہل اسلام کو بھی معلوم ہوجاے
ضرور اُنکی فتح ہوگی اور آپ ظفریاب ہونگے اور اُس صورت مین جو کہ آپ کے استاد نے بتائی
ہی سواے کمی قوت اور بربادی سپاہ کے کوئی نفع نہ ہوگا اب یہی راے ہی سمندر نے کہا کہ تمھاری
راے بہت ٹھیک ہی مین اسی پر عمل کرونگا اور کبھی اِس سے نہ پھرونگا سمندر نے اِسپر بھی

قسم کھائی اسکے بعد امراق وشملاق نے کہا کہ بابت ایوان کے ہماری یہ راے ہی کہ ابھی وہ لشکر
اسلام مین ہی پس ایسی حالت مین کسیکو تھوڑا سا لشکر لیکر طرف شہر الوانیہ کے روانہ فرمائیے کہ وہ
جاکر پہلے ایوان کی بہن سے یہ ظاہر کرے بذریعۂ نامہ وپیام کے کہ تمھاری بہن مسلمان ہوگئی اُسنے
اپنا دین آبائی ترک کیا خدا پرستون کا دین اختیار کرلیا اُس جرم پر سمندر شاہ نے اُسکو طلب کرکے
بہت نصیحت کی اور سمجھایا اُسنے نہ مانا آخر اُسکے قتل پر آمادہ ہوئے اُسکو اہل اسلام کا عیار عیاری کرکے
لیگیا اب اُسنے جاکر اُنکی شراکت کی اور اُنکی شریک ہوگئی ہی اور اُسنے اقرار کیا ہی کہ مین اپنے ملک کو
جاؤنگی اور اہل شہر کو مسلمان کرونگی اور اپنا لشکر لیکر آؤنگی آپکی کمک کرونگی اور سمندر سے مقابلہ کرونگی
پس سمندر شاہ نے مجھکو بھیجا ہی کہ تمکو آگاہ کرون اُسکے مرتد ہوجانے سے پس جب وہ دوسرے مذہب
مین گئی تو اب تم لوگ اُسکا پاس نہ کرنا اور اُس سے مقابلہ کرنا کیونکہ تمسے اور اُس سے مذہبی فرق ہوگیا
ہی اب وہ تمھاری شریک نہ ہوگی جبتک تم اُسکے شریک نہ ہوگے مذہب اسلام نہ قبول کروگے پس تمکو
لازم ہی کہ تم ہماری شراکت کرو کیونکہ ہم اور تم ایک ہی مذہب ہین اور باہمی ملت رکھتے ہین ہمارے
تمھارے کوئی فرق نہین ہی اگر ایسا نہ کروگے تو ہمسے تمسے مقابلہ ہوگا پس وہ یہ پیام روانہ کرے اگر
وہ اس امر پر راضی ہون اور آپکی شراکت کرین تو خیر ورنہ وہ سردار اُسنے مقابلہ کرے اور تمام شہر
کو تاخت وتاراج کرے اہل شہر کو قتل کرے اور غارت مال واسباب سب لوٹ لے عزیز واقارب ایوان
کو بحالت خراب گرفتار کرکے بہت جلد حاضر کرے سوائے اس تدبیر کے کوئی اور تدبیر نہین ہی اگر انھون
نے آپ کی شراکت کرلی تو خیر اگر شراکت نہ کی اور ملک تاراج ہوگیا لشکر تباہ ہوا تو پھر ایوان کس کو
اسلام آباد کریگی اور کہان سے لشکر لیکر اہل اسلام کی کمک کو جائیگی آپ کا مطلب ہر طور سے حاصل
ہوگا سمندر نے کہا کہ ہان یہ راے خوب ہی در اصل اُستاد کی راے بالکل خلاف تھی اُنکی کوئی راے
اچھی نہ تھی سمندر نے کہا کہ اب مین ایسا ہی کرونگا اب الطاف کے بارے مین کیا راے دیتے ہو
امراق وشملاق نے کہا کہ اُسکے بارے مین کیا راے عرض کیجاے اُسکے بارے مین آپ حکم فرما چکے
ہین اب اپنے حکم کو منسوخ کرنا بالکل خلاف ہی سب یہ خیال کرینگے کہ بادشاہ کو اپنی زبان کی پابندی کا
بھی خیال نہین کبھی کچھ حکم فرماتے ہین کبھی کچھ بس جو کچھ حکم فرمادیا فرمادیا اب اُسمین کوئی کوشش جدیدہ نہ فرمائیے
اگر وہ کل حاضر ہوا تو خیر ورنہ اُسکا گھر کل لوٹ لیا جائے اگر وہ شب کو فرار نہ کرگیا تو اُسکو جس حالت
مین ہو اسیر کرلیا جاے یہ بھی حکم آپ کا بہت مناسب ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ ان دونون نے
اس سبب سے اسمین راے نہ دی کہ ایک امر تو خلاف ہوتا کہ بادشاہ کو ثابت ہوجاے کہ اُستاد
کی ہر ایک راے غلط تھی کیونکہ یہ دریافت کرچکے تھے کہ الطاف بیمار نہین ہی صرف فقرہ کرتا ہی اور
وہ سرکشی پر آمادہ ہی کبھی حاضر دربار نہ ہوگا عشاق نے سمندر سے کہا تھا کہ آج کوئی حکم اب ایسا
نہ فرمائیے کہ جو خلاف ہو کل آپ کو اختیار ہی اگر وہ حاضر ہو کل ضرور حاضر ہوگا پس اُنھون نے اسی سبب سے
راے نہ دی تاکہ عشاق جھوٹا ہوا اور سمندر کی نگاہ مین لغو قرار پاے پھر سمندر کسی امر مین عشاق
کی راے نہ لیگا اپنا کام نکالیگا اور خوب اپنی چڑھی بارگاہ ہوگی پھر ہم سبکی راے پر عمل کریگا یہ دونون
یہ ظاہر کرچکے ہین کہ الطاف بھاگ جائیگا پس اگر ہمارے خیال کے موافق ہوا تو ہم سچے ہوے
اور عشاق جھوٹا ہوا یہ وجہ تھی کہ اُنھون نے الطاف کے مقدمے مین کوئی راے نہ دی پس
جب یہ تقریر تمام ہوئی سمندر نے کہا کہ کل سے اِسکا بندوبست کیا جائیگا جب اِن دونون کو یقین ہوگیا

کہ بادشاہ اسکے خلاف نہ کریگا اور خوب پٹی پڑھا چکے اور اس امر پر آمادہ کر چکے کہ بادشاہ خود مقابلے کو
اہل اسلام کے لشکر لیکر جاے اور ایک سردار کو برائے تاراجی شہر ایوانیہ مع لشکر روانہ کرے
اسوقت ان دونون نے کہا کہ ہم رخصت ہوتے ہین اب آپ جاکر آرام فرمائین کل جو کچھ ہمنے رائے دی
اسکے موافق عمل فرمائیے اور ملاحظہ فرمائیے کہ کسقدر مفید ہو سمندر نے کہا کہ نہین ابھی سے اسکے فائدے
میری پیش نگاہ ہین تم دونون بڑے عقلمند رہو میری سلطنت مین کوئی ایسا نہین ہو جیسے تم ہو اگر دو
اور ایسے عقلمند میرے پاس ہوتے تو مین تمام عالم پر اپنی حکومت قائم کرتا اور سب اقالیم میرے
قبضے مین آجائین مگر کیا کرون کہ کوئی تمسا نہین ملتا ہی مین کچھ تو سمجھکر تمکو اپنا وزیر قرار دیا اور اپنا کہ ارزوا
مقرر کیا وہ خوشامد کرنے لگی اور بہت کچھ تعریف کرنے لگے سمندر جو خوش ہوا باز و پر دو اگر تھے
زمرد کے جنکا مثل و نظیر نہ تھا دونون کو انعام مین دیدیے وہ بہت خوش ہوے اور سلام کرکے
لے لیے اور دوسرا سلام رخصت کرکے باہر آئے اور ہر طرف اپنے مکان کے چلے ادھر سمندر داخل
محل ہوا اور اپنے مقام پر جو اسنے خیال کیا کہ استاد کی راے ٹھیک نہین ہی ہان وزیر دنگی چونکہ اسکا
اور یار آچکا تھا اسکو عشاق کی راے خلاف معلوم ہوئی اور ان دونون کی راے ٹھیک معلوم
ہوئی کیونکہ یہ سبق ایسا پڑھا گئے تھے اور ایسے ایسے پہلو سمجھا گئے تھے کہ سمندر جس پہلو کو خیال
کرتا تھا انھین کی راے کا پہلو اسکو اچھا معلوم ہوتا تھا اور عشاق کی راے کا خراب معلوم ہوتا
تھا یہ دونون بچے شیطان کے تھے بھلا اُنکے بہکانے سے سمندر کیونکر نہ بہکتا اور کیون نہ انکی راے پر
عمل کرتا اگر شیطان اِن کے روبرو آجاے تو یہ مکر و کید مین اُسکو اپنا شاگرد کرین اور باہم دونون
مین فساد ڈالنے مین اور بہکانے مین اُسکو سبق پڑھائین اب سمندر کب پھرتا ہی اسکے دل پر
انکی راے مثل نقش کے ہوگئی ہی اور دل نے قبول کرلی ہی انکی راے کا اسکے مملکت دل پر بیٹھ گیا
ہی اب کیا وہ برطرف ہوگا پس جب سمندر نے اپنے مقام پر بھی انکی راے کو راے پر عشاق کی غالب
پایا بہت خوش ہوا اور اپنے دل مین کہا کہ مجھکو بہت عمدہ وزیر یہ دونون ملے ہین انکی راے بہت
عمدہ اور نیک ہی اسی پر عمل کرونگا سمندر تو یہ خیال کر رہا ہی اُدھر شقاق و امراق جو سمندر کو دغا
کے اور فساد پر آمادہ کرکے اپنے مکان کی طرف چلے راہ مین باہم صلاح کی کہ چلکر ذرا کچھ حال الطاف
کا دریافت کرین کہ دراصل وہ بیمار ہی اور اُسکا قصد کیا ہی اگر وہ بیمار ہوا اور حالت علالت مین
کل دربار مین آیا تو ہم جھوٹے ہوے بادشاہ خیال کریگا کہ یہ تو کہتے تھے کہ الطاف اچھا ہی اور یہ
شب کو بھاگ جائیگا اِن کے کہنے کے موافق ہوا الطاف حاضر بھی ہوا اور بیمار بھی ہی اگر دراصل
بیمار ہی تو اُسکو کچھ ایسا بادشاہ کی طرف سے بدگمان کرین کہ وہ کل دربار مین نہ جاے تاکہ عشاق
جھوٹا ہو جاے اور ہم سچے ہون یہ صلاح کرکے الطاف کے مکان کی طرف چلے اور اُسکے مکان
پر پہونچے سپاہیون اور ملازمون نے جو دیکھا کہ سمندر شاہ کے دست چپ کے وزیر ہمارے
مالک کے مکان پر آئے ہین سب کھڑے ہو گئے اور سلام کیا اور بڑھکر عرض کی کہ حضور ادھر
کیون تشریف لاتے ہین ہمارے آقا تو از حد بیمار ہین صاحب فراش ہین اٹھ نہین سکتے ہین اگر ارشاد
ہو تو خبر کردین امراق نے کہا ہم یہی تو خبر سنکے اُنکی عیادت کو آئے ہین بہت دنون سے قصد
کر رہے تھے مگر کاروبار سرکاری سے مہلت نہ ملتی تھی کہ آکر اپنے دوست کی خبر لیتے آج ہمنے یہ خیال
کیا کہ کام تو یون ہی رہین گے ہم جاکر اپنے دوست کو تو دیکھ آئین تاکہ وہ شکایت نہ کرین اِس دنیا

مین سوائے اسکے اور کیا ہو کہ وقت مصیبت کسی کی خبر لینا یہ ہی انجام دوستی اور ملاقات ہو اگر یہ نہ ہو تو سب بیکار ہی وہ دوست کس کام کا کہ دوست کی خبر نہ لے یہ جو کہا وہ سپاہی خاموش ہو رہے اور محلدار کو بلا کر کہا کہ خبر کر دو کہ آپ کی ملاقات کے لیے اور آپ کی عیادت کے لیے وزیر ان دست چپ تشریف لاے ہین محلدار نے جاکر الطاف سے کہا کہ حضور وزیر ان دست چپ آپ کی عیادت کو یہان تشریف لاے ہین الطاف اپنے عزیز و اقارب سے بیٹھا ہوا اہل اسلام کی تعریف کر رہا تھا اور یہ کہ رہا تھا کہ آج شب کو ضرور یہان سے نکل چلین گے ورنہ کل ضرور کوئی نہ کوئی آفت ہم سب پر سمندر نازل کریگا اگر مین دربار مین نہ جاؤنگا اور یہ ضرور ہی کہ مین اب تو دربار مین نہ جاؤنگا وہ تو دربار جانے کے لایق نہین ہی گو فقرہ تھا مگر سمندر کو خیال نہ آیا کہ اسنے علالت کا عذر کیا ہی ہم اسکو ایسا نہ تحریر کرین کہ تم ضرور آؤ ورنہ بچتا ؤ گے مجھسے فقرہ کرتے ہو پس ایسے کی اطاعت کرنا عین حماقت ہی اگر دراصل مین بیمار ہوتا تو اُسوقت بھی یہی حکم دیتا ایسی ایسی باتین کر رہا تھا کہ محلدار نے یہ آکر عرض کی الطاف نے اُنکی طرف دیکھکر کہا کہ تمنے بادشاہ کی فطرت دیکھی کہ وزیرون کو بھیجا کہ جاکر دیکھ آؤ اور اُن لوگون کو بھیجا جو کہ میرے دشمن ہین باطن مین اور ظاہر مین بڑے دوست ہین اب تم اُنکی تقریر سننا یہ بڑے مفسد ہین یہان سے جاکر ایک کی دس لگائین گے خیر آئے ہین تو آنے دو پردہ کیا کیا جاتے مین اُنکو یہان بلاے لیتا ہون یہ کہکر کہا کہ ایک میز میرے پلنگ کے برابر لگا دو اُسپر بوتلین اور پیالے اور سامان دوائی رکھدو اور ایک چوکی برابر پلنگ کے لگا دو اُسکے نیچے طشت وغیرہ رکھدو اور تمام ملازم مجھکو گھیر کر بیٹھ جائین ایک گاؤ لگا دو میری پشت پر تاکہ مین اُس سے لگ کر بیٹھ جاؤن اور دو آدمی میری مگس رانی کرین اور ایک لحاف لاکر مجھکو اُڑھا دو مین اپنے کو بیمار ونکی صورت بناؤنگا پس جو کچھ الطاف نے کہا سب سامان کر دیا گیا و ملازم پس پشت بیٹھکر مگس رانی کرنے لگے چوکی لگا دی گئی میز پر سب سامان دوائی کا رکھدیا گیا عرق وغیرہ کی بوتلین اور لحاف اُڑھا دیا گیا گاؤ بھی لگا دیا الطاف سر مین پٹی باندھکر اور کچھ صندل وغیرہ سر مین لگا مثل بیمار ونکے اس گاؤ سے لگ کر بیٹھا اور آہ آہ کرنے لگا اتنے عرصے مین پردہ بھی ہو گیا الطاف نے حکم دیا کہ اُنکو اندر لے آؤ پس محلدار نے پہرے والے سے آکر کہا کہ جو صاحب تشریف لاے ہین اُنکو اندر بلا لو حضور نے طلب کیا ہی پس یہ دونون حرامزادے یہان کھڑے ہوے تھے کہ سپاہی نے آکر کہا کہ تشریف لے چلیے اندر بلایا ہی یہ سُنکر شحلاق و امراق ہمراہ اُس سپاہی کے اندر آئے وہ اُنکو لیے ہوے ایوان مین آیا اُنھون نے مکان کو باغ وغیرہ سے خوب آراستہ پایا اور جو سامان لایق دیدار اور امرا کے ہین وہ سب موجود تھے ایک طرف شحلاق و امراق نے دیکھا کہ بہت سے لوگ بیٹھے ہوے ہین بارہ دری مین وہ سپاہی اُنکو لیکر اسطرف چلا جب یہ قریب پہونچے تو دیکھا کہ الطاف جادو ایک پلنگ پر لیٹا ہوا ہی گاؤ پیچھے لگا ہوا ہی سر مین پٹی بندھی ہوئی خادم پس پشت کھڑے ہوے مگس رانی کر رہے ہین چوکی برابر لگی ہوئی ہی میز پر سامان بیمار داری رکھا ہوا ہی ان دونون نے بغور طرف ایوان کے دیکھا جب یہ سب سامان نظر پڑا تو باہم کہا کہ سچ الطاف نے لکھا تھا کہ مین علیل ہون واقعی بہت علیل معلوم ہوتا ہی شحلاق نے یہ کلمہ امراق سے کہا امراق نے الطاف کی طرف دیکھکر کہا کہ ای بھائی دیکھو تو کسقدر اسکے چہرے پر رونق ہی حالت صحت کا چہرہ معلوم ہوتا ہی میرے نزدیک یہ ہمارے آنیکی خبر سنکے بیمار بنا ہی مگر کہان بیمار اور کہان صاحب صحت

بھلا کہین بھی حالت بیمار کی پوشیدہ ہوسکتی ہی اگر بیمار یہ چاہے کہ مین اچھا بھی ہوجاؤن تو غیر ممکن ہی اگر
اگر یہ چاہے کہ مین بیمار بنون تو یہ بھی غیر ممکن ہی ضرور یہ بتا ہی یہ جو امراق نے کہا شملاق نے غور کر کے
دیکھا کہا کہ تم سچ کہتے ہو ہان چہرے پر تو رونق ہی بالکل آثار علالت نہین پاے جاتے ہین فقرہ ہی مین نے
تو دور سے دیکھکر خیال کیا تھا کہ غضب ہوا کہ یہ بیمار نکلا عشاق کا کہنا سچ ہوا اگر کیا ہوتا ہی تمنے جو خیال
کیا تھا وہ ہی نکلا ہمارا خیال آجتک غلط نہین ہوا آج کیونکر غلط ہوتا یہ باہم اشارے کرتے ہوے
بارہ دری مین آئے دو کرسیان برابر پلنگ کے بچھی ہوئین تھین اسی پر آکر الطاف سے صاحب سلامت
کر کے بیٹھے اور سب سے بھی صاحب سلامت ہوئی ایک پہلو مین الطاف کے اسکا فرزند تھا اور
ایک پہلو مین بھائی باقی اور عزیز و اقارب بھی بیٹھے ہوے تھے جب انھون نے الطاف کو سلام
کیا تھا الطاف نے بہت آہستہ سے جواب سلام دیا تھا ہر مرتبہ منھ سے آہ آہ کی صدا نکل رہی تھی
کہ انھون نے پوچھا کہ بھائی مزاج تو اچھا ہی یہ کیا حال ہوگیا کہ تم پہچانے نہین جاتے ہو انھون نے
تو طعن سے کہا الطاف نے آہستہ سے کہا کہ زندہ ہون تمھاری جان و مال کو دعا کرتا ہون آپ
لوگون کا تو مزاج اچھا ہی اور سب طرح سے خیریت ہی بادشاہ کا مزاج اچھا ہی اور سب سرداران سلطنت
امیران ابہت اچھے ہین انھون نے جواب دیا کہ سب اچھے ہین الطاف نے کہا کہ تمھارے گھر مین
سب خیریت سے ہین جواب دیا کہ ہان یہ کہکر کہا کہ تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم کیسے ہو بالکل ضعیف
ہوگئے ہو چہرہ اتر گیا ہی کیا علالت تھی اور اب کیسے ہو یہ سنکر الطاف نے آہستہ سے کہا کہ اب بھی
خیر لی تو خوب کیا مجھکو تو آپ لوگون سے یہ امید نہ تھی کہ آپ لوگ میرے ساتھ اس طور سے پیش
آئینگے جبکہ ایسی ملاقات ہو کہ عزیز داری سے بڑھکر ہو ایسی حالت مین آپ لوگ یون بے خبر
ہوجائین اور خبر نہ لین مرتے مرتے بچ گیا کیا امید زندگی تھی آپ لوگون نے تو بہت اچھا دیکھا
نباہ ہوے ہین کہ مین نے قسم غلہ سے ایک دانہ نہین کھایا نہ پانی سر و پیا ایسا شدید بخار آیا کہ اسنے
تمام اعضا توڑ دیے طاقت زائل ہوگئی نوبت یہ پہونچی کہ صاحب فراش ہوگیا چار آدمی اٹھاتے
ہین اور چار بٹھاتے ہین بول و براز کو اپنے پاؤن سے نہین جاسکتا ہون گوبر ابر چوکی لگی ہوئی
ہی یہی لوگ بٹھا دیتے ہین اور پھر پلنگ پر لٹا دیتے ہین بھائی ایسا بخار آیا کہ پندرہ پندرہ دن تک
ہوش نہین آیا بیہوش پڑا رہا صرف سانس کا شمار رہا اسی سبب سے سب کو امید تھی کہ زندہ ہون
آنکھ نہین کھولی ایسی تپ تھی کہ جو لوگ برابر آکر بیٹھتے تھے وہ گرمی سے پریشان ہوجاتے تھے میرا تو
یہ عالم ہوتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ تنور مین پڑا ہوا ہون ایک شمع ہی کہ جسم مین روشن ہی کہ وہ قلب و
جگر کو جلاے دیتی ہی یہ عالم تھا جو کہ مین نے بیان کیا مگر یہ سون سے بخار تو بر طرف ہوگیا کسی قدر
حرارت باقی ہی مگر اسیدن سے سر مین درد ایسا ہی کہ وہ ہلاک کیے دیتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک
نشتر ہی کہ سر مین غلش کر رہا ہی کسی پہلو قرار نہین ہی مین اسوقت دلپر جبر کیے ہوے آپ لوگون سے
کلام کر رہا ہون ورنہ میرا دل کلام کرنے کو نہین چاہتا ہی آپ لوگون نے تو بہت اچھا دیکھا گویا
مین اچھا ہون ورنہ یہ کب امید تھی کہ مین اچھا ہونگا یا میری یہ حالت ہوگی کہ کسی سے کلام کرونگا
پس جو جو حالت میرے اوپر گذر گئی وہ دل خوب جانتا ہی یا مے تیمار دار اس علالت مین سب کو
دیکھ لیا یہ چند عزیز اور میرے ملازم تو میرے کام آئے ورنہ نہ کسی عزیز نے خبر لی نہ کسی دوست نے
سب کی عزیز داری اور ملاقات کا امتحان اس علالت مین مجھکو ہوگیا کوئی کسیکا نہین ہی مجھکو امید یہ نہ تھی

مین نے کیسی کیسی عرضی مین حالت اپنی تحریر کی بادشاہ نے خبر تک نہ لی کوئی چوبدار تک نہ روانہ فرمایا نہ آپ لوگون نے خبر لی اگر زندگی ہی تو اچھا ہو جاؤنگا مگر اب سب سے امید قطع ہو گئی اگر موت آئی ہی تو کیا خون ہی یہ جو الطاف نے کہا امراق نے شملاق کی طرف دیکھا اور باہم اشارے سے کہا کہ ہمکو فقرہ دیتے ہین اور بناتے ہین کسی بچے کو بنائین ہم ایسے گرگ جہاندیدہ کب بننے مین آتے ہین جیسے ہم انکی حالت سے واقف نہین ہوے اور یہ نہین سمجھے کہ یہ فقرہ ہی بنکر لیتے ہین یہ باہم اشارے کرکے بطور دنیاسازی کے کہا کہ واقعی بہت بڑی ہم سب سے غفلت ہوئی کہ تمھاری خبر نہ لی مگر ہم سب بھی مجبور تھے بادشاہ کی تو یہ حالت تھی کہ انکو کسی وقت اہل اسلام کی طرف سے مہلت نہین ملتی تھی آج فلان سردار کو برائے مقابلہ روانہ کیا اُسکے مرنے یا شریک اسلام ہونے کی خبر آئی کل دوسرے کو روانہ کیا وہ تو اس فکر مین ہین رہے ہم لوگ ہمکو اس فکر سے مہلت نہین تھی دوسرے اور کاروبار سرکاری تم نو ماہ سے نہین گئے تمھارا کام کرنا پڑتا ہی میان اشفاق دورے پر ہین اُنکا کام دیکھنا اپنا کام کرنا شب کو بھی مہلت نہین ملتی ہی کھانا پینا حرام ہی اُسپر فکر کہ بادشاہ کو کیا رائے دیجاے کہ وہ ہم لوگون کی رائے پر کام کرتے ہین یہ فکر ہی کہ کوئی تدبیر ایسی کیجاے کہ اہل اسلام پر ظفر حاصل ہو بس اسی فکر مین رات و دن بسر ہوتی ہی اپنے تن بدن کا تو ہوش ہی نہین اور کسی کی کیا فکر ہی آج بہت سے کام ہرج کیے جو آپ کی عیادت کو آتے یہ خیال ہوا کہ یہ کاروبار تو اسی طور سے رہین گے مہلت ہو گی نہین چلکر دیکھ تو آؤ حالت مجبوری مین تھے ورنہ ہم اور یہ سنتے کہ تم علیل ہو اور ایسے علیل ہو کہ صاحب فراش ہو اور عیادت کو نہ آتے ہان تمھاری صحت کی ہر وقت خداوند سے دعا کرتے تھے اور روتے تھے یہ جو اُنھون نے کہا الطاف نے کہا کہ کیا ابھی اہل اسلام سے فیصلہ نہین ہوا اُنھون نے جواب دیا کہ نہین میان آفاق تو اُسی زمانے مین شریک ہو گئے تھے اُسکے بعد کئی مقابلے ہوے عشاق نہ طاق مارے گئے اُنکے عشیر نے آکر مقابلے کیے وہ بھی ماری گئین نہ ظفر یاب ہوئین اُنپر بھی بڑے بڑے الام گذرے کیا بیان کیا جاے ایک قصہ طولانی ہی کہانتک بیان ہو تمھارا ابھی دماغ بیکار خالی ہو گا خلاصہ یہ ہی کہ ابھی اُسی طور سے مقابلے ہو رہے ہین یہ قصہ ابھی نہ فیصل ہو گا کیونکہ اہل اسلام کو دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہی ابھی کل کا ذکر ہی کہ بی ایوان نے بادشاہ کی طرف سے مقابلہ کیا خواجہ عیاری سے اُنکو اسیر کر لیگئے وہ اُنکی شریک ہو گئین یہ کہکر کل واقعہ ایوان کا بیان کیا اور کہا کہ اور بہت سے بادشاہ برائے کمک آئے ہین اب یہ رائے ہو رہی ہی کہ کیا کیا جاے کسطور سے مقابلہ کیا جاے عشاق حجرہ نشین اُستاد بادشاہ کی یہ رائے ہی کہ ان سب پر کسی اپنے لشکر کے سردار کو افسر کرکے ان سب بادشاہون کو اُسکے ماتحت کرکے برائے مقابلہ اہل اسلام روانہ کرو چنانچہ تجویز ہونے لگی عشاق نے تمھاری رائے دی یہ رائے بادشاہ نے پسند کی بلکہ مین نے کہا ہی کہ وہ علیل ہین نو ماہ سے تو عشاق نے کہا کہ بہت عرصہ ہوا اُنکی علالت کو اب وہ اچھے ہو گئے ہونگے چنانچہ ہمکو اُنکے کہنے سے بادشاہ نے طلب کیا جب یہان سے چوبدار نے جاکر تمھارا عذر بیان کیا بادشاہ کو دماغ تو آجکل خراب ہی اور اُنھون نے ظلم و ستم پر کمر کسی ہو مین نے ایوان کی حالت تمھارے روبرو بیان کی کہ جو سلوک بادشاہ نے اُسکے ساتھ کیا اور جس طور سے ذلیل کیا پس ایسی تو حالت ہو رہی ہی پس فوراً غصہ آگیا اور ایک نامہ بنام تمھارے لکھوا کر روانہ کیا کہ جسکا مضمون تمنے پڑھوا کر سنا ہو گا مین اور شملاق و عشاق نے منع بھی کیا ایک نہ سنی اُسکا جواب یہی دیا کہ ہمنے اس لیے ملازم نہین رکھا ہی کہ گھر بیٹھے ہوے تنخواہ کھائین اور

جب کام کا وقت آئے تو ایک فقرہ کرین تم تو علیل ہو بادشاہ کو یہ خیال ہو کہ فقرہ کیا اگر علیل بھی ہین تو ہون لشکر کے ساتھ اُنکو جانا ہوگا اگر وہ انکار کریگا تو مین بری طرح پیش آؤنگا الطاف نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا اُنکے حق بجانب ہو جو کچھ نہ فرمائین وہ بجا ہو وہ مالک ہین ہم اُنکے خادم ہین خیر اس سے کچھ مطلب نہین ہو کل مین حاضر دربار ہونگا جو کچھ وہ حکم دینگے بجا لاؤنگا چاہے جیسی میری حالت ہو مین سرتابی نہ کرونگا یہ جو الطاف نے کہا انکے ہوش اُڑ گئے اپنے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ یہ دربار مین جانے کو کہتا ہو اور کہتا ہو کہ جو کچھ وہ حکم دینگے وہ بجا لاؤنگا بڑی خرابی ہوئی کوئی تدبیر ایسی کرو کہ یہ کل حاضر دربار نہ ہو اسپر عتاب شاہی نازل ہو عشاق جھوٹا ہو اور ہم سچے ہون راوی نے کہا ہو کہ صرف الطاف نے اس خیال سے اُنسے یہ کہا کہ کل مین حاضر ہونگا اور جو وہ حکم دینگے اُسکو بجا لاؤنگا کہ اگر مین یہ نہ کہتا ہون کہ مین دربار مین نہ حاضر ہونگا تو یہ اسیوقت جاکر ایک کی ہزار بادشاہ سے جڑینگے اور اُسکو غصہ دلائینگے اور اس امر پر آمادہ کرینگے کہ ابھی اسیر کر لیا جاے ورنہ بھاگ جائیگا بادشاہ اِنکا کہنا بہت مانتا ہو ضرور اُنکے کہنے پر عمل کریگا جو میرا قصد ہو وہ فسخ ہو جائیگا مفت مین بدنام ہونگا اور ذلت جو کچھ ہوگی وہ الگ ہوگی اس سبب سے اِسنے یہ کہا تھا پس جب اُنھون نے یہ سُنا اور خیال کیا کہ اُس مین یہ خرابی ہو اور یہ خرابی آمادہ ہو تو یہ اپنے دل مین کچھ سوچکر کہنے لگے کہ تھوڑا واقعہ تو سُن لو اور جو کچھ ہم کہین اُسکو یہ سمجھیو کہ ہم تمھارے دوستی اور محبت کے سبب سے کہتے ہین ورنہ ہم کبھی نہ کہتے الطاف نے کہا کہ یہ تو مجھکو یقین ہو کہ آپ جو کچھ فرمائیے گا صرف محبت اور اُلفت کے سبب سے اور میری خیر خواہی کے سبب سے بیان فرمائیے امراق نے کہا کہ جب اُس حکم نامہ کا جواب یہان سے گیا اُسکے مضمون سے بادشاہ آگاہ ہوے تمنے یہ لکھا تھا کہ مین کل حاضر ہونگا پس بہت غصہ آیا حکم دیا کہ اسیوقت سپاہی جائین اور کوتوال بھی اگر الطاف جادو نخوشی آئے تو خیر ورنہ جس حالت مین ہو اُسے اسیر کر لائین مع اُسکی ناموس کے اُسکا گھر لوٹ لین اُسکے عزیزون کو اسیر کرین اور تمام شہر مین تشہیر کرکے داخل دربار کرین یہ کیا کہ اُسنے میری عدول حکمی کی یہ جو حکم دیا اُسوقت ہم سب نے اور عشاق نے عرض کی کہ اگر اُنھون نے لکھا ہو کہ آج مین حاضر نہین ہو سکتا ہون حاضری آج کی معاف کیجاے تو کیا نقصان ہو کل اگر نہ حاضر ہون تو یہ بھی حکم فرمائیے گا جب بہت سمجھایا تو غصہ فرو ہوا حکم دیا کہ اگر کل نہ حاضر دربار ہو تو کوئی ضرورت دوسرے حکم کی نہین ہو پس جو ہمنے حکم دیا ہو اُسکی تعمیل کیجاے اے بھائی تمھاری بابت یہ حکم دیا گیا ہو ہم سب کے تو حواس جاتے رہے واقعی وہ دربار اب لایق شرفا کے نہین رہا ہمارے نزدیک اگر تم کل گئے تو بھی تمھارے لیے خرابی ہو وہ یہی حکم دینگے کہ لشکر کے ساتھ جاؤ اگر انکار کیا تو عدول حکمی کا جرم قایم کرینگے جیسا کہ ایوان پر قایم کیا گو وہ نہ ملازم تھے نہ ماتحت صرف ملاقات تھی اُسپر اُسکو ذلیل کیا اور قتل کرنے پر آمادہ ہوے اور ہم لوگ تو ملازم ہین ہمپر تو فوراً جرم قایم ہوگا اگر تم گئے تو بیمار ہو اور تمنے اقرار بھی کیا ہمراہ لشکر کے جانیکا تو ایسی حالت مین کیا کروگے ہر طرح تمھارے لیے خرابی ہو ہمنے تمکو وہان کے حالات سے آگاہ کر دیا کہ یہ واقعہ ہو اور بادشاہ کا تمھاری نسبت یہ خیال ہو وہ اب ہر ایک کی درپے آزار ہین پہلو ڈھونڈھا کرتے ہین کہ کوئی پہلو ایسا ملجاے کہ مین ظلم وستم کرون پس تمھاری ذلت ہماری ذلت ہو اور ہماری ذلت تمھاری ذلت ہو کیونکہ برسون کی

ملاقات ہی ایک مقام پر برسون رہے ہین عزیزداری سے زیادہ ہمسے تمسے برتاؤ رہے ہین اسی
خیال سے آکر تمکو خبر کی کہ تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ایک تو آپ کو سب حالت معلوم تھی ہمکو آگاہ بھی نہ کیا ہمارے
نزدیک تمھارا دربار مین جانا اچھا نہین ہی اگر ہماری راے پر عمل کرو تو ہماری راے یہ ہی کہ تم کل
ایک اِس مضمون کی عرضی کہ دو کہ مین فلان ملک کو جاتا ہون اپنا علاج کرنے کو مین نے سُنا ہی کہ وہان
ایک بہت حکیم حاذق ہین اُنکے ہاتھ سے بہت سے مریض اچھے ہوے ہین یہ عرضی کرکے فوراً ابلا انتظا
جواب کسی ملک کو دو ایک مہینے کے لیے چلے جاؤ جب خوب اچھی طرح اچھے ہو لینا تو آنا اُسوقت ہم
بہت اچھی طرح سے سفارش کر دینگے اور بادشاہ کی بھی یہ حالت برطرف ہو جائیگی اہل اسلام سے
بھی فیصلہ ہو جائیگا اُسوقت کوئی قصہ نہ ہوگا بھائی جان ہی تو جہان ہی اگر جان ہوئی تو جہان کو یا
مال کو لیکر جاٹوگے یا آبرو نہ ہوئی تو کیا کروگے اپنے چار بچھشمون مین بے عزتی سے کیونکر بسر کروگے
یہی سب کہینگے کہ سمندر نے انھین کو عدول حکمی کے جرم مین قید کیا یا سر دربار ذلیل کیا آفاق
والیوان کی نسبت کہا جاتا ہی ہمنے دوستی کی راہ سے تمکو آگاہ بھی کر دیا اور اپنی راے بھی بتادی
آیندہ تمکو اختیار رہی اگر کوئی اور ہوتا تو کبھی ہم اِس امر سے اور اِس حکم سے نہ آگاہ کرتے نہ اپنی
راے اُسپر ظاہر کرتے یہ تقریر سُنکے الطاف نے کہا کہ تمنے اپنی ملاقات اور محبت کا حق ادا کیا
دوست کو دوست کے ساتھ ایسی ہی قدر و محبت اور دوستی کرنا فریضہ ہی تم اپنے حق دوستی سے سبکدوش
ہوے تمسے کوئی شکایت نہین ہی تمنے خوب کیا جو آکر آگاہ کیا اور جو میرے حق مین بہتر تھی وہ راے
بھی دی مگر میری راے سنو مین کل ضرور جاؤنگا اگر وہ ہمراہ لشکر جانے کو فرمائینگے مین کوئی عذر نہ کرونگا
فوراً جس حالت مین ہونگا ہمراہ لشکر جاؤنگا کیونکہ مرنا بھی ضرور ہی ایک نہ ایک دن اگر یہان مرا تو کیا
اور وہان مرا تو کیا مین اپنی جان سے عاجز ہون پس یہ تو چار رہیگا کہ الطاف نے بادشاہ کی عدول
حکمی کی کس حالت مین اطاعت کی اچھا ہوگا کہ مین اہل اسلام کے ہاتھ سے مرون اور قتل ہون
سب میرے گناہ عفو ہو جائین گے پس مین تو کبھی نہ اس امر کو قبول کرونگا جان کے خوف سے
کہ الطاف نے بادشاہ کی عدول حکمی کی اور نکل گیا اس مین جو میرے حق مین ہو وہ بہت اچھا ہی
کل تم دیکھ لینا کہ کیا ہوتا ہی امراق و شملاق نے کہا کہ بسبب بخار کے تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہی
یہ راے تمھاری بالکل خلاف ہی دیکھو ایسا نہ کرنا ورنہ بہت پریشان ہوگے سوائے ذلت اور
خفت کے کچھ نہ حاصل ہوگا الطاف نے کہا کہ جو کچھ ہو اُنھون نے جواب دیا کہ تم دیوانے ہو گئے
ہو خیر اب تو ہم جاتے ہین کیونکہ تمکو ہمارے سبب سے تکلیف ہی اسی امر سے آگاہ کرنے کو آئے
تھے تو تمکو خبردار کر چلے اب تمکو اختیار رہی ابھی تو بہت وقت ہی اپنے عزیزون سے اور اپنے فرزند سے
راے لینا کیونکہ اُنکی راے سالم ہی تمھاری راے سے وہ لوگ صحیح ہین تم علیل ہو جو اُنکی راے
ہو اُسپر عمل کرنا الطاف نے کہا کہ اچھا بس یہ دونون اُنسے صاحب سلامت کرکے چلے اشارے سے
الطاف کے بھائی اور فرزند کو بُلایا وہ خود بھونچانے کو اُٹھے تھے اُنکو ہمراہ لیکر باہر آئے اور اُنکو
بہت کچھ سمجھایا اور کہا کہ نہ جانے دینا ورنہ بڑی خرابی ہوگی بلکہ انکو لیکر نکل جاؤ تو اچھا ہی اور بہت سے
نشیب و فراز دکھاے اُنھون نے کہا کہ ہم اپنے امکان بھر تو اُنکو نصیحت کرینگے قبول کرنے نکرنے کا
اُنکو اختیار رہی کیونکہ وہ ہمارے بزرگ ہین ہم زبردستی نہین کر سکتے ہین ان دونون نے کہا کہ خیر ہمنے
تمکو بھی آگاہ کر دیا اور اُنکو بھی ہم اپنا حق ادا کر چلے اُنھون نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا یہ کہکر وہ

دونون اندر آئے یہ اپنے مرکبون پر سوار ہوکر اپنے مکان کی طرف چلے راہ مین کہا کہ اب الطاف نہ جائیگا وہ ماندہ تو ہی نہین صرف ہمارے دکھانے کو بنا تھا ضرور نکلجائیگا اگر جاتا بھی ہوگا تو یہ لوگ منع کرینگے اور اُسکو دربار مین نہ جانے دینگے امراق نے کہا کہ ضرور ایسا ہوگا اگر ہم اسوقت نہ آتے تو ضرور کل خفیف ہوتے بادشاہ کی نگاہ مین یہ دونون تو آپس مین تقریر کرتے ہوئے اپنے اپنے مقام پر آئے اور اپنی کارروائی پر بہت خوش ہوئے اور اِس انتظار مین رہے کہ کل یہ کل کھلیگا اِن کو تو اسی خوشی مین اور فکر مین رکھا جاتا ہی وہان جب یہ نامہ جا چکے اُسوقت الطاف نے حکم دیا کہ یہ سب سامان لے جاؤ یہ بیکار ان حرامزادون نے آکر دماغ خراشی کی یہ ہمکو نصیحت کرنے آئے تھے مین اِن ایسے سیکڑون کو چرا دیتا ہون میرے آگے یہ طفل مکتب ہین مین ایسا نادان تھا کہ انکو اپنے دل کے حال سے آگاہ کرتا یہ ایسے راگ کیسی لونڈے کو جاکر دین اپنی محبت جتانے آئے تھے ہمارے دل کا حال دریافت کرنے آئے تھے اور دیکھنے آئے تھے کہ کیا حال ہی اگر مین کچھ بھی کہتا تو یہ ابھی تو جاکر بادشاہ سے لگاتے اور اُسکو یہ راے دیتے کہ ایسا بندوبست فرمائیے کہ یہ جانے نہ پائے پس میرے ارادے مین فرق آتا اور مین مفت ذلیل ہوتا اور یہ لوگ سب ہنستے اور مین کب ایسا تھا کہ اِنکے کہنے پر عمل کرتا اور کہتا کہ ہان مین ایسا ہی کرونگا مین نے بھی اسی مصلحت سے کہدیا کہ مین کل ضرور جاؤنگا دربار مین جو وہ حکم دینگے اُسکو بجا لاؤنگا تاکہ انکو موقع نہ ملے کہ یہ کوئی فتور برپا کرین میرا جو قصد ہی وہ ہی یہ کہکر اُٹھ بیٹھا اتنے عرصے مین بھائی اور فرزند آئے اُنسے پوچھا کہ یہ نطفۂ حرام کیا کہتے تھے اُنھون نے جواب دیا کہ کہتے تھے کہ سمجھانا کہ دربار مین نہ جائین ورنہ خرابی ہوگی ہمنے بھی جواب دیا کہ اپنے امکان بھر کوشش کرینگے آیندہ اُنکو اختیار ہی الطاف نے جواب دیا کہ خوب جواب دیا ہمکو لونڈہ بنانے آئے تھے مین نے خود لونڈہ بنا دیا ذرا سی بھی چھاؤن نہ آیا کہ مین یہان سے چلا جاؤنگا یا دربار مین نہ حاضر ہونگا یہ کہکر وہ بھی شک الطاف نے مٹایا اور فرزند سے بیان کیا کہ یہ ابھی جاکر بادشاہ کو دربغلان کرمیری گرفتاری کی فکر کرتے میرا قصد فسخ ہوجاتا اور مین اسیر ہوجاتا اگر ذرا مین کہتا کہ مین دربار مین نہ جاؤنگا یہ برمکے مفسد ہین اور میرے بڑے دشمن ہین یہ صرف دنیا سازی اور اس امر کی باتین تھین تاکہ مین اُنسے اپنا حال دل کہون کیسے دوست بنے تھے کہ اُنسے بڑھکر کوئی نہ ہوگا بس مین نے خود انکو لونڈا بنایا اور دھوکا دیا یہ کہکر الطاف نے کہا کہ جو کچھ باقی ہی وہ بہت جلد سب باندھ لو کیونکہ اب زمانہ بہت کم ہی سب بندوبست ہوگیا ایک تنکا بھی کسی نے نہ چھوڑا الطاف نے سب سے کہا کہ تمنے سمندر کی حالت سُنی جو کچھ اُنھون نے سمندر کی بابت بیان کیا کہ یہ اِسنے حکم دیا اور یہ سب درست اور صحیح تھا دیکھو تھوڑے عرصے مین معلوم ہوجاتا ہی وہ لوگ آتے ہونگے جو کہ میری طرف سے دربار مین روتے ہین اور میرے دوست ہین اُنسے سب حال ظاہر ہوجائیگا راوی نے بیان کیا ہی کہ چند اہل دربار مین سے الطاف کے بہت بڑے دوست ہین جو کچھ حال روز دربار مین گذرتا ہی وہ سب اُس سے بیان کرتے ہین جب سمندر نے بابت الطاف کے حکم دیا تھا کہ کل یہ اُسکے ساتھ سلوک کیا جائیگا اُنکو بہت غصہ آیا تھا مگر کیا کرسکتے تھے مجبور تھے جب دربار برخاست ہوا پہلے اپنے مکان پر گئے سب امور سے فراغت کرکے جو وقت کہ الطاف کے پاس جانیکا تھا جب وہ آیا الطاف کو اُنکے آنیکی خبر ہوئی وہ انکے انتظار مین بیٹھا ہوا تھا جیسے معلوم ہوا کہ وہ لوگ آتے ہین فورًا

اُس مقام پر آیا کہ جہان اُسنے بیٹھکر باتین کرتا تھا جب سامنا ہوا پہلے صاحب سلامت ہوئی اُسکے بعد مزاج پرسی ہوئی پھر الطاف نے دربار کی کیفیت دریافت کی اُنھون نے عرضی کا آنا اور عشاق کا اعتراض کرنا سمندر کا اُس امر کا اقرار کرنا کہ جو آپ کی راے ہوگی اُسپر عمل کرونگا عشاق کا راے دینا سمندر کا تقریر کرنا اور الطاف کا بعد طلب ہونے ہر امر کے طلب ہونا اور یہان سے جواب کا جانا اور سمندر کا برہم ہونا اور حکم نامہ لکھنا اُسکا جواب جانا اور حکم دینا سمندر کا عشاق کا منع کرنا سمندر کا بہت دیر کے بعد قبول کرنا اُسکی حکم کے ساتھ کہ اگر کل نہ آئے تو یہ اُسکے ساتھ برتاؤ کیا جاے جو کہ شملاق و امراق نے بیان کیا تھا سب بیان کیا اور جو حکم سمندر نے دیا تھا کوئی امر اپنی طرف سے نہین بیان کیا بلکہ کہا کہ ہمکو بہت غصہ آیا مگر کیا کرتے الطاف نے جوابدیا کہ سچ ہی پس الطاف نے بھی شملاق و امراق کا آنا بیان کیا اور جو کہ اُنھون نے تقریر کی تھی سب بیان کی اُنھون نے کہا کہ کیا آے تھے الطاف نے کہا کہ ہان لیکن الطاف نے اُنکو بھی اپنے قصد سے نہین آگاہ کیا ہی کہ میرا یہ قصد ہی صرف یہ کیا ہی کہ مین دربار مین تو ہرگز نہ جاؤنگا چاہے جو کچھ میرے اوپر گذر جاے مجھکو گھر کا تاراج ہونا اپنا اور اپنے عزیزونکا اسیر و قتل ہونا گوارہ ہی مگر اسی کے دربار مین جانا گوارہ نہین ہی یہ ذلت گوارہ ہی کہ مین شہر بھر مین تشہیر کیا جاؤن مگر وہ دربار کی ذلت نہ اُٹھاؤن وہ لوگ سُنکے خاموش ہو رہے افسوس کیا کیے تھوڑی دیر سُنکر اپنے اپنے مکان کو چلے گئے یہ سب واقعات دن بھر مین تمام ہوے جب وہ لوگ پھر کر گئے تو شام ہوگئی جب کسیقدر تاریکی ہوئی الطاف اُسوقت کا منتظر تھا اُسنے حکم دیا کہ اب سب اپنا اپنا اسباب اُٹھا کر میرے محل کی پشت کی طرف جو دروازہ چور ہی اُس سے نکلکر اور شہر پناہ کے چور دروازے طے کر کے فلان صحرا جو شمال کی طرف ہی وہان جاکر قیام کرین مین بھی آتا ہون جب یہان کوئی نہ رہیگا اُسوقت مین بھی آؤنگا ایک امر کا خیال رہے کہ جو کوئی راہ مین ملے خواہ اہل شہر سے ہو خواہ ملازم سمندر بدون دریافت کیے ہوے اُسکو قتل کرنا اُسکو ایک لحہ کی مہلت نہ دینا کہ وہ کچھ دریافت کر سکے سب نے کہا کہ بہت خوب پس اُسیوقت سے دس دس بیس بیس ملازم اپنا اور الطاف جادو کا اسباب بھی لیکر اُسی دروازے سے نکلکر جانے لگے شہر کو طے کر کے اور شہر پناہ کے چور دروازے سے نکلکر اُس مقام پر جاکر قیام پذیر ہوے کہ جسکا پتہ الطاف نے دیا تھا جو کوئی راہ مین ملا بلا خوف و خطر اُسکو قتل کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ نوبت بانیجا رسید کہ تا نصف شب کل نکل گئے اب کوئی سواے الطاف اور اُسکے عزیزون کے ملازمون مین سے باقی نہین رہا اور سب اسباب لے گئے جو جواہرات تھا وہ انکے پاس تھا الطاف نے اُس مکان مین ایک تنکا بھی نہین چھوڑا جب زلف لیلاے شب تا کمر آئی اور الطاف کو معلوم ہوا کہ ابھی چند لوگ رہگئے ہین بس اُسنے سب کو ایک مقام پر جمع کیا اور سب کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا آگے آگے اُسکا بھائی بیچ مین الطاف اور سب عزیز و ناموس و جواہرات لیے ہوے عقب مین اُسکا فرزند اسی طور سے مکان سے نکلے الطاف نے جانور تک ہمراہ لے لیے تھے کچھ بھی نہ چھوڑا تھا بالکل مکان خالی کر دیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ اسکا مکان بالکل آخر شہر مین واقع ہوا تھا اور اُسکے مکان کی پشت پر بہت بڑا صحرا تھا اُدھر آبادی بالکل نہ تھی پس پشت مکان سے باہر آیا اور سب کو ہمراہ لیکر صحیح و سلامت نکلا ہوا صاف چلا گیا کسی کو کان و کان خبر بھی نہ ہوئی سبب یہ تھا کہ چور کمر کے اسکے مکان سے قریب تھی اور اُسپر جو سپاہی پہرہ دے رہا تھا اُسکو پہلے ہی قتل کر ڈالا تھا کون خبر کرتا راوی کہتا ہی کہ یہ شہر سمندر پر سے نکلکر اُس مقام پر آیا کہ جہان لوگ اُسکا انتظار کر رہے تھے اُنھون نے

جو قدم کی آہٹ سنی خیال کیا کہ معلوم نہین کہ کون آتا ہی سب ایک مرتبہ سنبھلکر بیٹھے اور آواز دی کہ کون الطاف کے بھائی نے اُنکی آواز پہچانکر جواب دیا کہ گھبراو نہین ہم ہین اُنھون نے بھی صدا کو پہچان لیا لیس خاموش ہورہے اور خوش ہوے کہ آقا آگئے کہ اتنے عرصے مین الطاف جادو مع ناموس وعزیزون کے پہونچا تھوڑی دیر دم لیا جب دم لے چکا تو کہا کہ اب چلو سب تیار ہوے اُسوقت الطاف نے کہا کہ کوئی چیز تو مکان مین رہ نہین گئی یا کوئی آدمی یا جانور تو نہین رہا سب نے عرض کی کہ جی نہین پس الطاف اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر اسی تاریکی شب مین طرف لشکر اسلام کے خوشی خوشی روانہ ہوا کہ اِسکا حال انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ تحریر ہوگا جہان پر موقع ہوگا اب راوی کہتا ہی کہ یہ لوگ تو نکل گئے اِنکا حال پھر تحریر ہوگا اب کچھ حال شہر سمندریہ تحریر ہوتا ہی کہ انکے جانے کے بعد کیا گذری پس جب قریب صبح طلایہ گشت اُسطرف آیا چونکہ اسکے ہمراہ روشنی تھی اسنے دیکھا کہ شہر پناہ کا دروازہ کھلا ہوا ہی اور وہ سپاہی جو کہ پہرے پر تھا مرا ہوا پڑا ہی اسنے خیال کیا کہ بڑا غضب ہوا کہ چور شہر مین آئے اور چوری کرکے مال واسباب لے گئے اور اُسکو قتل کرکے چلے گئے پس کوتوال نے اُسکی لاش اُٹھوائی اسدن اتفاق سے دوسرا سپاہی پہرہ بدلوانے بھی نہ آیا طریقہ یہ تھا کہ جب اُسکے پہرہ کا زمانہ ختم ہوتا تھا تو یہ جاکر اُسکو جگا کر پہرہ بدلوا دیتا تھا آج یہ تو گیا نہین تھا اِس سبب سے پہرہ بھی نہین بدلا گیا پس کوتوال نے اُسکی لاش اُٹھوائی اور کوتوالی مین لایا اس اثنا مین صبح ہوگئی سمندر دربار مین آیا سب اہل دربار حاضر ہوے عشاق وامراق جو بیدار ہوے انھون نے اپنے عیار سے کہا کہ جاکر ذرا خبر تو لاؤ کہ الطاف جادو کس فکر مین ہی وہ عیار الطاف کے مکان پر بموجب حکم اپنے مالک کے آیا یہان آکر مکان کو خالی پایا ایک شخص بھی نہ تھا مکان مین سناٹا پڑا ہوا ہر طرف ہو کا مقام تھا کوئی چیز ایسی نہ تھی کہ جو کچھ مالیت رکھتی ہو صرف ظروف گلی تھے وہ بھی ٹوٹے ہوے یہ حال دیکھکر فوراً اپنے آقا کے پاس آیا سب حال اُنسے بیان کیا وہ بہت خوش ہوے اور کہا کہ وہ مارا ہمارا حکم چلگیا ہم سچے ہوے عشاق جھوٹا پڑا اب بادشاہ کو ہمارے قول کا بہت اعتبار ہوگا یہ کہکر خوشی خوشی سوار ہوکر طرف دربار کے چلے راہ مین سُنا کہ کوئی شہر پناہ کے پشت کے دروازے پر کے سپاہی کو قتل کرکے چلا گیا اُسکا پتہ نہین ہی عشاق نے امراق سے کہا کہ یہ کلام الطاف کا ہی وہ اسی طرف سے گیا ہی سب کو لیکر معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے روکا ہی یہ اکیلا تھا وہ بہت سے ہونگے سب نے ملکر اُسکو قتل کیا چلو دربار مین اسکا تدارک کیا جائیگا پس یہ راہ طے کرکے دربار مین آئے سمندر شاہ کو سلام مجرا کرکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ابھی کوئی ذکر نہ ہونے پایا تھا کہ کوتوال شہر حاضر ہوا اور اُسنے مجرا گاہ پر سے مجرا کرکے کہا کہ مین ایک خبر تازہ لایا ہون مین جو رو ند پھرتا ہوا شہر پناہ کی پشت کے دروازے کی طرف گیا اُسکو کھلا ہوا پایا اور جو سپاہی اُس مقام پر پہرہ دے رہا تھا اُسکا لاشہ پڑا تھا نہ معلوم کون اُسکو قتل کرگیا شاید رات کو چور آئے وہ اُسکو قتل کرکے چلے گئے اُسکو موقع نہ ملا کہ چوری کرتا چلا گیا سمندر نے کہا کہ یہ تمھاری غفلت ہی کہ تمنے اچھے طور سے حفاظت نہ کی خیر ابکی خطا تمھاری معاف کیجاتی ہی اب ایسی غفلت نہ کرنا ورنہ عتاب سلطانی تمپر نازل ہوگا کوتوال نے ہاتھ جوڑکر عرض کی کہ اب ایسی خطا نہ ہوگی اگر ہو تو سزا دیجاے پس سمندر نے حکم دیا کہ لاش کو اُسکی اُسکے ورثا کو دیدو تاکہ وہ اُسکا کریہ کرم کرین یہ کہکر سمندر طرف عشاق کے متوجہ ہوا اور کہا کہ اے اُستاد اتبک

الطاف جادو نہین آیا کہا جب دربار برخاست ہوجائیگا اُسوقت آئیگا عشاق نے جواب دیا کہ
آتا ہوگا یہ کہکر ایک چوبدار کی دیکھکر عشاق نے کہا کہ تم الطاف جادو کے مکان پر جاؤ اور کہو کہ تمنے
کل عذر کیا تھا کہ مین آج حاضر نہین ہوسکتا ہون کل ضرور حاضر ہونگا یہ کیا کہ اسقدر دن آگیا اور تم
نہین آئے اگر نہ آنا تھا تو کل تحریر کیون کیا اگر آنا ہو تو آؤ ورنہ عتاب شاہی تمپر نازل ہوگا وہ چوبدار
یہ تقریر عشاق کی سنکے دربار کے باہر آیا اور طرف مکان الطاف کے چلا یہان سمندر اور تقریر
کرنے لگا وہ چوبدار اُدھر مکان پر الطاف کے پہونچا دیکھا وہ مقام ہوبارہ رہا ہے سب دروازے
کھلے ہوئے ہین ایک چڑیا تک نہین ہے سناٹا ہے یہ دہان سے یہ حال دیکھکر بہت جلد واپس آیا
اور بمقام عرض پر کھڑے ہوکر دعا وثنائے شاہی بجالایا عشاق نے کہا کہ کیا خبر لائے کیا الطاف
آتا ہے اُس چوبدار نے کہا کہ کیسا الطاف اور کیسا آنا وہان ہے کون ایک متنفس تو ہے نہین سناٹا پڑا ہے
تمام مکان خالی ہے نہ الطاف ہے نہ اُسکے ملازم ہین ایک چیز تو چھوڑ نہین گیا ہے نہ معلوم کسوقت نیز
نکلگیا ہے کل تک تو سب سامان تھا یہ جو عشاق نے سُنا چہرے کا رنگ فق ہوگیا جو کہ الطاف سے
دوست تھے اُنکو بڑا صدمہ ہوا کہ نہ معلوم الطاف کدھر چلا گیا پس ایک مرتبہ شحلاق و اوراق نے کھڑے
ہوکر عشاق کو سلام کیا اور کہا کہ استاد سلام ہے اور پھر تسلیم ہے اگر ہم کل کوئی رائے دیتے تو سب
ہمکو الزام دیتے کہ تم بادشاہ کے دشمن ہو دوست کو دشمن بناتے ہو یہ کیا ہوا کیا بے خوف وخطر
الطاف نکل گیا آپ فرماتے تھے کہ ضرور علیل ہے اجی حضرت یہ سب اُسکے نقرے تھے اب ہمسے صاف
صاف سنیے کہ جو اُسنے تقریر ہمسے کل کی ہے ہم اُسکی عیادت کو کل گئے تھے پہلے تو وہ ہمسے بہت اچھی
طرح ملا اور کہا کہ مجھکو معلوم ہے کہ بادشاہ نے تمکو صرف میرے دیکھنے کو روانہ کیا ہے مین تو اچھا ہون
صرف مین نے بادشاہ سے نقرہ کیا کیونکہ مجھکو اُنکی نوکری اب منظور نہین ہے اسی سبب سے مین نے
نو ماہ سے دربار مین قدم نہین رکھا بس اب مین کبھی اُس دربار مین نہ جاؤنگا وہ دربار پاجیونکا
ہے شرفا کے لایق نہین ہے بادشاہ میرا کر کیا سکتا ہے مین کوئی اُفاق و ایوان تو ہون نہین کہ اپنے کو
ذلیل کراؤن میری گرد قدم کو تو بادشاہ پا ئیگا نہین مین نے بہت کچھ سمجھایا مگر اُسنے ایک نہ سُنی اور
اُسنے بہت سے کلمے ایسے بادشاہ کی شان مین کہے کہ جنکو مین اپنی زبان پر لانا غیر مناسب جانتا ہون
پس وہ شب کو سب کو لیکر نکلگیا اور یہ جو سپاہی مرا ہوا شہر پناہ کے چور دروازے پر کوتوال کو
ملا معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے قتل کیا اُستاد آپ نے بڑا دھوکا کھایا آپ کے سبب بادشاہ نے بھی یہ جو
شحلاق نے کہا عشاق نے سر جھکا لیا خاموش ہوگیا پس سمندر کو غصہ آگیا فوراً حکم دیا کوتوال کو
کہ تم مزدور لیکر جاؤ اور مکانات الطاف کو گرادو اور جو اُسکے عزیز اس شہر مین ہون اُنکو گرفتار
کرلاؤ جہان جہان ملین پس مین آج سے اپنی رائے پر عمل کرونگا جو میری رائے ہوگی اُسکے
موافق کام کرونگا کسی کی رائے پر عمل نہ کرونگا اُستاد کی رائے پر عمل کرکے مین نے اتنا بڑا دھوکا
کھایا کہ الطاف صاف بلا خوف وخطر ہم سب کو دھوکا دیکر چلا گیا ہم اُسکا کچھ نہ کرسکے اُستاد کوئی رائے
آپ کی ٹھیک نہین ہے جو رائین کل آپنے دی ہین سب خراب دی ہین مین کسی پر عمل نہ کرونگا نہ اب آپ
مجھکو کوئی رائے کبھی کسی مقدمے مین دیجیے گا کیونکہ مین اُسپر عمل نہ کرونگا بیکار آپ کو ناگوار ہوگا
عشاق نے برہم ہوکر جواب دیا کہ بہت بہتر آپ بھی مجھسے کسی امر مین نہ دریافت فرمائیے گا اور نہ مین
کبھی رائے ندونگا اُسوقت آپکو بھی ناگوار ہوگا سمندر نے جواب دیا کہ بہت خوب یہ گفتگو جب

اُستاد و شاگرد مین ہو چکی سمندر نے اُسوقت حکم دیا کہ چند سوار تلاش مین الطاف کی جائین جہان پر وہ ملجاے دو سوار ہمکو آکر خبر دین اور باقی اُسی مقام پر ٹھہرے رہین اور نہ اُسکو روکین اور ساحر بھی جائین یہ سُنکے شملاق نے کہا کہ یہ رائے آپ کی بہت عمدہ ہی میرے بھی پسند ہی بس اُسوقت پچاس سوار اور دس ساحر برائے تلاش الطاف جادو روانہ ہوے کہ انکا ذکر کیا جائیگا اُدھر کوتوال نے جاکر تمام مکان کو الطاف جادو کے گرا دیا نشان تک باقی نہ رکھا اُسکے عزیزون کو تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ اس شہر مین کوئی اُسکا عزیز نہین ہی سب اُسکے ہمراہ گئے پس کوتوال نے آکر عرض کی غلام نے جاکر تمام مکانات الطاف و عزیزان الطاف کے گرا دیے نشان تک باقی نہ رکھا اور عزیزون کو جو تلاش کیا الطاف کے تو معلوم ہوا کہ کوئی عزیز اُسکا اِس شہر مین نہین ہی سب اُسکے ہمراہ گئے ہین سمندر نے کہا کہ اب سے اور جبتک میری حکومت ہی اگر ہمکو کوئی عزیز الطاف کا ملجاے یا دریافت کرنے سے اُسکا پتہ لگے کہ اس شہر مین فلان عزیز ہی تو بلا تحقیقات بلا ہمارے دریافت کے اُسکو قتل کرنا تمسے کوئی پرخاش نہ کیجائیگی اگر ذرا سا بھی سلسلہ قرابت کا پانا اس مین اگر میرا عزیز بھی ہو تو تم رعایت نہ کرنا ورنہ تمکو سزا دیجائیگی آیندہ تمکو اختیار ہی کوتوال نے کہا کہ مین کبھی رعایت نکرونگا چاہے میرا باپ بھی ہو یہ حکم دیکر سمندر نے اہل دربار کی طرف دیکھا اور کہا کہ جو رائے کل اُستاد نے دی تھی کہ آج الطاف کی حاضری معاف کرو کل وہ ضرور حاضر ہوگا وہ خلاف نکلے پس جو رائے اُنھون نے دی ہی وہ سب خلاف ہوگی اُسکا انجام اچھا نہ ہوگا اب مین کل حکم دونگا کہ جو مجھکو کرنا چاہیے اور جو میری رائے ہوگی یہ کہکر سمندر نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے سمندر محل مین گیا مگر عشاق کو بہت شرمندگی تھی ہر ایک اہل دربار کہتا تھا کہ الطاف نے بہت چالاکی کی جو کہ الطاف کے دوست تھے وہ سب خوش تھے کہ اچھا ہوا آبرو بچی اور جان بھی جو کہ دشمن تھے اُنکو صدمہ تھا کہ مفت الطاف نکلگیا راوی نے کہا کہ جب سمندر دربار برخاست کرکے محل مین گیا اور کھانے وغیرہ سے فراغت کرچکا فوراً ایک چوبدار کو روانہ کرکے شملاق و امراق کو طلب کیا وہ فوراً حاضر ہوے مکان خلوت مین لے گیا اور کہا کہ جو رائے تمنے کل دی ہی اُسی پر عمل کرون کوئی اسمین نقص تو نہین ہی اُنھون نے کہا کہ شوق سے وہ رائے بہت عمدہ ہی یہ کہکر کہا کہ کیون نہ ہمنے حضور سے عرض کیا تھا کہ الطاف شب کو فرار کرجائیگا وہی پیش آیا سمندر نے جواب دیا کہ تمنے جو کہا تھا تمھاری رائے بہت ٹھیک اور عمدہ ہی پس مین تمسے کہتا ہون کہ میری ایک رائے ہی کہ اُدھر تو مین سامان لشکر کشی کرون اُدھر ایک نامہ بنام مالک طلسم گنجوری سلیمانی لکھون اور اُس سے کمک کا خواستگار ہون اسمین تمھاری کیا رائے ہی اُنھون نے کہا کہ یہ رائے آپکی بہت عمدہ ہی ہم اسکو پسند کرتے ہین کیونکہ اسمین کوئی نقصان نہین ہی جب یہ وزرا نے کہا سمندر نے کہا کہ بس اسی لیے طلب کیا تھا و رخصت ہو ہو کر اپنے اپنے مکان پر آئے سمندر محل مین گیا اب سمندر کو تو اس انتظار مین رکھا جاتا ہی کہ کل صبح ہو لے اور مین دربار کرون تو حکم و احکام موافق اپنے وزرا کے رائے کے جاری کرون اور کچھ حال گرداب شاہ وغیرہ کا تحریر ہوتا ہی کہ راوی نے بیان کیا ہی کہ جب یہ عرضی روانہ کرچکے تھے اور اپنے اپنے خیمے مین جاکر آرام پذیر ہوے تھے دوسرے دن دربار کیا سب آکر حاضر دربار ہوے کہ وہ طائر جواب عرضی لیکر آیا گرداب شاہ وغیرہ نے مضمون عرضی پڑھا جو کہ جواب سمندر کیطرف سے آیا تھا اور کہا کہ ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم بار بار تحریر کرین کہ ہم کیا کرین اب سوائے اِس امر کے

کہ جو یہان واقعہ گذریگا وہ ہم تحریر کر دیا کرینگے جو سمندر کا جی چاہے وہ کرین خواہ خود لشکر لیکر تشریف لائین خواہ کسی سردار کو روانہ کرین راوی نے بیان کیا ہے یہ کہکر خاموش ہو رہے اُن ہرکارون نے آکر خبر دی کہ آج ایوان کی فلان خداپرست نے دعوت کی اب ہرکارے آکر یہ بھی خبر دیتے ہین کہ آج فلان فلان خداپرست نے ایوان کی دعوت کی ہے کل فلان نے کی تھی گرداب وغیرہ ہر روز دربار مین آتے ہین اور قریب دوپہر کے دربار برخاست کرکے اپنے خیمون مین چلے جاتے ہین مختصر یہ کہ آج ہرکارون نے آکر خبر دی کہ آج دعوت سے فراغ ایوان کو ملا اور صاحبقران سے رخصت حاصل کرکے اور اجازت لیکر طرف شہر کے روانہ ہوئی اور یہ عرض کر گئی ہے کہ مین جاکر سب اہل شہر اور اپنے عزیزون و ملازمون کو مسلمان کرونگی اُسکے بعد لشکر لیکر آپ کی خدمت مین حاضر ہونگی یہ خبر ہے جو کچھ ہمکو حکم ہو وہ ہم بجا لائین جو فرمائیے تو لشکر اسلام مین رہین ورنہ اپنے لشکر مین گرداب شاہ وحباب شاہ وغیرہ نے کہا کہ اب لشکر اسلام مین جانے کی کوئی ضرورت نہین ہے کیونکہ ہمکو صرف اِس سے وہان رہنے کا حکم دیا گیا تھا کہ تاکہ ایوان کی خبر دریافت ہوتی رہے کہ اُسنے اہل اسلام کو کیا صلاح دی چنانچہ یہ معلوم ہو گیا کہ وہ اب اپنے شہر کو چلی گئی اب کیا ضرورت ہے پس تم لشکر مین رہو اب جب ہم تمکو حکم دینگے پھر جانا یہ کہکر اُنکو انعام دیا وہ رخصت ہوکر اپنے مقام پر آئے یہان گرداب نے منشی کو طلب کرکے کہا کہ ایک عرضی ہم سب کی طرف سے بادشاہ کو تحریر کرو اسمین یہ حال ہو کہ یہان سب طور سے خیریت ہے صرف عرضی اس غرض سے خدمت عالی مین تحریر کی ہے کہ ایوان آج اہل اسلام سے رخصت ہوکر اپنے شہر کو گئی ہے اس قصد سے کہ سب اہل شہر اور اپنے عزیزون کو مسلمان کرون اور لشکر لیکر برائے کمک آؤن باقی خیریت ہے اطلاعاً عرض کیا منشی نے اِسی مضمون کی عرضی لکھکر پیش کی گرداب شاہ وغیرہ کی اُسپر مہر کی گئی پس لفافہ کرکے حاضر کی گرداب نے ایک طائر سحر کے ذریعہ سے خدمت سمندر مین روانہ کی اُسکے بعد دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے اب انکا حال آیندہ تحریر ہوگا طائر عرضی لیکر اُدھر کو روانہ ہوا یہان سمندر نے دربار کیا ہے حسب معمول سب حاضر دربار کفر آثار مین اپنے اپنے عہدے اور اپنے اپنے قرینہ سے دنگلون و کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین کہ سمندر نے ایک مرتبہ دبیر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ ایک نامہ ہماری طرف سے بنام حاکم طلسم گنجورۂ سلیمانی تحریر کرو اُسکا یہ مضمون ہو کہ ای برادر مطاعب آپ کو بعد تحفۂ سلام کے معلوم ہو کہ مجھکو آپ سے یہ امید نہ تھی کہ میرے اوپر یہ مصائب گذرینگے اور اب میری خبر نہ لین گے مین یہ خیال کرتا تھا کہ آپ میری ہر امر مین خبر لین گے آجکل میرے اوپر وہ مصائب ہین کہ خداوند کسی اپنے بندے پر نہ ڈالین آپ پر کیا منحصر ہے خداوند نے بھی خبر لینا ترک کر دیا پہلے تو خداوند کیسی کیسی خبر لیتے تھے ابتو اُنھون نے ایک قلم میری طرف سے نگاہ پھیر لی اور میرا خیال بھلا دیا گو میرا بھی یہ طریقہ تھا کہ سال بھر کے بعد خدمت مین جاتا تھا مگر بسبب آفت تازہ کے جس مین آجکل مبتلا ہون کوئی پانچ برس سے نہین گیا ہون معلوم ہوتا ہے کہ اِسی سبب سے خداوند ناخوش ہو گئے اور مجھ سے بالکل بے خبر ہو گئے ہین لہذا مین تجھسے اس امر کا امیدوار ہون کہ میری اس مشکل مین آکر کمک کرو اور خبر لو اور خدمت خداوند مین بھی میری طرف سے عرض کرو کہ وہ میرے حال پر رحم فرمائین اور اِس آفت کو میرے سر پر سے دفع کرین گو بعد مدت کے کوئی عرصہ پندرہ دن کا ہوا ہے کہ ایک مقام پر خداوند نے میری کمک کی اور میری جان بچائی رعد شور خیز کو روانہ کرکے اُسی کی زبانی معلوم ہوا کہ خداوند ناخوش ہین مین نے اُسکے ذریعے سے بھی عرض کرا بھیجا ہے تم بھی کچھ میری طرف سے

سفارش کرو تاکہ خداوند کا غصہ فرو ہو ای بھائی گنجور شاہ جادو تمھارے برابر ذی رتبہ و صاحب تدبیر و جلیل القدر اس اقلیم مین کوئی نہین ہی تم ایسے ہو کہ تمھارے پاس خداوند نے روح نطاق و جان نطاق رکھی ہی اور خداوند تمکو بہت مانتے ہین اور عزت فرماتے ہین تم ایسے صاحب دیانت و امانت ہو کہ خداوند نے اُن اشیاء پر تمکو حاکم کیا ہی کہ جو خداوند کے سبب بقاے حیات ہین سواے تمھارے انھون نے اور کسی کو وہ نادرات اشیا سپرد نہین کین تمکو اپنے عزیزون سے زیادہ تر خیال کیا کہ تحفہ جات نطاق تمھارے سپرد کیے تمھاری سب عزت و حرمت کرتے ہین پس میرے حال پر رحم کرو اور اسوقت مین میری کمک کرو زبانی بھی اور ہاتھ پالون سے بھی میری کمک کے لیے لشکر روانہ کرو ای بھائی یہ وقت غفلت کا نہین ہی تمکو خبر لینا میری پر ضرور ہی بلکہ تمپر کیا منحصر ہی جسقدر یہان بادشاہ صاحب سپاہ و لشکر ہین سب پر میری کمک فرض ہی اور تمپر تو بڑا ایک زور ہی اور یہ بھی امید ہی کہ تمھارے کمک کرنے سے میری بلا دفع ہو گی کیونکہ صاحب طلسم و مالک طلسم ہو تمھارا بڑا مرتبہ ہی تم مجھسے زیادہ عقیل ہو ای بھائی یہ میری کمک نہین ہی بلکہ گویا سب بندگان خداوند کی کمک کی اگر تمھاری کمک کرنے و دیگر بادشاہون کی کمک کرنے سے یہ بلاے تازہ دفع ہو گی تو خیال کرو کہ دین تصویر پرستی دنیا پر قایم رہا ورنہ اس غفلت اور بے خبری سے یہ ہو گا کہ پھر کسی مقام پر کوئی تصویر پرست نظر نہ آئیگا سواے دین اسلام کے اور کوئی تم مین سے دکھائی نہ دیگا سواے خدا پرستون کے اور کوئی بھی خداوند نہ طاق کا نام بھی نلیگا سواے خداے نادیدہ کے اور اہل اسلام کا مثل اور طلسمون اور شہرون کے یہان بھی قبضہ ہو جائیگا اُنھین کا سکہ جاری ہو گا جیسا کہ اُنھون نے ہزارہا ملک ساحرون و غیر ساحرون طلسم تباہ کیے اور اپنا طریقہ اس مقام پر جاری کیا اسی طور سے اُسکو بھی وہ تباہ و برباد کرینگے اور اپنا طریقہ یہان بھی جاری کرینگے پس ہر بندۂ خداوند پر میری کمک فرض ہی مین کوئی ملک و مال کے لیے نہین کمک طلب کرتا ہون بلکہ مذہب کے بچانے کے لیے اور دین تصویر پرستی قایم رکھنے کے لیے ای بھائی یہ بلا تم سب پر میان آئنہ اندام جادو حاکم طلسم آئنہ کے سبب سے نازل ہوئی ہی نہ وہ ادم آتے نہ یہ بلا نازل ہوتی نہ تم سب بندگان خداوند اس بلا مین مبتلا ہوتے تم لوگون نے یہ واقعہ سنا ہو گا مگر مین تمکو بطور احمال کے تحریر کرتا ہون کہ یہ بلا کیونکر آئنہ اندام جادو کے سبب سے تمپر نازل ہوئی اسکا واقعہ یون ہی کہ جب خدا پرستون کے ہاتھ سے زمرد ثانی و تورج حرامی سختگان بھاگ کر طلسم آئنہ مین آئے اشراق جادو و آئنہ اندام جادو نے اُنکو دامن پناہ دیا تم زمرد ثانی و تورج سختگان کے حسب و نسب سے واقف ہو اُسکے تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہی کہ زمرد کس خاندان سے اور تورج کس خاندان سے ہی اور سختگان پس زمرد تو فرزند تھا لقا کا جو کہ سبائل مین خدائی کرتا تھا اور ہاتھ سے صاحبقران اول کے مارا گیا اور تورج خاندان صاحبقران سے ہی مگر حالت کفر مین پیدا ہوا اسی حالت مین رہا اور سختگان اولاد شیطان درگاہ لقا سے ہی مین نے صرف تمکو یاد دلایا کہ شاید تم بھول گئے ہو پس جب آئنہ اندام نے اُن سبکو پناہ دی آئنہ اندام طلسم مین خدائی کرتا تھا ان سب سے کہا کہ تمکو سجدہ کرو تو ہم کمک کرینگے اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے گو زمرد خود دعوی خدائی کرتا تھا اور خدا تھا بھی اور علاوہ کئی ایک مقامات کے سب اُسکو خدا جانتے تھے مگر بسبب اِسکے کہ اہل اسلام سے بہت پریشان تھا اور کہین دامن پناہ نہ ملتا تھا یہان ملا تھا انکار کرنا مناسب نہ جانا سب نے سجدہ کیا آئنہ اندام نے دامن پناہ دیا تھوڑا زمانہ گذرا تھا کہ اہل اسلام بھی اس مطلسم پر آئے پہلے آئنہ اندام اور اشراق زمرد و تورج وغیرہ کو طلب کیا اور کہا کہ اگر نہ دوگے تو ہم تمسے مقابلہ

کرینگے اُنھون نے انکار کیا خلاصہ یہ کہ مقابلہ ہونے لگا نوبت بایخار رسید کہ اہل اسلام غالب آئے اشراق وغیرہ نے شکست کھائی چونکہ طلسم بہت بڑا تھا بدین سبب اُن لوگون کو زمانہ جنگ و پیکار مین بہت گذرا اُسی زمانے مین آئنہ اندام نے ایک عرضی بنام خداوند تحریر کی تھی کہ جسکا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ میرے اوپر اہل اسلام نے نرغہ کیا ہو مین اُنکے ہاتھ سے بہت پریشان ہوا ہون لہذا میری کمک فرمایہ ہو یہان سے جواب روانہ کیا گیا تھا کہ اچھا کمک کیجائیگی یہان اس انتظار مین کہ عرضی آئے اور اُسکا جواب جاے اہل اسلام غالب آئے اور کوئی صورت مفر کی آئنہ اندام کو سوائے فرار کے نظر نہ آئی پس سب سامان کو چھوڑ کر مع چند ساحرون کے وہان سے بھاگا اشراق وغیرہ کو طلسم مین چھوڑا خود نہ طاق کو چلا گیا وہان طلسم مین غدر مچ گیا اشراق وغیرہ مع زمرد و تورج کے ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوے اہل طلسم نے امان طلب کی اہل اسلام نے اُنکو امان دی اس طلسم پر بھی اہل اسلام کا قبضہ ہوا اور جو ملک اُس طلسم کے تعلق تھے وہ بھی قبضے مین آئے بعد اس واقعہ کے صاحبقران ثانی کہ جنھون نے طلسم کو فتح کیا تھا اور اہل اسلام کے افسر اعلی تھے مع ایک سو چالیس سردارون کے طرف اپنے معبد گاہ کے ترک دنیا کر کے روانہ ہوے اور بدیع الملک کہ جو کہ اب صاحبقران ہین اُنکو لقب صاحبقران ثالث دیا اور تمام لشکر پر افسر کیا اور یہ وصیت کی کہ بدون قتل آئنہ اندام تم آرام نہ لینا اور جو جو ملک کہ ساحرون سے آباد ہون اُنپر قبضہ کرنا تمام عالم مین دین اسلام کو رواج دینا پس وہ تو یہ کہکر چلے گئے بدیع الملک نے پہلے خزانہ طلسمی نکلوایا اُسکے بعد مع کل لشکر کے نہ طاق کے کوچ کیا کیونکہ اُنکو قبل سے معلوم تھا کہ آئنہ اندام طرف نہ طاق کے گریز کیا ہو چنانچہ وہ اکردشت بہار افزا مین فروکش ہوے مع لشکر کے آئنہ اندام جو وہان سے بھاگا تو قریب نہ طاق آیا اپنے آنیکی خداوند کو خبر کرائی خداوند نے اُسکو بدون دریافت حال اندر طلسم کے طلب کر لیا اُسکے بعد جو حال معلوم ہوا تو پھر کیا ہو سکتا ہو یہ خیال فرمایا کہ ابتو دامن پناہ دیکھے مین اپنی عدالت کے خلاف ہو کہ جسکو پناہ دین پھر اُسکو نکال دین چنانچہ آئنہ اندام کا امتحان جو کیا گیا تو وہ سحر مین بالکل بیگانہ اعلا ایک حرف بھی نہ آتا تھا پس جب یہ حال خداوند کو معلوم ہوا حکم فرمایا کہ اسکو تعلیم سحر کی کیجاے اور جب یہ بالکل سحر مین کامل ہو جاے تو ایک پر مرحلہ بیرون نہ طاق بنا دیا جاے یہ وہان کی حکومت کرے وہ مرحلہ بھی متعلق نہ طاق ہو چنانچہ اُسکی تعلیم کے لیے بموجب حکم خداوند دو ماہی جادو سبز رنگ جادو جو کہ مدت سے بلا خدمت مشاہرہ معقول پاتے تھے طلب کیے گئے اُنھون نے آئنہ اندام کو کیا اور ایک مکان صحراے ہولناک مین تعمیر کیا گیا کہ جہان آئنہ اندام کو تعلیم سحر کیجاے پس ساحران مذکور آئنہ اندام کو لیکر اُس صحرا مین گئے اور تعلیم کرنے لگے ای بھائی یہ آفت جو ہمپر آئی ہو اِسکا سبب یہ ہو جو کہ مین نے تحریر کیا نہ آئنہ اندام آنا آئنہ اہل اسلام اس ملک مین آنے یہ اُسکے قدم کی برکت تھی کہ آپ بھی تباہ ہوا اپنے ہمراہ اوروں کو بھی برباد کیا پس جب اہل اسلام دشت بہار افزا مین فروکش ہوے اُنھون نے ایک جشن کیا اور اپنے لشکر مین ایک بادشاہ کیا اُسی زمانے مین صنوبر شاہ نے صاحبقران کی دعوت کی اُنھون نے صنوبر شاہ کو مسلمان کیا یہ خبر جب دیوانہ بھوت و بھوت کو ہوئی وہ برسے مقابلہ آئے اُن دونون کو بھی بدیع الملک نے زیر کیا وہ بھی اُسکے شریک ہوے یہ خبر جب سحران سبز پوش کو پہونچی اُسنے حباب جادو سہراب جادو کو برسے اسیری صنوبر شاہ و بدیع الملک روانہ کیا حباب جادو ہاتھ سے بدیع الملک کے مارا گیا سہراب کو

اسیر کرلیا وہ شریک اُنکا ہوگیا یہ ساری آفت اُسی کی ڈالی ہوئی ہو کیونکہ وہ یہان اکثر مقامات سے
بخوبی واقف ہو پس جب وہ شریک ہوا اسکی خبر سحران کو ہوئی کہ حباب مارا گیا اور سہراب اسیر ہوگیا
اِسکو بڑا صدمہ ہوا اُسنے سامان جنگ کیا اُسی زمانے مین سہراب سحران کے پاس آیا اور کہا کہ مین مکر سے
اُنکا شریک ہوا تھا صرف اپنی جان بچانے کے لیے ورنہ مین بھی مثل حباب کے مارا جاتا مین تمھارا
شریک ہون ملکہ سحران کو یقین آگیا وہ خوش ہوئی جب اُسکو یہ معلوم ہوا اُسنے مجھکو خبر کی جب مجھکو خبر
ہوئی مین نے اُسوقت سحاب جادو شجر جادو کو صنوبر یہ مین بھیجا کہ تم جاکر صنوبر شاہ کو اسیر کرلاؤ مع
اُسکے اہل وعیال کے چنانچہ وہ گئے اُسیدن صنوبر شاہ نے کل اہل شہر کو مسلمان کیا تھا انھون نے
جاکر تمام اہل شہر کو درخت بنادیا اور غارت کیا کیونکہ میرا حکم تھا اور صنوبر شاہ کو مع اہل وعیال و
وزیرون کے اسیر کرلاے اور میری خدمت مین حاضر کیا پس مین نے اُن قیدیون کو آفتاب جادو کے
ہمراہ پاس ملک سحران سیاہ پوش کے روانہ کیا اور اپنے سپہ سالار یعنی آفتاب سے کہا کہ تم جاکر سحران کی کمک
کرنا مجھکو یہ حال نہین معلوم تھا کہ سہراب مکر سے شریک سحران ہو صرف یہان کی حالت دریافت کرنیکے
لیے اِس عرصے مین کہ جبتک آفتاب وہان پہونچے پہونچے ملکہ سحران نے کئی مقابلے کرکے بہت سے
اہل اسلام اسیر کرلیے اور اُسکی بہن ماہیان طوفان کش نے اسم اعظم صاحبقرانی بھی فراموش کرادیا
کہ آفتاب پہونچا اُسنے سب اسیرون کو سپرد سحران کیا اور کہا کہ مین اپنا سحر تیار کرتا ہون ایک دم مین سبکو
غارت کرونگا سحران نے کہا کہ مرحبا جب یہ حال سہراب کو معلوم ہوا چونکہ وہ تو اسی لیے یہان آیا تھا
اُسنے یہ حال دریافت کرکے اِسکی خبر اہل اسلام کو کی بھائی اہل اسلام تو کوئی چیز نہین ہین اُنکا قتل کرنا
کوئی امر مشکل نہین ہو کیونکہ وہ ساحر نہین ہین بلکہ غیر ساحر ہین ہان چند ساحر اُنکے ہمراہ ہین وہ کوئی چیز
نہین ہین وہ بھی یہ لیاقت رکھتے ہین کہ ہمسے مقابلہ کرین مگر ہان ایک پیادہ ہو کہ جو کہ ہزارون سے
نہین بند ہو اُسکا مثل ونظیر نہین ہو بڑے غضب کا عیار ہو یون تو لشکر اسلام مین ہزارون عیار ہین
ہر ایک اپنے اپنے فن مین کامل واکمل ہو مگر وہ سب کا افسر ہو اُس سے کوئی سر بر نہین ہوسکتا ہو اُسنے
بہت سے گھر برباد کردیے جیسا کہ تمنے اکثر کتابون مین عمرو اول وثانی کی عیاریان سُنی ہونگی کہ اُنھون
نے لاکھون ملکہ کرورون کو قتل کیا ہزارون ملک پر قبضہ کرلیا اسی طور سے اُسنے بھی یہان آکر وہ کام
کیا کہ بھلا وہ کیا کرتے یہ جو کچھ زور ہو اہل اسلام کو اُسی کے سبب سے ہو اُسکے سبب سے کسیکا بس نہین چلتا
ہو جہان کوئی آفت اہل اسلام پر آئی اُسنے عیاری کرکے اُسکو قتل کیا وہ آفت ٹل گئی چنانچہ جب اُسکو
معلوم ہوا کہ آفتاب جادو نے آکر سحر آفتاب تیار کیا ہو پس اُسوقت وہ چند عیارون کو لیکر چلا اُدھر
گو اِسپار دریاے سبز رنگ کے آنا مشکل تھا کیونکہ راستہ اُسکا کسیکو نہ معلوم تھا مگر اُسنے تلاش کرکے
نکال لیا اور اِسپار آیا آفتاب کو قتل کیا سحر اُسکا مٹایا اُسکے سحر سے اہل اسلام کو بچایا اُسکے بعد سہراب
سے ملکر ملکہ سحران کو قتل کیا اُسکے بعد ملکہ ماہیان طوفان کش کو مارا دریاے سبز رنگ کو مٹادیا جبتک
مین بندوبست کرون کرون اُسنے سب کا خاتمہ کردیا راہ صاف کرلی ابتو اہل اسلام کو راستہ ملا وہ
اُدھر کو چلے مین نے سب کو نامہ لکھکر طلب کیا اور جدھر سے اہل اسلام آتے تھے اُدھر کے شاہون کو لکھا
کہ اِدھر اہل اسلام کو نہ آنے دینا چنانچہ پہلے اہل اسلام یقین خود پرست کے ملک پر پہونچے اُسنے مقابلہ
کیا مین نے ساحر اُسکی کمک کو روانہ کیے ملکہ غزالان دختر آفتاب کو روانہ کیا یقین نے شکست کھائی
وہ شریک اہل اسلام ہوا اور غزالان بھی بس اہل اسلام وہان سے محرابیہ پر آئے محراب شاہ نے روکا

بڑا معرکہ پڑا آخر وہ بھی مغلوب ہو کر شریک ہوا کیونکہ اہل اسلام کی کمک غیب سے ہوتی ہی پس جب یہ حال
اور بادشاہون نے سُنا اور خیال کیا کہ جب ایسے ایسے بادشاہ مغلوب ہوے اور کچھ نہ کر سکے تب سب نے
بدون مقابلہ اُنکی شراکت کی اہل اسلام کا دین قبول کر لیا چنانچہ امشال شاہ و اقبال شاہ و حیرت شاہ
و مراد شاہ سب مسلمان ہوے جس ملک پر اہل اسلام پہونچے اُس ملک کے بادشاہ نے اُنکا دین قبول
کیا میرے حکم پر عمل نہ کیا نہ میری تحریر کی پابندی کی جب یہ سب ملک اہل اسلام کے قبضے مین آ چکے اُنھون
نے ادھر کا قصد کیا جب یہ خبر مجھکو ہوئی کہ یہ سب مسلمان ہو گئے اور اب یہ سب ملکر اپنا اپنا لشکر لیکر خدا پرست خون
کے ہمراہ اِدھر آتے ہین پس مین نے چند ساحر زبردست روانہ کیے کہ جاکر راہ مین اُنکو روکین چنانچہ اُنھون نے
جاکر راہ کا بندوبست کیا مگر کچھ نہ ہو سکا ایک ہاتھ سے سہراب کے اور ایک ہاتھ سے غزالان کے مارا گیا
باقی بھاگ کر میرے پاس چلے آئے کہانتک تحریر کرون یہ قصہ بہت طولانی ہی نوبت باینجا رسید کہ خدا پرست
مع کل لشکر کے آکر قریب سمندریہ کے اُترے میرے مددگار بھی آ گئے تھے مثل قسیم و جسیم وغیرہ کے مین نے
اُنکو اُنکے مقابلے کے لیے روانہ کیا وہ بھی مارے گئے ہاتھ سے نقابدار کے پھر ایک و تریک روئین تن
کو روانہ کیا وہ بھی مارے گئے کوکبہ روشن تن میری کمک کو آئی تھی وہ بھی کسی سبب سے اُنمے شریک
ہو گئے زمرد جادو نے بہت سے خدا پرست اسیر کیے تھے اُس عیار یعنے خواجہ ثالث نے جاکر کوہ زمرد
کو تباہ کیا زمرد کو قتل کیا سب کو رہا کر لایا افاق شاہ اپنے وزیر کو روانہ کیا اُسپر بھی عیاری ہوئی وہ
بھی مسلمان ہو کر اُنکا شریک ہوا اُسکے بعد گرداب شاہ وغیرہ آئے اُنکو روانہ کیا برائے مقابلہ چنانچہ ملکہ
زعفران بنفشہ پوش و ملکہ چندرین یہ بھی ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوئین عشاق نہ طاقی اپنی نانی
کے لیے اپنے ملک سے سمندریہ مین آئے تھے اُنھون نے جو یہ آفت میرے اوپر دیکھی میری کمک کی
پہلے اُنپر عیاریان ہوئین خواجہ نے اُنکو بہت پریشان کیا آخر کو وہ پریشان ہو کر اپنے ملک کو روانہ ہو
اور اپنا ابر سحر جو کہ اُنھون نے بارہ برس مین محنت کثیر سے تیار کیا تھا لائے کہ مین اہل اسلام کو جلا دون
اُس عیار نے عیاری کی اُنکا ابر سحر مٹایا اور میرے تین کروڑ ساحر جلائے اُنکو بھی قتل کیا چاہتا تھا کہ مین فوراً
پہونچ گیا مین نے اُنکو بچایا اُنھون نے لامکان بنایا خواجہ نے وہان جاکر اُنکو اور اُنکے بھائی کو قتل کیا
اُنکی بہن ملکہ ایوان نہ طاقی اُنکے خون کا عوض لینے کو آئین پہلے اُنپر عیاریان ہوئین مگر وہ بہت ہوشیار
تھین بچگئین آخر کو یہ ہوا کہ اُنھون نے سب اہل اسلام کو دریاے سحر مین اسیر کیا امیر کو سحر مین مبتلا کیا اُنکی وزیرزادی نے
بہت اہل اسلام پکڑے مگر کچھ شہزادیان اُنکی زیرزادی کو قران ثالث نے اور چند سردارون کو برق ثانی نے قتل کیا اور باقی
سردارون کو رہا کر لیگئے اور خواجہ ثالث نے ایوان پر عیاری کر کے اپنے سب اہل لشکر کو رہا کرا لیا
اور صاحبقران کو سحر سے نجات دلوائی اور اُنکو اپنا شریک کیا اب ایوان بھی شریک اہل اسلام ہوئین
ہین مختصر یہ واقعات ہین اب جب آپ سے اور مجھسے ملاقات ہوگی سب مفصل طور سے بیان کرونگا پس
مین آجکل اِس آفت مین مبتلا ہون یہ بلا مجھپر نازل ہی پس اِس آفت مین میری کمک کرنا ضرور ہی کیونکہ
مین برائے دین و مذہب مقابلہ کر رہا ہون اگر سمندریہ برباد ہو گیا تو پھر تمھاری باری ہی اُسکے بعد
نہ طاقی ہی پس کل مقامات اُنکے قبضے مین ہین آیندہ تمکو اختیار ہی اے بھائی میرا اب یہ قصد ہی کہ میرے
پاس اِسوقت بہت سا لشکر جمع ہو گیا ہی اور بہت سے بادشاہ میری کمک کو آ گئے ہین اور ابھی آنے
والے ہین پس اگر تم بھی کمک روانہ کرو تو مین اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر برائے مقابلہ جاؤن اور
ایک ایسی جنگ عظیم واقع ہو کہ اہل اسلام بھی خیال کرین کہ ہان کسی سے مقابلہ ہوا تھا اور کوئی بادشاہ

زبردست تھا مجھکو اس امر کا یقین ہو کہ جب مین جا کر خود بہ نفس نفیس مقابلہ کرونگا فرور فتح پاؤنگا آیندہ جو مرضی
خداوند اسمین کوئی چارہ نہین ہو بس مین تمھارے جواب کا منتظر ہون مین نے جو کچھ حال تھا تمکو خلاصہ طور سے
تحریر کر دیا اب تمکو اختیار ہو چاہے میری کمک کرو چاہے نکرو مگر اسکا خیال رہے کہ میری سفارش ضرور خدا
سے کسی تدبیر سے کرنا تاکہ مین اس بلا سے نجات پاؤن اور کیا تحریر کرون گو بہت ابھی حال باقی ہو مگر مین نے
بسبب طول کے نہین تحریر کیا اس شعر پر اپنے نامہ کو ختم کیا شعر منت انچہ حق بود گفتم تمام + تو دانی دگر
بعد از این و سلام و دیگر سپردم بتو مایۂ خویش را + تو دانی حساب کم و بیش را + پس جب یہ مضمون سمندر شاہ
بتا چکا دبیر نے عرض کیا کہ بہت خوب مین ابھی تیار کیے لاتا ہون یہ عرض کر کے دبیر تو اپنے مقام پر آیا اور قلم و
قرطاس اٹھا کر نامہ بنام گنجور شاہ حاکم طلسم گنجور سلیمانی تحریر کرنے لگا کہ سمندر نے دوسرے منشی کو طلب
کیا اور اس سے کہا کہ تو ایک حکم نامہ بنام اشکفاق جادو تحریر کر اسکا خلاصہ مضمون یہ ہو کہ تمکو معلوم ہو
کہ میرا اب قصد مصمم ہو گیا ہو کہ مین خود جا کر اہل اسلام سے مقابلہ کرون پس تمکو لازم ہو کہ جس کام مین معروف
ہو اسکو ملتوی کر کے مع لشکر میرے پاس آؤ اگر مین شہر مین ملون تو خیر ورنہ مین مقابلے مین اہل اسلام کے
ہونگا اور رسد کا بندوبست کرتے ہوے آنا کیونکہ میرے ہمراہ لشکر بہت ہو تاکہ اسکو کسی قسم کی تکلیف نہو
اگر کسی مہم پر ہو تو اسکو بھی ترک کرنا بعد کو دیکھا جائیگا بفور دیکھنے اس نامہ کے تم میرے پاس آؤ مگر
مع لشکر کے آنا اسکا خیال رہے کہ رسد کا ضرور تدارک چاہیے تھوڑے لکھے کو بہت تصور کرو یہ جو اس سے
سمندر نے کہا اسنے بہت خوب کہا اور اپنے مقام پر آکر وہ بھی تحریر کرنے لگا یہان تو دونون نامہ تحریر
کیے جاتے ہین ابھی سمندر کوئی اور حکم دینے نہ پایا تھا کہ وہ طائر آکر پہونچا کہ جو عرضی گرداب شاہ وغیرہ
کی لیکر لشکر سے چلا تھا دبر و سمندر کے آکر تخت پر بیٹھ گیا سمندر نے و نیز اہل دربار نے دیکھا کہ اسکے
گلے مین ایک کاغذ ملفوف ہو پس سمندر نے وہ لفافہ جو کھولا اسکے گلے سے تو وہ عرضی بھی گرداب شاہ
وغیرہ کی پس سمندر نے خود پڑھی اسمین کل حال لشکر اسلام کا تحریر تھا اور یہ بھی تحریر تھا کہ ایوان نہ طاقتی اہل
اسلام سے رخصت ہو کر اپنے ملک کو گئی ہو اور صاحبقران وغیرہ سے اقرار کر گئی ہو کہ مین اپنے ملک مین
جا کر کل اہل شہر کو اور اپنے عزیزون کو مسلمان کرونگی اور جو ملک میرے قبضے مین ہین اور میرے قرب و
جوار مین ہین سب کو دین اسلام کی ترغیب دونگی اسکے بعد اپنا کل لشکر لیکر حاضر ہونگی ہمکو یہ خبر ملی تھی ہمنے
آپ کی خدمت مین اطلاع دی تاکہ آپ اسکا کچھ بندوبست فرمائین پس یہ جو سمندر نے تحریر پایا بہت غصہ
آیا غضبناک ہو اٹھا مین کف بھر لایا اور کہا کہ اس ایوان کی قضا آگئی ہو یہ اپنے دل مین سمجھی کیا ہو مین نے
در گذر جو کی تو یہ اترا گئی یہ کہکر دست چپ کی طرف دیکھا اور ایک ساحر کہ نام اسکا حیران بادلہ پوش تھا
بہت بڑا ساحر زبردست تھا برابر کرسی شمشاق کے دنگل پر بیٹھا ہوا تھا اسباب سحر سے آراستہ اسکے اوپر
اسکی نظر پڑی اشارے سے اسکو اپنے قریب طلب کیا وہ اپنے دنگل پر سے اٹھکر ہاتھ باندھکر اسکے تخت کے
قریب آیا سمندر نے اس سے کہا کہ اے حیران بادلہ پوش مین تمکو حکم دیتا ہون کہ جبتک گنجور شاہ کے پاس سے
میرے نامے کا جواب آئے پس تم اسی ہزار ساحران زبردست کا لشکر اپنے ہمراہ لیکر بخط مستقیم ایوانیہ کو
جاؤ راہ مین کسی مقام پر قیام نہ کرنا کہین منزل نہ کرنا سوائے ایوانیہ کے پہلے بذریعہ نامہ و پیام کے اہل
شہر کو اور اسکو جو کہ ایوان کی طرف سے حاکم ہو اور ایوان کے عزیزون کو ایوان کے حال سے آگاہ کرنا
اور سمجھانا اگر وہ تمھارے کہنے پر عمل کرین تو خیر ورنہ مقابلہ کرنا سب اہل شہر کو قتل کرنا اور عزیزان ایوان کو
اسیر کر کے شہر کرنا اور قتل کرنا شہر کی بنیاد تک نہ باقی رکھنا اور جو کوئی بادشاہ انکی کمک کو آئے اسکے

ساتھ بھی یہی سلوک کرنا پس جو عزیز و اقربا الیوان کے باقی رہین اُنکو اسیر کرکے میرے پاس لانا اس حکم مین میرے فرق نہ ہو بالکل رحم نہ کرنا ورنہ مین تیرے ساتھ بہت بُرے طور سے پیش آؤنگا تجھکو لازم ہی کہ تو الوان سے قبل دہان پہونچ جانا کہ وہ تمام شہر کو آکر غارت پاے یا اپنے سے برخلاف اُسنے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ بہت خوب کیا مجال جو حکم عالی مین فرق ہو مین بعد برخاست ہونے دربار کے اُس طرف کو روانہ ہونگا سمندر نے یہ سُنکے حکم دیا کہ ایک خلعت حاضر کیا جاے پس فوراً خلعت حاضر کیا گیا سمندر نے وہ خلعت اُس ساحر کو دیا اور کہا کہ دیکھو میرے حکم مین فرق نہ ہو اُسنے عرض کی کہ کیا مجال جو فرق ہو پس سمندر نے کہا کہ بعد برخاست ہونے دربار کے تم آج ہی روانہ ہو جانا جاؤ اپنے مقام پر بیٹھو پس وہ ساحر تسلیم بجالاکر اپنے مقام پر آکر بیٹھا اُسکے بعد سمندر نے گلاب جادو اپنے سپہ سالار و مرجان جادو اپنے دوسرے سپہ سالار سے کہا کہ جب دربار برخاست ہو جاے تو تمکو لازم ہی کہ اسی ہزار ساحران زبردست کا لشکر انتخاب کرکے ہمراہ حیران بادلہ پوش کے کر دینا اور ان سب کو آج ہی طرف الیوانیہ کے روانہ کرنا اور سامان سفر درست کرو اور لشکر تیار کرو ملکہ بھرتی جاری کرو اب میرا قصد ہی کہ مین خود ایرستون سے خود مقابلہ کرون جہان جہان لشکر میرا ہو وہان وہان سے طلب کر لو اور تو ساحر ملازم کرو لشکر کو ترقی دو اور تم بھی اپنا سامان کرو کہ مین صرف جواب نامہ کا انتظار کرونگا اِدھر جواب نامہ آیا اُدھر اُسکے دوسرے دن مین نے یہان سے مع لشکر کوچ کیا ہر وقت لشکر تیار رہے کیا معلوم کسوقت جواب نامہ آئے پس اُسوقت جب جواب آجاے مجھکو حکم دینے کی ضرورت نہ ہو نہ عرصہ ہو اگر میرے اس حکم کے خلاف ہوگا تو مین سزا دونگا اُنھون نے دست بستہ عرض کی کہ ہمکو جیسا حکم دیا گیا ہی اُسی کے موافق عمل کرینگے اسکے خلاف نہ ہوگا سمندر نے کہا کہ ہان یہ کہکر سمندر نے سب سرداروں سے کہا کہ آپ لوگ بھی ہر وقت آمادۂ سفر رہئے مین اِدھر مین حکم دون اور آپ میرے ہمراہ ہولین سب نے جواب دیا کہ بہت بہتر پس سمندر نے اُن بادشاہون سے کہا کہ جو کہ کمک کو آئے تھے کہ آپ لوگ بھی اپنے لشکرون کو تیار رکھین کہ جب مین لشکر لیکر شہر سے باہر آؤن آپ ہمراہ ہولین اُنھون نے جواب دیا کہ ہمارے لشکر ہر وقت آمادۂ سفر رہتے ہین جب آپکا جی چاہے سفر فرمائیے یہ سُنکے سمندر نے اُن سپہ سالارون کی طرف دیکھا کہ جو کہ غیر ساحر کے لشکر کے سپہ سالار ہین اور اُنکے یہ نام ہین غواص نہنگ صورت و اشراط سوسن پیشانی پس اُنکی طرف دیکھکر کہا کہ تم بھی اپنے لشکر کا بندوبست کرو اور لشکر کی نگہداشت کرو اور سب آلات حرب و ضرب درست کرو خیمہ و بارگاہین وغیرہ بار کراؤ تاکہ بروقت کسی امر کی ضرورت نہ ہو اور سب سامان درست ہو اُنھون نے عرض کی کہ بہت اچھا آپ کے حکم کی تعمیل کیجائیگی یہ حکم دیکر سمندر نے تیسرے منشی سے کہا کہ اس عرضی کی پشت پر تحریر کر دو کہ ہم خود لشکر لیکر برائے مقابلہ اہل اسلام آتے ہین ہمارے اُترنے کے لیے ایک میدان وسیع ہموار کرا لو اور جو درخت وغیرہ ہون اُنکو قلم کرو پست و بلند زمین کو ہموار کراؤ مگر اسکا خیال رہے کہ میرے فروکش ہونے کے لیے جو مقام ہو اور میرے لشکر کے پڑاؤ کے لیے دریا کے کنارے ہو تاکہ پانی کی تکلیف نہ ہو اور اِسکا بھی خیال رکھنا کہ میدان بہت وسیع ہو اور پرار آب و گیاہ ہو کیونکہ میرے ہمراہ لشکر کثیر ہی کہ وہ سب اُس مقام مین آجائین اور زحمت نہو اور میدان وسیع برائے مقابلہ رہے دبیر نے کہا کہ بہت اچھا یہ کہکر اور وہ عرضی سمندر کے ہاتھ سے لیلی اور اُسپر وہی مضمون تحریر کرنے لگا سمندر نے اجناس جادو سے حکم دیا کہ غلہ وغیرہ کی فکر کرو اور رسد کا بندوبست کرو تاکہ وقت پر وقت نہو اور لشکر کو تکلیف نہو اُسنے جواب دیا کہ بموجب آپکے

حکم کے عمل کیا جائیگا پس اس عرصے مین اس دبیر نے کہ جسکو عرضی کی پشت پر جواب عرضی تحریر کرنے کو دیا تھا
جواب تحریر کر کے حاضر کیا پس سمندر نے اُسکو دیکھکر حکم دیا کہ اسکو ملفوف کر کے حاضر کرو اُسنے ملفوف
کر کے حاضر کیا سمندر نے اُس طائر کے گلے مین وہ لفافہ باندھ دیا اور اشارہ کیا وہ اُڑ کر طرف لشکر
کے روانہ ہوا جب طائر جا چکا تو اُس منشی نے نامہ لاکر حاضر کیا کہ جسکو اشفاق کے نام تحریر کرنے کا حکم
ملا تھا جو مضمون سمندر نے بتایا تھا سب تحریر کیا اور لاکر پیش کیا سمندر نے اُسکو دیکھا سب وہی مضمون
پایا پس اُسکو دیکھکر حکم دیا کہ لفافے مین بند کر دو پس منشی نے لفافہ مین بند کیا اور اُسپر مہر شاہی کر کے
حاضر خدمت کیا پس سمندر نے ایک ساحر کیطرف دیکھا کہ نام اُسکا پیامبر جادو تھا روبرو اپنے طلب کیا
پس پیامبر جادو روبرو حاضر ہوا سمندر نے وہ نام اُسکو دیا کہ یہ نامہ لیکر پہلے تو اشفاقیہ مین جانا اگر
اشفاق جادو تمکو وہان ملجاے تو اُسکو یہ نامہ دینا اور زبانی پیام یہ کہنا کہ بادشاہ نے تجھسے فرمایا ہے
کہ تم جس کار و بار مین ہو اُسکو ملتوی کرو اور کل لشکر لیکر بہت جلد حاضر ہو اور رسد کا بندوبست کر لینا
کیونکہ میرے ہمراہ لشکر بہت ہے مین اہل اسلام کے مقابلے کو جایا چاہتا ہون اور اُنسے مقابلہ کرونگا
اگر وہ اپنے شہر مین نہ ہو تو جو اُسکی طرف سے حاکم ہو اُس سے ملنا اور یہی پیام میرا اُسکو دینا اور کہنا
کہ تم لشکر لیکر سمندر شاہ کی کمک کو جاؤ اور اُس سے اُس مقام کو دریافت کر لینا کہ جہان اشفاق گیا
ہو اُس مقام پر جانا اور میرے پیام سے اشفاق کو آگاہ کرنا اگر کسی مہم پر ہو یا دورے پر ہو پس
سب کام سرکاری خواہ اُسکے ذاتی ہون ملتوی کرا کے اپنے ہمراہ لیکر مع لشکر اُسکو اِدھر آنا پیامبر نے
کہا کہ بہت خوب اور نامہ سمندر کے ہاتھ سے لیکر اور سلام کر کے دربار سے باہر آیا اور رخصت سحر
تیار کر کے طرف اشفاقیہ کے روانہ ہوا کہ اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اِدھر اُس دبیر نے وہ نامہ بھی تیار کیا
کہ جو بنام گنجور شاہ تھا سمندر کے روبرو پیش کیا پس سمندر نے اُسکو دیکھکر دبیر کو دیا دبیر نے اُسکو ملفوف کیا پھر
حاضر کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ مین ناظرین کی خدمت مین عرض کر چکا ہون کہ سمندر کے روبرو ایک
منبر آراستہ رہتی ہے اُسپر ایک آئنہ لگا ہے اُسپر غلاف پڑا رہتا ہے اور چارون گوشون پر اُسکے چار گلدستہ
رکھے رہتے ہین اور ایک حوض سنگ مرمر کا اُسپر رکھا ہوا ہے اُسمین پانی ہے اور ہر رنگ کی مچھلیان
اُسمین پڑی ہین اور سنگ مرمر کا ٹکڑا رکھا ہوا ہے اور چار صندوقچے رکھے رہتے ہین پس جب اُس
دبیر نے وہ نامہ حاضر کیا سمندر نے ایک صندوقچے کی طرف دیکھا ایک برق چمکی وہ صندوقچہ خود
بخود کھلگیا اُسمین سے ایک پتلی زمرد کی پیدا ہوئی اور سامنے سمندر کے آئی اور ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوئی
پس سمندر نے وہ نامہ اُس پتلی کو دیا اور کہا کہ یہ نامہ پاس گنجور شاہ جادو حاکم طلسم گنجور سلیمانی
کے پہونچا دے اور اسکا جواب جو کچھ وہ دے لے آنا پس یہ سمندر کا کہنا تھا کہ اُس پتلی نے ہاتھ
بڑھا کر وہ نامہ سمندر کے ہاتھ سے لیا اور مثل شرارے کے سب کی نگاہ ہونسے غائب ہوگئی اور نامہ
لیکر طرف گنجور سلیمانی کے روانہ ہوے اِسکا حال آیندہ تحریر ہوگا بعد اس نامہ روانہ کرنے کے
سمندر نے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے اور اُسیوقت سے
سامان سفر کرنے لگے کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا جبکہ سمندر لشکر لیکر برائے مقابلۂ اہل اسلام روانہ
ہوگا اُدھر اُن دونون سپہ سالارون غیر ساحر نے جاکر لشکر کا بندوبست کیا اور بھرتی شروع کر دی
اور سب سامان جنگ درست کرنے کا حکم دیا اور تیاری لشکر مین مصروف ہوا اسکا بھی حال آیندہ
تحریر ہوگا اُدھر مرجان جادو گلاب جادو حیران بادلہ پوش کو لیکر چھاؤنی مین آئے اور اُسی ہزار

سلحدان

ساحران زبردست انتخاب کرکے اُسکے ہمراہ کردیے وہ اُسیوقت سب کو لیکر اپنے ہمراہ طرف ایوانیہ کے روانہ ہوا اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اور یہ دونون بھی لشکر کا بندوبست کرنے لگے ساحر ملازم ہونے لگے اور حکم دیا کہ سب تیار رہین اور اپنے اپنے سحر کو تیار کرلین ساحرون مین بھی بندوبست سفر ہونے لگا اسکا حال آیندہ لکھا جائیگا اب راوی سمندر کو اس انتظار مین چھوڑتا ہی کہ جواب نامہ گنجور شاہ کے پاس سے آئے تو مین لشکر لیکر کوچ کرون اور اہل لشکر کو اور اُن بادشاہون کو سامان سفر مین معروف رکھا جاتا ہی اور ایوان کو طرف شہر ایوانیہ کے رہروی مین چھوڑا جاتا ہی اور الطاف جادو کو مع مال واسباب واہل وعیال کے طرف لشکر اسلام کے اور سوار ان سمندر کو الطاف کی تلاش مین اور اہل اسلام کو اس انتظار مین کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو مقابلہ کیا جاے گرداب شاہ وغیرہ کو انتظار جواب عرضی مین اور اُس طائر کو جو کہ عرضی لیکر گیا تھا اور سمندر نے اُسکے ہاتھ جواب روانہ کیا ہی راہ مین اور پیامبر جادو کو طرف شہر اشفاقیہ کے اور پتلی زمرد کو طرف طلسم گنجور سلیمانی کے مع نامہ کے اور حیران بادلہ پوش کو مع اسی ہزار ساحرون کے طرف ایوانیہ کے روان رکھا جاتا ہی اور اب یہانسے دوسرا حال تحریر ہوتا ہی یہ سب واقعات آیندہ تحریر ہونگے انشاء اللہ تعالی بشرط حیات مستعار شعر

ازین قصہ یکدم فراموش کن ✤ زجاے دگر داستان گوش کن ✤ اب راوی دوسرا حال تحریر کرتا ہی ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ یہ حال جلد دوم کے آغاز مین تحریر ہوا تھا جب سے اُسکے تحریر کرنے کی نوبت نہین آئی اب مین عنان قلم کو اُس قصے کی طرف منعطف کرتا ہون اور اُن حالات کو تحریر کرتا ہون جو کہ جلد اول و دوم مین چھوٹے ہین اور ابھی تک تحریر نہین ہوے ہین ناظرین کو اُنکا اشتیاق ہوگا پس اگر عنایت پروردگار شامل ہوئی تو مین اُسکو بھی تحریر کرونگا اب

چند کلمہ داستان ارژنگ تن زمرد کے کہ وہ جو کوچ کرکے مع لشکر طرف شہر آفتاب نما کے اس قصد سے روانہ ہوا تھا کہ مین چلکر اپنی شادی ملکہ سیمتن سے کرون خواہ برجیس آفتاب پرست بخوشی کرے خواہ بجبر اگر مقابلہ کریگا تو مقابلہ کرونگا پس اُس سے راہ مین مقابلہ ہونا نیرۂ طہماس سے اُسکا شریک ارژنگ ہونا اور ارژنگ کا قریب شہر آفتاب نما پہونچنا اُسکی خبر ہونا برجیس کو اور باہم نامہ وپیام ہونا اُسکے بعد جنگ وپیکار ہونا اسی حالت جنگ مین جترنگ بن زمرد کا مع لشکر پہونچنا اور ایکطرف فروکش ہونا اور ارژنگ سے مقابلہ ہونا بعد کئی جنگ کے باہم صلح ہونا اور دونونکا شریک ہوکر برجیس سے مقابلہ کرنا آخر بعد جنگ بسیار باہم صلح ہونا اور تینون کا فرد نکا ایک کرورہ اسّی لاکھ کا لشکر لیکر خروج کرنا اور ممالک اہل اسلام پر قبضہ کرنا اور اُنکو کفر آباد کرنا اور اسی طور سے سب ملکون کو تباہ کرتے ہوے طرف نطاق کے روانہ ہونا و دیگر حالات متعلق داستان

ہذا ساقی نامہ

ہو کدھر اے ساقی نیرنگ ساز	آئی بدلی بجتا ہی ہر سمت ساز	جھومتا ابر بہاری آگیا	

بے خودی مین بھی خودی دکھلا گیا — زمزمہ کرتے ہین طائر باغ کے — میکشون کے ہر طرف ہین جمگھٹے
ہر طرف گلشن کا سبزہ لہلہا — دے رہا ہی فرش مخمل کا مزا — مہر گلشن آئنہ تمثال ہے
جو ہی صحن باغ مین خوش حال ہی — کہہ رہے ہین میکشان بے حجاب — ساقیا چوکھی سے چرکھی لا شراب
یاد ہی چشم خمار آلود کی + — چاہیے ہی کچھ نہ کچھ ہو دل لگی — دختر رز سے مجھے اک عشق ہی
لا صراحی صبر کیجے تا بہ کی — دے مجھے بنت عنب سی نازنین — رند ہون ڈر مجھکو قاضی کا نہین
میری خواہش ابتو ہی اس ڈھنگ کی — ہو صراحی بس مئے گلرنگ کی — بے تکلف پھول گلشن مین پیون
میکشی کرتا رہون جبتک جیون — ساغر مے پر رہے جنگ وجدل — دخت رز ہو اور ہو اپنی بغل
عقل سے لون کام بیہوشی مین بھی — لاؤ لاؤ ہو دے مے نوشی مین بھی — پست کردون مین حریف زار کو
توڑ ڈالون خانۂ خمار کو — منھ مین جو آئے بکون دیوانہ وار — اور کردون دعوی کہ مین ہون ہوشیار
جو نہ کہنے کی ہون باتین وہ کہون — جاے خود فرعون بے سامان ہون — گو کہ حادث ہون بنون لیکن قدیم
کبر و نخوت بھولے شیطان الرجیم — نشے مین شیطان کو بہکاؤن مین — کافرون کو راہ پر لے آؤن مین
سحر سے نیرنگ سازی وہ گرون — سامری کی روح ہو مجھسے زبون — ای ہدف کر مختصر طول کلام
سوے مطلب چل عنان کلک تھام — غزل جینا مرا ہو تمکو اگر ناگوار دل — لے جاؤ برق حسن سے صبر و قرار دل
تیر نثار ہو کے یہ فرقت مین مر گیا — تم حکم دو جہان پہ بنے وان مزار دل — ارمان اپنے تیغ الم سے ہوے ہلاک
مقتل بنی ہوئی ہی زمین و دیار دل — راحت ہی سنگ حوادث سے مر کے بھی — ٹکڑے ہی سو مقام سے لوح مزار دل
پامال کر کے پانؤن نہ دھو اوستم شعار — ہر ایک قطرہ خون کا ہی یادگار دل — قربان لاکھ جان سے اس چشم ناز کے
جو ایک پل مین لیگئی صبر و قرار دل — کشتہ کیا ہی برق تجلاے یار نے — روشن ہو شمع طور سے شمع مزار دل
کس ولولہ سے صدقہ ہوا نار دوست پر — کیا بے کلیجہ دل تھا مرا مین نثار دل — وان قرب دوست اگر ہی تو یہ گھر ہی دوست کا
شہرگ سے ہو دو چند نہ کیونکر وقار دل — محشر تباہ ہو کے یہ کہتے ہین حشر مین — ہمکو نہ راس آئی زمین دیار دل
بیت نویسندۂ قصۂ دلستان — چنین کرد این داستان را بیان — نبرم سخن طول خوش نوا
بدین زمزمہ شد ترنم سرا — راویان خوش تقریر و کاتبان عمدا قلت تحریر و حاکیان شیرین گفتار
و غزل خوانان صدق آثار و لشکر کشان میدان معنی و مسافران صحراے فصاحت عساکر کشان دشت
بلاغت و قلعہ گیران حصار معنی و ساحران نیرنگ مضامین شاہ بلاغت و فصاحت کو اسطور سے
میدان قرطاس مین صف آرا کرتے ہین و شاہ جہالت کو لشکر دانش سے یون شکست دیتے ہین اور
اس قصے کو اس طور سے بیان کرتے ہین کہ ناظرین عالی فہم و دقیقہ سنج معنی شناس کو بخوبی یاد ہوگا
کہ اس داستان کو جلد دوم دفتر آفتاب شجاعت مین اس مقام پر موقوف کیا تھا کہ ارژنگ بن زمرد یہ خبر
پاکر کہ سلیم شیر صولت نے دین آفتاب پرستی اختیار کیا اور بر جبیس آفتاب پرست نے میرے ساتھ
شادی کرنے سے انکار کیا اور مضمون نامہ پڑھا بہت غصہ آیا اور بعد کئی دن کے لشکر کثیر قریب
تیس چالیس لاکھ کے طرف شہر آفتاب نما کے روانہ ہوا تھا گو حالات تمام جلد اول و دوم مین تحریر
ہو چکی ہی مگر اس مقام پر بطور یاد دہی پھر تحریر ہوتی ہی تا ناظرین کو معلوم ہو کہ جلد اول و دوم
مین یہ حال تحریر ہوا تھا کہ ارژنگ نے شہر خور شید نگار سے بعد روانہ کرنے دو پہلوانون کے
ایک طرف خانۂ کعبہ اور دوسری طرف طلسمات کے یہ خبر پاکر کہ بدیع الملک نے لشکر لیکر نہ طاق پر
لشکر کشی کی ہی پس یہ بھی اسطرف روانہ ہوا تھا راہ طے کر کے خاور پر پہونچا تھا اسکا بھی واقعہ تحریر

ہو چکا ہو جب خاور پر ارژنگ نے فتح پائی اور کل اہل شہر سے عہد و پیمان ہوا تھا اُس زمانہ مین ارژنگ
بسبر کو نکلا تھا اتفاق سے مقبرہ ملک قاسم کی طرف چلا گیا تھا دریافت جو کیا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ یہ مقبرہ
ملک قاسم کا ہو پس سخنگان نے ورغلان کر اس امر پر آمادہ کیا تھا کہ اِس مقبرہ کو منہدم کرو ارژنگ
بھی آمادہ ہو گیا تھا اُنسے بیلدار طلب کیے تھے یہ خبر اہل شہر کو معلوم ہوئی تھی اور سب اس امر پر آمادہ
ہوے تھے کہ ہم جیتے زندہ ہین مقبرہ کو منہدم نہ ہونے دینگے اُسی حالت مین خواجہ بازرگان سے ارژنگ سے ملاقات ہوئی تھی اُسنے ایک تصویر دکھائی تھی جو کہ اُسنے دریا کے کنارے مکہ تریا سے تین
کی کھینچی تھی پس ارژنگ اُسکو دیکھکر عاشق ہو گیا تھا یہ کہکر اُس مقام پر سے اُٹھا کہ اب تو مابدولت کو
اپنی معشوقہ کی فکر ہوئی ہو جب مابدولت اپنی شادی کرلینگے اُسوقت اہل اسلام سے اپنے والد کے
خون کا عوض لینگے اور اُن سب کو قتل کرینگے اور اپنی خدائی کو درست کرینگے چنانچہ اُسوقت اُسنے ایک
نامہ بنام برجیس آفتاب پرست نسبت اپنی شادی کے تحریر کیا تھا اور سلیم شیر صولت کے ہاتھ مع دس ہزار
سپاہ کے روانہ کیا تھا اور جب وہ پہونچا تھا اور نامہ پڑھا گیا تھا برجیس بہت برہم ہوا تھا اور حکم
دیا تھا کہ ایلچی کے ناک و کان کاٹ کر شہر سے نکالدو یہ خبر اُسکو ہوئی تھی وہ تلوار لیکر چلا تھا کہ برجیس نے
اپنے مُنھ پر سے نقاب اُٹھا کر اپنی صورت دکھائی تھی کہ وہ صورت دیکھکر بیہوش ہو گیا تھا جب ہوش آیا
تھا تو برجیس کو سجدہ کیا تھا مع نو ہزار کے اور شریک برجیس ہو گیا تھا اور برجیس آفتاب پرست اِس
فکر مین تھا کہ اب یہان سے خروج کرون اور خدا پرستون سے مقابلہ کرون اور اپنے دین کو رواج
دون پس یہ داستان تو اُس مقام پر چھوٹی تھی اب آیندہ برجیس کا بھی حال تحریر ہو گا وہ جو ہزار سوار
باقی رہے تھے وہ جواب نامہ لیکر وہان سے بھاگے تھے کیونکہ یہ اُس مقام پر نہ تھے ورنہ یہ بھی بیہوش
ہو جاتے جو اُنکا حال ہوا تھا وہی اِنکا بھی حال ہوتا یہ لوگ یہ واقعہ دیکھکر وہان سے بھاگے تھے پس
ارژنگ کے پاس آئے تھے ارژنگ کو اِس حال سے آگاہ کیا تھا چنانچہ ارژنگ نے یہ لشکے
کوچ کیا تھا پس اب ارژنگ کا حال تحریر ہو گا راوی نے بیان کیا ہو کہ ارژنگ نے خاور سے جو کوچ
کیا ایک پہلوان زبردست مع ایک لاکھ سپاہ کے اُسکا پیش خیمہ لیکر روانہ ہوا اُسکے جانے کے بعد دو
دن ارژنگ نے لشکر کو حکم سفر دیا لشکر مین نقارۂ سفری بجا لشکر چلا قلب لشکر مین دس ہاتھیون پر تخت
کسا ہوا اُسپر ارژنگ تاج الماس سر پر رکھے ہوے قبائے قلم کار زیب تن کیے ہوے ہتھیار مرصع کا
لگاے چتر سر پر لگا ہوا خواصی مین سخنگان بیٹھا ہوا مرصع پل ہماکی ہوتی ہوئی عقب مین تمام لشکر اُسکے کوچ کیا ارابون
بارگاہین وجیمے لدے ہوے خزانہ بار تھا عقب مین لشکر بیشمار تھا آگے کوس سفری بجتا ہوا اشرفی بنتی ہوئی
سقے چھڑکاؤ کرتے ہوے اِس سامان سے چلا سب لشکر کو نئی نئی وردیان زربفتی تقسیم کی گئی ہین ایک لاکھ
سپاہ کو جو کہ خاص اردلی کے تھے اُسکو اسلحہ مرصع کا عنایت کیے ہین بڑے تزک و حشم سے طرف شہر آفتاب نما
کے چلا تھا راوی نے بیان کیا ہو کہ ارژنگ اسقدر مشتاق تھا بلکہ ثریا سے سیمتن کا اور اسدرجہ اُسکو
عشق تھا کہ وہ راہ اُسکو راہ عدم سے زیادہ تھی دو منزلہ دو منزلہ کرتا ہوا چلا جاتا تھا جب لشکر تھک
جاتا تھا تو قیام کرتا تھا ورنہ برابر راہ روی مین مصروف تھا ہر اول لشکر مقام پر آب گیاہ دیکھکر قیام کرتا
تھا ارژنگ اُس مقام پر فروکش ہوتا تھا اسی طور سے کئی منزلین طے کین تھین کہ ارژنگ نے حکم دیا
کہ لشکر روانہ ہو کیونکہ اِسنے ایک مقام پر قیام کیا تھا وہان پر یہ حکم دیا تھا پس بوقت سحر وہان سے
ہر اول لشکر بارگاہ لیکر روانہ ہوا دو پہر راہ طے کی تھی کہ ایک صحرا لق و دق ملا کہ جہان آب و گیاہ کا نام تھا

اُسدن دھوپ بہت سخت تھی اِسی سبب سے ارزنگ نے اُسدن کوچ نہ کیا تھا صرف پیش خیمہ روانہ کیا تھا
خود اُسی خیمے مین قیام پذیر رہا تھا اور حکم دیا تھا کہ کل صبح کو یہان سے کوچ ہوگا یہ تو اُسی صحرا مین ہی اور
ارمان شیر صولت کہ یہ ہراول لشکر ہی اور دوسرا نام اِسکا جلد دوم مین تحریر ہو چکا ہی اِسکے دو نام ہین
پیش خیمہ لیکر اُس صحرا سے بموجب حکم ارزنگ چلا تھا کہ اُس صحرا مین پہونچا کہ جسکا ذکر ابھی ہوا ہی کہ جہان
سوائے ریگ کے پانی و گیاہ کا نام نہ تھا درخت کا تو نشان تک نہ تھا یہ بوقت دوپہر اُس صحرا مین پہونچا
حرارت آفتاب و تپش دھوپ سے سبکی یہ حالت ہوئی کہ شدت سے راکب کو مرکب کی زبانین نکل آئین
سب ہانپنے لگے ارمان شیر صولت سے آکر شکایت کی کہ شدت عطش سے سب ہلاک ہوے جاتے
ہین اُسنے کہا کہ کیا کیا جاے جلد قدم اُٹھا کر چلو شاید کہین پانی دستیاب ہو پس یہ سُنکے سب نے مرکب
اُٹھاے اور چلے تھوڑی دور چلے تھے کہ دور سے دو پہاڑ نظر آئے اہل لشکر نے باہم کہا کہ اِس پہاڑون
سے ضرور پانی جاری ہوگا یہ خیال کرکے اور بہت جلد قدم اُٹھاے یہان تک کہ وہ صحرا تمام ہوا
اب صحرا سبزہ زار ملا بڑی بڑی دوب لگی ہوئی اشجار میوہ دار لگے ہوے بسبب کثرت اشجار کے شاخین
زمین کے بوسے لے رہی تھین ایک نہر آب صاف و شفاف سے لبریز تھی پانی کو دیکھکر سب کی جان مین
جان آئی اُس صحرا کی ہوا کھا کے غنچۂ دل شگفتہ ہو گئے ہوا اے صحرا وہ جو پژمردگی تھی اُسکو برطرف
کیا پس سب نے خوشی خوشی پانی پیا مرکبون کو پلایا جب سب راکب و مرکب سیراب ہو چکے پس
وہان سے آگے کو روانہ ہوے جب اُن پہاڑون کے قریب پہونچے تو دیکھا کہ سوائے درمیان
مین سے اُن پہاڑونکے اور کوئی راہ نہین ہی کیونکہ دونون طرف وہ پہاڑ ہین پس اُنکے بیچ مین ایک
سڑک پچاس گز کی چوڑی بنی ہوئی ہی پس ارمان شیر صولت مع لشکر کے اُس سڑک پر روانہ ہوا دیکھا
اُسنے کہ دونون طرف پہاڑ ہین اِسطور سے دربنا ے ہین اور ایسے خوشنما ہین کہ اُس مین صنعت
صانع ظاہر ہوتی ہی یہ اُس پہاڑ کو دیکھتے ہوے برابر چلے گئے وہ پہاڑ کوئی قریب دو کوس کے
احاطے مین تھے اور وہ سڑک درمیان مین تھی پس جب وہ پہاڑ طے ہوے اور اُنکے درمیان سے
نکلے تو دیکھا کہ ایک صحرا پُر از آب و گیاہ اور اشجار میوہ دار سے مملو ہی اور کیسی دوب لگی ہوی ہی
طائران خوش الحان درختون پر بیٹھے ہوے زمزمہ سرائی کر رہے ہین پس یہ جو عالم دیکھا ارمان نے
لشکر کو حکم دیا کہ اِسی مقام پر پڑاؤ کرو اور خیمہ برپا کرو کیونکہ دوپہر کے تھکے ہوے ہین دھوپ کی بہت
تکلیف اُٹھائی ہی طبیعت بہت کسل مند ہی خداوند بھی اُسی صحرا سے آئینگے اُنکو بھی تکلیف ہوگی پس لازم ہی
کہ وہ بھی یہان آکر راحت پائین یہ کہکر خود مرکب بڑھا کر سیر صحرا کرنے لگا اور سردار بھی پھرنے لگے
خوب سیر کی ایکجانب جو سیر کرتا ہوا گیا دیکھا کہ ایک پہاڑ بہت بلند ہی زمانہ کہ وہ تا پائین گیاہ سبز لگی ہوئی
ہی گلہاے رنگارنگ کے درخت لگے ہوے ہین گلہاے خودرو کھلے ہوے ہین آبشار پانی کی
مثل چادر کے گر رہی ہی سُکے قطرے جو گرتے ہین یہ معلوم ہوتا تھا کہ گوہر آبدار غلطان ہین اُس
پہاڑ کا عجب رنگ تھا یہ سماجو دیکھا تو ارمان کو یہ حسرت ہوئی کہ پہاڑ پر جاکر اُسکی سیر کرون راہ
تلاش کی مگر نہ ملی سر اُٹھا کر جو دیکھا تو اوس کوہ سر بلند پر ایک قلعہ سنگ مرمر کا بنا ہوا نظر آیا اُسکو سب
آلات حرب و ضرب سے آراستہ پایا یہ دیکھکر ارمان کو حیرت ہوئی کہ یہ قلعہ کیسا ہی اور اِس قلعے کا کون
حاکم ہی اور یہ قلعہ کسنے اِس پہاڑ پر بنایا ہی بڑے عرصے تک اُس قلعے کو دیکھا کیا چونکہ راہ اُس
پہاڑ پر جانے کی نہ ملی تھی اِس سبب سے ناچار ہو گیا پہاڑ پر نہ جا سکا مجبور ہو کر اُدھر سے واپس ہوا

مگر اس فکر مین تھا کہ اس پہاڑ پر یہ قلعہ کیسا ہی اور کدھر سے اس پہاڑ کی راہ ہی کیا خوب قلعہ بنایا ہی اور کیا عمدہ پہاڑ ہی نہ معلوم اس قلعے مین کوئی رہتا ہی یا خالی ہی ایسے ایسے خیال کرتا ہوا دل مین اُس مقام پر آیا کہ جہان لشکر کے اُترنے کا حکم دیا تھا یہان سب سرکارون نے لشکر کو اُتارا خیمے وغیرہ برپا کیے اتالہ بارگاہ ارزنگی کا ایک جانب رکھا نگارا رابون پر لدا ہوا انھا صرف بیل کھولے تھے ارمان نے جو آکر سب سامان درست پایا مرکب پر سے اُتر کر اپنے خیمے مین آیا پس ہر ایک سردار بھی سیر کر کے آیا ہر ایک نے اُس پہاڑ پر چڑھنے کا قصد کیا مگر راہ نہ ملی سب واپس آئے چند سردارون نے ایک بیشہ کلک کا دیکھا کہ اُس مین نہر بنی ہوئی ہی کنارے اُسکے ایک چبوترہ ہی وہ مقام کسی پہلوان یا بادشاہ کے شکارگاہ کا ہی جب وہ سردار واپس آئے اُنھون نے سُنا کہ ہمارا سردار اپنے خیمے مین ہی سب اُس خیمے مین آئے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ارمان نے اُن سے دریافت کیا کہ تم کدھر کو گئے تھے اُنھون نے عرض کیا کہ اُسی صحرا مین ہوا کھا رہے تھے ای خداوند کیا خوشنما پہاڑ ہی اور کیا عمدہ اُسپر قلعہ بنا ہوا ہی ہمنے بہت تلاش مگر پہاڑ پر جانے کی راہ نہ ملی آخر کو عاجز ہو کر واپس چلے آئے ارمان نے کہا کہ مین نے بہت تلاش کیا مگر مجھکو بھی راہ نہ ملی نہ معلوم اُس قلعے مین کوئی رہتا ہی یا نہین میرے نزدیک یہ قلعہ خالی ہی کسی زمانے مین کوئی اس مین رہتا ہوگا یہ قلعہ کسی بادشاہ جلیل کا تیار کرایا ہوا ہی مین یہ خیال کرتا ہون کہ کوئی شہر ضرور اس مقام پر آباد تھا اُس زمانے مین اُس قلعے کو تیار کیا ہی کہ جب یہان کا کوئی بادشاہ ہوگا جب وہ شہر برباد ہو گیا یہ قلعہ بھی ویران ہوا اُس زمانے مین اسکا راستہ ہوگا بسبب اسکے کہ کوئی خبر لینے والا نہ رہا راہ بند ہو گئی ایک سردار نے کہا کہ اس پہاڑ کے شمال کی طرف ایک صحرا ہی کہ اُس مین کلک لگی ہی اور درمیان کلک کے ایک نہر بنی ہوئی ہی اور کنارے اُس نہر کے ایک چبوترہ ہی قاعدے سے ثابت ہوتا ہی کہ کسی بادشاہ کی شکارگاہ ہی اُس مقام پر وہ آکر شکار کھیلا کرتا تھا یہ شکارگاہ بھی اُسی زمانے کی ہی ایک سردار بولا کہ ای خداوند ایک امر قیاس مین نہین آتا ہی کہ قلعے کو جو دیکھا تو سب سامان حرب وضرب سے آراستہ ہی کہ کسی زمانے مین یہ قلعہ کسی کے قبضے مین ہوتا اور اب کوئی نہ رہتا ہوتا تو ضرور اس طور سے یہ قلعہ نہ آراستہ ہوتا میرے نزدیک کوئی ضرور اُس قلعے مین رہتا ہی اور اسکا راستہ اور کسی طرف سے ہی ارمان نے کہا کہ تمھارا گمان غلط ہی یہ قلعہ اُسی زمانے کا آراستہ کیا ہوا ہی جو لوگ اس قلعے مین رہتے ہین کیا وہ پر رکھتے ہین کہ اُنکا پتہ نہین ہی کوئی راستہ ضرور بناتے کیا اُڑ کر جاتے ہین راستہ ضرور ہوتا اُسنے جواب دیا کہ کسی طرف ضرور راستہ ہوگا ارمان نے کہا کہ مین سب طرف تلاش کر چکا ہون کیا زمین کے اندر سے راستہ ہی یا آسمان پر سے یہ اسطور سے برہم ہو کر کہا کہ وہ خاموش ہو رہا بعد تھوڑی دیر کے ارمان اپنے خیمے مین آرام کو چلا گیا اور سب سردار اپنی اپنی طرف اپنے اپنے مقام پر جا کر آرام پذیر ہوے چونکہ تھکے ہوے تھے سب راحت سے جا کر سو رہے یہ تو یہان بے خوف وخطر اُترے ہوے ہین اُنکو کوئی خوف نہین ہی اُدھر کا حال سُنیے کہ راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس قلعے مین ایک پہلوان رہتا تھا کہ نام اُسکا قرماسپ بن غرماسپ بن طرماسپ بن طلماس بن عنقویل دیو پروردہ تھا یہ نسل سے طلماس کی تھا بیٹا ہی غرماسپ کا پوتا ہی طلماس مگر لقا بت ہی صغرسنی مین اس صحرا مین آیا تھا جب سے یہان مقیم ہی اسکا واقعہ یہ ہی کہ جب غرماسپ مارا گیا ہی تو اسکی مان جو کہ ایک شہر کی وزیرزادی تھی اور غرماسپ سے اُس سے آشنائی ہوئی تھی غرماسپ اُسکو نکال لایا تھا چونکہ غرماسپ لقا پرست تھا اور وہ بھی لقا پرست تھی پس اُس طریقے کے موافق باہم عقد ہوا تھا

وہ غرماسپ سے حاملہ سوئی تھی پس جب غرماسپ ہاتھ سے اسد دلاور کے قتل ہوا اُسکی زوجہ کو
خبر ہوئی چونکہ عزت دار تھی پھر اپنے شہر کو نہ گئی سیدھی صحرا کیطرف چلی گئی جب اُس صحرا مین پہونچی اور اس
پہاڑ پر آئی تو یہ قلعہ اُسکو نظر آیا پس یہ اُس قلعے مین آئی یہان ایک قزاق رہتا تھا اُسکا یہ طریقہ تھا
کہ وہ قافلہ لوٹ لیتا تھا اور اپنی اوقات بسر کرتا تھا اُسکے ماتحت پچاس ہزار سوار تھے اُنمین ہر ایک
اپنے وقت کا سام و رستم تھا وہ قزاق کہ جسکا نام شداد زد تھا سبکا افسر تھا بڑا مال و اسباب اُسکے
پاس تھا اس قلعے کو اُسنے تیار کیا تھا اُسکا راستہ اُسنے وسط قلعے سے رکھا تھا ایک نقب اُسنے قلعے
سے کھودی تھی اُسکا دوسرا سرا لاکر اُس کلک کے جنگل مین نکالا تھا یہ اُس قلعے کا راستہ تھا ہر کار
مقرر کیے تھے کہ وہ آکر خبر دیتے تھے کہ فلان قافلہ اسطرف سے جاتا ہی پس اُسکا یہ طریقہ تھا کہ جب
اُسنے خبر پائی فوراً سب سرداروں کو لیکر اُس نقب کی راہ سے اُس صحرا مین آیا اور قافلے کو لوٹ کر
لیگیا اسی طریقے سے اُسنے لاکھون روپیہ جمع کر لیا تھا شداد قلعے مین حکومت کرتا تھا ہزارون
ملازم تھے مگر شداد نے اپنی شادی نہ کی تھی اُسکو عورت سے نفرت تھی سوائے ورزش کے دوسرا
شغل نہ تھا خوب لقمے حرام کے کھا کھا کے موٹا ہوا تھا کوئی قافلہ ایسا نہ تھا کہ اُدھر سے جاے اور
وہ اُسکو نہ لوٹ لے یا کسی بادشاہ کی رسد جاے وہ نہ غارت کرے یہ ممکن نہ تھا یہ طریقہ تھا
ہر ایک اُسے دیتا تھا دوسرا سبب یہ تھا کہ کسیکو قلعے کی راہ نہ معلوم تھی کہ اُسپر لشکر کشی کی جاے
اس سبب سے وہ بہت بے خوف تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ شداد اس راحت و آرام سے
بسر کرتا تھا ایک دن وہ قلعہ کوہ پر بیٹھا ہوا صحرا کی سیر کر رہا تھا اور سب سردار حاضر تھے سہ پہر کا
وقت تھا کہ زوجہ غرماسپ یعنی ملکہ ماہ پارا مع چند اپنی کنیزون کے آوارہ و سرگردان اُس صحرا
مین پہونچی پہلے ایک درخت کے بیٹھکر رونے لگی چند دن کی حاملہ تھی یہ رونے کی صدا جو اُسکے کان
مین پہونچی تھی اُسنے جو سر اُٹھا کر دیکھا تو یہ نظر آتا تھا کہ چند عورتین ایک درخت کے نیچے بیٹھی ہوئی
ہین اُنھین مین سے کوئی عورت رو رہی ہی پس اسکو اُنکے حال پر ترس آیا اپنے ملازمون سے
کہا کہ جاکر اِن عورتون کو میرے پاس لے آؤ نہ معلوم اُنپر کیا بلا نازل ہوئی ہی جو یہ یون تباہ سرگردان
بحال خراب اِس صحرا مین آئین ہین اگر انپر کسی نے ظلم و ستم کیا ہو تو مین اُسکو سزا دون میرا خو دپیشہ
ظلم و ستم کرنے کا ہی مگر بین عورتون پر ظلم و ستم کرنا جائز نہین رکھتا ہون کیونکہ وہ بے دست و پا ہوتی
ہین یہ جو حکم اُسنے ملازمون کو دیا پس چند ملازم اُسی نقب کی راہ سے اُس صحرا مین آئے اور ان
عورتونکے پاس پہونچے کہا کہ تمکو ہمارے مالک نے طلب کیا ہی پس جسنے تمپر ستم کیا ہی ہمارا مالک
اُسکو سزا دیگا اور تمھاری مدد کریگا پس تم ہمارے ہمراہ چلو ماہ پارا نے اپنی کنیزون کی طرف
دیکھا اور اِشارے سے کہا کہ اِنسے کہدو کہ ہم تمھارے مالک کے پاس نہ جائینگے ہمین اُسنے
کوئی غرض نہین ہی ہمپر کسی نے ظلم و ستم نہین کیا ہی ہم فلک کے ستاے ہوے ہین ہمپر آسمان مصیبت
و کوہ و بلا لوٹتا ہی ہمکو فلک تفرقہ پرداز کے لوٹتا ہی ہمپر آسمان نے ظلم و ستم کیا ہی پس ہم تمھارے
ہمراہ جاکر کیا کرین ہم یون ہی آوارہ و سرگشتہ رہینگے یہ تقریر اُن کنیزون نے اُن ملازمون سے
کی اُنھون نے جواب دیا کہ ہم تمکو ضرور لے چلینگے ہم اپنے مالک کے حکم کو بجا لائین گے
یہ جو اُنھون نے کہا ملکہ نے کنیزون کی طرف دیکھا تھا پس کنیزون نے ملکہ کو سمجھایا کہ چلیے چلیے
دیکھیے کیا کہتا ہی ملکہ کنیزون کے سمجھانے سے چلنے پر راضی ہوئی تھی پس اُن ملازمون کے ہمراہ

نقب کی راہ سے اُس قلعے مین آئی اُن ملازمون نے اُن سب کو ایک قصر مین بٹھا کر اور شداد کو خبر کی تھی کہ اُن سب کو لے آئے ہین پس شداد وہان سے چلا یہان ماہ پارہ منھ پر سے نقاب اُٹھائے ہوے اُس مکان کی سیر کر رہی تھی اور اُس مکان کی صنعت دیکھکر بنانے والون کی تعریف کر رہی تھی کہ شداد آپہونچا اُسنے بخوبی ملکہ کو دیکھا اور تیر عشق ملکہ شداد کے دل پر پڑا کہ گھائل ہوگیا پس فریفتہ ہوا اُدھر ماہ پارہ بھی شداد کو دیکھکر عاشق ہوگئی تھی کیونکہ جوان قوی تن تھا پس بسبب مرد غیر ہونے کے اُس سے حجاب کیا کچھ شرم آئی منھ کو نقاب سے پوشیدہ کر لیا شداد آکر کرسی پر بیٹھا اور اپنے برابر ملکہ کو کرسی پر جگہ دی اور بکمت اعزاز سے بٹھایا ملکہ بصد ناز و ادا کرسی پر بیٹھی مگر منھ کو شرم سے چھپائے ہوے تھی کہ شداد نے ملکہ سے حال دریافت کیا کہ آپ کون ہین اور آپ پر کیسی کیا آفت آئی جو آپ یون آوارہ اور سرگردان ہوکر نکلین ملکہ نے جواب نہ دیا مگر اُنکی ایک کنیز نے جواب دیا کہ یہ وزیرزادی ہین شہر مہ نگار کے فرزند طرماسپ اِنپر عاشق ہوا تھا اور یہ اُسپر پس یہ اُسکے ہمراہ نکل آئین تھین چند دن تک اُسکے ہمراہ رہین وہ ایک مقابلے پر گیا تھا ہاتھ سے خدا پر ستون کے مارا گیا یہ اُس سے حاملہ بھی ہین پس جب اُنکو معلوم ہوا کہ میرا شوہر مارا گیا یہ اِس خیال سے اپنے ملک مین اپنے عزیزون کے پاس نہ گئین کہ مین بڑون کو اب کیا اپنا منھ دکھاؤن سب یہی کہین گے کہ یہ وہی ہے کہ جو کہ ایک پہلوان کے ہمراہ نکل گئی تھی سب مین انگشت نما ہونگی پس یہ وہان سے بھاگین اِدھر آنکلین اُس درخت کے نیچے بیٹھی ہوئی اپنے شوہر کو یاد کر کے رو رہی تھین کہ تمھارے ملازم پہونچے تمھارا نام لیا کہ ہمارے مالک نے آپ کو طلب کیا ہے اُنھون نے انکار کیا مگر ہم سب نے اُنکو سمجھایا اور سمجھا کر اُنکو یہان لائے اِنپر بڑی مصیبت پڑی اُنکا یہ واقعہ ہے جو مین نے بیان کیا شداد نے جو یہ حکایت سُنی ملکہ سے کہا کہ اب آپ میرے کہنے پر عمل کرین میری بات سماعت کرین مین نے اپنی شادی آجتک نہین کی ہے نہ میرا قصد تھا کہ مین شادی کرون مجھکو تو عورت کے نام سے نفرت تھی مگر جب سے آپکو دیکھا ہے آپ کے دام الفت مین گرفتار ہوگیا ہون پس نہ میری کوئی عورت ہے نہ کوئی آشنا ہے آپ میرے ہمراہ عقد کر لین کیونکہ آپ بھی جوان ہین اور مین اور مین بھی جوان ہون مین آپ کی اطاعت کرونگا آپ مجھکو اپنا غلام تصور کرین مین آپ کی اطاعت سے کبھی باہر نہ ہونگا اور آپ کا شوہر بھی مرچکا ہے اِس تباہ پھرنے سے کیا حاصل شداد نے اِسطرح سے تقریر کی تھی کہ ماہ پارا کو کچھ جواب دیتے بن نہ آیا کہ کچھ کہتی دوسرا سبب یہ تھا کہ وہ بھی عاشق ہوچکی تھی اس سے اور بھی کچھ جواب نہ دیا صرف اِسقدر کہا کہ مین اِسکا جواب آپ کو کل دونگی کیونکہ آج تو مین تھکی ہوئی ہون میرے حواس درست نہین ہین شداد نے یہ سُنکے کہا کہ اچھا اور اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ اِن لوگون کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پاے اگر کسی قسم کی شکایت کرینگے تو تمکو سزا دیجائیگی یہ کہکر وہان سے چلا اور جو کنیزین ملکہ کے ہمراہ آئین تھین اُنکو الگ طلب کر کے کہا کہ تم ملکہ کو اس امر پر راضی کرو کہ وہ میرے ساتھ عقد کر لین مین اُنکو بہت راحت دونگا اور تمھارا بڑا مرتبہ کرونگا بہت کچھ اُنکو سمجھا دیا تھا اور اُنکو سمجھا کے اپنے مکان پر آیا تھا اور وہ دن اور وہ رات تڑپ کر بسر کی اُدھر ملکہ نے جب شداد چلا گیا اور ملازمان شداد نے سب سامان راحت کے لیے ملکہ کی مہیا کر دیا تھا ملکہ نے اپنی کنیزون کو جمع کر کے اُنسے کہا تھا کہ تمھاری اِس امر مین کیا راے ہے جو کہ شداد کہتا ہے اول سب نے کہا کہ ہمارے نزدیک تو اچھا ہے

کیونکہ اب اُنکا کون ہی کہ جسکے پاس جائیگا اِس تباہ پھرنے سے کیا حاصل ہی یہ بہت آپ کی خاطر کریگا
اور تمام مال و دولت کی آپ مالک ہونگی اسطور سے اُنھون نے کہا کہ ملکہ نے جواب دیا کہ اگر
تمھاری یہی صلاح ہی تو خیر کل اُس سے کہدینا کہ جو تمنے ملکہ سے کہا تھا ملکہ نے قبول کر لیا یہ تو مین
بیان کر چکا ہون کہ ملکہ خود بھی عاشق ہو چکی تھی اُسکو خود منظور تھا بدین سبب اُسنے اسطور سے
قبول کر لیا اور یہ اپنے کنیزون سے کہا کہ تم اُسنے کہنا کہ ملکہ کو قبول ہی یہ جو ملکہ نے کنیزون سے
کہا وہ خوش ہوگئین اور خیال کیا کہ اب پھر راحت سے بسر ہوگی خلاصہ یہ کہ وہ دن گذرا اتھا دوسرے
دن جو شداد آیا تھا اُسنے ملکہ کی کنیزون کو طلب کر کے دریافت کیا کہ ملکہ کی کیا مرضی ہی اُنھون نے
جواب دیا کہ ملکہ کو قبول ہی پس وہان سے ملکہ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ نے میرے سوال کا جواب
نہ دیا ملکہ نے اُس کنیز کی طرف اِشارہ کیا کہ اُس سے دریافت کر لو اُس کنیز نے کہا کہ ملکہ کو آپ کے
ہمراہ عقد کرنا قبول ہی پس شداد خوش ہوگیا اور کہا کہ مین سامان کرتا ہون اُسنے عقد کے سامان کا
حکم دیا تھا چنانچہ ملکہ ماہ پارہ کا عقد ہمراہ شداد قزاق کے بطریق لقا پرستان ہوا تھا وہ چین سے
وہان رہنے لگی تھی رات شب برات دن عید تھا غرماسپ اپنے شوہر کا غم بھی فراموش کر گئی تھی دوسرے
شداد نے اُسکی اطاعت بھی خوب کی بھی بعد انقضاے مدت حمل کے لڑکا پیدا ہوا اس امر کا خیال
رہے کہ مذہب زمردپرستی مین یہ طریقہ نہ تھا کہ اگر عورت حاملہ ہو اور اُسکا شوہر مرجاے یا اُسکو
چھوڑ دے اُسوقت تک وہ عورت پھر عقد نہین کر سکتی ہی کہ جبتک لڑکا پیدا نہ ہو لے جیسا کہ اہل
اسلام مین جاری تھا اور اب بھی جاری ہی بلکہ یہ طریقہ تھا کہ عورت کو ہر وقت اختیار ہی موجود گی
شوہر مین اگر وہ کسی پر عاشق ہو تو اُس سے عقد کر سکتی ہی یا حاملہ ہو اُس حالت مین بھی عقد کر سکتی ہی
جبکہ یہ طریقہ تھا کہ باپ بیٹی کے ساتھ اور بیٹا ماں کے ساتھ خواہ بہن کے ساتھ شادی کر سکتا ہی تو یہ
امر کیا مشکل تھا کہ حالت حمل مین عقد ہو گیا یہ بھی رسم اُس زمانے کی تھی حاصل کلام کا یہ ہی کہ جب
لڑکا پیدا ہوا تو اُسکا نام شداد نے اور اُسکی ماں نے قرماسپ رکھا تھا اور قرماس بھی کہتے تھے
بوزن طہماس کیونکہ یہ نیرہ تھا طہماس کا شداد کو بہت خوشی ہوئی تھی بہت بڑا جشن کیا تھا دھوم سے
چھٹی کی تھی سب کو جوڑے دیے تھے خلاصہ یہ کہ قرماسپ پسر غرماسپ کو پرورش کرنے لگا تھا نوبت
بانجا رسید کہ جب اُسکا سن پانچ برس کا ہوا تھا اُسکو پڑھنے بٹھایا تھا پر فن کے اُستاد اُسکے لیے بڑی
بڑی دور سے تلاش کرا کے بلاے اور نوکر رکھے گئے تھے نیں اُسکو ہر فن کی تعلیم ہونے لگی تھی مگر
شداد نے اپنا پیشہ ترک نہ کیا تھا اُسی طور سے قافلہ لوٹتا تھا روپے کی ترقی ہوتی جاتی تھی کہ قرماسپ
نے عرصہ چار سال مین ہر ایک فن کی خوب تعلیم پائی جب قرماسپ کو نو برس ہوا تو شداد علیل ہوا
تھا کوئی چھ ماہ تک بیمار رہا تھا اُسکے بعد انتقال کیا عالم فنا سے طرف عالم بقا کے کوچ کیا فرشتگان
عذاب نے اُسکو لیجا کر مالک کے سپرد کیا نارہ دوزخ جلانے لگی ملکہ ماہ پارہ اور قرماسپ نے
بہت صدمہ کیا تھا چالیس دن تک سیاہ پوش رہے تھے بعد اسکے اہل قلعہ نے ملکر اور سمجھا کر
قرماسپ کو حاکم قلعہ کیا تھا قرماسپ حکومت کرنے لگا تھا مگر اُسنے اپنی تعلیم مین کمی نہ کی تھی بلکہ
اور ترقی کی تھی چنانچہ تھوڑے عرصے مین اُسنے ہر فن مین کمال حاصل کر لیا تھا فنون سپہ گری مین
خوب حاصل کیا دوسرے بڑا شہ زور و صاحب طاقت تھا کہ اُسکے برابر کوئی صاحب قوت اُس
قلعے مین نہ تھا وہ تیغہ چار سو من کا باندھتا تھا شل اپنے پر داد اکے تیرہ سو من کا سا طور باندھتا تھا

جب اُسکا پندرہ برس کا سن ہوا تھا تو اُسکی یہ حالت تھی کہ وہ پانچ ہزار سوارون کو ایک حملہ مین تھکا دیتا تھا
اور اُسپر غالب آتا تھا جب یہ قوت اور یہ طاقت اہل قلعہ نے اُسکی دیکھی تو بہت خوش ہوے اور اُس سے
کہا تھا کہ آپ کے والد بزرگوار یہ پیشہ کرتے تھے کہ قافلے غارت کرتے تھے اور جو روپیہ و مال و اسباب
لوٹ کر لاتے تھے اُسمین ہم سب کو بھی حصہ دیتے تھے اور خود بھی لیتے تھے اسی طور سے اُنھون نے یہ
سب روپیہ جمع کیا تھا اور اُس قلعے کے حاکم بنے تھے ہم اُنکی اطاعت کرتے تھے چنانچہ اُنکو بھی یہ طریقہ
کرنا چاہیے قرماسب نے جواب دیا کہ اچھا مگر میری راے یہ ہو کہ مین ملک گیری پر کمر باندھون سب نے
راے دی تھی کہ ابھی یہ زمانہ نہین ہو کیونکہ آپ کے پاس اسقدر نہ لشکر ہو نہ اسقدر دولت ہو ہان جب
مال و دولت آپ کے پاس ہو جاے اور آپ لشکر بھی جمع کر لیجیے اُسوقت آپ کو اختیار ہو پس قرماسب
خاموش ہو رہا تھا جب دربار برخاست کر کے اندر محل کے گیا تھا اپنی مان سے سب حال بیان کیا تھا
اُسکی مان نے اُسوقت اُسکو اپنے پاس بٹھا کر اُس سے کہا تھا کہ بگوش ہوش میری طرف متوجہ ہو اور میری
بات سُن تیرا اصلی باپ یہ شداد نہین ہو بلکہ یہ تیرا دوسرا باپ تھا تیرا اصلی باپ غرماسب پسر طرماسب
تھا کہ جسکے ساتھ میری پہلی شادی ہوئی تھی یہ جو ملکہ نے کہا قرماسب کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ تو نے
ابتک مجھسے پوشیدہ کیا جلد بتا کہ میرا باپ کہان ہو اور تو نے اُسکی زندگی مین یا رکیا ماہ پارہ نے کہا
کہ اتنا غصہ نہ کر پہلے مجھسے سب حال سُن لے پھر غصہ کرنا قرماسب نے کہا تھا کہ سچ سچ بیان کرنا ورنہ مین
تجھکو ابھی قتل کر دونگا ماہ پارا نے جواب دیا تھا کہ مین سچ سچ بیان کرونگی یہ کہکر کہنے لگی تھی کہ سُن بیشہ کنکشکان
مین ایک پہلوان تھا کہ اُسکا نام تھا غنقویل اُسکو دیو نے پرورش کیا تھا وہ غنقویل دیو پرور کے
نام سے مشہور تھا اُسکا کوئی ہمسر نہ تھا اُس زمانہ مین بہت زبردست پہلوان تھا خداوند لقا کی بارگاہ
کا ستون قدرت کہلاتا تھا اُسکا ایک فرزند تھا اُسکا نام تھا طہماس بن غنقویل وہ اپنے باپ سے بھی
زیادہ ترقوی اور صاحب طاقت تھا سترہ سو من کا سا طور باندھتا تھا اور اُس سے مثل تلوار کے
وقت جنگ کام لیتا تھا چنانچہ وہ بھی ستون قدرت کے لقب سے مشہور تھا اور خداوندان دونون کے
بڑی عزت کرتے تھے مین کہانتک بیان کرون قصہ طولانی ہو خلاصہ یہ کہ جب خداوند پر اہل اسلام نے
لشکرکشی کی اور خداوند پریشان ہوے تو طہماس کو طلب کیا تھا طہماس نے جاکر جیندا اہل اسلام کو زخمی
کیا تھا اہل اسلام کا جو افسر اعلی یعنی صاحبقران تھا اُس سے جو طہماس سے مقابلہ ہوا صاحبقران نے
طہماس کو زیر کر لیا اور فرزند طہماس تیرا پردادا تھا پس اسیر کر کے اپنے لشکر مین گیا دین اسلام کے
قبول کرنے کو کہا تیرے پردادا نے قبول نہین کیا مگر اسکا اقرار کیا تھا کہ اب مین آپ کی موجودگی مین
کبھی میدان مین براے مقابلہ نہ آونگا نہ اسلحہ باندھونگا آپ مجھکو رہا کر دین چنانچہ پہلوان زبردست
تھا اہل اسلام پہلوان دوست ہین صاحبقران نے قبول کر لیا اور تیرے پردادا کو رہا کر دیا جیسا کہ
تیرے پردادا نے اقرار کیا تھا ویسا ہی کیا کہ اُسدن سے سب ہتھیار کھول ڈالے اور فقیر بنکر اپنے
بیٹے مین جاکر بیٹھ رہے اپنی زندگی بسر کرنے لگے اُنکے والد حکومت کرتے تھے ایک زمانہ یہ آیا کہ خداوند
سائل سے بھاگے اور قریب آذرکوہ کے پہونچے کسی ساحر نے صاحبقران و کل اولاد صاحبقران
کو اپنے سحر مین مبتلا کیا صرف لشکر اسلام مین بادشاہ اور ایک فرزند صاحبقران شیرویہ باقی رہے یہ جو
حال خداوند کو معلوم ہوا اُنھون نے تیرے پردادا کو طلب کر کے کہا کہ کہنے صاحبقران سے اقرار کیا
تھا کہ جبتک آپ زندہ رہین گے آپ کے لشکر سے مقابلہ نہ کرونگا چنانچہ تمنے ایسا ہی کیا اب صاحبقران

لشکر مین نہین ہین اُنکا پتہ نہین ہی نہ اُنکی اولاد کا بس اب تم میری مدد کرو چونکہ یہ جو لقا نے کہا ایک طریقے کی بات تھی اور تیرے دادا نے بھی خیال کیا کہ خداوند سچ فرماتے ہین دوسرے بادشاہ اسلام سے ایک قسم کا کنبہ بھی تھا تیرے پردادا کو خداوند سے اقرار کر لیا اور لشکر لیکر اہل اسلام کے مقابلے کو گئے اِدھر سے بادشاہ نے مقابلہ کیا دونون لشکر صف آرا ہوے لشکر اسلام سے فرزند صاحبقران جو کہ علیل تھے اور ہمراہ صاحبقران کے بسبب علالت کے نہ گئے تھے وہ یہ خبر سُنکے کہ طہماس نے سرکشی پر کمر کسی ہی اور لشکر لیکر مقابلے کو آیا ہی بادشاہ نے اُسکے مقابلے مین لشکر آراستہ کیا ہی اُسی حالت تب مین میدان مین آئے اور طہماس تیرے پردادا سے مقابلہ کیا بہت دیر کے بعد اُنکے ہاتھ سے پسر حمزہ مارا گیا اور سردارون نے مقابلہ کیا زخمی ہوے بعض مارے گئے تیرے دادا کا بھلا کون مقابلہ کر سکتا تھا لشکر اسلام بھاگا اور ایک پہاڑ پر جاکر قیام پذیر ہوا تیرے دادا نے سب مال و اسباب بارگاہ وغیرہ پر قبضہ کر لیا دوسرے دن پہاڑ پر نرغہ کیا حمزہ صاحبقران کا پوتا نور الدہر نقابدار بنکر آیا اُسنے تھوڑے عرصے مین تیرے دادا کو زیر کر لیا سبب اِسکا یہ تھا کہ وہ تازہ دم تھا اور یہ دو دن سے لڑ رہے تھے پس زیر ہو گئے اُسنے کچھ تیرے دادا پر ایسا افسون کیا کہ وہ مطیع ہو گئے اور اُسکی اطاعت کر لی دین اسلام قبول کر لیا اُنکو لوگ یہ مشہور کرتے ہین کہ وہ نور الدہر پر عاشق ہو گئے تھے بسبب اُسکے حسن و جمال کے خیر اُسکی رفاقت مین رہنے لگے قصہ مختصر اپنے باپ کو بھی مسلمان کیا خداوند وہان سے بھی بھاگے اِسکے بڑے قصے ہین کہان تک بیان کرون اصل مطلب سے غرض ہی خداوند بھاگتے پھرے اہل اسلام اُنکے عقب مین چلے گئے اب سنو کہ کیا ہوا طہماس کے کئی فرزند تھے مگر اُن سب مین تیرے دادا جنکا نام طرماسپ تھا بہت زبردست تھے اُنکی شادی ایک ملکہ کے ساتھ ہوئی تھی اُسکے بطن سے تیرا باپ غرماسپ جو کہ میرا شوہر تھا پیدا ہوا تھا مگر بڑا زبردست تھا افسوس یہ ہی کہ جب وہ مارا گیا تھا اُسکا کچھ سن نہ تھا صرف پندرہ برس کا سن تھا وہ میرے اوپر عاشق ہوا تھا اور مجھکو میرے شہر سے نکال لایا تھا میرے ساتھ عقد کیا کہ تو میرے پیٹ مین آیا مین غرماسپ سے حاملہ ہوئی قرماسب نے کہا کہ اے والدہ میرے پردادا کیا ہوے اور دادا اور والد کیونکر مارے گئے قرماسب کی ان نے کہا کہ اسکا قصہ بہت طویل ہی مگر مختصر طور سے بیان کرتی ہون وہ یون ہی کہ حمزہ صاحبقران کا ایک پوتا تھا کہ اُسکا نام تھا ملک قاسم وہ خداوند کی دختر پر عاشق ہوا تھا نور چکیدۂ خالص کو نکال لیگیا تھا اور اُسکے ساتھ شادی کی تھی وہ اُس سے حاملہ تھی چنانچہ کسی سبب سے لشکر اسلام تباہ ہوا ملکہ گیتی افروز دختر خداوند لشکر اسلام سے تباہ ہو کر مع اپنی دو پسر زادی کے نکل گئین صحرا مین آوارہ پھرنے لگین چونکہ زمانہ وضع حمل قریب تھا ایک صحرا مین دونون کو درد زہ شروع ہوے کنارے ایک نہر کے دونون کے یہان لڑکے پیدا ہوے نہ وہان قابلہ تھی نہ خادمہ سب اپنے ہاتھ سے کام کیا ابھی فراغت نہ ہوئی تھی کہ ایک سوداگر اُسطرف پہونچا دونون عورتین لوگون کی آواز سنکر لڑکون کو چھوڑ کر بھاگ گئین خود تو بعد مدت کے اپنے لشکر مین اپنے شوہر کے پاس چلی آئین اُن لڑکون کا یہ واقعہ ہوا کہ وہ سوداگر جو اُس مقام پر پہونچا اُسنے جو لڑکے دیکھے چونکہ وہ لاولد تھا دونون کو اُٹھا لیگیا اپنے مکان پر آیا دایہ نوکر رکھکر اُنکی پرورش کرنے لگا ایک کا نام شاپور رکھا جو کہ بہت دبلا پتلا تھا اور جو کہ بہت حسین اور خوبصورت تھا اور ملکہ کا لڑکا تھا اُسکا نام ایرج نوجوان رکھا یہانتک دونون جوان

ہوے ایرج نوجوان کو تو فن سپہ گری کی طرف رغبت تھی اور رشناپور کو فن عیاری کی طرف ایک
زمانہ ایسا آیا کہ حمزہ صاحبقران سے اور خواجہ عمرو سے بگاڑ ہوا اور باہم فساد ہوا خواجہ نے بہت
بہت فکر کی کہ کسی طور سے حمزہ کو زک دون مگر کچھ نہ بن پڑی آخر کو یہ فکر کی کہ کسیکو صاحبقران بناکر
لاؤن اور اُس سے اور حمزہ سے مقابلہ کراؤن چنانچہ خواجہ شہر فرنگوشیہ مین آئے اور شہر کی سیر کرنے
لگے ایرج کو دیکھکر پسند کیا اور کسی نکسی تدبیر سے ایرج سے ملے ایرج آفتاب پرست اسکے قطب
کی صورت بنکر اُسکو اپنے سے راضی کیا اور اُسکو سب فنون سپہ گری تعلیم کیے اور رشناپور کو فنون
عیاری یہ دونون ہر فن مین کامل ہوے ایرج بہت صاحب قوت تھا بس کئی لاکھ کا لشکر لیکے
فرنگوشیہ سے کوچ کیا تدبیر یہ کی تھی کہ وہان کے بادشاہ کو بھی بلا لیا تھا کہ جسکا نام مالک بن ملکوت
شاہ تھا اُسنے ایرج کو اپنا فرزند کیا تھا ایرج کو خواجہ نے صاحبقران آفتاب پرستان مشہور کیا تھا
پس اہل اسلام کے مقابلے مین آکر ایرج نوجوان ایکجانب آکے فروکش ہوا پس ایک طرف لشکر
اسلام فروکش تھا اور ایک طرف لشکر خداوند اور ایک طرف ایرج آکر اُترے پہلے خداوند کے
لشکر سے مقابلہ کیا پھر لشکر اسلام سے اُسی زمانے مین تیرا دادا طرماسپ یہ خبر سُنکے کہ میرا باپ مسلمان
ہو گیا ہی اور بنیرۂ حمزہ کی اطاعت کر لی ہی اور اُسکی غلامی کی ہی اُس خیال سے لشکر لیکر آیا تھا کہ مین
اپنے باپ کو زیر کرکے کہون کہ وہ تدبیر ہو گئی مین چلا تھا کہ اُنکو کوئی امر کا خیال نہین ہی پھر مذہب
قدیم پر لاؤن لشکر اسلام کے مقابلے مین جاکر اُترے تھے اور اپنے لشکر کو اُتارا تھا چونکہ ایرج
اہل اسلام سے مقابلہ کر رہا تھا اُسنے جو تیرے دادا کو دیکھا بہت پسند کیا جب یہ میدان مین آئے
اور اہل اسلام سے مبارز طلب کیا ایرج اپنے لشکر سے نکلکر میدان مین آیا اور تیرے دادا سے
مقابلہ کیا کئی دنتک مقابلہ رہا آخر کو ایرج نے تیرے دادا کو زیر کیا اور باندھکر اپنے لشکر مین لیگیا
اور اُسنے مذہب آفتاب پرستی قبول کرنے کو کہا اُنھون نے قبول کیا وہ مرد عاقل اور جری و بہت
تھے اُنھون نے ایرج کی اطاعت اختیار کی ایرج نے اپنے لشکر کا سپہ سالار کیا اور بہت عزت سے پیش
آیا بہت دنون بلکہ برسون ایرج کے پاس رہے بڑے بڑے معرکے پڑے خوب باپ بیٹون سے
مقابلے ہوے یعنی طہماس سے اور طرماسپ سے اور ایرج سے اور اہل اسلام سے طرماسپ نے
اپنے دادا عنقویل کو پہاڑ پر جاکر اُس خطا پر قتل کیا کہ اُسنے کہا تھا کہ تم دین آفتاب پرستی قبول کرو
اُنھون نے انکار کیا پس طرماسپ نے اُنکو قتل کیا اور اُس مقام پر اپنا قبضہ کیا اور پھر ایرج کے
پاس چلے نوبت بایخار رسید کہ اُسی جنگ و پیکار مین طرماسپ تیرے دادا طہماس اپنے باپ کے
ہاتھ سے مارے گئے اُدھر حمزہ نے اپنے پروتے کو زیر کر لیا وہ باہم ملگئے مگر ایرج نے اپنے دادا کا
بڑا صدمہ کیا تھا طہماس بھی مارے گئے اپنے باپ کے مارے جانے کی حالت سُن کہ وہ کیونکر مارے
گئے تیرے دادا یعنی طرماسپ تو اپنے باپ کے ہاتھ سے مارے گئے اُنکے قتل ہونے کی تو تو نے
حالت سُنی اب اپنے باپ کی کیفیت سُن کہ ایک شہر مین پیدا ہوے تھے جب سن و تمیز کو پہونچے
اور میرے ساتھ عقد کر چکے تو اُنکو یہ خیال آیا کہ اپنے باپ کے پاس لشکر ایرج مین جاؤن اور باپ سے
ملون یہ لشکر لیے ہوے جاتے تھے کہ راہ مین تو اسد حمزہ کا اسد دلاور جو کہ ایرج سے اور تیرے
دادا سے پرخاش رکھتا تھا اپنا لشکر لیے ہوے جاتا تھا کہ تیرے باپ کے لشکر سے اور لشکر اسد
سے مقابلہ ہوا جب اسد کو یہ معلوم ہوا کہ یہ لشکر فرزند طرماسپ کا غرا سپ اپنے باپ کی ملاقات کو

مع لشکر کے جانا یہ سدراہ ہوا نوبت مقابلے کی آئی اسد مرد جوان اور سن رسیدہ تھا تیرا باپ ابھی بچہ تھا پندرہ برس کا سن تھا وہ ابھی فنون جنگ سے ماہر نہ تھا اسد سے مقابلہ کر چکا تھا بڑے بڑے بہادرون کے معرکے دیکھ چکا تھا دوسرے مرد عیار بھی تھا پس مقابلہ جو ہوا تو اُسنے تیرے باپ کو مکر سے قتل کیا اور تمام مال و اسباب لوٹ لیا لشکر بے سردار کو بھگا دیا تیرا باپ اسد نو اسہ حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا جب مجھکو خبر ہوئی مین نے بہت صدمہ کیا تو میرے شکم مین تھا مین تیرے حمل سے تھی بس وہان سے بھاگی اِس قلعے کے نواح مین پہونچی شداد میرے اوپر عاشق ہوا چونکہ مین بے وارث کی ہو چکی تھی مین نے اُسکی مرضی کو اپنے حق مین بہتر جانا اُسکے ساتھ عقد کر لیا پس تو اُسی زمانے مین پیدا ہوا اُسنے تجھکو مثل اپنے فرزندون کے پرورش کیا تیری تعلیم و تربیت مین بہت کوشش کی کہ تو اس سن کو پہونچا اب جو واقعہ گذرا وہ تیرے روبرو گذرا ماہ پارا نے اول سے آخر تک سب حال طہماس کا اور طرماسپ کا اور غرماسپ کا بیان کیا اور کہا کہ تو اُس خاندان سے ہو تیرے باپ و دادا ہمیشہ زبردست رہے اور آفتاب پرست بلکہ تیرا باپ و دادا تو بڑا زبردست بھی تھا اور آفتاب پرست اور ہمیشہ اولاد ایرج کی اُنھون نے اطاعت کی گو ایرج اپنے دادا سے ملگیا اور مسلمان ہو گیا تھا مگر اُسکا ایک فرزند تھا کہ جسکا نام نوذرج تھا وہ ہمیشہ آفتاب پرست رہا اور اہل اسلام سے مقابلہ کرتا رہا اور اُنکا شریک نہ ہوا پس تجھکو لازم ہو کہ تو اولاد ایرج سے کبھی مخالفت نہ کرنا جو کہ زمرد پرست ہو یا آفتاب پرست ہو اُس سے اور اہل اسلام سے جہانتک ممکن ہو مقابلہ کر کے اپنے باپ دادا کے خون کا عوض لینا اسی واسطے مین نے کل قصہ تیرے روبرو بیان کیا جب قرماسپ نے اپنی مان سے سب قصہ سُنا تو بہت برہم ہوا اور کہا کہ اب مجھکو معلوم ہوا کہ مین خاندان عالی سے ہون اور میرے باپ و دادا پہلوان تھے اب مین بھی مثل اُنکے نام پیدا کرونگا خوب ہوا کہ تمنے مجھسے سب قصہ بیان کر دیا یہ مقام میرے فخر کا ہی اے والدہ تم دیکھنا کہ مین کیونکر اپنے باپ و دادا کے خون کا عوض اہل اسلام سے لیتا ہون اب معلوم ہوا کہ میرے باپ و دادا اہل اسلام کے ہاتھ سے بیگناہ مارے گئے خیر دیکھا جائیگا مین لشکر تیار کر کے اُنپر لشکر کشی کرتا ہون اور مین نے آج سے مذہب آفتاب پرستی اختیار کیا اور زمرد پرستی کو بھی رواج دونگا کہ دونون مذہب میرے خاندان مین تھے مین برسون تک لشکر لیکر اہل اسلام پر جاؤنگا مان نے جو یہ سُنا تو اُسکو یہ نصیحت کی اور قسم دی کہ اے فرزند تو لشکر جمع کر لے اور مال و دولت بہم کر لے اور خوب قوت و طاقت پیدا کر لے پھر اہل اسلام کے مقابلے کو جانا کیونکہ وہ لوگ بہت قوی ہین اور بڑے طاقت ور و صاحب زور ہین اُنھون نے بڑے بڑے پہلوان زبردست زیر کیے ہین جو کہ اپنے وقت کے رستم و سام ہین ابھی تجھمین اُنکے مقابلے کی طاقت نہین ہی جب تو جاہ و حشم اُنکے مثل پیدا کر لیگا تو مین اجازت دونگی کیونکہ جبکہ تیرے باپ و دادا لشکر کثیر لیکر گئے تھے وہ تو زیر ہو گئے اور مارے گئے ابھی تجھمین وہ طاقت اور قوت نہین ہی کہ اُنسے مقابلہ کرے تو ابھی اپنے باپ و دادا کے مقابل نہین ہی یہ جو مان نے کہا قرماسپ کو بہت بُرا معلوم ہوا تھا مگر کچھ جواب نہ دیا خاموش وہان سے اُٹھکر چلا آیا تھا اپنے خوابگاہ مین اُسدن سے اُسکو یہ فکر تھی کہ مین وہ طاقت پیدا کرون اور قوت کہ اہل اسلام سے مقابلہ کرون اُسدن سے اُسنے یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ صحرا مین جا کر ورزش کیا کرتا تھا اور اسقدر قوت بہم پہونچائی تھی کہ فیل مست کو ایک ضربت سے

ہلاک کرتا تھا اور شیر زیان کو بدون اسلحہ قتل کرتا تھا اور تیرہ سو من کا ساطور باندھتا تھا اُس سے مثل تلوار کے کام لیتا تھا تمام قلعے مین آفتاب پرستی اور زمرد پرستی کو جاری کیا تھا گو مذہب زمرد پرستی تو قدیم سے جاری تھا مگر آفتاب پرستی کو بھی بہت ترقی ہوئی تھی اُسنے چند ہرکارے مقرر کیے تھے اور اُنکو حکم دیا تھا کہ جو کوئی قافلہ اِس صحرا مین آکر اُترے ہمکو آکر خبر دینا مگر یہ دریافت کر لینا کہ اُسکا دین و مذہب کیا ہی اور جو لشکر کسی بادشاہ کا اِدھر آئے تو ہمکو خبر کرنا مگر یہ دریافت کر لینا کہ اُنکا دین کیا ہی اگر وہ لوگ اہل قافلہ آفتاب پرست ہون تو ہمکو خبر نہ کرنا ہم آفتاب پرستون کو نہ لوٹینگے اور جس مذہب کے ہونگے لوٹ لینگے یا جو بادشاہ آفتاب پرست ہوگا اُسکو ہم نہ پریشان کرینگے اور جو مذہب رکھتا ہوگا اُسکو ضرور پریشان کرینگے پس یہی اُسکا طریقہ تھا کہ جو سوداگر آفتاب پرست ہوتا تھا وہ تو اُسکے ہاتھ سے محفوظ رہتا تھا اور جو دیگر مذہب رکھتا تھا وہ لوٹ لیا جاتا تھا اسی طور سے جو بادشاہ آفتاب پرست ہوتا تھا وہ تو مع لشکر سلامت نکل جاتا تھا باقی خواہ زمرد پرست ہو خواہ اور کوئی مذہب رکھتا ہو وہ اُسکے ہاتھ سے مارا جاتا تھا یہی طریقہ قرماسپ نے جاری کیا تھا دوسرے صبح سے دوپہر تک اُس کلک کے جنگل مین ورزش کرتا تھا اور شکار کھیلتا تھا دوپہر سے شام تک قلعے مین جاکے حکومت کرتا تھا شام سے دوپہر رات تک پھر ورزش کرتا تھا اُسنے اپنے اوپر راحت و آرام کو حرام کر لیا تھا سوائے ورزش اور زیادتی طاقت و قوت کے دوسرا کام نہ تھا بہت صاحب زور تھا اُسکو یہ بھی خیال تھا کہ میرے پاس لشکر و مال و دولت ہو جاے تو مین اہل اسلام پر لشکر کشی کرون اُسکو بھی ایک زمانہ گذر گیا یہ اُس عہد کا ذکر ہی کہ جب صاحبقران ثانی کی صاحبقرانی تھی نوبت بایجا رسید کہ زمانہ دگرگون ہوا صاحبقران اول بھی خانہ کعبہ کو تشریف لے گئے اور ثانی بھی بدیع الملک صاحبقران ثالث ہوے اور اُنسے اور سمندر شاہ سے مقابلے ہوے اُس عرصے مین قرماسپ نے بھی بہت سا روپیہ جمع کر لیا اور ایک لاکھ پچاس ہزار کا لشکر بھی جمع کر لیا اُسکی مان بھی مرگئی اب یہ خود اختیار بھی ہو گیا اِسکی طاقت و قوت کا شہرہ غرب اُس گرد و نواح مین ہوا مگر اسکا وہی طریقہ تھا اور اُسنے وہ ہی راستہ قلعہ کا جاری کیا تھا جو کہ شداد کے وقت مین تھا دوسرا راستہ نہ بنایا تھا اُسی طریقے سے یہ تاجرون کو لوٹا کرتا تھا اب اُسنے قصد کیا تھا کہ مین لشکر لیکر اہل اسلام کے مقابلے کو جاؤن یہ اُسکا بندوبست کر رہا تھا لشکر کی نگہداشت شروع کی تھی خیمے وغیرہ تیار ہو رہے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُسی زمانہ مین ارمان پیش خیمہ لیکر ازرنگ کا اُس صحرا مین پہونچا اور صحرا مین اُترا قرماسپ کے ہرکارے تو اُس صحرا مین خبر کے لیے موجود تھے اُنھون نے جو لشکر کو فروکش دیکھا لشکر مین آئے علمہاے لشکر کے پھریرے سیاہ پاے اُنپر تعریف لقا و زمرد ثانی و ازرنگ بن زمرد کی تحریر پائی اہل لشکر سے دریافت کیا کہ یہ کسکا لشکر ہی اُنھون نے جواب دیا کہ یہ لشکر خداوند ازرنگ کا ہی اُنھون نے کہا کہ کون خداوند ازرنگ پس اُنھون نے سب حال بیان کیا چنانچہ ہرکارے یہ حال دریافت کر کے لشکر مین اپنے قلعے مین آئے رات ہو گئی تھی دربار کا وقت یہ تھا اپنے مقام پر آکر سو رہے یہان ارمان بلا خوف و خطر اُترا ہوا ہی اُسنے رات براحت بسر کی جب صبح ہوئی اہل لشکر سے کہا کہ جب خداوند یہان آلین گے اور قیام کرینگے تو ہم یہان سے آگے کو کوچ کرینگے پس اِسی سبب سے ارمان اُس صحرا مین مقیم رہا صبح کو اُسنے کوچ نہ کیا یہ تو یہان فروکش ہی اُدھر قلعے مین جب قرماسپ اپنے امور ضروری سے اور نذر وغیرہ سے فراغت کر کے دربار مین آیا اور سب سردار حاضر دربار ہوے تخت حکومت پر بیٹھا تو اُسوقت

اُن ہرکارون نے برا گاہ پر سے آکر مجرا کیا دعا و ثنا بجا لاکر یون عرض کی کہ ہم بموجب حکم سرکار صحرا مین برا ے دریافت حال موجود تھے ای پہلوان دوران واے گرشاسپ جہان تمنے دیکھا کہ ایک لشکر آکر اُس صحرا مین فرد کش ہوا جو کہ زیر کوہ ہی اور آپ کا ورزش گاہ اور شکار گاہ ہی ہمنے اُس لشکر کے جو علم دیکھے تو سیاہ پاے اُس پر خوک و سگ اور لقا و زمرد کی تصویرین بنی ہوئی تھین اور ایک تصویر علمون کے پھریرون پر بنی تھی جو کہ ہمنے کبھی نہ دیکھی تھی اُن علمون کی مگر تصویر خداوند آفتاب کی کسی پھریرے پر نہ تھی ہمنے غور کرکے جو دیکھا اُنپر تعریف و ثنا خداوند لقا و فرزند خداوند لقا یعنی زمرد ثانی کی تحریر تھی خداوند آفتاب کی تعریف نہ تھی یہانتک غنیمت تھا اب جو خیال کرکے دیکھا تو ایک نئی خداوند کی تعریف اُن پھریرون پر تحریر تھی اب کوئی از رنگ پیدا ہوے ہین اُنھون نے اپنے کو ظاہر کیا ہی کہ ہم خداوند ہین اور زمرد ثانی کے فرزند ہین یہ جو ہمنے دیکھا اور اہل لشکر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ پیش خیمہ خداوند ازرنگ بن زمرد ثانی کا لیکر طرف شہر آفتاب نما کے جاتے ہین خداوند ازرنگ نے برجیس آفتاب پرست پر لشکر کشی کی ہی اِس خیال سے کہ اُنکو جاکر قتل کرین اگر وہ مذہب ازرنگی کو نہ قبول کرے دوسرا سبب یہ ہی کہ خداوند برجیس کی بہن ملکہ ثریا ے سیمتن پر عاشق ہوے ہین پہلے خداوند نے ملکہ کی طلب مین نامہ لکھا اُنھون نے اِنکار کیا پس خداوند کو غصہ آگیا فورًا لشکر لیکر اُس طرف کو کوچ کیا اپنے سپہ سالار ارمان کو اپنا پیش خیمہ دیکر روانہ کیا یہ وہی لشکر ہی اور جو خداوند کا پیش خیمہ لیکر طرف آفتاب نما کے جاتا ہی بہ مانحتی ارمان ہمنے دریافت کیا کہ ازرنگ نے کس شہر سے خروج کیا ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ازرنگ خداوند نے شہر خورشید نگار سے کوچ کیا تھا پہلے ایک پہلوان کو طرف طلسمات کے روانہ کیا اور ایک طرف خانۂ کعبہ گے اور خود مع لشکر کے لشکر اسلام کی طرف کوچ کیا کیونکہ آجکل لشکر اسلام سمندر یہ پر ہی سمندر شاہ سے مقابلہ ہو رہا ہی پس جب خداوند خاور پر پہونچے حاکم خاور سے مقابلہ ہوا لشکر خداوند ظفریاب ہوا خاور پر قبضہ کیا گیا پس اُسی زمانے مین خداوند ملکہ پر عاشق ہوے اور خداوند نے حکم دیا کہ ہم بعد معرکہ آفتاب پرستان کے اور بعد فراغ عقد ملکہ کے اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے اور اپنے مذہب کو رواج دینگے اور اپنی خدائی کو درست کرینگے خداوند نے یہ فرمایا تھا کہ ایک مذہب اسلام تو تھا اب یہ دوسرا مذہب کہانسے پیدا ہوا ہان ایک زمانے مین پیدا ہوا تھا مگر وہ مٹ چکا اب پھر مذہب آفتاب پرستی ظاہر ہوا اُس مذہب کو مٹانا بھی ضرور ہی پس خداوند نے اُن دونون قصدون سے اُس طرف کو کوچ کیا ہی ای خداوند ہمنے جو سُنا اُسوقت قلعے مین اُس لشکر کی خبر لیکر آئے یہان آپ محل مین تشریف لیجا چکے تھے ہم بھی اپنے مکان پر چلے گئے صبح ہوئی حاضر دربار ہوے یہ خبر تازہ ہی جو کہ ہمنے بیان کی خداوند اُس پہلوان کے ہمراہ لشکر کثیر ہی اور بہت نامی و گرامی زبردست پہلوان ہی اور بارگاہ ازرنگی بھی ہمراہ ہی پس یہ جو قرماسپ نے ہرکارون کی زبانی سُنا پس آگ ہوگیا کیونکہ ہرکارون نے یہ کہا تھا کہ آفتاب پرستون پر ازرنگ نے لشکر کشی کی ہی اُسکا بھی مذہب آفتاب پرستی ہی پس یہ سُنا تھا کہ غصہ آگیا اور مُنھ لعل ہوگیا تمام بدن کے بال مثل نکلون کے کھڑے ہوگئے مُنھ سے کف جاری ہوگیا ایک ودد غلیظ تھا کہ کاخ دماغ سے توڑ کر نکلا بباعث غصے سے تھر تھر کانپنے لگا اور کہنے لگا کہ اس ازرنگ مردود کی شامت آئی ہی کہ آفتاب پرستون پر لشکر کشی کرکے جاتا ہی میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا مین بارگاہ وغیرہ چھین لونگا اُسنے کیا آفتاب پرستون کو بھی مثل خدا پرستون کے خیال کیا ہی گو وہ لوگ بھی اس سے دینے والے نہ تھے اور نہ مین نہ معلوم کیا اُنپر آفت آئی جو اُسنے شہر خاور پر

قبضہ کرلیا اور وہ بھاگ گئے ورنہ وہ ایسے فراریون کی کب سنتے ہین اسکے باپ دادا ہمیشہ اہل اسلام سے پریشان رہے ہین اور بھاگتے پھرے ہین کہین جاے پناہ نہ ملی ہان جب شریک ہوکر اہل اسلام سے لڑے وہ ہمین آفتاب پرست تھے صدا اُسکی کمک کی اور اُسکے باپ دادا کی باوجودیکہ خدا تھی اور دعوی خدائی کرتے تھے لاکھون بلکہ کرورون لوگ سجدہ کرتے تھے اُسپر یہ حال تھا کہ گوشہ امن تلاش کرتے تھے جسکے باپ دادا کا یہ حال ہو اُسکا پوتا آفتاب پرستون پر لشکرکشی کرکے جاے اور اُنسے مقابلے کا قصد رکھے یہ تو کبھی نہ ہوگا پس اگر میرے ہاتھ سے سلامت نکلگیا تو شاید اُنسے مقابلے کی نوبت آئے یہ غیر ممکن ہے کہ مین یہ سُن لون کہ ازرنگ پرستون کا لشکر آفتاب پرستون کے مقابلے کو جاتا ہے اور مین خاموش بیٹھا رہون جانے دون خوب کیا جو برجیس نے اپنی ہمشیر کی شادی نہ کی اور انکار کیا ازرنگ کی بھی یہ لیاقت تھی کہ کوئی عالی خاندان اپنی لڑکی کی شادی اُسکے ساتھ کرے ایک سردار نے کہا کہ وہ سنا جاتا ہے کہ اپنے کو خداوندزادہ کہتا ہے اور خود بھی دعوی خدائی کرتا ہے اور بہت سے لوگ اُسکو بخدائی مانتے ہین پھر کیا ہوا جو اُسکو کوئی بادشاہ اپنے لڑکی نہ دیگا ازرنگ کے عالی خاندان ہونے مین کیا شک ہے عالی خاندان کیسے خدائی اُس گھر مین ہے لوگ اپنا فخر و افتخار جانکر اپنی لڑکی دینگے یہ خیال کرکے کہ ہمارا داماد خدا ہے ہماری لڑکی کا بڑا مرتبہ ہوگا قرماسپ نے برہم ہوکر جواب دیا کہ ایسے بہت سے خدا ہوتے ہین کیا امر خدائی ایسا آسان ہے کہ ہر ایک خدائی کرنے لگے پس خدائی خداوند آفتاب کے لیے تھی یا جو کہ خدائی کرگئے اُنکے لیے تھی اور کوئی نہین کرسکتا ہے پس اگر ازرنگ خدا ہے تو مین اُسکا امتحان کیے لیتا ہون اگر وہ خدا ہوگا تو مجھکو زیر کرلیگا کیونکہ خدا کا تو یہ مرتبہ ہے کہ اُسنے سب کو خلق کیا ہے ہر شی اُسکے تابع ہے اُس سے سب زیر ہونگے وہ کسی سے نہ زیر ہوگا یہ کہکر حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو ہم ابھی جاکر لشکر ازرنگ کو جو کہ پیش خیمہ اُدھر لیکر آیا ہے قتل کرکے بارگاہ پر اپنا قبضہ کرینگے جب ازرنگ یہان آئیگا اُسکے لشکر سے مقابلہ کرینگے اگر مجھکو شکست ہوئی تو مین اُسکی اطاعت کرونگا اور اُسکے ہمراہ جاکر آفتاب پرستون سے مقابلہ کرکے اور اُنکو شکست دیکر ازرنگ کی شادی ہمشیرہ برجیس کے ساتھ کرونگا اُسکے بعد خدا پرستون سے مقابلہ کرونگا اور اُن سب کو غارت کرکے ازرنگ کی خدائی کو رواج دونگا اور اگر مین نے نہ شکست کھائی اور ازرنگ نے شکست کھائی پس اُسکو قتل کرکے کل اُسکے لشکر کو اپنے قبضے مین کرونگا اور اُسکا کل مال واسباب لوٹ لونگا اور اہل اسلام سے مقابلہ کرکے اُسکو تباہ کرونگا اور مذہب آفتاب پرستی کو رواج دونگا پس کل لشکر میرا ابھی ابھی تیار ہو مین محل سے لباس رزم پہنکر آتا ہون اتنے عرصے مین لشکر تیار ہوجاے یہی وقت امتحان اور تقدیر آزمائی کا ہے یہ حکم دیکر فوراً اُٹھکر کھڑا ہوا اور داخل محل ہوا اُسکا حکم حکم نادری ہے اگر اُسکے خلاف ہوتا ہے جو یہ حکم دیتا ہے تو اسکو سزا دیتا ہے پس یہ حکم دیتا تھا اُسیوقت سپہ سالار اور سردارون نے حکم شاہی سے اہل لشکر کو آگاہ کیا اور حکم کمربندی کا دیکر خود بھی اسلحہ وغیرہ اپنے تنو پر آراستہ کرنے لگے تھوڑے عرصے مین کل لشکر مین کمربندی ہوگئی سبھی مرکبون پر زین کسے کل ہتھیار لگاے خود سرون پر رکھے نیزے ہاتھون مین لیے تیار ہوگئے سردار بھی اپنے اپنے مکانون سے مسلح ہوکر آئے اور درد ولت قرماسپ پر پرا باندھکر کھڑے ہوے کہ اتنے عرصے مین قرماسپ بھی اپنے تن پر ہتھیار لگاے محل سے برآمد ہوا دیکھا کہ سب سردار مسلح و مکمل موجود ہین اور میری سواری کا مرکب بھی موجود ہے سپہ سالار سے پوچھا کہ کل لشکر تیار ہے اُسنے عرض کی کہ جی ہان

آپ تشریف لے چلین یہ سنتا تھا کہ قرماسپ مرکب پر سوار ہوا عنان لی مرکب کو صہیر کیا آگے آگے قرماسپ
عقب مین سب سردار انکے عقب مین لشکر قریب ایک لاکھ پچاس ہزار کے قرماسپ نے پلٹ کر حکم دیا کہ
خاموش اور آہستہ آہستہ مرکبون کو لاؤ شور نہ کرو تاکہ وہ لوگ آگاہ نہ ہون ورنہ بارگاہ لیکر فرار کر جائینگے
یہ جو قرماسپ نے حکم دیا سب نے اپنے اپنے مرکب کو قدم قدم روانہ کیا قرماسپ اُسی راہ سے جو کہ
نقب کے ذریعے سے وسط قلعہ سے تھے زیر پہاڑ بیرون قلعہ کلک کے جنگل مین آمادہ ہوا راستہ
اسقدر کشادہ تھا کہ پچاس سوار برابر چل سکتے تھے اور وہ جنگل کلک کا اتنا بڑا جنگل تھا کہ تین لاکھ آدمی
اُس جنگل مین بخوبی پوشیدہ ہو سکتے تھے پس قرماسپ سب لشکر کو لیکر کلک کے جنگل مین آیا بیرون قلعہ
اور اپنے لشکر کو طریقے سے آراستہ کر کے کھڑا ہوا ہرکارون کو حکم دیا کہ جا کر دیکھو کہ وہ لوگ
کیا کر رہے ہین آیا غافل ہین یا ہوشیار صحرا مین انکا لشکر بھی ہی یا کوچ کر گیا ہی ہرکارے یہ حکم پا کے
فورًا روانہ ہوے صحرا مین آکر دیکھا کہ لشکر اسی طور سے اُترا ہوا ہی اور سب بے خوف و خطر اپنے
اپنے کام مین مصروف ہین ارمان شیر صورت اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا شراب نوازی کر رہا ہی پس یہ
حال دیکھکر وہ ہرکارے خدمت قرماسپ مین حاضر ہوے عرض کی کہ سب لشکر اُسیطور سے فروکش
ہی اور سب اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہین اور بہت خوش ہین پس یہ سنکے قرماسپ نے اہل
لشکر کو حکم دیا کہ سب ایک مرتبہ تلوارین کھینچکر اور مرکب اُٹھا کر جا پڑین اور قتل کرنا شروع کرین کچھ خیال
نہ کرین یہ حکم دیا اور خود تلوار کو میان سے لیا اور ایک مرتبہ مرکب کو صہیر کیا قرماسپ کا مرکب صہیر کرتا
تھا اور تلوار علم کرتا تھا فورًا ایک لاکھ پچاس ہزار تلوارین علم ہو گئین اور سب نے مرکب اُٹھائے
پس قرماسپ اس کلک کے جنگل سے مثل سیل کے نکلا اور ایک بار لینا لینا کہکر لشکر ارمان شیر صورت
کے لشکر پر گرا اور قتل کرنا شروع کیا یہ لوگ کرین کھولے ہوے اپنے اپنے مقام پر بے خوف و خطر بیٹھے
ہوے تھے کسی قسم کا انکو خوف نہ تھا پس یہ جو آفت دفعتًا آئی سکے حواس جاتے رہے کہ یہ کیا بلا نازل
ہوئی اُدھر بازار مرگ گرم ہو گیا لشکر قرماسپ لشکر از رنگ کے سوارون اور پیدلون کو بیدریغ
تہ تیغ کرنے لگے ایک تلاطم ڈالدیا تمام لشکر مین ہلڑ مچ گیا کہ قزاق کلک کے جنگل سے نکلکر لشکر پر گرے
ہین تمام لشکر تباہ کیے دیتے ہین یہ جو شور و غل مچا ارمان اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا ہمراہ سردارون کے
شراب نوازی کر رہا تھا ایک مطربہ گا رہی تھی کہ لشکر کے شور و غل کی صدا اُسکے کان مین پہونچی اُسنے
چوبدار سے حکم کیا کہ خبر تو باہر جا کر لاؤ کہ یہ لشکر مین شور و غل کیسا ہی کیا خداوند نعمت لائے ہین
کہ ہمکو خبر نہ ہوئی اُنکا لشکر آگیا پس چوبدار باہر آیا اُسنے دور سے دیکھا کہ ہزارون سوار لشکر مین پھر رہے
ہین تلوارین برہنہ اُنکے ہاتھ مین ہین تمام لشکر مین تہلکہ پڑا ہوا ہی ایک غدر مچا ہوا ہی ہر طرف سے صدائے
زن و بکش کی آرہی ہی لشکری قتل ہو رہے ہین یہ حال دیکھکر وہ فورًا خیمے مین واپس آیا مگر یہ
حال کہ حواس باختہ منھ پر ہوائیان اُڑ رہی ہین رنگ رُخ فق اگر سامنے ارمان کے کھڑا ہوا
ارمان نے اسکی طرف دیکھکر کہا کہ کیون کیا خبر ہی کچھ بیان کر تو باہر سے بالکل بدحواس آیا یہ
کیا تیرا حال ہوا اُسنے اپنے حواس درست کر کے کہا کہ مین بموجب حکم خیمے سے باہر گیا تو مین نے دیکھا
کہ تمام لشکر مین غدر مچا ہوا ہی ہزارون سوار زرہ پوش تلوارین علم کیے ہوے لشکر خداوند کو
قتل کر رہے ہین اور وہ بیچارے بسبب اپنی بے سروسامانی کے قتل ہو رہے ہین کیونکہ یہ خبر تو
تھی نہین کہ کون آفت نازل ہوگی ورنہ اپنا بندوبست کر لیتے یہ جو اُس چوبدار نے کہا ارمان نے

سردارون سے کہا کہ غضب ہوگیا قزاق لشکر پر آگرے مگر بڑے غضب کے قزاق ہین کہ دن دہاڑے لوٹ مار کرنے کو آئے سب تیار ہوجاؤ یہ کہکر جام شراب ہاتھ سے رکھدیا اور اٹھکر دوسرے خیمے مین گیا ہتھیار تن پر لگانے لگا ادھر سردار بھی اُس خیمے سے نکل نکلکر اپنے اپنے مقام پر آئے مگر جب خیمے سے باہر نکلے تھے تو دیکھا تھا کہ لشکر مین تلاطم ہوا تھا یہ دیکھتے ہوے اپنے اپنے مقام پر چلے گئے تھے تھوڑے عرصے مین مسلح و مکمل ہوکر اپنے اپنے مقام سے باہر آئے کہ ارمان بھی اپنے خیمے سے باہر آیا یہ سب مرکب پر سوار ہوکر چلے اسطرف کہ جدھر تلوار چل رہی تھی مگر یہ صدا خود دیتے ہوے کہ اے اہل لشکر گھبرانا نہین ہم مسلح و مکمل ہوکر آگئے ہین تم لوگ بھی مسلح و مکمل ہوکر مقابلہ کرو یہ قزاق ہین ابھی اِنکو مارلو یہ صدا جو اہل لشکر ارمان نے اپنے سردار کی سنی کسیقدر حواس درست ہوے جو جہان پر تھا اُسی مقام سے تلوار لیکر لینا لینا کہکر چلا کہ قزاقون کو جانے نہ دینا گھیرکر مارلینا اِدھر ارمان مع سردارون کے اُس مقام پر پہونچ گیا اور لڑنے لگا گھمسان کی تلوار چلنے لگی ارمان نے اور دیگر سردارون لڑائی کو آکر روکا اُدھر نقیبون نے سب لشکر کو ہوشیار کیا چونکہ دن تھا سب جاگ تو رہے تھے پس سب مسلح و مکمل ہوہوکے اور اپنے اپنے مقام پر سے چلے ابتو دونون لشکرون مین تلوار چلنے لگی ہر تن پر سے اترنے لگے مگر لشکر قرماسپ کا یہ حال ہی کہ جب حملہ کیا لشکر ارمان کے پانون اکھاڑ دیے طنابین کاٹکر خیمے گرادیے جو لوگ اپنے خیمون مین اسلحہ تن پر آراستہ کر رہے تھے وہ اُسی مین دب کر رہگئے اُنکے ارمان دل کے دل ہی مین رہے حسرت جنگ پوری نہ ہوئی اصطبل سے مرکب شور و غل سنکے رسیان توڑاکر بھاگے ارابون کے بیل ہر طرف پھر رہے ہین ایک غدر مچا ہوا ہی ایک طرف تلوار چل رہی ہی تلوارون کی جھنکار بلند ہی ہزارون بجلیان کوند رہی ہین ایک شمت کو باہم تیزے چل رہے ہین اُنکی سنانین مثل شرارون کے دھوپ مین چمک رہی ہین ایک طرف مرغ تیز پر کھولے ہوے اُڑ رہے ہین اُدھر شہباز اجل اپنی طرف طائران روح کا شکار کر رہا ہی ہزارون مرکر گر رہے ہین بازار مرگ گرم ہی ارمان کی عجب حالت ہی کبھی مرکب ڈپٹ کر اپنے لشکر کی خبر لیتا ہی کہ کیا حال ہی کبھی لشکر حریف سے لڑنے لگتا ہی برق شمشیر کو ندر ہی ہی خرمن ہستی پر گر رہی ہی عجب حال ہی لشکر کا باوجودیکہ سب لشکر تیار ہوگیا ہی برابر سے لڑ رہا ہی مگر پہلے جو حواس جانے رہے ہین تو اب حواس درست نہین ہونے ہین اور بدحواسی سے لڑ رہے ہین خود قتل ہو رہے ہین لشکر قرماسپ باحواس عجب ساکھ سے لڑ رہا ہی لشکر ارمان کے پانون اُکھڑے جاتے ہین ایک قرماسپ ایک تیغہ آبدار ہاتھ مین لیے ہے ہی اُس سے خون کی بوندین ٹپکتی ہوئی حریف کو قتل کر رہا ہی اُسکے عقب مین اُسکے سب سردار زخمی شدہ برابر حملے کر رہے ہین اُسکا لشکر ثابت قدمی سے مقابلہ کر رہا ہی نقیب لشکر قرماسپ پکار پکار کر کہہ رہے ہین کہ جوانون اسی طور سے لڑے جاؤ حریف کو مارلیا ہی اب تھوڑی دیر اور باقی ہی کہ حریف بھاگا جاتا ہی بدحواس ہوکر لڑ رہا ہی یہ معرکہ سر کرلیا ہی اسطور سے نقیب دل بڑھا رہے ہین لشکر قرماسپ جم جمکر حملے کرتا ہی ہر حملے مین لشکر ارمان کے پیر اکھاڑ دیتا ہی اسی طور سے تھوڑے عرصے تک مقابلہ رہا لشکر ارمان تاب مقابلہ نہ لاسکا پیچھے ہٹنے لگا اور لشکر قرماسپ اُسکو دبانے لگا پس نوبت یہ ہوئی کہ اب سب چھرمٹ کھاکر فرار پر قرار لین یہ حال جو ارمان نے دیکھا ایک مرتبہ اپنے لشکر سے پکار کر کہا کہ کیسے بہادر ہو کہ قزاقون سے بھاگے جاتے ہو نام بہادری اور جوانمردی کا ڈبوے دیتے ہو یہ جو ارمان نے کہا اُدھر نقیبون نے دل بڑھاے بس پھر سب جمکر لڑنے لگے ارمان حریف کو قتل کرتا ہوا بڑھا اُدھر سے

قرماسپ لشکر ارمان کے سواروں کو قتل کرتا ہوا چلا آتا تھا کہ ارمان سے اور قرماسپ سے سامنا
ہوگیا ارمان نے پکار کر کہا کہ او قزاق کدھر ہی تین روپیہ کے پیادون پر ہاتھ صاف کرتا ہوا جاتا ہی مردان
عالم سے آنکھ چار کر کے مقابلہ کرنا کہ کچھ ہنر جنگ معلوم ہون یہ جو ارمان نے کہا قرماسپ نے صدا
سُنی پلٹ کر جواب دیا کہ او نامرد ازلی تو قزاق ہوگا اور تیرا باپ یہ کیا کلمہ مردان عالم کی شان مین کہا
مین وہ بہادر ہون کہ میرے خون سے رستم وسام نے قبر مین جا کر کفن سے منھ اپنا پوشیدہ کر لیا ہی
اور جب مین نعرہ کرتا ہون انکا بند بند میرے نعرے کی صدا سے گوشۂ قبر مین کانپ جاتا ہی مین تجھ
ایسے بھگوڑے سے مقابلہ کرون تو جنکا پیرو ہی اُسکا ہمیشہ سے یہی طریقہ ہی اُسکے باپ و دادا ہمیشہ بھاگ
کیے ہین وہ بھی بھاگے گا تو کیا مقابلہ کریگا بھلا تو کیا تلوار کے روبرو ٹھہرے گا ادھر تلوار کا سامنا ہوا
ادھر تو نے منھ پھیر لیا یہ جو قرماسپ نے کہا ارمان نے جواب دیا کہ بس زبان بند کر اور مجھسے آکر
مقابلہ کر یہ کہکر اور مرکب کو مہمیز کر کے برابر قرماسپ کے پہونچا اور کہا کہ کیا تیرا نام ہی تاکہ تو میرے
ہاتھ سے گمنام نہ مارا جاے یہ کیا تو نے طریقہ اختیار کیا ہی کہ جسکو غافل پایا قزاقون کی طرح سے
لشکر لیکر آپڑا اور حریف کے لشکر کو تباہ کرنا شروع کیا یہ امر بالکل خلاف شجاعت کے ہی قرماسپ نے
تیوری پر بل ڈالکر جواب دیا کہ او نامرد تو کیا بک رہا ہی کیا تجھکو یہ خبر نہ تھی کہ اس بیشے مین ایک شیر نر
رہتا ہی مع اپنے ہمراہیون کے کہ تو اُنکی بدون اجازت یہان لشکر لیکر آیا ارے آگاہ ہو کہ میرا نام
قرماسپ بن غرماسپ بن طرماسپ بن طلحاس ہی یہ تمام صحرا اور پہاڑ اور وہ جو قلعہ سامنے ہی میرے
قبضے مین ہی کوئی لشکر ادھر سے نہین جاتا ہی بدون میری اجازت کے دوسرے مین آفتاب پرست
ہون مین نے سُنا کہ ایک لشکر اس صحرا مین اُترا ہی اور وہ پیش خیمہ کوئی ازرنگ ہی کہ اُسنے دعوی
خدائی کیا ہی اُسکو لیکر آفتاب پرستون پر جاتا ہی اُسکا ارمان نام ہی پس مجھکو غصہ آگیا کہ اول تو بدون
میری اجازت کے وہ اِس صحرا مین اُترا دوسرے اُسکو آفتاب پرستون سے مقابلے کی حسرت ہی پس
مین نے خیال کیا کہ یہ حسرت اُسکی مین نکالدون گو مین نے قصد کیا تھا کہ خدا پرستون سے جا کر مقابلہ کرون
اُنکے مقابلے کے لیے لشکر جمع کیا تھا پس مین نے تیرے آنیکی خبر سنکے یہ عہد کیا کہ اگر مین اُن لوگون پر
فتح پاؤنگا تو خدا پرستون پر بھی ظفریاب ہونگا اگر اپنی زندگی کا خواستگار ہی تو اپنے لشکر کو لیکر چلا جا
اور بارگاہ وغیرہ مجھکو دیدے ورنہ میرے ہاتھ سے تو سلامت نہ جائیگا یہ بارگاہ تجھے اِس خطا پر
لیے لیتا ہون کہ تو نے میرے بیشے مین اپنے لشکر کو بدون میری اجازت کے کیون اُتارا دوسرے
میرے پاس کوئی بارگاہ بھی نہین ہی یہ جو قرماسپ نے کہا ارمان نے جواب دیا کہ ارے نادان یہ
تو کیا کہتا ہی ازرنگ خداوند ہی اور خداوند زادہ ہی میرا اور تیرا اور تمام عالم کا وہی خدا ہی اُسی نے
سب کو پیدا کیا ہی وہی سبکا خالق ہی سوائے اُسکے اور کوئی خدا نہین ہی خدائی اُسکے گھرانے مین
ہوتی آئی ہی اُسیکا دادا یعنی نقاز مرد شاہ باختری بحدہ ہزار ملک کا خدا تھا سب اُسکو سجدہ کرتے
تھے اُسنے عالم خواب مین کچھ بندے خلق کیے تھے اُنکو قوت و طاقت بہت دی تھی اُنکی موت خلق
کرنا بھول گیا تھا وہ خداوند لقا سے منحرف ہوگئے تھے اُنھون نے دوسرا خدا پیدا کر لیا تھا اور اپنا
دین دوسرا کر لیا اور خداوند لقا سے برسرفساد ہوتے تھے اور ہزارون مقابلے ہوے چونکہ
خداوند اُن بندون کو نہایت دوست اور مہربان جانتے تھے اور الفت اُنسے کرتے تھے کیونکہ
وہ خوبصورت بہت تھے اور موت بھی خلق کرنا بھول گئے تھے پس اُنکے ہاتھ سے پریشان ہوکر

اور اپنے فرزند زمرد ثانی کو امر خدائی کا مالک کرکے بالاے آسمان چلے گئے اُن بندگان خدا نے اِسقدر ترقی کی اور روز بروز ہزارون ملک اُنکے قبضے مین ہوگئے اور اُنھون نے اپنے دین و مذہب کا نام دین اسلام رکھا اور کہدیا کہ کل دین باطل ہین ہمارا دین برحق ہی پس اِسی پر زمرد ثانی سے بھی مقابلے رہے آخرکو وہ بھی پریشان ہوکر اور بندوبست خدائی کو اپنے فرزند ارزرنگ کو سپرد کرکے اور رچولہ بدلکر بالاے آسمان چلے گئے ہین پس یہ ایسے خدا ہین کہ اُنکے زمانے مین سب بندگان خدائی کا خاتمہ ہوجائیگا اور آفتاب پرستی کوئی دین نہین زمانۂ لقا مین حمزہ صاحبقران زمان کا پردتا یہ دین ایجاد کرکے براے مقابلۂ حمزۂ صاحبقران آیا تھا چونکہ وہ بہت زبردست تھا اور اُس سے کوئی مقابلہ نہ کرسکتا تھا اِس سبب سے اُسکا دین سب نے قبول کیا تھا جب وہ صاحبقران سے زیر ہوکر اُنکا شریک ہوگیا وہ دین مٹ گیا پھر اُسدن سے وہ دین نہ جاری ہوا گو ایرج کا ایک لڑکا تھا کہ نام اُسکا نوذر تھا یہ نہایت زبردست تھا پہلے اُسکا بھی دین آفتاب پرستی تھا مگر جب اُسکو ثابت ہوا کہ یہ دین میرے باپ کا ایجاد کیا ہوا تھا تو اُسنے بھی زمرد پرستی اختیار کی اور ہمیشہ جبتک خداوند لقا و خداوند فرعون رہے اور آسمان پر نہ تشریف لے گئے اُنکے ہمراہ رہا جب وہ بالاے آسمان گئے اور خداوند زمرد ثانی خدا ہوے اُنکو سجدہ کیا اُنکے ہمراہ پھر مقابلے مین رہا آخرکو اُنکے ہمراہ وہ بھی بالاے آسمان گیا اب اُسکے دو فرزند ہین کہ وہ ہمراہ خداوند ارزرنگ ہین وہ بھی مذہب ارزرنگی رکھتے ہین سواے مذہب ارزرنگی کے کوئی دوسرا مذہب سچا اور برحق نہین ہی جب خداوند نے سُنا کہ چند بدمعاشون نے بعد مدت پھر مذہب آفتاب پرستی کو رواج دیا ہی اور ایک جم غفیر بہم کیا ہی پس خداوند نے خیال کیا کہ ابھی یہ لوگ کم ہین اگر اُنکی طرف سے پہلوتہی کیجائیگی تو اُنکو بھی مثل خدا پرستون کے زور ہوجائیگا اور یہ بھی ترقی بہم کرلین گے اُسوقت اِنکا استیصال بہت دقت کے ساتھ ہوگا جیسی میرے دادا نے پہلوتہی اُسوقت مین کی جب کہ یہ مذہب اسلام جاری ہوا تھا اور خیال کیا کہ یہ چند لوگ ہین جسوقت چاہونگا اِن کا خاتمہ کردونگا اُسکا انجام یہ ہوا پس ایسی نادانی کرنا بالکل خلاف حکمت ہی پہلے اُنکی فکر لازم ہی اہل اسلام کو ترک کرکے اُدھر کا قصد کیا اور مجھکو یہ اول لشکر مقرر کرکے اور اپنی بارگاہ دیکر اُدھر کو روانہ کیا چنانچہ مین نے کئی منزلین طی کرکے اِس مقام پر آیا چونکہ یہ صحرا بہت پُرفضا تھا مجھکو اچھا معلوم ہوا مین نے یہان قیام کیا مجھکو یہان کا قاعدہ نمعلوم تھا نہ اس صحرا کی حدپر کوئی ایسا کتبہ آیا ہوا تھا کہ یہ صحرا فلان پہلوان یا بادشاہ یا ظالم کے قبضے مین ہی اور یہان کا یہ طریقہ ہی کہ جو کوئی اِس صحرا مین اُترتا ہی تو اُس سے اجازت لے لیتا ہی بغیر اُسکی اجازت کے نہین لشکر کو اُتارتا ہی اگر ایسا ہوتا اور مین اُسکے موافق عمل نہ کرتا تو ضرور خطاوار تھا تجھکو لازم تھا کہ ایسی تحریر حد صحرا پر لگادی ہوتی یہ تو غیر ممکن ہی کہ مین خداوند کی بارگاہ تجھکو دیدون مین یہ خیال کرتا ہون کہ تو میرے ہاتھ سے مارا جائیگا اور یہ صحرا اور یہ قلعہ بھی خداوند کے قبضے مین آئیگا پس اِسی مین خیریت ہی کہ تو اپنے لشکر کو لیکر اپنے قلعے مین چلا جا اور اپنی زندگی کو غنیمت جان مین اِن گیدڑ بھبکیون مین نہین آنے والا ہون یہ بھی کسی کی مجال ہی کہ بارگاہ ارزرنگی کی طرف آنکھ اُٹھاکر دیکھ سکے اگر اُدھر بنگاہ کج دیکھے تو مین آنکھ نکال لون یہ جو ارمان نے کہا قرماسپ نے برہم ہوکر جواب دیا کہ تو یہ کیا بیہودہ بک رہا ہی اس تقریر بیکار سے کیا حاصل ہی مین ضرور بارگاہ لونگا اور تجھکو اِس خطا کی سزا دونگا مجھکو کیا ضرورت تھی کہ مین کیتہ لگا دیتا بس یہ مقام جنگ ہی نہ جاے پند و نصیحت اور تیری بھی

یہ محال ہی کہ تو کسی کی آنکھ نکال سکے لے دیکھ ہمین بنگاہ کج طرف بارگاہ کے دیکھ رہے ہین اور بارگاہ پر
اپنا قبضہ کر لیا ہی اور قبضہ کرتے جاتے ہین تو روک تو لے یہ جو قرماسپ نے کہا پس ارمان کو تاب
نہ رہی فورًا نیزہ اُٹھا کر سینہ قرماسپ پر مارا قرماسپ نے اُسکے نیزے کو اپنے نیزے پر روکا اور چند
طعن ہین نیزہ اُسکے ہاتھ سے ہوائی کر دیا اُسکو بہت غصہ آیا نیزہ پھر آب خجالت مین غرق ہو گیا قرماسپ
نے للکار کر کہا کہ اِسی فنون پر تجھکو دعوی ہی کہ مین تجھکو سزا دونگا نیزہ تو تو روک نہ سکا یہ جو قرماسپ
نے کہا ارمان نے برہم ہو کر قبضہ تلوار پر ہاتھ ڈالا اور تیغہ نیام سے کھینچکر خبردار خبردار کہکر قرماسپ
کے سر پر مارا قرماسپ نے سپر پر تلوار کو روکا اور ایک مرتبہ اپنی تلوار کو نیام سے لیکر اور خبردار
ہو شیار باش کہکر جو وار کیا ارمان نے سپر کو سپر کی پناہ کیا تلوار سپر کو مثل قرص پنیر کے کاٹ کر سر پر
آئی اور دو ابرو اُتر آئی ارمان نے گھبرا کر دستانہ مارا کہ تلوار تو جھٹا کر سر سے نکل گئی چادر خون کی
سر سے جاری ہوئی اُسکو غش آنے لگا ارمان نے دونون ہاتھ گردن مرکب مین ڈالدیے اور
قرماسپ نے قصد کیا کہ بڑھ کر ارمان کا سر کاٹ لون پس یہ قصد دیکھکر بہت سے سردار اور سوار
درمیان مین آ گئے اپنے کو اپنے افسر پر تیل ماش کیا مگر اُسکو پنجۂ ظالم اور قضا سے بچا لیا ابھی
اُسکی قضا بھی نہ آئی تھی ورنہ اِنکی کیا قدرت تھی کہ بچا سکتے قرماسپ تلوار پکڑ کر لشکر پر جا پڑا اور
قتل کرنے لگا ہزارون کو قتل کیا نوبت یہ ہوئی کہ لشکر ارمان شکست کھا کر بھاگا پڑاؤ تک چھوٹ گیا
خیمے وغیرہ اسی مقام پر رہ گئے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ کسی طور سے بارگاہ کو لیجاوین مگر ممکن نہ ہوا
بارگاہ چھوٹ گئی چونکہ ارمان زخمی ہو چکا تھا دوسرے پہلے ہی سے بہت لشکر حالت غفلت مین
کام آ چکا تھا اور قدم اُٹھ چکے تھے جب سردار زخمی ہوا اور کوئی لشکر کا بندوبست کرنے والا اور
پشت وپناہ اور روکنے والا نہا تو لشکر بے سر کہانتک لڑے اتنے عرصے تک بھی لڑا اور مقابلے مین
تھما رہا تو بہت بڑا کام کیا آخر کو اُس درۂ کوہ کی طرف بھاگا جدھر سے آیا تھا تھوڑی دور تک
لشکر قرماسپ نے تعاقب کیا بموجب حکم قرماسپ بعد دجب قرماسپ نے یہ حکم دیا کہ جانے دو جس چیز
سے مطلب تھا اُسپر تو قبضہ کر لیا اب کیا فائدہ بیکار قتل کرنے سے یہ جو قرماسپ نے کہا سب اُسکے
تعاقب سے واپس آئے تمام مال واسباب لوٹ لیا بارگاہ پر قبضہ کیا قرماسپ نے حکم دیا کہ یہ
بارگاہ ہمارے لیے برپا کی جاوے ہم اِس مین بیٹھکر جشن خوشی برپا کرینگے اور اُن خیمون مین میرے
سب سردار رہین اور میر الشکر اور ہمارے لشکر کی سب لاشین اُٹھا کر ایک مقام پر جمع کر کے جلا
دی جاوین اور لشکر حریف کے لاشے اِس غار کوہ مین ڈالدیے جاوین تا کہ میدان صاف ہو جاوے اور
بدبو نہ ہو اور جو لشکر ہمارا قلعے مین ہی اُسکو حکم دیا جاوے کہ وہ بھی یہان چلا آوے کیونکہ جب یہ خبر
ارژنگ کو معلوم ہو گی کہ میری بارگاہ فلان مقام پر میرے ہراول لشکر کے ہاتھ سے میرے لشکر کو
قتل کر کے فلان پہلوان نے چھین لیا تو مزور وہ لشکر لیکر آئیگا مین اُس سے مقابلہ کرونگا یہ جو حکم
قرماسپ نے دیا اُسیوقت سب خیمے برپا کیے گئے اور بارگاہ ارابون پر سے اُتار کر برپا کی گئی جب تک
قرماسپ مرکب سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوے اور سب سردار خیمون مین اُترے لاشے اُٹھائے
گئے شمار جو کیا تو ایک ہزار لاشے قرماسپ کے لشکر کے لوگون کے تھے اور بیس ہزار لاشین
لشکر ارمان کی تھین اُن لاشون کو تو جہان قرماسپ نے حکم دیا تھا ڈالدیا اور اپنے لشکر کے
کشتون کو جلا دیا اور بموجب حکم قرماسپ جو لشکر قلعہ بین تھا اُسکو بھی طلب کر لیا قرماسپ نے بزم عشرت

اور سب سردارون کو جمع کیا ساقی کو طلب کیا وہ جام و صراحی لیکر حاضر ہوا سب کو شراب پلانے لگا ایک
رقاصہ حاضر ہو کر یہ غزل گانے لگی غزل

کچھ ایسی بات کیجیے اے بادشاہ حسن
مارے ہوے ہم اک بت پیمان شکن کے ہین
جیسے ہین گلعذار حسینان لکھنؤ
بیہوت ایسے عشق مین اس گلبدن کے ہین
زخمونکے مسکرانے سے ثابت ہوئی یہ بات
انسانہ وہ کچھ ایسے غریب الوطن کے ہین
مرنیکے بعد دولت و حشمت سے کام کیا
کسواسطے کہ ہمتو محب سخن کے ہین

ہر دم یہ شور قمری سرو چمن کے ہین
مشتاق اہل بزم نہایت سخن کے ہین
بلبل کی یہ دعا ہی کہ یارب تو خیر کر
معشوق ہین خطا کے نہ ایسے ختن کے ہین
فصل خزان کبھی ہی جہان مین کبھی بہار
کشتہ کیے ہوے کسی گلپیرہن کے ہین
صیاد ہمسے کہتہ اسیر انکو چھوڑ دے
محتاج بادشاہ و گدا اک کفن کے ہین

جنگل مین آج پھر ل کسی ہموطن کے ہین
پوچھے اگر تو کہدین خدا کے بھی سامنے
بگڑے ہوے کچھ آج یہ نقشے چمن کے ہین
بلبل کیطرح ہوش مین آتی نہین بہار
نیرنگ سب یہ گردش چرخ کہن کے ہین
فرط قلق سے راتو نکو اڑ جاے جس سے نیند
مشتاق اک زمانہ سے سیر چمن کے ہین
اصلا نہ ہوگا ہمکو تصدق نثار قبر

اس مطربہ نے یہ غزل مصنف دفتر ہذا کی خوب بتا بتا کر گائی اور اہل بزم سب خوش ہوے یہان تو بزم عشرت برپا ہی اور قرماسب بیٹھا ہی مگر بہت خوش ہی انکو تو یہان مشغول عیش و عشرت رکھا جاتا ہی اور اب لشکر ارمان و ارمان کا و ازرنگ کا حال تحریر ہوتا ہی شمہ حال ازرنگ وغیرہ کا سماعت فرمایئے راوی نے بیان کیا ہی کہ ازرنگ تو ابھی اس صحرا مین مع لشکر فروکش ہی کیونکہ اسکو اس صحرا کی آب و ہوا بہت پسند آتی تھی جہان سے ارمان پیش خیمہ لیکر اس مقام پر آیا تھا اور اسپر یہ واقعہ گذرا اس ارمان مین ارمان زخمی ہوا کہ مین پیش خیمہ آگے لیکر روانہ ہون یہ حسرت اسکے دل مین رہی کہ اسکے لشکر نے لشکر قرماسب سے شکست کھائی راوی نے بیان کیا ہی کہ لشکر ارمان شکست کھاکر اور ارمان کو زخمی لیکر طرف لشکر ازرنگ کے بھاگا تھا تھوڑی دور اہل لشکر قرماسب نے تعاقب کیا تھا یہ سب کے سب بحالت خراب بصورت زلف محبوبان پریشان مثل نرگس حیران ہر جو اس ہاتھ مکھ کٹے ہوے اپنے زخمی شدہ سردارون کو دوش پر اٹھاتے ہوے اُنکے زخمون سے خون بہتا ہوا اس درہ کوہ سے نکلے اور اس صحراے سبز و خرم کو طے کر کے صحراے ہولناک مین پہونچے کہ جہان پانی نہ ممکن ہوا تھا اس صحرا کو بھی بدقت طے کیا اور قریب لشکر کے پہونچے لشکر ازرنگ اترا ہوا تھا سب خوش و خرم تھے اور ٹہل رہے تھے ازرنگ تخت خدائی پر بیٹھا ہوا تھا ایک طرف دیلیم بن تورج دنگل سپہ سالاری پر اور ایکجانب اسلم بن تورج دنگل سپہ سالاری پر لصد کبر و نخوت بیٹھے ہوے اور سب سردار حاضر تھے سخنگان لشکر و زارت اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا جام شراب گردش مین تھا ترماے سیمتن کا ذکر ہو رہا تھا کہ وہ ایسی معشوقہ ہی کہ اسکا ثانی اسوقت عالم مین نہین ہی سخنگان کہہ رہا تھا کہ خداوند جلدی فرمایئے اور وہان پہونچیے اور برجیس سے خواہ مقابلہ کر کے خواہ باشتی ترماے سیمتن کو حاصل فرمایئے اسکا طلسم بکارت اپنی کلید لوح مردی سے فتح فرمایئے اسکے در ناسفتہ کو سفتہ فرمایئے اسکے وصل سے کامیاب ہوجیے ورنہ وہ گوہر بے بہا اختر برج حسن و جمال آفتاب آسمان عزت و کمال کسی نکسی خدا پرست کے قبضے مین آجاے گا آپ ہاتھ ملکر رہجایئے گا کچھ نہ حاصل ہوگا وہ مزے کریگا خوب اسکے ساتھ اور اسکے معدن سعادت سے زر آرزو حاصل کریگا اور کچھ نہ ہوگا کیونکہ اکثر مین نے سنا ہی کہ جو صاحب حسن و جمال ہوتا ہی وہ اُنکے قبضے مین آتا ہی ازرنگ برہم ہو ہو کر جواب دیتا ہی کہ یہ تو کیا بک رہا ہی تو اپنی شرارت سے باز نہین آتا ہی سخنگان جواب دیتا ہی کہ مین جھوٹ نہین کہتا ہون سچ کہتا ہون دیکھ لیجیے گا

کہ جو مین کہتا ہون وہی ہوگا وہ کبھی آپ کے قبضے مین نہ آئیگی کوئی نہ کوئی بلبل باغ اسلام اُس گلشن
جمال کو لیجائیگا آپ کو اور اُسکے بھائی کو داغ جدائی دیجائیگا اور کچھ نہ حاصل ہوگا ہان اگر آپ بہت
جلد پہونچے اور ہرجیس بھی راضی ہوگیا اور اُسکے ساتھ شادی آپ کی کردی اور وہ بھی راضی ہوئی
خیر ورنہ غیر ممکن ہی یا اِس عرصے مین کسی خداپرست نے اُسکے حسن وجمال کی تعریف سُن لی پس وہ اگر
لے گیا ازرنگ نے جواب دیا کر تو بکا کر مین ضرور اُس سے اپنی آرزوے دل حاصل کرونگا اُسکے
نخل جوانی سے ثمر مراد توڑونگا اُسکے درناشفتہ کو شفتہ کرونگا کیا مجال کسی خداپرست کی کہ اُسکی طرف
آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکے دیکھنا تو ایک طرف اگر اُسکی طرف خیال فاسد بھی کرے زاُسیوقت سنگ
سیاہ ہوجاے کیونکہ مابدولت کی وہ معشوقہ ہوچکی ہی بس نہین ہوسکتا ہی کہ کوئی اُسکو بخیال فاسد
دیکھ سکے سنگدلان نے کہا کہ تمنے ایسے بہت سے کرشمے سنے ہین نور جکیدۂ قدرت کو اہل اسلام
نکال لے گئے خداوند لقا اُنکا کچھ نہ کرسکے جبریل قدرت یعنی یاقوت شاہ کی منگیتر کو لیگئے قدرت
کی کچھ نہ چلی اِسی طور سے بہت سے واقعہ ہوے ہین کہانتک بیان کرون مین نے کتابون
مین دیکھے ہین جو کہ خداے اول تھے وہ تو سنگ سیاہ اُنکو کرنہ سکے اب سنگ سیاہ کردینگے
جب کہ آپ پاس خدائی کمزور ہوکر آئی ہی ازرنگ نے یہ سُنکے کہا کہ بس خاموش رہ زیادہ
نہ بک بیکار دماغ کو خالی نکر تو بہت گستاخ ہوگیا ہی یہ جو ازرنگ نے کہا سنگدلان خاموش
ہوگیا اور کچھ باتین ہونے لگین کہ اُدھر وہ شکست خوردہ لشکر داخل لشکر ہوا لوگون نے جو
اُسکا حال پریشان دیکھا اور زخمی پایا اور تباہ حال دریافت کیا اُن لوگون نے کل حال
بیان کیا ایک شور وغل لشکر مین ہوا چندہرکارے کہ جو اُسوقت لشکر مین موجود تھے یہ حال
دیکھکر فورًا بارگاہ مین آئے اور مجراگاہ پر سے مجرا کرکے اور بدوعا دیکر یون عرض کرنے لگے
کہ خداوند کو معلوم ہو کہ وہ جو لشکر ارمان کے ہمراہ پیش خیمہ شاہی وخداوندی لیکر آگے گیا تھا
وہ لشکر شکست کھاکر اور ارمان زخمی ہوکر سپاہ بحالت تباہ بارگاہ خداوندی کو قبضہ حریف
مین دیکر داخل لشکر خداوندی ہوئی ہے ارمان کی بہت حالت خراب تھی اُسکو دیکھکر ہم
غلامون کا دل بہت بیتاب ہی یہ خبر غم ہم سُنانے کو آئے یہ کہکر وہ ہرکارے خاموش ہورہے
ازرنگ کچھ دریافت نہ کرنے پایا تھا کہ سنگدلان نے رقیدہ سر پر سے اُتار کر اور ایک بار گردش کرکے
کہا کہ مرگ تو مبارک باد یہ پہلے بدشگونی ہوئی کہ لشکر نے شکست کھائی اب خداوند کی برجیس آفتاب
پر ظفر ہونا غیر ممکن ہی ہم تو پہلے ہی سمجھے ہوے تھے کہ کوئی نہ کوئی اُفتاد ضرور پڑیگی خداوند یہان
اِس جھگڑے مین مصروف ہونگے کہ جسنے بارگاہ چھین لی ہی اُس سے مقابلہ کرینگے بارگاہ لون وہان
اُتنے عرصے مین کوئی نہ کوئی معشوقہ خداوند کو لیجائیگا برجیس کو معلوم بھی نہ ہوگا کیونکہ اُسنے
اپنی سیر کے لیے باغ کنارے دریا کے بنایا ہی ہر روز سیر کو آتی ہی سوداگر سے یہ معلوم ہوچکا
ہی اور کیا اُس سوداگر نے بھی ایک تصویر بنائی ہوگی اور بھی بہت سی تصویرین اُسنے بنائی ہونگی
اور بادشاہون کے ہاتھ فروخت کین ہونگی ایک نہ ایک تصویر بلکہ ثریاے سیمتن کی اہل اسلام
کے ہاتھ ضرور فروخت کی ہوگی وہ ضرور اُس تصویر کو دیکھکر جلا ہوگا یہ تو مجھکو یقین ہی کہ حصہ
اہل اسلام کا ہی عجب نہین ہی کہ کہین اہل اسلام نے آکر بارگاہ چھین لی ہو اور ارمان کو
شکست دی ہو یہ کام اہل اسلام کا ہی یہ دل گردا اور کسی کا نہین ہی جو لشکر خداوند سے مقابلہ

کرسکے یہ جو سختگان نے کہا ازرنگ نے جواب دیا کہ پھر تو اپنی بکنے لگا ہرکارون سے یہ نہ دریافت کرنے دیا کہ کسنے بارگاہ چھین لی اور کسنے شکست دی کسکے ہاتھ سے ارمان پر ارمان زخمی ہوا سختگان نے ہنسکر کہا کہ ہرکارے موجود ہین اُنسے دریافت کرلیجیے ابھی وہ نہین گئے ہین مین سمجھا کہ کوئی خدا پرست تھا میرا کہنا کبھی غلط نہ ہوگا یہ کہکر خود سختگان نے ہرکارون سے کہا کہ بیان کرو کہ کسنے بارگاہ چھین لی اور کون ایسا زبردست تھا کہ جسنے لشکر کو شکست دی جلد بیان کرو خداوند کو اُسکے حال کے سننے کا بہت اشتیاق ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ملک جی ہم لشکر مین تو تھے نہین اِسی لشکر مین تھے اُسکے ہمراہ نہ تھے جب وہ لشکر تباہ ہوکر یہان آیا تو معلوم ہوا کہ یہان سے فرسخ بھر پر دو پہاڑ ہین اُنکے درمیان سے راہ ہی اُسپار پہاڑون کے ایک جنگل بہت پرفضا ہی کہ لایق سیر و تماشہ ہی اُس صحرا مین ایک کلک کا بہت بڑا جنگل ہی اور ایک بہت سربلند پہاڑ ہی اُسپر ایک قلعہ ہی مگر اُس پہاڑ کا کسی طرف سے راستہ نہین ہی اُسی قلعے مین ایک پہلوان رہتا ہی کہ نام اُسکا قرماسپ ہی وہ اولاد سے غرماسپ کی ہی اور خاندان سے طہماس کے مگر وہ آفتاب پرست ہی جب یہ لشکر جاکر اُس صحرا مین اُترا اور رات بسر ہوئی صبح ہوئی یہ لوگ تو بے خوف و خطر بیٹھے ہوے تھے اُسکو خبر ہوئی کہ ایک پہلوان پیش خیمہ ازرنگ کا لیکر طرف آفتاب نماکے جاتا ہی ازرنگ نے دعوی خدائی کیا ہی اور آفتاب پرستون پر لشکرکشی کی ہی پس وہ بھی آفتاب پرست ہی اُسکو بہت غصہ آیا وہ اُسیوقت اپنا لشکر لیکر زیر پہاڑ آیا نہ معلوم کس راہ سے اور لشکر پر زدوخون کر اتمام لشکر تہ تیغ بیدریغ کیا ارمان سے اور قرماسپ سے مقابلہ ہوا وہ اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا لشکر نے شکست لھائی بارگاہ وغیرہ پر اُسکا قبضہ ہوگیا یہ سب ارمان کو لیکر وہان سے بھاگے اور اپنے لشکر مین چلے آئے یہ حال تمنے اُنھین لوگون کی زبانی سنا تھا جو بیان کیا پس ہمکو نہین معلوم کہ یہ اصل واقعہ ہی یا دروغ ہی سختگان نے کہا کہ این گل دیگر شگفت ایک خدا پرست تو حریف تھے اب آفتاب پرست بھی حریف ہوگئے ہان یہ اُسکا نتیجہ ملا کہ جیسے خداوند آفتاب پرستون پر لشکرکشی کرکے چلے تھے راہ ہی مین سامنا ہوگیا ملاحظہ فرمایئے کہ قرماسپ پسر غرماسپ نے آپ کے لشکر کو شکست دی گو قرماسپ بھی اُسی خاندان سے ہی کہ جس خاندان سے طرماسپ تھا وہ بھی آفتاب پرست تھا مگر وہ زمرد پرستون پر جان دیتا تھا یہ اُسکا پوتا ہمارا دشمن ہوگیا ہی یہ کہان سے پیدا ہوا اور بہت سے باتین سختگان نے ایسی کین کہ ازرنگ کو غصہ آگیا اور برہم ہوکر اُسنے کہا کہ کوئی ایسا ہی کہ لشکر لیکر جاے اور قرماسپ سے میری بارگاہ لے آئے اور اُسکو گوشمالی سخت دے اور میری اطاعت پر راضی کرے اگر وہ نہ راضی ہو تو قتل کرے یہ جو ازرنگ نے کہا دیلم بن تورج حرامی اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور کہا کہ مین جاکر قرماسپ کو اس گستاخی کی سزا دونگا اور بارگاہ خداوندی کو لیکر اپنے قبضے مین کرونگا اگر اُسنے اطاعت کی تو خیر ورنہ قتل کرونگا ازرنگ اُسکی یہ تقریر سُنکے بہت خوش ہوا اور کہا کہ جسقدر تمھارا جی چاہے اپنا لشکر لو اور میرے لشکر سے بھی جسقدر جی چاہے لشکر اپنے ہمراہ لو اور جاؤ تمکو سپید دید قدرت کیا دیلم نے سلام کیا اور قصد جانے کا کیا کہ وہ لوگ جو کہ ہمراہ ارمان کے گئے تھے سب سردار جو قتل ہونے اور زخمی ہونے سے بچے تھے ارمان کو لیکر بارگاہ مین آئے اور روبرو ازرنگ کے اُسکو بٹھاکر قواعد شاہی بجالاے اور مجرا کیا اور تمام حال جو کہ ہرکارون نے بیان کیا تھا اور گذر انھا سب بیان کیا ازرنگ نے حکم دیا کہ ارمان کا علاج کیا جاے اور جو لشکر شکست کھاکر آیا ہی وہ ہمراہ

دیلیم کے جاے اور اُنکو وہ مقام بتاے وہ ناواقف ہین پس بموجب از رنگ سب ارمان کو اُٹھاکر
باہر لاے اور جرّاح کو طلب کرکے اُسکی زخم دوزی کی گئی اُسکا علاج ہونے لگا اُدھر دیلم بارگاہ سے
باہر آیا اور حکم دیا کہ میرا کل لشکر تیار ہو اور پچاس ہزار سوار لشکر خداوندی کے تیار رہون پس فورًا
لشکر دیلم بھی تیار ہوگیا اور پچاس ہزار سوار لشکر از رنگ کے تیار ہوے دیلم مرکب پر سوار ہوا
تمام آلات حرب وضرب سے آراستہ خود سر بہ مع لشکر کے جو کہ قریب دو لاکھ اسّی ہزار کے تھا اور
اُسی لشکر کو ہمراہ لیکر کہ جو شکست کھاکر آیا تھا طرف قرماسپ کے روانہ ہوا بہت جلد راہ طے کرکے اُس
مقام پر پہونچا کہ جہان پر درمیان پہاڑون کے راہ ہی پس دیلم نے اُن لوگون سے دریافت کیا
جو کہ ارمان کی ہمراہی تھے کہ جہان پر مقابلہ ہوا تھا وہ مقام یہان سے کتنی دور ہی بیان کرو اُنھون نے
کہا کہ اِن پہاڑون سے نکلے اور وہ صحرا ملاراوی نے بیان کیا ہی کہ از رنگ نے دیلم سے کہا تھا کہ
تم اپنے ہمراہ ہرکارے لیتے جاؤ جب تم قرماسپ پر ظفر پانا تو مجھکو خبر کرنا مین مع لشکر وہان آجاؤنگا
پھر مین اور تم دونون ملکر کوچ کرینگے یا دیکھنا کہ لشکر کو شکست ہوگی اور قرماسپ غالب ہوگا
تو خبر کرنا مین اگر تمھاری کمک کرونگا پس دونون ملکر اُس سے مقابلہ کرینگے اور یہی ہرکارون سے
کہا تھا پس جب دیلم اُس مقام پر پہونچا اور اُسکو معلوم ہوا کہ اِن پہاڑون کے اُسپار مقابلہ ہوا تھا
دیلم نے اِس خیال سے کہ شاید قرماسپ درۂ کوہ پر اِس خیال سے لشکر لیے ہوے درۂ کوہ پر موجود
ہوا کہ از رنگ مزور کسی کو بلاے مقابلہ روانہ کریگا پس جیسے وہ لشکر آئے مین اُسکو اُسی
مقام پر گھیر کر شکست دون اور یہ اس امر سے غافل ہون اور شکست کھاؤن تو میری کرکری ہو
اور آبرو جاے سب یہ طعنہ زن ہون کہ بہت بڑا دعوی کرکے گئے تھے یہ بھی شکست کھاکر آئے
اِس سے ہوشیار چلنا چاہیے یہ خیال کرکے لشکر کو حکم دیا کہ سب خبردار ہوجائین تلوارین برہنہ
کرلین نیزے سیدھے کرلین اور ہرکارون سے کہا کہ تم آگے جاؤ اور خبر لاؤ کہ حریف کیا کر رہا ہی
آیا درۂ پہاڑ مین پوشیدہ تو نہین ہی اور بارگاہ لیکر کدھر کو گیا وہ ہرکارے یہ حکم پاکر فورًا داخل درہ
ہوے اُنکے عقب مین دیلم باخداوند از رنگ کہکر چلا اُسکے عقب مین تمام لشکر ہرکارے
راہ طے کرکے اُس صحرا مین آئے دیکھا کہ ایک لشکر اُترا ہوا ہی بڑی چہل پہل ہی ہر طرف خوشی ہورہی ہی
بارگاہ از رنگی برپا ہی گرد اُسکے اور سردارون کے خیمے ہین اُس مین ناچ ہورہا ہی یہ حال
دیکھکر وہ ہرکارے اُلٹے واپس آئے ابھی دیلم نے نصف راہ نہ طے کی تھی کہ اُنھون نے آکر خبر دی
کہ خداوند قرماسپ مع اپنے لشکر کے اور بارگاہ کے صحرا مین اُترا ہوا ہی ابھی بارگاہ لیکر قلعہ مین
نہین گیا ہی وہ ہی بارگاہ برپا ہی اُسی مین ناچ ہورہا ہی سب لوگ بہت خوش ہین یہ حال جو دیلم
نے سنا لشکر کو حکم دیا کہ بہت جلد چلو ایسا نہ ہو کہ حریف کو خبر ہوجاے اور وہ آکر راہ روک لے
تو بڑی خرابی ہو پس یہ جو حکم لشکر کو ملا سب نے ایک مرتبہ باگین اُٹھادین اور بہت تیزی کے ساتھ
لشکر کے مرکبون کو دوڑایا یہانتک وہ راہ طے کرکے اُس درے سے نکلے اب دیلم نے حکم دیا
کہ نقارے پر چوب پڑی جیسے نقارے پر چوب پڑی اور صداے نقارہ صحرا مین گونجی اور کان مین
لشکر قرماسپ کے پہونچی ایک مرتبہ اہل لشکر نے جو صحرا کی طرف دیکھا تو یہ نظر آیا کہ جس درے مین
وہ لشکر شکست کھاکر بھاگا تھا اُسی درے سے ایک لشکر کثیر نقارے بجاتا ہوا چلا آتا ہی اُسکے
آگے آگے ایک پہلوان زبردست از سر تا پا آہن مین غرق مرکب دو رکابے پر سوار مسلح ومکمل اُسکے

عقب مین لشکر بیشمار یہ حال دیکھکر فوراً چند سوار داخل بارگاہ ہوے قرماسپ کو مجرا کرکے عرض کیا کہ
خداوند خبردار ہوجائیے لشکر حریف برائے مقابلہ آیا ہی جس درے کی طرف وہ لشکر شکست کھاکر
بھاگا تھا اُسی درے سے لشکر مع ایک پہلوان قوی ہیکل کے آپ کے مقابلے کو آیا ہی قرماسپ
نے کہا کہ آنے دو اور فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور سب سردار بھی پس اسنے حکم دیا کہ سب مسلح و مکمل
ہوجائین اور لشکر مین کمربندی ہو شاید حریف اپنا عوض لے ہمکو غافل پاکر روز خون گرائے یہ حکم
دیکر بہت جلد مسلح و مکمل ہوا اور بارگاہ سے باہر نکلا سب سردار بھی مسلح و مکمل ہوکر آئے پس قرماسپ
مع سردارون کے کنارے پر لشکر کے آکر کھڑا ہوا اور آمد لشکر حریف کا تماشہ دیکھنے لگا اِدھر لشکر
قرماسپ مین کمربندی ہونے لگی اُدھر دیلم بن تورج اپنا لشکر لیکر اُس درۂ کوہ سے باہر نکلا اور
لشکر حریف کو دیکھکر اور سب کو مسلح و مکمل پاکر حکم دیا کہ مقابلۂ لشکر حریف میدان جنگ کی وسعت چھوڑکر
خیمے وغیرہ برپا کیے جائین گو اسکا قصد تھا کہ جیسے قرماسپ ارمان کو غافل پاکر آگرا تھا اُسیطور سے
مین بھی لشکر پر اُسکے جا گرون کیونکہ یہ غافل ہی ضرور میری ظفر ہوگی مگر اُسنے درے سے باہر نکلکر
سب کو خبردار پایا اور دیکھا کہ لشکر مین کمربندی ہو رہی ہی پس اِسنے حکم لشکر کے اُترنے کا دیا اور
اُدھر قرماسپ نے دیکھا کہ ایک پہلوان مع ہزار بارہ سو سوارون کے اور مع لشکر کثیر کے
درۂ کوہ سے نکلا اور اُسنے میرے لشکر کی طرف دیکھکر میرے مقابلے مین لشکر کو ٹھہرایا اور خیمے
برپا ہونے لگے قرماسپ دیکھ رہا ہی اور اپنے سردارون سے دیلم کی اور لشکر تعریف کر رہا ہی
اور کہتا ہی کہ یہ کوئی پہلوان زبردست ہی اور عالی خاندان ہی کیونکہ اسکے ہمراہ لشکر بھی معقول
ہی یہ مثل ارمان کے ایسا ویسا پہلوان نہین ہی دیکھو کس طریقے سے لشکر کو درہ کوہ سے نکالا
ہی اور کس قاعدے سے صف بستہ کیا ہی جو کہ لشکر کا طریقہ ہوتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ معرکہ سر کرچکا
ہی فنون جنگ سے خوب واقف ہی اگر یہ میرا رفیق ہوجاے تو اپنے لشکر کی سپہ سالاری اُسکو
دون اور اپنا کل لشکر اُسکے سپرد کرون قرماسپ تو یہان اپنے سردارون سے یہ تقریر کر رہا ہی
اُدھر دیلم نے اپنے لشکر کو کمر کھولنے اور خیمے وغیرہ برپا کرنے کا حکم دیکر اور مع چند سردارون کے
مرکب کو مہمیز کرکے اُسطرف کا رُخ کیا کہ جدھر قرماسپ مع اپنے سردارون کے مسلح و مکمل کھڑا
تھا اور قرماسپ کو دیکھکر اپنے سردارون سے کہا کہ یہ جو پہلوان کنارے پر لشکر کے کھڑا ہی
مع چند سردارون کے معلوم ہوتا ہی کہ یہی لشکر کا افسر ہی اور مالک سپاہ و لشکر ہی دیکھو اُسکے
چہرے سے شان دلاوری و شوکت بہادری پیدا ہی اور کسقدر مشابہ ہی طرماسپ بن طہماس
سے گو ہمنے طرماسپ کو دیکھا نہین مگر اُسکی تصویر دیکھی ہی اُسکی تصویر سے بہت مشابہ معلوم ہوتا ہی
مین خیال کرتا ہون کہ اُسی خاندان سے ہی سردارون نے جواب دیا کہ آپ نے شاید سُنا نہین
ہرکارون نے تو بیان کیا تھا کہ قرماسپ بن غرماسپ بن طرماسپ نے بارگاہ ارمان شہر صورت
سے چین لی پس ثابت ہوا کہ یہ پوتا ہی طرماسپ کا دیلم نے کہا کہ تمنے سچ کہا ہان ہان مین نے بھی سُنا تھا
مجھکو اسوقت خیال نہ رہا یہ تقریر کرتا ہوا آگے بڑھا اُدھر قرماسپ نے جو دیکھا کہ وہ پہلوان
جو کہ آگے آگے لشکر کے تھا بعد کہ سرداری اپنے لشکر کو فروکش ہونے کا حکم دیکر مع چند سردارون
کے میری طرف آتا ہی یہ بھی مع اپنے سردارون کے لشکر سے چلا اور لشکر کے باہر آیا اُدھر سے
دیلم چلا اِدھر سے قرماسپ پس وسط راہ مین دونون سے باہم ملاقات ہوئی جب باہم نگاہین چار ہوئین

قرماسپ نے بطریق آفتاب پرستی اور دیلم نے بطریق از رنگ پرستی سلام کیا اور دونون مرکب
روک کر کھڑے ہوے بعد صاحب سلامت کی دیلم نے کہا کہ آپکا نام قرماسپ ہی اور آپ کس خاندان
سے ہین قرماسپ نے کہا کہ جی ہان مین ہی قرماسپ ہون اور مین خاندان طہماس بن عنقویل دیو پیکر
سے ہون طہماس میرے دادا ہین اور طرماسپ بن طہماس میرے دادا ہین اور غرماسپ بن
طرماسپ میرے باپ تھے مین فرزند ہون پہلوان دوران گرشاسپ جہان غرماس بن طرماس
کا میرا نام قرماس ہی اور مجھکو قرماسپ بھی کہتے ہین فرمایئے آپ کو کیا ارشاد کرنا ہی دیلم نے جواب دیا
کہ ای قرماسپ مین نے تو سنا تھا کہ تم بڑے بہادر ہو اور طریقہ بہادری سے خوب واقف ہو اور
خاندان دلاوران سے ہو مگر جو طریقہ تمنے اختیار کیا ہی وہ کبھی تمھارے باپ دادا نے نہین کیا وہ
ہمیشہ حریف سے سر گرم ہو کر لڑے یہ تمنے کیا طریقہ اختیار کیا کہ حریف کو تمنے غافل پاکر اسپر
روز خون گری اور اسکو زخمی کر کے بارگاہ وغیرہ پر قبضہ کر لیا اور لشکر کو شکست دی یہ کونسی
جوانمردی تھی اور تمکو یہ بھی نہ خیال آیا کہ ہم کس سے مقابلہ کرتے ہین یہ کون ہی یہ خداوند از رنگ
کا ہراول لشکر ہی اور انکا پیش خیمہ لیکر جاتا ہی جو کہ ہمارا خداوند ہی کیا تمکو ارمان نے اس
واقعہ سے آگاہ کیا تھا ای قرماسپ تمکو ضرور اسکا خیال کرنا نہ چاہیا تھا کہ تمھارے بزرگ
ہمیشہ ایک مدت دراز تک لقا پرست رہے جو کہ خداوند از رنگ کے دادا تھے انکی بندگی
کی اور رنجدائی انکو مانا عنقویل دیو پیکر لقا پرست تھا طہماس بن عنقویل بھی لقا پرست تھا
اور سنون قدرت کہلاتا تھا مگر ایک زمانہ ایسا آیا کہ وہ خداوند لقا سے منحرف ہو گیا اور
انکی اطاعت ترک کی اسکا سبب یہ تھا کہ وہ حمزہ اول کے پوتے نور الدہر پر عاشق ہو گیا
تھا اسکے عشق مین اسنے اپنا مذہب قدیم ترک کیا اور دین اسلام قبول کر لیا اور اسی مذہب
مین مارا گیا اسکے سبب سے عنقویل نے بھی دین اسلام قبول کیا تھا مگر اسکا خیال رہے کہ
کوئی انھون نے نامردی سے اور عاجز ہو کر ایسا نہین کیا تھا بلکہ طہماس کو نور الدہر نے
زیر کیا اور اسکا یہ قول تھا کہ جو مجھکو زیر کرے مین اسکا دین قبول کرون اور اسی طور سے
عنقویل نے بھی نور الدہر سے زیر ہو کر دین اسلام قبول کیا پس اگر اسکے خلاف کرتے تو
نامرد کہلاتے کہ اپنے قول کے خلاف کیا وہ لوگ اپنے قول کے پابند تھے اور اسطور سے
کہ جسطور سے تمنے مقابلہ کیا حریف سے مقابلہ کرنے کو ننگ و عار خیال کرتے تھے ہمیشہ ساتھ
جوانمردی کے لڑے گو مسلمان ہو گئے تھے انکی شجاعت و بہادری مین فرق نہ آیا عنقویل کے
واقعہ کو خیال کرو تمنے سنا ہوگا کہ طرماسپ نے لاکھ لاکھ چاہا کہ وہ دین اسلام ترک کرے
اور ایرج نوجوان کی اطاعت کرے مگر اسنے نہ قبول کیا اور یہی جواب دیا کہ مین نور الدہر
کی غلامی قبول کر چکا ہون اب ایرج کی اطاعت نہ کرونگا آخر طرماسپ نے پریشان ہو کر
اسکو قتل کیا اسنے جان دیدی مگر اطاعت نور الدہر سے منھ نہ پھیرا ای قرماسپ تیرے
بزرگ ایسے تھے مدت تک زمرد پرست رہے اپنے دادا کو خیال کر لیجئے طرماسپ کو
جب اسکو خبر ہوئی کہ میرے دادا اور باپ نے دین اسلام قبول کر لیا تو برہم ہو کر لشکر
لیکر اس قصد سے آیا کہ باپ کو زیر کر کے پھر مذہب قدیم پر لاؤن بہت بڑے معرکے پڑے
ایرج نوجوان سے وہ آفتاب پرست تھے طرماسپ سے مقابلہ ہوا انھون نے تیرے دادا کو

زیر کر لیا اور اپنے مذہب مین لائے وہ ایسے صاحب وضع تھے کہ لاکھ لاکھ تدبیر طہماس نے کی
یہ رفاقت ایرج کی ترک کرے اور دین اسلام قبول کرے مگر انھون نے نہ قبول کیا آخر
رفاقت ایرج مین جان دی انکو انکے باپ طہماس نے قتل کیا اسی خطا پر کہ یہ آفتاب پرست
ہوا اور میری اطاعت نہین کرتا ہو ایسے سا کھ کے لوگ تھے کہ انھون نے جان دینا گوارہ کی مگر
اطاعت کرنا قبول نہ کیا یہ نہ خیال کرنا کہ ایرج آفتاب پرست تھا مگر بباطن لقا پرست تھا اطاعت
ایرج مین اطاعت خداوند لقا ہو پس طہماسپ تیرا دادا اطاعت خداوند لقا مین مارا گیا اگر وہ
زندہ ہوتے ضرور زرمر دثانی و ازرنگ بن زرمر دکی اطاعت کرتے اور انکی بندگی سے سرتابی
نہ کرتے گو ایرج آخر مین مسلمان ہو گیا اور شریک حمزہ ہوا کیونکہ وہ انکا پیرو تا تھا اسی طور سے
تمھارے باپ نے اسد کی اطاعت نہ کی گو کم سنی مین مارے گئے اسد کے ہاتھ سے غرماسپ
بھی بڑا زبردست پہلوان ہوتا اگر زندہ رہتا وہ بھی ضرور اسی خاندان خدائی کی مدد و کمک کرتا
مگر افسوس ہو کہ اسکو قضا نے مہلت نہ دی وہ اپنے باپ سے ملنے کو چلا تھا اور لقا کو سجدہ کرنیکو
راہ مین اسد سے مقابلہ ہو گیا وہ کمسن یہ جہاندیدہ زمین و آسمان کا فرق مارا گیا مگر اسد کی
اطاعت نہ کی اور اپنے مذہب کو ترک کرنا نہ قبول کیا ایسے بہادرون کے فرزند ہو کر تم ایسی
نامردی کرو اور اپنے خداوند سے مقابلہ کرو آفتاب و ماہتاب بھی تو خداوند لقا و زرمر دثانی و
ازرنگ کے پیدا کیے ہوے ہین پس تمکو لازم ہو کہ تم بھی مثل اپنے باپ و دادا کے اطاعت
پر کمر کسو اور اس سرکشی سے باز آؤ تمھارے بزرگ خداوند کے بزرگون کے طابع فرمان رہے
تم انکے تابع فرمان ہو یہ کونسی نادانی ہو کہ اپنے خداوند سے مقابلہ کرتے ہو کوئی بھی آجتک اپنے
خدا سے لڑا ہو جو تم لڑتے ہو پس میرے کہنے پر عمل کرو بارگاہ خداوندی میرے سپرد کرو اور
رومال سے ہاتھ باندھکر میرے ہمراہ چلو مین تمھاری خطا خداوند سے معاف کرا دونگا اگر
اسکے خلاف کرو گے تو یاد رکھو کہ مین تمسے مقابلہ کرونگا اور تمکو زیر کر کے خواہ قتل کر کے
بارگاہ اپنی قبضے مین کرونگا اگر تم اس حالت مین اطاعت خداوندی پر راضی ہو گے تو تمکو
زندہ چھوڑ دونگا ورنہ قتل کرونگا آیندہ تمکو اختیار ہو مین نے تمکو سمجھا دیا جو میرا حق تھا
مین نے ادا کر دیا مین اسی غرض سے بحکم خداوندی تمھارے مقابلے کو آیا ہون میرے کہنے پر
عمل کرو اپنی جوانی کو برباد نہ کرو اس زندگی کو غنیمت جانو یون برباد نہ کرو باہم مقابلہ کرنے
سے کیا حاصل بلکہ یہ فکر کرو کہ ہم اور تم ایک ہو کر اس مرایبن زبردست سے مقابلہ کرین کہ جسکے
ہاتھ سے ہمارے اور تمھارے بزرگ قتل ہوے ہین اور جنھون نے ہمارے اور تمھارے
خداوندون کو پریشان کیا ہو اور وہ انکے ہاتھ سے عاجز ہو کر بالاے آسمان چلے گئے
ہین وہ کون ہین یعنی اہل اسلام ابتو سب کو زیبا ہو کہ ایک دل ہو جائین اور اہل اسلام سے
مقابلہ کرین اور انکو شکست دین اور انکا استیصال کرین پس فرماسپ تم میرے قول پر
عمل کرو اور جو مین نے کہا ہو اسکو مان لو تمھارے لشکر سے ثابت ہوتا ہو کہ تم ضرور میرے
کہنے پر عمل کرو گے اور اپنے بزرگون کے قدم بقدم چلو گے یہ جو دیلم نے کہا فرماسپ نے
جواب دیا کہ پہلے یہ تو آپ فرمائیے کہ آپ کس خاندان سے ہین اور آپکا اسم مبارک کیا ہو پھر
مین آپ کو آپکی اس تقریر کا کافی جواب دونگا دیلم نے کہا کہ اے فرماسپ آگاہ ہو کہ مین خاندان

حمزہ سے ہون میرا نام دیلیم بن تورج ہے اور تورج فرزند رشید ایرج نوجوان کے تھے اور ایرج فرزند رشید ملک قاسم کے تھے اور یہ وتے تھے حمزہ صاحبقران کے اور نواسے تھے خداوند لقا کے اور ملک قاسم فرزند تھے علمشاہ رومی کے علمشاہ رومی فرزند تھے حمزہ کے پس مین حمزہ کے پروتے کا پوتا ہون ہمارے والد بزرگوار کو خیال کرو کہ خاندان اسلام سے تھے کہ جس خاندان مین کوئی اُنکے قول کے موافق کافر نہین ہوا مگر چونکہ میرے والد کو یہ تصدیق ہو گیا تھا کہ دین اسلام کوئی مذہب قدیم نہین ہے صرف حمزہ کے بزرگون نے لوگون کے گمراہ کرنے کے لیے یہ دین اختیار کیا ہے اور حمزہ نے اُسکو رواج دیا ہے اُنھون نے نہ قبول کیا اور شراکت خداوند لقا سے منھ نہ پھیرا اُنکی اطاعت سے سرتابی نہ کی کبھی سرکشی نہ کی لاکھ ایرج نوجوان اُنکے والد نے چاہا کہ یہ مثل میرے دین اسلام قبول کرے مگر اُنھون نے نہ قبول کیا اور ہمیشہ برسر فساد رہے اور مقابلہ کرتے رہے کیسے کیسے مقابلے کیے اپنے پردادا علمشاہ کو دربار فرعون شاہ ثانی مین سر دربار قتل کیا اپنے دادا قاسم کو لشکر روانہ کر کے قتل کرایا پہلے آفتاب پرست تھے جب دیکھا کہ لقا خداوند برحق ہے اُنھون نے لقا کی بندگی کی اور بخدائی پایا دیکھو بہادر ایسے ہوتے ہین جو کہا زبان سے وہ کیا اُسکے خلاف نہ کیا جبتک خداوند لقا زمین پر تشریف فرما رہے اُنکے ہمراہ رہے جب وہ اپنے فرزند زمرد ثانی کو امور خدائی سپرد کر کے بالاے آسمان گئے تو میرے والد اُنکے ہمراہ ہر سفر مین رہے نوبت باینجا رسید کہ خداوند زمرد ثانی بھی بعد مدت مدید بالاے آسمان تشریف لے گئے اُنھے اور ہمارے والد سے ایسی اُلفت تھی کہ اُنکو بھی اپنے ہمراہ لیتے گئے پس بعد زمرد ثانی کے امر خدائی اُنکے فرزند ارزرنگ کو ملا ہم لوگون نے اپنے باپ کی پیروی کی اور اُنکی اطاعت سے سرتابی نہ کی اسلیے بھی خداوند کے مطیع ہوے اور ہمین بھی پس ہم لوگ ایسے اپنے قول کے پابند تھے کہ اُس قول سے نہ پھرے سواے ہم تین شخصون کے اور کل خاندان ہمارا خدا پرست تھا مگر ہمین تین شخصون نے دین اسلام نہ قبول کیا بلکہ اپنا مذہب قدیم بھی ترک کیا یعنی آفتاب پرستی پس اے قرماسپ ہر ایک کو اپنے خاندان کے قدم بر قدم رکھنا زیبا ہے پس یہ کیا کہ پہلے تو کسی کے شریک ہوے جب دباؤ پڑا تو اُسکے شریک ہو گئے کہ جسکا دباؤ پڑا بس چاہے جان جاے چاہے رہے جسکے شریک ہوے اُسکے شریک ہوے چونکہ ہمارے خاندان کا یہ طریقہ تھا اور رہی جو زبان سے کہا وہ کیا اسی طور سے ہمارے والد نے لقا سے اقرار کیا تھا کہ مین آپ کی اطاعت سے سرتابی نہ کرونگا اور نہ میری اولاد پس اُسی پر عمل کیا اُنھون نے بھی اور ہمنے بھی ابتک اور جبتک زندہ ہین عمل کرینگے کبھی ہمسے کوئی فعل اُس قول کے خلاف نہ سرزد ہوگا پس تم بھی مثل میرے خداوند کے اطاعت کرو اور مثل اپنے باپ دادا کے کہ جسطور سے وہ میرے دادا کی محبت مین مارے گئے اور اُنھون نے دین اسلام قبول نہ کیا پس تم بھی میری اطاعت کرو وہ لوگ جسطور سے اُنکی عزت کرتے تھے اُسی طور سے مین تمھاری عزت کرونگا قرماسپ نے جواب دیا کہ اب مجھکو ثابت ہوا کہ آپ فرزند ہین تورج بدرک حرامی کے کہ جو فرزند تھے ایرج نوجوان کے جو کہ حالت کفر مین بقول اہل اسلام کے پیدا ہوے تھے زوجہ برادر فرخ تاجر سے یہ تو آپ نے بجا ارشاد کیا میرے باپ دادا نے کبھی اپنے باپ دادا کی اطاعت سے سرتابی نہ کی اور اُنکے دادا نے

اُنکی بڑی عزت کی یہ مرتبہ بہم کیا کہ اُنکو اپنا سپہ سالار کیا اور جب وہ قتل ہوے تو اُنکو ماتم مین چالیس
دن تک سیاہ پوش رہے ویسی عزت کون کریگا جب وہ ایسی عزت کرتے ہین تو اُن لوگون نے بھی
اپنی جان نہ عزیز کی اُنپر نثار کی گو مجھکو بھی آپ کی اطاعت کرنا لازم بلکہ فرض ہی مگر اُسوقت کی اور اسوقت
کی حالت مین بہت فرق ہی آپ ایک گبر کی طرف سے مجھسے مقابلہ کرنے آئے ہین اور مین اُسکو خدا اپنا
نہین جانتا ہون پس مین کیونکر آپ کی اطاعت کرون ہان اگر آپ اپنی طرف سے خود مجھسے مقابلہ کرنے
آتے تو مین ضرور آپ کی اطاعت کرتا یہ ممکن نہین ہی کہ مین بارگاہ آپ کو بدون مقابلہ کیے ہوے دیدون
یہ کسیکا اجارہ نہین ہی جسطرح جی چاہا حریف سے مقابلہ کیا اور مین نے کوئی پوشیدہ ہوکر مقابلہ نہین
کیا بشرطیکہ ارمان کو زخمی کیا اور لشکر کو شکست دی جب مین نے سُنا کہ یہ لشکر برائے مقابلہ آفتاب
پرستان جاتا ہی چونکہ مین آفتاب پرست تھا مجھکو مذہبی پاس ہوا مین لشکر لیکر آیا لشکر سے مقابلہ کیا
ہزارون کی جان لی تب بارگاہ قبضے مین آئی مین نے پہلے ہی ارمان سے کہا تھا کہ تم اپنا لشکر لیکر
واپس جاؤ بارگاہ مجھکو دیدو اُسنے نہ قبول کیا میرے اُسکے مقابلہ ہوا مین اُسکی ضرب سے بچا مین نے
اُسپر حربہ کیا وہ زخمی ہوا لشکر نے شکست کھائی مین نے بارگاہ پر قبضہ کیا مین نے ہزارون جانین
گنوا کر اور اپنے لشکر کو برباد کرکے بارگاہ پر قبضہ کیا ہی پس مین کیونکر بارگاہ دیدون اور کیونکر
ازرنگ کی اطاعت کرون پس اگر آپ برائے مقابلہ آئے ہین تو مقابلہ کیجیے اگر پھر غالب آیئے
تو بارگاہ لیجیے ورنہ میری تو ہی اور مین تو یون بارگاہ نہ دونگا بدون ہاتھ مُنھ کٹے ہوے اگر مین
بارگاہ فریب سے یا دھوکے سے لیتا یا یہ مجھکو منظور ہوتا کہ مین بارگاہ لیکر چلا جاؤن یا مین
بہادر نہ ہوتا تو بارگاہ لیے ہوے کوئی یہان قیام کیون کرتا اپنے مسکن کو چلا نہ جاتا سیر اتیہ بھی
تو آپ کو نہ معلوم ہوتا پس مین خود اس امر کو خلاف بہادری سمجھا اس سبب سے مین نے یہان
قیام کیا مین نے خیال کر لیا تھا کہ جب ازرنگ کو خبر ہوگی وہ کسی نہ کسی کو ضرور میرے مقابلے کو
روانہ کریگا پس اُسکے خوف سے کیون تم کسی طرف چلے جاؤ وہ کیا چیز ہی کہ جسکا مین خوف کرون جو
کوئی آئیگا مین اُسکو قتل کرونگا اور شکست دونگا پس مین کیون نہ مقابلہ کرون اور آپ ہی کا
قول ہی کہ میرے بزرگون نے جسکی اطاعت کی زیر ہوکر کی جب اپنے سے دوسرے کو زبردست
پایا اور اپنے اوپر غالب دیکھا طہماس نے دعفتویل نے نور الدہر کی اطاعت کی تو جب اُسنے
زیر ہوے تب اُنکا دین اختیار کیا اسی طور سے میرے دادا نے جبتک ایرج نوجوان نے
زیر نہ کر لیا اُسوقت تک اُنکی اطاعت نہ کی نہ اُنکا دین قبول کیا پس مین کیونکر آپ کی اور یا ازرنگ
کی بدون زیر ہوے اور مغلوب ہوے اطاعت کرون اپنے بزرگون کے قول کے خلاف
کرون اُنکی پیروی کیونکر نہ کرون اگر مین نے اُنکے خلاف کیا تو پھر مین کب اُس خاندان سے
ہوا پس جو کوئی مجھکو زیر کرے وہ یہ بارگاہ بھی لے جاے اور مین اُسکی اطاعت بھی کرونگا اگر
مین زیر کرلون وہ میری اطاعت کرے دیلیم نے کہا کہ تمنے یہ امر واجبی کہا پس میری بات سنو
جب یہ خبر ازرنگ کو معلوم ہوئی کہ فرماسپ بن غرماسپ نے میری بارگاہ چھین لی اور مین نے
تمھارا اور تمھارے باپ کا نام سُنا تمھارے دیکھنے کی محبت میرے دل مین پیدا ہوئی پس خداوند
نے کہا کہ کوئی جاکر اُس سے مقابلہ کرکے میری بارگاہ لے آئے اور اُسکو میری اطاعت پر راضی
کرے اگر وہ میری اطاعت کرے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرے مین اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور لشکر لیکر

اِدھر کو آیا اِس خیال سے کہ مین جا کر مقابلہ کرون اور زیر کرلون تو میرا رفیق زیادہ ہو جاے کیونکہ
اُسکے بزرگ میرے بزرگون کی خدمت مین رہے ہین اور میرے بزرگون نے قرماسپ کے بزرگونکو
ہمیشہ زیر کیا ہے پس مین بھی جا کر اُسکو زیر کرون اور اپنی اطاعت پر راضی کرون پس میرے کہنے پر
عمل کرو جبکہ تمھارا یہ قول ہے کہ جو کوئی مجھکو زیر کرے خواہ فنون سپاہ گری مین خواہ کشتی مین وہ مجھے
یہ بارگاہ بھی لے اور مین اُسکی اطاعت کرون اور اُسکا دین بھی قبول کرونگا پس کیون اہل لشکر
طرفین کے باہم مقابلہ کرین اور خون ناحق ہو میرے تمھارے کل مقابلہ ہو جاے جو غالب ہو
وہ اِس بارگاہ کا مالک ہو اگر تم مجھپر غالب آؤ مین تمھاری اطاعت کرون اور تمھارا دین اختیار
کرون اور اگر مین تمپر غالب آؤن تو مین اِس بارگاہ کا مالک ہون اور تم میری اطاعت کرو
قرماسپ نے کہا کہ مجھکو بدل قبول ہے اور مین آپ سے مقابلہ کرنے کو موجود ہون بہ شوق آپ
طبل جنگ بجوائیے مین آپ سے مقابلہ کرونگا یہ جو قرماسپ نے کہا دیلم نے قبول کیا باہم یہ قول و
قرار ہوا بعدہ وہ دونون اپنے اپنے لشکر مین واپس آئے قرماسپ بارگاہ ارزنگی مین آکر بیٹھا
سب سردار آکر حاضر ہوے اور اُسنے دیلم کی بہت تعریف کی اپنے سردارون سے کہا کہ میرے
دادا اُنکے دادا کے سپہ سالار تھے اور اِن کے دادا میرے دادا کی بڑی عزت کرتے تھے
اُدھر دیلم اپنے لشکر مین آیا وہان خیمے وغیرہ برپا ہو چکے تھے دیلم اپنی بارگاہ مین آیا سب سردار
حاضر ہوکے قرماسپ کی بہت تعریف کی اور حکم دیا کہ بجے طبل جنگ ہمارے نام پر ہم کل
قرماسپ سے خود مقابلہ کرینگے پس بموجب حکم دیلم لشکر دیلم مین طبل جنگ پر چوب پڑی صداے
نقارہ صحرا مین گونجی لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ کرنے لگے جب صداے
طبل جنگ یکایک قرماسپ کے کان مین پہونچی اور ہرکارے کو سن رزمی کے بجنے کی خبر
لیکر خدمت قرماسپ مین حاضر ہوے دعا و ثناے شاہی بجا لاکر عرض کی کہ لشکر دیلم مین طبل
جنگ بجا ہے دیلم نے اپنے نام پر طبل جنگ بجوایا ہے پس قرماسپ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر
مین بھی بنام ہمارے طبل جنگ بجے ہرکارے حکم قرماسپ لشکر لشکر قرماسپ مین آئے اور بہ آواز
بلند آکر کہا کہ قرماسپ نے حکم دیا ہے کہ ہمارے لشکر مین نقارۂ رزمی بجایا جاے کل ہم دیلم سے مقابلہ
کرینگے یہ جو حکم قرماسپ کا پہونچا فوراً نقارۂ رزمی پر چوب پڑی لشکر قرماسپ کو معلوم ہوا کہ کل
مقابلہ ہوگا پس یہان بھی سامان جنگ ہونے لگا دونون لشکرون مین رات بھر تیاری رہی
جنگ کا سامان ہوا طلایہ پھرا کیا صداے حاضر باش و ناظر باش بلند رہی جب صبح ہوئی ایکطرف سے
دیلم اپنا کل لشکر لیکر میدان مین آیا صف آرا ہوا ایک طرف سے قرماسپ اپنا لشکر لیکر آیا اور
صفوف لشکر آراستہ کین تبردارون نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل
نظر تھے اُنکو قلم کیا سقون نے نکلکر آب پاشی کی نقیبون نے نکلکر نقابت کی کرکیت کڑکا کہ لشکر
مین چلے آئے پس دیلم اپنے سب سردارون سے رخصت ہوکر اور مرکب کو مہمیز کرکے میدان
مین آیا سراپا میدان کا دیکھا یا اُدھر سے قرماسپ نے اپنے لشکر سے نکلنے کا سامان کیا کہ دیلم
نے مبارز طلب کیا پس قرماسپ سب سردارون سے ملکر اور مرکب کا تنگ اپنی اپنی مرضی
کے موافق درست کرکے سوار ہوکر طرف میدان کے چلا اور میدان مین پہونچکر دیلم سے
ہم تنگ و رہوا دونون کی سپرین ٹرین شرارے سپرون سے نکلے دونونکے مرکب برابر رہے

کسیکا مرکب نہ پسپا ہوا پس دیلم نے کہا کہ اے قرماسپ تلوارین ہم اور تم برابر رہے بس اب مقابلہ
کرو قرماسپ نے کہا کہ کس امر کا انتظار ہے جو آپ حربہ رکھتے ہون وہ حربہ کھینچیے یہ سنکے دیلم نے
نیزہ اٹھایا اور سینۂ قرماسپ کو تاک کر وار کیا قرماسپ نے نیزے کو نیزے کی سنان پر روکا باہم
نیزہ بازی ہونے لگی طعن پر طعن چلنے لگی بموجب شعر دو نیزہ دو باز و دو مرد دلیر ہے تو گوئی کہ بود ند
دو نرہ شیر ہے بڑے عرصے تک نیزہ بازی رہی ایک دوسرے پر غالب نہ آیا دونون کے نیزے
بیکار ہو گئے سنانین ناکارہ ہو گئین دانہ پر دانہ پڑنے لگے جب نیزہ بازی مین دونون عاجز
ہوے نیزے اٹھا کر زمین پر پھینکدیے عمود اٹھائے غربوس زین سے اُس سے لڑنے لگے کئی
ضرب کی رد و بدل ہوئی عمود بھی بیکار ہو گئے اُنمین پہل مُڑ گئے اُسکے بعد بڑے عرصے تک تیر و
کمان لیکر مقابلہ کیا ترکش خالی ہو گئے کمانین بھی رکھدین تیر بازی ہوئی اُسمین بھی برابر رہے
بس تلوارین کھنچ گئین رد و قدح ہونے لگی دو بجلیان تھین کہ برابر چمک رہی تھین مرکب مثل
دل کے پھر رہے تھے کبھی دیلم نے سر پر ضرب لگائی قرماسپ نے رد کر کے کمر کا ہاتھ لگایا دیلم
نے رد کر کے پالٹ کا ہاتھ لگایا قرماسپ نے بہرے کا ہاتھ لگایا دیلم نے تمانچہ لگایا اُسنے
بھنڈارے کا ہاتھ دیا اسی طور سے بڑی دیر تک تلوار چلی سپرین مثل غربال کے ہو گئین اور
تلوارون مین دانت بنگئے پس دیلم نے کمر کا ہاتھ لگایا قرماسپ نے اُسکو رد کر کے سر کا ہاتھ
لگایا دیلم نے سپر کو سر کی پناہ کیا اور اپنی تلوار کو نیام مین کر کے دست چپ مین سپر کو خوب
مضبوط ہتو اس کے اپنے کو بچایا جیسے تلوار قریب سر آئی سپر کی اوجھر جودی تلوار پٹ پڑی
پس دست راست کو دراز کر کے قبضۂ تلوار پر ہاتھ ڈالدیا اور زور کرنا شروع کیا اُدھر
قرماسپ نے بھی زور کیا باہم زور ہونے لگے قرماسپ نے کہا کہ اے دیلم یہ ممکن نہین ہو کہ
اب میرے ہاتھ سے تلوار لے لو مین بھی کوئی ایسا کمزور نہین ہون ایک بچے کے ہاتھ سے
تو کوئی زبردستی لے نہین سکتا ہو نہ کہ مجھ پہلوان قوی کے ہاتھ سے دیلم نے کہا کہ اچھا تم زور
کرو باہم زور ہونے لگے مرکب طاقت نہ لاکبون کی تاب نہ لاکر زمین پر پیٹ کے بھل بیٹھ گئے
زبانین نکل آئین یہ حال جو اہل لشکر نے مرکبون کا دیکھا تو پکار کر دونون سے کہا کہ اگر
باہم زور آزمائی کرنا ہو تو پشت مرکبون پر سے اُتر کر زور آزمائی کر لو اور اپنی اپنی تقدیر
کو آزما لو یہ بے زبان تمھارے لنگرون کی تاب نہین لا سکتے ہین ہان گاو زمین تمھارے
لنگر اٹھا سکتی ہو کیون بیکار بے زبانونکو ہلاک کرتے ہو پس یہ سنکے دونون جدا ہو گئے اور
اپنے اپنے مرکب پر سے کودے دامن گردانکرا ور اسلحہ تن سے اُتار کر زور کرنے لگے
اتنے عرصے مین بیلدارون نے اکھاڑا تیار کر دیا پس اکھاڑے مین اُتر کر کشتی ہونے لگی
جو پیچ دیلم باندھتا ہو قرماسپ اُسکا توڑ کر کے مثل برق کے نکلجاتا ہو اور جو دانون قرماسپ
باندھتا ہو دیلم اُسکا توڑ کر کے مثل شرارے کے نکلجاتا ہو دونون برابر سے لڑ رہے ہین
اگر مکر دیلم نے ماری اور قرماسپ کے سر سے خون نکلا تو اُسکے جواب مین قرماسپ نے بھی
ایسی مکر ماری کہ اُسکا بھی سر مجروح ہوا اگر اُسنے نوا زبند باندھا تو قرماسپ نے بھی اُسکا جوڑ
کیا اُسنے اندری چڑھا دی اگر دیلم نیچے پکڑ لایا تو پہرون گھسٹا چلا کیا مگر جیت نہ کر سکا اسیطور سے
اگر قرماسپ پکڑ لایا تو بھی جیت نہ کر سکا کسی نے دھوبی پاٹا کیا کسی نے گدھا لوٹن کیا اسطور سے

باہم دانون پیچ ہو رہے ہین جرہ بند بندھ رہے ہین اگر قرماسپ نے پیٹین اکھیڑین تو دیلیم نے
ٹانگ ایسی لگائی کہ دوسرا ہوتا تو ضرور گر پڑتا اسی طور سے بڑے عرصے تک لڑا کیے جب دونون کی
اہل لشکر نے دیکھا کہ کشتی جگر ہونے لگی اور کوئی زیر نہین ہوتا ہی کنارے اکھاڑے کے زین پوش
بچھا بچھا کر بیٹھ گئے کشتی کا تماشہ دیکھنے لگے کشتی جھڑاکا بندھا ہوا ہی برابر سے لڑ رہے ہین مگر یہ
حال ہی کہ جہان پر جمکر لڑنے لگتے ہین اسقدر پسینہ آتا ہی کہ وہ مقام تمام تر ہو جاتا ہی بلکہ کیچڑ ہو جاتی
ہی اسی طور سے تا شام باہم کشتی رہی جب شام ہو گئی قرماسپ نے ہاتھ روک لیا اور کہا کہ رات
برائے آرام ہی اور دن برائے جنگ و پیکار ہی اب ہم اور آپ کل پھر لڑینگے دیلیم نے کہا کہ
اپنا یہ طریقہ نہین ہی بدون یکسو ہوے مین میدان سے نہین جاتا ہون اگر اسی طور سے لڑوگے
تو تمام عمر فیصلہ نہ ہوگا ہر روز تازہ دم ہو کر مقابلہ کرینگے پس ایکسو ہو جاے جسکو خداوند ازرنگ
غالب کرین قرماسپ نے کہا کہ تاریکی شب مین کوئی کیا دیکھے گا اور ہم تم کیا مقابلہ کرینگے دیلیم
نے کہا کہ میرے اور تمھارے نزدیک رات کا دن کرنا کیا مشکل ہی ابھی حکم دو روشنی ہو جاے
سب دیکھینگے قرماسپ نے کہا کہ بہت خوب پس قرماسپ نے اپنے سردارون کو حکم دیا کہ
روشنی کرو اُدھر دیلیم نے اپنے سردارون سے روشنی کرنے کا حکم دیا دونون طرف سے روشنی
ہو گئی ایسی روشنی ہوئی کہ روز روشن مین بھی ایسی روشنی نہ ہوگی دونون طرف دو شیر کے
کانسے آئے دونون نے پیے اور پھر لڑنے لگے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ رات بھی اسطور سے
کشتی مین بسر ہوئی صبح ہو گئی اسدن بھی دن بھر کشتی رہی پھر شام ہوئی اسی طور سے روشنی
ہوئی اب دونون کا یہ عالم ہی کہ جو جسکو پکڑ لاتا ہی پھر دن وہ پڑا ہوا ہانپا کرتا ہی اور بمشکل نکلتا
ہی وہ رات بھی بسر ہوئی اور وہ دن بھی تیسری شب ہوئی وہ شب بھی اسی کشتی مین بسر ہوئی
تین شبانہ روز سے اہل لشکر نے طرفین کے نہ کچھ کھایا ہی نہ سوے ہین صرف پانی پر قناعت کی ہی
کہ وہ رات گذری دوپہر دن تک اسی طور سے لڑا کیے کہ جب دوپہر ہوئی تو قرماسپ نے کہا
کہ مین یہ آخری زور کرتا ہون یہ کہکر دونون مونڈھون پر دیلیم کے پکڑ کر لے دوڑا دس قدم
پر لاکر پٹکہ مارا اُدھر اُسنے جھٹکا دیا اودھر دیلیم نے اپنا لنگر قایم کیا کرتا با سینہ غرق زمین ہو گیا
قرماسپ نے لاکھ لاکھ زور کیا مگر اُسکا لنگر نہ اکھڑ سکا آخر کو عاجز ہو کر ہاتھ اُٹھا لیا اور کہا کہ
مین زور کر چکا اب آپ کی نوبت ہی یہ جو قرماسپ نے کہا دیلیم نے اپنا لنگر توڑا اور نکلکر
اُسی طور سے دونون بازو قرماسپ کے پکڑ کر اور سر سینے مین اڑا کر لے چلا اُسی طور سے
قرماسپ نے بھی دس قدم پر آکر اپنا لنگر قایم کیا پٹکہ مار کر لنگر قایم ہوا وہان پر نوش خانہ تھا
اُسمین پانون جا رہا اُدھر دیلیم نے جھٹکا مارا پس قرماسپ کا کولہ اُتر گیا جو ٹریہ سے اس زور سے
چمک ہوئی کہ قرماسپ کو چکر آگیا آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا مگر اُسنے منھ سے کچھ نہ کہا اس
خیال سے کہ اگر یہ ظاہر کرونگا کہ میرا کولہ اکھڑ گیا ہی تو حریف یہ خیال کریگا کہ اسنے فقرہ کیا ہی
یا یہ کہ اتنے سے درد کی تاب نہ لا سکا میری بہادری مین فرق آئیگا چاہے شدت درد سے
روح قالب سے نکلجاے مگر اُف نہ کرے نہ زبان سے اس امر کو ظاہر کرے یہ خیال اپنے دل مین
کرکے درد کو ضبط کیا مگر درد بہت شدت سے تھا ضبط نہ ہو سکا رنگ رو متغیر ہو گیا چہرہ
زرد ہو گیا منھ پر ہوائیان اُڑنے لگین درد بہت شدت سے ہو رہا تھا یہ اُسکو ضبط کیے

ہوے تھا کہ اتفاق سے دیلم کی نظر اُسکے منھ پر پڑی اور منتشر پایا اور چہرے کو اُسکے مضمحل دیکھا خیال کیا
کہ اسکے ضرب شدید آئی ہی اُسکے سبب سے اِسکے قلب پر صدمہ ہی مگر اِسنے بسبب حجاب کے منھ سے کہا
نہین اور اُسکو ضبط کرتا ہی اسکی شدت سے درد ہو رہا ہی یہ خیال کر کے اور اُسکے چہرے کے تغیر کو
دیکھکر اپنے ہاتھ اُسکے بازو پر سے اُٹھا لیے گو قصد کیا تھا کہ اسکی کمر زنجیر پکڑ کر زور کرون مگر جب یہ
حال دیکھا تو اپنے قصد کو فسخ کیا اور الگ ہٹ کر کہا کہ کیون قرماسپ تمھارا مزاج کیسا ہی تمھارے
چہرے پر یہ تغیر کیون ہی کیا کہین درد اُٹھا ہی یا کوئی اعضا ٹوٹ گیا ہی یا کسی عضو مین درد ہی قرماسپ نے
جواب دیا کہ آپ علیحدہ کیون ہو گئے ہین زور جسمے مین موجود ہون میری طبیعت اچھی ہی نہ درد ہی نہ
کوئی عضو ٹوٹا ہی نہ بیکار ہوا ہی دیلم نے کہا کہ مین کبھی نہ مانونگا یہ دفعتہً تغیر کا ہونا دلیل ہی اسکی کوئی نکوئی
ضرب شدید آئی ہی یہ اپنا طریقہ نہین ہی کہ جیسے زبون پر ہاتھ ڈالین یا جو کہ کسی درد مین مبتلا ہو اُسکو زیر کرین
جاؤ تم اپنا علاج کرو جب اچھے ہونا پھر مجھسے مقابلہ کرنا اُسوقت جو غالب ہو وہ بارگاہ لے اور جو مغلوب ہو
وہ اطاعت کرے قرماسپ نے کہا کہ بسبب جاگنے کے یہ حالت میری ہوئی ہی دیلم نے کہا کہ مجھکو فقرہ بذر
تمکو قسم ہی اپنے باپ کی سچ سچ بیان کرو اب مین تمسے اُسوقت تک مقابلہ نہ کرونگا جبتک تم بیان نکرو گے
اور اپنا علاج نہ کرو گے اور اچھے نہ ہو لوگے اُسوقت تک مین مقابلہ سے باز رہونگا جب یہ دیلم نے کہا
تو قرماسپ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ بڑا بہادر ہی اگر کوئی اور اس مقام ہوتا فوراً زیر کر لیتا
کیونکہ مجھ مین بسبب شدت درد کے طاقت نہین ہی بہت آسانی سے زیر کر لینا ایسے کی اطاعت کرنا اپنا
فخر ہی اور تیرے باپ دادا ہمیشہ اسکے دادا کے مطیع رہے پس کیا نقصان ہی یہ خیال کر کے یہ اُسی حالت
مین دیلم کے قدم پر گر پڑا اور کہا کہ مین نے آپ کی اطاعت قبول کی مین آپ سے زیر ہو گیا بارگاہ موجود
ہی لیجاے مجھے کوئی عذر نہین ہی کیونکہ مین نے آپ ایسا بہادر آجتک کسیکو نہین دیکھا اگر اور کوئی ہوتا
اسوقت کو غنیمت جانتا اور مجھکو اسیر کر لیتا آپ نے خوب پہچانا کہ میرے درد ہی پس جب آپ مجھکو پکڑ
اُس مقام پر لاے اور مین نے دیکھا کہ مین دس قدم تک آگیا ہون مین نے لنگر مارا اُدھر مین نے لنگر
مارا اُدھر آپ نے جھٹکا دیا اس مقام پر موش خانہ تھا میرا پانون اُسمین جا رہا زور جو پڑا کولہ اُتر گیا اور
مین نے زور کر کے اُسکے نکالنے کا قصد کیا اور زیادہ ضرب آئی اُسمین بہت شدت سے درد ہو رہا ہی
کہ مجھسے ضبط نہین ہو سکتا ہی مین ہی ایسا ہون کہ ضبط کیے ہوے ہون اگر کوئی دوسرا ہوتا تو ضرور
چلانے لگتا دیلم نے جواب دیا کہ مین تمھارے منھ کو دیکھکر پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ تمھارے ضرب شدید آئی
ہی بس یہ خلاف بہادری ہی کہ جب حریف کسی آفت مین مبتلا ہو اُسکو زیر کر لے یا اسیر قرماسپ نے کہا
کہ اب مین نے آپ کی اطاعت کی اور آپ کا مذہب اختیار کیا میرا فخر ہی آپ کی بندگی کرنا کیونکہ میرے
بزرگ آپ کے بزرگون کے تابع فرمان رہے ہین اور اُنکی غلامی کو اپنا فخر خیال کیا ہی صرف مجھکو
اپنی طاقت کا امتحان منظور تھا وہ ہو گیا اب آپ میرے لشکر مین تشریف لے چلین دیلم نے انکار کیا
مگر قرماسپ نے نہ مانا دیلم کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے لشکر کی طرف چلا ملازمون نے تخت حاضر کیا اُسپر بیٹھکر
قرماسپ طرف اپنے لشکر کے چلا دیلم نے اپنے لشکر سے کہا کہ تم لوگ پڑاؤ پر جاؤ مین بھی آتا ہون اور
اور ہرکارون سے کہا کہ خداوند سے جا کر خبر کرو کہ دو لشکر لیکر آئین قرماسپ نے اطاعت قبول کی
بارگاہ موجود ہی پس یہ سُنکے لشکر پڑاؤ پر واپس گیا کمر مین کھولین چار شبانہ روز کے تھکے ہوے
تھے اور جاگے ہوے کچھ کھا پی کر اپنے اپنے مقام پر آرام پذیر ہوے ہرکارے طرف لشکر از رنگ

کے خبر کو روانہ ہوے ادھر قرماسپ اپنی فرودگاہ پر آیا لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا آپ بارگاہ مین آیا
سب سردار حاضر ہوے کمنگر کو طلب کیا اُسنے آکر کورنہ بجایا بندش کی مالش کرکے چلا گیا پس قرماسپ نے
سب سردارون کو جمع کرکے کہا کہ مین نے اپنے آقازادے کی اطاعت کی کیونکہ یہ میرے آقازادے
ہین میرے باپ دادا انکے بزرگون کے ہمیشہ مطیع رہے اور انکی غلامی سے سرتابی نہ کی اسی طور سے
مین نے اِن کی اطاعت کی پس تم سب بھی مثل میرے انکو اپنا آقا و مالک تصور کرنا سب نے کہا کہ جو آپکا
حکم ہو اُسکو بسر و چشم بجا لائین گے کبھی آپ فرمانے کے خلاف نہ کرینگے جب یہ سب نے جواب دیا پس
قرماسپ نے اُن سب کی بہت تعریف کی اور حکم دیا کہ بزم عشرت برپا کرو پس اُسیوقت سامان ہونے
لگا سب سامان ہو گیا تھوڑے عرصے مین بزم عشرت آراستہ ہوئی ساقیان سیمین ساق جام و سبو لیکر
بزم مین آئے رقاصان شوخ و شنگ حاضر ہوکر گانے بجانے لگین یہان تو بزم عشرت آراستہ ہو راوی نے
بیان کیا ہو کہ یہ جو حرکت دیلم نے کی کہ جب اُسکا چہرہ متغیر ہو گیا ہاتھ اُٹھا لیا یہ اتنا بڑا اثر اُسکا تھا کہ تورج
بیٹا تھا ابرج نوجوان کا یہ صرف خاندان صاحبقران کا اثر اُسمین آگیا تھا ورنہ یہ لوگ کب ایسی حرکت
کرتے ہین جسطور سے ہوتا ہو حریف کو زیر کرتے ہین پس یہان تو بزم عشرت آراستہ ہو دیلم خوشی خوشی
شراب پی رہا ہو خوش بیٹھا ہو وہان ارژنگ سختگان اور سردارون سے رخصت کہتا تھا کہ ابھی کچھ خبر
دیلم کی نہین آئی نہ معلوم مقابلہ ہوا یا نہین اگر مقابلہ ہوا تو کیا انجام ہوا کون غالب ہوا اور کون
مغلوب سختگان کہتا تھا کہ وہ ملا بھی نہ ہوگا جو مقابلہ ہو وہ بارگاہ لیکر کسی طرف چلا گیا ہوگا دیلم تلاش مین
پھر رہا ہوگا جب اُس سے کسی مقام پر سامنا ہوگا تو مقابلہ ہوگا کیا اُسکا ہاتھ آنا امر آسان ہو وہ چلد پا ہوگا
ارژنگ کہتا ہو کہ تیرے ایسے ہی خیال ہوتے ہین ارژنگ ہر روز اسی انتظار مین رہتا ہو کچھ خبر دیلم
کی آئے دیلم کو گئے ہوے پانچ روز گذر رہے تھے کہ پھر ارژنگ نے کہا کہ ابھی تک کوئی دیلم کی خبر
نہ آئی اور ہرکارے جا کر اُسکی خبر لائین ابھی ہرکارے نہ روانہ ہوے تھے کہ ہرکارے جو کہ دیلم نے
خبر کرنے کو اُس مقام سے روانہ کیے تھے جبکہ خود ہمراہ قرماسپ کے اُسکے لشکر مین چلا تھا آکر لشکر مین پہونچے
اور رسیدے بارگاہ مین آئے مجرا گاہ پر سے مجرا بجا لائے سختگان نے کہا کہ کیا خبر تازہ لائے ہو بیان
کرو اُنھون نے کہا کہ ہم یہ خبر لائے ہین کہ ہم بحکم خداوند دیلم بن تورج کے ہمراہ گئے تھے وہ جو لشکر لیکر
برائے مقابلہ قرماسپ گئے تھے ہم اُنکے پاس سے آئے ہین خداوند کو خبر دینے یہ جو اُن ہرکارون
نے کہا ارژنگ نے ایک مرتبہ خوش ہوکر کہا کہ جلد بیان کرو کہ دیلم کا مزاج تو اچھا ہو اور وہ خیریت
سے ہین اُنھون نے عرض کیا کہ وہ بھی خیریت سے ہین اور جملہ لشکر بھی آپکو مبارک ہو اور اسلم کیطرف
دیکھکر کہا کہ آپ کو بھی مبارک ہو آپ کے بھائی نے قرماسپ کو زیر کر لیا اُسنے اطاعت کی اور روہ
انکو اپنے ہمراہ اپنے لشکر مین لیگیا ہو یہ جو ہرکارون نے کہا ارژنگ تو فرط خوشی سے اُچھل پڑا تخت پر
اور یہ عالم ہوا کہ پیراہن جسم مین تنگ ہو گیا اور اسلم کی بھی یہی نوبت ہوئی مارے خوشی کے
پھولون نہ سماتا تھا سختگان نے ہرکارون سے بیان کیا کہ کچھ یہ تو بیان کرو کہ کیونکر زیر کیا کیا واقعہ
ہوا اُن ہرکارون نے عرض کیا کہ چار شبانہ روز کی کشتی مین زیر کیا مگر سبب یہ ہوا کہ اوسکا زور کرنے
سے کولہ اُتر گیا اُنھون نے جو اُسکی یہ حالت دیکھی ہاتھ اپنا کھینچ لیا اُسنے کہا کہ یہ کیا آپ نے ہاتھ کیون
کھینچ لیا اُنھون نے جواب دیا کہ یہ اپنا طریقہ نہین ہو کہ جب حریف زبون ہو یا اُسکے ضرب شدید آئے
اور ہم اُس سے مقابلہ کرین اور زیر کرلین یہ جو اُسنے سُنا پس اُسنے اطاعت کی اور کہا کہ مین نے

آپ کی اطاعت کی اپنے ہمراہ اپنے لشکر مین لے گیا ہی اُنھون نے ہمسے فرمایا کہ تم خدمت خداوند مین جاؤ اور میری طرف سے خداوند سے عرض کرو کہ آپ مع لشکر تشریف لائیے مین نے قرماسپ کو آپ کی اطاعت پر راضی کیا ہی پس اُنکو ہمراہ لیکر طرف آفتاب نما کے کوچ فرمائیے چنانچہ ہم خداوند کو خبر کرنے آئے ہین یہ اصل واقعہ ہی یہ جوار زنگ نے سُنا اُسیوقت خوش ہوکر حکم دیا کہ لشکر مین یہ اطلاع دیجاے کہ وہ سامان سفر کرین مین اُسیوقت یہان سے طرف دیلم کے کوچ کرونگا یہ جو حکم دیا اور سب حاضرین دربار سے کہا کہ آپ لوگ بھی سامان کرین پس لشکر مین نقارۂ سفری پر چوب پڑی صداے رحیل بلند ہوئی سب نے اپنا اسباب بار کیا تھوڑے عرصے مین کل لشکر تیار ہوگیا شاگرد پیشہ سامان سفر لیکر آگے کو روانہ ہوے تخت خداوندی ہاتھیون پر کسکر موجود کیا گیا ارزنگ اُسپر سوار ہوا سختگان خواصی مین بیٹھا اسلم اپنے مرکب پر سوار ہوا جلوس سواری آگے بڑھا سقے چھڑکاؤ کرتے ہوے سڑک آگے پیتی ہوئی باغ روان ہمراہ بڑی شان وشوکت سے سواری ارزنگ کی چلی عقب مین لشکر بیشمار قطار در قطار مرکبان ترکی وعراقی کوتل ہمراہ شتر ہزارون خاص بردار چوبدار لباسہاے فاخرہ مردہ ہاے دیبا زرق وبرق پہنے ہوے عصاے طلائی ونقرئی ہاتھون مین خاص گیبون پر زربفتی غلاف چڑھے ہوے ماہی مراتب ہمراہ نقیب نقابت کرتے ہوے صداے باادب باش دیتے ہوے آگے آگے چلے اسی یہانتک کہ ارزنگ مع لشکر کے اُس صحرا مین پہونچا کہ جہان آب وگیاہ کا نام نہ تھا وہان لشکر نے قیام نہ کیا پس اُسیوقت کوچ کیا یہانتک کہ لشکر اُس درۂ کوہ پر پہونچا کہ جسکے اندر سے راستہ تھا پس ارزنگ نے لشکر کو اُسکے اندر سے چلنے کا حکم دیا وہ ہرکارے جو کہ براے خبر آگے تھے آگے آگے تھے کوس سفری پر برابر چوب پڑ رہی تھی صداے نقارہ فضاے آسمان مین گونج رہی تھی نوبت بانجا رسید کہ لشکر اُن پہاڑون سے نکلا کہ نقارے پر چوب پڑی اہل لشکر دیلم کو ہرکارون نے بڑھکر خبر دی کہ خداوند تشریف لاتے ہین مع لشکر کے اور سپہ سالار کہان تشریف رکھتے ہین اُنھون نے کہا کہ وہ تو کل سے لشکر مین آئے نہین ہین قرماسپ کے لشکر مین موجود ہین بس وہ ہرکارے دوڑے ہوے لشکر قرماسپ مین آئے یہان دیلم وقرماسپ دونون بارگاہ مین بیٹھے ہوے ناچ دیکھ رہے تھے اب قرماسپ بھی ایسا ہوگیا ہی کہ اُٹھ بیٹھ سکتا ہی اور راہ بھی چل سکتا ہی کہ ہرکارون نے مجرا گاہ پر سے مجرا کرکے دیلم سے عرض کیا کہ خداوند مع لشکر تشریف لاتے ہین یہ سننا تھا کہ دیلم نے کہا مین تو جاتا ہون اپنے لشکر مین تاکہ لشکر کو ہمراہ لیکر خداوند کا استقبال کرون قرماسپ نے جواب دیا کہ مین بھی آپ کے ہمراہ چلتا ہون یہ کہکر بزم عشرت کے برخاست ہونے کا حکم دیا اور اپنے سردارون سے کہا کہ تمام لشکر کو تیار کرو اور تم لوگ بھی آراستہ ہو مین اپنے آقا کے ہمراہ جاکر خداوند کا استقبال کرون گا اپنی خطا خداوند سے معاف کراؤنگا پس سب سردار بارگاہ کے باہر آئے اور لشکر کو کمربندی کا حکم دیا فوراً لشکر تیار ہوا اُدھر دیلم نے اُن ہرکارون سے کہا کہ تم جاکر میرے سردارون سے کہدو کہ ہمارے افسر کا حکم ہی کہ سب لشکر تیار رہو ہم خداوند کے استقبال کو چلین گے ہرکارون نے یہ حکم دیلم کا سردارون کو آکر سنا دیا سردارون نے اہل لشکر کو آگاہ کیا اُسیوقت یہان بھی کمربندی ہوئی اور لشکر تیار ہوگیا پس اُدھر جب سب لشکر قرماسپ کا تیار ہوگیا پس قرماسپ ہمراہ دیلم کے اپنا کل لشکر لیکر دیلم کے لشکر مین آیا یہان بھی لشکر تیار رکھا پس دیلم نے اپنے لشکر کو صف بندی کا حکم دیا لشکر دیلم نے

صف باندھی اور ایک طرف لشکر قرماسپ صف بستہ ہوا یہ دونون برابر برابر مرکب پر سوار ہوکر مع
اپنے سردارون کے کھڑے تھے کہ نقارے کی صدا آئی ہر سنے آباشی کرتے ہوے آئے پھر اور جلوس
سواری آیا پھر مرکب کوتل آئے اسکے بعد سوارون کے پرے کے پرے غول کے غول غٹ کے غٹ
اسکے بعد تخت ارزنگ نمایان ہوا دیلم مرکب پر سے کود پڑا اسکے ہمراہ اسکے سردار قرماسپ بھی
مرکب پر سے اترا اسکے بعد اسکے سردار بھی اور سب لشکر کے سوار بھی پیدل ہوے علمہاے لشکر کو
جلوہ ملا سلامی کے باجے بجے دیلم نے جھک کر ارزنگ کو سلام کیا پھر سجدہ کیا اسی طور سے قرماسپ
نے بھی بعد اسکے دیلم اپنے بھائی کے ملا اور قرماسپ سے کہا کہ یہ میرے بھائی ہین قرماسپ نے
اسلم کو بھی سلام کیا اور کہا کہ آپ بھی آقا ہین پس ارزنگ دیلم وغیرہ کو ہمراہ لیکر آگے بڑھا قرماسپ نے
دیلم سے کہا کہ خداوند سے میری طرف سے عرض کیجیے کہ وہ میرے لشکر مین تشریف لے چلین انکی بارگاہ
برپا ہو اس مین تشریف فرما ہو دیلم نے ارزنگ سے عرض کیا ارزنگ نے قبول کیا پس ارزنگ
لشکر قرماسپ مین آیا اپنی بارگاہ مین اترا تینون لشکر ایک ہوگئے وہ تمام صحرا لشکر سے بھر گیا ہزارون
خیمے برپا ہوگئے ارزنگ بارگاہ مین آیا سب سردار حاضر ہوے دیلم اور اسلم و دیگر سردار
اپنے اپنے مرتبے سے بیٹھے قرماسپ کو قریب دیلم جگہ ملی اور اسکے سردار اسی صف مین بیٹھے
قرماسپ نے بزم عشرت کے برپا ہونے کا حکم دیا بزم عشرت اسیوقت آراستہ ہوئی ارزنگ نے
دیلم سے حال دریافت کیا دیلم نے پہلے قرماسپ کی بہت تعریف کی اسکے بعد کل حال جنگ بیان
کیا اور کہا کہ قرماسپ نے آپ کی اطاعت کو اختیار کیا قرماسپ نے مع کل اپنے سردارون کے
اٹھکر ارزنگ کو سجدہ کیا مذہب آفتاب پرستی ترک کیا دین ارزنگی اختیار کیا ارزنگ کو اور
خوشی ہوئی اسکو بھی اپنا سپہ سالار کیا خلعت سپہ سالاری اسکو دیا اسنے سلام کرکے لیلیا ارزنگ نے
قرماسپ کو اسیوقت خطاب یدقدرت و ستون قدرت کا دیا قرماسپ نے بہت خوش ہوکر بارگاہ
نذر کی اور کہا کہ مین آپ کا ایک ادنی غلام ہون اس عرصے مین سب سامان بزم موجود کیا گیا ساقی
نے آکر سب کو شراب پلائی جب سب بادۂ ناب سے مست ہوے مطربان خوش گلو حاضر ہوے ہوکر ناچنے
لگین و گائین پس سات روز تک بزم عشرت قرماسپ نے برپا کی اور ارزنگ کی دعوت کی غرض
آٹھوین دن جلسہ برخاست ہوا سب نے آرام کیا نوین دن ارزنگ نے حکم دیا کہ اب یہان سے
کوچ کرو طرف آفتاب نما کے کیونکہ ہمکو تعجیل ہی فراق معشوقہ سے دل بہت بیقرار ہی اب ایک منٹ
برابر ایک برس کے اور ایک دن برابر ایک ہزار برس کے معلوم ہوتا ہی پس آج سامان کرو
کل یہان سے کوچ کرین سب نے عرض کیا بہت خوب قرماسپ نے عرض کیا کہ اگر مجھکو اجازت ہو
تو مین اپنے قلعے مین جاؤن اور کسی کو اپنی طرف سے قلعے کا حاکم کرون اور سب بندوبست کرکے
حاضر خدمت ہون اور ہمراہ رکاب سعادت انتساب چلون ارزنگ نے کہا کہ بہت جلد آنا مین
کل یہان سے ضرور کوچ کرونگا اسنے جواب دیا کہ یہ غلام ابھی حاضر ہوگا ارزنگ نے کہا کہ جاؤ
پس قرماسپ ارزنگ سے رخصت ہوکر باہر آیا اور اپنے سردارون کو اسی مقام پر چھوڑا
اور کل لشکر کو چند ملازم ہمراہ لیکر اسی نقب کی راہ سے قلعے مین آیا سب اہل قلعہ کو قرماسپ کے
آنے کی خبر ہوئی اسنے آتے ہی دربار کیا سب کو جمع کیا پہلے حکم مذہب آفتاب پرستی کے ترک کرنے کا
اور دین ارزنگی کے قبول کرنے کا دیا سب نے قبول کیا اسکے بعد اپنے بھائی بیخبر دلاور کو جو کہ

صلب شداد اور بطن ملکہ ماہ پارہ سے پیدا ہوا تھا اور اپنے طرف سے قلعے کا حاکم کیا اور شب کو اُسکی
اطاعت اور فرمان برداری کا حکم دیا اور اپنا سب واقعہ بیان کیا اور کہا کہ مین تو مع لشکر ہمراہ ارژنگ
کے طرف آفتاب نما کے جاتا ہون وہ آفتاب پرستون کے مقابلے کو جاتے ہین سب نے کہا کہ ہم تیرے
برادر کو بھی مثل آپ کے خیال کرینگے اُنکی اطاعت سے مرتابی نہ کرینگے یہ کہکر سب نے بموجب حکم فرماسپ
ہنیجر کو تخت پر بٹھایا فرماسپ نے پہلے نذر دی پھر اور سب نے نذر دی جب فرماسپ ان سب امرون
سے فراغت کر چکا تو سب سے رخصت ہو کر قلعے سے پھر اسی راہ سے لشکر سے آیا ارژنگ سے ملا راوی
نے بیان کیا ہے کہ یہان لشکر مین سب سامان سفر درست ہو چکا تھا اور ارژنگ اسکندن ارمان کو
کہ وہ اچھا ہو چکا تھا ہراول لشکر کرکے اور پیش خیمہ اُسکے سپرد کرکے طرف آفتاب نما کے روانہ
ہوا اُسیدن وہ دو منزل چلا گیا تیسری منزل پر اُسنے قیام کیا وہ دن اور رات ارژنگ نے
اُسی صحرا مین بسر کی صبح کو مع لشکر کے کوچ کیا اُسنے ترنگ اور خشم سے جس ترنگ اور خشم سے خاور سے
چلا تھا بلکہ یہان لشکر اور زیادہ ہو گیا تھا اور ژنگ نے بھی اسکندن دو منزل تک قیام نہ کیا تیسری
منزل پر جا کر ارژنگ نے قیام کیا ارمان جب لشکر ارژنگ اُس منزل پر پہونچا وہان سے اور
آگے روانہ ہوا پھر اُسنے تیسری منزل پر جا کر قیام کیا یہ ایک منزل کو تین منزل کرتا ہوا جاتا ہے ہر مرتبہ
تیسری منزل پر قیام کرتا ہے اسی طور سے ارژنگ بھی کوچ کرتا سہ منزلہ کرتا ہوا چلا جاتا ہے یہانتک
کہ ارمان کو بعد پندرہ روز کے ایک دوراہا ملا اب جو مسافرون سے دریافت کیا کہ یہ دونون
راہین کدھر کو گئی ہین اُنھون نے کہا کہ یہ دونون راہین اقلیم خورشید یہ کو گئی ہین ارمان نے
اُس سے پوچھا کہ شہر آفتاب نما کدھر کو ہے اُنھون نے جواب دیا کہ وہ شہر اُسی اقلیم مین ہے اور اب تو
وہ بہت شہر ہو گیا ہے پہلے وہ کچھ بھی نہ تھا جبکہ خورشید شاہ بادشاہ تھا جسے اُسکا نواسہ پیدا ہوا
اور وہ یہان خداوند آفتاب ہوا اور خود خدائی کرنے لگا کیونکہ وہ خداوند آفتاب کا فرزند ہے
اسکا سبب یہ ہے کہ خداوند آفتاب دختر خورشید شاہ پر عاشق ہوے اُسکے باغ مین آکر اُسکے ساتھ عقد
کیا اور زبردستی ہوے ملکہ حاملہ ہوئی پہلے برجیس پیدا ہوے پس خداوند نے اپنی قدرت سے ایک
قلعہ پیدا کیا اور یہ ایک باغ اور گنبد اور ایک خانہ رزاق کہ جہان سے سب کو رزق تقسیم ہوتا ہے اور
ایک خانہ عیش کہ جہان بروز جشن نوروزی جسدن خداوند برجیس کی ولادت کا جشن ہوتا ہے سبکی
دعوت ہوتی ہے اور بہت سے سامان ہین ہم کہانتک بیان کرین اور فرزند خداوند کے پاس بڑا لشکر
ہے برجیس کے چار پیغمبر ہین اور بہت سے افسر ہین وہ ہمیشہ نقاب منھ پر ڈالے رہتے ہین قلعہ ایسا ہے
کہ اُسکے اندر سے سب باہر کا حال معلوم ہوتا ہے ایک گنبد آفتاب نما ہے اُسمین خداوند تشریف رکھتے ہین
یہ قدرت خداوند ہے کہ ہمیشہ ہر رنگ کے پھول قلعے مین کھلے رہتے ہین اور صدائے راگ و رنگ
آتی ہے کہنے والا نظر نہین آتا ہے ایک آسمان قلعے پر قایم ہے اُس سے ہر وقت بارش گل ہوا کرتی ہے
ایک آفتاب وسط قلعہ مین ہے اُسکی روشنی بارہ کوس تک رہتی ہے اور بہت سے آفتاب اُس قلعے پر ہین
اُس قلعے کا نام قلعہ آفتاب نگار و قافہ آفتاب نما ہے خط جلی زمرد و یاقوت کے حرفون سے تختہ طلا
پر لکھا ہوا ہے کہ این قلعہ آفتاب نگار و آفتاب نما و تختہ در قلعہ پر لگا ہوا ہے اسی طور سے ہر گلی و
کوچے پر شہر کے لکھا ہوا ہے اندر یا باہر قلعے کے اُس گلی اور کوچہ کا نام اُس تختے پر تحریر ہے خداوند کی
طرف سے جو مسافر سرامین اُترتے ہین طعام لذیز اُنکو دیا جاتا ہے لشکر کی چھاؤنی شہر مین ہے اور رچہ

ہر دن شہر ہی شہر بہت وسیع ہی اور بہت آباد ہی خصوصًا اب بہت کثرت سے آباد ہو گیا ہی کہین تل رکھنے کی جگہ نہین ہی اسقدر عمارت اُس شہر مین تیار کی گئی ہین لب دریا تک عمارت بنگئی ہی اور ریتی چلی جاتی ہین اُس شہر مین کوئی محتاج نہین ہی فقیر کا نام تک نہین ہی تمام اقلیم خورشید نگار مین دین آفتاب پرستی جاری ہی ورنہ قبل ہین مختلف مذہب کے بادشاہ حکومت کرتے تھے جب سے برجیس نے خدائی کی سب ایک مذہب ہو گئے اور اقلیمون سے لوگ آتے ہین دین آفتاب پرستی اختیار کرتے ہین ارمان نے کہا کہ مین نے سوال کیا کیا تو نے تقریر طولانی بیان کی میرے سوال کا جواب دے یہ مین نے سب سُن لیا اُسنے کہا کہ کہنے یہ دریافت کیا کہ یہ دونون راہین کہان گئی ہین اور پھر پوچھا کہ شہر آفتاب نما کہان ہی بس مین نے کہدیا کہ یہ دونون راہین خورشید نگار یعنی اقلیم خورشیدیہ کو گئی ہین اور اُسی اقلیم مین شہر آفتاب نما ہی اور اب وہ دارالسلطنت ہی اقلیم خورشیدیہ کا ایک راہ خشکی سے گئی ہی خشکی کی راہ سے دس روز مین پہونچوگے اور ایک راہ تری سے ہی مگر تری کی راہ سے پندرہ روز مین پہونچنا ہوگا کیونکہ یہ راہ پھیر کی ہی یہ کہکر وہ مسافر تو راہی ہوا یہ اُسنے نہ پوچھا کہ تم لشکر لیکر کیون جاتے ہو کیا کام ہی کسکا لشکر ہی اُسنے اپنی راہ لی پس ارمان خشکی کی راہ سے چلا اور ایک تختہ لکھکر اُس مقام پر لگا دیا کہ جو راہ شمال کو گئی ہی اُدھر سے نہ جانا مشرق کی راہ سے آنا یہی راہ شہر آفتاب نما کو گئی ہی اسکے جانے کے دوسرے روز ارزنگ مع لشکر اُس مقام پر پہونچا پس اُس نوشتہ کو پڑھکر اُسطرف چلا تھا کیونکہ یہ بھی حیران ہوا تھا کہ کدھر جاؤن مگر تختے کے سبب سے اُسی طرف چلا راوی نے بیان کیا ہی کہ بعد دس روز کے ارمان اقلیم خورشیدیہ مین پہونچا ایک صحرا اُس صحرا مین اُترا چند مسافر اُدھر سے جاتے تھے اُنکو اپنے قریب طلب کیا اُنسے دریافت کیا کہ اقلیم خورشیدیہ یہان سے کتنی دور ہی اُنھون نے ہنسکر جواب دیا کہ آپ اقلیم خورشیدیہ مین داخل ہو چکے ہین یہ صحرا اُسی اقلیم مین ہی ایسے ایسے ہزارون صحرا ہین اِسلئے زیادہ تر پر خطا ہین اِسکی کیا اصل ہی ارمان نے کہا کہ شہر آفتاب نما یہان سے کتنی دور ہی اور کونسی راہ ہی اُسنے کہا کہ اُس شہر کی یہی راہ ہی اور یہان سے پانچ فرسخ پر ہی پہلے شہر خونخوار یہ دخترنیرنگ ملیگا وہان سے اپنی طرف شہر کے اور بائین طرف شہر افریقہ وغیرہ ہی اُسکے بعد ایک بہت بڑا صحرا ملیگا پس اُسکے بعد سے سرحد ہی شہر آفتاب نما کی راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ ہزار سوار اور اُنکے افسر جو بھاگ کر آئے تھے اُنمین سے کچھ تو ہمراہ ارمان کے تھے کہ وہ راہ سے واقف تھے اور باقی ہمراہ ارزنگ کے تھے مگر جب سلیم شیر صولت یہان آیا ہی تو اور طریقہ تھا اتنے عرصے مین اور طریقہ ہو گیا دوسرے وہ تری کی راہ سے گیا تھا یہ خشکی کی راہ سے آئے ہین اِس سبب سے وہ کچھ بتا نہ سکے خلاصہ کہ وہ مسافر بھی بتا کے اپنی منزل کو چلے گئے اُسدن ارمان نے اُس مقام پر قیام کیا دوسرے دن وہان سے کوچ کیا ایک نوشتہ لکھکر درخت مین آویزان کر دیا اُسکا یہ مضمون تھا کہ اِسی طرف سیدھے چلے آئیے پس راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ارزنگ اُس مقام پر پہونچا بہت اُس مقام کو پسند کیا تین روز تک وہان قیام کیا ایک سوار نے وہ نوشتہ جو کہ ارمان نے ویران کیا تھا لاکر پیش کیا چونکہ ارزنگ حیران تھا کہ اب کدھر کو جاؤن اور کس طرف کو لشکر لیکر روانہ ہون کہ وہ نوشتہ جو دیکھا پس لشکر کو اُسی طرف روانہ ہونے کا حکم دیا اور اُس مقام سے کوچ کیا راوی ارمان کو وارزنگ کو مع لشکر طرف آفتاب نما کے روان رکھتا ہی اور کچھ حال شہر آفتاب نما

اور برجیس کا تحریر کرتا ہی اب

شمہ حال شہر آفتاب نما و برجیس آفتاب پرست یعنی خداوند برجیس کا ملاحظہ فرمائیے

راوی نازک خیال اِس قصے کو اِس طور سے عرض کرتا ہی کہ یہ واقعہ اِس مقام تک جلد دوم مین تحریر ہوا ہی کہ برجیس پیدا ہوا اور جوان ہوا اور اُسکی بہن ثریا سے سیتمن پیدا ہوئی یہ بھی جوان ہوئی اِسنے ایک باغ بنوایا ہی اُسی مین ہر روز مع چار سو یا پانچ سو انیسون اور جلیسون کے سیر کو جاتی ہی اور رات کو قلعے مین چلی آتی ہی برجیس جبکہ جوان ہوا اور آفتاب جادو نے اپنے کو ظاہر کرکے اِسطور سے کہ مین خداوند ہون خورشید شاہ نے برجیس کو تاج و تخت دلوایا تھا اور قلعۂ سحر تیار کیا تھا اُسکے کل واقعات جلد دوم مین تحریر ہو چکے ہین جو کچھ اُس قلعے کی صفت ہی اُسی مین خانۂ عیش و خانۂ رزق بنا تھا سحر سے ہزارون آدمی بوقت صبح رزق پاتے تھے اور آفتاب نے منھ پر برجیس کے غازۂ سحر ملا تھا کہ جسکی سبب سے جو اُسکی صورت دیکھتا تھا وہ سجدہ کرتا تھا برجیس کے منھ پر ہر وقت نقاب پڑی رہتی تھی چنانچہ اقلیم خورشید کے سب بادشاہ مثل خونخوار شاہ و افریق شاہ کے مطیع ہوے تھے اور بہت سے اطراف و جوانب کی بادشاہ آکر آفتاب پرست ہوے برجیس کا خدم و حشم دیکھکر اور جاہ و جلال اُسکے اور یہ اُسکے شہار شاہ منظور شاہ قیمور شاہ حصار شاہ اور تاتار شاہ معمار شاہ قلقار شاہ وغیرہ آفتاب پرست ہوے اور بہت سے مثل ثمود شجر پرست کمنود کوہ پرست صمصام سنگ پیشانی شیران شمیر صولت ببران ببر سوار ببران فیل پیکر شیران خار پشت وغیرہ اور پہلوانان پیشہ آزر یہ مثل منصور رازآوار قیصور آدم خوار دمریخ مار خوار سے آفتاب پرست ہوے ہین اور خداوند برجیس کی ملازمت کی ہی تو اور بہت سے بادشاہ کہ جنکے نام یہ ہین مطیع ہوے تھے شہنشاہ حجرہ نشین کلاق شاہ اشتیاق شاہ یہ لوگ بھی کوئی دو لاکھ سے کوئی تین لاکھ سے آکر شریک برجیس ہوے تھے یہ بیان ہو چکا ہی کہ سلیم شیر صولت جو نامہ لیکر آیا تھا اور جب نامہ برجیس کے پاس پہونچا تھا وہ پڑھکر بہت ناخوش ہوا تھا اور ایلچی کے ناک و کان کاٹنے کا حکم دیا تھا سلیم کو خبر ہوئی تھی یہ تلوار لیکر چلا تھا کہ قلعے مین گھسکر برجیس کو عین دربار مین قتل کرے گا مع اُسکے اہل دربار کے اور اُسکے ہمراہ جو اُسکا لشکر دس ہزار کا تھا وہ بھی چلا تھا چنانچہ جب برجیس کو خبر ہوئی تھی اُسنے دریچۂ قدرت سے سر نکالکر اپنی صورت دکھائی تھی تو سلیم مع نو ہزار کے بیہوش ہو گیا تھا اور جب ہوش آیا تھا تو برجیس کو سجدہ کیا تھا اور آفتاب پرستی اختیار کی تھی چنانچہ اُسکو عہدۂ حمیداری لشکر ملا تھا اور بڑا مرتبہ اسکا ہوا تھا ایک ہزار سوار جو کہ مقرب مین تھے اُنھون نے جو یہ حال دیکھا تھا تو وہ اُلٹے واپس ہوے تھے اور وہ نامہ جو کہ چاک شدہ تھا بطور جواب لیکر خاور کی طرف گریزان ہوے تھے اور ارزنگ کو آکر خبر دی تھی ارزنگ اُسی پر غصہ کھا کر چلا تھا اُسکا حال تحریر ہوا کہ وہ اقلیم خورشید مین پہونچ گیا ہی اور برابر منزلین طے کرتا ہوا چلا آتا ہی پس راوی نکتہ سنج بیان کرتا ہی کہ جب سلیم شیر صولت شریک برجیس ہوا اُدھر برجیس سے آفتاب جادو نے کہا کہ اے فرزند من و اے نائب من آگاہ ہو کہ ایک ہزار سوار ہمراہیان سلیم شیر صولت سے جو کہ نامہ لیکر آیا تھا جواب نامہ لیکر فرار کر گئی ہین وہ ارزنگ کے پاس گئے ہین جب ارزنگ کو معلوم ہوگا وہ اُسیوقت لشکر لیکر آئیگا گو وہ تمھارا کچھ بنا نہین سکتا ہی اُسکو اُنے دو مگر یہ تدبیر کرو

کرچند نامے لکھکر اُن ملکون کی طرف روانہ کرو کہ جو فلک اسکو راہ مین ملین گے کوئی اُسکو نہ روکے
اور راس سے نہ مقابلہ کرے تاکہ وہ یہان پہونچ جاے یہان اُسکو اُسکی اِس گستاخی کی سزا دیجائیگی
پس دوسرے دن برجیس نے جب دربار کیا اور تخت خدائی پر آکر اندرون پردۂ قدرت بیٹھا
اور خونخوار و افریق دونون پیغمبر نامرسل و کل اہل دربار اپنے اپنے مقام پر سب درجون مین آکر
بیٹھے اُسوقت برجیس نے اندر سے پردۂ قدرت کے آواز دی کہ اے خونخوار تم یہ کام کرو کہ مجھکو
بہ علم قدرت ثابت ہوا ہی کہ ارزنگ تفطۂ حرام مع لشکر کوچ کرچکا ہی اور اسکے ہمراہ لشکر کثیر ہی وہ
ابھی خیال خام مین اپنے کو خدا جانتا ہی اور خدا زادہ بس لقا وغیرہ میرے فرستادہ تھے اُنھون نے
یہان آکر دعوی خدائی کیا تھا وہ خدا نہ تھے بالکل یہ خیال اُسکا غلط ہی کہ میرے باپ دادا خدا تھے
مین بھی خدا ہون پس وہ یہان آکر اپنی سزا کو پہونچیگا اور اس سرتابی کی سزا پائیگا لہذا جو بادشاہ
کہ اسوقت یہان موجود ہین اور اُنکی طرف سے اُنکے ملکون مین اُنکے نائب ہین اور جو کہ اپنے
ملکون مین ہین اُنکو یہ تحریر کردو کہ اگر کوئی لشکر تمھارے ملک کی طرف سے ادھر کو آئے تو اُسکو
آنے دینا ہرگز ہرگز نہ روکنا ہم اسکو یہان آکر سزا دینگے تم کوئی تعرض نہ کرنا اگرچہ وہ تمسے برسر فساد
بھی ہو تو تم مقابلہ نہ کرنا ورنہ اِس عدول حکمی کی ہم تمکو سزا دینگے اور غضب خداوندی تمپر نازل کرینگے
خونخوار نے عرض کیا بہت خوب پس اسیوقت اس درجے کی طرف خونخواری نگاہ کی کہ جسمین صاحبان
قلم بیٹھے تھے یہ مین عرض کرچکا ہون کہ درجۂ بالا والے پائین کا حال دیکھ سکتے ہین اور پائین
والے درجہ بالا کا پس خونخوار نے اُنکی طرف دیکھکر اشارہ کیا پس جو کہ سب دبیرون کا افسر تھا
وہ اپنے مقام سے اُٹھا اور ہاتھ باندھے ہوے سب درجے طے کرکے روبرو خونخوار کے حاضر ہوا
پہلے اُسنے اُس پردۂ قدرت یعنی حجاب قدرت کی تعریف کی اور سجدہ کیا پھر خونخوار سے عرض کیا
کہ کیا حکم ہوتا ہی خونخوار نے وہی مضمون اُس سے بیان کیا اور کہا کہ اس مضمون کے بہت جلد
نامے تحریر کرو وہ سلام کرکے گیا اور اُسی مضمون کے نامے ایک سو اسی لکھ لایا اور حاضر کیے
خونخوار نے کرسی پر سے اُٹھکر اور قریب حجاب جاکر عرض کیا کہ یہ نامے حاضر ہین آواز آئی ہاتھ بڑھاؤ
میز پر رکھدو پس خونخوار نے نامے رکھدیے ایک ہوا ایسی چلی کہ وہ نامون کو اُڑا کر لیگئی اور جو
نامہ جسکے نام کا تھا اُسکو پہونچا دیا ہر ایک مضمون نامہ سے آگاہ ہوا ادھر برجیس جب نامہ روانہ
کرچکا یہ تو مین عرض کرچکا ہون کہ ہر وقت آفتاب جادو برجیس کے پاس پوشیدہ موجود رہتا ہی
اور برابر ہر ایک بات کی اُسکو خبر دیتا ہی اور جو وہ کہتا ہی اُسپر برجیس عمل کرتا ہی پس آفتاب نے
برجیس سے کہا کہ اے برجیس قمار دیو گوش قیصور آدم خوار و سیہ دیو نیزہ باز و شبرنگ خود پرست
و حسام شیر صولت کو مع طومار شاہ سرشار شاہ کے بیس لاکھ سپاہ سے روانہ کرو کہ وہ بیرون شہر
آفتاب نما جاکر مقیم ہون اور جب ارزنگ آئے تو اُسکو بیرون شہر روکے نہ آنے دے ورنہ بڑی خرابی
ہوگی حریف اندر شہر کے اگر آگیا تو اہل شہر پریشان ہونگے اور غدر مچ جائیگا کیونکہ اُسکا قصد یہ ہی کہ
لشکر لیے ہوے اندر شہر کے چلا آئے اُسکے ہمراہ لشکر کثیر ہی اور بہت سے پہلوان ہین اور دوسرے
چرنگ بن زمرد جو کہ ایک ساحرہ سے کہ نام اُسکا جمود تھا زمرد پہ عاشق ہوئی تھی اور زمرد سے اُسکو
حمل رہا تھا شداد شاہ کے شہر مین اُسکے بطن سے پیدا ہوا تھا نمود اُسکی خالہ نے اُسپر عاشق ہوکر
اور محروم جادو دلکہ انقرام جادو و جمرد جادو و ناشاد جادو کو بہم کرکے اور اُسکی خدائی کو درست

کرکے کوئی بیس اُنیس لاکھ کا لشکر ہمراہ لیکر اور بہت سے بادشاہون کو اپنا شریک کرکے اور رسا عان
خدائی درست کرکے یہ دعوی کیا کہ مین خدا ہون اور مجھکو میرے بزرگون نے خانہ خدائی خلق کیا
ہی اور ارژنگ میرے باپ کا غلام تھا وہ جھوٹا دعوی کرتا ہی کہ مین فرزند ہون زمرد کا نہ وہ فرزند زمرد ہی نہ
خدا ہی پس اُسنے اپنے ملک سے کوچ کیا ہی پہلے وہ خاور پر جاتا تھا چونکہ اُسنے سُنا تھا کہ ارژنگ
خاور پر ہی جب اُسکو معلوم ہوا کہ ارژنگ طرف شہر آفتاب تمکے کوچ کرکے گیا ہی تو اُسنے ادھر کا قصد
کیا ہی وہ بھی راہ مین ہی اُسکا یہ قصد ہی کہ مین پہلے ارژنگ سے مقابلہ کرکے اُسکو مٹا لون کیونکہ مین خدا
ہون بس پھر اُسکے بعد اپنی خدائی کو درست کرون پھر تمسے وہ مقابلہ کریگا اُسکے بعد خدا پرستون سے مین تمکو
خبر دیتا ہون کہ یہ دونون فرزند ہین زمرد کے مگر مختلف البطن اور دونون تمھارے شریک ہونگے اور تمھاری
اطاعت کرینگے لہذا تمکو لازم ہی کہ تم لشکر کو روانہ کرو کہ وہ ان دونون کو روکے یہ بھی خبر دیتا ہون کہ پہلے
ارژنگ آئیگا اور تمسے نامہ و پیام کریگا اُسی عرصے مین چترنگ بھی آجائیگا اُسکے اور ارژنگ کے مقابلہ
ہوگا اور پھر باہم شریک ہوکر تمسے مقابلہ کرینگے یہ جو آفتاب جادو نے برجیس سے کہا برجیس نے اُسوقت
افریق کا نام لیکر کہا کہ ای مرسل دست چپ تم آگاہ ہو کہ سرداران دست چپ سے فیصور آدمخوار و سنتور
نیزہ باز قہار دیوکش حسام شیر صولت کو مع طومار شاہ سرشار شاہ کی تیس لاکھ سپاہ سے روانہ کرو کہ وہ
بیرون شہر جاکر خیمہ زن ہون اور میدان جنگ کو آراستہ کرین اور جب ارژنگ آئے ہمکو خبر کرین کہ ہم
کسیکو روانہ کرین گے یا قدرت خود کوچ کرینگے اور یہ بھی معلوم ہو کہ علاوہ ارژنگ کے ایک اور زمردی
کہ نام اُسکا چترناب ہی اُسکے ہمراہ بہت سے ساحر ہین اور لشکر کثیر ہی وہ بھی لڑکا ہی زمرد کا وہ بھی دعوی خدائی
کرکے اپنے مقام سے چلا ہی اُسکو یہ دعوی ہی کہ مین خدا ہون نہ ارژنگ خدا ہی نہ برجیس بس وہ بھی جھوٹا
ہی اور ارژنگ بھی بس اُسکو بھی رد کرین اور ہمکو خبر کرین افریق شاہ نے کہا کہ بہت خوب بس اُسیوقت
افریق شاہ نے پہلوانان نامبردگان کو طلب کرکے کہا کہ قدرت نے یہ حکم دیا ہی اُن سب نے پہلے سجدہ کیا
اُسکے بعد وہان سے اجازت لیکر زیر گنبد آئے اور بیرون قلعہ آکر اپنے مرکبون پر سوار ہوکر اپنے مقام پر
آئے اُدھر اُن سردارون نے چھاؤنی مین جاکر بیس لاکھ کا لشکر انتخاب کرکے اور خیمہ و بارگاہ نکلوا کر اُسیوقت
طومار شاہ و سرشار شاہ کو ہمراہ لیکر نامبرگان نے کوچ کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ گو بیس لاکھ کا لشکر شہر
سے نکلگیا مگر اسقدر آبادی تھی پر بھی نہ معلوم ہوا کہ اِس شہر سے دس آدمی نکلگئے ہین پس اُنھون نے بیرون
شہر جاکر مقام نفیس تجویز کرکے لشکر کے اُترنے کا حکم دیا خیمے وغیرہ برپا ہوے سب اُن خیمون مین اُترے
بارگاہ جو برپا ہوئی اُسمین طومار شاہ و سرشار شاہ اُترے اُنکے برابر جو خیمے تھے اُنمین وہ سردار اُترے
لشکر کا پڑاؤ ہوا وہ مقام پر از آب و گیاہ تھا دریاے قہار جاری تھا اسکو پہلو پر لیکر لشکر فروکش ہوے
یہ کارخانہ تھا کہ جب سے لشکر آکر اُترا برجیس نے یہ بھی کہدیا تھا کہ کل لشکر کو کھانا یہان سے پہونچا کریگا تم
کوئی فکر نہ کرنا آب و طعام کا بندوبست نہ کرنا دونون وقت قدرت کے مطبخ سے کھانا لشکر کے لیے
علی قدر مراتب آیا کریگا راوی نکتہ سنج بیان کرتا ہی کہ بس یہ طریقہ تھا کہ دونون وقت ہر ایک کے بستر پر
کھانا علی قدر مراتب موجود ہوجاتا تھا اور پہلوانون اور سردارون کے اور بادشاہون کے لیے
خوان آراستہ ہوکر آجاتے تھے کوئی پہونچانے والا نظر نہ آتا تھا ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ کارخانہ سحر کا
تھا آفتاب جادو سحر سے کل لشکر کو کھانا روانہ کردیتا تھا پس برجیس نے یہ بندوبست کیا تھا جو کہ تحریر
ہوا ہی برجیس تو قلعے مین بیٹھا ہوا خدائی کر رہا ہی بالکل بیخوف و خطر ہی کوئی اُسکو فکر نہین ہی لوگ آکر

اُسکو سجدہ کرتے ہین اُسکی خدائی کے مقر ہوتے ہین یہان تو یہ سامان ہی اُدھر ارمان شیر صولت ہراول لشکر
ارژنگ مع پیش خیمہ کے چلا آتا ہی جب اُسنے چند صحرا طے کیے اب اُسکو شہر ملنے لگے ہر ایک بادشاہ نے ہرکارے
اُن نامون کے پہونچنے کے بعد مقرر کیے تھے کہ جب کوئی لشکر ادھر سے جاے اُس سے دریافت کرکے
ہمکو خبر کرنا کہ اگر ارژنگ کا لشکر ہوگا تو ہم نہ مزاحم ہونگے اگر اور کوئی لشکر ہوگا اس سے ضرور مزاحم ہونگے
چونکہ ہرکارے مقرر تھے اُنھون نے جو لشکر آتے ہوے دیکھا اہل لشکر سے جاکر دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ یہ لشکر ارژنگ کا ہی ارمان شیر صولت ارژنگ کا پیش خیمہ لیکر طرف آفتاب نما کے جاتا ہی اُسکے
عقب مین ارژنگ مع لشکر کثیر چلا آتا ہی وہ ہرکارے یہ جاکر اس شہر کے بادشاہ کو خبر دیتے تھے وہ خاموش
ہوجاتا تھا پس بعد جانے ارمان کے ارژنگ مع لشکر کے آتا تھا ہرکارے یہ دریافت کرکے فورًا
بادشاہون کو خبر کرتے تھے نوبت بایخجا رسید کہ ارمان قریب شہر آفتاب نما کے پہونچا دور سے اُسنے
دیکھا کہ ایک قلعہ بہت بلند سر بفلک کشیدہ بنا ہوا ہی اُسکے وسط مین ایک گنبد ہی اُس گنبد کے برج پر
ایک آفتاب لگا ہوا ہی کہ اُس سے شعاعین نکل رہی ہین اور گرد اُسکے بہت سے آفتاب ہین یہ قلعہ
بہت دور سے دکھائی دیتا ہی یہ قلعہ جو ارمان نے دیکھا اول سردارون سے اور سواردون سے
دریافت کیا کہ تم تو اسطرف آئے ہو ہمراہ سلیم شیر صولت کے یہ کون قلعہ ہی اُنھون نے دیکھکر عرض کیا
کہ اے پہلوان جہان آپ کو مبارک ہو کہ آپ شہر آفتاب نما کے قریب پہونچ گئے ہین یہ قلعہ وسط شہر مین
ہی اسی مین برجیس خدائی کرتا ہی اُسکے گرد تمام شہر آباد ہی اور اہل شہر و سردار ان لشکر کی عمارت ہی اور سب
اہل شہر اس قلعے کے گرد رہتے ہین اور یہ قلعہ بہت وسیع ہی اور یہ آفتاب اس قلعے کے وسط کے برج
پر بنا ہوا ہی اُسکی روشنی بارہ کوس تک بیرون شہر پھیلی ہوتی ہی اور بہت سے آفتاب اس قلعے کے
آفتاب کے گرد ہین جسکو کہ آپ دیکھ رہے ہین سُنا ہی کہ اس قلعے پر ایک آسمان ہی ایسا صاف و شفاف
ہی کہ اُس آسمان پر جو عمارت بنی ہوئی ہی وہ نیچے سے معلوم ہوتی ہی اُس آسمان پر سے پھول ہمیشہ برستے
ہین اور یہ قلعے مین ہزارون چمن کھلے ہوے ہین اور صداے راگ و رنگ آتی ہی مگر گانے والا نظر
نہین آتا ہی یہ جو ارمان نے سُنا بہت خوش ہوا اور کہا کہ ہم منزل مقصود پر پہونچ گئے اب یہان سے
شہر آفتاب نما کسقدر دور ہی اُنھون نے کہا کہ ایک منزل ہی اب کچھ دور نہین ہی ارمان نے اُسدن
اُسی مقام پر قیام کیا دوسرے دن صبح کو وہان سے روانہ ہوا دو پہر دن راہ طی کی تھی کہ دور سے نشان
لشکر نظر آئے ایک سردار نے ارمان سے عرض کیا کہ اے پہلوان جہان دیکھیے وہ سامنے سے علماے لشکر
نظر آتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ کوئی لشکر ادھر کو آتا ہی کوئی مقام معقول دیکھکر اور تجویز کرکے لشکر کو فرود کش
فرمایئے تاکہ اگر لشکر حریف ہو شاید آپ کے ادھر آنے کی خبر سنکر آپ کے روکنے کو اور مقابلہ کرنے کو آتا ہو
تو بڑی خرابی ہو ہم تو غافل ہون اور وہ مثل قرماسپ کے ہمپر آپڑے اور قتل کرنا شروع کرے بارگاہ
وغیرہ چھین لے یہ جو اُس سردار نے کہا ارمان کو بھی یقین ہو گیا اُسیوقت اُسنے ہرکارون سے کہا کہ جاکر
خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کدھر کو جاتا ہی ہمسے مقابلہ تو نہین کرنے آتا وہ ہرکارے یہ حکم پاکر فورًا روانہ
ہوے اور ارمان نے اہل لشکر کو حکم دیا کہ اسی صحرا مین مقام پر آب و گیاہ دیکھکر قیام کرو ابھی مرکبون سے
نہ اُترو سب اسباب بار رہے اور جبتک ہرکارے خبر لیکر نہ آئین یہ جو حکم دیا کل اہل لشکر ایک صحرا میں آب و
گیاہ دیکھکر آسین مشین باندھکر کھڑے ہوے لشکر کے آگے ارمان اپنے مرکب کو روکے کر اور کل سردارون کو
لیکر کھڑا ہوا اُدھر وہ ہرکارے جو کہ روانہ ہوے تھے پاے شاطری مارتے اور راہ طی کرکے قریب اُس لشکر

آفتاب پرستان کے پہونچے کہ جو کہ بسر کردگی ظلمات شاہ و سرشار شاہ و قصور آدمخوار و سنتور نیزہ باز
و حسام شہر صونت شبرنگ خود پرست کے برائے روکنے ارژنگ وغیرہ کے آئے ہوا تھا اور شہر آفتاب نما
کو پشت پر کر لیا تھا انھون نے دیکھا کہ کوسونتک خیمہ وغیرہ برپا ہین بازارین آراستہ ہین جسمین طرح طرح کی نعمتین
کے ہوے لہرا رہے ہین باجے جنگی بج رہے ہین سوار و پیدل پھر رہے ہین سردارون کے خیمے
برپا ہین انپر دربان چوکیدار پہرہ دے رہے ہین سوار و ردیان پہنے کھڑے ہین انکے سینون پر تصویر
آفتاب لگی ہوئی گرداس تصویر کے بخط جلی لکھا ہوا ہی کہ این تصویر خداوند آفتاب است اسکے برابر ایک اور تصویر
بنی ہوئی ہی وہ انسان کی ہی اسکے منھ پر نقاب پڑی ہوئی ہی صرف چہرہ ہی اسکے برابر بخط جلی لکھا ہوا ہی کہ این تصویر
نائب خداوند و سر زندخداوند جبیس است علمہاے لشکر کے پھریرون پر تعریف خداوند
آفتاب و برجیس تحریر ہی اور ندمت اور سب خداؤن کی خصوصاً لقاے بے نقاب زمرد ثانی و ارژنگ
وغیرہ کی بہت شد و مد سے تحریر ہی وسط لشکر مین ایک بہت بڑا علم ہی کہ اسپر آفتاب بنا ہوا ہی اس سے ضو
پیدا ہی اسکے برابر چہرہ برجیس کا ہی اسکے اوپر بخط یاقوت رنگ بڑے بڑے حرفون سے تعریف آفتاب
و برجیس تحریر ہی اور سیاہ حرفون سے مذمت لقا اور زمرد شاہ باختری و زمرد ثانی و ارژنگ بلید
تحریر ہی لشکر کے سواروں کی وردیان بہت زرق و برق ہین سب طلائی ہین ہر چیز پر سونے کا کام بنا
ہوا ہی ہر خیمے پر اور ہر بارگاہ پر آفتاب بنے ہوے ہین و ہر دوکاندار کی دوکان پر آفتاب کی تصویر
ضرور ہی اور برجیس کی ہرکارے یہ سیر کرتے ہوے اور لشکر کو دیکھتے ہوے ہر مقام پر پھرتے ہوے
ایک مقام پر پہونچے وہان چند سوار بیٹھے ہوے فرش نفیس بچھا ہوا تھا حقہ برنجی آگے لگا ہوا تھا
شطرنج کھیل رہے تھے یہ بھی کھڑے ہوکر دیکھنے لگے کہ اُن مین سے ہر ایک نے انکی طرف دیکھا اور کہا
کہ آیئے تشریف لایئے کیونکہ یہ بھی بوضع شرفا تھے اور اسباب سفر انکے دوش پر تھا یہ مسافر بنکر لشکر مین
گئے تھے اسنے انکو مسافر خیال کرکے کہا کہ آیئے تشریف لایئے اسکا تو یہ مطلب تھا یہ اسباب کو رکھ کے
بیٹھ گئے اسنے خاصدان سے نکالکر انکو پان دیا انھون نے پان لیکر کھایا اسنے پوچھا کہ آپ کون
لوگ ہین اور کدھر سے تشریف لاے ہین اور کہان تشریف لیجانے کا قصد ہی یہ جو بیٹھے تو اب سب
انکی طرف متوجہ ہوگئے شطرنج کو رکھدیا کیونکہ انکی صورت کچھ عجب طور کی تھی اس اقلیم کے یہ رہنے
والے نہ تھے انکی وضع پر نہ تھے انکی اور وضع تھی سب متعجب ہوہو کر دیکھ رہے تھے یہ جو اسنے کہا انھون نے
جواب دیا کہ ہم مسافر ہین ترکستان سے آتے ہین کیونکہ اس ملک مین مدت سے دین اسلام رائج ہی
اسلام کا ڈنکا بجتا ہی ابتک ہم پوشیدہ رہے مگر اب ہمسے برداشت نہ ہوسکی کہ ہم اپنے خداؤن کی مذمت
سنین لہذا ہم وہان سے چلے آئے نہ اپنے مین ہمنے اسقدر قدرت پائی کہ اُن لوگون سے مقابلہ کرین
ہم پچاس آدمی تھے اور وہ لاکھون جدھر جسکا جی چاہا وہ چلا گیا ہمنے راہ مین سُنا کہ شہر آفتاب نما جو کہ
اسوقت بہت بڑا شہر ہی اور خورشیدیہ کا دارالسلطنت ہی وہان خداوند آفتاب نے نزول فرمایا ہی
اسکا ایک فرزند ہی کہ جسکو انھون نے اپنا نائب کیا ہی وہ بہت شد و مد سے خدائی کرتا ہی کہ جو لوگون نے
انکا دین اختیار کیا ہی بڑا اختیار ہی چونکہ ہم بھی ایک مدت سے آفتاب پرست تھے ہمنے خیال کیا کہ ہماری
بسر اس ملک مین خوب ہوگی اسی شہر مین ملکر رہو اور اپنی زندگی برآخت بسر کرو چنانچہ لوگون سے دریافت
کرتے ہوے اور نشان پوچھتے ہوے اقلیم خورشیدیہ مین ہمنے اب شہر آفتاب نما کو دریافت کیا لوگون
نے پتہ دیا اسی پتہ پر اس مقام پر پہونچے جب یہان پہونچے تو یہ لشکر فروکش پایا ہم لشکر مین آئے لشکر کو

ایسا آراستہ پایا کہ ہمنے ہزارون سفر کیے لاکھون لشکر دیکھے مگر اس شان وشوکت کا لشکر نہین دیکھا آجکل
جو شان وشوکت لشکر اسلام کی ہی وہ کسی لشکر کی نہین ہی یہ شوکت اُسنے بھی نہین پائی ہی ایک زمانے
مین جب ایرج نوجوان آفتاب پرست تھے اُنکے بھی ہمراہ لشکر تھا مگر یہ شوکت نتھی جو اُس لشکر کی ہی
خداوند لقا جو کہ اٹھارہ ہزار ملک باختر کا مالک تھا اور جو نسوٹھ لاکھ کا لشکر زیر قیطول خدائی ہر وقت
پڑا رہتا تھا اور لشکر کا کچھ شمار نہین باوجود اس مرتبے کے کہ خدائی کرتا تھا مگر اسکے لشکر کے بھی ایسے
نشان نہ تھے جو کہ ہمنے اُس لشکر کے دیکھے ہمکو حیرت ہوئی کہ یہ کس بادشاہ کا لشکر ہی جلکر ذرا اِس کی
سیر کرنا چاہیے بعد اسکے پھر طرف اپنی منزل مقصود کے روانہ ہونگے چنانچہ لشکر مین آئے تمام دن ہوا پھرتے
ہوے مگر لشکر کی حد وانتہا نہ معلوم ہوئی کہ کسقدر لشکر ہی اور اُسکا کون افسر ہی ہمکو یہ حیرت ہی اور یہی
حسرت ہی کہ ہم اس لشکر کے حال سے واقف ہون یہ تو ہمپر ثابت ہوگیا کہ یہ لشکر آفتاب پرستون کا ہی
مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ کدھر جاتا ہی اور کدھر سے آیا ہی اور کس مہم پر گیا تھا اور یہان کیون مقیم ہی غرض ان
سوارون نے جواب دیا کہ یہ کوئی مقام حیرت نہین ہی ایسے ایسے بہت سے لشکر ہین در اصل تمنے اس
شان وشوکت کے لشکر نہ دیکھے ہونگے اب دیکھوگے اسکی کیا اصل ہی یہ ایک ادنی لشکر ہی آگاہ ہو
کہ جس شہر کی تم تلاش مین منزلون سے یہان آئے ہو یہ اُسی شہر سے لشکر نکلکر آیا ہی اور یہ لشکر خداوندی
ہی مگر ادنی لشکر ہی اسکے مثل ہزارون لشکر ہین اس لشکر کے افسر دو بادشاہ اور چار پہلوان ہین کہ جنکے
نام یہ ہین قیصور آدمخوار سنتور نیزہ باز حسام شیر صولت شبرنگ خود پرست طومار شاہ وسر شار شاہ
اور وہ جو تم قلعہ دیکھتے ہو جسپر آفتاب تابان درخشندہ اور تابندہ ہی وہ ہی شہر آفتاب نما ہی یہ قلعہ
اُسی شہر مین ہی اسی قلعے مین خداوند تشریف فرما ہین اور یہ لشکر جسکو تم دیکھ رہے ہو نہ کسی مقام پر
گیا تھا نہ کہین جاتا ہی صرف شہر سے اس غرض سے بحکم خداوندی آیا ہی کہ کوئی ارژنگ بن زمرد ہی اور
وہ یونا ہی لقا یعنی زمرد شاہ کا اُسنے یہ دعوی کیا ہی کہ مین کی خدا ہون اور کوئی خدا نہین ہی وہ ہر طرف
اپنی خدائی کی نوبت بجاتا پھرتا ہی اُسکو خداوند آفتاب کے نزول کی خبر ہوئی پس اُسنے اِدھر کا قصد
کیا کہ خدا تو مین ہون یہ خداوند آفتاب کون ہی مین جاکر مقابلہ کرکے خداوند آفتاب کو مٹا دونگا
پس وہ لشکر کثیر لیکر اِدھر کو آتا ہی یہ حال خداوند کو بعلم خدائی معلوم ہوگیا قدرت نے اِن چار سردارونکو
اور دو بادشاہون کو مع بیس لاکھ سپاہ کے روانہ فرمایا کہ تم بیرون شہر جاکر مقیم ہو اور جب ارژنگ
لشکر لیکر آئے اُسکو روکنا اور مقابلہ کرنا اور ہمکو خبر دینا ہم کچھ تدبیر کرینگے گو ہمکو علم خدائی سے ثابت
ہو جائیگا مگر تم بھی ہمکو خبر کرنا اے بھائیو اس لشکر کی کیا حقیقت ہی جب تم شہر مین جاؤگے اور دیکھوگے تو
تمکو اور زیادہ حیرت ہوگی اور جب قدرت کی قدرت نمائیان اور شوکت نمائیان اور اپنے بندونپر
مہربانیان اور نوازشین اور رحم دلی دیکھوگے تو دریاے حیرت مین ہمہ تن غرق ہوجاؤگے عجب نہین
کہ تمکو سکتہ کی نوبت پہونچے پس جو شان خدائی اور قدرت نمائی چاہیے وہ خداوند آفتاب اور اُنکے
نائب یعنی فرزند خداوند مین موجود ہی یہ قدرت نمائی ہی کہ جب سے لشکر یہان آکر مقیم ہوا ہی اُسدنسے
دونون وقت علی قدر مراتب کل لشکر کو خداوند کے مطبخ سے طعام لذیذ آتا ہی ہم اہل لشکر کو کوئی زحمت نہین کرنا پڑتی
ہی بلا محنت ومشقت کھانا کھاتے ہین اور چین سے بسر کرتے ہین یہ جو اُن ہر کارون نے سنا کہا کہ جو رہے خداوند
آفتاب کی کیا قدرت ہی اور کیا شان ہی واقعی یہ قدرت اور یہ شان نہ ہمنے کسی خدا کی سنی نہ دیکھی ہی
اُنھون نے کہا ابھی کیا دیکھی ہی جب شہر مین جاؤگے تو دیکھ لینا کہ کیا قدرت ظاہر ہوتی ہی اُن ہر کارون نے

کہا کہ آپ یہ فرمائین کہ یہان سے شہر آفتاب تمنا کسقدر فاصلے پر ہی اور اُس ملک مین کوئی سرا بھی ہی یا نہین اُنھون نے جواب دیا کہ وہ کیا سامنے ہی کوئی ایک گھنٹہ کا راستہ ہوگا بہت زیادہ دو گھنٹہ کا اور سرا کو جو دریافت کیا تو سیکڑون سرائین ہین اور ہر سرا مین قدرت کی طرف سے لوگ مقرر ہین وہ جو مسافر آتا ہی اُسکا بندوبست کرتے ہین اُسکو راحت دیتے ہین آب وطعام کی فکر کرتے ہین طعام لذیذ اُسکو کھلاتے ہین جو دن اُسکا جی چاہے رہے اور جب وہ طرف اپنی منزل کے روانہ ہوتا ہی تو اُسکو وہ زاد راہ دیتے ہین اور طعام اُسکے ہمراہ کرتے ہین اسکے علاوہ اہل شہر کے لیے قدرت نے ایک خانہ رزق اپنی قدرت سے پیدا کیا ہی بوقت جو جو کہ مفلس اور کم مایہ ہین اُنکو اُنکے خرچ کے موافق رزق ملتا ہی وہ بلا محنت و مشقت اپنی اوقات بسر کرتے ہین لیس تم سرا مین جاکر اُتروگے تم لوگون کو تکلیف نہ ہوگی خصوصاً آجکل تو اور بھی نہ ہوگی کیونکہ آجکل جشن عالم افروز ہو رہا ہی اسمین کل اہل شہر غریب سے لیکر امیر تک اور شہر کی عورات تک علاوہ اسکے ہر پیشے کے آدمی کل رعایاے شہر اور مسافر سب قدرت کے مہمان ہین خانۂ عیش مین سب کی دعوت ہوتی ہی اور رنج و غم نابہشت کے لوگون کا سننے مین آتا ہی عطر پان و پھول ملتے ہین صفت یہ ہی کہ سب سامان درست ہو جاتا ہی کھانا جاتا ہی گانا سننے مین آتا ہی مگر یہ قدرت کی قدرت ہی کہ اِن سب کاموں کا کرنے والا نظر نہین آتا ہی یہ جشن ایک ماہ تک برپا رہتا ہی جو جو مسافر جاتے ہین اور زائر شہر ہوتے ہین اُنکی بھی دعوت ہوتی ہی پس آجکل تمھاری بھی دعوت ہوگی برائے بود و باش مکان ملیگا آجکل قدرت کی سالگرہ ہی اسی زمانے مین خداوند برجیس زمین پر تشریف لاتے ہین اور یہی زمانہ اُنکی ولادت کا سال بھر کے بعد یہ بہت بڑا جشن ہوتا ہی اس جشن کی مین کیا تعریف کرون یہ جو ہرکارون نے سُنا کہا کہ اچھا اب تو ہم لوگ جاتے ہین جب آپ لوگ اِس مہم سے فرصت کر کے شہر مین تشریف لائین گے تو آپ سے ملینگے اُنھون نے کہا کہ آج نہ جاؤ کل صبح کو جانا اِتنا دن اور یہ شب اسی مقام پر بسر کرو جواب دیا کہ ہم لوگون کا قاعدہ یہ ہی کہ جبتک منزل پوری یعنی جس مقام پر قیام کرنیکا قصد ہوتا ہی اُستک نہین پہونچ لیتے ہین راہ مین نہین قیام کرتے ہین چاہے رات ہو جاے برابر راہ چلے جائینگے جہان سے ہم چلے ہین اور یہنے قصد کر لیا ہی کہ ہم بیس کوس پر جاکر قیام کرینگے پس بیس ہی کوس پر قیام کرینگے پس اب بدون شہر کے دوسرے مقام پر نہ قیام کرینگے دوسرے کوس دو کوس کے لیے کہ اب یہان سے تھوڑے فاصلے پر ہی یہان رہجائین اور صبح کو پھر اپنے کو پریشان کرین اور سفر کی زحمت گوارہ کرین بس اب ہم ضرور جائین گے اور شہر ہی مین تو قیام کرینگے وہان آپ سے ضرور ملینگے یہ جو اُنھون نے کہا وہ لوگ خاموش ہو رہے یہ ہرکارے جو کہ مسافر بنے ہوے تھے اُس مقام پر سے اُٹھے اور اُنکے سامنے تو طرف شہر کے چلے جدھر کا اُنھون نے پتہ دیا تھا جب سامنا جاتا رہا اپنے لشکر کی راہ لی مگر تمام لشکر کو دیکھ لیا کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ جس مقام کی اُنھون نے سیر نہ کی ہو پس لشکر سے نکلکر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوے یہان اُن ہرکارون اور لشکر کے انتظار مین سردار مع لشکر کے اُسی طور سے کھڑے ہوے تھے اور لشکر کو اُترنیکا حکم نہ دیا تھا چونکہ ابھی منزل پوری نہ ہوئی تھی کہ ہرکارے آکر پہونچے پہلے تو بہت تعریف لشکر کی کی اور پھر کہا کہ لشکر قریب شہر آفتاب تمنا اُترا ہوا ہی برجیس نے اس لشکر کی خبر پاکر کہ ارزنگ آتا ہی برائے مقابلہ روانہ کیا ہی کہ اگر ارزنگ آئے تو اُسکو بیرون شہر روکنا ہم اور کچھ تدبیر کرینگے پس یہ لشکر خداوند کی روکنے کے لیے یہان اور ہی

قریب بیس لاکھ کے اور جو کچھ اُن لوگون سے سُنا تھا سب بیان کیا ارمان نے یہ جوہر کارون کی زبانی
سُنا پس اپنے مرکب کو مہمیز کیا اور لشکر کو حکم دیا کہ مرکب بڑھاؤ ہم اب مقابل لشکر برجیس جاکر خیمہ وغیرہ
برپا کرینگے یہ جو افسر کا حکم لشکر کو ملا سب نے مرکب اُٹھا دیے اور اپنے مال و اسباب بارگاہ وغیرہ
کے بھی روانہ ہوے کوئی دو کوس چلے تھے کہ اب تمام لشکر حریف نظر آنے لگا خیال کر کے جو
دیکھا تو اُس لشکر سے اور اُس لشکر سے کوئی پانچ کوس کا فاصلہ تھا پس یہ فاصلہ دیکھکر ارمان نے ایک
یا دو کوس اور بڑھکر میدان جنگ وسیع درمیان مین دیکر اپنے لشکر کو اُترنے کا حکم دیا اور خیمہ و
بارگاہین برپا ہونے کا حکم دیا وسط مین بارگاہ ارزنگی جسکے اوپر بخط جلی اور بڑے موٹے موٹے
حرفون سے خط گلزار مین یہ لکھا ہوا تھا کہ این بارگاہ خداوند ارزنگ برپا ہوئی اُسکے گرد اور
خیمے سردارون کے امیرون کے وزیرون کے پہلوان معزز کے برپا ہوے ارمان کا خیمہ برپا
ہوا اور اُسکے سردارون کے خیمے برپا ہوے ارمان ایمین اُترا اور اُسکے سردار بھی اپنے
اپنے خیمون مین اُترے لشکر نے کمر کھولی اپنے اپنے بسترے لگاے بازارین آراستہ ہوئین
جوہری بازار چوک و گنج وغیرہ برپا ہوے جھنڈے کھڑے کیے گئے علم لشکر نصب کیے گئے اور
صف بندی کی گئی پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت بموقع لشکر مین اکر واقع ہوے تھے
اور نقصان رسان تھے اُنکو قلم کیا اور کچھ واسطے سایے کے رہنے دیے یہان تو یہ بندوبست
ہو رہا ہے ارمان اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا ہے کسل راہ کو دور کر رہا ہے اور
سب سردار حاضر ہین جب یہ لشکر آیا تھا اور لشکر برجیس کے لوگون نے علم لشکر دیکھے تھے تو باہم
یہ تقریر کرنے لگے تھے کہ لشکر ارزنگ آتا ہے یہ جو نشان نظر آتے ہین اُسکے لشکر کے ہین کہ اتنے
مین ارمان مرکب پر سوار عقب مین لشکر بیشمار اور اماله بارگاہ کا نظر آیا اور اُسنے اُترنیکا لشکر
کے حکم دیا تھا پس لشکر برجیس سے ہرکارے برائے دریافت حال روانہ ہوے اور لشکر
ارمان کین پہونچے اُنھون نے جو دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہے تو اُنکو معلوم ہوا کہ یہ لشکر ارمان
شیر صولت کا ہے یہ ہراول لشکر ہوکر آیا ہے خداوند ارزنگ نے اپنا پیش خیمہ لیکر روانہ کیا ہے اور
خداوند خود بھی تشریف لاتے ہین برائے مقابلہ برجیس آفتاب پرست ہرکارے یہ دریافت کر کے
اپنے لشکر مین آئے اور اہل لشکر سے سب واقعہ بیان کیا سب نے کہا کہ تمنے پہلے ہی سچ کہا تھا کہ
یہ وہی لشکر ہے ہرکارون نے کہا کہ کل تک ارزنگ بھی آئیگا وہ ہرکارے لشکر سے یہ کہکر طرف
اُس بارگاہ کے چلے جسمین قیصور آدمخوار دستور نیزہ باز و حسام شیر صولت قہار دلیر کش و
طلوم رشاہ دہ شار شاہ بیٹھے ہوے تھے دربار آراستہ تھا ہرکارون نے آکر مجرا گاہ پر سے
مجرا کیا اور عرض کیا کہ آپ سب صاحبون کو معلوم ہو کہ ارمان شیر صولت پیش خیمہ لیکر ارزنگ کا آیا
کل تک اُسکا بھی داخلہ ہوگا آپ کے لشکر کے سامنے کوئی تین کوس کا فاصلہ دیکر فروکش ہوا ہے
یہ سنکے اُنھون نے ہرکارون سے کہا کہ تم اُسی لشکر مین جاؤ اور جب ارزنگ کے آنیکی خبر منتشر
ہو تو ہمکو آکر خبر کرنا ہم بھی اُسکی آمد کا تماشہ دیکھین گے ہرکارون نے کہا کہ بہت خوب پس مجرا کر کے
بارگاہ سے باہر آئے اور طرف لشکر ارمان کے روانہ ہوئے پس یہ لوگ بے خوف و خطر بیٹھے رہے
یہ بھی نہ خیال کیا کہ کسکا لشکر آیا ہے اُسی طور سے لشکر مین چہل پہل مچی رہی راوی نے بیان کیا ہے کہ جب
یہان ارمان لشکر لیکر اُترا اُدھر آفتاب جادو نے برجیس کو خبر دی کہ ارمان پیش خیمہ لیکر ارزنگ کا

آگیا پس تم طومار شاہ وغیرہ کو یہ خبر دو کہ جسوقت ارژنگ آئے تو تم لوگ اُس سے مقابلہ کرنا
مگر جبتک یہان سے کوئی حکم تمہارے نام نہ پہونچے اِس امر کا خیال رکھنا کہ جب ارژنگ آئیگا تو
وہ نامہ لکھیگا تمہارے نام تم اُس نامے کا یہ جواب دینا کہ ہم اسکا جواب نہین دیسکتے ہین خداوند کو
نامہ لکھو جیسا وہ جواب دین اُسپر عمل کرنا اور ہم تو اُنکے حکم کے منتظر ہین پس جب یہ جواب ارژنگ
کو پہونچیگا وہ فورًا تمکو نامہ لکھیگا وہ نامہ برلشکر مین آئیگا تم طومار شاہ وغیرہ کو لکھنا کہ وہ نامہ نامہ بر
سے لیکر تمہارے پاس روانہ کردے پس تم اُس نامہ پر جواب جنگ لکھنا اور طومار شاہ وغیرہ کو
الگ لکھنا کہ وہ ارژنگ سے مقابلہ کرین یہان سے اُسکی کمک ہوگی یہ آفتاب نے برجیس سے
کہا برجیس نے حجاب قدرت کے اندر سے خونخوار کو آواز دی اور کہا کہ مابدولت کو علم خدائی سے
معلوم ہوا کہ آج ارمان ہراول لشکر ارژنگ ہمارے لشکر کے مقابلے مین آکر فروکش ہوا ہی اور
کل تک ارژنگ بھی آجائیگا پس ہماری طرف سے طومار شاہ وغیرہ کو تحریر کرو کہ وہ جب ارژنگ
آجاے اور اُنکو نامہ تحریر کرے تو وہ یہ جواب دین کہ ہم اِسکا جواب نہین دیسکتے ہین تم خداوند کو
نامہ لکھو وہ جو کچھ جواب دین اُسپر عمل کرو اور جو نامہ خداوند کے نام تحریر کرنا اُسکو ہمارے پاس روانہ
کرنا ہم اپنے ذریعے سے خدمت خداوند مین روانہ کردینگے پس خونخوار نے اُسوقت اِسی مضمون
کا نامہ لکھوا کر پیش کیا آواز آئی کہ کسی چوبدار کے ہاتھ روانہ کردو پس خونخوار نے اُسوقت ایک
چوبدار کے ہاتھ روانہ کیا وہ چوبدار نامہ لیکر بیرون شہر لشکر مین آیا اور داخل بارگاہ ہوکر طومار شاہ
وغیرہ کو نامہ دیا پہلے طومار نے وہ نامہ لیکر سر پر رکھا آنکھون سے لگایا بوسہ دیا اِسی طور سے
دیگر سرشار شاہ وغیرہ نے چوما اور سر پر رکھا اُسکے بعد سب نے اُس نامے کو سامنے رکھکر سجدہ کیا کیونکہ
اُسپر تصویر برجیس کی بنی ہوئی تھی اب نامے کو چاک کیا مضمون نامہ پڑھا پس اُسیوقت عرضی لکھی
جسکا یہ مضمون تھا کہ حکمنامہ قدرت پہونچا حال مندرجہ سے یہ بندگان درگاہ قدرت آگاہ ہوے
پس جیسا حکم عالی صادر ہوا ہی اُسپر غلامان قدرت کاربند ہونگے زیادہ حد ادب یہ لکھکر اور اس عرضی
کو چوبدار کو دیا وہ چوبدار وہ عرضی لیکر قلعے مین آیا اور خونخوار کو دی خونخوار نے قریب حجاب قدرت
جاکر پڑھی اور سنائی آواز داخل دفتر کی آئی پس یہان تو روز دربار حسب دستور ہوتا ہی وہان
وہ دن گذرا اور شب آئی اور شب بھی کبسر ہوئی یہ حقیر ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ ناظرین
اِسکا خیال نہ فرمائین کہ اِسنے کسی مقام پر صبح کا حال نہین تحریر کیا اِسکا سبب یہ ہی کہ اس ناچیز کو اس
امر کا خیال ہی کہ یہ دفتر طولانی نہ ہوجاے اور اصل مطلب رہجاے ابھی مجھکو بہت کچھ لکھنا ہی وہ مثل ہی
کہ رات کم اور قصہ طولانی واقعات تو بہت ہین مگر اِسکا خیال ہی کہ طول نہ ہو اِسی سبب سے ہر مقام پر
اختصار کرتا جاتا ہون گو میرا جی نہین چاہتا ہی مگر ناچار ہون خیر آمدم برسر مطلب جب سحر ہوئی یہان
دونون لشکر اُترے ہوے تھے اُدھر ارژنگ طی مراحل و قطع منازل کرکے اپنے لشکر کے قریب پہنچا
ہرکارونکو پہلے سے روانہ کیا کہ خبر تو لاؤ کہ بیر الشکر کہان پر ہی اور اب شہر آفتاب تما کسقدر فاصلے پر
ہی پس ہرکارے جو راہ طی کرکے آئے تو اپنے لشکر کے علم دیکھکر داخل لشکر ہوئے مگر متعاقب اپنے لشکر کے
اور ایک لشکر کثیر فروکش دیکھا پس بارگاہ مین آئے ارمان سے ملے اور کہا کہ خداوند تشریف لاتے
ہین قریب آگئے ہین ہمکو برائے خبر روانہ کیا ہی اور یہ لشکر کسکا ہمارے لشکر کے روبرو فروکش ہی
ارمان نے کہا کہ یہ لشکر آفتاب پرستون کا ہی خداوند کے روکنے کے لیے شہر سے آیا ہی قریب تیس لاکھ

کے ہی پس ہرکارون نے کہا کہ ہم جاتے ہین تم خداوند کے آنیکا بندوبست کرو یہ کہکر ہرکارے چلے گئے
یہان ارمان نے لشکر کو حکم دیا کہ سب کمرین باندھین اور آراستہ ہوکر صف بندی کرین خداوند تشریف
لاتے ہین یہ حکم دینا تھا اُسوقت لشکر مین کمربندی ہونی سب لشکر تیار ہوگیا ارمان بھی مسلح وبکمل ہوکر
مع سردارون کے اپنی بارگاہ سے برآمد ہوا لشکر کی صفین آراستہ کین آپ روبرو لشکر کے مع سردارون
برائے استقبال ارزنگ کھڑا ہوا اُدھر لشکر برجیس کے ہرکارون نے طومارشاہ وغیرہ کو جاکر خبر دی
کہ لشکر ارمان مین خبر منتشر ہی کہ ارزنگ آتا ہی بلکہ تمام لشکر مسلح وبکمل ہوکر اور صفین باندھکر برائے استقبال
کھڑا ہوا ہی ہم آپ کو خبر دینے آئے ہین طومارشاہ وغیرہ نے بھی سردارونکو حکم دیا کہ آپ لوگ مسلح وبکمل ہوکر
تشریف لائین اور کنارے پر لشکر کے چلکر آمد لشکر کا تماشہ ملاحظہ کرین سب نے جوابدیا کہ جو انکی مرضی پس
طومارشاہ وسرشارشاہ نے حکم دیا کہ ایک نکیرہ بہت بڑا احد لشکر پر آراستہ کیا جاے اور اُسکے پیچے فرش
کیا جاے تخت وغیرہ آراستہ کیے جائین ہم آمد لشکر حریف کا تماشہ دیکھین گے یہ حکم دینا تھا اُسوقت
سب بندوبست ہوگیا پس طومارشاہ وسرشارشاہ وغیرہ سب آکر مع سردارون کے دنگلون پر
اور کرسیون پر اور طومارشاہ وسرشارشاہ تخت پر بیٹھے بڑے تزک وحشم سے ایسا تزک وحشم تو بادشاہ
ہفت اقلیم کو بھی نہ میسر تھا کہ اِن چھوٹے چھوٹے بادشاہون کو دیا تھا برجیس نے یہان تو یہ بندوبست
ارمان مع اپنے لشکر کے اور طومارشاہ وغیرہ مع سردارون کے کنارے پر لشکر کے بیٹھے ہوے آمد
لشکر ارزنگ کا انتظار کر رہے ہین اُدھر ارزنگ جب قریب لشکر دشمن کے پہونچا تو پہلے اُسکو قلعہ
نظر آیا اور اُس پر آفتاب درخشان نظر آیا اُسنے جو کہ سردار اُسکے قریب تھے اُنسے دریافت کیا راوی
نے بیان کیا ہی جب سے یہ سرحد اقلیم خورشید یہ مین پہونچا ہی تو اُسنے اُن مین سے ایک سردار کو اپنے
قریب بٹھا لیا ہی جو کہ نامہ بر کے ہمراہ گئے تھے اور وہان سے بھاگ کر آئے تھے جنکے خبر دینے سے
یہ لشکر لیکر چلا ہی پس ہر مقام کو اُس سے دریافت کرتا جاتا ہی جو اُسکو معلوم ہی وہ بتا دیتا ہی اور جو
نہین معلوم ہی اُس سے اِنکار کرتا ہی نوبت بایںجا رسید جب اُسنے قلعہ اور آفتاب دیکھا تو کہا یہ کیا
مقام ہی اُسنے عرض کیا کہ خداوند منزل مقصود پر پہونچ گئے یہ قلعہ آفتاب نگار ہی اور یہ وسط شہر آفتاب نگار
ہی اور اِسی آفتاب کی روشنی بارہ کوس تک جاتی ہی اب شہر آفتاب نما بہت قریب ہی یہ سُنکے ارزنگ
بہت خوش ہوا اور سخنگان سے کہا کہ دیکھا تو نے قدرت مابدولت کو کسقدر جلد اپنی منزل مقصود پر
پہونچے لشکر کو حکم دے کہ بہت جلد چلے اب کچھ عرصہ نہین ہی منزل مقصود بہت قریب ہی پس سخنگان
نے لشکر کو حکم ارزنگ سے آگاہ کیا سُنتے اپنے مرکبونکو تیز کر دیا تھوڑی دور چلے تھے کہ ارزنگ
کو علم لشکر نظر آئے اب جو غور کر کے دیکھا تو ارزنگ نے اپنے لشکر کے علم پہچانے مگر اور علم جو کہ
لشکر برجیس کے تھے نہ پہچانے سخنگان سے کہا کہ یہ جو اسطرف علم مین اور تھوڑے سے ہین یہ تو لشکر
ارمان کے ہین مگر وہ جو بہت سے علم ہین اور دور ہین یہ نہ معلوم کس لشکر کے ہین سخنگان نے کہا کہ کوئی
اور لشکر برائے مقابلہ آفتاب پرستان آیا ہوگا یہ علم اُس لشکر کے ہونگے یہ کہکر اور غور کر کے سخنگان نے
دیکھا اور کہا کہ پہلے مجھکو گمان ہوا تھا کہ اہل اسلام شاید آئے ہون مگر اب جو مین نے دیکھا تو یہ نشان
لشکر اسلام کے نہین ہین بلکہ اور لشکر کے ہین جو کہ مثل ہمارے ہی یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے آکر اور
قریب تخت پہونچکر ارزنگ کو دعا دی اور عرض کیا کہ ہم غلام بموجب حکم خداوند برائے خبر گئے شہر
آفتاب نما بہت قریب ہی بلکہ خداوند اُسکی سرحد مین پہونچ گئے ہین تمنے خداوند کی تشریف آوری کی

خبر ارمان کو دی وہ لشکر لیے ہوے مقام پر فضا مین آیا قریب شہر آفتاب نما کے بارگاہ خداوندی برپا کیے ہوے انتظار خداوند مین فروکش تھا آمد خداوند سنکے اُسنے لشکر کو تیار کیا اور برای استقبال صف باندھکر استادہ ہوا ہی اور سب خیر بیت ہی خنگان نے ہرکاردسے کہا کہ تم لشکر مین گئے تھے کیا کوئی اور لشکر بھی تمنے دیکھا تھا کہ اُس صحرا مین فروکش ہی اُنھون نے عرض کیا کہ جی ہان ہمنے ایک لشکر کثیر کو اپنے لشکر کے مقابل فروکش دیکھا ہمکو حیرت ہوئی ارمان سے جو دریافت کیا اُنھون نے فرمایا کہ میرے آنے سے قبل یہ لشکر یہان فروکش تھا مین نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ارزنگ کے آنے کی خبر جو برجیس کو معلوم ہوئی تو اُسنے قبل سے لشکر برای مقابلہ روانہ کیا تا کہ خداوند کو روکے اور اندر شہر کے نہ جانے دے یہ لشکر آفتاب پرستون کا ہی یہ جو ہمنے ارمان نے بیان کیا ہمنے اُسوقت جانا کہ یہ لشکر حریف ہی پس ہم یہی عرض کرتے وہ لوگ بھی خداوند کی آمد کا تماشہ دیکھنے کو اپنی سرحد مین آکر بیٹھے ہین ہم خداوند سے عرض کرنے والے تھے یہ جو ہرکاردن نے کہا اُسوقت ارزنگ نے حکم دیا کہ لشکر طریقے سے روانہ ہو پس یہ حکم دیا لشکر مین بندوبست ہو گیا آگے آگے سقے چھڑکاؤ کرتے ہوے اُنکے پانوں مین گلبدن کے پائجامہ بانات کی کرتیان سرخ پگڑیان مشکون کے دہانون کے اوپر ہزارے لگے ہوے کئی ہزار سقے چھڑکاؤ کرتے ہوے اُنکے عقب مین اور سب سامان پس اس طریقے سے لشکر چلا ڈنکے پر چوب پڑتی ہوئی یہانتک کہ لشکر کے علم ارمان وطومار شاہ وغیرہ کو نمایان ہوے سب اُسیطرف دیکھنے لگے طومار شاہ وغیرہ نے دیکھا کہ سقے چھڑکاؤ کرتے ہوے گذرے اُنکے عقب مین کئی ہزار فیلان مست اُنپر علم اور ماہی مراتب اُنکے پھر ہردن پر تعریف لقا وزمرد ثانی دارزنگ تحریر ہی اور ان تینون سکان مرتد کی صورتین بنی ہوئین ہین ہاتھیونکی پیشانیون حلبی آئینے لگے ہوے جھولین کارچوبی پڑی ہوئی بس وہ سقے اور فیلبان سب ہاتھیون کو لیکر لشکر ارمان مین آئے اور ایک طرف صف باندھکر کھڑے ہوے اُنکے عقب مین برابر سانڈنی سوار اُنکے بعد چوبدار غول کے غول خاص بردار غٹ کے غٹ اُنکے بعد مرکبان ترکی وعراقی دو دو سائیس حوریان ہاتھون مین لیے ہوے اُنکے بعد گرد گرد دستہ کے دستہ سواران چلتہ پوش آئینہ بند کے گذرے اُنکے بعد سرداران ذی مرتبہ مرکبان بادرفتار پر سوار گذرے پس کوئی دس لاکھ کے قریب لشکر گذر گیا تو سب نے دیکھا کہ ہاتھیون پر تخت کسا ہوا اُسپر ایک بچۂ دیو صیب صورت تاج سر پر رکھے ہوے اور اُسکی خواصی مین ایک خرس باوجہ ضلالت عجب شکل کا بیٹھا ہوا مگس رانی کرتا ہوا اور بہت سے سردار گرد اُسکے ہاتھیون پر سوار اور نقیب جو خداوندار زنگ کی پکارتے ہوے ڈنکا ہوتا ہوا ایک طرف اُن ہاتھیون کے دو پہلوان بہت قوی ہیکل اور ایک طرف ایک ساحر بہت زبردست اور بہت سے ساحر اُن سب کے عقب مین لشکر بیشمار اور خزانہ اور رحیلے ارابون پر بار طومار شاہ وسرشار شاہ وغیرہ نے جو دریافت کیا تو ہرکاردن نے کہا کہ یہ جو تخت پر بیٹھا ہوا ہی یہ ارزنگ ہی اور اسکی خواصی مین اسکا وزیر سخنگان ہی اور داہنی طرف جو دو پہلوان ہین اُنمین ایک فرزند تنورج تھا اُسکا نام دیلم ہی اور دوسرا سپہ سالار ارزنگ کا ہی اُسکا نام قرماسپ ہی اسیکو دیلم نے زیر کیا ہی اور سب سردار اور پہلوان لشکر بائین طرف دیلم کا بھائی اسلم ہی یہ بہت زبردست ساحر ہی اور لشکر ساحران کا افسر وسپہ سالار ہی اُسکے ہمراہ سب ساحر سردار ہین اور لشکر قریب تیس لاکھ کے ہی اور بہت سے شاہان اطراف اور ممالک ہمراہ ہین یہ سنکے طومار شاہ نے کہا کہ اِن سب کی قضا یہان اِن سب کو لائی ہی اس لشکر کی کیا اصل ہی ایک حملہ مین فرار کر جائیگا بڑے بڑے لشکر دنکو دیکھ ڈالا ہی نامی گرامی پہلوانونکو مار ڈالا ہی اُنکو بھاگے یا مارے یہ بھی لشکر فرار

کر جائیگا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر ارزنگ نے بھی لشکر آفتاب پرستان کو دیکھا اور دیکھا کہ کوسون تک لشکر اُترا ہوا ہی ارزنگ نے طومار شاہ وغیرہ کو دیکھا کہ زیر نگیرہ کا رچوبی تخت پر اور دنگلون پر وکرسیون پر بہت سے لوگ بیٹھے ہوے ہین اور وہ شان وشوکت ہی کہ جو مجھکو بھی نہین نصیب ہی باوجودیکہ مین خداوند ہون اور خداوندزادہ ہون اور نہ کسی میرے بزرگون کو نصیب تھی ہر کاردن سے پوچھا کہ کیا یہ ہی برجیس ہی جو کہ تخت پر بیٹھا ہی اور یہ دوسرا کون ہی جو اُسکے برابر ہی اور یہ سب سردار ہین ہر کاردن نے کہا کہ یہ برجیس نہین ہی بلکہ ادنیٰ اسکے ملازم ہین یہ ہی آپ سے مقابلہ کرنے کو بحکم برجیس آئے ہین انمین ایک طومار شاہ ہی اور دوسرا سرشار شاہ اور یہ دونون مین ایک قیصور آذر مخوار دوسرا سلنتور نیزہ باز تیسرا قہار دلوکش چوتھا شرنگ خود پرست پانچوان حسام شیر صولت ہی باقی اور سب سردارین مگر یہ سب ادنیٰ مرتبہ کے لوگ ہین جو کہ اعلیٰ مرتبہ کے سردار ہین اور بادشاہ ہین کہ جنکو پیغمبری کا خطاب ملا وہ یہان نہین آئے ہین یہ سُنکے ارزنگ کے حواس جاتے رہے سختگان سے کہا کہ برجیس نے تو بڑا مرتبہ پیدا کیا کہ جسکے ادنیٰ ملازم یہ شان وشوکت رکھتے ہین جو کہ میری بھی نہین ہی یہ کہکر ارزنگ اپنے لشکر کی طرف متوجہ ہوا پس ارمان مع کل لشکر کے ایک مرتبہ سجدے کو جھک گیا اور سجدہ کیا جب سجدے سے سر اُٹھایا سلام کیا گو ارزنگ نے منع کیا تھا کہ کوئی ابھی مجھکو سجدہ نہ کرے اُسوقت تک کہ جبتک قیطول خدائی درست نہ ہو جاوے اور سامان خدائی نہ درست ہو جاے اور خداپرستون کا نہ خاتمہ ہو جاے مگر اُسپر بھی یہ لوگ ایسے سیاہ قلب ہین کہ نہین مانتے ہین سجدہ کرتے ہین پس جب سجدے سے اُٹھے اور سلام سے فراغت کر چکے تمام لشکر کے علمون کو جلوہ دیا اور باجے خوشی کے بجاے پس ارزنگ اُتر کر داخل لشکر ہوا اپنی بارگاہ مین آیا سب لشکر اُترا کمر کھولنے کا حکم ملا سب سردار بھی اپنے خیمون مین گئے کوسون تک لشکر کا پڑاؤ ہوا اُس صحرا مین سواے خیمون اور بارگاہون کے کوئی دوسری چیز نظر نہین آتی تھی دونون لشکر اُترے ہوے تھے اُسدن تو ارزنگ نے دربار نہ کیا اُدھر طومار شاہ وغیرہ کنارے سے لشکر کے چلے گئے جب لشکر ارزنگ آچکا ارزنگ کی صورت دیکھکر طومار شاہ وغیرہ اور کل لشکر برجیس بہت ہنسا تھا اور کہا تھا کہ کیا شکل مبارک ہی بالکل لنگور کی صورت ہی صرف اک دم کی کسر ہی یہی تقریر ہر ایک کی زبان پر تھی اور یہی تقریر دربار مین بھی ہو رہی تھی اسی تقریر مین اور ہر ایک کو خوش ہوتے ہوتے وہ دن تمام ہوا شب آئی اُس شب کو جی سب نے بہ خوشی بسر کیا طومار شاہ وغیرہ نے اپنے لشکر مین دربار کیا اُدھر اپنے لشکر مین ارزنگ نے دربار کیا سب حاضر ہوے ارزنگ نے سختگان سے کہا کہ اب کیا کیا جاے کیونکر برجیس تک خبر ہو کیونکہ وہ تو شہر مین ہی اور بیرون شہر اُسنے میرے مقابلے کے لیے لشکر فروکش کیا ہی مین چاہتا ہون کہ پہلے مین ایک نامہ لکھون کہ جسمین کلمات نصیحت وپند ہون اگر وہ اُسپر عمل کرکے میری اطاعت کرے اور اپنی ہمشیر کی شادی میرے ساتھ کر دے تو خیر ورنہ بزور شمشیر اپنی معشوقہ کو اُس سے حاصل کرون مگر میرا نامہ اُستک کیونکر جاے راہ مین تو لشکر اُترا ہوا ہی یہ لوگ ضرور روکین گے سختگان نے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ اب پہلے ایک نامہ ان سب کے نام تحریر فرمائیے اُسکا مضمون یہ ہو کہ ہم برا ے جنگ نہین آئے ہین بلکہ ایک ضرورت سے آئے ہین ہمکو یہ معلوم ہوا ہی کہ تمکو تمھارے بادشاہ نے ہمسے مقابلہ کرنے کے لیے روانہ کیا ہی پس اگر یہ امر ہی تو ہم اِس سے بھی باہر نہین ہین طبل جنگ بجواؤ اور ہمسے مقابلہ کرو بلکہ بہتر یہ ہی کہ ہمارے آنیکی خبر اپنے بادشاہ کو کر دو

جیسا تمکو حکم دے اُسپر عمل کرو باہم اپنے ایلچی کو مع نامہ کے روانہ کرتے ہین اُسکو اپنے بادشاہ تک
پہونچا دو پس اتنی باتون مین جو تمکو منظور ہو اُسپر عمل کرو ہم کسی امر سے باہر نہین ہین جو تم قبول کروگے
ہم اُسپر عمل کرینگے اگر مقابلہ تمکو مدنظر ہو تو ویسا تحریر کرو اگر ہمارے آنے کی خبر کرنا منظور ہو تو ویسا کرو
اگر ہمارے ایلچی کو راہ دینا ہو کہ وہ شہر مین جاے تو ویسا تحریر کرو علاوہ اُسکے تمکو یہ بھی تحریر کیا جاتا ہی
کہ کیون گمراہی مین پڑے ہو اپنے خدا کو پہچانو تو مجھکو آکر سجدہ کرو میری اطاعت پر کمر باندھو مین تمھارا
خدا ہون برجیس نے جسکا اپنے کو فرزند کیا ہی کہ مین خداوند آفتاب کا فرزند ہون اور مین خدا ہون
یہ بالکل غلط ہی اور گمراہ کرنے کی باتین ہین تم سب کو گمراہ کر رکھا ہی آفتاب و ماہتاب سب میرے بندے
ہین اور میرے پیدا کیے ہوے ہین اور برجیس بھی میرا بندہ ہی اُسنے سرکشی کرکے کمر کسی ہی جیسا کہ
خدا پرستون نے کمر کسی ہی پس میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اِس گمراہی سے باز آؤ اور میری
اطاعت کرو ورنہ تمکو اختیار ہی جو حق میرا تھا مین نے تمکو سمجھا دیا اور تمکو آگاہ کر دیا اگر اسکے خلاف
کروگے تو یہ یاد رکھنا کہ ہم بادپایان سے تمام لشکر کو پائمال کرینگا اُسکے بعد شہر کو غارت کرونگا اور
برجیس کو قتل کرکے تمام شہر پر اپنا قبضہ کر لونگا پس کیون اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو میری اطاعت
کرو مین جانون اور برجیس تم کیون اُسکے کارن اپنی جان دو اُسنے تو یہ امر کیا کہ آپ تو شہر مین میرے
خوف سے بیٹھا رہا اور تمکو تیل ماش ہونے کو روانہ کیا ایسا میرا خوف اُسپر غالب ہوا کہ میرے
مقابلے کو نہ آیا تم ایسے لوگون کو روانہ کیا کہ جو کہ میری نہیب شمشیر سے فرار کر جائین جنگ و پیکار کی
بھی نوبت نہ آئے پس تم میری شراکت کر لو مین برجیس سے سمجھ لونگا تم بیکار سد راہ ہوتے ہو کیون
اپنی قضا بلاتے ہو اگر میری تحریر کے خلاف کروگے اور میری اطاعت نکروگے تو مین تمسے سمجھ لونگا
آیندہ تمکو اختیار ہی والسلام خیر ختتام دیکھیے اِسکا جواب کیا آتا ہی مجھکو یقین ہی کہ جواب جنگ آئیگا
بس طبل جنگ بجوا کر مقابلہ کیجیے انکو شکست دیکر بھگائیے جب یہ بھاگ جائین تو اِسی مقام پر فروکش
ہو جیے اور برجیس کو نامہ تحریر فرمائیے اپنے مطلب کے بارے مین پس جیسا وہ جواب دے اُسپر عمل
فرمائیے اگر وہ بہ آشتی آپ کے مطلب کو قبول کرلے تو خیر ورنہ اُس سے بھی مقابلہ فرمائیے اور شکست
دیجیے اور اپنی معشوقہ کو حاصل فرمائیے اُس سے آرزوے وصل پوری فرمائیے ارژنگ نے کہا
کہ یہ راے تمھاری بہت ٹھیک ہی پس اُسوقت ارژنگ نے دبیر کو طلب کرکے جو مضمون سخنگان نے
بتایا تھا تحریر کرنے کا حکم دیا اُسنے فوراً تحریر کیا پہلے تعریف لقا و زمرد ثانی و ارژنگ تحریر کی اُسکے
بعد مذمت اُس سب مذہبون کی اُسکے بعد مطلب نگاری شروع کی جب نامہ تیار ہو چکا خدمت ارژنگ
مین پیش کیا ارژنگ نے دیکھکر حکم دیا کہ اسکو ملفوف کرکے حاضر کرو پس دبیر نے حاضر کیا مہر ارژنگی
اُسپر کی پس ارژنگ نے ایک پہلوان کہ نام اُسکا قیطار آئنہ بند تھا اُسکو اپنے روبرو طلب کیا اور
کہا کہ یہ نامہ لیکر تو لشکر برجیس مین جا جو کہ میرے لشکر کے مقابلے مین فروکش ہی اور نامہ طومار شاہ
وغیرہ کو دیکر اسکا جواب لے آ پس قیطار آئنہ بند نے سلام کرکے نامہ لیا اور خود مین رکھکر بارگاہ سے
باہر آیا اپنے مرکب پر سوار ہو کر اپنے لشکر سے نکلکر داخل لشکر برجیس ہوا تمام لشکر کو طی کرکے قریب بارگاہ
پہونچا اہل لشکر نے جو غیر شخص کو دیکھا اپنے لشکر کے خلاف پایا پوچھا کہ تم کون ہو اُسنے کہا کہ مین خداوند
ارژنگ کا نامہ لیکر تمھارے افسر طومار شاہ وغیرہ کے پاس آیا ہون جب یہ اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ یہ
نامہ بر ہی بس سب خاموش ہو رہے یہ دربار گاہ پر پہونچا قصد اندر جانیکا کیا درگہ سالار نے کہا کہ اے

سوار بے ادب تو کہان بدون اجازت کے اندر جاتا ہو پہلے ہمکو بتا کہ تو کس غرض سے آیا ہو تاکہ ہم تیری
خبر کرین اگر اجازت ہو تو اندر جانا ورنہ جدھر سے آیا ہو اُدھر کو واپس جانا قیطار نے کہا کہ تم جاکر خبر کرو کہ ایک
پہلوان خداوند ارزنگ کا نامہ لیکر آیا ہو وہ دربار گاہ پر موجود ہو اُسکے بارے مین کیا اجازت ہوتی ہو جب
درگہ سالار نے سُنا اپنے دنگل پر سے اُٹھا اُسکو اُسی مقام پر ٹھہرایا اب اندر بارگاہ کے آیا بجراگاہ پر سے مجرا کیا
اور عرض کیا کہ ایک نامہ برارزنگ کا نامہ لیکر آیا ہو اجازت اندر آنیکی چاہتا ہو اُسکے بارے مین کیا حکم
ہوتا ہو طومار شاہ وغیرہ نے کہا کہ اُسکو اندر بھیجدو اور حکم دیا کہ ایک کرسی چوبی روبرو تخت کے لاکے
بچھادو پس فورًا کرسی حاضر کی گئی اُدھر درگہ سالار نے کہا کہ تم اندر جاؤ تمھارے ہی طلب ہو پس قیطار
مرکب پر سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوا اور مجرا گاہ پر سے مجرا کیا روبرو تخت کے آیا طومار شاہ نے اشارہ کیا
طرف چوبی کرسی کے یہ سلام کرکے بیٹھ گیا مگر اُس بارگاہ کو ایسا آراستہ پایا کہ اُسکے حواس جاتے رہے
ایسی بارگاہ نہ ایسا دربار کبھی اُسنے دیکھا تھا نہ یہ زیب و آرایش دربار ارزنگی کی تھی بڑی دیر تک دیکھا
کیا کہ طومار نے کہا کہ اے نامہ بر تو کس کام کے لیے آیا ہی کیا حیرت زدہ ہو ہو کر دیکھ رہا ہی بس جس کام کو
آیا ہی وہ اپنا کام کر اور جایہ سُنکے قیطار نے خود سے نامہ نکالکر طومار کے ہاتھ مین دیا پس طومار نے نامہ
لیکر دبیر کو دیا اور کہا کہ پڑھو دبیر نے نامہ چاک کرکے پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ دبیر پڑھ چکا اُسوقت
طومار شاہ و سرشار شاہ وغیرہ نے مضمون نامہ سُنکر برہم ہوکر جواب دیا دبیر سے کہ ہماری طرف سے لکھدو
کہ ہمکو حکم خداوند نہین ہی ورنہ ہم تمکو اس تحریر سخت کا جواب دیتے مگر ناچار ہین خیر اسپر بھی ہم تمکو یہ جواب
دیتے ہین کہ یہ جو تم نے تحریر کیا ہی کہ مین خدا ہون اور برجیس تم سب کو گمراہ کرتا ہی میری آگیا اطاعت کرو
اور برجیس بھی میرا بندہ ہی اور آفتاب و ماہتاب بھی میرے خلق کیے ہوے ہین یہ سب تمھاری تحریر
اور تمھارا خیال سراسر غلط ہی بلکہ تو خداوند آفتاب کا خلق کیا ہوا ہی اور اُنکا بندہ ہی اور تو نے گمراہی پر
کمر کسی ہی اور تیرے بزرگون نے سب کو گمراہ کیا تھا اب تو گمراہ کرتا ہی تجھکو لازم ہی کہ تو میرے پاس آ
رومال سے باندھکر مین تجھکو خداوند کی خدمت مین لیجاکر تیرا قصور معاف کراونگا اور تو میرے لشکر کو کیا
سم بادپایان پائمال کریگا تو اپنی خیر منا مین تیرے لشکر کو سم بادپایان سے ایسا تباہ کرونگا کہ سوائے
ملک عدم کے اور کسی جا پر جاے پناہ نہ ملیگی اور خداوند کیا تیرے خوف سے پوشیدہ ہونگے جب
اُنکے غلام سر کو بی نہ کرسکین تو وہ تیرے مقابلے کو آئین ہمین کافی ہین بلکہ تو اپنی زندگی کی خیر منا ہمکو
کیا تحریر کرتا ہی کہ ہم خیر منائین بس اب کبھی ایسے کلمات ہمکو نہ تحریر کرنا ورنہ بہت سخت جواب دینگے اور
یہ جو تو نے تحریر کیا ہی کہ ہمسے مقابلہ کرو یا میری شراکت کرو تاکہ مین برجیس سے مقابلہ کرون اسکا جواب
یہ ہی کہ ہم تیرے کیا شراکت کرینگے کہین غلامان خداوند بھی ایسے مرتدون کی شراکت کرتے ہین مقابلہ
کے بارے مین یہ ہی کہ ہم بدون اجازت خداوند کے مقابلہ نہین کرسکتے دوسرے یہ جو تمنے تحریر کیا
ہی کہ ہماری خبر کرو خداوند کو اسکا جواب یہ ہی کہ ہم تمھارے ملازم نہین ہین یا یہ جو تمنے تحریر کیا ہی
کہ ہم نامہ روانہ کرتے ہین ہمارے نامہ بر کو خدمت خداوند مین روانہ کردو پس اسکا جواب یہ ہی
کہ تمھارا ایلچی تو نہ جانے پائیگا ہان تم نامہ بنام خداوند تحریر فرماؤ اپنے ایلچی کے ہاتھ ہمارے پاس روانہ کرو
ہم اُس سے لیکر خدمت خداوند مین روانہ کردینگے اور اُسکا جواب حاصل کرکے تمھارے ایلچی کو
دیدینگے پس اسطور سے تو تمھارا نامہ خدمت خداوند تک جاسکتا ہی ورنہ غیر ممکن ہی آیندہ تمکو اختیار ہی
ہم بدون اجازت خداوند کے تمسے مقابلہ نہین کرسکتے ہین اگر تم اس امر کو قبول کرو کہ ہم اپنے ذریعہ سے

تمھارا نامہ خدمت خداوندمین بھیجدین تو خیر ورنہ تمکو اختیار ہی یہ لکھوا کر طومار شاہ نے اُس نامہ بر کو دیا
اور بہت کچھ زبانی بھی کہا اور کہا کہ کہدینا کہ کیون اپنی قضا بلاتے ہو بس وہ نامہ بر یہ جواب نامہ پاکے
اور زبانی پیام سُنکے وہان سے اُٹھا اور بیرون بارگاہ آیا اپنے مرکب پر سوار ہوکر اپنے لشکر کی راہ لی
راہ طے کرکے اپنے لشکر مین پہونچا داخل بارگاہ ہوا ارژنگ کو جواب نامہ دیا ارژنگ نے دبیر سے
پڑھوا کر سُنا اور وہ جو پیام زبانی لایا تھا وہ بھی سُنا اُسنے دربار کی بہت تعریف کی جب ارژنگ مضمون
جواب سے آگاہ ہوا اختگان سے کہا کہ اب کیا صلاح ہی اُسنے جواب دیا کہ کیا نقصان ہی نامہ لکھواؤ اور
اُنھین کے ذریعے سے بھیجو میرے نزدیک بھی ممکن نہین ہی کہ تمھارا نامہ برجا ے اول تو یہ لوگ سدراہ ہین
اگر گیا بھی تو برجیس تک اُسکا پہونچنا غیر ممکن ہی کسی کے ذریعے سے نامہ جائیگا جیسے کہ قبل مین ہوا کہ
سلیم شیر صولت کو ایک مقام معقول پر ٹھہرا کر مرنج مارخوار نامہ لیگیا تھا یہ جو سختگان نے کہا پس ارژنگ
نے دبیر کو طلب کیا اور کہا کہ ہماری طرف سے برجیس کو تحریر کرو کہ قبل اسکے مین نے تمکو ایک نامہ تحریر
کیا تھا طلب مین بلکہ ثریاے سیمتن کے اور تحریر کیا تھا کہ کیا نقصان ہی کہ تم بھی خدائی کا دعوی کرتے ہو اور
یہ کہتے ہو کہ یہ لڑکی خداوند کی ہی پس مین بھی خدازادہ ہون میرے ساتھ عقد کردو اسکے جواب
مین تمنے بہت سخت الفاظ تحریر کیے اور میرے ایلچی کی ذلت چاہی چونکہ وہ مردجری تھا اُسکو اپنی ذلت گوارہ
نہ ہوئی وہ قلعے پر چلا تمنے اُسکو اپنی صورت دکھائی اُسنے تمھاری صورت دیکھکر تمھاری اطاعت کی اور
تمکو سجدہ کیا مع فوج ہزار اپنے ہمراہیون کے تمھارا شریک ہوگیا جو باقی رہے اُنھون نے آکر مجھکو خبر دی
چنانچہ مین وہان سے مع لشکر اِس قصد سے چلا کہ خواہ باشتی خواہ برجنگ و پیکار اپنی معشوقہ کو تمسے
حاصل کرون جسکی خدائی مین بیقرار ہون پس مین یہان آکر پہونچا یہان تمنے قبل سے لشکر میرے مقابلے
کے لیے روانہ کیا تھا اُسکو فردکش پایا پہلے اُس سے جنگ کی خواہش کی اُنکو نامہ لکھا اُنھون نے
جواب دیا کہ ہم اِس امر مین کچھ نہین کہہ سکتے ہین اب خداوند سے نامہ و پیام ہمارے ذریعے سے کیجیے
جیسا وہ جواب دین اُسپر عمل کیجیے پس تمکو قلمی ہوتا ہی اور مین تمکو آگاہ کرتا ہون کہ بہ خوشی خاطر اپنی
ہمشیرہ کا عقد میرے ہمراہ کردو کوئی امر نقصان کا نہین ہی کیونکہ مین اُس خاندان سے ہون کہ جس مین
ہمیشہ خدائی رہی میرے دادا کی خدائی کا حال سب پر بخوبی روشن ہی کہ جیسے وہ خدا تھے یہ تمام دنیا
اُنھین کی خلق کی ہوئی ہی اور سب بندے آفتاب و ماہتاب وغیرہ سب اُنکے عہد مین وہ ان سب کے معبود
ہین گو وہ خدا پرستون کے ہاتھ سے پریشان ہوکر بالاے آسمان چلے گئے اِس امر مین بھی ایک مصلحت
تھی وہ یہ تھی کہ اگر وہ بالاے آسمان نہ جاتے تو میرے باپ کیونکر خدا ہوتے پس وہ اپنے مقام پر اپنے
فرزند زمرد ثانی کو خدا کرکے چلے گئے میرے باپ زمرد ثانی نے بھی بڑے شد و مد سے خدائی کی جب اُنکو
یہ منظور ہوا کہ مین بھی اپنے باپ کے پاس جاؤن اور اُنکو بھی خدا پرستون نے پریشان کیا وہ مرخدا اُنکو میرے سپرد کرگئے اگر یہ اقرار نہ کرتے کہ
خدا ہوکر بندون سے پریشان ہوے اسکا جواب یہ ہی کہ اِن دونون صاحبون کو اہل اسلام سے
بہت الفت تھی وہ اہل اسلام کو اپنے ہاتھ سے غارت کرنا اور اُنپر اپنا عذاب نازل کرنا نہ چاہتے تھے
اِس سبب سے جو اُنھون نے کہا اُنھون نے گوارہ کیا اور بالاے آسمان چلے گئے عاجز ہوکر نہین گئے بلکہ اُنکو اب
یہ منظور ہوا کہ اہل اسلام کو غارت کردن پس خود چلے گئے مجھکو تخت خدائی سپرد کیا اور کہا کہ تم اہل
اسلام کو غارت کرنا اور رعایت نہ کرنا پس تم دیکھ لینا کہ مین کیونکر اہل اسلام کو غارت کرتا ہون پس
اصل امر یہ ہی کہ مین خاندانی خدا ہون میری تین پشتین گذری ہین کہ جو خدائی چلی آتی ہی پس مین خاندانی

ہون تمھاری صرف ایک پشت ہی گو یہ امر قرین قیاس نہین ہی کہ بھلا آفتاب جو کہ ذی روح نہین ہی اور میرا
بندہ ہی وہ کیا خدائی کریگا اور کیا اُسکے یہان اولاد ہوگی خیر مین اسکو بھی مانے لیتا ہون پس اِس سلسلہ سے
یہ ہوگا کہ دو خدا ایک ہو جائینگے نصف دنیا مین تم خدائی کرنا اور نصف مین مین کرونگا میرے سبب سے
تمھاری بھی خدائی کو ترقی ہوگی اور یہ امر تمھاری عزت کا سبب ہوگا گو مین بخوبی جانتا ہون کہ کوئی سامر
تمھارا مربی ہی اُسنے یہ سب سامان تمھارے لیے مہیا کر دیا ہی اور کوئی ایسی شی تمکو دی ہی اور وہ تمھارے
پاس ہی خواہ تمھارے تاج مین ہو خواہ تمھارے پاس ہو جسکے سبب سے یہ امر ہوتا ہی کہ جہان تم نے
نقاب منھ پر سے ہٹائی اور لوگون نے تمھاری صورت دیکھی تمکو سجدہ کیا خیر اِس سے ہمکو کوئی مطلب
نہین ہی ہمکو اپنے کام سے کام ہی ہم اس حیلے سے کہ تم ہمارے ہمراہ اپنی ہمشیر کی شادی کر دو نصف
دنیا کی حکومت دیتے ہین کہ تم اُنمین خدائی کرو پس جب امور شادی فراغت ہو جاے مین اور تم دونون ملکر
اہل اسلام پر لشکر کشی کرین اور اُنکو غارت کر کے اپنی اپنی خدائی کو ترقی دین ای برجیس یہ امر باعث تمھارے
افتخار کا ہی کہ مجھ ایسا خدا تمھاری ہمشیر کی خواہش کرتا ہی اور مجھسے سلسلہ قرابت جاری کرنا چاہتا ہی گو
ثریا ے سمیتن کو بھی مین ہی نے پیدا کیا ہی اور اپنی بہ قدرت سے اُسکی صورت بنائی ہی مجھکو علم خدائی
سے یہ امر ثابت ہو چکا تھا کہ خورشید شاہ کی دختر کے یہان ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ وہ اپنے کو ظاہر
کریگا کہ مین فرزند خداوند آفتاب ہون اور دین آفتاب پرستی کو رواج دیگا پس مین نے خیال کیا
کہ کوئی امر ایسا ہو کہ میرے اُسکے سلسلہ قرابت ہو اور اُسکی خدائی کو ترقی ہو گو ثریا کو مین نے اِسی لیے
بنایا تھا کہ مین اُسکے ساتھ عقد کرون گا اُسی حالت مین اُسپر مین عاشق ہوا تھا اس فکر مین تھا کہ اُسکو
کہان پیدا کرون جو میرے تصرف مین آے پس جب مجھکو یہ امر اپنے علم قدرت سے ظاہر ہوا اور مجھکو
قرابت کا خیال ہوا مین نے نیتری مان کے یہان اُسکو پیدا کیا اور جب وہ جوان ہوئی اُسکی تصویر
میرے پاس پہونچی مین عاشق ہوا اور مین نے تمسے طلب کیا تمنے وہ جوابدیا مجھکو غصہ آیا مین لشکر لیکر
یہان آیا پس اب تمکو لازم ہی کہ اس امر کو بہ خواہش دلی وتمناے قلبی قبول کرو ورنہ آمادۂ جنگ
و پیکار ہو کر شہر سے باہر آؤ مجھسے مقابلہ کرو یہ یاد رکھو کہ اگر میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو مین شہر
آفتاب نما کو ٹاپون سے اپنے لشکر کی مرکبون کی خاک تک اڑا دونگا اور ایک کو اہل شہر سے
زندہ نہ رکھونگا کبھون ہزارون کا خون اپنی گردن پر لیتے ہو یہ صرف ثریاے سمیتن اپنی معشوقہ کا
پاس ہی جو ہمون تمکو تحریر کرتا ہون ورنہ میری عادت یہ ہی کہ جسنے ذرا سرتابی کی مین نے اُسپر فوراً اپنا
عذاب نازل کیا اور اُسکو غارت کر دیا جیسا کہ ابھی خاور مین واقعہ گذرا کہ اُسکو مین نے غارت
کر دیا تھا اگر اہل شہر عجز و انکسار نہ کرتے تو مین تمام شہر کو سنگ سیاہ کر دیتا میرے ہمراہ وہ لشکر
ہی و سردار ان پہلوان و پہلوانان قوی تن ہین کہ جو لاکھون کی اصل نہین جانتے ہین اپنے کو اور اہل شہر کو
اُنکی آب شمشیر سے بچاؤ اور میرے کہنے پر عمل کرو ورنہ خرابی ہی آیندہ تمکو اختیار ہی یہ نہ کہنا کہ ہمکو آگاہ
نہ کیا تھا مین نے اپنا حق ادا کر دیا اب تم جانو اور تمھارا کام مین صرف اِس نامے کے جواب کا منتظر ہون
اگر میرے حسب دلخواہ جواب آیا تو خیر ورنہ اگر خلاف آیا تو فوراً طبل جنگ بجوا کر اِس لشکر کو تمھارے
تباہ و غارت کرتا ہوا داخل شہر ہونگا اور سب کو قتل کرونگا اور اپنی معشوقہ پر قبضہ کرونگا اُسکے وصل سے
اپنے دل کو شاد کرونگا اِسی مین خیر ہی کہ میرے ساتھ عقد کر دے اپنی جان کے پیچھے نہ پڑ آیندہ اختیار
ہی بموجب شعر مت آنچہ حق بود گفتم تمام ✽ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ✽ ارزنگ نے کہا وزیر سے اس

نامہ ختم کر اور ایک نامہ میری طرف سے طومار شاہ وغیرہ کو اس مضمون کا لکھدو کہ یہ نامہ سربستہ تمھارے پاس آتا ہی اسکو اسی طور سے ہمارے ایلچی سے لیکر برجیس کے پاس روانہ کردو اور جو جواب وہان سے لائے اسکو اسی طور سے ہمارے پاس بھیجدو بموجب تمھاری تحریر کے یہ ہمنے کہا ورنہ تمھاری یہ مجال نہ تھی کہ تم ہمارے نامہ بر کو شہر مین نہ جانے دیتے اسی امر پر بڑا کشت وخون ہوتا چونکہ ہمکو خود فساد کرمنظور نہین پس تمنے جسطور سے کہا ہمنے قبول کر لیا اب اسکے خلاف نہ ہو پس دبیر نے وہ نامہ بھی تیار کیا اور یہ بھی جب دونون نامہ تیار ہو چکے ارزنگ کی مہر دونون پر کی گئی ارزنگ نے دونون نامے قنطار آشنہ پوش کو دیے کہ طومار کے پاس لے جاؤ وہ نامہ لیکر بارگاہ سے باہر آیا اور مرکب پر سوار ہوا لشکر طومار شاہ مین آیا یہان ابھی دربار آراستہ تھا درگہہ سالار سے آکر کہا کہ پھر میری خبر کردو کہ پھر نامہ بر ارزنگ کے پاس سے آیا ہی یہان سب یہی تقریر کر رہے تھے کہ دیکھیے نامہ کا کیا جواب آتا ہی یقین ہی کہ اس نامہ کے جواب کو دیکھکر اسکو مقابلے کی جرأت نہ ہو واپس چلا جاے کہ درگہہ سالار نے عرض کیا پھر نامہ بر ارزنگ کے پاس سے نامہ لیکر آیا ہی کیا حکم ہوتا ہی سرشار شاہ نے کہا کہ اسکو اندر بھیجدو درگہہ سالار نے آکر قنطار سے کہا کہ جاؤ طلب فرمایا ہی پس قنطار مرکب پر سے اتر کر اندر گیا اسی چوبی کرسی پر بیٹھکر وہ دونون نامہ دیے اور کہا کہ یہ جو نامہ سبز لفافہ مین ہی یہ اسکے نام ہی اور جو سرخ لفافہ مین ہی یہ آپ کے خداوند برجیس کے نام ہی پس ہمارے خداوند نے کہا کہ اس نامہ کو اپنے خداوند کی خدمت مین روانہ کرکے اسکا جواب منگادو تاکہ مین جواب لیکر یہان سے جاؤن جبتک جواب نہ آئیگا مین یہان موجود رہونگا پس طومار نے دونون نامہ لیکر جو اسکے نام تھا اسکو دبیر سے کہا پڑھو وہی مضمون تھا جو کہ تحریر ہو چکا ہی جب مضمون نامہ ختم ہوا اسوقت طومار شاہ نے کہا کہ ایک عرضی ہماری طرف سے خداوند کی خدمت مین اس مضمون کی تحریر کردو کہ ہم بموجب حکم قدرت یہان آکر فروکش ہوے اسکے دوسرے دن ہمارے آنے کے ہراول لشکر ارزنگ آیا اسکے بعد خود ارزنگ آیا اسنے ہمکو ایک نامہ لکھا جسکا مضمون یہ تھا پس وہی مضمون جو پہلے ارزنگ نے لکھا تھا لکھوایا ہمنے اسکا جواب اسکو دیا کہ ہم بدون اجازت خداوند تمسے مقابلہ نہین کر سکتے ہین پس اسکے جواب مین یہ نامہ آیا جو کہ حاضر خدمت ہی اور یہ نامہ ہمارے نام آیا جو کہ شامل عرضی ہی چونکہ مضمون نامہ کا جو کہ ہم غلامون کے نام آیا یہ تھا کہ اسکو اپنے خداوند کی خدمت مین روانہ کرکے جواب منگادو ہمنے بجنسہ اس نامہ کو انکی خدمت مین روانہ کیا جو اسکا جواب قدرت کو منظور ہو تحریر فرمائین اور ہمارے پاس روانہ کردین تاکہ ہم اس نامہ بر کو دیدین وہ لیکر ارزنگ کے پاس جاے اور جو ہمکو حکم ہو ہم اسپر عمل کرین غرضہ نامہ بر جواب کا منتظر یہان ہی زیادہ حد ادب اب جب یہ عرضی تحریر ہو چکی اسپر سب نے دستخط کیے وہ عرضی اور وہ نامہ جو کہ ارزنگ کا بنام برجیس تھا ایک چوبدار کو دیا کہ یہ خدمت پیغمبر خداوند مین پہونچا دو اور کہنا کہ اسکو آج ہی شب کرکے اسکا جواب حاصل کرکے ہمکو آگاہ فرمائیے کیونکہ نامہ بر یہان موجود ہو منتظر جواب ہی پس وہ چوبدار بارگاہ سے نکلکر فوراً طرف شہر کے روانہ ہوا وہان برجیس سے آفتاب جادو نے کہا کہ یہ واقعہ گذرا یون پہلے نامہ آیا اسکا جواب طومار شاہ نے دیا اسکے جواب مین اسنے نامہ تمھارے نام لکھا اور انکو لکھا کہ اسکو خدمت مین برجیس کی بھیجدو پس طومار شاہ وغیرہ نے وہ نامہ اور ایک عرضی اپنی طرف سے لکھکر اپنے چوبدار کے ہاتھ روانہ کیا ہی تمھارے پاس بس تم سب کو حکم دو کہ چوبدار طومار شاہ کے پاس آتا ہی اسکو کوئی نہ روکے یہانتک یعنے قریب محاب قدرت آنے کرین اسکے آنیکی اسوقت اجازت

پس جب وہ نامے وے اُسکو پڑھوا کر سُننا اور اُسکا جواب سخت تحریر کرنا پس جب جواب تحریر ہوگا جو تمکو
تعلیم کرونگا وہ ہی تحریر کرانا برجیس نے یہ سُنکے افریق کو آواز دی کہ اے میرے پیغمبر نامرسل تم آگاہ ہو
کہ یہ امر مجھکو ابھی ابھی ظاہر ہوا ہی خدائی کے زور سے بس یہ کہکر جو کہ آفتاب جادو نے کہا تھا اُس سے
سب کو آگاہ کیا اور کہا کہ چوبدار کو نہ روکنا نے دینا افریق نے اُسیوقت حکم برجیس سے آگاہ کیا
راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان تو یہ بندوبست ہوا اُدھر وہ چوبدار راہ طی کرکے داخل شہر ہوا اور
قلعے مین آیا درگنبد پر پہونچا درگہ سالار سے کہا کہ میری خبر کرو پیغمبر خداوند کو کہ ایک چوبدار
طومار شاہ کے پاس سے عرضی لیکر آیا ہی درگہ سالار نے کہا کہ تمھارے آنیکی یہان خبر ہوچکی ہی تم
جاؤ برابر چلے جاؤ کوئی نہ روکے گا کوئی خبر کرنے کی ضرورت نہین ہی حکم ہوچکا ہی کہ چوبدار جو آئے
تو آنے دینا وہ ہمارا بندہ خاص ہی اور خاص بندون کے پاس سے آیا ہی پس وہ چوبدار سب دروازے
طی کرکے اُس مقام پر پہونچا کہ جہان حجاب قدرت حائل ہی اور سوائے خونخوار و افریق و دیگر شاہان
کے جو کہ معززین مین کوئی نہین ہی اُسنے جاکر پہلے حجاب قدرت کی طرف جھک کر سجدہ کیا اُسکے بعد سب کو
سلام کیا بعد سلام کرنے کے وہ عرضی اور نامہ نکالکر خونخوار کے روبرو پیش کیا طومار وغیرہ کا پیام بیان
کیا پس خونخوار شاہ نے اُٹھکر قریب حجاب جاکر عرض کیا کہ خداوند کو علم خدائی سے معلوم ہوگا مگر یہ
حقیر عرض کرتا ہی کہ ایک عرضی طومار شاہ کی مع نامہ ارژنگ آئی ہی اُسکے بابت قدرت کا کیا حکم ہوتا ہی
آواز آئی پہلے عرضی تم خود پڑھو اُسکے بعد افریق نامہ ارژنگ کا پڑھے اور دبیر کو طلب کرلو کہ ہم
اُسیوقت جواب عرضی و نامہ دونون تحریر کرادینگے کہ ارژنگ کا نامہ بروہان موجود ہی بس وہ نامہ
کا جواب لیکر ارژنگ کے پاس جاے کیونکہ وہ بھی جواب کا منتظر ہی پس خونخوار شاہ نے نامہ
افریق شاہ کو دیا خود عرضی کو کھولکر پڑھا جب عرضی خونخوار شاہ پڑھ چکا برجیس نے سُنی افریق
سے کہا کہ تم نامہ پڑھو افریق نے نامہ پڑھا جب سب نامہ پڑھ چکا برجیس مضمون نامہ سُن چکا یہان دبیر
حاضر تھا آواز آئی کہ اے دبیر جواب نامہ لکھو دبیر نے فوراً قلم و قرطاس اُٹھاکر پہلے تعریف خداوند آفتاب
کی اُسکے بعد تعریف برجیس کی پھر سب پیغمبرون کی اور شان و شوکت لشکر کی اور سردارون کی تحریر
کی کیونکہ برجیس نے یہی حکم دیا تھا جب دبیر لکھ چکا اُسوقت صدا آئی کہ یہ لکھو مصرعہ جواب جاہلان
باشد خموشی ابدا اُسکے بعد یہ تحریر کرنا کہ بھلا تو کیا خدائی کریگا اور تیری اصل کیا ہی اور تیرے بزرگ
کیا تھے اور وہ کیا خدائی کرتے تھے وہ سب میرے پدر بزرگوار خداوند آفتاب کے بندے تھے
اور تو بھی بندہ ہی مین اُنکا نائب ہون اُن لوگون کو بھی اور تجھکو بھی خداوند نے خلق کیا اور تمام
زمین و آسمان وغیرہ کو اُنھون نے دنیا پر آکر سرتابی اور سرکشی کی اور خدائی کا دعوی کیا پس
میرے پدر نے ایک فرقہ ایسا خلق کیا کہ جو خدائے نادیدہ کو مانتا ہی اُسنے تیرے دادا اور زمرد
تیرے باپ کو پریشان کیا وہ اُنکے ہاتھ سے پریشان ہوکر بھاگے اور مقام امن تلاش کرتے
تھے مگر کہین پناہ نہ ملی آخر کو یکے بعد دیگرے اُنکے ہاتھ سے قتل ہوے تیری بھی یہی حالت ہوگی
تو اُنکو کیا غارت کریگا سوائے میرے اور بچہ سگ خارشتی تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو ہمسے
سلسلہ قرابت جاری کرنا چاہتا ہی اور نور خالق کی ہمشیرہ کا خیال دل مین لاتا ہی اب اگر ایسا کلمہ
زبان پر لائیگا تو تیری زبان جلادی جائیگی بس اب کبھی ایسا خیال خام دل مین نہ لانا ورنہ پچھتائیگا
آیندہ تجھکو اختیار ہی یہ جو تو نے تحریر کیا ہی کہ کوئی ساحر تیرا معین ہی یہ بالکل تیرا خیال خام ہی ہان تم اپنے

کر جیسا جو کوئی ہوتا ہی ویسا ہی دوسرے کو بھی جانتا ہی جیسا کہ تیرے دادا کا دلو برند مین تھا اُسکے سبب سے
اُسکی خدائی کی رونق تھی جب اُسکو خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نے قتل کیا سب زینت و رونق مٹگئی اسیطرح
سے زبرجد شاہ کی معین و دامہ جادو تھی جو کہ تیرے دادا لقا کا بھائی تھا اُسکے سبب سے اُسکی خدائی
تھی و دامہ نے لعل بنا دیا تھا کہ جو تاج مین زبرجد شاہ کے لگا ہوا تھا کہ جسکی یہ تاثیر تھی کہ جو کوئی دیکھتا تھا
تھا وہ اُسکو سجدہ کرتا تھا تو وہ بھی جانتا ہی کہ میرے پاس بھی کوئی چیز اسی قسم سے ہوگی ارے احمق وہ
خدائے باطل تھے کہ اُنھون نے یہ سامان درست کیے تھے مین خدائے برحق ہون مجھکو ان امرونکی
ضرورت نہین ہی کہ کوئی ساحر میرا معین ہو یا کوئی چیز ایسی ہو کہ جسکے سبب سے سب سجدہ کرین یہان بھی
قدرت ہی کہ سب صورت دیکھکر سجدہ کرتے ہین اور یہی نشان خدائی ہی مین مثل تیرے باپ کے خدا
نہین ہون اور اُسکی معین جمود جادو تھی جو کہ اُسپر عاشق ہوئی تھی اُس محبت کے سبب سے اُسنے خدائی کو
تیرے باپ کی درست کیا تھا مگر وہ بھی اہل اسلام کا کچھ نہ کر سکی تجھکو پھر خبر بھی ہی تو کیسا خدا ہی کہ کسی حال سے
نہین واقف ہی گو تیرا بھی ایک ساحر معین ہی یعنی السلم بن تورج اور اُسکا اُستاد اُنھین کے سبب سے
تو نے دعوی خدائی کا کیا ہی مگر کیسے غافل ہین کہ کچھ خبر نہین یہ شان خدائی ہی کہ دنیا کے حال سے آگاہ نہ ہو
بلکہ یہ شان خدائی ہی کہ جو دنیا پر گذرے اُس حال سے خدا واقف ہو جیسا کہ مین ہون کہ تو نے خاور سے
اودھ کا قصد کیا مین خبردار ہو گیا مین نے بندوبست کر لیا تیرے آنے سے قبل مین نے لشکر تیرے
مقابلے کے لیے بیرون شہر روانہ کر دیا تو نے نامہ طومار شاہ کو لکھا مجھکو خبر ہو گئی طومار شاہ نے
تیرا نامہ اور اپنی عرضی میری خدمت مین روانہ کی چوبدار کے ہاتھ مجھکو خبر ہو گئی تجھکو کسی امر کی خبر نہین
ہی کہ دنیا پر کیا گذرا اور کیا گذرتا ہی اور کیا گذریگا اگر تو خدا ہی تو بھلا جو حال ماضی ہوا اور جو زمانہ موجود
مین گذرتا ہوا اور جو آیندہ گذریگا بیان تو کر دے جب تجھکو اپنے خاندان کی حالت نہین معلوم ہی
یہ نہین معلوم ہی کہ میری پشت کے پیچھے کیا گذرتا ہی تو تو کیا بیان کریگا یہ قدرت ہمین مین ہی اور سب
حال گذشتہ و موجودہ اور آیندہ سے ہمین واقف ہین ارے نادان تو کس خواب غفلت مین ہی اور
کسنے تجھکو یہ صلاح دی ہی کہ تو دعوی خدائی کر اور ایسے امر اہم مین اپنا سر دے خیر یہ تو تو نے نادانی
کی تو کی کہ خدائی کا دعوی کیا مگر یہ کونسی نادانی ہی کہ اتنے بڑے امر کی خواہش کی جو کہ تیری لیاقت کے
موافق نہین ہی اور نہ تو اُس مرتبے کے موافق ہی کہ تیرے ساتھ برتاؤ کیا جاے ارے نادان تو
بڑا بیوقوف ہی کہ مجھ ایسے خدا سے لڑنے آیا ہی اور نور خالص کی خواہش کرتا ہی کما تجھ ایسا زاغ سیاہ
اور کجا وہ بلبل گلشن خدائی اگر تو نے ابکی اِس امر کی خواہش کی اور مجھکو اِس امر کے بارے مین
تحریر کیا یاد رکھنا کہ وہ سزا دونگا کہ تمام عمر نہ بھولیگا ارے نادان پہلے اپنے اِس امر کو تو
ثابت کر لے کہ مین خدا ہون اور اپنے خاندان کی خدائی کو ثابت کر لے اور یہ ثابت کر کہ مین زمرد
ثانی کا فرزند ہون اور لقا کا بیٹا ہون کیونکہ چترنگ بن زمرد جو کہ بطن سے جمود جادو سے پیدا ہوا
ہی بعد مر جانے زمرد ثانی کے شداد شاہ کے ساتھ جب جمود نے عقد کیا ہی اُسوقت مین حاملہ تھی پس بعد
زمانہ حمل کے لڑکا پیدا ہوا کہ جسکا نام چترنگ رکھا گیا شداد نے اپنا لڑکا مشہور کیا تھا عالم جوانی مین
اُسکو بسبب طعنہ زنی لوگون کے خیال ہوا کہ میرا باپ شداد تھا یا کوئی اور اُسنے اپنی ماں سے پوچھا تب اُسنے سب حال بیان
کیا جب اُسکو یہ معلوم ہوا اپنی ماں سے کہ زمرد ثانی جو کہ خدا تھا مین اُسکا فرزند ہون میرے باپ اور دادا
خدا تھے پس جب سے چترنگ کو فکر ہوئی کہ مین دعوی خدائی کرون رات و دن اِسی فکر مین غرق

رہتا تھا پس برجیس نے کل حال چترنگ کے پیدا ہونیکا اور جوان ہونے کا اور مان سے حال
زمرد ثانی کی خدائی پھیلنے کا اور لقائی خدائی کا جب یہ ظاہر ہوا تھا کہ مین خدا زادہ ہون اِس فکر مین
مصروف ہونا کہ مین بھی دعوی خدائی کرون اُسی فکر مین شکار پر جانے کا تمود اُسکی خالہ ہمشیر جمود جادو
کے عاشق ہونے کا تمود جادو کا ہرن بنکر چترنگ کو لگا کر باغ مین لیجانے کا اور اُس سے ہمبستر
ہونے کا چترنگ کے اپنی کیفیت بیان کرنے کا اُسکا اقرار کرنا کہ مین تیری خدائی کو درست کرونگی
رات بھر دونون کا باہم چین کرنے کا صبح کو چترنگ کا لشکر مین آنے کا دوسرے دن اپنے شہر
کی طرف روانہ ہونا اور مرکب پر تمود کا اُٹھا لیجانا اور وہ صدا دینا جو کہ جلد دوم مین تحریر ہو چکی ہے
پس سب لشکر کا شداد کے پاس جانیکا اُسکو اِس حال سے آگاہ کرنیکا شداد کا تمود سے جادو
کہنا جمود کا شب کو تلاش فرزندین جانا اور اپنی بہن کے باغ مین پہونچنا اور اُسپر ظاہر ہونا کہ تمود
اُسکو اُٹھا لائی ہے پس باہم صلاح ہونا کہ ہم اور تم دونون ملکر خدائی کو اُنکی درست کرین پس تمود کا
بموجب یاد دلانے جمود کے اپنے استاد کی کتابون کا نکال لانا اُس سے ظاہر ہونا کہ جبتک
محروم جادو نہ آئیگا چترنگ کی خدائی نہ درست ہوگی تمود کا بموجب نشان دہی برائے تلاش
محروم کروانہ ہونا اور وہان جاکر محروم کو لانا مع کل سامان کے اور ملکہ انعام دختر محروم کا اور
ناشتاد کجا دو و جمروت جادو کو لانیکا اور سب سامان خدائی کا محروم کا آکر درست کرنیکا اور
جب سارا سامان درست ہو گیا چترنگ کو مع سامان خدائی کے ملک شداد مین پہونچانے کا
اور چترنگ کی خدائی کی شہرت ہونے کا اور بادشاہان اطراف کا آکر چترنگ کی خدائی کے مقر
ہونے کا اور لشکر کے چترنگ کے پاس جمع ہونیکا بعد مستقل ہونے اِس امر کے کہ مین خدا
ہون اور اِس حال کے سُننے کی کہ ارزنگ کوئی ہے کہ اُسنے دعوی خدائی کیا ہے یہ حال سُنکے اُسکا
برہم ہو کر یہ امر ظاہر کرنا کہ ارزنگ میرے باپ کا غلام تھا جب میرے باپ یعنی زمرد ثانی چولہ
بدلکر بالائے آسمان چلے گئے چونکہ یہ بہت منہ چڑھا تھا اور وہ اِس سے اُلفت کرتے تھے اور
چھوٹا سا پالا تھا پس ارزنگ نے یہ ظاہر کیا ہے کہ مین فرزند ہون اور خدا ہون پس مین جاکر
اُسکو سزا دونگا کہ تو خدا نہین ہے بلکہ میرے باپ کا غلام ہے مین خدا ہون اور اُنکا فرزند ہون پس
اِس قصد سے چترنگ کا اپنے ملک سے مع کئی لاکھ کے کوچ کرنا طرف خاور کے راہ مین یہ حال
سُنکے کہ ارزنگ طرف شہر آفتاب نما کے گیا ہے اِدھر کا اُسکے قصد کرنے کا اور روانہ ہونیکا جس
طور سے جلد دوم مین تحریر ہوا ہے سب اُس نامے مین تحریر کیا اور یہ لکھا کہ پہلے اُس سے تو فیصلہ کرلے
کہ جو کہ تجھکو غلام اپنے باپ کا کہتا ہے کہ مین خدا ہون پھر اس امر کو ظاہر کرنا کہ مین خدا ہون ابھی یہ امر
بھی نہین قرار پایا ہے کہ تو خدا ہے ایک تو تیرا حریف بنا ہے اور وہ دراصل زمرد کا فرزند ہے وہ کہتا ہے
کہ تو غلام ہے تیرا کہنا مانا جاے یا اُسکا پہلے اُس سے فیصلہ کرلے پھر مجھسے مقابلہ کرنا اور اس امر کو
ظاہر کرنا اور میرے اوپر عذاب نازل کرنا اُسوقت یہ امر ظاہر ہو جائیگا کہ مین خدا ہون یا تو وہ
آج کے دسوین دن یہان مع لشکر کے پہونچیگا جب تیرے اُسکے فیصلہ ہو جائیگا تو پھر دیکھا جائیگا
اگر تو اِسکے خلاف کریگا تو یاد رکھ کہ میرے ہمراہ وہ لشکر جرار ہے کہ جو ایک حملہ مین تیرے لشکر کو غارت
کرویگا اور تیرے وہ عذاب نازل کرونگا کہ جمع کل لشکر کے جلکر خاک سیاہ ہو جائیگا پس تجھکو مین النصیحت
کرتا ہون کہ اب کبھی میرے منہ نہ لگنا اور نہ تریاے سیتن کی خواہش کرنا اور نہ یاد رکھ کہ مفت مین تیرا

جان مع کل لشکر کے برباد ہوگی پس یہی جواب نامہ ہی اگر تو میرے کہنے پر عمل کریگا تو اچھا رہیگا یہ خیال اپنے دل سے دور کر کہ مین تیرے ساتھ ملکر فریاے سمیتن کی شادی کرون اچھا و بخدائی مانون جبکہ مین خدا ہون یہ دونون امر غیر ممکن ہین اگر تو میرے کہنے پر عمل نہ کریگا تو خراب ہوگا پس اگر تو یہ میرے کہنے کو یقین کریگا اور مجھسے نہ مقابلہ کریگا اور خاموش واپس جائیگا تو مین بھی تجھسے کوئی غرض نہ رکھونگا تو جانے اور تیرا رنگ اپنے باہم سمجھ لینا مجھکو تمھارے باہم کے فساد سے کوئی مطلب نہین ہی تم جانو اور وہ جانے مجھکو کوئی سروکار نہین ہی اگر اسکے خلاف کروگے تو مین ایک حملے مین تمکو غارت کرونگا اور یہ جو تمنے تحریر کیا کہ میرے خوف سے تم خود برابر مقابلہ نہین آئے مین ایسا ویسا خدا نہین ہون نہ مثل تمھارے باپ دادا کے ہون کہ ادنی و اعلی کے مقابلے کو آؤن جبکہ میرے بندے موجود ہین جو کہ تجھسے مرتبے مین زیادہ ہین وہ موجود ہین تجھ ایسے لوگون کے مقابلے کو تو پھر مین کیون مقابلے کو آؤن شان ہی میری کہ مین تیرے خوف سے کہ جو کہ کچھ حقیقت نہین رکھتا ہی قلعے سے باہر نہ آؤن جبکہ میرے بندے تیرے لیے کافی ہین تو پھر کیا ضرورت ہی بلکہ مین نے اپنے ان بندون کو بھی نہ روانہ کیا ہی کہ جو کہ صاحب مرتبہ ہین یہ لوگ جو کہ تیرے مقابلے کو آئے ہین یہ بھی کوئی حقیقت نہین رکھتے ہین مین نے تجھکو ایسا خیال کیا کہ جیسے کوئی مرتبہ مثل ادنی غلامون کے ہوتا ہی پس اپنی لیاقت کی طرف خیال کرکے واپس جا اگر کچھ ہوس ہی اور دل مین حوصلہ ہی تو طبل جنگ بجوا کر مقابلہ کر دیکھ کہ کیا ہوتا ہی مین نے بہت کچھ لکھا ہی کہا تک لکھون اب تجھکو اپنے فعل اختیار ہی گو مین یہ جانتا ہون کہ تو میرے کہنے پر عمل نہ کریگا تجھکو نصیحت کرنا گویا اپنی بات کو رائیگان کرنا ہی خیر مین خدا تھا مجھکو زیبا تھا کہ مین بندونکو نصیحت کرون پس مین بھی تیرے اسی شعر پر اپنے نامے کو تمام کرتا ہون جو کہ تو نے اپنے نامہ کے آخر مین لکھا ہی شعر مست آنچہ حق بود گفتم تمام ✤ تو دانی و گر بعد ازین والسلام جب یہ نامہ ختم ہوا دبیر نے بموجب حکم اسکو ملفوف کیا راوی کہتا تک لکھے برجیس نے بہت کچھ کلمات سخت و سست تحریر کرائے تھے اسلی مین نامہ طولانی ہوگیا یہان اختصار کا خیال ہی پس جب نامہ ملفوف ہو چکا افریق نے عرض کیا کہ نامہ تیار ہو گیا حکم ہوا کہ ہماری طرف سے ایک حکمنامہ بنام طومار شاہ وغیرہ تحریر کرو اسکا یہ مضمون ہو کہ اگر ارژنگ طبل جنگ بجوائے تو تم بھی طبل جنگ بجوانا اور صبح کو ضرور صف آرا ہونا یہان سے تمھاری کمک کیجائیگی تم کوئی خوف نہ کرنا پس یہ حکمنامہ بھی دبیر نے تیار کیا جب دونون کاغذ تیار ہو چکے برجیس نے حکم دیا کہ اسی چوبدار کو دو کہ وہ لیجاے اور طومار شاہ کو دیدیناکہ وہ ارژنگ کے پاس بھیجدین پس خونخوار شاہ نے جو برجیس نے حکم دیا اسکے موافق عمل کیا اس چوبدار کو دیا وہ چوبدار سجدہ کرکے اور سب کو سلام دونون کاغذ لیکر زیر گنبد آیا اور قلعے سے باہر نکلکر شہر مین آیا اور شہر کو طے کرکے لشکر مین پہونچا اور داخل بارگاہ ہوا یہان قطار آئینہ پوش بیٹھا ہوا تھا انتظار جواب مین طومار شاہ وغیرہ کا دربار آراستہ تھا کہ اس چوبدار نے دونون لفافے طومار شاہ کو دیے طومار شاہ وغیرہ نے آنکھون سے لگاے اسپر بوسے دیے اسکے بعد اپنا نام جس لفافہ پر لکھا تھا اسکو چاک کیا اور پڑھا اسمین یہی تحریر تھا کہ یہ دوسرا لفافہ قطار کو دیناکہ جو کہ اسکے جواب کا منتظر ہی تمھاری بارگاہ مین بیٹھا ہی اور ارژنگ کا نامہ لایا ہی اسکا نامہ پڑھ پس طومار نے وہ لفافہ قطار کو دیا اور کہا کہ لیجا یہ جواب ہی ارژنگ کے نامہ کا پس قطار اس لفافہ کو لیکر کرسی پر سے اٹھا اور سب کو سلام کرکے باہر بارگاہ کے آیا اپنے مرکب پر سوار ہوکر

اس لشکر سے نکلکر داخل لشکر ہوا اور اپنے لشکر مین پہونچکر بارگاہ مین آیا یہان ارزنگ جواب نامہ کا
منتظر دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب حاضر دربار تھے کہ قنطار آکر پہونچا اور روبرو تخت کے یاتحنگان
نے کہا کہ واقعہ بیان کر قنطار نے اپنا جانا دربار مین اور طومار کو نامہ دینا اور اُسکا عرضی لکھکر اُس
نامے کے ہمراہ روانہ کرنا اور وہان سے جواب کا آنا پس یہ جو قنطار نے بیان کیا ارزنگ نے کہا کہ
لاؤ وہ لفافہ کہان ہی پس قنطار نے لفافہ دیا اور خود سلام کرکے اپنے مقام پر آکر بیٹھا ارزنگ نے
دبیر سے کہا کہ اس لفافہ کو چاک کرکے پڑھو پس دبیر نے لفافہ کو چاک کیا نامہ پڑھنا شروع کیا اول تو
تعریف برجیس اور خداوند آفتاب کی تحریر تھی اور مذمت تھی لفاوزمرد ثانی و ارزنگ کی یہ تحریر پڑھکر
اور سنکر ارزنگ بہت برہم ہوا چہرہ اُسکا لعل ہوگیا ارزنگ نے دبیر سے کہا کہ اس نامہ تحریر کو چھوڑ
اصل مطلب کو پڑھو پس دبیر نے عرض کیا کہ یہ سب تحریر تمام ہوگئی ہی یہان سے مطلب شروع ہی پس اُسنے
مطلب پڑھنا شروع کیا تمام نامہ پڑھا ارزنگ کا یہ حال تھا کہ مثل مار سرودم بریدہ کے پیچ و تاب
کھا رہا تھا اور بار بار موچھون کو تاؤ دیتا تھا منھ سے کف جاری تھا غیض و غضب طاری تھا مثل بید
مجنون کے کانپ رہا تھا مثل ساہی کے تن پر بال کھڑے ہوگئے تھے ہر موے بدن ارزنگ کا
فرط غیض سے استادہ تھا کہ زمین بدلا کیا جبتک نامہ پڑھا گیا جب نامہ ختم ہوچکا اُسوقت ارزنگ نے
کہا کہ اے یاتحنگان اُسنے بہت سخت کلمے تحریر کیے ہین اور کیا واہیات کلمات تحریر کیے ہین کہ کوئی ادنی کو
بھی نہ تحریر کریگا اور یہ جو اُسنے لکھا ہی کہ چترنگ کوئی زمرد ثانی کا فرزند ہی بالکل غلط ہی کوئی میرے
باپ کی زوجہ جمود وجاودونہ تھی کہ جسکے بطن سے چترنگ پیدا ہوا ہی وہ بالکل جھوٹا ہی اور محض اُسکا
دعوی غلط ہی جب وہ یہان آئیگا تو اُسکو جواب دیا جائیگا اور وہ اپنے کیے کی سزا پائیگا وہ نہ سمجھا
اپنے دل مین سمجھا کیا ہی اول تو یہ امر بالکل غلط ہی گویا اُسنے اپنی شان دکھائی ہی کہ ہم ایسے خدا ہین
کہ حالات گذشتہ و آیندہ و موجودہ سے واقف ہین پس اُسکے اس نامہ کا یہ جواب ہی کہ طبل جنگ بجواؤ
برجیس بدون اسکے نہ جانیگا اُسکی شامت ہی آئی ہی خیر دیکھا جائیگا مجھکو بھی دیکھنا ہی کہ برجیس کیونکر
ہمسے مقابلہ کرتا ہی اور ہمکو شکست دیتا ہی یقین کرلو کہ میرا لشکر اُسکے لشکر کو بھگا دیگا یاتحنگان نے کہا کہ
آپ کا بہت درست خیال ہی پس ارزنگ نے کہا کہ ابھی طبل جنگ بجے دیر نہ ہو یہ جو حکم ارزنگ نے
دیا اُسیوقت بموجب حکم ارزنگ کوس حربی پر چوب پڑی صدائے نقارہ و گونجی تمام لشکر مین کل صحرا
ہلگیا زمین کانپ گئی لشکر کو معلوم ہوا کہ کل صبح کو لشکر حریف سے مقابلہ ہوگا حکم نواخت طبل جنگ دیکر
ارزنگ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر دربار سے اُٹھکر آئے سامان جنگ
کرنے لگے لشکر مین درستی آلات حرب و ضرب ہونے لگی سب اہل لشکر یہان سامان جنگ کرنے
لگے اُدھر لشکر برجیس مین طومار شاہ وغیرہ کا دربار آراستہ ہی ابھی تک طومار شاہ بارگاہ مین
بیٹھا ہی کہ اُسکے کان مین صدائے طبل آئی طومار شاہ نے سرشار شاہ سے کہا کہ بھائی ارزنگ نے
طبل جنگ بجوایا ہی معلوم ہوتا ہی خداوند نے بہت سخت جواب دیا ہی پس اُسنے برہم ہوکر طبل جنگ بجوادیا
کوئی جاکر خبر تو لاے پس ہرکارے یہ حکم پاکر چلے تھے کہ وہ ہرکارے جو کہ لشکر ارزنگ مین موجود تھے
صدائے طبل جنگ سُنکے اور خبر نواخت طبل لیکر اپنے لشکر مین آئے اور داخل بارگاہ ہوکر مجرا گاہ پر سے
مجرا کرکے یون دعا دی کہ درگاہ خداوندی مین آپ کا پرُامر تبہ ہو ہمیشہ خداوند آفتاب و نائب خداوند
و پسر خداوند یعنی برجیس کا آپ کے سرون پر ہمیشہ سایہ رہے اور آپ کے اوپر نظر عنایت رہے

آپ کی ترقی عمر ہو یہ دعا دیکر عرض کیا کہ بعد پڑھنے جواب نامہ کے ارزنگ نے طبل جنگ کا حکم دیا ہی اور دربار برخاست کرکے چلا گیا بموجب حکم ارزنگ اُسکے لشکر مین نقارۂ رزمی بجا ہی سامان جنگ ہو رہا ہی اُسکا یہ قصد ہی کہ کل غلامان خداوند سے نکلکر اور میدان جنگ مین آکر صف آرا ہو کر مقابلہ کرے باقی خیریت ہی یہ جو ہرکارون نے کہا طومار شاہ نے سرشار شاہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ کیون میر اقبال کیسا درست نکلا کہ ارزنگ نے طبل جنگ بجوایا ہی دیکھو وہی ہرکارون نے آکر خبر دی پس یہ کہکر طومار شاہ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل و بتائید خداوند آفتاب و برجیس کے طبل جنگ بجے اور ہمارے لشکر مین بھی سامان جنگ ہو ہم کل نکلکر میدان جنگ مین ارزنگ سے مقابلہ کرینگے اور اُسکو اسکی سزا دینگے یہ جو اُسنے خداوند کی عدول حکمی کی اس سبب سے طبل جنگ بجوایا ہی یہ جو حکم طومار شاہ نے دیا اُسیوقت لشکر طومار مین بھی طبل جنگ پر چوب پڑی صدائے نقارۂ حربی و کوس رزمی فضائے صحرا مین گونجی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ صبح کو لشکر ارزنگ سے مقابلہ ہوگا اُسیوقت سے لشکر مین سامان جنگ و تیاری رزم ہونے لگی طومار وغیرہ بھی دربار برخاست کرکے اپنے اپنے خیمے مین گئے پس دونون لشکرون مین سامان جنگ ہو رہا تھا کسی مقام پر دونون طرف ہزارون بلکہ لاکھون سوار و پیدل بیٹھے ہوئے تلوارون کو صیقل کر رہے تھے چرخ پر چڑھا رہے تھے کہ جسکے سبب سے عقل چرخ پیر کی چرخ مین آرہی تھی کسی مقام پر لاکھون سوار و پیدل اپنے اپنے خنجر ذنکو درست کر رہے تھے رزمیون کو دھو رہے تھے خود و موزے و دستانین صاف کر رہے تھے پیرہن درست کر رہے تھے کمانین جو خانہ خونہ کر گئین تھین اُنکو سینک سانک کر درست کیا ترکش سے تیر نکالے جو کہ عمدہ عمدہ تھے اُنکو ترکش مین رکھا اور بُرے بُرے پھینکدیے اسی طور سے دونون لشکرون مین سردار اور پہلوان و افسر اپنے اپنے آلات حرب و ضرب کو اپنے اپنے خیمے مین بیٹھے ہوئے درست کر رہے تھے باجے جنگی بج رہے تھے جادش پکارتے پھرتے تھے کہ ای جوانون کل روز جنگ ہی جو کہ بہادرین اُنکے لیے عید ہی جو کہ بزدل ہین اُنکے لیے بڑی خرابی ہی ای جوانون خوش ہو کہ کل عروس مرگ سے وصل حاصل ہوگا معشوق اجل آکر گلے سے ملیگا یہ جادش پکار رہے تھے جوانون کے دل بڑھا رہے تھے پس راوی نے کہا کہ وہ دن اسی سامان مین تمام ہوا شاہ خاور نے سلطان مغرب سے شکست کھائی سپاہ ظلمت نے لشکر نور پر ظفر پائی یعنی شب آئی شاہ انجم نے تخت نیلی پر مع اپنے مصاحبان انجم و وزیران سلطنت جلوس کیا اور شاہ خاور روز کو قید خانہ مشرق شب مین قید کیا وہ آفتاب کا زرد رو ہو کر طرف مغرب کے روانہ ہوتا وہ جا بجا دھوپ کی شعاع وہ شفق کا آسمان پر پھولنا وہ مشرق کی طرف سے سیاہی شب کا پھیلنا خیمون کا مسکرا مسکرا کر نسیم کے جھونکون سے باغون مین کھلنا طائرون کا ہنگام شام و غروب آفتاب طرف اپنے آشیانون کے پرواز کرکے واسطے بسیرے کے جانا چرندون کا طرف اپنے آشیانون کے و درندون کا طرف اپنے آشیانون کے ایسی فکر تھی بسبب رات ہو جانے کے کہ ہرن شیر کے برابر سے نکلجاتا تھا وہ کچھ تعرض نہ کرتا تھا باز کے پہلے سے کبوتر نوبت بانیجا رسید کہ آفتاب غروب ہو گیا شام ہو گئی تاریکی شب پھیلگئی ظلمت شب نے اپنا عمل کیا ہر طرف چراغ روشن ہوے دونون طرف لشکرون مین گھنٹے و ناقوس بجنے لگے دونون لشکرون مین صدائے جرجر پکاری جانے لگی لشکر طومار شاہ مین یا آفتاب یا برجیس کی جر تھی اور لشکر ارزنگ مین یالقا یا زمرد ثانی یا ارزنگ کی جر تھی ہر ایک پوجا پاٹ کر رہا تھا پس جب پہر رات آئی تو دونون لشکرون مین لوگون نے پوجا پاٹ سے فراغت پائی طلایہ پھرنے لگا اہل طلایہ نے مشعلین روشن کین اور طلایہ کے لوگ صدائے حاضر باش و ناظر باش و صدائے ہوشیار باش بلند کرنے لگے

سرداران ہر دو لشکر و اہل لشکر سامان جنگ مین مصروف تھے کوئی مارے خوشی کے نہ سوتا تمنائے عروس مرگ مین وہ شب بسر کی ہر ایک کو خوشی تھی کہ کل صبح کو عروس مرگ سے ہمکنار ہونگے معشوقہ اجل ہمارے گلے کا ہار ہوگی کسیکو یہ تصور ہی کہ دیکھیے کل کون گھٹ رہتا ہی اور کسکے قدم ہٹ جاتے ہین کون ثابت قدم رہتا ہی بہت بڑے لوگون سے مقابلہ ہی وہ بھی کم نہین ہی کوئی کہتا ہی کہ دیکھیے کل کون آب شمشیر کے گھاٹ اُترتا ہی کسکی کشتی عمر دریاے اجل کے پار ہوتی ہی کون کون غرق بحر فنا ہوتا ہی اور کون کون ساحل فنا کے کنارے اترتا ہی کون گلہاے زخم اپنے تن نازک پر کھاتا ہی کسکے بدن پر بدھیان گل زخم کی کھلتی ہین کوئی گرز گران سر کو تولکر کہتا تھا کہ کل ایک ضرب گرز مین اپنے حریف کو پیوند زمین کرونگا کوئی سیف کو ہلا کر کہتا تھا کہ یون وار کرونگا کہ ایک ہاتھ مین سر حریف کا خاک پر غلطان نظر آئیگا کوئی نیزے کو تکان دیکر اپنے خیال کے موافق کہتا تھا کہ یون حریف کو پشت مرکب پر سے اٹھا کر زمین پر دے ماروںگا کہ اسکے استخوان سرمہ سا ہو جائینگے سپر کو ہتوا سے ہوے خیال کر رہا تھا کہ یون حریف کی ضرب کو روکونگا بعض کے روبرو تصویر جنگ پھر رہی تھی کشتون کے انبار نظر آتے تھے بسمل لوٹ رہے تھے خاک پر زخمی کراہ رہے تھے بعض باہم بیٹھے ہوے باتین کر رہے تھے کہ صبح کو میدان جنگ مین حریف سے مقابلہ ہی آؤ بھائی ہم تم گلے ملین نعلوم پھر یہ دن نصیب ہون یا نہ ہون کون زندہ رہے اور کون نہ رہے باہم ملکر بیٹھ لین باتین کرلین کیون بھائی دیکھیے کل کون ثابت قدم رہتا ہی اور کون حریف کی ضرب کو بھکر روکتا ہی کل بہت بڑا معرکہ پڑے گا ہزارونکا کمیت ہوگا خداوند آفتاب آبرو رکھ لین لشکر ارژنگ کے پہلوان کہتے تھے خداوند ارژنگ آبرو رکھ لین ہر ایک لشکر کے لوگ اپنے خدا سے دعا کر رہے تھے بہادرون مین یہ تقریر تھی اور سامان جنگ کی فکر تھی اور بہادری کا ذکر تھا بار بار خیمون سے اور بسترون پر سے اُٹھ اُٹھکر میدان مین آآکر کھڑے ہوتے تھے اور آسمان کی طرف دیکھتے تھے کہ آثار سحر نمایان ہوے دامنون کو تھام کر دیکھتے تھے کہ نسیم سحری چلنے لگی جب کچھ آثار نہ پاتے تھے پھر خیمون مین جاکر اپنے مقام پر بیٹھکر باتین کرنے لگتے تھے جو کہ بزدل تھے اُنکا یہ حال تھا کہ جب سے اُنھون نے صداے طبل سنی تھی کسیکو تو دست سر دست آنے لگے تھے کسیکو تپ لرزہ آگئی تھی لحاف اوڑھکر پڑا ہوا تھا اگر کسی بہادر نے آکر کہا کہ بھائی کل میدان جنگ مین مقابلہ ہی کسو کیا کہتے ہو جوابدیا کہ بھائی ہم کیا بتائین ہمسے تو سیاہ لرزہ تپ سے مقابلہ ہو رہا ہی اُسنے آکر ہمکو گھیر لیا ہی اُسکے مقابلے سے فرصت ہوئی تو ضرور میدان مین جاکے مقابلہ کرینگے ورنہ مجبور ہین دیکھو کس شدت سے تپ آئی ہی کہ تمام بدن جلا جاتا ہی اُنھون نے جوابدیا کہ ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ تم اچھے تھے طبل جنگ کا بجنا تھا کہ تمکو تپ آگئی معلوم ہوا کہ بڑے بزدل ہو اس خوف سے تپ آئی کہ کل دیکھیے کیا ہوتا ہی یا تمنے فقرہ کیا اُسنے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا بس بہادر ایک آپ ہین اور سب بودے ہین فقرہ کرنے سے کیا حاصل مرض کو آتے کچھ دیر لگتی ہی یہ بہادر سُنکے چلا آیا کسی نے دستون کی شکایت کی کوئی دراصل بنکر پڑا تھا جو کوئی مزاج پرسی کو آیا کہدیا کہ درد سر ہی یا تپ آگئی ہی یا اسہال سے اس حال کو پہونچے ہین کہ پلنگ پر سے اُٹھنا دشوار ہی کسی نے اپنے خادم سے کہا کہ ہمارا مرکب نصف شب کو کسکر حاضر کرنا ہم اپنے مکان کو جائینگے اُسنے کہا کہ آقا صبح کو مقابلہ ہی برسون نمک کھایا ہی اور آپ مکان تشریف لیے جاتے ہین لوگ آپکی نسبت طعن کرینگے یہ کون حرکت ہی اُسکو برہم ہوکر جواب دیا کہ کچھ پروا نہین ہی ہمنے کوئی جان دینے کے لیے ملازمت نہین کی تھی صرف بسر اوقات کے لیے کہ اپنی اولاد کی پرورش کرین بھائی ابھی تو شادی ہوئی ہی اگر ہم کل حریف کے ہاتھ سے مارے گئے

تو وہ رانڈ ہو جائیگی کیونکر اُسکا رنڈایا کہے گا کیونکہ نہ اُسکے مان ہی نہ باپ صرف ہمارا سہارا ہی دوسرے جوان ہی لوگ بہ نگاہ بد دیکھین گے ہم ایسی نوکری سے باز آئے کہ اپنی جان جاے ناموس تباہ ہو اگر ہم زندہ ہین تو اور کسی مقام پہ نوکری کرلین گے میان آپ زندم جہان زندم آپ مردم جہان مردم اسوقت کے طعنہ اُٹھانا اچھا اُس سے کہ سب تباہ ہون اُسنے کہا کہ یہ کیونکر آپ کو یقین ہوا کہ مارے ہی جائیگے کا جواب دیا کہ میدان جنگ مین سوائے نیزہ و تلوار و گرز کے اور موت کے کیا ہی کوئی لڈو پیڑے تقسیم ہوتے ہین اگر تمکو اس امر کا یقین ہی تو یہ وردی اور ہتھیار موجود ہین تم ہین لو اور میرے مرکب پر سوار ہوکر میدان مین جانا مین تمھارے مقام پہ تمھارا لباس پہنکر کام کرونگا مگر میدان جنگ مین نہ جاؤنگا اُسنے جواب دیا کہ کیا خوب واہ رے تو آپ پائین مزے آپ کرین نام آپکا اور اگر مارے جائین تو ہم ہماری اولاد تباہ ہو ہمکو کیا حاصل بعد میرے پھر یہ تو نہ ہوگا کہ اپنی تنخواہ مین سے کوئی دو روپیہ مہینہ میری زوجہ کا یا اولاد کا مقرر کر دیجیے ایک مرتبہ ہنسکر جواب دیا کہ یہی خیال تو ہمکو بھی ہی کہ کوئی ایسا نہین ہی کہ اگر مرجائین تو نصف تنخواہ جو کہ ہم اسوقت پاتے ہین اُنمین سے ہمارے ورثا پر کردے پس ایسے مین کیا ضرور ہی کہ خواہ مخواہ اپنی جان دین بادشاہون کے تو یہ جھگڑے ہین کہ ذرا سی زمین پر لڑ مرتے ہین آپ تو بیٹھے ہوے ہین کسی پر عاشق ہوے اُس سے طلب کیا اُسنے انکار کیا اُسپر لشکر کشی کرکے چلے یہ بھی کوئی بات ہی اُسکو اپنی اولاد اپنی بہن کا اختیار ہی نہین آپ کے ساتھ شادی کرنا اگر آپ عرش پر سے اُتر کر آئے ہین تو وہ چارے کے ساتھ شادی کرتا ہی آپ کے ساتھ نہین کرتا ہی کوئی زبردستی ہی اُسنے کہا کہ یہ تو نمک حرامی آپ کی ہی کہ ایسے وقت مین یون نکلے جاتے ہین عبتک مفت کا ملا کھایا اب جو اُسکے ادا کرنے کا وقت آیا تو بھاگ نکلے اُنھون نے برہم ہوکر جواب دیا کہ تو بڑا چرب زبان ہی اب جو کچھ منھ سے کہا ایک ہاتھ تلوار کا مارونگا کہ سر تن سے اُتر جائیگا اُسنے ہنسکر جواب دیا کہ صرف منھ سے اور اسی کے خوف سے تو آپ بھاگے جاتے ہین اور پھر اُسیکا نام لیتے ہین دیکھیے ایسا نہ ہو کہ کوئی سُن لے تو بڑی خرابی ہو اگر آپ ایسے بہادر ہوتے تو حریف پر تلوار کھینچتے تاکہ کچھ حال معلوم تو ہوتا دو دو ہاتھ چلتے اور اگر ایسے شمشیر زن ہوتے تو کیون یون آدھی رات کو بھاگنے کا قصد کرتے مین نے جو نصیحت کی مجھکو بے دست و پا پاکر یہ فرماتے ہو کہ ایک ہاتھ مین سر تن سے اُڑ جائیگا کیا خوب سچ کہنے کہا ہی کہ گانڈو ہاتھی اپنی فوج کو مارتا ہی یہ جو چاگر نے کہا اُنکو بہت غصہ آیا اور یہ کہا کہ چلا جا ورنہ تیری قضا آئی ہی وہ ہنستا ہوا چلا گیا اور مرکب تیار کرکے لایا اور گھانس لادنے کا خچر بھی پس اُنھون نے خچر پر اسباب بار کیا اور مرکب پر خود سوار ہوے اسی تاریکی شب مین نکل گئے اسی طور سے سیکڑون سوار و پیدل دونون لشکرونکے جو کہ بزدل بہت تھے نکل گئے اور جو کہ کچھ دل رکھتے تھے کوئی بخار کا اور کوئی دستون کا بہانہ کرکے پڑ رہا اور اپنے کو میدان جنگ کے جانے سے بچا لیا دونون لشکرون کے بزدلون کا یہ حال اور بہادرون کا وہ حال ہی کہ جو کہ تحریر ہوچکا ہی کہ خوش خوش ہین اور رات کو کس خوشی سے بسر کر رہے ہین تا سحر سیکڑون بزدل لشکر ارژنگ سے اور طومار شاہ سے نکلے مگر لشکر ارژنگ سے بہت نکلگئے نوبت بانیجا رسید کہ شہنشاہ انجم نے شاہ خاور سے شکست کھائی شاہ انجم مع اپنی سپاہ انجم کے میدان فلکی پر سے گریزان ہوا اور عمل خسرو خاور کا ہوا سپاہ ظلمت نے پہلوان نور سے دوسری شکست کھاکر گریز کیا طرف مغرب کے یعنی سپاہ نور کا عمل دنیا مین ہوا آثار سحر فلک پر نمایان ہوے خروس فلکی نے صدائے آواز بلند کی صحبت انجم درہم برہم ہوئی نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے دوس جو گر ہی تھی

یہ معلوم ہوتا تھا کہ نور کے نوارے چھوٹ رہے ہین پس دونون لشکرون مین گھنٹ و ناقوس بجنے لگے یا خداوندا آفتاب و برجیس و ارزنگ کی صدا آنے لگی و ردی صبح کی بجی سب اپنے اپنے بستر پر سے اُٹھے پوجہ یاٹ مین معروف ہوے اُدھر نور سحر جو پھیلا اور گلہاے خودرد جو صحرا مین کھلے اُنکی خوشبو جو پھیلی تمام صحرا مہک گیا وہ صبح کے وقت طائران خوش الحان کا درختون پر بیٹھکر زمزمہ سنجی کرنا اور آشیانونسے اُڑ اُڑکے براے فکر قوت لایموت جانا باد صبا کا اشجار گلہاے رنگارنگ سے ملکر چلنا درختون کا بسبب ہواکے متحرک ہونا آفتاب کا نکلنا اُسکی شعاع کا صحرا مین پھیلنا برگ ہاے شجر پر پڑنا اُنکا مثل زمرد کے چمکنا باغ عالم کا عجب سماں تھا وہ صحرا عجب ہرا بھرا تھا سبزہ کوسون تک ہرا بھرا لہلہا رہا تھا اُسپر جو اوس کے قطرے پڑے ہوے تھے وہ درغلطان معلوم ہوتے تھے بلبلین خوش پھر رہی تھین کبک دری قہقہہ کر رہی تھین طاؤس رقص کر رہے تھے اور خوش ہو کر پکار اُٹھتے تھے بموجب اشعار شعلہ

بوے گیسوے گلعذار آئی	نخل گل جھومتے ہین مستانہ	باغ عالم مین ہی بہار آئی
سبز بتون مین گل جھلکتے ہین	جیسے جگنون کہین چمکتے ہین	ایک جا پر ہین شمع و پروانہ
فرش نخل ہی دوب ہی جو ہری	ابر چھایا ہی مینھ برستا ہی	قہقہے مارتے ہین کبک دری
چل رہی ہی نسیم فرحت خیز	آرہی ہی ہوا ے عنبر بیز	ہر طرف اِک خوشی کا چرچا ہی
شاہد گل کا دیکھکر جوبن	چشم نرگس ہی محو نظارہ	چہچہے کرتے ہین طیور چمن
ہر طرف کو سمان بہار کا ہی	ابر ہی ذکر وصل یار کا ہی	ہی طرب زا فضاے ارض و سما
		یہ عالم تھا کہ نمونہ بہشت برین

تھا وقت صبح جو تھا تو ہر چیز پر جوبن تھا ہوا چل رہی تھی چرندے و پرندے و درندے جھاڑیون سے اور آشیانون سے نکل نکلکر صحرا کی ہوا کھا رہے تھے گل آفتاب چمن آسمان پر کھل رہا تھا اُسکا عکس جو آب دریا پر پڑتا تھا تو ہر موج معلوم ہوتی تھی کہ طلائی ہی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہزارون آفتاب پانی سے طلوع ہو رہے ہین جا بجا دھوپ نکل آئی تھی صحرا کا یہ حال تھا اُدھر جب لشکر نے پوجا پاٹ سے فراغت پائی ہر ایک کمر کسی مسلح و مکمل ہو کر مرکبون پر سوار ہوے پرے کے پرے غول کے غول طرف بارگاہ کے چلے اُدھر سردار بھی اپنے اپنے خیمون سے نکلے اور لشکر کو مسلح و مکمل دیکھکر حکم دیا کہ طرف میدان جنگ کے جاؤ پس سوار و پیدل غٹ کے غٹ رسالے کے رسالے باجے جنگی بجاتے ہوے علمون کے پھریرے لہراتے ہوے طرف صحرا کے چلے اُسطرف سے آفتاب پرست بھی بڑے جاہ و حشم سے دوسری طرف آئے کہ اتنے عرصے مین ارزنگ اپنی بارگاہ سے نکلا تخت لاکر حاضر کیا سب کا مجرا ہوا ارزنگ تخت پر سوار ہوا خواصی مین سخنگان بیٹھا داہنی طرف مرکب پر دیلم بن تورج اُسکے برابر قرماسپ اور سردار ان زبردست بائین طرف اسلم بن تورج و ساحران زبردست کے پرے کے پرے ہنس و باز و طاؤس و اژدر پر سوار اور ترسول ہاتھون مین پیشانیون پر شقشے لگے ہوے گلون مین مار و عقرب پڑے ہوے شانون پر بادلہ کی جھولیان پڑی ہوئی آگے آگے نقیب بولتے ہوے طرف صحرا کے ارزنگ کا تخت چلا ہوا کے جو جھونکے آئے سب کے دماغ معطر ہو گئے خنکی معلوم ہونے لگی باجے بجنے لگے اُس راہ کو طے کر کے ارزنگ میدان جنگ مین پہونچا ایک مرتبہ سلامی کے باجے بجے علمونکو جلوہ دیا گیا تخت ارزنگ قلب سپاہ مین آکر قایم ہوا صف بندی ہونے لگی صف آرا نکلے اُنھون نے صفین درست کین سم سے سم دم سے دم کنوتی سے کنوتی ملائی رکاب سے رکاب ملی دوش بدوش چار آئنہ بند چلتہ پوش کی پرے جمے ابھی صف بندی نہ ہونے پائی تھی کہ اُدھر سے آمد لشکر طومار شاہ کی شروع ہوئی علم طلائی رنگ کے

لہراتے ہوے عکس آفتاب سے چمکتے ہوے آکر علمدار کھڑے ہوے اب لشکر آنے لگا غول کے غول اور غٹ کے غٹ جوق جوق دستہ کے دستہ آکر پہونچے کہ اتنے مین طومار شاہ و سرشار شاہ مع سرداران کے نمایان ہوے دونون تخت پر سوار اُنکے برابر مرکبون پر قیصور آدمخوار سنتور نیزہ باز حسام شیرگیر شبرنگ خود پرست قہار دیوکش اور سرداران زبردست مرکبون پر سوار تھے آکر پہونچے قلب لشکر مین دونون بادشاہون کا تخت قایم ہوا باجے جنگی بجے علم سلامی ہوے اُدھر بھی صف آرا نکلے صفین درست ہونے لگین صف آرا نے میمنہ و میسرہ و ساقہ و کمیگاہ درست کیا قلب مین تخت قایم ہوا قرماسپ بمرتبہ سپہ سالاری اُدھر کھڑا تھا اِدھر اُسکے جواب مین قیصور آدمخوار کھڑا ہوا جب صفین درست ہوچکین اسوقت تبردار دونون طرف سے نکلے اُنھون نے جھاڑی جھنڈی پست و بلند زمین کو ہموار کیا اور جو درخت کہ حائل نگاہ تھے اُنکو کاٹکر گرادیا سقون نے آبپاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھا دیا کہ یکایک دونون طرف سے نقیب و کرکیت نکلے نقیبون نے نقابت شروع کی یون جوانون کے دل بڑھانے لگے اور صدائین لگانے لگے اے جوانون بکوشید تا جامۂ زنان نہ پوشید اے جوانون آج دن نام کا ہی وہ تلوار چلے کہ افسانہ رستم و اسفندیار صفحہ ہستی پر سے مثل حرف غلط کے مٹجاے دیکھین آج کون کون ثابت قدمی دکھاتا ہی بڑھ بڑھکر حریف کو وار کرتا ہی تم اُن نام آورون کے یادگار رہو کہ جسکے افسانہ بہادری کے ابتک ہر ایک کی زبان پر جاری ہین آج اپنے باپ دادا کے نام کو روشن کرو کیونکہ یہی ذکر مہادری دنیا مین باقی رہتا ہی اور جو بزدلی کرتا ہی اُسکا کوئی نام بھی نہین لیتا ہی خیال کرلو کہ اب نہ رستم باقی ہی نہ سام مگر اُسکا نام ہر ایک کی زبان پر ہی آج دن نام آوری کا ہی پس وہ کام کرنا کہ جو کہ رستم و سام نے نہ کیا ہو آگے قدم بڑھکر پیچھے نہ ہٹین تن پر یون زخم لگین کہ جیسے گلہاے خوشبو کے ہار گلون مین پڑے ہوتے ہین دولھا بنکر عروس مرگ سے ہمکنار ہوا جکا مرنا گویا نام کا پیدا کرنا ہی یہ دنیا مقام بے ثبات ہی اِس مین کسی کو ثبات نہین پس لازم ہی کہ نام پیدا کرو کرتا کہ اُسکے سبب سے سب یاد کرین خیال کرو بڑے بڑے بادشاہان اولو العزم نرہے اُنکی قبر و تنک کے نشان مٹ گئے کوئی فاتحہ تک بھی نہین پڑھتا ہو دو پھول بھی نہین چڑھاتا ہی ہان جو کہ اُنکی دنام آوری پیدا کرگئے ہین اُنکو سب یاد کرتے ہین یہ دنیا وہ مقام ہی کہ کہین شادی ہی اور کہین غم غرض کہ یہان جو نام پیدا کریگا گویا اُسنے لطف زندگی پایا اور وہ دنیا پر آیا ایسی ایسی باتین جو نقیبون نے کہین صفون پر سناٹا سا ہوگیا سب ساکت ہوکر رہگئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ سب تصویر گلے مین صفوین صف فرگان کے اُداسی چھاگئی اُدھر کرکیتون نے کڑکا کہا اور یہ شعر پڑھا شعر جوانون خبردار و ہشیار رہو سلاحون سے اپنے خبردار رہو دیگر بیاہ لاؤ بس عروس موت کو دو طلاق اِس زندگی کی سوت کو دو دیگر رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہگیا مردون کا آسمان کے تلے نام رہگیا نقیبون نے جو نقابت کی کرکیتون نے کڑکا کہا دونون لشکرون کے بہادرون اور دلاورون کا یہ حال ہوا کہ فرط شجاعت سے ہر ایک کے چہرے لعل ہوگئے جوش شجاعت مین آکر جھومے قبضے شمشیر کے چومے ہر ایک نے قصد کیا کہ مرکبونکو بڑھا کر لشکر حریف سے غٹ پٹ ہوجائین اور جنگ مغلوبہ ہوجاے کوئی نیزہ ہلانے لگا کوئی تلوار چمکانے لگا کوئی کمان مین تیر جوڑنے لگا بعضون نے صفون سے مرکب بڑھا دیے یہ عالم تھا دونون لشکرونکا نقیب و کرکیت کڑکا کہکر لشکرین آئے ارزنگ کے لشکر مین تمام علم جلوہ گری پر آئے ابھی دونون لشکرون سے کوئی نہ نکلا تھا کہ یکایک شہر آفتاب نما کی طرف سے چمک پیدا ہوئی دونون لشکر اُسی طرف دیکھنے لگے سب نے دیکھا کہ ایک ابر سفید رنگ بہت بار یک ظاہر ہوا اور اسقدر تیز آیا کہ

پلک جھپکانے کی مہلت نہ ہوئی کہ وہ ابر لشکر طومار شاہ پر محیط ہو گیا اُس ابر سے بادل کی گرج اور برق کی چمک پیدا تھی جب وہ ابر محیط ہو چکا اور گرج و چمک موقوف ہوئی اُس ابر سے صدا آئی کہ اے طومار شاہ و سرشار شاہ خبردار رہو جاگو اور ہوشیار کوئی خوف نہ کرنا خداوند نے تمھاری کمک کے لیے ابر غضب کو روانہ کیا ہے لشکر حریف پر عذاب نازل ہوگا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب جواب نامہ لکھکر برجیس روانہ کر چکا تھا آصف دربار برخاست کیا تھا سب اپنے اپنے مقام پر آئے دوسرے دن جب دربار آراستہ ہوا اور برجیس منقب حجاب قدرت آکر بیٹھا اُدھر آفتاب جادو نے برجیس سے کہا آج صبح سے میدان جنگ مین دونون لشکر صف آرا ہین پس تم یہان دربار کرو مین طومار شاہ کی کمک کو جاتا ہون سب اہل دربار سے کہو کہ طرف مشرق کے دیکھین اور انکو خبر دو کہ وہان بیرون شہر لشکر ارژنگ سے اور ہمارے لشکر سے مقابلہ ہوگا سبکو وہانکی حالت نظر آئیگی گویا اُنکے روبرو مقابلہ ہو رہا ہے یہ کہکر آفتاب تو اُسیوقت وہان سے سب سے پوشیدہ ابر سفید تیار کرکے چلا گیا تھا سحر کر گیا تھا کہ سب کو اسی مقام پر سے حالت جنگ معلوم ہو یہ ابر سفید جو کہ لشکر طومار پر آکر قائم ہوا تھا وہی ابر ہے برجیس آفتاب جادو بھی نہان تھا برجیس نے اہل دربار سے کہا کہ اے خونخوار سب کو آگاہ کرو کہ سب طرف مشرق کے دیکھین مجھکو علم خدائی سے معلوم ہوا ہے کہ بیرون شہر دونون لشکرون مین مقابلہ ہونے والا ہے دونون لشکر میدان جنگ مین صف آرا ہین اُن سب کو وہان کی حالت اسی مقام پر سے نظر آئیگی کیونکہ مین نے وہ حجاب جو کہ حامل نگاہ ہے سب کی نگاہون پر سے اٹھا دیے ہین خونخوار نے یہ حکم سب کو سنا دیا ہر ایک درجے کے لوگون نے طرف مشرق کے دیکھا یہ نظر آیا کہ ایک طرف طومار شاہ و سرشار شاہ لشکر جمائے ہوئے کھڑے ہین اُنکے مقابل ارژنگ کا لشکر صف آرا ہے سب ارژنگ کی صورت دیکھکر بہت ہنسے اب سب اُسی طرف دیکھ رہے ہین یہان کا تو یہ حال ہے اُدھر جب وہ ابر محیط ہو چکا اور صدائے مذکور آچکی اُسوقت لشکر ارژنگ سے قنطار آئنہ پوش ارژنگ سے اجازت لیکر نکلا اور اپنے مرکب کے تنگ کو درست کیا میدان مین آیا پہلے سلحشوری کی جب خود بھی غرق عرق ہو گیا اور مرکب بھی بس برجھے کو زمین پر گاڑکر اور اپنا دم راست کرنے کو کھڑا ہوا جب دم راست ہو گیا اور پسینہ بھی خشک ہو گیا مبارز طلب کیا طرف لشکر حریف کے منھ کرکے اور کہا کہ جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے کو آئے اسطور سے جو مبارز طلب کیا لشکر طومار شاہ وغیرہ سے زنجیل مرد ارژنگ خوار طومار شاہ سے اجازت لیکر نکلا اور میدان مین آکر چشم تگاہ رہوا دونون مرکب برابر سے ہٹے بس مرکبونکو روانو لیے مسلکر پھر مقابل ہوے نیزہ بازی ہونے لگی دونون نیزے بیکار ہوے عمود بازی ہونے لگی عمود بھی مثل بیکار ہو گئے پس تلوار چلنے لگی خوب رد و بدل ہوئی ایک مقام پر جو وار زنجیل نے کیا قنطار نے خالی دیا اور اپنا وار کیا زنجیل نے سپر کی پناہ کیا وہ تلوار سپر کو کاٹ کر سر پر آئی تا دو ابرو اُتر آئی اُسنے قصد کیا تلوار کو کھینچ لون تاکہ حریف کا کام تمام ہو جاے زنجیل نے دستانہ مارا کہ دستانہ قلم ہوے کلائیان مجروح تلوار تو سر سے نکل گئی مگر چادر خون سر سے جاری ہوئی اور غش آگیا اُسنے ہرنے پر مرکب کے سر رکھدیا قنطار نے قصد کیا کہ بڑھکر سر کاٹ لون کہ برجیل بھائی زنجیل کا یہ حال دیکھکر اور طومار شاہ سے اجازت لیکر فورًا میدان مین پہونچا اور بھائی کو پھیر دیا اور خود قنطار سے مقابلہ کیا اُسنے اسی طور سے برجیل کو بھی زخمی کیا جب برجیل بھی زخمی ہوا آخر جیل مارخوار نے آکر مقابلہ کیا وہ بھی زخمی ہوا بلاخ گرزن آیا اُسنے مقابلہ کیا یہ بھی مجروح ہوا اسی جنگ مین نصف دن گذرا تھا کہ پانچ پہلوان زخمی ہوے یہ حال جو طومار شاہ نے دیکھا ایک مرتبہ ابر کی طرف سر اُٹھا کر کہا کہ اے خداوندیہ کیا کہ حریف نے کئی میرے لشکر کے پہلوانون کو

زخمی کیا ہی اور پھر مبارزطلب کر رہا ہی یہ کہتا تھا کہ صدا آئی کیون پریشان ہوتا ہی ہم کمک کو موجود ہین کسیکو
برائے مقابلہ روانہ کریہ جو صدا آئی پس اُسوقت لشکر طومار شاہ سے میلاح گرزن مقابلے مین قنطار کے
آیا اور پکارا کہ لاجورد یہ بہادری کا رکھتا ہو اُسنے وہی تلوار جس سے سب کو زخمی کیا ہی اور آفتاب پرستون کا خون
چاٹ چکی ہی یہ کہکر وار کیا اُسنے بھی وار کیا اُدھر اُس ابر مین حرکت ہوئی وہ ابر شق ہوا اُس ابر سے ایک آفتاب نمایان ہو
کہ اُسکی روشنی پھیلی جیسے ہی لشکر طومار نے آفتاب کو دیکھا فوراً سجدے کو جھک گئے اور سجدہ کیا سر سجدے سے
اٹھایا مگر لشکر ارزرنگ کے لوگ اُس آفتاب کو دیکھکر حیران ہوے اُس آفتاب سے ایسی جوت پیدا ہوئی کہ لشکر
ارزرنگ کے سب سوار و پیدل مارے گرمی کے پریشان ہو گئے تھوڑی سی دیر مین از سر تا پا غرق عرق
ہو گئے شدت عطش سے زبان تالو مین چمٹنے لگی مُنھ مین کانٹے پڑ گئے ارزرنگ کا تو یہ حال تھا کہ دم بدم گلاس
پر گلاس آب سرد کے پی رہا تھا مگر پیاس کم ہوتی تھی انسان کا کیا ذکر ہی مرکب تک زبانین نکالے ہوے ہانپ
رہے تھے جو کہ معزز سردار تھے وہ دم بدم پانی پی رہے تھے سینے چھتریان لگا لین تھین ہتھیار جو بدن پر آراستہ
تھے وہ جلاے دیتے تھے ہواے گرم جو چلتی تھی اُس سے جو ریگ کے ذرے اُڑ کر جسم پر پڑتے تھے آبلے
ڈالدیتے تھے یہ حدت تھی اُس آفتاب کی دھوپ کی صفت یہ تھی کہ وہ حدت سواے لشکر ارزرنگ کے اور کسیکو
نہ معلوم ہوتی تھی لشکر طومار شاہ اُسی طور سے کھڑا ہوا تھا بالکل گرمی نہ معلوم ہوتی تھی نہ اُس صحرا کے جانورونکو
معلوم ہوتی تھی یہ تو حالت گرمی کی تھی برائے لشکر ارزرنگ اُدھر میلاح سے اور قنطار سے مقابلہ ہو رہا تھا
گو گرمی کے سبب سے اُسکی عجب حالت تھی مگر کیا کرتا وہ لڑ رہا تھا کہ آفتاب کی کرنین اور عکس اور شعاع قنطار
پر پڑنے لگا اُسنے یہ اثر پیدا کیا کہ سر سے قنطار کے دھوان نکلنا شروع ہوا جیسے شمع کو روشن کرو اور اُس سے
دھوان نکلتا ہی گو گرمی کے سبب سے سب کی حالت غیر تھی مگر مقابلے کی طرف سبکی نگاہ لڑی ہوئی تھی لشکر ارزرنگ
کے لوگون نے اور لشکر طومار کے اہل لشکر نے اُس دُخان کو دیکھا مگر کچھ اُن لوگونکی سمجھ مین نہ آیا یہان باہم
نیزہ بازی ہو رہی تھی کہ یکایک ایک شعلہ سر سے قنطار کے پیدا ہوا اور وہ اُسکے تمام جسم مین لگ گیا اور قنطار
مثل ہیزم خشک کے جلنے لگا تمام ہتھیار بھی جلنے لگے ایک منٹ مین جلکر خاک ہو گیا نام و نشان تک باقی نرہا
ادھر وہ جلکر گرا اِدھر وہ آفتاب نہان ہو گیا اُس ابر مین اور صدا آئی کہ کیون طومار شاہ تمنے خداوند کی قدرت
دیکھی کیونکر حریف کو جلاکر خاک سیاہ کر دیا کہ نام تک باقی نہ رہا سواے خاک اور کچھ نہین ہی جو خداوند سے
مقابلہ کریگا اُسکا یہی حال ہوگا لشکر ارزرنگ نے جو دیکھا جہان پر قنطار تھا اُس مقام پر خاک کا انبار تھا نہ
راکب کا پتہ تھا نہ مرکب کا یہ حال دیکھکر سب کو حیرت ہوئی اب وہ گرمی اور شدت عطش بالکل جاتی رہی کہین
گرمی کا نام بھی نہ تھا پھر سب کو راحت ہوئی گرمی کے سبب سے جو سب بدحواس تھے سبکے حواس درست ہوے
ہتھیارون کا جلنا برطرف ہوا مرکب بھی اپنے حواس مین آئے اِدھر میلاح نے آواز دی کہ جسکو تمنا مرگ کی ہو
وہ میرے مقابلے کو آئے یہ صدا دیتا تھا کہ سنتا رقوی بازو بھائی قنطار کا اپنا مرکب صف سے نکالکر ارزرنگ سے
اجازت لیکر میلاح کے مقابلے مین آیا آتے ہی نیزے کا وار کیا میلاح نے اُسکے نیزے کے وار کو رد کرکے
اپنا جو وار کیا اُسکو پشت مرکب پر سے نیزے پر اُٹھا لیا اور زمین پر دے مارا کہ اُسکے استخوان ریزہ ریزہ
ہو گئے اُسکے بعد اور ایک پہلوان لشکر ارزرنگ سے نکلا اُسکو بھی میلاح نے نیزے سے ہلاک کیا تا شام
دس پہلوان میلاح نے ہلاک کیے اور ایک آفتاب کی حدت سے جلکر خاک سیاہ ہو گیا دوپہر تک تو ارزرنگ
کی فتح رہی بعد دوپہر کے آفتاب پرستون کی ظفر ہوئی جب شام قریب ہوئی سختکان نے ارزرنگ سے کہا کہ
طبل بازپس بجوائیے ورنہ یہ پہلوان سب کو آج ہی قتل کریگا کیونکہ بُرا زبردست ہی پس ارزرنگ نے طبل بازپس بجوا دیا

جیسے ہی طبل بازی چوب پڑی اور طومار شاہ نے سنی اپنے لشکر مین بھی طبل بازی بجوایا پس میلاح میدان سے اپنے
لشکر مین آیا اُدھر ارزنگ مغموم و محزون طرف اپنی فرودگاہ کے واپس گیا طومار شاہ وغیرہ بھی مع اپنے لشکر
کے فرودگاہ پر واپس آئے وہ ابر سفید بھی طرف شہر آفتاب نما کے واپس چلا گیا اسی طور سے گرجتا ہوا
راوی نے بیان کیا ہی کہ آج دن بھر برجیس قلعے مین گنبد آفتاب نما مین رہا اور تمام سامان جنگ دیکھا کیا
اور کل اہل دربار بھی جب لشکر واپس گئے فرودگاہ پر برجیس نے بھی دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے
مقام پر آئے دن بھر کے تھکے ہوے تھے آرام پذیر ہوے وہ ابر قریب قلعہ آکر غائب ہو گیا یعنی آفتاب جادو
اپنے مقام پر اُس آسمان مین آیا جو کہ بالاے قلعہ سحر سے بنا ہوا ہی جسکا ذکر جلد دوم مین ہو چکا ہی یہان کوکب
راحت پذیر ہوے وہان ارزنگ نے جاکر دربار کیا لشکر نے کمر کھولی اُدھر طومار وغیرہ نے دربار کیا
ارزنگ نے بصلاح سخنگان پھر طبل جنگ بجوایا صداے کوس حربی لشکر مین پھیلی سب سامان جنگ کرنے
لگے ارزنگ طبل جنگ بجوا کر خیمۂ خاص مین گیا دربار برخاست ہوا سب سردار اپنے مقام پر آئے
اُدھر طومار شاہ وغیرہ کو ہرکاردن نے خبر دی کہ لشکر حریف مین پھر طبل جنگ بجا ہی صبح کو میدان مین آکر
مقابلہ کریگا طومار شاہ نے بھی اپنے لشکر مین طبل جنگ بجوانے کا حکم دیا یہان بھی طبل جنگ بجا اہل لشکر
کو معلوم ہوا کہ کل حریف سے مقابلہ ہی انکے دل قوی ہین کہ ہماری کمک پر خود خداوند ہین طومار نے بھی
دربار برخاست کیا یہان بھی سب سامان جنگ مین مصروف ہوے آلات حرب و ضرب موافق دستور
کے درست کرنے لگے طلایہ دونون لشکرون مین پھرنے لگا چاؤش پکارنے لگے سردار باہم درجنگ
کرنے لگے وہ رات اسی طور سے بسر ہوئی صبح کو جب حسب قاعدہ دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا
ہوے وہان شہر مین برجیس نے دربار کیا اسی طور سے آفتاب جادو برجیس سے کہکر کہ مین تو جاتا
ہون تم سب کو حکم دو کہ مشرق کی طرف دیکھین آفتاب یہ کہکر ابر سفید بناکر اور لشکر طومار پر آکر محیط ہوا
یہان برجیس نے سب اہل دربار سے کہا کہ آج پھر طرف مشرق کے دیکھو سب واقعات جنگ نظر آئینگے
کل کے واقعات تو دیکھے اور میری قدرت کو جانا یون اپنے بندون کی کمک کرتا ہون سب نے کہا کہ
سواے آپ کے کون خدا ہی پس سب اسی طرف متوجہ ہوے یہان یہ سب بندوبست ہوا اُدھر جب ابر
محیط ہو چکا لشکر طومار سے میلاح گرزن میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر ارزنگ سے میلاد خرس
صورت نکلا ہم تگاور ہوا بعدہ نیزہ بازی ہونے لگی میلاد ہاتھ سے میلاح کے زخمی ہوا پس اُسنے پھر
مبارز طلب کیا فولاد نکلا وہ بھی زخمی ہوا اور ایک پہلوان نکلا وہ بھی اسکے ہاتھ سے مارا گیا بعدہ پھر ایک
پہلوان نکلا وہ بھی مارا گیا اور ایک قوی تن نکلا وہ میلاح کے ہاتھ سے زخمی ہوا تا دو پہر میلاح نے
دو سردارون کو جان سے مارا اور تین کو زخمی کیا اب جوانے مبارز طلب کیا تو لشکر ارزنگ سے
حداد سخت پنجہ نکلا اُسنے آکر میلاح کو زخمی کیا جب میلاح مجروح ہوا پس لشکر طومار سے ایک سوار
میدان مین آیا اُسنے میلاح کو پھیر دیا خود مقابلہ کیا وہ بھی زخمی ہوا اور ایک سوار آیا وہ بھی حداد
کے ہاتھ سے زخمی ہوا اور ایک سوار میدان مین آیا بعد مقابلۂ بسیار وہ ہاتھ سے حداد کے مارا گیا
یہ جو رنگ طومار نے دیکھا ایک مرتبہ ابر کی طرف منھ کرکے کہا کہ ای خداوند آپ کے بندے قتل ہوتے
ہین کمک فرمایئے صدا آئی کہ کسیکو براے مقابلہ روانہ کرو پس طومار نے قرطاش سخت جان کو اجازت
دی وہ میدان مین آیا حداد سے ہم نبرد ہوا یہ آکر ہم نبرد ہوا ہی کہ اُس ابر سے ایک برق چمک کر گری کہ
اسکے سر پر آئی اسکے اہل لشکر نے پکار کر کہا کہ ای پہلوان بچ تیرے سر پر برق آتی ہی جبتک خبردار ہو

کہ وہ برق گری ٹانگوں سے نکلگئی وہ مرکر گرا آگ پیدا ہوئی لاش جلنے لگی کہ قرطاس نے مبارز طلب کیا اُدھر
لشکر طومار شاہ کا تو یہ حال ہوا کہ یا خداوند آفتاب کہکر سجدے مین جھکے لشکر ارزنگ کو حیرت ہوئی مگر بہ جبر حکم
ارزنگ یک پہلوان نکلا میدان مین آیا ہم نبرد ہوا ہاتھ سے قرطاس کے زخمی ہوا تا شام چار پہلوانوں کو
قرطاس نے زخمی کیا اور تین کو جان سے مارا کہ شام ہوگئی ارزنگ طبل بازیجوا کر طرف فرودگاہ کے واپس
گیا طومار اپنی فرودگاہ پر آیا ابر سفید اسی طور سے طرف شہر کے چلا گیا راوی نے بیان کیا ہے کہ ارزنگ
نے پھر طبل جنگ بجوایا طومار شاہ کو خبر ہوئی اُسنے بھی طبل جنگ بجوایا دونون لشکرون مین رات بھر تیاری
جنگ رہی موافق کل کے آج بھی برجیس دربار برخاست کرکے چلا گیا تھا رات بھر آرام پذیر رہا صبح کو
یہ دربار مین آکے موجود ہوا سب اہل دربار حاضر ہوے حسب قاعدہ جو کہ دو روز سے مقرر ہے
آفتاب برجیس کو خبردار کرکے چلا گیا ابر سحر مین پوشیدہ ہو کر یہان برجیس نے سب کو حکم مشرق کی طرف
دیکھنے کا دیا یہ لوگ اسطرف متوجہ ہوے یہان دونون لشکر میدان مین صبح کو آکر صف آرا ہوے ابر اگر
محیط ہوا کہ لشکر طومار سے قرطاس سخت کمان نے نکلکر لشکر ارزنگ سے مبارز طلب کیا یہ سنکر مہرام سگ صورت
آیا اور ہم تگاور ہوا بعد ہم تگاور ہونے کے نیزہ بازی ہونے لگی قرطاس نے مہرام کو نیزے سے مجروح
کیا اور صدا دی کہ کسی اور کو میرے مقابلے کو روانہ کر وایک گمنام سردار نکلا وہ جان سے ہلاک ہوا
اسی طور سے قرطاس نے سات پہلوان زخمی کیے اور تین جان سے مارے دوپہر تک یہ رنگ
دیکھکر ارزنگ کے لشکر سے اوصاف تبرزن نکلا ارزنگ سے اجازت لیکر اور آتے ہی تبر کا وار کیا
کہ قرطاس مجروح ہوا ایک سوار نے آکر اوصاف کا مقابلہ کیا قرطاس کو لشکر مین بھیجدیا وہ بھی اوصاف
کے ہاتھ سے مجروح ہوا اور ایک سردار نکلا وہ بھی مجروح ہوا اور ایک سردار آیا وہ مارا گیا کہ یہ جو
طومار نے دیکھا ایک مرتبہ ابر کی طرف منھ کرکے کہا کہ ای خداوند آپ کے بندے قتل ہوے انکی کمک پر
آنا ضرور ہے پس یہ کہنا تھا کہ صدا آئی تو پریشان نہ ہو ہم کمک کے لیے موجود ہین تعجیل نہ کر مقابلے کو
کوئی جاے پس مرتاض قوی بازو بموجب اجازت و اشارہ سرشار شاہ میدان مین بمقابلہ اوصاف
آیا اور ہم تگاور ہوا کہ اوصاف نے تبر کا وار کیا اُسنے خالی دیا اپنا وار کیا کہ اُسنے بھی خالی دیا اور قصد کیا
کہ وار کرون کہ صدا آئی اوصاف سنبھل جا تیرے اوپر عذاب خداوندی نازل ہونے کو ہے یہ جو اُسنے
سنا پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کہانسے آئی کہ برابر سے زمین شق ہوئی اور اوصاف مع مرکب کے اُس مین
غرق ہوگیا پھر پتہ نہ ملا کہ کیا ہوا بعد تھوڑے عرصے کے لاش اوصاف کی اور مرکب کی زمین سے خود
بخود نکلی اور اُس ابر سے صدا آئی کہ دیکھی قدرت خداوند آفتاب کی کہ کیونکر اُسکو ہلاک کیا اور
آفتاب پرستون نے تو سجدہ کیا مگر ارزنگ پرست حیران ہوے کہ مرتاض نے مبارز طلب کیا لشکر
ارزنگ سے ایک سردار نے نکلکر مقابلہ کیا بڑی دیر تک ردوبدل رہی ایک مقام پر وہ سردار
مرتاض پر غالب آیا اور قریب تھا کہ مرتاض کو زخمی کرے یا قتل کہ ایک مرتبہ زمین شق ہوئی اُس سے
ایک ہاتھ پیدا ہوا اُس ہاتھ مین ایک تلوار تھی کہ اُسنے اُس تلوار کو طرف آسمان کے اوچھالدیا وہ
تلوار بالاے آسمان گئی اور وہان سے سر پر اُس سردار کے گری کہ اُسکے دو پیر کالے ہوگئے زمین
سے صدا آئی کہ منم ملک الموت قدرت یون روح قبض کرتے ہین کوئی بھی خداوند برجیس نائب خداوند
آفتاب سے مقابلہ کر سکتا ہے یہ صدا آکر وہ ہاتھ غائب ہوگیا مرتاض نے سنبھلکر پھر مبارز طلب کیا اور
ایک سردار نکلا اُسکو مرتاض نے مجروح کیا اور ایک پہلوان نکلا اُسکو جان سے مارا اور ایک سردار

نکلا وہ بھی مجروح ہوا قریب شام ایک پہلوان نکلا کہ اُس سے اور مرتاض سے تلوار چلنے لگی بڑے عرصے
تک تلوار چلی قریب دوسو کے سردار و سوار لشکر ارزنگ کے اپنے لشکر کی صف سے نکلکر حرب وضرب کا
تماشہ دیکھنے کو کچھ آگے بڑھ آئے تھے یہان تلوار دوبدل ہو رہی تھی کہ ایک مرتبہ آفتاب اُسپر سے طلوع ہوا
اُسکا عکس جو زمین پر پڑا زمین سے شعلے نکلنے لگے اِسقدر گرمی ہوئی کہ سب از سر تا پا تھوڑے عرصے
مین غرق عرق ہو گئے مرکبون کی دم اکبون کی دونون کی زبانین نکل آئین گو وقت شام کا قریب
تھا آفتاب غروب ہو چکا تھا ہر ایک شدت گرمی سے پریشان ہونے لگا مگر یہ حال لشکر ارزنگ کا
تھا آفتاب پرستون کا یہ حال نہ تھا وہ اپنے جیسے تھے ویسے رہے کہ ایک مرتبہ عکس جو اُس آفتاب کا
اُس سردار پر پڑا وہ مثل چنار خشک جلنے لگا اور تھوڑے عرصے مین جلکر خاک ہو گیا یہ تو جل ہی رہا
تھا کہ وہ جو کچھ آگے آگئے تھے اُنپر عکس پڑا اور صدا آئی کہ اے ارزنگ اگر تو خدا ہے تو ان سب کو
بچالے ہمنے اُنپر اپنا عذاب نازل کیا کہ یہ سب ابھی بھی جلکر خاک ہوے جاتے ہین ارزنگ نے دکل
اہل لشکر ارزنگ نے یہ صدا سنی ارزنگ تو بغلین جھانکنے لگا اور متفکر ہوا کہ کیونکر بچاؤن اُدھر
عکس جو اُن سب پر پڑا اُنکے سرون سے دھوان نکلنے لگا کہ دفعتاً اُنکے جسمون مین آگ لگ گئی اور
وہ جلنے لگے یہ تو جلنے لگے پھر ارزنگ کے برابر سے صدا آئی کہ اب مین خدا ہون یا تو نہ بچا سکا
مین نے اپنا عذاب نازل کیا یہ ادنی نمونہ میرے غضب کا ہے اسی طور سے کل لشکر کو تیرے جلا دونگا
بھلا تو بندہ ہو کر خدا سے مقابلہ کرنے آیا ہے یہ جو صدا آئی ارزنگ منھ دیکھکر رہگیا کچھ جواب دیتے
نہ بن پڑا اُدھر وہ آفتاب اُسی ابر مین پوشیدہ ہو گیا اور وہ سب جلکر خاک ہو گئے ارزنگ دیکھا کیا
کچھ نہ ہو سکا چونکہ شام ہو گئی تھی اور اُسدن بہت سے سردار لشکر ارزنگ کے کام آچکے تھے لیس ارزنگ
نے پریشان ہو کر طبل بازپس بجوا دیا ابر اپنی طرف چلا گیا دونون لشکر طرف فرودگاہ کے واپس آئے برخیس
گنبد سے اُٹھکر محل مین گیا سب سردار اپنے اپنے مقام کو گئے یہان ارزنگ نے دربار کیا طومار شاہ
نے اپنے لشکر مین دربار کیا اِس خیال سے کہ شاید پھر ارزنگ طبل جنگ بجوائے تو مین بھی اپنے لشکر مین طبل جنگ
کا حکم دون وہان ارزنگ نے جب دربار کیا اور سب سردار کمر مین کھولکر اور لباس درباری پہنکر
حاضر دربار ہوے اُسوقت ارزنگ نے سختگان سے کہا کہ میری سمجھ مین نہین آتا ہے کہ یہ کیا امر ہے جو
مقابلے ہوے میری شکست ہوئی لڑائی بنکر بگڑ گئی جہان دو ایک پہلوان لشکر حریف کے زخمی ہوے
اور حریف نے ابر کی طرف دیکھکر فریاد کی پس اُس ابر سے اُسکی کمک ہوئی اور میرے سردار مارا گیا اور
آج تو غضب ہو گیا قریب دوسو یا تین سو کے سواران لشکر جلکر خاک ہو گئے اس آفتاب مین جو کہ ابر سے
ظاہر ہوتا ہے اُسمین کیا اثر ہے کہ گرمی ایسی ہوتی ہے کہ حال تباہ ہو جاتا ہے اور جسپر عکس پڑتا ہے وہ جلجاتا ہے
تمنے دیکھا کہ وہ لوگ آگے بڑھگئے تھے کیونکر جلے سختگان نے کہا کہ اے خداوند میرے نزدیک تو یہ
کارخانہ سحر کا ہے اور یہ ابر سحر ہے اور یہ آفتاب سحر ہے کسی ساحر زبردست کا بنایا ہوا ہے جبتک ابر سحر نہ مٹے گا
اُسوقت تک یہ حالت نہ برطرف ہوگی نہ آپکی ظفر ہوگی پس آپکے ہمراہ اسلم ایسے ساحر زبردست ہین اور
ساحرون کا لشکر بھی ہے حکم دیجیے کہ کل سے غیر ساحر نہ مقابلہ کرین بلکہ ساحر مقابلہ کرین اور اِس ابر سحر کو
مٹا دین جو کہ لشکر حریف پر آکر محیط ہوتا ہے جو میری راے مین آیا مین نے عرض کیا اسلم سے حکم فرمائیے اور
سردارون سے بھی راے لیجیے دیکھیے وہ کیا کہتے ہین اگر غیر ساحر عمر بھر مقابلہ کرینگے قیامت آجاے گی
کچھ بھی نہ ہوگا دوسرے آپ علم خدائی سے دریافت فرمائیے ارزنگ نے ایک مرتبہ مسکرا کر جواب دیا

کہ جو فعل خدائی کے تعلق ہین اُنمین علم خدائی کا کام ہوتا ہی اور جو کچھ دنیا کے متعلق ہین اُنمین کوئی علم خدائی کی ضرورت
نہین ہی وہ صرف مشورہ پر کام ہوتا ہی اور مین نے تجھکو اسی لیے عقل دی ہی اور اپنا مشیر مقرر کیا ہی سب امور دنیا کے لیے
اور بعض اوقات تجھسے امر خدائی مین بھی مشورہ کرونگا مین نے ستر ہزار برس پیشتر ہی قدرت سے تقدیر کی تھی کہ تو
ایسی رائے دے اور تیری رائے بہت ٹھیک ہی یہ کہکر ارزنگ نے دیلم و اسلم و دیگر سردارون کی طرف
دیکھا اور کہا کہ تم سب کی کیا رائے ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سے دیلم و اسلم یہان آئے ہین اور یہ مقابلے
ہوے ہین اُنکے بھی دل ارزنگ کی طرف سے پھر گئے ہین اور یہ خیالات ہین کہ پورے طور سے ثابت ہوجاے
کہ یہ دراصل خداوند آفتاب ہین اور برجیس اُنکا کافر زندہ نائب ہی تو ہم ارزنگ کی بندگی ترک کرین اور اپنے
مذہب قدیم پر آئین جو کہ باپ دادا کا مذہب تھا کچھ کچھ اُن کو ان واقعات سے یقین ہوتا جاتا ہی مگر ابھی یقین
کلی نہین ہوا ہی اس سبب سے اپنے خیالات کو ظاہر نہین کیا ہی لشکر کے لوگ بھی ارزنگ کی طرف سے کچھ کچھ شک
کرتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ کوئی سردار ارزنگ سے پھرے تو ہم بھی اپنے خیالات ظاہر کرین یہ رنگ
اہل لشکر کا ہی پس جب ارزنگ نے اسلم و دیلم سے راے لی اُنھون نے یہی جواب دیا کہ وزیر ٹھیک
کہتے ہین اور یہ ہی ہم سب بھی خیال کرتے ہین کہ ضرور یہ کارخانہ سحر کا ہی پس سب سردارون نے نخشگان کی راے کی
تائید کی ارزنگ نے کہا کہ مین نو ہزار برس پیشتر تقدیر کر چکا تھا بھلا ممکن تھا کہ اُسکے خلاف ہوتا اسی سبب
سے تو مین نے نخشگان کو اپنا مشیر قرار دیا ہی کہ اُسکی راے ایسی ہوتی ہی کہ جو کہ موافق علم خدائی کے ہوتی ہی
اب مین اُسکو اپنے امور خدائی مین بھی شریک کر لیا کرونگا نخشگان نے اپنے دل مین کہا کہ تم تو ایسی ہی ہو
کہ خدائی کروگے مین تمکو مثل تمھارے باپ دادا کے تباہ کرونگا جیسے میرے باپ دادا نے لقا و زرمرد کو
تباہ کیا اور دربدر پھرایا اور نوبت یہ ہوئی کہ خدا پرستون کے ہاتھ سے مارے گئے میرا کام سب کو گمراہ
کرنے کا ہی چونکہ مجھکو اہل اسلام سے عداوت ہی مرین سبب مین یہ چاہتا ہون کہ کوئی ایسا ہو کہ جو اہل اسلام کو
پریشان کرے اسی سبب سے مین نے تمکو خدا بنایا تھا مگر تم ایسے عشق مین مبتلا ہوے کہ اِدھر چلے آئے پس اب
یہ مجھکو مدنظر ہی کہ تم تباہ ہو اور مین برجیس کے پاس جاؤن اُسکو ورغلان کر خدا پرستون سے مقابلہ کراؤن
ارزنگ سے خدا پرستون کے لیے کچھ نہ ہوسکیگا جب یہ برجیس کا کچھ نہ کرسکا تو بھلا اُنکا کیا مقابلہ کریگا
اور ثریا سے یقین تو حق ہی اہل اسلام کا وہ ہی اُسکے وصل سے شاد و کام ہونگے اُسکے گوہر ناسفتہ کو سفتہ
کرینگے یہی خیال کرکے اور قوت کم کرنے کی غرض سے اُسنے ارزنگ کو یہ راے دی کہ ساحرون سے
مقابلہ کراؤ دوسرے اُسکو بھی یہی دیکھنا تھا کہ جو کہ ساحر برجیس کا معین و مددگار ہی ساحران زبردست
ہی یا کوئی ایسا ویسا ساحر ہی پس ساحرون کے مقابلے سے یہ حال ظاہر ہوجائیگا یہ خیال اُسنے دل مین کیے
تھے قبل ہی اور جب ارزنگ نے وہ کلمے کہے اُسنے پھر وہی خیال کیا اور ارزنگ کو بُرا بھلا دل مین کہا
مگر ظاہر مین تعریف کی اور کہا کہ آپ میری بڑی تعریف کرتے ہین ورنہ مین کس قابل ہون ایک ادنی ایکا خادم
ہون ہان یہ مرتبہ میرے باپ دادا کا تھا کہ وہ آپکی خدائی کے کامون مین راے دیتے مگر اُنکو خداوند
لقا و زرمرد ثانی اپنے ہمراہ لے گئے ہین مین ایک کندہ ناتراش ہون جو بات ذہن مین آئی بیان کردی اُسپر
عمل کرنا نہ کرنا آپ کا فعل ہی ارزنگ نے جواب دیا کہ نہین ہم ضرور عمل کرینگے یہ کہکر اسلم سے کہا کہ پھر کل تم
مقابلہ کرنا اپنے لشکر کے ساحرون کو مقابلے کے لیے روانہ کرنا اسلم نے کہا کہ آپ میرے نام پر طبل جنگ
بجوائیے پس ارزنگ نے خوش ہوکر حکم دیا کہ طبل جنگ ساحرون کے لشکر مین بھی بجے اور غیر ساحرونکے
بھی لشکر مین اور یہ ظاہر کر دیا جاے کہ کل ساحر مقابلہ کرینگے لشکر حریف سے کوئی غیر ساحر میدان مین نہ جاے

پس بموجب حکم ارزنگ لشکر مین طبل جنگ بجا تیاری ہونے لگی اپنا اپنا سحر جگانے لگے ہوم خانے روشن ہوے رائی سرسون کالے دانے گوگل کے جلنے کی بو آنے لگی بجوخوک ذبح ہونے لگے کالی کلکتہ والی کے پکارنے کی صدا آنے لگی کوئی لوناچماری کو پکارنے لگا ساحرون کے خیمے سے دھواں بلند ہونے لگا گویہ امر دیلم کو بہت ناگوار ہوا کہ اسلم نے کیون اِس امر کا اقرار کیا مگر خاموش ہو رہا لشکر مین تو تیاری جنگ ہونے لگی ارزنگ نے حکم طبل جنگ دیکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے غیر ساحر تو اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوے کیونکہ یہ اُنکو معلوم تھا کہ کل مقابلہ ساحر گر ہونگے ساحرون نے اپنا سامان درست کرنا شروع کیا دیلم پہلے اپنے خیمے مین آیا کچھ زہر مارہ کرکے اسلم کے پاس آیا وہ سامان سحر مین مصروف تھا کہ خادم نے اُس سے کہا کہ آپ کے بھائی صاحب تشریف لاے ہین وہ ہوم خانے سے نکل آیا اور کہا کہ کیون بھائی صاحب اسوقت کیون سرفراز کیا دیلم نے کہا کہ او اسلم تو نے بڑا غضب کیا کہ ارزنگ سے اقرار کرلیا کہ مین مقابلہ کرونگا میرے نزدیک اسکے مقابلہ کرنا گویا خداوند آفتاب سے لڑنا ہے ضرور یہ خداوند آفتاب مین میرا تو خیال بدل گیا ہے یہ کہکر جو کہ اُسے اپنے دل مین خیال کیا تھا وہ اسلم پر ظاہر کیا اسلم نے کہا کہ او بھائی یہی میرا بھی خیال ہے صرف مین نے اپنا اطمینان کرنے کے لیے اِس مقابلے کو قبول کرلیا ہے گو یہ طریقہ ساحرونکا نہین ہے نہ یہ کارخانہ سحر کا ہے سخنگان کی راے غلط ہے پس اگر یہ امر ہمپر بخوبی ثابت ہوگیا کہ یہ خداوند آفتاب ہین تو ہم ضرور ارزنگ کی اطاعت ترک کرینگے اور یہ ستش خداوند آفتاب پر کرینگے بھائی میرا یہ قصد ہے کہ اگر کل مقابلے مین غالب آیا تو خیر ورنہ اپنے اُستاد کو ملاکر مقابلہ کرونگا سب طور سے اپنا اطمینان کرلونگا تاکہ بعد کو کوئی امر نہ رہ جاے اور پھر پشیمانی ہو ارزنگ سے بھی بگڑے اور کوئی امر نہ ہوا ابھی درجۂ یقین کو یہ امر نہین پہونچا ہے کہ ضرور خداوند آفتاب مین شک ہے پس اس امر سے یہ شک دفع ہوجائیگا اور یقین کلی ہوجائیگا دیلم نے کہا کہ ہان یہ راے تمنے خوب نکالی ہے پس اگر خداوند ہین تو تمپر کیا منحصر اور تمھارے اُستاد پر کیا منحصر تمام عالم کے ساحر ایکطرف ہونگے اور مقابلہ کرینگے تو بھی اُنکا کچھ نہین کرسکتے ہین اسلم نے جواب دیا کہ ضرور پس جب ہمپر یہ امر ظاہر ہوجائیگا اُسوقت ارزنگ پر زور ڈالین گے اور کہین گے تم بھی خداوند کی اطاعت کرو اگر اُسنے قبول کرلیا تو خیر ورنہ اسیر کرکے اُسکو خدمت خداوند مین لیجائین گے اور یہ تحفہ نذر کرینگے اِس طور سے اِس قصے کو پاک کرینگے دیلم اسلم کی راے سُنکے خوش ہوگیا اور کہا کہ تم اپنا کام کرو مین جاتا ہون یہ کہکر اپنے خیمے مین آیا اور بلا خوف وخطر سو رہا کیونکہ آج اُسکو تو کچھ سامان کرنا نہ تھا یہان سامان جنگ ساحرون مین ہو رہا ہے اُدھر ہرکارون نے طومار شاہ وغیرہ کو خبر دی کہ آج لشکر ارزنگ مین یہ راے پیش ہوئی وہ راے بیان کی جو کہ سخنگان سے وارزنگ سے تقریر ہوئی تھی اور بیان کیا جب سب کی راے ہوچکی اسوقت ارزنگ نے ساحرون کے نام طبل جنگ بجوایا کہ میدان مین آکر ساحر مقابلہ کرینگے باقی خیریت ہے طومار شاہ و سرشار شاہ نے کہا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہمکو کوئی خوف نہین ہے ہم بندے ہین خداوند برجیس و آفتاب کے وہ ہماری کمک کرینگے یہ حکم جو دیا یہان بھی کوس رزمی بجا دونون لشکرونمین سامان جنگ ہونے لگا طلایہ پھرنے لگا لشکر آفتاب پرستان کو بالکل اس امر سے ہراس نہ تھا کہ ساحرون سے مقابلہ ہے دل قوی تھے کہ خداوند کمک پر موجود ہین رات بھر تیاری جنگ ہوا کی کہ اتنے عرصے مین ساحر روز نے ساحر شب کو شکست دی اور سامری وقت فلکی ہو مخازۂ مشرق سے بھولی شعاع کی دوش پر ڈالے ہوے بھبھوت نور ملے ہوے میدان فلکی پر جلوہ گر ہوا اور ساحر منجنی

اُس سے شکست کھاکر مع اپنے ہمراہیون کے طرف ہومخانۂ مغرب کے کوچ کیا یعنی ماہتاب مع ستارون کے
روانہ ہوگیا آفتاب عالمتاب نے اپنا جلوہ کیا پردۂ شب سے صبح برآمد ہوئی سب بیدار ہوے ارژنگ
سب کامون سے فراغت کرکے برآمد ہوا اور تمام لشکر کو ہمراہ لیکر میدان جنگ مین آیا صف آرائی ہوئی ادھر
سے طومار شاہ وغیرہ بھی لشکر لیکر آئے آج لشکر ارژنگ مین یہ نیا سامان تھا ہر طرف مجرون پر بجورات جلرہا تھا
ساحر اپنے اپنے حربہاے سحر سے آراستہ تھے اور ترسول پنسول بلند تھے ہر ایک ساحر سامری اپنے وقت کا
بنا ہوا تھا یہان لشکر صف آرا ہو رہے تھے وہان قلعے مین برجیس برآمد ہوا سب نے حاضر ہوکر حجاب
قدرت کی طرف سجدہ کیا آفتاب نے برجیس سے کہا کہ مین جاتا ہون تمھارے بندون کی کمک کو کیونکر رات کو
وہان یہ صلاح ہوئی ہے کہ یہ کارخانہ سحر کا ہے پس غیر ساحر نہ مقابلہ کرین بلکہ ساحر مقابلہ کرین چنانچہ اس امر کے
لیے ساحر مقابلہ کرین رات طبل جنگ بھی ساحرونکے نام پر بجا ہے پس آج اسلم بن تورج جو کہ ساحر ہے اسکے
ہمراہ ساحرون کا لشکر ہے وہ مقابلہ کریگا قدرت کو کوئی خوف نہین ہے اگر تمام عالم کے ساحر جمع ہوکر مقابلہ کرین
تو بھی مابدولت کا کچھ نہین کرسکتے ہین پس آفتاب ابر سفید مین پنہان ہوکر روانہ ہوا ایہان برجیس نے
خونخوار سے کہا کہ سب مثل ہر روز کے طرف مشرق کے متوجہ ہون آج قدرت کو معلوم ہوا ہے کہ ساحر مقابلہ
کرینگے میرے بندے سحر کا بھی تماشہ کرین اور میری قدرت نمائی کو دیکھین کہ کیونکر اپنے میرا عذاب نازل ہوتا ہے
خونخوار نے سب کو آگاہ کیا سب اُسی طور سے اُسطرف متوجہ ہوے خونخوار نے عرض کیا کہ بھلا کوئی بھی قدرت
سے مقابلہ کرسکتا ہے ساحر کیا حقیقت رکھتے ہین آپکی بہت بڑی قدرت ہے پس یہان تو سب متوجہ ہین ادھر وہ
ابر جاکر لشکر پر محیط ہوا جب نقیب نقابت کرچکے اُسوقت لشکر ارژنگ سے ایک ساحر کے کہ نام اُسکا جزیر
جادو تھا اپنے طاؤس سحر کو بڑھاکر اسلم و ارژنگ سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور پکارا کہ جسکو تمنا
مرگ کی ہو میرا مقابلہ کرے پس مرتاض اپنے مرکب کو بڑھاکر اور صف سے نکلکر طومار سے اجازت لیکر
میدان مین آیا اور کہا کہ کل مین نے ہی تیرے لشکر کے کئی سردارون کو زخمی کیا تھا اور ہلاک کیا آج ارژنگ نے
عاجز ہوکر غیر ساحرون کو منع کردیا اور ساحردن کو برائے مقابلہ روانہ کیا یہ کیسا خدا ہے کہ بندون سے عاجز ہے
یہ ہمارا خدا ہے اور اس خدا کے ہم بندے ہین جو ہر امر پر حاوی ہے ہمکو دیکھو کہ ہم بلاخوف ساحر سے مقابلہ کرتے
آتے ہین تو ساحر نہین ہین یہ جو مرتاض نے کہا اُسنے جواب دیا کہ بس زبان اپنی بند کر اور حربہ کر پس مرتاض
نے نیزہ اٹھاکر اُسکے سینے پر مارا اُسنے اسم سحر پڑھا کہ اُسکی قوت سلب ہونے لگی اور یہ بیحس و حرکت ہوکر
مرکب پر سے گرا کہ جزیر جادو نے آواز دی اور کسی کو روانہ کرو اور ایک سردار اجازت لیکر آیا وہ بھی مثل
مرتاض کے بےحس ہوکر گرا اور ایک پہلوان آیا وہ بھی گرا تب سرشار شاہ نے سر اُٹھاکر کہا کہ اے خداوند یہ وقت
مدد ہے روانہ فرمائیے کسی فرشتۂ قدرت کو وہ آکر اُسکا کام تمام کرے یا اسپر اپنا عذاب نازل فرمائیے یہ سرشار شاہ
کا کہنا تھا کہ آواز آئی قدرت نے فرشتۂ عذاب سے اسکے لیے حکم کردیا ہے وہ اُسکی روح قبض کیے لیتا ہے یہان یہ
صدا آرہی تھی اُدھر جزیر نے مبارز طلب کیا اِدھر سے ایک سوار مقابلہ کو چلا کہ سب نے دیکھا اُس ابر سے
یکایک صورت مہیب پیدا ہوئی کہ جسکے دیکھنے سے دیو کا بھی زہرہ آب ہوجاے اہل لشکر ارژنگ دیکھکر
خوف زدہ ہوے یہان لوگ خوف کرتے تھے اُدھر آواز آئی کہ اے جزیر میری طرف دیکھ اپنے سر پر بس جزیر نے
سر اُٹھاکر دیکھا جیسے ہی نگاہ اُسکی اُس چہرۂ ہولناک پر پڑی ایک زور سے چیخ ماری اور اپنے طاؤس پر سے گرا
دونون لشکر کے لوگ یہ سمجھے کہ خوف کھاکر گرا ہے کچھ لوگ ساحر اُسکے اُٹھانے کو چلے جبتک اُسکے قریب
آئین آئین کہ وہ پانی ہوکر بہگیا اُسکا نام تک نہ باقی رہا یہ لوگ اور حیران ہوے اُسی مقام پر سمکر کھڑے ہوگئے

اور چند ساحرون نے نارنج و ترنج جھولیون سے نکالکر اُس صورت مہیب پر مارے قہقہہ کی صدا آئی اور کسی نے کہا کہ کیا شان ہی خداوندا آفتاب کی بندے خداوند سے اپنے مقابلہ کرتے ہین ابر قدرت پر اور ملک الموت قدرت پر سحر کرتے ہین ہان اپنے دل کے ارمان نکال لو یہ بھی حسرت باقی نہ رہے خوب اپنا اطمینان کر لو مین کوئی ایسا ویسا نہین ہون کہ دب جاؤن مین اصلی خداہون میری قدرت تمپر بخوبی ظاہر چکی ہی یہ تم لوگون نے نارنج سحر ابر پر مارے ہین یا گلہاے صدبرگ پھینکے ہین یہ ندا کسی معشوقہ سے کرو یہان کوئی تمھارا معشوق نہین ہی نہ فرشتگان قدرت کو اسقدر مہلت ہی کہ وہ تمھارے ساتھ گیند بازی کرین یہ لڑکیون کا کھیل ہی سب نے دیکھا کہ وہ ترنج و نارنج نہین ہین بلکہ گل صدبرگ ہین جو کہ ان ساحرون نے اُس چہرہ ہولناک پر مارے تھے یہ سب حیران ہوے خصوصًا وہ ساحر تو بہت پریشان ہوے کہ ترنج و نارنج گل صدبرگ بنگئے شرمندہ ہوکر سر جھکا لیے اور قصد کیا کہ اپنے مقام پر پلٹ جائین آواز آئی کہ اب جا بھی سکتے ہو تمنے بہت گستاخی کی ساتھ قدرت کے فرشتہ کے تمپر عذاب نازل ہوتا ہی کیا گھر بنایا ہی کہ ایک حرکت کی پھر واپس چلے یہ بھی ارژنگ نے تصور کیا ہی کہ جو چاہا بے ادبی کے اور عذر کر لیا وہ خاموش ہو رہا اسمین کچھ مادہ ہی نہین نہ وہ خدا ہی صرف اُسنے گمراہ کرنے کو اپنے کو خدا مقرر کیا ہی سب کو مہکا رکھا ہی یہ لوگ اور حیران ہوے کہ اب کیا کرین پانوُن جو اُٹھاتے ہین تو زمین سے نہین اُٹھتے ہین بالکل بیحس و حرکت ہو گئے ہین یہ تو حیران تھے کہ یہ کیا ہوا اُدھر اُس چہرہ سے صدا آئی کہ میری طرف دیکھو تاکہ مین تم سبکی صورت کو پہچان لون کیونکہ تمنے مجھپر حربہ کیا تھا کہ اُن سب نے اُسطرف کو دیکھا وہی حال ہوا جو کہ جزیرہ جادو کا ہوا تھا کہ گر پڑا تھا یہ بھی سب گر پڑے اور پانی ہو کر بہ گئے یہ حال دیکھکر اسلم کو بہت غصہ آیا اور ساحر سے کہا کہ تو جاکر اس ابر سحر کو مٹا دے وہ ساحر بموجب حکم اسلم فورًا اژدر سحر کو بڑھاکر چلا جیسے سامنے اُس صورت کے پہونچا اور نگاہ اُس صورت پر پڑی اژدر پر سے گرا اُدھر اژدر پانی ہو کر بہگیا اُدھر پھر اسلم نے اور ایک ساحر کو روانہ کیا وہ بھی اسی طور سے کام آیا سہ پہر تک پچیس ساحر مارے گئے اُسوقت زمہریر جادو سپہ سالار اسلم کو تاب نہ رہی اپنا تخت سحر صف سے نکالکر اور اسلم سے اجازت لیکر اور یہ کہکر کہ مین اِس صورت کو مٹاے دیتا کہون اور ابر سفید کو بس اُسی مقام سے تخت سحر کو اُڑاکر طرف اُس ابر کے چلا اور فورًا تخت کو قرب اُس صورت کے لایا اور روک کر تخت کو کھڑا ہوا بالاے ہوا مگر اُدھر سے منھ پھیرے ہوے ہی جھولی سے بیضۂ فولادی نکالا مگر ابھی تک منھ پھیرے ہوے ہی اُسپر اسم سحر پڑھکر دم کیا اور اپنی زبان مین سوزن دیکر اور خون لیکر اُسپر ٹپکے دیے یہ تو یہ کام کر رہا ہی اُدھر اُس ابر سے آواز آئی کہ کیا خوب مقابلہ تو کرنے آیا ہی مگر اِدھر سے منھ پھیرے ہی کوئی بھی ملک الموت سے منھ پھیر سکتا ہی کہ تو ہی منھ پھیرے ہی اِدھر دیکھکر مقابلہ کر وہ اِس عرصے مین اپنے حربہ کو تیار کر چکا تھا پس پلٹکر اُسنے فورًا وہ بیضۂ فولادی اُس ابر اور صورت پر مارا اور پھر منھ پھیرنے کا قصد کیا مگر اُس حرکت مین اُسکی نگاہ اُس چہرے پر پڑگئی بس نگاہ کا پڑنا تھا نہ مہریر نے آہ کی اور تخت پر سے گرا اور طرف زمین کے چلا صدا آئی کہ بہت ملک الموت سے منھ چھپاتا تھا یہ بھی ہو سکتا ہی کہ ملک الموت کا سامنا نہ ہو کیا دل لگی ہی بس زمین پر آتے آتے پانی ہو کر بہ گیا اور وہ جو بیضۂ فولادی مارا تھا اُدھر وہ بیضہ قریب اُس ابر کے جاکر شق ہو گیا اُس شعلہ نکلکر چلا اور ابر پر گرکر پانی پانی ہوا اُسکا سحر بھی مٹا وہ شعلہ گل ہو کر رہگیا وہ تخت جسپر یہ سوار تھا اسکے گرنے سے مٹ گیا آواز آئی کہ خداوند سے تخت پر سوار ہو کر لڑنے آیا تھا آخر کو خداوند نے غارت کر دیا پس یہ رنگ جو ارژنگ نے دیکھا کہ آج بہت سے ساحر مارے گئے اور سپہ سالار اسلم بھی کام آیا اور شام بھی قریب آگئی تھی مغموم ہو کر سب کو ہمراہ لیکر فرودگاہ کی طرف واپس چلا طومار شاہ بھی طبل بازپس بجوا کر فرودگاہ پر

وہ چہرہ بھی اُسی ابر مین پوشیدہ ہوگیا اور ابر طرف شہر کے چلا یہ سب حالت اہل دربار کی برجیس نے گنبد پر سے دیکھی
و برجیس کی خدائی کی بہت تعریف کی جب دونون لشکر واپس کیے برجیس بھی دربار برخاست کرکے محل مین چلا
گیا سب اپنے مقام پر آئے اور آرام پذیر ہوے یہان دونون لشکرون نے فرودگاہ پر پہونچکر گھر کھولی یہان بارگاہ مین
اپنی ارزنگ لباس بدلکر آیا اپنی بارگاہ مین طومار شاہ وغیرہ نے بھی دربار کیا اُدھر ارزنگ کے سردار آئے
یہان آکے ارزنگ نے اسلم سے کہا کہ آج تمھارے ساحر بہت سے کام آئے نہ معلوم یہ کون ساحر ہی مگر
بہت زبردست ہی سختگان نے کہا کہ وہ اپنا بندوبست کرچکا ہی ذرا مشکل سے اُسپر ظفر حاصل ہوگی اور اُسکا
سحر مٹے گا اور یہ سحر اسلم کے مٹاے تو نہین ٹٹتا ہی پس ارزنگ نے کہا کہ اے سختگان جو تم کہتے ہو بہت ٹھیک
ہی یہ کلمہ سختگان کا اسلم کو بہت ناگوار ہوا اور کہا کہ کل مین جاکر مقابلہ خود کرونگا اور ایک نارنج مین مٹادونگا
سختگان نے دلاسے کرکے کہا کہ اے اسلم اسقدر برہم نہ ہو یہ مین بخوبی جانتا ہون کہ آپ بہت زبردست ساحر ہین اور
اپنے وقت کے سامری ہین مگر اِس مقام پر آپکا سحر کارگر نہ ہوگا سبب اسکا یہ ہی کہ وہ بخوبی اطمینان کے ساتھ
اپنا بندوبست کرچکا ہی جبتک کوئی ویسی نخشت نہ کرے اُسکا رونہ حاصل کرے اُسوقت تک ممکن نہین یہ ایسے
ویسے سحر سے برباد ہوگا یہ آپ کا کہنا کہ مین ایک نارنج مین مٹادونگا بالکل خلاف عقل ہی اسلم نے کہا کہ ملک جی
تم کیا کہتے ہو مین نے کوئی ایسے ویسے ساحر سے تعلیم سحر نہین پائی ہی بلکہ اُس ساحر سے تعلیم سحر پائی ہی جو کہ
پہلو نشین سامری و جمشید ہی جنسے بڑے بڑے ساحر دنگی آنکھین دیکھین اور اپنے ہمسرون کو ایک جنبش لب
مین تمام کیا ہی جنسے چاہ اثر و رہ ایسے مقام پر قبضہ کیا ہی کہ جہان لاکھون بلکہ کرورون ساحر اپنے وقت کے
سامری و جمشید رہتے تھے اُن سب کو اپنا مطیع کیا ہی مین اثر و رہ جادو کا شاگرد ہون سختگان نے کہا کہ جو کچھ ہو
تم کچھ نہین کرسکتے ہو بدون محنت کیے ہوے تمھارے اُستاد بدون مشقت کیے ہوے اِس
ابر کو مٹا نہین سکتے ہین اسلم نے موچھون پر تاؤ دیکر کہا کہ تو میرا نام اسلم ہی کہ کل اس ابر کو جو کہ آفتاب نما کی
طرف سے آتا ہی نہ مٹادون محنت کرنا اور مشقت کرنا ادنی ساحرون کا کام ہی اور جو کہ ساحران زبردست ہین
اُنکو کوئی محنت کرنے کی ضرورت نہین ہی سختگان نے کہا کہ تم اپنے اُستاد کو پہلے طلب کرلو پھر مقابلہ کرنا اُسنے
میری راے بیان کرنا دیکھو وہ کیا جواب دیتے ہین اسلم نے کہا کہ کوئی اُنکے طلب کرنے کی ضرورت نہین ہی
مین ہی کافی ہون وہ ایسے مقام پر آکر کیا کرینگے ہان اگر کوئی مقام سخت ہوتا تو وہ آتے یہ کہکر اسلم نے
ارزنگ سے کہا کہ میرے نام پر طبل جنگ بجوایئے مین کل نکلکر مقابلہ کرونگا سختگان نے اسلم کو ایسا گرمایا
کہ اُسکو غصہ آگیا چونکہ سختگان کا منشا یہ تھا کہ اسلم مارا جاے کیونکہ یہ خاور مین بھی دیکھ چکا تھا کہ جب ارزنگ
قاسم کے مقبرہ کھدوانے پر آمادہ ہوا تھا تو یہ دونون بھائی نکل گئے تھے اور کسی پر تو ظاہر نہ ہوا تھا سختگان
نے تیور سے پہچان لیا تھا اُسوقت یہ بمصلحت ٹال گیا تھا اور جب سے یہان لشکر آیا ہی اور مقابلے ہوچکے ہین
یہ پہچان گیا ہی کہ اُنکے تیور برے ہین بس اسی منشے سے اِسنے اسلم کو گرمادیا کہ جب اسلم مارا جائیگا تو دلیم کا بھی
زور کم ہوگا اول تو بھائی کا دشمن خیال کریگا اس سبب سے نہ میل کریگا دوسرے یہ بات بھی جاتی رہیگی اُسکے
اسلم پر بہت بھروسا ہی اگر یہ دونون نکل گئے تو لشکر مین اور قلت ہوجائیگی اُنکے سبب سے لشکر بہت ہی
اگر یہ نکلکر برجیس کے شریک ہوگئے تو اُسکو قوت ہوگی اور سب حال معلوم ہوگا کیونکہ یہ بالکل حال سے
ارزنگ کے واقف ہین اُنکا نکلجانا کوئی امر مشکل نہین ہی کیونکہ اُنکا میلان بھی طرف آفتاب پرستی کے ہی کیونکہ
اُن کے باپ دادا ہمیشہ آفتاب پرست رہے ہین گروہ لوگ بمصلحت زمردیرست ہوتے تھے اور یہ بھی
کسی نہ کسی مصلحت سے اسوقت تک شریک ہین پس یہ ہی تدبیر اچھی ہی کہ انکو قتل کراؤ اسلم کے قتل ہونے

دیلیم کا زور کم ہو جائیگا پھر یہ نہ جائیگا چنانچہ یہ اپنے دل مین تجویز کر کے اسنے اسلم کو گرمایا تھا وہ آمادہ ہو گیا پس ارزنگ کو سختگان نے اشارہ دیا کہ طبل جنگ بجوا دیجیے پس ارزنگ نے طبل جنگ بجوا دیا لشکر مین سامان جنگ ہونے لگا سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل اسلم میدان مین جاکر اس ابر سحر کو مٹائینگے اور آفتاب پرستون سے مقابلہ کرینگے جو کہ ساحر تھے وہ اپنا سحر جگانے لگے غیر ساحر اپنے آلات حرب وضرب درست کرنے لگے اس خیال سے کہ کل جنگ مغلوبہ ضرور ہوگی اور بہت بڑا معرکہ پڑیگا ارزنگ نے دربار برخاست کیا خیمۂ خاص مین گیا اسلم اپنے خیمے مین آیا اور سب اپنے اپنے مقام پر گئے دیلیم اپنے خیمے مین اسلم نے اپنے خیمے مین آکر ایک نامہ بنام اپنے اُستاد کے تحریر کیا اور لکھا کہ بہت جلد تشریف لائیے اور کل حالات یہان کے تحریر کیے اور ایک طائر سحر بنا کر اُسکے ہاتھ نامہ طرف چاہ اژدریہ کے روانہ کیا وہ طائر نامہ لیکر اڑ گیا پس اسلم نامہ روانہ کر کے ہوضخانے مین آیا سحر جگانے لگا گوگل وغیرہ جلایا بچۂ خوک کو جھٹکا کیا اور غسل کیا اُسکے خون سے یہ اپنا سحر تیار کرنے لگا ادھر ہر خیمے مین ساحر سحر جگانے لگے اُدھر طومار شاہ وغیرہ کو ہرکارون نے خبر دی کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہی نام پر اسلم بن تورج کے اُسنے اِس اقرار پر اپنے نام پر طبل جنگ بجوایا ہی کہ مین اِس ابر سفید کو مٹا دونگا اور کل آفتاب پرستون کو غارت کر دونگا باقی خیریت ہی پس طومار شاہ وغیرہ نے سُنکے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہمکو کچھ خوف نہین ہی خداوند اسکو بھی غارت کر دینگے یہ کہکر دربار برخاست کیا یہان بھی طبل جنگ پر چوب پڑی رات بھر دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہوا کی گئی ساحر شب نے شکست کھائی مع اپنے ہمراہیون کے بجوف ساحر روز کے طرف ہوضخانۂ مغرب کے راہی ہوا اور ساحر روز یعنی آفتاب جھولی شعاع دوش پر ڈالے ہوے ہوضخانۂ مشرق کے میدان مین آیا اور تمام عالم کو اپنے نور جمال سے روشن کیا یعنے سحر ہو گئی پس ارزنگ مع کل لشکر کے اسلم کے میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوا اُدھر سے طومار شاہ وغیرہ بھی کل لشکر لیکر میدان مین آکر صف آرا ہوے وہان قلعے مین بربیں نے دربار کیا اور سب کو اِس حال سے آگاہ کیا کہ آج اسلم نے قصد کیا ہی کہ مین مقابلہ کرون پس تم لوگ اسلم کا بھی مقابلہ دیکھو اور خیال کرو کہ یہ کس سے سرکش ہوتے ہین کہ خداوند سے مقابلہ کرتے ہین باوجود اس امر کے کہ کئی مرتبہ ذلیل ہو چکے ہین اور شکست کھا چکے ہین پس سب اہل دربار طرف مشرق کے متوجہ ہوے تمام معرکۂ جنگ اُنکے سامنے نظر آنے لگا وہ ابر سفید لشکر طومار شاہ پر محیط ہوا نقیب نکلے نقابت کر کے لشکر مین آئے اسلم نے قصد کیا تھا کہ مین میدان مین جاؤن کہ ایک پہلوان ہی کہ نام اُسکا احرام شتر خوار ہی صف غیر ساحران سے نکلا اور دیلیم کے پاس آیا اور کہا کہ مجھکو اجازت ملے تا کہ مین جاکر آفتاب پرستون سے تھوڑا مقابلہ کرون اپنے جوہر شمشیر دکھاؤن دیلیم نے جواب دیا کہ آج جنگ سحر ہی بھائی اسلم کے نام طبل جنگ بجا ہی تو دیکھ ہی چکا ہی کہ جو جاتا ہی یا مارا جاتا ہی یا زخمی ہوتا ہی اسلم یہ ابر سحر مٹا لے پھر جاکر مقابلہ کرنا اُسنے کہا کہ نہین میرا جی چاہتا ہی کہ اِسی حالت مین جاکر مقابلہ کرون دیلیم نے کہا کہ اسلم سے اجازت حاصل کر اگر وہ اجازت دے تو میدان مین جا پس احرام اسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے سامری وقت ایک امر کی مجھکو اجازت مرحمت فرمائیے اسلم نے کہا کہ بیان کر اُسنے کہا کہ مجھکو یہ اجازت ملے کہ مین جاکر مقابلہ کرون اسلم نے کہا کہ میرے نام پر طبل جنگ بج چکا ہی مین کیونکر تجھکو اجازت دون دوسرے وہان سحر و ساحری کا معاملہ ہی مبادا ساحر ہوکر مقابلہ کرونگا تو بیکار مارا جائیگا وہ عجز کرنے لگا آخر اسلم نے پریشان ہوکر اجازت دی وہ ارزنگ کے پاس آیا ارزنگ سے اجازت لیکر مرکب کا تنگ درست کر کے میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا ابھی کوئی لشکر طومار سے نہ نکلا تھا یہ مبارز طلب کر رہا تھا کہ صحرا کی طرف سے ایسا گرد و غبار بلند ہوا کہ جسکے

سبب سے روے آفتاب پنہان ہوگیا زیر آسمان ایک آسمان خاکی تیار ہوگیا صحرا مین تاریکی ہوگئی درندے
و پرندے وچرندے یہ خیال کرکے کہ شام ہوگئی اپنے مسکن کی طرف گریزان ہوے انسان یہ خیال کرنے لگے
کہ ہندھی سیاہ بہت شدت سے اٹھی ہی اور ابر سیاہ اٹھا ہی سب نے برساتیان طلب کین کہ اُسے اوڑھ لین
تاکہ بارش جو ہو تو پانی سے محفوظ رہین پس دونون لشکر کے اہل لشکر اُس غبار کی طرف دیکھنے لگے وہ گرد و
غبار اسقدر تیز آیا کہ ایک چشم زدن مین اُس صحرا کے قریب آگیا اب سب نے سُنا کہ اس گرد و غبار سے آواز
گھنٹ و ناقوس و ڈنکا و دیگر باجون کی آرہی ہی یہ صداے گھنٹ و ناقوس سُنکے سب اہل لشکر ہر دو لشکر
نے غور کرکے دیکھا تو نشان ہاے لشکر نمایان ہوے اُس لشکر مین بس ارزنگ نے اپنے لشکر کے
ہرکارون کو طلب کرکے اُنسے کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی جو ادھر کو آتا ہی کوئی میری کمک کو آتا ہی یا آفتاب
پرستون کی اُدھر طومار شاہ نے بھی اپنے لشکر کے ہرکارون کو برائے خبر روانہ کیا اُدھر وہ جو لشکر آرہا
تھا اُسکے بادشاہ و سردار نے جو دور سے دو لشکر میدان جنگ مین صف آرا دیکھے اپنے لشکر کے ہرکارون
کو طلب کرکے اُنکو حکم دیا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ دونون لشکر کون ہین جو کہ صف آرا ہین پس ہرکارے اُدھر
سے بھی چلے کچھ لشکر ارزنگ مین آئے اور کچھ لشکر طومار شاہ وغیرہ مین آئے انکا حال تحریر ہوگا یہان
اُس ابر سے صدا آئی کان مین کل لشکر آفتاب پرستون کے کہ تم لوگ پریشان ہو کہ یہ گرد و غبار جو بلند ہوا ہی
آمد لشکر کا ہی چترنگ بن زمرد بھائی ارزنگ کا جو کہ جمود جادو کے بطن سے پیدا ہوا ہی اور اُسکی
خدائی کو مجروم و جمود و کمود و ناشاد جمروت وغیرہ نے درست کیا ہی اور وہ یہ دعوی کرکے اپنے مقام
سے چلا تھا کہ مین خدا ہون اور فرزند ہون زمرد ثانی کا اور ارزنگ میرے باپ کا غلام ہی فرزند
نہین ہی خدائی کا اُسنے بیکار دعوی کیا ہی سب کو گمراہ کرتا ہی مین اُسکو جاکر سزا دونگا اور اپنی خدائی کو
درست کرونگا اُسکے بعد خدا پرستون و آفتاب پرستون کو سمجھ لونگا پس وہ خاور کی طرف چلا تھا
کہ راہ مین اُسنے سُنا کہ ارزنگ شہر آفتاب نما کی طرف گیا ہی وہ اُدھر کو مع بائیس لاکھ لشکر کے راہی ہوا
اور اُسطرف سے آیا کہ جدھر آبادی بھی نہ تھی ورنہ نہ آنے پاتا کیونکہ میرے فرزند کا حکم ہی کہ کوئی لشکر بدون
اجازت میری غیر بادشاہ کا اقلیم خورشید یہ مین نہ داخل ہو مگر یہ اُسطرف سے آیا کہ جدھر آبادی نہین ہی
راوی نے بیان کیا ہی کہ اقلیم خورشید یہ مین تین طرف ملک ہین اور ایک طرف صحرا ہین اس خیال سے
کہ اگر لشکر حریف آئے تو اسی صحرا مین اُس سے مقابلہ کرین دوسرے اُسطرف پہاڑ بھی ہین اور کل اقلیم کے
بادشاہون کی شکارگاہین بنی ہوئی ہین سب بادشاہ اُسی صحرا مین جاکر شکار کھیلتے ہین جب سے کہ برجیس نے
خدائی کی ہی تب سے اِس سبب سے کوئی آدمی اُسطرف نہ تھا اور اب برجیس نے اُسطرف بھی ملکون کے
آباد کرنے کا حکم دیا ہی چنانچہ بندوبست ہو رہا ہی پس یہ لشکر اُسطرف سے آیا جب یہ صدا اہل لشکر نے سنی
سب کو معلوم ہوا کہ چترنگ بن زمرد ثانی لشکر لیکر آتا ہی اُن سب کو تو معلوم ہوگیا کہ چترنگ کا لشکر ہی مگر
ارزنگ کو نہین معلوم ہوا اُدھر ہرکارے ارزنگ کے وطومار شاہ کے اُس لشکر کے قریب پہونچے
لشکر کو بہت آباد پایا اور بہت بڑا لشکر دیکھا لشکر کی تیاری جب لشکر یہان پہونچیگا تو تحریر ہوگی دو دو
منزلہ تحریر کرنے سے طول ہوگا پس دونون لشکر کے ہرکارے دریافت کرکے اپنے اپنے لشکر مین فورًا
آئے جو ہرکارے کہ طومار شاہ نے روانہ کیے تھے اُنھون نے وہی خبر آکر طومار شاہ کو دی جو کہ اُس
امر کی صدا آئی تھی طومار شاہ وغیرہ کو تو قبل ہی سے معلوم ہوچکا تھا ہرکارون سے مسکے کہا کہ اپنے
مقام پر جاؤ ہمکو خداوند تمھارے آنے کے قبل اِس لشکر کے حال سے خبر دے چکے ہین وہ ہرکارے اپنے

مقام پر آکر لشکر مین کھڑے ہوے اُدھر ہرکاران ارزنگ جو اپنے لشکر مین خبر دریافت کرکے آئے
ارزنگ سے کہا کہ یہ لشکر آپکے لشکر کی تلاش مین آیا ہی چترتنگ شاہ کا ہی اُسنے اپنے کو فرزند زمرد ثانی
مشہور کیا ہی اور کہتا ہی کہ مین خداہون ارزنگ زمرد کا غلام تھا اُسنے بیکار دعوی خدائی کیا ہی پس یہ
سُنکے کہ آپنے خدائی کا دعوی کیا ہی لشکر کثیر لیکر خاور کی طرف کوچ کیا تھا جب سُنا کہ آپ اسطرف تشریف لاتے
ہین تو ادھر کو روانہ کیا اُسکا قصد ہی کہ آپ کے دشمنون کو قتل کرکے پھر خداپرستون و آفتاب پرستونکو غارت
کرے اُسکے بعد اپنی خدائی کو ترقی دے بہت لشکر ہمراہ ہی اور بہت سے بادشاہ اور ایک بہت بڑا گنبد ہی کہ
اُسمین چترتنگ سوار ہی اُسپر ایک ابر سنہری رنگ محیط ہی پس ارزنگ نے کہا کہ اگر آتا ہی تو آنے دو اپنی سزا
اپنے کنارین دیکھے گا مابدولت کو کوئی خوف نہین ہی مین نوے ہزار برس پیشتر یہ تقدیر کرچکا ہون کہ چترتنگ
میرے ہاتھ سے مارا جاے اور مین اُسکے کل لشکر اور مال و اسباب پر قبضہ کرون ارزنگ تو یہان یہ تقریر
کر رہا ہی اُدھر چترتنگ کے ہرکارے دونون لشکرون کا حال دریافت کرکے خدمت چترتنگ مین پہونچے
اور عرض کرنے لگے کہ خداوندا ایک لشکر کہ جسکے علم طلائی ہین اور پھریرے زرنگار ہین اور اُنپر تصویر
آفتاب بنی ہوئی ہی آفتاب پرستون کا ہی اور دوسرا لشکر جسکے علم کے پھریرے سیاہ ہین ارزنگ پرستون کا
یہ وہ ارزنگ ہی کہ جسنے خدائی کا دعوی کیا ہی اور اپنے کو خداوند زمرد ثانی کا فرزند مشہور کیا ہی پس اُس سے
اور آفتاب پرستون سے کئی دن سے مقابلہ ہوچکا ہی اور آفتاب پرست ہر مرتبہ غالب آئے ہین آج پھر
مقابلہ اسی سبب سے ہی دونون لشکر میدان مین صف آرا ہین پس یہ سُنکے چترتنگ نے حکم دیا کہ مابدولت
کا حکم ہی کہ بہت جلد اپنے کو میدان جنگ مین پہونچاؤ تاکہ مین جاکر ارزنگ سے مقابلہ کرون اُسکو اس گستاخی
کی سزا دون یہ حکم دینا تھا کہ کل لشکر نے ایک مرتبہ مرکب اُٹھا دیے پیدل بھی یکسر دوڑے راوی نے بیان
کیا ہی کہ اسقدر گرد و غبار بلند ہوا کہ تاریکی ہوگئی شعر زگرد و غبار کہ شد بر سپہر راہ رفتنی خوش گم کرد مہر راہ
اُس گرد و غبار سے تلوارونکی جھنکار مرکبون کی ٹاپون کی بولنے کی آواز پیدلون کی دوڑنے کی آہٹ کی
آواز آتی تھی اور سنانون کی مثل ستارون کے چمک علم کے پھریرے اُڑتے ہوے نظر آتے تھے پس وہ غبار
جب قریب اُس صحرا کے پہونچا دونون لشکرون کے اہل لشکر اُسی طرف دیکھ رہے تھے کہ ہوا کو ہوا نے مارا
گرد کو گرد نے مارا دامن گرد شگافتہ ہوا اُس غبار سے بائیس علم بائیس لاکھ لشکر کی علامت کے نمودار ہوے
سب نے دیکھا کہ آگے آگے کئی سو ستے وردیان پہنے ہوے اُنکے دوش پر مشکین جھڑکاؤ کرتے ہوے
نمودار ہوے دو لشکر صف آرا دیکھکر ایک طرف صف باندھکر کھڑے ہوے اُنکے ہاتھیونکے غول کے
غول اُنپر فیلبان وردیان پہنے ہوے علمدار علم لیے ہوے بیٹھے ہین کشتون پر ہاتھیونکی زرہبفتی جھولین
پڑی ہین پیشانیونپر آئینے ہین خرطوم مین طلائی زنجیرین لپٹی ہوئی اگر ایکطرف کھڑے ہوے اُنکے بعد ماہی مراتب
ڈنکے نے ہاتھی اور شتر اُنکے بعد سائڈ بیان غول کے غول وہ ایکجانب کھڑے ہوے اب غٹ کے
غٹ غول کے غول چوبداروں کے خاص بردارون کے بسا و لوان کے آکر پہونچے وہ بھی ایکطرف
کھڑے ہوے اُنکے عقب مین کئی ہزار مرکب ترکی و عراقی زین و لجام سے آراستہ دو دو سائیس ہمراہ کھڑے
ہوے اب لشکر آنے لگا جوق جوق سوار و پیدل آئے اور صف بستہ ہوے اب ڈنکے کی صدا آنے لگی
اور نقیبون کی آواز سب نے دیکھا کہ ایک تختہ تقرئی ہی وہ ہاتھیون پر کسا ہوا ہی اُسکے سات درجے ہین
اُسپر ابر سونی رنگ کا محیط ہی بیچ کے درجے مین ایک تخت پر ایک جوان سیاہ تاج شاہی سر پر رکھے ہوے
بڑی کبر و نخوت سے بیٹھا ہی سامنے اُسکے گلدستے رکھے ہین ایک آئینہ لگا ہوا ہی وہ بادشاہ جلیل القدر

پس پشت کھڑے ہین اور برابر تخت کے چار بادشاہ اُسطرف کرسیون پر بیٹھے ہین داہنی طرف کے جو درجے
ہین اُنمین کسی مین شراب خانہ ہی کسی مین دفتر ہی کسی مین اور پیشے کے لوگ ہین بائین طرف کے جو درجہ ہین اُنمین
کسی مین نوبت خانہ ہی کسی مین ارباب نشاط ہین کسی مین اور شاگرد پیشہ ہین گرد اُن ہاتھیون کے بہت سے
بادشاہ مرکبون پر سوار اور سرداران قوی ہیکل مرکبون پر سوار صدائے جے خداوند چترنگ کی بلند ہی نقیب صدائے
ادب باش دیتے ہوے اور ہزارون سوار شمشیر ہاے برہنہ لیے ہوے عقب مین لشکر بیشمار قطار در قطار
ارابون پر خزانہ بار در میان لشکر مین سیکڑون محافے ناموس کے اور میانے عقب مین لشکر کے اماریار گاہ
وغیرہ کا اور بہت سے خیمے پس وہ لشکر آکر ایکطرف اُس میدان مین کھڑا ہوا یہ لوگ دونون لشکرونکے
اُس لشکر کو دیکھکر خاموش کھڑے رہے طومار شاہ وغیرہ کی نوشگاہ مین وہ لشکر کچھ نہ سمایا نہ وہ سامان مگر
ارژنگ دیکھکر حیران ہوا اور سختگان سے کہنے لگا کہ اِس چترنگ نے خوب سامان مہیا کیا ہی اور خوب
شوکت بہم پہونچائی ہی اور بہت سے بادشاہون کو گمراہ کیا ہی خیر یہ جاتا کہان ہی میرے ہاتھ سے مین برجیس کے
مقابلے سے فراغت کرلون تو پھر اِس سے سمجھون یہ سب شان و شوکت جو کہ اِسنے محنت کرکے بہم پہونچائی ہی
وہ مابدولت کے لیے بہم پہونچائی ہی نہ معلوم اُن محافون مین کون ہی ہرکارون نے اُن محافون کا حال نہین
بیان کیا سختگان نے کہا کہ ہرکارون نے عرض کیا تھا کہ محافہ ہمراہ ہین اُسمین چترنگ کی معشوقہ ہی اور
بہت سی خواصین و پیش خدمتین ہین ارژنگ نے کہا کہ یہ سب میرے حق کی ہین یہان تو یہ تقریر ہورہی
ہی وہان جب لشکر اُس مقام پر پہونچا چترنگ نے ایک مرتبہ نگاہ اُٹھاکر دیکھا اُدھر ملکہ انصرام نے محروم
کے پاس سے آکر چترنگ سے کہا کہ محروم نے کہا ہی کہ تم لشکر کو حکم دو کہ صف آرا ہو اور خیمے وغیرہ برپا کیے
جائین آج ہی سے مقابلہ شروع کردو ارژنگ سے اُسکے لشکر کا سردار میدان مین کھڑا ہوا لشکر برجیس
سے مبارز طلب ہی تم اپنے لشکر کی صف بندی کرکے اپنے لشکر کے پہلوان کو حکم دو کہ وہ نکلکر مقابلہ کرے کیونکہ
ساعت بہت اچھی ہی تمھاری ظفر ہوگی پہلے ارژنگ کو غارت کرلو پھر آفتاب پرستون سے سمجھ لینا یہ بھی تمھارا
شکار ہی اُنکے بعد خدا پرستون کی باری ہی پس یہ کلمے جو ملکہ انصرام نے چپکے سے چترنگ شاہ سے کہے کسی نے
نہ سُنے نہ انصرام کو دیکھا کیونکہ وہ تو سحر سے پوشیدہ اسکے پاس موجود رہتی ہی اور بہ ابرا بہ بحر مین آیا جایا
کرتی ہی پس چترنگ نے ایک مرتبہ سر اُٹھاکر چارون طرف دیکھا چونکہ اِسکو ہرکارون سے معلوم ہوچکا تھا
کہ جس لشکر کے علم طلائی ہین وہ لشکر آفتاب پرستون کا ہی طومار شاہ وغیرہ طرف سے برجیس شاہ کے
یہ سُنکر لشکر لیکر برائے مقابلہ ارژنگ آئے ہین اور جسکے علم سیاہ ہین یہ لشکر ارژنگ کا ہی خود ارژنگ
لشکر لیے ہوے میدان مین موجود ہی اور یہ پہلوان جو میدان مین کھڑا ہی ارژنگ کی طرف سے مقابلے کو
نکلا ہی پس چترنگ نے یہ دیکھکر اپنے لشکر کے سردارونکو حکم دیا کہ بہت جلد صف بندی ہو اور خیمے وغیرہ برپا
ہون ناموس و خزانہ اُتارا جاے ہم ارژنگ سے اِسیوقت سے مقابلہ کرینگے کیونکہ ہمارا علم خدائی ہمنے
یہ کہتا ہی کہ آج ہی سے مقابلہ شروع کیا جاے یہ حکم دینا تھا کہ بارگاہین اور خیمے وغیرہ برپا ہوے جسوقت
برپا ہوگئے ناموس وغیرہ اترے ارابون سے خزانہ اُتارا گیا بازارین آراستہ ہوئین جھنڈے کھڑے کیے گئے
اُدھر صف آرا نے نکلکر سب لشکر کی صفین آراستہ کین قلب لشکر مین چترنگ کا تخت قایم ہوا اُنکے پیچھے
پرچم جنگی باجے بجے علم لشکر جلوہ گری پر آئے جب صف بندی ہوچکی اُسوقت چترنگ نے اِشارہ کیا
بائین جانب بس فورًا ایک پہلوان کہ نام اُسکا سریر قوی تن تھا اپنے مرکب کو مہمیز کرکے روبرو تخت
چترنگ کے آیا اور اجازت چاہی چترنگ نے کہا کہ جاؤ اور اُس پہلوان کو جو کہ میدان مین کھڑا ہی قتل کرو

یہ سُنکے اُسنے سلام کیا اور مرکب کو جولان کرکے طرف میدان کے چلا اُدھر اُس پہلوان نے مبارزطلب کیا کیونکر اب اطمینان ہوچکا ہی جب اُسنے مبارز طلب کیا سریر نے صدا دی کہ ٹھہر جا مین تیرا حریف آتا ہون میرے تیرے مقابلہ ہوگا مین تیری بہادری کا امتحان کرونگا یہ کہکر اور مرکب کو ڈپٹ کر اُسکے قریب پہونچا اور کہا کہ کیون اِسقدر جلدی کرتا ہی مین آتا تھا جب سریر قوی تن اُسکے قریب پہونچا اُسنے اُسکی یہ تقریر سُنکے جوابدیا کہ میرے تیرے مقابلہ نہین ہی بلکہ مین تو آفتاب پرستون سے مقابلہ کر رہا ہون تمسے کیا غرض جو تم مقابلے کو آئے ہو میرے حریف تو آفتاب پرست ہین سریر نے جوابدیا پہلے ہم لوگون سے مقابلہ کرلو اگر ہمپر ظفریاب ہوے تو خیر ورنہ ہم تمھارے مقابلے کے لیے آئے ہین یہ سُنکے وہ خاموش ہو رہا کہا معلوم ہوا کہ تیری قضا ہی آئی ہی میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر ارزنگ نے جو دیکھا کہ حبب چترنگ میدان مین آکر پہونچا اپنے لشکر کو صف آرا کیا اور ایک پہلوان کو میرے پہلوان سے مقابلہ کرنے کو روانہ کیا سختگان نے کہا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی مین ایک ہون دو لشکرون سے کیونکر مقابلہ کرونگا اسی وزیر مین کیا تدبیر کرون سختگان نے کہا کہ آپ ایک سردار کو پاس چترنگ کے روانہ کرین وہ جاکر چترنگ سے کہے کہ ہمسے اور آفتاب پرستون سے مقابلہ ہو رہا ہی جب ہم اُنکے مقابلے سے فراغت کرلین اُسوقت دیکھا جائیگا ہمارے آپ کے کوئی ایسی دشمنی بھی نہین ہی اُنکے مقابلے کے بعد باہم فیصلہ ہوجائیگا بلکہ یہ امر زیبا ہی کہ ہم اور آپ شریک ہوکر آفتاب پرستون سے مقابلہ کرین پس اگر آپ کی یہ مرضی ہی کہ ہمارا پہلوان میدان مین مقابلہ کرے مین اپنے پہلوان کو بلا لیتا ہون تاکہ آپ ہی کا پہلوان آفتاب پرستون سے مقابلہ کرے اگر دراصل مجھسے مقابلہ کرنا ہی تو خیر امر ناچاری ہی ارزنگ نے سختگان کی یہ تقریر سُنکے فوراً اُسوقت ایک سردار کو وہی پیام دیکر روانہ کیا وہ راہ طے کرکے پاس چترنگ کے پہونچا اور ارزنگ کا پیام دیا چترنگ نے پیام سُنکے جوابدیا کہ اُس ارزنگ سے کہدینا کہ مین یہ خبر پاکر اپنے ملک سے چلا ہون کہ تو نے دعوی خدائی کیا ہی تو میرے باپ کا غلام ہی پس غلام ہوکر میری ہمسری کرے مین نے خیال کیا کہ تجھکو چلکر اس گستاخی کی سزا دون تیری تلاش مین پہلے خاور گیا وہان سُنا کہ تو شہر آفتاب نما کو گیا ہی اُدھر کو کوچ کیا تجھکو سزا دینے آیا ہون یہان اگر تیرے لشکر کو صف آرا پایا مین بہت خوش ہوا مین نے اپنے لشکر کے پہلوان کو تیرے پہلوان کے مقابلے کو روانہ کیا یہ ممکن نہین ہی کہ مین مقابلہ نکرون ہان جب میرے اوپر ظفر پالیگا اُسوقت آفتاب پرستونسے مقابلہ کرنا مین تیرے کہنے پر عمل نہ کرونگا اور مین تیرا کیا شریک ہونگا کوئی پایہ کی کار رکھتا ہون تو تیرا شریک ہون مین تجھکو بھی کافی ہون اور آفتاب پرستون کو بھی اور اب کوئی پیام مجھکو نہ دینا بس مقابلہ کرکے یہ کہکر اُس سردار کو واپس کیا اُس سردار نے ارزنگ کو پیام چترنگ کا دیا ارزنگ جواب پیام سُنکے خاموش ہو رہا اُدھر اُس ابر سے جو کہ لشکر طومار شاہ وغیرہ پر محیط تھا صدا آئی کہ ای بندگان من آگاہ ہو کہ ہمنے ارزنگ کو مہلت دی کہ وہ چترنگ سے مقابلہ کرے اور باہم سمجھ لے جب ارزنگ کو اس مقابلے سے فرصت ہوجائیگی اُسوقت ہم اُسپر اپنا عذاب نازل کرینگے خواہ یہ ظفریاب ہو خواہ چترنگ یہ دونون سنگ باہم لڑلین اِنکے حوصلے نکلجائین اُسوقت تک کہ جبتک یہ باہم نہ لڑلین اور باہم نہ فیصلہ کرلین کوئی ہمارے بندون سے مقابلے کو نہ جاے یہ جو صدا آئی کل اہل لشکر طومار نے سجدہ کیا اور صف بستہ کھڑے رہے اُدھر سریر سے اور اُس پہلوان سے مقابلہ ہونے لگا پہلے تگاو رجلی سر بر کام کر کوئی دو قدم اور اُسکا مرکب کوئی چار قدم پیچھا ہوا آخر کو دونون مرکبونکو رانون مین مسلکر

مقابل ہوے نیزہ بازی ہوئی سریر نے اُسکا نیزہ ہوئی کیا تلوار کی نوبت آئی وہ پہلوان ارزنگ کا ہاتھ
سے سریر کے مارا گیا پس ایکمرتبہ تمام لشکر چترنگ کے علم جادہ گری مین آئے اور سب اہل لشکر نے تلوار بلند
کرکے بجز خداوندی چترنگ کی بلندگی یہ امر ارزنگ کو بہت ناگوار ہوا پس اِدھر سریر نے صدا دی کہ جسکو تمنائے
مرگ ہو میرے مقابلے کو آئے لشکر ارزنگ سے یہ صدا دینا تھا کہ ایک پہلوان اور برابے مقابلہ ارزنگ
سے اجازت لیکر آیا اور سریر سے لڑنے لگا خلاصہ یہ کہ وہ بھی مارا گیا پس تا شام سریر نے لشکر ارزنگ کے
سات پہلوان جہان سے مارے اور چار زخمی کیے چونکہ رات ہوگئی اور دن تمام ہوا ارزنگ نے
باصلاح شخصتگان طبل بازپس یا تینون لشکرون مین کوس بازگشت بجا اپنے اپنے مقام پر وہ لشکر واپس
گئے وہ ابر جو کہ لشکر طومار شاہ پر محیط تھا طرف شہر آفتاب نما کے موافق قاعدے کے واپس گیا وہان
شہر مین برجیس نے دربار آراستہ کیا اہل دربار نے عرض کیا کہ خداوند آج آپ کے لشکر سے مقابلہ نہین
ہوا بلکہ وہ جو لشکر تازہ آیا تھا اُس سے اور ارزنگ سے مقابلہ ہوا اندرون بارگاہ سے صدا آئی کہ
سات دنتک اس لشکر سے اور ارزنگ سے مقابلہ ہوگا کیونکہ یہ جو لشکر آیا ہی یہ چترنگ کا ہی جو کہ اُسنے کو
خدا کہتا ہی اور کہتا ہی کہ مین فرزند ہون زمرد کا اور یہ ارزنگ غلام ہی میرے باپ کا یعنی زمرد ثانی کا مُنہ
بیکار دعوی خدائی کا کیا ہی مین اسکو سزا دونگا پس اسی کی تلاش مین لشکر یکبار یہان آیا ہی پس اب باہم مقابلہ
ہوگا یہ دونون بچے ہین یہ بھی زمرد ثانی کا لڑکا ہی اور وہ بھی انجام اس مقابلے کا یہ ہی کہ باہم دونون
لڑجائین گے اور ہمارے لشکر سے مقابلہ کرینگے ہمنے بھی مہلت دی ہی کہ باہم سمجھ لین پھر تو ہم اپنا عذاب
نازل کرینگے یہ دونون لڑکر اپنے اپنے دل کے حوصلے نکال لین یہ جو صدا آئی سب نے کہا کہ دراصل تو
سچا خدا ہی کوئی تیرے برابر خدا نہین ہی اور یہ سب باطل خدا ہین برجیس یہ کہکر داخل محل ہوا دربار برخاست
ہوا سب اپنے اپنے مکان پر آئے وہان سب لشکر اپنے اپنے فرودگاہ پر اترے کمر مین کھولین ارزنگ
نے اپنی بارگاہ مین دربار کیا چترنگ نے اپنی بارگاہ مین طومار شاہ نے اپنی بارگاہ مین جب دربار
آراستہ ہو چکے چترنگ نے شداد شاہ وغیرہ سے کہا کہ آج تو ہمارا لشکر آیا ہوا تھا اور ہر ایک کسل مند
تھا اُسپر بھی ہمین غالب آئے اور کئی پہلوان نامی ارزنگ کے لشکر کے مارے گئے پس معلوم ہوا
کہ میری ظفر ہوگی یہ سی تقریر ہو رہی تھی کہ اُس ابر سونی رنگ سے جو کہ ہمراہ لشکر تخت چترنگ پر محیط رہتا تھا
اُس ابر مین محرم جادو و ناشاد جادو وغیرہ کارو بار خدائی کے منتظم تھے اور انصرام دختر محرم آکر سب
باتین چترنگ کو تعلیم کرتی تھی جیسا کہ جلد دوم مین ذکر ہوا ہی پس جب یہان دربار ہوا اور یہ تقریر چترنگ
نے اہل دربار سے کی بلکہ انصرام پوشیدہ طور سے چترنگ کے پاس آئی اور کہا کہ طبل جنگ بجنے کا حکم
دو تاکہ بہت جلد فیصلہ ہو جاے اور تمھاری فتح ہوگی پس چترنگ نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجے ہم کل ارزنگ
سے پھر مقابلہ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر چترنگ مین طبل جنگ پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا تیاری
جنگ ہونے لگی جوہر کارے بامرجا سونی لشکر طومار شاہ و ارزنگ کے یہان موجود تھے خبر لوگ
طبل جنگ لیکر اپنے اپنے لشکر مین آئے داخل بارگاہ ہو کر نجراگاہ سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ لشکر حریف
مین طبل جنگ بجا ہی طومار شاہ نے حکم دیا ہی کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے گو ہمسے مقابلہ نہین ہوگا
مگر ہمکو لازم ہی کہ ہم بھی لشکر لیکر میدان مین جائین یہ حکم جو دیا لشکر آفتاب پرستان مین بھی کوس رزمی پر
چوب پڑی یہان بھی نقارہ بجا طومار شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ لشکر چترنگ کے پہلوان
قوی ہین دیکھا ہمنے کہ سفر کے تھکے ہوے راہ کے ماندے تھے مگر آج ہی کی میدانداری مین کئی پہلوان لشکر

ارزنگ کے قتل کیے اہل دربار نے جواب دیا کہ ہمکو یہ خیال ہوتا ہی کہ چترنگ کی ظفر ہوگی رہ غالب آئیگا
ارزنگ مغلوب ہوگا طومارشاہ وغیرہ نے جوابدیا کہ طریقے سے تو یہی معلوم ہوتا ہی یہان یہ تقریر ہو رہی
تھی بعد تھوڑے عرصے کے طومارشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمون مین آکر آرام پذیر
ہوے اُدھر چترنگ بھی طبل جنگ بجوا کر خوشی خوشی دربار برخاست کرکے اپنے خیمۂ خاص ناموس مین آیا
شمود جادو نے سب حال بیان کیا وہ بھی خوش ہوئی اور کہا کہ تمھاری خدائیکو ترقی ہوگی چترنگ خوش ہی
اُدھر ارزنگ اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی سب حاضر دربار ہین ارزنگ نے سختگان سے کہا کہ اے منشور
من تو نے دیکھا کہ یہ نیا قصہ دوسرا اور پیدا ہوا جسقدر ما بدولت کو جلدی تھی کہ کسی طور سے آفتاب
پرستون سے مقابلہ ہو جاے میری معشوقہ میرے قبضے مین آئے اُسیقدر عرصہ ہوتا ہی یہ چترنگ درمیان
مین آکر کود پڑا اور میرے ہی لشکر سے مقابلہ کرنے لگا آج اُسکے لشکر کے پہلوان غالب آئے دیکھیے
انجام اُسکا کیا ہوتا ہی سختگان نے جوابدیا کہ میری تو راے یہ ہی کہ اگر چترنگ صلح کرلے تو اچھا ہی آپ اور وہ
ملکر آفتاب پرستون سے مقابلہ کرین اور اہل دربار نے یہ تقریر سُنکے مثل دیلم و اسلم وغیرہ کے کہا کہ یہ غیر ممکن
ہی کہ وہ صلح کرلے کیونکہ اُسکا لشکر غالب آیا ہی ہان اگر مغلوب ہوتا تو صورت باہم صلح کی تھی ارزنگ نے کہا
کہ تمھارا قول درست ہی خیر دیکھا جائیگا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا آجکی لڑائی قابل اعتبار نہین ہی
اِس سے یہ نہین پایا جاتا ہی کہ اُسی کی ظفر ہوگی یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ہرکارون نے حاضر ہوکر بدعا دی
اور عرض کیا کہ لشکر چترنگ مین طبل جنگ بجا ہی چترنگ نے اِس قصد سے طبل بجوایا ہی کہ کل صبح کو پھر میدان
مین آکر بندگان خداوند سے مقابلہ کرے اور آتش بغض و نفاق کو دوبالا کرے ارزنگ نے حکم دیا
کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس حربی بجایا جاے ہم کل میدان مین جاکر اُسکے لشکر سے مقابلہ کرین گے پس یہ
حکم دینا تھا کہ لشکر ارزنگ مین بھی کوس حربی پر چوب پڑی راوی نے بیان کیا ہی کہ تینون لشکرون مین
نقارۂ رزمی بجا تیاری جنگ ہونے لگی طومارشاہ و چترنگ دربار برخاست کرکے اپنے خیمۂ خاص کو گئے
ہین مگر ارزنگ نے اپنا دربار نہین برخاست کیا ہی یہان باہم مشورے ہو رہے ہین اِنکو تو یہان باہم
مصروف مشورہ رکھا جاتا ہی اور سب حاضر دربار ہین چترنگ و طومارشاہ اپنے اپنے خیمے مین مصروف عیش
مین اب حال اُس نامہ کا تحریر ہوتا ہی جو کہ اسلم نے اپنے آشنا اثر در جادو کو لکھا تھا اور اُسکو طلب کیا تھا
وہ چاہ اثر دریہ مین رہتا ہی پس طائر سحر کے ذریعے سے نامہ روانہ کیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان
چاہ اثر دریہ مین اثر در جادو بیٹھا ہوا ہی اُسکے مصاحب و شاگرد حاضر ہین سحر و ساحری کا ذکر ہو رہا ہی اثر در
کہ رہا ہی کہ آجکل پردہ دنیا پر بڑا غدر مچا ہوا ہی آفتاب جادو نے برجیس کی مدد کی ہی اُسکو خدا بنایا ہی
اور بہت اُسکی خدائی کو ترقی دی ہی ہزارون ملک برجیس کے قبضے مین آئے ہین لاکھون آدمیون و
بادشاہون نے دین آفتاب پرستی اختیار کیا ہی ارزنگ برجیس پر لشکرکشی کرکے گیا ہی مین ارزنگ
کی بہ سبب اسلم کے غرور و لگ کرنا مگر وہ بہت مغرور رہی اُسنے مجھکو اس امر سے آگاہ نہین کیا مین بھی نہین گیا
اُدھر شمود نے اپنے معشوق و آشنا چترنگ کی خدائی کو درست کیا ہی مرحوم جادو کو جسنے بعد مرگ جمشید کے
ترک دنیا کیا تھا تلاش کرکے لائی ہی اُسنے سب بندوبست کیا ہی چترنگ کے شریک ہوے بڑے ساحر
زبردست ہین مثل مرحوم و ناشاد و انصرام و شمود کے پس چترنگ یہ دعوی کرکے اور لشکر لیکر چلا ہی کہ مین
خداوند زمرد ثاق کا فرزند ہون ارزنگ غلام ہی مین خدا ہون میری خدائی سچی ہی اِسکے ہمراہ بھی بہت
بڑا لشکر ہی اور وہ بھی شہر آفتاب نما کے قریب پہونچ چکا ہی بہت بڑے معرکے ہونگے آخر انجام یہ ہوگا کہ

سب برجیس کے شریک ہونگے اور خدا پر ستون سے مقابلہ ہوگا اسکے مصاحب دریافت کر رہے ہین کہ آخر
اِن سب مین غالب کون آئیگا اژدر کہہ رہا ہی کہ برجیس اُنھون نے کہا کہ خدا پرستون سے کیا ہوگا کون
غالب ہوگا اژدر نے جواب دیا کہ اِسکا حال ابھی مین نہین کہہ سکتا ہون پورے طور سے معلوم نہین ہوا ہی
یہ ہی تقریر ہو رہی تھی کہ وہ طائر جو کہ اسلم بن نورج کا نامہ لیکر اژدر زبہ کو چلا تھا آکر پہونچا نامہ اژدر جادو
کی گود مین ڈالدیا اور خود سامنے بیٹھ گیا اژدر جادو نے نامہ اُٹھاکر پہلے کاتب کا نام دیکھا اُسپر اسلم کا
نام پایا اہل دربار سے کہا کہ بہت دنون کے بعد اسلم نے نامہ لکھا ہی اب میری یاد آئی کوئی نہ کوئی سخت
مصیبت پڑی ہی جو نامہ مجھکو لکھا ہی مجھکو اسلم سے بہت اُلفت ہی مین ضرور اُسکی کمک کرونگا یہ کہکر نامہ کو
چاک کیا بہت کچھ عذر و معذرت تحریر تھی خلاصہ یہ تھا کہ بہت جلد تشریف لائیے ورنہ ہمکو زندہ نہ پائیے گا
یہ مضمون دیکھکر اژدر کے ہوش جاتے رہے کیونکہ اسلم سے بہت اُلفت ہی پس اپنے شاگردون اور
مصاحبون سے کہا کہ مجھکو اسلم نے طلب کیا ہی اور بہت تاکید لکھی ہی لہذا مین تو جاتا ہون جسکو میرے
ساتھ چلنا ہو وہ بہت جلد سامان سفر کرکے اسیوقت آئے مین ابھی روانہ ہونگا یہ کہکر ملازمونکو طلب
کرکے حکم دیا کہ سامان سفر درست کرو سب نے عرض کیا کہ ہم سب آپ کے ہمراہ چلین گے اژدر نے کہا
کہ بہت جلد سامان کرکے آؤ پس سب رخصت ہوکر اپنے مقام پر آئے اور اپنا اپنا سامان کرکے
اژدر جادو کے پاس آئے یہان ملازمان اژدر نے سب سامان درست کر لیا تھا پس جب آچکے اُسوقت
اژدر اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر ارژنگ کے روانہ ہوا چنانچہ قطع راہ کرکے اُسدن آکر پہونچا
کہ جسدن لشکر چترنگ آیا تھا اور مقابلہ ہوا تھا لشکر ارژنگ کے چند پہلوان گئے تھے اور یہان مشورہ
ہو رہا تھا یہ بھی اُسی شب کو آکر لشکر مین پہونچا اُسنے سحر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سب بارگاہ مین بیٹھے
ہوے مشورہ کر رہے ہین پس یہ بارگاہ مین آیا صحن بارگاہ مین اُسنے اپنا تخت اُتارا ارژنگ وغیرہ باتین
کر رہے تھے کہ ایک برق چمکی کہ جسکے سبب سے سب کی آنکھون مین ایک چکاچوندھ سی ہوئی سختگان نے
آنکھین ملکر کہا کہ کوئی ساحر آیا ہی یہ اُسکی آمد کی برق ہی اُدھر سب حیران تھے کہ یہ کیسی برق چمکی کہ وہ طائر
جو کہ نامہ لیکر گیا تھا روبرو اسلم کے آیا اور بزبان انسانی اسلم سے گویا ہوا کہ آپ کے اُستاد اژدر جادو
تشریف لائے ہین اُنکا تخت صحن بارگاہ مین اُترا ہی یہ کہکر وہ طائر تو غائب ہوگیا اسلم مع کل ساحرونکے
اپنے مقام پر سے اُٹھا ارژنگ نے اسلم سے کہا کہ کہان جاتے ہو اُسنے عرض کیا کہ اُستاد تشریف
لاتے ہین ابھی مجھکو طائر سحر نے خبر دی ہی یہ برق اُنکی آمد کی ہی مین اُنکے استقبال کو جاتا ہون پس
ارژنگ نے اور سردارون کو حکم دیا کہ تم بھی برائے استقبال جاؤ پس دیلم وغیرہ بموجب حکم ارژنگ
ہمراہ اسلم کے چلے جیسے اسلم صحن بارگاہ مین پہونچا دیکھا کہ اژدر جادو مع اپنے شاگردون و مصاحبون
کے طرف ایوان کے چلا آتا ہی پس اسلم یا اُستاد کہکر اور دوڑکر اژدر سے لپٹ گیا سلام کیا اژدر
نے اسلم کو گلے سے لگایا اور حال مزاج دریافت کیا اسلم نے کہا زندہ ہون پس اسلم اور سب سے
ملا اژدر نے دیلم وغیرہ کو گلے سے لگایا اور باتین کرتا ہوا دربار مین آیا سب نے دیکھا کہ ایک بد شکل
بدہیئت ساحر ہی اگر اُسکو شیطان بھی دیکھ لے تو ڈر جاے گلے مین سانپ و عقرب چمٹے ہوے منھ سے
شعلے نکلتے ہوے آنکھین مثل تنور کے روشن قد بہت طویل ہاتھ پانون مثل شاخ چنار کے سیاہ رنگ
شب تاریک مین جو کوئی دیکھے دیو سیاہ کا گمان ہو ہمراہ اسلم کے چلا آتا ہی سب بسبب خوف کے اُسکی
صورت دیکھکر اور کانپ کر رہگئے اُسنے آکر ارژنگ کو سلام کیا قدمون کو بوسہ دیا ہاتھ چومے

ارژنگ نے برابر تخت کے کرسی مرحمت کی کرسی پر بیٹھا اور سب اُسکے ہمراہی بھی تھے اور سب اہل دربار بھی
تھے جب سب بیٹھ چکے اُسوقت اژدر نے اسلم سے کہا کہ کیون تمنے کیون مجھکو طلب کیا ہی اسلم نے جواب دیا
کہ اُستاد کیا عرض کرون کہ جو آجکل بلا ہمپر نازل ہوئی ہی یہ وقت کمک ہی خداوند کی کمک فرمائیے اژدر نے
کہا کہ بیان تو کرو کہ کیا وقت سخت پڑا ہی پس اسلم نے ارژنگ کا خروج کرنا اور خاور پر جانا اُسکو فتح
کرنا ملک قاسم کے مقبرے کے کھدنے کا حکم دینا اہل شہر سے عہد و پیمان ہونا اُسی حالت مین خواجہ حسین
کا ملکشہریار سے سیمین کی تصویر ارژنگ کو دینا ارژنگ کا اُسپر عاشق ہونا اور اپنے قصد کو فسخ کرنا اور کہنا
کہ بعد کتخدائی کے خداپرستون سے مقابلہ کرونگا نامہ برکو پاس برجیس کے طلب مین ملک کے روانہ کرنا اور
برجیس کا جواب سخت تحریر کرنا نامہ برکا شریک برجیس ہونا پس ارژنگ کا یہ خبر پاکر لشکر لیکر طرف آفتاب نما
کے کوچ کرنا راہ مین قرماسپ کا شریک ہونا ارژنگ کا شہر آفتاب نما پر پہونچنا اور طومار شاہ کا برجیس
کی طرف سے لشکر لیکر آنا باہم نامہ و پیام ہونا آخر کو جنگ ہونا کئی مقابلے ہونا لشکر برجیس کا غالب
آنا اپنا یہ خیال کرنا کہ یہ کارخانہ سحر ہی پس نامہ لکھنا اور چترنگ کا لشکر لیکر آنا اُس سے مقابلہ ہونا سب
بیان کیا اور کہا کہ بدون آپکی کمک کے یہ بلا دفع نہ ہوگی اسواسطے آپ کو طلب کیا ہی کہ اِس بلا کو دفع
فرمائیے کیونکہ یہ کارخانہ سحر کا ہی وہ برجیس تو تھا ہی اِس چترنگ نے بہت پریشان کیا ہی ہیکارہ کی خصومت
پر کمر کسی ہی یہ سُنکے اژدر نے جوابدیا کہ جب وقت سخت پڑا تو مجھکو طلب کیا پہلے خبر نہ لی اگر کوئی اور
اِس مقام پر ہوتا تو کبھی اُسکی کمک نہ کرتا مگر کیا کرون کہ تیرا پاس ہی تیرے سبب سے ناچار ہون
جہانتک مجھسے ممکن ہوگا کوشش کرونگا ضرور یہ سب کارخانہ سحر کا ہی مگر اِسکا برباد ہونا غیر ممکن ہی کیونکہ
آفتاب جادو جو کہ مربی اور سرپرست اور باپ ہی برجیس کا وہ ساحر زبردست ہی اور اپنا پورے
طور سے بندوبست کرچکا ہی ہان جو کوئی اسقدر مشقت کرے اور سب سامان درست کرے وہ اس
کارخانہ کو برباد کرسکتا ہی مگر مین کوشش کرونگا اور چترنگ کو تو ایک دن مین مٹا دونگا وہ کوئی
چیز نہین مگر میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ ارژنگ اور چترنگ باہم ایک ہوجائین تو بہتر ہی کیونکہ
وہ بھائی ہی ارژنگ کا اور زمرد ثانی کا فرزند ہی یہ کہکر کل حال چترنگ کی پیدائش کا اور اُسکی خدائی کے
درست ہونے کا جو کہ جلد دوم مین تحریر کرچکا ہون ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہین سب کے روبرو بیان
کیا مین نے بسبب اِس امر کے طول ہوگا اور زیادہ تحریر کرنے کی اجازت نہین ہی بابو صاحب کا حکم
ہی کہ اِسی جلد مین تمام ہو سب قصہ پس بطور پتہ سب حال تحریر کرتا ہون مجبور رہون ورنہ اگر یہ حکم نہوتا
تو ناظرین ملاحظہ فرماتے کہان یہ دفتر بھی کوئی چیز ہی افسوس حوصلہ دلکا دل ہی مین رہگیا اور جو عرق
ریزی مین نے کی تھی اور میرا خیال تھا وہ پورا نہ ہوا ہان اگر یہ حکم نہ ہوتا تو ناظرین ملاحظہ فرماتے کہ کیا
عجائبات اور نیرنجات دمعرکہ مین تحریر کرتا جو کہ آجتک کسی دفتر مین نہین تحریر ہوے ہین اور وہ جو کہ
ہوش ربا ہی اُسمین بھی نہین لکھے گئے ہین مین اس دفتر کو اسم بامسمی کر دیتا مگر حکم بابو صاحب دام اقبالہ
سے ناچار ہوگیا اور ہر مقام پہ اختصار کیا اگر زندگی باقی ہی اور عمر نے وفا کی اِسکے بعد جو دفتر ہی اور روداد
میرے پاس موجود ہی جسکا پتہ آخر جلد مین دیا جائیگا اگر اُسکے ترجمہ کی بابو صاحب نے اجازت دی
تو مین اپنی جودت طبع اور رنگینی عبارت اُسمین ظاہر کرکے دکھادونگا وہ دفتر کارنامہ ہی سب دفاتر
کی جان ہی جب ناظرین اُسکو ملاحظہ فرمائینگے تو میری یاوہ گوئی کا لطف پائینگے اُسکے روبرو یہ سب
دفتر ایک ادنی دفتر ہین بوستان خیال کی اُسکے روبرو کوئی اصلیت نہین ہی مگر شرط زندگی و اجازت

بابو صاحب ابھی مین اپنے مین اسقدر قوت نہین رکھتا ہون کہ اُسکو کہکر طبع کراؤن اسقدر زر کثیر کہان سے لاؤن
جو اُس گوہر بے بہا کو صدف طبع سے باہر نکالون اور نہ نذر ناظرین کرون اگر خداوند کریم کو منظور ہوگا تو وہ
اُسکا اسباب اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کریگا اور آپ لوگ اُسکو ملاحظہ کرینگے ورنہ مین اپنے صدف دل مین
اُس گوہر نایاب کو لیکر کنج لحد مین چلا جاؤنگا اور نہ ظاہر کرونگا افسوس اس امر کا ہو کہ مین نے تو قصد کیا تھا کہ اُسکو
اِسی دفتر کے ہمراہ بیان کرون مگر حکم سے بابو صاحب کے ناچار ہوگیا آمدم برسر مطلب کہ سب حال اثر در نے
چترنگ کا بیان کیا اُسکے بعد کل حال برجیس کا ابتدا سے انتہا تک بیان کیا اور کہا کہ ایسی تدبیر کرو کہ تم اور
چترنگ باہم شریک ہوکر برجیس سے مقابلہ کرو شاید کوئی دوسرا انجام ہو یہ تقریر اثر در کی سُنکے سختگان نے
جواب دیا کہ استاد ہم تو پہلے ہی سمجھے ہوے تھے کہ برجیس کی بربادی غیر ممکن ہی کیونکہ اُسکا مربی بہت زبردست
ہی اور یہ امر بھی غیر ممکن ہی کہ چترنگ ہمارا شریک ہو کیونکہ اُسکو غلبہ حاصل ہوچکا ہی جبتک اُسپر کوئی دباؤ نہ پڑیگا
وہ کبھی نہ شریک ہوگا اور رہے سمے بھی کہے دیتے ہین کہ برجیس ہم مین سے کسی سے پریشان نہ ہوگا سوائے
اہل اسلام کے وہی اُسکی سرکوبی کرینگے اور نہ ثریا ہم مین سے کسی کو یلیگی سوائے اہل اسلام کے اُن مین
سے کوئی شاہزادہ اُسکو اپنے تصرف مین لائیگا ہم ہاتھ ملکر رہجائین گے کیونکہ یہ امر زمانہ سابق سے چلا آتا
ہو کہ جو کوئی خوبصورت اور حسین عورت ہم لوگون مین پیدا ہوتی ہی جبتک جوان نہین ہوتی ہمارے
قبضے مین رہتی ہی جہان اور قابل ہوئی وہ اُسے اپنے تصرف مین لاے اُسکے گوہر ناسفتہ کو سفتہ کیا وہ اہل
اسلام کا حصہ ہوگئی جیسے کہ دختران خداوند تقا ملکہ گیتی افروز وجہان افروز و دھرا فروز جب جوان ہوئین
اور اُنکی شادیان قرار پائین اہل اسلام زبردستی نکال لے گئے گھر مین گھسکر اور خداوند کچھ نہ کرسکے گو کہ
اٹھارہ ہزار ملک کے خداوند تھے لاکھون آدمی سجدہ کرتے تھے جو نسٹھ لاکھ کا لشکر ہر وقت زیر قبطول پڑا
رہتا تھا مگر اُن لوگون کا کچھ نہ کرسکے اُنھون نے لیجا کر مزے کیے پھر بھی خداوند ملکہ گوہر ملک کو کس شدو
مد سے لے گئے اور کچھ نہ ہوسکا اسی طور سے بہت سے واقعے ہوے ہین کہان تک بیان کرون یہ قصہ
گذشتہ مین بیان بھی یہی واقعہ ہوگا کوئی نہ کوئی زبردستی ملکہ ثریا سے سمیتن کو لیجائیگا اور وہ بھی اُسکے ہمراہ
بخوشی چلی جائیگی کیونکہ اُن لوگون مین جزومردی بہت ہی اور آلہ مردی بہت سخت رکھتے ہین کہ جسکو عورت دیکھکر
فریفتہ ہوجاتی ہی اور اُسکے ساتھ نکلجاتی ہی فرمے کرتے ہین کچھ خاندان و ناموس کا پاس نہین رہتا ہی میرے
اِسوقت کے کہنے کو لکھ لیجیے کہ ثریاے سمیتن خود کبھی نہ کسی خدا پرست پر فریفتہ ہوگی ابھی کوئی اِدھر
آیا نہین ہی ورنہ ابتک خاتمہ ہوگیا ہوتا کسی کے قبضے مین اُچکی ہوتی کوئی نہ کوئی اولاد بھی پیدا ہوچکی
ہوتی مگر برجیس خوش تقدیر ہی جو ابھی تک ملکہ ثریاے سمیتن کا پردۂ ناموس رخنہ اندازی اہل اسلام سے
بچا ہوا ہی مگر یہ حصہ بھی اہل اسلام کا ہی خداوند قدیر کیا منحصر ہی برجیس خود ہاتھ ملکر رہجائیگا اور وہان دوسرون کا قبضہ
ہوجائیگا وہ اِسی خیال مین رہیگا کہ نور خالص کو کسی اور نور خالص کے ہمراہ منعقد کرون وہان نور قدرت
اُسپر قبضہ کرین گے اہل اسلام بڑے تقدیر کے اچھے اور بہت خوش قسمت ہین یہ میری تقریر گو اسوقت
سب کو ناگوار ہوتی ہوگی مگر ہین جو ہونے والا ہوتا ہی اُسکو ظاہر کردیتا ہون یہ اثر مجھ مین صرف خداوند کی
خدمت مین رہنے سے آیا ہی کہ حال آیندہ کو بیان کرتا ہون سختگان ہنس ہنسکر یہ باتین کرتا تھا اور کہتا
تھا کہ یہ سب تدبیرین بیکار ہین ملکہ ثریاے سمیتن اہل اسلام کا حصہ ہی سب ہاتھ ملکر رہجائین گے جب ایسی
باتین سختگان نے کین اثر رنگ کو نہایت غصہ آیا بہم ہوکر کہا کہ تو بہت گستاخ ہوگیا ہی خداوند کی شان
مین اور معشوقۂ خداوند کی شان مین ایسے کلمے کہتا ہی اگر کوئی اور اِس مقام پر ہوتا اُسپر ضرور رین ڈالتا

عذاب نازل کرنا بس اپنی زبان کو بند کر سختگان نے جواب دیا کہ گستاخی معاف ہو صاف کہنے والا تو بُرا ہوتا ہی
اپنا عذاب اہل اسلام پر نازل فرمایئے آفتاب پرستون پر چترنگ پر یا یہ وہ مثل ہی کہ کون ہاتھی اپنی
فوج کو مارے یا یہ کہ دھوبی سے تو بس نہ چلا گدھے کے کان مروڑے اُن لوگون سے تو بس نہ چلا اُنپر
اوپر عذاب نازل کرنے لگے میان ایسے ہوتے تو اپنی دھاڑی رنگتے تھان کے بڑے ہو کچھ ہو نہین سکتا
وہ مثل ہی کہ گاؤ بجاؤ میان کے کچھ بھی نہین صرف ہم لوگون کے لیے عذاب وغیرہ ہی حریف سے دبتے ہو
یہ جو تقریر سختگان نے کی سختگان کی اس تقریر پر کہ گاؤ بجاؤ میان کے کچھ بھی نہین سب اہل دربار ہنس پڑے
بلکہ ارژنگ بھی ہنسنے لگا اژدر نے مسکرا کر جواب دیا کہ ملک جی گستاخی معاف کیا آپ نے خداوند کا
امتحان کیا ہی جو آپ ایسا کہتے ہین سختگان نے جواب دیا کہ اور کیا کہون اگر یہ لوگ اس قابل ہوتے
تو اِنکے یہان کی اور لڑکیان کیون اہل اسلام کے ساتھ نکل جایا کرتین اسی امر سے ثابت ہی ارژنگ
نے کہا کہ بس بہودہ تقریر ہو چکی اب اصل مین رائے کرو اژدر نے کہا کہ میرے نزدیک یہی امر بہتر
ہی کہ کسی تدبیر سے چترنگ سے باہم صلح ہو جاتی یہ جو ملک جی نے کہا کہ جبتک چترنگ پر دبا نہ پڑیگا
اسوقت تک وہ صلح نہ کریگا اِسکا ذمہ مین کرتا ہون کہ کل کے مقابلے مین خداوند کی فتح ہوگی سختگان
نے جواب دیا کہ اگر یہ امر ہی تو باہم صلح ہم کرا دینگے بس یہ رائے قرار پائی کہ وہ تدبیر کیجاے جو ارژنگ
و چترنگ مین صلح ہو جاے سختگان نے کہا کہ ایک رائے میری ہی اگر صلح باہم چترنگ اور خداوند کے
ہو جائے تو یہ امر باہم قرار پاے کہ ایک دن لشکر ارژنگ آفتاب پرستون سے مقابلہ کرے اور
ایک دن لشکر چترنگ بس اِس سے یہ غرض ہی کہ اُن لوگون سے لڑوا کر چترنگ کا زور کم کیا جاے
بس اگر ہم آفتاب پرستون پر غالب آئے چترنگ کا تو زور کم ہوگا اُس سے مقابلہ کر کے اُسکو بھی
مٹا دینگے ہم تنہا رہجائین گے خدا پرستون سے لڑ کر فتح حاصل کرینگے بلکہ یہ امر باہم قرار پاے کہ جبتک
ہم طبل بازنہ بجوائین اسوقت تک لشکر واپس نہ آئے بس جسدن لشکر چترنگ سے اور آفتاب پرستون سے
مقابلہ ہوا اگر آفتاب پرست زیادہ قتل ہوتے ہون اور چترنگ کے سردار کم اُسدن خداوند جانب
سے طبل بازنہ بجوادین اگر لشکر چترنگ کے لوگ مغلوب ہون آفتاب پرست غالب ہون تو شام کو طبل
بازگشت بجے تاکہ چترنگ کی قوت کم ہو اگر لشکر خداوند آفتاب پرستون پر غالب آئے تو شام کو موافق
طریقہ طبل بازنہ بجے اگر مغلوب ہو اور آفتاب پرستون کا غلبہ ظاہر ہو فوراً خداوند طبل بازنہ بجوا کر واپس
چلے جائین اپنی قوت کو کم نہ ہونے دین طبل بازکا بجنا خداوند اپنے اختیار مین رکھین اسطور سے برتاؤ
کرین یہ طریقہ لشکر چترنگ کے کم کرنے اور قوت کے توڑنے کا ہی یہ رائے جو سختگان نے بیان کی سبنے
پسند کی اور بہت تعریف کی بس اِسی تقریر اور مشورے مین تین پہر رات آگئی تھی طبل جنگ بج چکا تھا
تیاری جنگ تینون لشکرون مین ہو رہی تھی طلایہ پھر رہا تھا کہ ارژنگ نے بھی دربار برخاست کیا اور
سب کو رخصت کیا آپ جا کر اپنے خیمۂ خاص مین آرام پذیر ہوا سختگان وغیرہ اپنے اپنے مقام پر آئے
اژدر جادو اسلم کے خیمے مین آکر مقیم ہوا اپنا سحر تیار کرنے لگا کہ اُسکا قصد تھا کہ محل مین لشکر چترنگ سے
مقابلہ کرے نگارادی نے بیان کیا ہی کہ اِن سب کو وہ رات تیاری جنگ مین بسر ہوئی یہان لشکر نور نے
اپنا علم بلند کیا اور سیاہ ظلمت نے شکست کھائی یعنی روز روشن پردۂ شب سے ظاہر ہوا آفتاب نکلا
تینون لشکر جب دستور میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوے وہان اندرون شہر برجیس دربار مین آکر
بیٹھا سب حاضرین دربار حاضر ہوے موافق ہر روز کے بموجب حکم برجیس سب مشرق کی طرف دیکھنے لگے

سب نے دیکھا کہ تینون لشکر صف آرا ہین ابر سفید رنگ لشکر طومار شاہ پر آکر محیط ہوا اُدھر ابر سوسنی رنگ
تخت چترنگ پر محیط ہو لشکر چترنگ و ارزنگ سے نقیب نکلی انھون نے نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا کہ
لشکرون کی صفون پر سناٹا ہوا بعد تھوڑے عرصے کے لشکر چترنگ سے سریر قوی تن اجازت لیکر میدان
مین آیا مبارز طلب کیا یہان سے قرماسپ اپنے گینڈے کو خوبصورت جھول ڈال کر کے اجازت لیکر میدان مین آیا باہم
جنگ و رزن ہوا راوی نے بیان کیا ہو کہ اژدرجاد و بھی تخت سحر پر سوار صف ساحران مین کھڑا ہو ابھی اُسنے کوئی
تدبیر نہین کی ہو پس جب قرماسپ سے وہ نگاہ رزن ہوا سریر کا رکب پسپا ہوا پھر مسلسل باہم نبرد ہوے
قرماسپ نے سریر کو سامنے سے قتل کیا اور مبارز طلب کیا حریر سخنت باز روے نکلکر مقابلہ کیا وہ بھی تھوڑی دیر کے
ہاتھ سے مارا گیا اور ایک پہلوان نکلا وہ بھی مارا گیا پس شام تک دس پہلوان تو زخمی ہوے اور
چھ ہاتھ سے قرماسپ کے مارے گئے شام کو چترنگ نے طبل بازگجوا دیا تینون لشکر اپنے اپنے فرودگاہ
پر واپس گئے گمونین کھولین سرداران لشکر نے دربار کیا اُسدن ارزنگ بہت خوش تھا قرماسپ پر سے
بہت زر و جواہر نثار کیا چترنگ رنجیدہ واپس گیا اور طومار شاہ نہ خوش تھا رنجیدہ برجیس بھی محل مین
دربار برخاست کرکے چلا گیا یہان پھر ارزنگ نے آج بصلاح اژدرجاد و طبل جنگ بجوایا گو حرب تک
کا قصد نہ تھا مگر جب ہرکارون نے خبر دی کہ لشکر ارزنگ مین طبل جنگ بجا ہو اُسنے بھی طبل جنگ بجوایا اور
طومار شاہ نے بھی ملکہ انصرام نے چترنگ سے کہا کہ رنجیدہ نہ ہو یہ لڑائی کا مقدمہ ہو کبھی تم غالب آئے کبھی
حریف سے جی نچھوڑ نا کل پھر مقابلہ کرنا پس طبل جنگ بجوا و اسی سبب سے چترنگ نے بھی طبل جنگ بجوایا اور دربار
برخاست کرکے محل مین گیا اُدھر ارزنگ بھی اپنے خیمۂ خاص مین گیا طومار شاہ اپنے خیمۂ خاص مین چترنگ نے
سب حال ثمود سے کہا اور اپنی مان جمود سے اُن دونون نے کہا کہ کیا نقصان ہو کل تمھاری ظفر ہوگی تیسرے
دن تمھاری ظفر ہوئی تھی آج کوئی ایسا سبب ہوا ہوگا کہ حریف غالب آیا تم کچھ خیال نہ کرو رنج نہ کرو خوش
رہو تمھاری ظفر ہوگی اِن دونون کے کہنے سے کسیقدر چترنگ کو اطمینان ہوا پس وہ رات تینون لشکر
سامان جنگ مین بسر ہوئی صبح کو میدان مین صف آرا ہوے حسب دستور سب کام موافق ہر روز کے ہوے
نقیب نکلے نقابت کی ابر سفید لشکر طومار شاہ پر محیط ہوا برجیس دربار مین آکر بیٹھا ہر روز کہانتک بیان
کیا جاے یہی طریقہ تھا جو کہ ذکر ہو چکا ہو پس لشکر ارزنگ سے قرماسپ نے نکلکر لشکر چترنگ سے مبارز طلب
کیا لشکر چترنگ سے ایک پہلوان نکلا وہ زخمی ہوا نوبت بایں جا رسید کہ اُسدن بھی ارزنگ غالب رہا
چترنگ منکوب ہوا شام کو طبل بازگجوا دونون لشکر واپس گئے ارزنگ نے خوش ہوکر طبل جنگ بجوایا
چترنگ و طومار شاہ نے بھی بجوایا رات بھر تیاری جنگ رہی آج بہت شکایت چترنگ سے ملکہ انصرام
سے کی اور کہا کہ اُستاد سے کہنا کہ اب کہانتک مین شکست کھایا کرون اور حریف غالب آئے آپ شاید میرے
حال سے غافل ہین انصرام نے جاکر مخدوم سے کہا مخدوم نے کہا کہ [illegible] مین اس سبب سے
ہون کہ اگر مین کچھ تدارک کرتا ہون تو اُسطرف بھی اژدرجاد و آگیا ہو جو کہ پہلو نشین سامری و مشید ہو دونون
رد کریگا میرے اُسکے مقابلہ ہوگا پس انجام یہ ہوگا کہ سب حال ظاہر ہو جائیگا ساری محنت بیکار ہوگی کوئی
وقعت نہ رہیگی پس کیا حاصل ہوگا مین اِس فکر مین ہون کہ وہ چلا جاے تو مین کچھ تدارک کرون یہ جواب انصرام
نے چترنگ سے کہا چترنگ نے جواب دیا کہ میری طرف سے عرض کرنا کہ آپ اِس فکر مین نہ ہونگا یہان لشکر کا خاتمہ
ہو جائیگا کچھ تو تدبیر کیجیے انصرام نے چترنگ کا پیام مخدوم سے باپ کو دیا آپ مخدوم نے کہا کہ چترنگ سے
کہدو کہ مین آج سے کل پرسون تک اسکا تدارک [illegible] تا ہون میرے نزدیک مناسب یہ ہو کہ ارزنگ سے

صلح کرلو اور باہم شریک ہوکر برجیس سے مقابلہ کرو اسمین پردہ فاش نہ ہوگا پس اس عرصے مین مین اپنا بندوبست
کرلونگا اگر ارزنگ برجیس پر غالب آیا اسوقت ہم بھی اپنا بندوبست کر چکے ہونگے اس سے پھر مقابلہ
کرینگے اور ارزنگ کو شکست دینگے کیونکہ تمنے جلدی کی مین اپنے سحر کو پورے طور سے قبضے مین نلا
کیونکہ ایک مدت کا ترک کیا ہوا تھا اسوقت مین یہی امر مبتر ہی کہ جس طور سے ہو ارزنگ سے صلح کرلیجا
اور سب اپنا بندوبست کیا جاے آیندہ دیکھا جائیگا مین بھی اپنا سحر کامل طور سے درست کرلونگا اسوقت
اژدر سے لڑکر اژدرجادو کو قتل کرونگا ابھی مین اژدرجادو سے مقابلہ نہین کرسکتا ہون یہ جو انصرام
نے چترنگ سے کہا چترنگ نے کہا کہ آپکو اختیار ہی اگر آپکی مرضی ہی کہ صلح ہوجاے تو وہ بھی کوئی تدبیر کرین
مین تو آپکے حکم کا پابند ہون انصرام نے محروم کو چترنگ کا پیام دیا محروم نے کہا کہ ہم اسکا بندوبست
کرینگے وہ اطمینان رکھے میدان مین جاکر مقابلہ کرے یہی انصرام نے چترنگ سے کہا چترنگ خاموش ہورہا
دربار برخاست کرکے گیا شمود اپنی آشنا وجمود اپنی ماں سے سب حال کہا اور کہا کہ یہ پیام وسلام میرے
اور محروم کے ہوے ہین اسوقت یہ دونون پاس محروم کے آئین اور کہا کہ تمنے کیا چترنگ سے کہا
انھون نے جواب دیا کہ یہ مین نے کہلا بھیجا تھا اور یہی صلاح ٹھہری ان دونون نے بہت تقریر کی آخر کو
وہی امر قرار پایا کہ جو کہ پہلے تحریر ہوا تھا یہی راے ہوئی کہ کسی صورت سے صلح ہوجاے بس یہ دونون
چترنگ کے پاس آئین اور کہا کہ ہمنے بہت کچھ تقریر کی مگر محروم جادو نے نہین قبول کیا اور کہا کہ
صلح ہونا بہتر ہی مین اژدرجادو سے مقابلہ نہین کرونگا کیونکہ مین اور وہ ایک ہی مقام کے بیٹھنے
والے ہین میرے اسکے بہت ملاقات ہی مین اس سے نہ مقابلہ کرونگا اگر تم مین سے کسی مین قوت ہو
تو مقابلہ کرو پس جب محروم انکار کرتے ہین تو ہم کیا ہین ہم بھی نہین مقابلہ کرسکتے ہین انھین کی راے پر
رہنے دو اگر اپنی اچھائی چاہتے ہو اگر وہ خفا ہوکر چلے گئے تو سب کارخانہ مٹ جائیگا چترنگ نے
کہا کہ مین کب انکی راے کے خلاف کرتا ہون انکو اختیار ہی یہ تقریر کرکے باہم عیش کرنے لگے صبح ہوئی
تینون لشکر حسب دستور میدان مین آئے لشکر ارزنگ سے قرماسپ نے میدان مین آکر مبارز
طلب کیا لشکر چترنگ سے اسکے مقابلے کو کئی پہلوان گئے زخمی ہوے اور جان سے مارے گئے
دوپہر تک یہی معرکہ رہا بوقت دوپہر قرماسپ مبارز طلب کر رہا تھا کہ ایک رقعہ خود بخود پاس اژدر
کے آیا اسکا مضمون یہ تھا کہ اے بھائی مجھکو یہ نہ معلوم تھا کہ تم ارزنگ کے سرپرست اور مربی ہو اگر مجھکو
معلوم ہوتا تو کبھی یہ صلاح چترنگ کو نہ دیتا کہ ارزنگ کے مقابلہ کرے بس میرے تمھارے تو ایک
مدت سے ملاقات ہی اور ہم اور تم ایک مقام کے بیٹھنے والے ہین ملاقات کا پاس کرو کوئی تدبیر ایسی
کرو کہ باہم صلح ہوجاے اور ہم اور تم دونون ملکر برجیس سے مقابلہ کرین اسکو شکست دین اس سے
کیا حاصل کہ باہم لڑکر اپنی قوت کو کم کرین خیال تو کرو کہ نہ ہم غیر ہین نہ تم اور ہم وتم جنکے سرپرست اور مربی
ہین وہ بھی کوئی غیر نہین ہین ایک صدف خداوندی کے دو گوہر آبدار ہین ایک درج خدائی کے جواہر
بیش قیمت ہین ایک سحر کے دونون ثمر ہین سیب کے دو ٹکڑے ہین یعنی ارزنگ بھی خداوند زمردثانی
کے فرزند ہین اور چترنگ بھی پس اسیقدر اختلاف ہی کہ وہ دوسری زوجہ سے ہین یہ دوسری زوجہ
سے صرف شکم کا فرق ہی ورنہ نطفہ تو ایک ہی ہی جس قطرے سے وہ پیدا ہوے ہین اسی سے یہ بس کیا
ضرور ہی کہ باہم نفاق ہو یہ نہ معلوم تھا اگر بخوبی معلوم ہوتا تو کبھی ایسی نوبت نہ آتی باہم صلح ہوجاتی
اور آفتاب پرستون سے سمجھ لیا جاتا جب دو لشکر ایک ہوکر اُنسے مقابلہ کرینگے تو ضرور انکو شکست ہوگی

فرض کردم کہ تم ہمپر غالب آئے اور ہم مغلوب ہوے یہ تو ضرور رہوا کہ تمھاری بھی قوت کم ہوئی پھر حریف سے جو کہ ہمارا اور تمھارا دونون کا حریف ہو کیونکر مقابلہ کروگے پس ضرور شکست کھاؤگے اس سے کوئی فائدہ نہین ہو کہ باہم فساد رہے ایسی تدبیر کرنا لازم ہو کیونکہ تم مرد بزرگ ہو کہ باہم یہ جو دشمنی ہو نکلجاے اور ہم اور تم ایک ہو جائین والسلام یہ جو رقعہ یاس اژدر کے آیا اور اُسنے مضمون رقعہ پڑھا بہت خوش ہوا اور اپنے دل مین کہا کہ جو مجھکو خیال تھا کہ باہم صلح ہو جاے آخر کو اُسی طرف سے پیام صلح آیا ہمکو اس پیام کے روانہ کرنے کی نوبت نہ آئی پس اُسوقت میدان جنگ مین اژدر نے دوات و قلم طلب کرکے اُسکا یہ جواب تحریر کیا کہ اِس امر سے تم بخوبی واقف تھے بلکہ مین نہین واقف ہون کیونکہ یہان مین دھوا کہ تمھاری طرف سے مقابلے کا سوال ہوا بلکہ ہمکو منظور نہ تھا جو کہ تمھارا بادشاہ ہو اُسنے آتے ہی اُسیدن مقابلہ شروع کر دیا گو ہم لشکر برجیس سے لڑ رہے تھے ہمنے اُسپر کہلا بھی بھیجا کہ ہمسے تمسے مقابلہ نہین ہو کیون مقابلہ کرتے ہو جواب ملا کہ ہم تمسے مقابلہ کرنے کو آئے ہین ضرور مقابلہ کرینگے آخر مجبور ہوکر مقابلہ کیا اُسکے دوسرے دن بھی مقابلہ ہوا اب جو ہم غالب آئے اور تم مغلوب ہوے تو تمنے صلح کا پیام دیا خیر گو یہ وقت صلح کرنے کا نہین ہو مگر ہم تمھارے سبب سے اور تمھاری ملاقات کے سبب سے اور تمھارے لحاظ سے اس امر کو قبول کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اچھا ہو باہم جو فساد ہو یہ برطرف ہو جاے گو بڑی مشکل سے ارژنگ منظور کریگا کیونکہ وہ بہت زبردست اور غصہ ور ہو اور نہایت درجہ بدمزاج ہو اور کسی کا کہنا سماعت نہین کرتا ہو مگر ہم کسی نہ کسی طور سے اُنکو سمجھا دینگے تم چترنگ کو اس امر پر راضی کرو گو یہ ہم خیال کرتے ہین کہ یہ امر ضرور تھا کہ اگر تمھارا لشکر مغلوب ہوتا اور تم لوگ غالب آتے اور ہم صلح کا پیام دیتے تو تم کبھی نہ قبول کرتے خیر یہ صرف اُس ملاقات کا پاس ہو جو کہ ہمارے اور تمھارے زمانہ کم سنی سے ہو اور ہم اور تم ایک جا خدمت خداوند جمشید مین رہے ہین اُسی زمانے کی ملاقات کا خیال ہو جو یہ امر مین نے منظور کیا ہو آیندہ تمکو اختیار رہو یہ لکھکر اژدر نے وہ پرچہ اُڑا دیا وہ پرچہ ہوا پر جاکر بالاے آسمان غائب ہو گیا بعد تھوڑے عرصے کے محروم کے پاس پہونچا محروم نے اُسنے پڑھا اور اُسکا یہ جواب تحریر کیا کہ آپ نے بڑی مہربانی فرمائی اور بہت عنایت کی پس اب لشکر لیکر واپس جائیے اور آپ براہ مہربانی ارژنگ کو راضی فرمائیے مین چترنگ کو راضی کرتا ہون یہ لکھکر اُسی طریقے سے روانہ کیا جس طور سے پہلے روانہ کیا تھا یعنی عرکے ذریعے سے روانہ کیا تھا اُسی طور سے پھر روانہ کیا اژدر کے پاس وہ نامہ آیا اژدر نے پڑھا جواب لکھا کہ تم چترنگ سے کہو کہ وہ طبل بازپھیرا کر واپس جائے ہم بھی واپس جائینگے جب یہ جواب محروم کے پاس پہونچا محروم نے بذریعۂ ملکہ انصرام کے چترنگ سے کہلا بھیجا کہ طبل بازپھیرا کر فرودگاہ پر واپس آؤ اب مقابلہ نہ کرو یہ جو حکم چترنگ کو پہونچا پس چترنگ نے فوراً طبل بازپھیرا دیا اُدھر اژدر نے ارژنگ سے کہا کہ آپ بھی طبل بازپھیرا دیجئے لشکر ارژنگ مین بھی نقارے پر چوب پڑی لشکر طومارشاہ مین بھی کوس بازگشت بجایا گیا تینون لشکر فرودگاہ پر واپس آئے کمرین کھولین بستر دن پر آرام سے بیٹھے یہان چترنگ نے اپنی بارگاہ مین دربار کیا ارژنگ نے اپنی بارگاہ مین طومارشاہ نے اپنی بارگاہ مین جب دربار ارژنگ آراستہ ہو چکا اُسوقت اژدر جادو نے اُس رقعہ کا آنا اور اپنا جواب تحریر کرنا بیان کیا اور کہا کہ آپکو لازم ہو کہ صلح کر لیجیے کیونکہ یہ بہت اچھا موقع ہو آپ کی بات بالا رہتی ہو آپ کو یاد ہوگا کہ مین نے آتے ہی آپ کو صلاح دی تھی کہ اگر چترنگ سے صلح ہو جاے تو بہتر ہو آپ نے فرمایا تھا کہ

وہ کیون صلح کرنے لگا اب اُسکی طرف سے خود صلح کا پیام ہوا ہی پس لازم ہی کہ صلح فرمائیے ارزنگ نے
جواب دیا کہ اُستاد مین تو نہ صلح کرونگا کیونکہ میر الشکر غالب آیا ہی اور چترنگ نے مجھکو بہت کلمۂ سخت کہے
ہین جب لشکر لیکر آیا تھا تو مین نے صلح کرنی چاہی تھی اُسنے قبول نہین کیا بلکہ انکار کیا اور مقابلہ کیا بس
اگر اُسکا لشکر غالب آتا اور مین صلح کا پیام دیتا وہ کبھی نہ قبول کرتا پس مجھکو کیا ضرورت ہی کہ مین صلح کرون
یہ تقریر اژدر نے جو ارزنگ کی سنی کہا اے ارزنگ تم بالکل نادانی کرتے ہو میرے کہنے پر عمل کرو اس
امر مین بڑی خرابیان ہین اور اپنی اسوقت بات رہتی ہی فرض کرلو کہ تم غالب آئے اور چترنگ نے
شکست کھائی اور فرار کر گیا مگر یہ امر ضرور رہوا کہ تمھاری قوت بھی کم ہوئی لشکر بھی کم ہوا اور جو عمر
مین نے اسوقت برائے مقابلہ برجیس درست کیے ہین وہ چترنگ کے مقابلے مین مین نے صرف کیے
ہین پس پھر جب محنت کرون اور سحر تیار کرون تو لشکر برجیس کے ساحرون سے مقابلہ کرون کیونکہ
جو کہ چترنگ کے معاون اور مددگار ہین وہ بھی ایسے ویسے ساحر نہین ہین بہت زبردست ساحر ہین
اُنکے مقابلے مین بھی بہت مشقت کرنا ہوگی بس یہ خیال کرلو کہ جب تم چترنگ پر دباؤ ڈالوگے اسوقت
وہ اُسکی کمک کرینگے جب تمپر دباؤ پڑیگا مین تمھاری کمک کرونگا پس ساحرون مین مقابلے ہونے لگے
جو سامان کہ مین نے ساحران برجیس کے مقابلے کے لیے درست کیا ہی وہ سب بہ مقابلہ محروم جادو
کام آئیگا پھر برجیس سے مقابلہ کرنا مشکل ہوگا اور اگر چترنگ کی فتح ہوئی اُسکو کیا ضرورت ہی کہ وہ
برجیس سے مقابلہ کرے اور ظفر حاصل کرے پس وہ تمپر ظفر حاصل کرکے اپنے ملک کی راہ لیگا تمھارا
مطلب رہجائیگا تم اپنی معشوقہ نہ پاسکوگے بس مناسب یہی ہی کہ تم صلح کرلو راوی نے بیان کیا ہی کہ اژدر
کو بھی یہی خوف تھا کہ مین محروم سے نہین لڑسکتا ہون جیسا کہ محروم کو اژدر سے خوف تھا اور اُسنے مقابلہ
نہین کیا بس یہ ہی ڈر اژدر کو تھا اِسی سبب سے وہ ارزنگ کو صلح پر راضی کر رہا تھا پس جب اسطور سے
اژدر نے کہا ارزنگ نے سب اہل دربار کی طرف دیکھا بس سب نے اژدر کے کلام کی تائید کی
جب ارزنگ نے دیکھا کہ سب اژدر کے کلام کی تائید کر رہے ہین کہا کہ مین نے نوے ہزار برس
قبل یہی تقدیر کی تھی کہ اژدر جادو کے ذریعے سے چترنگ سے صلح ہوا ہی اژدر جادو تمکو اختیار ہی مین نے
تمکو اختیار دیا ہی کہ جس طور سے چاہو صلح کرلو راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان ارزنگ کو اژدر نے
صلح پر راضی کیا ہی اُدھر محروم نے تکلم الفرام کے ذریعے سے چترنگ کو راضی کیا چترنگ تو پہلے ہی راضی
تھا یہی تقریر کرکے محروم نے چترنگ کو بھی رضامند کیا پس اُسوقت ایک رقعہ بنام اژدر تحریر کیا کہ
مین نے چترنگ کو راضی کیا ہی بس اگر ارزنگ راضی ہوا ہو تو باہم ملاقات ہوجاے اور دونون
لشکر ایک ہوجائین اور برجیس کے لشکر سے مقابلہ کیا جاے یہ لکھکر اژدر کیا کہ وہ رقعہ اُڑکر پاس
اژدر کے آیا یہان اژدر اِس فکر مین تھا کہ کیونکر اِس حال کی محروم کو اطلاع دون کہ وہ کاغذ اُسکے
پاس آیا اُسنے اُسکو پڑھا اور ارزنگ کو سنایا اور کہا کہ مین لکھے دیتا ہون کہ کل فلان صحرا مین تم چترنگ
کو لیکر آؤ مین خبر دیتا ہون کہ مین ارزنگ کو لیکر آؤنگا باہم ملاپ ہوجائیگا جو نفاق کہ پڑا ہوا ہی دور ہو
مٹ جائیگا سختگان نے کہا کہ شوق سے تحریر فرمائیے خداوند آپ کے کہنے سے باہر نہ ہونگے مگر یہ
تحریر کردیجیے گا کہ چند شرائط ہین جو کہ بوقت ملاقات بیان ہونگے اگر آپ لوگ اُنکو منظور کرینگے
تو باہم فیصلہ ہوجائیگا گو ارزنگ راضی نہین ہوتے تھے مگر مین نے اُنکو مجبور کیا اژدر نے کہا کہ
اچھا یہ کہکر خود اپنے ہاتھ سے جواب لکھا کہ ہم فلان صحرا مین کل ارزنگ کو لیکر آئینگے تم بھی چترنگ کو

لیکر آنا مگر ایک امر یہ ہی کہ ارزنگ کو ہمنے مجبور کر کے راضی کیا ہی وہ راضی نہ ہوتے تھے چند شرائط
ہین اگر تم قبول کروگے تو باہم میل ہوجائیگا ورنہ مشکل ہی اور وہ بوقت ملاقات بیان ہونگے
یہ لکھکر اسی طور سے اس نامے کو اڑا دیا وہ پاس مجروم کے پہونچا مجروم نے اسکو پڑھا اور چترنگ
سے کہا کہ کل صبح کو تمکو فلان صحرا مین چلنا ہوگا وہان تمھارے اور ارزنگ کے ملاقات ہوگی ایک
خیمہ روانہ کروکہ وہ وہان برپا کیا جاے بس یہ کلام انصرام نے چترنگ سے کیا چترنگ نے جوابدیا
کہ آپکو اختیار ہی اور حکم دیا کہ ایک خیمہ فلان صحرا مین برپا کیا جاے کل ہم وہان جائینگے یہ حکم دیکر
دربار برخاست کیا تمود کے پاس آیا سب حال بیان کیا اسنے کہا کہ جو آپکی مرضی ہم آپکے خلاف نہین
کرسکتے ہین یہان تو یہ امر طے ہوگیا وہان ارزنگ نے بھی بموجب کہنے اژدرجادو کے دو خیمے اس صحرا
مین روانہ کیے بس ادھر سے ملازمان چترنگ خیمہ لیکر آئے اور برپا کیا سب سامان شے آراستہ کیا
ادھر سے ملازمان ارزنگ خیمہ لیکر گئے برابر خیمہ چترنگ کے برپا کیے ایک خیمے مین کل سامان مہیا
کیا اور ایک خیمہ درمیان خیمہ چترنگ وارزنگ کے برپا کیا اور بموجب اژدرجادو کے تعلیم
کی دو کرسیان برابر آراستہ کین اور کئی ایک دنگل گرد و اطراف مین اور خوب اسکو آراستہ کیا
سب سامان اسیدن درست ہوگیا کہ وہ باقی دن اور رات تمام ہوئی سحر ہوئی ادھر سے اژدرجادو
ارزنگ کو تخت پر سوار کر کے اور سامان سواری ہمراہ لیکر طرف اس صحرا کے چلا یہ خبر طومارشاہ
وغیرہ کو ہوئی کہ آج چترنگ وارزنگ مین باہم صلح ہوئی ہی ارزنگ برائے صلح جاتا ہی یہ لوگ
بھی اپنے لشکر کے کنارے پر آئے برائے تماشہ کہ دیکھین کس شان وشوکت سے ارزنگ جاتا
ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ سواری ارزنگ کی اس شان سے روان تھی کہ آگے آگے جلوس
سواری تھا اسکے بعد ایک تخت پر ارزنگ سوار تھا تاج سر پر تھا چتر طلائی لگا ہوا تھا خواصی سین
سختگان مگس رانی کر رہا تھا برابر تخت ارزنگ کے اژدرجادو تخت سحر پر سوار تھا اسکے برابر اسلم
کرکب سحر پر سوار اور ساحران نامدار کوئی ہنس پر سوار کوئی اژدر پر دوسری طرف دیلم وقرماسب
کبون پر سوار و دیگر سرداران نامدار بس ارزنگ اس شان وشوکت سے طرف اس صحرا کے
روانہ ہوا کہ جہان ملاقات چترنگ سے بدی گئی تھی اور راہ طے کر کے اس خیمے مین داخل ہوا کہ جو کہ
اسکے قیام کے لیے مقرر ہوا تھا اور ملازم قبل سے وہان موجود تھے ارزنگ اپنے خیمے مین اترا تھا
کہ ادھر سے چترنگ بھی اس شان وشوکت سے آیا کہ تخت پر سوار ابر سوسنی سر پر سایہ فگن برابر تخت کے
داہنی طرف شہزادہ شاہ وگلریز شاہ بائین طرف گلاب شاہ وغفار شاہ و دیگر سرداران آزمودہ کار
وزیر سلطنت پس پشت مگس رانی کرتا ہوا بس چترنگ بھی اس خیمے مین آکر اترا جو کہ اسکے قیام کے
لیے مقرر تھا جب چترنگ آچکا اسوقت ایک رقعہ اژدر کے پاس آیا کہ ارزنگ کو خیمۂ وسط مین
لائیے ہین چترنگ کو لاتا ہون باہم ملاپ ہوجاے پس اژدرجادو نے ارزنگ سے کہا کہ آپ
تشریف لے چلیے ارزنگ تخت پر سے اٹھا ہمراہ اژدر کے چلا اسوقت ارزنگ کے ہمراہ اسلم
ودیلم وقرماسب وسختگان تھا اور اژدرجادو تھا اور باقی سب اسی خیمے مین رہے بس ارزنگ
اس خیمے مین گیا اژدر نے ارزنگ کو ایک کرسی پر بٹھایا اور داہنی طرف دنگلون پر اپنی طرف
کے سردارون کو کہ یہ بیٹھ چکے تھے کہ ایک مرتبہ مجروم جادو اس ابر سوسنی سے باہر آیا مع ثانشاد جادو
کے اور ملک انصرام سے کہا کہ تم چترنگ کو لیکر آؤ مین اژدرجادو سے ملاقات کرتا ہون یہ کہکر اس

تھے مین آیا سب نے دیکھا کہ ایک ساحر زبردست نہایت بدشکل ننگا اور کانون سے شعلے نکلتے ہوے قشقہ پیشانی پر دیا ہوا جوگی وضع اُسکے ہمراہ اور چند ساحر سامنے سے نمودار ہوے جیسے اژدر نے اُنکو دیکھا اپنے مقام پر سے اُٹھا اور تا صحن خیمہ اُسکا استقبال کیا اور سلام کیا گلے ملے مزاج پرسی ہوئی اژدر نے کہا کہ بڑے عرصے کے بعد میری آپ کے ملاقات ہوئی جب سے خداوند جمشید و سامری آسمان پر تشریف لے گئے ہین سب سے میرے آپ کے ملاقات نہین ہوئی تھی اب ہوئی خوب ذریعہ ملاقات کا نکلا یہ باتین کرتے ہوے ایوان مین آئے اژدر نے بائین طرف کے دنگلون پر اُن سب کو بٹھایا اور کہا خوب کیا آپ نے کہ باہم صلح کرائی ورنہ میرے آپ کے مقابلہ ہوتا ملاقات سابقہ مین فرق آتا مرحوم نے کہا کہ مین کب ایسا ہونے دیتا کیونکہ آپ تو بڑے عرصے کے میرے دوست تھے گو مین نے بعد تشریف آوری خداوندون کے ترک دنیا کیا تھا اور گوشہ نشین ہوا تھا اور ایسا پوشیدہ ہوا تھا کہ کوئی نہ پا سکتا تھا مگر تمہارے کہنے سے اور اُسکی کوشش سے ملا اور مجبور ہوگیا کہ چترنگ کی شراکت کی اور یہ سب بھائیون کی خوشی کی کیونکہ وہ وصیت کر گئے تھے اُنکے فرمانے کے بموجب پھر مین دنیا پر آیا ورنہ ممکن نہ تھا دوسرے آپ سے ملاقات بدی تھی جو امر خداوند مقرر کر گئے تھے وہ ضرور ہونگے واقع بڑے عرصے کے بعد آپکی زیارت نصیب ہوئی آپ نے تو خوب خوب سحر کیے ہین ہزارون شاگرد ہین اژدر نے جواب دیا کہ یہ صرف آپ کا حسن گمان ہے مین کیا سحر تیار کرتا کیونکہ آلام دنیوی مین مبتلا تھا ہان آپ نے سحر تیار کیے ہونگے کہ کسی کام سے کچھ غرض نہین ایسی باتین باہم ہو رہی تھین اور سب خاموش بیٹھے ہوے سُن رہے تھے کہ خبر آئی کہ چترنگ آئے ہین پس مرحوم جادو مع اپنے ہمراہیون کے تا در خیمہ برائے استقبال آیا پس چترنگ داخل خیمہ ہوا اُسکے ہمراہ ملکہ انفرام تھی اور شداد شاہ در گلپرزشاہ و گلاب شاہ و غفار شاہ تھے پس مرحوم چترنگ کا استقبال کر کے اُس مقام پر لایا کہ جہان ارژنگ تھا چترنگ چونکہ چھوٹا تھا ارژنگ کو سلام کیا ارژنگ نے جواب سلام دیا اور سب سردارون نے بھی ارژنگ کے سردارون نے چترنگ کو سلام کیا مرحوم نے لاکر چترنگ کو برابر کرسی ارژنگ کے کرسی پر بٹھایا اور اپنی طرف کے سردارون کو داہنی طرف بیٹھنے کا حکم دیا سب بیٹھے پس اژدر نے حکم دیا کہ ساقی حاضر ہون ساقی جام و صراحی لیکر حاضر ہوے پہلے ایک ایک جام چترنگ و ارژنگ کو دیا اُسکے بعد کل اہل محفل کو دیا جب سب کے دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوے اُسوقت مرحوم نے اژدر سے کہا کہ وہ کیا شرطین ہین کہ آپ نے تحریر کیا تھا کہ بروقت ملاقات تحریر ہونگی بیان فرمایئے اژدر نے سختگان کی طرف دیکھکر کہا کہ وہ شرطین ہمارے وزیر اعظم بیان کرینگے اُنسے دریافت فرمایئے مرحوم نے سختگان سے کہا کہ آپ بیان کرین سختگان نے کہا کہ وہ شرطین یہ ہین کہ ہم اسطور پر صلح کو قبول کرتے ہین کہ جب دونون لشکر ایک ہو جائین اور لشکر برجیس سے مقابلہ ہو تو ایک دن ہمارے لشکر کے سردار لشکر برجیس سے مقابلہ کرین ایک دن اُنکے لشکر کے سردار دوسرے یہ کہ طبل بازیجوانیکا ہمکو اختیار رہے جب ہمکو منظور ہو طبل بازیجوانی چترنگ امور جنگ مین دخل نہ دین جسدن اُنکے سردار مقابلہ کرین اسدن بھی طبل بازی کا ہمارے خداوند کو اختیار رہے سبب اسکا یہ ہے کہ چترنگ شاہ ابھی بچے ہین نا آزمودہ ہین طریقہ جنگ سے واقف نہین ہین کیونکہ ہمنے دیکھ لیا اِن معرکون مین خداوند ہمارے موے کے جھیلے ہوے ہین طریقہ جنگ سے آگاہ ہین لشکر کا حال بخوبی جانتے ہین کہ یہ فرار کر جائیگا اور یہ میدان جنگ مین قایم رہیگا پس ایسی حالت مین اسی شخص کو سردار کا اختیار رہونا زیبا ہے پس اگر یہ دونون شرطین منظور ہون تو باہم صلح ہو جائے

ورنہ ہمکو صلح کسی صورت سے منظور نہین ہے یہ تقریر جو سختگان نے کی تو اسکا جواب محروم نے دیا کہ یہ جو کچھ آپ نے کیا سب ہمارے حق مین بہتر کیا ہمکو یہ شرطین بھی قبول ہین اور جو کچھ آپ کو کہنا ہو وہ فرمایئے سختگان نے جواب دیا کہ بس اگر آپ کو منظور ہے تو ایک عہد نامہ تحریر فرمایئے تاکہ کسی وقت اگر آپ انکار کرین تو ہم اسے پیش کرین محروم نے کہا کہ اچھا بس اُسوقت عہد نامہ تحریر کیا گیا اُسپر چترنگ اور جو جو اُسکے ہمراہ تھے اُنکی مہرین کی گئین اور ارزنگ کی اور ہمراہیان ارزنگ کی بھی مہرین کی گئین اُسکی دو نقلین ہوئین ایک ارزنگ کے دفتر مین داخل کی گئی دوسری چترنگ کے پاس رہی جب عہد نامہ مکمل طور سے تیار ہو گیا اُسوقت اتردر اپنے مقام سحر سے اُٹھا اور ارزنگ کا ہاتھ پکڑکر اُدھر محروم نے چترنگ کو اور دونو کو گلے ملایا باہم تاج بدلے وہ بڑے خدا کے نام سے اور یہ چھوٹے خدا کے نام سے مشہور ہوے اُسوقت حکم دیا کہ توپین سلامی کی فیر ہون لشکرون مین حکم پہونچا کہ باجے بجاے جائین خوشی کی نوبتین بجین اور یہان سب نے ارزنگ و چترنگ کو نذرین خوشی کی دین ارباب نشاط طلب ہوے اُنھون نے مبارکباد گائی تھوڑے عرصے تک یہان جلسہ رہا اُسکے بعد یہ امر قرار پایا کہ چترنگ اپنے لشکر مین جائین اور کل لشکر کو شامل لشکر ارزنگ کرین اور کل سے لشکر برجیس سے مقابلہ کیا جاے یہ جو اتردر نے سُنا اور محروم نے پس اُسیوقت اتردر ارزنگ کو لیکر اُس خیمے مین آیا اور اُسی شان و شوکت سے سوار کرا کے لشکر مین لایا یہان توپین فیر ہو رہی تھین باجے بج رہے تھے نوبتین بج رہی تھین پس ارزنگ جب لشکر مین پہونچا اور یہ طومار شاہ وغیرہ کو معلوم ہوا کہ ارزنگ سے اور چترنگ سے میل ہو گیا یہ اُسکی خوشی کی نوبتین بج رہی ہین یہ لوگ بھی تماشا دیکھنے کو کنارے پر اپنے لشکر کے آئے تھے جب ارزنگ اپنے لشکر مین آگیا اور داخل بارگاہ ہوا یہ لوگ بھی اپنی بارگاہ مین چلے پردے بارگاہ کے بلند کرا دیے اُدھر چترنگ بھی اپنے لشکر مین گیا محروم جادو اُسی ابر سونی مین گیا پس چترنگ نے جاتے ہی حکم دیا کہ سب خیمہ اور بارگاہین اِس مقام پر سے اکھاڑ لیجاہین اور یہ ابر خیمہ بارگاہ ارزنگ کے برپا ہون اور کل لشکر میرا شامل لشکر برادر ارزنگ ہو ہماری انکی صلح ہو گئی یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سب کارپردازون نے بندوبست کیا خیمے وغیرہ اکھیڑ کر روانہ کیے اور داخل لشکر ارزنگ ہوے ارزنگ کے حکم سے کیونکہ اُسکو ہرکارون نے خبر دی تھی کہ چترنگ کا لشکر آپ کے لشکر مین آتا ہی خیمے وغیرہ روانہ ہو چکے ہین پس ارزنگ نے سختگان سے کہا تھا کہ مقام مناسب پر لشکر اُتروالو اور خیمہ وغیرہ برپا کرا دو پس سختگان نے بیرون بارگاہ آکر سب بندوبست کیا بارگاہ چترنگ برابر بارگاہ ارزنگ کے برپا ہوئی اور خیمہ سردارون کے مقام مناسب پر برپا کیے گئے خیمہ ناموس بھی برپا ہوا لشکر آنے لگا ایک طرف لشکر چترنگ کے چھاؤنی ہوئی یہ خبر طومار شاہ کو ہوئی وہ کنارے پر آئے آمد لشکر کا تماشا دیکھا گو پردے اُٹھے ہوے تھے مگر اپنے لشکر کی حد پر سے آکر تماشہ دیکھا راوی نے بیان کیا کہ تھوڑے عرصے مین دو میدان جہان چترنگ اُترا ہوا تھا خالی ہو گیا کل لشکر شامل لشکر ارزنگ ہوا وہ ابر سونی بارگاہ چترنگ پر آکر قائم ہوا اُسی طور سے چترنگ آکر اپنی بارگاہ مین داخل ہوا اب اور کہا کہی لشکر ارزنگ مین ہو گئی کوسون تک لشکر اترا ہوا ہے نشانون کے پھریرے اڑ رہے ہین باجے بج رہے ہین دوسرا رنگ ہو گیا ہے یہ حال طومار شاہ وغیرہ دیکھکر اپنی بارگاہ مین آئے یہان بارگاہ ارزنگ مین دو تخت برابر بچھاے گئے پس چترنگ اپنی بارگاہ مین تھوڑی دیر ٹھہر کر مع اپنے سردارون کے بارگاہ ارزنگ مین آیا اور جو تخت برابر تخت ارزنگ کے آراستہ تھا اُسپر بیٹھا اپنا تخت جسپر بیٹھکر خلائق کرتا تھا

اُسکو اپنی بارگاہ مین چھوڑ آیا بائین طرف سردار چرتنگ بیٹھے اور داہنی طرف سردار ارزنگ اب دربار
گا اور رنگ ہو گیا ارزنگ نے حکم دیا کہ ہمنے آج اپنے بھائی کی دعوت کی ہی سامان دعوت کیا جاے
اُسیوقت سے سامان ہونے لگا یہان دونون بادشاہ یعنی خداوندار ارزنگ و چرتنگ بارگاہ مین بیٹھے
ہین دربار آراستہ ہی سردار دونون کے حاضر ہین کہ سختگان نے ارزنگ سے کہا کہ یا خداوند طبل جنگ
بجوائیے لشکر برجیس سے مقابلہ فرمائیے ارزنگ نے سختگان کے کہنے سے چرتنگ کی طرف دیکھا اور
کہا کہ تمھاری کیا راے ہی چرتنگ نے جوابدیا کہ بھائی صاحب آپ کو اختیار ہی مین نے آپ کو اختیار
دیا ہی جو آپ کی مرضی وہ میری راے ہے مین آپ کی مرضی کے خلاف کوئی امر نہ کرونگا یہ جو چرتنگ نے کہا
ارزنگ بہت خوش ہوا اور کہا کہ اے بھائی صاحب مین برجیس پر غالب آؤنگا اور اُسکے ملک پر
قبضہ کر لونگا تو یہان کا تمکو بادشاہ کرونگا تم یہان خدائی کرنا اور مین لشکر لیکر اہل اسلام کے مقابلہ
کو جاؤنگا اور اُنپر بھی ظفر حاصل کر کے بس سائل مین جاکر قیطول کو درست کرونگا جہان دادا جان
خدائی کرتے تھے اور تمام دنیا کے دو حصے کرونگا جو کہ بڑا حصہ ہوگا اُسمین مین خدائی اور حکومت
کرونگا اور جو چھوٹا حصہ ہوگا اُسمین تم خدائی اور حکومت کرنا چرتنگ نے جواب دیا کہ مین عرض کر چکا
ہون کہ آپ کو اختیار ہی پس جو آپ میرے حق مین مناسب جانینگے وہ کرینگے مین اُسکو بسر و چشم
قبول کرونگا کیونکہ آپ میرے بزرگ ہین اور مین خورد ہون یہ تقریر جو چرتنگ نے کی ارزنگ
اور خوش ہوا اور کہا کہ اب مین حکم دیتا ہون کہ طبل جنگ بجے اور کل آفتاب پرستون سے مقابلہ ہو
یہ چرتنگ سے کہکر ارزنگ نے ولیلم واسلم و قرماسپ و اژدرجادو کی طرف دیکھا اور کہا کہ تمسبکی
کیا راے ہو اُن سب نے جوابدیا کہ جو مرضی خداوند پس ارزنگ نے ایک مرتبہ موچھون پر تاؤ
دے کر اور داڑھی پر ہاتھ پھیر کر کہا کہ مین نوے ہزار برس قبل یہی تقدیر کر چکا ہون کہ طبل جنگ بجے اور
کل لشکر برجیس سے مقابلہ کیا جاے ایہا الناس آگاہ ہو کہ اب دنیا مین خدا دو ہین ایک مین اور
ایک بھائی میرا چرتنگ جو کہ خاص میرے باپ کا لطفہ ہی اور ملکہ جمود کے بطن سے پیدا ہوا ہی اور
اسوقت میرا شریک ہی تم سب اُنکو بھی اپنا خدا جانو اور اُنکی بھی اطاعت کرو مثل میرے جب مین لشکر
مین نہ ہون تو سب اُنکی اطاعت کرین اور اُنکے کہنے پر عمل کرین ارزنگ نے یہ کہکر حکم دیا کہ لشکر
مین ہمارے طبل جنگ بجے ہم کل آفتاب پرستون سے مقابلہ کرینگے یہ حکم ارزنگ کا دینا تھا کہ نقارہ
پر چوب پڑی دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا یعنی لشکر ارزنگ و چرتنگ مین یہان تو طبل جنگ پر
چوب پڑی جوہر کارے لشکر طومار شاہ وغیرہ کے یہان بامرجاسوسی موجود تھے نور اخبر نواخت
طبل لیکر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوے یہان لشکر مین تیاری جنگ ہونے لگی ساحر اپنا سحر جگانے
لگے پہلوان اسلحہ صاف کرنے لگے سردار درستی آلات حرب و ضرب مین مصروف ہوے وہان بارگاہ
مین ارزنگ نے حکم دیا کہ ساقیان سیمین ساق حاضر ہو کر بادہ گلگون پلائین و مطربان خوش گلو
و شوخ و شنگ حاضر ہو کے اہل دربار کے روبرو گائین آج شب بھر ہم جلسہ دیکھین گے صبح کو
میدان مین جاکر لشکر برجیس سے مقابلہ کرینگے کیونکہ ہمکو چرتنگ سے ملنے کی بہت بڑی خوشی ہوئی
اُسکا جلسہ کرنا ہمکو پر ضرور ہی مگر اس امر سے ناچار ہین کہ لشکر حریف مقابلے مین آکر اہوا ہی اور ہمکو
بھی تعجیل ہی کہ کسی طور سے فیصلہ ہو جاے کو مین نے حکم دعوت کا دیا ہو کہ سامان دعوت کیا جاے
یہ کوئی دعوت نہین ہی پس جب مین برجیس پر ظفر پاؤنگا اور میری فتح ہوگی پس بعد فتح اس خوشی کا

جلسہ اور برجیس پر ظفر پانے کا جلسہ اور اپنی کتخدائی کا جلسہ یہ تینون جلسے اسی زمانے مین مین
برپا کرونگا اور ایسے جلسے کرونگا کہ آجتک کسی نے نہ کیے ہونگے تمام عالم کی دعوت کرونگا کئی کرور
روپیہ صرف کرونگا تمام دنیا کے طالفے طلب ہونگے جو کوئی اُس جلسے مین شریک ہوگا اُسکو لطف
حاصل ہوگا سب اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ خدا ہین جو چاہے وہ کیجیے کوئی آپ کا مقابلہ نہین
کرسکتا ہی یہی تقریر ہو رہی تھی کہ اہل کارون نے آکر عرض کیا سب سامان دعوت مہیا ہی جیسا کہ آپنے
حکم فرمایا تھا ارژنگ نے کہا کہ حاضر کرو پس اُسیوقت سب سامان حاضر کیا گیا ساقی حاضر ہوے
انھون نے پہلے ارژنگ و چترتنگ کو شراب پلائی پھر سب اہل دربار کو اُسکے بعد مطربان خوش گلو
مع سازندون کے حاضر ہوئین ساز درست کرکے پہلے گت ناچی پھر غزل گانا شروع کی یہان تو
جلسہ آراستہ ہی وہان طومار شاہ وغیرہ اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہوے تھے کہ نقارے کی صدا کان مین
آئی کہ طومار شاہ نے سرشار شاہ سے کہا کہ یہ نقارے کی کیسی صدا بلند ہوئی سرشار شاہ نے
کہا کہ لشکر ارژنگ سے صدا آئی ہی کوئی جاکر دریافت کرے کہ کیسا نقارہ بجا ہی پس طومار شاہ
نے ہرکارون کو جو کہ حاضر دربار تھے حکم دیا کہ جاکر خبر لاؤ ابھی وہ ہرکارے نہ گئے تھے کہ جوڑی
ہرکارون کی پسینے مین غرق گردین آلودہ حاضر دربار ہوے اور مجرا گاہ سے مجرا بجا لاے لب
عبودیت سے زمین ادب کو بوسہ دیکر پہلے صفت دستیا خداوند برجیس و آفتاب کی بجا لاے اور
بعد ان بادشاہون کے تعریف کرنے کے دعا دیکر یون عرض کیا کہ یہ غلامان باوفا لشکر ارژنگ مین
برائے خبر موجود تھے کہ کیا واقعہ گذرتا ہی ہمنے دیکھا کہ لشکر چترتنگ شریک لشکر ارژنگ ہوا خیمہ
وغیرہ برپا ہوے چترتنگ اپنی بارگاہ سے بارگاہ ارژنگ مین آیا بر ابر تخت کے بیٹھا بڑی خاطر
ہوئی ارژنگ نے درستی سامان دعوت کا حکم دیا چنانچہ سامان دعوت ہونے لگا اُسی اثنا مین
سخنگان وزیر ارژنگ نے ارژنگ سے کہا کہ طبل جنگ کا حکم فرمایئے تاکہ کل مقابلہ لشکر طومار
وغیرہ سے کیا جاے ارژنگ نے چترتنگ سے راے لی اُسنے کہا کہ آپ کو اختیار ہی پس ارژنگ
نے طبل جنگ بجوایا ہی اُسکا قصہ [illegible] غلامان خداوند برجیس سے مقابلہ کرے باقی خیریت ہی
یہ خبر سنکے طومار شاہ وغیرہ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل خداوند آفتاب تابان طبل جنگ
بجے ہمکو ارژنگ سے کچھ خوف ہی نہ چترتنگ سے ہماری کمک خداوند کریگے اور ہرکارونکو انعام
دیکر رخصت کیا چوبداارون نے جاکر نقارچیون کو حکم سے بادشاہونکے آگاہ کیا کوس حربی نواز
مین آیا سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا میدان مین جانا ہوگا سب اپنے اپنے آلات
حرب وضرب درست کرنے لگے نوبت باینجا رسید کہ دو دن تمام ہوا رات کی آمد شروع ہوئی طومار شاہ
وغیرہ دربار برخاست کرکے جاکر آرام پذیر ہوے لشکر مین طبل جنگ بجا کیا سامان جنگ ہوا کیا
طلایہ پھرنے لگا اُدھر لشکر ارژنگ مین بھی طبل جنگ بج رہا ہی سب سامان جنگ کر رہے ہین طلایہ
پھر رہا ہی صدا اے حاضر باش و ناظر باش بلند ہی ارژنگ و چترتنگ بارگاہ مین بیٹھے ہین ناچ ہو رہا ہی
جلسہ آراستہ ہی جام گردش مین ہی دور ابتدا ہوا ہی مطرب خوش گلو نہایت حسین ماہ رخسار کمسن شیرین
شیرین گفتار خجستہ خصال پری تمثال گا رہی ہی اہل محفل کو لبھا رہی ہی زہرہ فلک کو اُسکی صدا پر برابر غش
آرہے ہین سب بیٹھے ہوے نشۂ شراب سے مست جھوم رہے ہین آنکھون مین لال لال ڈورے
پڑے ہوے ہین برابر انعام مل رہا ہی عجب خوشی کا ہنگام ہی کسیکو خبر دنیا کی نہین ہی کہ صبح کو کیا ہوگا

راوی نے بیان کیا ہے کہ ارژنگ و چترتنگ نے وہ رات بعیش و عشرت بسر کی کہ صبح انجم بر خاست ہونے لگی مطربۂ فلک مع اپنے سازندون کے طرف عشرتکدۂ مغرب کے راہی ہوئی آمد آمد ملیدان فلکی پر سلطان خاور کی شروع ہوئی علم شعاع بلند ہوا لشکر نور نے سیاہ ظلمت پر ظفر پائی سلطان روز کا غلبہ ہوا شاہ شب نے شکست کھائی یعنی چاند مع ستارون کے غروب ہوا آفتاب نکلا شب کافور ہوگئی جھونکے نسیم کے چلنے لگے پھول باغون مین مہکنے لگے قطرے شبنم کے در غلطان کا گمان دکھانے لگے طائران خوش گلو چہچہانے لگے سبزۂ صحرا جدا آنکھون مین کھپا جاتا تھا ایسی خنکی تھی کہ بدن کے بال کھڑے ہوے جاتے تھے جب نسیم کا جھونکا آتا تھا ایک دل کو فرحت ہوتی تھی جب خوب روشنی ہوئی لشکرون مین صبح کی دردی بجی پوجا پاٹ ہونے لگا گھنٹے و ناقوس بجنے لگے ایک طرف جو خداوند ارژنگ و چترتنگ و لقاء زمرد ثانی کی پکاری جانے لگی ساحر خداوند جمشید و سامری کی جو پکارنے لگے ایکطرف خداوند آفتاب و برجیس کی جو کی صدا بلند تھی کوئی لوٹا لیے ہوے آفتاب کو پانی دے رہا تھا اور کوئی پھول چڑھا رہا تھا کوئی اشنان کر رہا تھا کوئی پوجہ پاٹ کر کے آلات حرب و ضرب تن برآراستہ کر رہا تھا کوئی مسلح و مکمل مرکب پر سوار ٹہل رہا تھا دونون لشکرون مین یہ حال تھا وہان ارژنگ نے جلسہ برخاست کیا اور حکم دیا کہ سب مسلح و مکمل ہوکر در دولت پر حاضر ہون ہم برآمد ہوتے ہین پس سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے اور مسلح و مکمل ہوکر در دولت ارژنگ پر حاضر ہوے رات بھر کے جاگے ہوے آنکھون مین ایک تو نیند کا خمار تھا دوسرے بسبب شراب خواری کی بدمست ہو رہے تھے آنکھین بند ہوئی جاتی تھین اسپر مزا یہ تھا کہ صبح کا وقت تھا جب صبا کا جھونکا آتا تھا سب کو غنودگی سی ہو جاتی تھی انگڑائیان لیتے تھے مگر مجبور تھے کیا کرتے ادھر چترتنگ بھی اس جلسے سے اٹھکر اپنے خیمے مین گیا اور اسنے بھی اپنے سردارون کو مسلح و مکمل ہوکر حاضر ہونیکا حکم دیا اور خود آلات حرب و ضرب سے مسلح و مکمل ہونے لگا کہ اس عرصے مین سب سردار چترتنگ کے بھی حاضر در دولت ہوے کہ ارژنگ اپنے خیمے سے اور چترتنگ اپنے خیمے سے برآمد ہوے کل لشکر دونون کا تیار تھا سلامی کے باجے بجے سب نے سلام کیا یہ سب کا سلام دجرا لیکر ایک تخت پر پہلو بہ پہلو سوار ہوے ابر سوسنی آکر سر پر چترتنگ و ارژنگ کے سایہ فگن ہوا خنگان خواصی مین بیٹھا لشکر چترتنگ بائین طرف کو اور لشکر ارژنگ داہنی طرف کو تعاقب ہوا اسپ بادشاہون نے آکے تخت کے گرد حلقہ کیا ساحرون نے اپنی اپنی سواری کو طلب کیا اور سوار ہوے کل ساحر مسلح و اسلحہ دار در جادو لیکر ایک طرف کو تعاقب ہوئے ڈنکے پر چوب پڑی دہل و قرناسپ بمرتبۂ سپہ سالاری اس شان و شوکت سے ارژنگ و چترتنگ کل لشکر کو لیکر طرف میدان کے چلے علمون کے پھریرے ہوا سے لہرا رہے تھے باجے جنگی بج رہے تھے ادھر سے یہ طرف میدان کے چلے ادھر طومار شاہ بیدار ہوے سب امور ضروری سے فراغت کر کے اور مسلح و مکمل ہوکر برآمد ہوے لشکر قبل سے تیار تھا سب سردار حاضر تھے کہ سب کا مجرا ہوا طومار شاہ وغیرہ سب کا مجرا لیکر تخت پر سوار ہوے تخت طرف میدان کے چلا عقب مین کل لشکر روانہ ہوا نشان طلائی کے پھریرے جلوہ دکھا رہے تھے کہ ادھر طومار شاہ وغیرہ مع کل لشکر کے میدان جنگ مین پہونچے ادھر سے ارژنگ و چترتنگ مع لشکر سیاہ ضلالت اثر کے آکر پہونچا صفین آراستہ ہوئے لشکین دونون طرف راوی نے اسطور سے بیان کیا ہے کہ بائین طرف لشکر چترتنگ کے صفین آراستہ ہوئین اور داہنی طرف

سیاہ ارزنگ کی اور ایکطرف کل ساحرون کی پس ساحرون کے لشکرمین اسلم واژدر بمرتبۂ سپہ سالاری
قایم ہوے اور غیر ساحرون کے لشکرمین دیلم وقرماسپ بمرتبہ سپہ سالاری قایم ہوے اُدھر لشکر طومارشاہ
وغیرہ کی بھی صفین آراستہ ہوئین جب صف بندی ہوچکی تبردارون نے نکلکر پست وبلند زمین کو ہموار کیا جو
درخت کہ حائل نظر تھے اُنکو قلم کیا سقون نے دونون طرف سے نکلکر چھڑکاؤ کیا گرد وغبار کو بٹھا دیا نقیبون
نے نکلکر نقابت آغاز کی یہان تو نقیب نقابت کر رہے ہین اب شہر آفتاب نما کا حال ملاحظہ فرمایئے کہ جب
صبح ہوئی کل حاضرین دربار بر جیس اپنے اپنے مقام سے روانہ ہوے اور داخل قلعۂ آفتاب نما اور
گنبد آفتاب تابان ہوے اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے سب درجے حاضرین دربار سے مملو ہوگئے
خونخوار شاہ وافریق شاہ اپنی اپنی کرسیِ پیمبری پر بیٹھے کہ حجاب قدرت کو حرکت ہوئی سب حاضرین
یا خداوندیا خداوند کہکر سجدے کو خم ہوے سجدے سے سر اُٹھایا صدا آئی کہ اے بندگان من دیکھو میرے
قدرت کو اور آگاہ ہو اور جانو کہ سوائے میرے کوئی دوسرا خدا تم سب کا نہین ہی سب نے کہا کہ
امنا وصدقنا ہمنے خوب خوب تیری قدرت دیکھی اور تیری شان کو دیکھا تیری وہ شان جبروتی ہی کہ ہر
ایک کو تیرے حضور مین کلام کرنے کی قدرت نہین ہی تو ہم سب کا معبود حقیقی ہی ہمنے وہ قدرت دیکھی
کہ زبان نہین جو تیری قدرت کی تعریف کرسکین یا خداوندہم سب تیرے بندے گنہگار ہین تو بڑا غفار
ہی تیرا رحم وکرم ہم سب پر ہر وقت نازل رہتا ہی ہم سب بندگی واطاعت سے باہر نہین ہین جو تیرا حکم ہو
اُسکو ہم سب بسر وچشم بجا لائین جب سب اہل دربار یہ کہہ چکے پھر صدا آئی کہ ایہا الناس آگاہ ہو کہ جنگ
کسقدر دعوی کرکے آیا تھا کہ مین خدا ہون گو وہ میرا بندہ ہی مگر مغرور ہوگیا تھا اور یہی اُسکا انجام تم سبنے
اپنی آنکھ سے دیکھ لیا کہ وہ کیسا ارزنگ کے ہاتھ سے ذلیل ہوا آخر کو صلح کرلی ارزنگ سے اور
اُسکا شریک ہوا بس اب دونون نے پھر قصد کیا ہی کہ میرے بندگان خاص سے مقابلہ کرین چنانچہ آن میدان
مین لشکر لیکر آئے ہین اور صف آرا ہوے ہین تم سب میدان جنگ کی طرف دیکھو اور جنگ کا تماشا کرو
کہ کیونکر میرے بندگان خاص اُن گمراہ بندون کو قتل کرتے ہین اور اُن سب پر میرا عذاب نازل ہوتا ہی
یہ جو صدا آئی سب طرف مشرق کے متوجہ ہوے دیکھا کہ دونون لشکر میدان جنگ مین صف آرا ہین
اور نقیب نقابت کر رہے ہین پس سب اُسطرف متوجہ ہوے حاضرین دربار اُنکو توجہ رکھا جانا ہی
کہ یہ سب تماشاے جنگ مین مصروف ہین وہان نقیب نقابت کر رہے ہین اپنے لشکرمین واپس نہین آئے
ہین کہ یکایک شہر آفتاب نما کی طرف سے ایک نور ظاہر ہوا کہ چلا آتا ہی وہ نور ایک مرتبہ آکر تمام لشکر
آفتاب پرستان پر قائم ہوا اب جو لشکر ارزنگ وچرتنگ کے لوگون نے دیکھا کہ اُس نور سے
ایک آسمان نیلگون پیدا ہوا اور تمام لشکر پر طومارشاہ کے محیط ہوگیا اُس آسمان سے نور پیدا
تھا اُسکا عکس جو پڑتا تھا زمین پر تو زمین سے خود بخود غبار طلائی رنگ کا مگر نہایت باریک بلند ہوکر
طرف آسمان کے جاتا تھا اور وہ غبار ابر طلائی بنکر زیر آسمان نیلگون قایم ہوتا تھا اُس سے بارش
گلہاے خوشبو کی ہوتی تھی ایسی خوشبو اُس صحرا مین اُن پھولون کی ہوئی کہ جس سے صاف ثابت تھا کہ
ہزارون نافۂ مشک کھول دیے ہین اور جب ہوا کا جھونکا آتا تھا دماغ جان کو معطر کر دیتا تھا
تمام صحرا مہکا ہوا تھا اور اُس نور سے منور تھا ایسا نور پھیلا تھا کہ معلوم ہوتا تھا ہزارون آفتاب نکلے
ہوے ہین یہ حال لشکر ارزنگ وچرتنگ نے جو دیکھا سب کو حیرت ہوئی مگر لشکر طومارشاہ وغیرہ یہ
حال دیکھکر ایسے محو ہوے کہ سجدے کو خم ہوگئے اور پکار اُٹھے کہ کیا خداوند آفتاب تابان کی قدرت ہی

اور کیا شان ہی نائب خداوند و فرزند خداوند برجیس کی یہ کہکر سب نے سجدے سے سر اُٹھایا کہ ایک مرتبہ
اُس آسمان پر سے صدا آئی کہ ای بندگان من و ای ایہا الناس آگاہ ہو اور دیکھو میری قدرت کو اور
قائل ہو میری خدائی کے کہ آج عالم مین کوئی خدا سوائے میرے ہی کہ جسکی یہ شان و شوکت ہو اور ایسی
قدرت ہو پس تم سب میرے بندے ہو اور یہ جو تمھارے مقابلے مین کھڑے ہوے ہین یہ سب میرے
بندے ہین اِنکے باپ دادا کو مین نے اپنی قدرت سے پیدا کیا تھا اُنھون نے دنیا پر آکر مجھسے انحراف
کیا اور خود دعوی خدائی کیا تم سب نے دیکھا اور سُنا ہوگا کہ کس ذلت سے مین نے اُنکو غارت کیا
اور کیسا عذاب مین نے اُنپر نازل کیا یہ بھی مثل اُنکے مجھسے منحرف ہین اِنکو بھی ذلیل کرونگا اور اپنا
عذاب نازل کرونگا یہ میرے عذاب سے بچکر کہان جاتے ہین جہانتک انکا جی چاہے غرور کرین انکی
کل ہی کا ذکر ہی کہ چترنگ کس شد و مد سے آیا تھا اور کہتا تھا کہ مین خدا ہون ارزنگ میرے باپ کا
غلام ہی اور کس شد و مد سے ارزنگ سے مقابلہ کیا آخر انجام کیا ہوا کہ ارزنگ کے ہاتھ سے
ذلیل ہوا اور پھر دشمن کا شریک ہوا سوائے صلح کرنے کے کوئی تدبیر نہین پڑی آخر کو صلح کرلی اور
اُسکا شریک ہوا ہمسے مقابلہ کرتا ہی اِن سب پر اپنا عذاب نازل کرونگا ہان مقابلہ کرو کوئی خوف
اپنے دل مین نہ لاؤ یہ جو صدا آئی طومار شاہ وغیرہ نے سر بلند کرکے طرف آسمان کے کہا کہ یا خداوند
ہم آپ کے بندے ہین ایسے نامردون سے کہین ڈرتے ہین اگر تمام عالم ایکطرف ہو جاے اور ہمسے
مقابلہ کرے تو بھی ہم قدم میدان سے نہ ہٹائین اور سب کو قتل کرکے اپنا نام کرجائین پھر صدا آئی ہان
تم ایسے ہی لوگ ہو میری قدرت کو دیکھو اِس لیے کہ تمھارے دماغ معطر ہون اور روح کو تازگی ہو
اور جسمون مین قوت ہو اس واسطے ابر طلائی سے پھول برساے اور ہواے سرد کے جھونکے
پیدا کیے اور تم سب کو اپنے نور مین رکھا کہ ہمارا تمھارے اوپر نور پڑ رہا ہی یہ میری رحمت تم سب پر
ہی یہ سُننا تھا کہ پھر سب نے سجدہ کیا اب جو سجدے سے سر اُٹھایا تو دیکھا کہ تقیب نقابت کرکے واپس لشکر
مین آئے ہین صفون پر مثل صف مژگان کے سناٹا ہی ہر ایک جری جھوم رہا ہی قبضۂ شمشیر چوم رہا ہی
مرکبون کو صفون سے بڑھاے دیتے ہین صف آرا صفین درست کر رہے ہین اُدھر چترنگ نے
ارزنگ سے کہا کہ فرمائیے بھائی صاحب اگر آپ کی خوشی ہو اور آپکی مرضی ہو اور ناگوار طبع اقدس نہ ہو تو
آج میرے سردار لشکر برجیس سے مقابلہ کرین آپ کے لشکر کے سردار تو اکثر مقابلہ کرچکے ہین اب آج
میرے لشکر کے سردارون کی جنگ کا تماشا ملاحظہ فرمائیے ارزنگ نے جواب دیا کہ کیا نقصان ہی
اگر تمھاری یہی خوشی ہی تو خیر میرے لشکر کے پہلوان کل مقابلہ کرینگے جبکہ ہم اور تم ایک ہوے تو
اِس سے کیا کہ ہم یہ کہین کہ نہین آج میرے سردار مقابلہ کرینگے کوئی غیریت نہین ہی تمکو اختیار ہی پس
جو یہ جواب ارزنگ نے دیا بس چترنگ نے اپنے لشکر کی طرف دیکھا بغور نگاہ اُٹھا کر بیس بائین طرف کی
صف سے لشکر گلریز شاہ سے ایک پہلوان کہ نام اُسکا سہیل گلریزی تھا اپنے گینڈے کو بڑھا کر روبرو
ارزنگ و چترنگ کے آیا اور اجازت خواہ ہوا بہت زبردست پہلوان ہی ان دونون خداے
باطل و گمراہ کنندہ نے اپنی آستین مرحمت اُسکی پشت پر جھاڑی اور کہا کہ جا تجھکو ہمنے اپنی ید قدرت
کے سپرد کیا حریف کے لشکر کے سردارون کا کام تمام کر پس اُسنے سلام کیا اور گینڈے پر سوار ہوکر
میدان مین آیا پہلے سراپا میدان کا دکھایا اُسکے بعد اپنا دم راست کیا جب حواس بجا ہوے تو
لشکر آفتاب پرستون کی طرف منھ کرکے کہا کہ جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلے کے لیے آئے اور

میرے ہاتھ سے مارا جاے اسطور سے جو مبارز طلب کیا پس لشکر برجیس سے شبرنگ خود درست
کے اپنے مرکب کو بڑھایا اور طومار شاہ وغیرہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا جیسے ہی اُسنے شبرنگ
کو آتے ہوے دیکھا اپنے گینڈے کو بہ عزم تگاور زنی پیچھے ہٹایا اور ہم تگاور ہوا دونون کے مرکب
برابر رہے پس رانون مین مسلکر ہم مقابل ہوے نیزہ بازی ہونے لگی دونون نیزہ بازی مین بھی
برابر رہے عمود چلے آسمین بھی برابر رہے نوبت تلواری آئی ردوبدل ہوئی آخرکار شبرنگ کو اُسنے
خبردار کرکے تلوار کا وار کیا شبرنگ نے سپر کو سر کی پناہ کیا تیغہ سپر کو کاٹ کے چار انگل سر مین در آیا
شبرنگ نے داستانہ مارا تیغہ تو سر سے نکلگیا مگر چادر خون کی سر سے جاری ہوئی شبرنگ کو غشی طاری
ہوئی سہیل نے آواز دی کہ لیجاؤ اِس پہلوان کو اور کسی کو میرے مقابلے کے لیے روانہ کرو یہ جو
سہیل نے کہا پس بھائی شبرنگ کا جلترنگ کشتی گیر وقت لشکر پر کھڑا تھا اُسنے جو اپنے بھائی کا یہ حال دیکھا
تاب نہ رہی غصہ آگیا یہ بھی پہلوان زبردست بادہ کبر و نخوت سے مست مرکب کو بڑھا کر میدان رزم
مین آکر جھومنے لگا سہیل نے دیکھا کہ یہ پہلوان سیاہ فام بدانجام ہاتھ پانون گول لانبا قد چوڑا سینہ
مرکب پر سوار میدان مین جھوم رہا ہے اُسنے دیکھکر آواز دی کہ اے پہلوان دوران کس فراق مین ہو
جلترنگ نے جواب دیا کہ میرا بھائی تیرے ہاتھ سے زخمی ہوا اب مین تیرے مقابلے کو آیا ہون مجھپر بھی
اپنا وار کر سہیل نے کہا کہ تم بہت بڑے نامی گرامی پہلوان ہو مین تمھاری سی قوت کہان سے لاؤن
البتہ اگر خداوند ارژنگ کی کمک ہوئی تو تجھکو مچھر کی طرح سے مل ڈالونگا تیرا غرور مٹاؤنگا یہ سُنکے
جلترنگ کو غصہ زیادہ ہوا بڑھکر نیزے کا وار کیا سہیل نے نیزے کو نیزے کی سنان پر رد کا اتبو
نیزہ بازی ہونے لگی چند تانین رد و بدل ہوئی تھی کہ ایک مقام پر سہیل نے نیزے کو گاڑھکر پھکنی کا
ہاتھ مارکر نیزہ جلترنگ کا ہوائی کیا جلترنگ نے قبضۂ تلوار پر ہاتھ ڈالا نیام سے نکالا سہیل نے بھی
تلوار کو کھینچا گھمسام کی تلوار چلنے لگی جھنکار کی آوازین بلند ہوئین تھوڑے عرصے تک تلوار چلی تھی
کہ جلترنگ نے قریب سہیل آکر تلوار کا وار کیا سہیل نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اور گینڈے کو پھیر کر
داستانہ مارکر جلترنگ کی تلوار کو چھینکر اپنے قبضے مین کیا اور آواز دی کہ اب خالی ہاتھ کیا کریگا دیکھ
اسوقت تک مین تجھسے بیش ہون جلترنگ نے جواب دیا اب تجھسے کشتی مین مقابلہ کرتا ہون یہ کہکر مرکب
کو دیڑایا سہیل اپنے گینڈے سے کود ادونون نے رخت جنگ اُتارکر لنگوٹ باندھے اُسی میدان کی
بھوبھل مین خم مارکر دونون سامنے آئے ہاتھ ملاکر لپٹ پڑے کشتی ہونے لگی جلترنگ نے سامنے
کے زور کرنے کرتے کمسوما دیا سہیل فوراً بغلی مٹیھکر پکڑ لایا جلترنگ نے قینچی کا دھوکا دیکر زور توڑ کر
نکل بھاگا سامنے آکر خم مارا سہیل ایک گھٹنہ ٹیک کر کھڑا ہوا ریل پیل زور کرنے لگے دانون پر دانون
پیچ پر پیچ ہونے لگے اب وہ وقت آیا کہ پہلوان دوران و گرشاسپ جہان آفتاب تابان شکست خوردہ
تیغ لنگوٹ ہاے ضیاع و شعاع اکھاڑہ مغرب مین جاکر ڈنڈ پیلنے لگا دن غائب ہوا سیاہی شب کی صورت
نظر آئی جلترنگ نے کہا اب میرے تمھارے کل فیصلہ ہوگا اب رات ہوگئی ہے روشنی کا سامان کیا جاے
سہیل نے جواب دیا تم اپنے دانون پیچ سے غافل مت ہو ہوشیاری سے لڑے جاؤ وہ روشنی ہوگی
کہ جس سے تمام عالم روشن و منور ہوگا تھوڑے عرصے کے بعد پہلوان ماہ تابان اکھاڑہ مشرق سے
مع شاگردان سیارگان میدان زبردی مین آکر دونون پہلوانون کی کشتی دیکھنے لگا سیاہی شب نے
مارے خوف کے منھ چھپایا تمام عالم مین روشنی ہوگئی سہیل نے کہا میرے تمھارے اسی چاندنی مین

آج فیصلہ ہوگا جلترنگ بھی پہلوان قوی ہیکل ہو کل فنون سپاہگری مین طاق شہرہ آفاق ہو برابر لڑے جاتا ہو ہر دانون کا جواب دیتا ہوا ہر پیچ کا توڑ کرتا ہوا لڑ رہا ہو جہان پر پکڑ لاتا ہو گردن پر گھٹنہ رکھکر گھسہ دیتا ہو لنگر ڈالدیتا ہو کہ سہیل کو اٹھنا دشوار ہوتا ہو مگر اپنی زیادتی قوت سے نکلجاتا ہو اہل لشکر جانبین دیکھرہے ہین اور آپس مین کہ رہے ہین کہ آج تمام رات ہم لوگونکو بھی یون ہی گذریگی دونون پہلوان زبردست ہین دیکھیے خداوند کسکو فتحیاب کرتے ہین غرض تمام رات کشتی رہی آخر کار جلترنگ کا دم بھر آیا ہانپنے لگا سہیل نے ایک جھٹکا دیا کہ جلترنگ منھ کے بھل زمین پر آیا سہیل نے سواری کا دانون ڈالکر اس زور سے کسا کہ جلترنگ کی ایک پسلی دوسری پسلی سے ملگئی آنتین منھ کے راستے باہر نکل آئین تمام اہل لشکر دیکھ رہے ہین سہیل نے دیکھا کہ جلترنگ دم توڑنے لگا ہٹکر علحدہ کھڑا ہوا ادھر لیلی شب مجنون روز کے غم مین دم توڑنے لگی پہلوان ماہ تابان مع شاگردان انجم سٹ کر اپنے قلعۂ مغرب مین گیا ستارۂ سحری آسمان پر چمکا نسیم سحری چلنے لگی صبح کی وردی کا دنماتا ہوا روح لیلی شب نکلگئی ادھر جلترنگ کا دم نکلگیا اب وہ وقت آیا کہ آفتاب عالمتاب نے ظہور کیا تمام دن روشن منور ہوا سہیل نے رخت جنگ جسم پر آراستہ کیا گینڈے پر سوار ہو کر پھر میدان مین آکر للکارنے لگا اور آواز دی کہ ای شبرنگ تیرا بھائی بڑا زبردست نامی گرامی پہلوان تھا دیکھا تو نے کہ ایک پشہ کی طرح سے مین نے مل ڈالا اب اگر تجھکو دعوی پہلوانی ہو تو پھر میرے مقابلے مین آگود و روز لڑتے ہوے مگر ابھی تیرے مقابلے کو بہت ہون شبرنگ نے چاہا کہ اسی حالت زخم کاری مین مین بھی جاکر اپنے بھائی پر جان فدا کرون پس اور ایک پہلوان لشکر ظلومار شاہ سے مقابلے کو آیا شبرنگ ہٹا کر خود مقابلہ کیا سہیل نے اسکو بھی زخمی کیا پھر مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان نکلا اسکو سہیل نے جان سے مارا اور ایک پہلوان نکلا وہ بھی زخمی ہوا دو پہر تک چار پہلوانون کو زخمی کیا اور دو کو جان سے مارا پس جب دوسرا پہلوان جو کہ قریب نو بجے دن اور چار پہر رات مین اسکے ہاتھ سے مارا گیا ظلومار شاہ کو ہراس ہوا اور خیال کیا کہ یہ کیا ہوا کہ آج جو میدان مین گیا وہ زخمی ہوا یا جان سے مارا گیا کیا خداوند کچھ خفا ہو گئے یہ خیال دل مین کرکے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا جو آسمان کہ اسکے سر پر محیط تھا اور کہا کہ یا خداوند فریاد کونسی ایسی خطا ہوئی ہو کہ آپ کے بندے ذلیل ہوے اگر کوئی گناہ ہوا ہو تو معاف فرمائیے ملاحظہ فرمائیے کہ کی سردار زخمی ہوے اور دو جان سے مارے گئے حریف ہمپر تمسخر کرتے ہین جلترنگ کتنا بڑا پہلوان مارا گیا ای خداوند تیری ذات عالم الغیب ہو تو ہر ایک کے دل کے حال سے واقف ہو یہ جو ظلومار شاہ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا کچھ صدا تو نہ آئی مگر ایک حرکت اس آسمان کو ہوئی اور ایک مرتبہ وہ آسمان شق ہوا ایک آفتاب اس بیچ سے پیدا ہوا اور اس پہلوان کے مقابلے مین اسکا عکس ہوا ایسی گرمی پیدا ہوئی کہ زمین سے شعلے نکلنے لگے حیوان و انسان لشکر ارژنگ کے اور چرترنگ کے بیقرار ہو گئے بشدت پیاس لگی زبانین نکل آئین منھ مین کانٹے پڑ گئے ادھر عکس جو آفتاب کا سہیل پر پڑا اسکے سر سے دھوان نکلنے لگا ایک مرتبہ ایک شعلہ پیدا ہوا کہ اسکے جسم سے کہ وہ جلنے لگا اس آفتاب سے صدا آئی کہ تمنے دیکھا بڑا غضب کیونکر مین نے اسکو جلا دیا یہ صدا آکر اور ایک مرتبہ وہ آفتاب طرف زمین کے آیا چند سردار و سوار لشکر ارژنگ کے شدت پیاس سے بیقرار ہو کر بڑھ آے تھے آپنے گرا کہ وہ جلنے لگے اور غرق زمین ہو گیا لشکر ظلومار کے لوگ تو سجدے مین گرے اہل لشکر ارژنگ و چرترنگ نے دیکھا کہ یا تو وہ آفتاب غرق

زمین ہوا تھا یا یکایک اُس آسمان پر جاکر چمکا اور اُسی آسمان مین پنہان ہوگیا اور پھر اُسی طور سے پھلون کی بارش ہونے لگی اہل لشکر طومار شاہ نے یا نیر تابان و مہر درخشان کہکر سجدے سے سر اُٹھائے وہ شدت عطش و گرمی بھی برطرف ہوئی لشکر ارژنگ و چترتنگ کے حواس خمسہ جو شش جہت مین منتشر ہوگئے تھے جمع ہوے سب کے ہوش درست ہوے صفون مین جو درہمی واقع ہوئی تھی صف آرا نے اُنکو درست کیا جب پھر صف بندی ہوچکی ابھی کوئی دو پہر دن آیا تھا کہ یہ معرکہ پیش ہوا تھا پس چترتنگ نے پھر اپنے لشکر کی طرف دیکھا ایک پہلوان اور برائے مقابلہ میدان مین چترتنگ سے اجازت لیکر آیا مبارز طلب کیا لشکر آفتاب پرستان سے قیصور آدمخوار نے اپنا مرکب نکالا اور طومار شاہ وغیرہ سے اجازت لیکر میدان کا قصد کیا نبرد گاہ مین پہونچکر اُس پہلوان سے مقابلہ کیا ایک ضرب تیغ مین اسکو دو پارا کیا بس رسد لگ گئی چترتنگ کے لشکر سے سوار نکلنے لگے جو مقابلہ مین قیصور کے آیا یا تو مارا گیا یا مجروح ہوا تا شام قیصور نے دس پہلوان لشکر چترتنگ کے زخمی کیے اور پانچ کو جان سے مارا کہ آفتاب عالمتاب بصد اضطراب طرف میدان کے راہی تھا غروب ہوگیا تاریکی شب نے اپنا عمل شروع کیا پس ارژنگ نے حکم دیا کہ کوس بازگشت بجے فوراً طبل بازپرجوب پڑی دونون لشکر طرف فرودگاہ کے چلے لشکر طومار شاہ مین کوس بازگشت بجایا گیا طومار شاہ قیصور پر سے زر و جواہر نثار کرتا ہوا اپنے قیام گاہ پر واپس آیا اہل لشکر نے کمر کھولی سب تبدیل لباس کرکے بارگاہ مین آئے وہ آسمان نیلگون تو اُسی طور سے محیط رہا مگر وہ نور جاتا رہا یعنی وہ نور طرف شہر آفتاب نما کے چلا گیا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہان برجیس نے بھی دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مکان کو گئے راوی اِس مقام پر خدمت ناظرین مین التماس کیے دیتا ہی کہ جبتک لشکر ارژنگ و چترتنگ سے مقابلہ رہیگا اِسی طور سے ہر روز برجیس سب کو قلعہ آفتاب نما و گنبد آفتاب تابان سے تماشائے جنگ دکھایا کریگا اور شام کو دربار برخاست کرکے محل مین جایا کریگا اب ہر روز کی حالت برجیس لکھنے کی ضرورت نہین ہی کیونکہ طول ہوتا ہی اور طول آپ لوگون کو پسند نہین ہی دوسرے مین خود بھی طول سے پرہیز کرتا ہون یہی طریقہ تا اختتام جنگ برجیس کا رہیگا اور اِسی طور سے نور جو کہ آسمان نیلگون مین سے پیدا ہوتا ہی اور وقت شام طرف شہر کے چلا جاتا ہی صرف آسمان قایم رہتا ہی تا اختتام مقابلہ اسکا بھی یہی طریقہ رہیگا ہر مرتبہ بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی بس آمدم برسر مطلب طومار شاہ نے تبدیل لباس کرکے بارگاہ مین آکر دربار کیا سب حاضر دربار ہوے حکم ساقی کو دیا کہ سب کو جام مے شراب خواری ہونے لگی طائفے حاضر ہوے ناچ شروع ہوگیا یہان طومار شاہ وغیرہ مع حاضرین دربار کے شرابخواری مین و ناچ و رنگ مین مصروف تھے وہان چترتنگ و ارژنگ جو میدان جنگ سے طبل بازپجوا کر فرودگاہ پر واپس گئے اِن دونون نے بھی دربار کیا انکے بھی لشکر نے کمر کھولی سردار لباس بدلکر حاضر دربار ہوے بڑے عرصے تک یہ دونون کافر خاسر ارژنگ و چترتنگ سر جھکاے عالم سکوت مین بیٹھے رہے اور سوچا کیے کہ بڑا غضب ہی کہ اگر دو ایک سردار لشکر طومار شاہ کا زخمی ہوے خواہ مارے گئے اور ہمارا سردار جگر لڑا تو آسمان سے آفتاب پیدا ہوا اُسنے اُسکو بھی جلا دیا اور اُسکے ساتھ سو دو سو کی جان لی اسکی تدبیر کیا کیجاے یہی سوچا کیے جب کچھ خیال مین نہ آیا تو چترتنگ نے سر اُٹھا کر کہا کہ بھائی صاحب آپ نے مقابلے کا حال ملاحظہ فرمایا کیا خرابی کی بات ہی کہ جب ہمارا سردار جگر مقابلہ کرتا ہی اور دو ایک کو قتل کرتا ہی یا زخمی اُس آسمان پر سے آفتاب نکلکر جلا دیتا ہی اِسکا کیا

علاج کیا جاے ارزنگ نے جواب دیا کہ مین خود اسی فکر مین مبتلا ہون تمنے تو آج یہ رنگ دیکھا مین تیس برس سے آیا ہون اور مقابلہ شروع ہوا ہی اُسدن سے یہی رنگ دیکھ رہا ہون اسی کے نظارک کے لیے مین نے اژدرجادو کو طلب کیا ہی کیونکہ یہ امر بخوبی ثابت ہو چکا ہی کہ یہ کارخانہ سحر کا ہی بس کچھ خیال نہ کرو اژدرجادو اور تمھاری معین و مددگار رہیگا مرحوم جادو وغیرہ اسکا بندوبست کرلینگے چترنگ نے کہا جو آپ کی راے ہو یہ کہکر خاموش ہو رہا ارزنگ بھی ساکت ہو رہا جو کچھ گذرا تھا کہ سختگان نے کہا کہ یا خداوند کل مقابلہ کرنے کا قصد نہین ہی جو طبل جنگ کا حکم نہین فرمایا ارزنگ نے جواب دیا کہ نہین فردا مقابلہ ہوگا اب مقابلہ ہونا نہ رکیگا یہ کہکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ ہم کل میدان مین جاکر آفتاب پرستون سے مقابلہ کرینگے اُنپر اپنا غضب نازل کرینگے سختگان یہ کلمہ سُنکر مسکرایا اور کہا کہ گستاخی معاف آپ تو غضب نازل کرتے رہجایئے گا آپ پر اُنکا غضب نازل ہوگا جب سے آپ یہان تشریف لاے ہین اُسوقت سے غضب نازل کرتے ہین مگر کچھ نہو سکا ہمیشہ آپ کے والد بزرگوار وجد نامدار خدا پر ستون پر اپنا غضب نازل فرماتے تھے کبھی سنگ سیاہ کرتے مگر ایک دن بھی نہ نازل فرمایا نہ ایک انکا موے جسم کم کرسکے اُسیطرح سے آپ بھی فرماتے ہین مگر کچھ بھی جو ہوسکے وہی زبردست رہین گے یہ جو سختگان نے کہا ارزنگ بہت برہم ہوا اور کہا او سختگان تو بہت گستاخ ہوگیا ہی مابدولت کی شان مین ایسے کلمے کہتا ہی دیکھ تیرے اوپر نہ میرا غضب نازل ہو مین تیرا پاس کرتا ہون اس خیال سے کہ تیرا دادا خداوند لقا کا بہت بڑا دوست تھا اور اُنکی درگاہ کا شیطان تھا وہ اُسکی کسی بات کا بُرا نہ مانتے تھے وہی اُنکے ساتھ ایسی باتین کرتا تھا اور تیرا باپ بختگان اور تیر میرے والد خداوند زمردثانی کے بہت بڑے مقرب تھے اُنسے تقریر کرتے تھے زمردثانی بھی اُنکا پاس کرتے تھے پس مین بھی یہی خیال کرتا ہون کہ اِسکے بزرگ میرے بزرگون کے دوست تھے اور ساتھ اُنکے ہمیشہ رہتے اور آسمان پر اُنکے ہمراہ گئے پس مین بھی اِسکی کسی بات کا بُرا نہ مانون کیونکہ اِسکا طریقہ یہی ہی یہ اپنے بزرگون کے قدم بقدم چلتا ہی مگر وہ لوگ اِسقدر بدتہذیب نہ تھے نہ ایسے کلمے کہتے تھے جیسے تو کہتا ہی مین اسوقت تیری خطا کو معاف کرتا ہون اب کبھی ایسی گستاخی نہ کرنا ورنہ تجھکو بہت بڑی سزا دونگا سختگان نے جواب دیا کہ آپ نے بڑی مہربانی فرمائی کہ میری خطا معاف کی ورنہ بڑی خرابی ہوتی اب مجھسے کسی وقت مین ایسی خطا نہ ہوگی اب بھی ثابت ہوگیا کہ آپ ضرور خدا ہین کیونکہ خدا کا یہی طریقہ ہوتا ہی کہ جو کوئی اُسکی خطا کرے اُسکو معاف کردے اُسکا عوض نہ لے وہ رحیم ہوتا ہی پس اب مین کبھی کوئی کلمہ سخت نہ کہونگا یہ کہکے سختگان خاموش ہو رہا ارزنگ بھی اور طرف متوجہ ہوا پس ارزنگ نے جب حکم طبل جنگ بجنے کا دیا تھا تو ہرکارے لشکر طومار شاہ کے یہان موجود تھے وہ یہ خبر لیکر طرف اپنے لشکر کے راہی ہوے تھے اور بموجب حکم ارزنگ طبل جنگ بجایا گیا سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سب سامان درست کرنے لگے اپنے آلات حرب و ضرب کی تیاری مین مصروف ہوے وہان بارگاہ مین بعد اس گفتگو کے ارزنگ نے یہ کہکر چترنگ سے دربار برخاست کیا کہ کل میرے لشکر کے سردار مقابلہ کرینگے اُسنے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی پس دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر آئے چترنگ اپنے خیمے مین آیا اور بعد تناول طعام ہمراہ تہمود کے عیش مین مصروف ہوا یہان لشکر مین طلایہ پھرنے لگا ارزنگ بھی جاکر اپنے خیمے مین خواب مرگ مین مبتلا ہوا اُدھر ہرکارون نے جاکر طومار شاہ کو خبر دی کہ لشکر ارزنگ مین کوس حربی بجا ہی اور وہ کل پھر میدان مین آکر بندگان خداوند آفتاب سے

مقابلہ کریگا باقی خبریت ہو طومار شاہ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہم بھی کل میدان مین جاکر اُسکے لشکر کو مثل آج کے شکست دینگے ہمکو کوئی خوف نہ اُس سے ہو نہ اُسکے لشکر سے کیونکہ ہم لوگ بندے ہین خداوند آفتاب و برجیس کے اور ہم لوگ شیر ہین میدان جنگ کے ہم ایسے روباہ خصالون دشنال منیشون سے نہین ڈرتے ہین یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا یہان بھی نقارہ نوازش مین آیا اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ صبح کو مقابلہ ہوگا سب درستی آلات حرب وضرب مین مصروف ہوے طلایہ پھرنے لگا وہ رات دونون لشکرون کو سامان جنگ مین بسر ہوئی جب سحر ہوئی طومار شاہ اپنا لشکر لیکر میدان مین آیا اور ارزنگ وچرتنگ اپنا لشکر لیکر میدان مین آئے صفین درست ہوئین نقیبون نے نقابت کی اُسطور سے برجیس آکر تلنے مین بیٹھا سب حاضر دربار ہوے موافق کل کے متوجہ ہوے تماشاے جنگ مین اُسی طور سے نور اُس آسمان مین پیدا ہوا بارش گل ہونے لگی جب نقیب نقابت کرکے چلے گئے اُسوقت تمام علم خوک پیکر دسگ پیکر جلوہ گری پر آئے ناظرین کو خیال رہے کہ لشکر ارزنگ کے علم خوک پیکر ہین گو ارزنگ ولقا دزمرد ثانی کی بھی تصویرین اُنپر بنی ہین اور لشکر چرتنگ کے علم سگ پیکر اُنپر بھی چرتنگ ولقا وغیرہ کی تصویرین ہین پس جب سب علم جلوہ گری مین آئے اُسکے بعد لشکر ارزنگ سے مسمار تیغزن نے مرکب بڑھایا اور ارزنگ سے اجازت لیکر میدان مین آیا پہلے سراپا میدان کا دیکھا جب خود غرق عرق ہو گیا اور مرکب بھی پسینہ کرلایا تو باگ روک کر اپنا دم راست کیا لشکر طومار شاہ کی طرف رُخ کیا کہ جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلے کو نکلے یہ صدا دیتا تھا کہ قیصور آدمخوار طومار شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا ہم تگاور ہوا قیصور نے اُسکو گرد برد کر دیا بعد تگاور زنی کے نیزہ بازی ہوئی قیصور نیزہ بازی مین غالب آیا گرز بازی مین بھی غالب آیا تلوار کی نوبت آئی کوئی دس پندرہ ضرب کی ردوبدل ہوئی تھی کہ ایک مقام پر موقع پاکر جو قیصور نے تلوار لگائی تا دو ابرو اُتر آئی مسمار نے داستانہ مارا تلوار تو سر سے نکلگئی چادر خون سر سے جاری ہوئی قیصور نے آواز دی کہ اسکو لے جاؤ اور کوئی میرے مقابلے کو آئے مسمار کا بھائی معمار گرز مار ارزنگ سے اجازت لیکر آیا وہ بھی ہاتھ سے قیصور کے زخمی ہوا اب تو پہلوان نکلنے لگے اور زخمی ہونے لگے دو ایک کو قیصور آدمخوار نے جان سے مارا تین پہر دن اِسی طور سے گذرا کر قیصور نے اِس عرصے مین پندرہ پہلوان تو مجروح کیے اور تین جان سے مارے ارزنگ نے قصد کیا تھا کہ طبل بازپجوادے کہ نیرنگ تیرانداز داہنی طرف کی صف سے اپنے مرکب کو جولان کرکے روبرو ارزنگ کے آیا اور اجازت لیکر میدان مین پہونچا اور قیصور سے مقابلہ کیا گرز چلا نیزہ بازی مین دونون برابر رہے تلوار کی نوبت آئی پچاس ضرب کی ردوبدل ہوئی ایک مقام پر قیصور کے مرکب نے سکندری کھائی یہ اُس جھونک مین چلا اور مرکب کو سنبھالنے لگا کہ خود سر پر سے گر گیا نیرنگ نے اُسوقت کو غنیمت خیال کرکے ضرب لگائی کہ تا دو ابرو قیصور کے تلوار سر مین در آئی اِسنے برہم ہوکر داستانہ مارا تلوار تو جھنا کر سر سے نکل گئی اِسنے قصد کیا کہ مین بھی حریف پر وار کردون مگر چادر خون جو سر سے جاری ہوئی اُسکو بسبب خون کے جاری ہونے کے ضعف طاری ہوا اور غش آگیا پس نیرنگ نے قصد کیا کہ سر کاٹ لون کہ ایک سردار نے جو یہ حال دیکھا فورًا اپنا مرکب دوڑا کر بدون اجازت طومار شاہ نیرنگ سے آکر مقابلہ کیا اور کہا کہ او نامرد کوئی مجروح پر ہاتھ ڈالتا ہی نیرنگ نے کہا تو مقابلہ کر جواب دیا کہ مین موجود ہون یہ کہکر قیصور آدمخوار کو واپس کیا اور آپ اُسکا مقابلہ کیا

اُسنے کہا کہ تلوار برسون کی قصہ ایک دم مین پاک کرتی ہی نیزہ بازی وغیرہ فضول ہی اور ایک کو مین تلوار
سے مجروح بھی کر چکا ہون یہ تم لوگون کا خون بھی چاٹ چکی ہی بس تلوار ہی سے مقابلہ بہتر ہی اُسنے جواب دیا
کہ اِس تقریر فضول سے کیا حاصل ہی حربہ کر یہ مقام جنگ ہی نہ جاے گفتگو یہ سُنتا تھا کہ نیرنگ نے تلوار کا
وار کیا اُس سردار نے اُسکو روکیا وار بہم چلنے لگے جبکہ قیصور ایسا پہلوان اسکے ہاتھ سے مجروح ہوا
تو اُسکی کیا اصل ہی جو لڑسکے تھوڑی ہی دیر مین یہ بھی مجروح ہوا زخم کاری لگے اِسنے پھر قصد کیا تھا کہ
اسکا سر کاٹ لون کہ ایک اور پہلوان طومار شاہ سے اجازت میدان لیکر آیا اُسکو واپس کیا اُسنے
نیرنگ سے مقابلہ کیا یہ بھی زخمی ہوا اور ایک پہلوان آیا وہ نیرنگ کے ہاتھ سے مارا گیا راوی نے
بیان کیا ہی کہ چند سردار لشکر ارژنگ کے نیرنگ کی جنگ کا تماشہ دیکھنے لگے اور صف سے بڑھ آے
تھے اُسکا دل بڑھا رہے تھے جب نیرنگ نے ایک پہلوان کو جان سے مارا اور قیمار گزربان طومار شاہ
سے اجازت لیکر اُسکے مقابلے کو چلا اب کوئی تھوڑا سا دن باقی ہی آفتاب غروب ہونے کو ہی جابجا
دھوپ ہی رنگت دھوپ کی زرد ہو چلی ہی ارژنگ نے ابھی طبل نہین بجوایا ہی گو اُسکا قصد پہلے بھی
ہوا تھا جب کئی سردار مارے گئے تھے مگر نیرنگ نے نکلکر اُسکے قصد کو فسخ کر دیا تھا اب اِسنے پھر
قصد کیا تھا کہ مین طبل باز بجوادون کیونکہ میری فتح ہی اور میرا پہلوان غالب آیا ہی مگر قیمار کے نکلنے سے
کہ وہ لشکر طومار شاہ سے نیرنگ کے مقابلے کو نکلا اِسنے طبل نہین بجوایا کہ نیرنگ اِسکو بھی زخمی
یا قتل کرلے تو پھر بجواؤن یہ تو یہ خیال اپنے دل مین کر رہا ہی اُدھر قیمار چلا آتا ہی کہ طومار شاہ نے
طرف آسمان کے سر اُٹھا کر کہا کہ یا خداوند جلد کمک فرمایئے اور قیمار کو اِس کافر پر غالب فرمایئے
اِسنے بہت بدعت کی ہی یہ طومار شاہ کا کہنا تھا کہ ایک مرتبہ آسمان کو حرکت ہوئی اور شق ہو گیا اُسمین سے
نکل آیا جیسے اُسکا عکس نیرنگ پر پڑا یہ معلوم ہوا کہ کسی نے آگ مین ڈالدیا اور دھواں اُن سر سے
نکلنے لگا تھوڑے عرصے کے بعد شعلہ خود بخود جسم سے پیدا ہوا کہ مثل ہیزم خشک کے نیرنگ جلنے لگا
اُدھر وہ آفتاب اُس آسمان سے جدا ہوا اور کڑک کر اُن سردارون پر گرا کہ وہ بھی مثل اُسکے جلنے
لگے وہ آفتاب اُن سب کو جلا کر بلند ہو گیا اور آسمان پر جا کر غروب ہو گیا یہ حال جو قیمار نے دیکھا
یا تو طرف میدان کے جاتا تھا یا اُسی مقام پر تھم گیا اُدھر ارژنگ وغیرہ کو حیرت ہوئی اور بہت
افسوس کیا نیرنگ اور اُن سردارون کا چونکہ شام ہو گئی تھی دوسرے ارژنگ کئی مرتبہ طبل
باز بجوانے کا قصد بھی کر چکا تھا پس اُسنے حکم دیا کہ طبل باز بجے نقارے پر چوب پڑی صدا ے طبل باز
سنکے طومار شاہ نے بھی طبل باز بجوایا پس دونون لشکر طرف قیام گاہ کے واپس ہوے طومار شاہ
قیمار کو لیکر اپنے مقام کے اوپر واپس آیا اُدھر چترنگ وارژنگ مغموم و محزون واپس گئے
دونون لشکرون کے سوارون و پیدلون نے کمر کھولی بادشاہون نے دربار کیا سردار لباس
تبدیل کر کے حاضر دربار ہوے یہان بارگاہ طومار شاہ مین ناچ و رنگ و شراب خواری ہونے
لگی اُدھر ارژنگ نے بعد آرامش ہونے دربار کے بصلاح چترنگ و رختگان حکم دیا کہ بجے طبل
جنگ چترنگ نے کہا کہ بھائی صاحب کل میرے لشکر کے سردارون کے مقابلہ کرنے کی باری
ہی ارژنگ نے کہا کہ جو تمھاری راے ہو خیر تمھارے ہی لشکر کے سردار مقابلہ کرین کیا نقصان
ہی یہ کہکر دربار برخاست ہونے کا حکم دیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے جب چترنگ اپنی بارگاہ مین
آیا تہمتو نے پوچھا کہ آج کسکے لشکر نے مقابلہ کیا چترنگ نے کہا کہ ارژنگ کے لشکر نے تہمتو نے

کہا کہ کیا ہوا چترنگ نے جوابدیا کہ آفتاب پرست غالب آئے اور کیا ہوا اُسی طور سے آفتاب نے نکلکر
جلا دیا ثمود نے کہا کہ آفتاب جادو بہت بڑا ساحر زبردست ہے خیر دیکھا جائیگا چترنگ نے کہا کہ کل
میرے لشکر کی باری ہے ثمودیہ سُنکے خاموش ہو رہی اور لب چترنگ کے بوسے لینے لگی چترنگ کو بھی
بے خودی طاری ہوئی باہم عیش ہونے لگے ارزنگ اپنے خیمے مین گیا اور خواب مرگ مین مبتلا ہوا
اُدھر طومار شاہ کو ہرکارون نے خبر دی کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہے طومار شاہ نے بھی کوس حربی
کے بجنے کا حکم دیا یہان بھی نقارہ رزمی گڑگڑایا رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا طلایہ
پھرا کیا صبح کو ارزنگ وچترنگ دونون اپنے اپنے مقام پر خواب مرگ سے بیدار ہوے جیمون سے
نکلے لشکر لیکر میدان مین آئے اُدھر سے طومار شاہ لشکر لیکر پہونچا صف آرائی ہوئی حسب دستور فیقون
نے نکلکر نقابت کی آج لشکر چترنگ سے مرید تیغزن نکلا میدان مین آیا حسب اجازت ارزنگ وچترنگ
مبارز طلب کیا قیمار گرزباز طومار شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا باہم تنگا در چلی نیزے کی نوبت
آئی نیزے بیکار ہوے گرز چلنے لگا قیمار نے جو دو دستی گرز مارا مرید پیوند خاک ہو گیا استخوان کا نشان
بھی نہ باقی رہا کہ کیا ہوے قیمار نے مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان نکلا اُسکو بھی اُسنے گرز سے ہلاک
کیا پھر مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان نکلا وہ بھی ہلاک ہوا پھر مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان آیا
اُسپر جو گرز کا وار کیا اُسکا شانہ اتر گیا اُسکو اِسنے یہ کہکر واپس کیا کہ کسی اور کو میرے مقابلے کے لیے
بھیجدے مین تجھسے مقابلہ نہ کرونگا کیونکہ تو مجروح ہو گیا ہے پس وہ واپس گیا اور پہلوان آیا وہ بھی اسکی ضرب
گرز سے مجروح ہوا تا دو پہر اِسنے سات پہلوان گرز سے زخمی کیے اور تین جان سے مارے یہ حال دیکھکر
شدید تبرزن چترنگ وارزنگ سے اجازت لیکر اور مرکب کو جولان کر کے قیمار کے مقابلے کو
آیا آتے ہی بدون کچھ کہے سنے تبر کا وار کیا قیمار کا شانہ زخمی ہوا مگر قیمار نے جرأت کر کے گرز کا وار کیا
اِسنے خالی دیا اور پھر تبر کا وار کیا کہ سر قیمار کا مجروح ہوا یہ حال دیکھکر اور ایک سردار نے نکلکر مقابلہ
کیا وہ بھی اُسکے تبر سے مجروح ہوا اور ایک سردار نے مقابلہ کیا وہ جان سے مارا گیا پس طومار شاہ نے
آسمان کی طرف دیکھکر کہا کہ یا خداوند آپ کے بندے مجروح ہوتے ہین انکی خبر لیجیے بس یہ کہنا تھا کہ آسمان
شق ہوا دوسرا آفتاب نکلا ایک آفتاب تو نکلا ہوا تھا یعنی آفتاب اصلی اسکا ظاہر ہونا تھا اور عکس
شدید پر پڑتا تھا کہ اُسکے سر سے شعلے نکلے اور وہ جلنے لگا آفتاب گڑگڑا کر زمین پر آیا اور اُسپر گرا کہ وہ
خاک سیاہ ہو گیا جلکر صدا آئی کہ ہم اسی طور سے سب کو جلا دینگے بس پھر بلند ہو گیا اور آسمان مین جاکر
پنہان ہو گیا ارزنگ وچترنگ وغیرہ کے ہوش جاتے رہے مگر ایسے کمبخت سخت ہین کہ ہوش جاتے رہے
لیکن لشکر لیکر واپس نہ گئے چترنگ نے اشارہ کیا کہ ایک سردار اور برائے مقابلہ بہ اجازت چترنگ
میدان مین آیا مبارز طلب کیا اُدھر سے سردار نکلے مقابلہ ہونے لگا سردار چترنگ نے اُس پہلوان کو
زخمی کیا اُدھر سے اور ایک پہلوان گیا وہ بھی زخمی ہوا اسکا زخمی ہونا تھا کہ پھر سر اُٹھا کر طومار نے فریاد
کی پس آسمان شق ہوا آفتاب ظاہر ہوا کڑک کر اُس سردار پر گرا اُسکو جلا کر خاک کر دیا اسی طور سے
بلند ہو کر آسمان مین گیا اور پنہان ہو گیا یہ دیکھکر ارزنگ وچترنگ کے حواس جاتے رہے ارزنگ
نے اژدر جادو کی طرف دیکھا اور کہا کہ اُستاد اسکی کوئی تدبیر فرمائیے اژدر نے جوابدیا کہ آج آپکے
لشکر کے مقابلے کا دن نہین ہے جو مین تدبیر کرون ہان اگر آپ کے لشکر کے سردار مقابلے کو جاتے
تو مین ضرور تدبیر کرتا چترنگ سے فرمائیے گا وہ اسکا تدارک بذریعہ اپنے ہرکارون کے کرین گیا

خاموش ہین یہ جواژدر نے کہا ارزنگ نے چترنگ کی طرف دیکھا اور کہا کہ سُنا تمنے اُستاد نے کیا جواب
اِسکا بندوبست جلدی کرنا ضرور ہی کہانتک اہل لشکر کو قتل کرایا جاے چترنگ نے یہ سُنکے طرف اُس
ابر کے دیکھا اور کہا کہ سُنا آپ نے کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین اے میرے فرشتگان عذاب اُس ابر سونی رنگ
سے صدا آئی کہ اے خداوند چترنگ اب یہ جواب دیجیے کہ اسوقت تو تدارک ہو نہین سکتا ہی ہان اگر کل کی
بھی میدان داری ہمین نوگ کرین تو اسکا بندوبست ہو پس یہی امر چترنگ نے ارزنگ سے کہا
ارزنگ نے سختگان واسلم ودیلم وقرماسب واژدر کی طرف دیکھا سب نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی
گو خلاف عہد ہی مگر جبکہ وہ اور ہم ایک ہین تو کوئی نقصان نہین ہی کل کی بھی میدانداری سرداران چترنگ
کرین ارزنگ نے چترنگ سے کہا کہ کیا نقصان ہی اگر یہی مرضی ہی تو شوق سے کل کی بھی میدانداری کو
تمھارے لشکر کے سردار کرین ہان اپنے مطلب سے کام ہی اُن لوگون کو شکست دینے سے غرض ہی
یہ کہکر ارزنگ خاموش ہو رہا و نیز چترنگ بھی راضی نے بیان کیا ہی کہ ابھی کوئی دو پہر دن باقی تھا
کہ یہ سردار آفتاب سے جلکر خاک ہوا تھا اور طبل بازبھی لشکرون مین نہین بجا تھا کہ لشکر واپس جاتے
اسی طور سے لشکر دونون طرف کے میدان مین صف آراہین نہ اِدھر سے کوئی نکلتا ہی نہ اُدھر سے
نہ طبل بازبجتا ہی سختگان نے جو یہ رنگ دیکھا تو چترنگ سے کہا کہ کیا کوئی اب آپ کے لشکر سے برائے
مقابلہ نہ جائیگا ایک ہی سردار کے مارے جانے سے آپ کے لشکر کا دل ٹوٹ گیا آپ کس برتے پر
آئے یہ کیسے آپ کے لشکر کے بودے سردار ہین حیف کی بات ہی کہ آپ ایسا بودا لشکر لیکر برائے
مقابلہ تشریف لاتے تھے یا تو صاحب کسی کو برائے مقابلہ روانہ فرمائیے یا خداوند سے کہیے کہ وہ
طبل بازبجوادین گو موقع تو نہین ہی یہ کہانتک ہوگا کہ لشکر بیکار صف آرا میدان مین رہین پس معلوم
ہوا کہ آپ کے لشکر مین کسیکا دل نہین ہی نہ کوئی بہادر ہی سب بزدل ہین جسکے آپ شریک ہون اُسکا
لشکر بھی آپ کے لشکر کا طریقہ دیکھکر بزدل ہو جاے اُسکی بھی آبرو جاے بے عزتی ہو سر میدان وہ
ذلت پاے یہ جو تقریر سختگان نے چترنگ سے کی اور غیرت دلائی کسیقدر تاناپس چترنگ کو حمیت
آگئی اور اپنے لشکر کی صف کی طرف دیکھا ایک سردار رشک رستم و اسفندیار اپنے زرہ بکتر کو صف
سے نکالکر روبرو چترنگ کے آیا اور اجازت لیکر قصد میدان مین جانے کا کیا کہ سختگان نے کہا کہ بھائی
اپنا نام بتادو تاکہ ہم تمھارے نام سے آگاہ ہون کیونکہ ہمکو یہ امر معلوم ہی کہ تم اب میدان مین جاکے
زندہ نہ واپس آؤگے یا کسی سردار کے ہاتھ سے مارے جاؤگے اور اگر ایسا نہ ہوا اور تم غالب
آئے تو وہ آفتاب تمکو جلادیگا بس نام مجھکو معلوم ہو جاے تو مین وہی نام لیکر تمھاری ماتمداری
کرون اُسنے تیوری پر بل ڈالکر کہا کہ کیا کلام بدشگونی زبان سے نکالتے ہو اور برہم ہوکر کہا کہ میرا
نام منصور تیغ باز ہی مجھکو کیا کوئی قتل کریگا ہان اِس امر سے ناچار ہون کہ سحر سے بس نہین چلیگا
شاید آفتاب سے جل جاؤن سختگان نے کہا کہ بھائی منصور آفتاب سے بچنے کی ہم تمکو تدبیر بتاتے ہین
اگر تم اُسپر عمل کرو اُس تدبیر کو سُنکے تم یہ ضرور کہوگے کہ یہ میری مردی و بہادری و دلاوری کے بالکل
خلاف ہی کیونکہ تمھارے رُخ سے جرأت آشکارہ ہی مجھکو تمھارے حال پر بڑا افسوس ہی کہ تم ایسا
پہلوان زبردست یون ضایع ہو کہ جسکا کچھ سر و پانون نہین بے بس ہوکر مرو مقام افسوس ہی
بھائی بس انسان کو لازم ہی کہ اپنی جان کی حفاظت کرے اور اُسکو جہانتک ممکن ہو بجاے کسی کے
ہاتھ سے مرنا خواہ تلوار سے قتل ہونا اِس مین نام ہی مگر ایسطور سے جلکر مرنے مین کوئی نام نہین ہی

بس جو مین تدبیر بتاتا ہون اگر تمنے اُسپر عمل کیا تو اِسقدر لوگ ہمکو کہینگے کہ جان کے خوف سے بھاگ گیا تم کسی بہادر کے روبرو سے نہین بھاگو گے بلکہ ایک بلاے ناگہانی سے کہ جسکا تم دفعیہ نہین کر سکتے ہو اُسکے دفع کرنے مین ناچار و مجبور ہو منصور نے جو یہ تقریر سنی جواب دیا کہ جلد بیان کرو کہ وہ کیا تدبیر ہی اِس تقریر بیجا سے کیا حصول ہی بیکار وقت ضایع کرتے ہو سختگان نے جواب دیا کہ میرا منشا یہ ہی کہ جو گھڑی تم یہان ہو وہ ہو اور مین تمکو دیکھتا ہون کہ خوب جی بھر کر دیکھ لون پھر تم کہان اور مین کہان تم مردون مین شامل ہوگے اور مین زندون مین ہونگا بھلا زندون مین مردون کا کیا کام اور مردون مین زندون کا کیا کام اُسنے کہا کہ تو تو یون ہی بیہودہ تقریر کیا کریگا مین جاتا ہون سختگان نے کہا کہ بھائی مجھکو تجھسے ازحد محبت ہی برہم نہ ہو یون تجھسے وہ تدبیر بیان کرتا ہون وہ تدبیر یہ ہی کہ اگر تم کسی پہلوان کے ہاتھ سے زخمی ہوے تو واپس آؤگے اگر مارے گئے تو بڑا نام ہوا اور شاید تمنے دو ایک پہلوان اُس لشکر کے مجروح کیے یا قتل کیے اور تمھاری ظفر ہوئی تو تم یہ خیال رکھنا کہ جب طومار شاہ آسمان کی طرف سر اُٹھا کر فریاد کرے اور آسمان کو حرکت ہو اور شق ہو اور آفتاب نکلے تو فوراً مرکب کی باگ پھیر کر اپنے لشکر کی طرف چلے آنا یون اپنی جان بچانا کوئی پس و پیش نہ کرنا اسمین تمھارے لیے کوئی قباحت نہین ہی کیونکہ تم اپنی جان کی حفاظت کروگے بلاسے اور کوئی تمکو بدنام نہ کریگا اگر کوئی اور اعتراض کرے تو یہ جواب دینا کہ مین نے جان کی حفاظت کی اور سپاہی کے چھتیس ۳۶ فن ہین جس فن سے چاہا اپنی جان بچائی اور مین کسی سردار یا پہلوان کے روبرو سے نہین فرار ہوا بلکہ ایک بلاسے کہ جس سے کچھ بس نہین چلتا ہی بھاگ کر اپنی جان بچائی بروقت یہ جواب دوگے تو پھر کوئی اعتراض نہ کریگا اگر تمنے میری اِس تدبیر پر عمل کیا تو جان بچی ورنہ مردہ تو ہو ہمکو تو تمھاری طرف سے ناامیدی ہی چرتنگ شاہ تو تمکو اپنے ہاتھ سے کھو چکے ہین یہ تدبیر ہی جو کہ مین نے بیان کی منصور نے جواب دیا کہ یہ تو مجھسے نہ ہوگا چاہے جان جاے چاہے رہے مین تو میدان سے نہ بھاگون گا سختگان نے کہا کہ مین پہلے ہی جانتا تھا کہ میرا کہنا بیکار ہی یہ نہ مانینگے مگر پھر مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ تم اپنی نیکی سے نہ باز آؤ اور اپنا حق ملاقات ادا کرو اُنکو اختیار ہی خیر جاؤ تمکو سپرد خداوند لقا و زمرد ثانی کیا یہ کہکر اور سر پر سے رنیدہ اُتار کر یون دعا مانگنے لگا کہ اے خداوند لقا و زمرد ثانی آپ منصور کو اپنے پاس نہ طلب فرمایئے گا مجھکو اِس سے بہت محبت دانش ہی مین آپ کا بندۂ خاص ہون آپ سے بمنت التماس کرتا ہون میری اسوقت کی دعا کو سماعت فرماکر قبول فرمایئے کیونکہ آپ بڑے رحیم ہین میرے حال پر رحم فرمایئے یہ آپ کا ایک ادنیٰ سی رحم تھا کہ خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نے جب کہ آپ سپائل مین قیطول پر خدائی کرتے تھے عالم خواب مین مبتلا تھے آپ کی ریش مبارک پر پیشاب کرکے موتیون کے لالچ مین آپ کی ریش کو مونڈ لیا اور آپ کو خبر نہ ہوئی جب صبح کو آپ کو معلوم ہوا تو کوئی آپ نے اُس بندۂ گستاخ سے اس خطا کا عوض نہ لیا بلکہ وہ موتی مع ریش اُسکو معاف کر دیے گو وہ بندۂ مغضوب تھا اُسپر آپ نے رحم کیا اور مین بندۂ خاص ہون مین نے کبھی کوئی خطا نہین کی ہی بیگناہ ہون مجھکو یقین ہی کہ آپ ضرور میری خطا کو معاف کرینگے اور میری دعا قبول کرینگے اور اسی طرح سے بہت سے رحم آپ نے فرماے ہین کہ جنکا ذکر بیکار ہی سب پر ظاہر ہی کہ آپ کی بیٹیان اور بہوین ہمراہ خدا پرستون کے نکل گئین اور اُنکے ساتھ مزے کرنے لگین مگر آپ نے کچھ خیال نہ کیا اُنکی خطائین بخشدین نہ اُنپر اپنا غضب نازل کیا نہ خدا پرستون پر اُنکی ذات

ایسی رجیم ہی یہ دعا کرکے رقعیدہ سر پر رکھا اور اپنے مقام پر بیٹھ گیا سختگان کے اِن کلمات سے گو چرتنگ و ارزنگ کو بہت غصہ آیا مگر یہ خیال کرکے کہ یہ مسخرہ ہی کچھ نہ کہا مگر جو جو سردار و افسر و پہلوان قریب تھے وہ منھ پر رومال رکھکر ہنسے اور باہم اشارون مین کہا کہ کیا حرامزادہ اور چرب زبان ہی کیسے کیسے کلمے کہہ گیا مگر اسکا کوئی کچھ نہ کرسکا و بہت بڑے عزیز لقا کے موجود تھے کچھ نہ بنا سکے سوائے خاموشی کے یہ لوگ تو باہم اشارون مین یہ تقریر کر رہے ہین اُدھر منصور سختگان کی تقریر سنتا ہوا ہنستا ہوا مرکب کو اُٹھائے ہوے طرف میدان کے چلا جاتا تھا دل مین خیال کرتا جاتا تھا کہ سختگان نے تدبیر تو اچھی بتائی ہی اِس بلا سے جان بچانیکی در اصل کوئی اعتراض نہین کرسکتا ہی اگر کرے بھی تو بہت سے جواب ہین یہ باتین دل مین کرتا ہوا اور خیال کرتا ہوا کہ جب وہ موقع آئیگا دیکھا جاے گا میدان مین پہونچا پہلے خوب سراپا میدان کا دیکھا یا جب خود بھی از سر تا پا دریاے عرق مین غرق ہوگیا اور مرکب بھی بس نیزے کو زمین مین گاڑکر اور مرکب کی باگ روک کر دم راست کیا پس جسوقت پسینہ خشک ہوگیا لشکر آفتاب پرستون کی جانب دیکھکر صدا دی کہ جسکو تمناے مرگ ہو وہ میرے مقابلے کو آئے وہ لوگ تو اِس انتظار مین تھے کہ کوئی نکلکر میدان مین آکر مقابلہ کرے یہ صدا سنتے ہی بائین طرف سے ایک پہلوان نے مرکب نکالا طومار شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا ہم تکاور ہوا منصور کا مرکب کوئی دو قدم اسکا مرکب پانچ قدم پسپا ہوا دونون مرکبونکو مسلکر ہم مقابل ہوے نیزہ بازی ہونے لگی منصور نے نیزے کو اسکی کمر مین بند کرکے قاش زین سے اُٹھا لیا اور زمین پر مارا کہ اُسکے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے تتق گرد کا اُٹھا کہ جسنے اسکو پوشیدہ کرلیا اُس تاریکی مین اُسکی روح ناپاک خاک کے پردے مین طرف دوزخ کے راہی ہوے یہ جرأت دیکھکر لشکر چرتنگ و ارزنگ مین ایک شور تحسین و آفرین بلند ہوا سب لشکر کے علم جلوہ گری مین آئے سختگان نے رقعیدہ اپنا طرف آسمان کے اچھالا اور بہت خوش ہوا کہا کہ واہ کیا جرأت کی ہی مگر اسکی خبر نہین ہی اسکو آفتاب مزدور جلا دیگا یہان سختگان تو یہ تقریر کر رہا ہی اُدھر منصور نے مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان نکلا طومار شاہ سے اجازت لیکر اور مقابلہ کیا اُسکو بھی منصور نے مثل اُسکے پیوند زمین کیا اب کی مرتبہ اُس مرتبہ سے زیادہ شور و غل ہوا اور سب نے تعریف کی پھر اُسنے مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان نکلا بہ اجازت طومار شاہ اِس سے اور اُس سے نیزہ بازی ہوئی کوئی کاربراری نہ ہوئی تلوارین کھنچین نوبت آئی وہ منصور کے ہاتھ سے مجروح ہوا اور ایک پہلوان نکلا اُسکے مبارز طلب کرنے پر طومار سے اجازت لیکر آیا تھا وہ بھی مجروح ہوا اور ایک پہلوان نکلا وہ جان سے مارا گیا اب تو منصور تلوار لیے ہوے مثل شیر غضبناک کے جھوم رہا ہی اور مبارز طلب کر رہا ہی حالت یہ ہی کہ جو کوئی مقابلے کو آیا یا تو مجروح ہوا یا مارا گیا تلوار سے خون ٹپک رہا ہی ارزنگ و چرتنگ خوش ہو رہے ہین چہرون پر آثار سرور ظاہر ہین مگر سختگان کہتا ہی کہ یہ مقام ابھی خوشی کا نہین ہی جب تو اُسوقت خوش ہونگا کہ جب یہ زندہ واپس آئیگا آفتاب نہ جلائیگا مجھکو تو مایوسی ہی اسکی جان کی خداوند خیر کرین کیونکہ اُسنے کئی سردار مارے اور بہت سے مجروح کیے ہین اب کچھ ہی عرصہ ہی کہ طومار شاہ فریاد کرے مین نے جو تدبیر بتائی اگر وہ تدبیر کریگا تو ضرور جان بچیگی ورنہ مشکل ہی یہان یہ تقریر ہو رہی ہی ارزنگ و چرتنگ یہ جواب دے رہے ہین کہ تو ہمیشہ سے ہماری رائے جانتا ہی ہمارے روبرو ایسے کلمے زبان پر نہ لایا کر

وہان منصور مقابلہ کر رہا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب کوئی ایک گھنٹہ دن باقی رہا اور منصور نے دیر سے اسوقت تک دس پہلوان مجروح کیے اور چار جان سے مارے نوبت یہ ہی کہ جو گیا مجروح ہوکر آتا اب طومار شاہ کو تاب نہ رہی ایک مرتبہ تاج اُتار کر اور ہاتھون پر رکھکر سر کو بلند کرکے ہاتھ طرف آسمان کے اوٹھاکر کے یون فریاد کرنے لگا کہ یا خداوند درخشان مہر تابان و آفتاب دوران وای نائب خداوند یعنی فرزند خداوند برحبیں ان بندون سے کونسا ایسا قصور ہوا ہی کہ آپ دونون صاحب خفا ہوگئے ہین اور یہ عتاب ہی یون اپنے بندگان خاص کو حریف کے ہاتھ سے ذلیل کراتے ہین آج جو میدان مین گیا یا مجروح ہوا یا مارا گیا اگر یہی عتاب ہی تو آپ خود اپنا عذاب نازل فرمائیے آپ کے ہاتھ سے ذلت گوارہ ہی اِسنے نہ ذلیل کرائیے بہتر ہوگا کہ ایک مرتبہ ہم سب کو اپنے عذاب سے قتل فرمائیے کیونکہ ہمسے دشمنون کی خوشی نہین دیکھی جاتی ہی وہ ہمکو دیکھ دیکھکر ہنستے ہین آپ کے بندے ہم ہوکر یون لوگ ہمپر ہنسین اور طعنہ زنی کرین جلد کام فرمائیے اس مرتد کے زور کو ڈھائیے یون جو طومار نے فریاد کی ایک مرتبہ آسمان کو بہت شدت سے حرکت ہوئی زمین کو زلزلہ سا ہوا صدائے مہیب آئی کہ کیون گھبراتا ہی ہم اسپر اپنا عذاب نازل کرتے ہین ہمکو سب امر کی خبر ہی ہم اپنے بندون سے غافل نہین ہین صرف ارژنگ و چرتنگ کی خدائی کا تماشہ دیکھتے ہین اور اُنکے خوش کرنے کو اپنے بندون کو اُنکے سردارون کے ہاتھ سے قتل کراتے ہین ورنہ ہمارے بندون کو کوئی بنگاہ کج بھی دیکھ سکتا ہی تم لوگ اطمینان رکھو کہ جسقدر بندے اس مقابلے مین اُن لوگون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین بلکہ اسنے زیادہ برروز جشن ولادت اپنے فرزند کے جسدن اُنکی ولادت کا جشن ہوتا ہی اور سب بندگان ہماری دعوت کھانے آتے ہین پیدا کرینگے ہمنے یہان اُنکے بڑے مرتبے کیے ہین یہ لوگ یہ لوگ یہان بہت خوش ہین تو تاج کو سر پر رکھ مین اپنا عذاب نازل کرتا ہون بلکہ اسکے ہمراہ اور دیر بھی یہ جو صدا آئی پس سب اہل لشکر مع طومار شاہ و سرشار شاہ وغیرہ کے کانپ کر رہگئے اور یا خداوند کہکر سجدے کو خم ہوگئے یہ صدا ارژنگ و چرتنگ و سختگان و کل لشکر نے سُنی سختگان نے تو اُسوقت پکار کر منصور سے کہا تھا کہ جب طومار شاہ نے تاج اُتار کر فریاد کرنا شروع کی تھی کہ ای پہلوان جہان دیکھو میرے کہنے پر عمل کرو اور اپنی جان بچاؤ اب بلا نازل ہوتی ہی طومار شاہ نے فریاد کرنا شروع کی ہی کوئی دم مین آسمان شق ہوتا ہی اور آفتاب ظاہر ہوتا ہی اور تم جلتے ہو مگر منصور نے کچھ خیال نکیا کہ یہ کیا بکتا ہی گو اُسنے اپنے دل مین یہ مصمم قصد کر لیا تھا کہ اُدھر آسمان شق ہوا اور آفتاب ظاہر ہوا اس مین نے مرکب کو بھگایا اِس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہی خوب سختگان نے جان بچانے کی تدبیر بتائی ہی ضرور مین اسکی تدبیر پر عمل کرونگا یہ اِس انتظار مین کھڑا ہوا تھا کہ آفتاب ظاہر ہو کہ مین بھاگون کہ وہ صدا آئی اُسنے بھی سُنی اُدھر سختگان اپنا منھ پیٹ رہا تھا کہ افسوس میرے کہنے پر عمل نہین کرتے ہین نہ معلوم اِنکو کیا خیال ہی اپنی جان بچائین ارژنگ و چرتنگ سے کہہ رہا تھا کہ یہ میرے سخن ناشنو ہین مین نے پکار کر بھی کہا مگر نہ سُنا اپنی جان شاید اِنکو دو بھر ہی تھوڑا ہی عرصہ ہی بلا کے نازل ہونے مین کہ وہ صدا سُنی ایک مرتبہ بیتاب ہوکر پکارا کہ بھائی منصور جلد بھاگو جان بچاؤ کیسے نادان ہو مین تمسے کتنی دیر سے کہہ رہا ہون ارے تمنے کچھ سُنا ہی کہ کیا صدا آئی ارے حریف اپنا کام کر چکا ہی اب دیر نہین جو دم کی ہوا کھاتے ہو کھاتے ہو مفر اسی مین ہی کہ بھاگ کر لشکر مین چلے آؤ کیون مفت اپنی جان تلف کرتے ہو اپنی جوانی پر رحم کھاؤ تمکو قسم ہی خداوند لقا و زمرد ثانی دارژنگ و اسپ

خداوند چترنگ کے سرکی کہ میرے کہنے پر عمل کرو عاقل کو زیبا ہی کہ جو وہ کرے اُسپر عمل کرے یہ خیال کرکے
کہ کچھ تو بہتری ہی جو یہ ہمکو سمجھاتا ہی سختگان نے جو یہ پکار کر کہا چترنگ و ارزنگ نے برہم ہوکر کہا کہ بیکار اپنے
گلے کو چیلا اجلا کر پھاڑے ڈالتا ہی ہمارے کان کے پردے کھائے جاتا ہی تیری بلا سے وہ جل جائیگا تیرا
کیا ہوگا اگر اُسکو اپنی جان پیاری ہوگی بچا لیگا تو کیون بیتاب ہوا جاتا ہی تو نے سمجھا دیا قبول کرنے
نہ کرنے کا اُسکو اختیار ہی کیا اُسکو اپنی جان عزیز نہین ہی کہ وہ فکر کرے کوئی تو بات اُسنے سوچ لی ہوگی
جو تیرے کہنے پر عمل نہین کرتا ہر شخص کو اُسکی لیاقت کے موافق ہمنے عقل دی ہی وہ اپنے نیک و بد کو
خیال کرسکتا ہی سختگان نے کہا کہ کچھ بھی نہین سوچا ہی مفت جان جاتی ہی خداوند مجھسے صبر نہین ہوسکتا ہی
مین کیا کرون ارزنگ نے کہا کہ پھر ہمارے پاس سے علحدہ ہوجا اور جہانتک تجھسے ہوسکے تو چلا
تیرا ہی گلا پڑیگا ہمارا کیا جائیگا تو بڑا احمق ہی جو تجھسے صبر نہین ہوسکتا ہی ارے احمق ہمنے جو اُسکی اسی طور
سے لکھی ہو کہ وہ جلکر مرے اب کوئی ہم تبدیل تو کر نہین کرسکتے ہین کہ بدل دین تو ہمارے قدرت کے
کارخانون مین دخل دیتا ہی جو لکھدیا لکھدیا کوئی مہاجنی کھاتا تو ہی نہین کہ ہر روز بدلا جاتا ہی یہ خدائی دفتر
ہی جو اسمین جسکے حق مین لکھدیا گیا یہ جو ارزنگ و چترنگ نے برہم ہوکر کہا اور یہ بھی کہا کہ تو کیون
مرا جاتا ہی ہم اپنی قدرت سے اِس سے اچھے بندے پیدا کرسکتے ہین اسکی کیا اصل ہی سختگان یہ
کہکر خاموش ہورہا کہ میری بلا سے اُسکی جان جائیگی آپ بیکار خفا ہوتے ہین مین اُسکے اچھے کے لیے
کہتا تھا کوئی میرا نفع نہین ہی ابھی جل جاے اُسکے ساتھ اور دس پانچ جل جامین میری بلا سے مجھکو کیا ہی
اگر یہ لشکر برباد ہوگا مین نوکری پیشہ ہون اور کسی مقام پر ملازمت کرلونگا اگر وزارت نہ ملیگی تو
خدمتگاری تو ملیگی تین روپے کی یہ بھی نہین تو مزدوری کرونگا دن بھر مین تین آنے پیدا کرلونگا یہ بھی اگر
نہ ہوسکیگی تو بھیک تو کہین نہین گئی ہی مین بہرصورت اپنی زندگی بسر کرلونگا اپنے بچے بالے وہ بھی
کچھ نہ کچھ کرکے پیدا کرلین گے جو لڑکے ہین وہ بھیک مانگین گے لڑکیان کسب کمامین گی جورو کمر پر
آنکی نانکہ بنکر بیٹھے گی میری عمر بہر طور بسر ہوجائیگی آپ لوگ مارے مارے پھریگا کوئی دمڑی کو
بھی نہ پوچھیگا جہان جائیگا یہی زبان سے نکلے گا من چہ تقدیر کردم میرے قدرت ما بدولت جسکے
سامنے یہ کلمہ نکلا اُسنے گردن مین ہاتھ دیکر نکالدیا کہ یہ دیوانے ہوگئے ہین اِنکا یہان کام نہین ہی آپ
لوگون سے یہ کوئی پیشہ نہ ہوگا اب ہی لوگون کی خرابی ہی مین جو کچھ کہتا ہون آپ کی بہتری کے لیے
کہتا ہون ارزنگ نے کہا کہ سختگان اِسوقت میرا دل قابو مین نہین ہی مجھکو خفقان ہوگیا ہی تیرے
حواس پراگندہ ہین کہ تو مثل دیوانون کے کلام کررہا ہی تیری بلا سے کچھ ہو سختگان نے کہا کہ مین سچ کہتا
ہون دیوانہ نہین ہون بلکہ اورون کو دیوانہ بناتا ہون بڑا سیانہ ہون ارزنگ نے کہا کہ بس خاموش
بک بک کر دماغ پریشان کردیا اور بہت برہم ہوکر کہا سختگان تو یہان ارزنگ کے برہم ہونے سے
خاموش ہوا اُدھر منصور کے بھی کان مین وہ صدا آئی اور جو کچھ سختگان نے پہلے پکار کر کہا تھا وہ بھی
سنا تھا اور اب جو پکار کر کہا وہ بھی سنا اور وہ صداے مہیب بھی سُنی اور خیال کرکے جو دیکھا تو آسمان
کو متحرک پایا خیال کیا کہ سختگان درست کہتا ہی اسکے کہنے پر عمل کر کیون اتنی سی بدنامی کے لیے اپنی لعل
سی جان برباد کرا ابھی نئی نئی شادی ہوئی ہی جورو بھی جوان ہی اُسپر رحم کھاے یہی بدنامی ہوگی کہ میدان
سے بھاگا جان تو بچیگی بس بھاگ یہ خیال کرکے تلوار کو میان مین کیا اور مرکب پر سنبھلکر بیٹھا اُٹھا کر
کوڑا مرکب کے مارا جس مرکب نے کبھی تازیانہ نہ کھایا ہو اُسپر جو کوڑا پڑا وہ بلبلا کر اور کنوتی بدل کر

چلا اُسنے اسکا رُخ لشکر کی طرف کیا اور رہیم کو مُرے مارنے لگا اور اُسکو اپنے لشکر کی طرف لیکر چلا مرکب اس تیزی سے جاتا تھا کہ ہوا سے سر اُسکے گرد قدم کو نہ پہونچتی تھی بیک خیال و بیک نگاہ تھک کر رہے جاتے تھے سرپٹ زمین سے ملا ہوا چلا جاتا تھا یہ اپنی ران پر پھیلے ہوے پیری جمائے بیٹھا ہوا تھا یہ خیال تھا کہ قبل اِسکے کہ آسمان شق ہو اور آفتاب نکلے کہ مین لشکر مین پہونچ جاؤن تا کہ جان بچ جاے یہ تو اُدھر بخوف جان مرکب کو بھگاے ہوے چلا جاتا ہی اِسکی یہ حالت دیکھکر ایک مرتبہ کل لشکر طوما شاہ وغیرہ نے غل کیا کہ وہ بھاگا ہی وہ بھاگا ہی کیا نامرد ہی کہ میدان سے بھاگا ہم شیران بیشۂ نبرد کا مقابلہ کر کے اسنے یہ بھی خیال نہ کیا کہ یہ لوگ کسکی نسبت کہہ رہے ہین چلا جاتا ہی سختگان نے جو اُسکو بھاگتے ہوے دیکھا ایک مرتبہ کھڑا ہو گیا ایک ہاتھ کمر پر رکھکر دوسرا ہاتھ بلند کر کے اُنگلیان مسکا رتا تھا یا کلکر ناچنے لگا اور سُنمین یہ کہنے لگا کہ اور تیزی سے اور تیزی سے جہانتک تیرے ہاتھ مین قوت ہو تازیانہ لگاے جا بہت قریب آگیا ہی کچھ خوف نکر اب کچھ فاصلہ نہین ہی جو جو یہ صدا منصور کے کان مین آتی ہی وہ وہ مرکب کو مارتا ہی اور مرکب تلملا کر بھاگتا ہی تمام اُسکے پٹھون اور چوتڑون سے خون جاری ہی تازیانہ کے نشان پڑ گئے ہین زخمی ہو گیا ہی موزون کے کانٹون نے تمام شکم کو مجروح کر دیا ہی اِسکے دونون ہاتھ دونون پانؤن برابر چلے جاتے ہین پانؤن سے ایڑ دے رہا ہی ہاتھون سے تازیانے لگا رہا ہی ابھی یہ لشکر مین پہونچا نہین تھا کہ یکایک صدا آئی کہ کہان تو بھاگا جاتا ہی کیا بھاگ کر بچ جائیگا یہ تیرا خیال خام و تصور ناتمام ہی مین مثل چرتنگ و ارژنگ کے خدا نہین ہون کہ جو اُسکے روبرو سے بھاگ جائے پھر وہ اُسکا کچھ نہ کر سکین مین خدا ے برحق ہون اگر تو تحت الثری مین جا کر پوشیدہ ہو گا مین وہان تجھپر اپنا عذاب نازل کرونگا اگر بالاے آسمان جاے گا وہان بھی تو اب بچ نہین سکتا ہی یہ لشکر کیا ہی کوئی خدا کے عذاب سے محفوظ رہ سکتا ہی جسپر خدا کا عذاب نازل ہو اُسکو کون پناہ دے سکتا ہی کس مین یہ قدرت ہی خیر ہمکو بھی دیکھنا ہی کہ چرتنگ و ارژنگ کیونکر بچاتے ہین تو اُنکی پناہ مین چلا ہی وہ بھی تو اپنے کو خدا کہلاتے ہین ذرا ہم بھی تو اُنکی خدائی کی قدرت دیکھین اُنکے تو خاندان مین خدائی ہوا کرتی ہی اُنکا دادا خدا تھا باپ خدا تھا وہ خود بھی خدا ہین اور دو خدا ایک مقام پر ہین اور مین اکیلا ہون اگر نہین تو بھی زیادہ زور ہو گا تو لشکر کو جاے اسمن خیال کرتا ہی خیر جا کیون اپنے ساتھ اور دس بیس کی جان لیگا اب تو زندہ بچے گا جہان جائیگا مارا جائیگا اب یہ سب ایسی سُنتا ہی یہ اُسی طور سے چلا جاتا ہی سختگان نے جو یہ صدا سُنی منصور سے پکار کر کہا کچھ خوف نہ کرنا برابر چلا جا یہ صرف دھمکانے کی بات ہی تیرے ڈرانے کے لیے کہتا ہی ادھر تو لشکر مین پہونچا اور پھر تیرا کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی یہان دو خدا موجود ہین تجھکو بچا لین گے جو بلا تجھپر آئیگی دونون ملکر اپنی قدرت سے اُسکو دفع کرینگے یا اُسکی مجال ہی جو یہان کوئی تجھکو جلا سکے آخیری حفاظت ہو جائیگی یہ سب تیرے ڈرانے کے لیے باتین ہین جس مین تو یہان نہ آئے اور حریف اپنا کام کرلے یہ کسی مین قدرت نہین ہی کہ یہان آکر تجھکو اذیت دے خداوند ارژنگ موجود ہین یہ صرف اُسی میدان تک ہی اور جہانتک وہ آسمان ہی تو نے خوب کیا جو وہان سے فرار کیا اب تھوڑا راستہ طے کیا ہی اور تھوڑا اور باقی ہی ابھی تو نے مرکب کو تیز کیا اور تو پناہ مین خداوند ارژنگ و چرتنگ کی پہونچا تو نے خوب میرے کہنے پر عمل کیا مین تجھسے بہت خوش ہوا سختگان یہ پکار کر کہہ رہا ہی اور منصور سختگان کے کہنے کو سُن رہا ہی

گو اُس صدا سے کسیقدر رعشہ تھا یہ اپنے دل مین خیال کرکے کہ سب لشکر مین بھی پہونچکر جلگیا تو پھر کیا حاصل مگر سختگان کے جرأت دلانے سے اور مرکب کو تیز کیا یہ جب قریب لشکر پہونچا اُدھر ایک مرتبہ آسمان نے حرکت خوب ہوئی اور آسمان مین جیسی حرکت ہوئی اور وہ آسمان ایک مرتبہ حرکت کرکے وہانسے چلا اس تیزی سے آیا کہ یہ لشکر مین نہ پہونچا تھا کہ اسکے سر پہ آکر قایم ہوگیا سختگان نے پکارکر کہا کہ بھاگ ارے جلدی بھاگ بہت جلد داخل لشکر ہوگیونکہ آسمان تحرجہ کہ لشکر طومار شاہ پر محیط تھا تیرے قریب آگیا ہی یہ سُننا تھا کہ اِسنے مرکب کو اور تیز کیا بس یہ جیسے اپنے لشکر مین پہونچا اور مرکب کو اُٹھائے ہوئے صف اول مین پہونچا اور قریب آیا اب مرکب کو روکا کیونکہ اسکو اطمینان ہوا کہ مین اپنے لشکر مین آگیا ہون سختگان سچ کہتا ہی کہ یہان کوئی میرا کیا کریگا دو خدا ہین یہ دونون ملکر مجھکو بچا لینگے جو کچھ بلا مجھپر آئیگی اُس بلا کو دفع کر دینگے ایسا کوئی اندھیر تو ہی نہین کہ انکی موجودگی مین جل جاویگا انکے قریب پہونچکر اور وہ کچھ اُسکا تدارک نہ کرینگے یہ نہ جانتا تھا کہ یہ گیدی کیا ہین اِنکے بزرگون نے بھی کبھی کسی کو بچایا ہی جو یہ بچائینگے سو اذلت اُٹھانے کے اِسکو تو یہ اطمینان ہوا تھا یہ مرکب کو روک کر صف اول مین آکر کھڑا ہوا مگر پشت پر اس خیال سے کہ مین بھی تمام پسینے مین غرق ہون اور مرکب بھی میرے حواس بھی درست نہین ہین ٹھہر کر اپنے ہوش و حواس بھی درست کرلون پھر خدمت مین خداوندنکی جاؤن دیکھون اب یہ آفتاب میرا کیا کرتا ہی یہ تو کھڑا ہوا اپنا دم راست کر رہا ہی مرکب کو چمکار رہا ہی سب نے دیکھا کہ وہ جو آسمان دراز ہوکر آیا تھا جب اُس صف کے مقابل پہونچا اور یہ اُس صف مین پہونچکر تھما ایک مرتبہ وہ آسمان شق ہوا اُس سے وہ ہی آفتاب پیدا ہوا اور چمکا آفتاب کا ظاہر ہونا تھا کہ گرمی کی شدت ہوگئی باوجودیکہ موسم سرما تھا سب کو دھوپ اچھی معلوم ہوتی تھی چونکہ دن جو تمام ہوگیا تھا سب کو خنکی معلوم رہی تھی اِس آفتاب کی دھوپ نکلنے سے سب کے دم مین دم آتے تھے غنیمت ہوگیا تھا مگر یہ نہ جانتے تھے کہ یہ دھوپ نہین ہی بلکہ شعلہ ہاے دوزخ ہین ایک ہی منٹ مین ایسی حدت ہوئی کہ سب کے ہتھیار جلنے لگے از سر تا پا دریاے عرق مین غرق ہوگئے مرکبونکی زبانین نکل آئین بارے پیاس کے اور گرمی کے مارے حال برا کیون کا ہوا کہ سایہ تلاش کرنے لگے سپر ونکو چہرے کی پناہ کیا اِس سے کیا ہوتا ہی گرمی نہین کم ہوتی بلکہ اور گرمی بڑھتی جاتی ہی تمازت گرمی سے چہرے مثل تانبے کے ہوئے جاتے ہین منصور کی تو یہ نوبت ہوئی کہ شش در سا ہوکر رہگیا گو پشت صف اول پہ تھا مگر اسکی حالت سب سے زیادہ تباہ تھی زبان منہ سے نکل آئی تھی تالو مین کانٹے پڑگئے تھے زبان لپٹی جاتی تھی یہ نوبت تھی اُدھر وہ آفتاب بلند ہوا جو جو آفتاب بلند ہوتا تھا وہ وہ گرمی زیادہ ہوتی تھی اب جو اُسکا عکس اُس صف کے لوگون پر پڑا سب کے سرون سے دھوان نکلنے لگا دھوان نکلکر ایسا بلند ہوا کہ منصور پشت پر صف کی تھا اُسپر بھی عکس پڑا اُسکے بھی سر سے دھوان مثل بخارات کے نکلا اسطور جیسے کہ کسی ظرف مین پانی لو اور اُسکو بند کردو اور سرپوش مین سوراخ کردو اور اُس ظرف کو آگ پر رکھکر آنچ کرو جب وہ پانی جوش کھاتا ہی اور بخار اُس سوراخ سے نکلتا ہی یا جسطور سے انجن کے بھبے سے دھوان نکلتا ہی اسطور سے اُس صف کے لوگون کے سرون سے دھوان نکل رہا ہی اور منصور کے سر سے بھی دھوان اسی طور سے نکل رہا تھا اب یہ کسی مین طاقت نہ تھی کہ اپنے مقام سے حرکت کرسکے کیونکہ یہ طریقہ تھا کہ جہان آفتاب کا عکس پڑا قوت حس و حرکت فوراً زائل ہوگئی اِسکا

سبب یہ تھا کہ شاید کوئی بھاگ کر عکس کے ساتھ نکلجا — تو قوت پہلے زائل ہوجاے اِن سب کی تو یہ حالت تھی اور باقی گرمی کے سبب سے پریشان تھے اُدھر اُس آفتاب سے صدا آئی کہ دیکھا تمنے میری قدرت کو میرے غضب کو کہ وہ میرے غضب کے خوف سے بھاگ کر لشکر مین آیا یہان بھی نہ بچا اور اپنے ساتھ اوروں کی بھی جان لی گو تمکو (تھا) صرف اسکی پر غضب نازل ہوتا مگر منظور یہ ہوا کہ ان سب پر بھی اپنا غضب نازل کرونا کہ اورونکو عبرت ہو پھر کوئی ہمارے بندے مغضوب کو اپنے پاس نہ آنے دے جیسے اُنھون نے اپنی صف مین جگہ دی ایسی سزا پائی یہ تمکو ہو کہ ہم جسپر اپنا غضب نازل کرین وہ بچ جاے اور لوگ اُسکو پوشیدہ کرین اور حمایت کرین (چترنگ و ارژنگ تمکو بڑے بڑے دعوے ہین تم دونون خود بھی خدا ہوا اپنے خیال مین اور اُن سب کو بھی تمنے گمراہ کر رکھا ہی کہ وہ اپنے خدا کو نہین پہچانتے ہین اور تم کہتے تھے کہ میرے باپ دادا بھی ہمارا ہین یہ سب میرے بندے ہین اور اُنکے زمین و آسمان کو مین نے پیدا کیا ہی اور میرے باپ دادا نے اسوقت کچھ قدرت خدائی نہین دکھاتے ہو منصور اور ان سب کو نہین بچاتے ہو اگر تم مین یہ قدرت نہین ہی تو پھر کیون تمنے ایسا دعوی کیا پس اُنکو پکارو جو کہ بڑے خدا تھے اور تمہارے خیال مین وہ آسمان پر موجود ہین وہ مجھ تمھاری کمک کرین اور ان سب کو بچالین پھر تو قدرت دکھاؤ جو زبان سے کہا ہی اُسکو ظاہر کرو ارے نادانو وہ بھی میرے بندے تھے اور تم بھی میرے بندے ہو اُنھون نے بھی گمراہی اختیار کی تھی اور اپنے ہمراہ لاکھون کو گمراہ کیا تھا تمنے بھی گمراہی اختیار کی ہی اور لاکھون کو گمراہ کر رکھا ہی دیکھو خدائی کے یہ معنی ہین کہ ایک وہ آسمان بنایا جسپر اپنا ظہور دیکھا اور ایک آسمان یہ بنایا اِس مین فرشتگان عذاب کو پوشیدہ کیا کہ جو سرتابی کرے اُسکو سزا دے تم بھی کوئی چیز بنا کر دکھاؤ کیون اپنی شامت بلاتے ہو پس خبر اسی مین ہی کہ اِس گمراہی سے باز آؤ اور میرے فرزند برحق جیسی کی اطاعت کرو اور اُسکو اور مجھکو سجدہ کرو ہان ارژنگ تو یہ خیال خام اپنے دل سے دور کر کہ نور چکیدۂ قدرت سے تیرا وصل ہو بھلا تو کہان اور وہ گوہر آبدار و لولوے شاہوار کہان یہ سررشتہ کبھی نہ ہوگا تو اسی امید مین مرجائیگا ہم اپنی قدرت سے اُسکے ساتھ ہم بستر ہونے کے لیے اور ایک مردودی مرتبہ خلق کرینگے جو کہ نور قدرت سے بنا ہوگا کسی حسین و خوبصورت کے شکم مین اپنا نور اُتارینگے اُس نور سے لڑکا پیدا کرینگے وہ ثریا کے ساتھ منعقد ہوگا وہ اُسکے وصل سے کامیاب ہوگا نور قدرت کے لیے نور قدرت ہونا چاہیے ہم تیرے داد القا کی طرح نہین ہین کہ اُسنے دعوی خدائی کیا اور اپنی لڑکیون کو نور قدرت کے خطاب سے مشہور کیا کہ یہ نور چکیدۂ قدرت ہین مثل گیتی افروز و جہان افروز کے اور اُنکو خدا پرست لے گئے اور القا کچھ نہ کرسکا یہ ویسے نور قدرت سے نہین ہین کہ جسکو ایسے ویسے لوگ نگاہ اٹھا کر دیکھین اگر اُسکی طرف خیال بد کرین تو جل جائین پس اس امر سے دست بردار ہو اور اپنی زندگی کو غنیمت جان ورنہ اب جو ایسے خیال کریگا تو پچتائیگا ہمنے سمجھا دیا اور لے اب ان سب کو تم دونون ملکر بچا لو مین جلاتا ہون یہ جو صدا آئی وہان جس کے حواس درست تھے بسبب گرمی کے سب پریشان تھے جو اُسکو سُنتا اور جواب دیتا مگر جب سختگان نے سُنا تو ارژنگ و چترنگ سے کہا کہ کیا آپ لوگ خاموش ہین کچھ آپ نے سُنا ہی کہ کیا آپ کی شان مین اور آپ کے بزرگون کی شان مین اس آسمان پر سے صدا آئی کچھ اسکا جواب زبان سے ارشاد فرمایئے گا یا خاموش ہی رہجایئے گا ہان ایک خاموشی ہزار بلا کو رد کرتی ہی اگر اسوقت آپ لوگ کچھ بھی کہیے وہ غصے مین سب کو جلا دے

ایک بھی زندہ نہ رہے مجھکو یقین ہی کہ یہان بھی کچھ نہ حاصل ہوگا سوائے ذلت کے اگر زیادہ کد و کوشش کیجائیگی تو جانین جائینگی ورنہ ذلت ضرور حاصل ہوگی لقا و زمردثانی نے تو خدا پرستون کے ہاتھ سے ہمیشہ ذلت اُٹھائی اور اُنکا کچھ نہ کرسکے آپ لوگ آفتاب پرستون کے ہاتھ سے ذلیل ہوجیے گا اگر اس امر کو غنیمت جانکر کہ جان بچے اور رخصت اُٹھاکر یہان سے واپس چلے تو خیر ورنہ جان تو ضرور جائیگی یا خداوندا اپنے بندون کی مدد فرمائیے دیکھیے سب کو وہ آفتاب جلائے دیتا ہی یہ کہکر چترنگ کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ آپ تو بہت بڑا دعوی کرکے آئے تھے کہ مین خدا ہون ارژنگ میرے باپ کا غلام ہی اسوقت کچھ خدائی کام نہین کرتی نہ انکی وہ قدرت کدھر گئی وہ خدائی کدھر گم ہوگئی آپ کے خاص بندے ہلاک ہوتے ہین اور آپ خاموش دیکھ رہے ہین یہ جو سختگان نے کہا ارژنگ و چترنگ نے برہم ہوکر کہا کہ تیرا مذاق اسوقت بھی نہین جاتا یہان تو جان پر بنی ہی بسبب گرمی کے تو مذاق کر رہا ہی ہم تیرا بہت پاس کرتے ہین سختگان نے جواب دیا کہ مین تو سچا امر کہتا ہون اگر وہ بندے نہین بچائے جاتے تو اسقدر قوت دکھائیے کہ یہ گرمی کم ہوجاے یہ جو کہا ارژنگ و چترنگ نے تیوری چڑھاکر سختگان کی طرف سے رُخ پھیر لیا اور کہا کہ بکا کر یہان تو یہ کرشمہ تھا کہ سختگان اُنکو خفیف کر رہا تھا اس خیال سے کہ شاید ارژنگ اژدر جادو کو حکم دے کہ مقابلہ کر دیا محروم کو چترنگ اس آفتاب کے روکنے کے لیے روانہ کرے یہ اس غرض سے تان رہا تھا مگر وہ ایسے نہ تھے کہ اسکے تان نے سے کوئی حرکت کرتے اور اُسکا کہنا ناگوار ہوتا اسنے اُسکی طرف سے منہ پھیر لیا یہ بکتا رہگیا اُدھر وہ آفتاب یہ صدا دیکر ایک بار چمکا اور یا تو بلند ہو رہا تھا یا ٹوٹ کر اُس آسمان سے طرف زمین کے چلا اور اس صف کے وسط مین آیا اور چمک کر اُس صف پر گرا اُسکا گرنا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ ایک آدمی پر گرا تھا کہ اُسکے جسم سے شعلہ نکلا وہ آفتاب اُسکو جلاکر غرق زمین ہوگیا اُسکا غرق ہونا تھا کہ ایک ایسا شعلہ زمین سے نکلا اُس صف کی صف مین سب کے جسمون سے شعلے نکلے اور جلنے لگے اور منصور کی تو یہ نوبت ہوئی کہ مثل درخت چنار کے درخت بھی ایسا کہ جو کہ بالکل خشک ہوگیا ہو اور یہ اسطور سے جلنے لگا واقعہ یہ ہوا کہ یا تو وہ خاموش کھڑا تھا اور اُسکے سر سے دھوان نکل رہا تھا کہ ایک مرتبہ سر سے شعلہ نکلا جلنے لگا تماشہ یہ تھا کہ اُس صف مین ایک ہزار آدمی تھے وہ سب جلتے رہے مگر کچھ اُنمین ایسے تھے کہ نہین جلتے تھے مگر اُنکے سر سے دھوان نکل رہا تھا اُنکے جسم سے شعلے نہین نکلے وہ اسی طور سے کھڑے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزار دن شعلے بلند ہین یا بر ابر سے انار چھوٹ رہے ہین یا بر ابر ہزارے بروشن ہین اسطور سے وہ لوگ جل رہے تھے یہ حالت دیکھکر کل اہل لشکر ارژنگ و چترنگ توبہ توبہ کرنے لگے حواس جاتے رہے سب بدحواس ہوگئے وہ گرمی کی تکلیف بھی بھول گئے اب سب کو اپنی اپنی جانون کی فکر ہوئی کہ کہین ایسا نہ ہو کہ یہ آتش غضب ہم تک آجاے تو بڑا غضب ہو ہم لوگ جلکر خاک ہوجاوینگے یہ خیال کرکے ہر ایک اپنی اپنی جان بچانے کی فکر کرنے لگا اُدھر وہ جو غرق زمین ہوا تھا پس تھوڑے عرصے کے بعد قریب تخت ارژنگ و چترنگ زمین خود بخود شق ہوئی اور وہ آفتاب نکلا اور رسن سے بلند ہوگیا اور آسمان مین جاکر پنہان ہوگیا مگر یہ صدا اُس سے بلند تھی کہ دیکھا تمنے میرے غضب کو اور میری خدائی کو اب مین خدا ہون یا تم اسی طور سے تم سب کا خاتمہ ہوگا تم تو دوسرے ایک نے بھی اپنے بندون کو نہ بچا لیا میرے غضب کو نہ برطرف کیا دیکھو یون جلا دیتے ہین یہ صدا ارژنگ و چترنگ نے سنی مگر مارے خوف کے دم نہ مارا پس جیسے ہی

آفتاب پنہان ہوا وہ گرمی وغیرہ سب دفعتًا جاتی رہی وہی خنکی ہوگئی ہر ایک کے حواس درست ہوے
اُدھر وہ صف کی صف جلکر خاک ہوئی مع قیصور کے مگر چند سوار اسی طور سے کھڑے رہے اب جو سب کے
حواس درست ہوے اور خوف برطرف ہوا تو اُس صف کے مقام پر راکھ کا انبار دیکھا کہ جا بجا انبار
لگے ہوے ہین صفت یہ ہی کہ مع راکب ومرکب جلجاتے ہین حیوان بھی نہین بچتا ہی ہتھیار جو کہ آہنی چیز ہی وہ بھی
جل جاتے ہین سختگان اُس صف کی طرف دیکھکر چترنگ وارزنگ سے کہتا ہی کہ افسوس ان سب کی جان
مفت برباد ہوئی یہ سُنکے سب منصور کے سبب سے جلے نہ وہ انمین بھاگ کر آتا نہ یہ جلتے یہ کیا بری حرکت
کی ہی منصور نے کہا کہ اے خداوند ملاحظہ فرمایئے کہ ابھی چند کس باقی ہین دیکھیے اُسی طور سے کھڑے ہین
کیا سبب ہوا کہ یہ نہین جلے یہ بھی تو اُنھین مین شامل ہین جبکہ ہزار آدمی جلے یہ کیونکر بچے ارزنگ اور
چترنگ نے کہا کہ مجھکو خود اس امر کی حیرت ہی کہ یہ کیا امر ہی کوئی جاکر انکو بلا لاے کہ مین انسے دریافت
کرون راوی نے بیان کیا ہی کہ کل لشکر کو اس امر کی حیرت تھی کہ یہ کیا امر ہی جب ارزنگ نے سختگان
سے یہ کہا سختگان نے ایک چوبدار سے جو کہ برابر تخت کے کھڑا ہوا تھا کہا کہ تو اُس صف مین چلا جا اور
وہ جو لوگ جلنے سے بچے ہین اور خاموش کھڑے ہین انکو بلا لا وہ چوبدار چلا یہان ارزنگ
نے کہا کہ نہ معلوم بیچارے منصور پر کیا گذری آیا وہ بچا یا نہین چترنگ نے جواب دیا کہ وہ کیا بچا
ہوگا سختگان نے کہا کہ بھلا وہ بچ سکتا تھا اُسنے تو یہ آفت برپا کی اپنے ساتھ اتنون کی جان لی کہو
تمکو بھاگ کر آنا کیا ضرور تھا اگر بھاگے بھی تھے تو صحرا کی طرف بھاگے ہوتے کہ یہ لوگ تو نہ ہلاک
ہوتے ارزنگ نے سختگان کی طرف دیکھکر کہا کہ تو بڑا یاجی ہی اور بڑا مرشد ہی پہلے خود اُسکو یہ
تدبیر بتائی کہ بھاگ آ وہ نہ بھاگتا تھا تو اُسکو یہان سے پکار پکار کر اور یہ کہہ کے آیا وہ کیا بچے
وہ بھاگا اُدھر کو آیا تو اُسکو لشکر مین بلایا اب جو وہ بیچارہ جلگیا اور اسقدر لوگ اُسکے ہمراہ جلے
تو سارا الزام اُسکے سر پر رکھدیا کہ یہ اُسنے کیا یہ سب تیری بدذاتی اور حرمزدگی ہی مین تجھکو خوب جانتا
ہون پہلے یون کہا پھر یہ کہتا ہی تو ایسا اُسکو تعلیم کرتا نہ وہ اس امر کا مرتکب ہوتا معلوم ہوا کہ یہ
امر تجھکو منظور تھا کہ اُسکے ہمراہ اوروں کی بھی جان جاے یہ امر تیری ذات سے ہوا تو اُسکو
بھی اور اُن سب کو بھی جلوا آیا تو بڑا مفسد ہی تیری وہ مثل ہی کہ چور سے کہے کہ چوری کر اور شاہ
سے کہے کہ تیرا گھر لٹتا ہی منصور کو وہ تدبیر بتائی اُسنے جو اُسپر عمل کیا اُسکے سبب سے یہ امر ہوا تو
تو نے سارا الزام اُسکے سر پر دیا مین خوب تیری باتون کو سمجھا خیر دیکھا جائیگا سختگان نے کہا کہ خداوند
میرے اوپر بیکار خفا ہوتے ہین میری کیا خطا ہی مین نے اُسکو تدبیر بتائی تھی یہ نہین کہا تھا کہ تو لشکر مین
بھاگ کر آنا اپنے ساتھ اوروں کی بھی جان لینا اگر مین یہ کہتا تو گنہگار تھا جو کچھ مین نے کہا آپ
لوگون کے روبرو کہا ہان جب مین نے دیکھا کہ وہ اُدھر بھاگ کر آتا ہی اُسوقت مین نے خیال کیا
کہ اگر اب یہ اور طرف بھاگ کر جائیگا تو ہلاک ہوگا مین نے پکار لیا تو میرا کیا قصور ہی یہان تو یہ تقریر
ہو رہی ہی ادھر وہ چوبدار اُس صف مین گیا اور وہ جو سوار مرکب پر کھڑے تھے اُنکو پکار کر کہا
کہ چلو تمکو خداوند چترنگ وارزنگ طلب فرماتے ہین کچھ صدا اُسنے نہ آئی کسی نے پلٹ کر بھی نہ دیکھا
اُسی طور سے کھڑے رہے اِسنے پھر پکار کر کہا مگر وہی کلمہ کہا پھر صدا نہ آئی ایکی مرتبہ پھر اُسنے وہی
کلمہ کہا اور کہا کہ کیا تمہارے کان بہرے ہوگئے ہین کہ مین پکارتا ہون تم جواب نہین دیتے ہو
پھر صدا نہ آئی اب تو اسکو غصہ آیا اِسنے بڑھکر ایک سوار کا پاؤن پکڑکر ہلانے کا قصد کیا جیسے پاؤن پر

ہاتھ ڈالا وہ اسطور سے اسکے ہاتھ مین آگیا کہ جیسے کوئی چیز کہ آگ مین جلائی اور وہ جگہ اسی طور سے قایم رہے بہ سبب اسکے کہ اسکو حرکت نہین دی ہو اپنے اصلی حیثیت پر جہان اسکو ذرا سی حرکت دی چھوا وہ بیٹھ گئے اسطور سے واقعہ گذرا جیسے اسنے پانون پر ہاتھ رکھا وہ راکھ ہوکر رہگیا بتو اسکو چھوا تہا اسنے مرکب کی گردن پر ہاتھ رکھا وہ بھی راکھ ہوگیا خلاصہ یہ کہ اسنے جس مقام پر ہاتھ رکھا وہ راکھ ہوگیا پس اسنے اسکے پاس سے ہٹ کر دوسرے کو دیکھا اسکی بھی یہی حالت ہوئی کہ وہ راکھ ہوکر رہگیا اسی طور سے راکھ کا ڈھیر تھا جیسے اور سب تھے بس اب اسنے جسقدر اس صورت سے کھڑے تھے سب کو جا جا کر دیکھا دیکھا تو اسی طور سے پایا سب اسکے ہاتھ لگانے سے راکھ ہوگئے اسکا سبب یہ تھا کہ کل گوشت و پوست و استخوان جلکر راکھ ہوگئے راکب و مرکب دونون کے وہ جو دھوان نکلتا تھا وہ ان سب چیزون کے جلنے کا تھا چونکہ سحر سے جلے تھے اور یہ بھی منظور تھا کہ کچھ مذاق بھی ہو اس سبب سے اسی طور سے قایم رہے جو مذاق منظور تھا وہ پورا ہوا وہ چوبدار وہان سے حیرت زدہ ہوکر واپس چلا طومار شاہ وغیرہ نے جو یہ حالت دیکھی ایک قہقہہ لگایا اور پکار کر کہا کہ کیسے یہ خدا ہین کہ جنکو یہ نہین معلوم کہ یہ سب راکھ ہین چوبدار کو اسکے لینے کے لیے روانہ کیا ذرا آنکھ کھولکر دیکھو کہ وہ کیا ہوے چوبدار خالی واپس آیا ہی جو طومار شاہ وغیرہ نے کہا ارژنگ وغیرہ کو اور خفت ہوئی کہ وہ چوبدار آکر پہونچا اسنے سب حال بیان کیا اب جو سر اٹھا کر دیکھا تو وہ سب کے سب راکھ ہوگئے تھے انھین کی راکھ کے انبار تھے بہت خفیف ہوے اسی حالت خفت مین حکم دیا کہ طبل بازگشت بجے چونکہ شام ہوگئی تھی طبل باز پر چوب پڑی لشکر طومار شاہ مین بھی چوب پڑی دونون لشکر واپس ہوے طرف فرودگاہ کے اور فرودگاہ پر پہونچکر کمرین کھولین آسودہ ہوے بادشاہ لباس تبدیل کرکے بارگاہ مین آئے دربار آراستہ ہوا طومار شاہ وغیرہ خوش گئے تھے وہان ناچ و رنگ ہونے لگا ارژنگ و چترنگ نے بھی دربار آراستہ کیا یہ لوگ مغموم تھے ناچ وغیرہ کا حکم نہین دیا سب متفکر و متردد سر جھکائے ہوے بیٹھے تھے یہان اپنی بارگاہ مین طومار شاہ نے سرشار شاہ سے کہا کہ یہ چھونکھلا کہ یہ لوگ کیونکر چلے کیونکہ جب خداوند زمین پر تشریف لاے ہین اور کل لشکر یا خداوند کہکر سجدے کو خم ہوگیا اب جو سر اٹھا کر دیکھا تو سب کو جلتا پایا سرشار شاہ نے جواب دیا کہ آج خداوند کو بڑا غصہ تھا تمنے فریاد بھی تو خوب بلک کر کی تھی پس اگر اس صف مین لاکھ آدمی بھی ہوتے تو سب جل جاتے اور ان سب کی جانین منصور نے لین نہ وہ بھاگتا نہ یہ سب جلتے طومار شاہ نے کہا خوب ہوا یہ کہکر ناچ دیکھنے لگا یہ تو یہان ناچ و رنگ مین مصروف ہین وہان چترنگ و ارژنگ مغموم بیٹھے ہین کہ سختگان نے کہا کہ اب اسکی تدبیر کوئی کیجاے کہانتک لشکر کو تباہ کرایا جائیگا آج اسنے ایک صف جلادی کل وہ دو صفین جلادیگا پرسون سب کو جلا کر خاک کردیگا یہان تدبیر ہوا کرتی ہی ایسے ایسے ساحر ہین کہ جنھون نے خدائی کا بندوبست کیا اپنے کو پہلو نشین سامری و جمشید کہتے ہین اور پھر کوئی تدبیر نہین کرتے ہین ارژنگ نے جواب دیا کہ مین نے تمھارے سامنے استاد سے کہا تھا انھون نے جواب دیا تھا کہ آج ہمارا دن نہین ہی چترنگ اسکا بندوبست کرین مین نے چترنگ سے کہا انھون نے اسوقت میدان مین مجھکو جواب دیا کہ کل کی بھی میدانداری میرے ذمے ہی مین اسکا بندوبست کرونگا پس کل بندوبست ہوجائیگا خوف و تردد انتشار کس

امر کا ہو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ وہ ہر مقام پر اپنا کام کر سکتا ہو یہ کہکر چترنگ سے کہا کہ کیون کل بھی تمہارے
سردار مقابلہ کرینگے چترنگ نے کہا کہ مین اسکا جواب کل صبح کو بوقت میدان مین جانے کے دونگا یقین
ہو کہ کل میرے ہی سردار مقابلہ کرین اور اس آفتاب کا خاتمہ ہو جاے سخنگان نے کہا کہ یہ کیسی
بات ہو اسمین تو خرابی ہو کہ ہم تو اس بھروسہ پر رہین کہ کل آپ کے سردار مقابلہ کرین گے ہم کوئی
بندوبست نہ کرین اور آپ صبح کو یہ جواب دین کہ آج آپ کے سردار مقابلہ کرین کل میرا
دن ہو میرے سردار مقابلہ کرینگے یہ تو کچھ نہ ہوا ایک بات پختہ ہو کر فرمایے چترنگ نے کہا کہ
ضرور میرے سردار مقابلہ کرینگے آپ لوگ کچھ بندوبست نہ کرین پس یہ کلام سنکے ارژنگ نے
حکم دیا کہ بجے طبل جنگ فوراً کوس حربی بجایا گیا لشکر ارژنگ و چترنگ مین طبل جنگ بیدرنگ
بجنے لگا سب سردار اپنا اپنا بندوبست کرنے لگے آلات حرب و ضرب درست ہونے لگے ادھر یہ کار
خیر نواخت طبل جنگ لیکر خدمت طومار شاہ مین حاضر ہوے مجرا بجا لاے عرض کیا کہ
لشکر چترنگ کے سردار مقابلہ کرین گے طومار شاہ نے بھی حکم دیا کہ یہان بھی طبل جنگ بجے فوراً
یہان بھی طبل جنگ بیدرنگ بجا صداے نقارہ فضاے ارض و سما مین گونجی شعر ز نقارہ آواز
آمد برون ؎ کہ دو لشکر دو لشکر گردون دون ؎ یہان بھی سامان جنگ ہونے لگا پس طومار شاہ
نے دربار برخاست کیا اس خیال سے کہ دن بھر کے لوگ تھکے ہوے ہین اور کل پھر میدانداری
ہو لہذا کچھ دیر تو راحت پالین ادھر چترنگ و ارژنگ نے بھی دربار برخاست کیا سویرے سے
اسی خیال سے ارژنگ اپنے خیمۂ خاص مین جاکر خیال معشوقہ مین مبتلا ہوا اور اشعار عاشقانہ
پڑھ رہا ہو تصویر خیالی ثریاے نسیمتن کی پیش نگاہ ہو دل سے باتین کر رہا ہو اسکی تو یہ حالت ہو چترنگ
جو اپنے خیمے مین گیا تو نمود جادو اپنی معشوقہ و جمود جادو اپنی ماں سے سب حال بیان کیا اور
کہا کہ آج یہ واقعہ گذرا مین نے تم لوگون اور مخروم جادو وغیرہ کے بھروسے پر اقرار کر لیا ہو کہ کل یہ
بلا دفع ہو جائیگی آپ لوگ اطمینان رکھین پس کوئی تدبیر تو کرو نمود نے جواب دیا کہ مین مخروم کے
پاس جاتی ہون اس سے کہتی ہون دیکھون وہ کیا جواب دیتا ہو یہ کہکر جمود سے کہا کہ آؤ بہن چلو ہم
دونون اسی وقت سحر کرکے اس ابر سوسنی کی طرف روانہ ہوئین قریب اسکے پہونچکر دستک دی فوراً
ایک آواز آئی کہ کون ہو انھون نے کہا کہ ہم ہین نمود و جمود بس یہ سکنا تھا کہ ابر شق ہوا اور دروازہ
پیدا ہوا یہ دونون اس دروازے سے داخل ابر ہوئین دیکھا کہ مخروم جادو و جمرو جادو اور
ناشاد جادو بیٹھے ہوے سحر کر رہے ہین کہ نمود و جمود نے مخروم کو سلام کیا اسنے جواب سلام دیکر
اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ یہ دونون بیٹھ گئین کہ ملکہ انھرام بھی اپنے مقام پر سے آئی وہ بھی آکر بیٹھی مگر
مخروم نے اسم سحر کو تمام کیا ان دونون کی مزاج پرسی کی اور کہا کہ اسوقت آنے کا کیا سبب
ہو نمود نے کہا کہ آپ کو دیکھا نہ تھا دوسرے ابتہ آفتاب پرستون نے بڑا اندھیر کر رکھا ہو آجکا
واقعہ آپ نے دیکھا سب حال آپ پر ظاہر ہو اب کہانتک انتظار کیا جاے چترنگ ان کے
بھروسے پر وعدہ کر آیا ہو کہ کل مین پھر مقابلہ کرونگا اور اس بلا کو دفع کرونگا آپ نے کوئی تدبیر
کی ہو مخروم نے کہا کہ جب ارژنگ نے زور سے کہا کہ آستانہ کوئی تدبیر کیجیے اور اژدر نے
جواب دیا کہ مین آج تدارک نہین کر سکتا ہون کل کرونگا آج چترنگ اپنے مددگار سے اسکا
بندوبست کرا مین چترنگ سے ارژنگ نے کہا وہ حیران ہوا کہ مین ہی نے تو خبر دی کہ تو اقرار

کرلے کہ کل پھر میرے سردار مقابلہ کرینگے اور اسکا بندوبست ہوجائیگا پس اُسنے میرے کہنے سے
اِقرار کیا مین اُسوقت سے اسی فکر مین مصروف ہون اور کام کرچکا ہون بس اب تم جاؤ
اور چترنگ کو مطمئن کرو کہ وہ پریشان نہ ہو کل سب بندوبست ہوجائیگا یا ہمین نہین یا آفتاب
جادو نہین دراصل اُسنے بہت سر اُٹھایا ہی میری رائے یہ ہی کہ کل پہلے تم مین سے ایک جاکے
مقابلہ کرے شاید تمھارے ہی ہاتھ سے یہ فتح حاصل ہو جمود نے کہا کہ آپ کے فرمانے کی
کوئی ضرورت نہین میرا خود قصد یہی ہی کہ مین مقابلہ کرون میرے بعد شمود مقابلہ کریگی اس عرصے مین
آپ کل بندوبست کرلیجیے کا محروم نے کہا میرا ابھی یہی مطلب ہی یہ کہکر اُن دونون کو محروم نے
رخصت کیا اور خود سحر تیار کرنے لگا اِنکا حال پھر ظاہر ہوگا بوقت مقابلہ یہ دونون اُس ابر سوسنی
رنگ سے نکلکر خوشی خوشی اپنے خیمہ مین آئین یہان چترنگ متفکر بیٹھا تھا کہ دیکھیے کیا جواب
آتا ہی کہ شمود نے جمود نے آکر سب حال چترنگ سے بیان کیا جو تقریر باہم ہوئی تھی اور کہا
کہ تم اطمینان رکھو اسکا بندوبست ہوجائیگا کل پہلے تمھاری والد مقابلہ کرینگی اگر وہ غالب آئین
تو خیر ورنہ مین مقابلہ کرونگی اگر مین بھی غالب نہ آئی تو پھر محروم جادو مع اپنے شاگردون اور ملکر
انتقام جادو کے مقابلہ کرینگے کوئی مقام فکر و تردد نہین ہی اُنھون نے سب بندوبست کرلیا ہی
اور ہم بھی اپنی فکر کرچکے ہین یہ کہکر جمود اپنے خیمے مین آئی اور شداد شاہ کو اِس خیال سے طلب
کیا کہ کل بہت بڑے ساحر سے مقابلہ ہی جو کہ اپنا کامل طور سے بندوبست کرچکا ہی جسکے مقابلے
سے اژدر جادو و محروم جادو پہلوتہی کرتے ہین ایک دوسرے کا سہارا ڈھونڈھتا ہی پس کیا
معلوم کہ انجام کیا ہو جنگ دوسرا روز شاید مین قتل ہوجاؤن تو حسرت رہجاے بہتر ہی کہ اپنے
معشوقی کو بلاکر اُس سے آخری وصل تو حاصل کرلون اُس سے مین نے بڑی راحت پائی خوب
میری آتش بیقراری کو شداد نے اپنی آب مردمی سے فرو کیا ایسا مرد کوئی مجھکو نہین ملا مین نے
ہزارون مرد دیکھے مگر جیسا یہ شداد ہی کسی کو بھی نہین پایا کیا کوئی شداد کی برابری کرسکتا ہی یہ چین
دل کو چین دیتا ہی قلب کو قوت دیتا ہی آنکھون کو بصارت دیتا ہی دل کو راحت دیتا ہی پس یہ
خیال اپنے دل مین کرکے شداد کو طلب کیا اور خود مقام خلوت مین جاکر بیٹھی شداد بموجب طلب
جمود کے اُسکے خیمے مین آیا خواصون سے پوچھا ملکہ عالم کہان ہین مجھکو کیون طلب کیا ہی مین موجود
ہون یہ سُنکر خواصون نے کہا کہ ملکہ خلوت خانے مین ہین اُنسے کہو یہ سُنکر اُسکو خوشی ہوئی چہرہ
فرط خوشی سے لعل ہوگیا کیونکہ مدت سے اُسکو قربت نہین ہوئی تھی ترس رہا تھا پس سمجھ گیا کہ ملکہ
کو خواہش ہوئی ہی ہمبستری کو طلب کیا ہی یہ کہتا ہوا چلا کہ اِس فراموش شدہ کو کیون طلب کیا
ہی اِسوقت کسواسطے یاد فرمایا ہی یہ کہتا ہوا پردہ اُٹھاکر خلوت خانے مین داخل ہوا اور جیسے ہی
جمود نے شداد کو دیکھا دوڑکر لپٹ گئی عالم بیخودی مین خود بوسے لینے لگی ابتو شداد بھی باکل
آپے سے باہر ہوگیا بیقراری وصل سے آنکھون مین ڈورے پڑگئے شداد نے بھی اپنے
دست گستاخ کو دراز کیا سینے پر ہاتھ رکھکر آہین سرد بھرنے لگا اور یہ مصرع پڑھنے لگا
دِکھلا کے فالسون کو شریفون کا جی ملا ۔ دونون نے اپنی حسرت دل کو پورا کیا جمود نے کہا کہ
اے آرام دل عاشقان تم تو ہمکو بھول گئے ہم بستر پر تنہا پڑے ہوے تڑپا کرتے تھے اور تمکو کچھ
خیال نہ تھا لو آج آخری حسرت نکال لو نہ معلوم کل کیا ہو کیونکہ کل آفتاب جادو سے مقابلہ ہی

مین نے خیال کیا کہ کل تو مقابلہ ہوگا لہذا تمکو اسوقت بولا کر دیکھ لون تاکہ حسرت دید باقی نہ رہے اور ارمان دلی دونون کے نکل جائین گو مین نے تمھارے ساتھ اور تمنے میرے ساتھ محوب چین کیا خوب میرے باغ جوانی سے ثمر مراد حاصل کیے اور مین نے تمھارے مگر اسپر بھی ابھی تک دل مین حسرت باقی ہو تو آج جہانتک تمھارا جی چاہے مجھکو ستا لو مین انکار نہ کرونگی شداد نے جواب دیا کہ ملکہ یہ کب کہتی ہو خدا وندوہ نہ کرین کہ مین دنیا پر ہون اور تم نہ ہو کل تم ضرور آفتاب پر غالب آؤگی کوئی مقام خوف نہین ہو کل ہم تمھارے ساتھ ہمکنار ہونگے جمود نے جواب دیا کہ یا ہم تمھارے ساتھ ہمکنار ہونگے اور بوسہ بازی کا مزہ حاصل کرتے ہون گے یا صیاد اجل کے حوالے ہونگے یہ کہکر اور ہاتھ پکڑکر شداد کا پلنگ پر آئی اور کہنے لگی کہ اب اپنا دل خوش کرو تم کیون رنج کرو رات بہت کم ہو پس اِدھر شداد شاہ اپنی روسیاہی مین مصروف ہوا اور خوب خوب مزے حاصل کیے اُدھر تمود نے چترنگ کا ہاتھ پکڑکر خلوت خانے مین جاکر خوب پیار کیا اور کہا کہ لو آج خوب ساستا لو حسرت دل جہانتک ہو نکال لو نہ معلوم کل کیا ہو یہ سنکے اُسنے بھی جواب تسکین دیا اور کہا کہ تم ضرور غالب آؤگی پریشان نہ ہو یہ کہکر روسیاہی مین یہ بھی مصروف ہوئے تو ہر روز اپنا منھ کالا کیا کرتا تھا اسکو کیا تھا رات بھر دونون نے یعنی چترنگ و شداد نے جمود و تمود کو پریشان کیا اور نہ خود سوئے نہ سونے دیا روسیاہی مین مصروف رہے وہ رات اسی فعل مین بسر کی اُدھر رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ بیدرنگ بجا کیا سپاہی درستی آلات حرب ضرب مین مصروف رہے طلایہ پھر رہا ہو صدائے حاضر باش و ناظر باش بلند ہو کہ وہ وقت آیا کہ زنگی شب کو شاہ ذیشان آفتاب تابان نے اپنے نیزہ ہائے شعاعی و تیرہائے نورانی سے زنگی کو شکست دی اور ظلمت شب ہر طرف ہوئی روشنی روز روشن کا عالم ایجاد برعمل ہوا یعنی سحر ہوئی شداد و چترنگ نے وہ شب تمام روسیاہی مین بسر کی جب صبح کو دونون اپنے خیمون سے اپنی اپنی معشوقونکو گلے لگاکر نکلے اُدھر ارژنگ اپنے خیمے سے نکلا رات بھر نیند نہ آئی یاد معشوق مین تڑپا کیا بموجب شعر

کسی کی شب وصل سوتے کٹے ہے + کسی کی شب ہجر روتے کٹے ہے
الٰہی یہ شب کیسی شب ہے ہماری + نہ سوتے کٹے ہے نہ روتے کٹے ہے

کہ لشکر آراستہ ہو کر حاضر ہوا پس ارژنگ و چترنگ تخت پر سوار ہوے رات کی روسیاہی کا اثر ابھی تک چہرہ چترنگ پر تھا تمود نے تخت سحر تیار کیا تھا اُسپر خود بھی سوار ہوئی اور جمود کو بھی سوار کیا رات کی کل حالت اپنی بیان کی جمود نے بھی اپنی کیفیت کہی اور کہا کہ مین نے بھی خوب راحت سے تمام شب بسر کی ابر سوسنی نے اپنا سایہ سر پر چترنگ و ارژنگ کے کیا شداد کو گو پہلے یہ امر نہ معلوم تھا کہ جمود ساحرہ ہو جب اِس سے اور جمود سے آشنائی ہوئی تھی مگر جب سے تمود اور محروم آئے اور خدائی کا بندوبست کیا ماہر ہو گیا مگر اسنے کسی پر ظاہر نہ کیا تھا آج صبح کو جب لشکر طرف میدان کے چلا ایک طرف سرداران چترنگ مع شداد شاہ اور گلاب شاہ و گلریز شاہ وغیرہ کے تھے ایک طرف سرداران ارژنگ تھے کہی مثل ویلم بن تورج و اسلم بن تورج و قرباسپ بن غرماسپ اور لشکر ارژنگ تھا اثر در جادو اثر در سحر پر سوار تھا اور پہلوے چترنگ مین تخت پر تمود و جمود بیٹھین اِس شان و شوکت سے لشکر میدان مین پہونچا اُدھر سے خلومار شاہ بھی بیدار ہو کر اور اپنا کل لشکر لیکر میدان مین آیا دونون لشکر صف آرا ہوے نقیب نکلے نقابت کرکے لشکر مین آئے صفون پر سناٹا سا ہو گیا ابھی کوئی

مقابلے کو نہین نکلا تھا کہ سختگان نے چترنگ سے کہا کہ فرمایئے آپ کے سردار مقابلہ کرینگے یا کہ خداوند کے چترنگ نے جوابدیا کہ نہین میرے لشکر کے سردار مقابلہ کرینگے سختگان نے کہا کہ پھر کسی کو میدان مین روانہ فرمایئے پس یہ جو سختگان نے کہا چترنگ نے اپنے عیار سے کہا کہ پکار کر کہدو کہ کوئی پہلوان و افسر میدان مین مقابلے کو نہ جاے آج حوران جنت جو میرے ہمراہ ہین وہ ہی آفتاب پرستون سے مقابلہ کرینگی اسکے بعد مین اپنا غضب ان سب پر نازل کرونگا کہ اس امر سے نمرشتگان عذاب ظاہر ہونگے وہ مقابلہ کرینگے اور سب کو قتل کرینگے آج مجھکو غیظ آگیا ہی پس اُس عیار نے بموجب حکم چترنگ سب اہل لشکر کو آگاہ کر دیا جب یہ امر ہو چکا اُسوقت چترنگ نے جمود کی طرف دیکھا اور اشارہ کیا کہ ہان لینا ان سب کو یہ سُننا تھا کہ اُسنے دستک دی جیسے دستک دی ویسے فرانے کی صدا آئی سب نے دیکھا کہ ایک طاؤس اسپر زین کسا ہوا اڑکر برابر تخت کے آیا پس جیسے ہی طاؤس برابر تخت کے آیا فوراً جمود جست کر کے اُس طاؤس پر سوار ہوئی اور روبرو ارژنگ و چترنگ کے آئی چترنگ نے کہا کہ اے حور جنت جا تجھکو مین نے اپنے بھائی صاحب کے بقدرت کے سپرد کیا اس آسمان اور آفتاب کو جو کہ اِس آسمان سے ظاہر ہوتا ہی مٹا دے پس یہ سُننا تھا کہ جمود نے سلام کیا اور طاؤس کو اڑا کر چلی اور پکار کر کہا کہ اے آفتاب پرستون تم ٹھہرے رہو مین اِس آسمان کو مٹاتون تو پھر تم سبکو قتل کرونگی اُسکی اس تقریر پر سب آفتاب پرستون مین ایک قہقہہ بلند ہوا اُن سب نے پکار کر کہا کہ ضرور ایسا کرنا لازم ہی تو بڑی بہادرہ ہی یہ سنتے ہی طاؤس کو اڑاتے ہوے چلی جاتی تھی یہانتک کہ قریب اُس آسمان کے پہونچی اِسنے طاؤس کو روکا دونون لشکرون کی نگاہ لڑی ہوئی ہی کہ دیکھیے یہ کیا کرتی ہی سب اُسی طرف متوجہ ہین جیسے اسنے طاؤس کو روکا اُس آسمان سے ایک قہقہہ کی صدا آئی کہ سب نے قہقہہ مارا اور یہ آواز آئی کہ او جمود جا دو کیون قصد آئی ہی کیا تو کوئی کارخانہ سحر کا بھی ہی کہ جو سامان سحر لیکر میرے پیدا کیے ہوے آسمان کو مٹانے آئی ہی بڑی نادان ہی بہت بلند پرواز یان کرنے لگی ہی مین بھی کوئی مثل محروم کے ساحر ہون کہ مین نے اپنے سحر کے زور سے برجیس کو ساحر بنایا ہی وہ فرزند خداوند آفتاب ہی اور مین برحق خدا ہون مین نے مثل محروم کے سحر سے کوئی کام نہین لیا ہی یہان سحر کا بالکل دخل نہین ہی جیسے کہ محروم سحر سے چترنگ کو خدا بنا کر لایا یہان ارژنگ کا جو دباؤ پڑا اُسکا شریک ہوگیا یہان وہ کارخانہ نہین ہی بقول کسے مصرعہ دیکھے ہین ایسے خواب پریشان ہزارہا ✤ تو جو طاؤس سحر پر سوار ہو کر میرے مقابلے کو آئی ہی تو نے زمین پر کیا کام کیا جو یہان آئی جا اپنے عاشق کے ساتھ روسیاہ کر جیسے شب بھر کیا تجھکو ان کامون سے کیا غرض تجھکو روسیاہی سے مطلب یا مقابلے سے اور تیرا مقابلہ تو تیرا عاشق شداد کریگا ارے کمبخت تو کیون اپنے کو خراب کرتی ہی اگر مرگئی تو پھر کون شداد کے ہمراہ روسیاہی کریگا اور کون اُسکو راحت دیگا وہ بہت پریشان ہوگا جا کیون اپنی جوانی برباد کرتی ہی تجھسے جب زمین پر کچھ نہ ہوسکا تو تو یہان کیا کریگی بقول شاعر شعر تو کارے زمین را نکو ساختی ✤ کہ بر آسمان نیز پرداختی ✤ دیکھ تیری راحت مین فرق آجائیگا وہان کوئی ایسا مرد نہ ملے گا جو رات بھر روسیاہی مین مصروف رہے وہ مقام اِن باتون سے پاک ہی وہان کون تیری آگ کو فرو کریگا وہ مقام اِس لایق نہین ہی کیون اپنی لذت مین فرق لاتی ہی آیندہ تجھکو اختیار ہی مین نے سمجھا دیا یہ جو صدا آئی اول تو سب نے ستی لشکر طومار کے

لوگ تو ہنسنے لگے شداد شاہ کو بڑی خفت ہوئی کہ میری معشوقہ کی شان مین ایسے کلمے کہے گئے لیکن
جمود کو بہت غصہ آیا اور برہم ہوکر کہا کہ کیا پوشیدہ بیٹھا ہی اور بیہودہ تقریر کر رہا ہی سامنے آکے
مقابلہ کر جب مین جانون ایسے کارخانے بہت سے مین نے بنائے ہین یہ دھمکیان اور کسی کو تو دینا
مین ایسی دھمکیون مین نہین آنے والی ہون بڑی پکی ہون جو خام ہون انکو ایسی باتین پڑھا مین خوب
واقف ہون کہ تو آفتاب جادو ہی تو نہین اپنی معشوقہ کے ساتھ روسیاہ کرتا ہی جو مجھکو طعنہ دیتا ہی اس
فعل سے کون خالی ہی جب مین جانون کہ تو بڑا مرد ہی کہ سامنے آکر مقابلہ کر یہ کیا کہ پردے مین بیٹھے ہوے
ہین اور مقابلہ کر رہے ہین یہ مردون کا کام نہین ہی سامنے آکر مقابلہ کر تو حال اس سحر کا اور ساحری کا
معلوم ہو تو نے شاید یہ مثل نہین سنی میری زبانی سن لے کسیکا قول ہی کہ جبتک اونٹ پہاڑ کے نیچے
نہین آتا ہی بہت بلبلایا کرتا ہی کہ مجھسے بڑا کوئی نہین ہی جہان آیا تب اسکو حال معلوم ہوتا ہی وہی نقشہ
تیرا ہی کہ یہان کوئی ساحر نہ تھا سب غیر ساحر تھے انکو تو نے سحر سے چند عجائبات دکھائے وہ سمجھے کہ ضرور
یہ خداوند ہین وہ سب تیرے اوپر ایمان لاے تو نے اپنا بندوبست کر لیا ہم اسوقت جانتے کہ جب
ساحر ہوتا اور تو یہ بندوبست کر لیتا بیشک تو سچا تھا پس اسی مین خیر ہی کہ روبرو آکر مقابلہ کر
ورنہ مین آج اس سب کارخانہ سحر کو مٹا دونگی بیکار کی تجھکو خفت ہوگی یہ جو جمود نے کہا پھر قہقہہ
کی آواز آئی اور صدا آئی کہ تو میرے جمال کی تاب نہ لاسکے گی جو مجھکو روبرو دیکھا تی ہی مثل ان سب کے
جلکر خاک ہو جائیگی وہ جو بہت بڑے ساحر زبردست ہین میان محروم وہ تو میرا کچھ کر نہین سکتے
ہین تو کیا ہی تو جا اور انکو بھیجدے کہ وہ آکر اس آسمان کو مٹا دین جمود نے کہا کہ جب انکی لونڈیان
اس کام کے کرنے کو موجود ہین تو انکو کیا ضرورت ہی جو وہ ایسے ویسے سے مقابلہ کرین مین ہی
کافی ہون آواز آئی کہ تو مٹا دیگی اسنے کہا کہ ہان آواز آئی کہ تو میرا جلوہ دیکھے گی اسنے کہا کہ ہان
تیرا رو سیاہ دیکھونگی آواز آئی کہ جلجائیگی جو ابد یا کر دیکھا نہین ہی آواز آئی کہ ہم تو ابھی نہ نکلین گے اس سبب سے کہ تو
ہمارے نور جمال کی گرمی سے جلجائیگی تیرے دل کی حسرت دل ہی مین رہجائیگی پہلے تو اپنی
حسرت نکال لے اس آسمان کو مٹا لے پھر تو ہم خود ہی ظاہر ہونگے کوئی از خود نکلنے کی ضرورت
نہ ہوگی تو اور سنو کہ کارخانہ خدائی کو سحر سے مٹانے آئی ہی اپنا حربہ کر یہ جو اسنے سنا کہا کہ تو یون
کیون باہر آنے لگا جبتک ذلت نہ اٹھائیگا سچ کہا ہی کسی نے کہ جب چونٹی کے مرنے کے دن آتے
ہین تو اسکے پر نکلتے ہین اور جب انسان کی قضا آتی ہی تو وہ خیال کرتا ہی کہ مجھسے بڑھکر کوئی نہین ہی
لے اب اس آسمان کو پہچان لے یہ کہکر اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور ایک نارنج چھوٹا سا اپنے
جوڑے سے نکالا اسپر کچھ قلم سے خط بنائے زبان مین نشتر دیا خون لیکر اسپر ٹپکے دیے پس کچھ
بڑبڑا کر اس نارنج کو طرف آسمان کے پھینکا وہ قہقہہ کرتا ہوا چلا اسکا عالم یہ تھا کہ اس سے شعلے
نکلتے رہتے تھے اور سب ایک مقام پر جمع ہوتے تھے بالاے ہوا ادھر نارنج چلا ادھر اسنے
جلدی سے اپنی ران مین کارد سے زخم ڈالا اور خون لیکر اور کچھ اسم پڑھکر اس نارنج کی طرف
پھینکا جیسے ہی وہ نارنج قریب آسمان پہونچا پھر قہقہہ کی صدا آئی اور آواز آئی کہ تو اپنا حربہ کر چکی
خدا سے لڑ چکی دیکھ ہمارے قدرت کو کہ کیسے بڑی قدرت اور شان ہی تو تو اپنا حربہ کر چکی اور اپنی
حسرت نکال چکی واقعی تو نے بہت بڑا کمال کیا کہ خدا پر حربہ کیا معلوم ہوتا ہی کہ تو نمرود کی قوم سے
ہی اسنے بھی تو خدا سے مقابلہ کرنے کا دعوی کیا تھا اور تیر مارا تھا وہ تیرا کوئی بزرگ ہوگا تو نے بھی

اسکی پیروی کی اور جو تیرا کمال کا سحر تھا وہ کیا واقعی مین اصلی خدا نہ ہوتا اور مین خدائے برحق نہ ہوتا
مثل تیرے خیال کے سحر سے یہ سب کارخانہ درست کیا ہوتا تو ضرور تو نے مٹا دیا تھا کیون نہ ہو
ساحرہ زبردست ہو مگر سانچ کو آنچ کیا ہو خیال تو کر کہ تو نے نارنج پھینکا تھا یا گل صد برگ اب جو
جمہود نے دیکھا تو دراصل وہ نارنج نہین ہو بلکہ گل صد برگ ہو اسنے اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ وہ گل
اسکے پاس آیا اسنے ہاتھ مین لے لیا جمہود پر کیا منحصر سب نے دیکھا کہ پہلے نارنج تھا اب گیندے کا
پھول ہو گیا پہلے سختگان نے بہت تعریف کی تھی مگر یہ حال دیکھکر منھ بنا لیا اور کہا کہ آپ کی بھی خیر
نہین ہو مجھکو انجام بُرا معلوم ہوتا ہو چترنگ نے گھور کر دیکھا سختگان نے سر جھکا لیا اس واقعہ
سے جمہور کو خفت بہت ہوئی کہ میرا سحر سامنے دو دریاے لشکر کے رد ہو گیا اُس آسمان سے صدا
آئی کہ خفیف نہ ہو اور کوئی حربہ کر یہ کوئی خفت کی بات نہین ہو اسنے جھلا کر اور خون پیشانی مین
نشتر دیکر چلو مین لیکر کچھ پڑھکر دم کیا اور ان شعلون پر مارا جو کہ بالا ے ہوا اُس نارنج سے نکلکر
قایم ہوے تھے جیسے خون اُنپر پڑا وہ ایک مرتبہ بھڑک کر چلے اسنے کہا کہ ہان جلا دو اس آسمان
کو بڑی تیزی سے جلے جیسے قریب پہونچے گل یاسمن ہو کر رہگئے اور زمین پر گر پڑے صدا آئی کہ
کیا پھول بار بار ادھر پھینکتی ہو یہان کوئی فرشتہ ایسا نہین ہو جو تیرے ان اشارون سے تیرے
اوپر عاشق ہو کوئی حربہ عمدہ کر کہ سب لوگ جانین کہ تو بہت بڑی ساحرہ ہو اسکو اور خفت
ہوئی ابکی مرتبہ اسنے اُس گل صد برگ کو جو کہ نارنج کا بنا ہوا تھا اپنی پیشانی کے خون سے
رنگین کر کے اور اسم سحر دم کر کے بہت تیزی سے اُچھالا اور کہا کہ تو ہی جا کر جلا دے اور
اسنے طاؤس کو کوڑا کیا کہ وہ بھی بلند ہو کر چلا اسنے سحر کرنا شروع کیا اور زور زیادہ دیا آواز
آئی کیون زیادہ زحمت کرتی ہو اور بڑبڑاتی ہو سب نے دیکھا کہ اُس آسمان سے ایک انگشت
ظاہر ہوئی جیسے ہی وہ پھول قریب پہونچا اُس انگشت نے اشارہ کیا کہ اُسکی پتی پتی جدا ہو گئی
اور ستارہ بنکر طرف زمین کے چلی یہ معلوم ہوتا تھا کہ چنگاری آگ کی ہو کہ جلتی ہوئی چلی آتی
ہو آتے ہی لشکر چترنگ کی ایک صف پر گری جسکے سر پر وہ چنگاری پڑی اُسکو جلا دیا قریب
دو سو آدمی کے جلکر خاک ہوے اور از انجا کہ دیکھی تو نے ہماری قدرت تیرے ہی حربے
سے ہمنے تیرے لشکر کو تباہ کیا اُدھر لشکر مین غل ہوا کہ بلکہ ایسا سحر نہ کرو کہ جو کہ ہمکو ہلاک کرے
واہ کیا خوب مقابلہ کیا اپنے ہی لشکر کے لوگون کو ہلاک کیا اسکو اور خفت ہوئی ابکی برہم ہو کر
اسنے کہا کہ یہ کیا نامردی ہو کہ سامنے آکر مقابلہ نہین کرتا ہو اگر بڑا مرد ہو تو سامنے آکر مقابلہ کر مجھسے
تو مین عورت ہی جوانمرد ہون یہ جو اسنے کہا جواب ملا کہ تو کئی مرتبہ بُلا چکی ہو ابھی مین آتا ہون اور
دیکھتا ہون کیونکر میرے جمال کی تاب لاتی ہو معلوم ہوا کہ تجھکو جلنا منظور ہو ہوشیار ہو جا اور
تو اپنے ارمان بھی نکال چکی ہو اب کوئی حسرت بھی نہین باقی رہی جمہود نے جب یہ سُنا اور
سب حاضرین میدان نے بھی پس جمہود نے جھولی مین ہاتھ ڈالکر ایک کارد نکالی اُسکو اپنے
خون سے رنگین کیا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ جیسے یہ آسمان سے نکلی ویسے کارد کو لیکر
مارون پس کارد کو لیکر اور طاؤس پر پڑی ہما کے گھڑی ہوئی اُدھر آسمان کو حرکت ہوئی کہ
جیسے یہ واقعہ سختگان نے دیکھا اپنا منھ پیٹ لیا اور ارژنگ و چترنگ سے کہا کہ فاتحہ خیر پڑھیے
اب اسکا بچنا محال ہو کوئی دم مین یہ جلکر خاک ہوتی ہو سنت پچن اسکی جان گئی بشداد

کی راحت مین خلل آیا ای شداد ہاے معشوقہ کہکر روئے اور اب کسکے ہمراہ روسیاہ کیا کرینگے کون تمکو اپنے وصل سے کامیاب کریگا کس سے مزے دنیا کے اٹھاؤگے وہ جاتی ہین ادھر آفتاب ظاہر ہوا اور اُسکا عکس پڑا وہ جلین ارزنگ وچترنگ نے کہا کہ کیون بیکار کو فال بدمنھ سے نکالتا ہی وہ سن لیگی تو برا مانیگی سختگان نے کہا کہ فال بد کیسی دیکھ لینا جو مین کہتا ہون وہ ہوگا تین حربے کیے ایک بھی تو کارگر نہ ہوا قریب تک تو پہونچا نہین چترنگ نے کہا کہ تیری بلا سے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر آسمان شق ہوا اور ایک مرتبہ آفتاب ظاہر ہوا ناظرین کو خیال رہے جب یہ آفتاب آسمان سے نکلتا ہی تو آفتاب اصلی غائب ہوجاتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ آفتاب جادو اپنے سحر کا لکہ اُسپر قایم کردیتا ہی اس خیال سے کہ کوئی یہ نہ کہے کہ یہ کیسے خداوند ہین کہ ایک تو نکلے ہوے ہین دوسرے اور نکلے لوگون کو شک نہ ہو اور رجہان پوشیدہ ہوا وہ آفتاب نکل آتا ہی پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہی ہر ایک پر کہ خداوند پہلے اُس آسمان پر سے اس آسمان پر آتے ہین یہان سے ظاہر ہوتے ہین اس سے کسی کو کچھ شک بھی نہین ہوتا سب اسی آفتاب کو جانتے ہین پس جیسے آفتاب ظاہر ہوا اُس آسمان سے جمود نے وہ کارد اُس آفتاب پر ماری جیسے کارد قریب پہونچی ایک شعلہ نکلا کہ وہ کارد مثل ہیزم کے جل گئی آواز آئی کہ دیکھا تو نے ہمنے کاردآہنی کو جلا دیا لے خبردار ہوجا میری طرف رُخ کر میرا جمال دیکھو بہت کہتی تھی کہ سامنے آؤ سامنے آؤ پس جیسے یہ صدا آئی جمود نے اپنا منھ اُس آفتاب کی طرف کیا کیونکہ اسنے کارد مار کر منھ پھیر لیا تھا جیسے منھ پھیرا اور عکس آفتاب کا اُسپر پڑا اسنے اپنے اوپر سحر دم کرکے منھ پھیرا تھا مگر جیسے عکس پڑا اسکی قوت بالکل زائل ہوگئی حس وحرکت جاتی رہی بت ہوکر رہگئی اب اسقدر بھی طاقت نہ رہی کہ حرکت کرسکے اُدھر سختگان نے کہا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون لو ملکہ جمود تو ہاتھ سے گئین اُدھر عکس جو پڑا جمود کو بالکل سحر فراموش تھا اور اُسی طور سے دھوان نکلنا شروع ہوا ایک چند ساعت دھوان نکلا تھا کہ ایک شعلہ اُسکے اُس مقام سے نکلا کہ جو کہ شداد کے تصرف مین تمام رات رہا تھا اور ہمیشہ رہتا تھا اُسنے اُس طاوس کو بھی جلایا اور اُسکو بھی جیسے وہ جلنے لگی ویسے آفتاب ایک بار کڑک کر زمین پر گرا اور غرق زمین ہوکر دوسرے مقام پر ظاہر ہوا اور بلند ہوکر اُس آسمان مین پنہان ہوگیا اُسکا پنہان ہونا تھا کہ آسمان اصلی پر آفتاب اصلی نکل آیا اور اُس آفتاب کی چمک کی کرن سے ایک چکاچوندھی دونون لشکرون کے لوگون کی نگاہون مین ہوگئی تھی اور طومار شاہ وغیرہ تو سجدے کو خم ہوگئے طومار شاہ وغیرہ نے سر اُٹھاکر اور اہل لشکر چترنگ وارزنگ نے آنکھین ملکر جو دیکھا تو اُس آفتاب کو پوشیدہ پایا اور آفتاب جو کہ بالاے آسمان نکلا ہوا تھا اُسکو ظاہر پایا اور جمود کو دیکھا کہ جلتی ہوئی طرف زمین کے آتی ہی زمین تک آتے آتے جلکر خاک ہوگئی زمین پر جو گری تو ردکعہ بھی آواز آئی افسوس مردیم وجان دادیم بمطلب خود نرسیدیم مارا جوان مجھکو کہ نام میرا جمود جاد وتھا یہ سنتے ہی شداد نے تو اپنا سر پیٹ لیا اور چترنگ کے منھ پر ہوائیان اُڑنے لگین منھ سے نکلا کہ ہاے والدہ ماجدہ سختگان نے کہا کہ ہمکو تو پہلے سے یقین ہوگیا تھا مگر تمھارے نے جو یہ حالت دیکھی اور جمود کے مرنے کی صدا سنی تاب نہ رہی خون عزیزی نے جوش مارا ہاے بہن کہکر اپنا گریبان چاک کیا اور اُسی حالت بیقراری مین دستک دی کہ ایک ہنس پیدا ہوا یہ اُسپر تخت پر نے جست کرنے سوار ہوئی اور پلٹ کر جو سحر کیا تو تخت چلنے لگا

اور حالت غیظ مین بیقرار ہوکر چلی ارزنگ وچترنگ سے اجازت بھی نہ لی بلکہ اپنے معشوق سے
بھی نہ ملی سخنگان نے جو اسکو اسطرح سے دیکھا جاتے ہوے پکار کر کہا کہ آپ بھی ہمسے جدا ہوتی ہین
اور کہان جاتی ہین ابھی تو جمود کے غم سے فراغت نہین ہوئی ہو کہ آپ تشریف لے چلین اپنے غم سے
بچائیے گا اپنے ماتم مین نہ رولایئے گا ورنہ بڑا غضب ہوگا ایسی جلدی نہ فرمائیے ہم سب سے مل تو جایئے
کیونکر یہ امید کرنا کہ وہان جاکر کوئی واپس آئے بالکل بیکار ہی جو جائیگا وہ مارا جائیگا بی جمود نے
کونسا دتیقہ اٹھا رکھا مگر کچھ نہ ہوا آپ بھی جاکر خفیف ہونگی انجام یہ ہوگا کہ مفت مین جان برباد ہوگی
کیون اپنی جوانی کو تلف کرتی ہو ابھی کیا ثمر باغ جوانی سے پایا ہوگا مین جانتا ہون کہ کوئی دس
برس کا سن ہوگا گو دنیا کے کل فنون سے واقف ہو چکی ہوگی مجھکو خوب معلوم ہی کہ تم معشوقہ ہو
ہمارے خداوند کے بھائی کی خداوند چترنگ کی تمنے خوب خوب انکو فریب دکھائے ہین وہ تمکو پیار
کرتے ہین ہر روز نور خداوند تمھارے شکم مین اپنے آلے سے اتارتے ہین اسی سبب سے تو تمھارا
حسن چمکتا جاتا ہی کیون خداوند کو اپنا داغ دیتی ہو اب کون نور شکم مین اتروائے گا ارے نجاؤ
جو ہونا تھا وہ ہوگیا سوائے ذلت اور خواری کے کچھ نہ حاصل ہوگا ثمود نے اسکی کچھ بھی نہ سنی
خاموش جوش الم مین ہنس اڑاتے ہوے چلی گئی سخنگان کی اس تقریر سے سب ہنس پڑے گو
چترنگ کو رنج تھا مگر اسکے بھی دانت نکل آئے سخنگان سے کہا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی وہ بات کر جو
سب کو اچھی معلوم ہو ابھی وہ پہونچی نہین تو نے بدشگونی کی تقریر کی یہ ثمود ہی جمود سے بہت
زبردست ہی جمود اسکے روبرو چھوکری تھی یہ جاکر اپنا کام کریگی آسمان کو برباد کریگی سخنگان
نے جواب دیا کہ کیا ہوگا یہ دو چار منٹ اس سے زیادہ نہ لڑیگی مگر میرے نزدیک وہان جاکے
اسکی بھی عقل چکر مین آئیگی اس سے بھی کچھ نہ ہوسکیگا ایک تو جمود کا غم دوسرے جوان تیز مزاج
لیکن کچھ نہ ہوگا ہمکو رونا پڑیگا چترنگ نے گھور کر دیکھا سخنگان نے مسکرا کر منھ پھیر لیا اور کہا
کہ جو کچھ ہوگا تھوڑی دیر مین ظاہر ہو جائیگا ادھر ثمود حالت غیظ مین ہنس کو اڑاتے ہوے قریب
آسمان پہونچی جیسے ہی پہونچی قہقہہ کی صدا بلند ہوئی آواز آئی کہ لو یہ آئے ہین لڑنے کو وہ تو لڑچکین
اور اپنی جان برباد کرچکین اب انکو حوصلہ ہوا ہی کیون تم بھی میرا جمال دیکھوگی ہان تم کیون میرا جمال
دیکھنے لگین تم اپنے خداوند چترنگ کا جمال ظاہری و باطنی دیکھوگی اسکے ہمراہ منھ سیاہ کروگی خیر آؤ
جو تم کو بھی حوصلہ ہو نکال لو تمھاری بھی حسرت باقی نہ رہے پھر جو ہونا ہی وہ ہوگا کیون استدر بہن
کے غم مین بدحواس ہی ہمنے اسکو بلا لیا ہی یہان اسکے لیے ہمنے ایک مرد خلق کیا ہی اسکو اسکے سپرد
کیا ہی تجھکو بھی بلائے لیتے ہین تیری بہن کے پاس پہونچائے دیتے ہین تو کیون پریشان ہوتی ہی
کچھ دیر کی دیر ہی بہت عرصہ نہین ہی ثمود نے جو ادبدا کر وہ ایسی تھی کہ جمال دیکھکر جل گئی مین ایسی نہین
ہون بلکہ اپنے جمال سے دوسرون کو جلا دیتی ہون بس ہوشیار رہو جاؤ مین حربہ کرتی ہون مین
گفتگو کرنے نہین آئی ہون بلکہ مقابلہ کرنے آئی ہون آواز آئی حربہ کر ہمکو کوئی خوف نہین ہی
ہم ایسے خدا نہین ہین کہ بندون سے خوف کرین یہ سننا تھا کہ ثمود نے ایک مرتبہ دستک دی کہ
سب نے دیکھا کہ دو عقاب پیدا ہوے انکے پرون پر ایک صندوق بہت بڑا رکھا ہوا ہی وہ
بہت جلد قریب ثمود کے آئے ثمود نے چورے سے کنجی نکالی اس صندوق کو وا کیا جیسے اسکا
پٹرا اٹھایا فورا ایک ناگن کیسی سیاہ اسکے اندر سے نکلی کہ جسکے کاٹے کا منتر نہ تھا اگر پھونک مار

تو جہانتک اُس پھونک کا اثر جاے خواہ انسان ہو خواہ حیوان خواہ نباتات ہو خواہ جمادات سب
جلکر خاک ہو جاے جیسے ہی وہ ناگن نکلی تمہود نے فورًا اپنی ران چیر کر اور خون لیکر اُسکو پلایا کہ اُسکی
وہ تیزی کم ہوئی اسنے اُسکو اُٹھا کر اپنے شانے سے لپیٹ لیا اب صندوق سے ایک صندوقچہ نکالا
اور ایک فولادی ڈبیہ اور ایک گلدستہ اور ایک آئینہ کہ اُسپر غلاف مخمل سیاہ کا چڑھا ہوا تھا اِن
اشیاء کو نکالکر اُس صندوق کو بند کر دیا ایک نارنج وکار دبھی نکالی جب صندوق بند کر چکی قفل دیا
کنجی جوڑے مین رکھی کچھ پڑھکر دستک دی کہ وہ عقاب جسطرف سے وہ صندوق لیکر آئے تھے
اُسی طرف پرواز کر گئے یہان چترنگ نے سختگان سے کہا کہ تمنے دیکھا کیسے زبردست یہ حور ہے
اِسنے کیسا کیسا سامان اپنی ظفر کا مہیا کیا ہے اب یہ آسمان نہ بچیگا سختگان نے کہا کہ جو کچھ ہوین یہ ہی
کہونگا کہ اسکا بھی انجام مثل جمود کے ہوگا چترنگ منھ پھیر کر خاموش ہو رہا اُدھر تمہود نے آواز دی
کہ ہوشیار رہو جاؤ مین حربہ کرتی ہون آواز آئی کہ تو بھی حسرت نکال لے یہان کچھ بھی نہ ہوگا یہ سُنتا تھا
کہ تمہود نے اُس ناگن کو بازو سے کھولا اور اُسکی دم پکڑ کر اور کچھ اسم پڑھکر دم کیا کہ اُس مین اُس سے
زیادہ تیزی و تڑپ پیدا ہوئی جبکہ وہ صندوق سے نکلی تھی اُسنے فورًا اُسکو اپنی زبان مین لشتر
دیکر زبان کا خون اُسکو دیا اور زیادہ تر وہ تیزی ہوئی بس اِسنے دستک دی کہ ایک پتلی اسکی
پشت پر سے پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین ایک طبق حلوے کا تھا دوسرے ہاتھ مین ایک کاسنہ شیر کا
اور اُس حلوے پر ایک دل رکھا ہوا تھا بس تمہود نے وہ طبق اُس پتلی کے ہاتھ سے لیکر اُس
ناگن کے آگے رکھا اور کہا کہ لے یہ تیری خوراک ہے مین نے تجھکو دی ہے یہ حلوا اور دل موجود ہے اور
یہ کاسنہ شیر اِسکو کھا کر اور شیر کا کاسنہ پی کر میرا کام کر بس یہ کام ہے کہ جا کر اِس آسمان کو پھونک دے
اور یہ جو کوئی اِس آسمان مین ہو اُسکو بھی بیچ مدت سے تیری پرورش اسی دن کے لیے کر رہی تھی
یہ جو تمہود نے کہا اُس ناگن نے سُنا فورًا اپنا منھ اُس طبق مین ڈالدیا پہلے اُس دل کو کھا لیا پھر تمام
حلوا کھا گئی اور بعد اُسکے اُس کاسنہ شیر کو پی لیا گو چھوٹی سی ناگن تھی مگر بلا نوش تھی سب حلوا کھا لیا
اور سب دودھ پی لیا اور سر اُٹھا لیا تمہود کی طرف دیکھا اِشارہ یہ تھا کہ کیا حکم ہوتا ہے تمہود نے کہا
کہ جا اور اپنا کام کر اگر کام میرے حسب دلخواہ کر کے آئیگی تو مین اور تجھکو حلوا و شیر دونگی یہ سُنتا تھا
کہ وہ منھ پھیر کر مثل باد صرصر کے اُڑکر طرف آسمان کے جو کہ لشکر طومار شاہ پر محیط تھا چلی ایسی تیزی
سے جاتی تھی کہ تکفر آتی تھی اور ایسی حدت تھی اُسکی کہ جو پرند اُسکے قریب آجاتا تھا جل جاتا تھا یہانتک کہ وہ قریب آسمان پہونچی
اور ہوا پر قایم ہوئی اُسنے دم چھوڑا منھ سے شعلہ نکلا جیسے ہی آسمان پر پڑا خاموش ہو گیا بفحواے اِس شعر کے کہ کشتی
نیرنگی یہ برق خاطر مانوس ہے جو شرر دیکھے اُٹھا اِک شعلۂ فانوس ہے اب اِسنے دم کشی شروع کی جو شعلہ منھ سے نکلتا
تھا بالکل آسمان پر اثر نہ کرتا تھا یہان تمہود اسم پڑھکے دستک دیکر اُسکو زور دے رہی تھی
جو جو زور دیتی تھی وہ وہ دم کشی کرتی تھی مگر بالکل کچھ اثر نہ ہوتا تھا بڑے عرصے تک وہ اُسی طور
سے منھ سے شعلے نکالا کی یہ تو اس شغل مین مصروف ہوا اور تمہود زور دے رہی تھی کہ ایک مرتبہ
اُس آسمان سے قہقہہ کی صدا آئی اور کسی نے کہا کہ خوب سانپ کا تماشہ کیا اب اپنی ناگن کو بچالے
یہ صدا آئی اور ایک ہاتھ اُس آسمان سے پیدا ہوا آہنین ریسمان تھی جیسے اُس ناگن نے دم
چھوڑا وہ ہاتھ باندھ ہوا اور ایک حلقہ اُس ریسمان کا اُسکے اوپر پڑا کہ سر اُسکا اُس حلقے مین پھنسا
پس جھٹکا پڑا اور وہ ہاتھ مع اُس ریسمان و ناگن کے غائب ہو گیا لشکر طومار شاہ نے یا خذ اوخذ

آفتاب تابان کیکر شور وغل کیا لشکر ارزنگ وغیرہ کو حیرت ہوئی ثمود ہاتھ ملکر رہگئی پس اُسنے وہ
ڈبیہ اُٹھاکر اور کچھ پڑھکر اُسکو کھولا اُسمین سے بھی ایک ناگ بہت زہردار برنگ سبز نکلا دونون
آنکھین اُسکی دو انگارے تھے اُسنے نکلتے ہی آنکھ ثمود سے ملائی اور دم چھوڑا ثمود نے کہا کہ
تو مجھکو کیا دیکھتا ہی تیری ناگن اُس آسمان کے قریب جاکر غائب ہوگئی تو جاکر آسمان کو جلاکر اپنی
ناگن کو لے آیہ سُنتا تھا کہ وہ جھپٹ کر چلا جیسے قریب آسمان پہونچا کہ آواز آئی کیا رسی کے سانپ
بنا بناکر بھیجتی ہی دیکھ یہ سانپ ہی یا رسی اور وہ ناگن تھی کہ رسی اسکو قدرت کہتے ہین کہ ہم نے
دونون کو رسی بنا دیا دونون لشکرون نے دیکھا کہ وہ جو ناگ چلا تھا بڑی تیزی سے وہ سلیمان
کا ٹکڑا تھا اور ایک سلیمان کا ٹکڑا اُس آسمان سے نکلا دونون طرف زمین کے چلے جیسے قریب
زمین پہونچے کہ ایک شعلہ زمین سے نکلا وہ دونون ٹکڑے جلکر خاک ہوگئے ثمود کو بہت غصہ
آیا پس اسنے نارنج کو اُٹھاکر اُس کاردسے کاٹا اور دونون ٹکڑے نارنج کے ایک داہنی
طرف اور دوسرا بائین جانب پھینکا اور اُس کارد کو درمیان مین اُنکے کچھ عرصہ نگذرا تھا کہ
گڑگڑاہٹ کی صدا پیدا ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک ابر سیاہ رنگ ثمود کی داہنی طرف سے اور
سرخ رنگ بائین طرف سے اور درمیان مین اُن ابر کے برق چمک رہی تھی جیسے وہ ابر قریب
ثمود پہونچا ثمود نے اشارہ کیا زبان سے صرف اسقدر کہا کہ لینا اِس آسمان کو پس وہ دونون
ابر ایک مرتبہ گڑگڑاکر اُس آسمان پر چلے جیسے قریب آسمان وہ ابر و برق پہونچے آسمان کو حرکت
ہوئی اور آفتاب نکل آیا آفتاب کا نکلنا تھا جیسے عکس اُن ابرون و برق پر آفتاب کا پڑا ایک
شعلہ پیدا ہوا کہ وہ ابر و برق مثل روئی کے گالے کے جلگئے آفتاب پنہان ہوگیا ثمود کو اور
غصہ آیا اُسنے صندوقچہ اُٹھاکر کھولا جیسے صندوقچہ کھولا ایک برق چمک کر چلی اِسنے اشارہ کیا
کہ وہ برق یا تو آسمان کی طرف بلند ہوتی تھی یا پلٹ کر اُس آسمان کی طرف جو کہ محیط لشکر تھا چلی
اِسنے پڑھنا کچھ شروع کیا ثمود نے اُس صندوقچے سے ایک شیشہ نکالا اُسمین پانی برنگ سبز تھا
اُس شیشے کو کھولا اور پانی لیکر چلو مین اُس برق پر چھینٹا دیا اُس برق مین اور تیزی ہوئی اُسنے
دوسرا چھینٹا دیا جیسے تیسرا چھینٹا دیا کہ وہ برق کڑک کر چلی یہ شیشہ ہاتھ مین لیے ہوے تھی اور
قصد تھا کہ چوتھا چھینٹا دون کہ اُس آسمان سے ایک ماہی پیدا ہوئی اور مقابل اُس برق کے
آئی جیسے برق چلی اُسنے دہن اپنا کھولکر اور کو سانس لی وہ برق مثل تیر کے اُسکے دہن مین چلی گئی
اُسنے دہن بند کر لیا اور اپنی دم کو بلند کرکے حرکت دی اُس سے ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ ہاتھ پر
ثمود کے گرا کر ثمود نے آف کیا کہ شعلہ گو خاموش ہوگیا مگر اُسکی حدت جو ہاتھ کو محسوس ہوئی
وہ شیشہ ہاتھ سے چھوٹ گیا اور زمین پر گرا اور گرکر ٹوٹ گیا ثمود کو بڑا صدمہ ہوا صندوقچہ
اُٹھاکر زمین پر دے مارا کہ چکنا چور ہوگیا اور جھلاکر گلدستے کو اُٹھاکر طرف آسمان کے پھینکا
وہ گلدستہ قریب آسمان پر پہونچکر ہوا پر قایم ہوا اور ہر ایک پھول اُس گلدستے سے جدا ہوا
اور شرارہ بنکر طرف آسمان کے چلے جیسے ہی قریب آسمان پہونچے سب گل ہوکر زمین پر گرے
پس ثمود نے اشارہ کیا کہ وہ گلدستہ پھر اُسکے پاس آیا اُسنے سحر کیا کہ وہ گلدستہ بیضہ فولادی ہوگیا
اِسنے اُس بیضہ کو اسم سحر پڑھکر اُس آسمان پر مارا وہ بیضہ آسمان پر پڑا ٹوٹنے کی صدا آئی اور ریزہ ریزہ
ہوکر زمین پر گرا البتہ اُسکو نہایت غصہ آیا اِسنے وہ آئینہ ہاتھ مین لیا اور اسم سحر پڑھکر اُسکا غلاف

برطرف کیا اور فورًا اسکا رُخ طرف اُس آسمان کے کیا یہ سحر اُسکا ایسا تھا کہ جیسے عکس اُس آئینہ کا اُس آسمان پر پڑا وہ آسمان حرکت مین آیا اُسنے زور دیا یہ تو اِس سحر مین معروف تھے اُدھر جیسے آسمان حرکت مین آیا اور ایک پایہ شق ہوا اُس سے ایک چہرہ ہیبت ناک پیدا ہوا جیسے اُس چہرہ کا عکس آئینہ مین نمایان ہوا وہ آئینہ بالکل بے نور ہوگیا اور تراق سے آواز آئی ٹوٹ گیا مین پر گر پڑا یہ حیران ہوئی کہ یہ کیا ہوا اب یہ اور کچھ تدبیر کیا چاہتی تھی کہ آواز آئی اے ثمود میری طرف دیکھ مین تیرا بہت مشتاق تھا مجھکو فراق تیرا بہت شاق تھا یہ جو ثمود نے سُنا اُسکی طرف دیکھا ثمود کو یہ نظر پڑا کہ ایک صورت خوف ناک میرے روبرو ہے جیسے آنکھ ثمود کی اُس صورت پر پڑی ایک چیخ ماری چیخ کا مارنا تھا کہ ایک شعلہ اُس صورت کے مُنہ سے نکلا کہ وہ آکر ثمود کے لپٹ گیا وہ صورت تو فورًا اُس آسمان مین پوشیدہ ہوگئی آواز آئی کہ تمنے ہمارے فرشتہ عذاب کی صورت دیکھی اور کیونکر ہمنے ثمود کو غارت کیا اُدھر ثمود مثل درخت چنار کے جلنے لگی پس جلتی ہوئی طرف زمین کے چلی لشکر چترنگ دار زنگ مین شور گریہ وزاری بلند ہوا سبکے حواس جاتے رہے چترنگ کا تو یہ حال ہوا کہ اُسنے اپنا گریبان چاک کر ڈالا ہائے ہائے کہکر رونے لگا بس سختگان نے کہا کہ بیکار ہی مین نے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ بھی ہاتھ سے گئین آپ نے فرمایا تھا کہ یہ ایسی ویسی نہین ہین کہ ہاتھ سے جائین ملاحظہ فرمائیے کہ کون کون سی تدبیر نہین کی مگر کچھ بھی ہوا آخرکار اپنی جان اِنھون نے آپ کے اوپر سے نثار کی اس رونے اور حالت تباہ کرنے سے کیا ہوگیا اُدھر ثمود جلتی ہوئی زمین پر آئی اور بالکل خاک ہوکر رہگئی آندھی سیاہ بہت شدت سے اُٹھی سنگ باری ہوئی برف باری ہوئی برقین چمک چمک کر زمین پر گرین زمین کو زلزلہ سا ہوا غبار اُڑا بیرون نے غل مچایا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من ثمود جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم بمطلب خود نرسیدیم جب یہ صدا آچکی وہ تاریکی وغیرہ برطرف ہوئی روشنی ہوئی سب نے راکھ کا انبار پایا راوی نے بیان کیا ہے کہ جو اشیا چترنگ کے پاس ساختہ ثمود جادو ثمود جادو تھین اُن دونون کے مرتے ہی وہ بھی جلکر خاک ہوگئین چترنگ کف افسوس ملکر رہگیا خیال کرنے لگا کہ تیری خدائیکا یہان خاتمہ ہوا نہ ثمود ایسی شفیق بلیگی نہ خدائی کا بندوبست ہوگا اور تجھکو عروج ہوگا افسوس بڑی مشفقہ نے تیرا ساتھ چھوڑا ارے جورو کا مزہ اِس سے تھا ماتا کا لطف اس سے تھا کبھی کسی امر مین اِنکار نہ کیا اُدھر سختگان کو مزاق کی سوجھی پکار کر کہا کہ اے میان شد او اب آپ و چترنگ برابر ہوگئے آپ کی بھی زوجہ نے انتقال کیا اور انکی بھی زوجہ نے مگر وہ بری حالت سے مرین کہ اُنکے دوسرے مقام سے آگ لگی انکے سر سے خیر دونون ملکر تمام ہوئین کیا آگ اِن دونون کے بھری تھی کہ اپنی آگ سے آپ جلین سختگان نے جو یہ کہا سب مُنہ پر رومال رکھکے ہنسنے لگے چترنگ کے بھی دانت نکل آئے مگر راوی نے بیان کیا ہے کہ جیسے ثمود کے مرنے کی صدا بلند ہوئی اور تاریکی برطرف ہوئی ایک مرتبہ اُس ابر سوسنی رنگ کو حرکت ہوئی جو کہ چترنگ کے سر پر محیط تھا اور اُسمین برقین چمکنے لگین گرج ہونے لگی اور وہ ابر حرکت کرکے اُس مقام سے چلا سختگان نے چمک دیکھی اور گرج سنی سر اُٹھاکر دیکھا تو نظر آیا کہ ابر سوسنی کو حرکت ہے اُسی مین یہ سب آفت ہے اور وہ آہستہ آہستہ اُس سمت کو جاتا ہے جدھر وہ آسمان محیط ہے پس اُسنے سر پیٹ لیا اور رقیدہ سر پر سے پھینکدیا اور چترنگ سے کہا کہ خبر لیجیے سب کارخانہ

آپ کا برباد ہوتا ہی وہ ابر بھی برائے مقابلہ جاتا ہی جو کوئی اس ابر مین ہو اُسکو منع فرمایئے ورنہ جمود و ثمود کی سی حالت ہوگی اور سوائے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا یہ سب تدارک بیکار ہین اِن آفتاب پرستون پر ظفر پانا امر دشوار ہی کوئی بہت زبردست ساحر ہی اور وہ اپنا کامل طور سے بندوبست کر چکا ہی چترنگ نے اس ابر کی طرف دیکھکر سختگان سے کہا یہ ایسے ویسے لوگ نہین ہین جو ابر مین ہین کہ مثل جمود و ثمود کے مارے جائین اب یہ آسمان نہ بچے گا سختگان نے کہا کہ آپ نے ثمود کی بھی نسبت ایسے ہی کلمے فرمائے تھے انجام کیا ہوا چترنگ نے کہا کہ وہ میرے منع کرنے سے نہ مانین گے کیونکہ غصہ آگیا ہی سختگان نے کہا کہ مین عرض کرون چترنگ نے کہا کہ ایسی حرکت نہ کرنا ورنہ خرابی ہوگی سختگان یہ کہکر خاموش ہورہا کہ افسوس یہ بھی ہاتھ سے گئے اور ناظرین کو خیال رہے کہ ثمود و جمود کے مقابلے مین دو پہر دن ختم ہوا ہو دو پہر دن باقی ہی جو یہ ابر سونی رنگ چلا ہی اور یہ بھی خیال رہے کہ جو تخت اور گلدستہ محروم وغیرہ نے تیار کر کے تخت نقرہ پر نصب کیے ہین جسپر چترنگ بیٹھکر خدائی کرتا تھا وہ سب محروم وغیرہ کے سحر کا تھا جو کہ اُسنے بنایا تھا اِس قابل نہ تھا کہ میدان مین آئے وہ بارگاہ مین تھا یہان چترنگ ہمراہ ارژنگ کے تخت پر سوار ہوکر آتا تھا یہان جب اپنی بارگاہ مین جاتا تھا تو اُسی تخت پر بیٹھکر دربار کرتا تھا بس اُدھم برسر مطلب کہ وہ بہت بڑی تیزی سے ایک آن مین مقابل آسمان نیلگون ہوا جب یہ قریب پہونچا سب نے سُنا کہ اُس آسمان سے آواز آئی کہ چہ خوش یہ بڑی شان و شوکت سے مقابلے کو آتے ہین پہلے کیون نہ آئے جب دو کو اپنے اوپر سے صدقہ کر لیا ارے کیون دیوانہ ہوا ہی مین خوب پہچانتا ہون کہ تو محروم جادو ہی اور تیری دختر انرام جادو تیرے پاس ہی اور دونون تیرے شاگرد ہین یہ سب میرے پیدا کیے ہوے ہین اُنسے واقف ہون کیون قضا آئی فرشتہ قدرت کو حکم دونگا کہ وہ سب کی روح قبض کر لیگا ارے کوئی بھی خدا سے لڑتا ہی جو تو لڑنے آیا ہی جمود آئی تھی تو کیا انجام ہوا اُسکا اور ثمود نے کیا کر لیا سب کی روحین فرشتۂ قدرت نے قبض کر لین اور یہ نہین جلا دین وہ ہی انجام تیرا بھی ہوگا چہ خوش خدا سے مقابلہ کرتے ہو تم سب بندے میرے سرکش ہو جبتک سزا نہ پاؤگے نہ مانوگے اُس ابر سے صدا آئی کہ تو بہت مغرور ہوگیا ہی جمود و ثمود کو قتل کر کے دیکھ مین سارا غرور نکالے دیتا ہون تو میرے حال سے واقف نہین ہی مین پہلو نشین سامری ہون بس ہوشیار رہو جا اب بہت برے شخص سے مقابلہ ہی مین مثل جمود و ثمود کے سحر نہ کرونگا بہ سحر تیرے دو ایک سحر کا امتحان ہوگا جو غالب آئے تو وہان سے بیٹھا ہوا سحر کر مین یہان سے وہ ابھی جھوکریان تھین کہ اُنھون نے ایسے سحر کیے اور نادانی کر کے اپنی جان دی خیر اب کوئی مقام تقریر نہین ہی مین حربہ کرتا ہون تو رو کر آواز آئی کہ حربہ کر ہم خدا ہین اور خبردار ہین خدا کسی وقت اپنے بندون سے اور اپنے کاروبار سے غافل نہین ہوتا ہی اگر غافل ہو تو سب کارخانہ مٹ جائے پس یہ صدا آکر موقوف ہوئی تھی کہ ایک مرتبہ وہ ابر سونی رنگ شق ہوا اور اُس سے چار ہاتھ پیدا ہوے اُن چارون ہاتھون مین چار ترنج تھے ایک مرتبہ اُن ہاتھون نے وہ ترنج اُس آسمان پر مارے وہ ترنج برابر آسمان کے جاکر شق ہوے اور چار پرتین اُنسے پیدا ہوئین وہ چلین یا تو آسمان کی طرف چلی تھین جیسے قریب آسمان پہونچین اُس آسمان سے یہ صدا آئی کہ برقون

اپنے خدا کو پہچانو اور میرے حکم کو مانو جاؤ سو جوانان چترنگ کو جلا دو پس وہ برقین چمک کے
پلٹ پڑین اور کڑک کر لشکر چترنگ پر چلین یہان لشکر مین کھلبلی پڑگیا ہر ایک کو اپنی جان کی فکر ہوئی
سب کے حواس جاتے رہے کہ دیکھیے کون کون جلتا ہی اُدھر مخروم نے جو یہ صدا اندر ابر کے سنی
ایسا سحر کیا کہ ایک سقف آہنی فورًا لشکر چترنگ پر محیط ہو گئی سب لشکر اُسکے سایہ مین آگیا تو لشکر
کے لوگون نے قصد کیا تھا کہ میدان سے فرار کر جائین اپنے سرون پر سایہ جو دیکھا تو تھمے لیکن وہ
برقین جو کڑک کر گرین اُس سقف آہنی کو شق کر کے لشکر چترنگ کی صفون پر گرین اور چار سو جوان
جلنے لگے اور پھر بلند ہوئین کہ آسمان سے صدا آئی کہ اِس ابر کو جلا دو وہ جلینگے یہ جو مخروم نے دیکھا
کہ میرے ہی سحر کو اُسنے اپنے قبضے مین کر کے پہلے لشکر کو تباہ کیا اور میری طرف اُسکو حکم دیا ہی اگر
برقین ابر پر گرین تو ابر کو بھی جلا دینگی اِسنے یہ بندوبست کیا کہ ایک مرتبہ اُس ابر سے سر نکالا اور
اُن برقون کی طرف دیکھکر کہا کہ لوہا نہین ہو جاتی ہو یہ کہنا تھا کہ وہ چار دن کا ردا آہنی تھین اور زمین پر
گر پڑین اُدھر لشکر بھاگ رہے تھے اِس خیال سے کہ پھر کہین وہ برقین چمک کر نہ گرین کہ ہم بھی ہلاک ہون غل
مچ گیا ہی سوار الگ بھاگے جاتے ہین پیدل الگ چترنگ نے بصلاح سختگان نقیبون کو حکم دیا
کہ پکار کر کہو کہ پریشان نہ ہو وہ برقین برطرف ہو گئین ہمنے اپنی قدرت سے اُنکو مٹا دیا اب تم سب
اطمینان سے کھڑے رہو نقیبون نے پکار کر کہا سب کے حواس درست ہوے مگر خوف زدہ ہین
صف آرا نے پھر صفین درست کین اُدھر مخروم نے دیکھا کہ اِسنے بڑا غضب کیا خوب میرے حربے کو رد کیا
پس بیٹھے بیٹھے اِسنے سحر کیا کہ وہ ابر ایک مرتبہ حرکت مین آیا اور اس زور سے جلا کہ شعلے نکلنے لگے
اور جاتے ہی قریب آسمان کے اِس زور سے اُس سے لڑا کہ ایک تڑاقے کی صدا آئی کہ گوش گردون
دون کر ہو گئے زمین کو زلزلہ سا ہوا دونون لشکرون کے سپاہیون اور افسرون کے دماغ
پریشان ہو گئے کلیجے ہلگئے مرکب بگدیدان کرنے لگے اُس ابر سے شعلے نکلے سب کو یقین ہوا کہ
آسمان پھٹ پڑا راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس آسمان کو حرکت نہوئی ہان یہ ابر پھٹ گیا پھر مخروم نے
سحر کر کے ابر کو آسمان سے لڑا دیا ابکی اُس سے زیادہ آواز ہوئی اور شعلے نکلے اب برابر ضرب
چل رہی ہی کہ ابر سونی جا کر آسمان سے لڑتا ہی اور صدا ے مہیب آتی ہی شعلے نکلتے ہین نوبت
بایںجا رسید کہ اس ابر کے دو ٹکڑے ہو ہو کر زمین پر گرنے لگے مگر آسمان اسطور سے قایم ہی جب
مخروم نے دیکھا کہ اس سے بھی کچھ نہ ہوا بلکہ میرا ہی سحر رد ہونے لگا سحر کیا کہ وہ ابر پھر اُسی مقام پر
آکر قایم ہوا اُس آسمان سے آواز آئی کہ یہ بھی حسرت نکال لے بھلا جو کہ ہمارا بنایا ہوا ہو وہ
تیرے مٹانے سے مٹ نہین سکتا ہم مین اور تجھ مین کچھ فرق بھی ہو تا ضرور ہی ہم خدا اور تو بندہ جو چیز
کہ خدا کی بنائی ہوئی ہو اُسکو بندہ کیونکر مٹا سکے بندے کی چیز کو خدا مٹا سکتا ہی پس خدا مین اور
بندے مین یہی فرق ہی مخروم نے جواب دیا کہ سب حال معلوم ہوا جاتا ہی کہ کون بندہ ہی اور کون
خدا یہ کہکر مخروم نے سحر کیا کہ ایک ابر خود بخود اٹھا وہ آکر اُس آسمان پر برسنے لگا اُس سے پتھر
کی بڑی بڑی سلین گرین تھین اور آسمان پر گر کے ریزہ ریزہ ہو جاتی تھین مگر آسمان کو کچھ ضرر بھی
نہ کرتی تھین جب مخروم عاجز ہوا سحر کیا کہ ابر برطرف ہو گیا آسمان سے آواز آئی کہ یہ بھی حسرت نکال لے
اور جو کوئی حسرت باقی ہو وہ بھی نکال لے پھر تو تیرا خاتمہ ہی مین فرشتۂ عذاب کو حکم دے چکا ہون
کہ اِن سب کی روحین قبض کر لو وہ اپنے مقام سے چل چکا ہی یہان مخروم نے انتہا کم و ناشاد سے کہا

کہ یہ بڑا زبردست ساحر ہی مین نے اپنے کمال کے سحر کیے تم لوگون نے بھی کمک کی مگر بالکل بیکار ہوئی
خیر اب مین یہ سحر آخری کرتا ہون تم لوگ بھی کمک کرو یعنی مین ایک بیضۂ فولادی اُس آسمان پر مارتا
ہون اگر پڑ گیا تو اُسنے آسمان کو توڑ دیا اور گرا دیا تم لوگ بھی اُسپر سحر کرنا اور جب آسمان منہدم
ہوکر گرنے لگے اور کوئی شخص اُس آسمان سے ظاہر ہو فوراً تلوار مین لیکر ابر سے نکلکر اُسپر راہ
مین وار کرنا زمین پر نہ گرنے دینا اگر زمین پر گرا تو پھر اُسکا روکنا محال ہوگا ایک جنبش لب مین
سب کا خاتمہ کرونگا یہ سحر مین نے یعنی بیضہ سامنے جمشید و سامری کے تیار کیا تھا اُنھون نے اُسکی بہت
تعریف کی تھی مین نے اُسکو آجتک نہین نکالا اسکا رد ممکن نہین ہی مجھسے خود ہی نہ تیار ہو سکا کہ اسکا
رد تیار کرون اُن سب نے کہا کہ بہت خوب پس خرّم نے اپنی چوڑے سے ایک بیضہ جو کہ برابر
بیضۂ لبط کے تھا مگر فولادی تھا نکالا اُن سب نے دیکھا کہ اُسپر ہزارہا نگینے دیے ہوے ہین
ہر رنگ کے اور کچھ لکیرین بنی ہوئی ہین پس خرّم نے اپنے بازو مین نشتر دیکر خون لیا اور ایک
بچۂ خوک کو جو کہ دس دن کا تھا پہلے ہی سحر سے منگا رکھا تھا تھوڑا سا خون لیکر پانی مین ملا کر پہلے خود
غسل کیا اور اُن سب سے کہا کہ تم بھی غسل کرو اُنھون نے بھی غسل کیا پس اور خون اُس خوک کا
اور اپنے بازو کا خون دونون شامل کرکے اُس بیضۂ فولادی کو اُس سے رنگا اور اسم پڑھکر دم
کیا پس اُس بیضہ کو ہاتھ مین لیا اور اُس ابر سے ہاتھ نکالا سب نے دیکھا کہ پھر ابر سے ایک ہاتھ نکلا یہ
سب دیکھ رہے تھے کہ خرّم نے یا سامری و جمشید کہکر اُس بیضہ کو آسمان پر مارا اس خیال کہ شاید کہین بیضہ پر اُوپر دبا اُدھر
اُن سب نے سحر کیا وہ بیضہ مثل گولے کے کہ جیسے توپ سے گولہ نکلکر جاتا ہی چلا اور جاتے ہی آسمان پر
پڑا دنا ٹا ہوا اور وہ آسمان حرکت مین آیا اور جا بجا سے شق ہو گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گرنے لگا
اور زمین تک آتے آتے وہ ٹکڑے ہوکر اُڑ گئے لشکر چترنگ و ارژنگ مین ایک شور ہوا کہ
وہ مار اسب خدائی رہگئی کیا کام کیا ہی کیون نہ ہو پہلو نشین سامری تھے بھلا انسے کون مقابلہ کرتا یہ
شور و غل کرکے سب نے سر اٹھا کر دیکھا کہ کیا اب ہوتا ہی یہ واقعہ نظر پڑا کہ وہ آسمان اُسی طور سے
قائم ہی اُن سب کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ کیا ہی کہ ہم سب نے ابھی ابھی دیکھا تھا کہ وہ آسمان ٹکڑے
ٹکڑے ہوکر زمین پر گر آیا اب جو دیکھا تو اُسکو اُسی طور سے محیط پایا یہ امر ہماری سمجھ مین نہین آیا
یہان زمین پر تو یہ لوگ یہ حیرت کر رہے ہین واقعہ اِسکا یہ ہی کہ جب آفتاب جادو کو معلوم ہوا کہ
خرّم نے اپنا سحر کمال کا جو کہ رد بر و سامری و جمشید کے تیار کیا تھا اُسکا قصد کیا ہی کہ وہ نکال کر جر
کرون پس اُسنے سحر سے ایک آسمان اُسی رنگ کا فوراً آسمان پر قایم کیا کہ وہ بیضہ فولادی اگر
اُس آسمان پر پڑے گا تو ضرور آسمان ٹوٹ جائیگا بس بہتر یہ ہی کہ یہ تدبیر کرو کہ اِسکا سحر بھی رد ہو اور
آسمان بھی سلامت رہے یہ تدبیر کی اُس بیضہ نے اُس آسمان کو توڑا جو کہ اُسوقت سحر سے بنا تھا اُس آسمان
آنچ بھی نہ آئی خرّم وغیرہ کو یقین ہوا کہ میرے سحر نے اپنا کام کیا آفتاب نے بعیاری خرّم کے
سحر کو رد کیا تھا اور آفتاب اُسی طور سے اپنے مقام پر اندر آسمان کے بیٹھا ہوا تھا بہت بڑا دھوکا
خرّم کو اِس نے دیا یہ نادان تھا کہ دھوکے مین آگیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جیسے وہ آسمان ٹکڑے
ٹکڑے ہوکر چلا خرّم بے خوش ہوکر اپنے شاگردون سے کہا کہ بہت جلد جاؤ اور آفتاب کو پکڑ
لاؤ خواہ قتل کرو مین بھی آتا ہون وہ سب کے سب اس قصد سے اُٹھکر چلے تھے چاہا تھا کہ ابر کو
شق کرکے نکلین سر باہر نکالکر جو دیکھا تو آسمان کو قایم پایا پلٹ کر خرّم سے کہا کہ اُستاد آسمان تو

اسی طور سے محیط ہو کہان منہدم ہوا یہ کیا آپ فرماتے ہین محروم نے حیرت زدہ ہو کر کہا کہ کیا تم لوگ
نادان ہو گئے ہو میرے تیر نے اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور میرے سامنے گرنے لگا تھا کہ مین ادھر
چلا آیا کہ اور تدبیر کرون انھون نے کہا کہ آپ خود ملاحظہ کرلین کہ محروم نے یہ سنکے سر باہر نکالا
دیکھا کہ واقعی آسمان موجود ہی یہ حیران ہوا اور اسنے اندر جا کے کتاب اٹھا کر دیکھا اس سے
ظاہر ہوا کہ اسنے فوراً سحر سے دوسرا آسمان اس آسمان پر قایم کیا تھا اسکو تیرے تیر نے برطرف
کیا اسنے تیرے سحر کے زور کو کم کر دیا اور تیر اسحر مٹا دیا تو نے بڑا دھوکا کھایا یہ جو محروم نے تحریر
پایا اپنا منھ پیٹ لیا اور اپنی دختر اور شاگردون سے سب واقعہ بیان کیا انکو بھی حیرت ہوئی
ہر ایک کے حواس جاتے رہے محروم نے انکو تسکین دی اور کہا کہ پریشان نہ ہو مین دوسری
تدبیر کرتا ہون یہ لوگ یہان حیرت مین تھے اور لشکری زمین پر اوھر آسمان سے آواز آئی کہ ہمنے
تیرا دل رکھ لیا اور اپنی قدرت سے دوسرا آسمان پیدا کر کے مٹا دیا تاکہ تیرا دل خوش ہو جاے
لے اور جو کچھ تیرے دل مین حسرت ہو اسکو بھی نکال لے کیونکہ فرشتہ قدرت یعنی قابض ارواح
تیرے پاس آچکا ہی جو ہمارے حکم کی دیر ہی ادھر حکم دیا ادھر اسنے روح قبض کر لی محروم نے غضبناک
ہو کر اس ابر سے جو ابر یا لکھون گنہ اتا ہی حکم دیا حال معلوم ہوا جاتا ہی تو میرے ہاتھ سے اب
کہان جاتا ہی بڑا دھوکا دیا خیر اسنے آخری حربہ ہی یہ کہکر ایک گولہ تو لا دی لیکر ہاتھ اپنا ابر سے باہر
نکال کر اس آسمان پر مارا گولہ چلنے لگا قریب نہ پہونچا تھا کہ ایک ہاتھ خود بخود پیدا ہوا اسنے اس
گولے کو درمیان مین روک لیا اور چرخ دیکر اس ابر پر مارا اور صدا آئی کہ لے اب خاتمہ
کر دیا بہت مغرور ہو گیا تھا جب سے بلبلا رہا تھا اب اگر کچھ قدرت رکھتا ہی تو اپنے کو بچا محروم
نے جو یہ صدا سنی سر اٹھا کر جو دیکھا تو دیکھا کہ میرا گولہ میرے ابر پر آتا ہی چونکہ ابر سحر کا ہی اسکے اندر
سے سب باہر کا حال معلوم ہوتا ہی باہر والون کو اندر کا حال نہین معلوم ہوتا ہی پس محروم نے
اسی مقام پر سے بیٹھے ہی انگشت کا اشارہ کیا کہ وہ گولہ بیچ سے شق ہو گیا اس سے ایک برق چمک کر چلی
دوبارہ اشارہ کیا کہ وہ پلٹ کر ایک مرتبہ کڑکڑا کر جو ابر پر گرتی ہی اسکو مثل روئی کے گالے کے لخت
لخت کر دیا اور آگ لگا دی کہ وہ ٹکڑے جلنے لگے لشکر طومار شاہ مین یا خداوند کا شور ہوا اور
لشکر ارژنگ و چترنگ مین ہاے محروم جادو کا غل ہوا کیونکہ انتو سب کو معلوم ہو گیا ہی کہ اس
ابر مین محروم جادو ہین مع اپنی دختر کے اور شاگردون کے سب غل مچانے لگے کہ ہاے محروم جادو
آپ بھی ہمسے جدا ہو گئے لشکر طومار شاہ مین خوشی ہوئی کہ اس ابر پر بھی خداوند نے اپنا غضب
خداوندی نازل کر کے جلا دیا یہان سب کو لشکر چترنگ وغیرہ مین یقین ہوا کہ محروم جادو جل گئے
سب رونے لگے ادھر وہ ہاتھ یہ اشارہ کر کے غائب ہو گیا محروم نے دیکھا کہ میرا ابر سحر جلنے لگا
اور لختہ لختہ ہو گیا اور یہ اپنی دختر الفرام و ناشاد وغیرہ کو پکار کر آواز دی کہ ہوشیار ہو جاؤ اسنے
میرے ابر کو مٹا دیا اگر تم مین سے کوئی زمین پر گرا تو استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے یہ سننا تھا کہ
ہر ایک نے سحر کر کے اپنے کو ہوا پر قایم کیا اور محروم نے بھی جب اپنے کو ہوا پر قایم کر چکا تو سب سے
کہا کہ چلو زمین پر اب وہان سے کوئی تدبیر کرینگے یہ چارون ساحر اسی آگ مین اپنے کو سحر سے
بچاتے ہوے کہ آگ جلا نہ دے زمین پر آئے یہان شور مچا ہوا تھا ہاے محروم جادو وہ اے
محروم جادو یہ حیران ہوے کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ لوگ کیون میرا نام لیکر رو رہے ہین اسنے زمین پر

اگر اپنے لباس کو درست کیا اُن سب نے اپنے حواس درست کیے اتنے عرصے مین وہ ابر جلکر
خاک ہوگیا اُس سحر کے مٹنے سے جو تاریکی وغیرہ ہوئی تھی وہ سب برطرف ہوئی اب جو چترنگ نے
میدان کی طرف دیکھا تو اُسکو نظر آیا کہ محروم مع اپنے شاگردون کے میدان مین کھڑا ہوا ہی
اُسکے حواس درست ہوے اسنے خود پکار کر اہل لشکر سے کہا کہ خاموش ہوجاؤ غل نہ کرو محروم جادو
زندہ ہین وہ سامنے میدان مین کھڑے ہین اب سب نے دیکھا سب کو اطمینان ہوا وہ شور و
غل موقوف ہوا یہان محروم جادو نے سحر کیا کہ ایک نہر بہت بڑی اُس میدان مین جاری ہوئی
کیسا اُسکا پانی صاف و شفاف تھا کہ تہ تک کا حال صاف معلوم ہوتا تھا محروم نے انفرام اور
اپنے شاگردون سے کہا کہ مین سحر کرتا ہون شاید میرا سحر رد ہو اور آسمان شق ہو اور آفتاب
ظاہر ہو تو فورًا تم سب اپنے کو اس نہر مین گرا دینا تمھارے لیے کوئی باعث ضرر نہ ہوگا اور
آفتاب کا عکس تمھارے لیے باعث خرابی ہوگا پس اُسکا عکس اپنے اوپر نہ پڑنے دینا ورنہ طاقت
زائل ہوجائیگی اور مثل ثمود و جمود و دیگر لوگون کے جل جاؤگے کچھ خوف نہ کرنا اور مین تو
فورًا کود پڑونگا کیونکہ مجھکو اپنی جان بہت عزیز ہی مین اپنے کو بہت بچاے رہتا ہون سب نے
عرض کیا کہ بہت خوب اُدھر آسمان پر سے آواز آئی کہ تو نے میرا غضب دیکھا کیون تو نے
لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ آسمان کو مٹا دون مگر تیرے کیے کچھ بھی نہ ہوسکا پشیمان تو بجا بہت ہوے
ہوگے کیونکہ مین خدا تھا اور مین نے ذرا سے اشارے مین تیرا ابر جلاکر خاک کر دیا اب بھی
ایمان لایا یا نہین یا ابھی کچھ حوصلہ باقی ہی اگر باقی ہو تو نکال لے کیون گمراہی پر کمر باندھے ہی
محروم جادو نے جواب دیا کہ کیا بکتا ہی مین کیا تجھسے کم ہون ابھی سب مٹاے دیتا ہون یہ کہکر اور
جھولی پر ہاتھ ڈالکر ایک ترنج نکالا کہ جسپر بڑے بڑے بال تھے اُس ترنج کو بائین ہاتھ مین لیا
اور پھر ہاتھ ڈالکر جھولی مین ایک ناریل نکالا اُسکو بھی سب نے دیکھا کہ رنگا ہوا ہی بس ایک
مرتبہ وہ ترنج اُس آسمان پر یہان سے مارا اور وہ قہقہہ کرتا ہوا طرف آسمان کے چلا بعد اُسکے
اُس ناریل کو پھینکنے کا قصد کیا تھا اور اُسی طرف دیکھ رہا تھا یعنی آسمان کی طرف اور انفرام
وغیرہ بھی دیکھ رہی تھی جیسے ہی اُسنے قصد ناریل کے مارنے کا کیا ویسے آسمان کو حرکت ہوئی
اور آسمان شگافتہ ہوا اور آفتاب نکل آیا یہ آفتاب جو کرا صلی تھا اُسکے ظاہر ہونے سے
فورًا پوشیدہ ہوگیا اُسکی روشنی پھیل گئی تمام عالم منور ہوگیا چونکہ یہ سب دیکھ رہے تھے محروم نے
فورًا ناریل تو آفتاب پر مارا اگر خود اُس نہر مین پھاند پڑا اُسکا کودنا تھا کہ انفرام و ناشاد وغیرہ
بھی کود پڑے اور غرق ہوگئے اُدھر عکس جو اُس آفتاب کا اُس ترنج و ناریل پر پڑا دونون جلکر
خاک ہوگئے وہ آفتاب بلند ہوا اور گرمی ہوگئی ہر ایک کی حالت تباہ ہونے لگی شدت گرمی سے
برحواس ہونے لگے خون جسم مین مثل آب گرم کے کھولنے لگا ہر ایک سایے کو تلاش کرنے لگا زمین تپ رہی تھی
ہواے گرم کے جھونکے اسطرح کے آنے لگے کہ ہر ایک کے دلونکو جلانے لگے ہر ایک کی زبان سے
یہی نکلتا تھا کہ ہم جلے جاتے ہین کہان جائین کدھر سایہ ڈھونڈھین کہین پناہ کی جگہ نہین ہی زمین
بھی مثل آگ کے جل رہی ہی عجب اسوقت حالت تھی جو ذرے اڑ اڑ کر جسمون پر پڑتے تھے آبلے ڈالے دیتے
تھے عجب عالم تھا اُدھر وہ آفتاب بلند ہوکر نہر پر قایم ہوا اور اُسکا عکس جو نہر پر پڑا تو تمام
پانی نہر کا کھولنے لگا اور جوش مارنے لگا عجب عالم ہوا جانوران آبی بیتاب و بیقرار ہوہوکر

اُبھر آئی تھی تھوڑے عرصے مین نہر کے پانی کا یہ حال ہوا تھا کہ جوش کھانے لگا تھا اور نیزون بلند ہو ہو کر اُس نہر مین گرنے لگا یہ عالم تھا کہ جسکے اوپر چھینٹ پڑ جاتی تھی آبلہ پڑ جاتا تھا اندر پانی کے محروم و ناشاد وغیرہ کا یہ حال تھا کہ اُنکو تیرنا دشوار تھا گو سحر سے اپنی حفاظت بخوبی کر لی تھی اور محروم وہان کھڑا ہوا سوچ رہا تھا کہ کیا تدبیر کرون کیونکر اسپر غالب آؤن یہ تو کسی طور سے مغلوب نہین ہوتا میرے بڑے حربے کو اسنے رد کیا اب کیا تدارک کرنا چاہیے جو یہ مغلوب ہو یہ تو یہان یہ سوچ رہا ہی اور انصرام و ناشاد وغیرہ کا یہ حال ہی کہ کانپ رہے ہین رنگ رخ زرد ہی ہوائیان اُڑ رہی ہین محروم نے جو یہ دیکھا تو اُن سب سے کہا کہ تم لوگ اپنے کو کوئی ماہی کوئی نہنگ کوئی مگر بنالے سحر سے کیونکہ آفتاب ضرور یہان آئیگا مین اُس سے مقابلہ کرونگا جب تمکو وہ نہ پائے گا تو اپنے دل مین یہ خیال کریگا کہ صرف مین ہی تھا اِس طور سے تم سب بچ جاؤگے اگر وہ میرے اوپر غالب آگیا اور اگر مین غالب آیا تو پھر کیا ہی بس یہ سنکے انصرام نے سحر کیا کہ مچھلی کی صورت پر ہو گئی ناشاد نے اپنے کو مگر بنایا جمروت نے اپنے کو نہنگ کی صورت بنایا مگر یہ سب گرد محروم کے کھڑے ہین اُسکے پاس سے الگ نہین ہوتے ہین یہان تو یہ تدبیرین ہو رہی ہین محروم نے ایک گولہ فولادی ہاتھ مین لیا ہی اُسکو سحر سے درست کیا ہی اور اِس قصد سے کھڑا ہی کہ اِدھر آفتاب یہان آیا اور مین نے گولہ مارا راوی نے بیان کیا ہی کہ بیرون نہر وہ آفتاب تھوڑے عرصے تک بالاے ہوا قائم رہا اور عکس اُسکا نہر پر پڑا کیا مگر گرمی کی وہی حالت تھی کہ سب بیقرار تھے اور شدت عطش سے بیتاب تھے کہ راکب و مرکب دونون دریاے عرق مین اِدسر تا پا غرق تھے اُدھر وہ آفتاب اُسی طور سے قائم ہی جب چمکتا ہی اور گرمی زیادہ ہو جاتی ہی اور آنکھون مین چکاچوندسی ہو جاتی ہی سب حیران ہین لشکر ارزنگ و چترنگ کے لوگ کہہ رہے ہین کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی آج یہ ثابت ہوتا ہی کہ اسی طور سے سب کے سب تمام ہو جائینگے لشکر آفتاب پرستون کا یہ حال ہی کہ صداے یا خداوند کے نعرے بلند کر رہے ہین اور بہت خوش ہین کیونکہ وہ آفتاب یا تو قائم تھا یا متحرک ہوا اور چمک کر اُسنے زمین کا رخ کیا اور دفعتہً کڑک کر اُسی نہر مین گرا سب نے دیکھا کہ تمام نہر کا پانی طلائی رنگ کا ہو گیا اور جو جانوران آبی بالاے پانی بیقراری کے سبب اُبھر آئے تھے سب جلکر خاک ہو گئے اُنکے جسمون سے خود بخود آگ نکلی اُسنے جلا دیا پانی کی یہ نوبت ہوئی کہ جوش کھا کر اُبلنے لگا اور خشک ہونے لگا اب پانی کے اندر کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ جیسے وہ آفتاب پانی مین گر کے غرق ہوا محروم تو اِس انتظار مین کھڑا تھا کہ آفتاب آئے تو گولہ ماروں بس جیسے ہی آفتاب پانی مین گرا اور غرق ہوا محروم نے دیکھا کہ وہ ظالم آیا فوراً گولہ مارا اور کہا کہ بچ او آفتاب میرے حربے سے کہ یہ جو محروم نے کہا آفتاب سے صدا پیدا ہوئی کہ ابھی تک تیرا غرور نہین گیا تو اپنے خدا سے ایسی تقریر کرتا ہی دیکھ جل جائیگا اور یہ گولہ تیرے سحر کا ہی یا موم خام کا ہی دیکھ تو بھلا یہ گولہ میرا کیا کریگا اب جو غور کر کے محروم نے دیکھا تو واقع مین وہ گولہ موم خام کا تھا بتو اِسکے حواس باختہ ہوئے مگر اسنے جرات کر کے اپنی جھولی سے ایک نارنج نکال کر مارا وہ قریب آفتاب پہونچکر جل گیا اُدھر سایہ جو آفتاب کا مچھلی اور نہنگ و مگر پر پڑا اُنکی صورتین بدل گئین ہر ایک اپنی اصلی صورت پر آگیا آفتاب سے صداے قہقہہ بلند ہوئی آواز آئی کہ کیا خوب آدمی سے جانور بنے تھے اور یہ نہین جانتے تھے کہ خدا سے بھی کوئی پوشیدہ ہو سکتا ہی مجکو پہلے ہی بزور علم اپنی خدائی و قدرت سے معلوم ہو گیا تھا کہ تم جانور آبی بنے ہوئے گرد محروم کے کھڑے ہو دیکھو میرے آگے ہی اپنی اصلی صورت پر آگئے کیون اپنے کو محروم کے ساتھ ہلاک کرتے ہو دیکھو مجھ خدا کو اب بھی پہچانو میری قدرت کے قائل ہو یہ تو گمراہ ہوا اور تم سب کو بھی گمراہ کر رہا ہی اب اِس پر تو

عذاب نازل ہوتا ہی اور ہر ایک حیران تھا کہ یہ کیا ہوا یہ تدبیر بھی نہ پوری ہوئی مگر کسی نے جواب نہ دیا جب کہ
محروم نے دیکھا کہ یہ دونون حربہ بھی میرے خالی گئے یہ سوچ کر پھر اسنے سحر کیا کہ بصورت مگرمچھ ہوگیا اور منھ کھولکر
اس قصد سے چلا کہ اسکو دم کشی کرکے نگل جاؤن یہ تو اُدھر سے چلا اُدھر انصرام و ناشاد نے ترنج و نارنج
و ناریل جھولیون سے نکال کر اور اسم سحر اُنپر دم کرکے آفتاب پر مارے سب اُسکے قریب آکر جلکر خاک ہوگئے
یہ دونون نیچہ سحر پکڑ کر دوڑے کہ مارے نیچون کے اسکے پرزے پرزے کرینگے اس آفتاب کو توڑ ڈالین گے
اُدھر سے یہ چلے اور اُدھر سے محروم دہن باز کرکے اُسکے قریب پہونچا جیسے ہی عکس آفتاب کا محروم پر پڑا
فوراً اپنی اصلی صورت پر آگیا دم کشی نہ کرنے پایا یہ تینون بھی قریب پہونچ گئے تھے بس ایک صدائے مہیب
اُس آفتاب سے آئی وہ سب کے سب مع محروم کے بیہوش ہوگئے اور گرے کسی کو اپنے حال کی خبر نہ رہی
یہان بیرون آب لشکر ارژنگ و چترنگ کے لوگ یہ خیال کر رہے تھے کہ دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی گو آفتاب
نہر مین غرق تھا مگر گرمی اُسی طور سے تھی سختگان نے چترنگ سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی بہت بڑا سحر کیا کہ نہ تو
ابھی تک محروم نکلے نہ آفتاب بلند ہوا چترنگ نے جواب دیا کہ میرے اُستاد ایسے ویسے نہین ہین کہ وہ
مغلوب ہوجائین ضرور اُسکو قتل کرینگے سختگان نے جواب دیا کہ جو کچھ ہوگا وہ ابھی ظاہر ہوا جاتا ہی مگر مجکو
انجام اچھا نہین نظر آتا ہی میرے نزدیک محروم بھی مغلوب ہونگے وہ غالب آئیگا اِسکا سبب یہ ہی کہ اگر
ذرا بھی محروم کو غلبہ ہوتا تو یہ حدت اور گرمی کم ہوتی کسقدر عرصہ ہوا ہی آفتاب کو غرق نہر ہوئے کم ہونا
کیسا اور گرمی زیادہ ہوتی جاتی ہی یہ تقریر ہو رہی تھی کہ دیکھا سب نے کہ پھر نہر کو طلاطم ہوا پہلے سے زیادہ اور
پانی جوش مارنے لگا اور بالکل کم ہوگیا مگر رنگ پانی کا طلائی تھا اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ کندن چمک رہا ہی اور
ایکسم نور اُس پانی سے پیدا ہی بس جب نہر مین پانی نے جوش مارا اور نہر مین تلاطم ہوا سب نے دیکھا کہ
سناٹا ہوا ایک برق سی کوند گئی اب سب نے دیکھا کہ وہ آفتاب نہر سے نکلنے لگا نوبت بانیجا رسید کہ پانی سے
باہر نکلا اور بلند ہونے لگا مگر لرزان اور سرخ اسقدر کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ تا بہ آہنی کو آتش مین ڈال کر خوب گرم
کیا ہی اور وہ سرخ ہوگیا ہی طومار شاہ نے تو سرشار شاہ سے کہا کہ غضب ہوگیا خداوند کو جلال آگیا دیکھو
کہ کیا اسوقت حالت ہی بس یہ لوگ توبہ کرنے لگے اُدھر وہ آفتاب جب کچھ بلند ہوا دیکھا کہ اُس سے
چار ہاتھ پیدا ہین کہ بسبب ضو کے اُنپر نگاہ نہین ٹھہر سکتی تھی کہ یہ ثابت ہو کہ یہ کیسے ہین ہان اسقدر ثابت ہوتا
تھا کہ اُن ہاتھون مین زنجیر طلائی ہین کہ جو پانی مین غرق ہین یہ لوگ اور حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ
ہاتھ کیسے ہین اور یہ زنجیرین کیسی ہین یہ بھید کچھ نہین کھلتا کہ یہ زنجیرین کیون پانی مین غرق ہین سب دیکھ
رہے ہین کہ جو جو آفتاب بلند ہوتا ہی وہ وہ زنجیرین باہر نکلتی آتی ہین یہانتک کہ وہ زنجیرین تمام ہوئین سب نے
دیکھا کہ ہر ایک زنجیر کے سرے مین ایک آدمی بندھا ہوا ہی اب جو غور کرکے دیکھا تو یہ نظر آیا کہ محروم و ملکہ
انصرام و ناشاد وغیرہ ہین اور بالکل بیہوش ہین اور بحس و حرکت ہین ہاتھ پانون سب بندھے ہوئے
ہین یہ دیکھنا تھا کہ لشکر چترنگ مین طلاطم مچگیا چترنگ نے تو اپنا گریبان تا بہ دامن چاک کیا ارژنگ
حیران ہوکر رہگیا اژدر جادو متحیر ہی کہ یہ کیا واقعہ گذرا اتنا بڑا سامریون اسیر ہوگیا اور کچھ بس نہ چلا اسلم
بن تورج نے اژدر سے کہا کہ اُستاد یہ کیا امر ہی کوئی اسیر غالب نہین آتا کیا کیا تدبیرین محروم نے اپنے بچانے
کی کین اور اُسکے یہ باد کرنے کی مگر ایک پیش نہ گئی سب بیکار ہوئین ایسی تدبیرون سے ہوتا کیا ہی اژدر نے
جواب دیا کہ کیا بیان کرون ای اسلم یہ میرے ہی ہاتھ سے مغلوب ہوگا اور کوئی اسیر غالب نہ آئیگا اسلم نے
کہا کہ دیکھیے سختگان نے چترنگ سے اُدھر کہا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کیا ہوا جو مجکو گمان تھا وہی ہوا اسیر تو غالب

آنا محال ہی کیسکی کیا مجال ہی بس معلوم ہوا کہ سب کا خیال خام ہی یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی مگر چترنگ نے
کسی بات کا نحنگان کی جواب نہین دیا ہاے اُستاد ہاے اُستاد زبان پر ہی اور اشکون کا تار بندھا ہوا ہی
اودھر وہ آفتاب بلند ہو کر قریب آسمان بہونچ گیا یہ چارون اُسی طور سے لٹکے ہوئے ہین مزا یہ ہی کہ اب سبکو
اپنی فکر نہین ہی نہ گرمی کا خیال ہے نہ پیاس کی فکر ہی ابھی تک گرمی اُسی طور سے ہی جب آفتاب قریب
آسمان پہونچا تو اوس آسمان سے صدا آئی کہ اے بندگان من دیکھا تم سب نے قدرت میری کہ کیونکر مین نے
انکو گرفتار کر لیا ہی بھلا کوئی بھی خدا سے لڑ سکتا ہی جو لڑتے آخر کو اپنی سزا کو پہونچے اب انکی روح ملک الموت
قدرت قبض کریگا جو اپنے خدا سے سرکشی کرتا ہی اور انحراف اُسکو یہ ہی سزا دی جاتی ہی بس تم سب کو معلوم ہو
کہ اگر میرے کہنے پر عمل نہ کروگے اور دین آفتاب پرستی نہ قبول کروگے اور اِس گمراہی سے باز نہ آؤگے
تو مثل انکے اور جمود کے اور ثمود کے اور دیگر لوگون کے جو کہ میرے عذاب مین مبتلا ہوئے ہین تم سب پر
بھی عذاب نازل کرونگا اور سب کو غارت کرونگا یہ صدا آئی اور آفتاب اُس آسمان مین غروب ہو گیا
راوی نے بیان کیا ہی کہ شام بھی قریب تھی آفتاب اصلی غروب ہو چکا تھا اب وہ گرمی بھی کم ہو گئی بالکل
جاتی رہی اب سب کے حواس درست ہوئے اب جو خیال کر کے دیکھا کہ آفتاب تو پنہان ہی مگر وہ چارون
زنجیرین باہر ہین اور یہ لوگ اُسمین لٹک رہے ہین لشکر چترنگ و ارژنگ مین تہلکہ پڑا ہوا ہی ہر ایک
رو رہا ہی چترنگ اپنی جان دے رہا ہی اودھر یکایک آسمان شق ہوا اور ایک شکل مہیب ظاہر ہوئی کہ
جسکے چار سر تھے سولہ آنکھین سر پر بال بڑے بڑے سولہ ہاتھ پیر ہاتھ مین تلوار شعلے مُنھ سے نکلتے ہوئے
آنکھین مثل انگارے کے چمکتی ہوئین آسمان سے باہر آیا اور قریب اُن چارون کے آیا اور پکار اکر دیکھ
میری صورت مین ہون ملک الموت قدرت قابض ارواح مجکو پہچان لو مین بحکم خداوندان چارون کی
روح قبض کرنے آیا ہون اور اسی طور سے تم سب کی روح بھی قبض کرونگا تم سب جاتے کہان ہو صرف
خداوند کے حکم کا منتظر ہون یہ کہکر پہلے اُسنے انضرام کو اُس زنجیر سے کھولا اور گردن ایک ہاتھ سے پکڑ کر دوسرے
ہاتھ سے تلوار ماری کہ سر تو ہاتھ مین رہگیا اور تن طرف زمین کے چلا اُسنے جلدی سے سر کو بھی ہاتھ سے چھوڑا
اور فوراً ناشاد کو زنجیر سے کھولا اور اُسی طور سے اُسکا بھی سر پکڑ کر تلوار ماری کہ سر تن سے جدا ہو کر ہاتھ
مین رہگیا تن طرف زمین کے چلا اُسنے سر کو بھی چھوڑ دیا اور جمروت کو اُسی طور سے قتل کیا لیکن ان تینون
ساحرون کے مرنے کی جو علامت بلند ہوئی لشکر مین ایک تلاطم مچگیا ہر ایک چیخین مار کر رونے لگا اُدھر اُس
صورت مہیب نے محروم کو زنجیر سے کھولا اور اُسی طور سے اُسکا بھی سر قلم کیا اور تن طرف زمین کے چلا اُسنے
سر کو بھی ہاتھ سے چھوڑ دیا اور اف جو کی تو مُنھ سے شعلہ نکلا اور وہ شعلہ آکر تن محروم سے لپٹ گیا اور سر سے
ابھی وہ تینون تن اور سر بھی زمین پر نہ پہونچے تھے اُس شعلہ نے اُنکو بھی لیا چارون تن جلنے لگے پھر وہ شکل
مہیب اُسی آسمان مین غائب ہو گئی ایک تلاطم عظیم اُس عالم مین محروم کے مرنے سے برپا ہوا آگ برسنے
لگی سیاہ آندھیان پے در پے بلند ہوئین کہ جسکے سبب سے تمام صحرا تاریک ہو گیا بڑی بڑی سلین سنگ کی
اور برف کی گرین بیر تدبیر بھول کر غل مچانے لگے اُس تاریکی سے پیہم یہ صدا آرہی تھی ہاے ملکہ انضرام
وناشاد جادو وجمروت جادو وہاے محروم جادو ابھی تھا را کیا سن تھا تمتو پہلو نشین سامری
وجمشید تھین ہاے ظالم نے تمکو کس بیدردی سے قتل کیا رحم بھی نہ آیا پھر یہ کہتی تھی اور چلی جاتی تھی تھوڑے
عرصہ تک یہ تلاطم رہا اب تاریکی دفع ہوئی آوازین برابر آئین کہ افسوس مردیم وجان دادیم وبمطلب خود
نرسیدیم مارا ہم سب کو کہ نام ہمارے انضرام وناشاد وجمروت ومحروم جادو تھے جب صدا آچکی

اور وہ تاریکی برطرف ہوگئی سب صاف ہوگیا کوئی علامت سحر کی باقی نہ رہی بس راوی نے یہ بیان کیا ہی
کہ جو جو چیزین چترنگ کی پاس انصرام وناشاد وجمروت ومحروم کے سحر کی تھین سب جل گئین وہان
بارگاہ مین تخت مین ایک مرتبہ آگ لگ گئی خود بخود وہ جلنے لگا ایسے شعلے بلند ہوئے کہ بارگاہ بھی جلنے لگی اور
وہ گلدستہ بھی اور جو جو اشیاء اُس بارگاہ مین تھین سب مین آگ لگ گئی جو وہان کے منتظم ومحافظ تھے وہ
یہ حال دیکھکر بھاگے جو رہگئے تھے وہ جلنے لگے جو بھاگے تھے وہ طرف میدان کے چلے کہ چترنگ کو جاکر خبر کرین
وہان میدان مین تلاطم مچا ہوا ہی ہر ایک نے اپنا گریبان چاک کیا ہی چترنگ نے قصد کیا تھا کہ اپنے کو ہلاک
کرین کہ ارژنگ وسنجنگان نے منع کیا اور سمجھایا شداد شاہ نے اپنی بری حالت کی ہی جب اہل لشکر نے
دیکھا کہ محروم کے مرنے کی علامت بلند ہوئی اور محروم کا تن جلکر خاک ہوگیا اور تاریکی دفع ہوئی بس سب نے
قصد کیا کہ تلوارین پکڑکر لشکر طومارشاہ پر جا پڑین مرکبون کی باگین اُٹھانے کا قصد کیا تھا سنجنگان کو پہلے سے
اِس امر کا خیال تھا اور وہ بار بار دیکھتا تھا وہ لشکر چترنگ کے قصد کو سمجھ گیا اُسنے ارژنگ سے کہا کہ اب
اور غضب ہوتا ہی کہ لشکر چترنگ نے جنگ مغلوبہ کا قصد کیا ہی اگر اسوقت جنگ مغلوبہ ہوئی تو قیامت ہوجائیگی
اول تو یہ امر ہی کہ شام ہوگئی ہی دوسرے آفتاب جادو کو بہت غصہ ہی اسوقت سب کا خاتمہ ہی چترنگ سے
کہیے کہ وہ منع کرین کہ یہ کیا غضب کرتے ہو یہ جو سنجنگان نے کہا ارژنگ نے چترنگ سے کہا کہ ذرا گھر یہ
موقوف کرو اور اپنے لشکر کو منع کرو کہ یہ کیا غضب کرتے ہو ایسا کہین غضب بھی نہ کرنا ورنہ اسوقت
سب کا خاتمہ ہوجائیگا چترنگ نے کہا کہ وہ لوگ کیا کرتے ہین ارژنگ نے کہا کہ اُنھون نے جنگ
مغلوبہ کا قصد کرلیا ہی اگر اسوقت مغلوبہ ہوئی تو سب لشکر کا خاتمہ ہی یہ جو ارژنگ نے چترنگ سے کہا
چترنگ نے اُسیوقت نقیبون کو حکم دیا کہ پکار کر کہدو کہ خداوند منع کرتے ہین کہ اسوقت جنگ مغلوبہ نہ کرنا
ورنہ خرابی ہوگی نقیبون نے بموجب حکم چترنگ سب لشکر مین پکار کر کہدیا اُنھون نے اپنا قصد فسخ کیا
اپنے اپنے مقام پر کھڑے رہے سنجنگان نے ارژنگ سے کہا کہ اب کس امر کا انتظار ہی طبل باز بجوا دیجیے
بس فوراً ارژنگ نے حکم دیا کہ طبل باز بجے فوراً نقارے پر چوب پڑی اور ارژنگ نے فیلبان
کو حکم دیا کہ ہاتھی کو طرف فرودگاہ کے پھیر دے اُسنے ہاتھی کا رخ پھیر دیا بس لشکر نے بھی اپنا رخ بدلا
ارژنگ وچترنگ گریان ونالان اور لشکر چترنگ کو بھی گریان اپنے ہمراہ لیکر واپس چلا اُدھر لشکر
طومارشاہ مین بھی طبل بازگشت نوازش مین آیا طومارشاہ کل لشکر کو لیکر خوشی خوشی اپنی فرودگاہ پر آیا
لشکر نے کمرین کھولین سب آسودہ ہوئے طومارشاہ لباس بدل کر بارگاہ مین آیا اور سب سردار بھی اپنے
اپنے تبدیل لباس کرکے حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا طومارشاہ نے ساقی کو حکم دیا کہ سب کو شراب
پلاؤ اُسنے فوراً جام لبریز کرکے ہر ایک کو دینا شروع کیا طومارشاہ نے حکم دیا کہ مطربان خوش گلو حاضر
ہوکر مبارکباد گائین بس اُسی وقت طائفہ حاضر ہوئے مبارکباد گانے لگے صحبت ناچ ورنگ برپا
ہوئی یہان تو خوشی ہو رہی ہی وہان لشکر چترنگ وارژنگ جو فرودگاہ پر پہونچا کمر کھولی اور ہر ایک
بغیر محروم کا نام لیکر اور چیخین مار کر رونے لگا اسقدر کثرت گریہ تھی کہ آواز نہ سُنائی دیتی تھی کوئی ایسا نہ تھا
کہ جو نہ روتا ہو چترنگ وشداد وگلریز شاہ وغفار شاہ وگلاب شاہ وزنار شاہ وغیرہ کی تو حالت تباہ
تھی لوگون نے اِن سب کو پکڑکر مرکبون پر سے اور چترنگ کو تخت پر سے اُتارا ابھی بارگاہ مین نہ پہونچے
تھے کہ محافظان بارگاہ چترنگ چاک گریبان بحال پریشان روتے ہوئے پہونچے اُنھون نے یہان کی حالت
بہت خراب پائی ہر طرف ہاے محروم وانصرام ونمود وجمود کی صدا بلند ہی یہ اور حیران ہوئے کہ یہ کیا

واقعہ ہو دو ایک سے دریافت جو کیا تو اُسنے کہا کیا تم سو رہے تھے دونون لشکر ایک مقام پر ہین اور اتنا بڑا معرکہ
گذرا تمکو خبر نہوئی اُنھون نے کہا کہ ہم بارگاہ مین تھے اور یہ معرکہ جو کچھ ہوا ہی میدان مین ہوا ہی ہم خود خبر کرنے آئے
تھے کہ تخت خداوندی و بارگاہ اور کل اشیا جل گئین بلکہ اُسکے ساتھ کے محافظ بھی جلے ہم یہ خبر کرنے میدان کو جاتے
تھے کہ خداوند کو اِس حال سے آگاہ کرین یہانسے ابھی چلے تھے کہ لشکر آیا اُسکی ہمنے یہ حالت دیکھی سنا کہ خداوند
بارگاہ ارژنگ مین ہین ہمنے کہا کہ جاکر اُسے خبر کرو مین تم بیان کرو کہ یہ کیا معرکہ گذرا اُسنے یہ سنکے کل حال بیان کیا
ابتو یہ بھی رونے لگے اور اُسی حالت سے قریب چترنگ آئے ابھی چترنگ و ارژنگ بارگاہ مین نہ گئے تھے کہ
انھون نے قریب چترنگ پہونچکر اور رو کر سب حال بیان کیا کہ خداوند انکے تخت مین خود بخود آگ لگ گئی تمام
بارگاہ جل گئی یہ سننا تھا کہ چترنگ نے کہا کہ کیون نہ جل جاتی کہ جبکہ اُسکا بنانے والا ہی نہ رہا وہ مارا گیا خیر مین تو
تباہ ہو گیا اُسنے کہا کہ جاؤ مین کیا کرون وہ یہ خبر کرکے چلے گئے بس چترنگ و ارژنگ اور کل سردار بارگاہ ارژنگ
مین آئے یہان بھی دربار آراستہ ہوا سرداران چترنگ اور خود چترنگ اور وہ بادشاہ جو ہمراہ چترنگ ہین سب گریبان
چاک ہین ارژنگ اور اُسکے سردار خاموش بیٹھے ہوئے رو رہے ہین جب دیکھا کہ کسی سوار سے گریہ کم نہین ہوتا
ارژنگ نے چترنگ کو خوب سمجھایا اور خاموش کیا چترنگ کے خاموش ہونے سے اور سب نے بھی ضبط گریہ کیا
اب سب خاموش بیٹھے ہین کہ سخنگان نے ارژنگ سے کہا کہ اب کیا صلاح ہی آیا کل مقابلہ ہوگا یا نہین ارژنگ
نے کہا کہ مین کیا بتاؤن میری تو عقل کو حیرانی ہی کہ کیا کرون اگر مقابلہ کرتا ہون تو سوائے شکست کے کچھ نہین
نظر آتا ہی اگر مقابلہ نہین کرتا ہون تو کیا کرون یہ گوارا نہین ہوتا ہی کہ سیاہ سے بدون حصول مقصد اور اِس
خوف سے کہ لشکر تباہ ہوتا ہی چلا جاؤن سب یہ کہین گے کہ کیا سمجھکر لشکر لیکر گئے تھے جب دباؤ پڑا تو بھاگے مین
تو عجب مخمصے مین مبتلا ہون سخنگان نے کہا کہ میری صلاح یہ ہی کہ صلح کر لیجیے اور اُنکے شریک ہوکر خدا پرستون
پر چترجلیس کو ورغلان کرلے چلیے مجکو یقین ہوتا ہی کہ ضرور خدا پرستون پر غالب آئیگا اور وہ اُنکے ہاتھ سے ضرور
مغلوب ہونگے اب اُنکی بربادی کا زمانہ آگیا ہی خوب شخص ہاتھ لگا ہی اور اگر یہ خدا پرستون کے ہاتھ سے مارا
گیا تو بھی اپنا مطلب حاصل ہی اور اگر وہ مارے گئے تو بھی اپنا مطلب حاصل ہوا دونون طرح سے اپنا ہی مطلب
ہی ارژنگ نے کہا کہ ابھی تو مین اسکا جواب نہین دیتا ہون اور نہ یہ کہتا ہون کہ کل مقابلہ کیا جائے کیونکہ اب
چترنگ کی بھی یہی صلاح ہی اُسکے ابھی حواس درست نہین ہین وہ اپنے استاد و اپنی والدہ اور زوجہ
کے غم مین مبتلا ہی اُسکو فراغت ہو لے تو اُس سے بھی راے لی جائے سخنگان نے کہا کہ مین نے مانا ارژنگ
نے کہا کہ جب اُسوقت جیسی صلاح ہوگی خواہ مقابلہ کی خواہ صلح کی وہ کیا جائیگا ہان بالفعل تو کل مقابلہ موقوف
ہی یہ جو اژدر نے سُنا کہ کل مقابلہ نہوگا فوراً اپنے دنگل پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میری ایک بات سُن لیجیے
ارژنگ نے کہا کہ فرمائیے اژدر نے کہا کہ کل ضرور مقابلہ فرمائیے یہ نہین ہوسکتا ہی کہ کل مقابلہ نہو مجکو بھائی
مخدوم کے مرنے کا بڑا صدمہ ہی کیا کرون مین اِس سبب سے ناچار ہو گیا کہ شام ہوگئی تھی اگر کچھ بھی دن ہوتا
تو ضرور جاکر مقابلہ کرتا مجکو بدون آفتاب جادو کو مارے ہوئے چین نہ آئیگا خواہ اسمین مین ہی قتل ہون خواہ
حریف کو قتل کرون سخنگان نے جواب دیا کہ استاد تعجیل نہ فرمائیے ذرا سمجھ بوجھکر کام کیجیے اِس جلدی مین
خرابی ہوگی دوسرے خداوند فرما چکے ہین کہ کل مقابلہ نہوگا اُنکی راے پر عمل فرمائیے عجلت مین کام خراب
ہوتا ہی اژدر جادو نے کہا کہ جو کچھ ہو چاہے خراب ہو چاہے درست مین ہرگز نہ مانونگا کل ضرور جاکر مقابلہ کرونگا
اگر لشکر نہ جائیگا نہ جائے بلکہ ارژنگ اور آپ اِسی مقام پر رہیں کوئی میرے ہمراہ نہ جائے مین تنہا جاکر مقابلہ
کرونگا مین کسی کے بھروسے پر مقابلہ کرنے نہین جاتا ہون تم لوگ غیر ساحر ہو مین ساحر ہون تمہاری کیا کمک

کروگے صرف تماشائی ہو اگر نہ جاؤگے تو کیا ہوگا کل کا مقابلہ نہ موقوف ہوگا یہ جو اژدر نے کہا سختگان نے یہ کہکر اژدر کی طرف سے منھ پھیر لیا کہ مین کیا کرون تمھاری بھی قضا آئی ہو ارژنگ نے کہا کہ اُستاد کو منع فرمائیے کہ وہ برائے مقابلہ کوشش نہ کرین ذرا تو صبر کرین دو ایک دن تو ٹھہرین پھر دیکھا جائیگا ارژنگ نے بہت سمجھایا مگر اژدر نے نہ مانا تب تو ارژنگ نے ناچار ہوکر حکم دیا کہ طبل جنگ بجے اور چوبدار حکم لیکر نقارخانہ کو جا چکا اُسوقت اژدر جادو اپنے دنگل پر آکر بیٹھا اُدھر چوبدار نے حکم ارژنگ سے نقارچیون کو آگاہ کیا اُنھون نے کوس حربی پر چوب لگائی صدائے نقارہ بلند ہوئی سب کو اہل لشکر سے معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا شب پھر سامان جنگ مین مصروف ہوئے آلات حرب وضرب درست کرنے لگے ہرکارے لشکر آفتاب پرستون کے خبر نواخت طبل جنگ لیکر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے بارگاہ مین آکر کافر نے کافر کو ہاتھ اُٹھا کر بددعا دی اُسکے بعد عرض کیا کہ لشکر ارژنگ مین بھی طبل جنگ بجا ہی کل پھر وہ میدان مین آکر مقابلہ کریگا طومار شاہ نے حکم دیا کہ یہان بھی کوس حربی بجے فوراً یہان نقارۂ حربی بجایا گیا اہل لشکر طومار شاہ کو بھی معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا یہان بھی سامان جنگ ہونے لگا دو پہر رات تک طومار شاہ نے دربار کیا اُسکے بعد دربار برخاست کیا سب سردار اپنے مقام پر آئے آلات حرب وضرب کو درست کرکے سو رہے طلایہ پھرنے لگا ہوشیار باش بیدار باش کی صدا بلند ہوئی وہان بارگاہ ارژنگ مین جب حکم طبل جنگ بجنے کا ہو چکا اور طبل جنگ بج چکا اژدر اپنے مقام پر آکر بیٹھا اُسوقت اسلم بن تورج نے کہا کہ اُستاد پہلے مین جاکر مقابلہ کرونگا اُسکے بعد آپ مقابلہ فرمائیے گا اژدر نے کہا کہ ای اسلم تم یہ بیکار کہتے ہو جبکہ جمود ایسی ساحرہ وثمود ایسی ومحروم ایسا ساحر نہ غالب آیا تو تم کیا ہو بس بہتر یہ ہی کہ مین ہی جاکر مقابلہ کرون اسلم نے بہت کہا مگر اژدر نے نہ مانا اسلم ناچار ہوگیا یہان بھی ارژنگ نے دربار برخاست کیا جبرنگ اپنی بارگاہ مین سو یا ثمود سے بارگاہ کو خالی پاکر بہت رویا شداد بھی گریہ وزاری مین مصروف ہوا جو کہ خواصین وغیرہ ثمود کی ملازم تھین وہ بھی بہت روئین یہان لشکر مین رات بھر گریہ وزاری کی صدا بلند رہی لشکر جبرنگ وارژنگ کے لوگ مصروف سامان جنگ تھے اور محروم کو بھی روتے جاتے تھے اور سامان جنگ بھی کرتے جاتے تھے طلایہ پھر رہا ہی اُدھر اژدر نے جاکر اپنے خیمے مین اپنے سحر کو جگایا سختگان اپنے خیمے مین بہت متفکر ہو کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی میرے نزدیک تو اژدر کی بھی قضا آئی ہو کیونکہ اسنے بہت جلدی مقابلے مین کی ہی آجکل آفتاب پرستون کا ستارہ اقبال ترقی پر ہی اُنپر کوئی غالب نہوگا اگر عالم عالم ایک ہو جائے ارژنگ نے برا کیا کہ اژدر کے کہنے پر عمل کیا طبل جنگ بجوادیا بڑی خرابی ہی انجام اسکا اچھا نہین ہی سوائے شکست کے یہ اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا اپنے دل سے باتین کر رہا ہو ارژنگ اپنے خیمۂ خاص مین پلنگ پر لیٹا ہوا ہی یاد معشوق مین مبتلا ہی اشعار عاشقانہ زبان پر ہین تصویر جو کہ خواجہ حسین سوداگر سے مول لی تھی وہ ہاتھ مین تھی اُسکو مخاطب کرکے باتین کر رہا ہی کبھی روتا ہی کبھی منت کرتا ہی کسی شعر پر ہنستا ہی یہ رنگ ہی یہان دونون لشکرون کے بہادرون نے وہ رات جاگ کر بسر کی طبل جنگ برابر رات بھر بجا کیا کہ یکایک آثار سحر فلک دبرجدی پر نمایان ہوئے نور سحر نے افق مشرق سے ظہور کیا ظلمت شب کا فور ہوئی نسیم سحری کے جھونکے چلنے لگے بلبلین آمد سحر دیکھکر اپنے اپنے آشیانون سے نکلکر شاخہائے درخت پر بیٹھین گلون کو شگفتہ دیکھکر چہچہے کرنے لگین طائران خوش الحان بصد خوشی حمد الٰہی مین مصروف ہوئے منبرہ برابر کوسون روئیدہ تھا اُسپر قطرہائے شبنم جو پڑے تھے تو درغلطان معلوم ہوتے تھے صبا جو باغون سے ہوکر آتی تھی تو اُسکے دوش پر خوشبوے گل سوار تھی دماغون کو معطر کرتی تھی اُدھر شہنشاہ انور نے اپنے رخ نورانی پر سے نقاب

شب کو دور کیا عالم مین ظہور کیا اپنے نور جمال سے تمام دنیا کو معمور کیا یعنے صبح ہوگئی آفتاب عالم تاب بصد آب
وتاب دریچہ مشرق سے برآمد ہوا ہر ایک بستر سے اُٹھا لشکرون مین وردی سحر بجی پوجا ہونے لگا گھنٹ وناقوس
بجنے لگے لوگ اشنان کرنے لگے ہار پھول موافق اپنے اپنے مذہب کے چڑھانے لگے جرکی صدا بلند ہوئی بعد
فراغت امور دینی وضروری کے کمرین کسین اور مسلح ومکمل ہوکر چلے سردار اپنے اپنے خیمون سے نکلے حاصل کلام
طومار شاہ برآمد ہوا لشکر کو راستہ پایا تخت پر ہر ایک بادشاہ سوار ہوا لشکر کو حکم طرف میدان کے روانہ ہونے کا
دیا تخت شاہی بھی روانہ ہوا طومار شاہ وغیرہ لشکر کو لے کر میدان جنگ مین پہونچے صف بندی کا حکم دیا
اُدھر ارژنگ بھی بیدار ہوا اور خیمے سے برآمد ہوا لشکر بھی تیار تھا تخت پر سوار ہوا چترنگ بھی اپنے خیمے مین
بیدار تھا گو اُسکا قصد یہ تھا کہ میدان جنگ مین نہ جاؤنگا اُسنے دل سے کہا کہ ای چترنگ میدان مین آج
ضرور چل اور مقابلے کا تماشا دیکھ کیونکہ اژدر جادو نے بہت ہاہی سے اپنے نام پر طبل جنگ بجوایا ہی اژدر
کے مقابلے کا تماشا ضرور دیکھنا چاہیے بس یہ خیال کرکے اور لباس تبدیل کرکے برآمد ہوا یہان ارژنگ
اُسی وقت اپنے خیمے سے نکلا تھا کہ چترنگ نے ارژنگ کو سلام کیا ارژنگ نے کہا کہ کیون بھائی میدان
کو چلوگے چترنگ نے جواب دیا کہ جی ہان بس ارژنگ نے چترنگ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر بٹھالیا کل
لشکر کا مجرا ہوا لشکر چترنگ بھی تیار تھا بس ارژنگ لشکر کو ہمراہ لیکر طرف میدان کے چلا علم خوک پیکر
وسگ پیکر جلوہ گری پرائے ارژنگ لشکر لیے ہوئے میدان مین پہونچا رادی نے بیان کیا ہی کہ اُسدن
اژدر بھی بہت سامان سے ہمراہ لشکر تھا ایک تخت پر سوار تھا جھولی بادلہ کی شانے پر پڑی ہوئی کالے
کوڑیالے گلے مین اور بازوؤن پر لپٹے ہوئے قشقہ سیندور کا ماتھے پر کھنور چندن کے لگے ہوئے بھبھوت منھ پر ملا
ہوا ایک گیروا کرتا پہنے ہوئے تہمت بندھی ہوئی ایک اول آہنی اُسکے ہاتھ مین تھا اُسمین کڑا پڑا ہوا تھا
اور اُسکے ہاتھ مین بھی ایک آہنی کڑا پڑا ہوا تھا سامنے تخت پر ایک کانسہ رکھا ہوا تھا اُسمین پانی بھرا ہوا
تھا اور ایک مچھلی سرخ رنگ اُسمین پڑی ہوئی تھی اور کچھ بجزات تخت پر رکھا ہوا اِس سامان سے اژدر
ہمراہ ارژنگ کے میدان مین آیا طومار شاہ تو آچکا تھا دونون طرف صف بندی ہونے لگی اور جب
صف بندی ہوچکی سقون نے نکل کر آبپاشی کی تبردارون نے جو درخت کہ حائل نظر تھے انکو قلم کیا بیدارون
نے پست وبلند زمین کو ہموار کیا نقیبون نے نکلکر نقابت کی بے شبانی دنیا مین چند شعر پڑھے مذمت دنیا
بیان کی لشکر کی صفون پر سناٹا ہوگیا جب نقیب نقابت کرکے لشکر مین گئے اب لشکر طومار شاہ کے لوگ
اِس انتظار مین ہین کہ دیکھیے کون میدان مین برائے مقابلہ آتا ہی کہ یکایک اژدر جادو نے اپنا تخت بڑھایا اور
روبرو ارژنگ کے آیا اور کہا کہ مجکو اجازت مرحمت ہو کہ مین جاکر مقابلہ کرون یہ سنکے ارژنگ نے کہا کہ ای
اژدر جادو مین نے تمکو اپنے بید قدرت کے سپرد کیا اِن سب آفتاب پرستون کی موت تیرے ہاتھ سے ہی مین یہ تقدیر
کرچکا ہون اسی ہزار برس پیشتر سنگان نے یہ سنکے ہنسکر کہا کہ جی ہان آپ نے یہ تقدیر کی ہی کہ اژدر جادو بھی
مثل محروم وغیرہ کے قتل ہون مین تو یہ جانتا ہون اور ای اژدر ہمکو تمسے بھی پاس ہی افسوس تمنے بہت جلدی
کی اور ہمسے فراق کی سامان کی فکر کی سوائے افسوس کے کیا کیا جائے اژدر نے کہا کہ بھلا ایسی ہی باتین آتی
ہین تم اپنی زبان کو بند کرو اور کچھ نہ کہو یہ کہکر ارژنگ وچترنگ کو سلام کیا اور تخت کو اُڑاکر چلا تمام علم جلوہ گری
پرائے اژدر اپنا تخت اُڑاکر میدان مین آیا اور مقابل لشکر طومار شاہ کے سیونچکر اپنے تخت کو روکا اور چند
شعبدے دکھانے سحر کیا کہ ایک ابر آکر برسا اُس سے موتی گرے اُسکے بعد سحر کیا کہ برقین چمک کر گرین جابجا
غار ہوگئے وہ جب اپنے سحر کی نیرنگیان دکھا چکا آواز دی کہ ای آفتاب پرستون تم مین سے جسکو آرزوے مرگ

ہو وہ میرے مقابلے کو آئے یہ صدا دیتا تھا کہ ایک مرتبہ لشکر طومار شاہ کے علم جلوہ گری پر آئے اور طرطوس
نیزہ باز نے قصد کیا طومار شاہ سے اجازت لیکر برائے مقابلہ جاؤن کہ آسمان پر سے صدا آئی کیا غضب کرتا
ہی ساحر ہو کر ساحر کے مقابلے کو نکلتا ہی ٹھہر جا ہم اِس پر اپنا عتاب نازل کرتے ہین یہ اپنے دل کی حسرت
نکال لے یہ آواز ہوا ئی طرطوس ٹھہر گیا سب آفتاب پرست بہت خوش ہوئے یہ صدا اپنے لشکر کو دے کر
اثر در کو آواز دی کہ او اثر در جادو اب تو مقابلے کو آیا ہی محروم کل مع اپنے شاگردون کے آیا تھا تو اُسنے
کیا کیا جو تو آیا کیون اسقدر گمراہ ہوا ہی اپنے خدا کو پہچان سجدہ کر کیون اپنی جان برباد کرتا ہی جس طور سے مین نے
اپنا عذاب اُن سب پر نازل کیا ہی اُسی طور سے تیرے اوپر بھی نازل کرونگا اور تو دیکھ لینا کہ یہ سب میرے
عذاب مین مبتلا ہونگے اپنی گمراہی سے باز آئین یہ ممکن نہین ہی تو کیون اپنے کو اُنکی گمراہی مین برباد کرتا ہی اپنی
جان کو غنیمت جان دنیا مین زندگی مقدم ہی کیا ضرور ہی جو بیکار کو ضائع کی جائے ہان کچھ ایسی ہی ضرورت ہو
تو کیا مضائقہ ہی دوسرے یہ امر ہی کہ بندے سے بندہ اگر مقابلہ کرے تو یہ امید ہو کہ ہم بھی غالب آئین گے
اور جیکہ خدا سے مقابلہ ہو اور جسکے قبضے مین تمام عالم کی جان ہو اُس سے کون لڑ سکتا ہی بس ٹھہر جا اپنی جان
کو بچا ورنہ میرے عذاب مین گرفتار ہوگا ملک الموت روح قبض کریگا تو محروم وغیرہ کا انجام دیکھ چکا ہی
اثر در جادو نے صدا دی کہ او نامردود نامعقول تو کیا یہ بک رہا ہی سامنے آ کر مردان عالم سے مقابلہ کر یہ کیا کہ پردے
مین بیٹھا ہوا ہی اور بک رہا ہی آواز آئی کہ تجکو بھی تو جمال خداوندی کی دیکھنے کی خواہش ہی خیر معلوم ہوگا تو بھی
عتاب لا سکے گا مثل جمود کے جلکر خاک ہو جائیگا تو اپنا حوصلہ نکال لے پھر مین اپنا جمال دکھاؤنگا زیادہ بک بک
مت کر یہ سنتا تھا کہ اثر در جادو کو غصہ آگیا فوراً جھولی پر ہاتھ ڈال کر چند دانہ ماش کے نکالے اُنپر اسم سحر پڑھکر
اپنے چارون طرف پھینکا بعدہ اُس جھولی سے ایک گولہ فولادی نکالا اُسپر اسم پڑھکر وہ گولا اُس آسمان پر مارا
وہ گولہ قریب آسمان جاکر شق ہوا اُسی سے ایک غبار بلند ہوا وہ غبار بصورت ابر ہو گیا اُسنے اشارہ کیا کہ وہ
ابر ایک مرتبہ جاکر آسمان پر اِس زور سے پڑا اور آسمان سے لڑا کہ سب کے دل ہل گئے صداے ہولناک مہیب
پیدا ہوئی کہ گردون و دار کو بھی زلزلہ سا ہو گیا زمین کانپنے لگی پرند بھاگے چرند پریشان ہوئے اُدھر وہ ابر
ٹکر لگا کر ہٹا اُسنے پھر اشارہ کیا پھر وہ ابر چمک کر اُس آسمان سے لڑا اُس سے بھی صدا پیدا ہوئی راوی نازک
خیال نے بیان کیا ہی کہ اِسی طور سے دس مرتبہ وہ ابر آسمان سے جاکر لڑا مگر آسمان کو حرکت تک نہوئی ابر بھی
اُسی طور سے قائم رہا یکایک ایک برق چمک کر اُس ابر پر گری کہ جسکے سبب سے وہ ابر لخت لخت ہو گیا اور مثل
روئی کے گالون کے ہوا مین اُڑنے لگا آواز آئی تو نے ہماری قدرت دیکھی کہ کیونکر تیرے ابر کو مٹا دیا اثر در نے
کچھ جواب نہ دیا برہم ہو کر اور ایک گلدستہ تخت پر رکھتا تھا اُسکو اُٹھا کر اور اسم سحر دم کر کے مارا وہ گلدستہ تھا گویا ہزارون
توپین اُسمین بھری ہوئین تھین قریب آسمان جاکر اُس سے صدائین پیدا ہوئین کہ جسکے سبب سے تمام عالم مین
تزلزل پڑ گیا یہانتک کہ وہ صدائین موقوف ہوئین اب سب نے دیکھا کہ ایک عقاب تیز پرواز منقار اُسکی
فولادی پنجہ اُسکا برابر فیل کے قریب آسمان ہوا پر قائم ہی جیسے ہی وہ عقاب ظاہر ہوا اثر در نے حکم دیا کہ اے عقاب
اِس آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے جو اسکے اندر ہو اُسکو تو کھالے یہ کہنا تھا کہ وہ عقاب جھپٹ کر قریب آسمان
گیا اور منقار و پنجہ اُسپر مارے مگر کچھ نہوا شرارے نکلے پھر اُسنے جھنجھلا کر پنجے مارے پھر شرارے نکلے اب عقاب
پیہم حملہ کرتا ہی مگر کچھ اثر نہین ہوتا ہی تھوڑے عرصہ تک یہ معرکہ رہا بعد اسکے وہی عقاب اپنے حملے کر رہا تھا
کہ برق کوند کر گری عقاب کو جلا دیا عقاب کا جلنا تھا کہ ایک فیل مست ہوا پر خود بخود ظاہر ہوا کہ جسکا قد بہت
دراز تھا خرطوم فولادی تھی بڑے بڑے دو دانت باہر تھے بس اثر در نے کہا کہ اے فیل تو ہی اِس آسمان

سحر کو برباد کرکے جو کوئی ہوا اسکو ہلاک کر یہ کہنا تھا اژدر کا کہ وہ فیل بڑی تیزی سے چلا اور جاتے ہی اسنے ایک ٹکر ایسی لگائی کہ اگر پہاڑ پر لگاتا تو بیچ سے اُس پہاڑ کو دو ٹکڑے کرکے زمین پر گرا دیتا مگر اُس آسمان کو خبر بھی نہوئی اُس فیل نے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ مین اِس آسمان کو برباد کردون مگر ممکن نہوا یکایک اُس آسمان سے ایک ہاتھ پیدا ہوا جیسے ہی اُس فیل نے جاکر ٹکر ماری اُس ہاتھ نے اُسکی خرطوم پکڑلی اور جھکا دیا کہ مُنھ کے پاس سے اُکھڑ گئی خرطوم کا اُکھڑنا تھا کہ ایک شعلہ اُسکے مُنھ سے نکلا وہ ہاتھی مثل فیل آتشبازی کے جلنے لگا کچھ تاریکی ہوئی اب جو تاریکی برطرف ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک گینڈا بہت بڑا ہوا پر قائم ہی اُسکو بھی اژدر نے اشارہ کیا اُسنے بھی کئی حربہ کیے مگر کچھ نہوا یکایک پھر ہاتھ آسمان سے ظاہر ہوا اُسمین ایک تلوار تھی جیسے ہی گینڈے نے ٹکر لگائی وہ تلوار کمر پر پڑی کہ صاف اُسکو دو کردیا پھر تاریکی ہوئی اب جو تاریکی برطرف ہوئی دیکھا کہ ایک شیر زبان ہوا پر اُڑتا ہوا چلا آتا ہی آتے ہی اُسنے رخ طرف اژدر کے کیا اژدر نے اشارہ کیا وہ آسمان کی طرف پلٹ پڑا جاتے ہی طمانچہ مارا اور مُنھ اِسی طور سے کئی مرتبہ نوبت آئی کہ یکایک دو پنجے پیدا ہوئے ایکی مرتبہ جیسے ہی اُسنے حملہ کیا اور مُنھ مارا دونون پنجے اُسکے دہن مین در آئے اور مثل کرپاس کند کے اُسکو چیر کر پھینکدیا ایک شور قیامت افزا بلند ہوا تاریکی ہوئی جب وہ تاریکی دفع ہوئی تو سب نے دیکھا کہ ایک دیو قوی ہیکل بدشکل مہیب صورت ایک پہاڑ کوہ دوش پر رکھے ہوئے ہوا پر قائم ہی اُسنے پلٹ کر طرف اژدر کے دیکھا اژدر نے اشارہ کیا کہ اِس آسمان سحر کو گرادے یہ اشارہ کرنا تھا کہ اُسنے پیچھے ہٹ کر اور اُس پہاڑ کوہ کو اُٹھا کر اُس آسمان پر مارا کہ ایک صدائے تڑاقہ پیدا ہوئی گوش گردون کر ہوگئے شعلے نکلے اسنے پھر اُسی پر اُسکو روکا اور پھر ایکی اُس سے زیادہ طاقت سے مارا پھر ویسی ہی نوبت ہوئی اسنے پھر روکا پھر مارا نوبت بانجا رسید کہ اُس دیو نے ہر مرتبہ اپنی قوت اُس پر ختم کی مگر کچھ نہوا ایکی مرتبہ جو اُسنے مارا اور شعلے نکلے ایک شعلہ اُنھین شعلون مین سے اُسپر آکر گرا اُسنے اُسکو جلا دیا یہ بھی مثل دیو آتشبازی کے جلنے لگا ایکی مرتبہ بہت شور قیامت افزا تلاطم عظیم ہوا جب تاریکی دفع ہوئی سب نے دیکھا کہ وہ آسمان اُسیطور سے قائم ہی اور اب کوئی نہین اُسکے مقابلے مین ہی سوائے اژدر جادو کے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس گلدستے مین پانچ رنگ کے پھول تھے وہی پانچ طرح کے حملہ ہوئے جب اژدر نے دیکھا کہ یہ بھی میرا سحر رد ہوا اور کوئی کام نہ نکلا اِسکو بہت غصہ آیا اور اُٹھا کر اُس جام آب کو زمین پر مارا کہ وہ پانی شرارہ ہوکر اُڑ گیا اور وہ ماہی ایک مرتبہ تڑپ کر چلی طرف لشکر طومار شاہ کے مُنھ سے شعلے نکالتی ہوئی جہان پر لشکر طومار شاہ تھا وہان کی زمین جابجا سے شق ہونے لگی اور پانی نکلنے لگا طرفۃ العین مین ایک بحر ذخار موجزن ہوگیا اور لشکری غرق ہونے لگے لشکر مین تلاطم مچ گیا یہ جو عالم طومار شاہ وغیرہ نے دیکھا ایک مرتبہ تاج سرون سے اُتار کر محتاج ہوئے اور یون فریاد کرنے لگے کہ ای خداوند آفتاب ہمسے کونسا ایسا گناہ سرزد ہوا کہ ہمپر یہ عذاب نازل ہوا ہی آواز آئی کہ پریشان نہو تم مین سے کوئی غرق نہوگا یہ صرف اژدر جادو کا شعبدہ ہی اُسکو اپنے دل کی ہوس نکال لینے دو یہ لوگ تو مصروف دعا تھے اُدھر وہ ماہی بھی پہونچی یا تو اُسکے مُنھ سے شعلے نکل رہے تھے یا آب حباب نکلنے لگے اور آکر اُس دریا مین وہ شنا دری کرنے لگی جسپر اُسنے حباب مارا وہ جلنے لگا یا غرق ہوگیا اُدھر ماہی جلا رہی ہی اور غرق کر رہی ہی اُدھر پانی سب کو ڈبو رہا ہی ایک تلاطم ہی کہ مچا ہوا ہی کوئی نصف لشکر تہ و بالا ہوا تھا کہ آسمان پر سے آواز آئی کہ ای پانی دای ماہی تم دونون میرے بندے ہو اور میرے بندون کو ہلاک کر رہے ہو جاؤ لشکر ارزنگ و چترنگ کو اسی طور سے غرق کردو یا تو دریا اس مقام پر جوش مار رہا تھا اور دمبدم ٹھہر جاتا تھا یا دیک مرتبہ بالکل خشک ہوگیا وہ ماہی بھی اُسی پانی کے ہمراہ غائب ہوگئی پھر ذرا

ذرا تری کا نام بھی نہ رہا سب نے دیکھا کہ جو لوگ غرق ہوئے تھے وہ سب کے سب زمین پر کھڑے ہین
ایک بھی ضائع نہین ہوا سب بہت خوش ہوئے اور یا خداوند کہکر سجدے کو خم ہوئے اب جو سجدے
سے سر اُٹھایا تو کیا دیکھا کہ لشکر ارژنگ و چترنگ مین تلاطم مچا ہوا ہی دریاے ناپیدا کنار موجزن ہی وہ
ماہی اُسی طور سے غرق کر رہی ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ وہی حالت ہوئی کہ بکایک یہان لشکر بادشاہ
ارژنگ و چترنگ تھا وہان کی زمین شق ہونے لگی اور پانی اُبلنے لگا لشکری غرق ہونے لگے لشکر مین تہلکہ مچگیا
کہ ہم غرق ہوئے جاتے ہین یہ دوائی تدبیر ہوگئی اے اژدر جادو ہمنے کیا قصور کیا جو ہمکو غرق کرتے ہو یہ جو شور و غل
اژدر نے سُنا پلٹ کر جو دیکھا تو لشکر مین تلاطم پایا سنگان نے پکار کر کہا کہ انکی تو کسی ہاتھی کی سی مثل ہوگئی بقول
کسے کہ گاڈو ہاتھی اپنی فوج کو مارے وہی حرکت آپ نے کی یہ جو سنگان نے کہا اژدر کو خفت ہوئی بس برہم
ہوکر اُسنے چند دانے ماش کے اُٹھا کر اسم سحر پڑھکر اُس پانی پر اُسی مقام سے ماری اُس ماہی پر اور کہا کہ
جل جا اور خشک ہو جا جیسے ہی دانے ماش کے مارے ایک شعلہ پیدا ہوا کہ جسنے پانی کو بھی خشک کر دیا
اور ماہی کو بھی جلا دیا لشکر مین امن ہوا تلاطم موقوف ہوا جو لوگ غرق ہوئے تھے بعض اُنمین ہلاک ہوئے
تھے اور باقی زندہ تھے پھر لشکر کی صفین درست ہوئین آواز آئی کہ دیکھا تو نے ہمنے تیرے ہی ہاتھ سے تیرے
سحر کو مٹوا دیا یہ قدرت ہی خدائی کی بس اب اژدر کو غصہ آگیا ایک مرتبہ جوڑے پر ہاتھ ڈال کر ایک کارد
نکالا اور دُو بیہ بس اُس کارد سے اُس بچہ خوک کو ذبح کیا اور اُسکا خون لیکر ایک پیالے مین رکھا اور ماش
کا آٹا جھولی سے نکالا اُسکو اُس خون سے گوندھا اور ایک پتلہ بنایا اُسکے مُنھ مین ایک گولہ فولادی رکھا اور
ہاتھ مین ایک چھوٹی سی کارد جھولی سے نکال کر دی اب اُسپر سحر کرنا شروع کیا اور اُسپر خون کے چھینٹے
دینا شروع کیے نوبت بانجا رسید کہ وہ پتلہ بصورت انسانی ہوگیا جب صورت انسان پر ہوا تو پکارا کہ میری
خوراک لا اژدر نے فوراً اپنی ران کو خنجر سے چاک کیا اور اُسکا خون اُسکو دیا اُسنے اُس مقام پر مُنھ لگا
دیا جسقدر اُس سے خون پیا گیا پی لیا پھر مُنھ اُس مقام پر سے اُٹھایا یہان اژدر نے یہ تدبیر کی تھی کہ
بچہ خوک کا دل و جگر نکال رکھا تھا جیسے ہی اُسنے مُنھ اُٹھایا ویسے ہی اُسنے وہ دل و جگر اُسکے آگے رکھدیا
اُسنے وہ بھی کھا لیا اب گویا ہوا کہ کیا حکم ہوتا ہی اژدر نے وہ ڈبیہ جو جوڑے سے نکالی تھی اُسکو کھولا اور ایک
چھوٹا سا بیضۂ فولادی نکالا اُسپر خون و سیندور کے ٹیکے دیے اور رائی سرسون گوگل لونگ گوگرد کو آگ پر
ڈالا اُس سے دھوان بلند ہوا وہ بھی اُس بیضہ پر لیا جھولی سے ایک شیشہ نکالا اُس شیشہ مین وہ دھوان بند کیا اور
خوب مضبوط ڈانٹ دی اور ایک شیشہ نکالا اُسمین وہ خون خوک لیا اور کچھ اسم سحر اُسپر پڑھا کہ وہ خون جوش
مارنے لگا فوراً اُسنے اُسکا منھ بند کر دیا جب یہ سب تدارک کر چکا اژدر نے وہ شیشے اور وہ بیضہ اُس پتلے
کو دیا اور کہا کہ اے بھائی یہ سب چیزین لیجا اور اِس آسمان پر مار جب یہ آسمان ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جا
تو جو کوئی اُسمین ہو اُسکو اُس کارد سے ذبح کرنا کیونکہ وہ میرا دشمن قوی ہی جب تو اُس آسمان کو مٹا کر اور
اُس میرے دشمن کو قتل کر کے آئیگا تو مین تجکو وہ چیز دونگا کہ تو بھی بہت خوش ہوگا یہ سُنکے وہ پتلہ مثل تیر کے
اژدر جادو کو سلام کر کے چلا جاتے ہی اُسنے آسمان کے قریب وہ شیشہ جسمین غبار تھا آسمان پر مارا وہ آسمان پر پڑتے ہی
ٹوٹ گیا اُس سے وہ دھوان نکلا تمام عالم پر غبار ہو گیا جہانتک نگاہ کام کرتی تھی سوائے دھوئین کے
کچھ نظر نہ آتا تھا وہ دھوان لشکر طومار شاہ کے لوگون مین گیا اور جسکی آنکھ مین لگا وہ نابینا ہوگیا ایک
تلاطم مچگیا یا خداوند اِس بلا سے بچائیے اُدھر اُس پتلے نے دوسرا شیشہ اُٹھا کر آسمان ساحر سحر آفتاب پر
مارا وہ بھی پڑکر ٹوٹ گیا اور خون جو اُسمین تھا وہ جوش کھا کر بالاے آسمان گیا اور ابر خونی رنگ بنکر تیار

ہوا اور اُس ابر سے خون لشکر طوماد شاہ پر برسنے لگا جسپر قطرہ خون کا پڑا وہ پتھر کا ہو گیا دو بلاؤن مین لشکر
مبتلا ہوا یہ واقعہ دیکھکر سب نے آنکھین بند کر لی تھین کہ دھوان نہ لگے اب خون برسنے لگا اور لوگ پتھر کے
ہونے لگے اور زیادہ پریشان ہوئے کہ کیا کرین اگر آنکھین کھولتے ہین تو نابینا ہوتے ہین اور اگر نہین
کھولتے ہین اور کوئی تدبیر نہین کرتے ہین تو پتھر کے ہوئے جاتے ہین لشکر طوماد شاہ ایک آفت مین
مبتلا ہی تہلکہ تمام لشکر مین پڑا ہوا ہی ہزارون مع راکب و مرکب سنگ سیاہ ہو کر رہگئے ہین طوماد شاہ وغیرہ
سپہ سالار سردن پر رو کے ہوئے ہین بہت سے لشکری زیر سایۂ درخت کھڑے ہین صفین درہم برہم ہو گئی
ہین یہان تو یہ حال ہی طوماد شاہ دعا مانگ رہا ہی اُدھر اُس پتلے نے یا سامری کنکر اور چیخ مار کر وہ بیضۂ
فولادی جو کہ اژدر نے اُسکو دیا تھا آسمان پر مارا وہ بیضہ آسمان پر پڑا ایک تڑاقہ ہوا کہ تمام صحرا گونج گیا
یہ ثابت ہوا کہ ہفت طبق آسمان زمین پر گرے زمین جا بجا سے شق ہو گئی پانی نکل آیا مردے زیر زمین دہل
گئے گنج مرتد مین گوشۂ اس تلاش کرنے لگے خستگان زمین نے یہ خیال کیا کہ قیامت آگئی اسرافیل نے
صور قیامت پھونکا رستم ایسا بہادر پیر زمین کفن مین کانپ کر رہگیا گوشۂ کفن سے منھ چھپا لیا یہ حالت
اُس صدا سے ہوئی بہت لوگ ہلاک ہو گئے حاملہ عورتون کے جو کہ شہر آفتاب نما و دیگر اطراف مین تھین
اُنکے حمل ساقط ہو گئے بہت سی عمارتین ہل کر رہگئین قلعہ آفتاب نما کو بھی حرکت ہوئی برجیس یہان
بیٹھا ہوا ہی تماشۂ جنگ مین مع اہل دربار کے مصروف ہی قلعہ کو جو حرکت ہوئی سب اہل دربار پکارے
کہ یا خداوند بچائیے قلعہ کو جنبش ہی برجیس نے پردۂ قدرت کے اندر سے کہا کہ پریشان نہو مین موجود ہون کچھ
نہو گا سب خاموش ہو رہے راوی نے بیان کیا ہی کہ جیسے ہی وہ بیضہ پڑا اور یہ صدا بلند ہوئی بس اُس بیضہ
کا پڑنا تھا کہ آسمان شق ہو گیا اور وہ پتلہ فوراً کار دلیکر اندر اُس آسمان کے مثل تیر کے داخل ہوا اور تلاطم
مچ گیا اژدر نے سحر کرنا شروع کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جیسے وہ پتلہ داخل آسمان ہوا وہ شگاف فوراً
بند ہو گیا وہ پتلہ مثل تیر کے چلا جاتا ہی کہ ایک مقام پر رُکا کیونکہ اندر اُس آسمان کے بہت بڑی وسعت تھی
جیسے ہی رکا ایک ہاتھ پیدا ہوا اور اُسکی گردن پکڑ لی وہ چلانے لگا کہ اژدر جادو مجکو بچائیے میری جان نکلی
کیونکہ حریف زبردست نے پکڑ لیا ہی اب کون سنے کیونکہ اژدر تک آواز بھی نہین آتی تھی اُس ہاتھ نے
اُسکو پکڑ کر رسی سے باندھا اور اُسکے ہاتھ سے کارد چھین لی اور ٹکائے ہوئے صرف ہاتھ معلوم ہوتا ہی اور کچھ
نظر نہین آتا ہی چند قدم چلا کہ پھر آسمان شق ہوا اور اُس ہاتھ نے اُس پتلے کو باہر نکالا اور کہا کہ اے اژدر دیکھ
تیرا سحر پکڑ گیا گو تو نے بہت بڑا سحر کیا تھا اگر کوئی ساحر ہوتا تو ضرور تو نے اُسکا سحر بھی دفع کیا تھا اور اُسکو قتل بھی
کیا تھا مگر خدا سے کیا دور بندے کا چلتا ہی آخر مُنھ کی کھائی اب اپنے سحر کو بچا لے یہ کہکر اُسی کارد سے اُس
پتلہ کو ذبح کیا وہ بہت چلایا اور پھڑکا مگر کچھ نہو افزع کر کے اُسکو پھینکدیا وہ وہی ماش کا آٹا تھا مگر ابھی تک
اُسی طور سے دھوان لشکر پر محیط ہی اور ابر خونی برس رہا ہی لشکر مین تلاطم ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ اژدر
نے بہت زبردست سحر کیا تھا یہ سحر وہ تھا کہ جو بشرکت سامری و جمشید تیار ہوا تھا اور اُسکا رد نہ تیار ہو سکا تھا
اگر آفتاب جادو اپنا بندوبست نہ کر چکا ہوتا تو ضرور یہ سب کارخانہ اُسکا مٹ جاتا چونکہ اُسکو سحر سے
سب حال معلوم ہو چکا تھا اُسنے سب بندوبست کر لیا تھا اور ساحر زبردست بھی تھا اِس سبب سے ہر
مرتبہ غالب آیا ہر حربہ سحر اژدر کا اُسنے رد تیار کر لیا تھا رات بھر مین بس جب وہ پتلہ بھی اُسکے سحر سے دفع
ہوا دوسرا سبب یہ ہی کہ سومنات جادو جو کہ اُستاد آفتاب ہی وہ بھی تو شریک آفتاب ہی اور ایسا زبردست
ساحر ہی کہ اژدر وغیرہ اُسکے آگے کے طفل مکتب ہین یہ بھی پہلو نشین سامری و جمشید ہی بہت سے سحر اُسکے

پاس ایسے ہین کہ جنکا رد سامری و جمشید نہین کر سکے اُنکی صلاح سے اسنے تیار کیے ہین ایسا ساحر ہو کہ غازۂ
سحر تیار کیا ہو کہ جو کہ برجیس کے مُنھ پر ملا ہو کہ جسکے سبب سے سب اُسکو سجدہ کرتے ہین اُسکو کوئی رد نہین
کر سکتا ہو اور نہ اُسکے اثر کو مٹا سکتا ہو یہ زور اور آفتاب جادو کو ہو اُسی نے یہ سب چیزین تیار کی ہین اور
اُسی نے آفتاب کو اسقدر زور دیا ہو یہ اُسی کا سحر ہو وہ بھی کمک کر رہا ہو اور آفتاب بھی اِن سب سے زبردست
ہو بس دو ساحر زبردست جب ایسی تدبیرین کرین تو پھر کون مقابلہ کر سکتا ہو اور وہ اس طور سے شریک
آفتاب ہو کہ کوئی ساحر اُسکے حال سے آگاہ نہین ہو سوائے آفتاب کے یا اُسکی دختر کے کہ دختر سو منات
تو جانتی ہو اِن دو کے سوا کوئی واقف نہین ہو بس آمدم برسر مطلب بس جب اژدر جادو کا یہ بھی سحر رد ہوا
اژدر نے قصد کیا کہ اور کوئی سحر کرے کہ آواز آئی او اژدر بس ہو چکا اب ہوشیار ہو جا کہ مین اپنا عذاب تیرے
اوپر نازل کرتا ہون کیونکہ میرے بندے تیرے سبب سے بلا مین مبتلا ہین اور تو اُنکو بیکار کو پریشان کرتا ہو
ہان اگر تو تنہا میرے اوپر حربہ کیے جاتا تو مین ابھی تجکو اپنے عذاب مین نہ مبتلا کرتا مگر تو تو اُنکو عاجز کرتا ہو
اب خبردار ہو جا مین اپنا جلوہ تجکو دکھاتا ہون بس یہ صدا آئی اور آسمان کو حرکت ہوئی اژدر سمجھ گیا کہ اب
آسمان شق ہو گا اور آفتاب نکلے گا اور میرے اوپر عکس پڑیگا اور جب مین جلنے لگونگا تو زمین پر گر یگا بس یہ امر
اپنے دل مین خیال کر کے اسنے فوراً کچھ جھولی سے نکال کر اپنے جسم پر ملا اور تخت پر سے زمین پر آیا اور اسم سحر
پڑھکر ایک غلطک لگائی اور اب سب نے دیکھا کہ ایک اژدر طویل القامت میدان مین کھڑا ہو سر اُسکا مثل
گنبد فلک کے ہے اور دو آنکھین دو تنور روشن ہین دم کا اُسکے نشان تک نہین ہو سیاہ اسقدر ہو کہ
ظلمت ظلمات اُسکے آگے کوئی حقیقت نہین رکھتی ہے بال بڑے بڑے ہین جب دم کشی کرتا ہو جسقدر سبزہ
بڑا بڑا صحرا مین اُگا ہو مُنھ سے شعلے نکلتے ہین تو وہ سبزہ جل جاتا ہو اور بڑے بڑے سنگریزے و درخت جڑ سے
اُکھڑ کر اُسکے مُنھ مین چلے جاتے ہین پشت و شکم پر سفید داغ ہین ہر بن مو سے شعلے نکل رہے ہین سر پر ایک
چوٹی ہو اُسکے گرد و اطراف کا سب سبزہ خاک ہو گیا ہو جل کر جب زمین پر منھ مارتا ہو غار ہو جاتا ہو یہ تو
اُسکی صورت ہو لشکریون کے اُس اژدر کو دیکھکر ہوش جاتے رہے مرکب بگدریان کرنے لگے راکب پٹڑی
جمانے لگے مگر مرکب روکتے نہین ہین اُس اژدر نے ایک مرتبہ بل کھا کر آسمان کی طرف سر بلند کیا معلوم
ہوا کہ گویا پہاڑ لمبت حائل ہو گیا اُس اژدر نے مُنھ کھولدیا اور اُس آسمان ساختہ آفتاب کی طرف بلند
کیا مُنھ سے شعلے نکلنے لگے اژدر جادو نے تو یہ تدبیر اِس خیال سے کی کہ اِس امر سے تو مین نے اپنا
اطمینان کر لیا ہو کہ اُسکا عکس میرے اوپر نہ اثر کریگا بس اگر مین اِسی صورت پر رہونگا تو وہ میرے اوپر
گریگا اور مقابلہ ہو گا اُس سے اژدر بنکر اور مُنھ کھول کر زیر آسمان کھڑا ہون جب اِسکا عکس میرے اوپر اثر
نہ کریگا تو یہ برہم ہو کر میرے اوپر گریگا مین دم کشی کر کے اُسکو نگل لونگا وہ آفتاب بنا ہوا ہو میرا کچھ نہ کر سکے گا
شکم مین جاتے جاتے شعلہاے سحر سے جل کر خاک ہو جائیگا بس اِس سبب سے صورت اژدر پر تیار ہوا تھا
یہ تو اُس انتظار مین مُنھ کھولے ہوے کھڑا ہو اُدھر آسمان کو حرکت ہوئی آسمان شق ہوا اصل آفتاب تو
ابر سحر مین آفتاب کے پنہان ہوا اور آفتاب جادو آفتاب بنا ہوا اُس آسمان سے ظاہر ہوا بس گرمی
اُسی طور سے ہوئی اور لشکر ارزنگ و چترنگ کے لوگون کی وہی حالت ہوئی اُدھر آفتاب نے اپنا
عکس اُس اژدر پر ڈالا چونکہ وہ اپنی حفاظت کر چکا تھا کیونکہ یہ بھی تو ساحر زبردست ہو اِس سبب سے اُس
عکس نے اپنا پورا اثر نہین کیا اسقدر تو ضرور ہوا کہ گرمی معلوم ہونے لگی اور دل و جگر مین آگ لگ گئی
بیقرار ہونے لگا مگر یہ مال نہین ہوا کہ دھوان نکلے ہان گرمی سی بہت معلوم ہونے لگی اُدھر آفتاب چند دقیقہ

قائم رہا جب وقت اُسکا گذرا کہ جس عرصہ مین اُسکے عکس کے پڑنے سے انسان جلکر خاک ہوجاتا ہی اور یہ نہ جلا تو ایک مرتبہ آفتاب چمک کر اور کڑک کر آسمان سے جدا ہو کر طرف اژدر کے بہت تیزی سے چلا مثل تیر شہاب یا شرارہ سنگ کے جیسے ہی اُسکے دہن کے قریب پہونچا اُسنے شعلہ چھوڑا اُسنے مُنھ باز کر دیا مُنھ تو کھولے ہوئے کھڑا تھا دم کشی کی کہ آفتاب مثل گولہ کے اُسکے دہن مین داخل ہو گیا اسنے فوراً مُنھ بند کر لیا اُدھر وہ آفتاب اُسکے دل و جگر کو جلاتا ہوا اور شکم کی آنتون کو بھی پشت کو توڑ کر ایک مرتبہ کڑک کر نکلا میان اژدر کچھ سوچے تھے ہو کچھ گیا بموجب شعر اُلٹی ہو گئین سب تدبیرین کچھ نہ دوا نے کام کیا ✤ آخر اس بیماری عشق نے کام اپنا تمام کیا ✤ سوچا کچھ تھا ہو کچھ گیا اُدھر تو آفتاب نکلا سب نے دیکھا کہ آفتاب اُسی طور سے چمک رہا ہی اور فوراً سن سے بلند ہو کر آسمان مین پوشیدہ ہو گیا اُدھر جسم اژدر سے شعلہ نکلا کہ اُسنے اُسکو جلانا شروع کیا وہ یکایک جل گیا بس اُسکا جانا تھا کہ ایک تلاطم مچگیا تاریکی ہو گئی صدائین ہولناک آنے لگین برقین چمک چمک کر گرنے لگین آندھی سیاہ اُٹھی برفباری و سنگباری ہونے لگی خون برسنے لگا بیر تدبیر بھول کر ہائے اژدر جادو وائے اژدر جادو کا شور کرنے لگے تھوڑے عرصہ تک یہ تلاطم رہا زلزلہ سا زمین کو ہوا تاریکی ایسی ہوئی کہ دن کی رات ہو گئی یہانتک کہ وہ علامت سحر جو کہ ساحر کے مرنے سے بلند ہوتی ہی برطرف ہونے لگی اب اُس تاریکی سے یہ صدا آئی کہ کشتی مرا نام من اژدر جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و مطلب خود نرسیدیم جب یہ صدا آچکی وہ سب علامتین برطرف ہوئین روشنی ہوئی تاریکی جاتی رہی مطلع صاف ہو گیا لشکر ارژنگ و چترنگ و خود ارژنگ و سنجگان و چترنگ و اسلم بن تورج نے دیکھا کہ نہ وہ اژدر ہی نہ کچھ ہی لاش اژدر جادو کے لشکر چاک جلے ہوئی خاک معرکہ پر پڑی ہی تخت بھی جل گیا یہ دیکھنا تھا کہ ارژنگ نے ہائے اُستاد ہائے اُستاد کہکر اپنا گریبان تا بہ دامن چاک کیا سنجگان نے کہا کہ ہم پہلے ہی سمجھ گئے تھے کہ انکی بھی قضا ہو جو یہ اسقدر جلدی کرتے ہین مگر ہمنے منع بھی کیا کسی نے نہ سُنا آخر اُسکا نتیجہ دیکھا یہ کہکر سنجگان نے گریبان چاک کیا چترنگ بھی شریک حال ہوا کیونکہ وہ خود ہی تو اپنے غمون مین مبتلا تھا کل ہی اُسکی زوجہ و مان و استاد قتل ہوئے تھے یہ چوتھا اور غم ہوا دونون لشکرون کے سوارون نے جو دیکھا کہ ہمارے افسرون نے اپنے گریبان چاک کیے اِن سب نے بھی ہائے اژدر جادو کہکر گریبان چاک کیے اور رونے لگے اُدھر ارژنگ نے اپنے حواس درست کر کے لشکر کو اپنے حکم دیا کہ دونون لشکر ملکر ان آفتاب پرستون کو قتل کرو میدان سے زندہ نہ جانے دو ایک آفتاب پرست زندہ نہ بچے اِنسے عوض خون اژدر جادو و محروم جادو و شمود جادو و جمود جادو و انصرام جادو لو یہ حکم دینا تھا کہ لشکر ارژنگ و لشکر چترنگ تلوارین علم کر کے سپرین اُٹھا کر نیزے بلند کر کے گرزگران تول کر مرکبون کی باگین اُٹھا کر ایک مرتبہ یلغر کر کے اور بزن بزن کہتے ہوئے لشکر طومار شاہ وغیرہ پر بالقصد مغلوبہ چلے ارژنگ نے فیلبان کو حکم دیا کہ ہاتھیون کو بڑھا طرف میدان جنگ کے اُسنے ہاتھی بھی بڑھائے بس یہ معلوم ہوتا تھا کہ سمندر مین جوش آیا ہی یہ اسقدر لشکر تھا کہ جسکی حد نہین ہی جہانتک نگاہ کام کرتی تھی سوائے تلوارون اور نیزون کے کچھ نہ نظر آتا تھا اور مرکبون کے ٹاپون کی صدا سے صحرا ہل رہا تھا یہ لوگ تو مثل مور و ملخ کے نرغہ کر کے چلے اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ جب آفتاب نے اژدر جادو کو گرکر جلا دیا اور وہ قتل ہوا اُسکے مرنے کی صدا بلند ہوئی وہ جو اُسکے سحر کا دھواں تھا اور ابر خونی کہ جو برس رہا تھا سب دفع ہو گیا اور جو لوگ نابینا اور سنگ سیاہ کے ہو گئے تھے سب حالت اصلی پر آگئے تھے کہ اتنے عرصے مین تاریکی برطرف ہوئی اور روشنی ہوئی صفین درست ہوئین کہ طومار شاہ وغیرہ نے جو لشکر ارژنگ وغیرہ کو بالقصد فاسد اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا اپنے لشکر کو بھی حکم دیا کہ ارژنگ

پرست بقصد فاسد تمھاری طرف آتے ہین لینا اِنکو یہانتک نہ آنے دینا یہ حکم جو ملا تو کل آفتاب پرست تلوارین میان سے نکال اور مرکب اُٹھا کر ایک مرتبہ اِدھر سے چلے انکے بھی مرکبون کے ٹاپون سے زمین معرکہ ہل گئی تخت طومار شاہ وغیرہ کا بڑھا باجے جنگی بجنے لگے قرنا کو دم ملا نفیر بھی کوس کر گرائے تاشون کی صدا بلند ہوئی جوانون کے دل بھر آئے علمون کے پھریرے لہرائے وہ لوگ بڑھے جو وسط میدان مین تھے کہ جہان لاش اژدر جادو کی پڑی ہوئی تھی کہ یہ لشکر بھی پہونچ گیا دونون لشکر غٹ پٹ ہو گئے تلوار چلنے لگی سنانین چمکنے لگین گھٹا ڈھالونکی بلند ہو گئی خنجر بازی ہونے لگی گرز گران کی صدائین بلند ہوئین جھنکار تلوارونکی تا بہ فلک جانے لگی جنگ مغلوبہ واقع ہوئی قیامت کی تلوار چل رہی تھی سرون کے ڈھیر لاشون کے انبار ہو گئے سوار و پیدل مجروح ہو ہو کر دونون لشکرون کے گرنے لگے اور مثل مرغ نیم جان کے تڑپنے لگے بازار مرگ گرم ہوا ملک الموت روحین قبض کر کر کے دونون جانب کے اہل لشکر کی مالک جہنم کے حوالے کرنے لگے ہر طرف لاشون کے انبار ہو گئے مرکب سواران کشتہ و مجروح کی لاشون کو روندتے پھرتے تھے جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی تمام لاشین پائمال ہوتی جاتی تھین مرکبون کی ٹاپون سے جو غبار اُڑ اُڑ کر بالاے آسمان جاتا تھا تو ایک آسمان خاکی بنکر تیار ہو گیا جیسا کہ شاعر نے کہا ہی شعر زستم ستوران دران پہن دشت ۔ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ۔ بڑے غضب کی جنگ مغلوبہ واقع ہوئی تھی نقیبون کی یہ حالت تھی کہ پکارتے پھرتے تھے کہ جوانون یہ وقت جان لڑا دینے کا ہی جان لڑا دو نام پیدا کرو اُس مقام پر قیامت کی لڑائی اور ایسی جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کہ دریاے خون صحرا مین جاری تھا لاشین جو سوار و پیدل کی اُس دریاے خون مین گرین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ مگرمشنا وری کر رہے ہین ہاتھ پیرون کی مچھلیان معلوم ہوتی تھین تلوارین نا گنین نیزے اژدر سپر بن سنگ پشت کا عالم دکھاتی تھین سر حباب معلوم ہوتے تھے تلوارین چمک چمک کر جو لشکر پر گرتی تھین تو ابر سپر کو پارہ پارہ کر دیتی تھین نیزے جو خون مین ڈوب کر بلند ہوتے تھے اور اُنکی سنانین بسبب عکس آفتاب کے چمکتی تھین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ یاقوت رمانی کے ٹکڑے آسمان پر چمک رہے ہین سوار با ہم سلم غٹ پٹ تھے خنجر چل رہے تھے اُنکی چقا چاق الگ بلند تھی وہان پر دریاے خون جاری تھا اور یہ بہ کر ایک جانب کو روان تھا جیسا کہ شاعر نے کہا ہی شعر چقا چاق خنجر بگردون رسید ۔ زمین خون شد و خون بجیحون رسید ۔ عجب عالم تھا ترک فلک بھی اُس جنگ مغلوبہ کو بھی دیکھکر کانپ رہا تھا پیر فلک لرزان تھا صداے دلیران سے صحرا گونج رہا تھا جوانون کے نعرون کی صدا گوش گردون کے پار ہوئی جاتی تھی ایسی جنگ مغلوبہ تھی کہ گاؤ زمین کے پانون تھرائے جاتے تھے وہ یہ کہتی تھی کہ آج زمین پر کیا معرکہ ہی جو اسقدر زمین کو زلزلہ ہی سبب اسکا یہ تھا کہ قریب اسی نوے لاکھ کے تینون لشکر تھے اور باہم ملے ہوئے لڑ رہے تھے دلیرون نے جو نقیبون کی صدا سُنی اور امنگ جنگ زیادہ ہوئی دل توڑ توڑ کر لڑنے لگے ارژنگ پرستون و چترنگ پرستون کا یہ قصد ہی کہ ہم غالب آئین آفتاب پرست اپنی فتح چاہتے ہین ایک طرف ساحران لشکر ارژنگ کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے اسلم بن تورج سحر کر رہا ہی اُنکے نارنج و ترنج چل رہے ہین ایک طرف ترماسپ لڑ رہا ہی ایک جانب دیلم مقابلہ کر رہا ہی دونون لشکرون کے سوار و پیدل مر مر کر گر رہے ہین بسمل کراہ رہے ہین صداے اہو بلند ہی کسی جانب سے بزن و بکش کی صدا آتی ہی اِدھر تو یہ جنگ ہو رہی ہی اور بسبب اسلم کے و دیگر ساحرون کے سحر کے آفتاب پرست زیادہ کام آ رہے ہین کہ یکایک آسمان شق ہوا اور آفتاب نمایان ہوا اُسکا عکس جو لشکر ارژنگ و چترنگ پر پڑنے لگا اور صدا آئی کہ مین اپنا عذاب سب پر نازل کرتا ہون اور اپنے آتش نور جمال سے

سب کو جلائے دیتا ہون بس عکس جو پڑنے لگا ارژنگ و چترنگ پرست جلنے لگے اب آفتاب پرستون کی بن آئی یہ قتل کرنے لگے قریب تھا کہ علم لشکر کو آفتاب پرست گرادین اور شکست دین یہ رنگ جو سنجنگان نے دیکھا اور خیال کیا کہ آفتاب پرست غالب آئے اور قریب ہی کہ لشکر جھرمٹ کھا کر میدان جنگ سے فرار کرے اور کسی قدر لشکر نے گھونگھٹ بھی کھایا تھا کچھ بیدلون نے رخ بھی پھیرا تھا اسنے خیال کیا کہ اگر ایسا ہوا تو غضب ہو گیا یہ لوگ پڑاؤ پر بھی دم نہین لینے دینگے دوسرے آفتاب سحر بھی نکل آیا کہ جسکے سبب سے یہ لشکر کا حال ہوا ہی ہزارون اتنے ہی عرصے مین جلکر خاک ہو گئے ہین آج ہی تو خاتمہ ہو جائیگا ایک بھی زندہ نہ بچیگا یہ اپنے دل مین خیال کر کے ارژنگ سے کہا کہ کیا تماشہ دیکھ رہے ہو کیا لشکر کا آج ہی خاتمہ کرادوگے ایک تو یہ نادانی کی کہ جنگ مغلوبہ کا حکم دیا دوسرے یہ حماقت ہی کہ طبل باز نہین بجواتے ہو ارے غضب ہوا جاتا ہی کہ آفتاب پرست غالب آئے ہین تمھارے لشکر کا رنگ بے رنگ ہی کوئی دم مین فرار کرتے ہین یہ لوگ پڑاؤ تک پیچھا نہ چھوڑینگے اور یہ آفتاب اسوقت سب کو جلا دیگا کوئی نہ بچیگا ارژنگ نے گھبرا کر سنجنگان سے کہا کہ پھر مین کیا کرون جو تقدیر کرتا ہون بگڑ جاتی ہی اب جو بتاؤ وہ تقدیر کرون سنجنگان نے مسکرا کر کہا کہ دعوی خدائی تو آپ کرتے ہین اور تقدیر کرنا مجھ سے دریافت کرتے ہین کس برتے پر خدائی کا دعوی کیا اگر قدرت نہ تھی تو کیا میری کمک پر کیا تھا مین کیا جانون جو جی چاہے وہ تقدیر کرو ارژنگ نے کہا کہ ای سنجنگان میرے دادا اکثر تیرے دادا سے دریافت کر کے تقدیر کرتے تھے اکثر امور خدائی اُنھون نے اُنکے سپرد کیے تھے اسی طور سے زمرد ثانی پدر میرے تمھارے باپ سے صلاح کر کے تقدیر کرتے تھے بس مین بھی اُنھین کی پیروی کرتا ہون مین نے بھی اکثر امور خدائی تیرے سپرد کیے ہین بس جو تو بتا وہ مین کرون یہ مقام مذاق کا نہین ہی میرے حواس درست نہین ہین ایک تو غم اژدر جادو کا دوسرے لشکر کے شکست کھانے کا الم تیسرے تیری باتون نے الگ جگر کو خون کر دیا ہی چوتھے خیال معشوقہ و تصور یار جانی نے قلب و جگر کو کباب کیا ہی مین یہان آکر تباہ ہو گیا مین تو کس ولولہ اور کس خیال مین تھا مگر یہان آکر دوسرا حساب ہوا سنجنگان نے جواب دیا کہ جی ہان اور ثریا پر فریفتہ ہو جیے اور عشق مین بلبلا کر خدا پرستون کے مقابلے کو چھوڑ کر ادھر آئے ہین پہلے مین عرض کر چکا ہون کہ ثریا کا ملنا امر محال ہی یہ خیال بالکل بیکار ہی اس امر مین کوشش کرنا نہایت درجہ زبون اور سوائے جگر خون کرنے کے کچھ بھی حصول نہین سراسر فضول ہی یہ کسی نہ کسی خدا پرست کا حصہ ہی ارژنگ نے کہا کہ پھر تو وہی باتین کرنے لگا کیا منشا یہ ہی کہ لشکر شکست کھا کر بھاگے جلد بتا سنجنگان نے کہا کہ کیا تدبیر بتاؤن تم ایسے نادان ہو اور کم عقل ہو تو خدائی بیکار کرتے ہو بیکار بندگان زمرد ثانی و لقا کا خون اپنی گردن پر لیتے ہو میان سہل تدبیر تو یہ ہی کہ طبل باز گشت بجوا دو سوائے اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نہین ہی ارژنگ نے ایک بلند قہقہہ مارا اور کہا کہ اسی ہزار برس پیشتر مین یہ تدبیر کر چکا تھا کہ اپنے وزیر کی رائے پر اس مقابلہ مین کام کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ پھر نقارچی کو حکم دو کہ وہ طبل باز پر چوب لگائے یہ حکم سُنکے سنجنگان نے کھڑے ہو کر دو کو بلایا اور نقارچی کو اشارہ کیا کہ بیٹھا ہوا کیا دیکھ رہا ہی طبل باز بجا دے یہ جو اشارہ اُسنے پایا چوب اُٹھا کر دھما دھم نقارے کو پیٹنا شروع کیا اُدھر آفتاب پرست اسقدر غالب آئے تھے کہ انکو مارتے اور قتل کرتے ہوئے ایک فرسخ تک پیچھے ہٹا لائے تھے گو یہ بہت تھے مگر سبب یہ تھا کہ ایک تو آفتاب کی گرمی ہلاک کیے دیتی تھی دوسرے آفتاب جلا رہا تھا تیسرے بسبب شدت پیاس کے حواس درست نہ تھے کیا مقابلہ کرتے چوتھے یہ لوگ قتل کر رہے تھے اگر تھوڑی دیر اور طبل باز نہ بجتا تو لشکر کے قدم بالکل اُکھڑ

جاتے اور اُٹھ چکے تھے اگر ایک حملہ اور آفتاب پرست کرتے تو یہ لوگ بھاگ کھڑے ہوتے جیسے ہی صدائے طبل بلند ہوئی برابر سے طومار شاہ کے صدا آئی کہ اُن لوگون نے عاجز ہو کر طبل باز بجوا دیا اور امان چاہی اب نہ قتل کرو تم بھی طبل باز بجوا کر واپس جاؤ ہم اپنر اپنا عذاب نازل کرینگے یہ جانتے کہان ہین یہ سننا تھا کہ طومار شاہ نے طبل باز کے بجنے کا حکم دیا یہان نقارے پر چوب پڑی سرداران لشکر طومار شاہ اپنے پشت دست کو کاٹ کر رہگئے کہ یہ کیا بادشاہ نے کیا کہ طبل باز بجوا دیا ہنوز لڑائی کو فتح کر چکے تھے اب باقی کیا تھا ابھی حملہ مین لشکر فرار کر جاتا دانت پیس پیس کر رہگئے ہاتھون کو روک لیا اُدھر لشکر ارژنگ و چترنگ کے لوگون نے جو صدا طبل کی سُنی جان مین جان آئی ہاتھ روک لیے وہ شور و غل موقوف ہوا آفتاب بھی آسمان مین پنہان ہو گیا دن بھی تمام ہو چکا تھا اب ارژنگ نے حکم دیا کہ لشکر فرودگاہ پر واپس چلے اور محاسب شمار کر کے عرض کرے کہ کسقدر لوگ ہماری طرف کے اِس جنگ مین کام آئے اور کسقدر لشکر طومار شاہ کے ابھی لشکر ارژنگ و لشکر طومار شاہ میدان سے فرودگاہ پر واپس نہین گیا تھا سب اُسی مقام پر موجود تھے ارژنگ و چترنگ بھی تھے کہ اُس آسمان سے صدا آئی کہ اے بندگان مرتد مین نے تمکو آج اِس سبب سے امان دی اور مہلت دی کہ تم باہم صلاح کر لو اور اِس گمراہی سے باز آؤ خیال کرو کہ اژدر دمخروم کہ جن پر تمکو بڑا بھروسہ تھا وہ کیونکر میرے عذاب مین مبتلا ہوئے اور بیکار اپنی جان برباد کی بس بہتر یہ ہوگا کہ صلاح کر کے برجلیس کی آکر اطاعت کرو اگر اسکے خلاف کرو گے تو ایک دم مین سب کو پھونک دونگا تمکو دو دن کی مہلت دی جاتی ہے کہ اِس زمانے مین جو کچھ تمکو کرنا ہو کر لو ورنہ بعد گذرنے زمانہ مہلت کے پھر کسی کی نہ سنونگا سب کو جلا کر خاک کر دونگا مجکو اختیار تھا کہ آج ہی خاتمہ کر دیتا مگر اِس سبب سے کہ شاید تم راہ راست پر آجاؤ اور گمراہی سے باز آؤ آئندہ تمکو اختیار ہے اگر اپنی جانین عزیز ہین تو اطاعت کرنا ورنہ انجام اچھا نہین ہے یہ کہکر کہا کہ اے طومار شاہ لشکر لیکر واپس جا اور دو دن تک راحت سے بسر کر اگر یہ لوگ تیرے پاس التجا لائین کہ ہم اطاعت کرتے ہین تو انکو برجلیس کی اطاعت پر راضی کر کے اور عہد و پیمان لیکر چند معزز لوگون کو خدمت خداوند برجلیس مین روانہ کرنا کیونکہ چند شرائط ہین اگر وہ یہ لوگ قبول کرینگے تو امان انکو ملیگی ورنہ اپنر اپنا عذاب نازل کرونگا یہ آواز آکر پھر کچھ صدا نہ آئی طومار شاہ وغیرہ نے محاسب کو طلب کر کے حکم دیا کہ شمار کر کے عرض کرنا کہ کسقدر بندگان خداوند کام آئے اور کسقدر بندگان مرتد مارے گئے بس یہ حکم دے کر طومار شاہ لشکر لیکر فرودگاہ کی طرف واپس چلا اور پڑاؤ پر پہونچکر لشکر کو حکم دیا کہ کمرین کھولو اور حکم دیا کہ جو مجروح ہون اُنکا علاج کیا جائے کہ اسی اثنا مین محاسب نے آکر عرض کیا کہ بندگان خداوند اِس جنگ مغلوبہ مین بیس ہزار کام آئے اور بندگان مرتد ساٹھ ہزار اور دس ہزار بندگان خداوند مجروح ہوئے یہ سنکے طومار شاہ نے حکم دیا کہ ان سب کو دفن کرو اہلکارون نے جاکر سب کو دفن کر دیا یہ حکم دے کر طومار شاہ خیمے مین گیا اور اُسدن کسی نے دربار نہ کیا اُسدن کا دربار موقوف رہا چونکہ رات تو میدان جنگ مین ہو گئی تھی یہان تو یہ بندوبست ہوا اُدھر ارژنگ و چترنگ جو لشکر کو ہمراہ لے کر واپس گئے ابھی اپنے فرودگاہ پر نہ پہونچے تھے کہ محاسب نے آکر عرض کیا کہ ساٹھ ہزار آپ کے لشکر سوار پیدل کام آئے اور بیس ہزار مجروح ہوئے ارژنگ نے حکم دیا کہ مردون کو دفن کرو اور مجروحون کا علاج کرو یہ حکم دے کر فرودگاہ پر پہونچا زخمیون کا اُسی وقت سے علاج ہونے لگا لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا چترنگ سے کہا کہ بھائی آج تو تھکے بہت ہین دربار نہ کرینگے تم بھی جاکر آرام کرو اور مین بھی اپنے خیمۂ خلوت

مین جاتا ہون چترنگ کو رخصت کرکے اپنے خیمۂ خلوت مین آیا یاد معشوق و یاد اژدر مین اور اپنی حالت پر تباہی
پر بڑے عرصے تک رویا کیا اُدھر چترنگ بھی اپنے خیمے مین جاکر یاد شمود و محروم مین رویا کیا
لشکر مین ہر طرف صدائے گریہ وزاری بلند ہی کوئی ہائے فرزند کہکے رو رہا ہی کوئی ہائے بھائی کہکر گریہ کر رہا
ہی کوئی اپنے شوہر کو رو رہا ہی کوئی بھانجے کو کوئی بھتیجے کو کوئی داماد کو اسلم اپنے اُستاد کے غم مین مبتلا ہی یہان
رات بھر تمام لشکر مین صدائے نالہ و افغان بلند رہی یہانتک کہ سحر ہوئی سب لباس سیاہ پہن پہن کر لشکار ارژنگ
کے سردار اپنے عزیزون و اژدر کے غم مین سیاہ پوش و لشکر چترنگ کے بھی سردار و خود چترنگ غم
شمود و جمود و محروم مین سیاہ پوش ہوا ارژنگ بھی الم اژدر مین سیاہ پوش تو نہین ہوا مگر سیاہ پٹرا بازو
یا سر مین باندھ لیا ارژنگ نے صبح کو دربار کیا سب آکر حاضر ہوئے جب سب دونون طرف کے
سردار آچکے دربار کفر آثار ضلالت شعارون سے معمور ہو گیا اسوقت ارژنگ نے چترنگ سے
کہا کہ بھائی تمنے کل کی تقریر سُنی کہ کیا صدا آئی تھی بھائی بڑا غضب تو یہ ہی کہ بھاگ بھی نہین سکتے ہین بسبب
اہل عالم کی طعنہ زنی کے دوسرے یہ دل گوارا نہین کرتا ہی کہ بدون حصول معشوقہ یہانسے جاؤن بس چاہے
جان جائے چاہے رہے مین تو نہ جاؤنگا اور نہ ان مقتولون کا ماتم کرسکتے ہین کیونکہ آج وکل کی مہلت ہی اسمین
کیا ماتم کرین تمھاری کیا صلاح ہی جو راے ہو وہ بیان کرو چترنگ نے کہا مین کیا عرض کرون میرے
حواس خود باختہ ہین مین تو بالکل بے دست و پا ہو گیا ہون میری راے کیا اور مین کیا بس جو آپکی راے
مین آئے وہ کیجیے مجکو جنکا بھروسہ تھا وہ سب قتل ہوئے اُنمین سے ایک نر رہا مگر ہان مین استقدر ضرور
عرض کرونگا کہ آفتاب پرستون پر غالب آنا یہ امر بہت دشوار ہی کیونکہ جب اژدر جادو و محروم جادو
غالب نہ آئے تو اور کون ایسا ہی ایک تو اُس لشکر کے سوا رو پیدل افسر و سردار بہادر ہین دوسرے یہ آفتاب
اور قیامت کرتا ہی اِس سے کون سر بر ہوگا اب تو کوئی نہ آپ کا ایسا مددگار رہا ہی کہ جو مقابلہ کرکے اسکو ہٹا دے
اور آفتاب جادو کو قتل کرے اور نہ میرے خیال مین کوئی ساحر ایسا زبردست دنیا مین ہی جو کہ ہمسر ہو
آفتاب جادو کا بس اِس سے مقابلہ کرنا بیکار ہی سوائے ذلت اُٹھانے اور شکست کھانے کے دوسرا
امر نہوگا آیندہ جو آپکی مرضی بندہ ہر امر مین آپ کا شریک ہی سوائے آپ کے اور کسکا شریک ہون اور کسکے پاس
جاؤن میرا تو سب تزک و حشم خاک مین ملگیا مین کسی طرف کا نہ رہا یہ جو تقریر چترنگ نے کی ارژنگ کے
بھی آنسو نکل آئے اور کہا کہ تم سچ کہتے ہو یہی میرا بھی حال ہی مین کس سے راے لون اور کیا کرون چترنگ
نے کہا کہ آپ مثل میرے ناچار و مجبور نہین ہین جیسا کہ مین ہون آپ کے ہمراہ اسوقت ایسے ایسے لوگ
ہین کہ جو کہ اپنے وقت کے لقمان و فلاطون ہین اُنسے مشورہ فرمائیے ارژنگ نے کہا کہ وہ کون لوگ
ہین چترنگ نے کہا کہ ویلم بن تورج و اسلم بن تورج موجود ہین ترماسپ ایسا عقیل و بہادر
آپ کے پاس ہی اِن سب سے راے لیجیے ارژنگ نے کہا کہ یہ لوگ بہادر ہین اِنکو کیا مطلب اور کیا
دخل امور خدائی مین یہ لڑنا اور مرنا جانین تمنے اِس سبب سے راے لیجاتی ہی کہ تم میرے برادر ہو اور میری
طرح تم بھی خدائی کرتے ہو اور ہم اور تم ایک ہی شخص کی اولاد مین گو فیما بین شکم کا فرق ہی مگر میرا اور تمھارا
خون تو ایک ہی کیونکہ جس نطفے سے تم پیدا ہوئے اُسی سے مین بھی پیدا ہوا ہون جو امر خدائی کے نمکو یا مجکو
معلوم ہونگے وہ اِن لوگون کو نہ معلوم ہونگے اُنسے جو راے لونگا تو یہ یہ راے دینگے کہ ہمارے نزدیک تو
مناسب یہ ہی کہ مقابلہ فرمائیے ہم مقابلہ کرینگے چترنگ نے کہا کہ اچھا اُنسے نہ راے لیجیے اسوقت آپ کے
ہمراہ وہ شخص ہی کہ جسکے باپ دادا ہمیشہ ہمارے باپ دادا کے پاس رہے بلکہ شریک رہے ہر امر مین ہمارے باپ

اور دادا نے اُسکے بزرگون کو اکثر ایسے امر اہم خدائی کے سپرد کیے اور اُسکی راے پر کام کرتے تھے وہ ہی مشیر امور خدائی تھے ویسا ہی یہ عقل وفہم مین اپنے وقت کا لقمان اِس زمانہ کا ارسطو عقل مین جالینوس فہم است مین ارسطاطالس ہو اُس سے راے لیجیے ارژنگ نے کہا کہ تمنے جسکی اسقدر تعریف کی وہ کون ہو چترنگ نے کہا کہ آپ کا وزیر اعظم دستور معظم یعنے فلاطون جہان سخنگان بن نجنگان کہ جسکی عقل کے اسوقت جھنڈے گڑے ہوئے ہین ملاحظہ تو فرمایئے کہ کل کیا کام کیا ہو اور کیا عقلمندی کی ہو اور کسقدر جلد لشکر کی حالت سے واقف ہو گئے اور آپ سے عرض کر کے اور راے دے کر طبل بازپس بجوادیا ورنہ کل ہی خاتمہ ہو گیا تھا یہ جو چترنگ نے کہا سخنگان نے مسکرا کر جواب دیا کہ یہ سب آپکی غلام نوازی و بندہ پروری ہو ورنہ مین کس قابل ہون ایک محض نالائق و بے عقل کندۂ ناتراش سراسر بد معاش یہ آپ عزت افزائی فرماتے ہین جو کہ عالی مرتبہ لوگ ہین وہ اپنے ملازمون و نمک خوارون کی اسی طور سے قدر کرتے ہین جن لوگون کا آپ نے ذکر فرمایا وہ دراصل اِس قابل تھے کہ جو کچھ انکی تعریف کی جائے وہ سب اُنکی شان مین کم ہو اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ کل بڑی عقلمندی کی اُسوقت عقل لڑگئی ورنہ یہان ہمہ وقت تو اِس امر کی فکر رہتی ہو کہ دیکھیے کل کیا ہوتا ہو حضور آمدنی کم مصارف زیادہ اُسپر غضب یہ کہ اولاد کی کثرت ہمہ وقت اسی فکر مین رہتا ہون مین کیا راے دونگا اور میری کیا راے چترنگ نے کہا کہ یہ سب تمھاری لیاقت پر دلیل ہو کہ جو تم اسقدر انکسار کرتے ہو بس جو تم راے دوگے وہ بہت عمدہ اور صائب و نایاب ہو گی یہ کہکر ارژنگ سے کہا کہ اپنے راے لیجیے ارژنگ نے کہا کہ مین نوے ہزار برس پیشتر یہی تقدیر کر چکا ہون کہ اپنے وزیر سے راے لونگا یہ کہکر سخنگان کی طرف مخاطب ہوا اور کہا کہ ہان بیان کرو کہ تمھاری راے کیا ہو اِس مقدمہ مین کہ آیا یہانسے فرار کیا جائے یا مقابلہ یا اطاعت مقابلہ مین جو خرابی ہو وہ بھی تمپر ظاہر ہو اور یہان سے فرار کرنے مین جو خرابی ہو وہ بھی ظاہر ہو اور اطاعت کرنے مین جو نقصان ہین اور فائدے ہین وہ سب تمپر ہویدا ہین سخنگان نے پہلے تو بہت انکار کیا جب ارژنگ نے کسی طور سے نہ مانا تو کہا کہ اچھا مین ایک شرط سے راے دیتا ہون پہلے اُسکو آپ سماعت فرمالین اور قبول کرلین تو پھر مین اپنی راے بیان کرون اسکا خیال رہے کہ مین جو راے دونگا وہ آپ کے مفید ہوگی اور آپکی خیر خواہی کی صورت سے دونگا اور یہ چاہونگا کہ کسی طور سے آپکو ذلت نہو اور ترقی کی صورت پیدا ہو ارژنگ نے کہا کہ وہ شرط بیان کرو سخنگان نے کہا کہ وہ شرط یہ ہو کہ جو مین کہون اُسپر عمل فرمایئے اُسکے خلاف عمل مین نہ لایئے دوسرے اگر مین کوئی امر خلاف عرض کرون اُسکی تردید دوسرے کرین اور امر معقول مین کوئی نہ بولے بلکہ سب قبول کرین ارژنگ نے کہا کہ ہمنے قبول کیا مین نے یہان کے مقدمات بری راے پر چھوڑے جو تو کہیگا مین اُسپر ضرور عمل کرونگا چاہے میرے لیے خرابی ہو اور چاہے اچھائی ہو یہ سُنکر سخنگان نے کہا کہ خرابی کبھی نہوگی آپ اِس امر سے اطمینان رکھین یہ سنکے ارژنگ نے پکار کر کہا کہ سب اہل دربار آگاہ ہون کہ ہمنے آج سے سخنگان کو اپنی خدائی کے کامون مین شریک کیا اکثر ہم اسکی راے پر ہی کام کیا کرینگے اور ہمنے آج سے اسکو مشیر قدرت کا خطاب دیا یہ سنکے سخنگان اپنے مقام پر سے اُٹھا اور بہت مؤدب ہو کر ارژنگ و چترنگ کو سلام کیا اور کہا کہ اب مین اپنی راے بیان کرتا ہون خداوند کو یاد ہوگا کہ پرسون جب بعد مقابلہ جنگ بعد قتل ہونے مخروم جادو کے لشکر فرودگاہ پر واپس آیا ہو اور اپنے دربار فرمایا ہو اور راے لی ہو آپ نے مجھ سے تو مین نے اُسوقت بھی عرض کیا تھا کہ اب مقابلہ کرنا مناسب نہین ہو اور اُسکے پہلو بتادیے تھے مگر ہمارے اژدرجادو کو یہ امر ناگوار ہوا تھا اور اُنھون نے

زبردستی آپکو عاجز کرکے طبل جنگ بجوایا جو انجام مین سوچا تھا وہی ہوا گو مین نے منع بھی کیا مگر اُنھون نے نہ سنا خیر اسکی شکایت کرنا بیجا ہی ہان اگر وہ ہوتے تو مین سلام کرتا وہ تو خدمت سامری و جمشید و لقا و زمرد ثانی مین ہین بس اصل امر یہ ہی کہ مقابلے مین جو نقصان ہین اور جو خرابیان ہین وہ سب آپ پر ظاہر ہین آپ پر کیا موقوف ہی کل اہل دربار بلکہ کل اہل لشکر پر سوائے نقصان مال اور بربادی جان کے دوسرا نفع نہین ظفر پانا امر دشوار ہی اور یہان سے فرار کرنے مین سوائے ذلت کے کوئی نفع نہین ہر ایک کی نگاہ مین ذلیل ہونا پڑیگا بس اب رہا امر اطاعت اسمین بہت سے فائدے ہین اُنکو مین بیان کرتا ہون ذرا سب صاحب سماعت فرمائین اور جو امر بیجا مین عرض کرون آپ اُسکی تردید فرمائین اول تو یہ خیال کر لیا جائے کہ اطاعت مین کوئی نقصان نہین ہی سوائے نفع کے وہ نفع تو مین پھر عرض کرونگا پہلے مین اس امر کو آپ لوگون پر ثابت کیے دیتا ہون کہ خداوند ہو کر بندون کی اطاعت کرین اور وہ بندے جو کہ مرتد ہون اور دشمن جان اگر اس امر کا کوئی اعتراض کرے تو یہ جواب ہی کہ جبکہ خداوند لقا جو کہ سبائل مین فیطول خدائی پر بیٹھکر خدائی کرتے تھے اور اٹھارہ ہزار ملک باختر کے لوگ اُنکو خدائی مانتے تھے اور سجدہ کرتے تھے جنکے چار پیغمبر تھے مثل گنجاب و گادلنگی کے جو کہ ہر ایک بادشاہ بزرگ تھا اور لشکر کثیر رکھتا تھا اور بڑے بڑے پہلوانان نامی و دلاوران گرامی کہ جو وقت مقابلہ دیو کو پشہ ضعیف جانتا تھا خداوند کی اطاعت کرتے تھے خداوند لقا کے پاس بھی لشکر کثیر تھا ادنی سی بات ہی کہ چونسٹھ لاکھ لشکر کی چھاؤنی ہمہ وقت زیر فیطول رہتی تھی اسکے علاوہ اور لشکر تھا آپ نے سُنا ہوگا کہ خداوند لقا برس دن کے بعد یوم جشن نوروزی اپنے جمال باکمال سے سب کو مشرف فرماتے تھے اُسدن اٹھارہ ہزار ملکون کی خلقت خداوند کے جمال سے مشرف ہوتی تھی طریقہ یہ تھا کہ جب سب جمع ہو جاتے تھے تو خداوند دریچۂ قدرت سے اپنا منھ نکال کر سب کو اپنے جمال سے مشرف کرتے تھے اُسدن خداوند کا دیدار نصیب ہوتا تھا جو کہ ایسی شان و شوکت رکھتا ہو اُسکو کیا ضرورت ہی کہ کسی کی اطاعت کرے مگر اُنھون نے بھی اطاعت کی اسکا قصہ یون ہی کہ جب ملک قاسم و بدیع الزمان یہ دونون خداپرست خداوند کے نور خالص یعنے ملکہ گیتی افروز و ملکہ جہان افروز و اسد دلاور اور ملکہ مہر افروز دختر یاقوت شاہ کو باغ سے نکال لے گئے اور خداپرستون کا سبائل مین قدم آیا اور اُن دونون خداپرستون نے لشکر خداوند پر شبخون و روز خون مار کر لشکر کو تباہ کیا اسمین اسیر بھی ہوئے چونکہ خداوند لقا نے اُنکو عالم خواب مین خلق کیا تھا اُنکی موت خلق کرنا بھول گئے تھے اِس سبب سے اُنکو مرنے کی عادت نہ تھی دوسرے وہ بندے حسین و خوبصورت بہت تھے اور اب بھی ہین اور ہمارے خداوند رحم دل تھے اس سبب سے اُنپر رحم بھی آجاتا تھا اور رحم نازل کر کے پھر اُنکو بچا لیتے تھے چنانچہ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ عذاب نازل کیا اور اپنے بندگان خاص کو اُسی عذاب مین مبتلا کیا اور اُنکو بچا لیا اگر اُن واقعات کو بیان کرون تو طول ہوگا ادنی سی یہ بات تھی کہ جب ملک قاسم نور چکیدہ قدرت کو نکال لے گئے اور گرفتار ہو کر خدمت خداوند مین حاضر ہوئے اور حکم ملا کہ دوزخ مین ڈالدو چنانچہ بموجب حکم خداوند دوزخ مین ڈالے گئے مگر پھر خداوند کو رحم آگیا فرشتہ قدرت کو بھیج کر نکلوا لیا خیر اسکا سبب یہی تھا کہ وہ جوش خداوندی تھا یہ خیال ہوا خداوند کو اگر یہ مرگیا تو بیٹی رانڈ ہو جائیگی جوان ہو کیونکر جوانی بسر ہوگی بدیع الزمان پر بھی اسی سبب سے رحم کیا اور واقعات مین کہ انشاء اللہ بیان کرون گا مین چھپ گئے مین آپ لوگون کی نظرون سے گذری ہوگی کہان کہان پر خداوند لقا نے رحم فرمایا خلاصہ یہ دختران ناکتخدا کو نکال لیگئے او

عذاب نادل کرنے دیا ایسے بھی خداوند کم ہوتے ہین بس جب خداپرست یعنی بندگان مخرف نے آکر سبائل
مین مقابلہ کیا تو نوبت یہ پہونچی کہ بسبب رحم خداوند لقا کے وہ ہر مرتبہ ظفریاب ہوئے خداوند کو
شکست ہوئی بڑے دادا بھی شاہزادگان ایران کے ہمراہ خدمت مین خداوند کی آئے خداوند کو اُنکی
تقریر پسند آئی اُنکو اپنا مشیر قرار دیا امور خدائی مین اکثر مشورے لیا کرتے تھے دوسرا لقب اُنکو شیطان
درگاہ ملا اِس سے کچھ غرض نہین جسکو یہ واقعات دیکھنا ہون کو چاک باختر و بالا باختر و لیرج نامہ
وغیرہ جو کہ بالکل واقعات خداوند لقا و حمزہ سے مملو ہی دیکھ لے میرے جھوٹ سچ کا حال معلوم ہو جائیگا
اُسمین خداوند کی اطاعت کا کرنا بھی تحریر ہی یہ حال بھی ہر ایک پر منکشف ہو گا کوئی عیب نہین ہی جب
ایسے خداوند نے اطاعت کی اور ایک مقام پر نہین کی کئی مقام پر بس خلاصہ یہ کہ خداوند سبائل سے
خداپرستون کے ہاتھ سے عاجز ہو کر بھاگے گو بسبب اپنے رحم کے یہ حالت ہوئی مگر بھاگے اب شہر بشہر
دیار بدیار پھرتے ہین ہر ایک کے دامن مین پوشیدہ ہوتے ہین خداپرست عقب مین جاتے ہین یا وہ
بادشاہ جو کہ خداوند لقا کو پناہ دیتا ہی جبکہ خداپرستون سے مقابلہ ہوتا ہی اُنکے ہاتھ سے مارا جاتا ہی خداوند
وہانسے فرار کرتے ہین یا شریک خداپرستان ہوتا ہی اُسوقت خداوند فرار کرتے ہین ہزارون ملک
اِسی طور سے خداپرستون کے قبضہ مین آئے لاکھون ساحر مارے گئے چنانچہ عنطلی آباد وغیرہ یہ ملک ساحرون
کے تھے یہان بھی خداوند آنے والی ملک نے دامن پناہ دیا خداپرست پہونچے اِس ملک کو فتح کیا یہان سے
خداوند بھاگ کر اور ملک مین تشریف لیگئے مگر کہین پناہ نہ ملی خلاصہ یہ کہ مجکو تو یہ بیان کرنا ہی کہ خداوند
لقا نے اطاعت کی اور کئی مقام پر اتفاق سے شہر اختم پر جمشید شاہ اختمی نے دامن پناہ دیا بڑی
عزت کی اُسی زمانہ مین ایک پہلوان کوہ الوند سے خدمت خداوند مین آیا اُسنے خداپرستون سے مقابلہ
کیا خواجہ عمرو بن امیہ ضمری شاہ عیاران عیار پیک طرار کا ایک فرزند تھا سکندر غبار انگیز اُسکو
خواجہ صاحب بہت عزیز رکھتے تھے وہ اُسکے ہاتھ سے مارا گیا اُسکے غم مین خواجہ نے اُسکی ناک سوتے
مین کاٹ لی میرے دادا کی فطرت سے یہ ہوا کہ حمزہ کو خفیف کیا حمزہ نے اُس خفت مین عمرو کو گرفتار
کر کے خداوند کے حوالہ کیا خداوند نے قتل کرنا چاہا وہ رہا ہو گیا پھر حمزہ نے گرفتار کر کے حوالہ کیا پھر بھی
ہوا کہ رہا ہو گیا اب حمزہ سے اور اُس سے بگاڑ ہو گیا پہلے اُسنے لاکھ لاکھ تدبیرین کین کہ حمزہ سے میل
ہو جائے مگر میل نہوا تب اُسنے بڑے بڑے فساد برپا کیے نوبت بانجا رسید کہ وہ شہر فرنگوشیہ مین گیا وہان
ایک تاجر بچہ ایرج نامے تھا بڑا زبردست تھا اُسکا دین و مذہب آفتاب پرستی تھا بس خواجہ نے اُسکو
فنون سپہ گری تعلیم فرمائے اور اُسکو صاحبقران بنایا وہان ایک پیر تھا کہ نام اُسکا پیر قطب دوران
نائب آفتاب تابان تھا خواجہ نے اُسکو قتل کیا اور آپ اُسکی صورت بنکر لشکر کثیر لیکر اور ایرج کو
صاحبقران بنا کر اختم پر آئے حمزہ سے بڑے بڑے مقابلہ ہوئے خداوند سے بھی مقابلے کی نوبت
آئی کئی مقابلہ ہوئے آخر کو خداوند اُس سے عاجز ہوئے کیونکہ وہ بھی بہت خوبصورت تھا دوسرے
اور بھی ایک سبب تھا اِس بہت سے خداوند نے اُسپر رحم کیا اور میرے دادا کی رای سے اُسکی اطاعت و
شراکت کی اِس شرط پر کہ تو اِن خداپرستون کو قتل کر کے مجھ قبول پر پہونچا دے اُسوقت مین تیرا دین قبول
کر لونگا ایرج نے منظور کر لیا اُسوقت ایرج و خداوند ایک ہو گئے جب ایرج کو ایک ساحرہ نے
ہفت منظر سلیمانی کو قتل کیا اسمین یہ بھید تھا کہ اُسکو نو اُٹھا لیگئی اور اُسکی صورت بنا کر اور کسی کو
بستر پر ڈالدیا تب خداوند بھاگ کر زبرجد نگار کو گئے تھے کہ زبرجد شاہ کی اطاعت کسی شرط پر منظور کی کہ اگر خداپرستون

پر تم غالب آؤ گے تو مین تمھارے دین کو قبول کرونگا خلاصہ یہ کہ خداپرست وہان پہونچے اُس ملک کو بھی تباہ کیا دمامہ کو مارا خداوند وہانسے بھی بھاگے اس عرصہ مین ایرج نے اُس ساحر کو مار کر پھر خروج کیا تھا اُسکے شریک ہوئے اور پھر بہت عرصہ تک ایرج خداپرستون سے لڑتا رہا آخر کو زیر ہوا حمزہ سے تب معلوم ہوا کہ یہ حمزہ کا پوتا اور خداوند کا نواسہ ملکہ گیتی افروز کا فرزند ملک قاسم کا جگر بند ہی اِس سبب سے خداوند نے اُسپر اپنا عذاب نہ نازل کیا تھا کیونکہ اُنکو علم خدائی سے ثابت ہوگیا تھا کہ یہ میرا نواسہ ہی بس اپنے اہل دربار سے اِسی طور سے خداوند تعالےٰ نے بہت مقام پر اطاعت کی کہانتک بیان کرون آفتاب پرستون کی اطاعت کرنا کوئی عیب نہین ہی ہمارے خداوند بزرگون نے اطاعت کی ہی یہ تو آپ کے خاندان مین ہوتا آیا ہی زمرد ثانی نے بھی تو سرج بن ایرج کی کئی مقام پر شراکت کی اور اطاعت کی جسکے فرزند اسلم و دیلم ہین وہ بھی تو آفتاب پرست تھا یہ تو مسئلہ پہلے سے جاری ہی اگر آپ لوگون کو یقین نہو تو ایرج نامہ و کوچک باختر و بالا باختر و صندلی نامہ و تورج نامہ و ہوشربا وغیرہ مین اِن واقعات کو دیکھ لیجیے کہ خداوند نے کہان کہان اور کس کس شخص کی اطاعت کی سب میرا جھوٹھ سچ ظاہر ہوجائیگا اہل دربار نے کہا کہ تمنے جو کہا وہ ہم سب کو یقین ہی کہ ایسا ہی ہوا ہوگا دوسرے کتابون کا حوالہ دیا بس اب راے ظاہر کرو سخنگان نے جواب دیا کہ بس میرے نزدیک اطاعت کرنا کوئی عیب نہین ہی خداوند کو لازم ہی کہ آفتاب پرستون کی اطاعت کرلین برجلیس کی اطاعت اِس شرط پر کرین کہ اگر تم خداپرستون سے مقابلہ کروگے اور اُنکو غارت کروگے اور میرے باپ دادا کی ملک مجکو دلادوگے اور سبائل مین پہونچا دوگے تو مین تمھارا دین قبول کرونگا ابھی اطاعت کرتا ہون اور تمھارا شریک ہون اسوقت جو تم کہوگے وہ مین قبول کرونگا یقین ہی کہ وہ لوگ بھی قبول کرلین اطاعت کرنے مین بہت سے نفع ہین اور نقصان کوئی نہین ہی اول تو یہ کہ ہمیشہ خداوند اُنکے ہمراہ رہین گے خداوند کو اُنکی معشوقہ کی حالت معلوم ہوتی رہیگی دوسرے یہ کہ اگر اتفاق سے ملکہ ثریاے سیمتن سے ملاقات بھی ہوگئی تو کیا عمدہ بات ہی وہان سے جاتے ہین یہ نقصان ہی کہ یہ امر کسی وقت مین نہ نصیب ہوگا کہ معشوقہ کی شکل دیکھنے مین آئے اطاعت کرنے مین یہ امر ضرور ہی کہ شاید کبھی صورت دیکھنا نصیب ہوجائے اور مقابلہ کرنے مین سواے شکست کے دوسرا نفع نہین ہی اطاعت ہی مین نفع ہی کیونکہ یہ لوگ مجکو زبردست معلوم ہوتے ہین اور آفتاب جادو زبردست ساحر ہی یہ اُن لوگون کو جلاکر خاک کردیگا اب کوئی ایسا شخص کہ بالاے آسمان جاکر آفتاب جادو کو قتل کرے لشکر اسلام مین نہین ہی بس ضرور خداپرست اِنکے ہاتھ سے غارت ہونگے یہ غالب آئین گے کیسے دشمنان قوی کا اِنکے سبب خاتمہ ہوگا بس شراکت واطاعت اِسی شرط پر کی جائے اور کہا جائے کہ لشکر کو براے مقابلہ خداپرستان روانہ کرو اگر یہ اُنکے ہاتھ سے مغلوب ہوئے اور خداپرست غالب آئے تو بھی اپنا مطلب ہی کہ یہ دشمن قوی تھا خوب اِسکے مقابلہ سے فراغت ہوئی ہمکو تو انمین سے ایک کا برباد کرنا مدنظر ہی کیونکہ ہم ایسے نہین ہین کہ دونون سے مقابلہ کرین اور دونون پر غالب آئین جبکہ ہم ایک سے مقابلہ کرینگے تو یہ امر ضرور ہی کہ ہمارے لشکر کی قوت نہ کم ہوگی بس جب لشکر کی قوت کم ہوگئی تو پھر ہم دوسرے سے مقابلہ کرنے کے قابل نہ رہینگے خواہ اِنکے مقابلہ مین کم ہو تو خداپرستون سے مقابلہ کرسکین گے تو اُنکو اور زیادہ زور ہوجائیگا ایک تو وہ لوگ بکثرت ہین دوسرے قوی ہین تیسرے یہ امر ہوگا ہم کم ہونگے ضرور شکست کھائین گے اور کچھ نہوگا سوا سے بھاگے بھاگے پھرنے کے اگر آپ کو چھوڑکر اُنسے مقابلہ کرتے ہین تو اُنکے مقابلہ مین اِسکے

مقابلہ سے زیادہ دقت ہو اور لشکر کام آئیگا ایک خاور ہی کے مقابلہ مین ایک لاکھ لشکر مارا گیا کوئی ملک بڑا نہ تھا نہ وہان کوئی حاکم زبردست تھا صرف معمولی لشکر تھا اُسنے ایسی جوانمردی کی کہ ہوش پرا گندہ ہوگئے بس جب سرداران قوی اور لشکر کثیر سے مقابلہ ہوگا تو ضرور لشکر زیادہ کام آئیگا تو پھر آفتاب پرستون کے مقابلہ کے قابل نہ رہین گے کیونکہ یہی لوگ قوی ہین انکا دور ہوگا اِس سے بہتر یہ ہو کہ برجیس کی اطاعت کرکے اِن شرطون پر جو کہ مین نے بیان کین ہین برجیس کو خدا پرستون سے لڑوا دو اور اِنکو قتل کرا دو اور خود تماشہ دیکھو انجام یہ ہوگا کہ اگر یہ غالب آئے تو خیر اِنسے سمجھ لیا جائیگا کیونکہ اُنکا لشکر کم ہو جائے گا فوجی قوت اُنکی کم ہو گی رہی آفتاب جادو کی تدبیر اِس زمانہ مین کوئی ساحر زبردست تلاش کیا جائیگا اُسکو اپنا شریک کیا جائے گا کہ وہ آفتاب سے مقابلہ کرکے اُسکو قتل کرے اور یہ بھی ہوگا کہ آفتاب نے جو جو سحر قوی اور زبردست تیار کیے ہین وہ اہل اِسلام کے مقابلہ مین صرف ہو جائینگے اور کام آئینگے کیونکہ ابتو خدا پرست بھی اپنے ہمراہ لشکر ساحران رکھتے ہین گو وہ لوگ مقابلہ نہین کرتے ہین مگر ہان جبکہ ساحرون سے مقابلہ ہوتا ہی اُسوقت مین کمک کرتے ہین اور ساحر اہل اِسلام کے ہمراہ زبردست دیر دست ہین مثل مسیح آفتاب علم وغیرہ کے تو ضرور ہی کہ آفتاب کے کمال کے سحر کام مین آئین اور یہ سب سحر اُسکے برباد ہون بس قوت سحر بھی کم ہو جائیگی ادنی ساحر اگر خدا پرستون پر غالب آئے تو آفتاب کو مار لیگا پھر سوائے آپکے کوئی نہو گا تمام عالم مین آپ کا دور ا ہوگا اور اگر آفتاب کو اہل اِسلام نے قتل کر ڈالا تو بھی برجیس کا زور کم ہوگا اُسوقت شراکت اور اطاعت سے انحراف فرمائیے گا بس ایک طرف سے آپ اور دوسری طرف سے خدا پرست اسکو گھیر کہ مار لین پھر خدا پرستون سے مقابلہ کرکے اُنکو غارت فرمائیے اور سبائل مین چلکر تیطول خدائی کو درست فرمائیے اُسپر خدائی کا سامان ہو اور اپنی معشوقہ ثریا سے سمین کے وصل سے مزے اُڑائیے اُس گوہر نا سفتہ کو اپنے شیشہ سے سفتہ فرمائیے کیونکہ نتیجہ یہ ہوگا کہ جب برجیس مارا جائیگا تو پھر کون انکار کریگا زبردستی اُسپر قبضہ فرمائیے گا دوسرے یہ کہ اگر آفتاب جادو اہل اِسلام کے ہاتھ سے مارا گیا اور برجیس کی قوت کم ہوئی اور آپنے انحراف پر کمر کسی وہ ضرور مانع آئیگا اُسوقت آپ یہ بیان کرین کہ اگر اپنی ہمشیر کا عقد میرے ہمراہ کر دو تو مین راضی ہوتا ہون تمھاری شراکت پر وہ اُسوقت ضرور اِس امر کو قبول کر لیگا کیونکہ وہ وقت مشکل کا ہوگا جان پر بنی ہوگی ایسی صورت مین معشوقہ کے وصل سے بھی کامیاب ہو جائیے گا مراد دلی بر آئے گی رہا یہ امر کہ اطاعت پر برجیس کو راضی کون کرے اسکا ذمہ مین کرتا ہون کہ ان سب باتون پر راضی مین کرا دونگا اُدھر وہ راضی ہوا بس اُسکے دوسرے دن یہان کوچ کریگا مع لشکر اور جو ملک راہ مین خدا پرستون کے ملین گے مین اُسکے ہاتھ سے غارت کراتا ہوا اُسپر اُسکا قبضہ کراتا ہوا دل اُسکا بڑھاتا ہوا برائے مقابلہ اہل اسلام کے مقابلہ مین پہونچا دونگا اور لڑا بھی دونگا اسمین ضرور یہ ہوگا کہ ایک حریف آپکا کم ہو جائیگا خواہ خدا پرست خواہ برجیس دونون طرح سے اپنا مطلب ہوگا جو باقی رہیگا اُس سے آپ مقابلہ کرکے غارت فرمائیے گا اور دو حریفون سے تو کسی طور سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین بس میری رائے یہ ہی کہ اطاعت مین ہر طرح کا نفع ہی کوئی پہلو نقصان کا نہین ہی بلکہ یہ امر ہی کہ جو دشمن قوی ہی یعنے خدا پرست اُنکے مقابلے سے فراغت ہوتی ہے اور وہ لوگ ضرور اِسکے ہاتھ سے مارے جائین گے پھر اِسکا مار لینا کوئی امر مشکل نہین ہی کیونکہ لشکر بھی کم ہوگا سحر جو جو کہ قوی ہین وہ سب کام آچکے ہونگے آفتاب پر بھی ہو جائیگا بس اپنا مطلب ہو جائیگا اور یہ امر بدون اِس تدبیر کے بن نہ پڑیگا معشوقہ کی بھی کیفیت معلوم جائے گی اور اگر بن پڑا تو کسی کے ذریعہ سے پیام وسلام بھی کیا جائے گا اگر وہ رضامند ہو گئی تو اُسکو اپنے قبضہ

کر لیا جائیگا جبتک کہ فیصلہ ہو اُس سے پوشیدہ طور سے اور آپ سے ملاقات کرا دی جائیگی آپ عیش فرمائیے گا
جب بعد کو ظاہر ہوگا تو پھر دیکھا جائیگا اور مقابلہ کرنے مین یہ نفع نہین ہین آیندہ آپ کو اختیار ہی خواہ ہماری
راے پر عمل فرمائیے خواہ نہ فرمائیے جو میری راے ناقص مین آیا مین نے عرض کر دیا یہ کہکر سخنگان نے
اپنی تقریر ختم کی بس سب اہل دربار نے مع چترنگ کے کہا کہ بہت معقول تدبیر ہی اور بہت مناسب راے
ہی دراصل سراسر اِس اطاعت کرنے مین نفع ہی اور امرون مین سراسر نقصان ہی بس یہی امر بہتر ہی جو کہ وزیر اعظم
نے بیان کیا ارژنگ نے جب سُنا اور دیکھا کہ سب نے سخنگان کی راے سے اتفاق کیا خصوصاً اسلم
و دیلم و قرماسپ نے زیادہ تر پسند کیا کیونکہ اِسکا مذہب قدیم ہی اِس خیال سے کہ بعد مدت پھر مذہب
قدیم پر آئے ہین جب یہ امر ارژنگ پر ظاہر ہوا کہ سب کی راے یہ ہی تو بہت خوش ہوئے اور چہرہ فرخ خوشی
سے لال ہو گیا مثل گلہے کے پھول گیا آپکو بھول گیا ایسی خوشی ہوئی کہ سب غم جاتے رہے اسنے خیال کیا کہ
خوب تدبیر میرے وزیر نے نکالی کہ شراکت لشکر آفتاب پرستان رہتی ہی اور معشوقہ کی بھی حالت معلوم
ہوتی رہیگی اگر موقع بن پڑا تو کسی کو درمیان مین ڈال کر اور پیام و سلام کر کے اُسکو راضی کر لینگے یہ خوف
جاتا رہیگا کہ نہ معلوم معشوقہ پر کون قابض ہوا دوسرے جو کہ دشمن زبردست اور قوی خدا پرست ہین اُنسے
یہ خوف ہی کہ کہین ایسا نہو کہ وہ ملکہ پر عاشق ہو کر ملک کو لیجائین اُنکے بھی تباہی کی صورت پیدا ہوتی ہی وہ
لوگ ضرور انھین لوگون کے ہاتھ سے غارت ہونگے کیونکہ یہ اُنسے قوی ہین بس سخنگان کا قول درست
ہی جب اِنکی قوت کم ہوگی اُسوقت مقابلہ کر کے ہم اِنکو غارت کرینگے آفتاب کا سحر بھی کم ہو جائیگا اِس
عرصہ مین اسلم بھی اپنے سحر کو قوی کر لیگا اور کوئی ساحر زبردست مین اپنی قدرت سے خلق کر کے آفتاب
کو قتل کرا دونگا اُسوقت تو مقابلون سے مہلت نہین ملتی ہی امر خدائی کو کیونکر دیکھون اور کیا فکر کرون کیونکر
ساحر زبردست خلق کرون اُسوقت یہ ہوگا کہ خدا پرست و آفتاب پرست مقابلہ کرینگے مجکو مہلت ہوگی
مین اپنے سب کام درست کر لونگا کیا خوب راے دی ہی یہ باتین اپنے دل سے کر کے ایک مرتبہ
بہت بلند قہقہہ لگایا اور پکارا کہ اے بندگان ما بدولت بہ بنید قدرت مرا کہ مین نے کیسی عقل و فطرت اپنی قدرت
سے اپنے وزیر کو دی ہی کہ جسنے ایسی راے دی جو کہ سراسر عمدہ اور مناسب وقت ہی اِسی سبب سے تو مین نے
اسے وزیر کیا اور مشیر قدرت کا خطاب مرحمت کیا کوئی میری قدرت کو سمجھ سکتا ہی سوائے میرے مین نے
نوے ہزار برس پیشتر یہی تقدیر کی تھی کہ مین آفتاب پرستون کے ہاتھ سے خدا پرستون کو غارت کرا دون اور
اُسکے بعد اِن سب کو مین اپنے عذاب مین مبتلا کر کے غارت کرون اور اپنا مذہب تمام عالم مین رواج
دون سب مجکو سجدہ کرین ایک دین ہو اِس تدبیر سے یہ سب مذہب جو کہ باطل ہین غارت ہون اور اپنی
معشوقہ کو اپنے قبضے مین لاؤن بھلا کون میری قدرت کو جان سکتا ہی سوائے میری ذات کے مین اسوقت
اپنے دادا خداوند لقا اور اپنے باپ زمرد ثانی سے کم نہین ہون بلکہ وہ تقدیر کرتے تھے اُنکی تقدیر کی
ہوئی بگڑ جاتی تھی بسبب اُنکے رحم کے مین جو تقدیر کرتا ہون اُسکو پلٹتا نہین ہون کیونکہ رحم میرے دل
مین نہین ہی مین ظلم کو پسند کرتا ہون دیکھنا کہ اِن خدا پرستون پر آفتاب پرستون کے ذریعہ سے کیسا کیسا
عذاب نازل کرتا ہون کہ یہ بھی یاد کرینگے اور بالکل مجکو رحم نہ آئیگا کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا اُنکے حال
زار پر رحم کھائینگے اور مین رحم نہ کھاؤنگا کیونکہ وہ بندے مغرور بہت ہین اور مین نے اِن آفتاب
پرستون پر دو سبب سے اپنا عذاب نہین نازل کیا کیونکہ یہ منظور تھا کہ اُنکے ہاتھ سے خدا پرستون کو غارت
کراؤن کیونکہ تقدیر کر چکا تھا دوسرے یہ کہ میری معشوقہ کے عزیز ہین اگر مین اِنپر عذاب نازل کرون اور

اور جب معشوقہ پر قبضہ پاؤن وہ وقت موقع کے انکار کرے اور یہ سوال کرے کہ تو کیسا میرا عاشق ہی کہ تو نے میرے بھائی اور دیگر عزیزون کو غارت کیا اور اب مجھ سے وصل کا خواستگار ہی مین کبھی نہ منظور کرونگی کیونکہ تو میرا بھی دشمن ہی جبکہ تو میرے عزیزون اور بھائی کا دشمن ہی ضرور میرا بھی دشمن ہی بس مین اُسوقت کیا جواب دونگا اور یہ امر ضرور معشوقہ کو ناگوار ہوگا کہ میرے عاشق نے میرے عزیزون پر ظلم کیا ایسی بات کرنا معشوق کو ناراض کرنا ہی بس یہ خیال کر کے مین نے اپنا عذاب ان لوگون پر نہین نازل کیا بلکہ مین خود ہر مرتبہ اُنسے مغلوب ہوگیا اپنے بندون کو اُسکے عزیزون کے ہاتھ سے قتل کرایا کہ وقت موقع کے اُسکو انکار کا اور شکایت کا موقعہ نہ ملے جو کہ میرے اضطراب کا سبب ہو اور بے قراری کا انپر عذاب نازل نہ کرنے کا یہ سبب ہی اور انکے ہاتھ سے مغلوب ہونے کی یہی وجہ ہی ورنہ ایک پل مین مین انکو غارت کر دیتا یہ تھے کیا اور یہ بھی انکی قدرت تھی کہ مین اُنسے مغلوب ہوتا یہ جو ارژنگ نے کہا سب احمق اور گیدی پکار اُٹھے کہ آمنا وصدقنا تو ایسا ہی خدا ہی تیری قدرت کو اور علم خدائی کو کون جان سکتا ہی جو تقدیر کرتا ہی خوب سمجھ بوجھکر کرتا ہی تیرے برابر اب کوئی خدا نہین ہی تو خدائے برحق ہی ہم سب تیرے بندے ہین ہم سبکی روح تیرے قبضے مین ہی تو سب کا مالک ومختار ہی ہم سب تابعدار ہین یہ کہکر سب خاموش ہوگئے کہ ایک مرتبہ سخنگان نے کہا کہ بس تقدیر مین بگھارنے لگے اور اپنی قدرت جتانے لگے ابھی کچھ ہوا نہین ہی ایسے تو یہ ہین کہ انھون نے یہ تقدیر کی تھی سب کام وقت پر منحصر ہوتے ہین پہلے اسکی تدبیر تو کیجیے کیونکہ اُن لوگون کے پاس جاتا ہی اور اُنکو راضی کرنا ہی یہ کوئی کام مُنھ کا نوالہ ہی کہ فوراً ہوجائیگا ارژنگ نے کہا پھر جو تو بتا وہ کرون کیونکہ یہ سب امر تو مین نے تیرے اوپر منحصر کیے ہین جو تو کہے گا اُسپر عمل کرونگا یہ سنکر سخنگان نے کہا کہ ایک نامہ بنام طومار شاہ وغیرہ اس مضمون کا تحریر کیا جائے کہ ہمکو اطاعت کرنے مین خداوند کے کوئی عذر وانکار نہین ہی ہم موجود ہین بس اگر آپکو منظور ہو تو ہم اپنے وزیر کو روانہ کرتے ہین اُسکو خدمت خداوند مین روانہ فرمائیے جو عذر تمکو پیش کرنا ہین ہم اُنکو خداوند برجیس سے عرض کرین بذریعہ اپنے وزیر کے کہ جسکا نام سخنگان ہی اگر وہ قبول کرلین اور جو امر وہ فرمائین اُسکا جواب وہ دے بس دونون طرف سے تقریر ہوکر طے ہوجائے کہ ہم اطاعت کرلین یہ جو سخنگان نے کہا ارژنگ نے کہا کہ پھر نامہ تحریر کرا اُسوقت دبیر کو طلب کر کے نامہ تحریر کیا گیا بہت کچھ آفتاب تابان کی اور برجیس کی تعریف لکھی گئی اُسکے بعد اُسکے نامون کی اور پیغمبرون کی تعریف تحریر کی گئی پھر اپنا مطلب تحریر کیا لفافہ بند کر کے دبیر نے پیش کیا وہی مضمون تھا جو کہ بالا مذکور ہوچکا ہی سخنگان نے دبیر سے کہدیا تھا جب دبیر نے نامہ تیار کر کے پیش کیا بس سخنگان نے قرماسپ سے کہا کہ تم یہ نامہ لیکر لشکر طومار شاہ مین جاؤ اور اُسکا جواب لاؤ یہ نامہ خداوندی ہی اسکے لیجانے کے قابل تم ہی ہو وہ اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور اُس نامہ کو سخنگان کے ہاتھ سے لیا اور بوسہ دیا اور سر سے باندھکر بارگاہ سے باہر آیا اور مرکب پر سوار ہوکر طرف لشکر طومار شاہ کے روانہ ہوا جو ہرکارے لشکر مین بامرجاسوسی لشکر طومار شاہ کے موجود تھے یہ خیال رہے کہ جب یہ رائے ہوئی ہی تو جو جو خدمتگار وملازم بارگاہ مین تھے وہ سب باہر کردیے گئے تھے صرف سردار تھے تو ہرکارے گو صورت بدلے ہوئے تھے مگر بارگاہ مین نہ تھے اُنکو اندر کی حالت معلوم تھی ہان جب قرماسپ باہر آیا اور طرف لشکر کے چلا تو دریافت کرنے سے اِنکو ظاہر ہوا کہ یہ ارژنگ کا نامہ لے کر طومار شاہ کے پاس جاتا ہی بس یہ خبر لے کر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے یہان سخنگان نے ارژنگ سے کہا کہ جواب نامہ آلے تو اور تدبیر کرون بس اگر یہ جواب آیا کہ اپنے

وزیر کو روانہ کر دو کہ وہ آکر ہمسے تقریر کرے اور ہمارے عذرات بیان کرے تو مین کل حضور جاؤنگا اور جو شرطین مین نے یہان بیان کین وہی مین وہان بھی بیان کرونگا اور اپنی طلاقت لسانی سے برجیس کو راضی کر آؤنگا پھر آپ کو لیجاکر ملاقات کرا دونگا اسکے بعد اس امر پر آمادہ کرونگا کہ لشکر لیکر کوچ فرمایے دیکھیے تو مین کیونکر آفتاب پرستون کو خدا پرستون سے لڑوا دیتا ہون دو مین سے ایک کا خاتمہ کراتا ہون بلکہ یہ کرونگا کہ باہم جو جوا مطے ہونگے اسکی تحریر باہم درمیان مین ہوگی مناسب طور سے بذریعہ اقرار نامہ و عہد نامہ کے تاکہ ہم اور وہ دونون اپنے اپنے اقرار و عہد پر قائم رہین اور کوئی عہد شکنی نہ کرسکے ارژنگ نے کہا کہ تمکو اختیار ہی جو تم طے کرا دوگے اور جس طور سے تم کہوگے مین قبول کرونگا بس جب یہ تقریر ہو چکی سختگان اپنے مقام پر بیٹھ گیا اور یہ انتظار کرنے لگا کہ دیکھیے کیا جواب نامہ آتا ہی یہان تو ارژنگ و چترنگ وغیرہ انتظار نامہ کر رہے ہین اُدھر طومار شاہ وغیرہ دربار مین بیٹھے ہوئے ہین دربار آراستہ ہی سب سردار حاضر ہین کہ ہرکارون نے بددعا دی ہاتھ اُٹھا کر اور مجرا کیا اور عرض کیا کہ ارژنگ نے ایک نامہ آپکے نام تحریر کیا ہی ایلچی نامہ لیکر آتا ہی طومار شاہ نے کہا کہ آنے دو بلکہ درگہ سالار کو حکم دیا کہ اگر ایلچی نامہ ارژنگ کا لیکر آنے دینا کوئی خبر کرنے کی ضرورت نہین ہی کہدینا کہ جانے کی آپکی خبر ہوگئی ہی یہان یہ بندوبست ہی اُدھر قرماسپ اپنے لشکر کو طے کرکے اور جو میدان درمیان مین دونون لشکر وہان کے برابر مقابلہ چھوڑ دیا گیا تھا اُسکو طے کرکے داخل لشکر طومار شاہ ہوا سب لشکر کی سیر کرتا ہوا بارگاہ پر آیا کسی قسم کا ظلم و ستم ایلچی نے نہین کیا دربارگاہ پر آکر درگہ سالار سے کہا کہ خبر کر دو کہ ارژنگ کا نامہ برنامہ لیکر آیا ہی اسنے عرض کیا کہ تشریف لیجائیے آپکی خبر ہو چکی ہی ہمکو حکم ہی کہ اگر نامہ بر آئے تو آنے دینا روکنا نہین بس قرماسپ مرکب پر سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوا صحن بارگاہ کو طے کرکے ایوان مین پہونچا بطریقہ ارژنگ پرستان کے سلام کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا طومار شاہ نے اشارہ کیا چوبدار نے دنگل دوبرو تخت کے بچھا دیا اُسپر بیٹھ گیا طومار شاہ و سرشار شاہ وغیرہ جو بادشاہ اور سردار بحکم برجیس لشکر لیکر آئے تھے وہ سب موجود تھے بلکہ سب بادشاہ ایک ہی تخت پر پہلو بہ پہلو بیٹھے ہوئے تھے دربار خوب آراستہ تھا سرداران قوی ہیکل کرسیون و دنگلون پر متمکن تھے سب قوی تن و قوی من تھے دربار نہ تھا بیشۂ شیران تھا قرماسپ اُس دربار کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ ایسے سردار نہ ارژنگ کو نصیب ہین نہ چترنگ کو جیسے جیسے کہ اس دربار مین ہین بھلا ارژنگ کیا مقابلہ کرسکتا تھا ضرور شکست کھاتا یہ تو اپنے دل سے یہ باتین کر رہا تھا کہ طومار شاہ نے ساقی کو اشارہ کیا اُسنے جام لبریز کرکے نامہ بر کو دیا قرماسپ نے جام بڑھکر لے لیا طومار شاہ نے پوچھا کہ آپ کا نام مبارک کیا ہی اور آپ کہان کے رہنے والے ہین اور ارژنگ کے کیونکر شریک ہوئے اور یہان کس غرض سے تشریف لائے ہین قرماسپ نے جواب دیا کہ نام میرا قرماسپ بن غرماسپ بن طرماسپ بن طہماس بن عنقویل دیو پرور ہی میرے دادا القاپرست تھے حمزہ کے پوتے نے اُنکو زیر کیا جبکہ خداوند لقا خدائی کرتے تھے چونکہ وہ خوبصورت بہت تھا یہ اُس پر عاشق ہو گئے اُنھون نے اسکا دین قبول کر لیا اور عنقویل نے بھی اپنے باپ کو اسی امر پر راضی کیا وہ بھی زیر ہو کر خدا پرست ہو گئے میرے دادا طرماسپ یہ خبر سنکے برائے مقابلہ طہماس اس خیال سے آئے کہ اُنکو زیر کرکے پھر اصلی دین پر لاؤن مقابلے ہوئے چونکہ اُس زمانے مین ایرج نوجوان صاحبقران آفتاب پرستان بھی وہان موجود تھے مع لشکر خدا پرستون سے لڑ رہے تھے اُنسے اور میرے دادا طرماسپ سے مقابلہ ہوا وہ ایرج نوجوان سے زیر ہو گئے اُنھون نے آفتاب پرستی

اختیار کی چنانچہ وہ اُنکے ہمراہ رہے بڑے بڑے معرکہ پڑے آخر کو اپنے باپ طہماس کے ہاتھ سے عالم زخمداری مین قتل ہوئے اُنکے فرزند عرماسب اپنے باپ سے ملنے کو جاتے تھے ابھی سن کچھ نہ تھا کہ اسد سے مقابلہ ہوا بسبب کم سنی اور ناواقفی کے اسد کے ہاتھ سے مارے گئے یہ سب واقعات تو آپ نے ملاحظہ فرمائے ہونگے تفصیل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی جب سے میرے دادا نے آفتاب پرستی اختیار کی تھی اُسدن سے ہم سب آفتاب کو خدا جانتے تھے بخدائی مانتے تھے جو کہ دین آجکل آپ لوگون کا ہی میرے دادا بھی اسی مذہب مین قتل ہوئے اور باپ بھی گو ایرج حمزہ کے ہاتھ سے زیر ہوکر خدا پرست ہوئے کیونکہ اُنکے پوتے تھے مگر ہم سب اُسی مذہب پر رہے جب یہ واقعہ ہوا ہی تو مین پیٹ مین تھا میری والدہ حاملہ تھین جب میرے باپ مارے گئے اور لشکر فرار ہوا تو وہ بھی بھاگین اور ایک صحرا مین پہونچین وہان قلعہ تھا بہت بڑا اُسمین ایک حاکم بہت زبردست قوی ہیکل رہتا تھا وہ حاکم قلعہ تھا وہ اُنپر عاشق ہوا اور اُنکو لیگیا وہ لقا پرست تھا اُسنے اُنکے ہمراہ عقد کیا جب مین پیدا ہوا اُسنے میری پرورش خوب اچھی طور سے کی میری تعلیم مین بہت کوشش کی جب مین نوبرس کا ہوا خوب پڑھگیا مین حاکم قلعہ ہوا مین نے اپنی مان سے سب حال سُنا دین آفتاب پرستی کو رواج دیا سب اہل قلعہ آفتاب پرست ہوئے مین حکومت کرنے لگا سب فنون سپہ گری سے جب ماہر ہوچکا تو قصد کیا کہ خدا پرستون سے باپ و دادا کے خون کا عوض مقابلہ کرکے لون مین نے جو یہ قصد اپنا اپنی مان سے ظاہر کیا اُسنے کہا کہ نہ ابھی تیرے پاس لشکر ہی نہ سپاہ جو تو اُنسے مقابلہ کرے گا وہ لوگ بہت قوی ہین لشکر جمع کرلے تو پھر مقابلے کو جانا مین نے خیال کیا سچ کہتی ہین بس اُسی دن سے لشکر جمع کرنے کی فکر شروع کی اور یہ تدبیر سوچی کہ جو کوئی قافلہ خواہ لشکر آفتاب پرستون کا میرے قلعے کی طرف سے جاتا تھا اُسکو مین نہین غارت کرتا تھا ہان اگر کوئی دوسرے مذہب کا لشکر جاتا تھا تو ضرور غارت کرتا تھا اُسی زمانہ مین ارژنگ مع لشکر کے پہونچے معلوم ہوا کہ ارژنگ پرستون کا لشکر آیا ہی دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ آفتاب پرستون کے مقابلے کو شہر آفتاب نما کو جاتا ہی بس مجکو خصہ آیا کہ یہ آفتاب پرستون کے مقابلے کو جائے اور مین آفتاب پرست ہوکر جانے دون قلعے سے نکلکر لشکر پر گرا اور ہراول لشکر سے بارگاہ چھین لی سب بھاگ گئے ارژنگ کو خبر ہوئی اُسنے دیلم اپنے سپہ سالار دست راست کو مع لشکر روانہ کیا اُسنے آکر مجھسے مقابلہ کیا مین کشتی لڑنے لگا کہ میرا کولا اُتر گیا دیلم نے ہاتھ روک لیا اور کہا کہ جاکر علاج کرو جب اچھے ہونا تو آکر مقابلہ کرنا مین نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ تو رج کے فرزند ہین اور تو رج فرزند تھے ایرج کے بس مین نے اس سبب سے انکی اطاعت کی یہ میرے بزرگ ہین اور اُس خاندان سے ہین کہ جنھون نے مجکو راہ راست دکھائی اور ہمارے بزرگ اطاعت کرتے رہے انکے بزرگون کی اُنھون نے ارژنگ سے ملاقات کرائی ارژنگ نے اپنا سپہ سالار مقرر کیا بہت نوازش کی اُسدن سے مین اُنکے ہمراہ ہون آج آپکے پاس اُنکا نامہ لے کر آیا ہون یہ نامہ موجود ہی اسکا جواب تحریر فرمائیے طومار شاہ نے وہ نامہ لیکر دبیر کو دیا اُسنے نامہ پڑھا جب مضمون نامہ ختم ہوا اور طومار شاہ مضمون سے واقف ہوا تو قرماسپ سے کہا کہ آپ تشریف رکھین مین یہ نامہ مع اپنی عرضی کے خدمت خداوند مین روانہ کرتا ہون جو جواب وہان سے آئیگا مین اُسپر کاربند ہونگا یہ کہکر دبیر سے کہا کہ ایک عرضی ہم سب کی طرف سے خدمت خداوند مین اِس مضمون کی تحریر کرو کہ پہلے تو کل حالات جنگ تحریر ہون بعد القاب و آداب کے پھر یہ تحریر ہو کہ ہم بموجب حکم خداوند یہان فروکش تھے کہ قرماسپ سپہ سالار ارژنگ نامہ لیکر آئے جسنے وہ نامہ اُسی طور سے بذریعہ اپنی عرضی کے حاضر خدمت کیا اور جو

جواب مناسب ہو وہ تحریر فرمایا جائے تاکہ ہم اُنکو دیدین بدون اطلاع سرکار ہم جواب نہ دے سکے کہ نہ معلوم کیا جواب دیا جائے گا بس جو حکم ہو وہ ہم بجالائین کیونکہ سپہ سالار یہان موجود ہی زیادہ حد ادب بس دبیر نے جس طور سے کہ طومار شاہ نے کہا عرضی تحریر کی اُسپر دستخط و مہر کرکے طومار شاہ کو دی طومار شاہ نے وہ عرضی اور نامہ دونون کو ایک چوبدار کو جو کہ بس پشت طومار شاہ کھڑا تھا اُسکی پیشانی پر لکھا تھا بخط جلی این خاص چوبدار خداوند برجیس وہ دونون کاغذ دیے اور کہا اسکا جواب بہت جلد لیکر آوہ سلام کرکے باہر بارگاہ کے آیا اور طرف شہر کے روانہ ہوا یہان قرماسپ سے کہا کہ آپ اپنے واقعات مفصل طور سے بیان فرمایئے جبتک کہ جواب نامہ آئے بس قرماسپ نے بیان کرنا شروع کیا جو جو امر بیان کرنے سے رہگئے تھے یہان قرماسپ اپنے حالات بیان کر رہا ہی اُدھر چوبدار عرضی و نامہ لیے ہوئے جاتا ہی یہان شہر آفتاب نما مین اندرون قلعہ آفتاب نگار و گنبد خورشید آثار مین برجیس عقب حجاب قدرت تخت خدائی پر بیٹھا ہوا ہی اکیسون درجے حاضرین دربار سے معمور ہین ہر پیشہ کے لوگ موجود ہین جسکا مرتبہ ہی وہ اُس مرتبہ سے بیٹھا ہوا ہی یہ بارہا عرض ہوا ہی کہ درجے زیر و بالا واقع ہوئے ہین بالا والے نیچے والون کو بخوبی دیکھتے ہین یہ گنبد و قلعہ ساختہ سحر ہی اس سبب سے یہ بات ہی ورنہ ممکن نہین ہی جبکہ یہ خاصیت ہی کہ اندر سے بیرون کا حال معلوم ہوتا ہی تو یہ کیا بات ہی بس اس طور سے دربار آراستہ ہی افریق شاہ و خونخوار شاہ برمرتبہ پیمبری قریب حجاب قدرت کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین آج کوئی مقابلہ تو لشکر سے ہی نہین کہ تماشاے جنگ کا حکم ہو سب اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہین حکم و احکام جاری ہو رہے ہین آفتاب جادو بھی میدان جنگ سے اُس آسمان پر سے چلا آیا ہی جو کہ محیط لشکر طومار شاہ ہی مگر آسمان اُسی طور سے قائم ہوا اپنے اصلی مقام پر ہی یعنے اُس آسمان پر جو کہ قلعے پر قائم ہی جس سے ہمہ وقت بارش گل ہوا کرتی ہی اور صداے راگ و رنگ آتی ہی اور خوشبو بس مثل اپنے قاعدے کے آفتاب نے کہا کہ برجیس آگاہ ہو کہ آج ارژنگ پرستون نے دربار کیا اور باہم یہ تقریر ہوئی یہ کہکر وہ سب تقریر جو کہ سخنگان نے بیان کی اور کہا کہ جو صلاح اُنھون نے کی ہی سب بیکار ہی اسکے خلاف ہوگا ارژنگ وغیرہ کی تو کیا قدرت ہی کہ وہ ثریا کی طرف آنکھ اُٹھاکر دیکھ سکین بس جب یہ راے ہو چکی تو اُنھون نے ایک نامہ طومار شاہ کے نام لکھا اُسکا مضمون وہی تھا جو کہ سخنگان نے نامہ مین تحریر کیا تھا وہ نامہ قرماسپ لیکر لشکر مین آیا بس طومار شاہ نے اُس نامہ کو پڑھا اور ایک عرضی لکھکر تیرے پاس روانہ کیا ہی تو جب نامہ آئے اور عرضی نامہ کی پشت پر تحریر کرا دینا کہ تم اپنے وزیر کو روانہ کرو جو وہ شرائط بیان کریگا اگر لائق قبول ہونگے تو ہم قبول کرین گے ورنہ اور تمنے ہماری اطاعت قبول کی جو جو راے بیان ہوئی ہی سب ہمپر بعلم خدائی ظاہر ہی اے برجیس ارژنگ و چترنگ کے شریک ہونے سے یہ امر ہوگا کہ بجکو خدا پرستون کے مقابلے مین تکلیف زیادہ نہوگی سخنگان اُنکا بہت بڑا دشمن ہی بس تمکو اُن ملکون پر لیچلے گا کہ جو اسلام آباد ہین تو اُنکو غارت کرتا ہوا بر سر خدا پرستان پہونچ جائیگا تو خدا پرستون پر بھی ظفر پائیگا مثل ارژنگ کے اس سے بڑی کمک ملیگی بہت سے ملک ہاتھ آئین گے ضرور ارژنگ کی اطاعت کو قبول کر لینا اب تو یہ امر قبل آنے چوبدار کے اِن سب پر ظاہر کر دیے اور کہدیے کہ مجکو بعلم خدائی معلوم ہوا ہی اور طومار شاہ کی عرضی کی پشت پر یہ تحریر کرنا کہ اس نامہ کو اسی طور سے سپہ سالار ارژنگ کو دیدو تم مت دیکھنا جبتک کہ اُنکا وزیر نہ آئے تو اُسکو اپنے ہمراہ لیکر داخل شہر و قلعہ ہونا تمام عجائبات جو کہ مین نے اپنی قدرت سے پیدا کیے ہین وہ سب دکھانا اُسکے بعد ہماری خدمت مین لانا برجیس نے کہا

کہ اچھا آفتاب یہ تعلیم کرکے اپنے مقام پر چلا گیا یہ سب امر سوائے برجیس کے اور کسی نے نہین سنے برجیس نے حجاب قدرت کے اندر سے آواز دی کہ آگاہ ہو کہ آج یہ واقعہ لشکر ارژنگ مین گذرا بس جو کہ آفتاب نے بیان کیا تھا وہ سب بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ چوبدار نامہ لیکر اتا ہی نامے کا یہ مضمون ہی مضمون نامہ بھی سب بیان کر دیا اور جو صلاح سخنگان نے ارژنگ کو دی تھی وہ بھی بیان کی اور کہا کہ یہ سب مجکو اپنی قدرت سے ظاہر ہوا کیونکہ مین نور و ضمیر ہون اور کیون نہون کہ خداہون اور فرزند خداہون سب کافرون نے کہا کہ بجا اور درست اور اسمین کیا کلام ہی بس یہان تو یہ تقریر ہوری تھی اُدھر وہ چوبدار داخل شہر ہوا شہر کو طی کرکے قلعہ مین آیا قلعہ کو طی کرکے گنبد مین آیا اِسکو کون روکتا کیونکہ یہ خاص چوبدار ہی بس اکیسون درجہ طی کرکے درجۂ خاص مین پہونچا پہلے حجاب قدرت کو سلام کیا اور سجدہ پھر اُسکے بعد خونخوار شاہ و افریق شاہ کو اور عرض کیا کہ ایک عرضی طومار شاہ کی اور ایک نامہ جو کہ ارژنگ کے پاس سے آیا تھا مین لیکر آیا ہون خداوند سے عرض فرمائیے یہان افریق شاہ نے اُٹھکر اور دست ادب جوڑکر قریب حجاب جاکر عرض کیا آواز آئی کہ عرضی و نامہ لے کر پڑھو بس افریق شاہ نے لیکر پڑھنا شروع کیا کیونکہ آج اُسکا دن تھا کہ وہ کلام کرے ایک دن خونخوار شاہ کلام خداوند سے کرتا ہی اور ایک دن افریق شاہ بس جب نامہ و عرضی پڑھ چکا افریق شاہ سب حاضرین نے سُنا اکیسون درجہ کے لوگون نے حجاب قدرت سے صدا آئی کہ یہ نامے کی پشت پر لکھدے اور چوبدار کو دیدے بس وہی مضمون جو کہ آفتاب نے بتایا تھا نامے پر لکھوا دیا اور جو عرضی کی پشت کا تھا وہ عرضی پر لکھوا دیا اور افریق شاہ نے لکھدیا اور عرضی تو اسی طور سے اور نامہ ملفوف کرکے اور مہر لگاکر چوبدار کو دیدیا اور کہا کہ لیجاؤ طومار شاہ کو دینا کہ نامہ اسی طور سے قرماسپ کو دیدے جواب تحریر ہو گیا اور جو عرضی پر حکم ہو اُسپر عمل کرے اور وہ چوبدار سلام و سجدہ کرکے روانہ ہوا برجیس نے حکم دیا کہ کل تمام شہر آئینہ بند ہو اور سب اہل شہر پوشاک نفیس سے آراستہ ہون اور بیس لاکھ کا لشکر زیر گنبد آکر صف بستہ ہو اور کل اہل دربار نفیس پوشاک پہنکر آئین دربار خوب آراستہ کیا جائے کیونکہ وزیر ارژنگ کا آئے گا قدرت اُسکو اپنی شان و شوکت دکھائین گے یہ سب سامان ہم ہر ایک مکان پر اپنی قدرت سے پہونچا دینگے کوئی تردد نہ کرے بس برجیس نے جب یہ حکم دیا اُسیوقت سے سب سامان ہونے لگا تمام شہر مین منادی ہو گئی کہ کل کوئی سوائے پوشاک نفیس کے معمولی کپڑے پہنکر نہ نکلے چھاؤنی مین اُسی وقت حکم پہونچا دیا گیا کہ کل صبح کو بیس لاکھ سپاہ زیر قلعہ آکر صف بستہ ہووے اُن بیس لاکھ کو نئی وردیان مرحمت ہوئین بس یہان کا سامان جب سخنگان آئیگا اُسوقت بیان کیا جائیگا ابھی کوئی ضرورت نہین ہی کہ کیسی آرائش ہوئی ہی یہان بند و بست ہوتا ہی انکو اِسی مین مشغول رکھا جاتا ہی اُدھر چوبدار نے جاکر عرضی و نامہ سربمہر دیا طومار شاہ وغیرہ نے مہر خداوندی دیکھکر بجا سجدہ کیا پھر سر پر رکھا آنکھون سے لگایا بوسہ دیا پھر عرضی کو پڑھا جو کچھ چوبدار سے افریق شاہ نے کہا تھا اُسے کہدیا بس طومار شاہ نے وہی مضمون پشت عرضی پر بھی پایا نامہ قرماسپ کو دیا کہ لیجا اِسکی پشت پر جواب تحریر ہی ہم اُس جواب سے واقف نہین ہین ورنہ بیان کرتے دوسرے حکم نامے کے واکرنے کا نہین ہو ہمکو جو حکم ملا ہی ہم اُسپر کاربند ہونگے اور جو آیندہ کے واسطے بتا ہو اُسپر عمل کرینگے بس قرماسپ وہ نامہ لیکر اور سب کو سلام کرکے بارگاہ سے باہر آیا ان طومار شاہ وغیرہ نے یہ حکم دے کر دربار برخاست کیا کہ کل لشکر مین خوب آراستگی ہو اور سب نیا سامان

کیا جائے کیونکہ کل ارزنگ کا وزیر ضرور آئیگا خداوند کی تحریر سے معلوم ہوتا ہی اور ایک لاکھ سپاہ تیار رہے کہ اُسکو ہم سب کے ہمراہ چلنا ہوگا اردلی مین وزیر ارزنگ کے سب سردارون سے کہا کہ آپ لوگ بھی کل دیرے سے دربار مین تشریف لائین سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس طومارشاہ دمہرشارشاد وغیرہ دربار برخاست کرکے اور ہرکارون کو یہ حکم دے کر کہ تم لشکر ارزنگ مین جاؤ جو کچھ واقعہ گذرے ہمکو خبر دو اور جب ارزنگ کا وزیر ادھر کو آئے تو اُسکے آنے کی خبر دو ہرکارے روانہ ہوئے طومارشاہ وغیرہ اپنے خیمون مین گئے یہان تو بندوبست ہونے لگا کہ اِسکا بھی ذکر پھر ہوگا اِدھر قرماسپ اپنے لشکر مین آیا اور قریب بارگاہ آکر مرکب پر سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوا اور قریب تخت آکر وہ نامہ پیش کیا ارزنگ نے کہا کہ کیا جواب لائے قرماسپ نے کہا کہ نامہ بر کی تحریر سے مجکو بھی معلوم ہوا یہ کہکر جو واقعہ گذرا تھا سب بیان کیا ارزنگ نے وہ نامہ دبیر کو دیا اُسنے پڑھا بہت کچھ تحریر تھا مگر القاب وآداب ندارد نہ کسی کی تعریف نہ توصیف سوائے آفتاب کے وہی مضمون تھا جو کہ آفتاب نے برجلیس سے کہا تھا یہی تحریر تھا کہ ہمنے تمھاری اطاعت قبول کی اور جو تمھارے وزیر نے تمکو رائے دی ہو جسپر تم اطاعت کرنے پر راضی ہوئے وہ سب ہمکو بعلم خدائی معلوم ہو جب تمھارا وزیر آئیگا ہم قبل اُسکے بیان کرنے کے بیان کر دینگے اگر تم نہ اطاعت پر راضی ہوتے تو پرسون مین ضرور تم سب پر اپنا عذاب نازل کرتا اور جلاکر خاک کرتا یہ مقصہ پاک کرتا مگر تم اطاعت پر راضی ہوئے خیر اب کیا برائی کرون مگر ہمارے خیال مین یہ ہو کہ تم برائی پر ہو مگر ہمارا کیا کرسکوگے اپنے مُنھ کی کھاؤگے لہذا تمکو خبر دی جاتی ہو کہ کل تم اپنے وزیر سخنگان یعنے مشیر قدرت کو روانہ کر دو میرے لشکر مین جو کہ تمھارے مقابلے مین ہو اُنکو میرا حکم پہونچ چکا میرے پیغمبرون کے پاس طومارشاہ وغیرہ اُسکے اپنے ہمراہ لیکر تمام عجائبات دکھاتے ہوئے میری خدمت مین حاضر کر دینگے مابدولت اُس سے خود تقریر کرینگے جو وہ شرطین کریگا قبول کی جائین گی جو لائق قبول ہونگی اور باہم عہدنامہ واقرارنامہ تحریر ہو جائیگا تاکہ تم اِس اپنے قول سے انحراف نہ کرو اور کوئی نئی بات نہ پیدا کرو کیونکہ تمھاری طبیعت مین ابھی سے فساد ہی زیادہ کیا تحریر کیا جائے یہ جو مضمون ارزنگ وہ جنرنگ نے سُنا سخنگان سے کہا کہ سن لیا وہ سب حال سے آگاہ ہین سخنگان نے جواب دیا کہ آگاہ ہونے کو کیا ہوا سا حرز بردست ہی دریافت کر لیا ہوگا جب تقریر ہوگی دیکھا جائیگا ارزنگ نے کہا کہ آپ کل تشریف لیجائیے سخنگان نے جواب دیا کہ بہت خوب مین ضرور جاؤنگا یہ کہکر کہا کہ میرے ہمراہ کون کون چلے گا جو جو چلے وہ کھڑا ہو جائے بس اسلم ودیلم وقرماسپ وغیرہ کھڑے ہوئے سخنگان نے کہا کہ ایک شرط سے مین چلتا ہون میرے کسی امر مین دخل نہ دیجیے گا جو مین حرکت کرون اُسکو خاموش دیکھے جائیے گا کچھ اعتراض نہ کیجیے گا اور جو کسی مقام پر کوئی امر میرے یا آپ کے خلاف ہو اُسپر برہم نہ ہو جیے گا چاہے ذلت گوارا فرمائیے گا ورنہ کام خراب ہوگا اِن سب نے کہا کہ بہت خوب جو تمنے کہا ہی ہم اُسپر عمل کرینگے سخنگان نے کہا کہ کل بہت تڑکے لباس نفیس بدل کر اپنے خادمون وغیرہ کو درست کرکے ہمراہ لیکر آئیے سو سوار اپنے اپنے لشکر سے آزمودہ اور قوی کہ جنگی وردیان عمدہ ہون اپنے ہمراہ لائیے اور ارزنگ سے کہا کہ بیس ہزار سوار اور دس ہزار پیدل کو حکم فرمائیے کہ نئی وردیان زیب تن کرکے بوقت سحر دروولت پر حاضر ہون اور آپ بھی سویرے سے دربار مین تشریف لائین میری سواری کا سامان ملاحظہ فرمائین وہ بیس ہزار اور دس ہزار پیدل میری سواری کے ہمراہ چلین کچھ شان وشوکت سے تو مین جاؤن تاکہ معلوم ہو کہ وزیر خداوند کہ جسکو مشیر قدرت لقب ملا ہی

یہ اُسکی سواری ہی ارژنگ نے اُسیوقت جو کچھ سختگان نے کہا وہ حکم دیدیا اُسیوقت سے سامان ہونے لگا یہان بھی ارژنگ نے دربار برخاست کیا سب رخصت ہوکر اپنے اپنے خیمون مین آئے دیلم واسلم وقرماسپ سامان کرنے لگے اپنے اپنے لشکر مین حکم دیا کہ سو سو سوار نئی وردیان پہن کر اپنے آلات حرب وضرب کو درست کرکے خیمون پر بست تر کے جلد حاضر ہون یہ حکم دے کر اور سامان کرنے لگے اُدھر سختگان نے اپنے خیمے مین جاکر اپنا بندوبست کرنا شروع کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ اُسقدر دن تمام ہوا شب آئی وہ شب بھی سختگان واسلم وغیرہ نے اخترشماری مین بسر کی کہ فلک پر آثار سحر نمایان ہوئے سختگان نے جامہ ایک سوکلی کا پہنا رفیدہ سر پر رکھا ہتھیار لگائے سب الماس نگار بیرون خیمہ خادم وخدمتگار نئی وردیان زیب تن کیے ہوئے مؤدب کھڑے ہین سائیس خچری کو ساز وبراق سے آراستہ کیے ہوئے کھڑا ہی ایک مرتبہ خیمے کا پردہ اُٹھا اور سختگان خیمے سے برآمد ہوا سب نے سلام کیا سختگان نے سب کا سلام لیا اور اپنی خچری پر سوار ہوکر طرف بارگاہ کے چلا اُدھر سے اسلم پوشاک نفیس پہن کر یاقوت کی پچکاری کی طلائی کٹار دامن کی درہ پہن کر ہتھیار مرصع کار لگائے ہوئے خیمے سے برآمد ہوا اُسکے سوار بھی نئی وردیان کارچوبی پہنے ہوئے خادم وخدمتگار بھی درخیمہ پر موجود تھے مرکب باساز وبراق مرصع حاضر تھا یہ اُسپر سوار ہوکر سب کا سلام ومجرا لیتا ہوا طرف بارگاہ کے چلا دیلم اپنے خیمہ سے نکلا اُسکی زرہ پر زمرد کا کام کیا ہوا تھا اُسکے بھی خادم وخدمتگار وسوار نئی وردیان پہنے ہوئے تھے قرماسپ کی درہ پر فیروزے کا کام تھا یہ بھی اُسی سامان سے خیمے سے اور سب کو ہمراہ لے کر طرف بارگاہ کے چلا یہان بیس ہزار کا لشکر نئی نئی وردیان پہنے ہوئے براق زرق برق تن پر لگائے ہوئے صف بستہ کھڑے تھے ارژنگ وچترنگ بارگاہ مین آچکے تھے اور سب سردار بھی دربار آراستہ تھا کہ سختگان پہونچا ارژنگ وچترنگ کو سلام کیا اور اپنے مقام پر آکر بیٹھا کہ اسلم آکر پہونچا اپنے سوارون کو باہر ٹھہرا کر سلام کرکے وہ دنگل پر بیٹھ گیا دیلم آیا وہ بھی بیٹھ گیا قرماسپ آیا وہ سلام کرکے بیٹھ گیا جب سب آچکے اُسوقت سختگان نے کہا کہ یہ خادم اب رخصت ہوتا ہی ارژنگ نے کہا جاؤ تمکو سپرد اپنے یدقدرت کے کیا بس ارژنگ نے بارگاہ کے پردے اُٹھوا دیے سختگان اپنی کرسی پر سے اُٹھکر چلا اسلم ودیلم وقرماسپ بھی دنگلون پر سے اُٹھے ارژنگ وغیرہ کو سلام کرکے ہمراہ سختگان کے باہر بارگاہ کے آئے بس سختگان خچری پر سوار ہوا اسلم ودیلم وقرماسپ اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوئے بیس ہزار لشکر کے علم کھل گئے پھر بہ نئے نئے ماہی مراتب جو کہ سواری وزیر کے ہمراہ ہوتا ہی سب تھا ڈنکا بجتا ہوا باجے بجتے ہوئے دہنی طرف سختگان کے قرماسپ ودیلم بائین طرف اسلم جلوس سواری آگے آگے چلا نقیب نقابت کرتے صدائین باادب باش کی لگاتے ہوئے آگے روانہ ہوئے سقے گلاب کیوڑہ کا چھڑکاؤ کرتے ہوئے آگے آگے تھے اور جلوس سواری تھا جب ہرکارون نے دیکھا کہ سختگان سوار ہوکر طرف ہمارے لشکر کے چلا بس ہرکارے لشکر طومار شاہ کے یہ خبر لے کر اپنے لشکر کی طرف راہی ہوئے یہان ارژنگ بارگاہ مین بیٹھا ہوا سواری کا تماشہ دیکھا کیا جب سواری سختگان کی روبرو سے نکل گئی تو ارژنگ نے ہرکارون سے کہا کہ لشکر طومار شاہ مین جاکر خبر دو کہ کیا گذری اور اگر موقع ملجائے تو شہر مین جانا ہرکارے روانہ ہوئے یہان ارژنگ بارگاہ مین بیٹھا ہوا یہ انتظار کر رہا ہی کہ سختگان واپس آئے تو دربار برخاست کرون اُدھر بوقت سحر طومار شاہ نے برآمد ہوکر دربار کیا بارگاہ خوب آراستہ تھی تمام کرسیان مرصع کار تھین اور دنگل طلائی مرصع کار صف بصف آراستہ تھے دو سردار لباس مرصع کار پہنے

ہوئے اور ہتھیار مرصع کار لگائے ہوئے بیٹھا ہی بارگاہ مخمل کاشانی کی کارچوبی برپا تھی ایسی آراستہ و پیراستہ تھی
کہ طلا دیا قوت سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ آگ لگی ہوئی ہی خادم و خدمتگار و چوبدار سب وردیان نئی نئی پہنے
ہوئے تھے اور جام و صراحی کی کشتیان قرینے سے آراستہ تھین اُنپر کارچوبی تورے پوش پڑے تھے دربارگاہ
پر درگہ سالار لباس زرین پہنے ہوئے دنگل طلائی پر ہتھیار لگائے ہوئے بیٹھا تھا پردۂ زنبوری کارچوبی
پڑا ہوا تھا اُسکے خادم مؤدب کھڑے ہوئے تھے کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ سواری وزیر ارژنگ
کی آتی ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ ایک لاکھ سوار وردیان کارچوبی پہنے ہوئے طلائی کلاہ سرون پر ہتھیار
مرصع کار لگائے ہوئے قریب بارگاہ کھڑے تھے جب ہرکارون نے یہ خبر آکر طومار شاہ سے بیان کی
طومار شاہ نے انعام دے کر اُنکو رخصت کیا اور پردے بارگاہ کے اُٹھوا دیے تاکہ سواری کا سامان
دیکھون اُدھر سواری سختگان کی داخل لشکر طومار شاہ ہوئی سختگان اور اُسکے کل ہمراہیون نے دیکھا
کہ جب حد لشکر پر پہونچے کہ جابجا سوار وردیان نئی نئی پہنے ہوئے کھڑے ہین طومار شاہ نے دیکھا
کہ آگے آگے سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے عقب مین ماہی مراتب ڈنکا ہوتا ہوا اور جلوس سواری لشکر قریب
تیس ہزار کے ہمراہ ایک شخص عجیب الخلقت جامہ پہنے ہوئے رفیدہ سر پر رکھے ہوئے خچری پر سوار
دہنی طرف اُسکے ایک جوان بہت قوی اور اُسی کے برابر قرماسپ جو کہ نامہ لیکر آیا تھا وہ جوان زمرد کے
کام کی زرہ پہنے ہوئے اور جو کہ نامہ لے کر آیا تھا وہ فیروزے کے کام کی زرہ پہنے ہوئے اور بائین پر دوسرا
جوان وہ بھی بہت زبردست یاقوت کے کام کی زرہ پہنے ہوئے بڑے شان و شوکت سے سواری وزیر
ارژنگ کی آتی ہی اسکی نگاہ مین یہ شان و شوکت کچھ نہ معلوم ہوئی خاموش بیٹھا ہوا دیکھا کیا اپنے عیار
سے کہا کہ تو جاکر سختگان سے میری طرف سے پیام دے کہ طومار شاہ نے کہا ہی کہ اب آپ کو لازم ہی کہ ڈنکے کو موقوف
کرائیے اور ماہی مراتب کو سلامی کرائیے کیونکہ اب آپ ہمارے لشکر مین تشریف لائے ہین یہان کا یہ طریقہ
نہین ہی کہ ہر ایک کے آگے ڈنکا بجے اور ماہی مراتب سواری کے ہمراہ رہے جبتک آپ اپنے لشکر مین تھے تو
ہمارا کوئی ہرج نہ تھا ہم خلاف دستور نہین کر سکتے یہان یہ سب سامان تو خداوند کی سواری کے ہمراہ ہوتا
ہی یا پیغمبران خداوند کی سواری کے ہمراہ یا جس لشکر مین خداوند کی تصویر ہوتی ہی جیسے میرے لشکر مین ہی
اگر ایسا نہ فرمائیے گا تو ہم نہ آنے دینگے بس عیار پاے شاطری مار کر قریب سختگان آیا سواری حد لشکر پر
تھی اور سب کو بٹھا کر سختگان کے پاس پہونچا اور سلام کر کے طومار شاہ کا پیام سختگان کو دیا سختگان
نے یہ مناسب نہ جانا کہ مین اِسکے خلاف کرون کیونکہ مین تو عرضی لیکر آیا ہون ایسا نہو کہ مین اُنکے کہنے کے
خلاف کرون تو کوئی خرابی ہو یہ خیال کر کے اپنے دل مین کہا کہ سب علم و ماہی مراتب سلامی ہو جائین
ڈنکا نہ بجے اب کوئی ضرورت نہین ہی بس یہ جو حکم دیا ڈنکا موقوف ہو گیا نشان سلامی کر دیے گئے نقیب
وغیرہ صدائین لگاتے ہوئے چلے آتے تھے یہان طومار شاہ بیٹھا ہوا سواری کا تماشہ دیکھ رہا ہی اُدھر
سختگان نے دیکھا جبکہ لشکر مین پہونچا کہ بازارین آراستہ ہین خرید و فروخت ہو رہی ہی آئینہ بندی کی ہوئی ہی
سوار و پیدل پھر رہے ہین لشکر اُترا ہوا ہی جھنڈے بازارون کی لرین لے رہے ہین یہ سیر لشکر کی کرتا ہوا
چلا آتا ہی کہ جب وسط لشکر مین پہونچا اور زیادہ تر سامان پایا سردارون کے خیمے نظر آئے دیکھا کہ اول
چوبدار پھر رہے ہین خیمون پر سوارون کے پہرے ہین پٹنون مین باجے جنگی بج رہے ہین لشکر کی شان و
شوکت کو اور آراستگی کو دیکھکر حیران ہو گیا اور خیال کیا کہ ایسا لشکر کسی کا نہین ہی جیسا کہ آفتاب پرستون
کا ہی کہ کلس بارگاہ کا نمودار ہوا طلائی تھا اُسپر آفتاب بیٹھا ہوا تھا اول تو یہ تھا کہ ہر مقام پر آفتاب کی تصویر

تھی ہر ایک کی وردی مین کارچوبی تصویر آفتاب بنی ہوئی تھی بس اُسیلطور سے مع اپنے لشکر کے قریب
بارگاہ پہونچا دیکھا ایک لاکھ کا لشکر ایک طرف بارگاہ کے صف بستہ ہی مگر سب کارچوبی لباس پہنے ہوئے
ہین اور سب کے ہتھیار مرصع کار ہین اور سب کے سینون پر آفتاب کی صورت بنی ہوئی ہی بس جب یہ
قریب بارگاہ پہونچا طومار شاہ نے چند سردارون کو حکم دیا کہ جاکر وزیر ارژنگ کو استقبال کرکے لے آؤ
وہ سردار اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھکر چلے اُسوقت آکر پہونچے کہ جب سخنگان قریب بارگاہ آچکا اہالیان
طومار شاہ نے چار کرسیان طلائی مرصع کار روبرو تخت کے آراستہ کرائین اِن چارون کے لیے کہ یہ سردار
جاکر سخنگان سے ملے صاحب سلامت ہوئی مزاج پرسی کی اُسکے بعد سخنگان وغیرہ کو مرکبون پر سے اُتارا
درگہ سالار کھڑا ہو گیا سلام کیا ایک خادم نے بڑھکر پردہ اُٹھایا سرداران طومار شاہ سخنگان وغیرہ کو
ہمراہ لے کر داخل بارگاہ ہوئے سات جلو خانہ تھے ہر ایک جلو خانہ آراستہ تھا غلامان زرین کمر صف بصف
استادہ تھے یہانتک کہ سخنگان وغیرہ جلو خانہ طے کرکے صحن بارگاہ مین آئے سخنگان نے بارگاہ مخمل سبز
کاشانی کی کارچوبی پائی حواس جاتے رہے بس وہ سردار سخنگان کو لیکر ایوان مین آئے جہان کہ طومار
شاہ و سرشار شاہ وغیرہ تخت طلائی پر بیٹھے ہوئے تھے اور سب سردار معزز کرسیون پر متمکن تھے
اُنکے عقب مین خادم وغیرہ دست بستہ کھڑے تھے بہت قرینہ سے بارگاہ آراستہ تھی وہ بارگاہ نہ تھی
بلکہ بیشۂ ہزبران تھا ہر ایک سردار اسلحہ جواہر نگار لگائے ہوئے تھا بس وہ سردار سخنگان وغیرہ کو
اُسی مقام پر لائے کہ جہان سے مجرا اسلام ہوتا ہی بس سخنگان نے بطریق آفتاب پرستان سلام کیا
طومار شاہ وغیرہ وکل اہل دربار حیران ہوئے کہ یہ تو ارژنگ پرست ہی اسنے کیون سلام ہمارے
طریقہ کا کیا سب نے جواب سلام دیا مگر یہ امر اسلم ودیلم وقرماسپ کو ناگوار ہوا اسکا اِسطور سے سلام
کرنا چونکہ اِس اقرار سے اپنے ہمراہ لایا تھا کہ تم میرے کسی امر مین دخل نہ دینا اِس سبب سے خاموش
رہے بس اِن سب نے بھی بطریق ارژنگ پرستان سلام کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا راوی نے
بیان کیا ہی کہ سخنگان وغیرہ سلام کرکے آگے بڑھے کہ طومار شاہ نے جو بدار کو اشارہ کیا کہ اُسنے اُنسے
کہا کہ یہ جو کرسیان روبرو تخت کے آراستہ ہین آپ لوگون کے لیے ہین بس سخنگان وغیرہ سلام کرکے
اُسی طریقے سے بیٹھے کہ دہنی طرف دیلم وقرماسپ دبائین طرف اسلم بیٹھے جب سخنگان وغیرہ بیٹھ چکے
اُسوقت وہ سردار جو کہ اِنکے استقبال کو گئے تھے وہ بھی اپنے اپنے مقام پر بیٹھے دربار آراستہ ہوا
طومار شاہ نے ساقی کو حکم دیا کہ اِن لوگونکو جام شراب دو بس ساقی نے سب کو جام شراب دیے
اِن سب نے سلام کرکے لے لیے اور اجرعہ پی گئے جب دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوئے اُسوقت طومار
شاہ نے سخنگان سے کہا کہ آپ اپنے نام سے آگاہ فرمایئے گو واقف تھا اور اِس امر سے کہ آپتو ارژنگ
و لقا پرست ہین پھر آپ نے بطریق آفتاب پرستان کیون سلام کیا سخنگان نے کہا کہ میرا نام سخنگان
بن بختیارک بن بختنک بن القش بن سنگ سفید ہے مرد ایرانی ہون میرے پردادا یعنے القش
بادشاہ قباد حاکم مدائن کے وزیر اعظم تھے اُنکے بعد میرے دادا بختنک وزیر ہوئے اُسی زمانہ
مین بزرجمہر بھی وزیر تھے جبکہ نوشیروان ملک عادل کسری تخت پر متمکن ہوئے اُنھون نے بختنک کو
وزیر کیا چنانچہ وزارت ہمیشہ سے میرے خاندان مین چلی آتی ہی قصہ طویل ہی نوشیروان نامہ وغیرہ مین
سب حال مذکور ہی جبکہ نوشیروان نے ترک سلطنت حمزہ کے ہاتھ سے عاجز ہوکر کیا اور مدائن کو
واسطے اپنی بسر کرنے کے حمزہ سے طلب کر لیا خیال فرمایئے کہ جو بادشاہ ہفت کشور رہا ہو اُسے کسی مقام

پرپناہ نہ ملے خدا پرستون کے ہاتھ سے یہ خدا پرست ایسے زبردست ہین سخنگان نے ابھی سے اہل اسلام کی اتنسے برائی اور قوت کا ذکر شروع کر دیا بس ای بادشاہ آخر کو مدائن مانگ لیا سر کرنے لگا اُسی کی آمدنی ہین اور تمام ملکون پر اہل اسلام قابض ہوئے طومار شاہ نے کہا کہ آپ کا قطع کلام ہوتا ہی کہ حمزہ تھا کون اور نوشیروان سے وجہ عداوت کیا تھی جواب دیا کہ اسکا کل حال نوشیروان نامہ مین عداوت حمزہ کا حال سب تحریر ہی اُسکو ملاحظہ فرمالیجیے چونکہ یہ قصہ طویل ہی اور مجکو جلدی ہی کہ کسی طور سے خدمت خداوند آفتاب مین پہونچون اُنکی ملازمت کا بہت اشتیاق ہی حضوری حاصل کر کے سعادت کونین حاصل کرون شکر ہی کہ آپ کے نور قدم سے میری آنکھین روشن ہوئین مجکو آپکی بھی ملازمت کا نہایت اشتیاق تھا ایک مراد تو حاصل ہوئی ایسی لسانی سخنگان نے کی کہ کل اہل دربار مع طومار شاہ اُسکی تقریر کی تعریف کرنے لگے اور کہنے لگے اور دل مین خیال کرنے لگے کہ بہت مرد معقول ہی یہ لائق شاہون کی صحبت کے ہی جب یہ خداوند کی خدمت مین جائیگا خداوند اِسکو بہت پسند کرینگے اور اُسکی تقریر سُنکے بہت خوش ہونگے طومار شاہ نے کہا کہ ای سخنگان تم اِس قصہ کو مختصر طور سے بیان کرو پھر ہم کتاب مین تو دیکھ لین گے تمھاری زبانی مجکو سننے کا اب اشتیاق ہی سخنگان نے جواب دیا کہ آپکی صرف غلام نوازی ہی خیر سماعت فرمائیے اِسکا خلاصہ یہ ہی کہ سرزمین عرب مین ایک مقام ہی کہ اُسکا نام مکہ ہی اور یہ حمزہ عرب ہی اور یہ خیال رہے کہ عرب جوانمرد اور بے مروت ہوتے ہین کہ اِن خدا پرستون کا معبد ہی کہ جسکا نام خانۂ کعبہ ہی بس حمزہ خواجہ عبدالمطلب کا فرزند ہی اور عبدالمطلب مجاور خانۂ کعبہ تھے بس حمزہ مجاورزادہ ہی نہ کوئی ملک تھا نہ ایسی دولت وہ جو کعبہ مین لوگ آکر چڑھایا کرتے تھے اُسی پر بسر ہوتی تھی مگر عالی خاندان سے تھے لوگ عزت کرتے تھے جب حمزہ پیدا ہوا ہی تو نوشیروان نے اپنا پسر خواندہ کیا تھا اِس خیال سے کہ نوشیروان نے خواب دیکھا تھا بہت ہولناک اُسکی تعبیر اہل تنجیم نے یہ بیان کی تھی کہ خیبر مین ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ نام اُسکا ہشام ہوگا وہ تیرا تاج وتخت لے لیگا بس نوشیروان نے سوال کیا تھا کہ اُسکا قاتل کون ہی اُنھون نے بیان کیا تھا کہ اُسکا قاتل حمزہ ہی جو کہ سرزمین عرب مین مکہ مین خواجہ عبدالمطلب کے یہان پیدا ہوگا بس بادشاہ نے اپنے وزیر خواجہ بزرجمہر کو روانہ کیا تھا کہ تم جاکر اُس طفل کو پرورش کرو اور میرا فرزند کرو چنانچہ خواجہ بزرجمہر گئے یہ بھی مسلمان تھے اِنھون نے خوب اچھی طور سے اُسکی پرورش کی وہ لڑکا یعنے حمزہ جوان ہوا اور بہت زبردست پہلوان ہوا اُسنے کئی پہلوانون کو بادشاہ کے قتل کیا اب اُسنے ملک گیری پر کمر کسی جو ملک عرب مین تھے سب پر قبضہ کر لیا بادشاہ کو خبر ہوئی میرے پرداداے کے سمجھانے سے اُنھون نے یہ بادشاہ سے کہا کہ یہ تو آپ کا پسر خواندہ ہی اُسکی یہ کیا حرکت ہی کہ آپ ہی کے ملکون کو غارت کرتا ہی اور اپنا دین رواج دیتا ہی اِسکا قتل کرنا بہتر ہی کئی سردار روانہ کیے وہ حمزہ سے زیر ہوکر اُسکے شریک ہو گئے اُسی زمانہ مین نوشیروان کا تاج وتخت حشام نے شکارگاہ مین نوشیروان کو تنہا پاکر چھین لیا اور قید بھی کر لیا یہ خبر بادشاہ کو ہوئی تو کسی فطرت سے رہا ہوکر چلے آئے تھے مگر حشام تاج وتخت لیکر حمزہ سے لڑنے کو گیا تھا بس جب حمزہ سے مقابلہ ہوا حمزہ نے قتل کیا بعد اُسکے تاج وتخت لیکر حمزہ مدائن مین آیا بادشاہ کو تاج وتخت پا نوشیروان بہت خوش ہوا بڑا اعزاز کیا اب نمک حرامی کو حمزہ کی خیال فرمائیے کہ نوشیروان کی ایک دختر اور دو فرزند تھے دختر جو تھی وہ بہت حسین اور خوبصورت تھی کہ جسکا مثل نہ تھا اُسکا نام ملکہ مہرنگار تھا ایک فرزند کا نام ہرمز دوسرے کا نام فرامرز تھا حمزہ دختر نوشیروان مہرنگار پر فریفتہ

ہوا اور ملکہ حمزہ پر کیونکہ حمزہ بھی بہت حسین تھا بس پوشیدہ طور سے شب کو ملکہ کے پاس جانے لگا آئین بڑے بڑے معرکہ پڑے ہندوستان کو بادشاہ نے روانہ کیا بڑے بڑے قصہ ہوئے نوبت بایخجا رسید کہ بادشاہ نے حمزہ کے قتل کی بہت سی تدبیرین کین اور کئی مرتبہ اُسکی غیبت مین جبکہ وہ کسی مہم پر گیا ہوا تھا قصد کیا کہ دختر کا عقد کردون جب سامان عقد کیا وہ آگیا درہم وبرہم ہوگیا اُسی عرصے مین ملکہ کو حمزہ نکال لے گیا اب حمزہ سے اور بادشاہ سے بگڑگئی مقابلے ہونے لگے اُسی زمانے مین حمزہ زخمی ہوکر پردۂ قاف کو گیا وہان جاکر دیوؤن سے لڑا تمام سرکشان قاف کو زیر کیا بادشاہ قاف نے اپنی دختر کے ساتھ عقد کیا اٹھارہ برس پردۂ قاف مین رہا یہان اُسکا عیار ملکہ مہرنگار کو لیے لیے ملک بملک پھرا کیا نوشیروان اِسی فکر مین رہا کہ کسی تدبیر سے ملکہ ہاتھ آجائے ممکن نہوا حمزہ کا عیار خواجہ عمرو بن امیہ ضمری بلا کا عیار تھا ویسا نہوا ہی نہوگا چند واقعات سخنگان نے خواجہ عمرو کے بیان کیے اور پھر حمزہ کا قاف سے آنا اور ملکہ سے عقد کرنا بیان کیا اور نوشیروان کا ملک بملک تباہ پھرنا اور حمزہ کا عقب مین جانا آخر عاجز ہوکر ملک مدائن مین طلب کرکے بسر کرنا ہرمز و فرامرز کا خروج کرنا اور مقابلہ ہونا اور ہرمز وغیرہ کا فرار کرنا اور سبائل مین جانا بیان کیا اور کہا کہ میرے داداخداوند لقا کی درگاہ کے شیطان تھے اور اُنکو خداوند نے مشیر قدرت لقب خطا فرمایا تھا جیسے مجکو خداوند ارژنگ نے مگر مجکو ابھی عہدۂ شیطانی نہین عطا ہوا ہی بس اِس سبب سے مین ایرانی ہون یہ واقعہ ہی سخنگان نے کل حالات صاحبقران اول اور ثانی کے اور یہ بھی حال جو کہ میرے دہنی طرف بیٹھے ہوئے ہین جنکی زرہ مین زمرد جڑا ہوا ہی اور جو بائین طرف ہین جنکی یاقوت کی جڑاؤ زرہ ہی یہ تورج بن ایرج کے فرزند ہین جو کہ زمرد ثانی کے شریک رہے راوی نے بیان کیا ہی کہ سخنگان نے جو حالات نوشیروان نامہ و ہرمز نامہ و بالا باختر و لوک باختر و صندلی نامہ و ہوشربا و تورج نامہ و لعل نامہ مین تحریر ہین سب مختصر طور سے بیان کیے اور کہا کہ یہ سب کتابین ملاحظہ فرمالیجیے اب طومار شاہ وغیرہ کو سب حالات معلوم ہوئے اور کہا کہ خدا پرست بہت سرکش اور مغرور ہین خیر دیکھا جائیگا اِن سب کو ہمارے خداوند ایک پل مین غارت کردینگے سخنگان نے کہا کہ یہ جو آپ نے دریافت کیا کہ تمنے بطریق آفتاب پرستان کیون سلام کیا اِسکا سبب یہ ہی کہ مین نے جو دیکھا اور خیال کیا تو خداوند آفتاب کی بہت بڑی قدرت دیکھی بس ثابت ہوگیا کہ یہ خدا ہے برحق ہین اور سب باطل تھے کیونکہ مین عرض کرچکا ہون کہ زمانۂ خداوند لقا مین بھی ایرج نے آفتاب پرستی کو رواج دیا بہت بہت کرامتین ظاہر ہوئین تھین لقا نے بھی ایرج کی اطاعت کی تھی بس یہ مذہب قدیم ہی کسی مصلحت سے خداوند نے اپنے کو پوشیدہ کیا ہوگا اب پھر ظہور کیا اپنے نور سے عالم کو معمور کیا گوہر روز اپنا جمال سب کو صبح سے شام تک دکھاتے تھے مگر یہ نہین ظاہر فرماتے تھے کہ ہماری پرستش کرو نہ ابھی یہ امر ظاہر کیا بس جب یہ امر ہی تو مین نے خیال کیا کہ کیون گمراہی مین رہون بس اُسی طریقہ سے سلام کیا طومار شاہ وغیرہ بہت خوش ہوئے اور کہا کہ اِن لوگون مین تم بہت عقلمند ہو خداوند تمسے بہت خوش ہونگے اگر تم ایسی باتین خداوند کے روبرو کروگے سخنگان نے کہا کہ ای بادشاہ آپ مجکو خداوند کی خدمت مین پہنچادیجیے کیونکہ اب مجکو خداوند کی دوری ناگوار ہی اُنکی خدمت مین حاضر ہونے کا بہت اشتیاق ہی یہان ٹھہرنا بہت شاق ہی طومار شاہ نے یہ سُنکے حکم دیا کہ ہماری سواری طیار ہو ہم سخنگان وزیرارژنگ کو لیکر خدمت خداوند مین جائینگے یہ حکم دینا تھا کہ سب سامان سواری در دولت پر حاضر کیا گیا بس طومار شاہ و سرشار شاہ مع قیصور و حسام و شبرنگ و دیگر سرداران نامی کے چلنے پر آمادہ ہوئے کہ آکر

چوبدار نے عرض کیا کہ سواری در دولت پر موجود ہی بموجب حکم حضور یہ سننا تھا کہ طومار شاہ و سرشار شاہ مع اپنے سردارون و سختگان کے تخت پر سے اٹھے بیرون بارگاہ آئے دونون بادشاہ تخت پر سوار ہوئے سختگان اپنے خچری پر اور سب سردار مرکبون پر سختگان نے اپنا خچرہ برابر تخت کے لگا لیا وہ جو لاکھ سوار مسلح و مکمل دربارگاہ پر حاضر تھے وہ بھی ہمراہ ہوئے اور تیس ہزار جو سختگان کے ہمراہ آئے تھے بس طومار شاہ یہان سے روانہ ہوا جلوس سواری آگے آگے مگر ماہی مراتب نہ تھا اور سب جلوس تھا یہ تو یہان سے چلا وہان برجیس نے نکلکر دربار کیا سب اہل دربار لباسہاے نفیس سے آراستہ بیس لاکھ سپاہ زیر قلعہ صف بستہ طلائی خود سرون پر بازارین شہر کی و قلعہ کی پیراستہ اہل شہر پوشاک عمدہ سے مزین دوکانین آراستہ جب دربار آراستہ ہو چکا اُسوقت حجاب قدرت کے اندر سے صدا آئی کہ ای بندگان من آگاہ ہو کہ وزیر ارزنگ یہان آتا ہی بس سب اپنے قرینہ سے ہو جاؤ طومار شاہ اُسے لے کر چل چکا ہی چند سردار جائین اور در قلعہ پر کھڑے ہون اُسکے ہمراہ تیس ہزار کا لشکر ہی اُسکو بیرون شہر روکین اندر نہ آنے دین صرف سختگان و اسلم و دیلم و قرماسپ کو لائین مع چند ملازمون کے اور ہمارے بندگان خاص طومار شاہ و سرشار شاہ اور سردارون کو اور ہمارے لشکر کو بھی بیرون قلعہ صف بندی کا حکم دین جہان یہ بیس لاکھ صف باندھے ہوئے کھڑے ہون اور لشکر ارزنگ ایک طرف کھڑا ہوا اور جب سختگان قلعہ مین آئے اور قلعہ کی سیر کرکے دربار مین آئے تو صرف سختگان کو حجاب قدرت کے قریب طلب کیا جائے اور اُسکے سردار ہمارے سردارونا کے صف مین بٹھائے جائین ملازم ملازمون کے درجہ مین اُنکی کوئی ضرورت یہان آنے کی نہین ہی جو کچھ گفتگو ہوگی سب سماعت کرلین گے اور یہ مکان ایسا ہی کہ بالا سے نیچے کا حال ظاہر ہوتا ہی اور پائین سے بالا کا حال بس کیا ضرورت ہی اور کوئی سردار معزز نہ جائے کیونکہ وہ کوئی نامی آدمی نہین ہی گو کہ یہ ارزنگ کا وزیر ہی مگر لقا کے شیطان کا پوتا ہی اور یہ ارزنگ کوئی بادشاہ جلیل سے نہین ہی بلکہ اُسکے وزیر کے استقبال کے لیے سردار جائین یہ صرف لشکر کے بندوبست کے لیے کہ مین نے طومار شاہ کو اس امر سے آگاہ نہ کیا تھا کیا ضرورت ہی کہ لشکر غیر قلعہ مین آئے بس جب یہ حکم اندر سے حجاب کے جاری ہوا خونخوار شاہ نے سردارون کو دیا راوی نے بیان کیا ہی کہ چند سردار کم مرتبہ کے یہ حکم پاکر اپنے مقام سے اُٹھکر بیرون گنبد آئے مگر وہ بھی سرداران ارزنگ سے معزز تھے اور اعلے درجہ کے لباس سے آراستہ تھے اور درۂ قلعہ پر آکر کرسیون پر بیٹھ گئے کرسیان مرصع کار تھین یہان تو یہ بندوبست ہوا اُدھر برجیس نے حکم دیا کہ ایک چوکی چوبی برائے سختگان روبرو حجاب قدرت کے بچھائی جائے اُسیوقت چوکی بچھونچا دی گئی یہان تو یہ سب سامان ہو رہا ہی اُدھر طومار شاہ اُسی جاہ و حشم سے سختگان کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے داخل شہر ہوا تمام شہر مین ایک شور و غل ہی کہ ارزنگ کا وزیر آتا ہی اہل شہر برائے تماشہ جنکے مکان سر راہ ہین اپنے دروازون پر کرسیان بچھائے ہوئے اپنے دوستون سمیت بیٹھے ہین بعض اپنے مکان کے کمرون پر طوائفان شہر بناؤ کیے ہوئے کمرون پر بیٹھی ہین اُنکے بھی مکانون پر اہل شہر کا مجمع ہی کچھ لوگ دوکانون پر بیٹھے ہوئے ہین لاکھون آدمی ٹہل رہے ہین یہ غلغلہ جو ملکہ ثریاے سیمتن نے سُنا تو اپنی خواصون سے دریافت کیا کہ آج شہر مین غل کیسا ہی اُسدن وہ باغ کی سیر کو نہین گئی تھی اُنھون نے عرض کیا کہ کیا عرض کرین کہ مہمل بات ہی اُسنے کہا کہ بیان تو کرو انھون نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ کوئی شخص ارزنگ موا موئدی کا نامی ہی وہ آپکی تصویر کو دیکھکر آپ پر عاشق ہوا اور اُس نے نامہ خداوند کو تحریر کیا ہی

کہ ملکہ کا عقد میرے ہمراہ کردیجے کیونکہ مین بھی خدازادہ ہون ملکہ نے کہا کہ وہ کیونکر خدازادہ ہی انھون نے عرض کیا کہ کوئی خداوند لقا تھا گو اُسکو خداوند نے اپنا نائب کہا تھا اُسنے دنیا پر آکر دعوی کیا کہ مین خدا ہون جب وہ مرگیا تو اُسکا فرزند مرد ثانی تھا اُسنے دعوی کیا جب وہ مرگیا تو اُسکے فرزند ارزنگ نے دعوی کیا اِس طور سے خدازادہ ہی مگر یہ سب مرتد اور باطل خدا تھے بس جب یہانسے جواب صاف گیا تو وہ لشکر لے کر مقابلہ کو آیا بہت سے مقابلہ ہوئے آخرکو وہ عاجز ہوا ہر مرتبہ لشکر خداوند سے شکست کھائی اب اُسنے عاجز ہوکر درخواست صلح کی کی بس اُسکا وزیر واسطے گفتگو کے آتا ہی یہ سننا تھا کہ ملکہ آگ ہوگئی اور کہنے لگی کہ وہ کون حرامزادہ ہی جو مجھپر عاشق ہوا اگر مجکو پہلے سے معلوم ہوتا تو مین خود جاکر اُسکو قتل کرتی تمنے مجکو خبر بھی نہ کی خیر اب ذرا چل کر اُس نطفۂ حرام وزیر کی صورت تو دیکھون کہ کیا صورت ہی اور مین ایسی خوبصورت ہون کہ میرے اوپر لوگ عاشق ہونے لگے مجھسے تو بدصورت زیادہ کوئی عورت نہوگی بس راوی نے بیان کیا ہی کہ ملکہ بھی مع اپنی خواصون کے اپنے محل کے بالا خانے پر آکر متمکن ہوئین موتیون کی چلمنین پڑگئین اور اہل شہر کی بھی عورتین اپنے اپنے مکان پر چلمنین ڈالے ہوئے کھڑی تماشہ دیکھ رہی تھین یہان تو یہ حال ہی اُدھر جب طومار شاہ لشکر کو ٹھہراکر کے حد لشکر سے باہر ہوا سخنگان و دیلم و اسلم و قرماسپ و اہل لشکر ارزنگ نے دیکھا کہ ایک پختہ سڑک بنی ہوئی ہی اور دونون طرف سڑک کے نہر جاری ہی اور سبزہ لگا ہی اور باغ آراستہ ہین مقام بہت پرفضا ہی یہ دیکھتے ہوئے چلے آتے ہین کہ دور سے شہر پناہ کی دیوار اور پھاٹک نظر آیا ان سب نے دیکھا کہ وہ دیوار مثل آئینہ کے چمک رہی ہی اور پھاٹک بھی اُدھر پھاٹک کے ایک آفتاب بہت بڑا لگا ہوا ہی کہ وہ خود سے رہا ہی جب یہ سب قریب دیوار پہونچے تو دیکھا کہ دیوار گنگا جمنی ہی اور ایسی صیقل کی گئی ہی کہ مثل آئینہ کے معلوم ہوتی ہی اور پھاٹک کے پٹ طلائی ہین اور دونون طرف دو دو سو درہ ہین کہ نہین لوگ بیٹھے ہین سوارون کا پہرہ ہی نئی وردیان کارچوبی تنون مین خود نقرئی سرون پر ہین مرکبان ترکی ساز و یراق سے درست کھڑے ہوئے ہین قریب کوئی پانسو کے اُنکا پہرہ ہی پھاٹک پر جب اُنھون نے سواری طومار شاہ کی آتے ہوئے دیکھی سب صف باندھکر کھڑے ہوئے اور سلام کیا جیسے سخنگان وغیرہ نے اندر پھاٹک کے قدم رکھا ایک مرتبہ خود بخود صدا آئی کہ جو خداوند برجیس کی بس سواری مع لشکر کے داخل شہر ہوئی سخنگان نے شہر کو آباد رعایہ دل شاد ہر ایک گلی و کوچہ کو صاف و شفاف اور آئینہ بند پایا ہر مقام پر جو چوکی بازار دیکھی شہر کو کسی مقام پر ویران نہ پایا عمارت عمدہ و نفیس نہایت بلند ہر مقام پر کٹورہ کھنک رہا ہو گرم بازاری ہو رہی ہی اہل شہر کا ہر مقام پر مجمع ہی تاجر و جوہری اپنی اپنی دوکانون پر بیٹھے ہوئے ہین غل ہوا کہ وزیر ارزنگ کی سواری آئی سخنگان نے دیکھا کہ ہر مقام پر اہل شہر کا مجمع ہی اور اگر جوہری بازار ہی تو دونون طرف جوہری بیٹھے ہوئے ہین اِسی طور سے ہر بازار کو خیال فرمالیجیے بازارون کے نشان لوٹ رہے ہین اُنپر تصویر آفتاب کی بنی ہوئی ہی دلال بولی بول رہے ہین خرید و فروخت جاری ہی طوائفان شہر کمرون پر بیٹھی ہوئی ہین ہر مقام پر چمن لگے ہوئے ہین نہرین جاری ہین سوار و پیدل پھر رہے ہین مگر سب نفیس لباس سے آراستہ ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا یوم عید ہی آپس مین ہنس بول رہے ہین سخنگان کی جو صورت دیکھی اور خچری پر سوار تو باہم اشارے ہونے لگے اور کہنے لگے کہ واہ کیا صورت ہی کوئی بن مانس یا جانور ہی ہمنے تو آجتک اس شکل کا انسان نہین دیکھا سخنگان نے جو دیکھا تو اُس شہر کے زن و مرد کو خوبصورت اور حسین پایا گویا حسن اُن سب کے حصہ مین تھا وہ شہر غیرت دہ

لندن وچین تھا ہر زن ومرد سختگان کو دیکھکر ہنستا تھا اور کہتا تھا کہ خداوند ایسی صورت تو کبھی خواب مین بھی نہ دیکھی تھی یہانتک کہ طومار شاہ سختگان کو لے کر قریب قلعہ پہونچا سختگان نے قلعہ کو جو دیکھا تو بہت بلند تھا سر بفلک کشیدہ اُسکی ہر دیوار پر الماس کاری کی ہوئی روزن بنے ہوئے در قلعہ نہایت بلند اور وسیع تھا اُسپر آفتاب جو بنا تھا وہ خود ے رہا تھا اِسی آفتاب کی روشنی بارہ کوس تک جاتی تھی یہانتک زمرد سبز کا تھا اُسمین یاقوت کی کیلین تھین سختگان وغیرہ نے اور لشکر ارزنگ نے دیکھا کہ ایک لشکر کثیر زیر قلعہ صف بستہ ہی مگر سب کے سرون پر خود طلائی ہین وردیان نفیس ہین بس یہ دیکھتے ہوئے آگے بڑھے کہ جیسے ہی قریب در قلعہ پہونچے کہ وہ سردار اپنے مرکبون پر سوار ہوکر طومار شاہ کے پاس آئے سلام کیا اور کہا کہ حکم خداوندی ہی کہ تم اپنے لشکر کو بھی اور لشکر ارزنگ کو بھی بیرون قلعہ رہنے دو قلعے مین لانے کی کوئی ضرورت نہین ہی صرف تم اور تمھارے سردار اور سختگان اور اُسکے سردار اور چند ملازم بس یہ جو اُنھون نے کہا اور حکم سے خداوند کے آگاہ کیا طومار شاہ نے حکم دیا اپنے لشکر کو کہ تم اِس لشکر مین چلے جاؤ جو کہ صف آرا ہی بس وہ لشکر الگ ہوگیا اور اُس لشکر مین صف باندھکر شامل ہوگیا طومار شاہ نے سختگان سے کہا کہ آپ بھی اپنے لشکر کو حکم دین کہ وہ بھی صف بستہ ہو کیونکہ اندر قلعہ کے جانیکا حکم نہین ہی سختگان نے ناچار ہوکر حکم دیا لشکر ایک طرف صف باندھکر کھڑا ہوگیا بس سختگان واسلم ودیلم وقرماسپ وچند خدمتگار رہگئے اسی طور سے طومار شاہ وسرشار شاہ وحشام وشبرنگ وقیصور ودیگر سرداران نامی اور چند ملازم رہے سختگان نے دیکھا کہ در قلعہ پر ایک تختہ طلائی لگا ہوا ہی اُسپر بخط جلی زمرد سے لکھا ہی کہ این قلعۂ آفتاب نما مسکن خداوند برجیس اور لقا وزمرد ثانی وارزنگ کی مدت تحریر ہی بہت بڑا علم در قلعہ پر نصب ہی ایک ہزار سوار دن کا پہرہ ہی اسی طور سے ہر مقام پر تھا اور ہر مقام پر آفتاب کی تصویر بنی ہوئی تھی جب سے شہر مین آئے ہین کوئی مقام اُس سے خالی نہ تھا اور ہر مقام پر مدت لقا وغیرہ کی تحریر تھی اور صفت یہ تھی کہ خواہ لشکری ہو خواہ رعایا خواہ دوسرے شہر کا باشندہ خواہ مسافر سب کے سینون پر تصویر آفتاب کی لگی ہوئی تھی گرد اُسکے تعریف تحریر تھی بس سختگان مع اپنے ہمراہیون کے ہمراہ طومار شاہ کے داخل قلعہ ہوا سختگان وغیرہ نے قلعہ کو شہر سے زیادہ تر آباد پایا یہان کے باشندون کو شہر کے باشندون سے زیادہ خوبصورت دیکھا اور یہان کی کل عمارت طلائی پائی اور ہر مقام پر چمن دیکھے کہ طلائی ہین نقرئی زمردی یاقوتی اور ایک آسمان دیکھا کہ وہ بالاے قلعہ محیط ہی اور ایسا صاف وشفاف ہی کہ اُسپر جو عمارت بنی ہوئی ہی سب نظر آتی ہی اور سب باشندے اُس آسمان سے معلوم ہوتے ہین مگر بہت خوبصورت ہین کہ اُنکے رخون پر نگاہ نہین ٹھہر سکتی ہی اُس آسمان پر بھی چمن بندی کی ہوئی ہی اور ہر وقت بارش گل ہو رہی ہی صداے رقص ونغمہ آرہی ہی مگر کوئی معلوم نہین ہوتا ہی طومار شاہ سختگان کو سیر کراتا ہوا اور ہر مقام کو بتاتا ہوا کہ یہ خانہ اعیش ہی اور سب اُنکے حال سے آگاہ کرتا ہوا اور یہ بتاتا ہوا کہ یہ خانہ رزق ہی چلا آتا ہی اِسی طور سے شہر کے بھی کل حالات سے آگاہ کرتا تھا کہ یہ فلان کی عمارت ہی اور یہ فلان کی عمارت ہی ہر مقام پر پہرہ چوکی بیٹھا ہی بس اسی طور سے طومار شاہ سب حالات سے آگاہ کرتا ہوا در گنبد پر آیا کہ جہان خداوند برجیس خدائی کرتا تھا سختگان نے یہان سب سے زیادہ سامان پایا حاجب ودربان یساول وچوبدار پیدل وسوار لاکھون تھے سب نفیس پوش تھے قلعہ مین ہر مقام پر آفتاب بنا ہوا تھا در گنبد پر بھی آفتاب بہت بڑا لگا ہوا تھا اور نشان اُسکے بھی روشن تھے اور اُسی طور سے یہان بھی تختہ لگا ہوا تھا اور وہی الفاظ تحریر تھے اور وہ گنبد ایک طوال نیشب سبز کا

تھا بس طومار شاہ تخت پر سے اُتر کر قریب در آیا اور سب نے سجدہ کیا علاوہ سختگان و اسلم و دیلم و قرماسپ کے جب سجدہ کر چکے آسنان کو بوسہ دیا سر اُٹھایا اور سختگان سے کہا کہ آئیے یا خداوند بر جلیس کہکر اندر داخل ہوئے کسی نے نہ روکا کیونکہ طومار شاہ ہمراہ تھا اب سختگان نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا جلو خانہ ہی سب سامان سے آراستہ ہی اور دونون طرف غلامان زرین کمر کھڑے ہوئے ہین اور فرش مخمل سبز کا کیا ہوا ہی کہ جسپر طلائی کام ہی جب وہ جلو خانہ تمام ہوا دوسرے جلو خانہ مین آئے اُسکو اُس سے زیادہ آراستہ پایا یہان زیادہ غلام تھے یہان بھی کارچوبی فرش تھا اِسی طور سے پانچ جلو خانہ تمام ہوئے چھٹے جلو خانہ مین آئے یہان کی زمین نقرئی تھی اور اُسپر یاقوت و زمرد کی پچیکاری کی ہوئی تھی ساتوین جلو خانہ مین طلائی زمین تھی زمرد و الماس کی پچیکاری تھی آٹھوین جلو خانہ کی زمین یاقوت کی تھی اُسپر بھی زمرد و الماس کی پچیکاری تھی نوین جلو خانہ کی زمین زمرد کی تھی اُسپر یاقوت و الماس کی پچیکاری تھی جب سب جلو خانہ تمام ہوئے یہ خیال رہے کہ ایک جلو خانہ سے دوسرے جلو خانہ مین زیادہ تر سامان تھا سختگان وغیرہ کو حیرت پر حیرت ہوتی جاتی ہی جب سے داخل شہر ہوا ہی بہت حیران ہی کہ یہ نئے مقام مین یہان سب عجائبات ہین بھلا کون ایسے لوگون سے مقابلہ کر سکتا ہی کہ جہان یہ سامان ہو در اصل یہی خدائی کے معنے ہین اور یہ سامان ہو تو خدائی کیجاتی ہی سب کو زیر کر کے لشکر جمع کر لیا خدائی کرنے لگے خدائی کے لیے یہ سامان درکار ہین یہ سامان دیکھکر ہر ایک کہہ سکتا ہی کہ یہ خدا ہی ایسی خدائی تو لقمانے بھی نہین کی گو اٹھارہ ہزار ملک زیر نگین تھے کروڑون روپیہ تھا جو چاہتا سو کرتا مگر کیا کر سکتا تھا ایسے ایسے خیال کرتا ہوا سیر کرتا ہوا حیرت سے دیکھتا ہوا چلا آتا تھا بس جب جلو خانہ ختم ہوئے اُس مقام پر سب سے زیادہ بندوبست پایا ایک پردہ پڑا تھا طومار شاہ نے قریب پردہ پہونچکر کہا کہ اجازت ہی مین آؤن مع سختگان کے یہ کہنا تھا کہ پردہ خود بخود بلند ہو گیا کوئی بلند کرنے والا نظر نہ آیا اِن سب کو سوائے طومار شاہ وغیرہ کے حیرت ہوئی اب جو پردہ اُٹھا دیکھا کہ ایک زینہ بھی زمرد کا ہی اور گرد اُسکے طلائی کام کیا ہوا ہی بس طومار شاہ آگے آگے چلا عقب مین اُسکے سب کوئی پندرہ زینہ طے کیے ہونگے کہ ایک دروازہ زمردی نظر آیا اُسپر پردہ پڑا ہوا تھا اور وہان بھی پہرہ تھا مگر وہ سب جو کہ پہرے پر تھے خاموش کھڑے تھے اور ایک طلائی زنجیر لٹک رہی تھی اُسمین ایک گھنٹہ آویزان تھا طومار شاہ نے آگے بڑھکر وہ گھنٹہ ہلایا آواز آئی کہ برابر چلے آؤ تمھارے آنیکی اجازت ہی اِس صدا کا آنا تھا کہ خود بخود پردہ چرخی پر کھنچ گیا اب طومار شاہ اندر چلا جب جلو خانہ تمام ہوا اُسکے عقب مین یہ سب تھے سختگان نے دیکھا وہ ایک بہت وسیع درجہ ہی بشب سبز کا اُسمین فرش مخمل کا کیا ہوا ہی بس وہ درجہ لوگون سے مملو ہی مگر سب کی وضع خدمتگارون کی سی ہی سب دست بستہ صف بصف کھڑے ہین طومار شاہ کو سب نے سلام کیا طومار شاہ سلام لیتا ہوا برابر چلا گیا اُسکے جو ملازم تھے وہ طریقہ سے واقف تھے اُس درجہ مین ایک طرف صف باندھکر کھڑے ہو گئے سختگان کے ملازمون نے قصد جانے کا کیا جو کہ وہان پہرے پر تھا اُسنے کہا کہ تم لوگ اِسی مقام پر ٹھہرو اپنے مالک کو جانے دو تمھارے جانے کا حکم نہین ہی یہان کا یہی طریقہ ہی کہ ملازم اسی مقام پر رہتے ہین وہ ناچار ہو کر ٹھہر گئے طومار شاہ وغیرہ اُس درجہ کو تمام کر کے ایک دروازے پر پہونچا وہان بھی پہرہ تھا اور پردہ پڑا ہوا تھا یہ جاکر کھڑا ہوا اور کہا کہ مین حاضر ہون پردہ خود بخود بلند ہو گیا سختگان وغیرہ نے دیکھا کہ زینہ ہی یہ اُسپر روانہ ہوئے اُسی طور سے بعد زینے کے پھر دروازہ ملا اور پھر زینہ تھا اور پھر وہ پڑا تھا اور گھنٹہ لٹکتا تھا زنجیر کو حرکت دی پردہ اُٹھ گیا طومار شاہ اندر آیا اِس جلو خانہ

کے بعد درجہ ملایشب انگوری کا وہان سختگان نے دیکھا کہ ہزارون چوبدار ہین مگر سب مودب استاد
ہین سب نے سلام کیا طومار شاہ کے چوبدار اُس درجہ مین حسب قاعدہ کھڑے ہو گئے اور ایک نے
سختگان کے ہمراہ جو چوبدار تھے اُنسے کہا کہ تم بھی اِسی مقام پر رہو تمکو جانے کا آگے حکم نہین ہی وہ بھی
ٹھہر گئے اِسی طور سے تیسرا زینہ ملا اور اُسی طریقہ سے جو کہ پہلے اور دوسرے گذرا تھا گذرا تیسرے درجہ مین
مین پہونچے یہ درنقرئی تھا یہان یساول کھڑے تھے اِنکے ہمراہ کے بھی یساول وہین ٹھہر گئے یہ لوگ
چوتھا زینہ تمام کر کے اُسی طریقہ سے چوتھے درجہ مین پہونچے یہان سب مصاحب سردارون کے تھے
طومار شاہ وغیرہ کے مصاحب اُسی مقام پر رہے سختگان وغیرہ کے ہمراہ جو مصاحب تھے وہ پانچوین زینہ
کو طے کر کے پانچوین درجہ مین پہونچے یہان سامان میکشی تھا یہان کی زمین طلائی تھی بس اِس درجہ کو تمام
کر کے اور چھ زینون کو طے کر کے چھٹے درجہ مین پہونچے یہان سامان عشرت ہر قسم کا موجود تھا ساز ندے
موجود تھے ہر قسم کا ساز لیے ہوئے یہ سب ساتوین درجہ مین اُسی طریقہ سے یہ خیال رہے کہ اُسی طور سے
ہر دروازے پر پہرہ تھا اور پردہ تھا اِس درجے کی زمین سنگ مرمر کی تھی مگر بہت نفیس یہان مطربان
خوش گلو خوش آواز وحسین وصاحب جمال اُنمین ہر ایک زہرہ خصال مشتری تمثال تھی مگر سر جھکائے
ہوئے خاموش ادب سے بیٹھی ہوئی تھین ہر ایک در یائے جواہر مین اوسر تا پا غرق تھی اور یہ بھی خیال
رہے کہ سختگان نے ہر درجہ مین آفتاب دیکھا کہ لگا ہوا ہی اُسکی روشنی پھیلی ہوئی ہی بس اُسی طریقہ سے یہ
آٹھوین درجہ مین پہونچے یہان آکر دیکھا کہ ہزارون منشی ودبیر وصاحبان دفتر بیٹھے ہوئے ہین قلمدان
آگے رکھے ہوئے ہین طلائی میزون پر یہ درجہ بکھرا ج زرد کا تھا اِس درجہ کو طے کر کے نوین درجہ مین
پہونچے یہان دیکھا کہ افسران سپاہ مگر کم مرتبہ کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین سر جھکائے ہوئے سپر ین تلوارین
سامنے رکھی ہین یہان سختگان نے طومار شاہ سے پوچھا کہ یہ لوگ فوج کے افسر ہین طومار شاہ نے جواب
دیا کہ نہین بلکہ یہ لوگ کوتوالی کے ملازم ہین جو پیادے کوتوالی مین نوکر ہین اور جو سپاہی اور سوار
پہرے والے ہین اُنکے افسر ہین یہان سے آگے چلے دسوین درجہ مین پہونچے وہان بھی صاحبان سپر و
شمشیر کو سختگان نے کرسیون پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور یہ درجہ عقیق سرخ کا تھا طومار شاہ سے جو دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ اسمین پیادون وسوارون کے جمعدارون کی نشست ہی یہ اُنکا درجہ ہی ہزارون آدمی تھے
اُسی درجہ کو اور زینہ کو طے کر کے گیارھوین درجہ مین پہونچے وہ درجہ عقیق زرد کا تھا دریافت کرنے سے
ثابت ہوا کہ یہان تومندار سوارون وپیدلون کے ہین وہ بھی ہزارون تھے یہان سر اُٹھا کر جو سختگان
نے دیکھا تو جسقدر درجے باقی تھے سب کا حال معلوم ہوا کہ ہزارون آدمی ہر درجہ مین ہین اور سب کے
اُدھر جو درجہ ہی وہان ایک پردہ پڑا ہی اُسکے برابر کرسیون پر دو بادشاہ سرنگے بیٹھے ہوئے ہین اور کوئی
نہین اب زمین کیطرف جو دیکھا تو فرش مخمل گسترده تھا مگر جو درجے اُنھون نے ختم کیے تھے سب نظر آتے تھے دیلم وغیرہ
دیکھکر حیران ہوئے طومار شاہ سے دریافت کیا اُسنے جواب دیا کہ یہ قدرت خداوندی ہی کہ بالا والے
پائین والون کو دیکھ سکتے ہین وپائین والے بالا والون کو اور اسی طور سے ہر درجہ والے ہر درجہ والون کو
سختگان وغیرہ کو حیرت ہوئی گیارھوین درجہ کو طے کر کے بارھوین درجہ مین پہونچے وہان دیکھا کہ وہ درجہ
عقیق سبز کا ہی وہان بھی صاحبان لشکر موجود ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ رسالہ دار ہین کل لشکر کے جو کہ اسی
لاکھ سے کم نہین ہی تیرھوین درجہ مین پہونچے یہ درجہ عقیق سفید کا تھا یہان بھی لوگ تھے صاحبان سپاہ
سے سختگان نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ جو خاص سپاہ ہی خداوندے ردی کی یہ اُسکے جمعدار ہین

چودھوین درجہ مین پہونچے یہ درجہ کچھ اج سفید کا تھا یہان بھی لوگ بہت عمدہ پوشاک سے آراستہ وپیراستہ تھے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ تومندار ہین لشکر خاص خداوند کے پندرھوین درجہ مین جب پہونچے اُسکو زبرجد کا دیکھا اور وہان بھی اُسی طریقے کے لوگ تھے معلوم ہوا کہ یہ اُسی لشکر خاص کے رسالہ دار ہین سولھوین درجہ مین جب گئے اُسکو مرجان سرخ کا پایا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہان دونون لشکرون کے کم مرتبہ کے سردار ہین سترھوین درجہ مین جب گئے وہ درجہ نیلم کا تھا اُسمین بھی ہزارون آدمی تھے دریافت سے معلوم ہوا کہ اس درجہ مین سرداران ہر دو لشکر خاص وعام کے اعلے درجہ کے سردار ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ بس ان لوگون کے ہمراہ جس مرتبہ کا آدمی تھا اُسی مرتبہ کے درجہ مین رہگیا اٹھارھوین درجہ مین جب پہونچے تو سختگان نے دیکھا کہ میرے ہمراہ تو دیلم واسلم وقرماسپ ہین اور طومارشاہ کے ہمراہ سرشارشاہ وقیصور وحسام وشبرنگ اور جو اُس مرتبہ کا سردار تھا وہ ہی باقی سب اسے اپنے درجہ مین رہگئے سختگان نے نیچے کی طرف جو دیکھا تو ہر درجہ مین اپنے سردارون وطومارشاہ کے سردارون کو پایا اور سب کے نیچے کے درجہ مین دفتری ملازمان ہین اپنے ملازمون کو دیکھا کہ وہ لوگ پائین سے یہان کی سیر کر رہے ہین اُسکو بڑی حیرت ہوئی بس یہ درجہ فیروزے کا تھا یہان سب فیروزہ پوش تھے اور اسی طور سے جس درجہ کا جو رنگ تھا اُسی رنگ کا لباس وہان کے پہننے والون کا تھا اگر کوئی اور رنگ کا لباس پہن کر آیا اُسکا بھی لباس جب اُس درجہ مین پہونچا ویسا ہی ہو گیا یہ مقام زیادہ تر حیرت کا تھا کہ لباس کا رنگ کیونکر تبدیل ہو جاتا تھا بس اب جو سختگان نے اُن سب کو دیکھا پوچھا کہ یہان کون لوگ ہین طومارشاہ نے جواب دیا کہ یہان وزیران مملکت وسپہ سالاران لشکر ومصاحبان خداوند ومشیران سلطنت ہین سختگان نے کہا کہ اسقدر وزیر جواب دیا کہ خداوند کے وزیر ہین اور جو بادشاہ دیگر ملکون کے خداوند پر ایمان لائے ہین اُنکے وزیر ہین اور اُنکے سپہ سالار وسفیر دیگر اقالیم ہین اور سوداگر ہین بس اس مقام پر قیصور وحسام وشبرنگ رہگئے اِنکے دنگل آراستہ تھے اُنھون نے دیلم وقرماسپ وغیرہ سے کہا کہ اب آگے آپکے بھی جانے کی اجازت نہین ہی آپ بھی یہان تشریف رکھیے یہ لوگ ٹھہر گئے خود بخود تین کرسیان آکر آراستہ کی گئین یہ خیال رہے کہ سب درجون مین جہان سے کرسیان ودنگل شروع ہوئے ہین سب مرصع ہین اور طلائی ہین بس اُنیسوین درجہ مین سختگان اور طومارشاہ وسرشارشاہ یہ تین آدمی پہونچے یہ درجہ یاقوت کا تھا یہان سب یاقوت پوش تھے بس یہ دیکھکر سختگان نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین جواب دیا کہ یہ سب عزیزان خداوند ہین بس وہان سے بیسوین درجہ مین آئے یہ درجہ پھر زمرد کا تھا جیسے درجۂ اول تھا یہان سب سبز پوش تھے سرون پر تاج تھے تیم تختون پر بیٹھے ہوئے تھے اُنکے طریقہ سے سختگان کو معلوم ہوا کہ یہ سب بادشاہ ہین مگر دریافت کرنے سے ثابت ہوا کہ یہ اور ملکون کے بادشاہ ہین بس طومارشاہ وسرشارشاہ اُسی درجہ مین رہگئے اور کہا کہ آپ آگے تشریف لیجائین ایک دروازہ ملیگا اُسپر مہرہ ہوگا اُسپر جاکر یہ کہیے گا کہ مین وزیر ارژنگ حاضر ہون وہان پہرہ ستون قدرت کا ہی پردہ خود بخود اُٹھ جائیگا آپ اور کسی سے کلام نہ کیجیے گا جب پردہ اُٹھ جائے خاموش زینہ پر چلے جائیے گا جب زینہ تمام ہوگا پھر دروازہ پردہ ملیگا وہان بھی پہرہ ستون قدرت وید قدرت کا ہوگا اور گھنٹہ لٹکا ہوگا آپ اُسکو حرکت دیجیے گا پردہ اُٹھ جائیگا آپ جلوخانہ کوٹھی کرسے تیسرے دروازے پر پہونچے گا وہان پہرہ ستون قدرت اول کا ہوگا وہ آپ سے دریافت کرینگے کہ تم کون ہو جو ان سب درجون کو طے کرکے آئے ہو آپ کہیے گا کہ مین وزیر ارژنگ ہون بموجب طلب خداوندایا

اطلاع فرمائیے بس زیادہ اور کچھ نہ کہیے گا وہ یہ سنکے خاموش ہو جائیگا اور ایک مرتبہ گھنٹہ ہلائیگا بس جب وہ
کہے کہ جائیے اور پردہ اُٹھے اُسوقت آپ مؤدب اور خوب طریقۂ ادب سے جائیے گا کہ وہ مقام متبرک
ہے سوائے پیغمبرون کے اور کوئی نہین جاسکتا ہے آپ کا بہت پاس کیا گیا ہے جو آپ کو اُس مقام پہ جانیکی
اجازت ہوئی ورنہ کیا قدرت تھی سختگان نے کہا بہت خوب مین اُسی طریقہ سے دینہ کو ٹہر کر کے
جس طور سے طومارشاہ نے کہا تھا اور جلو خانہ کو طی کر کے آخر کے دروازے پہ پہونچا ان تینون دروازون
پر بڑے بڑے قوی ہیکل اور بڑے بڑے طویل القامت پہلوان نظر آئے اول جہان سے افسران لشکر کے
درجہ شروع ہوتے تھے اور پہلوانون کے وہ سب زبردست تھے ایک درجہ مین دوسرے درجہ سے
زیادہ قوی وطویل القامت تھے مگر یہ لوگ اُنسے بدرجۂ اولی قوی تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ جس
درجہ مین افسران کوتوالی تھے اُسی درجہ مین سب اسباب سیاست بھی تھا مثل جلادان مریخ صولت
وچشم کتان بہرام خصلت ودیگر قسم کا اسباب سیاست حدادہزاردن ہتھکڑیان بیڑیان لیے ہوئے موجود
تھے فرشتگان عذاب بھی تھے یہ سب طومارشاہ نے سختگان کو بتا دیا تھا یہ حقیر خدمت مین ناظرین
مین عرض کرتا ہے کہ مین اِس مقام کو بہت عمدگی اور ربط کے ساتھہ تحریر کرتا مگر بسبب طول کے
اختصار پر ختم کیا گو اگر تحریر کرتا تو بہت ہی عمدہ طریقہ ہوتا کیا کرون کہ ایک تو بابو صاحب کا حکم نہین ہے
کہ طول ہو بلکہ یہ حکم ہے کہ اِسی جلد مین سب حالات ہون کہ جس سبب سے میرا دولہ کم ہو گیا اور دوسرے
آپ لوگون کا خیال کہ آپ لوگ طول کو پسند نہین فرماتے ہین بس اگر اِس مقام پر کسی قدر طول ہوا ہو
تو اُسکو معاف فرمائیے گا کہ بدون اِسکے چارہ نہ تھا اگر مین درجون کا حال نہ تحریر کرتا اور کسی مقام پر ذکر
کرتا کہ فلان درجے کے لوگ مقابلے کو نکلے اُنکے نام حکم ہوا یا سختگان کی ہمراہی ہر مقام ٹھہرنے لگے تو
یہ اعتراض ہوتا کہ یہ بیان نہین کیا دوسرے مین عرض کر چکا تھا کہ گنبد کے اگیس درجہ ہین بس ضرور
ہوا کہ ہر درجہ کا حال تحریر ہو پس بطور مختصر تحریر کر دیا اِس طول کو معاف فرمائیے گا آپکی عنایت سے
بعید نہوگا بس جب سختگان اُس مقام پر پہونچا اور اُس پہلوان سے تقریر مذکورۂ بالا ہوئی بس اُسنے
وہ تقریر سُنکے گھنٹہ ہلایا اور گھنٹہ ہلا کر پردے کے پاس کھڑا رہا کہ خود بخود پردہ اُٹھا اُسنے اشارہ کیا سختگان
کو کہ جاؤ بس سختگان مع پاپوش کے چلا اُسنے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ یہ کیا بے ادبی ہے ایسے مقام متبرک
پر تو جاتا ہے اور پاپوش پہنے ہوئے اسکو اُتارتا جا سختگان نے پاپوش اُتاری اُسنے ہاتھ چھوڑ دیا یہ اندر
آیا وہان جو پہونچا دماغ اِسکا مشک وعنبر کی خوشبو سے معطر ہو گیا دیکھا کہ چارون طرف چمن جواہر کے
لگے ہوئے ہین اُنمین پھول کھلے ہوئے ہین اُس سے خوشبو چلی آتی ہے لوٹے انگنون کے رکھے ہوئے اُنمین
عود وعنبر ومشک سلگ رہا ہے وہ عجب مقام فرحت افزا اور راحت دہ ہے روح کو طاقت وقلب کو قوت
دل کو فرحت حاصل ہوتی ہے وہ درجہ ایک ڈال الماس کا ہے ہر در ودیوار سے صدائے نغمہ وسرود آرہی ہے
طائران خوش رنگ جو دیوارون پہ بیٹھے ہوئے ہین وہ چہچہہ زنی کر رہے ہین سب تعریف برجلیس مین
مصروف ہین اسنے یہ سمان دیکھکر طرف بالا کے دیکھا اُسی آسمان کو جو کہ قلعہ پر محیط تھا محیط پایا طرف زمین
کے دیکھا سب حال درجۂ آخر تک کا معلوم ہو گیا قلعہ کی طرف خیال کر کے دیکھا تمام عمارت قلعہ اندر سے
دیوارون کے اور سب سامان نظر سے شہر کی سمت کو خیال کر کے دیکھا تو جو دیکھہ آیا تھا سب نظر آیا ابتو
اسکو ایسی حیرت ہوئی کہ مثل آئینہ حیران وششدر ہو کر رہ گیا سکتہ کی نوبت پہونچی خاموش کھڑا ہے اور دل مین
کہہ رہا ہے کہ بیشک یہ کارخانہ خدائی کا ہے ضرور یہ خدا ہے یہ قدرت کسی ساحر مین نہین ہے کہ ایسے کام سحر سے لے

سوائے خدا کے یہ تو یہان یہ خیال کر رہا ہی اور ایک امر مین نے نہین بیان کیا پہلے اُسکو عرض کر چکا
تھا کہ ملکہ ثریا ے سیمتن بھی اِسکے دیکھنے کو اپنے بالا خانہ پر تشریف لائی تھی اُسکا حال نہین تحریر کیا
بس اب عرض کرتا ہون کہ جب اِسکی سواری یعنے سخنگان کی زیر قصر ملکہ پہونچی ملکہ نے جو سخنگان کی
صورت دیکھی اور دیلم و اسلم و قراسپ کی اپنی خواصون سے کہا کہ اِن مونڈی کاٹون کی کیسی صورت
خراب ہی اور کیسے بدشکل ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی کے غلام ہین یہ انسان ہین یا حیوان خداوند کبھی خواب
مین بھی ایسی صورت نہ دکھائین یہ کہتی ہوئی اور ارژنگ کو برا بھلا کہتی ہوئی اپنی خواصون سے یہ تقریر
کرتی ہوئی کہ جیسے یہ بدشکل لوگ ہین ویسے ہی اِنکے بادشاہ بھی ہونگے بالا خانہ سے ایوان مین آئی خواصون نے
ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ملکہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کیا شکل تھی ایک ہمارے خداوند کے بندے ہین کہ اُنمین
جو ہی وہ حوروپری سے حسین زیادہ ہی ملکہ نے جواب دیا کہ کیون نہون بندۂ خاص ہین یہ تو مرتد بندے ہین
خداوند اِنکو غارت کرین کہین ایسا ہو کہ اپنے خداوند اپنا عذاب نازل کرین ملکہ تو اسمقام پر تقریر کر رہی تھی وہان
گنبد مین سخنگان حیران و ششدر کھڑا ہی کہ یکایک ایک آواز مہیب آئی کہ او سخنگان کہان آیا ہی اور کیا
حیران کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی یہ مقام ایسا نہین ہی کہ تو یون بے ادب کھڑا رہے مؤدب ہو جا اور جس کام
کو آیا ہی اُسکو بیان کر اور اپنے مقام کو جا یہان زیادہ ٹھہرنے کا حکم نہین ہی یہ جو سخنگان نے سنا کانپ
گیا جو کچھ حیرانی تھی سب نکل گئی اپنے حواس مین آیا ایک مرتبہ بہت جھک کر اور ہاتھ باندھکر طرف
اُس پردہ کے جو کہ حائل تھا چلا وہان خونخوار شاہ و افریق شاہ کرسیون پر بیٹھے ہوئے تھے اُسنے
پہونچکر اور بہت جھک کر سلام کیا پہلے پردے کی طرف پھر چارون گوشون کی طرف مگر اس طور سے کہ
گویا گت ناچا سلام کر کے اُسنے ایوان کی چوکھٹ یعنے آستان کو بوسہ دیا اور پیشانی اُسپر ملی مگر یہ سلام
جو کیا تو بطریق آفتاب پرستان کیا اور کھڑا ہو گیا سر جھکا کر اسنے دیکھا کہ اُس مقام پر ہزارون آفتاب
ہین اور وہ پردہ جو ہی وہ گھڑی گھڑی رنگ بدل رہا ہی اور تمام ایوان مین مخمل کاشانی سفید کا فرش
کیا ہوا ہی اُسپر کام زردوزی بنا ہوا ہی اُسمین جواہرات لگا ہی موتی برابر بیضۂ مرغ کے ہین وہ موتی خود
بخود ٹوٹ جاتے ہین اُنسے خوشبو پیدا ہوتی ہی اور صدا آتی ہی کہ یا خداوند آفتاب دنائب خداوند بر جلیس
اور پھر برابر ہو جاتے ہین ہر دیوار و در سے یہی صدا آتی ہی یہ کھڑا ہوا سب کرشمہ اور تماشہ دیکھ رہا تھا
کہ اندر سے حجاب کے صدا آئی کہ ای خونخوار شاہ پیغمبر من سخنگان سے کہو کہ وہ یہان آئے اور اِس چوکی
پر جو کہ بچھی ہوئی ہی بیٹھ جائے ہم اُس سے سوال کرینگے اور جو وہ کہے گا اُسکا جواب دینگے بس یہ سنکے
خونخوار شاہ نے سخنگان کی طرف دیکھا اور اشارہ کیا کہ حاضر ہو طلب کیا ہی بس خونخوار شاہ کے
اشارہ کرنے سے سخنگان آستان ایوان کو چوم کر اور بہت جھککر تسلیمین کرتا ہوا ایوان مین آیا آتے ہی اسنے
پھر اُسی طور سے چارون طرف سلام کیا اور اپنے کمر و کولے کو مٹکا کر اور قصد کیا کہ حجاب کو بوسہ دے
کہ خونخوار شاہ نے بہ نظر تیز دیکھا تھم گیا اندر سے حجاب کے نقہہ کی صدا آئی اُسکی اِس حرکت پر اور
بہت سی حرکتین مسخرے پن کی کین کہ جو کہ باعث خوشی کا ہوئین اِدھر یہ قریب چوکی آکر کھڑا ہوا ہاتھ باندھے ہوئے
مگر اِدھر اُدھر برابر دیکھ رہا تھا اور سر ہلاتا تھا اور کمر و کولے کو پھر صدا آئی کہ ای خونخوار شاہ اِس سے
کہو کہ یہ چوکی پر بیٹھ جائے ہمنے اجازت دی کھڑا کہانتک رہیگا خونخوار نے سخنگان سے کہا سخنگان
نے پھر سب طرف سلام کیا اُسی طور سے اور چوکی کو بوسہ دیا یہ کہکر چوکی پر قدم رکھا کہ یا خداوند آپکی حفاظت
مین مین نے اپنی جان دی یہ کہکر چوکی پر دوزانو مؤدب سر جھکا کر بیٹھا مگر حرکتین مسخرے پن کی کیے جاتا ہی

جب یہ بیٹھ چکا تو اندر سے صدا آئی کہ اس سے پہلے دریافت کرو کہ تو تو مرد ایرانی تھا تیرا باپ ایرانی تھا پھر یہ کیا ہوا کہ تیرا باپ شیطان درگاہ لقا ہوا اور تو ابھی ارژنگ کی درگاہ کا شیطان نہین ہوا گو تیرے نام سے اور تیرے بزرگون کے نام سے ہم خوب واقف ہین مگر تو اپنی زبان سے بیان کر مع ولدیت اور اپنے آئینی حالت ایران سے بیان کر سختگان نے باشارۂ خوتخوار شاہ ہاتھ جوڑکر اپنا حال بیان کرنا شروع کیا اور کہا کہ ای خداوند نہ میرا نطفہ ایران مین رحم مادر مین قرار پایا نہ میرے باپ کا نہ معلوم کس مقام پر قرار پایا ہان میرا دادا ایرانی تھا اُسکا بھی نطفہ ایران مین قرار پایا تھا اور وہ پیدا بھی ہوا تھا میرا باپ اور مین تو نہ معلوم کہان پیدا ہوا میرا دادا خداوند لقا کا شیطان تھا میرا باپ زمرد ثانی کا شیطان تھا جسکی مذمت خداوند کے یہان ہر مقام پر تحریر ہی یہ دونون اسی قابل تھے کبھی کچھ نہ کرسکے خداوند پر تو ظاہر ہی کہ لقا کی لڑکیان جو کہ نور خالص سے پیدا ہوئین تھین خداپرستون کے ہمراہ نکل گئین وہ کچھ نہ کرسکا ہوین قبل اسکے کہ شادی ہو راہ سے خداپرست لیگئے جبکہ وہ لوگ اُنکو لیکر یہان شادی کرنے کو آتے تھے تو کیا کرلیا اُسکے علاوہ یہ بہت بڑی ذلت ہوئی کہ اُنکی ریش جسمن مین موتی تھے ایک عیار نے اُسپر پیشاب کرکے مونڈلی اُنکو خبر نہوئی نہین معلوم یہ کیسے خدا تھے کہ انکو خبر نہوتی تھی اگر کوئی فعل بد بھی کرتا تو خبر نہوتی اُنھون نے کیا کرلیا سوائے اسکے کہ مجکو رحم آتا ہی مین اِن لوگون کی قضا خلق کرنا بھول گیا ہون یہ بندے خوابی ہین اور کیا کیا سوائے ذلت وخواری اُٹھانے کے باوجودیکہ اٹھارہ ہزار ملک پر قبضہ تھا اور سب سجدہ کرتے تھے مگر ایک خداپرست کا بھی تو کچھ نہ بنا سکا جو اُنکا جی چاہا اُنھون نے لقا کی گت کی ویسے ہی زمرد ثانی تھے اور ویسا ہی ارژنگ ہی جیسے کسی نے مثل کہی ہی اور بہت ٹھیک کہی ہی سگ زرد برادر شغال دیگر گیا تری کیا کد دلعنت بہر دو بس اس ارژنگ کے ہاتھ سے ناک مین دم ہی اُس امر کی خواہش کرتا ہی کہ جو کہ اُسکے لائق نہین ہی بھلا خداوند خیال کرین کہ کجا نور خالص اور کجا یہ ظلمت کہان یہ پیوند ہوسکتا تھا مین نے لاکھ لاکھ سمجھایا نہ سُنا ایک ملک خداپرستون کا اُنسے مقابلہ کرکے لے لیا تو غرور ہوگیا اور دل مین یہ خیال کرلیا کہ مین خدا ہون اور خدا زادہ ہون اسکا سبب یہ تھا کہ کوئی زبردست سردار اُس ملک مین نہ تھا اور اِسقدر لشکر تھا کہ مقابلہ ہوتا اِسکے ہمراہ لشکر سولھ لاکھ کا تھا وہ لوگ دو لاکھ تھے مگر اُسپر بھی اُنھون نے ناک مین دم کردیا تھا اگر لشکر اُنکے پاس کثیر ہوتا یا کوئی سردار زبردست ہوتا یا اور ملکون مین اسکی خبر ہوجاتی تو میان کو بھاگتے راستہ نہ ملتا لقا وزمرد تو کچھ دونون مقابلہ مین بھی ٹھہرے تھے یہ تو ایسے بھاگتے کہ پھر اُس طرف کا رخ بھی نہ کرتے ایسی جوتیان کھاتے کہ صورت بچانی بھی نہ جاتی مگر وہ لوگ کیا کرتے ہر طرح سے مجبور تھے دوسرا سامان ہوگیا تھا وہ تو میرے سبب سے اور عشق کے سبب سے بچ گئے اِس عشق نے بچا لیا گو اُسکا انجام اچھا نہوا اُس سے زیادہ ذلیل ہوئے مگر اُن لوگون کے ہاتھ سے آبرو بچ گئی اُسکا قصہ بھی کہا اور یہ کہکر تمام حال خاور پر قبضہ کرنے کا اور عہد نامہ لکھنے کا اور ملک قاسم کے مقبرے کے منہدم ہونیکا اور اہل شہر کے بگڑنے کا بیان کیا اور کہا کہ اگر مقبرہ ذرا سا بھی منہدم کیا جاتا پھر تو قیامت آجاتی ارژنگ کا پتہ نہ ملتا خواجہ حسین کے آنے کا اور تصویر فروخت کرنے اور عاشق ہونے کا بھی حال کہا اور کہا کہ یہ کہکر اُس مقام سے اِس طرف کو راہی ہوئے کہ بعد عقد خداپرستون سے سمجھ لونگا بس یہ غرور ہوا کہ مین اب سب پر غالب آؤنگا یہان آکر وہ ذلت ملی کہ اب کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ساری تقدیر کرنا بھول گئے یہ حال اِسکا ہی بس یہ سب کے سب لائق لعنت اور مذمت ہین آواز آئی کہ تو نے نہ اپنا نام بیان کیا اور نہ اپنے بزرگون

کا نہ اُس عیار کا پہلے اِن سب نامون سے آگاہ کر پھر تمام حال خدا پرستون کا کہ کیونکر تو نے اُنکی بہت تعریف کی تھی اور بہت اُنکی قوت وطاقت کی حالت بیان کرتا ہی بس سب حال اُنکا ابتدا سے بیان کر کچھ رہ نہ جائے گو ہمپر ظاہر ہی مگر ہمارے اہل دربار اور بندے بھی سن لین جو حال تو فراموش کریگا ہمپر ظاہر ہی یا تو پوشیدہ کریگا ہم تجکو سزا دینگے سختگان نے جواب دیا کہ جہانتک مین نے اپنے بزرگون سے سُنا ہی اور مین نے کتابون مین دیکھا ہی اور جب سے مین نے ہوش سنبھالا ہی اور جو جو امر میرے سامنے گذرے ہین اور مجکو شنیدہ ہین اور دیدہ ہین مین سب بیان کر دونگا کبھی پوشیدہ نہ کرونگا اگر ایسی حرکت کرون تو ضرور سزا ملے یہ کہکر اُسنے پہلے اپنا نام بیان کیا کہ میرا نام سختگان ابن بختگان ابن بختیارک ابن بختک ابن القش ابن سگ سفید پھر اندر سے پردے کے قہقہہ کی صدا آئی اور کل درجون کے لوگ مسکرائے کیونکہ یہ امر ہر مرتبہ عرض کر چکا ہون کہ یہ صفت ہی جو یہان تقریر ہوتی تھی سب درجون کے لوگ ہنستے تھے آمدم برسر مطلب پھر صدا آئی کہ اسکی وجہ بیان کر کہ سگ سفید تیرا کون تھا کہا کہ میرا دادا اور سگڑ دادا تھا یہ خیال نہ کوئی نہ کرے کہ وہ اصلی سگ تھا اصل امر یہ تھا کہ القش کے دادا کے بہان کوئی لڑکا زندہ نہ رہتا تھا اُنھون نے اِس خیال سے سگ سفید نام رکھا وہ انسان تھا اُس عیار کا نام جو آپ نے دریافت فرمایا مین نام لیتے ہوئے خوف کرتا ہون گو اُنھون نے عیاری کو ترک کیا ہی اور خانۂ کعبہ مین جا کر بسے ہین مگر اُنمین اب بھی یہ قدرت ہی کہ وہ جہان چاہین چلے جائین میرے بزرگ اُس عیار کے ہاتھ سے بہت پریشان ہوئے میرے دادا اور پردادا کو اسقدر جوتیان ماریں کہ گنج ہو گیا وہ اثر ابتک نہ گیا اُنکی اولاد کے سر مین گنج ہوتا ہی خداوند ملاحظہ فرمالین میرے بھی سر مین موجود ہی یہ کہکر اور رفیدہ سر پر سے اُتار کر دکھایا کہ دیکھیے سب نے ملاحظہ کیا کہ کیسا اُسکا سر صاف صاف ہی ایک بال کا بھی نشان نہین ہی سختگان نے پھر سر پر رفیدہ رکھ لیا اور کہا کہ یہ نشانی موجود ہی کیونکر اُنکا نام لون دوسرے گستاخی ہی کہ اُنکا نام بہت ادب سے لیا جاتا ہی اگر مین نام لون اُسی طریقہ سے تو خداوند کو ناگوار ہوگا اور میرے اوپر عتاب ہوگا کہ میرے روبرو ایک بندے کا ادب کیا تو مین کیا کرون آواز آئی کہ تو شوق سے نام اُسی طریقہ سے لے ہمکو ناگوار نہوگا بس یہ سُنکے سختگان اُٹھا اور رفیدہ سر پر سے اُتارا چارون کونون کو سلام کیا بہت ادب سے پھر اور رسمات سلام کیے اُسکے بعد مشک کر اور سر پر ہاتھ پھیر کر اور یہ کہکر کہ مین آپ کا نام لیتا ہون ناچار ہون اور مین آپکی عادت سے واقف ہون کہ جب چار مرتبہ کوئی آپ کا نام لے اُس مقام پر آپ تشریف لاتے ہین مگر جب سے آپ نے عیاری ترک کی یہ عادت بھی چھوڑ دی خیر مین نام لیتا ہون یہ کہکر اور کہا کہ میرے سر پر آپکی مہربانی کی نشانی بھی موجود ہی جو کہ آپ نے میرے بزرگون پر عنایت فرمائی ہی بس یہ کہکر پہلے بہت بڑا القاب پڑھا اُسکے بعد بہت تعریف کی اُسکے بعد کہا کہ شاہزادۂ ولایت ادل شاہ عیاران دودمانۂ بیدرنگ قلعہ گیر بے جنگ شاہ عیاران عیار بیک طرار ریش تراشندۂ کافران سربرندۂ ساحران یعنے خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار یہ کہکر اور رفیدہ سر پر رکھکر بیٹھ گیا اور کہا کہ اُنھون نے عیاری کر کے ریش لقا کو پیشاب سے مونڈا تھا سختگان کی اِن حرکتون پر سب لوگ بہت ہنسے اندر حجاب کے برجلیس بھی بہت ہنسا اُدھر سختگان نے ابتدا سے نوشیروان نامہ سے لے کر اور آخر لعل نامہ تک کل حالات بیان کیے کوئی مقام نہ چھوڑا مین نے بسبب طول کے نہین تحریر کیے اُسمین لقا کی دخترون کا بھی بھاگنا اور جو جو گتین لقا کی خواجہ عمرو کے ہاتھ سے بنین اور دیگر عیارون کے ہاتھ سے اور عمرو ثانی کے

ہاتھ سے سب بیان کین اور کہا کہ ارژنگ کو ملک قاسم سے بہت دشمنی تھی کہ ملک قاسم ملکہ گیتی افروز
کو جبکہ وہ باکرہ تھی نکال لیگیا تھا بدیع الزمان دوسری دختر کو اسد نواسہ حمزہ پوتی کو لقا کی لیگیا
اور لقا کچھ نہ کرسکا سوائے خاموشی کے اُنھون نے مزے کیے لڑکے جنین اصل امر یہ ہی کہ جو کوئی عورت حسین وجمیل اور
خوبصورت لڑکی باکرہ ہمارے مذہب اور ہماری قوم مین یا دوسرے مذہب یا دوسری قوم مین جو کہ اہل اسلام کے
نزدیک کافر ہین ہوتی ہی وہ حصہ ہی اہل اسلام کا ضرور وہ لیجاتے ہین اور اپنا قبضہ کرتے ہین مین نے بہت سے
واقعات سنے اور دیکھے حقیقت یہ ہی کہ اگر کوئی لڑکی حسین وخوبصورت اور قومون اور مذہبون مین پیدا
ہوئی جبتک وہ مجرد رہی اور قابل شادی نہوئی اور اس قابل نہوئی کہ مرد کے کام مین آئے
اُسوقت ایک تو اُسنے اُسی مذہب اور ملت مین پرورش پائی اپنے ماں باپ کے گھر مین جب ان
سب باتون کے قابل ہوئی بس اہل اسلام لیگئے اور وہ بھی بخوشی چلی گئی دراصل وہ لوگ بہادر
بھی بہت ہین اور حسین بھی ہین کہ اُنکا بہادری اور خوبصورتی مین مثل ونظیر نہین ہی بس وہ اُنپر خود ہی
عاشق ہوجاتی ہی اور پھر اپنے ماں باپ کی دشمن ہوجاتی ہی اور مذہب اُنکا اختیار کرلیتی ہی بہت سے
ایسے واقعہ ہوئے کہ مین کہانتک بیان کرون وہ لوگ مرد بھی ایسے ہین کہ جاتے ہی حمل رہتا ہی اور
لڑکا پیدا ہوتا ہی تو وہ لڑکا اپنے ماں باپ سے زیادہ بہادر ہوتا ہی مجکو ایک امر کا بہت بڑا خوف ہی
جب سے مین یہان آیا ہون برجیس سمجھ گیا آواز آئی بس زیادہ بیہودہ نہ بک ورنہ زبان جل جائیگی
اور عذاب نازل ہوگا سختگان نے کانپ کر اور ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ مینے تو کوئی کلمہ خلاف نہین
عرض کیا اب مین اسکا ذکر بھی نہ کرونگا اور مین نور خالص ملکہ ثریا کی نسبت کوئی امر بدگمانی کا اگر
دل مین لایا ہون یا لاؤن تو خداوند میرے اوپر ضرور اپنا عذاب نازل کرین وہ ایسی نیک اور پارسا
اُنکی صورت کوئی دیکھ نہین سکتا ہی جبتک کوئی مثل اُنکے نور خالص سے نہ پیدا ہو اُسوقت تک ورنہ
وہ اسی طور سے رہینگی اُنکی طرف کون دیکھ سکتا ہی جو دیکھے وہ جلکر خاک سیاہ ہوجائے آواز آئی بس
اب زیادہ لسانی نہ کر اب یہ بیان کر کہ تو تو ارژنگ پرست ہی تو نے کیون آفتاب پرستون کے
طریقہ پر سلام کیا یہ سوال جب ہوا ہی کہ جب سختگان نے کل حال حمزہ کا ابتدا سے آخر تک اور
اُنکی اولاد کے حال بیان کرنے سے فراغت پائی اور یہ کہا کہ حمزہ کا حال ختم ہوگیا جب یہ سوال ہوا تو
اُسنے جواب دیا کہ مین ضرور ارژنگ پرست تھا اور ہون مگر مین نے خداوند کی ایسی قدرت دیکھی
کہ میرے ہوش جاتے رہے درجۂ گمان سے درجۂ یقین کا مرتبہ حاصل ہوا کہ ضرور آپ خدا ہین اور یہ
سب باطل اور کافر تھے بس مین نے اُسی طریقہ پر سلام کیا اور چارون طرف اس سبب سے سلام کیا
کہ خدا ایک مقام پر نہین ہی مجکو کیا معلوم کہ کدھر ہی پردے کے اندر کا حال کیونکر معلوم ہوتا بس مین نے
چارون طرف سلام کیا کہ تاکہ میرا اسلام قبول ہو برجیس ہنسا اور آواز آئی کہ تو بڑا عقلمند ہی خیر اب اپنے
مطلب اصلی کو بیان کر کہ تو کس ضرورت سے آیا ہی سختگان نے کہا کہ خداوند پر سب حال ظاہر ہی میرے
بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی آواز آئی کہ سن تو اسلیے آیا ہی کہ ہمسے اور ارژنگ سے صلح ہوجائے
اور ارژنگ ہماری اطاعت کرے یہ کہکر کل تقریر جو کہ ارژنگ سے سختگان نے کی تھی بیان
کی اور کہا کہ تو نے ارژنگ کو صلح پر راضی کیا ان پہلوؤن پر خیر اب تو بیان کر کہ کیا امر ارژنگ کو منظور
ہی کیا کیا شرطین کرتا ہین سختگان نے کہا کہ اگر آپ ناراض نہون تو مین بیان کرون آواز آئی کہ تو
شوق سے بیان کر تو تو پیامبر ہی تو ہمیشہ بیقصور ہی ہمکو جو کچھ عوض لینا ہوگا ارژنگ سے لین گے یہ سُنکر

سختگان نے عرض کیا کہ پہلی خواہش ارزنگ کی یہ ہو کہ میرا عقد ملکہ کے ہمراہ ہو جائے جس لیے مین
اسقدر زحمت اُٹھا کر یہان آیا ہون اور اتنی بڑی دولت بھی پائی لشکر بھی تباہ ہوا مال بھی برباد
ہوا پھر مطلب نہ حاصل ہوا بس خداوند میرے حال پر رحم فرما کر میری خواہش کو بر لائین اُنکے رحم و کرم
سے بعید نہوگا مین اپنی مراد دلی کو پہونچون اور میری آرزو قلبی بر لائیے کیونکہ مین اِس صدمہ سے مرا جاتا ہون
گو مین اُنکے برابر نہین ہون اور نہ برابری کا دعوی کرتا ہون مگر ہون خاندان بزرگ سے میرے بزرگ
خدائی کرتے آئے ہین اور مین دعوی کرتا ہون مگر خداوند کی موجودگی مین نہین اور ملکون مین جو کہ آبائی
ہین بس کیا نقصان ہوگا آیندہ خداوند کو اختیار ہو اب میری آبرو و زندگی خداوند کے قبضہ مین ہو چاہے
زندہ رکھین چاہے قتل کرین چاہے ذلیل و خوار کرین چاہے سرفراز یہ کہکر سختگان خاموش ہوا اِسی خیال
سے کہ جب اِسکا جواب ملے تو پھر اور عرض کرون اندر سے آواز آئی کہ تو سب بیان کرلے پھر
ہم سب کا ایک مرتبہ جواب دینگے مگر اُس آواز سے غصہ ظاہر تھا سختگان نے کہا کہ دوسری
خواہش اور شرط یہ ہو ارزنگ نے کہا ہو کہ مین اُسوقت خداوند کو سجدہ کرونگا کہ جب خداوند سب
خداپرستون پر اپنا عذاب نازل کرکے غارت کر دینگے اُسوقت مین ضرور سجدہ کرونگا اور جانونگا کہ ضرور
آپ خدا ہین گو اب بھی یقین ہو گیا مگر اُسوقت حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہوگا اور کوئی عذر کا موقع نہوگا
تیسری خواہش وہ شرط یہ ہو کہ جب آپ خداپرستون کو غارت کرلین اور سب ملک جو جو کہ اُنکے قبضے
مین ہین اُنپر آپ قابض ہو جائین اور تمام عالم مین آپ کا دین جاری ہو اُسوقت جو ملک میرے آبائی
ہین مجکو مرحمت ہون اور مین اُنمین جاکر خدائی کرون قبطول خدائی درست کردون بس جب مین خدا
ہونگا اور آپ بھی جو تقدیر کرونگا آپ سے رائے لیکر کرونگا کیونکہ آپ بڑے خدا ہونگے وہ ایسی ہوگی کہ پھر
کبھی خلاف نہوگی اور یہ بھی میری خواہش ہو کہ کسی طور سے مین اپنے آبائی ملکون پر قبضہ پاؤن اور اپنا
آبائی طریقہ اختیار کرون اور رہا یہ امر کہ اگر آپ یہ گمان فرمائین کہ خود کیون نہین خداپرستون سے مقابلہ
کرکے اپنے آبائی ملکون پر قبضہ نہین کرتا ہو تو اِسکا یہ جواب ہو کہ ابھی میری خدائی نے اچھی طرح شہرت
نہین پائی ہو نہ میرے پاس اُنکے مقابلہ کے قابل لشکر ہو بس مین اِسی فکر مین تھا کہ کوئی تو معین و مددگار
ایسا زبردست ہو کہ جو اُنکو غارت کرے بس جب مین نے خواجہ حسین سے یہان کی حالت سُنی بہت
خوشی ہوئی اُسوقت خیال کیا کہ آپ سے کمک طلب کرون جب اُسنے تصویر دکھائی تو مین ملکہ پر بہت
فریفتہ ہوا اور اِس امر سے اور خوش ہوا کہ اب سلسلہ قرابت بھی ہو جائیگا ضرور پاس ہوگا بس اِسی خیال
سے نامہ تحریر کیا جواب نامہ یہانسے سخت گیا اُسوقت کچھ جمعیت آگئی لشکر لیکر اُتر آیا گو یہ بہت بڑی خطا
ہوئی اُسکی سزا پائی بس اب میرا قصور معاف کیا جائے اور میری اطاعت ساتھ اِن سب شرطون کے
قبول فرمائی جاوے اور لشکر میرے ہمراہ کیا جائے کہ مین اُسکو لے کر خداپرستون پر روانہ ہون اور جو ملک
اُنکے قبضہ مین ہین اُنکو غارت کرتا ہوا اُنکے سر پر پہونچون اور مقابلہ کرون آپ عذاب نازل کرکے
اُنکو غارت فرمائین بہتر یہ ہوگا کہ خود خداوند بھی تشریف لیچلین فرشتہ قدرت کے کہنے سے کہ یا تو کل
آکر اطاعت کرو تمکو مہلت دی جاتی ہو ورنہ بعد گذرنے میعاد مقررہ کے تمپر عذاب نازل ہوگا کہ تم
سب غارت ہو جاؤگے خوف پیدا ہوا کہ اسقدر مقابلہ کیے تو کیا ہوا سوائے شکست کے ضرور ہم سب
غارت ہونگے اپنے مشیرون سے جو صلاح کی اُنکی بھی رائے ہوئی کہ اِن شرطون پر صلح کرلو آپ کے کرم و
رحم سے اور بندہ پروری سے بعید نہین ہو کہ آپ میری خواہشون کے موافق منظور نہ کرین میری اطاعت

اِن شرائط سے منظور فرماکر مجکو اپنے بندون مین سرفراز فرمائیے مین ادنا آپ کا بندہ ہون بس میری یہ
خواہش ہی جو کہ مین نے اپنے وزیر کے ذریعہ سے آپکی خدمت مین عرض کی آیندہ آپ کو اختیار ہی سخنگان
نے اپنی تقریر کو ختم کیا اِس طور سے اور اِس چرب زبانی اور لسانی سے کی کہ برجیس بہت خوش ہوا
گو بعض بعض مقام پر غصہ آیا مگر وہ ایسا چالاک تھا کہ ایک امر اپنے مطلب کا کہتا تھا اور پھر ایسی تعریف
کرتا تھا کہ غصہ فرو ہوجاتا تھا اور یہ بھی کہا کہ ارزنگ نے قبول کیا کہ بعد قبول کرنے میری اطاعت
کے مجکو طلب فرماکر اپنی ملازمت سے سرفراز فرمائیے کیونکہ مین آپ کا خورد ہون اور آپ بزرگ ہین
ہر طرح سے اور یہ بھی عرض کیا کہ یہ جو مین نے تقریر و شرائط اپنے وزیر کی زبانی عرض کرائے ہین
اگر کوئی لفظ خلاف شان و شوکت و مزاج کے ہو اور کوئی گستاخی ہوئی ہو اُسکو از راہ بزرگی معاف
فرمائیے گا کیونکہ از خوردان خطا و از بزرگان عطا کا مصداق ہوجائے مین نے تو اپنے نزدیک کوئی
ایسی لفظ نہین استعمال کی ہی کہ جو کہ خلاف ہو اور یہ بھی عرض کیا ہی کہ جب سب امر طے ہوجائین تو ایک
اقرارنامہ و عہدنامہ باہم تحریر ہوجائے تاکہ مین اپنے قول و اقرار سے نہ منحرف ہون آپکی نسبت تو
ایسا گمان کرنا بالکل خلاف ہی اور بہت بڑی گستاخی ہی صرف اپنے قول کی پابندی کے لیے کہ شائد
بھول جاؤن تو اپنی تحریر دیکھکر نادم ہون اور عذر کرلون بس اور زیادہ کیا عرض کرون آپ خود
میرے دل کے حال سے واقف ہین آپ کے روبرو عرض کرنا بالکل حماقت ہی یہ کہکر سخنگان
خاموش ہوا اور اِس شعر پر اپنی تقریر ختم کی شعر منت انچہ حق بود گفتم تمام ✤ تو دانی دیگر بعد ازاین
والسلام ✤ دیگر اگر بخشے ذہے رحمت نہ بخشے تو نشکایت کیا ✤ سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے
جب سخنگان خاموش ہوا اور کچھ کلام نہ کیا تو آواز آئی کہ تو اپنی تقریر کو ختم کرچکا اب جواب دیا
جائے یا کچھ اور کہنا ہی اُسنے عرض کیا کہ مین نے ارزنگ کی پیامبری کو تمام کیا اب کچھ نہین
عرض کرنا ہی جواب کا امیدوار ہون جو جواب مرحمت ہوگا وہ جاکر اُسنے کہدونگا مین تو پیامبر
ہون مین یہ عرض کرتا ہون کہ اُسنے اول جو خواہش کی ہی وہ تو نہایت درجہ بیجا ہی اُسکا قبول ہونا تو
محال ہی یہ اُسکا خام خیال ہی باقی اور شرائط تو قبول ہونگے ضرور ارزنگ ذلت اُٹھائیگا یہ سودا
نہ اُسکے سر سے نکلے گا نہ وہ اپنی اچھائی کا اور آرزو اپنی کنار مین دیکھے گا یہ سودا اُسکو تباہ کرے گا
اسقدر تو برباد کیا اور زیادہ تباہ ہوگا جبتک اِس امر سے باز نہ آئیگا اُسوقت تک اُسکا دامن امید
گل آرزو سے نہ بھریگا اُسوقت تک جبتک نہ یہ خیال کریگا کہ اِس امر کو ترک کرو ملکہ کے وصل
سے دست بردار ہو اور یہ آرزو نہ کرو اُسوقت اپنی کنار مین شاہد امید کو نہ پائیگا اور محال ہے
اُس سے بس اور سب امر بھی محال ہین اپنی رائے حضور مین ظاہر کرتا ہون اگر حضور اِس امر کو اِس
امر کو اِس طور سے قبول کرین کہ اپنے تئین جب ہم خدا پرستون سے مقابلہ کرکے اُنکو غارت کردینگے
اور اُنکے مہم سے فراغت پائین گے اُسوقت ہم اِس امر کو قبول کرینگے اور تمہارے ساتھ عقد کردینگے
تو کوئی نقصان حضور کا نہو گا آیندہ حضور کو اختیار ہی یہ جو سخنگان نے کہا آواز آئی کہ تو پیام لے کر آیا ہی
یا ہمکو رائے دینے بس تو اپنا منصب جو تھا ادا کرچکا اب جو تو نے کوئی کلام کیا تو سزا ملیگی ہمسے جواب سن
ہم کوئی تیرے تابعدار ہین یا تو ہمارا مشیر ہی جو ہم تجھ سے رائے لین تو بھی احمق ہی اور تیرا بادشاہ بھی بیوقوف
مصرعہ وزیرے چنین شہریارے چنان ✤ اب خاموش رہ ہم جواب دیتے ہین اگر اس امر کی اُسکو صلح
منظور ہوگی تو صلح ہوگی ورنہ کل اُسپر اور اُسکے لشکر پر اُسکے عذاب نازل ہوگا ہمکو بخوبی معلوم ہی کہ اُسنے تمکو یہ

اجازت دی ہی کہ جو تیرا جی چاہے وہ کرنا اور جسطور سے تیری رائے ہو عہد و اقرار کرنا ای سختگان
جواب سُن یہ جو اُسنے خواہش کی ہی کہ عقد ہو جائے یہ خواہش اُسکی بالکل بیکار ہی یہ امر تو نہایت دشوار
ہی تو نے اُسکو سمجھایا بھی نہین کہ یہ کیا امر کہتے ہو اُسکے دماغ سے ابھی تک یہ بات نہین نکلی ابھی اُسکے
سر پر ولولۂ عشق سوار ہی خیر ہمکو کیا باوجودیکہ اتنی بڑی ذلت اُٹھائی اسقدر زحمت گوارا کی اُسپر بھی اُسکو
ہوش نہ آیا ہم اُسکا انتظام کیے دیتے ہین اُسکے سر پر سے جن عشق کو اُتارتے ہین وہ بغیر سزا پائے
ہوئے اپنی اِس حرکت سے باز نہ آئیگا جو امر ہماری مرضی کے خلاف ہی وہ ہر مرتبہ اُسی کی خواہش کرتا ہی
ہم جواب سخت دے چکے ہین بڑا بے غیرت ہی جو پھر اِس امر کو زبان پر لایا تو بتا کیا سمجھکر اُسنے یہ خواہش
ظاہر کی اُسکو ہمسے کیا برابری کا دعوی ہی اُسکا داد امرتھا ہمنے اُسکو خلق کیا اُسنے ہمسے انحراف کیا اُسکا
انجام کیا ہوا کہ دوسری قوم کے لوگون سے ذلیل کرایا آخر کو مارا گیا جو کہ ایسا ہوا اور کوئی اُسکی وقعت نہو
پھر بھلا کیونکر ہو سکتا ہی کہ اُس سے سلسلۂ رشتہ داری کیا جائے بس اُس سے کہنا کہ اِس امر کو اپنے دل
سے بھلا دے اور اسکا خیال بھی نہ لائے ورنہ بہت خراب ہوگا اگر نہ دست بردار ہوگا تو مفت جان
برباد ہوگی آیندہ اُسے اختیار ہی یہ کہکر بہت کچھ سخت و سست لقا وزمرد و ارزنگ کو کہا اور کہا
اسی مین خیر ہی اُس سے کہدینا کہ اب کبھی ملکہ کا نام بھی زبان پر نہ لائے ورنہ غضب خداوندی مین مبتلا
ہوگا اور بہت ذلیل ہوگا ابھی کچھ نہین ہوا ہی اور دوسری شرط جو اُسنے کہی ہی اُسکا جواب یہ ہی کہ ہمکو کیا
ضرورت ہی کہ بیکار کو لشکر کشی کرکے خداپرستون پر جائین اور اُن سے مقابلہ کرین جبکہ وہ ہمارے دشمن
نہین ہین اپنا دشمن بنائین اگر یہ امر ہمکو مدنظر ہوتا تو ابتک ہم نہین رہتے اُنکو غارت ہی کر چکے تھے
بس جب وہ دھیان مین آئیگی یا آتی اُس سے سمجھ لیا جاتا تو وہ خداپرستی ترک کرتے یا ہم اُنکو غارت
کرتے گو قصد نہ تھا مگر خیر جبکہ ارزنگ نے ہمارے دامن مین آکر پناہ لے اور ہمکو اپنا معین مقرر کیا
ایسی حالت مین ہمکو بھی لازم ہوا کہ اُسکی کمک کرین اور خداپرستون سے مقابلہ کرین اور اُنکو غارت کرین
کیونکہ اب اُنکو زمانہ بہت ہوا ہی اور بہت سر اُٹھایا ہی تمھارے قول سے معلوم ہوتا ہی کہ اُنھون نے بہت
سرکشی پر کمر کسی ہی اور بہت سے ملک اُنکے قبضہ مین ہین سختگان نے عرض کیا کہ ملک کیسے نصف دنیا
پر اُنکا قبضہ ہی گو وہ بھی بندے ہین مگر ابتک میرا پاس بہت ہی کیونکہ تو نے یہان آکر پناہ لی ہی اور یہ ایک
حجت پیش کی ہی کہ مین اُسوقت سجدہ کرونگا کہ جب آپ خداپرستون کو غارت کرینگے بس ہمپر فرض ہوا
کہ یا تو اُنسے مقابلہ کرکے اُنکو بھی آفتاب پرست کرین یا غارت کرین ہمکو کیا ضرور ہی کہ ہم اپنا لشکر
تیرے ہمراہ کرین کہ تو جاکر مقابلہ کرے جبکہ تیرے بزرگ اُنسے ہمیشہ شکست کھاتے رہے اور مغلوب
رہے تو کیونکر اُنپر غالب آئیگا تو بھی مغلوب ہوگا میرا لشکر بھی بدنام ہوگا بس مین خود اُنکے مقابلے کو
لشکر لے کر چلونگا مگر شرط یہ ہی کہ ارزنگ یہ خیال کرلے کہ اب کبھی ملکہ کا نام بھولے سے بھی زبان
پر نہ لائے تو اِس صورت مین یہ شرط اُسکی قبول ہی اور اطاعت بھی صرف اُسکے یہان آنے کے سبب
سے یہ امر گوارا کیا جاتا ہی اور اُسکے عجز و انکسار کرنے سے ورنہ ہمکو کوئی ضرورت نہ تھی سبب اِسکا یہ ہی
کہ ہم رحم دل ہین اُسکے عجز و انکسار پر ہمکو رحم آگیا ہمنے قبول کرلیا سختگان نے عرض کیا بہت آپکی
بندہ پروری ہوئی خدا کو یہی امر زیبا ہی کہ جو جو کچھ عرض کرے اُسکو قبول کرے آواز آئی کہ بہت
لسانی نہ کرسن یہ جو اُسنے شرط کی ہی کہ جب آپ خداپرستون کو غارت کرلین اور تمام عالم پر آپکا
قبضہ ہو جائے اُسوقت میرے ملک آبائی مجکو حوالہ فرمائیے تاکہ مین اُنپر قبضہ کرکے قبول خدائی درست

کرون اور خدائی کرون بس مجکو کیا ضرورت ہی کہ جبکہ مین ارزنگ کی خاطر سے مرتکب اس امر سے
کہ وہ میرے پاس عاجز ہوکر پناہ لایا اور یہ شرط کی اپنے اُن بندون کو کہ جنکو مین نے ہر ایک پر غالب
رکھا ہی اور اُنکو اپنے ید قدرت سے بنایا ہی اور تمام زور و طاقت اُنکو دیا ہی غارت کرون ایک دین جاری
کرون پھر یہ امر کرون کہ کچھ ملکون پر ارزنگ کا قبضہ کراکے اُسکو اجازت دون کہ وہ خدائی کرے
پھر دو مذہب ہون جب ارزنگ کے پاس کچھ لوگ جمع ہون اور لشکر ہوجائے وہ دعوی کرے
کہ مین خدائے برحق ہون اور برجیس و آفتاب باطل کیا خوب مین خود اپنے ہاتھ سے قصہ مول
لون اور در دسر خرید کرون یہ کون عقلمندی اور دانائی ہی بالکل یہ امر خدائی کے خلاف ہی کہ اپنا برابر والا
پیدا کرون اُسوقت تم سب لوگ اعتراض کرو کہ اگر ارزنگ خدا نہ تھا اور خدا زاد و نہ تھا تو کیون
خداوند نے قبول کیا اور حکم دیا کہ ان ملکون پر تم اپنا قبضہ کرو اور خدائی کرو ہان یہ شرط اس طور سے قبول
کی جاتی ہی کہ جب سب ملکون پر اور تمام دنیا پر میرا قبضہ ہو اور خدا پرست میرے عذاب مین مبتلا ہوکر
غارت ہون اُسوقت ارزنگ اپنے آبائی ملک لے لے اور وہین حکومت کرے اور وہان کے
لوگ اور خود ارزنگ میری خدائی کے قائل ہون تو کیا نقصان ہی ورنہ اُسکی خواہش کے موافق
ہمکو قبول نہین ہی جو اُسکا جی چاہے وہ کرے یہ جو سخنگان نے سنا دل مین خیال کیا کہ یہان اسوقت تو
اس بلا کو دفع کرنا ہی جو یہ شرط کرین قبول کرلو کہا کہ یہ بھی ارزنگ کو قبول ہی اسی طور سے کہ جسطور سے
آپ نے بیان فرمایا آواز آئی کہ وہ جو اُسکی خواہش تھی اور ہی کہ مین اپنے آبائی ملکون پر قابض ہون بس
وہ مطلب اُسکا حاصل ہی مگر اسی شرط سے کہ جب مین خدا پرستون کو غارت کرلون اور ارزنگ میرا دین
قبول کرے اور اپنے آبائی طریقہ کو ترک کرے اور اُسکے جاری کرنے کا نہ قصد کرے اور نہ ملک کا خیال
دل مین رکھے تو اُسکی اطاعت قبول ہی ورنہ قبول نہین ہی اُسکی خاطر سے ہم خود اپنے مقام سے حرکت
کرینگے گو ہمارا قصد نہ تھا مگر اُسکی خاطر ہمکو از حد منظور ہی یہ جو ہمنے اُس پر اور اُسکے لشکر پر عذاب نازل
کیا یہ صرف چشم نمائی تھی اور اُسنے جو خطا کی تھی کہ اس غرور مین لشکر لیکر آیا اور مقابلہ پر آمادہ ہوا
اور مقابلہ کیے یہ نہ خیال کیا کہ مین بندہ ہوکر خدا سے مقابلہ کرتا ہون اُسکو یہ خیال تھا کہ مین ہی خدا
ہون میرا باپ خدا تھا اور دادا اور یہ نہ جانتا تھا کہ خدائے باطل ہین اور تجھ اصلی خدا خداوند آفتاب
ہین اگر پہلے ہی یہ درخواست کرتا کہ میری ملک فرمائیے مین خدا پرستون کے ہاتھ سے بہت عاجز ہون
یہ امر نہ کرتا کہ نور خالص کی نسبت خیال فاسد کرتا تو یہ نوبت کیون آتی بس جیسی حرکت کی اور جیسا
کیا ویسی سزا پائی جب غرور دماغ سے برطرف ہوا اور سب بل نکل گیا اب ساری شیخی اور وہ غرور
کہ مین خدا ہون اور خدا کا بیٹا ہون اور پوتا ہون سب معلوم ہوتا ہی کہ جاتا رہا فوراً ہی شکست کھانے
سے یہ خوف غالب ہوا کہ ایسا نہو کہ عذاب نازل ہو جان ایسی عمدہ شئی ہی بخوف جان اطاعت
کرنے پر راضی ہوئے مگر ابھی کچھ غرور اور یہ خیال باقی ہی کہ مین خدا ہون اور میرے باپ دادا خدا
تھے جو یہ خواہش ظاہر کی کہ مین بعد فراغت مہم اہل اسلام اُسکو سبائل وغیرہ دون اور وہ خدائی
کرے ابھی اسقدر اثر ہی دوسرے یہ خیال ہی کہ مین عالی خاندان ہون میرے ساتھ عقد ملکہ کرکے بھیجے
کہنا کہ کیون اسقدر مغرور رہوا ہی کیا ابھی اچھی طور سے یہ نشۂ غرور سر سے نہین گیا ہی بس اگر تجکو قبول ہون جو
شرطین کہ مین نے ابھی بیان کی ہین تو میری خدمت مین آ ورنہ تو جان اور تیرا کام اور یہ بھی کہنا
کہ اگر تو خیال کرے کہ جب مین خدمت مین جاؤنگا تو مجکو خاص مقام پر طلب فرمائین گے یہ کبھی نہوگا

تیرا بھی یہان آنا دشوار تھا چونکہ پیام لیکر آیا تھا اِس سبب سے یہان طلب ہوا ورنہ جہان سب ملکون کے وزیر تھے اُسی مقام پر تو بھی رہتا ہم تجھ سے بہت خوش ہوئے تو اگر منظور کرے تو ہم تجکو اپنی درگاہ کا شیطان مقرر کرین اِس سے یہ امر ہوگا کہ جب ہم دربار کیا کرینگے تو تجکو یہان طلب کر لیا کرینگے اور قصر خدا پرستون کا سُنا کرینگے تو خوب بیان کرتا ہی اگر یہ امر نہ قبول کریگا تو یہ ہوگا کہ جہان اور سب وزیر ہین اُس مقام پر تو بھی بیٹھا کریگا اور ارژنگ تو اُسی درجہ تک آئیگا کہ جہان اور ملکون کے بادشاہ اُنھین کے درجون مین اسکو بھی جگہ ملیگی یہان آنا محال ہی یہ بھی کہدینا اگر ان سب امرون پر منظور ہو تو خیر عہدنامہ تحریر کیا جائے وہ اُسپر اپنے دستخط مع اپنے سردارون اور اپنے بھائی کے کردے اور ایک نقل اپنے پاس رکھے اور اصل ما بدولت کے دفتر مین داخل کرے یہ سنکے سخنگان نے ہاتھ جوڑکر جواب دیا کہ یہ آپکی عزت افزائی اور غلام نوازی ہی ورنہ مین کس قابل ہون میرے نہ ہے نصیب اتنی قسمت کہ آپ مجکو اپنی درگاہ کا شیطان مقرر فرمائین اور اِس مقام تک آنے کی اجازت ملے یہ میرا مقدر کب تھا آپکی مہربانی اور بندہ پروری سے کیا بعید ہی کہ جو کچھ نہود و کم ہی مین کیون نہ قبول کرونگا مجکو بدل قبول ہی یہ کہکر اور کھڑے ہوکر بہت ادب سے چارون طرف جھک کر سلام کیا اور بہت تعریف برجیس کی کی اور عرض کیا کہ حکم فرمائیے عہدنامہ تحریر ہو سب شرطین قبول ہین اگر ارژنگ نہ قبول کریگا تو مین زبردستی قبول کراؤنگا ورنہ مین اُسکے پاس سے آپکی خدمت مین چلا آؤنگا یہان مجکو بہت آرام ملیگا اور راحت آواز آئی کہ تجکو اختیار ہی سخنگان نے عرض کیا کہ وہ حضور عہدنامہ پر دستخط سب کے کراکے اور اپنی مہر کرکے کل لیکر حاضر ہوگا آواز آئی کہ جو سردار اور پہلوان و افسر جس مرتبہ کا ہوگا اُسکو اُس درجہ مین جگہ ملیگی سخنگان نے عرض کیا کہ بہت خوب آواز آئی کہ ای خونخوار شاہ دبیر کو حکم دو کہ جو شرائط تمنے بیان کیے ہین یہ ایک پرچہ قرطاس پر تحریر کرکے حاضر کرے اور جب وہ لائے تو اُسکو دیکھکر سخنگان کو دینا وہ پھر ارژنگ کے اور اُسکے بھائی کے اور دستخط سردارون کے وافسران کے و پہلوانون کے کراکے حاضر کرے بس اُسوقت خونخوار شاہ نے دبیر کو حکم سے خداوند کے آگاہ کیا طریقہ یہ ہی کہ ایک پرچہ پر لکھدیا میز و قلمدان دونون کے روبرو رکھا ہوا ہی بس اِدھر کوئی حکم صادر ہوا اُنھون نے قرطاس پر تحریر کیا بس وہ حکم جسکے نام ہوا وہ کاغذ خود بخود اُڑکر اُسکے پاس پہونچگیا وہ اُسکے انتظام مین مصروف ہوا بس جب خونخوار شاہ نے قرطاس پر تحریر کیا وہ کاغذ افسر دفتر کے پاس گیا اُسنے اُسوقت دبیر کو طلب کرکے حکم دیا کہ عہدنامہ تحریر کرو یہ عرض کر چکا ہون کہ جو یہان تقریر ہوتی ہی سب سنتے ہین اور سب کو یاد رہتی ہی ہر درجہ والے سنتے ہین بس دبیر شرائط سُن چکا تھا اُسنے وہ شرائط تحریر کیے یہ تو تحریر کر رہا ہی وہان آواز آئی کہ ای سخنگان یہ بیان کر کہ آجکل خداپرست کہان ہین اُسنے عرض کیا کہ جب سے امیر ثانی یعنے صاحبقران ثانی فورج وزمرد ثانی کو قتل کرکے مع ایک سو چالیس سردارون کے طرف خانہ کعبہ کے گئے اور اپنے مقام پر شہزادہ بدیع الملک کو صاحبقران کر گئے اور لقب صاحبقران ثالث کا دے گئے پس شاہزادہ بدیع الملک نے بعد حاصل کرنے خزانہ طلسمی کے مع کل لشکر کے طرف نہ طاق کے کوچ کیا کیونکہ آئینہ اندام جادو حاکم طلسم اشراقیہ یعنے طلسم آئینہ بھاگ کر نہ طاق کو گیا ہی اور صاحبقران ثانی بدیع الملک کو تاکید کر گئے ہین کہ بدون قتل آئینہ اندام جادو کے تم آرام نہ کرنا اور جن جن ملکون مین کافر مقیم ہون سب کو قتل کرکے قبضہ کر لینا بس بدیع الملک عقب مین آئینہ اندام کے گئے ہین

جب ارزنگ نے خروج کیا تھا اور قصد لشکر کشی کیا تھا تو نامہ ایوان تاجدار خداوند نہ طاق کا آیا تھا کہ تم یہان آؤ اور اہل اسلام سے مقابلہ کرو کیونکہ وہ لشکر کثیر لے کر میری طرف آئے ہین اور دیکھو کہ کیونکر یہان غارت ہوتے ہین تمھارا ہی نفع ہو بس ارزنگ نے طرف نہ طاق کے کوچ کیا تھا اُس زمانہ مین خداپرست دشت فرحت افزا مین مقیم تھے اور بندوبست مقابلہ کر رہے تھے اور بلکہ یہ بھی سُنا تھا جبکہ ہم ملک خورشید نگار مین تھے جو کہ جاے ولادت ارزنگ ہی کہ جو ملک قرب وجوار دشت بہار افزا مین تھے اُن سب پر خداپرستون نے قبضہ کر لیا ہی مگر نہ طاق پر اِس سبب سے نہین گئے ہین کہ ایک دریاے سبز رنگ حائل ہی اُسکی بربادی کی فکر مین خضر ان بن عمرو ثانی جو کہ عیار ہی شاہزادہ بدیع الملک کا اور مثل خواجہ اول یعنے عمرو اول و خواجہ ثانی یعنے عمرو ثانی کی بھی فکر مین گیا ہی بس ارزنگ لشکر لیکر طرف نہ طاق کے چلا راہ مین خاور ملا خیال ہوا کہ جو ملک اہل اسلام کے ہین اُنکو غارت کرتے ہوئے بر سر اہل اسلام نہ طاق مین پہونچو چنانچہ ویسا ہی کیا خاور کو غارت کیا اور اُسپر قبضہ کیا کوچ کرنے کا قصد تھا کہ مقبرے کا قصہ رو بکار ہوا اُس سے فرصت نہ ملی تھی کہ اِدھر کو آنا ہوا مگر راہ مین سُنا تھا کہ خضر ان نے عیاری کر کے آفتاب جادو و سحر ان جادو و ماہیان طوفان کش جادو کو مار دریا برد ہوا لشکر کوچ کر کے ملک یقینیہ پر پہونچا یقین سے مقابلہ ہوا آخر کو یقین بھی مسلمان ہوا محرابیہ پر لشکر اسلام گیا وہان بھی بہت بڑا مقابلہ ہوا محراب شاہ بھی شریک ہوا اور مسلمان ہو گیا چونکہ ایک ساحر اور ایک ساحرہ سُنا گیا ہی کہ اہل اسلام کی شریک ہو گئی ہی وہ رو اروی کر کے لیے جاتی ہی بس اور جو ملک راہ مین ملے وہ سب بادشاہ بدون مقابلہ شریک ہوئے اب سُنا ہی کہ لشکر سمندریہ پر فروکش ہی اور سمندر شاہ سے جو کہ حاکم سمندریہ ہی برابر مقابلے ہو رہے ہین اِسکے بعد نہ طاق ہی بس آجکل اہل اسلام سمندریہ پر ہین ابھی کسی کو نہ شکست ہوئی ہی نہ ظفر بلکہ کئی مرتبہ سمندر جادو نے شکست کھائی ہی مگر مقابلہ کر رہا ہی بس اہل اسلام سمندریہ پر ہین یا خداوندا اگر حکم ہو تو مین کچھ عرض کرون آواز آئی کہ بیان کر سخنگان نے عرض کیا کہ خداوند کو اِس معرکہ سے تو فرصت ہو گئی اب خداوند یہ تدبیر کرین کہ لشکر کو حکم فرمائین کہ وہ آمادہ ہو سفر کے لیے بس خداوند لشکر کثیر ہمراہ لیکر اور ارزنگ کو لیکر برائے غارتگری اہل اسلام کوچ فرمائین تاخیر نہ فرمائین اگر اہل اسلام نے نہ طاق فتح کر لیا تو اُنکو اور زیادہ قوت ہو جائیگی کہ وہان خزانہ کثیر اور مال کثیر ہی ایک تو وہ لشکر کثیر رکھتے ہین دوسرے اور لشکری قوت بھی ہو جائیگی تیسرے یہ ہوگا کہ جو عزیز و اقارب اہل اسلام کے ہین سب ایک مقام پر جمع ہو جائین گے اُسوقت بڑی دقت ہوگی اِسی سے جو خداوند نہ طاق پر پہونچ جائین گے تو بہت اچھا ہوگا مین ہمراہ ہونگا جو جو ملک درمیان ہین اور سپاہ کثیر رکھتے ہین اُنکو خداوند کے ہاتھ سے غارت کرا دونگا اور اُنپر خداوند کا قبضہ ہو جائیگا بس خداوند اُن ملکون پر جو کہ اہل اسلام کے قبضہ مین ہین اپنا قبضہ کرتے ہوئے اور اہل اسلام کو غارت کرتے ہوئے بدیع الملک کے سر پر پہونچ جائین اِس سے یہ نفع ہوگا کہ جب یہ آفت اہل اسلام پر آئیگی تو ایک دوسرے کی کمک نہ کر سکے گا یہ خیال ہوگا کہ اگر ہم اُسکی کمک کو گئے اور یہان کوئی بلا نازل ہوئی تو بڑی خرابی ہوگی اور اہل اسلام کی قوت کم ہوگی بدیع الملک کے پاس جو لشکر ہی سو اُسکے اور کوئی نہوگا کیونکہ یہ لوگ تو یہان غارت ہو چکے ہونگے بس اِس سے بہتر کوئی تدبیر انکے غارت کرنے کی نہین ہی اور اگر یہ سب ایک مقام پر جمع ہو گئے تو پھر خداوند کو انکے غارت کرنے

مین بڑی مشکل ہوگی آیندہ مرضی مولا از ہمہ اولیٰ میری عقل مین جو آیا عرض کر دیا آواز آئی کہ تیری راے بہت ٹھیک ہی ہم خود اسی تدبیر مین تھے جب سے ہمنے اپنے علم خدائی سے معلوم کیا تھا کہ تو براے صلح آتا ہی اس سبب سے کہ تو عقلمند ہی ہمنے اپنی درگاہ کا شیطان کرنا تجکو چاہا ہی ایسا ہی ہوگا مین پرسون تک یہانسے کوچ کرونگا اگر ارژنگ نے عہدنامہ پر مہر کر دی پس تو اہل اسلام کے ملکون کو میرے لشکر سے غارت کرانا مین اپنا عذاب نازل کر دیا کرونگا اُن لوگون پر جو نافرمانی کریگا اور جو اطاعت پر راضی ہوگا اُسپر نہین سختگان نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا اگر خداوند اس طور سے تشریف لیجائین گے اول تو یہ ہوگا کہ دین آفتاب پرستی کو رواج ہوتا جائیگا ملکون پر قبضہ ہوتا جائیگا دوبارا زحمت نہ کرنا پڑے گی دوسرے اہل اسلام بہت جلد غارت ہونگے آواز آئی کہ اسی طور سے کیا جائیگا یہ تقریر ختم ہوئی تھی کہ ایک چوبدار خود بخود ظاہر ہوا اُسنے کچھ کاغذ خونخوار شاہ کو دیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب دبیر عہدنامہ لکھ چکا اُسنے اپنے افسر کو دیا افسر نے اُسکو دیکھکر اور ہاتھ بلند کرکے کہا کہ یہ عہدنامہ حاضر ہی بس یہ چوبدار اسی غرض سے مقرر ہی کہ جو نامے اور کاغذ تحریر ہو آئین تو ہم تک پہونچا دینا یہ کسی کو معلوم نہین ہوتا ہے سواے اس درجہ کے لوگون کو کہ جہان پر جلیس ہی جہان یہ کہا کہ یہ کاغذ حاضر ہی اور ہاتھ بلند کیا اُسنے لے لیا اور یہان پہونچا دیا بس جب خونخوار کو وہ عہدنامہ لاکر دیا خونخوار نے دیکھکر اور پڑھکر اور کھڑے ہوکر عرض کیا کہ عہدنامہ طیار ہوکر آگیا حاضر ہی آواز آئی کہ تم دیکھکر سختگان کو دیدو اور کہدو کہ اسپر مہر و دستخط کراکے اور نقل کراکے روانہ کر دے نقل وہان رہنے دے خونخوار نے وہ عہدنامہ لاکر سختگان کو دیا اور جو حکم تھا اُس سے آگاہ کیا سختگان نے عرض کیا کہ کل خود ارژنگ لیکر حاضر ہوگا اور اب مین رخصت ہوتا ہون تاکہ جاکر اُسکا بندوبست کرون آواز آئی کہ جاؤ خونخوار شاہ کو حکم ہوا کہ طومار شاہ وغیرہ سے کہو کہ لشکر کو جائین جب کل ارژنگ آئے تو اُسکے ہمراہ کل لشکر لیکر آئین لشکر کو چھاؤنی مین اُترنے کا حکم دین اور خود مع کل سردارون کے دربار مین مع ارژنگ کے حاضر ہون اور لشکر ارژنگ کو بیرون شہر قیام کرنے کا حکم دین اور ایک خلعت گران قیمت سختگان کو اور ایک ایک خلعت علے قدر مراتب اِسکے ہمراہیون کو علاوہ اہل لشکر کے مرحمت ہو اور ایک ایک سو روپیہ کل اِسکے ہمراہ کے لشکر کے آدمیون کو سرکار مابدولت سے دیا جائے بس یہ دونون حکم لکھکر خونخوار شاہ نے روانہ کیے طومار شاہ وغیرہ تو آمادہ ہوئے ایک حکم خزانچی کو گیا وہ فوراً دو لاکھ روپیہ کے لیکر بیرون قلعہ آیا اور کل لشکر ارژنگ کو جو کہ ہمراہ سختگان کے آیا تھا سو سو روپیہ دیا اور ملازمون و چوبدارون تک کو اُدھر داروغہ توشک خانہ خلعت کی کشتیان لے کر درگنبد پر حاضر ہوا یہان انتظار کر رہا ہی کہ خزانچی نے روپیہ تقسیم کرکے یہ کاغذ پر تحریر کیا کہ تعمیل حکم سرکار کی گئی وہ کاغذ دفتر مین آیا اور وہ اُسی چوبدار کے ذریعہ سے خونخوار شاہ کے پاس پہونچا اُسنے دیکھکر مہر کر دی اسی طور سے توشک خانہ کے داروغہ کا بھی کاغذ آئیگا اُسپر بھی مہر کر دی جائیگی بس سختگان چوکی پر سے اُٹھا اور بہت جھک کر چارون کو سلام کیا اور خونخوار شاہ و افریق شاہ کو سلام کیا اور ایوان سے آکر ایوان کے آستان کو بوسہ دیا پیشانی ملی اُسکے بعد پچھلے قدم اُس دروازے تک آیا اور پھر سلام کرکے اندر دروازے کے داخل ہوا بس زینہ طے کرکے اُس درجہ مین آیا جہان طومار شاہ وغیرہ تھے وہ اُسکے ہمراہ ہوئے حاصل کلام یہ کہ جو جو لوگ سختگان کے اور طومار شاہ وغیرہ کے جن جن درجون مین تھے سب ہمراہ ہوتے گئے یہانتک کہ بیرون گنبد آئے داروغہ نے ہمراہیان سختگان کو حسب

لیا قنت مع سختگان کے خلعت دیے یہ سب خلعت پاکر بہت خوش ہوئے کوئی خلعت انمین ایسا
نہ تھا کہ جو گران قیمت نہو بس قلعے سے باہر آئے اور سوار ہوکر اسی طور سے شہر کی سیر کرتے ہوئے بیرون
شہر آئے طومار شاہ اسی طور سے اپنے لشکر مین آیا سختگان سے کہا کہ بارگاہ مین تشریف لیچلو سختگان
نے کہا کہ اب جاؤنگا بس سختگان وہانسے بھی رخصت ہوکر اور اپنا لشکر ہمراہ لے کر روانہ ہوا اور
لشکر آفتاب پرستون سے نکل کے اسنے حکم دیا کہ ڈنکا بجے اور علم بلند ہون بس بموجب حکم کے
سب سامان درست ہوا ارژنگ کی طرف سختگان چلا یہان ارژنگ انتظار کر رہا تھا کہ ہرکاردن
نے آکر خبر دی کہ وزیر اعظم آتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ طومار شاہ نے بھی لشکر مین آکر دربار کیا اور
ہرکارے روانہ کیے کہ خبر لاؤ کہ ارژنگ کیا کرتا ہی آیا وہ عہد نامہ کرتا ہی یا نہین ہرکارے اسی وقت روانہ
ہوئے یہان طومار شاہ انتظار مین ہرکاردن کے بیٹھا ہوا ہی ادھر جب ہرکاردن نے ارژنگ کو خبر
دی اسنے چند سردار برائے استقبال روانہ کیے یہ ادھر سے چلے سختگان مع جاہ وحشم کے داخل لشکر ہوا
اسی طور سے لشکر کو طی کرکے قریب بارگاہ پہونچا وہ سردار آکر ملے اسنے دربارگاہ پر پہونچکر سب سامان
کو رخصت کیا لشکر اپنے مقام پر جاکر فروکش ہوا بس سختگان مع کل سردارون کے جو کہ برائے استقبال
آئے تھے اور جو کہ ہمراہ تھے داخل بارگاہ ہوا سب مقام مجرا گاہ پر سے مجرا بجالائے اور اپنے اپنے مقام
پر پہونچے سختگان بیٹھا جب سب بیٹھ چکے اسوقت سختگان نے کل حالات بیان کیے ابتدا سے طومار
شاہ کے پاس جانا اور جو حالت لشکر کی دیکھی اور اسکا لے کر شہر مین جانا اور شہر کی کیفیت اور
وہان کے باشندون کا حال اور جو جو واقعات دیکھے تھے وہ سب بیان کیے اور قلعے کے دروازے
پر جو تحریر تھا وہ سب بھی بیان کیا داخل قلعہ ہونا قلعے کی کیفیت وہان کے سب مقامات کی حالت
بیان کر رہا ہی اور بہت تعریف کرتا جاتا ہی گنبد مین سب درجون کا حال برجلیس کے قریب پہونچنا جواب
سے آواز آنا باہم تقریر ہونا اور عہد نامہ تحریر ہونا کل حال ابتدا سے انتہا تک اپنے لشکر مین آنے
تک کا اور خلعت پہننے تک کا بیان کیا ذرا سا نہ چھوڑا اور عہد نامہ پیش کیا اور کہا کہ ان سردارون کی
اور چترنگ کی اور چترنگ کے سردارون کی مہر و دستخط اور اپنی فرمائیے اور نقل کرا کے اپنے
پاس رکھیے اور اصل لے کر کل چلیے اور ملاقات فرمائیے یہ طریقہ ملاقات کا ہی کہ جس درجہ مین
سب بادشاہ ہونگے اسی مین آپ کو جگہ ملیگی اور مجکو تو شیطان درگاہ کا خطاب ملگیا آیندہ آپکو
اختیار ہی اگر اسکے خلاف عمل مین لائیے گا تو عذاب نازل ہوگا اور مین تو آپ کے پاس سے
چلا جاؤنگا یہ کہکر خاموش ہوا ارژنگ نے جو عہد نامہ پڑھا بالکل اس تقریر کے خلاف پایا
سختگان سے کہا کہ یہ تو ان شرائط کے خلاف ہی سختگان نے کہا کہ آپ کیسے نادان ہین بھلا
کیونکر وہ شرائط جو کہ بیان کیے تھے قبول کرتے ہین وہ ہی سب شرطین سوائے عقد ملکہ کے ہین
وہ انھون نے نہین قبول کین ہین باقی کوئی ایسی شرط نہین ہی کہ نہ قبول کی ہو اور وہ کیونکر اس امر کو
قبول کرتے کہ مین خدائی کرون اور ارژنگ بھی اسمین یہ شرط ہی کہ بادشاہت کرین اپنے آبائی ملکون
مین پھر سختگان نے اپنا شرطون کو بیان کرنا اسکا جواب جو کہ بالاگذرا ہی اور مذکور ہوا ہی بیان کیا اور
کہا کہ مین نے اس سبب سے منظور کیا کہ خدا پرستون کا تو قصہ پاک ہو پھر اسنے سمجھ لیا جائیگا
کوئی نقصان نہین ہی اس عہد نامہ پر دستخط کرنے سے انکا قصہ پاک ہوگا اہل اسلام سے
سمجھ لیا جائیگا ہم مین دو حرف لغون سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہین ہی اسمین سے ایک لڑیگا ایک مارا جائیگا

اپنا مطلب ہر طرح سے حاصل ہو یون جو ارزنگ کو سمجھایا سختگان نے اُسنے قبول کر لیا اپنے سر اور چترنگ کی مہر کرادی اور کل اہل دربار کی سختگان کی بھی مہر ہوئی دبیر نے اسکی نقل کر لی بس سختگان نے ارزنگ سے کہا کہ لشکر کو حکم دیجیے کہ کل وہ طیار رہے بس صبح کو ملاقات کو تشریف لیجلیے ارزنگ و چترنگ نے سب سرداروں کو حکم دیا اور کل لشکر کی طیاری کا حکم دیا اور ایک نامہ بنام طومارشاہ لکھا کہ آپ بھی کل تیار رہیے گا صبح کو ہم خداوند کی ملاقات کی اور قدمبوسی کو آپ کے ہمراہ چلین گے ہم ادھر سے لشکر لیکر آئین گے آپ وہان ہمارے منتظر رہیے گا بس دونون ملکر چلین گے ایک عیار کے ہاتھ روانہ کیا وہ ہرکارے جو کہ خبر لے کے آئے تھے یہ خبر لے کر بارگاہ مین آئے طومارشاہ سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ نامہ آتا ہی وہ عیار نامہ لے کر آیا طومارشاہ کو دیا طومارشاہ نے منشی کو دیا اُسنے پڑھا طومارشاہ نے جواب تحریر کر دیا کہ بہت بہتر وہ جواب لے کر اپنی بارگاہ مین آیا طومارشاہ کا جواب ارزنگ کو دیا ارزنگ نے جواب معقول پاکر دربار برخاست کیا اور خود بھی اور چترنگ بھی دونون کے سرداراور جو بادشاہ کے مطیع تھے سب سامان چلنے کا کرنے لگے لشکر مین بھی بندوبست ہونے لگا یہان تو یہ سب سامان مین مصروف ہین وہان طومارشاہ نے سب سرداروں و لشکر کو حکم دیا کہ کل صبح کو کل تیار رہو کہ ہم بموجب حکم خداوند شہر مین جاکر اپنے مقام پر مقیم ہونگے ارزنگ نے اطاعت کر لی اب مقابلہ نہوگا یہ حکم دے کر اسنے بھی دربار برخاست کیا سب لشکر مین سامان ہونے لگا سب اپنا اپنا اسباب باندھنے لگے یہان تو یہ بندوبست ہو رہا ہی اور وہان شہر آفتاب نما مین برجیس نے بموجب فرمایش آفتاب حکم صادر کیا کہ شہر مین اور قلعہ و گنبد مین آج کے سامان سے زیادہ سامان کیا جائے اور منادی نے ندا کر دی کہ کل اہل شہر تماشہ کرین کہ ارزنگ جو کہ خدائی کا دعوی کر کے آیا تھا اُسنے اطاعت کی اور وہ شہر مین آئیگا اُسکی آمد کا تماشہ بیرون شہر جاکر دیکھین کیونکہ اُسکا لشکر شہر مین نہین آئیگا ہان وہ صرف اپنے کل سرداروں اور بادشاہ سے مع اپنے بھائی کے آئیگا اور اُسکی خانہ عیش مین دعوت ہوگی یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ آج سے زیادہ سامان سب جگہہ کیا گیا یہ خبر ملکہ کو بھی ہوئی اُسنے بھی اپنے بالاخانہ پر سامان نشست کا حکم دیا یہان بھی بندوبست ہونے لگا اب کوئی ضرورت بیان کرنے کی نہین ہی صرف اسقدر کافی ہی کہ آج سے زیادہ مجمع ہوگا اور سامان ہوگا ایک مرتبہ سختگان کی آمد مین تو بیان ہو چکا ہے دوبارا کی کوئی ضرورت نہین ہی اب راوی بیان کرتا ہی کہ برجیس نے کیون ارزنگ کی اطاعت کو قبول کیا آفتاب جادو نے برجیس سے کہا کہ کل وزیر ارزنگ آئیگا اور اطاعت کا پیام لائیگا تم قبول کر لینا کیونکہ اسمین بڑے نفع ہین اول تو یہ کہ تم خداپرستون کے حال سے واقف نہین ہو کہ وہ کیسے ہین اور نہ اُنکے جنگ کے طریقہ سے دوسرے یہ کہ وہ جو شریک ہوگا اور ہمراہ ہوگا تو اُس سے بڑی کمک ملیگی اُسکا وزیر تمکو اُن ملکون پر لے چلیگا جو کہ خداپرستون کے قبضہ مین ہین بس اُنپر قبضہ کرنا اور غارت کرنا جب تم اِس طور سے ملک غارت کرتے ہوئے بدیع الملک کے مقابلہ مین پہونچوگے اور تمھاری خدائی کی شہرت ہوگی تو بدیع الملک کو بھی خیال ہوگا کیا عجب ہی جو اطاعت کر لے ورنہ قتل تو ضرور ہوگا اِسکے قتل کرنے سے کوئی نفع نہین ہی ہان جب خداپرست غارت ہونگے تو پھر اِسکو بھی خیال ہوگا کہ انھون نے ایسے لوگون کو غارت کیا تو میری کیا اصل ہی اسوقت اطاعت کرتا ہی اسوقت بخدائی مانیگا کچھ ملک دیدینا اُسمین حکومت کریگا یہ بھی نفع ہی کہ اسوقت اِس لالچ مین کہ خداپرست اُنکے ہاتھ سے

غارت ہونگے تمام عالم پر قبضہ کرادیگا جہان خدا پرست ہونگے اسکے سبب سے تمام عالم مین خدائی کو تمھاری رواج ہوجائیگا مگر ان شرطون کے ساتھ جو کہ بالا مذکور ہوچکی ہی آفتاب نے برجیس کو سمجھایا تھا اسی سبب سے برجیس راضی ہوگیا ورنہ مشکل تھا یہ بھی کہا تھا کہ ارژنگ کے قتل کرنے سے اور شکست کھانے سے کوئی تمھارا نام نہین ہی کیونکہ یہ بھی تو مثل اُن بادشاہون کے ہی جو کہ تمھارے شریک ہوئے ہین ہان اگر اسکی کمک سے اور مدد سے خدا پرستون پر غلبہ ہو تو البتہ اس کمک و مدد سے یہ نہ خیال کرنا کہ تم کمزور ہو اہل اسلام سے مقابلہ نہین کرسکتے ہو بلکہ اس کمک و مدد کے یہ معنے ہین کہ اسکے وزیر کی رائے سے و فطرت سے جو امر ہوگا وہ اچھا ہوگا بس اگر خدا پرستون پر غالب آئے تو نام بھی ہوگا اور شہرت بھی زیادہ ہوگی کیونکہ وہ بہت بڑے دشمن اور عدوے قوی ہین اُنکا غارت کرنا واجب ہی بس جب وہ مغلوب ہوئے تو پھر تمسے کوئی مقابلہ نہ کریگا بلکہ تمھارے مُنھ بھی نہ چڑھے گا بدون مقابلہ سب عالم پر قبضہ ہوجائیگا اسکی اطاعت سے یہ نفع ہین اسکا قتل کرنا کوئی بات نہ تھی نہ ہی مگر کیا ضرور ہی جبکہ وہ عجز و انکسار کرتا ہی برجیس نے جواب دیا تھا کہ جو آپکی مرضی اگر یہی رائے ہے تو مین قبول کرونگا ویسا ہی کیا جو کہ کہا تھا آفتاب نے کہا کہ اب تم لشکر کشی کا سامان کرو اور اہل اسلام کی طرف تم خود لشکر کے ہمراہ رہنا مین بھی رہونگا کیونکہ مین تو خدا ہون اور تم میرے فرزند ہو اور ملکہ ثریا سے سیتن کو بھی ہمراہ لے لینا یہان کسی کو سرداران زبردست سے اپنی جانب سے نائب کرتا یہ قلعہ و گنبد وغیرہ اسی طور سے قائم رہیگا برجیس نے قبول کرلیا تھا یہی کہا تھا کہ ہان ایک آسمان ہر وقت تمھارے لشکر پر نمودار رہیگا جب کوئی وقت سخت تم پر پڑے تو اُس آسمان کی طرف دیکھکر ایک دو ہتھڑ مارنا اور کہنا کہ اے بابا جان و خداوند اس بلا کو دفع فرمائیے مین اپنا عذاب نازل کرونگا اور بہت سے کلمے تعلیم کیے تھے کہ جو وقت پر تحریر ہونگے برجیس نے یہ خیال کیا تھا اور وہ مسخرہ یہ سمجھا تھا کہ میرا باپ یعنے خداوند مجکو علم خدائی سے آگاہ کرتا ہی اور میری اچھائی اور شہرت کا خواستگار رہی وہ نہ جانتا تھا کہ کاتب تقدیر نے خط پیشانی مین جو قلم قدرت سے تحریر کیا ہی وہ پیش آئیگا اُس حال سے غافل تھا اور اس امر کا غرور تھا کہ مین خود خدا ہون اور میرا باپ بھی خدا ہی جب وہ ضعیف ہوجائینگے مین بالکل مختار ہونگا تمام عالم کا جو چاہونگا کرونگا ابھی نائب ہون مگر اسوقت بھی مجبور نہین ہون جو چاہتا ہون کرتا ہون وہ مسخرہ یہ نہ جانتا تھا کہ یہ کفر ہی اور خدا وہی ہی جسنے تمام عالم کو ایک لفظ کن سے خلق کیا جو سب کو رزق دیتا ہی جسنے سب کو خلق کیا وہ وحدہ لاشریک ہی اُسکا کوئی ہمسر نہین ہی اور ہم سب اُسی کے بندے ہین وہ تو عجب رحیم ہی جو جو کرتا ہی اُسکی سزا وہ اُسوقت نہین دیتا ہی رفتہ رفتہ اِس خیال سے کہ شاید اب بھی یہ اپنی حرکت سے باز آئے وہ تو بڑا حکیم اور عادل ہی اِس سبب سے اُسنے عذاب و ثواب و سزا و جزا قیامت پر موقوف رکھی ہی دو راستہ بتا دیے ہین ایک نیکی دوسرا بدی جو نیک راہ چلے گا اُسکا مرتبہ بڑا ہوگا بہشت مقام ہوگا جو راہ بد کو اختیار کریگا اُسکی سزا پائیگا نار دوزخ سے جلایا جائیگا نبی و امام خلق فرمائے تاکہ جو جو بندے گمراہ ہین اُنکو راہ نیک پر لائین اُسکی پرورش اور عنایتون کا کہانتک ذکر کیا جائے افسوس یہ کیسے لوگ تھے جو دعوی خدائی کرتے تھے اور اپنے خدا کو بھول گئے تھے بس جیسا اُنھون نے کیا ویسی سزا ملی اور ملیگی آمدم بر سر مطلب برجیس کو یہ خیال تھا اور یہ سب امر آفتاب نے برجیس کو قبل آنے سخنگان کے سمجھا دیے تھے برجیس نے اُسپر عمل کیا برجیس نے بعد جانے سخنگان کے اور اِس حکم دینے کے دربار برخاست کیا محل مین آیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے سامان کرنے لگے اہل شہر بھی سامان مین مصروف ہوئے یہانتک کہ دو دن تمام ہوا رات آئی

لیلاے شب نے اپنی زلفین کھولین شاہ انجم نے تخت زبرجدی پر جلوس فرمایا بزم عشرت جمع ہوئی
شہنشاہ انجم نے وہ شب بصد خوشی بسر کی اپنے نور جمال سے عالم کو منور کیا یہان سرداران ارزنگ
وچترنگ داہل لشکر ارزنگ وچترنگ نے وہ شب اِس خوشی مین بسر کی کہ کل شہر آفتاب نما
کی سیر ہوگی سرداران برجیس نے اِس مسرت سے بسر کی کہ صبح کو ارزنگ کی سواری کا تماشہ کرینگے
اہل شہر بھی بہت خوش تھے ارزنگ کے دیکھنے کے بہت مشتاق تھے یکایک آسمان پر آثار سحر
نمایان ہوے صحبت انجم درہم وبرہم ہوئی شاہ انجم نے گریز کی آمد آمد شاہ خاور کی افق مشرق سے شروع
ہوئی شہنشاہ نیر اعظم سر پر تاج شعاعی رکھے ہوئے بصد آب وتاب تخت نیلوفری پر جلوہ گر ہوا اور اپنے
نور جمال سے تمام دنیا کو منور ومعمور کیا صبح ہوگئی اِدھر لشکر طومار شاہ تیار تھا طومار شاہ برآمد ہوا کل
لشکر کو لے کر صف آرا ہوا انتظار ارزنگ کا کرنے لگا خیمے وبارگاہین سب بار ہوگئین اور وہ جو
آسمان محیط تھا ایک مرتبہ خود بخود غائب ہوگیا یہان ارزنگ خواب سے بیدار ہوا سب سردار اور
لشکر چترنگ کا اور ارزنگ کا تیار تھا صرف اِن دونون کے برآمد ہونے کی دیر تھی کہ ارزنگ
اپنے خیمے سے نکلا سب لشکر اور سردارون کا مجرا ہوا سب کا مجرا لے کر دونون بھائی ایک تخت پر بیٹھے
سخنگان خواصی مین بیٹھا اور سب بادشاہ جو کہ مطیع تھے گرد تخت کے ہوئے دیلم واسلم وقرماسپ
وغیرہ سرداران چترنگ نامی وگرامی سب اپنے اپنے طریقہ سے ہمراہ رکاب نخست آثار ہوئے
جلوس سواری کے بڑھنے کا حکم دیا ڈنکا ہوا کچھ لشکر یہان براے حفاظت بارگاہ وغیرہ چھوڑ دیا ہوا ور شاگرد
پیشہ ہین اِس جاہ وحشم سے ارزنگ طرف لشکر طومار شاہ وغیرہ کے چلا یہ اپنے نزدیک بڑے تزک وحشم
سے جاتا ہو وہان اِس تزک وحشم سے ادنا ادنا عہدیدار جب کہین جاتے ہین تو زیادہ اُنکے ہمراہ تزک
ہوتا ہو یہ کیا ہو راوی نے بیان کیا ہو کہ سولہ لاکھ کا لشکر اسکے ہمراہ خاور سے آیا تھا اور کچھ لشکر لاکھ سوا
لاکھ کا قرماسپ کا راہ سے شامل ہوا تھا اور چترنگ کے ہمراہ بھی بیس بائیس لاکھ کا لشکر تھا بس
یہ سب قریب چالیس لاکھ کے دونون لشکر تھے یہ سواری کے ہمراہ تھے اور جلوس سواری علاوہ سخنگان نے
ارزنگ سے کہا کہ جب قریب لشکر طومار شاہ پہونچیے گا تو ڈنکے کی موقوفی کا حکم دیجیے گا اور علم لشکر کو
سلامی ہونے کا کیونکہ یہ وہان کا طریقہ ہو اور مجھپر گذر چکا ہو ارزنگ نے کہا کہ اچھا وہان شہر آفتاب نما
مین برجیس نے دربار کیا آج کل سے زیادہ آرائش دربار ہو کل کی آرائش کی کوئی حقیقت نہین ہو
اور سردار بھی کل سے زیادہ ہین اور لباس فاخرہ سے مزین ہین اِسی طور سے قلعہ وشہر کی آرائش ہو اور
اہل شہر بکثرت ہین اور براے تماشہ بیرون شہر بھی مجمع ہو چونکہ کل حکم ہوا تھا کہ ہم دعوت کرینگے خانہ عیش
مین اُسکا بھی بندوبست ہو درخانہ عیش واہو وہان بھی بڑا سامان ہو برجیس نے اہل دربار کو حکم دیا کہ تم سب
اُس طرف دیکھو جدھر ہمنے حکم دیا تھا جبکہ جنگ وپیکار تھی تمکو سواری ارزنگ کی نظر آئیگی ارزنگ اِس
تزک وحشم کو بہت کچھ خیال کرتا ہو ہمارے ادنا بندے اِس سے زیادہ جاہ وحشم اپنے ہمراہ رکھتے ہین یہ حکم سنکے
سب اُسی طرف متوجہ ہوئے دیکھا کہ ایک طرف لشکر طومار شاہ صف بستہ کھڑا ہو بارگاہین وغیرہ لگی
ہین اور جہان پر لشکر ارزنگ فروکش تھا وہان سناٹا ہو کچھ لشکر اور شاگرد پیشہ لوگ ہین خیمے وغیرہ خالی
ہین ارزنگ کل لشکر کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے خواصی مین سخنگان پہلو مین چترنگ گرد وپیش شاہان
جلیل جو کہ اُسکے مطیع ہین اور اُسکے بعد سپہ سالار لشکر آگے آگے جلوس سواری سے آپباشی کرتے ہوئے
نقیب بولتے ہوئے عقب مین لشکر بیشمار چلے آتے ہین طرف لشکر طومار شاہ کے جب قریب لشکر

طومار شاہ کے سواری ارزنگ کی پہونچی ڈنکا موقوف ہوگیا علم سلامی ہوئے کیونکہ ارزنگ
بموجب کہنے سختگان کے حکم دے چکا تھا یہ سب دیکھ رہے ہین یکسان جب بالکل سواری قریب
آئی طومار شاہ وغیرہ بڑھکر چلے صاحب سلامت کی ارزنگ وچترنگ سے مزاج پرسی
ہوئی بس طومار شاہ وغیرہ کا بھی تخت برابر تخت ارزنگ کے آیا طومار شاہ نے لشکر
کو روانہ ہونے کا حکم دیا لشکر طرف شہر کے روانہ ہوا چنانچہ جب قریب شہر پہونچا تو طومار شاہ نے کہا
کہ اے ارزنگ شاہ حکم ہو خداوند کا کہ لشکر ارزنگ بیرون شہر ٹھہرے ارزنگ مع اپنے کل سرداران
کے شہر مین آئے اور داخل قلعہ ہووے قلعے کی سیر کرے اسکے بعد میری خدمت مین آئے بس لشکر اسی مقام
پر ٹھہرے اسکو حکم فرمائیے ارزنگ وچترنگ نے اپنے لشکر کو حکم ٹھہرنے کا بیرون شہر دیا اور خود مع
جملہ سردارون کے کیا ادنا اور کیا اعلے کے سب کو ہمراہ لیکر داخل شہر ہوا آج اُس سے زیادہ مجمع تھا
اور آراستگی بھی جو اہل شہر بیرون شہر آئے تھے وہ سیر سواری کر کے اندر شہر کے گئے اور باہم تقریر کرنے
لگے کہ ارزنگ شاہ تو ایک عجیب شکل کا آدمی ہی بن مانس یا حیوان معلوم ہوتا ہی اُسکا بھائی اُس سے
زیادہ بدشکل ہی سواری آپنے دیکھی بڑے جاہ وحشم سے اپنے نزدیک آیا ہی ہماری نظر مین تو کچھ بھی وہ جاہ وحشم
نہین معلوم ہوتا ہی ہمارے شہر کے کوتوال صاحب جو دربار کو جاتے ہین تو اس سے زیادہ سامان
ہوتا ہی بس یہان یہ تقریر ہو رہی ہی اور اہل شہر اُسکی صورت کو تسلے اُنکی زبانی ہنس رہے تھے جو کہ دیکھ آئے
ہین وہان بیرون شہر لشکر ارزنگ وچترنگ صف بستہ ہوا طریقہ سے چونکہ سختگان کی آمد مین بیان
ہو چکا ہی کہ جہان سے لشکر طومار شاہ کی حد ہی اور وہ لشکر اُترا ہوا تھا اُس مقام پر سے تا شہر پناہ ایک سڑک
وسیع ہی اور گرد اُسکے بھی دونون طرف نہر بنی ہوئی ہی اور چمن بندی ہی بس اُسی سڑک پر لشکر کھڑا ہوا تھا
ارزنگ شہر مین آیا شہر کو خوب آباد اور رعایا شاد ہر ایک کو خوش حال پایا شور وغل ہوا اہل شہر مین
کہ وہ سواری آئی وہ سواری بڑھی سب تماشائی اُس طرف متوجہ ہوئے ہر ایک دیکھکر ہنسنے لگا اور
تمسخر باہم کرنے لگے مگر ارزنگ وچترنگ اُسی طور سے شہر کی سیر کرتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے
چلے جاتے ہین سختگان سب مقامات کے نشان دیتا ہی کیونکہ یہ کل آچکا ہی اور طومار شاہ اِسکو نشان
دے چکا ہی یہانتک کہ سواری ارزنگ کی زیر قصر ملکہ پہونچی ملکہ بھی دیکھ رہی تھی وہ ارزنگ کی صورت
دیکھکر اور موے کہکر ہٹ گئی اور پکاری کہ سیبوتی وشنبو ذرا دیکھنا کہ کیا بدشکل انسان ہین یہی ارزنگ
ہی خداوند ایسی صورت نہ دکھائین مین تو ڈر گئی یہ خیال کیا کہ کوئی کالی بلائین ہین ایسے کالے ہین کہ ظلمت
شب بھی انکے آگے گرد ہی اگر کوئی رات کو دیکھ لے تو ڈر جائے اُسپر یہ تاج مرصع اور یہ لباس نفیس کیا
اچھا معلوم ہوتا ہی اسکی بھی مٹی خراب ہوئی ذرا غور کر کے دیکھ پیشانی پر کسقدر برص کے داغ ہین وہ
اِس ظلمت کے چراغ ہین کیا صورت خداوند نے دی ہی بس اِس صورت وشکل پر کیا یہ سر مین سودا
سمایا ہی اگر خوف خداوند نہوتا تو ضرور تعریف کرتی یہ سیبوتی وغیرہ سے کہکر پھر اُسی طرف متوجہ ہوئی سواری
جا چکی تھی اپنے قصر سے اُتری اور ایوان مین آکر ندمت کرنے لگی یہان ارزنگ کو لیکر طومار شاہ
داخل قلعہ ہوا تمام قلعہ کی سیر کرائی سختگان نے دیکھکر کہا کہ یہ قلعہ بھی کل سے زیادہ آج آراستہ ہی سب
مقامات بتائے پھاٹک سے درگنبد پر پہونچے اندر گنبد کے اُسی طور سے داخل ہوئے جو کہ سختگان کے قصہ
مین بیان ہوا ہی بس سرداران ارزنگ وچترنگ وطومار شاہ ہر ایک درجہ مین علے قدر مرتبہ ٹھہرنے
لگے نوبت باینجا رسید کہ ارزنگ وغیرہ وطومار شاہ وغیرہ وسختگان تو اُس درجہ مین رہگیا کہ جہان

وزیر و سپہ سالار مقیم تھے اور انکی جگہ تھی یہ سب اُس درجہ مین آئے کہ جہان بادشاہون کا مقام تھا
بس یہ سب نیم تختون پر بیٹھے ارژنگ وغیرہ بھی ناچار تھے کیا کرتے ارژنگ و چترنگ نے جو
دیکھا تو اُس مقام پر سے اوپر کے بھی درجہ کا حال معلوم ہوتا تھا اور نیچے کے بھی درجون کا اور بیرون شہر
کا بھی اور شہر و قلعہ کا بھی اِسکو حیرت پر حیرت ہوتی جاتی ہی جب سب دربار جمع ہو چکا اُسوقت پردہ
قدرت کے اندر سے آواز آئی کہ سختگان کو یہان طلب کرو اور کہو کہ وہ عہد نامہ لیتا آئے یہ صدا سب نے
سُنی کوئی ایسا اُس گنبد مین نہ تھا کہ جسنے یہ آواز نہ سنی ہو سختگان نے جو سُنی تو بہت خوش ہوا کہ میری طلبی ہوئی
بس یہ اِس انتظار مین تھا کہ حکم ہو تو مین جاؤن جب یہ حکم حجاب قدرت کے اندر سے صادر ہوا افریق
شاہ نے پلٹ کر دیکھا کہ یکایک چوبدار پیدا ہوا اُس نے افریق شاہ نے اشارہ کیا سختگان کیطرف
اور کہا کہ اسے خداوند نے طلب کیا ہی یہ سب درجہ والون نے دیکھا جو واقعہ وہان گذرتا ہی وہ سب کو نظر آتا
ہی بس وہ چوبدار غائب ہو گیا اور وہ قریب سختگان ظاہر ہوا اور کہا کہ چلو خداوند نے طلب کیا ہی بس
سختگان اپنے جامہ اور رفیدہ کو سنبھال کر اُٹھا عہد نامہ اُسکے پاس کل سے تھا اُسکو بھی لیا اور اُسی طریقہ
سے پہونچا جس طور سے کل گیا تھا اور وہی حرکتین کین آج چوکی نہین مرحمت ہوئی کھڑے ہو کانے کا حکم
ملا یہ کھڑا رہا اور عہد نامہ ہاتھون پر رکھکر روبرو افریق شاہ و خونخوار شاہ کے پیش کیا کہ یہ عہد نامہ موجود ہی بس وہ
نامہ افریق شاہ نے لیکر اور قریب حجاب جاکر عرض کیا کہ یہ عہد نامہ مکمل طور سے موجود ہی حکم ہوا کہ اسکو
پڑھو اور اِسی مقام پر سے ارژنگ سے دریافت کرو کہ یہ سب شرائط تمکو قبول ہین تمنے اپنی مہر کی ہے
اور اپنے بھائی کی اور کل سردارون کے دستخط کیے ہین جب وہ کہے کہ ہان تو اسوقت اِس عہد نامہ کو دفتر
سرکار مین داخل کرو اور احتیاط سے رکھا جائے کہ جب ضرورت ہو تو نکل آئے افریق شاہ نے
بموجب حکم اُسکو پڑھا اور سب کو سنایا ارژنگ سے دریافت کیا اُسنے اقرار کیا بس اُسپر کچھ لکھکر میز پر
رکھدیا کہ وہ خود بخود اُڑکر افسر دفتر کے پاس گیا اُسنے اُسکو احتیاط سے رکھا جب یہ سب ہو چکا آواز آئی
کہ ہمنے سختگان کو اپنی درگاہ کا شیطان مقرر کیا اور شیطان کا خطاب دیا ایک طوق طلائی اُسکی گردن مین
ڈالا جائے جو کہ مرصع ہو اُسپر تحریر ہو کہ امین شیطان درگاہ خداوند آفتاب تابان دنائب خداوند آفتاب تابان
یہ جو حکم دیا اُسی وقت طوق خود بخود پاس افریق شاہ کے آگیا افریق شاہ نے وہ طوق سختگان
کو پہنا دیا سختگان بہت خوش ہوا خلعت مرحمت ہوا اُسکو پہن کر خوب ناچا اور بہت تعریف کی اور
ہزارون سلام کیے آواز آئی کہ ہان کچھ حال خدا پرستون کا بیان کرو سختگان نے واقعات حمزہ کے
بیان کیے اور زور و قوت کی تعریف کرنے لگا اور حسن و جمال کی توصیف اور ہر مرتبہ یہ کہتا تھا کہ خداوند
کو لازم ہی کہ کوچ فرمائین اور اُنکو غارت کرین وہ بندے بہت مغرور ہین یہان سختگان یہ حرکتین
کر رہا ہی وہان ارژنگ بیٹھا ہوا آہ سرد دل پر درد سے بھر رہا ہی اول تو معشوق کے نہ ملنے کا غم والم دوسرے
اپنی شکست کھانے کا اور اطاعت اس مجبوری سے کرنے کا ہر مرتبہ یہ خیال کرتا تھا کہ کل کا ذکر ہی کہ
ہم صاحب اختیار تھے ہمارے دربار مین لوگ متمکن تھے یا آج ہم ایک ادنا کے دربار مین مجبور بیٹھے
ہوئے ہین جو کہ ہمارے بزرگون کا بندہ ہی اُسکو کسی سبب سے یہ عظمت و شان بہم ہوئی اور ہم ایسے ناچار
ہوئے کہ اطاعت کی کیا گردش فلکی ہی کوئی اعتبار اِس چرخ ناہنجار کا نہین یہ جسکو چاہے ذلیل کرے
اور جسکو چاہے سرفراز کرے اِس سے کسی کو چارہ نہین ہی بموجب شعر + یک گردشی چرخ نیلوفری + نہ نادر بجا ماند
نے ماوری + دیگر یک گردش چرخ پیدا و گر + نہ نوذر بجا ماند نہ کروفر + کل کیا تھا اور آج کیا ہو گیا اپنے

حال پر بہت افسوس کرتا ہی سچ ہی کہ کوئی صاحب اختیار ہوکر یون نا چار نہو گو ابھی تک وہی اختیار ہی
لشکر موجود ہی مگر ایسی مشکل ہی کہ کچھ کام نہین آتا ہی سوائے اطاعت کرنے کے کبھی انسان غرور و تکبر نہ کرے
اسکا ثمرہ بُرا ہوتا ہی اور یہ تو اس چرخ سفلہ پرور کا طریقہ ہی کہ پہلے خوب عروج دیتا ہی اور پھر ایسا گراتا ہی
کہ سب کی نگاہ مین ذلیل و خوار ہوتا ہی ارزنگ اپنے دل سے یہ باتین کر رہا ہی اور فلک کی مذمت
کرتا ہی اور آہ سرد بھرتا ہی یہ تو اُسکی حرکت تھی آہون کی صدا برابر اُس مقام پر بھی آرہی تھی کہ جہان
حجاب قدرت کے قریب افریق شاہ و خوتخوار شاہ بیٹھے تھے اور سخنگان بہت خوش کھڑا تھا کہ
یکایک اندر سے پردے کے صدا آئی کہ جس سے غیظ ظاہر ہوتا تھا افریق شاہ وغیرہ کانپ کر رہگئے
آواز آئی کہ اے شیطان درگاہ سن ارزنگ کو منع کر کہ یہ کیا حرکت ہی ادب سے بیٹھے یہ کیون دم بدم آہ
سرد بھرتا ہی کیا اسکو داب دربار سے بہرہ نہین ہی اگر اب ایسی حرکت کریگا تو عذاب نازل ہوگا سخنگان
نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ مین اسوقت بھی منع کیے دیتا ہون اور پھر بھی سمجھا دونگا آپ اُسکے حال پر میری
خاطر سے رحم فرمائیے آواز آئی یہ جو کچھ ہوا تیری خاطر سے ہوا ورنہ کبھی اطاعت نہ قبول کیجاتی سخنگان نے
عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا یہ کہکر ارزنگ سے اشارہ کرکے منع لیا کہ یہ کیا حرکت ہی ارزنگ نے
خود سنا تھا نا چار ہوگیا بعد تھوڑے عرصے کے حکم ہوا کہ اے افریق شاہ تمکو سخنگان و ارزنگ کی بہت
خاطر عزیز ہی کیونکہ یہ ہمارے پاس پناہ لائے ہین اور ہمنے اِن سے اقرار کیا ہی کہ ہم خداپرستون کو غارت
کرینگے لہذا تمکو حکم دیا جاتا ہی کہ تم آج ہی کل لشکر کو آگاہ کرو کہ پرسون ہم یہانسے کوچ کرینگے سب لشکر تیار
رہے سفر کے لیے ہم کوچ کرینگے اور توشک خانہ سے اسی ہزار لباس اور سلحہ خانہ سے اسلحۂ نادر کار اور در
بارگاہ برجیس و بارگاہ آفتاب نگار و دیگر بارگاہ زربفتی وغیرہ وخیمہاے نادر کار نکلواؤ اور کل اِن
سب لوگون کو یعنے قیصور آدم خوار و مہاردیو کش و شبرنگ خودپرست و حسام نردآزما اور
طومارشاہ و سرشارشاہ کو مع دو لاکھ اسی ہزار سواران جرار کے پیش خیمہ لیکر روانہ کرو
کہ وہ بیرون شہر جاکر مقیم ہون اور جب ہماری آمد کی خبر سنین تو آگے کو روانہ ہون یہ کہکر سخنگان سے کہا
کہ اے شیطان درگاہ بس بیان کر کہ کس طرف کو پیش خیمہ روانہ کیا جائے کیونکہ یہ دنیوی کام ہین اسمین
تیری رائے پر ضرور ہی تو ہم بھی واقف ہین مگر تیری رائے پر ہم لشکر کشی کرینگے سخنگان نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا
کہ میرے نزدیک تو پیش خیمہ طرف شہر فرنگوشیہ کے روانہ کیا جائے کیونکہ یہان کے باشندے قبل ہین بھی
آفتاب پرست تھے اِس نوجوان نے یہانسے خروج کیا تھا پہلے اِسی ملک پر قبضہ فرمایا اور یہ
ملک بھی بہت زرخیز ہی اسکے بعد اور ملکون پر نزول اجلال ورود اقبال فرمائیے گا راوی نے بیان کیا ہی
کہ سخنگان کو سب اہل اسلام سے عداوت تھی مگر ایرج و ملک قاسم وغیرہ سے زیادہ خصومت تھی
پہلے خاور مین ارزنگ کو اسی نے ملک قاسم کے مقربہ کو منہدم کرنے پر راضی کیا تھا اب یہ
برجیس کو اُس ملک کی طرف لے کر چلا ہی جو کہ ملک ایرج کے متعلق ہی اور ملک ایرج کیطرف
سے یہان حاکم ہی بس جب یہ سخنگان نے عرض کیا حکم ہوا پرسون یہ لوگ پیش خیمہ لے کر طرف ملک
فرنگوشیہ کے راہی ہون اور جو چھوٹے چھوٹے ملک راہ مین ملین اُنکو ابھی نہ غارت کرین چھوڑدین
بلکہ آبادی کی طرف سے نہ جائین صحراؤن و بیابانون کی طرف سے جائین مقام پر آب و گیاہ مین قیام کرین
تاکہ لشکر کو تکلیف نہو اور ہم بھی عقب سے لشکر لیکر آتے ہین رسد کا بندوبست ہر مقام پر کرلین اور جب
فرنگوشیہ پر پہونچے تو مقام نفیس و سرسبز دیکھکر قیام کرین تاکہ کسی قسم کی تکلیف نہو اِس حکم مین فرق نہو

دوسرا حکم یہ ہو کہ اسی ہزار جوانان آزمودہ کار لشکر خاص سے منتخب کر کے اُنکو وہ لباس و اسلحہ دیے جائین کہ وہ زیب تن کرین اور گرد ہماری سواری کے رہین اور ایک خیمہ و بارگاہ ایسی ہمراہ ہو کہ جسمین ناموس کا قیام ہو کیونکہ ناموس بھی ہمارے ہمراہ ہوگا اور یہ حکم دیا جاتا ہو کہ قلعہ کے فلان درجہ مین ہمارا تخت رکھا ہوا ہو کہ جسکا نام تخت قدرت ہو وہ نکالا جائے ہم اُسپر سوار ہو کر ہمراہ لشکر کے چلین گے اور دوسرا تخت بھی نکال لیا جائے جو کہ بارگاہ مین آراستہ ہوگا اور جو تخت اُس درجہ مین ہین وہ سب نکال لیے جائین کہ انپر یہ سب بادشاہ جو کہ دربار مین ہین بیٹھین گے اور ہماری سواری کے ہمراہ چلین گے اور یہان ہم اپنی طرف سے مرتاض شاہ حاکم مرتاضیہ کو کہ وہ کبیرالسن ہو لائق ہمراہی کے نہین ہو اور دوسرے مرد عاقل اور جہاندیدہ ہو حاکم کرینگے تاکہ وہ یہان کا بندوبست کرے اور اسیطور سے سب سامان حسب معمول کیا کرے کوئی فرق نہو اور قریب تین لاکھ کے لشکر یہان رہیگا برائے حفاظت شہر و قلعہ اُسکو حکم دیا جائیگا کہ وہ یہان ہمارے نیابتہ حکومت کرے اور جب کوئی مہم اُسپر آئے اور بلا نازل ہو یا کوئی لشکرکشی کر کے آئے تو وہ ہمکو خبر دے اگر نامہ بر روانہ کریگا تو عرصہ مین پہونچیگا خبر دینے کا یہ طریقہ ہمنے ایجاد کیا ہو کہ وہان جو واقعہ ہو تحریر کر کے حجاب قدرت کے اندر رکھے گا ہم تک پہونچ جائیگا جو حکم دینا ہوگا ہم اُسکو اُس سے آگاہ کر دیا کرینگے اور ارژنگ سے کہا جائے کہ وہ اپنا لشکر لیکر اُسی مقام پر فروکش ہو اور پرسون آمادہ رہے کہ جب ہم شہر سے برآمد ہون اور اُسکے لشکر کے قریب پہونچین وہ بھی ہمراہ ہو لے اور اسوقت ارژنگ کی مع اُسکے کل سردارون کے خانۂ عیش مین دعوت ہو اور مرتاض شاہ کو حکم دیا جاتا ہو کہ وہ اِسی طور سے سب طریقہ جاری رکھے اور مسافرون کی خبر لیتا رہے اور جشن وغیرہ کرتا رہے کسی طریقہ مین فرق نہو جو طریقے اور قاعدے ہماری موجودگی مین ہین یہی سب رہین جب ہم آئین تو کوئی شکایت سُنین ورنہ عذاب نازل کرینگے اور شہر مین منادی کرائی جائے کہ پرسون خداوند کوچ فرمائین گے برائے غارتگری اہل اسلام کیونکہ اُنھون نے بہت سر اُٹھایا ہو کسی طور سے راہ پر نہین آتے ہین اُنکو سزا دینا لازم ہوئی بس کل اہل شہر و کل باشندگان اقلیم خورشید یہ معلوم ہو کہ خداوند نے اپنی طرف سے مرتاض شاہ کو اپنا نائب کیا ہو اُسکی سب اطاعت کرین اگر کوئی اُسکی اطاعت سے سرتابی کریگا اور وہ ہمسے فریاد کریگا ہم اُسپر اپنا عذاب نازل کرین گے ہمکو دور نہ خیال کرین اور سب یہی طریقہ جاری رہین گے جو ہماری موجودگی مین ہین اِسی طور سے دربار ہوا کریگا صرف ہم نہ ہونگے جو جسکو عرض معروض کرنا ہو وہ مرتاض شاہ سے کرے ہم اُسکو حکم دیے جاتے ہین وہ ہمکو خبر کیا کریگا جو ہم اُسکو حکم دینگے وہ اُسپر عمل کریگا اب دربار برخاست ہو یہ حکم دے کر برجیس نے دربار برخاست کیا افریق شاہ نے جو جو حکم برجیس نے دیے تھے سب کی تعمیل کرنا شروع کی اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے اور سامان سفر کرنے لگے پہلے بحکم برجیس افریق شاہ اور خونخوار شاہ نے شہر مین منادی کرائی صفت یہ تھی کہ منادی یہان ہوئی مگر جسقدر ملک اُس اقلیم خورشید یہ مین تھے سب اِس حکم سے آگاہ ہوئے وہان کے بادشاہ اور نائب دباشندے اُسکے بعد افریق شاہ وغیرہ نے طومار شاہ و سرشار شاہ و حصام و قیصور و قباد و شبرنگ کو آگاہ کیا اور کہا کہ تم لوگ سامان سفر کرو اُسکے بعد مرد شیر افگن جو کہ سپہ سالار لشکر خاص قدرت ہو اُسکو ہمراہ لیجا کر اسی ہزار لباس اور اسلحہ نکلوا دیے اور کہا کہ لشکر برسون تیار رہے مرد شیر افگن نے کہا کہ مین حکم خداوند سُن چکا ہون بعدہ ارژنگ کو لیجا کر خانۂ عیش مین پہونچایا برائے دعوت مع کل سردارون کے بادشاہ

ارزنگ نے دیکھا کہ مکان بہت نفیس بنا ہوا ہی یاقوت سرخ کا اور ستون بھی سرخ ہین فرش نفیس سے آراستہ و پیراستہ شیشہ آلات بکثرت لگا ہوا ہی چمن بندی بھی ہی جانوران خوش رنگ چہچہہ زنی کر رہے ہین آواز نغمہ و سرود آرہی ہی مگر کوئی معلوم نہین ہوتا ہی خوشبو سے دماغ معطر ہوا جاتا ہی بس افریق شاہ نے لاکر ان سب کو کرسیون پر بٹھایا جب اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھ چکے ہر ایک کے روبرو خود بخود پان الائچی ہار وغیرہ موجود ہو گئے جسم مین کسی نے عطر مل دیا اسکے بعد افریق شاہ اس مقام پر ارزنگ وغیرہ کو لیگیا جہان انتظام طعام تھا سب نے دیکھا کہ جب سب بیٹھ چکے افریق شاہ نے قصد کیا تھا کہ جو جس مرتبہ کا ہی اسکو اس مرتبہ سے بٹھائے آواز آئی کہ ہمارے نزدیک گدا و شاہ سب برابر ہین یہان مرتبہ اور غیر مرتبہ کی کوئی ضرورت نہین سب ایک دسترخوان پر کھانا کھائین بس سب ایک مقام پر بیٹھے کہ خود بخود کھانا دسترخوان پر چن دیا گیا کوئی چننے والا نظر نہ آیا ہر قسم کا کھانا تھا کوئی ضرورت بیان کرنے کی نہین ہی آواز آئی کہ ہاتھ دھو بس ہزارون آفتابے اور تسلے خود بخود پیدا ہو گئے سب نے ہاتھ دھوئے کوئی دھلانے والا نظر نہ آیا اب یہان افریق شاہ بھی نہین ہی سب نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا ہاتھ دھو کر باہر آئے کرسیون پر بیٹھے یہان افریق شاہ تھا ناچ و رنگ کی صدا آنے لگی پھر اسی طور سے عطر و پان کی ہر ایک کو کشتی خود بخود ملی بس افریق شاہ کو حکم ہوا کہ اب اپنے لشکر کو جائین اور جو ہمنے کہا ہی اسپر عمل کرین افریق شاہ ارزنگ وغیرہ کو لیکر باہر آیا خانہ عیش سے سخنگان بھی ہمراہ تھا ان سب کو ان کاموں کی خبر خود بخود ہو جانے سے حیرت ہوئی ہر ایک حیران ہوا بس جب خانہ عیش سے باہر آئے ارزنگ افریق شاہ سے رخصت ہو کر بیرون قلعہ آیا شہر کی سیر کرتا ہوا بیرون شہر آیا اور اپنے لشکر کو ہمراہ لے کر اپنی فرودگاہ پر آیا سخنگان سے راہ مین شکایت کی کہ میری وقعت برجیس نے کچھ نہ کی مجکو مثل سب بادشاہون کے خیال کیا مین تو اپنے غم مین مبتلا تھا آہ سرد بھی بھرنے کو منع کیا سخنگان نے کہا کہ تم بڑے نادان ہو ارے خداوند اپنا وقت ٹالنا اور کام نکالنا ہی جو کچھ گذرے اسکو برداشت کرو کوئی ہرج نہین ہی جب وقت پڑتا ہی تو اونکی خوشامد کرتے ہین یہ تو بڑا آدمی ہی وقت پر ایک چمار کی خوشامد کی جاتی ہی یہ تو بہت بڑے مرتبہ کا شخص ہی اور کیا اسنے تمھاری کم عزتی کی جو اسکے دربار کا طریقہ ہی وہ اسنے برتا اس طور سے سخنگان نے سمجھا دیا کہ ارزنگ خاموش ہو رہا جب قریب بارگاہ پہونچا حکم دیا کہ پرسون کل لشکر طیار رہے بوقت صبح اور ارمان شیر صولت میرا پیش خیمہ لیکر ایک لاکھ بیس ہزار سے ہمراہ ہراول لشکر خداوند برجیس جائے اور جہان وہ اپنا لشکر فروکش کرے اسی کے ساتھ یہ بھی مقام معقول دیکھکر میری بارگاہ برپا کیا کرین کیونکہ مین نے حکم بموجب حکم برجیس دیا ہی اسنے مجھ سے فرمایا ہی یہ حکم دے کر اپنے خیمۂ خاص مین داخل ہوا دربار نہ کیا کیونکہ وقت دربار کا گذر گیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ ارزنگ تو یہان یہ حکم دے کر خیمے مین گیا تھا لشکر آترا وہان شہر آفتاب نما مین افریق شاہ نے طومار شاہ کو ہمراہ لیجا کر بارگاہین و خیمہ وغیرہ نکلوا دیئے اور ایک بارگاہ اور چند خیمے معقول برائے ناموس نکلوائے اور ایک سو ایک محافہ زرنگار و نادر کار نکلوا کر درست کروائے بس سپہ سالار لشکر کو یہ حکم دیا کہ دو لاکھ اسی ہزار کا لشکر کل تیار رہے کہ وہ ہمراہ پیش خیمہ جائیگا خزانہ کھلوا کر کرورون روپیہ ارابون پر بار کرایا اور سپرد طومار شاہ وغیرہ کیا سب خیمے و بارگاہین ارابون پر بار ہوئین برجیس کے لشکر کے چار سپہ سالار ہین اور دو لشکر ہین ایک خاص اور ایک عام جو لشکر خاص ہی اسکے چار سپہ سالار ہین اول سپہ سالار مرد شیر افگن اور دوسرا سپہ سالار

مسمار قوی تن تیسرا سپہ سالار قبصار تیغزن چوتھا سپہ سالار شمشاد گرز باز اُس لشکر مین تیس لاکھ جوان ہین کہ جو اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین اسکی چھاؤنی دیر قلعہ ہی اور اِس لشکر مین پانسو پہلوان ہین کہ جنکا لقب ستون قدرت ہی ان سب کے افسر و سردار وہ تین بھائی ہین جو کہ بیرن شہر رہتے ہین صحرا مین اور لشکر کشی کر کے آئے تھے اور ایمان لائے تھے بعد مقابلہ جنکا ذکر جلد دوم مین ہو چکا ہی اور دوسرا لشکر جو ہی جسکی چھاونی اندرون شہر و بیرون شہر ہی اُسکے بھی چار سپہ سالار ہین اُنکے نام بھی یہ ہین کہ فولاد پنجہ کش صداد نیزہ باز قنطور تبرزن سنتور سنگ پیشانی انمین سب سے اول قنطور ہی اس لشکر مین اسی لاکھ جوان ہین اور بیس ہزار پہلوان ہین جو کہ مثل نہین رکھتے ہین تو سب لشکر برجیس کا ایک کرور دس لاکھ کا ہی اس لشکر کی حد و انتہا کچھ نہین ہی افریق شاہ نے قنطور سے کہا کہ دو لاکھ اسی ہزار جوان ہمراہ طومار شاہ وغیرہ کے کر و اور اُنکے افسر اور تین لاکھ سپاہ کو منتخب کر لو کہ وہ شہر مین مع افسرون کے مقیم رہے اور یہ خیال رہے کہ کوئی افسر زبردست باقی نہ رہے کہ جو ہمراہ نہو یہان کسی زبردست کی ضرورت نہین ہی مرتاض شاہ بہت مرد عاقل ہی اور جرمی بھی ہی یہ حکم دے کر افریق شاہ اپنے مکان پر آیا یہان سب بندوبست ہونے لگا اور افریق شاہ نے اُسی دن اُس درجہ کو کھلوا کر وہ تخت اور دوسرا تخت اور سب تخت نکلوائے جو تخت کہ ہمراہ لشکر رہیگا وہ تو رہنے دیا اور سب جو تخت بارگاہ مین رہا ہوگا اُسکو اور تختون کو طومار شاہ کے سپرد کیا کہ تم اِنکو اپنے ہمراہ لیجاؤ لبن جب یہ سب بندوبست ہو چکا وہ دن تمام ہوا رات آئی رات بھی بسر ہوئی برجیس نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے سوائے طومار شاہ وغیرہ سب سامان سفر سے درست ہو کر اپنے مقام سے چلے لشکر تو دو لاکھ اسی ہزار کا تیار تھا کیونکہ قنطور بندوبست کر چکا تھا اُسکو طومار شاہ نے ہمراہ لیا بارگاہون اور خیمون اور خزانے کے ارابے بیچ مین لیے اور خود مرکب پر سوار ہوا اور سب بھی پرے جما کر زیر قلعہ آیا اور گنبد آفتاب نما کو سلام کر کے کھڑا ہوا سب حاضرین دربار دیکھ رہے ہین جب یہ صف بستہ کھڑا ہو چکا اپنے طریقہ سے لشکر کو درست کر کے اجازت کے لیے افریق شاہ کو حکم ہوا کہ طومار شاہ سے کہو کہ پیش خیمہ لیکر جائے اجازت ہوا و راہ سے ارژنگ کا بھی پیش خیمہ لے لے اُسکا لشکر ہمراہ ہوگا مگر بہت ہوشیاری اور خبرداری سے یہ جو حکم ہوا افریق شاہ نے تحریر کر کے میز پر رکھا فوراً کاغذ اُڑ کر پاس طومار شاہ کے آیا اُسمین اجازت تھی بس سلام آخری کر کے مرکب کی باگ اُٹھا کر اور پیش خیمہ لیکر روانہ ہوا بڑے جاہ و حشم سے چلا اِسکا جاہ و حشم تحریر کرنا بیکار ہی طول ہوگا لہذا سب اہل شہر برائے تماشہ کھڑے ہوئے تھے کہ پیش خیمہ خداوندی کے جانے کی سیر کرین کہ سامنے سے نشان لشکر نمودار ہوئے سب اُسطرف متوجہ ہوئے حاصل کلام سقے آبپاشی کرتے ہوئے نکل گئے اور جاسوس سواری آیا وہ گذر گیا اب آمد لشکر ہوئی وسط لشکر مین ارابون پر بارگاہین اور خیمے اور خزانہ تھا اُسکے طومار شاہ و سرشار شاہ کی مرکب تھے بعد ازان قیصور و حشام و شبرنگ وغیرہ مرکبون پر سوار تھے اِنکے عقب مین لشکر تھا بڑے سامان سے پیش خیمہ برجیس نے روانہ کیا تھا طومار شاہ جبتک اندرون شہر رہا تو آہستہ آہستہ لشکر کو چلنے کا حکم دیا جب بیرون شہر آیا تو باگین اُٹھا دین پانسو ارابون پر خزانہ تھا اور آٹھ سو ارابون پر بارگاہین وغیرہ تھین طومار شاہ شہر سے نکلکر قریب لشکر ارژنگ پہونچا وہان قیام کیا جب رات بسر ہوئی صبح ہوئی لشکر کو کوچ کا حکم دیا اور ارژنگ سے کہا کہ تم بھی اپنا پیش خیمہ میرے ہمراہ کر دو کیونکہ مجکو حکم خداوندی ہی کہ ارژنگ کا بھی پیش خیمہ اپنے ہمراہ لیے جانا یہان ارژنگ و چترنگ تیار تھے

اور کل لشکر اُنکا قریب چالیس لاکھ کے تھا یہان ارمان شیر صولت پیش خیمہ لیے ہوے
کھڑا تھا ایک لاکھ بیس ہزار سے جب یہ پیام آیا تو ارژنگ نے ارمان شیر صولت کو حکم
دیا کہ طومار شاہ کے ہمراہ جاوٗ بس ارمان شیر صولت اُسیوقت لشکر لیکر روانہ ہوا مع بارگاہ ارژنگی
وچترنگی کے طومار شاہ اُسکو ہمراہ لیکر چلا کیا راہ کو صاف کرتا ہوا یہ تو جاتا ہی یہان ارژنگ انتظار
مین کھڑا ہی کہ خداوند لشکر لیکر آئین تو مین اُنکے ہمراہ ہون اِسنے اُسدن سے دربار نہین کیا جب سے یہ
برجیس کے پاس سے آیا ہی راوی کہتا ہو کہ جب طومار شاہ پیش خیمہ لیکر روانہ ہو چکا تھا برجیس نے
یہ حکم دے کر اُسدن دربار برخاست کیا تھا کہ ہم کوچ کرینگے اور مرتاض شاہ کو اُس درجہ مین طلب
کرکے قریب حجاب قدرت یہ سب امر بتا دیے تھے اور طریقہ خبر کرنے کا جو کہ تحریر ہو چکا ہی اور کہدیا
تھا کہ اگر کوئی سرکشی کرے یا سرتابی فوراً مجکو خبر دینا مین اُسکا بندوبست اُسی مقام سے کر دونگا یہ جو
کچھ حکم واحکام برجیس جاری کر رہا ہی سب آفتاب جادو کی تعلیم سے ہی غرضکہ جملہ امور مرتاض شاہ کو تعلیم
کرکے دربار برخاست کیا شہر مین خبر پھیل گئی کہ کل خداوند کوچ کرینگے اُسی دن سے اہل شہر انتظام
کرنے لگے اِس خیال سے کہ خداوند کی سواری کا بھی تماشہ دیکھین یہان قنطور نے آکر تین لاکھ
لشکر کو حکم دیا کہ تم یہان رہو برائے حفاظت شہر اور چوہتر لاکھ بیس ہزار کو حکم دیا کہ صبح کو مسلح و مکمل
اور سب سامان سفر سے درست ہوکر زیر قلعہ آکر صف آرا ہونا اور اُس تین لاکھ کے افسرون کو حکم دیا
کہ تم بہت ہوشیاری اور خبرداری سے کام کرنا یہ حکم دے کر اپنے مکان پر آیا خود بھی سامان سفر کرنے
لگا اُدھر مرد شیر افگن نے بیس لاکھ سے اسی ہزار جوان انتخاب کرکے وہ لباس جو کہ زمرد رنگ کے
تھے اور وہ اسلحہ جو کہ مرصع تھے اُنکو دیے اور کل لشکر کو حکم دیا کہ کل صبح کو سامان سفر سے آراستہ ہوکر زیر
قصر خداوندی صف آرا ہونا اور وہ تخت ایک سو اکیس ہاتھیون پر افریق شاہ نے زنجیرہاے طلائی
سے کسوا دیا اور حکم دیا کہ زیر قصر کل صبح کو لیکر آنا اور خود بھی جاکر سامان سفر کرنے لگا یہان محل مین آکر
برجیس نے اپنی ہمشیر ثریا کو طلب کرکے حکم دیا کہ کل ہم کوچ کرینگے برائے مقابلہ خدایستان اور
اُنکو غارت کرینگے کیونکہ اُنھون نے بہت سر اُٹھایا ہی وہ راہ پر نہین آتے ہین لہذا تم بھی سامان سفر
کرو اور اپنی ماں ملکہ بدر سیم تن کو بھی یہی حکم دیا اِن دونون نے قبول کیا اور اپنے ملازمون کو طلب کرکے
برجیس کے روبرو سامان سفر کی تیاری کا حکم دیا راوی کہتا ہو کہ اُسیوقت سے سامان سفر ہونے لگا
وہ دن اِسی سامان مین تمام ہوا رات بھی بسر ہوئی مسافر شب نے اپنا اسباب باندھا اور مع اپنے
ہمراہیون کے منزل مغرب مین چلا گیا اور مسافر روز نے اپنا جلوہ دکھا کر مسافت فلکی کو طے کرنے لگا یہان
زیر قلعہ دونون لشکر آکر صف آرا ہوئے ایک طرف لشکر خاص اور ایک طرف لشکر عام اور ہاتھی زیر
قصر لگا دیے گئے اور محافہ در قصر ناموس پر اور سب سردار سامان سفر سے درست ہو ہوکر اپنے اپنے مرتبہ
سے آکر کھڑے ہوئے کوتوال شہر بھی آیا اور مرتاض شاہ اپنے سردارون کو لے کر مع کوتوال شہر کے
ایک طرف اور وزیر روشن دل بھی ایک طرف کھڑا ہوا ہی کیونکہ یہ بھی ہمراہ جائیگا سپہ سالار ہر دو لشکر بندوبست
کرتے پھرتے ہین وہان محل مین برجیس بیدار ہوا لباس شاہی سے آراستہ ہوا اِدھر آفتاب
جادو نے ایک ہزار سامر پوشیدہ طور سے مقرر کیے اور کہا کہ جب کوئی یہان آفت آئے ہمکو فوراً خبر
کرنا ہم جہان ہون اُنکو اُسی آسمان مین جگہ دی جو کہ محیط قلعہ تھا اور اُنکے افسر کو حکم دیا کہ تم ہر وقت اُس
پردے کے اندر رہنا جو کاغذ مرتاض شاہ لکھکر یہان رکھے اُسکو ہمارے پاس کسی ساحر کے ذریعہ سے

پہونچا دینا اور جو ہم حکم دین اُسکو بیان کر دینا اِس طور سے کہ مین فرشتۂ قدرت ہون مجکو خداوند نے بھیجا ہی
یہ حکم دیا ہی اُسپر عمل کرو آفتاب نے اِن کامون سے برجیس کو آگاہ نہ کیا تھا صرف یہ کہدیا تھا کہ جو خبر کرنا
ہو وہ مرتاض شاہ لکھکر یہان رکھدے تم تک پہونچ جائیگی یہ سب بندوبست آفتاب نے کیا تھا
یہانتک کہ جب برجیس آراستہ ہو چکا حکم دیا کہ ناموس سوار ہون بس سوار ہونے لگے سب عورات
محل مین گئین مگر اُسپر بھی تین ہزار عورت ہمراہ تھی برجیس کے محافہ الماس نگار مین ثریا سے سیمتن
سوار ہوئی اور دوسرے محافہ زمرد نگار مین ملکہ بدر سیمتن مان برجیس کی اور محافون مین
وزیرزادیان شاہزادیان سوار ہوئین جب سب ناموس سوار ہو چکے یہانتک کہ صاحبان خدمت بھی اسوقت
برجیس بالاے گنبد آیا یہان سب سردار حاضر تھے افریق شاہ وغیرہ نے سلام کیا اِسکا طریقہ یہ ہی
کہ کیونکر معلوم ہو اکہ خداوند آگئے جب برجیس ہوتا ہی تو خود بخود ہر در و دیوار سے یا خداوند کی صدا پیدا
ہوتی ہی اور ایک خوشبو ایسی آتی ہی کہ سب کے دماغ معطر ہو جاتے ہین بس جب برجیس آیا اور سب کو
معلوم ہوا سب کھڑے ہو گئے سجدہ کیا سلام و مجرا ہوا برجیس نے کہا کہ سب سامان درست ہی افریق شاہ
نے کہا کہ خداوند سوار ہون سب سامان درست ہی آواز آئی کہ سب سردار بیرون گنبد جاکر اپنے اپنے مقام
پر کھڑے ہون اور فیلبان ہاتھیون کو برابر درجۂ قدرت کے لگا دین تاکہ ہم سوار ہون بس یہ حکم سنکے سب
حاضرین گنبد باہر آئے اور بیرون قلعہ آکر اپنی اپنی سواری کے پاس ٹھہرے ہوئے فیلبانون نے ہاتھیون
کو برابر دریچۂ قدرت کے لگا دیا تو وہ دریچہ بلند تھا یا اُسکے برابر آگیا برجیس نے جو سر نکال کر دیکھا تو
تمام لشکر سے شہر کو بھرا پایا اور اہل شہر کو دیکھا کہ وہ بھی کھڑے ہوئے ہین ایک طرف مرتاض شاہ کھڑا ہوا ہی
مع سب سردارون کے جو کہ یہان رہنے والے ہین کوتوال شہر بھی اپنے پیادون کو لیے ہوئے کھڑا ہے
ایک طرف وزیر کی سواری بھی کھڑی ہوئی ہی یہ سب سامان دیکھکر برجیس کا دماغ بالاے آسمان گیا
اور بہت خوش ہوا کہ مجکو یہ مرتبہ ملا میرے والد بزرگوار خداوند نے یہ مرتبہ عطا کیا ہی کہ جو اِسوقت
کسی کو نہین ملا ہی نہ کوئی میرے برابر ہوگا یہ اپنی کلاہ کو کج کرکے اُس دریچہ سے نکلکر تخت پر آکر بیٹھا
کسی نے اِسکو دیکھا بھی نہین راوی نے تخت کا حال یون بیان کیا ہی کہ تخت کس قسم کا تھا اُسکی صورت
یہ تھی کہ اُس تخت مین سات درجے تھے درمیان کا در بہت بڑا تھا اُسپر موتیون کا پردہ پڑا ہوا اور اُس در سے
ایسی شعاعین اور نور پیدا ہوتا تھا کہ نگاہ نہ کام کر سکتی تھی کہ کوئی دیکھ سکے اور یہ سحر تھا آفتاب جادو
کا تاکہ برجیس کسی کو نہ نظر آئے اور اُس در کی پیشانی پر ایک آفتاب لگا ہوا تھا کہ جس سے نور پیدا
تھا اُسکے سبب سے اور نگاہ نہ کام کرتی تھی اور اُس تخت پر ایک گنبد بنا ہوا تھا اُسکا کلس طلائی تھا
اُسپر بھی ایک آفتاب تھا کہ اُسکا نور کوسون جاتا تھا اور اُس در پر ایک تختہ لگا ہوا تھا طلائی اُسپر خط
جلی تحریر تھا کہ این مقام نائب خداوند یعنے برجیس فرزند اور اُسکی پشت پر دروازہ لگا تھا کہ
جسکو کھول کر برجیس دریچۂ قدرت سے اندر آیا جب برجیس تخت پر آکر بیٹھا وہ دروازہ خود بخود
بند ہو گیا اور نائب ہو گیا اور درمیان کے در کے دہنی طرف لکھا تھا کہ این مقام پیغمبر خداوند ست یعنے
خونخوار شاہ اور بائین طرف لکھا تھا کہ این مقام افریق شاہ اور اُنہین کرسیان آراستہ تھین
رہے چار در اُنہین بھی کرسیان تھین ایک کی پیشانی پر تحریر تھا کہ این مقام وزیر روشن دل اور ایک
طرف لکھا تھا کہ این مقام سپہ سالار قدرت لشکر خاص قدرت یعنے مرد شیر افگن دہنی طرف کے آخر
در پر اور بائین طرف کے آخر در پر تحریر تھا کہ این ہر دو مقام عشرت ایک پر لکھا تھا کہ این میخانۂ خداوندی

اور ایک پر لکھا تھا کہ اس مقام آبدار خانہ خداوندی اور وہ تخت طلائی تھا بس جب برجیس تخت پر سوار ہوا
ایک صدا پیدا ہوئی کہ یا خداوند آفتاب تابان اور خوشبو آئی کل لشکر نے سجدہ کیا بس برجیس نے
سوار ہوتے ہی آواز دی کہ ای افریق شاہ تم اپنے مقام پر آؤ جہان تمہارا نام لکھا ہی اور خونخوار شاہ
سے کہو کہ وہ اپنے نام کو دیکھکر اپنے مقام پر آئے اور وزیر روشن دل اپنے مقام پر اور سپہ سالار
قدرت شیر افگن کا جو مقام ہو وہ وہان ٹھہرے اس صدا کا آنا تھا کہ افریق شاہ اس درجہ مین آیا بذریعہ
نردبان کے اور خونخوار شاہ بھی اپنے درجہ مین وزیر اپنے درجہ مین اور شیر افگن اپنے درجہ مین
جو یخانہ تھا وہ سامان میگیشی سے آراستہ تھا مگر اسمین کوئی نہ تھا اور جو آبدار خانہ تھا وہ بھی اپنے سامان سے درست تھا مگر
اسمین بھی کوئی نہ تھا آفتاب نے برجیس سے کہا تھا کہ تجکو جس چیز کی ضرورت ہو یا جو کوئی تجھ سے کوئی چیز
طلب کرے تو تو یہ کرنا کہ جو آسمان تیرے تخت پر قائم ہوگا اسکی طرف اشارہ کر کے کہنا کہ یا والد
بزرگوار فلان شخص فلان چیز کی خواہش رکھتا ہی تیرے پاس آجائیگی یا جس بارگاہ مین تو بیٹھا ہو اور طلب کرے
تو اسوقت بھی بارگاہ کے سقف کی طرف دیکھکر دہی کلمہ کہنا اور جب تجکو ضرورت ہو اسوقت یہ کارروائی کرنا مگر
آہستہ سے تاکہ کوئی نہ واقف ہو یہ تعلیم کر دیا تھا بس جب خونخوار شاہ وغیرہ بھی سوار ہو چکے اسوقت
برجیس نے آواز دی کہ ای خونخوار شاہ اب سب کو حکم دو کہ سوار ہون اور مرتاض شاہ سے کہو
کہ وہ قلعہ مین جائے اور کہ توال کو حکم دو کہ وہ اپنا کام دیکھے ہم لوگون کے ساتھ بیرون شہر تک جانے کی
ان لوگون کی کوئی ضرورت نہین ہی بس ہمکو پہونچا چکے اور سب بادشاہون کو حکم دو کہ وہ گرد تخت
کے ہاتھیون سے اتر کر مرکبون پر سوار ہو کر چلین اور جو لشکر خاص ہمارا ہی اسکو حکم دو کہ وہ ہماری سواری
کے ہمراہ با شمشیرہائے برہنہ ہون اور صدائے خداوند آفتاب بلند کرین اور وہ جو اسی ہزار سوار
ہین جنکو لباس نفیس سرکار مابدولت سے ملے ہین وہ رو بر و تخت کے رہین اور محافہائے ناموس
درمیان لشکر مین بڑی نگہبانی کے ساتھ سواران لشکر گرد انکے بھی ہون یہ جو کہا خونخوار شاہ اور
افریق شاہ نے سپہ سالارون کو طلب کر کے حکم سے آگاہ کیا مرتاض شاہ یہ حکم پاکر قلعہ مین مع
سب سردارون کے گیا اور گنبد مین پہونچا ایک درجہ کو کھلا ہوا پایا باقی بیس درجہ بند تھے اسنے
دربار اپنا آراستہ کیا برجیس نے مرتاض شاہ سے کہدیا تھا کہ ایک درجہ تیرے بارگاہ کے لیے کھولا
ہوگا باقی سب بند ہونگے ہان جب تجکو کسی امر کے خبر کرنے کی ضرورت ہو تو اس درجہ سے اٹھکر
ہر درجہ کے دروازے پر جانا اور کہنا کہ مین حجاب قدرت کے قریب جاؤنگا فوراً دروازے
کھل جایا کرینگے بس جب تو وہان جانا اور جو کچھ خبر کرنا ہو یا عرض اسکو کھکر اندر حجاب قدرت
کے کھڑا رہنا تاوقتیکہ جواب نہ آئے وہانسے نہ آنا جب جواب خواہ زبانی خواہ تحریری ملجائے چلا آنا
پھر اسی طور سے سب درجے بند ہو جائین گے یہی طریقہ ہمیشہ جاری رکھنا بس مرتاض شاہ نے
آکر سب درجون کو بند پایا جو درجہ کھلا تھا اسمین دربار کیا اُدھر کوتوال شہر اپنے پیادون کو اپنے
ہمراہ لے جاکر اور سلام کر کے بندوبست کرنے لگا جو لوگ اہل شہر سے سڑک وغیرہ پر تھے انکو منع
کیا اور کہا کہ سامنے سے ہٹ جاؤ کیونکہ سواری خداوند کی آتی ہی کوئی دب کر پائمال نہو جائے اور
در دولت سے لیکر تا در شہر پناہ و بیرون شہر جہانتک سڑک بنتی تھی اور اہل شہر کا مجمع تھا پہرہ پیادون
کا مقرر کیا بس جب یہان برجیس یہ حکم دے چکا اور اسی طور سے بندوبست ہو گیا تب برجیس نے
حکم دیا کہ جلوس سواری روانہ ہو نقیب صدائے باادب باش دین بس یہ حکم دینا تھا کہ ڈنکا ہوا علم

لشکر کے پھریرے کھل گئے ایک کروڑ چار لاکھ بیس ہزار لشکر کے نشان بلند ہوئے اسی ہزار سوار
تلوارین برہنہ کرکے روبرو تخت برجلیس کے صف بستہ ہوئے اُنیس بیس ہزار گرد تخت باشمشیر برہنہ
چلے سب شاہان دیگر اقالیم مرکبون پر سوار ہوکر ہمراہ ہوئے سپہ سالار لشکر اپنے اپنے مرتبون
سے چلے محافہاے ناموس کو قلب لشکر مین لیا اِس تزک وحشم سے سواری برجلیس کی شہر سے روانہ
ہوئی عقب مین لشکر بیشمار قطار در قطار باجے بجتے ہوئے نقیب صدا دیتے ہوئے ڈنکے پر چوب
پڑتی ہوئی خداوند آفتاب کے جرکی صدا بلند تھی راوی بیان کرتا ہی کہ ایک آسمان نیلگون بالاے
لشکر محیط تھا اور سر پر برجلیس کے اُس آسمان مین ایک آفتاب پیدا تھا کہ اُسکی روشنی سب لشکر پر
پڑ رہی تھی تمام لشکر کے علم طلائی تھے اور لشکر خاص کے علم بھی طلائی تھے مگر مرصع کار اور خود وزرہ لشکر
خاص کے طلائی تھے اور دیگر لشکر کے خود فولادی مگر ایسی صیقل کی ہوئی تھی کہ مثل آئینہ کے ضو دیتی
تھی نیزے بلند تھے تلوارین علم تھین ڈھالون کی گھٹا اُٹھی ہوئی تھی گرز دوش پر تھے پہلوانون کے بس
مرکبون کی باگین اُٹھائے ہوئے ہمراہ تھے وردیان درق برق تھین نشانون کے پھریرے کارچوبی
تھے اُس آسمان سے صداے راگ ورنگ ویا خداوند کی آرہی تھی پھول برس رہے تھے خوشبوے
دماغ معطر ہوئے جاتے تھے ہواے سرد کے جھونکے آرہے تھے دلون کو بشاش کررہے تھے اور
دوسری صفت یہ تھی کہ آگے آگے لشکر کے سقے چھڑکاؤ کرتے جاتے تھے یہ طریقہ تھا کہ خود بخود سڑک
بنتی جاتی تھی اور اِدھر اُدھر سڑک کے نہر آب خوشگوار روان ہوتی جاتی تھی اور گرد نہر کے چمن بندی
ہوتی جاتی تھی یہ نیا طریقہ تھا کوس پہیہ بھر تا جاتا تھا سڑک سرخی کی تیار ہوتی جاتی تھی اُسپر سقے چھڑکاؤ
کرتے جاتے تھے نوبت بانجا رسید کہ سواری مثل بادبہاری کے شہر سے باہر آئی اور طرف صحراے
روانہ ہوئی یہ تو اُدھر سے بصد جاہ وحشم وشان وشوکت چلے آتے ہین یہ حکم ہی کہ جب لشکر ارژنگ
آجائے تو ٹھہر جانا کیونکہ اُسکو بھی ہمراہ لیچلنا ہی بس یہ تو جاتے ہین اُدھر ارژنگ کل لشکر کو ہمراہ لے
ہوئے مع چترنگ اپنے بھائی کے اِس انتظار مین لشکر کی صفین آراستہ کیے ہوئے کھڑا ہی کہ لشکر
برجلیس وسواری برجلیس آجائے تو اُسکے ہمراہ چلون کہ یکایک شہر آفتاب نما کی طرف سے ایک
نور پیدا ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ ہزارون برقین چمک رہی ہین اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ ہزارون شرارے
ہوا پر اُڑ رہے ہین ڈنکے کی صدا آرہی ہی سخنگان نے کہا کہ خبردار ہوجائیے برجلیس کی سواری آتی ہی
اور نقیبون کو حکم فرمائیے کہ وہ لشکر مین پکار دین کہ سب آمادہ کوچ ہوجائین تاکہ عرصہ نہوا ارژنگ نے
بموجب کہنے سخنگان کے نقیبون کو حکم دیا بس نقیبون نے پکار دیا کہ سب خبردار ہوجائین اور آمادہ سفر
ہون برجلیس مع لشکر کے آتا ہی اب عرصہ نہین ہی یہ جو لشکر مین خبر ہوئی بس سب اہل لشکر اُسی طرف
متوجہ ہوئے ارژنگ وچترنگ وسخنگان مع سردارون کے متوجہ ہوا اب سب نے دیکھا کہ
سامنے سے نشانہاے طلائی نمایان ہوئے جب قریب پہونچے تو یہ نظر آیا کہ کوس پہیہ آگے آگے پختہ
ہوا سڑک بنتی ہوئی دونون طرف سڑک کے نہر روان آب شفاف کی نہر کے برابر چمن گلہاے خوشبو کے
کھلے ہوئے خود بخود اُنپر طائران خوش الحان بیٹھے ہوے چہچہہ زنی کرتے ہوئے گذرے یہ سامان دیکھکر
ارژنگ وچترنگ وسخنگان وکل سردار وافسران سپاہ وکل اہل لشکر کے ہوش جاتے رہے اور
حیرت ہوئی سب چشم براہ ہوگئے نیا تماشہ نظر آیا کہ جو کبھی نہ دیکھا تھا کہ چمن خود بخود تیار ہوتے جاتے
ہین روبرو سے گذر گئے اب دیکھا کہ سقے ہزارون گلبدن کے پاکجامے پہنے ہوئے سرخ باناتکے

اُسپر کارچوبی کام بنا ہوا پائجامہ گھٹنون تک لپیٹے ہوئے بادلے کی لنگیان باندھے ہوئے مشکین دوش
پر اُنکے دہانون پر نوارے چڑھے ہوئے مشکون مین بجائے پانی کے گلاب کیوڑہ بھرا ہوا کئی ہزار مشکے
چھڑکاؤ کرتے ہوئے آتے ہین گرد و غبار کو بٹھاتے جاتے ہین جب زمین پر گلاب کیوڑہ گرتا ہی اُسکے
سبب سے خاک بیٹھتی ہی اور کچھ غبار بلند ہوتا ہی اُس سے ایسی خوشبو پیدا ہوتی ہی کہ تمام راہ مہک جاتی
بس چھڑکاؤ کرتے ہوئے گذر گئے اُنکے عقب مین دس ہزار کئی سو ہاتھی قطار در قطار خرطوم مین زنجیرہائے
طلائی لپیٹی ہوئین مستکون پر آئینے طلائی چوکھٹون کے لگے ہوئے پیشانی رنگی ہوئی اُپر رکھا ہوا کہ این نشان لشکر خداوند
آفتاب جھولین کارچوبی مخمل سرخ کی پڑی ہوئین فیلبان وردیان نئی نئی پہنے ہوئے وہ بھی سب
کارچوبی سینون پر تصویر آفتاب و برجیس بنی ہوئی پگریان سرون پر کلغ طلائی ہاتھون مین لیے
ہوئے بیٹھے ہین اُنکے عقب مین علمدار اُسی طور کی وردیان پہنے ہوئے چھڑ بغل مین دبائے ہوئے
پھریرے کھولے ہوئے ہین پھریرے سب سرخ ہین اُنپر زردوزی بنی ہوئی ہی تصویر آفتاب و برجیس
بنی ہوئی تعریف اِن دونون کی تحریر ہی نشان طلائی ہین اور کچھ نشان اُنکے عقب مین مرصع ہین اُسپر یہ
تحریر ہی کہ این نشان لشکر خاص خداوند برابر چلے جاتے ہین اُنکے بعد ماہی مراتب کے ہاتھی اُسی طور سے
آراستہ تھے اور یہ بھی قریب چار پانچ ہزار کے تھے اُنکے بعد سانڈنیان باسامان مرصع و سانڈنی سوار
نادرکار وردیان زیب تن کیے ہوئے اُسپر بیٹھے تھے اب بعد اُسکے ہاتھیون پر اور اشترون پر ڈنکے رکھے
ہوئے اُنپر چوب پڑتی ہوئی کہ اُنکی صدا سے صحرا گونجا جاتا تھا یہ بھی گذرے پھر اُنکے بعد کئی لاکھ مرکبان
ترکی و عراقی و عجمی باساز و یراق مرصع سائیس چوریان طلائی ہاتھون مین لیے ہوئے گمس رانی
کرتے ہوئے صف بصف چلے آتے ہین جب وہ بھی گذر گئے اُنکے عقب مین غول کے غول خنٹ
کے غٹ خاص برداروں کے خاصگیان دوش پر رکھے غلاف زردوزی اُنپر چڑھے ہوئے اور
وردیان کارچوبی پہنے ہوئے اُنکے بعد چوبدار عصاہاے طلائی لیے ہوئے وردیان پہنے ہوئے غٹ
کے غٹ گذر گئے اُنکے بعد یساول اُنکے ہاتھون مین عصاہاے مرصع کار وہ بھی کئی ہزار تھے سامنے
سے گذرے اب جو نظر کی تو دیکھا کہ نقرئی دگ دمی و گاؤدمی و شتری دمامون کی صدا بلند تھی کہ جسکے
سبب سے گوش گردون کر ہوئے جاتے تھے صحرا گونج رہا تھا زمین ہل رہی تھی طائران صحرا صداے
نقارے سے پریشان ہو ہو کر آشیانون کی طرف جاتے تھے چرندے جھاڑیون اور جھنڈیون مین پوشیدہ
ہو گئے تھے درندے بھاگے جاتے تھے گھائیون مین پہاڑون پناہ گزین ہو گئے تھے جب یہ سب گذر چکے
تو سامنے سے پلٹنین در رسالہ نمودار ہوئے تلوارین حمایل نیزے بلند سپرین و تلوارین دوش پر گروہ گروہ
فٹ کے غٹ مرکبون کے سم سے سم کنوتی سے کنوتی ملی ہوئی دوش بدوش چار آئینہ بند چلتہ پوش مرکبون
کی ٹاپون سے زمین ہل رہی تھی غبار بلند تھا جھنکار سے تلوارون کی کان پڑی صدا نہین سنائی دیتی
تھی سب کے سرون پر خود فولادی تھے غبار جو بلند ہوتا تھا اُسمین جو سنانین بلند تھین اور چمکتی تھین تو یہ
معلوم ہوتا تھا کہ برج خاکی کے اندر ستارے چمک رہے ہین دھوپ کی شعاع سے نشان اور خود
ایسے چمکتے تھے کہ جیسے آئینے نشانون کا یہ حال ہی کہ طلائی جو ہین اور عکس آفتاب جو پڑتا ہی تو یہ معلوم ہوتا
ہی کہ بالاے ہوا آگ لگی ہی اُسکے شعلے بلند ہین بس لاکھون سوار و پیدل رسالہ کے رسالہ سامنے سے
گذر گئے اُنمین باجے جنگی بجتے ہوئے ارژنگ وغیرہ نے دیکھا تھا کہ جب سے آراستہ لشکر کی شروع ہوئی
ہی اُس لشکر پر ایک نیلگون آسمان سا محیط ہی اُس سے برابر بارش گل ہوتی جاتی ہی یہ لوگ جو یہ

یہ سامان دیکھتے تھے حیرت بالاے حیرت ہوتی تھی جب قریب بیس یا بائیس لاکھ کے لشکر گذر گیا
سب نے دیکھا کہ تمام صحرا زمردی ہوگیا اور طلائی اب جو غور کرکے دیکھا تو آگے آگے اسی ہزار سوار
دوش بدوش چار آئینہ بند چلتہ پوش رکاب بر کاب سم سے سم مرکب کا ملا ہوا دم سے دم چلے آتے ہین
اُنکے لباس زمردی تھے خود طلائی ہین اسلحہ مرصع ہین ناظرین کو اِس امر کا خیال رہے کہ کل لشکر کے
سینون پر تصویر آفتاب و برجلیس بنی ہوئی ہی اور گرد اُسکے تعریف اُسکی تحریر ہی اور نشان بھی آفتابی
ہین لشکر کے بس اُنکے بعد دیکھا کہ قریب تیس لاکھ کے لشکر خود اُنکے طلائی تلوارین علم کیے ہوئے برہنہ
اور ہزارون بادشاہ اور سرداران سپاہ اور سرداران بادشاہ و پہلوانان لشکر و سپہ سالار و کل افسران
فوج موج بموج نقیبان خوش گلو صداے ادب باش لگاتے ہوئے اور بہت سے ہاتھی اُس تخت
کے روبرو زنجیر ہاے طلائی سے کسے ہوئے فیلبان دردیان پہنے ہوئے اور اُس تخت پر ایک گنبد
ایسا ضودار بنا ہی کہ وسط کے درجہ پر نگاہ نہین کام کرتی ہی اُسپر موتیون کی جلپن پڑی ہی اُس سے نور
ساطع و لامع ہی چتر اُس گنبد پر لگا ہوا ہی آفتاب کلس پر بنا ہوا ہی کہ اُس سے نور پیدا ہی صرف اسقدر
محسوس ہوتا ہی کہ پیشانی پر اُس در کی تحریر ہی کہ این مقام خداوند برجلیس ایک پہلو کے درمین
افریق شاہ کرسی پر بیٹھا ہوا ہی طرۂ پیغمبری کلاہ مین لگا ہوا ہے اور ایک طرف خونخوار شاہ
ہی جس طرف افریق شاہ ہی اُسکے برابر کے درجہ مین مرد شیر افگن سپہ سالار لشکر خاص کرسی پر بیٹھا ہی
طرۂ سپہ سالاری خود پر لگا ہی اور اُسکے برابر کے درجہ مین میخانہ ہی اُسکی پیشانی پر تحریر ہی این میخانہ خاص
اور جدھر خونخوار شاہ ہی اُسکے برابر کے درمین وزیر اعظم روشن دل مندیل وزارت سر پر رکھے
ہوئے ہی اور برابر اُسکے جو در ہی اُسمین آبدارخانہ ہی یہ کلمہ تحریر ہی کہ این آبدارخانہ خداوند انھین ہاتھیون
کے گرد سب سردار ہین اور افسران سپاہ و پہلوانان لشکر و سپہ سالار فوج و شاہان ذیجاہ ہین اُنکے
بعد تیس لاکھ سپاہ شمشیر برہنہ لیے کہ جنکے خود طلائی ہین اوپر ذکر ہوچکا ہی اور سر پر برجلیس کے یعنے کلس
گنبد پر اُس آسمان نیلگون سے ایک آفتاب ظاہر ہی کہ اُسکا عکس جو گنبد پر پڑتا ہی وہ گنبد چمکتا ہی اور
وہ گنبد ایک ڈال الماسی ہی اور ستون اُسکے زمردی ہین وہ جو آفتاب آسمان سے ظاہر ہی اُس سے
اسقدر نور پیدا ہی کہ تمام لشکر پر اُسکا عکس پڑتا ہی اور سب مقام پر روشنی ہی یہ جو سمان دیکھا از رنگ
وغیرہ کو اسقدر حیرت ہوئی کہ مثل آئینہ حیران ہوکر رہگئے کل لشکر ارژنگ کو یہ بھی حیرت ہوئی اور
خیال گیا کہ بڑا سامان ہی یہ جو کچھ دعوے کرے سب بجا ہی ہمنے ایسا سامان کسی کے ہمراہ نہین دیکھا
جو کہ برجلیس کے ہمراہ ہی بس جب سواری برجلیس کی سامنے سے گذری ارژنگ وغیرہ نے دیکھا
کہ ہزارون تلوارین برہنہ علم ہین اب جو دیکھا تو بہت سے محافہ طلائی ہین اور دو محافہ الماس نگار
ہین اُن سب محافون کے گرد لشکر تلوارین برہنہ لیے ہوئے ہمراہ ہی کارچوبی پردے پڑے ہوئے
ہین الماسی محافون پر موتیون کی جھالر لگی ہوئی مقیشی ڈوریان ہین کہار وردیان پہنے ہوئے ہین
محافون کو دوش پر اُٹھائے ہوئے بڑے ساز و سامان سے اُن دونون محافون کے عقب مین ہزارون
محافہ ہین ارژنگ نے پلٹ کر سختگان سے کہا کناموس بھی ہمراہ ہی ملکہ بھی ضرور ہوگی یقین ہی کہین
نہ کہین سامنا ہوجائے مین اُسپر عاشق ہون وہ بھی محبود دیکھکر ضرور فریفتہ ہوگی سختگان نے جوابدیا
کہ جی ہان آپ ایسے ہی تو خوبصورت ہین وہ چوکی پر لوٹا بھی نہ رکھوائیگی عاشق ہونا کیسا اُسکی لونڈی بھی
تو ادھر نہ رخ کریگی اُسکی خواصین کثیرین شاہزادیون پر فوق لیجاتی ہونگی اُنکے نزدیک کسی شاہزادے

کی اصل نہوگی راوی بیان کرتا ہو کہ ملکہ ایسی حسین تھی اور وہ نور حق تعالی نے ملکہ ثریا سے سیتین کو عطا فرمایا تھا کہ محافہ کے اندر سے نمودے رہا تھا اور گرد محافہ کے ہالہ بندھا ہوا تھا جیسے ماہ کے گرد ہالہ ہوتا ہی بلکہ تمام شہر آفتاب نما مین ماہ آفتاب نما مشہور تھی اپنے زمانے کی زلیخا تھی سختگان نے کہا کہ ای ارزنگ دیکھ کر اس محافہ مین ملکہ ہی اور دوسرے محافہ مین جو کہ اسکے برابر ہی ملکہ کی مان ہی یہ کہکر سختگان نے اشارہ کیا ارزنگ نے کہا کہ کس محافہ مین سختگان نے جوابدیا کہ جسکے گرد نور کا ہالہ ہی بس یہ سننا تھا کہ ارزنگ نے دیکھا اُدھر کو اور ہاے کرکے کلیجہ پکڑ لیا اور کہا کہ تو نے مار ڈالا سختگان نے جوابدیا کہ ای ارزنگ بس ان باتون سے درگذر و ورنہ خراب ہوگے جو ایسی باتین کروگے دل پر سل صبر کی رکھو اور چپ کرو ورنہ ذلت کا سامنا ہوگا اور پھر کچھ بنائے سے تدبیر نہ بن پڑیگی مین نے سمجھا دیا وہ محافہ بھی گذر گئے اب دیکھا کہ لشکر چلا آتا ہی یہ تو کھڑے ہوئے تھے کہ اُدھر برجیس نے جو تخت پر سے دیکھا کہ ارزنگ مع کل لشکر کے میرے انتظار مین کھڑا ہی خونخوار شاہ سے کہا کہ ایک چوبدار کے ذریعہ سے ارزنگ کے پاس پیام روانہ کرو کہ تخت پر سے اُتر کر اور مرکب پر سوار ہوکر مع اپنے سردارون کے میرے لشکر مین آؤ اور جہان اور بادشاہ ہین اُنمین شامل ہوا اپنے سردارون کو میرے سردارون مین اور اپنے پہلوانون کو میرے پہلوانون مین اپنے سپہ سالار کو میرے سپہ سالارون مین اور اپنے وزیر سختگان کو اپنے ہمراہ رکھو اور لشکر میرے لشکر مین شامل کرو بس خونخوار شاہ نے ایک چوبدار کو یہ حکم دے کر بموجب حکم برجیس روانہ کیا یہان ارزنگ کھڑا ہوا تماشہ سواری کا دیکھ رہا تھا کہ چوبدار خاص برجیس پہونچا اسکے سر پر آفتاب بنا ہوا تھا تحریر تھا کہ ابن چوبدار خاص نے ارزنگ کو پیام خداوند کا دیا اور کہا خداوند نے یہ حکم فرمایا ہی بس ارزنگ و چترنگ نے تخت کو ترک کیا مرکبون پر سوار ہوے سختگان و دیلم و اسلم و قرماسپ کو ہمراہ لیکر اور سب اپنے لشکر کے سردارون و افسرون و پہلوانون کو اور لشکر کو یہ حکم دے کر کہ جو لشکر عقب مین چلا آتا ہی اسی مین تم بھی شامل ہو جاؤ بس کل لشکر جو کہ قریب چالیس لاکھ کے تھا ایک مرتبہ باگین اُٹھاکر مرکب دوڑا کر شامل لشکر برجیس ہو گیا نشان لشکر جنکے پھریرے سیاہ تھے اور خوک پیکر و سگ پیکر تھے وہ ایک طرف نشانون مین مل گئے اور جلوس سواری جلوس سواری مین سردار و افسر سپاہ سردار و افسران سپاہ مین ارزنگ و چترنگ مع سختگان و دیلم و اسلم و قرماسپ بادشاہون مین شامل ہوئے مگر لشکر کے علمون اور پھریرون اور دردیون سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ لشکر اور ہی اور یہ اور ہی برجیس کے لشکر کے نشان آفتاب نما تھے اور سرخ پھریرے تھے اور دردیان بھی اور اس لشکر کے علم خوک پیکر و سگ پیکر اور پھریرے سیاہ و دردیان بھی سیاہ تھین کیونکر نہ ثابت ہوتا بس جب لشکر ارزنگ و چترنگ شامل لشکر ہو چکا اب اس لشکر کی حد و انتہا نہ رہی اور شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ لشکر ایک کرور چوالیس لاکھ کا ہی بس اب برجیس ارزنگ وغیرہ کو ہمراہ لے کر چلا طریقہ یہ ہوا کہ دہنی طرف برجیس کے جو بادشاہ تھے اُنکے ہمراہ ارزنگ تھا مع سختگان و دیلم کے اور بائین طرف کے بادشاہون مین چترنگ تھا مع اسلم و قرماسپ کے اور جو بادشاہ مطیع تھے ارزنگ کے اور جو چترنگ کے مطیع تھے وہ چترنگ کے ہمراہ تھے بس برجیس اب یہانسے طرف فرنگوشیہ کے مع کل لشکر کے روانہ ہوا مقام قیام پہ آب و گیاہ دیکھکر قیام کرتا ہی اور یہان شہر مین مرتاض شاہ حکومت کرتا ہی جب بوقت سحر دربار مین جاتا ہی پہلے تصویر آفتاب کو

سجدہ کرتا ہی پھر تخت پر قدم رکھتا ہی اِسی طور سے جو آتا ہی وہ سجدہ کرتا ہی یہ تو یہان حکومت کر رہا ہی سب
اِسکے بموجب حکم برجیس مطیع و فرمانبردار ہین اُدھر برجیس لشکر کشی کیے ہوئے اِس شان و شوکت
سے برسر اہل اِسلام چلا جاتا ہی یہ راہ مین ہی اور طریقہ یہ ہی کہ جہان قیام کرتا ہی وہ تخت ہاتھیون پر سے
کھول لیا جاتا ہی جو بارگاہ وغیرہ ہمراہ ہین وہ برپا ہوتی ہین اُنمین رکھدیا جاتا ہی پھر جب کوچ ہوتا ہی
کسدیا جاتا ہی مگر برجیس اُسکے اندر سے باہر نہین آتا ہی جس بارگاہ مین تخت رکھا جاتا ہی اُسکی پشت پر
ایک خیمہ برپا ہوتا ہی اُسکے اندر کسی کے جانے کا حکم نہین ہوتا ہی وہ خالی رہتا ہی اُسپر پہرہ مقرر رہتا
ہی بس شب کو برجیس اُس خیمے مین جاتا ہی اور حوائج ضروری سے فراغت حاصل کرتا ہی پشت گنبد
سے جب یہ گنبد مین آجاتا ہی پھر وہ دروازہ غائب ہوجاتا ہی اِسی طور سے کوچ و مقام کرتا ہوا چلا جاتا
ہی یہ تو راہ مین ہی اِسکا حال پھر تحریر ہوگا لیکن اب طومار شاہ کا حال سماعت فرمائیے کہ یہ جو پیش خیمہ
لیکر روانہ ہوا تھا اور اِسکے ہمراہ ارمان بھی تھا اور اُسکے ہمراہ پیش خیمہ ارزنگ و چترنگ کا تھا
یہ سب کے سب برابر دو منزلہ کا ایک منزلہ کرتے ہوئے راہ کو بالکل صاف و شفاف کرتے ہوئے
جابجا سے رسد جمع کرتے ہوئے چلے جاتے ہین خلاصہ یہ کہ بعد ایک ماہ اور پندرہ یوم کے بعد قطع منازل
و طی مراحل سرحد فرنگوشیہ مین پہونچے گو کہ فرنگوشیہ وہانسے یعنے شہر آفتاب نما واقلیم خورشید
سے پانچ ماہ کا راستہ رکھتا تھا مگر یہ ایسے جلد آئے کہ ڈیڑھ ماہ مین پہونچے جب سرحد فرنگوشیہ مین پہونچے
دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہان سے دس کوس پر شہر فرنگوشیہ ہی اب جو کوچ کیا جائیگا تو اندرون
شہر منزل ہوگی بس طومار شاہ نے سرشار شاہ سے کہا کہ منزل مقصود پر آگئے اب ایسا مقام مناسب
دیکھکر قیام کیا جائے کہ لشکر خداوندی ایک کرور سے زیادہ ہی پھر اُنکے ہمراہ ارزنگ بھی ہی اور
چترنگ بھی اُنکا بھی لشکر تیس چالیس لاکھ کا ہی بس قریب ڈیڑھ کرور کے لشکر ہوگیا بس ایسا مقام ہو
کہ یہ سب لشکر فروکش ہون اور خیمے و بارگاہین وغیرہ برپا ہون ایک میدان دس بارہ کوس کا
درختون سے مملو ہوجائیگا اور مقام پر از آب و گیاہ ہو اور یہ بھی ہو کہ اگر مقابلے کی ٹھہرے اور لشکر حریف بھی کر
مقابلے مین فروکش ہو تو میدان سے برائے مقابلہ رہے سرشار شاہ نے کہا کہ بس یہی مقام مناسب
ہی جیسا کہ تم چاہتے ہو اس سے بہتر کوئی مقام نہوگا شہر سے دس کوس کا فاصلہ ہی اور لشکر حریف اُسطرف
آکر فروکش ہوگا یہی مقام برائے مقابلہ قرار پائیگا اول تو مقابلہ کی نوبت نہ آئیگی جب وہ اسقدر لشکر دیکھینگے
تو اطاعت کرینگے طومار شاہ نے کہا کہ یہ امر غیر ممکن ہی سُنا گیا ہی کہ وہ لوگ بہت خودسر ہین بس
اطاعت کرنا امر دشوار ہی ضرور مقابلہ ہوگا سرشار شاہ نے کہا کہ پھر اِسی مقام پر قیام کرو ارمان
کھڑا ہوا تھا برابر طومار شاہ کے کہنے لگا کہ میری تو یہ رائے ہی کہ اِسی طور سے یلغر کیے ہوئے شہر مین چلو
وہ لوگ غافل ہونگے اُنکو قتل کرکے شہر پر قبضہ کرلو جب خداوند تشریف لائینگے تو شہر کو مسخر پائینگے اور طرف
کوکوچ فرمائینگے طومار شاہ نے جواب دیا کہ یہ امر بالکل نامردی پر محمول ہی دوسرے یہ حکم ہمکو خداوند
کا بھی نہین ہی اگر ہم خلاف حکم کرینگے تو عذاب مین مبتلا ہونگے بس خلاف نہین کرسکتے ہین یہ کہکر کہا
کہ تم بھی اپنے خیمے وغیرہ برپا کرو اور اپنے لشکر کو اتارو اِس سے بہتر کوئی دوسرا مقام نہ ممکن ہوگا
ارمان شیر صولت نے کہا کہ بہت بہتر یہ کہکر اُسنے مقام مناسب دیکھکر خیمہ وغیرہ برپا کرنے کا حکم
دیا بارگاہین برپا ہونے لگین ایک طرف برجیس کی بارگاہین برپا ہوئین ایک جانب ارزنگ
کی بازارین آراستہ کی گئین کوسون تک خیمے و بارگاہین برپا ہوئین جہانتک نگاہ کام کرتی تھی سوائے

خیمون اور بارگاہون کے کچھ نظر نہ آتا تھا وسط مین بارگاہ برجیسی برپا ہوئی تھی کہ جسکے اندر ایک لاکھ کرسی و دنگل تھے مرصع کار ستون سب الماس نگار رکھے بارگاہ مخمل سبز کی تھی زردوزی بنی ہوئی تھی کلس طلائی تھا ہر دروازے اور ہر ستون پر آفتاب بنا ہوا تھا کلس جو تھا وہ طلائی بھی تھا گو سب بارگاہون اور خیمون کا یہی حال تھا سب کے کلس طلائی تھے مگر اس بارگاہ کا بھی کلس طلائی تھا اُسپر آفتاب بنا تھا اور اُس سے ضو پیدا تھی کہ اُسکی روشنی دور تک جاتی تھی بس جب بارگاہین برپا ہوچکین اور خیمے و علم برپا ہوئے نشان کھولے گئے ایک طرف ارژنگ کے لشکر کے نشان برپا تھے اور ایک جانب لشکر برجیس کے بس یہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ لشکر آفتاب پرستان ہی اور یہ لشکر لقا پرستان ہی مگر طریقہ یہ تھا کہ ایک لشکر سے دوسرے لشکر تک بازارین تھین دونون لشکر جدا نہ تھے ایک مقام پر خزانے کا خیمہ تھا اُس مقام پر پہرہ چوکی بہت مقرر کیا لشکر اُترا چھاؤنی لشکر کی ہوئی اُدھر لشکر ارژنگ نے بھی چھاؤنی کی بس لشکر جب اُترچکا طومار شاہ وغیرہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے ارمان اپنی بارگاہ مین یہ تو یہان خیمے وغیرہ برپا کرکے فروکش ہوئے ہین برجیس چلا آتا ہی یہ انتظار ہی کہ خداوند آلین تو کچھ سامان مقابلہ وغیرہ ہو یا پیام صلح یہ تو اِس انتظار مین ہین کہ خداوند آلین تو کچھ سامان مقابلہ وغیرہ ہو یا پیام صلح یہ تو اِس انتظار مین ہین بس اِنکو تو اِسی انتظار مین یہان مقیم رکھا جاتا ہی اور برجیس کو راہ روی مین اور اب کچھ حال شہر فرنگوشیہ کا تحریر ہوتا ہی

اب شمہ حال شہر فرنگوشیہ کا سماعت فرمائیے

راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان محکوم شاہ طرف سے ایرج نوجوان کے حاکم ہی خاندان سے مالک بن ملکوت شاہ کے ہی بہت مردجری اور بہادر ہی اور بڑا وبندار ہی یہان اُسکے پاس چار لاکھ کا لشکر ہی اُسکے افسر و سردار اور پہلوان دربار مین بیٹھے ہین جو کچھ اِس ملک سے اور دیگر ملک سے حاصل ہوتا ہی جو کہ اِسکے متعلق ہین وہ سب آمدنی جمع کرکے پاس ایرج نوجوان کے روانہ کرتا ہی جب سے ایرج نوجوان ہمراہ صاحبقران تشریف لیگئے ہین اور اِسکو معلوم ہوا کہ یہ رستم ثانی ہین یہ شہریار عالیوقار ہین تو یہ خزانہ مین جمع کرنے لگا اِس خیال سے کہ یہ جب میرے آقا و مالک تشریف لائین گے اُسوقت پیش کرونگا بڑے عدل و انصاف سے حکمرانی کرتا ہی کوئی ناخوش نہین ہی سب اہل شہر و اہل لشکر دل شاد ہین محکوم شاہ کی سلامتی کی دعا درگاہ خدا سے ہمیشہ نماز پنجگانہ مین کرتے ہین محکوم شاہ بھی بہت خوش اعتقادی کے ساتھ بسر کرتا ہی دونون وقت دربار کرتا ہی افسران سپاہ و سردار دونون وقت حاضر دربار ہوتے ہین ایک دن کا ذکر ہی کہ پرچۂ اخبار دیکھ رہا تھا پرچہ نویس نے لکھا تھا کہ ایک لشکر کثیر آفتاب پرستون کا اِس طرف آتا ہی اور طومار شاہ پیش خیمہ لیکر قریب شہر پہونچ چکا ہی اُنکے ہمراہ ارژنگ پرست بھی ہین طریقہ سے ثابت ہوتا ہی کہ برائے مقابلہ آئے ہین یہ جو پرچہ اخبار مین محکوم شاہ نے دیکھا اہل دربار سے کہا کہ آپ لوگون نے اور کچھ سُنا کہ کیا واقعہ آجکل عالم مین گذرا ہی ابھی پرچہ نویس نے لکھا ہی کہ سمت مشرق کے ایک اقلیم ہی کہ نام اُسکا خورشید یہ ہی وہان بہت سے ملک تھے اور اُن ملکون مین قبل اِسکے مختلف مذہبون کے آدمی مقیم تھے سوائے مذہب اِسلام کے منجملہ اُن ملکون کے ایک

ہی کہ اُسکا نام شہر آفتاب نما ہی وہان کا بادشاہ خورشید شاہ تھا وہ لکھتا ہی کہ اُسکی ایک دختر تھی
اور خورشید شاہ کا مذہب آفتاب پرستی تھا وہ جو اُسکی دختر تھی اور اب بھی ہی بہت حسین اور
خوبصورت تھی اُسکو شادی سے ہمیشہ انکار تھا اور اصل امر یہ تھا کہ اُسکو اپنے حسن و جمال پر غرور
تھا کہ مین بہت خوبصورت ہون یہ بھی تحریر کرتا ہی جب اُس سے کوئی سوال کرتا تھا کہ تم شادی
کیون نہین کرتی ہو تو کہتی تھی کہ مین خداوند آفتاب پر عاشق ہون خداوند میرے اوپر فریفتہ ہین مین زن
خداوند ہوکر بندون کے ساتھ شادی کرون حسن اتفاق سے وہ حاملہ ہوئی اُسپر تہمت زنا کی لگائی
گئی اُسنے انکار کیا اور کہا کہ مین خداوند سے حاملہ ہون سب نے کہا کہ جھوٹ بولتی ہی بس اُسنے ثابت
کردیا اُسدن سے اُسکا بڑا اعزاز کیا گیا نوبت باینجا رسید کہ لڑکا پیدا ہوا بڑا قصہ ہی وہ جوان ہوا اُسدن
سے وہان دین آفتاب پرستی کو زیادہ ترقی ہوئی قلعہ بنایا گیا تمام اقلیم کے لوگ سب آفتاب پرست
ہوئے محکوم شاہ نے سب واقعہ ابتدا سے جو کہ جلد دوم و اول مین اور اِس جلد مین تحریر
ہوا ہی بیان کیا کہ پرچہ نویس تحریر کرتا ہی کہ ارزنگ لشکر کشی کرکے اُسکی بیٹی پر عاشق ہوکر گیا تھا
بڑے بڑے مقابلے ہوئے آخر کو ارزنگ نے شکست کھائی سبب یہ ہی کہ آفتاب جلا دیتا ہی آخر
کو عاجز ہوکر اطاعت کی اِس شرط پر کہ تم خدا پرستون سے مقابلہ کرو اُنکو غارت کرو تو مین تمہارا دین
قبول کرون اُسنے قبول کیا چنانچہ وہ ارزنگ کو اپنے ہمراہ لیکر برائے غارتگری اہل اسلام اپنے
ملک سے لشکر کثیر لیکر روانہ ہوا اُسکا ہراول پیش خیمہ لیکر آتا ہی اِدھر کے ہراول لشکر کا نام طومار شاہ
دہر شہار شاہ ہی اُسکے ہمراہ دو لاکھ اسی ہزار سپاہ ہی اور اِسی لشکر کے ہمراہ ارزنگ کا بھی پیش خیمہ ہی اُسکا
ہراول ارمان شیر صولت ہی ارزنگ کو لکھتا ہی کہ یہ لڑکا ہی زمرد ثانی کا جو کہ صاحبقران ثانی
کے ہاتھ سے مارا گیا اِسنے خورشید نگار سے خروج کیا تھا بلکہ خاور پر قبضہ بھی کرلیا تھا بہرام شاہ
خاوری شکست کھاکر فرار کرگیا جب یہ شہر آفتاب نما کو گیا تو رستم خان بن گنجاب نے پھر جاکر
خاور پر قبضہ کیا اور وہان کسی کو بادشاہ کیا بس اُسنے لکھا ہی کہ اپنا بندوبست فرمائیے آفتاب پرست
اِس سے مقابلہ کرنے آئے ہین اِس خیال سے کہ قبل مین یہان کے لوگ آفتاب پرست تھے
پہلے اِسی ملک پر قبضہ کرو افسران سپاہ نے سنکے جواب دیا کہ اگر آتا ہی تو آنے دیجیے کیا کریگا ہم نہ
اطاعت کرینگے اور نہ اُسکا دین قبول کرینگے بلکہ مقابلہ کرلین گے اگر مارے گئے تو مرتبۂ شہادت پایا
اور جو غالب آئے تو بھی اپنے آقاؤن اور مالکون کے روبرو اور اہل خلق کے نزدیک سرخرو ہوئے
ہم یون تو ہ مانین گے محکوم شاہ نے کہا کہ خیال اِس امر کا ہی کہ نہ آجکل ہمارے آقا رستم ثانی
نہ شہریار عالیوقار نہ ایرج نامداران لوگون کا کچھ پتہ و نشان نہین معلوم کہ اُنکو آگاہ کرتے نہین
کہان تشریف فرما ہین خیر جو مرضی مالک ہم راضی برضا ہین اگر وہ مرتد اِدھر آتے ہین تو کیا غم
ہم بھی وہ جنگ مردانہ کرینگے کہ اُنکو بھی معلوم ہوگا کہ کسی سے مقابلہ ہوا تھا سب نے جواب دیا کہ بجا
ارشاد ہوا یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی کہ چند ہرکارے دربار مین حاضر ہوئے مجرا گاہ سے مجرا بجا لائے
زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیا اور ہاتھ اُٹھاکر دعا و ثناے شاہی بجا لائے اور یہ شعر پڑھا
شعر الٰہی بخت تو بیدار باد اختر دولت ہمیشہ یار باد + بادشاہ عالم کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اقبال
و اقبال ہو دوست شاد دشمن رو روسیاہ پائمال ہو محکوم شاہ نے فرمایا کہ کیا خبر لائے بیان کرو
اُنھون نے عرض کیا کہ ہم غلامان حضور و جان نثار سرکار برائے ہالا دوئی بیرون شہر گئے تھے چنانچہ

جب شہر سے کوئی دس کوس پر گئے تو ہمکو نشان لشکر نظر آئے کہ کوئی لشکر اترا ہوا ہی غلام پاسے شاطری لگا کر گئے تو دیکھا کہ ایک لشکر کثیر اترا ہوا ہی مگر اسکے دو حصہ ہین ایک سمت کے تو نشان طلائی ہین پھریرے گلنار ہین ایک سمت کے نشان سیاہ و زنگاری پھریرون کے ہین ان نشانون پر جو کہ طلائی ہین آفتاب بنے ہوئے ہین اور جو سیاہ پھریرون کے ہین پر تصویر لقاور مرد ثانی کی ہی اور کسی پر تصویر ارزنگ بن زمرد کی بنی ہوئی ہی اور انکی تعریف تحریر ہی اور انپر آفتاب اور برجیس کوئی ہی اسکی تعریف ہی اور لاکھون خیمے کوسون تک برپا ہین اور ہزارون بارگاہین مگر دو بارگاہین جو وسط لشکر مین ہین ایک پر تحریر ہی کہ این بارگاہ خداوند برجیس و این بارگاہ ناموس اس بارگاہ سے اُس بارگاہ تک کوئی ایک میل کا فاصلہ ہی مگر ایک راستہ بنایا ہی کہ اُس بارگاہ سے اُس بارگاہ مین جا سکتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب طومار شاہ پیش خیمہ چلا تھا تو ایک کاغذ لفافہ مین بند حجاب کے اندر سے افریق شاہ کو ملا تھا کہ یہ طومار کو دیدینا اور کہدینا کہ اسکو اسوقت کھولے کہ جب خیمہ وغیرہ برپا کرنے لگے اُسوقت اِس تحریر کو دیکھنا چنانچہ جب یہان آکر خیمے وغیرہ طومار شاہ نے برپا کرائے تھے تو اُس تحریر کو دیکھا تھا یہ تحریر تھا کہ وسط لشکر مین میری بارگاہ برپا کرنا اُس سے ایک میل کے فاصلہ پر خیمۂ ناموس ہون اور پشت بارگاہ پر جہان پر اندر بارگاہ کے تخت آراستہ کیا جائے اُس مقام پر ایک خیمہ برپا کیا جائے اُس خیمہ سے تا خیمۂ ناموس ایک کوچہ سلامت بنایا جائے اور اِس خیمہ پر پہرہ وغیرہ مقرر کیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا تھا اندر بارگاہ کے طومار نے تخت آراستہ کیا تھا اُس تخت کی یہ حالت تھی کہ تین در کا تخت تھا اور سات زینے لگے تھے وہ تخت طلائی تھا اُس بارگاہ مین تین درجہ تھے پہلے درجہ کے اوپر لکھا تھا این مقام خداوندی بس وہ تخت اُس درجہ مین برپا کیا گیا اور وہ تخت مثل گنبد کے تھا اور اُس تخت کے درون پر نہایت عمدہ زربفتی حجاب پڑے تھے مگر اُن حجاب کے برابر دو کرسیان جواہر نگار آراستہ تھین ایک کرسی پر لکھا تھا کہ این مقام خونخوار شاہ و این مقام افریق شاہ بس دوسرے درجہ مین جو کہ اُس بارگاہ کا بہت وسیع تھا یہ لکھا تھا کہ این مقام شاہان مطیع خداوند اُسمین دہ نیم تخت طومار شاہ نے آراستہ کیے ہونگے پر ہر ہر بادشاہ کا نام تحریر تھا تیسرے درجہ کی پیشانی پر یہ تحریر تھا کہ این مقام کل افسران سپاہ و پہلوانان لشکر و سرداران فوج اُسمین ہزارون دنگل و کرسیان طومار شاہ نے آراستہ کی تھین اور ہر ایک کرسی و دنگل پر نام افسرون کے و سردارون کے و پہلوانون کے بع لشکر ارزنگ و چترنگ کے تحریر تھے اُس درجہ کے بعد صحن تھا اُسکے بعد جلوخانے تھے یہ طریقہ تھا یہان کی نشست کا بس طومار شاہ نے پشت بارگاہ پر خیمہ برپا کیا اور کوچہ سلامت بارگاہ سے لیکر تا بارگاہ ناموس تیار کیا اور پہرے چوکی ہر مقام پر بطور مناسب مقرر کیا تھا یہ تو جملہ معترضہ تھا آمدم برسر مطلب اُن ہرکارون نے عرض کیا کہ دوسری سمت بھی بارگاہین برپا تھین ایک بارگاہ پر لکھا تھا کہ این بارگاہ ارزنگی اور دوسرے پر لکھا تھا کہ این بارگاہ چترنگی اور ہزارون خیمے برپا تھے اور لشکر کثیر بھی سوائے خیمون اور بارگاہون کے کچھ نظر نہین آتا ہی بڑی شان و شوکت ہی ہم غلامون نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر خداوند آفتاب کا ہی اور وہ ارزنگ و چترنگ بن زمرد ثانی کا خداوند آفتاب نے طومار شاہ و سرشار شاہ وغیرہ کو اپنا پیش خیمہ لیکر روانہ کیا ہی اور اُنکا قصد ہی کہ بذات خود خدا پرستون سے مقابلہ کرین اور اُنکو اپنے مذہب مین لائین اگر وہ آفتاب پرستی اختیار کرین تو خیر ورنہ اپنا عذاب

اُنپر نازل کرکے اُنکو غارت کرین کیونکہ یہ لوگ بہت مغرور ہوگئے ہین گو پہلے قصد خداوند کا اپنے مقام سے کوچ فرمانے کا نہ تھا یہ قصد تھا کہ جب خداپرست یہان آئین گے تو اُنسے مقابلہ کیا جائیگا اور اگر وہ راہ پر آئین گے تو خیر ورنہ اُنپر عذاب نازل کیا جائیگا اور غارت کیے جائین گے چنانچہ خداوند اِس قصد سے اپنے مقام پر مقیم تھے اتفاق سے خداوند کی ہمشیر پرارزنگ بن زمرد ثانی جو کہ اپنے کو خدا کہتا تھا اُسنے خورشید نگار سے برائے مقابلہ اہل اسلام خروج کیا تھا اور خاور پر قبضہ کرلیا تھا اُسی زمانہ مین وہ عاشق ہوا اور ولولہ عشق مین ارزنگ نے نامہ تحریر کیا اُسکا جواب سخت خداوند نے دیا وہ اِس غرور مین خداوند پر لشکر کشی کرکے آیا کہ مین خود خدا ہون اِن سب کو غارت کرکے اپنی معشوقہ پر قبضہ کرلونگا چنانچہ آکر مقابلہ کیا انجام یہ ہوا کہ شکست کھائی آخر عاجز ہوکر خداوند کی اطاعت پر اِس شرط سے راضی ہوا کہ آپ لشکر کشی کرکے خداپرستون کو غارت فرمایئے برجیس نے قبول کیا اور اُسکے کہنے سے لشکر کشی کی چنانچہ طومارشاہ وغیرہ کو پیش خیمہ لیکر اِدھر کو روانہ کیا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اُسکا قصد مصمم یہ ہی کہ اِسی طور سے جو جو ملک ہم لوگون کے قبضہ مین ہین یعنے اہل اِسلام کے اُنکو غارت وتباہ کرتا ہوا برسر لشکر اسلام پہونچے جہان صاحبقران تشریف فرما ہون اُنسے مقابلہ کرے چنانچہ پہلا ملک حضور کا اُسکو ملا ہی اُسکے ہراول نے یہان خیمے وغیرہ برپا کیے ہین اور اُنکا قصد ہی کہ خداوند آئین تو مقابلہ کیا جائے اُسکی بھی آمدگی ہوئی ہی یہ خبر تازہ تھی جو غلامون سے دریافت کی تھی آکر عرض کی اب حضور کو اختیار ہی محکوم شاہ نے فرمایا کہ آیا ہی تو آنے دو ہمارا بھی خدا مالک ہی جو اُسکی مرضی ہوگی وہ ہوگا یہ ہونے سے رہا کہ ہم بخوف جان اُسکی اطاعت کرین یا ترک اسلام کرین جبتک ہمارے دم مین دم ہی ہم مقابلے سے باز نہ آئین گے یہ کہکر اُنکو خلعت دے کر رخصت کیا وہ سلام کرکے دربار سے باہر آئے محکوم شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ تمنے سُنا جو کچھ ہرکارون نے خبر بیان کی کسقدر یہ لوگ کم عقل ہین کہ جہان کچھ تزک وحشم دیکھ لیا اُنسے کہدیا کہ مین خدا ہون بس قبول کرلیا کسقدر کم اعتقاد ہین بھلا یہ کہان ممکن ہی کہ خدا کی بہن ہو اور مان اور باپ یہ کوئی ساحر ہی لو اور غضب سنو کہ خدا کی بہن پر ارزنگ بن زمرد ثانی فریفتہ ہوا اِس ارزنگ نے اپنے باپ کی طرح دعوی کیا اِسکو کیا ہوا ہی داد اِسکا حالت کفر مین ہاتھ سے صاحبقران کے واصل جہنم ہوا باپ اِسکا کافر تھا وہ بھی ہاتھ سے صاحبقران ثانی کے مارا گیا یہ بھی قتل ہوگا اِس خاندان مین جو پیدا ہوتا ہی بالکل بیوقوف پیدا ہوتا ہی ذرا بھی عقل نہین رکھتا ہی خیر جب آئیگا تو دیکھا جائیگا مگر یہ نہ ثابت ہوا کہ اولاد بختیارک سے بھی کوئی ہی یا نہین جو کہ ارزنگ کی درگاہ کا شیطان ہی اور مین نے سُنا تھا کہ تورج بدرگ حرامی کے دو فرزند تھے جو کہ فرخون ثانی کی دختر سے پیدا ہوئے تھے نہین معلوم وہ کہان ہین اور کیون نہ اِسکے شریک ہوئے ایک اہل دربار نے عرض کیا کہ بہت عرصہ ہوا مین نے ایک اخبار مین دیکھا تھا وہ تحریر کرتا تھا کہ ارزنگ نے خروج کیا ہی شہر خورشید نگار سے اور سختگان بن بختگان کو اپنا وزیر کیا اور دیلم بن تورج واسلم بن تورج کو اپنا سپہ سالار لشکر مقرر کیا اور بڑی شان وشوکت پیدا کی ہی اُسکا قصد ہی کہ ممالک اہل اِسلام کو غارت کرے میرا قصد ہوا تھا کہ مین حضور سے عرض کرون پھر خیال کیا کہ اور کچھ اخبار والے لکھ لین تو مین عرض کرون مگر اُسدن سے پھر کچھ اُسنے نہ لکھا نہ مین نے عرض کیا کہ محکوم شاہ نے کہا اب معلوم ہوا یہ سب فسادات اُسی سختگان کے ہین اُسنے پہلے ارزنگ کو ورغلان کر خروج کرایا ہوگا پھر آفتاب پرستون سے

مقابلہ کرایا جب دیکھا کہ وہ غالب آئے تو یہ حال کیا کہ اُنکو خدا پرستون پر لشکر کشی کرنے پر آمادہ کیا یہ ساری اُسی کی کارروائی ہی وہ بڑا مفسد خص ہی مثل اپنے باپ و دادے کے اُسکو ضرور خدا پرستون سے نقیض ہوگی خیر دیکھا جائیگا خدائے ما بزرگ است یہ کہکر کہا کہ ہمکو کیا ایسی ضرورت ہی کہ ابھی سے فکر کرین جب کوئی نامہ وغیرہ روانہ کریگا اُسکا جواب جو مناسب ہوگا دینگے ابھی سے کیا ضرورت ہی کہ ہم اپنے کو تشویش مین ڈالین اسکا فرزند ہی کہ نام اُسکا حاکم بن محکوم ہی وہ ہی ولیعہد اور سپہ سالار لشکر ہی بہت بہادر اور قوی ہی مرد جری ہی ابھی اُسکا سن بھی کچھ نہین ہی مگر بڑے بڑے پہلوان اُسنے زیر کیے ہین اپنے زمانہ کا رستم ہی سب اُسکو رستم فرنگوشیہ کہتے ہین وہ بھی دربار مین تھا جب باپ سے یہ سُنا کہ جو مناسب ہوگا وہ جواب دیا جائیگا کہنے لگا کہ سوائے جواب جنگ کے دوسرا کیا جواب ہی بس یہی جواب ہی کہ مقابلہ کو لشکر لیکر روانہ ہوجیے گا مقابلہ فرمائیے گا اور ملاحظہ فرمائیے گا کہ وہ تلوارین مارونگا کہ وہ لوگ بھی یاد کرینگے اِس طرف آنے کی سزا پائین گے یہ ممکن نہین کہ اُنکا دین اختیار کیا جائے یا اُنکی اطاعت کرین محکوم شاہ نے کہا کہ ضرور مقابلہ کیا جائیگا تم اطمینان رکھو بس یہ کہکر دربار برخاست کیا سب رخصت ہوکر اپنے مقام پر آئے محکوم شاہ محل مین آیا اور فکر کرنے لگا کہ کیا کیا جائے یہان تو یہ اس فکر مین ہی اسکو فکر مین مبتلا رکھا جاتا ہی اور یہ فکر ہی کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی لیکن اب پھر حال برجیس کی آمد کا اور نامہ تحریر کرنے کا اور اُنسے مقابلہ ہونے کا بیان کیا جاتا ہی

اب شمہ حال آمد برجیس و نامہ و پیام درمیان برجیس و محکوم شاہ و حالات مقابلہ و دیگر واقعات متعلق داستان ہذا

راوی بیان کرتا ہی کہ طومار شاہ وغیرہ کو آئے ہوئے قریب فرنگوشیہ تین دن کا زمانہ ہوا تھا کہ ایک دن بوقت سحر یہ بیٹھا ہوا صحرا کی سیر کر رہا تھا کہ سمت مشرق سے غبار بلند ہوا اور ایسا غبار بلند ہوا کہ فلک دوار تیرہ و تار ہوگیا طومار شاہ نے ہرکارون کو حکم دیا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ آندھی ہی یا کوئی لشکر آتا ہی یا خداوند تشریف لاتے ہین یہ حکم پاکر ہرکارے اُس غبار کی طرف روانہ ہوئے اور قریب گرد جب پہونچے تو دیکھا کہ لشکر کثیر کی آمد کی علامت ہی آگے جو بڑھا تو پہچان لیا کہ یہ لشکر خداوند کی آمد ہی بس اُسوقت واپس آئے اور عرض کیا کہ مبارک ہو خداوند تشریف لاتے ہین یہ اُنکی سواری کی گرد ہی یہ سننا تھا کہ طومار شاہ نے حکم دیا کہ کل لشکر طیار ہوکر صف بستہ ہو اور ارمان سے کہا کہ تم بھی اپنے لشکر کو حکم دو کہ صف آرا ہو برائے استقبال خداوند بس ارمان بھی اپنے لشکر مین آیا اور تیاری کا حکم دیا فوراً لشکر تیار ہوگیا اُدھر لشکر طومار شاہ بھی آراستہ ہوا دونون لشکر صف بستہ ہوکر کھڑے ہوئے کہ وہ گرد شق ہوئی اُس سے پہلے تو وہی سامان یعنے سڑک نپتی ہوئی اور چمن تیار رہوتے ہوئے ظاہر ہوئے بعد اُسکے ستے چھڑکاؤ کرتے ہوئے اُنکے عقب علمہاے سیاہ و ماہی مراتب وغیرہ نمودار ہوئے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ سڑک جب تیار ہوتی ہوئی قریب فرودگاہ لشکر پہونچی اُس مقام تک آئی کہ جہان بارگاہ برپا تھی بس اب بالکل اُسکا اتر جاتا رہا جب یہ سب سامان داخل لشکر ہوا جو نشان اور ستے وغیرہ لشکر ارژنگ کے تھے اور چیترنگ کے وہ ارمان کی طرف آئے اور جو مقام اُنکے اُترنے کا تھا اُترے اور جو لشکر برجیس کے تھے اپنی طرف مقام مناسب پر فرو کش ہوئے

آج کا دن آمد جلوس سواری مین تمام ہوا شام ہوگئی دوسرے دن پھر صبح سے آمد شروع ہوئی دوپہر تک
اور سب جلوس آیا بعد دوپہر کے آمد لشکر کی شروع ہوئی اُسی طور سے جو سامان اور جو سیاہ لشکر ارژنگ
کی تھی وہ اُس طرف فروکش ہوئی جدھر ارمان نے خیمے وغیرہ برپا کیے تھے اور جو برجیس کے لشکر
کے تھے وہ اپنے لشکر مین رہے وہ دن تمام ہوا شام ہوگئی تیسرے دن پھر صبح سے آمد لشکر شروع ہوئی
دوپہر تک کل لشکر آیا بعد دوپہر کے ڈنکا ہوتا ہوا لشکر خاص ہمراہ کل شاہان اقلیم و دیگر ممالک مرکبون
پر سوار یہانتک کہ لشکر برجیس کا آکر پہونچا قریب شام طومار شاہ وغیرہ نے تخت شاہی وخداوندی
کو سلام کیا اور سجدہ بس سب بادشاہ و سردار و پہلوان اپنے اپنے نام کے خیمون مین اُترے اور افسر
سرداران ارژنگ و چترنگ اپنے لشکر مین آئے بس حکم ہوا افریق شاہ کو کہ ہمارا تخت
پشت بارگاہ پر لگا دیا جائے تاکہ ہم بارگاہ مین جاکر فروکش ہون اور ایک ہزار گرد خیمۂ ناموس کے اور کل سہ پہر کو ہم دربار کرینگے
یہ حکم جو دیا افریق شاہ نے اسیوقت تعمیل کیا بس تخت ہاتھون پر سے اُتارا گیا پشت پر لگا دیا گیا اب
برجیس اُترکر داخل بارگاہ ہوا اور وہانسے اُس سلامت کونچہ کے ذریعہ سے خیمۂ ناموس مین آیا
اُدھر ناموس بھی اپنے خیمون مین اُترے ارژنگ و چترنگ اپنی اپنی بارگاہ مین گئے افریق شاہ
اپنے خیمے مین خونخوار اپنے خیمے مین وزیر اپنے خیمے مین بس اسی طور سے اور سب سردارون کو خیال
کرنا چاہیے جسکا نام جس خیمے پر تحریر تھا وہ اُس خیمے مین گیا ہزار ہزار سوارون کا پہرہ دونون مقام
پر مقرر کر دیا گیا جو لشکر عقب مین تھا وہ بھی کل آگیا لشکر ارژنگ ایک طرف اُترا اور لشکر برجیس
ایک سمت کو وہ آسمان نیلگون کل لشکر پر محیط ہوگیا آسمان پر جو آفتاب تھا وہ سقف بارگاہ پر قائم
ہوا اُسی طور سے اُس آسمان پر سے پھول برس رہے ہین خوشبو آرہی ہے بازارین آراستہ ہوگئین
جھنڈی گنجیات کی نصب کر دی گئی لشکر نہ تھا سمندر موج زن تھا بیس یا بائیس کوس کے گرد
مین کل لشکر اُترا جو درخت وغیرہ تھے سب قلم کر دیے گئے لشکر کی انتہا نہ تھی وہ رات تو بسر ہوئی
صبح ہوئی جو لشکر باقی رہگیا تھا وہ بھی آگیا تخت جسپر برجیس سوار ہوکر آیا تھا وہ ایک خیمے مین الگ
رکھدیا گیا بس چونکہ برجیس حکم دے چکا تھا کہ کل سہ پہر کو دربار ہوگا بس سب سردار بوقت سہ پہر
لباس تبدیل کرکے داخل بارگاہ ہوئے درجۂ اول مین اول اپنے اپنے نام کے ڈنگل و کرسی پر
بیٹھ گئے سب بادشاہ اور وزیر درجۂ دوم مین اپنے اپنے نام کے نیم تخت پر آکر مقیم ہوئے ملازم و
چوبدار وغیرہ صحن بارگاہ مین کھڑے ہوئے ایک طرف دفتر تھا وہان منشی وغیرہ متمکن تھے ایک سمت
اسباب سیاست کا سامان تھا جب سب سردار آچکے اور پہلوان و افسران ہر دو لشکر یعنے خاص
و عام اُسکے بعد ارژنگ و چترنگ بھی مع اپنے کل سردارون و بادشاہون کے یہ لوگ بھی اپنے
اپنے نام کی کرسی و ڈنگل و نیم تختون پر بیٹھے کہ ایک مرتبہ اُس درجہ سے کہ جہان تخت خداوندی تھا
اور افریق شاہ و خونخوار شاہ کرسیون پر بیٹھے ہوئے تھے صدائے یا خداوند کی بلند ہوئی اور
اُسی طور سے خوشبو آئی جیسے گنبد مین آتی تھی جب برجیس محل سے برآمد ہوتا تھا بس راوی نے
کہا ہے کہ برجیس خیمۂ ناموس سے اُسے سلامت کونچہ کے ذریعہ سے اُسی خیمے مین آیا جو پشت پر
بارگاہ کی برپا تھا ایک دروازہ بارگاہ اُس خیمہ مین تھا اُسکے ذریعہ سے تخت پر آکر بیٹھا ایک نور اُس
حجاب سے پیدا ہوا افریق شاہ وغیرہ و کل حاضرین دربار مع ارژنگ برائے استقبال کھڑے ہوگئے

سوائے ارژنگ و چترنگ اور اُنکے سردارون کے اور جو بادشاہ اُنکے ہمراہ تھے اور سب نے سجدہ
کیا اور پھر اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے ان یہ لوگ ٹھہرے رہے جب یہ سب بیٹھے تو یہ بھی بیٹھے جب یہ
سب سردار بیٹھ چکے اُسوقت حجاب کے اندر سے ندا آئی کہ بلاؤ ہماری درگاہ کے شیطان کو یہ حکم
ہونا تھا کہ افریق شاہ نے سختگان کو اشارہ کیا تو سختگان مثلتا ہوا تھرکتا ہوا اُس درجہ مین آیا کہ
جہان خداوند جلوہ فرما تھے سامنے حجاب کے آکر کھڑا ہوا اور تسلیم بجا لایا آواز آئی کہ ای شیطان سُن اب
یہ تدبیر کرتا ہون کہ ایک نامہ بنام حاکم فرنگوشیہ اِس مضمون کا تحریر کرتا ہون کہ اب وہ زمانہ گذر گیا
کہ تمنے اور دیگر خداپرستون نے خوب حکومت کی اور خوب بندگان مابدولت کو قتل کیا لہذا اب تمکو اطلاع
دیجاتی ہی کہ مذہب اِسلام کو ترک کرو اور خاشیۂ اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر حاضر خدمت ہونا کہ میرے
غضب سے پناہ پاؤ اور اگر اسکے خلاف کروگے تو خیال کرلو کہ تمپر غضب مابدولت کا نازل ہوگا تمکو گونکو
حمزہ نے گمراہ کر رکھا تھا اور اُسکے بعد اُسکی اولاد نے اور جان لو کہ سوائے میرے کوئی خدا نہین ہے
گو مین نے زمانۂ حمزہ مین خروج کیا تھا اور ایرج کے ذریعہ سے قصد کیا تھا کہ رواج دین بس جب
ایرج نے کبر و غرور پر کمر کسی تب مابدولت نے اپنے کو پوشیدہ کرلیا اور ایرج کو حمزہ کے ہاتھ سے
زیر کرایا اور مابدولت نے یہ بھی خیال کرلیا تھا کہ جسقدر ادیان باطلہ ہین سب کو یہ بندے مغرور میرے
یعنے حمزہ وغیرہ برباد کرلین صرف خداپرستی رہ جائے تو مین ظہور کرون چنانچہ جب مین نے دیکھا کہ اب
سوائے دو ایک دین کے اور کوئی دین نہین ہی تو مین نے اقلیم خورشید یہ مین ظہور کیا اور برجیس
کو جو کہ میرا فرزند اور مابدولت کا نائب ہی اپنی طرف سے خدا کیا اُسکے سجدے کا حکم دیا اور اب
تم لوگون کی تنبیہ کو مابدولت خود مع برجیس کے لشکرکشی کرکے آئے ہین بس اب تم لوگون کی حکومت
کا زمانہ ختم ہوگیا اگر اطاعت کروگے اور سجدہ تو امان ملیگی ورنہ تم سب کو غارت کردونگا آیندہ اختیار
ہی اِس بھروسے پر نہ رہنا کہ صاحبقران اِس مذہب کو بھی برباد کردینگے گو وہ یہان نہین ہین مگر
بدیع الملک اُنکے مقام پر صاحبقران ہی اور وہ آجکل نہ طاق پر ہی بس اِسی طور سے سب ملک
غارت کرتا ہوا بدیع الملک کے مقابلے کو جاؤنگا پہلے اُسکو بھی نصیحت کرونگا بعد اُسکے اگر اُسنے عمل کیا
تو خیر ورنہ اُسکو بھی غارت کرونگا اور کل لشکر کو اُسکے بعد ازان خانۂ کعبہ پر جاؤنگا وہان صاحبقران اول
وثانی سے مقابلہ کرونگا اور اُنکو بھی غارت کردونگا بس اب مجکو غصہ آگیا ہی تم سب نے بہت سرکشی کی
کمر کسی ہی کہانتک تمہارا خیال کیا جائے بس ہوچکا لاکھون بندون کو مابدولت کے ثمنے بیکار جان
سے مارا اِس کم تحریر کو بہت جانو اور مابدولت کے اطاعت کرو ترک مذہب کرو بس حمزہ کے بہکانے
پر نہ آؤ وہ بھی کوئی دم مین غارت ہوگا اب تو مابدولت کو خیال آیا ہی اُسکا کوئی بھروسہ نہ کرو وہ بھی
چراغ سحری ہو رہا ہی صرف میرے اُس طرف جانے کی دیر ہی گیا اگر اُسنے اطاعت کی تو خیر ورنہ
غارت کیا ہر ایک کو لازم ہی کہ اپنی جان کی حفاظت کرے سوائے مابدولت کے کوئی دوسرا خدا نہین
ہی مین تو خدا ہون اور تم سب میرے بندے ہو مین ہی نے زمین و آسمان نار و جنان پیدا کیے ہین
بس اب گمراہی سے باز آؤ میرے پاس چلے آؤ تو خیر ورنہ اپنے مرگ کو اپنے کنار مین پاؤگے اور
ہمیشہ دوزخ مین جلوگے مجکو جو فرض تھا کہ مین نصیحت کرون وہ مین نے کہا تمکو راہ نیک و بد دونون
دکھادین اب تمکو اختیار ہی جو چاہو قبول کرو یہ نامہ میری طرف سے بھی ہوگا اور خداوند کی طرف سے
بھی ہوگا سختگان نے عرض کیا کہ یہ تدبیر بہت خوب ہی مگر مین عرض کیے دیتا ہون کہ نہ وہ لوگ اطاعت

کرینگے نہ ترک اسلام بلکہ مقابلہ کرینگے آواز آئی کہ ہم انکو غارت کرینگے اگر وہ مقابلہ کرینگے اُنپر کیا منحصر ہو
کل شہر کو سختگان نے عرض کیا کہ جبتک خداوند ایسی سختی نہ فرمائین گے یہ لوگ راہ پر نہ آئینگے آواز
آئی کہ تو اب دیکھ لینا کہ ہم کیونکر اب انکو غارت کرینگے واقعی اب اِن لوگون کے ادبار کا زمانہ آگیا ہی یہ
کہکر حکم دیا کہ اسیوقت نامہ تیار ہو اور ہمارا چوبدار نامہ لیکر جائے سختگان نے عرض کیا کہ یا خداوند کوئی
سردار جائے آواز آئی کہ وہ لوگ ایسے معزز نہین ہین کہ سردار جائے ہان جب حمزہ یا اولاد حمزہ سے
نامہ و پیام ہوگا تو دیکھا جائیگا یہ لوگ اولاد حمزہ اور حمزہ کے ملازم ہین بس کیا ضرورت ہی کہ سردار نامہ
لیکر جائے سختگان خاموش ہو رہا افریق شاہ نے فوراً وہی مضمون دبیر سے تحریر کرا کے اُسپہ مہر کرکے
قریب پردہ کھڑے ہوکر عرض کیا کہ نامہ تیار ہی حکم ہوا کہ ایک چوبدار خاص کے ہاتھ روانہ کرو اور اسکا
جواب منگا لو بس افریق شاہ نے فوراً ایک چوبدار خاص کو نامہ دیا جو کہ سب چوبدارون کا افسر تھا
اور کہا کہ اسکو شہر فرنگوتشیہ کے حاکم کے پاس لیجا اور اُسکا جواب اُس سے لے آ وہ نامہ لیکر اور آداب
بجالا کر فوراً بارگاہ سے باہر آیا اور راستہ شہر فرنگوتشیہ کا لیا اپنے لشکر کو طے کرکے اُس صحرا کو بھی طے کیا جو کہ
درمیان مین لشکر اور شہر کے واقع تھا بس بعد راہ طے کرنے کے داخل شہر ہوا شہر کو بہت آباد پایا
لوگون دل شاد باشندون کو مرفہ حال ہر مقام پر کٹورہ کھنک رہا تھا دکانین آراستہ تھین خرید و فروخت
ہو رہی تھی سب باشندے شہر کے خوبصورت تھے کیا زن و کیا مرد یہ شہر کی سیر کرتا ہوا دولت شاہی پر
پہونچا اندر جانے کا قصد کیا درگہ سالار نے منع کیا اور کہا کہ تو کہانسے آیا ہی گو سمجھ لیا تھا کہ یہ ضرور
لشکر آفتاب پرستان سے آیا ہی کیونکہ اِسکے سینے پر آفتاب بنا ہوا تھا اُسنے کہا کہ مین چوبدار خاص
ہون خداوند برجیس کا نامۂ خداوندی لیکر آیا ہون پاس محکوم شاہ کے اُسنے کہا کہ مین خبر کرلون
پھر جانا کیونکہ یہان کا یہ طریقہ ہی چوبدار نے کہا کہ خبر کردو گو مین یہ قدرت رکھتا ہون کہ بدون اطلاع
چلا جاؤن مگر خلاف طریقہ نہ کرنا چاہیے یہ سُنکے درگہ سالار اپنے مقام سے اُٹھا اور اندر ایوان سے چلا
یہان دربار آراستہ تھا سب سردار حاضر دربار تھے گو چھوٹا سا دربار تھا مگر ایسا رعب و داب تھا کہ کس و
ناکس یہان نہ آسکتا تھا بڑے بڑے بہادرون کے جگر آب ہوتے تھے ایسا یہ دربار تھا یہ سب
رعب و داب بسبب خداپرستی کے تھا ورنہ کوئی ایسا دربار نہ تھا بس سب حاضر دربار تھے ہرکارے
عرض کر رہے تھے کہ ہم بیرون شہر موجود تھے تین دن مین لشکر آفتاب پرستان آیا اور اُن سبکا
خدا بڑی شان و شوکت سے آیا وہی سب حال اور کیفیت بیان کی جو کہ راوی مذکور کر چکا ہی جب
برجیس شہر سے نکلا تھا اور سامان عرض ہوا تھا ہرکارون نے عرض کیا کہ بڑا لشکر ہی دریافت جو کیا
تو معلوم ہوا کہ ایک کڑور چھ لاکھ کے قریب لشکر ارژنگ و چترنگ کا ہی یہ کلام سُنکر
محکوم شاہ نے اُن سب لوگون سے کہا کہ تم لوگون نے برجیس کی صورت دیکھی ہی کہا کہ خداوند
اُسکی صورت نظر نہین آتی ہی وہ اندر حجاب کے رہتا ہی مگر ہان ارژنگ و چترنگ کو دیکھا
اور اُنکے سردارون کو سب عجیب الخلقت ہین اور بہت سے بادشاہ ارژنگ و چترنگ کے
ہمراہ ہین اور ہزارون سردار و افسر و بادشاہ برجیس کے ہمراہ دو بادشاہ خطاب پیغمبری سے
مشہور ہین افریق شاہ و خونخوار شاہ و سختگان کو دیکھا کہ بالکل بختیارک اپنے دادا کی صورت
ہے ظلم و دیلم تورج کی صورت ہین سختگان کو بھی خطاب شیطانی ملا ہی اور شیطان ہی درگاہ بادشاہ
برجیس کا ہرکارے یہ عرض کر رہے تھے کہ درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ ایک چوبدار آفتاب پرستون کا

برجلیس کا نامہ لیکر آیا ہی اجازت خواہ ہی کیا حکم ہوتا ہی حکم ہوا کہ اُسکو آنے دو درگہ سالار سلام کرکے
باہر آیا یہان ہرکاردن نے کل حال بیان کیا کہ ایک آفتاب کلس خیمہ پر ہی اور ایک آسمان محیط ہی
اُسمین سے آفتاب پیدا ہوا ہی کل کیفیت بیان کی اُنکو محکوم نے انعام دے کر رخصت کیا اور اہل
دربار سے کہا کہ ضرور کوئی ساحر خورشید شاہ کی لڑکی پر عاشق ہوا اور اُسنے یہ سب سامان کیا ہی
اور یہ سب سامان سحر ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ درگہ سالار باہر آیا اُس چوبدار سے کہا کہ جاؤ وہ پردہ
اُٹھا کر اندر آیا جلو خانہ طے کرکے ایوان مین آیا محکوم شاہ کو مجرا کیا اور نامہ دیا محکوم شاہ نے بھی
کوئی عزت نہ کی نہ کرسی دی نہ چوکی روبرو کھڑا رہنے دیا اُسکے ہاتھ سے نامہ لے کر دبیر کو دیا خیال کرنیکا
مقام ہی کیا عزت کرتا چوبدار کی اگر کوئی سردار نامہ لیکر آتا تو ضرور عزت کیجاتی یہ کھڑا رہا دبیر نے
لفافہ چاک کرکے نامہ پڑھنا شروع کیا اور پہلے بہت کچھ تعریف آفتاب و برجلیس کی تحریر تھی بعد
اُسکے وہی عبارت تھی جو کہ مذکور ہو چکی ہی جب نامہ دبیر نے تمام کیا اور سب نے مضمون نامہ سُنا اور
محکوم شاہ نے بھی سُنا اُسکا مضمون کا سننا تھا کہ ایک دو دغلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑکر پار گذر گیا
محکوم شاہ کا چہرہ فرط غیظ سے لال ہو گیا از اما غضہ سے تمام بدن کے بال کھڑے ہو گئے ابرو پر
شکن پڑ گئی مثل بید کانپنے لگا اور دبیر سے کہا کہ یہ چند فقرے میری طرف سے اِسکی پشت پر تحریر کردے
کہ او مرتد او زنا کار اپنی خبر تو لے کہ تو کون ہو اور کیا تیری اصل ہی بندہ ہوکر اپنے کو خدا کہتا ہی وہ جو
تیری مان ہی جسنے یہ ظاہر کیا ہی کہ مجھپر خداوند عاشق تھے اُسنے کسی ساحر سے اپنا عقد کر لیا جب حاملہ
ہوئی یہ ظاہر کیا کہ میرے اوپر خداوند عاشق تھے وہ آسمان پر سے تشریف لائے اُنھون نے میرے
ساتھ عقد کیا مین اُنسے حاملہ ہوئی ہون وہ ساحر مکار تھا اُسنے یہ مکر کرکے اپنے کو خداوند ظاہر کیا
بس تو اُس ساحر کا نطفہ ہو اور تیری بہن بھی اُسنے یہ سب سامان کیا ہی تو ہمکو کیا غارت کریگا اور
صاحبقران کو یاد رکھ کہ تو بھی مثل لقا و زمرد ثانی و فرعون ثانی کے تباہ ہوگا او احمق یہ کیا نادانی
ہی کہ خدا اپنے کو کہلاتا ہی سب کو گمراہ کر رکھا ہی اور ہمکو بھی گمراہ کرنے آیا ہی ہمتو کبھی نہ تیری اطاعت کرینگے
جو تجھ سے ہو سکے وہ کر شعر سرنی پیچم ز تمشیر چیب + ہر چہ آید بر سر من یا نصیب + ہم اُس خدا کی بندگی
کرتے ہین جو سب کا مالک و مختار ہی جسنے آفتاب و ماہتاب و ستارے و شجر و حجر پیدا کیے جو ہر
فعل سے بری ہی بھلا یہ بالکل خلاف عقل ہی کہ جو افعال ہمارے ہون وہ خدا کے بھی ہون جو نفس ہمارا
ہو وہ خدا کا ہو وہ اِن سب امرون سے مبرہ ہی نہ اُسکی مان ہی نہ باپ نہ بھائی نہ بہن نہ جورو نہ بیٹا اور
نہ بیٹی نہ ہاتھ نہ پاؤن نہ صدر نہ کمر نہ پشت و شکم جسمین سب امر ہین وہ خدا نہین ہین وہ بندے ہین اور
تو آفتاب جادو کا فرزند ہی کیون گمراہی پر کمر کسی ہی کیون اور سب کو گمراہ کرتا ہی تو جس آفتاب کو
خداوند سب سے کہلواتا ہی وہ بھی میرے خدا کا پیدا کیا ہوا ہی وہ بھی خداوند کریم کا بندہ ہی بس اِس مرتدی
سے باز آ اور تو خود غاشیۂ اطاعت دوش ہوش پر رکھکر میری خدمت مین حاضر ہو اور دین اِسلام کو اختیار
کر ورنہ یاد رکھ کہ بہت ذلیل و خوار ہوگا اور ہم لوگون کے ہاتھ سے مارا جائیگا مثل لقا اور زمرد کے
ذلیل و خوار ہوگا اور واصل جہنم ہوگا اور وہ جوار رنگ و چترنگ تیرے ہمراہ آئے ہین وہ تجھکو
و غلامان کر یہان لائے ہین صرف تجھکو تباہ کرنے کو اور غارت کرنے کو بس اِسی مین خیریت ہی کہ تو
بدیع الملک کی اطاعت کر اور صاحبقران اول و ثانی کی اور ہماری اور اسلام قبول کر اور ہم
کیا لکھین اِس تحریر کو بہت جان دبیر نے اُسی وقت نامہ کا جواب پشت پر تحریر کر دیا اور یہ بھی لکھوا

دیا کہ ہمکو اطاعت کسی صورت سے منظور نہین ہی بلکہ وہ ہان اگر تجکو اس طور سے اطاعت منظور ہو کہ ترک آفتاب پرستی کرا اور اپنے کو خدا نہ کہلا تو خیر ورنہ ہم آج ہی بیرون شہر آتے ہین ہمسے مقابلہ کر جو ہمارا خدا چاہے گا وہ ہوگا ہم تیرے اِس لشکر سے نہین ڈرتے ہین جو کہ تو مثل مور و ملخ کے اپنے ہمراہ لایا ہی جب بہادرون کی تلوار میان سے نکلے گی سب مثل سگ بزدل کے فرار کرینگے اگر تجکو اپنی فوج اور اپنے پدر نامنہار آفتاب جاوید پر بھروسہ ہی تو ہمکو اپنے خدا پر بھروسہ ہی کہ وہ سب کا مالک و مختار ہی بس خدائے ما بزرگ است اور بہت کچھ کلمے سخت و سست تحریر کرائے تھے جب دبیر لکھ چکا نامہ تیار ہوا محکوم شاہ نے چوبدار کو دیا اور کہا کہ لیجاؤ جواب نامہ جنگ ہی اور یہ زبانی کہدینا کہ وہ مقابلہ کو آتے ہین چوبدار سلام کرکے دربار سے باہر آیا محکوم شاہ نے اُسیوقت حکم دیا کہ لشکر تیار رہو اِسیوقت مین بیرون شہر جاکر مقیم ہونگا اور کل مقابلہ کرونگا اگر لشکر حریف مین طبل جنگ بجائین محل مین جانا ہو ن محل سے جو برآمد ہون تو لشکر تیار رہو یہ حکم دے کر داخل محل خاص ہوا یہان سردار دربار سے باہر آئے اور لشکر مین جاکر حکم دیا کہ لشکر تیار رہو بادشاہ برائے مقابلہ بیرون شہر تشریف لیجائینگے چونکہ ایسی اسنے عدالت کی ہی کہ سب محکوم ہین محکوم کے یہان اُسوقت سامان سفر ہونے لگا اور سب مسلح و مکمل ہو گئے تھوڑے عرصے مین تین لاکھ سپاہ تیار ہو گئی اُدھر سب سردار اپنے اپنے تمام سے مسلح و مکمل ہو کر برآمد ہوئے اور لشکر کو ہمراہ لیکر در دولت پر حاضر ہوئے وہان محکوم شاہ بھی سب سے رخصت ہو کر اور اپنے فرزند کو ہمراہ لیکر محل سے برآمد ہوا سب لشکر کو تیار پایا تخت پر سوار ہوا وزیر کو اپنی طرف سے حاکم شہر کیا اور خود مع کل لشکر کے روانہ ہوا فرزند اُسکا بمرتبۂ سپہ سالاری آگے آگے لشکر کے تھا اور قلب لشکر مین محکوم شاہ تخت پر سوار تھا تمام جلوس سواری ہمراہ تھا ڈنکا ہوتا ہوا شہر سے باہر آیا پیش خیمہ پہلے سے روانہ کر دیا تھا ہراول لشکر نے آکر شہر سے تین کرس ہٹ کر خیمے وغیرہ برپا کیے ہرکارون نے یہ خبر بارگاہ برجیس مین پہونچائی ہرکارون کے بیان کرنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ خود برجیس نے کہدیا تھا کہ جواب جنگ لکھا ہی اور پیش خیمہ بیرون شہر آگیا ہی پردے بارگاہ کے اُٹھا دو اور شہر کیطرف دیکھو سب حال معلوم ہوگا پردے اُسی وقت اُٹھا دیے گئے دیکھا کہ خیمے وغیرہ برپا ہو رہے ہین چونکہ دن ابھی بہت باقی تھا دیکھا کہ شہر کی طرف سے گرد اُڑی اور نشان لشکر نمودار ہوئے یہان جو خیمہ لیکر آیا تھا وہ خیمہ وغیرہ برپا کر چکا تھا کہ محکوم شاہ مع لشکر کے آکر پہونچا آگے آگے سقے چھڑکاؤ کرتے جاتے تھے تین نشان تین لاکھ سپاہ کے بلند تھے اور سب سامان سواری تھا کیا ضرورت ہی کہ محکوم شاہ کی بھی سواری کا حال تحریر کیا جائے یہ خیال ہو کہ طول ہوگا اِس سبب سے زیادہ تر خیال ہو کہ حکم ہو صاحب مطبع کا کہ اِسی جلد مین یہ قصہ تمام کر دیا جائے بدین سبب ہر مقام پر اختصار کیا جاتا ہی اگر یہ حکم نہوتا تو ناظرین ملاحظہ فرماتے کہ یہ دفتر اسم بامسمّیٰ ہوتا اِس سبب سے میرا دل شکستہ ہو گیا وہ ولولہ جاتا رہا بس لشکر محکوم شاہ تخت پر سے اُتر کر بارگاہ مین داخل ہوا سب سردار حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا لشکر فرودگاہ پر اُترا بازارین آراستہ ہو گئین اتنے مین شام ہو گئی محکوم شاہ دربار آراستہ کیے ہوئے بیٹھا ہی اُدھر جو آمد لشکر آفتاب پرستون اور ارژنگ پرستون نے دیکھی باہم کہنے لگے کہ کسقدر جلد لشکر آیا ہی یہان اہل دربار باہم اشارے بازی کرنے لگے کہ کیا جلد محکوم شاہ لشکر لیکر آیا ہی یہ اشارے برجیس نے حجاب کے اندر سے دیکھے ارژنگ وغیرہ دنگ ہو گئے سخنگان نے عرض کیا کہ خداوند نے ملاحظہ فرمایا کہ کسقدر جلد برائے مقابلہ آیا ہی محکوم شاہ یہ لوگ

بہت اپنے کو زبردست خیال کرتے ہین اور کسی کے کہنے پر عمل نہین کرتے ہین خیال تو فرمایئے کہ جواب
نامہ یہان نہ آیا اور وہ لشکر لے کر آ گیا آواز آئی کہ اے سختگان یہ جو تو نے کہا یہی سب اہل دربار
باہم اشارہ کر کے کہہ رہے ہین سن لے جب چیونٹی کے مرنے کے دن آتے ہین تو پر نکلتے ہین
بس اب اِن سب کی قضا آئی ہی اور وہی قضا اِنکو گھیر کر لائی ہی جاتے کہان ہین دیکھنا کہ کس عذاب
سخت سے اِن سب کو غارت کرتا ہون کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا اِنکے حال پر رحم کھائین گے
اور مابدولت کو رحم نہ آئیگا سختگان نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا سختگان یہ عرض کر رہا تھا
کہ وہ چوبدار جواب نامہ لے کر حاضر ہوا چونکہ چوبدار خاص تھا برابر چلا گیا اور افریق شاہ
کے ہاتھ مین نامہ دیا اور زبانی کہا کہ اُن سب لوگون نے بہت سخت و سُست خداوند
کی شان مین کہا ہی اگر مین کہون تو شاید زبان جل جائے اور کہا کہ جواب نامہ جنگ ہی بس نامہ لیکر
افریق شاہ برابر حجاب قدرت کے آیا اور عرض کیا کہ یہ جواب نامہ آیا ہی کیا حکم ہوتا ہی راوی
نے بیان کیا ہی کہ اِس پردے پر بھی یہ تحریر تھا کہ این حجاب قدرت اِس سبب سے ہر مقام پر
یہ حقیر حجاب قدرت تحریر کرتا ہی جب یہ افریق شاہ نے کہا تو آواز آئی کہ نامہ تم خود بصدائے
بلند پڑھو اور دیکھو کہ کیا جواب تحریر کیا ہی افریق شاہ نے نامہ پڑھنا شروع کیا وہی سب مضمون
تھا بلکہ اور زیادہ ترسخت تھا جیسے ہی نامہ تمام ہوا اور برجلیس نے مضمون سُنا اور کل اہل دربار نے بھی
سب مارے خوف کے کانپنے لگے کہ بڑا غضب ہوا کہ ایسے سخت کلمے خداوند کی شان مین اِس خدا پرست
نے تحریر کیے ہین سچ کہتا ہی سختگان کہ یہ لوگ بہت مغرور ہین اتبو سختگان کی بن آئی خوب خوب
رنگا اور کہا کہ مین نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ وہ لوگ بہت مغرور اور سخت زبان ہین اُنکو اپنی
قوت و طاقت پر بڑا ناز ہی وہ کسی کی سوائے اپنے خدائے نادیدہ کی اصل نہین جانتے ہین اپنے
مذہب کو سچا اور سب مذہبون کو باطل خیال کرتے ہین یہ لوگ بہت ظالم ہین ملاحظہ فرمایئے کہ کیا سخت تحریر جواب
مین روانہ کی ہی اتبو سختگان کی خوب بن آئی بہت کچھ کہا ایک تو برجلیس کو جواب نامہ کے
مضمون پر غصہ آیا تھا کانپنے لگا مُنھ لال ہو گیا اُسی حالت مین ایک مرتبہ پکارا کہ او افریق شاہ
بہت جلد حکم دے کہ طبل جنگ بجے مین صبح کو اِنکو غارت کرونگا یہ اپنے دل مین سمجھے کیا ہین اور کس
بات پر بھولے ہین کیا اُنھون نے مجکو بھی نقارا اور زمردثانی خیال کیا ہی مین ویسا نہین ہون کل اُنکو
اِس سخت کلامی کا حال معلوم ہو جائیگا کہ پناہ پانی دشوار ہوگی یہ جو حکم برجلیس نے دیا سب اہل دربار
کانپ گئے باہم کہنے لگے کہ غضب ہو گیا خداوند کو غصہ آ گیا کل اِن سب کا خاتمہ ہی اُدھر افریق شاہ
نے حکم محکم برجلیس کو بذریعہ چوبدار کے نقارخانہ مین پہونچایا یہ حکم پہونچا تھا کہ نقارے پر چوب
پڑی صدائے نقارہ میدان مین پھیلی اور لشکر مین کل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا خدا پرستون
سے لشکر ارژنگ و چترنگ مین بھی کوس حربی بجا ہر کارے لشکر اسلام کے یہ خبر لے کر لشکر حریف
سے اپنے لشکر مین آئے داخل بارگاہ ہو کر محکوم شاہ سے عرض کیا کہ خداوند لشکر کفار مین طبل جنگ
بجا ہی کل وہ کافر خامہ میدان جنگ مین آکر مقابلہ کرینگے جواب نامہ سنتے ہی اُسنے طبل جنگ بجنے کا
حکم دیا اور باقی خیریت ہی محکوم شاہ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس حربی بتائید ایزدی
بجے خدائے ما بزرگ است مصرعہ دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است ۔ حکم دینا تھا کہ یہان
بھی کوس حربی بجا اُدھر برجلیس نے دربار برخاست کیا اُدھر محکوم شاہ نے رات بھر طرفین

سامان جنگ رہا طلایہ پھرنے لگا کہ صبح ہوئی اُدھر سے محکوم شاہ اپنا لشکر لیکر بعد فراغ نماز صبح اور اپنی فتح یابی کی دعا کرکے میدان جنگ مین آیا اُدھر سے ارژنگ وچترنگ وطومار شاہ وسرشار شاہ مع دس لاکھ کے بحکم برجیس میدان جنگ مین آئے خود برجیس نہ آیا نصف لشکر ارژنگ وچترنگ اپنا لیکر گیا تھا اور نصف لشکر آفتاب پرستون کا تھا دس لاکھ مین باقی لشکر پڑاؤ پر تھا اور برجیس یہان دربار آراستہ کیے ہوئے سویرے سے بیٹھا تھا پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوئے تھے اور تماشائے جنگ جنگ مین مصروف تھا اُدھر سے ارژنگ وچترنگ وغیرہ میدان مین پہونچے مقابل لشکر محکوم شاہ کے صف آرا ہوئے دونون لشکرون کی صفین آراستہ ہوئین سقون نے آبپاشی کی تبدارون نے نکلکر پست وبلند زمین کو ہموار کیا نقیبون نے نقابت کی طریقہ صفوف جنگ کا یہ تھا کہ اُدھر سے طومار شاہ وسرشار شاہ وارژنگ بیٹھے ہوئے تھے تخت قلب سپاہ مین تھا اور قرماسپ ودیلم واسلم برتبہ سپہ سالاری کھڑے ہوئے تھے قلب لشکر مین محکوم شاہ کا تخت تھا اُسکا فرزند حاکم برتبہ سپہ سالاری کھڑا تھا اِدھر ایک تخت پر طومار شاہ کے قیصور وحشام وشبرنگ وقہار تھے جب نقیب نقابت کرکے چلے گئے اُسوقت لشکر کفار سے قیصور اپنے مرکب کو صف سے نکال کر اور طرف بارگاہ برجیس کے سلام کرکے طومار شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا سراپا میدان کا دکھایا مبارز طلب کیا اُدھر سے ایک پہلوان کہ نام اُسکا حارث شبستانی تھا محکوم شاہ سے اجازت لیکر اُسکے مقابلے مین آیا ہم تگاور ہوا حارث کا مرکب تین قدم پسپا ہوا اور اُسکا چار قدم بس دونون رانون مین مرکب کو مسل کر ہم مقابل ہوئے نیزہ بازی ہونے لگی حارث نے نیزہ بھی اُسکا ہوائی کیا سختگان ارژنگ کے ہمراہ آیا تھا ارژنگ وطومار شاہ سے کہا کہ قیصور کی خیر نہین ہے یہ ضرور مارا جائیگا یا زخمی ہوگا جب حارث نے نیزہ ہوائی کیا اُسکی نگاہ مین تمام جہان تیرہ وتار ہوگیا اُسنے تلوار کا وار کیا اسکے وار کو بھی حارث نے خالی دیا! پناوار کیا بس اسی طور سے چند مرتبہ ردوبدل ہوئی ایکی جو حارث نے وار کیا اُسنے سپر کو سر کی پناہ کیا مگر تلوار نہ رُکی سپر کو کاٹ کر خود دو بلغہ کو کاٹتی ہوئی کاسئہ سر مین درآئی چار انگل کا زخم کاری لگا اُسنے دستانہ مارا تلوار تو سر سے نکل گئی مگر چادر خون کی جاری ہوئی اور قیصور کو غشی طاری ہوئی حارث نے صدا دی کہ اِسکو لیجاؤ اور کسی کو برائے مقابلہ روانہ کرو یہ مجروح ہوگیا ہے بس ایک اور سردار گمنام لشکر طومار شاہ سے برائے مقابلۂ حارث آیا قیصور کو لوگ واپس لیگئے وہان بارگاہ مین بیٹھا ہوا برجیس تماشہ دیکھ رہا ہے اور سب اہل دربار ہین یہ جو سردار پہونچا اُسنے حارث پر تلوار لگائی حارث نے اُسکی تلوار جھین کر اور زین مرکب پر سے اُٹھا کر بالائے آسمان پھینکا جب وہ طرف زمین کے آنے لگا چورنگ کیا یہ قوت اور یہ طاقت حارث کی دیکھکر اہل دربار برجیس نے باہم چشمک زنی کی اور کہا اشارہ سے کہ بہت زبردست ہے اُدھر حارث نے پھر مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان نکلا اُسکو بھی حارث نے جان سے مارا نا دوپہر لشکر طومار شاہ کے یعنے لشکر برجیس کے دس پہلوان مقابلے کو آئے پانچ زخمی ہوئے پانچ مارے گئے اب جو مبارز طلب کیا حارث نے تو لشکر ارژنگ سے باجازت طومار شاہ وارژنگ ارمان شیر صولت نکلا حارث سے مقابلہ کیا حارث نے اُسکو بھی مجروح کیا نہنگان فیل پیشانی نے آکر مقابلہ کیا حارث نے اُسکو بھی مجروح کیا اور ایک پہلوان نکلا وہ بھی مارا گیا اُسدن کی میدان داری مین بہرام مردارخوار حشام دیوکش وغیرہ لشکر ارژنگ کے پہلوان دوپہر سے شام تک مجروح ہوئے اور آٹھ سردار جان سے مارے گئے شام کو طبل بازگشت بجا دونون لشکر واپس گئے پھر

پھر لشکر کفار مین بحکم برجیس طبل جنگ بجا برجیس نے اہل دربار سے کہا کہ مین نے صرف دل بڑھانے
کے لیے آج انکو غالب کیا کہ شاید وہ راہ پر آجائین چونکہ میدان سے سختگان بھی آچکا تھا یہان
موجود تھا عرض کیا کہ یہ لوگ راہ پر نہ آئین گے اور شیر ہونگے آواز آئی تو پریشان نہو ہم غارت
کیے دیتے ہین جب یہان طبل جنگ بجا تو لشکر اسلام مین بھی ہرکارون نے خبر کی وہان بھی طبل جنگ
بجا دونون طرف کے دربار برخاست ہوئے رات بھر تیاری جنگ رہی صبح کو دونون لشکر
میدان مین آئے طومار شاہ وغیرہ اُسوقت آئے کہ جب برجیس دربار مین آچکا تھا جب صفین آراستہ
ہوچکین نقیب نقابت کرچکے آج لشکر کفار سے شبرنگ خودپرست اجازت لیکر اور بارگاہ
برجیس کو سلام کرکے میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے بہزاد طوسی نے نکلکر مقابلہ کیا
شبرنگ کو زخمی کیا اور دوپہر تک مین دس پہلوان لشکر آفتاب پرست کے قتل اور مجروح کیے
آج پھر دوپہر سے لشکر چترنگ کے پہلوان میدان مین آنے لگے بہزاد کے ہاتھ سے مجروح اور
قتل ہونے لگے شام تک پندرہ پہلوان لشکر چترنگ کے بھی مجروح اور مقتول ہوئے شام کو
طبل بازگشت بجا دونون لشکر واپس گئے پھر لشکر کفار مین اور لشکر برجیس مین طبل جنگ بجا لشکر
اسلام مین بھی کوس حربی بجا آج پھر اہل دربار سے برجیس نے وہی کلمہ کہا اندر سے حجاب قدرت
کے دربار برخاست کیا محکوم شاہ نے بھی دربار برخاست کیا رات بھر تیاری جنگ رہی صبح کو
دونون لشکر میدان مین آئے برجیس بارگاہ مین آکر بیٹھا یہان بعد صف آرائی اور نقابت نقبا
لشکر کفار سے حشام میدان مین آیا باجازت طومار شاہ اُسی طور سے سلام کرکے مبارز طلب کیا
آج لشکر اسلام سے حاکم پسر محکوم نے نکلکر مقابلہ کیا چونکہ حشام زبردست تھا اس سے حاکم
پسر محکوم شاہ نے مقابلہ کیا اور اہل اسلام کا ستارہ بھی اوج ترقی پر تھا حاکم نے حشام کو مجروح
کیا پھر قہار دیوکش نکلا باجازت طومار شاہ وہ بھی مجروح ہوا تا دوپہر پندرہ سردار مجروح اور
دس جان سے مارے گئے دوپہر سے لشکر ارژنگ وچترنگ مین لگا لگا شام تک بیس سردارون کی
نوبت آئی جسمین بیس تو مجروح ہوئے اور دس جان سے مارے گئے شام ہوگئی دونون بادشاہ
طبل بازبجوا کر فرودگاہ پر واپس آئے محکوم شاہ نے دربار کیا برجیس تو دربار مین موجود تھا
طومار شاہ وغیرہ میدان سے دربار مین آئے طومار شاہ وغیرہ نے آکر سارا حال جنگ کا بیان
کیا اور کہا کہ خداوندا کہانتک اپنے بندون کو قتل کرائیے گا خدا پرست کسی طور سے راہ راست پر نہ
آئین گے آواز آئی کہ پرسون ہم ضرور اُنپر اپنا عذاب نازل کرینگے سختگان نے عرض کیا کہ یہ لوگ
بہت مغرور ہین انکو امان دینا یا یہ خیال کرنا کہ یہ کسی طور سے مان جائین بالکل عبث ہی انکا قتل ہی
لازم ہی آواز آئی کہ پرسون دیکھ لینا یہ حکم دیا کہ طبل جنگ بجے بموجب حکم نقارہ رزمی بجایا گیا لشکر کو معلوم
ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا لشکر اسلام مین بھی ہرکارون نے خبر پہونچائی وہان بھی نقارہ بجا رات بسر ہوئی
صبح کو دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے برجیس بارگاہ مین آیا اور سب حاضر دربار ہوئے
جب وہان نقیب نقابت کرچکے تو لشکر ارژنگ سے قرماسپ اپنے مرکب کو جولان کرکے اور
ارژنگ و طومار شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے ایک سردار
مقابلے کو نکلا نیزہ بازی ہوئی جب تلوار کی نوبت آئی تو سردار اسلام مجروح ہوا اسنے پھر مبارز طلب
کیا اور ایک بہادر نکلا وہ بھی مجروح ہوا پھر مبارز طلب کیا اور دیندار میدان مین آیا وہ بھی مجروح

ہوا پھر مبارز طلب کیا اور ایک جری میدان مین مقابلے کو آیا اُسنے بھی جام شہادت نوش کیا بس
حاکم بن محکوم کو تاب نہ رہی اپنا مرکب بڑھا کر اور اپنے باپ سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور قرماسپ
سے مقابلہ کیا بہتیرا ور ہوا دونون مرکب برابر رہے صرف بسبب مسلمان ہونے کے اِسقدر ہوا کہ
قرماسپ کا مرکب نیم قدم ہٹ گیا قرماسپ نے نیزہ مارا حاکم نے نیزے کو نیزے پر روکا تا دیر
نیزہ بازی ہوا کی حاکم نے سنان نیزہ قرماسپ کو نکالدیا اُسکو غصہ آیا چھڑ پر چھڑ پڑنے لگی پرزے
پرزے اُڑ گئے باہم گرز بازی ہونے لگی نیزے زمین پر ٹپک دیے خوب گرز بازی ہوئی جب اسمین
بھی کاربراری نہوئی تو گرز بھی پھینکدیے اور تلوارین نیام سے لین ضرب شمشیر چلنے لگی رد و بدل ہونے
لگی خوب تلوار چلنے لگی نوبت یہ ہوئی کہ سپرین غربال ہوگئین مگر کوئی نہ مغلوب ہوتا ہر نہ غالب راوی
نے بیان کیا ہی کہ دوپہر تک تلوار چلی قریب دوپہر قرماسپ نے برہم ہوکر وار کیا اُسکو حاکم نے اپنی
سپر پر روکا اور خود وار کیا قرماسپ نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تلوار حاکم کی ابر سپر کو کاٹ کر
خود دوبلغہ کو کاٹتی ہوئی کاسۂ سر مین در آئی زخم کاری لگا اُسنے دستانہ مارا تلوار توجھنا کر نکل گئی
مگر چادر خون کی جاری ہوئی غشی طاری ہوئی حاکم نے آواز دی کہ اِسکو لیجاؤ یہ مجروح ہوگیا ہی لوگ
آکر لے گئے حاکم نے مبارز طلب کیا لشکر کفار سے ایک سردار نے نکلکر مقابلہ کیا حاکم نے اُسکو بھی
قتل کیا بس تا شام حاکم نے پچیس سردار لشکر کفار کے مجروح کیے اور پندرہ جان سے مارے
جب یہ رنگ طومار شاہ وارزنگ نے دیکھا ایک مرتبہ بارگاہ کیطرف منھ کرکے پکارے
کہ فریاد ہی خداوندا آفتاب کی ہم خدا پرستون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہوئے ہین ای خداوند
رحم فرمائیے یہ صدا جب برجیس نے سنی ایک مرتبہ تخت پر بیٹھے بیٹھے دونون ہاتھ تخت پر مارے
اور بآواز بلند کہا کہ ای پدر بزرگوار مین آپ سے کہتا ہون یا خداوند آفتاب اب اِن خدا پرستون نے
بہت سر اُٹھایا ہی انپر اپنا اور میرا عذاب نازل فرمائیے مین نے اِس سبب سے آپسے انکی سفارش کی تھی
کہ یہ بندے بہت ہی پرقوت ہین دوسرے حسین بھی ہین ابھی اِنکو نہ غارت فرمائیے آپ تو
پہلے ہی دن غارت فرماتے تھے یہ خیال تھا کہ شاید راہ راست پر آجائین مگر معلوم ہوا کہ مغرور و سرکش
ہین اب مین اِنکی فریاد آپ سے کرتا ہون گو مین بھی آپکا نائب و فرزند ہون مگر جبکہ آپ موجود ہین
تو مین کیون پیشقدمی کرون یہ جو برجیس نے کہا ایک مرتبہ صدا آئی کہ ای فرزند من وای نائب من
تو پریشان نہو اور اطمینان رکھ مین نے تو صرف تیری سفارش کے سبب سے نہین غارت کیا ورنہ
ابتک تو غارت کرچکا ہوتا تیرا قبضہ بھی ہوجاتا اب تو نے شکایت کی آج رات بھر کی اُنکو مہلت دی جاتی
ہی کل عذاب نازل کیا جائیگا یہ لوگ بہت خودسر ہین کبھی راہ پر نہ آئینگے یہ جو صدا آئی سب اہل
دربار کانپ کر رہگئے باہم اشارے کرنے لگے کہ اب ضرور غضب نازل ہوگا افسوس یہ لوگ مفت
مین برباد ہوئے کیسے خودسر ہین کہ کسی طور سے راہ راست پر نہین آتے ہین یہان تو یہ تقریر ہورہی
ہی اور یہ فریاد برجیس نے کی ہی وہان میدان مین شام قریب ہی اور حاکم اسقدر سردار قتل کرچکا
اور مجروح کہ جنکی کچھ حد نہین اور طومار شاہ نے فریاد کی کہ جسکے سبب سے برجیس نے فریاد کی اور وہ صدا
مذکور برجیس کو آئی کہ برجیس اُس صدا کو سُنکے خاموش ہورہا بس یکایک اُس آسمان سے جو
کہ لشکر اور بارگاہ پر محیط تھا اُسکو حرکت ہوئی اور وہ آسمان دراز ہوکر لشکر طومار پر جو کہ میدان مین صف آرا
تھا محیط ہوا اور ایک صورت مہیب اُس آسمان سے ظاہر ہوئی اور اُسنے رخ لشکر اسلام کی طرف کیا اور پکارا

کہ او محکوم شاہ ہمکو ثابت ہو گیا کہ تم لوگ بہت خود سر ہو اور کسی طرح راہ پر نہین آتے ہو اور بہت سے
میرے بندون کو تمنے قتل کیا ہو لہذا تمکو خبر کیجاتی ہو اور اِس شب کی مہلت دیجاتی ہو کہ تم لوگ باہم صلاح
کر کے آؤ اور اطاعت کرو اور ترک دین اِسلام کرو ورنہ کل صبح کو تم سب پر عذاب نازل ہو گا تم سب
غارت کیے جاؤ گے اگر اِس میرے کہنے پر عمل نہ کروگے منم فرشتہ قدرت و ملک الموت قدرت محکوم
شاہ وغیرہ نے جواب دیا کہ او مرتد تو کوئی ساحر ہی جا جو تیرے بنائے سے بن سکے بنالے ہم لوگ
کبھی اطاعت نہ کرینگے جاؤ ور ہو ہمارے سامنے سے ایسی بدشکلون سے کسی بزدل اور نامرد کو خوف دلا
ہم جان کو جان نہین جانتے ہین سر کو ہتھیلی پر ہمیشہ رکھے رہتے ہین اور تو کیا ہی ہم لوگ وہ نہین ہین
کہ راہ نیک کو ترک کرکے راہ بد اختیار کرین یہ کہکر محکوم شاہ نے ہزارون گالیان دین اور سخت و سست
برجیس کو کہا یہ جو حرکت محکوم شاہ نے کی بس شکل مہیب تو آسمان مین یہ کہکر پنہان ہو گئی کہ کل تمکو
اِس سخت کلامی کی سزا ملیگی اُدھر حاکم نے قصد کیا کہ مبارز طلب کرے مگر اُدھر طومار شاہ نے بصلاح
سخنگان طبل بازگشت بجوا دیا شام ہو چکی تھی آج یہ سب خدا پرست قصد کیے ہوئے کھڑے تھے کہ اگر
کوئی سردار اِسوقت مقابلے کو آیا خواہ وہ مجروح ہو خواہ قتل ہم سب تلوارین پکڑ کر لشکر کفار پر جا
پڑینگے اور اُس لشکر کو مار کر بھگا دینگے گو ہم کم ہین اور وہ بہت ہین اور اسی طور سے بھگاتے ہوئے اُس
لشکر پر جا پڑینگے اُسکو بھی قتل کرنا شروع کرینگے یا شکست دینگے یا خود مر جائین گے جو کچھ ہو جب طومار
شاہ نے طبل بازگشت بجوا دیا اِن لوگون کے دل کی حسرت دل مین رہگئی محکوم شاہ بھی اپنے فرزند کو
اپنے ہمراہ لے کر اور طبل بازگشت بجوا کر واپس آیا فرودگاہ پر لشکر نے کر کھولی محکوم شاہ نے دربار کیا
سب حاضر دربار ہوے محکوم شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ کل ہم سب پر ضرور سحر ہو گا خبردار رہنا میرے نزدیک
تو بہتر یہ ہو کہ کل تلوارین پکڑ کر لشکر کفار پر جا پڑو گو ہماری کیا اصل ہو اُس لشکر کے نزدیک وہ لشکر بہت ہو مگر نام ہو جائیگا
سب نے عرض کیا کہ ہمنے آج ہی قصد کیا تھا گو ہماری ظفر ہو رہی ہو ہم مغلوب نہین ہوئے ہین مگر یہ خیال کیا
کہ انکے ہاتھ سے کسی صورت سے مفر نہین ہو بس وہ کام کرو کہ تا عمر دامنۂ قیامت ہم سب کے نام صفحۂ ہستی پر
باقی رہین مگر کیا کرین کہ شام ہو گئی اور طبل بال بجگیا محکوم شاہ نے کہا کہ دیکھا جائیگا کل سہی یہان تو یہ
گفتگو ہو رہی ہو وہان طومار شاہ وغیرہ لشکر لیکر فرودگاہ پر آئے لشکر کو کر کھولنے کا حکم دیا اور خود دربار
مین آئے برجیس نے اندر سے حجاب کے کہا کہ کیا گذرا طومار شاہ نے سب حال مقابلے کا اور شکل
کے ظاہر ہونے کا بیان کیا اور محکوم کی سخت کلامی بس برجیس نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجے کل ان
سب کو مین ضرور غارت کرونگا اُسوقت طبل جنگ بجا برجیس نے دربار برخاست کیا سب سردار
باہم یہ تقریر کرتے ہوئے بارگاہ سے باہر آئے کہ غضب ہو گیا کہ خداوند زادے و خود خداوند کو غصہ آگیا
اب کوئی اہل اسلام سے نہ بچے گا یہ لوگ تو اپنے مقام پر آئے اُدھر محکوم شاہ کو ہرکارون نے جاکر
خبر دی کہ برجیس نے طبل جنگ بجوایا ہو یہ کہکر کہ کل سب خداپرستون کو غارت کرونگا میرے ہاتھ
سے جاتے کہان ہین محکوم شاہ نے حکم دیا کہ یہان بھی طبل جنگ بجے بقوت یزدانی ہم سب کو قتل
کرینگے اگر ہمارے خدا نے ہماری کمک کی یہان بحکم محکوم شاہ طبل جنگ بجا دربار برخاست کیا
سب سردار اپنے اپنے خیمون مین آئے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے دونون لشکرون مین
طلایہ پھرنے لگا محکوم شاہ و سرداران لشکر نے وہ رات عبادت خدا مین بسر کی اور اپنی ظفر کی
درگاہ خدا سے دعا کی چونکہ آجکل ستارۂ اہل اسلام کا ادبار مین تھا اور کفار کا ستارہ ترقی پر تھا دعا

ان سب کی درجۂ اجابت تک نہ پہونچی نوبت باینجا رسید کہ عابد شب زندہ دار ماہ طرف عبادت خانہ
مغرب کے مع اپنے ہمراہیون کے راہی ہوا یعنے چاند غروب ہوگیا اور آمد آمد شاہ خاور کی افق مشرق
سے شروع ہوئی سب اہل اسلام مجاہدون پر سے دعا مانگ کر اُٹھے کفن زیب تن کے غسل کیا اُسپر
سے لباس پہنا ہتھیار لگائے در دولت محکوم شاہ پر آکر کھڑے ہوئے اِنکو یقین ہوگیا تھا کہ آج وہ روز
یوم شہادت ہم سب کا ہی کیونکہ ہمنے کل بہت سخت کلامی کی ہی اِس سبب سے یہ بندوبست کیا یہان
محکوم شاہ بھی اِسی طور سے آراستہ ہوکر اپنے خیمے سے برآمد ہوا لشکر آراستہ پایا سب کو ہمراہ لے کر
طرف میدان جنگ کے چلا اور حکم دیدیا کہ کل خیمہ وغیرہ شہر مین لیجاؤ اور وزیر سے کہنا کہ شہر کا بندوبست
کرے قلعے کو آلات حرب وضرب سے آراستہ کرے آج رنگ مقابلے کا اچھا نہوگا شاید ہم شکست
ہو تو ہم آکر قلعہ بند ہون محکوم شاہ بہت عقلمند اور دانا تھا انجام کا بہت خیال رکھتا تھا اِسی سبب سے
یہ حکم دیا اسیوقت کارندے سب خیمے و بارگاہین وغیرہ اُکھڑوا کے اندر شہر کے لیگئے اہل شہر نے جو دریافت
کیا اُنھون نے جواب دیا کہ ظفر ہوگئی بادشاہ بھی شام تک تشریف لائینگے یہان بہت خوشی سب
اہل شہر کو ہوئی مگر اِن لوگون نے جاکر وزیر کو حکم شاہی سے خبردار کیا اور جو اہل شہر سے کہا تھا وہی
وزیر سے کہا کہ ہمنے اہل شہر سے یہ کہا ہو وزیر نے کہا کہ تمنے بڑی دانائی کی اور خود وہان دربار مین آیا
اور سب کو جمع کرکے حکم دیا کہ قلعہ آراستہ کرو لوگون نے دریافت کیا کہ کیا ہوا کہا کہ اپنا بندوبست
پیشتر سے کرنا پر ضرور ہی جنگ دوسرا رد خدانخواستہ بادشاہ کو شکست ہو اور قلعہ بند ہون تو یہ سب
سامان درست ہونا لازم ہی تاکہ وقت پر وقت نہو اُنھون نے کہا کہ ہمنے تو شہر مین یہ چرچا سنا ہی
کہ ظفر ہوگئی اور بادشاہ شام تک مع حذم وحشم تشریف لاتے ہین ہم مبارکباد دینے والے تھے
آپ یہ فرماتے ہین وزیر نے کہا کہ اسمین یہ مصلحت ہی کہ اگر مین ایسا ظاہر کردیتا تو شہر مین غدر مچ جاتا
اور لوگ پریشان ہوتے شاید ظفر ہوجاتی تو یہ پریشانی اہل شہر کو بیکار کی ہوتی سب نے جواب
دیا کہ بجا ارشاد ہوا بس سب سردار یہان تو اُسیوقت سے جو کہ باقی تھے قلعے کا بندوبست کرنے لگے یہان
تو بندوبست قلعہ ہو رہا ہی وہان محکوم شاہ میدان مین پہونچا صف آرا ہوا اُدھر لشکر کفار مین
جب برجیس بارگاہ مین جیرہ ناموس سے آچکا تو اُسوقت طومار شاہ وغیرہ مع ازنگ و
چترنگ کے دس لاکھ کا لشکر لیکر میدان مین آکر ہم مقابل لشکر اسلام صف آرا ہوئے جب
صف بندی ہوچکی اُسوقت نقیب نکلے اُنھون نے نقابت کی اور بعد نقابت کے داخل
لشکر ہوئے دونون لشکرون پر سناٹا سا چھا گیا بعد تھوڑے عرصے کے لشکر کفار سے ایک پہلوان
صمصام جنگ خیز باجازت طومار شاہ میدان مین آیا مبارز طلب کیا اُدھر سے ایک دلاور
نے محکوم شاہ سے اجازت لیکر پودا باگ کا لیا ابھی وہ بہادر مقابل صمصام نہ پہونچا تھا کہ وہ
آسمان جو کہ محیط تھا میدان پر اُسمین برق چمکی اور صدا آئی کہ ای خدا پرست کمان جاتا ہی اِدھر دیکھ
یہ جو صدا آئی تو اُس بہادر نے سر اُٹھاکر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی دیکھا کہ جو آسمان محیط لشکر کفار
ہی اُس سے ایک شکل مہیب ظاہر ہی جیسے ہی اِس دلاور نے دیکھا اُس شکل سے صدا آئی
کہ کیون اپنی جان تلف کرتا ہی اپنے خدا کو پہچان اور اپنی زندگی کو غنیمت جان برجیس کو سجدہ کر
اُس بہادر نے اُس شکل کو دیکھکر اور وہ صدا سُنکے لاحول زبان پر جاری کی اور فوراً دوش پر سے
کمان لی اور یہ اپنے دل مین خیال کرکے کہ اِس شکل نجس کو نشانۂ خدنگ بنائیے یہ سوچکر اور ترکش

سے تیر نکالا کمان مین پیوستہ کر کے اُس شکل کو تاک کر قصد کیا کہ خدنگ کو رہا کرون کہ صدا آئی او خطا کار کیا کرتا ہو اپنے خدا کو نشانہ خدنگ بناتا ہو ارے کیون اپنی جان کو برباد کرتا ہی یہ مرغ تیر میرا کچھ نہ کر سکیگا پر کھولکر رہیجائیگا وزاغ کمان چلا کر اگر مجکو جلال آگیا تو پھر تجکو گوشۂ پناہ نہ ملیگا سوائے جان دینے کے کچھ نہ حاصل ہوگا یہ کب سنتے ہین تیر کو رہا کیا اُدھر سے تیر چلا اُدھر وہ شکل اُس آسمان پر پنہان ہوئی یہ کہکر کہ تم سب کی قضا ہی آگئی ہی شکل کا پوشیدہ ہونا تھا کہ اُسی مقام پر سے ایک آفتاب پیدا ہوا خورشید اصلی پنہان ہوگیا گرمی کی شدت اُسی طور سے ہوئی جیسا کہ مقابلہ ارژنگ پرستون کے جب آفتاب نکلتا تھا اور گرمی کی شدت ہوتی تھی سب خداپرست گرمی سے پناہ مانگنے لگے اُس گرمی سے پناہ پانی دشوار ہوئی یہان یہ بہادر تیر لگا کر کھڑا ہوا اور قصد کیا کہ میدان مین جاؤن کہ وہ آفتاب نکلا جیسے ہی اُس تیر پر آفتاب کا عکس پڑا تیر جل کر خاک ہوگیا انھون نے دوسرا تیر اور نکالا اور پیوستہ کر کے قصد کیا کہ رہا کرون آفتاب کو نشانہ خدنگ بناؤن کہ آفتاب کا عکس اِس بہادر پر پڑا بس ساکت ہوکر رہگیا جسطور سے کمان کو کھینچا تھا اُسی طور سے رہگیا بس جیسے ہی عکس پڑا سر سے دھوان نکلا عرصہ نہ گذرا تھا کہ گوشۂ کمان سے شعلہ پیدا ہوا اُسنے اُس بہادر کو مثل چنار خشک کے جلا دیا ایک تو شدت گرمی سے اہل اِسلام بیقرار تھے مگر ضبط کیے ہوئے تھے دوسرے یہ جو واقعہ درپیش ہوا اور حیران ہوئے مگر استقلال کو کام مین لائے قضا کو مقدم خیال کیا عنان صبر کو ہاتھ سے نہ دیا بڑے دیندار تھے اِس واقعہ کو بھی سحر کا کارخانہ خیال کر کے خاموش رہے اُسی طور سے صف بستہ کھڑے رہے وہ آفتاب اِس بہادر کو جلا کر پنہان ہوگیا خورشید عالم تاب نکل آیا گرمی جاتی رہی کہ پھر اُس صمصام نمک حرام نے مبارز طلب کیا اُدھر سے پھر ایک بہادر نکلا اور مقابلے کو چلا پھر وہی واقعہ درپیش ہوا کہ اُس شکل نے پہلے نکلکر نصیحت کی جب نہ مانا تو آفتاب نے ظاہر ہوکر جلا دیا اور پوشیدہ ہوگیا صمصام نے مبارز طلب کیا اِن لوگون کو کب یہ تاب تھی کہ مقابلے کو نہ جاتے پھر مقابلہ کو ایک جری نکلا وہ بھی اُسی طور سے جل کر خاک ہوگیا اب اِنکو تاب نہ رہی محکوم شاہ نے خیال کیا دل مین کہ اگر ایک ایک اِسی طور سے جائیگا تو یہ آفتاب سحر جلا دے گا بہتر یہ ہی کہ ایک مرتبہ حملہ کر دو جو کچھ ہو یا تو مر جاؤ یا قتل کر کے بھگا دو گو یہ امید نہین ہی کہ بھگا دین کیونکہ وہ لوگ بہت ہین اور ہم کم یہ مثال ہی جیسے آٹے مین نمک اِس جلنے سے تو یہ مرنا بہتر ہی کہ تلوار سے مرین اپنی حسرت دل تو نکلے بس یہ تصور کر کے لشکر کو حکم دیا کہ اِن کفارون کو مار لو گو آج خلاف طریقۂ صاحبقران یہ حقیر جنگ مغلوبہ کا حکم دیتا ہی گو ہمارے مذہب کے بالکل خلاف ہی مگر کیا کیا جائے اِس بے بسی کے مرنے سے تو بہتر ہوگا یہ حکم دینا تھا کہ کل اہل اسلام تلوارین پکڑ پکڑ کر اور نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچ کر بگین اُٹھا کر ایک مرتبہ حملہ کر کے چلے محکوم شاہ نے بھی تخت کو ترک کیا مرکب پر سوار ہوا اور خود بھی تلوار پکڑ کر چلا اِدھر اہل اِسلام نرغہ کر کے چلے اب آدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ یہ جو حال کفار نے دیکھا طومار شاہ نے حکم دیا کہ خداپرست قصد جنگ مغلوبہ آتے ہین تم لوگ بھی اُنپر حملہ کرو یہ حکم دینا تھا کہ کفار بھی ایک مرتبہ اپنے مقام سے تلوارین اُٹھا کر چلے یہ جلیس بارگاہ مین بیٹھا ہوا تماشہ دیکھ رہا ہی اہل دربار سے بار بار حجاب قدرت کے اندر سے کہتا ہی کہ تم سب نے میری قدرت اور میرے غضب کو دیکھا کہ کیونکر مین نے خداپرستون کو جلایا اور کیونکر اُنکو غارت کیا وہ لوگ ایسے نادان ہین کہ خود تو کم ہین اور اِس لشکر سے جنگ مغلوبہ پر آمادہ ہوئے ہین اِس نادانی کی کوئی حد ہی سب اہل دربار

کہہ رہے ہین کہ آپکی بڑی قدرت ہی اور بہت بڑی شان آپکے غیظ و غضب سے کسی کو پناہ نہین ملسکتی
ہی اِن سب نے اپنی مفت مین جانین تلف کین یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اِدھر دونون لشکر مل گئے
باہم تلوار چلنے لگی بازار مرگ گرم ہو گیا سوار و پیدل مرمر کر گرنے لگے بسمل مثل مرغ سر بریدہ کے خاک
پر لوٹنے لگے اہل اِسلام نے اُسدن ایسی جرأت کی کہ پہلے حملہ مین کئی ہزار کفار قتل کیے مگر چار دن
طرف سے گھر گئے اپنی شمشیر زنی سے باز نہین آتے ہین اہل اِسلام کی شمشیر کا یہ حال ہی کہ بموجب شعر
بہر جا کہ شمشیر او کار کرد + یکے را دو کرد و دو را چار کرد + نعرۂ بہادران سے زمین معرکہ ہل رہی تھی
جوے خون روان تھی سر مثل حبابون کے تیر رہے ہین تن مثل مگر کے ہاتھ مثل ماہیون کے نیزے
مثل افعی دراز کے سپرین مثل سنگ پشت کے بازار مرگ ہی کہ گرم ہی زمانہ رستخیز برپا ہی نقیب بہادرون
کے دل بڑھا رہے ہین اہل اِسلام قدم جمائے ہوئے لڑ رہے ہین کمیت سے باہر نہین ہوتے ہین
اتنے بڑے لشکر سے ثابت قدمی سے لڑ رہے ہین ملک الموت ہر طرف روحین قبض کرتے پھرتے
ہین ایک کی روح قبض کی ہزار مرکر گرے آب تیغ کی طغیانی ہی سپرون کی کالی گھٹا بلند ہی اُسمین
برق شمشیر چمک رہی ہی سنانین مثل شرارون کے چمک رہی ہین صدائے سم اسپان سے زمین معرکہ
کو زلزلہ ہی ٹاپون کی صدا سے کچھ سنائی نہین دیتا ہی جنگی باجے بج رہے ہین ایک طرف حاکم بن
محکوم شاہ وہ شمشیر زنی کر رہا ہی کہ کفار کو پناہ نہین ملتی ہی شعر یکے زخم دو بر تن پہلوان + کزان
زخم لرزید پیر و جوان + کسی مقام پر چقا چاق خنجر بلند ہی باہم کفار و مومن خنجرون سے لڑ رہے ہین
جوے خون جاری ہی اِس مقام پر یہ شعر ہی شعر چقا چاق خنجر بگردون رسید + زمین خون شد و خون
بجیحون رسید + ایک سمت گرز زنی ہو رہی ہی صدائے تڑاق تڑاق بلند ہی کفار پیونہ خاک
ہو رہے ہین باجے جنگی بج رہے ہین صورت یہ ہی کہ ابھی تک اہل اِسلام کا غلبہ ہی کفار کو گوشۂ پناہ
نہین ملتا ہی سوائے کوچہ زخم کے زخمی ہو ہو کر گر رہے ہین اہل اِسلام بڑھتے ہوئے چلے آتے ہین
گو اہل اِسلام تین لاکھ ہین اور کفار دس لاکھ مگر جی چھوڑا دیے ہین کیون نہو کس کے زیر کیے
ہوئے ہین اور کس بہادر کی آنکھین دیکھے ہوئے ہین جو کہ ہزار کو برابر ایک کے جانتے ہین ایسی جنگ
رستمانہ اہل اِسلام نے کی اور ایسی کفار کشی کی کہ لاشون کے ڈھیر سرون کے انبار لگ گئے مرکب کو تل
پھر رہے ہین لاشون کو پائمال کرتے ہوئے غبار اِسقدر میدان جنگ مین بلند ہی کہ زیر آسمان ایک
آسمان خاکی بنگیا ہی جیسا کہ شاعر نے شعر کہا ہی شعر زسم ستوران دران پہن دشت + زمین شش شد و
آسمان گشت ہشت + صدائے برق سے گوش کرون گر ہوئے جاتے ہین یہ رنگ جو برجیس
نے بارگاہ سے بیٹھے بیٹھے دیکھا اور خیال کیا کہ خدا پرست بڑی بہادری سے مقابلہ کر رہے ہین گو
میر لشکر بکثرت ہی مگر بھاگتا پھرتا ہی اور ہزارون میرے لشکر کے سوار مارے گئے ہین اہل اسلام
جان دے دے کر لڑ رہے ہین ایک مرتبہ خونخوار شاہ سے کہا کہ مسمار شاہ کو مع دس لاکھ لشکر
کے برائے کمک طومار شاہ روانہ کرو خونخوار نے مسمار کو روانہ کیا اُسیوقت لشکر مین کمربندی
ہوئی لشکر تیار ہو کر مسمار شاہ کے ہمراہ روانہ ہوا یہان برجیس نے ایک مرتبہ قبۂ بارگاہ کی
طرف سر اُٹھا کر کہا کہ اے والد بزرگوار یہ کیا کہ اہل اِسلام کم ہین اور غالب آتے ہین یہ وقت کمک
ہی اپنے بندون کی کمک فرمائیے آواز آئی کہ پریشان نہو ہم غافل نہین ہین کوئی فعل ہمارا خالی
از مصلحت نہین ہوتا ہی تو نے مسمار شاہ کو روانہ کیا خوب کیا اب مین اپنا عذاب نازل کرتا ہون

دیکھ لے یہ جو صدا آئی سب اہل دربار کانپ کر رہگئے برجیس خاموش ہو رہا اُدھر جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی طومار شاہ لڑ رہا تھا مگر لشکر بہت کام آیا تھا اہل اسلام نے جی چھوڑا دیے تھے ہزارون لاشین خاک معرکہ پہ پڑی ہوئی تھین سرمانند اولون کے پڑے ہوئے تھے کہ مسمار شاہ لشکر لے کر پہونچا چونکہ اہل اسلام کا ستارہ گردش مین تھا بدین سبب فتح کی شکست ہوگئی فوج تازہ جو پہونچی اُسنے چارون طرف سے گھیر لیا اور لڑنے لگے اہل اسلام بھی لڑنے لگے دونون طرف کے سوار و پیدل قتل ہو ہو کر گرنے لگے پھر رستخیز برپا ہوا پھر مینھ سرون کا برسنے لگا پھر برق شمشیر چمک چمک کر گرنے لگی پھر دریاے خون کی طغیانی ہوئی پھر کشتی حیات مرگ طوفان مین مبتلا ہوئے بازار مرگ پھر گرم ہو گیا یہ یہ لشکر تازہ جو آیا اِسنے لڑائی کو رد کا دن پھر ہوا ہے کہ اہل اسلام لڑ رہے ہین ایک تو یہ لوگ کم ہین دوسرے بہت سے مجروح ہو گئے ہین مگر اُسی طور سے لڑ رہے ہین کسی مقام پر کمی نہین کرتے ہین عجب طرح کی جنگ واقع ہوئی ہو نشان لشکر بلند ہین اِدھر تو لشکر تازہ نے دھاوا ڈالا اُدھر برجیس نے جو فریاد کی ایک مرتبہ آسمان شق ہوا اور آفتاب ظاہر ہوا اُسکی گرمی نے اہل اسلام کو پریشان کیا ایک جنگ مغلوبہ کی گرمی دوسرے آفتاب کی تیسرے یہ غضب ہوا کہ اُس آفتاب نے جلانا شروع کیا اب اہل اسلام کا عجب عالم ہوا ٹھہرنا مشکل دم لینا دشوار ہوا اِسی اثنا مین جو کہ لشکر کو لڑوا رہا تھا یعنے حاکم بن محکوم شاہ وہ ہاتھ سے دیلم کے مجروح ہوا اُدھر محکوم شاہ سے اور مسمار شاہ سے مقابلہ ہوگیا محکوم شاہ نہایت پریشان تھا اور یہ سبب تھا ایک تو گرمی کے باعث سے اور اپنے لشکر کے لوگون کے جلنے کے سبب سے دوسرے اپنے فرزند کے مجروح ہونے کے سبب سے بس یہ بھی مجروح ہوا ورنہ مسمار کی یہ لیاقت نہ تھی کہ محکوم شاہ کو مجروح کرتا محکوم شاہ کا زخمی ہونا تھا کہ ایک مرتبہ لشکر اسلام کے قدم اُٹھ گئے کچھ لوگ حاکم بن محکوم شاہ کو تخت پر ڈال کر میدان جنگ سے لے نکلے اور کچھ لوگون نے محکوم شاہ کی فوج مین سے جو اپنے افسرون کو مجروح دیکھا کر ٹوٹ گئی گھونگھٹ کھایا اور جھرمٹ کھا کر جنگ سے گریز کرنے لگے اور سب ایک سمت کو جمع ہوئے اِس قصد سے کہ گو سردار ہمارے مجروح ہوئے ہین مگر ہم ایسے حملہ کرین کہ کفار بھی یاد کرین مگر کفار نے جمع نہونے دیا پراگندہ کر دیا اُدھر اسلم بن تورج نے نشان لشکر اسلام کو قلم کر کے گرا دیا نشان کا گرنا تھا کہ اب بالکل فوج اِسلام کا دل ٹوٹ گیا یہ نشان کا قلم ہونا ادبار کا آنا ہی بس لشکر ایک مرتبہ فرار پر آمادہ ہوا اور چل نکلا کفار نے قصد کیا کہ گھیر کر اِن سب کو قتل کر لین کہ آواز آئی ای بندگان من اِن سب کو نکل جانے دو کیا حاصل یہ جو صدا آئی کفار نے ایک طرف راہ خالی کر دی اہل اِسلام نے جو راہ پائی اُسی طرف سے بھاگے آگے آگے تو لوگ محکوم شاہ کو اور حاکم بن محکوم شاہ کو لیے ہوئے بھاگے جاتے تھے عقب مین اُنکے کل لشکر جو کہ قتل ہونے سے بچا ہی وہ تھا اُنکے عقب مین کفار قتل کرتے ہوئے آتے تھے یہان در شہر کھلا ہوا تھا کہ یہ لوگ ایک مرتبہ داخل شہر ہوئے اور کل لشکر بھی جب کفار انکے عقب مین قریب شہر پہونچے قصد کیا کہ اسیوقت شہر مین جائین اور قتل کر کے شہر پر قبضہ کر لین پھر صدا آئی کہ انکو شہر مین جانے دو تعاقب چھوڑ دو کوئی ضرورت تعاقب کی نہین ہی یہ جو صدا آئی کل لشکر تھم گیا اہل اِسلام بہت جلد داخل شہر ہوئے در شہر بند کر لیا پل تختہ اُٹھوا دیا باندھ کھول دیا خندق مین پانی بھر دیا جب یہ سب بندوبست ہو گیا اہل اِسلام تو داخل شہر

ہوئے اُدھر کفار کو صدا آئی کہ اب لشکر کو واپس آؤ کوئی ضرورت نہین ہی اگر یہ لوگ قلعہ بند ہوئے ہین تو جا کہان سکتے ہین سب کو ایک مرتبہ قتل کرونگا اور غارت مین اپنا اب انپر ضرور عذاب نازل کرونگا مگر ہان یہ تدبیر ضرور لازم ہی کہ کچھ لشکر گرد قلعہ بطور محاصرہ مقیم ہو تاکہ اہل اسلام یہ نہ کرین کہ قلعہ سے نکل کر لشکر پر شبخون مارین یہ جو حکم ملا بس اُسیوقت طومار شاہ نے قیصور آدم خوار کو مع ایک لاکھ سپاہ کے گرد قلعہ فروکش ہونے کا حکم دیا اور خود کل لشکر کو لیکر فرودگاہ پر واپس آیا شمار جو کیا تو اپنے لشکر کے سوارون کو قریب ایک لاکھ کے مجروح پایا اور قریب پچاس ہزار کے کشتہ پائے اور اہل اسلام اُس جنگ مین قریب بیس ہزار کے درجۂ شہادت پر فائز ہوئے راوی نے بیان کیا ہی کہ کفار نے اپنے لشکر کی لاشون کو تو جلا دیا اور زخمیون کو برلے علاج شفا خانہ مین روانہ کیا اہل اسلام کی لاشون کو میدان جنگ سے اُٹھوا کر ایک غار کھدوا کر اُسمین ڈالدیا اُوپر سے خاک ڈالدی یہ سب بندوبست کر کے طومار شاہ لشکر ایکر قیامگاہ پر آیا لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا خود دربار مین آیا جب بیٹھ چکا آواز آئی کہ امیر بندۂ من کیا ہوا سب حال طومار شاہ نے بیان کیا حکم ہوا کہ کل قلعہ پر یورش کرنا اور قلعے کو لیلینا ہمنے مہلت اِس سبب سے اُنکو دی ہی کہ اُنکو قلعے پر بھروسہ بڑا ہی وہ یہ بھی حسرت اپنے دل کی نکال لین کوئی حسرت باقی نہ رہجائے طومار شاہ نے کہا کہ بہت خوب بس برجلیس نے یہ حکم دے کر طبل بجوایا کہ کل قلعہ پر یورش ہوگا اور دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے اُدھر زیر قلعہ قیصور مع ایک لاکھ سپاہ کے محاصرہ کیلیے اُترا ہی قلعے کو بالکل گھیر لیا ہی بیرون قلعہ و شہر تو یہ بندوبست ہوا اندرون قلعہ جو سب لشکر داخل ہوا اور جو مجروح تھے وہ تو شفا خانہ کو روانہ ہوئے اُنکا علاج ہونے لگا وزیر محکوم شاہ اور محکوم شاہ کو اُسی حالت سے ایوان مین لایا ٹانکے لگوائے بادشاہ کے اور فرزند بادشاہ کے بھی اور کل سرداروں کے بادشاہ کو ہوش آیا اپنے کو قلعے مین پایا حال دریافت کیا وزیر نے جو حال سُنا تھا سب بیان کیا بادشاہ نے کہا کہ تم جاکر قلعے کا بندوبست کرو جو لشکر قتل ہونے سے بچکر آیا ہی اور داخل قلعہ ہی اُسکو مقام مناسب پر فروکش کرو اور خوب قلعے کا بندوبست کرلو نرغہ ضرور ہوگا وزیر بادشاہ کے پاس آیا اور خوب بندوبست کر لیا دو لاکھ اسی ہزار سپاہ تھی گو تین لاکھ تھے جسمین بیس ہزار تو کام آئے اسقدر باقی تھے اُنمین دس ہزار مجروح تھے بس دو لاکھ ستر ہزار سپاہ کو فصیل اور برج قلعے پر مقرر کیا توپین کئی ہزار قلعے پر چڑھوادین اور ہر مقام پر پہرہ چوکی مقرر کر کے خدمت بادشاہ مین آیا یہان سب حاضر تھے حاکم بن محکوم بھی پٹی باندھے ہوئے بیٹھا تھا کہ چور دروازے سے ہرکارے آئے اُنھون نے بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ کفار نے طبل یورش بجوایا ہی اُنکا قصد ہی کہ کل قلعے پر یورش کرین باقی خیریت ہی اور قیصور ایک لاکھ سے گرد قلعہ محاصرہ کیے ہوئے پڑا ہی محکوم نے وزیر کی طرف دیکھا اُسنے عرض کیا کہ آپ پریشان نہون قلعہ خوب آراستہ ہی کیا طاقت حریف کی کہ قلعہ لے سکے بس محکوم نے ایک آہ سرد دل سے کھینچی اور کہا کہ افسوس مین بھی مجروح ہون اور میرا فرزند بھی اور کل سردار کیا ہوگا سب نے کہا کہ ہم سب اپنی جانین لڑا دینگے حریف کو اندر شہر کے نہ آنے دینگے اُسوقت سب ایک قسم ہوئی بس محکوم نے ناموس کو اپنے عیار کے ہمراہ کر کے کہ نام اُسکا تیز رفتار تھا مع دس ہزار سوارون کے اور خزانے کی طرف زرنگوشیہ کے اپنے بھائی احکام شاہ کے پاس روانہ کیا اور سب حال تحریر کر دیا وہ ناموس کو چور دروازے سے لے کر

طرف زنگوشیہ کے چلا گیا یہان یہ خبر تو آچکی تھی کہ طبل یورش بجا ہی بس سب نے سجادے بچھائے
اور عبادت خدا مین مصروف ہوئے اُدھر لشکر کفار مین شب بھر تیاری یورش ہوا کی محکوم شاہ
نے کل اہل شہر کو طلب کر کے کہا کہ تم لوگ کیون میرے ساتھ اپنی جان دو اسکی اطاعت کرلو اور
تقیہ کرلو جب صاحبقران اُسکو قتل کرینگے خواہ یہ اطاعت کرین اُسوقت پھر تم اپنے دین کو افشا
کرلینا مین تو ایسا نہ کرونگا اہل شہر نے جواب دیا کہ ہمسے تو یہ نہوگا کہ ہم تقیہ کرین اور آفتاب کو
خدا جانین جو آپ کا حال ہوگا وہ ہم سب کا ہم مرنے سے نہین ڈرتے ہین اگر مرگئے تو مرتبہ شہادت
پایا ایسا مرنا تو بہتر ہی یہ جو اہل اسلام نے کہا محکوم کو اُنپر بہت بھروسہ ہوا اور اُنسے بہت خوش ہوا
اور کہا کہ خدا تمھارا مرتبہ بلند کرے بس سب اہل شہر اپنے اپنے مکان پر آئے رخصت ہوکر اور سب
مسلح و مکمل ہوئے اور کفن پہن لیے اپنی اپنی عورتون کو ہمراہ ناموس شاہی کے روانہ کردیا یہانتک
کہ وہ رات تمام ہوئی محکوم شاہ فصیل قلعے پر آکر بیٹھا اور سب سردار گردگولندازون کو طلب کرکے
انعام کا امیدوار کیا اُنھون نے آکر توپون کو درست کیا مستعد حکم قضا تسلیم کھڑے ہوئے اُدھر صبح
کو برجیس آکر دربار مین بیٹھا طومار شاہ کو حکم دیا کہ قلعے پر یورش کرو اور ہرکارون کو روانہ کیا
کہ جو لشکر زیر قلعہ اُترا ہوا ہی وہ بھی آراستہ ہو ہرکارون نے آکر قیصور کو حکم برجیس سے آگاہ
کیا یہان لشکر آراستہ ہوا اُدھر سے طومار شاہ وغیرہ مع ارژنگ و چترنگ کے پندرہ لاکھ سپاہ
لیکر برائے یورش روانہ ہوئے سب سامان جنگ و قلعہ گیری ہمراہ تھا یہان در قلعہ پر دیدبان
بیٹھے ہوئے دیکھ رہے تھے اُنھون نے دیکھا کہ لشکر کفار مثل مور و ملخ کے برائے یورش چلا آتا ہی
بادشاہ سے عرض کیا کہ کفار بقصد یورش آئے ہین کیا حکم صادر ہوتا ہی بادشاہ نے جوابدیا کہ آنے
دو چونکہ اِن سب کا ستارہ گردش مین ہی کوئی تدبیر و ندارک بن نہین پڑتا ہی اُدھر طومار شاہ
مرکب اُٹھائے ہوئے سامان قلعہ گیری لیے ہوئے آپہونچا قیصور بھی ہمراہ ہوا طرف قلعہ کے چلے
ہلہ کرکے اور یہ کہتے ہوئے کہ قلعے کو لیلو آگ لگا دو اہل شہر کو قتل کرو اُدھر دیدبان نے عرض کیا کہ نصف
میدان جنگ طے کرکے آگئے ہین اب خوب زد پر ہین یہ سننا تھا کہ محکوم شاہ نے ہوائی اُٹھا کر
فیر کی یہ علامت تھی شر کی ہوائی کا فیر ہونا تھا کہ گولندازون نے توپون کو جھکا جھکا کر مہتاب دکھائی
بس مہتاب کا دکھانا تھا کہ ایک مرتبہ پانچ ہزار توپ کی صدا بلند ہوئی زمین معرکہ ہل گئی تمام عالم
دھوان دھار ہوگیا سوائے دھوئین کے کچھ نہ نظر آتا تھا جو صف لشکر کفار کی آگے بڑھ آئی تھی
وہ مسمار ہوگئی گولہ مثل اولہ کے برسنے لگا ہزارون کے سر اُڑ گئے ہزارون کے مرکب اور ہزارون
کے ہاتھ اُڑ گئے کوسون تک لاشین نظر آنے لگین اِسطور سے سر و صدر مقتولون کے ہوا پر اُڑ
رہے تھے جیسے چیلین منڈلاتی ہین ایک ہی فیر مین پندرہ ہزار سپاہ کام آئی لشکر کفار کے قدم اُکھڑ گئے
اور زد پر سے ہٹ کر کھڑے ہوئے بادشاہ نے حکم دیا کہ ہاتھ روک لو گولندازون نے ہاتھ روک
لیا اب جو دیکھا سب اہل قلعہ نے تو دور تک لاشون کے سوا کچھ نہ نظر آتا تھا اور کفار دور کھڑے
ہوئے تھے یہان سب خوش ہوئے مگر ستارہ گردش مین تھا پھر طومار شاہ نے لشکر کو آمادہ
کرکے یورش کا حکم دیا اور خود مرکب اُٹھا کر چلا اُدھر دیدبان نے پھر عرض کیا کہ لشکر آتا ہی یہان
گولنداز توپین درست کرچکے تھے کہ جب کفار زد پر آگئے دیدبان نے عرض کیا کہ زد پر آگئے پھر
بادشاہ نے ہوائی داغی ہوائی کا داغنا تھا کہ گولندازون نے توپون کو سیدھا کرکے جو آگ بتائی

پھر اُسی مرتبہ کی طرح سے پھر صدا بلند ہوئی کفار پر آگ برسنے لگی سر اُڑ گئے ایکی مرتبہ بیس ہزار کفار کام آئے اِسی طور سے تین حملہ کیے ان تین حملون مین ایک لاکھ کفار مارے گئے اور زخمی ہوئے اُسوقت طومار شاہ نے بارگاہ کی طرف مُنھ کرکے فریاد کی کہ ای خداوندا تو ہم لوگ بہت پریشان ہوئے ہین ہر مرتبہ کے حملہ مین ہزارون آپکے بندے کام آئے ہین یہ جو فریاد کی بس برجیس کے کان مین صدا فریاد طومار شاہ کی پہونچی یہی سبب تھا کہ کیسی ہی دور لشکر ہو جب یہ فریاد کرین برجیس سن لے اِسنے بھی قبلۂ بارگاہ کی طرف سر اُٹھا کر فریاد کی یا خداوندا ای پروردگار کمک فرمائیے طومار شاہ کی بس یہ جو فریاد کی آواز آئی کہ اب تیری خوشی ہو کہ غارت کردون خیر لے غارت ہوئے جاتے ہین راوی نے بیان کیا ہو کہ جب یہ صدا آئی اِدھر صدا آئی اُدھر آسمان مین درازی شروع ہوئی کہ دفعتہً وہ آسمان نیلگون قریب قلعہ پہونچگیا یہان گولنداز ہاتھ روکے ہوئے کھڑے تھے میدان مین ہزارون لاشین پڑی ہوئی تھین طومار شاہ قلعے سے دور کھڑا ہوا تھا کہ وہ آسمان محیط ہوگیا اور برق چمکنے لگی اور مقابل قلعہ ہو کر محیط ہوا محکوم شاہ وغیرہ نے جو اُس آسمان کو دیکھا باہم کہنے لگے کہ اب غضب ہوگیا کہ برجیس نے ساحرون کو روانہ کیا اب قلعہ فتح ہو جائیگا یہ کہکر حکم دیا کہ کیا فائدہ جان دینے سے تم سب بلکر اِس شہر سے نکلکر زر نگوشیہ کو چلے جاؤ کیون اپنی جانین برباد کرو جبتک مقابلہ لشکر سے تھا فتح کی امید تھی اب سحر سے مقابلہ ہی ہم کیا کر سکتے ہین سوائے مرجانے کے اُنھون نے عرض کیا کہ جو آپ کا حال ہوگا وہ ہمارا ہوگا ہم آپکو کیونکر چھوڑکر جائین یہ سنکے محکوم شاہ چپ ہو رہا اُدھر اُس آسمان سے ایک شکل مہیب پیدا ہوئی اور سامنے محکوم شاہ و اہل قلعہ و اہل شہر کے قائم ہوئی اور پکار کر کہا کہ سب نے سنا ای اہل قلعہ و ای اہل شہر و محکوم شاہ کیون اپنی جانین برباد کرتے ہو بس خیر اِسی مین ہو کہ اگر برجیس کی اطاعت کرو دین خدا پرستی ترک کرو اور آفتاب پرستی قبول کرو اگر اِسوقت اِس پر عمل نہ کروگے تو یاد رکھو کہ سب کو خداوند جلا کر ابھی ابھی خاک کر دینگے ایک بھی نہ بچے گا یہ سُنکے اہل شہر و محکوم شاہ نے ہزار ہزار لعنت برجیس اور آفتاب پرستون پر کی اور کہا کہ وہ کیا غارت کریگا ہمارا خدا ہمکو تمھارے شر سے بچائیگا اور بہت سخت و سُست کہا پھر صدا آئی کہ تم سب کی قضا آئی ہو خیر تمکو اختیار ہو دیکھو عذاب نازل ہوتا ہو یہ کہکر وہ شکل اُسی آسمان مین پنہان ہوگئی اب پھر حرکت ہوئی آفتاب عالم تاب پوشیدہ ہوگیا سب کو یقین ہوگیا کہ شام ہوگئی یکایک دوسرا آفتاب اُس آسمان سے پیدا ہوا جو کہ محیط تھا اُسکا ظاہر ہونا تھا کہ قلعے مین اِسقدر گرمی پیدا ہوئی کہ زمین و دیوار و در جلنے لگے کہ ہتھیار تک جلنے لگے پیاس کی شدت ہوگئی ہر ایک بسبب پیاس اور گرمی کے بیقرار ہوگیا اتبو اہل قلعہ کی عجب حالت ہوئی کہ جو ماہی بے آب کی حالت ہوتی ہو مگر کیا بہادر تھے اُسی طور سے بیٹھے رہے جو جس مقام پر جس کام مین مصروف تھا اُسی کام کو کیے گیا اُدھر وہ آفتاب آسمان سے جدا ہوکر وسط قلعہ پر آکر چمکا اُسکا چمکنا تھا کہ ہر در و دیوار سے اور زمین سے قلعے کے شعلے نکلنے لگے یہ جو عالم اہل شہر نے دیکھا اتبو حواس جاتے رہے جمع ہوکر بادشاہ کے پاس آئے اور شکایت کی کہ اب کیا کرین زمین الگ آگ اُگل رہی ہو آسمان پر سے الگ آگ برس رہی ہو اِس آگ سے تو ہم جلے جاتے ہین بلکہ ہزارون آدمی جل گئے مکان مثل ہیزم کے جل رہے ہین یہ جو محکوم شاہ نے سُنا فرمایا کہ کیا کیا جائے جو مرضی خدا آپ لوگ پشت قلعہ پر جو پھاٹک ہو اُس سے فرار کر جائیے

مین نے پہلے ہی عرض کیا تھا اُنھون نے جواب دیا کہ یہ تو نہوگا آپ بھی اگر تشریف لیچلین تو کیا مضائقہ ہی ملاحظہ فرمائیے کہ کوئی لشکر نہین ہی جو مقابلہ فرمائیے گا سحر سے کیونکر مقابلہ فرمائیے گا یہ تو جان بوجھکر جان دینا ہی یہ جو اہل شہر نے کہا تو سب سردارون نے عرض کیا کہ اہل شہر درست کہتے ہین آپ بھی قلعے کو ترک کرکے یہانسے روانہ ہوجیے کیونکہ حکم شرع ہی کہ جہان بلا نازل ہو وہان سے نکل جاؤ بس جبکہ یہ بلا نازل ہوئی ہو تو کیا ضرور ہی کہ یہان قیام کیا جائے بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ تو تمنے سچ کہا مگر غیرت گوارا نہین کرتی ہی کہ مین قلعے کو چھوڑکر بھاگون اُنھون نے عرض کیا کہ کیا لشکر کے روبرو سے فرار فرماتے ہین اکثر آپکے بزرگون نے ایسا ہی کیا ہی کہ جب بلا نازل ہوئی اُس مقام کو ترک کیا بس حفظ جان مقدم ہی اور اس مرنے سے کیا حاصل کہ جل کر مرین بادشاہ نے کہا کہ اچھا یہ تدبیر کرو کہ در قلعہ کھول کر مع لشکر کفار پر جا پڑو اور قتل کرو اور خود بھی قتل ہوکر مرجاؤ سب نے عرض کیا کہ یہ تو ضرور تھا مگر یہ آفتاب لشکر تک کسی کو نہ جانے دیگا راہ مین جلا دیگا پھر کیا حاصل ہوگا اس سے تو بہتر یہ ہی کہ یہین جلکر مرین یہ جو سردارون نے کہا محکوم شاہ کو بھی خیال آگیا اُٹھ کھڑا ہوا اور مرکب پر سوار ہوکر اور کل لشکر کو لے کر مع سردارون و اہل شہر کے در شہر سے جو کہ پشت پر واقع ہوا تھا طرف زرنگوشیہ کے روانہ ہوا ناموس وغیرہ اور خزانہ مال و اسباب تو پہلے روانہ کر چکا تھا اب خود روانہ ہوا اُسکا جانا تھا اب سب اہل شہر راہی ہوئے اُدھر جو آفتاب نیچے اُترتا آتا ہی وہ وہ آگ زیادہ شعلہ ور ہوتی جاتی ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ تھوڑے عرصے مین کل شہر خالی ہوگیا جسکی قضا تھی وہ اُس آتش سحر سے جل کے خاک ہوگئے اِدھر یہ لوگ تو نکل گئے اُدھر وہ آفتاب کڑک کر عمارت شہر پر گرا تمام شہر کی عمارتون مین آگ لگ گئی اور گرنے لگین قلعہ بھی گرنے لگا خندق کا پانی خشک ہوگیا طومار شاہ کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی کہ قلعے سے شعلے نکل رہے ہین اہل اسلام کے حال پر افسوس کر رہا ہی اور دیکھتا ہی کہ آفتاب جو نیچا ہوتا ہی اُسیقدر شعلے بلند ہوتے ہین طومار شاہ نے دیکھا کہ جو لوگ فصیل قلعہ پر اور برجہاے قلعے پر تھے مع محکوم شاہ کے غائب ہوگئے اور آفتاب کڑک کر گرا یہ دیکھکر یہ تو کانپ کر مع لشکر کے رہگیا اور توبہ توبہ کرنے لگا غبار بلند ہوا اِسنے دیکھا کہ اُسی غبار مین پھر چمک ہوئی اور وہ آفتاب غضب خداوندی بلند ہوکر آسمان مین پنہان ہوگیا تھوڑے عرصے کے بعد جو غبار برطرف ہوا طومار شاہ و کل لشکر نے دیکھا نہ قلعہ ہی نہ شہر نہ عمارت شہر میدان صاف خیمہاے سوختہ و ہیزم سوختہ و راکھ کا انبار جابجا ہی نہ کسی انسان کا نشان ہی نہ حیوان کا ہان کچھ لاشین اہل قلعہ کی جلی ہوئی پڑی ہین اور کچھ مرکبون کی یہ دیکھکر طومار شاہ نے بہت افسوس کیا سختگان و ارزنگ و چترنگ وغیرہ تو بہت ہی افسوس کرنے لگے مگر سختگان ناچنے لگا طومار شاہ نے سختگان سے کہا تو نے غضب خداوندی کا حال دیکھا کہ کیونکر اہل شہر و قلعہ کو ایک چشم زدن مین غارت کیا تو کہتا تھا کہ یہ لوگ بہت زبردست ہین اب وہ زبردستی کہان گئی سختگان نے کہا کہ خداوند اسی طور سے سب خداپرستون کو غارت کرین طومار شاہ نے جواب دیا کہ جو نہ اطاعت کریگا وہ اسی طور سے غارت ہوگا یہ تقریر ہو رہی تھی کہ آواز آئی کہ تم سب نے میری قدرت دیکھی اور میرا غضب کیونکر غارت کیا ان سب خداپرستون کو اب لشکر کو واپس جاؤ وہ آسمان جو مجھا تھا سمٹ کر اپنے مقام پر چلا آیا طومار شاہ بھی لشکر لیکر فرودگاہ پر واپس آیا بس ارزنگ پرست و چترنگ پرست و سختگان و ارزنگ و چترنگ وغیرہ تو بہت خوش ہین مگر

طومار شاہ افسوس کنان لشکر لیکر فرودگاہ پر آیا لشکر کو کر کھولنے کا حکم دیا اور خود مع سب سرداردن کے اور سخنگان کے ادرار زنگ وغیرہ کے دربار مین آیا دربار آراستہ تھا بلکہ سب اہل دربار نے یہ واقعہ دیکھا تھا اور برجیس نے اہل دربار سے کہا تھا کہ تمنے میرے غضب کو دیکھا کہ کیونکر غارت کیا ایک نہ بچا سب نے کہا کہ تیری ذات بہت بڑی ہی اور تیرا غضب غضب خداوندی ہی جو تجھ سے منحرف ہوا وہ نہین بچ سکتا ہی جب طومار شاہ آکر پہونچا آواز آئی سب حال بیان کیا سخنگان سے کہا کہ او شیطان من تو نے دیکھا کہ مین نے کیونکر ان سب کو غارت کیا اب تو قائل ہوا اسنے کہا کہ مین کب نہ قائل تھا بس اب سب کو اسی طور سے غارت فرمائیے آواز آئی ضرور یہ کہکر حکم دیا کہ آج ہی طومار شاہ پیش خیمہ لیکر روانہ ہو طرف زرنگوشیہ کے اور ہم کل یہان سے کوچ کرینگے کیونکہ ہمکو جلدی ہی کہ اب ہم سب خداپرستون کا خاتمہ کرین کل کل لشکر تیار ہو راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ حکم دے کر برجیس نے دربار برخاست کیا سب اپنے مقام پر آئے اسیوقت بند وبست ہوا سب بارگاہین وغیرہ ارابون پر بار کی گئین اسی طور سے ارمان نے بھی سب خیمے وغیرہ بار کیے بس طومار شاہ تین لاکھ اسی ہزار سے پیش خیمہ لیکر طرف زرنگوشیہ کے روانہ ہوا مع ارمان کے یہ تو ادھر کو روانہ ہوا اسکے دوسرے دن برجیس نے اسی حشم وخدم سے یہانسے کوچ کیا اب یہان کیا کرتا کیونکہ شہر کو تو غارت کر چکا تھا اگر شہر ہوتا تو کچھ دن رہتا اسکا بند وبست کرتا دوسرے اسکو جلدی بھی تھی کہ مین خداپرستون کا خاتمہ کرکے اپنے ملک کو اور سخنگان الگ اسکو ورغلان ورغلان کر جلدی کر رہا تھا یہ خیال تھا برجیس کا کہ اسیطور سے سب ملک غارت کرتا ہوا بر سر بدیع الملک نہ طاق مین پہونچون اور وہان جاکر بدیع الملک کے لشکر کو اور بدیع الملک کو غارت کرون اور جس ملک کے باشندے اطاعت کرین اسکو نہ غارت کرون یہ تو ایسے ایسے خیال کرتا ہوا طرف زرنگوشیہ کے جاتا ہی اسکو توراہ مین رکھا جاتا ہی اور طومار شاہ کو بھی اسکا حال پھیر تحریر ہوگا

اب شمہ حال شہر زرنگوشیہ اور محکوم شاہ وغیرہ کا سماعت فرمائیے

راوی نے بیان کیا ہی کہ شہر زرنگوشیہ کا حاکم احکام شاہ برادر محکوم شاہ ہی اور یہ بہت بڑا ملک ہی یہان پانچ لاکھ کا لشکر ہی یہ ملک بھی ایرج نامدار کا ہی بس احکام شاہ یہان حکومت کرتا ہی یہ بڑا بھائی ہی محکوم شاہ کا بہت عادل اور منصف ہی اس سے بھی رعایا بہت خوش ہی پانچ لاکھ سپاہ کے افسر وسردار وپہلوان اسکے دربار مین حاضر رہتے ہین کرسیون پر اور دنگلون پر متمکن رہتے ہین اسکا وزیر اور یہ خود بھی بہت عقلمند ہی چنانچہ دربار آراستہ تھا کہ ہرکارون نے آکر عرض کیا کہ آپ کے بھائی صاحب کا عیار مع ہزار سپاہ کے اور ناموس شاہی کے آتا ہی ہمنے اسے بیرون شہر دیکھا تھا احکام شاہ حیران ہوا کہ یہ کیا آفت آئی جو بھائی نے اپنے ناموس کو یہان روانہ کیا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ عیار محکوم شاہ بعد طی مراحل وقطع منازل داخل ہوا اور قریب عمارت شاہی کے آکر ناموس کو تو محل خاص بادشاہی مین بحفاظت اتروایا سب گریان ونالان تھے اور خود لشکر کو ایک مقام پر مقیم کرکے دربار مین آیا احکام شاہ کو مجرا کیا اور سامنے کھڑا ہو گیا بادشاہ نے حال دریافت کیا اسنے کل حال بیان کیا اور عرض کیا کہ یہ سبب ہوا ناموس کے آنے کا اور اہل شہر کے بھی ناموس ہین میرے ہمراہ لشکر ہی اور خزانہ ہی ناموس کو تو مین نے محل خاص سرکار مین اتار دیا ہی اب

لشکر اور خزانے کے بابت کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ تم یہ بندوبست کرو کہ
خزانہ تو سپر دخزانچی سرکار کرو اور سب اسباب داخل محل سرکار کرو اور لشکر چھاؤنی مین اُتارو یہ حکم
دے کر دربار برخاست کیا اور محل مین آیا بھاوج سے ملا سب حال دریافت کیا اُسنے رو رو کر
سب حال بیان کیا اُسنے بہت کچھ اطمینان اُسکا کیا اور ایک محل بہت عمدہ رہنے کو دیا سب سامان
درست کر دیا خود اُنکے ہمراہ تھا یہان وزیر نے جو کچھ حکم ملا تھا اُسکا بندوبست کیا اب اختصار پر نظر
ہی کیونکہ بابو صاحب کا حکم ہی کہ اِسی جلد مین تمام ہو جائے باقی نہ رہے اِس حکم سے ناچار ہو گیا ورنہ ہر
مقام کو مین اپنی طبیعت کے موافق تحریر کرتا گو اختصار سے کوئی لطف ناظرین کو نہ حاصل ہو گا مگر کیا کرون
ناچار ہون آمدم برسر مطلب جب سب بندوبست ہو چکا وزیر اپنے مکان پر آیا دوسرے دن پھر دربار
کیا احکام شاہ نے کہ برچہ نویس نے کل حالات شہر فرنگوشیہ تحریر کیے اور یہ تحریر کیا کہ تمام شہر
غارت ہو گیا آپکے بھائی بھاگ کر اِدھر کو آتے ہین سوائے میدان کے کچھ نشان تک نہین باقی ہے
یہ بھی نہین معلوم ہوتا ہی کہ یہان کبھی کوئی شہر تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ برجیس نے یہ تدبیر کی تھی
کہ ایک میل بنا کر اُسپر ایک تختہ لگا دیا تھا کہ این مقام شہر فرنگوشیہ اِن لوگون نے ہماری اطاعت
نہ کی ہمنے اِنکو غارت کر دیا اور شہر کو بھی جلا دیا اور باشندگان شہر کو بھی بس یہ جو احکام شاہ نے
اخبار مین دیکھا بہت افسوس کیا اور سب اہل دربار سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ فرنگوشیہ برباد
ہو گیا برجیس نے برباد کیا بھائی صاحب آتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ برجیس کے ساتھ کوئی ساحر ہی
اُسنے یہ سب سحر سے سامان برجیس بنا دیا ہی اور وہ بھی کمک کرتا ہی اُسی نے شہر کو ایسا غارت
کیا کہ نشان تک نہ رہا خیر محکوم آئین تو معلوم ہو یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارے دوڑے ہوئے آئے
اور مجرا بجا لائے عرض کرنے لگے کہ آپ کے بھائی صاحب محکوم شاہ مع کل لشکر اور اہل شہر کے
تشریف لاتے ہین دو تین کوس تک پہونچ چکے ہین یہ سننا تھا کہ احکام نے چند سردار برائے استقبال
روانہ کیے اور حکم دیا کہ کل لشکر کو اُنکے چھاؤنی مین حکم دو اور اہل شہر کی بہت خاطر کرنا اور شہر مین
جو مکان سرکاری خالی ہون یا رعایا کے ہون اُنکو رہنے کو دینا دیکھو کسی قسم کی تکلیف نہو وہ سردار
یہ حکم پاکر بیرون دربار آئے اور سوار ہو کر بیرون شہر آئے دیکھا کہ محکوم شاہ بحال خراب ہزارون
سوار و پیدل مجروح اِسی حالت سے چلا آتا ہی اِن سردارون نے سلام کیا اُسنے پہچانا کہ بھائی کے
سردار ہین بس اُنکے ہمراہ شہر مین آیا چند سردار تو محکوم شاہ کے ہمراہ دربار مین آئے اور احکام
نے بھائی کو دیکھا بہت افسوس کیا وہان سردارون نے لشکر کو چھاؤنی مین اُتارا اہل شہر کو شہر مین
جگہہ دی سب باطمینان بیٹھے اور رہنے لگے یہان دربار مین احکام نے محکوم شاہ سے سب حال
دریافت کیا اُسنے کل حال بیان کیا اور کہا کہ مین نے راہ مین سُنا تھا کہ وہ اب لشکر لیکر آتا ہی اپنا
بندوبست فرمائیے اُسکے ساتھ ساحر زبردست ہی کہ جسکے سبب سے مین نے شکست کھائی میرا شہر
غارت ہو گیا احکام نے کہا کہ جو مرضی خدا کیا چارہ ہی اب باہم مشورہ کر کے اسمین کام کیا جائے
اگر مقابلے کی صلاح ہو تو بہت بہتر اور اگر صلح کی صلاح ہو تو صلح یہ کہکر دربار برخاست کیا بھائی
کو لیکر محل مین آیا وہ رات بسر ہوئی صبح کو دربار کیا انجمن مشاورت گرم ہوئی شمع رائے کو روشن کیا
صلاح ہونے لگی بس یہ صلاح قرار پائی کہ مقابلہ نہ کیا جائے کیونکہ مقابلے مین سراسر نقصان جان
اور مال ہے صلح اِس طور پر کر لی جائے کہ اب ہم آپکی اطاعت اِس شرط پر کرتے ہین کہ جب آپ

صاحبقران سے مقابلہ فرماکر خواہ اُنکو زیر فرمائیے خواہ قتل اگر وہ خدانخواستہ قتل ہوگئے تو اُسوقت
مین بھی ہم آپکی اطاعت کرینگے اور اِس حالت مین بھی ہم آپکی اطاعت کرتے ہین مگر جبتک
صاحبقران سے آپ سے فیصلہ نہوگا اُسوقت تک ہم سجدہ نہ کرینگے سب نے کہا کہ یہ راے خوب ہی
احکام نے کہا کہ بس حالت تقیہ تو جائز ہی تقیہ کرلیا جائے سب نے منظور کیا اُسی دن احکام نے
اہل شہر کو طلب کرکے سب حال اُنسے بیان کیا اور اپنی راے بھی بیان کی سب نے منظور کی اور کہا
کہ جو آپکی راے وہ ہماری راے ہم آپ کے حکم سے باہر نہین ہین جب اہل شہر کیطرف سے بھی اطمینان
ہوگیا تو احکام نے کہا میری راے یہ ہی کہ بیرون شہر نکل کر مقیم ہو جب لشکر برجلیس آئے تو خود
جاکر اُس سے تقریر کرکے طے کرلو اور عہد نامہ باہم ہوجائے اسمین جانین بھی بچتی ہین اور ایمان بھی رہتا
ہی سب نے قبول کیا بس اُسی دن احکام نے لشکر کے تیار ہونے کا حکم دیا اور کہا کہ ہم جاکر کل بیرون
شہر مقیم ہونگے اور برجلیس سے صلح اگر وہ اِس شرط پر کریگا تو کرلین گے ورنہ مقابلہ کرینگے یہ حکم دیکر
دربار برخاست کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ امر کیون احکام نے کیا اِسکا سبب یہ تھا کہ اُسنے خیال
کیا کہ جو محکوم شاہ کا حال ہوا وہی حال میرا بھی ہوگا ہزارون بندگان خدا کی جانین ضائع ہونگی شہر تباہ
ہوگا اور پھر کچھ حاصل نہوگا جیسے فرنگوشیہ برباد ہوا اور صلح کرنے مین کچھ نقصان نہین ہی سب کی
جانین بھی بچتی ہین اور ایمان بھی اگر صاحبقران دریافت کرینگے تو جواب دیدیا جائیگا کہ ہمنے
حفاظت جان بھی کی اور آبرو بھی اور ایمان بھی کیونکہ اُسکے ہمراہ ساحر تھے اور وہ بھی پوشیدہ
ہم لڑ نہین سکتے تھے اِس سبب سے تقیہ کرکے اطاعت کرلی راوی نے بیان کیا کہ یہ راے بھی
احکام نے خوب کی بس حکم دے چکا تھا اُسدن تو داخل محل ہوا یہان لشکر تیار ہوا دوسرے دن
مع لشکر آکر بیرون شہر مقیم ہوا اُسکے ہمراہ اب سات لاکھ کا لشکر ہی پانچ لاکھ کا اِسکا لشکر ہی اور دو لاکھ
کا لشکر محکوم کا ہی اور باقی مجروح ہین اور کچھ شہر مین ملگیا ہی یہان یہ اُترا ہوا تھا کوئی تین دن گذرے
تھے کہ طومار شاہ پیش خیمہ لیکر پہونچا گرداڑی ہرکارون کو روانہ کیا وہ دریافت کرکے آئے کہ طومار
شاہ پیش خیمہ لیکر آیا ہی اُدھر طومار شاہ کو معلوم ہوا کہ حاکم زرنگوشیہ یعنے احکام شاہ خداوند کے
آنے کی خبر سُنکے مع لشکر بیرون شہر مقیم ہوا ہی اور قصد ہی اُسکا کہ اطاعت خداوندی کرون اگر خداوند
میری شرط قبول کرین بس یہ آکر مقابلہ مین اُترا خیمے وغیرہ برپا کیے اِسکے آنے کے تیسرے دن برجلیس
آکر پہونچا اُسی شان وشوکت سے دس دن مین لشکر آیا اور مقیم ہوا چھ دن برجلیس نے دربار
کیا اُسی شان وشوکت سے یہان جب احکام کو معلوم ہوا کہ آج دربار کیا ہی یہ منتظر رہا کہ نامہ آئے
وہان برجلیس نے صرف اِسقدر نامہ مین تحریر کرایا کہ تمنے حال فرنگوشیہ وحاکم فرنگوشیہ کا سنا ہوگا
بس تمکو لازم ہی کہ میری اطاعت کرو اور دین اِسلام ترک کرو آیندہ تمکو اختیار ہی اُس سے زیادہ
تمہارا حال خراب ہوگا زیادہ کیا تحریر کیا جائے اور اِسکو جبکہ یہ آیا تھا تو معلوم ہوچکا تھا کہ یہ لشکر
احکام شاہ کا ہی میرے آنے کی خبر سُنکے پہلے سے بیرون شہر آکر مقیم ہوا ہی اور اُسنے دریافت بھی
کیا تھا اور آفتاب نے بھی خبر دی تھی اور کہا تھا کہ یہ اطاعت کریگا اِس شرط پر کہ اب ہم آپکی اطاعت
کرتے ہین اُسوقت تک کہ جبتک آپ سے اور بدیع الملک جو کہ اِسوقت صاحبقران ہین
فیصلہ نہو جائے اگر وہ اطاعت کرینگے اور سجدہ تو ہم بھی اطاعت اور سجدہ کرینگے اگر وہ نہ کرینگے اور اب
اُنپر غالب آئین گے تو اُس حالت مین بھی ہم آپکو سجدہ کرینگے اگر وہ شرط بیان کرین تو قبول کرلینا کیا

حاصل کہ بندگان بادولت کی جانبین برباد ہون یہی تقریر برجیس نے سب اہل دربار کے روبرو
بیان کی تھی جب آفتاب سے سن چکا تہا سختگان نے کہا کہ وہ اطاعت تو ضرور کرینگے
مگر مکر کے ساتھ کیونکہ اُنکے مذہب مین تقیہ جائز ہو بس وہ تقیہ کرلین گے آواز آئی ہمارا
کیا نقصان ہو جب بدیع الملک قتل وغارت کرچکین گے اُسوقت سب تمکو سجدہ کرینگے
یا بدیع الملک ہماری اطاعت کریگا جبکہ جو آپ کا افسر اعلے ہو اُسنے اطاعت اور سجدہ کیا
تو اِنکو کب انکار ہوگا سختگان خاموش ہو رہا خونخوار شاہ نے بموجب حکم برجیس چوبدار
خاص کے ہاتھ نامہ روانہ کیا چوبدار نامہ لیکر بارگاہ احکام شاہ مین آیا اُس چوبدار کی عزت
کی چوبی کرسی مرحمت کی وہ سلام کرکے اُسپر بیٹھ گیا تا دیر نامہ پڑھا گیا سب اہل دربار مع
احکام شاہ کے مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے احکام شاہ نے دبیر سے کہا کہ اسکا جواب
میری طرف سے لکھدو کہ نامہ آپ کا آیا حال معلوم ہوا کہ ہمکو آپکی اطاعت کرنا منظور ہی اگر اجازت
ہو تو ہم آکر عرض کرین جس شرط کے ساتھ اگر قبول ہووے زہے عزوشرف ورنہ جو ہمارے
مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا زیادہ کیا تحریر کیا جائے یہ جواب لکھوا کر چوبدار کو دیا وہ جواب
لے کر بارگاہ برجیس مین آیا بہت تعریف کی احکام شاہ نے نامہ خونخوار شاہ کو دیا اُسنے
نامہ پڑھا مضمون مرقومہ بالا جو برجیس نے سُنا حکم دیا کہ لکھدو کہ تم شوق سے آؤ اور جو تم کہوگے
ہم قبول کرینگے یہ لکھوا کر خونخوار نے پھر اُس چوبدار کو دیا وہ پھر بارگاہ احکام شاہ مین آیا اور
نامہ دیا اُسی طور سے کرسی ملی بادشاہ نے دبیر سے نامہ پڑھوایا جب معلوم ہوا کہ طلب کیا ہی کہا
کہ لکھدو کہ کل حاضر ہونگا دبیر نے لکھدیا چوبدار لیکر اپنے لشکر مین آیا داخل بارگاہ ہوکر خونخوار کو دیا
خونخوار نے پڑھا لکھا تھا کہ کل حاضر ہونگا برجیس نے حکم دیا کہ ہمارا دربار خوب آراستہ ہو سامان
ہونے لگا دربار برخاست کیا وہ شب گذری دوسرے دن احکام شاہ ومحکوم شاہ مع سرداران
معزز کے سوار ہوکر طرف لشکر برجیس کے چلے یہان بھی دربار خوب آراستہ ہی سب حاضر دربار
ہین کہ برجیس نے حکم دیا کہ احکام شاہ آتا ہی چند سردار جاکر استقبال کرکے لائین اور اُسکو جائے
مناسب پر جگہ دی جائے کیونکہ اُسکی عزت کرنا مناسب ہی کہ اُسنے بدون مقابلہ صلح کی ہو بس چند
سردار بارگاہ سے باہر آئے اور احکام شاہ کو استقبال کرکے بارگاہ مین لیگئے بڑی عزت سے
بٹھایا احکام شاہ وغیرہ نے سلام بطریق اہل اسلام کیا برجیس نے برہم ہوکر کہا کہ یہ کیا
حرکت تھی ای خونخوار پوچھ تو اُسنے خونخوار نے جو دریافت کیا تو احکام شاہ نے جواب
دیا کہ ابھی تو ہم خداپرست ہین جب صلح ہوجائیگی اُسوقت ہم سلام نہ کرینگے اِس طریقہ سے آواز
آئی سچ کہتے ہو جای معقول بیٹھنے کو ملی یہ بیٹھے افریق شاہ کو حکم ہوا کہ دریافت کرو کیا شرط ہی اور
کس طور سے تمکو صلح منظور ہی احکام شاہ نے وہی شرط بیان کی جو کہ باہم راے ہوکر قرار پائی
تھی اور آفتاب نے برجیس سے قبل آنے احکام شاہ کے بیان کی تھی بیان کی آواز
آئی کہ اُسنے کہو کہ ہمکو قبول ہی صرف اِس سبب سے کہ تمنے ہمسے مقابلہ نہ کیا اور ہماری اطاعت
پر راضی ہوئے تمنے شرط معقول کی اگر حاکم فرنگوشیر بھی یہ شرط کرتا تو کیون اُسکا ملک نمارت
ہوتا احکام شاہ نے جواب دیا کہ جو اُسکے مقدر مین تھا وہ پیش آیا آواز آئی کہ ایک امر ہی کہ
اِسی مضمون کا ایک عہدنامہ درمیان ہمارے اور تمہارے تحریر ہوجائے احکام شاہ نے کہا کہ

کیا نقصان ہی بس اُسیوقت عہد نامہ تحریر ہوا اُسپر احکام شاہ وکل سرداران احکام شاہ کی ومحکوم شاہ اور کل سرواران محکوم شاہ اور پھر برجیس اور کل اہل دربار کی مہرین کی گئین ایک نقل احکام شاہ کو ملی جب یہ سب امر طے ہو گئے احکام شاہ نے کہا کہ مذہب آفتاب پرستی کے طریقہ بتائے جائین تاکہ مین اہل شہر کو تعلیم کرون حکم ہوا کہ جو ہمارے مذہب کی کتابین دفتر ما بدولت مین موجود ہین اُنمین سے ایک کتاب دی جائے اور کہدیا جاتے کہ اسکو طبع کرا کے تقسیم کردو بس اُسیوقت کتاب لاکر دفتری نے احکام شاہ کو دی اور حکم سے برجیس کے خونخوار شاہ نے آگاہ کیا احکام شاہ نے کہا کہ میری طرف سے خدمت خداوندمین عرض فرمائیے کہ جو نان ونمک حقیر کو میسر ہو کل تشریف لاکر نوش فرمائین مع سب اہل دربار کے خونخوار شاہ نے قریب پردہ جاکر احکام شاہ کی خواہش بیان کی آواز آئی کہ اُس سے کہدو کہ ابھی نہین جب تم پورے طور سے ایمان لاؤ گے اُسوقت دعوت تمھاری منظور کیجائیگی خونخوار شاہ نے احکام شاہ سے کہا احکام شاہ نے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون خونخوار نے عرض کیا حکم ہوا کہ اچھا سخنگان نے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین بھی کچھ عرض کرون آواز آئی عرض کر اُسنے کہا کہ میری یہ عرض ہی کہ احکام شاہ کو حکم دیا جائے کہ وہ اُن مساجد کو منہدم کرائے جو شہر مین ہین جبکہ اُسنے اطاعت کی اور اُس مقام پر مکان بنواکر تصویر خداوند نصب کرے اور در شہر پر بھی کچھ اندر سے جواب نہ ملا تھا کہ احکام شاہ نے خونخوار شاہ سے کہا کہ اسکا جواب یہ ہی کہ یہ امر اُسوقت تک نہوگا جبتک صاحبقران ثالث یعنے بدیع الملک سے اور خداوند سے فیصلہ نہو لیگا خواہ وہ اطاعت کرین خواہ مغلوب ہوجائین بس جب خداوند اگر اُنپر غالب آئے جو فرمائین گے ہم قبول کرینگے اگر اُنھون نے اطاعت کرلی تو دیکھا جائیگا یہ جو احکام شاہ نے کہا آواز آئی کہ او شیطان تو نے جواب پایا احکام شاہ سچ کہتا ہی تو بڑا مفسد ہی چاہتا ہی کہ کسی طور سے صلح نہو ہم تیرے مطلب کو سمجھ گئے اے احکام شاہ ہمکو تیری خوشی ہر طرح سے منظور ہی بس یہ سب کام اُسیوقت پر منحصر رکھے گئے ہمنے تمکو رخصت کیا یہ سنکے احکام شاہ ومحکوم شاہ مع اپنے کل سردارون کے رخصت ہو کر بیرون بارگاہ آئے اور مرکبون پر سوار ہو کر اپنے لشکر مین آئے راہ مین باہم تقریر کرتے ہوئے کہ خوب یہ بلا دفع ہوئی یہ بدیع الملک کے مقابلے مین مارا جائیگا اور ہم کیا کچھ نیا طریقہ یہان ایجاد کرینگے اِدھر یہ یہانسے گیا اُدھر ہمنے تعقیہ ترک کیا بس جب لشکر مین پہونچے اُسوقت لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر داخل شہر ہوئے اور خوشی خوشی رہنے لگے یہان بعد جانے احکام شاہ کے برجیس نے حکم دیا کہ ہمارا پیش خیمہ طرف اختم کے روانہ ہو کل ہم یہانسے کوچ کرینگے یہ حکم دے کر دربار برخاست کیا اُسی دن طومار شاہ پیش خیمہ لیکر طرف اختم کے روانہ ہوا اُسی کے دوسرے دن برجیس اُسی حذم وحشم سے مع کل لشکر کے روانہ ہوا بس یہ اسی طور سے اہل اسلام کے ملکون پر قبضہ کرتا ہوا چلا جاتا ہے جن بادشاہون نے اہل اسلام مین سے اِسکی اطاعت اُس شرط پر کی جو کہ احکام شاہ نے کی تھی اُسکا ملک تو اُسنے برقرار رکھا اور اُسکو اُس ملک کا حاکم کیا اور جسنے نہ کی اُسکو اُسنے مثل ملک ارژنگوشیہ کے تباہ وبرباد کیا اور جلا کر خاک سیاہ کردیا یہ تو یہ ظلم وستم کرتا ہوا اور اہل اسلام کو غارت وتباہ کرتا ہوا برسر بدیع الملک طرف نہ طاق کے جاتا ہی اِسکو تو اِس غارتگری اہل اسلام مین رکھا جاتا ہی اِسکی داستان اِسپر موقوف کی جاتی ہی اور یہ سارا فساد ارژنگ وچترنگ وسخنگان کا ہی انھون نے اپنی عداوت دیرینہ کو اپنا ظاہر کیا ہی بس برجیس تو یہ حرکتین کرتا ہوا جاتا ہی اب آیندہ اِسکا قصہ بیان ہوگا اِسی جلد مین کہ یہ کہان پہونچا اور

کون کون ملک اِسنے غارت وتباہ کیے اور کن کن بادشاہون نے اِسکی اطاعت قبیہ کرکے منظور کی
بس اب مین اِس قصہ کو موقوف کرتا ہون اور عنان قلم کو دوسری ہی طرف منعطف کرتا ہون
شعر ازین قصہ یک دم فراموش کن + زجاے دیگر داستان گوش کن + اب مین سہراب ثانی
فرزند رستم ثانی کا حال تحریر کرتا ہون کہ عرصہ ہوا ہی کہ اُنکا حال نہین تحریر ہوا جلد اول کے آخر
مین اور جلد دوم مین اُسکے تحریر کرنے کی نوبت نہین آئی یہ حقیر مجبور رہا اور آپ لوگون سے بہت
شرمندہ ہی کہ سہراب ثانی کا حال نہین تحریر کیا سبب اِسکا یہ تھا کہ قصد اِس حقیر کا تھا کہ اِس
قصہ کو ساتھ تفصیل کے تحریر کرے اور کوئی مقام باقی نہ رہے مگر کیا کرون ناچار ہون کہ اہل مطبع
کی طرف سے حکم صادر ہوا کہ اِسی جلد مین ختم کرو زیادہ طول نہ دو گو قصد تھا کہ اپنی جودت طبع آپ
لوگون پر ظاہر کرون کیونکہ داستان تو لعل نامہ تک تمام ہوگئی تھی مگر یہ دفتر جو کہ آجتک کسی داستان گو
نے نہ بیان کیا تھا اِس حقیر کو خوبی تقدیر سے ملگیا تھا اُسکا ترجمہ شروع کیا دو جلدون تک ساتھ
تفصیل کے بیان بھی کیا مگر اب آپ لوگون سے معافی کا خواستگار ہون کہ معاف فرمائیے اب بطور
پتہ ہر مقام کو تحریر کرونگا کیونکہ حکم بابو صاحب سے مجبور ہون ہان اگر حکم نہوتا تو شاہنامہ دفتر ندا بلاحظہ فرماتے
کہ بعد اُن فاتر کے مین نے کس عرق ریزی اور جانفشانی سے اِس دفتر کو تحریر کیا اگر فضل
خدا ہوتا تو اسیم باسمے اکر کے دکھا دیتا اور آپ لوگون سے اپنی جان کاہی وعرق ریزی کا وجودت کا
صلہ پاتا خلعت تحسین وآفرین سے سرفراز ہوتا مگر یہ میری بدنصیبی تھی کہ اپنی حسرت دلی کو پورا نہ
کرسکا خیر جو جو حسرتین ولولہ دل مین تھے وہ دل ہی مین رہگئے اور آپ لوگون سے شرمندگی حاصل
ہوئی بموجب این مصرعہ ارمان وحسرتین دل نالان مین رہگئین کوئی مقام شکایت نہین جو کہ
مقدر مین ہوتا ہی وہ پیش ضرور آتا ہی میرا خیال کچھ تھا فلک نے کچھ تفرقہ ڈالا بموجب شعر من ورچہ
خیالیم فلک ورچہ خیال + کار یکہ خدا کند بشر راچہ محال + اسکا کوئی گلہ نہین ہی اہل مطبع سے صرف
اپنے مقدر سے گلہ ہی بموجب مصرعہ تقدیر سے گلہ ہی ہتون سے گلہ نہین + اب مین معافی کا امیدوار
ہون آپ لوگ معاف فرمائین اور اِس امر کا خیال رکھین کہ اب ہر مقام پر اور ہر داستان بطور
اختصار بیان ہوگی کیونکہ بیان بہت کچھ کرنا ہی اور سوائے اِس جلد کے اور جلد کا حکم بھی نہین ہی
اور یہ حکم ہی کہ جو جو داستانین جلد اول ودوم مین بیان ہوئی ہین اور اختتام کو نہین پہونچی ہین
سب اِسکی جلد مین ختم ہو جائین لہذا اختصار کرکے تحریر کرتا ہون ناظرین والاتمکین ملاحظہ فرمائین
اور مجکو خلعت تحسین وآفرین سے سرفراز فرمائین اگر لائق اِسکے ہون ورنہ اختیار رہی مین تو اپنا
حق ادا کرتا ہون اگر پسند خاطر ہو تو خیر ورنہ میرا مقدر بموجب مصرعہ گر قبول افتد زہے عز وشرف +
آمدم برسر مطلب ناظرین کو خیال رہے کہ داستان برجیس آفتاب پرست اِس مقام پر ترک کی
گئی ہی کہ برجیس نے شہر آفتاب نما سے بصلاح سخنگان وارد رنگ برائے مقابلہ اہل اسلام
خروج کیا تھا اور بعد قطع راہ شہر فرنگوشیہ پر پہونچا تھا محکوم شاہ حاکم فرنگوشیہ سے مقابلہ ہوا اُسنے
برجیس کی اطاعت نہ کی چونکہ ستارہ اہل اسلام کا گردش مین تھا محکوم نے شکست کھائی ہزارون
لشکری واہل شہر قتل ہوئے شہر فرنگوشیہ غارت وتباہ ہوا بعد اِسکے برجیس ز رنگوشیہ پر گیا احکام
شاہ حاکم رنگوشیہ نے بمصلحت وقت قبیہ کیا اور اطاعت برجیس کی اب برجیس وہان سے
بھی روانہ ہوا ہی اور اِسی طور سے جس ملک کے حاکم نے اُسکی اطاعت کی تو اُسکا ملک اُسنے نہ

غارت کیا اور جسنے اطاعت نہ کی اور مقابلہ کیا اُس ملک کو مثل فرنگوشیہ کے غارت و تاراج کیا بس اب یہ صلح و غارت کرتا ہوا طرف نہ طاق کے جاتا ہی برائے مقابلہ صاحبقران ثالث اِسکو تو اُس طرف روان رکھا جاتا ہی کہ اِسکا حال پھر تحریر کیا جائیگا اور اب سہراب ثانی کی کی داستان بطور اختصار تحریر ہوتی ہے ملاحظہ فرمایئے

اب شمہ داستان سہراب ثانی پسر رستم ثانی کا ملاحظہ فرمایئے کہ یہ جوانے باپ یعنے یعنی رستم ثانی کو خواب مین دیکھکر اور بوقت شب اس خیال و قصد سے تن تنہا بدون اطلاع اپنی مان و نانا کے نکلکر برائے فتح طلسم چہل چراغ سلیمانی روانہ ہوئے تھے جہان کہ رستم ثانی و شہریار عالیوقار کو دیو ہامان شقی نے دھوکے سے پھنسا دیا تھا اور رہائی اُنکی سہراب کے ہاتھ سے تھی اور فاتح طلسم بھی سہراب ثانی تھے اور حالات طلسم اور کیفیت مضراب پری و اخضر پریزاد اور جو کہ اُنکی مفارقت مین گذری و دیگر حالات متعلق داستان ہذا

غزل بجاے ساقی نامہ بیت

عنان قلم کو مین پھیرون یہان + لکھون آگے سہراب کی داستان
اشک آنکھون مین جگر مین غم رہا ضبط گریہ پر یہ آنکھین رہین گواہ
مر گئے عادت نہ رونے کی گئی تر رہین آنکھین کفن بھی نم رہا
اُسکے آنے تک جو اپنا دم رہا فاتحہ تھا کس شہید عشق کا
راستی پر بال بھر آیا نہ خُسن کج رہی زلف اور ابرو خم رہا
صبر میرے زخم کا مرہم رہا شعلہ تھا عہد جوانی اُڑ گیا
اُسکے چتون کا وہ عالم یاد ہے ایک عالم کا عجب عالم رہا
عمر بھر یہ غنچہ بر ہم رہا جس سے رونق تھی حریم قلب کی
قطعہ خواب غفلت سے جواب چونکے تو کیا وقت کوئی لحمہ کوئی دم رہا
ڈھل گیا سورج بہت دن کم رہا بیت بزم سخن طوطی خوش نوا

غزل دم رہا جبتک قلق ہمدم رہا
جوش مین آ آ کے دریا تھم رہا
دیکھ لین گے وقت آخر بھی اُسے
رات بھر درگاہ مین ماتم رہا
ضبط نے رکھے لب فریاد بند
برف تھا ہنگام پیری جسم رہا
ہو سکا ہمسے نہ اجماع حواس
اُسکی صورت سے مین نامحرم رہا
بحر گھٹنون پر جھکا پیرانہ سر

+ پس زمزمہ شد ترنم سرا + دیگر

بیا بشنو ای ہمدم راستان + کہ باز آمدم بر سر داستان + نویسندۂ معنی خوش زبان + چنین کرد این داستان را عیان + براویان خوش تقریر و حاکیان نازک تحریر اس داستان دلپذیر کو قرطاس صداقت اساس پر اشہب کلک تیز سے یون تحریر کرتے ہین اور گلشن مضامین مین بلبل شاخسار معنی یون زمزمہ سنج ہوتے ہین و فاتحان طلسم معنی طلسمات مضامین کو یون فتح کرتے ہین دیکہ تازان عرصہ مطالب و مضامین شمشیر طبع سے لشکر معانی کو یون شکست دیتے ہین کہ یہ داستان نازک جلد اول مین یہانتک تحریر ہوتی تھی کہ بعد اسیر ہونے شہریار عالیوقار کے دیو ہامان نے اخضر پریزاد پر پھر خروج کیا تھا اور مقابلہ کی نوبت آئی تھی چونکہ شاہزادۂ سہراب ثانی صاحب شعور تھا گو سن اُس

شہر بیشہ صاحبقرانی دہنگ دریاے رستم ثانی کا کوئی سات برس کا تھا مگر مثل اپنے جد امجد ملک قاسم و حمزہ صاحبقران وایرج نوجوان وعلمشاہ عالی شان کے نہایت جری و بہادر تھا اپنا مثل نہ رکھتا تھا اُسی سن مین اُسنے دیو ہامان ایسے زبردست کو قتل کیا تھا بعد فتح جنگ کے ایک جشن شاہانہ ترتیب کیا تھا جو کہ پندرہ روز تک برپا رہا اور تمام پردۂ قاف کی پریان اُس جشن عالی مین بچین جبکہ وہ جشن تمام ہوا تھا اور اُس گوہر بحر شجاعت نے بستر راحت پر آرام فرمایا تھا اُسی حالت خواب مین اپنے پدر بزرگوار کو دیکھا تھا کہ اُنھون نے اُسی عالم خواب مین شکایت کی تھی کہ اے فرزند خون دنیا کا سفید ہوگیا ہے کوئی مقام شکایت نہین ہے زندہ وسلامت و خوش رہو ہمکو اِسی سے غرض ہے چاہے ہماری خبر لو چاہے نہ لو ہمکو تمھاری خوشنودی سے سروکار ہے ہمپر جو گذرتی ہے وہ گذر جائیگی جو زندگی باقی ہے اِسی قید طلسم مین بسر ہو جائیگی کیونکہ یہ بھی ہماری قسمت مین تھا کہ ہم تمھارے باغ جوانی کی سیر نہ کرین اور تڑپ تڑپ کر مرین اے فرزند ہمکو خیال تھا کہ تم ہماری فکر کروگے اور ہماری خبر لوگے ہمکو اور اپنے عم بزرگوار کو جو کہ تمھارے اُستاد ہین اِس مصیبت و بلا سے نجات دوگے طلسم کو فتح کرکے ہمکو رہا کروگے مگر اب امید قطع ہوگئی تم عیش وعشرت مین مصروف ہوگئے ہمکو دل سے فراموش کیا تم کیا کرو یہ ہمارے مقدر کی خوبی ہے اور اب رہائی اِس طلسم سے ہماری ممکن نہین ہے بس جو مشیت ایزدی ہے اُس سے کیا چارہ ہے کوئی اُسکے حکم مین اجارہ ہے تم وہان عیش سے راتین بسر کرو اور آب سرد ونان گرم سے سیر وسیراب ہو ہم اور تمھارے عم بزرگوار یہان تڑپ تڑپ کر راتین کاٹین اور آب گرم ونان جو بین کھائین جو کہ حلق سے نہ اُترسکے اور ایذاے طوق وسلاسل اُٹھائین اور تکلیف قید کو گوارا کرین تم ہمراہ پریزادون کے سیر باغ کرو ہم یہان زندان تاریک مین سر ٹکرائین نہ کوئی ہمدم ومونس کہ جس سے اپنا حال بیان کرین اور وہ سنے اے فرزند مقام تعجب ہے کہ جسکا باپ وچچا اِس بلا مین مبتلا ہو اور وہ اُنکی خبر نہ لے خود عیش کرے اب دنیا مین کوئی کسی کا نہین ہے بس معلوم ہوا کہ دنیا ہیچ ہے اور کار دنیا ہمہ ہیچ جبکہ اپنے ہاتھ پانون اپنی خبر نہ لین تو اورون سے کیا امید ہمکو اب امید منقطع ہوگئی خیر با شاد در تہو تمھاری صحت اور تندرستی سے غرض ہے ہمین اپنی کوئی فکر نہین ہے یہ جو کہا یہ سب بشریت کا تقاضا تھا بیکار ہے یہ کہکر رستم ثانی غائب ہوگئے تھے ایسے کلمات حسرت ویاس کہے تھے کہ سہراب ثانی رونے لگے تھے اُسی حالت مین آنکھ کھل گئی تھی وہ وقت صبح تھا روشنی تھی ناد وغیرہ سے فراغت کرکے مان کے پاس گئے تھے شب کے خواب کا حال بیان کیا تھا مان نے جواب دیا تھا کہ اے فرزند خواب وخیال پر عمل کرنا نہایت نادانی ہے تم فکر و تشویش نہ کرو راحت سے بسر کرو کوئی مقام تشویش نہین ہے یہ سنکے سہراب ثانی خاموش ہورہے اور مان کے پاس سے اُٹھکر باباکے دربار مین گئے تھے جبتک دربار آراستہ ہا اپنے دنگل پر بیٹھے رہے بعد برخاستگی دربار اپنے معاصبون اور ہمسنون پریزادون کے ہمراہ صید وشکار مین مصروف ہوئے وہ دن لہو لعب مین بسر کیا تھا چونکہ کم سن تھے کچھ خواب کا خیال بھی نہ رہا تھا دوسرے مان نے سمجھا دیا تھا کہ خواب وخیال پر عمل کرنا عقلمندون کی راے کے خلاف ہے انھون نے بھی خیال کیا کہ والدہ ماجدہ سچ فرماتی ہین یہ خیال کرکے مصروف صید وشکار ہوئے تھے چنانچہ دن بھر تو مصروف رہے بوقت شب خاصہ تناول کرکے بستر آرام پر راحت پذیر ہوئے سوگئے کہ پھر رستم ثانی نے خواب مین آکر کہا کہ اے فرزند مین نے

تمکو کل بھی نصیحت کی اور اپنے حال زار سے اور تمھارے عم بزرگوار کے حال سے آگاہ کیا تمکو
اُسپر بھی خیال ہوا تمنے مان کے کہنے سے ہماری طرف سے دل کو بالکل پھیر لیا اور کوئی فکر ہماری
رہائی کی نہ کی ہان کیون نہو جو کہ تمھارے بزرگ ہین اُنکی تمنے خبر لی دیو ہا مان کو جو کہ تمھارے نانا
پر لشکر کشی کرکے آیا تھا کس بہادری سے قتل کیا اُنکو مصیبت سے بچایا ہم تمھارے کون ہین جو تم خبر لو
اے فرزند تمھارے دادا ایرج نوجوان بھی اِس طلسم مین قید ہین اُنپر بھی بہت سختی ہو تم ہم لوگون کی
کیون خبر لینے لگے یہ کہکر وہی کلمہ حسرت و یاس کے تھے جو کہ شب گذشتہ کہے تھے بس اُسکا سہراب
ثانی پر یہ اثر ہوا تھا کہ رونے لگے تھے اور اُسی حالت خواب مین یہ کہکر طرف رستم ثانی کے چلے تھے
کہ مین آپ کا خانہ زاد ہون ضرور آپکی رہائی کی فکر کرونگا آپ ناراض نہون بس اُسکی حالت خواب
مین ٹھوکر کھائی تھی کہ اُسکے سبب سے آنکھ کھل گئی تھی اب جو آنکھ کھلی تھی تو اپنے کو بستر خواب پر پایا تھا
آنکھون سے آنسو روان تھے رستم ثانی نظرون سے پنہان تھے بس تصور باپ کا بندھ گیا تھا اور اُن
کلمات حسرت و یاس نے اِسقدر دل پر اثر کیا کہ بیقرار ہو گئے تھے اُٹھ بیٹھے تھے مسہری پر پاؤن لٹکا کر
بیٹھے تھے دیکھا تھا کہ سب اہل محل بیخبر سو رہے ہین کوئی ایسا نہین ہو کہ جو خواب مین مبتلا نہو جو کہ
پہرہ چوکی اور جیی پر لوگ تھے سب بیخبر تھے عالم ہو کا اور سنسانی کا تھا اہل شہر کے بولنے کی بھی
صدا نہ تھی یہ جو عالم دیکھا خیال کیا تھا کہ اے سہراب ثانی کل بھی خواب مین والد بزرگوار نے آکر
اپنے حال سے آگاہ کیا تھا تو نے والدہ سے بیان کیا اُنھون نے یہ کہکر ٹالدیا کہ خواب و خیال ہے
آج پھر تشریف لائے اور اپنے حال سے آگاہ فرمایا تو کیسا فرزند ہے کہ باپ و چچا و دادا تو مصیبت
مین مبتلا ہون اور تو راحت و آرام سے بسر کرے اور اُنکی خبر نہ لے اور نہ اُنکی رہائی کی فکر کرے بس تجکو لازم
ہے کو اپنے اوپر خواب و خور حرام کرا اور اُنکی خبر لے وہ جو کچھ فرما گئے ہین سب سچ اور بجا ہے مین نے
بہت نادانی کی کہ آجتک بیہوش رہا کل جو مان نے کہا اُسپر عمل کیا تو کیسا اُنکا فرزند ہے کہ باپ تو
اِس بلا مین مبتلا ہے اور بیٹا عیش کرتا ہے خبر نہین لیتا ہے سچ ہے کہ کیا دنیا کا لہو سفید ہو گیا ہے اولاد ہوتی
اِسلیے ہے کہ باپ مان کی وقت مشکل مین کمک کرے نہ یہ کہ اُنکی خبر نہ لے بس اب اُنکی رہائی کی
فکر کر خدا مالک ہے اگر تیرے مقدر مین ہے تو ضرور طلسم کو فتح کرکے اُنکو رہا کریگا اور اگر نہین ہے تو اُنکو
یہ تو معلوم ہو جائیگا کہ ہمارا فرزند ہماری رہائی کی فکر مین آیا تھا اور وہ مبتلاے بلا ہوا بس صبر ہوگا یہ
خیال اپنے دل مین کرکے فکر کرنے لگے تھے کہ کیا تدبیر کرون اگر مان و نانا سے کہکر جاتا ہون تو
کوئی بسبب محبت اور الفت کے گوارا نہ کریگا کہ مین جاؤن اُنکو مفارقت ناگوار ہوگی اور ایسے
مقام پر جاؤن کہ جہان امید و بیم ہو اگر شکار کے بہانے سے جاتا ہون تو بھی خرابی ہوگی اول تو
ہم سن ساتھ نہ چھوڑینگے اگر کسی سبب سے ساتھ چھوٹ بھی گیا اور جب وہ واپس آئے اور مین نہ آیا
اُنھون نے نانا سے آکر بیان کیا تو اُنپر عتاب ہوگا وہ مورد بلا ہونگے میرے سبب سے کیا کیا جائے
فکر کرتے کرتے یہ تدبیر خیال مین آئی تھی کہ یہ وقت شب ہے اور تاریکی ہے اور کوئی نصف شب کا زمانہ
ہے اور سب سو بھی رہے ہین حتی کہ اہل شہر بھی بس اِسوقت سے بہتر کوئی وقت نہ ملیگا نکل چلنا چاہیے
اطلاع مان و نانا کے جب صبح کو معلوم ہوگا تو پھر دیکھا جائیگا رنج و غم کرلینگے دیو و پریزاد برائے
تلاش روانہ کرینگے بس اگر خدا کو منظور ہوگا تو ہم اُن سے آملینگے ورنہ جو مرضی خدا ہمسے تو والد
بزرگوار کے کلمات حسرت جو کہ وہ خواب مین آکر فرماتے ہین نہین سنے جاتے ہین اُنکی فکر لازم

ہے یہ لوگ کوئی بلا مین نہین مبتلا ہین جو مین نہ جاؤن صرف مفارقت کا صدمہ ہوگا دو ایک دن
مین صبر آجائیگا یہ خیال کرکے پلنگ پر سے اُٹھے تھے میز پر ہتھیار رکھے ہوئے تھے پہلے پوشاک
پہنی پھر ہتھیار لگائے دیکھا کہ سب بیخبر سو رہے ہین کمند پھینک کر بالاے قصر سے پشت قصر پر اُترے
تھے کیونکہ زمانہ گرما کا تھا بالاے قصر سوتے تھے جب پشت قصر پر آئے تھے تو دیکھا کہ ایک دیو
مرکب چوکی کا لیے ہوئے بیٹھا ہے مگر اونگھ رہا ہے انھون نے بڑھکر اُسکو قتل کیا اور اُس مرکب پر سوار
ہوکر اُسی تاریکی شب مین چلے سب شہر کے گلی کوچہ طے کرکے قلعے کے چور دروازے پر آئے تھے
یہان حو دیو پہرے پر بیٹھا ہوا تھا وہ بھی سو رہا تھا سبب یہ تھا کہ سب اہل شہر و اہل محل و اہل قلعہ پندرہ
روز کے جاگے ہوئے تھے بسبب جشن کے سو رہے تھے انھون نے اس دیو کو بھی قتل کیا تھا اور در
قلعہ کھول کر بیرون قلعہ ہوتے ہوئے صحرا کا راستہ لیا تھا اس مقام پر یہ داستان جلد اول مین چھوڑی
تھی کہ یہ شب کو نکل کر براے رہائی رستم ثانی جاتے ہین بس مین نے براے یاد دہی ناظرین کل
حال بیان کیا اور داستان کا پتہ دیا کہ یہان پر ترک ہوئی تھی کیونکہ جلد اول مین دہین تک بیان ہوئی تھی خیال ہوا
کہ شاید ذہن سے ناظرین کے اُتر گئی ہو بس اب مین اصل داستان کو آغاز کرتا ہون اور پہلے حال
اخضر پریزاد و مضراب پری و اہل محل و شہر کا تحریر ہوگا اُسکے بعد حال سہراب ثانی تحریر کیا جائیگا
مگر دو امر خدمت ناظرین مین لائق گذارش ہین وہ یہ ہین کہ یہ جو راوی نے بیان کیا کہ رستم ثانی
نے سہراب ثانی سے خواب مین کہا کہ تمھارے دادا یعنے ایرج نوجوان بھی اس طلسم مین قید
ہین گو اُنکا حال مین نے نہ جلد اول مین تحریر کیا اور نہ جلد ثانی مین کہ وہ کیونکر قید ہوئے بس اب
مین یہ عرض کرتا ہون کہ وہ اپنے قید ہونے کی کیفیت خود اپنی زبان سے جبکہ وہ رہا ہونگے اور
سہراب ثانی طلسم فتح کرینگے بیان کرینگے اُسوقت ناظرین کو اُنکے قید ہونے کی حالت بخوبی ظاہر
ہوگی دوسرا امر یہ ہے کہ سہراب ثانی نے جو دو دیو قتل کیے ایک وہ جو کہ مرکب لیے بیٹھا تھا دوسرا
وہ جو کہ پہرے پر تھا بس انکو بیگناہ قتل کیا اسکا سبب یہ ہے کہ یہ خیال کیا کہ اگر مین اسکے ہاتھ سے
باگ لیتا ہون تو ہوشیار ہو جائیگا غل مچائیگا سب خبردار ہو جائین گے میرا راز افشا ہوگا میرے
قصد مین خلل آئیگا بس قتل کیا اور پہرہ والے کو جو قتل کیا اس خیال سے کہ شاید یہ صداے سم
مرکب سے ہوشیار ہو جائے اور غل و شور کرے اس حالت مین بھی میرے قصد مین خلل ہوگا بس
اُسکو بھی قتل کیا تیسرے یہ کہ ایسا اپنے باپ و چچا و دادا کے غم مین مبتلا تھا کہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا دنیا
اندھیر تھی ذرا سی تاخیر ناگوار تھی کچھ خیال نہ تھا کہ یہ بیگناہ ہین یا پرگناہ قتل کیا بس یہ قتل کرکے مرکب
دابے ہوئے چلے جاتے ہین صحر النور وہین اسقدر مرکب کو تیز لیے جاتے ہین کہ احاطۂ تحریر سے باہر
ہے بس انکو تو اسی حال مین رواں رکھا جاتا ہے اور پہلے حال اُن غمزدون کا تحریر ہوتا ہے جو کہ
سہراب کے جانے کی خبر سُنکے مبتلاے رنج و غم ہوئے ہین

اب شمہ حال قلعۂ یاقوت نگار و اخضر پریزاد و مضراب پری کا سماعت فرمائیے کہ اُنھون نے مفارقت سہراب ثانی مین کیا اپنا حال کہا

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب وہ نصف شب جو کہ باقی تھی گذری اور سحر غم نے اپنا پہرہ دکھایا
ہواے سرد جو چلی اور اُن پریزادون اور پریون کے لگی جو کہ پہرہ اور چوکی پر مقرر تھے آنکھ کھل گئی

گھبرا گھبرا کر اُٹھ بیٹھیں آنکھین مل کر جو دیکھا تو نور سحری کو آسمان پر جلوہ گر پایا آفتاب تابان کو طلوع دیکھا ایک مرتبہ پریشان ہوکر اور یہ خیال کرکے کہ دن بہت آگیا اور ہم ایسے سوئے کہ ہمنے شاہزادے کو برلے نماز بھی بیدار نہ کیا آج ضرور عتاب نازل ہوگا اب جو مسہری پر نگاہ پڑی تو اُسکو خالی پایا اُس آفتاب حسن کو نہ پایا ایک نے دوسری کی طرف پریشان ہوکر دیکھا اور کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ شاہزادہ پلنگ پر نہین ہو کدھر تشریف لیگیا کیونکہ جبتک ہم نہین بیدار کرتے تھے اُسوقت تک وہ نہین بیدار ہوتے تھے نماز کا وقت گذر جاتا تھا اِسی سبب سے ہمکو حکم تھا کہ بیدار کردیا کرو آج کیا سبب ہو کہ خود بیدار ہوئے اور کہان تشریف لیگئے ملکہ کو اگر معلوم ہوگا کہ شاہزادہ خود بیدار ہوا نماز کا وقت گذر گیا تھا اور یہ سب سویا کین تو ہمپر آفت آئیگی دوسری نے کہا کہ کوئی مقام فکر و تشویش نہین ہی ہم جو سوگئے معلوم ہوتا ہی کہ شاہزادے کی آنکھ کھل گئی نماز کا وقت قریب ہوگا یہ خیال کرکے ہمکو اُنھون نے نہ جگایا کہ صبح کا وقت ہی یہ لوگ کئی روز کے جاگے ہوئے ہین سونے دو خود زیر قصر تشریف لیگئے ہین اور مین مصروف ہونگے چلو چلکر عذر و معذرت کرلین بس یہ صلاح کرکے سب کی سب زیر قصر آئین جہان شاہزادہ نماز پڑھتا تھا اور وظیفہ اُس مقام پر یہ بھی خیال نہ کیا کہ لباس و اسلحہ کیا ہوئے کیونکہ طریقہ یہ تھا کہ انھون نے شاہزادے کو بیدار کیا وہ اُٹھکر زیر قصر تشریف لایا یہان جو لوگ برائے خدمت مقرر ہین وہ مصروف ہوئے بس یہ لوگ لباس و اسلحہ لیکر زیر قصر آئے اور کشتی مین لگا کر عبادتخانہ مین لے کر حاضر ہوئے شاہزادے نے وظیفہ وغیرہ سے فراغت کرکے پوشاک پہن لی بس ایسے یہ سب پریشان ہوئے کہ لباس وغیرہ کا بھی خیال نہ آیا اُسی حالت مین زیر قصر آئے یہان جو آکر پہونچے تو دیکھا کہ سب سو رہے ہین اور حیران ہوئے کہ یہ آج سبب کیا ہی کہ ابھی تک سب سو رہے ہین یہ لوگ بھی بیدار ہوئے جو کہ برائے وضو پانی دیتے تھے کیا سبب ہی شاہزادے نے اِنکو بھی نہ بیدار کیا یہ خیال کرکے اُن سب کو جگایا اور کہا کہ کیا سو رہے ہو ذرا اُٹھو تو آج ہم سب پر ملکہ کا عتاب ہوگا ہم بھی سوگئے اور تم بھی نہ ہمکو خبر ہوئی کہ کب شاہزادہ بیدار ہوکر زیر قصر آیا نہ تمکو خبر ہوئی کہ شاہزادہ یہان آیا اور کہان تشریف فرما ہی یہ جو اُنھون نے کہا وہ بھی پریشان ہوئین اور ایک مرتبہ سب کے سب طرف عبادتخانہ کے چلین یہان آکر عبادتخانہ کو اُسی طور سے بند پایا کہ جس طور سے بند کیا تھا اب اور حیرت ہوئی اور باہم کہا کہ یہ کیا سبب ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی کہ آج کیا واقعہ گذرا ایک نے اُنمین سے کہا کہ کوئی پریشان ہونے کی بات نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیدار ہوکر زیر قصر تشریف لائے یہان اِن سب کو بھی سوتا ہوا دیکھا چونکہ ابھی بچہ ہین اور رحم دل ہین خیال کیا کہ یہ لوگ ہمارے ملازم ہین تھکے ہوئے ہین اگر ہم اِنپر زیادہ شدت کرینگے تو یہ عذر تو نہ کرینگے مگر ایسا نہو کہ بیمار ہوجائین تو ہمکو تکلیف ہوگی بس نہ جگاؤ اپنے ہاتھ سے سب کام کرلو تو کیا نقصان ہی بس سب کام کرلیا ہوگا چلو دیکھ آئین اور عذر کرلین ملکہ کی خدمت مین ہونگے اُنکے سلام کو گئے ہونگے کہ ایک پری بول اُٹھی تو سب کی سب بدحواس ہو یہ تو چلکر قصر دیکھ تو لو کہ پوشاک وغیرہ بھی ہی یا خود پہن لی یہ کہکر وہ بھیجے کہ بالائے قصر گئی دیکھا کہ پوشاک وغیرہ بھی نہین ہی اب تو سب کو یقین ہوا کہ ضرور سلام کو مان و نا مان کے گئے ہونگے بس دہانسے یہ سب ملکر پریشان اور بدحواس ملکہ کے خوف سے کانپتی ہوئین اور یہ کہتی ہوئین کہ چلکر ملکہ سے عذر کرلین قدمون پر گرین اور عرض کرین کہ ہمسے خطا ہوئی اب ایسی خطا نہوگی صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جو لگی تو آنکھ لگ گئی ہمسے یہ خطا ضرور ہوئی ہم خطاوار ہین چاہے سزا دیجیے چاہے بخش دیجیے یہ باہم

صلاح

صلاح کرتی ہوئین ملکہ کی خوابگاہ مین آئین دیکھا کہ ملکہ کے ملازمین اپنے اپنے کام مین مصروف ہین
اُنھون نے جوانکو بدحواس دیکھا تو دریافت کیا کہ خیر تو ہی تم پریشان کیون ہو نصیب دشمنان شاہزادے
کا تو مزاج اچھا ہی تمتو اسوقت ایسی بدحواس ہو کہ تمکو دیکھکر ہمارے حواس جاتے رہے چہرون پر
ہوائیان اُڑرہی ہین انھون نے جو یہ سُنا کہ یہ کہتی ہین کہ شاہزادے کا مزاج تو اچھا ہی یہ کیون انھونے
دریافت کیا شاہزادہ تو خود یہان تشریف لایا ہی بس اور زیادہ بدحواس ہوگئین مگر اُسنے کہا کہ یہ
تمنے کیا دریافت کیا کہ شاہزادے کا مزاج اچھا ہی وہ تو یہین تشریف لائے ہین ملکہ کی خدمت مین
برائے تسلیم ہم خود ملکہ کے پاس عذر کرنے آئے ہین کیا کہین کہ سوگئے تھے اُنھون نے جواب دیا
کہ معلوم ہوتا ہی کہ تم سب کے سب ابھی سوتی سوتی اُٹھی ہو حواس درست نہین ہین کیسے شاہزادے
اور کیسا تشریف لانا تمتو یہان بہت سویرے سے ہین کوئی بھی نہین آیا اتنوا ور یہ سب سُنکے سب بدحواس
ہوگئین اور کہا کہ ملکہ عالم کیا کرتی ہین اُنھون نے کہا کہ عبادت خدا سے فراغت پائی ہی اب اپنے
والد بزرگوار کے تسلیم کو جانے والی ہین یہ سنتے ہی وہ سب کی سب ایوان مین آئین جہان ملکہ تھین دیکھا
کہ ملکہ کرسی پر بیٹھی ہوئین ہین گرد ایسین و مصاحبین ہین آئینہ سامنے لگا ہوا ہی بلکہ سنگار کررہی ہین
کہ یہ جاکر پہونچین اور دوڑکر ملکہ کے قدمون پر گر پڑین اور رونے لگین اور کہنے لگین کہ اے ملکہ عالم
ہمسے آج بہت بڑا قصور ہوا معاف فرمائیے اب کبھی ایسی خطا نہوگی ملکہ نے حیران ہوکر اُنکی طرف
دیکھا اور کہا کہ بیان کرو کہ کیا خطا ہوئی کیون اسقدر بیقرار ہو ملکہ نے پہلے ہی پہچان لیا تھا کہ یہ سب کی
سب شاہزادے کی ملازمہ ہین ملکہ نے خود پریشان ہوکر دریافت کیا اور فرمایا کہ کیا کوئی تمنے ایسی
خطا شاہزادے کی کی ہی کہ مجھ سے معافی کی خواستگار ہو بیان کرو جب وہ میرے سلام کو آئے گا
مین اُس سے معاف کرادونگی مین تو سمجھی کیون اسقدر بے قرار ہوئی ہو اپنے حواس درست کرو
گریہ کو ضبط کرو ملکہ نے جو یہ کہا اُنھون نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اے ملکہ عالم صبح کا وقت تھا ہوا
ٹھنڈھی ٹھنڈھی جو چلی آنکھ لگ گئی وقت نماز کا گذر گیا ہر روز ہم شاہزادے کو خواب سے بیدار کرتے
تھے آج بسبب سوجانے کے نہ بیدار کرسکے اب جو اُٹھے تو شاہزادے کو پلنگ پر نہ پایا خیال کیا کہ
دیر قصر تشریف لیگئے ہونگے حواس جاتے رہے کہ آج عتاب حضور مین مبتلا ہوئے دیر قصر آئے
یہان بھی اِن سب کو سوتا ہوا پایا عبادت خانہ مین شاہزادے کو دیکھا نہ پایا خیال ہوا کہ معلوم ہوتا
ہی کہ آپکی تسلیم کو گئے ہین اور یہ بھی خیال ہوا کہ چونکہ شاہزادہ رحم دل بہت ہی اُنھون نے ہمپر اس خیال
سے رحم فرمایا کہ یہ سب بھی کئی شبون کی جاگی ہوئین ہین سونے دو نہ جگاؤ اپنے دست مبارک سے
سب کام کیا ہوگا یہان جو آئے تو آپ کے ملازمون سے معلوم ہوا کہ شاہزادہ یہان بھی نہین
تشریف لایا اب ہم بہت پریشان ہین اور خطا ہوئی ہی ملکہ نے جو یہ سُنا قلب پر ایک گھونسا سا لگا
دل بیقرار ہوگیا مگر ضبط کیا اور اُنسے کہا کہ پریشان نہو خیر اگر آج ایسا ہوا تو کیا نقصان ہی اب ایسی خطا
نہ کرنا اور کوئی مقام تشویش نہین ہی اُنکا طریقہ یہ تھا کہ جب وہ پوشاک پہن کر اپنے مقام سے چلتے ہین
تو پہلے اپنے نانا کی تسلیم کو جاتے ہین وہانسے میرے پاس آتے ہین بعد اسکے نانا کے ہمراہ تنہا دربار
مین جاتے ہین نانا کے پاس ہونگے چلو مین بادشاہ کے سامنے اسکا ذکر کرکے اُنسے تمھاری خطا
معاف کرادون یہ کہا تو مگر دل کا مالک خدا ہی ہزارون طرح کے خیال دل مین آرہے ہین مگر اُنکو
ٹالتی تھی اور یہ دل سے کہتی ہی کہ یہ کیا واہیات خیال ہین وہ اپنے نانا کے پاس ہوگا اُنسے باتین

کر رہا ہوگا اِس سبب سے عرصہ ہو گیا جو میرے سلام کو نہین آیا مگر دل کو لاکھ سمجھاتی ہو وہ نہین مانتا ہو آخر کو تاب نہ رہی کرسی پر سے اُٹھی اُن سب کو ہمراہ لیکر اپنے قصر سے طرف قصر بادشاہی کے چلی یہان اخضر پریزاد لباس شاہی پہن چکا ہو تاج شاہی سر پر رکھ چکا ہو پریان تخت لیے ہوئے موجود ہین دربار جانے کا قصد ہو کیونکہ وقت آگیا ہو مگر اِس خیال سے تھما ہوا ہو کہ سہراب آئے تو اسکو ہمراہ لے کر جاؤن خیال کر رہا ہو کہ کیا سبب ہو جو اب تک نہین آیا ہر روز تو سویرے آجاتا تھا کہ مین نماز پڑھتا ہوتا تھا پھر یہ اپنے دل سے کہتا ہو کہ بچہ تو ہو سو گیا ہوگا آتا ہوگا بادشاہ تو یہ خیال دل مین کر رہا ہو کہ سامنے سے مضراب پری نظر آئی بادشاہ نے دیکھا کہ میری دختر نیک اختر ہمراہ پریون کے میری طرف آتی ہو مگر کچھ پریشان ہو پاؤن کہین ڈالتی ہو پڑتا کہین ہو اور جو خواصین وغیرہ ہمراہ ہین وہ بھی سب حیران و پریشان ہین اُن سب مین سہراب ثانی کی بھی خواصین وغیرہ ہمراہ ہین وہ بھی نہایت پریشان و حیران ہین اب یہ حال جو اخضر نے دیکھا اور ملکہ کو پریشان پایا خیال کیا دل مین کہ یہ آج کیا سبب ہو جو مضراب اِس حال پریشان سے آتی ہو خدا خیر کرے کوئی نئی بات ہو سہراب ثانی کی خیر ہو یہ بادشاہ خیال کر رہا تھا مگر مضراب پری اپنی دختر کی پریشانی دیکھکر خود بھی پریشان ہو گیا تھا کہ اِدھر مضراب نے جو طرف ایوان کے دیکھا تو کیا نظر آیا کہ بادشاہ تاج شاہی سر پر رکھے ہوئے دربار مین تشریف لیجانے کے قصد سے بیٹھے ہین تخت حاضر ہو سہراب ثانی کا پتہ یہان بھی نہین ہو ابتو دل کو قرار نہوا جھپٹ کر ایوان مین آئی اِدھر اُدھر گھبرا کر دیکھا مگر اپنے آرام جان کو کسی طرف نہ پایا کہ اتنے مین بادشاہ نے فرمایا کہ ای مضراب خیر تو ہو تو اسوقت اِسقدر پریشان کیون ہو اور بیوقت کیون آئی ہو مضراب اِسقدر پریشان تھی کہ تسلیم کرنا بھی بادشاہ کو بھول گئی تھی جب بادشاہ نے پوچھا پہلے اِسنے تسلیم کی اور کہا کہ کیا عرض کرون بابا جان مین لٹ گئی اپنی راحت جان و آرام قلب سے چھوٹ گئی اب مجکو کچھ نہین دکھائی دیتا ہو یہ تو فرمایئے کہ سہراب کہان ہو آپکی خدمت مین برائے تسلیم آج حاضر ہوا تھا یا نہین یہ جو بادشاہ نے سُنا دل پر ایک چوٹ لگی گھبرا کر کہا کہ کیسا سہراب کچھ صاف طور سے بیان کر وہ تو ابھی تک میرے پاس نہین آیا بلکہ مین اُسکا خود انتظار کر رہا ہون یہ خیال کیا تھا کہ ابھی بچہ ہو سو گیا ہوگا اِس سبب سے عرصہ ہوا تمنے تو وہ واقعہ بیان کیا کہ میرے حواس جاتے رہے کچھ بیان تو کرو کہ مین بھی سنون تب ملکہ آہ کرکے روبرو بادشاہ کے بیٹھ گئی اور جو خواصان سہراب سے سُنا تھا سب حال بیان کیا اور عرض کیا کہ مین نے خیال کیا تھا کہ وہ آپکی خدمت مین ہوگا یہان آکر بھی نہین پایا اب مین کیا کرون سہراب مجکو دغا دے گئے نہ معلوم کدھر چلے گئے یہ کہکر چیخین مار کر رونے لگی ابتو اخضر پریزاد بھی پریشان ہوا دربار کا جانا بھول گیا ملکہ سے کہا کہ ذرا صبر کرو مین خواصون سے دریافت تو کرون کہ کیا واقعہ گذرا اور تمسے کبھی اُسنے کسی امر کو کہین جانے آنے کو تو نہین کہا تھا ملکہ نے جواب دیا کہ جی ہان کل مجھ سے اسقدر کہا تھا کہ مین نے اپنے والد کو خواب مین دیکھا ہو وہ یہ فرماتے ہین یہ کہکر ملکہ نے خواب کا حال بیان کیا اور کہا کہ اُسکا قصد تھا کہ مین جاکر طلسم کو فتح کرون اور اُنکو رہا کرون مین نے یہ کہکر ٹالدیا تھا کہ خواب و خیال پر عمل کرنا کام عقلمندون کا نہین ہو وہ سنکے خاموش ہو رہا نہ معلوم اب اُسپر کیا گذری جو ہمون اطلاع دے چلا گیا بادشاہ نے جواب دیا کہ معلوم ہو گیا کہ یہ اولاد صاحبقران ہین بس جو امر کہ اُنکے ذہن مین آتا ہو اُسکو یہ لوگ ضرور کرتے ہین چاہے جہان جانے چاہے رہے

بس صبر کرو وہ چلے گئے تمنے ہمسے بھی اس حال کو نہ کہا اور نہ اُنکا قصد ظاہر کیا ورنہ مین کوئی تدبیر کرتا اُنکے
ہمراہ جاتا یہ تمھاری غفلت نے کیا تم یہ سمجھین کہ یہ بچہ ہی سمجھا دیا مان گیا وہان وہ وقت کا منتظر تھا
موقع ملا چلا گیا ضرور وہ شب کو کسی طرف نکل گیا افسوس اب مین کیا کرون یہ کہکر اخضر پریزاد
بھی رونے لگا محل مین کہرام مچ گیا ایک طلاطم برپا ہو گیا اخضر نے خواصان سہراب کو رو برو طلب
کرکے سب حال دریافت کیا اُنھون نے کل حال بیان کیا جو کہ ملکہ سے کہا تھا اور بالا مذکور ہو چکا ہی
جب اخضر سُن چکا اُسوقت اخضر نے اُنسے پوچھا کہ تمنے اُنکی اسلحہ و پوشاک بھی دیکھی کہ ہی یا کہ وہ
بھی نہین ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم پہلے ہی دیکھ چکے نہین ہی اخضر نے کہا کہ ضرور کسی طرف چلے
گئے اب خدا لائیگا تو ملاقات ہوگی افسوس اب مین کیا کرون ابھی اُسکا سن کیا ہی دوسرے وہ
اکام سفر سے واقف نہین ہی کبھی گھر سے تنہا نہین نکلا کیا جانے مین تو ضعیفی مین تباہ ہو گیا اور
وہ یون ضائع ہوا کہ جسکے ملنے کی امید نہین ہی سہراب کا بھروسہ تھا وہ یون تنہا چھوڑکر چلے گئے
اخضر پریزاد یہ کہتا ہی اور روتا ہی مضراب کا تو یہ حال ہی کہ زمین پر پڑی تڑپ رہی ہی اور
سہراب کہکر پکارتی ہی اور کہتی ہی کہ اے فرزند آکر اپنی والدہ کو صورت دکھا جاؤ مین نہ روکونگی صورت
دکھاکر چلے جانا بیٹا ہمکو معلوم تو ہوگا کہ تم فلان مقام پر گئے ہو خبر خیریت تو معلوم ہوتی رہیگی یہ تو امید
ہوگی کہ پھر آکر ملوگے اے فرزند مین مرجاؤنگی اگر تمکو نہ دیکھونگی یہ کہتے ہی اور خاک پر پچھاڑین کھاتی ہے
اور کہتی ہی کہ مین اپنے ماہ تابان و مہر درخشان کو کہان تلاش کرون اور اپنے باپ کی طرف خطاب
کرکے کہتی ہی کہ مین اپنے بچہ کو آپ سے لونگی میرا کلیجہ مُنھ کو آتا ہی مین نے صبح سے اُسکو نہین دیکھا ہی اے والد
مین کدھر تلاش کرنے جاؤن وہ تو راہ سے بھی نہین واقف ہی نہ معلوم کدھر شب تاریک مین نکل گیا
ہوگا کہان شب بسر ہوئی ہوگی اُسکو تو بدون میرے قرار نہ آتا تھا یہ کیسا دل پر صبر اور جبر کیا یہ نہ خیال
کیا کہ ماں تڑپتے تڑپتے مرجائیگی ہاے وہ چاندسی صورت میری آنکھون سے پوشیدہ ہو گئی ملکہ کی
اِن باتون پر سنکے کلیجہ مُنھ کو آتا تھا سب رو رہے تھے بادشاہ کا یہ حال تھا کہ رومال پر رومال تر
ہو رہا ہی خاموش بیٹھا ہوا رو رہا ہی قلب پر بڑا صدمہ ہی دل سے کہتا ہی کہ کیا کہا مضراب کو سمجھاؤن
جو اپنا حال نہ کہے بجا ہی کیونکہ اُسکا فرزند تھا فرزند بھی وہ فرزند جو کہ تمام گھر بھر کا اُجالا تھا لیق و سعادتمند
یون یکایک جسکا ایسا فرزند بدون کہے سُنے غائب ہو جائے جو اُسکا حال ہو وہ بجا ہی یہ شور و غل جو
برپا ہوا ملکہ سحاب پری مادر مضراب پری اپنے قصر مین بیٹھی ہوئی اپنے مصاحبون سے باتین
کر رہی تھی کہ اُسکے کان مین جو رونے کی صدا گئی گھبراکر خواصون سے کہنے لگی کہ یہ رونے کی صدا
کہان سے آتی ہی ذرا سُنا تو اُنھون نے جو کان لگاکر سُنا عرض کیا کہ قصر شاہی سے آتے ہی یہ گھبرا
کر اُٹھی اُس قصر مین آئی کہ جہان بادشاہ تشریف فرما تھے دیکھا کہ بادشاہ بھی رو رہے ہین اور
مضراب زمین پر پڑی ہوئی لوٹ رہی ہی اور رو رہی ہی اور جسقدر پریان وہان ہین وہ سب
رو رہی ہین یہ حال دیکھکر اور گھبراکر ایوان مین آئی حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سہراب ثانی
شب سے بدون اطلاع مان و نانا کے کسی طرف چلے گئے ہین یہ سب اُنکے الم مین گریان ہین
یہ سننا تھا کہ ایک چوٹ قلب پر لگی یہ بھی بہت نوا سے سے الفت رکھتی تھی ہاے سہراب کہکر
بیٹھ گئی اور رونے لگی ابتو تمام محل شاہی مین کہرام مچ گیا اور سب رونے اور پیٹنے لگے کوئی اپنے
مُنھ پر طپانچے مارتی ہی کوئی بال نوچے ڈالتی ہی مضراب نے تو گریبان چاک کر ڈالا ہی مُنھ پر

خاک ملی ہی اور کہتی ہی کہ مین جوگن بنکر اپنے یوسف گم گشتہ کی تلاش مین نکلونگی فقیری اختیار کرونگی
خواصین وغیرہ جو سمجھاتی ہین کہتی ہین کہ ملکہ اپنے حواس درست کرو کوئی مسافر کے پیچھے اسطرح نہین
روتا ہی خدا سے دعا کرو کہ وہ صحیح وسلامت آپکے فرزند کو آپ سے ملائے اُسکی ذات پر بھروسہ کرو
وہ جامع المتفرقین آپ سے ملا دیگا وہ خدا نے چاہا تو ضرور طلسم کو فتح کرکے اور اپنے باپ وچچا کو
رہا کرکے اپنے ہمراہ لیکر آئین گے اور آپ سے ملین گے یہ اولاد صاحبقران ہین انپر ایسے ایسے
واقعات بہت گذرتے ہین اپنے شوہر کی زبانی اُنکے واقعات اور اُنکے والد کے واقعات وشاہزادے
ملک قاسم کے واقعات جو کہ آپ کے فرزند کے جد امجد تھے کہ سات برس کے سن مین اُنھون نے
طلسم افراسیابی کو فتح کیا اور اپنے والد علمشاہ کو رہا کیا اٹھارہ دن تعاقب کرکے بارگاہ کیخسروی
مین ترک توسن یلطاقی کو قتل کیا وحمزہ صاحبقران دیگر اولاد صاحبقران کے حالات سنے ہین
کہ کیسے کیسے کام کیے اور کیسے کیسے الام مین مبتلا ہوئے مگر خدا نے اُنکی ہر مقام پر حفاظت کی اور
بچایا اسی طور سے خداوند کریم اِنکا بھی محافظ ہی اور بچائیگا آپکے رونے اور بلکنے سے واپس نہ
آئین گے اُنکو آپکے حال کی خبر بھی نہوگی اس بیقراری اور آہ وزاری سے کیا فائدہ ہوگا بلکہ یہ
ہوگا کہ جو تدابیر کرنا ہین وہ بھی بھول جائیگا کیونکہ حواس تو درست نہونگے ای ملکہ اپنے حواس
درست فرمایئے آپکے رونے سے بادشاہ بھی بدحواس ہوئے جاتے ہین ظل اللہ دربار مین
تشریف لیجاتے ہین وہ جاکر پریزادون ودیوزادون کو برائے تلاش روانہ کرینگے وہ تلاش
کرکے آئین گے ابھی کہین دور نہ گئے ہونگے کیونکہ راہ سے واقف نہین ہین ضرور مل جائینگے
وہ آتے جاتے ہین دوسرے جہان پناہ سرور رجنی کو طلب فرماکر اُنسے فرمائین گے کہ تم رمل
سے دریافت کرو کہ شاہزادہ کب تک آئیگا وہ منجم بے بدل ہین جو حکم لگاتے ہین اُسمین فرق
نہین ہوتا ہی اکثر امتحان کرلیا گیا ہی اسقدر نہ بیقرار ہو جیے اُنکے ملاقات کی تدبیر کرنے دیجیے
جب دیو و پریزاد خبر لیکر آئین گے آپ بھی اُنکے پاس تشریف لیجائیگا جہان وہ ہونگے اُنکو سپرد
خدا فرمایئے دل پر ذرا جبر فرمایئے صبر کیجیے اپنے ہمراہ اورون کے حواس نہ پراگندہ فرمایئے
یہ جو پریون نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ سچ ہی جسکے دل پر جو گذرتی ہی اُسی کا دل جانتا ہی تمکو کیا
میرے دل کا حال معلوم کہ کیا گذر رہی ہی مین تو لاکھ چاہتی ہون کہ صبر کرون مگر کیا کرون کہ دل ہی
قابو مین نہین ہی کیا مین کسی کو منع کرتی ہون کہ کوئی تدبیر نہ کرے میرا کوئی اختیار نہین ہی نہ میرے حواس
ہین مجکو اپنی آنکھون پر اختیار ہی مین رو رو کر اپنی زندگی بسر کرونگی لاکھ تدبیر کیجائیگی مگر اب وہ گوہر نایاب
دوستیاب ہوگا مہراب کا ملنا دشوار ہی سب تدارک بیکار ہی جو کچھ کیا جائیگا مین تو بیدست وپا ہون
یہ کہکر رونے لگی ادھر بادشاہ نے خیال کیا کہ تو بیٹھا ہوا کیا کر رہا ہی دربار مین چل دیوزاد و پریزاد
برائے تلاش روانہ کر سرور رجنی کو طلب کرکے دایچہ کراؤن یہ دل مین خیال کرکے اپنی زوجہ
سحاب پری سے فرمایا کہ تم مضراب کو سنبھالو مین دربار مین جاتا ہون تاکہ کوئی تدبیر کرون
سحاب نے کہا کہ آپ تشریف لیجائین جہانتک ممکن ہوگا مین سمجھاؤنگی یہ سنکے بادشاہ تخت پر سوار ہوکر
مگر پریشان دربار مین تشریف لائے یہان سب حاضر دربار تھے چونکہ عرصہ ہوگیا تھا سب اہل دربار
پریشان تھے کہ کیا سبب ہی کہ بادشاہ ابھی تک نہین تشریف لائے ہین اور یہ کیسا آج محل مین شور و
غل ہی یہ لوگ پریشان بیٹھے ہوئے تھے کہ بادشاہ برآمد ہوا سب برائے تعظیم اُٹھے مجرا کیا بادشاہ

نے سب کا مجرا لیا مگر اب جو سب نے دیکھا تو بادشاہ کو پریشان پایا مگر رعب شاہی سے کوئی دریافت نہ کر سکا بادشاہ نے تخت پر بیٹھکر حکم دیا کہ پریزادان تیز پرو دیوزادان چابک دست حاضر ہون یہ جو حکم دیا فوراً دیو اور پریزاد حاضر ہوئے بادشاہ سے عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی اخضر پریزاد نے اُنسے فرمایا کہ تم لوگ اسیوقت فوراً تمام پردۂ قاف کے ملکون اور صحراؤن مین جاکر تلاش کرو شاہزادۂ سہراب کو اور کچھ دیو اور پریزاد تمام شہر مین تلاش کرین اور جو دیو کہ طلسم چہل چراغ سلیمانی سے آگاہ ہون وہ اسطرف کو جائین اور تلاش کرین کیونکہ شاہزادہ شب سے بدون اطلاع کے غائب ہوگیا ہی یہ جو بادشاہ نے فرمایا سب اہل دربار کو سناٹا سا ہوگیا جو ملازم شاہزادے کے تھے وہ گھبراکر رونے لگے بادشاہ نے دیو اور پریزاد کو یہ بھی حکم دیا کہ جبتک شاہزادہ نہ مل لے اُسوقت تک نہ آنا یہ حکم سُنکے وہ پریزاد و دیوزاد مجرا کرکے روانہ ہوئے اور تمام پردۂ قاف مین منتشر ہوگئے اور صحرا مین اور بعض دیو طرف طلسم کے روانہ ہوئے کہ اِنکا حال آیندہ تحریر ہوگا یہان جب وہ دیو روانہ ہوچکے جو افسران سپاہ زیادہ بادشاہ کے مقرب تھے اُنھون نے عرض کیا کہ یہ کیا واقعہ درپیش ہوا ہم غلامون کو آگاہ فرمائیے سُنکے بڑا صدمہ ہوا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ کیا بیان کرون یہ کہکر بادشاہ نے کل حال سب اہل دربار سے بیان کیا کہ یہ واقعہ گذرا کہ شاہزادہ شب کو کہین چلا گیا ہی خواصون نے جو بیان کیا تھا سب حال کہا اور کہا کہ کل اپنی والدہ سے ذکر کیا تھا کہ شاید کل اُنھون نے اپنے والد کو خواب مین دیکھا تھا اُنھون نے بہت شکایت کی تھی اُنھون نے مان سے کہا تھا کہ ہم طلسم کو فتح کرنے جائینگے مان نے سمجھایا اُسوقت تو وہ خاموش ہورہے مگر شب کو بدون اطلاع چلے گئے مان نے تو اپنی حالت تباہ کر رکھی ہی اُسکے رونے اور پیٹنے سے سب کے آئے ہوئے حواس جاتے ہین اُسکا حال نہین دیکھا جاتا ہی یہ سُنکے اہل دربار نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا جو کچھ حال ہو وہ درست ہی مان کا کلیجہ ہی بادشاہ نے فرمایا کہ میرے بھی جو قلب کا حال ہی وہ بیان نہین کرسکتا ہون اگرچہ مین مردذات ہون دل پر صبر کی سل رکھ لی ہی مگر سہراب کی تصویر سامنے پھر رہی ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ بجا اور درست ارشاد ہوا ہم لوگون کے جو قلب کا حال ہی وہ کیا عرض کرین بہت بیقرار ہین یہی جی چاہتا ہی کہ مرجائین بادشاہ نے فرمایا کہ تم لوگ نمک حلال ہو ہمارے غم سے تمکو غم ہوتا ہی ہماری خوشی سے تمکو خوشی اتو ہمپر کوہ مصیبت اور آسمان بلا ٹوٹا ہی کہ داماد سے یون جدائی ہوئی کہ برسون ہوگئے کہ صورت دیکھنا نہ نصیب ہوئی کہ دیکھین بیٹی جوان گھر مین بیٹھی ہوئی ہی ایک نواسہ تھا وہ یون چھوٹ گیا ہمتو تباہ و برباد ہوگئے کیا چارہ ہی مشیت خدامین جو کاتب ازل نے خط پیشانی مین بروز الست تحریر کیا ہی وہ پیش آئیگا ہم اِس پیرانہ سالی مین سب کے صدمہ اُٹھانے کو رہگئے ہین کیا تقدیر سے زور ہی جو ہمپر گذریگی برداشت کرینگے یہ کہکر بادشاہ آنسو بھر لائے سب اہل دربار رونے لگے اور یون بادشاہ کو سمجھانے لگے کہ آپ صبر فرمائیے یہ تو اولاد صاحبقران ہین اِنپر ایسے ایسے مصائب بہت گذرتے ہین رستم ثانی کو ملاحظہ فرمائیے کہ جب قبکار پر گئے تھے اور غائب ہوگئے تھے بہت دنون تک نشان نہ ملا پھر عین وقت پر کیونکر تشریف لائے مع سپاہ و لشکر کے اِسی طور سے یہ شاہزادہ بھی بامراد دنی مع اپنے والد و عم کے باجاہ و حشم تشریف لائیگا اپنے نور جمال سے آپ لوگون کے چشمہاے مبارک کو روشن کرے گا سپرد خدا فرمائیے دیو وغیرہ تو آپ نے برائے تلاش روانہ فرمائے ہین وہ ضرور خبر خوش لیکر

حاضر ہونگے آپ یہ تدبیر فرما چکے ہین ہم لوگ بھی کوشش کرینگے اب آپ ملکہ کی دلجوئی فرمائیے
اور تسکین قلب بادشاہ نے فرمایا کہ سوائے اسکے اور کیا چارہ راوی نے بیان کیا ہی کہ اخضر
پریزاد نے جو دیو وغیرہ روانہ فرمائے تھے انکو انعام کثیر کا امیدوار کیا تھا اُنسے کہا تھا کہ تم شاہزادے
کی خبر خیریت لاؤگے تو تمھارا دامن جواہر سے بھر دونگا اگر شاہزادے کو تلاش کر کے اپنے
ہمراہ لاؤگے تو اسکے برابر زر و جواہر تول دونگا تم سب کو انعام کثیر سے مالا مال کر دونگا
راوی نازک خیال عرض کرتا ہی کہ جب بادشاہ سے اہل دربار نے وہ تقریر مذکورہ کی اور بادشاہ
نے یہ جواب دیا کہ سوائے صبر کے کیا چارہ ہی اُسکے بعد یہ شعر پڑھا شعر مرا در دلیست اندر دل
اگر گویم زبان سوزد + وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد + یہ فرما کر فرمایا کہ مجکو مضراب کی جان
کا خوف ہی وہ اس الم و رنج مین ضرور اپنے کو ہلاک کریگی خیر جو تقدیرات الٰہی یہ فرما کر سرور جنی
کی طرف رخ کیا اور کہا کہ اے واقف رموز الٰہی و اے دانائے دہر آپ نے کچھ دریافت
کر کے نہ فرمایا کہ آیا شاہزادہ کس طرف کو گیا ہی آیا یہ فاتح طلسم ہی یا نہین یا صرف اُسکی قسمت
مین سرگردانی اور ہم سب سے مفارقت مقدر مین ہی اور ہم سب کو اُسکی جدائی کا صدمہ اُٹھانا ہی
آیا ہم سب اُس سے ملین گے اور ہمارے مقدر مین اُسکی ملاقات ہوتی ہی یا نہین ہم اسی طور سے
تڑپ تڑپ کر مر جائین گے اُسکے دیدار سے محروم رہین گے مجکو آپکے قول کا بہت اعتبار ہی
جو حکم آپ نے لگائے وہ سب پورے ہوئے سر مو فرق نہوا بس اِس امر مین بھی حکم لگائیے زائچہ
کھینچیے سرور جنی نے دست بستہ عرض کیا کہ مجکو کیا عذر ہی مین صرف آپ کے حکم کا منتظر تھا بخدا جو صدمہ
کہ مجکو یہ خبر وحشت اثر سنکے ہوا اُسکو عرض نہین کر سکتا ہون ابھی تعمیل حکم حضور کرتا ہون جو میرے
حساب سے ظاہر ہوگا خدمت والا مین عرض کر دونگا حال غیب سے نہین واقف ہون کہ اُسکی
مشیت مین کیا ہی بموجب مصرعہ حال غیبے کس نمی داند بجز پروردگار + بادشاہ نے فرمایا کہ یہ
سب درست ہی اور قسم کی کیا ضرورت ہی مجکو یقین ہی کہ آپکو ہم لوگون سے زیادہ صدمہ ہوا ہوگا
کیونکہ آپ نے تو اُسکو گودیون مین کھلایا اور آپ ہی تو اُسکے فروغ کے باعث ہوئے اور
آپ ہی نے ہمکو اِس قابل کیا کہ ہمکو خداوند کریم نے ایسا سرفراز کیا کہ دآمادا الیسا دیا تو اسہ ایسا
آپ کو کیون نہ صدمہ ہوا ہوگا نہونا عجب ہی سرور جنی نے عرض کیا کہ مین کس قابل ہون یہ خداوند
کریم کی مہربانی ہی کہ اُسنے یہ سب سامان بہم کر دیے اُسکا شکر کہانتک ادا کیا جائے اور آپ کی
بندہ پروری ہی کہ آپ یون مجھ ایسے ناچیز کی نسبت فرماتے ہین ورنہ مین کس لائق ہون جو مجکو معلوم
ہوتا ہی عرض کرتا ہون ناظرین کو یاد ہوگا کہ مین عرض کر چکا ہون جلد اول مین کہ سرور جنی تو
خاندان عبد الرحمن جنی سے ہین اور ہر علم و ہر فن مین مثل اُنکے ہین بس سرور جنی نے قرعہ
نکال کر پھینکا سالون ستارے سولہ خانے بارہ برجون کو خیال کر کے زائچہ کو ناشروع کیا اور
جو جو سوال بادشاہ نے کیے تھے سب کے جواب استخراج کر کے سر اُٹھایا اور ہاتھ باندھکر
یون عرض کیا کہ میرے حساب سے تو یہ ظاہر ہوتا ہی کہ شاہزادہ اِس طلسم کو فتح کریگا اور آپ
لوگون سے مع اپنے بزرگون کے ملیگا بلکہ ایک بزرگ اور اُسکو اُس طلسم سے دستیاب ہوگا
جو کہ ایک مدت سے اُس طلسم مین قید ہے مشیت ایزدی اِسی طور سے جاری ہوئی تھی کہ
شاہزادہ اِسی طور سے یہان سے جائے اور طلسم کو فتح کرے اور اپنے بزرگ کو رہا کرے کہ

جو کہ مدت سے قید ہو اور شاہزادہ بصحت و خیریت ہو اور چھ ماہ کے بعد آپ لوگون سے بصد جاہ و حشم ملیگا آپ اُسکو دیکھکر خوش ہونگے آپکے قلب رنجور مسرور ہونگے کوئی مقام خوف نہین ہو خانۂ حیات درست ہو جان کا بالکل خوف نہین مشیت ایزدی مین یہ تھا کہ جو کفار نابکار پردۂ قاف مین ہین وہ اِسکے ہاتھ سے قتل ہون اور اِسکا بھی نام مثل حمزہ کے پردۂ قاف مین بلند ہو بس یہ صورت پیدا ہوئی آپ لوگ اطمینان رکھین اگر ان احکامون مین میرے فرق ہو تو خداوند مجکو مع میری آل و اولاد کے توپ دم کرین مجکو کچھ عذر نہو گا یہ سب امر ہو مگر حال غیب سے نہین واقف ہون اپنے امکان بھر مین نے خوب جانچ کر حکم لگایا ہو اگرچہ خدا کو منظور ہو گا تو کبھی نہ فرق ہو گا اِسی سبب سے مین نے اِس امر کا بھی اقرار کر لیا کہ اگر فرق ہو تو توپ دم فرمائیے اُسکی ذات سے بہت بڑا بھروسہ ہو یہ کہکر وہی احکام ایک پرچۂ قرطاس پر لکھکر بادشاہ کے روبرو پیش کیے اور عرض کیا کہ اِس کاغذ کو حضور اپنے پاس رکھین تاکہ جو مین نے احکام لگائے ہین وہ بروقت تشریف لانے شاہزادے کے دیکھ لین حضور کہ کچھ فرق تو نہین ہوا مین نے دروغ تو نہین عرض کیا بادشاہ نے وہ کاغذ سرورجنی سے لیلیا اور فرمایا کہ آپکے احکام مین کبھی فرق نہین ہوا نہ اِنمین ہو گا نہ آپ نے کبھی دروغ کہا جو مین خیال کرون یہ فرماکر بادشاہ نے سرورجنی کو خلعت سے سرفراز فرمایا سبب اِسکا یہ تھا کہ بادشاہ کو سرورجنی کے احکام لگانے سے اطمینان ہو گیا اور دل نے بھی قبول کر لیا کیونکہ جسقدر سرورجنی نے جو امر مین کہا اُسی قدر ہوا کیونکہ نجومی بے بدل ہین اِنکے احکام مین کبھی فرق نہین ہوتا ہو سرورجنی نے سلام کرکے خلعت لے لیا بادشاہ نے حکم دیا کہ شہر مین منادی کر دی جائے کہ تا آنے شاہزادے یا اُسکی خبر خیریت کے کوئی اپنے گھر مین اہل شہر سے شادی نہ کرے نہ بزم عشرت آراستہ کرے اور اگر کریگا تو معتوب سرکار ہو گا اور ہمارے نوبت خانون مین نوبت نہ بجے بلکہ سب شاہزادے کے ملنے کی دعا کرین یہ حکم دے کر دربار برخاست کیا اُسدن کوئی دوسرا کام نہ کیا جب بادشاہ دربار برخاست کرکے داخل محل ہوا سب اہل دربار اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے راہ مین یہ ذکر کرتے جاتے تھے کہ بڑا غضب ہو گیا کہ شاہزادہ یون غائب ہو گیا جو دیو اور پریزاد شاہزادے کے ملازم تھے وہ بعد برخاست ہونے دربار کے اپنے مقام پر بھی نہ آئے اُسی مقام سے برائے تلاش روانہ ہوئے اِنکا حال آیندہ تحریر ہو گا بس سب اہل دربار یہ باتین کرتے ہوئے اپنے اپنے مکان پر آئے اور آتے ہی یہ تدبیر کی کہ ہر ایک نے دو دو چار چار دیو و پریزاد اپنے ملازمون مین سے برائے تلاش روانہ کیے اول برائے خوشنودی بادشاہ و سبب نمک حلالی اور خیرخواہی کے اور دوسرے بطمع انعام کثیر اِدھر منادی نے ندا کر دی کہ حکم ہی بادشاہ کا کہ شب سے شاہزادہ غائب ہو گیا ہو تا آنے شاہزادے باخیر خیریت اُسکی کے جو کوئی بزم عشرت یا بزم شادی برپا کریگا وہ سزا پائیگا بلکہ شاہزادے کی سلامتی کی دعا کرے جب یہ خبر تمام شہر کے گلی کوچہ مین منتشر ہوئی سب اہل دربار و شہر کو معلوم ہوئی بس اُسوقت سے سب نے بند و بست کیا اپنے اوپر بزم عشرت و شادی وغیرہ کو حرام کر لیا بلکہ جہان جہان شادی یا بزم عشرت برپا تھی اُسوقت سے اُسکو موقوف کر دیا اور سلامتی شاہزادے کی دعا کرنے لگے نوبت خانہ شاہی مین نوبت بجنا موقوف ہو گئی ہر ایک اہل شہر کو شاہزادے کا صدمہ ہوا اہل شہر تو اب بموجب حکم بادشاہ

دعا مین مصروف ہین یہان بادشاہ داخل محل ہوا دیکھا کہ سہراب پری میری زوجہ و دیگر پریزاد
مضراب کو سمجھا رہی ہین مگر اُسکی عجب حالت ہی کسی طور گریہ کم نہین ہوتا ہی زمین پر تڑپ رہی
ہی بہت بیقرار ہی کسی طرح اُسکو صبر نہین ہوتا ہی اخضر پریزاد نے جو بیٹی کا یہ حال دیکھا دل کو
تاب نہ رہی رومال مُنھ پر رکھکر رونے لگے ایوان مین آئے سب برائے تعظیم کھڑے ہوگئے
بادشاہ تخت پر سے اُترے کرسی پر جلوہ گر ہوئے اپنی زوجہ سے پوچھا کہ جب سے مین گیا ہون
مضراب کی یہی حالت ہی اُسنے عرض کیا کہ جی ہان یہ سنکے خود اُٹھکر بیٹی کے پاس آئے اور
اُسکو اُٹھاکر گلے سے لگایا اور کہا کہ بیٹا صبر کرو دل پر جبر کرو مقدرات الٰہی مین کیا زور ہی اے
مضراب تیرے سر کی قسم جو میرے دل کا حال ہی وہ خدا پر خوب روشن ہی مگر مین مرد ہون صبر
کو کام مین لاتا ہون کیا ہمکو سہراب کی مفارقت کا رنج والم نہین ہی مگر یہ خیال کرتے ہین کہ اگر
ہمارے حالت تباہ کرنے سے وہ ہمسے آملے تو ہم ایسا ہی کرین وہ اُسی وقت آئیگا کہ جو وقت خدا
نے مقرر کیا ہی اور اُسی وقت تمسے ملیگا کہ جب تمھارے مقدر مین اُس سے ملنا ہوگا چاہے جو
کچھ ہم اور تم اپنی حالت تباہ کرین بیٹا تقدیرات الٰہی سے کسی کا زور نہین چلا ہی انبیا و اوصیا
ایسی حالت مین مجبور ہوگئے ہین اے بیٹا صبر کرو کیونکہ خداوند کریم صابرون سے بہت خوش
ہوتا ہی کہین اُسکو تمھارا یہ جزع وفزع کرنا ناگوار نہو اور معتوب درگاہ خدا نہو اُسکی مشیت پر شاکر رہو
اور دیکھو کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی اے فرزند صبر کا بڑا صلہ ہی اور صابرون کا پیش خدا بڑا مرتبہ
ہی اس گریہ وزاری سے کچھ حاصل ہوا ہی نہوگا تیرا حق بجانب ہی کیونکہ تو مان ہی مگر کیا چارہ ہی جو اُسکو منظور تھا
وہ ہوا اور جو منظور ہوگا وہ ہوگا خیال کرو کہ شوہر کے غم مین کسقدر تمنے اپنی حالت تباہ کی کیا ہوا وہ ملگیا جب خدا کو
منظور ہوگا ملیگا اسیطور سے اِس بات کو بھی خیال کرلو کہ صبح سے تم بیقرار ہوا در ہی ہو کیا فائدہ ہوا سوائے
ہلکانیت کے کیا ملا اگر روتے روتے اپنے کو ہلاک بھی کرو گی تو کچھ نہوگا جس طور سے تم
سہراب کے لیے بیقرار ہو اور تم مان ہو اسی طور سے ہم بھی تمھارے باپ ہین جو محبت والفت
تمکو سہراب سے ہی وہی ہمکو تمسے ہی جو اپنا یہ حال کرتی ہو بس جو ہمارے قلب کی حالت ہی وہ
کس سے بیان کرین اگر خدانخواستہ تمھاری کوئی حالت خراب ہوگئی یا جان پر بنگئی تو ہم کیا
کرینگے کسکے سہارے زندگی بسر کرینگے تمام عمر گنوا کر تو تم ہاتھ لگین ضعیفی کا سہارا ہو ہمتو بالکل مرجائینگے
ایک تو یہی صدمہ مارے ڈالتا ہی دوسرے تمھاری فکر نے اور ہلاک کر رکھا ہی تمکو بھی اور ہمکو بھی
سہراب سے ملنے کی امید ہی اسپر تو تم اسقدر اپنے کو ہلاک کرتی ہو اگر خدانخواستہ تمھارے
لیے کوئی نوعدگر ہوگی تو ہم کیا کرین گے سہراب تو انشاء اللہ تعالے تمسے بعد چھ ماہ کے
بصد جاہ وحشم ملیگا اور اپنے باپ وچچا کو رہا کرکے طلسم فتح کرکے آئیگا مگر ہم تمکو کہان پائینگے
جو تم نے اپنے کو اُسکی مفارقت مین گنوادیا تو کیا ہوگا بیٹا ہمارا بھی مان باپ کا قلب ہی ہماری ضعیفی
پر رحم کرو اور صبر کرو دیکھو تو یہ احکام سرور رجنی نے لگائے ہین اُسمین فرق نہین ہوتا ہی اور
اُنھون نے بقسم یہ احکام لگائے ہین اور کہا ہی کہ اگر اسکے خلاف ہو تو آپ مجکو مع اولاد کے
تو بدم فرمائیے اے بیٹا جب ایسی ہی قوت اُنھون نے پائی تب یہ شرط کی ہی یہ جو بادشاہ
نے کہا اور اس طور سے سمجھایا تو یہ سُنکے ملکہ کے قلب کو کچھ تسکین ہوئی گریہ کو ضبط کیا اور کہا کہ یہ
جو کچھ آپ نے فرمایا بہت درست اور بجا ارشاد کیا واقعی جو آپکے قلب کا حال نہو وہ عجب ہی

مگر مین کیا کرون کہ قلب نہین مانتا ہی خیر آپ کو میرے سر کی قسم کیا ہ احکام سرور جنی نے لگائے ہین جو آپ نے فرمائے ہین بادشاہ نے جواب دیا کہ مین نے جھوٹھ نہین کہا لو دیکھ لو یہ کاغذ یہ لکھکر دیدیتے ہین یہ کہکر وہ کاغذ مضراب کو دیا مضراب نے کاغذ کو لیکر پڑھا اور کہا کہ میرا یہ منشا نہ تھا کہ خدانخواستہ آپ جھوٹ فرماتے ہین بلکہ یہ منشا تھا کہ شاید آپ میرے تسکین قلب کے لیے فرماتے ہون بادشاہ نے جواب دیا کہ اب تو تمکو یقین ہو گیا مضراب نے کہا کہ بہت بجا ہی اُس کاغذ کے دیکھنے سے کچھ اضطراب ملکہ کا کم ہوا کیونکہ اُسنے اکثر سرور حنی کے احکام کا امتحان کیا تھا سب پورے ہوئے تھے سر مو فرق نہوا تھا جو احکام اُنھون نے لگائے تھے اِس سے اطمینان ہوا اگر یہ کی حالت کم ہوئی بادشاہ نے فرمایا کہ اے مضراب مین نے بہت سے دیو اور پریزاد برائے تلاش سہراب روانہ کیے ہین کہ تلاش کر کے لاؤ یقین ہی کہ وہ خبر لیکر آئین اور چند دیو طرف طلسم کے بھی روانہ کیے ہین کہ تم شاہزادے کی خبر لاؤ جہان تمکو شاہزادہ ملے تم اُسکو اپنے ہمراہ لے آنا اگر وہ نہ آئے تو تم مین سے ایک ہماری طرف برائے خبر آئے اور باقی اُسکے ہمراہ رہین اُنکو انعام کثیر کا امیدوار کیا ہی مین غافل نہین ہون جہانتک ممکن ہوگا مین تلاش مین بہت کوشش کرونگا بلکہ مین نے یہ بھی حکم دیا ہی کہ آج سے نوبت خانہ مین نوبت نہ بجے جبتک شاہزادہ نہ آئے اور شہر مین بھی منادی کرادی ہی کہ کوئی اہل شہر سے بزم عشرت وشادی وغیرہ نہ کرے جبتک خبر شاہزادہ یا خود شاہزادہ نہ آئے بیٹا مجکو بہت بڑا صدمہ ہی یہ جو بادشاہ نے کہا تو مضراب نے کہا کہ سوائے آپ کے اب کون ہی میرا آپ نہ یہ سب تدبیرین کرین گے تو کون کریگا شوہر سے جدا ہوئی ایک زمانہ ہوا آپ کا سہارا تھا یہ یون تباہ کر گئے خیر جو مرضی خدا آپ نے اسوقت یہ خبر سُنا کر خوش کر دیا یقین ہی کہ کچھ نہ کچھ خبر ضرور آئے بادشاہ نے جواب دیا کہ ضرور آئیگی تم اپنے دل کو قابو مین کرو اور اپنی حالت کی طرف دیکھو خدا پر نظر رکھو کہ وہ کیا اپنی قدرت سے ظاہر کرتا ہی شاہزادے سے تو ضرور ملاقات ہوگی اطمینان رکھو اور بامراد ملوگی اِس طور سے جو بادشاہ نے کہا ملکہ کو اطمینان ہوا اول سرور حنی کی تحریر سے دوسرے بادشاہ کے سمجھانے سے بادشاہ نے بیٹی کو سمجھا بجھا کر کھانا کھلایا اور کہا کہ مین ہر روز برائے تلاش دیو و پریزاد کو روانہ کرونگا تم صدمہ نہ کرو ملکہ باپ سے رخصت ہو کر اپنے قصر مین آئی اپنے فرزند کو یاد کر کے رونے لگی اب راوی اِن سب کو تو اِس رنج والم مین مبتلا رکھتا ہی اور دیو و پریزاد کو جو بحکم اخضر پریزاد تلاش کو گئے ہین تلاش مین مصروف رکھتا ہی اور اب حال سہراب ثانی کا تحریر کرتا ہی حال اِن سب کا آیندہ تحریر ہوگا وقت اور موقع پر یہان قلعۂ یاقوت نگار مین تو سب رنج وغم مین مبتلا ہین اخضر پریزاد دیو و پری کو برائے تلاش روانہ کرتا ہی اور اِس انتظار مین ہی کہ خبر شاہزادہ کوئی دیو لیکر آئے اور سرور حنی سے ہر روز یہ سوال ہی کہ اب اِنکی مدت کا زمانہ تمام ہوتا جاتا ہی وہ عرض کرتا ہی کہ انشاء اللہ تعالے بعد چھ ماہ کے شاہزادے سے ملاقات ہوگی بادشاہ دربار سے آکر بیٹھتا ہی بیٹی کو تسکین دیتا ہی اور اُنکی دلجوئی کرتا ہی مضراب سہراب کے لیے رویا کرتی ہی مین اِس داستان کو اِسی مقام پر موقوف رکھتا ہون آیندہ اِسکا حال تحریر کرونگا

اب شمہ حال سہراب ثانی کا تحریر کیا جاتا ہی کہ انپر کیا گذری اور کیونکر

طلسم فتح کیا و دیگر حالات

راوی نازک خیال نے اِس طور سے اِس داستان کو بیان کیا ہی کہ جب سہراب ثانی قصر پر سے اُتر کر اور دیو کو قتل کر کے مرکب پر سوار ہو کر در قلعہ کھول کر طرف صحرا کے راہی ہوئے تھے یہ خیال کیا تھا کہ اگر تم تیز نہین چلتے ہو تو صبح ہو جائیگی جب سب کو معلوم ہو گا تو ضرور برائے تلاش دیو و پریزاد روانہ کیے جائینگے ایسا نہو کہ تمکو ملجائین اور کسی نہ کسی طور سے لیجائین تو بڑی خرابی ہوگی یہ دل مین خیال کر کے مرکب کو گرم عنان کر دیا تھا وہ مرکب بھی خاصہ کا تھا ایسا تیز گام تھا کہ ہوا بھی اُسکا تعاقب نہ کر سکتی تھی بس یہ مرکب کو اُڑائے ہوئے چلے جاتے ہین وہ صحرا کا سناٹا ہوا اور اُلٹا تاریکی شب درندون کا جھاڑیون مین بولنا زہرۂ آب کیے دیتا تھا مگر اُس شیر بیشۂ رستم ثانی کو کچھ خوف نہ تھا اُسی طور سے مرکب اُڑائے ہوئے چلا جاتا تھا کسی مقام پر دم نہ لیتا تھا یہانتک کہ وہ نصف شب اُسی رہروی مین تمام ہوئی مسافر شب اپنی منزل مقرر مین اپنے ہمراہیون کے پہونچا اور آرام پذیر ہوا اور مسافر روز نے اپنا اسباب سفر درست کیا اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا یعنے آفتاب نکلا وہ صبح کا سہانا وقت وہ بوقت سحری کا پھیلنا نسیم صبح دم کا چلنا گلون کا کھلنا طائرون کا اپنے آشیانون سے نکلکر بنائے شجر پر بیٹھکر حمد الٰہی مین زمزمہ سنجی کرنا وہ آفتاب کی شعاعون کا برگہائے اشجار پر پڑنا اور اُسکے سبب سے اُنکا چمکنا یہ ثابت ہوتا تھا کہ لوح زمردی چمک رہی ہی وہ کوسون تک سبزے کا لہلہانا اُسپر وہ اُوس کے قطرون کا مثل گوہر آبدار کے غلطان نظر آنا عجب سماں دکھاتا تھا وہ ہر طرف گلہائے خودرو کا کھل کر مہک دینا کہین پر لالہ کا کھیت کہین کوڑیالہ کھلا ہوا کہین نسرین و نسترن کہین سمین و یاسمن کہین گلاب کا تختہ کہین بیلا و موگرا کہین موتیا کہین کیوڑا کھلا ہوا کسی مقام پر شبو کا تختہ یہ سماں دکھاتا تھا کہ گویا چاندنی کا کھیت ہی کسی سمت بلبلین زمزمے کر رہی تھین پہلوے گل مین کسی طرف فاختہ سرو پر بیٹھی ہوئی صدائے کوکو کر رہی تھی کسی طرف قمریان شمشاد پر یا ہو کا دم بھر رہی تھین طاؤسان صحرا ایک طرف رقص مین مصروف تھے کسی سمت سمندروان کوہسار کی چہچہہ زنی صبح کا جو ہنگام تھا ہر ایک اپنے اپنے عالم مین سرشار تھا وہ آفتاب کا چرخ اخضری پر نکلنا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا گل سرخ چمن مین کھلا ہوا ہی جب کوئی چشمہ یا چقر ملتا تھا اُسمین جو آفتاب نظر آتا تھا اور عکس پڑتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام پانی طلائی ہی شاہزادے کے جو جسم مین ہوا لگی بند قبا کھولدیے بس وہ آفتاب آسمان حیا حبقرانی و گل گلشن رستم ثانی اُسی صورت سے مرکب اُڑائے ہوئے تماشائے گل و صحرا کرتا ہوا چلا جاتا ہی نہ نان کا خیال ہی نہ نانا کا کہ میری مفارقت مین اُنکا کیا حال ہوا ہوگا ہان خیال ہی تو فتاحی طلسم کا یاد رہائی جد و عم کا اِسی خیال مین غرق چلا جاتا ہی اتفاق سے ایک چشمہ پر گذر ہوا خیال آیا کہ دو گانہ خالق ادا کرلو بس مرکب کو روک لیا اُسکو صحرا مین چھوڑ دیا چشمے پر بیٹھکر وضو کیا نماز خالق ادا کی اپنی فتاحی طلسم کی اپنے خالق سے دعا کی کچھ میوہ وغیرہ تناول کیا چشمے سے پانی پیا اُدھر مرکب بھی سیر و سیراب ہوا بس پھر سوار ہو کر ایک طرف روانہ ہوئے اب دن بخوبی نکل آیا ہی اور اسقدر تیز آئے ہین کہ شہر یاقوت نگار سے سولہ کوس دور ہو گئے ہین مگر مرکب اُڑائے چلے جاتے ہین اب دھوپ کی شدت ہوتی جاتی ہی تمازت آفتاب بڑھتی جاتی ہی مگر کچھ پروا نہین سرگرم رہروی مین مصروف

مین نوبت باینجا رسید کہ آفتاب نے نصف منزل طی کی اور دائرۂ نصف النہار پر آیا خوب دھوپ
کی شدت ہوگئی ہر بن مو سے پسینہ جاری ہوا بسبب شدت دھوپ کے اور تمازت آفتاب
کے ہتھیار جلنے لگے خود بھی اور مرکب بھی از سر تا پا غرق عرق ہوگیا پیاس کے سبب سے
زبان مین کانٹے پڑ گئے مرکب ہانپنے لگا ہوائے گرم کے جھونکے چلنے لگے زمین تپنے لگی جب
جھونکا ہوا کا جسم کو لگا اُسنے جلا دیا زمانہ گرمی کا تھا اور وہ زمانہ کہ جس زمانہ مین چلہ کی گرمی ہوتی
ہی اور ایسے صحرا مین پہونچے تھے کہ جہان کوسون نہ کوئی چشمہ تھا نہ چاہ بلکہ پانی گوہر نایاب
تھا نہ کہین سایہ تھا درخت کا کہ کاش کے کچھ دیر اُسکے سایہ مین دم لیتے وہ زمانہ تھا کہ امرا
درئیس خس خانون مین رہتے تھے یہان اوپر دھوپ پڑ رہی تھی سوائے سنسان میدان کے
کوئی چیز نظر نہ آتی تھی وہ وقت تھا کہ چرند و پرند و درند سب اپنے اپنے آشیانون مین بسبب
شدت دھوپ کے جا کر پوشیدہ ہوئے مگر یہ پروردۂ ناز و نعم اُس صحراے لق و دق مین تنہا گرم
سفر تھا یا آپ تھا یا مرکب تھا یا ان ہمراہ سفر کون تھا اُس صحرا مین آفتاب عالمتاب تھا پیاس کی الگ
شدت گرمی کی الگ زیادتی سوائے یاس و حسرت کے کوئی رکاب مین نہ تھا نہ کوئی خادم نہ
خدمتگار ہان ایک اقبال اُس گوہر بحر صاحبقرانی کا ہمسفر تھا یا آفتاب تمازت آفتاب و شدت
دھوپ سے گل رخسار اُس نونہال رستم ثانی کے کمھلا گئے تھے بسبب حدت دھوپ کے
چہرہ کا یہ عالم تھا کہ کمھلا گیا تھا وہ پروردۂ ناز و نعم کہ جسکے ہمراہ ہزارون پریزاد ہر وقت رہتے
تھے اور ہر مقام پر اپنی آنکھین بچھاتے تھے وہ یون آوارۂ دشت غربت تھا کل ہی کا ذکر تھا
کہ خس خانہ آراستہ تھا ہر طرح کا سامان راحت موجود تھا طعام لذیذ تناول کرنے کو آب سرد
و خنک نوش کرنے کو خادم لے کر حاضر ہوتا تھا یا وہی شاہزادہ ہی کہ صحرا ے ہولناک ہی
اور آپ ہی اور مرکب کوسون بوے عمر و انات کا نشان نہین ہی کوئی ہمصورت نظر نہین آتا ہی انسان و
حیوان کا کیا ذکر ہی سبزہ و شجر تک نہین ہین اسقدر زمین تپ رہی تھی کہ اگر دانا زمین پر گرے
تو بریان ہو جائے شدت عطش جدا گر سنگی علحدہ اُس صحرا مین سوائے ذرۂ ریگ و قرص
آفتاب و لخت جگر کے کوئی دوسری شئے کھانے کی نہین و سوائے خون دل و اشک چشم کے
پانی کا نام تک نہین ہی مگر یہ جری و بہادر اُس سنسان صحرا مین چلا جاتا تھا مرکب کا عجب عالم
تھا کہ ہانپ رہا تھا خود بھی عرق عرق تھا کہ یکایک دور سے کچھ جانور اُڑتے ہوئے نظر آئے
شاہزادے نے خیال کیا کہ جہان یہ جانور اُڑ رہے ہین یہان آبادی ضرور ہی اگر آبادی نہین ہی
تو چشمہ وغیرہ ضرور ہی جانورون کا اُڑنا اِسکی دلیل ہی کہ یا تو آبادی ہی یا چشمہ ہی بس شاہزادے
نے یہ دل مین خیال کر کے مرکب کو اُس سمت کو مہمیز کیا جب کسی قدر قریب پہونچا تو کچھ شجر
صحرائی نظر آئے اب شاہزادے نے خیال کیا اپنے دل مین کہ یہ وقت آگیا رہروی مین
اور وقت بھی بہت گرم ہی دھوپ کی گرمی ہی لو بھی چل رہی ہی تمازت آفتاب بھی بشدت
ہی لہذا چلکر ان درختون کے سایہ مین دم لو جب حدت دھوپ و تمازت آفتاب اور لون
کم ہو گی اُس وقت منزل مقصد کو روانہ ہونگے گو واقف نہین ہین مگر دریافت کرنے
سے منزل مقصود کا پتہ لگا لیگا بس اس خیال مین غرق اُس طرف کو چلا اور جب قریب اُس
مقام کے پہونچا تو دیکھا کہ صحرا نہایت پر فضا ہی ہزارون درخت لگے ہوئے ہین ہوا سرد چل رہی ہی

گو وہ ہوا ابھی سرد نہ تھی مگر سبب یہ تھا کہ یہ خود عرق عرق تھے اُسمین جو ہوا لگی تو سرد معلوم ہوئی بس شاہزادے
کی جان مین جان آئی مرکب کے بھی حواس کسی قدر درست ہوئے اب یہ اُسکو خرامان خرامان
لیچلے آگے جو بڑھے تو اُنھون نے دیکھا کہ ایک چھر آب صاف و شفاف سے بھرا ہوا ہی پانی کو
دیکھتے ہی تاب نہ رہی اُس چھر کے کنارے کچھ گنجان درخت لگے ہوئے ہین اُنکا سایہ اُس
پانی پر ہی اور ایک چھوٹا سا خشتی چبوترہ بھی بنا ہوا ہی یہ سامان دیکھکر اُنھون نے دل مین خیال کیا
کہ یہان تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ سایہ بھی ہی پانی بھی ہی اور سبزہ بھی دوسرے پانی کو دیکھکر بیتاب بھی
ہو گئے تھے اور مرکب بھی بس یہ خیال کرکے مرکب سے اُترے پہلے اُسکو چند قدم ٹہلایا کہ اُسکا
بھی پسینہ خشک ہوا اور اپنا بھی بس اُسپر سے زین پوش اُتار کر سایہ مین چبوترے پر بچھایا مرکب
کو چھوڑ دیا کہ اُسنے جاکر چشمہ سے پانی پیا اور چرامین مصروف ہوا اُنھون نے پہلے پانی سے مُنھ
دھویا اُسکے بعد پانی پیا اور شکر خالق ارض وسما بجا لائے اور آکر اُس چبوترے پر زین پوش بچھا کر
ایک درخت کے تنہ کو تکیہ بنا کر بیٹھے ذرا راحت جو ملی اور ہوا جو جسم کو لگی اور پانی کی تری محسوس
ہوئی آنکھ لگ گئی اول تو دو پہر رات کے جاگے ہوئے تھے دوسرے دوپہر دن رہ دی مین
کٹا تیسرے اُس صحرائے ہولناک کی صعوبت اُٹھائی تھی سو گئے راحت کیا چیز ہی گو وہ راحت نہ
تھی جو کہ مکان پر تھی مگر اُس صعوبت کے بعد جو ملی اُسکو غنیمت خیال کیا راوی نے بیان کیا ہے
کہ یہ تو سو رہے ہین اور مرکب خوشی خوشی چرامین مصروف ہی اُس چھر اور درختون کے قریب
ایک شیر ببر بہت خونخوار رہتا تھا اُسی کے سبب سے یہ مقام ویران تھا جو کوئی آیا اُسنے اُسکو
ہلاک کیا راستہ بند ہو گیا تھا مسافر پہونچ نہین سکتا تھا جو اجل رسیدہ پہونچا اُسکا لقمہ ہوا گویا وہان
اجل مین پہونچا اُس صحرا مین کیا پہونچا ایسا دبردست شیر تھا کہ دیو وغیرہ اُس سے عاجز تھے وہ
چوٹ نہ کھاتا تھا وہ اُسوقت کچھار مین بیٹھا ہوا تھا اور کئی دن سے اُسکو شکار بھی نہ ملا تھا گرسنہ
بھی تھا کہ اُسکے دماغ مین جو بوے حیوان وانسان پہونچی ایک مرتبہ تڑپ کر اُس کچھار سے نکلا اور
بو پر چلا اور بڑی خوشی خوشی اُس طرف کو آیا جب اُسکو مرکب نظر آیا ایک مرتبہ ڈکارا مرکب
نے جو شیر کی صدا سُنی سر اُٹھا کر دیکھا اُسکی بھی نگاہ شیر پر پڑی شیر اُدھر سے اُسکی طرف چلا یہ
مرکب اصیل تھا شیر کو دیکھکر سبزہ سے مُنھ اُٹھا کر شاہزادے کے قریب آیا اور ہنہنایا کہ راکب
میرا خبردار ہو جائے شاہزادہ سو رہا تھا وہ کیا خبردار ہوتا شیر چلا آتا ہی جب مرکب نے دیکھا
کہ میرا راکب نہین ہوشیار ہوا اور شیر چلا آتا ہی بس اپنا مُنھ شاہزادے کے قدمون پر ملنے لگا
مُنھ جو ملا ایک مرتبہ شاہزادے کی آنکھ کھل گئی سر اُٹھا کر دیکھا کہ کون ہی کہ اُسنے مجکو جگا دیا دیکھا کہ
مرکب پاسمتی کھڑا ہوا ہی اُسنے جگایا ہی اُسکی طرف بنگاہ قہر دیکھا اور کہا کہ تو بہت بدتمیز ہو گیا ہی اگر
اب ایسی حرکت کریگا تو سزا پائیگا چونکہ مرکب اصیل تھا اپنے مالک کا خیرخواہ اُسنے سر اُٹھا کر
شاہزادے کی طرف دیکھا اور پھر مُنھ کو طرف صحرا کے پھیرا کہ جدھر سے شیر آتا تھا گویا اشارہ
کیا شاہزادہ نیند مین تھا کچھ خیال نہ کیا پھر آنکھین بند کرلین اُدھر وہ شیر بہت قریب آگیا ایسا
کہ اگر دو جستین کرے تو مارلے جب مرکب نے دیکھا کہ شاہزادے نے میری طرف دیکھکر اور
میرے اشارے کو نہ سمجھکر آنکھین بند کرلین اور قضا سر پر آگئی ٹاپین زمین پر مارنے لگا اور
ہنہنانے لگا شاہزادے کو بہت غصہ آیا کہ جانوری بھی ذات کیا بدذات ہوتی ہی سونا دشوار

کیا ہی بھلا کر آنکھ کھولدی دیکھا کہ مرکب زمین پر ٹاپین مار رہا ہی اور کبھی میری طرف دیکھتا ہی اور
کبھی صحراے ہولناک کی طرف دیکھتا ہی اتبو اِنکو خیال ہوا کہ کوئی نہ کوئی امر ضرور ہی جو مرکب اسقدر
بیقرار ہی اور نہایت بیقرار ہوکر ٹاپین مار رہا ہی اُٹھ بیٹھے اور طرف صحرا کے دیکھا کیا نظر پڑا کہ
ایک شیر زیان اِس طرف کو چلا آتا ہی اب اِنکو ثابت ہوا کہ اسی شیر کو دیکھکر مرکب نے یہ حرکت
کی تھی حیوان ہی اور بے زبان کچھ کہہ نہ سکا اِس طور سے ہوشیار کیا خدا نے ہر ایک کو اُسکی قدر و
منزلت کے موافق عقل دی ہی حیوان کو حیوان کے موافق انسان کو انسان کے موافق خوب
بچایا ورنہ یہ شیر مجکو بھی ہلاک کرتا اور اِسکو بھی بس یہ سوچکر مرکب کی یال پکڑکر اپنے پشت کی طرف
کیا کیونکہ وہی زد پر تھا اُدھر شیر نے دیکھا کہ اب جو جست کرونگا تو شکار پر قابض ہونگا بس
جست کی اور قریب شاہزادہ اُترا وہ شیر بیشۂ شجاعت اُسی طور سے بیٹھا رہا زمین پر قائم ہوتے کے
ساتھی شیر نے شاہزادے پر طمانچہ مارا جیسے ہی اُسکا پنجہ قریب آیا اِس شیر افگن نے اپنا ہاتھ
بڑھاکر اُسکی کلائی پکڑلی شیر نے غصہ مین آکر جھٹکا دیا کلائی نہ چھوٹی اِسکو اور غصہ آیا دوسرا پنجہ
اُٹھاکر پھر شاہزادے پر مارا شاہزادے نے بائین ہاتھ سے دوسری کلائی بھی اُسکی پکڑلی اور ایک
مرتبہ دونون کلائیان اُسکی بائین ہاتھ سے مضبوط پکڑکر ایک طمانچہ جو مارا سر شیر کا چنبر گردن سے
اُڑ گیا خون بہنے لگا شاہزادے نے ہاتھ سے کلائیان چھوڑ دین وہ شیر زمین پر گرا اور تڑپنے لگا تھوڑی
دیر مین تڑپ کر مر گیا اور سرد ہو گیا اُنھون نے شکر خدا کیا مرکب کی پشت و پیشانی پر ہاتھ پھیرا اب
جو خیال کیا تو دیکھا کہ دوپہر ڈھل گئی ہی وہ تیزی اور حدت دھوپ کی بھی کم ہی اور ہوا کی بھی آفتاب
نصف النہار سے تجاوز کر گیا ہی وقت نماز ظہرین کا ہی نماز ظہر اور عصر مین بھی فرق ہی بس اُٹھے
چشمے سے وضو کیا نماز ظہرین ادا کی اور دو رکعت نماز شکر یہ پڑھی اُسکے بعد چشمے سے پانی پیا
مرکب پر زین پوش اپنے ہاتھ سے کسا سوار ہوکر ایک طرف کو چلے کوئی کوس دو کوس آئے
ہونگے کہ ایک درۂ پہاڑ نظر آیا اِنھون نے دیکھا کہ سوائے اُس درۂ کوہ کے راستہ نہین ہی بس
اُسی طرف کو چلے جب قریب اُسکے پہونچے تو اُنھون نے دیکھا کہ ایک قوی ہیکل دیو درۂ
کوہ کے قریب ایک چٹان پر پتھر کی بیٹھا ہوا ہی اور سامنے اُسکے آگ سولگ رہی ہی شراب و
کباب رکھے ہوئے ہین اور نیچین و کاردیھی ہی اور سامنے اُسکے ایک پریزاد طوق و سلاسل
مین گرفتار بیٹھا ہوا رو رہا ہے وہ دیو اُس پریزاد کو اُن سیخون سے تکلیف دے رہا ہی پہلو مین اُسکے
زانو پر ایک پری گلنار جوڑا پہنے ہوئے بیٹھی ہی ایسی خوبصورت ہی کہ اُسکے نور جمال سے وہ
درہ منور ہے ابھی اُسکا سن کوئی تیرہ چودہ برس کا ہی نخل جوانی مین ابھی اچھی طرح ثمر بھی نہین
آئے ہین وہ دیو اُس سے بوسہ و کنار مین مصروف ہی جب یہ قصد کرتا ہی وہ ڈر کر اپنا مُنھ پھیر لیتی
ہی بوسہ نہین دیتی ہی یہ دست گستاخ کو جب اِس قصد سے اُسکے سینہ کی طرف بڑھاتا ہے
کہ اِسکے باغ جوانی سے گل چنون اور نخل قد سے ثمر مراد حاصل کرون وہ برہم ہو کر اُسکا ہاتھ
جھٹک دیتی ہی یہ قہقہہ مار کر ہنستا ہی اور پھر بوتل اُٹھاکر شراب ساغرین اُنڈیل کر اُس پری کے
مُنھ کے پاس لیجاتا ہی اور کہتا ہی کہ اے جان جہان واے سرور قلب ناتوان یہ جام پی جا وہ مُنھ
پھیر لیتی ہی اور ہاتھ سے ہٹا دیتی ہی دیو بخت خود اُس ساغر کو پی جاتا ہی اور اُس پریزادی کی
طرف منھ کرکے کہتا ہی کہ شراب پی لون تو تیرے کباب لگاؤن اور اُسکی گزک بناؤن جب

تیرے کباب بنا کر تجکو کھا لونگا اور تو مر جائیگا تو یہ مجھ سے راضی ہو گی اُسوقت اُسکے ساتھ ہمبستر ہونگا اور اُسکے دہنل سے دل شاد کرونگا جبتک تو زندہ ہی ہرگز ہرگز قبول کریگی یہ کہتا ہی اور درد اُسپر پھینکتا ہی وہ بیچارہ کچھ کہہ نہین سکتا ہی کیونکہ ناچار ہی فلک کی طرف دیکھکر رہجاتا ہی اور ظلم وستم دیو کے سہتا ہی جب نشہ دیو کو ہوتا ہی وہ پھر بقصد بوسہ اُس پری کو گلے سے لگاتا ہی اور کہتا ہی کہ اے جانی اب انکار نہ کرو اپنے وصل سے شاد کرو ایک مدت سے مین تمپر مرتا تھا قابو نہ چلتا تھا آج تم خداوند ابلیس کی عنایت سے مل گئین مین تمہارے شوہر کو بھی پکڑ لایا ہون اب تم یہ امید نہ رکھو کہ مین اُسکو زندہ رکھونگا ضرور قتل کرونگا اور تمسے مراد دلی حاصل کرونگا خواہ بخوشی خواہ بجبر وہ یہ جواب دیتی ہی کہ او کمبخت خیال تو کر کہان مین پری اور کہان تو دیو مین کیونکر تیرے ساتھ ہمبستر ہون تڑپ کر مر جاونگی دوسرے مین مسلمان اور تو کافر اور مین صاحب شوہر کیون اسقدر میرے اوپر ظلم وستم کرتا ہی قہر خدا سے نہین ڈرتا ہی بیکار تو میرے شیشۂ عصمت توڑنیکی فکر کرتا ہی اس سے بہتر تو یہ ہی کہ تو مجکو بھی میرے شوہر کے ساتھ قتل کر تو جس امر کی خواہش رکھتا ہی اور جو تیری مراد ہی وہ کبھی نہ پوری ہو گی مین اپنی جان دونگی جان دینا گوارا ہی مگر تیرا وصل نہین منظور ہی وہ جواب دیتا ہی کہ تو بڑی اپنی بات کی پکی ہی مین تو دن اپنی مراد حاصل کیے ہوئے تجکو آج نہ چھوڑونگا مدت سے تیری جدائی مین تڑپ رہا ہون اور کسی عاشق نے اپنے معشوق کو قتل کیا ہی جو مین تجکو قتل کرون اگر تجکو قتل کرون تو پھر مراد دلی کس سے حاصل کرون یہ کہتا ہی اور بوسہ کا قصد کرتا ہی وہ پری مُنھ پھیر کر اور طرف آسمان کے دیکھکر آنکھون مین آنسو بھر لاکر کہتی ہی کہ ای میرے خدا تو نے مجکو کس آفت مین مبتلا کیا ہی جلد بھیج ملک الموت کو کہ میری روح قبض کرلے تاکہ مین اس کشاکش سے نجات پاؤن یا اپنے کسی بندۂ خاص کو حکم فرما کہ وہ آکر اس موے مونڈی کاٹے دیو کو اسکے اس حرکت کی سزا دے اب اسکے ہاتھ سے میرا پردۂ عصمت سلامت رہتے ہوے نہین معلوم ہوتا ہی ضرور یہ رخنہ اندازی کریگا مین کہانتک اپنے کو بچاونگی یہ دیو مین پری یہ مرد مین عورت مین نے کونسی ایسی خطا کی ہی کہ جسکی مجکو یہ سزا ملی وہ دیو یہ کلمہ اس نازنین کے مُنھ سے سُنکر ہنستا ہی بس ایک مرتبہ نشہ مین آکر اُسنے قصد کیا کہ اب مین اس سے اپنا کام دل حاصل کرون اور خوب زور سے بغل مین دبایا اور بوسہ لینا چاہا کہ اُس پری نے غصہ مین آکر ایک طمانچہ مارا کہ تڑاقہ کی صدا آئی مُنھ پر دیو کے نشان بنگیا وہ پری تڑپ کر بغل سے نکل گئی یہ جو واقعہ ہوا اُس دیو کو غصہ آگیا یہ کہکر کہ معلوم ہوا کہ تو بڑی سرکش ہی خیر پہلے تیرے شوہر کو قتل کرلون اور اُسکے کباب کھالون پھر دیکھونگا کہ تو کیونکر نہین راضی ہوتی ہی اور سرکشی کرتی ہی یہ جبتک زندہ ہی تو اسی طور سے سرکشی کریگی بس یہ کہکر اور سر از بخیر کا پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اس قصد سے کہ اُس پریزاد کو ذبح کرے وہ بیچارہ زمین سے رگڑتا ہوا چلا گیا کہ سکتا تھا وہ پری یہ حال دیکھکر اُسکی منت کرنے لگی کہ پہلے مجکو قتل کر ابھی میرے سامنے میرے شوہر کو نہ قتل کر ارے میرا سب زیور لے لے اور مجکو بھی قتل کر مگر اسکو چھوڑ دے یہ بیچارہ بیقصور ہی اسکی کوئی خطا نہین ہی اُسنے جواب دیا کہ تو جس طرح مجکو جلاتی ہی اور اپنے وصل سے شاد نہین کرتی ہی اور اسکے ساتھ راضی ہی مین بھی اُسی طور سے تجکو جلاونگا اور اسکو ضرور ذبح کرونگا تاکہ تو مجبور ہو کر میرے وصل پر راضی ہو وہ پری یہ سُنکے کوسنے دینے لگی اُدھر وہ بیچارہ بنظر حسرت و یاس اپنی زوجہ کی طرف دیکھتا ہی اور کبھی فلک کی طرف اور کھینچتا ہوا چلا جاتا ہی راوی نے بیان

بیان کیا ہی کہ جب شاہزادے نے دور سے یہ سامان دیکھا تھا تو دل مین خیال کیا کہ اِس
واقعہ کو کسی مقام پر پوشیدہ کھڑے ہوکر دیکھنا چاہیے کہ یہ کیا واقعہ ہی بس آہستہ آہستہ آگے تھے
اور ایک درخت بہت قریب اُس درے کے روبرو دیوے کے بڑا تناور تھا اُسکی آڑ مین کھڑے
ہوگئے تھے مرکب کو اُسی مقام پر چھوڑ دیا تھا سب واقعہ دیکھا یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ پری ہی مع شوہر
کے اس نازنین کو دیو بجبر اُٹھا لایا ہی اور ہمبستر ہونا چاہتا ہی وہ راضی نہین ہوتی ہی اور اُسکے شوہر
کو بھی پکڑ لایا ہی اُسکے قتل کا قصد رکھتا ہی یہ دیو ابلیس پرست ہی اور یہ دونون خدا پرست بس
جب اُسنے اُس پریزاد کو کھینچا اور وہ ناچار و مجبور اپنے بخت سیاہ کے ہاتھون سے دل ریجور کھینچتا ہوا
چلا وہ پری تڑپنے لگی شاہزادے کو اِن دونون کے حال پر رحم آگیا اور دیو پر بہت غصہ آیا اور
ایک مرتبہ درخت کی آڑ سے نکل کر نعرہ کیا کہ او کمبخت نامرد یہ کیا حرکت کرتا ہی دست خود را نگہدار
مین تیرا ملک الموت آپہونچا یہ کیا حرکت نازیبا ہی تو دیو جو ہی تو اِس بیچارے پر اور اِس بیچاری
پر ظلم کرتا ہی یہ بھی کوئی طریقہ ہی کہ وہ صاحب شوہر ہی کیونکر راضی ہو جائے اُسپر یہ ستم کہ اُسکے شوہر کو
اُسکے روبرو قتل کرکے اُسکے ساتھ ہمبستر ہونے کا قصد رکھتا ہی چھوڑ دے ورنہ وہ سزا دونگا کہ تمام
عمر یاد کریگا منم سہراب ثانی پسر رستم ثانی او کافر خاسر بس خیر اِسی مین ہی کہ اِن دونون
کو چھوڑ دے اور میرے روبرو ہاتھ باندھکر حاضر ہو شیطان پر لعنت کر خداوند کریم کو سجدہ کر منم کشندۂ
دیو ہامان سیاہ بخت یہ جو صدا دیو کے کان مین آئی اور اُس پریزاد و پری نے بھی سنی تو دیو نے
گھبراکر دیکھا کہ یہ کون ہی جو اِن کلمات سے مجکو خوف دلاتا ہی اُس پریزاد و پری نے بھی دیکھا
اِن سب کو کیا نظر آیا کہ پشت درخت سے ایک آفتاب طالع ہوا کہ تمام صحرا روشن و منور ہو گیا
دیکھا کہ ایک آدم زاد کم سن تاج شہریاری سر پر رکھے ہوئے زرہ یاقوت کی کڑیون کی پہنے
ہوئے تیغ حمائل کیے ہوئے موزے پا ؤن مین زلفین دوش پر پڑی ہوئین یہ نعرے کرتا ہوا
چلا آتا ہی چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہی وہ پری اور پریزاد تو دیکھکر مثل آئینہ حیران ہو کر رہگئے
کہ یا الٰہی یہ کوئی فرشتہ ہی یا بشر رنج پر ایسا نور ہی کہ نگاہ نہین کام کرتی ہی عقل سے معلوم ہوتا ہی
کہ کوئی شاہزادہ ہی اِس طرف شکار کھیلتا ہوا آیا ہی ہمپر جو یہ ظلم و ستم دیکھا تاب نہ رہی کمک کرنے کو
موجود ہی بھلا یہ کیا اِس دیو سے مقابلہ کریگا افسوس یہ جوان مفت ہمارے سبب سے ضائع ہوگا
جب اِسکے ماں باپ کو اِسکے مرنے کی خبر ہوگی وہ تو جیتے جی مر جائینگے ایسے بشر کہین پیدا ہوتے
ہین اُس پری نے اپنے دل مین یہ خیال کرکے کہ اِسکو منع کرون کہ کیون یہ ہمارے لیے اپنی
جوانی برباد کرے پکارکر کہا کہ اے شہریار آپ کیون یہان تشریف لائے چلے جائیے یہ بڑا
ظالم ہی جب ہم دو اِس سے سر نہو سکے تو آپ تو ابھی کم سن ہین اِس ظالم سے عہدہ برا نہو سکینگے
مفت جوانی برباد ہوگی شاہزادے نے کچھ جواب نہ دیا اُسی طرح برہم تیوری پر بل پڑے ہوئے
یہ معلوم ہوتا تھا کہ **حمزہ صاحبقران** کو غیظ آگیا ہی سراپا غصہ کی تصویر بنے ہوئے اُس دیو کیطرف
چلے آتے تھے اور بار بار یہی نعرہ تھا کہ مین آپہونچا ہون خبردار اب اِس پریزاد پر ظلم نہ کرنا
تو بڑا ظالم ہی اُس دیو نے جو شاہزادے کو دیکھا تو حسن و جمال دیکھکر ہوش جاتے رہے رعب
شاہی سے ہاتھ کانپ گیا بس زنجیر کا سرا چھوٹ گیا وہ پریزاد و پری تو افسوس کرنے لگے
جوانی پر شاہزادے کی اور اُس دیو نے شاہزادے کو دیکھکر کہا کہ بعد مدت کے آج خداوند

ابلیس نے ایک لقمہ چرب عنایت فرمایا مدت سے آدم زاد کا گوشت نہین کھایا تھا بہت نمکین ہوتا ہی اب خوب مزا ملیگا کہ مین اس گوشت کے کباب لگا کر کھاؤنگا اور شرابخواری کرونگا اُسی نشے مین اپنی معشوقہ سے وصل حاصل کرونگا کیا شکریہ خداوندا ابلیس کا ادا کردن ای آدم زاد میرے پاس جلد آ ذیر نہ کر اگر اپنی زندگی کا خواستگار ہی تو میری ساقی گری کر تو شراب پلا اور یہ پری میرے ساتھ ہمبستر ہو تو کیا مزا ملے شاہزادے نے جوابدیا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی بس خیر اسی مین ہی کہ ان دونون کو چھوڑدے اور میری غلامی کر خدا کو سجدہ کر شیطان پر لعنت کر اُسنے جواب دیا کہ چہ خوش آپ تو خوب آئے مین بڑی محنت سے تو اس پری کو لایا ہون تیرے کہنے سے بدون وصل حاصل کیے ہوئے چھوڑ دین آپ کیا اچھے آئے ابتو تیرا قتل مجھپر لازم ہوا کہ ایک تو تو خداوند کو برا کہتا ہی دوسرے خدا پرست ہی تیسرے میرے حریف کا طرفدار ہی بس تیرے گوشت کے کباب ضرور لگا کر کھاؤنگا بلکہ اگر تو استدعا مہربانی کرے کہ مین منھ کھولتا ہون تو میرے منھ مین کود پڑے تو کیا تیرا احسان ہو یہ تو مجکو معلوم ہوگیا کہ تیری قضا تجکو یہان لائی ہی شاہزادے نے جوابدیا کہ بس زیادہ نہ بک جو ہم کہتے ہین اُسپر عمل کر دیو نے جواب دیا کہ تو یون نہ مانے گا اپنے کو بہت زبردست خیال کرتا ہی شاہزادے نے جوابدیا کہ ضرور میرے روبرو تیری کیا اصل ہی جبکہ مین نے دیو ہامان ایسے زبردست دیو کو جو کہ عفریت ثانی مشہور تھا اُسکو تو مین نے چورنگ کیا تو تو اُسکے روبرو ایک پشہ ہی میرے ہاتھ سے اب بچکر جاتا کہان ہے اُسنے کہا کہ کیا تو ہی قاتل ہی دیو ہامان کا جواب دیا کہ ہان وہ بولا کہ تو مذاق کرتا ہی بھلا تو نے ان ہاتھ پانون پر کیسا اسکو قتل کیا ہوگا وہ تو شاہ دیوان قاف تھا کسی اور نے قتل کیا ہوگا تو میرے ڈرانے کے لیے کہتا ہے مین ڈرنے والا نہین ہون یہ کہکر اپنے مقام پر سے اُٹھا اور کہا کہ تو کیون زیادہ تکلیف کر مین خود تجکو اُٹھا کر کھائے لیتا ہون وہ کیا اُٹھا کہ گویا قیامت اُٹھی یہ معلوم ہوا کہ ایک سیاہ پہاڑ ہی کہ سامنے حائل ہوگیا شاہزادہ بھی قریب آگیا تھا بس اُسنے اپنا ہاتھ بڑھایا کہ مین شاہزادے کی کمر زنجیر پکڑ کر اُٹھا کر کھا جاؤن جیسے ہی اُسکا دست ناپاک قریب شاہزادے کے آیا اِس بہادر نے اپنا دست دنجہ دیو کش دراز کرکے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اِس قوت سے کہ پانچون اُنگلیان اُسنے گوشت مین در آئین خون اُسکی کلائی سے جاری ہوا اُسکو تکلیف جو ہوئی اُسنے تڑپ کر آنکھ کھولدی کیونکہ آنکھین بند کیے ہوئے تھا اور کہا کہ او آدم زاد تو بڑا صاحب طاقت ہی اچھا میری کلائی چھوڑ دے تیری مرضی مین سمجھ گیا کہ تو یہ چاہتا ہی کہ مین تجکو اِس طور سے نہ کھاؤن بلکہ تیرے کباب لگا کر کھاؤن خیر اِسی طور سے کھاؤنگا دیو خفا ہو شاہزادے نے کہا کہ اگر مجھ مین طاقت ہو تو اپنی کلائی میرے ہاتھ سے چھوڑا لے یہ جو اُسنے سنا زور کرنے لگا اب جو جو زور کرتا ہی وہ وہ کلائی زخمی ہوتی جاتی ہی ایک مرتبہ اُسنے خوب زور سے جھٹکا دیا اُسپر بھی کلائی نہ چھوٹی بس شاہزادے نے جو جھٹکا دیا منھ کے بھل آرہا شاہزادے نے کلائی چھوڑ کر شاخ سر پکڑ لی اور قصد کیا کہ اسکو اُٹھا کر زمین پر مارون کہ نقش زمین ہو جائے کلائی جو چھوٹی ذرا دیو مین دم آیا اب زور کرتا ہی کہ شاخ بھی چھوٹ جائے اُدھر شاہزادے نے زور کیا شاخ سر ٹوٹ گئی خون بہنے لگا دیو یہ کہکر چلانے لگا کہ یہ آدم زاد بہت پر قوت ہی مین اِس سے زور نہ کرونگا یہ کہتا ہی اور خون چلو مین لیکر پی جاتا ہی بس اُسنے قصد کیا کہ بھاگ جاؤن شاہزادے نے جو اُسکے تیور بدلے پائے اور دل مین خیال کیا کہ شکار ہاتھ سے جاتا ہی بس

یہ جھپٹ کر اُسکی کمر سے لپٹ گئے اب اُس دیو نے دیکھا کہ رہائی غیر ممکن ہی وہ بھی کشتی لڑنے
لگا اُدھر وہ پری اور پریزاد حیران ہین کہ کیا قوت خداداد ہی کہ اِس شاہزادے نے اتنے
بڑے دیو کو یون عاجز کیا شاخ تو ڑڈالی اب کشتی لڑ رہا ہی خداوند کریم نے ہماری کمک کی
اور اِس بہادر کو اپنی قدرت سے یہان پہونچا دیا کہ مرنے سے جان بچی اور میری زوجہ کا شیشہ
عصمت اِسکے سنگ ظلم سے محفوظ رہا اور اُسکی بھی جان بچی اُدھر وہ پری یہ اپنے دل مین کہہ
رہی ہی کہ کیا قدرت خدا کی ہی کہ کیا اُسنے عین وقت پر اِس بہادر کو بھیجا کہ میرے شوہر کی بھی
جان بچی اور میری بھی جان اُسکے ہاتھ سے چھوٹی اور پردۂ عصمت وعفت مین رخنہ نہوا یہ دونون
تو یہ خیال کر رہے ہین اُدھر شاہزادے نے اُس دیو کو تھوڑی ہی دیر مین کشتی مین زیر کیا
کولہ پر لاد کر زمین پر پچھاڑ دیا کہ وہ چارون شانے چت گرا یہ معلوم ہوا کہ آسمان زمین پر پھٹ پڑا
یا پہاڑ گرا دھما کا ہوا کہ تمام صحرا ہل گیا یہ فوراً جست کر کے اُسکی چھاتی پر سوار ہوئے اُسنے قصد
اُٹھنے کا کیا اِنھون نے رانون مین مضبوط دبا لیا تھا اور کہا کہ کیا کہتا ہی شناخت مین پروردگار
عالم کی اُسنے کہا کہ ہزار ہزار جانین میری خداوند ابلیس کے اوپر نثار ہین اور کلمہ سخت شان
مین شہزادہ کے کہے بس یہ سنتے ہی سہراب ثانی کو غصہ آگیا ایک طمانچہ اِس زور سے مارا کہ مُنھ اُسکا پھر گیا
دانت ٹوٹ گئے خون مُنھ سے جاری ہوا بس ایک ہاتھ زیر ذقن رکھا اور دوسرا
ہاتھ پس سر رکھکر جو جھٹکا دیا اُسکا سر دھڑ پر سے کھبنچکر زمین پر پھینکدیا بس سینے پر سے اُسی حالت
غیظ مین اُٹھے ابھی وہ تڑپ رہا تھا کہ ایک پاؤن گرا اپنے پاؤن سے دبایا اور دوسرے کو
دونون ہاتھون سے پکڑ کر جو زور کیا پہلے زور مین تا بہ ناف دوسرے مین تا بہ سینہ تیسرے
مین مثل کریاس کہنہ کے چیر کر پھینکدیا ہر در و دیوار شجر و حجر زمین و آسمان سے صدائے تحسین
و آفرین بلند ہوئی شاہزادے نے اُسکو قتل کر کے اور جوش شجاعت مین جھوم کر جگر سے طنطنۂ
اللہ اکبر کھینچا کہ تمام صحرا گونج گیا یہ قوت و طاقت دیکھکر وہ پری تو دوڑ کر قدمون پر گر پڑی اور
اپنی آنکھین قدم شاہزادے سے ملنے لگی اور عرض کرنے لگی کہ آپ نے میری آبرو و جان اور
میرے شوہر کی جان بچائی خدا آپکی مراد دلی بر لائے اور آپ کو نظر بد سے بچائے یہ تو فرمائیے
کہ آپ کون ہین جو ہم غریبون کی آپ نے کمک فرمائی اور ہماری جان بچائی ورنہ یہ کمبخت
ضرور میرے شوہر کو قتل کرتا اور میری آبرو لیتا شاہزادے نے اُسکا سر قدم سر سے اُٹھا کر کہا
کہ کیا تو دیوانی ہو گئی ہی کہ میرے قدمون پر گری پڑتی ہی ارے ٹھہر جا مین تیرے شوہر کو قید بلا
سے رہا کرون وہ بیچارہ گرانی طوق و زنجیر سے ہلاک ہوا جاتا ہی اُسکی خبر تو لینے دے یہ کہکر
اُس پریزاد کے قریب آئے اپنے ہاتھ سے اُسکے گلے کا طوق ہاتھون کی ہتھکڑیان پیرون
کی بیڑیان توڑ کر مثل تار عنکبوت کے اُسکے جسم سے جدا کیا اور اُسکو قید سے رہا کیا وہ پہلے سے
دعائین دے رہا تھا اور تعریف کر رہا تھا بس جیسے ہی یہ رہا ہوا دوڑ کر قدم پر گر پڑا اور آنکھین
ملنے لگا اور کہنے لگا کہ آپ کے سبب سے دوبارہ زندگی پائی پھر حیات تازہ ملی ورنہ یہ حرام زادہ
مجکو قتل کرتا اور میری زوجہ کی آبرو لیتا شاہزادے نے اُسکے سر کو اُٹھا کر سینے سے لگایا اور فرمایا
کہ ای بھائی یہ تم کیا کہتے ہو اُس خداوند کریم کا شکر یہ ادا کرو کہ جسنے تمھاری جان بچائی اور مجکو اِس
مقام پر عین وقت پر پہونچا دیا تمھاری قضا نہ تھی کہ وہ حرام زادہ میرے ہاتھ سے مارا گیا مین

کس قابل ہون کہ کسی کو زندہ کرونگا یہ کلمہ کفر ہی اب کبھی زبان پر نہ لانا مین اُسکا ایک بندۂ ذلیل ہون
یہ سب اُسکی عنایت ہی اب تم اپنے حال اور اپنے نام سے مجکو آگاہ کرو اور یہ بیان کرو کہ یہ کیا واقعہ
تھا اُسنے دست ادب جوڑکر عرض کیا کہ آپ میرے ہمراہ میرے غریب خانہ پر تشریف لیجیے
اپنے قدم مبارک کے نور سے میرے کلبہ تاریک کو روشن فرمائیے اور جو نان ونمک مجھ غریب
ہو نوش فرمائیے اور میرے حال کو سماعت فرمائیے شاہزادے نے جواب دیا کہ ہر امر وقت پر
موقوف ہوتا ہی ابھی اِس امر کا وقت نہین آیا ہی مین ایک اشد ضرورت سے جاتا تھا تمھارا
یہ حال دیکھا ترس تمھارے حال پر آیا دوسرے خدا نے اُسکی قضا میرے ہاتھ سے مقدر کی
تھی کیون نہ اِدھر آتا بس مین تمھاری دعوت کو رد نہین کرتا ہون جب اپنے کام سے فراغت
کرکے واپس آؤنگا تو ضرور تمھارا مہمان ہونگا اگر ابھی مہمان ہون تو عرصہ ہوگا میرے کام مین
زیادہ عرصہ ہونا باعث میری ہلاکت کا ہی کیونکہ مین یہ قسم کھا چکا ہون کہ جبتک اِس کام کو نہ کرلونگا
مجھپر دہنے ہاتھ کا کھانا حرام ہی بس مین کیونکر تمھارے ہمراہ چل سکتا ہون دوسرے یہ امر اور بہت
برا ہی کہ اگر مین عرصہ کرونگا تو میرے عرصہ کرنے سے چند بندگان خدا کی ہلاکت کا خوف ہے
بس مین اُنکی ہلاکت کا سبب ہونگا ہان تم اپنے نام ونشان سے آگاہ کرو مین ضرور آؤنگا
اُس پریزاد نے کہا کہ اچھا آپ اپنے اسم گرامی نام نامی سے اور اپنے دولت خانہ کے پتہ
سے اِس خاکسار کو آگاہ فرمائیے شاہزادے نے جواب دیا کہ یہ امر بھی ناممکن ہے اور نہ مین
اپنے نام سے اُسوقت تک کسی کو آگاہ کرونگا کہ جبتک مین اپنے مقصد سے کامیاب نہ
ہولونگا اور مراد دلی سے فیضیاب نہونگا نہ نشان سے آگاہ کرونگا اسمین ایک مصلحت ہی تم
زیادہ مصر نہو اور دیر نہ کرو اپنے نام ونشان سے آگاہ کرو اور اپنے مقام کی راہ لو میری منزل
کھوٹی ہوتی ہی لاکھ لاکھ اُس پریزاد نے کہا مگر شاہزادے نے جانے کا اقرار نہ کیا اور نہ نام
سے آگاہ کیا اور یہی جواب دیا کہ جب واپس آؤنگا تو تمھارا مہمان بھی ہونگا اور اپنے نام سے
بھی آگاہ کرونگا آخر وہ مجبور ہوگیا اور کہا کہ یہ میرا مقدر شاہزادے نے کہا کہ تم آزردہ نہو مین تمسے
اقرار کرتا ہون اور قسم کھاتا ہون کہ ضرور آؤنگا لے تم جلد بیان کرو عرصہ ہوتا ہی تب اُسنے کہا کہ
اِس غلام کو صدف پریزاد کہتے ہین اور یہ جو آپکی کنیز ہی اسکا نام گلشن پری ہی اِس درۂ کوہ سے
پانچ فرسخ ایک جزیرہ ہی کہ اُسکا جزیرہ ارغوان نام ہی مین وہان کا حاکم ہون اور ناظم
ہون میرا جزیرہ کوسون تک مشہور ہی جہان سے حضور دریافت فرمائینگے پتہ چل جائیگا اور
یہ جو واقعہ حضور نے ملاحظہ فرمایا یہ اِس طور سے ہی کہ جبکہ میری زوجہ کی میرے ساتھ شادی نہوئی
تھی یہ ناکتخدا تھی اُسی زمانہ مین یہ دیو جسکو حضور نے قتل کیا ہی اور اِسکا نام دیو دراز قد ہی یہ دیو میری زوجہ پر
عاشق ہوگیا تھا اور چاہتا تھا کہ مین لیجاؤن چونکہ ہم اور یہ چچا زاد بہن بھائی بھی تھے اور میرا باپ
صاحب لشکر تھا میرے چچا ہمیشہ میرے باپ کے ہمراہ رہتے تھے اِس سبب سے موقع نہ ملتا تھا
ناچار تھا خون جگر پیکر رہجاتا تھا شاہزادے نے فرمایا کہ تمھارے باپ اور چچا کا کیا نام تھا اور
کیا تمھارے باپ بادشاہ تھے اور صاحب لشکر صدف پریزاد نے عرض کیا کہ جی ہان
جزیرہ مذکور کے حاکم تھے دو لاکھ دیو وپری اُنکے لشکر مین تھے اور ہر ایک زبردست تھا
اور خود بھی والد بزرگوار شجاعان روزگار سے تھے بڑے بڑے شاہان قاف نے اُس

جزیرے پر لشکر کشی کی مگر آپ کے اقبال سے سوائے شکست کے کبھی فتح نہ پائی اِس کمبخت دیو دراز قد نے کیا کوئی دقیقہ فروگذاشت کیا ہو مگر بفضل خدا ہمیشہ شامل حال رہا کہ یہ ہمیشہ شکست کھا کر بھاگا حضور میرے والد بزرگوار کا نام شمشاد پریزاد تھا اور عم بزرگوار کو میرے عنقاے پریزاد کہتے تھے سب ہمیشہ سے خداپرست رہے ابھی تک ہمارے خاندان مین کوئی کافر نہین ہوا حضور اِس دیو دراز قد کا باپ بہت مرد پرہیزگار اور دیندار تھا اور بہت بہادر تھا میرے باپ کے لشکر کا سپہ سالار تھا یہ اُسکا فرزند کافر ہوا اِسکا قصہ یون ہو کہ جب یہ پیدا ہوا تو اسکے باپ نے اُسی دن انتقال کیا اول تو یہ نحوست ظاہر ہوئی مگر اِسکی پرورش سرکار شاہی سے کی گئی جب یہ کوئی چار برس کا ہوا ماں اِسکی مرگئی وہ بھی بہت مومنہ تھی بس اب یہ اکیلا رہگیا اِسکا ایک چچا تھا کہ وہ اُسکو لیگیا اپنے مکان پر بس اِسکا کوئی سرپرست تو تھا نہین جو یہ آوارہ نہوتا آوارہ ہوگیا اور اِسکو ابلیس پرستون سے صحبت رہی ابلیس پرست ہوگیا اِسکا چچا بھی ابلیس پرست تھا وہ یہان کا باشندہ نہ تھا اور نہ ہمکو اُسکے کافر ہونے کی خبر تھی نہ اِسکی بس کبھی کبھی ہمارے جزیرے مین آیا کرتا تھا ایک دن یہ جو آیا تو میری زوجہ یعنے گلشن پری کو کہ یہ اسوقت کم سن تھی اور شادی بھی نہین ہوئی تھی برائے سیر باغ گلشن تھین دیکھکر عاشق ہوگیا پہلے تو اِس دیو نے انتظار کیا کہ جوان ہولے تو پھر درخواست کرون جب یہ سن تمیز کو پہونچی اُسکو معلوم ہوا اُسنے بڑے چچا سے درخواست کی اول تو یہ ملازم کا لڑکا تھا دوسرے اطوار بھی درست نہ تھے تیسرے یہ قوم دیو سے ہم قوم پریزاد سے زمین و آسمان کا فرق چوتھے ہمارے خاندان کا یہ طریقہ تھا کہ آپس مین شادی کرتے تھے اور اب بھی کرتے ہین کس طور سے منظور نہ کیا گیا اِسکو جو ابدیا گیا اِسکو بہت ناگوار ہوا اب یہ اِس فکر مین رہا کہ کسی صورت سے نکال لیجاؤن مگر بسبب والد بزرگوار کے قابو نہ چلا بس وہ کئی مرتبہ لشکر لایا مقابلہ ہوا شکست کھائی اب ظاہر ہوا کہ یہ ابلیس پرست بھی ہو اتو اور زیادہ کراہیت ہوئی یہ تو اُسدن سے وقت و موقع کا منتظر تھا کہ اُسی زمانہ مین عم بزرگوار علیل ہوئے اور جب وقت انتقال قریب ہوا تو میرے والد سے وصیت فرمائی کہ اے برادر تم صاحب حکومت ہو اور مین ہمیشہ تمھارے ساتھ رہا یہ جو لڑکی میری ہو تمھاری خوردہو اِسکا بہت خیال رکھنا اور سوائے اِسکے کوئی میرے اولاد بھی نہین ہو اور اِس امر کا خیال رہے کہ اِسکی شادی ایسے مقام پر کرنا کہ جہان اُس حرام زادے دیو دراز قد کا دسترس نہو ورنہ خرابی ہوگی بلکہ میری یہ مرضی ہو کہ تم میرے شاہزادے اور خداوندزادے یعنے صدف پریزاد کی کنیزی مین دیدو تو بہتر ہوگا اور اُسکا قابو نہوگا والد نے کہا کہ جو تمنے کہا ہو مجکو بسر و چشم قبول ہو یہ میرے سر کا تاج ہو آنکھون کا نور ہو بس اُنھون نے انتقال کیا اُنکا صدمہ والد کو بہت ہوا بعد فراغت امور تعزیت سال بھر کے بعد میرا عقد کر دیا بس ہم اور یہ دونون بعیش عشرت بسر کرنے لگے جب اِس حرام زادے کو خبر ہوئی لشکر لیکر پھر آیا اور مقابلہ ہوا شکست کھا کر بھاگا مگر اپنی حرکت سے باز نہین آتا ہو بعد چند سال کے والد نے بھی انتقال کیا اب مین حاکم ہوا اِسکو جو معلوم ہوا یہ پھر لشکر لیکر آیا مگر بفضل خدا سے شکست کھائی اب جو شکست کھائی تو اِسنے لشکر کشی موقوف کی اور وقت کا منتظر رہا کہ غافل پاؤن تو لیجاؤن ہم بہت فکر رکھتے تھے تھوڑے عرصے سے کچھ اِسکی خبر

نہ معلوم ہوئی کہ کہان ہی جب یہ مجکو معلوم ہوا کہ مفقود الخبر ہو گیا ہی مجکو بھی اطمینان ہو گیا مین نے
بھی فکر کرنا چھوڑ دی اب اتفاق سے آج شب کو ہم زن وشوہر بالاے قصر تنہا سو رہے
تھے کوئی سواے ہم دونون کے نہ تھا جو کہ شب ماہ بھی دو پہر رات بیدار رہے اب جو سوئے
تو غافل ہو گئے کسی امر کا تو خوف تھا ہی نہین یہ حرام زادہ وقت کا منتظر تھا اس موقع کو غنیمت
جان کر مجکو اور میری زوجہ کو غافل پا کر اُٹھا لایا اِس درۂ کوہ مین جب صبح کو میری آنکھ کھلی
اپنے کو طوق وزنجیر مین گرفتار پایا مین نے خیال کیا کہ خواب دیکھ رہا ہون پھر خیال کیا کہ یہ خواب
کیسا اب جو آنکھ کھول کر دیکھا تو اِس حرام زادے کو روبرو پایا اور زوجہ کو اپنی اُسکے پہلو مین
پہلے تو خیال ہوا کہ یہ حرکت میری زوجہ کی ہی پھر جب مین نے طریقہ دیکھا تو وہ خیال برطرف ہو گیا
اُسوقت سے اُسکا یہ قصد تھا کہ مجکو قتل کرے اور میری زوجہ سے وصل حاصل کرے مگر اِس
عفیفہ نے قابض نہونے دیا اُسنے جو جو بدعت اور تکلیف مجکو دی کیا عرض کرون خلاصہ یہ
کہ آپ تشریف لائے اور آپ سے اُسکا ظلم نہ دیکھا گیا آپ نے اُسکو قتل کیا یہ میرا واقعہ تھا
جو کہ مین نے عرض کیا شاہزادے نے فرمایا خیر شکر خدا کرو مصر یہ رسیدہ بود بلاے ولے
بخیر گذشت ۔ اب تم اپنے مقام کو جاؤ اور مین طرف اپنے منزل مقصود کے جاتا ہون یہ فرما کر
قریب مرکب کے تشریف لائے اور سوار ہو کر اُس درۂ کوہ کی طرف روانہ ہوئے داخل
درہ ہوئے اُس درے کو طے کر کے صحرا کا راستہ لیا شاہزادہ تو اُدھر کو روانہ ہوا اُدھر صدف پریزاد
مع اپنی زوجہ کے شاہزادے کی تعریف وتوصیف کرتا ہوا اپنے جزیرے مین آیا یہان سب
ملازم پریشان تھے اُنھون نے جو دریافت کیا کہ ہم دونون برائے شکار صبح کو چلے گئے تھے
کوئی مقام فکر نہ تھا وہ واقعہ نہ بیان کیا بیعزتی خیال کی بس صدف پریزاد تو اپنے جزیرے
مین انتظار شاہزادے کا کر رہا تھا راوی کہتا ہی کہ شاہزادے نے جو اپنا نام نہ بتایا اور نشان
اِس خیال سے کہ شاید یہ خبر کر دے اور روک لے بس شاہزادہ درۂ کوہ سے نکلکر مرکب کو
مہمیز کر کے ایک طرف کو روانہ ہوا کوئی پانچ چھ کوس راہ طے کی ہو گی کہ آفتاب غروب
ہو گیا شام ہو گئی قریب ایک چشمے کے پہونچے دل مین خیال کیا کہ رات ہو گئی ہی اب یہ شب
اِسی مقام پر بسر کرو گو شب ماہ ہی مگر کیا حاصل کہ کسی اور طرف نکل جائین صبح کو پھر روانہ ہونگے
بس یہ تصور کر کے مرکب پر سے اُترے نماز مغرب پڑھی مرکب کو درخت سے باندھ دیا
خود زین پوش بچھا کر اُسپر بیٹھے سپر تلوار روبرو رکھ لی جو جو رات بڑھتی جاتی ہی وہ وہ سناٹا
ہوتا جاتا ہی ہر طرف ایک ہو کا عالم اُس ویران صحرا مین سواے درندون کی صدا کے دوسری صدا
نہ تھی غول بیابانی الگ ڈرا رہے تھے سائین سائین کی صدا آرہی تھی کبھی اِس حالت سے
شب نہ گذری تھی کہ کوئی پاس نہوا ہو اُس صحرا مین وہ پروردۂ آغوش مادر تنہا تھا سواے حسرت
یاس کوئی پاس نہ تھا نہ کوئی ہمدم تھا نہ غمگسار ومونس نہ یار کہ اُس سے کلام کرین کبھی اُٹھکر
ٹہلنے لگتے تھے کبھی بیٹھ جاتے تھے اِسی صورت سے وہ شب تمام ہوئی آثار سحر نمایان ہوئے
نماز سحر ادا کر کے مرکب پر زین پوش کس کر سوار ہوئے اور طرف صحرا کے چلے اِسی صورت
سے تین شبانہ روز برابر رہروی مین گذرے شب کو کسی درخت کے سایہ مین بسر کر لی دن
بھر رہروی کی اِس رہروی مین ایک مقام پر مرکب مر گیا پیادہ پا ہو گئے مگر اپنے ارادے سے

باز نہ آئے مرکب جب مرگیا تو بہت افسوس کیا اور فلک کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ مجکو یہ بھی ناگوار ہوا کہ مین سوار ہو کر راہ دور و دراز طے کرون خیر جو میرے مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا مین پیادہ پا اپنے کام کے پورا کرنے کی کوشش کرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ مرکب ایک صحراے بے آب و گیاہ مین بسبب دن بھر کی رہروی کی اور شدت کے مرگیا قریب شام ایک صحرا مین پہونچے وہان پانی وغیرہ ملا بہت افسوس کیا وہ شب اُسی صحرا مین بسر کی صبح کو پا پیادہ روانہ ہوئے راوی کہتا ہی کہ تھوڑی دور تک تو کچھ نہ معلوم ہوا مگر کبھی پیادہ پا نہ چلے تھے اب گران گذرنے لگا کیا کرتے مجبوری و ناچاری تھی جو مقدر مین لکھا تھا وہ ضرور پیش آتا تھا ناچار قدم اُٹھائے چلے جاتے ہین جب بہت تھک جاتے ہین کسی شجر کے نیچے بیٹھکر دم راست کر لیتے ہین پھر راہی ہوتے ہین اِسی طور سے وہ صحراے سبزہ زار تمام ہوا اب ایسے صحرا مین پہونچے کہ جہان سواے ریگ روان کے کوئی شئے نہ تھی کوسون کہین درخت کا نشان تک نہ تھا چشمہ و چاہ کیسا نایاب تھا اتو یہ بہت پریشان ہوئے کبھی اِس طور سے بدون سواری کے راہ نہ چلے تھے تمام تلوؤن مین آبلہ پڑگئے وہ پاے نازک کہ جسکو پریان آنکھون سے ملتی تھین اور چومتی تھین آماس کر آئے تھے تمام آبلہ پھوٹ پھوٹ کر اُس گوہر صدف شہریاری کے حال پر گریان ہوتے تھے مگر یہ دلیر جبر اختیار کیے ہوئے برابر چلے جاتے تھے تمام لباس پر گرد کدورت اور چہرے پر گرد ملال تھی پانؤن افراط ورم اور کثرت آبلون سے اُٹھائے نہ جاتے تھے مگر اُس شیر بیشۂ شجاعت کو کسی امر کا خیال نہ تھا سواے اِس امر کے کہ کوئی مقام آباد ملے تو اُن لوگون سے جو کر وہان کے باشندے ہون اُنسے طلسم چہل چراغ سلیمانی کا نشان دریافت کرون اپنے پدر و عم کی رہائی کی فکر کرون اپنے اِس بلا مین مبتلا ہوانے کی کچھ تشویش نہین نوبت بایںجا رسید کہ دن خوب چڑھ گیا آفتاب بلند ہوا وہ ریگ و ذرہ ہاے ریگ حدت دھوپ سے مثل اخگر کے جلنے لگے ہر ذرہ بصورت چنگاری تھا زمین مثل تابہ آہنی کے تپ رہی تھی گرمی کا یہ حال تھا کہ پسینے آرہے تھے ایسی حدت دھوپ کی تھی کہ ہتھیار رجلے جاتے تھے پانؤن زمین پر نہین رکھا جاتا تھا مگر کیا کرتے جس طور سے ممکن ہوتا تھا رہروی کرتے ہوئے چلے جاتے تھے جب ہوا کا جھونکا آیا یہ معلوم ہوا کہ آتش نے جلا دیا تمام جسم کو پھونک دیا اگر کوئی ذرہ اُڑکر جسم پر پڑگیا یہ معلوم ہوا کہ اخگر ہی کہ اُسنے جلا دیا آبلہ پڑگیا کوسون سایہ کا نام نہ تھا چٹیل میدان تھا پرند وغیرہ اُسی صحرا مین آتے ہوئے ڈرتے تھے بوے امراتات و حیوانات کا نشان تک نہ تھا اگر کوئی چشمہ یا چقر ملا امید ہوئی کہ پانی پیکر تشنگی فرو کرون قریب جو پہونچے دیکھا کہ اُسمین افعی و اژدر پڑے ہوئے ہین بسبب گرمی کے اور حدت دھوپ کے لوٹ رہے ہین زہر اُگل رہے ہین کف اپنا ڈال رہے ہین یہ جو حال دیکھا امید قطع ہوگئی اور آگے بڑھے اگر کوئی درخت سایہ دار دور سے نظر آیا خیال کیا کہ اِسکے سایہ مین کچھ دیر دم لین گے جب اُسکے قریب پہونچے تو دیکھا کہ تمام برگ و ثمر اُسکے خشک ہین ڈنڈ کھڑا ہی بلکہ شاخین تک خشک ہین اگر اُسپر کوئی زاغ یا زغن کہین سے مرتا ہوا بسبب تمازت آفتاب کے آکر اُس ڈنڈ پر بیٹھتا وہ ایسا جلتا تھا اور ایسی گرم ہوا تھی کہ اُسکے پر و بال جلنے لگتے تھے اور زمین پر گر پڑتا تھا اِنکا بھی یہی حال ہی کہ تمازت آفتاب سے چہرہ کمھلا گیا ہی اور سر تا پا غرق عرق ہین آبلہ پڑے ہوئے ہین شدت عطش سے تالو چٹخا جاتا ہی زبان

مین کانٹے پڑے ہوئے ہین گرسنگی کا الگ غلبہ ہی وہ گل گلزار صاحبقرانی خار ہاے بلا و مصیبت
مین گھرا ہوا ہی اپنی زندگی سے عاجز ہی موتکا خواستگار ہی اپنے خالق سے اِس طور سے دعا کرتا ہی کہ اے
خالق لم یزل و رزاق بے بدل و قاضی الحاجات دافع البلیات و ای حلال مشکلات میرے حال
پر رحم فرما اور بلا سے نجات دے یا قابض ارواح کو بھیجدے کہ وہ آکر میری روح قبض کرلے
اب مجھ سے یہ مصیبت سفر و تکلیف راہ نہین اُٹھ سکتی ہی اِس طور سے دعائین کرتا ہوا روانہ ہوا
بعض بعض مقام پر اِسقدر ریگ ملتی ہی کہ تا کمر دھنس جاتا ہی بہزار دقت و خرابی اپنے کو نکالتا ہی
ہتھیار جلنے لگے اور ناگوار گذرنے لگا اُنکو جسم پر سے دور کیا اُسی صحرا مین پھینکدیا صرف ایک کمان
و تلوار اپنے پاس رہنے دی اِس خیال سے کہ شاید کوئی درندہ ملے اور وہ تکلیف پہونچائے
تو اِس سے اُسکو ہلاک کرکے اپنی جان تو بچالونگا تقدیر نے ایک ایسے صحرا مین پہونچایا کہ جہان
مغیلان کے درخت لگے تھے مگر خشک تھے تقدیر نے وہ بھی سبز نہ دکھائے کہ کاش اُنھین کے
سایہ مین دم لیتے بلکہ یہ تکلیف پہونچی کہ اُنکے خارون نے تمام جسم کو فگار کردیا آبلہ سب نوک خار
سے پھوٹ گئے خون بہنے لگا تمام لباس تار تار ہو گیا عجب بلا مین سہراب ثانی مبتلا ہین اپنی
زندگی سے بیزار موت کے خواستگار چلے جاتے ہین تلوار سے اُن کانٹون کو کاٹتے ہوئے
تلوؤن سے خون بہ رہا ہی لباس کی دھجیان ہین خاک مین اٹے ہوئے ہین جہان جہان زخم
پڑ گئے تھے اُسپر ریگ پڑکر جم گئی ہی وہ حد اتکلیف دے رہی ہی اگر کسی مقام پر تھک کر خاک
پر بیٹھ گئے تو برداشت نہو سکی پھر کھڑے ہو گئے زمین مثل تابہ آہنی کے تپ رہی ہی ہر طرف سے
شعلے نکل رہے ہین یہ عالم ہی کہ اگر دانہ گرے تو بریان ہو جائے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ
دن اِسی حالت مین بسر ہوا ایک مرتبہ اب عاجز ہو کر اور تڑپ کر جو سہراب نے دعا کی چونکہ
زمانہ تکلیف کا برطرف ہو چکا تھا ستارۂ اقبال نے رخ کیا تھا ساعت نحس جو تھی وہ برطرف
ہو چکی تھی گردش مقدر بھاگ چکی تھی تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا خدا نے رحم کیا کہ سامنے سے
ایک صحراے سبزہ زار و ادی پر بہار نظر آیا گو عجب حال تھا راہ چلنا محال تھا مگر اُس صحرا کو دیکھکر
جسم مجروح مین پھر روح نے عود کیا قدم اُٹھا کر جلد جلد اُس طرف کو چلے گو قدم نہ اُٹھ سکتے ہین
مگر اِس خوشی مین کہ یہان تو کچھ راحت ملیگی ضرور چشمہ و چاہ ہوگا سایہ بھی ہی خداوند کریم نے تیرے
حال پر رحم کھایا کہ اُس بیابان بلا سے نجات دی خضر راہ نے صحراے پر بہار تک پہونچا دیا اب
جون تون اپنے کو اُس بیابان مصیبت و بلا سے نکالا اور اُس صحراے بہشت فضا مین اپنے کو
پہونچایا دن بھی تمام ہو چکا اب وہ حدت اور گرمی بھی نہ تھی ہوا مین بھی برودت اثر کر چکی تھی
اُس صحرا کی سرد ہوا جو لگی غنچۂ دل کو شگفتگی حاصل ہوئی روح نے راحت پائی پسینہ خشک ہوا
قلب کو سرور ہوا دل مسرور ہوا ہوا کے جھونکون نے دل پژمردہ کو تازہ کیا ٹھنڈھی ٹھنڈھی ہوا
جو زخمون مین لگی تو راحت ملی اور جسم کو آرام ملا اُس صحرا مین پہونچکر سب تکلیف راہ فراموش
ہو گئی ایسی راحت ملی تلاش آب مین چلے ایک چشمۂ آب خوشگوار و شفاف کا نظر آیا اُسکے قریب
آئے پہلے مُنھ ہاتھ دھویا جو آبلون پر خاک جم گئی تھی اُسکو پانی سے برطرف کیا اُسکے بعد جو صحرائی
ثمر تھے اُنکو توڑکر کھایا کیونکہ شدت بھوک سے عجب عالم تھا پانی پیکر شکر خدا کیا قصد کیا کہ اب آگے
چلون مگر ہمت نہ پڑی طاقت پاؤن مین نہ پائی اُسی چشمہ کے قریب سبزہ پر سایۂ درخت مین

بیٹھ گئے دل سے باتین کرنے لگے کچھ شکایت فلکی کرنے لگے جب اُس صحرا کی تکلیف کا خیال
دل مین آجاتا تھا تو تمام بدن کے بال کھڑے ہو جاتے تھے کبھی دل مین کہتے تھے کہ مین
وہی ہون کہ جسکی خدمت مین ہر وقت ہزارون پریان اور پریزاد موجود رہتے تھے جہان ایک
قطرہ پسینے کا گرتا وہ اپنی جان نثار کرتے ماں و نانا کا میرے ساتھ وہ عالم تھا کہ ہر وقت مُنھ
دیکھے جاتا تھا دھوپ مین نکلنا اُنکو ناگوار ہوتا تھا ہر وقت سامان عیش مہیا رہتا تھا تاکہ کسی امر
کی تکلیف نہو کوئی وقت ایسا نہوتا تھا کہ مین اکیلا ہون یہ خیال تھا ماں و نانا کو کہ ڈر نہ جائے یا
آج وہی ہم ہین کہ آج بون اکیلے ہین نہ کوئی ہمدم ہی نہ مونس نہ غمگسار کہ جس سے اپنا حال زار
بیان کرین اسوقت وہ لوگ کہان ہین کہ جو اِس امر کے اوپر مستعد رہتے تھے کہ اگر ہمارے مالک
و آقا کا پسینہ گرے تو ہم اپنا خون اُس مقام پر گرادین وہ آکر دیکھین کہ پسینہ تو ایک طرف خون
جسم سے بہ رہا ہی کہان ہین اسوقت ماں و نانا کہ جنکو میرا دھوپ مین نکلنا ناگوار ہوتا تھا یا آج کئی
دن سے مین دن بھر دھوپ مین سرگردان و آوارہ پھر رہا ہون ایسی ایسی باتین دل سے کرتے
ہین پھر یہ کہتے ہین کہ جو کچھ مصیبت و بلا گذرے سب راحت و آرام ہی مقام طلسم کا پتہ ملجائے
پدر بزرگوار جد عالی مقدار عم نامدار کی رہائی ہو جائے چاہے میری جان جائے کچھ ہے رہے
مین تو اب اِس امر سے باز نہ آؤنگا جو قصد کر لیا وہ کر لیا جو مرد ہین وہ زبان کے دھنی ہوتے
ہین جو کہتے ہین وہ کرتے ہین میرا تو عمل اِس شعر پر ہی شعر یا تن رسد بہ جانان یا جان زتن برآید +
دست از طلب ندارم تا کار من برآید + دیگر سر نمی پیچم زشمشیر حبیب + ہر چہ آید بر سر من بانصیب +
کوئی امر مشکل نہین ہی اگر خدا کو منظور ہوگا تو کوئی بات نہین ہی وہ ایک پل مین سب آسان کرنیوالا
ہی انسان کو لازم ہی کہ اُسکی ذات پر بھروسہ رکھے اور تکیہ کرے وہی آسان کرنے والا مشکلات
کا ہی مرد کو لازم ہی کہ ہر مشکل مین اپنے حواس بجا رکھے بدحواس نہوا ہی سہراب یہ کیا ہر اس
کی باتین کرتے ہو کیا تم وہ شعر بھول گئے جو شاعر نے کہا ہی شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد
باید کہ ہراسان نشود + تم مرد ہو تمکو اسقدر تکلیف سے پریشان ہونا زیبا نہین ہی بس شاہزادہ
ایسے ایسے خیال دل مین کر رہا ہی اور کنارے چشمہ کے زیر سایہ درخت بیٹھا ہی چونکہ دن تمام
ہو چکا ہی ہنگام شام قریب ہی طائران صحرائی اُڑ اُڑ کر آتے ہین اور آشیانون مین مقیم ہوتے
ہین اور کچھ درختون پر بسیرا لے رہے ہین چرندے بھاگے چلے جاتے ہین شاہزادہ اُسیطور
سے بیٹھا ہوا تماشہ دیکھا کیا بالکل خوف و خطر نہ کیا یہانتک کہ رات ہو گئی دسناٹا صحرا کا ذرا ذرا
ہوا کا درندون کا بولنا غول صحرائی کا دردانا دل کو بیقرار کیے دیتا تھا مگر وہ قوی دل اُسیطور
سے دوزانو بیٹھا ہوا تھا گو وہ صحرا بھی سبزہ زار تھا مگر صحرا ے قیامت سے زیادہ تھا اگر رستم
سا بہادر اُس صحرا مین شب کو قیام کرتا تو اکیلا نہ رہا جاتا مگر یہ شیر بیشۂ شجاعت و نہنگ دریاے
جراءت شب بھر اُس صحرا ے پر خوف و خطر مین بیٹھا رہا کبھی آنکھ لگ گئی جب کوئی درندہ
بولا آنکھ کھل گئی پھر دل سے باتین کرنے لگا اسی عالم سے وہ شب بسر ہوئی سحر ہوئی کہانتک
عرض کیا جائے کہ کیا سمان تھا جو ہنگام سحر صحرا مین سمان قدرت خدا کا ہوتا ہی وہ شاہزادے
کو نظر آیا بس جب وقت نماز سحر قریب آیا چشمے سے وضو کیا دوگانہ خالق ادا کیا اُس لباس
تار تار کو بطریق لباس قلندرانہ اُٹھایا اور ایک طرف کو فقیرانہ وضع سے چلے گو نہ تہمت تھی نہ

کرتا مگر فقیرانہ وضع کرلی تھی اُس صحرا کی سیر کرتے ہوئے پانون سوجے ہوئے آبلے پڑے
ہوئے بعض پھوٹے ہوئے بعض مین پانی کسی سے خون جاری کسی پر خون جما ہوا اُنکی تکلیف
کے سبب سے راستہ چلا نہین جاتا مگر بہزار دقت و خرابی چل رہے ہین ہر قدم پر بیٹھ جاتے
ہین پھر اُٹھکر راہی ہوتے ہین اِسی حالت سے کوئی پانچ چھ کوس چلے تھے تین پہر دن مین یا
ایک ایک دن مین پندرہ پندرہ کوس کا صحرا طے کیا تھا جب اُس صحرا سے نکلے اور ایک سبزہ
زار ملا اُسمین قدم رکھا چلے جاتے تھے کہ ایک طرف سے کچھ لوگون کے بولنے کی صدا آئی اور
خیام برپا نظر آئے اب سہراب ثانی اُس آواز پر اور اُن خیمون کی طرف روانہ ہوئے کہ
شاید اِن لوگون سے کچھ نشان و پتہ طلسم چہل چراغ سلیمانی کا ملے یہ اُس طرف کو چلے اور قریب
پہونچے تو دیکھا کہ چھ سات خیمے برپا ہین مگر سب سیاہ ہین اور جو لوگ اور شاگرد پیشہ و خادم و
خدمتگار ہین سب سیاہ پوش ہین کچھ سوار بھی ہین اور پیدل بھی چوبدار و یساول مگر سب سیاہ پوش
قرینہ سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی بادشاہ ہی اور کسی مصیبت مین مبتلا ہی وہ یہان آکر مقیم ہوا ہی یہ سب
اُسکے ملازم ہین شاہزادے نے دور سے دیکھا تو یہی ثابت ہوا کہ یہ سب پریزاد ہین اور دیوزاد
ہین اور ایک جانب خیمۂ ناموس بھی برپا معلوم ہوتا ہی بس شاہزادے نے خیال کیا کہ لوگون
سے دریافت کرنا چاہیے کہ یہ کس بلا مین مبتلا ہین گو قرینہ سے اور سیاہ پوشی کی حالت سے معلوم
ہوتا ہی کہ کسی کے غم و الم مین مبتلا ہین سیاہ پوشی کا کیا سبب ہی کون مرگیا ہی یہ خیال اپنے دل مین
کرکے بس قریب اُن لوگون کے یعنے پریزادون کے آئے اُنھون نے جو دیکھا کہ ایک آفتاب
تھا کہ یکایک طالع ہوگیا حالت جو دیکھی تو فقیرانہ وضع ہی مگر چہرے سے شان و شوکت عیان
ہی گو فقیر ہین مگر امیری رخ سے ظاہر ہی یہ جو دیکھا اور خیال کیا تو سن بھی کم پایا دیکھا کہ کوئی سات
آٹھ برس کا سن ہوگا مگر چہرہ مثل آفتاب کے درخشان ہی زلفین دوش پر پڑی ہین ہاتھ
مین تلوار ہی کمان دوش پر ہی یہ جو حالت سب نے دیکھی وہ پریزاد جو کہ اُس مقام پر موجود تھے
وہ سب شاہزادے کے گرد جمع ہوگئے اور دریافت کرنے لگے کہ ای شاہ صاحب آپ کدھر
سے تشریف لائے ہین اِدھر کیونکر قدم رنجہ فرمایا یہ تو فرمائیے شاہزادے نے جواب دیا کہ
بابا فقیر کا حال کیا پوچھتے ہو جدھر منھ اُٹھ گیا اُدھر جا نکلے جدھر کا پھیرا ہوگیا تم بیان کرو کہ یہ کیا سبب
ہی کہ جسکو دیکھتا ہون وہ سیاہ پوش ہی بلکہ خیمے تک سیاہ ہین اُنھون نے کہا کہ ای شاہ صاحب
ہم کیا سیاہ پوشی کا سبب بیان کرین ہمکو حکم نہین ہی کہ ہم کسی سے بیان کرین مگر ہم یہ عرض کیے
دیتے ہین کہ ایک جوان کا ماتم ہی جو کہ ہمارا شاہزادہ تھا سہراب ثانی نے کہا کہ اچھا یہ تو بتاؤ
کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اِسکا افسر کون ہی اور تمھارا مالک کہان ہی ہمکو اُسکے پاس لیچلو ہم اُس سے
دریافت کرلین گے ای پریزادو تمکو کچھ طلسم چہل چراغ سلیمانی کی حالت بھی معلوم ہی اور اُسکا پتہ
اگر معلوم ہو تو مجھ سے بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہمکو تو نہین معلوم ہی ہان ہمارے بادشاہ
بخوبی واقف ہین اگر آپ اُنسے دریافت فرمائیے گا تو وہ ضرور نشان دینگے کیون آپکو طلسم کے
دریافت سے کیا غرض ہی کہا کہ ایک میرا پیر بھائی اُس طلسم کی سرحد پر رہتا ہی مین اُس سے
ملاقات کے لیے جاتا ہون شاہزادے نے یہ نہین ظاہر کیا کہ مین فتح کرنے کو جاتا ہون بمصلحت
اُنھون نے یہ کہا جب یہ سُنا تو کہا کہ ہم اُس طلسم سے واقف نہین ہین ہان ہمنے بھی نام سُنا ہی مگر ہمارے

بادشاہ واقف ہی شاہ صاحب نے کہا کہ تمھارے بادشاہ کا کیا نام ہی اور وہ کہان ہی یہ سُنکر اُنھون نے جواب دیا کہ یہ لشکر اور خیمے وغیرہ اُنھین کے ہین اور وہ سامنے کے خیمہ مین تشریف فرما ہین اُنکا اسم مبارک سلیمان پریزاد ہی تب سہراب نے کہا کہ ہمکو اُنکے پاس لیچلو اور یا اجازت دو کہ ہم جائین اُنھون نے جواب دیا کہ ہم آپکی اطلاع کرتے ہین اگر وہ طلب فرمائینگے تو ہم آپکو پہونچا دینگے راوی نے بیان کیا ہی کہ سلیمان پریزاد ایک زمانہ سے اُس صحرا مین فروکش ہی اور اُسکا حکم ہی کہ جو کوئی کسی طرف سے وارد ہو خواہ گدا خواہ بادشاہ اُسکو روکنا اور اُس حال دریافت کرنا کہ تم کدھر سے آتے ہو اور کدھر جاؤگے اور ہمسے اطلاع کرنا بدون ہماری اطلاع کے اُسکو جانے نہ دینا اور دوسرا یہ حکم تھا کہ کوئی دریافت کرے تم لوگ اِس سیاہ پوشی کا سبب نہ بیان کرنا نہ کسی کو طلسم چہل چراغ سلیمانی کا نشان دینا بلکہ کہنا کہ ہم نہین واقف ہین ہمارا بادشاہ واقف ہی بلکہ جو کہ طلسم کا پتہ یا نشان دریافت کرے اُسکی خبر ہمکو ضرور کرنا جب سے سلیمان یہان آکر فروکش ہوا ہی یون تو بہت سے مسافر آئے مگر سوائے سہراب ثانی کے کسی نے طلسم کا نام بھی نہ لیا بس اِسی سبب سے اُن لوگون نے گرد شاہزادے کے مجمع کیا تھا شاہزادے کو خود اُنسے ملنا منظور تھا بغرض دریافت طلسم وہ خود آیا تھا اور وہ تقریر ہوئی تھی جب اُنھون نے یہ جواب دیا تھا کہ ہمارا بادشاہ واقف ہی تو شاہزادے کو فرض ہوا کہ اُنسے بھی ملاقات کرے تاکہ کچھ پتہ یا نشان ملے دوسرے اُسکو سبب سیاہ پوشی بھی دریافت کرے تھا اِس خیال سے کہ شاید یہ کسی بلا مین مبتلا ہون اور میری سعی و کوشش سے یہ بلا اِن لوگون پر سے دفع ہو تو کیا میرا ہرج ہی خداوند کریم نے ہمارے بزرگون کو حلال مشکلات بنایا ہی اور اکثر مقام پر اُنھون نے لوگون کی کمک کی خدا نے وہ بلا دفع کی بس مجکو بھی بزرگون کے قدم بقدم چلنا چاہیے اپنے کام پر دوسرے کے کام کو مقدم سمجھنا چاہیے اگر یہ لوگ کسی تازہ بلا مین مبتلا ہین تو پہلے اِنکی بلا کو اپنے امکان بھر دفع کرونگا تاکہ خداوند کریم مجھ سے خوش ہو اور میری مہم کو سر کرے اور مشکل کو حل اِس خیال سے یہی کہا تھا کہ مجکو اپنے مالک کے پاس لیچلو بس جب اُن پریزادون نے یہ سُنا کہ اُنکی بھی خواہش ہی کہ بادشاہ کے پاس جائین تو کہا کہ آپ یہان قیام کرین ہم ابھی آتے ہین شاہزادے کو ٹھہرایا پھر دو ایک پریزاد اُس خیمے مین آئے کہ جس خیمے مین سلیمان پریزاد اپنے فرزند کے غم مین مبتلا سیاہ پوش بیٹھا تھا اور روبرو آکر ادب سے کھڑے ہو کر مجرا کیا اور عرض کیا حضور ہم لوگ اِسوقت اپنے کام مین مصروف تھے کہ صحرا کی طرف سے ایک شاہصاحب تشریف لائے گو اُنکا سن اِس قابل نہ تھا کہ وہ فقیری اختیار کرتے مگر کچھ حال نہین کھلتا کہ کیون فقیری اختیار کی چہرے سے اُنکے آثار بہادری عیان ہین اور وہ شان و شوکت اِس فقیری مین رنج سے پیدا ہی کہ شاہان جلیل بھی نہونگے اور وہ رعب و داب ہی اِس سن مین اور اِس حالت مین کہ ہر ایک کلام نہین کرسکتا چہرے سے یہ عیان ہی کہ کسی ملک اور شہر کا شاہزادہ ہی کسی نہ کسی سبب سے لباس فقیری اختیار کیا ہی خواہ کسی کے عشق مین خواہ کسی اور سبب سے وہ حسن و جمال ہی کہ اِس پردۂ قاف مین سب حسین پریزاد و پریان ہین مگر سب اُنکے حسن کے روبرو ہیچ ہین آفتاب اُنکے روے زیبا کے مقابل ایک ذرہ ہی بس ہمنے جو یہ حسن و جمال اور یہ رعب و داب دیکھا حواس جاتے رہے مگر جرأت کرکے دریافت کیا

کہ کدھر سے آنا ہوا اور کدھر کا قصد ہی جواب دیا کہ بابا فقیرون کا کیا حال دریافت کرتے ہو
جدھر کا پھیرا ہو گیا ہم آزاد بندے ہین تارک دنیا ہین تم یہ بیان کرو کہ تم لوگ سیاہ پوش کیون
ہو اور یہ بیان کرو کہ تمکو طلسم چپل چراغ سلیمانی کا پتہ معلوم ہی اور تمھارا افسر کون ہی ہمنے کہا
کہ ہم یہ حال نہین بیان کرسکتے ہین کہ سیاہ پوش کیون ہین اور نہ ہمکو طلسم کا پتہ معلوم ہی لیکن ہان
ہمارے بادشاہ سلامت واقف ہین انھون نے کہا کہ ہمکو اُنکے پاس لے چلو ہمنے عرض کیا کہ
طلسم کا حال کیون دریافت فرماتے ہو کہا کہ میرا بھائی سرحد طلسم پر رہتا ہی اُسکی ملاقات منظور
ہی آپ کا اسم مبارک دریافت کیا ہمنے عرض کردیا لہذا وہ آپکی خدمت مین آنے کا قصد
رکھتے ہین کیا ارشاد ہوتا ہی یہ جو سلیمان نے سُنا کہ طلسم کو فقیر دریافت کرتا ہی خیال کیا کہ مین
جس شخص کا منتظر ہون یہ وہی تو نہین ہی کیونکہ اہل تنجیم نے مجکو خبر دی تھی کہ ایک شاہزادہ آکر
اِس طلسم کو فتح کریگا مجکو اِس غم سے رہا کریگا یہ وہی شاہزادہ تو نہین ہی پھر خیال کیا کہ وہ اِس
حالت فقیری سے کیون آنے لگا جاہ وحشم سے تشریف لائیگا خیر جو کوئی ہو اپنے پاس
بلا کر دریافت حال کرنا پر ضرور ہی شاید کچھ مطلب تیرا نکلے یہ خیال اپنے دل مین کرکے
اُن پریزادون سے کہا کہ اُن شاہصاحب کو میرے پاس لے آؤ مین بھی تو دیکھون کہ
وہ کون صاحب ہین وہ پریزاد یہ سُنکے خیمے کے باہر آئے اور شاہزادے سے کہا کہ تشریف
لیچلیے بادشاہ نے طلب فرمایا ہی شاہزادہ خوشی خوشی ہمراہ اُن پریزادون کے اُس خیمے
مین آیا کہ جہان سلیمان پریزاد تھا اندر خیمے کے جو قدم رکھا تو خیمے کو سیاہ اندر سے
بھی پایا شاہزادے کی نظر جو سلیمان پریزاد پر پڑی دیکھا کہ ایک پریزاد مسند سیاہ مخمل پر
بار یش سفید بیٹھا ہو اور چند خادم و خدمتگار سیاہ پوش پس پشت کھڑے ہین وہ مرد بزرگ
یعنے سلیمان پریزاد بھی سیاہ پوش ہی تاج سر پر ہی سطوت شاہی چہرے سے ظاہر ہی ادھر
سے شاہزادے نے سلیمان کو دیکھا اُدھر سلیمان کی نظر جو شاہزادے پر پڑی دیکھا کہ ایک
طفل کم سن برس سات آٹھ کا سن چہرہ مثل آفتاب کے روشن زلفین دوش پر چہرے سے
رعب شاہی وسطوت جہان پناہی آشکارا یسا رعب وداب اور حسن وجمال ہی کہ کوئی آنکھ چار
نہین کرسکتا ہو اور آثار جوانمردی وبہادری اِس سن مین چہرے سے پیدا ہین خیال کیا کہ مقام
عجب ہی کہ اِس سن مین یہ رعب وداب ضرور یہ کسی ملک کا شاہزادہ ہی یہ حالت فقیری کسی
نہ کسی سبب سے ضرور ہی اِسمین کوئی نہ کوئی بھید ہی یہ صورت فقیرون کی نہین ہوتی ہے
یا کسی کے عشق مین یہ حال کیا ہی یا اور کسی امر سے جب یہان آئیگا تو معلوم ہو جائیگا سلیمان
پریزاد اپنے دل مین کہہ رہا تھا اور اُسی طرف دیکھے جاتا تھا جب یہ قریب پہونچے گو اُنکی
فقیرانہ وضع تھی مگر ایسا رعب وداب وشان وشوکت تھی کہ بے اختیار سلیمان برائے
تعظیم اُٹھ کھڑا ہوا اور تالب فرش آکر لیگیا اِنھون نے بھی بسبب اُسکی بزرگی کے اُسکو
سلام کیا اُسنے لیجاکر اُسی مسند پر برابر اپنے بٹھالیا بلکہ خود کچھ فاصلہ سے بیٹھا یہ تلوار روبرو رکھکر
بیٹھ گئے جب یہ بیٹھ چکے اُسوقت سلیمان نے مزاج پرسی کی گو یہ کلام فقیرانہ سے واقف نہ تھے
مگر یون جواب دیا کہ بابا یہ بندۂ رب جلیل اچھا ہی تو اپنے مزاج کا حال بیان کر سلیمان نے جواب دیا
کہ ابھی تک آپکی دعا سے زندہ ہون مگر حیران ہو ہو کر دیکھ رہا ہی کہ یہ تو فقیرون کی وضع نہین ہی ضرور

شاہزادہ ہی کلام سے بھی ثابت ہوتا ہی جو تقریر اور گفتگو فقیرون کی ہوتی ہی وہ اُنکی نہین ہی
بس اِس سے یہی ثابت ہوتا ہی کہ یہ فقیر نہین ہین یہ اپنے دلمین خیال کرکے کہا کہ اے شاہصاحب
یہ تو فرمائیے کہ آپ کا تشریف لانا کدھر سے ہوا اور ارادہ کس سمت کا ہی اور کس مرشد کا پیالہ پیا ہی
اور کیون اِس سن مین یہ وضع اختیار کی ہی ابھی تو آپ کا یہ سن نہ تھا کہ آپ فقیری اختیار کرتے یہ
کیا سبب ہوا کسکے عشق مین یہ حالت بنائی رہے مبارک کی شان سے تو ثابت ہوتا ہی کہ آپ
کسی ملک کے شاہزادے یا شہریار زادے ہین کسی سبب سے یہ وضع اختیار کی ہی اپنے حال
سے آگاہ فرمائیے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سے شاہزادے کو سلیمان پریزادے نے دیکھا ہی
ایک الفت دلی اور اُنس قلبی پیدا ہو گیا ہی بس جب یہ سوال اُسنے شاہزادے سے کیے تو
شاہزادے نے جواب دیا کہ بابا یہ تیرا گمان اور خیال بالکل بیکار ہی کہ مین شاہزادہ ہون مجکو
اہل دنیا سے کیا غرض ہم لوگ تارک دنیا ہین اور شاہ لوگ اہل دنیا ہین اُنمین اور ہم مین
زمین و آسمان کا فرق ہی اگر تو اِس سبب سے کہتا ہی کہ حسن و جمال میرے چہرے پر ہی تو یہ
خدا کی دین ہی اُسنے جیسا چاہا پیدا کیا یہ فرض نہین ہی کہ ایسی صورت و شکل شاہزادون کی
ہوتی ہی گدا بھی بہت بہت خوبصورت ہوتے ہین اور یہ جو تمنے کہا کہ کدھر سے آنا ہوا ہے
فقیرون کا کوئی مقام ہی جہان سے سب آئے ہین وہان سے مین بھی آیا ہون اور جہان
سب جائین گے وہان مین بھی جاؤنگا یہ سوال کرنا بیکار ہی رہا یہ امر کہ اِسوقت کہان
جاؤنگا تو مین صحرا سے آتا ہون اور قصد ہی کہ طلسم چہل چراغ سلیمانی کو جاؤنگا کیونکہ میرا
پیر بھائی اُس طلسم کی سرحد پر آکر مقیم ہوا ہی بہت دنون سے اُس سے ملاقات نہین ہوئی ہی
اُسکی ملاقات کے اشتیاق مین چلا ہون تمھارے ملازمون سے ملاقات ہوئی اُنسے دریافت
کیا اُنھون نے جواب دیا کہ ہمکو طلسم کا حال نہین معلوم مگر ہمارے مالک کو معلوم ہی بس تمسے
ملاقات کا کرنا ضرور ہوا دوسرے یہ سبب تھا کہ مین نے جو یہان آکر دیکھا سب کو سیاہ پوش
پایا بلکہ خیمے تک سیاہ پائے اِسکا بھی سبب دریافت کرنا تھا کہ کیا سبب ہی کہ سیاہ پوشی کیون
ہی اگر کوئی بلا مین مبتلا ہو تو مین خدا سے دعا کرون تاکہ یہ بلا تمپر سے دفع ہو کیونکہ ہم لوگ خدارسیدہ
ہین بس تم اپنے حال سے آگاہ کرو سلیمان نے جو یہ کیفیت سُنی اور نام طلسم کا سُنا آنکھون مین
آنسو بھر لایا اور کہا کہ مین کیا اپنا حال پر اختلال بیان کرون مجھپر اِس سن و سال مین کوہ الم
ٹوٹا ہی فلک بلا پھٹ پڑا ہی فلک ناہنجار نے لوٹ لیا ہی اِس حال کو کیا بیان کرون مین اپنا
حال بیان کرکے آپکو بھی صدمہ دون میرا وہ حال ہی جو سنے گا رو دیگا خدا کسی کو اِس بلا مین
نہ مبتلا کرے آپ میرے حال کی سماعت فرمانے کی نہ کوشش فرمائیے بلکہ مجکو اپنے اصلی
حال سے آگاہ فرمائیے شاہزادے نے جواب دیا کہ جو کیفیت تھی وہ مین نے بیان کی اب
مین بدون تمھاری حالت سنے ہوئے اپنی حالت جو کچھ کہ ہی نہ بیان کرونگا تمکو لازم ہی کہ اپنا
حال بیان کرو سلیمان پریزادے نے اشک آنکھون مین بھر کر یہ شعر پڑھا شعر حال زار بلاکشان
نہ سنو + نہ سنو میری داستان نہ سنو + لاکھ لاکھ انکار کیا مگر شاہزادے نے نہ مانا تب ناچار
ہو کر سلیمان پریزادے نے بیان کیا کہ یہان سے تھوڑے فاصلے پر ایک ملک ہی کہ نام اُس کا
سلیمانیہ ہی وہ آباد کیا ہوا حضرت سلیمان کا ہی مین وہان کا حاکم ہون میرے آبا و اجداد

حکومت اس ملک کی کرتے آئے یکے بعد دیگرے ملک پر قابض رہے ہین مین نے بعد اپنے پدر بزرگوار کے
انتقال کی حکومت کی اُس ملک کی رعایا مجھسے بہت خوش ہی لشکر بھی قرینہ کا ہی سپاہ بھی کم نہین ہی تین لاکھ پری
دیو ہمہ وقت حاضر خدمت رہتے ہین خداوند کو ہمنے سب سامان عیش مہیا کردیا ہی اُسکی عنایت سے کسی چیز کی
ضرورت کسی وقت مین نہ تھی اور نہ ہی بس مین اپنی زندگی بخوشی وخوبی وبعیش وعشرت بسر کرتا تھا کسی بات کا
غم نہ تھا ہان ایک غم ضرور تھا اور اس امر کا ضرور خیال تھا کہ میرے خانۂ تاریک کا چراغ نہ تھا نہ بعد میرے
کوئی وارث تاج وتخت تھا اسی غم مین مین اور میری زوجہ بھی مبتلا تھی اور ہر وقت یہی خالق سے دعا
تھی چونکہ وہ کریم کارساز ہر وقت اپنے بندون پر مہربان ہی ہم دونون کی دعاے نیم شبی کو قبول فرمایا اور
اِس سن مین ایک فرزند ارجمند عنایت فرمایا جو کہ دراصل خانۂ تاریک کا چراغ ہوا اور ہمارے باغ مراد
کا ثمر تازہ اور گلشن آرزو کا گل رعنا تھا گویا آفتاب اوج واقبال نے برج حمل سے طلوع کیا وہ لڑکا بہت
حسین پیدا ہوا مجکو خبر ہوئی مین بہت خوش ہوا جیسی خوشی ہوئی تھی اُسوقت کیا گذارش کرون علی قدر
مراتب ہر ایک کو خلعت وجاگیر وانعام دیا صحبت عیش برپا کی پندرہ دن تک صحبت عیش برپا رہی چھٹی
خوب دھوم سے کی کہانتک عرض کرون کہ کل کام اُسکے خوب اچھی طرح سے کیے نوبت بایخبار رسید کہ
وہ سن تمیز کو پہونچا ہم دونون زن وشوہر کی جان وروح ہی اُسکے دیکھے سے زندگی ہی ہمپر کیا منحصر ہی کل
اہل شہر کا اور اپنے اور بیگانے کا یہی حال ہی کہ ہر ایک اُس شمع انجمن شہریاری پر پروانہ وار نثار رہتا
ہی خداوند کریم کے تفضل وکرم سے ہر فن مین خلق شہرۂ آفاق ہوا زور وطاقت مین اپنا مثل نہ رکھتا
تھا بڑے بڑے سرکشان پردۂ قاف کو زیر کیا تھا بڑا نام کیا تھا ہم سب اُسکو دیکھکر خوش ہوتے
تھے اسی حالت مین براحت وعیش بسر کرتے تھے اب کوئی رنج والم نہ تھا اتفاق قضا وقدر سنیے اور
ملاحظہ فرمایئے کہ کیا تفرقہ پڑتا ہی اور اس پیرانہ سالی مین کیا صدمہ ہوتا ہی گردش زمانۂ غدار وتفرقہ اندازی
فلک ناہنجار سے یہ اتفاق ہوا کہ ایک دن کا ذکر ہی میرا فرزند مجھ سے کہنے لگا کہ مین شکار کو جاتا ہون مجکو
اجازت مرحمت فرمایئے گو میرا دل نہ چاہتا تھا مگر اس خیال سے اجازت دی کہ اسکا دل نہ دکھے وہ سامان
شکار ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور اس صحرا مین آکر مشغول صید وشکار ہوا میرے مقدر کی سختی اور تقدیر کی
ناسازی کو دیکھیے کہ اس صحرا سے قریب ایک صحرا ہی اور وہ حد ہی طلسم چہل چراغ سلیمانی کی جس صحرا
مین ایک درۂ کوہ ہی اُس صحرا مین ایک بطا رہتی ہی اور یہ مرحلۂ اول طلسم ہی ایک عبارت اُس درۂ کوہ پر
بخط جلی تحریر ہی وہ یہ ہی کہ تجھکو کوئی اِس مقام پر پہونچے اور اُسکو شوق فتاحی طلسم ہو اور اسکا خواستگار ہو
کہ جو مال واسباب اِس طلسم مین زمانۂ حضرت سلیمان علیہ السلام سے واسطے فاتح طلسم کے رکھا ہی
حاصل کرے تو اِس طلسم کے فتح کرنے کی کوشش کرے اگر فاتح طلسم ہی تو ضرور طلسم کو فتح کریگا اُسکا
طریقہ یہ ہی کہ اُس درۂ کوہ کے سامنے آئے جب وہ یہان پہونچیگا تو اِس درے سے ایک بطا پیدا
ہوگی بس وہ بلند ہو کر صدا ے ہیہات ہیہات بلند کریگی اُس شخص کو لازم یہ ہی کہ تیر اسقدر اندازے
سے لگائے کہ جب وہ دہن کھولے وہ تیر اُسکے منھ مین چلا جائے یہ مرحلہ فتح ہو جائیگا اگر تیر نے خطا
کی اور اُسنے صدا بلند کی بس وہ تیر لگانیوالا تا کمر پتھر کا ہو جائیگا بس اُسیطور سے وہ بطا تین مرتبہ صدا
صدا دے گی بس وہ شخص تا بہ گلو پتھر کا ہو کر رہجائیگا اور تا قیامت رہا نہوگا یہ عبارت لکھی ہی بہت سے
شاہزادے وزیرزادے تاجر بچہ آئے اپنی تقدیر آزمائی کی پتھر کے ہو کر رہگئے آجتک تو نہ رہا ہوے
روبرو اِس درۂ کوہ کے تا بہ گلو پتھر کے بنے ہوئے کھڑے ہین مثل مردے کے بلکہ اُس سے بدتر

مین کیا عرض کرون وہ ناشدنی یہین شکار کو آیا تھا اُدھر جو جا نکلا اُس عبارت کو دیکھکر اُسکے بھی
دل مین ہوائے فتح طلسم نے اپنا اثر کیا اور یہ خبط پیدا ہوا کہ مین بھی اپنی تقدیر کو آزماؤن شائد مین
ہی فاتح طلسم ہون میرے ہی مقدر مین یہ سب مال واسباب ہو بس یہ خیال دل مین کرکے میرے
اوپر رحم نہ کرکے لاکھ لاکھ ہمراہیون نے منع کیا ایک کی نہ سُنی اُس میدان کو طے کرکے قریب درے کے
پہونچا اُن سنگین تصویرون نے بھی منع کیا کہ ای شخص پلٹ جا نہین تو مثل ہم سب کے تو بھی پتھر کا ہوجائیگا
مگر اُسنے نہ سُنا وہ کیا سنتا ہمارے مقدر مین تو اِس سن مین یہ داغ مقدر تھا اور کاتب تقدیر قلم قدرت
سے لکھ چکا تھا بس جیسے ہی یہ پہونچا وہ بطاہر ہوئی اِسنے تیر لگایا تیر نے خطا کی کہ اُسنے صدا دی یہ تا بہ کمر
سنگ ہوکر رہگیا اُسنے دوسری صدا دینے کا قصد کیا اِسنے دوسرا تیر لگایا اُسنے بھی خطا کی اُسنے
صدا دی یہ تا بہ سینہ پتھر کا ہوگیا پھر اُسنے دہن صدا دینے کو وا کیا اِسنے تیسرا تیر لگایا وہ بھی خطا کر گیا
ابکی جو صدا دی یہ تا بہ گلو پتھر کا ہوگیا ای شاہصاحب طریقہ یہ ہی کہ تمام جسم تو پتھر کا ہوجاتا ہی مگر زبان
مین گویائی رہتی ہی کہ جو کوئی اُدھر جاتا ہی وہ لوگ منع کرتے ہین باقی اور حس وحرکت کے قابل
نہین رہتے ہین بس جب یہ واقعہ گذرا ہمراہی کے لوگ یہ حالت دیکھکر بحال پریشان میرے پاس
آئے مین دربار مین تھا دربار آراستہ تھا کہ اُنھون نے جو حال تھا وہ سب آکر بیان کیا یہ سننا تھا
کہ میرے ہوش جاتے رہے آنکھون مین اندھیرا ہوگیا تمام عالم سیاہ ہوگیا اور یہ معلوم ہوا کہ کسی نے
تمام جسم کی طاقت کھینچ لی تاج سر پر سے پھینکدیا غش کھاکر گرنے لگا قصد کیا کہ اپنے کو ہلاک کرون
لوگون نے ہتھیار چھین لیے مجکو سنبھالا دربار مین ایک کہرام مچگیا ایسی حالت ہوئی کہ کوئی ایسا نہ تھا
کہ نہ گریان ہو یہ خبر محل مین پہونچی وہان اُسکی مان نے برا حال کیا اپنے کو ہلاک کرنیکا ارادہ کیا مگر خواصون
وغیرہ نے روک لیا مین نے اُسیوقت حکم دیا کہ سب سیاہ پوش ہون نشان ولوازمات سب مین نے
اُکھڑوا ڈالے کیونکہ اب کوئی وارث تاج وتخت نہ رہا تھا اُسیوقت سے قصد کرلیا تھا کہ لباس فقیری
پہنکر زوجہ کو ہمراہ لیکر کسی طرف کو نکل جاؤن دربار برخاست کرکے محل مین گیا وہان کا عجب رنگ
دیکھا مین کہانتک بیان کرون جو حال تھا رنج وغم مین اُس نامراد کے زوجہ کو طلب کرکے اُس سے
اپنا ارادہ بیان کیا اُسنے منظور کیا مگر یہ کہا کہ اتنے دن ٹھہر جاؤ کہ مین اُسکا کچھ فاتحہ وغیرہ کرلون مین نے
منظور کیا مگر اسقدر صدمہ تھا کہ کھانا پینا سب ترک کیا سوائے رونے اور تڑپنے کے کوئی کام نہ تھا
چنانچہ بسبب ترک آب وطعام کے غش آنے لگے مین بیہوش ہوگیا کہ اُسی عالم غفلت مین ایک بزرگ
میرے قریب تشریف لائے بیٹھے تو بہت کچھ خفا ہوئے اور فرمایا کہ تو بڑا نامرد ہی کہ ایک فرزند کے
مبتلاے طلسم ہونے سے تو نے خلق کی خبرگیری موقوف کی آب وطعام ترک کیا بس اِسی مین خیر ہی
کہ اپنے حواس درست کرکے مرد ہوکر ایسا ہراس ہی اور اپنی زوجہ کو سمجھا اور حکومت پر کمر باندھ بروز قیامت
خدا کو کیا جواب دیگا جب سوال ہوگا کہ ہمنے تجکو اسقدر لوگون پر حاکم کیا تھا وہ تیرے زیر حکم تھے تو نے
ایک فرزند کے مبتلاے طلسم ہونے سے اُنکی طرف سے آنکھ پھیر لی تھی بتا کیا سزا دیجائے تو کیا
جواب دیگا بہتر یہ ہی کہ آب وطعام سے سیر وسیراب ہو زوجہ کو سمجھا تیرا فرزند ابھی تک زندہ ہی اور وہ تجھسے
ضرور آکر ملیگا تو اِسوقت کی میری بات یاد رکھ ای سلیمان تو غم نہ کھا تیرا فرزند رہا ہوگا فاتح اِس طلسم
کا پیدا ہوچکا ہی وہ آکر اِس طلسم کو فتح کریگا اور تیرے فرزند کو رہا کریگا بلکہ وہ اور لوگون کو بھی رہا کریگا
یہ فرماکر وہ بزرگ غائب ہوگئے مین اُنسے یہ نہ دریافت کرسکا کہ کبتک اور کس زمانہ مین نہ اسم مبارک

اُس فاتح طلسم کا دریافت کرسکا نہ اُن بزرگ کا اب جو آنکھ کھلی تو اپنے جسم کو معطر پایا بس مین نے اُسیوقت طعام طلب کیا کچھ ایسا خوف اُنھون نے دلایا تھا کہ میرا بند بند کانپ رہا تھا اور اپنی زوجہ کو طلب کیا وہ بھی کانپتی ہوئی باعانت اور پریون کے میرے پاس آئی مین نے اُس سے سب حال بیان کیا اُسنے کہا کہ مین نے بھی یہی خواب دیکھا ہی جب سے بند بند میرا کانپ رہا ہی بس ہم دونون نے کھانا کھایا حواس درست ہوئے اُسدن سے رونا کم کیا اور امیدوار پردۂ غیب سے حصول مقصد کے ہوئے دوسرے دن دربار کیا مگر یہ امر ضرور کیا کہ سیاہ پوشی نہ ترک کی جب دربار آراستہ ہوا اہل نجیم کو طلب کرکے زائچہ کرایا اُنھون نے حکم لگایا کہ پردۂ پنجم قاف مین ایک بادشاہ ہی کہ نام اُسکا اخضر پریزاد ہی اُسکی دختر ہی کہ نام اُسکا مضراب پری ہی اُسکی شادی زلزلۂ قاف سے یعنے رستم ثانی پسر ارج نوجوان کے ہمراہ ہوئی تھی ایک فرزند پیدا ہوا ہی کہ نام اُسکا سہراب ثانی ہی وہ فاتح ہی اس طلسم کا وہ شہریار ضرور اِس طلسم کو فتح کرنے آئیگا کیونکہ اُسکے بزرگ بھی اِس طلسم مین قید ہین عنقریب آنیوالا ہی بس آپکو لازم ہی کہ اُسکی تشریف آوری کی دعا فرمائیے وہ بڑا صاحب نصیب و بلند اقبال ہی اُسکے قدمون کی برکت سے آپ کے فرزند ارجمند بھی رہائی پائین گے یہ جو اہل نجیم نے حکم لگایا کیونکہ اُن بزرگ سے بھی سن چکا تھا مجکو یقین ہو گیا مین نے اُسی دن اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم شہر کیا اور چند خیمے لیکر اُس مقام پر آیا اور یہان مقیم ہوا اپنی زوجہ کو بھی لیتا آیا وہ مصیبت زدہ بھی یہان ہی اُسدن سے یہان مقیم ہون اور اُس شہریار کی آمد کا انتظار کر رہا ہون اِسی خیال سے مین نے اپنے ملازمون کو منع کردیا تھا کہ اگر کوئی میرے حال کو دریافت کرے تو نہ بتانا نہ طلسم کا پتہ دینا میرے پاس لے آنا ابھی تک تو وہ شہریار نہین تشریف لایا خداوند کریم جلد اُسکو یہان بصحت و سلامتی پہونچائے تاکہ ہم اُسکے نور قدم سے اپنی چشم بے بصیرت کو روشن کرین اُسکی خاک قدم کا سرمہ بنائین یہ میرا حال ہی جو مین نے عرض کیا اِس بلا مین مبتلا ہون اُس شہریار کا انتظار کر رہا ہون وہ میری امید کا بر لانیوالا ہی اور آرزو کا پورا کرنیوالا ہی یہ جو سلیمان پریزاد نے بیان کیا شاہزادے نے دریافت کیا کہ تیرے فرزند کا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ اُسکو ہمایون پریزاد کہتے ہین اور دوسرا نام فیروز پریزاد ہی جب یہ سب واقعہ شاہزادے نے سُنا تو خیال کیا کہ یہ تیرا منتظر تھا خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے منزل مقصود تک پہونچا دیا خوب سلسلہ ہاتھ لگا خیر اِسیراب اپنے کو ظاہر کرو یہ سوچکر سلیمان پریزاد سے کہا کہ تم کیونکر اُس شہریار کو پہچانوگے کہ یہ وہی فاتح طلسم ہی اگر وہ آئیگا کیا تم اُسکو دیکھ چکے ہو اُسنے عرض کی کہ مین نے گو آج تک اُسکو دیکھا نہین ہی مگر سبب شناخت کا یہ ہی کہ وہ بادشاہ جلیل کا نواسہ ہی دوسرے برائے فتح طلسم تشریف لائیگا تو بصد جاہ و حشم تشریف لائیگا اس سبب سے شناخت ہو گی تیسرے اہل رمل نے ایک تصویر خیال اُس شہریار کی بنا کر میرے پاس رکھدی ہی اور کہدیا ہی کہ اِس تصویر کے موافق وہ شہریار ہوگا سر مو فرق نہوگا وہ تصویر بھی ہی اُس سے شناخت ہو گی یہ جو شاہزادے نے سُنا کہا کہ خوب مین سوال کرتا ہون کہ اگر وہ جاہ و حشم سے نہ آئے اکیلا ہو تو کیونکر شناخت ہوگی کہا کہ تصویر سے کہ جس کا حال مین نے عرض کیا اے شاہصاحب اب آپ اپنے حال سے آگاہ فرمائیے جواب دیا کہ مین تو کہہ چکا فقیر ہون سلیمان نے کہا کہ مین نہ مانونگا اور کبھی مجکو نہ یقین آئیگا کہ آپ فقیر ہین آپ ضرور کسی ملک کے شاہزادے ہین از براے خدا مجکو اپنے حال سے آگاہ فرمائیے جب سلیمان نے واسطہ خدا کا دیا اُسوقت شاہزادے نے خیال کیا کہ اب بیکار ہی اِس سے پوشیدہ ہونا بہتر ہی کہ اپنے کو

ظاہر کرو تاکہ طلسم کا پتہ چلے تم اسی غرض سے آئے ہو خداوند کریم نے تمکو خوب منزل مقصود پر پہونچا دیا اسکے
فرزند کو بھی طلسم فتح کرکے رہا کرواور اپنے پدر وعم کو بھی یہ جو خیال دلمین آیا کہا کہ ای سلیمان پریزاد تمسے بسا
تعجب ہی کہ تم جسکے منتظر تھے وہ تمھارے پاس آیا اور تمنے نہ پہچانا ای سلیمان پریزاد وہ نامراد و ناشاد
مین ہی ہون مین اپنے والد بزرگوار کے رہا کرنیکو بدون اطلاع اپنے مان و نانا کے برائے فتح طلسم نکلا
ہون بس اگر فضل خدا شامل حال ہوگا تو ضرور اس طلسم کو فتح کرونگا ورنہ مانند اُن سب کے مین بھی گرفتار
طلسم ہونگا یہ فرماکر تمام واقعہ ابتدا سے بیان فرمایا اور یہ شعر پڑھا شعر کیا بیان ہووے حال زار اپنا +
کوئی ہمدم نہ غمگسار اپنا + ای سلیمان پریزاد درحقیقت کیونکر اس حال مین کوئی ہمکو پہچان سکے اس
فلک کے ہاتھون سے تباہ ہوئے اس نوبت کو پہونچے خیر کیا زور ہی مگر مقدر نے منزل مقصود تک
تو پہونچا دیا ہی یقین ہی کہ خوبی قسمت سے طلسم بھی فتح ہوجائے یہ جو سلیمان نے سُنا خادم کو اشارہ
کیا کہ وہ صندوقچہ اُٹھالاؤ جسمین تصویر شاہزادہ ہی جو کہ اہل نجیم نے بناکر مجکو دی ہی بس وہ خادم دوڑکر
گیا اور صندوقچہ لایا سلیمان نے صندوقچہ کھول کر اور تصویر نکال کر جو چہرے سے مقابل کی تو
سر مو فرق نہ پایا تصویر کا مقابل ہونا تھا کہ سلیمان کو یقین ہوگیا اُٹھکر قدمون پر گر پڑا اور کہنے لگا
کہ مجکو پہلے ہی یقین ہوگیا تھا کہ آپ فقیر نہین ہین بلکہ کسی ملک کے شاہزادے ہین گو آپ انکار
فرماتے تھے میری خوبی تقدیر نے آپکو یہانتک پہونچایا شاہزادے نے اُسکا سر قدم پر سے اُٹھاکر
گلے سے لگایا اور فرمایا کہ اب تم اطمینان رکھو پہلے مین تمھارے فرزند کو رہا کرونگا اُسکے بعد اپنے
بزرگون کی رہائی کی فکر کرونگا اور اُنکو رہا کرونگا اب مجھپر فرض ہوا کہ پہلے تمھاری مشکل کو حل کرون
خداوند کریم نے ہم لوگون کو اسی لیے خلق فرمایا ہی کہ بیکسون اور مظلومون کی داد کو پہونچین اور اپنے
کام پر اُنکے کام کو مقدم جانین یہ جو فرمایا تو سلیمان نے عرض کیا کہ ای شہریار اگر اجازت ہو تو
ایک امر مین عرض کرون فرمایا کہ بیان کرو اُسنے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اِس خیال کو اپنے دل سے
دور فرمایئے آپ برائے فتح طلسم تشریف نہ لیجائیے یہ مین کیونکر گوارا کرون کہ آپ ایسا مرد حسین و صاحب
جمال و شجاع میرے لیے اِس بلامین مبتلا ہو کہ جو کہ مقام پر آفت و بلا ہو ہمایون ایسے سو فرزند ہون تو
آپکے نقش قدم پر سے نثار کرون اب مجکو جب سے مین نے آپکو دیکھا ہی ہمایون کی بالکل محبت نہین ہی
آپکی خدمت مین حاضر رہا کرونگا آپکے نور جمال سے اپنے چشم کور کو روشن کیا کرونگا آپکی خدمت مین
اپنی بقیۂ عمر بسر کرونگا آپ طلسم مین نہ تشریف لیجائیے سراسر وہ مقام خوف و خطر ہی شاہزادے
نے جواب دیا کہ ای سلیمان تم اِس امر مین کد نہ کرو ہم اولاد صاحبقران سے ہین جس امر کا قصد کرتے
ہین بدون اُسکو پورا کیے ہوئے نہین باز آتے ہین چاہے اُسمین جان پر بنے چاہے ہمارے لیے
خرابی ہو کیونکر ہوسکتا ہی کہ ہم اپنے گھر سے اِس طلسم کو فتح کرنیکو نکلے ہین کیونکر بدون فتح واپس جائین
کوئی مین تمھارے فرزند کی رہائی کے لیے یہ امر نہین گوارا کرتا ہون بلکہ اپنے پدر وعم کی رہائی کے لیے یہ امر گوارا کرتا
کرتا ہون اور اسی فکر مین سبکو چھوڑکر گھر سے نکلا ہون یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ وہ لوگ تو مبتلاے رنج و بلا رہین اور مین
ساتھ عیش و عشرت کے بسر کرون اگر ایسا ہوتا تو مین اپنی راحت و آرام کو کیون ترک کرکے نکلتا اور اپنے نانا
و مان کو اپنی مفارقت مین مبتلا کرتا بس اِس امر مین تمھارا کہنا مجھ سے نہایت درجہ بیکار ہی اور یہ امر
نہایت دشوار ہی کہ مین اِس امر سے باز آؤن بلکہ تمکو یہ لازم ہی کہ کسیکو میرے ہمراہ کردو تاکہ وہ مجکو
اُس سرحد کا نشان دے اور مین اپنے کام مین مصروف ہون یہ جو شاہزادہ نے کہا سلیمان

کہتے تھے ہوا کہ یہ شہریار نہ رہیگا دراصل اِسکو منع کرنا بیکار ہی ناچار ہوکر کہا کہ اختیار ہی آپ کو بندہ مجبور و ناچار ہی جو حق غلامی تھا وہ مین نے ادا کیا اچھا ایک امر کا اور امیدوار ہون کہ آج آپ میری دعوت قبول فرمائیے اور حمام فرمائیے کل صبح کو مین آپ کے ہمراہ چلونگا اور آپکو سرحد طلسم تک سہونچا دونگا شاہزادے نے جواب دیا کہ اِس امر کا کوئی مضائقہ نہین ہی آج نہین کل سہی یہ فرماکر خاموش ہورہے یہ بات اِس خیال سے منظور کرلی کہ اب اِسکے بھی دل کو نہ رنجیدہ کرو کیا نقصان ہی ایک رات مین دوسرے تمکو یہ لازم ہی کہ اِس امر کی کوشش اِسطور سے کرو کہ آج شب کو عبادت خدا کرو اور اپنے حل مطلب کی دعا کرو دیکھو تو تمھارے مقدر مین اِس طلسم کی فتح ہی یا کوئی اور فاتح ہی جو پردۂ غیب سے ظاہر ہو اُسپر عمل کرو کیونکہ نہ تمھارے پاس لوح طلسم ہی نہ تم مالک اسم اعظم ہو کہ جو تمپر سحر و جادو نہ اثر کریگا طلسم مین سوائے سحر و جادو کے کوئی چیز نہین شائد کوئی ذریعہ پردۂ غیب سے ایسا ظاہر ہو کہ جسکے سبب سے کوئی صورت فتحیابی کی ظاہر ہو تمھارے بزرگون نے اکثر ایسا کیا ہی جب اُنپر کوئی وقت سخت پڑا ہی تو اُنھون نے خدا سے کمک طلب کی ہی اور پردۂ غیب سے کشود مطلب کی صورت نکلی ہی دل مین یہ تصور کرکے سلیمان سے کہا کہ اے سلیمان ایک شرط سے مین تمھاری دعوت قبول کرتا ہون کہ ایک خیمہ الگ صحرا مین برپا کرادو مین شب کو اُسمین عبادت خدا کرونگا اور اپنے حل مشکل کی دعا کرونگا دیکھون پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی وہ حلال مشکلات ہی کوئی نہ کوئی صورت حل مشکل کی ضرور پیدا ہوگی سلیمان نے عرض کیا کہ بہت خوب بس شاہزادے کو اُسیوقت حمام کرایا لباس تبدیل کرایا شاہزادے کی دعوت کے سامان کرنے کا حکم دیا یہ خبر تمام لشکر مین پھیل گئی کہ بادشاہ جس شہریار کا منتظر تھا وہ تشریف لایا وہ فقیر نہ تھا بلکہ وہی شہریار تھا ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ خوش ہوا کہ اب ہمارا شاہزادہ رہا ہوگا یہ خبر خیمۂ ناموس مین جو پہونچی تو مان ہمایون کی بہت خوش ہوئی اُسیوقت سجدۂ شکر بجالائی اور دعائین دینے لگی اور یہ بون درگاہ باری مین عرض کرنے لگی کہ مین تیرے کریمی رحیمی کے صدقہ ہون کہ تو نے آئینۂ آرزو مین شکل امید دکھائی میرے نخل مراد کو پھر بار ور کیا ای کریم تو اس شہریار کو تا صد و سی سال سلامت رکھ جو ہم غریبون کی کمک کرنیکو موجود ہی اور اُسکو کامیاب کر اپنے فضل و کرم سے یہ دعا مانگ کر سجدے سے سر اُٹھایا اور محلدار سے کہا کہ بادشاہ کو کسی کے ذریعہ سے خبر کردے کہ ذرا اندر تشریف لائین مجھے کچھ عرض کرنا ہی محلدار نے پہرے پر حکم ملکہ کو بیان کیا چوبدار نے جاکر خیمہ شاہی مین مجرا کیا بادشاہ کو دیکھا کہ ایک طرف بادشاہ مؤدب بیٹھا ہی اور ایک شاہزادہ مسند پر جلوہ فرما ہی کہ تمام خیمہ اُسکے نور جمال سے روشن ہو اس چوبدار نے پہلے شاہزادے کو مجرا کیا پھر اُسکے بعد اپنے بادشاہ کو اور ملکہ کا پیام بیان کیا بادشاہ نے جواب دیا کہ اچھا بس وہ چوبدار تو مجرا کرکے رخصت ہوکر چلا گیا سلیمان نے شاہزادے سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو اندر چند منٹ کے لیے یہ غلام جائے اور اُس سوختہ جگر کو بھی آپکی تشریف آوری سے آگاہ کرے اور آپکے قصد سے شاہزادے نے فرمایا کہ بسم اللہ تاخیر نہ کرو بلکہ ہماری طرف سے کہنا کہ تم اب رنج و صدمہ نہ کرو مین پہلے تمھارے فرزند کی رہائی کی فکر کرونگا اگر خدا نے چاہا جب یہ اجازت ملی تو سلیمان خیمۂ ناموس مین آیا دیکھا کہ زوجہ صحن خیمے مین کھڑی ہی بادشاہ کو دیکھتے ہی خوش ہوگئی تعظیم کرکے ایوان مین لائی مسند پر بٹھایا سب حال دریافت کیا بادشاہ نے سب حال بیان کیا اور

کہ بیان کرون کہ جو حسن و جمال یہ شہریار رکھتا ہی ہمایون تو اُسکے کف پا کا بھی مقابلہ نہین کرسکتا ہی اور ہمایون تو ادنا غلام معلوم ہوگا اِس شہریار کا کیا خداوند کریم نے بنی آدم کو حسن عطا فرمایا ہی ہم جانتے تھے کہ سوائے بنی جان کے پسر حسین نہین ہوتے ہین مین نے لاکھ لاکھ روکا کہ آپ برائے فتح طلسم نہ تشریف لیجائین مگر اُنھون نے نہ مانا بلکہ ناراض ہوئے اُنکے بھی تو پدر عم اِس طلسم مین قید ہین اُنکی رہائی کی فکر مین تشریف لائے ہین ملکہ نے عرض کیا کہ اگر تمھاری مرضی ہو تو ایک نگاہ اُس شہریار کو مین بھی دیکھ لون اور بلائین لیلون کہ اُسکے سبب سے میری مراد دلی برآئیگی بادشاہ نے جواب دیا کہ اچھا یہ کہکر باہر آیا اور خدمت شاہزادے مین حاضر ہوا یہان شاہزادہ بیٹھا ہوا اور پریزادون سے ہمکلام تھا کہ سلیمان آکر پہونچا شاہزادے نے بسبب بزرگی کے تعظیم فرمائی اپنے برابر ہاتھ پکڑکر بٹھالیا جب سلیمان بیٹھ چکا تو ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اندر خیمۂ ناموس کے تشریف لیچلیے تاکہ وہ سوختہ جگر بھی آپکے دیدار فرحت آثار سے مسرور ہو اور شرف ملازمت حاصل کرے آپکی کنیز کو بھی آپکی قدمبوسی کا اشتیاق ہی جواب دیا کہ ابھی مین اُسکے پاس نہ جاؤنگا جبتک اُسکے فرزند کو رہا نہ کرلونگا مجھ سے اُسکا حال دیکھا نہ جائیگا لاکھ لاکھ سلیمان نے کہا مگر شاہزادے نے نہ قبول کیا بلکہ یہان اِس انتظار مین تھی کہ میرا شوہر اُس شہریار کو لیکر آتا ہوگا طبق زر و جواہر برائے نثار مہیا کر رکھے تھے یہان بکاول نے آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار ہی بس سلیمان شاہزادے کو لیکر دسترخوان پر آیا شاہزادے نے خاصہ نوش فرمایا بعد فراغت طعام پھر اُس خیمہ مین آکر جلوہ فرما ہوئے کہ شام ہوگئی اُدھر کارپردازون نے ایک مختصر خیمہ برائے عبادت شاہزادہ بحکم سلیمان پریزاد برپا کردیا تھا جب نماز مغرب کا وقت آیا شاہزادے نے فرمایا کہ ای سلیمان تم محل مین جاؤ اور ہماری طرف سے اپنی زوجہ سے کہنا کہ سہراب نے کہا ہی کہ مین تجھ سے جب تیرے فرزند کو رہا کرلونگا اُسوقت ملونگا ابھی مجکو شرم آتی ہی اب مین خیمۂ عبادت مین جاتا ہون یہ فرماکر اُٹھے اور ایک پریزاد کے ہمراہ اُس خیمہ مین آئے جو کہ برائے عبادت برپا کیا گیا تھا اُدھر سلیمان پہرہ چوکی مقرر کرکے اور حکم تاکید دیکر کہ کسی امر کی تکلیف شاہزادے کو نہو داخل محل ہوا زوجہ نے پوچھا کہ وہ شہریار تشریف نہ لایا جو کچھ شاہزادے نے کہا تھا وہ بیان کردیا اور کہا کہ مین کس کس امر کی تعریف کرون ہمہ تن خلق ہین ایسے لوگ تو مین نے آجتک نہین دیکھے نہ پریزاد نہ آدم زاد جیسے یہ ہین خدا اِنکو نظر بد سے بچائے اور اِنکی مراد دلی برلائے صدقہ اُسکو اپنی عزت و جلال کا ہمنے ایسے لوگ دیکھے نہ سُنے کہ جو اپنے کام پر دوسرے کے کام کو مقدم خیال کرین سوائے اِس خاندان کے زوجہ اُسکی بھی دعائین دینے لگی اور شاہزادے کی فتح و ظفر کی دعا مانگنے لگی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان تو یہ زن و شوہر خوش بیٹھے ہین مگر صدمہ ہی جوانی شاہزادے کا اِدھر شاہزادے نے داخل خیمہ ہوکر وضو کیا اور سجادہ بچھاکر نماز مغربین بہ ہزار رجوع قلب ادا فرمائی اُسکے بعد وظیفہ شروع کیا بعد ختم وظیفہ اِسطور سے اپنے خدا سے بصد التجا دعا کرنے لگے اپنی فتح و ظفر کی کہ ای کریم تو بڑا رحیم ہی تو نے تمام انبیا کی اکثر مقام پر بوقت مصیبت کمک فرمائی حضرت یوسف کو چاہ سے نجات دی یونس کو شکم ماہی سے ابراہیم کو آتش نمرودی سے خضرت خضر کو جامۂ حیات عطا فرمایا اکثر ہمارے بزرگون کی وقت مشکل مین جبکہ اُنھون نے تیری طرف رجوع کی مدد فرمائی اُنکی مشکل حل فرمائی ای میرے خالق اُسوقت بدین میری بھی کمک فرما اور اگر میرے مقدر مین فتحی اِس طلسم کی مقرر ہی تو مجکو ہدایت فرما کہ مین اُسپر عمل کرون اور تیری کمک کے سبب سے اپنی مراد کو پہونچون اپنے

اپنے لیے یہ مصیبت نہین گوارا کرتا ہون بلکہ تیرے بندون کے لیے جو کہ اس طلسم مین مدت سے قید ہین
اور بلا مین مبتلا ہین واسطے تجکو اپنی عزت و جلال کا تمام شب شاہزادہ اسیطور سے دعا مین مصروف
رہا یہانتک کہ قریب صبح آنکھ لگ گئی غنودگی طاری ہوئی دیدۂ ظاہری بند ہو گئے باطنی وا رہے
کہ یکایک ایک مرتبہ آسمان کیطرف سے ایک نور پیدا ہوا اور وہ نور اس خیمہ مین تھا اب جو شاہزادے
نے دیکھا تو ایک مرد بزرگ کو دیکھا کہ وہ تخت پر سوار ہین جامہ سفید زیب جسم انور ہی عمامہ سر پر ہی
تسبیح صد دانہ دست مبارک مین چہرۂ انور سے ایسا رعب و داب و نور پیدا ہی کہ نگاہ نہین کام کرتی
ہی پیشانی پر نشان سجدہ ہی گرد تخت کے ہزارون ملائکہ ہین اور سبرگاہ قدوسا کی صدا بلند ہی وہ تخت
آکر زمین پر قائم ہوا بس شاہزادہ اُس عالم خواب مین برائے تعظیم اُٹھا تمام خیمہ معطر ہو گیا جھک کر
تسلیم بجا لایا اُن مرد بزرگ نے بشفقت پشت پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ ای سہراب ثانی تو رنجیدہ نہو
تو ہی فاتح ہی اس طلسم کا لے یہ کاغذ جو کہ مین تجکو دیتا ہون اسمین جسطور سے تحریر ہی اُسی پر عمل کرنا
بوقت صبح تن تنہا طرف مشرق کے جانا مرکب تک نہو صرف ایک کمان اور دو تیر اور ایک شمشیر ہو
اور جسطور سے اِس کاغذ مین لکھا ہی اُسیطور سے سب کام کرنا ای سہراب ثانی اب زمانہ تیری
تکلیف کا برطرف ہو گیا خداوند کریم نے تیرے حال پر رحم فرمایا تو ہی فاتح ہی اِس طلسم کا اب تک
فتح طلسم آگیا مدت اُسکی پوری ہوئی عمر طلسم تمام ہو گئی مجکو درگاہ خداوند کریم سے حکم ہوا کہ ای سلیمان
بن داؤد تم اِسوقت یہ پرچہ کاغذ لیکر سہراب ثانی کے خیمے مین جاؤ وہ تمسے فتح طلسم کی دعا کر رہا ہی
یہ طلسم اُسی کے ہاتھ سے فتح ہو گا یہ کاغذ اُسکو دینا اور کہنا کہ جو اِس کاغذ مین تحریر ہی اُسپر وہ عمل کرے
اُسکے ہاتھ سے طلسم فتح ہو جائیگا لوح طلسم دستیاب ہو جائیگی یہ جو حکم جناب باری سے ہوا مین فورا
کاغذ لیکر تمھارے پاس آیا خوش ہو اور رنج و غم کو دور کرو کہ تمپر رحم باریتعالی ہوا اب کوئی مشکل
ایسی نہو گی کہ جو حل نہو آگاہ ہو کہ میرا نام سلیمان بن داؤد ہی میرے ہی زیر حکم جن و انس دیو
پری وحش و طیر زمین و آسمان ابر و ہوا بحکم خالق کون و مکان تھے مین ہی ان سب پر حاکم تھا اُسی
زمانہ حکومت مین میرے وزیر آصف بن برخیا نے بہت طلسم بنائے کہ جو تیرے اکثر بزرگون نے
بہ مدد خداوند کریم فتح کیے اور ابھی باقی ہین اُنھین طلسمون سے یہ بھی ایک طلسم ہی جسکا فاتح تو ہے
اسمین بہت مال و اسباب میرے وزیر نے میری اجازت سے واسطے فاتح طلسم کے رکھا ہی اس
طلسم کو تمام خدا پرست دیو و پریزاد سے آباد کیا تھا مگر تھوڑے زمانہ سے حاکم اس طلسم کا کافر ہو گیا ایک
ساحر کے بہکانے سے بس یہی طریقہ میرے وزیر نے مقرر کیا تھا کہ جب یہان کفر کو رواج ہو گا اُسی
زمانہ مین یہ طلسم فتح ہو گا وہ زمانہ آگیا تو شوق سے جا اگر بادشاہ طلسم مسلمان ہو جائے تیری اطاعت
کرے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرنا یہ فرما کر اور اپنا نظر کردہ کر کے حضرت سلیمان علیہ السلام نظر سے
غائب ہو گئے اِدھر وہ حضرت پوشیدہ ہوئے اُدھر سہراب ثانی کی آنکھ کھل گئی اپنے کو سجادے
پر پایا اور تمام خیمے اور اپنے لباس کو خوشبو سے معطر پایا سجدۂ شکر کیا اور اپنے خواب کی صداقت کا
یقین ہوا دیکھا تو سجادے پر ایک لفافہ بھی موجود ہی اُسکو اُٹھا کر جو دیکھا تو وہی لفافہ تھا جو کہ حضرت
نے خواب مین دیا تھا ابتو یہ حال ہوا کہ جامہ جسم مین تنگ ہو گیا چہرہ فرط خوشی سے لال ہو گیا نماز صبح
کا وقت قریب تھا وضو کر کے نماز خالق ادا کی اور دعا مانگ کر سجادے کو لپیٹا کمر فتح طلسم پر کسی
لفافہ کو چاک کیا اُسمین سے جو پرچہ نکلا اُسکو پڑھا اور اُسکو پڑھکر باہر تشریف لائے اُسمین کی تحریر تھا

کہ تو اسیوقت بدون اطلاع سلیمان پریزاد کے طرف مشرق کے روانہ ہو خود بخود سرحد طلسم
تک پہونچ جائیگا جب تو اس مقام پر پہونچے کہ جہان درہ کوہ ہی اور تصویر بن پتھر کی ہین تو پھر
اغذ کو دیکھنا جیسا تحریر ہو اسپر عمل کرنا جب تجکو وہ صورتین دیکھین گی تو منع کرینگی کہ ادھر نہ آنا
تو کچھ نہ سننا اور نہ کچھ جواب دینا پھر برابر انکے پہونچکر اس کاغذ کو دیکھنا یہ جو تحریر پاؤ گے
ایک پرچہ لکھکر اُس جمعے مین رکھدیا کہ ای سلیمان تم پریشان نہونا اور نہ میری تلاش کو کسی کو
روانہ کرنا مین بموجب حکم حضرت سلیمان برائے فتح طلسم جاتا ہون کوئی مقام تشویش نہین ہے
نظر خدا پر رکھو وہ حلال مشکلات میری سب مشکلین حل فرمائیگا یہ پرچہ رکھکر بموجب تحریر طرف
مشرق کے روانہ ہوئے اب راوی پہلے شاہزادے کا حال تحریر کرتا ہی پھر یہان کا حال تحریر
ہوگا شاہزادہ پیادہ پا طرف مشرق کے سیر صحرا کی کرتا ہوا چلا جاتا ہی یہانتک کہ آفتاب نکل آیا
وہ صبح کا وقت وہ طائرون کا زمزمہ سنجی کرنا وہ سبزے کا لہلہانا عجب سمان دکھاتا تھا یہ تعریف صنعت
پروردگار کرتے ہوئے چلے جاتے ہین یہانتک کہ سرحد طلسم پر پہونچے کہ سامنے سے وہ پہاڑ نظر آیا اور
وہ تصویرین سنگین انھون نے نشکر خدا کیا اور آگے قدم رکھا اپنے دل مین کہا کہ منزل مقصود پر تو آگئے
اگر خداوند کریگا تو طلسم فتح ہو جائیگا یہ دل سے باتین کرتے ہوئے طرف ان تصویرون اور درہ کوہ
کے چلے جاتے تھے جب ان تصویرون نے شاہزادے کو دیکھا تو گویا ہوئین کہ ای شخص پلٹ جا اپنے کو
اس بلا مین نہ مبتلا کر ورنہ تو بھی مثل ہمارے پتھر کا ہو جائیگا شاہزادے نے کسی کا کہنا نہ سنا اور نہ
کچھ جواب دیا وہ چیخا کیے اور کہا کہ شائد تو بہرہ ہی جو ہمارے کہنے کو نہین سنتا ہی ارے پلٹ جا کیون اپنی
جوانی کو برباد کرتا ہی یہ طلسم چہل چراغ سلیمانی ہی ہمنے بھی نہ کہنے پر عمل کر کے اپنی زندگی سے
ہاتھ دھویا اور پتھر کے ہوکے رہگئے افسوس کہ تو نہین مانتا ہی ہمارے کہنے پر عمل کر اور واپس جا جب
شاہزادے نے نہ سنا تو یہ کہکر وہ سب کے سب خاموش ہورہے کہ ہم مجبور ہین ہمارا جو حق تھا ہمنے
ادا کیا کیا کرین کہ تیری قضا ہی اور تو بھی ناچار ہی مشیت خدا سے وہ تو خاموش ہوئے ادھر شاہزادہ
قریب انکے پہونچا سامنے درے کے کھڑا ہوا انکا کاغذ جیب سے نکالا اسکو دیکھا اسمین تحریر تھا کہ ای
فاتح طلسم جب تو سامنے درے کے پہونچے اور برابر ان پتھر کی تصویرون کے تو تجکو لازم ہی کہ جو اسم
حاشیہ کاغذ پر لکھا ہی اسکو یاد کرلے بس جب تو اس درے کے سامنے پہونچیگا تو ایک بط درے سے
باہر آئیگی جو کہ برابر سیمرغ کے ہوگی وہ تیرے سر پر تین مرتبہ گردش کرکے صدائے ہیہات دینے کے
قصد سے مُنھ اپنا یعنے منقار کھولیگی بس تجکو لازم ہی کہ جو تو نے اسم حاشیہ پر سے یاد کیا ہی اسکو پیکان تیر
پر دم کرکے اس قادر انداز کی نشانہ لگا کہ ادھر وہ قاز مُنھ کھولنے اور صدا دینے نہ پائے کہ تیرا تیر رہا ہو کر چلے
اور ان سے اُسکے دہن مین پہونچے اگر تیر نے خطا کی اور اُسنے صدا دیدی تو پہلی مرتبہ تا بہ کمر پتھر کا ہو جائیگا
بس اگر اسیطور سے تیرے تیرون نے تینون مرتبہ خطا کی اور وہ صدا تین مرتبہ دیچکی تو تو بھی مثل انکے
پتھر کا ہو جائیگا اور پھر قیامت تک رہا ہونا غیر ممکن ہی بس اپنی تقدیر کو آزمائے آیندہ تیری تقدیر
دیکھ تیر خطا نہ کرے نشانہ پر پڑے اگر تیر ہدف مراد پر پڑا بس تو نے ایک مرحلہ طلسم کا فتح کیا یہ مرحلہ
قازان ہی جب تاریکی وغیرہ برطرف ہو جائے اُسوقت پھر کاغذ دیکھنا جیسا تحریر ہو اسپر عمل کرنا
مضمون دیکھکر شاہزادے نے کاغذ کو لپیٹ کر جیب مین رکھا اسم یاد کرلیا شاہزادے نے وہ اسم یاد کرلیا ادھر
وہ قاز جو کہ برابر سیمرغ کے تھی تڑپ کر درے سے نکلی کہ جسکا رنگ سبز تھا منقار سرخ پنجے

زرد دھبے نکل کر بلند ہوئی اور گرد شاہزادہ گردش کرنے لگی جیسے ہی قاز نکلی شاہزادے نے دوش سے کمان لی ترکش سے تیر پیکان تیر پر اسم حاشیہ پر چہ دم کرکے چلہ کمان مین پیوستہ کیا اور لیس ہوکر اس قصد سے کھڑا ہوا کہ جب قاز منقار باز کرنے مین نشانہ لگاؤن یہ کھڑے ہوئے تھے اُدھر اُس قاز نے گردش کرکے اور سامنے ہوا پر قایم ہوکر اس قصد سے منقار باز کی کہ صدا دون اُسکا منقار باز کرنا تھا کہ شاہزادے نے یا علی مدد کہکر تیر کو جنبش سے نشانہ تاک کر رہا کیا چونکہ وقت فتح طلسم کا آگیا تھا وہ صدا نہ دینے پائی تھی کہ تیر نشانہ پر بیٹھا اُسکی منقار مین در آیا اور برماتا ہوا صاف پشت سے نکل گیا تیر کا پڑنا تھا اور نشانہ ہونا تھا اُس قاز کا کہ ایک شور قیامت خیز برپا ہوا آندھی سیاہ اُٹھی تمام عالم تاریک ہوگیا برفباری ہوئی سنگباری غبار اُڑا آواز آئی اے ساکنان طلسم آگاہ ہو کہ طلسم کشا آگیا اور اُسنے مرحلۂ قازان کو فتح کرلیا افسوس صد ہزار افسوس کہ حریف نے اپنا کام کرلیا قاز جادو مارا گیا اب طلسم نہ بچیگا یہ صدا آکر پھر صدا آئی کہ کشتی مرا کہ نام من قاز جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و مطلب خود نرسیدیم جب یہ صدا آچکی وہ تاریکی وغیرہ برطرف ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ ہزارون قازین اُس درۂ کوہ سے غول کے غول نکلین اور گرد شاہزادہ جمع ہوئین اور یہ قصد کیا کہ منقار و پنجہ سے شاہزادے کا جسم پارہ پارہ کرین جب شاہزادے نے دیکھا کہ انسے جان بچنا دشوار ہی فوراً کاغذ کو دیکھا تحریر تھا کہ اے طلسم کشا مبارک ہو کہ تونے مرحلۂ قازان بمدد خداوند یزدان فتح کیا اب تجکو لازم ہی کہ جو قاز کہ تیرے روبرو مردہ پڑی ہی جسکو تونے خدنگ کا نشانہ کیا تھا اُسکو فوراً اُٹھاکر ذبح کر اور اُسکا خون تھوڑا سا اِن سب قازون پر مار قدرت خدا کا تماشہ دیکھ کہ کیا ظاہر ہوتا ہی اور تھوڑا سا خون لیکر اور اُس چشمہ سے پانی تھوڑا سا لے جو کہ سامنے ہی یہ خون اُس پانی مین ملاکر ان سب پر جو کہ پتھر کے بنے ہوئے ہین مار تاکہ یہ اصلی صورت پر آئین آگاہ ہو کہ یہ قاز اصلی ہی اور اِسکے جسم مین ایک ساحر تھا کہ جو کہ سحر کرتا تھا اور وہ صداے ہیہات بلند کرتا تھا تو نے اُسکو قتل کیا وہی اِس مرحلے کا حاکم تھا اُسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی ہی اور اِن سب کا حالت اصلی پر آنا اِسطور سے مقرر ہوا ہی بانیان طلسم نے اِسی طریقہ سے مقرر کیا ہی بعد اِن سب کے حالت اصلی پر آنے کے اِن سب کو رخصت کرکے بلا خوف و خطر داخل درہ ہونا پھر جو امر واقع ہو اور عقل نہ کام کرے کاغذ سے مشورہ کرنا یا جو تحریر ہو اُسپر عمل کرنا یہ جو شاہزادے نے تحریر پایا کاغذ جیب مین رکھا فوراً قاز کو اُٹھاکر کہ وہ ابھی تڑپ رہی تھی ذبح کیا اُسکا خون اُن سب قازون پر مارا کہ وہ سب مثل ہیزم خشک کے جلنے لگین اُنکے جسمون سے شعلہ پیدا ہوئے وہ سب جلکر خاک ہوگئین بعد اِسکے شاہزادے نے خون اور پانی ملاکر اُن سب پتھر کی تصویرون پر چھڑکا کہ تڑاقہ کی صدا آئی وہ سب حالت اصلی پر آگئے ہر ایک دوڑکر شاہزادے کے قدم پر گرا ہاتھ چومے اور کہا کہ آپکے سبب سے ہمنے حیات پائی قید طلسم سے نجات پائی آپ نے ہم سب پر بڑا احسان کیا شاہزادے نے جواب دیا کہ مین کیا ہون جب خدا کو منظور ہوا اُسنے تمکو نجات دی بس تم لوگ اپنے اپنے مقام کو جاؤ اُنھون نے عرض کیا کہ اب ہم اپنی حیات بھر آپکے قدمون سے نہ جدا ہونگے ہمکو ایسا آقا ولی نعمت کہان ملیگا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ دوسو آدمی تھے اُنمین بہت سے آدم زاد تھے بہت سے دیو زاد بہت سے پریزاد کوئی تاجر تھا کوئی شاہزادہ کوئی وزیرزادہ کوئی امیرزادہ جب یہ سب نے کہا تو شاہزادے نے جواب دیا کہ ابھی تو مین برائے فتح طلسم جاتا ہون تم سب اپنے اپنے مقام پر جاؤ جب واپس آؤنگا تو پھر آنا اُنھون نے عرض کیا کہ ہم ہمراہ چلینگے شاہزادے نے جواب دیا کہ کسی کے لیے جانیکا حکم نہین ہی تنہا جانیکا حکم ہی اور تم مین ہمایون بن سلیمان

کون ہی وہ میرے روبرو آئے یہ سننا تھا کہ ایک پریزاد کمسن ہاتھ جوڑکر روبرو آیا قدمون کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ غلام حاضر ہی میرا ہی نام ہمایون ہی شاہزادے نے فرمایا کہ تو اپنے باپ پاس جاکہ وہ اور تیری ماں تیرے غم مین بہت بیقرار ہین اور قریب مرگ ہین اُنسے مل تاکہ اُنکو تسکین ہو اور ہماری طرف سے کہنا کہ تمکو تمھارا فرزند مبارک ہو خدا نے تمپر رحم کھایا کہ اُسکو نجات دی اور کہا کہ جب ہم طلسم فتح کرلینگے اور اپنے بزرگون کو رہا کرلینگے تو تمسے ملینگے تم اطمینان رکھو اُسنے عرض کیا کہ آپ سے اور میرے والد سے کہان ملاقات ہوئی تب شاہزادے نے کل حال بیان فرمایا کہ جو تحریر ہو چکا ہی اُسنے سنکے عرض کیا کہ اب غلام تو نہ جائیگا ہمراہ رہیگا شاہزادے نے فرمایا کہ مین کہہ چکا ہون کہ کوئی میرے ہمراہ نہین چل سکتا ہی تم بیکار بار بار کہتے ہو مین اکیلا جاونگا یہ معاملہ طلسم کا ہی جو کہ حکم ہوتا ہی اُسی پر عمل کیا جاتا ہی تب اُسنے عرض کیا کہ میرے ہمراہ میرے باپ کے پاس چلیے تاکہ مین اور وہ آپکی دعوت کرین فرمایا کہ تمسے کہہ چکے کہ تم جاؤ ہم بعد فتح طلسم ضرور ضرور آئینگے اُسوقت دعوت کرلینا ہمارے کام مین ہرج ہوتا ہی اور اُن سب سے کہا کہ تم بھی ہمایون کے ہمراہ جاؤ اور جہان جی چاہے رہو اگر مکان دور ہو تو ہمایون کے ملک مین رہو اُن سب نے عرض کیا کہ ہم مکان جاکر کیا کرینگے آپکی تشریف آوری تک ہمایون کے پاس رہینگے بعد اُسکے آپکی خدمت مین تا عمر رہینگے شاہزادے نے یہ فرمایا اور طرف درہ کوہ کے چلے وہ سب کے سب ناچار ہوئے اور سلام و مجرا کرکے ہمراہ ہمایون کے چلے شاہزادہ داخل درہ ہوا اور غائب ہوگیا یہ لوگ سب ناچار ہوکر چلے ہمایون اُن سبکو ہمراہ لیکر اُسطرف کو چلا کہ جدھر اور جس صحرا مین اُسکا باپ مقیم تھا اور شاہزادے سے ملا تھا یہ تو اُدھر کو جاتا ہی وہان کا حال سماعت فرمایئے کہ جب صبح ہوئی اور سلیمان بیدار ہوکر باہر آیا پہلے خیمہ شاہزادے مین کہ جہان وہ عبادت کرنے کے لیے تشریف لیگئے تھے گیا داخل خیمہ جو ہوا تو شاہزادے کو نہ پایا خیمہ خالی تھا حواس جاتے رہے خیال کیا کر معلوم ہوتا ہی کہ شاہزادہ کچھ خفا ہوگیا کہ بدون اطلاع کہین تشریف لیگیا یہ حیران کھڑا تھا کہ ایک کاغذ دیکھا کہ فرش پر پڑا ہی اُسکو اُٹھاکر جو پڑھا تو وہی مضمون تحریر تھا جو کہ شاہزادے نے لکھکر خیمہ مین رکھدیا تھا اور خود تشریف لیگئے تھے جب سلیمان نے وہ پرچہ پڑھا تو معلوم ہوا کہ شاہزادہ تنہا بحکم حضرت سلیمان برائے فتح طلسم تشریف لیگیا بس یہ مجبور خیمہ سے باہر آیا لوگون نے پوچھا کہ شاہزادہ کہان ہی کہا کہ وہ تشریف لیگئے برائے فتح طلسم اُنمو درگاہ خدا سے حکم ہوگیا حضرت سلیمان نے آکر اُنکی کمک فرمائی سب بہت خوش ہوئے سلیمان اپنے خیمہ مین آیا اور برائے فتح دعا کرنے لگا پردے خیمہ کے اُٹھوا دیے یہ بیٹھا ہوا ہی طرف صحرا کے دیکھ رہا ہی کہ قریب دوپہر اُسنے دیکھا کہ کچھ آدمی صحرائے طلسم کیطرف سے چلے آتے ہین اُسنے ہرکارون سے کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ کون لوگ ہین ہرکارے گئے اور فوراً واپس آئے اور عرض کیا کہ مبارک ہو اے بادشاہ ہمارا شاہزادہ ہمایون مع چند پریزادون کے اور اسیران طلسم کے جو کہ پتھر کے بنے ہوئے تھے تشریف لاتا ہی یہ سننا تھا کہ سلیمان کو ایسی خوشی حاصل ہوئی کہ شادی مرگ کی نوبت آئی چہرہ سرخ ہوگیا پیرہن جسم مین تنگ ہوگیا فوراً اُٹھکر اور پریزادون کو ہمراہ لیکر اُس طرف چلا جب قریب پہونچا تو دیکھا آگے آگے ہمایون اور عقب مین اُسکے اور سب چلے آتے ہین یہ بیتاب ہوکر دوڑا ہمایون نے جو باپکو آتے ہوئے دیکھا ایک مرتبہ دوڑکر اپنے باپ کے قدم پر گرا سلیمان نے اُسکو سینہ سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا اور اُن سب سے ملا اپنے ہمراہ لیکر خیمہ مین آیا اُسوقت لباس سیاہ تبدیل کیا اور سبکو حکم دیا کہ تم سب بھی تبدیل لباس کرو فرزند سے رہائی

کی کیفیت دریافت کی اُسنے سب حال بیان کیا یہ سنکر سلیمان نے ہاتھ اُٹھا کر درگاہ خدا مین دعا کی کہ ای خداوند کریم تو اُس شہریار کی مراد دلی بر لا اور طلسم کو فتح فرما یہ دعا مانگ کر اُن سب سے حال دریافت کیا ہر ایک نے اپنی کیفیت بیان کی اور کہا کہ تا تشریف آوری شہریار ہم آپکے پاس رہین گے سلیمان نے کہا کہ بسم اللہ یہ آپ کا گھر خانہ ہی تشریف رکھیے اُنکی دعوت کی یہ خبر محس مین پہونچی کہ اُس شہریار نے جاکر طلسم کو فتح کیا اور ہمایون کو رہا کر کے اِدھر روانہ کیا اور خود بقیہ طلسم کے فتح کے لیے تشریف لیگئے ہین ہمایون یہان تشریف لائے اپنے باپ سے ملے ہین بادشاہ بہت خوش ہی یہ سننا تھا کہ ہمایون کی مان بہت خوش ہوئی سجدۂ شکر کیا اور شاہزادے کے لیے دعا کی اور محلدار سے کہا کہ بادشاہ سے جاکر کہدو کہ شاہزادے کو لیکر اندر تشریف لائین میرا قلب بہت بیقرار ہی محلدار نے آکر چوبدار سے کہا چوبدار نے بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ اُسیوقت شاہزادے کو لیکر اور اُن سب کو خیمہ مین ٹھہرا کر اور اپنے ملازمون کو یہ حکم دیکر کہ انکو کسی امر کی تکلیف نہو مین آتا ہون بس مع فرزند کے داخل خیمہ ہوا یہان مان ہمایون کی صحن خیمہ مین ٹہل رہی تھی جسیے ہی ہمایون کی نظر مان پر پڑی جھک کر سلام کیا اور دوڑ کر قدمون پر گرا مان نے سر اُسکا اُٹھا کر سینہ سے لگا یا پیار کیا اور بہت سا روپیہ ہمایون پر سے نثار کیا خواصون نے آکر مبارکباد دی اُن سبکو انعام دیا رات جگے اور تھکنے وغیرہ کی فکر ہونے لگی بعد تھوڑی دیر کے بادشاہ فرزند کو لیکر پھر خیمہ مین آیا یہان سب کے ساتھ شاہزادہ عیش وعشرت مین مصروف ہوا اور اُسیدن اپنے خیمہ وغیرہ لیکر اُس صحرا مین آکر مقیم ہوا اور انتظار شاہزادے مین مصروف ہوا اُسکو تو عیش وعشرت وانتظار شاہزادے مین مصروف رکھا جاتا ہی اور مان کو ہمایون کی سامان صحنک وغیرہ مین اور حال سہراب ثانی تحریر کیا جاتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ سہراب ثانی جو اُن سبکو رخصت کر کے بحکم پرچہ کاغذ داخل درۂ کوہ ہوئے تھے رہروی کرتے ہوئے چلے جاتے تھے وہ درۂ کوہ پر فضا تھا بہت وسیع تھا صناعان چابک دست نے اُس درۂ کوہ مین دو طرفہ سہ دریان بنائی تھین اور اُنپر نقش ونگار نادر کار بنائے تھے شاہزادہ سیر کرتا ہوا چلا جاتا تھا گو اُس درے مین تاریکی تھی مگر صناعان چابک دست نے ایسے روزن اور جالیان نادر کار بنائی تھین کہ روشنی ظاہر ہوتی تھی اور وہ تاریکی برطرف ہوگئی تھی راوی بیان کرتا ہی کہ شاہزادہ بلا خوف و خطر چلا جاتا تھا ایک امر اور ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ جب شاہزادے نے اُس قاز کو ذبح کر کے اور خون لیکر زمین پر پھینکدیا تو ایک غبار زمین سے بلند ہوا تھا اور وہ غبار لاش اُس قاز کی لیکر بلند ہو گیا تھا شاہزادہ تو اِدھر روانہ ہوا اُدھر وہ غبار لاش اُس قاز کی لیکر محلعہ طلسم مین گیا وہان بادشاہ طلسم اژدر پریزاد جو کہ حاکم طلسم تھا اور اُسکے بزرگ ہمیشہ سے حاکم طلسم ہوتے آئے اور خدا پرست رہے مگر یہ اپنے وزیر یعنے مکار جادو کے بہکانے سے کافر ہوگیا اور چند مرحلہ کے حاکمون کو بھی کفر کیطرف رغبت دلائی اُنھون نے بھی اُسکی پیروی کی یہ مکار جادو بھی قوم پریزاد سے ہی اژدر پریزاد نے اِسکو اپنا وزیر کیا بس اب اِس طلسم کے باشندے تھوڑے سے تو خدا پرست ہین باقی سب ابلیس پرست ہین اور سامری پرست آمدم برسر مطلب کہ بادشاہ طلسم قلعہ طلسم مین تخت حکومت پر بیٹھا ہوا ہی اور سب حاضر دربار ہین یہ بھی امر ملحوظ خاطر رہے کہ یہ کسی مقام پر نہین تحریر ہوا کہ جب رستم ثانی قید ہو کر گئے تو اُنپر کیا گذری اور جب شہریار گئے تو اُنپر کیا گذری اِس امر کا بھی اظہار کرنا پر ضرور ہی کہ جب ہامان دیو نے دھوکے سے رستم ثانی کو مبتلاے طلسم کیا اور اُنھون نے ہرن کی سیری کے خیال سے مرکب کو اُسکے عقب مین روانہ کیا تھا اور وہ ہرن حد طلسم پر پہونچکر تھما تھا اُنھون نے کمند ماری تھی بس غبار بلند ہوا تھا اور

وہ اُسی غبار مین غائب ہوگئے تھے لوگ واپس آئے تھے اور صدا آئی تھی کہ ماندی ماندی تا دور قیامت
این جا ماندی بس وہ غبار نہ تھا بلکہ یہ سحر تھا غزال جادو جو کہ لوگون کو لگا کر بیجا تا تھا اور
اُنکو سحر کرکے اسیر کر لیتا تھا وہ غزال اصلی نہ تھا بلکہ غزال جادو تھا کہ ہرن بنکر دھوکھا دیتا تھا اور
اسیر طلسم کرتا تھا بس رستم ثانی کو اسیر کرکے سامنے بادشاہ طلسم کے لیگیا تھا اور سب حال بیان کیا
تھا بادشاہ نے پوچھا تھا کہ یہ خدا پرست ہی یا سامری پرست تو اُسنے کہا تھا کہ سامری پرست نہین ہی
بلکہ خدا پرست ہی حکم دیا تھا کہ اِسکو لیجا کر قید کرو بعد دس برس کے قتل کرینگے اِس طلسم کا طریقہ یہ ہی کہ قیدی
طلسم دس برس کے بعد قتل کیا جاتا ہی بس رستم ثانی قید کیے گئے ایک آبخورہ پانی کا اور ایک نان جو
دونون وقت مین ملتی تھی قید خانہ طلسمی مین قید تھے اپنی زندگی بسر کرنے لگے بعد اُنکے کئی برس کے
شہریار کو بھی دیو ہامان نے جاکر مبتلاے طلسم کیا تھا یہ بھی اُسیطور سے پہلے بادشاہ طلسم کے پاس قید ہوکر
گئے تھے اور اُسکے حکم سے زندان طلسمی مین جہان رستم ثانی قید تھے قید کیے گئے بھائی سے بھائی ملے ہر ایک
نے اپنی حالت بیان کی تھی رستم ثانی نے اپنے آنیکی کیفیت پردۂ قاف مین اور ہامان سے مقابلہ کرنیکی
حالت اور سب واقعات بیان کیے شہریار نے بھی اپنی حالت بیان کی تھی یہ دونون بھائی مدت سے
قید تھے کہ جو اُنپر آلام گذرے ہین وہ کیا تحریر ہون خلاصہ یہ کہ یہ تو قید ہین اور سہراب ثانی براے فتح
طلسم چلے ہین اور ایک مرحلہ فتح کر چکے ہین یہان قلعہ مین بادشاہ بیٹھا ہی سب حاضر دربار ہین مکار جادو
بھی موجود ہی سب دیو و پری ساحر و غیر ساحر موجود ہین کہ تڑاقہ ہوا اور صدا آئی کہ ای ساکنان طلسم آگاہ
ہو کہ طلسم کشا آگیا اور اُسنے مرحلۂ قازان فتح بھی کر لیا قاز جادو کو بھی قتل کیا یہ جو صدا آئی تو اب
اژدر پریزاد و کل اہل دربار حیران ہوئے یہ سب عالم حیرت مین تھے کہ یکایک روبرو تخت کے لاش
قاز جادو کی اور قاز اصلی کی گری یہ واقعہ دیکھکر اتبوسب کے حواس جاتے رہے اژدر تو دنگ ہو کر
رہگیا اور مکار سے کہنے لگا کہ تنے سُنا اور دیکھا اب کیا تدبیر کیجائے مکار نے کہا کہ آپ پریشان نہون
اِس امر سے تو اطمینان ہی کہ طلسم کشا کے پاس لوح نہین ہی اور لوح کا ملنا بہت دشوار ہی اگر مرحلۂ قازان
اُسنے فتح کر لیا تو کیا غم ہی آپ اطمینان سے بیٹھے رہیے کسی نہ کسی مرحلہ پر وہ اسیر ہو جائیگا بدون لوح کے
فتح طلسم مشکل ہی اژدر نے کہا کہ تنے یہ جو کہا سب سچ ہی مگر جب وہ یہانتک آگیا تو کسی نہ کسی صورت
سے لوح بھی حاصل کریگا مکار نے کہا کہ یہ امر بہت مشکل ہی جبکہ ہم اہل طلسم ہین اور آپ بادشاہ ہین
آپکو تو لوح کے حال سے آگاہی بھی نہین تو وہ کیونکر پائیگا بتائیے تو کہ لوح کہان ہے اژدر نے کہا کہ یہ تو
تنے سچ کہا بالکل مین لوح کے حال سے واقف نہین ہون مکار نے کہا کہ خیال فرمائیے جبکہ آپ
بادشاہ طلسم ہوکر واقف نہین ہین تو پھر اور کون واقف ہوگا بس کوئی مقام خوف نہین ہی بدون لوح
فتح طلسم مشکل ہی رہا یہ امر کہ مرحلۂ قازان شکست ہوگیا تو ہو جانے دیجے طلسم کشا اسیطور سے سرگردان
پھریگا نوبت یہ پہونچیگی کہ کسی نہ کسی مرحلہ پر ملازم حضور کے ہاتھ سے یا تو قتل ہوگا یا اسیر صرف اسقدر
بندوبست فرمائیے کہ کل مرحلہ جات پر نامے تحریر فرمائیے کہ طلسم کشا نے مرحلۂ قازان کو فتح کیا ہی اور وہ داخل
طلسم ہوا ہی بس جنکی طرف آئے وہ اُسکو خواہ قتل کرے یا زندہ اسیر کرکے ہمارے پاس بھیجدے اژدر
مکار کے کہنے پر عمل کرتا ہی مکار اُسکا نقش ناطقہ ہی بس اُسیوقت چند نامہ تحریر کرکے مرحلون کیطرف روانہ کیے
اور خود عیش و عشرت مین مصروف ہوا وہ نامے ہر حاکم مرحلے کے پاس پہونچے اور وہ آگاہ ہوئے اور
بہت سے حاکم مرحلہ ایسے تھے کہ وہ ناراض تھے اژدر سے وہ تو خوش ہوئے اور بہت سے فکر کرنے لگے

طلسم کشا کی ان لوگونکو تو فکر مین گہا جاتا ہی اور اژدر کو عیش و عشرت مین مشغول رکھا جاتا ہی اس خیال سے کہ لوح کا
ملنا دشوار ہی جبتک لوح نہ ملیگی طلسم فتح نہوگا مکار کے قول نے دل پر اثر کر لیا اور خواب غفلت نے اپنا
عمل کیا بس یہ لوگ تو اس فکر سے غافل ہین اُدھر شاہزادہ اُس درہ کوہ کو طے کر کے جو کہ پانچ فرسخ کا تھا
بیرون درہ آیا دیکھا کہ ایک صحرا ے مینا حصار ہی کہ جہانتک نگاہ کام کرتی ہی سوا ے مینائی رنگ کے کچھ
نظر نہین آتا ہی خاک بھی مینا رنگ کی ہی شجر بھی یہ اُس صحرا کو دیکھکر بہت حیران ہوے سیر کرتے ہوے
قدم اُٹھاے چلے جاتے ہین لطف یہ ہی کہ طائر بھی مینا رنگ کے ہین یہ چلے جاتے تھے کہ ایک طرف سے
آواز آئی کہ او اجل رسیدہ تو یہان کیونکر آیا تو نے اپنی جان کا خوف نہ کیا بس اسی مین خیریت ہی کہ
پلٹ جا ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا آیندہ تجکو اختیار ہی یہ طلسم جہل چراغ سلیمانی ہی کوئی اور مقام
نہین ہی یہان کا ہر مقام پُر آفت دہلا ہی کیون اپنے کو بیکار بلا مین مبتلا کرتا ہی کیا قاز جادو مارا گیا جو تو
یہان آیا شاہزادے کے کان مین جو یہ صدا آئی سر اُٹھا کر اُس صدا کیطرف دیکھا جدھر سے وہ صدا آئی
تھی دیکھا نظر آیا ایک دیو قوی ہیکل دراز قد دار شمشاد دوش پر رکھے ہوئے میری طرف چلا آتا ہی اور یہ صدا
اُسی کی ہی سر اُسکا مثل گنبد خضرا کے ہی اور ہاتھ پانون مثل شاخ چنار کے آنکھین مثل تنور گرم کے دہن
مثل غار اژدر کے یہ صورت و شکل جو اُس دیو کی دیکھی شاہزادے نے اپنے دل مین کہا کہ خدا اسکے ہاتھ
سے جان بچاے ورنہ جان بچتی معلوم نہین ہوتی مگر کچھ خوف نہ کیا اپنا راستہ لیا اُسنے کہا کہ تو بڑا سخن ناشنو
ہی مین منع کرتا ہون تو نہین سنتا ہی تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جا سکتا ہی تیری اجل تجکو یہان لائی ہے
یہ کہکر جھپٹ کر قریب آیا اور بدون آگاہ کیے دار شمشاد کا وار کیا شاہزادہ تو خبردار تھا اُسکے وار کو خالی
دیا اور پہلو پر آکر اُسکی کمر مین لپٹ گیا وہ دار لگے یہ سمجھا تھا کہ مین نے اسکا خاتمہ کیا پکارا کہ زدم و لپست
کردم غبار بلند ہوا دیو جھوما تھا کہ شاہزادہ لپٹ گیا اتبو یہ پریشان ہوا کہ یہ کون ہی اب جو دیکھا تو اُس
آدم زاد کو پایا بس برہم ہو کر کشتی لڑنے لگا دو پہر تک کشتی ہوئی وہ دیو زیر نہوا ایک مرتبہ وہ دیو جدا ہوا
اور کہا کہ یہ وقت میرے کھانا کھانیکا ہی میرا مارے بھوک کے عجب حال ہی اور مجکو معلوم ہوا کہ تو بہت
زبردست ہی بس اتنی دیر ٹھہر جا کہ مین جا کر کھانا کھا آؤن دیکھ ہرگز ہرگز یہانسے نہ جانا ورنہ خرابی ہوگی
شاہزادے نے جواب دیا کہ تو شوق سے جا مین بدون تجکو زیر کیے ہوئے یہان سے نہ جاؤنگا بس وہ دیو
ایک طرف شاہزادے کو اُسی مقام پر ٹھہرا کر چلا گیا جب وہ دیو چلا گیا تو شاہزادے کو خیال آیا کہ کاغذ
کو تو دیکھو اُسمین کیا تحریر ہی بس فوراً کاغذ جیب سے نکالا اور بسم اللہ کہکر اُسکو کھولا لکھا پایا کہ اے طلسم کشا
آگاہ ہو کہ جب تو درۂ کوہ سے باہر نکلے گا تو تجکو صحراے مینا حصار ملیگا تجکو لازم ہی کہ پھر کاغذ کو دیکھے اور
جو اُسمین تحریر ہو اُسپر عمل کر آگاہ ہو کہ جو اسم اس کاغذ پر تحریر ہی اُسکو یاد کرلے اور آگے کو روانہ ہونا ایک
مقام پر تجھسے اور دیو مینا رنگ سے ملاقات ہوگی وہ تیرے اوپر بہت خفا ہوگا تو نہ سننا وہ دار شمشاد کا
وار کریگا تو اس اسم کو جو کہ یاد کیا ہی اپنے اوپر دم کر کے اُس سے مقابلہ کرنا اس اسم کی برکت سے تو
اُسکو زیر کریگا تو اُس سے کہنا کہ اے دیو مینا رنگ تو میرے حال سے واقف نہ تھا مین طلسم کشا ہون
مین نے مرحلۂ قازان فتح کیا اور طلسم کو بھی فتح کرونگا بس جو میری اطاعت کریگا وہ میرے ہاتھ سے
امان پائیگا اور جو اطاعت نہ کریگا وہ ذلیل و خوار ہو کر مارا جائیگا جب تم یہ کہوگے وہ جواب دیگا کہ مین امان
کا خواستگار ہون تم کہنا کہ مین اس شرط سے امان دیتا ہون کہ تو مجکو اُس مقام پر پہونچا دے کہ جہان
نعمان پریزاد وزیر حاکم مرحلۂ مینا حصار بیٹھا ہوا شکار کھیل رہا ہی تو مجکو وہان پہونچا کر چلا جا جب وہ

طلسم فتح ہوجائیگا اُسوقت آنا جب تم یہ کہوگے وہ قبول کریگا تم اُسکے سینہ پر سے اُٹھ بیٹھنا وہ تمکو اپنے دوش پر سوار کر
لیجائیگا اور قریب اُس مقام کے پہونچکر تمسے کہیگا کہ وہ مقام آگیا تم اُسکے دوش پر سے اُتر پڑنا اور وعدہ لیکر اُسکو
رخصت کرنا کہ جب قلعہ طلسم پر بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہو تو تو لشکر دیوان لیکر آنا وہ تمسے وعدہ کرکے چلا جائیگا جب
وہ چلا جائے تو تم سمت مغرب راہی ہونا جب کوئی ایک میل بھر راہ طی کروگے تو تمکو لقمان پریزاد وزیر حاکم مرحلۂ
مینا حصار ملیگا وہ تمکو دیکھکر بہت خوش ہوگا وہ لاولد ہی تمکو اپنا فرزند کریگا تم بیخوف اُسکے پاس چلے جانا وہ مرد
مسلمان اور باخدا ہی اُسکے پاس بعیش و عشرت بسر کرنا جب وہ بہت تمسے تمھارا حال دریافت کرے تو پہلے اپنے
کو ظاہر کرنا اور کہنا کہ مین فاتح طلسم ہوان مین نے مرحلۂ قازان فتح کیا دیو مینا رنگ کو کشتی لڑکے زیر کیا ہی اگر
تمکو یقین نہو تو مجکو مزار شاہ صفا کیش پر لیچلو اُنکے یہانسے تمکو معلوم ہوجائیگا اے طلسم کشا مرحلۂ مینا حصار مین ایک
مقام ہی کہ وہان آٹھوین دن میلہ ہوتا ہی اِس طلسم مین ایک درویش تھا کہ اُسکا نام شاہ صفا کیش تھا جب
اُسنے انتقال کیا تو اُسدن سے یہ طریقہ جاری ہوا کہ آٹھوین دن میلہ اُنکی مرقد پر ہوتا ہی اور وہ آٹھ دن کی خبر جو کہ
طلسم مین گذرنیوالی ہوتی ہی مرقد کے اندر سے بیان کردیتے ہین اور جو احکام اُنکو بابت طلسم کے کرنا ہوتے ہین
بیان کرتے ہین بس ساکنان طلسم علاوہ اُن لوگون کے جو کہ کافر ہین اُسپر عمل کرتے ہین بس جب تم یہ کہوگے
لقمان تمھاری عزت کریگا اور جسدن میلہ ہوگا اُسدن وہ تمکو مزار پر لیجائیگا مزار سے آواز آئیگی بادشاہ مرحلہ کو
کہ جسکا نام حسان پریزاد ہی وہ بھی مرد مسلمین اور دیندار ہی کہ آگاہ ہوا ب عمر طلسم تمام ہوئی اور طلسم کشا آگیا
یہ جوان پہلوے لقمان مین کھڑا ہی یہی طلسم کشا ہی اِسی نے مرحلۂ قازان فتح کیا اور دیو مینا رنگ کو زیر کیا
اُسنے اُسکی اطاعت کی بس تمکو لازم ہی کہ تو اُسکو اپنے ہمراہ لیکر پاس طوفان پریزاد کے جا اور بہت سے الفاظ
اُس قبر سے صاحب قبر بیان کریگا جو کہ وقت پر ظاہر ہونگے سو جب تمکو لقمان و حسان دونون لیکر مرحلۂ بادگرد
پر جائین اور طوفان کے پاس پہونچین حسان پریزاد تمھارا حال طوفان سے بیان کریگا وہ جوابدیگا کہ مجکو
تمھارے کہنے کا بھی یقین ہی اور مرشد کامل کے بھی کہنے کا مگر بدون امتحان کے یقین نہ آئیگا وہ لقمان اور
حسان سے کہیگا کہ مین امتحان کرلون تو یقین آئے جو وہ تمسے کہے اُسکو قبول کرنا اور کوئی خوف نہ کرنا باقی
حال پھر کاغذ سے دریافت کرنا اور اگر شائد تم کاغذ دیکھنا فراموش کرجاؤ اور دیو سے مقابلہ ہو اور تم اُس سے
لڑوگے جبتک کہ اسم اپنے اوپر نہ دم کروگے اُسوقت تک تم غالب نہ آؤگے بس جب وہ تمسے اجازت لیکر کھانا
کھانے جائے اور پھر آئے تم اُس سے اُسی تدبیر سے مقابلہ کرنا جو کہ تمکو تعلیم کی گئی ہی یہ جو شاہزادے نے تحریر
پایا بہت خوش ہوا اور اپنے دل سے کہا کہ خوب کاغذ یاد آیا ورنہ مین اُسپر غالب نہ آتا اُس کاغذ سے یہ بھی
حال ظاہر ہوا تھا کہ یہ دیو طلسمی ہی اُسپر سوائے طلسم کشا کے کوئی غالب نہین آسکتا ہی سو یہ کاغذ دیکھکر اُس دیو
کے منتظر رہے وہ اسم یاد کرلیا اور دیو کی آمد کے منتظر رہے یہ کھڑے ہوئے تھے کہ وہ دیو آکر پہونچا اور پکارا کہ
او آدم زاد تو اپنے قول کا بڑا سچا ہی موافق وعدہ کے کھڑا رہا آ مجھ سے مقابلہ کر یہ سننا تھا کہ شاہزادہ دوڑکر لپٹ
گیا اسم تو اپنے اوپر دم کرچکے تھے تھوڑی دیر مین اُسکو زیر کرلیا اُسکو اُٹھاکر زمین پر دے مارا اور چست کرکے
سینہ پر سوار ہوئے جبتک اسم اپنے اوپر دم کرکے مقابلہ نہ کیا تھا دو پہر تک وہ دیو لڑا تھا یا ایک گھنٹہ مین زیر
ہوگیا شاہزادہ جب سینہ پر سوار ہوا اور زانون سے اُسکو دبا کر بیٹھا اور کہا کہ اے دیو مینا رنگ آگاہ ہو کہ مین
طلسم کشا ہون مین نے مرحلۂ قازان کو فتح کیا اور جو کلمہ کاغذ سے تعلیم ہوئے تھے کہے دیو نے امان طلب کی
شاہزادے نے کہا کہ اِس شرط سے امان دیتا ہون کہ تو مجکو اُس مقام پر پہونچا دے کہ جہان لقمان پریزاد
وزیر حسان پریزاد شکار کھیل رہا ہی اور چلا جا اُسنے قبول کیا شاہزادہ سینہ پر سے اُترا اُسنے قدم شاہزادے کے

چومے اور اپنی پشت پر سوار کرکے بلند ہوا اور تھوڑے عرصہ مین زمین پر آیا توج ہوا سے بیہوش ہو گیا تھا جب یہ
زمین پر اترا شاہزادے کو ہوش آیا دیو نے کہا کہ اب مجکو اجازت ملے اِسی صحرا مین لقمان پریزاد ہی شاہزادے نے
کہا کہ ایک طور سے اجازت ہی کہ جب قلعہ طلسمی پر مقابلہ ہو تو اپنا لشکر لیکر ضرور آنا اُسنے عرض کیا ضرور حاضر ہونگا شاہزادے
نے کہا کہ جاؤ بس وہ سلام کرکے راہی ہوا کہ اِسکا ذکر پھر ہوگا شاہزادہ وہانسے روانہ ہوا ایک میل راہ طی کی تھی کہ
چند پریزاد نظر آئے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس صحرا مین لقمان زیر حسان شکار کو آیا تھا ہر روز آتا تھا حسب معمول
آج بھی آیا ہی شکار بیٹھا ہوا ماہی کا کھیل رہا ہی یہ پریزاد شاہزادے کو جو نظر آئے ہین اُسکے ملازم ہین شاہزادہ بلاخوف و خطر
اُسطرف کو چلا گیا کیونکہ کاغذ سے حکم ہو چکا تھا کہ شاہزادے نے دیکھا کہ ایک پریزاد سن بارہ سفید ایک مدور چبوترہ
سنگ مرمر کا ہی کنارے چشمہ کے اُسپر فرش نفیس کیا ہی مسند آراستہ ہی بیٹھا ہی اور بہت سے پریزاد اپنے اپنے مرتبہ سے
کھڑے ہوئے ہین وہ مرد بزرگ شکار ماہی کھیل رہا ہی شاہزادے نے اُسکو دیکھا اُدھر لقمان کی نگاہ جو شاہزادے
پر پڑی دیکھا کہ ایک جوان رعنا چہرہ مثل آفتاب کے درخشان لباس نفیس پہنے ہوئے گرد مین آلودہ بوضع
مسافر صحرا سے اِدھر کو چلا آتا ہی لقمان نے شاہزادے کو دیکھکر خیال کیا کہ یہ کیا سبب ہی کہ آجتک کبھی اس
صحرا سے کوئی نہین آیا یہ صحرا طلسمی ہی اول تو مرحلہ قازان ہی دوسرے دیو مینا رنگ اِن مرحلون سے
جو بچے وہ آئے یہ جوان کیونکر آیا پھر اِسکو خیال آیا کہ شب کو مین نے اپنی لاولدی پر بہت افسوس کیا تھا اور خدا
سے دعا کی تھی کہ اگر میرے مقدر مین میری زوجہ سے فرزند نہین ہی تو کوئی ایسا جوان پردہ غیب سے پیدا کر کہ جو
میری فرزندی کو قبول کرے اور مین اُسکو اپنا فرزند بناؤن اور اُسکو دیکھکر مین اپنے دل رنجور کو خوش کرون معلوم
ہوتا ہی کہ خداوند کریم نے میری دعا قبول کی اور اِس جوان کو میرے لیے روانہ فرمایا کہ یہ اُسطرف سے آیا ہی کہ جدھر
سے کوئی نہین آسکتا ہی بس اگر یہ قبول کرے تو اِسکو مین اپنا پسر خواندہ کرون لقمان نے یہ خیال کرکے ایک
پریزاد سے کہا کہ اِس جوان کو میرے پاس لے آؤ بس وہ پریزاد گیا اور کہا کہ اے مسافر تمکو ہمارا آقا لقمان
طلب فرماتا ہی چونکہ شاہزادے کو کاغذ سے حکم ہو چکا تھا بلاخوف اُس پریزاد کے ہمراہ لقمان کے پاس
آئے لقمان نے چہرے کو دیکھکر اور شان و شوکت کو خیال کرکے دلمین خیال کیا کہ یہ کوئی عالی خاندان سے
ہی شاہزادہ ہی بس برائے تعظیم اُٹھا یہ قدرت خدا ہی کہ جو شاہزادے کو دیکھتا ہی برائے تعظیم ضرور اُٹھ کھڑا ہوتا
ہی اُدھر لقمان برائے تعظیم اُٹھا اِدھر اُنھون نے اِسکو بزرگ دیکھکر سلام کیا لقمان نے ہاتھ پکڑ کر برابر بٹھا
لیا یہ قدرت خالق ہی کہ جب سے لقمان نے شاہزادے کو دیکھا ہی ایک ایسی الفت قلب مین پیدا ہوئی ہی
جو کہ اولاد سے باپ ماں اور بزرگ کو ہوتی ہی بس لقمان نے پوچھا کہ آپ کا کدھر سے آنا ہوا اور کہانکا
قصد ہی شاہزادے نے جوابدیا کہ مین مسافر ہون راہ فراموش کی اِدھر چلا آیا اب جو واپس چلا کہ پھر جاؤن
وہ راہ نہ ملی تین دن سے پریشان پھر رہا ہون ہان یہ صدا آئی تھی کہ تو طلسم مین اسیر ہو گیا اب اِس امر سے
قطع امید کرکہ پھر دنیا پر جائے یا رہا ہووے بس مایوس ہو گیا اور خیال کیا کہ جو مقدر مین لکھا تھا وہ پیش آیا
لقمان نے کہا کہ خداوند کریم نے میری دعا قبول کی اور آپکو میرے پاس بھیجا اگر آپکو ناگوار نہو تو مین ایک
امر عرض کرون شاہزادے نے فرمایا کہ بیان کرو لقمان نے کہا کہ دراصل یہ طلسم ہی اب یہانسے جانا بہت
مشکل ہی بس اگر آپ یہ امر قبول فرمائین کہ مین آپکو اپنا فرزند بناؤن اور آپکو دیکھکر اپنا دل خوش کرون
کیونکہ لاولد ہون اور یہ میرا سن آیا کہ میرے یہان کوئی اولاد نہوئی مین نے کئی محل بھی کیے مگر نہوئی اب کیا
ہو گی رات کو مین نے پریشان ہوکر خدا سے دعا کی تھی کہ کسی ایسے شخص کو روانہ فرما کہ جسکو مین اپنا فرزند کرون
اُسنے آپکو میرے مقدر کی خوبی سے یہانتک پہونچا دیا شاہزادے نے جوابدیا کہ خیر جو آپکی مرضی جبکہ یہ امید

قطع ہو کہ یہانسے رہا ہوکر جاؤن تو پھر کیا کرونگا سرگردان پھرنے سے بہتر ہوگا کہ اب ایسا شفیق سرپرستی کریگا
چونکہ شاہزادے کو حکم تھا کہ جو وہ بے اُسکو قبول کرتا جبتک وہ کئی مرتبہ حال نہ دریافت کرے اپنا حال نہ
بیان کرنا بلکہ جو تمھاری رائے مین آئے وہ فقرہ کردینا بس اُسی تعلیم کے بموجب شاہزادے نے یہ فقرہ کیا اور اُسکے
کہنے کو قبول کیا بس اُسوقت لقمان شاہزادے کو لیکر اور سب کو اپنے ہمراہ لیکر شہر مین آیا اپنی زوجہ سے
سب حال کہا وہ مومنہ بھی بہت خوش ہوئی اور مثل مادر مہربان کے شفقت سے پیش آئی شوہر سے کہا کہ خیر خدا نے
وارث مال و دولت تو پیدا کردیا اُسکے شوہر نے اپنے دعا مانگنے درعجز و انکسار درگاہ باری مین کرنیکا سب حال بیان
کیا وہ بہت خوش ہوئی شوہر سے کہا کہ خدا نے دعا قبول کی بعد اسکے لقمان نے شاہزادے کو حمام کرایا
لباس نفیس سے آراستہ کیا پریان و پریزاد برائے خدمت مقرر کیے نام شاہزادے کا فرخ فال رکھا شہزادے
نے اپنا نام خلیل تاجر بتایا تھا نام بدلدیا اب طریقہ یہ ہو کہ لقمان شاہزادے کو اپنے سے کسی وقت جدا نہین
کرتا ہو سوائے اُسوقت کے کہ جب دربار کو جاتا ہو باقی ہر وقت ہمراہ رکھتا ہو مگر اس امر مین ضرور حیران
ہو کہ یہ جو جوان آیا ہو اُسطرف سے آیا ہو کہ جدھر سے کوئی آجتک نہین آیا مرحلہ قازان پر پتھر کا بنجاتا ہو اور
شائد بچکر نکل آیا تو دیو مینا رنگ قتل کرتا ہو یا اسیر ہوکر قید خانہ طلسمی مین قید ہوتا ہو یہ کیونکر ان سب بلاؤن
سے بچا اور یہ کوئی ایسا ویسا شخص بھی نہین ہو ضرور شاہزادہ ہو یہ اکثر اوقات شاہزادے کو تنہا پاکر دریافت
کرتا ہو کہ اے فرزند تم اپنے حال سے مجکو آگاہ کرو کہ کون ہو اور کیونکر اِدھر سے آئے کیونکہ اِدھر سے تو کوئی آنہین
سکتا ہو شہزادہ جواب دیتا ہو کہ خدا نے پہونچایا اور مین پہلے ہی عرض کرچکا ہون کہ تاجر بچہ ہون یہ کلام سنکے
لقمان خاموش ہوجاتا ہو جب اسکو ایک زمانہ گذرا اور کچھ حال نہ ظاہر ہوا یہ بہت پریشان تھا ایکدن اسنے
شاہزادے کو تنہا پاکر پھر اُسیطور سے دریافت کیا شاہزادے نے وہی جواب دیا تب لقمان نے کہا کہ اے
فرزند تمکو قسم ہو خداوند کریم کی کہ تم اپنے اصلی حال سے آگاہ کرو مین تمھارے واقعہ مین بہت پریشان ہون جب
لقمان نے قسم دلائی شہزادے کو حکم تھا کہ جب لقمان قسم دلائے تب اپنا حال بیان کرنا اُسوقت شہزادے
نے کہا کہ اے لقمان آگاہ ہو کہ میرا نام سہراب ثانی ہو اور مین فاتح طلسم ہون مین نے بمدد خداوند کریم بموجب ارشاد
فیض بنیاد حضرت سلیمان مرحلہ قازان کو فتح کیا اور قاز جادو کو قتل کیا اُسکے بعد دیو مینا رنگ کو زیر کیا اُسکے
ذریعہ سے یہان آیا تمسے ملاقات ہوئی اُسنے کہا کہ پہلے آپ نے اپنے تئین کیون نہ ظاہر کیا کہا کہ مجکو حکم اسیطور سے تھا
اگر اب بھی تمکو یقین نہو تو مجکو مرقد شاہ صفا لیش پر لیچلو تمکو بالکل ظاہر ہوجائیگا اے لقمان اب وہ فکر کرو کہ لوح طلسم ہاتھ
لگے لقمان نے جب یہ سُنا بہت خوش ہوا اور اُٹھکر قدم چومے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا کہ مجکو یقین ہو مین خود ہی حیران
تھا کہ سوائے طلسم کشا کے کوئی اُدھر سے نہین آسکتا ہو ہو نہو یہ طلسم کشا ہین کسی مصلحت سے اپنے کو پوشیدہ کرتے
ہین اسی سبب سے بار بار دریافت کرتا تھا جو مجکو خیال تھا وہی ٹھیک ہوا خیر ابھی اس امر کو نہ ظاہر فرمائیے مین کل
آپکو مرقد پر لیچلونگا میلا بھی ہو حسان جو کہ میرا بادشاہ ہو وہ اس مرحلہ کا مالک ہو وہ مرد مسلمان ہو جب اُسکو
معلوم ہوگا تو وہ اور مین دونون ملکر فکر لوح کے دستیاب ہونے کی کرینگے اگر خدا کو منظور ہوگا تو لوح ملجائیگی اب
شاہزادہ خاموش ہو رہا وہ شب شاہزادے نے بعیش و عشرت بسر کی جب صبح ہوئی لقمان شاہزادہ کو
اپنے ہمراہ لیکر دربار مین آیا شاہزادے نے دیکھا کہ ایک پریزاد تخت پر بیٹھا ہو اور بہت سے پریزاد کرسیون
اور زنگلون پر بیٹھے ہین مگر سب مینائی لباس پہنے ہوئے ہین بادشاہ کا سن بہت ہو بال ریش کے سفید
ہین لقمان نے سلام کیا اُدھر حسان نے جو شاہزادے کو دیکھا کہ لقمان آج ایک جوان نوعمر کو
اپنے ہمراہ لایا ہو اور وہ جوان بہت خوبصورت ہو لقمان سے پوچھا کہ یہ جوان تمھارا کون ہو اُسنے کہا کہ

آپکا خادم میرا فرزند ہی حسان نے کہا کہ ہمنے جب تمسے دریافت کیا تمنے یہی ہمسے کہا کہ کوئی فرزند نہین ہی اور ہمنے اکثر اور لوگون کی زبانی بھی تمھاری لاولدی کی شکایت سُنی لقمان نے کہا کہ ایک زمانہ ہوا کہ میری زوجہ اصلی مجھ سے خفا ہوکر اِس امر پر کہ مین نے جو متواتر عقد کیے اپنے میکے چلی گئی تھی اور بہت خفا تھی یہ نوبت پہونچی تھی کہ بالکل آمد و رفت میری و دیگر لوگون کی قطع ہوگئی تھی مجکو یہ امر نہ معلوم تھا کہ حاملہ ہی وہ حاملہ تھی نبس میکے مین یہ لڑکا پیدا ہوا مجکو خبر بھی نہ کی بعد کئی برس کے معلوم ہوا جب مجکو معلوم ہوا مینے بمصلحت کسی پر نہین ظاہر کیا اِس خیال سے کہ جب وہ جوان ہوکر میرے پاس آئیگا اُسوقت ظاہر ہوجائیگا چنانچہ یہ جوان ہوئے اپنی مان سے اجازت لیکر میرے پاس پرسون آئے نبس مین آج لیکر حاضر ہوا اِس خیال سے کہ آپکی قدمبوسی حاصل کراؤن اور آج میلا بھی ہی مرقد مرشد پر بھی لیجاؤن اور اُس مرقد کی زیارت سے مشرف کراؤن نبس لیکر حاضر ہوا حسان یہ تقریر سُنکر خاموش ہورہا مگر اپنے دل مین کہنے لگا کہ یہ لقمان کا فرزند نہین ہی ضرور اِس امر مین بھید ہی اِسنے کسی وجہ سے یہ امر ظاہر کیا ہی اِسطور سے خیر مرقد مرشد سے یہ راز بھی ظاہر ہوجائیگا یہ دل مین خیال کرکے حکم دیا کہ فرزند لقمان کے لیے کرسی لاؤ کرسی آئی شاہزادہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا لقمان اپنے مقام پر آیا بادشاہ نے لقمان سے کہا کہ کل میرے پاس نامہ بادشاہ طلسم کا آیا ہی کہ مرحلۂ قادان فتح ہوگیا قاز جادو مارا گیا طلسم کشا داخل طلسم ہوا ہی بس اگر تمھارے مرحلہ کیطرف آئے خواہ گرفتار یا قتل کرنا مین نے کچھ جواب نہین لکھا خاموش ہورہا مجکو کیا چاہے طلسم کشا آئے چاہے کوئی مین کیون اِس امر مین کوشش کرون یہ تو نہوگا کہ ایک کافر کے حکم سے مین مرد مسلمان کو قتل کرون یا اسیر لقمان نے جواب دیا کہ میری بھی یہی راے ہی بلکہ اگر وہ مدد کا خواستگار ہو تو طلسم کشا کی کمک فرمایئے یہ سُنکر حسان نے جواب دیا کہ جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا مگر اے لقمان طلسم کشا کا آنا طلسم مین بیکار ہی بدون لوح اور لوح طلسم کا پتہ نہین ہی کہ کس مقام پر ہی لقمان نے جواب دیا کہ وہ تو حاصل کرلیگا کسی بھروسہ پر تو اِس امر کا قصد کیا ہوگا حسان نے جواب دیا کہ یہ ضرور ہی کہ وہ کسی بزرگ کی کمک سے یہانتک آیا ہوگا اور اُسی کی مدد سے ایک مرحلہ بھی فتح کیا خداوند کریم اُسکو دیو مینا رنگ کے ہاتھ سے بچائے اور اُسکو اُسکے مقصد دلی پر کامیاب کرے کیونکہ اب اس طلسم مین فسق و فجور بہت پھیل گیا میرے نزدیک بربادی طلسم کا زمانہ نزدیک ہی لقمان نے جواب دیا کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی شاہزادہ خاموش بیٹھا ہوا وزیر و بادشاہ کی تقریر سُنا کیا لقمان نے کہا کہ اب تشریف لیجایئے میلا جمع ہوگیا ہوگا اور در مرقد کے کھلنے کا بھی وقت آگیا بس حسان یہ کلام وزیر سے سُنکے تخت پر سے اُٹھا اور اپنے اہل دربار کو ہمراہ لیکر مع لقمان و شاہزادے کے تخت پر سوار ہوکر اُس مقام پر آیا کہ جہان مرقد شاہ صفا کیش روشن ضمیر کا تھا یہان میلا جمع تھا ہر قسم کے سودے والے موجود تھے در گنبد پر مرادمندون کا مجمع تھا نجادر بیٹھے ہوئے تھے پھول والے الائچی دانہ ہار شمعین لیے ہوئے موجود تھے بس جب بادشاہ پہونچا سب اہل میلہ نے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ تخت پر سے اُترکر سیدھا طرف مرقد کے چلا مجاورون نے دروازہ مرقد کا کھولا بادشاہ مع وزیر و شاہزادہ و دیگر اہل دربار کے داخل مرقد شاہ صاحب ہوا اور سب مرادمند بھی اندر آئے پہلے بادشاہ نے قبر پر فاتحہ پڑھی بعدہ وزیر و شاہزادے و دیگر ہمراہیان بادشاہ نے یہان ہر طرف گلدستے رکھے ہوئے تھے آئینہ لگے ہوئے تھے فرش نفیس آراستہ تھا شیشہ آلات لگا ہوا تھا قندیلین روشن تھے عود و عنبر مجمرون مین جل رہا تھا تمام گنبد مہکا ہوا تھا ایک چادر کمخواب کی کارچوبی اور ایک موتیون کی قبر پر پڑی ہوئی تھی کٹھرا قبر کا طلائی تھا اُسپر جڑاؤ کام کیا ہوا تھا بس جو مرادمند تھے اُنھون نے شمعین روشن کین اپنی مراد طلب کی چراغ چڑھائے جب یہ سب

کام ہو چکے اُسوقت قبر سے صدا آئی کہ ای حاضرین گنبد ای حسان پریزاد آگاہ ہو اور ہوشیار ہو تو کیا غافل و بہوش ہی کہ تیرے شہر مین وہ شخص آیا کہ فاتح طلسم ہی اور تو نے اُسکی کچھ قدر و منزلت نہ کی بلکہ وہ اِسوقت یہان بھی موجود ہی اُس با اقبال نے مرحلۂ قازدان اپنی قوت بازو و مدد بزرگان سے فتح کیا اور دیو مینا رنگ کو کشتی مین زیر کیا اُسنے اطاعت کی وہ فکر لوح مین یہانتک آیا اور تنے کچھ مدد نہ کی آگاہ ہو کہ عمر طلسم تمام ہو گئی وہ صاحب اقبال اِس ہفتہ مین لوح حاصل کر کے طلسم کو فتح کریگا جو کفر و کافری آجکل یہان ہی وہ سب اپنی آب شمشیر سے دھوکر اس طلسم کو خلالت کفر سے پاک کریگا اُسکے نور قدم سے یہ ظلمت کفر برطرف اور اِسی ہفتہ کے اندر یہ طلسم فتح ہو جائیگا ای حسان تجکو لازم ہی کہ اِس شہریار کی خدمت کر اور اِس شہریار کو اپنے ہمراہ لیکر طوغان پریزاد مرحلہ گردباد کے پاس جا اور اُسکو میرے حکم سے آگاہ کر کہ مرشد کامل نے حکم فرمایا ہی کہ تیرے مرحلہ مین لوح ہی اور تجکو لوح کا پتہ معلوم ہی تو اِس با اقبال کو آگاہ کر یہ با اقبال اپنے قوت بازو و مدد بزرگان دین سے لوح حاصل کریگا اور طلسم کو فتح کریگا بس اُس سے کہنا اور تو بھی سُن کہ جو اِس شہریار کی اطاعت کریگا اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا اور جو اطاعت نہ کریگا وہ اُسکے ہاتھ سے مارا جائیگا بس سب ساکنان طلسم پر اُسکی اطاعت فرض ہی اور اب میلا نہوا کرے اور نہ اب میرے مرقد سے آواز آئیگی صرف اِسی زمانہ کے لیے تین یہان مرنے کے بعد مقرر کیا گیا تھا اب مین اپنے مقام اصلی پر جاتا ہون طلسم فتح ہو جائیگا سبب یہ تھا کہ کفر و کافری زیادہ ہو گئی تھی کوئی ایسا نہ تھا کہ تم لوگون کو اِس امر سے باخبر رکھتا بس مجکو حکم ملا تھا کہ تا تشریف آوری طلسم کشا تم بعد ہر ہفتہ کے اپنی قبر مین جا کر ہفتہ بھر کے واقعات و احکامات سے طلسم کے آگاہ کر دیا کرو جب طلسم کشا آجائیگا اور طلسم فتح ہو جائیگا پھر تمھارا کوئی کام نہین ہی بس مین نے آگاہ کر دیا یہ جو صدا قبر سے آئی سب حاضرین گنبد پریشان ہو کر دیکھنے لگے وہ کون شخص ہی کہ جو کہ فاتح طلسم ہی سوائے اُن لوگون کے جو کہ داخل حجرہ ہوئے تھے کسی غیر کو نہ پایا حسان خود حیران حیران ہو کر دیکھ رہا تھا کہ پھر صدا آئی کہ ای حسان تو بڑا نادان ہی ارے تیرے وزیر کے پہلو مین جو جوان کھڑا ہی جسکو تیرے وزیر نے اپنا فرزند بنایا ہی اور تجھپر ظاہر کیا ہی کہ یہ میرا فرزند ہی ارے یہ ہی طلسم کشا ہی لقمان کا فرزند نہین ہی اسکے قدم چوم ہاتھون پر بوسہ دے آنکھون سے لگا اِس امر مین مصلحت تھی کہ جو اِس امر کو لقمان نے پوشیدہ کیا اور خود نہ ظاہر کیا اگر وہ ظاہر کرتا تجکو یقین نہ آتا بس اسیطور کے ظاہر ہونے سے سب کو یقین آگیا ہوگا یہ جو صدا آئی ابتو یہ حال ہوا کہ سب نے دوڑکر شاہزادے کے قدم چومے حسان نے سر قدمون پر رکھدیا اور کہا کہ میری خطا کو معاف فرمایئے مین آپکے حال سے آگاہ نہ تھا شاہزادے نے یہ سُنکر حسان کو گلے سے لگایا اور کہا کہ کوئی تمھاری خطا نہین ہی یہی مصلحت تھی بس پھر صدا آئی کہ لے اب ہم جاتے ہین تم بھی جاؤ اور اِس شہریار کو طرف مرحلہ گردباد کے لیکر جاؤ تا کہ یہ شہریار لوح حاصل کر کے طلسم فتح کرے یہ صدا آکر پھر صدا نہ آئی بس حسان نے فاتحہ پڑھی اور سب حاضرین گنبد نے اُسکے بعد باہر آئے حسان بڑے اعزاز و اکرام سے شاہزادے کو شہر مین لایا اور داخل محل ہوا اور اپنے وزیر لقمان کو طلب کر کے کہا کہ سامان سفر کرو تا کہ مین اِسیوقت طلسم کشا کو لیکر طوغان کے پاس جاؤن اور حکم مرشد بجا لاؤن لقمان نے کہا بہت خوب اور باہر آیا اور تھوڑے عرصہ مین سب سامان سفر تیار کر لیا بادشاہ سے کہا یہان بادشاہ نے بڑی تواضع و تکریم سے شاہزادے کی دعوت کی خود مثل غلامون کے خدمتگذاری مین مصروف رہا لباس پر تکلف سے آراستہ کیا کہ لقمان نے آکر کہا کہ سامان سفر سب تیار ہی بس حسان نے اپنے فرزند صربان کو اپنی طرف سے حاکم شہر کیا اور خود مع لقمان پریزاد و شاہزادے کے دیگر چند پریزادون کو ہمراہ لیکر

روانہ ہوا بعد قطع راہ کے قریب مرحلۂ گرد باد پہونچا راہ مین شاہزادے کی خود خدمت کرتا تھا اور اپنا فخر خیال کرتا تھا جب قریب مرحلہ پہونچے شاہزادے نے ملاحظہ فرمایا کہ اسقدر ہوا کا زور ہی کہ اُس مقام پر قیام کرنا دشوار ہی اور خاک اُڑ رہی ہی کچھ نظر نہین آتا ہی حسان اُس مقام کے قریب پہونچکر کھڑا ہوا یہ کھڑا ہنوا تھا کہ ایک تڑاقہ ہوا اور برق چمکی ایک شعلہ اُس ہوا مین نظر آیا اور وہ آکر سامنے حسان کے قائم ہوا حسان نے کہا کہ جاکر خبر کردے کہ حسان پریزاد حاکم مرحلۂ مینا حصار آپکی ملاقات کو آیا ہی کوئی امر ضروری عرض کرنا ہی اُسکا وزیر ہی اور چند آدمی ہین یہ جو حسان نے کہا وہ شعلہ ایک مرتبہ غائب ہو گیا راوی نے بیان کیا ہی کہ اس مرحلہ کا راستہ بند ہی بدون اطلاع حاکم مرحلہ کے کوئی جا نہین سکتا ہی نہ راستہ کھولتا ہی اور اطلاع کی یہ صورت ہی کہ شعلہ پیدا ہوتا ہی اور وہی شعلہ جاکر خبر دیتا ہی اگر حاکم مرحلہ کو اُس شخص کو طلب کرتا ہوتا ہی تو وہ راستہ کھولدیتا ہی ورنہ اُسیطور سے راستہ بند رہتا ہی آنیوالا عاجز ہوکر چلا جاتا ہی حسان کئی مرتبہ آچکا تھا اُسکو طریقہ معلوم تھا اور راہ بھی معلوم تھی بس اسی سبب سے اُسنے شعلے سے یہ کہا جب وہ شعلہ چلا گیا حسان اُسی مقام پر کھڑا رہا کہ اُس شعلہ نے جاکر روبرد طوغان کے اپنی اصلی صورت پیدا کی اصل مین وہ شعلہ نہین ہی بلکہ ایک ساحر ہی اور وہ ساحر سلمان تد بانیان طلسم نے یہ بھی طریقہ مقرر کیا ہی جو کہ عرض کیا گیا کہ اُسیطور سے خبر ہوتی ہی بس یہان طوغان دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب حاضر دربار تھے کہ شعلہ پہونچا اور اپنی صورت اصلی پیدا کی اور کہا کہ آپکو معلوم ہو کہ حسان پریزاد مع اپنے وزیر اور چند پریزادون کے تشریف لائے ہین اور کہتے ہین کہ ایک امر مین رائے لینا ہی اور وہ امر ضروری ہی بس اُسکے بابت کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے کہا کہ برق باد نگہبان مرحلہ سے کہدے کہ راستہ کھولدے تاکہ حسان پریزاد یہان چلا آئے بس یہ حکم دینا تھا کہ وہ اُسیطور سے شعلہ بنکر پاس دیو برق باد کے آیا اور بادشاہ کے حکم سے آگاہ کیا اُسنے راستہ کھولدیا کہ یہان حسان کھڑا تھا اُسنے دیکھا کہ اُس ہوا مین راہ پیدا ہوئی بس حسان شاہزادے اور لقمان دان پریزادون کو ہمراہ لیکر اُس راہ سے داخل مرحلہ ہوا اُس مقام پر بالکل اثر ہوا کا نہ تھا یہان طوغان اپنے وزیر و دیگر اہل دربار سے کہہ رہا تھا کہ نہ معلوم حسان کو کیا ضرورت ہی جو اسوقت آیا خوب ہوا کہ وہ آگیا مین خود اُنکو بلانے والا تھا کیونکہ مشورہ کرنا تھا میرے پاس بادشاہ طلسم کا نامہ آیا ہی کہ طلسم کشا نے مرحلۂ قازان کو فتح کیا دیو مینا رنگ کو زیر کیا داخل طلسم ہوا ہی لہذا اُسکی فکر کرو کہ وہ اور کوئی مرحلہ فتح نہ کرنے پائے تو اس امر مین صلاح کرنی تھی کہ آیا بادشاہ سے مخالفت کیجائے اور طلسم کشا کی شراکت کیجائے کیونکہ وہ مالک طلسم ہی اور طلسم کشا اگر آیا ہی تو بیکار رہی کیونکہ لوح اُسکے پاس نہین ہی طوغان نے جوابدیا کہ بادشاہ کی شراکت مین نقصان ہی بس اس امر سے اطمینان رکھو کہ یہ طلسم نہ فتح ہوگا یہ امر غیر ممکن ہی کیونکہ حسیطور سے طلسم کشا یہانتک پہونچا ہی اُسیطور سے لوح بھی حاصل کریگا اور مینے اپنے بزرگون سے اکثر سنا ہی کہ جو طلسم کشا کی اطاعت کریگا اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا ایک نہ ایکدن یہ طلسم فتح ضرور ہوگا اور جو اطاعت نہ کریگا ذلیل ہوگا بس بادشاہ کی شراکت مین ذلت ہی دوسرے بادشاہ نے کفر اختیار کیا ہی ہمارے اُسکے زمین و آسمان کا فرق ہی اگر وہ کافر نہوجاتا تو ضرور اُسکی شراکت کیجاتی وزیر نے جو یہ سُنا تو کہا اچھا حسان کو آنے دیجیے دیکھیے کہ وہ کیا صلاح دیتے ہین یہان یہ تقریر ہو رہی تھی کہ حسان مع سب ہمراہیون کے آکر پہونچا طوغان و کل اہل دربار نے حسان اور اُسکے ہمراہیونکو جو پریزادے مع لقمان وزیر کے پہچانا مگر دیکھا کہ ایک جوان کہ جسکے چہرے سے آثار شجاعت و دلاوری و صولت شاہی آشکار ہین چہرہ مثل آفتاب تابان کے روشن ہی کہ نگاہ نہین کام کرتی ہی اور ایسا رعب و داب ہی کہ جسم کے بال کھڑے ہوے جاتے ہین بسبب خوف کے حسان پریزاد سے اور طوغان پریزاد سے صاحب سلا

اور سب اہل دربار نے تعظیم کی حسان مع شاہزادے کے برابر طوغان کے آکر بیٹھا سب ہمراہی اپنے اپنے
مرتبہ سے بیٹھے بعد مزاج پرسی کے طوغان نے حسان سے کہا کہ مین اس ضرورت سے آیا ہون کہ میرے پاس
کل بادشاہ طلسم کا نامہ آیا ہی اُسکا مضمون یہ ہی کہ مرحلہ قازان کو طلسم کشا نے فتح کر لیا اور دیو مینا رنگ نے
طلسم کشا کی اطاعت کی بس وہ داخل طلسم ہو چکا ہی اُسکو یا تو اسیر کر کے میرے پاس روانہ کرو اگر ملجائے یا اُسکا
سر روانہ کرو تو مین اس غرض سے آیا ہون کہ اسمین تمھاری کیا راے ہی اول تو وہ خود ہی پریشان ہو کر چلا جائیگا
کیونکہ بدون لوح فتح طلسم غیر ممکن ہی اور لوح کا نشان آجتک کسیکو نہین معلوم ہی یا طلسم کشا کی اطاعت کیجائے
اگر وہ ہمارے پاس آئے طوغان نے کہا کہ مین خود تمکو بلانیوالا تھا اسی مضمون کا نامہ میرے پاس بھی
آیا ہی اور تمسے راے لینے والا تھا خوب ہوا کہ تم خود آگئے ہان یہ جو تمنے کہا کہ کیا کیا جائے پہلے تم یہ بیان
کرو کہ جس شخص نے بدون لوح کے ایک مرحلہ فتح کر لیا اور دیو کو زیر کر لیا اُسکے نزدیک لوح کا نشان اور پتہ
دریافت کر لینا کیا مشکل ہی اور یہ بھی ثابت ہی کہ عمر طلسم تمام ہو چکی ہی کیونکہ یہ کتاب طلسم اور طریقہ طلسم
سے ثابت ہوتا ہی کہ جب بادشاہ طلسم کفر اختیار کریگا اُسی زمانہ مین طلسم کشا کر طلسم کو فتح کریگا وہ یہی زمانہ ہی
اسی کی خبر بانیان طلسم دے گئے تھے اور یہ بھی لکھ گئے ہین کہ جو اطاعت طلسم کشا کریگا وہ مرتبۂ اعلے پائیگا
اور جو مخالفت کریگا ذلیل ہوگا اور یہ بھی تحریر ہی کہ جس زمانہ مین طلسم کشا آئیگا اُس زمانہ مین مخالفت باہم
ہوگی کچھ لوگ مسلمان ہونگے کچھ کافر بس یہ وہی زمانہ ہی بس اب طلسم کا باقی رہنا تو دشوار ہی اور ایک مرحلہ
بھی فتح ہو چکا ہی ایسی حالت مین ان امرون پر خیال کر کے کیا کیا جائے دوسرے ہم خداپرست اور بادشاہ
کافر اُسکی کیونکر اطاعت کرین جو میرے نزدیک مناسب تھا وہ مین نے بیان کر دیا اب جو تم راے
دو وہ کیا جائے حسان نے کہا کہ جبکہ یہ سب امر ثابت ہین تو پھر کیا ضرور ہی کہ طلسم کشا سے مخالفت کیجائے
ضرور اُسکی اطاعت کیجائے طوغان نے کہا کہ میرے نزدیک تو اطاعت ہی بہتر ہی بس میری راے یہ ہی
کہ بادشاہ کو کسی بات کا جواب نہ دیا جائے اور طلسم کشا کی تلاش کیجائے حسان پریزاد نے کہا کہ بہتر ہی
سب اہل دربار و ہمراہیان حسان مع شاہزادے کے حسان و طوغان کی تقریر سُنا کیے جب باہم
یہ تقریر ہو چکی اُسوقت طوغان نے شاہزادے کیطرف دیکھکر حسان سے کہا کہ یہ کون بزرگوار آپکے ہمراہ
ہین اُنکی کچھ حقیقت بیان فرمائیے یہ جو طوغان نے کہا حسان نے سنکر جواب دیا کہ مجکو آپسے بسا تعجب ہی
کہ آپ نے اِس شہریار کو نہ پہچانا اجی حضرت یہ وہی بزرگوار ہین کہ جنکا ابھی ذکر ہو رہا تھا اے طوغان
پریزاد یہ شہریار طلسم کشا ہین اُنکو تمھارے پاس اِسلیے لایا ہون کہ مجکو حکم مرشد کامل شاہ صفا کیش
کا ہوا ہی کہ تم طلسم کشا کو اپنے ہمراہ لیجاؤ پاس طوغان پریزاد کے اور اُس سے کہنا کہ اُنکی اطاعت کرے
اور اُسکے مرحلہ مین لوح ہی اُسکا نشان دیوے تاکہ یہ لوح حاصل کر کے طلسم کو فتح کرین یہ کہکر کل تقریر جو کہ
مرقد سے شاہ صفا کیش نے کی تھی بیان کی اور کہا کہ اسی شہریار نے مرحلۂ قازان کو فتح کیا اور دیو
مینا رنگ کو زیر کیا ہی اور حسان نے لقمان کے پاس آنا شاہزادے کا اور اپنے کو پوشیدہ کرنا اور
بہت تسمین دیکر لقمان کا حال دریافت کرنا شاہزادے کا اپنے کو ظاہر کرنا لقمان کا دربار مین لیکر آنا اور
اپنا دریافت کرنا لقمان کا بیان کرنا کہ میرا فرزند ہی اپنا برائے زیارت بروز میلاد مرقد شاہ صفا کیش پر
جانا اور وہان اِس امر کا ظاہر ہونا اور اُس تقریر کا ہونا اور مرقد سے صدا آنا بعد اس امر کے اپنا اِدھر کو
آنا سب حال بیان کیا جب یہ سب تقریر طوغان نے سُنی شاہزادے کیطرف بغور دیکھا اور حسان سے
کہا کہ شاہ صفا کیش نے جو کچھ خبر دی سب درست اور بجا ہی اور جو تمنے بیان کیا وہ بھی سب درست ہی

حسان پریزاد نے کہا کہ شاہ صفا گیتی نے بہت تعریف کی ہی اُنکے فرمانے سے مجکو بھی یقین آگیا ہی اُنکا فرمانا کبھی غلط نہین ہوتا ہی جو حکم اور جو چیز اُنکی قبر سے ظاہر ہوتی ہی اور جس امر کے بابت صدا آتی ہی وہ بہت درست ہوتی ہی ہم اُنکے حکم سے سرتابی نہین کرسکتے ہین ہمپر کیا منحصر ہی کل اہل طلسم اُنکو مانتے ہین بس ہم کیونکر اس امر کو غلط خیال کرین اُنکے حکم کے بموجب ہم یہان طلسم کشا کو لیکر آئے ہین بس تمکو بھی لازم ہی کہ اس شہریار کی اطاعت کرو اور حکم شاہصاحب پر عمل کرو نشان لوحِ دو طوغان نے جواب دیا کہ مجکو سب حکم شاہصاحب سے انحراف ہی جو کچھ اُنھون نے فرمایا ہی سب درست ہی پس مین بھی جبتک امتحان نہ کرلونگا مجکو بالکل یقین نہوگا حسان نے کہا کہ کس طریقہ سے امتحان کروگے طوغان نے کہا کہ جب سے یہ طلسم بنا ہی اور ہمارے بزرگ اس مرحلہ کے حاکم مقرر کیے گئے ہین تو ایک کتاب امانت رکھی گئی ہی اور وہ کتاب جب سے ہمارے خاندان مین چلی آتی ہی جو بادشاہ ہوتا ہی وہ کتاب اُسکے پاس ہوتی ہی جب وہ مرنے لگتا ہی تو اپنے قائم مقام اور جانشین کے وہ کتاب سپرد کرتا ہی اور یہ کہتا ہی کہ جب طلسم کشا آئیگا تو اس کتاب پر تحریر ظاہر ہوگی ورنہ یہ کتاب سادی رہیگی اور اس کتاب کے اول ورق پر تصویر طلسم کشا بنی ہی بس جو شخص تمھارے زمانہ حکومت مین اس امر کا دعوی کرے کہ مین طلسم کشا ہون تو اس تصویر سے اُسکے چہرے کو مطابق کرنا اگر سرمو فرق نہو تو یقین کرنا کہ یہ شخص طلسم کشا ہی ورنہ کاذب جاننا چنانچہ میرے پردادا کو اُنکے والد نے یہی وصیت کی اور کتاب دی وہ اُنکے پاس آئی جب میرے پردادا انتقال کرنے لگے تو میرے دادا کو بھی وصیت کرکے کتاب سپرد کرگئے وہ جب انتقال کرنے لگے تو میرے والد کو وصیت کرکے کتاب دے گئے جب والد نے انتقال کیا تو وہ مجکو کتاب دے گئے اور یہی وصیت کی بس میری سات پشت سے وہ کتاب چلی آتی ہی مین نے اکثر اُسکو دیکھا سب ورق سادے پائے صرف ایک ورق پر تصویر تھی نہ اُس زمانہ سے آجتک کسی نے دعوی اس امر کا کیا اب یہ شہریار دعوی کرتے ہین اور شاہصاحب کی مرقد سے بھی صدا آتی ہی بس مین اُس کتاب کو طلب کرکے تصویر سے ملاتا ہون اگر فرق نہوگا تو مجکو بھی یقین ہوجائیگا اور ضرور کچھ نہ کچھ تحریر ظاہر ہوگی اور اگر فرق نہوا تو مین اطاعت کرونگا نہ مخالفت جسطور سے اِنکا جی چاہے لوح حاصل کرین اور بخدا نہ مجکو لوح کا نشان معلوم ہی یہ مین نے اکثر اپنے بزرگون سے سنا ہی کہ اُسی کتاب سے لوح کا نشان ملیگا بس اگر یہ طلسم کشا ہین تو عبارت کتاب ظاہر ہوگی لوح کا بھی پتہ ملیگا اور نہ مین شاہ صفا گیتی کی مرقد کی صدا کو غلط کہہ سکتا ہون مگر مجکو اُسوقت تک یقین نہوگا کہ جبتک کتاب سے ظاہر ہوگا اگر تمھاری مرضی ہو تو مین کتاب طلب کرون حسان نے کہا کہ شوق سے تم اپنا جسطور سے ہو اطمینان کرلو مجکو تو یقین ہوگیا یہ کہکر شاہزادے سے کہا کہ آپکی مرضی ہی شاہزادے نے جواب دیا کہ کیا نقصان ہی بس میرے طلسم کشا ہونیکا امتحان بھی ہوجائیگا اور طوغان کا شک بھی دفع ہوگا بفضل خدا ضرور میری صورت سے وہ تصویر مشابہ ہوگی اور عبارت کتاب ظاہر ہوگی لوح کا پتہ ملیگا کیونکہ مین فرستادہ ہون حضرت سلیمان علیہ السلام کا اُنھون نے مجکو خواب مین بشارت دی ہی اور فرمایا ہی کہ تو ہی فاتح طلسم ہی بس کبھی فرق نہوگا یہ جو شاہزادے نے فرمایا فوراً طوغان نے کتاب طلب کی چوبدار خزانہ سے وہ کتاب لیکر حاضر ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ طریقہ ہمیشہ سے جاری چلا آتا ہی اور اُسی زمانہ سے جاری ہی کہ جب سے طلسم بنا ہی بس جو کہ حاکم ہوتا ہی اور اُسکے انتقال کا زمانہ آتا ہی تو وہ خزانہ سے کتاب طلب کرکے اپنی مہر اُسپر سے برطرف کرتا ہی اور جو کہ اُسکے بعد بادشاہ ہونیوالا ہوتا ہی اُسپر اُسکی مہر کردیتا ہی پھر اُس بادشاہ کو اختیار ہی کہ جب چاہے اُسکو منگا کر اور اپنی مہر توڑکر اُسکو دیکھے اور پھر اپنی مہر کرکے اُسیطور سے خزانہ مین رکھدے خزانچی کو حکم ہی کہ جب ہم بصندوقچہ

طلب کرین فوراً بھیجدینا چنانچہ وہ کتاب ایک صندوقچہ مین بند رہتی ہی اُسکی کلید بادشاہ کے پاس رہتی ہی اور صندوقچہ پر بادشاہ کی مہر ہوتی ہی بس جب طوغان نے حکم دیا کہ خزانچی سے وہ صندوقچہ لے آؤ جو کہ امانت رکھا ہی چوبدار نے جاکر خزانچی سے کہا اُسنے فوراً نکالکر دیدیا یہ لیکر حاضر ہوا سب نے دیکھا کہ ایک صندوقچہ فولادی ہی بس طوغان نے وہ صندوقچہ لیکر اور کلید اپنے جوڑے سے نکالکر پہلے اپنی مہر توڑی اُسکے بعد اُس کلید سے قفل کھولا اور پھر اُسمین سے کتاب نکالی سب نے دیکھا کہ ایک مخمل سبز کے جزدان مین کتاب ہی بس طوغان نے اُس جزدان کو اُسپر سے دور کیا اور کتاب کو نکالا اُسکو کھولا پہلے ہی صفحہ پر تصویر طلسم کشا کی بانیان طلسم نے بنائی تھی اب جو چہرے سے شاہزادے کے ملایا سر مو فرق نہ پایا اُسپر لکھا تھا کہ این تصویر طلسم کشاست سہراب ثانی پسر رستم ثانی نبیرہ ایرج نوجوان و حمزہ صاحبقران زلزلہ قاف ثانی سلیمان طوغان کے جب سر فرق نہ پایا کہا کیا صنعت کی تھی بانیان طلسم نے کہ کئی ہزار برس قبل یہ تصویر بنائی تھی اور سر مو فرق نہ تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی کسی نے کھینچی ہی ایک مو کا فرق نہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ سامنے بٹھاکر کھینچی ہی یہ حال دیکھکر طوغان کو یقین ہوگیا کہ یہ جوان بیشک طلسم کشا ہی سب اہل دربار کو دیکھایا سب نے تعریف کی حسان نے بھی دیکھا شاہزادے نے خود اپنی تصویر دیکھی اور بانیان طلسم کی تعریف کی اب حسان نے طوغان سے کہا کہ تمکو یقین ہوا یا ابھی کچھ شک ہی اگر شک ہو تو وہ بھی دفع کرلو اُسنے کہا کہ ابھی ایک امر باقی ہی وہ بھی ظاہر ہو جائے تو پھر بالکل یقین ہو جائے حسان نے کہا کہ وہ کیا طوغان نے کہا کہ عبارت کتاب کا ظاہر ہونا حسان نے کہا کہ کتاب کھولو اور دیکھو یقین ہی کہ وہ بھی ظاہر ہو بس طوغان نے پھر کتاب کو کھولا اور ورق اُلٹا تو سرے پر صفحہ کے بخط جلی بسم اللہ الرحمن الرحیم تحریر تھا اُسکے بعد نعت سرور کائنات ماسبق و تعریف اوصیا و ہر نبی تحریر تھی اُسکے بعد یہ تحریر تھا کہ جبکہ طلسم کا بادشاہ اژدر پریزاد ہوگا اور اُسکا وزیر مکار پریزاد جو کہ سامری پرست ہوگا اُسکے بہکانے سے اژدر پریزاد کافر ہو جائیگا اور بہت سے اہل طلسم کفر اختیار کرینگے اُس زمانہ مین ایک جوان کہ جسکا نام سہراب ثانی ہوگا وہ اولاد سے صاحبقران یعنے حمزہ عرب کے ہوگا جو کہ زلزلہ قاف بھی مشہور ہوگا برائے فتح طلسم تشریف لائیگا اور مرحلہ قازان کو فتح کرکے دیو مینا رنگ کو زیر کریگا اور اُسکے ذریعہ سے لقمان جو کہ اُس ملک مین وزیر بادشاہ مرحلہ مینا حصار کا ہوگا تشریف لائیگا وہ اپنا فرزند کریگا بعد کئی دن کے اُسپر حال ظاہر ہوگا وہ اپنے بادشاہ کے پاس لیجائیگا بادشاہ کے ہمراہ وہ شہریار مرقد شاہ صفا گیتش پر جائیگا مرقد شاہ صفا گیتش سے اُسکا حال بادشاہ پر ظاہر ہوگا اور اُسکے حکم سے وہ اُس بادشاہ پاس اُس شہریار کو لائیگا جو کہ مرحلہ گرد باد کا حاکم ہوگا بس اُس بادشاہ کو لازم ہی کہ اُس شہریار کی اطاعت کرے اور جو تصویر صفحہ اول پر بنی ہی یہی تصویر طلسم کشا کی ہی سر مو فرق نہوگا بس جب تصویر سے بھی مطابق پائے اور وہ شہریار لوح کا نشان دریافت کرین تو بادشاہ اُس سے عرض کرے کہ جو میل آہنی میرے دربار کے صحن مین نصب ہی اُسکو بزور صاحبقرانی اور طلسم کشائی نکالیے تاکہ ہم سب پر آپکے طلسم کشا ہونیکا یقین کامل ہو وہ شہریار بلا خوف و خطر اُس میل کو نکالیگا بس ایک غار ظاہر ہوگا بس بادشاہ کو لازم ہی کہ اُس شہریار سے عرض کرے کہ اُس غار مین تشریف لیجائیے اندر اُس غار کے ایک دروازہ ہوگا اُسکو کھول کر دروازے کے اندر جائیگا ایک باغ ملیگا اُس باغ مین ایک بارہ دری ہی بس اُس بارہ دری مین تشریف لیجائیے گا وسط بارہ دری مین ایک دیو سے ملاقات ہوگی اُسکا نام دیو دربان ہی وہ مقابلہ کریگا اُسکے تلین زیر کرکے اور اُسکے سینہ کو خنجر سے چاک کرکے دل اُسکا نکال لیجیے گا اور آگے کو روانہ ہو جیے گا دوسرے درجہ مین اور ایک دیو ملیگا کہ اُسکا نام دیو در اژدہا خ ہی وہ بھی مقابلہ کریگا اُسکو بھی زیر کرکے اُسکا بھی سینہ چاک کرکے جگر نکال لیجیے گا بس آگے تشریف لیجائیے گا تیسرے درجہ مین وسط درجہ مین ایک زمین پر ایک تختہ لگا ہی اُسکو اُٹھاکر اندر جائیے گا بعد کئی زینہ کے ایک حجرہ ملیگا اُس حجرے مین ایک منبر رکھی ہی اُسمین ایک صندوقچہ

رکھا ہوگا اُسی صندوقچہ مین لوح طلسم ہی اور اُسکی کلید بھی اُسی زمین پر ہی مگر ایک اضی سیاہ رنگ گرد اُس صندوقچہ کے حلقہ کیے ہوئے بیٹھا ہوگا وہ اُس شہریار کو دیکھکر اپنا سر اونچا کرکے براے ایذا رسانی اپنے مقام سے چلیگا اے طوغان پریزاد اُس شہریار سے یہ کہدے کہ جب وہ اضی سیاہ رنگ قریب آئے تو وہ شہریار یہ اُس سے فرمائے کہ اے ابرار جنی مین طلسم کشا ہون اور جو جو واقعات گذرے ہون سب بیان کرے اور کہے کہ مین لوح لینے آیا ہون اگر طلسم کشا نہوتا تو یہ بھی ممکن تھا کہ مین یہانتک آتا بس اسی امر سے ثابت ہی آج سے تجکو ہمنے رہا کیا تو اپنے مقام کو چلا جا بس انگہبانی کر چکا ہماری امانت یعنے لوح طلسمی ہمکو دے اور لے یہ دل دیو دربان کا اور جگر دیو دراز شاخ کا ہی یہ کہکر وہ دونون چیزین یعنے دل و جگر اُسکے روبرو رکھدے وہ سانپ یعنے ابرار جنی اُسکو کھاکر ایک طرف چلا جائیگا یہ بسم اللہ کہکر کلید سے صندوقچہ کو کھولین اور لوح نکالین اُسی حجرے مین ایک مقام پر ایک سنگ گران رکھا ہی اُسکو بقوت طلسم کشائی اُٹھاکر الگ رکھدین جب وہ سنگ زمین سے جدا ہوگا تو ایک چشمہ ظاہر ہوگا پہلے اُس چشمہ کے پانی سے غسل کرین بعد اُسکے وضو کرکے لوح کو اُس چشمہ مین غوطہ دین تاکہ اُسکی تحریر ظاہر ہو بس جو اُس لوح مین تحریر ہو اُسپر عمل کرین اور وہ جو کاغذ اُنکے پاس ہی وہ اُسی دیو مینار رنگ کے مقابلہ تک بکار رہا اب بیکار ہی والسلام یہ جو عبارت طوغان نے تحریر پائی بہت خوش ہوا اور اُسنے اکثر اِس کتاب کو دیکھا تھا تو بالکل سادہ پایا تھا اب جو ورق اُلٹ کر دیکھتا ہی یہی عبارت تحریر ہی بس کتاب بند کرکے شاہزادے سے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ آپکو فتاحی طلسم مبارک ہو ہم غلامون کا ضرور خیال رکھیے گا مبارک ہو کہ نشان لوح بھی ملگیا یہ کہکر طوغان نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ایک دختر رکھتا ہون اُسکو کنیزی مین قبول فرمائیے یہ طوغان نے کس سبب سے کہا کہ یہ امر بھی اُس کتاب سے ظاہر ہوا اور تحریر تھا کہ اُس زمانہ مین بادشاہ مرحلۂ گرد باد کے یہان ایک لڑکی ہوگی اُسکو لازم ہی کہ وہ اُس شہریار کی کنیزی مین دے تاکہ اُسکا مرتبہ سب پر اعلے ہو اور یہ بھی لازم ہی کہ جب وہ نشان لوح بیان کرے اُسکے پہلے یہ درخواست کرے یہ امر اُسکے حق مین بہت بہتر ہوگا راوی نے بیان کیا ہی کہ طوغان پریزاد کی ایک دختر ہی کہ اُسکا سن بہت کم ہی مگر ایسی حسین وجمیل ہی کہ کوئی پری اُس طلسم مین ایسی حسین نہین ہی اُسکا نام ملکہ سیماب پری ہی بس اُسی لو کنیزی مین دینے کو طوغان پریزاد نے کہا سواے اُس دختر کے کوئی دوسری اولاد نہین ہی جب یہ طوغان پریزاد نے کہا تو شاہزادے نے جواب دیا کہ مین اِس امر کا ابھی اقرار نہین کرسکتا ہون بدون اپنے بزرگون کی صلاح کے ہان اِس سے تم اطمینان رکھو کہ بعد فتح طلسم مین ضرور اِسکا بندوبست کرونگا طوغان پریزاد نے کہا کہ بہت خوب اِسکا خیال رہے کہ ہم سب آپکے غلام ہین اور ہماری قوم کی پریان سب آپکی کنیزین اور لونڈیان ہین شاہزادے نے سنکر فرمایا کہ یہ تم کیا کہتے ہو تم سب ہمارے بزرگ ہو یہ فرماکر فرمایا کہ لے اب جلدی نشان لوح بتاؤ بس طوغان نے جو عبارت کتاب مین دیکھی تھی وہ سب عرض کی اور کتاب دکھادی شاہزادے سے عرض کیا کہ مین ہمیشہ سے یہ میل آہنی دیکھتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ کسی ضرورت سے زمین مین نصب ہی مگر آج ظاہر ہوا کہ یہ نشان لوح کے لیے نصب کیا گیا تھا یہی امر اہل دربار نے بھی عرض کیا کہ ہملوگ بھی یہی خیال کرتے تھے مگر بسبب خوف بادشاہ کے اِسکے دریافت کرنے کی جرأت نہوئی حسان نے کہا کہ جب مین آیا تو مین نے بھی یہ میل پایا شاہزادے نے فرمایا کہ مین جب تمھارے ہمراہ آیا ہون مین نے پہلے ہی میل کو دیکھا تھا مگر خیال کیا کہ کسی ضرورت سے نصب کیا گیا ہوگا راوی نے بیان کیا ہی کہ ایک میل صحن دربار مین زمین پر نصب تھا سوا گز بلند اور اُسمین آہنی کڑے پڑے ہوئے تھے بس جب یہ امر شاہزادے پر ظاہر ہوا کہ اِس میل کے اُکھڑنے سے لوح دستیاب ہوگی بس اپنے مقام پر سے خوشی خوشی اُٹھے اور قریب میل تشریف لائے طوغان وحسان

ودیگر پریزاد بھی ہمراہ تھے بس شاہزادے نے دونون دست مبارک اپنے اُن کرڈن مین ڈالے اور طنطنہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر جو زور کیا پہلے ہی زور مین وہ میل زمین سے نکالکر پھینکدیا راوی کہتا ہی کہ وہ میل دس گز زمین کے اندر دفن تھا بہت سے دیو زادون و پریزادون نے اُسپر زور کیا مگر ہلا تک نہین شاہزادے نے پہلے زور مین زمین سے نکال لیا اور پھینکدیا یہ زور صاحبقرانی وطلسم کشائی تھا بدون امداد خدا یہ امر ممکن نہین ہوسکتا ہی جب شاہزادے نے وہ میل نکالا اور پھینکدیا اُسوقت ایک شور اہل دربار مین تعریف کا بلند ہوا یہ دیکھکر طوغان و لقمان وغیرہ دوڑکر قدمون پر گرے ہاتھونکو آنکھون سے لگایا بوسہ دیا شاہزادے نے سب کو گلے سے لگایا اور کہا تم لوگ یہان ٹھہرو مین لوح لینے جاتا ہون سب نے کہا بسم اللہ تشریف لیجائیے بس جسطور سے کتاب مین لکھا تھا اُسیطور سے شاہزادہ غار مین گیا اور دروازہ کھول کر باغ مین داخل ہوا باغ کو خوب پر بہار پایا ہر قسم کے درخت لگے ہوئے تھے سیر باغ کرتا ہوا طائران خوش الحان کے زمزمہ سنتا ہوا بارہ دری مین آیا دیو دربان کو کشتی مین زیر کرکے اُسکا سینہ چاک کرکے دل نکال لیا دوسرے درجہ مین جاکر دیو دراز شاخ کو قتل کیا اُسکا جگر لیکر اور سنگ اُٹھاکر زینہ کی راہ سے حجرے مین آیا اور ابرار جنی سے وہ تقریر کرکے دل وجگر اُسکو دیا دیو دربان و دیو دراز شاخ کا وہ اُسکو کھاکر اور تقریر شاہزادے کی سنکے ایک طرف کو چلا گیا اب شاہزادے نے صندوقچہ میز پر سے اُٹھاکر اور کلید سے کھول کر لوح نکالی اور اُس سنگ کو اُٹھاکر الگ رکھا چشمہ ظاہر ہوا پہلے غسل کیا پھر وضو کرکے لوح کو غوطہ دیا دیکھا کہ لوح زمرد سبز کی ہی اور گرد اُسکے سونیکا چوکھٹا ہے اور اُس لوح پر یاقوت کے حرفون سے لکھا ہی اور اُسمین مقیش کی ڈوری پڑی ہی بس شاہزادے نے لوح کو گلے مین ڈالا اب جو عبارت پر نظر کی یہ تحریر پایا کہ تجکو فتح طلسم مبارک ہو اے فاتح طلسم اگر قدرت خدا سے لوح ملجائے بس تجکو لازم ہی کہ جس حجرے مین لوح رکھی ہی اور چشمہ ہی بس اُس حجرے مین کھڑے ہوکر یہ اسم جو حاشیۂ لوح پر تحریر ہی اکیس مرتبہ پڑھکر اُس چشمہ پر دم کرکہ جسمین غسل کیا ہی اور قدرت خدا کا تماشا دیکھ لے کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی یہ بارہ دری اور یہ باغ سب طلسمی ہی برباد ہوجائیگا اور تو دربار مین طوغان پریزاد کے بہ آسانی پہونچ جائیگا آیا تو بڑی مشکل سے ہی اور یہ تحریر تھا کہ جب طوغان کے پاس پہونچنا پھر لوح کو دیکھنا اِسکے بعد اور کچھ نہ تحریر تھا شاہزادے نے موافق تحریر لوح کے اکیس مرتبہ اسم حاشیۂ لوح پانی چشمہ پر پڑھکر دم کیا جب اسم تمام ہوا اُس چشمہ سے ایک شعلہ پیدا ہوا اور پانی دھوان ہوکر اُڑ گیا اُس شعلہ نے تمام باغ وعمارات کو ایک دم مین پھونکدیا اور ایک تراقہ ہوا شاہزادہ اُسیطور سے کھڑا رہا کوئی اُسپر نہ پہونچا تھا یہان دربار مین سب نے دیکھا کہ ایک مرتبہ صحن بارگاہ مین غبار بلند ہوا ہوا چلی ایک چمک سی ہوئی کہ سب کی آنکھین جھپک گئین اب جو آنکھین ملکر دیکھا نہ وہ غار ہی نہ وہ میل شاہزادہ صحن مین کھڑا ہوا ہی اور لوح گلے مین ہی شاہزادے نے اپنے کو صحن مین پایا نہ اُس باغ کا نشان پایا نہ عمارت کا نہ چشمہ کا بس طوغان وحسان وغیرہ نے دوڑکر قدم چومے اور لاکر چاہا کہ تخت پر بٹھائین شاہزادے نے انکار کیا اور فرمایا کہ تمہلوگ تاج بخش ہین تخت گیر نہین ہین تمہارا تخت تمکو مبارک رہے یہ فرماکر سب حال بیان کیا وہ سب پریزاد کل حال سنکر حیران ہوئے حسان نے کہا کہ لوح کو ملاحظہ فرمائیے کہ اب کیا حکم ہوتا ہی بس شاہزادے نے لوح کو دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ اے فاتح طلسم جب تو دربار طوغان مین پہونچے تو حسان کو اُسکے مرحلہ کیطرف رخصت کرنا اور یہ اقرار لینا کہ جب سب مرحلہ فتح ہوجائین اور بادشاہ طلسم سے قلعۂ طلسمی پر مقابلہ ہو تو اپنا لشکر لیکر اور جب کہ حسان جاچکے تو یہی اقرار طوغان سے لیکر اور اُسکے دربار سے نکلکر مشرق کیطرف روانہ ہونا بعد شہر طوغانیہ کے ایک صحرا ملیگا تم اُس صحرا مین چلے جانا جب تم وسط صحرا مین پہونچوگے تو ایک گنبد نظر آئیگا اُسپر ایک زاغ سیاہ بیٹھا ہوگا وہ تمکو دیکھکر

صدائے افسوس بلند کریگا بس تمکو لازم ہو کہ اُسکے شکم پر ایک سفید داغ ہو جیسے وہ صدائے افسوس بلند کرکے بلند ہو فوراً تیر کمان سے رہا کرنا کہ اُس خال سفید پر پڑے جب وہ زاغ تیر کھا کر گرے فوراً اُسکو اُٹھا کر ذبح کرنا اور اُسکا خون لیکر اُس گنبد پر مارنا جب تم خون گنبد پر مارو گے اُس گنبد سے ایک دیو پیدا ہوگا اور تمسے لڑنیکو آمادہ ہوگا تم وہ مردۂ زاغ اُسپر کھینچ مارنا اور قدرت خدا کا تماشا دیکھنا کہ کیا ظاہر ہوتا ہی بہت تاریکی ہوگی اور صدائے مہیب آئیگی جب وہ تاریکی برطرف ہو جائے اُسوقت آگے روانہ ہونا اور پھر لوح کو دیکھنا یہ عبارت دیکھکر شاہزادے نے حسان سے اقرار لیکر رخصت کیا اور طوغان سے بھی اقرار لیا اور خود اُس سے رخصت ہوکر شہر کی سیر کرتے ہوئے بیرون شہر آئے اُسی تدبیر سے زاغ کو مارا اور دیو کو قتل کیا اُس دیو کا مرنا تھا کہ وہ گنبد خود بخود گر پڑا تاریکی ہوئی برف برسی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من زاغ جادو حاکم مرحلۂ زاغان بود جب یہ صدا آچکی اور روشنی ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ نہ وہ گنبد ہی نہ وہ زاغ لاش ایک دیو کی پڑی ہی کہ یکایک ایک بگولہ اُٹھا اور اُس لاش کو ایک طرف لیکر روانہ ہوا ابھی شاہزادے نے لوح کو نہ دیکھا تھا کہ صحرا کیطرف سے ہزارون زاغ نمودار ہوئے اور قریب شاہزادہ جمع ہوگئے بس شاہزادے نے لوح کو دیکھا تحریر تھا کہ زمین کی خاک اُٹھا کر اور یہ اسم اُسپر دم کرکے اُنپر مارو تاکہ یہ سب جل جائین شاہزادے نے ایسا ہی کیا بس جیسے ہی خاک ماری وہ سب زاغ جل گئے اب شاہزادے کو ایک دیوار نظر آئی جدھر جاتا ہی وہ دیوا لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ لوح کو اس دیوار پر رکھو جب یہ دیوار گر جائیگی تو وزیر زاغ جادو زاغ جادو کے فرزند کو لیکر حاضر ہوگا اور امان مانگے گا اُسکو امان دینا اور زاغ جادو کے فرزند کو بادشاہ شہر کرنا اُسکا نام بوتیمار پریزاد ہی اور وزیر کا نام عقاب پریزاد اُسکو بادشاہ کرکے اور پھر لوح کو دیکھنا جیسا حکم ہو اُسپر عمل کرنا تمنے مرحلۂ زاغان فتح کیا اب چار مرحلہ اور باقی ہین ایک مرحلہ مینا حصار جسکا حاکم حسان ہی دوسرا مرحلہ گرد باد جسکا حاکم طوغان پریزاد ہی بس تمکو یہ معلوم ہی کہ یہ دونون مسلمان ہین اور تمھاری اطاعت بھی کرچکے ہین یہان کوئی مشکل نہین ہی باقی رہے تین مرحلہ اُنمین ایک تو فتح کرچکا ہی صرف دیوار باقی ہی وہ بھی فتح ہوئی جاتی ہی ان تینون مرحلون کے حاکم کافر ہین جنمین ایک تو مارا گیا یعنے دیو زاغ جادو اور اُسکی فوج ہی اب رہا مرحلۂ خوکان اُسکا حاکم دیو خوک پیشانی ہی وہ بھی کافر ہی اور اطاعت نہین کریگا وہ بھی مارا جائیگا اُسکے بعد مرحلۂ خرسان ہی اُسکا حاکم دیو خرس صورت ہی وہ بھی اطاعت نہین کریگا بس اسکے بعد قلعۂ طلسمی ہی اور بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہی بس طلسم تمام ہوگیا شاہزادے نے بموجب تحریر لوح لوح کو دیوار پر رکھا ایک تڑاقہ ہوا اور دیوار مثل غبار کے اُڑ گئی نشان تک نہ رہا بس شاہزادے نے آگے قدم رکھا تھوڑی دور چلا تھا کہ سامنے ہزارون پریزاد نظر آئے دیکھا کہ ایک پریزاد مندیل وزارت سر پر رکھے ہوئے ایک طفل دوسالہ اُسکی گود مین ہے چلا آتا ہی جیسے ہی اُس پریزاد نے شاہزادے کو دیکھا دوڑکر اُس طفل کو شاہزادے کے قدمون پر ڈالدیا اور کہا کہ ہم سب کو امان عطا فرمائیے شاہزادے نے کہا کہ امان بشرط ایمان اُسنے عرض کیا کہ ہم سب مسلمان ہین بسبب خوف بادشاہ یعنے دیو زاغ کے اپنے کو تہین ظاہر کرتے تھے بس یہ سُنکے شاہزادے نے اُس طفل کو گود مین لیا اور مُنھ چوما اور اُس سے یعنے وزیر سے کہا کہ ہمنے تمکو امان دی تم شہر مین جاؤ اور اس طفل کو ہمنے اس ملک کا بادشاہ کیا تم اسکی طرف سے کام کرو جب یہ سن تمیز کو پہونچیگا اُسوقت اسکو حاکم کرنا اور تم اپنے عہدے پر قائم ہونا عقاب پریزاد نے عرض کیا کہ بہت خوب مگر میری خوشی یہ ہی کہ آپ شہر مین تشریف لیچلیے اور خود اس کام کو سرانجام فرمائیے میرے کہنے پر کوئی عمل نہ کریگا بس یہ سنکے شاہزادہ ہمراہ وزیر کے شہر مین آیا اور اُسیدن سب بندوبست کیا یعنے بوتیمار پریزاد کو حاکم شہر بوتیمار یہ کیا وہ ابھی

اس قابل نہ تھا اُسکی طرف سے وزیر کو برائے کاروبار مقرر کیا اور سب اہل شہر اور سپاہ کو طلب کرکے بوتیمارا ور
عقاب کی اطاعت کا حکم دیا سب نے منظور کیا میکدے منہدم کرائے مساجد کی بناڈلوائی عقاب پریزاد
نے بڑی دھوم سے دعوت کی یہ بندوبست کرکے دوسرے دن وہانسے بحکم لوح روانہ ہوئے طرف مشرق کے
شہر سے نکلکر لوح کو دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ جہان پر تو کھڑا ہی یہانسے چالیس قدم راہ گن کر ٹھہر جب چالیسوان قدم
ہو اُس مقام کی زمین کو تموار سے کھودنا ایک تختہ ظاہر ہوگا اُسکو اُٹھانا زینہ ملیگا اُسپر بلا خوف وخطر یہ اسم پڑھکر
روانہ ہونا ایک دروازہ ملیگا اُس دروازے کو کھول کر باہر جانا ایک صحرا ملیگا اُسمین ایک گنبد ہی اُس گنبد کے
اندر سے غبار نکل رہا ہی بس یہ اسم جو لوح کے حاشیہ پر تحریر ہی اُسکو پڑھکر گنبد پر دم کرنا وہ غبار نکلنا برطرف ہوجائیگا
اور ایک دیو نکلے گا کہ جسکا نام دیو گرد باد ہی بس وہ تجھ سے مقابلہ کریگا تو اُسکو کشتی مین زیر کرنا اور سینہ پر سوار
ہوکر اُسکو ذبح کرنا اور اُسکا خون اپنے چلو مین لینا اِدھر وہ دیو فرو ہوگا اُدھر وہ گنبد برطرف ہوگا ایک صدا ظاہر
ہوگا اُس سے ہوا بہت شدت سے نکل رہی ہوگی اسقدر زور ہوا کا ہوگا کہ تجکو قدم زمین پر قائم کرنا دشوار ہوگا
بس وہ خون اُس غبار پر مارنا جب خون غبار پر پڑیگا تاریکی ہوگی صدائین بہت آئین گی جب تاریکی برطرف
ہوگی تو دیو برق باد حاضر ہوگا وہ مسلمان ہی اُسکو تم یہ کہکر رخصت کرنا کہ طوغان پریزاد کے پاس جاؤ اور
اُسکے ہمراہ قلعہ طلسمی پر آنا پھر لوح کو دیکھنا جو حکم ہو اُسپر عمل کرنا یہی طریقہ فتح مرحلہ گرد باد کا ہی جو کہ تعلیم کیا
گیا لوح کی بہت حفاظت کرنا ہر مقام پر لوح کو دیکھ لینا دھوکھا نہ کھانا شاہزادے نے جو یہ نوشتہ پایا چالیس قدم
جاکر زمین کھودی تختہ ظاہر ہوا اُسکو اُٹھایا زینہ ظاہر ہوا اُسکے ذریعہ سے دروازے تک پہونچے دروازہ
کھول کر صحرا مین آئے اسقدر زور سے ہوا چل رہی تھی کہ قدم زمین پر نہ جمتے تھے اور غبار اُڑ رہا تھا جیسا
کہ جب ہمراہ حسان کے طرف مرحلہ گرد باد کے آئے تھے جہان کہ شعلہ کے ذریعہ سے خبر ہوتی تھی اُسیطرح
سے یہان بھی ہوا ہی اور غبار مگر شاہزادہ قدم جماتا ہوا قریب گنبد پہونچا اگر لوح نہ ہوتی تو شاہزادہ ہلاک ہوجاتا
بس دیکھا کہ ایک گنبد سنگ مرمر کا ہی اُس سے غبار نکل رہا ہی اور ہوا بھی ہی اور غبار تمام صحرا مین پھیلا ہوا
ہی بس بموجب نوشتۂ لوح اسم اُس گنبد پر دم کیا وہ گنبد شق ہوا اور دیو پیدا ہوا اور آتے ہی شاہزادے
سے لپٹ گیا شاہزادے نے اُسکو زیر کیا اور خنجر سے ذبح کیا اُسکا ذبح ہونا تھا کہ وہ گنبد غائب ہوگیا غار نمایان
ہوا ہوا بہت شدت سے اُس غار سے نکل رہی تھی بس شاہزادے نے وہ خون جو چلو مین تھا اسم حاشیہ لوح
پڑھکر اُس غار پر مارا شور قیامت الغرا بلند ہوا تاریکی ہوگئی صدائین مہیب آنے لگین بعد تھوڑی دیر کے
صدا آئی کہ کشتی مرا کہ نام من دیو گرد باد جادو بود جب یہ صدا آچکی دیکھا کہ نہ تاریکی ہی نہ برفباری ہی مطلع
صاف ہی شاہزادہ کھڑا تھا کہ دیو برق باد ہاتھ جوڑے ہوے حاضر ہوا قدم چومے کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی فرمایا
کہ طوغان کے پاس جاؤ اُسکو مرحلہ کے فتح ہونے کی خبر دے اُسکے ہمراہ قلعہ طلسمی پر آنا وہ رخصت ہوکر چلا
شاہزادے نے دیکھا کہ سامنے شہر طوغانیہ ہی نہ وہ ہوا ہی نہ غبار ہی شاہزادے نے لوح کو دیکھا نوشتہ تھا کہ
تو یہانسے طرف شمال کے جا اور اسی قدم پر جاکر تجکو ایک گنبد ملیگا اُسکا در بند ہوگا قفل پڑا ہوگا اُس قفل کو
توڑکر اندر گنبد کے جانا ایک زینہ ملیگا اُس راہ سے تو اُس صحرا مین پہونچیگا کہ جہان تو نے دیو مینا رنگ کو
زیر کیا تھا بس وہانسے تو جنوب کیطرف جانا جب تو قریب ایک میل کے راہ طے کریگا تو ایک باغ ملیگا
در باغ کشادہ ہوگا بلا خوف اندر باغ کے چلا جانا جب تو باغ مین پہونچیگا تو بہت سی پریان تیرے گرد جمع
ہونگی اُنمین ایک پری تاج سر پر رکھے ہوگی وہ تجھسے بہت اچھی طرح پیش آئیگی اپنے ساتھ بارہ دری مین
لیجائیگی تیری دعوت کا سامان کریگی تو بھی اُس سے خوب خوش ہوکر باتین کرنا بس جب وہ شراب دے

جام شراب لیکر اُسپر مارنا اِدھر تو جام شراب ماریگا وہ ہاتھ جوڑ کر کہیگی میری کیا خطا ہی تو ایک دفعہ سنتا اُسکی التجا اور زاری کو جام مار دینا گو تجکو رحم نہ آئیگا مگر وہ رحم کا موقع نہین ہی وہ بڑی مکارہ ہی بس تو جام مارنا وہ جام کو خالی دیکر تیرے لپٹ جائیگی تو اُسکو اُٹھا کر دے مارنا اور چھاتی پر چڑھکر اُسکا سر تن سے جدا کرنا جب تو اُسکو ذبح کریگا وہ سب پریان تیرے اوپر دوڑینگی اُسکا خون لیکر اُن سب پر مارنا اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھنا کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی یہ طریقہ ہی مرحلۂ مینا رنگ کے فتح کرنیکا اور بھی چندامر لوح نے تعلیم کیے کہ جو کہ وقت پر بیان ہونگے شاہزادہ لوح کو دیکھ رہا تھا کہ ایک مرتبہ آندھی چلی اور لاش اُس دیو کی جو کہ سامنے پڑی ہوئی تھی خود بخود بلند ہوئی اور ایک طرف کو چلی گئی بس شاہزادہ بموجب نوشتہ لوح طرف شمال کے گیا گنبد ملا اُسکے قفل کو توڑکر اُسکے اندر گیا اور زینہ کے ذریعہ سے صحرائے مینا رنگ و مینا حصار مین پہونچا وہی صحرا تھا کہ جہان دیو مینا رنگ کو وہ کوہ سے نکلکر زیر کیا تھا وہانسے طرف جنوب کے گیا باغ ملا بلا خوف و خطر اندر باغ کے گیا سیر باغ کرنے لگا وہ باغ بہت پر بہار تھا نہرین جاری تھین طائر زمزمے کر رہے تھے شاہزادہ سیر باغ کر رہا تھا کہ پریون نے آکر شاہزادے کو گھیر لیا اُنمین ایک پری بہت خوبصورت و حسین تھی تاج سر پر رکھے ہوئے تھی شاہزادے کو پسند آئی مگر خیال کیا کہ اسی کے قتل کرنیکا لوح سے حکم ہی ایسی حسین پر کیونکر ہاتھ اُٹھیگا یہ تو بڑا ظلم ہی شاہزادہ تو یہ دل سے باتین کر رہا تھا کہ وہ شاہزادے کی قریب آئی سلام کیا اور کہا کہ مین تو آپکی بڑی دیر سے منتظر تھی آئیے تشریف لائیے بہت خلق سے پیش آئی شاہزادے کو اُس پر رحم آیا مگر حکم لوح سے مجبور تھا اور یہی خوف تھا کہ کسی بلا مین مبتلا ہون بالکل اُسکی طرف سے دل کو ہٹا لیا وہ بہت اچھی طرح سے ملی چونکہ حکم لوح تھا شاہزادے نے اُس سے باتین کین مگر ساتھ برخاستگی کے ایسا نہو کہ میرا دل اُسپر آجائے اور مین قتل نہ کر سکون تو خرابی ہو ساری محنت بیکار ہو جائے بس اُسکے ہمراہ باتین کرتا ہوا بارہ دری مین آیا وہ بہت خوش تھی اُسنے ایسی باتین کین کہ شاہزادے کو بدون اُسکے ہمراہ آئے بن نہ پڑا کیا اُسکا عالم بیان کیا جائے عارض اُسکے مثل برگ گلاب کے تھے نور کے بنے ہوئے آنکھین مثل گل نرگس کے پیشانی مثل ماہتاب کے زلفین دوش پر پڑی ہوئین چہرہ اُن زلفون مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آفتاب پر لکۂ ابر ہی گلہ صراحی دار ابرو مثل تلوار مژگان خدنگ دل دوز بازو بھرے بھرے سینہ تختۂ نور اُسپر جوبن کا اُبھار اُسکے کس کس عضو کی تعریف کیجائے از سر تا پا جواہر مین غرق جوڑہ مینائی رنگ جسم مین ایسا حسن تھا کہ اگر زاہد بھی دیکھے تو فریفتہ ہو جائے وہ شاہزادے کو یہ کہکر ہمراہ لائی کہ آج شب کو اسی مقام پر بسر فرمائیے براہ مین آپکی کنیز ہون مجکو سرفراز فرمائیے مین آپکی آمد کی بہت عرصہ سے منتظر تھی بس شاہزادہ ہمراہ اُسکے بارہ دری مین آیا مسند پر بیٹھا اُسنے اُسیوقت سامان عیش مہیا کیا کنٹنی شراب کی اُسنے کھینچی اور جام لبریز کرکے شاہزادے کو دیا شاہزادے نے وہ جام اُسکے ہاتھ سے لیکر یہ قصد کیا کہ پی جاؤن آواز آئی کہ کیا کرتا ہی دیکھ دھوکھا کھائیگا لوح کا نوشتہ فراموش کر دیا ایسا اِسکے حسن کا شیدا ہوا یہ جو آواز آئی شاہزادے نے اِدھر اُدھر دیکھا کوئی نظر نہ آیا اُسنے کہا کہ ای شہریار یہانسے بہت سی آوازین آیا کرتی ہین کوئی آپکا دشمن ہی جو آپکو منع کرتا ہی پھر شاہزادے نے قصد پینے کا کیا کہ پھر وہی صدا آئی پھر دیکھا پھر اُسنے یہی کہا کہا ابکی پھر شاہزادے نے قصد کیا کہ پھر صدا آئی اور ابکی بہت قریب سے آئی جب تین مرتبہ یہ صدا آئی شاہزادے کو خیال آیا کہ کوئی دوست ہی بس اُس جام کو گردش دینے کا قصد کیا یہ قصد جو اُسنے دیکھا ایک مرتبہ ہاتھ جوڑ کر منت کرنے لگی کہ تم کیسے ظالم ہو کہ مجھ ایسی معشوقہ کو یون قتل کرنیکا قصد کرتے ہو یہ میرا دشمن ہی جو تمکو بہکاتا ہی دیکھو مجکو قتل کرکے پچتاؤگے

شاہزادے نے ہاتھ روک لیا اور دلمین کہا کہ سچ کہتی ہی کہ پھر صدا آئی اسکے مکر کی باتون پر نہ جا اپنا کام کر کیون عرصہ
کرتا ہی یہ جو صدا آئی شاہزادے نے جام اسپر مارا ناچار و مجبور ہوکر گو دل نہین چاہتا تھا مگر کیا کرتا جیسے ہی جام
مارا وہ جام کو خالی دیکر شاہزادے سے لپٹ گئی اور منتین کرنے لگی پھر شاہزادے کو اُسکے حال پر رحم آیا اور وہ
جو اُسکا نرم نرم جسم اور بھرا بھرا جوبن شاہزادے کے جسم سے مس ہوا اور کسی امر کو جی چاہا کچھ طبیعت مین خلش سی
ہوئی مگر صدا آئی کہ کیون دیر کرتا ہی اگر دیر کریگا اور اسکا تمام جسم تیرے جسم سے مس ہوگا اور پسینہ اسکا تیرے
لگے گا تو پانی ہوکر بہ جائیگا جلد اپنا کام کر بس شاہزادے نے ناچار ہوکر اور اُسکی منت کو نہ خیال کر کے اُسکو دیمار
اور چھاتی پر چڑھ بیٹھا وہ پھر منتین کرنے لگی اور رونے لگی اور کہنے لگی کہ افسوس مین نے باغ جوانی سے کوئی
گل مراد نہ پایا نامراد و پر حسرت دنیا سے چلی تو بڑا ظالم ہی کہ میرے حال پر رحم نہین آتا ہی پھر شاہزادے کا قصد
ہوا تھا کہ چھوڑ دے کہ پھر صدا آئی کہا تک تمکو سمجھائین تو ہر مرتبہ اپنے قصد کو فسخ کرتا ہی ارے اسکے مکر مین
نہ آ یہ بڑی مکارہ ہی یہ سُنکر وہ منتین کرتی رہی شاہزادے نے اُسکی طرف سے مُنھ پھیر کر خنجر اُسکے گلوے
نازک پر رکھا ادھر شاہزادے نے خنجر رکھا اُدھر سے وہ سب پریان شاہزادے پر حربہ لیکر کوئی تلوار کوئی
خنجر لیکر دوڑین یہ کہتی ہوئی کہ ہماری ملکہ کو چھوڑ دے نہین تو ہم تجکو قتل کرینگے جب وہ قریب آئین اور شاہزادے
نے دیکھا کہ سب مجکو ہلاک کرنے کے قصد سے آئی ہین بس خنجر کو حرکت دی اُدھر خنجر کو حرکت دی اور اُسکا
گلا کٹا خون کی دھار گلے سے نکلی بس وہ خون جلو مین لیکر اُن سب پر مارا جیسے ہی خون اُنپر پڑا ایک شعلہ اُنکے
جسمون سے نکلا کہ وہ مثل ہیزم خشک کے جلنے لگین اُدھر شاہزادے نے اُسکو ذبح کیا اور اُسکا کلیجہ سینہ چاک
کر کے نکال لیا مگر افسوس بہت ہوا اُسکی جوانی اور حسن پر اور بانیان طلسم کی بہت مذمت کی کہ ایسی معشوقہ
کو یون میرے ہاتھ سے قتل کرایا اُسکا ذبح ہونا تھا کہ تاریکی ہوگئی برفباری ہوئی آگ برسی آواز آئی کشتی ملاکہ
نام من مینائے پری بود افسوس مردیم وجان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم جب وہ تاریکی برطرف ہوئی
دیکھا کہ نہ وہ باغ ہی نہ بارہ دری صرف ایک خام چار دیواری ہی اُسمین کھڑا ہون اور سامنے ایک دیو نی کی لاش
پڑی ہی کہ جسکا سن ہزار برس سے کم نہوگا اُس لاش کو دیکھکر لاحول پڑھی اور ایک طرف اُس احاطہ کے
روانہ ہوئے بموجب ہدایت لوح ایک مقام پر پہونچے کہ دیکھا ایک چشمہ ہی کہ اُسمین آب مینا رنگ بھرا ہوا ہی
اور اُس چشمہ سے وہ پانی خود بخود مثل غبار کے بلند ہوتا ہی اور آسمان پر جاکر غائب ہوجاتا ہی بس اُس
پری کے کلیجہ کو بموجب ہدایت لوح اُسی چشمہ مین ڈالدیا اُسکا چشمہ مین پڑنا تھا کہ ایک طلاطم برپا ہوا اُس
تلاطم سے زیادہ وہ چشمہ خود بخود غائب ہوگیا اب جو دیکھا نہ وہ چار دیواری ہی نہ چشمہ ہی مطلع صاف ہی نہ وہ
مینائی رنگ ہی نہ وہ صحرا ہی بس وہ درۂ کوہ ہی اور سامنے شہر مینا حصار ہی شاہزادہ حیران کھڑا تھا کہ دیکھا
سامنے سے دیو مینا رنگ چلا آتا ہی آتے ہی اُسنے سلام کیا قدم چومے اور عرض کیا کہ اگر غلام نہ منع کرتا
تو حضور نے دھوکھا کھایا تھا اُسکی باتون نے اثر کر لیا تھا خیر غلام عین وقت پر پہونچگیا کہ خداوند کریم نے
بچا لیا شاہزادے نے فرمایا کہ کیا بیان کرون واقعی میرا تو دل اُسکے قتل کرنیکو نہین چاہتا تھا مگر حکم لوح سے
اور تمھارے دھمکانے سے مین نے یہ کام کیا خیر خدا نے خوب بچایا اے دیو مینا رنگ اُسکی لاش کیا ہوئی
دیو نے جواب دیا کہ یہ جو لاش سامنے پڑی ہی اُسی کی ہی شاہزادے نے کہا کہ وہ حسن وجمال کیا ہوا جو ابدیا
کہ سحر کا تھا آپکے دھوکھا دینے کے لیے اور آپ اُسکے مکر مین مبتلا ہوگئے تھے اگر مین پوشیدہ طور سے
نہ منع کرتا ظاہر ہوکر منع کرتا تو وہ تجکو قتل کرتی اور آپکو بھی خدا نے خوب کمک کی شاہزادے نے فرمایا کہ
رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت تم خوب وقت پر پہونچے اور مین نے بھی تمھارے کہنے پر عمل کر لیا خیر اب

تم جاؤ اپنے مقام پر اور لشکر لیکر قلعہ طلسمی پر آنا جب مقابلہ ہو ہان یہ تو بیان کرو کہ تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ یہان
یہ معاملہ ہی دیو نے عرض کیا کہ جب آپ مرحلۂ گرد باد فتح کرکے اِدھر کو تشریف لائے تو مجکو خبر ہوئی مین نے
خیال کیا کہ یہ بڑی مکارہ ہی کہین ایسا تو نہو کہ شاہزادہ اِسکے مکر مین آکر مبتلاے بلا ہو چلکر خبر تو لون بس مین
جو یہان آیا تو مجکو خیال تھا وہی ماجرا دیکھا خدا نے اپنا فضل کیا یہ کہکر دیو مینار نگ تو طرف اپنے مقام
کے روانہ ہوا شاہزادہ اُسی مقام پر کھڑا رہا کہ ایک بگولہ پیدا ہوا کہ وہ اُس دیو نی کی بھی لاش لیکر روانہ ہوا
بعد لاش جانے کے شاہزادے نے لوح دیکھی حکم ہوا کہ ای طلسم کشا مبارک ہو کہ مرحلۂ مینار نگ بھی
فتح ہو گیا مگر تو نے دھوکھا کھایا تھا باوجودیکہ تجھے منع بھی کر دیا تھا مگر پھر بھی خیال نہ آیا اگر دیو مینار نگ
نہ پہونچکر منع کرتا تو بڑی خرابی ہوئی تھی ہر مقام پر تجکو خیال رکھنا ضرور ہی اگر ایسے ہی ہر ایک کے مکر و
فریب مین آیا کریگا تو پھر طلسم کیونکر فتح ہوگا تجکو لازم ہی جسقدر تو لوح مین تحریر پاوے اُسپر عمل کر اُسکے خلاف
نہ عمل کر اگر خلاف عمل کریگا تو مبتلاے بلا ہوگا پھر تا بہ قیامت نہ رہا ہوگا خیر انچہ گذشت گذشت آیندہ
سے خیال رکھنا بس اب تجکو لازم ہی کہ تو طرف مرحلۂ خوکان کے روانہ ہو اور اُسکو جاکر فتح کر اُسکا طریقہ
یہ ہی یہانسے تو طرف مغرب کے روانہ ہو بعد چند میل راہ طے کرنے کے ایک سبزہ زار ملیگا اُس سبزہ زار
مین ایک درخت صندل بہت بڑا ہوگا بس تو اُسکو بقوت صاحبقرانی و طلسم کشائی جڑ سے اُکھیڑ کر
پھینکدینا ایک دیو اُسکے بیخ سے پیدا ہوگا اُسکو کشتی لڑکر زیر کرنا اور اُسکو قتل کرنا اُسکا خون لیکر زمین
پر مارنا بس زمین شق ہوگی اور ایک چشمہ ظاہر ہوگا تو اُس چشمہ مین آنکھین بند کرکے کود پڑنا جب پانون
زمین پر لگین آنکھین کھولنا ایک صحرا مین پہونچیگا کہ جہان سوائے ریگ کے کوئی دوسری شئی نظر نہ آئیگی
والسلام اُس صحرا مین پہونچکر پھر لوح کو دیکھنا اور جو حکم ہو اُسپر عمل کرنا بس شاہزادہ بموجب نوشتۂ لوح
سبزہ زار مین پہونچا درخت صندل کو اُکھاڑکر دیو صندلی کو قتل کیا اور اُسکا خون زمین پر مارکر چشمہ کو
ظاہر کیا اور اُسمین کود کر صحراے ریگستان مین پہونچے آنکھ جو کھولی دیکھا کہ ایک صحرا نہایت وسیع ہی
اور سوائے ریگ کے کوئی دوسری چیز نظر نہین آتی تھی مشجر تک کا نشان نہ تھا شاہزادہ اُس صحرا کو دیکھکر
حیران ہوا اور ایک طرف کو روانہ ہوا چند قدم چلا تھا کہ چہار طرف سے ہزارون خوک جنکے بڑے بڑے
دانت مُنہ سے باہر اور وہ خوک برابر شیر کلان کے رین چلے آتے ہین اور آکر شاہزادے کو چہار طرف سے
گھیر لیا اور قصد کیا کہ اپنے دانتون سے ہلاک کرین شاہزادے نے اُنکو قتل کرنا شروع کیا جو جو قتل کرتے
ہین وہ دوچند زیادہ ہوتے جاتے ہین بس شاہزادے نے عاجز ہوکر خوکون کو اُٹھا اُٹھاکر زمین پر مارنا
شروع کیا مگر وہ کم نہین ہوتے ہین اور ترقی ہوتی جاتی ہی کہ شاہزادے کو خیال آیا کہ تو نے لوح کو نہین
دیکھا دیکھ تو کیا حکم ہوتا ہی بس یہ خیال کرکے لوح جو گلے مین پڑی ہوئی تھی اُسکو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ ای
طلسم کشا آگاہ ہو کہ جب تو صحراے ریگستان مین پہونچے جو کہ مقام و مسکن دیو خوک پیشانی حاکم مرحلۂ
خوکان کا ہی تو تجکو لازم ہی کہ لوح کو دیکھے اگر شائد تو لوح کو دیکھنا فراموش کر جائے بس خوک تجکو آکر چہار طرف
سے گھیر لین تو تو اُنکو قتل نہ کرنا اگر ایک کو قتل کریگا تو دس پیدا ہونگے تیری عمر اُنکی قتل مین بسر ہو جائیگی
بس لوح کو اُنکے درمیان مین ڈالدینا اور قدرت خدا کا تماشا دیکھنا وہ خوک خود باہم مقابلہ کرکے
ہلاک ہونگے ایک خوک جو کہ سب سے بڑا ہی وہ باقی رہیگا وہ لوح کو اُٹھاکر اور مُنہ مین دباکر بھاگے گا تم جست
کرکے بیخوف اُسکی پشت پر سوار ہونا وہ تمکو اپنی پشت پر پاکر اور زیادہ گریز کریگا اور تھوڑی دور پر جاکر گریگا مین کود
جائیگا تم بھی اُسپر خوب جمے بیٹھے رہنا تاکہ اُسکی پشت سے جدا نہو وہ تمکو لیکر ایک باغ مین پہونچے گا ہرگز ہرگز

اُس باغ کا نہ میوہ کھانا نہ پانی پیتا اور اُسکی پشت پر سے اُتر کر اُسکو تلوار سے قتل کرنا تلوار پر اسم حاشیۂ لوح دم کرنا جبکہ قتل ہونے قبل اسکے کہ وہ زمین پر گرے اور اُسکے جسم مین آگ لگے لوح اُسکے مُنھ سے لے لینا اُسکو دیکھنا والسلام یہ جو شاہزادے نے نوشتہ پایا لوح گلے سے اُتار کر زمین پر ڈالدی وہ خوک باہم لڑنے لگے اور ایک تھوڑے عرصہ مین تمام ہلاک ہوئے ایک خوک جو کہ برابر فیل کے تھا لوح مُنھ مین دبا کر بھاگا شاہزادہ جست کر کے اُسکی پشت پر سوار ہوا اُسنے جو بار پشت پر پایا اور زیادہ بھاگا یہانتک کہ قریب غار پہونچکر اُس غار مین کود پڑا مع شاہزادے کے شاہزادے نے آنکھین بند کر لین تھین اب جو آنکھ کھولی تو اپنے کو ایک باغ مین پایا مگر پشت خوک پر سوار تھا فوراً تلوار نیام سے لی اور اسم حاشیہ لوح تلوار پر دم کر کے اور اُسکی پشت پر سے کود کر ایک ہاتھ کمر پر مارا کہ اُسکے دو پر کاٹ ہوئے جیسے ہی وہ قتل ہوا شاہزادے نے جھپٹ کر لوح اُسکے مُنھ سے لی اور لوح کا عکس اُسکے اوپر ڈالا کہ ایک شعلہ پیدا ہوا اور وہ جلنے لگا وہ تو جلنے لگا اُنھون نے لوح کو دیکھا تحریر تھا کہ اے طلسم کشا آگاہ ہو اِس باغ مین ایک بارہ دری ہے اُسمین دیو خوک پیشانی حاکم مرحلہ بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہے جب اُسکو اثر در جادو کا نامہ پہونچا کہ طلسم کشا داخل طلسم ہوا ہے اُسکی فکر ضرور لازم ہے بس یہ فرا پنے ملک حشامیہ مین جو کہ اس مرحلہ سے متعلق ہے اپنے فرزند دیو اسد کو حاکم کر کے تمھاری فکر مین آیا اِس صحرا مین یہ باغ سحر سے بنا کر بیٹھا اِس امر کا خیال رہے اِدھر اُسکو تمنے قتل کیا مرحلہ خوکان فتح ہوا اُسکا فرزند مسلمان ہے وہ تمسے آکر ملیگا اُسکو حکم دینا کہ تم لشکر لیکر قلعۂ طلسمی پر آؤ اور اُسکو رخصت کرنا اور اُسکے قتل کی تدبیر یہ ہے کہ تم سامنے بارہ دری کے جاؤ وہ سامنے بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہے اُسکو للکارو کہ او نابکار مین تیری جان کا ملک الموت آپہونچا خبردار ہو جا وہ تمھاری صدا سنکے دار شمشاد لیکر فوراً باہر آئیگا بارہ دری کے بس باہر آکر اور وار شمشاد پھینک کر یہ کہکر پرواز پیدا کر کے بھاگے گا کہ مین تیرے قتل کرنے کے لیے لشکر لے آؤن تو مقابلہ کرون بس جیسے ہی وہ بلند ہو اُسپر لوح کا عکس ڈالنا کہ اُسکی قوت پرواز کم ہو گی عکس لوح پڑنے سے بس یہ تدبیر کرنا کہ پیکان تیر پر اسم حاشیۂ لوح دم کر کے اُسکی پیشانی پر اِس قادر اندازی سے مارنا کہ وہ زرد داغ جو ہے اُسپر تیر پڑے بس قدرت خدا کا تماشہ دیکھنا جب وہ دیو مر کر گر یگا اور اُسکے مرنے کی علامت بلند ہو گی تجکو لازم ہے کہ لوح کو اپنے سر پر لینا تاکہ ہر آفت سے بچے جب وہ علامت برطرف ہو جائے گی تو ایک چار دیواری تجکو نظر آئیگی اُسکا دروازہ نہو گا اور اُسکو گردش ہو گی بس جب مشرق کا رخ تیری طرف گردش کر کے آئے لوح کا عکس اُسپر ڈالنا وہ گردش اُسکی برطرف ہو گی دروازہ ظاہر ہو گا بس جست کر کے اُسکے اندر جانا ایک دیونی کو دیکھے گا کہ وہ بیٹھی ہوئی چرخے کو گردش دے رہی ہے اُسکو للکارنا کہ خبردار ہو جا مین آپہونچا وہ تجکو دیکھکر یہ کہکر اُٹھنے کا قصد کریگی کہ افسوس طلسم کشا یہانتک آگیا وہ اُٹھنے نہ پائے کہ تو اُسکے قریب پہونچ جانا اور وہی چرخہ اُٹھا کر اُسپر مارنا جب تو چرخہ مارے گا اُسکے جسم سے شعلے نکلکر تجکو چارون طرف سے گھیر لین گے بس تو لوح کو سر پر رکھنا تاریکی ہو گی بعد دفع تاریکی سامنے شہر حشامیہ نظر آئیگا دیو اسد آکر قدمبوس ہو گا اُسکو بھی وہی تقریر کر کے رخصت کرنا اور پھر آگے کو روانہ ہونا جہان جو واقعہ گذرے لوح دیکھ لینا والسلام بس شاہزادے نے اُسی تدبیر سے دیو خوک پیشانی کو قتل کیا تاریکی ہوئی صدائے گیردار بلند ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من دیو خوک پیشانی بود شہزادے نے لوح سر پر رکھ لی تھی ہر آفت سے بچا جب تاریکی برطرف ہوئی نہ وہ باغ تھا نہ وہ عمارت سامنے ایک مکان خام گردش کر رہا تھا اور وہی صحرا ریگ تھا اُسی تدبیر سے جو کہ لوح سے تعلیم ہوئے تھے مکان

کے دروازے کو ظاہر کیا اور اُس دیونی کو قتل کیا آگ برسی برفباری ہوئی تاریکی ہوئی شاہزادہ بسبب برکت لوح ہر آفت سے محفوظ رہا جب سب تاریکی برطرف ہوچکی آواز آئی گشتی مرا نام من چرخ زن جادو و جب تاریکی وغیرہ برطرف ہوئی سامنے سے شہر حشامیہ نظر آیا اور اُس دیو کی لاش سامنے پڑی تھی نہ وہ صحرا ریگ تھا نہ وہ مکان تھا بس ایک بگولہ پیدا ہوا دونون کی لاشین ایک سمت وہ بگولہ لیکر راہی ہوا ابھی شہزادہ اُسی مقام پر تھا کہ در قلعہ کھلا اور سامان سواری باہر نکلا اُسکے بعد ہزارون دیودار شمشاد ہاتھون مین لیے ہوئے اور ایک دیو تخت پر سوار نظر آیا وہ سب سامان سواری اور لشکر دیو ایک طرف آکر قائم ہوا اور جو دیو تخت پر سوار تھا وہ تخت پر سے اُتر کر شاہزادے کے قریب آیا مجرا بجا لایا شاہزادے کے قدم چومے اور عرض کیا غلام لڑکا ہی دیو خوک پیشانی کا وہ تو حضور کے ہاتھ سے مارا گیا یہ خاکسار حاضر خدمت ہی وہ تھوڑے زمانہ سے بسبب بہکانے اژدر پریزاد بادشاہ طلسم کے ابلیس پرست ہوگیا تھا اُسنے اپنے کردار کی سزا پائی مگر غلام نے اپنا مذہب قدیم یعنے اسلام نہین ترک کیا تھا گو اُسپر یہ امر ظاہر تھا وہ اپنے مشل جانتا تھا اسی سبب سے مجکو حاکم شہر کرکے آپکے مقابلہ کی فکر مین گیا تھا یہان اس عرصہ مین پھر غلام نے سبکو مسلمان کیا اور اپنا سکہ وغیرہ جاری کیا اب آپ شہر مین تشریف لیچلیے غلام کو سرفراز فرمایئے شاہزادے نے فرمایا کہ ابھی ہم نہین جاسکتے ہین تیرے ہمراہ تو اپنے شہر مین جا اور جب ہمسے اور بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہو تو لشکر لیکر آنا بعد فتح طلسم ہم ضرور ترے ہمراہ تیرے شہر مین آئینگے اور سیر کرینگے وہ زیادہ نہ کہہ سکا ناچار سلام کرکے مع لشکر کے واپس گیا شاہزادہ ایک طرف کو روانہ ہوا چند قدم چلا تھا کہ سامنے سے ایک باغ نظر آیا یہ اُس باغ مین تشریف لیگئے در باغ کشادہ تھا یہ باغ کی سیر کرتے ہوئے میوہ وغیرہ کھاتے ہوئے قریب شہر پہونچے دیکھا کہ ایک بارہ دری اُس باغ مین سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہی اور پردے پٹا پٹی کے پڑے ہوئے ہین اور سامنے بارہ دری کے ایک چبوترہ بھی ہی کہ اُسپر زر بفت کا تکیہ طلائی چوبون سے استادہ موتیون کی جھالر لگی ہوئی ہی انھون نے خیال کیا کہ یہ باغ کسی بادشاہ کا ہی وہ بادشاہ جب باغ کی سیر کو آتا ہی تو اس بارہ دری مین اُترتا ہی چل کر ذرا اندر سے بارہ دری کی سیر کرنا چاہیے یہ خیال کرکے پردہ اُٹھا کر اندر بارہ دری کے آئے اُسکو بیشمار آلات و فرش نفیس سے آراستہ پایا ہر قسم کا سامان عیش مہیا تھا یہ دیکھکر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ یہ کسی شوقین کا باغ ہی اور وہ ہر دریچہ کو بارہ دری کے دیکھنے لگے اور سیر کرنے لگے کہ ایک طرف جو یہ گئے تو اِنکے کان مین کراہنے کی صدا آئی کہ جیسے کوئی بیمار یا وہ شخص کہ جو کہ بار گران کے نیچے پڑا ہوتا ہی اور ہل نہین سکتا ہی یہ حیران ہوئے کہ یہ صدا کہان سے آئی کان لگا کر سُنا اور کہا کہ یہ کون غریب ہی جو اِس درد سے کراہ رہا ہی اسکی خبر لینا ضرور ہی اور اسکو بلا سے نجات دینا لازم ہی یہ خیال کرکے کان لگا کر سننے لگے معلوم ہوا کہ اس بارہ دری کے اُس کمرے سے صدا آتی ہی جو کہ مشرق کیطرف ہی بس یہ اُس طرف کو چلے جو جو قریب پہونچتے ہین وہ صدا قریب ہوتی جاتی ہی جب بالکل قریب پہونچے تو یہ سُنا کہ کوئی مظلوم و بیکس یہ آہستہ آہستہ دعا کر رہا ہی کہ اے کریم کارساز اے رحیم بے نیاز واسطہ تجکو اپنی عزت و جلال کا واسطہ تجکو اپنے مرسلین کا جلد مجکو اس بلا سے نجات دے ایک زمانہ ہوا ہی اس بلا مین مبتلا ہوئے کہ یا تو کسی ایسے بندے کو بھیج کہ وہ آکر اس ظالم کو قتل کرے اور مجکو رہا کرے یا ملک الموت کو روانہ فرما کہ وہ میری روح قبض کرلے مجھ سے یہ کشاکش نہین اُٹھ سکتی ہی اب بہت عاجز ہون تا بہ کے صبر کرون یہ صدا سنتے ہی شاہزادے کو اُسکے حال پر رحم آیا اور دلمین خیال کیا کہ نہ معلوم کون مصیبت زدہ ہی

جو اسطرح سے دعا کر رہا ہو اور کس بلا مین مبتلا ہو بس قریب کمرہ تو پہونچ چکے تھے کمرے کے دروازے پر ہاتھ رکھا تو اسکو اندر سے بند پایا پانچ دروازے تھے چار اندر سے بند تھے پانچوین مین باہر سے قفل لگا تھا اسکو انھون نے توڑا اور پٹ کھول کر اندر جانیکا قصد کیا کہ صدا آئی پھر وہ ظالمہ آگئی اور خرابی کی صورت ہوئی نہ ملک الموت نے آکر روح قبض کی مین کس بلا مین مبتلا ہوا ہون نہ معلوم کون ایسی خطا کی تھی کہ جسکی یہ سزا مل رہی ہو شاہزادے نے کچھ جواب نہ دیا اندر قدم رکھا دیکھا کہ ایک جوان لباس سرخ پہنے ہوئے چوپٹ گرا ہوا زمین پر پڑا ہو اور اُسکے سینہ پر ایک سنگ گران رکھا ہو اور ہاتھ پاؤن اور گلے مین طوق و زنجیر و بیڑیان پڑی ہین اُس سنگ گران کے سبب سے وہ ہل نہین سکتا ہو ناچار و مجبور ہو بس یہ اس خیال سے اُسکے حال پر رحم کھاکر چلے کہ اِسکو اِس بلا سے نجات دون نہ معلوم کس ظالم اظلم نے اِسکو اِس بیرحمی سے قید کیا اُسکو اُسکے حال پر ترس بھی نہ آیا یہ قریب جب پہونچے تو دیکھا کہ چہرہ اُس جوان کا بہت خوبصورت اور روشن ہو مثل آفتاب کے اور بالکل ہم شکل رستم ثانی یعنے اپنے پدر کے پایا اور بالکل مشابہ اپنے عم نامدار شہریار عالیوقار کے دیکھا پہلے تو گمان ہوا کہ یہ میرے عم نامدار یا پدر عالیقدار ہین مگر جب غور سے دیکھا تو اُن دونون بزرگون کو نہ پایا کیونکہ وہ ابھی بخوبی جوان ہین اور کم سن ہین یہ جوان تو ہو مگر اُنسے زیادہ سن ہو حیران ہوکر دیکھنے لگا کہ یہ کون صاحب ہین یہ تو یقین ہو کہ اُسی خاندان سے ہو جس خاندان سے مین ہون کیونکہ جو جو علامتین میرے باپ اور چچا مین ہین وہ سب اِس جوان مین ہین یہ جوان ضرور خاندان صاحبقران سے ہو اور میرے والد بزرگوار کا عزیز ہے شاہزادہ تو یہ اپنے دل سے باتین کر رہا تھا اُدھر جب دروازہ کھولا تھا تو اُس جوان نے یہ کہا تھا کہ وہ ظالمہ آگئی جب اُدھر دیکھا تو کیا نظر آیا کہ ایک جوان کم سن نوعمر کوئی آٹھ سات برس کا چہرہ مثل آفتاب کے درخشان گلے مین ایک لوح زمردی پڑی ہوئی بر مین لباس شاہی سر پر خود طلائی اسلحہ کمر سے لگے ہوئے میری طرف چلا آتا ہو مگر چہرے سے آثار بہادری و شجاعت و جوانمردی نمودار ہین جب قریب آیا تو دیکھا کہ خال سبز رگ ہاشمی پیشانی پر عیان ہو اور زلفین خلیلی دوش پر ہین علامت اولاد صاحبقرانی کی پائی جاتی ہو اور چہرے سے آشکار ہو کہ خاندان حمزۂ صاحبقران سے ہو اور بہت مشابہ ہو حمزۂ صاحبقران و رستم ثانی و شہریار عالیوقار و ملک قاسم و علمشاہ عالیشان سے یہ دیکھکر وہ جوان مجبوس بلا حیران ہوا کہ یہ کون جوان ہو کہ جسمین کل علامتین خاندان صاحبقرانی کی موجود ہین اور یہ یہان کیونکر آیا خیال کیا دلمین کہ ضرور یہ کوئی پوتا یا پروتا حمزۂ صاحبقران کا ہو یہ خیال کرکے باواز نحیف کہا کہ اے جوان رعنا یہانسے بھاگ جا اپنی جان بچا اگر وہ ظالمہ آجائیگی تو بڑا غضب ہوگا جان بچانا دشوار ہوگا اپنی جوانی اور حسن و جمال پر رحم کر یہ وقت اُسکے آنیکا ہو وہ آتی ہوگی شاہزادے نے آواز بھی مشابہ آواز رستم ثانی سے پائی حیران ہوکر جواب دیا کہ یہ کیا آپ نے فرمایا کہ بھاگ جا وہ آتی ہوگی تو بڑی خرابی ہوگی مرد جو ہوتے ہین اور جس کام کا قصد کرتے ہین پھر اُسکو بدون سرانجام دیے ہوئے باز نہین رہتے ہین کیون بھاگون اگر وہ آئیگی تو اپنی سزا اپنے کنار مین پائیگی اتنے مین تجکو بدون اِس بلا سے نجات دیے ہوئے واپس نہ جاونگا یہ جو شاہزادے نے کہا اُس جوان نے آواز بھی مثل اولاد صاحبقران کی اُسکی آواز کے آئی اور زیادہ حیران ہوا اور کہا کہ اے نادان میرا رہا ہونا بہت دشوار ہو ارے اپنی زندگی کو غنیمت جان اور اِس بلا سے بچنے کی تدبیر کر کیون میرے لیے اپنے کو آفت مین مبتلا کرتا ہو وہ بہت سم کیش اور زبردست ہو اگر میری تقدیر مین رہا ہونا ہوتا اور اپنے عزیزون کے ہمراہ رہنا ہوتا تو اب تک رہا ہو چکا ہوتا ایسی قید شدید اور ایسے ظالم کے قبضہ مین کیون مبتلا ہوتا جا تو اپنی راہ لے اور جدھر سے آیا ہو اُسیطرف

چلا جا کیونکر تیرا آنا اِدھر ہوا ارے تیرے ماں باپ نے کیونکر تیری مفارقت کو گوارا کیا کسی نے تجکو منع بھی نہ کیا اِدھر نہ جاؤ یہان ایک ظالمہ ستم کیش رہتی ہی اے جوان یہ طلسم چہل چراغ سلیمانی ہی یہان کیونکر تیرا آنا ہوا کس ظالم نے تجکو یہان بھیجا اُسکو تیری جوانی اور صورت پر رحم نہ آیا مجکو تیری جوانی پر رحم آتا ہی کیون مفت اپنی جان کو برباد کرتا ہی بس معلوم ہوا کہ تو بڑا جوانمرد ہی تو ضرور تجکو رہا کرینگا اے جوان تو واپس جا جب میرے مقدر مین رہائی نصیب ہوگی مین رہا ہو جاؤنگا مین کیون اپنے لیے تیری جان لون یہ تو مجکو یقین ہو چکا ہی کہ اب میری رہائی غیر ممکن ہی اسی قید مین تڑپ تڑپکر مرونگا کیونکہ جن لوگون سے یہ امید قوی تھی کہ اگر اُنکو خبر ہوگی تو میری رہائی کی فکر کرینگے اول تو اُنکو خبر کیونکر ہوتی وہ کہان اور ہم کہان دوسرے وہ خود مبتلاے بلا ہین مثل ہمارے اور جو عزیز ہین اُنکو خبر بھی نہین ہی کہ وہ آکر خبر لین بس اب کونسی صورت رہائی کی ہی شاہزادے نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھیے مین آپکو رہا کرونگا اور اُس ظالمہ کو قتل کرونگا اُس جوان نے جواب دیا کہ مین یہ نہین چاہتا ہون کہ میرے سبب سے تو بلا مین مبتلا ہو شاہزادے نے کہا کہ مین بلا مین نہین مبتلا ہون بفضل ایزدی مین نے تمام طلسم کو درہم وبرہم کر دیا ہی صرف ایک مرحلہ باقی ہی وہ بھی فتح ہوا جاتا ہی اور ہمارے تو خاندان اور بزرگون کا یہی طریقہ ہی کہ ہر مظلوم وبیکس کی دادرسی کرتے ہین ظالم کو سزا دیتے ہین ہمارے بزرگون نے اکثر طلسم فتح کیے ہین مین اُس خاندان سے ہون کہ جس خاندان کے لوگ کسی بلا کو بلا اور کسی مصیبت کو مصیبت نہین خیال کرتے ہین اور اپنے کام پر دوسرے کے کام کو مقدم جانتے ہین جبتک اُسکو سرانجام نہین دے لیتے ہین اُسوقت تک اپنے کام کیطرف متوجہ نہین ہوتے ہین بس مین جبتک آپکو رہا نہ کرلونگا اور آپکو آپکے مسکن تک نہ پہونچا لونگا اُسوقت تک براے فتح طلسم نہ جاؤنگا گو میرے عزیز قریب اس طلسم مین قید ہین اور اُنکی رہائی کے لیے مین نے اِس طلسم کو فتح کیا مگر اب مجھپر فرض ہوا کہ پہلے آپکو رہا کرون اور اُس ظالم کو قتل کرون کہ جسنے آپکو اِس بلا مین مبتلا کیا ہی پھر اُسکے بعد اپنے کام کو جاؤن یہ جو شاہزادے نے کہا تو اُس جوان نے کہا کہ تم کس خاندان سے ہو اور تمھارے کون بزرگ اِس طلسم مین قید ہین اُنکے حال سے اور نام سے اور اپنے نام سے آگاہ کرو شاہزادے نے جواب دیا کہ پہلے مین آپکو رہا کرلون تاکہ آپکے حواس درست ہون اور آپ اِس بلا سے نجات پائین پھر مین اپنا حال عرض کرونگا اور آپکی کیفیت سنونگا یہ کہکر اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر وہ سنگ گران وزن سینہ پر سے اُس جوان کے اُٹھایا اور الگ پھینکدیا اور قصد کیا کہ طوق وزنجیر توڑ ڈالون کہ اُس جوان نے کہا کہ تو نے بڑا غضب کیا خیر اب تم طوق وزنجیر نہ توڑو بلکہ میرے ہاتھ پانؤن میخون سے کھولدو یہ طوق وزنجیر کوئی شے نہین ہین مین خود انکو اپنے جسم پر سے دور کرلونگا شاہزادے نے کہا کہ بہت خوب اُس جوان نے کہا کہ مین اِس سنگ گران اور اِن میخون سے ناچار تھا اور ہون ورنہ اِس قید کو توڑ ڈالتا شاہزادے نے اُن میخون سے ہاتھ پانؤن اُس جوان کے کھولدیے وہ جوان اللہ اکبر کہکر اُٹھ بیٹھا اور زور کیا پہلے طوق اور زنجیر پر مگر نہ ٹوٹا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ قید سحر تھی دوسرے وہ ساحرہ اِنکا زور کم کر گئی تھی بالکل طاقت نہ تھی کیونکر ٹوٹتی بہت زور کیا کچھ نہوا آخر ناچار ہو کر رہگئے بس شاہزادے نے اُس طوق وزنجیر وہتھکڑی وبیڑی کو بھی اُس جوان کے جسم سے دور کیا کیونکہ شاہزادے کے پاس لوح تھی جو کہ دافع سحر ہی اور دوسرے اُسکی طاقت پوری تھی کوئی کمی نہ تھی بس جب قید کو جسم سے دور کر چکا کہا کہ بسم اللہ بارہ دری مین تشریف لیجیے اور اپنے حال سے آگاہ فرمایئے اور میری حالت سماعت فرمایئے وہ جوان یہ طاقت وقوت دیکھکر بہت شرمندہ ہوا اور حیرت سے اپنے دین مین کہا کہ تم ایسے کم قوت ہوگئے ہو کہ تمسے یہ طوق وزنجیر نہ ٹوٹ سکے اِس طفل نے توڑ ڈالے

ایسی زندگی سے مرجانا بہتر ہی کوہ ہا ہونیکی بہت خوشی ہوئی مگر اس امر کا بڑا صدمہ ہوا کہ جسقدر چہرہ فرط خوشی سے
گلنار ہوا تھا اُس سے زیادہ زرد ہوگیا یہ حال جو شاہزادے نے دیکھا رکہا کہ ای جوان پہلے تو بہت خوش ہوے
اب کیا صدمہ پہونچا کہ چہرہ زرد ہوگیا ہی پہلے چہرہ سرخ ہوگیا تھا کیا کوئی مجھ سے خطا ہوئی جو ابدیا کہ مجکو اپنے
حال پر بہت صدمہ ہوا اور افسوس کہ ایک زمانہ وہ تھا کہ ہم ایسی ویسی قید کو تو خیال مین بھی نہ لاتے تھے ہان
جو قید گران وزن ہوتی تھی اُسکو بھی مثل تار عنکبوت کے توڑ ڈالتے تھے مگر اسوقت یہ قید جو کہ تم ایسے طفل
نے توڑ ڈالی ہی ہمسے نہ ٹوٹ سکی شاہزادے نے جوابدیا کہ آپ نے بجا ارشاد کیا ایسا ہوگا مگر اسوقت والتے
یہ سبب تھا کہ آپ ایک مدت سے قید ہین ایک قید کی مصیبت دوسرے فاقہ کشی تیسرے عزیزون سے
جدائی اُسکا صدمہ ہمین ہے قوت مین کمی ہوگئی نہ ٹوٹ سکی یہ کوئی مقام رنج وغم نہین ہی آپ کچھ خیال نہ
فرمائیے شاہزادہ اُس جوان سے یہ باتین کر رہا تھا کہ وہ ساحرہ جو کہ اسی باغ مین رہتی تھی اور اس جوان
کو قید اِسطور سے کیا تھا ہوا سیر کرتی تھی سیر کرکے اپنے باغ مین واپس آئی بارہ دری مین آئی خیال دل مین
کیا کہ چلو اپنے معشوق کو رہا کرکے لاؤن اور اُسکی منت وسماجت کرون شائد وہ ہمکنار ہونے پر راضی ہوجاے
ایک مدت سے اپنی مفارقت مین تڑپا رہا ہی بڑا سخت ہی کیسی کیسی حسین وجمیل بنکر اُسکے روبرو گئی اور اُس سے
درخواست کی مگر اُسنے انکار کیا اور راضی نہوا یہ قید گوارا کی مگر میری ہمبستری نہ گوارا کی شاید اسوقت راضی
ہوا مگر نہ بھی راضی ہوگا تو باتین کرکے اپنے دلکو تسکین دے لونگی بس یہ تصور کرکے مسند پر سے اُٹھی اور اُس
کمرے کیطرف آئی کہ جہان وہ جوان قید تھا کیا واقعہ نظر پڑا کہ کمرے کا دروازہ پاٹو پاٹ کھلا ہی اور قفل ٹوٹا ہوا
زمین پر پڑا ہی یہ دیکھتے ہی اُسکے حواس جاتے رہے خیال کیا کہ کوئی آکر رہا کرکے لیگیا مگر بڑا زبردست تھا کہ
کہ قفل سحر کو توڑ ڈالے قید سحر کو سپر سے فن کی اور اتنے عرصہ مین لیگیا کہ مین ابھی تو باغ سے سیر کو گئی تھی یہ کون ہی
جو لیگیا اور میرے دل پر داغ جدائی دے گیا گو مین اُس سے ناراض تھی کہ وہ میرے کام کا نہ تھا دن و
رات مجکو جلاتا تھا میرے ساتھ ہمبستر نہین ہوتا تھا مین دن رات اسی فکر مین رہتی تھی کہ کیونکر اسکو اپنے سے
ہمبستر کرون اور اس آگ کو جو کہ شہوت کی بھڑکی ہوئی ہی اُسکو آب وصل سے بدرطن کرون کوئی تدبیر نہ بن
پڑتی تھی مگر یہ امر تو تھا کہ جب اُسکو دیکھ لیتی تھی تو دو ایک منٹ کو وہ آگ کم ہوجاتی تھی گو بعد پھر زیادہ افروختہ
ہوتی ہو مگر صورت دیکھکر کچھ دیر تو تسکین ہوتی تھی گو عاجز تھی مگر یہ امر گوارا نہ تھا کہ قتل کرون یا چھوڑ دون اسی
سبب سے قید کر رکھا تھا مگر یہان بھی اُسکا کوئی مرشد آکر لیگیا اپنا کام کر گیا مین اسی سبب سے اسکو لیکر
پردہ دنیا پر دائی پردہ قاف مین آئی وہان بھی نہ رہی اس طلسم مین آکر مقیم ہوئی ایسے مقام پر کہ جہان
کوئی نہین آسکتا تھا درمیان دو مرحلون کے مکان سحر سے بنایا اور یہ کوشش اختیار کی کیونکہ اس خیال سے
ڈرا اگر پردہ دنیا پر رہتی ہون تو اُسکے عزیز جسقدر ہین وہ ساحر کش ہین اور یہ خود بھی اگر اُنکو خبر ہوگئی تو کسی
نہ کسی تدبیر سے رہا کرے جائینگے پس یہان رہنا مناسب نہین ہی پردہ قاف مین آئی معلوم ہوا کہ یہان
بھی رہنا مناسب نہین ہی اس طلسم مین آئی بادشاہ طلسم سے ملی اُسکی خوشامد کی تب اُسنے اجازت دی
اس یہان قیام کیا مگر اسپر بھی نہ بچ سکا حریف اپنا کام کر گیا ایک مدت سے تو عاشق تھی دسترس نہوتا تھا
دھوکے سے بلاتو اُسنے بلایا اِسکو غنیمت جانا وہ آج یون ہاتھ سے گیا یہ دل سے باتین کرتی ہوئی اِس
خیال سے کہ اندر چلکر تو دیکھ تا کہ معلوم ہو کون لیگیا ہی شاید کچھ پتہ چلے یہ تصور کرکے اندر کمرے کے قدم رکھا
تو اُس جوان کی اکاہ پڑ گئی کیا کہ دیکھا جو مین کہتا تھا وہی ہوا کہ وہ لکا تر آگئی اب کیا ہوگا تیری جان گئی اور
میری بھی تیری جوانی بھی مفت برباد ہوگئی ادھر اُس ساحرہ نے جو دیکھا کہ ایک جوان میرے معشوق کے پاس

بیٹھا ہوا ہی اور میرا معشوق قید سے رہا ہی یہ دیکھکر اُسکو نہایت غصہ آیا اور خیال کیا کہ اسی سے
کہ اوخیرہ سر تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی خوب عین وقت پر پہونچی تو تو اپنا کام کرچکا تھا سامری
نے خوب وقت پر پہونچایا ورنہ تو ضرور اسکو لیجاتا ابتو زندہ بھی بچتا ہی پہلے تجکو قتل کرونگی اسکے بعد اس سے
درخواست ہمبستری کرونگی کیونکہ آج مین بہت بیقرار ہون اب صبر نہین ہوسکتا ہی اگر اسنے آج بھی انکار کیا
تو اسکو بھی قتل کرونگی کیا ضرور ہی ایسے کو زندہ رکھنا جو کہ اپنے کام کا نہو اور ہر وقت جلاتا ہو اور جسکے سبب سے
ہر وقت خوف ہلاکت ہو اُسکو زندہ رکھنا کیا ہی اسکو قتل کرکے اور کسیکو لاؤنگی کہ جو میری آتش شہوت کو بجھا دے اور
ہر وقت میرے ساتھ ہمبستر رہے کسی دیو کو یا قوی جوان کو لاؤنگی یہ جو کہا اور طرف شاہزادے کے چلی اُدھر اُس
جوان نے شاہزادے سے وہ کلام کیے اور کہا کہ وہ تمھاری طرف آتی ہی شاہزادے نے بھی اُسکی صدا سُنی ایک مرتبہ
پلٹ کر دیکھا کیونکہ وہ مُنھ اُس جوان کیطرف کیے ہوئے بیٹھا تھا اُدھر پشت تھی جیسے ہی رخ پھیرا ایک برقی چمکی
شاہزادے نے دیکھا کہ ایک عورت سیاہ فام موٹے موٹے ہونٹھ بڑے بڑے دانت دہانہ بڑا سا قد طویل بال
چھوٹے پستان بڑے بڑے جیسے کدو دراز لنگا پہنے ہوئے نیلی چادر سر پر میری طرف چلی آتی ہی گو وہ اپنی دانست
مین خوبصورت بنی ہوئی تھی مگر شاہزادے کو بسبب لوح کے بدصورت دکھائی دیتی تھی اُسکے سحر کو کہ جسکے سبب
سے وہ خوبصورت بنی تھی برطرف کردیا تھا شاہزادے نے اُسکو دیکھکر لاحول پڑھی یہ بھی دیکھا کہ وہ کوئی ہزار برس
کی تھی بال سر کے سفید تھے اُدھر اُسنے جو شاہزادے کو دیکھا اور رخ پر نگاہ پڑی دیکھا کہ ایک جوان قوی ہی
گو ابھی سن کم ہی مگر ہاتھ پانون خوبصورت ہین چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہی بس دیکھنا تھا کہ فریفتہ ہوگئی
دلمین کہنے لگی کہ اگر یہ راضی ہوجائے تو اس سے خوب مزا لیونگا اور خوب شہوت کہ یہ کم کردیگا کیا خوبصورت
جوان ہی اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہی اور کم سن بھی ہی اس سے خوب مطلب نکلیگا باہر اسے قتل چلی
تھی یا ایک مرتبہ پکاری کہ اے جانی تم میرے پاس آؤ تاکہ مین تمکو گلے سے لگاؤن خوب پیار کرون اپنے دل
کی حسرت نکالون تیری صورت دیکھکر میرے دل سے اس جوان کی الفت جاتی رہی دوسرے میرے کام کا
بھی نہین ہی تو جو میرے ساتھ ہمبستر ہوگا تو خوب مزا لیونگا مین تجکو اپنے سے کسی وقت نہ جدا کرونگی ہر وقت
ساتھ رکھونگی اگر تو میری ہمبستری قبول کریگا مین تجکو بادشاہ ہفت اقلیم کردونگی اے جوان تجکو دیکھکر میری آتش
شہوت نے اور تیزی کی میرا جی چاہتا ہی کہ تو مجھ سے اسی مقام پر ہمبستر ہو اور اس جوان کو جلا اور میرے
لب ورخسار کے بوسے لے تیرے اوپر اپنے کو وقف کرتی ہون تیرا جسوقت جی چاہے میرے ساتھ ہمبستر ہونا
مین کبھی انکار نہ کرونگی یہ جو اُسنے کہا شاہزادے نے جواب دیا کہ اول کا تو خیر اسی مین ہی کہ میرے سامنے سے دور ہو
کیا بیہودہ بکتی ہی تو تو ایسی ہی کہ جیسے سیاہ آندھی بس اگر زیادہ کچھ بکے گی تو میرے ہاتھ سے ماری جائیگی اپنی جان
کو غنیمت جان اور یہانسے چلی جا تو نے مجکو بھی کوئی اور تصور کیا ہی بڑی تو فاحشہ ہی کہ لوگون کو سحر سے اٹھا لاتی ہی
اور اُنسے فعل ناجائز کی درخواست کرتی ہی اگر وہ انکار کرتے ہین تو اُنپر ظلم وستم کرتی ہی اے جوان کو رہا کیا ہی
جو تیرے بنانے بن سکے وہ کر مجکو فریب دیتی ہی اگر آگے قدم آگے رکھا تو یاد رکھنا کہ وہ تلوار مارونگا کہ مثل خیار تر کے
دو ہوکر گریگی اُسنے کہا کہ اے جان جہان تو کیا کہتا ہی دیکھ مثل اس جوان کے پچتائیگا مجھ ایسی سینہ وجمیلہ عورت
اور محبت کرنیوالی نہ پائیگا جو تیرا جی چاہے کہلے اب تو مین تجکو دل دیچکی ہون اگر گالیان دیگا تو برا نہ مانونگی مگر یہان
اپنے وصل سے شاد کر میری آتش شہوت کو اپنے آب وصل سے بجھا دے میرے گلے سے لگ جا میرے لب و
عارض کے بوسے لے شاہزادے نے پھر وہی کلمہ کہا اور ہزارون گالیان دین تلوار لیکر اُٹھا کہ تو ہین سنتی
بیہودہ بکے جاتی ہی اُسنے کہا ئے یہ سر کاٹ لے دیکھ مین اف بھی کرتی ہون مین تو تیرے اوپر مرتی ہون جو تیرا

جی چاہے وہ ظلم کر مگر اپنے وصل سے دل شاد کر سچ ہی کہ معشوق ہمیشہ عاشق پر ستم کرتے ہین شاہزادے نے کہا
کہ دیکھ مین ایسا اپنے وصل سے تیرے دل کو شاد کرتا ہون اور تیری آتش شہوت کو بجھاتا ہون کہ تو بھی کیا یاد کریگی
جالی کہان ہی ایسا تجکو خوش کرونگا کہ پھر کبھی تجکو مرد کی خواہش نہوگی یہ کہتے ہوئے اسکی طرف چلے اُس جوان نے
کہا کہ ہی ہی ادان یہ کیا کرتا ہی ارے وہ ساحرہ ہی اُسکے پاس نہ جاوہ سحر کردیگی تو بیکار ہو جائیگا شاہزادے نے
جواب دیا نہ یکا نہ میرا کیا کریگی مین اِسکو ہمبستری کا مزا چکھا دون یہ جو بار بار کہہ رہی ہی کہ میرا دل شاد کر تو تو
تلوار علم کرکے چلے اُدھر اُسکے خیال کیا کہ یہ بچہ ہی اِسکو وار کرنے دے جب یہ وار کرے تو سحر کرنا اِسکا ہاتھ
خشک ہو جائیگا قوت کم ہو جائیگی پھر اِسکو قید کرنا جب قید کی ایذا ہوگی خود راضی ہوگا یہ دلمین خیال کرکے
کہا کہ لے یہ سر حاضر ہی کاٹ لے اچھا ہی کہ اس عذاب سے نجات پالون کہ مین تو تیرے اوپر مرون اور تو کچھ
خیال نہ کرے اِس جلنے سے اِسوقت کا مرنا بہتر ہی یہ کہکر سر جھکا لیا اور کھڑی ہو گئی چپکے چپکے کچھ بڑبڑانے لگی
اُدھر شاہزادہ تلوار تول کر اُسکے برابر پہونچا اُسنے سحر کیا کہ ہاتھ اِسکا خشک اور قوت اِسکی کم ہو جائے مگر
اُسکے سحر نے بالکل شاہزادے پر بسبب لوح طلسمی کے اثر نہ کیا اِسنے جو دیکھا کہ میرے سحر نے اُسپر اثر نہ کیا اور
وہ قریب آگیا ایک مرتبہ سر اُٹھا کر کہا کہ تو بڑا بیرحم ہی تیری اِس حالت پر بھی تجکو رحم نہ آیا بدون سزا پائے
ہوئے یہ تیری سرکشی نہ جائیگی لے خبردار ہو جا مین حربہ کرتی ہون یہ کہکر چند دانے ماش کے اُس گوہر دریائے
شجاعت پر مارے وہ سب بیخطا ور ہوگئے بالکل اُنھون نے اثر نہ کیا اِنپر یہ اور پریشان ہوئی مگر اپنے حواس
درست کرکے ایک گولہ جوڑے سے نکالا شاہزادے پر مارا وہ پاس شاہزادے کے آکر سرد ہو کر رہ گیا
بس اِسنے یہ جو ماجرا دیکھا اپنے ہاتھ کو دیکھا اور سحر کرکے کہا کہ کیا سبب ہی جو اس جوان پر سحر نہین اثر کرتا
ہی کف دست پر تحریر پایا کہ آگاہ ہو کہ یہ فاتح طلسم ہی اُسکے پاس لوح طلسمی ہی اُسپر تیرا سحر نہ اثر کریگا تو بیکار
کوشش کرتی ہی اپنی جان لیکر بھاگ ورنہ قتل ہوگی یہ جو تحریر پایا کف دست پر بہت گھبرائی قصد بھاگنے
کا کیا کہ بھاگ جاؤن شاہزادہ قریب آچکا تھا فرار ہونیکا راستہ نہ ملا مجبور ہو کر زمین پر لوٹ گئی اور شیر
نر کی صورت بنکر شاہزادے پر حملہ آور ہوئی شاہزادے نے چمک کر جو تلوار کا وار کیا عکس لوح جو اُسپر
پڑا اُسکی صورت بدل گئی دیکھا کہ ہاتھ پاؤن زمین پر ٹیکے ہوئے مثل کتے کے یہ کتیا چلی آتی ہی یہ تو اپنے
خیال مین شیر بنی ہوئی ہی وہان شکل تبدیل ہو چکی تھی اور شاہزادے کی تلوار بھی چل چکی تھی جیسے ہی
اِسنے قصد کیا پنجہ مارون اُدھر تلوار کرگاہ پر پڑی تلوار کا پڑنا تھا کہ دو پر کا لہ ہوئے تلوار اُسکی کمر کو کاٹ کر
زمین پر آئی وہ دو ہو کر گری شور و غوغا ہوا تاریکی ہو گئی اور یہ مر کر گری اُدھر وہ باغ و عمارت گرنے
لگی کل باغ و بارہ دری ویران ہو کر اُڑ گئی تاریکی چھا گئی بعد تھوڑے عرصہ کے صدا آئی کہ کشتی ہاکہ نام
من حریر جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم جب یہ صدا آچکی وہ تاریکی برطرف
ہوئی شاہزادے اور اُس جوان نے دیکھا کہ نہ وہ باغ ہی نہ وہ بارہ دری نہ وہ کمرہ ہم دونون آدمی صحرا
مین ایک ریگ کے چبوترے پر کھڑے ہوئے ہین اور لاش اُس ساحرہ کی پڑی ہوئی ہی بس اُس
جوان نے دوڑ کر شاہزادے کو گلے سے لگایا چشم و ابرو پر بوسہ دیا اور کہا کہ اہی گل گلشن شجاعت و ای
گوہر صدف جرأت و ہمت جلد بیان کر کہ تو کون ہی اور تیرا کیا نام ہی تجھ سے تو خون عزیزی اور بو قرابت
کی آتی ہی راوی نے بیان کیا کہ جب سے اُس جوان نے شاہزادے کو دیکھا ہی ایسی محبت پیدا ہوئی
ہی کہ جیسے باپ کو پسر سے ہوتی ہی یہ جی چاہتا ہی کہ اسکو کلیجہ مین جگہ دون گرد پھرون آخر کو نہ تاب رہی گلے
سے لگا لیا اور پیار کیا اور حال دریافت کیا شاہزادے نے جواب دیا کہ مین تو اپنا حال عرض کرونگا پہلے

آپ اپنے نام نامی اور اسم گرامی سے اور اس حال سے کہ کس خاندان سے ہین اور یہ واقعہ کیا ہی اور کب سے آپ اس لکاہ کی قید مین ہین اور کیونکر اسکے ہاتھ لگے کیونکہ مجکو بھی آپ سے بوے محبت کے ہوتے معلوم ہوتی ہی اور الفت ہو گئی ہی اسطور کی کہ جیسے خورد کو بزرگ سے ہوتی ہی اور آپکی صورت اور روے مبارک میرے چند بزرگون سے بہت مشابہ ہی مین خود اُسوقت سے حیران ہون کہ آپ کون بزرگوار ہین اس جوان نے جوابدیا کہ اے راحت و آرام قلب ناتوان تو بھی میرے خاندان کے لوگون سے بہت مشابہ ہے اور جنکے مشابہ مین ہون اُن تمھارے بزرگون کے کیا نام ہین مجکو آگاہ کر و شاہزادے نے کہا کہ اگر گستاخی نہو تو مین عرض کرون اُس جوان نے کہا کہ شوق سے جو کچھ کہنا ہو کہو مجکو کسی بات مین عذر نہین ہی اگر جان کے خواستگار ہو گے تو جان تک حاضر ہی تمنے میرے اوپر بڑا احسان کیا ہی شاہزادے نے جوابدیا کہ بس یہ عرض ہی کہ پہلے آپ اپنے حال سے آگاہ فرمایئے پھر مین اپنا حال عرض کرونگا اُسوقت اُس جوان نے کہا کہ بیان کرون مگر مجکو بیان کرتے ہوے شرم آتی ہی ایک وہ زمانہ تھا کہ ہم غریبون کی کمک کرتے تھے اور اب وہ زمانہ ہی کہ ہماری دوسرے کمک کرتے ہین ہم ناچار و مجبور ہین اب اپنا حال ظاہر کرکے اور بزرگون کا انکو بھی بدنام کرنا ہی شاہزادے نے فرمایا ہی کہ قسم ہی آپکو خداوند کریم کی اپنے حال سے آگاہ فرمایئے اُس جوان نے کہا کہ تمنے جو سُنا ہو کہ حمزہ صاحبقران ذوالزلقاف ثانی سلیمان جو کہ زوج آسمان پری تھے وہ میرے پردادا تھے مین خاندان صاحبقران سے ہون میرے جد بزرگوار کا نام علمشاہ عالی شان تھا جو کہ قاتل کپتیان فرنگی تھے اور فرزند رشید صاحبقران تھے اور میرے پدر بزرگوار کا نام ملک قاسم تھا جو کہ فاتح طلسم افراسیابی تھے مین ملک قاسم کا فرزند رشید ہون میرا نام ملک ایرج نوجوان ہی مین بدنام کرنیوالا نام بزرگون کا ہون اجتک میرے بزرگون کی اور نہ میری کسی دوسرے نے کمک کی سولے آج کے اے جوان آگاہ ہو کہ بعد قتل ہونے لقاے بے بقا کے صاحبقران اول خانہ کعبہ قبلہ لیگئے اُنکے فرزند امیر ثانی صاحبقران ہوے ہم سب لوگ اُنکے ہمراہ رہے بس ایرج نوجوان نے ابتدا سے احوال صاحبقران اول و ثانی سب بیان کیا اور کہا کہ میرے کئی فرزند ہین جنمین دو بہت دبردست ہین ایک کا نام رستم رستم ثانی اُسنے بہت سے طلسم فتح کیے ہین دوسرے کا نام شہریار عالیوقار ہی اور تم میرے اُسی فرزند رستم ثانی سے مشابہ ہو اور شہریار سے ایرج نوجوان نے کل حال اپنے خاندان کا اور کل واقعات بیان کیے اور کہا کہ اے جوان میرا واقعہ یہ ہو کہ جبکہ صاحبقران ثانی بعد قتل زمرد ثانی و توسن حمامی کے مع ایک سو چالیس سردارون کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیجانے لگے اُنمین مین بھی تھا سبب اسکا یہ تھا کہ صاحبقران ثانی نے خلاف قاعدہ بدیع الملک نوجوان کو جو کہ نورالدہر پسر بدیع الزمان کا فرزند ہی اپنا جانشین کیا اور صاحبقران ثالث کا خطاب دیا بس یہ امر ہم سب دستانچیون کے ناگوار ہوا مگر حکم صاحبقران سے مجبور تھے مین تو ہمراہ صاحبقران کے کعبہ کو روانہ ہوا میرا فرزند رستم ثانی بحیلہ شکار چلا گیا شہریار میرا دوسرا فرزند فرنگستان مین تھا اسکو اس حال کی خبر نہ تھی ایرج نوجوان نے اپنی اور علمشاہ ولی اور ملک قاسم و رستم ثانی و شہریار کی بڑی بڑی بہادری بیان کی سواے اُسکے اور سب کی بھی تعریف کی جبکہ صاحبقران ثانی صحراے کاج باج مین پہونچے وہان خیمہ وغیرہ برپا ہوے سب اُترے رات کو ساحرون نے جو کہ بہت بڑے دشمن تھے اُن خیمون اور صحرا مین آگ لگادی جب ہم سبکو معلوم ہوا تو ہم سب منتشر ہوے نورالدہر بھی ہمراہ صاحبقران تھے مین اور نورالدہر ایک طرف اس آگ سے نکلکر چلے اب بکو حال صاحبقران نہین معلوم کہ آپر کیا گذری ہم دونون

آدمی عالم بدحواسی مین اُس عالم شب مین آگ سے نکلکر راہی ہوے اور اپنے ساتھ والونکو تلاش کرنے لگے اور
فکر آگ گل کرنیکی کرنے لگے چنانچہ جدھر جاتے تھے سوائے صدا کے کچھ سنائی نہین دیتا تھا اور چارون طرف
آگ لگی ہوئی تھی پریشان پھر رہے تھے کہ یکایک برق چمکی اور چشم مین بڑی خیرگی ہوئی مین سنبھلنے نہ پایا تھا
کہ ایک پنجہ میرے کمر مین پڑا اور مجکو لیکر ہوائے آسمان ہوا بسبب کثرت ہوا اور بلندی کے مین بیہوش ہوگیا
اب مجکو خبر نہین کہ میرے بعد صاحبقران پر کیا گذری اور نورالدہر پر اور کون اُس آگ سے بچا اور کون
ہلاک ہوا واللہ اعلم اب جو مجکو ہوش آیا تو مین نے اپنے کو اس باغ مین پایا کہ جہان سے تمنے مجکو رہا کیا مین نے
خیال کیا کہ مین آگ مین جل گیا اور میری روح کو ملک الموت لاکر بہشت مین چھوڑ گئے مین سیر باغ کرنے
لگا کہ ایک طرف سے چند عورتون کے بولنے کی آواز آئی مین اُدھر کو چلا جب سب نے مجکو دیکھا نامحرم نامحرم
کہکے میرے پیچھے دوڑین چنانچہ اُنمین ایک نازنین نظر آئی میرا دل اُسپر آگیا وہ میرے اوپر فریفتہ ہوئی
بعد گفتگوے بسیار مین اُسکے ہمراہ بارہ دری مین آیا اُسنے صحبت عیش آراستہ کی مجکو شراب پلائی مین نے
سوال راہ اسلام کیا اُسنے کہا کہ مین مسلمان ہون بس جب مین شراب پیکر خوش ہوا اُسوقت تخلیہ ہوگیا مین
اُس سے ہمکنار ہونے کے قصد سے اور بوسہ لینے کے ارادے سے اُسکے قریب آیا اور مُنھ اُسکے قریب
لیگیا ایسی بُو بدآئی کہ میرا دماغ متعفن ہوگیا غثیان کی نوبت پہونچی مین الگ ہٹ بیٹھا اُسنے سبب
پوچھا مین نے بیان کردیا کہ تیرے مُنھ سے بو بدآتی ہی تو ساحرہ ہی مین تجھ سے ہمکنار نہین ہوسکتا ہون
ہمارے مذہب اور ہمارے خاندان مین ساحرہ سے ہمبستر ہونا ناجائز ہی اُسنے بہت منت سے کہا کہ میرا نام
حریر جادو ہی اور مین خاندان دمامہ جادو سے ہون دمامہ میری نانی تھی مین دختر ہون سرمایہ جادو
کی مین ایک مدت سے تیرے اوپر عاشق تھی مگر موقع نہ پاتی تھی چنانچہ صحراے کاج باج مین جب آگ
لگی اور تو پریشان ہوکر نکلا تو مجکو موقع ملا مین پنجہ بنکرلے آئی یہان پر وہ قاف مین اور تو طلسم چہل چراغ سلیمانی
مین ہی اور اگر مجکو ناراض کرکے نکل جائیگا تو بھی تیری رہائی غیر ممکن ہی بس اپنے وصل سے میرے دلکو شاد کر مین نے
کہا کہ یہ تو ہرگز نہوگا اُسنے کہا کہ مین اِس خوف سے یہان آکر مقیم ہوئی کہ تیرے بزرگ ساحرہ وساحرکش ہین کہین
ایسا نہو کہ وہ خبر پاکر آئین اور مجکو قتل کرکے تجکو رہا کرلیجائین بس یہان تو آنہین سکتے ہین نہ میرے حال
سے خبردار ہوسکتے ہین یہ جو اُسنے کہا مجکو زندگی اور رہائی سے ناامیدی ہوگئی خاموش ہورہا وہ دوسری طرف
سے اِس قصد سے پھری کہ گلے سے لگائے مین نے اُلٹا ہاتھ مارا کہ اُسکے مُنھ سے خون نکلا تلوار لیکر اُسپر چلا اُسنے
سحر کیا کہ میری طاقت بالکل زائل ہوگئی اور ہاتھ میرا خشک ہوکر رہگیا اُسنے پھر مجھ سے سوال وصل کیا مُنھ
مجھ سے عاجز ہوکر اِس کمرے مین قید کیا اُسدن سے یہ اُسکا دستور تھا کہ دن بھر مین دو ایک مرتبہ مجکو اپنے
روبرو بلاتی تھی اور سوال وصل کرتی تھی جب مین انکار کرتا تھا ہر قسم کی اذیت دیتی تھی مین بلا مین مبتلا
تھا اکیدن اُس لکاتہ نے کہا کہ آج طلسم مین تمھارا فرزند رستم ثانی قید ہوکر آیا ہی اور بادشاہ طلسم نے قید خانہ
طلسمی مین قید کیا ہی مجکو بڑا صدمہ ہوا اور مین نے کہا کہ یہ جھوٹ کہتی ہی وہ کہان اور یہ طلسم کہان وہ پردہ دنیا
پر ہی یہ پردہ قاف ہی پھر خیال آیا کہ شاید یہان کسی ضرورت سے کسی دیو کے مقابلے کیلیے آیا اور اسیر ہوگیا
ہو اُسکے چند سال کے بعد اُس لکاتہ نے کہا کہ تمھارا دوسرا فرزند شہریار عالیوقار قید ہوکر آیا ہی مجکو اور زیادہ
صدمہ ہوا مین نے اُس سے کہا کہ مجکو اُسوقت یقین تیرے کہنے کا آئیگا کہ جب تو مجکو دکھلائیگی اُسنے کہا کہ اچھا
بس اُسنے کیا تدبیر کی کہ دربانان قید خانہ سے ملاقات پیدا کی مین جب سامنے آتا تھا یہ سوال کرتا تھا کہ تو
دکھا نہ لائی وہ کہتی تھی تدبیر کرتی ہون پس جب خوب راہ و رسم باہم ہوگئی ایکدن مجھ سے کہا کہ آج تم

چلو مین تمکو اُن دونون قیدیان طلسم کو دکھلاؤن مین نے دربانان زندان کو راضی کر لیا ہی مگر ایک شرط ہی اگر تم قبول کرو مین نے کہا کہ وہ کیا شرط ہی اُسنے کہا کہ مین تمھاری آرزو بر لاتی ہون تم میری آرزو بر لانا اپنے وصل سے شاد کرنا مین نے خیال کیا کہ اگر انکار کرتے ہو تو پھر یہ نہ لیجائیگی مصلحت یہ ہی کہ اِسوقت اقرار کر لو مین نے اقرار کیا وہ مجکو تخت سحر پر سوار کر کے زندان طلسمی مین لائی مین نے دیکھا کہ ہزارون آدمی قید ہین اُنمین میرے دونون فرزند رستم ثانی و شہریار بھی طوق و زنجیر پہنے گرفتار بیٹھے ہوئے ہین مین اُنکو دیکھکر حیران ہوا اور وہ مجکو اُنھون نے سلام کیا مین نے دعا دی اور اشارے سے پوچھا کہ تم یہان کیونکر اسیر ہوکر آئے اُنھون نے اشارے سے جوابدیا کہ کیا عرض کرین یہی سوال اُنھون نے مجھ سے کیا مین نے یہی جوابدیا وہ یہ حیران ہو ہوکر دیکھ رہے تھے کہ یہ تو ہمراہ صاحبقران طرف خانہ کعبہ کے گئے تھے یہان کیونکر پہونچے مین یہ حیران ہو ہوکر دیکھ رہا تھا کہ یہ تو پردہ دنیا پر اپنے لشکرون مین تھے یہان کیونکر آئے کہ وہ لکاتہ مجکو لیکر وہانسے اپنے باغ مین چلی آئی مجھ سے کہا کہ اب تم وعدہ وفا کرو مین نے انکار کیا وہ بہت برہم ہوئی اور پھر مجکو قید کیا مین نے کہا کہ تو مجکو بھی اُسی قید خانہ مین قید کر جوابدیا کہ ہان تم سب ملکر میرے قتل کی فکر کرو اور مجکو ہلاک کرو بس تم یہان تڑپو اُنکے لیے وہ تمھارے لیے وہان تڑپین دوسرے تم میرے قیدی ہو کوئی بادشاہ طلسم کے قیدی نہین ہو جو قید خانہ طلسمی مین قید کیے جاؤ وہ تو قیدی طلسم ہین بس مین خاموش ہو رہا اور اُسکے قید مین بسر کرنے لگا وہی طریقہ تھا کہ ہر روز بلاکر مجھ سے سوال وصل کرتی تھی جب مین انکار کرتا تھا تو اذیت دیکر قید کرتی تھی اِسی طریقہ سے کہ جسطور سے تمنے دیکھا خدا سے ہر روز اپنی رہائی کی دعا کرتا تھا اور یہی دعا تھی کہ اگر رہائی مقدر مین نہین ہی تو ملک الموت کو حکم ہو کہ وہ روح قبض کر لے کہ خداوند کریم نے میرے حال پر رحم فرمایا کہ تمنے آکر اِس بلا سے نجات دی اور اُس ساحرہ کو قتل کیا یہ میرا واقعہ تھا جو کہ مین نے بیان کیا اب تم اپنے حال سے آگاہ کرو راوی بیان کرتا ہی کہ وہ جو رستم ثانی نے دوسرے دن خواب مین اپنے پدر سہراب ثانی سے کہا تھا کہ تمھارے جدنامدار بھی اِس طلسم مین قید ہین اور وہ بھی مبتلاے بلا ہین یہ کوئی اعتراض نہ کرے کہ رستم ثانی کے پاس یعنے قید خانہ طلسمی مین تو وہ قید نہ تھے بلکہ دوسرے مقام پر تھے پھر کیونکر رستم ثانی کو معلوم ہوا اور اُنھون نے سہراب ثانی کو خبر دی اِسطور سے معلوم ہوا تھا کہ جو کہ مین نے تحریر کیا اور یون باہم ملاقات ہوئی اور ایرج نوجوان نے اشارے سے کہا تھا کہ مین اِس ساحرہ کی قید مین ہون وہ بھی رستم ثانی نے سہراب ثانی سے کہا تھا ایرج نوجوان آٹھ برس قید حریر جادو مین مبتلا رہے بعد آٹھ برس کے سہراب ثانی نے حریر جادو کو قتل کر کے رہا کیا یہ جملہ معترضہ تھا آمدم برسر مطلب جب یہ سوال ایرج نوجوان نے سہراب ثانی سے کیا کہ تم اپنا حال بیان کرو اور سہراب ثانی کو یہ امر بخوبی بیان ایرج نوجوان سے ثابت ہو گیا کہ یہ میرے جد بزرگوار ہین میرے والد رستم ثانی کے پدر عالیمقدار ہین ملک قاسم کے فرزند ارجمند ہین حمزہ صاحبقران کے جگر بند ہین اکثر اپنی مان کی زبانی سُنا بھی کرتا تھا کہ ایرج نوجوان تمھارے دادا ہین وہ یہ کہا کرتی تھین شہریار عالیوقار سے بھی سُن چکا تھا اور صورت سے بھی مشابہ پایا اور کل حال بھی سُنا بس دوڑکر قدمون پر گر پڑا اور قدم چومے اور یون عرض کرنے لگا کہ مجکو نہ معلوم تھا کہ آپ میرے جد بزرگوار ہین ورنہ مین کبھی اسقدر دیر آپکے رہا کرنے مین نہ کرتا گو مجکو حیرت تھی کہ یہ تو بالکل میرے باپ اور عم کے مشابہ ہین ضرور اُنکے خاندان سے ہین کوئی میرے بزرگ ہین یہ نہ معلوم تھا کہ میرے جدنامدار ہین میری خطا کو معاف فرمایئے ای جدنامدار مین آپکے نور نظر سرور قلب و جگر فرزند ارجمند شہریار رستم ثانی کا فرزند ہون اور آپکا ادنا غلام ہون میرا نام سہراب ثانی ہی

مین پردۂ قاف مین ملکہ مضراب پری دختر اخضر پریزاد حاکم پردۂ نجم قاف کے بطن سے پیدا ہوا ہون یہ جو سہراب ثانی نے کہا ایرج نوجوان پہلے ہی سے حیران تھے کہ یہ کون جوان ہی جو کہ بالکل مشابہ ہی رستم ثانی و شہریار سے بس یہ جو سہراب ثانی نے عرض کیا ایرج نوجوان نے اپنے خاندان کی علامتین بھی سب سہراب ثانی مین پائین خوش ہوکر گلے سے لگایا مبارکباد دی اور فرمایا کہ تم میرے نور نظر ہو مین نے جب سے تمکو دیکھا تھا حیران تھا کہ یہ میرے فرزند رستم ثانی کے ہم شکل ہین اور میرے خاندان کی نشانیان بھی موجود ہین اور یہ قدرت و جرأت و ہمت سوائے خاندان صاحبقران کے کسی مین نہین ہی ضرور یہ میرے خاندان سے ہی اسی سبب سے مین زیادہ تر استفسار حال کی کوشش کرتا تھا اور تمھاری محبت بھی میرے دلمین پیدا ہوگئی تھی خون عزیزی بھی رگون مین جوش مار رہا تھا یہی جی چاہتا تھا کہ تمکو گلے سے لگاؤن اپنی جان نثار کرون شکر ہی اس خدائے کریم کا کہ تم میرے پوتے نکلے اور کسی غیر کا میرے اوپر احسان نہوا کہ یہ جوان دست راستون مین سے ہوا اور اُنکا احسان میرے اوپر ہو مگر خدا نے اِس امر سے بچایا کہ تم میرے لخت جگر کے پارۂ دل ہو یہ کہکر خوب سر و چشم پر بوسہ دیے اور فرمایا کہ تم اس حال سے آگاہ کرو کہ میرا فرزند رستم ثانی پردۂ قاف مین کیونکر آیا اور اِس طلسم مین کیونکر اسیر ہوا سہراب ثانی نے عرض کیا کہ واقعہ یہ ہی اور یون مین نے سُنا ہی اور جو کچھ میرے روبرو گذرا ہی کہ جب صاحبقران ثانی بدیع الملک کو صاحبقران فرماکر خانۂ کعبہ تشریف لیگئے اور یہ خبر میرے والد کو ہوئی اُنکو بڑا صدمہ ہوا بس اُنھون نے یہ خیال فرماکر کہ بدیع الملک میرے ہم چشم تھے اور میرا دنگل اور اُنکا مقابل مین بارگاہ مین بچھا تھا یا اب مین اُنکی اطاعت کرون بس فقیر ہوکر اپنے لشکر سے نکل گئے راوی نے بیان کیا ہی کہ سہراب ثانی نے رستم ثانی کا فقیر ہوکر نکلنا شہر زرین حصار مین پہونچنا اور صیقل کشتی گیر کو قتل کرنا تقبل دیو پرور کو زیر کرنا اور بادشاہ کا خوش ہوکر اور فقیر جان کر عزت کرنا اُنکا بیرون شہر تکیہ بنواکر قیام کرنا بعد مدت کے سب اہل شہر کو مسلمان کرنا بیان کیا اور کہا اُسی زمانہ مین پردۂ قاف مین اخضر پریزاد کی دختر مضراب پری پر دیو ہامان عاشق ہوا اور بادشاہ سے پھر گیا بس سہراب نے دیو ہامان کا مقابلہ کرنا اخضر کا شکست کھاکر قلعہ بند ہونا سرور جنی کا زائچہ کرکے بیان کرنا کہ پردۂ دنیا پر ایک فقیر ہین اگر وہ آئین تو اُسکو زیر کرین اور تعریف کرنا اخضر کا دیو روانہ کرکے بموجب نشان دینے سرور جنی رستم ثانی کو اُٹھوا منگوانا اُنکا آنا اور کل حالات دربار دیو ہامان کے نامہ بر کو ہلاک کرنا رستم کا اور مقابلہ کرکے اُسکو مجروح کرنا اُسکا بھاگنا رستم کا چشمہ منگان پر برائے سیر ہمراہ مضراب پری جانا دیو مشقال ہامون دیو ہامان کا جاکر مقابلہ کرنا رستم ثانی کے ہاتھ سے ہلاک ہونا شہر مین آنا بصلاح سرور جنی مضراب پری کے ساتھ رستم ثانی کا عقد ہونا پھر ہامان کا آکر مقابلہ کرنا اور زیر ہونا اور مکر سے اطاعت کرنا اپنا پیدا ہونا رستم ثانی کا شکار پر جانا دیو ہامان کا دھوکا دیکر اسیر طلسم کرانا عرض کیا کہ اسطور سے میرے والد اسیر طلسم ہوئے اُس زمانہ مین میرا سن چار یا پانچ برس کا تھا سب کا یہ حال سنکے رنج و غم کرنا ہامان کا پھر منحرف ہوکر لشکر کشی کرنا پھر سرور جنی کا زائچہ کرنا اور بیان کرنا کہ اُس لکہ پدر اور ایک فقیر اسی خاندان کا ہی اُسکو اگر طلب فرمائیگا وہ آکر دیو ہامان کو زیر کریگا اور اِس جنگ کو سر کریگا اخضر کا پھر دیو کو روانہ کرنا اُسکا شہریار کو لیکر آنا دیو ہامان کا قلعہ پر یورش کرنا اخضر پریزاد کا سہراب ثانی کو بہانہ سے برائے شکار روانہ کرنا بیان کیا اور عرض کیا کہ مجکو نانا جان نے فریب دیکر شکار کو روانہ کردیا اپنا شکار مین مصروف ہونا صدا توپ کی کان مین کرنا ایک دیو سے حال دریافت کرنا شکار رونا اپنا اُسپر خفا ہونا اُسکا سب حال بیان کرنا بس اپنا

اُسی دیو کی یا دوسرے کی پشت پر سوار ہوکر معرکۂ جنگ مین اُسوقت پہونچنا کہ جب ہامان لب خندق پہونچ چکا تھا اہل قلعہ کا دعا مین مصروف ہونا اُس سے اپنا مقابلہ کرنا اُسکے ہاتھ سے زخمی ہونا اور حالت زخمداری مین اُسپر تلوار لیکر حملہ کرنا اُسکا بھی حملہ آور ہونا کہ شہریار کا آکر پہونچنا مع سیارۂ ثانی کے اور اُس دیو سے مقابلہ کرکے زیر کرنا اُسکا بکے سے مسلمان ہونا اور سب پر یہ حال ظاہر ہونا کہ یہ برادر ہین رستم ثانی کے اخضر پریزاد کا عزت کرنا لشکر ہامان کا شکست کھاکر فرار کرنا اخضر کا شہر مین داخل ہونا جشن خوشی کرنا شہریار مالیوقار کا اپنی بھاوج سے ملنا حال اپنے برادر رستم ثانی کا دریافت کرنا اور سنکے بہت افسوس کرنا اپنا اُنسے حال دریافت کرنا اُنکا بیان کرنا کہ مین قلعۂ قمرنبخش پر لڑ رہا تھا کہ تمھارے باپ کا لشکر پہونچا مین نے خود اُنکے سپہ سالار سے اُنکا حال دریافت کیا تو اُسنے کہا کہ وہ فقیر ہوکے لشکر سے نکل گئے اس سبب سے کہ شہزادہ بدیع الملک لشکر کے صاحبقران ہوئے ہین بس مین تلاش برادرین فقیر ہوکر نکلا اُنکے لشکر کو قلعۂ قمرنبخش پر مقیم کراکے اُس جنگ کو فتح کرکے بس جو شہریار سے سُنا تھا کہ شہریار کا بھی شہر زرین حصار برعین وقت پر پہونچنا جبکہ زرنگار شاہ دخورشید تاج بخش نے زردمان تاجدار پر نرغہ کیا تھا اُنکا لشکر حریف کو شکست دیکر مسلمان کرنا اور داخل قلعہ ہونا اسد ثانی کو قید زرنگار شاہ سے رہا کرنا اسد ثانی کا اپنا لشکر لیکر چلا جانا اُنکا یعنے شہریار کا اُسی ٹیلہ پر آکر مقیم ہونا بیان کیا اور کہا کہ عم نامدار اسطور سے یہان تشریف لائے اور سیارۂ ثانی کے آنیکی حالت اور اپنا شہریار سے فنون سپہ گری تعلیم پانا دیو ہامان کا شہریار کو بھی بیجا کردھوکھا دیکر اسیر طلسم کرانا اور لشکر کشی کرکے آنا اپنا نکلکر اُس سے مقابلہ کرنا اور اُسکو قتل کرنا لشکر کو شکست دینا بعد فتح جشن کرنا بعد انفراغ جشن آرام کرنا رستم ثانی کا خواب مین آکر شکایت کرنا اور یہ بھی کہنا کہ تمھارے جد نامدار بھی قید ہین اس طلسم مین بس اپنا رات کو بدون آگاہی ماں اور نانا کے برائے فتح طلسم روانہ ہونا راہ مین شیر کو مارنا دیو دراز قد کو قتل کرنا سلیمان سے ملاقات ہونا صعوبات راہ اُسکے فرزند و دیگر پریزادون کو قید طلسم سے رہا کرنا مرحلۂ قادان و مرحلۂ مینارنگ و مرحلۂ گردباد و مرحلۂ داغان و خوکان کے فتح کرنیکا حال و لوح کے دستیاب ہونیکا حال اور اُسطرف کو برائے فتح مرحلۂ خرسان روانہ ہونیکا سب بتفصیل اور کل واقعات جو کہ جلد اول مین بابت رستم ثانی و شہریار و پردۂ قاف کے گذرے تھے سب بیان کیے ایرج نوجوان سنکے بہت خوش ہوئے سہراب ثانی نے عرض کیا کہ اسطور سے والد بزرگوار پردۂ قاف مین تشریف لائے اور اسطور سے اسیر طلسم ہوئے اور یہ سبب ہوا عم نامدار کے آنیکا اور اسیر طلسم ہونیکا شکر ہے خداوند کریم کا کہ مین نے آپکو تو رہا کرلیا اب وہی دو بزرگوار باقی ہین انشاء اللہ تعالی اُنکو بھی طلسم کو فتح کرکے رہا کرتا ہون ایک فرض کو تو مین نے ادا کیا جب یہ سب حال ایرج نوجوان سن چکے سہراب ثانی سے کہا کہ اے فرزند اب چلو برائے فتح طلسم عرصہ نہ کرو مجکو اشتیاق ہے اپنے فرزندون سے ملنے کا سہراب نے جواب دیا بہت خوب یہ کہکر اپنے ہمراہ ایرج نوجوان کو لیکر روانہ ہوئے مگر لوح کو اس خوشی مین کہ جد عالیوقار سے ملاقات ہوگئی ادھر ایرج نامدار نے بھی نہ یاد دلایا اُنکو بھی بسبب خوشی کے کچھ خیال نہ رہا اُنکو یہ خوشی تھی کہ قید سے رہائی پائی پوتے سے ملے فرزندون سے اب ملاقات ہوگی دوسرے یہ جو صدمہ تھا کہ مجکو غیر نے رہا کیا احسان غیر کا میرے اوپر ہوا یہ بھی جاتا رہا کہ تو نے رہا کیا بہت خوش تھے نہ خیال رہا ہمراہ سہراب ثانی چلے چند قدم چلے تھے کہ یکایک ایک برق چمکی کہ آنکھون مین چکا چوندسی ہوگئی تھی اسی حالت مین ایک پچہ کمر مین ایرج نامدار کے پڑا اور وہ لیکر ایرج نامدار کو بلند ہوا ایرج نے پکار کر کہا کہ اے فرزند سہراب ثانی خدا حافظ ہمتو جاتے ہین اب جب خدا

ملائیگا تو ملین گے ورنہ مجبور ہین رستم ثانی و شہریار سے ملنے کی حسرت رہگئی خیر تمکو دیکھ لیا ای فرزند لوح سے خبردار رہو
اور لوح کو دیکھو کہین ایسا نہو کہ کوئی حریف تمپر بھی دست اندازی کرے یہ جو صدا سہراب نے سنی اور گھبراکر دیکھا اور
خیال کیا کہ یہ کیا جدنامدار فرماتے ہین پریشان ہوکر ادھر اُدھر دیکھا یکایک نگاہ جو بلند ہوئی دیکھا کہ جدنامدار کو ایک
پنجہ اُٹھائے لیے جاتا ہی سوائے پنجہ کے کچھ نظر نہین آتا ہی انھون نے قصد کیا تھا کہ تیر لگاؤن جب کسیکو سوائے
پنجہ اور ایرج نامدار کے نہ پایا ناچار ہوئے اور پکار کر کہا کہ ای جدنامدار مین نے آپکو سپرد خدا کیا یہ یہ کہتے رہے کہ یکایک
وہ پنجہ غائب ہوگیا اِنکو بہت صدمہ ہوا مگر کیا کرتے ناچار تھے مجبور ہوکر رہگئے اب لوح کا خیال آیا ایرج نامدار کے
کہنے سے دلمین کہا کہ بڑی غلطی کی کہ لوح کو نہ دیکھا ورنہ یہ واقعہ پیش آتا ضرور کوئی نہ کوئی حکم لوح سے ہوتا مگر خیر جو
مشیت باری یہ دل سے باتین کرکے لوح کو دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ جب تو مرحلۂ خوکان فتح کرکے مرحلۂ خرسان
کیطرف روانہ ہوگا تو راہ مین باغ حریر جادو کا ملیگا جو کہ تو اسی ہی دمامہ جادو کی اور پردۂ دنیا سے بھاگ کر نیزۂ
حمزۂ صاحبقران یعنے ایرج نوجوان تیرے دادا کو لیکر یہان آئی ہی اور مقیم ہی اور وہ تیرے دادا پر عاشق ہی
اور اُنکو قید کر رکھا ہی اِس سبب سے کہ اُنھون نے وصل سے انکار کیا ہی بس اُسکو قتل کرکے اور اُنکو رہا کرکے
طرف شہر حشامیہ کے روانہ کرنا اور خود طرف مرحلہ کے روانہ ہونا اگر اُنکو ہمراہ رکھے گا تو خرابی ہوگی وہ پھر گرفتار
ہوجائین گے کیونکہ فاتح طلسم کو تنہا برائے فتح طلسم جانا چاہیے اگر شاید تو لوح نہ دیکھے اور اُنکو رہا کرنے کیونکہ تیرے
اوپر سحر کسی کا اثر نہ کریگا اور وہ تیرے ساتھ برائے فتح مرحلہ چلین اور راہ سے کوئی پنجہ لیجائے تو کوئی مقام خوف و
اندیشہ نہین ہی وہ بعد فتح مرحلۂ خرسان تجھسے اُسی مرحلہ مین ملین گے تو اندیشہ نہ کر اور اپنے کام مین مصروف ہو یہ
جو تحریر پایا پہلے تو اپنی نادانی پر بہت نفرین کی اُسکے بعد اطمینان بھی ہوا کہ اُسی مرحلہ پر ملین گے بس پھر لوح کو دیکھا
اُسمین تحریر تھا کہ جب تو اپنے جد بزرگوار ایرج نامدار کو رہا کرچکے خواہ اُنکو حشامیہ کو روانہ کرے خواہ اُنکو پنجہ لیجائے
بس بعد اِس واقعہ کے تو طرف مغرب کے روانہ ہونا جب تو تھوڑی راہ طی کریگا تجکو ایک دریا ملیگا اُسکے کنارے
کھڑے ہوکر یہ اسم پڑھنا ایک کشتی پیدا ہوگی اُسپر جست کرکے سوار ہونا ایسی جست کرنا کہ تو کشتی مین پہونچے دریا
مین نہ گرے ورنہ پھر تمام عمر تو اسیر طلسم رہیگا بس جب تو کشتی مین پہونچ جائیگا وہ کشتی غرق ہوجائے اور تھم جائے
اُسوقت آنکھین کھولنا تو اپنے کو زمین پر ایک صحرا پر کھڑا پائیگا بس پھر لوح کو دیکھنا والسلام یہ دیکھکر اور نوشتہ
پاکر بموجب تحریر لوح کنارے دریا کے پہونچے دریا کو دیکھا کہ وہ بحر ذخار ہی کہ جسکا کنارہ دوسرا عدم سے ملا ہے
آسمان اُس دریا مین ایک حباب معلوم ہوتا ہی حباب آنکھین نکال نکالکر ڈرا رہے ہین موجین مثل تلوار
کے نظر آتی ہین ہزارون مقام پر گرداب پڑ رہے ہین دریا مین تلاطم ہی بڑے بڑے سوس و مگرمچھ گھڑیال پانی سے
اُبھرتے ہین اور پھر غرق ہوجاتے ہین اِنھون نے اُس دریا کو دیکھکر اور کنارے پر کھڑے ہوکر نام خدا لیکر وہ اسم
پڑھا کشتی ظاہر ہوئی اُسمین بموجب تحریر لوح نظر بذات خدا کرکے جست کرکے سوار ہوا وہ کشتی چرخ کھاکر غرق ہوگئی
اِنھون نے آنکھین بند کرلین تھین جب کشتی تھمی تو آنکھ کھولی تو اپنے کو ایک صحرا مین پایا وہان نہ وہ دریا تھا
نہ وہ صحرا اِس صحرا کو اُس صحرا سے ہول خیز و آفت انگیز پایا وسعت مین وہ صحرا صحرائے قیامت سے کم نہ تھا سہراب
ثانی نے اُس صحرا کو دیکھکر اپنے دلمین کہا کہ اِس طلسم مین جو مقام ہی وہ پر از آفت و بلا ہی یہ دل سے کہکر لوح کو دیکھا
اُسمین تحریر پایا کہ ای طلسم کشا اِس صحرا کا نام صحرائے خرسان ہی بس آگاہ ہو کہ دیو خرس صورت اِسی
صحرا مین رہتا ہی اور وہی حاکم اِس مرحلہ کا ہی اور اِس مرحلہ کے بھی متعلق ایک ملک ہی کہ اُسکا نام شہر برطانیہ
ہی وہان اِسکی طرف سے اِسکا فرزند دیو خروس نامے حاکم ہی مگر وہ بھی مسلمان ہی اور تمام اہل شہر گو یہ ظالم یعنے
دیو خرس صورت ابلیس پرست ہی پہلے یہ خدا پرست تھا مگر بہکانے سے بادشاہ طلسم ارژدر پریزاد کے

کافر ہوگیا ہی بہی حاکم تھا شہر کا اور سب اہل شہر اور اسکے فرزند نے اسکے خوف سے یہ ظاہر کیا تھا کہ ہم بھی ابلیس پرست ہین اور پوشیدہ طور سے خدا پرست تھے بس جب اسکے پاس اژدر پریزاد جو کہ اب بادشاہ طلسم ہی اسکا نامہ پہونچا اور اسکو معلوم ہوا کہ طلسم کشا داخل طلسم ہوا اپنے فرزند کو اپنے مقام پر حاکم کرکے اصلی مرحلہ پر برائے بند و بست مرحلہ آیا ہی اور تمھارہی فکر مین ہی آگاہ ہوکہ جبکہ اسکو یہان پہونچکر یہ معلوم ہوا کہ طلسم کشا نے مرحلۂ مینا حصار و مرحلۂ گرد باد و مرحلۂ زاغان و مرحلۂ خوکان کو فتح کرلیا اور طلسم کشا کی شراکت حسان پریزاد و طوغان پریزاد نے کی اور لوح کا نشان دیا طلسم کشا نے لوح حاصل کرکے یہ سب مرحلہ فتح کیے اور اپنے جد بزرگوار کو قید حریر جادو سے رہا کرکے میرے مرحلہ کا قصد کیا بہت پریشان ہوا اسکا وزیر قریب پریزاد اسکے ہمراہ تھا اس سے اسنے حال بیان کیا اور کہا کہ کوئی ایسی تدبیر کر کہ طلسم کشا یہ مرحلہ فتح کرسکے بس اسنے کہا کہ مین جاتا ہون اگر میری تدبیر بن پڑی تو طلسم کشا کو لاتا ہون یا لوح بلکہ جب لوح اسکے پاس نہوگی تو وہ مرحلہ کیونکر فتح کریگا کسی نکسی طور سے اسیر ہی ہوجائیگا یہ کہکر وہ چلا تھا تمھارے قریب آیا پھر تو اسکا دسترس نہ چلا بسبب لوح کے اور نہ لوح ہاتھ لگی وہ تمھارے جد بزرگوار کو اسیر کرکے لیگیا اسنے جاکر سب حال کہا دیو خرس صورت سے اور کہا کہ مین طلسم کشا کے دادا کو اسیر کرلایا ہون اسپر تو میرا قابو نہوا نہ لوح پر اسے طلسم کشا اسنے آپکے دادا کو اپنے پاس قید کیا ہی اور خود بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہی بس اس مرحلہ کے فتح کرنیکی یہ تدبیر ہی بس جو کچھ لوح سے تعلیم ہوا اس نوشتہ کے بموجب سہراب ثانی نے کام کیا بس سہراب ثانی تحریر لوح سے آگاہ ہوکر اسی صحرا مین ایک طرف کو روانہ ہوئے چند قدم چلے تھے کہ دیکھا کہ ایک خرس ایک غار مین بیٹھا ہوا ہی جیسے ہی اسنے شاہزادے کو دیکھا غار سے نکلا اور اس زور سے چلایا کہ تمام صحرا ہل گیا اسکا چلانا تھا کہ چہار طرف سے جوق جوق خرس آنے لگے شاہزادے کے گرد جمع ہونے لگے بس شاہزادہ بموجب تحریر لوح خاموش کھڑا رہا جب تمام صحرا خرسون سے بھر گیا اور وہ خرس شاہزادے پر حملہ آور ہوئے اسوقت شاہزادے نے لوح گلے سے اتار کر اپنے ہاتھ پر رکھی اور کہا کہ یہ لوح موجود ہی جسکا حق ہو وہ لیجائے کیون بیکار لوح کے لیے میرے اوپر حملہ آور ہوتے ہو یہ جو شاہزادے نے کہا وہ خرس باہم لڑنے لگے ایک پر ایک سبقت کرتا تھا کہ مین لوح کو شاہزادے کے ہاتھ سے لیلون اسی سبب سے باہم جنگ و پیکار ہونے لگی تھوڑے عرصہ مین وہ سب خرس باہم لڑکر ہلاک ہوگئے صرف ایک خرس بہت بڑا باقی رہا اسنے قصد کیا کہ مین لوح لیلون جیسے ہی اسنے پنجہ بڑھایا کہ لوح لون جب شاہزادے نے دیکھا کہ ایک خرس رہگیا ہی وہ لوح لیے جاتا ہی بس جیسے ہی اسکا پنجہ قریب آیا شاہزادے نے اسکا پنجہ اپنے دست زبردست مین خوب مضبوط پکڑ لیا اسنے زور کیا شاہزادے نے لوح کو گلے مین جھٹ پٹ ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے اسکا دوسرا پنجہ پکڑا اور زور کرکے اسکو اٹھا کر زمین پر مارا اور چھاتی پر چڑھکر اسکا سر کھینچ لیا اور اسکا دل و جگر نکال لیا اسکا مرنا تھا آندھی سیاہ چلی برف باری ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من دیو خرس صورت بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم جب تاریکی برطرف ہوئی دیکھا کہ لاش ایک دیو کی پڑی ہی اور ایک گنبد سامنے ہی بس شاہزادے نے بڑھکر اس قفل کو جو کہ گنبد مین دیا ہوا تھا توڑا اور گنبد کھولکر اندر تشریف لائے دیکھا کہ ایک ساحر بیٹھا ہوا کچھ سحر کر رہا ہی آواز دی کہ او نابکار خبردار ہوجا مین تیرا قاتل ہون یہ سنکے اس ساحر نے بھی سر اٹھایا اور کہا کہ افسوس تو یہانتک آگیا اور میری ہمشیرہ کو قتل کیا خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی یہ کہکر ایک گولہ شاہزادے پر مارا شاہزادے نے اس گولہ پر عکس لوح ڈالا وہ گولہ سرد ہوکر رہگیا بس وہ ایک مرتبہ اٹھکر چلا طرف شاہزادے کے شاہزادے نے جیسے ہی اسکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا فورا تلوار میان سے لی اور اسپر اسم لوح دم کرکے ہاتھ لگایا بس

سپر سحر سر پر قائم کی یا تو تلوار سپر پر چمکی تھی یا زیر زمین اُسنے بوسہ دیا وہ ساحر مرکر گرا تمام عالم تاریک ہو گیا آواز پھر آئی کہ کشتی نام من دیو خرس صورت بود اُسکا مرنا تھا کہ وہ گنبد وغیرہ غائب ہو گیا جب تاریکی برطرف ہوئی دیکھا کہ دیو کی لاش پڑی ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ جو خرس مارا تھا شاہزادے نے وہ اسکی بہ شبیہ تھی اب اصلی دیو مارا گیا مرحلہ فتح ہو گیا شاہزادہ کھڑا تھا کہ گبولہ صحرا سے پیدا ہوا اور اُسکی لاش کو لے کر روانہ ہوا طرف صحرا کے شاہزادے نے قصد کیا تھا آگے روانہ ہون کہ دیکھا ایک اژدر آتش فشان ایک طرف سے نمایان ہوا اُسنے آتے ہی شاہزادے پر شعلہ چھوڑا شاہزادے نے عکس لوح اُس شعلہ پر ڈالا وہ شعلہ گل ہو کر رہگیا اِس عرصہ مین وہ اژدر قریب آگیا تھا کہ شاہزادے نے عکس لوح اُسپر ڈالا وہ اپنی صورت اصلی پر آیا بس شاہزادے نے خبردار کہکر جو تلوار لگائی کمر گاہ پر سے اُسکے دو ٹکڑے ہوئے آواز آئی کہ کشتی مرا کہ نام من فریب جادو بود اُسکا مرنا تھا کہ شاہزادے نے دیکھا کہ ملک ایرج نامدار ایک طرف سے ہنستے ہوئے چلے آتے ہین شاہزادہ دوڑکر اُنکے قدم پر گر پڑا اُنھون نے گلے سے لگایا اور فرمایا کہ مبارک ہو کہ طلسم کامرساے خرسان فتح ہو گیا بس شاہزادے نے جواب دیا کہ آپکے اقبال سے ملک ایرج نے بیان کیا کہ مجکو فریب جادو وزیر دیو خرس صورت پکڑ لیگیا تھا اور لیجاکر بحکم دیو خرس صورت ایک چاہ مین قید کیا تھا جب وہ دونون مارے گئے مرحلہ فتح ہوا مین رہا ہو گیا اب چلو طرف قلعہ طلسمی کے اُسکو بھی فتح کرین بس یہ سنکے شہزادہ خوشی خوشی ایرج نامدار کو ہمراہ لیکر چلا یہ سب جو کچھ کہا شاہزادے نے ہو جب تحریر لوح کے کیا اور لوح سے یہی حکم ہوا تھا کہ اب اپنے جدنامدار کو ہمراہ رکھنا کوئی اب خوف نہین ہے بس شاہزادہ آگے چلا تھا کہ سامنے سے شہر برطانیہ نمودار ہوا یہ اُدھر کو چلے تھے کہ شہر کے اندر سے جلوس سواری و آمد لشکر شروع ہوئی ایک لاکھ نرہ دیو کا لشکر لیکر پسر دیو خرس صورت شہر سے باہر آیا اور لشکر کو ایک طرف ٹھہرا کر خدمت شاہزادے مین آیا شاہزادے کے قدم چومے ایرج نامدار سے ملا شاہزادے نے فرمایا کہ اے دیو خروس تو لشکر کو حکم دے کہ طرف قلعہ طلسمی کے روانہ ہو اب قلعہ پر بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہوگا اور دو مرکب طلب کر ہمارے لیے بس اُسیوقت دیو خروس نے دو مرکب طلب کیے بہت خوبصورت اور تیز گام ساز و یراق سے آراستہ بس ایک پر تو شاہزادہ سوار ہوا اور ایک پر ایرج نامدار اور دیو خروس نے لشکر طرف قلعہ طلسمی کے روانہ ہونیکا حکم دیا بس شاہزادہ دیو خروس کو ہمراہ لیکر طرف قلعہ کے روانہ ہوا شاہزادے کو تو ادھر کو روان رکھا جاتا ہے اور اب حال بادشاہ طلسم کا بیان ہوتا ہے کہ اُسنے اِن سب مرحلون کے فتح ہونیکی خبر پاکر کیا تدبیر کی

اب شمہ حال بادشاہ طلسم و قلعہ طلسم کا ملاحظہ فرمائیے

راوی نے بیان کیا ہے کہ بادشاہ طلسم نامہ روانہ کرکے عیش و عشرت مین مصروف ہوا ایکدن کا ذکر ہے کہ دربار آراستہ تھا سب حاضر دربار تھے کہ اژدر پریزاد نے اپنے وزیر سے کہا کہ کچھ حال طلسم کشا کا نہ معلوم ہوا کہ اُسنے کیا کیا آیا وہ اپنے طلسم مین ہے یا چلا گیا یا کسی مرحلہ پر اسیر ہوا وزیر یعنے مکار جادو نے کہا کہ جو کچھ حالت ہوگی ظاہر ہو جائیگی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ یکایک ایک لاش آکر گری سامنے تخت کے اور آواز آئی کہ آگاہ ہو طلسم کشا نے مرحلہ زاغان کو فتح کر لیا اور دیو زاغ جادو مارا گیا یہ لاش اُسکی ہے اور حسان پریزاد و طوغان پریزاد بحکم شاہ صفا کیش اُسکے شریک ہوے طوغان نے وہ کتاب نکالکر جو کہ اُسکے مرحلہ مین امانت رکھی تھی اور یہ سنا تھا کہ جب طلسم کشا آئیگا اُسکی عبارت ظاہر ہوگی طلسم کشا کو نشان لوح دیا اُسکی عبارت ظاہر ہوئی اُسی سے لوح کا پتہ ملا تو طلسم کشا نے لوح حاصل کر لی اور جس طریقہ سے لوح حاصل ہوئی تھی وہ سب

طریقہ اُس صدا نے سنا دیا جب یہ صدا آچکی ایک شعلہ لاش سے زاغ کے پیدا ہوا اُسنے صدا دی کہ اب عمر طلسم تمام ہوئی اب طلسم نہ بچیگا یہ حال سنکے اور لاش دیکھکر اژدر پریزاد حیران ہوا اور وزیر سے کہا کہ ہم غافل رہے حریفون نے کام کر لیا لوح بھی ملگئی ہمکو یقین تھا کہ لوح نہ ملیگی کیونکہ جب ہمکو لوح کا حال نہ معلوم تھا تو اور کسیکو کیا معلوم ہوگا مگر طوغان نے ملکر یہ سب کام کیا اور شاہ صفا بخش کے مرقد سے نشان لوح ظاہر ہوا اب کیا تدبیر کیجائے اُسنے کہا کہ آپ پریشان نہون اگر لوح ملگئی ہی تو کیا پروا ہی ضرور کسی نہ کسی مرحلہ پر لوح چھن جائیگی اور وہ اسیر ہوکر آپ کے پاس آئیگا یہان یہی تقریر ہو رہی تھی کہ دوسری لاش آکر گری آواز آئی کہ آگاہ ہو کہ یہ لاش دیو گرد باد کی ہی گرد باد بھی فتح ہوا اور وہی سب صدا آئی یعنے سب حال لوح وغیرہ کا بیان کیا اُس لاش سے بھی شعلہ پیدا ہوا اُسنے بھی بربادی طلسم کی خبر دی ابتو اژدر پریزاد اور پریشان ہوا مکار جادو سے کہا کہ جلد کوئی تدبیر کر اُسنے کہا کہ بہت خوب ابھی وہ تدبیر نہ کرنے پایا تھا فکر کر رہا تھا کہ تیسری لاش آکر گری اُس سے شعلہ پیدا ہوا اور آواز آئی کہ یہ لاش دیونی مینا رنگ کی ہی جو کہ بانی مرحلہ مینا رنگ تھی جسکے مرنے سے وہ مرحلہ فتح ہوگیا اور سب واقعہ جو کہ گذرا تھا اُس شعلہ نے بیان کیا اور غائب ہوگیا ابتو اژدر پریزاد اور پریشان ہوا اور کہا کہ غضب ہوگیا سب مرحلے فتح ہوگئے ایک مرحلہ خوکان و مرحلہ خرسان باقی ہی اُسکے بعد وہ طلسم ہی جو کہ گرد قلعہ ہی طلسم کشا اِن مرحلون کو فتح کرکے اُس طلسم کو بھی شکست کریگا اور قلعہ پر آجائیگا اور سب اُسکے مددگار بھی آجائینگے کیا کیا جائے مکار نے کہا کہ آپ فکر نہ کریے اور پریشان نہو جیسے مین تدبیر کرتا ہون اژدر نے یہ سنکے کتاب سامری نامے کی اُٹھائی کہ اُسمین حال دیکھون کہ کیا گذرا بس جو کچھ حال گذرا تھا سب تحریر تھا اُسنے دیکھا کہ مرحلہ خوکان و خرسان بھی فتح ہوگیا اب طلسم کشا مع اپنے جد بزرگوار کے اور لشکر دیوان لیے ہوئے اِدھر آتا ہی اُسکے ہمراہ دیو خروس پسر دیو خرس صورت بھی ہی بس یہ دیکھنا تھا اژدر جادو نے زانو پر ہاتھ مارا اور تاج سر پر سے اُتار کر پھینکدیا مکار نے پوچھا کہ کچھ بیان فرمائیے کیا ہوا جو آپ نے یہ حالت کی اژدر پریزاد کچھ کہنے نہ پایا تھا کہ دو لاشین اور آکر گرین ایک دیو کی اور ایک دیونی کی دونون لاشون سے شعلہ پیدا ہوئے اُن شعلون سے صدا آئی کہ ہم پسر ہین دیو خوک پیشانی اور دیونی چرخزن کے مرحلہ خوکان بھی فتح ہوا اور یہ دونون مارے گئے اور کل حال اُن شعلون نے بیان کیا ابتدا سے آخر تک فتح طلسم کا اور غائب ہوگئے اژدر پریزاد نے مکار جادو سے کہا کہ اب کیا کرون کسقدر جلد طلسم کشا نے طلسم فتح کیا ہی تمکو خبر بھی نہوئی تم غافل رہے ابتو کوئی تدبیر کرو اب کیا باقی ہی طلسم کشا سر پر پہونچگیا ارے یہی حال مین نے کتاب مین بھی دیکھا تھا جو مین نے سر پیٹ لیا اور تاج پھینکدیا ابھی کچھ جواب مکار نے نہ دیا تھا کہ دو لاشین اور آکر گرین اُنسے شعلہ پیدا ہوئے ایک سے آواز آئی کہ ہم پسر ہین فریب جادو وزیر دیو خرس صورت کے دوسرے سے صدا آئی کہ ہم پسر ہین دیو خرس صورت کے وہ مارا گیا طلسم کشا نے مرحلہ خرسان فتح کیا اور اب لشکر لیکر اِدھر آتا ہی فرزند دیو خرس صورت نے طلسم کشا کی اطاعت کی اور کل حال سب فتح مرحلہ جات کا شعلون نے بیان کیا اور غائب ہوگئے اب اژدر نے کہا کہ کیا تدبیر کیجائے مکار نے کہا کہ ایک نامہ بنام دربان جادو جو کہ طلسم سرحد قلعہ کا مالک ہی تحریر فرمائیے کہ وہ بندوبست اُسکا کرے تاکہ طلسم کشا اُسکو نہ فتح کرسکے کیونکہ جبتک وہ مرحلہ نہ فتح ہوگا قلعہ نہ ظاہر ہوگا اور نہ کل مرحلون کی راہ کھلے گی جو طلسم کشا کے دوست لشکر لیکر طلسم کشا کی کمک کو آسکین اور آپ لشکر لیکر بیرون قلعہ تشریف فرما ہون اگر وہ اس مرحلہ کو بھی فتح کرکے آجائے اور اُسکا لشکر نمودار ہو فوراً مع لشکر اُسکے لشکر پر جا پڑیے اور جنگ مغلوبہ کر دیجیے اور اُسکو مہلت قیام کرنے کی نہ دیجیے اسقدر جلد لڑائی آغاز

کیجیے کہ اُسکے دوست لشکر لیکر نہ آنے پائین لشکر اُسکے ہمراہ کم ہی فوراً شکست کھائیگا اور مارا جائیگا اژدر نے کہا یہ تدبیر خوب ہی مکار نے کہا کہ اگر اُسکے مددگار آگئے تو پھر مشکل ہی فتح پانا بس اُسوقت اژدر نے ایک نامہ دیو دربان کو اُسی مضمون کا تحریر کیا اور لشکر کی تیاری کا حکم دیا فوراً مکار نے لشکر کا بندوبست کیا شام تک سب لشکر تیار ہوگیا وہ رات تو اژدر نے قلعہ مین بسر کی دوسرے دن صبح کو دس لاکھ دیو اور پریزاد کا لشکر لیکر بیرون قلعہ میدان وسیع دیکھکر مقیم ہوا اور لشکر کو حکم دیا کہ ہر وقت لشکر تیار رہے جب ہم حکم دین فوراً ہمارے ہمراہ ہولے پس بموجب حکم اژدر پریزاد لشکر ہر وقت تیار رہتا ہی اژدر پریزاد یہان اِس انتظار مین ہی کہ طلسم کشا لشکر لیکر آئے تو اُسپر حملہ کرون اُدھر نامہ دیو دربان کے پاس پہونچا وہ سب حال نامہ مین تحریر دیکھکر بہت متفکر ہوا اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ غضب ہوگیا طلسم فتح ہوگیا اب یہی مرحلہ باقی ہی جب اُسنے سب مرحلہ فتح کرلیے تو یہ کیا ہی بس بیکار ہی کہ مین کسی امر مین کوشش کرون اِس مین تو طلسم کشا کی اطاعت کرتا ہون اُسکی اطاعت مین عزت ہی اور مخالفت مین ذلت ہی سب نے کہا کہ ہماری بھی یہی راے ہی بس اُسیوقت دیو دربان اپنے مرحلہ سے اُسطرف کو روانہ ہوا کہ جہان طلسم کشا لشکر لیے ہوئے مقیم تھا وہان آکر پہونچا چونکہ جب کئی منزل تک برابر شہزادے نے کوچ کیا تھا جب لشکر تھک گیا تو ایک صحرا مین خیمے وغیرہ برپا کرکے قیام کیا تھا اور قصد تھا کہ روانہ ہون کہ دیو دربان مع اپنے ہمراہیون کے پہونچا خبر کرائی شہزادے نے کہا کہ بلالو اور بموجب اشارۂ ایرج لوح دیکھی ایرج نے اشارہ کیا تھا کہ لوح دیکھ لو شاید اُسمین کوئی فریب نہو شاہزادے نے لوح کو دیکھا لوح سے ظاہر ہوا کہ اے طلسم کشا فتح طلسم مبارک ہو دیو دربان تمھاری اطاعت کرنے آیا ہی اِسکو بڑی عزت سے جگہ دینا اور بہت خاطر سے پیش آنا اور اُس سے کہنا کہ مجکو اُس مقام پر لیچلو کہ جہان پر حد طلسم بنی ہوئی ہی تاکہ مین اُسکو بھی فتح کرون اور قلعۂ طلسم کو فتح کرون جبتک وہ حد نہ فتح ہوگی نہ راہ سب مرحلون کی کھلے گی نہ قلعہ ظاہر ہوگا بس وہ اقرار کریگا اور تمکو اپنی پشت پر سوار کرکے ایک صحرا مین لیجائیگا جب تم اُس صحرا مین پہونچنا پھر لوح کو دیکھنا دیو دربان صدق دل سے مسلمان ہی اور تمھاری اطاعت پر خود اپنی طبیعت سے راضی ہوکر آیا ہی اسمین کوئی مکر و فریب نہین ہی چونکہ مرد عاقل ہی تمھاری شراکت مین اُسنے اپنی بہتری دیکھی بس اطاعت پر بخوشی دل راضی ہوا اور خود حاضر ہوا جب وہ تمکو اُس صحرا مین پہونچا دے بس تم اُسکو طرف لشکر کے رخصت کردینا اور خود لوح کو دیکھکر برائے فتاحی جانا والسلام جب شاہزادہ یہ عبارت دیکھکر اپنا اطمینان کرچکا اپنے جد بزرگوار یعنے ایرج نامدار سے سب حال بیان کیا وہ خوش ہوئے اِدھر شاہزادے نے چند سردار برائے استقبال روانہ کیے دیو دربان دربارگاہ پر مع اپنے ہمراہیون کے کھڑا ہوا تھا کہ سردار آئے صاحب سلامت کی بعد مزاج پرسی کے اُسکو اپنے ہمراہ لیکر اندر بارگاہ کے آئے دیو دربان اور اُسکے ہمراہیون نے بارگاہ کو خوب آراستہ و پیراستہ پایا دیکھا کہ تخت پر غاشیہ پڑا ہی برابر تخت کے ایک دنگل پر ایک جوان آفتاب تمثال بصد جاہ و جلال متمکن ہی کہ ابھی سبزۂ آغاز ہی اُسکے برابر اور ایک جوان کہ سن اُسکا بھی کم ہی مگر بزرگ ہی وہ جلوہ فرما ہی اُسنے دریافت کیا تو ظاہر ہوا کہ یہ جوان جو کہ نوعمر ہی یہی طلسم کشا ہی اور وہ دوسرا جوان طلسم کشا کا جدنامدار ہی طلسم کشا کا نام سہراب ثانی اور اُس جوان کا نام ایرج عالیجاہ ہی دربان نے بہت سے دیو بارگاہ مین دیکھے ایک طرف دیکھا کہ خروس پسر دیو خرس صورت بیٹھا ہوا ہی اُسنے دوڑکر شاہزادے کے قدم چومے شاہزادے نے بہت مہربانی فرمائی اِسنے ایرج نامدار کے قدمون کو بوسہ دیا وہ بہت عزت سے پیش آئے شاہزادے نے روبرو اپنے اِسکو دنگل مرحمت فرمایا اور اُسیوقت کل لشکر کا سپہ سالار فرمایا اور سب اِسکے ہمراہی آداب و مجرا بجالائے علے قدر مراتب جگہ ملی

سب مجرا کرکے بیٹھے شاہزادے نے جو حال لوح سے ظاہر ہوا تھا دیو دربان سے فرمایا اُسنے عرض کیا
کہ بسم اللہ کنشریف لیجیے شاہزادے نے فرمایا کہ کل صبح کو چلینگے شب کو اُسکی دعوت ہوئی جب سحر
ہوئی شاہزادے نے اپنے لشکر کو سپرد ایرج نامدار کرکے لشکر کو طرف قلعہ کے کوچ کرنیکا حکم دیا اور خود
سب سے رخصت ہوکر پشت دیو پر سوار ہوکر روانہ ہوئے لشکر اُسطرف کو کوچ بکوچ چلا جاتا ہی لشکر ایک
صحراے سبزہ زار مین پہونچا کہ وہ سبزہ زار پر از آب و گیاہ تھا مگر اہل لشکر نے اُس صحرا مین پہونچکر دیکھا کہ سامنے
کی طرف ایک دیوار آہنی حائل ہی کہ راستہ نہین ہی اور ایک طرف ایک قلعہ ہی کہ اُسمین چالیس دریچہ ہین
ہر دریچہ کے اوپر ایک چراغ روشن ہی اُسکی روشنی دور تک جاتی ہی دریچون کے اندر کرسیون پر پریزادان
ماہ طلعت در در گوش مرصع پوش بیٹھی ہوئی ہین سامنے کسی کے سامان میکشی رکھا ہوا ہی کسی کے روبرو سامان
رقص و سرود ہی کوئی بیٹھی ہوئی بناؤ کر رہی ہی کوئی گا رہی ہی صداے ساز آرہی ہی کوئی اپنی آرائش مین
مصروف ہی کوئی میکشی مین مشغول ہی کوئی گلدستہ بنا رہی ہی ہر ایک اپنے اپنے کام مین مصروف ہی بالاے
قلعہ ایک دیو ایک پانون سے کھڑا ہی اُسکے ہاتھ مین ایک بوق آہنی ہی وہ اُسکو دم دے رہا ہی جب وہ بوق
کو دم دیتا ہی قلعہ کو گردش ہوتی ہی ایرج نامدار نے اہل لشکر اور دیو خروس سے کہا کہ یہ کیا سامان ہی
اُنھون نے عرض کیا کہ خداوندیہی اصلی طلسم ہی اور یہی قلعہ طلسمی ہی اور یہ جو آپ دیوار ملاحظہ فرماتے ہین
اُسکے اُسطرف وہ قلعہ ہی کہ جہان بادشاہ طلسم حکومت کرتا ہی تیسری طرف دیکھا کہ ایک غبار بلند ہی سواے
غبار کے کچھ نظر نہین آتا ہی بس اُسطرف بھی راہ نہین ہی یہ ماجرا دیکھکر ایرج نامدار نے دریافت
فرمایا کہ یہ کیا امر ہی کہ ایک سمت دیوار آہنی حائل ہی ایک سمت قلعہ ایک سمت غبار راستہ نہین ہی پس
کیا کیا جائے اور یہ غبار کیسا ہی دیو خروس نے عرض کیا کہ خداوندیہ غبار طلسمی ہی اسکے سبب سے ہر
مرحلہ کی راہ بند ہی سواے میرے مرحلہ کے جب یہ غبار برطرف ہوگا راستہ ہر مرحلہ کا کھل جائیگا بس اگر
کوئی اِس غبار کیطرف جائیگا وہ ہلاک ہوگا یا دیوار آہنی کیطرف جائیگا تو بھی اگر اِس قلعہ کیطرف اِس
روشنی کے قریب جائیگا تو بھی بس یہ سنکے ایرج نامدار نے حکم دیا کہ اِسی صحرا مین قیام کیا جائے اور
کوئی دیو یا پریزاد اُسطرف نہ جائے یہ صحرا بہت معقول ہی لشکر کے فروکش ہونے کے لیے یہان کسی شے کی
تکلیف نہوگی میرا فرزند براے فتح گیا ہی انشاء اللہ تعالی یہ بھی فتح ہوا جاتا ہی یہ جو حکم دیا سب لشکر اُسی
مقام پر فروکش ہوا خیمے وغیرہ برپا ہوئے بارگاہ برپا کی گئی ایرج نامدار مرکب پر سے اُتر کر داخل
بارگاہ ہوئے لشکر کا پڑاؤ ہوا وہ دن اِسی سامان مین تمام ہوا شب جو ہوئی تو سب نے دیکھا کہ اُس قلعہ پر
ہزارون چراغ خود بخود روشن ہوگئے ایک بادشاہ بالاے قلعہ آکر بیٹھا اُسکے دبروناج ہونے لگا وہ دیو
بوق بجانے لگا وہ پریزادین جو دریچون مین بیٹھی ہوئی تھین کرسیون پر وہ بھی رقص و سرود مین مصروف
ہوئین شب بھر یہی سامان رہا صبح کو سب خود بخود برطرف ہوگیا پھر وہی قلعہ اُسیطور سے تھا یہان تو لشکر
فروکش ہوا ہی اور سب انتظار مین ہین کہ شاہزادہ طلسم فتح کرکے تشریف لائے اور قلعہ ظاہر ہو تو مقابلہ
ہو ایرج نامدار تو یہان اِس انتظار مین ہین اُدھر شاہزادہ پشت دیو پر سوار چلا جاتا ہی فراٹے سے
ہوا کے شاہزادہ بیہوش ہوگیا تھا کہ دیو دربان شاہزادے کو لیکر ایک صحرا مین پہونچا زمین پر اُترا شاہزادے
کو ہوش آیا اپنے کو ایک صحراے لق و دق مین پایا دیو کو دست بستہ استادہ دیکھا بس شاہزادے نے
دیو سے کہا کہ اب تم جاؤ مین براے فتح طلسم لقیہ جاتا ہون بس دیو دربان سلام کرکے روانہ ہوا جب دیو
چلا گیا اُسوقت شاہزادے نے لوح کو دیکھا اور اُسکی عبارت سے آگاہ ہوکر ایک طرف کو روانہ ہوئے

قریب ایک درخت کے پہونچے جیسا کہ لوح سے حکم ہوا تھا بس اُس درخت پر بموجب حکم لوح اسم حاشیۂ لوح پڑھکر دم کیا وہ درخت خود بخود زمین سے اُکھڑ کر ایک طرف کو چلا یہ جست کرکے اُسکی ایک شاخ پر بیٹھ گئے وہ درخت جاکر ایک صحرا مین قائم ہوا انھون نے دیکھا کہ ایک صحرا مین ایک غار ہی اُس غار سے ایک غبار نکل رہا ہی بس یہ اُس درخت پر سے اُترے اُس صحرا کو گو سرو سبز و شاداب پایا مگر غبار اسقدر تھا کہ وہ تاریک ہو رہا تھا اور وہ غبار ایک طرف کو بلند ہو ہوکر جا رہا تھا وہ جو ایرج نامدار اور کل اہل لشکر نے ایک سمت غبار دیکھا تھا وہ غبار اسی صحرا اور غار سے جاکر محیط ہوتا تھا یہ بانیان طلسم نے بناے طلسم بنایا تھا اور بڑی صفت رکھی تھی جب شاہزادے نے اُس غبار کو دیکھا فوراً قریب غار بموجب تحریر لوح آئے کیونکہ لوح سے سب مدارج طے ہو چکے تھے اور سب تدبیرین تعلیم ہو چکی تھین آتے ہی اُس غبار غار پر لوح کا عکس ڈالا جیسے ہی لوح کا عکس اُس غبار و غار پر پڑا اندر سے غار کے ایک دیو عرش کنان نکلا اور آتے ہی اُسنے یہ کہکر شاہزادے پر وار کیا کہ افسوس ایسی غفلت کی گئی کہ طلسم کشا نے سب مرحلہ فتح کر لیے اور یہان آپہونچا خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا وار شمشاد کا وار کیا شاہزادے نے بموجب تعلیم لوح اُسکے وار کو خالی دیا اور یہ فرماکر کہ خبردار ہوجا مین اب وار کرتا ہون اُس دیو نے کہا کہ وار کر بس شاہزادے نے تیغ پر اسم حاشیۂ لوح دم کرکے جو اُسکی کمر پر وار کیا تیغہ مثل خیار تر کے اُسکو دو کرکے اُسکی کمر سے گذر گیا وہ دیو مرکر زمین پر گرا ناریکی ہوگئی آواز آئی کہ کشتی نام من دیو غبار انگیز جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم بعد تھوڑی دیر کے جو تاریکی برطرف ہوئی اور روشنی ہوئی شاہزادے نے نہ اُس غبار کو پایا نہ غار کو بلکل صحرا صاف تھا غبار کا نام نہ تھا لاش دیو کی پڑی ہوئی تھی یہان تو دیو غبار انگیز کو شاہزادے نے قتل کیا اور اُس طلسم غبار کو فتح کیا وہان جہان لشکر فروکش تھا سب نے دیکھا کہ یکایک ایک برق چمکی اور وہ غبار جو محیط صحرا تھا ایک مرتبہ غائب ہوگیا اہل لشکر نے ایرج نامدار سے آکر عرض کیا کہ جس سمت غبار محیط تھا وہ غبار خود بخود برطرف ہوگیا صحرا بالکل صاف و شفاف ہوگیا بالکل غبار کا نام تک نہین ہی ملک ایرج نے فرمایا کہ خوش ہو اور شاد ہو کہ تمھارے آقا نے طلسم غبار بفضل یزدان پاک فتح کیا سب خوش ہوئے دیو خروس نے عرض کیا کہ راہ ہر مرحلہ کی کھل گئی اب کوئی دم مین ہر مرحلہ کا حاکم مع لشکر کے حاضر ہوگا یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ دیو دربان آکر حاضر ہوا قدمبوسی ایرج نامدار کی حاصل کی اور عرض کیا کہ مین شاہزادے کو پہونچا آیا مبارک ہو کہ آقاے نامدار نے مرحلۂ غبار کو بھی اور دیو غبار انگیز کو قتل فرماکر فتح کیا اب کوئی ساعت مین قلعۂ طلسم کو فتح فرماکر مرحلۂ آہن تاب کو فتح فرمائینگے اور قلعۂ طلسم جمشین بادشاہ از در پریزاد حکومت کرتا ہی ظاہر ہوگا ایک میری راے ہی اگر آپ بھی قبول فرمائیے اگر اجازت ہو تو عرض کرون ایرج نے کہا بیان کرو دیو دربان نے عرض کیا کہ میرے نزدیک یہ امر مناسب ہی کہ لشکر کو کمربندی کا حکم فرمائیے کیونکہ ان سب واقعات کی خبر بادشاہ کو ضرور ہوئی ہوگی وہ لشکر لیکر بیرون قلعہ آیا ہوگا اور اُسکا لشکر مسلح و مکمل ہوگا اِدھر یہ دیوار آہنی فتح ہوئی اور قلعہ نمایان ہوا اور اژدر نے لشکر کو دیکھا فوراً حملہ کریگا یہان جبتک لشکر تیار ہوگا اُسوقت تک حریف اپنا کام کر جائیگا بس یہ بھی لشکر تیار رہے آیندہ جو آپکی مرضی ایرج نے فرمایا کہ یہ راے تمھاری بہت مناسب ہی بس اُسیوقت لشکر کو کمربندی کا حکم دیا ہر ایک سلحۂ سنجوگ سے آراستہ ہونے لگا یہان تو کمربندی ہو رہی ہی اور ایک حال سماعت فرمائیے کہ حسان پریزاد و طوغان پریزاد و دیو تیما و دیو اسد نے اپنے اپنے لشکر کو ہر وقت مسلح و مکمل رہنے کا حکم دیا تھا اِس قصد سے کہ اِدھر غبار جو کہ مانع راہ قلعۂ طلسمی ہی برطرف ہو ہم لشکر لیکر برائے کمک طلسم کشا روانہ ہون اور خود بھی مستعد تھے اور چند ہمراہ

ہر ایک نے سرحد مرحلہ پر مقرر کیے تھے اُنکو حکم دیا تھا کہ جب یہ غبار برطرف ہوجائے اور میدان صاف ہو ہمکو
فوراً آکر خبر کرنا بس وہ ہرکارے ہر ایک مرحلہ کے جدھر موجود تھے جب شاہزادے نے دیو غبار انگیز کو قتل
کیا اور وہ غبار برطرف ہوا وہ ہرکارے فوراً اپنے اپنے آقا کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ وہ غبار
برطرف ہوگیا میدان صاف ہوگیا بس ہر ایک حاکم مرحلہ اپنا اپنا لشکر لیکر کوئی دو لاکھ سے کوئی ایک لاکھ سے
کوئی تین لاکھ سے برائے کمک طلسم کشا طرف قلعہ طلسمی کے روانہ ہوا کہ انکا حال وقت پر تحریر ہوگا وہان جب شاہزادے
دیو غبار کو قتل کرچکا اور غبار برطرف ہوگیا لاش دیو کی خود بخود جلکر خاک ہوگئی شاہزادے نے پھر لوح کو دیکھا اور
عبارت لوح سے آگاہ ہوا حکم ہوا تھا کہ اب برائے فتح قلعہ طلسمی روانہ ہو اُسکی تدبیر تعلیم ہوچکی تھی بس شاہزادے نے
دیکھا کہ جس درخت پر مین سوار ہوکر آیا تھا وہ ایک مقام پر قائم ہی بس بموجب تحریر لوح اُسکو آکر تموار سے قلم کیا
اُسکا قلم ہونا تھا کہ اُسکے تنہ سے پانی جاری ہوا مثل سیلاب کے شاہزادے نے لوح کو اُس پانی مین ڈالدیا وہ
بصورت کشتی بنگئی شاہزادہ اُسپر سوار ہولیا وہ صحرا پانی سے مملو ہوگیا جہانتک نگاہ کام کرتی تھی پانی ہی پانی
تھا زمین کا نام نہ تھا بس وہ کشتی یعنے لوح ایک طرف کو روانہ ہوئی اور ایک مقام پر گردش کرکے مع شاہزادے
کے غرق ہوگئی اب جو شاہزادے نے دیکھا اپنے کو ایک صحرا مین پایا نہ پانی ہی نہ وہ صحرا لوح زمین پر پڑی ہوئی
تھی شاہزادے نے لوح کو اُٹھاکر گلے مین ڈالا اور بموجب تحریر لوح ایک طرف کو روانہ ہوئے چند قدم چلے تھے
کہ قلعہ سامنے سے نظر آیا اور وہی سب سامان تھا جو کہ اہل لشکر نے اُس صحرا مین دیکھا تھا جیسے ہی اُن پریزادون
نے اور اُس دیو نے شاہزادے کو دیکھا ایک مرتبہ سب پکار اُٹھے کہ بڑا غضب ہوگیا طلسم کشا یہانتک آگیا
طلسم فتح ہوگیا اب طلسم کا بچنا دشوار ہی وہ دیو جلد جلد بوق بجانے لگا قلعہ گردش کرنے لگا پریزادین
اُٹھ اُٹھکر رقص کرنے لگین شاہزادہ یہ تماشہ دیکھنے لگا تھوڑا عرصہ گذرا تھا ایسا تماشہ تھا کہ محو ہوگیا جو کچھ لوح
سے تعلیم ہوا تھا سب اُس تماشہ کو دیکھکر فراموش تھا حیرت کا ایک جوش تھا اسی حالت مین کھڑا ہوا تھا
کہ بالاے قلعہ پر سے اُس دیو نے شاہزادے پر ایک گل صدبرگ اُٹھاکر مارا جب اُسنے گل صدبرگ مارا اور
وہ قریب شاہزادہ آیا شاہزادے نے خیال کیا کہ تم کس خواب غفلت مین مبتلا ہو اپنے کام مین مصروف
ہو اگر ابکی دیو نے گل صدبرگ مارا تو سنگ سیاہ ہوکر رہجاؤگے پھر تم تمام عمر رہا نہوگے لوح سے یہ سب امر
تیر ظاہر ہوچکے ہین اُسپر تم ایسے غافل ہوئے کہ اپنے کام کو فراموش کیا بس یہ جو دلمین خیال آیا لاحول
پڑھی اور ایک مرتبہ لوح کو اُٹھاکر اُس دیو کے روبرو کیا اُسنے دوسرا گلصد اُٹھایا تھا مارنے کو کہ شاہزادے
نے لوح کو اُسکے سامنے کرکے چمکایا اُسنے گلصدے کو توڑکر پھینکدیا اور بوق کو بجانیکا قصد کیا اُدھر عکس لوح اُسپر پڑا
ایک شعلہ پیدا ہوا کہ اُسکے جسم سے لپٹ گیا وہ دیو جلنے لگا اور دوڑنے لگا بوق بجانا سب بھول گیا جدھر
دیو جاتا ہی اُسطرف آگ لگ جاتی ہی اور قلعہ مثل چاک کمہار کے گردش کر رہا ہی پریزادین جلدی جلدی رقص
کر رہی ہین اُدھر بالاے قلعہ جسقدر چراغ تھے اور سامان تھا سب جلکر خاک ہوگیا تاریکی ہوئی آواز
آئی کہ گشتی نام من دیو بوق نواز بود افسوس طلسم فتح ہوگیا کل اہل طلسم طلسم کشا سے مل گئے حریف
نے اپنا کام کرلیا تاریکی دفع ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ قلعہ کو اُسیطور سے گردش ہی اور ابھی تک وہی کل
سامان موجود ہی سواے اُس سامان کے کہ جو دیو کے پاس سب سے اوپر کے درجہ پر موجود تھا وہ تو نہین ہی
اور سب سامان اُسیطور سے ہی چراغ دن کو روشن ہین بس شاہزادے نے چند قدم ہٹ کر ایک مرتبہ زمین
پر لوح کو رکھدیا لوح کا زمین پر رکھنا تھا کہ ایک غبار زمین سے بلند ہوا اور طبقہ زمین کا اُڑ گیا شاہزادے نے
دیکھا کہ ایک سہ دری ہی اُسمین بیچ کے درمین ایک پریزاد بیٹھا ہوا کچھ کاغذ کا نقشہ بنا رہا ہی اور اُسپر سحر کرتا ہی

اور ایک درمین ایک دیو مقراض سے کاغذ کی پتلیان بنا بنا کر اُنپر سحر کرتا ہی کہ وہ بصورت انسان ہو ہو کر اُسکے روبرو کھڑی ہوتی ہین اور ایک درمین ایک اور دیو ہی کہ اُسکے روبرو ہزار دن چراغ رکھے ہوئے ہین اور روشن ہین اور ایک میل آہنی سامنے اُسکے زمین مین نصب ہی اُس میل پر ایک چرخہ لگا ہوا ہی وہ گردش کر رہا ہی اور ایک دیو بالائے سہ دری بیٹھا ہوا کچھ پڑھ پڑھکر دم کر رہا ہی بس جیسے ہی اُن سب نے شہزادے کو دیکھا وہ پریزاد اور دونون دیو یہ کہکر شاہزادے پر چلے کہ اے ظالم تو یہان بھی آن پہونچا خیر آج ہم سب تیرے خون کے پیاسے ہین جیسے وہ سب کے سب چلے شاہزادے نے بموجب نوشتہ لوح دوڑکر اُس میل کو بغل مین دبا کر اور نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر جو زور کیا وہ میل زمین سے نکل آیا جیسے ہی وہ میل نکلا ایک شعلہ اُس غار سے نکلا جو کہ میل کے نکلنے سے ظاہر ہوا تھا اور طرف شاہزادے کے چلا شاہزادے نے عکس لوح اُس شعلہ پر ڈالا وہ فرو ہوا اُسکا فرو ہونا تھا کہ ایک دیو پیدا ہوا اور آتے ہی اُسنے شاہزادے پر وار کیا شاہزادے نے اُسکا وار خالی دیکر اور میل کو گرد سر گردش دیکر اِس زور سے دیو پر مارا کہ اُسکے سر پر پڑا کہ استخوان تک ریزہ ریزہ ہو گئے اُسکا مرنا تھا کہ تاریکی ہوئی آواز آئی کشتی مرا کہ نام من دیو قلعہ دار طلسمی بود افسوس نارا مجکو بھی پھر کیا طلسم مین رہگیا جب یہ صدا آچکی اور تاریکی دفع ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ نہ وہ سہ دری ہی نہ وہ میل ہی صرف مین کھڑا کہون اور وہ پریزاد اور تینون دیو ہین جب تاریکی دفع ہوئی وہ دیو اور پریزاد پھر شاہزادے پر حملہ آور ہوئے لوح سے حکم تھا کہ اسلوب سے اِنکو قتل کرنا کہ ایک ہی وار مین چارون تمام ہون بس شاہزادے نے اسم حاشیۂ لوح تلوار پر دم کرا اور پترا بدل کر جیسے اِنھون نے حملہ کیا اب جو تلوار کو گردش دیکر وار کرتے ہین برابر سے چارون کے سر تن سے جدا ہو گئے اُنکا مرنا تھا کہ پھر تاریکی ہوئی آواز مہیب آئین صدا آئی کشتی کہ نام من ملازمان دیو قلعہ دار بود بس اُنکا مرنا تھا کہ اب جو شاہزادے نے دیکھا تو اپنے کو اُس صحرا مین پایا کہ جہان وہ قلعہ بنا ہوا تھا اُس قلعہ کا تو نام بھی نہ تھا مگر اُس مقام پر ایک عمارت بہت وسیع اور عظیم الشان نقرئی بنی ہوئی تھی اُسپر بچیکاری جواہرات کی کی ہوئی تھی اور پھاٹک اُس قلعہ کا یعنے عمارت نقرئی کا طلائی ہی اُسپر ہزارون گوہر شب چراغ نصب ہین اور وہ ضو دے رہے ہین شاہزادہ کھڑا ہوا اُس عمارت کو دیکھ رہا تھا کہ یکایک صحرا کیطرف سے ایک دیو پیدا ہوا شاہزادے کو پہلے سے لوح کے نوشتہ سے معلوم ہو چکا تھا کہ جب تم قلعہ طلسمی کو فتح کر لوگے تو دیو غزال جو کہ اُس صحرا کا مالک ہی کہ جہانسے تمھارے والد اور چچا ہرن کے تعاقب مین آکر اسیر ہوئے تھے اور دیو غزال اُنکو پکڑ لایا تھا بس جب یہ قلعہ فتح ہوگا اُس صحرا کا بھی طلسم شکست ہو جائیگا وہ آکر اطاعت کریگا اُسکی عمارت نقرئی سے بہت سے پریزاد باہر آئین گے اُنکے ہمراہ خزانہ دار طلسمی ہوگا بس وہ تمکو اندر اپنی عمارت کے لیجائیگا اُسکا نام کندن جبنی ہی بس وہ سب مال و اسباب طلسمی پیش کریگا مرکب و اسلحہ و بارگاہ و اسی ہزار لباس سیاہ و اسلحہ تم اپنا لباس و اسلحہ و مرکب اُس سے لے لینا اور باقی اُسکے سپرد کرنا اور کہنا کہ جب مین بادشاہ طلسم کو زیر کر لونگا اُسوقت یہ سب لیکر حاضر ہونا وہ قبول کریگا بس تم سب اسلحہ سے آراستہ ہو کر اور مرکب خوشخرام سلیمانی پر سوار ہو کر آگے روانہ ہونا اور لوح کو دیکھتا جو ظاہر ہوا اُسی پر عمل کرنا یہ عبارت اور یہ مضمون قبل سے شاہزادے پر ظاہر تھا اسی سبب سے بخوف کھڑے رہے وہ دیو غزال آکر خدمت مین حاضر ہوا سب حال بیان کیا شاہزادے نے شفقت فرمائی وہ دست بستہ حاضر تھا کہ پھاٹک اُس عمارت کا کھلا اور ہزارون پریزاد و دیوزاد اُس عمارت سے باہر آئے سب نے شاہزادے کو مجرا کیا اور شرف قدمبوسی حاصل کیا اور ایک طرف کھڑے ہوئے صف باندھکر یکایک کندن جبنی تاج سر پر رکھے مع اپنے ہمراہیون کے حاضر ہوا مجرا بجالایا قدمون کو بوسہ دیا عرض کیا کہ تشریف لیچلیے شاہزادہ اُسکے ہمراہ اندر گیا اُسنے سب مقامات کی سیر کرائی شاہزادے نے عمارت

کو خوب آباد وسیع پایا ہر مقام اُسکا خوب آراستہ تھا بس کندن جنی نے لاکر شاہزادے کو تخت پر بٹھایا اور عرض کیا
کہ مین خزانہ دار طلسمی ہون سب مال واسباب میرے سپرد ہی چلیے ملاحظہ فرمالیجیے بس شاہزادہ اُسکے ہمراہ گیا
اُسنے لاکر پہلے خزانہ دکھایا کہ دروان روپیہ تھا اور جواہرات کا کچھ حساب نہ تھا اُسنے فردپیش کی شاہزادے نے دیکھی
اپنے دستخط فرماے اُسکے بعد وہ اُس مقام پر لایا کہ جہان بارگاہ تھی شاہزادے نے بارگاہ کو دیکھا بہت خوش ہوے
عرض کیا کندن جنی نے کہ اسکا نام بارگاہ چہل چراغ سلیمانی ہی وہانسے اسلحہ خانہ مین لایا تمام اسلحے ملاحظہ سے
گذرانے ہزارون صندوق تھے ہر صندوق پر لکھا تھا کہ این برائے طلسم کشاست اُن سب کے بعد ایک بہت بڑا
صندوق تھا اُسپر لکھا تھا کہ این برائے طلسم کشا بس وہ صندوق شاہزادے نے باہر نکلوایا وہ توشک خانہ
مین لایا یہان بھی ہزارون صندوق تھے ہر صندوق پر یہ تحریر تھا کہ این برائے طلسم کشا وہ صندوق بھی بحکم
شاہزادہ باہر لائے باقی اُس مقام پر رہے قفل لگا دیا گیا کندن شاہزادے کو لیکر اصطبل مین آیا شاہزادے
نے ہزارون مرکب دیکھے ہر ایک مرکب عمدہ تھا بس وہ شاہزادے کو ایک مقام پر لایا کہ وہان ایک مرکب تھا
عرض کیا کہ یہ مرکب حضور کا ہی اسکا نام خوشخرام سلیمانی ہی یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خاص سواری کا
مرکب ہی بس شاہزادے نے اُس مرکب کو بہت پسند کیا ایسا مرکب تھا کہ اُسکی تعریف مین زبان ثنا خوان
قاصر ہی کندن جنی نے اور ایک کوٹھا کھولا اور اُسمین سے ایک صندوق نکالا وہ سائیس کو طلب کرکے دیا
اور کہا کہ اِس مرکب کو ساز و یراق سے آراستہ کرکے جلد حاضر کر و پھر کوٹھا بند کر دیا اور شاہزادے کو ہمراہ
لیکر ایوان مین آیا یہان آکر شاہزادے نے صندوق پوشاک کو کھول کر لباس طلسمی زیب تن فرمایا اُسکے بعد
صندوق اسلحہ کھول کر زرہ و چار آئینہ طلسمی وغیرہ سے اپنے کو آراستہ و پیراستہ کیا موذے زیر پا کیے خود طلسمی
سر پر رکھا سلحہ و سنجوگ طلسمی سے مزین ہوے نیزہ طلسمی ہاتھ مین لیا سپر پشت پر کمان دوش پر بکتر چار آئینہ وغیرہ سب
آلات حرب و ضرب سے مزین و آراستہ ہوے پٹکہ چہل چراغ سلیمانی کو زیب کمر فرمایا اُس تلوار کی کیا صفت و
ثنا ہو ایسی وہ خوش اسلوب اور قطعدار تھی کہ خود دشمن اُس سے آکر گلے ملتے تھے بس جب سب سامان سے
آراستہ ہو چکے اُسوقت کندن جنی سے فرمایا کہ تم یہ سب سامان و مال واسباب لیکر جب مین بادشاہ طلسم کو
خواہ قتل کرون خواہ وہ زیر ہو جائے حاضر ہونا اُسنے عرض کیا بہت خوب اور ایک فرد اُسکی دستخطی لے لی اُس سے کہا
کہ اب جاتا ہون یہ کہکر اُدھر وہ سائیس مرکب لیکر حاضر ہوا تھا سب ساز و یراق مرصع سے وہ مرکب آراستہ تھا
بس یہ اُسکے قریب آئے اُسکی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اُسنے قدم چومے یہ اُسپر جست کرکے سوار ہوئے باگ لینا تھا
کہ وہ مثل پری کے ہنہنا کر زمین پر قدم رکھنے لگا تب یہ اُسکو خرامان خرامان لیچلے سب مال واسباب کندن جنی
کے سپرد کیا خود بیرون قلعہ یعنے عمارت نقرئی کے تشریف لائے وہ سب مجرا کرکے اندر عمارت کے واپس گئے
جب وہ جا چکے شاہزادے نے لوح کو دیکھا اور پھر لوح کو گلے مین ڈالا اور بموجب حکم لوح ایک طرف روانہ ہوے
وہان یعنی جس مقام پر لشکر فروکش تھا اور قلعہ طلسمی ظاہر تھا جب یہان شاہزادے نے اُن سب دیو اور پریزاد کو قتل
کیا اور قلعہ درہم و برہم ہوا وہ بھی قلعہ درہم و برہم ہو گیا ایرج نامدار بارگاہ مین بیٹھے ہوے قلعہ کی طرف
دیکھ رہے تھے کہ دیکھا ایک برق چمکی اور ایک ہنگامہ ہوا وہ تمام قلعہ دھوان ہو کر اُڑ گیا تاریکی ہوئی اب جو روشنی
ہوئی تو قلعہ کا نام و نشان نہ تھا معلوم ہوا کہ قلعہ طلسمی کو بھی فتح کیا لشکر سب آمادہ جنگ تھا بس یہ واقعہ دیکھکر
سب سردارون نے مبارکباد دی ایرج نامدار نے سجدۂ شکر کیا اور لشکر کو بموجب صلاح دیو دربان
صف بندی کا حکم فرمایا سب لشکر اُس صحرا مین صف آرا ہوا اب دو طرف کا راستہ بالکل کشادہ ہی صرف روبرو
دیوار آہنی باقی ہی یہان تو لشکر صف آرا ہی اُدھر اژدر پریزاد کل لشکر لیے ہوئے بیرون قلعہ فروکش تھا خیمے

وغیرہ برپا تھے خود بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا سب حاضر دربار تھے کہ مکار نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اوراق سامری
مین ملاحظہ فرمایئے کہ طلسم کشا کس کام مین مصروف ہی بس اژدر پر پڑا دنے جو دیکھا ظاہر ہوا کہ طلسم کشا نے مرحلۂ
غبار کو فتح کرکے راہ ہر مرحلہ کی کھولدی اور اُسکے مددگار لشکر لیکر کمک کو آتے ہین اُسکے بعد اُسنے قلعۂ طلسمی کو فتح کرکے
کل مال واسباب پر قبضہ کیا کندن جنی نے اطاعت کی اب وہ آلات حرب وضرب طلسمی سے مسلح ومکمل ہوکر برائے
فتح مرحلۂ آہن تاب کے گیا ہی یہ دیکھنا تھا کہ اژدر نے منھ پیٹ لیا یہ بھی ظاہر ہوا تھا کہ دیو درمان نے پہلے ہی
اطاعت کرلی ہی اُسنے اُس حد پر پہونچایا غرضکہ وہ بہت پریشان ہوا اژدر سے مکار نے دریافت کیا کہ کیا امر ظاہر ہوا
بس سب حال اژدر نے بیان کیا اور کہا کہ کیا تدبیر کرون مکار نے کہا کہ لشکر کو صف آرائی کا حکم فرمایئے بس جب
وہ طلسم جو کہ درمیان ہا۔ لشکر ہے اور لشکر طلسم کشا کے حائل ہی شکست ہو اور لشکر طلسم کشا ظاہر ہو فوراً حکم فرمایئے کہ
لشکر طلسم کشا پر سب دیو و پریزاد تلوارین تول کر جا پڑین اور قتل کرنا شروع کرین کیونکہ وہ لوگ غافل ہونگے بس اسطور سے
اُنپر فتح ہوجائیگی اگر یہ خیال فرمایئے گا کہ فرداً فرداً مقابلہ ہو تو پھر سر ہونا محال ہی یہ اُنکا بیجا خیال ہی یا یہ کہ جنگ
بجوا کر مقابلہ کیا جائے تو اسطور سے سر ہونا دشوار ہی یہ جو مکار نے کہا اژدر کو رائے مکار کی پسند آئی بس
اُسیوقت لشکر کو صف آرا کیا اور خود قلب لشکر مین آکر مقیم ہوا یہ تو یہان اِس انتظار مین لشکر لیے ہوے کھڑا
ہی کہ اِدھر لشکر طلسم کشا ظاہر ہو مین جا پڑون اُدھر ایرج نامدار کل لشکر کو لیے ہوئے اور صف بستہ کیے ہوے
کھڑے ہین کہ جب یہ دیو آہنی برطرف ہو اور لشکر کفار ظاہر ہو اگر وہ بقصد فاسد ہمارے لشکر پر حملہ کرے
تو ہم بھی اُس سے مقابلہ کرین بس یہ دونون لشکر تو اِس انتظار مین کھڑے ہین خیال رہے کہ وہ دیوار آہنی
درمیان مین دونون لشکرون کے حائل ہی ایک کا حال دوسرے کو نہین ظاہر ہی دونون طرف انتظار ہی طلسم
کے شکست ہونیکا اُدھر شاہزادہ مرکب طلسمی پر سوار اسلحۂ طلسمی سے آراستہ وپیراستہ بموجب تحریر لوح صحرا مین چلا
جاتا ہی مرکب اِسقدر تیز جارہا ہی کہ پیک خیال بھی اُسکے قدم کی گرد نہین پاتا ہی بس شاہزادے نے جاکر ایک
مقام پر مرکب کو روک لیا اور مرکب پر سے اُتر پڑا مرکب کو اُسی صحرا مین چھوڑ دیا اور خود پیادہ پا ایک طرف کو
روانہ ہوا مرکب چرا مین مصروف ہوا وہ صحرا پر بہار تھا ہر طرف گلہاے رنگارنگ کھلے ہوئے تھے شاہزادہ
اُن گلون کی سیر کرتا ہوا ایک لالہ کے درخت کے قریب آیا اُسمین ہزارون پھول لالہ کے لگے ہوئے ہین مگر
ایک پھول سب سے بڑا تھا اور سب سے اوپر لگا ہوا تھا شاہزادے نے بموجب حکم لوح اُس پھول کو توڑ
لیا آواز آئی او ظالم تو یہان بھی آگیا تو نے میرے حال پر رحم نہ کیا افسوس کیسا بیرحم ہی شاہزادے نے
کچھ بھی خیال نہ کیا اُس گل لالہ کو مل ڈالا آواز آئی کہ میری قضا اسیطور سے تھی اگر مجکو معلوم ہوتا کہ تو آبیجا
ہی اور ایسا ظالم ہی تو اور کچھ بندوبست کرتا خیر دھوکھا کھایا کیا چارہ ہی یہ صدا آکے ایک شعلہ پیدا ہوا کہ
اُسکا پیدا ہونا تھا کہ اُس صحرا مین آگ لگ گئی اور وہ صحرا مثل کرۂ نار کے ہوگیا اور سب درخت مثل
ہیزم خشک کے جو کہ سرسبز تھے جلنے لگے تھوڑے عرصہ مین وہ صحرا کے درخت جلکر خاک ہوگئے وہ بہار
وسرسبزی سب صحرا کی جاتی رہی ایک مقام ہولناک نظر آنے لگا تاریکی ہوگئی آواز آئی کہ کشتنی ہر اکہ نام من دید لعلان
جادو پاسبان راہ مرحلہ آہن تاب بموجب تاریکی برطرف ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ تمام صحرا جلا ہوا آدمی
اور لاش دیو کی سوختہ پڑی ہوئی ہی جب وہ سب سامان برطرف ہوگیا صحرا ویران ہوگیا شاہزادے نے لوح
کو دیکھا اور نوشتۂ لوح سے آگاہ ہوکر ایک طرف کو اُس صحرا مین ہی ہوئے چند قدم چلے تھے کہ دیکھا ایک غار بہت
بڑا ہی بس بموجب تحریر لوح وحکم لوح شاہزادہ دونون پانون جماکر اُس غار مین کودپڑا جب پانون زمین پر لگے
اپنے کو ایک صحرا مین پایا یہ صحرا بھی نہایت ہولناک تھا شاہزادہ بلاخوف وخطر چلا جاتا تھا کہ دیکھا ایک گنبد

خشتی اُس صحرا مین بنا ہوا ہی جیسے ستی کا مٹ ہوتا ہی اُسکا دروازہ بند ہی قفل پڑا ہوا ہی بس جاتے ہی قفل سے لوح کو مس کیا لوح کا مس ہونا تھا کہ وہ قفل کھل گیا بس شاہزادہ دروازہ کھول کر اندر اُس مٹ کے آیا دیکھا کہ اُس مٹ کے اندر ایک دیو بیٹھا ہوا ہی آگ اُسکے روبرو روشن ہی دھونکنی رکھی ہوئی ہی ایک بڑا سا کڑھاؤ اُس آگ پر رکھا ہوا ہی وہ دیو اُس کڑھاؤ مین کچھ چیزین اسم سحر پڑھ پڑھکر ڈال رہا ہی اور وہ کڑھاؤ گرم ہی اور وہ چیزین پانی ہوکر اُس کڑھاؤ سے خود بخود جوش کھاکر باہر نکلتی ہین اور ایک نالی بنی ہوئی ہی اُس سے بیٹھکر بیرون مٹ جاتی ہین اور جو بخار اُس کڑھاؤ سے اُٹھتا ہی وہ ابر بنتا ہی اور سقف مٹ کو توڑکر باہر نکل جاتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہی پانی اور یہی ابر اُس مقام پر جاکے قائم ہوتا ہی کہ جہان وہ دیوار آہنی ہی اور اُسی سے وہ دیوار بنی ہی یہ سحر اِس دیو کا ہی بانیان طلسم نے اِس دیو کو اِسی کام پر مقرر کیا تھا اور یہ مقام اِسکے رہنے کے لیے بنایا تھا بس جب شاہزادہ اُس مقام پر پہونچا دروازہ وا کرکے اُسنے دروازے کے کھلنے کی صدا سُنی یا تو وہ بیٹھا ہوا اپنا کام کر رہا تھا اُسنے سر اُٹھاکر دروازے کیطرف دیکھا جیسے ہی شاہزادے پر نگاہ پڑی پکار اُٹھا کہ افسوس تو اوظالم سب کو قتل کرکے یہان آگیا معلوم ہوتا ہی کہ دیو لعلان کو تو نے قتل کیا افسوس عمر طلسم تو تمام ہوچکی تھی بس یہ کہکر اور وہی دھونکنی لیکر شاہزادے پر دوڑا شاہزادے نے جو اُسے اِس حالت سے آتے ہوئے دیکھا ایک مرتبہ پینترا بدل کر ایک مقام پر قائم ہوکر کھڑا ہوگیا بس اُسنے آتے ہی شاہزادے پر دھونکنی کا وار کیا شاہزادے نے خالی دیکر اور پنجہ یلی دراد کرکے اور اُسکا بند دست پکڑکر جو جھٹکا دیا وہ دیو منھ کے بھل زمین پر آرہا اور کمر زنجیر پکڑکر جو زور کیا اور جھٹکا دیکر سر سے بلند کرلیا اور گرد سر چرخ دیکر اور پینترے پر آکر اُس دیو کو کڑھاؤ مین ڈالدیا اُسکا کڑھاؤ مین گرنا تھا کہ تڑاق تڑاق کی صدا بلند ہوئی تاریکی ہوگئی بیر ساری تدبیر بھول کر غل مچانے لگے صدائین مہیب آنے لگین بعد تھوڑے عرصہ کے صدا آئی کہ کشتی مرا نام من دیو آہن تاب جادو بانی دیوار آہنی بود افسوس دیم وجان دادیم بمطلب فوز رسیدیم ای ساکنان قلعہ آگاہ ہو کہ طلسم لشانے سب طلسم کو فتح کر لیا اب کچھ نہین باقی رہا حریف اپنا پورا کام کر گیا تم لوگ خواب غفلت مین مبتلا رہے یہ سب اُسی غفلت کا نتیجہ ہی جب یہ صدا آچکی وہ تاریکی بھی برطرف ہوگئی اب جو شاہزادے نے دیکھا کہ نہ وہ مٹ ہی نہ وہ صحرا مین ایک صحرائے سبزہ زار مین کھڑا ہون اور وہ مرکب طلسمی بھی سر جھکائے ہوئے برابر کھڑا ہی بس شاہزادے نے لوح کو دیکھا تحریر تھا کہ مرکب پر سوار ہوکر اپنے لشکر مین جا وہان تیرے لشکر سے اور بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہورہا ہی یہ جو تحریر پایا فوراً مرکب پر سوار ہوکر جدھر کو لوح نے نشان دیا تھا اُسطرف کو روانہ ہوئے یہ تو لشکر کیطرف مرکب اُڑائے ہوئے چلے آتے ہین اب اُدھر کا حال سماعت فرمائیے کہ جب اُنھون نے یہان دیو آہن تاب کو قتل کیا اُسکے مرنے سے وہ دیوار آہنی جو کہ طلسمی تھی منہدم ہوئی راوی بیان کرتا ہی کہ دونون لشکر کھڑے تھے مسلح و مکمل کہ یکایک تڑاقہ کی صدا پیدا ہوئی اور وہ دیوار دھوان ہوکر بہ گئی اور اُڑ گئی اُسکا منہدم ہونا تھا کہ لشکر طلسم گشا و ایرج نامدار نے دیکھا کہ سامنے ایک لشکر کثیر صف بستہ کھڑا ہی اور اُسکے عقب مین ایک قلعہ بہت بڑا ہی در قلعہ کشادہ ہی اُدھر اژدر پریزاد و لشکر نے دیکھا کہ ایک لشکر قلیل ہمارے روبرو صف بستہ کھڑا ہی بس مکار نے اژدر سے کہا کہ آپ کیا تماشہ دیکھ رہے ہین طلسم کشا نے دیو آہن تاب کو قتل کیا دیوار آہنی منہدم ہوئی دیکھیے سامنے لشکر طلسم کشا صف بستہ کھڑا ہی لشکر کو حکم فرمائیے کہ ان سب کو قتل کرین تا آنے طلسم کشا کے اگر طلسم کشا آگیا تو بڑا غضب ہوگیا بس یہ سننا تھا کہ اژدر نے کل لشکر کو حکم دیا کہ ان سبکو مار لو ایک مرتبہ دس لاکھ دیو و پریزاد نے اپنے اپنے سنبھال کر اور ساحر یہ شور و غل کرتے ہوئے دوڑے کہ لینا ان سب کو یہ تو اُدھر سے چلے اُدھر جو ایرج نامدار نے اِن سبکو ہاراوہ فاسد آتے ہوئے دیکھا

لشکر کو حکم دیا کہ لینا اِن کافرون پر دغا و ساحران نابکار و دیوان ناہنجار کو ایرج نامدار نے جو یہ حکم دیا بس
اِس لشکر کے بھی دیو و پریزاد و ساحر اپنے حربے سنبھالکر چلے اور باہم مل گئے غٹ پٹ ہو گئے یہ ساحر اپنے
حربہاے سحر سے لڑنے لگے ابر سحر اُٹھنے لگے صداے ہاہو ے دیوان سے صحرا کانپنے لگا دریاے خون روان
ہوا ملک الموت حیران و پریشان ہوکر روحین کافرو مسلمان کی قبض کرنے لگے بازار مرگ گرم ہوا ایرج کا یہ
حال تھا کہ جسطرف زیادہ ہجوم کفار ملاحظہ فرمایا اور دیکھا کہ میرے لشکر کے لوگ گھرے ہوئے ہین مرکب ڈپٹ کر
اُس غول پر گئے اور کفار کو قتل کرکے اپنے لشکر کو رہا کیا جس سردار کو دیکھا کہ وہ گھرا ہوا ہے اُسکی جاکر کمک کی
اگر کسی ساحر کا سحر چل گیا مجبور ہو گئے اُنکے لشکر کے ساحر نے اُسکو قتل کیا یہ رہا ہوئے پھر حملہ کیا راوی نے
یون بیان کیا ہو کہ ایرج نے لشکر کفار مین تہلکہ ڈالدیا تھا اِسقدر دیو و پریزاد قتل کیے تھے یہ تو ہمیشہ کے
دیو کش ہین اِنکا کیا کہنا جسطرف کو حملہ کرتے تھے کفار منتشر ہو جاتے تھے مگر یہ اکیلے ہین کہانتک مقابلہ
کرین اور کہانتک اُنکے حملون کو روکین کفار بہت اور اِنکا لشکر کم وہ اہل طلسم سے ہین یہ کوئی طلسم کشا
نہین جو اُنکے پاس تبرکات طلسمی ہون کہ جسکے سبب سے انپر سحر نہ اثر کرے وہ ساحر یہ غیر ساحر کفار کو بھی قتل
کرتے ہین اور اپنے لشکر کا جو کوئی گھر جاتا ہی بچاتے ہین دیو و پریزادون سے مقابلہ ہی عجب مخمصہ مین گرفتار ہین
مگر باحواس ہین برابر شمشیر زنی کر رہے ہین لاش پر لاش گرا رہے ہین کفار رزم کرتے چلے آتے ہین یہ
اُنکے حملون کو رد کر رہے ہین بڑی بہادری اور جوانمردی سے لڑ رہے ہین اب تیغ کی طغیانی ہی دریاے
خون طوفانی ہی کشتی حیات دریاے تیغ و نہر مین کفار کے غرق ہو رہی ہے لاشین دیو و پریزاد کی زمین پر
تڑپ رہی ہین ڈھالون کی گھنگھور گھٹا چھائی ہی مینھ سرون کا و آب شمشیر کا برس رہا ہی برق اجل کوند کوند کر
گر رہی ہی کشت حیات کو جلا رہی ہی خرمن عمر کو برق قضا پھونک رہی ہی مگر یہ اس جوانمردی و بہادری سے
لڑ رہے ہین کہ کوئی بہادر آجتک ایسا نہین لڑا کہ اُسی حالت مین اژدر پریزاد کی نگاہ انپر پڑی اُسنے
دیکھا کہ ایک آدم زاد نے میرے لشکر کو تباہ کر دیا اور جب حملہ کرتا ہی سیکڑون پریزاد و دیوزاد اُسکے ہاتھ سے
مارے جاتے ہین ایک دیو سے کہا کہ اِس آدم زاد کو تو روک لے وہ چلا ایک ساحر سے کہا کہ تو سحر کرکے اِسکو
بیکار کر دے اُسنے سحر کیا انپر اُنکے ہاتھ پاؤن کی قوت کم ہوئی اُس دیو نے آکر ڈکا یہ اُسی حالت مین اُسپر
جا پڑے اُسنے وار شمشاد کا وار کیا اِنکی قضا نہ تھی وار اُسکا خالی گیا کہ اُسنے پھر وار کیا اِنکی مرتبہ یہ زخمی ہوئے
زخم کھا کر جھومے اور اُسنے قصد کیا کہ سر کاٹ لون دیو دربان لڑ رہا تھا کہ اُسکی نگاہ پڑی بیتاب ہو گیا
جھپٹ کر قریب آیا اور بیچ مین آکر اُنکو پشت پر لیا اور اُس دیو سے مقابلہ کرکے قتل کیا اور اُنکے گرد
کھڑا ہو کر لڑنے لگا اب جو ایرج نامدار زخمی ہوئے یہ بھی تو فوج کے حملون کو رد کر رہے تھے کفار کو قتل
کر رہے تھے اب کفار کی بن آئی اِنھون نے جو حملے کیے بس لشکر کفار نے جو جم کر کئی حملے کیے اہل اسلام
کے پاؤن اُکھڑ گئے قریب تھا کہ شکست کھا کر بھاگ جائے کہ ایرج نامدار کو ہوش آیا چونکہ زخم کاری لگا تھا
خون بہت نکلا تھا غشی سی آگئی تھی اب جو ہوش آیا لشکر کا جو یہ حال دیکھا اور اپنے کو مجبور پایا بلک کر دعا کی
چونکہ وقت اجابت دعا کا تھا فوراً قبول ہوئی کہ پردہ بیابان سے گرد بلند ہوئی اور دامن گرد کا شگاف ہوا
بس اُس گرد سے تین سو نشان تین لاکھ سپاہ کے پیدا ہوئے دونون ہاتھون مین نشان لیے ہوئے آگے
آگے چلے آتے تھے اُنکے عقب مین تین لاکھ دیو و پریزاد کا لشکر تھا اور ایک پریزاد تخت پر سوار تاج
سر پر رکھے ہوئے جب وہ قریب صحرا کے پہونچا اور اُسنے جنگ مغلوبہ دیکھی ہر کارون کو روانہ کرکے دریافت
کرایا کہ یہ کس سے جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی اِدھر سے بھی دونون لشکرون کے ہرکارے براے دریافت گئے

اُس پریزاد کے ہرکارے دریافت کرکے اُسکی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ لشکر طلسم کشا اور لشکر کفار
یعنے اژدر پریزاد بادشاہ طلسم کے لشکر سے جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی قریب ہے کہ لشکر طلسم کشا شکست کھائے
طلسم کشا لشکر مین نہین ہے یہ سننا تھا کہ اُدھر پریزاد مع اپنے لشکر کے لشکر کفار پر جا پڑا اور کفار کو قتل کرنے لگا
اُدھر ہرکارون نے اژدر پریزاد کو آکر خبر دی کہ یہ لشکر حسان پریزاد کا ہے حاکم مرحلۂ مینا حصار برائے کمک
طلسم کشا آیا ہے ادھر ایرج و دیو دربان و دیو خروس کو ہرکارون نے خبر دی کہ یہ لشکر آپکی کمک کو آیا ہے
حسان کی پریزاد لیکر راوی نے بیان کیا ہے کہ سوائے ایرج کے سب حسان کو پہچانتے تھے مگر اُسوقت
کفار و اہل اسلام ایسے بدحواس تھے کہ نہ پہچانا ہرکارون نے جب آکر کہا تو معلوم ہوا اُدھر حسان نے آکر
لڑائی کو روکا پھر اُسیطرح سے مقابلہ ہونے لگا لشکر تازہ دم آیا تھا اِسنے مار تھراؤ کر دیا پھر اُسیطرح سے بازار رستخیز
گرم ہو گیا دیو پریزاد و [illegible] مرمر کے گرنے لگے پھر بازار مرگ گرم ہو گیا حسان کے آنے سے لشکر اسلام کے
پھر دل قوی ہو گئے پھر اُسیطرح سے لڑنے لگے مہلت جو ملی دم استوار کی یہان جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کہ پھر صحرا
سے گرد اُڑی اور طوغان پریزاد مع دو لاکھ دیو اور پریزاد کے آکر پہونچا لشکر کفار کو پہچان کر لڑنے لگا یہان بھی
لشکر کفار و لشکر اسلام نے سوائے ایرج نامدار کے اُسکو پہچان لیا ایرج کو ہرکارون نے آگاہ کیا یہ بھی
لڑنے لگا کفار قتل ہونے لگے یعنے سرون کا برسنے لگا ہر طرف کفار تڑپنے لگے یہان جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی
دونون لشکر ملے ہوئے لڑ رہے تھے صدائے ہا ہو سے صحرا لرز رہا تھا صدائے بزن و بکش بلند تھی کہ پھر لشکر کفار
نے دباؤ ڈالا اور اہل اسلام دینے لگے سبب یہ ہے کہ ابھی تک ایرج نامدار اُس ساحر کے سحر مین مبتلا ہین
وہ مارا نہین گیا ہے کہ پھر ایرج نامدار نے دعا کی دعا اُنکی قبول ہوئی کہ صحرا کیطرف سے بونڈلا گرد کا پیدا ہوا
وہ بونڈلا قریب لشکر آکر شق ہوا اُس گرد سے ایک آفتاب نمایان ہوا کہ تمام صحرا روشن ہو گیا اُدھر لشکر کفار
نے دیکھا کہ ایک جوان مرکب خوش رفتار پر سوار سلاح سنجوگ سے آراستہ مرکب جولان کیے ہوئے چلا آتا ہے
مرکب ایسا ہے کہ زمین پر پانون نہین رکھتا ہے وہ راکب ایسا ہے کہ جسکے چہرے سے رعب و داب پیدا ہے آثار
بہادری عیان ہین اژدر پریزاد نے جو اُسکو دیکھا پہچان لیا کیونکہ طلسم کشا کی تصویر دیکھ چکا تھا بانیان
طلسم بنا گئے تھے دیکھکر مکار اپنے وزیر سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا طلسم کشا اسلحۂ طلسمی وغیرہ سے آراستہ
ہو کر مرکب طلسمی پر سوار ہو کر آپہونچا مکار نے کہا کہ کہان اُسنے اشارے سے بتایا مکار نے بھی دیکھا اور پہچان لیا اور
سب اہل لشکر نے یہان لشکر اسلام نے جو طلسم کشا کو آتے ہوئے دیکھا غل مچگیا کہ طلسم کشا آگیا حسان و طوغان و
دربان و خروس نے دیکھا بہت خوش ہوئے ایرج نامدار نے جو یہ خبر پائی مرکب کو جولان کر کے پہلے
مگر قوت نہ پائی مجبور ہو کر رہ گئے صحرا کیطرف دیکھنے لگے دیکھا کہ میرا فرزند یعنے سہراب ثانی رستم ثانی
مرکب پر سوار چلا آتا ہے سہراب ثانی کو دیکھکر ایسے خوش ہوئے گو بہت مجبور تھے بحر سے مگر چہرہ گلنار ہو گیا اُدھر
شاہزادے نے جو دیکھا کہ میر لشکر اور لشکر کفار باہم مقابلہ کر رہا ہے اور قریب ہے کہ میر لشکر شکست کھائے تو
حسان و طوغان و دربان وغیرہ لڑ رہے ہین بس اُسی مقام سے نعرہ کیا اور تیغۂ برق تاب سلیمانی جسکو
چہل چراغ سلیمانی بھی کہتے ہین میان سے لیکر اور نعرہ اللہ اکبر کرکے کفار پر جا پڑے نعرہ کیا کہ ای کافران بیحیا
وای مشرکان بیدغا مین تمھاری جان کا ملک الموت آپہونچا کی گذارم کہ ادوست من زندہ و سلامت بدر روی ہنم
طلسم کشا فاتح طلسم چہل چراغ سلیمانی یہ کہکر جو حملہ کیا ایک ہی حملہ مین بہت سے کفار فی النار کیے دیو و
پریزاد مارے گئے مگر حالت یہ ہے کہ لڑتے جاتے ہین اور حملہ کرتے جاتے ہین اور پھر پھر کے بھی دیکھتے جاتے ہین
ہر حملے مین کفار کا ستھراؤ کر دیتے ہین جب تیغ چمک کر گرتی ہے صف کی صف کے سر اُڑ جاتے ہین کہ دیو خروس

شاہزادے کی برش تیغ دیکھکر تعریف کرتا ہوا قریب آیا اب لشکر کا یہ حال ہی کہ خوب جم کر لڑ رہا ہی کفار کا ناطقہ
بند کر دیا ہی پھر اسیطور سے بازار مرگ گرم ہو گیا ہی صحرا مین ایک رستخیز برپا ہی دریاے خون رواں ہی سر مثل ژالہ
کے برس رہے ہین بسمل تڑپ رہے ہین نیم جان سسک رہے ہین کہ دیو خروس نے قریب آکر مجرا کیا اور
عرض کیا کہ حضور بار بار کیا پلٹ کر ملاحظہ فرماتے ہین فرمایا کہ جب سے مین یہان آیا ہون اور مقابلہ کر رہا
ہون نہ مین نے دادا جان کو دیکھا اور نہ انکے نعرے کی صدا سنی مین یہ خیال کرتا ہون اور دیکھتا ہون کہ وہ
کس صف مین لڑ رہے ہین اور انکی موجودگی مین یہ لشکر کا حال کیونکر ہوا کہ قریب فرار تھا خروس نے عرض
کیا کہ آپ پریشان نہون اصل واقعہ یہ ہی کہ واقعی لشکر کا یہ حال نہوتا انھون نے تو وہ معرکہ رد کا تھا اور
وہ مقابلہ کیا تھا کہ اس لشکر قلیل سے اتنے بڑے لشکر کو شکست دی تھی قریب تھا کہ لشکر کفار فرار کر جائے اسی
اثنا آقاے نامدار انکی آب تیغ سے کفار کو پناہ پانا دشوار تھا ہر حملہ مین ہزارون دیو و پریزاد مر کر گرتے تھے
ہم لوگ انکے بھروسہ پر لڑ رہے تھے مگر کیا کرین کہ ایک دیو سے انسے مقابلہ ہوا وہ انکے ہاتھ سے مجروح ہوے
قریب تھا کہ وہ قتل کرے کہ دیو دربان نے جا کر اسکو قتل کیا وہ ملاحظہ فرمائے اس صف مین مرکب پر سوار
حالت زخمداری مین جھوم رہے ہین دیو دربان انکے قریب لڑ رہا ہی اور حفاظت بھی کرتا جاتا ہی اس حالت
مین بھی یہ رعب و داب ہی کہ کوئی انکے قریب نہین جا سکتا ہی حضور انکے زخمی ہونے سے لشکر کی یہ نوبت
ہوئی تھی کہ قریب فرار تھا کہ حسان پریزاد و طوغان پریزاد مع لشکر کے آکر پہونچے انھون نے لڑائی کو
روکا ورنہ خرابی ہوئی تھی ابھی پھر وہی حالت ہوئی تھی کہ آپ تشریف لائے یہ سننا تھا کہ سہراب کو بہت بڑا
صدمہ ہوا اور خروس سے کہا کہ میرے نہونے سے تم نے کچھ خیال نہ کیا میرے جد نامدار کو زخمی کرایا خیر یہ کہکر اور
ایک حملہ شیرانہ ایسا کیا کہ کفار منتشر ہو گئے بس مرکب کو ڈپٹ کر اس صف پر آئے کہ جہان ایرج نامدار مجروح
کھڑے تھے اور کفار انکے گرد تھے دیو دربان ان سب سے لڑ رہا تھا بس جب یہ اس صف پر پہونچے اور حملہ
کیا کفار کو مار کر ہٹا دیا اس صف مین آئے دیکھا کہ دیو دربان مثل پروانہ کے گرد اس شمع شبستان سیفنے
صاحبقران کے پھر رہا ہی اور کفار کشی مین مصروف ہی اور جد نامدار مرکب پر سوار ہین مگر جھوم رہے ہین زخم کاری
سر پر لگا ہی بس یہ دیکھنا تھا کہ نعرہ کیا اد کافران بیحیا مین آپہونچا اور مرکب چمکا کر قریب ایرج نامدار آئے دیو
دربان نے سلام کیا ایرج نے پلٹ کر دیکھا اپنے جگر گوشہ و راحت قلب ناتوان کو اپنے قریب پایا مگر عجب
شان و شوکت سے چہرہ فرط خوشی سے گلنار ہو گیا سہراب نے قریب پہونچکر سلام کیا قدمون کو بوسہ دیا اور
عرض کیا کہ اے جد نامدار کیا حالت ہی مزاج کیسا ہی فرمایا کہ اے فرزند کیا بیان کرون جو اسوقت حالت میرے
دست و پا کی ہی کہ بالکل بیحس و بیحرکت ہین کچھ ایسا خون بھی نہین نکلا ہی کہ کہا جائے اسکے سبب سے یہ حالت
ہوئی ہی نہ ایسا زخمی ہوا ہون اس سے زیادہ زیادہ مجروح ہوا ہون مگر یہ حالت کبھی نہین ہوئی نہ معلوم کیا
سبب ہی یہ سننا تھا کہ سہراب نے اس خیال سے کہ شائد انپر کسی نے سحر نہ کیا ہو اس سے یہ حالت ہوئی ہو
لوح کو ایرج نامدار کے جسم سے مس کیا لوح کا مس ہونا تھا کہ وہ سب حالت برطرف ہو گئی طاقت اسیطور
سے عود کر آئی ہاتھ پاؤن مین حرکت پیدا ہوئی ایرج نے فرمایا کہ اے فرزند مین اچھا ہو گیا اب کوئی شکایت
نہین ہی یہ فرما کر زخم سر کو خوب مضبوط باندھکر کہا کہ اب تم بھی حملہ کرو اور مین بھی مگر کچھ سبب نہ معلوم ہوا کہ یہ سبب
تھا سہراب نے عرض کیا کہ حضور کسی ساحر نے سحر کیا تھا یہ اسی سبب سے حالت تھی فرمایا کہ ہان جب وہ
دیو مقابلہ کرنے آیا تھا اسکے آنے سے قبل یہ میری حالت ہو گئی تھی یہ تھے سچ کہا یہ فرما کر ایرج نے نعرہ
کیا نعرہ منم ایرج آفتاب منیر * کہ صاحبقرانم و آذرگیر * یہ نعرہ کر کے اور تلوار کو علم کر کے ابھی جو حملہ کیا

اب جو یہ دونون شیر بیشیۂ صاحبقرانی حملہ آور ہوے بھلا اب کیا کسی کی مجال تھی جو اونپر سکے یہ حالت تھی کہ جیسے گلہ گوسفندان مین شیر ببر آتا ہی ہر طرف کفار منتشر ہو جاتے تھے یہ دونون صاحب ایک دوسرے کی آواز کے خواستگار تھے جب ایرج نعرہ کرتے تھے تو سہراب ثانی صدا سنکے خوش ہو جاتے تھے اور حملہ کرتے تھے اور جب سہراب ثانی نعرہ کرکے حملہ کرتے تھے اور ایرج نامدار صدا سنکے خوش ہوتے تھے اور حملہ کرتے تھے یہ لوگ کفار کشی مین مصروف تھے کہ صحرا سے گرد اڑی اور دیو مینا رنگ ایک لاکھ دیو سے پیدا ہوا دونون لشکر کو ہم نبرد دیکھکر اور دریافت کرکے لشکر کفار سے لڑنے لگا کہ دونون لشکرون کے اہل لشکر و بادشاہون نے پہچان لیا تھا کہ یہ دیو مینا رنگ ہی مگر اژدر جادو نے اور دیو خروس نے ہرکارے روانہ کیے تھے کہ خبر تو لاؤ کہ کسکی کمک کو آیا ہی بس دونون طرف کے ہرکارے خبر لے کر حاضر ہوے دیو خروس کے ہرکارون نے عرض کیا کہ دیو مینا رنگ طلسم کشا کی کمک لشکر لیکر آیا ہی اور اژدر پریزاد سے اُسکے بھی ہرکارون نے یہی بیان کیا کہ طلسم کشا کی کمک کو دیو مینا رنگ آیا ہی ابھی یہ اچھی طور سے نہ پہونچنے پایا تھا کہ پھر گرد اڑی اور دیو پوتیمار مع اپنے وزیر عقاب پریزاد ایک لاکھ پریزاد اور دیو سے آکر پہونچا اور حال دریافت کرکے کفار سے لڑنے لگا ہرکارون نے دونون طرف کا حال دریافت کرکے خبر دی اور اژدر سے کہا کہ دیو پوتیمار پسر دیو زاغ برائے کمک طلسم کشا آیا ہی ان دونون کے آنے سے اسقدر لشکر طلسم کشا کو مہلت ملی کہ اُنھون نے اپنا دم راست کیا حواس بجا کیے ان دونون نے آتے ہی لشکر کفار کا ستھراؤ کر دیا کیونکہ یہ لشکر تازہ دم تھا یہ لڑ رہے تھے کہ پھر گرد اڑی دیو اسد پسر دیو خوک پیشانی مع ایک لاکھ اسی ہزار کے آکر پہونچا اور خبر دریافت کرکے لشکر کفار سے لڑنے لگا اسیطور سے ہرکارون نے حال دریافت کرکے اژدر و خروس سے بیان کیا کہ طلسم کشا کی کمک دیو اسد پسر دیو خوک پیشانی آیا ہی اتو اژدر پریزاد کے ہوش پریشان ہوے سارا زہر اُگلنا پیچ و تاؤ کھانا بھول گیا کہ اسقدر لشکر کثیر طلسم کشا کی کمک کو آگیا اُس لشکر قلیل نے تو حواس پریشان کر دیے تھے اور مار کر لشکر کا ستھراؤ کر دیا تھا نہ اب کہ جب لشکر تازہ دم آگیا اور بہت اب فتح ہونا دشوار ہی مگر یہ بھی اپنے لشکر کو جان دیدے کر لڑا رہا ہی لشکر کفار برابر حملے پر حملے کر رہا ہی اہل اسلام اُسکے حملون کو رد کرتے ہین اور کفار کشی مین مصروف ہین لشکر تازہ دم کے آنے سے اسقدر قوت حاصل ہوئی ہی کہ لشکر کفار کا ستھراؤ کر دیا ہی اسیطور سے سات شبانہ روز تک برابر جنگ مغلوبہ رہی نہ کوئی سویا نہ کسی نے کچھ کھایا نہ پیا برابر شمشیر زنی کرتے رہے سہراب ثانی اور ایرج نامدار و دیو دربان و دیو خروس و حسان پریزاد و طوغان پریزاد و دیو مینا رنگ و دیو اسد و عقاب پریزاد و دیگر سرداران نامدار کا یہ حال ہی کہ گھٹنون سے خون بہ رہا ہی قبضہ ہاتھون مین گھر بیٹھا ہی لختے خون کے زرہون پر جم گئے ہین آنکھون مین لال لال ڈورے شجاعت کے پڑے ہوے ہین خون کی چھینٹین تمام جسم پر پڑی ہوئی ہین ہر مرتبہ جوش شجاعت مین جھوم کر حملہ کرتے ہین کفار کے پیر اکھڑ جاتے ہین کوسون تک صحرا لاشون سے پٹا ہوا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ بجاے غلہ کے لاشین زمین سے پیدا ہوئی ہین سرون کے جا بجا انبار ہین کسی جا دار قمشاد و آرہ پشت ننگ پڑے ہوے اسقدر کثرت سے لاشین زمین پر پڑی ہین اور بسمل تڑپ رہے ہین یہ ثابت ہوتا ہی کہ خون بکثرت جو جاری ہوا ہی زمین اُسکے سبب سے بھٹ گئی ہی مردے نکل آئے ہین باشتیاق جنگ مین مردون نے اپنے کو زمین سے نکال کر خاک پر ڈالدیا ہی اُن سب کے تن بسمل اور گھائل جو خون مین غلطان ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ لالہ کا کھیت ہی ایسی جنگ مغلوبہ

ہوتی تھی کہ لاکھون کفار خاک پر غلطان خاک و خون مین پڑے تھے بسمل تڑپ رہے تھے بازار رستخیز گرم تھا
ملک الموت روحین قبض کرتے پھرتے تھے تشکم جسم کفار سے بھر گیا تھا مالک دوزخ لاؤ لاؤ کر رہا تھا پیر فلک
بھی چشمہ آفتاب کو لگائے ہوے تماشاے جنگ مین مصروف تھا ہر ایک بہادر کفار کشی مین ہمہ تن مصروف
تھا دریاے خون صحرا مین روان تھا سر مثل حبابون کے نظر آتے تھے کشتی حیات کفار طوفانی تھی جہاز زندگی
کفار طوفان موت مین آگیا تھا اُسی روز زمین سے خون نکلتا تھا اور آسمان سے برستا تھا تلوارین جو خون
مین آلودہ تھین اور بہادر جو ہاتھ بلند کرکے وار کرتے تھے اُنسے جو قطرے گرتے تھے اور اُنپر عکس آفتاب پڑتا
تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ذرہ ہاے یاقوت ہوا پر سے زمین پر گر رہے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ اسقدر کفار اُس
مقابلہ مین کام آئے کہ لاشون کے انبار ہوگئے اب یہ نوبت ہی کہ قدم اُنکے نہین ٹھہر سکتے ہین راہ فرار اپنی جو تلاش
کرتے ہین تو سواے گوشۂ کمان یا کوچہ زخم کے دوسری راہ نہین ملتی تھی بس یہ نوبت ہی اُس میدان مین کہ جو مرغ تیر آشیانہ
کمان سے اُڑکر چلا فوراً اُسکے پر قینچے ہوگئے یہ جانا بھی نصیب ہوا زاغ کمان چلاکر رہگیا راوی کہتا ہی کہ بہادرون کے
جسم پر گاہاے زخم کی بدھیان پڑی ہوئین تھین عروس برگ کے اعتناق مین نوشاہ بنی ہوئے تھے بجاے
عطر سہاگ کے خون لباس مین ملا ہوا تھا زرہون کے حلقون مین جو خون کے قطرے تھے وہ حلقہ یہ معلوم
ہوتے تھے کہ گویا چشمہاے معشوق میگون ہین کہ بسبب نشۂ شراب کے لال ہو رہی ہین کہانتک حال جنگ عرض
کیا جائے اسیطور سے سات شبانہ روز تلوار چلی لشکون کے پشتے لاشون کے انبار ہوگئے اب لشکر کفار کا یہ حال
ہی کہ رک رک کر مقابلہ کرتا ہی جی چھوٹ گئے ہین اب اہل اسلام نے چارون طرف سے کفار کو گھیر لیا اور
زیر تیغ بیدریغ رکھ لیا قتل کرنا شروع کیا اُسی عالم مین ایرج نامدار کفار کو قتل ہوے علمدار لشکر کے قریب
پہونچے اُسنے آرۂ پشت نہنگ کا وار کیا انھون نے خالی دیکر جو اپنا وار کیا یا تو تلوار سپر پر چکی تھی یا خود پر عین
دو بلغہ کو کاٹتی ہوئی سر پر آئی جھٹکا دیا کہ سر مین در آئی صراحی گردن سے گذر کر صندوق سینہ مین در آئی صدر و
شکم و کمر کی خبر لیتی ہوئی صاف مثل قطرہ کے باہر جسم سے نکلی اور زمین کو بوسہ دیا علمدار لشکر مرکر گرا ایرج
نے علم لشکر پر ہاتھ لگایا وہ بھی قلم ہوا اُس مقام پر تلوار چلی کفار جمع تیغ پر مثل پروانہ کے گر کر جلنے لگے اُدھر دیو
مینا رنگ نے جاتے ہی کوس رزمی کو قلم کیا نقارچی کو قتل کیا دیو دربان نے شہنا نواز کو شاہزادۂ سہراب
شمشیر زنی کرتا ہوا مرکب کو دبائے ہوئے طرف تخت اژدر پریزاد کے چلا جاتا ہی جہان پر جگر شمشیر زنی کی لاشون کے
انبار لگا دیے چونکہ یہان پر پیل تنون کا اور پہلوانان قوی دل و سرداران پر جگر کا مجمع تھا اور تخت شاہی بھی تھا
سب گرد تخت کھڑے ہوے تھے یہ خیال تھا کہ طلسم کشا یہان نہ آجائے بہت کفار کام آئے مگر یہ شیر بیشۂ شجاعت
اُن سبکو قتل کرکے قریب تخت پہونچا جیسے ہی اژدر پریزاد کی نگاہ طلسم کشا پر پڑی مکار جادو اپنے وزیر سے
کہا کہ حریف آگیا لینا جانے نہ پائے بقصد فاسد آتا ہی یہ کہنا تھا کہ مکار اژدر سحر پر سوار ہوکر شاہزادے کے
مقابل ہوا شاہزادے نے فرمایا کہ جادو رہو میرے روبرو سے ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا اُسنے جواب دیا کہ
اب مین کب زندہ تمکو رکھتا ہون یہ کہکر اپنا وار کیا نارنج سحر مارا شاہزادے پر اُس نارنج نے کچھ اثر نہ کیا شہزادے
نے برہم ہوکر اُسکو رد کیا اور اُسکے قریب پہونچے جب اُسنے دیکھا کہ حریف قریب آگیا تلوار کا وار کیا شاہزادے
نے خالی دیکر اُسکا بند دست پکڑکر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر اژدر سحر سے اُٹھا لیا اور مثل پھول کے گرد سر گردش
دیکر فرمایا کہ شناخت مین پروردگار عالم کی کیا کہتا ہی جو ابد یا کہ میری ہزار جانین ہر موے تن پر سامری و جمشید
کے نثار ہون یہ سننا تھا کہ شاہزادے کو غصہ آگیا اُسکو اِس زور سے اُسکے اژدر سحر پر مارا کہ وہ مع اژدر کے نقش
زمین ہوگیا ساری مکاری و فنون سازی بھول گیا نشان بھی باقی نہ رہا کہ جیسے یہ کبھی دنیا پر پیدا بھی ہوا تھا

یا نہین شاہزادے نے اُسکو اس آسانی سے اُٹھا لیا تھا کہ جیسے کوئی طفل صغیر کو اُٹھا لیتا ہی اور اسطور سے زمین پر مارا تھا کہ جیسے کوئی اُدنا شخص کو پھینک دیتا ہی کچھ معلوم بھی نہوا دیو خروس و دیو اسد عقب مین شاہزادے کے تمشیر زنی کرتے تھے اور حفاظت بھی کرتے جاتے تھے یہ حالت دیکھکر تعریف کرنے لگے شاہزادہ مکار کو قتل کرکے طرف اژدر پریزاد کے متوجہ ہوا اور جو سردار قریب تخت تھے اُنکو قتل کرکے قریب پہونچا اژدر نے دیکھا کہ طلسم کشا آگیا اور میرے اُسکے مقابلہ ہی بس تلوار سامنے رکھی ہوئی تھی جلدی اُٹھا کر وار کیا شاہزادے نے تھپکی دی تلوار پٹ پڑی بند دست پر ہاتھ ڈال دیا اور مڑوڑ کر کلائی تلوار چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر تخت پر سے اُٹھا لیا اور گرد سر چرخ دیا کہ تاج کہین موزے کہین اسلحہ سب کمر سے کھل کر گر پڑے کفار یہ حال دیکھکر کہ بادشاہ ہمارا گرفتار ہو گیا سب کفار سمٹ کر اُس مقام پر آکر لڑنے لگے یہان تلوار چلنے لگی شاہزادے نے اژدر پریزاد کو بائین ہاتھ پر بجائے سپر کے لیا اور دست راست سے تمشیر زنی کرنے لگے اُس مقام پر اسقدر کشت و خون ہوا کہ کثرت خون سے زمین پر کیچڑ ہو گئی اور خون بہ بہ کر ایک طرف کو روان ہوا بس اب جو کفار نے دیکھا کہ سوائے فرار کے قرار کا موقع نہین ہی اور یہی ہوا کہ ہزارون کے قدم اُٹھ گئے سیاہ گھوڑے کھا کر چلی جدھر جاتی ہی راہ فرار کی نہین پاتی ہی بس سب نے جھک مٹ کھا کر اور ایک مقام پر جم کر تلوار کی اور راہ پیدا کرکے شہر کیطرف کا رخ کیا اور فرار پر قرار لیا سچ کسی نے کہا ہی کہ تین چیزین بدون تین چیزون کے بیکار ہین ترکش بے تیر تکیہ بے فقیر لشکر بے میر بہت سچ کہا ہی کہا تک لشکر بے سردار مقابلہ کرے پہلے تو یہ شکست ہوئی کہ علم لشکر قلم ہوا علمدار لشکر مارا گیا نقارہ فوج بھی قلم ہوا اِدھر بادشاہ اسیر ہو گیا اب کیونکر میدان مین قیام کرین اور ثابت قدمی دکھائین بس فرار پر قرار لیا اہل اسلام اُنکے عقب مین اُنکو قتل کرتے ہوئے چلے پڑاؤ پر جاکر اُنھون نے قدرے دم لیا کہ وہان بھی یہ لوگ پہونچے اور قتل کرنا شروع کیا ایک آن واحد مین وہانسے بھی کفار بھاگے پڑاو اہل اسلام نے لوٹ لیا اور اُسکا تعاقب کیا شاہزادہ اُسیطور سے اژدر کو ہاتھ پر لیے ہوئے برابر تمشیر زنی کرتا چلا جاتا ہی ایک پہلو مین ایرج ہین دیو دینارنگ عقب مین دیو دربان و دیو اسد و دیو خروس و عقاب پریزاد و حسان پریزاد و طوطمان پریزاد و دیو غزال لڑتے چلے آتے ہین بس کفار جب وہ شہر پہونچے اُس مقام پر بھی کچھ دیر فروکش رہے اور تلوار کی مگر کیا ہوتا ہی مجبورانہ لڑتے ہوئے چلے جاتے ہین بس کفار داخل شہر ہوئے اُنکے عقب مین اہل اسلام ہین اب شہر و قلعہ مین ہر گلی و کوچہ مین تلوار چلنے لگی در و دیوار خون سے جھینٹون سے رنگین ہو گئے اہل شہر بھی قتل ہونے لگے غدر مچگیا بھاگڑ پڑ گئی غل مچگیا کہ طلسم کشا شہر مین داخل ہو گیا قتل عام کا حکم دیدیا ہی اہل شہر قتل ہو رہے ہین جو کہ بزدل تھے اُنھون نے دروازے بند کر لیے جو کہ ذرا بہادر تھے تلوارین لے لیکر مکانون سے باہر آئے لڑنے لگے نالیون سے شہر کی اسطور سے خون روان تھا کہ جیسے کثرت بارش مین پانی روان ہوتا ہی نہین پہر یہان بھی تلوار چلی ہزارون اہل شہر قتل ہوئے آخر کو اہل شہر نے عاجز ہو کر دوہائی دی کہ طلسم کشا کی دوہائی ہی اب ہمکو امان ملے ہم اہل شہر ہین ہمنے اپنے کردار کی سزا پائی فرمایا کہ امان بشرط ایمان سب نے جواب دیا کہ ہمنے آپکا دین قبول کیا باطل پرستی ترک کی یہ جو سب نے کہا اور امان طلب کی بس شاہزادے و ملک ایرج نے ہاتھ روک لیا اُنکا ہاتھ کار و کنا تھا کہ سب نے ہاتھ روک لیا قتل و غارت سے اہل شہر و کفار نے نجات پائی بس اُسوقت کل سردار لشکر کفار حاضر خدمت ہوئے رکاب سعادت کو بوسہ دیا امیران شہر نے حاضر ہو کر شرف ملازمت حاصل کیا شاہزادہ دار العمارۂ شاہی مین تشریف لایا اُسوقت اژدر پریزاد کو دیو دربان کے حوالہ کیا اور فرمایا کہ اسکو اپنی قید مین رکھو کل اسکا دربار کیا جائیگا اور دیو دینارنگ کو حکم دیا کہ تم تمام شہر کا بندوبست کرو تمام بتکدہ وغیرہ منہدم کراؤ ہر امیر شہر و رئیس شہر کے مکان پر پہرہ چوکی

کرو اور محلات شاہی پر اور شہر سے لاشین اہل اسلام کی اُٹھوا کر دفن کراؤ اور کفار کی لاشون کو صحرا
مین ڈلوادو اور شہر کو خون وغیرہ کے آلایش سے صاف و پاک کرو اور منادی کرادو کہ تم سب کو
اس شرط سے امان ملی ہو کہ دین اسلام قبول کرنا ہوگا کوئی آج سے ابلیس پرستی یا سامری پرستی
نہ کرے ورنہ عتاب شاہی مین گرفتار ہوگا اور کل لشکر کفار کو جو کہ مجروح ہین اور جو کہ غیر مجروح ہین سب کو
اُنکے افسرون کی سپردگی مین دو اور اُنپر پہرہ چوکی اپنے لشکر کا مقرر کرو اور خوب شہر کا بندوبست کرنا
تاکہ غدر نہونے پائے ورنہ تمکو عدم تعمیل حکم کی سزا دیجائیگی یہ حکم دے کر شاہزادہ مع ایرج نامدار و
دیگر سردارون کے بیرون شہر آیا یہان دربان نے اژدر پریزاد کو غل وزنجیر مین اسیر کیا اور
پہرہ وغیرہ مقرر کیا دیو مینا رنگ نے ہر مکان اور ہر محل شاہی و اہل شہر پر پہرہ چوکی مقرر کیا کل لشکر
کفار کو ایک مقام پر جمع کرکے اپنے لشکر کی حراست مین کیا شہر کو لاشون اور خون سے صاف و
پاک کیا کل کام بموجب حکم کے بجا لایا منادی سے شہر مین ندا کرادی تمکدے منہدم کرائے سب علاج
کا بندوبست کر لیا یہان بیرون شہر سرداران لشکر نے یہ بندوبست کر لیا تھا کہ اُس مقام پر
کہ جہان لشکر اُترا ہوا تھا سب خیمے و بارگاہین اُکھڑوا کر اُس مقام پر برپا کی تھین کہ جہان اژدر
پریزاد کا لشکر فروکش تھا اور اُس مقام پر لشکر کا پڑاؤ بھی تھا اور کفار و اہل اسلام نے کشتون کا
شمار بھی کر لیا تھا اور کفار کو ایک صحرا مین دور ڈلوا دیا اور اہل اسلام کو دفن کروا دیا اور مجروحان
لشکر کو شفاخانہ مین روانہ کر دیا اُنکے ٹانکے وغیرہ لگائے گئے علاج ہونے لگا یہ سب بندوبست تو
کر چکے تھے کہ شاہزادۂ سہراب ثانی تشریف لائے داخل بارگاہ ہوے سب سردار حاضر ہوے
شاہزادۂ عالی شان نے لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا سب نے اپنے اپنے بستر پر آکر کمر کھولی سات
شبانہ روز کے جاگے ہوے تھے اور تھکے ہوے تھے بھوکے اور پیاسے تھے کہ سات دن تک نہ
کچھ کھایا تھا نہ پیا تھا سب نے کھانے کھائے اور بسترون پر آرام کیا یہان بارگاہ مین شاہزادے
نے سردارون سے دریافت کیا کہ کچھ ثابت ہوا کہ کسقدر کفار واصل جہنم ہوے اور کس قدر
اہل اسلام درجۂ شہادت پر فائز ہوے اُنھون نے عرض کیا کہ شمار جو کیا گیا تو اسی ہزار
اہل اسلام شہید ہوئے ہمنے اُن سب مقتولون کو دفن کرادیا اور بیس ہزار مجروح ہوے تھے اُنکو شفاخانہ
مین روانہ کر دیا ہی اور لشکر کفار کے آدمی دو لاکھ بیس ہزار قتل ہوے اور زخمیون کا حساب
نہین ہی کہ نہ معلوم کسقدر مجروح ہوے اور بموجب حکم آپ کے کفار کی لاشین صحرا مین پھکوا
دی ہین یہ سنکے شاہزادے نے اُن سب کی کارپردازی کی بہت تعریف کی اور بارگاہ سے
اُٹھکر خیمۂ خاص مین آئے خاصہ نوش فرما کر آرام کیا پوشاک وغیرہ بھی بدل چکے تھے وہ شب
بسر ہوئی صبح کو سب خواب راحت سے بیدار ہوے اور پوشاک درباری پہن کر حاضر ہوے
شاہزادہ و ایرج نامدار بعد الفراغ نماز سحر لباس سے آراستہ و پیراستہ ہوکر برآمد ہوے
سب کا مجرا و سلام ہوا بس سوار ہوکر اور سب سردارون کو ہمراہ لے کر طرف شہر کے روانہ ہوے
داخل شہر ہوے دیکھا کہ تمام شہر آلایش خون وغیرہ سے پاک و صاف ہی تمکدے منہدم پڑے
ہین ہر مقام پر پہرہ چوکی ہی شاہزادہ شہر کی سیر کرتا ہوا دربار مین آیا دنگل شوکت پر متمکن ہوا یہان
دیو مینا رنگ نے دربار بھی آراستہ کر رکھا تھا بس شاہزادے نے دربار کو طریقہ سے آراستہ پایا
سب سردار علے قدر مراتب اپنے اپنے مقام پر متمکن ہوے تخت پر غاشیہ پڑا ہی ایک سمت کو حسام بن یزداد

وطوغان پریزاد وعقاب پریزاد اور دیگر پریزاد ایک طرف دیو اسد و دیو خروس و دیو غزال و دیو کاکال و دیو ہلاک و دیگر دیو و سردار بیٹھے ایک دنگل شوکت پر ایرج نامدار جلوہ فرما ہوے ایک پرشہزادہ سہراب ثانی دیو عینارنگ نے آکر مجرا کیا شاہزادے نے بہت تعریف فرمائی اور دنگل مرحمت کیا کہ دیو دربان حاضر ہوا مجرا بجالایا شاہزادے نے فرمایا کہ اژدر پریزاد و دیگر اسیرون کو بہت جلد حاضر کرو اور کل سرداران کفار کو بس اسیوقت دیو دربان کل سردارون و اسیرون و اژدر پریزاد کو لیکر حاضر ہوا شاہزادے نے علے قدر مراتب ہر ایک کی عزت کی اور روبرو بٹھایا اژدر کو کرسی مرحمت کی اژدر نے کل دربار کو آراستہ پایا ایسا دربار تو اسکے زمانہ مین کبھی نہ تھا جو اسوقت شان و شوکت ہو بس اژدر نے اور دیگر اسیرون و سردارون نے حالت دربار دیکھکر بہت حیرت کی اور شاہزادے کی خلق و مروت کی اپنے دلمین بہت تعریف کی بس شاہزادے نے اژدر پریزاد سے فرمایا کہ ای اژدر پریزاد اب تم دین اسلام کے قبول کرنے اور میری اطاعت کرنے کے باب مین کیا کہتے ہو بہت جلد بیان کرو اگر دین اسلام نہ قبول کروگے میرے ہاتھ سے مارے جاؤگے بس جان لو کہ خدا وحدہ لاشریک ہی اسکا کوئی شریک نہین ہی وہ سب کا خالق ہی اسنے سبکو پیدا کیا ہی کیا شیطان کنیا ستا مری کیا جمشید یہ سب اسکے بندے ہین انھون نے بیکار دعوی خدائی کیا اور ہزارون بندون کو گمراہ کیا اسکا حال انکو روز قیامت معلوم ہوگا اور اب بھی انکے جسم آتش دوزخ مین جلتے ہونگے اور شیطان جسکو تم اپنا خدا کہتے ہو یہ قوم اجنہ سے تھا جبکہ اجنہ دنیا پر حاکم تھے اور انھون نے کفر و عناد پر کمر کسی تو خداوند کریم نے ملائکہ آسمان کو زمین پر نازل فرمایا انھون نے اجنہ کو آکر قتل و غارت کیا اور کچھ کو جو کہ باقی رہے اسیر کرکے لیگئے انمین یہ شیطان بھی تھا بس اسنے بالاے آسمان پرورش پائی اور اسقدر اسنے اطاعت و ریاضت کی کہ یہ بھی ملائکان مقرب سے ہوگیا عزازیل اسکو درگاہ باری سے خطاب ملا بس خداوند کریم نے حضرت آدم کو خلق فرمایا سب فرشتون کو انکی اطاعت اور سجدہ کرنیکا حکم فرمایا سب حکم باری بجالائے مگر اس شیطان نے سجدہ نہ کیا اور عذر کیا کہ مین آتشی اور یہ خاکی مین کیونکر سجدہ کرون بس اسپر عتاب آئی نازل ہوا اور معتوب درگاہ ہوا بس جب سے یہ معتوب بارگاہ احدی ہوا اسنے بعض بندون کو خدا کے گمراہ کرکے بت پرستی کرائی بعض کو آتش پرستی کیطرف راغب کیا اسکا بہت بڑا قصہ ہی بعض سے اپنی پرستش کرائی کہانتک بیان کیا جائے خلاصہ یہ کہ یہ سب دین باطل ہین سواے خداوند کریم کے کوئی دوسرا خدا نہین ہی بس یہ فرماکر چند کلمے وحدانیت خدا مین اور چند کلمہ مذمت ادیان باطلہ مین زبان سے فرمائے کہ سب کفار و اسیران کفار و اژدر پریزاد نے یہ کلمہ سنکے سر جھکا لیے اور کچھ رد نہ کرسکے اور اژدر پریزاد متحیر ہونے لگا کہ کیا جواب دون اور کیونکر اپنے دین کو ثابت کردون طلسم کشا نے تو ایسی تقریر کی کہ جسکا رد ہونا غیر ممکن ہی سواے اطاعت و ترک مذہب کے راوی نے کہا ہی کہ یہ اژدر پریزاد کل سردار و کل لشکر و اہل شہر سب خدا پرست ہین کیونکہ اژدر کے بزرگ ہمیشہ سے اس ملک اژدریہ کے اور قلعہ طلسم و کل طلسم کے حاکم رہے اور خدا پرست رہے اژدر پریزاد اپنی ذات سے کافر ہوگیا تھا اور یہی امر بانیان طلسم نے بربادی طلسم کے بارے مین بیان کیا تھا بلکہ تحریر کردیا تھا کہ جس زمانہ مین بادشاہ طلسم کفر اختیار کریگا اور اہل طلسم کے دو فرقہ ہونگے ایک کافر اور ایک مسلمان اسی زمانہ مین عمر طلسم تمام ہوگی اور طلسم کشا آکر طلسم کو فتح کریگا بس یہ وہی زمانہ تھا کہ اژدر بہکانے سے اپنے وزیر کے کافر ہوگیا اور اسنے چاہا کہ کل اہل طلسم کیا دین اختیار کرین بعضون نے اسکی پیروی کی اور بعض نے انحراف کیا بس اہل طلسم کے دو فرقے تھے کچھ مرحلون کے حامی خدا پرست اور کچھ کافر جو کافر تھے وہ طلسم کشا و اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوے جو کہ کبھی مسلمان ہوے تھے اور جو مسلمان تھے انھون نے اطاعت

ئی اور جو کہ کافر تھے مگر پند و نصیحت سے ایمان لانے والے تھے وہ زندہ بچے پس جب شاہزادے نے اس طور سے تقریر کی اور کسی کو کچھ جواب زبان پر نہ آیا سوائے خاموشی کے ہر ایک نے اپنے دل مین خیال کیا کہ طلسم کشا بہت درست فرماتے ہین کہ سب دین باطل ہین دین اسلام حق ہی پس دین اسلام اختیار کرنا زیبا ہی اور ہم پہلے ہی سے مسلمان تھے اور ہمارے بزرگ سب مسلمان تھے اس مکار جادو کے بہکانے سے ہم سب نے گمراہی اختیار کی وہ اپنی برائی کو بھولنا جس کسی کی موت ہاتھ سے طلسم کشا کے تھی وہ قبل ہوا ہر ایک کے طریقہ دل سے رنگ کفر سراب ثانی کی آب تقریر نے دھو دیا پس ہر ایک نے قصد کیا کہ خواہ بادشاہ مسلمان ہو خواہ نہ ہو ہم ضرور دین اسلام قبول کر کے اپنے آبائی طریقہ کو اختیار کرینگے مگر اس خیال سے ہر ایک خاموش رہا کہ دیکھین بادشاہ کیا جواب دیتا ہی ادھر ازدر پیر نژاد نے بھی غور و فکر کی اور خیال کیا تو سوائے دین اسلام کے اور سب ادیان کو باطل و مصنوع پایا اور خیال جو کیا تو بہت پشیمان ہوا کہ تو نے بہت بری حرکت کی کہ اپنے آبائی دین کو جو ہزارون برس سے چلا آتا تھا اور کوئی بزرگ تیرا کافر نہ تھا تو نے کافر ہو کر برباد کیا اور مکار کے کہنے پر عمل کر کے اپنے مین سے اس شرف کو دور کیا کہ اسکے بزرگ سب خدا پرست رہے اور ہر ایک انکی تعریف کرتا ہی اور تیری مذمت مکار کے کہنے پر لگ کر اپنے کو قابل نار کیا بڑا دھوکا کھایا خیر ابھی کچھ نہین گیا ہی تو بہ کر لینا جو طلسم کشا کہتا ہی وہ بہت درست اور سچا ہی بس ای دل تو کس گمراہی مین ہی اسوقت بدین ابلیس نے تیری کمک نہ کی اگر خدا تھا نہ سامری و جمشید نے مکار کی مدد کی وہ کس خرابی سے طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہوا اور تو گرفتار ہوا یہ کیسے خدا تھے بس اسی بات سے ثابت ہی کہ دین اسلام برحق ہی اور سب باطل ہین پس یہ جو دل مین سمایا اور کچھ روز قیامت کا خیال آیا ایسا خوف طاری ہوا کہ بند بند کانپنے لگا آنکھون سے آنسو جاری ہوئے ایسی شرم و حیا طاری ہوئی کہ نظر کا اٹھانا اور سب سے آنکھین چار کرنا ناگوار ہوا یہ خیال کیا کہ بہت سے سردار اور حاکم ہر جا جات ایسے اس دربار مین ہین کہ جو کہ میرے بزرگون کے حال سے واقف ہین اور بہت سے ایسے ہین کہ جو کہ مسلمان رہے ہین اور مین ان سب پر حاکم تھا اسوقت اس حالت سے بیٹھا ہون اور وہ عزت سے ہین پس یہ میری گمراہی کی سزا ہی وہ مجکو دیکھ دیکھکر عبرت کرتے ہونگے کہ ہم ایک زمانہ مین اسکے محکوم تھے اور یہ ہم پر حاکم تھا یہ اسوقت اسکی کیا حالت ہی اسکے سب بزرگ خدا پرست رہے یہ کیا ہوا کہ یہ کافر ہو گیا مین کیونکر ان سے آنکھ چار کرون یہ خیال کر رہا ہی اور خاموش ہی کہ شاہزادے نے بعد کچھ دیر کے فرمایا کہ ای ازدر پیر نژاد تو نے کچھ میری تقریر کا جواب ندیا آخر تمکو کیا منظور ہی جو منظور ہو بلا خوف و خطر بیان کرو یہ جو شاہزادے نے فرمایا تو ازدر نے ناچار ہو کر سر اٹھایا اور فلک کیطرف دیکھا اور سب حاضرین دربار کی طرف اور آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو ٹپک پڑے شاہزادے نے جو یہ کیفیت دیکھی فرمایا کہ ای ازدر پیر نژاد یہ تمھاری کیا حالت ہی کچھ بیان کرو اور شاہزادے کو اسکے حال پر رحم آگیا دیو دربان سے فرمایا کہ ازدر کے جسم پر سے قید کو دور کرو اور سب اسیرون کو بھی رہا کرو یہ حکم دینا تھا کہ دیو دربان نے ازدر پیر نژاد اور کل اسیرون کو رہا کر دیا یہ جو خلق و مروت ازدر نے دیکھی دوڑ کر قدمون کو بوسہ دیا اور رونے لگا ادھر اور جو سب رہا ہوئے اپنے اپنے مقام پر سے اٹھ اٹھکر دوڑے اور شاہزادے کے قدم چومے اور دست بستہ کھڑے ہوئے شاہزادے نے ازدر پیر نژاد سے فرمایا کہ کچھ بیان تو کرو کہ سبب گریہ کیا ہی تب ازدر نے بیان کیا کہ آپنے جو وحدانیت خدا کو بیان فرمایا اور روز

قیامت کو یاد دلایا اور سب مذہبون کی مذمت فرمائی مین نے جو خیال کیا تو آپکا قول صادق پایا پس اپنی حالت پر روتا ہون کہ یہ تو نے کیا کیا تیرے خاندان مین کوئی کافر نہ ہوا تو کیون کافر ہوا تو بڑا بد نصیب ہی اور یہ خیال ہوا کہ سب حاضرین دربار جو کہ میرے خاندان کے حال سے واقف ہین اور یہ سب کسی زمانہ مین ملازم اور میرے ماتحت تھے اور میرے حکم کو مانتے تھے یا آج مین اُنکے روبرو اس حالت سے ہون یہ سب میری گمراہی اور سرکشی کا انجام ہی یہ لوگ کہا اپنے دل مین کہتے ہونگے کہ ایسے عالی خاندان نے یہ کیا طریقہ ایک مکار کے بہکانے سے اختیار کیا کہ جسکے سبب سے یہ ذلت ہوئی پس اس سبب سے میری یہ حالت ہوئی بس لائق نہین ہون کہ کسیکو منہ دکھا سکون پس مین نے بت کی الیس پرستی اور سامری پرستی پر اور اپنا آبائی طریقہ اختیار کیا مگر مجکو یہ اجازت مرحمت ہو کہ مین کسی طرف فقیر ہو کر نکل جاؤن اور یہ اپنا کالا منہ کسی کو نہ دکھاؤن جو کہ کسی قابل نہین ہی اور یہ شعر میرے اوپر صادق ہی واقعی صحبت بد کا ضرور اثر ہوتا ہی اور صحبت نیک کا بھی جیسا کہ شاعر نے کہا ہی شعر

پسر نوح باندان بہ نشست	خاندان نبوتش گم شد
سگ اصحاب کہف روزی چند	پسی وہ جو فخر و افتخار کا مقام تھا کہ زمانہ حضرت سلیمان سے

آج تک میرے بزرگ خدا پرست رہے کوئی کافر نہ ہوا وہ میری اس گمراہی سے میرے خاندان سے جاتا رہا افسوس اب بسر کیونکر کرینگے پس یہی بہتر ہی کہ مین اپنا کالا منہ کرکے کسی طرف نکل جاؤن تاکہ مثل ہلال عید کے انگشت نما نہون شاہزادے و ایرج نامدار نے یہ سماعت فرما کر فرمایا کہ ای اژدر پسر برادر ہم تمسے بہت خوش ہوئے اور ہم تمکو ایسا نہین جانتے تھے کہ تم ایسے غیرت مند ہو پس یہ تقدیری امور ہین کوئی مقام رنج و افسوس نہین ہی تمھارا خود ہی قول ہی کہ صحبت بد کا یہ اثر تھا پس اب تمنے پھر اصلی دین کی طرف رغبت کی اور اپنے آبائی طریقہ کو اختیار کر لیا کوئی تمکو انگشت نما نہ کریگا بلکہ یہی کہینگے کہ ایک شیطان کے بہکانے سے اژدر پسر برادر نے ایسی گمراہی اختیار کی تھی آخر کو اپنے طریقے پر آگئے سزا

اژدر پسر برادر نے یہ کہا سچ ایسا امر ہی کہ اسمین انبیا نے دھوکا کھایا ہی خیال تو کرو کہ حضرت آدم نے کیسا دھوکا کھایا اور ترک اولیٰ ہوا کہ جسکے سبب سے وہ بہشت سے نکالے گئے پس ہماری تمھاری کیا اصل ہی کوئی رنج و الم نہین ہی پس اس خیال کو دل سے دور کرو کہ فقیری کرون یہ خیال تمھارا بالکل بیکار ہی آپنے ملک مین حکومت کرو یہ تاج و تخت تمکو مبارک ہو اور یہ سب تمھاری اسی طور سے فرمانبرداری اور اطاعت کرینگے کہ جس طور سے کرتے تھے کوئی تمسے سرکشی نہ کریگا تم اطمینان رکھو یہ جو شاہزادے نے اژدر سے فرمایا اژدر نے جواب دیا کہ جو کچھ آپنے فرمایا بہت درست و بجا ہی مگر میری ہمت گوارا نہین کرتی ہی کہ مجسے ایسی خطا سرزد ہوا اور تمھارے اوپر حکومت کرون ایسی ذلت اٹھا کر شاہزادے نے فرمایا کہ ای اژدر پسر برادر بس جو ہم کہتے ہین اسپر عمل کرو یہ جو شاہزادے نے فرمایا اژدر پسر برادر نے سر جھکا کر عرض کیا کہ مرضی ہوے از ہمہ اولے مجکو حکم سرکار سے کوئی عذر و انکار نہین ہی پس شاہزادے نے فرمایا کہ جاؤ تخت پر بیٹھو اژدر نے عرض کیا کہ یہ تاج اور تخت آپکو زیبندہ ہے فرمایا کہ ہم لوگ تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہی تمھارا تخت و تاج تمکو مبارک رہے پھر فرما کر اور ہاتھ پکڑ کر تخت پر بٹھایا تاج سر پر رکھا اور سب سے کہا کہ نذرین دو سب نے اٹھ اٹھکر نذرین پیش کین پس سب سرداران کو اژدر پسر برادر نے علے قدر مراتب جگہ مرحمت فرمائی اور حکم دیا کہ منادی ندا کردے شہر مین کہ اہل شہر آگاہ ہون کہ تمھارے بادشاہ نے پھر اپنا دین آبائی اختیار کیا پس سب اپنا دین قدیم اختیار کرین ورنہ مغضوب سرکار

ہونگے اور کل لشکر سے پس منادی نے ندا کی اُسی دن کل اہل شہر نے اور کل اہل لشکر نے باطل
پرستی ترک کی اور دین اسلام قبول کیا مسجدین تعمیر ہونے لگین اذان کی صدا بلند ہوئی نقارخانون
مین سلامی کی نوبتین بجنے لگین تو بین فیر ہونے لگین راوی نے بیان کیا ہی کہ ازدر پریزاد و
کل سردار و کل اہل لشکر از سر صدق مسلمان ہوے اُس طلسم مین کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ وہان
کافر ہو ایسا سہراب ثانی نے ضلالت کفر کو اب تیغ اسلام سے پاک وصاف کیا جب سب اپنے
اپنے مقام پر بیٹھ چکے اور دربار آراستہ ہو چکا شاہزادے نے سب اہل دربار سے کہا کہ تم لوگ بھی
آگاہ و خبردار رہو کہ جس طور سے تم لوگ ماتحت ازدر پریزاد کے مثل زمانۂ سابق کے ہو دیکھو کسی
قسم کی سرکشی نہ کرنا نہ اطاعت مین سرتابی کرنا یہ تمہارا آقا سی طور سے حاکم و مالک ہی ورنہ مین اگر سنونگا
تو صدمہ مجکو ہوگا اور مین ضرور اُس شخص کو سزا دونگا یہ خیال رہے کہ جسنے ازدر کے ساتھ سرکشی کی میرے
ساتھ کی یہ جو شاہزادے نے کہا پس سب مرحلون کے حاکمون اور سب اہل دربار نے عرض کیا کہ
ہماری کیا مجال ہی جو ہم حکم سرکار کے خلاف عمل کرین پس جس طور سے ہم بادشاہ کے ماتحت تھے اُسی
طور سے اب بھی ہین اور رہینگے شاہزادے نے فرمایا کہ شاباش مرحبا یہ فرما کر شاہزادے نے ازدر پریزاد
سے کہا کہ ای ازدر پریزاد جلد قیدیان طلسم کو طلب کرو کہ وہ بیچارے ایک زمانے سے قید ہین معلوم
اُنکی کیا حالت ہی تا کہ مین اُنکو رہا کرون یہ حکم دینا تھا کہ ازدر نے اُسیوقت حکم دیا ایک پریزاد کو کہ
تو اسیوقت داروغہ زندان بلقیس پریزاد کے پاس جا اور کہنا کہ طلسم کشا اور بادشاہ کا حکم ہی کہ بہت
جلد قیدیان طلسم کو لیکر حاضر ہو کوئی قیدی باقی نہ رہے پس وہ پریزاد فوراً روانہ ہوا یہان بلقیس پریزاد
اپنے مقام پر بیٹھا ہوا اپنے یارون سے کہہ رہا تھا اُسکو سب حال کی خبر تھی کہ جو کچھ یہان واقعہ گذرتا
تھا ابتدا سے آخر تک پس وہ کہہ رہا تھا کہ کیا سبب ہی کہ ابھی تک میری طلبی نہین ہوئی گیا وجہ ہے
طلسم کشا ضرور قیدیان طلسم کو طلب فرمائیگا بلقیس پریزاد قبل سے مسلمان تھا مگر کیا کرے طریقہ
طلسم سے ناچار تھا اور اپنے کو اُسنے پوشیدہ کیا تھا کہ مین مسلمان ہون بلکہ یہ ظاہر کیا تھا کہ یہ بھی کافر
ہی اُسکے دوست کہہ رہے تھے کہ کیا جب تک کوئی تمہارے طلب کرنے کو نہ آئیگا تم اُسوقت تک
نہ جاؤگے اُسنے جواب دیا کہ نہین مین اب سامان جانے کا کرتا ہون یہ کہہ رہا تھا کہ وہ پریزاد آکر
پہونچا حکم سے بادشاہ طلسم کشا کے آگاہ کیا پس اُسوقت بلقیس پریزاد اُٹھکر طرف زندانخانے کے
مع اپنے ملازمون کے روانہ ہوا یہان زندان خانہ مین سب مایوس اپنی رہائی سے بیٹھے ہوے تھے
ان لوگون کو خبر بھی نہ تھی کہ وہان شہر و طلسم مین کیا گذر رہی ہی اب ان سب کو یقین تھا کہ اب بہ عمر
رہائی غیر ممکن ہی اور ہر ایک رستم ثانی و شہریار یکالیر قاربیٹھے ہوئے تھے شہریار اپنی حالت بیان کر رہے
تھے کہ بھائی صاحب مین نے جب شکار پر خبر پائی کہ مخمور فیل پیکر قلعہ قمر بخش پر لشکر کشی کر کے
آیا ہی مین فوراً وہان سے قلعہ پر آیا اور مخمور کو قتل کر کے سبکو بچایا پس شہریار نے اپنا آنا اور
مقابلہ کرنا لوہر کا لشکر لیکر آنا اور حال ظاہر ہونا کہ آپ فقیر ہو کر اُس غصہ مین نکلے
ہین اپنا سب کو اُس مقام پر مقیم کر کے اور خود فقیر ہو کر نکلنا اپنے بعد سیاہ ثانی کا فقیر ہو کر نکلنا اور زرین حصار
پہونچنا زرنگار شاہ و خورشید تاج گیر کو زیر کر کے اسد ثانی کو رہا کرنا اور اسد سے سب حال
صاحبقران ثانی کا معلوم ہونا اور اہل شہر زرین حصار و رزدمان تاجدار کی خاطر و مدارت
کرنا اپنا اُس تکیہ پر آکر بیٹھنا اور دیو کا اٹھا کر بالای ہوا روانہ ہونا اور اپنا اور دیو کا قید ساحرہ مین مبتلا

ہونا سیارہ ثانی کا عیاری کرکے پردہ قاف مین آنا اور دیو کو قتل کرکے ادھر کو آنا اور عیاری
کرکے اُس ساحرہ کو قتل کرنا اپنا رہا ہونا اپنا اور سیارہ ثانی کا ظرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ ہونا
وہان دیو ہامان کا قلعہ پر یورش کرنا سہراب ثانی کا اُسکو اگر ٹوکنا اُسکے ہاتھ سے مجروح ہونا
اپنا عین وقت پر پہونچنا دیو ہامان سے مقابلہ کرنا اُسکو زیر کرنا اُسکا کرسے مسلمان ہونا اپنا ہمراہ
اخضر پریزاد کے داخل شہر ہونا اور اخضر کا بخاطر پیش آنا اپنا سہراب کو فنون سپہ گری تعلیم کرنا اور
بند صاحبقرانی بھی بتایا دیو ہامان کا رشکار کے بہانے سے سرحد طلسم پر لانا اور دھوکے سے اسیر
طلسم کرانا اور اپنا اسیر ہوکر بادشاہ طلسم کے پاس جانا اُسکا حکم قید دینا سب بیان کیا رستم ثانی نے اپنی
کل حالت ابتدا سے انتہا تک بیان کی شہریار اخضر پریزاد سے سن چکے تھے یہان بھی سنی پس
رستم ثانی نے اپنی حالت بیان کرکے کہا کہ ای برادر اب رہائی کی امید نہین ہی کیونکہ کون ایسا ہی کہ
اس طلسم کو فتح کریگا اور ہمکو رہا کریگا سہراب سے یہ امید تھی وہ ابھی بچہ ہی ہان جب جوان ہوگا
اُسوقت شاید اُسکو خیال آئے اور وہ طلسم اگر فتح کرے ای برادر مین نے تو اُسکو اچھی طور سے دیکھا
نہین اُسوقت دیکھا کہ جب اسیر طلسم ہو چکا ہون وہ اُس زمانے مین بہت کم سن تھا ماشاء اللہ ابتو جوان ہوا
ہوگا شہریار نے جواب دیا کہ جب مین آیا تھا تو وہ ماشاء اللہ ایسا تھا کہ مین نے اُسکو فنون سپہ گری
تعلیم کیے رستم ثانی نے جواب دیا کہ مین نے اسی خیال سے کہا کہ ای برادر اگر وہ آیا بھی کچھ زمانے کے
بعد اور اُسنے طلسم فتح بھی کیا تو ہمکو کیا ہم اس عرصہ مین یہ قید کی مصیبت اٹھاتے اٹھاتے مرجائینگے
کہان تک تکلیف کی برداشت کرینگے شہریار نے جواب دیا کہ یہ جو کچھ اپنے ارشاد کیا بہت درست ہی مگر
بخداوند کریم کی ذات سے امید نیکی کی رکھنا ضرور ہی شاید وہ کوئی صورت غیب سے پیدا کردے رستم
ثانی نے جواب دیا کہ یہ امر ضرور ہی یہ دونون صاحب باہم باتین کر رہے تھے کہ یکایک در زندان
کشادہ ہوا اور داروغہ زندان اندر آیا رستم ثانی نے اُسکو دیکھکر شہریار سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ
کوئی حکم تازہ ہم محبوسان بلا کی نسبت بادشاہ کا صادر ہوا ہی جو داروغہ زندان اندر آیا ہی ہر ایک قیدی
داروغہ زندان کو دیکھکر حیران ہوا اب کیا منحصر ہی اُدھر داروغہ زندان نے پکار کر کہا کہ ای اسیران طلسم
خوش ہو کہ تمھارے نصیب جاگ گئے اس قید بلا سے رہا ہونے کی صورت خداوند کریم نے نکالی
چلو تم سب کو طلسم کشا نے اور بادشاہ طلسم نے کیا طلب کیا ہی ضرور رہا ہوگے طلسم کشا طلسم مین
تشریف لایا تمام طلسم کو درہم برہم کیا بادشاہ طلسم کو اسیر کرلیا شہر پر قبضہ کرلیا جب بادشاہ نے
اُسکا دین قبول کیا پھر اُسکو حکومت مملکت عنایت کی اب تم سب کی طلبی ہوئی ہی یہ سننا تھا کہ سب قیدی خوش ہوئے
مگر شہریار و رستم ثانی کو کچھ خوشی ہوئی مگر صدمہ بھی ہوا اور کہا نہ معلوم طلسم کس نے فتح کیا نہ معلوم بدرعایت عقل
تو فتح کیا شاید اُس ساحرہ کو قتل کرکے یہ کام کیا ہو جسکے ہمراہ اُس دن زندان خانہ مین آئے
تھے شہریار نے جواب دیا کہ یہ بات نہین ہی یہ کسی دوسرے نے فتح کیا ہی ایسا نہو کہ کسی دوسرے
نے فتح کیا ہو کہ اُسکا احسان ہم پر ہو اور ہم اُسکے رہا کیے ہوئے مشہور ہون رستم ثانی نے
کہا جو کچھ ہوگا ظاہر ہوجائیگا یہان تو یہ باتین باہم ہو رہین ہین اُدھر داروغہ زندان نے سب
قیدیون کی زنجیرون کے سرے پکڑے اور اُنکے بھی زنجیرون کے سرے ہاتھ مین لیکر زندان خانہ سے
باہر آیا یہ سب لوگ طوق و سلاسل مین گرفتار تھے ایک مدت کے بعد روشنی دیکھنا نصیب ہوئی ورنہ
سوائے تاریکی کے اور کیا تھا داروغہ زندان اِن سب کو ارابون پر ڈال کر در دولت پر حاضر ہوا

اور پہلے خود دربار مین گیا طلسم کشا اور ایرج نامدار اوار در پر نزاد کو جھککر مجرا کیا اور دست طلسم کشا پر
بوسہ دیا کہ بادشاہ نے فرمایا لائے قیدیان طلسم کو اُسنے عرض کیا کہ سب بیرون دربار حاضر ہین آرد ور
نے کہا کہ جلد اندر لاؤ بس وہ باہر گیا اور سب کو لیکر حاضر ہوا جیسے ہی رستم ثانی اور شہریار اور دیگر قیدی
صحن ایوان مین پہونچے اور دربار کی طرف دیکھا ایک دربار آراستہ پایا کہ کبھی کسی وقت مین اپنا
دربار ہوتا تھا اس دربار کو دیکھکر اپنا دربار یاد آیا دیکھا کہ ہزارون ہزاردنگون اور کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین اور وہ ہی بادشاہ
ہی کہ جسکے سامنے اسیر ہوکر آئے تھے کہ اب جو غور کرکے دیکھا تو ایک سمت کو تخت کے دیکھا
کہ ایک دنگل پر ایک جوان کم سن نوعمر جسکے منہ پر ابھی تک غازہ نہین ہے بڑی شان وشوکت سے دنگل پر
بیٹھا ہی اور اُسکے برابر اور ایک جوان ہی مگر اُسکی عمر زیادہ ہی چونکہ ابھی دور بہت تھے اس سبب
سے نہ پہچان سکے اور یہی سب قیدیون نے بھی دیکھا جب قریب آئے تو رستم ثانی و شہریار عالیوقار
نے پہچانا کہ وہ جو جوان نوعمر ہی وہ تو سہراب ثانی میرا فرزند ہی اور وہ جو جوان زیادہ عمر کا ہی وہ
پدر عالیمقدار ایرج نامدار ہین رستم ثانی نے شہریار سے کہا کہ تمنے پہچانا اُنھون نے کہا کہ جی ہان
ایک سہراب ثانی آبکا فرزند میرا جگر پیوند ہی ایک پدر عالی وقار ہین نہین کہا کہ معلوم ہوا کہ انھین
دونون صاحبون مین سے کسی نے طلسم کو فتح کیا ہی خوب خداوند کریم نے احسان سے دست
رامتون کے بجایا یہ باتین کرتے ہوئے ایوان مین آئے اُدھر سہراب ثانی و ایرج نامدار باہم
ہم کلام تھے اس طرف متوجہ نہ تھے جو قبل سے پہچانتے جیسے ہی کانون مین بخیرون کی صدا پہونچی اور
پسب کے سب ایوان مین آبھی چکے ہین کہ ان دونون صاحبون نے سر اُٹھاکر دیکھا بس دونون
صاحبون نے بہ نگاہ اول ہی پہچان لیا کہ اِن مین ایک رستم ثانی دوسرے شہریار ہین باقی اودا سیران
طلسم ہین پہچانتا تھا کہ سہراب ثانی نے فوراً حکم دیا کہ حدادون کو طلب کرو اور کرسیان لاؤ کہ ان
سب قیدیون کی قید دور کیجاے کیا غضب ہی کہ مین تو اس شان وشوکت سے بیٹھا ہون اور میرے
روبرو میرے پدر وعم اسیر کھڑے ہون جلد حداد حاضر ہون یہ حکم دیا تھا کہ چند پریزاد دوڑکر سیان
لائے اور برابر تخت کے بچھادین اور چند پریزاد حداد کو بلانے کے لیے دوڑے کہ رستم ثانی و
شہریار نے سہراب ثانی و ایرج نامدار کی طرف دیکھکر کہا کہ کوئی ضرورت حداد کی نہین ہی ہم قید کو
توڑ ڈالین گے کیونکہ اب ہماری رہائی کا وقت گیا یہ بھی کہا تیر کمان کہکر اد رخانہ زمین آکر جو دونون صاحبون نے
چرخ لگایا اُس قید آہنی کو مثل تار عنکبوت یا کچے دھاگے کے توڑکر الگ پھینکدیا اور دوڑکر
رستم ثانی نے اپنے فرزند کو لپٹ کے گلے سے لگایا اور شہریار ایرج نامدار کے قدمون سے
لپٹ گئے بس تلک ایرج نے شہریار کو گلے سے لگایا پھر پدر دست شفقت پھیرا اور کہا کہ بعد مدت کے ہمسے
آپ سے ملاقات ہوئی گو ہم بھی اسی طلسم مین قید تھے اور تم بھی مگر یہ خوبی تقدیر تھی کہ جدا جدا تھے
اُدھر رستم ثانی نے خوب اپنے فرزند سہراب ثانی کو گلے لگالیا اور فتح طلسم کی مبارکباد دی پیشانی
و ابرو پر بوسہ دیا سہراب ثانی نے باپ کے قدم چومے اور عرض کیا کہ آپ کے اقبال اور فضل
خداوند کارساز سے مین نے اس طلسم کو فتح کیا اور آپ لوگون کی زیارت سے مشرف ہوا
ورنہ میری بھی یہ لیاقت تھی کہ مین طلسم فتح کرتا پس رستم ثانی فرزند سے ملکر طرف باپ کے متوجہ ہوئے
جھک کر سلام کیا قدمون کو بوسہ دیا اُسکی سعادتمندی پر خیال کیا ایرج نامدار نے گلے سے لگایا اور
وہ ہی گلے اُسنے بھی کے اُدھر شہریار نے دوڑکر بھتیجے کو گلے سے لگایا پیار کیا سہراب ثانی

نے سلام کیا قدم بوسی حاصل کی شہریار نے فتح طلسم کی مبارک باد دی وہ ہی کلمہ اسنے بھی سنے
سہراب ثانی نے عرض کیا بعد اسکے اسیوقت حمام کرنے کو روانہ کیا انھون نے جاکر حمام
کیا پوشاک بدل کر آئے سوائے ایرج کے سب اہل دربار نے تعظیم کی کیونکہ سب کو معلوم ہوا کہ انمین
ایک والد بزرگوار طلسم کشا ہین اور ایک عم بزرگوار ہین پس وہ آکر کرسیو پر بیٹھے یہان سہراب نے
سب قیدیون کو رہا کر دیا حدادون نے قید کاٹ دی اُنسے جو دریافت کیا تو کسی نے کہا کہ ہم تاجر تھے تجارت
کو نکلے تھے اتفاق سے ایک صحرا مین پہونچے اُسکی آب وہوا اچھی معلوم ہوئی وہان قیام کیا دوسرے دن
سیر کو چلے سرحد طلسم مین داخل ہوتے ہی یکایک اسیر ہوگئے نہ معلوم ہمارا مال واسباب کیا ہوا اور کون
عزیزون مین زندہ ہوا اور کون مرگیا بعض نے کہا کہ ہم وزیرزادے تھے شکار کو آئے تھے ہرن کے
تعاقب مین مرکب دوڑا جب سرحد طلسم مین پہونچے بعض نے کہا کہ ہم شاہزادے ہین بعض نے کہا کہ ہم
خود بادشاہ تھے کسی نے اپنا اسیر ہونا بسبب شکار کے بیان کیا کسی نے سبب بیان کیا وہ
سب تین چار سو سے زیادہ تھے انمین پریزاد اور دیو زاد بھی تھے جب سبکا حال شاہزادہ سن چکا فرمایا
کہ ہمنے تمکو رہا کیا تمھارا جہان جی چاہے جاؤ کوئی مانع نہ ہوگا انھون نے عرض کیا کہ اب ہم
کہان جائینگے ہمکو قید ہوئے مدت ہوئی نہ معلوم ہمارے عزیز زندہ ہین یا مرگئے مکانات وغیرہ
ہین یا گرگئے ہمارے ملکون پر کس کس نے قبضہ کرلیا اور کون قابض ہوا بس اب ہم آپکے قدم
نہ چھوڑینگے شاہزادے نے فرمایا تمکو اختیار ہی کوئی تمپر جبر نہین کیا جاتا ہی یہ فرماکر اُن سبکو حمام
کرایا خلعت مرحمت فرمائے علے قدر مراتب دربار مین جگہ مرحمت کی جب سب بیٹھ چکے اور اس امر
سے فراغت ہوئی کہ ایک مرتبہ اثر در پریزاد اُس مقام پر سے اٹھا اور روبرو سہراب ثانی
اور ایرج نامدار کے آیا اور عرض کیا کہ حضور نے میری حال پر بڑی عنایت فرمائی پھر مجکو بادشاہ
کیا گو مین اس لائق نہ تھا مگر آپ کی عنایت سے ناچار ہوا بس میری تین باتین اور حضور قبول
فرمائے اور اُسکا بندوبست فرمائین بعید از غلام نوازی نہ ہوگا گو اسوقت بھی مین غلام ہون پر بعد اسکے مین غلام
بیدام ہونگا فرمایا کہ بیان کرو اُسنے عرض کیا کہ پہلی شرط اور بات یہ ہی کہ میری زوجہ آپکی لونڈی
ناگن پری ہی وہ ایک مدت سے بالکل کور ہوگئی ہی کچھ دکھائی نہین دیتا ہی مین نے تمام زمانے کے
علاج کیے اور جہان تک ممکن ہوا کوشش کی مگر روشنی نہ ہوئی خیال فرمائیے کہ مجکو تمام طلسم کا اختیار
تھا دوسری یہ بھی قدرت تھی کہ جہان سے چاہون دوا ممکن کرلون خواہ طلسم سے خواہ بیرون طلسم سے
خواہ پردۂ دنیا پر سے پس جو جسنے کہا وہ علاج کیا گیا حتی کہ پردۂ دنیا پر سے حکیمان حاذق طلب
کیے بذریعۂ دیو اور پریزاد کے اُنکا بھی علاج کیا مگر شفا نہ ہوئی کوئی درجہ مین نے فروگذاشت نہ کیا
مگر صورت امید کسیطرح سے نہ نظر آئی اِس وقت تک وہ اُسی صورت سے ہی مین رات دن اسی غم و
الم مین مبتلا رہتا ہون کہ آپکے مجبور ہونے سے تمام راحتون مین میرے خلل ہی مگر تقدیر سے کوئی چارہ
نہین ہی تھوڑے زمانہ کا ذکر ہی کہ ایک حکیم صاحب تشریف لائے تھے انھون سب کچھ کوشش کی مگر کچھ
نہ ہوا تب انھون نے فرمایا کہ ای بادشاہ جب تک گل بصیرت نہ آئیگا بلکہ شفا نہ پائیگی اُسکا ملنا دشوار
ہی مین نے کہا کہ آپ اُسکی شناخت اور نشان بتائیے مین منگادونگا اگر وہ دنیا پر پیدا ہوا ہی تو ضرور
ممکن ہوسکتا ہی خواہ یہان سے خواہ پردۂ قاف مین خواہ پردۂ دنیا پر سب جگہ سے آسکتا ہی تب انھون
نے فرمایا کہ اگر وہ آجائے اور اُسکی خوشبو ملکہ کے دماغ مین جائے پس یہ عارضہ دفع ہوجائے اور

کیا اچھی بات ہی کہ اگر اُسکا ثمر اور برگ بھی آجائے تو بالکل زوال مرض ہوجائے ثمر ملکہ نوش کرین اور برگ کا
عرق آنکھون مین ڈالا جائے اور خوشبوے گل سے دماغ کو معطر فرمائین تو بینائی عود کر آئے نور آنکھون مین
پیدا ہو مین نے کہا کہ کچھ اُسکا نشان و پتہ بھی ہی کہ وہ گل و ثمر کہان پیدا ہوتا ہی کہا کہ وہ پردۂ قاف مین
پیدا ہوتا ہی مین نے کتاب مین دیکھا ہی کہ سال بھر کے بعد ایک مرتبہ زمانۂ بہار مین ثمر و گل
ایک آن تن درخت مین لگا رہتا ہی بعد اُسکے خود بخود غائب ہوجاتا ہی اُس ثمر و گل کا درخت چشمہ یا دریا
کے وسط مین ہوتا ہی نادرات زمانہ سے ہی حضرت سلیمان کے وقت مین ایک درخت یہ پیدا ہوا تھا
چونکہ اُنھون نے اُسکی بہت حفاظت کی اور پردۂ قاف مین کسی مقام پر کسی چشمہ مین اُسکو نصب کیا مگر
اُسکا حال آج تک نہین معلوم ہی کہ کہان ہی پس اُسکا نشان و شوار ہی تب مین نے کہا کہ اُسکی تلاش بیکار
ہی حکیم صاحب نے کہا کہ جی ہان مین نے کہا کہ حکیم صاحب اُسکے استعمال کا کیا طریقہ ہی جواب دیا کہ کیا
طریقہ غرض کرون برگ کا عرق آنکھو مین ڈالا جاتا ہی اور ثمر کھلایا جاتا ہی پھول سونگھایا جاتا ہی مین نے کہا کہ اور کچھ چیز
بھی اُسکے ہمراہ ہوتی ہی جواب دیا کہ کوئی چیز نہین ہوتی ہی تب مین نے اُسکی صورت دریافت کی اُنھون نے
جواب دیا کہ ایک درخت چھوٹا سا ہوتا ہی کہ پانی پر قائم ہوتا ہی اُسکو شجرۃ البصارت کہتے ہین اور اُسکے برگ
بالکل مشابہ آنکھ کے ہوتے ہین اور اُسکا ثمر برابر بادام کے ہوتا ہی بعینہٖ بادام معلوم ہوتا ہی رنگ اُسکا
سفید ہوتا ہی ثمر کو ثمرۃ الابصار کہتے ہین اور پھول بالکل مشابہ گل نرگس کے ہوتا ہی مگر رنگ اُسکا
دھانی ہوتا ہی دو پھول اُس درخت مین سال بھر کے بعد پیدا ہوتے ہین ایک ثمر ہوجاتا ہی اور ایک گل
رہتا ہی پس یہ شناخت اور پہچان ہی اور یہ تدبیر ہی اُسکے استعمال کی آپ اہل قاف کو اور اہل طلسم کو
جو کہ بزرگ اور سیاح ہون طلب فرمائیے اور اُنسے دریافت فرمائیے شاید کچھ نشان ملے ایسے دبو اور
پریزاد ہون جو کہ زمانہ حضرت سلیمان مین تھے اور اُنکو خدمت حضرت سلیمان مین بار تھا اُنسے یہ پتہ
چلیگا ورنہ غیر ممکن ہی مین یا مرشکے مایوس ہو رہا دو چار دن کے بعد حکیم صاحب تشریف لیگئے مگر مجکو
اُنسدن سے فکر تھی اور تلاش تھی جو دیو یا پریزاد یا جن تاجر یا غیر تاجر میرے دربار مین آتا تھا مین اُس
سے اِس امر کو دریافت کرتا تھا وہ حیران ہوکر جواب دیتا تھا کہ ہم اس نام سے بھی نہین واقف ہین
مین نے نجومیون کو ایک دن طلب کیا کچھ خیال آگیا کہ عمل نجوم کے ذریعہ سے شاید کچھ پتا چلے اور نشان
ملے گو قسمت نے راہ نیک بتائی اور میرے ذہن ناقص مین ایک تدبیر آئی مگر مقدر نے کمی کی وہ ہاتھ نہ آیا
ہان نشان تو ملگیا حضور اُن نجومیون مین ایک جن تھا کہ اُسکا بہت سن تھا اُسنے میری صورت
دیکھی اور قیافہ سے کچھ شناخت کیا اور بدون میرے سوال کے قرعہ پھینکا اور کچھ حساب کرکے
میری طرف دیکھکر کہا اگر فرمائیے تو مین آپ کے سوال کا جواب دون گو آپنے مجھسے سوال
نہین فرمائے مین اُنھون نے کہا کہ جواب دو اُسنے کہا کہ آپکو کسی درخت کی تلاش ہی گو آپکو پتہ و نشان
ملجائے مگر وہ آپکے ہاتھ نہ آئیگا آپکا اُس پر دسترس نہ ہوگا گو آپ بادشاہ طلسم ہین ہر طرح کا
اختیار رکھتے ہین مگر اُس چیز کے حاصل کرنے مین مجبور ہین اور رہینگے اُسکا لانے والا اور ہی شخص ہے
ابھی ایک زمانہ باقی ہی اور آپ کو اِس غم و الم مین مبتلا رہنا ہی کہ میری زوجہ کی آنکھین روشن ہون
حضور وہ نجومی گو طلسم کا نہ تھا مین نے بذریعۂ پریزادون کے زر کثیر صرف کرکے اُسکو منگایا تھا
جب اُسنے یہ کہا میرے دل کو یقین ہوگیا اور خیال کیا کہ ضرور یہ کامل ہی اُسکے کمال مین کوئی شبہ
نہین ہی مین نے اُس سے کہا کہ اچھا مجکو نشان اُس چیز کا دو مین صرف اُس بات پر کہ تم نشان دے

اپنے علم کے ذریعہ سے تمکو مالامال کردونگا ہاتھ آیا نہ آیا اُسکے ملنے کی کوشش کرنا میرا کام ہی مجکو جبتک اُسکا پتا بھی نہ ملا ورنہ مین اب تک حاصل کرچکا ہوتا نشان ملجائے اگر بالاے آسمان ہوگا تو مین اُسکے حاصل کرنے کی کوشش کرونگا اور اگر زیر زمین ہوگا تو بھی اب میرا مقدر اور تقدیر میری زوجہ کی کہ نہ ملے تب اُسنے کہا کہ نہ بالاے آسمان ہی نہ زیر زمین ہی اسی طلسم مین ہی مگر ملنا اُسکا دشوار ہی خیر مین عرض کرتا ہون آپ ہم لوگون سے ایک درخت کا پتا دریافت کرنا چاہتے ہین کہ جسکا نام شجر البصارت ہی اور اُسکے ثمر کا نام ثمر الابصار ہی اور گل کا نام گل بصیرت ہی پس اُسکی یہ خاصیت ہی کہ جس نابینا کو اُسکا ثمر کھلایا جائے اور پھول سونگھایا جاے اور عرق اُسکے برگ کا آنکھ مین ڈالا جاے پس نور اُسکا عود کر آئے آنکھین مثل ستارے کے روشن ہوجائین اُنکو یہ ایک حکیم نے بتایا ہی اور یہ بھی کہا ہی کہ وہ درخت چشمہ مین پیدا ہوتا ہی اور بعد سال بھر کے زمانہ بہار مین ایک ثمر اور ایک گل درخت مین پیدا ہوتا ہی اُسکا یہ نام ہی اگر وہ گل و ثمر ہاتھ آئے تو نابینا صحت پائے واقعی اُسنے سچ کہا ہی گو کتاب سے اُسنے یہ سب حال دریافت کرکے بتائے تھے اور یہ بھی کہدیا تھا کہ ملنا بہت دشوار ہی اور کہا تھا قاف مین ہوتا ہی پس آگاہ ہوجیے مین آپ کو اپنے علم کے ذریعہ سے بتلائے دیتا ہون اب اُسدن سے اُسکی تلاش مین بہت سرگردان رہے اور آج تک پتا نہین چلا گو وہ درخت اسی طلسم مین ہی مگر آپ کو نہین معلوم ہی آگاہ ہوجیے کہ اس طلسم مین ایک صحرا ہی اُسکا نام صحراے بے خزان ہی وہان ہمیشہ بہار رہتی ہی زمانہ خزان مین بھی وہ صحرا پر بہار رہتا ہی اُس صحرا مین ایک پہاڑ ہی بہت بلند اُس پہاڑ کے دامنہ مین ایک چشمہ ہی کہ اُسکا نام چشمہ شجاعت ہی اس چشمہ کے پانی کی یہ خاصیت ہی کہ جو کوئی پانی پی لے اگر کیسا ہی کمزور ہو اُس سے قوی اور پرقوت ہوجائیگا کہ پھر اُسکو کوئی زیر نہ کرسکیگا اُس چشمے کے وسط مین وہ درخت لگا ہی کہ جسکا نام شجرۃ البصارت ہی اُسی مین یہ گل و ثمر زمانہ بہار مین پیدا ہوتے ہین یہ چشمہ اور شجر جناب حضرت سلیمان کے زمانہ مین ظاہر ہوا تھا اور حضرت نے اس شجر کو اُس مقام پر وسط چشمہ مین اپنے ہاتھ سے بویا تھا چونکہ وہ بھی باخدا تھے وہ سب حال غیب سے آگاہ تھے ہر شے کے اثر و خاصیت سے واقف تھے اُنکو یہ بھی خیال ہوا کہ جو اس چشمہ کا پانی پی لیگا وہ صاحب طاقت و قوت ہوگا پس ہر ایک خواہش کریگا اور پانی پی لیگا اُنھون نے ایک دیو کو اُس مقام پر مقرر کیا کہ جو کوئی اُدھر آئے تو اُسکو قتل کرنا اور اس چشمہ تک نہ آنے دینا اور ایک طلسم اُس چشمہ پر اُنکے وزیر آصف بن برخیا نے بنا دیا اُس طلسم کا سب بند و بست اُس دیو کی حیات پر رکھا یہ طلسم ان حضرت نے بنایا تاکہ یہ دیو اس چشمہ کا پانی نہ پی لے تو پھر یہ ایسا قوی ہوجاے کہ تمام پردۂ قاف کو اپنی قوت سے مسخر کرلے اور کوئی اُسپر ظفر نہ پاسکے ہو پس طلسم باندھ دیا اور اُس دیو کے ہلاک ہونے پر اُس طلسم کی شکست مقرر کی اور ایک طلسم ایسا باندھ دیا کہ وہ دیو ہمیشہ زندہ رہے اپنی قضا سے نہ مرے جبتک کہ کوئی اُسکو قتل نہ کرے اور ایک طلسم ایسا باندھا ہی کہ ہر ایک اُس صحرا مین جاکر ایسا کم قوت ہوجاتا ہی کہ وہ دیو اُسکو ہلاک کرتا ہو وہ دیو بھی قوی ہی پس جسکے ہاتھ سے اُس دیو کی قضا ہوگی وہ اس دیو کو قتل کریگا گو اُس دیو کی عمر بہت تھی اور ہی لہذا جو کوئی اُدھر جاتا ہی اُس دیو کے ہاتھ سے ہلاک ہوتا ہی ہان ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ چند آدم زاد اس طلسم مین آکر قید ہونگے اور اُنکا ایک عزیز طلسم چہل طلسم سلیمانی کو فتح کریگا اُسی زمانہ مین وہ دیو ایک آدم زاد کے ہاتھ سے مارا جائیگا اور طلسم چشمہ شکست ہوگا اُسی زمانہ مین اُس درخت مین ثمر و گل دونون ہونگے پس وہ ہی حاصل

دوسرا حاصل نہین کر سکتا ہی اور پھر وہ چشمہ معدوم ہو جائیگا اور خشک ہو جائیگا لہذا سوائے اُس زنا
کے اِن اشیا کا ہاتھ آنا دشوار ہی تب مین نے اُس مرد کامل سے کہا کہ نہ معلوم وہ زمانہ کب آئے
اور کون یہان کا بادشاہ ہو اُسنے جواب دیا کہ آپ کے عہد حکومت مین یہ طلسم فتح ہو گا اور چشمہ
بھی ظاہر ہو گا اور آپ کی زوجہ بھی زندہ ہونگی یقین ہی کہ اُن آدم نژاد دیو تکی کوشش سے آپ اپنی مراد
پر کامیاب ہون مین نے کہا کہ تم اُس زمانہ کی قید کرو کہ کتنے عرصہ مین مین اپنی مراد پر کامیاب
ہونگا اُسنے جواب دیا کہ مین اسکی قید نہین کر سکتا ہون پس جو مجکو علم کی رو سے معلوم ہوا مین نے
عرض کر دیا شاید ایسا نہ ہو اُسوقت میرے دربار مین بہت سے پریزاد تھے اور دیو زاد حاضر تھے
اُنمین ایک پریزاد مسن تھا وہ اپنے مقام پر سے اُٹھکر میرے سامنے آیا اور عرض کیا کہ یہ جو ان
رمال صاحب نے بیان کیا ہی بہت درست ہی مین نے اِس واقعہ کو اپنے والد سے اسی طور سے
سنا تھا اُنھون نے اپنے والد سے اور اُنھون نے اپنے باپ سے اِسی طور سے ایک دوسرے
سے سنتا آیا ہی یہان تک کہ میری سات پشت سے اسی طور سے سلسلہ جاری ہی اور میرے جد اعلے
اُس زمانہ مین خدمت حضرت مین موجود تھے جب یہ سب واقعہ گذرا اُن حضرت نے کسی سے یہ باتین
ظاہر نہ کین تھین صرف یہ بندوبست کیا تھا وہ لوگ یہ خیال کر کے خاموش ہو رہے کہ جہان اور سب
طلسم ہین یہ بھی ایک طلسم ہی بس آج ظاہر ہوا کہ یہ سیب تھا اور چشمہ ایسا ہی اور وہ شجر یہ خاصیت
رکھتا ہی سر سو اسمین فرق نہین ہی کہ چشمہ نہ ظاہر ہو اور شجر بھی نہ معلوم ہو اور دیو پہرہ نہ دیتا ہو اور
صحرا ے بے خزان ہو اب خاصیت چشمہ و شجر سے مین آگاہ نہین ہون جبکہ یہ سب امر درست ہین تو
جو یہ کہتے ہین سب درست ہی جب مین نے یہ سنا اور اُسکے کلام سے نجومی کے کلام کی تصدیق ہوئی
گو پہلے ہی مجکو اُسکے قول کا یقین ہو گیا تھا کہ بدون میرے سوال کیے ہوے اُسنے سب بیان کر دیا
اب اور یقین ہوا اُسکو تو مین نے زر کثیر دیکر رخصت کیا اُس دن سے اُس پھول کے حاصل کرنے
کی کوشش کی بڑے بڑے قوی دیو و پریزاد وہان کے اور اُس دیو کے ہاتھ سے کہ جسکا نام دیوار جنگ
دیو خوار تھا ہلاک ہوئے مین خود لشکر لیکر گیا بے نیل مرام اپنی جان بچا کر بھاگا بہت لشکر کام آیا اگر
مین فرار کر کے نہ آتا تو ہلاک ہو جاتا جب فصل بہار آئی تو مین نے ہزارون ساحر روانہ کیے وہ بھی
مارے گئے سال بھر کا عرصہ ہوا ہی کہ یہ مکار جادو میرے پاس آیا اور اُسنے اقرار کیا کہ ہن، وہ
ثمر و گل لادونگا مگر ایک شرط سے کہ آپ دین اسلام ترک کرین اور مجکو اپنا وزیر کرین پس ابکی جو موسم
بہار آئیگا مین وہ اشیا آپکے ضرور اس دیو کو قتل کر کے لادونگا خداوند مین تو رات دن اسی فکر مین
مبتلا رہتا تھا اور سال بھر تک اس امر کی تلاش کرتا تھا کہ کوئی ایسا شخص ملے کہ جو اُس دیو کو مار کر
مجکو گل و ثمر لادے کیونکہ مجکو اپنی زوجہ سے الفت بہت تھی مین جان و روح اُسکو جانتا تھا مجھے یہ
حال اُسکا دیکھا نہین جاتا تھا ورنہ اب دیکھا جاتا ہی پس جو کوئی اس امر کا اقرار کرتا تھا کہ مین اُس دیو
کو قتل کر کے وہ اشیا ضرور لادونگا مین سال بھر تک خوب اُسکی خاطر اور مدارات کرتا تھا اور جب
وہ زمانہ آتا تھا اُسکو روانہ کرتا تھا بس اُسکے ہلاکت کی خبر آتی تھی مین اُسدن سے دوسرے کی فکر کرتا
تھا اسی فکر مین میری اوقات بسر ہوتی تھی مین نے سب کاروبار سلطنت ترک دیے تھے کوئی غرض
نہ تھی بس اُسی حالت مین یہ مکار جادو آیا اور اُسنے یہ بیان کیا چونکہ میرے تو دل مین محبت زوجہ
تھی اُسکے سبب سے مین اپنے ہوش و حواس مین نہ تھا اور یہی فکر تھی کہ کسی طور سے اُسکو صحت

ہو جاے اگرچہ میری جان بھی کام آئے بس مین نے یہ بھی نہ خیال کیا اُس لگی مین کہ ایمان جاتا ہی اُسکے
کہنے پر عمل کیا پہلے اُسکو اپنا وزیر کیا اُسکے بعد اُسکا دین و مذہب اختیار کیا ابلیس پرست ہو گیا
اُسنے کہا کہ سب اہل طلسم کو بھی اُسی مذہب مین لائیے مین نے سب اہل طلسم کو جمع کیا اور بہت کچھ تعریف ابلیس پرستی
اور ساری پرستی کی بس نصف طلسم سے زیادہ نے میرے کہنے پر عمل کیا اور نصف اہل طلسم اپنے قدیم مذہب
پر رہے مگر مجھپر ظاہر کیا کہ ہمنے ابلیس پرستی اختیار کر لی مگر وہ مسلمان تھے ای خداوند جب سے مین کافر
ہو گیا تھا اُلفت زن مین وہ ہر روز مجکو امید دلایا کرتا تھا کہ وہ زمانہ آجائے تو مین جاکر آپکے حسب ارشاد
کام کرونگا اور گل و ثمر حاصل کر کے حاضر ہونگا خداوندا بس اُسدن سے مین فصل بہار کا پھر
منتظر تھا چنانچہ جب سے مکار آیا تھا پہلا زمانہ اُسکے آئے ہوئے پر یہ آیا ہی جو کہ آج ہی اسی کا وہ اقرار
کرتا تھا حضور مکار جادو قوم آدم زاد سے تھا بسبب ساحر ہونے کے پردہ دنیا سے غائب مین آیا
اور یہان کے اہل طلسم سے رسم و راہ پیدا کر کے طلسم مین آیا اور میرے پاس آکر اُسنے یہ مکر کیا
ساحر کو بسبب سحر کے طلسم مین آنے کی ممانعت نہین ہی اور نہ طلسم اُسکو مانع ہوتا ہی ای خداوند مین
مکار نے یہ سمجھے کیا مجکو اُسکے قول پر اعتبار تھا بسبب آدم زاد ہونے کے مگر اب یقین ہو گیا کہ وہ مکار تھا
صرف گمراہ کرنے کے لیے اُسنے یہ جال پھیلایا تھا اور مجکو اپنے دام مکر مین لاکر مع اہل طلسم کے گمراہ
کیا اُس سے بھی کچھ نہ ہوا خیر انچہ گذشت گذشت جب آپ نے مجکو زیر کیا اور آج مہربانی فرما کر
رہا کیا چونکہ جب مین دیو دربان کی قید مین تھا مین نے خیال کیا تھا کہ اگر طلسم کشا مجسے ایمان لانے کا
سوال کریگا تو مین یہ شرط پیش کرونگا کہ اگر اُس دیو کو آپ قتل کر کے اور وہ ثمر و گل لا دین اور میری
زوجہ کی آنکھین روشن ہو جائین تو مین ایمان لاؤن جب یہان آیا اور آپ خلق سے پیش آئے اور
آپنے وہ تقریر فرمائی اور مین جو آپنے کو خیال کیا تو سراسر مجبور و ناچار پایا اپنی حالت پر رو دیا بس آپکو
رحم آگیا اور مجکو رہا کر دیا بس مین یہ امر مناسب عرض کرنا نہ سمجھا اور اطاعت قبول کر لی چونکہ آپنے
ایسی مروت فرمائی بس میری عرض ہی کہ وہ پھول اور ثمر کسی تدبیر سے مجکو منگا دیجے اور مجکو قول
بھی اُس منجم کا یاد آیا اور جسقدر اُسنے کہا تھا اُسکے بیان مین سرمو فرق نہ ہوا بس میری آرزو
پوری فرمائیے اور میری مراد بر لائیے مین بندہ کہ جان نثار ہون یہ جواز در پریزاد نے بیان کیا
ایرج نامدار و شہریار و سہراب ثانی و رستم ثانی نے سنا ابھی اِنمین سے کسی نے
جواب ندیا تھا اور سب اہل دربار نے بھی سنا سہراب ثانی نے قصد کیا تھا کہ کچھ جواب دین
کہ رستم ثانی اپنے دنگل پر سے اُٹھے اور فرمایا کہ تم اطمینان رکھو مین آج ہی جاکر اُس دیو کو
قتل کر کے گل و ثمر مع برگ تمکو لا دونگا اُسنے عرض کیا کہ مین اس امر کا خواستگار نہین ہون
حضور یا طلسم کشا یا اور کوئی عزیز طلسم کشا جاے اور اُس حرامزادے کے ہاتھ سے ہلاک ہو
خدانخواستہ تاکہ سب مجکو الزام دین کہ دوستی کے پیرایہ مین دشمنی کی میرا یہ منشا ہی کہ کوئی تدبیر
ایسی فرمائی جاے کہ مین اپنی مراد پر کامیاب ہون سو حضور اس قصد سے باز رہین اور کوئی
تدبیر طلسم کشا فرمائین رستم ثانی نے جواب دیا کہ بس ہمنے قصد کر لیا تو بیکار نصیحت کرتا ہی تیرے
اوپر کیا منحصر ہی اگر تمام زمانہ ایک ہو گا اور منع کریگا تو اب ہم نہ مانینگے ہم لوگونکا یہ طریقہ ہی کہ جس امر کو
دل سے خیال کر کے اُسکے پورا کرنے پر کمر باندھ لی پس اُسکو بدون پورا کیے ہوے باز نہین
رہتے ہین چاہے اُسمین جان رہے چاہے جان جاتی رہے کچھ پروا نہین ہی ہم لوگونکا عمل اِس

شعر پر ہی شعر سر نہ سے پیچم ز شمشیر حبیب + ہر چہ آید بر سر من با نصیب + دیگر با تن سر بجانان پا جان زتن برآید + دست از طلب ندارم تا کار من برآید + ہم لوگ ہمیشہ سر کو ہتھیلی پر لیے رہتے ہین اور دوسرے کے مطلب کے برلانے کی کوشش کرتے ہین ہمارے بزرگونکا بھی یہی طریقہ تھا اور یہ قول تھا کہ ہمیشہ دوسرون کی حاجت روائی مین کوشش کرنا تاکہ خداوند کریم تمسے خوش رہے بس یہ کام کیا ہی دیو کو قتل کرکے پھول کا حاصل کرنا اگر دریاے آتش ہوتا اور ہم قصد کرتے تو ضرور طے کرتے دیو کشی تو ایک ہلو گونکا کھیل ہی ہمارے خاندان کے بچے اور طفل مکتب دیو کو مثل بشہ کے خیال کرتے ہین تمھین خیال کرو کہ طلسم کشا جو کہ اسوقت تمھارے سامنے موجود تھا اسکا کیا ہین ہی پھر کسقدر دیو قتل کیے اور تنہا جاکر طلسم کو فتح کرلیا نہین بس ہم لوگون نے جان لیا کہ امر کا قصد کیا خداوند کریم کی طرف سے کمک ہوئی اور وہ کام ہوگیا بس طلب کرو دیو اور پریزاد کو کہ وہ مجکو اُس مقام پر پہونچا دین کیونکہ تمنے بیان کیا ہی کہ اُس پھول اور ثمر کے پیدا ہونے کا ابھی کا دن ہی اور زمانہ بہار بھی ہی کہین ایسا نہو کہ بہان عرصہ ہو اور یہ زمانہ گذر جاے اثر در پریزاد خاموش ہو رہا اور حکم دینے مین تامل کیا اور طرف سہراب ثانی و شہریار و ایرج نامدار کے دیکھا اُن صاحبون نے فرمایا کہ جلد دیو طلب کرو کوئی تم خوف نہ کرو فضل خدا سے یہ سب کام پورا کرینگے جو اُنھون نے کہا ہی ہمارے خاندان کا اور ہم لوگون کا یہی طریقہ ہی ہم منع نہین کرسکتے ہین پر ہمارا کہنا نہ مانینگے اگر ہم مین سے اُنکے قبل کوئی قصد کرتا یہ اُسی طور سے خاموش رہتے اور منع نہ کرتے جب یہ اِسنے سنا بس نہ تو اثر در کو جرأت ہوئی کہ کچھ کہتے نہ دیگر اہل دربار کو بس اثر در نے حکم دیا کہ چند دیو دیو پریزاد تخت لیکر حاضر ہون یہ حکم دیکر خاموش ہو رہا اور رستم ثانی یہ کہکر دنگل پر بیٹھ گئے کہ اور جو تمکو کہنا ہو وہ بیان کرو تمھاری اِس شرط کو پورا کیے دیتا ہون اثر در پریزاد اپنی حرکت پر کہ یہ تونے کیا کیا بیکار اس جوان کی جان لی تو کاش نہ بیان کرتا تو نے تو اِس خیال سے بیان کیا کہ شاید طلسم کشا کوئی تدبیر کرے تو اِس امر سے ناواقف تھا کہ یہ ہوگا افسوس تیرے سر پر رستم ثانی پدر طلسم کشا کا خون ہوا تو اِس خون مین عمر بھر مبتلا رہیگا اور اہل دربار بھی الگ طعنہ زن ہوئے کہ اثر در پریزاد نے دوستی کی پردے مین دشمنی ادا کی اور طلسم کشا کے والد کو قتل کرادیا سب حال سنتے واقف تھا اور پھر بیان کیا اور مفت مین جان لی اثر در تو یہ خیال کرکے اپنے دل مین نادم ہو رہا ہی اور اپنے اوپر ہزارون نفرین کر رہا ہی سر جھکائے کھڑا ہی اُدھر اہل دربار کا یہ رنگ ہی کہ سب نے باہم اشارون مین کہا کہ خیال تو کرو کہ کیا ہمت و جرأت ہی کیون نہو جس خاندان کے کم سن لڑکے اکیلے آکر طلسم کو فتح کرین اُس خاندان کے بزرگ کیون نہ ایسے بہادر ہون سب حال سن چکے ہین مگر اُسپر قصد مصمم کردیا اثر در پریزاد نے در پردہ عداوت ادا کی کیون اِن لوگون کے روبرو یہ حال بیان کیا کیا ضرورت تھی یہ نہ جانے اور کوئی اُنمین سے جاتا یا طلسم کشا خود تشریف لیجاتے خیر جو ہوا سو ہوا اب خداوند کریم اِس شہریار کو اُس دیو کے ہاتھ سے بچاے اہل دربار تو باہم اشارے کر رہے ہین کہ سہراب ثانی نے اثر در پریزاد سے کہا کہ تم خاموش کس سکوت مین کھڑے ہو کچھ رنج و غم نہ کرو سب وہ خدا آسان کرنے والا ہی کوئی مقام فکر و تردد نہین ہی تمنے اپنا حق دوستی اور ملاقات کا ادا کردیا ہمکو کچھ خوف نہین ہی ہان اور جو کچھ آپکے دل مین ہو اُسکو بیان کرو اور جاکر تخت پر بیٹھو

ہمکو تمھارا یون کھڑا ہونا ناگوار ہی اژدر نے سر اُٹھا کر کہا کہ کیا عرض کرون خیر جو امر میرے مقدر مین تھا وہ
ہوا دوسری عرض یہ ہی کہ میری دعوت قبول فرمایئے سہراب ثانی نے جواب دیا کہ بسر و چشم مگر جیو الد
اس کام سے فراغت کرکے تشریف لائینگے جب اُسنے کہا کہ بہت خوب اور تیسری عرض یہ ہی کہ ایک
دختر رکھتا ہون اُسکو کنیزی مین قبول فرمایئے یہ سنکے سہراب ثانی نے سر جھکا لیا اس سبب سے
کہ باب دادا چچا بیٹھے ہوئے ہین مین کیا جواب دون ایرج نامدار نے کہا کہ یہ عرض بھی تمھاری قبول
ہی پس اژدر پریزاد سلام کرکے پھر تخت پر آکر بیٹھا راوی نے بیان کیا ہی کہ سب دیو پری اسی
طور سے اژدر پریزاد کے محکوم ہین تھوڑی دیر مین پھر شہر مین اُسی طور سے چہل پہل ہوگئی اُدھر امان
کا چارجی نے چارج دیا اُسوقت سب شہر آباد ہوگیا لوگ اپنے اپنے گھرون سے نکلے بازارین کھل
گئین چوک آراستہ ہوگیا دین اسلام سب نے قبول کرلیا تھا ہر طرف کہا سنی تھی یہ تو شہر کا حال
تھا اب محلات کا حال سماعت فرمایئے کہ جب سے اژدر جادو نے سب اہل محلہ سے مع اپنی زوجہ
اور دختر کے یہ کہا تھا کہ طلسم کشا نے طلسم کے ایک مرحلہ کو فتح کرکے طلسم کے اندر قدم رکھا ہی اب یہ طلسم
تمام ہوگا اور بربادی طلسم کا زمانہ آگیا ہی عمر طلسم تمام ہوگئی ہی تو اسکی زوجہ و دختر نے پوچھا تھا کہ اب
کیا ہوگا اژدر پریزاد نے کہا تھا کہ جو طلسم کشا کی اطاعت کریگا وہ زندہ رہیگا اور جو نہ اطاعت
کریگا مارا جائیگا تب اُنھون نے کہا تھا کہ آپ کا کیا قصد ہی جواب دیا تھا کہ مین تو یون اطاعت نہ
کرونگا خواہ زندہ رہون خواہ قتل ہون مقابلہ کرونگا جب سے ایک محل مین طلاطم مچا ہوا تھا ہر ایک
اپنی جان کی فکر تھی ہر روز اژدر پریزاد کی زوجہ و دختر حال دریافت کیا کرتی تھی وہ بیان کرتا تھا
کہ ابھی کچھ حال نہین معلوم ہوا جب سب مرحلون کے فتح ہونے کی خبر ہوئی تھی اور لشکر بیرون طلسم
آیا تھا تو شب حال بیان کردیا تھا کہ یہ واقعہ گذرا اب مین مقابلہ کرنے جاتا ہون یہ طلاطم مچا ہوا تھا
سر ایک ابلیس پر سنہ سامری پرست دعا بادشاہ کی فتح کی مانگتا تھا کہ وہان مقابلہ ہوا اور بادشاہ اسیر ہوگیا شہراب
ثانی مع لشکر کے داخل شہر ہوئے شہر مین تلوار چلی اس سب حال کی خبر محل مین پہونچی اور زیادہ
طلاطم ہوا جب امان کی خبر پہونچی تو کچھ حواس اہل محل کے درست ہوئے ورنہ سب کو یہ
خیال تھا کہ قتل ہوئے تو بت یہ پہونچی تھی کہ بہت سی امان اس خوف سے کہ قتل کیے جائینگے طلسم کشا
زندہ نہ رکھیگا وہان سے فرار کرگئین تھین جب پہرہ چوکی کے مقرر ہونے کی خبر پہونچی وہ
واپس آگئین تھین اسی شہر مین مگر ادھر اُدھر منتشر ہوگئی تھین اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ طلسم کشا
ہمکو بھی قتل کرے جب وہ ادھر کا قصد کریگا ہم یہان سے بھی فرار کرجائینگے جب امان کی خبر معلوم
ہوئی تو محل مین سبائین دوسرے دن بادشاہ کی اطاعت کرنے کی خبر پہونچی محل مین اور ایمان لانے
کی اتبو سب کو بہت خوشی ہوئی کل اہل محل بیرون آئے بادشاہ کے مسلمان ہوگئے جو پریان
اُنمین بخوف جان کافر بھی ہوگئی تھین اُنھون نے اُسوقت اپنے کو ظاہر کیا کہ ہم خوف سے ابلیس
پرست ہوئے تھے ورنہ ہمنے اپنا دین ترک نہین کیا تھا اُنھون نے سب کو مسلمان کیا زوجہ
اژدر پریزاد اور دختر اژدر پریزاد بھی مسلمان ہوئین وہ حالت اضطراب انتشار کی برطرف ہوئی
شہر مین اُسی طور سے سب بندوبست ہوگیا کوئی خوف نہ رہا راوی نے بیان کیا ہی کہ اژدر
پریزاد کے سوائے ایک دختر کے کوئی اولاد نہین ہی نہ کوئی اور لڑکا ہی نہ لڑکی یہی ایک لڑکی ہی
جسکو اُسنے کہا ہی کہ آپ کنیزی مین قبول فرمایئے ایسی حسینہ اور جمیلہ ہی کہ اُسکا مثل و نظیر اس طلسم مین

کوئی نہین ہی سب پریان اُسکے حسن کے روبرو اور اُسکے سامنے اُسکی کنیزین معلوم ہوتی ہین ہن اُسکا بہت کم ہی عارض اُسکے مثل آفتاب کے ہین بہت خوبصورت ہی کہان تک تعریف کیجاے ادنی تعریف یہ ہی کہ وہ ماہ طلسم مثل چراغ سلیمانی و زلیخاے طلسم مشہور ہی زبان قلم اُسکی تعریف مین قاصر ہی اُس بادشاہ حسن و خوبی کا نام نایاب پڑی ہی بس اُسکے عقد کے لیے اژدر نے عرض کیا ہی اژدر اُسکو بہت عزیز رکھتا ہی بس آدم برسر مطلب جب اژدر پریزاد یہ سب عرض کرکے تخت پر جاکر بیٹھا اور دیو اژدر پریزاد بموجب حکم اژدر پریزاد تخت لیکر حاضر ہوے پس اژدر سے عرض کیا کہ یہ تخت حاضر ہی بس یہ جو رستم ثانی نے سنا اپنے دنگل پر سے اٹھے اور سلاح و سنجوک سے آراستہ ہوئے کمر ہمت باندھکر روبرو ایرج نامدار کے آئے اور عرض کیا اجازت مرحمت ہو تاکہ مین جاکر دیو کو قتل کرکے اشیاے مطلوبہ بادشاہ طلسم حاصل کرون اور حاضر خدمت ہون ایرج نامدار نے گلے سے لگایا اور فرمایا کہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا پس رستم ثانی نے سلام کیا اور یہ مصرعہ پڑھا مصرعہ جاتا ہون مین سفر کو ہمارا سلام ہی + اُسکے بعد خود سہراب ثانی کو گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا کہ تم پریشان نہونا اگر فضل خدا شامل حال ہی تو مین آتا ہون بامراد اُسنے جواب دیا کہ آپ تشریف لیجاین پھر شہریار سے ملنے کے لیے اُسکے تخت کیطرف چلے شہریار و سہراب نے سلام لیا اژدر پریزاد وغیرہ ما بہ تخت پہونچانے آئے جب یہ تخت پر بیٹھ چکے اور دیو تخت لیکر طرف آسمان کے روانہ ہوئے سب نے مجرا کیا یہ سب کا مجرا لیتے ہوئے روانہ ہوگئے اژدر نے دیو پریزاد سے بہت تاکید سے کہدیا تھا کہ رستم ثانی کو کسی قسم کی تکلیف نہو اور انکو اُس صحراے بیخزان مین پہونچا دو کہ جہان چشمہ شجاعت ہی بس دیو تخت لیکر روانہ ہوئے پھر سب آکر ایوان مین بیٹھے راوی نے کہا ہی کہ جب اژدر پریزاد نے سنا سب واقعہ بیان کیا تھا اور ان شاہزادون نے سنا تھا ہر ایک نے اپنی طرف قصد کیا تھا کہ ہم جائین مگر کسی نے ظاہر نہ کیا تھا بلکہ شہریار عالیوقار و ایرج نامدار کا قصد ہوا تھا کہ کھڑے ہوکر اپنے قصد کو ظاہر کرین اُدھر سہراب نے بھی یہی قصد کیا تھا کہ رستم ثانی نے سبقت کی پھر کیونکر ہوتا کہ دوسرا اپنے قصد کو ظاہر کرتا کیونکہ یہ طریقہ بھی خاندان صاحبقران کا ہی کہ جسکا کام کے پورا کرنے کو اولاد یا غیر سے سب سے پہلے کوئی کھڑا ہوگیا پھر دوسرا اُسپر سبقت نہین کرتا ہی وہ حصہ اُسی کا ہی اِس سب سے پھر اُنمین سے کسی نے اپنا قصد نہ ظاہر کیا ورنہ خلاف قانون صاحبقرانی ہوتا اور رنج کا پہلو نکلتا راوی کہتا ہی کہ جب رستم ثانی اُس طرف کو روانہ ہوچکے اژدر پریزاد نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو مین محل مین جاؤن کہ جب سے مین جنگ کے قصد سے شہر سے نکلا ہون مجکو کچھ حال محل کا نہین معلوم نہ مین نے اپنی دختر کو دیکھا ہی سہراب ثانی نے فرمایا کہ بسم اللہ جاؤ بس اژدر پریزاد نے بحکم دیگر دربار برخاست کیا کہ چند ایوان براے طلسم کشا و سرداران طلسم کشا آراستہ کیے جائین اور دربار برخاست کیا داخل محل ہوا سرداران اژدر پریزاد دربار سے رخصت ہوکر اپنے اپنے مقام پر آئے اپنے عزیزون سے ملے سب اُنکو دیکھکر خوش ہوئے ادھر سہراب ثانی وغیرہ اپنے سردارون کو لیکر بیرون شہر آئے اور اپنی بارگاہ مین بیٹھے کچھ دیر دربار کیا رستم ثانی کا ذکر رہا کہ خداوند کریم اُنکو اس مہم پر فتح مند کرے اُسکے بعد دربار برخاست کیا خیمہ خاص مین جاکر آرام پذیر ہوئے شہریار کے واسطے خیمہ الگ برپا کیا گیا وہ اُس خیمے مین گئے اور جو باقی اسیران طلسم تھے اور اُنکو شاہزادے نے رہا کیا تھا اور وہ ہمراہ تھے اُنکے واسطے بھی خیمہ وغیرہ برپا ہوئے وہ اُن خیمون مین فروکش ہوئے

اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے لشکر طلسم کشا مین خبر ہوئی کہ طلسم کشا نے اپنے والد اور
چچا کو قید طلسم سے رہا کنیا جنکی رہائی کے لیے آئے تھے اور طلسم کو فتح کیا مگر والد طلسم کشا چشمہ شجاعت
پر گل بصیرت لینے کو گئے ہین بموجب خواہش اژدر پریزاد اہل لشکر نے بہت افسوس کیا اور دعا
کی کہ خداوند کریم انکو زندہ و سلامت باکرامت لائے یہان تو یہ ذکر ہو رہے ہین سب تہ دل سے
دعا مین مصروف ہین وہان شہر مین بھی یہ خبر عام ہوئی کہ اسیران طلسم مین طلسم کشا نے والد اور چچا بھی قید
تھے انکی رہائی کے لیے یہ طلسم فتح کیا تھا چنانچہ انکو رہا کیا اب طلسم کشا کے والد بموجب خواہش
اژدر گل بصیرت لینے چشمہ شجاعت پر گئے ہین ہر ایک اہل شہر کو بڑا صدمہ ہوا اور باہم کہا کہ
بادشاہ نے دغا کی جو یہ حال ان لوگون سے کہا اور اس امر کی خواہش کی بڑے بڑے دیو
ہلاک ہوئے ہین ساحر بھی گئے وہ بھی ہلاک ہوئے خود بادشاہ لشکر لیکر گیا لشکر تباہ ہوا گو
یہ لوگ بہادر ہین مگر اس دیو سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین ضرور ہلاک ہونگے اور تباہ ہونگے خداوند
کریم انکو زندہ پھیر کر لائے بعض نے کہا کہ دیو کشی انکا دستور ہی یہ دیو کیا ہی سمجھتے ہین کہ انکے
جد اعلے امیر حمزہ نے دیو عفریت ایسے دیو کو اور دیو سمندون ہزار دست کو قتل کیا زلزلہ
قاف لقب ہو گیا تمام کتابین اس حال سے مملو ہین یہ لوگ بھی تو اسی خاندان سے ہین دیو کشی
انکا کام ہی دیکھ لو کہ طلسم کشا جسنے طلسم کو درہم برہم کیا ہی کیا سن رکھتا ہی ابھی بچہ ہی مگر کس طور سے تنہا
اک طلسم فتح کیا اور کسقدر دیو جان سے مارے بس یہ لوگ بہت با اقبال ہین ضرور اس دیو کو قتل
کرینگے اہل شہر باہم یہ تقریر کر رہے ہین بعض افسوس کرتے ہین بعض یہ باتین کرتے ہین جب یہ
خبر محل اژدر پریزاد مین پہونچی کہ طلسم کشا نے یہان آکر سب قیدیان طلسم کو قید سے رہا کیا
انمین طلسم کشا کے باپ وچچا بھی قید تھے کسی سبب سے اسیر طلسم ہو گئے تھے انکو بھی رہا کیا انکی
رہائی کے لیے اگر طلسم کو فتح کیا اب والد طلسم کشا واسطے لینے گل بصیرت کے گئے ہین جب بادشاہ
نے سب حال بیان کیا اور یہ خواہش کی کہ مین اس پھول کا خواستگار ہون اگر وہ پھول ملجائے
تو مین آپکا بندہ ہمدام ہو جاؤن بس والد طلسم کشا نے قبول کیا اور دیو و پریزاد کو ہمراہ لیکر
گئے ہین یہ لوگ یعنے طلسم کشا و دیگر عزیز طلسم کشا جو یہان موجود ہین ایسے حسین اور خلیق ہین
کہ اس طلسم مین نہ کوئی پری ہے نہ پریزاد نہ دیو زاد انکے برابر خوبصورت ہے نہ ہوگا جب یہ خبر زخم
اژدر و خراژدر نے سنی بہت پریشان ہوئی اور افسوس کیا اور باہم کہا کہ ایک آفت
سے تو جان بچی تھی طلسم کشا نے رحم کیا یا تھا سب کو قتل سے امان دی بادشاہ کو رہا کیا اور پھر بادشاہ
نے یہ کہا کیا اگر انھون نے اطاعت کی تھی تو اب کیا ضرور تھا اس پھول کا حال کہنا مین نابینا ہی رہتی انھون نے
یہ کہ غضب کیا کہ حال بیان کیا کہ جو والد طلسم کشا لینے کو گئے ہین ایسا نہو کہ وہ ہاتھ سے اس دیو
کے قتل ہو جائین تو بڑا غضب ہو کہ پھر طلسم کشا کو یہ خیال ہوگا کہ اژدر نے جان کر یہ حال بیان کیا اور
اپنی خواہش بھی ظاہر کی یہ دشمن ہی ضرور قتل کریگا یہ کیا ان کے دل مین آئی یہ تو بخوبی واقف تھے
کہ اس پھول کا ہاتھ آنا بہت دشوار ہی پھر کیون بیان کیا نہ معلوم بادشاہ کی عقل کو کیا ہو گیا ہی ایسے
دشمن قوی سے تو یون صفائی ہوئی اور پھر اسکو دشمن بنانے کی تدبیر کی نایاب پری نے رو کر کہا کہ
امان جان وہ آب کے سبب سے دیوانے ہو رہے ہین آپنے ملاحظہ کیا ہی کہ جب سے آب کور ہوئی ہین تو
کوئی کوشش اٹھا نہ رکھی تھی کہ جو نہین کی لاکھون روپیہ صرف کیا مگر کیا کرین مین یہ خیال کرتی ہون کہ شاید انکو

یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ تو جبکہ ایسے قوی ہین ایک لڑکے نے اگر طلسم تنہا فتح کرلیا تو کیا عجب ہی کہ اُس دیو کو قتل کرکے پھول بھی لے آئین بس یہ خیال کرکے اپنی خواہش ظاہر کی ہوگی وہ لوگ کیون ایسے نادان ہون کہ بیکار کو اپنی جان پر بنالین انکار کردیا ہوتا زوجہ اژدر نے کہا کہ ای بیٹی یہ لوگ بڑے بہادر ہین کبھی نہ انکار کرینگے خیر ابتو جو ہوا سو ہوا خداوند کریم سب کی آبرو و جان رکھلاوے زندہ وہ آئین چاہے پھول لائین چاہے نہ لائین میری زندگی بسر ہوجائیگی میرے شوہر کی جان ان لوگون کے ہاتھ سے بچے اور یہ لوگ یہان سے جائین بادشاہ کو لازم تھا کہ جب انھون نے قصد کیا تھا تو منع کرتے شاید وہ نہ جاتے ایک پری نے کہا کہ بادشاہ نے بہت منع کیا مگر انھون نے ایک نہ سنی یہ باتین ہو رہی تھین کہ پریون مین غل ہوا جہان پناہ تشریف لائے جہان پناہ تشریف لائے تمام اہل محل خوش ہوکر دوڑے بادشاہ کو مجرا کیا مبارکباد دی سلامتی جان کی بادشاہ سیدھے ایوان مین تشریف لائے جہان زوجہ بیٹھی ہوئی تھی دختر نے اٹھکر تعظیم کی اور مجرا کیا اژدر پسر زادے نے دعا دیکر گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ بیٹا خداوند کریم نے تمسے زندہ ملایا ورنہ امید نہ تھی نہ ہم دین اسلام پھر قبول کرتے اور نہ اطاعت طلسم کشا کرتی نہ تمسے ملاقات ہوتی ہم وہان قتل ہوتے تم لوگ یہان اپنی جان دیتے مگر اصل امر یہ ہی کہ ہم پہلے سے مسلمان تھے اُس مکار کے بہکانے سے گمراہ ہوگئے تھے خدا کو بھول گئے تھے خداوند کریم نے تفضل کیا کہ ہمکو راہ ضلالت سے نکالا ایک بہانا کو ہماری ہدایت کے لیے بھیجا کہ جسنے آکر ہمکو جہنم سے بچایا ورنہ بڑی خرابی ہوتی یہ کہکر اژدر پسر زادے بیٹھ گیا اور تمام واقعہ جنگ و پیکار و فتح طلسم کا اور اپنا اسیر ہونا اور طلسم کشا کا مہربانی فرمانا اور تر رہا کرنا آپنا دین اسلام قبول کرنا اور پھر شاہزادہ کا بادشاہ کرنا اور اپنا حال گل بصیرت بیان کرنا سب بیان کیا دختر و زوجہ نے سنا اور جب حال گل بصیرت سنا اور یہ سنا کہ سن جسکی تھی کہ والد طلسم کشا کیلیے کو گئے ہین مگر جب شوہر کی زبانی سنا کہا کہ اور جو کچھ تمنے کیا خوب کیا مگر یہ نہایت ہی برا کیا اور کہا کہ پھول کا حال بیان کیا گو واقف تھے کہ جو وہان جاتا ہی واپس نہین آتا ہی پھر کہنا کیا ضرور تھا اگر خدا نخواستہ پدر طلسم کشا ہلاک ہوا تو بڑی خرابی ہوگی طلسم کشا خیال کریگا کہ اژدر پسر زادے نے عداوت ادا کی اور دشمن ہوجائیگا ابھی تو اتنے بڑے مخمصہ سے جان بچی ہی یہ دوسری آفت ہوگی کون طلسم کشا سے مقابلہ کریگا ضرور ہم سب قتل کیے جائینگے طلسم کشا ایک کو زندہ چھوڑیگا جو زوجہ نے کہا کہ یہ تمہارا خیال خام ہی یہ لوگ ایسے نہین ہین بس جس کسے صفائی ہوئی ہوئی پھر اُسکے دشمن نہین ہوتے ہین خصوصاً خدا پرست کی اس امر سے اطمینان رکھو کہ اب کوئی فساد نہوگا اور نہ یہ امر ہوگا کہ پدر طلسم کشا اُس دیو کے ہاتھ سے ہلاک ہو یہ لوگ دیو کش ہین ضرور اُسکو قتل کرینگے اور مع گل بصیرت کے واپس آئینگے کوئی مقام خوف و خطر نہین ہی زوجہ نے کہا کہ خیر خدا ایسا ہی کرے یہ کہکر اُٹھے کہا کہ کیا کہون اگر میرا بس ہوتا گونا بینا ہون مگر ضرور طلسم کشا کو بلا کر دعوت کرتی اور اُسکی صورت دیکھتی اگر کور نہوتی اور بلا گردان ہوتی مگر مجبور ہون بادشاہ نے جواب دیا کہ اسکا غم نہ کرو انشاء اللہ تمھاری آنکھین بھی روشن ہوجاتی ہین اور طلسم کشا کو بھی اچھی طرح دیکھ لینا یہ کہکر آہستہ سے کہا کہ مین نے نایاب پری اپنی دختر کو اُسکی کنیزی مین دیا ہی اُسکے بزرگون نے قبول کیا ہی مین نے خیال کیا کہ ایسا عالی خاندان والا دودمان جری بہادر دلیر شجاع خلیق رحیم کریم بامروت باحمیت خوبصورت حسین و جمیل لڑکا نہ ملیگا جیسا طلسم کشا ہی بس یہ امر کیا زوجہ نے ہنس کر جواب دیا کہ تمنے یہ امر سب

بہتر کیا بخدا ہین تم سے خود کہنے والی تھی اُنکے بزرگون نے قبول کرلیا بادشاہ نے کہا کہ ہان بیٹے کے
زوجہ اتر در پر نیزاد بہت خوش ہوئی یہان بادشاہ بیٹھا ہوا ہی سب خواصین مبارکباد دیتی ہین
بادشاہ خوش ہو ہوکر اُنکو انعام کثیر مرحمت کر رہا ہی یہان تو یہ سامان ہی اب راوی شیرین زبان حال
رستم ثانی تحریر کرتا ہی کہ انکا تخت جو دیو لیکر وہان سے چلے تو ایسے تیز آئے کہ دو گھنٹہ مین قریب
صحرائے بیخزان کے پہونچ گئے بالائے ہوا سے زمین کیطرف مائل ہوئے اور لاکر تخت ایک مقام پر
ایک سبزہ زار مین رکھا اور ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ یہی سرحد صحرائے بیخزان کی ہی حضور تشریف لیجائین غلام
یہان تخت لیے حاضر ہین کیونکہ اگر غلام جائینگے تو وہ دیو ہم سبکے ہلاک کریگا حضور تو دیو کش ہین ہمنے
کبھی پیشہ بھی نہین مارا ہی اگر یہ امر حضور کو منظور ہو کہ ہم اُس نابکار کے ہاتھ سے ہلاک ہون تو ہم حاضر
ہین رستم ثانی نے فرمایا کہ اچھا تم اسی مقام پر ٹھہرے رہو کہین اور نہ جانا مین ابھی آتا ہون
یہ فرماکر تخت پر سے اُترے اور طرف اُس صحرا کے بموجب نشان دیے ہوئے اُن پر نیزادون
کے روانہ ہوئے چند قدم چلے تھے کہ ایک صحرا مین پہونچے دیکھا کہ وہ صحرا نہین ہی نمونہ باغ شداد
ہی سبزہ میل مخمل سبز کے کوسون زمین پر روئیدہ ہی جدھر نگاہ اُٹھ جاتی ہے سوائے سبز کے کوئی چیز
نظر نہین آتی ہے چارون طرف اشجار گلہاے رنگارنگ کے لگے ہوئے ہین لیکن تختہ بیلے کا کھلا
ہی کہین نسرین ونسترن ہی کسی سمت سمن ویاسمین ہی کسی جانب نرگس ولالہ پھولا ہوا ہی کورپالہ
وموتیا دموگرا ایک طرف ہی کیوڑے وگلاب کی ایک سمت بہار ہی شبو وسنبل ایک طرف ہے
سرو وشمشاد ایک سمت اکڑ رہے ہین طاؤسان خوش انداز ایک طرف رقص مین مصروف
ہین فاختہ وقمریان سرو وشمشاد پر بیٹھی بول رہی ہین اور یاد الہی مین مصروف ہین طائران خوش الحان
زمزمہ سنجی کر رہے ہین بلبلین پہلوے گل سے جدا نہین ہوتی ہین تدروان کوہسار قہقہہ زنی مین
مصروف ہین ابر تنک صحرا پر محیط ہی نہوا سے عیسے آدم مسیح نفس کے جھونکے آرہے ہین یہ جو بہار
رستم ثانی نے دیکھی آپنے دل مین کہا کہ واقعی جسنے اس صحرا کا نام صحرائے بیخزان رکھا ہی
خوب سمجھکر رکھا ہی یہ صحرا در اصل بیخزان ہی بس سیر کرتے ہوئے ایک طرف کو روانہ ہوئے بند قبا
کھولدے ہوئے تھے بسبب تماشاے گل وبلبل کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ دیکھا سامنے ایک کوہ سربلند
فلک وقار نظر آتا ہی کہ جسکی چوٹی آسمان سے ملی ہی اور وہ کوہ مثل آئنہ کے درخشان ہی از قلہ کوہ
تا پائین کوہ سبزہ وگلہاے بوقلمون لگے ہوئے ہین آبشارین کوہ سے جاری ہین اس طور سے
پانی گر رہا ہی کہ گویا بارش مروارید سفتہ ہو رہی ہی عجب مقام پربہار وپرفضا ہی شاہزادہ اُس صحرا اور
اُس بہار کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور خیال کیا کہ اسی کوہ کے دامنہ مین وہ چشمہ ہوگا بس اُس کوہ
کی طرف متوجہ ہوئے چند قدم چلے تھے کہ سامنے سے درہ کوہ نظر آیا اُسکو بھی اس صفت سے
صناعان چابک دست نے درست کیا تھا کہ محراب اسکی مثل محراب ابروے معشوق کی تھی اُس پر بھی سبزہ
لگا ہوا تھا اُس طرف روانہ ہوئے جب قریب پہونچے تو اُنھون نے دیکھا کہ سامنے درہ کوہ کے ایک
سنگ کی چٹان پر ایک دیو قوی تن قوی بازو بیٹھا ہوا ہی کہ سر اُسکا مثل گنبد مرقد ضحاک کے ہی ہاتھ مثل
شاخ چنار کے پانون مثل ڈالہ برگد کے سینہ تختہ کوہ معلوم ہوتا ہی لنگ زرد باندھے ہوئے
کمر مین زنجیر آہنی لپیٹے ہوئے شکم اُسکا غار بلا ہی بڑے بڑے بال ہین دانت نہایت دراز
ہین شانہاے سر مثل شاخ کرگدن کے بہت دراز سر پر ہین آنکھین مثل تنور سوزان کے ہین

اور مثل انگارے کے مشتعل ہین بس وہ دو زانو بیٹھا ہوا ہی ایک طرف چند خم شراب مثل خم گردون
کے رکھے ہوئے ہین ایک جام مثل جام دنیا کے اُسکے ہاتھ مین ہی اور چند مردہ بھینسین اور نیل گائین
ایک طرف پڑی ہین اُنسے نیلا نیلا پانی بہ رہا ہی بوے بد چلی آتی ہی آگ سامنے روشن ہی اُسمین بہ ان
نیل گاے کی مع پوست کے رکھی ہوئی ہی دار شمشاد سامنے زمین مین گڑی ہوئی ہی بس وہ
شراب اُن خمون سے اُنڈیل کر پی رہا ہی اور وہ گوشت مردار کھا رہا ہی اور نشہ شراب مین بدمست
ہو کر ہی جھوم رہا ہی یہ اُسکو دیکھکر پناہ طرف ایزد خدا کے لگے اور لاحول پڑھکر آگے بڑھے اُسکے کان
مین جو صدا پہونچی اُسنے ایک مرتبہ سر اُٹھا کر دیکھا چار دن طرف یکایک اُسکی نگاہ اُنپر پڑی دیکھا
کہ ایک آدم زاد قصیر القامت مگر کسی قدر فربہ سرخ لباس پہنے ہوئے ہتھیارون پر آراستہ کیے ہوئے
چہرہ مثل آفتاب کے روشن میری طرف چلا آتا ہی یہ جو نظر آیا تو ایک قہقہہ بلند ہنسنے لگا یا کہ تمام صحرا صداے
خندہ سے ہل گیا قہقہ لگا کر کہا کہ او آدم زاد تو نے بنیاد شامت تیری قضا تجکو ادھر کھینچکر لائی ہی جو تو
ادھر کو آیا ہی اور اپنے دل مین کہا کہ خداوند ابلیس نے میری بڑی خاطر کی کہ ایک آدم زاد کئی
سو برس کے بعد ادھر کو بھیجا کو میرا ابھی دل آدم زاد کے گوشت کو ایک مدت سے چاہتا تھا مین کن
کن عنایتون کا خداوند کے شکریہ ادا کرون آج خیال آگیا کہ میرا بندہ آدمی کے گوشت کا بہت مشتاق ہی بس
بدون سعی و کوشش کے آدم زاد کو بھیجدیا کہ جسکا گوشت بہت پر ذائقہ ہوگا یہ دل سے باتین کرکے کہا کہ
بعد مدت بسیار کے تو نظر آیا یہ سب مہربانی خداوند ابلیس کی ہی کہ مین اِسوقت شراب پی رہا تھا منہ کا ذائقہ
بدلنے کے لیے تجھ ایسا آدم زاد روانہ کیا کہ مین تجکو کھا کر اپنے منہ کا ذائقہ بدلون آدم زاد کا گوشت نہایت
بامزا اور نمکین ہوتا ہی بس ای آدم زاد تو خود میرے منہ مین آکر کود پڑ مین تجکو نہ دانت لگاؤنگا نہ داڑھون
ہی پیلا کر نگل لونگا مین بہت روز سے آدم زاد کے گوشت کا مشتاق تھا لے دیکھ منہ کھولتا ہون شراب
پیکر یہ کہکر شراب پینے لگا رستم ثانی نے یہ تقریر سنکے جواب دیا کہ او ناہنجار دیو ار جنگ دیو خوار
کیا بیہودہ بکتا ہے خداوند ابلیس کون بیچارا ہی آگاہ ہو کہ مین تیری سر کوبی کو آیا ہون بس خیریت اسمین
ہی تو ہاتھ باندھکر میری خدمت مین حاضر ہو اور ابلیس پرستی ترک کر ورنہ میرے ہاتھ سے ہلاک
ہوگا مین تیری جان کا ملک الموت ہون راوی نے بیان کیا ہی کہ رستم ثانی یہ اثر دربر یزاد سے
سن چکے تھے کہ جو کوئی اُس صحرا مین جاتا ہی اُسکی قوت اصلی کم ہو جاتی ہی بس رستم ثانی نے صحرا مین
قدم رکھا تھا تو اُسوقت اپنی قوت کا امتحان کر لیا تھا اپنی طاقت اور قوت کو اصلی حالت پر پایا تھا
بس خیال کر لیا کہ مین اُس دیو کو ضرور قتل کرونگا بس جب قریب دیو پہونچے تو یہ تقریر اُسکی سنکے
اُس سے یہ بیان کیا کہ مین تیری جان کا ملک الموت ہون کیون اپنی قضا بلاتا ہی بہت جلد غاشیہ
اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر حاضر ہو اُس دیو نے کہا کہ او آدم زاد مین اسیے کلمے بہت سن چکا ہون
اب معلوم ہوا کہ تو مجھے قتل کرنے آیا ہی یہ بھی شان ابلیس کی ہی کہ آدم زاد دیو زاد کو قتل
کرے جب سے دنیا خلق ہوئی ہی یہ امر تو کبھی نہین ہوا ہی تو مجھے قتل کریگا اب تو میرا لقمہ
ہوگا سوائے لقمہ ہونے کے دوسرا امر غیر ممکن ہی بڑے بڑے دیو میرے مقابلے کو آئے وہ
تو میرے ہاتھ سے مارے گئے تیری کیا اصل ہی یہ باتین کہتا جاتا ہی اور شراب خم کے خم پی پی کر
خالی کرتا جاتا ہی اور بہت خوش ہو ہو کر کہتا ہی کہ تیرے گوشت سے اپنے مونہہ کا ذائقہ تبدیل کرونگا
ای آدم زاد تو مجکو بڑا سخت زبان معلوم ہوتا ہی بس تھوڑی ہی دیر مین اِس سخت زبانی کا حال معلوم

ہو جائیگا شاہزادے نے جواب دیا کہ او دیو تو کیا گوکھاتا ہی اور جھک مارتا ہی تو میرے حال سے
بالکل نہین واقف ہی کیا تو نے پردۂ قاف کا قصہ نہین سُنا ہی کہ آدم زاد نے آکر دیوان قاف کو
ایسا قتل کیا ہی کہ نقب زلزلہ قاف ہو گیا آگاہ ہو کہ مین امیر حمزہ صاحبقران ثانی سلیمان کا
پوتا ہون جنھون نے دیو عفریت و دیو سمندون ہزار دست کو اُس سن طفلی مین قتل کیا اور
مین نے بھی اکثر دیو قتل کیے ہین میرے فرزند سہراب ثانی نے ابھی ابھی طلسیم کو فتح کیا اور
تن تنہا ہزارون دیو قتل کیے اور مین نے بھی پردۂ پنجم قاف مین بہت سے دیو قتل کیے ہین تیری
کیا اصل ہی بس خیریت اسمین ہی کہ میری اطاعت کر اور ترک ابلیس پرستی پر کمر باندھ یہ جو رستم ثانی
نے کہا دیو نے باواز بلند قہقہہ لگایا اور کہا کہ یہ قصہ کسی طفل نادان سے بیان کرین نہین سُنتا ہون
خداوند ابلیس نے میرے مونہہ کے ذائقہ تبدیل کرنے کو تجکو بھیجا ہی لے اب مین تو مونہہ کھولتا
ہون تو کود پڑ یہ کہکر مونہہ کھولا اور آنکھین بند کرلین شاہزادہ قریب تو آچکا تھا ایک سنگ گران
اُٹھا کر اُسکے مونہہ مین ڈالدیا اُسنے دانت مارا کڑ سے آواز آئی اور دانت ٹوٹ گیا دیو نے
گھبرا کر آنکھ کھولدی اور کہا کہ او آدم زاد تو بہت سخت ہی کہ میرا دانت ٹوٹ گیا یہ کہکر اُسکو اگل دیا
تو پتھر پایا شاہزادے نے آواز دیکر کہا کہ او دیو تو نے مزار اُس سخت زبانی کا پایا اب جو دیو نے
یہ صدا سُنی اور دیکھا تو شاہزادے کو کھڑا پایا دیو نے کہا کہ تو بڑا دلگی باز ہی خیر میرے پاس آ اب مین
تجکو ذبح کر کے کھاؤن تیرے گوشت کے کباب پکا کر شاہزادے نے کہا کہ تو بڑا احمق ہی اور معلوم
ہوا کہ تیری فضا میرے ہاتھ سے ہی بس اپنی زبان بند کر ورنہ گدی سے کھینچ لونگا دیو نے کہا کہ او
آدم زاد تو مجکو بڑا سخت زبان اور درشت کلام معلوم ہوتا ہی مین تو یہ جانتا تھا کہ تیرا گوشت
کرکرا مزیدار ہوتا ہے اب مین تجکو کھاؤن مگر تو نہین مانتا ہی خیر مین پھر سمجھاتا ہون اگر ابکی تو نے
سخت کلامی کی تو ضرور تجکو قتل کرونگا یہ کہکر کہا کہ بس اسمین خیریت ہی کہ تو میرے پاس چلا آ اور
مین تجکو کھاؤن شاہزادے نے جواب سخت دیا بس دیو کو غصہ آگیا اور اپنے مقام سے حرکت کی
اور اُٹھا وہ کیا اُٹھا گویا قیامت اُٹھی یا پہاڑ نے حرکت کی دارشمشاد جو سامنے گڑی تھی اُسکو اکھیڑ لیا
اور سنبھالکر طرف شاہزادے کے یہ کہتا ہوا چلا کہ خداوند نے تو بھیجا تھا مگر کیا کرون کہ وہ مانتا ہی نہین
اب چاہے گوشت مٹی مین ملے چاہے صاف رہے اتبو وار کرتا ہون اور آتے ہی دار کا وار کیا
شاہزادے نے خالی دیا دارشمشاد زمین پر پڑی کہ غرق زمین ہو گئی ایک غار ہو گیا کہ پانی نکل آیا
تیغ گرد بلند ہوا دیو نے وار کر کے کہا کہ زدم و بست کردم افسوس تمام گوشت مٹی مین ملگیا
یہ کہکر قصد کیا اُس گرد کے اندر جاکر تلاش کرون کہ آواز اُس گرد سے آئی کہ ارے دیو کیا بست
کردی مین تیری جان کا ملک الموت موجود ہون دیو حیران ہوا کہ یہ صدا کہان سے آئی ایک
دیکھتا ہی کہ اُس گرد سے یکایک ایک آفتاب طالع ہوا شاہزادہ رومال سے چہرہ کی گرد پاک کرتا
ہوا برآمد ہوا دیو رستم ثانی کو دیکھکر حیران ہوا اور کہا کہ تو بڑا سخت جان ہی کہ میرے دارشمشاد کی بھی
ضرب سے بچا لے مین اب دوسرا وار کرتا ہون یہ کہکر پھر دار کیا پھر رستم ثانی نے دار کو خالی دیا
اور بند دست دیو کو جھکا دیا کہ دیو مونہہ کے بھل طرف زمین کے چلا انھون نے پینترہ بدل کر اُسکی کمر
زنجر خوب استوار پکڑ کر نعرہ اللہ اکبر کے جو زور کیا اور ٹانگ لگائی وہ دیو مثل پہاڑ کے زمین پر
گرا یہ معلوم ہوا کہ پہاڑ بیخ سے اکھڑ کر گرا بس دیو نے گر کر قصد کیا کہ سنبھلون انھون نے ٹھوکر

کہ وہ گرد بر ہو گیا اور جست کر کے چھاتی پر سوار ہوئے گندھے زانو سے دبا کر کہا کہ حالا در شناسی من
پروردگار عالم چہ میگوئی اُسنے کچھ کلام سخت کہے اور کہا کہ میری ہزار جانین ہر ایک خاک پائے
ابلیس پر نثار ہوون بس شاہزادے کو غصہ آگیا ایک مرتبہ غضبناک ہو کر ایک گھونسا ایسا مارا کہ
رستم ثانی کا کنوتی تک ہاتھ سر مین در آیا سر دیو کا شق ہو گیا بھیجا نکل پڑا وہ تڑپنے لگا یہ تو اُسکے سینہ
پر سے اُتر آئے وہ تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو گیا اُسکا ہلاک ہونا تھا کہ ایک غبار بلند ہوا برق کی
سی چمک ہوئی جب وہ غبار برطرف ہوا شاہزادہ نے ملاحظہ فرمایا کہ زیر کوہ اُسی مقام پر جہان
دیو بیٹھا تھا ایک چشمہ آب شفاف کا موجزن ہی پانی اُسکا مثل گوہر کے چمکے ہی طول
اُس چشمہ کا بہت ہی مگر عرض اُسکا کوئی میل بھر کا ہی اور وسط چشمہ مین ایک درخت پانی پر لگا
ہوا ہی برگ اُسکے مثل چشم مردم کے ہین اور مانند زمرد کے چمک رہے ہین اور ایک گل بلند بیچ
لگا ہی اُسکے برابر ایک ثمر بھی ہی مگر گل کا رنگ دھانی ہی اور ثمر کا رنگ سفید ہی اور برابر بادام کے
ہی یہ دیکھکر شاہزادے نے شکر خدا کیا اور کنارے پر چشمہ کے آئے اسقدر پانی صاف پایا کہ
زمین کا حال معلوم ہوتا تھا مردمان آبی نظر آتے تھے بس شاہزادہ نے لباس اُتارا لنگ باندھکر یہ
خیال کیا کہ ای رستم ثانی نہ تم اِس پانی سے مونہہ ہاتھ دھونہ کلی کرو گو پیاسے بہت ہو مگر نہ پیو
کیونکہ اُسکی خاصیت زبانی اژدر پیر زاد کے سُن چکے تھے کہ اس پانی کا یہ اثر ہی کہ طاقت و
قوت دونی کر دیتا ہی اور اس چشمہ کا نام چشمہ شجاعت ہی ہمکو ذاتی قوت اسقدر خداوند کریم نے
مرحمت فرمائی ہی کہ جسکا حساب نہین ہی پھر کیا ضرورت ہی اگر کوئی سُن لیگا کہ رستم ثانی نے چشمہ
شجاعت کا پانی پی لیا اس سبب سے قوت زیادہ ہو گئی تو لوگ طعنہ زن ہونگے کہ کم قوت تھے
اِسی سبب سے یہ پانی پی لیا اور سب لوگ خندہ زن ہونگے بس تم انگشت نما ہو جاؤ گے بس
لازم یہ ہی کہ اِس چشمہ کے پانی سے لب تک آشنا نہ کرو مونہہ بند کر کے چشمہ مین اُترو اور برگ و
ثمر و گل حاصل کر کے اُسی طور سے مونہہ بند کیے ہوئے واپس آؤ وہ کام کیون کرو کہ جو بدنامی کا باعث
ہو ای رستم ثانی مجبوری اِس امر کی ہی کہ وہ گل و ثمر وسط چشمہ مین ہی ورنہ مین قسم کھانے کو
بھی پانی ہاتھ سے نہ چھوتا اُترنا کیسا یہ دل مین باندھ کر کے اور بسم اللہ کہکر مونہہ کو بند کر کے اُترے
کنارے پر پانی تا بہ گلو پایا اب خیال ہوا کہ آگے اور زیادہ ہوگا اندازہ جو کیا تو اسیقدر تھا بس
یہ آہستہ آہستہ قدم رکھتے ہوئے چلے جب کچھ دور چلے و ہان پانی اسیقدر تا بہ گلو پایا کسی مقام پر زیادہ
نہ کم اِنکو خیال ہوا کہ یہ چشمہ ہموار ہی اسمین پانی ہر مقام پر برابر ہی بس یہ بلا خوف اب پانی کو کاٹتے ہوئے
چلے کوئی پاؤ میل راہ طے کی تھی کہ اب جو قدم رکھتے ہین وہان پر گہرا زیادہ تھا اور یہ اِس خیال مین
تھے کہ برابر ہی بس اُس گہرائی مین جاتے رہے اور غوطہ کھا گئے غوطہ کا کھانا تھا کہ حواس جاتے رہے
اُس بدحواسی مین مونہہ کھل گیا اور ایسا کھلا کہ بہت سا پانی مونہہ مین چلا گیا اور شکم مین اور یہ غوطے
کھانے لگے ہر غوطہ مین پانی مونہہ مین جاتا تھا اور حلق سے اُتر جاتا تھا انھون نے چند غوطے کھائے
ہاتھ اِنکے اِنکے قابو مین نہ تھے بدحواس ہو رہے تھے اُسی غوطہ کھانے مین خیال آیا کہ ای
رستم ثانی اپنے حواس درست کرو اور ہاتھ پانون اور جسم کو ہلکا کرو تاکہ اُبھرو ورنہ اِسی طور سے
غوطے کھاتے کھاتے ہلاک ہو جاؤ گے بس یہ خیال کر کے ہاتھ پانون ڈھیلے کیے اور تمام بدن کو
ہلکا کیا اب جو غوطہ کھا کے اُبھرے اپنے کو پانی پر قائم کیا اور جلدی سے مونہہ بند کر لیا اور

دل مین کہا کہ ای رستم ثانی تمنے بڑا دھوکا کھایا اگر یہ خیال نہ کرتے کہ چشمہ ہموار ہی تو یہ نوبت غوطہ خوری کی کیون ہوتی افسوس جس امر سے تمکو خوف تھا اور تمنے پیاسے رہنا گوارا کیا تھا اور پانی نہ پیا تھا وہی ہوا کہ حالت غوطہ خوری مین مونہہ کھل گیا اور پانی حلق مین ہوکر گیا ایک مرتبہ نہین کئی مرتبہ تم اسوقت کیسے بدحواس ہوئے کہ تمکو خیال نرہا جو کوئی سُنے گا کیا کہیگا کیسی لعنت اور ملامت کریگا خیر شکر اس امر کا ہی کہ سوائے تمھارے اور ذات خداوند کریم کے اور اس صحرا اور چشمہ کے کوئی دوسرا نہین تھا ورنہ بڑی خفت ہوتی غیر اور کسی نے نہ دیکھا بس جب تم کسی سے یہ حال کہوگے تو اُسکو معلوم ہوگا ورنہ اور کون کہنے والا ہی دوسرے یہ امر ہی کہ تمنے عمداً پانی نہین پیا ہی بلکہ ایک افتاد سے یہ امر واقع ہوگیا خیر کیا کیا جاے یہ باتین دل سے کرتے جاتے ہین اور شناوری کرتے جاتے ہین کیونکہ جیسے ہی تیسرا غوطہ کھاکر اُبھرے بس ویسے ہی ہاتھ لگانے لگے تھے اِس سبب سے قائم ہوگئے تھے کیونکہ برسون اس فن مین بھی ریاض کیا تھا اسوجہ سے مشاق تھے ورنہ پھر غوطہ کھاتے اب شناوری کرتے ہوئے اور مونہہ بند کیے ہوئے طرف درخت کے چلے جاتے ہین اب ایسے ہوشیار ہوئے ہین اگر کمر تک پانی ہوتا تو یون نہ جاتے بدون شناوری کیے ہوئے بس کہان تک عرض کیا جاے شناوری کرکے قریب درخت پہونچے اپنے کو پانی پر بکڑی لگاکر قائم کیا اور ایک ہاتھ سے تو ہاتھ لگا رہے ہین دوسرے ہاتھ سے جلدی جلدی برگ اُس شجر کے توڑے اور پھر کیا کیا کہ اپنے کو اُس درخت کے تنہ کی آڑ پکڑکر قائم کیا ایک ہاتھ سے اُس شاخ کو جھکایا کہ جسمین وہ گل وثمر لگا تھا اور دوسرے ہاتھ کو بڑھاکر ایک ہی مرتبہ دونون کو توڑ لیا یعنے گل وثمر کا توڑنا تھا کہ ایک شور پیدا ہوا کہ او ظالم تو نے بڑا غضب کیا کہ گل بصیرت ثمرۃ الابصار کو حاصل کرلیا شجرۃ البصارت سے آج تک زمانۂ حضرت سلیمان سے تا ایندم کوئی ایسا نہوا کہ جو کوئی آتا اور چشمۂ شجاعت مین اُتر کر ان اشیا کو حاصل کرتا تو بڑا جوانمرد ہی تو نے معلوم ہوتا ہی کہ نگہبان چشمہ دیوار جنگ و یوخوار کو بھی ہلاک کیا جو چشمہ ظاہر ہوا خیر بیجا یہ گل وثمر تیری قسمت کا تھا تو نے اپنی محنت اور مشقت کا ثمرہ پایا یہ جو صدا سنی رستم ثانی نے اِدھر اُدھر دیکھا صدا دینے والے کا نشان تک نہ پایا دل سے کہا کہ کوئی ہوگا لیکن ثمر اور گل اور برگ کو خوب حفاظت سے اپنے پاس رکھا اور اب وہان سے شناوری کرتے ہوئے کنارے کی طرف چلے جب اُس مقام پر پہونچے کہ جہان غوطہ کھائے تھے وہان بہت ہوشیاری سے شناوری کی یہان تک کہ صحیح وسلامت مع اُن اشیا کے چشمہ سے نکلے باہر آتے ہی پہلے سجدہ شکر کیا اب جو سر اُٹھایا اُس چشمہ کو نہ پایا وہ چشمہ خود بخود غائب ہوگیا یہ اور حیران ہوئے اور خیال کیا کوئی مصلحت خداوند کریم ہوگی بس انھون نے لباس پہنا آلات ضرب تن پر لگائے اب جو خیال کرتے ہین تو اپنے جسم مین پہلے سے قوت دہ چند اور بدن گونہ پائی اور دل بھی قوی تھا کہا کہ دراصل اس چشمہ کا پانی کا اثر بھی ظاہر ہوا جسنے اسکا نام چشمہ شجاعت رکھا ہی بہت درست اور بجا رکھا ہی کیا اُسکی قدرت ہی کہ پانی مین یہ اثر ہی مگر غضب ہوا کہ ہمنے مجبوری سے پی لیا نہ غوطے کھاتے نہ یہ امر ہوتا خیر شکر اس امر کا ہی کہ اور کوئی نہ تھا بس اس طور کی باتین کرتے ہوئے چلے آتے ہین یہان تک کہ اُس صحرا کو تمام کیا وہ گل وثمر وبرگ پاس ہین وہ دیو جو کہ تخت لیکر آئے تھے باہم کہہ رہے تھے کہ معلوم ہوتا ہی آقاے نامدار کو اُس دیو نے ہلاک کیا جو ابھی تک نہین کشرلیت لائے ہین بھلا اُس دیو سے کون

لڑسکتا ہی اور تھوڑی دیر انتظار کرتے ہین اگر تشریف لائے تو خیر ورنہ ضرور جاکر بیان کر دینگے کہ اس
دیو نے ہلاک کیا یہی باتین باہم کر رہے تھے کہ دیکھا سامنے سے رستم ثانی چلے آتے ہین جیسے
اِن سبکی نگاہ پڑی پکارے کہ اے آقائے نامدار تیمار ہو واہ کیا آپکا قدم مبارک ہی معلوم ہوتا ہی
کہ آپنے اُس دیو کو ہلاک کیا آج تک تو سوائے آپ کے کوئی وہان سے واپس نہین آیا فرمائیے
جس کام کو یہان تشریف لائے تھے وہ بھی ہوا یا نہین رستم ثانی نے فرمایا کہ جاکر دیکھو تو وہ دیو مرا
پڑا ہی لو دیکھو یہ برگ ہین اور یہ ثمر اور یہ گل یہ فرماکر اُن سب کو وہ چیزین دکھائین وہ دیکھکر بہت
خوش ہوگئے اور دوڑکر قدمون پر گر پڑے اور بوسہ دیا اور اجازت لیکر اُس صحرا کی سیر کرنے لگے
اور اُس مقام پر آئے کہ جہان دیو خونخوار جنگ دیو خوار مرا پڑا ہوا تھا اُسکو دیکھکر سب کے حواس
جاتے رہے کہ اُنھون نے باوجود دیو ہونے کے اتنا بڑا دیو نہ دیکھا تھا اُس صحرا کی خوب سیر کی خدمت
مین شاہزادے کے آئے اور کہا کہ آپ کی بدولت ہمنے آج صحرا کی سیر کی ورنہ کبھی نہ نصیب ہوتی
ہم پر کیا منحصر ہی بادشاہ کو نہ نصیب ہوتی کئی مرتبہ لشکر کشی کرکے آئے سوائے اس مقام کے آگے نہ جاسکے
شاہزادے نے فرمایا کہ سب قدرت خدا ہے اور اُسکا فضل وکرم ہی ورنہ مین کس لائق ہون نے
اب چلو وہان سب کو انتظار ہوگا اُنھون نے عرض کیا کہ بسم اللہ تخت پر تشریف رکھیے ہم سب خادم
حاضر ہین پس شاہزادہ تخت پر بیٹھا دیو تخت کو اُٹھاکر لے چلے چونکہ دن بہت قلیل تھا تھوڑی راہ
طی کی تھی کہ رات ہوگئی دیوؤن نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو کسی صحرا مین شب بھر قیام کرین
کہین ایسا نہ ہو کہ شب تاریک مین راہ فراموش کر جائین تو دقت ہوگی اِس سے بہتر یہ ہی کہ ٹھہر جائین
صبح کو پھر یہان سے روانہ ہونگے فرمایا کہ اچھا بس ایک صحرا مین تخت اُتارا شاہزادہ اُسپر آرام پذیر ہوا
اور دیو پہرہ دینے لگے یہانتک کہ وہ رات تمام ہوئی پردۂ شب سے صبح برآمد ہوئی بس شاہزادہ
نے نماز وغیرہ سے فراغت کی اور تخت پر سوار ہوئے دیو لیکر روانہ ہوئے یہان جب اژدر پیر زادہ کی
زوجہ سے سب حال کہ چکا تھا تو اُسنے بھی آرام کیا تھا اور سہراب ثانی وغیرہ نے بیرون شہر اپنے لشکر مین
ادھر کارپردازان سلطنت نے بموجب حکم بادشاہ کے محل شاہی برائے شاہزادہ سب سامان
سے درست کیے تھے بس جب صبح ہوئی بادشاہ محل سے برآمد ہوا سب سردار حاضر ہوئے جنکو
حکم ملا تھا کہ برائے شاہزادہ محل آراستہ کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہمنے بموجب حکم سرکار سب
بندوبست کر دیا فلان فلان محل آراستہ کر دیے بادشاہ نے کہا اچھا وہان شاہزادہ سہراب
ثانی اپنے لشکر مین بیدار ہوئے بس بعد الفراغ نماز وظائف لباس وغیرہ سے آراستہ و پیراستہ
ہوکر مع ایرج نامدار و شہریار عالیوقار و دیگر شاہون اور سردارون کی طرف دربار فلک وقار کے
روانہ ہوئے راہ مین شہریار نے سہراب ثانی سے دریافت کیا کہ اے فرزند ہمارے بند
دیو ہامان نے کیا فساد برپا کیا سہراب ثانی نے اُسکا لشکر کشی کرنا اور اپنا مقابلہ کرنا اور اُسکو قتل کرنا اور اپنا
جشن کرنا رستم ثانی کو خواب مین دیکھنا اور اپنا سب سے پوشیدہ ہوکر برائے فتح طلسم روانہ ہونا
کے واقعات طلسم کے فتح کرنے کی حالت بیان کی شہریار سب سُنکے بہت خوش ہوئے شہریار نے اپنے
قید ہونی کی کیفیت بیان کی اور ایرج نامدار نے اپنے فقید ہونے اور زرین حصار پر پہونچنے اور دیو سے
قاف مین آنے اور ہامان سے مقابلہ کرنے کی کل حالت بیان کی راہ مین ایرج نامدار نے کہا کہ ہمپر یہ
گذرے میری سرگذشت سنو یہ کہکر جو حال سہراب ثانی سے بعد رہا ہونے کے بیان کیا تھا وہی شب

بیان کیا اور کہا کہ پرسون میرا ایمان آنا ہوا اور یہ وجہ صاحبقران ثانی کے ساتھ سے جدا ہونے کی
ہوئی انھین باتونمین وہ راہ تمام ہوئی دربار مین آکر پہونچے کل اہل دربار نے مع اژدر پریزاد کے سلام
ومجرا کیا اور تعظیم کی بس شاہزادے اپنے اپنے دنگل پر متمکن ہوئے اور سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے اژدر
پریزاد نے کہا کہ اے خداوند ابھی تک آقاے نامدار نہین تشریف لائے ہین بہت پریشان ہون ایرج
نامدار نے فرمایا کہ کوئی امر پریشانی کا نہین ہے نہ فرصت ہوئی ہوگی جو کل آتے آج ضرور آئینگے یہی
ذکر تھا کہ دیوون نے تخت لاکر صحن دربار مین اتارا سب نے دیکھا کہ اسپر رستم ثانی تشریف فرما ہین
سب دیکھکر حیران ہوئے اژدر پریزاد نے خوش ہوکر کہا کہ آقاے نامدار تشریف لائے بس رستم
ثانی تخت سے اتر کر ایوان شاہی مین آئے سوا ے ایرج نامدار کے سب نے تعظیم کی اور سلام
ومجرا کیا رستم ثانی نے جھککر ایرج کو مجرا کیا اور قدمون کو بوسہ دیا انھون نے گلے سے لگایا اسکے بعد
رستم ثانی نے سہراب کو گلے سے لگایا اور اپنے دنگل پر بٹھایا جب بیٹھ چکے تب ایرج نے فرمایا
کہ کہو وہ گل وثمر لائے رستم ثانی نے وہ گل وثمر مع برگ کے جیب سے نکال کر پیش کیے اور کہا کہ یہ
حاضر ہین بس اسکو جیسے اہل دربار نے دیکھا بہت متحیر ہوئے اژدر پریزاد کی یہ نوبت ہوئی کہ شاہزادے
کے قدمونپر گر پڑا قریب تھا کہ شادی مرگ ہوجائے تب شاہزادے نے وہ سب اشیا یعنے گل و
ثمر و برگ اژدر پریزاد کو دیے اور گلے سے لگایا وہ دعائین دیتا ہوا اور تعریفین کرتا ہوا تخت
پر آکر بیٹھا تب ایرج نے فرمایا کہ کیونکر حاصل ہوئے بس سب واقعہ رستم ثانی نے ابتدا سے
اخیر تک بیان کیا یہ جو واقعہ اہل دربار وغیرہ نے سنا بہت تعریف کی اور حیرت سی ہوئی ایرج نامدار
وشہریار عالیوقار وسہراب ثانی نے بھی تعریف کی تمام شہر مین مشہور ہوگیا کہ پدر طلسم کشا
دیوار جنگ دیوخوار کو قتل کرکے گل وثمر لے آئے مگر رستم ثانی نے سب حال بیان کیا سوا
اپنے غوطے کھانے کے غوطہ کھانے کا حال نہین بیان کیا ہان اپنا مونہہ بند کرکے چشمہ مین اترنا
بخیال اس امر کے کہ پانی نہ پی لون بیان کیا اس امر پر اور سب نے تعریف کی جب یہ سب امر اہل
شہر کو معلوم ہوئے ہر ایک نے از حد تعریف کی اور کہا کہ یہ لوگ بہت با اقبال ہین راوی کہتا ہے
کہ جب یہ خبر اندرون محل پہونچی زوجہ اژدر پریزاد کے نہایت خوش ہوئی اسیوقت نذر و نیاز کا
سامان کیا اب یہان اژدر نے عرض کیا کہ اب تیری دوسری عرض قبول ہو سہراب وغیرہ نے عرض کیا
کہ ہان ہمنے تمھاری دعوت قبول کی اسنے جو عمارت ان لوگون کے لیے آراستہ کرائی تھی وہ سب آراستہ
تھی عرض کیا کہ اب آپ بیرون شہر نہ تشریف لیجائین بلکہ جو مین نے جھونپڑے وغیرہ حضور کے قیام
کے لیے درست کرائے ہین اسمین حضور تشریف فرما ہون سہراب ثانی نے کہا کہ اچھا بس یہ
فرماکر دنگل پر سے اٹھے اژدر نے سردارون سے کہا کہ انکو لیجاکر ان مکانات مین فروکش کرو اور
سامان مہیا کرو کسی امر کی تکلیف نہو ورنہ بڑی خرابی ہوگی وہ سب شاہزادون اور انکے سردارون
کو لیکر اس عمارت مین پہونچا سب نے دیکھا کہ وہ عمارت ہر ایک سامان سے خوب آراستہ و پیراستہ
ہے تشریف فرما ہوئے سہراب ثانی نے اپنے سردارون سے کہا کہ آپ لوگ تشریف لیجائین اور ان لوگون
سے کہا کہ جنکو قید طلسم سے رہا کیا تھا کہ آپ لوگ بھی تشریف لیجائین اور وہان قیام کرین اہل لشکر سے
کہدین کہ تمکو اطمینان رکھو شاہزادے وہان شہر مین اژدر پریزاد کے مہمان ہوئے ہین حسان پریزاد
وطوغان پریزاد دیو مہارنگ دیو اسود دیو خروس دیو دربان دیو غزال نے عرض کیا کہ ہم قدمون سے نہ جدا ہونگے

فرمایا تمھاری مرضی بس اور باقی سردار لشکر مین گئے اور اہل لشکر کو کل حال سے آگاہ کیا اور رستم ثانی کا پھول وغیرہ لیکر تشریف لانے کا حال بیان کیا سب اہل لشکر خوش ہوئے یہان ایرج نامدار نے رستم ثانی سے حال پردۂ قاف مین آنے کا دریافت کیا رستم ثانی نے کل حال ابتدا سے انتہا تک بیان کیا اُسکے بعد ایرج نامدار نے اپنی کل حالت جو کہ سہراب و شہر آباد سے بیان کی تھی بیان کی بس ہر ایک دوسرے کے حال سے بخوبی آگاہ ہوا یہان سب راحت و آرام سے بیٹھے ہین سب سامان راحت مہیا ہی دہان اترکر دربار برخاست کرکے داخل محل ہوا سب اہل دربار اپنے اپنے مقام پر آئے باہم طلسم کشا اور ایرج نامدار و شہریار و رستم ثانی کی تعریف کرتے ہوئے آئے اُدھر جب اژدر داخل محل ہوا خوشی خوشی اپنی زوجہ کے پاس آیا اُسکو اس امر پر مبارکباد دی کہ مبارک ہو تمھاری آنکھین روشن ہوجائینگی پدر طلسم کشا پھول وغیرہ لیکر تشریف لائے خدا نے تمھاری سُن لی بس یہ کہکر عرق برگ آنکھون مین ڈالا ثمر کھلا دیا پھول کی خوشبو سونگھائی بس زوجہ اژدر پریزاد یعنے نائلہ پری کی آنکھین مثل ستارے کے روشن ہوگئین بلکہ سابق سے زیادہ نور پیدا ہوا جب سب اہل محل کو معلوم ہوا سب نے آکر مبارکباد دی نذرین پیش لین ہر ایک کو انعام ملا صحنک و رقص و جگے کا سامان ہوا دو تین پہر جو رات گئی تھی اُتنی نذر ہوئی یہان بیرون محل سب نے سامان دعوت کیا جب سامان ہوگیا اژدر سے غرض کرا بھیجا جب اُسکو معلوم ہوا کہ سب سامان ہوگیا ہی وہ خدمت سہراب وغیرہ مین آیا اور سبکو اپنے ہمراہ اُس مقام پر لایا کہ جہان سامان دعوت تھا راوی نے بیان کیا کہ کل طلسم کی پریان اور بیرون طلسم کی آکر حاضر جلسہ ہوئین محفل عیش و عشرت برپا ہوئی دور شراب گردش مین آیا رقص و غنا شروع ہوا خوب جلسہ آراستہ ہوا تمام پردۂ قاف کے تحفہ جات موجود تھے خوب آتشبازی وغیرہ پردۂ قاف کی تیار کی گئی تھی اُسکا تماشا دیکھا یا سات شبانہ روز جشن برپا رہا آٹھوین دن صحبت برخاست ہوئی سبکو انعام وغیرہ دیکر رخصت کیا شاہزادے اپنے مقام پر آئے نوین دن دربار ہوا اُسدن کندن جنی سب مال و اسباب و بارگاہ و دیگر سامان سیاہ و اسی ہزار خفتان شب چراغی وغیرہ تبرکات طلسمی و دیگر سامان اعرابو پر بار کرا کے مع اپنے ہمراہیون کے حاضر ہوا داخل دربار ہوکر طلسم کشا وغیرہ کو بجرا کیا فرد اسباب پیش کی سہراب ثانی نے سب اشیا ملاحظہ فرماکر جس لائق تھا اُسکو وہ عدد مرحمت کیا کندن کو خزانہ مرحمت فرمایا دربان وغیرہ کو اور عہدے مرحمت کیے کسی کو داروغہ بارگاہ مقرر کیا اور حکم دیا کہ بارگاہ چہل چراغ سلیمانی برپا کیجائے وہ اُسیوقت بیرون شہر برپا ہوئی اور جو اُسکے متعلق بارگاہین اور خیمہ تھے سب برپا ہوئے اسی ہزار دلیر و پریزاد لشکر سے انتخاب کرکے اُنکو اسلحہ طلسمی و مرکب طلسمی مرحمت فرمائے اور وہ اسی ہزار خفتان شب چراغی مرحمت کین یہ لشکر خاص کے نام سے مشہور ہوا عجب جمعیت اور روپ تھا اس لشکر پر سبکے اسلحہ مرصع کار تھے مرکب کے ساز و یراق سب مرصع تھے جب یہ لشکر دھوپ مین روان ہوتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون شب چراغ درخشان ہین بارگاہ چہل چراغ سلیمانی جو برپا ہوئی اُسکی کیا تعریف بیان ہو وہ بارگاہ مثل بارگاہ سلیمانی کے تھی کئی بازار ین آگے ہمراہ تھین اور کیی چمن جواہر اتکے وہ بارگاہ مخمل سبز کاشانی کی تھی اسپر سب کام کارچوبی کا بنا تھا کلس اُسکا طلائی تھا اُسپر طاؤس شب چراغ کے بنے ہوئے تھے پانچسو ستون الماس نگار تھے سب بارگاہ مین نور شب چراغ نصب تھے تین ہزار کرسیان و دنگل و صندلیان الماس نگار اُس بارگاہ مین آراستہ تھین لوازمہ خانہ تھے تمام بارگاہ مین فرش مخملی تھا چارون طرف اُسکے حاشیہ زردوزی تھا قنات و سرپردہ ایوان چابک دستی نے چارون طرف شکارگاہ مین معرکہ میدان کی تصویرین بادشاہان قاف کے دربار بہت خوبی سے بنائے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا اصلی معرکہ ہی ایسی بارگاہ تھی کہ کبھی چشم فلک نے نہ دیکھی تھی بارگاہ

سلیمانی کی ثانی تھی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بموجب حکم سہراب ثانی بارگاہ وغیرہ برپا ہوئی سب شاہزادہ داخل بارگاہ ہوئے اور بہت تعریف کی اسی دن سے اسی بارگاہ مین دربار ہونے لگا سب اہل طلسم دور دور سے برائے تماشاے بارگاہ و بازار و لشکر کہ جسکو طلسم کشا نے سامان طلسمی سے آراستہ کیا تھا آتے تھے اور دیکھکر بہت خوش ہوتے تھے لاکھون صندوق زر و جواہر سے مملو طلسم سے نکلے پس راوی نے بیان کیا ہی کہ اژدر پریزاد نے بذریعہ اپنے وزیر احمر پریزاد کی خدمت مین ملکہ ایرج نوجوان کے عرض کرایا کہ مین نے تین عرضین خدمت عالی مین کیین تھین سو دو قبول ہوئین اور تیسری عرض آپنے ابھی تک قبول نہین فرمائی اسکے بارے مین کیا مرضی مبارک ہی ایرج نامدار نے جواب دیا کہ بادشاہ نے کہا ہی کہ وہ سامان کرے ہم اس سے فراغ حاصل کرین اور اب ہمارا قصد ہی کہ ہم اپنے ملک کی طرف جائین کیونکہ سہراب ثانی کے نانا وغیرہ کا انکی مفارقت مین بہت حال ابتر ہوگا جو کچھ کرنا ہو بہت جلد کرے وزیر نے بادشاہ سے عرض کیا کہ یہ جواب ملا اسنے حکم دیا کہ سامان گنجائی مہیا کیا جاے اور گل خوشبو عین دربار مین بایاے بادشاہ وزیر نے سینہ شاہزادہ سہراب ثانی پر مارا اور مبارکباد کی دھوم ہوئی علے العموم سبکو معلوم ہوگیا کہ بادشاہ نے طلسم کشا کو اپنی دختر کے ساتھ منسوب کیا اگلے زمانہ کا طریقہ تھا کہ جب کسی کو منظور ہوتا تھا کہ ہمارے اوزاسکے سلسلہ قرابت ہو اور جب سب طے ہوجاتا تھا تو وہ سب پر ظاہر کرنے کو عین کسی بہت بڑے جلسہ مین اس شخص کے سینے پر کہ جسکے ساتھ اپنی دختر کی شادی قرار دیتا تھا گل خوشبو جو کہ زرد ہوتا تھا مارتا تھا کہ جسکے سبب سے یہ امر سب پر ظاہر ہوتا کہ فلان شخص نے فلان کے ساتھ اپنی دختر کو منسوب کیا بس وہی طریقہ یہان بھی ہوا اب سبکو معلوم ہوگیا امید ان سے سامان شادی طرفین مین ہونے لگا تاریخ مانجھا و سانچق و برات وغیرہ اہل تنجیم کی راے سے ساعت نیک دیکھکر مقرر کی گئی یہان سے تحفے اژدر پریزاد کی طرف سے بڑی دھوم سے مانجھا گیا تمام لشکر ہمراہ تھا ہر رنگ کے باجے بجتے ہوئے مانجھے کے ہمراہ تھے مانجھا دولہ نے بھانا ناچ و رنگ شروع ہوا مانجھے کے دن سے تا چوتھی جلسہ عیش و عشرت برپا رہا یہان سے سانچق بڑی دھوم سے گئی وہان سے مہندی آئی یہان سے برات گئی سب رسوم جو کہ اس زمانہ مین جاری تھے ادا ہوے بہت کچھ جہیز وغیرہ اژدر پریزاد نے دیا جہیز ملکہ مین سب طلسم ذی دیا برات مکان نوشاہ پر آئی یہان بھی سب رسمین ادا ہوئین دولہن اور دولہ محلہ عشرت مین شریف لائے پس دولہ نے کام دل حاصل کیا اس گوہر نا سفتہ کو اپنے تیشہ سے سفتہ کیا مراد دلی حاصل کی لولوے شاہوار نے صدف مین قرار پایا صبح ہوئی ایک اس حجرہ سے سرخ و دوسرا زرد رنگ کا حمام کیا دولہن کا بھائی رشتہ کا آیا دولہن کو لیگیا شام کو چوتھی یہان سے گئی چوتھی سے بھی فراغت ہوئی راوی نے بیان کیا ہی کہ ملکہ نایاب پری امیدن سہراب ثانی سے حاملہ ہوئی تھی کہ اسکے بطن سے لڑکا پیدا ہوتا ہی کہ جسکا ذکر دفتر رنگ قاف مین ہی جو کہ اس دفتر کے بعد ہی بہت بہادر اور شجاع ہوتا ہی فرے بڑے معرکہ سر کرتا ہی اگر اس دفتر کے ترجمہ کرنیکی نوبت آئی تو اسکے کارنامہ کا حال تحریر ہوگا جب ناظرین ملاحظہ فرمائینگے تو لطف اٹھائینگے پس جب چوتھی چالے سے فراغت ہوئی شاہزادے نے اژدر پریزاد سے کہا کہ اب ہم تمسے رخصت ہوتے ہین اسنے بہت روکا مگر شاہزادون نے نہ مانا آخر الامر ایک دن قرار پایا شاہزادے نے حکم دیا کہ سامان سفر تیار ہو

بس سب سامان ہونے لگا دیو خروس سے کہا کہ ہم تمھارے ملک کو چلینگے اُسنے عرض کیا کہ
مین رخصت ہوتا ہون تاکہ سامان کرون شاہزادے نے رخصت کیا وہ اپنے ملک مین راہ طی
کرکے آیا اور سامان دعوت کیا شاہزادہ اُسدن یہان سے جوکہ مقرر ہوا تھا اژدر
پریزاد سے رخصت ہوکر روانہ ہوا یہان کہ ہم پہنچ گیا تمام اہل شہر تا بہ حد شہر پہونچانے آئے اور اژدر پریزاد
بھی ستواری ناموس کی شاہزادے کے ہمراہ تھی دو لاکھ پری و دیو و پریزاد اپنے لشکر سے
اژدر پریزاد نے شاہزادہ کے ہمراہ کر دئے تھے پس شاہزادہ نے اژدر پریزاد کو رخصت
کیا خود مرحلہ خرسان کی طرف روانہ ہوئے جہان تک گرد لشکر نظر آئی اژدر پریزاد مع لشکر کے کھڑا دیکھا
کیا جب نشان گرد بھی مٹ گیا اُسوقت شہر مین واپس آیا اور اب باطمینان حکومت مثل سابق کرنے
لگا یہان شاہزادہ بعد قطع راہ کی جب قریب مرحلہ خرسان کے پہونچا دیو خروس نے سامان دعوت
کرکے چند دیو مقرر کیے تھے کہ جب لشکر طلسم کشا میرے ملک کے قریب آئے مجکو خبر کرنا مین استقبال
کرکے شہر مین لاؤنگا دعوت کرونگا اُن دیو ون نے خروس کو خبر کی کہ طلسم کشا تشریف لایا پس خروس
مع لشکر اور سردارون کے باہر شہر کے آیا اُدھر لشکر طلسم کشا آیا شاہزادہ سے ملا اور قدمبوسی
حاصل کی لشکر کو بیرون شہر مقیم کیا اور سب ارکان مین برپا ہوئین بارگاہ جمل چراغ سلیمانی ارابونیر بار
رہی لشکر یہان اُترا شاہزادہ مع سردارون کے ہمراہ خروس کے بشہر مین تشریف لیگیا شہر کو
بہت آباد رعایا کو دلشاد پایا شاہزادی شہر کی سیر کرتے ہوئے ایوان مین تشریف لائے اہل شہر نے
بھی قدمبوسی حاصل کی اور بہت تعریف کی یہان دیو خروس نے یہ انتظام کیا تھا کہ جسقدر رشکدے
تھے منہدم کرائے تھے مسجدین بنائین تھین پس شاہزادی ایوان مین تشریف لاکے دنگلون پر متمکن
ہوئے اور سردار کرسیون پر قیام پذیر ہوئے صحبت خراب کباب برپا ہوئی تاج رنگ شروع ہوا تین دن تک
صحبت عیش و عشرت برپا رہی بڑی دھوم دھام سے دیو خروس نے دعوت کی بعد انقراض دعوت
شاہزادے نے وہان سے کوچ کیا دیو خروس نے اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم کیا اور
خود ایک لاکھ پری و دیو و پریزاد اپنے لشکر کے ہمراہ رکاب دہانے شاہزادہ دیو اسید کے ملک
مین آیا اُسنے بھی قبل سے آکر سامان دعوت کیا تھا اُسی طور سے استقبال کرکے لیگیا اس شہر
کو بھی خوب آباد پایا تین دن تک یہان بھی مہمان رہے چوتھے روز یہان سے طرف شہر طوقیمار کے
کوچ کیا دیو اسید بھی اپنی طرف سے وزیر کو حاکم کرکے مع ایک لاکھ پچاس ہزار دیو و پریزاد کے ہمراہ
رکاب ہوا دیو پریزاد و عقاب پریزاد قبل سے شہر مین آئے سامان دعوت کیا جب شاہزادے پہونچے
استقبال کرکے لیگئے شاہزادون نے اس شہر کو بھی خوب آباد پایا یہان بھی تین دن مہمان رہے چوتھے
روز یہان سے طرف شہر طوغان پریزاد کے کوچ کیا چونکہ دیو طوتیمار ابھی کم سن تھا اس سبب سے
ہمراہ نہین ہوا صرف پچاس ہزار دیو و پریزاد اپنے لشکر سے ہمراہ کردیے طوغان پریزاد نے قبل
سے یہان آکر سامان دعوت کیا استقبال کرکے لیگیا یہ شہر بھی بہت آباد تھا یہان بھی تین دن تک
مہمان رہے اُس زمانہ مین طوغان نے بذریعہ پیام ترکے عرض کیا کہ جب شاہزادہ قبل مین تشریف
لایا تھا اور نوح حاصل کی تھی مین نے عرض کیا تھا کہ ایک دختر رکھتا ہون اُسکو برائے خدمت
قبول فرمائیے فرمایا تھا کہ بعد فتح طلسم دیکھا جائیگا لہذا امیدوار ہون کہ میرا تحفہ قبول ہو رستم ثانی
نے اور شہریار و امیر ج نامدار نے فرمایا کہ تمہاری طرف سے کہنا کہ بسم اللہ کرو ہمکو منظور ہے پس

گل خوشبو عین جلسہ مین سہراب ثانی کے سینہ پر مارا گیا سکو یقین ہوا کہ دختر طوغان پریزاد طلسم کشا کے ساتھ منسوب ہوئی سامان شادی ہونے لگا تاریخ وغیرہ مقرر ہوئی بڑی دھوم سے بیاہ کیا ہوا ساچق مہدی ہوئی اُسکے بعد برات ہوئی بہت کچھ جہیز مین ملا برات نوشاہ کے گھر آئی نوشاہ نے عروس سے کام دل حاصل کیا اُسی شب گوہر مراد صدف آرزو مین قرار پایا راوی نے بیان کیا ہی کہ بطن سے سحاب پری دختر طوغان پریزاد کے بھی ایک لڑکا نہایت حسین وجمیل وبہادر وشجاع پیدا ہوتا ہی کہ اُسکا بھی ذکر دفتر نیرنگ قاف مین ہی جو کہ اس دفتر کے بعد ہے اس دفتر مین نہایت عجیب وغریب واقعات ہین اور صاحبقرانی بدیع الملک کی ہی بعد الفراغ شادی شاہزادون نے وہان سے بھی کوچ کیا طرف شہر مینا حصار کے طوغان پریزاد اپنے وزیر کو یہانکا حاکم کرکے مع دو لاکھ دیو وپریزاد کے ہمراہ ہوا حسان پریزاد نے پہلے سے جاکر سامان دعوت کیا اور سب شاہزادی مع خدم وحشم کے پہونچے استقبال کرکے لیگیا بڑی دھوم سے دعوت کی یہ بھی شہر بہت آباد تھا یہان شاہزادہ پانچ روز مہمان رہا مرقد شاہ صفاکیش وشنصیر کی زیارت کی بہت کچھ زر وجواہر چڑھایا اور سبنے فاتحہ پڑھا اب وہان سے کوچ کیا طرف مکان دیو مینار نگ کے حسان پریزاد بھی مع ایک لاکھ پچاس ہزار دیو وپریزاد کے ہمراہ ہوا اپنے فرزند کو بادشاہ کیا دیو مینار نگ نے بھی قبل سے آکر سامان دعوت کیا اور استقبال کرکے لیگیا اِسکا بھی شہر خوب آباد تھا بڑے تزک وحشم سے دعوت کی یہان بھی شاہزادے تین دن مہمان رہے وہان سے کوچ کیا اب شاہزادونکے ہمراہ آٹھ نو لاکھ دیو وپریزادہین ایک لشکر کثیر ہے دیو مینار نگ بھی بیس ہزار پری دیو سے ہمراہ رکاب ہوا بس شاہزادون نے صحرائے مینا حصار مین آکر قیام فرمایا اب یہان لشکر کو شاہزادے نے بموجب ارشاد ایرج نامدار وشہریار عالیوقار ورستم ثانی اپنے پدر بزرگوار کے آراستہ کیا اور حکم دیا کہ لشکر کوچ کرے اس درہ کوہ سے نکلکر بیرون طلسم روانہ ہوا زادی نے بیان کیا ہی کہ وہ درہ اصلی تھا طلسمی نہ تھا کہ بعد فتح طلسم برباد ہوجاتا بیرون درہ سلیمان پریزاد مع اپنے لشکر اور فرزند اور پریزادون کے مقیم تھا کہ جسکو شاہزادے نے رہا کیا تھا اور انتظار شاہزادہ کر رہا تھا اور ہر روز کہتا تھا کہ ابھی تک وہ شہریار طلسم فتح کرکے تشریف نہین لایا نہ معلوم کیا سبب ہی ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی صحرا کی سیر کر رہا ہی اور وہان بموجب حکم شاہزادہ لشکر مرتب ہوکر روانہ ہو چکا ہی صبح کے وقت سلیمان بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی پہلو مین اُسکا فرزند دل بند ہی اور کرسیون پر سردار ہین کیونکہ اِسنے شہر کل شہر کو طلب کر لیا ہی اور سب سردار بھی حاضر دربار ہین کہ دفعتہً کوہ سے گرد عظیم بلند ہوئی کہ جسنے شہر و دیار کو تیرہ و تار کر دیا یہ گرد وغبار جو سلیمان نے دیکھا ان پریزادون کو حکم دیا کہ جو ہرکارون مین ملازم تھے کہ خبر لاؤ کہ یہ گرد وغبار کیسا بلند ہی گو آمد لشکر کی تو ضرور ہی مگر معلوم تو ہو کہ یہ کسکا لشکر ہی وہ پریزاد فوراً روانہ ہوئے اور قریب گرد وغبار پہونچے جب دامن گرد کا شق ہوا تو دیکھا آگے آگے نقارے چھڑکاؤ کرتے ہوئے اُنکے عقب مین نو سو علم نشان نو لاکھ سپاہ دیو نشان انحوتین لیے ہوئے اُنکے عقب مین اور سب سامان سواری بعد اُنکے اور اونیز زر وجواہر کے صندوق بارہین مجافہ ناموس کے ہمراہ ہین اور ہزارون اراذل بر اثاثہ بارگاہ اُسکے عقب مین اور بہت سے دیو ہین اُسکے بعد دیکھا کہ پھر جلوس سواری نمودار ہوا بعد اُسکے لشکر کثیر کی آمد شروع ہوئی سوا

دیو زاد و پریزاد کے اور کوئی اُس لشکر مین نہ تھا دیکھا کہ وسط لشکر مین چار مرکبو پر چار جوان ماہ طلعت
مہر پیکر سوار ہین انمین وہ جوان بھی ہی جو کہ برائے فتح طلسم گیا تھا بڑے جاہ وحشم سے چلا آتا ہی عقب
مین لشکر بیشمار ہی بس وہ پریزاد شاہزادے کو دیکھکر اور دریافت کرکے سر پر یانون کو بھگا بھاگے اور خدمت
سلیمان پریزاد مین آئے اور آداب شاہی بجالاکر عرض کیا کہ مبارک ہو کہ یہ جو گرد و غبار بلند
ہوا یہ آمد لشکر طلسم کشا ہی وہ شہریار طلسم کو فتح کرکے مع لشکر کے بیرون طلسم تشریف لایا ہی
یہ سننا تھا کہ سلیمان کو ایسی خوشی حاصل ہوئی کہ احاطۂ تحریر سے باہر ہی اُنکو انعام دیکر رخصت کیا اور
خود مع کل سردارون و فرزند و کل لشکر کے سوار ہوکر برائے استقبال چلا جب قریب لشکر پہونچا
ایک طرف صف باندھکر کھڑا ہوا اتنے مین آمد لشکر شروع ہوئی لشکر کو خوب آراستہ پاکر شاہزادہ
کو دیکھا اور تین آدم زاد نظر آئے شاہزادے نے سلیمان اور اُسکے فرزند کو پہچانا پس لشکر کو
قیام کرنے کا حکم دیا لشکر اُس صحرا مین ایک طرف فروکش ہوا نا موس خیمے مین اُترے شاہزادہ
بارگاہ مین فروکش ہوا سلیمان اور اُسکے فرزند اور سب سردارون نے قدمبوسی حاصل کی مجرا کیا
اشارہ بیٹھنے کا بلاسب مجرا و سلام کرکے بیٹھے سلیمان نے عرض کیا کہ میری دو عرضین ہین اُنکو
قبول فرمایئے فرمایا بیان کرو اسنے عرض کیا ایک عرض یہ ہی کہ حالت طلسم سے اوران بزرگوارون سے آگاہ فرمایئے جو کہ
مثل آپ کے ہین اور انمین اور آپ مین سر مو فرق نہین ہی دوسرے میرے شہر مین تشریف
لیجایئے اور میری دعوت قبول فرمایئے شاہزادہ نے کہا کہ اچھا پہلے شاہزادے نے ملک ایرج
کیطرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ میرے جدنامدار ہین مین انکا ادنےٰ غلام ہون اُنکا اسم مبارک
ملک ایرج نوجوان ہے اور یہ دوسرے جو اُنکے برابر دنگل پر تشریف فرما ہین میرے پدر
بزرگوار ہین انکا نام رستم ثانی ہی اور یہ جو برابر میرے والد کے دنگل پر متمکن ہین انکا نام شہریار
عالیوقار ہی اور میرے عم عالیمقدار ہین یہ فرماکر سب واقعات طلسم بیان کیے اور فرمایا کہ انھین
صاحبون کی رہائی کے واسطے مین نے اتنی بڑی کوشش کی اور طلسم فتح کیا خداوند کریم نے
مجکو میرے مطلب پر کامیاب کیا یہ فرماکر سب سردارون اور بادشاہون کے نام بتائے جو
طلسم سے ہمراہ آئے تھے اور اُن لوگون کے نام سے آگاہ کیا کہ جنکو قید طلسم سے رہا کیا تھا اور
فرمایا کہ تم اپنے ملک کو جاؤ مین آتا ہون مین نے تمھاری دعوت قبول کی بس سلیمان پریزاد اپنے
فرزند کو خدمت مین چھوڑکر اور چند سردارونکو اپنے ہمراہ لیکر شہر مین آیا سامان ضیافت مین مصروف ہوا
شہر کو آئینہ بند کیا ہر گلی و کوچہ کو صاف کرایا بڑے تزک و احتشام سے دعوت کا سامان کیا پریان
تمام تکلف سے طلب کیین یہان تک کہ شاہزادہ نے وہان سے کوچ کیا قریب شہر آکر فروکش ہوئے
سلیمان کو خبر ہوئی وہ آکر بڑی تعظیم و تکریم اور تواضع سے شہر مین لایا پھر شہر کی سیر کرائی شہر کو خوب
آباد پایا ہر گلی کوچہ اہل شہر سے مملو تھا اسکے بعد دارالعمارۃ شاہی مین آئے ایوان مین پہونچے سلیمان
نے قصد کیا کہ تخت پر بٹھاؤن انکار کیا اور کہا کہ ہم لوگ تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین تمھارا تخت و تاج
تمکو مبارک رہے ہاتھ پکڑکر سلیمان کو تخت پر بٹھایا اُسنے صحبت عیش عشرت کی مہیا کرنے کا حکم دیا
ساقیان سیمین ساق نے آکر سبکو بادۂ گلگون سے سیراب کیا اُسکے بعد ناچ رنگ ہونے لگا سلیمان پریزاد
نے بڑی دھوم سے دعوت کی پندرہ دن تک بزم عشرت برپا رہی سولھوین دن برخاست ہوئی شاہزادہ
لشکر مین آیا بعد دو دن کے جب آرام پایا تو وہان سے کوچ کا حکم دیا سلیمان نے اصرار کیا شاہزادے

نے فرمایا کہ اب مین نہین ٹھہر سکتا ہون اُسنے قصد ہمراہ چلنے کا کیا اُسکو منع کیا بس ہمایون اسکا فرزند
ہمراہ رکاب فلک انتساب ہوا پچاس ہزار دیو و پریزاد کے لشکر سے اور وہ بھی دیو و پریزاد ہمراہ ہوئے کہ جنکو
ہمراہ فرزند ہمایون کے رہا کیا تھا بس وہان سے شاہزادے نے بصد جاہ و حشم کوچ فرمایا طرف جزیرہ
ارغنون کے کیونکہ صدف پریزاد سے اقرار کر چکے تھے کہ جب مین اپنے کام سے فراغت حاصل کرونگا تو
وہان سے واپس آونگا ضرور تمھارے جزیرے مین آونگا اور مہمان تمھارا ہونگا اور تمکو اپنے حال سے
آگاہ کرونگا بس اُسی سبب سے اُدھر کو روانہ ہوئے طی مراحل و قطع منازل کرتے ہوئے چلے جاتے ہین
یہ تو راہ مین ہین اب اوی حال صدف پریزاد کا بیان کرتا ہی کہ اُسنے ایک مدت تک انتظار کیا کہ اب
وہ شہریار آتا ہی اور اب آئیگا جب زمانہ زیادہ گذر گیا تو خیال کیا کہ شاید فراموش کیا اکیدن کا ذکر ہی کہ مع
سرداردن کے برائے شکار ضحرا مین آیا شکار مین مصروف تھا کہ ایک طرف سے غبار بلند ہوا اسنے
ہرکارے برائے دریافت خبر روانہ کیے وہ ہرکارے جلد دریافت کرکے واپس آئے اور عرض کیا کہ ایک
لشکر کثیر آتا ہی ہمنے جو دریافت کیا تو اہل لشکر سے معلوم ہوا کہ یہ لشکر طلسم کشا کا ہی طلسم کشا طلسم
فتح کرکے سب مال و اسباب طلسمی لیے ہوئے اپنے ملک کو جاتا ہی حضور ہم کیا عرض کرین جو شان و شوکت
ہی لشکر کی اور طلسم کشا کی خداوند خود کسی مقام پر کھڑے ہوکر ملاحظہ فرمالین بس صدف پریزاد ایک
طرف اپنے سرداروںکو لیکر کھڑا ہوا چونکہ وہ صحرا بہت پُر فضا تھا شاہزادون نے لشکر کو اُسی ضحرا مین اُترنے
کا حکم دیا تھا بس دامن گرد کا شگاف ہوا صدف پریزاد نے دیکھا کہ اُس گرد سے ستے پیدا ہوئے وہ
ایک طرف قائم ہوئے اُنکے بعد ارانے خیمے بارگاہ کے آگے خیمہ وغیرہ برپا ہوئے آندلشکر شروع
ہوئی اور جلوس سواری آیا اُسکے بعد دیکھا کہ محافہ ناموس کا ہی اور خزانہ اُسکے بعد دیکھا کہ چار آدم زاد
چار مرکبان پری نژاد پر سوار ہین اب جو غور کرکے دیکھا تو اُس جوان کو پایا کہ جسنے دیو دراز قد کو قتل
کرکے اُسکے ہاتھ سے اسے نجات دی تھی بس دیکھکر اپنے سرداروں سے کہا کہ اسی جوان نے میری
جان بچائی تھی کیا صاحب اقبال ہی یا تو اکیلا گیا تھا یا اسقدر لشکر لیکر آیا بڑا صاحب اقبال ہی مین اسی
جوان کا ذکر کرتا تھا اُنھون نے عرض کیا کہ یہ تین جوان جو کہ مثل اُسکے اور ہین یہ کون ہین صدف پریزاد
نے دیکھا کہ برابر اُس جوان کے اور تین جوان ہین جو کہ بالکل اُس سے مشابہ ہین سر مو فرق
نہین ہی صرف فرق اسقدر ہی کہ یہ ابھی کم سن ہی وہ سن دار ہین یہ دیکھکر اپنے سرداروں سے کہا کہ مین اُنسے
واقف نہین ہون مین اسی شہریار کے انتظار مین بیقرار رہتا تھا صدف پریزاد یہ باتین کر رہا ہی
وہان لشکر فروکش ہوا خیمون مین ناموس اُترے بازارین آراستہ ہوئین راوی نے کہا ہی کہ جہان پانچ چار روز
قیام کرنے کا قصد ہوتا تھا وہان بارگاہ طلسمی برپا کی جاتی تھی بس یہان بارگاہ برپا ہوئی شاہزادہ اپنی
بارگاہ مین مع سردارون اور بادشاہان طلسم کے داخل ہوا جب لشکر اُتر چکا صدف پریزاد اپنے
سردارونکو ہمراہ لیکر طرف لشکر کے چلا اُسنے کہا کہ چلو ملازمت حاصل کرین مین یہ خیال کرتا ہون کہ مجھے جو اقرار کیا تھا
اُسی اقرار کے بموجب تشریف لائے ہین مین تو خیال کرتا تھا کہ فراموش کیا ہوگا مگر معلوم ہوا کہ قول کے صادق ہین بس لشکر
مین داخل ہوا تمام لشکر کی سیر کرتا ہوا قریب بارگاہ آیا دیو کلکمال دربارگاہ پر بمرتبۂ سپہ سالاری تھا جب یہ در
بارگاہ پر پہونچا اُسنے کہا کہ تم کون ہو جو اندر بارگاہ کے جانے کا قصد رکھتے یہ بارگاہ اُس شخص کی ہی کہ جسکا
نام سہراب ثانی فاتح طلسم کہیل چراغ سلیمانی ہی بدون اجازت کوئی نہین جا سکتا ہی اپنے نام سے آگاہ کرو
ہم جاکر عرض کرین اگر اجازت ملیگی تو جانا ملیگا ورنہ واپس جانا اُسنے کہا بہت خوب تم جاکر عرض کرو کہ آپکا غلام

دیر نیہ صدف پریزاد در دولت پر حاضر ہی شرف ملازمت کا خواستگار ہی اُسکے بارہ مین کیا حکم ہوتا ہے
دیو کالکال یہ سنکے اندر بارگاہ کے آیا مجرا کرکے جو صدف نے عرض کیا تھا عرض کیا شاہزادے نے فرمایا کہ
اُسکو بھیجدو بس دیو کالکال نے کہا کہ حاد تمکو طلب کیا ہی بس صدف پریزاد مع سردارون کے بارگاہ مین
آیا عجب شان و شوکت کی بارگاہ پائی اور تمام بارگاہ کو سب سردارون سے مملو پایا دیکھا کہ دو جوان ایک تخت پر
متمکن ہین اُسکے برابر اور تین جوان جلوہ فرما ہین ہزارون دیو و پریزاد کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین ملازم و
خدمتگار دست بستہ حاضر ہین بیساول و چوبدار مودب کھڑے ہین کسیکو یہ بار نہین ہی کہ سر اُٹھاکر دیکھ سکے
سب سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین کہ صدف پریزاد نے مع سردارون کے مجرا گاہ پر پہونچکر بہت ادب سے
مجرا کیا شاہزادون نے جواب سلام دیا اور فرمایا کہ کرسیان لاؤ انکے واسطے صدف پریزاد نے دوڑکر
قدم سہراب ثانی کے چومے اور اُسکے بعد اور سب سردارون نے قدم چومے شاہزادے نے اُنکو حکم دیا
کہ بیٹھو صدف پریزاد مع سردارون کے علے قدر مراتب کرسیون پر بیٹھ گیا جب سب بیٹھ چکے اُسوقت صدف
پریزاد نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اب حضور حسب وعدہ میرے کفش خانہ مین تشریف لے چلین اور مین آپ کی
خدمت کرون اور اسم نامی سے اور اپنے حال سے آگاہ فرمائیے اور واقعات طلسم سے بس شاہزادے نے
اپنے خاندان سے اور اپنے نام سے اور اپنے والد و جد و عم کے نام سے اور کل واقعات طلسم سے اور
دیو اور پریزاد اور سردارون کے حالات سے آگاہ کیا اور فرمایا کہ مین ان بزرگوارون کی رہائی کے لیے جاتا تھا
اُسوقت بمصلحت اپنے حال سے آگاہ نہین کیا لو اب تو آگاہ کردیا بس صدف پریزاد بھی کرسی پر سے اُٹھا
ملک ایرج و شہریار و رستم ثانی کے بھی قدم چومے اُنھون نے شفقت فرمائی وہ پھر آکر کرسی پر بیٹھا بس
عرض کیا کہ میرے نان و نمک کو بھی قبول فرمائیے جواب دیا کہ ہمنے قبول کیا بس وہ رخصت ہوکر اپنے جزیرے
مین مع اپنے سردارون کے باتین کرتا ہوا آیا راہ مین کہا کہ تمنے دیکھا کہ یہ لوگ کیسے خلیق ہین انکی کس زبان
سے تعریف کیجاے بس اپنے جزیرے مین آیا سامان دعوت کرکے پھر خدمت شاہزادہ مین عرض کیا کہ
تشریف لیجاے بس شاہزادہ مع سردارون اور پدر و عم و جد کے ہمراہ صدف پریزاد کے جزیرے مین آیا جزیرے کو
خوب آباد پایا ہر مقام پر خوب خوب گل و صنوبر لگے ہوئے تھے سب اہل جزیرہ نے شاہزادہ کے قدم بوسی
حاصل کی شاہزادہ عمارت شاہی مین تشریف لایا صحبت عیش و عشرت برپا کی جام بشراب گردش مین
آیا جلسہ ناچ رنگ برپا ہوا چار دن تک محفل عیش برپا رہی پانچوین دن شاہزادہ جزیرہ سے لشکر مین
آیا اور دو روز کے بعد صدف پریزاد سے فرمایا کہ اب ہم اپنے ملک کی طرف جاتے ہین تم اپنے جزیرے کو
جاؤ اُسنے عرض کیا کہ مین رکاب سعادت سے اب ایک پل جدا نہونگا شاہزادے نے فرمایا کہ تمھارا جزیرہ
ہی اگر تم چلے جاؤگے تو کیونکر بندوبست ہوگا عرض کیا کہ مین کسیکو یہان اپنی طرف سے حاکم کردونگا اور آپ کے
چلونگا فرمایا کہ جاؤ بندوبست کرآؤ وہ رخصت ہوکر گیا اور اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم جزیرہ کرکے اور پچاس
ہزار دیو و پریزاد ہمراہ لیکر حاضر خدمت ہوا بس یہان سامان سفر ہوچکا تھا خیمہ وغیرہ بار تھے بس کوس رحل پر چوب
پڑی اب شاہزادہ بصد جاہ و حشم طرف قلعہ یاقوت نگار کے بخدم و حشم روانہ ہوا قطع منازل و طی کرتا ہوا چلا
اسکو راہ مین رہنے دیجے اب کچھ حال قلعہ یاقوت نگار کا سماعت فرمائیے

اب شمہ داستان قلعہ یاقوت نگار و حالات اختضر پریزاد کہ خبر ماتا طلسم کے فتح ہونے
کی اور شاہزادے کی مع خدم و حشم ادھر کو آنے کی اختضر پریزاد کا یہ خبر سنکے خوش ہوئے

ہونا اور برائے استقبال پریزادون کو روانہ کرنا شاہزادے کا مع رستم ثانی و شہریار عالیوقار وایرج نامدار وکل لشکر کے داخل قلعہ ہونا اپنے نانا اور مان سے ملنا سبکا خوشی کرنا اور محفل عیش کا برپا ہونا بعد اختتام جشن بصلاح ایرج نامدار و شہریار عالیوقار سفر کرنا برائے روانگی پردۂ قاف و دیگر حالات متعلق داستان ہذا بیت

سخن سازے کہ معنی ساز کردہ | سخن را این چنین آغاز کردہ | نویسندہ دفتر دلستان
چنین سے نگارندہ این داستان | راویان درد و غم و حاکیان مسرت شیم اس اشتان دلستان کو یون

تحریر کرتے ہین کہ بموجب سرورجنی کے زائچہ کرنے کے اور خبر دینے کہ شاہزادہ سلامت ہی اور بعد چھ ماہ کے بجذم وحشم تشریف لائیگا اسمین فرق نہوگا اخضر پریزاد کو اطمینان ہوا تھا مگر چند دیو پریزاد برائے تلاش روانہ کیے اور چند دیو طرف طلسم چہل چراغ سلیمانی کے روانہ کیے تھے چنانچہ وہ دیو پریزاد برائے خبر گئے ہوئے ہین نہان اخضر پریزاد انکا انتظار کرتا تھا کہ دیکھیے وہ دیو پریزاد کیا خبر لیکر آتے ہین اور ہر روز اہل دربار سے کہتا تھا کہ وہ دیو پریزاد ابھی تک کچھ خبر لیکر نہین آئے سرورجنی سے کہتا تھا کہ آپ کی مدت کا زمانہ کم ہوتا جاتا ہی اور وعدہ کا دن قریب آتا جاتا ہی وہ عرض کرتا تھا کہ کبھی فرق نہوگا اگر فرق ہو تو مین اپنا خون مع اپنی اولاد کے آپ کو حل کردون فوراً حکم قتل فرمائیگا یہی حال ہر روز اخضر پریزاد مضراب پری اپنی دختر سے آکر بیان کردیتا تھا کہ یہ سرورجنی کہتے ہین مگر وہ ہان تھی اسکی بیقرار اور اضطراب نہ جاتا تھا رات دن رویا کرتی تھی سوکھ کر کانٹا ہوگئی تھی چہرہ ارغوانی ہوگیا تھا یا وہ حالت تھی کہ آفتاب شرمندہ ہوتا تھا اخضر پریزاد اسکی حالت دیکھ دیکھکر بہت پریشان ہوتا تھا مضراب پری ہر روز بادشاہ سے کہتی تھی کہ سرورجنی سے دریافت فرمائیے کہ اب کسقدر زمانہ باقی ہی بادشاہ اسکے کہنے سے دریافت کرتا تھا سرورجنی وہی جواب دیتا تھا شہر مین کسی مقام پر بزم عشرت نہ برپا ہوتی تھی سب نے شادیان موقوف کردی تھین شاہزادے کے غم والم مین مبتلا تھے اس امر کو عرصہ گذرا یعنے پانچ ماہ پندرہ یوم گذرے کہ اخضر پریزاد نے سرورجنی سے کہا کہ ای سرورجنی واقف اسرار الٰہی جو تمنے حکم لگایا تھا اسکو ایک مدت ہوئی یعنے تمہارے حکم لگانے پر پانچ ماہ پندرہ یوم گذر گئے اب آپکی رمت مین پندرہ یوم باقی ہین اور کوئی خبر ہست و نیست کی نہین آئی اسوقت تو زائچہ ملاحظہ فرمائیے سرورجنی نے عرض کیا بہت خوب بس اسوقت سوا ہاتھ زمین لیپی اور اصطلاب کو آفتاب سے مقابل کیا نخۃ تعقل پر قرعہ تفکر کو پھینکا اور احکام استخراج کرنے کے سر اٹھایا مگر چہرہ سے آثار مسرت ہویدا تھے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ حضور کو مبارک ہو آج کچھ خبر خوش سمع اقدس سے گذرے گی کہ جو باعث دفع پریشانی ہوگی اور اضطراب قلب کو رفع کریگی اور انھین پندرہ یوم مین شاہزادے سے ملاقات ہوگی انشاء اللہ تعالے وہ صحب المراد واپس آئینگے اُنکے ہمراہ اُنکے پدر وعم بھی ہونگے میرے زائچہ مین تو نکلتا ہی اور یہ میرا علم خبر دیتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ اگر یہ امر ہی تو مین آج آپکو زر کثیر دونگا کہ آپ سے اٹھ نہ سکیگا یہ فرماکر کہا کہ خدا ایسا کرے تاکہ مضراب کے تو دل کو کل آئے یہان یہ باتین ہو رہین تھین کہ یکایک وہ دیو جو کہ طرف طلسم سلیمانی کے روانہ ہوئے تھے برائے دریافت حال اور برائے

تلاش سہراب ثانی حاضر خدمت ہوئے اُنکی یہ حالت تھی کہ چہرہ پر آثار مسرت ہویدا تھے سانس بھولی ہوئی تھی حواس بجا نہ تھے فرط خوشی سے اُنکی عجیب حالت تھی آتے ہی قریب تخت گر پڑے اور قصد کرتے تھے کہ کچھ کلام کرین مگر نسیب خوشی کے کلام نہین کیا جاتا ہی مجرا و سلام تک نہین کیا احضرت نے کہا کہ اُنکو اُٹھاؤ اور اُنسے کہو کہ کیا ایسی خبر لائے ہین کہ جو یہ انکا حال ہی میرے دل کو تشویش ہوتی ہی یہ تو وہی لوگ ہین جو کہ برائے خبر شاہزادہ طرف طلسم چہل چراغ سلیمانی کے گئے تھے ایسے بدحواس ہوکر آئے ہین کہ کچھ خیال تک نہین ہی چند دیو اُٹھے اور اُنکو اُٹھایا اور کہا کہ حواس درست کرو دیکھو سامنے بادشاہ تشریف فرما ہین ایسے نے ادب ہوگئے ہو کہ کچھ خیال نرہا یہ جو اُنھون نے کہا اور اُنکو اُٹھایا اُنھون نے اپنے حواس درست کیے جب حواس بجا ہوئے پہلے مجرا کیا پھر دعا و ثنائے شاہی بجا لائے اُسکے بعد عرض کیا کہ ہم وہ خبر لائے ہین کہ حضور ہمکو زر و جواہر سے مالا مال کر دینگے بادشاہ نے فرمایا کہ بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ غلام بموجب احکام سرکار برائے تلاش شاہزادۂ بلند اقبال طرف طلسم کے گئے تھے جب ہم راہ طے کرکے سرحد طلسم پر پہونچے تو ہمنے کوئی وہان آثار طلسم نہین پایا مگر حد تو ہمکو معلوم تھی ہم آگے نہ بڑھے اُسی سرحد پر کھڑے رہے مگر کوئی علامت طلسم نہ تھی صحرا صاف تھا ہم حیران ہوئے کہ یہ کیا سبب ہی وہان قیام پذیر ہوئے کہ شاید کچھ خبر ملے شب جب گذری صبح کو ہم صحرا مین پھرنے لگے کہ کچھ شکار وغیرہ ملجاے تو انہی گرسنگی کو شکار کرکے کھا مین ہم تلاش شکار کر رہے تھے کہ ہمنے دیکھا طلسم کی طرف سے چند دیو زاد و پریزاد چلے آتے ہین ہم اور حیران ہوئے کہ نہ اُدھر سے کوئی آتا ہی نہ جاتا ہی پھر خیال کیا دل مین کہ یہ ساکنان طلسم سے ہین اُنکو اختیار ہوگا جب وہ حد طلسم سے باہر آئے ہم اُنکے قریب پہونچے اور ہمنے اُنسے پوچھا کہ آپ لوگ کہانسے تشریف لاتے ہین اس مقام پر تو طلسم تھا اور یہ سرحد طلسم کی ہی اُدھر جو جاتا ہی اسیر ہوجاتا ہی اور ہمنے آجتک اُدھر سے کسی کو آتے نہین دیکھا آپ کیونکر آئے تب اُنھون نے ہنسکر جواب دیا کہ اے بھائی آگاہ ہو کہ ہم رہنے والے طلسم کے ہین اور یہ تمنے سچ کہا کہ یہ سرحد طلسم ہی بس یہ امر ضرور ہی کہ اُدھر سے بدون اجازت بادشاہ کے نہین آسکتا تھا اور جو اِس مقام پر آتا تھا اور جو طلسم پر پہونچا اسیر ہوگیا یہ ضرور تھا مگر اب وہ بات جاتی رہی جسکا جی چاہے طلسم سے آئے جسکا جی چاہی طلسم کو جاے اب کوئی روک ٹوک نہین ہی ہمنے پوچھا کہ اِسکا کیا سبب ہی کہ روک ٹوک جاتی رہی اُنھون نے کہا کہ چند دن کا عرصہ ہوا ہی کہ طلسم کشا نے داخل طلسم ہوکر طلسم کو درہم و برہم کر دیا تمام مراحل فتح کیے بادشاہ طلسم کو زیر کرکے اپنا مطیع کیا بلکہ اُسنے اپنی دختر کی شادی طلسم کشا کے ہمراہ کردی ہی تب ہمنے دریافت کیا کہ طلسم کشا نے یہ طلسم کیون درہم و برہم کیا اُنھون نے جواب دیا کہ طلسم کشا کے جد و پدر و عم اُس طلسم مین کسی سبب سے اسیر ہوگئے تھے اُنکی رہائی کے لیے طلسم فتح کیا بڑا مال و اسباب مع بارگاہ و خزانہ کے ہاتھ آیا تب ہمنے کہا کہ طلسم کشا کا اُنکے بزرگوں کا کیا نام ہی اور طلسم کشا کا سن کیا ہوگا اور اب طلسم کشا کہان ہی اور کہانکا رہنے والا ہی تب اُنھون نے جواب دیا کہ طلسم کشا کے جد کا نام ملک ایرج نوجوان پدر کا اسم مبارک رستم ثانی عالیشان و عم کا نام شہریار عالیوقار اور خود طلسم کشا کا اسم نامی سہراب ثانی بسیرۂ حمزہ صاحبقران ثانی سلیمان ہی اور لقب طلسم کشا ہی اور سن کوئی نو دس برس کا ہوگا ابھی جوان رعنا ہی طلسم کشا کا مسکن قلعہ یاقوت نگار ہی طلسم کشا نواسہ ہی اخضر پریزاد

بادشاہ پردہ رنج قاف کا اب طلسم کشا نے شہر اژدریہ قلعہ طلسمی کا بندوبست کرکے مع خدم و حشم کی طرف مرحلہ جات کے کوچ فرمایا ہے کہ سب مرحلون کی سیر کرتے ہوئے اپنے ملک کو جاؤنگا جب ہمنے یہ سنا فوراً وہان سے ادھر کو روانہ ہوئے کہ آپ کو اس حال سے آگاہ کرین کہ ہمکو یہ حال معلوم ہوا ہی حاضر ہوکر عرض کیا یہ جو اخضر پرزاد نے سنا چہرہ فرط خوشی سے سرخ ہوگیا اور جسم فرط مسرت سے ایسا تازہ ہوگیا کہ پیرہن تنگ ہوگیا اہل دربار کا یہ حال ہوا خوشی سے ہر ایک کا دل مثل گل شگفتہ ہوگیا سرور جنی تو نہال ہوگیا کہ میرا حکم سچا نکلا بس اخضر پرزاد نے اُسیوقت ہر ایک دیو و پرزاد کو جو کہ خبر لیکر آئے تھے خلعت گران اور زر کثیر مرحمت کرکے رخصت کیا وہ خوشی خوشی سلام و مجرا کرکے اپنے مقام پر آئے سرور جنی کو اسقدر زر و جواہر مرحمت کیا کہ وہ مالا مال ہوگیا حکم دیا کہ خوشی کی نوبتین بجین نوبتین فیر ہون یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت نوبتخانے مین خبر پہونچی نوبتین بجنے لگین نوبتین فیر ہونے لگین اہل شہر کو بھی معلوم ہوا کہ شاہزادے نے طلسم فتح کیا اب ادھر کو تشریف لاتا ہی ابھی یہ خبر آئی تھی کہ اسکی خوشی بادشاہ نے فرمائی ہی سب خوش ہوئے غم و رنج دلون سے دور ہوئے جب یہ خبر محل مین پہونچی پریون نے جو سنی از حد خوش ہوئین چہل پہل مچ گئی مضراب پری مادر سہراب ثانی اپنے قصر مین بیٹھی ہوئی تھی کہ اسکے کان مین نوبت بجنے کی صدا آئی سر اٹھا کر اپنی خواصون سے کہا کہ باوجودیکہ بادشاہ نے حکم دیدیا تھا کہ کوئی بزم عشرت برپا نہ کرے اہل شہر نے شادی برپا کی ہی کسکے گھر مین شادی کی نوبت بج رہی ہی کوئی حکم شاہی کا خیال نہ کیا انھون نے عرض کیا کہ سزا پائیگا یہ باتین کر رہی تھی کہ ایک پری دوڑی ہوئی آئی اور ملکہ سے عرض کیا کہ مبارک ہو کچھ خبر خوش آئی ہی جو بادشاہ نے نوبت کے بجنے کا حکم دیا تو پرین فیر ہو رہی ہین شہر بھر سب خوش ہین آپ کی والدہ کی خواصین خوش خوش پھر رہی ہین اور مبارکبادی دے رہی ہین یہ جو اُسنے عرض کیا ملکہ اپنے مقام سے اٹھی اُس سے کہا کہ کیا بادشاہ تشریف لاتے ہین اُسنے عرض کہ ابھی تو نہین مگر محلدار نے کسی پیرہ والے سے سنا اُسنے آکر محل مین سب سے کہا بس ملکہ اپنی خواصون کو لیکر طرف قصر شاہی کے چلی اُدھر سب خواصین مضراب پری کی گرد ہین اور مبارکباد دے رہی ہین کہ ابھی ابھی خبر آئی ہی کہ شاہزادے نے طلسم فتح کیا اور سبکو رہا کیا اور ادھر کو تشریف لاتے ہین اسی سبب سے بادشاہ نے خوشی کا حکم فرمایا ہی سب خوش ہو رہے ہین کہ مضراب پہونچی مع اپنے خواصون کے اُن خواصون نے ملکہ کو بھی یہی کہکر مبارکباد دی ملکہ نے کہا کہ کیا معلوم کیا خبر آئی ہی بادشاہ تشریف لائین تو معلوم ہو تمھارے مونہہ مین گھی شکر یہی خبر آئی ہو یہ کہکر مان کے پاس بیٹھ گئی اُسنے ملائین لین وہان بادشاہ نے دربار برخاست کیا خوشی خوشی ہر سردار طرف اپنے مکان کے روانہ ہوا باہم یہ تقریر کرتے جاتے تھے کہ یہ لوگ کیا صاحب اقبال ہین دیکھو تو یکہ و تنہا جا طلسم فتح کیا اور سبکو رہا کیا کیون نہ ہو کس خاندان سے ہین جو کہتے ہین وہ کرتے ہین اہل دربار تو باہم یہ باتین کرتے ہوئے اپنے اپنے مکان پر آئے سرور جنی خوش خوش زر کثیر لیکر اپنے مکان پر آیا یہان بادشاہ شاد و شاد بند رنج و غم سے آزاد داخل محل ہوا جیسے سنے بادشاہ کو آتے دیکھا مجرا بجا لائین ہو ادب کھڑے ہوئین بادشاہ اپنے قصر مین آئے زرجہ و دختر نے تعظیم کی مضراب نے مجرا کیا بادشاہ نے دعا دی اور مسند پر بیٹھ گئے مضراب نے خود پوچھ کر کیا

کچھ میرے لاڈلے کی خبر خوش آئی بادشاہ نے فرمایا کہ مبارک ہو کہ تمھارے فرزند نے طلسم فتح کر لیا ہی
اپنے باپ وچچا کو رہا کیا اب مع خدم وحشم کے آتا ہی جسقدر سرور جنی نے کہا تھا سر مو فرق نہوا یہ کہکر
جو خبر دیو و پریزاد لیکر آئے تھے اور انھون نے جو بیان کیا تھا سب دختر سے بیان کیا مضراب خوش تو
ہوئی اور کہا کہ اے والد بزرگوار یہ جو کچھ آپنے فرمایا سب درست ہی مگر اندھا جب بتیاے جب دو آنکھین
پائے تا وقتیکہ وہ یہان نہین آلیتا ہی مجکو نہین یقین آتا ہی نہ میرے دلکو قرار آتا ہی خیر یہ خبر معلوم ہوئی کہ زندہ ہی
بادشاہ نے فرمایا کہ اے بیٹا خوش ہونے کا مقام ہی کہ یہ خبر آئی خدا وہ دن بھی لائیگا کہ وہ ہمسے آکر ملیگا اس دن
کی کب امید تھی مضراب نے کہا کہ یہ امر ضرور ہی بس بادشاہ نے بچھا کر سیاہ پوشاک بدلوائی دلکو تسکین دی ادھر
اہل محل نے مبارکباد دی انکو انعام دیا گیا اب یہان سب خوش ہین دوسرے دن پھر دربار کیا گیا اسی
طور سے آٹھ روز گذرے تھے مضراب جب بادشاہ محل مین دربار سے آتا تھا تو دریافت کرتی تھی
کہ کچھ خبر آئی بادشاہ فرماتا تھا کہ ابھی نہین آئی وہ خاموش ہو رہتی تھی گو خوش تو ہوتی تھی مگر مغموم بھی تھی اس
امر کو آٹھ روز گذرے اور کوئی خبر نہ آئی بادشاہ دربار مین جلوہ فرما تھا مگر اسدن کچھ مغموم تھا کسی سے کلام نہ
کیا تھا کہ چند دیو اور پریزاد آکر اسی حالت سے جیسے کہ وہ دیو و پریزاد آئے تھے حاضر دربار ہوے سنیے
دیکھا کہ وہ دیو و پریزاد ہین جو اطراف وجوانب مین برائے تلاش شاہزادہ بحکم بادشاہ گئے تھے جب آنکے
بھی حواس درست ہوئے انھون نے مجرا وسلام کیا دعا وثنا بجا لائے عرض کیا کہ وہ خبر لائے ہین کہ
ہمارے دہن جواہر سے بھر دیجیے بادشاہ نے فرمایا کہ بیان کرو انھون نے عرض کیا کہ ہم بموجب حکم سرکار
برائے تلاش شاہزادہ روانہ ہوئے اسقدر زمانہ تک کوہ وصحرا گلشن ودریا مین اُس گوہر نایاب شہریاری
وگل شاداب بختیاری کو تلاش کیا کہین پتا نہ ملا آخر کو پریشان ہو کر واپس چلے آتے تھے جب
قریب اپنے ملک کے پہونچے دیکھا کہ کوسون تک خیمے دبارگاہین برپا ہین اور ایک لشکر کثیر فروکش ہی
بازارین آراستہ ہین کٹورا کھنک رہا ہی نشان لشکر کھلے ہوے ہین ایک بارگاہ وسط لشکر مین برپا
ہی کہ جسکا کلس طلائی ہی وہ تمام بارگاہ کا رچوبی ہی بلندی اُسکی بلندی فلک سے کم نہین ہی وہ
بارگاہ فلک بارگاہ ایسی ہی کہ کبھی چشم فلک نے بھی نہ دیکھی ہوگی اُسکے روبرو یہ ہیچ ہی فلک
وقار مین کم ہی اُس بارگاہ پر تمام گوہر شب چراغ نصب ہین اور ایک طرف ایک لشکر ایسا فروکش
ہی کہ جسکے اسلحہ ولباس سب نئی وضع کے ہین اور سب پر جڑاؤ شب چراغ کا کیا ہوا ہی ہم یہ لشکر
اور بارگاہ دیکھکر حیران ہوئے کہ کس بادشاہ جلیل کی بارگاہ اور لشکر ہی کیا کسینے ہمارے
بادشاہ پر لشکر کشی ہی صورت بدل کر داخل لشکر ہوئے اُس لشکر مین سوائے دیو و پریزاد و
پریزاد کے اور کسیکو نہ پایا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر طلسم کشا کا ہی طلسم کو فتح کیے
ہوئے اپنے بزرگون کو رہا کیے ہوئے اپنے ملک کو جاتا ہی یہ بارگاہ اور خیمہ وخزانہ واسلحہ
ولشکر سب طلسمی ہی ہمنے نام دریافت کیا تو کہا کہ سہراب ثانی پسر رستم ثانی پسر حمزہ صاحبقران
زلزلہ قاف ثانی سلیمان ملقب بہ طلسم کشا طرف قلعہ یاقوت نگار کے جاتے ہین چونکہ قلعہ
یہانسے بہت قریب ہی اور چندے یہان قیام فرمانا مع لشکر کے منظور ہی کہ کسی کے ذریعے سے
خبر کرائین بس یہ سنکر کہ لشکر طلسم کشا ہی یہ جو ہمنے سنا اور معلوم ہوا کہ اسوقت طلسم کشا
اپنی بارگاہ مین تشریف فرما ہین دربار آراستہ ہی گو اُنکے بیان سے یقین ہو گیا تھا کہ یہ ہمارے
شاہزادے کا لشکر ہی اور وہی فاتح طلسم ہی مگر خیال کیا کہ چلکر اپنی آنکھ سے دیکھ لو پس صورت

تبدیل کرکے داخل دربار ہوئے وہ بارگاہ دیکھی کہ کبھی خواب مین نہ دیکھی تھی حضور بموجب شعر
عجب بارگاہ عجب گیر و دار ✤ تو گوئی کہ یکسر عرش و کرسی ہزار ✤ وہ بارگاہ دیکھی کہ ہوش جاتے
رہے تمام ستون الماس نگار و شب چراغی ہین فرش مخمل کا بچھا ہی گلدستہ لگے ہوئے
ہین فرش پر کار چوبی کام ہی اندر بارگاہ کے سب زر و جواہر نصب ہی گلدستہ جواہرات کے طلائی
کملون مین ہین جس پھول کا درخت ہی اُسیکا عطر اسمین بھرا ہوا ہی منقلین روشن ہین عود و
عنبر سلگ رہا ہی خوشبو سے دماغ معطر ہوئے جاتے ہین ایوان بارگاہ مین ہزارون دنگل و
کرسیان جواہر نگار آراستہ ہین وسط مین تخت آراستہ ہی اُسپر غاشیہ پڑا ہوا ہی دیکھا کہ ہزارون
دیو و پریزاد کرسیون اور دنگلون پر بیٹھے ہوئے ہین کہ جنکو ہمنے آج تک نہین دیکھا اُنمین ہر ایک رستم
وقت و اسفندیار زمانہ معلوم ہوتا ہی سب کرسیان و دنگل سردارون سے مملو ہین ہم تخت پر چند بادشاہ
پریزاد و دیوزاد بیٹھے ہوئے ہین اب جو غور کرکے دیکھا تو ایک دنگل پر ہمارا شاہزادہ نصبدشان و
شوکت جلوہ فرما ہی لباس زر نگار زیب تن ہی جسمین تمام گوہر شب چراغ نصب ہین خود طلائی
سر پر ہی رزہ شب چراغی جسم اقدس مین ہی اسلحہ جواہر نگار زیب کمر صندلی شوکت پر متمکن ہی اُنکے
برابر اور ایک جوان جنکو ہمنے انہین دیکھا مگر بالکل ہمشکل جلوہ فرما ہین وہ بھی لباس پر تکلف
سے آراستہ ہین اسلحہ لگائے ہوئے ہین اُنکے برابر ہمارے آقا و مرشد والد بزرگوار
شاہزادہ سہراب ثانی آپ کے خویش رستم ثانی دنگل شوکت پر لباس پر تکلف
سے آراستہ جلوہ فرما ہین اُنکے برابر ایک دنگل پر عم نامدار کشاہزادہ عالیوقار شہریار ذیوقار لباس
نفیس و اسلحہ سے آراستہ جلوہ فرما ہین باقی اور بہت سے سردار ہین یہ جو ہمنے دیکھا حواس جاتے
رہے شاہزادہ اپنے اہل دربار سے فرما رہا ہی کہ اب تو قلعہ یاقوت نگار بالکل قریب ہی کل کسیکو بھیجکے
اپنے نانا کی خدمت مین روانہ کرینگے اور اُنکو اپنے آنے سے آگاہ کرینگے سب کہہ رہے ہین بہت
خوب بس ہم یہ حال دیکھکر بارگاہ سے باہر آئے اور فوراً ادھر کو راہی ہوئے اب حاضر
خدمت ہوکر سب حال عرض کیا اب ہم لوگ امیدوار انعام ہین اور حضور پر نور کو مبارک
ہو یہ جو اُن سب نے حال کہا اتنو ہر ایک اہل دربار کا یہ حال ہوا کہ دل ہر ایک کا مثل گل
شگفتہ ہو گیا اور اُٹھ اُٹھکر بادشاہ کو مبارکباد دی اور گستاخانہ اور بے ادبانہ کہا کہ انعام
ملے احضر کا تو یہ حال ہی کہ پھولون نہین سماتا ہی نا بچھین تا بنا گوش پہونچ گئی ہین ہر منہ
سرورجنی کی طرف دیکھتا ہی اور فرماتا ہی کہ واقعی مثل آپکے کوئی اب احکام لگانے والا نہین
ہی سرورجنی عرض کرتا تھا کہ آپکی قدردانی اور غلام نوازی ہی بس احضر پریزاد نے اُن دیو اور پریزاد
کو انعام کثیر دیکر رخصت کیا اور اہل دربار کو بھی انعام علے قدر مراتب مرحمت کیا سرورجنی کو تو نقارہ
کردیا نوبت خانون کے آراستہ ہونے کا حکم دیا اور فرمایا کہ نقارہ خوشی پر چوب پڑے تو ہین
فیرہون اہل شہر خوشی کرین یہ حکم دیکر سرورجنی سے فرمایا کہ اے وزیر اعظم و اے دستور مکرم تم کل لشکر
اور سردارون کو لیکر براے استقبال جاؤ سرورجنی نے عرض کیا بہت خوب بس دیو ہومان اپنے
سپہ سالار سے کہا کہ تم بھی سرورجنی کے ہمراہ جاؤ اور چند سردارون کو حکم دیا کہ تم یہین رہو بس
بعد ان احکام کے دربار برخاست کیا ہر ایک سردار سرور اپنے مکان پر آیا اور سایبان کرکے
مستعد ہوا اُدھر سرورجنی بھی لباس وغیرہ سے آراستہ ہوئے دیو ہومان نے لشکر کو آراستہ کیا

بس بڑے خدم وحشم سے برائے استقبال طرف لشکر سہراب ثانی کے روانہ ہوئے وہ
پریزاد بھی ہمراہ تھے جو کہ لشکر دیکھ آئے تھے یہان تمام شہر مین غل مچا ہوا تھا کہ شاہزادہ شریف
لایا بیرون شہر فروکش ہی مع اپنے والد وچچا کے ہمراہ اُنکے لشکر اور خزانہ کثیر طلسمی ہی ہر ایک
اہل شہر خوش ہو رہا ہی ادھر یہان نوبت خانے آراستہ کیے گئے نوبتین بجنے لگین تو مین قسم
ہونے لگین شہر کی آرایش کا حکم دیا تھا تمام شہر خوب صاف کیا گیا آئینہ بندی ہوئی بازار آراستہ
کیے گئے یہان تو یہ بندوبست ہو رہا ہی وہان محل مین ملکہ مضراب پری اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی
ہی اور خیال کر رہی تھی کہ آج جو بادشاہ دربار سے شریف لائینگے تو مین اُنسے کہونگی کہ سہراب ثانی
سے فرمائین کہ پھر وہ کوئی احکام لگائین اُس خبر کو بھی آئے ہوئے آٹھ روز ہو گئے یہ باتین
اپنے دل سے کر رہی تھی کہ یکایک چند پریزادین دوڑی ہوئین آئین اور ہاتھ باندھ کر عرض کیا
کہ خدا حضور کو مبارک کرے حضور کے صاحبزادہ بلند اقبال تشریف لائے اور حضور اُنکے ہمراہ
آپ کے شوہر بھی تشریف لائے ہین اور دیور بھی اور خسر بھی مع مراد کے آئے ہین ملکہ
از حد خوش ہوئی جو محلدار خوش خوش یہ کہتی ہوئی آئی آپسمین محلدارون نے صلاح کی کہ ملکہ سے
انعام لو کہ اُنکے داماد اور نواسہ دونون مع الخیر آ گئے ہین ابھی مین ڈیوڑھی پر گئی تھی تو ایک غل و
شور خوشی کا سُنا اور یہ سُنا کہ توپین فر ہو رہی ہین نوبتین بج رہی ہین مین نے جو دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ ان پریزادون نے آکر بادشاہ کو دربار مین خبر دی ہی کہ شاہزادہ مع لشکر
کے بیرون شہر قیام پذیر ہی بس بادشاہ نے آراستگی شہر کا حکم دیا توپین فر ہونے کا حکم فرمایا
اور نوبتین خوشی کی بجنے کا اور سب سردارون اور اپنے وزیر کو مع لشکر کے برائے استقبال
روانہ کیا ہی وہ سب گئے ہین بس آؤ ہم تم ملکہ کو مبارکباد دین اُنی ملکہ وہ سنکے سب ملکہ عالم کی خدمت
مین گئین ہین مبارکباد دینے کو ہمنے جو یہ سُنا تو ہم ادھر آئے یہ سننا تھا کہ مضراب پری
ایسی خوش ہوئی کہ باچھین تا بہ بناگوش پہونچ گئین چہرہ فرط خوشی سے لال ہو گیا نور رخ پر غود
کر آیا پیرہن تنگ ہو گیا سب نے مبارکباد دی فرمایا کہ بی بیون تمکو بھی مبارک ہو بادشاہ
سے دریافت کرلون پھر انعام دونگی اور تم سب کو خوش کرون گی سب نے عرض کیا
بہت خوب ملکہ کو دو خوشی ہوئین ایک تو فرزند جگر پیوند کے آنے کی دوسرے اپنے عاشق
و شیدا رستم ثانی یعنے اپنے شوہر کے آنے کی کہ ایک مدت کے بعد پھر ملاقات نصیب
ہوئی ملکہ سب خواصون کو ہمراہ لیکر فوراً اپنے مان کے قصر مین آئی یہان بھی مجمع خواصون کا
پایا اور دیکھا کہ ہر ایک خواص مبارکباد دے رہی ہی اور ملکہ عالم اُن سبکو انعام دے رہی
ہین اُن خواصون نے جو مضراب پری کو آتے ہوئے دیکھا پہلے مجرا کیا اور سب نے
مبارکباد دی ملکہ اپنی والدہ بزرگوار کے پاس گئین تسلیم کو سر جھکایا اُن نے دست شفقت
پشت پھیرا اور اپنی گود مین بٹھایا اور فرمایا کہ لو بیٹی شوہر کا آنا تمکو مبارک ہوا اور فرزند کا بھی بس
جو محلدار سے سُنا تھا وہ سب بیان کیا جہان تک ملکہ نے سہراب ثانی کا ذکر کیا مضراب
پری سُنا کی جب رستم ثانی کا نام لیا اُسوقت سر جھکا لیا مگر خوش بہت ہوئی یہان تو انعام
وغیرہ تقسیم ہو رہا تھا کہ بادشاہ محل مین تشریف لائے بڑی دھوم مبارک اور سلامت کی مچانے
لگی خواصون وغیرہ نے بادشاہ کو خبر دیا کہ حضور کو مبارک ہو انعام مرحمت فرمایئے فرزند

کا بھی آنا اور خویش کا بھی آنا خوشی کا باعث ہی بادشاہ نے سبکو انعام دیا اور اپنی زوجہ کے پاس آئے سینے
تعظیم کی مضراب پری نے موہوب ہوکر سلام کیا بادشاہ نے دعا دی اور مسند پر بیٹھے
بیٹھتے ہی زبان مبارک سے فرمایا کہ ای مضراب مبارک ہو تمھارا فرزند بھی آگیا تمنے اتنے
عرصہ مین کیا اپنا حال کرلیا تھا خیر خدا نے تم سب پر رحم کیا ہمکو تو تمھارے فرزند کی امید
نہ تھی یہ فرماکر جو پریزادون نے آکر کہا تھا سب بیان فرمایا اور جو بندوبست کیا تھا وہ
بیان کیا اس یہ سنتا تھا کہ مضراب بہت خوش ہوئی اسیوقت صحنک ورت جگے کا سامان
ہوئی لگادونے پریان آنے لگین حاضری کا بندوبست ہوا سب اہل محل نے تبدیل لباس
کیا ملکہ نے پوشاک کو بدلا اور سب نے اپنا اپنا بناؤ کیا ملکہ نے بھی غسل کیا اور پوشاک
بدلی یہان تو یہ سب بندوبست ہی وہان سرورجنی سب سردارون کو لیکر بیرون
شہر آئے اور لشکر کو آراستہ کرکے طرف قلعہ کے روانہ ہوئے راوی نے بیان کیا ہی
کہ جب شاہزادے نے جزیرۂ ارغوان سے کوچ کیا تو بعد قطع منازل وطی مراحل جب
قریب شہر یاقوت نگار و قلعہ کے پہونچے تو لشکر کو فروکش ہونے کا حکم دیا کہ اسی مقام پر
لشکر فروکش ہو یہ مقام بہت عمدہ ہی ہم یہان سے کسی پریزاد کو روانہ کرینگے کہ وہ جاکر
ہمارے آنے کی خبر کرے بس اس سبب سے وہ لشکر وہان فروکش ہوا تھا اور اُن
پریزادون نے دیکھا تھا اب ملاحظہ فرمائیے کہ لشکر تو یہان فروکش ہی سرورجنی
مع لشکر کے آکر پہونچا ایک لشکر کثیر اُترا ہوا دیکھا ان لوگون نے جو لشکر آتے ہوئے دیکھا
تو یہ خیال کیا کہ نہ معلوم یہ لشکر کسکا ہی کوئی مقابلہ کرنے تو نہین آتا ہی پریزاد روانہ کیے
اُدھر پریزادون نے جو خبر لیکر گئے تھے اور برائے نشان دہی ہمراہ تھے سرورجنی و سردارون
سے عرض کیا کہ یہی لشکر ہی کہ جو سامنے فروکش ہی بس سرورجنی نے اپنے لشکر کو اسی مقام ٹھہرایا
اور خیمہ وغیرہ برپا کرائے اور خود بھی اُترے چونکہ رات ہوگئی تھی اسوقت جانا مناسب نہ سمجھا
رات اسی مقام پر اپنے لشکر مین بسر کی اُدھر پریزاد جو لشکر مین آئے تھے وہ دریافت کرکے اپنے
لشکر مین آئے اور سردارون سے کہا کہ یہ لشکر قلعہ یاقوت نگار آیا ہی سرورجنی اسکا سردار
ہی اخضر پریزاد برائے استقبال طلسیم کشا روانہ کیا یہ وہ لوگ خاموش ہو رہے چونکہ دربار
برخاست تھا شاہزادے تک خبر نہوئی آدھ لشکر کی کیونکہ شاہزادہ اپنے ناموس مین تھا بس
وہ رات اسی خوشی مین سرورجنی نے بسر کی بوقت صبح لباس سے خود بھی آراستہ ہوا اور
سردارون کو بھی آراستہ کیا اور مرکبون پر سوار ہوکر طرف لشکر کے روانہ ہوئے اپنے لشکر کو
اسی مقام پر رہنے واجب داخل لشکر ہوئے اہل لشکر سہراب ثانی نے روکا انھون نے کہا
کہ تم ہمکو منع نہ کرو ہم شاہزادے کے نانا کے ملازم ہین کوئی ہم ادنی مرتبے کے ملازم نہین ہین
ہم لوگ کوئی وزیر ہین کوئی سپہ سالار ہین ہم شاہزادے کے استقبال کو لشکر لیکر آئے ہین اب
اُنکی قدمبوسی کو جاتے ہین یہ جو کہا اور اُن سب نے معزز بھی پایا خاموش ہو رہے بس
سرورجنی مع کل سردارون کے لشکر کی سیر کرتے ہوئے طرف بارگاہ کے چلے جاتے تھے
جتنا اُن پریزادون نے بیان کیا تھا اُس سے زیادہ پایا ایک طرف دیکھا کہ ایک خیمہ ناموس کا
برپا ہی اُسکے قریب پہرہ چوکی خوب ہی جہان شاہزادے کی بارگاہ تھی تشریف لائے اور

اور سب اہل دربار حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا کہ اُن سرداروں نے جنھون نے خبر منگائی
تھی کل قریب شام کے ایک لشکر آپ کے لشکر کے قریب آکر فرو کش ہوا ہمنے جو خبر منگائی
تو معلوم ہوا کہ سرور جنی لشکر لیکر آپ کے استقبال کو آئے ہین ہم اسوقت خبر نہ کر سکے
لیونکہ حضور محل مین تھے یہ جو شاہزادہ نے سنا فرمایا کہ میرے نانا کو کیونکر خبر ہو گئی جو اُنھون
نے سرور جنی اپنے وزیر کو مع لشکر کے روانہ کیا ہی مین خود اس فکر مین تھا کہ کسیکو روانہ
کرون کہ اُنکو خبر ہو گئی خبر کوئی جاکر درگہ سالار کو منع کرے کہ اگر سرور جنی خواہ اور کوئی
سردار اندر آنے کا قصد کرین تو اُسکو روکنا نہین سب کے نام بتا دیے ابھی کوئی
چلا نہ تھا اُدھر سے سرور جنی مع سردارون کے لشکر کی سیر کرتے ہوئے قریب بارگاہ آئے
بارگاہ کو بھی اُس سے زیادہ مزین پایا دربارگاہ پر آکر درگہ سالار سے کہا کہ جاکر ہماری خبر کرو
کہ آپ کے نانا اخضر پریزاد کا غلام دیرینہ مع چند غلامون کے حاضر در دولت ہی سرور جنی
اسکا نام ہی اور ایک غلام تھا دیو ہومان نام ہی بار یابی کا خواستگار ہی بس دیو کالکال یہان
سے اُٹھکر چلا وہان شاہزادہ حکم دے رہا تھا کہ کوئی اُنکو نہ روکے بس کالکال نے جاکر
مجرا کیا اور عرض کیا کہ سرور جنی و دیو ہومان اور چند پریزاد و دیو زاد فرستادہ اخضر پریزاد
بادشاہ پنجم قاف حاضر دربارگاہ ہین بار یابی کے خواستگار ہین یہ سننا تھا فرمایا کہ تمنے آنے
کیون نہ دیا وہ لوگ اِس لائق نہ تھے کہ اُنکے آنے کی خبر کیجاتی جب اجازت ملتی جب وہ نذر
آتے بلکہ اُنکے لیے ہر وقت اجازت ہی اُسنے عرض کیا کہ مین حال سے آگاہ نہ تھا فرمایا
کہ بہت جلد اُنکو اندر روانہ کرو بلکہ چند سردارن سے کہا کہ تم استقبال کرکے لاؤ وہان
سے سردار چلے وہان درگہ سالار نے کہا کہ آپ سب لوگ تشریف لیجائین بس سرور جنی
ادھر سے چلا اُن سرداروں سے تیسرے جلوخانہ تین ملاقات ہوئی سرور جنی نے ہر جلوخانہ
کو ایک جلوخانہ سے زیادہ تر آراستہ پایا ابھی چند جلوخانے طے نہ کر چکے تھے کہ سامنے سے سردار
نظر آئے دیکھا کہ چند دیو و پریزاد قوی ہیکل و قوی بازو بلباس نفیس و اسلحہ سے آراستہ ہماری
طرف اندر سے بارگاہ کے چلے آتے ہین اُن سردارون نے دیکھا کہ ایک مرد پیر بارعب
سفید پوشاک پر تکلف پہنے ہوئے مندیل وزارت سر پر رکھے اور اُسکے برابر
ایک دیو قوی ہیکل قوی بازو کہ جسکے لباس سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ یہ سپہ سالار ہی عقب
مین تھا اور بہت سے سردار بھی چلے آتے ہین وہ لوگ یعنے سرور جنی وغیرہ یہ سمجھ گئے
کہ یہ سردار شاہزادے نے استقبال کے لیے بھیجے ہین اور یہ بھی سمجھ گئے کہ یہی سرور جنی
اور سب سردار ہین برابر سے ہاتھ صاحب سلامت کے اُٹھ گئے جب دونون طرف
کے سردار قریب پہونچے سرداران شاہزادے نے مزاج پرسی مین سبقت کی
جب مزاج پرسی ہو چکی اور سب حال باتون باتون مین دریافت ہو گیا تب اُنکو لیکر داخل
ہوئے سب جلوخانے طے کرکے جب صحن بارگاہ مین پہونچے سرور جنی نے عجب بارگاہ
پائی کہ کسی نے نہ دیکھی بھی بارگاہ کو سب سردار و لشکر بھرا ہوا پایا رستم ثانی و شہریار
و سہراب ثانی کو اور باقی اہل بارگاہ کو نہ پہچانا دیکھا کہ برابر سہراب ثانی کے اور ایک
بزرگوار تشریف فرما ہین جو کہ بالکل مشابہ ہین رستم ثانی و سہراب ثانی سے اُدھر سے رستم ثانی

و شہریار نے سرور جنی اور کل سردارون کو پہچانا مگر ایرج نامدار و کل اہل دربار نے
دیکھا کہ ایک مرد بزرگوار بار یش سفید منديل وزارت سر پر اور بہت سے دیو زاد و پریزاد ہمراہ ہین
مگر سب سردار معزز معلوم ہوتے ہین ہمارے لشکر کے سردارون کے ہمراہ ادھر کو چلے آتے ہین
جب وہ قریب ایوان پہونچے رستم ثانی و شہریار نے سب اہل دربار سے کہدیا کہ برائے تعظیم
اٹھو اور خود بھی اٹھ کھڑے ہوئے کہا کہ یہ وہ مرد بزرگ ہی کہ اسکا مرتبہ کیا بیان کیا جائے
عبد الرحمن جنی سے کم نہین ہی سب اہل دربار کھڑے ہوگئے سہراب ثانی نے چند قدم
بڑھکر سرور جنی کو سلام کیا اور دیو ہوبان کو کیونکہ شاہزادہ توان سبکی گودیون کا کھلایا
ہوا ہی سرور جنی نے دعاے ترقی عمر و اقبال کی دی بس شاہزادہ ہاتھ پکڑکے ایوان مین
لایا سرور جنی نے شہزادے کے ہاتھ چومے گلے سے لگایا بانی اور سب سردارون نے
شاہزادہ و رستم ثانی و شہریار کو مجرا کیا سرور جنی بھی رستم ثانی و شہریار سے ملے اور ایرج
نامدار نے رستم ثانی کیطرف اشارہ کرکے پوچھا کہ یہ کون بزرگوار ہین رستم ثانی نے فرمایا یہ
پدر بزرگوار ملک ایرج نامدار فرزند ہین ملک قاسم نبیرہ حمزہ صاحبقران کے مین انھین
غلام ہون یہ سننا تھا کہ سرور جنی نے ایرج نامدار کو بھی سلام کیا اور ہاتھون کو چوما اور سب
سردارون نے بھی بس تخت آیا اس پر سرور جنی بیٹھے اور سب سردار اپنے اپنے مرتبہ
سے بیٹھے جب سب بیٹھ چکے سرور جنی نے شاہزادہ سے کیفیت طلسم دریافت کی شاہزادے
نے سب ابتدا سے آخر تک بیان کی رستم ثانی سے اسیری کا حال دریافت کیا اور شہریار سے
انھون نے بیان کیا پھر ایرج نامدار سے دریافت کیا انپر جو گذرا تھا انھون نے بیان کیا
شاہزادے نے سب سردارون کے نام بتائے اور کہا کہ ان لوگون کو مین سرحد طلسم سے
رہا کرکے لایا ہون اور ان لوگون کو قید خانہ طلسم سے جب یہ سب باتین ہو چکین شاہزادے
نے اخضر پریزاد اور اپنی والدہ کا حال دریافت کیا تب سرور جنی نے کل حال جو کچھ گذرا
تھا سب بیان کیا اور کہا کہ اب بہت جلد تشریف لیچلیے وہ لوگ بہت بیقرار ہین شاہزادہ
نے جو حال سنا بہت افسوس کیا اور کہا کہ بہت خوب مین آج ہی کوچ کرتا ہون بس یہ کہکر حکم دیا
کہ لشکر تیار ہو اور جو جو سامان سفر ہو وہ سب بار ہو بس یہ حکم دینا تھا کہ سب سامان بار ہو
بار ہوگیا ناموس سوار ہوئے شاہزادہ بھی سوار ہوا مرکب طلسمی پر بس اسکے بعد اور سب
سوار ہوئے سرور جنی ہمراہ رکاب چلا لشکر نے کوچ کیا ادھر وہ لشکر بھی یہ خبر سنکے کہ شاہزادہ
نے کوچ کیا سب اپنا اسباب بار کرنے کے امادہ کھڑا تھا جو کہ ہمراہ سرور جنی کے آیا تھا بس
وہ بھی لشکر شامل ہوگیا شاہزادے نے یہان سے مع حشم و حشم کوچ کیا ڈنکے پر چوب
پڑتی جاتی تھی باجے بجتے جاتے تھے وہان اخضر نے اور مضراب پری نے کل اہل شہر اور اہل محل
نے وہ رات خوشی مین بسر کی صبح کو سب اہل شہر تو گلی کوچون مین آکر جمع ہوئے کثرت
اہل شہر سے راہ نہ ملتی تھی کھوے سے کھوا چھل رہا تھا دو کانون اور گھرون پر اسقدر
کثرت سے اہل شہر تھے کہ برآمدے بھٹے پڑتے تھے رئیسان شہر اپنے اپنے مکانون پر
سڑک راہ کرسیان ڈالے ہوئے بیٹھے تھے ہر ایک طرف خوشی تھی کہ شاہزادہ تشریف لاتے
ہی نوبتین بج رہی تھین سب برائے تماشا جمع ہوئے تھے کہ سواری شاہزادے کا تماشا دیکھینگے

اندرون محل شاہی سہنے بناؤ کیا تھا بلکہ مضراب کو آراستہ کیا تھا سحاب پری الگ خوش خوش
تھی تمام اہل محل خوش تھے بلکہ مضراب پری و سحاب پری مع اپنی خواصون کے طبق جواہر و زر سرخ لیے
ہوئے شہزادہ پر نثار کرنے کو کھڑی ہوئین بیچ مین یہ بندوبست تھا ادھر اخضر پرنزاد
بعد انفراغ امور ضروری کے محل سے برامد ہوا چند ہرکارے روانہ فرمائے انسے کہا کہ جب سو اربع
شاہزادے کی قریب عمارت شاہی کے آجائے مجکو خبر کرنا مین برائے استقبال بیرون دربار
جاؤنگا گو وہ میرے فرزند کا فرزند ہی مگر اُسنے وہ کام کیا ہی کہ جو بزرگ کرتے ہین بس اسکی تعظیم کرنا ضرور
لازم ہی بس یہ جو حکم دیا ہرکارے روانہ ہوئے یہان بادشاہ جو سردار نامی آئے تھے اُنکی جمعیت
سے دربار مین تخت پر بیٹھا ہی دربار آراستہ ہی سیارہ ثانی نے یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ جب سو شاہزادہ
غائب ہوگیا تھا کہ سب لباس ترک تھا فقیری اختیار کی تھی شہر مین ایک مکان مختصر لیا تھا جہان
رہتا تھا جب اُسکو یہ معلوم ہوا کہ شاہزادہ تشریف لایا ہی اور میرا آقا رستم ثانی طلسم سے رہا ہوا ہی اور
شہریار اور ابرج نامدار بھی یہ سب ہمراہ ہین بس سیارہ ثانی لباس فقری تبدیل کرکے لشکر مین آیا
شاہزادے کے سب لوگ نیسے ملا رستم ثانی وغیرہ کے قدم چومے شاہزادہ نے اُسکو خلعت وغیرہ سے
سرفراز کیا اُسنے اپنی سرگذشت بسبب بیان کی جو کہ جلد اول مین بیان ہوئی تھی ناظرین کو یاد ہوگی رستم
ثانی نے سب اپنی حالت بیان کی ابرج نامدار نے بھی شہریار نے بھی سہراب ثانی نے بھی اپنی کیفیت سب
بیان کی یہ سب واقعات کہ اُسد نسے گذرے تھے کہ جسدن یہانسے سرور جنی پہونچے تھے اور اُسی دن شاہزادہ
وہان سے روانہ ہوا تھا خلاصہ یہ کہ شاہزادہ مع خدم وحشم داخل شہر ہوا شہر کو سابق سے زیادہ آباد پایا
اور آہستہ شاہزادہ سیر کرتا ہوا قریب ایوان پہونچا یہان چند سردارون نے لشکر شاہزادے کو مقام معقول
مین فرودگش کرایا اور خزانہ داخل خزانہ کیا بارگاہین و خیمہ وغیرہ باحتیاط تمام رکھے گئے زنانی سواریان اور محل پر لگادین
گئین بس جب شاہزادہ قریب پہونچا ہرکارون نے بادشاہ کو خبر دی بس اخضر پرنزاد مع سردارون کے
بیرون ایوان آیا جیسے شاہزادہ کی نگاہ نانا پر پڑی مرکب سے اُتر کر سلام کیا اخضر پرنزاد نے گلے
سے لگایا پیار کیا اور خدم وحشم دیکھکر بہت خوش ہوا کہا کہ تمنے تو کسی طرح کا نہ رکھا تھا جیتے جی مار ڈالا تھا اُسکے
بعد رستم ثانی سے ملا اُنھون بھی سلام کیا اُنکو بھی گلے سے لگایا اُنکے بعد شہریار سے سرور جنی نے ابرج نامدار
کی طرف اشارہ کرکے بادشاہ سے کہا کہ اب سے بھی ملیے یہ آپکے سمدھی ہین ملک ایرج پدر رستم ثانی
و شہریار عالیشان نبیرہ حمزہ صاحبقران ہین یہ سننا تھا کہ بادشاہ بہت جھک کے
ملا اُنھون نے بھی صاحب سلامت کی بعد سب کو لیکر بادشاہ دربار مین آیا اپنے سرفراز
دست چپ کی طرف جگہ دی شاہزادے کے ہمراہ جو سردار اور بادشاہ تھے
اُنکو دست راست کی طرف بٹھایا بس ایرج نامدار و شہریار کو دربار مین بٹھایا اور سبکو
انکی خاطرداری و تواضع کا حکم دیکر رستم ثانی و سہراب ثانی کو ہمراہ لیکر داخل محل ہوئے
مخبر نے بڑھکر خبر دی کہ بادشاہ مع داماد اور نواسہ کے تشریف لاتے ہین سب یہان
تو منتظر تھے سب کی نگاہ در محل کی طرف لگی ہوئی تھی کہ سب نے دیکھا کہ بادشاہ بیچمین
ایک طرف شاہزادہ رستم ثانی دوسری طرف سہراب ثانی خوشی خوشی تشریف لاتے
ہین جیسے نگاہ مضراب پری کی اپنے فرزند پر پڑی دوڑ کر گلے سے لپٹ گئی خوب پیار کیا بہت شکایت کی کہ تمنے
ہمکو زندہ درگور کر دیا تھا کوئی ایسی حرکت کرتا ہی سہراب ثانی نے زبان کو سلام کیا قدم چومے ادھر رستم ثانی

نے خوشدامن کو سلام کیا سحاب پری نے سر سینہ سے لگایا اور بہت خوش ہوئی
جب سہراب ثانی ماں سے مل چکا مانی کے پاس آیا سلام کیا سحاب پری نے گلے سے لگایا
بہت شکایت کی سہراب خاموش سر جھکائے سنا کیا کہ ابھی لوگ ایوان مین نہ گئے تھے
کہ محلدار نے آکر عرض کیا کہ چند مجافہ طلائی در محل پر موجود ہین کیا حکم ہوتا ہی سحاب پری
نے کہا کون آیا ہی رستم ثانی اخضر پریزاد نے فرمایا کہ آپکی بہوین ہین سہراب ثانی کی
بیبیان ہین جنکے ہمراہ طلسم مین عقد کیا ہی یہ سننا تھا کہ مضراب پری و سحاب پری بہت خوش
ہوئین اور خود پردہ کرا کے اُن سبکو اتارا بہوون کو دیکھکر بہت خوش ہوئی انھون نے
سلام کیا اسنے پیار کیا اور گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا بیش زر و جواہر نثار کرتی ہوئی
قصر مین لے گئین اور بہوون کے آنے سے اپنے شوہر کو دیکھکر بہت خوش ہوئی کہ مدت کے
بعد ملاقات نصیب ہوئی بدولت فرزند کے رستم ثانی بھی مضراب پری کو دیکھکر بہت
شاد ہوئے جب ایوان مین لاکر سبکو مسند پر بٹھایا اب خواصین وغیرہ انعام مانگنے لگین
نذرین سہار کیا دی دینے لگین اسوقت اخضر پریزاد نے اپنی زوجہ سے کہا کہ صاحب
تم ہمت جاؤ تاکہ آقائے نامدار ملک ایرج تمھارے سمدھی و شہریار عالیوقار یہان تشریف لائین
وہ بھی بہو سے لین اور وہ بھاوج سے بس اسیوقت پردہ ہوگیا اخضر پریزاد خود محل سے
دربار مین آیا اور شاہزادہ کو ایرج و شہریار کو ہمراہ لیکر داخل محل ہوا مضراب پری رستم
ثانی و سہراب ثانی نے ایرج نامدار کا استقبال کیا انپر سے بھی زر نثار کیا شہریار نے
بھاوج کو سلام کیا مضراب پری نے سر جھکا کر اور شرما کر ملک ایرج کو تسلیم کی ملک
ایرج نے بالا مروارید کا بہو کو موتہ دکھائی مین دیا کہ جس کی قیمت ایک سال کا خراج ملک
فرنگونیہ کا یہ بالا بروقت ا- گے گلے مین رہتا تھا غرضکہ لاکر مسند پر بٹھایا بس بیان سامان نذرو
نیاز ہونے لگا مضراب پری نے کونڈون کا بندوبست کیا صحنک کا انتظام ہونے لگا
بعد تھوڑی دیر کے ایرج نامدار و شہریار ثانی و سہراب ثانی محل سے باہر تشریف لائے
دربار مین اخضر پریزاد تخت پر آکر بیٹھا دربار آراستہ ہوا اخضر پریزاد نے ایرج نامدار
سے اور رستم ثانی و شہریار و سہراب ثانی سے حال دریافت کیا بس ہر ایک نے
اپنے اپنے حالات بیان کیے جو کہ گذرے تھے سب نے سے عدہ اہل دربار نے نذرین
گذرانین خوشی کی سب کو انعام دیا گیا اخضر پریزاد نے بزم عشرت اور جشن خوشی کی
برپا ہونے کا حکم فرمایا بس اسی وقت سے سامان جشن ہونے لگا بادشاہ نے فرمایا
کہ اہل شہر کو بھی حکم دیا جاے کہ وہ بھی محفل عیش برپا کرین حرف کے لیے خزانہ شاہی
سے جسقدر چاہین لین داروغہ خزانہ کو دیا گیا سب اہل شہر کو زر و جواہر سے مصارف بزم عشرت سرکار
سے ملنے لگا ہر ایک نے اپنے اپنے مکان پر بزم عشرت برپا کی ہر گلی کوچہ مین ناچ ہونے
لگا بہان برائے ایرج نامدار و شہریار محل خانی کیے گئے اور آراستہ کیے گئے سب سردارون
و بادشاہون کو بھی حسب قدر مراتب مکان رہنے کو ملے بس دربار برخاست کرکے بادشاہ
محل مین آیا اور رستم ثانی اپنے قصر مین اور سہراب اپنے قصر مین ایرج نامدار و شہریار اس قصر مین
آئے جو انکے قیام کے لیے مقرر کیے گئے تھے اور سب سردار بھی اپنے اپنے قصر مین آئے رستم ثانی نے زوجہ سے شکایت مفارقت کی

وشکایت رہی ہر ایک نے اپنی حالت بیان کی بعد اُس کے ہر ایک خوش ہوا پس وہ دن وہ رات
خوشی خوشی سب نے بسر کی دوسرے دن سے جشن عشرت شروع ہوا ناچ ورنگ ہونے لگا یہان محل
بین نذر ونیاز سے فراغت ہوئی راوی نے بیان کیا ہی کہ دو ماہ تک کل اہل شہر اور اہل محل کو عیش وعشرت
مین بسر ہوئی دن عید تھا رات شب برات تھی تمام پردۂ قاف کی پریان آکر ناچین انعام پاکر بہت
خوش ہو ہو کر گئین بس بعد دو ماہ کے بزم عشرت برخاست ہوئی پھر موافق دستور کے دربار ہونے لگا
ہر روز سب سردار سہراب ثانی کے اور رستم ثانی وایرج نامدار وشہریار عالی وقار کے دربار
مین آتے تھے اسکو بھی ایک ماہ کا زمانہ گذرا کہ آج جو رستم ثانی وشہریار وایرج نامدار دربار
سے جو اپنے مقام پر آئے جب رستم ثانی محل سے اپنے بھائی اور والد ماجد کے پاس آکر باہم
بیٹھے تب ایرج نامدار نے کہا کہ افسوس کچھ حال پردۂ دنیا کا نہین معلوم ہی کہ وہان کیا گذری
بدیع الملک نے کیا کیا اور صاحبقران ثانی اُس آگ سے بچ کر خانہ کعبہ پہونچے اور کون کون
زندہ بچا میرے سردارون اور ملازمون کے ساتھ بدیع الملک کیونکر پیش آئے اور جو ملک میرے
فتح کیے ہوے تھے اُن بادشاہون کے ساتھ کس طور کا برتاو کیا اب میرا جی چاہتا ہی کہ مین پردۂ
دنیا پر جاؤن کل اخضر پری زاد سے کہونگا شہریار نے عرض کیا کہ آپ نے بجا ارشاد کیا مین
بھی عرض کرنے والا تھا واقعی نہ معلوم بدیع الملک میرے سردارون اور اہل لشکر کے ساتھ
کیونکر پیش آئے اور میرے اہل لشکر نے اور میرے ناموس نے اور پرصیصائے فرنگی نے میری مفارقت
مین کیا اپنا حال کیا اب وہان کی خبر لینا ضرور ہی بس یہ سُنکے رستم ثانی نے کہا کہ اگر آپ
دونون صاحب تشریف لے جانے کا قصد رکھتے ہین تو مین بھی ہمراہ ہون نہ معلوم میرے اہل لشکر کا
کیا حال ہوا گو یہان تک کی تو خبر پہونچی تھی کہ سہراب بن لنبدھو میرے لشکر کو لے کر طرف زرنگستان
کے چلا تھا کہ راہ مین برادر عزیز شہریار سے ملا یہ اُنکو قلعہ قمر بخش پر مقیم کرکے خود نخچیر ہو کر نکلے تھے
بس پھر حال نہ معلوم ہوا کہ کیا اُنپر گذری اور بدیع الملک اُن کے ہمراہ کس طور سے پیش آئے
بس کل ضرور ضرور اخضر پری زاد سے کہا جائے گا مین یہ خیال کرتا ہون کہ مین نے اور آپ نے
جو جہاد سے روگردانی کی بس یہ امر خداوند کریم کو ناگوار ہوا اُس نے اُس امر کی ہم کو سزا دی کہ یہان
پہونچایا اور اُس کے بعد قید کرا دیا اُسی امر کی سزا تھی کہ اتنی مدت تک قید رہے ایرج اور
شہریار نے کہا کہ آپ کا خیال بہت درست ہی بس یہ رائے اُس دن قرار پائی بس جب دن تمام ہوا
ہر ایک بستر راحت پر آرام پذیر ہوا بس اخضر پری زاد و مضراب پری و سہراب ثانی و
رستم ثانی وشہریار وایرج نامدار نے خواب مین اُس شب کو دیکھا کہ ایک مرد بزرگ تشریف
لائے ہین اُنھون نے رستم ثانی وشہریار وایرج نامدار سے فرمایا کہ بس اب پردۂ قاف مین
رہ چکے اخضر پری زاد سے مل کر پردۂ دنیا پر جاؤ کہ وہان کفار نے بہت خرابی پیدا کی ہی اولاد زمرد
ثانی نے خروج کیا ہی اور ایک آفتاب پرست نے اُس نے تمام ممالک اہل اسلام کو جو کہ
حمزہ صاحبقران اور اُنکی اولاد کے اور تم لوگون کے فتح کیے ہوے تھے بہت سے خراب کیے
اور بہت سے ملکون مین کفر پرستی کو رواج دیا ہی بدیع الملک نہ طاق پر ہین وہان لڑ رہے ہین
اُنکو اس حال کی خبر نہین ہی جو وہ بندوبست کرین بس تم کو یہ امر لازم ہی کہ اُن سب ملکون کو پھر
اسلام آباد کرو اور بدیع الملک کی کمک کرو کہ وہ صاحبقران ثالث ہی تم سب پر اُسکی اطاعت

وکمک لازم ہی اب یہان نہ قیام کرنا بہت جلد پردۂ دنیا پر جاؤ اُدھر سہراب ثانی کو بھی یہی خواب
ہوا کہ تم اپنے باپ وچچا وداداکے ہمراہ پردۂ دنیا پر لشکر دیو وپری زادلے کر جاؤ مگر یہ اُنکو حکم دینا
کہ وہ بصورت انسان متشکل ہون اور اُسی صورت سے مقابلہ کرین تاکہ یہ امر نہ ہو کہ کوئی اعتراض
کرے کہ یہ کیسے بہادر ہین کہ دیو سے اور انسان سے مقابلہ کرتے ہین بہت جلد جاؤ پردۂ دنیا پر کہ وہان
بہت کفر کو رواج ہوگیا ہی اخضر اور مضراب کو یہ خواب مین دکھائی دیا کہ جب تم سے سہراب ثانی
درستم ثانی وغیرہ پردۂ دنیا پر جانے کی درخواست فرمائین تو اُنکو روکنا نہین جانے دینا کیونکہ یہ
لوگ بہادر ہین اور اولاد صاحبقران سے ہین آج یہان ہین کل اور کہین پس اگر روکوگی تو خرابی ہوگی
وہ چلے تو ضرور جائینگے پھر مدت العمر تم سے ملاقات نہ ہوگی اگر خوشی خوشی اجازت دوگی تو پھر وقتاً فوقتاً
ملاقات ہوتی رہے گی بس خلاف اسکے عمل نہ کرنا ورنہ پچتاؤ گی راوی نے بیان کیا ہی کہ ہر ایک نے
خواب دیکھا اب جو آنکھ ہر ایک کی کھلی تو اپنے جسم کو معطر پایا اور وقت نماز تھا اپنے خواب کو سچا خیال کیا
ہر ایک اُٹھا اور وضو کر کے نماز سحر سے فراغت کی اُدھر اخضر پری زاد نے مضراب پری کو
طلب کر کے کہا کہ اے مضراب مین نے رات کو یہ خواب مین دیکھا ہی اور یہ حکم مرد بزرگ نے فرمایا ہی
بس سب خواب بیان کیا اور کہا کہ اب تم صبر کرو اور دل پر جبر کرو تب مضراب نے کہا کہ مین نے
بھی یہی خواب دیکھا ہی بس مجبور ہون ضرور صبر کرون گی کیا اختیار ہی بس بادشاہ دربار مین تشریف لائے شہریار
نے ایرج نامدار سے عرض کیا کہ آج ضرور اخضر سے پردۂ دنیا پر جانے کے لیے ارشاد فرمائیے گا مین نے
رات کو یہ خواب دیکھا ہی اور مجکو حکم ہوا ہی ایرج نامدار نے فرمایا مین نے بھی رات کو یہی خواب دیکھا میرے
اور تمھارے خواب مین سر مو فرق نہین ہی یہ خواب بہت سچے ہین اب ایک دم قیام کرنا مناسب نہین ہی بس شہریار
و ایرج نامدار دربار مین آئے اخضر پری زاد وغیرہ نے تعظیم کی کہ بعد انکے آنے کے رستم ثانی و
سہراب ثانی بھی آئے پس سب اہل دربار نے تعظیم کی مجرا ہوا انھون نے بھی یعنی سہراب نے تو
ایرج نامدار و شہریار کو مجرا کیا اور رستم ثانی نے ایرج نامدار کو مجرا کر کے اور اپنے اپنے مقام پر
بیٹھے کہ جب دربار آراستہ ہو چکا اُس وقت ایرج نامدار نے اخضر پری زاد کی طرف مخاطب ہو کر
فرمایا کہ اے بادشاہ پردۂ قاف مین مجکو آئے ہوئے ایک زمانہ ہوا کہ اپنے لشکر کا حال نہین معلوم ہوا
کہ اُن لوگون کا ہماری جدائی مین کیا حال ہوا ہی نہ کچھ حال پردۂ دنیا کا معلوم ہی بس اب ہم کو پردۂ دنیا
پر پہونچوا دیجیے اب آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اب ہم کو بدون اُن لوگون کے قرار نہین ہی یہ امر رستم ثانی
نے اور شہریار نے بھی کہا تب اخضر پری زاد نے جواب دیا کہ اگر یہ امر ہی تو اب جن جن لوگون کو فرمائیے
مین دیودون کے ذریعہ یہان طلب کرلون اور آپ کو پردۂ دنیا کی خبر منگا دون فرمایا نہین بلکہ مجکو روانہ
کر دو تو بہتر ہی یہ جو سہراب ثانی نے سُنا کہا کہ مین بھی آپ لوگونکے ہمراہ چلونگا ان سب نے فرمایا کہ تم یہان
رہو تمھاری مفارقت مین تمھارے نانا اور مان کا بُرا حال ہوگا کہا کہ پھر مین کیا کرون مرد ہون کیا مجکو خداوند
کریم نے اس لیے خلق فرمایا ہی کہ عورات مین رہون نہین بلکہ اس لیے خلق فرمایا ہی کہ جہاد کرون اور ملک
گیری کر کے اپنی شان وشوکت مثل اپنے بزرگون کے بڑھاؤن بس اب مین یہان کسی صورت سے
نہین ٹھہر سکتا ہون جب بہت ان سب نے اصرار کیا اُس وقت سہراب ثانی نے خواب کا حال بیان
کیا کہ یہ مجکو خواب مین حکم ہوا مین اُس کے بموجب ضرور کاربند ہونگا اور اب مجکو آپ کے ہمراہ
چلنا پُر ضرور ہی جب یہ سہراب نے کہا اُس وقت ایرج نامدار اور شہریار زمانی وقارو

رستم ثانی نے بھی اپنے اپنے خواب کو بیان کیا اور کہا کہ اب ہم کسی صورت سے نہین ٹھہر سکتے ہین یہ جو
اخضر پری زاد نے سُنا اور خیال کیا کہ اب یہ لوگ نہین قیام کر سکتے کہا کہ آپ لوگ شوق سے تشریف
لے جائین مجکو کچھ عذر نہین ہی یہ کہکر ایرج و شہریار در رستم و سہراب نے کہا کہ آپ لوگ اپنی کنیز
سہراب سے بھی تو مل آیئے اور اُس سے اپنے جانے کا حال بیان فرمایئے دیکھیے وہ کیا کہتی ہی اور
مین نے تو آپ سے عرض کیا کہ شوق سے تشریف لے جایئے مین نہ روکونگا جب کہ آپ کو مرد بزرگ کا حکم
ہوا ہی بس اخضر کو بھی تو خواب ہو چکا تھا اُس نے اُسی سبب سے زیادہ اصرار نہ کیا بلکہ یہ کہا اگر
مین جبر سے روکونگا تو یہ ہوگا کہ آپ لوگون کے بھی بہت سے دیو و پری زاد مطیع ہین آپ اُن کے ذریعہ
سے تشریف لے جایئے گا اور یہ ہوگا کہ آپ لوگ ناخوش ہون گے تو مین آپ لوگون کو ناخوش نہین
کرنا چاہتا ہون یہ کہکر اخضر پری زاد نے سر جھکا لیا گو بہت صدمہ ہوا مگر کیا کر سکتا ہی اسی طور
سے سب اہل دربار کو صدمہ ہوا مگر ناچار ہین ان شاہزادون نے فرمایا کہ ای اخضر پری زاد ہم کو
تمھاری مفارقت کا بہت صدمہ ہی مگر ناچار ہین کیا کرین خلاف حکم خواب کے نہین کر سکتے ہین دوسرے
وہ لوگ جو کہ ہمارے متعلق ہین سب ہمارے لیے پریشان ہین جیسے تم ہم سے محبت و الفت کرتے ہو اسی
طور سے وہ لوگ بھی الفت رکھتے ہین بس ہم اُنکا کیونکر نہ خیال کرین اخضر پری زاد نے عرض کیا کہ
بہت بجا ارشاد ہوا مگر ہان ایک امر کا خیال رہے کہ مجکو کبھی کبھی اپنی خیریت مزاج سے آگاہ فرماتے
رہیے گا کہا کہ اچھا سرداران سہراب ثانی نے مثل حسان پری زاد و طوغان پری زاد و دیو دربان
و دیو غزالان و دیو مینا رنگ و دیو خروس نے عرض کیا کہ ہم لوگ آپ کے ہمراہ ضرور چلینگے اور
اُن پری زادون اور دیوون نے کہ جن کو قید طلسم سے رہا کیا تھا اور صدف پری زاد و ہمایون
پری زاد نے بھی یہی عرض کیا شاہزادے نے جواب دیا کہ ہم تم سب کو لے چلینگے مگر ایک شرط سے
کہ تم لوگ پردہ دنیا پر پہونچ کر مثل بشکل انسان ہونا تاکہ وہ یہ نہ کہین کہ ہم آدمزاد ہین اور یہ پری زاد
ہین اور دیو ہین ہم ان سے کیونکر مقابلہ کرین ہمارے حربہ اُنپر کارگر نہ ہون گے اُن کے حربہ ہم پر کارگر
ہون گے پس جب تم بصورت انسان ہوگے تو اُن کے حربہ تم پر کارگر نہ ہون گے اور تمھارے اُنپر کارگر
ہون گے بس جو میرے اس حکم سے سرتابی کرے گا وہ سزا پائے گا پس اگر یہ منظور ہو تو چلو ورنہ کوئی
ضرورت نہین ہی سب نے عرض کیا کہ ہم بموجب حکم عالی بصورت انسان ہون گے اور کبھی اس حکم
سے سرتابی نہ کرین گے شاہزادے نے فرمایا کہ اچھا بہت سے سردارون نے اخضر پری زاد کے
بھی ہمراہ چلنا اسی شرط سے منظور کیا شاہزادے نے اُن سے بھی اقرار کر لیا کہ تم بھی چلنا بس راوی
نے بیان کیا ہی کہ اخضر پری زاد نے دربار برخاست کیا اور سب شاہزادون کو ہمراہ لے کر محل
مین آیا اور مضراب پری کو طلب کر کے شاہزادون کی تقریر اور خواب کا حال بیان کیا جب
مضراب نے یہ سُنا کہ میرا شوہر اور فرزند بھی پردہ دنیا پر جاتا ہی بس تاب نہ رہی رونے لگی اور
کہا کہ مجکو بھی ہمراہ لے چلو فرمایا کہ یہ نہین ہو سکتا ہی آسمان پری کا واقعہ خیال کرو اور دیگر پریزادون
کا حال کہ جب صاحبقران اول یہان آئے تھے بہت سی پریان حبالہ عقد مین لائے تھے جب
یہان سے تشریف لے گئے سب کو یہان چھوڑ گئے کسی کو ہمراہ نہین لے گئے بس تمھارا یہان رہنا
اچھا ہی اپنے ماں باپ کے پاس رہو ہم وقتاً فوقتاً آئینگے اور سہراب کو بھی لائینگے لاکھ
لاکھ مضراب پری نے اصرار کیا مگر کچھ پیش نہ گیا آخر مجبور ہو کر سر جھکا کر رہ گئی سہراب سے

کہا کہ اچھا تم اپنا داغ ہم کو دکھا دو مشیت خدا مین کیا اختیار ہی اسوقت تمام محل مین غل و شور مچ گیا کہ شاہزادے پردۂ دنیا پر جاتے ہین بس سب کو بہت صدمہ ہوا ہر ایک دل بیقرار ہو گیا یہ خبر اہل شہر کو بھی معلوم ہوئی انکو بھی بہت صدمہ ہوا بس جب مضراب خاموش ہو رہی یہ سب وہان سے اپنے اپنے مقام پر آئے بس دوسرے دن سہراب ثانی وغیرہ نے سردارون کو طلب کر کے حکم دیا کہ سب اثاثہ طلسم اور بارگاہ وغیرہ اور خزانہ نکلوایا جاے ہم سب لیکر پردۂ دنیا پر جائینگے اور کل اپنے لشکر کو جمع کر کے حکم دیا کہ تم سب پردۂ دنیا پر پہونچ کر بصورت انسان ہو جانا اور جس قدر احضر پری زاد نے کہا تھا کہ مین بھی اپنا لشکر تمھارے ہمراہ کر دونگا اسکو بھی طلب کر کے یہ حکم سنایا اور سامان سفر کا حکم دیا بس سامان سفر یہان ہونے لگا اُدھر شاہزادہ محل مین تشریف لایا اور ناماب پری اور سحاب پری اپنی بیبیون کو طلب کر کے کہا کہ ہم تو پردۂ دنیا پر جاتے ہین تم یہان ہماری والدہ کے پاس رہو جب تمھارا جی چاہے اپنے ماں باپ کو دیکھنے کو تب اتنے عرض کرنا یہ تم کو دو ایک ماہ کے لیے بھیج دیا کرینگی پھر چلی آنا ان کی اطاعت سے سرتابی نہ کرنا انھون نے جواب دیا کہ کیا مجال بس یہ کہکر وہ خاموش ہو رہین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب دوسرے دن دربار آراستہ ہوا بس سرور جنی سے زایچہ کرایا اور کہا کہ اب تاریخ طرف پردۂ دنیا کے جانے کی نیک مقرر فرمائیے بس سرور جنی نے حساب کر کے عرض کیا کہ آج کے پندرھوین روز جمعہ کے دن یہان سے کوچ فرمائیے وہ تاریخ اور دن دونون نیک ہین اور درمیان مین اس کے نہ کوئی دن اچھا ہی نہ تاریخ گو جمعہ کا دن اچھا تھا مگر تاریخ سفر کی خراب ہی شاہزادون نے کہا کہ اچھا اُسی وقت سب سردارون اور بادشاہون اور اہل لشکر کو اطلاع دے دی گئی کہ آج کے پندرھوین دن یہان سے شاہزادے طرف پردۂ دنیا کے مع خدم و حشم کوچ فرمائینگے سب اپنا سامان درست کرین راوی بیان کرتا ہی کہ یہان سامان سفر درست ہونے لگا ہر ایک معروف سامان سفر کے درست کرنے مین ہوا شاہزادے انتظار مین اُس دن کے معروف ہین بس راوی ان سب کو اس انتظار مین رکھتا ہی کہ وہ دن آئے تو سفر کرین اور یہ سب خوش ہین بس اہل شہر اور اہل لشکر احضر پری زاد اور سرداران احضر پری زاد کو اور خود احضر پری زاد و اہل محل و مہضراب پری و شیماب پری و ناماب پری کو اس صدمے مین کہ شاہزادون سے جدائی ہوتی ہی معروف رکھتا ہی اب آئندہ یہ حال بیان کرے گا اگر حیات نے وفا کی اب ان سب کو تو رنج و غم مین اور ان سب کو سامان سفر اور جانے کی خوشی مین معروف رکھا جاتا ہی اور اب دوسرا قصہ بیان ہوتا ہی بس اب راوی عنان قلم کو دوسری داستان کی طرف منعطف کرتا ہی ؎

ازین قصہ یک دم فراموش کن	زجائے دگر داستان گوش کن

اب راوی اُن نامون کا حال تحریر کرتا ہی جو کہ رستم خان بن گنجاب نے تمام ممالک اہل اسلام کو اس خبر کے لیے لکھے تھے کہ صاحبقران ثالث نہ طاق پر تشریف فرما ہین پس اُنکی کمک کے لیے روانہ ہو اور اُسکے بعد خود خاور سے وہان کا بندوبست کر کے باختر مین آئے تھے اور اپنے بندوبست سفر مین معروف ہوے تھے بس اب یہ حال تحریر ہوتا ہی اور کچھ حال پھر امیر خاوری و ترکستان کا تحریر ہوگا اُس کے بعد پھر اور حال تحریر کیا جائے گا انشاء اللہ تعالی

اب دو کلمہ داستان نامون کا رستم خان بن گنجاب کے ہر ایک ملک کے بادشاہ

کے پاس پہونچنا اور اُسکا اپنے ملک کا بندوبست کرکے طرف نہ طاق کے روانہ ہونا
اور خود رستم خان کا لشکر لے کر روانہ ہونا اور بہرام خاوری کا اور شہزادہ تومان
خاوری کا مع ناموس کے ترکستان مین پہونچنا اور سب حال بیان کرنا اور
وہان سے پھر خاور مین آنا اور اپنا بندوبست کرکے طرف نہ طاق کے روانہ ہونا و دیگر
حالات متعلق داستان ہذا بیان کیے جاتے ہین

مخمس بجاے ساقی نامہ

جسے کہ یاد نہ ہو اپنا آشیان صیاد
بھلا وہ خاک کہے حال بوستان صیاد
عبث عبث نہ ہو تو مجھ سے بدگمان صیاد
کھلی ہی کنج قفس مین مری زبان صیاد
مین ماجراے چمن کیا کرون بیان صیاد

ابھی نہین ہی ستمگار میری قدر تجھے
کرے گا یاد مرے زمزمون کو بعد مرے
وہ ہون مین رونق گلزار ہی مرے دم سے
اڑائے نغمہ سرائی مین ہوش بلبل کے
ہون چند روز ترے گھر مین میہمان صیاد

عزیز رکھتے ہین مے خوار ساغر مل کو
بغیر گل نہین آرام دیتے بلبل کو
صد آفرین ہی مرے صبر اور تحمل کو
کہ جما نکلتا نہین چاک قفس سے بھی گل کو
اگر نہ ہو مری جانب سے بدگمان صیاد

مرا خیال ترے دل مین کب گذرتا ہی
کبھی نہ مانون گا مین تو خدا سے ڈرتا ہی
غرض کہ میری ہلاکت پہ تو ہی مرتا ہی
پرون کو کھول دے ظالم جو قید کرتا ہی
قفس کو توڑ کے مین اڑ جاؤنگا کہان صیاد

ادھر ہی تاک مین اُلجھانے کے ترے سنبل
اُدھر ہی دام بچھائے ہوے محبت گل
پھنسا ہی لینے کی ہی فکر جا بجا بالکل
نکالیو نہ قدم آشیان سے اے بلبل
لگائے بیٹھے ہین پھندے جہان تہان صیاد

اگرچہ میری ہی کی اُس نے خانہ بربادی
مگر کبھی نہ کسی روز مین ہوا شاکی
پر اب تو ظلم پہ جلا دنے کمر باندھی
چمن مین رکھا نہ بلبل کا نام تک باقی
خدا کرے یون ہی ہو جائے یہ نشان صیاد

نہ اس کے دام مین آتا مین زینہار اے رند
یہ کشمکش مین اُٹھاتا نہ زینہار اے رند
کبھی قریب نہ جاتا مین زینہار اے رند
فریب دانہ نہ کھاتا مین زینہار اے رند
نہ کرتا دام اگر خاک مین نہان صیاد

بیت

سخن آرائے گلزار معانی
چنین آرد متاعے نکتہ دانی

راویان شیرین زبان حاکیان خوش بیان اس داستان کو یون بیان کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان

اس مقام پر جلد دوم مین چھوٹی تھی کہ رستم خان بن گنجاب نے جب حسین سوداگر سے سنا کہ ارزنگ بن زمرد ثانی نے شہر خاور پر لشکر کشی کی تھی اور بہرام خاوری نے شکست کھائی اور فرار کیا ارزنگ نے قبضہ کرلیا تھا اور ملک قاسم کے مقبرہ کے منہدم کرانے کا قصد کیا تھا کہ تصویر ملکہ ثریاے سیم تن پر عاشق ہوکر اس امر سے باز رہا اور وہان سے چلا آیا اور بعد نامہ وپیام کے اپنی طرف سے ابرار خاوری کو خاور کا حاکم کرکے اور خود لشکر لے کر طرف شہر آفتاب نما کے گیا ہی بس رستم خان لشکر لے کر خاور پر آئے ابرار خاوری نے اطاعت کی اور یہان کا بندوبست کیا یہ بھی حسین سوداگر سے سنا تھا کہ بدیع الملک نوجوان جو کلاب صاحبقران ہین انھون نے نہ طاق پر لشکر کی ہی اور سمندریہ پر سمندر شاہ سے مقابلہ ہو رہا ہی پس اس نے خیال کیا تھا کہ کمک پر ضرور ہی پس خاور سے چارسو یا ساڑھے چارسو کے ذیب نامہ تمام ممالک اسلام کو تحریر کیے تھے جو جو ملک حمزہ صاحبقران وصاحبقران ثانی نے اور انکی اولاد اور سرداروں نے فتح کیے تھے اُن سب کے نام طرف ہندوستان دفرنگستان دترکستان وغیرہ کے روانہ کیے تھے یہ تو نامہ روانہ کرکے پھر باختر کو روانہ ہوے تھے اور قاصد نامہ لے کر اُن ملکون کی طرف گئے تھے بس یہ داستان یہان پر چھوڑی گئی تھی اب راوی بیان کرتا ہی کہ جب یہ خاور سے باختر مین آئے پس اپنا بندوبست کیا اور اپنی طرف سے کسی کو یہان کا حاکم کیا اور خود لشکر قریب ایک لاکھ کے لے کر نہ طاق کی طرف روانہ ہوے کہ انکا ذکر وقت پر ہوگا اب راوی بیان کرتا ہی کہ جس بادشاہ اور حاکم اہل اسلام کے پاس نامہ رستم خان کا پہونچا اور وہ حال سے آگاہ ہوا فوراً اُس نے بندوبست کیا اور اپنی طرف سے کسی کو حاکم کرکے روانہ ہوا لشکر لے کر ہندوستان سے اولاد دلنذ ھور مین سے روم سے اولاد قیصر روم سے چین سے اولاد بہرام مین سے پس جس نے نامہ پایا روانہ ہوا کوئی لاکھ سے کوئی دو لاکھ سے کوئی تین لاکھ سے طرف نہ طاق کے روانہ ہوے کہ ان سب کا حال آیندہ تحریر ہوگا اگر موقع ملا اُسی زمانہ مین رستم خان کا نامہ پاس محکوم شاہ حاکم فرنگوشیہ اور احکام شاہ حاکم زرنگوشیہ کے بھی پہونچا تھا کہ یہ لوگ بھی روانگی کا بندوبست کر رہے تھے کہ برجلیس لشکر لے کر پہونچا اور شہر کو تباہ کیا محکوم شاہ زرنگوشیہ کو گیا اور برجلیس زرنگوشیہ پر لشکر لے کر پہونچا احکام شاہ نے اطاعت اُس شرط کے ساتھ کی جو کہ قبل مین مذکور ہوچکی ہی پس بدین سبب احکام شاہ نے اپنا قصد موقوف کردیا کہ ایسا نہ ہو کہ جب برجلیس کو خبر ملے کہ احکام شاہ نے میری تو اطاعت قبول کی جب مین وہان سے چلا آیا تو اُس نے لشکر لے کر بدیع الملک کی کمک کا قصد کیا ہی اور کوچ کرکے چلا گیا اُس کے ہمراہ اہل اسلام کے دشمن جانی ودیمانی مثل ارزنگ وسنجتگان و اولاد تورج کے موجود ہین وہ ضرور اسکو ورغلانین گے ایسا نہو کہ پھر وہ ادھر آئے اور مثل فرنگوشیہ کے اسکو بھی تباہ وغارت کرے تو ہزاردن بندگان خدا کی جانین برباد ہونگی اور ان سب کا خون ناحق میرے اوپر ہوگا اس سے نہ جانا بہتر ہی جب سامنا ہوگا تو یہی حال عرض کردیا جائے گا بس اس سبب سے نہ احکام شاہ نہ محکوم شاہ برا ے کمک گئے پس راوی نے بیان کیا ہی کہ جن جن ملکون کو برجلیس نے غارت وتباہ کیا تھا اُن کے حاکم وبادشاہ اس سبب سے برا ے کمک نہین گئے اور جس جس نے بسبب اپنی دانائی خواہ بسبب خوف کے اطاعت اُسی شرط کے ساتھ قبول کرلی کہ جس طور سے محکوم شاہ واحکام شاہ نے کی تھی وہ اُسی خیال سے نہ گئے کہ جس

خیال سے احکام شاہ نہ گیا تھا بس راوی اُن شاہون اور سردارون کو مع لشکر وسپاہ کے برائے
کمک بدیع الملک روان رکھا جاتا ہی اور اب حال شہر ترکستان اور بہرام خاوری کا اور
تومان فرزند بہرام خاوری کا بیان کیا جاتا ہی کہ بہرام خاوری کی داستان اس مقام تک جلد اول
مین بیان ہوئی ہی کہ عطراق عیار نے بہرام خاوری کو مع سردارون کے رہا کیا عیاری کرکے اور سب
کو لے کر طرف ترکستان کے بہرام خاوری رہا ہو کر روانہ ہوا اور تومان فرزند خاوری کی داستان
یہان تک جلد اول مین تحریر ہوئی ہی کہ جب یہ ناموس اور لشکر وخزانہ وقید ارزنگ لے کر چلا آتا تھا
اور راہ مین لشکر ارزنگ ملا تھا گو شکست خوردہ تھا اور گوجر سخت منزل اسکا عیار وہان پہونچ گیا تھا
مگر یہ شریک تومان سب لشکر ہوا تھا اور گوجر نے عیاری کرکے ارزنگ کو رہا کیا تھا اور لشکر پر شبخون
مار کر چلا گیا تھا ارزنگ کا حال تحریر ہو چکا ہی کہ اُس نے رہا ہو کر کیا فساد برپا کیے اور تومان دوسرے
دن لشکر لے کر ترکستان کی طرف مع ناموس اور خزانہ کے روانہ ہوا تھا اب وہ حال بیان ہوتا ہی
کہ تومان چلا جاتا ہی یہ تو جب قریب ترکستان پہونچا اس نے خیمہ وغیرہ برپا کیے اور اُن مین خموش
ہوا جب تومان بعد قطع منازل وطی مراحل کے قریب ترکستان پہونچا اور خموش ہوا یہ تو یہان
خموش ہی اب اُدھر کا حال سُنیے کہ سلیمان شاہ جوان ذیجاہ صاحبقران کی طرف سے
حاکم ترکستان ہی دربار مین بیٹھا ہوا ہی یہ بہت مرد باصولت اور بہادر ہی ترکستان مین قریب آٹھ
لاکھ کے لشکر ہی اور سب ترک ہین اس لشکر کے سردار اور افسر اسکے حاضر دربار رہتے ہین یہ بہت عدل و
انصاف سے حکومت کرتا ہی سب رعایا اور برایا اس سے شاد ہی برابر خراج خزانہ عامرہ مین پہونچائے
جاتا ہی بس یہ دربار مین بیٹھا تھا اور سب اہل دربار حاضر دربار تھے کہ چند ہرکارے حاضر دربار ہوئے مجرا
بجا لائے اور دعا وثنائے شاہی ادا کی بس جب عرض کر چکے کہا کہ ہم ایک تازہ خبر لے کر حاضر ہوے
ہین سلیمان نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم بیرون شہر گئے تھے ہم نے ایک لشکر
دیکھا بگرد طریقہ سے معلوم ہوا کہ یہ لشکر خدا پرستون کا ہی بس ہم نے جو لشکر مین جاکر دیکھا تو پہچانا کہ
یہ لوگ خاوری ہین دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ تومان فرزند بہرام خاوری مع مال وخزانہ وسپاہ
وناموس کے خاور سے بھاگ کر ادھر کو آیا ہی جب ہم نے یہ سُنا تو دریافت کیا کہ کیون بھاگے ہین تو
معلوم ہوا کہ کوئی کافر ہی ارزنگ بن زمرد ثانی اُس نے شہر خورشید نگار سے آٹھ لاکھ کا لشکر لے کر
خروج کیا ہی اُس کے ہمراہ اولاد نوشیرواں بھی ہی وہ بہت زبردست ہین بس ارزنگ جب
خاور پر آیا بہرام شاہ خاوری کو نامہ بھیجا اور کہا کہ دین اسلام ترک کرکے میری بندگی کرو
کہ مین خدا ہون اور میری اطاعت قبول کرو ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگے اگر ایسا نہ کروگے بس جب
یہ بہرام شاہ کو معلوم ہوا اُنھون نے جواب صاف تحریر کیا مقابلہ ہوا شکست کھائی اسیر ہوے
شاہزادہ خزانہ وناموس کو لے کر ادھر چلا آیا بلکہ یہ کہا تھا کہ عیار کے ذریعہ سے ارزنگ کو بھی چمڑوا
منگایا تھا اسکی قید لیے ہوے ادھر آتا تھا کہ ارزنگ کا لشکر کسی طرف سے آتا تھا اور عیار آگیا وہ
عیاری سے رہا کرکے اور لشکر پر شبخون مار کر وہ لوگ چلے گئے اُنھون نے شاہزادے کے ہمراہ مار کیا بس
شاہزادہ تومان یہان آیا ہی کہ بادشاہ ترکستان سے ملے اور اُنکو ہمراہ لے کر اپنے ملک کو
جائے ارزنگ کو شکست دے کر اپنے ملک پر قبضہ کرے یہ جو ہم نے اہل لشکر سے سُنا خیال کیا
کہ اپنے بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کرین وہان سے چلے اور حاضر خدمت ہوے سلیمان شاہ

ترک نے جب یہ سُنا بہت افسوس کیا اور کہا کہ ایک صاحبقران کے نہ ہونے سے یہ سب خرابیان
ہین دوسرے واقعی امر یہ ہی کہ جب سے علم شاہ و ملک قاسم خاور سپاہ نے شہادت پائی یہ لوگ
بالکل بے دست و پا ہو گئے گو ایرانج نامدار ہین اور رستم ثانی و فشہر یار ذی وقار مگر اُن لوگون
کو اپنے ممالک کی خبر سے مہلت نہین ہی وہ کیونکر ان ممالک کی خبر رکھین دوسرا امر یہ ہی کہ اولاد
حمزہ صاحبقران کو ملک گیری اور کفار کشی سے فراغت نہین ملتی ہی وہ کیونکر ممالک کی خبر رکھین آج
یہان ہین کل خاک مین پرسون ایسے مقام پر ہین کہ جسکی کسی کو خبر نہین بس کیا کیا جائے کافرون کو
مہلت ملتی ہی وہ وقت کو غنیمت جان کر ہم لوگون کو دبا تے ہین جو دب گیا اُسکو مار لیا اور جو نہ دبا
اُس سے روگردانی کی خیر چند سردار جائین اور شاہزادہ تومان خاوری کو مع ناموس و خزانہ کے شہر مین
لے آئین اور چند مکانات خالی کیے جائین تاکہ یہ لوگ اُسمین فروکش ہون اور لشکر کو چھاؤنی مین جگہہ دیجائے
بس یہ سب بندوبست اُسی وقت سے ہونے لگا چند سردار دربار سے باہر آئے اور مرکب پر سوار ہو کر
طرف لشکر کے روانہ ہوے یہان بموجب حکم مکانات خالی کیے گئے اور چھاؤنی مین لشکر کے اُترنے کا بندوبست
کیا گیا مکانات آراستہ کیے گئے اُدھر سردار شہر سے نکل کر لشکر تومان مین آئے تومان خاوری
سردارون سے کہہ رہا تھا کہ نامہ روانہ کر کے بادشاہ ترکستان کو اپنے آنے کی خبر کرون کہ سرداران
سلیمان شاہ ترک پہونچے لشکر کو دیکھا اہل لشکر نے روکا اُنھون نے کہا کہ ہم بادشاہ کے پاس سے
تمہارے شاہزادے کے استقبال کو آئے ہین بس اُنھون نے تومان کو خبر کی تومان خود بارگاہ سے
اُٹھکر مع سردارون کے باہر آیا صاحب سلامت کے بعد مزاج پرسی کر کے بارگاہ مین لایا بہت عزت
سے بٹھایا اُنھون نے کہا کہ بادشاہ کو آپ کی تشریف آوری کی خبر بذریعہ ہرکارون کے ہوئی ہم لوگون
کو روانہ کیا کہ جاکر لے آؤ بس ہم حاضر ہونے ہین تشریف لے چلیے دیر نہ فرمایئے بادشاہ منتظر ہون گے
یہ سُنا تھا کہ تومان خاوری نے حکم دیا کہ لشکر تیار رہو پس اُسی وقت پھر لشکر مین بندوبست ہوا
بس سردار تومان خاوری کو لیکر مع ناموس و لشکر و خزانہ کے داخل شہر ہوا سب اہل شہر کو معلوم ہوا
کہ خاور سے لشکر اسلام بھاگ کر آیا ہی کسی کافر نے لشکر کشی کی تھی شکست کھائی پس تومان خاوری
شہر کی سیر کرتا ہوا ہمراہ اُن سردارون کے قریب عمارت شاہی کے آیا اُن سردارون نے تومان خاوری
سے کہا کہ یہ مکانات آپ کے فروکش ہونے کے لیے بادشاہ نے مقرر فرمائے ہین ان مین ناموس کو
فروکش فرمائیے خزانہ رکھیے اور لشکر کو چھاؤنی مین روانہ فرمائیے بس تومان خاوری نے لشکر کو حکم دیا
کہ آپ لوگ جائین چھاؤنی مین اُترین اُدھر تومان نے ناموس کو اُن مکانات مین اُتارا خزانہ ایک
مکان مین رکھا اُسپر پہرہ چوکی مقرر کیا آپ سردارون کے ہمراہ طرف دربار کے چلا اُدھر اُن لوگون نے لاکر
لشکر خاور کو چھاؤنی مین مقیم کیا اب بندوبست کر کے دربار مین آئے یہان تومان خاوری ہمراہ
سردارون کے داخل دربار ہوا یہان سلیمان شاہ ترک تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور سب سردار حاضر تھے
جب تومان سامنے پہونچا تومان نے سلیمان شاہ ترک کو سلام کیا باقی اہل دربار نے تومان
کو سلام کیا سرداران تومان نے سلیمان شاہ کو سلام کیا ان سب کو اشارہ بیٹھنے کا ہوا سب
علے قدر مرتبہ کرسیون پر بیٹھے تومان کو سلیمان شاہ ترک نے دنگل برابر اپنے تخت کے مرحمت کیا
تومان خاوری اُس دنگل پر بیٹھا سلیمان شاہ نے حالت دریافت کی تومان نے سب حالات
جنگ اور خروج ارزنگ و دیگر حالات اور اپنا اُدھر کو مع ناموس و خزانہ آنا مطراق عیار کا ارزنگ

کو اسیر کرکے لانا اور اُسکا رہا ہونا گوجر کا عیاری کرکے رہا کرلے جانا اور لشکر ارژنگ کا شب خون مارنا
سب حال بیان کیا جو کہ جلد اول مین اسی دفتر کے یہ حقیر تحریر کر چکا ہی اور ناظرین نے ملاحظہ کیا ہوگا پس
جب تومان بیان کر چکا اُس وقت سلیمان شاہ ترک نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین مین سامان جنگ
کرکے آپ کے ہمراہ چلتا ہون اور اُس کافر کو اس حرکت کی سزا دیتا ہون اگر خداوند کریم نے چاہا تومان
نے جواب دیا کہ والد بزرگوار نے اسی سبب سے تو مجکو ادھر روانہ کیا اور اس امر کا بھی خیال رہے کہ
طمغراق نے کہا ہی اگر میرا موقع چلا تو ضرور رہا کرکے لاونگا اُنکو سلیمان شاہ نے کہا کہ اچھا یہ کہکر
کہا کہ اسوقت تک آپ لوگ میرے مہمان ہین جب تک کہ آپ یہان سے خاور کی طرف کوچ کرینگے
تومان نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی بس بعد تھوڑی دیر کے سلیمان شاہ نے دربار برخاست کیا
مگر یہ حکم فرمایا کہ سامان سفر جنگ تیار رہو ہم طرف خاور کے برائے مقابلہ ارژنگ سفر کرینگے اور
تومان کی دعوت کا سامان مہیا ہو پس سلیمان داخل محل ہوا اور تومان اپنے مقام پر آیا جہان
اُترا تھا پس سب مکانات کو آراستہ پایا سب سردار تومان کے بھی اور مکانات مین اُترے
دعوت کا سامان ہوا کھانا وغیرہ آیا سب نے کھایا ادھر سردارون نے بادشاہ کا حکم اہل لشکر کو پہونچا دیا
وہان سامان ہونے لگا پس راوی نے بیان کیا ہی کہ روز سلیمان شاہ ترک دربار کرتا ہی تومان
دربار مین آتا ہی سلیمان کہتا ہی کہ پریشان نہ ہونا مین چلتا ہون یہان لشکر مین سامان سفر ہو رہا ہی
تومان کو آئے ہوے کوئی پانچ روز گذرے تھے اور ابھی سلیمان نے سفر نہین کیا ہی دربار آراستہ
تھا کہ ہرکارون نے آکر دعا و ثنا نے شاہی بجا لاکر مجرا گاہ سے مجرا کرکے عرض کیا کہ ہم غلام اس وقت
برائے بالا دی گئے تھے ہم نے دیکھا کہ صحرا سے گرد اُڑی جب دامن گرد شگاف ہوا اُس گرد سے
بہرام شاہ خاوری مع چار سو سردارون کے پیدا ہوا ہم نے جو بڑھکر دریافت کیا تو معلوم ہوا
کہ عیار نے بہرام شاہ کے عیاری کرکے رہا کیا اور یہ سب لوگ وہان سے ادھر کو چلے آئے راوی
نے بیان کیا ہی کہ جب طمغراق نے بہرام شاہ کو عیاری کرکے مع سردارون کے رہا کیا پس
اُس وقت بہرام شاہ نے وہان سے طرف ترکستان کے کوچ کیا تھا طمغراق ہمراہ تھا
اور سب سردار بھی ساتھ تھے پس بعد قطع راہ کے یہ یہان آکر پہونچے پس طمغراق کی عیاری کرنے کا
اور رہا کرنے کا اور ان کے ادھر کو روانہ ہونے کا سب حال یہ حقیر جلد اول مین تحریر کر چکا ہی ناظرین
عالی فہم نے ملاحظہ فرمایا ہوگا اور یاد ہوگا کوئی ضرورت یہان تحریر کرنے کی نہین ہی کیونکہ طول ہوگا پس
ہرکارون نے عرض کیا کہ جب ہم نے یہ سُنا فوراً وہان سے آپ کی خدمت مین حاضر ہوے تاکہ آپ کو
خبر کرین یہ سُننا تھا کہ تومان نے سلیمان شاہ سے کہا کہ اگر اجازت ہو تو مین والد بزرگوار کا استقبال
کرکے لاؤن اور اُنکی قدم بوسی حاصل کرون سلیمان شاہ نے کہا کہ بسم اللہ پس تومان اپنے
سردارون کو لے کر دربار سے باہر آیا بلکہ کئی سردار سلیمان شاہ نے اپنے بھی ہمراہ کر دیے پس سب
مرکبون پر سوار ہو کر بیرون شہر آئے تھے کہ پھر اسی صحرا سے گرد پیدا ہوئی جب دامن گرد کا شگافتہ ہوا
تومان خاوری و سردارون نے دیکھا کہ بہرام شاہ آگے آگے اور رکاب پر ہاتھ رکھے ہوے
طمغراق عیار عقب مین سب سردار جو کہ قید ہو گئے تھے پس جیسے تومان کی نگاہ باپ پر پڑی اور
سب سردارون کی بھی نگاہ بادشاہ پر پڑی مرکبون پر سے اُتر پڑے اور پیادہ پا چلے اُدھر جب
بہرام نے اپنے فرزند کو اور سب سردارون کو دیکھا پس مرکب روک لیا تومان نے قریب پہونچ کر

مجرا کیا اور رکاب کو بوسہ دیا سب سردارون نے بھی مجرا کیا پس مرکب پر سے اُتر کر بہرام نے اپنے فرزند کو گلے سے لگایا اور بہت تعریف کی جرات اور بہادری کی اور عقل مندی کی سردارون کے نمک حلالی کی بہت داد دی اُنھون نے بھی قدم چومے طمغراق بھی ملا پس تومان کو بہرام نے مرکب پر سوار کیا اور خود بھی سوار ہوے اور سب کو ہمراہ لیکر ہمراہ تومان کے شہر مین آئے یہان سلیمان شاہ ترک انتظار کر رہا تھا اور سب سردارون کو استقبال کے لیے روانہ کیا تھا وہ سردار راہ مین ملے بس ان سب کو لے کر دربار مین آئے باہم بادشاہون مین صاحب سلامت ہوئی سردارون نے سلام و مجرا کیا سلیمان شاہ نے اپنے برابر بہرام کو تخت پر بٹھایا سب سردار بیٹھے جب دربار آراستہ پیراستہ ہو چکا اُس وقت سلیمان نے کیفیت جنگ اور رہائی دریافت کی پس بہرام نے کہا کہ آپ سے تومان نے تو عرض کیا ہوگا جواب دیا کہ ہان مگر آپ بھی بیان فرمائیے پس بہرام نے سب حال بیان کیا اور اپنی رہائی کی حالت بیان کی اور آنے کی اور ارزنگ کا حسب و نسب بیان کیا اور کہا کہ وہ کم بخت کہتا ہے کہ مین خدا ہون میرا دادا لقا دیو ہے مجکو چولہ خدائی دیکے اور چولہ بدل کر طرف آسمان کے چلے گئے ہین یہ اُس نے گمراہی اختیار کی ہے مین نے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ فتح میری ہو مگر ستارہ برگشتہ تھا نہ ہوئی اسیر ہو گیا مین نے تومان کو آپ کی خدمت مین روانہ کیا مع ناموس اور خزانہ کے کہ یہ تو بچے اور یہ بھی خیال تھا کہ جب آپ کو خبر ہوگی آپ ضرور میری کمک فرمائیے گا سلیمان شاہ نے جواب دیا کہ مین نے تو اقرار کیا تھا کہ مین چلتا ہون اور لشکر کو سامان سفر و جنگ کا حکم دیا تھا ادھر سامان سفر و جنگ تیار ہو جاتا مین یہان سے آپ کے فرزند کو لے کر کوچ کرتا خوب ہوا کہ آپ بھی تشریف لے آئے دو ایک دن قیام فرمائیے پھر یہان سے کوچ کرینگے اُس سے مقابلہ کرکے شکست دین گے اگر خداوند کریم کا فضل شامل حال ہوا بہرام نے کہا کہ انشاء اللہ تعالے پس بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست کیا بہرام شاہ اپنے فرزند کے ہمراہ اُس مقام پر مع سردارون کے آیا کہ جہان اُنکا ناموس اُترا ہوا تھا سردارون کو مکانات مین فروکش کرکے خود داخل ناموس ہوا پس بادشاہ کو دیکھکر سب خوش ہوے بہرام شاہ اپنے ناموس سے ملا سب کو خوشی ہوئی سلیمان شاہ کے یہان سے سامان دعوت آیا خوب راحت سے وہ دن اور شب بسر کی صبح کو مع سردارون کے دربار مین آئے سلیمان شاہ ترک نے بڑی عزت و آبرو سے بٹھایا دربار آراستہ ہوا سلیمان شاہ نے کہا کہ آپ اطمینان فرمائین مین آج کے آٹھوین دن آپ کے ہمراہ لشکر لے کر چلون گا بہرام شاہ نے کہا کہ اچھا بس اب ہر روز بہرام شاہ دربار مین آتا ہے اسکو آئے ہوے کوئی چھ روز ہوے تھے صبح کا وقت تھا دربار آراستہ تھا کہ درگہ سالار نے آکر عرض کیا مجرا کرکے کہ ایک نامہ بر رستم خان بن گنجاب کا نامہ لے کر آیا ہے مگر کہتا ہے کہ مین خاور سے آیا ہون بار چاہتا ہے سلیمان شاہ ترک نے کہا کہ نامہ بر کو بھیج دو درگہ سالار نے جاکر نامہ بر سے کہا کہ جاؤ راوی کہتا ہے کہ یہ وہی نامہ بر ہے جس کو رستم خان نے نامہ دیکر روانہ کیا تھا اُنھین نامون مین سے یہ نامہ ہے جو کہ خاور سے چار سو یا ساڑھے چار سو تحریر کیے گئے تھے بس یہ نامہ بر نامہ لے کر ادھر کو آیا تھا جب درگہ سالار نے نامہ بر سے کہا کہ جائیے طلب کیا ہے بس نامہ بر اندر بارگاہ کے چلا اُدھر سلیمان شاہ ترک نے بہرام شاہ سے کہا کہ یہ کیا سبب ہے کہ رستم خان نے خاور سے نامہ تحریر کیا یہ خاور مین کیونکر پہونچے بہرام شاہ نے کہا کہ معلوم ہوا جاتا ہے نامہ سے اور نامہ بر کی زبانی سب ظاہر ہوگا ادھر نامہ بر نے

داخل بارگاہ ہوکر بہرام شاہ و سلیمان شاہ ترک کو سلام کیا چوبلی کرسی مرحمت ہوئی امیر نامہ پر
بیٹھا جام مرحمت کیا گیا نامہ برنے ساقی سے جام لے کر یا سلیمان شاہ نے کہا کہ کیونکر آنا ہوا اُسنے
کہا کہ مین اپنے بادشاہ کا نامہ آپ کے نام لے کر حاضر ہوا ہون سلیمان شاہ نے کہا کہ لاؤ اُسنے
عمامہ سے نامہ نکال کر پیش کیا سلیمان شاہ نے کہا کہ رستم خان بن گنجاب تو ماختر مین
حکومت کرتے تھے بحکم صاحبقران یہ خاور مین کیونکر پہونچے اور کیونکر یہ نامہ روانہ کیا نامہ برنے
عرض کیا کہ آپ کو نامہ سے ظاہر ہوگا کہا کہ تم بیان کرو تب اُس نے کہا کہ اصل حال یہ ہی کہ خاور پر
ارزنگ بن زمرد نے لشکر کشی کی بہرام شاہ خاوری جو کہ یہان تشریف فرما ہین اُنھون نے
مقابلہ کیا لشکر نے شکست کھائی تو یہان شاہ فرزند بادشاہ ناموس و خزانہ لے کر آپ کی
طرف آئے ارزنگ نے شہر پر قبضہ کر لیا تھا طمطراق نے عیاری سے ارزنگ کو قید کیا تھا وہ
فرزند بہرام شاہ کے پاس قید تھا اُسکا عیار رہا کر لایا تھا بہرام شاہ کو اُنکا عیار رہا کرے گیا
پس جسوقت بالکل ارزنگ کا قبضہ خاور پر ہوگیا اُس نے جو شہر کی سیر کی ملک قاسم کے بقبرہ
پر پہونچا اُسکو سنگتراشون نے ورغلان کر اس امر پر آمادہ کیا کہ مقبرہ کھود کر گرا دیا جائے وہ اس
امر پر آمادہ ہوا اہل شہر بگڑے اُسی حالت مین ایک حسین سوداگر ایک تصویر لے کر پہونچا وہ تصویر
ملکہ سریای سیم تن ہمشیرہ برجلیس آفتاب پرست کی تھی یہ واقعہ یہ ہی کہ ایک اقلیم ہی خورشید
وہان بہت سے ملک ہین اُن ملکون مین ہر مذہب کے لوگ آباد ہین بس ایک بادشاہ تھا کہ اُس کا
نام خورشید شاہ تھا وہ آفتاب پرست تھا اُسکی ایک دختر ہی نام اُسکا بدر سیم تن ہی وہ بہت
حسین ہی وہ ہمیشہ کہتی ہی کہ مین خداوند آفتاب پر عاشق ہون اور خداوند میرے اوپر بس اُس
نامہ برنے سب حال برجلیس کی ولادت اور سب اقلیم کو آفتاب پرست کرنے کا اور جو حسین سوداگر
نے رستم خان سے بیان کیا تھا سب بیان کیا بس کہا کہ اُسکی ایک بہن ہی فریای سیمین تن
اُسکی تصویر لاکر حسین سوداگر نے ارزنگ کے ہاتھ فروخت کی سو ارزنگ عاشق ہوگیا مقبرہ
منہدم کرانے سے باز رہا اگر برجلیس کو نامہ لکھا جب وہان سے جواب صاف آیا تو ارزنگ اپنی
طرف سے ابرار خاوری کو خاور کا حاکم کر کے اور خوب بندوبست کر کے طرف شہر آفتاب نما کے کہ جہان
برجلیس خدائی کرتا ہی روانہ ہوگیا اسی بادشاہ یہ خبر ہمارے بادشاہ کو اُسی سوداگر نے آکر دی اور ایک
تصویر ملکہ کی دی بادشاہ نے وہ تصویر تو واپس کی اُس سوداگر نے کہا کہ مین نے یہ تدبیر کر کے ارزنگ
کو تو اُدھر روانہ کیا اور آپ کو اس حال سے آگاہ کیا بس جا کر وہان کا بندوبست فرمایئے اور اُس سوداگر
نے یہ بھی خبر دی کہ بدیع الملک کو صاحبقران ثانی نے صاحبقران کیا اور خود طرف کعبہ کے تشریف
لے گئے اب بدیع الملک نہ طاق پر تشریف فرما ہین اُنپر کافرون کی چڑھائی ہی بس یہ خبر سنکے ہمارے
بادشاہ لشکر لے کر خاور پر آئے ابرار خاوری کو خبر ہوئی اُس نے آکر قدمبوسی حاصل کی اور کہا کہ ہم سب
اہل شہر نے قبضہ کر لیا تھا اور اُسکی اطاعت جان بچانے کو کی تھی چنانچہ جب وہ چلا گیا ہم لوگ پھر اپنے
اصلی مذہب پر آگئے تشریف لایئے ابرار خاوری بادشاہ کو لے کر شہر خاور مین آیا بادشاہ نے سب
ملک کو اسلام آباد پایا چونکہ زبانی سوداگر کے اور بذریعہ پرچہ اخبار معلوم ہوچکا تھا کہ جواب صاحبقران ہین
اُنپر کفار نے زحمہ کیا ہی بس خاور ہی سے ہمارے بادشاہ نے قریب چار سو ساڑھے چار سو کے نامے بنام
ممالک اسلام اور حاکمان خدا پرست اور مطیعان صاحبقران داد و داد صاحبقران و سرداران صاحبقران

کو تحریر فرمائے اور وہ نامے سب طرف روانہ کیے چنانچہ یہ بھی نامہ انھین نامون مین سے ہی اور خود اُسی ابرار
خاوری کو حاکم کرکے اور سب بندوبست کرکے باختر کو تشریف لے گئے ہین نامہ لیکر ادھر آیا یہ واقعہ
ہوا اور اس سے ہمارے بادشاہ خاور مین پہونچے بہرام شاہ تو یہ حال سُنکے بہت خوش ہوا
کہ میرے شہر سے بلا دفع ہوئی خوب اہل شہر نے تدبیر کی اب مین یہان سے جاؤن گا اور شہر کا بندوبست
کرون گا اب کوئی ضرورت اُنکے کمک کی نہین ہی یہ تو یہ خیال کر رہا تھا کہ سلیمان شاہ نے نامہ دبیر کو
دیا اُس نے باواز بلند پڑھنا شروع کیا پہلے اُسمین تعریف خدا اور نعت انبیا تحریر تھی اُس کے بعد
تحریر تھا کہ مقام تعجب ہی کہ آپ لوگ ایسے غافل ہون کہ ایک اہل اسلام پر آفت آئے دوسرا خبر نہ
نہ لے باوجودیکہ قربت ہو یہ طریقہ اہل اسلام کا نہین ہی بلکہ یہ طریقہ ہم کو حمزہ صاحبقران نے
تعلیم فرمایا تھا کہ جب سُنو کہ تمھارے برادر ایمانی پر کوئی آفت آگئی ہی تو اُسکی کمک کرو آپ کو یاد
ہوگا کہ حمزہ صاحبقران کس قدر مذہب و اہل اسلام کا پاس فرماتے تھے اور اُنکی اولاد مین بھی ابتک وہی طریقہ جاری ہی اور ہم کو یہ بھی حکم تھا ہم پر کیا منحصر ہی سب اہل اسلام کو ہم لوگ کو اُنکی
برابری نہین کر سکتے ہین کیونکہ وہ لوگ تو غیر کے لئے اپنی جان نہین عزیز کرتے ہین بھلا یہ ہم سے
کب ہوگا ہان اپنے برادران ایمانی کی تو کمک کرین مقام حیف ہی کہ خاور پر اتنا بڑا واقعہ گذرے اور
بہرام شاہ شکست کھاکر بھاگے کفار کا قبضہ ہو اور آپ خبر نہ لین باوجودے کہ قریب ہین مجکو خیال
فرمائیے کہ جب مین نے سُنا فوراً لشکر لے کر پہونچا اور آپ نے بالکل خبر نہ لی وہ حمیت اسلام کیا ہوئی
افسوس یہ دو ایک دم کے نہ ہونے سے یہ بات ہوئی افسوس ہمارے آقا کی اولاد کا مقبرہ کفار تھود نے
پر آمادہ ہون اور ہم کو خبر نہ ہو اور وہ اولاد بھی ایسی کہ جسکے احسان ہم پر ہون دور کے لوگ تو خبر سُنکے آئین
اور جو قریب ہون وہ خبر تک نہ لین خیر یہ تو سب گذر گیا اب سب اہل اسلام کو لازم ہی کہ بدیع الملک
نوجوان جو کہ اب صاحبقران ہین آپر کفار نے زحمہ کیا ہی لہذا اُنکی کمک پر ضرور ہی پس اُنکی کمک
کے لیے روانہ ہون تم بھی لشکر لے کر جاؤ مین تو جاتا ہون آئندہ تم کو اختیار ہی مین نے آگاہ کر دیا والسلام
خیر اختتام یہ جو مضمون نامہ سُنا سلیمان شاہ ترک بہت شرمندہ ہوا اور کہا کہ جو کچھ تحریر کیا ہی بہت
درست تحریر کیا ہی بہت بڑی خرابی ہوئی مگر ہین کیا کرون یہ پرچہ نویس نے غلطی کی اُس نے یہ حال
نہین تحریر کیا بہرام شاہ نے کہا کہ خیر وہ تو گذر گیا جو میرے مقدر مین تھا وہ ہوا اب مجکو اجازت
دیجیے کہ مین اپنے ملک کو جاؤن اور وہان کا بندوبست کرکے اور لشکر لے کر طاق نہ طاق کے جاؤن
سلیمان شاہ نے کہا کہ مین بھی تو آپ کے ہمراہ چلتا ہون اب کوئی ضرورت نہین ہی بس سلیمان شاہ
نے کہا کہ آپ کو اختیار ہی یہ کہکر اپنے لشکر کے سردارون سے کہا کہ سب سامان سفر درست ہی انھون
نے عرض کیا کہ جی ہان کہا کہ پرسون ہم یہان سے نہ طاق کو کوچ کرینگے سب تیار رہین عرض کیا کہ بہت
خوب بس سلیمان شاہ نے دربار برخاست کیا سب سردارون نے آکر بادشاہ کے حکم سے اہل لشکر کو
آگاہ کیا لشکر مین تیاری ہونے لگی یہان بہرام شاہ نے اپنے مقام پر آکر اپنے سردارون کو حکم تیاری
سفر دیا یہان بھی تیاری ہونے لگی سلیمان شاہ نے اُس نامہ بر کو انعام دے کر رخصت کیا تھا وہ
وہان سے طرف قلعہ قمر بخش کے روانہ ہوا کیونکہ اُس کے پاس نامہ تھا جو کہ بنام حاکم قلعہ قمر بخش
تھا بس راوی نے بیان کیا ہی کہ دوسرے دن سلیمان شاہ ترک نے اپنی طرف سے اپنے فرزند کو
بادشاہ کیا کہ جسکا نام الماس شاہ تھا اور رعایا کو جمع کرکے اطاعت کا حکم دیا سب نے قبول کیا

اُس کے دوسرے دن سلمان شاہ پانچ لاکھ سپاہ لے کر طرف نہ طاق کے روانہ ہوا اور بہرام شاہ اُس سے رخصت ہوکر طرف خاور کے مع اپنے سردارون اور ناموس اور لشکر کے روانہ ہوا سلمان شاہ تو طرف نہ طاق کے براے کمک بدیع الملک جاتے ہین انکا حال پھر تحریر ہوگا بہرام شاہ خاور مین پہونچے ابرار خاوری کو خبر ہوئی وہ اکر انکو استقبال کرکے لے گیا سب اہل شہر خوش ہوے کہ ہمارا بادشاہ اور شاہزادہ تشریف لایا رعایا بہت شاد ہوئی غم سے آزاد ہوئی ناموس محلات مین اترے اُنکی زینت ہوگئی در و دیوار خوش ہوگئے مکان یکین کے آنے سے شاد ہوے بہرام شاہ نے ایوان مین آکر دربار کیا اپنے قدم سے تخت کو رونق بخشی سب سردار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے سب نے خوشی کی نذرین دین بادشاہ نے خوش ہوکر سب کو انعام و خلعت سے سرفراز کیا خوبی کی نوبتین بجنے لگین ہر گلی کوچے مین چہل پہل مچ گئی بہرام شاہ نے ابرار سے سب حال دریافت کیا اُس نے کل واقعہ بیان کیا بہرام شاہ نے کل رعایا اور جو سردار اور اہل شہر تھے اُنکی خیر خواہی اور ایمان داری کی بہت تعریف کی اور کہا کہ آپ لوگون نے بہت جوان مردی اور بہادری کی آپ لوگ بہت ایمان کے پختہ ہین خدا آپ کے حوصلون مین برکت عطا کرے یہ کہکر دربار برخاست کیا محل شاہی مین آیا اپنے محل کو دیکھکر بہت خوش ہوا سب شہر کی سیر کی مقبرہ ملک قاسم پر آیا فاتحہ و درود پڑھا مجاوران مقبرہ وغیرہ کو طلب کرکے بہت انعام دیا اور اُنکی بہت تعریف کی بس پھر وہان سے اپنے محل مین آیا بس پندرہ دن تک اس نے سب شہر کا بندوبست کیا اُس کے بعد لشکر کو سامان سفر سے درست ہونے کا حکم دیا لشکر نے سب سامان درست کیا بس بہرام خاوری نے اپنی طرف سے ابرار خاوری کو حاکم شہر کرکے اور اپنا کل خزانہ اور ناموس و سپاہ اُس کے سپرد کرکے دو لاکھ سپاہ لے کر مع سردارون اور فرزند کے طرف نہ طاق کے روانہ ہوا کہ انکا حال بھی وقت پر تحریر کیا جاے گا انشاء اللہ تعالے

اب شمہ حال قلعہ قمر بخش کا سماعت فرمائیے

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب شہریار عالی وقار نے مخمور فیل پیکر کو قتل کرکے اُسکے لشکر کو شکست دی تھی اور سہراب بن لنڈھورا در پرسیاے فرنگی وقت جنگ مغلوبہ پہونچے تھے جب شاہزادے نے حریف کو بھگا دیا تھا اور اپنا خیمہ بیرون قلعہ برپا کیا تھا فیروز بخت حاکم قلعہ نے آکر قدم بوسی حاصل کی تھی شاہزادے نے سہراب سے رستم ثانی کا حال دریافت کیا تھا اُس نے سب واقعہ بیان کیا تھا بس شاہزادہ نے سہراب کو مع لشکر کے اُس مقام پر مقیم کرکے اور قیام کرنے کا حکم دے کر اور اپنی بجا دج ملکہ دوران کو قلعہ مین مقیم کرکے فقیر ہوکر بوقت شب نکل گیا پس جب صبح کو سبکو معلوم ہوا تھا تو سیارہ ثانی نے بمنی فقیری اختیار کی تھی اور پرسیاے فرنگی لشکر شاہزادے کو لے کر فرنگستان چلا گیا تھا سہراب بن لنڈھورہ یہان مقیم تھا دونون شاہزادون کا بہت صدمہ تھا مگر کیا کرے خیال کرتا تھا کہ لشکر لے کر کہان جاؤن میرے آقا کا یہ حکم تھا کہ میرے بھائی شہریار کے پاس رہنا اُنکا یہ حال ہوا اُنھون نے کوئی حکم مجکو نہین دیا یہ بہت پریشان تھا اور یہان مقیم تھا یہ سب حالات جلد اول مین تحریر ہو چکے ہین بس ہر روز دربار کرتا تھا وہان قلعہ مین حکم کا قلعہ بہت خاطر سے ملکہ کے ساتھ پیش آتا تھا فیروز بخت قلعہ مین دربار کرتا تھا وہ نامہ بر جو کہ ترکستان مین نامہ لیکر گیا تھا اور سلیمان شاہ کو نامہ دیکر ادھر کو روانہ ہوا تھا راہ طے کرکے جب قریب قلعہ قمر بخش کے پونہچا دیکھا کہ ایک لشکر کثیر گرد قلعہ فروکش ہے کہ نشان ہاے لشکر یہ تعرف خدا بہتر کرے

ونعت انبیاے ماسبق تحریر ہی نامہ بر نے خیال کیا دل مین کہ یہ کیا سبب ہی کہ حاکم قلعہ بھی مسلمان اور خدا پرست
ہی اور یہ اہل لشکر بھی پھر کیون قلعہ کا محاصرہ کیے ہوے پڑے ہین اسکو دریافت کرنا ضرور ہی پس جب یہ
لشکر مین آیا تو پہچانا کہ یہ لشکر شاہزادہ رستم ثانی کا ہی اُدھر اہل لشکر نے اسکو پہچانا کہ یہ شخص باختری ہی کوئی مانع
نہ ہوا اس نے دل مین خیال کیا کہ بارگاہ مین چل کر رستم ثانی سے خاور زمین کا واقعہ بیان کرون اور بدیع الملک
کے احوال سے آگاہ کرون تاکہ یہ بھی براے کمک لشکر لے کر جائین اور دریافت کرون کہ آپ یہان کیون مع لشکر
کے فروکش ہین کیا حاکم قلعہ مرتد ہوگیا جو اسکی تنبیہ کے واسطے تشریف لائے ہین بس وہ نامہ بر دربار گاہ پر آیا
یہان بارگاہ مین سہراب بن لندھور مع سردارون کے بیٹھا ہوا تھا ادھر سے نکل رستم ثانی پر غاشیہ پڑا تھا
اور سب سردار موجود تھے سلیمان زرنگاری بھی موجود تھا یہ سرداروں سے کہہ رہا تھا کہ سہراب اب کیا کیا
جائے شاہزادہ ہم کو جنکی اطاعت کا حکم دے گیا تھا وہ بھی پھر ہو کر چلے گئے اب ہمارا کوئی سرپرست
نہ رہا کیا کرین کیا بدیع الملک کے پاس جائین سلیمان و دیگر سردارون نے کہا کہ نجومیون کو طلب کر کے
اُن سے زائچہ کرائیے اور دریافت فرمائیے کہ اب ہم سے اور شاہزادے سے ملاقات ہوگی یا نہین سہراب
نے کہا کہ یہ راے تم نے خوب بتائی بس اُسی وقت نجومیون کو طلب کیا اور اُنسے کہا زائچہ کرو کہ اب ہم سے اور
شاہزادے سے ملاقات ہوگی یا نہین اور اگر ہوگی تو کہان انھون نے حساب کر کے کہا کہ ملاقات تو ضرور ہوگی
مگر ابھی عرصہ ہی اور جب آپ یہان سے مع لشکر کے سمت مشرق تشریف لے جائیے گا ایک مقام ہی کہ وہان
سب لشکر جمع ہون گے بلکہ کفار سے مقابلہ ہوتا ہوگا وہان شاہزادہ مع خدم وحشم تشریف لائے گا وہان
ملاقات ہوگی اب آپ کو لازم ہی کہ سمت مشرق تشریف لے جائیے یہ جو نجومیون نے حکم لگایا سہراب نے
کہا کہ اچھا انکو رخصت کیا اب فکر کرنے لگا کہ سمت مشرق کہان جاؤن کہ اُدھر نامہ بر دربار گاہ پر پہونچا درگہ
سالار سے کہا کہ شاہزادے کو خبر کرو ایک نامہ بر خاور سے درگہ سالار نے یہ نہین کہا کہ شاہزادہ نہین ہی
بس سہراب کو خبر کی کہا نامہ بر آیا ہی رہنے والا تو باختر کا ہی مگر کہتا ہی کہ خاور سے آیا ہون سہراب
نے کہا کہ اندیشہ نہین دو بس درگہ سالار نے جاکر اُس سے کہا کہ جاؤ وہ بارگاہ مین آیا بارگاہ کو سرداروں نے
آراستہ پایا مگر شاہزادے کو نہ دیکھا حیران ہو ہو کے دیکھنے لگا سہراب بن لندھور نے کہا کہ کیا دیکھتے ہو
جسکی تم کو تلاش ہی وہ شہریار نہین ہی ہان تم بیان کرو کیا ضرورت ہی مین اُسکو سنون اُس نے سہراب
بن لندھور کو سلام کیا اور کہا کہ شاہزادہ کہان تشریف فرما ہی سہراب نے جواب دیا کہ تم حال بیان کرو
کہ کیا ضرورت ہی شاہزادہ تو ایک ضرورت سے کہین تشریف لے گیا ہی اے مرد عزیز تو کہنے والا باختر
کا ہی اور کہتا ہی کہ مین خاور سے آیا ہون یہ تو بیان کر کہ کا نامہ لایا ہی کیا بہرام خاوری نے نامہ لکھا ہی
اُسنے کہا کہ جی نہین بلکہ رستم خان بن کنجاب نے نامہ تحریر کیا ہی خاور سہراب نے کہا وہ
خاور مین کیونکر گئے اپنا ملک چھوڑ کر کہا کہ یہ نامہ شاہزادے کے نام نہین ہی بلکہ حاکم قلعہ کے نام ہی مین جو
یہان پہونچا مین نے یہ لشکر دیکھا دل مین خیال کیا کہ شاہزادے کو سب حال سے آگاہ کرون اور نامہ بعد اسکے
حاکم قلعہ کو دون سہراب نے کہا کہ حال بیان کرو اُس نے تب تمام حال ابتدا سے روبرو سہراب
کے بیان کیا اور کہا کہ ارژنگ نے خاور پر خروج کیا بہرام نے شکست کھائی آخر کو اسیر ہوا اُسکا
فرزند تومان ناموس و خزانہ کو لے کر ترکستان کو گیا بہرام شاہ کو بھی رہا کر کے
لے گیا وہان خاور پر ارژنگ نے قبضہ کر لیا منیرہ شاہزادے ملک قاسم کا کہہ رہا تھا کہ اہل شہر
بگڑے ایسی حالت مین ایک سوداگر پہونچا اُس نے ایک تصویر دی نامہ بر نے شہر آفتاب نما کا

حال بیان کیا اور کہا کہ ارزنگ تصویر بلکہ پر عاشق ہوا مقبرہ کھودنے سے بچانا مہ دیام ہوئے اُسے
سخت جواب دیا یہان سے ارزنگ لشکر کشی کرکے خہر آفتاب نما پر گیا اُس سوداگر نے آکر ہمارے
بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کیا اور بیان کیا کہ بدیع الملک نہ طاق پر ہین سمت مشرق اُنپر کفار کی
چڑھائی ہی بس ہمارے بادشاہ حال خاور سُنکے خاور کو گئے وہان کا بندوبست کیا اُسی مقام سے
چار سو نامے تحریر کیے سب اہل اسلام کو روانہ کیے اس غرض سے کہ آپ لوگ اپنے اپنے لشکر ہمراہ لیکر
برائے کمک بدیع الملک روانہ ہوجیے کہ یہ وقت اُنپر بہت سخت ہی میرے ہاتھ ایک نامہ بنام
سلمان شاہ ترک و ایک نامہ بنام حاکم قلعہ قمر بخش و ایک نامہ بنام پریساے فرنگی روانہ
کیا تھا ہین نے سلمان شاہ کو تو نامہ دیا وہان بہرام شاہ بھی تھا بس اپنے ملک کا حال سُنکے
اُس کے دوسرے دن بہرام شاہ وہان سے اپنے ملک کو گیا اور سلیمان شاہ لشکر لے کر طرف
نہ طاق کے روانہ ہوے ہین ادھر کو روانہ ہوا بس یہی حال شاہزادے سے کہنا تھا کہ وہ بھی نہ طاق
پر تشریف لے جائین اور بدیع الملک کی کمک کرین مگر اُن سے ملاقات نہ ہوئی نہ قدم بوسی حاصل
ہوئی تب سہراب نے سب حال شاہزادے کے فقیر ہونے کا اپنا ادھر کو آنے کا بیان کیا نامہ بر
نے سُنکے بہت افسوس کیا اور کہا کہ اب کیا ہوتا ہی خیر آپ لوگ بھی لشکر لے کر جائین اور کمک کرین
ہین حاکم قلعہ کے پاس نامہ لے کر جاتا ہون اُنکو نامہ دے کر فرنگستان جاؤنگا بس سہراب نے اُسکو
انعام دے کر رخصت کیا وہ قلعہ کی طرف روانہ ہوا داخل قلعہ ہوا ایمان سہراب نے سردارون سے
صلاح کی بجومیون نے بھی کہا ہی کہ سمت مشرق جاؤگے شاہزادے سے ملاقات ہوگی دوسرے
شاہزادہ جسکی اطاعت کا ہم کو حکم دے گیا تھا وہ بھی فقیر ہوکر چلے گئے بس اب ہم کو لازم ہی کہ ہم جاکر
بدیع الملک کی اطاعت تا آنے شاہزادے کے کرین ہمارے نزدیک دونون ہمارے مالک و آقا
ہین اس تباہ پھرنے سے تو بہتر ہوگا سب نے کہا کہ یہ رائے خوب ہی بس سہراب بن لنڈھور باہم یہ رائے
کرکے قلعہ مین آئے اور در دولت ملکہ دوبان پر حاضر ہوے ملکہ سے بذریعہ مجلدار کے خبر کرائی ملکہ پس پردہ
تشریف لائی سہراب نے سب حال جو کہ نامہ بر سے سُنا تھا ملکہ سے عرض کیا اور عرض کیا کہ بجومیون نے
بھی خبر دی ہی کہ شاہزادے سے سمت مشرق جاؤگے تو ملاقات ہوگی بس میری رائے یہ ہی کہ اس
تباہ پھرنے سے بہتر ہوگا کہ بدیع الملک کے پاس چلین جب ایسے وقت مین پہونچین گے تو اُنکو
بھی ہمارا خیال ہوگا اور شہریار بھی اپنے برادر کا حال سُنکے فقیر ہوکر کسی طرف تشریف لے گئے ہم کو اُنکی
اطاعت کا حکم تھا اب ہم بالکل بے دست و پا ہوگئے بس اس سے بہتر ہوگا کہ تشریف لائے
شاہزادے کے بدیع الملک کے پاس رہین اس امر مین آپ کی کیا رائے ہی ملکہ نے جواب دیا کہ
بھیا سہراب جو تمہاری رائے ہو وہ کرو مین تو بالکل بے دست و پا ہون بالکل میرے حواس درست
نہین ہین اگر تمہاری اور سب سردارون کی یہ رائے ہی تو بسم اللہ کرو مگر اسکا خیال رہے کہ شاہزادہ
ناخوش نہ ہو سہراب نے کہا کہ اگر اس امر سے ناخوش ہون گے تو ہم راضی کرلین گے آپ اطمینان
رکھین پس جب سہراب نے ملکہ کا بھی منشا پایا رخصت ہوکر لشکر مین آیا سب اہل لشکر و سردارون کو
سفر کے سامان درست کرنے کا حکم دیا یہان قلعہ مین وہ نامہ پہونچا اُس نے فیروز بخت کو نامہ
رستم خان کا دیا زبانی بھی سب حال بیان کیا فیروز بخت نے نامہ بر کو انعام دے کر رخصت کیا
وہ تو طرف فرنگستان کے روانہ ہوا اور اپنے لشکر کو فیروز بخت نے سامان سفر تیار کرنے کا حکم دیا

یہان بھی سامان ہونے لگا کہ فیروزبخت کو معلوم ہوا کہ سہراب بن لندھور کا بھی قصد ہی کہ بدیع الملک کی خدمت مین جائین یہ خبر پاکر سہراب سے بھی کہلا بھیجا کہ اگر آپ کا بھی قصد طرف نہ طاق کے جانے کا ہی بس مین بھی اسی طرف کو چلتا ہون ہم اور آپ ہمراہ چلین تو کیا نقصان ہوگا سہراب کے پاس جو یہ پیام پہونچا اس نے کہلا بھیجا کہ بہت مناسب ہی مگر مین تو پرسون یہان سے کوچ کرجاؤنگا تمہان اگر وہ بھی پرسون چلین تو کیا مضائقہ ہی پیام برنے جاکر فیروزبخت سے کہا اُس نے جواب سُنکے کہا کہ کہدو بہت خوب مین بھی پرسون کوچ کرونگا یہ کہکر اپنے لشکر اور سردارون کو حکم دیا کہ پرسون بوقت سحر تیار رہنا کہ مین مع لشکر کے طرف نہ طاق کے کوچ کرونگا بس جب وہ دن گذرا دوسرا دن آیا اُس دن فیروزبخت نے سب اہل قلعہ کو جمع کیا اور اپنے فرزند جمال بخت کو حاکم قلعہ کیا اور سب کو اُسکی اطاعت کا حکم دیا سب نے قبول کیا پس جب یہ سب بندوبست کرچکا دربار برخاست کیا وہ دن تمام ہوا وہ دن آیا کہ جو سفر کے لیے مقرر ہوا تھا بس فیروزبخت محل سے برآمد ہوا یہان لشکر سب سامان سے درست تھا بس فیروزبخت مع ایک لاکھ سپاہ کے چلا وہان پہونچکر قلعہ سہراب نے بیدار ہوکر لشکر کو تیاری کا حکم دیا غالب قلعہ مین آیا یہان ملکہ سب سامان سفر سے درست بیٹھی تھی انتظار سہراب کا کر رہی تھی کہ سہراب پہونچا ملکہ کو خبر ہوئی بس محافہ مین سوار ہوئی سہراب پائے محافہ پر ہاتھ رکھکر ہمراہ سواری کے چلا اور سب خواصین وغیرہ سوار ہوئین بس ملکہ کی سواری بیرون قلعہ آئی یہان سب لشکر تیار تھا بارگاہین وغیرہ اخرابون پر بار ہوچکی تھین خزانہ وغیرہ بھی اور سب سردار تیار تھے کہ سہراب مع ملکہ کے آکر پہونچا بس سواری ملکہ کی قلب لشکر مین قائم ہوئی سہراب نے ابھی کچھ حکم نہ دیا تھا کہ فیروزبخت بھی مع لشکر کے آپہونچا اور سہراب سے ملا بس دونون لشکر مل کر اور سب کو لے کر طرف نہ طاق کے روانہ ہوے کہ انکا بھی حال آیندہ تحریر ہوگا اب راوی حال فرنگستان کا تحریر کرتا ہی

اب دو کلمہ داستان حال پرسیساے فرنگی و نامہ برکے پہونچنے مین اور دیگر حالات ملاحظہ ہون

راوی بیان کرتا ہی کہ جب شہریار عالی وقار فقیر ہوکر شب کو کسی طرف نکل گئے اور پرسیساے فرنگی کو صبح کو معلوم ہوا بس بہت صدمہ کیا اور اُسی دن مع لشکر کے کوچ کرکے طرف فرنگستان کے چلا گیا جب فرنگستان مین پہونچا لشکر چھاؤنی مین فروکش ہوا یہ داخل محل ہوا ملکہ خاجرہ بانو دختر صاحبقران ثانی زوجہ شہریار کو طلب کرکے شاہزادے کے حال سے آگاہ کیا ملکہ کو شوہر کا بہت بڑا صدمہ تھا ایک فرزند تھا شہریار عالی وقار کا کہ جسکا سن اُس زمانہ مین کوئی چار پانچ برس کا تھا وہ گل گلشن صاحبقرانی بہت حسین اور خوب صورت تھا بالکل مشابہ اپنے جد امجد علم شاہ عالی شان کے تھا وہی زلفین خلیلی رگ ہاشمی وخال سبز رنگ ہاشمی طبیعت مین اُسی سن مین جوش شجاعت نام اُس گوہر بے بہاے صاحبقرانی کا سکندر رستم خو تھا چونکہ بالکل مشابہت تھا علم شاہ رومی سے بدین سبب یہ نام رکھا گیا تھا وہ شاہزادہ ٹہلا کرتا تھا اُس کے لیے معلم و اتالیق و ہر فن کے استاد ملازم تھے ہر روز تعلیم دیا کرتے تھے جب ملکہ خاجرہ بانو کو زبانی پرسیساے فرنگی کے اپنے شوہر کا حال معلوم ہوا تو بہت صدمہ کیا رات دن اُسی فکر

مین مبتلا رہتی تھین کہ کیا کرون کہ کچھ حال شوہر کا نہین کھلتا کہ وہ شہر پارس طرف کو فقیر ہو کر نکل گیا اپنے
بھائی کی تلاش مین بس ملکہ اسی فکر مین مبتلا رہتی تھی اور یہی صدمہ اٹھون پہر رہتا تھا یہان پر سیسا فرنگی
ملکہ کی دل جوئی کیا کرتا تھا تاکہ ملکہ کا رنج و غم دفع ہو ملکہ اپنے فرزند کو دیکھکر اپنے رنج و غم کو بھلائی تن شاہزادہ
پرورش پا رہا تھا اسکو ایک زمانہ گذرا کہ پرسیسا فرنگی دربار مین بیٹھا تھا سب اہل دربار حاضر دربار تھے
کہ نامہ بر در دولت پر پہونچا درگہ سالار کے ذریعہ سے خبر اپنے آنے کی کرائی پرسیسا نے اسکو دربار مین
طلب کیا نامہ بر نے داخل دربار ہو کر مجرا کیا اُس نے اشارہ کیا یہ مجرا کر کے چوبی کرسی پر بیٹھ گیا رو برو
تخت کے نامہ عمامہ سے نکال کر پیش کیا اور سب حال بیان کیا جو کچھ کہ سلمان شاہ اور سہراب
بن لندھور سے بیان کیا تھا پرسیسا فرنگی نے نامہ دبیر کو دیا اُس نے پڑھا جب پرسیسا نے
فرنگی مضمون نامہ سے آگاہ ہوا اور زبانی نامہ بر کے سُنا کہ بدیع الملک پر کفار نے لشکر کشی کی ہے اور
بدیع الملک بموجب حکم صاحبقران ثانی برائے قتل آئینہ ابدم جادو حاکم طلسم آئینہ نہ طاق
پر تشریف لے گئے ہین وہان کفار سے مقابلہ ہے یہ امر تو پرسیسا فرنگی سن چکا تھا کہ صاحبقران
ثانی بعد قتل کرنے زمرد ثانی و تورج بدرگ حرامی کے مع ایک سو چالیس سردارون کے خانہ کعبہ تشریف
لے گئے ہین اور بدیع الملک کو صاحبقران ثالث کے خطاب سے ملقب کیا اور سب لشکر کا
حاکم کیا اب بدیع الملک صاحبقران ہین پس جب نامہ سے رستم خان کے پرسیسا
فرنگی کو یہ حال معلوم ہوا کہ کفار نے لشکر کشی کی ہے اور نہ طاق پر مقابلہ ہو رہا ہے بس سب کو کمک
کرنا لازم ہے اس نے بھی خیال کیا کہ لشکر لے کر جانا ضرور ہے ہمارے نزدیک جیسے وہ ویسے یہ بس یہ
سوچ کر اسنے نامہ بر کو انعام دے کر رخصت کیا اور کہا کہ مین لشکر لے کر برائے کمک جاتا ہون اور
سردارون کو تیاری لشکر اور سامان سفر کا حکم دیا دربار برخاست کر کے محل مین آیا ملکہ حاجرہ بانو
کو طلب کر کے سب حال بدیع الملک کا سُنایا اور مضمون نامہ کا سُنایا جو کہ رستم خان نے
تحریر کیا تھا اور کہا کہ میرا قصد ہے کہ آپ بھی میرے ہمراہ چلین تاکہ مجکو آپ کی طرف سے اطمینان رہے
حاجرہ بانو نے آنکھون مین آنسو بھر کر جواب دیا کہ مین نہین جاؤنگی کیونکہ میرا شوہر بدیع الملک
کی صاحبقرانی کے سبب سے ناراض ہو کر اور صدمہ کے فقیر ہوا اور لشکر کو ترک کر کے بے سر و پا
کسی طرف کو نکل گیا گو بدیع الملک نے اپنی طبیعت سے صاحبقرانی نہین اختیار کی بلکہ میرے
والد نے انکو صاحبقران کیا اور خود خانہ کعبہ کو گئے وہ صاحبقران ہے بس انکو اختیار تھا جسکو
اس امر کے لائق دیکھا اسکو یہ مرتبہ دیا مگر جب کہ میرا شوہر ناراض ہے تو مین کیونکر خوش ہون اور
آن کے پاس جاؤن تم جاؤ مجکو یہان رہنے دو پرسیسا فرنگی نے جواب دیا کہ یہ امر غیر ممکن ہے کہ
مین آپ کو یہان چھوڑ کر جاؤن اگر خدانخواستہ کوئی اُفتاد پڑے تو مین کیا منہ آقائے نامدار کو دکھاؤنگا
اگر وہ تشریف لائے اور ضرور تشریف لائینگے یہ بھی کوئی مصلحت خدا ہوگی جو وہ فقیر ہو کر نکل گئے اسی
پردے مین کوئی ملک اسلام آباد ہونے والا ہوگا کہ خداوند کریم نے یہ بات اُن کے دل مین ڈالی بس
اگر وہ اگر یہ سوال کرین کہ ایک میرے ناموس کی تم سے حفاظت نہ ہو سکی تو مین کیا جواب دونگا
بس نہ مین آپ کو یہان چھوڑ جا سکتا ہون نہ یہ امر ممکن ہے کہ بدیع الملک کی کمک کو نہ کرون بس
بہتر ہوگا کہ آپ میرے ہمراہ چلین مجکو اس سعادت سے محروم نہ رکھین کہ مین کفار کشی سے محروم
رہون اہل اسلام کی کمک نہ کرون اگر آپ نہ تشریف لے چلینگی تو مین بھی نہ جاؤنگا ملکہ نے جواب دیا

کہ اگر پرسیساے فرنگی مین تو ہرگز ہرگز بدیع الملک کے لشکر مین نہ جاؤنگی اگر ایسا ہی تو تم مجکو میرے
باپ صاحبقران ثانی کے پاس خانۂ کعبہ مین پہونچا دو پرسیساے فرنگی نے جواب دیا کہ مین آپ کے
پہونچانے کو اکہر جاؤن اور وہان جنگ کا خاتمہ ہوجائے تو مجکو کیا فائدہ ہو اور صاحبقران بھی ناراض
ہون اور آقاے نامدار بھی ملکہ نے جواب دیا کہ اچھا تم ایک کام کرو کہ میرے ہمراہ کچھ لشکر کر کے مجکو شہر
فیروزہ حصار مین فیروزشاہ کے پاس بھیج دو کہ وہ ملک میرے باپ کا فتح کیا ہوا ہی اور فیروزشاہ
اُنکا مطیع ہی اور وہ ملک میرا جاے ولادت ہی مین وہان اپنے فرزند کو لے کر رہونگی جب تم بدیع الملک
کے پاس سے واپس ہوکر آؤگے مین پھر یہان چلی آؤنگی مگر مین بدیع الملک کے پاس نہ جاؤنگی اور
تم بھی کفارکشی سے تنین محروم رہتے ہو اور وہان کسی امر کا خوف نہین ہی پرسیساے فرنگی نے کہا کہ
فیروزشاہ بھی تو ضرور کمک کو جائے گا جواب دیا کہ وہ نہین جائے گا جب مین پہونچ جاؤنگی اگر وہ
جائے گا بھی تو وہ مقام ایسا نہین ہی کہ کسی قسم کی آفت مین مین مبتلا ہون اور میرا بہت دنون سے
دل بھی اُس ملک مین جانے کو چاہتا ہی یہ جو ملکہ نے کہا پرسیساے فرنگی نے خیال کیا کہ ملکہ درست
کہتی ہی وہ ملک ایسا ہی کہ ہر آفت سے محفوظ ہی بس عرض کیا کہ اگر آپ کی یہ مرضی ہی تو آپ سامان سفر
درست فرمائین کل آپ کو روانہ کر دونگا اور پرسون خود مع لشکر کے طرف فیروزہ حصار کے روانہ ہونگا ہان
اگر آقاے نامدار ناراض ہون تو آپ اُنکو سمجھا دیجیے گا ملکہ نے کہا کہ اچھا ملکہ وہان سے اپنے مقام پر آئی
خواصون کو حکم دیا کہ سامان سفر کرو ہم کل طرف فیروزہ حصار کے جائینگے پس اُسی وقت سے سامان
سفر ہونے لگا کسب مال و اسباب بندھ گیا اور سب سامان رات بھر مین درست ہو گیا پس صبح کو ملکہ کو
پرسیساے فرنگی نے مخافر مین سوار کر کے اور سب خواصون کو مع مال و اسباب کے اور شاہزادہ
سکندر رستم خو کے بیس ہزار سوار ہمراہ کر کے طرف فیروزہ حصار کے روانہ کیا معلم و تالیق دہرفن کے
اُستاد شاہزادے کے ہمراہ گئے بیرون شہر اگر خود پرسیساے فرنگی پہونچا گیا ملکہ تو آگے روانہ ہوئے مین یہان
پرسیساے فرنگی نے آکر سامان سفر تیار ہونے کا حکم دیا پس جب سب سامان تیار ہوا دوسرے دن
پرسیساے فرنگی بھی چار لاکھ فرنگون سے طنبور بجاتا ہوا طرف فیروزہ حصار کے روانہ ہوا اور یہان اپنی
طرف سے ایک فرنگی کو جو کہ اُسکا عزیز قریب تھا اور نام اُسکا دیساے فرنگی تھا مقرر کیا اسکا حال آیندہ
وقت پر تحریر ہوگا مگر اب راوی حال ملکہ کا تحریر کرتا ہے

دو کلمہ داستان ملکہ و شاہزادۂ سکندر رستم خو کے ملاحظہ فرمایئے

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ملکہ مع لشکر کے قطع منازل و طی مراحل کر کے قریب فیروزہ حصار کے
پہونچین حاکم فیروزہ حصار فیروزشاہ کو ملکہ کی تشریف آوری کی خبر ہوئی کہ شہر ملکہ کی جاے ولادت
ہی بس فیروزشاہ یہ خبر سُنکے بیرون شہر آیا اور ملکہ کو بڑی عزت و آبرو سے لیگیا کے جا کر عمارت
شاہی مین اتارا سکندر کی قدم بوسی حاصل کی لشکر ملکہ کو جاے معقول پر فرو کش کیا ملکہ سے سبب
تشریف آوری کا دریافت کیا ملکہ نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ مین اس لیے یہان آئی ہون کہ تم میرے
باپ کے ملازم ہو جو مین کہونگی تم اُسپر عمل کروگے فیروزشاہ نے کہا کہ آپ کی اطاعت کرنا ہمارا فخر و افتخار
ہی بس ملکہ نے کہا کہ اگر نامہ رستم خان کا تمہارے پاس آئے کہ بدیع الملک کی کمک کو لشکر لے کر
جاؤ تو تم نہ جانا کوئی بہانہ کر دینا فیروزشاہ نے کہا کہ بہت خوب بس ملکہ یہان رہنے لگی مگر اپنے شوہر

شہریار عالی وقار کا بڑا صدمہ ہی اور اُنکی مفارقت کا بڑا رنج ہی اُن کے فقیر ہونے کا بہت خیال ہی راوی نے کہا ہی کہ فیروز شاہ کے پاس نامہ رستم خان بن گنجاب کا نہین آیا ہی اب اس مقام پر بلکہ ملکہ یہان تشریف فرما ہی اور شاہزادہ پرورش پاتا ہی یہان تک کہ شاہزادے نے تمام علم و فضل سے فراغت پائی فن سپاہ گری سے فارغ ہوا ہر فن مین طاق شہرہ آفاق ہوا حسین بھی ایسا تھا کہ کوئی مرد اُسکے برابر اُس زمانہ مین خوبصورت نہ ہوگا بالکل خصائل شاہزادے کے مثل علم شاہ اور ملک قاسم کے سے تھے جو اُن کے زمانہ طفلی مین تھے وہی غصہ وہی بانکپن وہی شجاعت اور بہادری کا طریقہ شاہزادہ اُس سن مین کسی کو اپنے مقابل نہ جانتا تھا شیر کو زندہ گرفتار کرنے کا قصد رکھتا تھا دیو کو ایک بچۂ مور اور فیل کو پشہ خیال فرماتا تھا اب سن شاہزادے کا کوئی آٹھ برس کا ہوا ہی ملکہ شاہزادے کو دیکھ کر خوش ہوتی تھی ایک دن کا ذکر ہی کہ ملکہ سے شاہزادے نے دریافت کیا کہ ہم نے آج تک اپنے والد بزرگوار کو نہین دیکھا جب سے فرنگستان سے یہان آئے اور ہم پر یہ حال ظاہر نہین ہوا کہ آپ فرنگستان سے یہان کیون تشریف لائین یہ جو شاہزادے نے کہا ملکہ رونے لگی اور کہا کہ اے فرزند مین تم سے کیا بیان کرون کہ کیا مجھ پر آفت آئی تم ابھی بچے ہو تم کو ان باتون سے کیا غرض و مطلب ابھی تمھارے کھیلنے اور کودنے کے دن ہین جاؤ کھیلو اور کودو ان باتون کو نہ دریافت کرو شاہزادہ نے جواب دیا کہ اگر آپ نہ بیان فرمائیے گا تو مین اپنے کو ہلاک کرونگا بس اب میرے لہو لعب کے دن گذر گئے ہم اولاد صاحبقران ہین ہم کو اپنی فکر کرنا پر ضرور ہی بس تلوار و نیزے سے کھیلنا ہم کو زیبا ہی میدان وغا ہمارا بازی گاہ ہی شمشیر و تیر ہمارے کھلونے ہین آپ بیان تو کرین کہ کیا آفت آئی اور آپ کیون یہان تشریف لائین اور ہمارے والد بزرگوار کہان ہین مین اُن کے پاس جاؤن مین بہت دنون سے اسی فکر مین تھا کہ آپ سے یہ حال دریافت کرون مگر موقع نہ پاتا تھا آج موقع ملا تو دریافت کیا جب شاہزادے نے بہت اصرار کیا تو ملکہ نے مجبور ہو کر بیان کیا پس رستم ثانی کا فقیر ہو کر اُس امیر پر لشکر سے نکلنا کہ مین بدیع الملک کی اطاعت نہ کرون گا اپنے لشکر کو شہریار کے پاس روانہ کرنا فیروز بخت کی عرضی کا آنا کہ ہم پر مخمور فیل پیکر ارژنگ پرست نے اور قہران نوش نے لشکر کشی ہی میری کمک فرمائیے شہریار کا فکارگاہ سے قلعہ کمنخش پر جانا یہ حال سُنکے پرسیلسائے فرنگی کا جانا وہان شہریار کا اُسکو قتل کرنا اور قہران سے جنگ مغلوبہ ہونا اُسی حالت جنگ مین سہراب بن لنبدھور صاحب خاص رستم ثانی کا پہونچنا مع لشکر کے شہریار سے ملنا اُس جنگ کا فتح ہونا بس شہریار کا اُس سے حال دریافت کرنا اُسکا سب حال بیان کرنا شہریار کا یہ حال سُنکے سب کو اُس مقام پر ٹھہرانا اور خود فقیر بن کر شب کو تلاش مین رستم ثانی کے نکلنا بیان کیا اور پرسیلسائے فرنگی کا لشکر لے کر واپس آنا اور سب حال سے آگاہ کرنا اپنا رنج و غم مین مبتلا ہونا اُس کے بعد رستم خان بن گنجاب کا نامہ آنا اس غرض سے کہ بدیع الملک کی کمک کر و پرسیلسائے فرنگی کا سب حال کہنا اپنا وہان جانے سے انکار کرنا اور ادھر کو آنا پرسیلسائے فرنگی کا طرف نہ طاق کے جانا رودکر سب بیان کیا اور کہا کہ یہ آفت ہم پر پڑی ہی یہ تمھارے باپ کا واقعہ ہی وہ تو ہم کو جیتے جی مار گئے ہم کسی طرف کے نہ رہے نانا تمھارے یعنی صاحبقران ثانی خانہ کعبہ کو تشریف لے گئے اگر وہ یہان ہوتے تو بھی میری زندگی بسر ہو جاتی مگر خیر خدا وند کریم تم کو سلامت رکھے کہ تمھارے سبب سے میری زندگی ہی جب تم کو دیکھ لیتی ہون سب رنج و صدمہ برطرف ہو جاتا ہی یہ جو سکندر رستم خو نے سُنا ملکہ اپنی مان سے کہا کہ اب مجکو معلوم ہوا

کہ یہ واقعہ گذرا مین یہ جانتا تھا کہ والد بزرگوار کسی ملک پر لشکر لے کر گئے ہین اب معلوم ہوا کہ وہ فقیر ہوکر نکل گئے ہین
اور آپ اس سبب سے یہان تشریف لائی ہین خیر دیکھا جائے گا یہ کہکر اسکندر رستم خو اپنی مان کے پاس سے اُٹھے مگر یہ
کہتے ہوے کہ میرا جی چاہتا ہی کہ مین اپنے باپ کی تلاش مین جاؤن مان کے جو سنا یہ کلمہ کہا کہ مین اسی سبب
سے یہ حال نہین کہتی تھی مگر جب تم نے اصرار کیا ناچار کہنا پڑا اے فرزند ابھی تمہارا یہ سن نہین ہی کہ تم گھر سے نکلو ہان
جب جوان ہونا اسوقت اختیار ہی اسکندر رستم خو نے جواب دیا کہ جی ہان ابھی نہین مین نے بات کہی کہ
میرا جی چاہتا ہی کہ ایسا کروں ملکہ نے کہا کہ اے فرزند تم اپنی مفارقت کا صدمہ مجھکو نہ دینا یہ کہکر گلے سے لگایا اور
پیشانی پر بوسہ دیا اسکندر رستم خو نے کہا کہ آپ میری طرف سے اطمینان رکھین یہ کہکر اپنے رفیقون مین
آئے اور لہو و لعب مین مصروف ہوے وہ دن تمام ہوا شب کو جب کھانا کھاکر بستر پر آرام کرنے لیٹے تو باپ کا
خیال آیا اور خیال کیا کہ اے سکندر رستم خو تم اس قدر کم ہمت اور بزدل ہو اور دنیا کا خون سفید ہوگیا ہی کہ
تمہارے باپ فقیر ہوکر لشکر سے نکل گئے اور تمنے خبر تک نہ لی کیا حال دنیا کا ہی کہ باپ تو فقیر ہوکر
سر بصحرا نکل جائے اور چچا اور فرزند باپ کی خبر نہ لے نہ معلوم وہ کس آفت مین مبتلا ہوے ہین تم کو
خداوند کریم نے مرد کی صورت بنایا ہی اور ایسے خاندان مین پیدا کیا ہی کہ جہان سب بہادر ہین اور ہر ایک
نے نام پیدا کیا اور اپنی شوکت بڑھائی بس باب تمہارا یہ سن نہین ہی کہ تم اپنی عمر کھیل کود مین بسر کرو
اور اپنی ترقی اور شوکت بڑھانے کی فکر نہ کرو بس تم کو لازم ہی کہ یہان سے نکل چلو بہت ہوگا مان کو
تمہاری بھی جدائی کا صدمہ ہوگا ہونے دو کہان تک مان کے پہلو سے لگے بیٹھے رہوگے مثل لڑکیون کے
اور کہان تک خوف کروگے بس باپ کو تلاش کرو اور اس قدر شوکت پیدا کرو کہ مثل بدیع الملک
کے تم بھی جاؤ اپنے کو صاحبقران بناؤ بدیع الملک سے مقابلہ کرو بس جیسے تمہارے باپ و چچا اس
حال سے فقیر ہوکر نکل گئے ہین کہ ہم بدیع الملک کی اطاعت نہ کرینگے ویسے تم بھی یہ کرو کہ لشکر جمع
کرو ملک گیری کرو کوئی بدیع الملک صاحبقرانی کے پیدا نہین ہوے تھے جب انھون نے ہزارون
معرکہ سر کیے طلسم فتح کیے لشکر کثیر اُن کے ہمراہ ہوگیا ہزارون پہلوانون کو زیر کیا بہت سے سردار مطیع ہوے پیرتبہ
بہم ہوا میرے باپ و چچا ہمیشہ بدیع الملک کے برابر رہے جو اُنکے مرتبے تھے وہی انکے بھی ہین اس شخص کا
پوتا ہون کہ جس نے ہزارون ملک فتح کیے بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا اور اُسکا پرتا ہون کہ جس نے
سات برس کے سن مین طلسم افراسیابی فتح کیا اور اٹھارہ روز ترک تہمن یلطاقی کا تعاقب کرکے
بارگاہ کیخسروی مین اُسے قتل کیا اور لشکر لقا پر بلکہ دو تنہا شبخون مارے اور مین اُس شخص کا پرتا ہون
یعنی علم شاہ رومی کا کہ جنھون نے بارہ برس کے سن مین فیل سفید کو مارا کہ رستم لقب پایا اور
یکہ و تنہا فرنگستان مین جاکر کپتان فرنگی کو قتل کیا و دیو ہندی و فیل ہندی اکوکہ جو مثل
لندھور کے تھے مع ہاتھیون کے ہاتھون پر اٹھاکر خندق مین ڈال دیا کہ انکو پانی سے پناہ مانگنی دشوار
ہوئی موت کے گھاٹ اُترے غرق دریائے فنا ہوے اُنپر کیا منحصر ہی لندھور ایسے جوان کو مع گرز
اور فیل سمیت کے اُٹھالیا اگر حمزہ صاحبقران نہ آجاتے تو اُنکو بھی مثل فیل ہندی کے موت کے
گھاٹ اُتار دیتا پس جب تیرے بزرگ ایسے ہون اور تو کچھ شوکت نہ پیدا کرے تو مان کے پہلو مین بیٹھا رہے
اب لازم ہی کہ تو بھی یہان سے نکل اور شوکت بہم کر ورنہ اب کسی کو منھ نہ دکھانا سکندر رستم خود نے یہ
قصد دل مین کرلیا اور کہا کہ تیرا بھی نام رستم خو ہی بس تو بھی وہی شوکت پیدا کر مثل اپنے باپ دادا کے
اور بدیع الملک سے مقابلہ کر تاکہ اُنکو بھی معلوم ہو کہ یہ لڑکا شہریار کا فرزند ارجمند نامدار کا نبیرہ

ملک قاسم و علم شاہ کا پردنا ہی جب ایسے ایسے خیال دل مین آئے فوراً خیال کیا کہ اگر مان سے کہکر جاؤنگے تو جانا نہ ملیگا بس اس تاریکی شب مین بدون کہے سنے نکل چلو بصورت فقیرانہ کیونکہ تیرے والد زرگدا بھی فقیر ہوکر نکلے ہین یہ جو دل مین خیال آیا وقت کے منتظر رہے جب دیکھا کہ سب سوگئے سناٹا ہوگیا فوراً کمند مارکر پشت بام پر آئے جب بستر سے اُٹھے تھے سب لباس اُتارکر رکھدیا خاص کرتہ شب خوابی گلے مین تھا اور ایک پشت جو کہ رات کو کسی مقام سے بہم کرلی تھی وہ باندھکر بام پر آئے اور وہان سے زیر قصر آئے اور اسی حالت سے ایک طرف کو روانہ ہوے قریب صبح در شہر پناہ پر پہونچے جلیے بھاٹک کھلا سب سے پہلے یہی شہر سے نکل کر روانہ ہوے چونکہ اول تو تاریکی تھی دوسرے انکی حالت بھی دگرگون تھی تہمت بندھی ہوئی تھی کرتہ گلے مین تھا کوئی کیا پہچانتا بس راوی انکا کچھ حال بیان کرے گا مگر ان کے نکل کر جانے کی خبر ہونا اور وہان کا اور رفیقون کا رنج و غم کرنا اور سب کا مصروف آہ و فغان ہونا دفتر نیرنگ قاف مین جو کہ اس دفتر کے بعد ہے بیان کرے گا کیونکہ یہ حالات اُسی دفتر سے متعلق ہین اور سب حال سکندر رستم خو کا اور اُنکی شوکت تمائی کا حال اُسی دفتر مین تحریر ہوگا اگر جناب منشی صاحب مالک مطبع نے اُسکے ترجمہ کا حکم فرمایا اور آپ لوگون نے بھی اُسکی خواہش کی جب آپ لوگ اس دفتر کو ملاحظہ فرمائینگے تو اُسکی داستانون کا لطف پائینگے خلاصہ یہ کہ سب واقعات اُسی دفتر نیرنگ قاف مین تحریر ہونگے یہان اس دفتر مین کچھ حال برائے پتہ سکندر رستم خو کا تحریر ہوتا ہی بس شاہزادے نے اپنی حالت فقیرانہ بنائی گو نہ راہ سے واقف تھے نہ طریقہ فقیری تھے مگر جس طور سے ہو تبدیل صورت کی اور فقیرون کی اور شہر سے نکل کر ایک طرف کو روانہ ہوے بالکل راہ سے نابلد تھے مگر جوش مین اس امر کے چلے جاتے تھے کہ کسی طور سے اپنی شوکت بڑھاؤن اور اپنے باپ کو تلاش کرون یہ خیالی دل مین کرتے ہوے چلے جاتے ہین دوپہر دن تک تو راہ صحرا کی بصورت قلندرانہ رہ نورد ہین تمام جسم پر خاک پڑی ہی وہ خاک اُس رخ پرنور پر یہ معلوم ہوتی ہی کہ گویا نقاب خاکی ہی اُس خاک مین وہ چہرہ پرنور یون معلوم ہوتا ہی کہ گویا آفتاب برج خاکی مین آگیا ہی پس شاہزادہ تباہ و برباد عرق مین از سر تا پا غرق چہرہ بسبب تمازت آفتاب کے سرخ ہو رہا ہی وہ پھول سے رخسار کہ جن پر کبھی گرمی کی حدت تک نہ پہونچی ہو اُنپر اس قدر تمازت آفتاب اپنا اثر کرے کہ وہ مثل گل کے مرجھا جائین خیر وہ آفتاب حسن و خوبی ایک صحرا مین پہونچا وہ صحرا پر از آب و گیاہ تھا لب چشمہ بیٹھکر منہ ہاتھ دھویا جو کچھ میوہ اُس صحرا مین تھا نوش جان کیا کچھ دیر آرام لے کر پھر راہ لی اسی طور سے شب کو دوپہر قیام کرتے ہوے بناس پتی کھاتے ہوے چلے جاتے ہین پاؤن مین آبلہ پڑگئے ہین خار مغیلان تلوون کے پار ہوگئے ہین پاؤن ورم کرآئے ہین آبلون سے خون بہتا ہی جب کانٹا نکالا تلوے سے خون بہکر تمام زمین لعل ہوگئی پاؤن مین دھجیان بندھی ہوئی ہین آبلہ اُس گوہر آبدار شہریاری پر پھوٹ پھوٹ کر روتے ہین برگ شجر جب ہوا چلتی ہی اُس کے حال پر تاسف افسوس ملتے ہین چہرہ سونلا گیا ہے جسم پر خاک پڑی ہی مگر وہ رہ نورد بادیہ مصیبت رہروی سے باز نہین ہی برابر راہ طے کیے جاتا ہی بس شاہزادے کی غذا بناس پتی ہی اور جہان پانی مل گیا پی لیا اسی طور سے ایک ماہ تک سرگردان و پریشان رہے پس ایک دن ایسے صحرا مین پہونچے کہ جہان سوائے ریگ کے کسی شی کا نام نہ تھا درخت کا نشان نہ تھا پانی کا پتہ نہ تھا اُس صحرا مین مسافر کو تشنہ لبی سے پناہ بخدا دشوار تھی سوائے خون دل کے پانی کا نشان نہ تھا نہ کوئی شی قسم غذا کے تھی سوائے تخت جگر یا قرص خورشید کے جانور تک اس صحرا مین نہ آتے تھے اگر کوئی اجل رسیدہ آگیا تو گرسنگی اور تشنہ لبی سے ہلاک ہوگیا اگر درخت بھی کوئی

نظر آیا تو بالکل مثل بید مجنون کے خشک شاہزادہ اُس صحرا مین رہ نورد تھا حالت یہ تھی کہ شدت دھوپ
سے پانون زمین پر نہ رکھا جاتا تھا زمین مثل تاجاہن کے تپ رہی تھی ہر مرتبہ پانون مین چھالے پڑ جاتے
تھے ذرہ ریگ انگارے معلوم ہوتے تھے اس قدر گرمی تھی کہ از سر تا پا شاہزادہ پسینہ مین غرق تھا تشنگی
سے بسبب کم یابی آب کے زبان تالوے لیٹی جاتی تھی زبان مین کانٹے پڑے ہوے تھے طاقت الگ
طاق ہو گئی تھی پانون مین الگ آبلے پڑ گئے تھے یہ حالت تھی کہ کسی مقام پر نماز انو ریگ مین گر گئے تھے
کسی مقام پر تایمم بس راہ طے کرتے ہوے سختیان سفر کی اُٹھاتے ہوے اُس صحراے بلا کو طے کرتے ہوے
چلے جاتے ہین بس ایک مقام پر پہونچ کر ایسے بے بس ہوے کہ اب راہ کا چلنا دشوار ہو گیا گرسنگی نے
الگ پریشان کیا تشنگی نے الگ پانون نے الگ جواب دیا جب یہ نوبت پہونچی شاہزادے کو یقین
مرگ ہو گیا بس اپنے خدا سے دعا کی دعا قبول ہوئی قریب سہ پہر کے وہ صحرا تمام ہوا اور ایک صحرا مین
پہونچے جو کہ نمونہ بہشت تھا پانی بھی ملا منھ ہاتھ دھویا زبان کو تر کیا کچھ گھاس پھوس کھایا اب وہان سے
چلے قریب شام ایک شہر پناہ کا بھانک دور سے دکھائی دیا انھون نے اسکو دیکھ کر شکر خدا کیا اس
طرف کو متوجہ ہوے جب قریب پہونچے تو دیکھا کہ چار دیواری اُس شہر کی سنگ مرمر کی ہے اور بھانک
فولادی ہے بس بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر داخل شہر ہوے شہر کو خوب آباد پایا رعایا کو دل شاد ہر مقام
پر اہل شہر کا مجمع تھا سب عورت و مرد کو اُس شہر کے حسین پایا ہر مقام پر کٹورا تج رہا تھا بازار مین آراستہ
تھین دوکاندار خوش پوشاک بیٹھے ہوے تھے خرید فروخت جاری تھی ہر ایک مرفہ حال تھا جو تھا خوش
پوشاک تھا یہ جو شہر مین داخل ہوے دیکھا کہ ہر گلی کوچہ شہر کا صاف و شفاف ہے عمارت شہر بہت بلند
و درخشندہ ہے ایسی گنجان آبادی ہے کہ نل رکھنے کی جگہ بسبب عمارت کے نہین ہے انکو جو اُس شہر کے لوگون نے
دیکھا ایک تو کم سن یا دوسرے حسین و جمیل مگر لباس فقیری ہے بس ان کے گرد سب جمع ہو گئے کوئی
کہتا ہے کہ یہ کسی ملک کا شاہزادہ ہے نہ معلوم کیا آفت و بلا نازل ہوئی جو فقیری اختیار کی کوئی بولا کہ
بھائی شاہ و گدا سب خدا سے ہین فقیر بھی ایسے ایسے حسین ہوتے ہین کہ بادشاہ کیا ہونگے
بس کیا عجب ہے جو یہ فقیر حسین ہے ہان یہ امر ضرور ہے کہ یہ سن و سال ابھی فقیری کے لائق نہ تھا کیونکہ ابھی اسنے
دنیا کا کیا لطف دیکھا تھا جو فقیر ہو گیا ابھی سبزہ تک تو نمایان نہین ہوا ہے ایک نے بڑھکر پوچھا کہ اے
صاحب آپ کا کہان سے آنا ہوا جواب دیا کہ بابا جہان سے سب آتے ہین وہان سے مین بھی آیا ہون اُسنے
کہا کہ کہان کا قصد ہے کہا کہ جہان سب جائینگے وہان مین بھی جاؤنگا اُس نے کہا کہ آپ کا کیا اسم
مبارک ہے جواب دیا بابا اس جگ دنیا کو آوارہ شاہ کہتے ہین یہ جواب دے کر کہا کہ اس ملک کا کیا نام
ہے اور بادشاہ کا اور اہل شہر کا کیا طریقہ ہے اور کوئی سرا بھی ہے اُن لوگون نے کہا کہ اس شہر کو صندلیہ
کہتے ہین یہان کے بادشاہ کا نام صندل شاہ فیل زور ہے اور بادشاہ اور کل اہل شہر کا دین
آب پرستی ہے ہم سب بندے خداوند آب حیات کے ہین جب شاہزادے کو معلوم ہوا کہ یہ صندلیہ
شہر ہے اور یہان کے لوگ آب پرست ہین اور بادشاہ کے بھی نام سے آگاہ ہوے دریافت کیا کہ یہان
کوئی سرا بھی ہے کہا کہ جی ہان بہت سرائین ہین ایک سرا یہان سے بہت قریب ہے جواب دیا کہ خیر یہ کہکر
سیر کرتے ہوے بموجب نشان دہی اُن لوگون کے سرا مین آئے یہ خیال دل مین کر لیا کہ تم اس شہر مین
آئے ہو اب بدون اسکو اسلام آباد کیے ہوے واپس نہ جانا بس اس قصد سے سرا مین آئے یہان
جو پہونچے مسافرون نے جو انکو دیکھا کہا کہ دیکھو کیا خوبصورت یہ فقیر ہے بس انھون نے ایک کو تھری

سرامین لی بھٹیارے نے پوچھا کہ شاہ صاحب کچھ لیکو آئے گا جواب دیا کہ مین کیا لیکو اونگا میرا خدا مجکو بھیجے گا جب مسافرون نے دیکھا کہ اس فقیر نے کچھ نہین لیکو دیا ایک نے اُن مین سے اکر ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ یا شاہ صاحب آج اس حقیر کے یہان نان ونمک نوش فرمائیے تاکہ آپ کے آنیس فرمانے سے برکت ہو پہنچے شاہزادے نے انکار کیا مگر اُس نے نہ مانا کیونکہ زمانہ سابق تین ہزار ولی واعلے فقیر کو بہت مانتے تھے معاذ اللہ اُسکی خدمت کرنا اور اطاعت کرنے کو اپنی بخشش کا نتیجہ جانتے تھے فقیرون کا مرتبہ پیغمبرون کے مرتبہ سے کم نہین جانتے تھے بس عجز ومنت کرکے شاہزادے کو بھلا مانس صبح کو دوسرے نے بس شاہزادہ وہان رہنے لگا مگر اس فکر مین ہے کہ کیونکر اس ملک کو اسلام آباد کردون ہر روز اسی فکر مین ہے سہ پہر کو اور صبح کو برائے سیر شہر نکلتا ہے ہر ایک ادنی واعلی انکی خاطر کرتا ہے اور قدم بوسی حاصل کرتا ہے دکاندار ہر ایک اپنی دکان پر انکو جگہ دیتا ہے مگر یہ اسی فکر مین ہین کہ کسی صورت سے اس ملک کو اسلام آباد کیجیے اور یہان کے بادشاہ کو اپنا مطیع کیجیے ایک دن کا ذکر ہے کہ یہ موافق دستور کے سہ پہر کو شہر کی سیر کو نکلے تھے اور چوک مین سیر کر رہے تھے کہ یکایک ایک طرف سے شور وغل کی صدا آئی اور جو راہ گیر سڑک پر راستہ چل رہے تھے وہ کنارے کنارے ہو گئے دکاندار اپنی اپنی دکانون پر کھڑے ہو گئے شاہزادے نے دیکھا کہ کوتوال شہر اُس کے ہمراہ ہے پیادے کوتوالی کے سب راہ گیرون کو ہٹاتے ہوے اور کہتے ہوے کہ کوئی سر نہ اونچا کرے سواری ملکہ کی آتی ہے نکل گئے شاہزادے نے اہل شہر سے پوچھا کہ یہ کیا ہے کہ سب لوگ کنارے کنارے ہو گئے اور دکاندار بھی کھڑے ہو گئے مگر سر جھکائے ہوئے اور کوتوال بندوبست کرتا ہوا چلا گیا کسکی سواری آتی ہے اُسنے کہا کہ اے شاہ صاحب آگاہ ہو جیے کہ یہان کا جو بادشاہ ہے صندل شاہ اُسکی ایک دختر ہے کہ اُسکا حسن وجمال تمام دنیا مین مثل ونظیر نہین رکھتا ہے ابھی اُسکا سن کوئی چودہ برس کا ہوگا وہ ماہ آسمان شہریاری اپنے کمال کو نہین پہونچی ہے اُسکے حسن وجمال کی کیا تعریف کرون اُس ماہ فلک شہریاری کا نام ملکہ ماہ پارہ ہے واقعی وہ اسم بامسمی ہے ماہ پارہ ہی ہے یہ اُسکی سواری آتی ہے ملکہ اپنے باغ کو جاتی ہے یہ دن شہر ملکہ کا باغ ہے یہ ملکہ وہان جاتی ہے اُس باغ کو اگر بہشت برین کہیے تو بجا ہے یہ اُسکی آمد کا بندوبست ہے شاہزادے نے دریافت کیا کہ کیا بادشاہ شہر کی ایک یہ ہی لڑکی ہے کہا کہ نہین ایک لڑکا بھی ہے کہ جو اپنے حسن وجمال اور جوان مردی و شجاعت مین عدیل نہین رکھتا ہے وہ بھی ابھی کم سن ہے بلکہ وہ ولی عہد ہے اُسکا نام منظف شیر گیر ہے شاہزادے نے اس سن وسال مین ایک دن ایک شیر زندہ شکارگاہ مین پکڑ لیا تھا اُس دن سے شیر گیر لقب ہو گیا وہ شاہزادہ بہت جری اور بہادر ہے یہ جو شاہزادے نے سنا خاموش ہو رہا اور ایک طرف کھڑا ہو گیا دیکھا کہ آگے آگے سوار زلو زرین برہنہ ہاتھ مین لیے چلے آتے ہین اُن کے عقب مین اور جلوس سواری اُسکے بعد دیکھا کہ ایک محافہ طلائی اُسپر الماس کی پچیکاری کی ہوئی کہار وردیان باتاتی پہنے ہوے پچھلیان لگی ہوئین وردیون پر کام زر دوزی کیا ہوا مہربان کار چوبی جوڑے پہنے ہوے طلائی پچھلیان لگی ہوئین سر سے پانون تک جڑاؤ کہنے مین غرق چلی آتی ہین محافہ پر زر دوزی پردے جالی لوٹ کے پڑے ہوے اُس کے اندر وہ پارہ حسن مع اپنی دو زر زادی ترمہ آرا کے بیٹھی ہوئی عقب مین اور محافہ ہین چنین چنین وغیرہ چلی آتی ہین شاہزادہ دیکھ رہا تھا جیسے ہی محافہ شاہزادے کا آیا اور مقابل ہوا ایک مرتبہ ہوا کا جھوکا چلا پردہ محافہ کا بلند ہو گیا ملکہ ماہ پارہ نے جو اسی طرف

دیکھ رہی تھی اور شاہزادہ بھی اسی طرف دیکھ رہا تھا کہ شاہزادے نے دیکھا کہ جلسے پردہ ہوا سے بلند
ہوا ایک برق تھی کہ چمک گئی اُدھر ملکہ نے دیکھا کہ ایک جوان کم سن کہ جسکی مسین بھی ابھی تک نہین
نمودار ہین مثل ماہ چہاردہ کے لباس فقیری تہنے کھڑا ہی بھرے بھرے بازو ہین سینہ چوڑا ہی زلفین
دوش پر ہین گو عالم فقیری مین ہی مگر چہرے سے وہ شان و شوکت آشکار ہی کہ شاہزادہ معلوم
ہوتا ہی مگر عجب حالت سے ہی اسپر بھی حسن چمک رہا ہی چنی بھوین ہین صراحی دار گلا ہی ملکہ نے
جو شاہزادے کو بغور دیکھا ایک تیر عشق تھا کہ قلب کے پار ہو گیا اُدھر شاہزادے نے ملکہ کو بھی خوب سا
دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین مہ تمکین سراپا حسن و جمال غارض مثل آفتاب کے پیشانی مثل بدر کے
زلفین مثل سنبل کے جوبن کا سینہ پر ابھار بازو مثل بلور کے کلائیون مین چوڑیان وہ گوری گوری
کلائی و سیاہ سیاہ چوری بموجب خسرو سیہ چوری بدست آن نگارے ÷ بشاخ صندلین بچیدہ
مارے ÷ دھانی پوشاک پہنے ہوے تھی یہ معلوم ہوتا ہی کہ دھانون کے بیچ سے آفتاب طلوع
ہو رہا ہی برابر ملکہ کے بزم آرا اُسکی وزیرزادی بیٹھی ہوئی تھی جس جلسے چارنگاہ ملکہ سے اور شاہزادے سے
ہوئی دونون طرف حضرت عشق نے اپنا عمل کیا کشور دل پر سیاہ محبت نے لشکر کشی کی شاہزادہ ملکہ پر اور ملکہ شاہزادہ
پر فریفتہ ہو گئے بس فوراً ہوا نے پردے کو پھر گرا دیا پردے کا گرنا تھا کہ ملکہ کے دل پر پہاڑ غم و الم کا گرا اور آہ
کر کے دل کو پکڑ لیا ادھر شاہزادے نے بھی اُف کر کے ہاتھ قلب پر رکھ لیا مگر یہ واقعہ کسی اور نے نہین دیکھا
سواری چند قدم چلی مگر ملکہ کا یہ حال ہی کہ دل مین دعا کر رہی تھی کہ پھر پردہ اُٹھ جائے پھر ویسا ہی جھونکا آئے
پلٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی کہ شاید پردہ ہٹ گیا ہو شاہزادے کی بھی آنکھ اُسی طرف لگی ہوئی تھی اور دعا
کر رہا ہی کہ ای میرے خدا پھر ویسا ہی جھونکا ہوا کا چلے اور پردہ اُٹھ جائے سہ سیرین مین جو پردہ کہین رُکا ہے ہوا سے
اور پھر دل سے کہتے ہین کہ او نالائق تو آیا بھی تو کسپر آیا کہ جو شاہزادی ہی اور تو فقیر بھلا تیرا اور اُسکا کیا مقابلہ
ہان عجب تجکو خدا نے کسی قابل کیا تھا وہ زمانہ ہوتا تو زیبا تھا اب یہ امر کیونکر ہوگا بس اسکے فراق مین تڑپ
تڑپ کر مر جاؤگے اُدھر ملکہ یہ اپنے دل مین کہہ رہی تھی کہ افسوس یہ کم بخت دل آیا ہی تو کسپر آیا کہ جو فقیر ہی پھر
عشق بھی وہ بد بلا ہی اور کیسا کم ظرف ہی ایسے کم ظرفون پر آتا ہی یہ بھی کوئی موقع ہی کہ فقیر پر تین عاشق ہوئی
یہ کہکر پھر دل سے کہا یہ امر کسی پر منحصر نہین ہی دل کا آجانا ہی جسکی صورت دل کو اچھی معلوم ہوئی بس اس مین
اعلے و ادنی کی کوئی تمیز نہین ہی افسوس ہی کہ تیرا دل کسپر آیا کہ جو فقیر ہی اور تو شاہزادی تیرے اور اُسکے
زمین و آسمان کا فرق ہی جو کوئی سنیگا وہ کہیگا کہ شاہزادی کیسی کم ظرف تھی کہ فقیر پر عاشق ہوئی کسی
شاہزادے و شہزادے پر نہ فریفتہ ہوئی مگر مین کیا کرون دل پر کسی کا اختیار نہین ہی اگر ایک جماریر
آجائے بس یہ خیال کر کے دل نے یہ امر گوارا نہ کیا کہ اسکو چھوڑ کر جاؤن بس اپنی وزیرزادی سے کہا کہ جو
کہاریان ہمراہ محافہ ہین اُن سے کہو کہ جو لوگ ہمراہ سواری ہین وہ ان شاہ صاحب کو باغ مین لے آئین
مین انکی دعوت کرونگی فقیرون کی خدمت کرنا باعث برکت اور بخشش ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس
زمانہ مین فقیر کی بہت قدر کی جاتی تھی فقیرون کا درجہ برابر پیغمبرون کے خیال کیا جاتا تھا خصوصاً کفار بس
اُس زمانہ کے عورت و مرد سب فقیر کی غرض سے آتے کوئی عار نہ تھا چاہے شاہزادی فقیر کو اپنے برابر
بٹھائے کوئی منع نہین کر سکتا تھا اسی ملکہ نے اسی سبب سے وزیرزادی سے کہا کہ کہدو شاہ صاحب کو
ہمراہ باغ مین لیتے آئین بس یہ امر ظاہر تھا کہ کوئی اعتراض نہین کر سکتا تھا کہ شاہزادی فقیر کو اپنے ہمراہ
لے گئی ہی چاہے فقیر جوان ہو چاہے پیر یہ جو ملکہ نے وزیرزادی سے کہا وزیرزادی نے مہرنون سے

ملکہ کا حکم بیان کیا بس اُنھون نے ملکہ کے حکم سے سواردن کو آگاہ کیا بس یہ حکم پاتا تھا کہ سوار اطراف شاہزادے کے چلے شاہزادہ یہان کھڑا ہوا اطراف محافہ کے دیکھ رہا تھا کہ سوار قریب آئے اور کہا کہ شاہ صاحب تشریف لے چلیے ملکہ نے آپ کو باغ مین طلب کیا ہی یہ سُننا تھا شاہزادے نے جواب دیا کہ مجکو نہین طلب کیا ہوگا وہ شاہزادی ہی مین فقیر ہون وہ دنیا ساز لوگ بھلا فقیرون کو شاہون سے کیا غرض اور شاہون کو فقیرون سے کیا مطلب وہ لوگ دنیا کے بادشاہ ہین ہم لوگ آخرت کے وہ صاحب دنیا ہین ہم تارک دنیا ہمارے اُن کے زمین و آسمان کا فرق ہی مین جاکر کیا کرون ملکہ نے کسی دنیا ساز کو طلب کیا ہوگا تم کو دھوکا ہوا ہی مین نہ جاؤن گا میرا کیا کام ہی شاہون کی صحبت مین یہ تو کہا مگر دل نے کہا کہ معشوق بلاتا ہی اور تو نہ جائے مگر مصلحت یہ ہی کہ پہلے انکار کر پھر دیکھا جائے گا جب شاہزادے نے یہ کہا اُن سوارون نے کہا کہ جی نہین ہم کو دھوکا نہین ہوا ہی آپ ہی کو طلب کیا ہی تشریف لے چلیے پھر شاہزادے نے انکار کیا اُنھون نے عرض کیا کہ جی نہین آپ ہی کو یاد کیا ہی جب شاہزادے نے دیکھا کہ یہ لوگ اب نہ مانینگے کہا کہ اچھا چلو تمھارا ہی کہنا کرتا ہون مگر میری اور اُسکی صحبت کا برتنا محال ہی یہ کہکر اُن کے ہمراہ چلے سواری یہان رُکی ہوئی تھی ملکہ نے کہا تھا کہ جب تک شاہ صاحب نہ آئین اُس وقت تک سواری نہ بڑھے ملکہ نے دیکھا کہ وہ فقیر ہمراہ سواردن کے چلا آتا ہی راوی نے کہا ہی کہ خود شاہزادے کا جی چاہتا تھا کہ مین اس محافہ کے ہمراہ جاؤن یہ انکار بغرض دنیا داری کیا تھا اس خیال سے کہ یہ کوئی نہ خیال کرے کہ یہ فقیر اس امر کا خواستگار تھا جب شاہزادہ قریب محافہ پہونچ لیا ملکہ نے کہا کہ سوارون سے کہو کہ انکو مرکب پر سوار کرون عزت سے باغ مین لے چلین وزیرزادی نے سوارون سے کہا اُنھون نے شاہ صاحب سے کہا ملکہ کا حکم ہی کہ مرکب پر سوار ہوکر تشریف لے چلیے جواب دیا کہ ہم فقیر ہین ہم کو مرکب سے اور ترک دنیا سے کیا غرض ہم اسی طور سے صحرا نوردی کرتے ہین مرکب وغیرہ دنیا سازون کے لیے ہی ہم تارک دنیا ہین ہمارے پانون مرکب ہین یہ جو کہا اُنھون نے ملکہ سے کہا ملکہ نے کہا کہ اچھا جو اُنکی مرضی بس سواری طرف باغ کے روانہ ہوئی شاہزادہ بھی ہمراہ تھا یہان تک کہ ملکہ باغ مین پہونچی پردہ گرایا گیا ملکہ محافہ سے اُتری اور سب خواصین و انیسین جلیسین بھی اُترین پہرہ وغیرہ در باغ پر مقرر ہوا جو لشکر ہمراہ ملکہ کے آیا تھا وہ زیر باغ فرو کش ہوا جب ملکہ بارہ دری مین پہونچی سب سامان درست ہو چکا تھا اُسوقت ملکہ نے حکم دیا کہ لاؤ اُن شاہ صاحب کو بس یہ حکم پاکر وزیرزادی نے محلدار سے کہا کہ در باغ پر جاکر کہو کہ جن شاہ صاحب کو ملکہ شہر سے اپنے ہمراہ لائی ہین اُنکو اندر باغ کے بارگیا ہی صبح دو محلدار در باغ پر آئی جو وزیرزادی بزم آرا سے سُنا تھا آکر کہا بس سواردن نے عرض کیا کہ شاہ صاحب باغ مین تشریف لے جائیے ملکہ نے طلب فرمایا ہی شاہزادہ ایک مقام پر بیٹھا ہوا تصور ملکہ مین شعر عاشقانہ پڑھتا تھا یہ شعر وزبان تھا ؎ نہ آنا ملے کیونکر تری صحبت مین جانانہ + مری صورت فقیرانہ ترا دربار شاہانہ + جب اُن لوگون نے یہ کہا شاہزادے نے کہا کہ بیکار ہم کو پریشان کر رکھا ہی مین کیون کھڑا ہوگیا تھا جو اس بلا مین مبتلا ہوا اُنھون نے کہا کہ تشریف لے جائیے بس یہ سُنکے شاہزادہ داخل باغ ہوا باغ کو خوب آراستہ پایا سواردن نے محلدار سے کہا کہ شاہ صاحب تشریف لاتے ہین جیسے محلدار کی نگاہ شاہزادے پر پڑی دیکھا کہ ایک جوان رعنا ہے ابھی تک سبزہ بھی نمودار نہین ہی بھرے بھرے بازو ہین چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہی محلدار نے اپنے دل مین کہا کہ یہ فقیر نہین ہو سکتا ضرور کوئی شاہزادہ ہی کسی سبب سے اپنے فقیری اختیار کی ہی بس محلدار دل سے یہ باتین کرتی ہوئی شاہزادے کو ہمراہ لے کر طرف بارہ دری کے چلی شاہزادہ نے باغ کو خوب

سرسبز و شاداب یا یا ہر ایک قسم کے گل کا تختہ لگا ہوا تھا نہر جاری تھی اُسکے کنارے طلائی و نقرئی و بلوری
کملون مین چھوٹے چھوٹے پھولون کے درخت لگے ہوے وہ کملے رکھے تھے ہر رنگ کی مچھلیان نہر مین رہتی
تھین فوارہ لگا تھا فقس طائران خوش الحان کے شاخہاے شجر مین لٹکے ہوے تھے طایر زمزمہ سنجی کر رہے تھے
ہری ہری دوب لگی تھی سرخیون کی پٹریان بنی ہوئی تھین بجاے سنگ ریزے کے یاقوت و زمرد کے ٹکڑے
پڑے ہوے تھے وسط باغ مین ایک بارہ دری نفرۂ مصفول کی تھی اُسپر بیجپکاری الماس و زمرد کی ہوئی
نادر کار بیل بوٹے بنے ہوے تھے رو بر دو بارہ دری کے ایک چبوترہ سنگ مرمر کا گرد اُس کے کٹہرہ طلائی
اُسپر نگیرہ کارچوبی اُسکی چوبین طلائی جسکی جھالر موتیون کی اُس چبوترے پر استادہ تھا فرش مخمل کا
کیا ہوا بارہ دری کے درون پر پردے زربفتی پڑے ہوے تھے یہ جو سامان شاہزادے نے دیکھا دل مین
کہا کہ یہ ملکہ بہت شوقین ہی بس مخلد ارشاہزادے کو لیکر بارہ دری مین آئی شاہزادے نے بارہ دری
کو ہر قسم کے شیشہ آلات و چھت و در و دیوار فرش سے آراستہ پایا قد آدم آیینہ لگے ہوے دیکھے
تصویرین تمام بارہ دری مین آراستہ تھین گھڑیان لگی ہوئی تھین بس مخلد ارشاہزادے کو لے کر اُس
درجہ مین آئی کہ جہان ملکہ جلوہ فرما تھی گرد اُسکے اُسکی خواصین تھین یہ معلوم ہوتا تھا کہ ستارون کے درمیان
مین ماہ کامل جلوہ گر ہی مسند زرنگار پر ملکہ بیٹھی ہوئی تھی سب سامان عیش و راحت موجود تھا جب شاہزادہ
وہان پہونچا شعاع نور رخ شاہزادہ نے دو درجہ روشن ہو گیا یہ معلوم ہوا کہ آفتاب نکل آیا اب جو
خواصون نے وزیرزادی نے شاہزادے کو دیکھا ہر ایک باہم چشمک کرنے لگین کہ یہ فقیر نہین ہی ضرور کسی
ملک کا شاہزادہ ہی کسی سبب سے اس نے فقیر کا اختیار کی ہی دیکھو تو بدن کیا صورت ہی اور کیا جمال
ہی یہ ضرور کسی پر عاشق ہی چہرے سے آثار عشق ظاہر ہین یہ اسی کی محبت مین اور ولولہ عشق مین فقیر ہو کر
نکلا ہی دیگر آنکھون سے وحشت پیدا ہی ہم کو بھی حال مین کاملا معلوم ہوتا ہی ملکہ اس پر عاشق ہو گئی ہی
اس سبب سے اپنے ہمراہ لائی ہی یہ بر و خوب ملکہ کے ہاتھ لگی کہ فقیر کی دعوت کرونگی کوئی منع بھی نہین
کر سکتا ہی خوب اچھی طرح دعوت ہوگی راوی نے کہا کہ وہ حور ہین تو باہم اشارون مین یہ باتین کر رہی ہین
راوی کہتا ہی اُس زمانہ مین ایک تو اس قدر پردہ نہ تھا شاہزادیان وزیرزادیان تاجر بچیان مرکبون پر سوار
ہو کر سیر کرتی تھین شکار کھیلتی تھین دوسرے فقیرون سے بالکل پردہ نہ تھا پس جیسے شاہزادے پر ملکہ
کی نگاہ پڑی ایک مرتبہ بیتاب ہو کر مسند پر سے یہ کہتی ہوئی اٹھی کہ خوش آمدی و صفا آوردی یہ مصرع
زبان پر تھا ے کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست + اور چند قدم بڑھ کر شاہزادے کا ہاتھ پکڑ لیا بس ہاتھ کا
پکڑنا تھا کہ اُدھر ملکہ کے دل کو قرار ہوا اِدھر شاہزادے کے دل کو اور اُسی طور سے ہاتھ پکڑے ہوے
مسند پر لائی اور کہا کہ تشریف رکھیے اپنے قدوم میمنت لزوم سے میرے کاشانہ تاریک کو منور فرمایئے شاہزادہ
نے جواب دیا کہ ہم درویش اور تارک دنیا ہین ہم کو مسند اور قالین سے کیا سروکار یہ سب تزک و
حشم براے شاہان ذی مرتبہ ہی جو کہ دنیا کو عزیز رکھتے ہین ہمارے لیے بوریا کافی ہی تم اس مسند پر جلوہ گر ہو
میرے لیے بوریا منگا دو ملکہ نے جواب دیا کہ جہان آپ نے یہ میری خاطر منظور فرمائی اور میرے حال پر مہربانی
کی کہ شہر سے یہان تشریف لائے وہان یہ بھی مہربانی فرمایئے کہ مسند پر میری خاطر سے جلوہ فرمایئے آپ کی
میرے حال پر مہربانی ہوگی یہ جو ملکہ نے کہا شاہزادہ مسند پر بیٹھ گیا کہا کہ محکو آپ کی خاطر منظور ہی اور ملکہ سے
کہا کہ آپ بھی تشریف رکھیے ملکہ بھی بیٹھ گئی مگر کچھ فرق سے حال یہ ہی کہ وہ شاہزادے کو اور شاہزادہ ملکہ کو
ذرد دیدہ نگاہون سے دیکھ رہے ہین ایک دوسرے کے نگاشن جمال سے گل چینی کر رہا ہی ایک مرتبہ ملکہ نے

کہا کہ اے شاہ صاحب آپ کا اسم مبارک کیا ہی اور کدھر سے آنا ہوا اور کتنا عرصہ ہوا تشریف لائے ہوے
اور کہان کا قصد ہی جواب دیا کہ میرا نام آوارہ شاہ ہی اور جہان سے سب آتے ہین وہان سے مین بھی
آیا ہون اور بہت عرصہ ہوا آئے ہوے اور جدھر سب کی بازگشت ہی اُسی طرف مین بھی جاؤن گا ملکہ
نے کہا کہ یہ مجکو بھی معلوم ہی میرا مطلب یہ ہی کہ اس شہر مین کب تشریف لائے اور کہان تشریف فرما ہوے
جواب دیا کہ مجکو یہان آئے ہوئے دس دن ہوے اور سرا مین اُترا ہون یہ سُنکے ملکہ نے خواصون کو حکم
دیا کہ شاہ صاحب کی دعوت کا سامان کرو اور کشتی شراب کی کھینچ کر کہا کہ شراب نوش فرمایئے جواب
دیا کہ ہم لوگ تارک دنیا ہین ہم کو شراب وکباب سے کیا کام ہان یہ مشغلہ اہل دنیا کا ہی ملکہ نے قصد کیا
کہ اصرار کرون چونکہ ملکہ کا وہ بھی لبس خلاف زادہ تھا نے خیال کیا کہ کافر کے یہان کا کھانا پینا حرام ہی اور سب
اشیا سوائے خشک چیز کے نجس ہین کہا کہ اے ملکہ اس امر مین اصرار نہ کرنا تمہارا سخن ضائع جائے گا
ملکہ نے بھی زیادہ اصرار کرنا مناسب نہ جانا خاموش ہو رہی اس خیال سے کہ شاید آزردہ ہو جائین اب
ملکہ نے کہا کہ اے شاہ صاحب یہ تو فرمایئے کہ آپ نے یہ لباس فقیری اس سن وسال مین کیون اختیار
کیا اسکا کیا سبب ہی مجکو تو آپ کے چہرے سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ آپ کسی ملک کے شاہزادے ہین
آپنے کسی سبب سے یہ لباس اختیار کیا ہی جواب دیا کہ یہ تیرا خیال خام ہی فقیری ہمارا آبائی طریقہ ہی
ہمارے خاندان مین سب فقیر ہوتے آئے ہین وزیرزادی چونکہ بہت چلبلی اور باذاق تھی بولی کہ مین نہ
نہ مانونگی یہ کسی کے ولولہ عشق مین آپ نے فقیری کا بیا لیا ہی اُسکی تلاش مین فقیر ہوکر نکلے ہین سچ سچ بیان
فرمایئے جواب دیا کہ اوعورت تو بہت زبان دراز ہی یہ کیا کلام تو نے لیا کیسا عشق اور کیسا ولولہ اور کیسی
تلاش ہم لوگ ہان عاشق خدا ہین اُسکے عشق مین ترک دنیا کرتے ہین ہم کیا بندون کا عشق کرین گے
ہم لوگ پاک محبت کرتے ہین اب ایسے کلمے زبان پر نہ لانا ملکہ نے اشارے سے منع کیا کہ چپ رہو کیا
فائدہ اُدھر وہ سب باہم اشارون مین باتین کر رہی ہین کہ ضرور کوئی شاہزادہ ہی ذرا طرز تقریر اور طریقہ
گفتار ونشست وبرخاست تو دیکھو بھلا یہ طریقہ فقیرون کا کب ہوتا ہی گدا یہ طریقہ کیا جانین یہ تو وہ سب
باتین کر رہی ہین ملکہ اپنی طرف اور شاہزادہ اپنی طرف خاموش بیٹھا ہی اور بیچ بیچ نگاہون سے ایک
دوسرے کو دیکھ رہا ہی شاہزادہ جب زیادہ بیقرار ہوتا ہی تو خطاب کرکے کہتا ہی کہ بس اس قدر صحبت کو
غنیمت جان ورنہ تیری یہ صورت تھی کہ تو یون پہلو بہ پہلو بیٹھتا اور نظارۂ جمال جانان کرتا اُدھر ملکہ اپنے
دل سے کہتی ہی کہ افسوس کیا کرون کیونکر اسکا حال ظاہر ہو اور اس سے لطف صحبت حاصل ہو خیر اسی قدر
غنیمت ہی کہ اپنا معشوق سامنے تو بیٹھا ہی بقرار یہ کسی پر عاشق ہی اسی کے ولولہ عشق مین اسکا یہ حال
ہی افسوس دل میرا کسپر آیا کہ جو دوسری طرف اپنا دل لگا چکا ہی ایسی ایسی باتین ملکہ دل سے کر رہی تھی
کہ اتنے عرصہ مین ایک خواص نے لاکر دسترخوان بچھا دیا اب رات ہوئی ہی تمام بارہ دری مین روشنی
ہی بس لاکر ہر قسم کا کھانا اور میوہ اُسپر چن دیا اور ملکہ سے عرض کیا کہ خاصہ حاضر ہی بس ملکہ نے شاہ
صاحب سے کہا کہ تشریف لیچلیے کچھ نوش فرمایئے جواب دیا کہ تم جاکر کھاؤ ہم لوگ ترک آب وطعام
کر چکے ہین ہم کو اس سے کیا غرض یہ تمہارے لیے ہی ملکہ نے کہا کہ آپ کو اپنے پیدا کرنے والے کی
قسم ہی کچھ تناول کرنوش فرمایئے مین نہ مانونگی جب ملکہ نے بہت اصرار کیا شاہزادہ دسترخوان پر تشریف
لایا ملکہ بھی مع وزیرزادی کے آکر بیٹھی بس شاہزادے نے کچھ میوہ خشک اُٹھاکر کھایا ملکہ نے ہر ایک قسم
کا کھانا شاہزادے کے روبرو رکھا شاہزادے نے کہا کہ یہ سب تم ہی کھاؤ میری جو غذا تھی مین نے کھا لی

ہین ان چیزون سے محروم ہون یہ طعام اہل دنیا کے لیے ہی جو تارک دنیا ہین اُنکو اس سے پرہیز ہی پہلے
مین نے تمھاری خاطر سے کھایا ورنہ میرا یہ وقت نہین ہی مین رات دن مین ایک وقت کھاتا ہون اسسے
زیادہ اصرار نہ کرو ورنہ تم کو ناگوار ہوگا ملکہ خاموش ہو رہی وزیرزادی نے ہنس کر کہا معلوم ہوا کہ
انھون نے کسی کے ولولہ عشق مین ترک لذات کیا ہی پس جب تک وہ نہ مل لے گا اُسوقت تک یہ
طعام لذیذ نہ کھائینگے شاہزادے نے وزیرزادی کی طرف دیکھکر کہا کہ تو بہت چرب زبان ہی مین نے
منع کیا تو نہین مانتی ہی اب جو ایسے کلام کرے گی تو جواب سخت پائے گی ملکہ نے پھر منع کیا وزیرزادی
خاموش ہو رہی سب ہاتھ منھ دھوکر آئے مسند پر ملکہ اور شاہزادہ بیٹھا اُس دن صحبت ناچ ورنگ
موقوف رہی دوپہر رات تک ملکہ اور شاہزادہ دونون بیٹھے رہے اور گل چینی گلشن جمال کیا کیے
جب نصف شب آئی تو شاہزادے نے کہا کہ اب جاتا ہون تمھاری خاطر ہوگئی ملکہ نے جو یہ سُنا دل
سینہ مین بیقرار ہوگیا کہ یہ گیا اور تو مرگئی کیا تدبیر کرون کہ شاہزادے کا خود اس امر کو دل نہ چاہتا تھا
کہ مین یہان سے جاؤن مگر مصلحت وقت جان کر کہا تھا پس جب ملکہ نے اپنے دل کا یہ حال پایا تو کہا کہ ایک
میری اور عرض ہی اگر قبول ہو تو عرض کرون کہا کہ بیان کرو ملکہ نے کہا کہ میری یہ خواہش ہی کہ جب تک
آپ اس شہر مین تشریف فرما ہین میرے باغ مین تشریف رکھیے تاکہ مین آپ کی خدمت اچھی طور سے کرون
جواب دیا کہ بس اب کیا ضرورت ہی مین تیرا مہمان ہو چکا اب جاتا ہون ملکہ نے اور سب نے بہت
اصرار کیا شاہزادے کی خود بھی مرضی تھی یہ جواب دیا کہ تم لوگون نے ہم کو بہت پریشان کیا ہی خیر اب
تو یہان آگیا ہون تمھارا ناخوش کرنا بھی ہم کو زیبا نہین ہی بس اُس وقت تک یہان رہونگا کہ جبتک
تمھاری مرضی نہ ہوگی کہ جاؤ یہ کہکر خاموش ہو رہا بس ملکہ نے ایک کمرے مین سامان راحت برائے
شاہ صاحب مہیا کرا دیا بس شاہ صاحب اُس صحبت سے اُٹھکر وہان آئے یہان ملکہ نے بھی صحبت
برخاست کی تصور مین اپنے معشوق کے لیٹی کسی طور سے بند نہین ہی یہی خیال ہی کہ کیونکر یہ امر ظاہر ہو کہ
یہ کون ہی شاہزادہ تو ضرور ہی اور کسی کے عشق مین اس نے یہ حال اپنا کیا ہی اُدھر شاہزادہ یہ اپنے
دل سے باتین کر رہا ہی کہ کیونکر ملکہ کو مسلمان کرون اور اسکو اپنا عشق ظاہر کرون یقین ہی کہ اسی طور
سے تڑپ تڑپ کر تمام ہونگے بس اُدھر ملکہ نے اور ادھر شاہزادے نے وہ رات تڑپ تڑپ کر
بسر کی نیند کسی کو نہ آئی ہر ایک کو یہی فکر تھی کہ کس طور سے یہ راز ظاہر ہو جب صبح ہوئی ملکہ منھ ہاتھ
دھوکر مسند پر آکر بیٹھی وزیرزادی سے کہا کہ جاؤ شاہ صاحب کو لے آؤ اگر بیدار ہوے ہون بس
وزیرزادی نے آکے دیکھا کہ شاہ صاحب بھی بیٹھے ہوے ہین کہا کہ چلیے ملکہ نے یاد کیا ہی شاہزادہ
ہمراہ وزیرزادی کے آیا اور آکر برابر ملکہ کے بیٹھ گیا ملکہ بہت خاطر سے پیش آئی ادھر اُدھر گل چینی
ہونے لگی دونون خاموش بیٹھے ہین راوی نے کہا کہ اسی طور سے چند روز گذرے ہین کہ ایک دوسرے
کو دیکھکر اپنے دل کو قرار دے لیتا تھا مگر بسبب شرم ولحاظ کے اپنا حال نہین ظاہر کرتا تھا اُدھر
خواصون اور انیسون مین یہ چرچا تھا کہ یہ کسی پر ضرور عاشق ہی شاہزادے کا اُس کے عشق مین یہ
حال ہی اور اُسی سبب سے ملکہ کی طرف التفات نہین ہوتا ہی اور ملکہ ضرور اسپر عاشق ہی پس جب
چند دن گذرے اب سب کو اس امر کی پروا جاتی رہی کہ ہم موجود رہین اور طریقہ دیکھین کہ کیا
برتاو ہوتا ہی جب دیکھا کہ ایک دوسرے سے التفات نہین ہوتا اب کنارہ کشی اُن سب نے اختیار
کی تخلیہ ہونے لگا مگر باہم یہ باتین ہین کہ ملکہ کے سبب سے ایک دن ضرور ناک چوٹی کاٹی جائے گی

ہم سے اگر بادشاہ دریافت کرینگے تو ہم اپنے بچانے کو صاف صاف کہدینگے ذرا سی بات کو پوشیدہ نہ کرینگے
بس اب جو خلجہ ہوا سوائے ملکہ کے اُس دن اُس مقام پر کوئی نہ تھا ملکہ نے کہا کہ اے شاہ صاحب آپ
کو قسم اُسی کے سر عزیز کی کہ جسکو آپ چاہتے ہون اپنے اصلی حال سے آگاہ فرمائیے یہ تو مجکو بخوبی معلوم
ہی اور میرے اوپر ظاہر ہی کہ آپ فقیر نہین ہین کسی ملک کی شاہزادے ہین کسی کے ولولہ عشق مین آپ نے یہ
کسوت فقیری اختیار کی ہی مجھ سے نہ پوشیدہ فرمائیے میرے دل مضطر کو اپنے حال سے آگاہ فرمائیے مجکو اس
درباے فکر سے رہا فرمائیے جب ملکہ نے اُس طور سے کہا اور اصرار کیا شاہزادے کے بھی دل کو قرار نہ رہا بیتاب
ہوگیا اور کہا کہ اب اپنے حال کو اسیر ظاہر کرو اور اسکو مسلمان کرو اسکی صحبت سے لطف اُٹھاؤ کہان تک
اسکے فراق مین تڑپا کروگے یہ خیال کرکے کہا کہ ملکہ تم اپنے حواس درست کرو اور وہی تقریر پہلے کی جو سابق
مین کہا کرتا تھا ملکہ نے کہی ملکہ نے کہا کہ اس سے کچھ حصول نہین اس امر سے اطمینان رکھیے کہ مین آپ کے راز کو
کسی پر افشا کرون جب ملکہ نے اس طور سے کہا اُس وقت شاہزادہ نے کہا کہ اے ملکہ تم نے بہت پریشان کیا
خیر اس امر کا خیال رہے کہ میرا راز کسی پر ظاہر نہ ہو تم کو مین اپنے حال سے آگاہ کرتا ہون دوسرے یہ امر ہی کہ
اگر مین تم پر اپنا حال ظاہر کرونگا اور جب تم میرے حال سے واقف ہوگی تم کو میرا یہان رہنا ناگوار ہوگا بس
ایک امر ہی کہ جو مین کہون اُسپر تم عمل کرو تو مین اپنا حال ظاہر کرون گو واقف ہون کہ تم میرا حال سُنکے میری
دشمن جانی ہوجاؤگی تم پر کیا منحصر ہی جو سُنیگا وہ دشمن ہوگا مگر مجکو کچھ خوف نہین ہی تم نے جو اصرار کیا اس
سبب سے مین حال بیان کرتا ہون ملکہ نے کہا کہ تو مین وہ ہا تم جو تم پر اُٹھین اور غارت ہون وہ لوگ جو
آپ سے عداوت کرین اس امر سے آپ اطمینان رکھیے کہ کوئی آپ کا دشمن نہ ہوگا اور جو آپ فرمائیے گا
اُسپر عمل کرونگی ملکہ نے اپنے دل مین کہا کہ کس امر کے لیے کہے گا اگر کہے گا بھی تو وصل کے لیے یہان خود
اس امر کی خواہش ہی کہ اس سے وصل حاصل ہو اور اسکا حال ظاہر ہو بس یہ جو ملکہ نے کہا شاہزادے
نے جواب دیا کہ ملکہ آگاہ ہو کہ مین اصل مین شاہزادہ ہون تمہارا اور تمہارے خواصون وغیرہ کا خیال
درست ہی اور خوب پہچانا ہی مگر مین خاندان سے حمزہ صاحبقران کے ہون اور خدا پرست ہون مین نے
جو یہ کہا کہ تم میری دشمن ہوجاؤگی وہ یہ سبب ہی کہ جب تم کو یہ معلوم ہوگا کہ مین خدا پرست ہون اور
تمہارے خداوند کا دشمن ہون تم اور سب میرے دشمن ہون گے اور مین بھی اُن سب کا قاتل ہوجاؤنگا
بدین سبب مین نے ابھی تک سب حال تم سے نہین بیان کیا تھا آگاہ ہو کہ مین حمزہ صاحبقران کا پوتا
ہون شہریار عالی وقار کا فرزند ہون صاحبقران ثانی کی دختر ملکہ حاجرہ بانو کے بطن سے پیدا ہوا ہون
صاحبقران ثانی کا نواسہ ہون ایرج تاجدار کا پوتا ہون مین خدا پرست ہون میری فقیری کا یہ سبب
ہی کہ میرے باپ چچا فقیر ہوکر لشکر سے نکل گئے ہین مین کم سن تھا جب کا یہ واقعہ ہی جب مین سن تمیز
کو پہونچا تو مین نے اپنی مان سے سُنا بس خیال کیا کہ تم کسی تدبیر سے اُنکو تلاش کرو اور اپنی شوکت
بڑھاؤ بس مین بھی فقیر ہوکر نکلا یہ سبب ہی میری فقیری کا بس آوارہ پھرتا ہوا اس شہر مین آیا یہان آکر
معلوم ہوا کہ یہ شہر اور اہل شہر اور بادشاہ شہر سب آب پرست ہین دل مین خیال ہوا کہ کسی طور سے اس
ملک کو اسلام آباد کرون ان لوگون کو اس گمراہی سے نکالون بس اس خیال سے یہان سے نہ گیا ورنہ
ابتک مین چلا بھی گیا رہتا اسی فکر مین تھا ہر روز سیر کو نکلا کرتا تھا کہ تمہاری سواری اُدھر سے گذری ہوا نے
پردہ اُٹھا دیا مین نے تمکو دیکھا جب سے تمہاری طرف دل مائل ہوا تم نے طلب کیا چلا آیا جب سے یہان آیا ہون
اسی فکر مین تھا کہ کسی طور سے تم کو مسلمان کرون اور یہان کے بادشاہ کو بس میرا یہ واقعہ ہی بس اگر تم کو

میری خاطر منظور ہو تو یہ آپ پرستی ترک کرو اور میرے پاس شوق سے رہو اور اگر یہ امر تمہین منظور ہی تو اب مین جاتا
ہون تم پر میرا حال ظاہر ہو گیا اب مین یہان قیام نہین کر سکتا ہون بس اس فکر مین جاؤنگا کہ کسی طور سے
یہان کے بادشاہ کو مسلمان کرون خواہ قتل کرون اور تم کو اپنے قبضہ مین لاؤن ملکہ نے جو یہ سُنا اور سب
حال شاہزادے نے بیان کیا اور شاہزادے کے حال سے آگاہی ہوئی سر جھکا لیا اور اپنے دل سے کہا کہ بڑی
مشکل لاحق ہوئی دل بھی آیا تو کس پر کہ جو دشمن ایمان ہی اور جن کو مرنے سے کچھ خوف نہین ہی اگر مذہب
اُسکا نہین قبول کرتی ہون تو مفارقت کا سامنا ہی تڑپ تڑپ کر جان مین مر جاؤنگی اور اگر مذہب اختیار
کرتی ہون تو دین آبائی مین فرق آتا ہی کیا کرون عجب کشمکش مین جان پڑی ہی ملکہ فکر کرنے لگی کہ کیا کرون
دل نے کہا کہ بندہ عشق کو دین و مذہب سے کیا غرض بس جو اپنے معشوق کا دین ہو وہی اختیار کر ادھر
شاہزادہ نے چند کلمہ وحدانیت خدا مین بیان کیے اور کہا کہ یہ کیسا تمہارا خدا ہی کہ لوگ اُس سے منہ ہاتھ
دھوتے ہین زمین پر پھینک دیتے ہین بس ای ملکہ یہ پانی اور آگ جسکو کہ خداوند کریم نے خلق فرمائے ہین
یہ سب اُس کے بندے ہین بس چند کلمہ مذمت ادیان باطلہ مین بیان کیے ملکہ نے جو زبانی شاہزادے
کے سُنا بس زنگ کفر آئینہ قلب ملکہ پر سے آب تقریر شاہزادے نے دھو دیا اور نور اسلام نے کاشانۂ
قلب ملکہ مین اپنا عمل کیا ملکہ نے سر جھکا کر اور شرما کر کہا کہ جو آپ کے مذہب مین آئے وہ کیا کیے بس
شاہزادے نے ملکہ کو کلمہ طیبہ تعلیم کیا بلکہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئی شاہزادہ بہت خوش ہوا
بس ملکہ نے اُس وقت اپنی وزیرزادی اور سب خواصون کو طلب کیا اور اُن سے سب حال شاہزادے کا
بیان کیا وہ سب باہم اشارے سے کہنے لگین کہ جو ہم کو خیال تھا وہی ہوا کہ یہ شاہزادہ نکلا اور یہ امر بھی
ضرور ہی کہ ملکہ اسپر عاشق ہی بس ملکہ نے کہا کہ مین نے تو اس شہریار کا دین اختیار کیا بس جو ہمارا دوست
ہو اور ہم سے الفت رکھتا ہو وہ بھی اس شہریار کا دین اختیار کرے ورنہ میرے پاس سے چلا جائے مجکو کوئی
مطلب سوا ان سے ہی نہ باپ سے وہ کافر ہین اور مین مسلمان یہ کہکر شاہزادے سے کہا کہ اب پھر وہی کلمات
اپنی زبان سے فرمائیے کہ جو آپ نے میرے روبرو فرمائے تھے بس شاہزادے نے وحدانیت خدا مین چند کلمہ
اور چند کلمہ مذمت ادیان باطلہ مین زبان سے فرمائے پس جس قدر عورتین اُس باغ مین ملکہ کے ہمراہ
آئی تھین وہ سب کی سب از سر صدق مسلمان ہوئین اور سب نے کلمہ طیبہ پڑھا ملکہ نے اُن سب کو اپنے
سر کی قسم دے دی کہ تم اس راز کو افشا نہ کرنا سب نے قسم کھائی پس جب ملکہ کو سب کی طرف سے اطمینان
ہو گیا اُسوقت ملکہ نے کہا کہ اب مین بھی اپنا حال ظاہر کرتی ہون کہ جب مین تیرے باغ کو آئی تھی تو یہ شہریار
اسی حالت سے کھڑے ہوئے تھے ہوا سے محافہ کا پردہ بلند ہو گیا تھا میری نگاہ جو اپر پڑی بس انکی محبت
نے میرے دل پر اثر کیا دم بھر کی جدائی ناگوار ہوئی اپنے ہمراہ باغ مین لائی جب سے یہان ہین مجکو انکی
صورت اور شوکت سے ضرور معلوم تھا کہ شاہزادے نے کسی سبب سے یہ لباس اختیار کیا ہی مین اسی فکر مین
تھی آخر آج موقع پاکر دریافت کر لیا شکر ہی خداوند کریم کا کہ شوہر مجکو وہ ملا جو کہ عالی خاندان بہادر جری ہمتار
فخر و افتخار ہی سب نے کہا کہ بہت درست اور بجا ہی ہم اُسی وقت سمجھ گئے تھے کہ جب ہم نے دیکھا تھا کہ
ملکہ کا دل اسیر آیا ہی اور یہ فقیر نہین ہین بلکہ کسی ملک کے شاہزادے ہین ہمارا قیاس درست ہوا پس
یہ سُنکے ملکہ نے بزم عشرت درست کرنے ہونے کا حکم دیا شاہزادے سے کہا کہ تبدیل لباس فرمائیے شاہزادے
نے جواب دیا کہ جب تک مین اپنے والد کو ملاقات نہین کر لیتا ہون یا اپنی شوکت نہین پڑھا لیتا ہون اُس
وقت تک تبدیل لباس نہ کرونگا اس امر مین زیادہ اصرار نہ کر ملکہ نے بھی خیال کیا کہ زیادہ اصرار نہ کرو

ملکہ خاموش ہو رہی بس سب خواصون وغیرہ نے بزم آراستہ کی سب سامان عیش مہیا کیا بس بزم عشرت آراستہ ہو چکی ملکہ نے جام شراب لبریز کرکے شاہزادے کے روبرو پیش کیا شاہزادے نے ملکہ کے ہاتھ سے لے کر نوش کیا اور اپنے ہاتھ سے جام مملو کرکے ملکہ کو دیا ملکہ نے کہا کہ اُس دن تم نے شراب کیون نہ پی شاہزادے نے جواب دیا کہ ملکہ جب تک تم کافرہ تھین اور کافر کی چیز مسلمان کو کھانا حرام ہی اسی سبب سے مین نے آج تک سوائے میوہ کے کوئی چیز نہین کھائی پانی نہر سے پی آیا کہ وہ جاری ہی اب تم مسلمان ہوئین اور سب تمھاری خواصین وغیرہ بھی مین نے شراب پی لی اور کھانا بھی کھاؤنگا یہ سُنکے ملکہ خاموش ہو رہی دور شراب چلنے لگا ملکہ نے ارباب نشاط کو طلب کیا وہ سب ساز و سامان سے حاضر ہوئین ایک مطربہ نے آکر گانا شروع کیا صحبت رقص و سرود برپا ہوئی گانا ہونے لگا شراب ناب پی جانے لگی گزک کے واسطے کباب تھے ملکہ کی وزیرزادی بیٹھی چنولین کر رہی تھی سب خوش ہو رہے تھے جب دو پہر رات تک یہ صحبت بزم و سرود برپا رہی خاصہ والی نے آکر عرض کیا خاصہ تیار ہی ملکہ مع شاہزادے کے دسترخوان پر تشریف لائی خاصہ سے فراغت کرکے پھر صحبت مین آکر بیٹھے پھر جام شراب گردش مین آیا اب جو دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا اور شرم و حجاب درمیان سے اٹھ گیا شہزادہ نے دست شوق کو دراز کیا ملکہ کے نہان ہاتھ سے تمر آرزو حاصل کرنے لگا خوب زور سے گلے سے لگایا رخسار نابان کے بوسے لینے لگا صدائے بسفنا لو بلند ہوئی مانگون کی قینچلین بند ہو گئین دست شوق دراز ہو گئے دونون طرف کے حصول دلی نکلنے لگے یہ رنگ جو وزیرزادی اور سب خواصون نے دیکھا یہان سے بشاب وغیرہ کے بہانے سے سرک گئین تخلیہ ہو گیا اب تو اور زیادہ ارزو پوری ہونے لگی مگر شاہزادے کو اس امر کا خیال ضرور ہی کہ گو یہ مسلمان ہو گئی ہی مگر جب تک اسکا باپ مسلمان نہ ہو لے اُسوقت تک سوائے پاک محبت کے دوسرے امر کا خیال بھی نہ کرو بس بوسہ بازی مین کوئی مضائقہ نہین پاوہ قتل ہو جائے بس اُسوقت اسکو اپنے جبانہ عقد مین لاؤ اس سے وصل حاصل کرو اسوقت اسی امر کو غنیمت جانو تھوڑے عرصہ تک بوس و کنار رہا بعد اُس کے دونون پلنگ پر آکر لیٹ رہے اُس نشست و نشست مین جا بجا سے ملکہ کی محرم مسک گئی تھی پس جب پلنگ پر آئے شاہزادہ اپنی کروٹ سے اور ملکہ اپنی کروٹ سے سو رہے صبح کو دونون اُٹھے اور منھ دھویا دہان سب کو گمان تھا کہ جو کچھ ہونے والا تھا وہ شب کو ہو گیا ہوگا خوب لذت وصل ملکہ نے حاصل کی ہوگی وزیرزادی تو ایک چالاک ہی اُسکو ارتیاب نہ رہی ملکہ سے تخلیہ مین دریافت کیا کہ رات کو تو خوب آرزوے دل پوری کی مدت کے بعد مراد بر آئی فرمائیے کیا گذری ملکہ نے شرما کر جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتی ہی یہ لوگ مسلمان ہین اور حمزہ کے خاندان سے ہین جب تک عقد نہین کرتے ہین اُس وقت تک اور کسی بات سے نہین غرض رکھتے ہین ہان بوسہ بازی مین کوئی ہرج نہین ہی بس جب تک عقد نہ ہوے گا کبھی ایسا گمان بھی نہ کرنا وزیرزادی خاموش ہو رہی اور سب نے اُس سے دریافت کیا اُسنے وہی واقعہ جو کہ ملکہ نے کہا تھا کہدیا وہ بھی خاموش ہو رہین بس یہان ملکہ شاہزادے کے ساتھ عیش و عشرت مین بسر کرتی ہی مگر صحبت پاک ہی اور شاہزادہ اُسی لباس فقیری مین ہی ملکہ جب سے باغ مین آئی ہی محل مین نہین گئی **صندل شاہ** اسکو غریب رکھتا ہی اسکا طریقہ تھا کہ جب یہ باغ مین آتی تھی آٹھ روز سے زیادہ نہین رہتی تھی اور جب یہان سے جاتی تھی تو باپ کے پاس ضرور جاتی تھی مجرے کو اب اسکو یہان پندرہ دن ہوے ہین کہ یہان سے نہین گئی بس **صندل شاہ** کو خیال آیا کہ اب کی جو ملکہ ماہ پارہ میری دختر باغ کو گئی ہی ابھی تک واپس نہین آئی ہی کیا سبب ہی یہ خیال کرکے خواصان

ملکہ کو طلب کیا چونکہ سب خواصین ہمراہ ملکہ کے گئی ہوئی تھین کوئی نہ حاضر تھی مگر ایک خواص جو کہ
سن رسیدہ تھی وہ اُس دن سے جب سے کہ اُس فقیر کو ملکہ لے کر آئی تھی صرف اُس خیال سے چلی آتی تھی کہ
یہ فقیر نہین ہی ضرور کسی ملک کا شاہزادہ ہی یہ گل ایک نہ ایک دن کھلے گا اور رنگ لائے گا اُسوقت
سوائے ذلت کے کچھ نہ حاصل نہ ہوگا اور بادشاہ کو کیا جواب دیا جائے گا بس ایسی حالت مین
جب آبرو کا مقدمہ ہو یہان قیام کرنا بیکار ہی اپنی حفظ آبرو ہر ایک کو لازم ہی اگر تو یہان ہوگی تجھ سے
بھی جواب طلب ہوگا کہ تو کیسی بڑی بوڑھی تھی کہ تو نے منع نہ کیا اور ہم کو خبر نہ کی کہ ہم اُسکا تدارک
کرتے تو کیا جواب دے گی بس یہان سے چلا جانا بہتر ہی جب تجھ سے سوال ہوگا اُس وقت یہی جواب
دینا کہ مین وہان نہین تھی مجکو کیا حال معلوم اگر مین وہان ہوتی تو بیشک کچھ حال معلوم ہوتا اور مین عرض کرتی
راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ اُس دن سے یہان تھی آج جو بادشاہ نے خواصان ملکہ کی تلاش کی
برائے دریافت حال ملکہ اور کوئی نہ حاضر ہوئی بادشاہ نے حکم دیا کہ محلدار نواب ناظر کو اسی وقت
حاضر کرے یہ حکم دیا تھا اور ابھی نواب ناظر حاضر نہین ہوا تھا کہ ایک خواص نے بادشاہ سے عرض کیا
کہ ملکہ کی خواصون مین سے شبو خواص اپنے بستر پر حاضر ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ ہم نے طلب کیا
وہ کیون نہ حاضر ہوئی بلکہ یہ ظاہر کیا گیا کہ کوئی خواص نہین ہی سب ملکہ کے ہمراہ ہین جلد طلب کرو مین
اُس سے نہ حاضر ہونے کے سبب کو دریافت کرون اور ملکہ کی حالت کو یہ جو حکم دیا وہ خواص ملکہ کی
خواص کے پاس دوڑی ہوئی آئی اور کہا کہ چلو تم کو بادشاہ یاد فرماتے ہین اُس نے کہا کہ مجھ
مین حالت نہین ہی کہ مین حاضر حضور ہون بسبب شدت بخار کے آج پندرہ سولہ دن سے بہت
بخار ہی یہی عرض کردو اُس نے کہا کہ حکم عالی ہی کہ جس حالت مین ہو حاضر کرو پس چلو ورنہ عتاب
سلطانی مین مبتلا ہوگی یہ جو اُسنے کہا یہ بڑبڑاتی ہوئی اور کانپتی ہوئی اُسکے ہمراہ ہوئی اور حاضر
ہوکر آداب بجا لائی اور دستبستہ کھڑی ہوئی بادشاہ نے اُسکی طرف دیکھکر فرمایا کہ او شبو کیا تو نے
یہ نہین سنا کہ مین نے ماہ پارہ کی خواصون کو طلب کیا ہی جو تو نہین حاضر ہوئی اور سب نے کہا کہ وہ ملکہ
کے ہمراہ ہی اگر سنا تو کیون نہ حاضر ہوئی اسکا بہت جلد جواب دے شبو نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا
کہ خداوند مین آج پندرہ سولہ دن سے بہت شدید تپ مین مبتلا ہون واقعی یہ جو سب نے حضور مین
عرض کیا کہ سب خواصین ملکہ کے ہمراہ ہین سچ عرض کیا کیونکہ یہ خلوہ بھی گئی تھی مگر جب مجکو تپ آگئی تو
ملکہ سے اجازت لے کر چلی آئی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ لکاتہ ملکہ ماہ پارہ سے بھی یہی فقرہ کرکے آئی تھی
کہ مین آج صبح سے مبتلاے بخار ہو گئی ہون لہذا مین بستر پر جاتی ہون تاکہ کچھ دوا وغیرہ کرون ملکہ
نے اجازت دی تھی یہ وہان کا رنگ بے رنگ دیکھکر چلی آئی بس اُس نے عرض کیا کہ مین اُس دن
سے اسی حالت مین مبتلا ہون اسقدر مہلت نہ ملی کہ حاضر حضور ہوتی اور جب سے مین آئی ہون اور
اپنے بستر پر پڑی ہون تو اٹھی بھی نہین ہون کہ جو کوئی مجکو دیکھتا اور میرے حال سے آگاہ ہوتا اور حضور
کو خبر کرتا آج صبح کو مین اس قدر ہوشیار ہوئی تھی کہ سوار ہوکر حکیم صاحب کے پاس گئی تھی ملاحظہ
فرمایئے کہ یہ نسخہ اُنھون نے تحریر کیا ہی یہ کہکر ایک نسخہ اُسکے پاس تھا جو کہ کبھی کا لکھا ہوا تھا پیش کیا
بس اس سبب سے مجکو آپ کے حکم کی خبر نہ ہوئی اور نہ حاضر ہوسکی ہان جب وہان سے واپس آئی
تو محلدار نے مجھ سے کہا کہ تجکو بادشاہ نے طلب کیا ہی اور ہم نے بادشاہ سے عرض کردیا ہی کہ سب
خواصین ہمراہ ملکہ ہین تو کب آئی مین نے یہ سب حال محلدار سے بیان کیا اُنھون نے کہا کہ جاؤ فوراً

بادشاہ ہین اور مین نواب ناظر کو لینے جاتی ہون وہ اُدھر گئین اور مین اپنے بستر پر گئی کہ ذرا حواس درست ہو لین
تو حاضر خدمت ہون کہ یہ خواص پہونچی اور آپ کے حکم سے آگاہ کیا مین فوراً حاضر ہوئی کیا حکم ہوتا ہی کیون یہ
لونڈی طلب کی گئی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ خیر مین نے سب حال سُن لیا اب تو یہ بیان کر کہ پندرہ دن سے
ماہ پارہ باغ کو گئی تھی وہ میرے سلام کو کیون نہین آئی اُسکا مزاج کیسا ہی طبیعت تو اچھی ہی اُس نے کانپ کر
عرض کیا کہ جان کی امان پاؤن تو عرض کرون بادشاہ نے فرمایا کہ بیان کر اُسیر اُسوقت ایسا رعب و داب
شاہی طاری ہوا کہ گو اُسکا قصد تھا کہ مین بیماری کا فقرہ کرکے عرض کر دونگی کہ مین کیا جانون اور اپنی
جان بچا دونگی مگر نہ پوشیدہ کر سکی صاف مُنہ سے نکل گیا کہ جب تک مین وہان تھی تب تک ملکہ کا مزاج اچھا تھا
اُسکے بعد کا حال مجکو نہین معلوم کہ اُنکا مزاج کیسا ہی میرے خیال مین ایک امر ہی کہ جس دن ملکہ یہان سے
باغ کو تشریف لیے جاتی تھین تو اتفاق سے ایک مقام پر پردہ ہوا سے محافہ کا اُڑ گیا ملکہ نے دیکھا کہ ایک
شاہ صاحب کھڑے ہوے ہین چنانچہ ملکہ فقیرون کو بہت دوست رکھتی ہین اُن شاہ صاحب کو بذریعہ
سواران سواری کے باغ مین طلب کیا اور بہت تکلف سے اُنکی دعوت کی کیا عرض کرون کہ وہ شاہ صاحب
کیسے ہین اُنکا سن کوئی بارہ تیرہ برس کا ہوگا ابھی بالکل عنفوان شباب ہے پہرہ تک نہین آغاز ہی چہرہ مثل آفتاب
کے روشن ہی بہت جوان رعنا اور خوبصورت ہین بس ملکہ اُس دن سے اُنکی دعوت وضیافت مین مصروف
ہین جب تک مین آئی تھی وہ تشریف نہین لے گئے تھے اس واسطے مین ناندی ہو کر چلی آئی بس میرے نزدیک
ابھی وہ تشریف فرما گئی ہون گے اور ملکہ اُنکی مہمانداری مین مصروف ہون گی اس سبب سے باغ سے
نہین تشریف لائی ہین بادشاہ نے یہ واقعہ جو اُس خواص سے سُنا کہ ماہ پارہ نے ایک فقیر جوان کو مہمان کیا ہی اُسکی
خاطر داری مین مصروف ہی اس سبب سے نہین حاضر ہوئی خیال کیا کہ وہ فقیر کون ہی اور کیسا ہی کہ جس کے
سبب سے یہ میرے پاس نہ آئی بڑا غضب کیا اس نے کہ جوان فقیر کے ہمراہ یہ باغ مین رہی گو فقیر ایسے
نہین ہوتے ہین کہ کسی کے ناموس مین رخنہ انداز ہون اور ہم لوگ فقیرون کو بہت دوست رکھتے ہین مگر
یہ خواص کہتی ہی کہ وہ بہت خوبصورت ہی اور اسکے طرز تقریر سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ فقیر نہین ہی بلکہ شاہزادہ
ہی کسی سبب سے فقیر ہوا ہی بس اس امر کو دریافت کرنا پر ضرور ہی کہین ایسا نہ ہو کہ مین تو اس امر سے
مطمئن رہون کہ ماہ پارہ نے فقیر کی دعوت کی ہی کیا نقصان ہی وہان کوئی دوسرا گل شگفتہ ہو اور ابر دیدہ بن
جائے تو بڑی خرابی ہو آج تک پشتہا پشت سے ایسی کوئی بات نہین ہوئی کہ جو ہمارے بزرگ انگشت نما
ہوے ہون شاہان ہم عصر مین پس اگر کوئی خرابی ہوئی اور مین تمام شاہان ہم عصر مین انگشت نما ہوا اُس
وقت سوائے جان دینے کے کوئی دوسرا امر نہ ہوگا بس اسکا تدارک کرنا پر ضرور ہی یہ خیال کرکے اپنے دل
مین اُس خواص سے کہا کہ کیون اولکاتہ تو نے اسی دن کیون نہ مجکو اس حال سے آگاہ کیا اور کیون نہ بیان کیا
اگر مین آج بھی نہ طلب کرکے دریافت کرتا تو تو آج بھی نہ بیان کرتی ہی شرط کہ مجکو اس جرم کی سزا دون یہ جو
تو نے خطا کی اور مجکو اس امر سے نہ آگاہ کیا اور پوشیدہ کیا تو بھی بڑی لکاتہ ہی کہ ابھی چلی آئی اور تو نے جرم کی سزا دون بادشاہ
نے غیض کی حالت مین کہا وہ ڈر گئی گو اُس نے اپنے بری ہونے کے لیے یہ فقرہ کیا تھا اور وہان سے
چلی آئی تھی اور نہ ظاہر کیا تھا اس خیال سے کہ جب کوئی گل کھلے گا اور میری نوبت آئے گی تو مین یہ عذر کرکے
اپنی جان بچا لونگی کہ مین تو ماندی ہو کر چلی آئی تھی مگر کیا کرے کہ اسوقت جو دریافت کیا گیا وہ خیال
نہ رہا صاف صاف مُنہ سے نکل گیا مگر اسیر بھی یہ فقرہ کیا کہ حضور مین کیا عرض کرتی ایسی مجکو تپ آئی کہ
مین وہان سے چلی آئی مجکو اپنے تن بدن کا تو ہوش نہ تھا جس دن سے آئی ہون آج میری تپ اتری ہی

اور ایسی حالت ہوئی ہی کہ مین بات کرتی ہون مین جب وہان سے چلی تھی تو مین نے خیال کر لیا تھا کہ ضرور
حضور سے اس حال کو عرض کرونگی مگر ناچار ہو گئی خطا تو ضرور ہوئی مگر عمداً نہین ہوئی بلکہ سہواً ہوئی بس
مین حاضر ہون جو چاہے سزا دیجیے خطا وار ضرور ہون یہ جو بادشاہ نے سُنا اور اُسکی حالت دیکھی خیال کیا
کہ یہ سچ کہتی ہی کیونکہ اُس نے اپنی حالت ہی ایسی بنائی تھی اور دوسرے اُسپر رعب بھی ایسا طاری ہوا
کہ اُس سے اور اُسکی حالت خراب ہو گئی تھی کہا کہ خیر اب تو تو نے ایسی خطا کی مین نے معاف کی کیونکہ
تو نے عذر معقول کیا اب کبھی ایسی خطا ہوگی تو کبھی معاف نہ کرونگا اور کوئی عذر نہ سُنونگا یہ تقریر ہو ہی تھی
کہ نواب ناظر حاضر ہوا اور اس نے آکر مجرا کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ اسی وقت کسی خواجہ سرا کو طرف باغ ملکہ
کے روانہ کرو کہ وہ جاکر ملکہ ماہ پارہ میری دختر سے میری طرف سے کہے کہ تم کو بادشاہ نے یاد کیا ہی تم
جس دن سے ہم سے اجازت لے کر باغ کو گئی ہو اُس دن سے نہ تم ہمارے سلام کو آئین نہ اپنے مزاج
کی کیفیت عرض کرا بھیجی بس اسیوقت حاضر ہو کہ ہمارا تم کو دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہی اور جو خواجہ سرا جائے
اُس سے یہ کہدینا کہ وہ خود ملکہ کے پاس جاکر یہ پیام بیان کرے اور دیکھے کہ ملکہ کس شغل مین ہی اور ابھی اپنے
ہمراہ لائے دیر نہ لگائے یہ جو حکم دیا اُسی وقت نواب ناظر نے ایک خواجہ سرا کو جو کہ قدیمی تھا اور جہان دیدہ
تھا طرف باغ کے پیام بادشاہ کا دے کر روانہ کیا اور خود حاضر خدمت رہا وہ خواجہ سرا اُدھر کو روانہ ہوا
یہان بادشاہ اس انتظار مین ہی کہ خواجہ سرا گیا ہی ماہ پارہ آتی ہی یہ تو دختر کے انتظار مین بیٹھا ہی اور
خواجہ سرا طرف باغ کے راہی ہوا ہی وہان باغ مین محفل عیش برپا ہی ناچ گانا ہو رہا ہی ساغر بادہ گلگون چل
رہا ہی شاہزادہ لب ہاے ملکہ کے بوسے بجاے گزک لے رہا ہی صحبت بے تکلف ہی گلرن مین ہاتھ پڑے ہین
ٹانگون کی قینچیان بندھی ہوئی ہین کسی امر کا خوف نہین ہی سب اس راز سے آگاہ ہین مگر صحبت پاکبازانہ
ہی اور کوئی امر خلاف طریقہ اہل اسلام وقوع مین نہین آیا ہی جیسے ملکہ محل سے آئی تھی اُسی طور سے ہی
ابھی تک کوئی دوسرا امر نہین ہوا ہی وہ گوہر ناسفتہ ابھی تک سفتہ نہین ہوا ہی ہان بوسہ و کنار کا تو ذکر
نہین ہی یہ تو ہمہ وقت ہی اسکا کوئی نقصان بھی نہین ہی مگر ابھی تک شاہزادہ نے ملکہ کو دوسری قسم سے
ہاتھ نہین لگایا ہی صرف اس خیال سے کہ جب تک اسکا باپ اور دیگر عزیز قریب مسلمان نہ ہو لین اور وہ
اپنی خوشی سے اسکا عقد میرے ساتھ نہ کر دین اُسوقت تک دوسرا امر نہ ہوگا یہ خود عاقلہ و بالغہ ہی مگر اُنکی
بھی اجازت پر ضرور ہی یا وہ قتل ہو لین اگر دائرہ اسلام مین نہ آئینگے تو ضرور قتل ہونگے اُسوقت ملکہ
صاحب اختیار ہو گی تب عقد کرنا اور ہم بستر ہونا کوئی نقصان نہین ہی ابھی ناجائز ہی گو طبیعت ہر مرتبہ
رغبت دلاتی ہی اور شیطان ورغلاتا ہی مگر شاہزادہ طبیعت پر جبر کرتا ہی اور اسکو اسطرف سے یعنی دنفرین
کر کے روکتا ہی پس راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو صحبت بے تکلفی ہی عاشق و معشوق باہم بیٹھے ہوے
اختلاط کر رہے ہین اور ایک دوسرے کے ہم بغل ہونے سے خوش ہی صداے خنداے بلند ہی جام مے چل
رہا ہی نشہ کا سرور ہی دل کو خوشی کا وفور ہی یہان صحت کا رنگ جما ہوا ہی کہ وہان دروازہ باغ پر خواجہ سرا آکر پہونچا جسے
محلداروں نے دور سے خواجہ سرا کو آتے ہوے دیکھا اور پہچانا کہ یہ تو خاص شاہی خواجہ سرا ہی بس وہ وہان سے
یہ خیال کر کے فوراً طرف بارہ دری کے چلی کہ ملکہ کو خواجہ سرا کے آنے سے آگاہ کرون کیونکہ وہ تو اس حال
سے آگاہ تھی کہ یہان یہ رنگ ہی اور اس قسم کی صحبت ہمہ وقت آراستہ رہتی ہی اور ملکہ اس شغل مین
مصروف ہی اگر مین نہ آگاہ کرونگی اور خواجہ سرا دیکھ لے گا تو جاکر بادشاہ سے عرض کرے گا بس بادشاہ
سُنکے نہ معلوم ملکہ کا کیا حال کرے اور ہم لوگون سے کس طور سے پیش آئے بس آگاہ کرنا ضرور ہی یہ خیال

اپنے دل مین کر کے دوڑی ہوئی چلی ایسی بدحواس تھی کہ موے سر پریشان ہوا مین اڑتی ہوئی پاینچے چھوٹے ہوے پسینہ مین غرق آکر روبرو ملکہ کے حیران ہوکر کھڑی ہوگئی یہان وہ صحبت برپا تھی کہ جسکا ذکر ہو چکا ہی کسی امر کا خوف نہ تھا یہ جو اس حالت سے آکر کھڑی ہوئی ملکہ اور سب حاضرین جلسہ کی اسکی صورت دیکھکر حواس جاتے رہے ملکہ کے ہاتھ مین جام مے تھا اور شاہزادے کو دے رہی تھی ایسی بدحواس ہوئی کہ ہاتھ سے چھوٹ گیا اور سب شراب گر پڑی شاہزادے نے ملکہ کے رخسار کا بوسہ لے کر کہا کہ ای ملکہ کیون اسوقت طبیعت کیسی ہی اور کیون اس قدر پریشان ہوئین کہ شراب گرادی ملکہ نے حواس درست کر کے کہا کہ کچھ نہین مین نے جو محلدار کو بدحواس پایا تو میرے بھی حواس جاتے رہے کچھ خیال نہ رہا یہ ملکہ نے شاہزادے سے کہا اُدھر وزیرزادی نے محلدار کو بدحواس دیکھکر کہا کہ کیون بوا تم اس وقت اس قدر بدحواس کیون ہو کچھ بیان تو کرو کہ اس حالت تباہ سے کیون آئی ہو خیر تو ہی یہ جو وزیرزادی نے کہا تو محلدار نے عرض کیا کہ خیر کہان اب ہم سب قتل ہوئے ناک جوئی کٹی آبرو گئی ہم نے اپنی جانین اور آبرو سب ملکہ پر نثار کی غضب ہو گیا کہ خاص بادشاہی خواجہ سرا ملکہ کے باغ کی طرف چلا آتا ہی ضرور بادشاہ کے حکم سے آتا ہی چونکہ مین تو دن رات درباغ پر بیٹھی رہتی ہون اور دیکھا کرتی ہون کہ کوئی ملازم شاہی تو نہین آتا ہی کیونکہ مین تو یہان کے حال سے اور یہان کی صحبت سے واقف ہون بس اسی خیال سے کہ اگر کوئی آئے تو مین ملکہ کو آگاہ کرون بس جو خیال تھا وہی ہوا پس جب مین نے دور سے اسکو اڑا جاتے ہوے دیکھا اور یہان کی صحبت کا خیال کیا فوراً وہان سے بھاگی کہ خبر کرون یہان آکر پہونچی یقین ہی کہ وہ باغ مین آگیا ہو یہ جو محلدار نے کہا سب کے حواس جاتے رہے ملکہ تو شاہزادہ کے پہلو سے ہٹ کر الگ بیٹھ گئی کشتیان شراب وکباب کی اٹھا کر الگ رکھ دی گئین طائفون کو برخاست کر دیا ملکہ مودب ہوکر بیٹھی شاہزادہ تو لباس فقیری زیب تن کیے ہوے تھا اسی طور سے بے خوف مسند پر بیٹھا رہا سب خواجہ سرا حاضر رہے اب صحبت کا اور رنگ ہو گیا وہ بے تکلفی جاتی رہی شاہزادے کو یہ امر بہت ناگوار ہوا مگر بمصلحت خاموش رہا مہمان تھوڑے عرصہ مین یہ سب بندوبست ہو گیا محلدار سامنے کھڑی تھی یہ امر محلدار نے عرض کیا تھا کہ مین اس سبب سے خبر کرنے آئی تھی کہ وہ اگر اس صحبت کو آکر دیکھے گا اور جاکر بادشاہ سے سب حال بیان کرے گا ہم سب پر آفت آئے گی ناک جوئی کاٹی جائے گی اگر خبر کرون شاید کوئی بندوبست ہو جائے خیر میرے خیال کے موافق ہوا کہ اُس رنگ کی صحبت تو برطرف ہو گئی اب اگر آکر دیکھے گا بھی تو یہی بیان کرے گا کہ ملکہ نے کسی صاحب کی دعوت کی تھی وہی موجود تھے اور ملکہ بھی محلدار یہ کہہ رہی تھی کہ وہ خواجہ سرا جو کہ بحکم بادشاہ طرف باغ ملکہ کے ملکہ کو لینے آیا تھا در باغ ملکہ پر پہونچا کسی نے اسکو نہ روکا کیونکہ خواجہ سرا شاہی تھا بلا خوف اندر باغ کے آیا اور طرف بارہ دری کے چلا اُدھر ملکہ نے شاہزادے سے عرض کیا تھا کہ اب کہین پوشیدہ ہو جائین خواجہ سرا ے شاہی میرے پاس آیا ہی وہ اگر چلا جائے دیکھون کس غرض سے آیا ہی یہ خوف ہی کہ کوئی بدنام نہ کرے اگر بادشاہ کو اس حال کی خبر ہو گئی تو غضب ہو جائے گا پس تھوڑے عرصہ کے لیے آپ پوشیدہ ہو جایئے جب وہ چلا جائے گا چلے آیئے گا شاہزادے نے انکار کیا اور کہا کہ اگر زیادہ کہو گی تو مین اپنے کو ظاہر کر دونگا مجکو کسی امر کا خوف نہین ہی بلکہ میرا منشا یہی ہی کہ کسی طور سے یہ امر ظاہر ہو اور مین بادشاہ کو مسلمان کرون اور اہل شہر کو اگر منظور ہی کہ ایسا ہو تو اس امر مین اصرار کرو ورنہ خاموش بیٹھی رہو مین حالت فقیری مین بیٹھا رہونگا مجکو کسی امر کا خوف نہین ہی میرے بزرگ کسی کے خوف سے پوشیدہ نہین ہوے ہین جہان گئے ہین یون ہی بلا خوف رہے ہین مین کیون ایک

خواجہ سرا کے خوف سے پوشیدہ ہون وہ ہی کیا بلا اگر بادشاہ بھی آتے تو بھی مین نہ ڈرتا نہ ہرگز پوشیدہ ہوتا اگر
بادشاہ تمام لشکر لے کر آتے تو بھی مجکو کوئی خوف نہین اگر مجھ سے کچھ خواجہ سرا بولے گا تو مین اسکو جواب
دے لونگا اس سے اطمینان رکھو کہ جب تک میرے تن پر سر ہی اور بدن مین جان ہی تم لوگون پر آنچ نہ آنے دونگا
بعد میرے پھر جو کچھ ہو اس سے ناچار ہون کیونکہ وہ حالت مجبوری ہی بموجب مصرعہ سہ بعد از سر من کن فیکون
شد شدہ باخدا + یہ جو شاہزادہ نے برہم ہوکر کہا ہر ایک خاموش ہو رہی ملکہ نے تو پھر زبان سے کوئی
حرف نہ نکالا دل مین کہا کہ عجب مرد جاہل سے سابقہ پڑا ہی کہ کسی بات سے نہین ڈرتا ہی خداوند کریم خیر کرے
اسکی جان بچائے اگر اسپر کچھ بھی آنچ آئی تو مین ضرور اپنے کو ہلاک کرونگی ملکہ یہ خیال کر رہی تھی اور ایک
خواص شاہزادے کے نہ پوشیدہ ہونے پر شاہزادے کو برا بھلا کہہ رہی تھی اور باہم اشارون مین ایک دوسرے
سے کہہ رہی تھی کہ ملکہ نے ہر ایک کی ابرو بھی لی اور جان بھی اور اپنی بھی آبرو دی ایسے شخص سے مجسمت کی
جسکے خیال مین کوئی بات بھی نہین آتی بلا خوف ہی مین یہ کہتی ہون کہ یہ اکیلے کیا کرینگے یہ اگر فرض کر لیا جائے
کہ بڑے بہادر ہین مگر ایک کی دو اور دو کی دو چار ہین یہ لاکھون سے کیا مقابلہ کرینگے اگر بادشاہ اس حال
سے آگاہ ہوگیا کہ یہ فقیر نہین ہی بلکہ شاہزادہ ہی اور ملکہ سے آشنائی ہوگئی ہی اور ملکہ کو مسلمان کر لیا ہی تو
پھر وہ نہ ہم کو زندہ رکھے گا نہ ملکہ کو نہ آپکو بڑا کشت وخون ہوگا افسوس مفت مین جان گئی اور آبرو ہم اس
حال سے آگاہ نہ تھے کہ یہ انجام ہوگا دوسرے نے اشارے سے کہا کہ بہن اب تو جو ہونا تھا وہ ہوا ان باتون سے
کیا حاصل بس جو مقدر مین ہوگا پیش آئے گا نمک حلال وہی ہی جو اپنے مالک کے ساتھ نیکی کرے اور
اپنی جان و آبرو کو اسپر صدقہ کرے بس اب کیا حاصل ہی خواصین تو یہ باتین کر رہی ہین شاہزادہ
بیٹھا ہوا ہی اور ملکہ بھی ہر مرتبہ شاہزادے کا جی چاہتا ہی کہ ملکہ کو آغوش مین لے کر لب و رخسار کے بوسے
لون خواجہ سرا آتا ہی پھر یہ خیال کرکے کہ دیکھو کیا ہوتا ہی اب یہ بھی ممکن ہی کہ ملکہ ہمارے قبضہ سے نکل جائے
ابھی کوئی ایسی بات نہ کرو کہ تمھاری زیادتی ثابت ہو سنو تو یہ خواجہ سرا کیا پیام لایا ہی اگر کوئی ایسا پیام
لایا ہی کہ جو تمھارے مزاج کے خلاف ہی بس فوراً اپنے کو ظاہر کرنا اور اسی مقام سے تلوار کھینچ کر درانہ
اس مقام پر سب کو قتل ہوجانا جہان بادشاہ ہی بس یا اسکو مسلمان کرنا یا قتل کرنا اور سامنے خواجہ سرا
کے اس امر کو ظاہر کرنا کہ مین ملکہ پر عاشق ہون اور ملکہ کو مین نے مسلمان کر لیا ہی اب اسکو کوئی ہاتھ نہین
لگا سکتا ہی جب تک میرے دم مین دم ہی یہ خواجہ سرا تمھارا کیا کرے گا سوائے اس امر کے کہ بادشاہ
سے جاکر کہے گا وہ لشکر لے کر آئے گا تم اس امر کی نوبت کیون آنے دیتے تم خود ہی کیون نہ وہان
پہونچ جانا بس شاہزادہ اپنے دل سے یہ باتین کر رہا ہی ملکہ بسبب خوف کے خاموش بیٹھی ہی کہ وہ خواجہ سرا
آکر بارہ دری مین پہونچا پہلے اس نے سب طرف دیکھا اسکو کب نظر آیا کہ ایک سمندر زنگار راستہ
ہی اسپر ایک جوان رعنا کہ جسکا چہرہ مثل آفتاب کے درخشان ہی زلفین دوش پر پڑی ہوئی ہین لباس
فقیری تن مین ہی سمند پر بیٹھا ہی مگر اسقدر رعب و دبدبہ و شان و شوکت و جرات و شجاعت رخ سے
پیدا ہی اور آثار بہادری چہرے سے عیان ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ شیر ببر بیٹھا ہوا ہی اس طرف یہ کسی کی
مجال نہین ہی کہ آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے خواجہ سرا نے یہ جو دیکھا اپنے دل مین خیال کیا کہ ضرور یہ کسی ملک کا شاہزادہ
ہی کسی نہ کسی سبب سے اس نے فقیری اختیار کی ہی یہ دیکھکر اور دل مین خیال کرکے کچھ رعب اسپر طاری ہوا
کہ اس نے جھک کر سلام کیا اور دیکھا کہ ملکہ ایک طرف گوشہ سمند پر مودب بیٹھی ہی اور سب خواصین روبرو
حاضر ہین بس ملکہ کو بھی سلام کیا اور عرض کیا کہ حضور کا مزاج مبارک کیسا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ اچھی ہون

ای منصور تمہارا اسوقت کدھر آنا ہوا اور مزاج ظل اللہ کا تو اچھا ہی اور سب خیریت ہی اُس نے جواب
دیا کہ مین کئی بہت دن سے حضور کو نہین دیکھا تھا آرزو تھی ملبوسی کی تھی مگر کاروبار سے مہلت نہ تھی جو حاضر ہوتا
مجبور تھا اور مزاج شاہ بہت اچھا ہی میری خوش تقدیر سے حکم شاہی میرے نام صادر ہوا کہ تم ملکہ کے پاس
جاؤ اور پیام دو کہ جب سے تم ہم سے اجازت لے کر باغ کو گئی ہو اُس دن سے نہ کچھ تمہارے مزاج کی
کیفیت معلوم ہوئی نہ تم ہمارے سلام کو آئین مزاج کیسا ہی جو نہین آئین لہذا ہمارا جی تمہارے دیکھنے
کو چاہتا ہی پس اسی وقت آؤ اب سیر باغ ہو چکی اگر کچھ طبیعت ناساز ہو تو آگاہ کرو ہم خود آئین کیونکہ
اب طبیعت بہت پریشان ہی آج کئی دن سے تم کو دیکھا نہین ہی بس مین یہ حکم پاکر ادھر کو روانہ
ہوا اور حاضر خدمت ہوا آپ کے والد بزرگوار نے آپ کو یاد کیا ہی اور یہ پیام دیا ہی اور یہ ارشاد کیا ہی کہ
جو س خاکسار نے عرض کیا ملکہ نے یہ پیام جو زبانی خواجہ کے سُنا کہ بادشاہ نے یاد کیا ہی کہا کہ ای منصور
میری طرف سے بہت بہت تسلیم عرض کرنا اور کہنا کہ مجکو خود آپ کی قدم بوسی کی آرزو تھی مگر کچھ ایسے
کاروبار مین تھی کہ نہ اسکی آج مین خود ہی حاضر ہونے والی تھی کہ آپ کا حکم میرے نام پہونچا مین حاضر
ہوتی ہون اور جس سبب سے نہین حاضر ہوئی ہون وہ سب حاضر ہو کر خدمت والا مین عرض کرونگی یہ کہکر خواجہ سرا
کو انعام دیا اور کہا کہ جاؤ مین آتی ہون اُس نے عرض کیا کہ مجکو حکم ہی کہ اپنے ہمراہ لانا بس مین حاضر ہون تشریف
لے چلیے ملکہ نے کہا کہ تم جاؤ مین ابھی آتی ہون تم پہونچنے نہ پاؤگی کہ مین پہونچ جاونگی بس یہ
سُنکے اُس نے عرض کیا بہت خوب اور عرض کیا کہ ایسا نہ کیجیے گا کہ نہ تشریف لائیے تو مجھپر عتاب
ہو کہ ہم نے حکم دیا تھا کہ اپنے ہمراہ لانا تو کیون نہ ہمراہ لایا ہماری عدول حکمی کی جرم عدول حکمی مین مین
مبتلا ہون ملکہ نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو مین آتی ہون تم پر عتاب نہ ہوگا خواجہ سرا یہ سُنکے اور رخصت
ہو کر ملکہ و شاہزادے کو سلام کر کے وہان سے روانہ ہوا جب جو کچھ پیام خواجہ سرا نے بیان کیا شاہزادہ خاموش
بیٹھا سُنا کیا جب ملکہ کو معلوم ہوا کہ خواجہ سرا چلا گیا شاہزادہ سے کہا کہ آپ یہان تشریف فرما رہین
مین والد کے پاس ہو آؤن واقعی مین بہت دن سے سلام کو نہین گئی ہون جب سے باغ مین آئی ہون
بس ابھی جاتی ہون اور سلام کر کے اور اجازت لے کر آتی ہون آپ پریشان نہ ہوجیے گا مین اپنی دو لڑکیان
اور چند خواصون کو آپ کی خدمت مین چھوڑے جاتی ہون جب تک ان سے دل بہلائیے شاہزادے
نے جواب دیا کہ ای ملکہ یہ نہ ہوگا اول تو میرا دل بدون تمہارے یہان نہ لگے گا دوسرے مین تم کو کیونکر
جانے دونگا یہ خواجہ سرا میرا یہان موجود ہونا ضرور بیان کرے گا بس نہ معلوم تمہارے والد تم سے کس طور
سے پیش آئین تم کو یہان آنے بھی دین یا نہ دین اگر تم نہ آؤ تو پھر مین کیا کرونگا ملکہ نے جواب دیا کہ آپ
اس امر سے اطمینان رکھین مین ابھی آتی ہون اگر یہ کہے گا بھی تو بادشاہ مجکو نہین منع کرینگے بلکہ اجازت
دینگے کیونکہ ہم لوگ فقیرون کو بہت مانتے ہین اپنا پیر مرشد جانتے ہین جب مین یہ کہونگی کہ مین نے ایک
شاہ صاحب کو مہمان کیا ہی اور وہ میرے مہمان ہین مین اُنکی خاطر و مدارات مین مصروف تھی اس سبب
سے نہین حاضر ہوئی اور وہ اس وقت بھی میرے باغ مین موجود ہین بس بادشاہ فوراً اجازت دینگے
مین ابھی حاضر ہوتی ہون جب تک آپ ان سب سے باتین کرین اور دل بہلائین جب اس طور سے ملکہ
نے کہا شاہزادہ نے فرمایا کہ اچھا جاؤ مگر اس امر کا خیال رکھنا کہ اگر تم کو عرصہ ہوا اور تم نہ آئین تو مین
یہان نہ ٹھہرونگا فوراً در محل پر آکر درانہ محل مین چلا آؤنگا اور جو کوئی مانع ہوگا اُسکو قتل کرونگا اور تمہارے
باپ سے لڑکر اُنکو بھی قتل کرونگا یا اپنی جان دونگا یہ مجھ سے نہ ہوسکے گا کہ تم وہان رہو اور مین یہان

بیٹھا رہون مین اسی فکر مین ہون کہ کسی تدبیر سے اس ملک کو اسلام آباد کرون ملکہ نے جواب دیا کہ ایسا غضب نہ کرنا تم اکیلے ہو وہ لوگ لاکھون ہین کہان تک مقابلہ کروگے اگر کوئی نوع دگر ہوئی تو مین کیا کرونگی کس کے بھروسے جیونگی پھر میرا کون ہے مین بھی آتی ہون شاہزادے نے جواب دیا کہ مجکو لاکھون کا کچھ خوف نہین ہے ہم لوگ لاکھون سے نہین ڈرتے ہین اگر تم یہ امر نہین قبول کرتی ہو تو مین تم کو جانے بھی نہین دیتا ہون دیکھون کون ایسا بہادر ہے جو تجکو یہان آکر لے جاتا ہے کیونکہ تم مسلمان ہو چکی ہو یہ کہکر شاہزادے نے ملکہ کا ہاتھ پکڑ لیا ملکہ نے خیال کیا کہ اگر نہین جاتی ہون تو بڑی خرابی ہوتی ہے ابھی بادشاہ یہان آئین گے یہ راز افشا ہو جائیگا اور کشت و خون ہوگا یہ اکیلے ہین یا تو اسیر ہونگے یا خدانخواستہ قتل اور مین تمام شہر مین مشہور ہونگی کہ بادشاہ کی دختر نے ایک فقیر سے آشنائی کی تھی بادشاہ کو جو خبر ہوئی تو بادشاہ نے اُس فقیر کو قتل کیا یہ اُسی فقیر کی لاش ہے یا اسیر کیا یہ اُسی فقیر کی قید ہے کیسی کم ظرف تھی کہ نہ کسی شاہزادے سے آشنائی کی نہ وزیرزادے سے آشنائی کی بھی تو ایک فقیر سے جو کہ در در کا پھرنے والا ہے کتنی بُری بدنامی کی بات ہے بس مناسب یہ ہے کہ کسی طور سے انکو سمجھا کر مین وہان جاؤن تاکہ یہ پردہ نہ کھلے اور یہ راز افشا نہ ہو یہ دل مین سوچ کر کہا کہ اچھا آپ مجکو جانے دین اگر مین ایک پہر بھر کے اندر نہ آؤن تو آپ کو اختیار ہے جو آپ کا جی چاہے وہ کیجیے گا یہ جو ملکہ نے کہا شاہزادے نے ہاتھ چھوڑ دیا اور فرمایا کہ اچھا جاؤ مگر اس امر کا خیال رہے کہ عرصہ نہو ورنہ پھر مجکو اُسی مقام پر پاؤگی اگر ذرا عرصہ ہوا یہ امر یاد رکھنا کہ ہم لوگ جس امر کا قصد کرتے ہین اور جو بات مُنھ سے کہتے ہین پھر وہی کرتے ہین چاہے اسمین جان رہے چاہے جائے پس جو تم سے کہا ہے وہی کرونگا قول مردان جاں دارد و سخن مردان اعتبار اگر تم پہر بھر مین نہ آئین تو پھر مجکو یہان نہ پاؤگی مین اندر محل کے ہونگا بادشاہ کے سر پر ملکہ نے جواب دیا بہت خوب یہ کہکر تبدیل لباس کیا نباد کیا وہ جو عالم دیکھا شاہزادے نے ملکہ کو آغوش تمنا مین لے کر خوب لب و عارض کے بوسے لیے دست گستاخ کی آرزو پوری کی ملکہ نے کہا کہ عرصہ ہوتا ہے مجکو جانے دیجیے بس شاہزادہ خاموش ہو رہا ملکہ نے حکم دیا کہ محافہ در باغ پر لگایا جائے بموجب حکم محافہ آیا بس ملکہ شاہزادے سے مل کر اور خدا حافظ کہکر مع چند خواصون کے سوار ہو کر طرف محل کے روانہ ہوئی اپنی وزیرزادی اور چند خواصون کو شاہزادہ کے پاس چھوڑ گئی اور اُن سے تاکید کر گئی کہ اگر شاید عرصہ ہو جائے تو شاہزادے کو بہلانا اور جانے نہ دینا اور کسی قسم کی تکلیف نہ دینا اُن سب نے عرض کیا کہ بہت خوب ہم اپنے امکان بھر کوشش کرینگے اب مانے نہ مانے کا اُنکو اختیار ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب تک سامنا رہا ملکہ شاہزادہ کو پلٹ پلٹ کر دیکھتی جاتی تھی اور شاہزادے کی آنکھ ملکہ کی طرف تھی اشارہ تھا کہ بہت جلد آنا ورنہ خرابی ہوگی ملکہ جواب دیتی تھی کہ ابھی آتی ہون اطمینان رکھو بس جب ملکہ چلی گئی اور وہ خواصین اور وزیرزادی شاہزادہ کی خدمت مین آئین شاہزادہ نے کہا کہ اے وزیرزادی ملکہ نے یہ خیال کیا ہوگا کہ اس وقت یہ کہکر چلی جاؤ کہ تم کو اختیار ہے اگر مجکو عرصہ ہو مین تم سے قسم کھاکر کہتا ہون کہ اگر ملکہ کو عرصہ ہوا تو بایمان خود مین ایک کا بھی خوف نہ کرونگا فرود درانہ محل مین گھس جاؤنگا اور بادشاہ کو یا تو مسلمان یا قتل کرونگا وزیرزادی نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ آپ اطمینان رکھین ملکہ نے جو اقرار کیا ہے بموجب اسکے ضرور جلد آئین گی وہ آپ کے مزاج سے بخوبی واقف ہو گئی ہین دوسرے بدون آپ کے اُنکو کیونکر قرار آئے گا وہ صرف سلام کرنے گھنٹہ آدھ گھنٹہ بیٹھ کر چلی آئینگی آپ اور کچھ خیال نہ کرین یہ کہکر ارباب نشاط کو طلب کیا اور کشتی کی روبرد شاہزادے کے حاضر کی عرض کیا کہ تلاطم فرمایئے دل بہلایئے شراب کا شغل کیجیے شاہزادے نے جواب دیا کہ یہ سب امر

بدون ملکہ کے بیکار ہین جب ملکہ آئین گی سب شغل ہون گے یہ فرماکر کشتی مے کو سرکا دیا اور مطربہ کو منع کیا
یہ جو رنگ وزیرزادی نے دیکھا خیال کیا کہ یہ نہین مانین گے خداوند کریم خیر کرے اور ہم سب کی آبرو
بچائے بس یہ خیال کرکے خاموش مودب سامنے بیٹھی رہی اور سب خواصین بہرخدمت حاضر ہین مطربہ
کو رخصت کردیا شاہزادہ مسند پر اس فکر مین بیٹھا ہی کہ جو وعدہ ملکہ کرگئی ہی وہ گذر جائے اور ملکہ میری
معشوقہ نہ آئے تو مین یہان سے درانہ درمحل پر جاؤن اور جو کوئی مانع ہو اُسکو قتل کرکے اندر محل کے
جاکر صندل شاہ کو مع اُسکے فرزند مظفر شیرگیر و کل اہل شہر کو مسلمان کرون شاہزادہ تو باغ مین
اس فکر مین مبتلا بیٹھا ہی ادھر سواری ملکہ کی طرف محل کے چلی جاتی ہی وہ خواجہ سرا جو کہ ملکہ کے پاس
بادشاہ کا پیام لے کر گیا تھا اور پیام پہونچاکر اور خلعت پاکر ملکہ سے رخصت ہوکر خدمت بادشاہ مین
روانہ ہوا تھا راہ طے کرکے حاضر خدمت ہوا مجرا بجالایا یہان بادشاہ انتظار مین بیٹھے ہوے تھے کہ
خواجہ سرا آکر پہونچا جب مجرا کرچکا اور دست بستہ سامنے کھڑا ہوا نواب ناظر نے پوچھا کہ ملکہ کی خدمت
مین ہوآیا حکم شاہی سے ملکہ کو آگاہ کیا اُنھون نے کیا جواب دیا اُنکا مزاج کیسا ہی وہ کیون نہین تشریف
لائین اُس نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ مین بموجب حکم شاہ خدمت ملکہ مین گیا جہان پناہ کی طرف سے
دعا کہی کہ آپ کو دعا فرمائی ہی اُنھون نے جہان پناہ کی مزاج کی حالت دریافت فرمائی مین نے عرض
کیا کہ مزاج مبارک بہت اچھا ہی مین نے پیام شاہی بیان کیا اور عرض کیا کہ آپ کو یاد فرمایا ہی اُنھون نے
بہت بہت تسلیم عرض کی اور کہا کہ عرض کرنا کہ میرا مزاج تو اچھا ہی جہان پناہ کے جان و مال کی ترقی کی
خواستگار ہون مجکو خود قدم بوسی کا اشتیاق تھا مگر ایک کام مین مبتلا تھی حاضر نہ ہوسکی آج میرا خود
قصد حاضر ہونے کا تھا کہ حکم عالی پہونچا مین حاضر ہوتی ہون مین نے عرض بھی کیا کہ میرے ہمراہ سوار ہوکر چلیے کہا
کہ تم جاؤ مین ابھی حاضر ہوتی ہون مین زیادہ اصرار نہ کرسکا کیونکہ ملکہ عالم نازک مزاج بہت ہین برہمی مزاج
کا خوف ہوا مین خاموش مجرا کرکے رخصت ہوکر حاضر خدمت ہوا میرے سامنے محافہ کے تیار ہونے
کا حکم دیا تھا تشریف لاتی ہونگی یہ سُنکے بادشاہ نے خواجہ سرا سے پوچھا کہ ماہ پارہ کیا کر رہی تھی اور کون
کون باغ مین تھا اُس نے عرض کیا کہ جب مین گیا تھا تو بارہ دری مین تشریف فرما تھین محفل عیش برپا تھی
حضور مین نے ایک شاہ صاحب کو ملکہ کے پاس دیکھا تھا کہ وہ بھی شریک بزم تھے ملکہ مع خواصون کے
اُنکی خاطر و مدارات مین مصروف تھین حضور اُن شاہ صاحب کی کیا خان و شوکت بیان کرون اول تو
وہ خوبصورت جری معلوم ہوتے ہین جوان رعنا ہین ایسا حسن ہی کہ وہ بارہ دری شعاع نور جمال سے روشن
تھی یہ نشان چہرے پر تھی کہ باوجود لباس فقیری زیب تن تھا مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شاہزادہ جلوہ فرما
ہی اور آثار شجاعت و دلاوری رخ سے پیدا تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا شیر ببر یا نہنگ دریاے شوکت
مسند پر جلوہ گر ہی ہم نے تو آج تک ایسا کوئی فقیر نہین دیکھا جیسا انکو دیکھا میرے نزدیک کسی
ملک کے شاہزادہ ہین کسی سبب سے یہ لباس اختیار کیا ہی ہرکس و ناکس کی یہ مجال نہین ہی کہ اُنکی
طرف دیکھ سکے حضور کا بہت بڑا دربار ہی اور شاہزادہ عالم ایسے بہادر دربار مین جلوہ فرما ہوتے ہین
مگر مین نے جیسا اُن شاہ صاحب کو دیکھا نہ ایسا کوئی حسین آپ کے شہر مین ہی نہ دربار مین نہ اُن کے
مثل کوئی بہادر میری نگاہ مین گذرا ہی نہ آپ کے دربار مین ہی مین کس سے مثال دون کیا تعریف کرون
خواجہ سرا نے جو یہ بیان کیا بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ صرف تیری حماقت کی تقریر ہی بھلا جو کہ فقیر ہوگا
وہ کیا ایسی شوکت رکھتا ہوگا تو نے ابھی فقیر نہین دیکھے اگر کسی ملک کا شاہزادہ ہوتا تو اُسکو کیا

ایسی ضرورت تھی کہ وہ راحت وآرام کو ترک کرکے فقیری اختیار کرتا کوئی فقیر ہوگا اور صاحب کمال ہوگا
یہ صرف تیری نگاہ کا فرق ہی اُنکا رعب و دبدبہ جو کہ بسبب خدا آگاہ ہونے کے تو نے دیکھا تو نے خیال کیا
کہ کسی ملک کا شاہزادہ ہی اور انکے مثل کوئی بہادر نہین ہی میرے دربار مین ایسے ایسے بہادر ہین کہ جن کا
مثل ونظیر پردہ زمین پر نہین ہی خیر دیکھا جائے گا ہم اُن سے ضرور ملاقات کرینگے اُس وقت تیرے جھوٹ
وسچ کا حال ظاہر ہوجائے گا خواجہ سرا نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا یہ عرض کرکے سلام کیا بادشاہ نے
فرمایا کہ ابھی حاضر رہ شاید ملکہ نہ آئے تو مجکو پھر جانا ہوگا وہ خواجہ سرا دربار بادشاہ کے دست بستہ حاضر رہا
یہانتک ملکہ روانہ ہی ہوچکی تھی سواری ملکہ کی درمحل پر پہونچی محلدار کو خبر ہوئی اُس نے ملکہ کی ماں کو آگاہ کیا اُنھون
نے خواصون اور اپنی دختر زادی کو برائے استقبال روانہ کیا پردہ کیا گیا ملکہ مع خواصون کے اُتری سب نے
ملکہ کو سلام کیا اور استقبال کرکے ایوان مین لائین ملکہ نے ماں کو سلام کیا اُس نے دعا دے کر گلے سے
لگایا پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ بیٹا تم تو ابکی خوب جاکر باغ کی سیر مین مصروف ہوئین باپ کے سلام تک
کو نہ آئین ملکہ نے عرض کیا کہ کیا عرض کرون کہ کس سبب سے نہ حاضر ہونا ہوا ماں نے پوچھا کہ مزاج
تو اچھا تھا عرض کیا کہ جی ہان اچھی تھی والدہ بزرگوار کہان تشریف فرما ہین مین خود اُنکے زیارت کی مشتاق تھی
آج آنے والی تھی کہ خواجہ سرا پیام شاہی لے کر پہونچا فوراً سوار ہوکر حاضر ہوئی بس یہ جو ماہ پارہ نے
کہا ماں نے جواب دیا کہ وہ بڑی دیر سے تمہارا انتظار کر رہے ہین تمھارے لیے بہت پریشان ہین اپنے
محل خاص مین تشریف فرما ہین چلو یہ کہکر بیٹی کو ہمراہ لیکر قصر شاہی کی طرف چلی وہان بادشاہ خواجہ سرا
سے کہہ رہے تھے کہ ابھی تک ماہ پارہ نہین آئی تو پھر جاو اور کہا کہ ہم انتظار کر رہے ہین باوجودیکہ ہم
نے طلب بھی کیا تو نہین آئی ابکی اپنے ہمراہ لانا وہ عرض کر رہا ہی کہ تشریف لاتی ہونگی یہ غلام جاتا ہی یہی
ذکر تھا کہ سامنے سے زوجہ مع دختر کے بادشاہ کو نظر آئی اور خواجہ سرا دنواب ناظر نے بھی دیکھا ہاتھ جوڑکر عرض
کیا کہ ملکہ تشریف لائی ہین حضور خیال فرمائے تھے کہ غلام نے دروغ عرض کیا بادشاہ نے جو دختر کو دیکھا
چہرہ فرط خوشی سے سُرخ ہوگیا کیونکہ یہ دختر کو بہت چاہتا تھا کسی طرح کا رنج اُسکا بادشاہ کو گوارا
نہ تھا ایک الفت دلی تھی بادشاہ پر کیا منحصر ہی سب ملکہ ماہ پارہ سے الفت رکھتے تھے بھائی ماں
دیگر اہل محل سب کی جان وروح تھی وہ حسین بھی ایسی ہی تھی کہ اُسکا مثل ونظیر نہ تھا اور خوبصورت
سب کو دوست ہوتا ہی اور سب خوبصورت سے الفت کرتے ہین پس جب قریب بادشاہ کے ملکہ
پہونچی جھک کر باپ کو سلام کیا پس بادشاہ نے دعا دے کر گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا اپنے برابر
بٹھایا بہت تفقت سے پیش آیا کہا کہ بیٹا مین نے تم کو پندرہ دن سے نہین دیکھا تھا تمھارے دیکھنے
کو بہت دل چاہتا تھا ابکی تو تم خوب باغ مین جاکر رہین کہو مزاج تو اچھا ہی ملکہ نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ دعا کرتی
ہون مین خود مشتاق حضور تھی مگر ایسی ضرورت مین تھی کہ نہ حاضر ہوسکی آج حاضر ہونے کا قصد تھا کہ آپ کا حکم
پہونچا فوراً حاضر ہوئی بادشاہ نے فرمایا کہ ہم نے تمھاری خواص تنبو اور اپنے خواجہ سرا کی زبانی سنا ہی کہ تم نے
ایک فقیر کی دعوت کی ہی اور وہ تمھارے مہمان ہین اور سنا ہی کہ بڑے صاحب کمال ہین تم نے ہم کو خبر نہ کی کہ ہم بھی
اُنکی قدم بوسی حاصل کرتے اور شرف ملازمت سے بہرہ مند ہوتے ملکہ نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ واقعی یہی امر ہی کہ
اسی سبب سے مین حاضر خدمت نہ ہوسکی اُنکی مہمان واری مین مصروف تھی اپنا افتخار جان کر اُنکی خدمت کر رہی تھی
حضور ایسے صاحب کمال وصاحب جلال فقیر نہین دیکھے نہ ایسے حسین وخوبصورت اور اس سن وسال مین کہ ابھی
پورے جوان بھی نہین ہوے اتفاق سے یہ شرف مجکو حاصل ہوا جس دن مین آپ سے اجازت لے کر باغ کو

جاتی تھی راہ مین محافہ کا پردہ ہوا سے اڑگیا میری نگاہ اُنپر پڑی مین نے وہ رعب وداب وکشف وکمال اُن
مین پایا مین نے خیال کیا کہ یہ ضرور بندہ خاص خداوند آب حیات ہین اُنکی خدمت کرنا باعث افتخار
ہی اور سبب نجات آخرت ہی بس مین اُنکو اپنے باغ مین لے گئی گو وہ نہ جاتے تھے بہت ہی اصرار سے
تشریف لائے بس مین اُس دن سے اُنکی خاطر مین مصروف تھی اِس سبب سے برابر سلام حاضر نہ ہوسکی اور
اِسی سبب سے اس قدر عرصہ ہوا ایکمرتبہ باغ مین رہنے کا ورنہ میرا کیا کام تھا جو مین اس قدر زمانہ تک
باغ مین رہتی بس یہ خطا تو مجھ سے ضرور ہوئی کہ مین نے اُنکو اپنا مہمان کیا اور اُن کے مہمانی کے سبب سے
سلام کو نہ حاضر ہوئی اور نہ اُنکی خبر آپ کو کی اس خطا کی جو چاہے سزا دیجے آپکی گنہگار ضرور ہون بادشاہ
نے بیٹی کی پیشانی پر بوسہ دیکر فرمایا کہ تم نے کوئی خطا نہین کی ہم نے تم کو کبھی اس امر کو منع نہین کیا
کہ تم کسی فقیر کی دعوت نہ کرنا بلکہ ان لوگون کی خدمت کرنا باعث ہم سب کی نجات کا ہی اور یہی لوگ
بندہ خاص خداوند ہین یہ ہی ہم گنہگارون کی بخشش کے سبب ہونگے خواہ جوان ہون خواہ پیر بلکہ جو
جوانی مین ترک دنیا کرتے ہین اُن کے بڑے مرتبے ہین اور اُنکی خدمت کرنا باعث افتخار
ہر دو جہان ہی ہمان صرف اِس امر کا خیال ہوا کہ تم نے ہم کو آگاہ نہ کیا اکیلے اکیلے یہ شرف حاصل کیا دوسرے
تم نے اپنے مزاج کی حالت سے نہ آگاہ کیا اگر تم ہم سے کسی کے ذریعہ سے کہلا بھیجتین تو اس قدر تشویش
نہ ہوتی نہ فکر نہ ہم خواجہ سرا کو روانہ کرتے بلکہ اُنکی ملاقات کو مع اپنے ارکین دولت کے آتے اور
شرف ملازمت حاصل کرتے خیر اب تو جو کچھ ہوا وہ ہوا اے فرزند آج مجکو خیال آیا کہ میری دختر نیک اختر
کئی دن سے سلام کو نہین آئی اسکا کیا سبب ہی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ پندرہ دن سے سیر باغ کو
گئی ہوئی ہین ابھی تک وہان سے نہین آئین اب خیال ہوا کہ نہ معلوم مزاج کیسا ہی جو نہین آئی نہ کسی
نے خبر کی تمہاری خواصون کو جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی اُنکے ہمراہ ہین ہان بعد تھوڑی دیر کے
معلوم ہوا کہ شمو خواص اپنے بستر پر ہی اُسکو طلب کیا وہ بیماری حالت بخار مین حاضر ہوئی اُس سے
حالت دریافت کی اُسنے عرض کیا کہ مین تو کئی دن سے بیمار ہوکر ملکہ سے اجازت لے کر چلی آئی ہون جب
سے بخار مین مبتلا ہون اس قدر حالت نہ تھی کہ مین ملکہ کی حالت حاضر ہوکر عرض کرتی اسوقت حضور نے
طلب کیا حاضر ہوئی جب مین آئی تھی اُس دن تک ملکہ اچھی تھین اُس دن سے مجکو خود اُنکی حالت نہین
معلوم کہ کیسے ہین مین یہ خیال کرتی ہون کہ ملکہ نے ایک شاہ صاحب کی دعوت کی تھی شاید ابھی اُنکی
مہمانداری سے فرصت نہین ہوئی جو تشریف لاتین جو مین نے سُنا اُسی وقت منصور خواجہ کو روانہ
کیا اور وہ پیام بھیجا جو کہ اُس نے تم سے بیان کیا اب مین نے تم کو دیکھ لیا اور معلوم ہوگیا یہ بیان کردہ
شاہ صاحب تشریف لے گئے یا ہین جب تک منصور گیا تھا تب تک تو تھے ملکہ نے عرض کیا کہ جی نہین
وہ ابھی تشریف نہین لے گئے ہین بلکہ میرے باغ مین تشریف فرما ہین مین اپنی دربرزادی اور چند خواصون
کو اُنکی خدمت مین چھوڑ آئی ہون اور عرض کر آئی ہون کہ آپ تشریف فرما رہین مین والد بزرگوار کے پاس
ہو آؤن تو حاضر ہوتی ہون اُنھون نے طلب کیا ہی بس اُن سے اجازت لے کر آئی ہون وہ خود آپ کی
ملاقات کے مشتاق ہین ماہ پارہ نے بہت تعریف شاہزادے کی کی اور اس طور سے تقریر کی کہ بادشاہ
نے فرمایا کہ تم شوق سے جاؤ اور اُنکی مہمانداری مین مصروف ہو آج سہ پہر کو ہم بھی سوار ہوکر تمہارے باغ
مین آئین گے اور شاہ صاحب سے ملاقات حاصل کرینگے ملکہ نے کہا کہ آپ کیون تکلیف فرمائین وہ خود
آپ کی خدمت مین آئین گے کیونکہ اُنھون نے کئی مرتبہ آپ کی ملاقات کا اشتیاق ظاہر کیا اور فرمایا

کہ مین بادشاہ کے پاس جاتا ہون دربار مین مین نے منع کیا کہ مین پہلے آپ کی تشریف آوری اور آپ کے اوصاف
کی بادشاہ کو خبر کرون تاکہ وہ بھی تو آگاہ ہولین پھر آپ تشریف لے جائیے گا تاکہ آپ کی قدر و منزلت ہو اور بھی
بادشاہ آپ کے حال سے کیا واقف ہون گے جس طور سے اور فقیرون کی وہ قدر و منزلت کرتے ہین اسی طور
سے آپ کی بھی کرین گے وہ خاموش ہو رہے تھے اس وقت بھی چلتے وقت فرمایا تھا کہ میری طرف سے بادشاہ
کی خدمت مین تسلیم عرض کرنا اور عرض کرنا کہ اگر اجازت ہو تو مین آپ کی خدمت مین حاضر ہون اور شرف
ملازمت حاصل کرون آپ کے حکم کا خواستگار رہون گو مین اہل دنیا سے پرہیز رکھتا ہون فقیر ہون اب
مجکو شاہ و شہریار کی ملاقات سے کیا غرض مگر مین نے جو آپ کے رو برو آپ کے مزاج کی تعریف کی اور
عرض کیا کہ وہ آپ لوگون کی خدمت کو فخر جانتے ہین اس سبب سے اُنکو بھی آپ کی ملاقات کا اشتیاق
ہوا اور فرمایا کہ میری طرف سے عرض کرنا کہ مجکو شاہون سے کوئی ملاقات کی ضرورت نہ تھی مگر بسبب
آپ کے اوصاف حمیدہ کے سُننے سے اشتیاق زیارت ہوا بس آپ کیون تکلیف فرمائیے وہ خود کل
آپ کے پاس تشریف لائین گے آپ بھی اور کل اہل دربار بھی اُنکی زیارت سے مشرف ہون گے بادشاہ
نے فرمایا کہ اُن سے میری طرف سے بیت دست بستہ ہو کر عرض کرنا کہ مجکو آپ کے تشریف آوری
کی خبر نہ تھی کہ آپ میری دختر کے باغ مین تشریف فرما ہین اگر خبر ہوتی تو مین ضرور آپ کی ملاقات کے لیے
حاضر ہوتا اور شرف ملازمت حاصل کرتا آپ کیون تکلیف فرمائیے مین خود حاضر ہونگا مجکو خود آپ کی
ملاقات کا اشتیاق ہے اور یون تو یہ آپ کا کفش خانہ ہے جس وقت چاہیے تشریف لائیے اپنے
قدم میمنت لزوم سے اس کلبۂ تاریک کو منور فرمائیے اور اپنے نور جمال سے ہم سب کے دیدۂ بے نور
کو روشن فرمائیے خانہ شماست یہ تو خانہ بے تکلف ہے جس وقت جی چاہے تشریف لائیے یہ
خادم آپ کی خدمت کرنے کو موجود ہے آپ لوگ تو ہم سب کے باعث نجات ہون گے آپ کی خدمت
کرنا تو ہم سب کا باعث افتخار ہے ای فرزند جہان تک ہو اُنکو منع کرنا کہ وہ تشریف نہ لائین مین خود حاضر
ہونگا ہان اگر نہ مانین تو ناچاری ہے تم اُنکی خدمت مین جاؤ وہ پریشان ہونگے ملکہ نے عرض کیا کہ
مین اپنے امکان بھر منع کرونگی آیندہ اُنکو اختیار ہے مگر مین یہ جانتی ہون کہ کل وہ ضرور آپ کے
دربار مین آئینگے آج آپ سر پھر کو نہ تشریف لائیے گا اگر وہ کل نہ آئین تو آپ کو اختیار ہے پھر تشریف
لائیے گا بادشاہ نے کہا کہ اچھا بس ملکہ اُٹھی باپ کو سلام کیا بادشاہ نے دعاے ترقی عمر و درجات
دے کر رخصت کیا ملکہ نے بھائی کے قصر مین جاکر مظفر شیر گیر کو سلام کیا اُس سے ملی وہان سے محل مین
آکر ماں سے رخصت ہو کر محافہ مین سوار ہو کر خوشی خوشی مع خواصون کے طرف باغ کے روانہ ہوئی
یہان بعد جانے ملکہ کے بادشاہ اپنی خواب گاہ مین تشریف لے گیا اور اس امر سے بہت خوش ہے کہ
ایسا صاحب کمال درویش میری دختر کا مہمان ہوا اور میری دختر نے بہت شرف حاصل کیا کل وہ ضرور
میری ملاقات کو آئے گا مین بھی اُسکی خدمت کر کے ملازمت حاصل کرونگا اور سبب اپنی نجات کا
پیدا کرونگا خداوند آب حیات نے ایسا صاحب کمال اپنی قدرت سے ملک مین بھیجا اور وہ یون
مہمان ہوا راوی نے بیان کیا ہے کہ بادشاہ بغیر دیکھے اور بغیر ملاقات کے صرف ملکہ ماہ پارہ
اپنی دختر کے بیان سے نادیدہ شاہزادہ درویش نقلی کے اوصاف کا شیفتہ اور دلفتہ ہو گیا ہے اور
بہت ملاقات کا مشتاق ہے اور اُسکو وہ اُسقدر دن اور رات یہ اُسکو معلوم ہوتی ہے دعا مین کرتا ہے
کہ کسی طور سے یہ دن تمام ہو اور شب آئے اور شب بھی بسر ہو جس کہ مین آن شاہ صاحب سے ملون

اور ملاقات کرون بادشاہ تو اس فکر و تردد مین ہی کہ اسکا پھر حال بیان ہوگا اور ملکہ کی سواری راہ مین ہی
وہان شاہزادہ وزیرزادی سے بیٹھا ہوا کہہ رہا ہی کہ ابھی تک ملکہ نہین آئین ہین اب اُن کے وعدے
مین تھوڑا سا زمانہ باقی ہی یہ زمانہ گذرا اور مین یہان سے روانہ ہوا طرف محل کے وزیرزادی دیگر خواصین
عرض کر رہی ہین کہ ملکہ تشریف لاتی ہونگی آپ اطمینان رکھیے کوئی پریشانی کی بات نہین ہی سب یہان
سمجھا رہی ہین مگر شاہزادہ ہر مرتبہ قصد کرتا ہی وزیرزادی باتون مین لگا لیتی ہی یہان تو یہ باتین ہو
رہی تھین کہ اسی عرصہ مین ملکہ کی سواری دریا غ پر پہونچی ملکہ مع خواصون کے محافہ سے اُتری ادہر
سب کو اپنے ہمراہ لیکر طرف بارہ دری کے چلی وہان جب شاہزادہ نے دیکھا کہ وہ زمانہ جو ملکہ مقرر
کر گئی تھی گذر گیا اور وزیرزادی تم کو باتون مین لگائے ہوے ہی اور ٹال رہی ہی اسکا منشا یہ ہی کہ مین
نہ جاؤن ایک مرتبہ برہم ہوکر کہنے لگا کہ تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ مین نہ جاؤن بس اب وہ وقت گذر گیا اب
مین نہ مانونگا یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا وزیرزادی نے کہا کہ مین آپ کے روبرو ہا تو جوڑتی ہون تھوڑی دیر
اور ٹھہر جایئے پھر آپ کو اختیار ہی شاہزادے نے جواب دیا کہ اب ممکن نہین ہی کہ مین دم بھر ٹھہرون
یہ کہکر طرف صحن کے چلا چند قدم چلا تھا کہ ایک خواص دوڑی ہوئی آئی اور کہا کہ آپ کہان تشریف لیے
جاتے ہین ملکہ تشریف لاتی ہین محافہ سے اُتر چکی ہین تشریف رکھیے شاہزادے نے فرمایا کہ کیون مجکو
فقرہ دیتی ہی مین ایسے فقرون مین کب آتا ہون اُس نے عرض کیا کہ اگر مین آپ سے جھوٹ عرض
کرتی ہون تو جو چور کا حال کیا جاتا ہی اُس سے بدتر میرا حال کیجیے گا یہ جو اُس نے عرض کیا شاہزادہ
خاموش ہو رہا وزیرزادی سے کہا کہ تم جاکر دیکھو اگر یہ سچ کہتی ہی تو خیر ورنہ اسکو سزا دون یہ جو شاہزادے
نے کہا وزیرزادی طرف صحن کے چلی شاہزادہ اُسی مقام پر کھڑا رہا ابھی وزیرزادی باہر بارہ دری
کے نہ گئی تھی کہ سامنے سے ملکہ مع خواصون کے نظر آئی بس وزیرزادی نے جو ملکہ کو دیکھا مجرا کیا اور
چند قدم بڑھکر عرض کیا کہ خوب وقت پر تشریف لائین ہم نے اس وقت تک بہت رد کا آپ وہ
ہم سے ناراض ہونے لگے تھے اور برہم ہوکر جانے پر آمادہ ہو گئے تھے اور مل چکے تھے کہ خواص نے
آپ کے تشریف لانے کی خبر کی اُنکو یقین نہ آیا مجکو روانہ کیا کہ تم جاکر دیکھو یہ سچ کہتی ہی یا جھوٹ اور
خود اُسی مقام پر کھڑے ہوے ہین مجکو ادھر روانہ کیا جلد تشریف لے چلیے کہین ایسا نہو کہ وہ گھبراکر
چلے آئین تو بیکار کو تکلیف ہو یہ سُننا تھا کہ ملکہ قدم اُٹھاکر داخل بارگاہ ہوئی دیکھا کہ شاہزادہ
سامنے کھڑا ہوا ہی اور خواصین گرد مین اور ادھر کو دیکھ رہا ہی شاہزادہ نے ملکہ کو دیکھا پس بیخود ہو
باہم چار آنکھ ہوئی باہم ہنسے ملکہ شاہزادہ کو دیکھکر ہنسی شاہزادہ ملکہ کو اور شاہزادہ نے کہا کہ تم
نے بڑا عرصہ کیا اگر تھوڑی دیر اور نہ آتین تو مین وہان موجود ہوتا ملکہ نے جواب دیا کہ مین اقرار
کر گئی تھی مجکو خیال تھا مین کیونکر نہ آتی یہ کہکر شاہزادے کا ہاتھ پکڑ لیا اور مسند پر لاکر بٹھایا اور کہا کہ
آپ کے مزاج مین بہت جلدی ہی بھلا اکیلے کیا کرتے یہ مین نے یقین کر لیا کہ آپ بڑے بہادر ہین
مگر لاکھون سے کیونکر مقابلہ کرتے خدانخواستہ اسیر ہو جاتے سو رہا ان چنبا پہاڑ نہین پھوڑتا ہی شاہزادے
نے جواب دیا کہ ملکہ اس امر کا تم کبھی خیال نہ کرنا ہم لوگ ایسے نہین ہین کہ لاکھون سے خوف کرین پس
جس امر کا قصد کر لیتا اُسکو بدون پورا کیے ہوے نہین باز رہتے پس جو مقدر مین ہوتا وہ پیش
آتا اچھا اب اس ذکر کو موقوف رکھو یہ بیان کرو کہ تمھارا آنا کیونکر ہوا اور کس لیے تم کو تمھارے باپ
نے طلب کیا تھا اور کیا باتین ہوئین ملکہ نے جواب دیا کہ کسی نے اُنکو تمھارے باغ مین آنے کی

خبر کردی اسی امر کے دریافت کرنے کو طلب کیا تھا دوسرے پندرہ روز سے مین سلام کو نہین گئی تھی اور مجکو دیکھا بھی نہ تھا بس الفت پدری نے زور کیا طلب کیا یہ کہکر جو تقریر صندل شاہ نے کی تھی وہ بیان کی اور جو خود جواب دیے تھے وہ بیان کیے جو راوی قبل مین تحریر کر چکا ہی دوبارہ تحریر کرنے کی کیا ضرورت ہی طول بیجا ہوگا ملکہ نے شاہزادے سے جب یہ کہا کہ جب بادشاہ نے تمھارا حال سُنا تو کہا کہ مین اُن شاہ صاحب کی ملاقات کا مشتاق ہون مین سہ پہر کو برائے ملاقات آؤنگا اُسکا مین نے یہ جواب دیا کہ وہ خود آپ کی ملاقات کے مشتاق ہین بلکہ حاضری کی اجازت طلب کی ہی میرے منع کرنے سے وہ باز رہے ورنہ اب تک کب کے حاضر ہو چکے ہوتے یہ تقریر میری بادشاہ نے سُنکے فرمایا کہ وہ کیون تکلیف کرین مین خود اُن کے پاس حاضر ہونگا یون تو اُنکا گھر خانہ ہی جب چاہین تشریف لائین اُنکو مانع کون ہی بس اسی شاہزادے مین بادشاہ سے اقرار کرآئی ہون کہ وہ کل تشریف لائین گے آپ تکلیف نہ فرمایئے ورنہ وہ یہان پر آنے کو راضی تھے لہذا تم کل دربار مین بادشاہ کے ضرور جانا شاہزادے نے یہ جواب دیا کہ مجکو کیا ضرورت ہی کہ مین جاؤن اُنکو خود غرض ہو تو وہ یہان آئین میرے قدم چومین دین اسلام قبول کرین یہ جو شاہزادے نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ وہ تو آنے پر آمادہ تھے مگر مین نے منع کیا بمصلحت پس اب تم کو لازم ہی کہ مین اقرار کرآئی ہون مین جھوٹی ہونگی مین یہ کہہ آئی ہون کہ وہ خود آپ کی ملاقات کے مشتاق ہین وہ خود آئین گے لہذا اب تم انکار نہ کرو کل جاؤ اگر نہ جائے تو ہمکو اپنے ہاتھ سے زمین مین دفن کرے ہم کو روئے تم کو ہمارے سر کی قسم اب انکار نہ کرنا یہ کہکر شاہزادے کے گلے مین ہاتھ ڈال دیے اور کہا کہ مین جھوٹی ہونگی تم کو میری بات کا خیال نہین ہی تم کیسی ہم سے الفت رکھتے ہو کہ ہماری بات جاتی رہے اگر مین اس امر مین جھوٹی ہوئی تو بادشاہ سب باتون کو جھوٹ خیال کرینگے پھر میری کسی بات کا یقین نہ لائینگے کیا تم کو یہ منظور ہی کہ مین اُن کے روبرو دروغ گو قرار پاؤن یہ جو ملکہ نے گلے مین ہاتھ ڈال کر کہا ہی تو یہ وہ مقام ایسا تھا کہ شاہزادہ انکار کرتا ایسا تو نہ تھا اگر کوئی یہ بھی کہتا کہ ہم اقرار کرآئے ہین کہ ہم تم کو قتل کرینگے ایسی حالت مین یہ گوارا کیا جاتا کہ جان جائے مگر ایسے معشوق کے کہنے سے انکار نہ کیا جائے بھلا کیونکر ہو سکتا ہی ایسا معشوق اپنے سر کی قسم دے وہ کون ایسا ظالم ہوگا کہ وہ اپنے معشوق کے کہنے پر عمل نہ کرے گا اور وہ معشوق جو کہ شہرہ آفاق اور حسن و جمال مین طاق ہو اور اس طور سے گلے مین بے تکلف ہاتھ ڈال کر کہے ایسے مقام پر اگر فرشتہ بھی ہو تو وہ بھی اُسکے کہنے سے انکار نہ کرے دوسرے جسپر خود ہی دل آیا ہو بھلا اُسکا ناراض ہونا یا اُسکو رنج دینا کسی طور سے گوارا نہین ہوتا ہی پس ایسی حالت مین جان کا بھی خوف نہین کیا جاتا ہی راوی نے کہا ہی کہ جب ملکہ نے اس طور سے کہا شاہزادے نے بھی خیال کیا کہ اسوقت ملکہ کے کہنے سے انکار کرتا ہون تو ملکہ کو رنج ہوگا دوسرے اے سکندر چلو صندل شاہ کے دربار کا رنگ دیکھو تمھارا تو یہ قصد تھا کہ اس ملک کو اسلام آباد کرو جب تک نکلو گے نہین اور دربار مین نہ جاوگے کیونکر حال معلوم ہوگا اور کہان تک ملکہ کے باغ مین پوشیدہ بیٹھے رہوگے جس کام کے لیے اپنا ملک و مال اور مان کو چھوڑ کر نکلے ہو اُس کام مین بھی تو عرصہ ہوتا ہی بس یہی نہ کہ جب دربار مین جاؤنگے دو چار سے ملاقات ہوگی دو ایک دوست پیدا ہون گے اُس وقت پھر اپنے قصد کو ظاہر کرنا اور تم نے یہ قصد مصمم کر لیا ہی کہ بدون اس ملک کو اسلام آباد کیے ہوے یہان سے نہ جاؤنگا بس بیٹھے بیٹھے کیا ہوگا چلو دربار مین دیکھو کہ بادشاہ کیونکر پیش آتا ہی کیا طریقہ ہوتا ہی کیونکر برتاؤ کرتا ہی جبتک ہاتھ پاؤن نہ ملاوگے یہ ملک اسلام آباد

ہوگا ملکہ بھی کہ رہی ہی اسکا ناخوش کرنا بھی زیبا نہین ہی یہ تصور کرکے اور سوچ کے کہا کہ اگر تم اقرار کرآئی ہو اور تمھاری یہی مرضی ہی تو اچھا مین کل جاؤنگا مگر ایک شرط ہے کہ جاتے ہی مین اپنے کو ظاہر کرونگا اور بادشاہ سے کہونگا کہ میرا دین قبول کرو اس آب پرستی کو ترک کرو اگر نہ مانے گا تو مقابلہ کرونگا اگر یہ امر تم کو منظور ہی تو مین جاتا ہون شاہزادہ نے صرف یہ امر ملکہ کے سُنانے کے لیے کہا تھا نہ کہ یہ اُسکا قصد مصمم ہو یہ جو ملکہ کے شاہزادے کی زبانی سنا چہرہ کا رنگ اڑگیا اور ہاتھ جوڑکر کہنے لگی کہ ہمارا حلوا کھائے ہم کو ہی ہی کرے ہم کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے جو ایسی حرکت کرے ابھی تو ایک دو مرتبہ دربار مین جاؤ وہان کا رنگ دیکھو اہل دربار سے ملاقات پیدا کرو پھر تم کو اختیار ہی اس طور سے جو ملکہ نے کہا شاہزادے نے جواب دیا کہ ملکہ تم ہم کو بہت پریشان کرتی ہو تم کو ہمارے کامون مین کیا دخل ہی جو ہمارا جی چاہے گا وہ کرین گے اب ہم کہان تک تمھارے باغ مین پوشیدہ بیٹھے رہین کوئی حد و انتہا بھی ہی مین تمھارے باغ مین آکر بہت پچتایا اگر مین یہ جانتا تو کبھی نہ آتا یہ جو شاہزادے نے کہا ملکہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اب تجھ سے اور اس سے مفارقت ہونی ہی ہی خداوند کریم کس بلا مین مبتلا ہوگئی اگر اس نے دربار مین جاکر اپنے کو ظاہر کیا اور مقابلہ ہوا تو وہ لوگ لاکھون ہین اور یہ اکیلا ہی کیا ہوگا بس انجام یہ ہوگا کہ خدانخواستہ یا تو یہ قتل ہوگا یا اسیر بس مین کیونکر بدون اسکے زندہ رہونگی راز بھی افشا ہوگا اور جان بھی جائے گی کس آفت مین مبتلا ہوئی کیا کرون عجب جاہل سے سابقہ پڑا ہی جو کسی بات کو نہین قبول کرتا ہی اپنی ہی ہٹ کرتا ہی واہ محبت بھی کی تو کس سے اور یہ حضرت دل بھی آئے تو کس پر جو کہ مرنے سے نہین خوف کرتا ہی موت کو حیات جانتا ہی اب کیا تدبیر کرون کیون اقرار کرآئی تھی اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤن مین کلہاڑی ماری بس یہ جو خیال دل مین کیا اور جدائی کا جو خیال آیا اگر یہ گلوگیر ہوا رونے لگی اسکا رونا تھا کہ شاہزادے کو اب کہان تاب ہی ملکہ کو خوب گلے سے لگایا اپنے دامن سے آنسو پاک کیے اور گلے سے لپٹا کر آغوش مین لے کر لب و عارض کے بوسے لیے اور کہا کہ کیون روتی ہو اچھا جو تم کہو گی مین اُسی پر عمل کرونگا تم کو ہمارے سر کی قسم اب نہ روؤ رقت کو ضبط کرو ورنہ مین ابھی چلا جاؤنگا یہ جو شاہزادے نے کہا ملکہ نے آنسو پونچھ کر کہا کہ مین اپنی حالت اور مقدر پر روتی ہون کہ تم ایسے جاہل اور بے خوف سے سابقہ ہوا ہی کہ کسی امر کا خوف نہین ہی جان کا دینا کوئی بات نہین ہی بس مین یہ خیال کرکے روئی کہ میرا انجام کیا ہوگا یہ تو مین گوارا نہ کرونگی کہ تم وہان جاکر اپنے کو ظاہر کرو اور تم سے مقابلہ ہو خدانخواستہ تم قتل یا اسیر ہو اور جب بادشاہ کو یہ امر معلوم ہو کہ یہ میری بیٹی کا یار ہی اور میری بیٹی مسلمان ہوئی ہی وہ لشکر میری گرفتاری کے لیے روانہ کرے اور وہ لوگ مجھ کو اسیر کرکے لے جائین اور تمام شہر مین یہ مشہور ہو کہ بادشاہ کی بیٹی نے یار کیا تھا وہ یار بھی پکڑا گیا اور وہ بھی بس یہ ہوگا کہ تم نے اُدھر مقابلہ کیا اور تمھارے دشمنون کی اسیری کی خبر آئی ادھر مین نے اپنی جان دی یہ عشق و محبت ہم نے اسی لیے کی تھی کہ جان جائے خیر کیا چارہ ہی مگر افسوس ہی کہ کوئی آرزو پوری نہ ہوئی یون ہی پر حسرت و ارمان دنیا سے چلی خدا ان حضرت دل کا بھلا کرے جنکے سبب سے ہماری جان گئی یہ جو ملکہ نے کہا شاہزادے نے ہنس کر اور آغوش مین لے کر خوب بوسے لیے اور کہا کہ تمھاری پاپوش اپنی جان دے اوی اوی جان جہان مین صرف تمھارا دل لینا تھا خیر جو تم کہو گی وہی مین کرونگا تم رنج و غم نہ کرو معلوم ہوا کہ تم کو مجھ سے الفت ہی مین تمھاری خوشی کرونگا قسم تمھاری جان کی تم رنج نہ کرو ملکہ نے کہا کہ مین ایسے فقرون مین کب آتی ہون یہ فقرے اور کسی کو دو تم کہہ چکے ہو کہ جو ہم لوگ زبان سے کہتے ہین وہی کرتے ہین پھر کیونکر

مجکو یقین آئے ہان اگر تم اپنے ایمان کی قسم کھاؤ تب مجکو باور ہو ہین یہ چاہتی ہون کہ دو ایک تمھارے دوست
ہو جائین اور تمھارے شریک حال ہون اُس وقت تم اپنے کو ظاہر کرو تو اچھا ہی ابھی کیا ضرور ہی شاہزادے
نے یہ سُنکے قسم کھائی اور کہا کہ اچھا مین دو ایک دن اور صبر کرتا ہون کیا کرون کہ تمھارے سبب سے ناچار
ہون تمھارا رنجیدہ ہونا گوارا نہین ہی یہ کہکر اختلاط کرنے لگا ملکہ کو بھی شاہزادے کے قسم کھانے سے
یقین ہوا بزم عشرت کے برپا ہونے کا حکم دیا محفل عیش برپا ہوئی جام شراب گردش مین آیا گزک
کی جگہہ شاہزادہ ملکہ کے بوسے لینے لگا باہم اختلاط شروع ہو گیا تمنائے دلی پوری ہونے لگی پہر رات
تک یہی جلسہ رہا بعد پہر رات کے دونون نے خاصہ کھاکر مسہری پر جاکر آرام کیا کچھ دیر تک باہم اختلاط
رہا بعد اُسکے دونون اپنی اپنی کروٹ سے سو رہے یہان تک کہ صبح ہوئی دونون خواب راحت سے
بیدار ہوے خلوت خانہ سے باہر آئے امور ضروری سے فراغت کرکے منھ ہاتھ دھوکر ملکہ اور شاہزادہ
مع خواصون کے سیر باغ مین مصروف ہوا دلربا نہ کچھ عرصہ تک دونون عاشق معشوق بیٹھے
پانی سے کھیلا کیے جب خوب دن چڑھ آیا اُس وقت شاہزادے نے ملکہ سے کہا کہ اب ہم تمھارے باپ کی ملاقات
کو دربار مین جاتے ہین بموجب تمھارے کہنے کے اجازت دو ملکہ نے صورت دیکھکر کہا کہ بسم اللہ مگر کل کی قسم
کا خیال رہے اور جلدی تشریف لائیے گا اگر کل کے اقرار کے خلاف کیا یا عرصہ مین آئے تو مجلوز زندہ نہ پائیگا
اگر سیر امرد دیکھنے کا ارادہ ہی تو آئندہ آپ کو اختیار ہی شاہزادہ نے جواب دیا کہ جو مین نے تم سے کہا ہی
انشاء اللہ تعالے اُسمین فرق نہ ہوگا اور خمان تک ہوگا جلدی آؤنگا یہ کہکر اور ملکہ کو گلے سے لگاکر چند
بوسے لیکر دربار کے جانب چلے ملکہ نے کہا خدا حافظ و نامر امام ضامن کی ضامنی جلد آنا دیکھو دیر نہ کرنا شاہزادہ
یہ سُنتا ہوا چلا اُدھر ملکہ نے محلدار سے کہا کہ تم باہر جاکر جو سوار پہرے پر ہون اُن سے کہنا کہ شاہ صاحب
کے ہمراہ جاؤ اور انکو دربار مین پہونچا دو اور تم باہر ٹھہرے رہنا جب شاہ صاحب تشریف لائین اُنکے
ہمراہ واپس آنا اور جو واقعہ وہان گذرے ہم کو خبر کرنا یہ جو ملکہ نے محلدار کو حکم دیا بس محلدار نے آکر اُن
سوارون کو ملکہ کے حکم سے آگاہ کیا اتنے عرصہ مین شاہزادہ بھی باہر آچکا تھا بس سوارون نے شاہزادے
کو درویش باصفا خیال کرکے سلام کیا شاہزادہ اُسی لباس درویشی سے آراستہ تھا بس اُن سوارون
نے عرض کیا کہ آپ تشریف لے چلین ہم آپ کے ہمراہ ہین بموجب حکم ملکہ یہ مرکب حاضر ہی اسپر سوار
ہونجیے شاہزادہ نے جواب دیا کہ تمھاری کوئی ضرورت نہین ہی نہ مرکب کی حاجت ہی ہم فقیر ہین ہم کو
کوئی تزک و حشم کی حاجت نہین ہی جو اہل دنیا ہو اُسکو یہ سب درکار ہی اُن سوارون نے عرض کیا کہ یہ
آپ کو اختیار ہی چاہے مرکب پر سوار ہونجیے چاہے نہ ہونجیے مگر ہم ہمراہی سے باز نہ آئین گے کیونکہ
اگر ہم خلاف حکم ملکہ کرینگے تو ملکہ کا عتاب ہم پر نازل ہوگا ہماری نوکری پر بن جائے گی یہ جو اُنھون
نے عرض کیا بس شاہزادہ خاموش ہو رہا اور طرف شہر کے پیادہ پا روانہ ہوا اُسی حالت سے کہ
لباس قلندرانہ زیب تن کیے ہوے عقب مین سوار ملکہ کی اردلی کیے تھے شاہزادہ تو ادھر سے طرف
شہر اور دربار کے جاتا ہی ملکہ ادھر صحن باغ مین خواصون کو ہمراہ لیے ہوے شاہزادے کے سلامت
آنے کی دعا کر رہی ہی اور بال سر کے کھلے ہوے ہین پیشانی خاک پر رکھے ہوے ہی لب پر یہ دعا ہی کہ اے
کریم کارساز اے خدائے نادیدہ مین تازہ مسلمان ہوئی ہون میرے حال پر رحم کر میرا باپ شاہزادے
سے اچھی طور سے پیش آئے کوئی باہم سخت کلامی نہو شاہزادہ اپنے کو ظاہر نہ کرے جب تک اُسکے
چند دوست نہ پیدا ہو لین کیونکہ ہر ایک اُسکی جان کا دشمن ہی وہ پھر زندہ و سلامت مجھ سے آکر

ملے مجکو اُس کے روبرو موت آئے ملکہ یہان یہ دعا کر رہی ہی اُدھر صندل شاہ نے وہ رات تڑپ تڑپ کر
بسر کی اُس انتظار مین کہ صبح ہو اور مین دربار کرون وہ شاہ صاحب تشریف لائین جو کہ میری دختر کے
مہمان ہین مین اُنکی ملازمت سے بہرہ مند ہون بس اسی خیال مین رات بھر سویا نہین اختر شماری مین وہ
رات کاٹی سحر ہوئی آرام گاہ سے باہر آیا ستہ ضروریہ سے فراغت کر کے اور لباس پہن کر بیرون محل آیا
یہان سب اہل دربار حاضر ہو چکے تھے سب کا مجرا ہوا بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہوا سب اپنے اپنے مقام
پر بیٹھے تھے بادشاہ نے درگہ سالار کو طلب کر کے حکم دیا کہ اگر کوئی شاہ صاحب یہان تشریف لائین اور
اندر آنے کا قصد کرین تو تم منع نہ کرنا فوراً اُنکو آنے دینا یہ جو حکم دیا درگہ سالار اپنے عہدے پر آکر بیٹھا یہان
سب اہل دربار حیران ہوے کہ بادشاہ کو کیونکر معلوم ہوا کہ آج کوئی شاہ صاحب تشریف لائین گے
سب یہ خیال کر رہے تھے دربار کا یہ رنگ تھا کہ بادشاہ کے داہنی طرف اسکا فرزند مظفر اسد گیرا اور
دیگر سرداران معزز بائین طرف سپہ سالار لشکر کہ جنکا نام بہرام سنگ خوار تھا اور زبردستان روزگار
سے تھے اپنے دنگل سپہ سالاری پر بیٹھا ہی اور سب افسران لشکر اپنے اپنے مقام پر متمکن ہین کل اہل
دربار حاضر ہین کہ بادشاہ نے اہل دربار کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ لوگ حیران ہوے ہون گے کہ بادشاہ
کو کیا الہام ہوا کہ آج شاہ صاحب تشریف لائین گے آگاہ ہو جیے کہ آپ افسران لشکر ہین اور
کوتوال شہر بھی حاضر دربار ہی اور آپ لوگون کو میرا حکم ہی کہ شہر کے حالت کی خبر رکھا کیجیے مگر آپ لوگ
غافل ہین بالکل خبر نہین رکھتے ہین آج پندرہ دن سے ایک شاہ صاحب شہر مین تشریف لائے ہین
کئی دن تک تمام شہر مین پھرے کسی نے ہم کو آگاہ نہ کیا نہ ہم سے ذکر کیا اتفاق سے میری دختر کی سواری
باغ کو جاتی تھی اُس نے اُنکو دیکھا وہ اُنکو اپنے باغ مین لے گئی اپنا مہمان کیا ہی وہ اُس کے
باغ مین اُس دن سے تشریف فرما ہین کل میری دختر نے مجھ سے آکر اُنکی حالت بیان کی اور کہا کہ
وہ آپ کی ملاقات کے بہت مشتاق ہین اگر اجازت ہو تو دربار مین تشریف لائین مین نے جواب
دیا کہ مین خود اُنکی ملاقات کے لیے تمہارے باغ مین آؤنگا ملکہ نے کہا کہ آپ تکلیف نہ فرمائین وہ
کل خود حاضر ہون گے بس وہی شاہ صاحب آنے والے ہین اُنھین کے لیے مین نے یہ حکم دیا ہی
افسوس کا مقام ہی کہ آپ لوگ ایسے غافل ہین کہ ایسے لوگ شہر مین آئین اور آپ اُن کے حال سے
ہم کو آگاہ نہ کرین یہ جو بادشاہ نے کہا ہر ایک نے عذر کیا کہ ہم سے خطا ہوئی ہم لوگ شہر کی حالت
دریافت کرتے رہتے ہین مگر اس حال سے اچھی طرح سے نہین آگاہ ہوے جو عرض کرتے ہان یہ ضرور
سنا تھا کہ ایک شاہ صاحب تشریف لائے ہین جو کہ ابھی بالکل نوعمر ہین اور بہت حسین ہین پھر جو
اس خیال سے دریافت کیا کہ اُنکی حالت دریافت کر کے حضور مین عرض کرین معلوم ہوا کہ وہ تشریف
لے گئے بدین سبب خداوند سے نہین عرض کیا اب معلوم ہوا کہ وہ تشریف نہین لے گئے بلکہ ملکہ عالم کے
مہمان ہوے بادشاہ نے کہا کہ خیر مگر ثابت ہوا کہ آپ لوگ بالکل شہر کی حالت سے غافل ہین مین آپ
لوگون کے بھروسے پر تھا مگر آئندہ سے مین خود شہر کا بندوبست کرونگا یہ کہکر خاموش ہو رہا اُدھر ہر ایک
کو خجالت ہوئی یہان دربار کا تو یہ رنگ ہی بادشاہ شاہ صاحب نقلی کا انتظار کر رہے ہین اُدھر
شاہزادہ مع اُن سوارون کے جب داخل شہر ہوا تمام اہل شہر مین ہلڑ مچ گیا کہ یہ وہی شاہ صاحب ہین
جو کہ تشریف لائے تھے اور ملکہ عالم اپنے ہمراہ باغ مین لے گئی تھین آج پھر شہر مین تشریف لائے ہین
اور دیکھو ملکہ کی سواری کے سوار بھی ہمراہ ہین ہر ایک نے سلام کیا کوئی قدم چومتا ہی کوئی ہاتھون کو

بوسہ دیتا ہی کوئی آنکھون سے لگاتا ہی شاہزادے کو راستہ چلنا دشوار ہو گیا حاصل کلام یہ کہ اُسی حالت
سے شاہزادہ در دولت پر پہونچا درگہ سالار نے دور سے دیکھا کہ ایک جوان رعنا لباس درویشی پہنے
ہوے بیراگی ہاتھ مین چہرہ اُسکا مثل آفتاب کے روشن اُس لباس شنگرفی مین اُس چہرے کا یہ عالم
ہی کہ گویا شفق مین آفتاب ہی تمت بندھی ہوئی کرتہ گلے مین زلفین دوش پر پڑی ہوئین بلکہ کی سواری
کے سوار ہمراہ اس طرف چلا آتا ہی سمجھ گیا کہ یہی شاہ صاحب ہین کہ جنکی نسبت بادشاہ نے مجھ سے
فرمایا ہی کہ ایک شاہ صاحب تشریف لائینگے اُنکو منع نہ کرنا بس اپنے مقام سے اُٹھکھڑا ہوا جب
شاہزادہ قریب آیا جھک کر سلام کیا قدم چومے ہاتھ آنکھون سے لگائے در دولت تک اہل شہر کا مجمع
تھا یہان سب آکر تھم گئے درگہ سالار نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لے جائیے آپ کی بابت
حکم شاہی صادر ہو چکا ہی کہ اندر آنے سے منع نہ کرنا غلام کی مجال نہین کہ آپ کو منع کرے یہ عرض کرکے
پردہ اُٹھا دیا بس شاہزادہ داخل دربار ہوا وہ سب سوار ایک طرف پرا باندھکر کھڑے ہو گئے اہل شہر بھی
گئے ادھر شاہزادہ سب درجہ و جلوخانہ طے کرکے داخل دربار ہوا ہر ایک جلوخانہ کو خوب آراستہ و پیراستہ
پایا شاہزادہ وہ سب سامان دیکھکر خوش ہوا اور خیال کیا کہ بادشاہ جلیل ہی اور صاحب لشکر کثیر اور صاحب
اختیار ہی خدا دہ دن کرے کہ یہ مسلمان ہوا اور یہ سب اہل شہر بھی بس شاہزادہ یہ خیال کرتا ہوا چلا جاتا ہی
درگہ سالار اپنے مقام پر بیٹھ گیا جب شاہزادہ صحن دربار مین پہونچا جب سے بادشاہ نے کہا تھا مع
بادشاہ کے کل اہل دربار کی نگاہ اسی طرف تھی سب نے دیکھا کہ یکایک دربارگاہ سے روشنی پیدا
ہوئی اب جو سب نے دیکھا تو ایک جوان خوش رو عنبر مو کو دیکھا کہ شنجرفی تہمت باندھے ہوے
کرتہ شنجرفی پہنے ہوے بیراگی ہاتھ مین لباس درویشی سے آراستہ چہرہ مثل ماہ چہاردہ کے روشن
زلفین دوش پر پڑی ہوئین رخ سے آثار جوان مردی و بہادری عیان عجب شان و شوکت کا
جوان ہی گو قلندرانہ وضع ہی مگر یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی ملک کا شاہزادہ ہی یا فرشتہ درگاہ خدا ہی وہ رعب
و داب ہی کہ ہر ایک کے موے تن صورت زیبا دیکھکر کھڑے ہو گئے رعب سب پر چھا گیا ہر ایک
اپنے مذہب کے موافق درود پڑھنے لگا سب کی زبان پر یہ کلمہ جاری ہوا کہ کیا جوان ہی ضرور یہ کسی
ملک کا شاہزادہ ہی نہ معلوم کس سبب سے اس نے یہ لباس اختیار کیا ہی یہ صورت و شکل یہ
سن و سال اس لائق نہین ہی کہ یہ ترک دنیا کرے نہ معلوم کیا مصیبت پڑی ہی کہ اس نے ترک دنیا
کی ہی ادھر شاہزادہ نے صحن مین پہونچ کر بغور دربار کی طرف دیکھا کہ ایک بادشاہ تخت پر متمکن ہی
اُسکا سن کوئی پچاس برس کا ہوگا وزیر پس پشت کھڑا ہوا مگس رانی کر رہا ہی تاج سر پر ہی قباے
مرصع زیب تن ہی و تخت رہت کی طرف ایک جوان سر سے پانک دریاے آہن مین غرق خود سر پر
کج رکھے ہوے قبضہ شمشیر کو پکڑے ہوے جھوم رہا ہی بادہ غرات سے مست ہی اور اُسکے پہلو مین
بہت سے سردار ہین جو کہ مثل اُسکے ہین دوسرے طرف ایک اور جوان جو کہ اُس سے تن و توش
مین وہ چند ہی اُسی طور سے بیٹھا ہی اور اُس طرف بھی افسران سپاہ بیٹھے ہوے ہین دربار خوب
آراستہ ہی قریب تین ہزار کے اہل دربار سے کم نہ ہونگے ہر ایک افسر اپنے مرتبہ سے بیٹھا ہوا ہی حاجب
دربان چوبدار خاص بردار اپنے اپنے طریقہ سے کھڑے ہین اور سب اسی طرف دیکھ رہے ہین شاہزادے
نے اُس دربار کو خوب آراستہ پایا اور سب اہل دربار کو اور اُن کے طریقے کو پسند کیا اور ثابت
ہو گیا کہ یہ سب بہادر ہین خصوصاً مظفر اسد گیر کو دیکھکر بہت اپنے دل مین خوش ہوا بادشاہ

نے جو شاہزادے کو دیکھا اہل دربار سے حکم کیا کہ جلد اٹھو اور استقبال کرکے لاؤ بس یہ حکم دینا تھا کہ سب
اہل دربار اٹھے اور حاضر خدمت ہوے مجرا بجا لائے شہزادے نے سب کے سلام کا جواب دیا کسی نے قدمون
پر بوسہ دیا کسی نے دست شاہزادہ چومے اور آنکھون سے لگائے بڑی عزت سے ایوان مین لائے
کچھ ایسا رعب وداب تھا کہ خود بادشاہ مع اپنے فرزند کے تالب فرش استقبال کو آئے اور سلام مین
سبقت کی اور قدم چومے ہاتھ پکڑ کر اپنے تخت کے قریب لایا اور حکم دیا کہ کرسی لاؤ شاہزادے نے فرمایا
کہ کرسی کی کوئی ضرورت نہین ہی مین تارک دنیا ہون میرے لیے یہی فرش کافی ہی بلکہ بوریا ہوتا تو بہتر تھا
یہان کرسی وغیرہ اہل دنیا کو زیبا ہی یہی خاک ایک دن اپنا بستر ہوگی اس سے کہان تک پرہیز کیا جائے گا آپ
تخت پر تشریف رکھیے مین اس فرش پر بیٹھ جاؤنگا بادشاہ نے کہا کہ یہ تو کبھی نہ ہوگا آپ ہمارے مہمان
ہین اور ہمارے پیر مرشد ہین ہم لوگ آپ کی خدمت کرنے کو اپنا فخر و افتخار تصور کرتے ہین آپ کے
سبب سے ہمارے یہان برکت ہی ہم کو زیبا ہی کہ ہم اپنی آنکھین فرش کرین آپ اس پر تشریف رکھین غلام
زیادہ تو اصرار کرسکتا نہین ہی شاید خلاف مزاج عالی ہو اگر آپ کرسی پر نہ تشریف نہ رکھیے گا تو غلام بھی
تخت پر نہ بیٹھے گا اسی فرش پر بیٹھے گا بس میری خوشی یہ ہی کہ غلام کو جہان آپ نے اس قدر سرفراز فرمایا ہی
غلام نوازی کی ہی اتنی خوشی اور فرمایئے کہ کرسی پر تشریف رکھیے یہ جو بادشاہ نے کہا شہزادے نے جواب
دیا کہ تم نے ہم کو بہت مجبور کیا اگر ہم یہ جانتے تو کبھی نہ آتے ہمارے طریقہ مین مہربان کی خاطر شکنی کرنا گناہ
ہی خیر جو تم کہتے ہو اسی پر عمل کرینگے ہم اس شہر مین آکر بہت پریشان ہوے ہمارے بہت سے طریقون مین
فرق ہوا اول تو آج تک ہم کسی کے دربار مین نہین گئے خیر ہم نے جو تمہاری تعریف سنی تو ہم کو اشتیاق ہوا
کہ تم سے ملین یہان جو آئے تو ہم کو یہ بیان طریقہ برتنا پڑا کہ کرسی پر بیٹھین اب تو آئے اگر یہ معلوم ہوتا تو کبھی نہین
آتے یہ جو کہا بادشاہ کا منہ گیا عرض کیا کہ کیا آپ ناخوش ہوے اگر کوئی خطا ہوئی ہو معاف
فرمایئے جواب دیا کہ خطا تو کوئی نہین ہوئی مگر تمہارے اصرار سے پریشان ہوے یہ کہکر اس کرسی پر بیٹھ گئے
جو کہ خادم نے لاکر روبرو تخت کے بچھا دی تھی جب شاہزادہ بیٹھ چکا اس وقت بادشاہ نے عرض کیا
کہ غلام کو اجازت ہی جواب دیا کہ بسم اللہ تخت پر بیٹھو تمہارا تخت تم کو مبارک رہے بادشاہ نے یہ
عرض کرکے کہ آپ کے روبرو تخت پر بیٹھنا نہایت بے ادبی ہی مگر مجبوری ہی کہا کہ کوئی نقصان نہین ہی یہ
کہکر اور خود ہاتھ پکڑ کر بادشاہ کو تخت پر بٹھایا وہ سلام کرکے تخت پر بیٹھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ
سب عزت و توقیر اسلام کی تھی ورنہ یہ اسکے خردمند اور اب تو خوش ہوتے تھے بس جب بادشاہ
بیٹھ چکا پھر تو ہر ایک اجازت لے کر اور سلام کرکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھا جب سب بیٹھ چکے بادشاہ
نے مزاج پرسی کی جواب دیا کہ فقیرون کے مزاج کو کیا دریافت کرتے ہو ہمارا کیا مزاج تم اپنے
مزاج کی حالت بیان کرو بادشاہ نے جواب دیا کہ زندہ ہون آپ کی دعا کا خواستگار ہون کہا کہ باخوش
رہو بعد اسکے ہر ایک اہل دربار کی مزاج پرسی کی ہر ایک نے وہی کلمہ کہا جو بادشاہ نے کہا تھا سب
سے یہی کہا کہ باخوش رہو جب سب کی مزاج پرسی کرچکے اس وقت بادشاہ نے عرض کیا کہ آپ
اپنے اسم گرامی نام نامی سے آگاہ فرمایئے کہا کہ اس عبد ذلیل وحقیر کو آوارہ شاہ کہتے ہین تم اپنے
نام سے اور کل اہل دربار کے نام و حالت سے آگاہ کرو بادشاہ نے کہا کہ اس غلام کو صندل شاہ
کہتے ہین اور یہ جو دست راست کی طرف دنگل پر بیٹھا ہی یہ غلام زادہ ہی اسکا نام مظفر اسد گیر
ہی اور یہ فلان سردار ہی اور یہ فلان سردار اس سب کے نام سے آگاہ کیا اور مرتبہ سے اور عرض کیا کہ

جو بائین طرف ہی یہ میرے لشکر کا سپہ سالار ہی اسکا نام بہرام سنگ خوار ہی اور جو اُس طرف سردار ہین
ان کے یہ مرتبہ ہین اور یہ نام ہین جب یہ سب امر معلوم ہو چکے اُس وقت بادشاہ نے عرض کیا کہ حضور کا
کس طرف سے آنا ہوا اور کتنا عرصہ ہوا یہان تشریف لائے ہوے اور اب کس طرف کا قصد ہی یہ جو بادشاہ
نے کہا جواب دیا کہ جہان سے سب آئے ہین مین بھی آیا ہون اور جہان سب کی بازگشت ہی وہان مین بھی
جاؤنگا اور مین یہان بیس دن سے آیا ہون اور پندرہ دن سے آپ کی دختر کا مہمان ہون مجکو آپ کی
ملاقات کا بہت اشتیاق تھا کئی مرتبہ قصد کیا مگر صرف اجازت کا خواستگار تھا کل ملکہ جو یہان تشریف
لائین اور آپنے میری کیفیت سُنی اور فرمایا کہ مین اُنکی ملاقات کا مشتاق ہون اور اُنکی ملاقات کی
بہت خواہش ہی کل مین باغ مین اگر اُن سے ملاقات حاصل کرونگا بس ملکہ نے آپ سے کہا کہ وہ خود آئینگے
لہذا ملکہ نے مجھ سے آپ کی خواہش ظاہر کی یہ جو بادشاہ نے سُنا جواب دیا کہ بہت بجا ارشاد ہوا یہ تو آپ
کا کفش خانہ تھا خوب کیا جو تشریف لائے مگر مجکو بڑا صدمہ ہوا کہ آپ نے تکلیف فرمائی مین خود حاضر ہونا مین
نے جب سے آپکے اوصاف سُنے آپ کی ملاقات کا بہت مشتاق تھا اور نہایت درجہ دل خواہش
کرتا تھا خیر آپ کی مہربانی اور کرم سے آپ کی قدم بوسی حاصل ہوئی ہم سب کو آپکے شرف خدمت سے
ہمارے مقدر نے بہرہ مند کیا اور آپ کے نور جمال سے ہم سب کے دیدۂ بے نور کو روشنی ہوئی مین اس
قدر امر کا امیدوار ہون کہ میرے لیے خداوند کی درگاہ مین دعا فرمائیے اور دوسری میری خواہش یہ ہی کہ
جب تک آپ اس شہر مین رہین میرے غریب خانہ پر تشریف رکھیے اور جو مجکو نان ونمک میسر ہی آپ کی
دعا سے اُسکو نوش فرمائیے اور اُلفت کم نہ کیجیے تاکہ برکت ہو اور ہم سب آپ کی خدمت کرین اور فخر و
افتخار حاصل کرین یہ جو بادشاہ نے کہا جواب دیا کہ یہ امر جو تم نے بیان کیا اسکا جواب یہ ہی کہ مین اُس
وقت تک دعوت نہین قبول کرسکتا ہون جس وقت تک کہ ملکہ عالم مجکو رخصت نہین کرتی ہین مین
اُنکا مہمان ہون کیسے آپکی دعوت قبول کرون آپ کی اور ملکہ کی مہمانی مین کوئی فرق نہین ہی کیونکہ جو کچھ ملکہ کے
پاس ہی وہ آپ کا ہی جیسے اُنکا مہمان ہون ویسے آپ کا مہمان ہون مجکو کچھ عذر نہ تھا اور نہ اب ہی اب
مین زیادہ قیام یہان بھی نہ کرونگا دو ایک دن مین چلا جاؤنگا بادشاہ نے یہ سُنکے عرض کیا کہ یہ جو کچھ آپ
نے ارشاد کیا مین نے سُنا سب بجا ارشاد ہوا مگر یہ جو آپ نے ارشاد کیا کہ اب مین زیادہ یہان
قیام نہ کرونگا بس یہ ممکن نہین ہی کہ آپ بدون میری دعوت قبول کیے ہوے یہان سے تشریف لے جائیے
مین ضرور آپ کی خدمت کرونگا ہان یہ جو ارشاد کیا کہ مین اُس وقت تک تمہاری دعوت نہین قبول
کرسکتا ہون کہ جبتک تمہاری دختر کا مین مہمان ہون بس جب وہ آپ کو رخصت کرے اُس وقت میرے
غریب خانہ کو سرفراز فرمائیے آپ کو قسم ہی خداوند کی کہ جب تک آپ میری دختر کے مہمان ہین اور
باغ مین اُس کے تشریف فرما ہین تو ہر روز میرے دربار مین تشریف لائیے اور تھوڑے عرصہ تک ہر روز
اپنی زیارت سے ہم سب کو مشرف فرماتے رہیے تاکہ ہم اُسی طور سے آپ کی زیارت سے مشرف ہوتے
رہین اُسی طرح سے یہ شرف ہم کو حاصل ہوتا رہے شاہزادے نے یہ جواب دیا کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ
مین ہر روز آؤن بادشاہ نے کہا کہ آپ کو تکلیف تو ضرور ہوا کرے گی مگر آپ کا تشریف لانا باعث
برکت اور ہم سب کی عزت کا ہی اور میرے دربار کی رونق ہی بس میری یہی خوشی ہی اور میری آرزو بھی یہی ہی
مجکو یقین ہی کہ آپ میری عرض کو رد نہ فرمائیے گا بس مین آپسے اسی امر کا امیدوار ہون کہ میری عرض
کو قبول فرما کر ان سب کے روبرو مجکو سرفراز فرمائیے تاکہ میری آرزو دلی پوری ہو یہ جو بادشاہ نے

کہا مرن شاہزادے کو یہ امر منظور تھا کہ یہ اصرار کرے ورنہ انکار کرنے کی خود اُسکی خواہش نہ تھی کہا کہ اچھا
جب تم اس قدر اصرار کرتے ہو اور ہم لوگ فقیر ہین ہم کو یہ روا نہین ہی کہ کسی کی خاطر شکنی کرین یہ امر ہم نے
قبول کیا ہم ہر روز بوقت صبح تمہارے دربار مین آیا کرینگے گھڑی دو گھڑی بیٹھکر چلے جایا کرینگے گو ہماری
عبادت مین اور اوقات مین فرق ہوگا ہو مگر تمہاری خاطر شکنی تو نہ ہوگی یہ جو جواب دیا بادشاہ خوش
ہوگیا بڑھکر قدمون کو بوسہ دیا بہت عزت سے پیش آیا اور سب سے کہا کہ ہم نے ایسے خلیق اور با
مروت لوگ نہین دیکھے کہ جو اپنے ایسے غلامون کی عرض کو قبول کرین جو کسی خدمت کے لایق نہ
ہون آج کل میرا ستارہ ترقی پر ہی کہ ایسے باخدا لوگون سے ملاقات نصیب ہوئی اور زیارت
ایسے خاصان خدا کی میسر ہوئی سب اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ کی بدولت ہم بھی اس دولت سے
بہرہ یاب ہوے ورنہ کہان ممکن تھا کہ ہم ایسی نعمت سے بہرہ مند ہوتے بس جب یہ تقریر ہو چکی شاہزادہ
تھوڑے عرصہ تک وہان بیٹھا رہا اُس کے بعد ایک مرتبہ اُٹھکھڑا ہوا اور کہا کہ اب مین رخصت ہونا
ہون اگر زندہ رہا تو کل پھر آونگا کیونکہ میری عبادت کا وقت آگیا اب اسمین ہرج ہونا ہی اب
مین ٹھہر نہین سکتا ہون نہ تم زیادہ اصرار کرنا ورنہ میری طبیعت کو ناگوار ہوگا سبب یہ تھا کہ شاہزادے
کو ملکہ کا خیال تھا کہ ایسا نہ ہو مجکو یہان عرصہ ہو اور وہ نہ معلوم کیا خیال کرے اور اپنے کو ہلاک
کرے تو اُس کے خون کا سبب مین ہونگا بس یہ جو شاہزادے نے کہا کسی کی جرات نہ ہوئی کہ
اصرار کرے بادشاہ نے عرض کیا کہ کل ضرور تشریف لایئے گا اور مجکو سرفراز فرمایئے گا جواب دیا
کہ بشرط حیات بس سب اہل دربار نے اُٹھکر قدم بوسی حاصل کی بادشاہ نے بھی اور دیگر اراکین سے اور
نائب وزیر بادشاہ خود پہونچانے گیا بعد اُس کے رخصت ہوکر اپنے مقام پر آیا اور سب
سردار تا دربارگاہ ہمراہ آئے اور مجرا و سلام کرکے رخصت ہوے شاہزادہ اُن سب سے رخصت
ہوکر اُن سواروں کے ہمراہ طرف باغ کے چلا اسی طور سے سب اہل شہر قدم بوسی حاصل کرتے تھے
نوبت بانیجا رسید کہ شاہزادہ قریب باغ آیا سب اہل شہر اپنی طرف آئے یہان ملکہ شاہزادے کے
لیے دعا کر رہی تھی اور رو رہی تھی وزیرزادی سے کہتی تھی کہ ابھی تک شاہزادہ نہین تشریف لایا
نہ معلوم بادشاہ کس طور سے پیش آئے خدا جلد اُنکی صورت دکھائے وہ سمجھا رہی تھی کہ آپ گھبرایئے
نہین وہ خوشی خوشی آتے ہون گے یہی ذکر تھا کہ ایک خواص نے آکر عرض کیا کہ مبارک ہو شاہزادہ
تشریف لایا یہ سننا تھا کہ ملکہ نے کہا سچ کہتی ہی اُسنے عرض کیا کہ اگر جھوٹ ہو تو جو چور کا حال وہ
میرا حال کیجیے گا یہ جو اُسنے عرض کیا تب ملکہ نے کہا کہ ای خداوند کریم شکر تیرا کہ تونے یہ مجکو خبر سنائی
کہ وہ شہریار وہان سے سلامت آیا کوئی خرابی نہ ہوئی یہ کہکر سجدے کو جھکی سجدۂ شکر بجا لائی اُدھر
شاہزادہ داخل باغ ہوا ملکہ صحن باغ مین کھڑی ہوئی طرف درباغ کے دیکھ رہی تھی کہ یکایک
شاہزادہ نمایان ہوا ملکہ کے جان مین جان آئی وہ اضطراب موقوف ہوا اُدھر شاہزادہ نے
جو ملکہ کو دیکھا کہ صحن باغ مین کھڑی ہی بال پریشان ہین پیشانی پر خاک کا نشان ہی خیال کیا کہ
تمہارے لیے اسنے اپنا یہ حال کیا ہی جھٹ گھر ملکہ کے قریب آئے ملکہ اپنے معشوق کو دیکھکر خوش
ہوگئی شاہزادہ نے ملکہ کا آکر ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ تم نے اپنا یہ کیا حال کیا ہی مین تو تم سے یہ
کہ گیا تھا کہ بہت جلد آتا ہون جیسا کہ گیا تھا ویسا ہی کیا تم نے اتنی دیر مین اپنا یہ حال کیا ہے آؤ
یہ کہکر ملکہ کو لیکر بارہ دری مین آیا مسند پر بیٹھا یا سب خواصین آکر روبرو بیٹھین ملکہ نے شاہزادے

سے کہا کہ وہان کا حال بیان کرو کیا گذری اُسوقت شاہزادے نے سب بیان کیا جو کچھ گذرا تھا اور کہا
کہ بادشاہ بہت اچھی طور سے پیش آئے اور میری بہت عزت کی اور کل اہل دربار بہت خاطر سے پیش آئے
بادشاہ نے کہا کہ آپ میری دعوت قبول فرمایئے مین نے جواب دیا کہ ابھی مین ملکہ کا مہمان ہون آپ
کی دعوت قبول نہین کرسکتا ہون تب اُنھون نے اس امر پر اصرار کیا کہ اچھا ہر روز یہان میرے
دربار مین تشریف لایا کیجیے تاکہ ہم آپ کی زیارت سے مشرف ہوا کرین پہلے تو مین نے انکار کیا جب
بہت اُنھون نے اصرار کیا تب مین نے اقرار کیا لہذا جب تک مین یہان مقیم ہون ہر روز جایا کرونگا
تم اپنا یہی حال کیا کروگی ملکہ نے کہا کہ تم نے یہ بُرا کیا کہ اقرار کیا ایسا نہ ہو کسی دن حال ظاہر ہوجائے
تو بڑی خرابی ہو شاہزادے نے کہا کہ اب جو کچھ ہو مین اقرار کرآیا ہون اپنے قول سے نہ پھرونگا
ملکہ یہ سُنکے اور یہ خیال اپنے دل مین کرکے کہ زیادہ اصرار کرنا اچھا نہین ہے ایسا نہ ہو کہ یہ ناخوش
ہوجائین اور اب جو چاہین اپنے کو ظاہر کرین تو خرابی ہو شاید کوئی صورت ایسی انکے وہان
ہر روز کے جانے مین نکلے کہ میرا باپ مع کل اہل دربار کے مسلمان ہوجائے کیونکہ وہ انکے
ہمراہ بہت خاطر اور خوشی سے پیش آیا اے میرے خدا تو بادشاہ کے دل مین ایسی بات
ڈال دے کہ وہ بدون مقابلہ کے مسلمان ہوجائے اس شہریار کا ایک موے تن نہ کم ہو یہ
اپنے دل مین دعا کرکے حکم دیا کہ خاصہ فوراً حاضر کرو بس خاصہ حاضر کیا گیا دونون عاشق و
معشوق یک جان دو قالب نے خاصہ نوش کیا اسکے بعد پھر آکر مسند پر بیٹھے گانے والیون
کو حکم ملا کہ آکر گاؤ وہ حاضر ہوکر گانے لگین جام شراب گردش مین آیا گزک نے اپنا لطف دکھایا

ایک مطربہ نے بالحان داودی یہ غزل گائی

بڑھ گیا درد جگر فرقت کے ساماں دیکھ کر
کیا کروگے حالت قلب پریشان دیکھ کر

تجکو او ظالم نہ آیا رحم وقت نزع بھی
غیر روتے ہین مرا حال پریشان دیکھ کر

آتے ہی فصل خزان کے رنگ بدلا باغ نے
عندلیبین اُڑ گئین اُجڑا گلستان دیکھ کر

جب سے سودا سر مین ہے زلف سیاہ یار کا
دم اُلجھتا ہے مرا تار یک زندان دیکھ کر

دامن صحرا مین دیوانہ سمجھ کر یار ہا
کھینچ لاتی ہے کشش خار بیابان دیکھ کر

آگئی شمشیر قاتل مین بھی خوش آبی بہت
قتل گہ مین زخم ہاے دل کے ارمان دیکھ کر

میری پا بوسی کو آتی ہین بہت سی حسرتین
بعد مردن بھی ہمارے دل کے ارمان دیکھ کر

آبلے دل کے مچل جاتے ہین لڑکون کی طرح
دامن کہسار مین خار مغیلان دیکھ کر

مست ہوکر کچھ نہین ڈرتے حساب حشر سے
رند مشرب ساقی کوثر کی دوکان دیکھ کر

فکر جنت چاہیے ہر وقت سب کو اے ریاض
خوش نہ ہونا چاہیے دنیا کے ساماں دیکھ کر

دن بھر یہی جلسہ رہا اور پہر رات تک باہم یہی اختلاط رہا بعد اسکے کھانا کھاکر دونون نے جاکر
آرام کیا ہر ایک اپنے اپنے مقام پر آیا یہان تک کہ صبح ہوئی موافق دستور کے سب بیدار
ہوے اور سب کامون سے فراغت کرکے بارہ دری مین آئے یہان شاہزادہ و ملکہ دونون
بیدار ہوچکے تھے سب کا مجرا ہوا شاہزادے نے بھی امور ضروری سے فراغت حاصل کی
اسکے بعد سیر باغ ہمراہ ملکہ کرکے جب یقین ہوا کہ دربار بخوبی آراستہ ہوچکا ہوگا ملکہ سے
کہا کہ اب ہم دربار کو جاتے ہین تم پریشان نہ ہونا ہم بہت جلد آتے ہین نل کی سی حالت

نہ کرنا ورنہ ہم کو رنج ہوگا بس یہ کہکر بیرون باغ آئے سب سواردن نے مجرا کیا چند سوار بموجب حکم
بلکہ ہمراہ ہوے شاہزادہ طرف دربار کے روانہ ہوا بلکہ بارہ دری مین آکر بیٹھی تھی مگر چلکے چلکے دعا
کر رہی تھی وہان صندل شاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے ہر ایک شاہزادے کا ذکر کرتا ہی کہ کل
جو شاہ صاحب تشریف لائے تھے بہت خلیق اور بامروت سے صاحب کمال معلوم ہوتے ہین
جو لوگ زیادہ گستاخ ہین اُنھون نے عرض کیا کہ ہم کو تو یہ درویش نہین معلوم ہوتے ہین بلکہ
کسی ملک کے شاہزادے ہین کیونکہ چہرے سے اور طرز تقریر سے اور رعب و داب سے یہ امر ثابت ہوتا ہی
کہ کسی نہ کسی سبب سے اُنھون نے یہ وضع اختیار کی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ یہ امر نہین ہی بلکہ یہ درویش
باخدا ہین بس اسی سبب سے یہ سب باتین ہین صاحب کمال ہونے کی یہی دلیل ہی ہر ایک خاموش
کل بھی بعد جانے شاہزادے کے دربار مین یہی تقریر ہوئی تھی اور جب بادشاہ نے دربار برخاست
کیا تھا تو اہل دربار باہم یہی ذکر کرتے ہوے اپنے اپنے مکان پر آئے تھے آمدم بر سر مطلب یہان
بادشاہ بیٹھا ہوا انتظار کر رہا ہی ادھر شاہزادہ راہ طے کر کے داخل شہر ہوا اہل شہر کا مجمع ہمراہ ہوا
کسی طور سے ہر ایک کا سلام و مجرا لیتا ہوا اور سب قدم بوسی کرتے ہوے در دولت تک آئے
بس شاہزادہ داخل دربار ہوا سب واپس گئے درگہ سالار نے منع بھی نہین کیا جب بادشاہ کی نگاہ
شاہزادے پر پڑی سب اہل دربار کو برائے استقبال حکم دیا اور خود بھی مع اپنے فرزند ارجمند کے
تالب فرش استقبال کیا لاکر بڑی عزت و آبرو سے برابر تخت کے کرسی پر بٹھایا کل سے زیادہ عزت
کی مزاج پرسی ہوئی بعد اُسکے سب بسبب ان کے رعب و داب کے خاموش بیٹھے رہے جو کچھ گفتگو
ہوئی وہ بادشاہ سے ہوئی جب قریب پہر بھر کے گذرا شاہزادہ اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ مین جاتا ہون
بادشاہ اصرار نہ کر سکا بس دربار سے باہر آیا کل اہل دربار باہر تک پہونچا گئے وہان سے رخصت ہو کر
شہر کو مڑ کر کے باغ مین آیا ملکہ سے بلا ملکہ سے سب حال بیان کیا یہان بعد جانے شاہزادے کے
بادشاہ نے بہت تعریف کی اور اپنا کاروبار دیکھا اُسکے بعد دربار برخاست کیا یہان باغ مین
شاہزادہ ہمراہ ملکہ کے عیش و راحت مین مصروف ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ اب یہ طریقہ شاہزادہ
نے اختیار کیا ہی کہ ہر روز بوقت سیر دو گھنٹہ دربار مین ضرور آکر بیٹھتا ہی اور رنگ دربار کا دیکھتا ہی اور
اس فکر مین ہی کہ اب کوئی تدبیر ایسی کرون کہ یہ سب لوگ مسلمان ہون اور میرا عقد ملکہ کے ساتھ
ہو جائے اب ملکہ بھی دوسرے دن خواہ سہ پہر کو خواہ صبح کو باپ کے سلام کو آتی ہی بادشاہ ملکہ سے
شاہزادہ کی حالت دریافت کرتا ہی ملکہ کہتی ہی کہ ای باباجان مین نے تو آج تک ایسا باخدا اور
عبادت گزار کوئی درویش نہین دیکھا بہت سے درویش آئے اور مین نے دعوت کی اور مہمانی مگر کوئی
ایسا نہ تھا جیسے یہ ہین رات دن سوائے عبادت کے دوسرا کام نہین ہی ہان صرف اُس قدر زمانہ تک
تو عبادت سے کوئی سروکار نہین ہی کہ جب تک آپ کے دربار مین رہتے ہین یا اور وقت ضروریہ مین
مصروف ہوتے ہین بعدہ سوائے عبادت کے دوسرا کام نہین ہی رات کو سوتے بھی بہت کم ہین
ملکہ ایسی تقریر دروغ بادشاہ سے جب آتی تھی بیان کرتی ہی کہ بادشاہ کو دن بدن شاہزادہ کے
صاحب کمال ہونے کا یقین ہوتا جاتا ہی اور بیٹی سے یہ فرمایش ہی کہ جہان تک ہو سکے انکو اپنا مہمان
رکھو جانے نہ دینا کیونکہ ان کی خدمت کرنا موجب افتخار و سبب برکت ہی یہ جو بادشاہ کہتا تھا ملکہ خوش
ہو جاتی تھی اور اپنے دل مین کہتی تھی کہ خوب فقرہ نے ابھی تک کام کیا ہی بس اسی طور سے چند دن

گذرے تھے کہ شاہزادہ دربار مین آتا تھا آج جو شاہزادہ دربار مین آیا اور اپنے مقام پر بیٹھا تھا اور سب
اہل دربار بھی حاضر تھے دربار آراستہ تھا بادشاہ یعنی صندل شاہ تخت پر متمکن تھا مظفر اسد گیر
فرزند بادشاہ و بہرام سنگ خارسیہ سالار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوے تھے بادشاہ شاہزادے
سے باتین کر رہا تھا کہ یکایک بیرون دربار سے رونے اور شور و غل کی صدا آئی معلوم یہ ہوا کہ گویا در
دولت پر ہزارون آدمی رو رہے ہین اور شور و غل کر رہے ہین یہ صدا ہی کہ ای ظل اللہ جہان پناہ ہماری
فریاد کو پہونچ ہماری داد رسی کر یہ جو صدا آئی بادشاہ نے گھبرا کر اہل دربار کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہ
کیسی شور و غل کی صدا ہی ذرا دریافت تو کرو یہ جو حکم دیا بس چوبدار چلا تھا وہ لوگ جو کہ در دولت پر
فریاد ہی آئے تھے وہ سب کے سب داخل دربار ہوے اور یکایک روبرو ایوان شاہی کے آکر فریاد
کرنے لگے اور صداے استغاثہ بلند کی یہ جو واقعہ دیکھا سب اہل دربار مع بادشاہ و شہزادہ کے حیران
ہوے کہ یہ کون لوگ ہین اور وہ چوبدار برابر جا رہا تھا جانے نہ پایا تھا کہ یہ لوگ فریاد کنان داخل بارگاہ
ہوے تھے آپ کو دیکھکر وہ بھی ٹھہر گیا بادشاہ و کل اہل دربار و شاہزادہ سکندر رستم خو نے
دیکھا کہ سیکڑون مرد و زن ہین اور سب اپنی اپنی لیاقت کے موافق کپڑے نفیس پہنے ہوے ہین اور
عورتین زیور سے آراستہ ہین مگر یہ سب لوگ کسی قوم ہین شریفان شہر سے نہین ہین بلکہ کوئی پیشہ ور
ہین خواہ گاذر ہون اور کوئی ہون مگر ہین اسی قبیل سے اور انکے گرد کوتوالی کے پیادے ہین
باشمشیر برہنہ اور کوتوال بھی ہمراہ ہی اور درمیان مین ان عورت و مرد کے ایک جوان کہ جسکا سن
کوئی سولہ سترہ برس کا ہوگا لباس شاہانہ پہنے ہوے تمامہ سر پر سہرہ بندھا ہوا تھا پاؤن مین منہدی
لگی نوشاہ بنا ہوا ہی وہ سب عورت و مرد اسکے گرد ہین اور چند پیادے اسکے قریب ہین راوی نے
بیان کیا ہی کہ یہ لوگ جو بدون اجازت داخل دربار ہوے اسکا سبب یہ ہی کہ صندل شاہ کا حکم ہی
کہ جو کوئی فریادی آئے خواہ ایک ہو خواہ ہزارون کوئی اجازت کی ضرورت نہین ہی انکو دربار مین بدون
اجازت آنے دینا بس اسی سبب سے یہ لوگ داخل دربار ہوے دوسرے درگہ سالار نے اسی سبب
سے اور بھی نہ روکا کہ کوتوال شہر مع اپنے پیادون کے انکے ہمراہ تھا بس یہ جب سب نے دیکھا کہ
یہ لوگ فریادی ہین اور انکے ہمراہ ایک نوشاہ بھی ہی بادشاہ نے انکی طرف دیکھکر فرمایا کہ تم
لوگون پر کیا بلا نازل ہوئی ہی جو تم نوحہ فریادی آئے ہو سب نے دیکھا تھا کہ عورتین سر کھولے
ہوے تھین موے سر پریشان تھے جب یہ بادشاہ نے کہا تو انھون نے سر پیٹ کر کہا کہ ہم کو آپ
کے کوتوال نے پریشان کیا ہی اور ہمارا یہ حال کیا ہی یہ جو دولھا آپ کے روبرو حاضر ہی ہم اسکو
لے کر آئے ہین کوتوال شہر کہتا ہی کہ اسکو ہم کو دے دو تاکہ ہم اسکو برائے گزک دیو چنگال کے
جائین کیونکہ انکے نام پر قرعہ نکلا ہی اگر اسکو گزک نہ پہونچے گی تو وہ آکر سب کو کھا جائے گا اور شہر کو
تباہ کرے گا اے بادشاہ جب ہم نے یہ سنا ہمارے ہوش جاتے رہے کیونکہ ہم سب کا یہ ایک ہی
فرزند ہی ہم پانچ بھائی ہین ان مین یہ ایک لڑکا ہی بڑی مرادون سے بیاہا ہی ہم نے اسکی شادی
کا سامان کیا آج ہم برات لے کر عروس کے گھر جانے والے تھے نوشاہ بنا چکے تھے کہ کوتوال
صاحب پہونچے انھون نے ہم کو اس خیال سے آگاہ کیا ہم نے ان کے روبرو ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ہم
سب کے حال پر رحم فرمائیے اس سے کم تو اٹھائیے کیونکہ یہ ہم سب کی پیرانہ سالی کا سہارا ہی
اندھے کی یہ ایک ہی لکڑی ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہم آپ کو دے دین اور اسکو لے جا کر اس دیو

کے حوالہ کرین وہ اسکو کھا جائے یہ ہمارے قلب کیونکر گوارا کرینگے دوسرے آپ نے ملاحظہ کیا ہی کہ ہم اسکی
شادی مین مصروف ہین اسکے عروس کو چاہتے جاتے ہین ابھی اسکا کوئی ارمان نہین نکلا ہی کہ یہ لقمۂ اجل ہو اسکی
عروس کیا کہے گی نہ اُس نے اسکی صورت دیکھی نہ اس نے اُسکی کہ عروس مرگ کا سامنا ہوا لہذا ہم سب کی
جان پر ترس کھاکر اور کسی کو لے جائیے اسکو چھوڑ دیجیے اس قدر لوگ ہین ان مین سے جسکو آپ کا جی چاہے
برائے گرگ دیو لے جائے کوتوال صاحب نے جواب دیا کہ یہ ہو نہین سکتا ہی کیونکہ قرعہ جو پھینکا گیا
تو اسکا نام نکلا اور حکم شاہی ہی کہ جسکا نام نکلے سوائے اُسکے دوسرے سے نہ بولنا بس ہم خلاف حکم
نہین کر سکتے ہین نہ اس طریقہ کو بدل سکتے ہین جو کہ برسون سے رواج پا چکا ہی اگر ہم اُس طریقہ کے
خلاف کرینگے اول تو عتاب سلطانی مین مبتلا ہونگے دوسرے ہر ایک کو موقع عذر کا ہوگا اور ہر ایک
اپنی جان بچائے گا اور دوسرے کا سہارا ڈھونڈھے گا بس ہم اُس طریقہ کو نہین توڑ سکتے ہین ہم ضرور اسکو
لے جائینگے جب ہم نے دیکھا کہ کوتوال صاحب کسی طور سے ہم پر رحم نہین کھاتے ہین تب ہم نے
عاجز ہوکر اُن سے کہا کہ ہم کو اسقدر مہلت دیجیے کہ ہم اپنی اس عرض کو بادشاہ سے عرض کرین شاید اُنکو
ہمارے حال پر رحم آئے کیونکہ وہ عادل ہین انصاف پسند ہین رعایا پرور ہین بس ہماری آپ کی خدمت
مین یہ عرض ہی کہ اسکی جوانی پر رحم فرمائیے اور ملاحظہ فرمائیے کہ یہ ابھی نوشاہ بنا ہی عروس کو بیاہنے کو
جاتا ہی اسنے باغ دنیا سے کوئی پھل نہین پایا ہی ابھی پورا جوان بھی نہین ہوا ہی اپنی باغ جوانی سے اسنے
کسی قسم کا ثمر نہین حاصل کیا ہی بس اسکو چھوڑ دیجیے اور ہم چھ آدمی ہین ایک ہمین باپ ہون دوسرے
اسکی ماں اور چار چچا ہین بس ہم سب کی یہ خواہش ہی کہ ان مین سے جسکو حکم ہو وہ کوتوال کے ساتھ جائے اور
اُس دیو کا لقمہ ہو یہ ہم کو نہین منظور ہی کہ ہمارے سبب سے سب اہل شہر پر آفت آئے بلکہ ہماری جان رہنے
سے بھی بچے اور اہل شہر بھی ہم بخوشی اس امر کو منظور کرتے ہین ہماری دادرسی و فریاد رسی فرمائیے ہم کو اس جوان
کے داغ سے بچائیے کیونکہ ہم پانچون بھائیون کے سوائے اسکے اور کوئی اولاد نہین ہی نہ اب امید ہی
کیونکہ ضعیفی نے اپنا عمل کر لیا ہی بہت سی ہم سب کے یہان اولادین ہوئین سب مرگئین ایک لڑکی مراد دن
اور منتون سے یہ بچا یہ پانچ گھرون کا چراغ ہی اسکے مرنے سے بہت سے گھر بے چراغ ہو جائینگے اور
بہت سے لوگ ہلاک ہونگے اُنکا خون ناحق ہوگا اگر بادشاہ ہماری دادرسی نہ کرے گا تو ہم سب اپنی
جانین در دولت پر اپنے اپنے ہاتھ سے گلے کاٹ کر دے دینگے آیندہ حضور کو اختیار ہی اس طور سے اُنھون
نے جو فریاد کی بادشاہ خاموش سُنا کیا اور سب اہل دربار اور شاہزادہ سکندر رستم خوخاموش بیٹھے
ہوے ہین اور دیکھ رہے ہین کہ یہ کیا واقعہ ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی کیسا دیو اور کیسا اُسکا لقمہ ہونا
یہ واقعہ تو ملکہ نے مجھ سے آج تک نہین بیان کیا اسکو دریافت کرنا پر ضرور ہی خیر اس مہم سے
فراغت ہولے دیکھو کہ بادشاہ کیا انصاف کرتا ہی اُدھر بادشاہ نے اُنکی فریاد سُنکے حکم دیا کہ تم سب
لوگ خاموش ہو جاؤ شور و غل نہ کرو ہم نے تمھاری تقریر سُنی ہم انصاف کرتے ہین یہ کہکر حکم دیا کہ
کوتوال روبرو حاضر ہو اور واقعہ کو بیان کرے یہ حکم سُنکے وہ لوگ خاموش ہو رہے اور کوتوال روبرو
حاضر ہوا مجرا بجا لایا بادشاہ نے فرمایا کہ کیا واقعہ ہی بیان کر کوتوال نے عرض کیا کہ حضور کا حکم ہے کہ
دوسرے دن دس خم شراب کے سوا من میوہ دس من غلہ ایک من روغن دس گوسفند اور ایک
آدمی اہل شہر سے برائے دیو خونخوار بھیج دیا کرو تاکہ کل اہل شہر کی جان بچے اور یہ بھی حکم دیا ہی کہ سب
اہل شہر کے نام پر قرعہ اندازی کی جائے بس جسکا نام نکلے وہ بھیجا جائے کیونکہ آپ نے اُس دیو سے

اقرار کرلیا ہی ورنہ وہ سب اہل شہر کو کھائے جاتا تھا اور شہر کو تباہ کرتا تھا آپ نے یہ اقرار کرلیا تھا کہ ہم دوسرے
دن یہ چیزین تمھارے لیے روانہ کیا کرینگے بس اس اقرار سے آپ کی یہ بلا ٹلی گو یہ امر ضرور ہی کہ ایک
عرصہ کے بعد یہ شہر تباہ ہوجائے گا ایک مرتبہ نہ تباہ ہوا رفتہ رفتہ تباہ ہوا بس ہوجب آپ کے حکم
کے اُس دن سے وہی طریقہ جاری ہی کہ دوسرے دن ایک آدمی اور جو جو اشیا آپ نے فرمائی ہین
روانہ کردی جاتی ہین اہل شہر کے نام پر قرعہ اندازی ہوتی ہی جسکا نام ظاہر ہوتا ہی اُسکو لے جاتے ہین
چنانچہ آج بھی اُسی طریقہ سے قرعہ اندازی کی گئی یہ جو مرد ضعیف آپ کے روبرو کھڑا ہی یہ تمام بھٹیارون
کا چودھری ہی اور جو سراکہ سرکار کی طرف سے تیار کی گئی ہی یہ اُسمین ملازم ہی یہ پانچ بھائی ہین انمین سے
ایک کے یہان یہ ایک لڑکا ہی بس یہ اسکی شادی کے سامان مین مصروف تھا سرکار نے بھی روپیہ ملا تھا
چنانچہ آج اسکی برات تھی مین نے بموجب قاعدہ مقررہ جو اہل شہر باقی ہین اُن کے نام پر قرعہ اندازی
کی تو اُس لڑکے کے نام پر قرعہ نکلا بس مین نے پھر قرعہ اندازی کی پھر اُسی کا نام نکلا پھر قرعہ پھینکا پھر
اسی کا نام نکلا چونکہ حکم شاہی ہی کہ تین مرتبہ قرعہ اندازی کی جاے جب تینون مرتبہ اُسی شخص کا نام نکلے
بس اُسکو روانہ کیا جاے جب تینون مرتبہ اسی کا نام نکلا تب مین ناچار ہوا اسکے گھر پر آیا اور اُس مرد
ضعیف کو کہ جسکا نام رفیع ہی مع اسکے بھائیون کے پاس جاکر طلب کیا اور سب حال سے آگاہ کیا یہ سنتا تھا
کہ یہ رونے لگے پیٹنے لگے نوبت یہ ہوئی کہ سب جمع ہوے اور سب نے کہا کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہی ہم مین سے
جسکو جی چاہے لے جاؤ مین نے کہا کہ یہ خلاف قاعدہ مین نہ کرونگا چنانچہ اُس امر پر راے قرار پائی کہ
بادشاہ سے اُس امر کی خواہش کی جاے جیسا وہ حکم دین اُسپر عمل کیا جاے بس یہ سنکے سب حاضر خدمت
ہوے مین اصل واقعہ یہ ہی جو مین نے بیان کیا جب بادشاہ نے کوتوال کی زبانی سب حال سُنا اُس
چودھری کو مع اُسکے بھائیون کے اپنے روبرو طلب کیا وہ روتے ہوے حاضر ہوے اور تخت کو بوسہ
دیا اور کہا کہ آپ ہم سب کے مالک ہین اور خداوند ہین ہم سب آپ کے تابعدار ہین بڑی آپ کی
مہربانی اور غریب نوازی ہوگی کہ جو اسکو چھوڑ دیجیے اور ہم مین سے جسکو چاہیے اُس دیو کی گزک
کے لیے تجویز فرمایے بادشاہ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ اے رفیع تو ہی خیال کر کہ یہ کیونکر
ہوسکتا ہی کہ مین اپنے طریقہ کے خلاف کرون مین جو حکم دے چکا ہون اُس کے خلاف کبھی نہ ہوگا اور
اور جو قاعدہ مقرر ہوچکا ہی اُسکے خلاف نہ کیا جائے گا اس وقت تم یہ عذر کرکے اپنے فرزند کو بچالو
اور اُسکے عوض مین تم مین سے کسی کو مین روانہ کرون بس یہی عذر سب کو ہوگا اور ہر ایک یہی عذر پیش کریگا
مین اسوقت تمھارے سبب سے اپنے طریقے کو بدل کر اپنے پیچھے ایک بلا لگاؤن بس صبر کرو کیونکہ
یہ تمھارا فرزند اسی قدر زندگی خداوند آب حیات کی سرکار نے لکھا تھا کیونکر ہوسکتا ہی کہ اُسکے
خلاف ہو بس اسکی اسی قدر زندگی تھی اور اسی طور سے قضا اسکی تھی کوئی اختیار نہین ہی صبر کرو دل پر
جبر کرو یہ جو بادشاہ نے کہا اُنکو یقین ہوا کہ بادشاہ بھی ہماری کچھ نہ سنے گا بس وہ پانی بن ماہی بے آب
کی طرح تڑپنے لگے اور زار زار رونے لگے ایک شور گریہ وزاری بلند ہوا کہ کان پڑی آواز نہ سُنائی دیتی تھی
اُن سب نے زمین دربار کو سر پر اُٹھا لیا تھا عجب کہرام مچا ہوا تھا سب اہل دربار حیران ہوے کہ کیا کیا جاے
شاہزادہ کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا اور کہتا تھا اپنے دل مین کہ یہ کیا واقعہ ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی شاہزادہ
تو خاموش ہی جب بادشاہ نے دیکھا کہ انھون نے تو آفت برپا کردی کہا کہ تم لوگ ذرا خاموش ہوجاؤ مین
انصاف کرتا ہون ایک طریقہ مین اور بیان کرتا ہون اگر تم لوگ بھی قبول کرو اُن سب نے خاموش ہوکر کہا کہ

بیان فرمایئے بادشاہ نے کہا کہ وہ طریقہ یہ ہی کہ پھر قرعہ تم لوگون کے نام پر ڈالا جاتا ہی پس اگر تم مین سے
کسی کے نام قرعہ نکلا تو اُسکو روانہ کرینگے ورنہ پھر اسی کو روانہ کرینگے اُس کے نام پر پھر قرعہ اندازی تم
سب کے سامنے کی جائے گی تاکہ تم لوگ بھی دیکھ لو یہ جو بادشاہ نے کہا اُن سب نے عرض کیا کہ بہت
خوب اُنھون نے یہ بھی کہا کہ پہلے ہم لوگون کے نام قرعہ اندازی کی جائے کوئی ہم پر منحصر نہین ہی بلکہ یہ
جسقدر زن و مرد یہان موجود ہین ان سب کے نام پر قرعہ اندازی کی جائے بس یہ جو اُنھون نے عرض
کیا بادشاہ نے کوتوال کو حکم دیا کہ ہر ایک کے نام پر قرعہ اندازی کرو یہ جو حکم بادشاہ نے دیا کوتوال
نے ہر ایک کے نام پر قرعہ اندازی شروع کی ادھر تو قرعہ اندازی شروع ہوئی اور وہ سب کھڑے ہوے
ہین بادشاہزادہ یعنی درویش نے بادشاہ کی طرف خطاب کرکے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہی ذرا مین بھی تو سنون
اور اس حال سے آگاہ ہون یہ جو بادشاہ سے شاہزادے نے کہا بادشاہ نے جواب دیا کہ ای مرشد
کامل وای درویش حق آگاہ آگاہ ہو جیسے کہ اصل واقعہ یہ ہی کہ اسکو عرصہ ہوتا ہی کوئی دو برس کا کہ
ایک دیو نامے دیو چنگال کسی سبب سے پردہ قاف سے یہان چلا آیا اور میرے شہر سے جنوب
کی طرف ایک صحراے پر بہار ہی وہان ایک پہاڑ پر تھا ہی اُسنے اُسپر اپنی بود باش مقرر کی اتفاق سے
ایک ماہ پارہ میری دختر کو اُسنے دیکھ لیا اُسپر عاشق ہو گیا جب اُسکو یہ معلوم ہوا کہ یہان کے بادشاہ
کی یہ دختر ہی اُسنے ایک نامہ مجکو تحریر کیا اور اُسکی خواہش ظاہر کی مین نے اُسکے جواب مین اُسکو
جواب سخت دیا وہ بہت برہم ہوا بس اُس دن سے اُسنے یہ طریقہ اختیار کیا کہ درانہ شہر مین چلا آیا اور
دس پانچ آدمیون کو مار کر کھا گیا اور پھر چلا گیا دن بھر مین کئی مرتبہ آتا تھا اور اسی طور سے اہل شہر کو
پریشان کرتا تھا مین نے اُسکے خوف سے اپنی دختر کو تہ خانہ مین پوشیدہ کر دیا تھا اُسکا یہ قصد تھا کہ اگر
ملکہ کو پاجاؤن تو اُٹھالے جاؤن مگر اس تدبیر سے اُسکا قابو ملکہ پر نہ چلا اُسنے اس طور سے پریشان
کرنا شروع کیا اُسکو جب دس پندرہ دن گذرے اور شہر مین غدر مچا تو میرا فرزند و میرا سپہ سالار
دونون لشکر لے کر اُسکا مقام دریافت کرکے گئے وہ اُس لشکر کو دیکھ کر تنہا برابر مقابلہ آیا ایک ہی
حملہ مین اُسنے ہزارون کو کھالیا اور میرے فرزند و سپہ سالار کو پکڑ کر لے گیا اور اُنکو قید کیا اور مجکو نامہ
لکھا کہ مین نے تمھارے لشکر کو شکست دی اور تمھارے فرزند و سپہ سالار کو اسیر کر لیا پس مین تم کو
آگاہ کرتا ہون اور خبردار کہ اگر اُنکی اور تمام شہر کی اور اپنی زندگی منظور ہی تو ملکہ کو میرے حوالہ کرو تاکہ مین اپنی
معشوقہ سے وصل حاصل کرون اور تم سب کی جان میرے ہاتھ سے بچے اگر اسکے خلاف کروگے تو مین
اُنکو بھی کھا لونگا اور سب اہل شہر کو بھی اور تم کو بھی یہ جو نامہ آیا میرے ہوش اُڑ گئے مین نے اپنے ارکین
سلطنت کو جمع کیا اور اُن سے راے لی کہ کیا کیا جاے میرے وزیر نے راے دی کہ میرے نزدیک
مناسب یہ ہی کہ اُس نامہ کا یہ جواب تحریر کیجیے کہ اگر آپ کی اجازت ہو تو ہم آپ کی خدمت مین حاضر
ہو کر کچھ عرض کرین پھر تو ہم سب آپ کے قبضہ مین ہین جب چاہیے قتل فرمائیے مگر جو ہم عرض کرین
اُسکو سماعت فرمائیے اگر لائق قبول ہو تو قبول فرمائیے ورنہ پھر آپ کو اختیار ہی اگر وہ اُس امر کو قبول
کرے تو ہم اور آپ اُسکے پاس چلین اور اُس سے یہ کہین کہ ابھی ملکہ اُس قابل نہین ہی کہ وہ آپ
کے پاس آئے اور آپ اُس سے وصل حاصل کرین کیونکہ وہ ابھی بالکل کم سن ہی اور آپ جوان ہین
بھلا انصاف فرمائیے کہ کجا آپ اور کجا نازنین ہان اگر اب ہم کو اس قدر مہلت ملے کہ ہم اُسکو خوب
کھلا کر موٹا تازہ کرین اور وہ جوان بھی ہو جائے اُسوقت ہم ضرور آپ کی خدمت مین حاضر کرینگے

اُس وقت کوئی عذر نہ کرینگے ہم کو پانچ برس کی مہلت دی جائے پس وہ اگر اس امر کو قبول کرلے تو
خیر اس عرصہ مین کوئی نہ کوئی فکر اُس کے قتل کی کی جائے گی اگر بن پڑی یہ جو اُس وزیر نے کہا سب نے
اس رائے کو پسند کیا مین نے اُسی وقت وہی تقریر جواب مین تحریر کی اور روانہ کیا جب اُس کے
پاس جواب میرا پہونچا اُس نے مجکو تو نہین طلب کیا دوسرے دن صبح کو جب دربار آراستہ تھا وہ
دربار مین آیا سب اُسکو دیکھکر مارے خوف کے کانپ اُٹھے مگر دم بخود ہوکر رہ گئے اُسنے آتے ہی
ایک نعرہ کیا اور کہا کہ ہی شرط کہ تم سب کو کھا جاؤن مین تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور مین نے کہا کہ
ای شاہ دیوان قاف ہم سب آپ کے غلام ہین جو حکم ہو بجا لائین مگر ایک عرض میری ہی اُسکو
سماعت فرمایئے اگر وہ لایق قبول ہو قبول فرمایئے یہ جو مین نے عرض کیا کہا کہ بیان کرین نے وہی
تقریر وزیر کی روبرو اُسکے بیان کی جب وہ میری تقریر سُن چکا قہقہہ مار کر ہنسا کہ تمام عمارت ہل گئی اور
کہا کہ وہ ابھی اس لائق نہین ہی یہ تو سچ کہتا ہی مین نے جواب دیا کہ اگر جھوٹ ہو تو آپ مجکو اور کل
میرے عزیزون اور اہل شہر کو اس دروغ گوئی کے جرم مین جو کھا جائے گا مجکو کوئی عذر نہ ہوگا کہا کہ یہ
تو سچ کہتا ہی کہ پانچ برس کے عرصہ مین تو اُسکو خوب کھلا کر موٹا کرے گا اور اُسکے بعد میرے حوالہ
کرے گا مین نے جواب دیا کہ ضرور آپ اطمینان رکھین یہ جو مین نے کہا اُسنے کہا کہ مین ایک شرط سے
یہ تیری عرض قبول کرتا ہون اور تیرے فرزند اور سپہ سالار کو رہا کرتا ہون مین نے عرض کیا کہ وہ
شرط بیان فرمایئے تب اُس نے کہا کہ وہ یہ شرط ہی کہ سو من میوہ اور دس من غلہ اور دس خم شراب کے
اور ایک من روغن اور دس گوسفند ہر روز دونون وقت میرے پاس اُس درۂ کوہ مین بھیج دیا
کرو اور ایک آدمی خواہ عورت خواہ مرد گہ مین شراب پی کر اور اُسکے گوشت کے کباب لگا کر بجائے
گزک کے کھاؤن بس اگر یہ تجکو منظور ہی تو مین بھی تیری عرض کو قبول کرتا ہون ورنہ مین تم سب کو
کھا جاؤنگا یہ جو اُس دیو نے کہا میرے حواس جاتے رہے مین بدحواس ہوگیا کہ اور سب چیزین تو ممکن ہین
مین دو آدمی ہر روز کہان سے لاؤنگا مین نے وزیر کی طرف دیکھا اُس نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ای شاہ
دیوان قاف ہم آپ کو اس بات کا جواب کل دین گے آپ اسوقت تشریف لے جایئے بس یہ
جو میرے وزیر نے کہا اُس نے کہا اچھا اگر تم کل جواب نہ دوگے تو مین تم سب کو کھا جاؤن گا چنانچہ
میرے وزیر نے کہا کہ ضرور وہ دیو یہ کہکر چلا گیا کہ مین کل پھر اسی وقت آؤن گا جب وہ دیو چلا گیا تو
مین نے وزیر سے کہا کہ تم نے کیا تدبیر سوچی ہی اور کیا جواب دوگے اور سب اشیا تو ہم مہیا کرسکتے ہین دو
آدمی روز کہان سے آوینگے چور انے گزک دیے جائین گے وزیر نے کہا کہ اسکی تدبیر یہ ہی کہ کل جو وہ آئے
تو اُس سے یہ عرض کیا جائے کہ روز دونون وقت تو نہین ممکن ہی ہان ایک دن درمیان مین دے کر
ایک وقت جو جو اشیا آپ نے ارشاد کی ہین مین حاضر کیا کرونگا مع ایک نفر آدمی کے یہ تو مجھ سے
آپ کی خاطر ہوسکتی ہی اگر قبول فرمایئے تو کل سے حاضر کرون میرے فرزند کو رہا فرمایئے مین نے وزیر
سے پوچھا کہ اگر اُس نے قبول کرلیا تو دوسرے دن ایک آدمی کہان سے آیا کرے گا وزیر نے کہا
کہ اسکی تدبیر یہ ہی کہ سب اہل شہر کو جمع کیجیے اور اُن سے یہ واقعہ بیان کیجیے اور کہیے کہ یہ بلا یون
دفع ہوتی ہی کہ تم سب اہل شہر کے نام پر دوسرے دن قرعہ اندازی کی جائے گی پس جسکا نام نکلا
کرے گا وہ برائے گزک روانہ کیا جایا کرے گا بس اس طریقہ سے یہ بلا دفع ہوتی ہی گو یہ امر ہی کہ ہر
روز ایک آدمی اہل شہر سے کم ہوا کرے گا مگر سب اس امر سے محفوظ رہین گے کہ ایک مرتبہ تو نہ قتل

ہوے ہم اس عرصہ مین کوئی اور تدبیر کرلین گے یہ جو وزیر نے کہا مین نے اُسی وقت شہر مین منادی کرادی
سب اہل شہر جمع ہوے مین نے وزیر کی تقریر بیان کردی سب نے کہا کہ ہماری جانین آپ پر سے
نثار رہین ہم کو یہ امر منظور ہی ایک مرتبہ کے مرنے سے اسوقت نہ معلوم کہ کون مرے گا اگر نہین قبول کرتے
تو سب مرتے ہین پس مین نے جب اہل شہر کو اس امر پر آمادہ پایا اُس دن اُن سے ایک اقرار نامہ لے کر
رخصت کیا سب نے اُسپر دستخط کرائے دوسرے دن جب وزیر آیا اُس سے بیان کیا پہلے تو اُس نے
انکار کیا مگر پھر کچھ سوچ کر اُس نے قبول کیا اور چلا گیا یہ کہ گیا کہ اُس شرط مین فرق نمود ونہ ہین ایک مرتبہ
تم سب کو کھاؤنگا مین نے کہا کہ اچھا ہی شاہ صاحب اُس دن سے یہ طریقہ یہان جاری ہوگیا کہ دوسرے
دن سب اہل شہر کے نام پر قرعہ اندازی کی جاتی ہو جس کے نام پر قرعہ نکلتا ہی اُسکے نام پر تین مرتبہ
قرعہ اندازی ہوتی ہی جب تینون مرتبہ اُسی کا نام نکلا بس اُسکو اس حال سے آگاہ کیا جاتا ہی وہ بیچارہ
ناچار ہوکر موت پر راضی ہوکر جاتا ہی اور اُس دیو کا لقمہ ہوتا ہی میرے وزیر نے لاکھون تدبیرین کین
مگر کوئی پیش نہ آئی اس امر کو دو برس ہوگئے ہزارون آدمی اُسکے لقمہ ہوے اور ان سب کا خون
میرے سر پر ہوا مگر اسنے اُسی دن میرے فرزند اور سپہ سالار کو رہا کر دیا اور جن جن کو اسیر کیا تھا
سب کو رہا کر دیا تھا بس جب سے یہ طریقہ جاری ہی آج اُس پھلیارے کے لڑکے کے نام پر قرعہ نکلا بس
اُسکی باری ہی یہ اُسکے باپ ومان ہین فریاد کی آتے ہین چاہتے ہین کہ اسکے عوض مین ہم کو بھیج دیجیے
اور اسکو رہا کر دیجیے یہ واقعہ ہی جو کہ تین نے آپ سے بیان کیا یہ جو شاہزادے نے سنا کہا کہ اب
بخوبی مجکو معلوم ہوا اُدھر کوتوال نے عرض کیا کہ جس قدر لوگ یہان زن ومرد تھے سب کے نام پر قرعہ
اندازی کی گئی کسی کے نام پر قرعہ نہین نکلا سوا اس بوشاہ کے نام کے مین ناچار ہون ان لوگون
سے بھی دریافت کر لیا جاے یہ جو کوتوال نے عرض کیا بادشاہ نے رفیع سے کہا کہ دیکھا اور تم نے
سُنا اب مین ناچار ہون تم صبر کرو کہ اسکی قضا تھی یہ اپنی زندگی اتنے دن کی وہان سے لے کر آیا تھا
اب رفیع مجبور ہوگیا اور خیال کیا کہ بادشاہ سچ فرماتے ہین یہ کہکر بادشاہ سے رخصت ہوکر اپنے
فرزند کے مقام پر آیا کہ خیر جو مرضی خداوند اب حیات کی کیا چارہ ہی معلوم ہوا کہ میرے فرزند کی اسی قدر
زندگی تھی آؤ بھائیو اس سے گلے مل لو ادھر اسکا لقمہ دیو نے کیا اُدھر ہم نے اپنی جان دی کیونکہ ہم
سے اسکی مفارقت گوارا نہ ہوگی یہ کہکر اپنے فرزند دلبند جگر پیوند کے قریب آیا اور گلے مل کر زار زار رونے لگا
ایک کہرام مچ گیا جو صاحب اولاد تھے اُن کے بے ساختہ آنسو نکل آئے دل بیقرار ہوگئے رونے لگے
خود بادشاہ کے آنسو نکل آئے یہ حال جو شاہزادے نے دیکھا تو بادشاہ سے کہا کہ ای بادشاہ
آپ اس جوان لڑکے سے باز آیئے اور مجکو اسکے عوض مین اُس دیو کی گزک کے لیے روانہ فرمایئے
کیونکہ مجھ سے اسکے باپ ومان اور دیگر عزیزون کا تڑپنا نہین دیکھا جاتا ہی مجکو اس جوان پر ترس آتا ہی
بس مین اسکے عوض مین اُس دیو کا لقمہ ہونگا یہ جو شاہزادے نے بادشاہ سے کہا بادشاہ نے
جواب دیا کہ ای مرشد کامل یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ مین آپ کو اُس دیو کے پاس بھیج دون اگر یہ طریقہ ہوتا
کہ ایک کے عوض مین دوسرا جاے تو اسکے اور عزیز کہ رہے ہین مین اُنکی نسبت نہ حکم دیتا یہ تو نہین
ہوسکتا ہی دوسرے مین کیونکر آپ کو ایسے امر کی اجازت دون کہ جس مین جان کا خوف ہو پس جب
خداوند آب حیات مجھ سے استفسار کرینگے کہ تم نے میرے بندہ خاص کو ایک ادنا رعایا کے
عوض مین لقمۂ دیو کرایا اور اپنے ملازم کے فرزند کو بچایا تو مین کیا جواب دونگا مل جائے وہ زبان اور

خداوند آب حیات مجکو مع میری اولاد کے غرق کردین جو مین آپ کو اجازت دون ایسے خدا رسیدہ
اور کامل کو مین اپنے ہاتھ سے گنواؤن اور اپنے شہر کی برکت کو برباد کرون آپ تو میرے شہر کی برکت
ہین جب سے تشریف لائے ہین دن بدن اپنے شہر کی ترقی پاتا ہون بس مین کیونکر گوارا کرون گا کہ
آپ لقمۂ اجل ہون یہ امر ہرگز نہین گوارا ہوگا آپ اس امر مین اصرار نہ فرمایئے یہ کہکر بادشاہ نے شاہ
صاحب نقلی کے روبرو ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ ایسے کلمے میرے روبرو نہ فرمایئے اس طور سے جو بادشاہ
نے کہا شاہزادے نے خیال کیا کہ زیادہ اصرار نہ کرو شاہزادے نے یہ امر اس سبب سے بادشاہ سے
کہا تھا کہ مین جاکر اُس دیو کو قتل کرونگا اور اس شہر سے اس بلا کو دفع کرونگا صاف صاف اس سبب
سے نہین کہا کہ کوئی یقین نہ لائے گا اسلیے پردہ مین کہا اسکو بھی بادشاہ نے نہین قبول کیا اور کوتوال
سے کہا بادشاہ نے کہا ان سبکو یہانسے لیجاؤ مین مجبور ہون مین نے تو چاہا تھا کہ اس جوان کی جان بچے
مگر کیا کرون کہ خداوند آب حیات کو منظور ہی نہین ہی اسکی قضا آگئی ہی یہ سُنکے کوتوال نے اُن
سب سے کہا کہ چلو اسوقت رفیع نے کہا کہ ای حضور ہم سب کو اس قدر اجازت ملے کہ ہم اسکے
ہمراہ اُس مقام تک جائین اور اسکو جی بھر کر دیکھ لین بادشاہ نے کہا کہ تم کو اختیار ہی یہ کہکر کوتوال
سے کہا کہ اس امر کا خیال رہے کہ سوائے اس جوان کے اور کوئی آگے قدم نہ بڑھانے پائے اُس دیو
کی طرف کوتوال نے کہا کہ بہت خوب بس کوتوال اُن سب کو لے کر دربار سے چلا وہ لوگ روتے ہوے
چلے اُس جوان نے اس حسرت سے بادشاہ کی طرف دیکھا کہ سب اہل دربار کے آنسو نکل آئے اُسکا
یہ مطلب تھا کہ میرے ماں باپ و دیگر عزیز یہان بھی لے کر آئے مگر بادشاہ نے میری جوانی پر نہ رحم
فرمایا اور نہ دادرسی کی مجھے پیک اجل کے لقمہ ہونے کے لیے مقرر کیا مقدر ہی مین یہ لکھا ہوا تھا مین اُس
نا شاد کی صورت نہ دیکھنے پایا وہ جو یہ خبر سُنے گی کہ میرا دولھا لقمہ دیو ہوا تو کیا اپنے دل مین کہے گی
بس وہ جوان یہ دل سے باتین کرتا ہوا اُن کے ہمراہ چلا یہ حالت دیکھکر شاہزادے کو اُسکے حال پر
رحم آگیا پہلے بھی جو صندل شاہ سے کہا تھا تو یہ خیال کرکے کہا تھا کہ مین جاکر اُس دیو کو قتل کرون
اور ان سب کی جانین بچاؤن مگر جب صندل شاہ نے نہ منظور کیا تو خاموش ہو رہا مگر اُسکی
حسرت کی نگاہ دیکھکر بیقرار سی آیا اور یہ خیال اپنے دل مین کیا کہ ای سکندر رستم خو تو یہان کیا
بیٹھا ہی چل تقدیر آزمائی کر دیکھ کہ تو اُس دیو کو قتل کرسکتا ہی یا نہین تیرے بزرگون نے اکثر غیرون کے لیے
اپنی جان پر بنا دی ہی اور اُنکی کمک کی ہی تو بھی اُسی خاندان سے ہی تجکو لازم ہی کہ تو اُس دیو سے مقابلہ
کر اور اسکی جان بچا اور یہ بلا ان سب پر سے دفع کر دوسرے وہ تیرا رقیب بھی ہی اسکا قتل کرنا تیرے
اوپر واجب ہی شاید اگر یہ کارنمایان تجھسے ہوا اور تو ان سب پر یہ امر ظاہر کرے اور ان سب کو
معلوم ہو تو کیا عجب ہی کہ سب تیری اطاعت کرین اور دین اسلام قبول کرین یہ خیال کرکے بادشاہ
سے کہا کہ ای بادشاہ ایک امر مین دریافت کرتا ہون مجھسے صاف صاف بیان فرمایئے صندل شاہ
نے کہا کہ آپ دریافت کرین شاہزادے نے کہا کہ مین یہ دریافت کرتا ہون کہ اگر کوئی شخص اس دیو
کو قتل کرے اور تم سب کے اوپر سے یہ بلا دفع کرے اور تم کو اس بلا سے نجات دے اور تم پر یہ احسان
کرے اور اس احسان کے عوض وہ تم سے کسی ایسے امر کی خواہش کرے کہ جسکے تم قبول کرنے مین انکار
کرسکو تو کیا انکار کروگے اور اسکے احسان کو نہ مانوگے صندل شاہ نے جواب دیا کہ ای مرشد کامل
اصل امر تو یہ ہی کہ اول تو مین کسی کو ایسا اس دنیا مین نہین پاتا ہون کہ جو دیو کو قتل کرسکے جیسا کہ میرے

فرزند دسیہ سالار اُسکا کیونکر اسکے جو کہ جوان مردی وبہادری مین اپنا مثل ونظیر نہین رکھتے ہین بہت بہادر ہین جب یہ نہ ہوا تو کون ایسا ہی کہ جو اس بلا کو دفع کرے اور اس عذاب سے نجات دے اور مین نے تو بڑی بڑی دور نامے روانہ کیے کہ کوئی میری کمک کرے مگر کسی نے جواب تک نہ دیا مین نے یہ شرط کی ہی کہ اگر کوئی اس بلا کو میرے اوپر سے اور میرے اہل شہر کے اوپر سے دفع کرے اور یہ احسان میرے اوپر کرے تو اسکے عوض مین وہ یہ کہے کہ مجکو سجدہ کرو اور بخدائی مانو تو مین منع اہل شہر کے اُسکو سجدہ کرون اور اپنا دین آبائی ترک کرون اور اپنی دختر کی شادی اُس کے ساتھ کرون مگر مجکو کوئی دنیا مین ایسا نظر نہین آتا ہی دین ومذہب سے زیادہ کوئی چیز نہین ہی مین اُسکے ترک پر بھی آمادہ ہون یہ جو صندل شاہ نے کہا بس شاہزادہ اپنے دل مین خوشحال ہوا اور دل سے کہا کہ میرا مطلب حاصل ہوگیا اور اسکے دل کا حال تیرے اوپر ظاہر ہوگیا اب تجکو لازم ہی کہ اس امر مین ضرور کوشش کرا اور اس دیو کو قتل کر کہ بدون مقابلہ کے بادشاہ منع اہل شہر کے مسلمان ہوجائے گا اور تیری مکشوفہ بھی تجکو مل جائے گی یہ خیال کرکے صندل شاہ سے کہا کہ ای بادشاہ آگاہ ہو کہ یہ جو تو نے کہا کہ کوئی ایسا شخص مجکو نہین نظر آتا ہی کہ اس بلا کو دفع کرے یہ تیرا قول درست ہی اور بہت بجا ہی یہ امر کوئی بہت دشوار نہین ہی کہ جسکے عوض مین تم نے یہ شرط کی ہی کہ مین اپنا مذہب ترک کرون گا کوئی ایسی شرط کرتا ہی صندل شاہ نے کہا کہ اب تو مین یہ شرط کر چکا ہون نہ کوئی ایسا کرے گا نہ مین یہ شرط پوری کرونگا یہ سُنکے شاہزادے نے کہا کہ ای بادشاہ آگاہ ہو کہ تم نے سُنا بھی ہوگا اور اخبار مین بھی دیکھا ہوگا کہ زمین عرب پر ایک شخص پیدا ہوا تھا جسکو بہت زمانہ ہوا کہ اُسکا نام حمزہ تھا اور لقب صاحبقران وہ خدائے آسمانی کی پرستش کرتا تھا اُسکو نوشیروان نے اپنا فرزند کیا تھا اُسنے اپنے دین کو رواج دیا اور بڑے بڑے معرکہ سر کیے اور نوشیروان سے لڑا اور جس قدر خدائیان تھین سب کو برباد کیا اُسنے اور اُسکی اولاد نے اور قاف مین جاکر اٹھارہ برس دیوان قاف سے مقابلہ کیا اور اُسکو اپنا مطیع کیا زلزلہ قاف ثانی سلیمان خطاب پایا ہزارون طلسم فتح کیے اور اُس حمزہ کی اولاد نے بھی بہت سے ملک برباد کیے اور طلسم فتح کیے اور کفر وکافری کی بنیاد کو مٹا دیا اپنے دین ومذہب کے نشان تمام عالم مین برپا کیے حمزہ کی اولاد نے بھی ہزارون دیو قتل کیے دیو کا قتل کرنا اُن لوگون کے نزدیک کوئی بہت دشوار نہین ہی بس اُسی حمزہ کی اولاد سے خواہ نواہ پردتا اُس ملک مین آئے گا اور اس ملک کو فتح کرے گا اور دیو کو قتل کرے گا اگر تم لوگ ایمان اُسکا قبول کروگے تو جان بچے گی ورنہ قتل کیے جاؤگے وہ دین اسلام کو یہان بھی رواج دے گا یکہ وتنہا آئے گا یہ مین تجکو خبر دیتا ہون یہ جو شاہزادے نے بیان کیا صندل شاہ نے سُنکے کہا کہ ای مرشد کامل یہ جو آپ نے خبر دی مین نہین عرض کرسکتا ہون کہ آپ نے دروغ بیان کیا ضرور ایسا ہوگا مگر مجکو یہ خبر نہ سُنتے ہوئے ایک زمانہ ہوا بلکہ اُن لوگون کے دیکھنے کا مشتاق ہی کہ وہ کس قدر وقامت کے جوان ہین جو دیو سے مقابلہ کرتے ہین یقین ہی کہ مثل دیو کے ہونگے یہ حالات ایک عرصہ سے سُنتا چلا آتا ہون اُنھون نے ہزارون ملک فتح کیے اور لشکر کشی کرکے گئے مگر کوئی اِس طرف نہین آیا کسی نے ادھر کا قصد نہ کیا مجکو ہر وقت اس امر کا خوف تھا کہ ادھر بھی آئین گے اور یہان بھی مقابلہ ہوگا مگر نہ معلوم کس سبب سے وہ لوگ ادھر نہین آئے اب کیا آئین گے اور اگر بموجب آپکے ارشاد کے کوئی اُن مین سے آیا بھی اور اُسنے اس دیو کو قتل بھی کیا اور مجھ سے اپنے دین کے قبول کرانے کی خواہش بھی کی تو مین فوراً اُسکا دین قبول کرلونگا بلکہ اُسکے ہمراہ اپنی دختر کی شادی بھی کردونگا اگر وہ یہ کہے گا کہ مجکو سجدہ کرو تو

اُسکو سجدہ کرون گا میرے اوپر کیا منحصر ہی سب اہل شہر اور میرے عزیز اُسکی اطاعت کرینگے جب اُس
امر سے بالکل شاہزادے کو اطمینان ہو گیا تو کہا کہ خیر جب وہ وقت آئے گا تو میرے کہنے اور خبر دینے کا
حال ظاہر ہو گا یہ کہکر خاموش ہو رہا اور یہ اپنے دل مین خیال کیا کہ ای سکندر رستم خو تو یہان کیون
بیٹھا ہی چل اور اُس دیو کو قتل کر کیا جب یہ جوان دولھا بن کر آئے گا اور دیو اُسکے لقمہ کرے گا تب
جائے گا یہ خیال کر کے صندل شاہ سے کہا کہ وہ دیو کہان رہتا ہی صندل شاہ نے جواب
دیا کہ مین نے آپ سے عرض نہین کیا کہ میرے شہر سے ایک فرسخ پر ایک صحرا ہی اور اُس صحرا مین ایک
کوہ بلند شکوہ ہی اُس پہاڑ پر وہ دیو مسکن گزین ہی وہ کوہ اسکا جاے قیام ہی جنوب کی سمت جب
پتہ بھی معلوم ہو گیا تو شاہزادہ خاموش ہو رہا یہ بھی صندل شاہ نے کہا تھا کہ اُس صحرا مین لالہ
اور گلاب کے درخت بہت ہین اور ایک چشمہ ہی کہ اُسمین نہایت خوش گوار اور شفاف پانی ہی کہ دیکھنے
سے انسان کو اُسکے پینے کی خواہش ہوتی ہی جب یہ سب پتہ اور نشان معلوم ہو گیا شاہزادے کو
تو تھوڑے عرصہ تک شاہزادے نے وہان اور قیام کیا اسکے بعد کرسی پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ
مین جاتا ہون کل پھر آؤنگا بس بادشاہ تالب فرش پہونچانے آیا اور کل سردار تا دربارگاہ پس
سب رخصت ہو کر دربار مین آئے شاہزادہ اُسی حالت درویشی مین مرکب پر سوار ہوا رادی بیان
کرتا ہی کہ جب پہلے دن شاہزادہ دربار مین آیا تھا تو صندل شاہ نے ایک دستہ اسلحہ جواہر نگار
اور ایک مرکب پری تمثال پیش کیا تھا گو شاہزادے نے بہت انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ مین فقیر ہون
مجکو کیا ضرورت ہی یہ تو آپ لوگون کے لیے ہی مگر بادشاہ نے قسمین دے کر اور یہ کہکر کہ جب آپ
یہان تشریف لایا کیجیے تو اُس مرکب پر سوار ہو کر اور یہ اسلحہ لگا کر آیئے کیونکہ آپ دربار مین تشریف
لاتے ہین تاکہ اہل شہر اور اہل دربار پر آپ کی عزت ظاہر ہو اسکے لگانے سے اور مرکب پر سوار ہونے
سے آپ کے کمال اور فقیری مین فرق نہ آئے گا جب بادشاہ نے بہت اصرار کیا تھا تب شاہزادے
نے قبول کر لیا تھا بس جب دربار مین آئے تھے وہ ہتھیار لگا کر اور مرکب پر سوار ہو کر اور ملکہ کی سواری
کے سوار بھی ہمراہ ہوتے تھے بس رادی بیان کرتا ہی اب جو شاہزادہ آج دربار سے باہر آیا اور
سب سے رخصت ہو کر اور مرکب پر سوار ہو کر شہر کی راہ کو طی کر کے بیرون شہر آیا اور اُس صحرا کی راہ
لی جہان وہ دیو مسکن گزین تھا اور صندل شاہ سے اُسکا پتہ دریافت کر لیا تھا بس باغ کی راہ
کو ترک کیا اور مرکب کو اُٹھا دیا اور مہمیز کر کے چلا اُس صحرا کی طرف اور مرکب کو تیز کیا اس خیال سے
کہ کہین ایسا نہ ہو کہ کوتوال اُس جوان کو لے جا کر دیو کے حوالہ کرے اور وہ اُسکو کھا جائے مرکب
کو مہمیز کرتے ہوے چلے جاتے تھے اور لب پر یہ دعا تھی کہ ای خداوند کریم ابھی وہ جوان رفیع چودھری
کا لڑکا اُس دیو کے پاس نہ گیا ہو اور دیو نے نہ کھایا ہو وہ بیچارہ دولھا ہی ابھی اُسکی عروسی بھی نہین
آئی ہی بیاہنے جاتا تھا کہ یہ آفت اُسپر آئی ہی تو اُسکے حال پر رحم کر شاہزادہ یہ دعا کرتا چلا جاتا تھا
جب اُن سواردن نے یہ واقعہ دیکھا کہ جو ملکہ کے حکم سے ہمراہ شاہزادے کے روز آتے تھے کہ آج
شاہ صاحب نے باغ کی راہ کو ترک کر کے اُس صحرا کی راہ لی کہ جس صحرا مین دیو چنگال آدم خوار
رہتا ہی آج شاہ صاحب کو کیا ہوا ہی یہ اپنے دل مین خیال کر کے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ای
بھائی تم نے کچھ دیکھا کہ نہ معلوم آج شاہ صاحب کو کیا ہوا ہی کہ باغ کی راہ کو ترک کر کے اُس صحرا کی
طرف جاتے ہین کہ جہان دیو چنگال آدم خوار رہتا ہی کیا راہ فراموش کی انکو اس حال سے آگاہ

کرنا چاہیے اُس نے کہا کہ ضرور چاہیے یہ باہم صلاح کرکے پکار کر کہا کہ اے شاہ صاحب آپ نے
راہ فراموش کی یہ راہ باغ کی نہین ہی بلکہ اُس صحرا کی ہی کہ جہان دیو چنگال رہتا ہی کہ جس کو
سرکار بادشاہ سے دوسرے دن ایک انسان اور غلہ وغیرہ ملتا ہی اسی سبب سے سبکی جان بچی ورنہ سب
کو کھا لیتا اُدھر نہ جائیے ورنہ وہ اذیت دے گا یہ راہ باغ کی نہین ہی یہ لیتے جاتے ہین مگر مرکب
کو مہمیز کیے جاتے ہین عقب مین ان سوارون نے یہ کہا مگر شاہزادے نے کچھ جواب بھی نہ کیا کہ کہتے کیا
ہین بلکہ اور مرکب کو تیز کر دیا اُنھون نے پھر باہم یہ کہا کہ لو اور سنو ہم منع بھی کرتے ہین وہ کچھ سُننے ہی
نہین پھر کہا ابکی بھی نہ سُنا بس باہم یہ صلاح کی کہ سدراہ ہو اور منع کرو یہ رائے باہم کرکے
اور مرکب کو تیز کرکے سدراہ ہوے اور وہ کلمہ زبان پر لائے بس شاہزادے نے بنگاہ قہر و
غضب آلود اُنکی طرف دیکھا دیکھنا تھا کہ اُن کے اندام بھر مین رعشہ پڑ گیا اور مارے خوف کے
مثل بید کے کانپنے لگے شاہزادے نے بصد غیض یہ کہا کہ اونا بکارون سامنے سے ہٹ جاؤ تم کو
ہمارے کسی امر مین کیا دخل ہی کیا تم کوئی ہمارے اتالیق ہو ہمارا جدھر جی چاہتا ہی جاتے ہین تم کون
ہو ہماری ہمراہی سے واپس جاؤ اور کوئی تم ہمارے مالک نہین ہو نہ ہم کوئی تمھارے باپ کے
یا تمھاری ملکہ کے نوکر نہین ہین نہ ہم غلام ہین کہ سوا ے باغ کے اور کسی طرف کو نہ جائین بس کہدیا
کہ اب کبھی ایسے کلام ہم سے نہ کرنا ورنہ سزا دونگا ہم اپنے دل کے مالک ہین جدھر جی چاہتا ہی اُدھر
براہ راست جاتے ہین وہ دیو ملعون ہمارا کیا کریگا ہم اُسکی کیا حقیقت سمجھتے ہین یہ خبر بہم ہو کر
شاہزادے نے کہا وہ سوار ڈر گئے اور یہ جرأت نہ ہوئی کہ کچھ کہین اور اپنے دل مین کہا کہ ہم کو کیا
ضرورت ہی کہ ہم بیکار کو باتین سُنین ہم نے جب ملکہ دریافت کرین گی تو عرض کرین گے کہ ہم نے
منع کیا تھا مگر اُنھون نے نہ مانا بلکہ ہم پر حملہ ہوے ہم کیا کرتے ہم کوئی اُن کے مالک نہ تھے جو زبردستی
سے آتے پس جو اگ کھائے گا وہ انگارے ہگے گا یہ باہم اشارون مین باتین کرکے ہٹ آئے
جب شاہزادہ آگے خطا ہو کر اور مرکب کو مہمیز کرکے روانہ ہوا یہ سوار بھی عقب مین چلے شاہزادے
نے پھر پلٹ کر نہ دیکھا کہ کون آتا ہی وہ سوار اس خیال سے چلے کہ دیکھین یہ کہان جاتے ہین آیا
دیو کی طرف جاتے ہین اور دیوان سے کیونکر پیش آتا ہی کیونکہ یہ تو درویش ہین بس وہ سوار اس سبب
سے عقب مین چلے آتے تھے انکو تو راہ مین رہیے اب دربار کا حال سُنیے جب یہ دربار سے چلے
آئے اور سب سردار آکر دربار مین بیٹھے اُس وقت بادشاہ نے کہا کہ آپ لوگون نے شاہ صاحب
کی تقریر سُنی اُن کے کلام سے یہ امر ثابت ہوتا تھا کہ کوئی اولاد حمزہ سے ضرور یہان آئے گا
بس شاید ایسا ہو گو مجکو یقین نہین جب حمزہ خود نہ آئے تو اور کون آئے گا اور یہ ملک ایسا ہی
بھی نہین کہ کوئی ادھر کا قصد کرے اور شاید کوئی آیا اور شاہ صاحب کا قول درست نکلا اور
اُس نے دیو کو قتل کیا تو ضرور مین اُسکا دین قبول کرونگا کیونکہ وہ حسن ہو اور اُس نے عذاب
سے نجات دی اور ضرور مذہب اسلام برحق ہی کیونکہ بدولت سے مین خداوندا آب حیات سے
دعا کر رہا ہون کہ یا خداوندا اس دیو کو آپ غرق فرمائیے مگر خداوندا میری دعا قبول نہین کرتے
ہین اور تم نے سُنا ہی کہ کس قدر وہ تعریف اہل اسلام کی کرتے تھے ایک ندیم نے ہاتھ جوڑ کر عرض
کیا کہ گستاخی معاف ہو تو کچھ غلام بھی عرض کرے کہا کہ بیان کر عرض کیا کہ مجکو تو یہ درویش نہین
معلوم ہوتے ہین بلکہ اُسی خاندان سے ہین اور مسلمان ہین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کس قدر مذہب

اسلام اور اہل اسلام کی تعریف کرتے تھے اور پہلے کس تیور سے کہا تھا کہ آپ کی مرضی ہو تو مین اس دیو کے پاس عوض مین اس جوان کے جاؤن خیر آپ نے اصرار کیا تو خاموش ہو رہے بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ تمہارا خیال خام ہی یقین لانے کے قابل نہین ہی انکو کیا ضرور ہی جو اس حالت سے یہان آتے جب کہ وہ لوگ بڑے بڑے ملکون پر دراز گئے تو یہان کیا انکو خوف تھا جو فقیر ہو کر ہمارے ملک مین آتے بلا خوف و خطر کیون نہ چلے آتے، مقابلہ کرتے یہ جو صندل شاہ نے کہا وہ خاموش ہو رہے بس یہان دربار آراستہ ہی یہی ذکر ہو رہے ہین ہر ایک اپنی اپنی رائے کے موافق کہ رہا ہی انکو تو اسی مقام پر چھوڑیے

اب یہ داستان دفتر نیرنگ قاف مین انشاء اللہ بفاتے تحریر ہوگی اگر جناب منشی صاحب مالک مطبع نے اس کے ترجمہ کا حکم دیا اور مین نے ترجمہ کیا تو ناظرین و الا تمکین کو نہایت لطف حاصل ہوگا اور اس وقت ناظرین ملاحظہ فرمائینگے کہ کیا کیا نادر داستانین ہین بس اب مدام بر سر قصہ راوی بیان کرتا ہی کہ جب کوتوال بموجب حکم بادشاہ رفیع بھیارے کے ڈکے کو لے کر مع اسکے عزیزون کے باہر دربار کے آیا اور کوتوالی مین آکر سب اشیا اپنے ہمراہ لے کر طرف مسکن دیو کے روانہ ہوا اور اس کے سب عزیز ہمراہ تھے اور روتے جاتے تھے اہل شہر اسکی نامرادی اور جوانی پر افسوس کرتے تھے جو صاحب اولاد تھے وہ کلیجہ پکڑ کر رہ جاتے تھے اور کف افسوس ملتے تھے بعض کی زبان پر یہ کلمہ تھا کہ یا خداوندا آب حیات اس عمر کا درخت بھی نہ برباد ہو یہ تو انسان ہی ابھی اسکی عمر کیا ہے اسنے لطف جوانی بھی نہ دیکھا اور تقسمہ اجل ہوا بس کوتوال وہ سب اشیا لیے ہوے مع اس جوان کے طرف مسکن دیو کے چلا جاتا ہی اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا

اب شمہ حال سکندر رستم خو کا بیان ہوتا ہی

سکندر رستم خو مرکب کو مہمیز کیے ہوے اسی طرف روان ہین جدھر کا پتہ صندل شاہ سے سنا تھا بقصد مقابلہ دیو چنگال دبراے قصد دیو بد خصال راوی کہتا ہی کہ شاہزادے نے وہ راہ راست جلد قطع کی اس خیال سے کہ شاید کوتوال اس جوان کو لے کر پہونچ گیا ہو اور دیو کا لقمہ نہ ہوا ہو اسکے قبل پہونچ جاؤن کہ کوتوال نہ پہونچے بس شاہزادہ بقدر شیر دردگار اپنی خواہش کے موافق اس صحرا مین پہونچا کہ جہان کا پتہ سنا تھا دیکھا کہ چاردن طرف لالہ کے درخت لگے ہوے ہین لالہ انمین لگا ہوا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ صحرا مین آگ لگی ہوئی ہی اور ایک طرف ہزار دن درخت گلاب کے ہین اون مین گل سرخ کھلے ہوے ہین عجب طرح کا لطف ہی بھینی بھینی خوشبو چلی آتی ہی اب جو شاہزادے کا دماغ خوشبو سے معطر ہوا صحرا کی ہوا لگی جسم مین جان تازہ خود کر آئی شجاعت کا اور جوش دل مین پیدا ہوا یہ خیال کیے کہ اپنی منزل مقصد پر پہونچ گئے جس قدر صندل شاہ نے بیان کیا ہی اسی قدر پایا ہی سر مو فرق نہین ہی یہی صحرا ہی کہ جہان وہ دیو نابکار آدم خور رہتا ہی اب نگاہ دوڑا کر دیکھنے لگے کہ وہ دیو کہان ہی اور کوہ کس طرف ہی کہ یکایک نگاہ پڑی کہ سامنے ایک کوہ فلک شکوہ ہی کہ از قلعہ کوہ تا پائین کوہ درخت گلون کے لگے ہوے عجب لطف دکھاتے ہین وہ کوہ فلک شکوہ عروس شب اول بسبب کثرت گلون کے بنا ہوا ہی انشارین اس سے اس طور سے جاری ہین کہ جیسے فوارہ سے پانی نکلتا ہی یا ساون بھادون کی جھڑی ہوتی ہی اس کوہ پر گھٹا کو

دیکھ کر اُدھر کو مرکب کو پھیر کر کے چلے جب تک اُس سمت مین پہونچے تھے اُسوقت تک وہ سوار بھی چلے
آئے برابر مگر جب شاہزادہ اُدھر کو اپنی کوہ کی طرف چلا تو یہ سوار رُکے اور باہم کہا کہ یہ شاہ صاحب
دیوانے ہوگئے ہین اپنی جان دو بھر ہی وہان اژدر مین جاتے ہین کون اُدھر جائے کوئی ہمکو اپنی جان
دو بھر نہین ہی کہ ہم مقام اژدر مین جاکر اپنے کو ہلاک کرین اُن مین جو منچلے تھے اُنھون نے کہا کہ چلو ذرا دور
سے تماشہ دیکھ لین کہ یہ جو اُدھر کو جاتے ہین تو کس قصد سے جاتے ہین کوئی دیوانہ کو کھا نہ جائے گا کوئی
نہ کوئی امر ضرور ہی جو شاہ صاحب بلا خوف چلے جاتے ہین یہ جو دو ایک نے کہا جنکے دل ذرا خوف
زدہ ہوئے تھے اُنکے دل بھی اُنکے کہنے سے قوی ہوئے اور وہ سب عقب مین چلے جب چند قدم
شاہزادہ چلا تو سامنے سے درۂ کوہ نظر آیا اور برابر کوہ کے نیچے ایک چشمہ کہ پانی اُسکا بہت شفاف
تھا اور مثل آب گوہر کے چمک رہا تھا اور درختون کا اُس مقام پر ضرعہ تھا ابھی شاہزادہ کی نگاہ اُس پر
نہ پڑی تھی نہ دیو نے ان سب کو دیکھا تھا مگر اُن سوارون نے دیکھ لیا بس دیکھنا تھا کہ یہ حالت
ہوئی کہ مارے خوف کے قدم اُٹھ سکتے تھے طائر روح نفس جسم سے قریب تھا کہ پرواز کر جائے بس
اُسی مقام پر ایک درخت کی آڑ مین جو کہ بہت تناور تھا مرکبون کو روک کر کھڑے ہوگئے اور
دیکھنے لگے کہ دیکھین کیا ہوتا ہی اُنھون نے دیکھا کہ دیو بیرون درۂ ایک چٹان سنگ پر بیٹھا ہی
اور ادھر اُدھر دیکھ رہا ہی یہ تو اُسکو پہچانتے تھے پر سبب خوف کے پوشیدہ ہوگئے اُدھر شاہزادہ
چلا کہ یکایک نگاہ شاہزادہ کی اُس دیو پر پڑی دیکھا کہ زیر کوہ اور ایک کوہ پیدا ہی اب جو غور
سے دیکھا کہ ایک دیو چٹان سنگ پر بیٹھا ہی سر اُسکا مانند گنبد مرقد ضحاک ہی بال بڑے بڑے
ہین کوتاہ گردن ہی اور تنگ پیشانی قد اور بہت ہی آنکھین اُسکی مثل تنور کے روشن ہین
بینی یہ معلوم ہوتی ہی کہ دو رحل رکھے ہوئے ہین منھ قعر بلا ہی سینہ مثل تختہ کوہ کے ہاتھ مثل
ڈالہ برگد کے ہین رنگ اُسکا مثل قیر کے سیاہ ہی بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا ہی ایک پہلو
مین چند فیل و چند نیل گاے دو دو پڑے ہین ایسی سڑ گئے ہین کہ اُن سے نیلا نیلا پانی بہ رہا ہی اور
بوے بد آرہی ہی مگر وہ دیو اُنکا گوشت کھا رہا ہی اور دو بڑی ہوئی خم شراب کی رکھی ہین ہاتھ مین
گرفتہ ہی اُن خمون سے شراب لیتا جاتا ہی اور پیتا جاتا ہی یہ جو صورت اور قد و قامت شاہزادہ نے
دیکھا خوف پیدا ہوا سبب یہ تھا کہ ایک تو ہم سن تھے دوسرے انھون نے دیو کو دیکھا بھی
نہ تھا بس اندام مین رعشہ پیدا کیا دل نے کہا کہ واپس چل چونکر تنہا تھا اس سبب سے یہ حالت
ہوئی مگر فوراً ہی تو خیال آگیا کہ او سکندر ایسا دل کس کام کا کہ دیو کو دیکھ کر خوف ہوا بس اگر
ایسا ہی دل تھا تو تو یہان کیون آیا جو سنے گا نفرین کریگا تو خاندان صاحبقران سے ہوکر اور
حمزہ کا پرپوتا ہوکر بیوی سے ڈرے ارے تیرے جد امجد حمزہ نے بارہ برس کے سن مین پریون قاف
مین جاکر ہزارون دیو قتل کیے اُن پر کیا منحصر ہی تیرے باپ و دادا نے بھی قتل کیے ہین اور
تو ڈرا جاتا ہی بس یہ خیال دل مین کرکے اور اپنے دل کو قوی کرکے چلے وہ خوف جاتا رہا جب
یہ خیال کر لیا کہ اس زندگی سے مرنا بہتر ہی ہوگا کہ دیو کھا جائے گا یہ تو اُدھر کو چلے چند قدم
چلے تھے کہ انھون نے سنا کہ وہ دیو کہہ رہا ہی کہ ای خداوند ابلیس کیا سبب ہی کہ ابھی تک
صندل شاہ نے میری خوراک نہین بھیجی نہ آدم زاد کو بھیجا معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے سرکشی پر
کمر کسی ہی اگر آج نہ بھیجے گا یا اسی طور سے عرصہ کیا کریگا تو مین ایک دم مین سب کو کھا جاؤنگا

میرے مزہ مین فرق آتا ہی اُسکے عرصہ کرنے سے یہ جو شاہزادہ نے سُنا خیال کیا کہ یہ دیو ابلیس پرست ہی
مرکب کو تیز کیا اس خیال سے کہ جلد اُسکو قتل کرنا چاہیے وہ دیو یہ کہتا جاتا ہی اور شیرا سر پیتا جاتا ہی کبھی
سر جھکا لیتا ہی کبھی اِدھر اُدھر دیکھنے لگتا ہی یہ ذات خدا پر تکیہ کیے ہوئے چلے جاتے ہین کچھ خوف نہین ہی
کہ یکایک اُس دیو کے کان مین سم مرکب کی صدا جو پہونچی بس دیو نے یہ خیال کرکے کہا کہ شاید
صندل شاہ نے تیری خوراک روانہ کی ہی اور کوتوال وہ اشیائے کرآ گیا بس سر اُٹھا کر صحرا کی طرف
دیکھا دیو کی نگاہ شاہزادہ پر پڑی دیکھا کہ ایک آدم زاد مرکب پر سوار کیروے کپڑے پہنے ہوئے
چہرہ مثل آفتاب کے چمکتا ہوا میری طرف بلا خوف چلا آتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا شفق مین آفتاب
ہی یا سبزہ زار سے خورشید طالع ہو رہا ہی یہ دیکھکر اُسنے قہقہہ لگایا اور یہ کہکر کہ یا خداوند ابلیس شکر ہی
تیرا کہ تونے میرے لیے گرگ ایسا آدم زاد بھیجا کہ جس کا مثل نہین ہی اسکا گوشت بہت باذائقہ
ہوگا مین کہان تک تیری عنایتون کا شکریہ ادا کرون یہ کہکر سجدہ کیا اُدھر وہ سوار دیکھ رہے ہین
کہ شاہ صاحب طرف دیو کے مرکب اُٹھائے ہوئے چلے جاتے ہین اور دیو نے انکی طرف دیکھکر
سجدہ کیا یہ لوگ حیران ہوئے کہ واہ کیا خوب یہ نئی بات ہوئی کہ دیو نے شاہ صاحب کو دیکھکر
سجدہ کیا صاحب کمال ہین کہ دیو دیکھتے ہی مطیع ہوگیا اور سجدہ کیا یہ تقریر باہم کی مگر دیو کے کلمہ
ان لوگون نے نہین سنے ہان شاہزادہ نے سُنے تھے کہ وہ کسی قدر قریب پہونچ گئے اُدھر
دیو نے سر اُٹھا کر سجدے سے بہ صدائے بلند کہا کہ او آدم زاد بے بنیاد سیاہ سر دندان سفید یہ تو بتا
کہ وہ کون بیرحم تھے کہ جنھون نے تجکو ادھر آنے سے نہ منع کیا معلوم ہوتا ہی کہ تجکو صندل شاہ
نے اپنا حمایتی بنا کر یا کوئی فقرہ دے کر میری طرف بھیجا ہی وہ تیرا نہایت دشمن ہی کہ یہ سلوک
اُسنے تیرے ساتھ کیا یا یہ امر ہوا کہ اُسکو کوئی انسان آج بہم نہین ہوا کہ وہ حسب وعدہ میرے
لیے بھیجتا اُسنے تجکو فقرہ دیا خیر مجکو اس سے کیا خواہ اُسنے بھیجا ہو خواہ تجکو میرے خداوند نے میری
خوراک کے لیے یہان اپنی قدرت سے پہونچایا ہو بس تو خوف نہ کر مین تیرے گوشت کے کباب
نہ بناؤنگا بلکہ یون ہی کھاؤنگا مع مرکب کے اس طور سے کہ دانت بھی نہ لگاؤنگا اسی طور سے
نگل جاؤنگا یہ جو دیو نے کہا اُسکی تقریر شاہزادہ نے سُنی جواب دیا کہ او نابکار کیا تو بیہودہ
بکتا ہی اپنی زبان بند کر مین تیری جان کا ملک الموت ہون تیری روح قبض کرنے آیا ہون
تونے بہت مردم آزاری پر کمر باندھی ہی اور بہت شہر صندلیہ کے لوگون کو پریشان کیا ہی بس
تجکو معلوم ہو کہ تو کافر ہی اگر اپنی جان کی خیریت چاہتا ہی تو اپنے ہاتھ باندھکر میری خدمت مین
حاضر ہو ابلیس پرستی ترک کر خدا کو سجدہ کر اور اس امر کا اقرار کر کہ اب نہ صندل شاہ کو پریشان
کرونگا نہ اہل شہر کو بلکہ یہان سے چلا جاؤنگا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کریگا تو جان سے مارا جائے گا
بس دیو نے شاہزادہ کی تقریر سُنکے جواب دیا کہ او آدم زاد تو بہت چرب زبان ہی اور سخت کلامی
کرتا ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ میرے پاس سے چلا جا نہین تو مین تجکو کھا لونگا اب تو تیرا قتل مجھ
اوپر لازم ہوا کہ تو خدا پرست ہی بس مین مُنھ کھولتا ہون تو اُس مین آکر کود پڑ مجکو تکلیف نہ دے
ورنہ اگر مین اپنے مقام پر سے اُٹھا اور تجکو پکڑ لایا پھر اسی طور سے نہ کھاؤنگا بلکہ تیرے کباب
بنا کر کھاؤنگا اُس سے زیادہ تجکو اذیت ہوگی شاہزادہ نے یہ سُنکے جواب دیا کہ او
نابکار بس اسقدر لاف وگزاف نہ کر تو مجھ سے واقف نہین ہی مین اُس شخص کا پرپوتا

ہون کہ جسنے دیو عفریت دسمندون ہزار دست کو قتل کیا اور علاوہ اُنکے اور ہزارون دیو جان
سے مارے اور حمزہ صاحبقران زلزلہ قاف ثانی سلیمان لقب پایا میرے بزرگون نے
بھی ہزارون دیو قتل کیے میرے نزدیک تیری کیا اصل وحقیقت ہی تو میرے ہاتھ سے مارا
جائے گا دیو نے یہ سُنکے جواب دیا کہ کیون فقرہ دیتا ہی مجکو کو مین اُن لوگون کے خوف سے قاف
سے بھاگ کر یہان آکر مقیم ہوا اور یہ ہر وقت خوف تھا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی اُن مین سے آجائے
تو یہان سے بھی بھاگنا پڑے مین اُن لوگون سے بخوبی واقف ہون اور پہچانتا ہون مین حمزہ
اور اولاد حمزہ کے خوف سے یہان آکر مسکن گزین ہوا ہون او آدم زاد یہ تیرا کہنا بیکار ہی مجکو خوف
دلاتا ہی مین تیرے فقرہ مین نہ آؤنگا بس آگاہ ہو اور خبردار ہو ای آدم زاد کہ مجکو فرزندان حمزہ اور
حمزہ سے خوف ہی اگر وہ لوگ ہوتے تو شاید مین خوف کرتا مین اُن سب کو بخوبی پہچانتا ہون
تو کیون مجکو فقرہ دے کر خوف دلاتا ہی تو اُس خاندان سے نہین ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ
مین منہ کھولتا ہون تو میرے منہ مین کود پڑتا کہ مین تجکو نگل جاؤن اپنی جان کو اذیت نہ دے
شاہزادہ نے کہا کہ کیا مزخرفات بکتا ہی تیری قضا ہی آگئی ہی اس تقریر کا حال معلوم ہوا جاتا ہی
دیو نے کہا کہ تو یون نہ مانے گا مجکو یہی امر منظور ہی کہ مین اپنے مقام پر سے حرکت کرون
اور تجکو پکڑ لاؤن اور تیرے گوشت کے کباب بنا کر کھاؤن خیر مین چاہتا تھا کہ تجکو
تکلیف نہ ہو نہ تجکو اذیت ہو مگر تو منظور نہین کرتا ہی مین خود آتا ہون یہ کہکر اپنے مقام پر
سے دیو نے حرکت کی اور اُٹھا یہ معلوم ہوا کہ پہاڑ نے جنبش کی اور ایک ابر سیاہ
اُٹھ کر طرف آفتاب کے چلا اُدھر شاہزادہ نے یہ جو دیکھا کہ دیو نے اپنے مقام سے حرکت
کی اُسی مقام پر مرکب کو روک کر کھڑے ہوئے دیو اُدھر سے یہ کہتا ہوا چلا کہ تو نے آکر
مجکو بڑی تکلیف دی میرے مزے مین خلل ڈالا یہ سب تقریر اُن سوارون نے شاہزادہ
اور دیو کی سُنی اور باہم کہا کہ سُنا تم نے اُن شاہ صاحب نے کیا تقریر کی بالکل دیو سے
خوف نہ کیا اب ہم کو معلوم ہوا کہ یہ خدا پرست ہین اور اُس خاندان سے ہین کہ جن کی
بہادری کا حال ہم سُنا کرتے تھے کہ ایک فرقہ خدا پرست پیدا ہوا ہی اُسنے تمام خدائیون کو
باطل کیا ہی اور ہزارون ملکون کو تباہ کیا اور لاکھون بہادرون کو اپنا مطیع کیا اور بہت سے دیو
قتل کیے یعنی حمزہ صاحبقران کی اولاد سے اپنے کو ظاہر کرتے ہین ہم کو پہلے اس امر مین
تعجب تھا کہ یہ کیسے درویش ہین کہ بالکل اُنکے رُخ سے فقیری کی علامت نہین پائی جاتی ہی
یہ کسی ملک کے شاہزادے ہین اسوقت ظاہر ہوا کہ یہ حمزہ عرب کی اولاد سے ہین
دیکھو کس بہادری اور جوانمردی سے دیو سے گفتگو کر رہے ہین ہم سُنا کرتے تھے کہ خدا
پرست بڑے بہادر ہین آج ثابت ہو گیا کہ واقعی جری ہین جانیکا بالکل خوف نہین ہی ای
بھائیون ذرا دیکھو کہ یہ اس دیو سے کیونکر مقابلہ کرتے ہین یہ باہم تقریر کرکے وہ سب اس
طرف متوجہ ہوئے اور دیکھنے لگے اُدھر دیو یہ کہتا ہوا قریب شاہزادہ کے آیا کہ او آدم زاد اب
بھی کچھ نہین گیا ہی تو اس امر کا اقرار کر کہ مین منہ کھولون اور تو اُس مین کود پڑ تو مین تیرے
کباب نہ بناؤن اور اپنے مقام چلا جاؤن شاہزادہ نے جواب دیا کہ بس اپنی زبان بند
کر اور ہزارون دشنام دین دیو کو بس یہ سُننا تھا کہ اُسکو بہت غصہ آیا اور نہایت غضبناک

ہوکر چلا اور قریب آکر اپنا ہاتھ طرف شاہزادہ کے بڑھایا یہ معلوم ہوا کہ ظلمت نے طرف نور
کے رخ کیا اور لگہ ابر طرف آفتاب کے چلا بس جیسے ہی ہاتھ دیو کا قریب شاہزادہ کے آیا شاہزادہ
نے اس چالاکی سے مرکب کو پھیرا کہ اُس کے ہاتھ کی زد سے الگ ہو گیا اور مرکب پر سے کود
کر اور اُسکے بند و بست کو پھرتی سے پکڑ کر جو جھٹکا دیا دیو منھ کے بھل طرف زمین کے چلا شاہزادہ
نے بند دست چھوڑ کر ایک ٹھونسہ اُسکے پہلو پر رسید کیا دیو کو یہ معلوم ہوا کہ پسلیان میری
ٹوٹ گئین شاہزادہ ٹھونسہ مار کر الگ ہوا دیو ٹھونسہ کھا کر سنبھلا اور یہ کہکر ادھر اُدھر
دیکھنے لگا کہ او آدم زاد تو بڑا دل لگی باز ہی جب مین نے تیرے پکڑنے کو ہاتھ دراز کیا تو
مرکب کو ہٹا کر میرے ہاتھ کے بچے سے نکل گیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا کہ مین منھ کے بھل
گرتے گرتے بچا تو نے میرے ٹھونسہ مارا اچھا دل لگی ہو چکی مین ایسی باتون کو کب خیال
مین لاتا ہون بد دن کھائے ہوئے کب تجکو چھوڑتا ہون تو چلا کدھر گیا میرے سامنے آ
شاہزادہ نے جواب دیا کہ ایک ہی ٹھونسہ مین اندھا ہو گیا مین تیرے روبرو کھڑا ہون
اور تو کہتا ہی کہ کدھر گیا سامنے تو مین موجود ہون جو تیرا جی چاہے میرا بنالے دیو نے
جو ٹھونسہ کھایا تھا تو اُسکو شاہزادہ کی قوت کا حال معلوم ہو گیا تھا مگر خیال کیا کہ تو
دیو ہی وہ انسان ہی وہ تیرا کیا مقابلہ کرے گا یہ دل مین تصور کرکے اپنے سامنے جو دیکھا تو
شاہزادہ کو کھڑا پایا بس دیکھنا تھا کہ ایک مرتبہ پھر ہاتھ بڑھایا ابکی شاہزادہ نے جیسے ہاتھ
اُسکا قریب آیا پکڑ کر جھٹکا دیا جیسے وہ زمین کی طرف چلا اُسکی شاخ سر کو پکڑ لیا اور زور
کیا اُدھر دیو نے زور کیا کہ شاخ چھوٹ جائے شاخ چھوٹی تو نہین مگر یہ صدمہ دیو کو پہونچا
کہ درمیان سے ٹوٹ گئی دیو نے ایک ہائے کا نعرہ کیا اور کہا کہ او آدم زاد تو بڑا صاحب
طاقت ہی مین باز آیا جاتا ہون اب یہان کبھی نہ رہونگا یہ کہکر قصد کیا کہ بھاگ جاؤن اور
وہ خون جو شاخ سر سے نکل رہا تھا اُسکو چلو مین لیتا تھا اور پی جاتا تھا شاہزادہ نے
جو اُسکا یہ قصد دیکھا کہ بھاگنے کا ارادہ رکھتا ہی یہ کہکر اُس سے لپٹ گئے کہ اب مین بدون
قتل کیے ہوئے تجکو کب زندہ چھوڑتا ہون کہ تو یہان سے جاکر اور کسی مقام پر ظلم کرے اور
لوگون کو پریشان کرے جب تک تو خدا پرست نہ ہوگے گا اور اسکا اقرار نہ کرلے گا
کہ مین اب کسی کو اپنی زندگی بھر تکلیف نہ دونگا اور تمھاری اطاعت سے باہر نہ ہون گا
اُسوقت تک مین تجکو زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہکر اُس سے لپٹ گئے دیو نے بھی دیکھا کہ
مین دیو ہون اور یہ آدم زاد اسکو پیس کر مار ڈال یہ خیال کرکے دل مین کہا کہ یہ جو تو نے
کہا غیر ممکن ہی بس یہ کہکر وہ بھی شاہزادے سے لپٹ گیا باہم کشتی ہونے لگی جو بند دیو
باندھتا تھا شاہزادہ کھول دیتا تھا اور جو بند شاہزادہ باندھتا تھا دیو اُسکو رد کرتا تھا
برابر کے توڑ جوڑ ہو رہے تھے شاہزادہ بڑی ہوشیاری اور پھرتی سے لڑ رہا تھا اُسکی گردن تک
انکا ہاتھ نہین پہونچتا تھا جب وہ ان پر چھا جاتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ دامن سحاب
مین چاند آگیا مگر یہ اس پھرتی سے نکلتے تھے کہ وہ حیران ہو کر رہ جاتا تھا انکی اُسکی کشتی
ہو رہی تھی اُدھر اُن سوارون نے جو یہ واقعہ دیکھا باہم کہا کہ ہم نے یہ تماشہ آج دیکھا
اور آج ہی ہم نے انسان کو دیو سے مقابلہ کرتے ہوئے دیکھا مگر کس دل و جگر کا انسان ہی کہ

کیونکر دیو سے لڑ رہا ہی کسی طرح کا ہراس چہرہ پر نہین آ کیا با حواس ہی ہمارے تو حواس دیو کو دیکھکر جاتے
رہے تھے اور ہم اس درخت کی آڑ مین پوشیدہ ہوگئے تھے اور وہ لڑ رہا ہی کیا قدرت خداوند آبحیات ہی
ہم نے دیکھا کہ جب دیو نے ہاتھ دراز کیا تھا تو کس پھرتی سے اُسنے مرکب کو الگ کیا اور کیونکر
چالاکی سے مرکب پر سے کود کر دیو کا ہاتھ پکڑکر جھٹکا دیا کہ وہ مُنھ کے بھل چلا تھا اور کس چستی سے
گھونسہ مارا یہ پھرتی وہ چالاکی ہم نے سوائے اس جوان کے اور کسی مین نہین پائی اور کیونکر اُسکو
غصہ دلاکر اب حواس سے کشتی لڑ رہا ہی خداوند آب حیات اس جوان کو دیو پر فتح یاب کرین یہ ہم
سب کی جان بچانے کے لیے لڑ رہا ہی یہ سوار تو یہ باہم تقریر کر رہے تھے اور تماشہ کشتی کا دیکھ
رہے تھے اُدھر کشتی ہو رہی تھی اب کوتوال کا حال سماعت فرمایئے کہ وہ جو غلہ اور اُس جوان
فرزند رفیع شہ باز کو لے کر چلا تھا اور سب اُسکے عزیز ہمراہ تھے کوتوال وہان آکر پہونچا دور سے
اُسنے دیکھا کہ چند سوار ایک درخت کی آڑ مین کھڑے ہوئے ہین اور اُس طرف بغور دیکھ رہے
ہین کہ جدھر دیو رہتا ہی یہ جو کوتوال نے دیکھا اور اُس کے پیادون نے کوتوال نے اُن سے
کہا کہ یہ آج کیا واقعہ ہی یہ سوار کیسے کھڑے ہین ذرا اُنکے قریب چل کر دریافت تو کرین پھر دیو کے
پاس چلین گے اور سب اشیا اُسکو دینگے یہ کہکر اُدھر کو سب چلے جب قریب پہونچے تو پہچانا کہ
یہ تو سوار ملکہ کی ہمراہی کے ہین اور وہ ہین جو کہ شاہ صاحب کے ساتھ ملکہ کے باغ سے آئے
ہین یہ دیکھ کر کوتوال اُنکے قریب آیا اور کہا کہ تم لوگ یہان کیون آئے ہو اور کیا دیکھ رہے ہو
اُن سوارون نے بھی کوتوال کو پہچانا اُنھون نے کہا کہ آپ یہان کیون آئے ہین اُسنے کہا کہ ہم
تو غلہ اور میوہ اور اس جوان کو لے کر آئے ہین کہ دیو کے حوالہ کرین تاکہ سب اہل شہر اُسکے
شر سے محفوظ رہین اور علاوہ میرے پیادون کے جو لوگ میرے ہمراہ ہین اس جوان کے جو
تو شاہ بنا ہوا ہی عزیز ہین اور سب الفت سے ہمراہ آئے ہین تم بیان کرو کہ تم یہان کیون کھڑے
ہوئے ہو اور کیا دیکھ رہے ہو اُنھون نے کہا کہ کوتوال صاحب ہم وہ واقعہ دیکھ رہے ہین جو
ہم نے آجتک نہین دیکھا بلکہ سُنا بھی نہین یقین ہی کہ آپ نے بھی نہین دیکھا ہوگا عجب
تعجب خیر واقعہ ہی کوتوال نے کہا کہ کچھ صاف طور سے بیان کرو اُنھون نے کہا کہ آپ خود ملاحظہ
فرمالین کوتوال نے کہا کہ تم کچھ بیان تو کرو اُنھون نے کہا کہ سماعت فرمایئے کہ وہ جو شاہ صاحب
ملکہ کے مہمان ہین اور ہم اُنکے ہمراہ ہر روز آتے تھے دربار ہین اور وہ بھی آتے تھے آج جو دربار
سے چلے ہم یہ سمجھے کہ مثل ہر روز کے آج بھی باغ کو جائینگے جب بیرون شہر آئے تب اُنھون نے
باغ کا راستہ ترک کیا اور اس طرف کا راستہ لیا ہم نے منع بھی کیا نہ سُنا بلکہ ہم پر خفا ہوئے
یہان آکر پہونچے ہم تو دیو کو دیکھکر خوف سے جان کے اس مقام پر پوشیدہ ہو گئے وہ روبرو
دیو کے گئے اور اُس سے ہم کلام ہوئے بس اُن سوارون نے جو تقریر دیو سے اور شاہزادہ
سے ہوئی تھی بیان کی اور کہا کہ اُنھون نے اس دیو سے کہا کہ مین حمزہ صاحبقران کا پوتا ہون
اے کوتوال صاحب یہ جوان جو کہ فقیر بنا ہوا تھا مسلمان ہی بس دیو سے لڑائی ہونے لگی اور
سب حال بیان کیا اور کہا کہ ملاحظہ فرمایئے کہ وہ سامنے کشتی ہو رہی ہی یہ جو کوتوال نے
سُنا حواس جاتے رہے اور سب اپنے پیادون اور اُن لوگون سے کہا کہ جو رفیع شہباز
کے فرزند کے ساتھ تھے کہ تم نے سُنا اور اگر یقین نہ ہو تو دیکھ لو یہ واقعہ بھی قابل دید ہی اور

کہا کہ اُن شاہ صاحب نے بادشاہ سے بھی عرض کیا تھا مگر بادشاہ نے قبول نہ کیا مگر بڑے دل وجگر کا
انسان ہی ہم نے آج تک ایسا انسان نہین دیکھا ہان خدا پرستون کی قوت کی تعریف سُنی تھی یا
اس درویش کو دیکھا یہ کہکر کوتوال اُس طرف دیکھنے لگا اُن سوارون نے کہا کہ ہم کو آج یقین ہوتا
ہی کہ یہ دیو اس جوان کے ہاتھ سے نہ بچے گا یہ جوان ہم سب پر سے یہ بلا ضرور دفع کرے گا خداوند
آب حیات اس جوان کو فتح مند کرین اُنکی وجہ سے بھی یہ دوسرے دنکی زحمت جاتی رہیگی
کوتوال نے کہا کہ مجکو بھی یقین ہی کہ یہ سب اشیا آج ہین پھیر کرلے جاؤنگا یہ کہکر اُس طرف جو
دیکھا تو کیا دیکھا کہ وہی شاہ صاحب جو بادشاہ کے برابر کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے دیو سے کشتی
لڑ رہے ہین اس طور سے کہ کلہ بہ کلہ مشت بہ مشت یہ دیکھکر کوتوال کو حیرت ہوئی اور سب
لوگون کو بھی مگر اب بغور دیکھنے لگے اُدھر دیو شاہزادہ سے لڑ رہا ہی بس یہ لوگ تو ہمہ تن چشم بنے
ہوئے دیکھ رہے ہین اُدھر دیو کی لڑلے لڑتے یہ حالت ہوئی کہ سانس پھول گئی قوت نے کمی کی
بس ایک مقام پر شاہزادہ نے دیو بند باندھکر اب جو زور کیا دیو سے اُسکا توڑ نہ ہوسکا چار ناچار
شاہ چت زمین پر گرا اس طور سے کہ جیسے پہاڑ زمین سے اکھڑکر گرے بڑے زور سے دھماکا ہو
کہ تمام صحرا ہل گیا اُدھر کوتوال اور سب پیادے اور وہ سوار اور رفیع شہباز اُس کا فرزند اور سب
لوگ یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوئے اور دم بخود ہوکر رہ گئے اور تعریفین کرنے لگے اور باہم کہنے لگے
کہ یہ جوان بہت پرقوت ہی اسکی جہان تک تعریف کی جائے کم ہی یہ اس لائق ہی کہ بہت عزت
کی جائے ادھر شاہزادہ نے جو دیو کو چت پایا جست کرکے سینہ پر سوار ہوا اور زانو سے
سینہ کو دباکر بیٹھا دیو کو یہ معلوم ہوا کہ میرے سینہ پر پہاڑ رکھا ہوا ہی پسلیان کڑکڑا گئین
یہ معلوم ہوا کہ پسلیان ٹوٹی جاتی ہین اُدھر شاہزادہ نے دیو سے کہا کہ بتا کیا کہتا ہی دین اسلام
کے قبول کرتے ہین اور میری اطاعت ہین اُسنے کہا کہ میری ہزار جانین ایک ایک موے
تن ابلیس پر نثار ہون ہین کبھی خداوند ابلیس کو بُرا نہ کہونگا اُن پر لعن نہ کرونگا مجکو جان سے
جانا گوارا ہی ترک مذہب کرنا گوارا نہین ہی یہ کہکر چند کلمہ خلاف زبان پر لایا اب تو شاہزادہ
کو غصہ آگیا ایک گھونسہ جو سر پر مارا مغز سر اُسکا پریشان ہوگیا ہاتھ تا بہ کہنی سر مین گھس گیا اُنھون نے
جلدی سے ہاتھ اپنا کھینچ کر اور ایک ہاتھ ریز ریز نخدان اور ایک بس سر پر رکھکر جو فشردہ کیا
گردن کو جسم سے کھینچ اکر پھینکدیا کہ روح ناپاک پھڑک کر قفس جسم سے نکل گئی اس طور سے
کہ جیسے طائر اسیر نکل جاتا ہی جسم اُسکا خاک پر تڑپ کر رہ گیا اُنھون نے اس پر بھی اکتفا
نہ کی ایک پاؤن کو دونون پاؤن سے دباکر دوسرے پاؤن کو ہاتھون سے پکڑکر مثل کریاس
کہنہ کے ایک ہی زور مین چیر کر پھینکدیا اور کھڑے ہوکر جوش مین آکر نعرہ اللہ اکبر بلند کیا اور
جھومتے ہوئے اسی حالت سے طرف اپنے مرکب کے چلے چونکہ یہ جب مرکب پر سے
کودے تھے تو مرکب کو الگ کھڑا کردیا تھا مرکب اصیل تھا وہ اسی مقام پر کھڑا رہا
کسی طرف نہ گیا یہ تو اُس طرف چلے اُدھر سے وہ سوار اور کوتوال مع اپنے پیادون کے
اور ان سب ستارون کے جو کہ کوتوال کے ساتھ اپنے فرزند سے ملنے کو آئے تھے کہ ہم
اُس کو اُس حد تک پہونچا دین کہ جہان دیو رہتا ہی اتنی ہی دیر اور دیکھ لین یہ صلاح
باہم کرکے چلے کہ اس جوان کی قدم بوسی کرین ہاتھ آنکھون سے لگائین اور جہان تک

ہم سے ہو سکے عزت کرین بادشاہ کے پاس لے چلین اُن سے سب حال بیان کرین بادشاہ
ضرور عزت کریگا کیونکہ اُسنے بادشاہ کی آبرو بھی اس دیو کے ہاتھ سے بچائی اور جان بھی مع سب عزیز و اقارب
اور سب اہل شہر اور ہمارے فرزند کی جان بچائی لہذا باہم صلاح کرکے کہ ہم سب کی جان بچائی ہی ہم بھی قدمبوسی
کرین تعریفین کرتے ہوئے اُدھر چلے شاہزادہ نے جو صدا سُنی اُدھر کو دیکھا سب کو پہچان لیا
کہ کوتوال ہی اور وہ سوار ہین جو میرے ہمراہ رہتے ہین اور وہ لوگ ہین کہ جس کافر زند دیو
کے حوالہ کیا جاتا تھا اور وہ ڈولہ بھی ہی میری طرف سب خوشی خوشی آتے ہین یہ مرکب کیطرف
اس خیال سے چلے ہین کہ اس پر سوار ہوکر ان سے کہون جب یہ قریب آئین کہ اگر تم دین اسلام
قبول کرو اور آپ پرستی ترک کرو اور میری اطاعت کرو تو خیر ورنہ چلے جاؤ اور اپنے بادشاہ
سے کہدو کہ وہ ہوشیار ہو جائے مین آتا ہون اگر وہ اسلام قبول کرے گا اور میری اطاعت تو
خیر ورنہ مثل اس دیو کے میرے ہاتھ سے مارا جائے گا یہ تو دل سے باتین کرتے ہوئے مرکب
کی طرف چلے تھے اور وہ لوگ انکی تعریف کرتے ہوئے انکی طرف چلے تھے نہ یہ ابھی قریب مرکب
پہونچے تھے نہ وہ لوگ انکے پاس کہ پہاڑ کی طرف سے ایک غبار خود بخود بلند ہوا اور اُس
غبار سے شعلہ آگ کے پیدا تھے اور رونے کی صدا آرہی تھی وہ غبار بلند ہوکر طرف شاہزادہ
کے چلا سب نے دیکھا کہ جب وہ غبار قریب شاہزادہ آیا تو ایک برق چمکی اور ایک پنجہ
اُس غبار سے ظاہر ہوا اور اُس جوان یعنی شاہزادہ کی کمر مین پڑا اور ایک بار طرف آسمان
کے بلند ہوگیا شاہزادہ اُس غبار کو دیکھکر سہما تھا کہ پنجہ لے کر بلند ہوگیا جھٹکا جو پہونچا شاہزادہ
بے ہوش ہوگیا جب شاہزادہ کو پنجہ لے کر بلند ہوا اُس غبار سے آواز آئی کہ ای ملازمان
صندل شاہ وای سواران ملکہ اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو اس مقام سے واپس جاؤ اور
شاہزادہ کے حال سے ملکہ و صندل شاہ کو آگاہ کرو اور کہدو کہ ای ملکہ اب تو تمام عمر
فراق مین اس جوان کے بیقرار رہے گی اور اُنسے ملاقات نہ نصیب ہوگی اور صندل شاہ
سے کہنا کہ تیرے حمایتی نے دیو چنگال کو تو قتل کیا مگر دوسری بلا مین مبتلا ہوا بس اگر اپنی
زندگی چاہتا ہی تو اس کی کچھ فکر نہ کرنا ورنہ پشیمان ہوگا ادھر یہ صدا آئی اور اُن سب نے یہ
واقعہ دیکھا اور صدا سُنی بہت افسوس کیا بعد صدا آنے کے وہ غبار بھی غائب ہوگیا اور
شاہزادہ بھی راوی بیان کرتا ہی کہ اب یہ داستان شاہزادہ سکندر رستم جوکہ دفتر نیرنگ
قاف مین تحریر ہوگی جوکہ اس دفتر کے بعد ہی اور یہ امر اُسی دفتر مین ظاہر ہوگا کہ یہ پنجہ کیسا
تھا اور یہ غبار اور شاہزادہ کو کون لے گیا اور کہان لے گیا بس ناظرین کی خدمت مین گذارش
ہی کہ یہ سب حال اُسی دفتر مین تحریر ہوگا اگر ترجمہ کی منشی صاحب سے اجازت ملی ورنہ
مین ناچار ہون معافی کا خواستگار ہون بس یہ داستان اب اس مقام پر ترک کی جاتی ہی
راوی نے کہا کہ جب وہ غبار اور پنجہ اور شاہزادہ غائب ہوگیا وہ سب کے سب لوگ
باہم یہ صلاح کرکے کہ اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی چلو بادشاہ سے خبر کرین اور اس حال سے
آگاہ کرین گو دیو کے مرنے کی خوشی ہوئی کہ اس بلا سے نجات پائی اور عذاب سے
چھوٹے مگر اس جوان کے یون غائب ہوجانے کا بڑا صدمہ ہوا یہ خوشی مبدل بہ غم ہوگئی
سواران ملکہ نے کہا کہ ہم تو جاکر ملکہ کو اس حال سے آگاہ کرتے ہین بس یہ کہکر وہ سوار

اپنے مرکب اُٹھا کر طرف باغ کے روانہ ہوئے اُدھر ملکہ شاہزادہ کا انتظار کر رہی تھی اور وزیرزادی سے کہہ رہی تھی کہ آج بڑی دیر ہوئی کہ شاہزادہ دربار سے نہین آیا خداوند کریم خیر کرے بس ملکہ کو شاہزادہ کے انتظار ہیی اور سواران ملکہ کو طرف باغ کے چھوڑا جاتا ہی اور یہ حال بھی دفتر نیرنگ قاف مین تحریر ہوگا کہ جب سوارون نے جاکر ملکہ سے حال بیان کیا تو اُسنے کیا اپنا حال کیا اور کوتوال اور سب پیادون اور دیگر لوگونکو طرف بادشاہ کے اس خیال مین کہ چل کر بادشاہ کو اس حال سے خبر کرین اور صندل شاہ کو دربار مین رکھا جاتا ہی کہ وہ ابھی تک دربار آراستہ کیے ہوئے بیٹھا ہی اور ان سب کو راہ مین چھوڑا جاتا ہی بس یہ سب داستانین دفتر نیرنگ قاف مین تحریر ہونگی اگر ترجمہ کی بابو صاحب کے مطبع سے اجازت ملی اور جب ناظرین ملاحظہ کرینگے تو لطف پائینگے انشاء اللہ تعالے اگر حیات نے وفا کی اور مجکو ترجمہ کی اجازت ملی بس اب مین نے اس داستان کو اس مقام پر ترک کیا اور عنان قلم کو مین نے طرف داستان صاحبقران کے منعطف کیا اب مین داستان صاحبقران اور سمندر شاہ کو شروع کرتا ہون و دیگر حالات کے اور یہ داستان اب اس دفتر مین نہین تحریر ہوگی بلکہ دفتر نیرنگ قاف مین تحریر ہوگی اس دفتر کے کُل داستانین نادر اور عجائب نگار ہین وہ دفتر اسم بامسمے ہی بس نیرنگ قاف ہی ہی جب ترجمہ ہوکر خدمت ناظرین مین پیش ہوگا اور ناظرین ملاحظہ فرمائینگے تو میری بیہودگی اور یاوہ گوئی کا لطف اُٹھائینگے والسلام خیر اختتام بموجب مصرعہ کس نگوید کہ دوغ من ترش است دیگر مشک آنست کہ ببوید نہ کہ عطار گوید میری اس تقریر کا اُسوقت حال ظاہر ہوگا زیادہ کیا عرض کرون اب مین یہان سے داستان صاحبقران اور دیگر داستانین تحریر کرتا ہون جو کہ اس دفتر سے تعلق ہین پہلے حالات نامہ جات جو کہ لشکر صاحبقران کے سردارون نے اپنے اپنے ملک کی طرف تحریر کیے ہین اُنکا حال تحریر ہوگا اُس کے بعد اُن نامون کا حال جو کہ سمندر شاہ نے تحریر کیے ہین اُسکے بعد الطاف جادو اور ملکہ ایوان نہ طاقی کا حال اور ان سب کے بعد صاحبقران کا مقابلہ سمندر شاہ سے اور اُس جنگ و پیکار کا حال تحریر کیا جائے گا و دیگر حالات انشاء اللہ تعالیٰ بتوفیق الٰہی

اب شمہ حال اُن نامون کا سماعت فرمایئے کہ جو مریخ آفتاب علم نے اپنے بھائی اور اپنے نائب میتن جادو کو تحریر کیے تھے اور اُنکا مضمون نامہ سے آگاہ ہوکر اور لشکر لے کر برائے کمک روانہ ہونا سمندریہ کی جانب اور اُس نامہ کا جو کہ قیصر صاف باطن نے اپنے نائب کو جو کہ اُسکی طرف سے طلسم مراۃ العدم کا حاکم ہی اور اُسکا بھی مضمون نامہ سے آگاہ ہوکر برائے کمک روانہ ہونا اور اُن سب کا عین وقت پر پہونچنا و دیگر حالات

راوی بیان کرتا ہی کہ جب ملکہ ایوان نہ طاقی کو خضران بن عمر ثانی رہا کرکے بہ عیاری پنجہ سمندر شاہ سے لائے تھے اور وہ رخصت ہوکر اور مطیع اسلام ہوکر اپنے ملک کو

اس لیے گئی تھی کہ مین اپنے عزیزون اور اہل شہر کو مسلمان کرکے اور لشکر لے کر برائے کمک اُن کے
آؤن اور ابھی مقابلہ موقوف ہو اسکے جانے کے بعد لشکر اسلام یہان اس انتظار مین فروکش ہو
کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو مقابلہ ہو اور مقابل لشکر صاحبقران کے سمندر جادو
کی طرف سے گرداب شاہ وغیرہ مع پانچ لاکھ ساحرون کے اُترے ہوئے ہین اُنکو حکم
سمندر جادو کا آچکا ہی کہ جب تک ہم حکم نہ دین اُسوقت تک مقابلہ نہ کرنا یہان تو یہ
بندوبست ہی بس اُسی زمانہ مین مریخ آفتاب علم نے ایک نامہ اپنے بھائی مہتاب مشتری
خصلت کے نام اور ایک نامہ بنام سیمتن جادو اپنے نائب جو کہ طلسم فیروزیہ کا حاکم ہی
روانہ کیا تھا اُسکا مضمون یہ تھا کہ یہان سمندریہ پر صاحبقران اور سمندر جادو سے مقابلہ
ہو رہے ہین لہذا تم سب کو لازم ہی کہ صاحبقران کی کمک کرو یہ وقت کمک ہی بہت جلد
لشکر لے کر آؤ بس یہ نامے ساحر کے کر طرف طلسم فیروزیہ اور شہر مشتریہ کے روانہ ہوئے تھے
چنانچہ جو نامہ برکہ مہتاب کے نام نامہ لے کر روانہ ہوا تھا وہ راہ طے کرکے شہر مشتریہ مین پہونچا
یہان دربار آراستہ تھا مہتاب مشتری خصلت تخت پر بیٹھا تھا اور سب سردار اور آراکین
دولت حاضر تھے کہ وہ ساحر صحن بارگاہ مین آکر پہونچا سب نے دیکھا کہ ایک ساحر آکر صحن
مین اُترا مگر نامہ بر معلوم ہوتا ہی سب دیکھ رہے تھے کہ وہ نامہ بر آکر مجرا گاہ پر پہونچا مجرا کیا دعا
وثنا بجالایا مہتاب نے اشارہ کیا کہ کرسی پر بیٹھو چوبی کرسی روبرو تخت کے بچھی ہوئی تھی
اُس پر سلام کرکے بیٹھ گیا بادشاہ نے پوچھا کہ تمھارا کدھر سے آنا ہوا اور کیا نام ہی اور کس کام
کو آئے ہو اُسنے عرض کیا کہ غلام کو ماہر جادو کہتے ہین مین فرستادہ ہون آپ کے برادر صاحب
کا نامہ لے کر حاضر ہوا ہون شہر سمندریہ سے یہ جو سُنا مہتاب مشتری خصال نے کہا
کہ برادر صاحب کا مزاج تو اچھا ہی اور آج کل سمندریہ پر کس ضرورت سے گئے ہین اُسنے
تمام حال ابتدا سے بیان کیا اور کہا کہ صاحبقران سے اور سمندر جادو سے مقابلہ ہو رہا ہی
ہین آپ کے بھائی صاحب نے آپ کو مع لشکر طلب کیا ہی اور یہ نامہ لکھا ہی یہ کہکر وہ
نامہ پیش کیا مہتاب شاہ نے وہ نامہ تعظیم کرکے لیا کیونکہ بڑے بھائی کا نامہ تھا دبیر کو دیا اُسنے
لفافہ چاک کرکے پڑھا جب مہتاب مشتری خصال مضمون سے نامہ کے آگاہ ہوا دبیر سے
کہا کہ میری طرف سے تحریر کردو کہ مین بموجب حکم عالی مع لشکر حاضر ہوتا ہون دبیر نے یہ لکھکر
پیش کیا بادشاہ نے نامہ بر کو خلعت وانعام سے سرفراز کیا وہ جواب نامہ لے کر رخصت
ہوکر طرف سمندریہ کے روانہ ہوا بعد جانے نامہ بر کے بادشاہ نے حکم دیا کہ تین لاکھ ساحر
آمادہ سفر ہون خیمہ وغیرہ نکالے جائین ہم کل یہان سے کوچ کرینگے طرف سمندریہ کے یہ
حکم دیکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنے مقام پر آئے اور اہل لشکر کو سپہ سالار نے
اور سب افسرون کو حکم شاہی سے آگاہ کیا اُسی وقت سے ہر ساحر اپنا بندوبست کرنے لگا
انتظام سفر ہونے لگا خیمے و بارگاہین کوٹھے سے نکالی گئین اور تختہاے سحر بار کیے
گئے ساحر اپنے سحر کو درست کرنے لگے اور سواری ہاے سحر طیار کیین تین لاکھ ساحر
آمادہ سفر ہوئے کل افسرون نے اپنا سامان سفر کیا اُس دن اور اُس شب بھر مین
سب سامان درست ہوگیا صبح کو بادشاہ نے جو دربار کیا افسرون نے عرض کیا کہ

سب سامان سفر طیار ہی لشکر آمادہ سفر ہی کیا حکم ہوتا ہی حضور سوار ہون تشریف لے چلین یہ سُنکے
بادشاہ نے حکم دیا گر سواری در دولت پر حاضر کی جائے اور اپنے وزیر عطارد جادو کو اپنی
طرف سے شہر کا حاکم کیا اور قریب ایک لاکھ سپاہ کے شہر مین چھوڑی اور خود محل مین تشریف
لے گیا ناموس سے ملا اور سامان سفر سے درست ہوکر برآمد ہوا خزانہ بار کیا گیا بادشاہ یعنی
مہتاب مشتری خصال وزیر کو عدل و انصاف کی تاکید کرکے بارگاہ سے برآمد ہوا وہان
بیرون بارگاہ جو جو افسر جانے کو تھے ہمراہ سب سامان سے کھڑے ہوئے تھے تین لاکھ کا لشکر
ساحرون کا سامان سفر سے درست تھا خزانہ بار تھا خیمے و بارگاہین ایک طرف بار تھین
جلوس سواری موجود تھا کل افسر حاضر تھے کہ بادشاہ برآمد ہوتے سب کا مجرا ہوا مہتاب
مشتری خصلت نے سب کا سلام لے کر تخت سحر پر قدم رکھا سحر جو کیا ابر یاقوت رنگ
سر پر آکر سایہ فگن ہوا اُس مین ہزارون چاند لگے ہوئے تھے ضو دے رہے تھے ان چاندون
سے ایسے ضو ظاہر ہوئی تھی کہ گویا اصلی چاند ہین بارش مروارید ہو رہی تھی تخت پر
گلدستے لگے ہوئے تھے جب بادشاہ سوار ہو چکا کل لشکر اور افسر سوار ہوئے لشکر مین
نفیر سحر بجی نقارہ کوچ پر چوب بڑی حکم سواری کے بڑھنے کا ملا بادشاہ نے سب کو
رخصت کیا شہر سے بیرون شہر تشریف لا یا لشکر کو طریقہ سے روانہ ہونے کا حکم دیا
بس لشکر نے پرے باندھے اور مہتاب مشتری خصلت تین لاکھ ساحرون کا لشکر لے کر
طرف سمندر ریہ کے برائے کمک صاحبقران روانہ ہوا ہر ایک ساحر سواری سحر
پر سوار تھا کوئی ہنس پر کوئی اژدر پر کوئی طاؤس پر کوئی شیر پر کوئی باز پر کوئی تخت
سحر پر کوئی ہنس آتشین پر علم لشکر نصب ہی کہ جن پر تعریف خدا و نعت رسول خدا مرقوم
تھی اور اردون پر خیمے و بارگاہین وخزانہ وغیرہ بار تھا بس اس انتظام اور بندوبست
مین یہ تو اُدھر کو روانہ ہوا کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا اور نامہ برجواب نامہ لیے ہوئے
جاتا ہی اب راوی اُس نامہ بر کا حال تحریر کرتا ہی کہ جو سیمتن جادو کے پاس نامہ لے کر
مریخ کا گیا تھا یہان طلسم مین سیمتن جادو مقیم ہی دربار آراستہ ہی سب اہل دربار
ساحران نامدار حاضر ہین کل لشکر کے افسر دربار مین موجود ہین کہ وہ نامہ بر پہونچا راہ
طے کرکے صحن بارگاہ مین اترا سب نے دیکھا کہ ایک ساحر ہوا سے زمین پر آیا سب اُسکو
دیکھ کر حیران ہوئے کہ یہ کون ساحر ہی اور کہان سے آیا ہی کہ وہ مجرا گاہ پر آکر پہونچا مجرا کیا
اور عرض کیا کہ مین آپ کے پاس نامہ لے کر آیا ہون اپنے آقا و مالک شاہزادۂ فریح
آفتاب علم والی طلسم کا اُنھون نے آپ کو ایک نامہ تحریر کیا ہی اور وہ آج کل
سمندر ریہ پر تشریف فرما ہین ہمراہ صاحبقران کے اور صاحبقران سے اور سمندر جادو
سے مقابلہ ہو رہے ہین یہ جو اُسنے بیان کیا سیمتن جادو نے ہنس کر اور خوش ہوکر کہا
کہ کیا میرے آقا اور مالک نے مجکو نامہ تحریر کیا ہی زہے نصیب میرے لاؤ وہ
نامہ کہان ہی بس اُس ساحر نے وہ نامہ نکال کر دیا اسنے سر پر رکھا آنکھون سے لگایا
نامہ پر بوسہ دیا خود نامہ کو چاک کرکے پڑھا وہ ساحر روبرو تخت کے کرسی پر بیٹھا
ہی جب مضمون نامہ سے آگاہ ہوا اُسی وقت سب اہل دربار کو نامہ سُنایا اور خود تعلیم و

کاغذ دبیر سے لے کر اپنے ہاتھ سے عرضی لکھی بعد القاب وآداب کے تحریر کیا کہ یہ حقیر سراپا تقصیر بموجب
حکم عالی مع لشکر حاضر ہوتا ہی اور شرف ملازمت حاصل کرتا ہی اور قدمبوسی صاحبقران سے بھی بہرہ
مند ہوگا مشتاق زیارت آنحضرت تھا اور بہت کچھ تحریر کیا اسکے بعد اپنا نام تحریر کیا عرضی کو بند
کرکے اُس ساحر کو دیا اور خلعت وانعام سے سرفراز کیا وہ اُسی وقت جواب نامہ لیکر اور رخصت
ہوکر طرف سمندر یہ کے روانہ ہوا کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا یہان سیمتن نے افسرون کو حکم دیا کہ بہت
جلد سامان سفر کرو مین کل صبح کو مع لشکر کے اپنے آقا کی خدمت مین روانہ ہونگا دربار برخاست
کیا افسرون نے آکر بندوبست کیا اہل لشکر کو آگاہ کیا اُسیوقت سے سامان سفر ہونے لگا بارگاہین
وخیمے اثر ورہاے سحر پر بار کیے گئے خزانہ بار کیا گیا صبح تک سب سامان درست ہوگیا
ہر ایک ساحر اپنے اپنے سامان سے چاق وچست ہوگیا بس صبح کو سیمتن جو محل سے نکلا تو
سب سے رخصت ہوکر اور سامان سفر سے درست ہوکر دربار مین آئے ہی افسرون سے
دریافت کیا کہ سب سامان درست ہی اُنھون نے عرض کیا کہ بموجب حکم سرکار سب
سامان درست ہی بس سیمتن نے اپنے فرزندار تاس جادو کو حاکم طلسم کیا اور عدل وانصاف
ورعایا پروری کی تاکید کرکے دو لاکھ ساحر یہان چھوڑ کر اور خود تین لاکھ ساحرون کو لے کر
مع افسرون کے طرف سمندر یہ کے باشتیاق قدمبوسی مریخ آفتاب علم صاحبقران
کے روانہ ہوا اب اسکا حال بھی آیندہ تحریر ہوگا کہ یہ کس وقت سمندر یہ پر پہونچا اب
راوی اُس نامہ بر کا حال تحریر کرتا ہی کہ جو نامہ قیصر صاف باطن کا لے کر طرف طلسم مراۃ العدم
کے روانہ ہوا تھا یہان طلسم مین قیصر کی طرف سے فرائت جادو حاکم ہی ہر روز دربار
کرتا ہی کہ وہ نامہ بر آکر پہونچا درگہہ سالار سے عرض کرائی کہ تمھارے بادشاہ کے پاس
مین نامہ لیکر آیا ہون فرائت جادو کو درگہہ سالار نے نامہ بر کی خبر کی اُسنے دربار مین طلب
کیا نامہ بر مجرا وسلام بجالاکر کرسی پر بیٹھ گیا فرائت نے حال دریافت کیا اُسنے سب حال
بیان کیا نامہ دیا فرائت نے نامہ لے کر آنکھون سے لگایا لفافہ پر بوسہ دیا لفافہ چاک
کرکے نامہ پڑھا مضمون نامہ سے آگاہ ہوکر اُسکے جواب مین عرضی تحریر کی کہ یہ غلام مع
لشکر کے حاضر خدمت ہوتا ہی عرضی تحریر کرکے اس نامہ بر کو دی کہ لے جاؤ اور انعام دیا
وہ عرضی لے کر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا یہان فرائت جادو نے طیاری لشکر کا
حکم دیا اُس طلسم مین ساحر کم ہین غیر ساحر بہت ہین بس اُسی دن سے سامان سفر ہونے
لگا فرائت نے دربار برخاست کیا ایک دن اور ایک شب مین سب سامان درست
ہوگیا خیمے وغیرہ بار ہوئے سب سامان ہوگیا دوسرے دن سردارون نے فرائت جادو سے
عرض کیا کہ سب سامان سفر درست ہی بس فرائت نے اپنی طرف سے شاہباز جادو کو طلسم کا
حاکم کرکے اُسی دن وہان سے مع ایک لاکھ ساحرون اور تین لاکھ غیر ساحرون کے کہ جس
مین دس ہزار پہلوان تھے طلسم مراۃ العدم سے طرف سمندر یہ کے کوچ کیا کوس سفری پر
چوب پڑی فوراً لشکر روانہ ہوا ایک جانب پہلوانان روئین تن کا غول تھا ایک جانب
ساحرون کا مجمع تھا عجب ٹھاٹھ سے یہ لشکر برائے کمک لشکر اسلام جاتا ہے انکا بھی حال
آیندہ تحریر ہوگا اِن کو بھی راہ مین رکھا جاتا ہی

اب حال اس نامہ بر کا تحریر ہوتا ہی کہ جو آفاق شاہ کا نامہ لے کر طرف آفاقیہ کے گیا ہی

راوی بیان کرتا ہی کہ نامہ بر آفاق شاہ کا نامہ لے کر روانہ ہوا یہان آفاقیہ مین وزیر آفاق شاہ تخت حکومت پر بیٹھا ہوا ہی سب اہل دربار حاضر ہین کہ وہ نامہ بر پہونچا درگہ سالار سے خبر کرا کے اندر دربار کے آیا مجرا کیا کرسی بیٹھنے کو ملی سلام کر کے کرسی پر بیٹھا نامہ دیا وزیر نے نامہ پڑھکر اور نامہ کی تعظیم کر کے مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر عرضی لکھی کہ یہ خاکسار سراپا انکسار بہت جلد مع سپاہ خدمت خدیو بارگاہ مین حاضر ہوتا ہی فوراً تعمیل حکم تفاشیم کرتا ہی نامہ بر کو انعام دیکر رخصت کیا وہ تو عرضی لے کر طرف لشکر کے روانہ ہوا میان وزیر نے سردارون کو طیاری لشکر اور سامان سفر کا حکم محکم دیا اسی وقت سے سامان ہونے لگا بس دوسرے دن وزیر آفاق شاہ اپنے فرزند کو حاکم آفاقیہ کر کے اور دو لاکھ کا لشکر ساحرون کالے کر طرف سمندر یہ لے روانہ ہوا یہ بھی قطع راہ کرتا ہوا جاتا ہی اسکو بھی راہ مین چھوڑا جاتا ہی آیندہ حال تحریر ہوگا

اب شمہ حال اس پتلی کا سماعت فرمایئے کہ جسکو سمندر شاہ نے نامہ دیکر طرف طلسم گنجورۂ سلیمانی کے روانہ کیا ہی

بس راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ پتلی زمردی نامہ سمندر شاہ کا لیکر مثل شرارہ آتش کے دربار سمندر شاہ سے طرف طلسم گنجورۂ سلیمانی کے روانہ ہوئی اور قطع راہ کر کے داخل طلسم ہوئی چونکہ طریقہ یہ ہی کہ ساحر کے سحر کو طلسم مانع نہین ہوتا ہی بس اس سبب سے سمندر نے پتلی اسکے ہاتھ نامہ بھیجا تھا کہ اگر نامہ بر جائے گا تو وہ نہ جاسکے گا بس یہان طلسم مین گنجور شاہ بہ عیش و عشرت حکومت کرتا ہی کسی قسم کا خوف نہین ہی دربار آراستہ تھا سب سردار حاضر دربار تھے اور رکن طلسم کہ یکایک برق چمکی اور سب کی چشم خیرگی کرنے لگی جب وہ برق چمکر سمٹی تو سب لوگون نے دیکھا کہ ایک پتلی زمردی اسکے ہاتھ مین نامہ ہی سامنے تخت کے کھڑی ہی گنجور شاہ نے اس پتلی کو دیکھ کر کہا کہ تو کس کا نامہ لائی ہی وہ بزبان انسانی گویا ہوئی کہ مین نامہ لائی ہون سمندر شاہ حاکم شہر سمندریہ کا جو کہ متعلق ہی نہ طائف سے گنجور شاہ نے کہا کہ لا نامہ دے بس اس پتلی نے نامہ گنجور شاہ کو دیا بس گنجور شاہ نے نامہ لیکر دبیر کو دیا دبیر نے لفافہ چاک کر کے نامہ پڑھا بس گنجور شاہ جب مضمون نامہ سے آگاہ ہوا بہت برہم ہوا اور کہا کہ ہماری طرف سے تحریر کردو کہ ہمارے تمہارے اس قسم کی دوستی نہین ہی کہ ہم تمہاری کمک کو آئین چاہیے دینی مقابلہ ہو چاہے ملکی ہم بیکار کا درد سر نہین مول لے سکتے ہین ہم کو کیا ضرورت ہی کہ ہم اپنا طلسم ترک کر کے اور لشکر لے کر تمہاری کمک کو آئین اگر تم کبھی ہماری کمک کو آئے ہوتے تو ہم بھی ایسا کرتے ہم کو کیا غرض ہی کہ ہم بیکار کو اہل اسلام سے دشمنی پیدا کرین اور اپنی طرف انکو مخاطب کرین ہم کو ایسی ضرورت نہین ہی کہ برائے قضیہ مین بول کر اپنے سر بلا خرید کرین اور اپنے کو آفت مین ڈالین فرض کردم کہ ہمارے تمہارے ایسی ہی حد کی دوستی اور ملاقات ہوتی تو کیا مضائقہ تھا ہم کسی سردار کو کچھ لشکر لے کر

روانہ کرتے جب کہ ہمارے تمھارے دور کی صاحب سلامت ہی کو اتنی سی دوستی پر ہم یہ نہین کر سکتے کہ
اتنا بڑا قصہ مول لین ہان جب اہل اسلام ادھر کو آئینگے تو دیکھا جائے گا ہم مقابلہ کرلین گے اور ہم سے
یہ نہین ہوگا کہ ہم اُن پر لشکر کشی کر کے آئین اور ایسے دشمن قوی پر کہ جن لوگون نے ہزارون طلسم برباد
کر دیے اُنکے نزدیک طلسم کا برباد کرنا کوئی امر دشوار نہین ہی بس مین تمھاری کمک کر کے اپنے طلسم
کو بھی برباد کراؤن یہ مجھ سے نہین ہوسکے گا تجھ سے اس امر کی امید نہ رکھو مین صاف طور سے تم کو جواب
دیتا ہون اور یہ جو تم نے تحریر کیا ہی کہ عنقریب مین ہی آنے والا ہون تو مین اس امر کو منع نہین کرتا
ہون یہ گھر بھی تمھارا ہی یہان آنے کو کوئی مانع نہین ہی اور جب تم ہمارے پاس اگر پناہ لوگے اور
اُسوقت کوئی تم سے مقابلہ کرے گا تو ہم جواب دے لین گے اس امر کی ہم سے بالکل امید قطع
کردو کہ ہم لشکر لیکر تمھاری کمک کو آئین یہ محال ہی آیندہ تم کو اختیار ہی والسلام تھوڑی تحریر کو
بہت خیال کرو بس اسی قدر دوستی کو کفایت جانو کہ مین تمھارے یہان آنے کو منع نہین کرتا ہون
اور نہ مین آپنے مقام سے آسکتا ہون کیونکہ مین مطیع حکم ہون اور جس امر کی بابت مقابلہ ہی یعنی
مذہب کی بابت خداوند خود اُن سے سمجھ لین گے مین مطیع حکم خداوند ہون ہان اگر نہ طاق سے میرے
نام کوئی حکم آتا تمھاری کمک کی بابت تو مین ضرور تمھاری کمک کرتا یہ جواب لکھوا کر اور
لفافہ مین بند کرا کے اُس پتلی کو دیا اور کہا کہ سمندر شاہ کے پاس لے جا یہ اُنکے نامہ کا جواب ہی
بس اُس پتلی نے نامہ گنجور شاہ کے ہاتھ سے لیا اور مثل شرارہ کے وہان سے روانہ ہوئی اُسکا
حال آیندہ تحریر ہوگا بعد جانے اُس پتلی کے گنجور شاہ نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ کیون مین نے
جواب ٹھیک تحریر کیا مجکو کیا ضرورت ہی کہ بیکار دردسر مول لون اور خدا پرستون سے عداوت
پیدا کرون اگر وہ ادھر نہین آتے ہین تو ضرور آئین یہ بالکل خلاف عقل ہی اہل دربار نے عرض کیا
کہ حضور نے بہت معقول جواب دیا راوی گنجور شاہ کا حال پھر تحریر کریگا جب موقع ہوگا
اب راوی اُس پتلی کو راہ مین چھوڑتا ہی کہ جواب نامہ لیے ہوئے طرف سمندر شاہ کے روان ہی

اب راوی پیام برکا حال تحریر کرتا ہی کہ جو بحکم سمندر شاہ کے نامہ لے کر طرف
اشفاق جادو برادر آفاق جادو کے روانہ ہوا ہی

راوی بیان کرتا ہی کہ پیام بر بحکم سمندر شاہ تخت پر سوار ہو کر طرف شہر اشفاقیہ کے روانہ
ہوا راہ طے کر کے شہر مین پہونچا یہان اشفاق شاہ کی طرف سے اُس کا وزیر حاکم شہر تھا
پیام بر جادو جب دربار مین پہونچا خبر کرائی کہ مین وزیر صاحب کے پاس سمندر شاہ کا نامہ
لایا ہون انھون نے اپنے وزیر اشفاق جادو کو نامہ تحریر کیا ہی وزیر جادو وزیر اشفاق شاہ نے پیام بر
جادو کو دربار مین طلب کیا اُسنے تخت پر اشفاق شاہ کو نہ پایا پوچھا کہ وزیر اعظم کہان
ہین وزیر جادو نے کہا کہ وہ تو ملک احراقیہ پر گئے ہوئے ہین کیونکہ احراق شاہ نے
کئی برس سے خراج نہین دیا تھا اور سرکشی پر کمر باندھی تھی اسکی تنبیہ کو گئے ہین کہ خراج لون
اور سرکشی کی سزا دون اگر نامہ لائے ہو تو ہم کو دو پیام بر جادو نے جواب دیا کہ مجکو حکم ہی
کہ سوائے اشفاق جادو کے کسی دوسرے کو نامہ نہ دینا اگر اسپنے ملک مین وزیر ہو
جہان ہو وہان جا کر نامہ دینا بس مین احراقیہ کو جاتا ہون اُسی مقام پر اُنکو نامہ دونگا

آپ کو نہین دے سکتا ہون وزیر جادو نے کہا کہ تم کو اختیار ہی بس یہ سُنکر پیام بر جادو وزیر جادو سے رخصت ہوکر اور دربار سے باہر آکر طرف احراقیہ کے روانہ ہوا وہان اشفاق شاہ مع لشکر کے مقابل احراق جادو کے پڑا ہوا ہی ابھی مقابلہ نہین ہوا ہی نامہ و پیام ہو رہا ہی کہ پیام بر پہونچا دیکھا کہ دو لشکر ساحرون کے مقابلہ مین اُترے ہوئے ہین پیام بر جادو نے خیال کرکے دیکھا کہ کون سا لشکر اشفاق شاہ کا ہی بس اُسنے دیکھا کہ ایک لشکر تو شہر کی طرف فروکش ہی اور ایک اُسکے مقابلہ مین بس اسنے خیال کر لیا کہ یہ جو لشکر طرف شہر کے فروکش ہی احراق شاہ کا ہی دوسرا لشکر آفاق شاہ کا ہی بس پیام بر جادو لشکر اشفاق شاہ مین آیا دیکھا کہ ساحرون کا لشکر ہی اسنے کبھی لشکر اشفاق شاہ کو نہین دیکھا تھا نہ اُن لوگون نے پیام بر کو بس یہان بارگاہ مین اشفاق شاہ بیٹھا ہوا تھا سب سردار لشکر حاضر تھے دربارگاہ پر پہونچا خبر کرائی کہ پیام بر جادو سمندر شاہ کے پاس سے نامہ لیکر آیا ہی بس یہ خبر جب اشفاق شاہ کو ہوئی اُسنے طلب کر لیا پیام بر سامنے اشفاق شاہ کے پہونچا مجرا کیا کرسی بیٹھنے کو ملی سلام کرکے بیٹھا اشفاق شاہ نے کہا کہ بادشاہ کا مزاج کیسا ہی اور آج کل کیا رنگ ہی اور اہل اسلام سے کیا ٹھہری وہ مہم سر ہوئی یا نہین پیام بر نے عرض کیا کہ ابھی تو اُسی طور سے مقابلے ہو رہے ہین عشاق نہ طائی آئے تھے اُنھون نے مقابلہ کیے وہ بھی عیارون کے ہاتھ سے مارے گئے اُنکی بہن ملکہ ایوان نہ طائی اُنکے بعد آئین اُن سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہوئے بڑے معرکہ پڑے اُنھون نے لڑائی فتح کر لی تھی مگر عیارون نے عیاری ایسی ایسی کی کہ وہ بھی ہاری گئین ہوتین اُنکی وزیرزادی بھی ہاری گئی اور لشکر تباہ ہوا وہ بادشاہ سے منحرف ہوکر اپنے شہر کو چلی گئین تھین مگر بادشاہ نے اُنکو طلب کرکے بہت کچھ نصیحت کی مگر اُنھون نے نہ مانا آخر کو بادشاہ کو اُن پر غصہ آیا اب کی بھائی صاحب کا ایسا واقعہ ہوا کہ جیسے اُنھون نے خواجہ ثالث سے اقرار کیا تھا ویسے ایوان نے بھی اقرار کیا تھا جان سے جانا گوارا کیا مگر اقرار سے پھرنا نہ گوارا کیا چنانچہ اُن پر بھی بہت ظلم ہوا بادشاہ کا اور بہت بے عزتی کی گئین اب تو سمندر شاہ جو جو کہ عالی خاندان ہین اُن سب پر ظلم و ستم کرتے ہین ظلم و جور پر کمر کسی ہی چنانچہ اُنکے قتل کا انتظام ہوا خسران بن عم ثانی اُنکو بھی لقمان ثانی بن کر رہا کرتے گئے سمندر شاہ کو بڑا صدمہ ہوا اُنھون بھی یعنی ملکہ ایوان نے اہل اسلام کی اطاعت کی جب بادشاہ کو خبر ہوئی تو اُنکے ناک سے غارت و تاراج کرنے کے لیے حیران جادو کو مع اسی ہزار ساحر دن کے روانہ کیا ہی اور جس دن سے کہ آپ کی بھائی صاحب کا واقعہ ہوا اُس دن سے آپ نے بھی آنا ترک کر دیا خیر آپ تو مہم سرکار پر رہتے ہین خوب حیلہ ہی مگر الطاف جادو بھی نہین آتے تھے اُنھون نے علالت کا حیلہ کیا تھا چنانچہ جب ملکہ ایوان کی طرف سے بادشاہ کو ناامیدی ہوئی تو ستملاق وغیرہ کی رائے سے الطاف جادو کو طلب کیا کہ وہ برائے مقابلہ جائین چنانچہ اُنھون نے علالت کا عذر کیا بادشاہ کو فقرہ معلوم ہوا اُنکی گرفتاری کا حکم دیا یہ خبر اُنکو بھی ہوئی اُس طور سے حکم دیا تھا کہ اگر کل صبح کو الطاف جادو دربار مین نہ حاضر ہو تو اُسکا گھر لوٹ لیا جاے وہ اسیر کیا جاے بس یہ خبر سُنکے اُنھون نے مکر کیا اور کہلا بھیجا کہ غلام کل صبح کو حاضر ہوگا دوسرے یہان بھی کسی کو یہ امر گوارا نہ تھا کہ اتنے بڑے معزز کی بے عزتی کی جاے

کوئی تدارک نہ کیا وہ سب کو مع ناموس وکل عزیزون ومال واسباب کے مکان کو ترک کرکے نکل
گئے خبر بھی نہ ہوئی جب صبح ہوئی بادشاہ کو خبر ہوئی بہت افسوس کیا تاراجی مکان کا حکم دیا بس
اب سمندر شاہ نے معزز لوگون کی بے عزتی پر کمر کسی ہی ہر ایک ناراض ہی راوی نے کہا ہی
کہ جو کچھ سمندر نے بلکہ ایوان نہ طاقی والطاف کے ساتھ جو ادائیان وبے مروتیان اور
آبرو لینے کی فکر کی تھی سب پیام برجادو نے روبرو اشفاق کے بیان کی اور نامہ نکال کر اشفاق
کو دیا اشفاق نے نامہ ہاتھ مین لیا اسکے اوپر بوسہ دیا خود پڑھا بعدہ دبیر سے اہل دربار کے
روبرو پڑھوایا جب سب مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے مگر جب سے زبانی نامہ برکے سمندر شاہ
کی حرکتین سُنی ہین اور یہ معلوم ہوا ہی کہ اُسنے ظلم وتعدی پر کمر کسی ہی جو کہ ذی عزت ہین اُنھین کی
آبرو کا خواستگار رہی اُنکو ذلیل کرتا ہی بہت افسوس ہوا اول تو جب سے آرفاق شاہ پر وہ
ستم ہوا ہی اسی زمانہ سے یہ برخاستہ خاطر تھا یہ حال سُنکے اور صدمہ ہوا جو کچھ خیال تھا وہ بھی
جاتا رہا اور سمجھ لیا کہ اب دربار سمندر شاہ مین جانا بالکل بیکار ہی وہان اب کوئی عزت نہ
ہوگی سوائے ذلت کے وہ دربار اس لائق نہین رہا کہ کوئی آبرودار جائے بادشاہ کی بربادی
کا زمانہ آگیا مگر بہ مصلحت وقت اُس نامہ کے جواب مین عرضی اس مضمون کی تحریر کی کہ اس
خاکسار سراپا انکسار کو نامہ حضور فیض گنجور ملا تھا درجہ شرف حاصل ہوا یہ سب آپ کی
عزت افزائی اور غلام نوازی ہی کہ سرکار فیض آثار اس خاکسار کو بدین الفاظ یاد فرماتے ہین
مین کہان تک حضور کے ان غلام نوازیون کا شکریہ ادا کرون مجکو خود حضور کی قدمبوسی کا عرصہ سے
اشتیاق تھا مگر یہ غلام ناچار تھا کیونکہ جب سے حضور سے رخصت ہوکر اپنے ملک کی طرف آیا
ہون ایک زمانہ تک تو اپنے ملک پر بادشاہون سے مقابلے رہے جب اُن سے مہلت ملی باقبال
خداوند تو اور مہمات کی طرف متوجہ ہوا چنانچہ جب سے اسوقت تک اتنی مہلت نہ ملی کہ حاضر
خدمت ہوکر شرف ملازمت حاصل کرتا اور سب حالات سے اپنے ولی نعمت کو آگاہ کرتا نامہ
برسے دریافت فرمایا ہوگا کہ مین اسکو اپنے ملک پر نہین بلا بلکہ ملک احراقیہ پر بمقابلہ احراق شاہ
اُترا ہوا تھا کیونکہ اُسنے سرکشی پر کمر کسی ہی اور کئی سال سے خراج نہین دیا ہی بس اُسکی تنبیہ لازم
تھی مین اُسکے ملک پر لشکر لے کر برائے تنبیہ گیا اُسنے بھی میرے آنے کی خبر پاکر بقصد مقابلہ
لشکر روانہ کیا اور خود بھی بیرون شہر آکر میرے مقابلہ مین اُترا چنانچہ اشتہار جنگ دیا جا چکا ہی پرسون
مقابلہ ہونے والا ہی مین اُسی بندوبست مین مصروف تھا اور ہون کہ حضور کا حکم نامہ پہونچا اور اُسکو
پڑھکر اُسکے حکم قضا تسلیم سے آگاہ ہوا بس مین اس مقابلہ کو ترک کرکے اور لشکر یہان سے لے کر
اور غلہ کا بندوبست کرتا ہوا حاضر ہوتا ہون سرکار دولت مدار لشکر لے کر برائے مقابلہ اہل اسلام
تشریف لے جائین قبل ورود حضور فیض وجود یہ خاکسار وہان پہونچ جائے گا سرکار اس عاجز
کی طرف سے اطمینان رکھین بلکہ اور جو ملک راہ مین اس خاکسار کو ملینگے اُن ملکون کے
بھی حاکمون کو اس حال سے آگاہ کرکے اپنے ہمراہ لیتا آئے نگا زیادہ حد ادب واجب بود
عرض نمود الٰہی آفتاب دولت تابان ودرخشان باد یہ مضمون تحریر کراکے وہ عرضی اُس
ساحر کو دی اور انعام دیا اور زبانی بھی اُس سے کہا کہ مین کل ضرور یہان سے مع لشکر کے
کوچ کرونگا سب بندوبست راہ مین کرتا ہوا بر سر اہل اسلام پہونچتا ہون جو تم نے واقعہ

دیکھا ہی اور میری زبانی سُنا ہی بادشاہ سے عرض کر دینا مین اسوقت نامہ تحریر کرکے احراق شاہ
کو اس حال سے آگاہ کرتا ہون اور مہلت طلب کرتا ہون یہ تحریر کرونگا کہ مجکو بادشاہ نے مع
لشکر کے یاد کیا ہی اور بہت تاکید ہی لہذا مین وہان جاتا ہون جب وہان سے مہلت ملے گی
تو تم سے آکر مقابلہ کرونگا وہ یقین ہی کہ منظور کرے گا مین یہان سے کل اسی طرف روانہ ہونگا
یہ کہکر دبیر سے کہا کہ ایک نامہ بنام احراق شاہ اس مضمون کا تحریر کرو کہ ہمارے تمھارے
پرسون مقابلہ کا دن تھا اور تم بھی سامان جنگ مین مصروف تھے اور ہم بھی ہم کو تمھاری
جنگ کا اشتیاق تھا مگر بندہ ہر حال مین ناچار ہی وہ زمانہ جو کہ درمیان مین تھا ہزارون آرزو
وامید سے گذرا ایک دن باقی رہا تھا مگر قسمت نے کمی کی ابھی ابھی ایک فرمان واجب التعظیم
ہماری سرکار فیض اثار یعنی سمندر شاہ کا جسکی طرف سے مین تم سے مقابلہ پر موجود ہون
صادر ہوا اور اُسکا مضمون یہ ہی کہ سرکار نے اس حقیر کو مع لشکر طلب فرمایا ہی اور بہت تاکید
ہی لہذا مین تم کو آگاہ کرتا ہون کہ مین کل صبح کو یہان سے طرف بادشاہ کے مع لشکر کوچ کرجاونگا
بس تم بھی شہر کو واپس جاؤ جب مین وہان سے مہلت پاؤنگا تو پھر آکر تم سے مقابلہ
کرونگا مین اب یہان قیام کر نہین سکتا ہون اگر قیام کرونگا تو مغلوب سرکار ہونگا لہذا اطلاع
تم کو تحریر کیا یہ نہ خیال کرنا کہ بہ سبب خوف کے یہ فقرہ کرکے چلے گئے اگر یقین نہ ہو تو کسی
کو بھیجکر دکھوا لو کہ نامہ بر موجود ہی مین کسی سے خوف نہین کرتا ہون زیادہ کیا تحریر کرون یہ
لکھوا کر اور اپنے لشکر کے ایک ساحر کے ہاتھ وہ نامہ روانہ کیا اور پیام بر سے کہا کہ تم ٹھہرے
رہو دیکھو کہ وہان سے کیا جواب آتا ہی بس اگر وہ قبول کرلے تو خیر مین کل یہان سے کوچ
کرون اگر نہ منظور کرے تو جو وہ جواب دے مین تم سے کہدون اور اپنی مجبوری ظاہر کرون تاکہ
عتاب شاہی سے محفوظ رہون پیام بر نے کہا کہ اچھا وہ تو وہان ٹھہرا ادھر وہ ساحر کہ
جسکے ہاتھ اشفاق نے احراق کے پاس نامہ روانہ کیا تھا نامہ لے کر طرف لشکر احراق کے
چلا وہان احراق شاہ بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی سب سردار حاضر ہین یہی ذکر ہو رہا ہی کہ پرسون
مقابلہ ہوگا دیکھیے کیا ہوتا ہی بہت بڑے ساحر سے مقابلہ ہی لشکر بھی اُسکے ہمراہ کثیر ہی کہ وہ
ساحر دربارگاہ پر پہونچا اپنے آنے کی خبر کرائی درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ اشفاق شاہ
کے پاس سے ایک ساحر نامہ لے کر آیا ہی احراق شاہ نے کہا کہ اسکو بھیجدو بس درگہ
سالار نے کہا باہر آکر دربار مین جاؤ طلب کیا ہی بس وہ ساحر نامہ لے کر اندر گیا یہان
احراق شاہ سردارون سے کہہ رہا تھا کہ نہ معلوم اشفاق شاہ نے کس امر کی بابت نامہ
تحریر کیا ہی کہ نامہ بر سے آکر مجرا کیا اور نامہ دیا احراق شاہ نے نامہ دبیر کو دیا اُسنے پڑھا جب
احراق شاہ مضمون نامہ سے آگاہ ہوا فوراً جواب تحریر کرایا کہ جو کچھ آپ نے تحریر کیا
بہت بجا اور درست ہی مین آپ کو کاذب نہین جانتا ہون جو دریافت حال کے لیے
کسی کو روانہ کرون بس اگر آپ کی یہی خوشی ہی تو میری بھی یہی خوشی ہی آپ شوق سے
تشریف لے جایئے وہان سے آکر مقابلہ فرمایئے گا مین بھی کل شہر کو چلا جاؤنگا جب
آپ کو مہلت ہو اُس وقت مقابلہ کو تشریف لایئے مین ہر وقت موجود ہون راوی
نے بیان کیا ہی کہ احراق شاہ نے بدین سبب منظور کر لیا کہ وہ تو مقابلہ نہین کرسکتا تھا

سنے اس امر کو غنیمت جانا اور اپنی جان بچائی اُسکو یقین تھا کہ ادھر مقابلہ ہوا اُدھر میرے لشکر نے
شکست کھائی نہ مین سحر مین مقابل ہون نہ لشکر مین صرف زبان کی پابندی کے سبب سے
مقابلہ کو موجود ہوا تھا یہ جو اُسکو نامہ پہونچا اور آگاہ ہوا دل مین بہت خوش ہوا کہ جان بچی
اب جب یہ آئین گے اُسوقت دیکھا جائے گا اسوقت کو اس بلا کو ٹالو اپنی جان بچاؤ بس یہ
سوچ کے اُسنے یہ تحریر کرایا تھا جب یہ جواب تحریر ہو چکا اُس نامہ بر کو دیا وہ جواب لیکر باہر
آیا اور اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا یہان اہل دربار سے احراق شاہ نے کہا کہ خوب خداوند
تصویر نے حریف سے جان بچائی مین کسی طور سے مقابلہ نہین کر سکتا تھا اور نہ کر سکتا ہون
مگر صرف اس خیال سے کہ پانچ سال کا خراج دینا پڑیگا زر کثیر خزانہ سے نکل جائے گا بس
مقابلہ پر آمادہ ہوا تھا اگر ظفر ہوتی تو روپیہ مار لیا تھا اور میری حکومت بھی مسعود سر ہو گئی تھی اگر
شکست ہوتی روپیہ دے کر اس بلا کو دفع کرتا بس اب تو اسی طور سے کچھ دنون کو دفع ہوئی
یہ جو احراق شاہ نے کہا سب نے کہا کہ خوب ہوا بس یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر
اس ساحر نے جواب نامہ لے جاکر اشفاق شاہ کو دیا اشفاق شاہ جب جواب سے
آگاہ ہوا تو اُس ساحر یعنی پیام بر سے کہا کہ ای پیام بر جا دواب تم جاؤ مین بھی کل یہان
سے کوچ کرونگا بس وہ ساحر اُسی وقت رخصت ہو کر طرف شہر سمندر یہ کے روانہ ہوا یہان
اشفاق شاہ نے لشکر کو سفر کے بندوبست کا حکم دیا جب وہ دن گذرا اور یہان سب
بندوبست ہو گیا بس شب کو اشفاق نے سب سردارون اور اہل لشکر کو جمع کیا اور
کہا کہ ای بھائیون آگاہ ہو کہ مین نے تم کو اس لیے جمع کیا ہے کہ تم سب نے سُنا ہوگا کہ
سمندر شاہ نے میرے بھائی آفاق شاہ کے ساتھ وہ سلوک کیا کہ جو ایک ادنی بھی کسی
اپنے عزیز اور ملازم کے ساتھ نہین کرتا ہے اور جو خیر خواہیان میرے بھائی نے بادشاہ کے
ساتھ کین وہ سب پر ظاہر ہین اُنھین کے سبب سے یہ حکومت قائم ہوئی ورنہ سمندر شاہ
مین یہ لیاقت نہ تھی کہ وہ اتنی بڑی حکومت حاصل کرتے اور ان سب شاہون کو اپنا
مطیع اور خراج گذار بناتے یہ صرف میرے بھائی کی تدبیر تھی اُسکا عیوض بادشاہ نے
یہ اُنکے ہمراہ کیا کہ جو اظہر من الشمس ہے بس اُس دن سے مین نے وہان کا جانا ترک کیا
اسی سبب سے مین نہین گیا اور نہ جاتا اور نہ جاؤنگا تم نے یہ بھی سُنا ہوگا کہ جو سلوک اس
بادشاہ مین بادشاہ نے اور لوگون کے ساتھ کیا ہے کہ جو جو ذی عزت و صاحب آبرو ہین اُنکی
بے آبروئے درپے ہین اور ذلیل کرتے ہین چند بدمعاشون نے بادشاہ کو ایسا کچھ پڑھا دیا
ہے کہ وہ اُنکے کہنے سے نہین ٹلتے ہین بس وہ جو کہتے ہین بادشاہ مان لیتا ہے وہ ذی عزتون کو
دشمن ہو رہے ہین جو جو خیر خواہ اور خیر اندیش ہین اور نمک حلال ہین اُنکو نکالا
چاہتے ہین بس ایسی حالت مین وہان جانا بیکار ہے اور جبکہ بادشاہ قدردانی نہ
کرے اور اُسکو خیال اپنے خیر خواہون کا نہ ہو تو کیا ضرور ہے یہ کہکر اور بہت تعریف اہل
اسلام کی کی اور کہا کہ وہ لوگ بہت قدردان ہین خصوصاً صاحبقران اور بادشاہ
بہادرون کی عزت کرتے ہین اور خیر خواہون کی نہایت درجہ تعریف کرتے
بھائی صاحب کی کس قدر عزت کی کہی ملکہ غزالان دلکو کبہ روشن تن دسہرا سب جا دو

کی جو عزت و آبرو وہان ہو وہ کبھی سمندر شاہ کے یہان نہ تھی اور نہ ہوتی بس مین اب صاف صا
کہتا ہون کہ مین نے سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی اور اہل اسلام کی دوستی اور اطاعت پر کم
کسی مین سمندر شاہ کے پاس جاکر اپنی بے آبروئی بھی نہ کرونگا یہ امر بخوبی ظاہر ہو چکا ہی کہ اس
حکومت کا برقرار رہنا کسی صورت سے ممکن نہین ہی ضرور سمندر شاہ قتل ہوگا بس جو جو
ہمراہ ہونگے وہ مارے جائین گے اور اُنکا گھر بار تاراج ہوگا اور اس اقلیم مین بھی اہل اسلا
کا ڈنکا بجے گا دین اسلام رواج پائے گا بس جو اُنکی اطاعت کرے گا وہ اچھا رہے گا اگر ان
ہمراہی مین مارا جائے گا مرتبہ عالی پائے گا بس مین تم سب سے کہتا ہون کہ جس کو میرا ساتھ
ہو وہ میرے ہمراہ لشکر اسلام کی طرف چلے اور جس کو نہ منظور ہو وہ سمندریہ کو جائے مین
سمندر شاہ کے پاس نہ جاؤنگا بلکہ کل صبح کو لشکر کو اپنے ہمراہ لے کر اپنے ملک کو جاؤن گا
وہان بھی سب کو اس امر سے آگاہ کرونگا بس جو میرا ساتھ دیگا وہ میرے شہر مین رہیگا
ورنہ جو ساتھ نہ دیگا اُسکو شہر بدر ہونے کا حکم دونگا اپنے ملک و لشکر سے نکال دونگا کو
اہل شہر و اہل لشکر پر منحصر نہین ہی اگر میرا عزیز بھی ہوگا اُسکے ساتھ بھی یہی برتاؤ کرونگا
تقریر اشفاق شاہ نے سب کے روبرو بیان کی اور یہ ظاہر کیا کہ مین نے سمندر شاہ
اطاعت ترک کی چونکہ اشفاق شاہ کے سردار و اہل لشکر سمندر شاہ کی حالت سن
سُن کے برخاستہ خاطر ہو رہے تھے اور اہل اسلام کی قدردانی سُن سُن کے خوش ہوتے
مگر اشفاق شاہ ان سب سے بہت اچھی طور سے پیش آیا تھا اس سبب سے ناچار تھے اگر
کوئی اُن کا افسر ہوتا ضرور یہ سبکے سب لشکر سے نکل جاتے مگر اشفاق کی رفاقت
ترک کرنا خلاف جانتے تھے اس سبب سے ساتھ دے رہے تھے جب یہ تقریر سنی ہر ایک
خوش ہوکر اور ایک زبان ہوکر جواب دیا کہ الناس علیٰ دین ملوکہم بس اے بادشاہ آگاہ
ہو جیسے کہ ہم سب آپ کے ہمراہ ہین ہم کو سمندر شاہ سے کیا مطلب ہم نے آپ
نمک کھایا ہی بس جہان آپ وہان ہم جو طریقہ آپ کا وہ ہمارا جسکی آپ نے اطاعت کی ہم
اُسکی اطاعت کی ہم کو سمندر سے کیا غرض ہم سمندر کو کیا جانین آپ کے سبب سے
اُسکی عزت و آبرو کرتے تھے ورنہ ہم اُسکو اپنا بادشاہ کب خیال کرتے تھے ہم تو آپ
اپنا افسر اور سرپرست جانتے تھے اور جانتے ہین اگر آپ نے اہل اسلام کی اطاعت
کی اور وہ مذہب اختیار کیا اور سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی اور تصویر پرستی ترک
کی ہم نے تو آپ سے پہلے ترک کی یہ امر ضرور ہی کہ جہان آپ کا پسینہ کرے گا وہان ہم
خون گرائین گے ہم اپنی جانین حضور سے نہ عزیز کرینگے یہ جو سردارون و اہل لشکر نے
اشفاق شاہ بہت خوش ہوا اور اُن سب سے کہا کہ اپنے اس راز کو افشا نہ کرو
میرا یہ قصد ہی کہ مین یہان سے اپنے شہر کو جاؤن اور یہی تقریر اپنے کل عزیزون اور اہل
شہر اور اپنے وزیر و اہل لشکر سے کہون دیکھون وہ کیا جواب دیتے ہین اگر انھون نے
انکار کیا تو اُسوقت پھر سب کو مین نکال دونگا ایسی حالت مین فساد ضرور ہوگا اُس
وقت تم لوگ میری کمک کرنا اور اگر اُن سب نے بھی مثل میرے اور تمھارے
میرے کہنے پر اور میرے خیال کے موافق اقرار کیا تو خیر اُن سب نے کہا کہ بہت خوب

بس اشفاق شاہ نے سب سردارون اور اہل لشکر کو انعام کا امیدوار کرکے اور بہت تعریف اُن کی
کرکے کہ آپ لوگون کے سبب سے میری حکومت ہی اور مین اس سے زیادہ تر آپ لوگون سے امید
رکھتا ہون رخصت کیا اور یہ حکم دیا کہ صبح کو سب سامان درست ہو کہ مین یہان سے کوچ کرجاون
بس اسی وقت سے سب سامان کھولنے لگا اسباب وغیرہ سب اتر رہا ہے سحر پر بار کیا گیا دن
سے بندوبست تھا کیونکہ جب نامہ سمندر شاہ کا آیا تھا اسی وقت اشفاق نے سامان
سفر کرنے کا حکم دیا تھا اور سامان سفر درست ہو گیا تھا جو کچھ باقی تھا وہ اسوقت بندوبست
ہو گیا اب صرف خیمہ وغیرہ باقی رہ گئے ہین وہ صبح کو بار ہو جائین گے بس سب نے سامان درست
کرکے اپنے اپنے مقام پر آرام کیا اشفاق شاہ نے اپنے خیمہ مین آرام کیا راوی نے بیان
کیا ہی کہ اشفاق شاہ و کل سرداران اشفاق شاہ نے و اہل لشکر نے خواب مین اسی
شب دیکھا کہ ایک مرد بزرگ بارپش سفید فقیرانہ لباس زیب تن کیے ہوئے اور چہرہ بہت نورانی
اُنکے ہمراہ بہت سے مرد پیر بوضع مریدون کے ہین تشریف لائے اشفاق شاہ اور سب
سردارون و اہل لشکر سے فرمایا کہ آگاہ ہو کہ زمانہ ادبار سمندر شاہ آگیا اور طلسم نہ طاق بھی برباد
ہو گا دین تصویر پرستی کوئی مذہب نہین ہی سوائے خدا پرستی کے اور سب دین باطل ہین بس
جو مذہب اسلام کو اختیار کرے گا اسکے لیے بہشت ہی اور جو کافر رہے گا وہ نار جہنم مین جلایا جائیگا
بس جو خدا پرستون کی اطاعت کرے گا اُسکا بڑا مرتبہ ہو گا وہ قتل و غارت سے بچے گا اور جو
سمندر شاہ اور ایوان تاجدار کا ساتھ دے گا وہ قتل بھی ہو گا اور غارت بھی اور اُسکا مقام
دوزخ ہی بس آگاہ ہو کہ یہان سے لے کر نہ طاق تک اہل اسلام کا قبضہ ہو گا اور دین اسلام کا
ڈنکا بجے گا بس تم سب کو اور کل باشندگان سمندریہ و نہ طاق کو اگر اپنی زندگی و آبرو درکار
ہی تو دین اسلام اختیار کرین اور سمندر کی رفاقت ترک کرین کیونکہ وہ کل کافر ہی ورنہ اختیار ہی
یہ مقام ضرور تباہ و برباد ہو گا جو اہل اسلام کے ساتھ مارا جائے گا وہ شہید کہلائے گا و مرتبہ عالی
پائے گا اور بہت سے کلمہ نصیحت کے کہے انجام یہ ہوا کہ اُسی عالم خواب مین اُن درویش وضع
مرد پیر نے مع اشفاق شاہ کے کل اہل لشکر کو مسلمان کیا اور طریقہ اسلام سے آگاہ کیا اور
ایک کاغذ اشفاق شاہ کو دیا کہ اس طور کی عمارت اپنے شہر مین اُن اُن مقامون پر بنا کہ
جہان جہان بتکدہ ہین اور اُنکو منہدم کراؤ اس عمارت کا نام مسجد ہی اور اس امر کا اقرار لیا کہ
صاحبقران کی کمک کو لشکر لے کر جاؤ یہ سب امر تعلیم کرکے نظرون سے پوشیدہ ہوئے یہان
تو یہ خواب اشفاق شاہ وغیرہ نے دیکھا اُدھر اُسی شب کو شہر اشفاقیہ مین کل اہل شہر اور
اُس لشکر نے جو کہ وہان برائے حفاظت تھا اور عزیزان اشفاق شاہ و وزیر اشفاق شاہ
و اہل محل نے بھی دیکھا بلکہ اُن لوگون نے یہ بھی دیکھا کہ ایک بڑا سا میدان ہی وہان لاکھون
بلکہ کرورون آدمی ہین لاکھون آدمی ایسے ہین کہ اُنکے جسمون مین سانپ و عقرب لپٹے ہوئے
ہین طوق آتشین و زنجیرہائے آتش مین گرفتار ہین اور ہزارون مہیب صورت کے لوگ
گرز آتشین سے اُنکو اذیت دے رہے ہین اور ایک طرف کو کھینچے لیے جاتے ہین وہ لوگ
فریاد کر رہے ہین مگر اُنکی کوئی فریاد رسی نہین کرتا ہی یہ لوگ دیکھ کر ڈر گئے اور خوف زدہ
ہوئے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب کافر ہین اور یہ سب ادیان باطلہ کے پرستار

تھے کوئی زمرد پرست ہی کوئی لات پرست کوئی تصویر پرست بس اُنکو سزا دی گئی ہی کہ اُنھون نے
حالت کفر مین قضا کی اور اہل اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے ہین بس اُس کفر و کافری اور
اپنے خدا کے نہ پہچاننے اور اپنے پیدا کرنے والے کی نہ بندگی کرنے کے اور اُسکے ماننے والون
سے مقابلہ کرنے اور اُنکے کہنے پر نہ عمل کرنے کی یہ سزا ہی کہ اس عذاب سے داخل دوزخ کیے
جاتے ہین تا کہ اپنے کردار کی سزا پائین اور آتش جہنم سے جلین اور جنھون نے دین اسلام
اختیار کیا اور اہل اسلام کی اطاعت کی اور اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانا اور کفار کے
ہاتھ سے قتل ہوئے وہ وہ لوگ ہین جو کہ سامنے سبز لباس پہنے ہوئے ہمراہ حورون کے
طرف بہشت کے جاتے ہین خوشی خوشی بس جو خدا پرست ہوگا اور اہل اسلام
کی اطاعت کرے گا اُسکا یہ مرتبہ ہی اور جو کافر رہے گا اور اہل اسلام سے مقابلہ کریگا
اُسکو یہ سزا ملیگی پس یہ سبکے سب یہ واقعہ دیکھ کر خوف زدہ ہوئے اور ڈر گئے اور باہم کہنے
لگے کہ ہم سے تو آگ مین نہ جلا جائے گا اور اُن مرد درویش سے کہا کہ ہم تو اس عذاب
کی برداشت نہ کر سکین گے اُنھون نے جواب دیا تھا کہ پھر اطاعت اہل اسلام کرو اور
دین اسلام قبول کرو یہ جو اُنھون نے سُنا تھا اُس عالم خواب مین یہ سب بھی مطیع اسلام
ہوئے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ اہل شہر و عزیز اشفاق شاہ و وزیر اشفاق شاہ
بس جب صبح کو ان سب کی اپنے اپنے مقام پر آنکھ کھلی اور رات کے خواب کا خیال
آیا کانپ گئے اور اُسی وقت یہ قصد کر لیا کہ جب موقع ملے یہان سے نکل چلو اور
اہل اسلام کی اطاعت کرو راوی کہتا ہی کہ کل اہل شہر و اہل لشکر و عزیزان اشفاق شاہ
مع اہل محل اور وزیر و سردارون کے ہر ایک یہی ارادہ رکھتا تھا مگر ایک نے دوسرے کو اس
حال سے آگاہ نہ کیا تھا کہ شاید اُسنے نہ دیکھا ہو اور اُسکا یہ قصد ہو تو خرابی ہو ہمارے
حال سے وہ آگاہ ہو بس جب موقع پائین گے چلے جائین گے وزیر جادو نے جو کہ
حاکم شہر ہی طرف سے اشفاق شاہ کے یہ قصد کیا تھا کہ سب کو جمع کر کے یہ حال
بیان کرون مگر اس خیال سے کہ عزیزان بادشاہ و دیگر سردار موجود ہین کہین ایسا نہ ہو
کہ اس حال سے آگاہ ہو کر مجکو قتل کر ڈالین تو یہ آرزو میرے دل مین رہ جائے کہ مین
اہل اسلام کی ہمراہی مین جنگ کرون کفار سے بس راوی نے کہا ہی کہ اسی سبب
سے وزیر جادو خاموش ہو رہا مگر ہر وقت اس امر کا خیال ہی کہ یہان سے نکل چلے
راوی کہتا ہی کہ وزیر سے لے کر اور کل عزیز و اہل محل و اہل شہر تک سب اسی خیال
مین مصروف ہین اور ہر ایک وقت کا منتظر ہی وہان جب صبح کو اشفاق شاہ بیدار ہوا
اور سب امور ضروریہ سے فراغت کر چکا برآمد ہوا خیمہ سے یہان سب اہل لشکر آمادہ
سفر تھے سب بادشاہ کے برآمد ہونے کے منتظر تھے کہ اشفاق شاہ نے برآمد ہو کر
سواری طلب کی تخت حاضر کیا گیا بس اشفاق شاہ سوار ہوا اور خیمہ وغیرہ
سب اُمرا و رون پر بار کیے گئے اشفاق شاہ نے لشکر کو کوچ کا حکم دیا نہ بادشاہ نے
اپنے خواب کا حال بیان کیا نہ اہل لشکر نے بس اُسی وقت اشفاق جادو کل لشکر
کو لے کر طرف شفاقیہ کے روانہ ہوا جب اشفاق لشکر کو لے کر چلا گیا احراق جادو

اپنے لشکر کو لے کر داخل شہر ہوا اور خوشی خوشی باطمینان حکومت کرنے لگا ادھر اشفاق شاہ راہ طے
کرکے داخل حد شہر ہوا وزیر جادو کو خبر ہوئی وہ مع کل اہل شہر اور اہل لشکر کے استقبال کرکے شہر
مین لے گیا لشکر اپنے مقام پر اُترا اُسدن تو اشفاق شاہ نے دربار نہ کیا کہ تھکا ہوا راہ کا تھا
دوسرے دن دربار کیا اور جب سب حاضر دربار ہوئے بس اشفاق شاہ نے وزیر کو حکم دیا
کہ آج شہر مین منادی کی جائے کہ کل سب اہل شہر اور کل ہمارا لشکر و کل عزیز اور کل ملازم و
سردار حاضر ہون ہم کل کچھ حکم سُنائین گے اگر کوئی نہ آئے گا وہ سزا پائے گا یہ حکم میرا عام ہی عورت
و مرد سب حاضر ہون ساحر و غیر ساحر باشندے و مسافر تک بس وزیر نے بموجب حکم بادشاہ منادی
کرادی چار جی نے ہر گلی کوچہ مین پھر کر سب کو اس امر سے آگاہ کیا ہر طرف چرچا ہونے لگا کہ
نہ معلوم کیون بادشاہ نے طلب فرمایا ہی دیکھیے کیا حکم سُناتے ہین یہان اشفاق شاہ نے
چوبدارون کے ذریعہ سے کل اپنے عزیزون کو طلب کیا اور کل اہل دربار کو جمع کیا اور ایک
محفل تخلیہ آراستہ کی اُس مین سمندر شاہ کی مذمت اور اُسکے ظلم ستم کی حالت اور اہل اسلام
کی قدر دانی اور لیاقت کی تعریف کی اور اپنا خواب دیکھنا اور دین اسلام کی تعریف بیان
کی اور خواب کی حالت یہ جو سب عزیزون اور سردارون نے اور وزیر نے سُنا جواب دیا کہ
آپ نے بہت بجا ارشاد کیا ہم سب نے بھی یہی خواب دیکھا ہی بس ہر ایک نے اپنے
خواب کی حالت بیان کی اور عرض کیا کہ ہم لوگ اس فکر مین تھے کہ اگر موقع ملے تو یہان
سے نکل جائین مگر اب معلوم ہوا کہ آپ کا بھی یہی قصد ہی بس ہم سب آپ کے ہمراہ ہین
ہم سب کئی دن ہوئے کہ اس تصویر پرستی کو ترک کر چکے ہین اور اہل اسلام کی اطاعت
اور دین اسلام کے مطیع ہو چکے ہین یہ جو سب نے کہا اشفاق شاہ بہت خوش ہوا
اور کہا کہ مین نے اسی سبب سے کل اہل شہر کو کل جمع ہونے کا حکم دیا ہی یہی حال اُن سے
بیان کرونگا اور صاف صاف طور سے کہدونگا کہ جو سمندر شاہ کی رفاقت نہ ترک کرے
خواہ میرا عزیز ہو خواہ ملازم خواہ اہل شہر سے میرے شہر سے نکل جائے ورنہ میرے ہاتھ
سے ذلیل ہوگا یہ حکم دے کر بس جو میری اطاعت کرے گا وہ میرا دوست ہی اور مین اُسکا
دوست ہون جو اسکے خلاف کرے گا مین اُسکا دشمن ہون اور آگاہ ہو کہ یہ نقشہ جو کہ میرے
پاس موجود ہی اُسی عالم خواب مین اُن مرد بزرگ نے مجکو دیا تھا اور کہا تھا کہ مسجد کا نقشہ
ہی بس اسی طور کی مسجدین اُن مقامون پر کہ جہان بتکدہ تمھارے شہر مین ہون بنوا دینا
بس مین کل ہی اُن سب آتش کدون اور بتکدون کے منہدم ہونے کا حکم دونگا اور مسجدون
کے تعمیر ہونے کا یہ جو بادشاہ نے کہا سب خوش ہوئے اور ہر ایک نے اپنے دل
مین کہا کہ بدون کسی قسم کی زحمت کے ہم سب کی مراد بر آئی کہ بادشاہ نے خود ہم سے
دین اسلام اور اطاعت اہل اسلام کے اختیار کرنے کی خواہش کی بس ہر ایک کی یہی
مراد تھی سب نے یہ خوشی اشفاق شاہ کے کہنے کو قبول کیا اور خوشی خوشی اپنے
اپنے مقام پر آئے اور بادشاہ بھی خوش ہوا اور سب کی بہت تعریف کی اور داخل
محل ہوا جب وہ دن اور شب گذری صبح کو سب اہل شہر و اہل لشکر و عزیز و اقارب
آکر میدان وسیع مین جمع ہوئے کوئی ایسا نہ تھا کہ نہ آیا ہو لاکھون آدمیون کا مجمع تھا بس

جب اشفاق شاہ کو معلوم ہوا کہ سب آکر جمع ہوگئے ہین بس بادشاہ اُس مجمع مین آیا سب نے
بادشاہ کو مجرا و سلام کیا بس بادشاہ نے بلندی پر جاکر پہلے اُن سب کی تعریف کی اور کہا کہ آپ
لوگ یہ فرمائین کہ مین نے آپ کے ساتھ کیا کیا برائیان کین اور کس طور سے مین آپ کے ساتھ
پیش آیا آیا مین نے عدل و انصاف سے حکومت کی یا لوگون پر اور رعایا پر ظلم و ستم کیا بس
جو کچھ مین نے کیا ہو بیان فرمایئے اور یہ فرمایئے کہ آپ لوگ مجھ سے خوش ہین یا ناخوش بس
صاف صاف بیان فرمایئے یہ جوا اشفاق شاہ نے کہا بس سب نے پہلے اشفاق شاہ کی
بہت تعریف کی اور کہا کہ نہ آپ نے ہم پر کبھی ظلم کیا نہ ستم روا رکھا رعایا پروری اور انصاف گستری
کے ساتھ برتاؤ کیا اور حکومت کی اور ہم سب پر آپ نے اس طور سے شفقت و مہربانی
کی کہ جیسے پدر شفیق اپنی اولاد پر کرتا ہی بس ہم کیونکر یہ بیان کرین کہ آپ نے ہم پر ظلم و ستم کیا
اور ہم آپ سے ناخوش ہین آپ آگاہ ہون کہ ہم لوگ کیا ادنی اور کیا اعلی اور کیا مقفل اور کیا
جوان اور کیا پیر اور کیا عورت سب خوش ہین اور ہم سب کی یہ دعا ہی کہ جب تک یہ دنیا
قائم ہی اسوقت تک آپ ہم سب غلامون کے سرون پر قائم اور سلامت رہیے اور اسی طور
سے ہم سب پر مہربانی فرماتے رہیے بلکہ ہم سب کی یہ خواہش ہی کہ جہان پر خدانخواستہ آپ کا
پسینہ گرے وہان ہم سب اپنے خون کو عزیز کرین بلکہ آپ کے قدم پر اپنی جانین نثار کرین یہ
جوان سب نے ایک زبان ہوکر کہا بادشاہ نے کہا کہ مجکو آپ لوگون کی ذات سے یہی امید تھی بلکہ اس
سے زیادہ بس یہ کہکر بادشاہ نے سمندر شاہ نے ظلم و بدعت کی حالت اور اسکے مشیرون کی
کیفیت اور ذی عزتون کے بے عزت کرنے کی حالت اور جو جو ظلم اُسنے خیر خواہون اور وفادارون
پر کیے تھے سب بیان کیے اور وہ حالت و کیفیت جو کہ سمندر شاہ نے سہراب جادو اپنے
سپہ سالار و بلکہ غزالان کے ساتھ کی اور وہ حالت جو کہ آفاق شاہ کے ساتھ اور بلکہ
ایوان نہ طاقی کے ساتھ کی اور اُنکی خیر خواہی سب بیان کی اور صاف طور سے کہدیا کہ مین
نے سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی کیونکہ وہ ظالم ہی اور ناقدر ہی اسکے بعد اپنے خواب کی
حالت اور نقشہ کے ملنے کی کیفیت خواب مین اور تعریف دین اسلام و مذمت دین تصویر
پرستی اور تعریف اہل اسلام و اپنا اُنکی اطاعت پر کمر باندھنا اور دین اسلام کی اطاعت کرنا
اور سمندر شاہ کے نامہ آنے کی کیفیت اور اپنا جواب تحریر کرنا اور سب کو اس حالت
سے آگاہ کیا کہ مین یہان اس قصد سے آیا ہون کہ آپ سب کو بھی مسلمان کرلون تو پھر
اہل اسلام کی کمک کو جاؤن بس جو مجکو دوست رکھتا ہو اور میرا دوست ہو وہ میرے کہنے پر
عمل کرے اور اہل اسلام کی اطاعت کرے اور دین اسلام کو قبول کرے ورنہ میرے شہر سے
نکل جائے اس امر کے نہ قبول کرنے پر میرے شہر مین نہ آئے ورنہ میرے ہاتھ سے اذیت
پائے گا مین نے اسی سبب سے سب کو جمع کرکے آگاہ کردیا بس ہر ایک کو اپنے فعل
کا اختیار ہی مین کسی پر جبر نہین کرتا ہون یہ جو بادشاہ نے کہا سب نے خوش ہوکر جواب
دیا کہ ہم سب نے آپ کے کہنے پر عمل کیا اسوقت سے سمندر شاہ کی اطاعت
ترک کی اور مذہب تصویر پرستی کو ترک کرکے دین اسلام اختیار کیا اور اطاعت اہل
اسلام کو قبول کیا کیونکہ ہم کو آپ ایسا بادشاہ عادل اور منصف نہ ملے گا بقول کسے الناس

علی دین ملوکہم بس جو آپ کا مذہب و طریقہ ہی وہ ہمارا بھی لاوی نے کہا ہی کہ سب کا قبل سے یہی منشا تھا
اور سب اسی فکر مین تھے کہ کوئی سبب ایسا پیدا ہو کہ ہمارا بادشاہ بھی اہل اسلام کی اطاعت کرے
اور سمندر شاہ مرتد کی اطاعت ترک کرے کیونکہ یہ لوگ تو اُسدن سے کہ جب سے خواب
دیکھا تھا مطیع اسلام ہو چکے تھے اور اسی فکر مین تھے کہ موقع ملے تو ہم یہان سے چلے جائین بس
جب بادشاہ نے یہ سب امر ظاہر کیے سب نے خوش ہو کر بادشاہ کے کہنے کو قبول کیا اور سب
خوش ہوئے بس اسی وقت اشفاق شاہ نے داروغۂ عمارت کو طلب کر کے حکم دیا کہ سب
بتکدہ کہ جہان جہان تصویرین ہین خداوند باطل نہ طاق کی اُنکو منہدم کرا کے اُس اُس مقام پر
مسجدین بنواؤ اس حکم مین فرق نہ ہو اور پرسون کل لشکر طیار رہے ہم یہان سے طرف لشکر
اسلام کے برائے کمک سفر کرینگے یہ حکم دے کر اشفاق شاہ نے مجمع کے برہم ہونے کا
حکم دیا اور خود یہان سے خوشی خوشی اپنے مقام پر آیا اور ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ خوش خوش
اپنے گھر آیا اور ہر ایک کی مراد بر آئی اور ہر ایک نے اُسی قصد کو نسخ کیا کہ یہان سے چلے
جائین بس جس طور سے رہتے تھے اُس شہر مین اُسی طور سے مقیم رہے اُدھر داروغہ نے
جا کر تمام بتکدہ کہ جہان جہان تصویرین ہین سب منہدم کرائے اور بنا مسجدون کی بموجب
نقشہ کے ڈالی اُدھر لشکر مین بندوبست سفر ہونے لگا راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس کے
باشندون مین سے اور لشکر اشفاق شاہ سے دو ہزار آدمیون نے دین اسلام نہ اختیار
کیا نہ سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی بلکہ باہم یہ صلاح کی ایک مقام پر جمع ہو کر کہ بادشاہ
مرتد ہو گیا کہ اُسنے اپنا دین آبائی ترک کیا اور اپنے ہمراہ سب اہل شہر کو بھی مرتد کیا اور
نمک حرامی پر کمر کسی سمندر شاہ ایسا کوئی بادشاہ نہ ہو گا بس ہم کو یہ کبھی نہ کرینگے کہ اپنا
مذہب ترک کرین ہم نے یہان کا رہنا اور اشفاق کی ملازمت ترک کی اور ہم تو طرف
سمندر شاہ کے جاتے ہین اور اس حال سے آگاہ کرتے ہین یہ جو باہم صلاح کی سب نے
اس رائے کو پسند کیا اور وہان سے اُسی دن شب کو کوچ کیا اور فرار ہو کر طرف سمندریہ
کے روانہ ہوئے راہ مین کہا کہ ہم سے نہ دیکھا جاتا نہ سُنا جاتا کہ شہر مین مذہب اسلام کے
طریقہ جاری ہون اللہ اکبر کی صدا بلند ہو ہمارے معابد کھودے جائین راوی نے کہا
ہی کہ ان سب کے قلب نہایت سیاہ تھے اِنکے دلون پر سے زنگ کفر نہ گیا تھا انکے
مقدر مین نار دوزخ مین جلنا لکھا تھا بس یہ دو ہزار آدمی تو طرف سمندریہ کے اُسی حالت
کفر مین روانہ ہوئے کہ انکا حال پھر تحریر ہو گا یہان جب سب طور سے اشفاق شاہ
کو اطمینان ہو گیا اور سب اہل شہر اور اہل لشکر و عزیز و اقارب و سردار مسلمان ہو چکے
اور کسی قسم کا بادشاہ کو خوف نہ رہا اور دربار کر کے سب کو دیکھ لیا اور مسجدون کی بنا بھی پڑ
گئی بس تین لاکھ سلحرون کا لشکر لے کر اور غلہ کا بندوبست کر کے اور اپنے وزیر وزیرزادو
کو اپنی طرف سے حاکم شہر کر کے عدل و انصاف و رعایا پروری کی تاکید کر کے طرف
لشکر اسلام کے کوچ کیا کہ اسکا ذکر آیندہ ہو گا اور یہان وزیر جادو خوش خوش
حکومت کرتا ہی اور سب اہل شہر خوش ہین یہ ملک بھی اسلام آباد ہو گیا اب
اشفاق شاہ کا حال آیندہ تحریر ہو گا اب لاوی ملکہ الیوان نہ طائی کی حالت تحریر

کرتا ہی کہ اُسنے اپنے ملک مین جاکر کیا کیا اور حیران جادو کی کیفیت یہ ہی کہ وہ جو لشکر لے کر برائے غارت شہر الیوانیہ بہ حکم سمندر گیا تھا اُسکی حالت تحریر ہوگی انشاء اللہ تعالے اُسکے بعد اور حالات قلم بند ہونگے

اب شمۂ داستان ملکہ الیوان مطاقی کی اور کیفیت حیران جادو کی قلم بند ہوتی ہی ناظرین ملاحظہ فرمائین

بس راوی نازک خیال اس قصہ کو یون حوالہ قلم عجلت رقم کرتا ہی اور اشہب کلک کو یون میدان مدعا مین جولان کرتا ہی کہ جب ملکہ الیوان مطاقی مطیع اسلام ہوکر اور صاحبقران و بادشاہ سے رخصت حاصل کرکے اس قصد سے کہ مین اپنے عزیزون اور اہل شہر و اہل لشکر کو مسلمان کرون اور لشکر لیکر برائے کمک آؤن کیونکہ اب بہت بڑا معرکہ پڑیگا سمندر شاہ سے طرف الیوانیہ کے روانہ ہوئی تھی اور اُس پہاڑ پر سے موتی لے کر کہ جہان رکھدیا تھا الیوانیہ کو راہی ہوئی تھی قطع راہ کرکے داخل شہر ہوئی اُسکے داخل شہر ہونے کی کسی کو خبر نہ ہوئی کیونکہ یہ تنہا تھی اسکے ہمراہ نہ لشکر تھا نہ سپاہ تھی کہ اُسکے آنے کی خبر سب کو معلوم ہوتی نہ کسی کو اس حال سے خبر تھی کہ ملکہ اس طور سے سمندریہ کو گئی ہی بلکہ سب کو یہ معلوم تھا کہ ملکہ نے ترک حکومت کرکے گوشہ نشینی اختیار کی ہی اور اُنکی ہمشیرہ حکومت کرتی ہین بس یہ حال سب عزیزون کو معلوم تھا کہ ملکہ سمندریہ کو گئی ہی بس الیوان وہان جو آئی تو اپنے حجرہ مین آکر اتری جو جو لوگ وہان موجود تھے وہ ملکہ کو دیکھ کر خوش ہوئے الیوان نے اُنکو اپنے قریب بلاکر کہا کہ جاؤ سوماق برق مزاج کو لے آؤ اور میری بہن کو لے آؤ اور میرے دیگر عزیزون کو میرے آنے سے آگاہ کرو اور کہو کہ آپ لوگون کو ملکہ نے طلب کیا ہی بس وہ ملازم بموجب حکم گئے پہلے ملکہ کی بہن کو ملکہ کی تشریف آوری سے آگاہ کیا اور کہا کہ آپ کو ملکہ نے یاد کیا ہی اُسکے بعد ملکہ سوماق برق مزاج ملکہ کی بھانجی کو آگاہ کیا اور بعد اُسکے ہر ایک عزیز و اقارب کو بس ملکہ کی بھانجی اور بہن اپنے اپنے مقام سے یہ سُنکے خوشی خوشی طرف ملکہ الیوان کے روانہ ہوئی اور دیگر عزیز بھی اپنے اپنے مقام سے چلے سب سے پہلے سوماق برق مزاج آکر پہونچی مع چند اپنی خواصون کے بس خالہ کو سلام کیا چونکہ ملکہ اس سے محبت بہت رکھتی تھی گلے لگایا پیار کیا پیشانی پر بوسہ دیا اپنے برابر بٹھایا اور مزاج کی حالت دریافت کی اُسنے جواب دیا کہ آپ کے لیے دل بہت بیقرار تھا اب میرا قصد تھا کہ کل ضرور یہان سے طرف آپ کے روانہ ہوتی کہ آج آپ خود تشریف لائین ملکہ نے جواب دیا کہ مجکو خود اس امر کا خیال تھا کہ ایسا نہ ہو کہ میری بچی گھبرا کر چلی آئے مین خود جلدی کرکے آئی گو مہلت نہ تھی مدیہ وقت آنے کا تھا صرف تیرے خیال سے آئی اور ایک امر ضروری بھی تھا اُسکا بھی بندوبست کرنا پر ضرور تھا یہ کہکر وہ موتی جھولی سے نکال کر اُسکو دیا اور کہا کہ لو اپنا موتی لو اُسنے کہا کہ اپنے پاس رہنے دیجیے میرے کس کام کا ہی جواب دیا کہ نہین تم ہی رکھو میرے پاس بیکار ہی بس یہ سُنکے اُسنے سلام کرکے لے لیا یہی باتین ہو رہین تھین کہ سوماق کی مان آکر پہونچی جو کہ اب حاکم ہی الیوان کیطرف سے اُسنے بہن کو سلام کیا اور برابر آکر قدمون کو بوسہ دیا ملکہ الیوان نے گلے لگایا اپنے

برابر بٹھایا مزاج پرسی کی اُسنے جوکہ خردون کا طریقہ ہی اُسی طور سے جواب دیا دہان کی حالت دریافت کی ملکہ
نے کہا کہ بیان کرتی ہون یہ باتین ہو رہین تھین کہ اب اور عزیز آنے لگے سب سے ملکہ بہ خوشی اور
بخندہ پیشانی ملی جب سب عزیز جمع ہو چکے بس ملکہ نے سب ملازمین محل کو جمع کیا اسکے بعد ملکہ نے
سمندر کی سب حالت بیان کی اور کہا کہ سمندر نے مجکو یہان سے طلب کرکے یہ ظلم وستم میرے
اوپر کیے بس میری زندگی تھی کہ عیار لشکر اسلام عیاری کرکے مجکو لے گیا بس مین نے اہل اسلام کی
اطاعت کی اور مطیع اسلام ہوئی اور سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی بس مین اس سبب سے
صاحبقران سے اجازت لے کر آئی ہون کہ تم لوگون کو جمع کرکے اس حال سے آگاہ کرون اور تم کو
اور کل اہل شہر و اہل لشکر کو مسلمان کرون بس سمندر شاہ اب اس لائق نہین رہا کہ اسکی اطاعت
کی جائے وہ اب قدردانون کا دشمن ہی افراسیاب شاہ اپنے وزیر کے ساتھ اُسنے یہ سلوک کیا
اور دیگر لوگون کے ساتھ یہ برتاؤ کیا اور میرے ساتھ یہ انجام کیا بس تم لوگون کی کیا رائے ہی سب
نے کہا کہ اگر آپ نے مذہب اسلام اختیار کیا اور سمندر کی اطاعت ترک کی اطاعت اسلام
قبول کی بس ہم نے بھی کی اور ہم سب تو ہمیشہ سے سرکش تھے سمندر شاہ کیا ہی جب ہم نے
خداوند نہ طاق کی اطاعت نہ کی اور آپ نے کبھی سمندر شاہ کو خراج نہ دیا نہ خداوند کو بس کھیر کیا
ضرور ہی کہ ہم اُسکا دباؤ اُٹھائین بس جو کچھ آپ نے کیا خوب کیا ہم کو قبول و منظور ہی ہم سب آپکے
ہمراہ ہین اور آپ کے پسینہ پر اپنا خون گرائین گے سمندر شاہ کی کیا حقیقت ہی ہم خداوند نہ طاق
سے مقابلہ کرینگے زیادہ تر سوماتی برق مزاج اور ملکہ کی بہن نے کہا بس اسی وقت ایوان نے
اُن سب کو مطیع اسلام کیا اور اُن سب کو اس امر پر آمادہ پایا کہ یہ سب میری اطاعت کو ترک نہ کرینگے
جب ملکہ ایوان کو اُن سب کی طرف سے اطمینان ہوا اپنی بہن سے کہا کہ تم آج جب دربار کرنا
تو وزیر کو حکم دینا کہ وہ سب اہل شہر کو اس حال سے آگاہ کرے کہ کل کل اہل شہر جمع ہون کہ ملکہ
حکم سُنائینگی اُسنے کہا کہ اچھا بس ایوان نے سب کو رخصت کیا سب رخصت ہوکر اپنے
اپنے مقام کو آئے مگر خوش یہ سب لوگ ملکہ کے مطیع تھے بس جو ملکہ نے کہا اُن سب نے قبول
کیا بس ان سب کو خداوند کریم نے توفیق نیک عطا فرمائی تھی کہ اُنھون نے بھی اطاعت اسلام
اور دین اسلام قبول کیا بس ملکہ کی بہن نے جب دربار کیا اور وزیر کو وہی حکم دیا وزیر نے
بذریعہ منادی کے ندا کرادی بس دوسرے دن سب اہل شہر اور اہل لشکر جمع ہوئے ایوان
نے اُس مجمع مین آکر اور بلندی پر کھڑے ہوکر سب کو اپنی طرف مخاطب کرکے پہلے اُن سب کی
تعریف کی اور دریافت کیا کہ مین نے تم پر کسی طور کا ظلم وستم تو نہین کیا بس مین تم سے دریافت
کرتی ہون کہ اگر کوئی میرا دشمن ہوا اور میرے قتل پر آمادہ ہو تو تم میری شراکت کروگے یا نہین
تم لوگ میرے دشمن کے شریک ہوگے یا میرے بس جو مین تم سے کہون اُس پر عمل کروگے
یا میرے کہنے پر عمل نہ کروگے جلد بیان کرو یہ جو ملکہ نے کہا سب نے جواب دیا کہ آپ نے
ہم پر کوئی ظلم وستم نہین کیا بلکہ اس طور سے ہم پر مہربانی کی کہ جیسے مادر مہربان اپنے فرزند پر
کرتی ہی کبھی ہم پر آپ نے ظلم نہین کیا بلکہ ہم آپ کے عہد حکومت مین اس طور سے رہے
اور رہے ہین کہ جیسے شکم مادر مین بس اگر خدانخواستہ کوئی دشمن سرکار ہو ہم اُسکو اس طور سے
قتل کرین کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا اُنکے حال پر رحم کھائین اور ہم کو اُسکے حال پر رحم نہ آئے

بس ہم آپ کے دشمن کے دشمن ہین اور دوست کے دوست ہم آپ کے قدمون پر جان نثار کرنے
کو موجود ہین ہم اُسکی کیون شراکت کرنے لگے ہم آپ کے شریک ہین اور ہم آپ کے فرمانے
کو بسر و چشم قبول کرینگے اگر آپ یہ فرمائین کہ تم اپنے ہاتھ سے اپنے سر کاٹ کر ہمارے قدمون پر
ڈالدو تو بھی ہم کو عذر نہ ہو یہ جو سب نے کہا بس ایوان نے پہلے بہت ندمت سمندر شاہ کی کی
اور اُسکے ظلم و بدعت کی حالت جو کہ اُسنے آفاق شاہ اور دیگر لوگون پر اور اپنے اوپر جو کہ کی
تھی بیان کی اور اُسکے بعد ندمت تصویر پرستی اور اہل اسلام کی تعریف اور صفت و ثنا دین
اسلام کی اور اپنے اسیری کی کیفیت اور بدعت سمندر جادو کی اور عیاری خواجہ ثالث
خضران بن عمر ثانی کی بیان کی اور کہا کہ ای اہل مجمع جب مجکو عیار لشکر اسلام رہا کرکے لے گیا
اور مین نے بزرگی دین اسلام کی دیکھی اور میرے ساتھ صاحبقران و دیگر اہل اسلام بڑی
عزت سے پیش آئے اور اُنھون نے مجھ سے ترک مذہب اور اپنی اطاعت کو کہا مین نے
اُس مذہب اور اُن لوگون کو اچھا پایا اور مذہب اسلام کو حق اور اہل اسلام کو قدر دان دیکھا
بس اُنکی اطاعت کی اور دین اسلام اختیار کیا اور وہان سے رخصت ہوکر آئی کہ تم سب کو
مسلمان کرون اور لشکر لے کر برائے کمک جاؤن بس ایوان نے ایسی صفت و ثنا اور حمد و تعریف
دین اسلام کی بیان کی سب نے کہا کہ ہم نے آپ کی مہربانی سے دین اسلام کو قبول کیا اور
تصویر پرستی ترک کی اور اطاعت سمندر شاہ اور ہم نے دین اسلام کو قبول کیا اور اہل اسلام
کی اطاعت کو بس ملکہ نے سب کو طریقہ اسلام سے آگاہ کیا اور سب کو رخصت کیا اور
وہان سے آکر اپنے محل مین دربار کیا سب اہل دربار حاضر دربار ہوئے اُدھر اہل شہر اپنے
اپنے مقام پر واپس آئے مگر خوش سبب یہ تھا کہ ایوان نے کبھی کسی قسم کا ظلم رعایا پر نہ کیا
تھا سب خوش تھے بس جو ملکہ نے کہا وہ قبول کیا طریقہ یہ ہی کہ جو رعایا اپنے بادشاہ سے خوش
ہوتی ہی بس اُسکے کہنے پر عمل کرتی ہی بس جب سب اپنے اپنے مقام پر آئے راوی نے
بیان کیا ہی کہ ایوانیہ مین بھی اُسیدن سے دین اسلام رائج ہوگیا ایوان نے مساجد کے بنے
کا حکم دیا مدرسہ تعمیر ہونے کا حکم دیا جب سب طرف سے اطمینان ہوگیا ملکہ ایوان نے
اپنے سردارون کو حکم دیا کہ طیاری سفر کرو اور لشکر طیار ہو کہ مین برائے کمک لشکر اسلام کوچ کرونگی
یہ جو ملکہ سوماق براق مزاج نے اپنی خالہ سے سُنا کہا کہ خالہ امان مین بھی آپ کے ہمراہ چلونگی
اور سمندر شاہ سے مقابلہ کرونگی ایوان نے جواب دیا کہ ای فرزند ابھی تمھارے چلنے کی
کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ تو ابھی کم سن ہی دوسرے تو نے ابھی کسی طور سے جنگ نہین دیکھی
ہی وہان ہزارون کے خون ہونگے تیرا کورہ پنڈہ ہی ایسا نہ ہو کہ تجکو خوف معلوم ہو اور تو ڈر جائے
سوماق نے کہا کہ یہ تو کبھی نہ ہوگا مین ضرور چلونگی صاحبقران اور بادشاہ کی زیارت کرونگی آپ
خوف نہ کرین ایوان نے جواب دیا کہ جب اس مقابلہ سے فرصت ہوگی تو مین انکو یہان
لاؤنگی دعوت کرونگی اُسوقت تو زیارت کر لینا سوماق نے نہ مانا بہت اصرار کیا جب بہت
اصرار کیا اُسوقت ایوان نے جواب دیا کہ اچھا جب ہم جائینگی لشکر لے کر تو تم بھی چلنا ابھی
تم اپنے باغ کو جاؤ سیر و تماشہ مین مصروف ہو اور ملکہ نے سوماق کی خواصون کو الگ
طلب کرکے کہا کہ تم لڑکی کو بہلائے رہنا اور اس طرف سے اُسکو مطمین رکھنا تاکہ مین یہان

سے مع لشکر کے کوچ کر جاؤن کیونکہ مجکو اُسکو ہمراہ لے جانا منظور نہین ہی ابھی وہ بچہ ہی ایسا نہ ہو کہ وہ جنگ و پیکار دیکھ کر ڈر جائے اسی خیال سے الیوان نے سوباق سے بھی کہا تھا اُن سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس سوباق خالہ سے رخصت ہوکر مع اپنی خواصون کے اپنے باغ مین آئی اور سیر و تماشہ مین مصروف ہوئی مگر اس امر کا خیال ضرور ہی کہ ایسا نہ ہو کہ خالہ بدون میرے کوچ کر جائین اور مجکو نہ لے جائین اسکو تو یہ خیال ہی مگر خواصون نے اُسکو ایسا کچھ لہو لعب مین مصروف کیا کہ اُسکو بالکل خیال نہ رہا یہان ملکہ نے سردارون سے کہا کہ جب سب لشکر طیار ہو جائے اور سب سامان سفر درست ہو جائے تو مجکو خبر کرنا مین جس طور سے حکم دون اُس پر عمل کرنا سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس یہان سامان سفر کی طیاری ہو رہی ہی اور ملکہ اس انتظار مین ہی کہ سب لشکر طیار ہو جائے اور سامان سفر درست ہو جائے تو کوچ کرون اب دونون بہنین تخت سلطنت پر بیٹھی ہین اور حکومت کرتی ہین دربار آراستہ رہتا ہی اب حیران جادو کا حال سماعت فرمائیے کہ یہ جو بموجب حکم سمندر شاہ اسی ہزار ساحرون کا لشکر لیکر براے تاخت و تاراج شہر الیوانیہ کے روانہ ہوا تھا بعد قطع راہ کے قریب شہر الیوانیہ کے پہونچا اور صحراے پر آب و لیاہ۔ لائق جنگ و پیکار دیکھ کر خیمہ وغیرہ برپا کیے لشکر اتر ا بس یہان تو لشکر اترنے لگا ادھر چند ساحر ملکہ الیوان کے ملازمون سے جو کہ ہرکارون مین نوکر تھے براے سیر و تماشہ اور بالادوی کے بیرون شہر آئے تھے اس لشکر کو فروکش دیکھ کر اُس لشکر مین آئے ساحرون کا لشکر دیکھا حال دریافت کیا بس جب معلوم ہوا کہ یہ لشکر سمندر یہ سے آیا ہی بحکم سمندر شاہ اسکا افسر حیران جادو ہی سمندر شاہ نے اس لشکر کو اس لیے یہان بھیجا ہی کہ اگر اہل شہر اور ملکہ الیوان کی بہن اطاعت نہ کرے اور سرکشی پر کمر کسے قتل سابق کے خراج دینے کا اقرار نہ کرے اور مثل الیوان کے خود سر رہے تو تم شہر کو تاخت و تاراج کرنا اور اہل شہر کو اور کل عزیزون کو الیوان کے قتل کرنا اور شہر کو غارت کر کے تالاب بنا دینا بس حیران جادو اس لیے یہ لشکر لے کر آیا ہی بس وہ ساحر یعنی ہرکارے یہ حال دریافت کرنے روانہ ہوئے وہان جب حیران جادو کا لشکر اُتر چکا بس حیران نے دربار کیا اور ایک نامہ بنام ہمشیرہ الیوان تحریر کیا کیونکہ اُسکو یہ امر معلوم تھا کہ الیوان نے تو اہل اسلام کی اطاعت کی ہی اور لشکر اسلام مین ہی یہان اس خیال سکے نہ آئی ہوگی کہ مین تو مسلمان ہو گئی ہون اور سب اہل شہر تصویر پرست ہین اور میرے عزیز جب اُنکو یہ حال معلوم ہوگا تو وہ ضرور میرے قاتل ہو جائینگے بس اس خیال سے حیران نے بنام ہمشیرہ الیوان نامہ لکھا اور سب حال الیوان کی نمک حرامی کا اپنے نزدیک مطیع اسلام ہونے کا تحریر کیا اور ایک ساحر کے ہاتھ روانہ کیا بس وہ ساحر نامہ لے کر داخل شہر ہوا اور شہر کی سیر کرتا ہوا طرف دربار کے چلا یہ تو ادھر سے نامہ لے کر جاتا ہی وہان دربار آراستہ ہی سب سردار حاضر دربار ہین الیوان نہ ظاہی اور اُسکی بہن دونون پہلو بہ پہلو تخت پر بیٹھی ہوئی ہین اور حکومت کر رہی ہین کہ ہرکارون نے داخل دربار ہوکر مجرا گاہ پر سے مجرا کر کے عرض کیا کہ ہم غلامان سرکار براے سیر صحرا گئے تھے ہم نے دیکھا کہ ایک لشکر قریب شہر فروکش ہی ہم نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ حیران جادو اسی ہزار سے براے غارت شہر

ایوانیہ بحکم سمندر جادو آیا ہی اور یہان فروکش ہوا ہی سمندر جادو نے حکم دیا ہی کہ اگر اہل شہر اور جو کہ
حاکم شہر ہی میکری اطاعت کرے تو خیر ورنہ شہر کو غارت کرنا اور اہل شہر کو قتل کرنا اور غریزان ایوان کو اسیر
کرکے میری خدمت مین حاضر ہونا بس یہ لشکر اس قصد سے آیا ہی جب ہم کو معلوم ہوا بس ہم لوگ وہان
سے حاضر خدمت ہوے کہ آپ کو اس حال سے آگاہ کرین یہ سُنکے ایوان نے کہا کہ آیا ہی تو آنے دو
اپنے آنے کی سزا پائے گا ایسی ذلت اُٹھائے گا کہ عمر بھر یاد کریگا کیا مین کوئی سمندر شاہ کی ماتحت تھی
یا ہون یا میری بہن ماتحت ہی جو اُسکی اطاعت کرے حیران کی بھی یہ لیاقت ہی کہ میرے شہر پر لشکر
لے کر آیا ہی اُسکے بنائے سے کیا بنے گا اگر خود سمندر شاہ آئے تو بھی یہ امر ممکن نہین ہی کہ ہم لوگ
اُسکی اطاعت کرین یہ کہکر ایوان خاموش ہو رہی اور حکم دیا کہ ہر کارون کو انعام دیا جائے بس
ہر کارے انعام پاکر اور مجرا کرکے وہان سے باہر آئے یہان ایوان نے کہا کہ ای حاضرین دربار تم نے
سُنا کہ سمندر شاہ نے حیران جادو کو میرے شہر کے غارت کرنے کو روانہ کیا ہی اور وہ آکر بیرون شہر
فروکش ہوا ہی خیر آیا ہی تو آنے دین اُسوقت تک نہین خبر لیتی ہون جب تک وہ کوئی نامہ وغیرہ
نہین روانہ کرتا ہی بس جب اُسکا نامہ یہان آئے گا اور وہ اپنے آنے سے خبر دیگا اُسوقت لشکر
لیکر جاؤنگی اور مقابلہ کرکے اُسکو شکست دونگی سب اہل دربار نے کہا کہ حیران کی کیا حقیقت ہی اگر
سمندر شاہ بھی آئے تو آپ کے غلامون کے ہاتھ سے امان نہ پائے شکست کھاکر بھاگے اور
قرار پر کمر باندھے اور اُسکو امان نہ ملے ایوان نے کہا کہ تم ایسے ہی ہو یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ نامہ بر
در دولت پر آکر پہونچا اور اُسنے درگہ سالار سے کہا کہ میری خبر کرو کہ حیران جادو کا نامہ بر نامہ
لے کر آیا ہی بس درگہ سالار نے جاکر اندر دربار کے ایوان سے عرض کیا کہ نامہ بر آیا ہی حیران جادو
کا بس ایوان نے کہا کہ اُسکو بھیجدو تاکہ نامہ کا حال ظاہر ہو بس درگہ سالار نے بیرون دربار آکر نامہ
بر کو دربار مین جانے کی اجازت دی بس نامہ بر اندر دربار کے آیا دربار کو آراستہ پایا ایوان کو
تخت حکومت پر جلوہ گر دیکھا اور اُسکی بہن کو اور سب سردارون کو کرسیون پر اور دنگلون پر
متمکن دیکھا بس مجرا کیا کرسی چوبی ملی سلام کرکے کرسی پر بیٹھا ساقی نے بحکم ملکہ جام شراب دیا
نامہ بر نے شراب پیکر کہا کہ مین نامہ بر ہون نامہ لایا ہون ملکہ نے نامہ طلب کیا اُسنے نامہ دیا
بس ملکہ نے دبیر کو اشارہ کیا دبیر نے نامہ بر کے ہاتھ سے نامہ لیا اور اُسکو لفافہ چاک کرکے پڑھنا
شروع کیا اسمین پہلے تعریف خداوند تصویر کی تحریر تھی جب سب اہل دربار نے سُنی ہر طرف سے
صدائے لعن بلند ہوئی اُسکے بعد تعریف و توصیف سمندر شاہ کی تھی اُسکے بعد تحریر تھا کہ ای ہمشیرہ
ایوان آگاہ ہو کہ ایوان نے اپنا دین آبائی ترک کیا اور مذہب اسلام اختیار کیا اور سمندر شاہ
سے مقابلہ پر آمادہ ہوئی بادشاہ نے جو اس امر کی بابت کہا کہ تو نے کیون دین اسلام اختیار کیا اور
اپنا مذہب ترک کیا جواب دیا کہ جو میرے دل مین آیا مین نے کیا بادشاہ نے بہت پند و نصیحت کی
اُسنے نہ مانا آخر کو آمادہ فساد پر ہوئی تب بادشاہ نے اُسکے قتل کا حکم دیا لوگ برائے قتل لے گئے
مگر عیار لشکر اسلام اُسکو رہا کرکے لے گئے اب وہ لشکر اسلام مین ہی بس مین تم کو آگاہ کرتا ہون
یہ امر تم کو معلوم ہو کہ تمھاری بہن مرتد ہو گئی اور وہ اب یہان نہ آئے گی بس اُسی غیض و
غضب مین بادشاہ نے مجکو ادھر کو روانہ کیا تاکہ مین تم کو اس حال سے آگاہ کرون بادشاہ نے
کہا ہی کہ وہ خود سری اور سرکشی ایوان تک تھی بس جب وہ ہم سے منحرف ہو گئی اب وہ طریقہ ہم

جاری رکھنا نہین چاہتے ہین لہذا تم کو آگاہ کرتے ہین کہ تم ہماری اطاعت کرو اور شہر کا خراج ہر سال
روانہ کیا کرو تاکہ داخل خزانہ سرکار رہو بس مجکو حکم ہی کہ اگر وہ لوگ اس امر کو قبول کرین تو اُن سے اقرار
لے کر اور میری طرف سے اُنکو حاکم کرکے اور میرے نام سکہ جاری کرکے چلے آنا اور اگر اسکے خلاف
کرین اور میرے حکم کو نہ مانین تو سب اہل شہر کو قتل کرنا اور کل غریزان ایوان کو قتل و غارت کرکے
اور جو باقی رہین اُنکو اسیر کرکے میری خدمت مین حاضر کرنا بس مین تم کو تحریر کرتا ہون کہ بموجب
فرمان شاہی عمل کرو ورنہ میرے ہاتھ سے تباہ و خراب ہوگے مین بموجب حکم شاہ اسّی ہزار کا لشکر
لیکر آیا ہون ایک دم مین تمام شہر کو غارت کرونگا اور اہل شہر اور تم سب کو قتل کرکے اور عمارت
شہر کو منہدم کرکے تالاب بنا دونگا یہی مجکو حکم ہی آیندہ تم کو اختیار ہی آگاہ ہو کہ اگر میرے نامہ کے
مضمون سے آگاہ ہوکر اور غاشیہ اطاعت کو دوش پر رکھ کر اور میری خدمت مین حاضر ہو کر
سمندر شاہ کی اطاعت کا اقرار نہ کروگی اور اُسی طور سے سرکشی پر آمادہ رہوگی جس طور سے ایوان
نمک حرام تھی تو یاد رکھ کہ میرے ہاتھ سے ذلیل ہوگی اور سب اہل شہر مارے جائینگے اور
ان سب کا خون تمھارے سر پر ہوگا بس اگر نہ قبول کروگی تو آمادہ مرگ و مہیائے قضا ہو کر
اپنی آغوش مین عروس مرگ کو پاؤگی سوائے ذلت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا بس مین نے تم کو ہر
حال سے آگاہ کردیا جو حق تھا وہ ادا کیا تاکہ یہ کوئی نہ کہے کہ آگاہ نہ کیا یہ دیکھو عدول حکمی مین بہت
خرابی ہی اب وہ زمانہ نہین ہی وہ زمانہ ایوان کے ساتھ گیا اُس پر بادشاہ نے رعایت کی ورنہ
اُسکی بھی یہ مجال تھی جو خود سری کرتی خیر ہم کو بادشاہ کا حکم قبول کرنا پر ضرور ہی ورنہ سزا پاؤگی
آیندہ اختیار ہی مین نامہ کے جواب کا منتظر ہون اگر میرے موافق جواب تم نے دیا تو خیر ورنہ
جواب نامہ پاکر کل لشکر لے کر داخل شہر ہونگا اور سب کو قتل کرونگا مجکو تم سے کوئی خوف نہین ہی عورت
و مرد کی لڑائی کیا ایک ڈانٹ مین عورت دب جاتی ہی مین ایسا نہین ہون کہ عورت سے دب
جاؤن بس مین نے جو کچھ تم کو لکھنا تھا اور آگاہ کرنا تھا آگاہ کردیا بس تم کو اختیار ہی اپنے فعل کا
مین نے اپنے حق دوستی کو ادا کردیا بموجب شعر مین نے اس شعر پر نامہ کو ختم کیا شعر منت
انچہ حق بود گفتم تمام ✦ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ✦ جب دبیر نے نامہ ختم کیا اور سب اہل
دربار اور ملکہ ایوان مضمون نامہ سے آگاہ ہوئین بس ملکہ کو بہت غصہ آیا اور بہت برہم
ہوئی دبیر کے ہاتھ سے نامہ اُسی حالت غیض مین لے کر چاک کرڈالا اور اُس نامہ بر کو دیکھکر
کہا کہ حیران جادو سے یہ نامہ دے کر کہنا کہ اسکی بتی بناکر اپنے مقام مبرز مین رکھ لے اسکا جواب
یہی ہی اور دبیر سے کہا کہ ہماری طرف سے حیران جادو کو تحریر کردو کہ او نمک حرام یہ تو کیا کرتا ہی تیری
بھی یہ لیاقت ہی کہ تو ہم سے مقابلہ کریگا ہم وہ لوگ ہین کہ آج تک کسی سے نہین دبے نہ کسی
کی اطاعت کی نہ کسی کو خراج دیا بس تو کیا ہی اگر خود تیرا بادشاہ لشکر لیکر آئے وہ بھی وہ سر جنگ
پائے کہ تمام عمر یاد کرے بس خیریت اسی مین ہی کہ تو یہان سے چلا جا اور کسی کو بھیج ورنہ
تیرے ہاتھ سے مارا جائے گا معلوم ہوتا ہی کہ تیری قضا تجکو یہان کھینچ لائی ہی بس اسی مین
خیریت ہی کہ میری خدمت مین حاضر ہوکر میری اطاعت کر اس امر کا خیال رہے کہ ع
مین ہ میری بہن ماران تیری نہ تیرے بادشاہ کے باپ کی ماتحت تھی نہ ہے تو نے
جو یہ لکھا بالکل جھک مارا اور کو کھایا تو یہ جانتا تھا کہ مین یہان نہین ہون بس اسی

سبب سے تو نے یہ کلمہ تحریر کیے مین تیری سرکوبی کو یہان موجود ہون مین نے یہان آکر قبل
سے سب اہل شہر اور اہل لشکر و اپنے غریزون پر اپنے مسلمان ہوتے اور اپنی اطاعت اہل
اسلام کے کرنے کی سب حالت بیان کردی اور ان سب کو بھی مسلمان کر لیا اب تیری
یہان دال نہ گلے گی تو بیکار یہان فتنہ پردازی کرنے کو آیا ہی کیون تضائے گھیرا ہی بس تو
کیون تکلیف کرین لو خود لشکر لے کر تیرے مقابلہ کو بیرون شہر آتی ہون بس تیرا جو جی چاہے
میرا کرلے مین موجود ہون اہل شہر نے تیرا اور تیرے بادشاہ کا کیا نقصان کیا ہی جو تو اور وہ انکی
تباہی پر آمادہ ہی بس مجکو کیا ضرورت ہی کہ مین بیکار ان کا خون کراؤن بس مین خود ہی کیون نہ
تیرے مقابلہ کو آؤن زیادہ کیا تحریر کرون یہ امر تو دل سے دور رکھ کہ یہان کوئی تیرے اس
خوف دلانے سے ڈر جائے اور سمندر کی اطاعت کرے یہ امر بالکل غیر ممکن ہی بس آمادہ
جنگ ہو مین لشکر لے کر آتی ہون اور بہت سے کلمات سخت و سست تحریر کرائے بلکہ
دشنام تحریر کرآئے اور ایسے کلمہ کہ جسکے سننے سے نامرد کو بھی غصہ آجائے بس اس طور کا جواب
تحریر کرا کے اُس ساحر کو دیا وہ ساحر جواب نامہ لے کر روانہ ہوا بعد جانے اُس ساحر کے
ایوان نے حکم دیا سردارون کو کہ اسی وقت ایک لاکھ ساحرون کا لشکر طیار ہو کہ مین لشکر
لیکر برائے مقابلہ حیران جادوجاؤن کیونکہ وہ بڑا تطفہ حرام ہی کہین ایسا نہ ہو کہ وہ جواب
نامہ دیکھتے ہی لشکر لے کر اندر شہر کے نرغہ کر کے چلا آئے اور اہل شہر کو قتل کرے تو
بڑی خرابی ہو اس امر سے کیا فائدہ سردارون نے عرض کیا کہ آپ تشریف لے چلین لشکر
طیار ہی یہ سنکے ایوان نے ماران سے کہا کہ ای بہن مین ایک لاکھ کا لشکر لے کر برائے
مقابلہ حیران جاتی ہون تم پرسون تک دو لاکھ ساحرون کا لشکر لے کر آنا تاکہ مین اُس مقابلہ
سے فرصت کر کے اسی طرف سے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہو جاؤن کیونکہ اگر شہر سے
جاؤنگی تو سوماق کو معلوم ہوگا وہ ضد کریگی اسوقت خرابی ہوگی یا تو اُسکو رنج دون یا
اُسکو ہمراہ لے جاؤن لیجانے مین خرابی ہی آزردہ کرنے کو دل گوارا نہین کرتا ہی بس یہ طریقہ
اچھا نکلا ہی کہ اُسی طرف سے مع لشکر کے کوچ کر جاؤن ماران نے کہا کہ اچھا بس ملکہ ایوان
نے اُسی وقت ان سردارون کو اجازت دی کہ جنھون نے کہا تھا کہ لشکر طیار ہی کہ تم جاؤ
اور لشکر کو لے کر آؤ مین برآمد ہوتی ہون اور خیمہ وغیرہ اثردون پر بار کراؤ بس وہ سردار
دربار سے باہر آئے اور سب اہل کارون کو ملکہ کے حکم سے آگاہ کیا اسی وقت خیمے و
بارگاہین وغیرہ اثردون پر بار کیے گئے چھاؤنی مین جاکر اُن سردارون نے ایک لاکھ
ساحرون کا لشکر جو کہ طیار تھا اُسکو کمربندی کا حکم دیا بس تھوڑے عرصہ مین وہ سب
ساحر طیار ہو گئے نشان لشکر اثردون پر نصب کیے گئے بس جب لشکر طیار ہو گیا
سب سردار در دولت پر حاضر ہوئے کہ ملکہ ایوان برآمد ہوئی سب سردارون نے مجرا
کیا تخت سحر حاضر کیا گیا ملکہ اُس پر سوار ہوئی لشکر کو روانہ ہونے کا حکم دیا سب سردار
اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوئے گرد تخت ملکہ حلقہ باندھ کر چلے بس سواری ملکہ کی
بصد جاہ و حشم روانہ ہوئی عقب مین ایک لاکھ ساحر تھے تاز و قزقرے پر سوار ابر سحر
سرون پر سایہ فگن عجب شان و شوکت سے ایوان لشکر لے کر شہر سے روانہ ہوئی بیرون

شہر پہونچی مقابل لشکر حیران فروکش ہوئی بارگاہین وغیرہ برپا ہونے لگین یہان ماران نے سردارون کو
حکم دیا کہ پرسون تک تین لاکھ اور ساحر طیار ہوجائین پرسون لشکر اپنے ہمراہ لے کر اپنی بہن کی خدمت
مین جاؤنگی یہ حکم دے کر دربار برخاست کیا اُسوقت سردارون نے اہل لشکر کو اس حال سے آگاہ
کردیا چونکہ سامان سفر تو ہو رہا تھا کہ ملکہ ایوان نے یہ حکم دیا تھا کہ لشکر طیار ہو مین برائے کمک اہل
اسلام جاؤنگی بس یہ جو حکم سردارون نے اہل لشکر کو دیا اُسکی وقت سے جلد جلد سامان سفر ہونے
لگا یہان تو یہ سامان ہو رہا ہے اور وہان بیرون شہر ایوان نے مقابل حیران لشکر کو اُترنے کا حکم
دیا ہے اُدھر لشکر حیران مین سب اطمینان سے بیٹھے ہین حیران نے دربار کیا ہے سب سردار حاضر
ہین جواب نامہ کا منتظر ہے کہ وہ ساحر جواب نامہ لے کر آیا اور عرض کیا کہ ملکہ ایوان بھی موجود ہے آپکو
یہ خیال تھا کہ وہ نہ ہونگی لشکر اسلام مین ہونگی اُنھون نے وہان سے یہان آکر سب اہل شہر
کو مسلمان کیا اور سب اہل لشکر کو اور اپنے عزیزون کو ہر مقام پر طریقہ اسلام جاری ہے آپ کا
نامہ چاک کر ڈالا اور بہت سخت سست کہا اور وہ آمادہ جنگ ہین لشکر لے کر آئی ہین
ہزارون دشنام آپ کو دین اور لاطھون سمندر شاہ کو آپ کو جواب نامہ سے اُنکی سرکشی ظاہر
ہوجائے گی یہ کہکر وہ نامہ پیش کیا حیران نے دبیر کو دیا دبیر نے لفافہ چاک کر کے پڑھنا شروع کیا
بس جب حیران مضمون نامہ سے آگاہ ہوا ایسا غصہ آیا کہ کانپنے لگا چہرہ لعل ہوگیا اور کہا کہ
ایوان کی قضا آئی ہے خیر میرے ہاتھ سے جاتی کہان ہے یہ کہکر سردارون سے کہا کہ لشکر کو کمربندی
کا حکم دو مین کیون اس امر کا انتظار کرون کہ ایوان لشکر لے کر آئے تو مقابلہ کیا جائے بس کیا
ضرور ہے کہ عرصہ ہو مین مرغہ کر کے کیون نہ شہر پر قبضہ کرلون اندرون شہر کیون نہ مقابلہ کرون
سردارون نے جواب دیا کہ بہت خوب ابھی سردار بیرون بارگاہ نہ آئے تھے کہ جاسوسان
لشکر حیران بارگاہ مین آئے مجرا گاہ سے مجرا بجالائے اور بدعا دے کر عرض کیا کہ پہلوان
جہان و ساحر زمان آگاہ ہون کہ ملکہ ایوان نہ طاقی ایک لاکھ ساحر لے کر بیرون شہر آئین
ہین اور آپ کے مقابلہ مین اپنے لشکر کو فروکش کیا ہے لشکر ابھی ابھی آکر اترا ہے بارگاہین وغیرہ
برپا ہو رہی ہین یہ سننا تھا کہ حیران نے سردارون سے کہا کہ ایوان نے بہت جلدی کی
بڑی عقل مند ہے خیر آئی ہے تو کہان جاتی ہے اب مین بدون قتل کیے کب مانتا ہون اور
اس شہر پر قبضہ کیے ہوئے کہدو کہ ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر
حیران جادو مین طبل جنگ پر چوب پڑی نفیر سحر کو دم ملا ادھر ملکہ ایوان کا لشکر اُتر چکا تھا
ملکہ نے دربار کیا تھا سب سردار حاضر تھے کہ طبل جنگ کی صدا کان مین آئی طائران سحر
خبر نواخت طبل جنگ سنکر حاضر ہوئے ملکہ کو طبل جنگ کے بجنے سے آگاہ کیا ملکہ نے
بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہان بھی کوس حربی بجا ادھر ملکہ نے
دربار برخاست کیا اُدھر حیران نے سب سردار اپنے اپنے مقام پر دونون طرف کے آئے
سامان جنگ مین مصروف ہوئے طرفین کے ساحر اپنا اپنا سحر درست کرنے لگے وہ باقی شب
دن اور وہ شب سامان جنگ مین دونون لشکرون کو گذری طبل جنگ بجا کیا یہان
تک کہ شب برطرف ہوئی اور خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی دونون میدان مصاف مین
آکر صف آرا ہوئے نقیبون نے نقابت کی ساحرون نے سحر کر کے پست و بلند زمین کو

ہموار کیا جو درخت حائل نظر تھے اُنکو معلم کیا ابر سحر بنا کر اُسکے ذریعہ سے آب پاشی کر کے گرد و غبار
کو ہٹایا تب جب سب درستی ہو چکی اور دونون طرف صف بندی ہو چکی اُسوقت ایوان
نے اپنا تخت قلب لشکر سے نکالا اور وسط میدان مین آکر کہا کہ او حیران جادو اگر کچھ دم
رکھتا ہی اور غیرت بھی ہی تو مجھ سے آکر مقابلہ کر کیا اس امر سے فائدہ کہ بیکار بندگان خدا کا خون
ہو میرے تیرے فیصلہ ہو جائے اگر مین تیرے اوپر غالب آؤن تو تیرا لشکر میری اطاعت
کرے اگر تو مجکو اسیر کر لے خواہ قتل تو میرے اہل شہر اور اہل لشکر اور سب عزیز مع میری بہن
کے تیری اطاعت کرینگے یہ سننا تھا کہ حیران جادو نے بھی اپنا تخت سحر قلب لشکر سے
نکالا اور مقابلہ ملکہ ایوان کے آکر تخت کو روکا اور کہا کہ ای ایوان اب بھی کچھ نہین گیا ہی تو
اس امر کا اقرار کر کہ مین نے سمندر شاہ کی اطاعت کی اور اب برابر خراج دیتے جاؤنگی اور
اپنا مذہب قدیم اختیار کیا تو مین واپس جاؤن اور سفارش کر کے تیری خطا بادشاہ سے
معاف کرادون ورنہ میرے ہاتھ سے ماری جائیگی مجکو شرم آتی ہی کہ مین کیا دن دہاڑے
عورت سے مقابلہ کرون عورت و مرد کا مقابلہ تو رات کو پلنگ پر ہوتا ہی گو تو ضعیف
ہو گئی ہی مگر اگلے زمانہ کی عورت ہی جو تیرے ساتھ مقابلہ کرتے ہین مرد کو تکلیف بلیغی
وہ جوان عورت کے ساتھ نہ ملے گی بس میری یہ رائے ہی کہ اگر تو قبول کرے تو مین تجکو
اپنی ہم بستری کے لیے سمندر شاہ سے طلب کر لون تو بھی ساحرہ ہی مین بھی ساحر ہون
مین سحر کر کے تجکو جوان کر لونگا ایسا جوان کہ جسکا مثل و نظیر نہ ہوگا بلکہ ناکتخدا بنا لونگا جب
مین اور تو پلنگ پر ہوگی اُسوقت مقابلہ کا مزا ہوگا اور یہان کیا مقابلہ کا مزا ہوگا تو
بڑی بے غیرت ہی کہ سامنے دو دریاے لشکر کے کہتی ہی کہ مجھ سے مقابلہ کرو مین ایسا بے
غیرت نہین ہون کہ تجھ سے یہان مقابلہ کرون اگر شب بھی ہوتی تو کیا نقصان تھا یہ جو
حیران نے کہا ملکہ کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ اُس طور کا مقابلہ تو اپنی ماں کے ساتھ
کر یا بہن کے ساتھ کیا بیہودہ بکتا ہی تیری قضا بھی آگئی ہی بس اب اگر ایسے کلمہ زبان
پر لائے گا تو تیری زبان گدی کی طرف سے نکال لی جائے گی تو کیا میری خطا کو معاف کرائیگا
اور کیا تیرا بادشاہ میری خطا معاف کرے گا لا جو تو حربہ سحر رکھتا ہی اُسنے کہا کہ پہلے تو حربہ کر
اسنے جواب دیا کہ جب سے ہم مطیع اسلام ہوئے ہین یہ طریقہ ترک کیا کہ حریف پر پیش
دستی کرین بس جب حریف کے حربہ سے ہمارا خدا ہم کو بچاتا ہی تو ہم اپنا حربہ کرتے ہین بس
یہ سُنکے حیران نے ایوان پر سحر کیا ایوان نے رد کر دیا پھر حیران نے سحر کیا ملکہ نے رد کر دیا
باہم دس پندرہ سحر کی رد و بدل ہوئی جب حیران نے دیکھا کہ مین کسی طور سے ایوان پر
غالب نہین آتا ہون جو سحر کرتا ہون ایوان رد کر دیتی ہی بس ایک مرتبہ ایوان کی طرف دیکھ کر
کہا کہ ای ایوان یہ تو سحر ہو چکے نہ تم غالب آئین نہ مین بس مین سحر کرتا ہون بھلا اسکو تو رد کرو
ملکہ نے کہا کہ ہان مین ہوشیار ہون تو سحر کر مین نے ایسے طفل مکتب بہت سے تعلیم دیے ہین
حیران نے کہا کہ ہان مین بھی جانتا ہون کہ تم نے ہزارون کو اپنے کتاب کا سبق دیا ہوگا اور تعلیم
کیا ہوگا یہ جو حیران نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ او لطفہ حرام تیری ماں تو ابھی تک سربازار
اپنی کتاب کا سبق دیا کرتی ہی پھر آیندہ روند کو اور تیری بہن وہ ابھی جوان ہین مین کیا

سبق دونگی حیران نے کہا کہ اچھا خبردار ہوجا یہ کہکر اور جھولی سے ترنج نکال کر اور اپنی ران کا خون دے کر
اسم سحر پڑھکر ملکہ کی طرف پھینکا اور ایک دستک دی جیسے وہ ترنج قریب ملکہ پہونچا ملکہ نے
اشارہ کیا کہ وہ ترنج بیچ سے شق ہوگیا اور اُسکے اندر سے ایک شعلہ نکلا وہ بالا ہوا گیا اور ایک
گنبد آتشین بنکر طیار ہوا اور طرف ملکہ کے چلا ملکہ جب تک سنبھلے سنبھلے کہ وہ گنبد ملکہ کے اوپر آپڑا
ملکہ مع تخت کے اُس گنبد آتشین مین پوشیدہ ہوگئی دونون لشکرون نے دیکھا کہ ایک دھوان
اُس گنبد سے نکلا اہل لشکر ایوان کو یقین ہوا کہ ملکہ تمام ہوگئی سحر حیران نے ملکہ کو قتل کیا قصد کیا کہ
جنگ مغلوبہ کردین سب ملکہ کے لیے افسوس کرنے لگے اہل لشکر حیران جادو خوش ہوئے
ادھر حیران جادو نے اپنی کلاہ کج کرکے صدا دی کہ زدم وپست کردم بھلا عورت کمین مرد سے
مقابلہ کرسکتی ہی یہ کہکر اپنے تخت پر جھوما اُدھر ملکہ کے لشکر نے قصد کیا بچا کہ اپنے مقام سے حرکت
کرے کہ جب حیران جادو نے یہ کہا کہ زدم وپست کردم آواز آئی کہ از دی وپست کردی مین
تیری حریف موجود ہون ادھر دیکھ حیران جادو نے ملکہ کی صدا پہچان کر پشت کی طرف دیکھا جب
ملکہ ادھر نظر نہ آئی تو طرف دست راست کے دیکھا اور جیپ کے ادھر بھی ملکہ نظر نہ آئی اُدھر
ملکہ نے پھر صدا دی کہ اندھا ہوگیا مین سامنے موجود ہون یہ ادھر اُدھر دیکھ رہا ہی اب جو سامنے
تخت کے نگاہ کی دیکھا کہ ملکہ زمین سے نکل رہی ہی اہل لشکر ملکہ نے جو ملکہ کو دیکھا اُنھون نے
تو اپنے قصد کو فسخ کیا اور خوش ہوئے مگر حیران کے حواس جاتے رہے کہ یہ میرے ایسے زبردست
سحر سے بچ گئی ملکہ نے زمین سے نکلتی ہی ایک مرتبہ اُس برج آتشین کی طرف نگاہ کرکے
پھونک جو گیا وہ گنبد خاک ہوکر رہ گیا جب ملکہ زمین سے نکلی تھی تو اُسکے ہاتھ مین ایک
چھوٹا سا بیضہ فولادی تھا ملکہ نے گنبد کو برباد کرکے حیران جادو سے کہا کہ مین نے تیرا
سحر رد کیا اب تو میرا سحر رد کر اور خبردار ہوجا حیران نے کہا کہ مین خبردار ہون تو سحر کر بس
ملکہ نے وہی بیضہ فولادی حیران کے سینہ کو تاک کر مارا بس جیسے حیران کے قریب وہ
بیضہ پہونچا اُسنے انگشت کا اشارہ کیا کہ وہ بیضہ درمیان سے شق ہوگیا اُس سے ایک
جانور سفید رنگ پیدا ہوا اور پرواز کرکے بالا ہوگیا اور گرد سر حیران گردش کرنے لگا
سات مرتبہ گردش کرکے اُسنے صدائے افسوس بلند کی اس صدا کا بلند کرنا تھا کہ حیران کی
یہ حالت ہوئی کہ مثل آئینہ حیران ہوکر رہ گیا سکتہ کا عالم ہوگیا اُدھر ملکہ نے سحر کو زور دیا
بس اُس طائر نے لشکر کی طرف رُخ کرکے وہی صدا دی جس کے کان مین اُس طائر کی صدا پہونچی
اُسکی یہی حالت ہوئی یہان تک کہ قریب دو ہزار اہل لشکر کے اس سحر مین مبتلا ہوکر پردون
سے نکل آئے اور ملکہ سے کہنے لگے کہ ہم آپ کے غلام ہین کیا حکم ہوتا ہی ملکہ نے کہا کہ تم
سب اپنے گلے اپنے ہاتھ سے کاٹ ڈالو یہ جو ملکہ نے کہا اُن سب نے ایک مرتبہ
خنجر سحر میانون سے کھینچکر اپنے گلون پر رکھ کر جو تکان دی برابر سے دو ہزار کے گلے کٹ
گئے دو ہزار لاش زمین پر گرنے لگی یہ جو واقعہ اہل لشکر حیران جادو نے دیکھا اور یہ
امر اُن پر ثابت ہوا کہ یہ سحر ایوان کا ہی اور اس سحر مین مبتلا ہوکر سب نے اپنی جان
دی جو اس طائر کی صدا سنیگا اُس کا یہی حال ہوگا سب نے اپنے گلونپر انگلیان
دیے لین مگر حالت یہ ہی کہ جس کے کان مین صدا جاتی ہی وہ بیہوش ہوکر لشکر سے باہر

باہر چلا آتا ہی اور ملکہ سے کہتا ہی کہ کیا حکم ہوتا ہی ملکہ کہتی ہی کہ اپنے کو ہلاک کر وہ ہلاک کرتا ہی ادھر
حیران جادو نے ملکہ سے کہا کہ مین تمھارا غلام ہون مجکو کیا حکم ہوتا ہی ملکہ نے کہا کہ یہی حکم ہی
جسپر مین جانون کہ تم میرے غلام ہو کہ اپنے سر کو کاٹ کر پھینکدو یہ سننا تھا کہ حیران نے خنجر
ہاتھ ڈالا اور نیام سے لے کر گلے پر رکھا ادھر حیران نے خنجر گلے پر رکھا اُدھر زمین شق ہوئی اور
ایک پتلی زمین سے پیدا ہوئی اور جست کر کے برابر اُس طائر کے پہونچی اور اُس کو چال مار کر
پکڑ لیا رادی نے کہا ہی کہ یہ سمندر جادو کا تھا کہ سمندر نے حیران کی حفاظت کے لیے مقرر کیا
تھا ورنہ ایوان نے تو اسکا کام تمام کر دیا تھا بس اُس پتلی نے اُس طائر کو پکڑ کر اور سر پر لا کر
حیران کے ذبح کیا جب اُسکے خون کے قطرے حیران پر گرے حیران کو ہوش آیا خنجر اپنے ہاتھ
مین پایا حیران ہوا اُس پتلی نے سامنے آکر کہا کہ کوئی ایسا غافل ہوتا ہی اور یون حریف کے سحر
مین مبتلا ہوتا ہی دیکھو تو اپنے لشکر کا حال کہ کیا حال ہی اب جو حیران نے پلٹ کر دیکھا تو ہزارون
لاشون کو زمین پر تڑپتے پایا حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی اُس پتلی نے کہا کہ یہ سب سحر مین ایوان
کے مبتلا ہوئے تھے اور اپنے ہاتھ سے گلے کاٹ کر ہلاک ہوئے اور یہی حالت تمھاری بھی
تھی اگر مین تھوڑی دیر اور نہ آتی تو تمھارا بھی کام تمام تھا یہ کہکر پتلی نے قصد کیا کہ زمین پر گر کر
غرق زمین ہو جاؤن ایوان نے جو یہ واقعہ دیکھا فوراً دستک دی کہ زمین شق ہوئی اور ایک پتلا
فولادی زمین سے پیدا ہوا ایوان نے اُس پتلے کی طرف اشارہ کیا کہ لینا اس لکاتہ عجبہ پتلی کو
اس چھنال نے آکر اپنے یار کو بچایا اور میرے سحر کو برباد کیا یہ کہنا تھا کہ وہ پتلا مثل شرارہ
کے قریب اُس پتلی کے پہونچا اور ہائے جان جہان کہکر مثل بلا کے اُسکے چمٹ گیا اور پیار
کرنے لگا بوسے لینے لگا وہ کہنے لگی کہ دور موئے یہ کیا کرتا ہی وہ یہ جواب دیتا تھا کہ جو مرد کا
کام ہی وہ کرتا ہون مین تو تیرا مدت سے عاشق ہون آج تو مجکو ملی ہی بدون اپنے مصرف
مین لائے تجکو کب چھوڑتا ہون ان دونون لشکرون کے سامنے تیرے شیشۂ عصمت کو
اپنے تیشہ سے توڑتا ہون یہ کہتا ہی اور چٹا چٹ بوسہ لیتا ہی اور یہ قصد ہی کہ پکڑ لے جاؤن
بس یہ جو حال اس پتلی نے دیکھا ایک مرتبہ لڑنے پر آمادہ ہوئی باہم کشتی بالائے ہوا ہونے
لگی اور وہ پتلا یہ کہتا جاتا ہی کہ بڑی سرکش عورت ہی ہان سچ ہی کہ سب عورتین جو کہ نا گتخدا
ہوتی ہین وہ پہلی شب اسی طور سے ہشت و مشت کرتی ہین بس نوبت باین جا رسید
کہ وہ پتلا اُس پتلی کو پکڑ لایا دونون لشکرون کے لوگ یہ تماشہ دیکھ رہے ہین اور متحیر ہو کر تقریر
پر پتلے کی ہنستے ہین حیران خود حیران کھڑا ہی کہ یہ کیا واقعہ ہی اُس پتلی کے بچانے کی کیا تدبیر کرون
اُدھر وہ پتلا اُس پتلی کو پکڑ لایا یار و برو ایوان کے اور اُس پر غالب آیا حالت یہ تھی کہ بوسہ لیے
جاتا تھا بس جب ایوان کے روبرو پہونچا بوچھا کہ کیا حکم ہوتا ہی ملکہ نے کہا کہ اس لکاتہ
کی ٹانگین پکڑ کر چیر ڈال اس عجبہ نے اپنے یار کو بچایا میرے سحر کو برباد کیا یہ ایوان کا کہنا
تھا کہ اُس پتلے نے اُسکی ایک ٹانگ ایک ہاتھ سے پکڑ لی اور دوسری دوسرے ہاتھ
سے اور قصد کیا کہ چیر ڈالون وہ پتلی چلائی کہ ای حیران کیا کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی مین نے تجکو
بچایا تو مجکو اس ظالم کے پنجہ سے نہین بچاتا ہی بس یہ سننے حیران جادو نے قصد کیا کہ
سحر کردن اُدھر اس پتلہ نے ایک جھٹکا دیا کہ وہ پتلی مقام شرم گاہ سے لے کر تا بہ گلو دو

ہوگئی آندھی سیاہ اُٹھی تاریکی ہوگئی آواز آئی کہ کشتی ملاکہ نام من پتلی سحر سمندر شاہ بود اُدھر وہ پتلا
اُسکو چیر کر غرق زمین ہوگیا جب تاریکی برطرف ہوئی اور روشنی ہوئی سب نے دیکھا ملکہ
سامنے کھڑی ہوئی ہی اور حیران جادو بھی کھڑا ہوا ہی نہ وہ پتلی ہی نہ پتلا جب حیران جادو نے
دیکھا کہ ایوان نے سحر کر کے اُس پتلی کو بھی غارت کیا اور میرے دو ہزار لشکر کے لوگ قتل کئے
بہت بڑا سحر کیا بس ایک مرتبہ برہم ہوکر تخت پر سے کودا اور زمین پر آکر ایک مشت خاک
اُٹھائی اور اُس پر اسم سحر دم کر کے اور ایوان سے کہکر کہ خبردار ہوجانو تو نے تو بہت بڑا سحر کیا
بھلا مجکو میرے خداوند لقصویر نے بچایا بس ایوان نے جواب دیا کہ میں ہوشیار ہون تو سحر کر بس
یہ سُنکے حیران نے وہ خاک ایوان پر ماری سب نے دیکھا کہ سنگ ریزے طرف
ملکہ کے چلے اُدھر حیران وہ خاک ملکہ پر مار کر اور سحر کر کے اپنے تخت پر آکر بیٹھ گیا اُدھر
جس قدر سنگ ریزے تھے اُسی قدر پھول بنکر طیار ہوئے اور طرف ملکہ کے چلے یا تو وہ
خاک تھے یا حادر گل ہوگئے اب جو اُسکی خوشبو پھیلی اور اہل لشکر ملکہ کے دماغ مین
پہونچی سب مست ہوگئے اور اشعار بہار پہ پڑھنے لگے ادھر وہ چادر گل ملکہ پر گری
اور ملکہ اُن پھولون کے سبب سے عروس بن گئی اور اسکا بھی دماغ معطر ہوگیا اور ملکہ
بھی مست ہوکر جھومنے لگی اور اشعار بہار پڑھنے لگی جب حیران نے دیکھا کہ کل لشکر
کے ساحر مست ہوگئے اور ملکہ بھی مست ہوگئی بس اسنے سحر کیا کہ چند پتلے پیدا ہوئے
اُنکو اسنے اپنے روبرو طلب کر کے کہا کہ ان سب کے سر کاٹ لاؤ بس ایک پتلا تو طرف
ملکہ کے کاردے کر چلا اور باقی پتلے طرف لشکر کے راوی نے کہا ہی کہ ابھی وہ پتلا نہ لشکر
مین پہونچا ہی نہ ملکہ کے قریب پہونچا تھا کہ درمیان سے زمین شق ہوئی اور ایک پتلا
پیدا ہوا کہ اُسکے ایک ہاتھ مین ایک جام تھا اور دوسرے ہاتھ مین ایک شیشہ اُس
پتلے نے زمین سے نکلتی ہی اُس شیشہ کو اُن پتلیون کی طرف پھینک مارا اور جام کو لے کر
قریب ملکہ کے آیا اور اُس سے پانی لے کر ملکہ کے منھ پر چھینٹا دیا اور کہا کہ ملکہ ہوشیار ہوجاؤ
یہ کہکر اور چھینٹا دے کر اور ایوان کو ہوشیار کر کے اُسی پتلے نے وہ جام اُچھال دیا کہ وہ جام
بالائے ہوا جا کر ابر بن گیا اور تمام لشکر پر محیط ہوگیا اور اُس سے بارش ہونے لگی جس کے
اوپر قطرہ پانی کا گرا وہ ہوشیار ہوگیا ایک دم مین تمام لشکر کو ہوشیار کر دیا حیران نے
یہ معرکہ دیکھا ہر مرتبہ قصد کرتا ہی کہ سحر کر کے اُس پتلے کو قتل کردون مگر رہ جاتا ہی ادھر اُس
پتلے نے جو شیشہ اُن پتلون پر مارا اور وہ شیشہ اُنکے قریب آکر خود بخود شق ہوگیا
اور اُس سے شعلہ نکلا کہ اُس شعلے نے اُنکو جلانا شروع کیا ادھر وہ پتلے جلنے لگے ادھر
یہ سب ہوشیار ہوئے اُن پھولون کا یہ حال ہوا کہ سب پژمردہ ہوکر رہ گئے بالکل خوشبو
جاتی رہی ملکہ کو جو ہوش آیا اپنے اوپر پھولون کی چادر پڑی ہوئی پائی مگر سب پھول خشک
تھے ملکہ نے اُن سب کو توچ کر پھینکدیا اور حیران کی طرف دیکھ کر کہا کہ تو نے بھی بہت
بڑا معرکہ کا سحر کیا تھا مجکو بھی بچایا میرے خداوند کریم نے مین پہلے ہی سے یہ تدبیر
کرآئی تھی ورنہ تو اپنا کام کر چکا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ پتلا یہ سب کام
کر کے غائب ہوگیا اسکا غائب ہونا تھا کہ وہ ابر بھی غائب ہوگیا راوی بیان کرتا ہی

کہ جب ملکہ پر حیران نے برج آتشین گرایا تھا اور ملکہ اُس مین پوشیدہ ہو گئی تھی بس اُسی حالت مین ملکہ
سحر کر کے نکلی تھی وہ جو دھوان سب نے دیکھا تھا وہ ملکہ نے اُس برج آتشین سے
نکل کر اور غرق زمین ہو کر یہ سب بند و بست کیے تھی بس جب حیران نے دیکھا کہ ایوان نے
اس سحر کو بھی رد کیا اور میرے سب پتلہ ہائے سحر جلا دیے غصہ آگیا اور پنجہ سحر نیام سے لے کر ملکہ
پر آپڑا ملکہ نے بھی پنجہ نیام سے لیا لگی پنجہ بازی ہونے باہم ضرب چلنے لگی رد و بدل ہونے لگے جو
ضرب ملکہ کرتی ہی حیران رد کرتا ہی اور جو حیران کرتا ہی ملکہ رد کرتی ہی تھوڑے عرصہ تک تو
باہم خوب پنجہ چلا اب حیران دبنے لگا ملکہ دبانے لگی بس ایک مقام پر جو دبا دبڑا اب حیران
نے دیکھا کہ کوئی صورت مفر کی نہین ہی بس عقب مین ہٹنے کرا اور یہ کہکر کہ او ایوان خبردار
ہو بس پنجہ کا وار کیا ملکہ نے سپر سحر پر رد کر کے اور خبردار کہکر جو اپنا وار کیا حیران نے بھی سپر
سحر سے چہرہ کو پناہ کیا ملکہ نے سر کا ہاتھ بتا کر جو کمر پر وار کیا حیران جب تک سپر روکے روکے
پنجہ جو دوالی کمر پر پڑا تمثل خیار ترکے دو ہو گئے حیران پنجہ سحر سے قتل ہو کر زمین پر گرا اُسکے
پیر غل مچانے لگے تاریکی ہو گئی آگ برسنے لگی سنگ باری و برف باری ہونے لگی
آثار حشر و نشر برپا ہوئے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من حیران جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم
بمطلب خود نہ رسیدیم جب یہ صدا آچکی وہ تاریکی برطرف ہوئی روشنی ہوئی ایوان نے دیکھا
کہ لاش حیران کی سامنے پڑی ہی بس جب اہل لشکر حیران نے اپنے مالک کو کشتہ پایا اور
ایوان کو زندہ سب کی آنکھون مین جہان تیرہ و تار ہو گیا اور ایک مرتبہ حربہ ہائے سحر لیکر طرف
ایوان کے چلے یہ جو حال لشکر ایوان نے دیکھا وہ بھی چلے بس دونون لشکر باہم مل گئے
جنگ مغلوبہ ہو گئی ترنج و نارنج پیکان کے پھینکے چلنے لگے ابر سحر بن بن کر گرنے لگے آتش سحر
مشتعل ہونے لگی کافر ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہونے لگے بازار مرگ گرم ہو گیا دریائے
خون روان ہوا لاشہ خاک پر تڑپنے لگے سر خاک پر لوٹنے لگے تھوڑے عرصہ تک جنگ
مغلوبہ رہی لشکر حیران جما ہوا لڑا کیا آخر لشکر بے سردار کب تک مقابلہ کرے شکست
کھائی لشکر ایوان نے قدم لشکر حیران کے اُکھاڑ دیے بس کفار بھاگ کر پڑاؤ پر آئے یہان
بھی حریف نے نہ ٹھہرنے دیا قتل کرنا شروع کیا پڑاؤ چھوڑ کر بھاگے ان سب نے پڑاؤ بھی
لوٹ لیا تعاقب کیا بہت دور تک تعاقب مین آئے جب سب لشکر کوہ و صحرا مین
منتشر ہو گیا اُسوقت ایوان نے کہا اپنے اہل لشکر سے کہ اب تعاقب کرنے سے کیا
فائدہ بھاگے ہو ڈنکا پھیرا نہ کرو یہ جو ملکہ نے کہا بس سب اہل لشکر تھم گئے ایوان اپنے
اہل لشکر کو لے کر طرف پڑاؤ کے واپس آئی اُدھر وہ لشکر شکست خوردہ حیران کا ایک
مقام پر جمع ہوا اور سب کے سب بحالت خراب طرف سمندر یہ کے بھاگے اس
خیال سے کہ سمندر شاہ کو اس حال سے آگاہ کرین تو اُدھر کو بھاگے ہوئے جاتے
ہین اُدھر ایوان نے اپنے فرودگاہ پر پہونچکر لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا اور جو لشکر کے
ساحر جنگ مغلوبہ مین مرے اُنکے دفن کیا اور کفار کے سبکدستی کا بل اب جو شمار کیا
گیا تو معلوم ہوا کہ دس ہزار کفار مارے گئے اور دو ہزار اہل اسلام کام آئے بس اُن
سب کو ملکہ نے دفن کرایا اور کفار کی لاشون کو اُس صحرا مین پڑا رہنے دیا کہ زاغ و زغن

کھاجائین بس سب سردار کمرین کھول کھول کر بارگاہ مین آئے ملکہ تخت پر آکر بیٹھی سب حاضر
دربار ہوئے ملکہ کو سب نے خوشی کی اور ظفر کی نذرین دین ملکہ نے خوش ہوکر سب کو انعام
دیا لشکر آسودہ ہوا ملکہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے ملکہ اپنے خوابگاہ
مین گئی وہ رات براحت و آرام بسر کی پھان جب سحر ہوئی اب ملکہ نے دربار کیا ملکہ اس
انتظار مین ہی کہ ماران لشکر لے کر آئے تو مین سب لشکر لے کر برائے کمک اہل اسلام
جاؤن طرف سمندریہ کے ایوان پھان اس انتظار مین ہی وہان آج جو شہر مین مہران نے
دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے اُن سے ملکہ ماران نے دریافت کیا کہ لشکر طیار ہی
اُنھون نے عرض کیا کہ سب لشکر طیار ہی سامان سفر سے بس ملکہ نے حکم دیا کہ لشکر کو کوچ
کا حکم دیا جائے اور جلوس سواری در دولت پر حاضر کیا جائے ملکہ ابھی یہ حکم دے رہی تھی
کہ ملکہ ایوان کی ظفر یابی کی اور حیران کے مارے جانے کی اور لشکر کے شکست کھاکر
بھاگنے کی حالت بیان کی بس ملکہ یہ خبر سُنکے خوش ہوئی بس اُسوقت حکم کوچ دیا سردارون
نے سب لشکر کو حکم ملکہ سے آگاہ کیا لشکر مین کمر بندی ہوئی سب سامان سفر طیار ہوا
جلوس سواری در دولت پر حاضر کیا گیا بس ملکہ سب لشکر کو اور سردارون کو ہمراہ لے کر
طرف ایوان کے روانہ ہوئی راوی نے بیان کیا ہی کہ ان سب واقعات کی خبر سوماتی
برق مزاج کو نہین ہوئی اسکا سبب یہ تھا کہ وہ اپنے باغ مین لہو لعب مین مصروف
تھی اور باغ بھی شہر سے دس کوس پر تھا بدین سبب خبر نہ ہوئی بس ماران لشکر لے کر
بیرون شہر آئی ایوان کو خبر ہوئی سرداردن کو برائے استقبال روانہ کیا سردار استقبال
کرکے لے گئے ایوان کو ماران نے سلام کیا اُسنے برابر جگہ دی لشکر اُترا بس سب
حال ایوان نے اپنی بہن سے جنگ و پیکار کا بیان کیا وہ سُنکے بہت خوش ہوئی
اُسدن تو ایوان نے وہان اور قیام کیا بس دوسرے دن تین لاکھ ساحرون کا لشکر لیکر
مع خیمہ و بارگاہ کے اپنی بہن ماران سے رخصت ہوکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئی کہ انکا
حال آیندہ تحریر ہوگا اور ماران باقی ماندہ لشکر لے کر شہر مین واپس آئی اور انتظام شہر مین
مصروف ہوئی بس اب راوی الطاف جادو کا حال تحریر کرتا ہی

اب شمہ حال الطاف جادو وزیر سمندر شاہ کا سماعت فرمایئے

راوی نے اس داستان ندرت بیان کو اس طور سے بیان کیا ہی کہ جب الطاف جادو
سمندر شاہ سے منحرف ہوکر اور بخوف سمندر شاہ رات کو مع اپنی ناموس و مال
و اسباب و عزیزون کے شہر سے نکل کر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا تھا اس عجلت
مین چلا سب کو ہمراہ لے کر کہ رات ہی رات قریب لشکر اسلام پہونچ گیا جب صبح ہوئی
تو اُسنے حد لشکر اسلام پر پہونچکر خیمہ وغیرہ برپا کیے اُس مین سب کو اُتارا اور خود بھی اکر خیمہ
مین بیٹھا اور ایک عرضی اس مضمون کی خدمت صاحبقران مین روانہ کی پہلے القاب
آداب تحریر کیا اُسکے بعد تحریر کیا کہ یہ خاکسار آپ کا الطاف جادو اس امر کا خواستگار
ہی کہ اشتیاق قدمبوسی مین اپنے گھر سے نکل کر مع تمل مال و اسباب و اہل عیال کے آپکے

لشکر کے قریب مقیم ہوا ہی مین نے آپ کے اوصاف بہت کچھ سُنے ہین اُنکو سُنکے مجکو اشتیاق ہوا
کہ آپ کی قدمبوسی حاصل کرون بس اُس اشتیاق مین یہان آیا ہون کہ آپ کی ملازمت حاصل
کرکے اپنے دیدہ ہاے بے نور کو آپ کے نور قدم سے روشن کرون بس اس امر کا امیدوار
ہون کہ مجکو اجازت ملے کہ مین مع سب اپنے اہل وعیال کے حاضر خدمت ہون اور جو جو
بدعنیت مجھ پر سمندر شاہ نے کی ہی وہ کیا آپ کی خدمت مین عرض کرون زیادہ حد ادب
الٰہی آفتاب دولت تابان و درخشان باد یہ عرضی لکھواکر ایک ساحر کے ہاتھ خدمت صاحبقران
مین روانہ کی وہ ساحر عرضی لے کر اُدھر کو روانہ ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان لشکر
اسلام مین دربار آراستہ تھا کہ ظل اللہ تخت پر جلوہ فرما تھے اور صاحبقران دنگل سوکت پر
جلوہ گر تھے اور سب عزیز صاحبقران و بادشاہ اپنے اپنے دنگلون پر جلوہ گر تھے اور
سب سردار بھی اور ایک طرف سب شاہان اطراف سمندریہ مثل محراب شاہ وغیرہ
کے اور ایک سمت سب ساحران لشکر اسلام مثل مرزبخ آفتاب علم و آفاق شاہ وغیرہ
کے عیاران لشکر اسلام خشتہاے طلائی پر بیٹھے ہوئے تھے خضران بن اعجم ثانی کرسی ہدہد
پر بیٹھے ہوئے تھے اور سب خادم و خدمت گار حاضر تھے دربار آراستہ تھا کہ وہ ساحر
عرضی لے کر درد دولت پر حاضر ہوا یہان دربار گاہ پر جبرئیل بن عادی مرتبہ درگہ سالاری پر
بیٹھے ہوئے تھے اُس ساحر نے جبرئیل سے عرض کیا کہ میری خبر کردیجیے صاحبقران کو کہ
ایک ساحر عرضی لے کر آیا ہی الطاف جادو کی بس جبرئیل کرسی پر سے اُٹھ کر داخل
بارگاہ ہوئے مجرا بجا لائے عرض کیا کہ ایک ساحر سمندریہ کا ایک عرضی
لے کر آیا ہی اور کہتا ہی یہ عرضی الطاف جادو کی ہی اُسنے خدمت صاحبقران مین روانہ
کی ہی اُسکے باب مین کیا حکم ہوتا ہی یہ جو صاحبقران نے سُنا بلٹ کر آفاق شاہ کی طرف
دیکھا اور سہراب کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ تم الطاف جادو سے واقف ہو کہ یہ کون ہی اور کس
مرتبہ کا ساحر ہی کیونکہ تم تو اُس شہر کے رہنے والے ہو اور اہل دربار سے ہو آفاق شاہ
نے کہا کہ حضور یہ الطاف جادو بھی بہت بڑا ساحر زبردست ہی اور معزز ساحرون
مین سے ہی یہ بھی ایک وزیر ہی سمندر شاہ کا اور وزیر معزز ہی اسکا واقعہ یہ ہی کہ ہمیشہ
سمندر شاہ کے چار وزیر رہے جب کہ مین وزیر تھا تو یہ بھی وزیر تھا مین اس مرتبہ پر
تھا کہ لشکر لیے ہوئے شہر شہر پھرا کرتا تھا اور ہر ایک ملک پر سمندر شاہ کا قبضہ
کراتا تھا یہ سب ملک میرے فتح کیے ہوئے ہین بس جب میری طرف سے سمندر شاہ
کو اطمینان ہوگیا اور میری خیر خواہی دیکھ لی یہ امر ضرور ہی کہ سمندر شاہ میرا بہت پاس
کرتا تھا اور مجھ بہت دوست رکھتا تھا مجھ سے کہا کہ اب تم ضعیف ہوگئے ہو تو اپنے
ملک کو جاؤ اور اپنے مقام پر کسی اور کو مقرر کرو بس مین نے بھی منظور کیا مین نے اپنے
بھائی اشفاق شاہ کو اپنے مقام پر مقرر کیا اور خود آفاقیہ مین آکر حکومت کرنے
لگا میرا طریقہ حالت ملازمت مین بھی یہ تھا کہ برس دن کے بعد دربار مین ایک ماہ
کے لیے آتا تھا اور بعد ترک ملازمت بھی وہی طریقہ رہا بس مین وزیر لشکر تھا اور وہی
طریقہ میرے بھائی نے جاری رکھا اور الطاف جادو وزیر ملک ہی اسکے پاس تمام

ملکون کے کاغذ آتے ہین یہ اُن پر دستخط کرتا ہی اور آٹھوین دن دربار مین جاتا ہی اور دو وزیر دربار مین
کہ جنکے نام شملاق و امراق ہین بس آج کل وہ زیادہ مقرب بارگاہ ہین یہ سارے فسادات
اُنکی ذات کے ہین بس الطاف جاہ وزیر سمندر شاہ ہی یہ اُسی نے عرضی لکھی ہی نہ معلوم
اس عرضی کا کیا مضمون ہی اور کس سبب سے عرضی لکھی ہی ساحر کو طلب فرما کے عرضی ملاحظہ
فرمائیے صاحبقران نے جنرمل سے فرمایا کہ اُس ساحر کو اندر بارگاہ کے آنے کی دو اجازت دو
جنرمل نے بیرون دربار آکر اُسکو اجازت دی وہ ساحر داخل بارگاہ ہوا اُسنے الیسا دربار آراستہ
پایا کہ کبھی نہ دیکھا تھا ایک طرف آفاق شاہ و ملکہ غزالان و سہراب جادو و ملکہ کوکبہ روشن
تن کو بیٹھے ہوے دیکھا اور دیگر ساحران مقرر کو دوسری ایک طرف محراب شاہ و اقبال شاہ
وغیرہ کو پایا اور دیگر شاہان اطراف و جوانب سمندر ریہ کو باقی اور سرداران صاحبقران و عزیزان
صاحبقران کو متمکن پایا ایسا دربار دیکھا کہ کبھی نہ دیکھا تھا ایسا رعب و داب تھا کہ کیا ممکن تھا کہ
کوئی سر اُٹھا کر دیکھے ایک طرف عیاران لشکر موجود تھے بس اُسنے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا کہ
آفاق شاہ نے اس ساحر کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ ای مہربان جادو اچھے رہے کدھر
آنا ہوا تھا رے مالک و اق تو بہت اچھے ہین اُسنے سر اُٹھا کر آفاق شاہ کی طرف دیکھا
اور کہا کہ آپ کے جان و مال کو دعا کرتا ہون اور میرے آقا کا بھی مزاج اچھا ہی آفاق شاہ نے
کہا کدھر آنا ہوا اُسنے عرض کیا کہ مین اُنکی عرضی لے کر خدمت صاحبقران مین آیا ہون
آفاق شاہ نے کہا کہ وہ کہان ہین اُسنے عرض کیا کہ وہ سمندر شاہ سے ناراض ہوکر مع
اپنے مال و اسباب و اہل و عیال و عزیز و اقارب کے رات کو شہر سے نکل کر چلے
آئے ہین اور قریب لشکر صاحبقران مقیم ہین اُسی مقام پر سے عرضی لکھی ہی آفاق شاہ نے کہا
کہ کیون ناراض ہونے کا کیا سبب ہوا اُسنے کہا کہ اسکا حال مجھکو نہین معلوم ہین بیچارہ کیا
جانون آفاق شاہ نے کہا کہ وہ عرضی کہان ہی اُسنے کہا کہ میرے پاس ہی کہا کہ پیش کر اُسنے
وہ عرضی جیب سے نکال کر خدمت صاحبقران مین پیش کی صاحبقران نے دبیر کو اشارہ
کیا اُسنے عرضی اُسکے ہاتھ سے لے کر لفافہ چاک کرکے پڑھی سب اہل دربار نے سنی بس
صاحبقران نے دبیر سے کہا کہ اسکی پشت پر لکھدو کہ تم شوق سے آؤ ہم کو خود تمھاری
ملاقات کا اشتیاق ہی تم تو ہمارے دینی بھائی ہو چکے ہو اب کوئی تمھاری طرف بہ نگاہ
کج نہین دیکھ سکتا ہی یہان سب تمھارے دوست ہین کوئی دشمن نہین ہی تم شوق سے
آؤ یہ تمھارا خط ہی بس یہ مضمون تحریر کرا کے صاحبقران نے اُس ساحر کو خلعت سے
سرفراز کیا اُسی کے روبرو سہراب جادو و ملکہ غزالان کو حکم دیا کہ آپ لوگ جائین
اور الطاف جادو کا استقبال کرکے لائین بس یہ سب ساحر بموجب حکم صاحبقران
اپنے سردارون کو لے کر باہر بارگاہ کے آئے ادھر وہ ساحر جواب عرضی لے کر اور
خلعت پاکر صاحبقران کو سلام کرکے بیرون بارگاہ آیا اور طرف الطاف جادو
کے روانہ ہوا اُسکے جانے کے بعد یہان سے یہ ساحر تخت ہاے سحر پر سوار ہوکر
چلے صاحبقران نے خواجہ ثالث کو حکم دیا کہ ای خضران بن عمر تم بھی حد لشکر پر جاکر
ٹھہرے ہو جب سہراب جادو وغیرہ الطاف جادو کو لے کر داخل لشکر ہو تو

تو جو کچھ خیمے وغیرہ اُسکے ہمراہ ہون اُنکو مقام مناسب پر برپا کرانا اُسکا مال واسباب احتیاط سے رکھوانا اور سہراب سے کہنا کہ وہ الطاف کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے مع اُسکے عزیزو اقارب کے بارگاہ مین آئے بس خواجہ یہان سے روانہ ہوئے اور حد لشکر پر آکر الطاف جادو و سہراب کے منتظر کھڑے ہوئے اُدھر وہ ساحر جواب عرضی لے کر الطاف جادو کی خدمت مین پونچا اور صاحبقران و بادشاہ و سردارون کے خلق و مروت کی تعریف کی اور کہا کہ جبکہ صاحبقران نے سُنا کہ آپ قریب لشکر آکر فروکش ہوئے ہین سہراب جادو و ملکہ غزالان کو برائے استقبال روانہ کیا ہی یقین ہی کہ راہ مین ہونگے اس ساحر نے دربار کی بہت تعریف کی اور وہ عرضی کہ جسکی پشت پر جواب تھا الطاف جادو کو دی الطاف نے جواب عرضی پڑھا بس مضمون سے آگاہ ہوکر اپنے کل سردارون اور عزیزون کو ہمراہ لے کر باہر بارگاہ کے آیا اور طرف سہراب جادو کے چلا اُدھر سہراب مع غزالان و سردارون کے اِدھر کو آرہا تھا کہ راہ مین ملاقات ہوئی باہم صاحب سلامت ہوئی اُسکے بعد الطاف جادو سہراب وغیرہ کو اپنے ہمراہ لے کر اپنے خیمہ مین آیا بڑی عزت و آبرو سے بٹھایا مزاج پرسی کی ایک نے دوسرے کا مزاج پونچھا بعدہ سہراب نے الطاف کے اِدھر آنے کی حالت دریافت کی الطاف نے کہا کہ مین روبرو صاحبقران کے سب حال بیان کرونگا سہراب نے کہا کہ پھر چلو صاحبقران انتظار کر رہے ہونگے یہ سُنکے الطاف نے جواب دیا کہ بہت اچھا اور اُٹھ کھڑا ہوا بس سہراب و غزالان و سب سردارون کو ہمراہ لے کر باہر خیمہ کے آیا اور ملازمون کو حکم دیا کہ سب اسباب بار کرو اور چلو اول تو سب اسباب رہی تھا جو کچھ خیمہ وغیرہ برپا تھے سب بار ہوئے بس الطاف جادو کو سہراب اپنے ہمراہ لے کر طرف لشکر اسلام کے چلا عقب مین سب سردار اور عزیز الطاف اور ناموس اور خیمہ وغیرہ اور مال واسباب تھا یہان سرحد لشکر پر خواجہ کھڑے ہوئے تھے سہراب نے دور سے دیکھکر الطاف سے کہا کہ دیکھو وہ خواجہ سلامت کھڑے ہین انھون نے سحران کو قتل کیا اور عشاق کو اور ماہیان کو اور افتاب جادو کو انھون نے سب عیاران کین ہین یہ بہت بڑے عیار ہین شاہ عیاران کا لقب ہی سب واقعات بیان کیے اور کہا کہ پہچان لو بس سہراب الطاف کو لے کر لشکر مین آیا پہلے الطاف خواجہ سے ملا خواجہ نے الطاف کی بہت تعریف کی اور کہا کہ مین نے سُنا ہی کہ تم بہت سخی ہو مثل تمھارے شہر سمندریہ مین کوئی سخی نہین ہی بہت تعریف کی بس الطاف نے خوش ہوکر ایک مالا مروارید کا دیا خواجہ نے خوش ہوکر وہ مالا لیا اور بہت تعریف کی اور کہا کہ واقعی تم بہت سخی ہو یہ کہکر سہراب سے کہا کہ تم تو انکو لے کر مع اُنکے عزیزون کے بارگاہ مین جاؤ کہ صاحبقران اُنکے منتظر ہین اور مین اُنکے خیمہ وغیرہ برپا کراتا ہون یہ کہکر خواجہ ناموس الطاف و مال و اسباب و خیمہ وغیرہ کو لے کر ایک جانب روانہ ہوئے اور جاے مناسب پر لشکر مین خیمہ وغیرہ برپا کرا کے ناموس کو اتارا سب مال و اسباب ملازمان الطاف کے سپرد کرکے اور سب بندوبست کرکے طرف بارگاہ کے روانہ ہوئے ادھر سہراب الطاف جادو کو لے کر

دربارگاہ پر پہونچا الطاف نے جنرل کو دیکھا سہراب سے کہا کہ یہ کون ہین کہا کہ دارو غہ
بارگاہ بس سہراب اُن سب کو لے کر داخل بارگاہ ہوا یہان صاحبقران انتظار کر رہے تھے
الطاف نے دربار کو خوب آراستہ پایا بس الطاف نے صاحبقران و بادشاہ کو اور سب
سردارون کو سلام کیا صاحبقران کی قدمبوسی حاصل کی صاحبقران نے گلے سے لگایا بادشاہ
نے دست شفقت پشت پر رکھا بس حلقہ ساحران مین الطاف کو مع اُسکے عزیزون کے
جگہ ملی صاحبقران و سب اہل اسلام بہت شفقت و خاطر سے پیش آئے الطاف آفاق شاہ
وغیرہ سے ملا سب عزیزان الطاف نے شرف ملازمت حاصل کیا اور اپنے مرتبہ کے موافق
ہر ایک بیٹھا بس صاحبقران نے الطاف سے آنے کا سبب دریافت کیا اُسنے وہ سب
حال جوکہ اُس پر گذرا تھا سمندر جادو کی طرف سے اور اسی جلد مین وہ تحریر ہی بیان کیا اور
کہا کہ یہ ظلم و ستم میرے اوپر سمندر نے کیا اور دیگر لوگون پر بس مین نے دیکھا کہ اب یہان
رہنا بیکار ہی دوسرے آپ کی ملازمت کا مین بہت مشتاق تھا بس مین نے خیال کیا کہ یہی
وقت ہی یہان سے نکل چلنے کا بس مین وہان سے سب کو اپنے ہمراہ لے کر حاضر خدمت ہوا
صاحبقران نے فرمایا کہ تم نے خوب کیا یہ کوہ خانہ بے تکلف ہی جس کا جی چاہے آئے کوئی
مانع نہین ہوتا ہی مین تمھارے بیان سے بہت خوش ہوا بس الطاف نے وہ سب
حالات جوکہ اُس پر گذرے تھے اور اسی جلد مین تحریر ہو چکے ہین ناظرین ملاحظہ فرما چکے
ہونگے سب کے روبرو بیان کیے ہر ایک نے سمندر کی حالت سنکے تعرفین کی سب اہل
دربار الطاف جادو سے خوش ہوئے اُسکے ہمراہی بھی ہر ایک سے اچھی طور سے ملے
بس ابھی الطاف دربار مین تھا کہ خواجہ آکر پہونچے اُنھون نے بہت کچھ تعریف کی اور
صاحبقران سے کہا کہ مین نے بموجب حکم آپ کے سب بندوبست کر دیا یہ عرض کر کے
اپنی کرسی پر بیٹھ گئے کہ اتنے عرصے مین جنرل نے ایک فرد لا کر صاحبقران سے دستخط کرا کے
الطاف کو دی اُس فرد مین تحریر تھا کہ سرکار صاحبقران و بادشاہ سے چند خیمہ و چوبدار
و دیگر ملازم اور سب سامان خیمہ کی آرائش کا اور سامان باورچی خانہ تم کو اور تمھارے
عزیزون کے لیے مقرر ہوا اور ہر ایک کا مشاہرہ معقول مقرر ہوا بس آج سے تم سب
کے نام دفتر سرکار مین لکھ گئے اور ملازم ہو گئے فرد مین ہر ایک کے مشاہرہ کی شرح
تھی کیونکہ یہان کا طریقہ ہی کہ جو کوئی شریک لشکر اسلام ہوتا ہی خواہ اُسکے ساتھ سامان
و دو باش ہو خواہ نہ ہو سرکار صاحبقران سے ضرور علی قدر مرتبہ مقرر ہوتا ہی بس ہی
طریقہ ساتھ الطاف کے بھی برتا گیا بس جب وہ فرد الطاف کو ملی اور اُسمین سب
ملازمون کے نام تھے الطاف نے آفاق سے اس فرد کا حال دریافت کیا کہ یہ کیسی
فرد ہی آفاق نے کہا کہ یہان کا طریقہ ہی کہ جو شریک لشکر اسلام ہوتا ہی اُسکو سرکار
صاحبقران سے خیمہ اور اُسکا سامان اور جسقدر لوگ اُسکے ہمراہ ہوتے ہین سب کا
مشاہرہ مقرر ہوتا ہی اور چند چوبدار و دیگر ملازم سرکار سے مقرر ہوتے ہین اُنکی تنخواہ
انعام سے ملتی ہی اور باورچی خانہ کا سب سامان اور مصارف خزانہ سے مقرر ہوتا ہی
اور کچھ سپاہ اُسکے پائے نام کی جاتی ہی بس یہ فرد اُسی کی ہی اس مین سب حساب ہوتا

یہ حال سُنکے الطاف بہت خوش ہوا کہ دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام و خیمون کو روانہ ہوئے الطاف بھی مع اپنے ہمراہیون کے باہر آیا آفاق شاہ ہمراہ تھا وہ الطاف کو اپنے ہمراہ لے کر اپنے خیمہ کی طرف روانہ ہوا راہ مین اُن ملازمون اور چوبدارون نے آکر مجرا کیا جو کہ سرکار صاحبقران سے مقرر ہوئے ہین الطاف نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا مطلب ہی اُنھون نے کہا کہ ہم کو کیا حکم ہوتا ہی الطاف نے کہا کہ میرا کیا حکم کوئی تم میرے ملازم ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم سب آپ کے ملازم ہین ہم سب کو سرکار صاحبقران سے مشاہرہ ملے گا اور ہم آپ کی خدمت مین حاضر رہین گے یہ سُنکے الطاف نے جواب دیا کہ تم سب اُس مقام جاکر قیام کرو کہ جہان میرے خیمے وغیرہ برپا ہین مین آتا ہون اور اپنے عزیزون کو بھی روانہ کیا اور خود آفاق شاہ کے ساتھ اُسکے خیمہ مین آیا تھوڑے عرصہ تک یہان بیٹھا رہا اُسکے بعد اپنے مقام پر آیا سب بندوبست ٹھیک پایا بہت خوش ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ الطاف کے آنے کی لشکر اسلام مین بہت خوشی ہوئی ہر ایک سردار نے اُسکی دعوت کی بس یہان تو الطاف کی دعوت ہو رہی ہی اور وہ دین اسلام سے مشرف ہو چکا ہی اور صاحبقران کو یہ انتظار ہی کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو یہان بھی طبل جنگ بجوایا جاے اور مقابلہ کیا جاے بس ان سب کو تو مصروف دعوت اور صاحبقران کو انتظار جنگ مین چھوڑا جاتا ہی اب حال سمندر شاہ لکھا جاتا ہی اور کیفیت جنگ و پیکار لشکر اسلام و لشکر کفار تحریر ہوگی انشاء اللہ تعالی بتوفیق الہی

اب دو ٹکلہ داستان سمندر شاہ کا جواب نامہ گنجور شاہ سے آگاہ ہونا اور

اُس نامہ بر کا آنا جو کہ طرف اشفاق شاہ کے گیا تھا اور عرض کرنا کہ اشفاق شاہ مع لشکر حاضر ہوتا ہی اور اُسکی عرضی دینا پھر خبر آنا کہ چند پہلوان غیر ساحر آئے ہین اُنکا دربار مین آنا اور سب حال سُنکے لاف و گذاف کرنا اُن لوگون کا آکر سمندر شاہ سے حال اشفاق شاہ بیان کرنا جو کہ شہر اشفاقیہ سے فرار کر کے چلے آئے تھے سمندر شاہ کا حال اشفاق شاہ سُنکے برہم ہونا اور کہنا کہ مین جنگ مسلمانان سے فراغت کرلون تو ان سب کو سزا دونگا اور حکم دینا کہ پیش خیمہ روانہ کیا جاے پرسون ہم کوچ کرینگے برائے مقابلہ اہل اسلام و طیاری لشکر کا حکم دینا اُس لشکر کا بھاگ کر آنا جو کہ حیران جادو کے ہمراہ ایوانیہ پر گیا تھا اور حال جنگ سے و قتل حیران سے سمندر شاہ کو آگاہ کرنا بس افسوس کرنا سمندر شاہ کا اور لشکر لے کر بیرون شہر آنا اور اہل اسلام سے مقابلہ ساحرون سے و غیر ساحرون سے اور ہر ایک

مددگار سمندر شاہ کا واہل اسلام کے عین وقت پر پہونچنا عشاق حجرہ نشین
کا ہاتھ سے سوباق برق مزاج کے مارا جانا اور جنگ مغلوبہ ہونا سمندر شاہ
کا شکست کھاکر طرف طلسم گنجورہ سلیمانی کے فرار کرنا صاحبقران کا بعد
فتح شہر سمندریہ پر قبضہ فرمانا اور ملکہ نسیم سیمتن دختر سمندر شاہ کا ساتھ
سہراب جادو کے عقد ہونا اور عاشق و معشوق کا وصال سے شاد ہونا
صاحبقران کا جشن خوشی کرنا اُس سے دریافت کرکے اور ملکہ نسیم سیمتن کو حاکم
سمندریہ کرکے صاحبقران کا عقب سمندر شاہ مین طرف طلسم کے روانہ
ہونا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا

راویان اخبار و ناقلان آثار بلبل ہزار داستان قلم گلگشن مضامین یون زمزمہ سنج کرتے ہین
داشہب کلک کو میدان مدعا مین یون جولان کرتے ہین دشمشیر آبدار زبان کو اس طور سے
معرکہ آرائی تشکر معنی کرتے ہین کہ جب سمندر شاہ نے پتلی زمرد کے ذریعہ سے نامہ طرف گنجور شاہ
کے روانہ کیا اور ایک حکم نامہ بنام اشفاق شاہ اور حیران جادو کو برائے غارت
شہر الیوانیہ روانہ کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ لشکر طیار ہو اور سب سامان سے درست ہو
کیونکہ مین برائے مقابلہ اہل اسلام لشکر کشی کرونگا لشکر مین بندوبست ہونے لگا تھا
اور وہ جو بادشاہ ساحر و غیر ساحر بیرون شہر آکر مقیم ہوئے ہین وہ بھی سامان لشکر کشی کر رہے
ہین بس سمندر شاہ دربار کرتا ہی اور اہل دربار سے ہر روز یہ کہا کرتا ہی کہ تا ہنوز الطاف نہین آیا
نہ حیران بادلہ پوش مہم الیوانیہ سے فارغ ہوکر حاضر ہوا اشفاق جادو بھی آنپہنچا دن کا ذکر ہی
کہ دربار آراستہ تھا اور سب سردار حاضر دربار تھے کہ اجناس جادو نے آکر مجرا گاہ پر
سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ غلام نے غلہ کا بندوبست برائے لشکر کرلیا ہی جب حضور کا
جی چاہے کوچ فرمائین سمندر شاہ نے اُسکو اس خدمت کے صلہ مین انعام دے کر
رخصت کیا ابھی دربار آراستہ تھا کہ وہ سوار حاضر ہوئے کہ جو برائے تلاش الطاف جادو
گئے تھے اور وہ ساحر اُنھون نے عرض کیا کہ ہم نے بہت تلاش کیا کہین الطاف جادو
کا نشان نہ ملا یان ہم جب قریب لشکر اسلام پہونچے تو معلوم ہوا کہ الطاف جادو شہر سے
نکل کر داخل لشکر اسلام ہوا صاحبقران نے بہت عزت کی اور وہ دعوت ہر ایک سردار
کی کھا رہا ہی اور بہت خوش ہی یہ خبر سنکے سمندر شاہ کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ یا بدولت
اپنے مقام سے حرکت کرتے ہین سب نمک حرامون کو اُنکے افعال کی سزا دینے اور اہل
اسلام کو قتل کرینگے اب مجکو ان سب کی تباہی کا خیال آگیا ہی اسپیرے ہاتھ سے بچ کر
کہان جاتے ہین یہ کہکر ان سب کو رخصت کیا سمندر شاہ خاموش بیٹھا تھا کہ یکایک
چند ہرکارے حاضر دربار ہوئے مجرا کرکے اور بدعا دے کر عرض کیا کہ حضور آگاہ ہون کہ

کہ ابطال قوی بازو عقطال قوی تن قلطال سخت پنجہ کرگان گرزن پیکان نیزہ باز
وادراک تیغ زن یغواک سخت کمان یہ پہلوانان جہان سات لاکھ کا لشکر لے کر برائے
کمک حضور آئے ہین اُنکا لشکر بیرون شہر فروکش ہی اور یہ سب غیر ساحر ہین بس یہ
سب پہلوان مع اپنے سردارون کے طرف دربار کے آتے ہین یہ سننا تھا کہ سمندر شاہ خوش
ہوگیا درگہ سالار کو حکم دیا کہ پہلوان جو آئے تو منع نکرنا دربار کی آراستگی کا حکم دیا فوراً دربار
آراستہ ہوگیا اُن سب کے لیے کرسیان آراستہ کردین گئین کہ وہ آکر بیٹھے داخل دربار کفر
آثار ہوئے ہر ایک نے سمندر شاہ کے تخت کو بوسہ دیا مجرا کیا اور جو مقام اُسکے لیے
مقرر ہوا تھا اُس پر بیٹھ گیا جب یہ سب بیٹھ چکے اُسوقت ادراک و یغواک نے سمندر شاہ
سے دریافت کیا کہ بچھ خداوند حال لشکر اسلام اور سب جنگ و پیکار بیان کرین سمندر شاہ
نے شملاق کی طرف اشارہ کیا کہ یہ وزیر میرا بیان کریگا بس اُنھون نے شملاق سے کہا
کہ تم بیان کرو شملاق نے کہا کہ اصل واقعہ یہ ہی کہ بادشاہ نے سہراب جادو اپنے
سپہ سالار کو اس علت مین کہ اُسکے یہ خواہش کی تھی کہ میری شادی ملکہ نسیم سیمتن
اپنی دختر کے ہمراہ کردیجیے وہ اُس پر عاشق ہوگیا تھا مگر بادشاہ نے قبول نہ کیا ایک
تو ملازم تھا دوسرے خود بادشاہ کا قصد تھا کہ مین اپنی دختر کو اپنی تصرف مین لاؤن
اُس سے وصل حاصل کرون اُسکے مانع جوانی سے تم آرزو حاصل کرون بس مقرر دیگر
ماہیان طوفان کش کے پاس روانہ کیا کہ تم وہان جاؤ آج کل طوفان پر کسی نے لشکر کشی
کی ہی اُسنے کمک طلب کی ہی بس تم اُسکی کمک کو جاؤ اور سہراب کو جب اُدھر روانہ
کرچکا تو طوفان کو خفیہ طور پر لکھ بھیجا کہ اُسنے بہت سرکشی پر کمر کسی ہی اُسکو اسیر کرلینا
مین نے یہان اُس سبب سے اُسے اسیر نہین کیا کہ سب لشکر اُس کا تابع ہی عذر یہ ہو
بس جب سہراب وہان پہونچا ماہیان طوفان کش حاکم دریاے سبز رنگ نے
سہراب کو غافل پاکر اور اسیر کرکے پاس سحران سپہ کوش اپنی بہن کے روانہ کیا وہ
اندرون دریاے سبز رنگ کے مسکن گزین تھی بس اُسی زمانہ مین لشکر اسلام
کنارے دریاے سبز رنگ کے آکر مقیم ہوا صنوبر شاہ دیوانہ بھوت دمبھوت
نے اہل اسلام کی اطاعت کی جب سحران کو خبر ہوئی اُسنے حباب جادو اور
سہراب جادو کو قید سے رہا کرکے برائے مقابلہ صاحبقران روانہ کیا حباب تو
مارا گیا اور سہراب اسیر ہوا سہراب نے اہل اسلام کی اطاعت کی اور سحران
سے مل کر سب حالات سے اہل اسلام کو آگاہ کیا سحران کو فقرہ دیا جب سمندر شاہ
کو خبر ہوئی مقابلہ کی کہ سحران سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہورہا ہی بس اپنے دوسرے
سپہ سالار آفتاب جادو کو برائے کمک سحران روانہ کیا بس عیاران لشکر اسلام
نے سہراب کی کمک سے اس پار آکر سحران کو بھی غیاری کرکے قتل کیا اور آفتاب
کو بھی اور ماہیان کو بھی قتل کیا دریا کو ٹاپ دیا بس اب لشکر اسلام کا عروج ہوا اُنھون
نے اِدھر کو لشکر کشی کی بس تمام اپنے قبضہ مین کیا ہر ایک بادشاہ نے عاجز ہوکر اُسکی
اطاعت کی اور بعض نے بہ خوشی طرہ اُس پر یہ ہوا کہ دختر آفتاب جادو ہمشیرہ گلاب جادو

جوکہ اسوقت دربار مین موجود ہین برائے اسیری عیاران لشکر اسلام گئین تھین وہ بھی واپس آئین
اور شریک اہل اسلام ہوگئین وہ جو اسیر ہوکر گئین اُنھون نے جو اہل اسلام کو قوی دیکھا اُنکی خواہش
شہوانی نے زور کیا وہ ایک سردار پر عاشق ہوگئین اور مسلمان ہوئین اور شریک اہل اسلام ہوگئین
بس اِن سب نے یہ آفت یہان برپا کی غزالان نے تو عاشق ہوکر بس پھر جو مقابلہ ہوا اُن مین
اہل اسلام کی فتح ہوئی شملاق نے سب حال لشکر اسلام کے مقابلون کا بیان کیا اور کہا کہ اب
بادشاہ کا قصد ہی کہ برائے مقابلہ لشکر کشی کرین چنانچہ تم سب کو طلب کیا ہی خدا پرست بہت
قوی ہین اور زبردست ہین اُن سب نے یہ حال سُنکے کہا کہ اُنکی کیا حقیقت ہی جب مقابلہ
ہوگا اُسوقت چال کھلے گا اِن غلامون کی جنگ کا حال بادشاہ ملاحظہ فرمائین گے کیونکہ اہل
اسلام کو قتل کرتے ہین جنکی تعریف وزیر صاحب کر رہے ہین یہ سب ہم لوگون کے روبرو طفل
مکتب ہین آپ شوق سے لشکر کشی فرمائیے اور ہمارے مقابلہ کا تماشہ ملاحظہ فرمائیے
کیونکہ ہم ان سب خدا پرستون کو قتل کرتے ہین یہ سُنکے سمندر شاہ بہت خوش ہوا اور جو
کچھ صدمہ تھا وہ برطرف ہوا پھر شملاق نے اس طور سے حال بیان کیا کہ سب کو ناگوار ہوا
خصوصاً سمندر شاہ کو نسیم کا حال بیان کرنا اُسکو بہت ناگوار ہوا اور گلاب کو غزالان
کی حالت کے بیان ہونے سے رنج ہوا مگر کیا کرے شملاق بہت بادشاہ کا منہ چڑھا ہوا
تھا بس جب یہ سب حال اُن سب نے کہا اور سمندر نے اُنکی تقریر سُنی بہت خوش ہوا اسی حالت
خوشی مین بیٹھا ہوا تھا کہ یکایک برق چمکی اور سب کی آنکھین بند ہوگئین جب سب نے
آنکھین کھولکر دیکھا تو کیا نظر آیا کہ زمرد کی پتلی سامنے تخت سمندر شاہ کے کھڑی ہی بس سمندر شاہ
نے کہا کہ جواب نامہ لائی اُسنے کہا کہ جی ہان یہ کہکر نامہ سمندر کے ہاتھ مین دیا سمندر شاہ نے نامہ
لے کر اُسکے ہاتھ سے صندوقچہ کھولا وہ پتلی چمک کر صندوقچہ کے اندر چلی گئی اُسکے سمندر شاہ
نے وہ نامہ دبیر کو دیا دبیر نے وہ نامہ پڑھا بس سمندر شاہ و اہل دربار مضمون نامہ سے آگاہ
ہوئے جب یہ سمندر شاہ کو معلوم ہوا کہ گنجور شاہ نے کمک کرنے سے انکار کیا اور وہ
نہ آئے گا اور نہ کسی کو برائے کمک روانہ کرے گا بڑا صدمہ ہوا اور اہل دربار سے کہا کہ سُنا
تم نے کہ گنجور شاہ نے بھی انکار کیا خیر مجکو کیا پروا ہی کیا مین نے کوئی اُسکے بھروسہ پر حکومت
کی اور اسقدر ملکون پر قبضہ کیا ہی کیا کوئی کمک سے گنجور شاہ کے کیا ہی نہ معلوم وہ اپنے دل
مین سمجھا کیا کہ انکار کیا اس مہم کے بعد اُس سے بھی سمجھ لیا جائے گا اُسکو بہت زور ہوگیا ہی
نیز نہ طاقت مین جو مقیم ہی اور خداوند نے ایک جو طلسم کا مالک کیا ہی اور کچھ تبرکات دیے ہین
اُس پر غرور کرتا ہی پس اس معرکہ سے فرصت کرکے خداوند سے گنجور شاہ کی شکایت
کرونگا اور اس غرور کی سزا خداوند سے دلواؤنگا خیر یہ معلوم ہوگیا کہ اب اُدھر سے کمک
نہ آئے گی اب مجکو صرف اشفاق شاہ کا اور حیران بادلہ پوش جادو کا انتظار ہی کہ وہ
آلین تو مین یہان سے لشکر کشی کرون مگر سمندر شاہ کو اس امر سے بہت افسوس ہی
کہ گنجور شاہ نے میری کمک نہین کی نہ کسی کو برائے کمک روانہ کیا صاف انکار کیا
سمندر شاہ اس صدمہ مین بیٹھا ہوا تھا اور سب حاضر دربار تھے کہ یکایک درگہ
سالار نے آکر عرض کیا کہ کچھ لوگ شہر اشفاقیہ کے آئے ہین اور فریاد کنان ہین سمندر شاہ

نے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہوا جو شہر اشفاقیہ کے لوگ آئے ہین جلدی اُنکو اندر بھیجدو کہ مین اُن سے
حال دریافت کرون کیونکہ اشفاق شاہ تو اپنے ملک پر نہ تھا وہ احراقیہ پر تھا اور میرے
نامہ کا جواب اُسنے تحریر کیا تھا کہ مین حاضر ہوتا ہون راوی نے بیان کیا ہی کہ اُسی دن پیام بر جادو
بھی جواب نامہ اور عرضی اشفاق شاہ کی لے کر آیا تھا اور سمندر شاہ نے پڑھوا کر سُنی تھی
بس سب آگاہ ہو چکے تھے کہ اشفاق شاہ لشکر لے کر آتا ہی اب جو یہ درگہ سالار نے آکر عرضی
سمندر شاہ کو دی خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ اشفاق شاہ تو ادھر کو روانہ ہوا اُدھر کسی نے اُسکے
ملک پر لشکر کشی کر کے قبضہ کر لیا اور یہ لوگ وہان سے فرار کر کے میرے پاس بھاگ کر آئے
ہین اُنکی حالت دریافت کرنا ضرور ہی بس درگہ سالار نے جا کر اُن مین سے چند لوگون کو
جو کہ معزز تھے دربار مین بھیجا وہ لوگ دربار مین آئے اور مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اُن سب نے
دربار کو آراستہ پایا اہل دربار تھے ان سب کو دیکھا کہ بحال پریشان ہین بس بادشاہ نے
پوچھا کہ یہ کیا تمھاری حالت ہی کچھ بیان تو کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم اشفاق شاہ کے
ہاتھ کے تباہ کیے ہوئے ہین اُنھون نے ہم کو شہر سے شہر بدر کیا ہی آگاہ ہو جیکہ اشفاق شاہ
مسلمان ہو گیا اور سب اہل شہر اور اہل لشکر اور اشفاق شاہ لشکر لے کر برائے کمک
اہل اسلام روانہ ہوا ہی ہم سے یہ حال نہ دیکھا گیا کہ جہان ہمارے خداوند کی تصویر ہو وہ
عمارت کھودی جائے اور اُس مقام پر مسجدین بنائی جائین اور صدائے اللہ اکبر بلند ہو بس
ہم وہان سے فرار کر کے چلے آئے کہ آپ کو اس حال سے آگاہ کرین سمندر شاہ نے کہا
کہ یہ کیا بیان کرتے ہو اشفاق شاہ کی عرضی تو آج میرے پاس آئی ہی کہ مین لشکر لے کر
حاضر خدمت ہوتا ہون اور تم یہ بیان کرتے ہو کہ وہ مسلمان ہو گیا اُنھون نے عرض کیا کہ
ہم آپ سے سچ عرض کرتے ہین اُسنے آپ کو دھوکا دیا ہی تاکہ مین لشکر اسلام مین پہونچ
جاؤن بڑا غضب ہو گیا بس ان سب نے قسم کھا کر کہا تب سمندر شاہ کو یقین آیا بڑا صدمہ
ہوا اور کہا کہ اشفاق نے بھی دغا کی خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائے گا ان سب
سے سمجھ لونگا بعد معرکہ اہل اسلام کے یہ کہکر اِن سب کو رخصت کیا اور کہا کہ تم اسی ملک
مین مقیم ہو اور مسکن گزین ہو وہ لوگ دربار سے باہر آئے اور مکان کرایہ کے لے کر
مقیم ہوئے ابھی سمندر شاہ دربار مین بیٹھا ہوا ہی اور اہل دربار سے کہہ رہا ہی کہان سب نے
نمک حرامی پر کمر کسی ہی اور سرکشی اختیار کی ہی مین اِن سب کو سزا دونگا مجھ سے انحراف
کر کے کہان جائینگے مین لشکر اسلام کو غارت کرونگا جب یہ سب غارت ہو جائینگے
اُسوقت ان سب کو اس نمک حرامی کا حال معلوم ہو گا ابھی تو خوشی خوشی مسلمان
ہوئے ہین یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ لشکر جو کہ حیران باولہ پوش کے ہمراہ ایوانیہ پر گیا
تھا اور حیران ہاتھ سے ایوان کے مارا گیا تھا اور لشکر شکست کھا کر بھاگا تھا بس
اُسکے باقی ماندہ سردار بحالت خراب تباہ و برباد قطع راہ کر کے داخل شہر سمندر رہیہ
ہوئے اور وہ سب سردار جو کہ قتل ہونے سے بچے تھے اور مجروح تھے اُسی حالت
سے در دولت پر آئے اور درگہ سالار سے اجازت لے کر داخل دربار ہوئے سمندر شاہ
نے اور سب اہل دربار نے اُنکو پہچانا بحالت تباہ و خراب و مجروح جو دیکھا تو دریافت

کیا کہ یہ کیا حال تمھارا ہی حیران بادلہ پوش جادو تمھارا افسر اعلیٰ کہان ہی کچھ حال تو بیان کرو کہ کیا
آفت آئی یہ جو سمندر شاہ نے کہا اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارے افسر حیران بادلہ پوش جادو
آپ سے رخصت ہوکر اور لشکر لے کر شہر الیوانیہ پر گئے بیرون شہر فروکش ہوئے چونکہ وہ
یہ جانتے تھے کہ الیوان نہ طائی لشکر اسلام مین ہی بس اُسکی بہن کے نام نامہ نہایت تہدید
امیز تحریر کیا وہان الیوان آچکی تھی اور سب اہل شہر اور اہل لشکر اور اپنے عزیزون کو مسلمان
کرچکی تھی بس اُسنے جو نامہ کا مضمون سُنا بہت سخت جواب تحریر کیا اور لشکر لے کر برابر
مقابلہ بیرون شہر آئی مقابلہ ہوا ہمارا افسر یعنی حیران جادو ہاتھ سے الیوان کے مارا گیا ہم
نے لشکر الیوان سے شکست کھائی اور وہان سے بھاگے سب خیمے وغیرہ لشکر الیوان
نے لوٹ لیے یہ واقعہ گذرا ہم پر یہ آفت آئی یہ سننا تھا کہ ایک صدمہ عظیم سمندر شاہ کو
ہوا اُن لوگون کو حکم دیا کہ تم جاکر اپنا علاج کرو وہ سب دربار سے باہر آئے اور اپنے
مقام پر آئے جو کہ مجروح تھے وہ شفاخانہ کو گئے اُنکا علاج ہونے لگا اِن سب کے جانے
کے بعد سمندر شاہ نے ایک آہ سرد بھری اور کہا کہ جن جن لوگون کی امید تھی اُن سب
سے ناامیدی ہوگئی بس اب کس کی امید ہی کہ فلان آئے تو مین لشکر کشی کرون بس مین نے
نہ کی اُن لوگون کے بھروسہ پر یہ لشکر کشی کا قصد نہین کیا تھا ہمارا پیش خیمہ آج شہر
سے نکلے اور پرسون کل لشکر جو کہ ہمارا ہی وہ اور جو لشکر کہ ہمارے مددگارون کا ہی اور بیرون
شہر مقیم ہی آمادہ سفر ہو ہم پرسون یہان سے برسر اہل اسلام برائے مقابلہ کوچ کرینگے یہ
حکم دے کر وزیر سے کہا کہ ایک نامہ بنام گرداب شاہ وغیرہ اس مضمون کا تحریر کرو کہ
ہم نے آج پیش خیمہ روانہ کیا ہی بس ہمارے ہمراہ لشکر قریب تیس ۳۰ تیئیس ۳۳ لاکھ کے ساحرو
وغیر ساحرون کا ہوگا ایسا مقام تجویز کرنا کہ پر آب وکیاہ ہو کسی امر کی تکلیف نہ ہو اور اس
امر کا خیال رہے کہ ایک طرف لشکر ساحرون کا اترے گا اور ایک سمت غیر ساحرون کا
بیچ مین میری بارگاہ ہوگی میدان وسیع برائے مقابلہ بھی رہے بس اِن سب امرون کا
خیال رہے بس وزیر نے بموجب بیان سمندر شاہ حکم نامہ تحریر کرکے پیش کیا بس
سمندر شاہ نے ایک طائر سبز کے ہاتھ وہ حکم نامہ پاس گرداب شاہ کے روانہ کیا
وہ طائر نامہ لے کر طرف لشکر کے روانہ ہوا یہان سمندر شاہ نے دربار برخاست کیا
سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے اور وہ سردار و پہلوان جو کہ آج وارد ہوئے
تھے وہ اپنے لشکر مین آئے بس اُدھر گلاب جلادو نے چھاؤنی مین آکر اور ایک لاکھ
اور پچاس ہزار غیر ساحرون کا لشکر انتخاب کرکے بہ سرکردگی امواج تیغزن وطوفان
خنجر جادو پیش خیمہ اور بارگاہین اور خیمہ وخزانہ اژدرہاے آتشین پر بار کرا کے طرف
لشکر اسلام کے بہ حکم سمندر شاہ روانہ کیا اور کل لشکر کو سامان جنگ سے درست
ہونے کا حکم دیا لشکر مین طیاری ہونے لگی اور سب سردار سامان جنگ کرنے لگے
اور بیرون شہر دو بادشاہ اور وہ سردار جو صعوبت سفر اُٹھا کر مقام دور دراز سے
برائے کمک لشکر لے کر آئے تھے سامان جنگ مین مصروف ہوئے بس اِنکو تو اس
حال مین چھوڑا جاتا ہی اور اب حال گرداب شاہ کا تحریر ہوتا ہی

اب شمۂ حال گرداب شاہ کا سماعت فرمایئے اور لشکر اسلام کا

بس راوی بیان کرتا ہی کہ یہان گرداب شاہ مقابل لشکر اسلام کے مع لشکر کے فروکش ہی اور جواب عرضی کا منتظر ہی کہ دیکھیے کیا جواب آتا ہی کہ وہ طائر جو کہ اسکی عرضی لے کر گیا تھا آکر پہونچا گرداب شاہ وغیرہ بارگاہ مین تخت پر بیٹھے ہوے تھے دربار آراستہ تھا سب حاضر دربار تھے کہ اس طائر نے آکر جواب عرضی ہاتھ مین گرداب شاہ کے دیا گرداب شاہ نے پڑھا اور جواب نامہ سے آگاہ ہوا یہ جواب آیا تھا کہ جب تک ہم کوئی حکم تم کو نہ دین اُس وقت تک تم طبل جنگ بجوا نا مقابلہ کرنا یا تو مین خود آتا ہون یا کسی سردار کو لشکر لے کر برائے مقابلہ روانہ کرتا ہون اور بہت اچھی طرح سے لشکر کی حفاظت کرنا اور دوسرے حکم کے منتظر رہو یہ جواب پڑھکر وہ خاموش ہو رہے جاسوسان لشکر اسلام نے صاحبقران اور بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کیا وہان الطاف جادو کی دعوت ہو رہی ہی سب اُسکی مہمانداری مین مصروف ہین ہر ایک سردار کے یہان روز جشن ہوتا ہی اس جواب کو آئے ہوئے گرداب شاہ وغیرہ کے پاس کوئی دس دن گذرے تھے کہ ایک دن کا ذکر ہی کہ دربار آراستہ تھا گرداب شاہ تخت پر بیٹھا ہوا تھا کہ طائر آکر سامنے بیٹھا اور بزبان انسانی گویا ہوا کہ مین نامہ لایا ہون سمندر شاہ کا یہ کہکر وہ نامہ گرداب شاہ کے ہاتھ مین دیا گرداب شاہ نے نامہ کو آنکھون سے لگایا لفافہ پر نامہ کے بوسہ دیا اور دبیر کو دیا کہ پڑھو بس دبیر نے پڑھا گرداب شاہ اور دیگر اہل دربار مضمون سے آگاہ ہوئے پس گرداب شاہ نے دبیر سے کہا کہ ہم سب کی طرف سے ایک عرضی تحریر کرو کہ ہم حکم سرکار سے آگاہ ہوئے بس جیسا حکم صادر ہوا ہی اُسیکے بموجب کاربند ہونگے دبیر نے تحریر کر دیا گرداب شاہ وغیرہ نے اُس پر اپنی مہر اور دستخط کر کے اس طائر کو دیا وہ طائر منقار مین دبا کر اُڑ گیا بعد جانے طائر کے گرداب شاہ وغیرہ نے کہا کہ آخر کو بادشاہ کو خود تکلیف کرنا پڑی برائے مقابلہ اہل اسلام یہ کہکر اسی وقت سوار ہو کر صحرا مین آئے اور لشکر سوان کا صحرا برائے لشکر سمندر شاہ تجویز کیا جو کہ پرآب و گیاہ تھا اور نہایت خوشگوار تھا بس جو پست و بلند زمین تھی سب بذریعہ سنجر کے ہموار کی اور جو درخت تھے وہ سب قلم کیے میدان کو صاف کر دیا سمندر شاہ کے خیمون اور بارگاہون کی اور دیگر بادشاہون کے خیمون کی جگہ مقرر کی اور ایک سمت برائے لشکر غیر ساحران میدان صاف کیا اور ایک طرف برائے لشکر ساحران میدان درست کیا اور وسط مین جگہ برائے بارگاہ سمندر شاہ مقرر کی ایسا بندوبست کیا یہ لشکر جو کہ اترا ہوا ہی اُسی لشکر مین شامل ہو جائے بس یہ بندوبست کر کے بارگاہ مین آئے اور طائر سحر مقرر کیے کہ جب پیش خیمہ شاہی آئے تو ہمکو آگاہ کرنا راوی نے اس طور سے بیان کیا ہی کہ طوفان خیز جادو و مواج تیغ زن جو ایک لاکھ ساحرون اور پچاس ہزار غیر ساحرون سے پیش خیمہ سے گذر روانہ ہوا تھا قطع راہ کر کے بیرون شہر آکر پہونچے اور طرف لشکر گرداب شاہ کے چلے بس یہان صبح کا وقت تھا کہ گرداب شاہ دربار مین تھا سب اہل دربار حاضر تھے کہ طائران سحر نے آکر خبر دی کہ اے بادشاہ آگاہ ہو کہ مواج تیغ زن اور طوفان خیز جادو مع ایک لاکھ پچاس ہزار سپاہ کے

پیش خیمہ بادشاہ کا اور خزانہ لے کر قریب لشکر آپہونچے ہین بس یہ سننا تھا کہ گرداب شاہ وغیرہ سب سردارون اور لشکر کو لے کر برائے استقبال آیا اور استقبال کرکے اُس صحرا مین لایا کہ جو برائے قیام لشکر مقرر کیا تھا بس سب خیمہ اور بارگاہین برپا کرائین ایک طرف یعنی طرف دست چپ کے شاہان و پہلوانان غیر ساحرون کے لشکر کے افسرون کے خیمے و بارگاہین برپا کین اور دست راست کی طرف لشکر ساحران کے بادشاہون اور افسرون کے خیمے و بارگاہین برپا کین بیچ وسط مین خیمے و بارگاہین سمندر شاہ کی برپا ہوئین بازار بین آراستہ ہوئین جھنڈے نصب کیے گئے بس لشکر ساحران اپنی طرف اُترا اور غیر ساحران اپنی حد کی طرف بس یہ سب بندوبست کرکے گرداب شاہ وغیرہ اپنے مقام پر آئے وہان لشکر اسلام بین دربار آراستہ تھا سب حاضر دربار تھے کہ ہرکارون کے جوڑی داخل بارگاہ ہوئی ہاتھ اُٹھا کر دعا ثنائے شاہی بجالائے اُسکے بعد عرض کیا کہ ہم لشکر کفار بین تھے کہ طائران سحر نے کفار کو خبر دی کہ دو ہزار سردار ایک لاکھ پچاس ہزار سپاہ سے سمندر شاہ کا پیش خیمہ لیکر آئے ہین بس یہ سُنکے گرداب شاہ وغیرہ نے اُنکا استقبال کیا اور روبرو لشکر حضور میدان لق و دق بین خیمے برپا کرائے اور بارگاہین سمندر شاہ کے ساتھ لشکر غیر ساحران بھی ہے بس ایک طرف لشکر ساحران اترے گا اور ایک سمت غیر ساحران چنانچہ ایسا ہی بندوبست ہے اور بیچ مین بارگاہ سمندر شاہ کی ہے یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ خوب ہوا کہ خود سمندر شاہ برائے مقابلہ نکل آیا لشکر لے کر بس اب فیصلہ ہو جائے گا جس کو خدا دے وہ لے فتح و شکست خدا کے اختیار مین ہے کہان تک انتظار کیا جائے خداوند کریم نے سن لی کہ سمندر شاہ نے خود قصد مقابلہ کیا میرا خود قصد تھا کہ سمندر شاہ کو لکھون کہ خود آکر مقابلہ کرو اس سے کیا فائدہ کہ سردارون کو روانہ کرکے طول دیتے ہو فیصلہ ہو جائے میرے تحریر کرنے کی نوبت نہ آئے وہ خود برائے مقابلہ نکل آیا خیر دیکھا جائے گا خدائے ما بزرگ است کوئی خوف نہین ہے بلکہ مجکو خود عجلت ہے کہ فیصلہ ہو جائے تو مین برائے فتح نہ طاق روانہ ہون اور آئینہ انڈام جادو کو قتل کرکے خدمت مین صاحبقران اول کے روانہ ہون اور عبادت خدا مین مصروف ہون یہ فرما کر اور اُن ہرکارون کو خلعت دیکر رخصت کیا اور فرمایا کہ لشکر کفار مین جاؤ یہ خبر دریافت کرو کہ سمندر شاہ کب آئے گا تاکہ ہم اُسکی آمد کا تماشہ دیکھین بس وہ ہرکارے طرف لشکر کفار کے روانہ ہوئے اور داخل لشکر ہوکر اور صورت بدل کر پھرنے لگے وہان صاحبقران اس انتظار مین ہین کہ ہرکارے آکر خبر دین کہ سمندر شاہ لشکر لے کر شہر سے نکلا اور ادھر کو آتا ہے تو مین سرحد لشکر پر جاکر آمد لشکر کا تماشہ دیکھون راوی نے بیان کیا ہے کہ جب دو دن گذرے اور وہ دن آیا جو کہ سمندر شاہ نے لشکر کے کوچ کے لیے مقرر کیا تھا بس سمندر شاہ سب اپنے ناموس سے مل کر برآمد ہوا یہان تک سردار لشکر ساحر وغیر ساحر اور کل شاہان اطراف و افسران سپاہ و پہلوانان جنگ آزما و ساحران غدار حاضر دولت ہین سویرے سے اور کل لشکر ساحرون کا اور غیر ساحرون کا طیار ہے سب اسباب اژدرہاے سحر پر بار ہو چکا ہے و خزانہ وغیرہ و خیمے پہلے ہی روانہ ہو چکے تھے مگر پھر بھی خزانہ ہمراہ ہے اور بارگاہین و خیمہ ہین غلہ بھی اور دیگر ضروریات اور ہر قسم کا اسباب ہے ہر قسم کے لوگ ہمراہ ہین طائفے بہت سے

ہمراہ ہین سامان مے خانہ و دیگر اسباب عیش ہمراہ ہی سب بار ہو چکا ہی جو لشکر ساحرون کا ہی اُسکے
علم اُن درون کے پشت پر نصب ہین اُنکے پھریرون پر تعریف خداوند تصویر کی تحریر ہی پھریرے
اُنکے کھل چکے ہین اور جو لشکر غیر ساحرون کا ہی اُسکے نشان ہاتھون پر ہین اُنکے بھی پھریرے کھلے
ہوئے ہین اُن پر بھی تعریف خداوند نہ طاق تحریر ہی اور سب جلوس سواری در دولت
پر موجود ہی غیر ساحرون کا لشکر ایک سمت پر ایا ندھے ہوئے کھڑا ہی اور ساحرون کا ایک سمت
غیر ساحر مرکبون پر اسلحہ لگائے ہوئے سوار ہین پیدل صف بستہ الگ کھڑے ہین ساحر
مرکب ہاے سحر پر اور دیگر سواری ہاے سحر پر مثل باز و ہنس و اژدر و طاؤس و تخت سحر
وغیرہ پر سوار ہین اور کوئی ابر طیار کر رہا ہی کہ اُس سے بارش ہو رہی ہی کوئی آگ برسا رہا
ہی کوئی سنگ کوئی چمن بنا تا ہی کوئی اژدر ہر ایک اپنا کمال دکھا رہا ہی غیر ساحر کوئی
سیف کے ہاتھ نکال رہا ہی کوئی تلوار ہلا رہا ہی کوئی نیزہ کوئی مرکب کو کاوے پر ڈالے
ہوئے ہین کوئی گرز کو تھولے ہوئے ہی بس یہان تو لشکر طیار ہی اور آمادہ سفر ہی لشکر
ساحران مین انتظار ہی کہ حکم ہو تو نفیر سحر کو دم دین اور غیر ساحران مین کہ کوس سفری پر چوب
پڑے یہان تو یہ بند و بست ہی اُدھر بیرون شہر جو بادشاہ ساحر و غیر ساحر و پہلوان
لشکر کے کر برائے کمک آئے تھے خود تو اپنے لشکر کو برائے سفر درست و طیار
کر کے اور سب مال و اسباب بار کرا کے ساحر ایک سمت اور غیر ساحرون کو ایک سمت
کھڑا کر کے در دولت پر آکر موجود ہوئے بس بیرون شہر بھی ہر ایک کا لشکر برائے سفر طیار ہی کہ یکایک سمندر شاہ محل
سے برآمد ہوا سب حاضرین دربار کا مجرا ہوا سمندر شاہ نے عشاق و امراق کیطرف دیکھکر اور اپنے سپہ سالار کیطرف
مخاطب ہو کر کہا کہ سب لشکر طیار ہی اُنھون نے عرض کیا کہ سب لشکر طیار ہی صرف حکم کی دیر ہی اور حضور کے سوار ہونے
کی وزیرون نے عرض کیا کہ سب جلوس سواری در دولت پر موجود ہی بس یہ سنکے سمندر شاہ نے اپنے اُستاد
عشاق کیطرف دیکھا اور کہا کہ اُستاد کیا حکم ہوتا ہی عشاق گنبد نشین نے کہا کہ شوق سے سوار ہو اب کس امر کا
انتظار ہی بس سمندر شاہ نے ان شاہون سے اور پہلوانون سے پوچھا کہ آپ لوگون کا بھی
لشکر طیار ہی اُنھون نے جواب دیا کہ سب لشکر طیار ہین اب آپ کے تشریف لے
چلنے کی دیر ہی ادھر آپ شہر سے برآمد ہوئے وہ بھی ہمراہ ہو جائین گے یہ سنکے سمندر شاہ
نے حباب جادو کی طرف دیکھا اس ساحر کا نام حباب دریا ساز ہی اور اشارہ
کیا وہ خاضر خدمت ہوا بس اُسکو حکم دیا کہ تم یہان کی حکومت کرو میری طرف سے
کسی قسم کی بد انتظامی نہ ہونے پائے شہر مین سب طور سے انتظام رکھنا ورنہ خرابی
ہوگی اور چند افسران سپاہ کو طلب کر کے کہا کہ پچاس ہزار ساحر و غیر ساحر پہن یہان
چھوڑے جاتا ہون بس تم لوگ سب مع اپنے لشکر کے حباب کی اطاعت سے باہر
نہ ہونا اور بجاے میرے خیال کرنا کسی قسم کی عدول حکمی نہ کرنا ورنہ سزا ملے گی یہ کہکر حباب
کو اپنے روبرو تخت پر بٹھایا اور اُسکے فرزند کو اُسکا نائب کیا کہ جسکا نام زورق جادو
تھا رادی نے کہا ہی کہ یہ بند و بست کر کے سمندر شاہ نے کچھ اشارہ کیا طرف زمین
کے زمین شق ہوئی سب نے دیکھا کہ گلنار جادو و سحر جادو و سحاب جادو اور بہت
سے ساحر و جادوگر زمین سے پیدا ہوئے اور سب نے سمندر شاہ کو سلام کیا اور

عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی کہا کہ ہم اہل اسلام پر لشکر کشی کرتے ہین تم سب بھی ہمراہ چلو سب نے عرض
کیا کہ بہت خوب بس اُسی وقت سے وہ بھی ہمراہ ہوئے راوی کہتا ہی کہ سمندر شاہ ابھی سوار نہ ہوا
تھا کہ ایک مرتبہ ہوائے گرم کا جھونکا آیا اور برق چمکی سب نے دیکھا کہ الشبار جادو سامنے
سمندر شاہ کے کھڑا ہی اسکا واقعہ یہ ہی کہ یہ سابق مین آیا تھا اسکا ذکر ہوچکا ہی اور یہان سے چلا
گیا تھا بس اپنے ملک مین پہونچا اور وہان سے لشکر اپنا ہمراہ لے کر برائے کمک آیا ہی لونگا
اسکو سب واقعات معلوم تھے بس اپنے لشکر کو ہوا پر قائم کرکے خود سمندر شاہ کے پاس
آیا یہ سمندر شاہ سے دبتا نہین ہی استحان ہوچکا ہی دونون برابر رہے ہین بلکہ الشبار جادو
چرب رہا ہی یہ داستان تحریر ہوچکی ہی صرف ملاقات کے سبب سے برائے کمک آیا ہی
بس اسنے یہان جو یہ سامان دیکھا سمندر شاہ سے بعد صاحب سلامت کے پوچھا کہ کیا
قصد ہی یہ کیا سامان ہی سمندر شاہ نے جواب دیا کہ مین نے کئی سردار برائے مقابلہ
اہل اسلام روانہ کیے وہ مارے گئے یا اہل اسلام کے شریک ہوگئے بس مین نے عاجز ہوکر
خود قصد کیا بس برائے مقابلہ اہل اسلام لشکر لے کر جاتا ہون الشبار نے کہا کہ مین بھی خوب وقت پر
پہونچا چلو مین بھی ہمراہ ہون سمندر شاہ خوش ہوگیا بس سردارون وغیرہ اور شاہون و
ساحرون وغیر ساحرون کو ہمراہ لے کر بیرون دربار آیا اور سب افسر ساحر وغیر ساحر و دیگر
ملازم و جلوس سواری موجود تھا سب نے سلام کیا سب کا مجرا ہوا بس سمندر شاہ
نے مجرا سب کا لے کر اشارہ کیا کہ ایک تخت سحر پیدا ہوا اُسکے چارون گوشون پر چار شیر
بنے ہوئے تھے اُنکے منھ سے شعلے نکل رہے تھے اور آنکھون سے موتی گرتے تھے پشتون
پر اُنکے گلدستہ ہر رنگ کے پھول کے رکھے ہوئے تھے اُس سے خوشبو آرہی تھی اُس
تخت پر وہی بیز رکھی ہوئی تھی اور وہی سب سامان صندوقچہ آئینہ جام حوض گلدستہ
بارچہ سنگ و دیگر سامان سحر اس میز پر رکھا ہوا تھا اور ایک ابر اُس تخت پر سایہ
فگن تھا کہ جس سے بارش مروارید و دیگر جواہر کی ہورہی تھی اور سامنے تخت کے ایک
سنگ سفید کی چٹان ہوا پر قائم تھی کہ جس پر فرش گیلم ہوا تھا اس پر پریان خود بخود
پیدا ہوتین تھین اور ناچتی تھین اور غائب ہوجاتی تھین اس ابر سے صدائے ساز و نوا
وغیرہ ہر قسم کی آرہی تھی اور سامنے تخت کے ایک تازہ حمین طیار تھا گویا وہ باغ
روان تھا اِدھر اُدھر تخت کے دو نہرین جاری تھین کہ جس کا پانی بہت شفاف تھا
کہ مین ہر رنگ کی مچھلیان پڑی ہوئین تھین وہ بالائے آب شناوری کررہی تھین ان
کے منھ سے حباب پیدا ہوتے تھے اور بالائے تخت جاکر شق ہوتے تھے باہم لڑکر اور
اُس پر پریان ظاہر ہوتی تھین اور وہ باہم ملکر ہوا پر ناچتی تھین بہ حال تو دہنی طرف
کی نہر کے حبابون کا تھا اور بائین طرف کی نہر کی مچھلیون کے حباب جو ہوا پر جاتے
تھے اور شق ہوتے تھے اُن سے پہلوان پیدا ہوتے تھے اور باہم کشتی لڑتے تھے
جب اس طور کا تخت سمندر شاہ نے سحر سے پیدا کیا بس بالائے تخت قدم رکھا
قدم کا رکھنا تھا کہ ہزارون گھنٹے و ناقوس خود بخود بجنے لگے اور بارش گہر بہ کثرت ہونے
لگی اور چارون طرف سے صدا آنے لگی کہ بجز خداوند تصویر کی مگر کوئی نظر نہ آتا تھا اور صدائے

نغمہ و سرود آرہی تھی بس اب لشکرون مین بھی یہ خبر پہونچی کہ بادشاہ سوار ہوا اسلامی دغی گھنٹہ
و ناقوس بجنے لگے سمندر شاہ نے سحر کیا کہ تخت بلند ہوا اور حکم دیا کہ جلوس سواری بڑھے اور سب کو
حکم دیا سب سوار ہون بس سب اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوئے ساحر اپنی سواریون پر
اور غیر ساحر اپنی سواریون پر بس جب سب بادشاہ اور سب سردار سوار ہو چکے اور سب
گرد تخت سمندر شاہ آکر موجود ہوئے اُسوقت سمندر شاہ نے حکم دیا کہ آگے آگے
سب کے وہ بادشاہ اپنا لشکر لے کر طرف قیام گاہ کے چلین کہ جو ساحر ہین اور برائے کمک
آئے ہین اور اُنکے بعد وہ بادشاہ اور پہلوان جو کہ غیر ساحر ہین اپنا لشکر لے کر روانہ ہون
اُنکے ہمراہ لشکر ساحران کے نشان اُنکے بعد لشکر غیر ساحران کے نشان ہون اُسکے بعد اور
سب جلوس سواری اُسکے بعد ہمارے بلازین چوبدار و خاص بردار وغیرہ اور ہماری اردلی
کے مرکب اور دیگر سواریان و لشکر اُسکے بعد ہمارا تخت ہوگا اور سب افسر و سردار
ہونگے اور بادشاہ اُسکے بعد ہمارا کل لشکر ساحران وغیر ساحران ہو سوائے پچاس ہزار
لشکر کے کہ جو برائے حفاظت شہر رہے گا یہ جو حکم دیا بس اُن بادشاہون اور پہلوانون
وغیر ساحر نے اپنے اپنے لشکر کے افسرون کو طلب کر کے حکم دیا کہ تم فوراً جاؤ اور لشکر لیکر
طرف اہل اسلام کے کوچ کرو ہیر حکم دینا تھا کہ وہ لوگ ساحر و غیر ساحر بیرون شہر آئے
یہان لشکر طیار تھے بس دس یا گیارہ بادشاہ ساحر برائے کمک آئے اور اُنکا لشکر
قریب دس لاکھ کے ہوگا اور سب ساحر تھے بس اُنکے افسر بموجب حکم ان بادشاہون
کے لشکر کو لے کر روانہ ہوئے ابر سے ترشح ہوتا جاتا تھا گرد و غبار بیٹھتا جاتا تھا اور سڑک پتی
جاتی تھی ساحر اپنی اپنی سواریون پر سوار تھے سحر کے کرشمہ دکھاتے جاتے تھے اس طریقہ
سے یہ لشکر روانہ ہوئے اُنکے عقب اُن سردارون اور بادشاہون کا لشکر تھا کہ جو غیر ساحر تھے
اُنکے لشکرون کے علم ہاتھون پر تھے آگے آگے سقہ چھڑکاؤ کرتے جاتے تھے اُن کے بعد
ہاتھی نشان کے تھے اور جلوس سواری تھا اُسکے بعد لشکر قریب دس لاکھ کے غیر ساحرون
کا تھا یہ سب وہ تھے جو برائے کمک آئے تھے اُنکا لشکر تھا اور سب زبردست پہلوان
تھے اور چند بادشاہ تھے یہ لوگ تو اس طریقہ سے چلے جس طور سے حکم ملا تھا وہان شہر
مین یہ بندوبست کیا گیا کہ آگے آگے ساحرون کے لشکر کے نشان اُن کے آگے ابر سے چھڑکاؤ
ہوتا ہوا اُنکے عقب مین غیر ساحرون کے لشکر کے نشان سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے اُنکے
عقب مین تمام جلوس سواری جو شاہان عظیم کے ساتھ ہوتی ہزارون خاص بردار و
چوبدار کئی ہزار کسانڈنیان شتری دمامے بجتے ہوئے نفیر سحر پھنکتی ہوئی ڈنکا ہوتا ہوا ہزارون
مرکب با ساز و یراق مرصع کار سائیس چوریان لیے ہوئے اُسکے بعد اور جلوس سواری
بعد لشکر اردلی کا ساحرون کل بھی اور غیر ساحرون کا بعد اُسکے تخت سمندر شاہ کا اس کے
تمام لشکر کے سردار اُس تخت کو گھیرے ہوئے اور سب بادشاہ اُسکے بعد دس بارہ
لاکھ کا لشکر ساحران و غیر ساحران بعد لشکر کے اور سب سامان اس طریقہ سے
سمندر شاہ کا لشکر شہر سے نکلا اُسدن تمام شہر مین ہل چل پڑی ہوئی تھی مگر راوی
نے کہا ہے کہ ان سب واقعات کی دختر سمندر شاہ کو خبر ہوئی تھی مگر وہ اپنے باغ

سے نہ آئی ایسی اُس دن سے خفا ہو کر گئی ہی کہ جس دن سمندر شاہ نے برائے صندوقچہ اُس پر
بدعت کی تھی کہ پھر اُسنے صورت سمندر شاہ کی نہ دیکھی تھی سب نے بادشاہ کی سواری کا
تماشہ دیکھا اور سب اہل شہر و حباب دریا ساز جادو مع اُس لشکر کے جو کہ برائے حفاظت
رہا ہی شہر پناہ تک بادشاہ کو پہونچانے گئے تب جب سواری مع لاؤ لشکر کے شہر سے نکل
گئی سب واپس آئے حباب جادو بندوبست شہر بین مصروف ہوا سب اہل شہر
اپنے اپنے گھر آئے اِدھر سمندر شاہ بڑے تزک و حشم سے لشکر لیے ہوئے چلا جاتا ہی ڈنکا
ہوتا ہوا علم کے پھریرے لہراتے ہوئے باجے جنگی بجتے ہوئے طنطنہ و ناقوس کھٹکتے ہوئے
نقیب نقابت کرتے ہوئے اسلحہ اہل لشکر کے ضو دیتے ہوئے اور لباس اُنکے چمکتے ہوئے
اور اسی طور سے ساحرون کے اسلحہ اور لباس کی بہار سحر کی نیرنگ سازیان دکھاتے
ہوئے چلے جاتے تھے کہ اُدھر طائران سحر نے گرداب شاہ وغیرہ اور مواج تیغ زن و
طوفان خیز جادو کو خبر دی کہ لشکر بادشاہ کی آمد ہی ہرکارے بھی آکر حاضر ہوئے اُنھون نے
بھی یہی عرض کیا کہ بادشاہ کی سواری کی علامت معلوم ہوتی ہی بس یہ سننا تھا کہ وہ لوگ
بھی مسلح و مکمل ہو کر اور اپنا اپنا لشکر ہمراہ لے کر صف آرا ہوئے ساحر ایک طرف وغیر ساحر
ایک جانب طوفان خیز جادو بھی اپنا لشکر لے کر گرداب شاہ کے ہمراہ صف آرا ہوا
یہ حال دیکھکر اور خبر دریافت کر کے ہرکارگان لشکر اسلام طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے
وہان صاحبقران و بادشاہ بارگاہ بین جلوہ فرما تھے سب سردار ساحر و غیر ساحر حاضر دربار
تھے اور سب بادشاہ و عزیزان صاحبقران و عیاران لشکر مع خواجہ خضران بن عمر ثانی کے
کہ ہرکارون نے مجرا گاہ پر سے آکر مجرا کیا دعا و ثنائے شاہی بجا لائے یہ شعر ورد زبان کیا
شعر الٰہی بخت تو بیدار باد ۔ ترا دولت ہمیشہ یار باد ۔ یہ دعا کر کے کھڑے ہوئے خواجہ
نے کہا کہ کیا خبر لائے ہو بیان کرو اُنھون نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ہم غلام بموجب احکام
شاہی لشکر کفار بین صورت تبدیل کیے ہوئے موجود تھے کہ دیکھین کب خبر آتی ہی کہ
سمندر شاہ آتا ہی بس ابھی ابھی طائران سحر و ہرکارون نے گرداب شاہ وغیرہ کو آکر
خبر دی کہ آمد لشکر بادشاہ اور سواری جہان پناہ ہی یہ سنکے وہ سب لوگ اپنی اپنی
سپاہ لے کر صف آرا ہوئے ہم یہ خبر پاکر حاضر ہوئے کہ آپ کو خبر کرین باقی خیریت ہی بس
صاحبقران نے اُنکو انعام دے کر رخصت کیا اور فرمایا کہ حد لشکر پر سامنے اُس مقام
کے کہ جدھر سے لشکر آئے گا کرسیان و دنگل آراستہ ہون اور تخت شاہی ہم آمد لشکر کفار
کا تماشہ دیکھینگے اور جہان پناہ بھی بلاحظہ فرمائینگے یہ حکم دیا تھا کہ اُسی وقت سب
بندوبست ہو گیا صرف زبان سے نکلنے کی دیر تھی کیا بات تھی ایک خیمہ بہت وسیع
برپا کیا گیا اُس مین کرسیان و دنگل و تخت شاہی وغیرہ برپا کیا گیا سراپردہ اُسکے بلند
کرا دیے گئے کہ بالکل سامنا تھا بس صاحبقران سے جا کر عرض کیا صاحبقران و بادشاہ
کل شاہزادے و سردار و ساحر ہمراہ بادشاہ و صاحبقران کے آکر اُس خیمہ مین بیٹھے
الطاف جادو بہت خوش ہی اور اُسکا خاطر بھی بہت کی جاتی ہی سب لوگ آکر
بیٹھے اور طرف صحرا کے دیکھ رہے ہین کہ یکایک شہر سمندر یہ کی طرف سے ایک ابر سیاہ

سب اہل اسلام نے بھی دیکھا اور گرداب شاہ وغیرہ نے یہ لوگ تو ادب سے کھڑے ہو گئے
کہ بادشاہ کی آمد ہی جب وہ ابر قریب آیا تو دیکھا اُس سے چھڑکاؤ ہوتا ہی اور خود سڑک بن جاتی ہی
اُسکے عقب نشان ہین لشکر ساحران کے بعد اُسکے جلوس سواری ہی اُسکے بعد لشکر ساحرون کا
بس وہ ابر بھی آکر ایک طرف قائم ہوا اور وہ نشان ہی اور وہ لشکر ہی ہر کاران گرداب شاہ
نے گرداب شاہ سے اور ہر کاران لشکر اسلام نے صاحبقران سے دریافت کرکے بیان
کیا کہ یہ لشکر ساحرون کا ہی یہ وہ ساحر ہین کہ اُنکی بادشاہ برائے کمک سمندر شاہ لشکر لے کر آئے ہین
اور یہ لشکر وہ ہی کہ مدد سمندر شاہ کو طلبیدہ اُس کا آیا ہی اسکے بعد لشکر غیر ساحرون کا اور پہلوان
آئینگے ہو کہ سمندر شاہ کے طلب کیے ہوئے ہین اُسکے سمندر شاہ کا لشکر آئے گا ہر کارے
یہ بیان کر رہے تھے کہ گرد و غبار بلند ہوا جب وہ غبار شق ہوا سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے نظر
آئے وہ آکر ایک طرف قائم ہوئے حد پر غیر ساحرون کا لشکر تھا اُنکے بعد ہزارون ہاتھیون
پر نشان آئینہ پیشانیون پر لگے ہوئے غرض کہ لشکر ساحرون کا بھی آکر ٹھہرا ہر کارون نے صاحبقران
سے عرض کیا کہ یہ سب لشکر برائے کمک آیا ہی اس مین بہت سے پہلوان ہین صاحبقران
وغیرہ نے دیکھ کر اُن پہلوانون کی تعریف فرمائی کہ واقعی پہلوان لائق ہین اور زبردست معلوم
ہوتے ہین یہی ذکر تھا کہ ایک ابر زمردگون سمندر یہ کی طرف سے بلند ہوا ہر کارے برائے خبر
دونون طرف روانہ کیے گئے اور فوراً حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اب سمندر شاہ آتا ہی دیکھا کہ
زیر ابر ایک بہت وسیع سڑک بنتی جاتی ہی اور اُس ابر سے اُس سڑک پر چھڑکاؤ ہوتا جاتا ہی گرد
و غبار بیٹھتا جاتا ہی دونون طرف سڑک کے چمن بنتے جاتے ہین بس وہ ابر وسط مین آکر قائم ہوا
اُسکے نشان لشکر اژدراون کے پشت پر نمودار ہوئے سیاہ پھریرے تھے اُسکے بعد غبار
اُٹھا جب غبار شق ہوا سقے نظر آئے فیلان کوہ پیکر پر نشان لشکر ظاہر ہوئے وہ بھی آکر
ٹھہرے پھر تو جلوس سواری آنے لگا جب سب جلوس سواری آچکا اب سیاہ کے
غول کے غول ساحرون کے ہوا پر اور غیر ساحرون کے بالائے زمین جنگی باجے بجتے ہوئے
ڈنکا بجتا ہوا شہنا نواز شہنا کو دم دیتے ہوئے کھنڈہ و ناقوس بجتے ہوئے نقیب باادب باش
کی صدا دیتے ہوئے ایک طرف آکر ادب سے کھڑے ہوئے دیکھا کہ سیکڑون بادشاہون اور
سردارون و پہلوانون کے بیچ مین تخت سمندر شاہ کا اُسی ساز و سامان سے جو کہ اوپر
بشرح و بسط تحریر ہو چکا ہی اُس تخت پر سمندر شاہ بیٹھا ہوا ہا مین طرف سہ سالار لشکر غیر
ساحران اور دہنی طرف سپہ سالار لشکر ساحران کا اور دونون وزیر عقب پشت مکس راکی
کرتے ہوئے برابر تخت سمندر شاہ کے ایک تخت طلائی پر عشاق استاد سمندر شاہ
بیٹھا ہوا عقب مین لشکر آکر پہونچا صاحبقران وغیرہ سمندر شاہ و عشاق وغیرہ کو پہچانتے
تھے کچھ دریافت کرنے کی ضرورت نہ ہوئی گرداب شاہ وغیرہ کا مجرا ہوا سلامی دعی یہان
جو لشکر صف آرا تھا اُس مین باجے جنگی بجے داخلہ کی توپین فیر ہوئین کل لشکر کے نشان
جلوہ گری مین آئے بس سمندر شاہ تخت اپنا اپنی بارگاہ کے قریب لایا تخت پر سے
اُترا داخل بارگاہ ہوا سب لشکر کو اُترنے اور خیمہ کھولنے کا حکم دیا بس ساحر و مکا لشکر اپنے
مقام پر اترا اور غیر ساحرون کا اپنے مقام پر اور خیمہ وغیرہ برپا ہوئے اب اس مقام پر لشکر

کفار بھی قریب چالیس لاکھ کے تھے ساحر وغیر ساحر ملا کر اور قریب دس ہزار کے پہلوان ہین جو کہ
برابے مقابلہ اہل اسلام سمندر شاہ نے اطراف وجوانب سے طلب کیے ہین بس جب سب
لشکر اُتر چکا اور سمندر شاہ داخل بارگاہ ہوا وہ تخت ایک طرف پہلو بارگاہ مین ہوا پر
قائم ہوگیا مگر سب سامان اُسی طور سے ہی جب سب لشکر کمر کھول چکا اپنے اپنے بستر لگا چکا
سردار اور افسر اور بادشاہ وغیرہ جو کہ ہمراہ آئے تھے وہ اور جو یہان قبل سے مقابلہ مین اترے
ہوئے تھے وہ اور دیگر جو کہ پیش خیمہ لے کر آئے تھے وہ سب داخل بارگاہ ہوئے سمندر شاہ
نے جلوس تخت پر کیا سب نے نذرین دین ارباب نشاط کو حکم ہوا اُنھون نے مبارکباد
گائی انعام بلا یہ صحبت برخاست ہوئی سب حاضرین رخصت ہوئے بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست
کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے اُدھر بادشاہ اسلام نے بھی جب سمندر شاہ آچکا اور
بارگاہ مین جا چکا اپنا دربار برخاست کیا یعنے اب دربار نہ کیا حد لشکر پر سے سب کو
رخصت کر دیا خود خیمہ خاص مین داخل ہوئے جب وہ شب گذری یہان بادشاہ اسلام
نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے اُدھر سمندر شاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار
ہوئے بس سمندر شاہ نے حکم دیا کہ دبیر حاضر ہو شملاق وامراق نے عرض کیا کہ دبیر
کی کیا ضرورت ہی جواب دیا کہ مین نامہ تحریر کرونگا بادشاہ اسلام وصاحبقران کو اور
اپنے آنے سے آگاہ کرونگا اگر اُنھون نے میرے خوف کے سبب سے میری اطاعت
کر لی تو خیر ورنہ طبل جنگ بجوا کر مع سب نمک حرامون کے انکو تباہ کرونگا شملاق و
امراق نے عرض کیا کہ نامہ روانہ کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ بارہا ایسا ہوا کہ
جو کوئی سردار برابے مقابلہ آیا نامہ اُسنے روانہ کیا وہان سے جواب جنگ آیا پس کیا
ضرور ہی کہ پھر نامہ روانہ کیا جاے اور یہ امر ضرور ہی کہ وہان سے جواب جنگ آئے گا
بس ہماری تو یہ راے ہی کہ طبل جنگ بجوا دیجئے سمندر شاہ نے کہا کہ یہ جو تم نے کہا
سچ ہی مگر وہ جو کہ نامے سردارون نے روانہ کیے اور اُسکے بعد جنگ ہوئی تو اُسکا
اثر اُن تک رہا اور یہ لوگ اُن سردارون کی کیا اصل جانین کہ جن کو قتل کیا یا اسیر کیا
اب مین آیا ہون مجکو بھی لازم ہی کہ نامہ روانہ کرون میری اور بات ہی مین بادشاہ ہون وہ
میرے ملازم تھے بس شملاق وامراق خاموش ہو رہے دبیر حاضر ہوا سمندر شاہ نے
کہا کہ ہماری طرف سے ایک نامہ بنام صاحبقران تحریر کرو بس جو مضمون سمندر شاہ نے
بتایا وہ دبیر نے تحریر کیا اور نامہ پیش کیا بس سمندر شاہ نے نامہ کو دیکھ کر اُس پر اپنی
مہر کی دبیر نے لفافہ مین بند کیا بس سمندر شاہ نے ایک ساحر کہ نام اُسکا شرر ریز جادو
تھا اور ایک غیر ساحر کہ نام اُسکا ببران تیغ باز تھا ان دونون کو نامہ دے کر طرف اہل اسلام
کے روانہ کیا یہ دونون کچھ سوار ہمراہ لے کر اور چند ساحر روانہ ہوئے طرف لشکر اسلام کے
اُدھر ہرکارون نے لشکر اسلام کے یہ حال دریافت کر کے بارگاہ مین حاضر ہو کر اور دعا و
ثناے شاہی بجا لا کر صاحبقران کی خدمت مین عرض کیا کہ نامہ بر نامہ لے کر سمندر شاہ کی
طرف سے آپ کی خدمت مین آتے ہین دو سردار ہین ایک ساحر و ایک غیر ساحر یہ جو
صاحبقران نے ہرکارون کی زبانی سنا راستگی دربار کا حکم دیا اور درگہ سالار سے فرمایا کہ

خبردار انکو آنے سے اندر بارگاہ کے منع نہ کرنا کوئی خبر کرنے کی حاجت نہین ہی آنے دینا بس یہان
تو یہ بندوبست ہی فوراً دربار آراستہ ہوگیا دنگل وکرسیون سے پیراستہ ہوگیا اور سب سامان ضروری
سے چنانچہ دو کرسیان چوبی روبرو تخت کے آراستہ کی گئین کہ جس پر وہ نامہ بر بٹھائے جائین گے
یہان تو یہ سب سامان ہوا اُدھر وہ دونون اُس راہ کو طی کرکے کہ جو درمیان مین برابر مقابلہ
چھوڑی گئی تھی لشکر اسلام مین پہونچے اتنا بڑا لشکر فردکش پایا کہ لشکر سمندر شاہ جو کہ تیس لاکھ
ہی اسکے روبرو ہیچ حقیقت نہین رکھتا ہی دیکھا ہزارون بازارین آراستہ ہین بارگاہین لاکھون
برپا ہین خیمے کروڑون استادہ ہین ہزارون سردارون وافسرون وامیرون وزیرون وشاہون
کی ڈیورھیان ہین کہ جن پر پھرے چوکی سوارون کے مقرر ہین بازارون کے جھنڈے ہوا سے
لہرا رہے ہین نشان لشکر بلند ہین فوجین چارون طرف اتری ہوئی ہین سوار و پیدل خوش
خوش پھر رہے ہین عجب شان وشوکت کا لشکر ہی یہ سیر و تماشہ لشکر کا کرتے ہوئے دربارگاہ
پر گئے اور قصد کیا کہ اندر جائین پھر خیال آیا کہ شاید درگہ سالار منع کرے پہلے خبر کرالین تو پھر
جائین یہ دونون باہم صلاح کرکے طرف درگہ سالار کے متوجہ ہوئے اور کہا کہ ہماری خبر
کر دیجیے کہ دو شخص نامہ لے کر سمندر شاہ کا آئے ہین اجازت کے خواستگار ہین درگہ
سالار نے اُنکی طرف دیکھا اور کہا کہ آپ لوگون کے نام کیا ہین کہا کہ ہم مین سے ایک کا نام
شرر ریز جادو اور دوسرے کا نام ببران تیغ باز ہی یہ سُنکے درگہ سالار نے کہا کہ آپ دونون
صاحب شوکت جائین آپ کی اجازت ہو چکی ہی کہ اگر نامہ بر آئین تو روکنا نہین بدون
اطلاع آنے دینا کوئی مقام خوف واندیشہ نہین ہی بس مین تابع حکم ہون آپ لوگ جائین
اگر اور لوگ جو آپکے ہمراہ ہین یہ اسی مقام پر قیام کرین انکی اجازت نہین ہی ببران تیغ باز
نے کہا کہ ہم خود انکو نہین لے جائین گے آپ بیکار منع کرتے ہین ہم کو طریقہ دربار شاہون کا
معلوم ہی بس یہ دونون کافر اپنے ہمراہیون کو وہان ٹھہرنے کا حکم دیکر اور پردہ اُٹھاکر اندر
بارگاہ کے سب جلوخانہ طے کرکے آگے مختصر یہ کہ ہر ایک جلوخانہ دوسرے جلوخانہ سے
زیادہ آراستہ تھا انکے حواس وہ سامان دیکھ دیکھ کر پرواز کیے جاتے تھے یہان تک کہ یہ
بارگاہ مین پہونچے ایسا دربار آراستہ پایا کہ بیساختہ یہ شعر زبان پر جاری ہوا شعر زہے
بارگاہ وزہے گیرودار + تو گوئی کہ یک عرش و کرسی ہزار + دیکھا کہ وسط بارگاہ مین تخت
آراستہ ہی اُس پر بادشاہ جلوہ فرما ہین اور بہت سے نیم تختون پر اور بہت سے بادشاہ
بیٹھے ہوئے ہین نیچے بقران دنگل پر جلوہ فرما ہین ساحران نامی و سرداران گرامی کرسیون
پر اور دنگلون پر تکیہ زن ہین ہزارون بلکہ لاکھون ہین اُن مین ہر ایک اپنے وقت کا رستم
صفدر [illegible] ہوئے بیٹھے ہوئے جھوم رہے ہین خود پیرون پر کج رکھے ہوئے ہین
سلاح [illegible] یہ دیکھ کر انکے طائر حواس نے نفس دماغ سے پرواز کیا
حیران ہوکر رہ گئے [illegible] ہوشیار اور باتہذیب اپنے کو سنبھال کر ہمراہ عرض بیگی کے
ہمراہ گاہ پر آئے اُسنے پہلے بادشاہ کو بتایا پھر صاحبقران کو ان دونون نے سلام کیا اور
مؤدب کھڑے ہوئے اشارہ ہوا کہ کرسیون پر جو کہ روبرو تخت کے آراستہ ہین بیٹھ
جاؤ سلام کرکے بیٹھ گئے ساقی کو حکم ملا کہ جام شراب دو ساقی نے جام لبریز کرکے دونون کو

دیے دونون نے سلام کرکے جام لیے اور پی گئے بس جب دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا شیر زرین خاد و
پکارا منعم نامہ دار و منعم نامہ دار صاحبقران نے اُسکی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ کس کا نامہ لائے ہو کہا کہ
سمندر شاہ کا فرمایا کہ لاؤ بس اُسنے نامہ جھولی سے نکال کر صاحبقران کے ہاتھ مین دیا صاحبقران
نے نامہ ہاتھ سے لے کر دبیر کو دیا بس دبیر نے وہ نامہ چاک کرکے پڑھنا شروع کیا پہلے تعریف
خداوند نہ طاق یعنی خداوند تصویر کی تحریر تھی اُسکے بعد صفت و ثنا خود سمندر شاہ کی تھی اُسکے
بعد یہ چند سطرین مہمل تھین اُنکا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ ای بادشاہ لشکر اسلام و صاحبقران وای
سرداران اسلام و افسران لشکر خدا پرستان وای اہل اسلام و مسلمانان ناکام آگاہ ہو خصوصاً بادشاہ
و صاحبقران بگوش و ہوش اس نامہ کو سنین اور پنبۂ غفلت کانون سے دور کرین اور حجاب غفلت
کو آنکھون پر سے دور کرکے اس مضمون نامہ کو خود دیکھین اور اس پر عمل کرین ورنہ انجام بد ہی
سوائے خرابی کے نیکی کی امید نہین ہی آیندہ اُنکو اختیار ہی بس معلوم ہو کہ آج تک تو مین نے
یہ خیال کیا کہ تم لوگ یہان سے چلے جاؤگے اور مین کیا ایسے لوگون پر لشکر کشی کرون کہ جن کو مین
پشہ سے بھی کم خیال کرتا ہون ایک جنبش لب مین انکا خاتمہ ہی بس یہ خیال کرکے لشکر کشی نہ کی تم
لوگون نے یہ خیال کیا کہ ہم نے سمندر کو دبا لیا اور سرکشی پر کمر کسی تم نے سحران کو عیاری
کرکے اور آفتاب کو اور ماہیان کو قتل کیا مین نے خیال کیا کہ ہوگا وہ مارے گئے تو مارے گئے
یہ لوگ واقف نہ تھے دوسری حرکت یہ ہوئی کہ تم نے میرے خراج گذارون کو اغوا کرکے بدد
چند نمک حرامون کے جو کہ تمھارے شریک ہوگئے ہین جن کے اغوا سے تم لوگ ادھر آئے
ہو اپنا شریک کیا اور لشکر لے کر سمندر پر یہ آئے ہین نے اسی خیال سے کہ یہ غیر ساحر
ہین انسے کیا مقابلہ کرون اور ساحر بھی انکے ہمراہ ہین وہ کیا لیاقت رکھتے ہین چند میرے ملازم
ہین جو کہ نمک حرام ہوگئے ہین باقی اور رہین انکا مار لینا کیا بات ہی میری یہ لیاقت نہین
ہی کہ ہین مقابلہ کو ایسون کے جاؤن بس سردار ساحر و غیر ساحر روانہ کیے جو کہ زبردست ساحر
ہوا اُسکو تمھارے لشکر کے عیارون نے عیاری کرکے یا کو قتل کیا یا کچھ ایسا تعلیم کیا کہ اُسنے
نمک حرامی پر کمر کسی اور تمھارا شریک ہوا میری اطاعت سے انحراف کیا چنانچہ آفاق شاہ
وغیرہ نے ایسا ہی کیا ابھی کل کا ذکر ہی کہ ایوان کو اس نافرمانی کے جرم مین مین نے قتل
کرنا چاہا تمھارا عیار رہا کرکے لے گیا الطاف جادو خود بخود مجھ سے منحرف ہوکر چلا آیا
تمھارے پاس بس اسی مین خیریت ہی کہ تم یہان سے چلے جاؤ مین تم پر رحم کھاتا ہون
کہ کیا تم کو ہلاک کرون اور اسی میرے رحم نے تم کو اسقدر شہ زور کیا کہ تم لوگون نے اعلان میرے
مقابلہ کو آنے مین نے اسکی فکر پہلے نہ کی کہ اب اسقدر زحمت کرنا پڑی کاش مین خود تمھارے
مقابلہ کو چلا آتا اور تم کو غارت کرتا تو کیون اسقدر صدمات اُٹھاتا خیر اب بھی کچھ نہین بگڑا ہی
گو مین اسی خیال سے آیا ہون کہ تم کو تمھارے ان کردارون کی سزا دون مگر پھر ترس آگیا
آگاہ کرتا ہون کہ تم یہان سے چلے جاؤ اور جسقدر میرے ملازم و باج دار تمھارے شریک
ہوئے ہین اُنکو میرے حوالہ کرو تاکہ مین اُنکو اس حرکت ناشایستہ کی سزا دون کیونکہ وہ
میرے مجرم ہین اگر اسکے خلاف کروگے یاد رکھو کہ میرے ہاتھ سے امان نہ پاؤگے مرغان ہوا
و ماہیان دریا کو تمھارے حال پر رحم آئے گا اور مجکو نہ رحم آئے گا بس مین نے یہ نامہ تحریر

کیا اب یہی امر تمھارے حق مین بہتر ہی کہ تم یہان سے چلے جاؤ مین تم پر اسقدر اور رعایت کرتا ہون
کہ جو ملک میرے تم نے اپنے قبضہ مین کر لیے ہین وہ بھی مین نے تم کو دے دیے مین اُنکا بھی خواستگار
نہین ہون بس اگر یہ امر نہ قبول کروگے اور اسی سرکشی پر آمادہ رہوگے تو یاد رکھو کہ ایک شخص بھی
یہان سے زندہ مرجائے گا اول تو مین ساحر زبردست ہون اور لاکھون ساحر میرے ہمراہ ہین یہ
چند ساحر جو کہ تمھارے ہمراہ ہین اُنکی کیا حقیقت ہی یہ سب طفل مکتب ہین ان مین چند تو ایسے
ہین جو کہ میرے ملازم تھے اور جو لشکر تمھارے ہمراہ آئے ہین وہ کیا ہین مین اُنکو بھی لڑکیون سے
بدتر جانتا ہون دوسرے میرے ہمراہ لشکر غیر ساحرون کا اور پہلوانون کا بھی ہی کہ جن مین ایک ایک
اپنے وقت کا فیل مست اور دیو زبردست ہی دیو کی کچھ حقیقت نہین جانتا ہی ایک مشت ضرب
مین اُسکا کام کرتا ہی بس انکے ہاتھ سے امان پانی دشوار ہوگی آیندہ تم کو اختیار ہی مین نے آگاہ
کر دیا زیادہ کیا تحریر کرون اس لشکر کثیر سے سر برہونا محال ہی یہ بالکل خام خیال ہی مین مثل اُن
سردارون کے نہین ہون جو کہ اکثر میرے حکم سے مقابلہ کو آئے اور شکست کھا کر اسیر ہوئے
یا قتل یا عیاری کے سبب سے تمھارے شریک ہوئے بس مین ابھی تک رحم کرتا ہون اگر
غصہ آگیا تو خرابی ہوئی اور کچھ تم کو حاصل نہ ہوگا سوائے جان جانے کے ایک زندہ نہ بچے گا
بس تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی مین نے سمجھا دیا بموجب شعر منست انچہ حق بود گفتم تمام ✦ تو دانی
دگر بعد ازین والسلام ✦ یہ جو مضمون نامہ صاحبقران نے سُنا بہت غصہ آیا دبیر سے فرمایا
کہ ہماری طرف سے پہلے تعریف خدا لکھو اُسکے بعد مذمت اور مذہبون کی اور لکھو کہ ہزار ہزار دو لاکھ
لاکھ لعنت خداوند تصویر پر اور اُسکے پرستارون پر بس اس مہمل تحریر کا یہ جواب ہی کہ تو کیا ہم پر
رحم کھائے گا و غلام بچے شری بھی یہ لیاقت نہین رکھتی کہ تو ہم پر رحم کھائے اور تیرا لشکر میرا کیا بنا
لے گا سب میری شمشیر کے شکار ہونگے اور لقمہ دہان اجل ہونگے کیا ساحر و کیا غیر ساحر دیکھ تو
سہی کہ مین تجکو مثل سگ و خوک کے قتل کرونگا اور تیرا گوشت و استخوان زاغ و زغن کھائینگے
اور تیرے ہمراہیون کا کیون اسقدر غرور کرتا ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ میری اطاعت کر دین
اسلام کو قبول کر اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان ورنہ اسکی سزا پائے گا ضرور میرے ہاتھ سے
مارا جائے گا اگر تیرے لشکر کے پہلوان مثل فیل مست کے زبردست ہین اور دیو سے ہم پلہ
ہین تو ہم فیل کش و دیو کش ہین اگر وہ دیو ایک مشت ضرب سے ہلاک کرتے ہین تو ہمارے
خاندان کے طفل عالم شیر خواری ہین دیو کو پشہ سے بدتر جانتے ہین جوانون کا کیا ذکر ہی بس اگر زندگی
چاہتا ہی تو غاشیہ اطاعت کو دوش ہوش پر رکھ کر حاضر خدمت ہو اور قدمبوسی حاصل کر
ورنہ اپنی موت کا امیدوار رہو یہ تو بخوبی ہم کو ثابت ہوگیا کہ تیری قضا اب آگئی ہی جو تو لشکر
لے کر ہمارے مقابلہ کو آیا ابھی تک قضا نہ تھی جو نہین آیا تھا جس کی قضا نہ ہوئی جس کے مقدر
مین ظلمت سے نکلنا تھا اور نور اسلام سے مشرف ہونا تھا وہ مقابلہ کو آیا یا تو مارا گیا یا شرف
باسلام ہوا یہ جو تو نے تحریر کیا ہی کہ اسی مین خیریت ہی کہ تم لشکر لے کر یہان سے چلے جاؤ اور وہ
جو کہ ہمارے ملازم تمھارے شریک ہوگئے ہین اُنکو ہمارے حوالہ کرو تاکہ اُنکو سزا دون بس
اُسکا یہ جواب ہی کہ تو اُنکا تو اب ایک موے تن نہ پائے گا جب تک وہ کافر تھے اور ہمارے
ضد شریک نہ تھے اُس حالت مین تجکو اختیار تھا اگر اُس حالت مین وہ ہمارے دامن مین آکر پناہ

لیتے تو ہم ضرور اُنکی کمک کرتے اور ہرگز نہ دیتے نہ کہ اب کہ جب وہ ہمارے شریک ہوگئے اور ہمارے
دینی بھائی ہوگئے تو ہم تیرے حوالہ کرین یہ بالکل امر محال ہی بس اگر اطاعت کرنا ہی تو اگر اطاعت
کرو ورنہ آمادہ جنگ ہو اب ایسی مہمل تحریر ہم کو نہ لکھنا ورنہ بڑی خرابی ہوگی آیندہ تم کو اختیار
ہی تمھارے اس نامہ کا جواب جنگ ہی اور اب جو ایسی تحریر کروگے تو تم کو زبان تیغ سے جواب
دیا جائے گا تم ہم کو کیا سمجھاؤ گے بلکہ ہم تم کو نصیحت کرتے ہین کہ تم اطاعت کرو اور مذہب اسلام
اختیار کرو زیادہ کیا لکھا جائے بس یہ جواب لکھوا کر اُن نامہ برون کو دیا اور اُن سے زبانی فرمایا کہ
سمندر شاہ سے کہدینا کہ کیون شامت آئی ہی کیون قضا سر پر کھیل رہی ہی کیون اجل دامن گیر ہوئی
ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ میرے پاس حاضر ہوکر دین اسلام اختیار کرو ورنہ مقابلہ پر آمادہ
ہو مجکو کچھ خوف نہین ہی مین لشکر و سپاہ سے ڈرتا نہین ہون اُنھون نے عرض کیا ہم ضرور
آپ کا پیام بادشاہ سے عرض کردینگے پہلے اُنکا قصد ہوا تھا جب کہ صاحبقران نے بہت
سخت و سست کہا تھا مگر کچھ خیال دل مین کرکے اور باہم اشارہ کرکے خاموش ہوگئے
نہین تو قصد ہوا تھا کہ جواب دین مگر یہ خوف ہوا کہ یہان ہزارون سپاہی ہین اور ہزارون
پہلوان ہین ہم دو ہین کیا کرینگے ہلاک ہوجائینگے یا اسیر بس یہ جو خیال کیا تو کچھ جواب نہ دیا
خاموش ہورہے اور جواب نامہ نے کر اور صاحبقران و بادشاہ کو سلام کرکے چلے
گئے بادشاہ و صاحبقران نے حکم دیا کہ ان دونون کو خلعت سے سرفراز کرو بس اُن کو
سرکار صاحبقران سے خلعت عنایت ہوئے وہ خلعت سے تخلع ہوکر صاحبقران
وغیرہ کو سلام کرکے بیرون بارگاہ آئے اور اپنے ہمراہیون کو ہمراہ لے کر طرف اپنے لشکر
کے روانہ ہوئے یہان بعد جانے نامہ برون کے صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ اب
بہت جلد فیصلہ ہوجائے گا یہ فرماکر صاحبقران خاموش ہورہے اور گفتگو ہونے
لگی یہان لشکر کفار مین سمندر شاہ بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی اور منتظر نامہ برون کا کر رہا ہی کہ
وہ نامہ بر راہ طے کرکے اپنے لشکر مین آئے اور وہ اپنے بادشاہ کی بارگاہ مین آئے
اور سلام کیا سمندر شاہ نے دریافت کیا کہ جواب نامہ لائے کیا کیفیت دیکھی اُنھون نے
سب حالت بارگاہ صاحبقران کی بیان کی اور جو پیام زبانی صاحبقران نے دیا تھا
بیان کیا اور جواب نامہ دیا سمندر شاہ نے جو اُنکی زبانی سُنا کہ صاحبقران نے بہت
سخت و سست کہا اور بہت کچھ جواب نامہ مین سخت کلمات تحریر ہین اور کہا ہی کہ
آمادہ جنگ ہو اور یہی مضمون نامہ مین ہی بہت برہم ہوا دبیر سے کہا کہ نامہ لے کر پڑھو
تو سہی بس دبیر نے نامہ پڑھا جواب نامہ کا سننا تھا کہ ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ
کو توڑ کر پار گذر گیا غیض و غضب طاری ہوا اُس ناری کا چہرہ مثل آتش افروختہ کے
لعل ہوگیا مُنھ سے شعلہ نکلنے لگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس ناری کا تمام جسم آتش دوزخ
سے بنا ہوا ہی اُسی حالت غیض مین حکم دیا کہ بجے طبل جنگ شملاتی و اوراق نے اور
افروختہ نے کہا کہ ہم نے آپ سے عرض کیا تھا کہ نامہ نہ روانہ فرمائیے وہ لوگ اس لائق
نہین ہین کہ اُنکو پند و نصیحت کی جائے یا اُن پر رحم کھایا جائے آپ نے نہ سماعت فرمایا
اِن کلمات کے سننے کی آپ کو خواہش تھی وہ سن لیے انجام وہ ہی جو کہ ہم نے عرض کیا

تھا ان باتون سے سمندر اور زیادہ جوش و خروش مین آیا دریاے غیض و غضب کو ترقی ہوئی طوفان
غصہ کی طغیانی ہوئی مثل موجون کے پیچ و تاب کھانے لگا ہمہ تن آب غیض مین غرق ہو گیا
بس حکم دیا کہ ابھی ابھی لشکر مین طبل جنگ بجے کل مین ان خدا پرستون کو ضرور مقابلہ کرکے
غارت کرونگا یہ لوگ بہت مغرور معلوم ہوتے ہین یہ حکم دینا تھا کہ لشکر مین یہ خبر پہونچی
چوبدارون نے افسرون کے پاس پہونچائی اسی وقت لشکر ساحران مین نفیر بجائی گئی اور
کوس حربی پر چوب پڑی اور لشکر غیر ساحران مین نقارۂ رزمی نوازش مین آیا لشکر کفار مین
کوس جنگ گڑگڑایا کہ زمین ہل گئی ایک تہلکہ پڑ گیا ساحر و غیر ساحر اور کل لشکر کفار کو معلوم
ہوا کہ طبل جنگ بجا ہی کل اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا بس اسی وقت سے ساحر تو اپنا سحر
جگانے لگے اور اپنے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے اور غیر ساحر اپنے سلحہ و
سنجوگ کی درستی مین مصروف ہوئے یہان لشکر مین تو سامان جنگ ہونے لگا وہان
جب سمندر شاہ کو معلوم ہوا کہ طبل جنگ بج چکا ہی یہ کہکر دربار برخاست کیا کہ دیکھین
کل اہل اسلام کیونکر مقابلہ کرتے ہین ضرور قضا ہی ان سب کی بس دربار برخاست کیا سب
سردار اپنے اپنے مقام پر آئے ساحر سحر سازی مین مصروف ہوئے غیر ساحر اسلحہ کی درستی
مین یہان تو کفار مین سامان جنگ ہو رہا ہی وہان صاحبقران دربار مین تشریف فرما
ہین کہ یکایک نقارہ کے بجنے کی صدا کان مین پہونچی بادشاہ نے فرمایا کہ سماعت فرمائیے
سمندر شاہ نے جواب کے دیکھتے ہی طبل جنگ معلوم ہوتا ہی کہ بجوادیا صدا نقارۂ کے
بجنے کی آرہی ہی بادشاہ نے جواب مین فرمایا کہ بجا ارشاد ہوا بس صاحبقران نے خواجہ
سے فرمایا کہ ہرکارون کو روانہ کرو کہ وہ جاکر خبر تو لائین کیا لشکر کفار مین کوس حربی بجا ہی
یا اسکی صدا ہی یا اور کسی قسم کی خوشی سے نقارہ بجایا گیا ہی خواجہ نے عرض کیا کہ بہت
خوب اور چند ہرکارون کو طلب کرکے حکم دیا جاؤ خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کفار مین کیسا
نقارہ بجا ہی وہ ہرکارے یہ سنکے سلام بجا لائے اور قصد کیا کہ روانہ ہون کہ یکایک
ایک جوڑی ہرکارون کی پسینہ مین غرق گرد آلودہ آکر حاضر دربار ہوئی ہاتھ اٹھاکر
دعا و ثنا بجا لائے اور عرض کیا کہ ہم نامہ برون کے ہمراہ لشکر کفار مین گئے اور بارگاہ
مین پہنچے کہ نامہ برون نے جاکر زبانی پیام بھی دیا اور نامہ بھی بس سمندر شاہ نے زبانی
پیام سنکے اور مضمون نامہ سے آگاہ ہوکر فوراً حکم دیا کہ طبل جنگ بجے اس وقت اس
تاریکی کو ایسا غصہ تھا کہ تمام منھ سے شعلہ نکل رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کندۂ جہنم
ہی یہ حکم دینا تھا اسی وقت لشکر ساحران و غیر ساحران مین بموجب حکم سمندر شاہ
طبل جنگ بجے اور اہل لشکر کو معلوم ہوا وہ سامان جنگ مین مصروف ہوئے بس اس
کا فرخاصر کا یہ قصد ہی کہ کل میدان جنگ مین آکر غلامان سرکار کو اپنا جزو مدد کھائے بس
جب طبل جنگ بجا اسنے دربار برخاست کیا ہم جان نثار ادھر کو روانہ ہوئے کہ حضور
کو اس حال سے آگاہ کرین باقی خیریت ہی یہ سننا تھا کہ صاحبقران نے فرمایا خواجہ
سے کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بہ تائید سبحانی طبل جنگ بجے اگر مین نے
کل میدان جنگ مین جاکر اسی سمندر شاہ کا سارا جوش و خروش نہ مٹایا اور اسکو شل

پانی کے نہ بہایا تو کچھ کام نہ کیا یہ بھلا ہم کو کیا اپنا جوش دکھائے گا اگر وہ سمندر شاہ ہی تو مین بھی
وہ طوفان ہون کہ ایک ہی مرتبہ مین سارا جوش مٹا دونگا اور اسکی کشتی حیات دریاے اجل
مین غرق کرونگا یہ میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہی یہ حکم دینا تھا کہ خواجہ فوراً اپنی کرسی پر سے
اُٹھے اور بیرون بارگاہ آئے اور طرف نقار خانہ کے چلے اُدھر نقار چیون اور داروغہ نقار خانہ
کو بھی خبر ہوگئی کہ خواجہ تشریف لاتے ہین طبل جنگ بجنے کا صاحبقران نے حکم دیا ہی کل
سمندر شاہ کے لشکر سے مقابلہ ہوگا دہان طبل جنگ بج چکا ہی بس نقار چیون نے نقارون
کو درست کیا داروغہ نقار خانہ نذر لے کر کھڑا ہوا کہ خواجہ آکر پہونچے اُسنے نذر پیش کی
پہلے انکار کیا مگر اس طور سے کہ اُس پر یہ ثابت نہ ہو کہ انکا قصد نہین ہی بس جب اُسنے
اصرار کیا یہ کہکر نذر قبول کی کہ بھئی تم تو پریشان کرتے ہو بیکار زیر بار ہوتے ہو انھون نے عرض
کیا کہ یہ سب آپ کا تصدق ہی بس خواجہ وہان سے نقارہ کے قریب آئے نقارچی
نے طبل اسکندری پر سے غاشیہ اٹھایا خواجہ نے پیترہ بدل کر ایک چوب نقارہ
پر لگائی ایسی صدا پیدا ہوئی کہ گوش گردون کر ہوگئے جانور صحرا سے پریشان ہو ہو کر طرف
اپنے آشیانون کے بھاگنے لگے طائران سبز درختون پر سے اُڑ کر مثل غبار کے پریشان ہوگئے
مردے زیر زمین دہل گئے اہل دنیا یہ سمجھے کہ صور قیامت پھونک دیا گیا تمام زمین میرکہ
ہل گئی بعض بعض خیمے کفار کے اکھڑ کر گر پڑے ایسی صدا تھی کہ چوسٹھ کوس تک جاتی تھی
خواجہ تو چوب لگا کر زیر نقار خانہ کود پڑے اُدھر نقارہ کی صدا بلند ہوئی سب لشکر
اسلام کے اہل لشکر ساحر و غیر ساحر کو خبر ہوئی کہ طبل جنگ بجا ہی کل کفار سے مقابلہ
ہوگا سب خوش ہوئے کہ بہت دل گھبراتا تھا اور بہت دنون سے ہاتھون مین درد
تھا اور یہی دل چاہا کرتا تھا کہ کہین تلوار چلے خیر خداوند کریم نے وہ دن دکھایا کہ مقابلہ
کا دن آیا طبل جنگ بجا اب کل ہاتھون کا درد جاتا رہے گا کچھ تو دل بہلے گا اہل لشکر مین
تو یہ تقریر ہونے لگی باہم اور سامان جنگ مین مصروف ہوگئے اُدھر صاحبقران و
بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے درستی اسلحہ مین
مشغول ہوئے بس وہ دن تمام ہوا رات آئی باہم دونون لشکر دن کے ساحرون و غیر
ساحرون مین تقریر تھی کہ دیکھیے کل کیا ہوتا ہی کس کی فتح ہوتی ہی اور کس کی شکست
کون کون دریاے خون مین غرق ہوتا ہی اور کون کل زخم تن پر کھاتا ہی دیکھین کل کون
عروس مرگ سے ہمکنار ہوتا ہی اور کون زندہ رہتا ہی دیکھین کس کا ہاتھ بڑھکر پرتا ہی
اور کون پیچھے ہٹ جاتا ہی یہ تو دونون طرف کے غیر ساحرون مین تقریر تھی مگر جو کہ مشتاق جنگ
اور بہادر تھے اور جو کہ بزدل تھے وہ اس فکر مین تھے کہ تاریکی ہو جائے تو لشکر سے نکل
جائین جب ظفر ہوگی پھر آئین گے کوئی ہماری جان بیکار نہین ہی کہ ہم لڑکر جان دین
بس نامرد اور بزدل لشکرون سے نکل گئے تھے اور بہادر و جوانمرد خوش خوش سامان
جنگ مین مصروف تھے چہرہ خوشی سماعت سے لعل تھے یہ تو غیر ساحرون کی حالت
تھی ساحر دونون طرف کے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے تسخیر جنگ کر رہے تھے اونگ
گوگل گندھک کے جلنے کی خوشبو آرہی تھی دھوان بلند تھا ساحرون مین یہ باہم

تقریر ہوتی تھی کہ دیکھین کل کون سحر کرتا ہی کہ کفار کا خاتمہ ہوا سی طور سے کفارون مین ذکر تھا کہ کل کون اہل اسلام کا خاتمہ سحر کرکے گرتا ہی دیکھین کون نئے نئے سحر دکھاتا ہی بس یہی باتین دونون کے لشکرون مین ہو رہی ہین جو کہ بہادر تھے وہ سامان جنگ درست کرکے ایک دوسرے کی ملاقات کو گئے وہان بیٹھے ہوئے جنگ و پیکار کی باتین کر رہے ہین اور خوش ہین گھڑی گھڑی خیمون سے باہر نکل کر طرف آسمان کے دیکھتے ہین کہ اثار سحر فلک پر ہویدا ہوئے یا نہین ستارے سحری چمکا یا نہین نسیم سحری کے جھونکے چلے دامنون کو ہوا کی خبر کرتے ہین کہ اگر نسیم سحری کے جھونکے چل رہے ہوتے تو انکو حرکت ہوتی جب کچھ آثار سحر نہین پاتے ہین تو پھر اندر خیمون کے چلے جاتے ہین حالت یہ ہی کہ کسی کو شوق جنگ و اشتیاق ملاقات عروس مرگ ہین کسی کو نیند نہین آتی ہی اسکی مفارقت مین بیقرار ہین تڑپ رہے ہین بس اسی حالت مین تھے کہ ادھر لشکرون مین طلایہ پھر رہا تھا طبل جنگ بج رہا تھا صدائے حاضر باش و ناظر باش و ہوشیار باش و بیدار باش کی بلند تھی اہل لشکر ہتیارون کو صیقل کر رہے تھے خنجرون کو سان پر چڑھا رہے تھے کمانون کو درست کر رہے تھے اور جوانمرد انتظار سحر مین تڑپ رہے تھے صبح ہونے کی خدا سے دعا کر رہے تھے کہ یکایک مرغ سحر کے اذان کی صدا کان مین آئی لشکرون مین وردان صبح کی بجنے لگین دونون طرف سب بیدار ہوئے نسیم سحری کے جھونکے جھک جھک کر آنے لگے باغون مین پھول کھلنے لگے طائران خوش الحان زمزمہ سنجی کرنے لگے اور اپنی اپنی زبان مین مصروف عبادت خدا ہوئے بلبلین خوشی سے پہلوے گل مین اڑ اڑ کر آنے لگین ظلمت شب کافور ہونے لگی نور سحری اپنا عمل دنیا پر بڑھانے لگا سیاہ ظلمت نے شکست کھاکر فرار ہونے کا سامان کیا بس انجمن ستارگان درہم و برہم ہوئی شاہ مغرب نے بہ سبب خسرو خاور کے مع اپنے ہمراہیون کے تخت اطلسی سے طرف اپنے محل مغرب کے کوچ کیا اور تارے نگاہون سے پوشیدہ ہونے لگے دریاے فلک مین ڈوبنے لگے اور جادۂ کہکشان نور سحر مین پوشیدہ ہوگیا نظم

نگے ہونے نظر سے تارے نہان	چھپا پور مین جادۂ کہکشان	مؤذن اذان سے ہوئے بہرہ مند
ہوئی صوت اللہ اکبر بلند	رخ شمع مائل بزردی ہوا	مزاج فلک لاجوردی ہوا
یسیخالفس ہی نسیم روان	اٹھے لوگ لے لے کے انگڑائیان	بس اودھر ہر ایک اپنے اپنے

بستر پر سے انگڑائیان لے لے کر اٹھا لشکر اسلام مین مؤذنون نے اذان کی صدا بلند کی لشکر کفار مین گھنٹہ و ناقوس بجنے لگے اور خداوند تصویر کے جے پکاری جانے لگی اہل اسلام تو بعد فراغت امور ضروریہ نماز و وظائف مین مصروف ہوئے اور کفار اپنے طریقہ مین مشغول ہوئے غرض کہ ہر ایک دو لشکرون مین عبادت خدا مین اپنے اپنے طریقہ سے مصروف ہوا ادھر تخت اطلسی پر آمد آمد شاہ خاور کی کاشانہ مشرق سے شروع ہوئی شاہ خاور یعنی آفتاب عالم تاب سر پر تاج شعاعی رکھے ہوئے اور جسم مین قباے نور پہنے ہوئے ہاتھ مین نیزۂ خطوط شعاع لیے ہوئے اور شمشیر نور کہ جس سے ظلمت شب کو شکست دی ہی حمائل کیے ہوئے تخت اطلسی پر آکر جلوہ گر ہوا

اور تمام عالم کو اپنے پرتوے جمال سے روشن کیا اُس وقت آفتاب کا یہ عالم تھا کہ جیسے پھول نسیم سحری کھا کر کھلتا ہی اسی طور سے آفتاب آسمان پر نمودار تھا بموجب شعر مہتاب ہوا گم فلک نیلوفری سے ٭ پھولا گل خورشید نسیم سحری سے ٭ تھوڑی تھوڑی دھوپ کی شعاع جا بجا ظاہر ہونے لگی بس سب نے آثار سحر دیکھ کر اور عبادت خدا سے فراغت کر کے لباس پہنے ہتیار لگائے بس دونون لشکرون بین کمر بندی ہونے لگی یعنی کفار و اسلام بین سب اہل لشکر ساحر وغیر ساحر طیار ہو ہو کر اور پرے باندھ باندھ کر کھڑے ہو گئے کہ سردار خیمون سے باہر نکلے نشان ہر رنگ کے کھولے ہوئے ہوا سے سحری سے اُنکے پھریرے ہل رہے تھے اور پنجہ اور اسلحہ سوارون اور پیدلون کے بسبب دھوپ کے چمک رہے تھے بس جب سردار خیمون سے نکلے ہر ایک نے اپنے رسالہ اور پلٹنون کو طرف میدان جنگ کے جانے کا حکم دیا اور خود طرف در دولت کے روانہ ہوئے بس اہل لشکر غیر ساحر تو مرکبون پر سوار ہو کر اور پیدل اپنے طریقہ سے روانہ ہوئے اور ساحر سوار رہے سحر پر سوار ہو کر طرف میدان مصاف کے روانہ ہوئے لشکر اسلام کے ہر رنگ کے نشانون کے پھریرے جو ہوا سے اُڑتے تھے اور غبار جو بہ سبب تگاپوے مرکبون کے اڑتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ غبار نہین ہی بلکہ غبار یا قوت نگار و زمرد نگار ہی جس رنگ کے پھریرے ہوئے تھے اُسی رنگ کا صحرا کا رنگ ہو جاتا تھا سرداران لشکر اسلام اپنے لشکر کو طرف رزمگاہ کے روانہ کر کے در دولت پر آکر حاضر ہوئے اسی طور سے ساحران مطیع اسلام اپنے لشکر کو طرف میدان کے بھیجکر خود در دولت پر آکر موجود ہوئے ساحرون کا جو لشکر چلا کوئی آگ برساتا ہوا چلا کوئی سنگ کوئی پانی کوئی مردار یدو صبح کا وقت وہ لشکرون کا باجے جنگی بجاتے ہوئے جانا عجب لطف تھا اور نیا سمان تھا اُدھر کفار کا بھی لشکر آراستہ ہو کر طرف میدان کے چلا اُس لشکر کے سب نشانون کے پھریرے سیاہ تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ پردے ظلمات نے خروج کیا ہی اور سب سردار ساحر و غیر ساحر و بادشاہ دربارگاہ سمندر شاہ پر آکر موجود ہوئے کہ بادشاہ برآمد ہوے تو اُس کے ہمراہ طرف میدان کے چلین راوی کہتا ہی کہ عشاق حجرہ نشین استاد سمندر بھی اپنے خیمے سے باہر آیا اور سمندر کا انتظار کرنے لگا سب سردارون نے اُسکو سلام کیا یہان تو یہ سب انتظار سمندر شاہ کا کر رہے ہین وہان سرداران اسلام انتظار بادشاہ و صاحبقران ہین در دولت پر حاضر ہین زین پوش بچھائے بیٹھے ہوئے ہین کچھ تیر و کمان سنبھالے ہوئے خاک کا تودہ بنایا ہی اُس پر نشانہ لگا رہے ہین کچھ سیف ہلا رہے ہین کچھ چوگان بازی ہین مصروف ہین کچھ نیزہ بازی ہین یہان تو یہ رنگ وہان مسجد خاص ہین صاحبقران بعد فراغ فریضہ سحری کے دعا ہین مصروف تھے کہ خواجہ جا کر پہونچے عقب نشست کھڑے ہوئے کہ صاحبقران نے اپنی فتح و ظفر کی دعا مانگ کر سجدہ شکر کیا اُسکے بعد سر اُٹھا کر پس پشت دیکھا خواجہ نے مجرا کیا صاحبقران نے فرمایا کہ لشکر کا کیا حال ہی خواجہ نے عرض کیا کہ کل لشکر طرف میدان کے گیا اور سردار سب در دولت پر حاضر ہین اور سب بادشاہ آپکو اور جہان پناہ کا انتظار کر رہے ہین جلد تشریف لے چلیے السانہ ہو کہ جہان پناہ برآمد ہو جائین اُسکے بعد آپ پہونچین یہ سُنکے صاحبقران نے اسلحہ کا صندوق طلب کیا

خادم نے حاضر کیا صاحبقران نے تبرکات جسم پر آراستہ کیے اسلحہ لگائے خود کج سر پر رکھا
سب اسلحہ وغیرہ سے آراستہ ہوکر مسجد سے باہر تشریف لائے یہان سائیس مرکب کو ساز
وبراق سے آراستہ کیے ہوئے کھڑا تھا بس صاحبقران کو مجرا کیا صاحبقران قریب مرکب
آئے گردن مرکب پر انگشت شہادت سے یا علی ولی لکھ کر اور دامن گردان کر سوار ہوئے
دونون رکابین ہلال بن گئین نور قدم سے باگ لی خواجہ نے گوشہ زین پوش کو پکڑ لیا
مرکب ہین ہنا کر زمین پر قدم رکھنے لگا یہ معلوم ہوتا تھا کہ عروس شب اول راہ چل رہی ہے
خلاصہ یہ کہ صاحبقران بھی جلوخانہ مین پہونچے سب سردارون کا مجرا ہوا ہر ایک برائے
تعظیم کھڑا ہوگیا صاحبقران بھی اُن سب کا مجرا و سلام لیتے ہوئے اپنے عزیزون کے قریب
آکر مرکب پر سے اترے اور زین پوش بچھا دیا اُس پر بیٹھ گئے اور انتظار آمد شاہ کرنے لگے
راوی نے بیان کیا ہے کہ اندرون محل خاص بادشاہ نے بھی نماز سے فراغت کرکے جسم
مبارک کو پوشاک شاہی سے آراستہ کیا تاج مرصع کار سر پر رکھا قبائے قلم کار زیب
تن فرمائے اور جواہرات سے مزین ہوئے ہتھیار جواہر نگار لگائے شمشیر المماس نگار
ہاتھ مین لی تخت طلب فرمایا فوراً مہریان پری تمثال حور جمال از سر تا پا جواہر مین غرق
کارچوبی گھنگے پہنے ہوئے دوپٹہ زردوزی سرون پر تخت طاؤسی لے کر حاضر ہوئین
اور سب سامان سواری زنانہ آکر موجود ہوا بادشاہ نے تخت پر قدم رکھا سب نے
صدائے مبارک و سلامت بلند کی اور خادمان محل نے بہ صدائے بلند کہا کہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم نصر من اللہ فتح قریب مہریون نے تخت اُس ہمایون بخت کا دوش
پر رکھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ حضرت سلیمان کے تخت کو پریان دوش پر رکھے ہوئے
قاف کو لیے جاتی ہین آگے آگے نواب ناظر کو ڑا پکڑے ہوئے انتظام کرتا ہوا
روانہ ہوا طفلان مہر طلعت کے ہاتھون مین لوٹے کہ جس مین عود و عنبر سلگتا ہوا
آگے آگے تخت کے مہریان کنول المماس نگار لیے ہوئے اس مین شمع ہائے موی
کافوری روشن روشن چوگی بجتی ہوئی بھنے بھنے سرون مین شہنائو نمین یہ شعر بجاتے ہوئے
شوالہی بخت تو بیدار باد + ترا دولت ہمیشہ یار باد + گل امید تو دا غم شگفتہ + بہ چشم
دشمنانت خار باد + قریب لعل پردے کے پہونچی رنبوری پردہ چرخی پر کھینچا گڑگڑاہٹ
کی صدا آئی بس جو لوگ اس مقام پر انتظار سواری کر رہے تھے وہ خبردار ہوئے
نقیبون نے پکار کر کہا کہ سب مودب ہو جائین جہان پناہ خدیو بارگاہ فلک جاہ
کیوان کلاہ فریدون فرخ ثانی سکندر دارا حشم صاحب جام جم تشریف لاتے ہین سب آگاہ
ہون یہ جو کہا سب سردار بادشاہ اور اپنے اپنے میل اور قرینہ اور طریقہ سے مودب
کھڑے ہوئے صاحبقران سب کے آگے تھے کہ پہلے طفلان ماہ پیکر لوٹے لخلخہ کے
لے کر آئے اُسکے بعد اور سب سامان سواری بعدہ تخت شاہی بس کہارون نے
آگے بڑھ کر کہاریون سے تخت لیا زنانہ عملہ واپس گیا خاقان دردولت نے صدائے
نصر من اللہ فتح قریب بلند کی سواری جلوخانہ مین آکر پہونچی سب کے پہلے
مجرا صاحبقران کا ہوا عرض بیگی نے عرض کیا جہان پناہ صاحبقران نگاہ روبرو بادشاہ

نے دست مبارک سینہ پر رکھا کہ تمھاری جگہ ہمارے دل مین ہو اُسکے بعد پھر تو ہر ایک عزیز کا مجرا ہونے لگا
اور ہر ایک اپنے مرتبہ سے ہمراہ تخت چلا سات سو شاہان جلیل کا حلقہ گرد تخت شاہی کے ہوا یہانتک
کہ بادشاہ سب کا سلام و مجرا لیتے ہوئے جلوہ خانہ سے برآمد ہوئے سب کی سواریان موجود
تھین بس صاحبقران کو اشارہ ہوا کہ سوار ہو جیے دن بہت چڑھ آیا ہے بس صاحبقران
مرکب پر سوار ہوئے سب بادشاہ مرکبون پر سوار ہو کر گرد تخت کے آئے اسب تو
سب سردار ساحر و غیر ساحر سوار ہوئے جب سب سوار ہو چکے اُس وقت سواری مثل
باد بہاری کے طرف صحرا کے چلی وہ صبح کا وقت وہ نوبت کی صدا وہ شہنایون کی پیاری
پیاری آواز دلون مین چٹکی لیتی تھی وہ نسیم سحری کے جھونکے وہ گلہاے خودرو کی خوشبو
دماغ جان کو معطر کیے دیتی تھی ہر مقام پر صنعت پروردگار ظاہر تھی عجب گل کاری کی تھی
کہ جس سے اُس کی صنعت ظاہر ہوتی تھی بس بادشاہ و صاحبقران و سب سردار تعریف خداوند
کریم کرتے ہوئے میدان جنگ مین پہونچے سب لشکر کا مجرا ہوا نشان لشکر کو جلوہ ملا
سلامی کے باجے بجے صاحبقران نے صف بندی کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ لشکر ساحران ایک
سمت ہمارے لشکر کے صف بستہ کھڑا ہوا اور جب تک کوئی ساحر اُس لشکر سے
برابر مقابلہ نہ نکلے اُس وقت تک کوئی ہمارے لشکر سے نکلنے کا قصد نہ کرے اب یہ
سنکر مریخ آفتاب علم و آفاق شاہ و سہراب جادو وغیرہ نے ساحرون کا لشکر ایک
سمت کو صف بستہ کر کے استادہ کیا اور خود آگے لشکر کے تخت سحر پر سوار ہو کر کھڑے
ہوئے ابر سحر سر دن پر سایہ فگن تھے بارش مروارید ہو رہی تھی کہ مریخ نے سحر کیا کہ جس
قدر درخت حائل نگاہ تھے سب قلم ہو گئے پست و بلند زمین برابر ہو گئی آفاق شاہ
نے سحر کر کے گرد و غبار کو مٹا دیا اور چھڑکاؤ کر دیا ادھر صف آرا نے نکل کر لشکر کی صفین درست
کین ساقہ و کمین گاہ قلب و جناح میمنہ و میسرہ ساتون صفین آراستہ کین پیدلون کے شانون
سے شانہ ملا ہوا مرکبون کے سم سے سم دم سے دم جو کوئی ذرا صف سے بڑھا اُسکو ہکا
دے کر برابر کر دیا جو کوئی پیچھے ہٹ گیا اُس کے مرکب کی باگ پکڑ کر جھڑکا دیا کہ برابر
ہو گیا سب صفین درست ہو چکین صاحبقران بہ مرتبہ صاحبقرانی چالیس قدم آگے
لشکر کے زیر سایہ علم اژدہا پیکر کھڑے ہوئے تبردارون کو حکم ملا کہ پست و بلند زمین کو
برابر کرو جو درخت حائل نظر ہون اُنکو قلم کرو سقون کو حکم ملا کہ تم چھڑکاؤ کر کے گرد و غبار
کو بٹھا دو یہ لوگ چلے تھے کہ یکایک لشکر کفار کی آمد شروع ہوئی سیاہ نشان تھوے
ہوئے وہ مہیب صورتین کہ دیو بھی دیکھے تو ڈر جائے بس یہ لوگ ایک سمت آکر کھڑے
ہوئے انکے بعد ساحران غدار جھولیان دوش پر لیے ہوئے اژدرہاے سحر پر سوار شعلے
منھ سے نکلتے ہوئے آکر میدان مین پہونچے کہ وہان سمندر شاہ خیمے سے باہر آیا سب کا
بھلا ہوا اُسی تخت پر سوار ہو کر طرف میدان کے چلا کہ جو تخت پر سوار ہو کر شہر سے
یہان آیا تھا سر پر ابر سحر سایہ فگن تھا اُس سے بارش جواہر ہوتی ہوئی
ابر تخت سحر پر عشاق عقب مین دونون وزیر گرد تخت سب بادشاہ اور سردار
اُسی شان و شوکت سے یہ میدان جنگ مین آکر پہونچا بس لشکر کے صف آرا

ہونے کا حکم دیا چنانچہ لشکر ساحران کو دست راست کی طرف مقرر کیا اور غیر ساحران کو دست
چپ کی جانب اور خود مع بادشاہون اور سردارون کے وسط مین قائم ہوا بس یہان بھی ساتون
صفین آراستہ ہوئین ساحرون نے سحر کرکے پست و بلند زمین کو ہموار کیا درخت قلم کیے ابر سے
پانی برسا کر چھڑکاؤ کیا بس لشکر اسلام و کفار کے ستون اور تبردارون نے بھی نکل کر اپنا اپنا کام
کیا جب سب بندوبست ہو چکا تو دونون لشکرون سے نقیب نکلے اُنھون نے نقابت شروع
کی پہلے ندمت دنیا بیان کی اُسکے بعد بہت کچھ بہادرون کی تعریف کی اور بہت کچھ بے ثباتی دنیا
کو ثابت کیا کہ دونون لشکرون کی صفون پر مثل صف مژگان کے سناٹا آگیا بہادرون کا خون
شجاعت رگون مین جوش کھانے لگا یہی قصد ہوا کہ لشکر پر جا پڑین ہر ایک جوش شجاعت
مین آکر جھومنے لگا قبضہ شمشیر چومنے لگا چہرے غرط بہادری سے سرخ ہو گئے بس کڑکیٹ کڑکا
کیا اور نقیب نقابت کرکے میدان سے صف ہاے لشکر مین واپس آئے تھوڑے عرصہ تک
سناٹا رہا اُسکے بعد ایک مرتبہ لشکر کفار کے علم جلوہ گری پر آئے اور لشکر غیر ساحران سے ایک
پہلوان کہ نام اُسکا بلوط شیر کش تھا صف لشکر سے نکل روبرو تخت سمندر شاہ
کے آیا سمندر شاہ نے اجازت دی اپنے مرکب کو پھیر کرکے میدان مین آیا پہلے خوب
سلحشوری دکھائی جب آپ بھی اور مرکب بھی خوب پسینہ مین غرق ہو گیا نیزہ زمین مین
گاڑ کر اور اُسکو استوار پکڑ کر ایک رکاب پر زور دے کر دم راست کرنے لگا جب پسینہ خشک
ہو گیا اور دم راست ہوا بس طرف لشکر اسلام کے رخ کرکے آواز دی کہ ای فرقہ خدا پرستان و
ای زبردستان بس تم مین سے جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے اور ذائقہ موت میرے
ہاتھ سے چکھے یہ کہنا تھا کہ ایک مرتبہ جبرئیل بن عادی نے اپنے مرکب کو صف سے نکالا اور
روبرو تخت شاہی کے آئے اجازت طلب کی بادشاہ نے فرمایا کہ تم نے کیون زحمت کی اور
کوئی اُس کے مقابلہ کو جاتا عرض کیا کہ اسوقت غلام کا اس کافر سے مقابلہ کرنے کو جی چاہا
غلام نے قصد کیا بادشاہ نے فرمایا جاؤ سپرد خدا و مدد کریم کیا اور جام عنایت کیا جبرئیل نے
سلام کرکے جام لیا اور لا جرعہ کرکے پی لیا اور پھر سلام رخصت کرکے اور تنگ مرکب کو اپنے
مرضی کے موافق درست کرکے مہمیز کیا اور جب سامنے صاحبقران کے پہونچے جھک کر مجرا
کیا اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ غلام کو اجازت بادشاہ سے ملی ہے آپ بھی مرحمت فرمائیے صاحبقران
نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خدا کیا بس جبرئیل مرکب کو مہمیز کرکے اُسکے برابر پہونچے اُسنے بہ قصد
تگاور زنی سپر پشت پر سے لی باہم تگاور چلی دونون لشکرون کے ساحر و غیر ساحر و سب
سردارون نے دیکھا کہ چھ قدم مرکب بلوط اور ایک قدم مرکب جبرئیل کا پسپا ہوا سپرون
سے شرارے نکل کر بالاے آسمان گئے بس دونون مرکبون کو رانون مثل کر باہم مقابل ہوئے
بلوط نے کہا کہ او خدا پرست تیرا نام کیا ہے نام اپنا بیان کر تا کہ میرے ہاتھ سے گمنام نہ مارا
جائے کیونکہ مجکو سب بلوط شیر کش کہتے ہین جو کوئی میرے مقابلہ کو آمادہ ہوا میرے ہاتھ
سے مارا گیا بس اسی مین خیریت ہے کہ میرے ساتھ چل سمندر شاہ کی اطاعت کر دین تصویر
پرستی اختیار کر ورنہ زندہ بچنا محال ہے جبرئیل نے کہا کہ مجکو جبرئیل بن عادی کہتے ہین تیرا
خود میرے ہاتھ سے بچنا دشوار ہے یہ تیرا خیال خام ہے بس تجکو خود یہ امر لازم ہے کہ میرے

ہمراہ چل کر صاحبقران کی اطاعت کر اور تصویر پرستی کو ترک کر اُسنے کہا کہ ہرگز نہ ہوگا جواب دیا کہ
لا ضرب بہادری کی اُسنے کہا کہ پہلے تو ضرب لگا جواب دیا کہ اپنا یہ دستور نہین جب خدا تیری
ضرب سے بچائے گا تو پھر ہم بھی ضرب کرینگے یہ سُنکے اُسنے کہا کہ اگر یہ تمھارا طریقہ نہین ہی تو میرا تو
طریقہ ہی بس یہ کہکر سینہ بے کینہ جنرہل کو مخاطب کرکے نیزہ کا وار کیا جنرہل نے سنان کو سنان پر
روکا لگی نیزہ بازی ہونے دونون لشکرون کے بادشاہ و سردار دیکھ رہے ہین اور اہل لشکر کہ نیزہ
بازی ہو رہی ہی خوب نیزہ بازی کی کوئی ایک سو دس طعن کے رد و بدل ہوئی ایک مقام پر
جنرہل نے اُسکے نیزہ کو گانٹھ کر آواز دی کہ خبردار ہو جا کہ تیرا نیزہ ہاتھ سے نکلا جاتا ہی اُسنے
کہا کہ یہ سنا ہوا ہی بس یہ تو بند باندھ چکے تھے ایک مرتبہ مرکب کو جو مہمیز کرتے ہین نیزہ صاف
اُس کے ہاتھ سے نکل گیا اور بالاے آسمان جا کر سنان نیزہ چمکی وہ نیزہ بھر آب فجالت
مین غرق ہو گیا اور کہنے لگا کہ معلوم ہوا کہ تم لوگ نیزہ بازی مین کامل ہو غضب کیا
تم نے کہ روبرو دو دریاے لشکر کے میرے ہاتھ سے نیزہ ہوائی گیا بس نیزہ بازی خلال
بازی تیغ بازی راست بازی یہ کہکر تیغہ آبدار نیام سے لیا اور خبردار کہکر وار کیا اُنھون نے
اُس کے وار کو سپر پر روکا اور خود تلوار نیام سے لے کر اُس پر وار کیا لگی تیغ بازی ہونے
اور وار رد ہونے لگے اُس نے کئی وار کیے اُنھون نے رد کیے اب اُنھون نے کہا کہ تو
تو وار کر چکا اب مین وار کرتا ہون خبردار ہو جا اُسنے کہا کہ خبردار ہون بس اُنھون نے
دونون رکابون پر زور دے کر اور ہاتھ کو بلند کر کے وار کیا اُس نے سپر کو سر کی پناہ کیا
یا تو تلوار سپر پر چمکی تھی یا خود دو بلغہ اور عرق چین کو کاٹ کر کانسہ سر مین در آئی اُنھون نے
جھٹکا دیا سر اسپر کے جبڑے کو کاٹتی ہوئی مراحی گردن کو قلم کرتی ہوئی سینہ کے کوراڑ کو
کھولتی ہوئی شکم کو چیرتی ہوئی پشت مرکب پر پہونچی اور مرکب کو دو کر کے زمین کا بوسہ
تلوار نے لیا مع راکب و مرکب چار ٹکڑے ہو کر وہ کافر کرا ملک الموت نے اُس کی روح
قبض کر کے حوالہ مالک کی لشکر اسلام کے لوگون نے بہت تعریف کی لشکر کفار کے
لوگون کا رنگ اڑ گیا یہ ضرب دست دیکھ کر شہلاق وامراق نے سمندر شاہ سے کہا کہ
خدا پرستون سے کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہی ایک ہی ضرب مین انکے مقابلہ کا حال کھل
گیا ہان اگر یہ لوگ پریشان ہونگے تو ساحرون سے کہ اُن کے انکا کچھ بس نہ چلے گا ساحرونکے
مقابلہ کا حکم فرمایئے مناسب تو یہی ہی سمندر شاہ نے کہا کہ ایک پہلوان کے مارے
جانے سے یہ امر نہین ثابت ہوتا ہی کہ کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہی ہزارون سردار مین اور کیا
پہلوانون کی کمی ہی یہ لوگ بڑی بڑی دور سے میرے طلب کیے ہوئے آئے ہین اور
اُنھون نے بڑے بڑے دعوے کیے ہین انکی بھی تو جنگ کا تماشہ دیکھ لیا جائے وہ دونون
یہ سُنکے خاموش ہو رہے راوی نے بیان کیا ہی کہ ایک اور پہلوان سمندر شاہ سے اجازت
لے کر جنرہل کے مقابلہ کو آیا بعد رد و بدل ہاتھ سے جنرہل نے مارا کیا اور ایک پہلوان
نکلا وہ بھی زخمی ہوا اور ایک نکلا اسکو جنرہل نے اسیر کر لیا تا دو پہر پانچ پہلوان جان سے
مارے اور دو اسیر کیے اور تین مجروح بس جب یہ رنگ کفار نے دیکھا تو ایک پہلوان اُن
پہلوانین سے کہ جو لشکر لے کر بڑے شد و مد سے براے کمک سمندر شاہ آئے تھے اور دریا

مین لاف وگزاف کر چکے تھے بس اُن مین سے البطال قوی بازو اپنے مرکب کو صف سے نکالکر سمندر شاہ
کے روبرو آیا اور عرض کیا کہ مجکو اجازت ملے کہ اس خدا پرست کو جا کر قتل کرون شملاق نے کہا کہ واہ کیا خوب
جب اس قدر پہلوان کام آچکے اُس وقت آپ نے قصد کیا کچھ نشہ پیے ہوئے تھے کہ خیال نہ آیا جب
وہ کم ہوا تب خیال آیا سمندر شاہ نے شملاق کی طرف دیکھا اور منع کیا کہ یہ کیا بکتا ہی تو بہت گستاخ ہوگیا
ہی البطال نے شملاق سے سُنکے یہ نگاہ قہر شملاق کو دیکھا اور کہا کہ اسکا جواب کیا دون بادشاہ کا پاس ہی
اور نہ اسکا جواب دیتا یہ جو سمندر شاہ نے دیکھا کہ اسکو غصہ آیا کہا کہ ای پہلوان یہ نہایت بدتمیز ہوگیا ہی تم
اپنی طرف دیکھو اور اپنے کام کو جاؤ اسکی باتون کا کچھ خیال نہ کرو دیکھو حریف زیادتی کرتا ہی جاؤ تم کو سپرد خدا کی
تصویر کیا بس البطال سلام کرکے اور مرکب کو جولان کرکے مقابلہ مین جبرئیل کے آیا اور اپنا نام لے کر
گوہ کیا اور کہا کہ لا ضرب بہادری کی جبرئیل نے کہا کہ ہم خدا پرست ہین ہم پہلے حریف پر پیش دستی
نہین کرتے ہین ہم وار حریف کا روک کر وار کرتے ہین کیونکہ شیرون کا طریقہ ہی کہ جب اُن پر وار ہوجاتا ہی
اُس وقت اُنکو غصہ آتا ہی بس یہ سننا تھا کہ اُسنے نیزہ مارا انھون نے نیزہ کو نیزہ پر روکا نیزہ بازی
ہونے لگی آخر کو دونون نیزہ بازی مین برابر رہے بس گرز بازی ہونے لگی گرز بازی مین بھی برابر رہے
بس البطال نے دیکھا کہ مین کسی طور سے اِس پر غالب نہ ہوا بس ایک مرتبہ گرز ہاتھ سے رکھدیا اور
چالاکی کرکے تلوار نیام سے لے کر وار کیا جب وار کر چکا اور تلوار چلی اُس وقت کہا کہ خبردار ہوجا اور جبرئیل
نے بھی تلوار کی چمک دیکھی یہ تو گرز بلند کیے ہوئے اور منھ پر روکے ہوئے تھے کہ یہ گرز کا وار کریگا اُسنے
یہ دھوکا دیا بس انھون نے جلدی سے گرز پھینکدیا اور سپر پشت پر سے لے کر اُسکی آڑ کی اور نگاہ تلوار
کی باڑھ سے لڑائی جیسے تلوار قریب سر آئی اُنھون نے مرکب کو مہمیز اس خیال سے نہ کیا کہ وار خالی جائے
اور زیر ہاتھ ہو پکڑا اسکے بند دست پر ہاتھ ڈالدون کہ اُس جلدی مین مرکب نے سکندری کھائی یہ اُسکو
سنبھالنے لگے جھٹکا جو پہونچا سپر بھی سر پر سے ہٹ گئی اور خود بھی اُسکی تلوار چل چکی تھی بس سر پر آکر
بیٹھی کہ تا دو ابرو اُتر آئی اِس قوت سے لگائی تھی بس اُنھون نے داستانین مارے کلائیان مجروح ہوئین
داستانین قلم ہوئے تلوار تو سر سے جھنا کر نکل گئی مگر چادر خون سر سے جاری ہوئی غشی طاری ہوئی اُسنے
قصد کیا کہ انکا سر کاٹ لون کہ حلیم عاد بادشاہ اسلام سے اجازت لے کر مرکب کو جولان کرکے بیچ مین آگیا
اور کہنے لگا کہ تو بڑا نامرد ہی کہ مجروح پر ہاتھ اُٹھاتا ہی بس اب مجھ سے مقابلہ کر اور جبرئیل اپنے لشکر کو طرف
لشکر کے عیار کے ہمراہ روانہ کیا اُسنے یہ سُنکے کہا کہ تو بڑا نامرد ہی جواب دیا کہ جس طور سے ہو حریف کا خاتمہ کرے
بس تو نے یہ کیا کیا کہ میرے حریف کو کہ جسکو مین مار چکا تھا میرے روبرو سے ہٹا دیا اور خود مقابلہ کو آیا بس
کیا تیرے ساتھ نیزہ بازی کرون یہ تلوار اہل اسلام کے خون سے اپنے لب کو تر چکی ہی بس اِسی سے مقابلہ
کرونگا لا ضرب بہادری کی جواب دیا کہ تو میرے آقا سے سُن چکا ہوگا کہ ہم اہل اسلام پیش دستی نہین کرتے
ہین پھر کیون ہم سے ضرب کا خواستگار ہوتا ہی اُسنے کہا کہ تم سب کی قضا آئی ہی لے میری ضرب روک
یہ کہکر اُسی تلوار کا وار کیا حلیم عاد نے سپر کو چہرہ کی پناہ کیا اس نے کمر کو بچا کر جو سر پر ہاتھ
لگایا جب تک یہ سپر سر پر لائین لائین تلوار خود پر آکر بیٹھی خود کو کاٹ کر کاسہ سر مین در آئی
زخم کاری لگا تلوار کو تو اُنھون نے داستانہ مار کر سر سے نکالدیا مگر بہ سبب خون نکلنے کے
غش آنے لگا اس نے قصد کیا کہ اِن کا سر کاٹ لون کہ جسیم عاد مرکب کو مہمیز کرکے اور بادشاہ
سے اجازت لے کر پہونچا حلیم کو تو طرف لشکر کے روانہ کیا خود مقابلہ کیا جسیم بھی مجروح

ہوا سلیم نے نکل کر مقابلہ کیا وہ بھی مجروح ہوا سلطان کوہ نشین نے مقابلہ کیا وہ بھی زخمی ہوا اُسدن دوپہر سے لیکر شام تک لشکر جنریل کے پانچ سردار ہاتھ سے ابطال کے مجروح ہوئے اور دو جان سے مارے گئے جب رات ہوگئی سمندر شاہ نے طبل باز بجوایا اور ابطال پر سے نثار کرتا ہوا خوش خوش طرف قیام گاہ کے واپس چلا ادھر لشکر اسلام مین بھی کوس باز گشت بجا بادشاہ سب سردارون کو لیکر فرودگاہ پر واپس آئے لشکر نے گھر کھو کی جو کہ مجروح تھے اُنکے ٹانکے لگائے گئے مرہم کی پٹیان چڑھائی گئین بس ادھر بادشاہ اور اُدھر صاحبقران وکل سردار لباس تبدیل کرکے بارگاہ مین تشریف لائے دربار آراستہ ہوا ذکر جنگ و پیکار ہونے لگا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ پہلوان زبردست ہی خوب مقابلہ کیا بادشاہ نے فرمایا کہ جنریل کے مرکب نے سکندری کھائی ورنہ جنریل اسے بھی قتل کرتا یا اسیر اور جس قدر گئے وہ اس قابل نہ تھے صاحبقران نے فرمایا کہ درست ارشاد ہوا دیکھیے طبل جنگ بجتا ہی یا نہین سب نے عرض کیا کہ آج تو ضرور طبل جنگ بجے گا یہان تو یہ ذکر ہو رہا تھا کہ سمندر شاہ نے قیامگاہ پر پہونچکر لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا خود خیمہ خاص مین آکر لباس تبدیل کیا اور بارگاہ مین آیا سب سردار بھی آکر حاضر ہوئے ساحر و غیر ساحر دونون جب دربار جمع ہو چکا سمندر شاہ نے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا نقارہ زن لشکر کفار مین بجا جاسوسان لشکر اسلام خبر نواخت طبل لیکر لشکر مین آئے داخل بارگاہ ہوکر بادشاہ کو طبل جنگ بجنے سے آگاہ کیا صاحبقران نے حکم دیا کہ یہان بھی طبل بجے بس یہان بھی طبل جنگ بجا دونون طرف طیاری جنگ ہونے لگی طبل جنگ بجنے لگے طلایہ پھرنے لگا صاحبقران و بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر سامان جنگ مین مصروف ہوئے اُدھر کفار بھی سمندر شاہ نے دو پہر رات تک دربار کیا اور شملاق کی طرف دیکھکر کہا کہ تم نے دیکھا کہ کیسا ابطال نے خدا پرستون کو مجروح کیا تم تو کہتے تھے کہ غیر ساحر مقابلہ نہ کرین بلکہ ساحر کرین کیونکہ یہ اُن سے سر بر نہونگے یہی لوگ خاتمہ کر دینگے یہ سُنکے شملاق نے جواب دیا کہ خیر دیکھا جائے گا بس سمندر شاہ نے بھی دربار برخاست کیا رات بھر سامان جنگ ہوا کیا طبل جنگ بجا کیا یہان تک کہ زمانہ شب کا برطرف ہوا خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی حسب معمول دونون طرف وردیان بجین سب اُٹھے لشکر اسلام کے لوگ عبادت خدا سے فراغت کرکے میدان مین آئے حسب طریقہ گذشتہ جب صاحبقران و بادشاہ تشریف لا چکے صف بندی ہوئی اور سمندر شاہ کا بھی لشکر اپنے طریقہ کی عبادت سے فراغت کرکے مع سمندر شاہ کے میدان مین آیا موافق کل کے لشکر صف آرا ہوا نقیبون نے دونون طرف سے نکل کر نقابت کی کہ کیون لڑنے کا کہا جب یہ لشکر مین واپس آئے ابطال قوی بازو سمندر شاہ سے اجازت لے کر میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے نکل کر گرگین درشت چنگال نے بادشاہ سے اجازت لیکر اُسکا مقابلہ کیا تلوار مین اُسکو گرد و برد کر دیا نیزہ اُسکا ہوائی کیا اُسنے تلوار کا وار کیا گرگین نے وار کو خالی دیکر اپنا وار کیا اُسنے خالی دیا بس ایک مقام پر گرگین نے موقع پاکر اُسکے بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اور قصد کیا کہ تلوار چھین لون وہ بھی ہٹ گیا زور ہونے لگے دونون مرکبون پر سے کود پڑے کشتی ہونے لگی ہر ہر کشتی مین گرگین نے اُس کو باندھ لیا اور اپنے عیار کے حوالہ کرکے لشکر کو روانہ کیا اور مرکب پر خود سوار ہوکر مبارز طلب کیا بس لشکر ابطال سے سردار سمندر شاہ سے اجازت لے کر مقابلہ کو آنے لگے اور مجروح ہونے لگے بس گرگین نے تین پہر تک آٹھ پہلوان لشکر کفار کے مجروح کیے اور پانچ جان سے مارے اور چھ کو اسیر

کرلیا جب یہ رنگ عقطال قوی تن نے دیکھا اپنے لشکر کی صف سے نکل کر روبرو سمندر شاہ کے
آیا اور اجازت لے کر طرف میدان کے چلا کہ شملاق نے کہا کہ ای عقطال تم ابطال کا انجام دیکھ چکے
ہو مقابلہ کو نہ جاؤ اُسنے برہم ہو کر جواب دیا کیا کہتے ہو دیکھ لینا کہ جو مین جا کر کرونگا بس یہ کہکر اور مرکب
کو مہمیز کر کے میدان مین آیا اور اپنے نام کا نعرہ کر کے ہم تگاور رہوا دونون برابر رہے بس اُس کافر نے نیزہ
بازی کی نہ گرز بازی آتے ہی تلوار کا وار کیا گرگین نے خالی دیا لگی رد و بدل ہونے بس ایک مقام
پر اُسنے کمر کو بتا کر جو وار سپر کا کیا یہ چمک تلوار کی دیکھ کر عقب کی طرف مرکب کو ہٹانے لگے وہان پر
موش خانہ تھا مرکب کا پاؤن اُس مین جاتا رہا سکندری کھائی تلوار سر پر پڑی تا دوابرو اتر آئی تلوار
توجھنا کر نکل گئی چادر خون کی جاری ہوئی غش آنے لگا بس یہ حال دیکھ کر اور ایک سردار میدان مین
آیا لشکر گرگین سے گرگین کو طرف لشکر کے روانہ کیا خود مقابلہ کیا زخمی ہوا بس تا بہ شام تین پہلوان علاوہ
گرگین کے مجروح ہوئے اور ایک نے جام شہادت نوش کیا شام ہوگئی طبل باز دونون طرف بجے
دونون لشکر واپس گئے بس صاحبقران نے لباس تبدیل کر کے اور بادشاہ نے دربار کیا سب سردار
حاضر دربار ہوئے لشکر نے کمر کھولی اُدھر سمندر شاہ نے بھی فرودگاہ پر پہونچکر اور تبدیل لباس
کر کے دربار کیا اور لشکر کمر کھول کر آسودہ ہوا جب دربار آراستہ ہوا طبل جنگ بجنے کا حکم دیا یہان
طبل جنگ بجا سامان جنگ ہونے لگا ہرکارون نے صاحبقران کو خبر کی وہان بھی طبل جنگ بجا
سامان جنگ ہونے لگا طلایہ پھرنے لگا دونون طرف دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر
آکر آرام پذیر ہوئے یہانتک کہ سحر ہوئی دونون لشکر میدان مین دونون جانب آکر صف آرا ہوئے جب نقیب
نقابت کر چکے عقطال اپنے لشکر سے نکل کر اور سمندر شاہ سے اجازت لے کر میدان مین آیا مبارز
طلب کیا آج مملوک بن مالک نے بادشاہ سے اجازت لے کر اور میدان مین آکر اُس سے مقابلہ کیا
بعد نیزہ بازی و تیغ بازی کے کشتی کی نوبت آئی مملوک نے اُسکو اسیر کر لیا شام تک اسکے لشکر کے
سردارون نے مقابلہ کیا بعض کو مملوک نے جان سے مارا بعض کو مجروح کیا اور چند کو اسیر کیا بس
سمندر شاہ نے شام کو طبل بازگشت بجوا دیا دونون لشکر فرودگاہ پر واپس آئے کمر کھولی دونون
طرف کے سردار لباس تبدیل کر کے دربار مین آئے اپنے لشکر مین سمندر شاہ نے دربار کیا اُدھر بادشاہ
اسلام نے دربار کیا سمندر شاہ نے طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا رات بھر طیار
جنگ ہوا کی طبل جنگ دونون طرف بجا کیا دربار برخاست ہوئے سب آکر آرام پذیر ہوئے صبح ہوئی
دونون لشکر رزمگاہ مین آئے جب صف بندی ہو چکی نقیب نقابت کر چکے لشکر سمندر شاہ سے
قلطال سخت پنجہ نکلا سمندر شاہ سے اجازت لے کر اور مبارز طلب کیا دو ایک گمنام سردارون
نے مقابلہ کیا وہ اسکے ہاتھ سے مجروح اور شہید ہوئے بس شاہزادہ سکندر رفیع لقا نے نکل کر بادشاہ
سے اجازت لے کر اُسکا مقابلہ کیا اُسنے اپنا نام بتایا اُسکا نام دریافت کیا اُنھون نے بھی بتایا بس نیزہ بازی
ہوئی نیزہ شاہزادہ نے ہوا مین کیا گرز چلا گرز بھی اُنکے گرز کی ضرب سے ٹوٹ گیا تلوار کی نوبت آئی خوب
تلوار چلی آخر کو اُنھون نے اُسکی تلوار چھین لینے کے قصد سے اسکا بند دست پکڑ لیا وہ بھی لپٹ گیا
باہم زور ہونے لگے آخر دونون مرکبون سے کود پڑے کشتی ہونے لگی ایک طفتہ بھر کی کشتی مین
شاہزادہ نے اُسکو باندھ لیا اور اپنے عیار کے حوالہ کیا اُسکے لشکر کے سردار اجازت لے
لے کر آنے لگے اور مارے جانے لگے نوبت باین جا رسید کہ شام تک شاہزادہ نے دس پہلوان کو

جان سے مارے اور پندرہ مجروح کیے اور پانچ کو مع قلطال کے اسیر کرلیا سمندر شاہ نے شام کو طبل باز
بجوایا دونون لشکر اپنے قیام گاہ پر واپس آئے بادشاہ اسلام نے اپنے لشکر مین اور سمندر شاہ نے
اپنے لشکر مین دربار کیا اور سمندر شاہ نے طبل جنگ بجوایا ہرکارون نے صاحبقران سے عرض کیا کہ
لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہی بس یہان بھی طبل جنگ بجا دربار برخاست کیا سب سردار اپنے
اپنے خیمون مین آکر آرام پذیر ہوئے طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھرا کیا سمندر شاہ نے بھی دربار برخاست
کیا اسکے بھی سردار اپنے اپنے مقام پر آئے یہانتک کہ صبح ہوئی دونون لشکر زرمگاہ مین پہونچے صف
بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی اسکے بعد گرگان گرزران سمندر شاہ سے اجازت لے کر میدان مین
آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے ایک سردار نے نکل کر اسکا مقابلہ کیا بس وہ ہاتھ سے اُس کے
باط کیا پھر اُسنے مبارز طلب کیا اب کی شاہزادہ آصف انجم طلعت نے اپنے مرکب کی باگ لی اور
بادشاہ سے اجازت لے کر میدان مین آئے اُسنے نام دریافت کیا اپنے نام سے آگاہ کیا اُسنے کہا کہ
آگاہ ہو کہ مجکو گرگان گرزران کہتے ہین مین گرز سے مقابلہ کرتا ہون تیرے گرز کے ضرب کی پناہ نہین
ہی ایک ضرب گرز سے مین پہاڑ کو گرا دیتا ہون جواب دیا کہ تو وار کر بس اُسنے گرز کو گرد سر چرخ دینا شروع
کیا اُس سے صدا ہاے ہاے کی پیدا ہوئی بس اُسنے دونون رکابون پر قدم جما کر اور کھڑے ہو کر دونون
ہاتھون سے پکڑ کر گرز کو یا خداوند تصویر کہکر جو وار کیا اُنھون نے اپنے گرز کو اپنے چہرہ کی پناہ کیا
گرز گر پر آکر بیٹھا سترا قہ کی صدا پیدا ہوئی جگر زمین ہول سے شق ہو گیا غبار بلند ہوا دونون گرزون مین
پہل پڑ گئے شرارے گرزون سے نکل کر بالاے ہوا گئے گوش گردون کر ہو گئے شاہزادہ مع مرکب شق
گرد مین چھپ گیا اسنے خود کو کج کر کے صدا دی کہ زدم و پیست کردم کوئی آکر خبر لے یہ سننا تھا کہ عیار
شاہزادہ کا دو فرسخ اور چھاگل سے پانی لے کر چھینٹا دیا اور اندر گرد کے جا کر دیکھا کہ دونون ہاتھ تو ستون
مین مگر مرکب تا بہ کمر غرق زمین ہی آنکھین شاہزادے کی بند ہین کہ اسنے آواز دی مزاج مبارک
کیسا ہی حریف زیادتی کر رہا ہی آنکھ کھولدی فرمایا کہ بلا کی ضرب لگائی بچایا میرے پروردگار عالم نے
یہ فرما کر مرکب کو جو مہمیز کیا مرکب اصیل تھا طبقہ زمین کا لے کر نکلا بس یہ محمودی نے رومال سے چہرہ
کی گرد پونچھتے ہوئے نکلے یہ فرماتے ہوئے کہ کرا زدی و کرا پیست کردی اُسنے جو انکو سلامت دیکھا
پھر گرز لے کر چلا آتے ہی وار کیا مگر حیران ہی اور دل مین کہتا ہی کہ کیا صاحب قوت جوان ہی کہ میرے
گرز سے بچ گیا میرے گرز سے آج تک کوئی زندہ بچا ہی نہین آتے ہی وار کیا اُنھون نے مرکب کو
بڑھا کر اُسکے بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اور زور کر کے قصد کیا کہ گرز چھین لون مگر وہ لپٹ گیا اور
ایک راوی نے بیان کیا ہی کہ کلمہ عمود پکر لیا خیر بہر طور جو کچھ ہوا کشتی کی نوبت آئی کشتی ہونے
لگی تھوڑے عرصہ مین شاہزادہ نے زیر کر کے اپنے عیار کے حوالہ کیا اور مبارز طلبیدہ کیا
اب لشکر کفار سے پہلوان آنے لگے اور قتل و مجروح و اسیر ہونے لگے یہ کیفیت تھی کہ شمع شہستان
صاحبقرانی پر پہلوان مثل پروانون کے نثار ہوتے تھے شام تک بہت سے پہلوان کفار
کے لشکر کے مجروح ہوئے اور بہت سے قتل اور بہت سے اسیر سمندر شاہ نے شام کو
طبل باز بجوا دیا دونون لشکر واپس گئے فرودگاہ پر کمر مین کھولین مگر سمندر شاہ نے پھر دربار
کیا اور پھر طبل جنگ بجوایا گو ان سب کے مارے جانے اور اسیر ہونے کا بڑا صدمہ ہی
حکم طبل جنگ کے بجنے کا دیکر دربار برخاست کیا ہرکارون نے صاحبقران کو جیسا ہو بجائی

کہ سمندر شاہ نے طبل جنگ بجوایا ہے بس صاحبقران نے بھی طبل جنگ کے بجنے کا حکم دیا اور دربار
برخاست کیا رات بھر دونون طرف طبل جنگ بجا کیا سامان جنگ ہوا کیا طلایہ پھرا کیا صبح کو دونون
لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے بعد صف بندی اور نقابت نقاے نہنگان نبرد باز لشکر کفار
سے سمندر شاہ سے اجازت لے کر نکلا مبارز طلب کیا شاہزادہ عین الزمان نے بادشاہ سے اجازت
لے کر اور لشکر سے نکل کر اُسکا مقابلہ کیا ہم تگاور ہوئے تگاور مین مرکب کو اُسکے گرد برد کر دیا اُسنے
نام دریافت کیا آپنے اپنے نام سے آگاہ کیا اُسکا نام پوچھا اُسنے بھی اپنا نام بتایا بس اُسنے نیزہ کا وار
کیا انھون نے چند طعن مین اُسکا نیزہ ہوائی کیا وہ بہت شرمندہ ہوا تلوار لیکر میدان سے چلا
انھون نے اُسکے بند دست کو پکڑ لیا زور ہونے لگے مرکب پر سے کود پڑے کشتی ہونے لگی آخر کو شاہزادہ
نے اُسکو زیر کر کے گرفتار کیا اپنے عیار کے حوالہ کیا شام تک پندرہ پہلوان قتل کیے اور دس اسیر
اور بیس کو مجروح کیا شام کو سمندر شاہ نے طبل باز بجوایا دونون لشکر واپس آئے قیام گاہ
پر آتے ہی سمندر شاہ نے دربار کیا اور طبل جنگ بجوا دیا دربار برخاست کر کے اپنے خیمہ خاص
مین جا کر سو رہا بعد کھانا زہر مار کرنے کے ہرکارون نے صاحبقران کو طبل جنگ کے بجنے سے آگاہ
کیا یہان بھی دربار آراستہ تھا صاحبقران نے طبل رزمی کے بجنے کا حکم فرمایا بادشاہ نے دربار
برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے اور آرام پذیر ہوئے رات بھر فین مین سامان جنگ
ہوا کیا صداے بیدار باش بلند رہی صبح کو دونون لشکر حسب معمول رزمگاہ مین آکر صف آرا ہوئے
نقیبون نے نقابت کی جب نقیب نقابت کر کے واپس گئے اُسوقت ادراک تیغ زن
سمندر شاہ سے اجازت لے کر میدان مین آیا بعد سلحشوری دکھانے کے مبارز طلب کیا لشکر اسلام
سے شاہزادہ نور الزمان نے اپنے مرکب کی باگ لی اور بادشاہ و صاحبقران سے اجازت لیکر
میدان مین تشریف لائے اور اُس سے ہم تگاور ہوئے گرد برد کر دیا اُسنے مرکب کو سات قدم پر چب
کر گرتے ہوئے دیکھا رکاب اور رانون مین مسل کر اور سامنے اگر مقابل ہو کر یہ شعر پڑھا شعر بگو نام خود را
درین انجمن ✣ کہ بسیار تند آمدی سوے من ✣ شاہزادہ نے اپنے نام سے آگاہ کیا اُسنے کہا کہ مجکو
بھی ادراک تیغ زن کہتے ہین بس یہ کہکر اور خبردار کہکر شاہزادہ پر تلوار کا وار کیا شاہزادہ نے اُسکی
ضرب کو اپنی سپر پر روکا اور اپنا وار کیا چند وار کی رد بدل ہوئی تھی کہ ایک مقام پر شاہزادہ نے
جو سپر کو جھٹکا دیا اُسکا علی بند پشت پر جا جھولا اور پنجہ یلی دراز کر کے اُسکے بند دست پر ہاتھ ڈالدیا
تلوار کی باڑھ سے بچا کر اور قصد کیا کہ تلوار پر قبضہ کرون اُسنے بھی اپنا دوسرا ہاتھ اُنکی کمر زخچیر مین
ڈالدیا بس زور ہونے لگے ایک مرتبہ پشت مرکب سے دونون زمین پر آئے کشتی ہونے لگی خوب
کشتی ہوئی انجام کار شاہزادہ نے اُسکو زیر کیا اور مشکین باندھ کر اپنے عیار کے حوالہ کیا
اور خود مرکب پر سوار ہو کر مبارز طلب کیا شام تک دس پہلوان گرفتار ہوئے اور پندرہ جان
سے مارے گئے اور بیس اسیر ہوئے طبل باز بجا دونون لشکر واپس آئے فرودگاہ پر سمندر نے
دربار کیا چونکہ اب سمندر کو غصہ بہت ہوا اُسی حالت غصہ مین طبل جنگ بجوایا اور دربار
برخاست کیا یہ خبر صاحبقران کو ہوئی اُنھون نے بھی طبل جنگ بجوایا دربار برخاست
کیا چنانچہ رات بھر طبل جنگ بجا کیے صبح ہوئی خلاصہ یہ کہ دونون لشکر موافق دستور کے
رزمگاہ مین آکر صف آرا ہوئے جب نقابت ہو چکی غواک سخت کمان میدان مین آیا

خوب سلح شوری دکھائی خوب چوگان بازی کی اُسکے بعد لشکر اسلام سے مبارز طلب کیا آج شاہزادہ
شہنشاہ گوہر کلاہ بادشاہ و صاحبقران سے اجازت لے کر رزمگاہ مین آئے پہلے ہم تنگاور ہوئے
اُسمین کا مرکب دس قدم پسپا ہوا انکا مرکب ایک قدم ہٹ کر رہ گیا وہ مرکب کو مسل کر رانون مین ہم
مقابل ہوا بعد نام دریافت کرنے کے نیزہ بازی ہونے لگی خوب نیزہ بازی ہوئی شاہزادہ نے نیزہ
ہوائی کیا اُسنے تلوار کا وار کیا انکی نگاہ تلوار سے لڑی رہی جسیے تلوار قریب سر آئی جھکی دی کہ تلوار
پٹ پڑی بس قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور کلائی کو مروڑ کر تلوار چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر قاش
زین سے اُٹھالیا اور گرد سر چرخ دے کر اُسکو زمین پر مار کر مشکین باندھ لین اور عیار کے حوالہ
کیا اب تار بندھ گیا لشکر کفار سے سردارون کے آنے کا جو آیا یا تو قتل ہوا یا مجروح یا اسیر تا
شام پندرہ پہلوان اسیر ہوئے اور بیس قتل اور پچیس مجروح جب شام ہوگئی سمندر شاہ طبل
باز بجوا کر واپس گیا پھر طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا صبح کو مقابلہ ہوا راوی نے
بیان کیا ہے کہ پندرہ دن کے میدانداریون مین لشکر کفار کے کل سردار جو کہ غیر ساحر تھے قتل و اسیر و
مجروح ہوئے جو کہ سمندر شاہ کے لشکر مین تھے وہ بھی اور جو اور ملکون سے برائے کمک
آئے تھے وہ بھی اور جو خود اپنا لشکر لے کر آئے تھے وہ بھی اور جو غیر ساحر بادشاہون کے ہمراہ
آئے تھے وہ بھی سب اہل اسلام کے سردارون کے ہاتھ سے قتل ہوئے اور اسیر اور مجروح
اب کوئی باقی نہین ہے کہ جو نکل کر مقابلہ کرے اور جو باقی بھی ہین وہ دم چراتے ہین اور باہم
کہتے ہین کہ کون ان لوگون سے مقابلہ کرے کہ جو انکے مقابلہ کو گیا یا تو مارا گیا یا اسیر ہوا یا مجروح
ہم کو اپنی جان دو بھر نہین ہے پندرھوین دن سہ پہر سے پڑا بند ہوگیا کوئی مقابلہ کو نہ نکلا
جب یہ رنگ سمندر شاہ نے دیکھا فوراً طبل باز بجوا کر واپس گیا فرودگاہ پر صاحبقران
اپنے لشکر کو لے کر فرودگاہ پر واپس آئے لشکرون نے کمر کھولی بادشاہ نے تبدیل لباس کر باہر
دربار فرمایا صاحبقران و سب سردار حاضر ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ طریقہ سے معلوم
ہوتا ہے کہ اب کچھ دنون مقابلہ نہ ہوگا کیونکہ آج تو یہ حالت تھی کہ کوئی مقابلہ کو نہ نکلا آخر
سمندر شاہ نے پریشان ہوکر طبل باز کے بجنے کا حکم دیا اور لشکر لے کر واپس گیا بس اب کچھ
دنون صبر کرو اور آسودہ ہوکر مقابلہ کرے گا آفاق شاہ وغیرہ نے عرض کیا کہ جی نہین
وہ ایسا نہین ہے اسی تاؤ مین تو مارا پڑتا ہے بس اب جب تک اُسکے دم مین دم ہے اور لشکر
مین ایک آدمی بھی موجود ہے اُسوقت تک وہ ہر روز مقابلہ کیے جائے گا صاحبقران نے
فرمایا کہ کیا تم ہی ہو اے بابا بزرگ اسمت یہ فرما کر اور باتین کرنے لگے اُدھر سمندر شاہ نے
فرودگاہ پر پہونچ کر لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا خود لباس بدل کر دربار مین آیا سب سردار
حاضر ہوئے اور سب بادشاہ جو کہ باقی تھے بس سمندر شاہ نے عشاق اپنے اُستاد
کی طرف دیکھ کر کہا کہ بڑا غضب ہوا سب پہلوان و سردار غیر ساحر کام آئے اور کچھ نہ
مطلب ہوا جو شملاق نے کہا تھا وہی ہوا کہ یہ سب کام آئینگے ساحرون کے لشکر کو
مقابلہ کا حکم دیا تھا مین نے خیال کیا تھا کہ کوئی تو ایسا ہوگا کہ ان سب کو قتل کریگا
کیونکہ ان لوگون نے بہت لاف و گزاف کیا تھا مگر کچھ نہ ہوا خیر جو ہونا تھا وہ ہوا
اب افسوس سے کیا حاصل عشاق نے کہا کہ اب کیا تمھاری رائے ہے آیا کچھ دنون

مقابلہ نہ کروگے یا مقابلہ ہوگا سمندر نے جواب دیا کہ یہ ممکن نہین ہی کہ ہین انکو دم لینے دون دیکھیے
طبل جنگ بجوانا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ مگر اس طور سے کہ کل سے اب کوئی غیر ساحر
مقابلہ کا قصد نہ کرے ساحرون کے مقابلہ کا تماشا دیکھہ کہ یہ کیونکر مقابلہ کرتے ہین اور لشکر اسلام
کو غارت کرتے ہین بس اسی طور سے طبل جنگ بجایا گیا ساحرون کے جان مین جان آئی شملاق
نے سمندر شاہ سے کہا کہ جو مین نے عرض کیا تھا وہی پیش آیا۔ مین نے تو انکا طریقہ جنگ دیکھکر
خیال کرلیا تھا کہ انسے تلوار کے مقابلہ مین سر برہونا محال ہی مگر آپ نے میرا کہنا نہ سُنا اور مجھکو
دروغگو خیال کیا اُسکا انجام دیکھا کہ کیا ہوا سوائے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آیا اور وہی تدارک
کرنا پڑا جو کہ غلام نے عرض کیا تھا سمندر شاہ نے جواب دیا کہ خیر اس سے کیا حاصل اب ہم
دیکھتے ہین کہ خلاپرست ساحرون سے کیونکر مقابلہ کرتے ہین اور کیونکر انکو قتل کرتے ہین اب ذرا
مشکل ہی یہ تلوار کی لڑائی نہین ہی کہ ایک ہاتھ مین خاتمہ کردیا اب وہ لڑائی ہی کہ ایک پاشن کے
دانہ مین اُنکا قماش بدل جائے گا سب نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا پس سمندر شاہ نے
دربار برخاست کیا پس جب ساحرون کو معلوم ہوا کہ کل سے ہم کو مقابلہ کرنا ہوگا ہر ایک اپنے
سحر کو درست کرنے لگا اور جگانے لگا چنانچہ یہان تو ساحرون مین سامان جنگ ہو رہا ہی
اور سمندر شاہ دربار برخاست کرچکا ہی سب ساحر و غیر ساحر سردار جو کہ قتل و اسیر ہونے سے
اور مجروح ہونے سے بچے ہین اپنے اپنے مقام پر آئے ہین ساحر تو سحر کا بندوبست کر رہے
ہین اور غیر ساحر اطمینان سے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے ہین طبل جنگ بج رہا ہی طلایہ پھر رہا
ہی ادھر ہرکارون نے بادشاہ و صاحبقران کو طبل جنگ کے بجنے سے آگاہ کیا اور عرض کیا کہ
اب سمندر شاہ نے عاجز ہوکر ساحرون کے نام پر طبل جنگ بجوایا ہی کل سے لشکر ساحران
مقابلہ کرے گا اب غیر ساحر مقابلہ نہ کرینگے یہ سُنکے صاحبقران نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین
بھی طبل جنگ بجے ہم ساحرون سے مقابلہ کرینگے اگر ہمارے خدا کو ہماری ظفر منظور ہی تو ہم
اُنکو بھی قتل کرینگے کیا خوف ہی کوئی مقام فکر و تردد نہین ہی وہ مالک و مختار ہی اسکی ذات پر
بھروسا کرنا بہت اچھا ہوتا ہی وہی ہر بلا سے نجات دینے والا ہی انسان کو لازم ہی کسی
بلا کو بلا خیال نہ کرے جب کہ غیر ساحرون نے ہمارا کچھ نہ بنایا تو ساحر کیا بنا لینگے اپنے مُنھ
کی کھائینگے اور میرا تو اس مصرعہ کے مضمون پر تکیہ ہی اور خدا کی ذات پر مصرعہ بر سر اولاد
آدم ہر چہ آید بگذرد + دیگر مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + دیگر
سر نمی پیچم ز شمشیر چو چوب + ہر چہ آید بر سر من یا نصیب + یہ فرماکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ
بس اسوقت طبل جنگ بجا جو کہ لشکر مین ساحر تھے وہ بہت خوش ہوئے کہ اب کل
ہم سے مقابلہ ہوگا اور غیر ساحرون کو بھی کچھ خوف نہین ہی بس یہان بھی طبل جنگ بجنے
لگا آفاق شاہ وغیرہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ جب حضور نے یہ فرمایا تھا کہ اب
کچھ دنون مقابلہ نہ ہوگا تو ہم نے عرض کیا تھا کہ جی نہین وہ ایسا نہین ہی کہ مقابلہ نہ کرے عجب
نظفہ حرام ہی حضور نے ملاحظہ فرمایا صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ پھر کیا خوف ہی
مقابلہ کیا جائے گا عرض کیا کہ اس خیال سے نہین عرض کیا کہ مقابلہ نہین کیا جائے گا
بلکہ اس خیال سے کہ ملاحظہ فرمایئے کہ کس قدر عداوت ہی صاحبقران نے فرمایا کہ پھر ہو

کوئی ہمارا بھی تو حافظ ہی آفاق شاہ وغیرہ خاموش ہورہے بادشاہ نے دربار برخاست کیا
سب اپنے اپنے مقام پر آئے یہان کے بھی ساحر سحر جگانے لگے غیر ساحر اسلحہ کو درست کرنے
لگے اسی بندوبست مین زمانہ شب برطرف ہوا اہل اسلام نے اشتیاق جنگ مین وہ شب
آنکھون مین بسر کی جیسے نیا دولھا شب برات کو اس انتظار مین اور خوشی مین بسر کرتا ہی کہ صبح
ہو تو عروس کے گھر جائین اور عروس بیاہ کر لائین یا وہ طفل جو کہ عید کی خوشی مین رات بھر
جاگتے ہین کہ کسی طور سے سحر ہو جائے تو ہم خوشی عید کی کرین یا وہ لوگ کہ جن سے اپنے
عاشق یا معشوق سے ملاقات کا وعدہ ہوتا ہی اور وہ شب مفارقت کو انتظار ملاقات
مین بسر کرتے ہین خلاصہ یہ کہ رات بھر صدائے بیدار باش وہوشیار باش دونون طرف بلند
رہی طبل جنگ بجا کیا ساحر سحر درست کیا کیے کہ یکایک خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی
ساحر شب اپنی جھولی نور کو دوش پر رکھکر مع اپنے ہمراہیون کے طرف ہوم خانہ مغرب کے راہی
ہوا اور ساحرہ شب نے اپنے چہرہ سیاہ کو نقاب روز مین پوشیدہ کیا اور سامری روز یعنی آفتاب
اپنے جھولی نور کو لے کر طاؤس فلکی پر جلوہ گر ہوا بس صبح ہوئی اور آفتاب نکل آیا دونون لشکر
بصد کروفر میدان مین آئے اس دن لشکر سمندر شاہ مین لشکر ساحران پر عجب شان تھی ہر ایک
ساحر اسباب سحر اور عجر بہائے سحر سے آراستہ تھا اسی طور سے لشکر اسلام کے بھی ساحر تھے ہر
ایک اپنا سحر درست کر کے آیا تھا جب دونون لشکر صف آرا ہو چکے ابھی نقیب نہ نکلے
تھے کہ سمندر شاہ نے ایک ساحر سے کہا کہ تو میدان جنگ مین جا کر اور اہل اسلام کو اپنی
طرف متوجہ کر کے کہدے کہ اب وہ زمانہ گیا کہ تم نے میرے لشکر کا ستراؤ کر دیا واقعی امر یہ ہی کہ
تم سے کوئی نہین لڑ سکتا ہی بس اب اسی مین خیریت ہی کہ تم یہان سے چلے جاؤ ورنہ میرے
ہاتھ سے سخت پریشان ہوگے اور گوشہ پناہ تلاش کروگے سوائے گوشہ موت کے جائے
امن نہ ملے گی اب مین اپنے خاص لشکر سے تم سے مقابلہ کراؤنگا یعنی اب ساحرون سے مقابلہ
کرنا پڑے گا اور یہ جو ساحر تمھارے ہمراہ ہین ان پر بھروسہ نہ کرنا وہ میرے لشکر کا کچھ نہ کر سکینگے
بس مین نے آگاہ کر دیا آئندہ تم کو اختیار ہی بس اس ساحر نے بموجب حکم سمندر شاہ میدان
مین جا کر اور اہل اسلام کو اپنی طرف متوجہ کر کے سمندر شاہ کا پیام بیان کر دیا صاحبقران نے
ایک سوار سے کہا کہ تم میدان مین جا کر اور سمندر کو اپنی طرف متوجہ کر کے کہدو کہ ہم کو ذات
خدا پر بھروسہ ہی اور کسی پر نہین ہی بس تو ضرور لشکر ساحرون کو حکم دے کہ وہ ہم سے مقابلہ کرے
ہم کو کوئی خوف نہین ہی جو ہمارے مقدر مین ہوگا وہ پیش آئے گا کیون بار بار ہم کو خوف
دلاتا ہی ہم ڈرنے والون مین نہین ہین یہ ساحران غیر ساحرون کے ہاتھ مثل سگ وخوک
کے قتل ہونگے ہمارا خدا ہمارا حافظ ہی تو کیا ہی جو ہم کو قتل یا غارت کرے گا اگر اسکو منظور نہین
ہی تو تو ہمارا کچھ نہین کر سکتا ہی بس وہ سوار میدان مین آیا اور اسنے صاحبقران کا پیام پکار کر
سمندر شاہ سے کہا سمندر شاہ نے سنکے اس ساحر سے کہا کہ واپس چلا جا وہ ساحر واپس
آیا اور وہ سوار طرف اپنے لشکر کے واپس گیا دونون طرف سے نقیب نکلے انھون نے
نقابت کی بعد نقابت کرنے کے لشکرون مین واپس گئے اب سمندر شاہ نے اپنے
لشکر کی طرف دیکھا یعنی ساحرون کی طرف بس دیکھنا تھا کہ تمام نشان لشکر ساحران

کے جلوہ گری مین آئے اور ملکہ ماہ سیمتن اپنے طاؤس سحر کو بڑھا کر سامنے سمندر شاہ کے
آئی اور اجازت خواہ ہوئی سمندر جادو نے اسکو اجازت میدان دی بس وہ اپنے طاؤس کو
اڑاتی ہوئی میدان جنگ مین آئی پہلے تو اُسنے بطور سلحشوری کے کچھ شعبدہ دکھائے کبھی ابر
بنایا موتی برسائے کبھی آگ برسائی جب یہ شعبدہ دکھا چکی اُسوقت طرف لشکر اسلام کے
مخاطب ہوکر پکاری کہ جس کو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے یہ صدا اُس کا دینا تھا کہ
دست چپ کی طرف سے ایک سردار گمنام اپنے مرکب کو مہمیز کرکے روبرو بادشاہ کے آیا
اور عرض کیا کہ مجکو اجازت ملے کہ مین جاکر اس لگائند سے مقابلہ کرون بادشاہ نے فرمایا کہ وہ
ساحرہ ہی تم غیر ساحر ہو کیونکر مقابلہ کروگے تم اپنے مقام پر جاؤ اور کوئی مقابلہ کو نکلے گا اُسنے
عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ یہ غلام کیونکر اسکو قتل کرتا ہی یہ میرے ہاتھ سے جاتی کہان ہی
ساحرہ ہی تو کیا خوف ہی دوسرے اب کو یہ غلام قصد کرچکا ہی یہ جو عرض کیا بادشاہ نے فرمایا
کہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا چونکہ طریقہ لشکر اسلام کا ہی کہ جو برائے مقابلہ پہلے قصد کرے خواہ
حریف اُس سے زبردست ہو خواہ نہ ہو بس وہ ہی مقابلہ کو جائے گا دوسرا نہ جائے گا اس
سبب سے اور بادشاہ ناچار ہوگئے اُسکو اجازت دی بس وہ مرکب کو مہمیز کرکے اور سلام
رخصت کرکے طرف زرمگاہ کے چلا یہ جو حال مریخ و آفاق شاہ و سہراب و الطاف
و کوکبہ نے و دیگر اورسردارون نے دیکھا باہم یہ صلاح کی کہ ہم یہ خیال کرتے تھے کہ ساحرون سے
مقابلہ ہی اب صاحبقران کسی غیر ساحر کو برائے مقابلہ نہ جانے دینگے ہم لوگ مقابلہ کرینگے
یہ تو نیا واقعہ ہوا کہ غیر ساحر کو اجازت پیکار مل گئی مفت اسکی جان گئی چلو خدمت صاحبقران
مین عرض کرین بس یہ باہم مشورہ کرکے یہ سب کے سب اپنی صف سے نکل کر خدمت
صاحبقران مین حاضر ہوئے اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ کیا ہم غلامون اور کنیزون سے حضور
ناراض ہین جو غیر ساحر کو ساحر سے مقابلہ کرنے کی اجازت ملی یہ تو خلاف ہی جب تک
ہم جان نثار زندہ ہین اُسوقت تک کوئی غیر ساحر ساحر کے مقابلہ مین نہ جائے حضور
غلامان حضور ہم جان نثارون کے جان نثاری کا تماشہ ملاحظہ فرماتے مین وہ ساحر ہین یہ غیر
ساحر ایک دانہ ماش مین یہ بیکار ہوجائینگے پھر بیکار لشکر کے قتل ہونے سے کیا حاصل
ہان جب ہم غلام نہ ہون اور کنیزین اُسوقت حضور کو اختیار ہی یہ جو اُن سب نے عرض
کیا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا اب تو یہ سردار مقابلہ کو جاتا ہی جانے دو پھر دیکھا جائیگا
اُسنے مبارز طلب کیا تم تین سے کوئی نہ نکلا اُسنے قصد کردیا یہ ہمارے طریقہ اور قاعدہ کے
خلاف ہوتا کہ وہ اجازت طلب کرتا اور ہم نہ دیتے یہ کیونکر ہوسکتا ہی اُنھون نے عرض
کیا کہ اُسکے مُنھ سے پوری بات نہ نکلنے پائی تھی کہ اُسنے قصد کردیا ہم تو اسی قصد سے کھڑے
ہوئے تھے کہ وہ مبارز طلب کرے اور ہم جاکر مقابلہ کرین اجازت نے کر اگر خلاف
مزاج عالی نہ ہو تو اُسکو واپس فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ نہین ہوسکتا ہی بس اُسکو
اب مقابلہ کرنے دو جو اُس کے مقدر مین ہوگا وہ پیش آئے گا یہ فرماکر فرمایا کہ اب تم لوگ
اپنے مقام پر جاؤ اور مقابلہ کا تماشہ دیکھو وہ سب کے سب وہان سے اپنی صف مین
آئے اور اُس کے لیے افسوس کرنے لگے اُدھر وہ جوان میدان مین پہونچا اور کہا کہ اولکاتہ

پک رہی ہی ہوا پر سے زمین پر آ تو مین مقابلہ کرون تیری جان کا ملک الموت مین ہون تیری روح قبض کرنے
آیا ہون وہ یہ سُنکے ہنسی اور کہا کہ تم مقابلہ کروگے کیون اپنی جان کے درپے ہوئے ہو ابھی پورے جوان
بھی نہین ہوئے ہو تم کو تو اپنے حال پر رحم زیبا ہی ابھی تم نے دنیا مین کیا دیکھا ہی اپنے باغ جوانی سے کون سا
پھل حاصل کیا ہی جو میرے مقابلہ کو آئے ہو واپس جاؤ مجکو تمھارے اوپر ترس آتا ہی اور کسی کو آنے دے
اُس جوان نے کہا کہ تو میرے حال پر ترس نہ کھا اور زمین پر آ مجھ سے مقابلہ کر ہم اُس بہادر کے غلام ہین
کہ جسکو موت سے بالکل ہراس نہین ہی ہم اُس دین کے پیرو ہین کہ جس مین موت کو حیات خیال کرنا زیبا
ہی بس مرنے کا کچھ غم نہین ہی یہ کہکر کہا کہ تو بڑی لگاتہ ہی خوب باتین بناتی ہی یہ جو کہا اُسکو غصہ آیا اور
چند سخت کلمہ بھی کہے تھے اور خداوند تصویر پر لعنت بھی کی تھی بس وہ طاؤس سحر کو زمین پر لائے دونون
لشکر کے ساحر و غیر ساحر دیکھ رہے ہین کہ اُسنے زمین پر آکر ان سے کہا کہ لا کیا ضرب بہادری رکھتا ہی
انھون نے جواب دیا کہ یہ اپنا طریقہ نہین ہی تو پہلے حربہ کر لے یہ سُنکے اُسنے کہا کہ مین تیرے اوپر کیا
سحر کرون تو ساحر نہین ہی مین تجھ سے تلوار سے مقابلہ کرونگی یہ کہکر نیمچہ سحر کو نیام سے لیا اور وار کیا
انھون نے اسکے نیمچہ کے وار کو رد کرکے اپنا وار کیا اُسکے نیمچہ چلنے بس ایک مقام پر انھون نے جو
موقع پایا خبردار خبردار کہکر جو وار کیا اُسکے سر پر نیمچہ پڑا کہ اوچھا سا زخم سر مین آیا اُسنے سمجھا کیا کہ نیمچہ کند
ہو گیا اور سر سے نکل گیا مگر چند قطرے خون کے اُسکی پیشانی پر بہکر سر سے آئے بس خون کا نکلنا
تھا کہ اُسکو غصہ آگیا اور یہ کہکر کہ تم لوگ بہت زبردست ہو نہ نون نہ مالغہ کے پیچھے ہٹ کر اور جھولی
سے دانہ ماش کے نکال کے اُس پر کچھ اسم سحر پڑھکر اُس جوان پر مارے ان دانون کا اُس
جوان کے قریب جانا تھا کہ ایک شعلہ پیدا ہوا وہ جوان مع مرکب کے مثل ہیزم خشک کے
جلنے لگا لشکر اسلام یہ واقعہ دیکھکر کانپ گیا سمندر شاہ سے شعلاق نے عرض کیا کہ حضور
نے ملاحظہ کیا کہ کیونکر خدا پرست کو آپ کی کمینہ نے قتل کیا یہ اسی طور سے غارت ہونگے
سمندر جادو نے جواب دیا کہ تمھارا خیال درست ہی وہ جوان تو جل رہا تھا یہ حال جو
ملکہ کوکبہ روشن تن نے دیکھا قبل اسکے کہ وہ مبارز طلب کرے اپنے طاؤس سحر کو
صف سے نکالا اور خدمت بادشاہ مین آئی اس خیال سے قبل سے آئی کہ ایسا نہ ہو
کہ وہ مبارز طلب کرے اور کوئی سردار غیر ساحر قصد مقابلہ کرے تو پھر مشکل ہوگی بس
خدمت بادشاہ مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ لونڈی کو اجازت ملے کہ جاکر مقابلہ کرے
بادشاہ نے فرمایا کہ ابھی اُسنے مبارز نہین چاہا کیونکر اجازت دی جائے جب وہ
حریف کی خواستگار ہوگی اُس وقت دیکھا جائے گا بادشاہ یہ فرما رہے تھے کہ اُس
لگاتہ نے اُس جوان کو جلا کر لشکر اسلام کی طرف متوجہ کرکے ملکہ صبا جبقران کو
مخاطب کرکے کہا کہ کیا غیر ساحرون کو برائے مقابلہ روانہ کرتے ہو کہ جو ایک
ماش کے دانہ مین جل جاتے ہین تمھارے لشکر مین بھی تو ساحر ہین اُس مین سے
کسی کو میرے مقابلہ کے لیے روانہ کرو تاکہ کچھ لطف مقابلہ کا ہے یہ اگر لاکھون
آئین گے اسی طور سے جل کر خاک ہو جائین گے یہ جو اُسنے کہا اور مبارز طلب کیا
کوکبہ نے عرض کیا کہ اب تو اجازت ملے مریخ وغیرہ نے قصد کیا تھا کہ ہم
اجازت کے لیے پر سے نکلین اور مقابلہ اُس کا کرین دیکھا کہ کوکبہ

بادشاہ سے اجازت طلب کر رہی ہے بس یہ لوگ ٹھہر گئے اور اُدھر جب یہ کوکبہ نے عرض
کیا کہ اب تو اجازت ملے وہ مبارز طلب کر رہی ہے بادشاہ نے یہ خبر پاکر اجازت دی
کہ سپر خداوند کریم کے کیا کوکبہ سلام کرکے اور اپنے طاؤس کو اُڑا کر سامنے
صاحبقران کے آئی اور صاحبقران کو سلام رخصت کرکے میدان کا رخ کیا
اور پکار کر کہا کہ کیون لاف و گذاف کرتی ہے مین تیرے مقابلہ کو آتی ہون یہ کہکر اور
طاؤس کو اُڑا کر اُسکے برابر پہونچی اُسنے جو کوکبہ کو اپنے مقابلہ مین دیکھا کہا کہ ای کوکبہ
تم کو کیا ہو گیا کہ تمنے اپنا دین آبائی ترک کرکے خدا پرستی اختیار کی بس اسی مین خیریت ہے
کہ میرے ساتھ چلو اپنی خطا بادشاہ سے معاف کرآؤ پھر وہی مذہب اختیار کرو ورنہ میرے
ہاتھ سے ماری جاؤگی کوکبہ نے جواب دیا کہ یہ مقام پند و نصیحت کا نہین ہے بلکہ مقابلہ کا
بس تو اپنا حربہ کر تو کیا میری خطا معاف کرائے گی اور وہ گیدی میری کیا خطا معاف
کرے گا جب مین نے کوئی خطا بھی کی ہو ہزار ہزار لعن ہے خداوند تصویر پر اور اُسکے
پرستارون پر بلکہ تو میرے ہمراہ چل اور دین اسلام اختیار کر کہ تیری بخشش کا سبب
ہو یہ جو کوکبہ نے جواب دیا اُسنے کہا کہ معلوم ہوا کہ تیری قضا آئی ہے دیکھ اب بھی
کچھ نہین گیا ہے مین تیری سفارش بادشاہ سے کر سکتی ہون تو نے کوئی ایسی خطا نہین
کی ہے کہ بادشاہ تیرے قصور کو نہ معاف کرین کوکبہ نے جواب دیا کہ مین تجھ سے کہہ
چکی ہون کہ یہ مقام زم و پیکار ہے نہ جاے بزم و گفتار اپنی زبان بند کر اور جو کچھ
تجکو حربہ کرنا ہو کر بموجب شعر زبان در کش و تیغ بر کش غلاف ✣ کہ جاے سخن
نیست اندر مصاف ✣ یہ جو کوکبہ نے کہا بس ماہ سیمتن جادو نے کہا کہ اچھا معلوم
ہوا جاتا ہے یہ کہکر اور جھولی سحر پر ہاتھ ڈال کر چند دانہ ماش کے نکال کر اسم سحر
اُن پر دم کرکے کوکبہ پر مارے کوکبہ نے اُن ماش کے دانون کو اپنی طرف آتے ہوے
دیکھکر ایک مرتبہ کچھ اشارہ کیا کہ ایک مرغ پیدا ہوا وہ اُن دانون کو راہ مین کھا گیا کوکبہ
نے کہا کہ یہ کس قماش کا سحر کرتی ہے کوئی سحر عمدہ کر کہ جی لگے اُسنے تو یہ دیکھا کہ کوکبہ نے
میرے سحر کو رد کیا مرغ سحر کوکبہ نے دانہاے ماش کو چن کر کھا لیا بس پھر اُسنے جھولی
پر ہاتھ ڈالا اور ایک گولہ نکالا اُسکو زبان کے خون سے رنگین کرکے کوکبہ کی طرف
پھینکا جیسے وہ گولہ قریب آیا کوکبہ نے اُسکو ہاتھ سے پکڑ لیا وہ موم کا ہو کر رہ گیا
اور اُسی گولہ پر کچھ اسم سحر دم کرکے اُس پار مارا اُسنے جو گولہ کو آتے ہوے دیکھا ایک
کارد نکال کر جھولی سے کچھ اشارہ کیا کہ وہ گولہ بیچ سے دو ہو گیا اُس سے شعلہ نکلا
اُسنے اشارہ کیا کہ وہ شعلہ کوکبہ کی طرف چلا کوکبہ نے اف جو کیا وہ شعلہ فرو ہو کر
رہ گیا اسی طور سے چند سحر کی باہم رد و بدل ہوئی جو اُسنے کیا کوکبہ نے رد کیا جو
کوکبہ نے کیا اُسنے رد کیا بس ایک مرتبہ اُسنے کہا کہ ای کوکبہ بچ یہ میرا بہت زبردست
سحر ہے بس تو اب زندہ نہ بچے گی کوکبہ نے کہا کہ مین خبردار ہون یہ سننا تھا کہ اُسنے اپنے
گلے سے طوق طلائی اتارا اور اُسکا چاند اُس سے جدا کیا اور اسم سحر پڑھکر طرف آسمان
کے پھینکا وہ چاند بالاے آسمان جا کر شق ہوا اور اُس سے ایک برق چمک کر چلی بس

کوکبہ نے جو اُس برقی کو آتے ہوئے دیکھا فوراً طاؤس پر سے کود کر محرق زمین ہو گئی وہ برق اُس
طاؤس پر گری کہ وہ جلنے لگا اسنے آواز دی کہ مین نے کوکبہ کا کام تمام کیا راوی نے بیان کیا ہی
کہ اگر کوکبہ یہ تدبیر نہ کرتی تو ضرور ہلاک ہوتی اُسنے اپنے کمال کا سکہ کیا تھا اسکا توڑ فوراً
غیر ممکن تھا بس جب اُسنے یہ کہا کہ مین نے مارا اور کام تمام کیا کوکبہ نے زمین سے نکل کر
کہا کہ کس کو مارا اور کس کا کام تمام کیا خبردار ہو جا اب میرے حربہ کی باری ہی اُس نے
کہا کہ خبردار ہون بس کوکبہ نے سحر کیا کہ ایک ابر پیدا ہوا اُس ابر سے بارش
مروارید ہونے لگی بس کوکبہ نے جھولی سے نکال کر ایک پارچہ کتان اُس پر سحر کیا کہ
وہ پارچہ بالائے ہوا جا کر محیط ہو گیا زیر ابر اب کوکبہ نے ایک ڈبیہ نکالی اُسکو
اُس ابر کی طرف پھینکا وہ ڈبیہ قریب اُس پارچہ کتان کے شق ہوئی اور اُس سے
ہزارون ستارے نکلے اور وہ اُس پارچہ مین خود بخود نصب ہو گئے اور ضو دینے لگے وہ
ساحرہ یعنی ماہ سیمتن کھڑی ہوئی یہ تماشہ دیکھ رہی ہی جب کوکبہ یہ بندوبست کر چکی
کہا کہ لے خبردار ہو مین حربہ کرتی ہون وہ بولی خبردار ہون یہ سننا تھا کہ کوکبہ نے
اُن ستارون کی طرف اشارہ کیا بس ایک ستارہ اُن مین سے جدا ہو کر اور برق کے مانند بن کر
طرف اُس ساحرہ کے چلا کوکبہ نے زور دیا اسنے جو ستارے کو آتے ہوئے دیکھا
چند سپر سحر پر قائم کین اور قصد کیا کہ طاؤس پر سے کود پڑون مگر مہلت نہ ملی جب
تک یہ کودے کودے وہ ستارہ اسکے سپرون پر گرا اور سپرون کو توڑتا ہوا اور اُسکی
دل و جگر کو جلاتا ہوا شہر مرگاہ کی طرف سے نکل کر بلند ہوا اور اُس پارچہ مین نصب
ہو گیا اُسکے تن بدن مین آگ لگ گئی اور وہ مثل خیار خشک کے جلنے لگی اور
آندہی سیاہ اُٹھی تاریکی ہو گئی ہیر غل چلانے لگے آواز آئی کہ کشتی کہ نام من ملکہ ماہ
سیمتن جادو بود بعد اس صدا کے آنے کے سب نے دیکھا کہ ایک ساحرہ جلی ہوئی
خاک پر پڑی ہی ساحران لشکر اسلام و کل اہل اسلام نے کوکبہ کی بہت تعریف
کی اسنے سب کو سلام کیا بس ماہ سیمتن کا مرنا تھا کہ ایک اور ساحرہ سمندر شاہ
سے اجازت لے کر کوکبہ کے مقابلہ کو آئی اُدھر سمندر شاہ نے شلاق سے کہا کہ تم
نے دیکھا کہ اس کوکبہ نے کیونکر اس ساحرہ کو قتل کیا خوب سحر ایجاد کیا ہی شلاق
نے عرض کیا کہ کوکبہ اسی اقلیم کی ساحرہ ہی ملک کوکبہ کی ایک حاکم ہی اسکا سحر تو بہت
زبردست ہی اور ساحرہ بھی بہت زبردست ہی یہ ایسے ویسے ساحر سے زیر یا قتل نہو گی
سمندر شاہ نے جواب دیا کہ ملکہ سیماب جو گئی ہی یہ ضرور قتل کرے گی شلاق نے
عرض کیا کہ دیکھیے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر سیماب جادو مقابلہ مین پہونچی جاتی
ہی گولہ مارا کہ گولہ شق ہوا اور اُس سے چادر سیماب نکلی اور کوکبہ پر جا کر گری کہ کوکبہ
پوشیدہ ہو گئی کوکبہ نے سحر کیا کہ وہ پارہ مثل دھوئین کے اڑ گیا اور سامنے آکر کہا کہ
واہ کیا خوب سحر کیا اُسنے جو کوکبہ کو زندہ پایا بس برہم ہو کر ایک مرتبہ ترنج سحر خون سے
رنگین کر کے پھینک مارا کہ وہ ترنج سینہ پر کوکبہ کے پڑا اور سرد ہو کر گرا اگر اس مقام پر کوئی
اور ساحر ہوتا تو اسکا کام تمام ہو جاتا یہ ایسی ہی زبردست ساحرہ تھی کہ بچ گئی بس دو حربہ

روک کر کوکبہ نے کہا کہ اب مین حربہ کرتی ہون پھر یہ کہکر اشارہ کیا اُن ستارون کی طرف بس ایک ستارہ چلا جب تک یہ بندوبست کرے کرے وہ ستارہ سر پر پڑا کہ سر کو توڑ کر اُس مقام کی خبر لیتا ہوا اُس طاق ویران کو کشادہ کرتا ہوا صاف نکل گیا اسکے بھی مرنے کی علامت بلند ہوئی پھر غل مچانے لگے تاریکی ہو گئی جب تاریکی دفع ہوئی آواز آئی کشتی کہ نام من سیماب جادو بود سب نے دیکھا کہ ایک ساحرہ سیہ فام کی لاش برہنہ زمین پر پڑی ہی اور اُسکا وہ مقام مثل طاق کے نمایان ہی یہ دیکھکر ہر ایک نے اہل اسلام سے لاحول پڑھکر منھ پھیر لیا سمندر شاہ نے سحر کیا کہ ایک چادر اُسکی لاش پر خود بخود پڑ گئی جب سیماب بھی ہاتھ سے کوکبہ کے ماری گئی بس ملکہ بیتیاب جادو سمندر شاہ سے اجازت لے کر آئی آتے ہی نار نج سحر کا وار کیا آگ برسائی خون کا دریا بہایا مگر سب کو کوکبہ نے رد کیا اور خود جو حربہ کیا یعنی اُسی ستارہ کو جو اشارہ کیا یہ بھی مثل اُن دونون کے قتل ہوئی تا شام کوکبہ نے پندرہ ساحر لشکر کفار کے جان سے مارے جب شام ہو گئی سمندر شاہ نے طبل امان بجنے کا حکم دیا طبل بازگشت بجا دونون لشکر فرودگاہ پر واپس آئے سب اہل اسلام نے کوکبہ کی بہت تعریف کی لشکر نے کمر کھولی دونون لشکر آسودہ ہوئے صاحبقران و بادشاہ نے دربار کیا اُدھر سمندر شاہ نے بھی دربار کیا مگر خاطر تھا مگر حکم طبل جنگ بجنے کا دیا طبل جنگ بجا ہر کارون نے صاحبقران کو بھی آگاہ کیا یہان بھی کوس حربی بجا کوکبہ کی بہت تعریف ہو رہی ہی بس بادشاہ اسلام نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے درستی سحر مین مصروف ہوئے اُدھر سمندر شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ آج کوکبہ نے بڑا غضب کیا کہ مارے ساحرون کا ستراو کر دیا جو گیا مارا گیا سب نے عرض کیا کہ وہ حضور کی آنکھین دیکھ نوئی ہی اُسکے سحر ایسے ہی ہین ایک ہی سحر سے اُسنے سب کو قتل کیا دوسرا سحر نہ کیا سمندر شاہ نے کہا کہ پروا کیا ہی کہان تک قتل کریگی جب مجکو غصہ آئے گا ایک ہی جنبش لب مین کام تمام ہی یا کسی زبردست ساحر کو حکم دونگا وہ سب کی مشکین باندھ لیگا یہ کہکر دربار برخاست کیا رات بھر دونون طرف طیاری جنگ ہوا کی صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے جب صف بندی ہو چکی اور نقیب نقابت کر چکے اُسوقت لشکر سمندر شاہ سے طوفان جادو برائے میدانداری میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے ایک ساحر اوسکے مقابلہ کو گیا جو کہ ملازم تھا سہراب جادو کا اور شاگرد بھی ہی بس طوفان نے اُس سے کہا کہ حربہ کر اُسنے کہا کہ یہ ہم لوگون کا طریقہ نہین ہی لو حربہ کر بس اُسنے کارد سحر کو جھولی سے نکال کر اور سحر اُس پر کر کے اسکی طرف پھینکی اسنے اُسکو رد کرنا چاہا مگر وہ نہ رد ہوئی کیونکہ وہ کوئی زبردست ساحرہ تھا اُسکے سینہ پر پڑی کہ پشت کو توڑ کر پار گذر گئی اُسکا کام نا تھا کہ اسنے مبارز پھر طلب کیا بلکی اور ایک شاگرد سہراب کا اجازت لیکر نکلا اور مقابلہ کیا اُسنے وہی کارد اُسکے بھی پھینک ماری کہ اُسکا بھی کام تمام ہوا اور ایک ساحر نکلا اُسنے بھی مقابلہ کیا طوفان نے کارد ماری اس ساحر لشکر اسلام نے جیسے کارد کو آتے دیکھا سحر کر کے اُسکو بھی نیست کیا اور وہی کارد طوفان پر ماری طوفان نے اس کارد کو رد کر کے جو سحر کیا تو زمین شق ہوئی اور وہ ساحر لشکر اسلام اُس زمین مین سما گیا بعد تھوڑی دیر کے اُسکی لاش زمین پر پڑی ہوئی نظر آئی یہ حال دیکھکر سہراب کو تاب نہ رہی اپنا تخت سحر بڑھا کر سامنے بادشاہ کے آیا اور اجازت لے کر میدان مین آیا

اور طوفان کا مقابلہ بس طوفان نے جو سہراب کو ہم مقابلہ پایا پہلے بہت کچھ سمجھایا جب اُسنے نہ مانا
بس ایک مرتبہ جھولی پر ہاتھ ڈالکر اور ایک بیضہ فولادی نکال کر سہراب پر مارا سہراب نے
جو بیضہ فولادی کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر اشارہ کیا کہ وہ بیضہ بیچ سے شق ہوا اور ایک
ایک غبار پیدا ہوا وہ سہراب پر آکر گرا سہراب اس غبار مین پوشیدہ ہوا بس بعد تھوڑی دیر
کے سہراب حمک کر اُس غبار سے نکلا طوفان نے سحر کیا کہ ابر سحر آسمان پر محیط ہوگیا اور
پانی برسنے لگا تھوڑے عرصہ مین جہان پر سہراب کھڑا تھا ایک دریا بنکر طیار ہوگیا بس
سہراب نے سحر کیا کہ ایک اژدر اُس پانی سے ظاہر ہوا ایک مرتبہ کی دم نشی مین سب
پانی پی گیا زمین خشک ہوگئی بس سہراب نے ایک مرتبہ اُس اژدر کو اشارہ کیا وہ
طرف طوفان کے چلا جب طوفان نے دیکھا کہ اژدر میری طرف آتا ہے کچھ اسم سحر پڑھکر
پھونکدیا اُس پر مارے کہ وہ اژدر طرف سہراب کے چلا بس سہراب نے تخت پر سے
کود کر اور اژدر کے کلو نمین ہاتھ ڈالکر اُسکو چیر کر پھینکدیا اور جست کر کے تخت پر سوار ہوا
اور ایک مرتبہ خاک زمین سے اُٹھا کر اب جو پڑھ کر ماری ایک برج خاکی بنکر طوفان
پر گرا طوفان اُس مین پوشیدہ ہوگیا بس سہراب نے سحر کیا کہ وہ برج غائب ہوگیا
بعد تھوڑی دیر کے سب نے دیکھا کہ ایک ازدہا طوفان کو پکڑے ہوئے ہوا پر سے
زمین پر آیا اور اُسکو ذبح کیا بس اُسکا ذبح ہونا تھا کہ تاریکی ہوئی جب روشنی ہوئی سب
نے دیکھا کہ ایک ساحر کی لاش پڑی ہوئی ہے بس اور ایک ساحر سہراب کے مقابلہ
کو نکلا سہراب نے اُس کے سحر کو رد کر کے اُسی ازدہا کو اشارہ کیا اُسنے اُسکو پکڑ کر ذبح
کر ڈالا راوی نے بیان کیا ہے کہ اسی طور سے شام تک سہراب نے بیس ساحر کو قتل
اور پانچ اسیر کیے جو ساحر آیا اُسنے معمولی سحر کیا بس اس حقیر نے بہ سبب اختصار
کے ہر ایک کا سحر نہین لکھا اگر لکھتا تو طول ہوجاتا اور اصل مطلب رہ جاتا کیونکہ اس
دفتر کے ختم کرنے کا حکم اسی جلد مین ہے بس رات کم اور سوا تک بہت اگر اختصار نہ
کرونگا تو کیونکر تمام واقعات تحریر ہونگے اگر یہ حکم نہ ہوتا تھا تو ہر ایک ساحر کا سحر
جیسے طریقہ سے تحریر ہوتا جو کہ ابھی تک ناظرین نے نہ دیکھا ہوگا کسی کتاب مین بس انشاء
اللہ تعالی اگر حیات مستعار باقی ہے تو دفتر نیرنگ قانی مین تحریر کرونگا آمدم برسر
مطلب بس جب شام ہوگئی سمندر شاہ نے طبل بازگشت بجوا دیا دونون لشکر
واپس آئے قیام گاہ پر مرطولی ادھر صاحبقران و بلارشاہ نے دربار کیا اُدھر سمندر شاہ
نے دربار مین آکر حکم نواخت طبل جنگ دیا طبل جنگ بجا ہر کارون نے خبر بادشاہ
اسلام کو پہونچائی وہان بھی طبل جنگ بجا رات بھر دونون طرف طیاری رہی دوپہر
رات تک دربار آراستہ رہے صبح ہوئی دونون لشکر میدان مین آئے بعد صف آرائی
کے لشکر سمندر شاہ سے موآنج جادو مقابلہ کو نکلا مبارز طلب کیا آج ملازمان
ملکہ غزالان نے نکل کر مقابلہ کیا دو ساحر ملازمان ملکہ سے اُسکے ہاتھ سے مارے گئے
بس ملکہ اجازت لے کر مقابلہ کو آئی اُسنے ملکہ پر گولہ مارا ملکہ نے رد کر دیا اُسنے
سحر کیا کہ طائر پیدا ہوا اُسنے ملکہ کے سر پر آکر صدائے ہیہات دی کہ ملکہ مبہوت ہوکر رہگئی

یہ چلا کہ ملکہ کا سر کاٹ لون کہ زمین شق ہوئی ایک پتلی پیدا ہوئی اُسنے ملکہ کے منہ پر جھپٹا دیا
ملکہ کو ہوش آیا ملکہ نے دیکھا کہ مواج جادو میری طرف پنجہ لے کر آتا ہی بس ملکہ نے منہ پھیر کر
جو ایک پھول جھولی سے نکال کر کھینچ مارا ہر برگ گل اُسکی شعاع بنکر اُس پر چلی اُسنے سحر کیا
کہ وہ شعلہ دفع ہوگئے بس اُسنے پلٹ کر ایک دو ہتر زمین پر مارا کہ زمین کو زلزلہ رہا ہوا
اور زمین شق ہوئی ایک اژدر پیدا ہوا کہ وہ ملکہ پر چلا ملکہ نے ایک مرتبہ ایک انگشت
کا اشارہ کیا کہ ایک برق چمک کر اُس اژدر پر پڑی کہ وہ جلکر خاک ہوگیا اور ایک مرتبہ
تیر و کمان دوش پر سے لیکر اور تیر چلہ کمان مین پیوستہ کرکے آواز دی کہ او مواج جادو
اپنے کو بچا میرے تیر سحر سے یہ کہکر تیر کو رہا کیا اُدھر جب تک مواج سنبھلے سنبھلے تیر آکر
سینہ پر پڑا مہرہ پشت کو توڑ کر پار گذر گیا اسکا مرنا تھا کہ تاریکی ہوگئی آواز ہین مہیب آنے
لگین جب روشنی ہوئی سب نے دیکھا کہ مواج کا لاشہ زمین پر پڑا ہوا ہی بس اب ساحر
نکلنے لگے لشکر کفار سے اور قتل ہونے لگے تا بہ شام بہت سے ساحر غزالان کے ہاتھ
سے قتل ہوئے سمندر شاہ طبل باز گشت بجوا کر واپس گیا اور جاتے ہی پھر طبل جنگ
بجوا دیا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا رات بھر طیاری رہی صبح کو دونون لشکر میدان مین
آئے آج گرداب جادو نے نکل کر لشکر سے مبارز طلب کیا چند ساحر ملازمان الطاف
سے اُسکے مقابلہ کو آئے مارے گئے بس الطاف جادو نے بادشاہ سے اجازت لے
گرداب شاہ کا مقابلہ کیا گرداب نے سحر کیا کہ ایک طائر ہوا پر ظاہر ہوا اُسنے سہ
الطاف پر آکر تین مرتبہ گردش کی الطاف کی یہ حالت ہوئی کہ عالم سکوت مین مثل
تصویر ننگی کے ہوکر رہ گیا گرداب نے پھر سحر کیا کہ ایک پتلا پیدا ہوا اُسکے ہاتھ مین تلوار
تھی بس گرداب نے اشارہ کیا کہ اسکا سر کاٹ لے وہ پتلا چلا جب قریب الطاف
پہونچا اور قصد کیا کہ سر کاٹون کہ یکایک الطاف کے پشت پر سے ایک آواز آئی
کہ خبردار یہ کیا کرتا ہی یہ پتلا رُکا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا اُسنے اس پتلے کا ہاتھ پکڑ لیا زمین شق
ہوئی اور ایک پتلا مرکب پر سوار ظاہر ہوا اُسنے اُس پتلے کو پکڑ کر چاہا کہ چیر ڈالے اس
یہ جو واقعہ گرداب نے دیکھا سحر کیا کیا یک زنگی پیدا ہوا وہ اُس سوار سے لڑنے لگا
الطاف ابھی اسی طور سے مبہوت کھڑا ہی کہ یکایک ایک طرف سے ایک باز سفید
ریگ پرواز کرتا ہوا آیا اور وہ طائر بالائے سر الطاف گردش کر رہا ہی اُس باز نے
آتے ہی اُس باز کو پکڑ لیا اور منقار سے نوچنا شروع کیا وہ لاکھ لاکھ مچایا مگر اُس نے
نہ چھوڑا اور بالائے سر الطاف لاکر اُسکو منقار سے ذبح کیا اُسکا خون جو الطاف پر گرا
الطاف جادو کو ہوش آیا ادھر تو وہ طائر ہلاک ہوا اُدھر الطاف کو ہوش آیا الطاف
نے دیکھا کہ طائر سحر گرداب کو میرے باز سحر نے ہلاک کیا گرداب سامنے کھڑا ہی اور
پتلہ سحر گرداب کو میرے پتلہ نے پکڑا ہی اور اُس سے زنگی سحر گرداب لڑ رہا ہی بس یہ
واقعہ دیکھکر الطاف جادو نے ایک مرتبہ جھولی پر ہاتھ مارا لکار اور یہ کہکر کہ او گرداب
خبردار ہوجا اب میرے حربہ کی نوبت آئی ہی تو اپنا حربہ گرچکا اور جھولی پر ہاتھ مارا لکر
ایک نارنج نکالا اور زبان مین کچھ پڑھ دے کر اور خون زبان کا لے کر اُس نارنج پر پھینکی دی

اور سحر کرکے اب جو اُسکو طرف آسمان کے پھینکا اور زمین پر کود کر ایک دو ہتھ مارا یہ معرکہ ہوا کہ آسمان پر
لشکر سمندر شاہ ساحر وغیرہ ساحر تھا وہان کی زمین شق ہونے لگی اور اُس مین لوگ سمانے
لگے وہ نارنج بالا سے آسمان جاکر شق ہوا اُس سے برق چمک کر گری کہ گرداب کے دو پرکالہ
ہوئے وہ لاکھ اپنے کو بچایا کیا نہ بچ سکا وہ پتلہ اور زرنگی دونون گرداب کے مرنے سے جلکر
خاک ہوگئے اور ہزارون برقین چمک کر لشکر سمندر شاہ پر گرین کہ ہزارون ساحر ہلاک
ہوئے جل کر اور ہزارون غرق زمین ہوکر ایک لشکر مین مہلکہ پڑ گیا قریب تھا کہ لشکر بھاگ
کھڑا ہو یہ جو واقعہ سمندر شاہ نے دیکھا تغلاق سے کہا کہ اس الطاف نے تو بڑا غضب
کیا میرے لشکر ہی کو تباہ کیا خیر اسوقت تو اسکی تدبیر کرتا ہون یہ سحر اسکا برطرف کرتا ہون
لشکر کو اس تہلکہ سے بچاتا ہون یہ کہکر سمندر شاہ نے زمین کی طرف دیکھ کر کچھ اسم سحر پڑھا
کہ وہ زلزلہ اور شق ہونا زمین کا موقوف ہوا اور جب اس امر سے فراغت ہوئی سحر
کیا کہ وہ جو سحر الطاف کا تھا کہ برقین چمک چمک کر گرتی تھین برطرف ہوا لشکر نے
اُس تلاطم سے نجات پائی بس سمندر شاہ نے پکار کر کہا کہ او نمک حرام الطاف تو نے
بڑا غضب کیا کہ میرے لشکر کے بہت سے ساحر قتل کیے ہین اب تم سب پر رحم کرتا
ہون اور کہتا ہون کہ مین نے تم کو آج کی شب مہلت دی ہی کہ تم سب ملکر باہم مشورہ
کرکے میری خدمت مین حاضر ہو اور میری اطاعت کرو ورنہ کل تم سب کو ہلاک کرونگا
اب تم سب نے بہت سر اٹھایا ہی اب تم سب کے ظلم و ستم کی حد ہو چکی اب
مجھ سے نہین دیکھا جاتا ہی کہ تم میرے ملازمون کو میرے روبرو قتل کرو اب مین کل اسکی
تدبیر کرونگا آج جہان تک تمھارا جی چاہے میرے ملازمون کو برگشتہ کرلو اگر اطاعت
پر نہ راضی ہوگے یہ جو سمندر شاہ نے کہا الطاف نے جواب دیا کہ اب ہم لوگ کبھی
تیری اطاعت پر نہ راضی ہونگے نہ ہم موت سے ڈرتے ہین بس جو تیرا جی چاہے وہ
کر کل پر کیون موقوف رکھ آج ہی اپنے دل کی حسرت نکال لے ہم تو تیرے مقابلہ کے مشتاق
ہین کچھ لطف تو ملے یہ لوگ تو ہمارے روبرو کیا چیز ہین ہم ان کو طفل مکتب سے بدتر
جانتے ہین ہان اگر تو آکر مقابلہ کرے یا عشاق تیرا اُستاد تو جو کچھ لطف مقابلہ ہو باقی یہ جو
سب بادشاہ اور سردار اور اہل لشکر ہین سب اسی طور سے قتل ہونگے اب کیا حقیقت
ہی با اقبال صاحبقران و بہ مدد خداوند یزدان ہین ہی ان سب کے لیے کافی ہون اگر تو
یا تیرا اُستاد کچھ حوصلہ رکھتا ہی تو میرے مقابلہ کو آئے تو حال معلوم ہو یہ کیا دور سے عرے بے
دکھا رہا ہی یہ دھمکیان اُن لوگون کو دے جو کہ تجھ سے خوف کرتے ہون ہم تو سوا ے
خداوند کریم کے اور کسی سے نہین ڈرتے ہین اگر سامری و جمشید بھی آئین تو ہم اُن سے
بھی مقابلہ کرین اور وہ تمھارا خداوند تو پھر کیا گنتی ہی اگر وہ بھی آئے تو اُسکو بھی مثل
سگ و خوک کے قتل کرین تمھاری کیا حقیقت ہی یہ لوگ کیا ہم لوگون سے مقابلہ
کرینگے وہی ہین کہ جنکو ہم نے تیرے لیے زیر کرکے تیری اطاعت پر راضی کیا
سب ہمین لوگون کے جوتیون کا صدقہ ہی جو تو اتنا بڑا بادشاہ ہوا وہ اپنا مکس
رائی کرنا اور نہ طاق سے جوتیان کھا کر کانا بھول گئے ہی کبھی ہم نظر کی اطاعت نہ

اے جہان اسکو کسی قدر دولت ملی وہ اپنے کو بھول جاتا ہی تیری ذات سے کب کسی کو راحت ملنے کی سوائے تکلیف کے تو اپنی حقیقت کو تو خیال کر اور یہ خیال کر کہ یہ کن لوگون کا صدقہ ہی جو اسوقت تو بادشاہ بنا ہوا ہی یہ سب ہم لوگون کا صدقہ ہی کہ تجکو اسقدر عروج دیا اور بادشاہ کر دیا ورنہ تمام عالم مین تباہ پھرتا اور کوئی بات نہ پوچھتا ہم کو دعائین دے اُس پر تو نے ہماری قدر نہ کی سچ فردوسی نے کہا ہی کہ شعر پرستار زادہ نہ آید بکار ٭ اگرچہ بود زادۂ شہریار ٭ جب کہ لونڈی بچہ ہو اور خطبہ بادشاہ کا ہو اس سے بہتر کی امید نہین ہی تو غلام سے کیا ہوگی جو کہ خود غلام ہو بس اب زیادہ اپنی حقیقت کو نہ بھول اور ہم لوگون سے مقابلہ نہ کر بس اسی مین خیریت ہی کہ صاحبہ ان کی اطاعت کر ورنہ تیرے کی موت مارا جائے گا اور سوائے افسوس کے تجھ ہاتھ نہ آئے گا یہ سب جو کہ بادشاہ اور سردار میرے لشکر مین ہین یہ کیا ہم سے مقابلہ کر سکتے ہین تمھارے دیکھے ہوئے ہین بہت سے اس مین ایسے ہین جو کہ ہمارے شاگرد ہین وہ کیا مقابلہ کرینگے اگر مقابلہ کو آئین گے بھی تو مارے جائین گے وہ جو تیرے وزیر مشاق و امراق ہین انکو بھیج کہ وہ آکر مقابلہ کرین وہ تو اپنے کو سامری وقت و جمشید زمانہ جانتے ہین اس سے کیا اصل کہ مین روبہ کی پیادون کو قتل کراتا ہی اور خود برائے مقابلہ نہین آتا ہی یہ تو الطاف نے کہا سمندر کو بہت غصہ آیا اور مثل مار سرد دم بریدہ کے پیچ و تاب کھایا بروت نحس کے سب بال مثل تکلے کے کھڑے ہو گئے منھ مین کف بھر آیا بسبب غصہ کے کانپنے لگا تمام زمانہ نگاہ مین تیرہ و تار ہو گیا بس قصد کیا کہ مقابلہ کو جاؤن اور الطاف کو اس سخت کلامی کی سزا دون یہ رنگ جو عشاق نے اسکے استاد نے دیکھا کہا کہ ای سمندر شاہ تو بھی ایسا قصد نہ کرنا کہ مقابلہ کو جانا تمھاری بلا ایسے کم ظرفون کے مقابلہ کو جائے وہ اسی واسطے تو گرماتے ہین کہ تم غصہ مین آکر مقابلہ کو نکل آؤ اگر تم نے انکو قتل کیا تو کوئی نام نہ ہوا اگر انھون نے تم کو زخمی کیا تو تمھاری آبرو جاتی رہی ان سب مین کر کری ہوئی تمھاری یہ لیاقت نہین ہی کہ تم بادشاہ ہو کر ہر اعلیٰ و ادنیٰ کے مقابلہ کو نکلو تمھارے غلام بہت سے ہین وہ مقابلہ کرینگے بس کبھی ایسا قصد نہ کرنا تمھاری یہ لیاقت نہین ہی کہ تم الطاف یا آفاق یا سہراب کے مقابلہ کو جاؤ ادھر تو عشاق سمندر سے یہ باتین کر رہا تھا ادھر الطاف نے جو دیکھا کہ کوئی مقابلہ کو نہین آتا ہی کھڑے کھڑے ایک سحر کیا کہ ایک ابر آسمان پر نمودار ہوا اور وہ لشکر سمندر شاہ بر محیط ہوا اس سے بارش تیرون کی ہونے لگی بس جس کے وہ تیر لگا اُس کے سینہ پر خواہ سر پر پڑا تو دوسرے مقام کے پار ہو گیا ہزارون اس بلا سے ہلاک ہوئے لشکر مین پھر بھگدڑ پڑ گیا تلاطم مچ گیا شور و غل کی جو صدا بلند ہوئی سمندر شاہ نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بارش تیر و تفنگ ہو رہی ہی تمام ساحران لشکر اعلیٰ و ادنیٰ نے سپرہ اے سحر کی پناہ لی مگر کسی طور سے نہین بچتے ہین اور غیر ساحر بھی تیرون کی اڑ کیے ہوئے ہین مگر مفر نہین پاتے ہین قریب ہی کہ لشکر فرار کر جائے یہ جو سمندر شاہ نے سنا اپنے ہاتھ کو دیکھا اس مین تحریر تھا کہ یہ سحر الطاف جادو کا اُسنے یہ سحر کیا ہی جب اس کے مقابلہ کو کوئی نہین نکلا اُسنے یہ سحر کیا یہ جو سمندر نے تحریر پایا عشاق سے کہا کہ ملاحظہ کیا آپ نے کہ

اس نمک حرام نے کس قدر سر اُٹھایا ہی بدون سزا پائے ہوئے نہ مانے گا آپ مجکو منع کرتے ہین
اب مین جاتا ہون مجھ سے صبر نہین ہو سکتا ہی اور جاکر اس نمک حرام کو سزا دیتا ہون اس
سرکشی کی دیکھیے تو کیا غدر کر رکھا لشکر کو ہلاک کیے ڈالتا ہی یہ جو سمندر شاہ نے کہا عشاق نے
کہا کہ تم کو قسم ہی میری جان کی اور سر خداوند کی کہ ایسا قصد نہ کرنا اور کسی کو برائے مقابلہ روانہ
کرو سمندر شاہ نے کہا کہ سچ امر تو یہ ہی کہ جس قدر یہان بادشاہ ہین اور سردار ہین اور افسر ہین
اور ساحر لشکر ہین ان مین کوئی ایسا نہین ہی کہ جو الطاف سے یا آفاق سے یا اتشفاق سے
یا سہراب سے یا مخزالان سے یا زوجہ آفاق سے یا کوکبہ سے مقابلہ کر سکے سوائے میرے
یا آپ کے باستحلاق وامراق کے بلکہ یہ بھی مقابلہ نہین کر سکتے ہین وہ اُنسے بھی زبردست
ہین بس جو اُنکے مقابلہ کو جائے گا مارا جائے گا کیونکہ یہ سب اُن لوگون کے زیر کیے ہوئے
ہین اور ان لوگون نے ان سب کو زیر کر کے میری اطاعت کرائی ہی بس وہ کیا آپ کی
حقیقت جاننے کے بیکار ہی کہ مین ان کو بھیج کر قتل کراؤن اور شرمندہ ہون بس یہی بہتر ہی
کہ خود مقابلہ کرون عشاق نے کہا کہ ای سمندر شاہ تم نہ مقابلہ کو جاؤ بلکہ مین ان سبکو
باندھ لاؤنگا اور تمھارے حوالہ کرونگا یا قتل کرونگا تمھارا جانا کسی صورت سے زیبا
نہین ہی سمندر نے کہا کہ آپ کا جانا مثل میرے جانے کے ہی جسنے آپ مقابلہ کو نکلے
ویسے مین پھر کیا ضرور ہی کہ آپ تشریف لے جائین عشاق نے کہا کہ یہ تم نے درست
کہا مگر مجھ مین اور تم مین فرق ہی تم بادشاہ ہو تمھارا بڑا مرتبہ ہی کو مین تمھارا استاد ہون
مگر پھر ملازم ہون بس میرا جانا سنا سب ہی تمھارے جانے سے سمندر نے گو اصرار بہت
کیا مگر عشاق نے نہ مانا آخر کو سمندر شاہ مجبور ہو گیا اور کہا کہ آپ کو اختیار ہی یہ کہکر
کہا کہ استاد اس بلا کو تو دفع فرمائیے یہ جو لشکر پر نازل ہی بس یہ سنکے عشاق نے
انگشت سے طرف اس ابر کے اشارہ کیا کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا وہ تیر وغیرہ برسنا
موقوف ہو گیا لشکر کو اس مخمصہ سے نجات ملی اب جو عشاق نے قصد کیا کہ مقابلہ
کو جاؤن تو دیکھا کہ دن تمام ہو چکا ہی شام قریب ہی سمندر شاہ سے کہا کہ ای سمندر شاہ
سو قت تو طبل باز بجوا کر پھر چلو کیونکہ دن قلیل باقی ہی جاتے ہی اور مقابلہ کی گفتگو مین
شام ہو جائے گی واپس آنا ہوگا بس چل کر طبل جنگ بجواؤ مین کل نکل کر مقابلہ کرونگا
سمندر شاہ نے یہ سنکے طبل باز بجوا دیا الطاف جادو طبل باز کی صدا سنکے طرف اپنے
لشکر کے واپس چلا لشکر اسلام مین بھی طبل باز بجا بس دونون لشکر فرودگاہ پر واپس آئے
کمر کھولی آسودہ ہوئے اُدھر سمندر شاہ نے خیمہ خاص مین جاکر لباس تبدیل کیا اور
دربار مین آیا سب سردار حاضر ہوئے جب سب حاضر ہو چکے اسوقت سمندر شاہ نے
سب کو مخاطب کر کے کہا کہ مین دیکھتا ہون کہ تم مین کوئی ایسا نہین ہی کہ جو آفاق شاہ
وغیرہ سے مقابلہ کر سکے کیونکہ تم سب اُن لوگون کے ہاتھ سے زیر ہو چکے ہو جب ہی تو
اطاعت کی ہی بس کل کوئی مقابلہ کو میدان مین نہ نکلے اور برائے مقابلہ نہ جائے کل ہمارے
استاد عشاق بجرہ تشریف لیکر ان چند نمک حرامون کا خاتمہ کر دینگے پھر اختیار ہی جس کا
جی چاہے برائے مقابلہ جائے کیونکہ سوائے ان چند نمک حرامون کے کوئی ایسا ساحر لشکر اسلام

ہین نہین ہی کہ جو اسطرف کے ساحرون سے مقابلہ کرسکے بس وہ سب تمھارے شکار ہین اُنکا قتل
کرنا کوئی امر دشوار نہین ہی ہان جب تک یہ چند نمک حرام اُس لشکر مین ہین اُس وقت تک
مشکل ہی یہ جو سمندر شاہ نے کہا سب نے سر جھکا لیا نہایت شرمندہ ہون بلکہ اپنے دل مین
کہا کہ بادشاہ سچ کہتے ہین یہ کہکر سمندر شاہ نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجے ہمارے استاد
کے نام پر بس اُسی وقت طبل جنگ عشاق حجرہ نشین کے نام پر لشکر کفار مین بجایا گیا
سب لشکر کو معلوم ہوا کہ کل عشاق جادو مقابلہ لشکر اسلام سے کرینگے ہر ایک کو عشاق
کے مقابلہ کا اشتیاق ہوا اور باہم کہنے لگے کہ کل سحر معرکے ہونگے گو وہ لوگ بھی بہت
زبردست ہین مگر عشاق سے مقابلہ نہین کرسکتے ہین یہ استاد بادشاہ ہین دوسرے پہلو
نشین سامری و جمشید ہین انکے سحر کا کون جواب دے سکتا ہی کل لشکر اسلام کے ساحرون
کا خاتمہ ہی یہان تو لشکر مین ہر طرف یہ چرچا ہوا اُدھر سمندر شاہ نے یہ حکم دے کر دربار برخاست
کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے اور خواب مرگ مین مبتلا ہوئے اس سبب سے کہ معلوم
ہو چکا تھا کہ کل اور کوئی مقابلہ کو نہین جائے گا سوائے عشاق جادو کے پھر کیا ضرورت
ہی کہ سحر کی طیاری کرین وہ جائین گے لشکر اسلام کا خاتمہ کرکے میدان سے واپس آئینگے
بس اس سبب سے سب خواب مرگ مین مبتلا ہوئے عشاق نے اپنے خیمہ مین
آکر اپنے سحر کو جگایا یہان تو سامان جنگ لشکر مین ہو رہا ہی عشاق اپنے سحر کو جگا رہا
ہی طلا یہ پھر رہا ہی صدائے بیدار باش ہوشیار باش بلند ہی اور ہرکارے لشکر اسلام کے
یہ خبر لے کر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے ہین وہان صاحبقران و بادشاہ دربار مین تشریف
فرما ہین سب سردار ساحر و غیر ساحر حاضر دربار ہین الطاف جادو کی تعریفین ہو رہی ہین
وہ سلام کر رہا ہی اور عرض کرتا ہی کہ کل بہت بڑے لوگون سے سامنا ہوگا یا تو خود سمندر
مقابلہ کو نکلے گا اگر غیرت دار ہی یا عشاق اُسکا استاد صاحبقران فرما رہے ہین کہ پھر کیا
خوف ہی سب عرض کر رہے ہین کہ جی کچھ خوف نہین ہی الطاف نے عرض کیا کہ اسی سبب
سے تو مین نے اُسسے کہا تھا کہ یا تو وہ خود نکلے یا اسکا استاد تاکہ جلدی مقابلہ کا فیصلہ ہو
ہم غلامان حضور مریخ فلک سے نہین ڈرتے ہین عشاق کیا گیدی ہی اور سمندر
کیا شغال ہی اگر اقبال حضور ہم لوگون کے شامل حال ہی تو انکا بھی بچنا ہمارے ہاتھ
سے محال ہی آپکے اقبال سے اور فضل ذوالجلال سے انکو بھی قتل کر سکینگے کوئی خوف
نہین ہی آفاق شاہ وغیرہ عرض کر رہے ہین کہ حضور کل تماشہ ملاحظہ کرینگے کہ کیسے
کیسے معرکے سحر ہوتے ہین مریخ آفتاب علم ہر مرتبہ جھوم کر کہتا ہی کہ دیکھیے ہماری بھی
باری آتی ہی کہ ہم عشاق سے مقابلہ کرین یا آپ ہی لوگ اُسکو قتل کرلے ہین مجکو اُسکے
مقابلہ کا بہت اشتیاق ہی میرا دل چاہتا ہی کہ سمندر یہ کے باشندون سے اور فیروزیہ
کے باشندون سے سحر چلین کیونکہ ہر مرتبہ وہ لوگ یہی کہتے ہین کہ اور اطراف و جوانب
کے اور طلسمون کے اور ملکون کے ساحر یہان کے لوگون سے اور اس ملک کے اطراف
و جوانب کے لوگون سے سحر مین مقابلہ نہین کرسکتے ہین ہمارے نزدیک وہ طفل مکتب
ہین ہم برسون اُنکو سحر کی تعلیم کرین تب وہ اس قابل ہون کہ ہماری برابری کرین آفاق شاہ

وغیرہ نے جواب دیا کہ جب ہم لوگ موجود ہین تو آپ کو کیا ضرورت ہی کہ آپ ایسے کم ظرفون سے
مقابلہ کرین شاہزادہ طلسم فیروزیہ ہو کر ہان جب نہ طاق پر مقابلہ ہو گا اُسوقت آپ کے سحر کا
ہم لوگ تماشہ دیکھین گے ہان وہ لوگ آپ کے مقابلہ کے قابل ہین اور وہ لوگ کامل ہین اُنسے
سحر و ساحری مین لطف حاصل ہو گا ہم کو ان لوگون سے مقابلہ کرنے دیجیے مرتیح یہ سنکے خاموش
ہو رہا صرف اسقدر جواب دیا کہ یہ آپ لوگون کی لیاقت ہی اور بندہ نوازی ہی ورنہ مین کس
لائق ہون یہ بھی نہین جانتا ہون کہ سحر و ساحری کیا شی ہی صرف دو ایک شعبدہ جانتا ہون
وہی جو کہ آپ لوگون سے سنے ہین اور آپ کو دیکھا ہی ورنہ مجھ سے تو ایک لڑکا اچھا ہی ہان
آپ لوگ کاملین سے ہین یہ سب آپ کی لیاقت ہی جو میری طرف خیال ایسا فرمائے
ہین یہ سب بزرگون کا فیض صحبت ہی کہ مین بھی ساحرون مین شامل کیا جاتا ہون ورنہ مین
کیا جانون جو کہ خود اچھے ہوتے ہین وہ دوسرون کو بھی اچھا خیال کرتے ہین آفاق شاہ وغیرہ
نے کہا کہ یہ سب آپ کا انکسار ہی ہم سب آپ کے سامنے طفل مکتب ہین برسون آپ
ہم کو تعلیم کرین تب کہین اس لائق ہون کہ سحر کر سکین آپ نے اُن اُن لوگون کی صحبت
اُٹھائی ہی جو کہ کاملین سے تھے ایک زمانہ کثیر تک اپنے طلسم کی ولی عہدی کی ہی انکے
والد ایسے ساحر زبردست تھے کہ حاکم طلسم تھے ساحر اُنکے نام سے کانپتے تھے ہم لوگ انکی
صحبت مین بن گئے یہ آپ کا فیضان صحبت ہی جو ہم اسقدر سحر کر سکتے ہین دوسرے
صاحبقران کا اقبال ہی یہان یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارے حاضر ہوئے مجرا گاہ پر سے مجرا
بجالائے دعا و ثنائے شاہی ادا کر کے عرض کرنے لگے کہ سمندر شاہ نے اپنے اُستاد عشاق
کے نام پر طبل جنگ بجوایا ہی کل وہ غلامان سرکار سے مقابلہ کرے گا اور کل اپنے اہل لشکر
و سردارون و بادشاہون کو منع کیا ہی کہ تم مین سے کوئی برائے مقابلہ نہ جائے کل اُستاد
اُن چند نمک حرامون کو اسیر کرین یا قتل پھر جسکا جی چاہے مقابلہ کو لشکر اسلام سے
نکلے کیونکہ جب تک وہ نمک حرام اُس لشکر مین رہین گے اُسوقت تک کوئی اُس
لشکر سے مقابلہ نہین کر سکتا ہی بعد اُن کے کوئی ایسا ساحر پھر اُس لشکر مین نہین ہی جو
جو تم سے مقابلہ کر سکے بس یہ کہکر طبل جنگ بجوایا ہی باقی خیریت ہی صاحبقران نے
فرمایا کہ ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجوایا ہی ہم کل اُسکے اُستاد سے مقابلہ کرینگے
یہ اُس کا خیال خام و تصور ناتمام ہی خدائے ما بزرگ است بس یہ فرما کر طبل رزمی کے
بجنے کا حکم دیا یہان بھی لشکر مین طبل رزمی بجا اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل عشاق مقابلہ
کرے گا سب نے باہم کہا کہ کیا بدا ہی کوئی مقابلہ کرے خدا ہمارا مالک ہی کوئی عشاق
دوھری تو نہین باندھے ہی ہان یہ امر ہی کہ وہ پرانا ساحر ہی وہ سحر ہم سے زیادہ جانتا
ہو گا یہ امر تو خوب ہی کہ اگر ہم اُسکے ہاتھ سے قتل ہوئے تو کوئی اُسکا نام نہ ہو گا اگر
ہم نے اُسکو قتل کیا بازپر ہمارا نام ہو جائے گا ہماری شہرت ہو گی کہ ان لوگون نے
اتنے بڑے ساحر کو قتل کیا اہل لشکر مین تو یہ ذکر ہو رہا ہی ملا یہ پھر رہا ہی صدائے
حاضر باش و ناظر باش کی بلند ہی صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب سردار
اپنے اپنے مقام پر آئے غیر ساحر تو آرام پذیر ہوئے ساحر اپنے سحر جگانے لگے

اور تازہ کرنے لگے بیرون کو اُنکے خوراک دینے لگے بخورات سلگانے لگے. اس خیال سے کہ بڑے زبردست ساحر سے مقابلہ ہے بس وہ رات اسی سامان مین اہل اسلام و کفار کو گذری ستارہ سحری آسمان پر چمکا مؤذنون نے اذان دی لشکرون مین وردی بجی ہر ایک نے اپنے اپنے مقام سے اُٹھکر عبادت خدا سے فراغت کی سلحہ و سنجوگ سے آراستہ ہوکر وردولت پر حاضر ہوئے لشکر طرف میدان کے روانہ ہوئے بادشاہ و صاحبقران تشریف لائے بس سب کو ہمراہ لے کر طرف میدان جنگ کے تشریف لائے اور صف بندی ہونے لگی اُدھر کفار نے بھی اپنے دینی امور سے فراغت کرکے اور آمادہ پیکار ہوکر لشکر طرف میدان کے روانہ کیا خود دربارگاہ سمندر شاہ پر جاکر کھڑے ہوئے عشاق اپنے خیمہ سے اسباب سحر سے آراستہ ہوکر نکلا آج اُسکی وہ صورت تھی کہ اگر پیر فلک بھی دیکھے تو ڈر جائے عجب ہیبت ناک شکل تھی مرگھٹ کا بھوت مفہوم ہوتا تھا تمام جسم پر خاک ملے ہوئے تھا آج بہت کچھ اسباب سحر تخت پر رکھا ہوا تھا وہ مردار اور بادشاہ اُسکی صورت دیکھ کر ڈر گئے جب وہ خیمہ سے برآمد ہوچکا اُسکے بعد سمندر شاہ برآمد ہوا بس لشکر کو لے کر اور عشاق کو میدان مین آیا جس نے عشاق کی صورت کفار مین سے دیکھی مارے خوف کے کانپ گیا اور منھ پھیر لیا لشکر اہل اسلام کی جو اُس پر نگاہ پڑی تھی پناہ بذات پروردگار کہکر اور لاحول پڑھکر منھ پھیر لیا بس جب سمندر شاہ میدان مین آچکا بس دونون طرف سے صف آراستہ کی اُٹھون نے صفون کو آراستہ کیا اُسکے بعد جب صفین آراستہ ہوچکین تو نقیبون نے نکل کر نقابت کی جب نقیب بھی نقابت کرکے لشکرون مین جاچکے اُسوقت عشاق نے ایک ساحر سے کہا کہ تو پکار کر اہل اسلام سے کہدے کہ اے خدا پرستان اگر اپنی زندگی کے خواستگار ہو تو زر و مال سے ہاتھ باندھ کر خدمت سمندر شاہ مین حاضر ہو اُسکی اطاعت کرو ورنہ اب تمھارے ظلم و ستم کی حد ہوچکی آج مین مقابلہ کو آتا ہون ایک دم مین تم سب کو باندھ کر سمندر شاہ کے حوالہ مثل گوسفندان قربانی کے قتل کرونگا مین ایسا ویسا ساحر نہین ہون میرا کوئی جواب دینے والا نہین ہے مین پہلو نشین رستم ہی ہون آیندہ تم کو اختیار ہے مین آگاہ کیے دیتا ہون بس اُس ساحر نے یہ کلمہ پکار کے اہل اسلام سے کہے اُدھر کسی نے جواب تک نہ دیا سوائے لعن و نفرین کے بس اُسکو غصہ آیا اور سمندر شاہ سے اجازت لے کر طرف میدان کے چلا سمندر شاہ حد لشکر تک ہمراہ آیا وہان تخت روک کر دونون استاد شاگرد گلے ملے بس اُسکے بعد سمندر شاہ تو اپنے مقام پر جاکر کھڑا ہوا اور عشاق تخت اُڑا کر میدان مین آیا اور تخت کو روک کر بڑے غصہ تک اِدھر اُدھر دیکھا کیا اُسکے بعد تخت پر سے کود پڑا اور کچھ زمین پر لکیرین بنائین پھر تخت پر بیٹھا اور اہل اسلام کے خوف دلانے کے لیے چند شعبدہ کیے جسکے آگ برسائی پھر سانپ و عقرب پھر آفتاب پیدا کیا پھر خون برسایا پھر اژدر و شیر بھی اسے پیدا کیے اور چند شعبدہ دکھائے جب اہل اسلام اس سے بھی نہ ڈرے تو اسنے کیا کیا کہ اپنی جھولی سے چند دانہ ماش کے

نکال کر اور اسم سحر اُن پر دم کر کے زمین پر مارے کہ تمام زمین کانپنے لگی زلزلہ آگیا یہ جو حال
آفاق شاہ وغیرہ نے دیکھا اُنھون نے سحر کیا کہ زمین قائم ہو گئی اسنے برف لشکر اسلام
پر برسائی مریخ نے سحر کر کے برف کو دفع کیا جب یہ سب شعبدہ کر چکا اسکے بعد
اسنے کیا کیا کچھ دانہ جھولی سے نکالے اور اسکے روبرو تخت پر ایک کانسہ مین
خون خوک تھا اُن دانون کو اُس خون مین ڈالدیا اور سحر کرنا شروع کیا بعد تھوڑے عرصہ کے
وہ دانہ اُس مین سے نکالے اور کچھ اُن پر دم کر کے زمین پر مارے اُنکا زمین پر گرنا تھا کہ
ایک تہلکہ ہو گیا زمین مثل ہندولنے کے ہلنے لگی اور غبار بلند ہوا سب نے یعنے
دونون لشکرون کے لوگون نے دیکھا کہ اُس زمین سے غبار بلند ہوا اور بالائے ہوا
جا کر قائم ہوا اب سب نے دیکھا کہ ایک گنبد خاکی سب پر اس غبار کا بنکر بالائے
سر عشاق قائم ہو گیا وہ تزلزل زمین کا برطرف ہو گیا بس جب وہ گنبد طیار ہو چکا
اُسوقت اُس ناہنجار نے اُس گنبد کی طرف دیکھ کر کچھ سحر اپنی زبان پر جاری کر کے دم
کیے کہ اُس گنبد کو مثل چاک کمہار کے گردش ہونے لگی دونون لشکرون کے اہل لشکر
نے دیکھا کہ اُس گنبد کے کئی دروازے ہین ہر دروازہ پر ایک زنگی سیاہ فام شمشیر برہنہ
ہاتھ مین لیے ہوئے بیٹھا ہی جب وہ ناہنجار یہ سب تدبیرین کر چکا پھر وہ تخت پر
سے زمین پر آیا اور کچھ خط کھینچے اُن پر سحر کیا کہ اُس مقام پر دیوارین سنگی پیدا ہوئین اور
اُسکے پشت پر ایک عمارت بلوری بنکر طیار ہوئی ایسی کہ اُسکے اُدھر کا حال اِدھر
والون کو اِدھر کا حال اُدھر والون کو معلوم ہوتا تھا جب وہ یہ عمارت بنا چکا اُس
وقت تخت پر سوار ہوا اور اپنے تخت کو برابر اُس عمارت کے لاکر ہوا پر قائم کیا
اور آواز دی کہ اے فرقہ خدا پرستان بس آگاہ ہو کہ مین پہلے اُن لوگون سے مقابلہ کرونگا
جو کہ سمندر شاہ سے پھر گئے ہین اور تمھارے شریک ہین اُن کے بعد اُن لوگون سے
جو کہ ساحر ہین ان کے بعد غیر ساحرون سے یہ جو مین نے کہا کہ تجو ساحر ہین اُن سے اُن
لوگون سے مراد ہی کہ جو تمھارے ساتھ اور ملکون کے ساحر ہین بس میرے مقابلہ کو
اُن لوگون مین سے کوئی نکلے کہ جو سمندر شاہ کے شریک ہے اور حریف ہین تیرے
مقابلہ کو نکلین یہ صدا دینا تھا کہ اولان اول ملکہ غزالان آہو چشم نے اپنے طاؤس تیز
کو صف سے نکالا اور خدمت بادشاہ مین حاضر ہو کر اجازت کی خواستگار ہوئی
بادشاہ نے فرمایا کہ پہلے تم کیون نکلین کسی ایسے ویسے ساحر کو جانے دیا ہوتا اور
طرز مقابلہ دیکھا ہوتا کہ کس طرح سے مقابلہ کرتا ہی پھر قصد کیا ہوتا غزالان نے عرض کیا
کہ کیا ضرور تھا کہ کوئی اور جا کر اُسکا شکار ہوتا کیونکہ وہ ایسا ساحر نہین ہی کہ کم مرتبہ
کا ساحر اُس سے مقابلہ کرے دوسرے مین اُسکے طریقہ جنگ سے واقف ہون
تیسرے اسکی خواہش یہ ہی بس لونڈی کو اجازت مرحمت فرمایئے کہ وہ جا کر مقابلہ
کرے بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خدا کیا بس غزالان نے سلام رخصت کیا
اور طاؤس کو اڑایا اور روبرو صاحبقران کے حاضر ہوئی سلام کیا اور عرض کیا کہ اجازت
ملے یہ لونڈی نگار ہونے کو جاتی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ساحر زبردست ہی

ذرا سمجھ بوجھ کر مقابلہ کرنا غزالان نے عرض کیا کہ کنیز کو خود خیال ہی دوسرے آپ کا ارشاد ہی
یہ کہکر اور مجرا کرکے طاؤس کو اڑاکر چلی اُدھر شملاق نے گلاب جادو سے کہا وہ پہلوے
تخت سمندر شاہ مین بہ مرتبہ سپہ سالاری کھڑا تھا کہ آپ کی ہمشیرہ صاحبہ اُستاد سے
مقابلہ کرنے آتی ہین تم کیسے بے شرم و بے حیا ہو کہ کھڑے ہوئے ہو شرم نہین آتی کہ
بہن نے یار کرلیا اور شہوت کے مزے کے سبب سے دین آبائی بھی ترک کیا گلاب
نے سر جھکا کر جواب دیا کہ ای شملاق یہ میری بہن نہین ہی بلکہ میرے ماں اور باپ نے
اسکو لے کر پرورش کیا تھا مین اکیلا ہون دوسرے مین کیا کرون جب اُسکو اس امر کا
خیال نہ ہوا تو میرے شرم وحیا کرنے سے کیا ہوتا ہی اور اب تو یہ طریقہ نکلا ہی کہ وزیرزادیان
امیرزادیان شاہزادیان جوان ہوئین اور مستانی ہوئین اُنکو فکر ہوئی کہ کوئی یار پیدا کیجے
جنکو کوئی دوسرا نہ ملا وہ ملازمون سے مبتلا ہوگئین اُنکی محبت کا دم بھرنے لگین اگر اُنھون نے
ایسا کیا تو کیا اب جو طریقہ دنیا کا ہی اُسکے خلاف کیا اُنھنے تو اپنے کسی نوکر سے آشنائی نہین
کی کہ جو سب کی نگاہون مین سبک ہو بلکہ ایک غیر مذہب والے سے کی مین کیا
شرمندہ ہون وہ تو شرمندہ ہوتے نہین ہین کہ جنکی لڑکیان جوان ہوکر اپنے ملازمون
سے طریقہ محبت پیدا کرتی ہین اور یہ فکر کرتی ہین کہ کسی طور سے گھر تباہ ہوجائے یار کا ساتھ
ہوجائے یہ جو گلاب نے کہا شملاق تو خاموش ہورہا مگر سمندر زرد ہوگیا اور کہنے
لگا کہ یہ کیا بیہودہ تقریر ہی بس موقوف کرو گلاب نے عرض کیا کہ مین نے نہین اس
قصہ کو چھیڑا تھا بلکہ وزیر شاہ نے میرے سبک کرنے کو چھیڑا مین نے جو اصل امر تھا
وہ بیان کیا اور جواب دیا یہ کہکر خاموش ہورہا اُدھر غزالان ترتیب عشاق طاؤس کو
اڑاکر پہونچی عشاق نے جو غزالان کو دیکھا کہا کہ او چھوکری تو بہت مغرور ہوئی ہی میرے
مقابلہ کو آئی ہی تجھکو شرم نہین آتی ہی کہ تیرا باپ ہمیشہ سمندر شاہ سپہ سالار رہا اور
اب بھائی ہی اور تو نے یہ بے غیرتی اختیار کی کہ ایک غیر مذہب کے آدمی پر عاشق
ہوئی اُسکے عشق مین اپنا مذہب بھی ترک کیا اور اپنے ولی نعمت سے مقابلہ کو آمادہ
ہوئی اور نمک حرامی پر کمر کسی بس غیریت اسی مین ہی کہ میرے ہمراہ چل کہ مین تیری
خطا تیرے بھائی اور بادشاہ سے معاف کرادون ورنہ یاد رکھ کہ یا ندھولے جاؤنگا
پھر سوائے قتل کے اور کوئی چارا نہ ہوگا پھر امان نہ ملے گی آیندہ تجکو اختیار ہی بلکہ
نے جواب دیا کہ او گیدی تو کیا بکتا ہی کہ اپنے ولی نعمت سے مقابلہ پر آمادہ ہوئی
کیسا ولی نعمت اس ولی نعمت کی ایسی کی تیسی جو کہ دوسرے کی آبرو کا خواہان ہو خیال
کرو کہ مین اُسکی دختر کے برابر ہون وہ میرے باپ کے برابر اور مجھ پر عاشق ہو
کہ کسی صورت سے اسکی آبرو لون بس مین نے جو یہ رنگ دیکھا اپنی حفظ آبرو
کے لیے اُسکی رفاقت ترک کی اور اس مذہب کو برحق اور سب کو باطل پایا اختیار
کیا یہ کوئی فرض نہین ہی کہ جو مذہب ماں باپ کا ہو وہی اولاد بھی اختیار کرے بس
انکو دوسرے مذہب کی بزرگی نہین ظاہر ہوئی اُنکے نزدیک وہی مذہب اصل تھا
اسلیے اُنھون نے نہین ترک کیا نہ کوئی انکو راہ نما ملا جو اُسکے سمجھاتے اور راہ راست

کے دکھانے سے وہ ترک کرتے بس مجکو بزرگی ثابت ہوگئی مین نے ترک کیا یہ کوئی میراث
نہین ہی کہ بعد وفات والدین اولاد کو ملے یا اولاد اس پر قابض ہو یہ دین و مذہب کا مقدمہ
ہی جسکو جس مذہب کے بزرگی جب ثابت ہوئی اُسنے قبول کیا اور یہ جو تو نے کہا کہ عشق
مین ایک غیر مذہب کے تو نے ترک کیا مین نے تو مذہب ہی ترک کیا یہ نہین کہا کہ
شاہزادی ہوکر کسی اپنے باپ کے ملازم پر عاشق ہوئی ہون اور اُسکی محبت
مین یہ فکر ہو کہ چاہے سب گھر تباہ ہوجائے مگر یار مل جائے مین تو ایک ادنی سپہ سالار
کی لڑکی تھی جس مرتبہ کی تھی ویسا شوہر بھی تجویز کر لیا یہ نہین کیا کہ کسی چمار کے ساتھ عشق
کیا عشاق یہ سنکے زرد ہوگیا غزالان نے کہا کہ یہ جو تم نے کہا کہ میرے ہمراہ چل مین
تیری خطا تیرے بھائی اور بادشاہ سے معاف کرادون نہ میرا کوئی بھائی ہی نہ بادشاہ میرا
بادشاہ وہ سامنے تخت پر جلوہ فرما ہی کہ جسکی طرف سے مین مقابلہ کرنے آئی ہون وہ
کب میرا بھائی ہی اور کب بادشاہ مین مسلمان وہ کافر میرے اُنکے کیا رشتہ اور کیا
قرابت یہ سلسلہ ترک ہوگیا مقراض اسلام نے اس رشتہ قرابت کو بہ سبب کفر کے قطع
کر دیا یہ جو تو نے کہا کہ اگر مین اسیر کر لے جاؤنگا تو پھر سوائے قتل کے کوئی چارا نہ
ہوگا تو مین اس سے نہین ڈرتی ہون اگر میری موت ہی تو کوئی مجکو بچا نہین سکتا ہی
اگر زندگی ہی تو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی یہ شعر میرے قول پر دال ہی شعر اگر تیغ عالم
بجنبد ز جاے + نبرد رگے تا نخواہد خداے + اگر اُسکی طرف سے میری آئی ہی تو
مجھ پرواہ نہین ہی اگر نہین آئی ہی تو تو کیا اگر تمام عالم میرے قتل کی فکر کرے گا تو
ایک موے تن میرا نہ کم کر سکے گا بس تیرا جو جی چاہے وہ کر مین موجود ہون یہ جو
ملکہ نے کہا عشاق نے جواب دیا کہ تو بہت چرب زبان ہی اور مجکو مسلمانون کے
خدا پر بہت بھروسہ ہی لے اب مجکو تیرا خدا بچائے بس معلوم ہوا کہ تو یون نہ مانے گی
تیری تفضلی آئی ہی تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتی ہی یہ کہکر غزالان پر صرف
دھمکانے کو سحر کیا غزالان نے اُس سحر کو اشارہ سے رد کر دیا عشاق نے یہ دیکھکر
کہا کہ تو بہت چالاک ہی لے اس سحر کو تو رد کر یہ کہکر اور چند دانہ ماش کے اُس بد
معاش نے اُٹھا کر زمین پر مارے زمین شق ہوئی ایک طائر پیدا ہوا اور اُڑکر چلا
جیسے وہ طائر پیدا ہوا اور چلا غزالان نے جلدی سے جھولی سے ایک مقراض نکالی
اور پرچہ کاغذ اور ایک پتلہ مقراض سے کاٹا اور سحر کیا کہ وہ پتلا بصورت انسانی
ہوگیا بس جھولی سے ایک جال نکال کر اُسکو دیا اور ایک کارد اور اشارہ کیا کہ اس
طائر کو پکڑکر ذبح کر اور اسکا دل وجگر تو کھالے یہ اشارہ کرنا تھا کہ وہ پتلا جھپٹ کر
طائر کی طرف چلا طائر بلند ہوچکا تھا کہ اس پتلے نے جاکر جال مار کر اُسکو پکڑ لیا
وہ تڑپتا رہا نہ چھوڑا اور لاکر سامنے ملکہ کے ذبح کیا ملکہ نے جلدی سے اُس کا
خون چلو مین لیا وہ طائر جب ذبح ہوچکا بس پتلے نے اُسکا دل وجگر کھا لیا اور کہا
کہ کیا حکم ہوتا ہی بس ملکہ نے اُس طائر کے خون کا ٹیکا پتلہ کی پیشانی پر دے کر
اشارہ عشاق کی طرف کیا کہ اسکو قتل کر یہ میرا دشمن ہی یہ سننا تھا کہ وہ پتلہ مثل

برق کے چمک کر طرف عشاق کے چلا اور جاتے ہی برس پڑا اگر عشاق ساحر زبردست
نہ ہوتا تو پتلہ نے کام تمام کیا تھا بس عشاق نے سنبھل کر جیسے پتلہ نے کار دکا وار
کیا عشاق نے اف جو کی ایک شعلہ منہ سے نکلا کہ وہ پتلہ جلنے لگا جب ایسا
زبردست سحر ملکہ نے کیا عشاق کو غصہ آیا اور ایک مرتبہ اُس گنبد خاکی کی طرف
دیکھ کر اشارہ کیا کہ یا تو وہ گردش کر رہا تھا یا ساکت ہو گیا اور غش ہوا اور اُس سے
ایک صورت مہیب پیدا ہوئی اور آواز آئی کہ ای غزالان ادھر دیکھ کہ مین کون ہون
اُس صدا پر غزالان نے سر اُٹھا کر دیکھا ایک ہیبت ناک شکل نظر آئی کہ غزالان
گو ساحرہ زبردست تھی مگر اُس شکل کو دیکھ کر کانپ گئی وہ شکل کسی اور نے نہین دیکھی
سوائے غزالان و عشاق کے بس جیسے غزالان کانپی اور جسم مین لرزہ پیدا ہوا
وہ شکل تو غائب ہو گئی اب سب نے دیکھا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا اُس مین چند حلقے تھے
غزالان یہان طاؤس پر کھڑی ہوئی عالم سکوت مین کانپ رہی ہی کہ وہ پنجہ مع اُن حلقون
کے قریب غزالان کے آیا سب نے دیکھا کہ سر و گردن و کمر غزالان کی اُن حلقون مین
پھنس گئی مگر غزالان اسی طور سے کھڑی رہی حرکت تک نہ کی وہ پنجہ غزالان کو
اس طور سے اسیر کر کے اُس گنبد کی طرف مثل شرارہ کے تمک کر چلا گیا سب
نے دیکھا کہ ایک زنجیر آہنی ہی کہ اُس برج سے لٹک رہی ہی اور وہ غزالان کے
حلقہ اُس زنجیر مین بندھے ہوئے ہین بس اب دیکھا کہ وہ زنجیر کھنچنے لگی یکایک غزالان
طاؤس پر سے بلند ہو کر اس گنبد مین غائب ہو گئی وہ زنجیر بھی غائب ہو گئی ایک
برق چمک کر گری کہ وہ طاؤس جلنے لگا راوی نے کہا ہی کہ ملکہ غزالان اُس شکل کو
دیکھ کر از خود فراموش تھی یہ سحر ہی عشاق کا بس جب غزالان اس گنبد مین پہونچی
اب ہوش آیا اپنے کو طوق و سلاسل مین اسیر پایا اور خاک پر پڑے ہوئے دیکھا
حرکت کرنا چاہا بالکل حس و حرکت نہ کر سکی مثل مضغہ گوشت کے اپنے کو پایا بس
زندگی سے مایوس ہو گئی غزالان کا تو یہان یہ حال ہی وہان عشاق نے غزالان کو
گو اسیر کر کے اور اس گنبد مین قید کر کے مبارز طلب کیا گرگین نے جو اپنی معشوقہ کا یہ حال
دیکھا فوراً مرکب کو پرے سے نکال کر بدون اجازت لئے گویہ حرکت بیجا کی کہ اجازت
نہ لی ایسی نافرمانی کبھی اہل اسلام سے نہین ہوئی مگر اسوقت کچھ خیال نہ رہا فراق
معشوقہ مین جہان تیرہ و تار ہو گیا بس مرکب کو جولان کر کے قریب عشاق کے پہونچا
عشاق نے جو اُسکو آتے ہوئے دیکھا پکار کر کہا کہ کدھر آتا ہی کیا قصد رکھتا ہی گرگین
نے کہا کہ تو نے بڑا غضب کیا میری معشوقہ کو مجھ سے جدا کیا مین تیرے قتل کرنے کو
آتا ہون یہ کہکر اور دونون رکابون پر کھڑے ہو کر تیغہ نیام سے لے کر وار کیا چون کہ
عشاق تخت پر تھا اُس پر تو تیغہ پڑا نہین گوشۂ تخت پر پڑا کہ وہ گوشہ کٹ گیا
اسکا کٹنا تھا کہ عشاق نے دیکھا کہ اگر مین اس مقام پر ہوتا تو ضرور اسکے ہاتھ سے
مارا جاتا یہ دل مین خیال کر کے قصد کیا کہ کچھ سحر کرون کہ گرگین نے پھر وار کیا اب کی
اسنے سحر کیا کہ گرگین کے ہاتھ پاؤن بالکل بیکار ہو گئے قریب تھا کہ مرکب پر سے

زمین پر گرے کہ عشاق نے کہا کہ کیون اسقدر پریشان ہوتا ہی مین تجکو بھی تیری معشوقہ کے پاس
پہونچاے دیتا ہون یہ کہکر اشارہ کیا کہ پھر اُس گنبد مین شگاف پیدا ہوا اور ایک رنجیر کودہ کر گرگین
مین آگر پڑی اور کھینچ کر گرگین کو بھی اُسی گنبد مین لے گئی وہ شگاف بند ہوگیا گرگین کی جو آنکھ کھلی اپنے
تئین مطوق پایا مگر ہاتھ پاؤن بالکل بیکار تھا اور غزالان کو دیکھا کہ وہ بھی خاک پر پڑی ہوئی ہی گرگین نے
معشوقہ کو زندہ دیکھکر شکر خدا کیا اور کہا کہ ہم بھی تمھارے اشتیاق مین اسیر ہوئے تمھاری مفارقت گوارا
نہ ہوئی غزالان نے اشارہ سے کہا کہ رہا کیا مگر چشم کے اشارہ سے ہاتھ پاؤن تو بیکار ہین کلام اس سبب
نہ کرسکی کہ سوزن دیے ہوئے تھے زبان مین یہان تو گرگین ملکہ سے کلام کررہا ہی اور ملکہ اشارون سے
جواب دے رہی ہی کہ اُدھر بڑی چمک گرگ کی مرکب گرگین کا ہلاک ہوا عشاق نے پھر مبارز طلب کیا
بس ابکی مرتبہ ملکہ کوکبہ روشن مین اپنے طاؤس سحر کو اُڑاکر روبرو بادشاہ کے حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اجازت
میدان ملے یا تو کنیز اس نابکار کو قتل کریگی یا مثل بہن غزالان کے اسیر ہوگی اب کہاں نہیں ہی ظل اللہ
نے فرمایا کہ جاؤ سیر و خدا کیا ہی وہان سے صاحبقران کی خدمت مین آئی اور اجازت حاصل کرکے اور
سلام رخصت کرکے طاؤس کو اُڑاکر سامنے عشاق کے آئی عشاق نے کوکبہ کو دیکھکر کہا کہ تو کیون آئی
بس خیر پت اسی مین ہی کہ سمندر شاہ کی اطاعت کر نہین تو تیرا بھی یہی حال ہوگا جو کہ غزالان کا
ہوا ہی آیندہ تجکو اختیار ہی کوکبہ نے جواب دیا کہ آپ اپنی پند و نصیحت کو رہنے دیجیے حربہ کیجیے ہم اطاعت
سمندر کی نہین کرینگے مرنا قبول ہی اُسکی اطاعت نہین قبول ہی جسکو جھوڑا اُسکو چھوڑا یہ جو کوکبہ
نے کہا بس عشاق کو غصہ آیا اور نارنج سحر جو سامنے رکھا تھا اُٹھاکر کوکبہ پر مارا کوکبہ نے نارنج کو
آتے ہوئے دیکھکر کارد سحر جھولی سے نکالی اور اُس نارنج کی طرف اُس کارد سے اشارہ کیا کہ وہ نارنج درمیان
سے کٹ گیا اُس کا کٹنا تھا کہ ایک چادر آگ اُس سے پیدا ہوئی وہ کوکبہ پر گری کوکبہ نے اف جو
کی وہ آگ فرو ہوگئی آگ کافور ہونا تھا بس کوکبہ نے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور وہ سحر اسنے نکالا جو کہ اسنے
رات کو برائے مقابلہ عشاق طیار کیا تھا ایک چھوٹی سی ڈبیہ فولادی جوڑے سے نکالی اور اُسکو کھولا
سب نے دیکھا کہ ایک طائر سرخ رنگ اُس ڈبیہ سے نکلا اُسکے تمام جسم پر ستارے جڑے ہوئے تھے
بس اسنے اُس طائر کو طرف عشاق کے اُڑا دیا وہ طائر اُڑکر چلا اور سر پر عشاق کے آکر گردش کرنے
لگا جبکہ سات مرتبہ گردش کرچکا اب وہ طائر ہوا پر قائم ہوا اور اُسکے جسم سے ایک ستارہ خود
بخود ٹوٹکر بالا سے آسمان پیدا اور وہان سے برق بنکر عشاق پر گرا جیسے عشاق کے قریب آیا
عشاق نے سپر سحر کو اٹھا دیا وہ برق سپر پر گری سرد ہوکر رہگئی اب تو تابڑ توڑ برقین گرنے لگین یعنے
جسقدر ستارے اُس طائر کے جسم پر لگے ہوئے تھے اسی قدر برقین گرین اور سب سرد ہوگئین جب
برقین گرچکین کوکبہ نے دیکھا کہ برقون سے کچھ نہ ہوا بس سحر کیا کہ وہ خود بخود برابر عقاب کے ہوگیا اور
ایک مرتبہ طرف عشاق کے چلا اس قصد سے کہ اسکو منقار اور پنجہ سے ہلاک کرون گوشت نوچ کر
کھا جاؤن جب قریب آیا عشاق نے جال جھولی سے نکال کر مارا کہ وہ اُس جال مین اسیر ہوا بس
اُسکو پکڑکر اور اُسکی ٹانگین چیر کر پھینکدیا اور کہا کہ اسی سحر پر غرور تھا یہ کہکر کہا کہ اپنے سر پر تو دیکھ کہ
کیا واقعہ ہی بس یہ کہکر اس گنبد کی طرف اشارہ کیا وہ گنبد ساکت ہوا جیسے کوکبہ نے سر اُٹھاکر دیکھا
ایک ستارہ اس گنبد سے ظاہر ہوا کوکبہ کی جو نظر اُس ستارے پر پڑی بالکل سحر فراموش ہوگیا
اور حس و حرکت و طاقت گویا ئی جاتی رہی ساکت ہوکر رہگئی یہ ستارہ اور کسی کو نظر نہین آیا سوائے

کوکبہ کے جب یہ حالت کوکبہ کی ہوئی بس ایک ریسمان اُس گنبد سے پیدا ہوئی کوکبہ اُس ریسمان مین
بندھ گئی وہ ریسمان کوکبہ کو لے کر اس مین غائب ہوگئی کوکبہ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک مقام پر اسیر
پایا اور زربان مین سوزن پائے اور بالکل بے حس و حرکت اور دیکھا کہ گرگین و غزالان بھی خاک پر اسیر
پڑی ہوئی ہین کوکبہ سے غزالان نے اشارہ سے پوچھا کہ تم اسیر ہوئین اُس نے بھی اشارہ سے
جواب دیا مگر نہ انکی سمجھ مین آیا غرا نکی یہان تو یہ رنگ ہی وہان چند ساحر یکے بادیگرے لشکر کوکبہ کے اجارت
ایکر آئے اور اسیر ہوئے انکی لڑائی کا حال کیا تحریر ہو وہ کوئی ساحر زبردست نہ تھے کیا حال تحریر کیا
جائے ہان جو ساحران زبردست ہین اُنکے مقابلہ کا حال تحریر ہوگا طول کے خیال سے اُنکی لڑائی نہین
لکھی بس اسقدر کافی ہی کہ ایک سحر انھون نے عشاق پر کیا اور ایک عشاق نے ان پر اُسکے بعد
گنبد کی طرف اشارہ کیا کوئی زنجیر مین اسیر ہوکر اندر گنبد کے غائب ہوگیا کوئی ریسمان سے باندھکر پھینک دیا
گیا اور سب اُسی حالت سے بے حس و حرکت طوق و زنجیر مین گرفتار زربان مین سوزن خاک پر تڑپ رہے
ہین اور ایک دوسرے کو دیکھ رہا ہی دوسری حالت یہ ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ تمام جسم جلا جاتا ہی ایسی بیقراری
ہی کہ بیان نہین ہوسکتی کیا کرین نہ ہاتھ پاؤن مین حرکت ہی نہ زبان مین طاقت یہ حال جو سہراب نے دیکھا
اور ابھی عشاق نے سبارز طلب کیا بس اپنے تخت سحر کو پرے سے نکال کر روبرو بادشاہ کے حاضر ہوکر اور
اجازت حاصل کرکے اور صاحبقران سے رخصت ہوکر عشاق کے مقابلہ مین آیا اور تخت روک کر کھڑا ہوا
عشاق نے جو سہراب کو دیکھا کہا کہ ای سہراب تم کو کیا ہوا تھا جو تم نے بادشاہ کی اطاعت ترک کی
بس خیریت اسی مین ہی کہ میرے ساتھ چلو مین بادشاہ سے کہکر پھر تمکو سپہ سالاری دلادونگا اور تمھاری خطا
معاف کرادونگا کیون اپنی شامت بلاتے ہو یاد رکھو کہ مثل غزالان و کوکبہ کے تمھارا بھی حال ہوگا سہراب
نے جواب دیا کہ تو بیکار پند و نصیحت کرتا ہی جو تیرا جی چاہے وہ کرین مقابلہ کو آیا ہون یہ سننا تھا کہ عشاق
نے تربچ سحر تخت پر سے اٹھاکر سہراب پر مارا سہراب نے جب وہ قریب آیا اُسکو ہاتھ سے پکڑ لیا اور
ہنس کر کہا کہ ایسے سحر تو بچے کرتے ہین کوئی استادی کا سحر کر دیکھ یہ سُنکے عشاق نے اپنے ہاتھ کو گردش
دی ہزارون برقین چمک کر سہراب پر گرنے لگین سہراب نے انکو بھی دفع کیا جب وہ برقین دفع
ہوئین بس عشاق ایک مرتبہ تخت پر سے کود پڑا اور شیر ببر بنکر طرف سہراب کے چلا یہ جو سہراب نے
دیکھا یہ بھی تخت پر سے کودا اور گینڈا بنکر سیر پر حملہ کیا بس اُسکا پنجہ چلتا تھا اور اسکی ٹکر پڑے عرصہ تک
دونون لڑا کیے اُسکے بعد جدا ہو ہوکر اپنے اپنے تخت پر آکر بیٹھے عشاق نے تخت پر بیٹھتے ہی ایک
سحر کیا کہ ایک باغ پیدا ہوا اور خوشبو پھولون کی آنے لگی سہراب نے اُسکا یہ توڑ کیا کہ سحر کیا کہ وہ باغ
آتشکدہ ہوگیا تمام جلکر خاک ہوگیا عشاق نے برہم ہوکر سحر کیا کہ ایک ابر پیدا ہوا کہ اُس سے برق چمک کر
سہراب پر گری سہراب نے سحر کیا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا اُسنے اُس برق کو پکڑ لیا بس سہراب نے
اُس سحر کو رد کرکے اور جھولی سے ایک گولہ نکال کر اور سیندور سے اُسکو رنگین کرکے عشاق کے سینہ کو
تاک کر مارا کہ وہ گولہ سینہ عشاق پر آکر پڑا عشاق الٹ کر ضرب گولہ سے نیچے تخت کے گرا اگر دوسرا
ساحر ہوتا تو کام تمام تھا چونکہ یہ ساحر زبردست ہی پہلوانشین سامری ہی دوسرے اہل اسلام کا
ستارہ گردش مین ہی قران صعب ہی لشکر اسلام پر اس سبب سے جو ادھر کا ساحر جاتا ہی اسیر ہوجاتا
ہی یہ سب عشاق کی قضا بھی ان لوگون کے ہاتھ سے نہین اُسکا قاتل اور ہی شخص ہی بدین سبب
کوئی سحر اُس پر پورے طور سے اثر نہین کرتا ہی ورنہ ان لوگون کے سحر کا کوئی جواب دینے والا نہین ہی

اپنے کمال کے سحر کر رہے ہین بس عشاق کا تخت سے گرنا تھا کہ لشکر اسلام مین ایک تہلکہ پڑا یہ اور
خفیف ہوا اٹھا اور کہا کہ او سہراب تو نے غضب کیا کہ مجکو دو دریاے لشکر کے سامنے ذلیل کیا تو اب
میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی یہ کہکر اور مشت خاک اٹھا کر اسم سحر دم کر کے سہراب پر ماری کہ وہ خاک
ایک چادر خاکی بنکر سہراب پر آکر گری سہراب اسکے دفع کرنے مین مصروف ہوا کہ عشاق نے سحر کیا کہ
ایک ہوا چلی اور اس ہوا کے ساتھ صحرا سے ایسی خوشبو آئی کہ سہراب کا دماغ اس خوشبو سے معطر
ہو گیا اس خوشبو کا آنا تھا کہ مجھ سہراب کے حس و حرکت و حواس مین فرق ہوا زبان مین لکنت سی
ہو گئی اول تو یہ اس غبار کو دفع کر رہا تھا کہ یہ واقعہ ہوا بس ادھر عشاق نے اس گنبد کی طرف دیکھا وہ
گرد رش سے ساکت ہوا اور شگاف ظاہر ہوا ایک پنجہ اس شگاف سے پیدا ہوا کہ سہراب کی کمر زنجیر پکڑ کر
اس گنبد مین لے گیا بس اب جو سہراب کو ہوش آیا اپنے کو اسیر پایا زبان پر تکلہ پایا اور کوکبہ وغیرہ کو بھی
سیر دیکھا مگر معلوم ہوتا تھا کہ آگ کے اندر پڑا ہون اسقدر گرمی تھی اس گنبد مین کہ تمام اعضا جلے جاتے
تھے ادھر عشاق کے مبارز طلب کیا چند شاگرد سہراب کے اجازت لے کر مقابلہ کو آئے ذرا ذرا سے
عرصہ مین اسیر ہو گئے بس یہ حال دیکھ کر الطاف جادو اپنے تخت کو صف سے نکال کر خدمت بادشاہ
مین آیا بادشاہ اسلام و صاحبقران سے اجازت لے کر عشاق کے مقابلہ مین آیا عشاق نے کہا کہ کچھ
تقریر کرنا تو بیکار ہی بس کیونکہ تم لوگ ماننے والے نہین ہو کل تو نے بہت حرب زبانی اور سخت کلامی
کی اور بہت سے لشکر سمندر شاہ کے لوگ ہلاک کیے آج اسکا فیصلہ ہوا جاتا ہی الطاف نے کہا کہ جو تیرا
جی چاہے وہ کرین موجود ہون یہ سننا تھا بس عشاق نے دستک دی کہ ایک سوار صحرا سے پیدا ہوا اسکے
سر پر ایک صندوق رکھا تھا عشاق نے الطاف سے کہا کہ تو ایسے ویسے سحر سے ہلاک نہ ہو گا تیرے
لیے کوئی عمدہ سحر کرنا چاہیے بس جب وہ سوار صندوق لیکر قریب عشاق کے آیا عشاق نے اس سوار سے
وہ صندوق لیا اور تخت پر رکھا الطاف جادو کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی کہ عشاق نے وہ صندوق کھولا اور
اسمین سے ایک گولہ اور ایک ڈبیہ نکالی اور پھر بند کر کے اس سوار کو دیا وہ سوار وہ صندوق لے کر جدھر سے
آیا تھا اسی طرف چلا گیا اب عشاق نے وہ گولہ اپنی ران مین نشتر دے کر اس خون سے لعل کیا اور
الطاف سے کہا کہ جب جانون جو تو اس سحر کو میرے رد کرے مین نے اسی سبب سے اور سحر نہین کیے
کہ بیکار ہین تو ساحر زبردست ہی الطاف نے جواب دیا کہ سحر کرین بڑی دیر سے کھڑا ہون نہ معلوم تو کیا
کر رہا ہی عشاق نے کہا کہ معلوم ہوا جاتا ہی بس یہ کہکر عشاق نے اس گولہ کو اپنے ہاتھ پر لیا اور سحر
کیا کہ اس گولہ سے یکایک ایک چاند پیدا ہوا وہ بالاے ہوا جا کر قائم ہوا اس چاند سے ایک چادر نور پیدا
ہوئی کہ وہ تمام تخت الطاف پر محیط ہو گئی اب یہ عالم ہوا کہ اس چادر نور نے ظرف الطاف کے سحر
کیا اور ایک مرتبہ الطاف پر گری اسکا گرنا تھا کہ وہ چاند کڑکڑا کر چلا نہان الطاف نے کیا تدبیر کی کہ
جیسے وہ چادر نور اس پر گری اسکے سامنے کانسہ مین خون رکھا تھا وہ اٹھا کر اس چادر پر مارا کہ ایک
شعلہ پیدا ہوا وہ چادر نور شعلہ ہو کر غائب ہو گئی رہا چاند جیسے قریب آیا اسنے کانسہ سامنے چاند کے کر دیا
وہ چاند کانسہ مین گر کے شعلہ ہو کر اڑ گیا اسکا اثر نہ تھا کہ پھر عشاق نے سحر کیا کہ اس گولہ سے ایک مرتبہ
ایک برق نکلی اور چمک کر چلی جیسے قریب الطاف پہونچی الطاف نے وہی کانسہ خون کا سامنے کیا
کہ وہ برق بس کانسہ کے قریب آکر غائب ہو گئی بس اب کی مرتبہ عشاق نے وہ گولہ الطاف پر مارا
الطاف نے اس گولہ کو آتے ہوئے دیکھ کر دستک دی کہ یکایک صحرا سے ایک شیر پیدا ہوا سامنے الطاف

کے آیا الطاف نے کہا لینا اس گولہ کو بس اس شیر نے اُس گولہ کو پکڑ لیا اور الطاف نے دستک دے کر اشارہ
کیا شیر کو کہ عشاق کو کھالے بس وہ غراتا ہوا طرف عشاق کے چلا جیسے عشاق نے دیکھا کہ شیر آتا ہی بس ایک
مرتبہ دستک دی کہ ایک سوار صحرا سے ظاہر ہوا کہا کہ مارلے اس شیر کو اُس سوار نے آتے ہی شیر کا مقابلہ کیا شیر نے
پنجہ مارا اُسنے خالی دے کر جو تلوار کا وار کیا شیر کے دو پرکالہ ہوئے شکم شیر سے ایک شعلہ نکلا کہ اُسنے اُس سوار کو
ہلاک کیا بس اب الطاف نے وہ کالنسہ خون اُٹھا کر اوپر کی سم پر پھینکا جو عشاق پر مارا وہ تمام خون شعلہ ہو کر
عشاق پر آکر گرا اور کپڑون مین عشاق کے آگ لگ گئی اس حرکت سے الطاف کی عشاق کو بہت غصہ
آیا اور ایک مرتبہ اُس ڈبیہ کو کھولا جو کہ صندوق سے نکالی تھی اُس مین سے ایک پھول نکالا مگر خشک اور اُس پر کچھ
پڑھ کر الطاف پر مارا وہ پھول درمیان مین جا کر قائم ہوا اور تازہ ہو گیا اُس سے خوشبو پیدا ہوئی کہ جس کے سبب
سے دماغ الطاف معطر ہوا اور زبان مین لکنت حواسون مین ابتری ہاتھ پاؤن مین رعشہ اس حالتمین بھی الطاف
نے قصد کیا کہ اس سحر کو اسکے دفع کردن اُدھر عشاق نے گنبد کی طرف اشارہ کیا وہ فوراً اُٹھہرا اور شگاف ظاہر ہوا
اور ایک ہاتھ پیدا ہوا کہ وہ الطاف جادو کو تخت پر سے اُٹھا لے گیا اب جو الطاف کو ہوش ہوا اپنے کو اسیر بلا
پایا مثل سہراب وغیرہ کے اسکے بھی زبان پر تکلہ تھا جب الطاف اس طور سے اسیر ہوا تو برادر الطاف مہربان نے
نے نکل کر مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوا اُسکے بعد فرزند الطاف نے مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوا اور چند الطاف کے عزیزون
نے مقابلہ کیا اسیر ہوئے چونکہ ستارہ ان سب کا گردش مین ہے بس ایکی مرتبہ آئینہ اندام زوجہ آفاق شاہ کو تاب
نہ رہی طاؤس سحر کو اُڑا کر اور شوہر و بادشاہ اسلام و صاحبقران سے اجازت لے کر عشاق کے مقابلہ مین آئی عشاق
تو اس سے جلا ہوا تھا جیسے یہ آئی بس ایک مرتبہ سحر کیا کہ برق چمک کر چلی اور عشاق نے برق کے سحر پر اکتفا نہ کی گولہ
بھی اٹھا کر مارا بس آئینہ اندام نے برق و گولہ کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر جھولی سے آئینہ نکال کر سامنے کیا جیسے آئینہ
کا عکس برق و گولہ پر پڑا دونون سرد ہو کر رہ گئے اور ایک برق آئینہ کی ضو کی چمک کر عشاق کی طرف چلی عشاق
نے سپر سحر کو سر کی پناہ کیا جیسے برق قریب سپر آئی اُس سپر سے دو پنجہ بنا ہوئے برق کو پکڑ لیا یہان سے جو آئینہ اندام
نے عکس ڈالا آئینہ کا تو سب پنجو نمین آگ لگ گئی عشاق نے وہ سپر اُٹھا کر پھینکدی اور بہت سے کاغذ کے پتلے
تراشے ہوئے رکھے تھے بس ایک پر سحر کیا کہ وہ بصورت انسان ہو گیا اُسکے ہاتھ مین تلوار دے کر کہا کہ یہ جو ساحرہ
طاؤس پر سوار کھڑی ہے اسکو جا کر قتل کر وہ پتلہ چلا آئینہ اندام نے آئینہ کا عکس ڈالا کہ وہ مثل کاغذ کے جل گیا بس
عشاق نے دوسرا پتلہ روانہ کیا وہ بھی جل گیا ایکی مرتبہ ماش کے آٹے کا پتلہ بنا کر اور سحر کر کے روانہ کیا بس آئینہ اندام
نے کیا کیا کہ خود بھی ماش کے آٹے کی ایک پتلی بنائی اور اُس پر سحر کیا جب وہ بصورت انسانی ہوئی اپنے سر کا بال توڑ کر
کوڑا بنا کر اُسکو دیا کہ مارے کوڑون کے اس پتلہ سے تلوار چھین لے اور اسکو ہلاک کر وہ پتلی جست کر کے قریب پتلہ آئی
دونون غتھم پتھ ہو گئے وہ کوڑا مارنے لگی اسقدر کوڑے مارے کہ وہ پتلہ دُہائی دینے لگا یہ جو واقعہ عشاق نے دیکھا کہ
میرے پتلہ پر آئینہ اندام زوجہ آفاق کی پتلی غالب آئی سحر کیا کہ شعلہ زمین سے نکلا وہ پتلی جلنے لگی ملکہ نے جو دیکھا
کہ عشاق نے سحر کر کے میری پتلی کو جلا دیا بس آئینہ کا عکس جو ڈالا وہ پتلہ جلنے لگا غرض دونون جل کر خاک ہو گئے
اب عشاق نے اُس ڈبیہ کو پھر کھولا جو کہ صندوق سے نکالی تھی اور ایک پتلی اس ڈبیہ سے نکالی جیسے ہی وہ سامنے
آئی یا تو برابر پورا انگشت کے تھی یا فوراً قد پیدا کر لیا عشاق سے کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے عشاق نے کہا کہ یہ جو ساحرہ
سامنے کھڑی ہے اسکے جھونٹے پکڑ کر میرے سامنے لے آوہ چلی آئینہ اندام نے جو اسکو اپنی طرف آتے دیکھا دستک دی کہ
ایک پتلی زمرد ین زمین سے پیدا ہوئی کہا کہ ملکہ کیا حکم ہے ملکہ نے کہا کہ یہ جو پتلی میری طرف آتی ہے اسکو پکڑ کر مار ڈال اور
عشاق کو پکڑ لا بس وہ پتلی ملکہ کی پتلی عشاق سے لپٹ گئی کشتی ہونے لگی ملکہ کی پتلی غالب آئی اور اُسکی پتلی

کو پکڑ لیا اور قریب عشاق آکر دونون پاؤن پکڑ کر چیر ڈالا اُسکو ہلاک کرکے طرف عشاق کے چلی ملکہ نے زور دیا جب قریب عشاق
پہونچی عشاق نے اُسکو دیکھکر غصہ مین آکر بھرا ہوا تھا کہا کہ او بچہ دور ہو میرے روبرو نہ آ ورنہ ہلاک ہوگی تجھہ کا گمان تھا کہ اُس
پتلی نے بڑھکر ایک ایسا طمانچہ عشاق کے منھہ پر مارا کہ تڑاقہ کی صدا آئی عشاق کا منھہ پھر گیا بڑی شرمندگی ہوئی بس غصہ
آگیا ہاتھ بڑھاکر اُسکو پکڑ لیا اور چیر کر پھینک دیا ملکہ سے کہا کہ تو نے بڑی ذلت دی کہ تیرے سحر کی پتلی نے طمانچہ مارا رہ تو جا
تو میرے ہاتھ سے جاتی کہان ہے یہ کہکر ایک صندوقچہ کھولا اور ایک آئینہ نکالا اُسکا عکس ملکہ پر ڈالا ملکہ نے بھی اپنا آئینہ اُسکے
آئینہ کے مقابل کیا دونون کا عکس جب باہم بالمقابل ہوا یعنی وہ اُس مین نظر آیا اور یہ اُس مین تو ایک مرتبہ ایک غبار بلند ہوا
زمین سے اور ایک گنبد بنکر ملکہ پر گرا ملکہ اُس غبار کے دفع کرنے مین مصروف ہوئی کہ عشاق نے طرف گنبد کے دیکھا وہ
اسی طور سے ساکت ہوا شگاف پیدا ہوا بس ایک زنجیر اُس گنبد سے چمکی کہ وہ اُس غبار کے اندر گری ملکہ تو اُس غبار
کو دفع کر رہی تھی ادھر سے غافل تھی وہ زنجیر کمر مین پیچیدہ ہوئی اب ملکہ کو معلوم ہوا جب تک ملکہ اُسکا تدارک کرے
وہ ملکہ کو کھینچ کر گنبد مین لے گئی وہ حالت ملکہ کی ہے جو کہ الطاف وغیرہ کی ہوئی تھی اب ملکہ نے اپنے کو اسیر
پایا یہ جو خیال منورہ چادو نے دیکھا ہا۔۔۔ خالہ کہکر طاؤس کو اُڑا کر عشاق پر آئی ایسی بدحواس
ہوئی کہ کچھہ خیال نہ کیا نہ کچھ سحر کیا آتے ہی نتیجہ کا وار کیا عشاق نے اُسکے وار کو رد کرکے جو سحر کیا منورہ نے اُس
سحر کو دفع کرنے لگی یعنی اس سحر مین مبتلا ہوگئی تھی بس اُس گنبد سے ایک ہاتھہ نکلا بفور دیکھنے عشاق کے
منورہ کو اُٹھالے گیا یہ بھی اسیر ہوئی مثل الطاف وغیرہ کے بس اب آفاق کو تاب نہ رہی زوجہ اور بھانجی
کے اسیر ہونے سے بس آفاق شاہ نے اپنا تخت اپنی صف سے نکالا اور رنج وغیرہ سے ملکر روبرو بادشاہ کے حاضر ہوا
عرض کیا کہ غلام کو اجازت میدان ملے اس نابکار سے بہت سر اٹھایا ہے گو یہ امید نہین ہے کہ مین اس سے غالب آؤن
مگر شاید اقبال حضور سے اور فضل خداوند کریم سے اسکی موت میرے ہاتھہ سے ہو کیونکہ اب مجھہ سے یہ حالت لشکر
کی نہین دیکھی جاتی ہے بادشاہ نے فرمایا کہ بھئی آفاق شاہ تم نے دیکھا کہ جو اسکی مقابلہ کو گیا اسیر ہوگیا تم نہ جاؤ
اور کسی کو جانے دو آفاق شاہ نے عرض کیا کہ شاید حضور اس حقیر کو اس قابل نہین خیال فرماتے ہین جو مقابلہ
سے منع کرتے ہین فرمایا کہ نہین یہ امر نہین ہے بلکہ یہ خیال ہے کہ تم لوگ لشکر کی زینت ہو اگر تم نہ ہوگے تو
زینت جاتی رہے گی آفاق شاہ نے ہاتھہ باندھکر عرض کیا کہ ہم تو غلامان سرکار سے ہین ہان زینت لشکر
آپ و صاحبقران و دیگر عزیزان صاحبقران ہین ہم تو جان نثار ہین ہمارا تو یہ فرض ہے کہ جہان تک ہو سکے
اپنی جان نثار کرین اور آپ لوگون پر آنچ نہ آنے دین اپنی زندگی تھی بس اب اجازت مرحمت فرمائیے کیونکہ
غلام کو دم بھر ٹھہرنا ناگوار ہے یہ جو آفاق شاہ نے عرض کیا بادشاہ نے فرمایا کہ بسم اللہ کرو جاؤ سپرد خدا کیا
بس آفاق شاہ بادشاہ سے رخصت لے کر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ظل اللہ نے
تو اجازت مرحمت فرمائی اب آپ بھی غلام کو آزاد فرمائیے تاکہ غلام جاکر اس گبر سے مقابلہ کرے اور اپنے دل کا
حوصلہ نکالے اگر افضال خدا اور اقبال حضور سے غالب آیا تو خیر ورنہ سورۂ فاتحہ سے نہ فراموش فرمائیے گا
اور جہان تک ممکن ہو لاش اس غلام کی حاصل کرکے دفن فرمائیے گا صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ تم کیون
مقابلہ کو جاتے ہو اور کوئی جائے گا عرض کیا کہ اب غلام سے یہ حالت دیکھی نہین جاتی ہے کہ پرے کے پرے سردار
سے خالی ہوئے اس زندگی سے تو موت بہتر ہے اور کچھہ نہ فرمائیے اجازت مرحمت فرمائیے غلام کو ایک منٹ برابر
ایک سال کے معلوم ہوتا ہے صاحبقران نے ناچار ہوکر اجازت دی آفاق شاہ صاحبقران کو سلام رخصت
کرکے اور تخت سحر کو اُڑا کر سامنے عشاق کے آیا اور پکارا کہ مین تیرا ہم نبرد آیا ہون عشاق نے آفاق شاہ کو
دیکھکر کہا کہ مین تو تیرا بڑے عرصہ سے متلاشی تھا مین خود مقابلہ کے لیے بھاگو طلب کرنے والا تھا کہ تو یہان آیا تجھ سے

کچھ لطف مقابلہ کا ملے گا مگر یاد رکھ کہ مثل اُن سب کے تو بھی اسیر ہوگا آفاق شاہ نے جواب دیا کہ اگر تو تلاشی تھا تو مین تیرے سر کو بی کو موجود ہوا بس جو میرے مقدر مین ہوگا وہ پیش آئے گا لا ضرب بہادری یہ سننا تھا کہ عشاق نے ایک مرتبہ دستک دی کہ ایک ابر سیاہ رنگ صحرا سے اُٹھا اور وہ سر پر آفاق شاہ کے آکر سایہ فگن ہوا اور اُس سے بارش تیر و تفنگ ہونے لگی اور برق گرنے لگی آفاق شاہ نے یہ دیکھکر فوراً روئی تخت پر سے اُٹھائی اور اُس روئی کو خون سے لعل کیا اور اُسکو اُس ابر کی طرف اُڑا دیا اور اسم سحر پڑھکر دستک دی دستک کا دینا تھا کہ یا تو وہ روئی تھی یا ایک شعلہ جوالہ بن گئی اور اُس ابر کے قریب پہونچ کر اُس پر گری کہ وہ جلنے لگا دم بھر مین وہ ابر سیاہ جلکر خاک ہوگیا اب جو دستک آفاق نے دی یا تو وہ شعلہ تھا یا ابر بن گیا اور عشاق کے سر پر آکر محیط ہوا جیسے اُس ابر کا سایہ عشاق پر پڑا عشاق کے جسم مین لرزہ پیدا ہوا اور اُس پر سے آتش کی بارش ہونے لگی بس عشاق نے جو یہ واقعہ دیکھا فوراً سحر کیا ایک ابر سفید رنگ پیدا ہوا اور وہ آکر اُس ابر آتش بار پر محیط ہوا اور بارش ہونے لگی اور وہ ابر سحر آفاق پر فرد ہوگیا بس آفاق نے یہ دیکھکر اشارہ کیا کہ ایک برق کوندھ کر گری کہ جس نے اُس ابر عشاق کو لحظہ لحظہ کر دیا اور مٹا دیا بس عشاق نے کچھ پڑھکر دستک دی کہ تمام زمین کو زلزلہ سا ہوا اور شق ہونے لگی بس آفاق شاہ نے سحر کرکے دستک دی زلزلہ موقوف ہوگیا بس عشاق نے سحر کیا کہ ایک چاند آسمان پر نکلا یہ نئی بات تھی کہ تھا تو چاند مگر گرد ہلکی روشنی مین ایسی تھی کہ آفاق شاہ کو یہ معلوم ہوا کہ مین جلا جاتا ہون آفاق نے سحر کیا کہ ایک عقرب پیدا ہوا ہوا پر اور اُسنے قریب چاند کے پہونچکر ڈنک مارا کہ وہ چاند سیاہ ہوکر غائب ہوگیا عقرب جدھر سے آیا تھا اُسی طرف چلا گیا عشاق کا جب یہ بھی سحر رد ہوا بس عشاق نے دستک دی کہ ایک سوار صحرا سے ظاہر ہوا اور ایک حبشی دونون قریب عشاق کے آئے اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے کہا کہ اس ساحر کو مار جو کہ تخت پر سوار ہے بس وہ دونون طرف آفاق کے چلے آفاق نے جو اپنی طرف آتے ہوئے انکو دیکھا قریب بھی نہ آنے دیا دور ہی سے جو ابرو کا اشارہ کیا ایک برق کوند کر گری کہ دونون جلکر خاک ہوگئے اتنا جلنا تھا کہ عشاق نے سحر کیا کہ ایک شعبدہ صحرا کی طرف سے پیدا ہوا اور اُس غبار سے ایک فیل مست ظاہر ہوا کہ چارون بھیان اُسکی بھتی ہوئین چلا آتا ہے بس عشاق نے اسکو اشارہ کیا کہ لینا اسکو یہ اشارہ کرنا تھا کہ وہ فیل مست خرطوم اُٹھا کر طرف آفاق شاہ کے چلا اور قریب پہونچکر قصد کیا کہ آفاق شاہ کو تخت پر سے اُٹھا کر اور خرطوم مین لپیٹ کر زمین پر مارے کہ وہ نقش زمین ہوجائے جیسے فیل نے آفاق شاہ پر حملہ کیا آفاق نے ایک مرتبہ چند دانہ ماش کے فیل پر مارے کہ وہ جلنے لگا بس آفاق شاہ نے کہا کہ او عشاق تو نے کئی حربہ مجھ پر کیے مین نے سب روکے اور مین نے کیے تو نے رد کیے مگر اسوقت تک کوئی تو نے وہ سحر نہین کیا کہ جو استادی اور کمال کا ہو تو کیسا پہلو نشین سامری ہے صرف لوگون نے تیری دھاک باندھ دی ہے ورنہ تو کچھ نہین ہے مجھ سے تو لڑکے آج کل کے اچھے ہین یہ سننا تھا کہ عشاق کو غصہ آگیا اور سامنے تخت پر ایک صندوقچہ رکھا تھا اُسکو کھولا اور ایک فولادی گولہ نکالا کہ جس پر ہزارون ٹیکے دیے ہوئے تھے اور ایک بچہ خوک تخت پر ذبح کیا ہوا رکھا تھا اُسکا شکم چاک کیا اور اُسکا خون لیکر اس گولہ پر لگایا اور ایک کارد نکالی اور ایک ماش کے آٹے کا پتلہ بنایا اُس پر سحر کیا کہ وہ بصورت انسانی ہوگیا اور سامنے عشاق کے کھڑا ہوا بس وہ کارد ہاتھ مین دی اور اُس گولہ کو طرف آفاق کے اُٹھا کر پھینکا وہ گولہ تمتمہ کرتا ہوا چلا اس پتلہ کو اشارہ کیا کہ جب گولہ قریب آفاق پہونچے تو یہ کارد اس پر مارنا بس وہ پتلہ بھی مثل شرارہ کے چلا آفاق شاہ نے دیکھا کہ ایک گولہ اور پتلہ میری طرف آتا ہے بس اسنے دستک دی کہ زمین شق ہوئی اور ایک پتلہ پیدا ہوا آفاق نے کہا کہ لینا اس پتلہ کو وہ پتلہ لپک کر اس پتلہ کے پاس آیا اور اُس سے لپٹ گیا دونون مین کشتی ہونے لگی جیسے گولہ قریب آفاق پہونچا آفاق نے گولہ کیطرف اشارہ کیا کہ وہ گولہ درمیان سے شق ہوا اسنے تو اپنے نزدیک سحر کو سٹایا وہان گولہ کا شق ہونا تھا کہ

چمک ہوئی اور برق کوند کر چلی فوراً آفاق شاہ تخت پر سے کود کر غرق زمین ہو گیا وہ برق تخت پر گری تخت جلنے لگا کہ
عشاق نے صدا دی کہ کام تمام کیا یہ صدا دینا تھا کہ آفاق شاہ زمین سے نکلا یہ کہتا ہوا کہ کس کا کام تمام کیا مین تیرا
حریف موجود ہون اُدھر وہ دونون پتلے لڑ رہے ہین یہ جو عشاق نے سُنا اور دیکھا کہ آفاق زمین سے نکلا اور یہ کہتا
ہے کہ وہ دونون ٹکڑے گولہ کے ہوا پر قائم ہین جیسے آفاق زمین سے نکلا عشاق نے ایک ٹکڑے کی طرف اشارہ کیا
کہ وہ کڑک کر اور سرپوش کی صورت ہو کر چلا جب تک وہ ٹکڑا قریب آفاق آئے آفاق نے پھر اشارہ کیا کہ وہ سر
پوش یعنی ٹکڑا گولہ کا شق ہوا اور ایک برق چمکی اور پتلہ سحر آفاق پر پڑی کہ وہ جلنے لگا آفاق نے جو یہ واقعہ دیکھا
اٹھا کر خاک جو پتلہ عشاق پر ماری اُس خاک نے بارود و آگ کا کام کیا وہ پتلہ بھی جلنے لگا اُدھر عشاق نے
دوسرے ٹکڑے کو اشارہ کیا وہ آردر بنکر ہوا پر سے زمین پر آیا اور طرف آفاق کے چلا آفاق نے آنے دیا جب وہ
آردر قریب آ گیا بس دونون جبڑون مین ہاتھ چھ اسم سحر پڑھکر اپنے اوپر دم کیا اور ڈالدیا کہ اُسکے شعلون نے آفاق پر
اثر نہ کیا ہاتھ ڈالدیے اور قتل کر ڈالے کہ پاس کے چیر کر پھینکدیا اُس آردر کا مرنا تھا کہ اُسکے شکم سے ایک باز پیدا ہوا اُسنے
بلند ہو کر صدائے ہیہات دی صدا کا دینا تھا کہ آفاق تجھوما آفاق کا جھومنا تھا کہ تڑاکی سے زمین شق ہوئی اور
اور ایک پتلہ پیدا ہوا اُسنے بلند ہو کر اُس باز کو پکڑ لیا اور سر پر آفاق کے لاکر ذبح کیا بس جب چند قطرے
خون کے آفاق پر پڑے آفاق کی یہ حالت ہوئی کہ بیہوش ہو کر تخت پر رہ گیا اب عشاق نے اس پتلہ کو
اشارہ کیا کہ لینا اسکو اور قتل کرنا وہ پتلہ وہی چھری لیکر بس سے باز کو ذبح کیا تھا آفاق پر چلا آفاق عالم سکوت مین
بے خود بیٹھا ہے جیسے پتلہ آفاق کے قریب آیا اب پھر زمین برق سے شق ہوئی اور اُس سے ایک پتلہ صندلی
پوش پیدا ہوا اور اُسنے ڈانٹ کر کہا کہ کیا کرتا ہے دست خود را نگہدار یہ کہکر اور جست کر کے اُس پتلہ
کے قریب پہونچا اور ہاتھ اُسکا پکڑ لیا اور ایک طپانچہ اس زور سے مارا کہ مُنھ اُسکا پھر گیا اُسنے قصد کیا کہ مین
بھی طپانچہ ماردون کہ اُسنے چھری اُسکے ہاتھ سے چھین کر اُسکے جو ماری اُسکے شکم سے شعلہ نکلا کہ یہ اور وہ دونون جلنے لگے
یہ جو واقعہ عشاق نے دیکھا فوراً سحر کیا اور ایک پتلہ پیدا ہوا وہ بموجب اشارہ عشاق آفاق کی طرف چلا ابھی
راہ مین تھا کہ ایک مرتبہ پھر زمین شق ہوئی اور ایک پتلہ پیدا ہوا اُسکے ہاتھ مین ایک پھول تھا اور دوسرے ہاتھ
مین ایک نارنج اُس پتلہ نے وہ نارنج تو پتلہ عشاق پہ مارا اور وہ پھول لیکر قریب آفاق آیا اور سونگھایا بس پھول
کا قریب دماغ جانا تھا کہ آفاق کو ہوش آ گیا دیکھا کہ میرا پتلہ سحر مجکو گل خوشبو سونگھا رہا ہے وہ نارنج جو قریب اُس
پتلہ کے پہونچا جو کہ عشاق کا تھا اور اُسکے سینہ پر مارا وہ پتلہ اُس نارنج کے ضرب سے ہلاک ہوا اور وہ نارنج ہوا پر
قائم ہوا بس جب وہ پتلہ جو کہ نارنج لے کر آیا تھا آفاق کو ہوشیار کر چکا لپک کر اُس نارنج کے پاس آیا اور نارنج
لے کر غرق زمین ہو گیا مع پھول اور نارنج کے بس آفاق نے اپنے حواس درست کر کے اپنے جوڑے پر ہاتھ
ڈالا اور کہا کہ ای عشاق اب مین خبر کرتا ہون میری باری ہے یہ کہکر ایک بیضہ نولادی جوڑے سے نکالا اور
اُسکو اسم سحر پڑھکر اُن عشاق کے پھینکا وہ گولہ ہو گیا اور مثل برق کے اُس مین چمک پیدا ہوئی اور چلا جیسے
قریب پہونچا عشاق نے کارد کا اشارہ کیا وہ لوٹا اُسکا ٹوٹنا تھا کہ ہزار دن طائر برابر لعل کے اُس سے ظاہر
ہوئے اور ایک مرتبہ سب عشاق پر گرے اور اُسکو نوچنا شروع کیا اب عشاق کی یہ نوبت ہے کہ رد مال ہلا
رہا ہے مگر وہ طائر اُسکو مہلت نہین دیتے ہین کہ وہ کچھ تدبیر کرے پریشان ہو گیا یہ حال دیکھکر لشکر اسلام مین مُنھ
بلند ہوا بہت شرمندہ ہوا فوراً تخت پر سے کودا اور غرق زمین ہو گیا وہ طائر اسی طور سے اڑ رہے ہین بس
تھوڑے عرصہ کے بعد جو نکلا یہ طائر پھر اسکی طرف چلے اُس نے جھولی جو کہ شانہ پر تھی اُس مین سے
خاک نکالی اور ایک ذرہ مین وہ خاک بھر کر طائرون کی طرف پھونکی بس وہ خاک شعلہ ہو کر اُس

ذی سے نکلی اور طائر پر وہ شعلہ گرا طائر جلنے لگے ادھر آفاق شاہ نے تخت پر سے اُٹھا کر ایک گولہ عشاق پر مارا کہ وہ گولہ عشاق کے سینہ پر آکر پڑا اگر دوسرا ساحر ہوتا تو فنا ہو گیا تھا مگر اُسکو بھی اسقدر صدمہ پہونچا کہ وہ قلابازی کھا کر گرا اور بیہوش ہو گیا اُدھر آفاق نے دستک دی کہ ایک سوار پیدا ہوا اُسکو آفاق نے اشارہ کیا کہ مار لے عشاق کو وہ مرکب اُٹھا کر چلا اُدھر برابر سے عشاق کے زمین شق ہوئی اور تیلی پیدا ہوئی اُسنے کچھ عشاق کو سونگھایا کہ عشاق کو ہوش آیا اپنے کو خاک پر پڑے ہوئے پایا بڑی خفت ہوئی اُس تیلی نے کہا کہ سوار ساحر آفاق آپ کے ہلاک کرنے کو آتا ہی میرے تو سینہ مین اسقدر درد ہی کہ بولا نہین جاتا ہی آفاق نے بڑے غضب کی ضرب لگائی ہین ہی ایسا ساحر تھا جو بچ گیا دوسرا ہوتا ضرور ہلاک ہوتا یہ سنتا تھا کہ وہ تیلی عرق زمین ہو گئی اب سوار آفاق راہ مین ہی اور عشاق خاک پر بیٹھا ہوا ہی کہ وہ تیلی پھر ظاہر ہوئی اور کانسہ عشاق کے ہاتھ مین دیا بس عشاق اسکو منہ سے لگا گیا ادھر وہ سوار قریب پہونچ گیا اُسنے قصد کیا کہ عشاق پر وار کرون کہ وہ تیلی اُس سے لپٹ گئی اُسنے ایک طپانچہ جو مارا وہ تیلی چرخ کھا کر زمین پر گری اسنے کہا کہ دور ہو دور ہو کا کہنا تھا کہ سوار کے منہ سے شعلہ نکلا اور اُس تیلی پر پڑا کہ وہ جلنے لگی ادھر سوار نے بڑھکر عشاق پر وار کیا بس عشاق نے وہی کانسہ سوار پر کھینچ مارا کہ اُسکے سینہ پر آکر پڑا اور ایک شعلہ کانسہ سے نکلا کہ وہ سوار جلنے لگا بس عشاق اُس سوار کو جلا کر اپنے تخت پر سوار ہوا اور آفاق سے کہا کہ تو نے بڑا غضب کیا کہ مجکو ہلاک کیا تھا اگر مین اسکا بندوبست قبل سے نہ کر چکا ہوتا تو تو نے میرا کام تمام کیا تھا اب تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی لے یہ میرا حربہ رد کر یہ کہکر ایک بیضہ فولادی تخت پر سے اُٹھا کر آفاق کی طرف پھینکا آفاق نے خیال کیا دل مین کہ یہ قریب آئے تو اسکا تدارک کرون جب وہ بیضہ قریب آیا جب تک آفاق کچھ تدبیر کرے کہ وہ خود شق ہوا اور اُس سے غبار نکلا اور وہ غبار آفاق شاہ پر پڑا کہ پھر تڑاقہ ہوا اور وہ بیضہ پھر شق ہوا اب کی مرتبہ دھوان نکلا اور اُس غبار و دھوین نے آفاق شاہ کو گھیر لیا چونکہ اہل اسلام کا ستارہ گردش مین تھا آفاق شاہ کسی قدر غنودگی سے طاری ہوئے اُدھر فوراً عشاق نے گنبد کی طرف اشارہ کیا گنبد سالت ہوا اُس گنبد سے ایک حبشی پیدا ہوا اور غبار مین گھس گیا جب تک پتلہ سحر آفاق آئے آئے اُس حبشی نے آفاق شاہ کو اسیر کر لیا اور لے کر اس گنبد کی طرف بلند ہو گیا اُس حبشی کا آفاق شاہ کو لے کر بلند ہونا تھا کہ وہ غبار و دھوان جاتا رہا اور مثل ان سب کے آفاق شاہ کو بھی قید کیا آفاق شاہ کو جو ہوش آیا اپنے کو اسیر پایا اور سب کو بھی شکر خدا کیا پہان عشاق نے مبارز طلب کیا ابھی کوئی لشکر اسلام سے نکلا نہ تھا کہ صحرا کی طرف سے گرد اڑی اور جب وہ گرد فوراً قریب لشکر آکر شق ہوئی دونون لشکرون نے دیکھا کہ دیوانہ بھوت دیوانہ مبھوت مع چالیس ہزار دیوانونکے چلے آتے ہین سمندر شاہ نے خیال کیا کہ میری کمک کو آتے ہین صاحبقران تو انکو زیر کر چکے ہین جلد اول مین اُنکا حال تحریر ہی ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہین کہ یہ اجازت لے کر گئے تھے کہ ہم اپنے ملک کو اسلام آباد کر آئین جب سے اب آئے ہین بس سب ملک کا بندوبست کر کے ادھر کو روانہ ہوئے راہ مین خبر پائی کہ سمندر یہ برمقابلہ ہی بس فوراً دو منزلہ سہ منزلہ سفر کر کے اس وقت آکر پہونچے ان دونون نے دیکھا کہ دو لشکر صف آرا ہین پہچان لیا کہ ایک لشکر صاحبقران کا ہی اور ایک سمندر شاہ کا بس ہرکارون کو روانہ کیا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ کون میدان مین تخت پر سوار کھڑا ہی انھون نے دیکھا تھا کہ ایک شخص تخت پر سوار لشکر اسلام کیطرف منھ کیے کھڑا ہی اور اُسکے سر پر ایک گنبد ہی ہرکارون نے دریافت کر کے عرض کیا کہ عشاق خجستہ نشین شاگرد سمندر ہی اور صبح سے مقابلہ کر رہا ہی لشکر اسلام سے بہت سے ساحر اسیر کر لیے ہین اور اب پھر مبارز طلب کر رہا ہی یہ سننا تھا کہ دونون نے اپنے لشکر سے کہا کہ تم کو جا کر شریک لشکر اسلام ہو ہم اسکو قتل کر کے آتے ہین اور اُسی مقام سے مرکب اُٹھا دیے اور تلوارین نیام سے لے لین للکارتے ہوئے چلے کہ تو ہمارے ہاتھ سے بچ کر

کہان جائے گا یہ واقعہ صاحبقران نے جو ملاحظہ فرمایا خود پکار کر کہا کہ کدھر جاتے ہو یہ ساحر ہی اور تم غیر ساحر تم اسکا
کیا بنالوگے انھون نے صاحبقران کی صدا سنکے پلٹ کر دیکھا اور مجرا تو کیا مگر اور کچھ جواب ندیا سیدھے اسی طرف چلے یہ دیوانے
ہین بھلا کب سنتے ہین چاہے کوئی چلایا کرے چاہے منع کرے اب تو آتش دیوانگی نے جوش مارا صاحبقران پکار رہے ہین وہ
دونون قریب عشاق پہونچ گئے عشاق تو حیران ہی کہ یہ بلا کدھر سے آئی اُدھر سمندر شاہ نے شملاق سے کہا کہ یہ تو میرے
ملک گذار تھے یہ شریک لشکر اسلام کب ہوئے شملاق نے عرض کیا کہ آپکو خیال نہین رہا جب نویس نے اوراہیان نے
تحریر کیا تھا کہ جب کنارے دریاے سبز رنگ کے صنوبر شاہ نے صاحبقران کی دعوت کی تھی تو یہ دونون یہ خبر
سنکے آئے تھے اور مقابلہ کیا تھا اسی زمانہ مین زیر ہوئے تھے اور شریک لشکر اسلام ہوئے تھے آپکو اسوقت خیال
نہین ہی سمندر شاہ نے یہ سنکے کہا کہان یاد آیا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر ان دونون نے قریب عشاق پہونچکر ایک
نے دہنی طرف سے اور دوسرے نے بائین طرف سے عشاق پر وار کیا دونون تلوارین برابر سے علم ہوہین اور برابر سے
چلین بس عشاق نے چند دانہ ماش کے اسکی طرف اور چند اُسکی طرف مارے کہ یہ دونون بے حس و حرکت ہو کر رہ گئے اور
گھوڑون پر سے گرنے لگے کہ عشاق نے اشارہ کیا گنبد کی طرف وہ پنجہ پیدا ہوئے دونون کو اُٹھا لے گئے اور قید کیا یہ حال
دیکھکر اور دیوانون نے قصد کیا تھا چونکہ لشکر اسلام مین پہونچ چکے تھے اور صف باندھکر کھڑے ہو چلے تھے بس صاحبقران
نے علم اٹھایا بہ سبب خوف صاحبقران کے دانت نکال کر رہ گئے اب کوئی پہر بھر دن باقی ہی کہ عشاق نے پھر مبارزطلب
کیا بس اسکا مبارزطلب کرنا تھا کہ مریخ آفتاب علم کے لشکر کے نشانون کو جلوہ ملا اور مریخ آفتاب علم اپنے تخت
کو اُڑا کر خدمت بادشاہ اسلام مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اب غلام کا قصد ہی کہ جاکر اپنے سر کو قدم پر نثار کر دون اب
مجھ سے یہ بدعت اس کافر کی نہین دیکھی جاتی ہی کہ اسنے پرے کے پرے خالی کر دیے یہ مین نہین عرض کرتا ہون
کہ مین قتل کرونگا جب کہ آفاق شاہ وغیرہ اُسکا کچھ نہ کر سکے جو کہ ساحران زبردست سے تھے تو مین کیا کر سکونگا
بہان جان نثار کرونگا بادشاہ نے فرمایا کہ تم کو کیونکر اجازت دیجائے لشکر ساحران کے تم لوگ زینت و رونق
ہو اور سردار ہو بدون تم لوگون کے وہ لشکر کیونکر قائم رہ سکتا ہی تمھارا جانا تو مناسب نہین ہی اب غیر ساحرون
مین سے کوئی جاکر مقابلہ کرے گا اس امر کا یقین ہو گیا ہی کہ ہم سب کی قضا اسکے ہاتھ سے ہی اسی مقام پر لشکر کا
خاتمہ ہونے والا تھا خیر تقدیر سے کیا چارا ہی بس اب تم نہ جاؤ یہ لوگ مقابلہ کرین بعد انکے دیکھا جائے گا
مریخ نے عرض کیا کہ یہ غیر ممکن ہی کہ غلام کی موجودگی مین غیر ساحر مقابلہ کرین اور غلام اُنکے اسیر اور قتل ہونے کا
تماشہ دیکھے بس یہ امر غلام سے کبھی نہ ہوگا بعد غلام کے حضور کو اور سب کو اختیار ہی اگر اجازت مرحمت نہ فرمایئے گا غلام
اپنے کو قدم حضور پر ہلاک کرے گا اور فدا ہو جائے گا یہ جو مریخ نے عرض کیا بادشاہ نے ناچار ہو کر اجازت دی مریخ
نے اجازت حاصل کر کے اور سلام آخری کر کے خدمت صاحبقران مین آیا یہان صاحبقران عالم سکوت مین کھڑے
ہوئے ہین دل سے باتین کر رہے ہین کہ یہ بڑا ساحر زبردست ہی جو مقابلہ کو گیا وہ اسیر ہوا جب ساحر اسکا کچھ نہ کر سکے
تو غیر ساحر کیا چیز ہین بس یہان میری صاحبقرانی کا خاتمہ ہی کچھ زمانہ بھی نہ گذرا کہ خاتمہ ہو گیا یہ باتین کر رہے ہین کہ
کہ مریخ نے پہونچکر مجرا کیا اور اجازت طلب کی اور یہی کلمہ کہے صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ اور ہم بھی آتے ہین یہ
سنکر مریخ کو اجازت دی صاحبقران مریخ سے بہت محبت رکھتے ہین آنکھون مین آنسو بھر لائے فرمایا کہ جاؤ
سپرد خدا کیا بس مریخ صاحبقران سے اجازت لیکر طرف میدان کے چلا لشکر کا یہ حال ہی کہ ساحرون وغیر ساحرون کے
اوپر اداسی چھائی ہوئی ہی سب عالم سکوت مین اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہوئے ہین اور دلون مین خیال کر رہے ہین کہ
ساحر ہین کہ جب ایسے ایسے زبردست ساحر اسکا کچھ نہ بنا سکے تو ہم کیا کر لینگے قضا آگئی ہی جو ساحر کہ لشکر مین زبردست تھے سب کے سب
مریخ باقی ہین وہ بھی مقابلہ کرنے جاتے ہین خدا ان ہی کو فتح یاب کرے مگر یہ ہونا غیر ممکن ہی اب اسکے ہاتھ سے بچنا محال ہی یہ

خام خیال ہی اب زندگی ختم ہوئی ہر تو ساحر خیال کر رہے ہین اور غیر ساحر تو اور زیادہ مایوس ہین دلون مین اپنے اپنے کہ رہے ہین کہ جب ساحر اسکا کچھ نہ بنا سکے تو ہم غیر ساحر کیا کر سکین گے ہم نے تلوار حربہ کرنے کے قصد سے اٹھائی اُسنے مایوس کا دامن اُٹھا کر مار دیا ہم بے حس و حرکت ہو کر رہ گئے اُسنے پکڑ کیا دل کی حسرت دل ہی مین رہی کیا ہر امقابلہ ہی اسی طور سے مرنا اچھا ہی کہ ہم نے بھی وار کیا اُسنے بھی وار کیا جس کا چل گیا وہ اچھا رہا یہان تو مقابلہ کرنا بالکل ہی بیکار ہی کس پر وار کرین وار کرتے ہین تو بھی اسیر ہوتے ہین نہین کرتے ہین تو بھی اگر کیا بھی تو کیا نتیجہ ہوا سوائے اسیری کے بس غیر ساحر یہ خیال کر رہے ہین اور زندگی سے مایوس ہین مگر مریخ اُدھر تخت اُڑا کر سامنے عشاق کے پہونچا عشاق نے مریخ کو دیکھ کر کہا کہ کیا اب اس اقلیم کے ساحر ہو گئے جو تم ہمارے مقابلہ آئے ہو گو مین یہ بخوبی واقف ہون کہ تم شاہزادے ہو طلسم فیروزیہ کے اور فیروز ستارہ پیشانی ساحر زبردست تھا جو کہ تمھارا باپ تھا الیسا زبردست تھا کہ مالک طلسم تھا مگر یہان کے ادنی ساحر سے مقابلہ نہین کر سکتا تھا بس تم کیا مقابلہ کروگے بیکار آئے میرے نزدیک تمھارے اسیر کرتے ہین اُتنی بھی کوشش نہ کرنا پڑیگی کہ جتنی غیر ساحر کے اسیر کرنے مین ہوتی ہی یا یہان کے ادنی ساحر کے اسیر کرنے مین کرنا پڑتی ہی مریخ آفتاب علم نے کہا کہ یہ درست ہی کہ مین یہان کے ساحرون کی برابری نہین کر سکتا ہون کہ وہ کاملین سے ہین مگر ہمارے دین و مذہب مین یہ امر ضرور ہی کہ جو غرور کرتا ہی وہ پست ہوتا ہی یہ تیرا غرور تجکو پست کرے گا اور شاید تو نے یہ نہین سنا کہ فضلنا بعضکم علی بعض یہان تو نے کہان سنا ہوگا کیونکہ یہ آیۃ تو ہم لوگون مین ہی بس شاید یہ حقیر تیرے اوپر غالب آگئے تو تو اپنا حربہ کر یہ جو مریخ نے کہا تو عشاق نے جواب دیا کہ خیر میرے نزدیک تو یہ بہتر ہوگا کہ پہلے تو حربہ کر لے تاکہ تیرا حوصلہ نکل جائے پھر تو مین تجکو ادنی اسحر مین اسیر کر لونگا مریخ نے جواب دیا کہ یہ تو اپنا طریقہ نہین ہی جب تیری ضرب سے خدا ہمارا ہم کو بچائے گا تو ہم اپنا حربہ کرینگے یہ سنکے عشاق نے کہا کہ مین تیرے روبرو کیا سحر کرون یہ گولہ ہی کافی ہی یہ کہکر گولہ تخت پر سے اٹھایا اور کہا کہ تو اسی کو رد نہین کر سکے گا اُدھر عشاق نے گولہ ہاتھ مین لیا اُدھر مریخ نے سحر کر کے دستک دی کہ آفتاب سر مریخ پر قائم ہوا بس اُسنے گولہ مارا مریخ نے اشارہ کیا آفتاب کی طرف آفتاب بلند ہوا اور اُسکا عکس گولہ پر پڑا گولہ مین خود بخود شعاع پیدا ہوا اور چل گیا جب عشاق کا گولہ اس طور سے چلا اُدھر وہ آفتاب پھر اپنے مقام پر آکر قائم ہو گیا بس عشاق نے یہ واقعہ دیکھ کر ایک نارنج سحر نکال کر کہا کہ بھلا اسکو تو مثل گولہ کے جلا دے مریخ نے کہا کہ کیا معلوم کہ یہ جلے گا یا نہین تو مار تو معلوم ہو جائے گا بس عشاق نے نارنج کو طرف مریخ کے پھینکا نارنج تو اُدھر سے چلا مریخ نے ابکی آفتاب کو اشارہ نہ کیا بلکہ تخت پر سے جھک کر خاک زمین سے لی اور وہ خاک اُس نارنج پر ماری کہ وہ نارنج اسی مقام پر جلنے لگا عشاق نے یہ جو دیکھا کہا کہ معلوم ہوا کہ تو بھی کچھ جانتا ہی مین یہ جانتا تھا کہ تو ادنی اسحر مین اسیر ہو جائے گا تجھین تیرے لیے بھی کوشش کرنا پڑیگی نہ ایسی کہ جیسی آفاق کے لیے کرنا پڑی تھی اُسنے تو ایسا گولہ مارا تھا کہ اسوقت تک میرے سینہ مین درد ہی اور اُسکا فریاد ہی یہ کہکر عشاق نے ایک ترنج جھولی سے نکالا اور اُسکو خون خوک سے رنگین کیا اور چند ٹیکیان اُس پر لگائین اور اس ترنج کو طرف آسمان کے پھینکا وہ قہقہہ کرتا ہوا چلا اور اُس سے شعلے نکلنے لگے اُدھر مریخ نے آفتاب کو اشارہ کیا کہ وہ آفتاب اسقدر بلند ہوا کہ اُسکا عکس مریخ پر پڑا اور وہ ترنج چلا اُس سے ایک شعلہ نکل کر طرف عشاق کے چلا عشاق نے جو شعلہ کو آتے ہوئے دیکھا فوراً سپر سحر کو سپر کی پناہ کیا وہ شعلہ سپر پر آکر گرا اسنے سحر کیا کہ اسی مقام پر قائم ہو گیا ایک برق اُس شعلہ سے نکلی اور بالاے آسمان جاکر چمکی اور کڑکڑا کر مریخ کی طرف چلی مریخ نے جو برق کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا ایک مرتبہ آفتاب کو اشارہ کیا کہ وہ سر مریخ پر آگیا وہ برق اُس آفتاب کے قریب آکر فرو ہو گئی اُدھر وہ شعلہ بھی گل ہو گیا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ ترنج عشاق ہی پر چل گیا بس عشاق نے

برہم ہوکر مریخ سے کہا کہ معلوم ہوا تیرے استاد نے تجکو بھی سحر تعلیم کیا ہی کہ جب تریف تیرے اوپر حربہ کرے تو اُسکے حربہ کو
جلا دینا اور تو نے اسمین مشق بہم کی ہی کیونکہ مین نے بھی تیرے اوپر حربہ کئے تو نے یا تو آفتاب کے عکس سے جلائے یا
خاک سے اور کوئی تجکو سحر یاد نہین ہی مریخ نے کہا کہ ایسا ہوگا عشاق نے کہا کہ مین حربہ کرتا ہون بھلا تو روکو کر علاوہ
جلا دینے کے مریخ نے جواب دیا کہ تجکو اس سے کیا غرض جو میرا جی چاہتا ہی وہ کرتا ہون تو میرے برابر کا قاضی ہی میرا جی
چاہے گا جلا دونگا نہ جی چاہے گا دوسری تدبیر سے رد کرونگا تو اپنا کام کر بس عشاق نے ایک پھول تخت پر سے اٹھایا اور اسکو
سپند ور سے لال کر کے اور اُس پر کچھ دم کر کے مریخ پر مارا وہ پھول تو پہلے برابر چلا آیا جب قریب مریخ پہونچا اُسکی ہر
پنکھڑی جدا ہوگئی اور صورت عقرب و شعلہ بنکر جلی مریخ کے ہاتھ مین ایک رول تھا آہنی اُسکو مریخ نے اٹھاکر
تخت پر مارا کہ فوراً تراقہ ہوا اور ایک طائر دار منقار گوشہ تخت سے پیدا ہوا مریخ نے اُسکو اشارہ کیا طرف
عقربون کے وہ عقربون کو چن چن کر کھانے لگا جو مریخ کی طرف بہ قصد اذیت چلا ادھر مریخ نے ایک شعلہ
ہاتھ مین لیا جو شعلہ آیا اُس شیشہ کا منجو اُسکی طرف کر دیا وہ اُسکے اندر چلا گیا بس سب عقربون کو اُس طائر نے
چن کر کھا لیا اور سب شعلون کو مریخ نے شیشہ مین بند کر لیا یہ واقعہ دیکھکر عشاق نے مریخ سے کہا
کہ یہ سحر تو نے اچھا کیا مریخ نے جواب دیا کہ یہ آپ کی عنایت ہی جو آپ نے تعریف کی یہ تو ٹکر کرنے لگا کہ
مین دوسرا سحر کرون ادھر مریخ نے اُس طائر کو اشارہ کیا وہ قریب شیشہ آیا اور وہ سب عقرب اُس
شیشہ مین اگل دیے اور خود اُسی گوشہ تخت مین غائب ہوگیا بس عشاق نے ایک مرتبہ ایک بال اپنے
سر کا توڑا اور اسکو بل دے کر تخت پر رکھدیا اور سحر کیا کہ وہ بال مثل سانپ کے طیار ہوکر چلا طرف
مریخ کے بس مریخ نے وہی شیشہ اُس سانپ کے بھی سامنے کیا وہ سانپ بھی اُس شیشہ
مین چلا گیا بس یہ واقعہ دیکھکر عشاق حیران ہوا اور اب اسکو معلوم ہوا کہ یہ بھی کامل ہی اور جب
مریخ نے اس طور سے اسکے چند سحر رد کیے اسکو بہت غصہ آیا اور کہا کہ اب مجکو معلوم ہوا کہ تو یون نہ
اسیر ہوگا ہان بدون کوشش کے میرا خیال غلطی پر تھا کہ دوسرے اقلیم کے ساحر یہان کے ساحرون
کے مقابلہ مین سحر نہین کر سکتے ہین اب خبردار ہوجا ہین کمال کے سحر کرتا ہون دیکھون تو کیونکر اُسکو رد کرتا ہی
یہ کہکر عشاق نے جھولی سے ایک ڈبا نکالا اُسکو کھولا اور کچھ خاک اُس سے نکالی اُسکا طائر بنایا
برابر باز کے اُس پر سحر کیا کہ وہ زندہ ہوگیا اور کہا کہ اوباز سحر تو جا کر اس آفتاب کو توڑ ڈال جو کہ مریخ کے سر پر قائم ہی
بس وہ باز پرواز کر کے اور منقار کو کھولکر طرف آفتاب کے چلا بس مریخ نے آفتاب کو اشارہ کیا کہ وہ کڑک کر بلند ہوا
اور اپنا عکس باز پر ڈالا کہ وہ اسی مقام پر قائم ہوا اب اس آفتاب سے ایک شعلہ نکلا کہ وہ باز پر آکر گرا باز تو
جلنے لگا مریخ نے سحر کر کے جو دستک دی یا تو آفتاب بلند تھا یا ایک مرتبہ کڑک کر چلا طرف عشاق کے
اور شعلے نکلنے شروع ہوئے عشاق نے دیکھا کہ اگر یہ آفتاب میرے اوپر آکر گرا گو مین اپنی تدبیر کر چکا ہون
کہ مرونگا نہین مگر ایک نہ ایک عضو بیکار ہوجائے گا یا جسم ہی آسمیں پڑ جائیگا دونون اذیت اٹھاؤنگا
اسنے بڑے غضب کا حربہ کیا بس ساحر زبردست ہی سحر جو کیا اور دستک دی سر عشاق پر آسمان نوا دی
فوراً قائم ہوگیا ادھر مریخ سحر کو زور دے چکا تھا وہ آفتاب کڑک کر اُس آسمان پر گرا تراقہ تو ہوا مگر یہ
ہوا کہ وہ آفتاب اور آسمان دونون ریزہ ریزہ ہوگئے اور سب ٹکڑے اُسکے عشاق کی طرف چلے بس
عشاق نے اپنے تخت کو الگ کیا اگر الگ نہ کرتا تو اُن ٹکڑون سے بھی اذیت پہونچتی ضرور تھا کہ ایک
نہ ایک عضو بیکار ہوجاتا ادھر تو اسکا تخت الگ ہوا وہ ٹکڑے زمین پر گرے کہ غائب ہوگئے بس جب آفتاب
سحر مریخ کو عشاق اس طور سے مٹا چکا مریخ سے کہا کہ مقام افسوس ہی کہ شام ہونے کے

قریب ہو ورنہ دو ایک سحر اور کرتا مگر اب ناچاری ہی کہ دن بھر کا تھکا ہوا ہون اب تیرے اسیر کرنے کی فکر کرتا
ہون کہ تیرے مرحلہ سے بھی فرصت پاؤن تو جا کر آرام کرون (اچھی) کل پھر میدان مین آنا ہی اور مقابلہ کرنا ہی مریخ
نے کچھ جواب نہ دیا مریخ کو بہت غصہ تھا اپنے آفتاب سحر کے اوٹھنے سے بس یہ کہکر عشاق نے قصد کیا تھا
کہ مریخ پر کوئی سحر کرے کہ مریخ نے وہی شیشہ کہ جس مین وہ سانپ وغیرہ بند کیے تھے اٹھا کر عشاق پر مارا اور
وہ شیشہ قریب عشاق آکر شق ہوا بس ایک طرف سے شعلہ اور ایک سمت سے عقرب اور ایک جانب سے
سانپ عشاق پر چلے یہ جو واقعہ عشاق نے دیکھا کہ چار ون طرف سے مین گھر لیا ہی پھر کر دن بس فورا جھولی
سے کچھ خاک نکالی اُس پر کچھ دم کر کے ان عقربون پر مارا کہ وہ جلنے لگے اور مٹ گئے اور تھوڑا سا خون خوک
لیکر اُس شعلہ پر مارا کہ وہ گل ہوا اب سانپ جو چلا تو کچھ اسم پڑھکر اس پر ہاتھ ڈالدیا بس وہ سانپ
نہ تھا بال تھا جو کہ اسکو وبال ہوا تھا جب یہ سحر بھی عشاق نے دفع کیا اب تو کمال کے سحر ہونے لگے
جو سحر عشاق کرتا ہی مریخ دفع کر دیتا ہی اور جو مریخ کرتا ہی عشاق دفع کر دیتا ہی عشاق کے خون
مقابلہ کر رہا ہی کیونکہ اسکو یقین ہی کہ مین تو مارا نہ جاؤنگا اپنی فکر کر چکا ہی اس سبب سے اور جی توڑ توڑ کر
مقابلہ کر رہا ہی ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ جو اسکو یقین ہی کہ مین مارا نہ جاؤنگا اسکا کیا سبب ہی اسکا سبب
یہ ہی کہ جب یہ صحبت سامری و جمشید مین جاتا تھا اور بہت مقرب تھا سامری و جمشید اس سے بہت
الفت کرتے تھے کیونکہ یہ اُس زمانہ مین جوان تھا اور خوب صورت بھی تھا اور وہ دونون کافر حسن پرست
تھے بس یہ کبھی کبھی انکے مصرف مین کی آجاتا تھا اور خوب انکو مثل تماشبین عورت کے خوش کرتا تھا
کہ جیسے عورت جو کہ کھلا رہتی ہی اور وہ مرد کو خوش کرتی ہی کہ جس کے سبب سے اُسکو لطف
حاصل ہوتا ہی اور وہ اُسکا مرید ہو جاتا ہی اسی طور سے یہ اس فن مین انکو خوش کرتا تھا بس اسی کے
عیوض مین اُن دونون نے اسکو سحر دیا تھا اور تیغہ بتا کر اسکو دیا تھا اور کہا تھا کہ اسکو بہ حفاظت
رکھنا کیونکہ یہ تیغہ تیری موت کا سبب ہی جب تک یہ تیغہ نہ ہوگا کوئی بجز قتل نہ کریگا ہان اگر
اس تیغہ سے قتل کرے گا تو لوٹ کر قتل ہو جائے گا اس تیغہ کا نام تیغہ عشاق کش ہی بس اسنے
وہ تلوار ایسے مقام پر رکھی ہی کہ اُسکا ملنا اسکے نزدیک غیر ممکن ہی بس یہ بے خوف ہی کہ نہ وہ تیغہ ملے گا
نہ مین قتل ہونگا ان سب کو مین مار لونگا بس یہ تو جملہ معترضہ تھا آمدم بر سر مطلب کہ جب کہ کئی سحر طرفین
سے کمال کے ہوئے اور رد ہوئے اسوقت ادھر تو مریخ کو غصہ آیا ادھر عشاق کو بس عشاق نے فورا
ماش کے آٹے کا پتلہ بنایا اُسکے سر مین ایک بالشت بھر کا ٹکڑا آسمان کا رکھا اور ایک جھوٹا خالی مچھوڑے بال پیچ
سر کا اور ایک مرکب بنایا اُس مرکب پر اس پتلہ کو سوار کیا اور سحر کیا کہ وہ مرکب مع پتلہ کے زندہ
ہو گیا اُسکے تن پر ہتھیار لگائے تیر و کمان اُسکے ہاتھ مین دیے اور کہا کہ جا کر مریخ کو قتل کر بس وہ سوار
سحر عشاق مرکب کو اڑاتا طرف مریخ کے چلا جب قریب مریخ پہونچا اور آتے ہی اسنے وار کیا مریخ نے وار کو
خالی دے کر تیر کا جو وار کیا اس سوار نے اپنا سر بڑھا دیا تیر سر پر پڑا کہ سر شگافتہ ہوا بس سر کا شگافتہ
ہونا تھا کہ دو برفین کوند کر فورا بالائے آسمان گئین اور وہان سے کوند کر چلین مریخ نے جو خیال کیا تو معلوم
ہوا کہ یہ برفین بلا کی ہین انسے بچنا دشوار ہی بس فورا مریخ نے دستک دی عشاق اور دونون طرف
کے اہل لشکر نے دیکھا کہ چار پتلہ خود بخود پیدا ہوئے سپر ہین لیے ہوئے اور عقب نشست مریخ آئے اور
چارون نے ان برفون کا سایہ سر مریخ پر اس طور سے کیا کہ سپر بالائے سر اور کہی سپر ہین علاوہ ان
سپرون کے اور سر مریخ پر قائم ہوئین اسی طور سے مگر یہ سب بندوبست اسقدر جلد ہوا کہ وہ برفین

قریب سر مریخ نہ پہونچنے پائین تھین کہ سپرین قائم ہوگئین بس وہ برقین کڑک کر گرین ایک نور سا صحرا مین پیدا ہوا روشنی ہوگئی
زمین ہل گئی اینکے کڑکنے سے جب وہ سپرون پر گرین اور سب سپرون کو قلم کرکے اور جلاکے اُن سپرون پر آئین جو کہ وہ
تلے لیے ہوئے تھے انکا آنا تھا کہ ایک تو رسیمان کا ٹکڑا ہوکر رہ گئی اور دوسری بال اور سامنے تخت مریخ کے وہ بال بھی اور
رسیمان گری مریخ نے عشاق سے کہا کہ گویہ تیرا سحر بال کا باندھا تھا کہ کوئی بچ نہین سکتا تھا مگر میرا استحاس
سے بھی باریک ہوا جو کہ تیرے سر کو وبال ہوا کیا واہیات سحر کرتا ہی کوئی اور سحر کر یہ جو مریخ نے کہا اور
عشاق نے دیکھا کہ یہ بھی میرا سحر رد ہوا اُدھر مریخ نے دستک دی کہ ایک دیو زمین سے پیدا ہوا اور
باشارہ مریخ اُس سوار کو کھا گیا اور پھر غائب ہوگیا بس مریخ نے اُن پتلون کی طرف اشارہ کیا کہ
عشاق کو قتل کرڈالو بس وہ پتلے سپرین دوش پر رکھکر اور تلوارین علم کرکے طرف عشاق کے چلے
عشاق نے خیال کیا کہ یہ پتلے سحر ہین اور بہت زبردست ہین کوئین قتل نہ ہونگا مگر انکے ضرب
سے کوئی نہ کوئی عضو بیکار ہو جائیگا یہ خیال کرکے اُسکی فکر کی جیسے وہ پتلے اسکے قریب آئے اس نے
نکال خاک جمشید اُن پتلون پر ماری کہ وہ خاک جو اُن پر پڑی وہ جلنے لگے یہ حرکت جو مریخ نے
دیکھی پنجہ سحر کھینچ کر عشاق پر آپڑا اور وار کیا عشاق نے اُسکا وار سپر پر روک کر اپنا وار کیا دو چار
وار کی رد و بدل ہوئی تھی کہ عشاق نے اپنے مقام پر خیال کیا کہ یہ ساحر زبردست ہی کیسے کیسے
مین نے سحر کیے اسنے رد کیے اب پنجہ سحر لے کر مقابلہ کر رہا ہی اور شام ہونے کو ہی بس یہ تیرے ہاتھ
سے یون زیر نہ ہوگا جب تک بکر نہ کرے گا بس یہ خیال کرکے دل مین فوراً ٹھولی سے خاک قبر
جمشیدی نکالی اور مریخ کیطرف اڑائی اور وار بھی کرتا جاتا تھا مریخ اس حال سے غافل تھا وہ خاک
مریخ پر پڑی اُس خاک کا پڑنا تھا کہ مریخ کی یہ حالت ہوئی کہ تمام بدن کی طاقت زائل ہوگئی بے
حس و حرکت ہوگیا جب یہ حالت مریخ کی ہوئی کہ وہ از خود فراموش ہوگیا بس عشاق نے اشارہ
کیا گنبد کی جانب گنبد ساکت ہوا اور شگاف ظاہر ہوا اُس سے چند حلقہ رسیمان کے مریخ پر گرے کہ
مریخ کا کمر و سر اُن حلقون مین پھنسا بس جھٹکا پڑا مریخ صاف اُٹھا ہوا اس گنبد مین چلا گیا یہ بھی اسیر
ہوا اسی طور سے راوی نے کہا ہی کہ یہان گنبد مین سب بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے حالت یہ ہی کہ یہ
معلوم ہوتا ہی کہ انکارے ہین کہ ہم اُن پر پڑے ہین اتنی طاقت بھی نہین ہی کہ حرکت کرین مگر ایسے ثابت قدم
ہین کہ اپنے قول سے نہین پھرے ہین بس مریخ بھی ان سب مین قید ہوا یہان عشاق نے دیکھا کہ شام
ہوگئی ہی بس یہ کہکر لشکر اسلام کی طرف رخ کرکے کہ اے خدا پرستان مین تم سب کو شب بھر کی مہلت دیتا ہون
بس اگر تم کو اپنی زندگی منظور ہی تو باہم صلاح کرکے خدمت سمندر شاہ مین صبح کو حاضر ہونا مین اُس سے تم سب
کی خطا معاف کرادونگا اگر تم لوگ میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو یاد رکھو کہ مثل ان سب کے تم سب کو بھی
اسیر کرونگا اور قتل کرونگا آیندہ تم کو اختیار ہی یہ کہکر اسنے اپنے تخت سحر کو طرف لشکر کے پھیرا اور چلا سمندر شاہ
اور کل لشکر خوش ہی بس سمندر شاہ نے طبل بازگشت بجنے کا حکم دیا طبل بازگشت بجا اور لشکر اسلام مین
بھی بجا عشاق کی اس تقریر کا اہل اسلام نے یہ جواب دیا تھا کہ جو تیرا جی چاہے وہ کر ہم ہزار ہزار لعنت کرتے
ہین تجھ پر اور سمندر شاہ پر ہم لوگ موت سے نہین خوف کرتے ہین بس سمندر شاہ عشاق کو لے کر
اور زر و جواہر نثار کرتا ہوا فرودگاہ پر آیا خوش خوش اور حکم دیا کہ لشکر کمر کھولے بس یہ حکم دیکر سمندر اپنے خیمہ مین گیا
اور سب سردار اپنے اپنے خیمون مین عشاق اپنے خیمے مین ادھر بادشاہ اسلام و صاحبقران باقی ماندہ لشکر ساحران
اور غیر ساحران کو ہمراہ لے کر مغموم و محزون فرودگاہ پر واپس آئے لشکر نے کمر کھولی صاحبقران و بادشاہ

تبدیل لباس کرکے بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار حاضر ہوئے جو سنا کہ ساحر تھے اور اسیر ہوگئے تھے اُنکے
ننگون پر غاشیہ پڑے ہوئے تھے صاحبقران نے اُنکے ننگون کو دیکھکر ایک آہ سرد دل سے کھینچی جہان پناہ سر جھکائے
ہوئے تخت پر بیٹھے ہوئے ہین کہ صاحبقران نے سر اُٹھاکر بادشاہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ آج تمام بارگاہ
ساحرون سے خالی ہوگئی یہ ساحر زبردست ہی بس معلوم ہوا کہ کل ہم سب کی بھی قضا ہی یہ تو مجھ سے نہین ہوگا کہ مین
مسمدر شاہ کی اطاعت کرون اور اپنا مذہب ترک کرون مجکو تو اپنی فکر ہی نہ اہل لشکر کی ہان جو فکر ہی وہ ناموس
کی کہ یہ بیچارےان کیا کرینگی جب کہ انکا کوئی سرپرست نہ ہوگا کیونکہ اسوقت موقع ہی کہ مین سب ناموس کو
طرف خانہ کعبہ کے روانہ کرون تاکہ یہ لوگ وہان جاکر سب حال صاحبقران سے بیان کرین تاکہ وہ ہم غریبون کے
خون کا عیوض اس کافر خاسر سے لین زمانہ کیا ہی جو یہ امر وقوع مین آئے بڑی خرابی ہوئی ہم لوگ قتل ہوئے
ناموس تباہ ہوئین یہ بیچارےان کیا کرینگی کدھر جائینگی کون انکی سرپرستی کرے گا مجکو کچھ اپنی فکر و تشویش نہین ہی
ہان ان سب کی فکر ہی کوئی ایسا نہین ہی کہ جو انکو لیکر نکل جائے اور خانہ کعبہ مین پہونچادے یہ جو صاحبقران
نے فرمایا بادشاہ نے جواب دیا کہ بہت بجا ارشاد ہوا جو کچھ فکر نہ فرمایئے بجا ہی مگر کیا کیا جائے ایسی حالت مین
کون ہی جو آپ کے ناموس اور میرے ناموس کو لیکر ہمراہ یہان سے نکل جائے اب تو کوئی یہ امر گوارا نہ کریگا
کہ ایسی حالت مین آپ کو یہان چھوڑکر چلا جائے صاحبقران نے یہ سُنکے جواب مین فرمایا کہ پھر برائے ناموس
کیا تدبیر کی جائے کیونکہ میرا یہ قصد ہی کہ کل جب وہ لشکر کے کر آئے اور عشاق میدان مین آکر مبارز طلب
کرے تو مین جاکر اُسکا مقابلہ کرون کیونکہ صاحب اسم اعظم ہون شاید میرے ہاتھ سے اُسکی موت ہو مجھ سے یہ حال
دیکھا نہ جائے گا کہ سردار جائین اور اُسکے ہاتھ سے قتل یا اسیر ہون یہ فرماکر صاحبقران نے فرمایا کہ اہل دربار آگاہ ہو
کہ یہ امر تو اسوقت غیر ممکن ہی کہ تم مین سے کوئی میرے ناموس کو لیکر طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہو اگر تم مین سے
کوئی ایسا کرے تو کیا اچھی بات ہی کیونکہ ناموس تباہی سے بچین اور اُنکی بے پردگی نہ ہو سب نے کہا کہ
یہ ہم سے نہ ہوگا کہ ہم آپ کو چھوڑکر ایسی حالت مین چلے جائین دنیا ہم کو کیا کہے گی کہ جب موقع جنگ و پیکار
اور جان نثاری کا آیا اُسوقت یہ لوگ صاحبقران کو چھوڑکر چلے آئے ساتھ ندیا بہت جان نثاری کا دم بھرتے تھے
بس ہم سے یہ نہ ہوگا دوسرے یہ ہی کہ نہ ہم آپ کو اپنی زندگی مین اُسکے مقابلہ کو جانے دینگے جب تک ہم زندہ ہین
اُسوقت تک ہم آپ کو نہ جانے دینگے بعد ہمارے آپ کو اختیار ہی یہی سردارون نے کہا اور یہی عزیزون نے
صاحبقران نے فرمایا کہ اس امر کا ہم کو پہلے ہی سے یقین تھا خیر اب مین ایک امر اور تم سب سے کہتا ہون کہ شاید کوئی
اس تہلکہ سے بچے تو وہ یہ کرے کہ جس طور سے ممکن ہو تمام ناموس کو صاحبقران کے پاس خانہ کعبہ مین پہونچادے
اور میرے حال سے صاحبقران کو آگاہ کرے کیونکہ اس امر کا یقین ہی کہ کل کل لشکر کا خاتمہ ہی اور سب کی قضا ہی
خواہ ایک مرتبہ خواہ دفعہ دفعہ کرکے بس تم سب کو لازم ہی کہ یہ رات عبادت خدا مین بسر کرو ناموس کو تو مین نے سپرد خدا
کریم کیا جو اُسکی مرضی ہوگی اور جو اُنکے حق مین بہتر ہوگا اور جو اُنکے مقدر مین کاتب تقدیر نے تحریر کیا ہی وہ پیش آئے گا
یقین ہوگیا ہی کہ اب کبھی تباہی کا زمانہ آگیا گو زمانہ سابق سے کبھی ایسا نہین ہوا کہ ناموس تباہ ہوئی ہون سوا ایک مرتبہ
کے جب سائل مین لقاسے اور صاحبقران اول سے مقابلہ ہوا ہی اور صاحبقران اول نہ تھے اور اُس زمانہ مین
ساحرون نے لشکر اسلام کو تباہ کیا اور چوبیس ہزار اہل اسلام کو قتل کرکے اُنکے سرون کا برج بنوایا اُس زمانہ مین
ناموس پر تباہی آئی تھی یا اب تیری صاحبقرانی کے زمانہ مین آنے والی ہی حمزہ صاحبقران کے زمانہ مین پھر
خداوند کریم نے اپنے فضل وکرم سے وہی سامان مہیا کردیا تھا اور پھر سب جمع ہوگئے تھے اور ناموس بھی مل
گئین تھین کوئی خرابی نہین ہوئی تھی مگر میرے زمانہ مین اب اس لشکر کا تباہی سے بچنا محال ہی جو کہ سردار

ہین وہ میرے ہمراہ جانین دینگے اہل لشکر تباہ ہوکر نکل جائینگے بس ناموس کی خرابی ہوئی کوئی کسی کا پرسان حال نہ
ہوگا بس ملال ہی تو اس امر کا کہ آپ سب لوگون کو لازم ہی کہ میری ہمراہی ترک فرمائیے اپنے اپنے ناموس کو اس تاریکی
شب مین لے کر نکل جائیے اُنکے ہمراہ میری بھی ناموس کو تو بڑا احسان ہو سب نے عرض کیا کہ ہم پہلے ہی خدمت
والا مین عرض کر چکے ہین کہ ہم سے نہ ہوگا کہ ہم آپ کے قدمون کو چھوڑین خلاوہ دن نالائے کہ ہم زندگی مین آپ سے جدا
ہون آپ سے جو جدا ہونگے تو پھر کس کو منھ دکھائینگے اور کہان جاکر اپنی زندگی بسر کرینگے آپ ایسا قدردان ہم کو ملنا محال
ہی بس ہماری تو یہ آرزو و حسرت ہی کہ ہم اپنے سر کو آپکے قدم پر نثار کرین اور یہ آرزو نہین ہی کہ آپ کی رفاقت کو ترک
کرین یہ جو سردارون اور عزیزون نے جواب دیا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر مین کیا کرون ناموس کی بھی بربادی ہوئی
بس صاحبقران نے کل عیارون کو مع خواجہ کے اپنی طرف مخاطب ہوکر اُنسے یہی کلمہ فرمائے اُنھون نے بھی یہی
جواب دیا جو کہ سردارون نے دیا تھا بس صاحبقران اُنکا بھی جواب سُنکے خاموش ہوئے بعد تھوڑی دیر کے فرمایا کہ
خیر یہ تو معلوم ہوا کہ کوئی یہان سے نہ جائے گا بس اب سب کو لازم ہی کہ یہ شب شب آخر ہی زندگی کی بس جہان تک
ممکن ہو عبادت خدا کر لی جائے اور کچھ توشہ زاد سفر مہیا کیا جائے کیونکہ کل سامنا اُس قہار و قہار سے ہوگا جو کہ ہم
سب کا پیدا کرنے والا ہی بس یہ شب الحاح و زاری مین بسر کیجائے اور مغفرت کی دعا مین بعد گریہ و زاری کے یہ دعا
کی جائے کہ ای کریم کوئی ایسا سبب پیدا کر کہ ناموس تباہی سے بچین اور ہم اس کافر پر ظفر پائین یہ جو صاحبقران
نے فرمایا سب نے عرض کیا کہ کیا نقصان ہی یہان تو صاحبقران و بادشاہ اس تقریر مین ہین اور یہ فکر ہی کہ کوئی
صورت ناموس کے بچنے کی نکلے اور ہر ایک کو زندگی سے یاس ہی ہر ایک کو ناموس کی طرف سے ہراس ہی مگر سب
حاضر دربار ہین ناموس بیٹھی ہوئین ہین اُدھر اپنے لشکر مین سمندر شاہ نے لباس کو تبدیل کر کے دربار کیا سب
خوش خوش بیٹھے ہوئے ہین عشاق بھی آکر دربار مین اپنے مقام پر بیٹھا سب عشاق کی تعریف کر رہے ہین
کہہ رہے ہین کہ اُستاد آپ نے تو آج وہ وہ کمال کے سحر دکھائے ہین کہ جو ہم نے اپنی عمر مین کبھی نہین دیکھے تھے
انصاف کا امر یہ ہی کہ اُن لوگون نے بھی خوب خوب مقابلہ کیا اور خوب خوب جواب دیا مگر کہان آپ اور کہان وہ
بہ نسبت خاک را با عالم پاک پھر آپ پہلو نشین سامری تھے وہ آپ کا کچھ نہ کر سکے عشاق نے کہا کہ مجھکو پہلے تو یقین
نہ تھا کہ مریخ اس اقلیم کا ساحر نہین ہی یہ کیا میرے مقابلہ مین سحر کرے گا مگر جب مقابلہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ساحر
زبردست ہی مجھکو اُسکی اسیری سے یاس تھی مگر خداوند تصویر نے اُن پر مجھکو ظفر یاب کیا اگر تھوڑا عرصہ اور
گذرتا تو ظفر پانا دشوار تھا کیونکہ اُسکے ستارہ نحس نکل جانے سعد آجانے پھر مین ظفر نہین پاتا خیر اُس کو
تو مین نے اسیر کر لیا اب کل ان لوگون سے مقابلہ ہی جو کہ غیر ساحر ہین اُنکا اسیر کرنا کیا مشکل ہی جن لوگون کا
خوف تھا اُنکو سب کو اسیر کر لیا ہان اب ایک شخص لشکر اسلام مین بہت زبردست ہی کہ جس پر ظفر پانا دشوار
ہی کیونکہ وہ صاحب باطل السحر ہی اگر اُس سے مقابلہ ہوا تو بڑی خرابی ہوئی وہی تو سرغنا اور سرآمد لشکر
ہی صاحبقران جب تک وہ اسیر یا قتل نہ ہوگا اسوقت تک لشکر پر ظفر پانا بیکار ہی سرداران کو اگر پکڑ لیا
تو کیا کمال کیا وہ اکیلا ان سب کو کافی ہی کیونکہ باطل السحر کا مالک ہی خداوند تصویر اُس پر ظفر یاب کرے تو
خیر اُسکی بھی فکر کیجائے گی سمندر شاہ نے کہا کہ استاد پھر تدبیر کر کے اُسکے اسم اعظم کو اُسکے قلب سے
محو فرما دیجیے تاکہ یہ خوف جاتا رہے عشاق نے کہا کہ ہان یہی تدبیر کرونگا مگر کب کہ جب وہ مقابلہ
کو آئے گا اسوقت تاکہ یہ نہ ہو کہ وہ جب اس امر سے آگاہ ہو کہ مین اسم اعظم بھول گیا ہون میرے
قلب پر کسی نے سحر کیا ہی اور منھ پر مہر سحر لگائی ہی کہ مین اسم اعظم نہ پڑھ سکون اور اُسکو نہ یاد آئے بس اسی
حالت مین وہ لشکر لے کر چلا نہ جائے تو سب محنت بیکار ہو سمندر شاہ نے کہا کہ آپ کو اختیار ہی میرے

نزدیک تو مناسب یہ ہو کہ اب آپ مقابلہ کو نکلین اور کوئی مقابلہ کو جائے ادنیٰ ساحران سب کو کافی ہو کیونکہ وہ لوگ
سحر سے تو واقف نہین ہین جو مشکل ہوگی بس جو ساحر تھے اُن سب کو آپ نے اسیر کرلیا عشاق نے کہا کہ ہین
کل اور مقابلہ کرونگا اور صاحبقران کو اپنے مقابلہ مین طلب کرونگا بس جب اُنکو اسیر کرلونگا اسوقت واپس آؤنگا
پھر جسکا جی چاہے جاکر مقابلہ کرے پھر کوئی مقام خوف نہین ہو سمندر شاہ نے کہا کہ بہت خوب شملاق نے کہا کہ
ای اُستاد ایک میری عرض ہو اگر قبول فرمایئے عشاق نے کہا کہ بیان کرو اگر لائق قبول ہوگی تو قبول کرونگا ورنہ جواب
دونگا شملاق نے کہا کہ میری عرض یہ ہو کہ جن جن اشخاص ساحرون اور غیر ساحرونکو آپ نے اسیر کیا ہو اُنکو قتل فرمایئے تاکہ
دل کی بھڑاس تو نکلے اور حسرت نکلے جیسا جیسا اُنھون نے ہم سب کو پریشان کیا ہو اُسکی سزا پائین اور سب کا عیوض
لین کہ جن جن کر خدا پرستون نے قتل کیا ہو عشاق نے جواب دیا کہ زیادہ بکھیڑا نہین اب کیا یہ لوگ رہا بھی ہونے
ہین ہین صاحبقران کو بھی اسیر کرلون اور بادشاہ کو اور غیرہ ان صاحبقران کو بس پھر ان سب کو اور اُنکو ایک مرتبہ قتل
کرونگا ای سمندر شاہ ہین تم سے کہے دیتا ہون کہ جب ہین صاحبقران اور خویشان صاحبقران اور بادشاہ کو اسیر
کرلون بس تم یہ نہ کرنا کہ فرداً فرداً مقابلہ کا حکم دو ادھر ہین اُن سب کو اسیر کرون ادھر تم جنگ مغلوبہ کا حکم دو اور ایک
حملہ کرکے سبکو اسیر کرلو اور اس طور سے حملہ کرنا اور لشکر کو گھیر لینا کہ ایک بھی نکل کر جانے نہ پائے اور اُنکے ہمراہ جو عورات ہین
اُنکو بھی اسیر کرلینا مال و اسباب بہت ہاتھ آئے گا سمندر شاہ نے کہا کہ بہت خوب بس یہ رائے جب قرار پا چکی
سمندر شاہ نے ساقی کو حکم دیا کہ جام شراب دے ساقی نے سب کو شراب پلائی سمندر شاہ نے حکم دیا کہ ارباب
نشاط حاضر ہو کر مبارکباد گائین اور سب اہل بزم کو خوش کرین یہ حکم دینا تھا کہ اسی وقت طائفہ حاضر ہوئے رقص و سرود
شروع ہوا ساقی شراب پلانے لگا سب اہل محفل مع سمندر شاہ کے شراب پیکر مست ہوئے اسی عالم مستی مین
سمندر شاہ نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ یہ حکم دینا تھا کہ نقارے پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ
ہوگا اور عشاق مقابلہ کو جائے گا لشکر مین سامان جنگ ہونے لگا یہان بزم عشرت آراستہ ہو سب بیٹھے ہوئے
شراب پی رہے ہین اور گانا سن رہے ہین ایک مطربہ نے اہل دربار کی طرف دیکھکر عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو چند
شعر ایک غزل کے کہ جو شاعر نے ہزل مین کہے ہین آپ لوگون کے روبرو گاؤن اور آپ لوگون کا دل خوش
کرون آپ لوگ ملاحظہ فرمایئن کہ کیا اُسنے خوب یہ ہزل مین کہا ہو اپنی طباعی دکھائی ہو سمندر شاہ نے کہا کہ ضرور
اُسکو گاؤ ہم بھی سنین کہ کیا شاعر نے کہا ہو یہ کیسے شعر ہین کہ جسکی تو تعریف کرتی ہو اس مطربہ نے عرض کیا کہ گو وہ شعر عمدہ
نہین ہین مگر ہزل مین عمدہ ہین بہت لوگون نے ہزل کہی مگر ایسی نہین جیسی کہ اس شاعر نے کہی ہو حضور ملاحظہ
فرمایئن یہ کہکر سازندون سے کہا کہ ساز ملاؤ اسنے گنگنا کر اور پیچھے پیچھے سرون مین یہ شعر گانا شروع کیے شعر کہین معشوق
کو غنچہ دہن گرا سکے تھوکھن ہو + بنائین شوخ کج رفتار گر پیچھی کاٹانکن ہو + اس مطلع پر سب نے خوب تعریف
کی اُسنے کہا کہ دوسرا مطلع سماعت فرمایئے سب خاموش ہوئے اُسنے دوسرا مطلع گانا شروع کیا تمنا ہو کسی کی تیغ ہو
اور اپنی گردن ہو + پھر اُسکے بعد یا رب سر کٹے نالہ یہ مدفن ہو + سب تعریف کرنے لگے اُسنے عرض کیا کہ پورے
شعر سماعت فرمایئے پھر تعریف کیجیے کیونکہ مزا شعر کا جاتا ہو یہ کہکر اُسنے پھر دونون مطلع گائے اُسکے بعد یہ شعر شروع
کیا شعر وہ ہین کھلیا سا ہو سینہ طباق اور پیٹ مشکی سا + پھر اس پر کیا قباحت گر صراحی دار گردن ہو + نگاہ شوخ
کیا ٹھہری کہ گویا پیلچہ ٹھہری + مکان یار کی دیوار مین جس سے کہ روزن ہو + لب شیرین اگر معشوق کا
قند مکرر ہی + جبھی جانین کہ بیٹھین کھیان اور اُس پہ بھن بھن ہو + فلک کی لفرقہ پرداز یان ہین دید کے قابل
رہے ساقی تو بیخانہ مین اور میلہ مین ساقن ہو + اٹھا کر ٹانگ سینہ پر چور کھدے ناقۂ لیلی + یقین ہی پھر نہ
محشر تک یہان مجنون کو دھرکن ہو + بس یہ شعر جو اُس مطربہ نے گائے سب کا یہ حال ہوا کہ مارے

ہنسی کے لوٹ نے لگے یہ بھی نہ خیال رہا کہ سمندر رشاہ بیٹھا ہوا ہی بہت تعریف کی اور بہت کچھ انعام اُسکو ملا اُس نے
عرض کیا کہ مین نے اسی سبب سے تو یہ شعر گائے کہ آج دن خوشی کا ہی خداوند تصویر نے یہ دن نصیب کیا کہ ہم لوگون
کے گانے کی نوبت آئی ورنہ جس دن سے یہان لشکر آیا اور مقابلہ شروع ہوا سوائے رنج وصدمہ کے دوسرا امر نہ
تھا آج اُستاد صاحب کی بدولت نصیب ہوا بس مین نے خیال کیا کہ یہ شعر گاکر آپ لوگون کو خوش کرون بس
راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو یہ چرچا ہو رہا ہی سب خوش وخرم گانا سن رہے ہین وہان اپنے لشکر مین صاحبقران
بارگاہ مین تشریف فرما ہین دربار مین سب موجود ہین اور وہی تقریر ہو رہی ہی جو کہ بالا رمذکور ہو چکی ہی کہ صاحبقران
نے فرمایا کہ آج ابھی تک طبل جنگ نہین بجا معلوم ہوتا ہی کہ کل مقابلہ نہ ہوگا اگر ایسا ہو تو کیا اچھی بات ہی مین کسی
نہ کسی کو راضی کرکے ناموس کو طرف خانہ کعبہ کے روانہ کردون بادشاہ نے فرمایا کہ طبل جنگ ضرور بجے گا وہ کم بخت
مہلت نہ دے گا اگر یہی امر ہی تو مہلت طلب کر لیجیے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ ہمت گوارا نہین کرتی ہی کہ ایک
کافر سے التجا کرون اور مہلت کا خواستگار رہون اگر نہ دے تو اپنا سخن لایعگان جائے گیا فائدہ صرف اس امر کا
خیال ہی کہ طبل جنگ کے بجنے کی خبر آئے تو مین بھی حکم دے کر دربار برخاست کرون اور سب ناموس کو
اپنے اور سردارون کے جمع کرکے انکو پند ونصیحت کرون اسکے بعد عبادت خدا مین مصروف ہون کیونکہ یہی
شب زندگی کی شبون مین باقی ہی یہ ذکر تھا بادشاہ نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ صدائے طبل گوش ہمایون
مین آئی فرمایا کہ سماعت فرمایئے وہ طبل جنگ لشکر کفار مین بجا صاحبقران و سردارون نے بھی سنا صاحبقران
نے خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ ذرا خبر تو منگاؤ کہ یہ طبل جنگ کس کے نام پر لشکر کفار مین بجا ہی آیا اپنی
کافر کے نام پر بجا ہی یا اور کسی کے نام پر خواجہ نے ہرکارون کو حکم دیا وہ چلے تھے اور ابھی باہر بارگاہ کے نہ
آئے تھے کہ جوڑی ہرکارون کی جو کہ لشکر اسلام کی برائے خبر لشکر کفار مین موجود تھی وہ خبر نواخت
طبل جنگ اور دیگر حالات دریافت کرکے طرف لشکر کے روانہ ہوئی تھی آکر بیوتی مجرا گاہ پر سے
مجرا و سلام بجا لائے خواجہ نے پوچھا کہ کیا خبر لائے انھون نے دعا دے کر بادشاہ کو یون عرض کیا کہ ہم
لشکر مین موجود تھے کہ سمندر رشاہ فرودگاہ پر طبل باز بجوا کر واپس گیا لباس تبدیل کرکے دربار مین آیا سب
سردار حاضر دربار ہوئے عشاق بھی اپنے خیمہ سے لباس تبدیل کرکے آیا پہلے تو سب نے بہت تعریف کی
جو اسقدر پھولا کہ اپنے کو بھول گیا پھر صلاح ہونے لگی عشاق نے کہا کہ مین کل پھر مقابلہ کرونگا اور
صاحبقران و بادشاہ و دیگر عزیزان صاحبقران کو جب اسیر کرلون تم جنگ مغلوبہ کرنا بس ہر رائے
قرار پائی ہی ان ہرکارون نے کل تقریر دربار سمندر رشاہ کی جو کہ مرقوم ہو چکی ہی بیان کی اور کہا کہ بعد
اس تقریر اور رائے قرار پانے کے شراب خواری شروع ہوئی ناچ گانا ہونے لگا اسی حالت
نشہ اور مستی مین سمندر رشاہ نے عشاق کے نام پر طبل جنگ بجوایا ہی باقی خیریت ہی لشکر کفار مین
طبل جنگ بجا ہی کل وہ کافر پھر میدان مین آکر مقابلہ کرے گا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ ہمارے لشکر
مین بھی طبل جنگ بجے یہ طبل جنگ آخری ہی پھر اسپر یقین ہی کہ بجنے کی نوبت نہ آئے خواجہ نے اور دیگر
سردارون نے عرض کیا کہ ابھی ہزار مرتبہ بجے گا ایسے کلمہ زبان پر نہ لائیے یہ کہکر خواجہ اُٹھے اور نقارخانہ
مین آئے نقارہ پر چوب لگائی صدائے نقارہ بلند ہوئی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ
ہوگا سب نے صدائے نقارہ سنکے یہ آیۃ زبان پر جاری کی انا للہ وانا الہ راجعون دیگر کل من
علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام پڑھی اور باہم کہا کہ کل خاتمہ ہی کیا پروا ہی یہ تو نہ ہوگا
کہ ہم رفاقت صاحبقران ترک کرین اور ایک کافر کی اطاعت کرین یا صاحبقران کو اور سب سردارونکو

اس حالت مین چھوڑ کر نکل جائین ہم برسون سے صاحبقران کا نمک کھا رہے ہین ایسا قدر دان اور بہادر کہان سے لائین گے جو اطاعت کرینگے اور دنیا ہم کو کیا کہے گی پس مرگ انبوہ جشنے دارد یہان غم ہی تو اس امر کا کہ ایسے مقام پر موت آئی کہ جہان سب کافر ہین کوئی مسلمان نہین ہی دفن وکفن نہ نصیب ہوگا خیر نہ ہوا سکی پرواہ نہین ہی جن کو نصیب ہوا انھون نے کیا کیا اچھا ہی جو نشان قبر نہ باقی رہے اگر کسی صحرا مین مرے تو کہان سے نصیب ہوتا اہل لشکر کو یہ تقریر کرتے جاتے ہین اور ایک دوسرے سے گلے ملتا ہی اور سامان جنگ مین مصروف ہی مگر افسوس اس امر کا کرتے جاتے ہین کہ افسوس حسرت دلی نہ نکلے گی کیونکہ ساحر سے مقابلہ ہی خیر ہم اپنا تو وار کرینگے چاہے چلے چاہے نہ چلے ہم کیون حسرت دل کی دل مین رہنے دین اہل لشکر کے تو یہ خیالات ہین وہان بارگاہ مین صاحبقران نے طبل جنگ کے بجنے کا حکم دے کر ان لوگون کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ جو دریاے سبز رنگ کے کنارے سے لیکر اور سمندر یہ تک شریک ہوئے تھے مثل عنبر بر شاہ و یقین خود پرست و محراب شاہ و اقبال شاہ و امثال شاہ و حیرت شاہ و مراد شاہ کے اور دیگر سردارون کے بس انکو اپنی طرف متوجہ کرکے فرمایا کہ آپ لوگ کیون اپنے کو ہلاکت مین ڈالین کیونکہ آپ لوگ تو تازہ مسلمان ہوئے ہین بس اپنے اپنے لشکر کو لیکر اور ناموس کو میرے لشکر سے نکل کر اپنے اپنے ملک کو تشریف لیجایئے بعد اس معرکہ کے سمندر شاہ سے مل جایئے گا اسکی اطاعت کر لیجیے گا وہ آپ سے کسی قسم کی فراحمت نہ کرے گا کیونکہ اسکو جو کچھ غرض ہی ہم اہل اسلام سے ہی آپ لوگ تو اسکے ہمیشہ سے مطیع و فرمان بردار رہین اگر وہ کچھ کہے تو یہ جواب ہی کہ وہ لوگ ہم سے زبردست تھے ہم نے بسبب خوف جان کے انکی اطاعت کر لی تھی جب آپ نے انکا استقبال کیا ہم بھی نکل آئے بس وہ قبول کرے گا ان سب نے جواب مین عرض کیا کہ ہم لوگون کو یہ شبہ نہین ہی کہ جسکی اطاعت ترک کی پھر اسکی اطاعت کرین یا جس چیز کو برا جان کر ترک کیا پھر اسکو قبول کرین بس ہم کو مرجانا گوارا ہی مگر اب آپ کی خدمت سے جدا ہونا گوارا نہین ہی یہ فرمایئے کہ سواے موت کے اور کیا خوف ہی ہم کو یہ بتایئے کہ اگر ہم اسوقت جان بچا کر چلے گئے اور کل نہ مرے تو اب ہم نہ مرینگے بس اگر اسکا اطمینان ہوجائے کہ اگر کل بچ گئے تو پھر نہ مرینگے تو ہم چلے جائین اور جب کہ مرنا ضرور ہی خواہ آج خواہ بعد دو ایک دن کے تو پھر کیا ضرور ہی کہ ایسی نعمت عظمی یعنی مرتبہ شہادت اور سیر جنت کو ترک کرین اور پھر ایسی ضلالت مین مبتلا ہون یہ کون سی عقل ہی بس جو اور سب کا حال ہوگا وہی ہم سب کا حال ہوگا یہ قافلہ کا قافلہ آپ کے ہمراہ ہوگا آپ کا دامن ہمارا ہاتھ ہوگا یہ جو انھون نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ شاباش و مرحبا دیندار اور وفادار ایسے ہی ہوتے ہین ہم نے اس سبب سے کہا تھا کہ یہ لوگ تو برسون کے میرے ہمراہ ہین اور کیفیت دین اسلام سے آگاہ ہوچکے ہین ہزارون معرکہ قبل مین ہوچکے ہین انھون نے جو ترک رفاقت نہ کی تو کوئی نقصان نہین ہی مین نے خیال کیا کہ آپ لوگ تازہ مسلمان ہوئے ہین آپ نے کیا کیفیت دیکھی اور کیا لذت مذہب اسلام کی اٹھائی بس مین نے اپنے دل مین تصور کیا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ لوگ یہ خیال کرین اپنے دل مین کہ انھون نے ہم کو اپنا شریک کرکے اور فقرہ دے کر ہماری جانین لین نہ ہم انکے شراکت کرتے نہ ہماری جانین جاتین بس اس سبب سے مین نے آپ لوگون سے کہا تھا کہ یہ امر نہ ہو اور بعد کو کوئی شکایت کا موقع نہ ہو انھون نے جواب دیا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہین ہم سب آپ کے ادنی غلام ہین اور آپ ہمارے مالک ہین ہم کیا ایسے خیال آپ کی طرف سے کر سکتے ہین اگر کرین تو ہم کو زیبا ہی کہ اسوقت مرجائین تاکہ ہمارا پردہ رہے صاحبقران اور بادشاہ نے انکی بہت تعریف کی بس یہ فرماکر صاحبقران نے کہ آپ لوگ اپنے ناموس کو میرے خیمہ خاص مین

تھوڑے عرصے کے لیے بھیجدیجیے کہ مین اُن سے بھی کچھ کہہ سن لون اور پند و نصیحت کرلون سب نے عرض کیا کہ وہ
آپ کی کنیزین ہین ابھی حاضر ہونگی صرف حکم کی دیر تھی صاحبقران نے فرمایا کہ اب آپ لوگ تشریف لیجایئن
اور اپنے اپنے مقام پر جاکر یہ شب عبادت الٰہی مین بسر کرین اور دعا کرین شاید کوئی صورت فتح و ظفر کی نکل آئے
اور کوئی پردۂ غیب سے اسکا قائل پیدا ہو سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس صاحبقران و بادشاہ نے یہ
فرماکر دربار برخاست کیا اور داخل محل خاص ہوئے سب سردار اور بادشاہ اپنے اپنے مقام پر آئے اور جس کے
جس کے ناموس تھے اُنھون نے اُن سے کہا کہ تم فوراً چلی جاؤ خیمہ صاحبقران مین اُنھون نے تم کو یاد
فرمایا ہی وہ بیچاریان سیلی سب خیمہ خاص صاحبقران مین آئین صاحبقران و بادشاہ کو خبر کیا جب سردارون
اور بادشاہون کی جو کہ لشکر اسلام مین ہین ناموس جمع ہوچکین اُسوقت صاحبقران نے اپنے ناموس کو
اور بادشاہ کے ناموس کو اور دیگر عزیزون کے ناموس کو اور کل عورات پردہ نشین اور غیر پردہ نشین کو طلب
کرکے فرمایا کہ اے صاحبان عفت و عصمت تم کو آج کے مقابلہ کا حال بخوبی معلوم ہوگا کہ کل تک تو
ہماری ظفر ہوا کی آج صبح سے جس قدر ساحر تھے سب کو عشیاق استاد سمندر جادو نے اسیر کرلیا اور
جو غیر ساحر گیا وہ بھی اسیر ہوگیا اور اس امر کا یقین ہی کہ کوئی اُس پر غالب نہ آئے گا کیونکہ وہ ساحر
زبردست ہی اور اس وقت اُس نے پھر طبل جنگ کل کے مقابلہ کے لیئے بجوایا ہی پس کل کل لشکر
کا خاتمہ ہی مین نے بہت فکر کی کہ تم لوگون کو کسی سردار کے ہمراہ کرکے طرف خانہ کعبہ کے روانہ کردون مگر
کسی نے اس امر کو قبول نہ کیا بلکہ مین نے یہان تک کہا کہ آپ لوگ اپنے ناموس کو لے جایئن اُنکے
ہمراہ میرے ناموس کو بھی اُس پر بھی نہ قبول کیا مین نے کہا کہ آپ صرف اپنے ناموس کو لے جایئن
انھون نے اس کو بھی قبول نہ کیا اور کہا کہ جو سب کا حال وہ اُنکا حال کیا انکا مرتبہ ان شاہزادیون
سے زیادہ ہی کہ جو ہماری مالک و مختار ہین وہ تو یہان رہین اور ہم انکو یہان سے روانہ کردین راوی
نے بیان کیا ہی کہ یہ امر صاحبقران نے سردارون سے دربار مین فرمایا تھا کہ تم لوگ اپنے اپنے
ناموس کو لے جاؤ چنانچہ یہی جواب سردارون نے دیا تھا اس حقیر نے بہ سبب طول کے نہین
تحریر کیا اگر وہان تحریر کرتا تو پھر دوبارہ یہان تحریر ہوتا طول ہوتا اس سے نہین تحریر کیا یہان
تحریر کیا یہ کوئی صاحب نہ فرمایئن کہ صاحبقران نے لب سردارون سے کہا تھا اور لب سردارون
نے یہ جواب اُنکو دیا تھا جو کہ تحریر ہوا صاحبقران نے اُن عورات سے فرمایا کہ مین نے تم سب کو
اس لیے طلب کیا ہی کہ تم سب مل کر آج شب بھر دعا کرو اور اگر خدا نخواستہ کل کفار کی ظفر
ہو تو تم سب کو لازم ہی کہ قبل اس امر کے کہ کفار خیام و ذخیرہ تاراج کرین تم یہان سے کسی طرف
کو نکل جانا یہ ہرگز نہ کرنا کہ جب وہ خیام تاراج کرلے آئین اُس وقت نکل جانے کا قصہ کرو
ایسا نہ ہو کہ تم مین سے کوئی اسیر ہوجائے تو بڑی خرابی ہو پس جہان تک ممکن ہو اس امر
کی کوشش کرنا اور یہ میری پند و نصیحت کو یاد رکھو کہ اگر اس آفت سے بچ کر نکل جانا ہو
اور کسی تدبیر سے خدمت صاحبقران اول و ثانی مین پہونچنا ہو تو میری طرف سے اُن کی
خدمت مین عرض کرنا کہ یہ آپ کا غلام ہاتھ سے کفار کے مارا گیا اگر ممکن ہو تو اُس کے
خون کا عیوض کفار سے لیجیے اس بے بسی اور بیکسی سے کہ کفن تک ممکن نہ ہوا اور سب
اُس کے عزیز و اقارب تھی اُس کے ساتھ کام آئے ہم سب کے سب تباہ ہوکر آپ کی
خدمت مین حاضر ہوئین یہ فرماکر صاحبقران نے ناموس سرداران سے فرمایا کہ مین آپ

لوگون سے ایک امر کہتا ہون ذرا ہوشیاری کے ساتھ سنیے وہ امر یہ ہی کہ اول تو مین نے اپنے ناموس
کو وا سپنے عزیزون کے ناموس کو اور آپ لوگون کو سپرد خداوند کریم کیا اور اُسکے حفظ و امان مین دیا
بعد اسکے آپ لوگون کو اپنے ناموس کے سپرد کیا اور اُن لوگون کو آپ کے سپرد کیا ذرا بہت ان سب کا
خیال رکھیے گا کیونکہ یہ لوگ بالکل واقف نہین ہین پردہ دار مین نہ کبھی اُن پر ایسی مصیبت پڑی ہی
کہ جو واقف ہون نئی نئی بلا مین مبتلا ہوئی ہین بس جہان تک ممکن ہوا لڑائی ہمراہی نہ ترک کیجیے گا یہ امر
مین نے جو آپ لوگون سے کہا اسکا سبب یہ ہی کہ آپ لوگ جس زمانہ مین آپ لوگون کے عزیز و
اقارب حالت کفر مین تھے تو آپ لوگون مین کہان پردہ تھا بس ضرور ہوا کہ آپ لوگ راہ وغیرہ سے
بخوبی واقف ہونگی بس جب خدانخواستہ یہ لشکر تباہ ہوا اور ناموس مارے خواہی کے خیمون سے
نکلین تو آپ انکا ساتھ دیجیے گا بس بعد خدا اور رسول کے آپ کا بھروسہ ہی یہ جو صاحبقران نے فرمایا
سب نے عرض کیا کہ یہ کیا آپ فرماتے ہین اول تو خداوند کریم وہ دن ہمارے آپ کو ہم سب کے
سرون پر سلامت رکھے کفار غارت ہون دوسرے یہ کہ ہم کیا چیز ہین جیسے اور کنیزین ہین ویسے
ہم بھی ہین بس جو کچھ آپ نے فرمایا ہی خدانخواستہ اگر وہ وقت ہوگا تو ایسا ہی کیا جائے گا کفار کا
دست بدعت ان سراپردگمان سراد قہ عصمت تک نہ پہونچنے پائے گا صاحبقران نے فرمایا
دوسرا امر یہ ہی کہ آپ لوگ اپنے وارثون سے اجازت لے آئیے اور اسیوقت سے ایک مقام پر
بیٹھیے اور خدا سے دعا کیجیے تاکہ وہ اس بلا کو دفع کرے ایک مقام پر ہونے سے یہ نفع ہی کہ پھر
اُسوقت ایک جا ہونے کی وقت نہ ہوگی انھون نے عرض کیا کہ بہت خوب جو کچھ ارشاد ہوا
ہم اُسکی ابھی تعمیل کرتی ہین ادھر ناموس صاحبقران و بادشاہ و دیگر عزیزان صاحبقران نے
اپنے اپنے وارثون اور صاحبقران سے کہا کہ ہم سے تو یہ نہ ہوگا کہ ہم سر و پا برہنہ کسی طرف کو صحرا
مین نکل جائین اور نامحرمون کی ہم پر نظر پڑے اور کفار یہ کہین کہ یہ ناموس صاحبقران ہین اور
ہنسین بس ہم نے تو یہ دل مین ٹھان لیا کہ اگر خدانخواستہ یہ خبر آئے کہ آپ کے دشمن گرفتار ہو گئے
اور لشکر نے شکست کھائی تو ہم اپنے تئین ہلاک کر ڈالینگے زندہ خیمون سے نہ نکلین گے سوائے اسکے اور
کوئی تدبیر نہین ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ایسا غضب نہ کرنا کیونکہ اس حالت مین اور خرابی ہی کہ
نامحرم کی نگاہ میت پر نہ پڑے بس اسوقت مین کون محرم ہوگا جو تم سب کی میتون کو ایک جا کریگا
سوائے نامحرمون کے کیسی خرابی ہوگی بس جو خدا ڈالے اُسکو گوارا کرنا صبر کا بڑا اجر ہی خداوند کریم
فرماتا ہی کہ ان اللہ مع الصابرین بس صبر کرو اور دیکھو کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی یہ جو فرمایا بس ہر ایک
بی بی اپنے وارث سے لپٹ کر رونے لگی ایک کہرام محل معلی مین پڑ گیا اُدھر ناموس سردار مجو
اپنے اپنے خیمون مین گئے صاحبقران کی تقریر بیان کی اور اپنے وارثون سے مل کر رونے لگے اور
کہنے لگے کہ ہم تو بموجب حکم صاحبقران خیمہ ناموس مین جا کر مقیم ہوتے ہین تم سے رخصت ہوتے
ہین بس خداوند کریم کل پھر ہم کو یہ صورتین دکھائے اور ہم تم سے ملین اور تم ہم سے بس ہر ایک سردار کا
ناموس اپنے وارث سے مل کر اور اُس سے رخصت ہو کر خیمہ ناموس صاحبقران مین آیا یہان صاحبقران
نے بھی اور سب عزیزان صاحبقران نے اپنے اپنے ناموس کو سمجھا بجھا کر رخصت کیا اور خود ہر ایک اپنے
خیمہ مین آیا اور عبادت خدا مین مصروف ہوا صاحبقران بنفس نفیس خیمہ عبادت مین تشریف لے گئے
اور بادشاہ بھی مصروف عبادت پروردگار عالم ہوئے ادھر سب ناموس نے مع سردارون کے ناموس

کے بال سر و نکے کھولدیے اور جبرو نبر خاک مل لی بصد آہ و زاری و بہزار نالہ و بیقراری درگاہ باری مین یون التجا کرنے لگین کہ ای کریم کارساز
وای رب بے نیاز تو ہی سب کا مالک و مختار ہی تیرے نزدیک اس بلا کا دفع کرنا کوئی امر دشوار نہین ہی تو ابھی چاہے تو
یہ سب بلا دفع ہو جائے تیرے نزدیک اس مخمصہ سے نجات دینا کوئی بات ہی راحم و رحیم تیری ذات ہی تو نے حضرت
خلیل جدامجد حضرت حمزہ صاحبقران کو آتش نمرود سے نجات دی اُس آگ کو اُنپر گلزار کر دیا تو نے حضرت یونس کو
شکم حوت سے زندہ نکالا سلمان کو تیر کے پنجے سے رہائی دی اور رہبری کی امداد کی بس تیرے نزدیک ہم سب پر رحم
کرنے ہوے کیا دیر ہی تو ابھی چاہے تو یہ سب بلا آسان ہوئی جاتی ہی ای خداوند کریم واسطہ تجکو اپنے عزت و جلال کا اور واسطہ
تجکو انبیائے ماسبق کا گلشن صاحبقرانی کو اس سموم ظلم و ستم سے بچا اور اس گلشن بیخزان کو خزان سے محفوظ رکھ آمین
وہ دو نونہالان صاحبقرانی ہین کہ جن تک کبھی تیز ظلم نہین پہونچا اور نہ باغبان قضا نے انکی طرف دیکھا ہی اب تو
انکو باغبان قضا اور تیز ظلم سے بچا انمین وہ دو گل خوشرنگ صاحبقرانی ہین کہ جنکو صاحبقران اول و ثانی
نے مہ و سال ریاضت کرکے درست کیا ہی اور اُنکے سبب سے رونق گلشن بشکر ہی اور کبھی ان تک دست گلچین اجل
نہین پہونچا ہی اب بھی دست گلچین اجل سے انکو بچا اور اس باغ بیخزان مین وہ دو نخل تازہ ہین کہ جو ابھی پورے
نشو نما کو نہین پہونچے ہین اور ابھی سبزہ تک نہین نکلا ہی اور اُنکو صاحبقران اول و ثانی نے اپنے خون دل و دیگر
سے سینچا ہی اُنکو اس آفت خزان سے محفوظ رکھ اس گلزار بشکر مین وہ دو گل تازہ تر ہین کہ جنکی خوشبو
سے دماغ جان معطر ہوتا ہی اُنکو آفت تباہی سے بچا تو بڑا رحیم ہی اپنے تفضل و کرم سے ہم سب کو اس بلا سے نجات
دے ہماری اس التجا کو سن لے راوی بیان کرتا ہی کہ ناموس تو یون بلک بلک کر دعا کر رہے ہین ادھر کل اہل لشکر
کیا ادنے اور کیا اعلے یعنی سائیس تک و کل سرداران لشکر و غزیزان صاحبقران سجادہ پر بیٹھے ہوے عبادت
احدی مین مصروف ہین اپنی مغفرت کی دعا کر رہے ہین کوئی کہتا ہی کہ تو ہی بچانے والا ہی کوئی سجود مین ہی کوئی رکوع
مین کوئی قنوت پڑھ رہا ہی کوئی سلام پھیر رہا ہی کوئی سجدۂ شکر مین مصروف ہی کوئی ہاتھ اُٹھائے دعا مانگ رہا ہی
کوئی مناجات پڑھ رہا ہی کوئی صحیفۂ ابراہیم کی تلاوت کر رہا ہی کوئی فتح و ظفر کی دعا مین مصروف ہی صاحبقران و
بادشاہ اپنے اپنے مقام پر مشغول عبادت پروردگار ہین طلایہ لشکر مین پھر رہا ہی ہر ایک بیدار ہی عجب وہ
شب تھی گویا اہل اسلام کے لیے شب قدر تھی کوشب قدر کو سب خوش ہوتے ہین آج وہ حال نہین ہی سب
مغموم و رنجور ہین عبادت خدا مین مصروف ہین یہان لشکر اسلام کا تو یہ حال ہی اُدھر لشکر کفار کی حالت کچھ تو
تحریر ہو چکی ہی اور کچھ اور تحریر ہوتی ہی کہ محبت رقص و سرود برپا ہی تاج و رنگ ہو رہا ہی سب خوش خوش
بیٹھے ہوے ہین نصف شب کے قریب رات آچکی ہی ابھی تک سمندر شاہ نے دربار نہین برخاست کیا ہی
طلایہ پھر رہا ہی کہ ہرکارے حاضر دربار سمندر شاہ ہوے اُنھون نے بعد بدو دعا دینے کے عرض کیا کہ ہم لشکر
اسلام مین موجود تھے کہ خبر نواخت طبل جنگ پہونچی اب سمندر شاہ نے گانے والون کو منع کیا کہ تم جاؤ
یہ حال بیان کرلین پھر گانا وہ تھم گئے سمندر شاہ نے کہا کہ پھر کیا ہوا اُنھون نے عرض کیا کہ صاحبقران
نے بھی طبل جنگ بجوایا اور سردارون سے یہ تقریر کی جب سب سے جواب پا چکے دربار برخاست کیا
ہرکارون نے جو تقریر باہم سردارون اور صاحبقران مین ہوئی تھی سب بیان کی ہرکارون نے
عرض کیا کہ اب کل اہل لشکر مع صاحبقران و بادشاہ و سردارون کے عبادت خدا مین مصروف
ہین اپنے خدا کی عبادت کر رہے ہین اور رو رہے ہین اور کل ناموس ایک خیمے مین الگ دعا مانگ
رہے ہین عجب تلاطم مچا ہوا ہی سمندر شاہ نے کہا کہ خیر صبح کو دیکھا جائیگا ہم دیکھتے ہین کہ اب کل اُن
سب کو اُنکا خدا بچا لیگا اُنکو اپنے خدا پر بڑا بھروسہ ہی اب کوئی صورت اُنکے مفر کی نہین ہی بدون اس امر کے

کہ وہ میری اطاعت کرین اور دین اسلام ترک کرین تو تو اُنکو قتل ہونے سے نجات ملیگی ورنہ کیا ممکن ہی یہ جو سمندر شاہ نے کہا شملاق بولا کہ اُن لوگون کا مقولہ ہی کہ ہم موت سے نہین خوف کرتے ہین مرنے کو حیات خیال کرتے ہین اگر ہماری زندگی خدا کی طرف سے ہی تو وہ ہماری حفاظت کریگا کوئی ہمکو قتل نہین کرسکیگا اگر قضا آگئی ہی تو کیا چارہ ہی ہم لاکھ اُس سے بچنے کی تدبیر کرینگے کچھ نہوگا وہ یہ شعر پڑھتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارا بھروسہ ذات خدا پر ہی اور یہ مضمون شعر ہر ایک کے روبرو بیان کرتے ہین شعر۔ روزیکہ قضا باشد در روزیکہ قضا نیست ✝ روزیکہ قضا نیست در دو مرگ روا نیست ✝ دیگر۔ اگر تیغ عالم بجنبد زجائی ✝ نہ ببرد رگے تا نخواہد خدائے ✝ اور کہتے ہین کہ کوئی بلا ایسی نہین ہی کہ دفع نہوسکے نہ کوئی مشکل ایسی ہی کہ آسان نہوسکے پس ہر بلا اور ہر مشکل مین انسان کو صبر زیبا ہی یہ اہل اسلام کا قول ہی سمندر شاہ نے کہا کہ دیکھتے ہین کہ کل وہ نجات پا جائینگے اور اُنکا خدا جسکی وہ عبادت کر رہے ہین اُنکو بچالے گا بہت بھروسہ اُسپر کرتے ہین یہ کہکر سمندر شاہ نے دربار برخاست کیا اور یہ کہا کہ آستا دن بھر کے تھکے ہوے ہین یہ بھی جاکر آرام کرین کل پھر دن کو مقابلہ کرنا ہی بس سب دربار سے اُٹھ اُٹھکر اپنے اپنے مقام پر آکر خواب مرگ مین مبتلا ہوے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ رات ایسی تھی کہ جیسے شب غم ہوتی ہی بس اُس رات کی یہ حالت تھی کہ ہر طرف ایک عالم تاریکی اور سناٹا تھا وہ رات بھی اہل اسلام کے غم والم مین سیاہ پوش تھی سائین سائین جنگل کر رہا تھا باوجودیکہ درشت بشیر اُترے ہوے تھے اُنمین طلایہ پھر رہا تھا مگر اُسپر بھی سناٹا تھا ہر طرف سے صحرائی جانورونکے بولنے کی صدا آرہی تھی آسمان پر یہ عالم تھا کہ انجمن انجم پر اُداسی تھی ماہتاب شمال عزا ڈالے ہوے تھا چاندنی ملگجی تھی گو نکلی ہوئی تھی وہ آسمان پر کہکشان نہ تھی آسمان نے نشان غم والم نکالا تھا وہ اوس نہین گر رہی تھی بلکہ آسمان اشک غم اپنی چشم نم سے گرا رہا تھا اور بر حال اہل اسلام کے وہ رات باوجود چاندنی رات ہونے کے ایسی تاریک تھی کہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا ہر طرف پردۂ ظلمات معلوم ہوتا تھا ایک عجب عالم تھا نیا نقشہ تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ رات اہل اسلام کو عبادت خدا مین بسر ہوئی ماہتاب باصد حال پریشان انجمن انجم روان دوان طرف مغرب کے روانہ ہوے سحر غم نے اپنا ظہور کیا گریبان صبح غم مین اہل اسلام کے چاک ہوا آفتاب نے افق مشرق سے نزول کیا مگر عجب حال سے کہ چہرہ بسبب افراط غم والم کے زرد یا لال عجب ملال نور بھی کم کم نقاب گرد وملال رخ پر پڑی ہوئی فلک پر نکلا بس مواذنون نے بانگ اللہ اکبر بلند کی بس سب اہل اسلام نے تجدید وضو کیا فریضۂ سحری کو بصد خضوع وخشوع ادا کیا ہر ایک اپنے فتح وظفر کی دعا مانگ کر سجادے پر سے اُٹھا زیر لباس کفن پہنا مشت خاک اُٹھا کر گریبان مین ڈالی اور کہا کہ ای خاک تو قبر ہو جا اور اوپر کفن کے لباس پہنا ہتھیار لگائے لشکر اتنے عرصہ مین تیار ہو گیا مگر کیا باجو اس سے تھے کہ مرنے سے بے ہراس تھے یہ خیال تھا کہ چہرہ پر اُداسی نہ معلوم ہو ورنہ کفار مضحکہ کرینگے کہ یہ لوگ مرنے سے تو خوف کرتے نہ تھے اب کیون چہرہ پر اُداسی ہی بس ایسے خیال سے بشاش بشاش چہرہ پر بالکل ہراس کا نام نہین جب لشکر بھی تیار ہو گیا اسکو طرف میدان کے روانہ کرکے خود در دولت پر حسب المعمول آکر حاضر ہوے اُدھر صاحبقران نے بھی نماز صبح سے فراغت کرکے اسلحہ طلب کیے خادم نے صندوق اسلحہ حاضر کیا سب تبرکات جسم پر آراستہ کیے دعاے فتح وظفر اپنے خالق سے مانگ کر سجادے پر سے اُٹھے خواجہ عقب پشت کھڑے ہوے تھے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ کیا خبر ہی خواجہ نے عرض کیا کہ سب سردار در دولت پر حاضر ہین صرف جہان پناہ کے برآمد ہونے کی دیر ہی لشکر طرف میدان کے روانہ ہو چکا ہی بس یہ سُنکے صاحبقران مرکب پر سوار ہوے خواجہ سے صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ آج لشکر کا خاتمہ ہی یہ ساحر زبردست ہی دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی خواجہ نے عرض کیا کہ رات بھر مین مین نے اور چند عیارون نے لشکر کفار کا اس قصد سے پھیرا کیا کہ اگر موقع ملجائے تو عیاری کرین مگر اُس نابکار کا خیمہ نہ ملا اول تو وہ نصف شب تک

دربار مین بیٹھا رہا پھر جو خیمہ مین آیا تو کچھ ایسا بندوبست کیا کہ خیمہ غائب ہوگیا ہملوگ واپس آئے صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوا قضا آگئی ہی خواجہ نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا مگر اس امر کا خیال رہے کہ بندہ تو لشکر سے چلا جائیگا طرف خانہ کعبہ کے اپنے والد بزرگوار کی خدمت مین جب مین دیکھونگا کہ لشکر شکست کھانیکو ہی اسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ تم اسیوقت چلے جاؤ تو بہتر ہی میرا بھی کام نکلے گا کہ مین تمھارے ہمراہ اپنا ناموس کردونگا خواجہ نے جواب دیا کہ یہ تو نہین ہوگا کہ مین اسوقت چلا جاؤن پس جب کوئی دوسری حالت لشکر کی دیکھونگا اسوقت کو چ کرونگا ناموس کی بابت جو آپنے فرمایا تو اسکا کیا جواب دون یہ ہی جواب ہی کہ مین خود اپنے ناموس کو چھوڑ بیٹھا ونگا اس آفت مین انکو کہان لیجاؤنگا بس یہ امید رکھنا مجھ سے بیکار ہی مین اپنے پیچھے یہ بلا نہ لگاؤنگا مجکو معاف فرمایئے یہ مجھ سے نہوگا مجکو اپنی جان بچانی دشوار ہوگی نہ معلوم کیونکر مین وہان پہونچون صاحبقران نے فرمایا کہ خیر بس صاحبقران یہ باتین کرتے ہوے در دولت پر آئے سب سردارون کو وہان جمع پایا سب نے سلام کیا صاحبقران نے سب کا مجرا سلام لیا اور مرکب پر سے اتر کر کھڑے ہوے ادھر بادشاہ بھی عبادت سے فراغت کرکے اور لباس وغیرہ سے آراستہ ہوکر تخت پر سوار ہوکر برآمد ہوے سب ناموس سے ملے ہر ایک رونے لگا جب بادشاہ برآمد ہوے ہین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے گھر سے جنازہ نکلتا ہی بس بادشاہ سب کو رخصت کرکے برآمد ہوے پہلے صاحبقران کا مجرا ہوا اسکے بعد اور سب کا مجرا وسلام ہوا بس بادشاہ سب کو ہمراہ لیکر طرف میدان کے روانہ ہوے میدان مین پہونچے یہان لشکر آچکا تھا بس صف بندی کا حکم فرمایا صف بندی ہونے لگی یہان صف بندی ہو رہی ہی ادھر سمندر شاہ بیدار ہوا عشاق اسباب سحر سے آراستہ ہوکر اپنے خیمہ سے نکلا اور سب سردار حاضر ہوے بس سمندر شاہ بھی کل لشکر کو ہمراہ لیکر خوشی خوشی میدان نبرد مین آیا یہان بھی صف بندی ہوئی جب دونون طرف صف بندی ہو چکی سقون نے نکلکر آبپاشی کی نقیبون نے نکلکر نقابت کی بس جب نقیب نقابت کرکے لشکر مین واپس آئے لشکر کفار سے عشاق نے اپنے تخت کو بڑھایا اور میدان مین آکر تخت کو روکا مبارز طلب کیا بس لشکر اسلام سے ابھی کوئی نہ نکلا تھا کہ طرف سے طلسم فیروزیہ کے ابر سفید رنگ نمودار ہوا اور وہ ابر قریب ان دونون لشکرون کے آکر قائم ہوا سب نے دیکھا کہ اس ابر سے اژدر آتش فشان پیدا ہوے کہ انکی پشت پر نشان لشکر تھے پھر برون پر نشانون کے تعریف خدا اور نعت رسالت پناہ تحریر تھی پس وہ اژدر ایک طرف قائم ہوے دونون لشکرون کے لوگ دیکھنے لگے کہ یہ لشکر کسکا آتا ہی اہل اسلام پر یہ امر تو ضرور ثابت ہوگیا اور کفار پر کہ یہ جو لشکر آرہا ہی ساحر ونکا ہی اور ساحر بھی مطیع اسلام ہین یہ لوگ تو یہ دیکھ رہے تھے کہ جب وہ نشان لشکر آچکے جلوس سواری آیا بعد جلوس سواری کے آمد لشکر شروع ہوئی ساحر تازہ دقرقرے پر سوار سحر سے نیرنگ سازیان کرتے ہوے نمودار ہوے اہل اسلام نے پہچان لیا کہ یہ ساحر طلسم فیروزیہ کے ہین مگر سمندر شاہ وغیرہ نے نہ پہچانا بلکہ طائران سحر روانہ کیے تا خبر دریافت کرکے حاضر ہون ادھر تہمتن جاودنے جو دو لشکر صف آرا دیکھے اور پہچانا کہ ایک لشکر تو لشکر اسلام ہی دوسرا لشکر کفار ہی بس دیکھا کہ ایک ساحر تخت پر سوار لشکر اسلام کی طرف منھ کیے ہوے دیکھ رہا ہی اور لشکر اسلام سے کوئی مقابلہ کو نہین نکلا بس اسنے بذریعہ طائران سحر کے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ لشکر اسلام سے اور کفار سے مقابلہ ہو رہا ہی پہلے تو کئی معرکے ہوے ہر معرکہ مین اہل اسلام غالب آئے اب کل سے عشاق استاد سمندر شاہ نے نکلکر مقابلہ کیا چنانچہ جسقدر ساحر لشکر اسلام مین زبردست تھے سب اسیر ہوگئے تھے کہ مریخ آفتاب علم تک اسیر ہوگیا اب کوئی ساحر لشکر مین ایسا نہین ہی کہ جو

مقابلہ کرے بس آج پھر میدان داری ہوئی ہی اور اسنے نکلکر مبارز طلب کیا ہی اب غیر ساحرونکا قصد ہی کہ نکل کر
مقابلہ کرین چنانچہ خود صاحبقران قصد کر رہے تھے کہ انکے لشکر کی آمد شروع ہوئی سب اس طرف متوجہ
ہوگئے اس سبب سے کوئی نہین نکلا یہ سننا تھا کہ تہمتن جادو کو بہت غصہ آیا اور سرداررون سے کہا
کہ تم تو لشکر لیکر خدمت صاحبقران مین جاؤ مین اسکا سر لیکر حاضر خدمت ہوتا ہون میری طرف سے عرض
کرنا کہ غلام اسکو سزا دے لے اور اپنے آقا و رمالک کا عہدہ لے لے تو پھر حاضر ہو صاحبقران دیکھ رہے
تھے اور دونون لشکر کے سامنے سے تخت پر سوار تہمتن جادو نظر آیا عقب مین تین لاکھ ساحرون کا
لشکر تھا بس اسنے صاحبقران یعنی بدیع الملک کو دیکھکر جھک کر سلام کیا اور بادشاہ اسلام کو چونکہ
اسکو پرچۂ اخبار سے معلوم ہوچکا تھا اور سرداررون کو طرف لشکر اسلام کے مع سپاہ کے جانے کا
حکم دیا اور کہا کہ جدھر ساحرون کا لشکر ہی اُدھر جاکر تم لوگ بھی صف باندھکر کھڑے ہو مین بھی آتا ہون
یہ کہکر اور اپنا تخت طرف عشاق کے بڑھایا صاحبقران نے جو تہمتن جادو کو اُدھر جاتے ہوے
دیکھا پکار کر فرمایا کہ بھائی تہمتن جادو کچھ دیر تو دم لیا ہوتا پھر مقابلے کو نکلے ہوتے تہمتن جادو نے
اُسی مقام پر سے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ غلام اسکو سزا دے لے تو پھر حاضر ہوکر قدمبوسی حاصل کرے یہ لشکر
حاضر ہوتا ہی جسکو جس طرف حکم ہو صف آرا ہو یہ کہکر اور تخت اُڑاکر اُدھر کو چلا اُدھر تین لاکھ ساحر خدمت
صاحبقران و بادشاہ مین پہونچے سب نے قدمبوسی حاصل کی صاحبقران وغیرہ انکو پہچانتے تھے
سرداررون سے دریافت فرمایا کہ کیونکر ادھر کو آنا ہوا اُنھون نے سب واقعہ عرض کیا کہ ہمارے آقا کا
نامہ پہونچا تھا کہ سمندر شاہ سے اور صاحبقران سے مقابلہ ہی برائے کمک آؤ چنانچہ تہمتن جادو ہمارے
افسر اعلےٰ جو کہ آقا کی طرف سے حاکم تھے وہ فوراً لشکر لیکر روانہ ہوے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُسی
زمانہ مین جب سمندر شاہ لشکر لیکر آیا ہی تو سب نامہ بر واپس آئے تھے یعنی مریخ آفتاب علم کے
اور قیصر صاف باطن اور آفاق شاہ کے چونکہ کوئی ضروری امر نہ تھا کہ اُنکا حال تحریر کیا جاتا
اس سبب سے نہین تحریر کیا گیا خلاصہ یہ کہ سب کو معلوم ہوا تھا کہ جن جنکو ہمنے طلب کیا ہی سب لشکر
لیکر آتے ہین ہان امر ضروری یہ تھا کہ ہر ایک کو اپنے اپنے طلب کیے ہوے لوگون کا انتظار تھا اور یہ
خیال تھا کہ راہ مین ہونگے چنانچہ تہمتن جادو اسوقت آپہونچا اسی طور سے ہر ایک آئیگا بس جب
سرداررون نے صاحبقران سے سب حال عرض کیا صاحبقران نے حکم دیا کہ جہان سب ساحر
صف بستہ کھڑے ہین تم بھی اپنے لشکر کی صف آراستہ کرو چنانچہ اُسی مقام پر ان ساحرون نے بھی
اپنے لشکر کی صف بندی کی تین لاکھ ساحر صف باندھکر کھڑے ہوے ادھر طائران سحر نے سمندر شاہ
کو خبر دی کہ یہ لشکر طلسم فیروزیہ سے برائے کمک اہل اسلام طلب کیا ہوا مریخ آفتاب علم کا آیا ہی اور
اسکا حاکم تہمتن جادو ہی جو کہ لشکر کو لشکر اسلام کی طرف روانہ کرکے خود برائے مقابلہ استاد صاحب
کے آتا ہی سمندر شاہ نے کہا کہ اسکی بھی قضا اسکو طلسم فیروزیہ سے لائی ہی جب مریخ آفتاب علم
استاد کا کچھ نہ کرسکا تو یہ کیا کریگا سمندر شاہ تو یہ کہہ رہا تھا کہ تہمتن جادو تخت اُڑاکر قریب عشاق
پہونچا اور کہا کہ ابے بکار تو نے بہت سر اُٹھایا ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ رومال سے ہاتھ باندھکر
خدمت صاحبقران مین حاضر ہو اور میرے آقا و مالک مریخ آفتاب علم کو رہا کردے ورنہ
میرے ہاتھ سے مارا جائیگا عشاق نے جواب دیا کہ تو خود اپنے ہاتھ باندھکر میرے ہمراہ چل کہ مین
سمندر شاہ سے تجکو ملادون ورنہ یاد رکھ کہ مثل اور سبکے تجکو بھی اسیر کرونگا اور اپنے نام سے

آگاہ کرا دے اس امر سے کہ تو کہان ہے ۔ لشکر لیکر آیا ہی تا کہ میرے ہاتھ سے گمنام نہ مارا جائے تہمتن جادو نے
جواب دیا کہ بہادرون کا نام زبان شمشیر سے ظاہر ہوتا ہی خیر آگاہ ہو کہ میرا نام تہمتن جادو ہی اور مین
ملازم ہون مریخ آفتاب علم کا اپنے آقا کی طرف سے حاکم طلسم فیروزیہ تھا کہ حکم نامہ پہونچا کہ تو لشکر
لیکر فورًا حاضر ہو بس مین تین لاکھ ساحر لیکر حاضر ہوا یہان آکر معلوم ہوا کہ کل سے تو مقابلہ کر رہا ہی اور تو نے
بہت اہل اسلام کو پریشان کیا ہی اور میرے آقا کو دھوکے سے اسیر کیا ہی بس مین خدمت صاحبقران مین
بھی نہ گیا اسی طرف آیا کہ پہلے تجکو سزا دے لون تو پھر قدمبوسی حاصل کرون لاکیا حربہ رکھتا ہی یہ سننا
تھا کہ عشاق نے دستک دی کہ ایک سوار صحرا سے پیدا ہوا عشاق نے اشارہ کیا کہ اسکو قتل کر
بس تہمتن جادو فورًا تخت پر سے کودا اور زمین پر آکر دستک دی کہ ایک اژدر پیدا ہو بس یہ اژدر
پر سوار ہوا اور اژدر کے اوپر کوڑا کیا کوڑا کرنا تھا کہ پشت اژدر سے برق کوند کر اس سوار پر
گری کہ وہ سوار نار ہو گیا ادھر عشاق بھی تخت پر سے کودا اور اسنے بھی دستک دی ایک اژدر
اور صحرا سے پیدا ہوا یہ اژدر پر سوار ہوا اور اسنے بھی کوڑا کیا اسکے اژدر کے سر سے برق کوند کر
بلند ہوئی تہمتن جادو نے پھر کوڑا کیا کہ پھر برق کوند کر بلند ہوئی دونون برقین باہم ملکر لڑنے لگین
دو بجلیان باہم بالا ہوا چمکنے لگین بڑے عرصہ تک دونون برقین باہم ہوا پر لڑا کین کہ تہمتن جادو
نے دستک دی دونون برقین کوک کر عشاق پر چلین عشاق نے اپنی طرف آتے ہوے دیکھکر
دستک دی کہ وہ دونون پھر کر تہمتن جادو کی طرف چلین تہمتن جادو نے جو اپنی طرف آتے ہوے
دیکھا بس دستک دی کہ وہ ہوا پر قائم ہو گئین بس ابکی جو تہمتن جادو نے دستک دی دونون
برقین کوند کر لشکر سمندر شاہ پر گرین اور کئی سی ساحرون کو جلا کر خاک کر دیا لشکر مین ایک تلاطم
مچ گیا سب دہائی دینے لگے یہ جو صدا کان مین عشاق کے آئی بس ایک مرتبہ پلٹ کر دیکھا یہ واقعہ
نظر آیا بس اسنے برہم ہو کر اسم سحر پڑھکر دستک دی دستک کا دینا تھا کہ وہ برقین یا تو لشکر
سمندر شاہ پر کوند کوند کر گر رہی تھین یا ایک مرتبہ بلند ہو کر طرف لشکر اسلام کے کوک کر چلین
کڑاکے کی صدا جو تہمتن جادو نے سنی اور دیکھا کہ اب برقین لشکر کفار پر نہین گرتی ہین پلٹ کر طرف
آسمان کے دیکھا کہ دونون برقین چمک کر لشکر اسلام پر گرا چاہتی ہین بس فورًا تہمتن جادو نے پشت
اژدر پر سے جھک کر خاک زمین سے اٹھائی اور اسپر اسم سحر پڑھکر جو برقون کے اوپر ماری خاک کا
مارنا تھا کہ وہ برقین خاک سیاہ ہو گئین دونون لشکرون نے دیکھا کہ دونون ٹکڑے ریسمان
کے باہم لپٹے ہوے خاک پر گرے ان برقون کا مٹنا تھا کہ عشاق کو غصہ آگیا اپنے اژدر کو اشارہ
کیا کہ وہ قلابہ آتشین چھوڑتا ہوا طرف تہمتن جادو کے چلا تہمتن جادو نے جو اژدر کو اپنی طرف
آتے ہوے دیکھا اپنے بھی اژدر کو اشارہ کیا وہ بھی چلا بس باہم دونون اژدر لڑنے لگے اور
قلابہ چھوڑنے لگے بہ دونون اسی طور سے پشت اژدر پر سوار ہین اژدر لڑ رہے ہین نوبت بانجا
رسید کہ اژدر تہمتن جادو اژدر عشاق پر غالب آنے لگا اور یہ مغلوب ہونے لگا عشاق نے
یہ واقعہ دیکھا فورًا سحر کیا کہ اژدر نے ایک ایسا قلابہ آتشین چھوڑا کہ وہ چادر آگ تہمتن جادو پر
پڑی یہ اسکے دفع کرنے مین مصروف ہوا کہ عشاق نے سحر کیا کہ ایک برق کوند کر سر تہمتن جادو
پر گری کہ کاسۂ سر بین در آئی فورًا تہمتن جادو نے سحر کیا کہ وہ برق تو نکل گئی مگر زخم کاری لگا
خون سر سے بہنے لگا غشی سی تہمتن جادو پر طاری ہوئی بس عشاق نے گنبد کی طرف اشارہ کیا

کہ گنبد ساکت ہوا کیونکہ وہ تو اسی طور سے گردش کر رہا تھا دفعتہً ہوا اور ایک ریسمان پیدا ہوئی کہ جو سر و
گردن تہمتن جادو مین پڑی اور تہمتن جادو کو وہ ریسمان کھینچکر اسی گنبد مین لیگئی اور مثل سبکے
قید کیا جب تہمتن جادو اس طور سے اسیر ہوگیا عشاق نے مبارز طلب کیا لشکر تہمتن جادو
سے کئی ساحر نکلے اسیر ہوے اب اسنے پھر مبارز طلب کیا کہ خود صاحبقران نے قصد کیا تھا کہ بادشاہ
سے اجازت لیکر برائے مقابلہ جاؤن کیونکہ خیال فرمایا تھا دل مین کہ سوائے میرے یہ کسی سے قتل
نہو گا کیونکہ مین مالک باطل السحر ہون بس صاحبقران قصد کر رہے تھے کہ صحرا کی طرف سے گرد آڑی اور
آسمان برابر نمایان ہوا وہ گرد قریب آکر شق ہوئی دو سو علم نشان دولاکھ سپاہ کے ظاہر ہوے
پھر برون پر تعریف خداوند کریم مرقوم تھی علمدارون نے قریب لشکر اسلام آکر صاحبقران و بادشاہ
و قیصر صاف باطن کو سلام کیا اب جو پہچانا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر غیر ساحرون کا طلسم مراۃ العدم
سے برائے کمک آیا ہی بعد نشانون کے اور سب سامان گذرا اسکے بعد دولاکھ کا لشکر غیر ساحرون کا
نمودار ہوا سب نے صاحبقران کو اور سب کو سلام کیا بموجب حکم صاحبقران وہ لوگ صف باندھکر
کھڑے ہوے آنے کا حال دریافت کیا انھون نے عرض کیا کہ ہمارے بادشاہ کا نامہ گیا تھا بس مرات جادو
دولاکھ ساحر اور دو لاکھ غیر ساحر لیکر روانہ ہوے وہ بھی آتے ہین چنانچہ یہ ابر انھین کی آمد کا ہی یہ
باتین ہو رہی تھین کہ وہ ابر شق ہوا اور نشان لشکر پیدا ہوے اور درون برسے بس سب نے
سلام صاحبقران وغیرہ کو کیا اور جدھر ساحرون کا لشکر تھا جاکر صف باندھکر کھڑے ہوے سب نے
دیکھا کہ مرات جادو طاؤس برسوار عقب مین لشکر بیشمار نمودار ہوا اسنے جو دو لشکر صف آرا
دیکھے اور دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ عشاق لشکر اسلام سے مبارز طلب ہی بس اپنے لشکر کو
تہمتن جادو کے مانند لشکر اسلام کی طرف روانہ کرکے اور بادشاہ اور صاحبقران اور اپنے
آقا کو سلام کرکے طرف عشاق کے چلا ادھر ہرکارون نے سمندر شاہ کو خبر دی کہ طلسم مراۃ العدم
سے مرات جادو دولاکھ ساحر اور دو لاکھ غیر ساحر لیکر صاحبقران کی کمک کو آیا ہی اور لشکر کو
لشکر اسلام کی طرف روانہ کرکے خود برائے مقابلہ عشاق آتا ہی سمندر شاہ نے کہا کہ یہ بھی مثل
تہمتن جادو کے اسیر ہوگا ادھر مرات جادو کو جو صاحبقران نے طرف جانے دیکھا فرمایا کہ تجھ جادو
یہ ساحر زبردست ہی اور تم تھکے ہوے ہو اور کوئی مقابلہ کرلے گا مرات جادو نے ہاتھ جوڑکر جوابدیا کہ آپ
غلام اس سے مقابلہ کریگا یہ کہکر چلا ادھر عشاق نے دیکھا کہ ایک ساحر میری طرف آتا ہی دلمین
خیال کیا کہ تو کہانتک مقابلہ کیے جائیگا یہ تو اسی طور سے برائے کمک آتے جائینگے بس بہتر یہ ہی
کہ اب مقابلہ نہ کر جو ساحر خواہ زبردست خواہ زبردست آئے خاک قبر جمشیدی سے گرفتار کر
دلمین یہ خیال کرکے جھولی سے خاک نکالی اور اس قصد سے کھڑا ہوا کہ جب یہ قریب آئے اسپر
مارون بس جیسے ہی مرات جادو قریب آیا اس کافر نے کیا کیا کہ وہ خاک ماری مرات جادو
تو اس حال سے غافل تھا تمام خاک اسپر پڑی اور وہ بے حس و حرکت ہوا اس نابکار نے
مرات جادو سے نہ نام دریافت کیا نہ مقام کا نشان یہ حرکت کر بیٹھا صرف اسقدر تو
مرات جادو نے عشاق سے کہا کہ اے عشاق تو نے بڑی دغا کی یہ خلاف جوانمردی کا کام کیا
مرات جادو کی تقریر سنکے عشاق نے جوابدیا کہ پھر کیا کرون کسی طور سے لڑائی کا خاتمہ تو ہو
یہانتک ساحر اسیر ہو چکے اب اور ملکون سے چلے آتے ہین مین کہانتک ہر ایک سے مقابلہ کرون اب

مین نے یہ طریقہ اختیار کیا مرأت جادو نے تصد کیا کہ کچھ جواب دون مگر طاقت جواب دے چکی تھی حس و حرکت زائل ہو چکی تھی جواب نہ دے سکا جھوم کر طاؤس پر سے گرنے لگا کہ عشاق نے گنبد کی طرف اشارہ کیا اسی طور سے ریسمان پیدا ہوئی اور مرأت جادو کو بھی باندھکر گنبد مین کھینچ لیا اور بند کیا سب ساحر اور غیر ساحر جو کہ اسیر ہوے تھے مثل ماہی بے آب کے تڑپ رہے ہین جس خاک پر پڑے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ خاک نہین ہی بلکہ آگ ہی ہر ایک کے جسم مین آبلہ پڑ گئے ہین کیا کرین ناچار ہین بس یہان عشاق نے مرأت جادو کو اسیر کرکے مبارز طلب کیا بس صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ پکار کر کہدو کہ اب نہ کوئی ساحر نہ کوئی غیر ساحر برائے مقابلہ نکلے مین جاکر مقابلہ کرونگا دوسرا امر یہ بھی تھا کہ بعد اسیر ہونے مرأت جادو کے چند ساحر اسکے لشکر کے نکلے تھے وہ اسیر ہو چکے تھے پر ابند ہو گیا تھا بس خواجہ نے پکار کر کہا اور میدان کو فرق کیا صاحبقران وہان سے روبرو بادشاہ کے تشریف لائے بادشاہ نے فرمایا کہ کیا قصد ہی آپکا صاحبقران نے فرمایا کہ اب مین برائے مقابلہ جاؤنگا کیونکہ اس امر کا یقین ہی کہ جو مقابلہ کو جائیگا اسیر ہوگا خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر ہو بس کیا ضرور ہی کہ بیکار کو بندگان خدا کا خون ہوا ور زحمت ہو مین خیال کرتا ہون کہ بدون میرے جائے ہوے یہ معرکہ سر نہوگا کیونکہ وہ ساحر زبردست ہی بس جو ساحر مقابلہ کو جائیگا اسیر ہوگا غیر ساحر کی تو کیا اصل ہی اور مین مالک اسم اعظم ہون میرے اوپر اسکا سحر اثر نہ کریگا بس مین قتل کرونگا یہ جو صاحبقران نے فرمایا بادشاہ نے تخت زمین پر رکھوا دیا اور دونون ہاتھ گلے مین صاحبقران کے ڈالدیے سب سردار اور عزیز اسی مقام پر جمع ہو گئے اپنے اپنے مقام سے آکر بادشاہ نے صاحبقران سے کہا کہ یہ نہوگا کہ آپ مقابلہ کو جائین پہلے مین مقابلہ کرون پھر آپکو اختیار ہی آپکے سبب سے میری بادشاہت ہی مین آپکو نہ جانے دونگا صاحبقران فرما رہے ہین کہ آپ ظل اللہ ہین جہان پناہ ہین آپکے سبب سے لشکر کی رونق ہی اگر مین نہونگا لشکر تباہ نہوگا آپکے قدم کے نہونے سے لشکر کی تباہی کا خوف ہی بس بادشاہ یہ فرما رہے ہین صاحبقران یہ جواب دے رہے ہین اور عزیز بھی کہہ رہے ہین کہ آپ مقابلہ کو نہ جائین ہم جاکر مقابلہ کرینگے آپکے سبب سے ہم سبکی عزت و آبرو ہی ہر ایک کو یہی جواب صاحبقران دیتے ہین کہ مجکو جانے دو تم مین سے جو جائیگا وہ اسیر ہو جائیگا یہان تو یہ واقعہ ہی کہ صاحبقران بادشاہ اور سردارون اور عزیزون سے رخصت چاہ رہے ہین کوئی نہین دیتا ہی دونون طرف سے اصرار ہی بس ان سب کو تو اسی حالت مین رکھیے اور اب دوسرا قصہ بیان ہوتا ہی اسکے بعد پھر یہ داستان تحریر ہوگی

اب شمہ حال ملکہ ایوان نہ طاقی کا سماعت فرمائیے کہ یہ جو لشکر لیکر اپنے اہل شہر کو مسلمان کرکے اور حیران بادلہ پوش کو شکست دیکر جو کہ سمندر شاہ کی طرف سے اسکے ملک کو غارت کرنے آیا تھا طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئی و دیگر حالات داستان ہذا

راوی بیان کرتا ہی کہ ملکہ ایوان نہ طاقی جو تین لاکھ ساحرون کا لشکر لیکر برائے کمک اہل اسلام روانہ ہوئی تھی بعد قطع مراحل وطے منازل کے قریب سمندر یہ اُسدن پہونچی کہ جسدن عشاق نے میدان مین آکر کل ساحران مطیع اسلام کو اسیر کر لیا تھا چنانچہ یہ دو منزلہ وسہ منزلہ کرتی ہوئی آتی تھی بدین سبب یہ بھی اور اسکا کل لشکر تھک گیا تھا اور یہ بھی بسبب راہ کے کسلمند تھی بس اسنے بصلاح سرداران لشکر اُس مقام پر قیام کیا اور شب اُسی مقام بر بسر کی صبح کو جب یہ وہان سے کوچ کرنے لگی تو اسنے خیال کیا کہ ذرا کچھ حال سمندر شاہ اور لشکر اسلام کا دریافت کرون کہ مقابلہ تو نہین ہوا سمندر شاہ کس فکر مین ہی یہ اپنے دلمین خیال کرکے اسنے ہوم خانہ مین جاکر کچھ لونگ وغیرہ کا بخور کیا اور ایک ماش کے آٹے کی پتلی بناکر اُسپر سحر کیا جب وہ گویا ہوئی اُس سے دریافت کیا کہ تو یہ بیان کر کہ لشکر اسلام کس فکر مین ہی اور سمندر شاہ کس فکر مین ہی آیا ابھی مقابلہ نوا ہل اسلام اور سمندر شاہ سے نہین ہوا یہ جو اسنے کہا وہ پتلی کچھ عرصہ تک ساکت رہی اُسکے بعد گویا ہوئی کہ اے ملکہ آگاہ ہو کہ سمندر شاہ بتیس لاکھ کا لشکر لیکر جسمین ساحر بھی تھے اور غیر ساحر بھی مقابلہ مین لشکر اسلام کے آیا طبل جنگ بجا چنانچہ پہلے تو غیر ساحرونسے مقابلہ ہوا لشکر اسلام غالب آیا اُسکے بعد سمندر شاہ نے اپنے ساحرونکو حکم دیا کہ مقابلہ کو نکلے اُدھر سے بھی ساحرون نے نکلکر مقابلہ کیا چنانچہ اس معرکہ مین بھی اہل اسلام کا غلبہ رہا بس سمندر شاہ نے عاجز ہوکر خود نکلنے کا قصد کیا اُسکے اُستاد نے منع کیا اور بعد صلاح کے یہ رائے ہوئی کہ مین نکلون یعنی عشاق حجرہ نشین بس اُسکے نام پر طبل جنگ بجا رات بھر تیاری جنگ رہی صبح کو دونون لشکر مقابل ہوے عشاق نے نکلکر میدان مین آکر ایک گنبد خاکی بالائے ہوا بنایا اُسکے بعد مبارز طلب کیا چنانچہ لشکر اسلام سے اول اللی ول ملکہ غزالان نکلین عشاق سے خوب خوب مقابلہ کیا آخر کو اسیر ہوئین یعنی عشاق نے اسیر کر لیا پھر تو جو نکلا پہلے تو خوب لڑا اُسکے بعد اسیر ہوا نوبت یہ آئی کہ مریخ سے قریب شام مقابلہ ہوا وہ خوب لڑا جب عشاق نے دیکھا کہ یہ مغلوب ہوگا تو خاک جمشیدی سے اُسکو اسیر کرکے اُسی گنبد مین قید کیا خلاصہ یہ کہ کوئی دو ڈیڑھ سو ساحران نامی اور کوئی پندرہ سولہ غیر ساحر کل عشاق نے لشکر اسلام کے اسیر کیے رات ہوگئی طبل بازگشت بجا دونون لشکر فرودگاہ بر واپس آئے رات بھر لشکر کفار مین خوشی رہی لشکر اسلام مین سب عبادت خدا کیا کیے آج جب صبح ہوئی پھر دونون لشکر میدان مین آئے عشاق نے نکلکر مبارز طلب کیا ابھی کوئی لشکر اسلام سے مقابلہ کو نہین نکلا تھا کہ طلسم فیروزیہ سے تہمتن جادو نائب مریخ آفتاب علم بموجب اُسکے طلب کرنیکے لشکر لیکر آتا تھا آکر پہونچا جب اُسنے عشاق کو میدان مین مبارز طلب دیکھا لشکر کو تو خدمت صاحبقران مین روانہ کیا اور خود آکر عشاق سے مقابلہ کیا خوب لڑا آخر کو اسیر ہوا اُسکے لشکر کے چند ساحر نکلے وہ بھی اسیر ہوے اُسنے پھر مبارز طلب کیا صاحبقران نے خود قصد کیا تھا کہ طلسم مراۃ العدم سے مرات جادو حسب الطلب قیصر صاف باطن کے لشکر ساحران وغیر ساحران لیکر آیا اُسکو بھی جب یہ معلوم ہوا تو یہ بھی مثل تہمتن جادو کے لشکر کو لشکر اسلام کی طرف روانہ کرکے اور خود مقابلہ عشاق مین آیا وہ بھی اسیر ہوا اُس سے مقابلہ کی نوبت نہ آئی کہ عشاق نے خاک جمشیدی سے اُسکو اسیر کر لیا اُسکے لشکر کے چند ساحر نکلے وہ بھی اسیر ہوے اب جو اُسنے مبارز طلب کیا ہی تو خود صاحبقران نے قصد کیا ہی بادشاہ سے اجازت طلب کر رہے ہین وہ نہین دیتے ہین اصرار ہو رہا ہی یہ واقعہ ہی اور سب ساحران اسلام وغیر ساحران اسلام اُس گنبد مین قید ہین اور بیحس وحرکت پڑے ہین عجب اثر نشد ہی کہ جس خاک پر پڑے ہین وہ مثل آگ کے جل رہی ہی بلکہ یہ حال ہی کہ اُنکے جسم مین آبلے پڑگئے ہین اور اُس گنبد مین

سب اسیرین یہ حال ہی لشکر اسلام کا جلد اپنے کو پہونچائیے ورنہ صاحبقران نہ نکلکر مقابلہ کرین اسی ملکہ ایک امر ضروری ہی کہ اس عشاق کا قتل ہونا غیر ممکن ہی کیونکہ یہ سحر بند ہی جب تک کہ اسکا قاتل نہ آئیگا نہ یہ صاحبقران کے ہاتھ سے مارا جائیگا نہ کسی دوسرے کے ہاتھ سے یہ بھی مین آپکو خبر دیتی ہون کہ آج یہ ضرور مارا جائیگا اور سمندر شاہ کا اقبال بدل گیا ساتھ ادبار کے سمندر شاہ شکست کھاکر طرف طلسم گنجوری کے بھاگے گا مگر ابھی جنہ ساعت تو یہ زندہ رہیگا اور اہل اسلام پر یہ ہی مصیبت رہیگی جب تک کہ اُنکے ستارے نحس ہین یہان بدلا چاہتے ہین جب ہی زمانہ باقی ہی ادھر بدلے ادھر عشاق کا قاتل آیا بس یہ ہی نشانی ہی اہل اسلام کے ستارے بدلنے کی کہ عشاق مارا جائے بس سمندر شاہ پریشان ہوکر جنگ مغلوبہ کا حکم دیگا اور جنگ مغلوبہ ہوئی اور اہل اسلام کی ظفر ہوئی اب سمندر شاہ یہان ٹھہر نہین سکتا ہی جو گھڑی ٹھہرا ہی وہ ضروری ٹھہرا ہی ورنہ اسکے ستارے بہت نحس آگئے ہین یہ ضرور ہی کہ اس مقابلہ مین قتل نہین ہوگا اسکی قضا طلسم گنجوری مین ہی یہ جو اُس پتلی سے کہا ایوان کو بہت بڑی فکر ہوئی سحر کیا کہ وہ پتلی تو غائب ہوئی یعنی ماش کا آٹا ہوکر رہ گئی اور اسنے سردارونکو طلب کرکے حکم دیا کہ تم تو لشکر لیکر طرف لشکر اسلام کے چلو مین آتی ہون مگر بہت جلد راہ طے کرنا ایسا نہو کہ صاحبقران مقابلہ کو نکل آئین تو بڑی شرمندگی ہوگی مجکو خواجہ سے مین بندوبست کرکے آتی ہون ایک ضرورت سے جاتی ہون راوی نے کہا ہی کہ ایوان کے ایسے حواس گئے تھے یہ خبر نہ تھی کہ اسنے پہلے سے یہ بھی نہ دریافت کیا کہ عشاق کا قاتل کون ہی اور یہ کیونکر قتل ہوگا اگر دریافت کرتی تو معلوم ہوجاتا بس یہ حکم دیکر اور سحر کرکے پرپرواز پیدا کرکے ایک طرف کو روانہ ہوئی سرداران لشکر لشکر کو لیکر اسیوقت طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے لشکر اسلام سے واقف نہ تھے مگر سمندریہ کی طرف چلے اور ایوان نے پتہ بھی بتا دیا تھا یہ تو اُدھر چلے یہان صاحبقران اصرار کررہے ہین بادشاہ اجازت نہین دیتے ہین عشاق مبارز طلب کررہا ہی ایوان جو پرپرواز پیدا کرکے طرف آسمان کے چلی تھی عشاق تو اس حال سے بالکل بیخبر تھا کہ اب کون ایسا ہی کہ جو میرے اسیرونکو بچائیگا نہ یہانتک غبار پہونچ سکتا ہی نہ کوئی ساحر لشکر مین ایسا ہی بس یہ بیخوف کھڑا ہوا مبارز طلب کررہا تھا ایوان جو وہان سے چلی ایک مرتبہ یہان آکر چکی اسنے جو غور کرکے زمین کی طرف دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ صاحبقران قریب تخت بادشاہ کھڑے ہوے ہین تخت بادشاہ کا زمین پر رکھا ہوا ہی اور بادشاہ صاحبقران کے گلے سے لگے ہوے ہین سب سردار غیر ساحر اور عزیز اُسی مقام پر ہین لشکر ساحران ایک طرف کھڑا ہوا ہی مگر عجب عالم ہی کہ بڑے کے بڑے ساحرون سے خالی ہین جسقدر اہل لشکر ہین سب مغموم کھڑے ہوے ہین عجب ایک سناٹا لشکر مین ہی یہ حال دیکھکر ایوان کو بھی بڑا صدمہ ہوا نگاہ دوڑا کر خواجہ کو دیکھا کہ خواجہ کہان ہین دیکھا کہ خواجہ بھی قریب صاحبقران ہین بس ایوان تو اپنے کو سحر سے پوشیدہ کیے ہوے تھی وہ سب کو دیکھ رہی تھی اُسکو کوئی نہین دیکھ سکتا تھا ایک مرتبہ ایوان نے لشکر سمندر شاہ کی طرف دیکھا سب کو خوش وخرم پایا بڑا صدمہ ہوا اُنکے خوش ہونے کا بس ایوان بلند ہوکر اُس گنبد کے قریب آئی اور سحر کیا کہ سقف گنبد شگافتہ ہوگئی بس اسنے کیا تدبیر کی کہ جسقدر ساحر وغیر ساحر تھے سحر کرکے سب کو اُس گنبد کے اندر سے نکال لیا اور ایک تخت پر ڈالا پہلے اسنے یہ سحر کیا تھا کہ سب بیہوش ہوگئے تھے اُسکے بعد سب کو نکال لیا اور اُنکے عیوض مین ماش کے پتلے بناکر اُسی صورت کے اور اُسی طور سے اسیر اُس گنبد مین ڈالدیے اس امر کی کسی کو خبر بھی نہوئی جو دربان در گنبد پر بیٹھے تھے وہ بھی آگاہ نہوے گنبد اُسی طور سے گردش کیا کیا اسنے یہ نہین کیا کہ سحر عشاق کو مٹا دے اس خیال سے کہ ذرا اُسکو بھی چرکا ہو گو ممکن تھا کہ اس گنبد کو

مشاکر نکال لاتی صرف خفیف کرنے کو اُسنے سحر بدل کیا جیسے کہ ہوش ربا مین برہمن روئین تن نے کیا تھا
بس یہ سب کو لیکر اُسی حالت بیہوشی مین ایک ابر سحر پر ڈالکر اور اس ابر کو غائب کرکے وہان سے
بہت جلد روانہ ہوئی اسقدر جلد چلی کہ اسکا لشکر لشکر اسلام تک نہ پہونچنے پایا تھا راہ مین تھا کہ
یہ اپنے لشکر مین پہونچ گئی اور اپنے کو ظاہر کیا اور سب سے کہا کہ اسی مقام پر بہت جلد ایک خیمہ برپا
کرو اور تھوڑے عرصہ تک قیام کرو مگر کوئی خیمہ مین نہ آئے بس فوراً ایک خیمہ برپا کیا گیا یہ اُس خیمہ مین
آئی اسنے اُس ابر سحر کو بھی اندر خیمہ کے سحر کرکے کھینچ لیا اور اُس مقام پر خیمہ برپا کرایا تھا کہ جس مقام پر
اسنے ابر سحر کو زمین پر اُتارا تھا مگر وہ سبکی نگاہ سے پوشیدہ تھا بس جب خیمہ برپا کرچکا اب اسنے سحر کیا کہ
سبکے جسم پر سے قید سحر دفع ہوئی اور زبان سے ہر ایک کی سوزن نکالی قید سحر کا دفع ہونا تھا کہ سبکے
جسمون مین طاقت آگئی جب یہ سوزن نکال چکی اور قید دفع کرچکی اب اسنے سحر کیا کہ سب کو ہوش
آیا اب جو ہوش آیا ہر ایک نے اپنے کو رہا پایا ہاتھ پاؤن کو جو حرکت دی انمین بھی طاقت پائی
خیال کیا کہ ہم خواب دیکھ رہے ہین یہ ہی حال غیر ساحرونکا بھی تھا کہ ایوان نے کہا کہ آپ لوگ کچھ
فکر نہ کرین جلد اُٹھین آپکی اس کنیز نے آپ سب کو رہا کیا ہے عشاق کو زک دی ہے جب معلوم ہوگا
بہت خفیف ہوگا مین نے سحر بدل کرکے آپکو گنبد سے نکال لائی ہون اور آپ سب لوگونکی صورت
بناکر ڈال آئی ہون یہ جو ایوان نے کہا اب جو سب نے آنکھین کھولکر دیکھا تو اپنے کو ایک خیمہ مین پایا
اور ایوان کو کھڑے ہوے دیکھا سوائے تہمتن جادو و مرات جادو اور انکے لشکر کے ساحرون نے
اور دیوانہ ہوت و مہوت نے تو نہین پہچانا اور سب نے پہچان لیا قریب دو ڈھائی سو کے سب ساحر
وغیر ساحر تھے بس سب اُٹھے اور ایوان سے ملے اور اُسکا شکریہ ادا کرنے لگے ایوان نے کہا کہ یہ
وقت شکریہ ادا کرنے کا نہین ہے اور نہ مجھسے حال دریافت کرنے کا ہے جب اطمینان سے ہونگی تو بیان
کرونگی بس آپ لوگ اسقدر کام کرین کہ جو ساحر ہین وہ سحر سے اور جو غیر ساحر ہین اُنکی ساحر صورتین تبدیل
کرین مثل میرے اہل لشکر کے اور میرے لشکر کے ہمراہ چلین کیونکہ وہان عشاق مبارز طلب کر رہا ہے
اور صاحبقران نکلا چاہتے ہین ایسا نہو کہ وہ میدان مین اُسکے مقابلہ مین آجائین تو بڑی خرابی ہو
بس یہ تدبیر کیجیے اور جب مین یہ پکار کر عرض کرون کہ آپ لوگ اپنے کو ظاہر کیجیے بس فوراً
اپنی اپنی اصلی صورت پر ظاہر ہو جائیگا اور اپنے اپنے مقام پر لشکر مین تشریف لیجائیے گا
اور غیر ساحرون کی بھی صورت بدل دیجیے گا سب نے قبول کیا کیونکر نہ قبول کرتے کہ اتنا بڑا
احسان کیا تھا بس سب نے صورتین تبدیل کین سحر سے اور غیر ساحرون کی بھی تبدیل کین بس
ایوان اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر خیمہ سے نکلی سب اہل لشکر حیران ہوے کہ یہ اسقدر ساحر
ملکہ کہان سے لائین ایوان نے سب کو حیران دیکھکر کہا کہ تم لوگ حیران ہو کہ یہ اسقدر ساحر کہان سے
آئے یہ لوگ میرے پاس بہت عرصہ سے ملازم ہین مگر پوشیدہ تھے ساحران زبردست سے ہین اور معزز
ہین اُنکا حال کسیکو نہین معلوم تھا ہمیشہ پوشیدہ طور سے میرے ہمراہ رہتے تھے اور میری حفاظت کرتے تھے
بس اس وقت مین نے انکو ظاہر کیا اور اپنے ہمراہ لیکر خیمہ سے باہر آئی یہ کہکر تخت پر سوار ہوئی اور وہ سب ساحر
یعنی جسکو رہا کیا تھا اور غیر ساحر طاؤس و باز پر سوار ہوکر گرد تخت ملکہ قائم ہوے غیر ساحرونکے لیے ساحرون نے
سحر کرکے طاؤس وغیرہ بنائے اور الخفین کے سحر کے سبب سے وہ طاؤس اُڑتے ہوے چلے بس ایوان ان سبکو اپنے
ہمراہ لیکر اور کل اپنے لشکر کو اُس مقام سے چلی اور اسقدر جلد راہ طے کرکے پہونچی قریب لشکر اسلام کے کہ صاحبقران

نہ نکلے پائے تھے بادشاہ سے فرمارہے تھے کہ اجازت مرحمت فرمائیے عشاق میدان مین کھڑا ہوا تماشہ دیکھ رہا تھا اور ہنس رہا تھا کہ یکایک صحرا کی طرف سے گرد اڑی اور ابر سونی رنگ دکھائی دیا یہ جو بادشاہ نے اور کل اہل لشکر نے دیکھا صاحبقران سے بادشاہ نے فرمایا کہ ملاحظہ فرمائیے کہ کیا خوشرنگ ابر اٹھا ہی اس ابر کو دیکھکر ایک تبسم کی فرحت ہوتی ہی ضرور کوئی نہ کوئی مدد گار ہمارا آتا ہی خداوندکریم نے شاید کسیکو اپنی قدرت سے بھیجا ہو کہ جو آکر اس کافر کو قتل کرے صاحبقران نے فرمایا کہ گو اسکی ذات سے اس سے زیادہ امید ہی مگر اب کوئی ایسا نہین ہی کہ ہماری کمک کو آئے گو ساحر وغیر ساحر بہت سے دوست ہین مگر انکو اس معرکہ کی خبر کب ہی جو کمک کو آئینگے اور فرض کردم جیسا آپ فرماتے ہین ایسا ہی ہو تو جو آئیگا وہ اسکے ہاتھ سے اسیر ہوگا اسپر فتح نہ پائیگا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ امر درست ہی مگر ذرا ملاحظہ تو فرمایئے صاحبقران نے فرمایا کہ بہت خوب یہ فرماکر اُدھر دیکھنے لگے جدھر سے ابر اٹھا تھا اور سب سردار اور سب عزیز اور بادشاہ اور کل اہل لشکر ساحر وغیر ساحر وغیرہ بادشاہ نے فرمایا تھا کہ یہ ابر آمد ساحر کا ہی اور یہ ہی ہر ایک کو یقین ہوا تھا سمندر شاہ اور اسکا لشکر کل اور عشاق بھی اسی طرف متوجہ ہوا شملاق نے سمندر شاہ سے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی ساحر زبردست یا تو آپکی کمک کو آتا ہی یا اہل اسلام کی سمندر شاہ نے کہا کہ یہ مت تو ہمارے مددگارون کے آنے کی ہی کوئی ہمارا مددگار آتا ہی اگر آتا ہی تو بیکار آتا و خاتمہ کر چکے ہین سمندر شاہ شملاق سے یہ کہ رہا تھا کہ اُدھر وہ ابر ایک طرف میدان مین دونون لشکرون سے الگ آکر قائم ہوا تب سمندر شاہ نے شملاق سے کہا کہ یہ تو نہ میرا مددگار معلوم ہوتا نہ اہل اسلام کا کیونکہ وہ ابر الگ دونون لشکرونکے آکر قائم ہوا ہی شملاق نے جوابدیا کہ معلوم ہو جائیگا اُدھر صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ ابر الگ قائم ہوا یہ کوئی دوسرا حریف پیدا ہوا ہی کہ جو الگ ٹھہرا ہی خیر اگر اس سے جان بچی تو اس سے بھی مقابلہ کیا جائیگا بادشاہ نے فرمایا کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی میرا تو دل گواہی دیتا ہی کہ ضرور کوئی نہ کوئی ہمارا دوست ہی جو جب مصرعہ کوئی معشوق ہی اس پردہ زنگاری مین ؛ اُدھر ایوان نے اپنے اہل لشکر کو حکم دیا تھا کہ تم دونون لشکرون سے الگ اپنے پرے جماؤ چنانچہ اسی سبب سے وہ لوگ الگ کھڑے ہوے بس راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سب لشکر ایوان کا آگیا اور پرے جم چکے اسوقت وہ ابر شق ہوا اب بادشاہ اور صاحبقران اور کل اہل اسلام اور سمندر شاہ اور عشاق اور کل لشکر سمندر شاہ نے دیکھا ایک لشکر صف آرا ہی مگر ساحرون کا اب جو غور کرکے سمندر شاہ نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر ایوانیہ کا ہی سب شہر ایوانیہ کے لوگ ہین دیکھا کہ ملکہ ایوان نہ طاقی آگے لشکر کے تخت سحر پر سوار کھڑی ہوئی ہی اور میرے لشکر کی طرف دیکھ رہی ہی سمندر شاہ نے اسکو دیکھکر شملاق سے کہا کہ یہ تو شریک اہل اسلام تھی اور اپنے شہر کو گئی تھی کہ اہل شہر کو مسلمان کرآؤن اور لشکر لے آؤن چنانچہ جب حیران بادلہ پوش لشکر لیکر گیا تھا برائے غارت ایوانیہ تو اسنے اس سے مقابلہ کیا تھا اور اسکو قتل کیا اور لشکر کو شکست دی اب کیا سبب ہوا کہ جو الگ آکر اپنے لشکر کو لیکر کھڑی ہوئی ہی شملاق نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ اہل اسلام کو اسنے دھوکا دیا صرف جان بچانے کے لیے اور آپ سے بھی انحراف اس سبب سے کیا کہ آپ نے اسپر بدعت کی بس اس سبب سے وہ آپ سے ناراض ہی معلوم ہوتا ہی کہ لشکر لیکر آئی کہ آپ سے بھی مقابلہ کرے اور خدا پرستون سے بھی آپ سے تو اس بنا پر اسنے بگاڑی کہ آپ نے

اُسکی قدر کرکے بے عزت کیا اُسپر طرہ یہ ہوا کہ لشکر اُسکے ملک کے تباہ و برباد کرنے کو روانہ کیا بس یہ اور خرابی ہوئی اُسنے اُس لشکر کو شکست دی اور خود لشکر لیکر آئی ساحرۂ زبردست ہی ہم بلہ ہی آپکے اُستاد کی جو سن آپکے اُستاد کا ہوگا وہی ایوان کا بھی ہوگا بلکہ کچھ سن مین زیادہ ہوگی کسکی نواسی ہی بلکہ شعلۂ جادو کی آگ کا پتلہ ہی اُسکے مقابلہ مین عشاق مثل چنگاری کے بھی نہین ہین اسکا سحر آپ ملاحظہ کر چکے ہین کہ جب اسنے آپکی طرف سے آکر اہل اسلام سے مقابلہ کیا ہی ایک ادنے سے سحر مین سب کو اسیر کر لیا تھا اور خود مقابلہ کو نہ نکلی تھی صرف اپنے مقام پر سے کھڑے کھڑے سحر کیا تھا جسکی وزیر زادی ایسی تھی کہ جسنے کل لشکر اسلام کو پکڑ لیا وہ خود کیسی ہوگی ایک ذرا سے اشارہ مین لشکر اسلام مین تلاطم مچ گیا کسقدر ساحر و غیر ساحر اسیر ہوے تھے جب اسنے دریا بنایا تھا اور ایک اشارۂ ابرو مین ایوان نے اسم اعظم صاحبقران اُنکے قلب پر سے محو کر دیا تھا مہر لگادی تھی نہ عیاری خواجہ کرتے تو اہل اسلام اس بلا سے نجات پاتے وہ بھی ساحر تھے جنکے گرفتار کرنے مین اُستاد صاحب کو مشکل پڑی تھی کس کس تدبیر سے اور دھوکے سے اور فقرہ سے اور مکاری سے اسیر کیا ہی بس اگر ایوان اس قصد سے آئی ہی تو بڑی خرابی ہوئی دیکھیے پہلے کس سے مقابلہ کرتی ہی ایوان سے تو کوئی ساحر اس لشکر کا نہین مقابلہ کر سکتا ہی بس ہان اگر کچھ مقابلہ مین ٹھہرینگے تو اُستاد یا آپ بانی تو سب اُسکے لقمہ ہین اور ہم سب اُسکے نزدیک حلوۂ تازہ ہین سمندر شاہ نے کہا کہ اگر وہ ہمسے مقابلہ کو کہے گی تو ہم یہ جواب دینگے کہ ہم اہل اسلام کا خاتمہ کر لین تو پھر تمسے مقابلہ کرین اگر وہ پہلے اہل اسلام کی طرف توجہ کریگی تو بھی ہم یہ ہی کہینگے کہ ہم اُنکا خاتمہ کر چکے ہین تمکو کیا ضرورت ہی جو تم زحمت کرو ہمسے اُسنے فیصلہ ہو جانے دو شملاق نے کہا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی یہان شملاق و سمندر شاہ مین تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر بختاق کھڑا ہوا ایوان کی طرف دیکھ رہا ہی ایوان اس قصد سے آگے اپنے لشکر کے کھڑی ہی کہ ابکی یہ اہل اسلام سے مبارز طلب کرے تو مین اپنے لشکر سے اسکے مقابلے کو نکلون اُدھر لشکر اسلام کے لوگون اور خود بادشاہ و صاحبقران اور سردارون و خواجہ نے جو دیکھا کہ ایوان لشکر کثیر لیکر حسب وعدہ آئی تو مگر الگ صف آرا ہوئی اور آگے لشکر کے کھڑی ہوئی دونون لشکرون کی طرف دیکھ رہی ہی صاحبقران نے یہ دیکھکر بادشاہ سے کہا کہ آپکا فرمانا تو درست ہوا کہ لشکر ساحرون کا آیا ہی مگر نہ آپکا دوست نکلا نہ سمندر شاہ کا گویہ دوستی کا دعوی کرتی تھی اور یہ ہی اقرار کر گئی تھی کہ لشکر لیکر حاضر ہوتی ہون اور آئی مگر نہ معلوم کیا سبب ہی جو الگ کھڑی ہی اور اپنے لشکر کو بھی الگ صف آرا کیا ہی خواجہ نے یہ سُنکے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو مین کچھ عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ آپ فرمائین خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے اُسوقت عرض کیا تھا کہ جب یہ مطیع اسلام ہوئی تھی کہ اسکا کیا اعتبار ہی اسکی پیشانی سے ظاہر نہین ہوتا ہی یہ مکر کرتی ہی آپ نے فرمایا تھا کہ ظاہر کو دیکھتے ہین باطن کا حال خدا کو معلوم ہی بس ملاحظہ فرمائیے میرا قول درست ہوا کہ وہ فقرہ کرکے گئی اور اپنی جان اُسنے بچائی صاحبقران نے فرمایا کہ ہمارا کیا نقصان ہوا وہ اُسی کا ہوا اُسکے نصیب مین دین اسلام سے مشرف ہونا نہ لکھا تھا سیر جنت اُسکے مقدر مین نہ تھی نار دوزخ مین جلنا مقدر مین تھا بس کیا ضرورت تھی کہ جب اُسنے کہا کہ مین نے آپکا دین قبول کیا اور مطیع اسلام ہوئی مجکو اجازت ملے کہ مین اپنے شہر مین جاکر اپنے سب عزیزون اور اہل لشکر کو مسلمان کرون اور لشکر لیکر آپکی کمک کو

آؤن تو مین کیون منع کرتا جو کچھ مجکو سمجھانا تھا سمجھا دیا تھا راہ راست بتا دی تھی خواجہ نے عرض کیا کہ یہ امر تو مزدر ہی مگر آپ ان لوگون سے واقف نہین ہین یہ بڑے مکار ہوتے ہین انکے قول و فعل کا کچھ اعتبار نہین صاحبقران نے فرمایا کہ میرا قلب اس طور کا نہین ہی نہ مین ایسا ہون کہ کسی کے قول کا اعتبار نہ کرون یہ فرماکر فرمایا بادشاہ سے کہ آپ مجکو اجازت دیجیے اب کس امر کا انتظار ہی بادشاہ نے فرمایا کہ آپ مجکو اجازت مرحمت فرمایئے یہ فرماکر بادشاہ نے خواجہ سے فرمایا کہ کچھ ثابت ہوا کہ یہ ایلوان کس قصد سے آئی ہی خواجہ نے جواب مین عرض کیا کہ مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ اس قصد سے آئی ہی کہ چلکر آپ لوگون سے مقابلہ کرون اور عیوض لون اس ذلت کا بادشاہ نے فرمایا کہ پھر سمندر شاہ کی کیون نہ شریک ہوئی خواجہ نے جواب دیا کہ یا تو اس سے بھی مقابلہ کرے گی کیونکہ اسکے بھی تو ہاتھ سے زک پائی ہی یا آپ لوگون سے مقابلہ کرکے خواہ شکست پائے خواہ ظفر پھر سمندر شاہ سے ملیگی اگر ظفر پائی تو سمندر شاہ خود اس سے ملنے کی خواہش کریگا بادشاہ نے فرمایا کہ اس بلا سے تو جان بچے پھر دیکھیے کیا ہونا ہی یہ ہی باتین تھین اور صاحبقران برائے اجازت اصرار فرما رہے تھے کہ عشاق نے ایلوان کی طرف سے منھ پھراکر اور اہل اسلام کی طرف دیکھکر کہا کہ کیا اب تم مین سے کوئی میرے مقابلہ کو نہ آئیگا کیا مین خود آؤن وہ جو بڑے بہادر تھے اور دلاور اپنے کو جانتے تھے اور مالک اسم اعظم ہین وہ بھی نہین مقابلہ کو نکلتے ہین مین کہانتک انتظار کرون اگر کوئی نہین آتا ہی تو مین خود آتا ہون ساری بہادری کا حال تم لوگون کی کھل گیا یہ جو عشاق نے کہکر نہیب دی بس صاحبقران نے بادشاہ سے اس طور سے کہا کہ عشاق و سمندر شاہ وکل لشکر سمندر شاہ واہل لشکر اسلام و ایلوان اور اسکے اہل لشکر نے سنا کہ صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ آپ نے سنا کہ اس مرتد نے کیا کلمے اپنی زبان پر جاری کیے اب مجکو ان کلمات سننے کی تاب نہین ہی یا تو اجازت فرمایئے یا جواب صاف بس اگر اجازت نہ دیجیے گا تو مین اپنا گلا کاٹ کر اپنے کو ہلاک کرونگا تاکہ مین دوبارہ یہ کلمات نہ سنون یہ جو بادشاہ سے صاحبقران نے فرمایا اور عشاق نے مبارز طلب کیا ایلوان تو اس امر کی منتظر تخت رو کے اپنے لشکر کے آگے کھڑی تھی بس ایک مرتبہ تخت کو آڑا کر طرف عشاق کے چلی اور صاحبقران سے پکار کر عرض کیا کہ حضور توقف فرمائین یہ آپکی کنیز سراپا تمیز اس کافر کے مقابلے کو جاتی ہی مجکو سب حال معلوم ہی کہ کل سے اسنے آپکو اور شہریار کو بہت پریشان کر رکھا ہی اور بہت سر اٹھایا ہی مین اسکا سر کچلتی ہون یہ یون نہ مانیگا جب تک معقول سزا نہ پائیگا بڑے بڑے ساحرونکو اسنے مکر سے اسیر کیا ہی بس آپ نہ تشریف لائین یہ کنیز اسکو کافی ہی میری موجودگی مین آپ کیون تکلیف کرین مین تو اسکے مقابلہ کی بہت دنون سے مشتاق تھی اور اسی قصد سے آئی ہون کہ یا تو آج مین نے اسے قتل کیا یا اسنے مجھے مین نے جو اپنا لشکر الگ صف آرا کیا تو ایک مصلحت سے آپ یہ خیال فرماتے ہونگے کہ ایلوان نے مکر کرکے جان اپنی بچائی اب ہمسے مقابلہ کرنے آئی ہی ایسا نہین ہی بلکہ ایک مصلحت ہی اور مین تو آپکی کنیز زرخرید سے بدتر ہون اسکو عذر ہوگا مجکو عذر بھی نہوگا بس اس کنیز کو اپنے قدمون پر نثار ہونے دیجیے پھر آپکو اختیار ہی ابھی تو مین آپکو برائے مقابلہ تشریف نہ لانے دونگی پہلے مین مقابلہ کرونگی اور مثل اُن سب جان نثارونکے اپنے کو نثار کرونگی اور مین انتظار کر رہی تھی کہ یہ مرند مبارز طلب کرے تو مین مقابلے کو جاؤن بس اسنے اب مبارز طلب کیا ہی اب مین جاتی ہون یہ جو ایلوان نے عرض کیا بادشاہ و

صاحبقران دخواجہ نے سر اٹھاکر ایوان کی طرف دیکھا ایوان نے تخت پر سے جھک کر سب کو سلام کیا ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مین کنیز ہون میری عرض قبول ہو صاحبقران نے یہ سُنکے فرمایا کہ ای ایوان تو برائے مقابلہ نہ جا کیونکہ یہ کل سے جو مقابلہ کو آیا ہی بس جو اسکے مقابلہ کو نکلا وہ اسیر ہوا یہ سوائے میرے اور کسیکے ہاتھ سے قتل نہوگا کیونکہ مین مالک اسم اعظم ہون ایوان نے کہا کہ ابتو کنیز قصد کر چکی ہی کنیز کی بے عزتی ہوگی اگر مقابلہ کو نہ جاؤنگی سب یہ خیال کرینگے کہ ایوان عشاق سے ڈر گئی جو صاحبقران نے منع کرنے سے مقابلہ کو نہ نکلی کنیز کو بھی اپنے اوپر سے تصدق فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ تمنے بڑا دھوکا دیا ہمکو نہ معلوم تھا کہ تمھارا یہ قصد ہی ورنہ مین کب کا برائے مقابلہ نکل چکا ہوتا خیر جو مصلحت پروردگار تمکو اختیار ہی یہ فرماکر خاموش ہو رہے اور خواجہ سے فرمایا کہ تمنے دیکھا کہ یہ کیا امر ہوا جو ہمارا اور تمھارا خیال تھا وہ غلط نکلا مین خود حیران تھا کہ ایوان کے چہرہ سے نور اسلام ظاہر تھا اُسنے پھر کیون پھر گیا اور مین نے دھوکا کھایا معلوم ہوا کہ کسی سبب سے اُسنے اپنے لشکر کو الگ صف آرا کیا ہی اپنے قول کی پختہ ہی اور بہت صادق الوعدہ ہی خواجہ نے عرض کیا کہ یہ امر میرے خیال مین نہ آیا کیا مصلحت ہی بادشاہ نے فرمایا کہ خیر اگر زندگی ہی تو بعد معلوم ہو جائیگا بس صاحبقران اپنے مقام پر آکر کھڑے ہوے بادشاہ کا تخت قلب لشکر مین قائم ہوا اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے خواجہ صاحبقران کے پاس آئے اور سب طرف میدان کے متوجہ ہوے اور سمندر شاہ نے شملاق سے کہا کہ دیکھا تو نے ایوان نے اہل اسلام کی طرفداری کی تو تو کہتا تھا کہ وہ آپ سے اور اُسنے دونون سے مقابلہ کرنے آئی ہی لشکر لیکر اب تو وہ اُنکی طرف سے برائے مقابلہ آتی ہی اور یہ بھی تو نے سُنا کہ اُسنے کہا کہ بمصلحت مین نے لشکر کو الگ صف آرا کیا ہی نہ معلوم کیا مصلحت ہی شملاق نے کہا کہ کیا عرض کرون تیور دنسے تو یہ ہی پایا جاتا تھا خیر مجکو یہ نہ معلوم تھا مگر اب مقام فکر و تردد ہی بڑے سخت سے سامنا ہی سمندر شاہ نے کہا کہ اُستاد اسکو بھی اسیر کرینگے یہ عورت ہو کر بھلا کیا اُستاد کا مقابلہ کرے گی شملاق نے عرض کیا کہ ذرا مشکل ہی لوہے کے چنے ہین اسکا اسیر ہونا غیر ممکن ہی یہ دھوکا نہ کھائیگی کہ اُستاد کسی فریب سے اسیر کرلین سمندر شاہ نے کہا کہ دیکھو تو کیا ہوتا ہی اب سب کفار بھی اُسی طرف متوجہ ہوے یہان یہ تقریر ہو رہی تھی کہ اُدھر ایوان صاحبقران سے یہ عرض کرکے اور تخت کو اُڑا کر سامنے عشاق کے آئی اور تخت کو روک کر کھڑی ہوئی عشاق نے کہا کہ ای ایوان تو نے صاحبقران کو کیون نہ میرے مقابلہ کو آنے دیا جو تو خود آئی وہ منع بھی کرتے رہے اسپر بھی تو نے نہ سُنا کیون اپنے مُنہ سے دہان آردر مین اپنے کو گرایا یاد رکھ کہ مین تجکو بھی مثل اُن سبکے اسیر کرونگا کیون اپنی قضا بلاتی ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ میرے قدمون پر گر اور یہ کہہ کہ میری خطا بادشاہ سے معاف کرا دیجیے بس مین تجکو خدمت سمندر شاہ مین لیچلون اور تیری خطا معاف کرا دون وہ میرے کہنے سے تیری خطا معاف کردے گا نہین تو یاد رکھ کہ مثل اُن سبکے تیرا بھی حال ہوگا کل سے اسوقت تک مین نے اسقدر ساحران اسلام کو اسیر کیا کہ اب کوئی لشکر اسلام مین ایسا ماہر نہین رہا کہ میرے مقابلہ کو آئے بلکہ پرانبد ہوگیا مین بڑی دیر سے مبارز طلب کر رہا ہون کوئی مقابلہ کو نہین آتا تھا کہ خود صاحبقران نے عاجز ہوکر قصد کیا تھا کہ تو آ گئی مین یہ اسلئے سب سے کہتا ہون کہ ہم اور تم ایک مقام کی بیٹھنے والے تھے اور میرے تیرے برابر ملاقات ہی تیرے باپ سے بڑا یا نہ تھا اور تیرے بھائی سے ہم اور وہ اور تو ہمیشہ [illegible] کے دربار مین پہلو بہ پہلو بیٹھتے تھے اُس ملاقات کا خیال ہو [illegible] مین کبھی ایسے کلمے نہ کہتا آئندہ تجکو اختیار ہی پھیر تو کوئی نہ کہے کہ عشاق نے ملاقات کا بھی خیال نہ کیا دوسرے ایک امر اور ہی کہ مین بھی ضعیف ہون اور تو بھی میرا تیرا جوڑ خوب ہی سو یہان

میرے تیرے مقابلہ کا لطف اسوقت ہوگا تو اگر سمندر شاہ کی اطاعت کرے تو بس میرے تیرے مقابلہ شب کو
پلنگ پر ہوگا دیکھ تو کیا لطف ملتا ہی مین بھی ساحر ہون اور تو بھی ساحرہ ہی مین بھی اگلے زمانے کا ہون تو بھی جو
کرتب مجکو معلوم ہونگے وہ آجکل کے جوانونکو نہ معلوم ہونگے تو جو بسبب مستانی ہونیکے کہ بہت دنون سے مرد سے
سابقہ نہین ہوا ہی اور تو نے جو اہل اسلام کو موٹا تازہ پایا تیرے منہ مین انکو دیکھکر پانی بھر آیا اور تیری رگ شہوت نے زور کیا
تو نے یہ خیال کیا کہ ان لوگونسے خوب مطلب نکلے گا بس اس جوش مستی مین تو نے انکی شراکت کی اور اپنے دین کو بھی ترک
کیا اری ناداں یہ لوگ صرف دیکھنے کے خوبصورت ہوتے ہین اور موے آتازے اور کوئی بات انمین نہین ہوتی ہی
کہ جسپہ عورتین مرتی ہین وہ امر انمین نہین ہوتا ہی دیکھ بچتا بگی سمجھا تو ہی مرد کوئی نہ پائیگی آگے تجکو اختیار ہی مین نے
سمجھا دیا یہ جو تقریر بیہودہ عشاق نے کی ایوان کو سنکے نہایت ہی غصہ آیا یہ عالم ہوا کہ مثل بید کے کانپنے لگی
چہرہ سرخ ہوگیا کف منہ سے جاری ہوا دلمین آیا کہ ایسا طمانچہ مارون کہ منہ اسکا پھر جائے گدی سے زبان
کھینچ لون کہ پھر یہ ایسے کلمے زبان پر نہ لائے مگر کیا کرے طریقہ اسلام سے ناچار تھی کہ بیش دستی جائز نہ تھی مگر
اسی حالت غیظ مین کہا کہ او نابکار مرتد و ناہنجار دیکھا اپنی مان کے پاس جاکے شب کو پلنگ پر مقابلہ کرنا
اسکی مستی کو بجھانا کہ جنھون نے شیطان سے فعل بد کرا کے تجھ ایسا نیچیا جنا کہ جسکو حیا تک نہین کیا وہ
دن بھول گیا کہ جب تیرے ساتھ خلوت مین سامری و جمشید فعل بد کیا کرتے تھے اور تو خوش
ہوتا تھا اکثر انھون نے سر دربار تیرے گال چومے ہین اور تجکو اپنی گود مین بٹھا کر دوسرا امر
کیا ہی سب نے دیکھا ہی کوئی میرے اوپر منحصر نہین ہی جسقدر لوگ اسوقت ہوتے تھے سب اس امر سے
واقف تھے اور تو خوش ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ سب علم خدائی اور نیز نجات آپنے بذریعہ اپنے
آلہ کے میرے پیٹ مین اتار دیئے وہ وقت بھول گیا تو اس امر کی قدر جانے تو اس امر کو کیا جانے
جو تو اسوقت یہ بیہودہ تقریر کرتا ہی بس اپنی زبان کو بند کر مین طریقہ اسلام سے ناچار ہون ورنہ
تجکو اس تقریر کا خوب اچھے طور سے جوابدیتی اور دو نگی ٹھہر جا تو میرے ہاتھ سے جاتا کہان ہی اور
یہ جو تو نے کہا کہ مجکو پرانی ملاقات کا خیال ہی کہ مین اور تم ایک مقام پر پہلو بہ پہلو بیٹھتے تھے تو
اسکا یہ جواب ہی کہ جب تک مین عالم کفر مین تھی میرے تیرے دوستی اور ملاقات تھی تجکو بھی تیرا
پاس تھا اب مین خدا پرست تو کافر میرے تیرے کونسی ملاقات میرے تیرے زمین آسمان کا
فرق ہی کہین بھی کافر سے اور مسلمان سے ملاقات ہوئی ہی آگ و پانی کہین ایک جا رہ سکتے ہین
اجتماع ضدین محال ہی یہ تیرا صرف خیال ہی خیال ہی اور یہ جو تو نے کہا کہ تو کیون مقابلے کو آئی صاحبقران
کو آنے دیا ہوتا انھون نے منع بھی کیا تو نے نہ سنا اسکا یہ جواب ہی تیری بھی یہ لیاقت تھی کہ وہ تیرے
مقابلے کو آتے تو ایک ادنے مرتبے کا آدمی سامری و جمشید کا لونڈا وہ صاحبقران دوسرے یہ کہ
مین تیرے خوف سے مقابلے کو نہ آتی اللہ اللہ اب آپ ایسے کامل ہوگئے کل کی بات ہی کہ بات کرنا
نہ جانتے تھے نہ سامری جمشید کی دوسری طور سے خدمت کرتے نہ ساحرون مین نام پیدا
کرتے یہ صرف تیرے اس فعل کرانے کا صدقہ ہی جو تو ساحر ہوگیا اور ہمارے سامنے ساحری کا
دعوی کرتا ہی یہ مٹی کا گھروندا بنا کر مغرور ہوگیا مین نے ایسے ایسے بہت سے بنائے اور مٹا ڈالے
ہان تیری قدر اس نطفہ حرام بچہ حیضی سمندر کو ہوگی جو کہ مثل تیرے ہی اور عالم طفلی مین اسنے بھی
ہر ایک سے وہ فعل بد کرایا ہی اور تجھ سے بھی جب تو تو اسکا استاد بنا وہ تیرا شاگرد ہی اسکے
نزدیک تو نے یہ کمال کا سحر کیا ہی یہ کیا سحر ہی اور یہ جو تو کہتا ہی کہ مین نے سب ساحران اسلام کو اسیر کرلیا

ہی اسکا جواب یہ ہی کہ او مرتد تونے ایک کو بھی بجوانمردی نہین اسیر کیا بلکہ بہ مکاری اور بفریب کاری کسیکو دھوکا دیکر کسیکو کسی بلا مین مبتلا کرکے وہ اسکے دفع کرنے مین مصروف ہوا تونے سحر کرکے اسیر کرلیا چنانچہ مرات جادو و مریخ آفتاب علم کو تونے خاک جمشیدی سے بجس و حرکت کرکے اسیر کیا ہیطور سے اور کسکے ساتھ سلوک کیا ہوگا تو میرے سامنے کیا منھ لیکر بات کرتا ہی پہلے اپنی ناک تو درست کرلے کہ ناک کٹوا کر کسے کلام کرتا ہی مین ایسے نکٹے سے نہین تقریر کرتی ہون یہ مقام مرجانے کا ہی کہ ہر ایک کو مگر سے اسیر کیا اور پھر ہنسے یہ کہتا ہی کہ مین نے سب کو اسیر کرلیا ارے نالائق کسی کو بمردی نہین اسیر کیا اور یہ جو تونے کہا کہ تو میرے ساتھ چل کہ مین تیری خطا بادشاہ سے معاف کرادون وہ تیرا شاگرد کیا میری خطا معاف کرے گا بلکہ تو اور تیرا شاگرد میرے ساتھ چلے مین صاحبقران سے تصور معاف کرادون اد عشاق تجکو اس امر پر بہت غرور ہی کہ مین نے یہ سحر کیا اور یہ گنبد بنایا اور سب ساحران اسلام کو اسیر کیا تو یہ امر کوئی غرور کرنے کا نہین ہی تو کیسا ساحر ہی ذرا اپنے قیدیون کو گنبد کو مٹا کر دیکھ کہ وہ گنبد مین ہین یا نہین ہین وہ غائب ہوگئے ہین تو کیسا ساحر ہی کہ کوئی تیرے ساحرون کو لیگیا اور تجکو خبر نہوئی واہ کیا خوب اسی منھ بروعوی سحر و ساحری بس اگر تو ساحر ہوتا تو تجکو یہ حال معلوم ہوجاتا بس تیرے سحر کا حال معلوم ہوگیا یہ کہکر ایوان نے اپنے لشکر کی طرف منھ کرکے کہا کہ ای ساحران لشکر اسلام آپ لوگ اپنے کو ظاہر فرمائیے کہ یہ وقت ظاہر ہونیکا ہی اور آپ لوگ اپنے کو ظاہر کرکے اپنے اپنے مقام پر اپنے لشکر مین جاکر قیام فرمائیے یہ پکار کر ایوان کا کہنا تھا کہ ساحران لشکر اسلام تو اس امر کے منتظر تھے سب نے ایک مرتبہ جو سحر کیا کہ سبکی صورتین اصلی ہوگئین جو غیر ساحر تھے انکی صورتین ساحرون نے سحر سے بدل دین اور وہ بھی صورت اصلی پر سب آگئے بس لشکر ایوان سے نکلکر سامنے عشاق کے آئے اور کہا کہ او عشاق دیکھ کہ ہمکو ملکہ ایوان نے تیری قید سے رہا کیا اور ہم اسکے سبب سے رہا ہوے اب جو عشاق نے ان سب کو دیکھا ایک حیرت ہوئی ان سب نے جھک کر صاحبقران اور بادشاہ کو سلام کیا اور اپنے کو عشاق کو دکھا کر اور سب پر ظاہر کرکے خدمت صاحبقران مین آئے اور قدم بوسی حاصل کی اسکے بعد بادشاہ کی بس سلام کرکے اپنے اپنے مقام پر آکر اپنے اپنے برے مین کھڑے ہوے پھر لشکر کا وہ ہی عروج ہوگیا اور وہ ہی شان و شوکت ہوگئی وہ سناٹا اور آد اسی جاتی رہی ساحر اپنے لشکر مین آئے اور غیر ساحر اپنی صف مین دیوانہ ہوت و مبہوت اپنے لشکر مین آکر کھڑے ہوے جہان پر انکے ساتھ کے دیوانے کھڑے ہوے تھے بس یہ جب سب اپنے مقام پر آکر استادہ ہوے صاحبقران و بادشاہ اور کل لشکر اسلام یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوگیا صاحبقران نے اور بادشاہ نے تو اپنے ہمراہی بادشاہون سے جو کہ گرد تخت تھے اُنسے یہ کلمہ فرمایا اور خواجہ سے صاحبقران نے کہ ملکہ ایوان نے بڑا کام کیا اور خوب زک عشاق کو دی ادھر عشاق ان سبکو دیکھکر دریاے حیرت مین غرق ہوگیا گرداب تفکر مین غوطہ زن ہوا اور زرد ہوکر رہ گیا کہ یہ کیا واقعہ ہوا ادھر سمندر شاہ اور کل لشکر یہ سانحہ دیکھکر ایک عالم سکتہ مین ہوگیا ہر ایک کو حیرت ہوگئی شملاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ دیکھا آپنے کہ کیا کام کیا ایوان نے اور کیا زک دی ہی اور کیا سحر کیا ہی کہ استاد صاحب کا دل چاہتا ہوگا دیکھیے سحر اسکا نام ہی کہ بالکل استاد کو خبر نہوئی اور وہ اپنا کام کرگئی یہ جو سمندر شاہ سے شملاق نے کہا سمندر شاہ نے جواب دیا کہ کچھ مقام فکر نہین ہی استاد ایوان کو اسیر کرکے پھر ان سبکو اسیر کرلینگے جاتی کہان ہی سمندر شاہ تو یہ باتین کر رہا ہی ادھر ایوان نے عشاق سے

کہا کہ تونے میرے سحر کو دیکھا بس اب میرے روبرو سے چلا جا تو کیا مجھ سے مقابلہ کرے گا تیرا حال کھل گیا یہ سُنکے
عشاق نے کہا کہ ارا یوان تو تجکو دھوکا دیتی ہی بھلا یہ کسکی مجال ہی کہ میرے گنبد سحر سے میرے قید یون کو
نکال لائے تونے راہ مین خبر پائی ہوگی کہ عشاق نے سب ساحران اسلام کو اسیر کر لیا ہی بس تو نے دریافت کرکے
اپنے لشکر کے ساحرونکو اُنکی صورت بناکر تجکو دکھا دیا مین ایسے فقرے مین نہین آنا ہون ایوان نے جوابدیا
اگر تجکو یقین نہین آتا ہی تو اپنا گنبد سحر مٹا کر دیکھ لے کہ وہ ساحر ہین یا نہین ہین اگر تو نہ دیکھے تو مین سحر کرکے
اُتارون اور تجکو دکھادون عشاق نے جوابدیا کہ مجکو کیا ضرورت ہی کہ بیکار کا کام کرون ایوان نے
کہا کہ پھر کیونکر تجکو یقین آئے بس اب جب تک تو اس امر کو دریافت نہ کر لیگا اُسوقت تک مین مقابلہ نہ کرونگی
عشاق نے جو یہ سُنا ناچار ہوا سحر کیا کہ با تو وہ گنبد بالائے ہوا گردش کر رہا تھا با گردش کرتا ہوا
زمین پر آیا اور زمین پر پہونچکر تھم گیا بس عشاق نے جو دستک دی کہ وہ گنبد دھوان اور غبار
ہوکر اُڑ گیا اور وہ حبشی جو کہ اُسکے دروازہ پر بیٹھے ہوے تھے وہ بھی غائب ہوگئے اب سب نے دیکھا
سب ساحران اسلام و غیر ساحر ملوق وسلاسل مین مسلسل خاک بر بیس و حرکت پڑے ہوے
ہین یہ دیکھنا تھا کہ عشاق نے پکار کر ایوان سے کہا کہ تونے دیکھا تو تجکو فریب دینی تھی یا نہین بھلا
مین کب مانتا اور تیرے کہنے پر کب عمل کرتا تو نے بڑا پکا دھوکا دیا تھا ادھر سمندر شاہ نے شملاق سے
کہا کہ تمنے دیکھا ایوان نے اُستاد کو دھوکا دیا تھا اگر وہ ایسے جہاندیدہ نہوتے تو فریب مین آجاتے
شملاق نے کہا کہ اس مین بھی کوئی بھید ہی ادھر عشاق سے ایوان نے کہا کہ ذرا انکو اُٹھا کر
دیکھ تیرے نزدیک تو سب وہ ہی لوگ ہین بس یہ سُننا تھا کہ عشاق اپنے تخت پر سے کودا اور
اُن سبکی طرف چلا صاحبقران و بادشاہ اور کل اہل اسلام حیران تھے کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ جسقدر
ساحر و غیر ساحر ہمارے لشکر کے اسیر ہوے تھے سب کو ایوان لے آئی اور سب ایوان کے
لشکر سے نکلے یہ کہان سے آگئے بس سب اُسی طرف متوجہ ہوے اور کفار بھی بس عشاق نے قریب
اُن سبکے پہونچکر اور مربع آفتاب علم کا ہاتھ پکڑکر قصد کیا کہ اُٹھاوُن جیسے زور کیا ہاتھ شانہ پر سے
اُکھڑ کر اُسکے ہاتھ مین آگیا اُدھر ایوان نے سحر کیا کہ وہ حالت اُسکی جاتی رہی ماش کا آٹا ہوکر رہ گیا
اب جو اُسنے اُسکو پھینک کر اور خفیف ہوکر آفاق کے پُتلے پر جو کہ آفاق کی صورت تھا ہاتھ رکھا عشاق
کا ہاتھ گھس گیا اور ماش کے آٹے مین لت پت ہوگیا بس یہ جو واقعہ ہوا اور اہل اسلام نے دیکھا
کہ سب ماش کے آٹے کے پُتلے ہین اور عشاق نے بھی دیکھا اور لشکر کفار نے بھی بس عشاق خفیف
ہوا اور اپنے دھوکا کھانے سے اور زیادہ ادھر لشکر اسلام مین اسکے اس طور سے دھوکا کھانے سے
ایک قہقہہ پڑا کہ تمام صحرا ہل گیا یہ اور زیادہ خفیف ہوا اور شرمندہ ہوکر رہ گیا اُس ماش کے آٹے کو
اُس مقام پر چھوڑ کر اور اپنے تخت پر آکر سوار ہوا اُدھر اہل اسلام نے ایوان کی بہت تعریف
کی اور قہقہہ زنی کرنے لگے شملاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ دوسرا
دھوکا اُستاد نے کھایا اور کیسے خفیف ہوے مین نے عرض نہ کیا تھا کہ اسمین بھی کوئی بھید ہی وہ ہی نکلا نہ
سمندر شاہ نے جوابدیا کہ یہ شعبدہ بازی ہی ایسا کوئی امر نہین ہی کہ یہ خیال کیا جائے کہ ایوان
اُستاد پر غالب آئی شملاق نے عرض کیا کہ میرا یہ منشا نہین ہی بلکہ یہ منشا ہی کہ بڑے غضب کے
دھوکے دیئے سمندر شاہ نے کہا ہان اُسکا فقرہ چل گیا اُستاد کو اس حال سے خبر نہ تھی کہ ایوان
آتی ہی اور وہ یہ حرکت کرے گی وہ تو بالکل بیخوف تھے بس وہ طرف مقابلے کے متوجہ تھے اس طرف

کا خیال بھی نہ تھا وہ غافل پاکر اپنا کام کر گئی مزہ یہ تھا کہ آگاہ کرکے لیجاتی تو ہم جانتے شملاق نے کہا کہ جس طور سے حریف کا قابو چل گیا وہ اپنا کام کر گیا سمندر شاہ نے کہا کہ خیر تمہارا ہی کہنا درست سہی یہ دعوے کا کام تھا ہو گیا اب مقابلہ مین کیا کرے گی شملاق نے کہا گستاخی معاف جو ہوگا ملاحظہ کر لیجیے گا یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی ادھر عشاق کو اہل اسلام کے قہقہہ زنی پر بہت غصہ آیا اور ایوان سے کہا کہ تو نے بڑا دعوے کا مجکو دیا مین اس حال سے واقف نہ تھا کہ تو آتی ہی اور یہ حرکت کرے گی اگر واقف ہوتا تو اس امر کا حال معلوم ہوتا اور مین دیکھتا کہ تو کیونکر بچیگی خیر اب مین اُن سبکے عیوض مین تجکو قتل کرونگا پہلے تو میرا قصد تھا کہ اسیر کرون اب قتل کرونگا کیونکہ تو نے بہت مجکو خفیف و ذلیل کیا ان سبکے سامنے ایوان نے کہا کہ پھر انتظار کسکا ہی جو کچھ مجکو کرنا ہو کر یا صرف زبانی دھمکاتا ہی مین نے سنا ہی کسی شاعر نے ایک شعر کہا ہی اُسکا مضمون تیرے حسب حال ہی یعنی تو زبانی بہت کچھ بکتا ہی تجھ سے ہو کچھ نہین سکتا ہی اُس شاعر کا مطلب یہ ہی کہ جو لوگ زیادہ تقریر کو طول دیتے ہین اور اپنے کو بہت کچھ خیال کرتے ہین اور حریف پر بہت گرم ہوتے ہین اُنسے کچھ نہین ہو سکتا ہی اُنکی مثال یہ ہی اور اُس منال کو اُسنے نظم کیا ہی ایک شعر مین بس وہ شعر تیرے اوپر صادق آتا ہی کہ تو بھی بہت گرم ہوتا ہی اور بہت لاف و گذاف زبان سے کرتا ہی مگر کچھ دکھاتا نہین ہی وہ شعر یہ ہی سن لے اور خفیف ہو غیرت کے معنی یہ ہین کہ اُس شعر کو سنکے تو خفیف ہوتا اور پھر کچھ کرتب دکھاتا اور وہ سحر جو کہ تو نے سامری و جمشید سے پائے ہین اور مین بھی کچھ دکھاؤنگی جو کہ مجکو آتے ہین اور جو مین نے اُستادون سے یاد کیے ہین یہ کہکر ایوان نے یہ شعر پڑھا شعر - گرجے ہین جو بہت وہ برستے نہین کبھی ہیں جتنے سانپ وہ ڈستے نہین کبھی + یہ شعر پڑھکر کہا کہ بہت خوب نظم کیا ہی بس یہ جو عشاق نے سنا اور زیادہ غصہ آیا اور تخت کو پیچھے ہٹا کر اور یہ کہکر کہ او ایوان خبردار ہو جا یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا اب مین حربہ کرتا ہون مین تیرے اوپر وہ سحر کرتا ہون کہ جنکو مین نے برسون کی محنت مین حاصل کیا ہی اور اُنپر قبضہ کیا ہی اور سب تعلیم کیے ہوے سامری و جمشید کے ہین کیونکہ تو بھی پرانی ساحرہ ہی تو ایسے ویسے سحر سے نہین زیر ہوگی یہ جو عشاق نے کہا ایوان نے جواب دیا کہ شوق سے تو وہ ہی سحر کر مین بھی تو مشتاق ہون تیرے انھین سحرون کی دیکھون کہ تو نے کیسی محنت کی ہی یا جھوٹ بولتا ہی اور دیکھون کہ تو کیسا پہلو نشین سامری و جمشید ہی اور اُنکا معشوق ہی یہ بھی تو معلوم ہو کہ انھون نے اپنے معشوق کو کیسے سحر تعلیم کیے ہین مین خبردار ہون یہ سننا تھا کہ عشاق نے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور حالت غصہ مین ایک مچھوٹا سا چھلا جوڑے سے نکال کر اور اُسکو انگلی پر گردش دیکر طرف آسمان کے اچھالا وہ چھلا طرف آسمان کے گیا اور وہان مثل ہالہ کے ہوکر قائم ہوا تھوڑے عرصہ تک قائم رہا اُسکے بعد اُسمین ایک چمک پیدا ہوئی اور ایک برق کوند کر چلی طرف ایوان کے پس ایوان نے جیسے برق کو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا اسم سحر پڑھکر اور دستک دیکر اپنی کلمہ کی انگشت کو بلند کیا جیسے برق قریب انگشت آئی اب جو انگشت کو حرکت دی وہ برق پر پڑی انگشت کا برق پر پڑنا تھا کہ برق درمیان سے دو ہو کر زمین پر گری سب نے دیکھا کہ وہ ہی چھلا تھا کہ دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گرا ایوان نے کہا کہ او عشاق تو نے اسی سحر پر محنت کی تھی اسکے رد کرنے مین تو مجکو کچھ محنت نہ کرنا پڑی یہ سننا تھا کہ عشاق نے برہم ہو کر پھر دستک دی کہ یکایک ایک سناٹی ہوئی ہوا چلی اور غبار اُٹھا جب وہ غبار برطرف ہوا دیکھا کہ ایک فیل مست چلا آتا ہی جیسے قریب عشاق کے پہونچا عشاق نے

ایوان کی طرف اشارہ کیا کہ لیجا اسکو وہ فیل مست خرطوم اٹھاکر اور خرطوم کا گھونسا بناکر طرف ایوان کے چلا
ایوان خاموش اپنے تخت پر بیٹھی رہی کہ آتے ہی اُس فیل مست نے یہ قصد کیا کہ گھونسا مارکر اور خرطوم مین
لپیٹ کر تخت پر سے اُٹھالون اور زمین پر مارون کہ نقش زمین ہو جائے جیسے اُسنے گھونسا مارا ویسے ہی ایوان نے
موقع پاکر اُسکی خرطوم پکڑلی اور جھٹکا جو دیا تو خرطوم مع نرخرے کے کھنچ آئی بس ایوان نے وہ خرطوم پھینکدی
اُدھر ہاتھی نے چرخ مارا اور قریب تھا کہ گرے یکایک اُسکے دہن سے ایک شعلہ نکلا کہ جسکے سبب سے وہ ہاتھی
جلنے لگا اور تمام جسم اُسکا شعلہ ہو گیا لو نکلنے لگی اور مثل فیل آتشبازی چرخ کرنے لگا اُدھر یہ رنگ دیکھکر عشاق
نے دستک دی دستک دینا تھا کہ اُسی آگ سے یعنی جسم فیل سے ایک طائر برابر کبوتر کے پیدا ہوا کہ جسکے
جسم پر تمام گل تھے اور وہ بلند ہوا اور اُسنے منقار کھولی بولنے کے لیے اُسکا منقار کا کھولنا تھا ایوان
نے دیکھ چکی تھی بس فوراً تخت پر سے ننگے کی کمان اُٹھائی اور ترنگے کا تیر اُس کمان مین پیوست کرکے اور
اُس طائر کے دہن کو تاک کر جو مارا وہ تیر نشانہ پر بیٹھا بس دہن کے اندر تھا اور دم کی طرف سے
نکلا تیر کا پڑنا تھا کہ ایک شور نشور برپا ہوا آندھی سیاہ اٹھی تاریکی ہو گئی برق چمکنے لگی اور وہ طائر
جلنے لگا اُدھر وہ طائر جلکر خاک ہوا اُدھر ہاتھی اب عشاق کو اور غصہ آیا کہ مین نے جو سحر کیا
اُسنے فوراً رد کر دیا عشاق نے یہ خیال اپنے دلمین کرکے چند دانے ماش کے زمین مارے کہ
یکایک جا بجا سے زمین شق ہونے لگی اور اُس زمین شق شدہ سے حباب برابر بیضۂ بط نکلنے لگے
تماشا تھا کہ بدون پانی کے حباب پیدا ہو رہے تھے اور اُن حبابون مین انگل انگل بھر کے پتلے
تھے کہ جنکے ہاتھون مین تلوارین تھین یہ جو ایوان نے دیکھا فوراً سحر کے دستک دی کہ اُسی طور سے
زمین شق ہوئی اور بانشت بانشت بھر کے پتلے کہ اُنکے ہاتھون مین بتادر کی بنی ہوئی غلیلین تھین
پیدا ہوے ایوان نے اُنکو اشارہ کیا وہ پتلے اُن حبابون پر مثل لفلان خورد سال کے غلے بازی
کرنے لگے جسپر غلہ مارا وہ حباب ٹوٹ گیا اور وہ پتلہ جو اُسکے اندر تھا جلنے لگا حتنے کہ سب حباب
اُن پتلون نے توڑ ڈالے ایک کو باقی نر کھا یہ جو عشاق نے دیکھا کہ ایوان نے میرے حبابونکو
اس طور سے برباد کیا پھر دستک دی کہ پھر زمین شق ہوئی اور اُسی قدر پتلے پیدا ہوے جتنے پتلے
ایوان کے تھے اُنکے بھی ہاتھون مین غلیلین تھین بس اشارہ کیا ایوان کے پتلون سے اور
عشاق کے پتلون سے غلہ بازی ہونے لگی بس جسپر خواہ ایوان کے پتلے پر غلہ پڑا خواہ عشاق
کے وہ جلنے لگا تا اینکہ تھوڑے عرصے مین وہ سب پتلے عشاق کے اور ایوان کے جلکر خاک سیاہ
ہو گئے صرف ایک پتلہ ایوان کا باقی رہا کہ عشاق نے سحر کیا کہ اُس پتلہ کے بھی جسم مین آگ
لگ گئی وہ بھی جلنے لگا ایوان نے کہا کہ اے عشاق کوئی نو سحر کارنامہ کا کر کہ کچھ دل لگے
یہ کہا کہ ہاتھی بنایا اُس سے طائر پیدا کیا پھر خاک سے حباب ظاہر کیے عشاق نے یہ سنکے ایک مرتبہ
جھولی مین ہاتھ ڈالا اور ایک نارنج نکالا اُسکو صحرا کی طرف پھینکا وہ نارنج غائب ہو گیا بعد تھوڑے
عرصے کے ایک ہوا کا جھونکا آیا کہ اُسنے تمام صحرا کو تبہ و تار کر دیا غبار سے جب وہ تاریکی
برطرف ہوئی سب نے دیکھا کہ کیسا پر فضا باغ لگا ہی کیا کیا خوشنما پھول کھلے ہین طائر چہچہہ زنی
کر رہے ہین ہوا سرد کے جھونکے آرہے ہین بلبلین خوش فعلیان کر رہی ہین ڈالیان کثرت
ثمار و زیادتی گل سے جھوم رہی زمین کے بوسے لے رہی ہین نہرین جاری ہین فوارے
چھوٹ رہے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ ساون بھادون کی جھڑی لگی ہی یہ جو باغ نظر آیا سو اسے

ایوان وصاحبقران کے جسکے دماغ مین یہان کے گلونکی خوشبو پہونچی سب مست ہوگئے اور نوبت بجنون پہونچی شعر عاشقانہ پڑھنے لگے اور جھومنے لگے ادھر تو یہ رنگ ہوا ادھر باغ مین جو بارہ دری سنگ مرمر کی تھی اُسپر پچی کاری کی ہوئی تھی اُسکے پردے خود بخود بلند ہوے اور اُس بارہ دری سے ہزارون نازنین مہ جبین از سر تا پا دریاے جواہر مین غرق لباس گلنار سے آراستہ عجب ناز و ادا سے نکلین اور سامنے آکر کھڑی ہوئین بس جسکی نگاہ اُنپر پڑی وہ فریفتہ ہوگیا اہل لشکر اور سردارونکا کیا ذکر بادشاہ تک اس سحر مین مبتلا ہوے مگر صاحبقران بسبب اسم اعظم کے اور ایوان بسبب اپنے سحر کے نہین مبتلا ہوئی ادھر اہل لشکر سے اور اُن نازنینون مین اشارے ہونے لگے اُنھون نے اشارے سے کہا کہ یہان آؤ تو جانین بس سبکی یہ نوبت ہی کہ نہ پاس صاحبقران ہی نہ بادشاہ دیوانہ وار مجنون منال شعر عاشقانہ ورد زبان ہین اور یہ ہی چاہتے ہین کہ کسی طور سے اپنے کو اُس باغ مین نازنینون کے پاس پہونچادین لشکر مین ایک تلاطم ہی ایوان نے جو پلٹ کر دیکھا تمام لشکر اسلام درہم و برہم ہی صفت یہ ہی کہ ساحر بھی اس سحر مین مبتلا ہوے ہین اور لشکر ایوان کا تو یہ حال ہوا کہ وہ تو دیوانہ وار طرف باغ کے چلا یہ جو ایوان نے لشکر اسلام کا حال دیکھا اور لشکر کو اپنے اس حال مین پایا خیال کیا کہ عشاق کے سحر نے اِن سب پر اثر کیا یہ اُسی مین مبتلا ہوے ہین عشاق سے پلٹکر کہا کہ یہ کیا حرکت ہی دیکھا کہ عشاق اپنے تخت پر نہین ہی اب یہ حیران ہوئی کہ یہ مرتد کہان گیا اب جو غور کرکے دیکھتی ہی تو کیا دیکھتی ہی کہ عشاق وسط باغ مین ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہی ایک گلدستہ اُسکے روبرو رکھا ہوا ہی ایوان نے یہ دیکھکر آواز دی کہ مین نے دیکھا تجکو تو خوب سحر کرکے اور میرے لشکر کو اور لشکر اسلام کو مبتلاے سحر کرکے باغ مین جاکر پوشیدہ ہوا ہی میرے تیرے مقابلہ تھا ان لوگون نے تیرا کیا کیا تھا جو تونے انپر سحر کیا بس خیریت اسی مین ہی کہ تو اپنے سحر کو ان سب پر سے اُتار لے اور میرے اوپر سحر کر ورنہ مین وہ سحر کرونگی کہ تیرے شاگرد کا سب لشکر ہلاک ہوگا اور تیرے اس سحر کو مٹائے دیتی ہون عشاق نے ایوان کے اس کلمہ کا کچھ جواب نہ دیا بلکہ کرسی سے اُتر کر وہ ہی گلدستہ ایوان کی طرف پھینکا کہ وہ گلدستہ بیرون باغ آکر شق ہوا اُس سے ایک حبشی شمشیر برہنہ اُسکے ہاتھ مین نکلا اور وہ ہی تلوار لیکر طرف ایوان کے چلا یہ کہتا ہوا کہ رہ تو جا میرے مالک سے کس طور کے کلام کرتی ہی مین اس تقریر کی تجکو سزا دیتا ہون تو میرے ہاتھ سے جائیگی کہان وہ حبشی جب قریب ایوان پہونچا ایوان نے دیکھا کہ یہ میرے فریب آگیا ایک مرتبہ جھولی سے ایک کاغذ نکالا اُسپر چند لکیرین بنائین اور سیندور سے ٹیکے دیے اُس کاغذ کو جب درست کرچکی دستک دیکر اُٹھا کر اُس حبشی کے سامنے کیا جیسے اُس حبشی کی نگاہ اُس کاغذ پر پڑی ایک مرتبہ وہ تلوار پھینک کر اور دوڑکر ایوان کے قدمون پر گر پڑا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی ایوان نے فوراً دستک دی کہ ایک پتلی ایک تھال حلوے کا لیکر پیدا ہوئی بس ایوان نے اُس پتلی سے وہ حلوا لیکر اُس حبشی کو دیا کہ کھالے وہ کھا گیا اب ایوان نے کہا کہ وہ جو باغ مین کرسی پر بیٹھا ہوا ہی اُسکا سر کاٹ لا تو اور تجکو حلوا کھلاؤن یہ سننا تھا کہ وہ حبشی پھر وہ ہی تلوار ہاتھ مین لیکر مثل شعلۂ جوالہ کے طرف باغ کے چلا یہ جو رنگ عشاق نے دیکھا اُن نازنینون سے کہا کہ اس حبشی کو پکڑو یہ میرے پاس نہ آنے دو بس یا تو وہ نازنینین طرف لشکر اسلام اور ایوان کے دیکھ رہی تھین اور اشارہ کر رہی تھین یا ایک مرتبہ سبکی سب اُس حبشی کی طرف چلین وہ حبشی شعلہ جوالہ بنا ہوا تھا شمشیر برہنہ ہاتھ مین تھی کہ اُن نازنینون نے آکر اُسکو راہ مین روکا اور کہا کہ کہان جاتا

ہی اسی مقام پر ٹھہر یہ باغ ہی عشاق جادو کا اُنکا حکم نہین ہی کہ کوئی اس باغ مین آئے حبشی نے جوابدیا کہ کیسا حکم اور کیسا عشاق مین تو ضرور باغ مین جاؤنگا اور مین یہ حکم ملکہ ایوان عشاق کا سر لینے آیا ہون وہ میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی اُسکو قتل کرونگا کیونکہ وہ میری ملکہ کا دشمن ہی جسکا مین غلام ہون وہ حرامزادہ سامنے کرسی پر بیٹھا ہی خود نہین منع کرنے آیا مجکو بھیجا ہی دیکھون تو کون مجکو منع کرتا ہی مین تو نہ مانونگا یہ کہکر اُس حبشی نے قصد کیا کہ آگے قدم بڑھاؤن کہ اُن نازنینون نے کہا کہ کیا کرتا ہی دیکھ بچیگا ہمارے ہاتھ سے مارا جائیگا حبشی نے کہا کہ تم سب میرے ہاتھ سے ماری جاؤ گی نہین ہٹ جاؤ انھون نے کہا کہ ہم تو آگے نہ جانے دینگے اُسنے کہا کہ ہم تو جائینگے یہ کہکر پھر قصد کیا کہ بھر وہ سامنے آگئین اس حبشی نے کہا کہ دور ہو میرے سامنے سے کیون اپنی شامت بُلاتی ہو انھون نے کہا کہ تیری شامت آئی ہی تیری کیا مجال جو تو آگے قدم بڑھا سکے یہ سُننا تھا کہ حبشی کو اور غصہ آیا اور اسنے قدم اُٹھایا کہ وہ نازنینین لینا لینا کہکر دوڑین بس اُنکا دوڑنا تھا یہ تلوار تو برہنہ ہاتھ مین لیے ہوے تھا ایک مرتبہ علم کی اور وار کیا وار کرنا تھا کہ ایک برق کوند کر گری اُن نازنینون پر اُس برق کا گرنا تھا یہ معلوم ہوا کہ کسی نے تودۂ بارود مین آگ لگادی سب مثل ہیزم خشک کے جلنے لگین اور جلّانے لگین کہ ای عشاق جادو بچاؤ اور لشکر ایوان و لشکر اسلام کی طرف منھ کرکے کہا کہ تم لوگ کیسے ہمارے عاشق ہو کہ اس حبشی نے تو ہمپر یہ ظلم و ستم کیا اور تم لوگ خاموش کھڑے ہوے دیکھا کیے کچھ تمنے اسکو سزا نہ دی اگر ہم سبکے تم عاشق ہو تو اس حبشی کو قتل کرو یہ اُنکا کہنا تھا کہ ہزارون آدمی لشکر اسلام کے اور کل لشکر ایوان تلوارین لیکر اُس باغ کی طرف چلا یہ جو واقعہ ایوان نے دیکھا فوراً سحر کیا کہ وہ جو تلوارین لیکر چلے تھے اُن سبکے پائون زمین نے پکڑ لیے وہ ساکت ہو کر رہ گئے اب جو اُن نازنینون نے کہا کہ خبر تو جوابدیا کہ ہم ناچارہین پائون قابو مین نہین ہین یہ تو یہ کہہ رہے تھے کہ وہ سبکی سب جلکر خاک ہو کر رہ گئین عشاق نے دیکھا کہ ایوان نے میرے سحر کو اپنے قابو مین کرکے میرے دوسرے سحر کو مٹایا اور وہ حبشی میری طرف تلوار لیے ہوے آتا ہی اسنے کرسی پر سے اُٹھکر ایک گلاب کا پھول توڑا اور اُسپر سحر دم کیا وہ حبشی اتنے عرصے مین قریب عشاق پہونچ گیا اور جاتے ہی تلوار کا وار کیا اُدھر اُسنے وار کیا اُدھر عشاق نے وہ گل سُرخ اُس حبشی پر مارا اُسکا پڑنا تھا کہ جیسے بارود مین آگ لگادی وہ حبشی جلنے لگا یہ جو ایوان نے دیکھا کہ اسنے حبشی کو جلا دیا بس ایک مرتبہ جھولی سے خاک نکالی اُسپر اسم سحر پڑھکر اُس باغ کی طرف پھینکدیا وہ خاک نہ تھی گویا اُس باغ کے لیے سموم خزان تھی کہ ایک ہوا ایسی گرم چلی کہ وہ تمام باغ خشک ہو گیا خاک اُڑنے لگی ابکی جو جھونکا آیا تمام باغ جلنے لگا بارہ دری گری عشاق نے جو یہ واقعہ دیکھا وہان سے غرق زمین ہو کر اپنے تخت پر آبیٹھا دم بھر مین وہ باغ جلکر خاک سیاہ ہو گیا نشان تک نہ باقی رہا ادھر سب اہل اسلام و لشکر ایوان کو ہوش آیا ایوان نے بھی اپنا سحر اُنپر سے اُتار لیا اُنھون نے اپنے کو لشکر سے الگ پایا بہت حیران ہوے کہ یہ کیا امر ہی اور لوگون سے پوچھا کہ ہم تو صفون مین تھے وہان کیونکر پہونچے اُنھون نے کہا کہ ہمکو کیا معلوم کہ کیونکر پہونچے وہ لوگ اور حیران ہوے یہ تو سب حیران ہین اُدھر عشاق نے ایوان سے کہا کہ تو نے بڑے بڑے میرے سحر رد کیے جب جانون کہ یہ میرا سحر رد کرلے راوی نے بیان کیا ہی کہ اسی طور سے بہت سے سحر ہوے سب ایوان نے رد کیے مگر ابھی تک ایوان نے کوئی سحر نہین کیا سوائے عشاق کے سحر رد کرنے کے بس عشاق نے جو یہ کہا ایوان نے کہا کہ شوق سے تو وار کر بس عشاق نے ایک بیل نکالا اُسکے چارون طرف چار سو اخ

تھے اور اُسپر گرد سے چار تصویرین بنی ہوئی تھین اور ہزارون سوزن کے برابر سوراخ تھے بس عشاق نے فوراً دستک دی کہ ایک پتلی ایک کانسہ خون کا لیے ہوے زمین سے نکلی اُسنے عشاق کو دیا بس وہ خون عشاق نے لیکر اُس بیل کو اُس کانسہ مین ڈالدیا اور اُس پتلی نے ایک ناریل عشاق کے ہاتھ مین دیا عشاق نے وہ ناریل اُس سے لیکر تخت پر رکھ لیا وہ پتلی ناریل و کانسہ دیکر غائب ہوگئی ادھر وہ پتلی غائب ہوئی اُدھر عشاق نے اُس بیل کو کانسہ سے نکالکر اور اسم سحر اُسپر دم کرکے ایوان کی طرف پھینکا وہ بیل قریب ایوان کے آکر شق ہوا اُسکا شق ہونا تھا کہ غبار اُڑا اور ایوان اُس غبار مین پوشیدہ ہوئی کچھ تاریکی ہوئی اُسنے سحر کیا کہ وہ غبار برطرف ہوا سب نے دیکھا کہ چار عشاق ایک صورت کے اُس غبار کے برطرف ہونے سے پیدا ہوے دونون لشکرون نے دیکھا کہ عشاق تخت پر نہین ہی اب سبکو حیرت ہوئی کہ یہ تو ایک تھا یہ چار کہان سے آگئے سب حیران حیران ہوکر دیکھ رہے ہین اور اُدھر وہ چارون تلوارین بلند کرکے چلے ایوان بھی حیران ہی کہ یہ ایک کے چار کیونکر ہوگئے مگر ہنس رہی ہی کہ وہ چارون چلے انمین سے ایک داہنی طرف کو اور ایک بائین سمت اور پشت کی طرف سے اور روبرو سے تلوارین لیکر ایوان پر حملہ آور ہوے اور چارون نے ایک مرتبہ وار کیا ایوان نے سحر کیا کہ چار سپرین چارون طرف قائم ہوگئین چارون کے وار اُن سپرون پر پڑے خالی گئے اتنے عرصے مین ایوان نے اپنا بندوبست کرلیا اب کی جو اُنھون نے وار کیا ایک مرتبہ ایوان نے تخت کو خالی کردیا اور خود کو کرا لگ ہوگئی اور سامنے جاکر کھڑی ہوئی پھر اُنکے وار خالی گئے تخت پر پڑے اب کی جو وار خالی گئے اور اُنھون نے ایوان کو تخت پر نہ پایا دیکھا کہ سامنے کھڑی ہی ایک مرتبہ چارون تلوارین پکڑکر طرف ایوان کے چلے جیسے قریب پہونچے ایوان نے جھولی سے ایک اپنی بجلی کان کی نکالی اُسکو سحر کرکے جو اُنپر مارا ایک برق تڑپ کر گری کہ ایک کے سر سے جو گذری تو ٹانگون سے نکلی وہ ابھی جلنے نہ پایا تھا کہ وہ بھی بلند ہوئی دوسرے پر گری اُسی طور سے تیسرے پر اور چوتھے پر بس چارونکا کام تمام کیا وہ چارون جلنے لگے ایک شور گیر و دار بلند ہوا آندھی سیاہ اُٹھی آگ برسنے لگی ایوان حبست کرکے تخت پر سوار ہوئی اُسنے سحر کیا کہ وہ تاریکی برطرف ہوئی سب نے دیکھا کہ چار ماش کے آٹے کے پتلے خاک پر جلے ہوے پڑے ہین ایوان نے آواز دی کہ واہ میان عشاق واہ کیا خوب تمنے سحر کیا ذرا سامنے آیئے یہ جو ایوان نے کہا دیکھا کہ عشاق زمین سے نکلا مگر کچھ شرمندہ سا اور غصہ سے اُسکا چہرہ لعل ہی نکلتے ہی تخت پر حبست کرکے سوار ہوا اور وہ ناریل اُٹھاکر اور خبردار رکھکر مارا وہ ناریل وہان سے چلا ایوان نے جو اُسکی ترکیب دیکھی تو خراب پائی فوراً سحر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ملکہ اگر یہ ناریل آپ پر پڑگیا تو غضب ہوگیا یہ مرب اُسکی خالی نجائیگی ضرور کچھ نہ کچھ نقصان پہونچائیگی اپنے کو اُس سے بچایئے یہ جو ایوان کو معلوم ہوا فوراً اُسنے سحر کیا کہ تخت پر بیٹھے بیٹھے غائب ہوگئی اور سحر سے ایک پتلی اپنی صورت کی بناکر چھوڑ گئی بس وہ ناریل تو قریب آچکا تھا اُس پتلی سحر پر جو کہ ایوان کی ہمشکل تھی اُسکے سینے پر آکر پڑا وہ جیسے ہی پڑا اُس پتلی مین آگ لگ گئی اور وہ ناریل شق ہوا غبار بلند ہوا آگ چارون طرف برسنے لگی ادھر عشاق نے کلاہ کج کرکے آواز دی کہ زدم و پست کردم مگر حیران ہی کہ ایوان کے مرنے کی کوئی علامت نہ ظاہر ہوئی نہ اُسکے مرنیکے صدا آئی یہ کیا واقعہ ہی اُدھر اہل اسلام ساحر وغیرہ ساحر دشکر ایوان کو یقین ہوا کہ ملکہ کو عشاق نے قتل کیا سب نے قصد کیا کہ جنگ مغلوبہ کرین ادھر سمندر شاہ نے شملاق سے کہا کہ دیکھا تمنے کیونکر اُسنا دنے ایوان کو قتل کیا لشکر سمندر شاہ کو یقین ہوا کہ ایوان عشاق کے ہاتھ سے ماری گئی شملاق نے سمندر شاہ کا یہ

کلام سنکے عرض کیا کہ یہ جو آپ نے ارشاد کیا کہ اُستاد نے ایوان کو قتل کیا یہ امر تو ظاہر ہی مگر ہنوز کوئی علامت
اُسکے مرنے کی نہین برپا ہوئی نہ اُسکے بیرون نے غل مچایا نہ اُسکے نام کی صدا آئی یہ کیا امر ہی کیونکہ یہ ساحر زبردست
تھی اگر کوئی ایسا ویسا ساحر ہوتا تو خیال کیا جاتا کہ علامت مرگ اُسکی نہ ظاہر ہوئی اُسکے مرنے کے آثار تو
ظاہر ہونا تھے اور ایسے کہ تمام صحرا کانپ جاتا تاریکی ہوجاتی سمندر شاہ نے کہا کہ اسی امر مین مین بھی فکر
کر رہا ہون کہ یہ کیا بات ہی شملاق نے کہا کہ اسمین بھی کوئی بھید ہی یہان یہی باتین ہو رہی تھین اُدھر عشاق
نے زدم و پست کردم کی صدا دی بہ صدا دینا تھا کہ آواز آئی کرا زدی و کرا پست کردی مین تیرے
مقابلہ کو موجود ہون او کافر تو جاتا کہان ہی یہ ترے ہاتھ سے یہ بھی ایک شعبدہ تھا تو کیا تجکو قتل کرے گا
مین تیری جانکی ملک الموت موجود ہون یہ صدا سب نے سُنی یعنی دونون لشکرون نے بس لشکر ایوان نے
جو جنگ مغلوبہ کا قصد کیا وہ فسخ کیا اُدھر سمندر شاہ سے شملاق نے عرض کیا کہ کچھ آپنے سُنا کہ کیا صدا آئی
عیوض صدائے مرگ کے اُسکی خود آواز آئی سمندر شاہ نے کہا کہ تمھارا گمان درست تھا اب دونون لشکرون
نے دیکھا کہ ایوان زمین سے نکلی مگر دونون ہاتھون مین اُسکے کچھ تھا بورا زمین سے نکلی اور جست کرکے تخت
پر سوار ہوئی عشاق نے جو ایوان کو زندہ دیکھا اور سمندر شاہ و شملاق اور کل اہل لشکر سمندر شاہ
نے سب دنگ ہوگئے اور زرد ہوگئے مگر لشکر ایوان و لشکر اسلام دیکھکر ایوان کو خوش ہوے
ایوان کو جو عشاق نے تخت پر بایا بس برہم ہوکر جھولی پر ہاتھ ڈالا اور قصد کیا کہ ایوان پر حربہ کردن
ایوان نے جو یہ قصد عشاق کا دیکھا ہنسکر کہا کہ کیون عشاق اب تو ہی سحر کیے جائیگا میری نوبت
نہ آنے دیگا مین تو تیرے بہت سے سحر رد کر چکی ہون اب ایک دو میرے سحر تو رد کر عشاق نے
جواب دیا مین نے کب منع کیا ہی کہ تو سحر نہ کر شوق سے سحر کر مین تیرے سحر کا مشتاق ہون ایوان نے کہا
کہ ای عشاق مین بہت سے سحر کرونگی صرف دو سحر کرونگی دیکھون تو کیونکر انکو رد کرتا ہی دیکھ لے دو ہی
حربے میرے پاس بھی ہین عشاق نے کہا کہ مین موجود ہون تیرا جو جی چاہے وہ سحر کر بس یہ کہکر عشاق
تھم گیا ایوان کے ہاتھ مین ایک آہنی کڑا تھا اور دوسرے ہاتھ مین ایک پھول تھا جو کہ یہ زمین سے
لیکر نکلی تھی بس ایوان نے وہ پھول ایکبار اُٹھاکر طرف آسمان کے پھینکا یا تو وہ خشک تھا یا تازہ ہوگیا
اور ایک ہوا جو چلی اُس پھول کی خوشبو جو پھیلی اور اہل لشکر سمندر شاہ کے دماغ مین جو پہونچی سب ایک مرتبہ
مست و از خود رفتہ ہوگئے اور تلوارین اور حربہ ہاے سحر پھینک پھینک کر شعر عاشقانہ پڑھتے ہوے طرف
ایوان کے چلے اُدھر ایوان نے سحر کیا کہ وہ پھول شگافتہ ہوا اور اُس سے ایک آفتاب پیدا ہوا اور اُسکا
عکس جو اُن لوگون پر پڑا اُسکے سب پکارے کہ ای ملکہ عالم ہم آپکے تابعدار ہین ہمکو نہ جلائیے جو حکم ہو ہم
بجا لائین ایوان نے یہ سُنکے انگشت کا اشارہ کیا کچھ لوگ الگ ہوگئے کچھ جو باقی رہے اُنکو حکم دیا
کہ تم سبکے سب سمندر شاہ کو پکڑ لاؤ اور جو کہ الگ ہوے تھے اُنکو حکم دیا کہ تم اپنے سر کاٹ ڈالو
یہ حکم دینا تھا بس جنکو سمندر شاہ کی گرفتاری کا حکم دیا تھا وہ تلوارین پکڑکر سمندر شاہ کی
طرف چلے اور جنکو سر کاٹنے کا حکم دیا تھا اُنھون نے فورًا اپنے گلے کاٹ ڈالے وہ لوگ
جو سمندر شاہ کی طرف چلے تھے اُنکو سمندر شاہ نے اپنی طرف بقصد فاسد آتے دیکھکر اپنے
اہل لشکر کو حکم دیا کہ انکو پکڑ لو کیونکہ یہ ایوان کے سحر مین مبتلا ہوکر دیوانہ ہوگئے ہین بس
اہل لشکر سمندر شاہ اُنکی طرف چلے اُدھر ان سبکے اپنے گلے کاٹے لشکر مین ایک تلاطم مچ گیا
اُدھر ایوان نے اُس آفتاب کو اشارہ کیا کہ وہ پھر اُسی طور سے پھول ہوکر رہ گیا یہ جو تلاطم لشکر

مین مجا عشاق نے پلٹ کر لشکر کی طرف دیکھا کہ کئی سو نوسر کٹے ہوے خاک پڑے ہین اور بہت سے
آدمی تلوارین کھینچے ہوے سمندر شاہ کی طرف جاتے ہین اور سمندر شاہ نے اپنے لشکر کے لوگون کو
انکے گرفتار کرنے کا حکم دیا ہی وہ لوگ چلے ہین گو یہ لوگ بھی اُسی لشکر کے ہین پر تلاطم جو عشاق نے لشکر
مین دیکھا ایوان سے پلٹ کر کہا کہ یہ کیا حرکت ہی تو نے میرے اور پر تو کوئی حربہ نہ کیا اور اہل لشکر کو ہلاک کیا
ایوان نے جواب دیا کہ یہ عیوض اُسکا ہی کہ تو نے میرے اہل لشکر کو ہلاک کرنا چاہا تھا مگر مین آگاہ ہوگئی
مین نے بچا لیا اگر تو ساحر زبردست ہی تو اپنے اہل لشکر کو میرے سحر سے بچا لے ورنہ سب کا اسی طور
خاتمہ کردونگی دیکھو وہ باہم جنگ ہونے لگی عشاق نے جو پلٹ کر دیکھا تو یہ واقعہ دیکھا کہ وہ لوگ جو کہ
سحر ایوان مین مبتلا ہوے تھے اور سمندر شاہ کو اسیر کرنے چلے تھے اُنسے اور دوسرے اہل لشکر سے
تلوار چل رہی ہی یہ جو عشاق نے دیکھا پس پلٹ کر اور ایک نارنج اُٹھا کر جو اُس پھول پر مارا جیسے
قریب پھول نارنج پہونچا اُس سے ایک برق چمک کر گری کہ وہ نارنج جل گیا عشاق کو اور غصہ آیا
پس فوراً جھولی سے کچھ دانہ ماش کے برابر نکالے اُنکو اپنی ران کے خون سے رنگین کیا اور وہ
اُٹھا کر اُس گل پر مارے پس جب وہ قریب پہونچے اُنسے شعلے پیدا ہوے اور پھول پر گرے جیسے
پھول پر وہ شعلے گرے پھول تو مرجھا کر رہ گیا مگر اُس سے ایک آفتاب پیدا ہوا جسنے اپنا عکس
اہل لشکر سمندر شاہ پر ڈالا تھا پس وہ آفتاب کڑک کر طرف عشاق کے چلا ایوان نے
دستک دی کہ وہ آفتاب اور زیادہ زور سے کڑکا اور چلایہ جو عشاق نے دیکھا پس دستک
دی کہ ایک گنبد آہنی پیدا ہوا عشاق اسکے اندر پوشیدہ ہوگیا وہ آفتاب اُس گنبد پر گرا اور
اُسکو ریزہ ریزہ کر دیا عشاق فوراً غرق زمین ہوگیا پس آفتاب اُس گنبد کو مٹا کر بلند ہوا
اور لشکر سمندر شاہ پر گرا کہ سیکڑون اہل لشکر ہلاک ہوے پھر بلند ہوا لشکر مین ایک تلاطم
مچ گیا اور وہ پھول جب خشک ہوا تھا وہ لوگ ہوش مین آئے تھے کیونکہ اُسکی خوشبو سے
بیہوش ہوے تھے اُسکے خشک ہونے سے ہوش مین آگئے تھے اور اپنے مقام پر آکر کھڑے ہوے
تھے کہ وہ آفتاب گرنے لگا دو مرتبہ گرا تھا تیسری مرتبہ جو آفتاب بلند ہوا تھا اور لشکر پر کڑک چلا تھا کہ
یکایک عشاق زمین سے نکلا باہر جو آیا دیکھا کہ لشکر مین تہلکہ پڑا ہوا ہی پس جیسے آفتاب کڑک کر
گرنے لگا اسکے ہاتھ مین خاک تھی وہ اسنے آفتاب پر ماری اُس خاک کا پڑنا تھا کہ ایک جھناٹا ہوا
اور وہ آفتاب ٹوٹ کر زمین پر گرا اسب نے دیکھا ایک آہنی توا تھا عشاق نے اُس سحر کو مٹا کر
کہا کہ او ایوان دیکھا تو نے کیونکر مین نے تیرے سحر کو مٹا دیا گو تیرے سحر کے سبب سے اور
بہت سے اہل لشکر سمندر شاہ کے مارے گئے خیر اسکا عیوض مجھ سے لونگا ایوان نے کہا کہ خیر تو نے
ایک سحر تو میرا رد کیا اور اپنی اور اہل لشکر کی جان بچائی یہ میرا دوسرا حربہ ہی بس اسکو رد کر دے
تو جانون اور یہ تیرے اوپر ہی یہ کہکر وہ کڑا آہنی جو کہ ہاتھ مین تھا اُسکو گردش دیکر عشاق پر مارا وہ جب
ایوان کے ہاتھ سے رہا ہوا تھا اُسوقت تو کڑا تھا جب رہا ہوکر چلا اب شمشیر آبدار و برق شعلہ بار
بنکر چلا طرف عشاق کے عشاق نے جو اپنی طرف اُسکو آتے دیکھا اب جو خیال کیا دلمین اور سحر
سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ایوان نے بڑے غضب کا سحر کیا ہی گو تو طلسم بندی اگر یہ حربہ
اُسکا چل گیا تیرے اوپر تو ضرور ہلاک ہوگا اگر ہلاک سے بچا تو ایسا بیکار ہو جائیگا کہ پھر زندگی بھر
اس قابل نہوگا کہ اُٹھ بیٹھ سکے سوائے بے حس و حرکت پڑے رہنے کے بلکہ دو آدمیونکی ضرورت

ہوگی کہ وہ خدمت کرین یہ جو عشاق نے سحر سے دریافت کیا اور معلوم ہوا بس اسنے کیا تدبیر کی کہ اپنی ہمشیہ یعنی ہمزاد کو اپنے مقام پر فوراً سحر کرکے چھوڑا اور خود تخت پر سے کود کر غائب ہوگیا اُدھر وہ برق شعلہ بار آکر اُس ہمشیہ عشاق پر پڑی کہ اُسکو قتل کرتی ہوئی اور اُسکو جلاتی ہوئی غرق زمین ہوگئی ایک سیاہ آندھی چلی تاریکی ہوگئی شور و غل برپا ہوا آوازین مہیب آنے لگین غبار بلند ہوا برف باری ہونے لگی آگ برسنے لگی ہر طرف سے صدائے ہولناک آرہی تھی پتھر برس رہے تھے ایک تلاطم اُس صحرا مین برپا تھا اہل لشکر سمندر شاہ و خود سمندر شاہ و شملاق وغیرہ کو حیرت ہوئی اور سب کو یقین کلی ہوا کہ عشاق کو ایوان نے قتل کیا وہ تلاطم برپا تھا کہ آواز آئی کشتی کہ نام من ہمشیہ عشاق حجرہ نشین بود افسوس مردیم و جان دادیم بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا سب نے سُنی اہل اسلام کو تو خوشی ہوئی سب خوش ہوگئے مگر کفار یہ صدا سُنکے بیقرار ہوئے اور خصوصاً سمندر شاہ بہت حیران ہوا رادی نے بیان کیا ہی کہ یہ امر ضرور ہی کہ جب ہمشیہ ساحر کی قتل ہوتی ہی یا ساحر خود قتل کراتا ہی تو وہ اُسی کے نام کی صدا دیتی ہی اور اُس ساحر کا زور بھی کم ہوجاتا ہی اسی سبب سے ہر ساحر اپنے ہمزاد کو نہین قتل کراتا ایسی ہی مجبوری کے مقام پر جیسے افراسیاب جادو نے یا اور ساحرون نے کیا ہی بس وہ ہی طریقہ عشاق نے بھی کیا دوسرے یہ بات ہی کہ اکثر سُنا گیا ہی کہ جب ساحر قتل ہوتا ہی تو جو اُسکے سحر کے اشیاء ہوتے ہین وہ مٹ جاتے ہین بس اسی طور سے ہمزاد کے بھی قتل ہونے سے بھی مٹ جاتے ہین مگر اُس ساحر کے کہ جسکی تعمیر اور تیاری مین اُسکا ہمزاد بھی شریک ہوتا ہی یا یہ ساحر کہ جسکا ہمزاد قتل ہوا ہی یا خود اُسنے قتل کرایا ہی اور کوئی بندوبست اسکا نہین کیا کہ وہ چیزین کہ جو میرے سحر سے تیار ہوئی ہین نہ مٹین تو مٹ جائینگی اگر بندوبست کرلیا ہی تو ہمزاد کے قتل ہونے پر نہ مٹین گی بلکہ اُسکے خود کے قتل ہونے پر برباد ہونگی چنانچہ عشاق نے اسکا بندوبست کرلیا تھا کہ میرے ہمزاد کے قتل ہونے پر کوئی چیز میری سحر سے جو کہ بنی ہی نہ برباد ہو اسی سبب سے سب اشیاے سحر عشاق جو کہ سمندر شاہ کے پاس تھین یا جو جو عمارت تھی قائم رہی برباد نہین ہوئی مگر اس صدا کے آنے پر لشکر سمندر شاہ مین ایک تلاطم پڑگیا سب رونے لگے ہر طرف سے صدا آنے لگی ہاے اُستاد وا اُستاد سمندر شاہ کی عجب حالت ہوگئی کہ گریبان چاک کرڈالا تاج سر پر سے پھینکدیا شملاق کو معلوم تھا کہ بہت سے سحر اور بہت سی چیزین اسوقت سمندر شاہ کے پاس ایسی ہین کہ جو عشاق کی بنائی ہوئی ہین دیکھون وہ بھی برباد ہوئین یا نہین یہ خیال اپنے دل مین کرکے اب جو دیکھا تو اُنکو اُسی طور سے برقرار پایا سمندر شاہ سے کہا کہ ای بادشاہ ایک بات میری سُن لیجیے پھر رویئے گا کیونکہ یہ امر ضرور ہی کہ اُستاد مارے گئے اب اُن سا ساحر پیدا ہونا غیر ممکن ہی مگر ایک امر مین تجکو حیرت ہی سمندر شاہ نے کہا کہ تجکو ہر وقت حیرت ہوا کرتی ہی اسوقت مین بھی تیرا مذاق نہین جاتا اُسنے جواب دیا کہ میری کیا مجال جو مذاق کرتا ہون کیا تجکو اُستاد کے مرنے کی خوشی ہی جو مذاق کرتا ہون مین ایک بات عرض کرتا ہون کہ جس سے آپکو اس امر کا یقین ہوگا کہ اُستاد زندہ ہین سمندر شاہ نے کہا کہ پھر وہ ہی تو نے مذاق کی بات کہی شملاق نے کہا کہ ذرا سماعت فرمایئے پھر فرمائیگا کہ مذاق کی بات کہی سمندر شاہ نے جو یہ سُنا کہا کہ بیان کر شملاق نے عرض کیا کہ تجکو حیرت اس امر مین ہی کہ جسقدر سحر اُستاد کے تھے سب قائم ہین اور جو چیزین اُنکی بنائی ہوئی تھین وہ سب موجود ہین بس اگر اُستاد قتل ہوئے

تو ضرور یہ سب برباد ہو جاتین اور ایک کا بھی انمین سے نام و نشان نہ باقی رہتا یہ کیا سبب ہی کہ سب اسی طور سے برقرار ہین سمندر شاہ نے جو یہ کلمہ سنا شملاق سے کہا کہ یہ تو تو نے ایک بات طریقے کی کہی مگر معلوم یہ ہوتا ہی کہ انھون نے فرمایا نہین وہ ان سب کا اختیار مجکو دے گئے ہین جو یہ نہین برباد ہوئین انکے بعد مین انکا مالک ہون اور میرے لیے تو بنائین تھین اگر یہ کہا جائے کہ وہ قتل نہین ہوئے تو صدا کیسی آئی پس اگر مثل ایوان کے دھوکا دیا ہوتا تو صدا نہ آتی جیسے انکے مرنے کا سبکو یقین ہوا تھا مگر صدا کے نہ آنے سے شک تھا ویسے انکے بیان بھی ہوتا یہ صدا کیون آئی شملاق نے کہا کہ یہ سب ارشاد آپکا درست ہی مگر مجکو ضرور شک ہوتا ہی بیان تو سب اہل لشکر کر رہے ہین سمندر شاہ بھی مغموم ہی شملاق کے اس کہنے سے رونا تو نہین ہی مگر مغموم ہی ادھر ایوان نے جب دیکھا کہ وہ تاریکی وغیرہ دفع ہو گئی اور سب علامت سحر کی طرف ہو گئی ایوان نے دیکھا کہ نہ عشاق کی لاش ہی نہ تخت ہم خیال کیا کہ بیڑا اس تاریکی مین لاش اٹھا لیگئے بس ایک مرتبہ جوڑا کج کرکے آواز دی کہ زدم و بست کردم یون کام تمام کرتے ہین یہ کہکر ہنومی رادی نے کہا ہی کہ ابھی نہ تو عشاق کی موت کا وقت آیا تھا نہ اسکا قاتل آیا تھا نہ ایوان اسکی قاتل تھی نہ ابھی اہل اسلام کے ستارون کی نحوست برطرف ہوئی تھی کیسے عشاق قتل ہو جاتا کیونکہ مین عرض کر چکا ہون کہ جب تک تیغہ عشاق کش نہ آئیگا اسوقت تک عشاق قتل نہو گا جو کہ سامری و خجستہ بنا گئے ہین دیکھیے اس تیغہ کو کون لیکر آتا ہی اور کون عشاق کو قتل کرتا ہی اور کب قتل ہوتا ہی گو ہمزاد کے قتل کرانے سے نصف قوت سحر کی اور جسم کی گھٹ گئی ہی چونکہ اہل اسلام کا ستارہ گردش مین ہی بس اس سبب سے ابھی تو نہ ہی یہ جو صدا ایوان نے دی کہ زدم و بست کردم برابر سے آواز آئی کہ کہ زدی و کرا بست کہ دی تو یون نہ قتل ہو گی سحر سے بلکہ تجکو تلوار سے قتل کرونگا کیونکہ تو سحر مین زبردست ہی اور کامل ہی میرا تیرا یلہ برابر ہی نہ مین سحر مین تیرے اوپر غالب آؤنگا نہ تو میرے اوپر جو صدا ایوان نے سنی پلٹ کر دیکھا کہ عشاق زمین سے نکل رہا ہی نیچہ برہنہ ہاتھ مین بس یہ بھی اسکو دیکھکر تخت پر سے کود پڑی نیچہ لیکر عشاق بھی جست کرکے زمین سے نکلا اور باہر آکر پیڑا بدلکر کھڑا ہوا اب جو اہل اسلام نے دیکھا سب کو حیرت ہوئی اور باہم کہا کہ وہ ہی تدبیر کی جو کہ ایوان نے کی تھی اب ایوان کے ہاتھ سے مارا جائیگا یہ ہرامر مین غالب آئی ہی ادھر شملاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ ملاحظہ فرمایئے جو مین عرض کرتا تھا وہ ہی ہوا نہ دیکھیے وہ استاد نے اپنے کو ٹالا ہر کیا معلوم ہوتا ہی کہ اپنا ہمزاد قتل کرایا اب جو سمندر شاہ نے دیکھا تو عشاق کو میدان مین کھڑا پایا شملاق سے کہا کہ تم نے سچ کہا تھا یہ کہکر نقیبون سے کہا کہ لشکر مین پکار دو کہ کوئی رنج و غم نہ کرین استاد زندہ ہین انھون نے اپنے ہمزاد کو قتل کرایا تھا یہ اسکے فتح کی علامت بلند ہوئی تھی نقیبون نے لشکر مین پکار دیا اب پھر سب کو اطمینان ہوا اور دیکھا تو عشاق کو میدان مین روبرو ایوان کے استادہ پایا اور دیکھا کہ اب دونون مین نیچہ چلا چاہتا ہی شملاق نے کہا کہ اب استاد نے ایوان کو قتل کیا سحر مین تو نہین قتل کر سکتے تھے ہان تلوار کے مقابلے مین ضرور مار لینگے کیونکہ وہ عورت ہی اور یہ مرد ہین عورت تلوار کی لڑائی مرد سے نہین لڑ سکتی ہی کیسی ہی اس فن مین بھی کاملہ ہو مگر مرد کا مقابلہ تلوار مین نہین کر سکتی یا اور کسی حربہ جنگ مین مثل نیزہ وگرز کے استاد نے یہ تدبیر اچھی کی اب کوئی دم مین اسکا خاتمہ ہی اب جاتی کہان ہی شملاق تو سمندر شاہ سے یہ کہہ رہا ہی وہان

ایوان نے عشاق سے کہا کہ تو نے اسوقت بڑا کام کیا کہ اپنے ہمزاد کو قتل کرایا ورنہ تیرا بچنا محال تھا
مگر دیکھ مجھ مین اور تجھ مین اتنا فرق ہی کہ مین نے پتلی سحر کو قتل کراکے تیرے حربہ سے اپنے کو بچایا اور
تو نے اپنے ہمزاد کو قتل کراکے میرے حربہ سے اپنی جان بچائی اور تو جو نیچہ سے مقابلہ کرنے پر آمادہ
ہوا ہی تو مین اسپر بھی راضی ہون کیونکہ مین اس فن سے بھی واقف ہون تو نے اس خیال سے کہ مین مرد
ہون اور فنون سپہ گری سے آگاہ ہون یہ عورت ہی یہ کیا واقف ہوگی بس مین اسکو اس فن مین
زیر کرونگا اور قتل کرونگا کیونکہ یہ سوائے سحر وساحری کے فنون جنگ سے آگاہ نہوگی گو یہ تیرا خیال
درست ہی مگر مین نے اس فن کو بھی خوب حاصل کیا ہی اسی وقت کے لیے کہ کہین ایسا نہو کہ تلوار کی
نوبت آئے تو بڑی خرابی ہو بس اس سے بھی آگاہ ہونا خوب ہی اُستادون سے حاصل کیا ہی مین اسمین
بھی بند نہین ہون آمقابلہ کر عشاق نے جوابدیا کہ اگر بند نہین ہی تو وار کر ذرا مین بھی تو دیکھون کہ تو نے
عورت ہوکر اس فن مین کیا کمال حاصل کیا ہی ایوان نے کہا کہ پہلے تو وار کر پھر مین وار کرونگی یہ سُننا تھا کہ عشاق
نے پتلی سحر علم کرکے وار کیا ایوان نے سپر سحر کو بنا دیا اور اُسکا وار خالی دیا اپنا وار کیا عشاق نے
خالی دیا بس دونون نیچے متواتر چلنے لگے دو بجلیان تھین کہ کوندنے لگین شرارے سپرون سے نکلکر
بالائے آسمان جانے لگے جھنکار نیچون کی بلند ہوئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو بجلیان باہم لپٹی ہوئی چمک رہی ہین
ایوان و عشاق اس طور سے گردش کر رہے تھے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کاٹ کے پتلے ہین اور بذریعہ
پہیہ کل کے پھر رہے ہین کسی مقام پر نہ ایوان کو کوئی کم پاتا تھا نہ عشاق کو معلوم ہوتا تھا کہ دو بجلیان
لپٹی ہوئی ہین ہر مرتبہ اہل لشکر اسلام کو یقین ہوتا تھا کہ ابکی ایوان نے مار لیا اور کفار کو یقین
ہوتا تھا کہ عشاق قتل ہوا اسی طور سے جب عشاق کا وار چلتا تھا تو اہل اسلام کو ایوان
کے قتل ہونے کا یقین ہوتا تھا اور کفار کو عشاق کے فتحیاب ہونے کا پھر بھر کامل دونون لڑا کے نیچے آری
سپرین مثل غربال کے ہوگئین بلکہ پرزے پرزے ہوگئین عشاق نے دم لیا اور ایوان سے کہا کہ تو
خوب اس فن سے بھی واقف ہی بس پھر دوسرا نیچہ لیکر مقابلہ کرنے لگا ایوان بھی لڑنے لگی کبھی یہ
اسکے حد کی طرف آجاتی تھی یعنی ایوان کبھی ایوان کی حد مین عشاق چلا جاتا تھا اگر ایوان کا نیچہ
پہلو سے نکل گیا تو عشاق کا نیچہ سر پر آکر خالی گیا اگر اُسنے طمانچہ لگایا تو ایوان نے بھنڈارے کا
ہاتھ لگایا اُسنے کمر بتائی تو ایوان نے بھرے کا ہاتھ لگایا اسکا نیچہ اگر سُن سے قریب شانہ اگر نکل گیا
تو ایوان کا بھی نیچہ سر پر سے سُن سے نکل گیا اسی طور سے بڑی دیر تک لڑا کی یہ نوبت تھی کہ نہ
ادھر ظفر یہ این را خطر نہ این را ظفر نہ ادھر را خطر دونون برابر تلے ہوے لڑ رہے تھے برابر کے ہاتھ چل
رہے تھے جب ایوان کو عشاق نے اس فن مین بھی کامل پایا اور اپنے دلمین خیال کیا کہ مین نے
تو تلوار کا مقابلہ اس لیے کیا تھا کہ یہ اس سے نا واقف ہوگی یہ تو اس فن مین بھی کامل نکلی اس پر
غالب آنا دشوار ہی بدون دھوکے بازی کے بس یہ خیال دلمین کرکے عشاق نے کمر کا ہاتھ لگایا
ایوان اس طرف متوجہ ہوئی دھوکا تو تھا ہی بس فورًا بتایا تو کمر اور لگایا سر سپر سر پر سے
ہٹ چکی تھی نیچہ سر پر بیٹھا نادر وار آیا ایوان نے جو یہ حال دیکھا کہ اسنے دھوکا دیا بتائی
کمر اور ضرب لگائی سر پر بین دھوکے مین آکر مجروح ہوئی فورًا سحر کیا کہ نیچہ تو سر سے نکل گیا
خون نکلنے لگا سحر کیا کہ خون بند ہوگیا مگر زخم اسی طور سے رہا فورًا دوپٹہ پھاڑا اس سے خوب
مضبوط سر کے زخم کو باندھا اور عشاق سے کہا کہ مکاری کرنے لگا عشاق نے جوابدیا کہ

جس طور سے ہو حریف کو زک دے ایوان نے جواب دیا کہ اچھا کوئی پروا کی بات نہین ہی کبھی ہمارا بھی تو موقع ہوگا مگر ہم کہکر دار کرینگے راوی نے بیان کیا ہی کہ چونکہ ابھی اہل اسلام کے ستارون کی نحوست برطرف نہوئی تھی اس سبب سے ایوان عشاق کے ہاتھ سے مجروح ہوئی راوی بیان کرتا ہی پھر باہم پیچ چلنے لگا کہ پھر عشاق نے دھوکا دیکر وار کیا ابکی ایوان کا شانہ نشانہ ہوا اسنے اسکو بھی کسکر باندھا اور مقابلہ مین مصروف ہوئی اسی طور سے چند زخم ایوان نے کھائے زخم سر چوبارہ ہوگیا کس جیہے اور رسا کھے کی عورت تھی کہ برابر مقابلہ کیے جاتی ہی لڑ رہی ہی یہان تو مقابلہ ہو رہا ہی اور ایوان زخمی ہو رہی ہی اور عشاق سے مقابلہ کر رہی ہی مگر راوی ان دونونکو اسی مقابلہ مین چھوڑتا ہی اور

اب شمہ حال ملکہ سوماق برق مزاج بھانجی ایوان کا قلم بند کرتا ہی اُسکو سماعت فرمائیے

کہ ملکہ سوماق برق مزاج بھانجی ایوان کی جب ایوان لشکر اسلام سے مسلمان ہو کر آئی تھی تو اپنی خالہ کے پاس آئی تھی ایوان اسکا موتی لیگئی تھی وہ اُسکو دیا تھا اُسنے سب حال پوچھا تھا تو بیان کیا تھا خلاصہ یہ کہ ایوان نے سب کو یعنی تمام اپنے اہل لشکر و اہل شہر و عزیزونکو مسلمان کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ لشکر تیار ہو ہم برائے لگ اہل اسلام لشکر لیکر جائینگے چنانچہ سوماق نے بھی ضد کی تھی چونکہ سوماق کو ایوان نے پرورش کیا ہی اس سبب سے الفت بہت ہی اور سوماق بھی ایوان کو مان جانتی ہی اور از حد چاہتی ہی بس اُسی الفت کے سبب سے ضد کی تھی کہ مین بھی آپکے ہمراہ چلونگی پہلے تو ایوان نے بہت کچھ سمجھایا بجھایا تھا جب اُسنے نہ مانا تھا تو یہ کہکر اُسکو باغ کی طرف اُسکے روانہ کیا تھا کہ جب ہم جائینگے تو بلا لینگے چونکہ وہ بچہ تھی اس فقرہ مین آگئی تھی اور اُسکی ہمسون کو بہت کچھ سمجھا دیا تھا کہ ملکہ کو ہمہ وقت سیر و تماشا مین مصروف رکھنا ادھر کا خیال بھی نہ آنے دینا چنانچہ جب سوماق چلی گئی تھی اُسکے بعد حیران بادلہ پوش کا نامہ آیا تھا اور ایوان سے مقابلہ کیا تھا اور اُسکو شکست دیکر اور تین لاکھ کا لشکر اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئی تھی چنانچہ اُسکی داستان تو تحریر ہوئی کہ وہ آکر عشاق سے لڑی اور مقابلہ کر رہی ہی مگر سوماق کا حال نہین تحریر ہوا تھا اب اُسکا حال قلم بند ہوتا ہی کہ یہ باغ مین جاکر ایسی سیر باغ مین مصروف ہوئی اور لہو لعب مین کہ بالکل اس طرف سے غافل ہوگئی دوسرے انیسون اور خواصون نے بھی بموجب حکم ملکہ ایوان سوماق کو ایسا لہو لعب مین مصروف کیا کہ اُسکو کچھ خیال نرہا نہ کسی امر کی خبر پہونچی نہ وہ اس حال سے آگاہ ہوئی کہ حیران بادلہ پوش میری خالہ کے شہر پر لشکر لیکر آیا ہی اور خالہ مقابلہ کو لشکر لیکر گئی ہین نہ اس حال سے آگاہ ہوئی کہ خالہ نے اُسکو شکست دیکر بھگا دیا اور خود لشکر لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوگئین اگر کسی وقت خیال بھی آیا اور ذکر کیا تو مصاحبون نے دوسری بات شروع کردی اس ذکر کو کاٹ دیا خواصون و مصاحبون کو سب خبرین تھین مگر ملکہ سے نہین عرض کرتی تھین بس اسی طور سے چند روز

گذرے کہ ایکدن سوماق کو بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ امی جان نے کہا تھا کہ جب مین لشکر لیکر برائے مقابلہ اہل اسلام جاؤنگی تو تجکو بھی باغ سے طلب کرونگی اور اپنے ہمراہ لیچلونگی اس امر کو عرصہ بہت ہوا اور وہ تو اُس زمانے مین کوچ فرمانے والین تھین کیا سبب ہی کہ مجکو نہین طلب کیا کیا لشکر لیکر روانہ نہین ہوئین یا کسی ضرورت سے رُک گئین ذرا حال دریافت کرنا چاہیے بس اسکے پاس موتی ہی مین عرض کرچکا ہون کہ اسنے بڑی محنت سے موتی تیار کیا ہی اول تو حربہ بے پناہ ہی کسی سے رد نہین ہوسکتا ہی اگر سامری و جمشید پر بھی سوماق یہ حربہ کرے تو اُنکو بھی بچنا ذرا دشوار ہو دوسرے یہ صفت ہی کہ جبکا چاہے حال دریافت کرنے چاہے کسی مقام پر ہو جو کچھ اُسکی حالت ہو گی وہ پیش نگاہ ہوجائیگی اور صاحب گوہر اُسکے حال سے بخوبی آگاہ ہوجائیگا اور جو حالت دریافت کریگا اُس موتی سے معلوم ہوجائیگی بس یہ جو مین نے عرض کیا ہی اسی قسم کا موتی اُسنے تیار کیا تھا مین قبل مین بھی عرض کرچکا ہون اور وہ ہی گوہر ایوان اُس سے جب دوبارہ سمندر شاہ نے طلب کیا ہی گئی تھی تو لیتی گئی تھی چنانچہ جب آئی تھی تو دیدیا تھا بس سوماق نے جو یہ خیال اپنے دلمین کیا کہ امی جان کا حال دریافت کرون کسی کو اُنکے پاس روانہ کرکے دریافت کراؤن تو وہ جھوٹ سچ آکر بیان کرے اس سے موتی مین کیون نہ دیکھ لون بس یہ خیال کرکے دلمین جوڑے مین سے ڈبیا نکالی اُسی ڈبیا مین موتی رہتا ہی اُسکو کھولا اور ہاتھ پر رکھکر کہا کہ مجکو میری خالہ ملکہ ایوان کی حالت دریافت کرنا ہی جو اُنکا حال ہو میرے اوپر ظاہر ہوجائے وہ جس فکر مین ہون اور جہان ہون بس یہ جو اسنے نیت کرکے موتی مین دیکھا کیا دیکھتی ہی کہ ملکہ ایوان لشکر کثیر لیے ہوے ایک صحرا مین چلی جاتی ہین اسکو حیرت ہوئی کہ یہ کیا سبب ہی یہ کہان جاتی ہین مین تو شہر مین چھوڑ آئی تھی یہ کہان مع لشکر تشریف لیے جاتی ہین شاید آج موتی نے خطا کی پھر دیکھا پھر وہ ہی نظر آیا اب اسنے یہ نیت کی کہ مجکو میری خالہ کی کیفیت معلوم ہوجاے کہ یہ مع لشکر کے کہان جاتی ہین کیونکہ مجھ سے تو اقرار کیا تھا کہ مین جب برائے کمک اہل اسلام جاؤنگی تو تجکو بھی ہمراہ لیتی جاؤنگی اب یہ کہان جاتی ہین آیا طرف لشکر اسلام کے جاتی ہین یا اور کسی مہم پر اُس موتی مین اُسنے یہ تحریر پایا کہ ای ملکہ آگاہ ہو کہ جب تمنے بہت ضد کی تو ملکہ نے یہ فقرہ تمکو دیا کہ تم باغ مین جاکر اپنا دل جب تک بھلاؤ جب مین لشکر لیکر کوچ کرونگی تمکو بھی طلب کرونگی بس تم ادھر باغ کو آئین اُدھر حیران با دلہ پوش لشکر لیکر بحکم سمندر شاہ برائے تاخت و تاراج ملک ایوانیہ آیا تھا اُسنے نامہ لکھا تھا وہ نامہ آیا بس آپکی خالہ صاحبہ نے نکلکر اُسکا مقابلہ کیا اُسکو قتل کیا لشکر کو شکست دی اُسکے بعد تین لاکھ کا لشکر لیکر اُسی طرف سے برائے کمک اہل اسلام روانہ ہوگئین اُسی طرف تشریف لیے جاتی ہین اس حال کا ظاہر ہونا تھا اور سوماق کو معلوم ہونا تھا اور یہ بھی تحریر تھا کہ آپ اُسدن سے یہان آکر ایسی غافل ہوئین کہ پھر آپکو خیال بھی نہ آیا اور ایسی لہو و لعب مین مصروف ہوئین کہ پھر کچھ فکر نہ کی بس یہ جو سوماق پر ظاہر ہوا یا تو بیٹھی ہوئی تھی یا اُٹھ کھڑی ہوئی اور اپنی مصاحبون و خواصون و جلیسون و انیسون کو حکم دیا کہ بہت جلد اسباب سفر سے آراستہ ہو اور سامان سفر کرو مین اپنی خالہ صاحبہ کے پاس جاؤنگی تم سب نے بڑی غلطی کی مجکو اس حال سے آگاہ نہ کیا کہ آپکی خالہ صاحبہ لشکر لیکر طرف لشکر اسلام کے تشریف لیگئین جیرو ہان سے آلون تو سزا دونگی وہ عذر کرنے لگین ملکہ نے کہا کہ بس پھر عذر کرنا جب سزا ملیگی اسوقت

سامان سفر کرو انھون نے کہا کہ ہم جاکر دریافت کرآئین وہ ابھی تشریف نہین لیگئی ہین اگر تشریف
لیجاتین تو آپکو مزدور طلب فرماتین ملکہ نے کہا کہ بس آپ مہربانی فرمائیے وہ تشریف لیگئین انھون
نے مجکو فقرہ دیا تھا مین بچہ تھی فقرے مین آگئی بس مجکو سب حال موتی سے ظاہر ہوچکا ہی مین دریافت
کرچکی ہون کوئی جانے کی ضرورت نہین ہی یہ جو ملکہ نے کہا سب سامان سفر اور اسباب سحر سے
آراستہ ہونے لگین کیونکہ ملکہ کے مزاج سے بخوبی واقف ہین کہ ذراسے مین خفا ہوجاتی ہین
نو مان وخالہ کی تو سنتی نہین ہین تو ہماری کیا اصل ہی تھوڑے عرصے مین سب سامان سفر اور
اسباب سے آراستہ ہوگئین ملکہ انکو حکم دیکر بارہ دری مین گئی تھی وہان جاکر خود اپنے کو سامان
سفر اور کل اسباب سحر سے آراستہ کیا اور جب تیار ہوچکی تو باہر آئی مصاحبون کو طلب کرکے پوچھا
کہ سب سامان تیار ہی اور سامان سفر سے لیس ہین اور اسباب سحر سے عرض کیا کہ جی ہان بس
ملکہ نے سحر کیا طاؤس سحر تیار ہوکر سامنے موجود ہوا بس ملکہ طاؤس سحر پر سوار ہوئی اپنے سوار ہوچکنے
بعد اور سب کو حکم دیا کہ تم سب بھی سوار ہو بس قریب دوسو کے خواصین تھین وہ اور باقی خواصین
وجلیسین وانیسین تھین اور سب ساحرہ تھین یہ سب قریب آٹھ نوسو کے تھین اور سب جوانین
یا لڑکیان سب بموجب حکم ملکہ سوار ہوئین کوئی طاؤس پر کوئی باز پر کوئی ہنس پر کوئی قاز پر کوئی
قرقرے اور کوئی اژدر سحر پر بس ملکہ ان سب کو اپنے ہمراہ لیکر اور موتی سے حال دریافت کرکے
طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئی بہت جلد راہ طی کرتی ہوئی جاتی تھی چنانچہ دو منزلہ دو منزلہ اسنے
طی کیا یہان تک کہ یہ قریب سمندر یہ پہونچی ایک پہر اسنے لشکر کے فروکش ہونے کا حکم دیا یعنی انھین
سب مصاحبون وغیرہ کو اور لشکر اسکے ہمراہ نہ تھا اور سحر کیا کہ ایک خیمہ برپا ہوگیا یہ اُس خیمہ مین اُتری
اور سب بھی سحر سے خیمہ برپا کرکے اُترین دوپہر رات تک یہ اسکے ہمراہ باتین کیا کی جب نصف شب کے
قریب آئی تو سب سے رخصت ہوکر چلی گئی پہرہ والیان رہ گئین پھر پلنگ پر آکر لیٹی اسکو نیند نہ آئی
کچھ خیال ملکہ ایوان کا جو بندھا تو دل پریشان ہوا بس موتی کو تکا کرکے دیکھا تو معلوم ہوا اور خود بھی
دیکھا کہ ملکہ قریب لشکر پہونچ چکی ہی اب تھوڑا فاصلہ ہی صبح کو جو روانہ ہوگی تو قریب دوپہر کے
لشکر اسلام مین پہونچ جائیگی اسنے خیال کیا کہ ذرا لشکر اسلام کا تو حال دریافت کرون اب جو لشکر
اسلام کا حال دریافت کرتی ہی تو معلوم ہوا کہ کل ساحران لشکر اسلام کو عشاق نے قید کیا ہی
وہ گنبد جو بالائے ہوا قائم ہی اور بہت تکلیف سے وہ لوگ بسر کررہے ہین اور سب اہل اسلام جو کہ
غیر ساحر ہین اپنی زندگی سے مایوس ہوکر عبادت خدا مین مصروف ہین کیونکہ صبح کو پھر عشاق
مقابلے کو آئینگا عجب بلا لشکر اسلام پر نازل ہوئی ہی اور کل ایوان بھی عشاق کے ہاتھ سے
زخمی ہوگیا یہ جو سوماق نے دیکھا اور اہل اسلام کی حالت بھی دیکھی اور کفار کو خوش پایا بہت
بڑا صدمہ ہوا اور یہ جو معلوم ہوا کہ ایوان بھی مجروح ہوگیا بس یہ دریافت کیا کہ عشاق
کسکے ہاتھ سے قتل ہوگا اور کون اسکا قاتل ہی معلوم ہوا کہ عشاق کا قتل ہونا غیر ممکن ہی
یہ طلسم بند ہی یہ سب پر غالب آئیگا ملکہ نے یہ جو دیکھا تو دریافت کیا کہ یہ تو معلوم ہوا کہ یہ سحر بند
ہی پھر اسکے قتل کی بھی تو کوئی تدبیر ضرور ہوگی کیونکہ جسنے اسکو سحر بند کیا ہوگا تو اسنے کی ہوگی اگر اسنے
اپنے کو خود سحر بند کیا تو اسنے کی ہوگی لکھا ہا کہ ای ملکہ آگاہ ہو کہ اسکو طلسم بند یا سحر بند سامری
وجمشید نے کیا ہی اور اسکے قتل کی یہ تدبیر کی ہی کہ ایک تیغہ بنا کر اسکو دیا تھا کہ اسکو بحفاظت رکھنا

کیونکہ جب تک یہ تیغہ کسی کے ہاتھ نہ لگے گا اُسوقت تک تیری قضا نہ آئیگی اگر کوئی لاکھ تدبیر کرے کہ تجکو قتل کرے مگر تو قتل نہو گا اگر تمام عالم ایک ہو جائے تو بھی تو قتل نہو گا ہان اگر یہ تیغہ ملجائیگا تو ایک بچہ تجکو قتل کر ڈالے گا بس تیری موت اس تیغہ پر منحصر ہی لہذا اسکو بہت حفاظت سے رکھنا چنانچہ عشاق نے اُسکو بڑی حفاظت سے رکھا ہی اُس تیغہ کا نام تیغۂ عشاق کش ہی پس جب تک وہ تیغہ نہ آئیگا عشاق نہ مارا جائیگا یہ جو سوماق کو معلوم ہوا بس اسنے خیال کیا کہ ای سوماق اس موتی سے تو اُس تیغہ کا نشان بھی دریافت کرلے کیونکہ یہ تو تو نے خوب چیز بنائی کہ جو حال دریافت کرنا ہو اور دریافت کرلیا یا جو امر نہ معلوم ہوا اُسکو معلوم کرلیا بس نشان تیغہ معلوم کرکے اور کوشش کرکے اُس تیغہ کو حاصل کرلو پھر عشاق سے مقابلہ کر اُسکو قتل کرکے سب اہل اسلام کو اس بلا سے نجات دے کتنا بڑا ثواب ہو گا بس یہ خیال دلمین کرکے اور یہ بھی خیال کیا کہ کتنا بڑا نام ہو گا یہ نیت کرکے موتی کو دیکھا کہ مجکو نشان اُس تیغہ کا معلوم ہو جائے بس نشان معلوم ہوا سوماق نے سحر کیا کہ ایک پتلی اُسی کی صورت کی اُسکے پلنگ پر سحر سے تیار ہو گئی اور خود سوماق سحر کرکے غرق زمین ہوئی اور فکر مین تیغۂ عشاق کش کے زیر زمین روانہ ہوئی نقب کنی کرتی ہوئی کوئی دو تین منزل نکل گئی بس ایک مقام پر طبقہ زمین کا توڑا چونکہ شب تھی مگر ایک صحرا مین نکلی بس وہان مشعل سحر روشن کرکے ایک طرف کو اُسکی روشنی مین چلی چونکہ نشان تیغہ تو مل چکا تھا بس یہ اُسی پتہ برابر چلی جاتی تھی یہان تک کہ اُس مقام پر پہونچی کہ جہان کا نشان ملا تھا دیکھا کہ ایک درۂ کوہ ہی اور بہت سرسبز ہی بس اُس درۂ کوہ کے اندر داخل ہوئی دیکھا کہ ایک ساحر جوگی سنگ مرمر پر بیٹھا ہوا ہی جوڑا بندھا ہوا جوگی وضع ہی جاگ رہا ہی جیسے اُسنے سر اُٹھا کر روشنی کی طرف دیکھا دیکھا کہ ایک لڑکی بہت خوبصورت میری طرف چلی آتی ہی بس اُسنے آواز دی کہ کون اجل رسیدہ ادھر آتا ہی یہ مقام آنے کا نہین ہی مین یہان کا مالک ہون سوماق نے یہ صدا سنکے کہا کہ او اجل رسیدہ من تیری جانکی ملک الموت ہون اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو ہٹ جا مین تیغۂ عشاق کش کو حاصل کرون اُس جوگی نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ تو تیغہ کی فکر مین آئی ہی اب تیرا زندہ بچنا میرے ہاتھ سے دشوار ہی یہ کہکر اپنے مقام پر سے اُٹھا چونکہ سوماق کو جلدی تھی اور یہ فکر تھی کہ کسی صورت سے اسکو قتل کرکے تیغہ حاصل کرون بس جیسے وہ ساحر اُٹھا اُسنے نورا موتی کو اپنے جوڑے سے نکالا اور ہاتھ پر رکھا اور اُسکا عکس اُس جوگی پر ڈالا وہ تو تاریخ سحر اُٹھا کر چلا تھا اس خیال سے کہ یہ لڑکی ہی بھلا کیا مقابلہ کرسکے گی ایک ہی منتر مین گرفتار ہو جائیگی اس حال سے واقف نہ تھا کہ جان کی خواہان ہی بس یہ تو بلا خوف چلا آتا تھا جیسے عکس اُس موتی کا جوگی پر پڑا ایک برق چمک کر موتی سے اُس جوگی پر گری جب تک وہ سنبھلے سنبھلے اُس برق نے اُس جوگی کو جلا دیا اُسکا جلنا تھا کہ ایک شور قیامت افزا اُٹھا ایک تو تاریکی تھی اور ہو گئی برف باری و سنگ باری شروع ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا کہ نام من دریان جادو بود جب تاریکی دفع ہوئی سوماق نے دیکھا کہ ایک دروازہ مقفل سامنے ہی بس اسنے جاتے ہی اُس قفل کو توڑا اور دروازہ کھولا دروازے کا کھولنا تھا کہ یکایک اژدر آتش فشان قلعہ آتشین چھوڑتا ہوا اندر سے چلا بس اسنے یہ تدبیر کی کہ اُس اژدر پر بھی اُس موتی کا عکس ڈالا وہ بھی عکس موتی سے جلنے لگا ادھر اُسپر عکس پڑا اُدھر اُس اژدر کے جسم سے شعلہ نکلا اور وہ جلنے لگا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من اژدر جادو بود جب سوماق اژدر کو قتل کرچکی اور جلا چکی اب اندر دروازے سے آئی دیکھا کہ ایک

مکان بہت وسیع ہی بس یہ ضمن مکان طی کرکے دالان مین آئی اور شمال کی طرف جو حجرہ تھا اُسکی طرف متوجہ ہوئی جیسے اُدھر کو قدم اُٹھایا قدم کا اُٹھانا تھا کہ آواز آئی کہ او ظالم کدھر جاتی ہی تو بڑی بیخوف ہی دربان جادو و واثر در جادو کو مار کر یہان پہونچی ہی پھر بھی کچھ خوف نہین کرتی ہی کھڑی رہ مین تیری جان کا ملک الموت آتا ہون بس یہ جو صدا آئی سوماق نے پلٹ کر دیکھا دیکھا کہ ایک جوگی جسکے بڑے بڑے بال سیاہ فام بڑے بڑے دانت آنکھون اور مُنھ سے شعلے نکلتے ہوے میری طرف چلا آتا ہی یہ ہی کہتا ہوا کہ کہان جاتی ہی بس جیسے وہ قریب آیا سوماق نے اُسکی طرف بھی موتی کو کیا اُسی طور سے اُس موتی سے برق پیدا ہوئی اور اُس جوگی پر بھی پڑی کہ وہ مثل ہیزم خشک کے جلنے لگا بس نہایت ہی ہنگامۂ محشر افزا برپا ہوا آوازین ہولناک آئین تاریکی انتہا درجہ کی ہوگئی جب وہ سب آفتین کم ہوئین آواز آئی کہ کشتی مرا نام بن یاسبان جادو بود جب یہ صدا آچکی اور وہ تاریکی وغیرہ دفع ہو چکی اُسوقت سوماق نے دیکھا کہ ایک ساحر کی لاش پڑی ہوئی ہی بس یہ حجرہ کی طرف چلی اور حجرے کا قفل توڑ کر اندر آئی اور سقف حجرہ سے اُس صندوق کو جو کہ لٹکا ہوا تھا سحر کرکے اُتارا اور اُسکا قفل توڑا اوپر کا پٹڑا جو ہٹایا دیکھا کہ ایک کیسی سیاہ ناگن بیٹھی ہوئی ہی زبان نکالے ہوے بس فوراً کچھ اسم سحر پڑھکر اُسپر ہاتھ ڈالدیا اب جو ہاتھ ڈالا قبضے پر پڑا اب جو اُٹھایا نہ وہ ناگن تھی نہ اور کچھ تھا ایک تلوار نیام مین تھی اُسکے قبضے پر لکھا تھا کہ این تیغۂ عشاق کش بس جب سوماق نے وہ تیغہ پایا بہت خوش ہوئی اپنے دلمین کہا کہ خداوند کریم نے میری کمک کی کہ یہ تیغہ ہاتھ آیا بس اُس صندوق وغیرہ کو اُسی طور سے چھوڑ کر باہر آئی اور مکان کو طی کرکے درہ مین آئی اور وہان سے اُس مقام پر آئی کہ جہان پردہ نقب توڑا تھا بس نقب مین جاکر اُسی طور سے راہ طی کرکے اپنے خیمہ مین صبح ہوتے ہوتے پہونچ گئی راوی بیان کرتا ہی کہ یہ سب کام ملکہ نے حسب نشان دہی گوہر آبدار جو کہ اُسکے پاس ہی کیا اور اُس موتی کے ذریعہ سے پتہ بھی ملا اور سب کو قتل بھی کیا بس خیمہ مین آکر تھوڑے عرصے تک آرام کیا بعد کو جب صبح ہوئی بیدار ہوئی فوراً سب کو کوچ کا حکم دیا اور کہا کہ تم لوگ تو بالاے ہوا روانہ ہو مین اندر اندر زمین کے آتی ہون قریب لشکر اسلام پہونچکر ایک طرف صف باندھکر کھڑی ہونا جو کوئی دریافت بھی کرے تو کہنا کہ جب ہمارا مالک آئیگا وہ خود اپنے نام و نشان سے آگاہ کرے گا اول تو مین تم سے پہلے پہونچونگی یہ کہکر اور سحر کرکے غرق زمین ہوئی اور سحر سے زمین کنی کرتی ہوئی طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئی اُسکی خواصین اور مصاحبین اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوکر چلین یہ تو اُدھر سے جاتی ہین اور سوماق اندر زمین کے چلی جاتی ہی مگر ساتھ عجلت کے اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ خانہ جان پہونچ گئی ہون اور مقابلہ ہونے لگا ہو یا صاحبقران نے نکلکر مقابلہ کیا ہو کیونکہ سب ساحران لشکر اسلام قید ہو چکے ہین بس یہ تو اس خیال و فکر مین چلی جاتی ہی وہان ایوان سے اور عشاق سے نیچہ زنی ہو رہی ہی اور ایوان بہت زخمی ہو چکی ہی اور پسپا ہونے لگی اور عشاق بڑھتا جاتا ہی راوی کہتا ہی کہ اب اُسکے ظلم و ستم کی حد ہو چکی تھی اور نحوست بھی ستارۂ اہل اسلام کی جا چکی تھی اور عشاق نے غرور بھی کیا ہی اور اُسکا یہ قصد ہی کہ کسی مقام پر موقع پاکر ایسا ہاتھ لگاؤن کہ ایوان کا سر تن پر سے کٹکر زمین پر گرے گو ایوان بہت زخمی ہی اور خون بھی

بہت نکلا ہی طاقت بھی کم ہوتی جاتی ہی ایوان ایسی جرأت کی عورت ہی کہ اسقدر مجروح ہی خون
جسم سے بہ رہا ہی مگر مقابلہ سے ہٹتی نہین ہی برابر عشاق کے وار کو روک رہی ہی کوئی مقام
ایسا نہین ہی ظاہر جسم مین جو کہ زخمی ہوا ہو اور تا پا مجروح تھی زخم کاری لگے تھے اب اسقدر طاقت
نہ تھی کہ وار کرے سوائے وار روکنے کے آنکھین بند ہوئی جاتی تھین ہر مرتبہ ہاتھ رک جاتا تھا بس اب
جو یہ حالت ایوان کی ہوئی اُسکو اپنی زندگی سے نا امیدی ہوئی بس اپنے دل مین یہ خیال
کیا کہ اے ایوان اب کوئی صورت زندگی کی نظر نہین آتی ہی طاقت جواب دے چکی ہی ہاتھ اب
اٹھ نہین سکتا ہی بس اب جو وہ وار کریگا کام تمام ہو جائیگا یہ ہی وقت ہی کہ خداوند کریم سے رجوع
کر اور اپنے گناہونکے عفو ہونے کی دعا کر اور اہل اسلام کی اس بلا سے نجات پانے کی یہ خیال کر کے
بس رجوع قلب سے آہستہ آہستہ یون دعا کرنے لگی اور یہ شعر زبان پر بصد عجز و انکسار جاری کیا شعر
چو عاجز ہا ندہ ام ترا ٭ درین عاجزی چون نخوانم ترا ٭ تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج و تاب ٭
دعائے کند من کنم مستجاب ٭ اے کریم میرے حال پر رحم کر یہ مین نہین عرض کرتی ہون کہ مرون
نہین اگر میرا پیمانۂ عمر لبریز ہو گیا ہو تو مجھ خوف نہین ہی شوق سے ملک الموت کو روانہ فرما کہ وہ میری
روح آکر قبض کرین کوئی مجکو عذر نہین مگر آرزو یہ تھی کہ مین اپنی آنکھون سے یہ دیکھ لیتی کہ
سمندر یہ فتح ہو گیا اور اہل اسلام کا اسپر قبضہ ہوا عشاق و سمندر شاہ مارا گیا اور سکہ
بادشاہ اسلام کا سمندر یہ مین جاری ہوا اور دوسری میری یہ خواہش تھی کہ مین اس کافر
فاسر کے ہاتھ سے نہ ماری جاتی تو اچھا تھا مگر جو تیری مشیت تیسری میری یہ آرزو ہی کہ جو
کچھ گناہ مجھ سے حالت کفر مین سرزد ہوے ہین انکو معاف کر دینا اور میری توبہ کو قبول فرما
چوتھی آرزو میری یہ ہی کہ اس بلا سے لشکر اسلام کو نجات دے اور یان سب کو اس کافر کے
ہاتھ سے بچالے کیونکہ یہ سب تیرے بندے ہین اور تیرے دین و مذہب کے رواج دینے کے
لیے جہاد پر کمر کسے ہوے ہین اگر یہ خدانخواستہ ہلاک ہوے تو کون پھر تیرے دین کو رواج دے گا
اور کوئی ایسا نہین ہی کہ بیکسون کی حالت پر رحم کھائے اس ملک مین انکا دشمنون کے سوا
کوئی نہین ہی بس جہان تک ہوا ی کریم کارساز اپنی عنایت اور بندہ نوازی سے ان سب کو
بچالے واسطے مجکو اپنے عزت و جلال کا واسطہ انبیاے ماسبق کا میری سب آرزو ونکو پورا
کر اگر یہ ہی موت بھی آئی ہو تو اسوقت ٹل جاے مین اس کافر کے ہاتھ سے نہ قتل ہون اگر قتل
ہوئی تو سب ہنسینگے اور دشمن خوش ہونگے اور اہل اسلام پر سے اس بلا کو دفع کر یہ دعا جو
ایوان نے اُس حالت مجبوری اور ناچاری مین رجوع قلب سے مانگی چونکہ اب زمانہ
اجابت دعا کا قریب آچکا تھا اور مدت عرصہ ہو چکا تھا اہل اسلام پر سختی گذرتے ہوے ستارونکی
نحوست بھی جا چکی تھی ایوان کی دعا قبول ہوئی عشاق زیادتی بھی کر رہا تھا اور آسمان والے
پر دعا بدف اجابت پر جا کر پڑا درگاہ خدا مین ایوان کی دعا قبول ہوئی ایوان تو دعا کر ہی
تھی عشاق نے پھر نیچہ کا وار کیا اسنے جھک نیچہ دیکھکر سپر کا ہاتھ اٹھایا ادھر اسنے وار کیا ایوان
نے سپر اٹھائی کہ درمیان سے زمین شق ہوئی اور غبار بلند ہوا عشاق یہ واقعہ دیکھکر
تھما ایوان بھی حیران ہوئی مگر بسبب غبار بلند ہونے کے کچھ دکھائی نہ دیا لشکر کفار نے
بھی دیکھا سمندر شاہ خوش ہو موکر شملاق سے کہہ رہا تھا کہ استاد نے ایوان کو آج قتل

کیا اب یہ جانی کہان ہی دیکھو کسقدر مجروح ہوئی ہی از سر تا پا جراحت سے چور ہی شملاق نے عرض کیا کہ مین نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ بے اُسا د قتل کر لینگے مگر آپنے ملاحظہ کیا کہ وہ بھی کس غضب سے لڑ رہی ہی اور مقابلہ کر رہی ہی یہ تو حالت ہی مگر بھاگتی نہین ہی سمندرشاہ نے کہا کہ یہ بات ہی کہ قضا پاؤن پکڑے ہوے ہی سب کفار خوش ہو رہے ہین سمندرشاہ و شملاق مین یہ باتین ہو رہی تھین کہ شملاق نے دیکھا کہ درمیان مین عشاق اور ایوان کے زمین شق ہوئی اور غبار اُٹھا شملاق نے سمندرشاہ سے کہا کہ آپنے یہ بھی ملاحظہ کیا کہ خود بخود زمین شق ہوئی ہی اور غبار بلند ہوا ہی دیکھیے یہ کیا واقعہ ہی شملاق تو اُدھر سمندرشاہ سے یہ کہ رہا تھا اور یہ واقعہ سب کفار کے لشکر نے بھی دیکھا سب اُسی طرف متوجہ ہوے اہل اسلام نے بھی دیکھا وہ بھی اُسی طرف متوجہ ہوے اور اہل اسلام ایوان کے لیے دعا کر رہے ہین اور دیکھ رہے ہین کہ جب وہ غبار برطرف ہوا دونون لشکرون کے اہل لشکر نے اور سردارون اور بادشاہ اسلام و صاحبقران و عیارون و ایوان نے بھی دیکھا اُدھر سمندرشاہ اور شملاق اور کل سردارون اور عشاق نے بھی دیکھا کہ ایک آفتاب اُس غبار کے برطرف ہونے کے بعد ظاہر ہوا اب جو سب نے غور کر کے دیکھا کہ ایک لڑکی برس بارہ تیرہ ایک کی چہرہ مثل آفتاب کے چمکتا ہوا مگر غبار آلود ہینڈ بان گندھی ہوئی مین ناک مین ایک موتی کی نتھ کنوار پتے کی نشانی اور سر سے پانک زیور مین غرق جسم مین لباس سرخ یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا آفتاب شفق مین ہی بس راوی بیان کرتا ہی کہ اسکے سراپا کی کیا تعریف کرون جو کہ از سر تا پا نور کے سانچے مین ڈھلی ہو ہر عضو اسکا سکو سے درست تھا اٹھتی جوانی تھی سینے پر پستانکا ابھار قیامت ڈھاتا تھا دل عشاق کو پامال کیے ڈالتا تھا عجب طرح کی رفتار تھی قیامت خیز و بلا کی شوخ مزاج تھی اور حسینی و جمالا کی سے ہر عضو مین خون دوڑ رہا تھا ہر عضو پھڑکتا تھا عجب نور کی صورت اور حور کی سیرت اُس نازنین نے پائی تھی کہ دیکھنے والون کے دل بیقرار ہوے جاتے تھے خلاصہ یہ کہ اگر سراپا تحریر کیا جاے تو طول ہو اصل مطلب فوت ہو یہان تو اب ہر مقام پر اختصار مد نظر ہی یہ چند شعر کافی ہین نظم - سبز نخل گل جوانی تھا

حسن یوسف فقط کہانی تھا	تھا یہ اُس گل کا جامہ زیب بدن	سادی پوشاک پر بھی سو جوبن
آڑی ایسی کلے مین ڈالے ہوے	پیاری پیاری کچین نکالے ہوے	ناک مین نیم کا فقط تنکا
شوخی چالاکی مقتضا اِن کا	چشم بد دور وہ حسین آنکھین	رشک چشم غزال چین آنکھین
سارا گھر اُسپہ رہتا تھا قربان	روح گر مان کی تھی تو اب کی جان	جو سب اہل لشکر اسلام

اور بادشاہ و صاحبقران اور کل سردارون نے دیکھا ہر ایک کو حیرت ہوئی کہ یہ نازنین یکایک کہان سے پیدا ہوئی اور کون ہی ہر ایک یہ سراپا اور نزاکت دیکھکر حیرت زدہ ہوا سب کو سکتہ ہوا ایوان کی جو اُس عالم مین یعنی حالت زخمداری اور مقابلہ مین نگاہ پڑی کیونکہ یہ درمیان مین ایوان و عشاق کے زمین سے نکلی کہا کہ او سوماق تو کہان اُدھر سمندرشاہ اور دیگر سردارون اور اہل لشکر نے جو دیکھا ہر ایک کو حیرت ہوئی اور سب مع سمندرشاہ کے اُسکے حسن خداداد پر فریفتہ ہو گئے جوانون کا کیا ذکر ہی جو کہ پیر تھے اور مرنے کے قریب تھے وہ بھی اُسکو دیکھکر بیقرار ہو گئے عشاق کا یہ عالم ہوا کہ اُسنے سوماق کو دیکھکر اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھ لیا اور زبان سے اُف نکل گئی آنکھون کے بیچ ایک چکا چوندی بسبب اُسکے شعاع حسن

کے آگئی واقعی اُسکا حسن زاہد فریب عابد کش تھا ایسا اُسنے حسن وجمال پایا تھا کہ اگر فرشتگان رب دیکھ لیتے تو مثل ہاروت وماروت کے چاہ مین قید ہونے کی خواہش کرتے اُسکے چاہ زنخدان مین ڈوب کر مرنے اور پھر عمر بھر نہ نکلتے بس جب اُنکا یہ حال ہوتا جو کہ نفس امارہ نہین رکھتے ہین اور وسوسۂ شیطانی سے بچے ہوے ہین تو خیال کرنے کا مقام ہی کہ جو نفس امارہ اور خواہش نفس رکھتے ہین اور شیطان جنکے اوپر ہمہ وقت حاوی ہی تو اُنکا کیا حال ہوا ہوگا خلاصہ یہ کہ ہر ایک خدا پرست و کافر اُسکو دیکھکر دلدادہ و فریفتہ ہوگیا مگر اہل اسلام تو صابر ہین صبر کو کام مین لائے کفار کا یہ حال ہی کہ سب اسی طرف متوجہ ہین شملاق نے سمندر شاہ سے عرض کیا کہ یہ نیا گل کھلا خاک سے یہ کون نازنین زمین سے پیدا ہوئی کیا حسین ہی اور کس باغ کی پھول ہی اور کس شجر حسن کا ثمر ہی اور کس آسمان جمال کی قمر ہی سمندر شاہ نے کہا کہ مین خود حیران ہون کہ یہ کیا واقعہ ہی کیا کوئی سحر ہی ایوان کا یا کوئی ہبر ہی اُسکا کہ اُسکی مدد کو ایسی صورت دلفریب بنکر ظاہر ہوا کہ جسکے سبب سے دل کو کشش ہوتی ہی اُسکا حسن تو مقناطیسی اثر رکھتا ہی شملاق نے عرض کیا کہ کچھ عقل نہین کام کرتی ہی ضرور بالضرور کچھ نہ کچھ دال مین کالا ہی اور کوئی نہ کوئی فریب ہی خداوند تصویر اُستاد کو بچائین جب سے مین نے اُس نازنین کو دیکھا ہی مجکو اُستاد کی طرف سے یاس ہوگئی ہی اب مجکو بچتے نہین معلوم ہوتے ہین خود بخود دل مین دھڑکن ہو رہی ہی ہاتھون اچھل رہا ہی خیالات فاسد آرہے ہین سمندر شاہ نے جواب دیا کہ یہ ہی میرا بھی حال ہی مگر کوئی مقام انتشار نہین ہی خداوند تصویر کا فضل ہی اگر یہ سحر ہی ایوان کا تو اُستاد دفع کرینگے اگر ہبر ہی اُسکا تو بھی اُسکی تدبیر کرینگے اگر کوئی اُسکی عزیز ہی تو اُسکے ساتھ قتل کرینگے یہ جاتی کہان ہی بلکہ مین استاد سے کہدونگا پکار کر کہ جہان تک ممکن ہو اسکو زندہ اسیر کر لیجیے گا کیونکہ مین اسپر عاشق ہوگیا ہون سمندر شاہ شملاق سے یہ کہہ رہا ہی کفار نے بھی اسکو پہچانا نہین ہی کیونکہ نہ آجتک یہ کبھی ایوان کے ساتھ سمندر یہ مین آئی نہ میلے مین نہ کسی مقابلہ مین ایوان نے کبھی اسکو گھر سے نکلنے نہین دیا اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ اسپر کسی کی نگاہ پڑے اور نظر لگ جائے تو خرابی ہو دوسرا سبب یہ تھا کہ یہ خیال تھا کہ یہ لوگ بہت خراب ہین سمندر شاہ وغیرہ ایسا نہو کہ کوئی عاشق ہو جائے اور خواہش کرے تو اُسوقت مین خرابی ہوگی اور مین ان لوگون کے ساتھ اسکو منسوب نکرونگی کسی عالی خاندان لڑکے کے ساتھ منسوب کرونگی جو کہ اصل ونسل کا بادشاہ ہوگا بنا ہوا نہوگا بس ان ان خیالات سے ایوان نے اسکو کسی مقام پر نہ جانے دیا نہ کبھی اپنے ہمراہ لیگئی نہ ان کے ہمراہ جانے کی روادار ہوئی سوائے محل کے باغ کے اس سبب سے کوئی سوماق سے واقف نہ تھا نہ پہچانتا تھا کہ یہ ایوان کی بھانجی ہی جب کفار نہ واقف تھے تو اہل اسلام کیا واقف ہونگے اگر کوئی ایوان کے شہر مین گیا بھی اور دربار مین تو بھی سامنا نہین ہوا سوماق کا کیونکہ اُسکو حکم ہی نہ تھا دربار مین آنے کا جب کوئی غیر ملک کا آدمی دربار مین آئے تو اُس زمانے مین ملکہ کا یہ طریقہ تھا کہ جب یہ خبر آتی تھی کہ فلان سوداگر یا فلان ملک سے نامہ برنامہ لیکر یا کوئی سفیر آتا ہی تو اُسوقت اگر سوماق دربار مین ہوتی تھی تو اٹھا دیجاتی تھی بس یہ تو جملہ معترضہ تھا آمدم بر سر مطلب کہ کسی نے سوائے لشکر ایوان اور ایوان کے ملکہ کو نہین پہچانا سب حیرت زدہ ہو رہے ہین عشاق کی تو یہ نوبت ہی کہ مثل تصویر گلی کے کھڑا ہوا اسلی صورت کو دیکھ رہا ہی

سب کام بھول گیا ہی نہ ایوان پر وار کرتا ہی نہ کچھ اُس نازنین سے سوال کرتا ہی کہ تو کون ہی
بس ساکت کھڑا ہی جب ایوان نے سوماق سے کہا کہ او سوماق تو کہان سوماق نے
ایوان کی طرف دیکھا اُسکو از سر تا پا جراحت سے چور پایا دیکھا کہ ایک طرف لشکر کثیر
صف آرا ہی مگر سب مسلمان ہین اُنمین ساحرونکا بھی لشکر ہی اور سب پریشان ہین اور اسی طرف
دیکھ رہے ہین اور ایک طرف خالہ کا لشکر صف آرا ہی اور ایک سمت لشکر کفار ہی مگر لشکر کفار
بھی اسی طرف دیکھ رہا ہی سوماق نے سمندر شاہ اور اُسکے لشکر اور عشاق اور کل
سردارون کو پہچان لیا اور بلکہ جو جو سردار اور ساحر سمندر شاہ کی طرف کے لشکر
اسلام سے شریک ہو گئے تھے اُنکو بھی پہچان لیا اسکا سبب یہ تھا کہ ان سبکی تصویرین دیکھ چکی
تھی اور پرچہ اخبار سے اسپر یہ بھی ظاہر ہو چکا تھا کہ فلان فلان بادشاہ اور سردار شریک
لشکر اسلام ہو گئے ہین بس اس سبب سے اسنے لشکر اسلام اور کفار کی شناخت کر لی سوماق
عشاق کی بھی تصویر دیکھ چکی تھی بس اسنے عشاق کو بھی پہچان لیا کہ یہ ہی عشاق ہی دوسرے
یہ بھی موتی سے ظاہر ہو چکا تھا کہ تیری خالہ سے اور عشاق سے مقابلہ ہو رہا ہی اس سبب سے
اور شناخت کر لیا بس ایوان نے جو یہ کہا سوماق نے ایوان کی طرف دیکھکر کہا ای امی جان
آپکا یہ کیا حال ہوا واہ کیا خوب آپ نے مجکو فقرہ دیا بچہ تھی بھلا دیا اور خود لشکر لیکر اس طرف
تشریف لائین مین بھی آپکے فقرہ مین آگئی کہ آپ نے وعدہ کیا ہی کہ جب لشکر لیکر جاؤنگی مجکو ہمراہ
ضرور لیجاؤنگی مین نے خیال کیا کہ امی جان کبھی جھوٹ نہ بولینگی چنانچہ اسی خیال کے سبب سے
مین بے فکر ہو گئی بس آپ مجکو فقرہ دیکر اس طرف تشریف لے آئین اور مجکو آگاہ بھی نہ کیا
یہان آپکا یہ حال ہوا جب عرصہ ہوا میرا خود بخود دم گھبرایا اب جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آپ
لشکر لیکر تشریف لیگئین بس مین بھی اسیوقت بدون والدہ کو آگاہ کیے ہوے روانہ ہوئی
مع انیسون اور جلیسون اور خواصون اور مصاحبون کے اُنکو تو بالائے آسمان چلنے کا حکم دیا
اور خود بغرق زمین ہو کر چلی خیر عین وقت پر تو پہونچی اور آپکو آکر زندہ دیکھا اگر تھوڑی دیر نہ آتی
تو آپکے دشمنونکو زندہ نہ پاتی یہ کیا غضب کیا کہ مجکو آگاہ نہ کیا اب آپ لشکر مین تشریف لیجائین
مین اس سے مقابلہ کرتی ہون یہ مونڈی کاٹا جانا کہان ہی اسنے میری امی جان کو بہت پریشان
کیا کیا لا اور نہ جانتا ہی مین اُنکی لونڈی موجود ہون ایک جنبش لب مین تو اسکا کام تمام ہو گا نہ معلوم
کیا سبب ہوا جو آپ مجروح ہوئین یہ جو سوماق نے کہا ایوان نے ایک آہ کی اور کہا کہ او چھوکری
تو کیون بدون امان کے آگاہ کیے باغ سے ادھر چلی آئی افسوس اُن کمبختون نے تجکو منع
بھی نہ کیا اور ادھر آنے دیا اگر خدانخواستہ تجکو کچھ چشم زخم پہونچا تو مین کسی طرف کی نہ رہی
اور اس بڑھاپے مین یہ صدمہ مجکو پہونچا اور کیا مین اپنا روی سیاہ ماران تیری ماں کو دکھاؤنگی
اگر خدانخواستہ کچھ نوع دگر ہو گی ای سوماق تو واپس جا تو اس سے مقابلہ نہ کر جبکہ مین
جہاندیدہ اسکے فریب مین آکر مجروح ہوئی تو تیری کیا حقیقت ہی اپنی جوانی اور میرے حال
اور اپنی ماں پر رحم کھا تو نے بڑا غضب کیا کہ تو یہان آئی مین اسی سبب سے تجکو فقرہ دیکر
اور بدون یہ اطلاع کے چلی آئی تھی للہ تو مقابلہ نکر سوماق نے جواب دیا کہ امی جان
آپ اطمینان فرمائیے اور اپنے لشکر مین جائیے اور زخمون کو اپنے باندھیے مین اس

بوبک کو مارے لیتی ہون یہ [illegible] ہاتھ سے جاتا کہان ہی اسنے بہت سر اٹھایا ہی ایوان نے کہا
کہ او چھوکری کیا دیوانی ہوئی ہی کیون میرے کہنے پر نہین عمل کرتی ہی راوی نے کہا ہی کہ عشاق
کھڑا ہوا دونون کی تقریر سن رہا ہی جب یہ ایوان نے سوماق سے کہا سوماق نے جوابدیا کہ
کہ اب تو ہمین واپس نجاؤنگی بدون اس سے مقابلہ کیے ہوے آپ بیکار اصرار فرماتی ہین
آپ لشکر کو واپس جائین یہ کہکر قسمین دینے لگی کہ آپ مجکو مقابلہ کرنے سے منع نہ فرمائین اور
خود لشکر کو واپس جائین جیسا ہزار دن قسمین سوماق نے دین اسوقت ایوان نے کہا
کہ او چھوکری تو نے مجکو بہت پریشان کیا ہی اچھا تو برائے مقابلہ جا اور مقابلہ کر مین اسی مقام پر
کھڑی ہون اور تیرے مقابلہ کا تماشا دیکھتی ہون اسنے جوابدیا کہ آپ لشکر مین تشریف لیجائیے
کیونکہ آپ مجروح ہین آپکو زحمت ہوگی کہا کہ بس اب تو زیادہ اصرار نکر اور ضد نکر مین نہ مانونگی
سوماق خاموش ہورہی اور قصد کیا کہ پلٹون کہ یکایک سب نے دیکھا کہ ایوانیہ کی طرف سے
ابر ظاہر ہوا اور وہ ابر جب شق ہوا تو سب نے دیکھا کہ آٹھ نو سو ساحرنیان فازو قرے پر
سوار اس ابر سے پیدا ہوے ان سب نے بھی دیکھا کہ تین لشکر صف آرا ہین پہچان لیا کہ ایک
لشکر اسلام ہی اور ایک ہماری ملکہ ایوان کا لشکر ہی اور ایک سمندر شاہ کا بس یہ سبکی سب
ایوان کے لشکر کی طرف چلین کفار و اہل اسلام نے دیکھا تھا کہ اس ابر سے بہت سے
ساحرنیان پیدا ہوئین اور ایوان کے لشکر کی سمت چلین خیال کیا کہ ایوان کی ملازم ہین ادھر
ان سب نے دیکھا کہ ملکہ ایوان مجروح کھڑی ہوئی ہین اور ہماری ملکہ سے باتین کر رہی ہین
اور عشاق خاموش کھڑا ہوا ہماری ملکہ کو دیکھ رہا ہی بس سب نے اسی مقام پر سے جھک کر
ایوان کو سلام کیا اور لشکر مین آئین سرداروں نے لشکر ایوان کے آنسے دریافت
کیا کہ تمہارا آنا کیونکر ہوا کیونکہ ملکہ تو منع کر آئین تھین ملکہ سوماق کو یہ حال کیونکر معلوم
ہوا انھون نے اُنسے کہا کہ کئی دن تک تو ملکہ کو کچھ خیال بھی نہ آیا لہو لعب مین مصروف رہین
اگر خیال بھی آیا تو ہمنے اور باتون مین لگا لیا اور ٹال دیا کہ آج کئی دنکا ذکر ہی کہ ملکہ نے
ہمسے کہا کہ تم سب نے مجکو دھوکا دیا اور رامی جان نے بھی وہ تو لشکر لیکر برائے کمک اہل اسلام
تشریف لیگئین اور مجکو ہمراہ نہ لیا بس سامان کر دین بھی جلتی ہون ہمنے لاکھ ٹالا مگر
اب ملکہ کب سماعت کرتی ہین اپنی ضد کی دین فرمایا کہ مجکو موتی سے ظاہر ہو چکا ہی کیون
فقرہ دیتی ہو بس یہ جو ہمسے ملکہ نے فرمایا ہمنے بھی خیال کیا کہ اب اس امر مین کوشش کرنا بیکار
ہی جو ملکہ فرماتی ہین وہی کرو بس ہم سب نے سامان سفر درست کیا ملکہ آسمان وہان سے روان
اپنی مان کو آگاہ کیے ہوے روانہ ہوئین فلان مقام تک ہم سبکے ہمراہ آئین شب وہان بسر کی
صبح کو مجکو حکم دیا کہ تم سب ظاہر کے راستہ سے آؤ مین غرق زمین ہو کر جاتی ہون بس ہم سب
اس راہ سے آئے اور ملکہ اندرون زمین روانہ ہوئین وہمسے قبل آکر پہونچین دیکھو وہ اپنی
خالہ سے باتین کر رہی ہین یہ ملکہ کا کیا حال ہی سب نے کہا کہ ملکہ ایوان سے اور عشاق
سے مقابلہ ہوا ملکہ ایوان عشاق پر غالب آئین سحر مین اسنے عجہ سے مقابلہ کیا اسمین بھی
برابر رہین بس آسنے عاجز ہو کر دھوکا دیکر ملکہ کو مجروح کیا ملکہ مکر سے عشاق کے مجروح
ہوئین یہ کہکر سب حال جنگ بیان کیا اور بتایا کہ یہ لشکر اسلام مین یہ جو علم کے سایہ مین

کھڑے ہین یہ صاحبقران ہین اور وہ تخت پر بادشاہ اسلام ہین اور یہ سب لشکر غیر ساحر و نگاہی اور وہ لشکر ساحر و نگاہ اور کہا کہ یہ سپاہ سمندر شاہ کی ہی اور وہ سمندر شاہ کھڑا ہی اُن سب نے کہا کہ اسکو تو پہچان لیا تھا ہان صاحبقران وغیرہ کو نہین پہچانا تھا تو اب معلوم ہوگیا یہ سب بھی لشکر ایوان مین آکر صف آرا ہوئین ایوان نے اُن سب کو دیکھکر سوماق سے کہا کہ تمھاری خواصین وغیرہ بھی آگئین سوماق نے عرض کیا کہ جی ہان وہ میرے ہمراہ چلین تھین مین اس طریقہ سے آئی وہ ظاہر کی راہ سے اب مین بمقابلہ عشاق جاتی ہون یہ کہکر طرف عشاق کے چلی عشاق نے اسکو اپنی طرف آتے ہوے دیکھکر دل سے کہا کہ یہ تجھ سے مقابلہ کرنے آتی ہی تیرا دل اسکے مقابلہ سے خوف کرتا ہی اور یہ تیرے دل کی حالت ہی کہ جب سے اسکو دیکھا ہی بیقرار ہی دیکھیے ہوتا کیا ہی بس یہ خیال کیا کہ جہان تک ممکن ہوگا پہلے اسکو نصیحت کرونگا جب نہ مانے گی تو پھر مقابلہ کرونگا اور زندہ اسیر کرونگا کیونکہ اس سے زندگی کا مزہ حاصل ہوگا اس پیرانہ سالی مین خوب مزے ہونگے راتون کو جب یہ لیٹ کر ساتھ سوئیگی کیسی جوان ہی کیا کیا لطف لینگے مگر عشاق کی حالت یہ ہی کہ اُسکو دیکھکر کانپا جاتا ہی اندام مین لرزہ پڑا ہوا ہی ہاتھ پاؤن مین رعشہ ہی خیال دلمین کرتا ہی کہ معشوق کا جو سامنا ہی اور تو اسپر عاشق ہوچکا ہی دل قابو مین نہین ہی اور یہ بھی خیال ہی کہ ایسا نہو کہ کوئی چشم زخم پہونچے اس سبب سے تیری یہ حالت ہی یہ تو سن چکا تھا اور اسپر ثابت ہوچکا ہی کیونکہ کھڑا ہوا سن رہا تھا کہ یہ ایوان کی بھانجی ہی اور ماران کی لڑکی ہی سوماق اسکا نام ہی خالہ کی محبت مین بدون مان کو آگاہ کیے ہوے باغ سے چلی آئی ہی ایوان بھی اس سے الفت کرتی ہی بس اسنے ایسے ایسے خیالات دلمین کیے جب یہ اُدھر کو چلی سمندر شاہ نے شملاق سے کہا کہ ضرور یہ کوئی قرابت دار ایوان کی ہی کیونکہ تمنے دیکھا کہ ایوان سے باتین کرکے اور اُسکو روک کر اُستاد کے مقابلہ کو چلی ہی شملاق نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر سوماق عشاق کے مقابلہ مین پہونچی اور کہا کہ او بوک کیا کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ رومال سے ہاتھ باندھکر امی جان کے قدمو پر گر اور اپنی خطا معاف کرا اور مثل ہم سبکے دین اسلام قبول کر ورنہ یاد رکھ کہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا تو نے بہت سبکو پریشان کیا ہی مین تیری جان کی ملک الموت ہون میری طرف کیا کھڑا ہوا حیرت سے دیکھ رہا ہی جو مین کہتی ہون اسپر عمل کر یہ جو سوماق نے عشاق سے کہا اور عشاق نے سوماق کو اپنے روبرو کھڑا ہوا پایا اور اسکی زبان سے تقریر سنی یہ معلوم ہوتا تھا کہ پھول دہن سے گر رہے ہین تقریر نہین کر رہی ہی ایسی شیرین زبان تھی کہ عشاق اسکی تقریر پر مثل فرہاد کے کہ جیسے فرہاد شیرین کی تقریر سنکے فریفتہ ہوگیا تھا ویسے ہی یہ بھی سوماق کی تقریر سنکے اور زیادہ فریفتہ ہوا اور دل قابو سے جاتا رہا دلمین قصد کیا کہ لپک کر اسکو گلے سے لگا لیجیے اور لب و عارض کے بوسے لیجیے مگر خوف معلوم ہوا کہ ایسا نہو کہ خفا ہوجائے تو بھری خرابی ہو شاید ابھی تو سمجھانے سے مان لے اور پھر اگر ایسی ہرگز کی تو مشکل ہی یہ خیال دل سے کرکے اور اسکی تقریر سنکے عشاق نے جواب دیا کہ ای ملکہ عالم تمنے یہ جو فرمایا کہ مین تیری جان کی ملک الموت ہون یہ بجا ارشاد ہوا نہ تمنے کوئی تلوار لگائی نہ کوئی سحر کیا مگر مین بدون آپکے بیمثال صورت دیکھکر مرگیا جو چاہو سو کرو یہ سر حاضر ہی میرا دل تو تمیر آچکا ہی بس تمپر مرتا ہون تو اپنی تیغ نگاہ سے مجکو قتل کر چکین اب کیا قتل کرو گی یہ سر حاضر ہی چاہو کاٹ لو

چاہو بخش دو مین تو تمھارا غلام ہون جب سے تمکو دیکھا ہی دل قابو مین نہین ہی بس وہ تدبیر کرو
کہ دل قابو مین آئے اور وہ تدبیر یہ ہی کہ میرے کہنے پر عمل کرو میرے ہمراہ یہان سے چلو میرے
مقام پر مین سمندر شاہ کو بھی چھوڑ دونگا وہ جانے اسکا کام جانے اور لشکر اسلام سے وہ مقابلہ
کرے گا بس مین تمکو یہان سے اپنے ہمراہ اپنے مقام پر لیجاونگا اور تمھارے ساتھ عقد کرونگا گو
مرد پیر ہون مگر اسقدر قدرت رکھتا ہون کہ تمھاری خواہش پوری کر دونگا اور اپنے کو سحر سے
جوان بھی کرونگا مگر اسی شرط سے کہ تم میرا ساتھ دو اور یہ جوگنے اپنی خالہ کے بہکانے اور غلانے
سے اپنا دین ترک کیا ہی اسکو اختیار کرو کیونکہ تمھاری خالہ ایک تو عورت ہین اور دوسرے
ضعیف ہوگئی ہین اس سبب سے انکی عقل بالکل زائل ہوگئی ہی بس انھون نے عقل سے تو کام
لیا نہین صرف اہل اسلام کے بہکانے پر جو کہ ایک عالم کو خراب کرنے پھرتے ہین آگئین اور انکا
دین قبول کرلیا اور یہان سے جاکر تم سب کو بھی بہکا یا اور دین قدیمی ترک کرایا تم میرے کہنے پر
عمل کرو اور اپنا دین اختیار کرو اور میرے ہمراہ چلنے پر راضی ہو اگر ممکن ہو اپنی خالہ کو بھی سمجھاؤ
اور انکو بھی اس امر پر راضی کرو کہ وہ بھی اپنا مذہب قدیم اختیار کرین اور جس طور سے حکومت
کرنی نہین کرین اگر سمندر شاہ آپ سے کسی قسم کی خصومت کرے گا تو مین اسکو اسکا جواب دونگا
تمسے کوئی غرض نہوگی اور اگر وہ نہ راضی ہون تم ضرور ایسا کرو ملکہ مین تمھاری خالہ اور مان کو بھی
قتل کرکے اس ملک کا حاکم کر دونگا تم حکومت کرنا ان سب پر تمھارا قبضہ کرا دونگا کیونکہ اب تو مین
تمھاری غلامی اختیار کرتا ہون یہ جوگنے کہا کہ تم اپنے رومال سے ہاتھ باندھکر میری خالہ کے قدمون پر
گرو اور اپنی خطا معاف کراؤ مجکو کوئی عذر نہ تھا کیونکہ اب تو وہ میری بزرگ ہوئین اور مین
انکا خورد اور سابق سے مجکو انکی خدمت مین نیاز تھا مین نے پہلے انکو سمجھایا تھا مگر انھون نے
میرے کہنے کو سماعت نہ کیا مین ناچار ہوگیا اور اب بھی مجکو عذر نہین ہی صرف اسقدر خیال
ہی کہ وہ میرے دشمنون کی شریک ہین اور دوسرا مذہب رکھتی ہین اگر یہ امر نہوتا تو مین
اسقدر عذر بھی نہین کرتا وہ اسوقت اپنا مذہب قدیم اختیار کرین اور اہل اسلام کی رفاقت ترک
کرین مین موجود ہون کیونکہ اب تو آپکا خورد ہوا چاہے وہ اس گستاخی کی مجکو سزا دین اور اپنے
اوپر ملازم کے ہاتھ سے میری گوشمالی کرائین مگر یہ کام کرین کہ ایک تو اپنا مذہب قدیم
اختیار کرین دوسرے تمھارے ساتھ میرا عقد کر دین تاکہ مین تمسے وصل حاصل کرکے اپنے
دل مضطر کو تسکین دون مجکو کسی قسم کا عذر نہین ہی مین حاضر ہون یہ جو تقریر مہل عشاق نے کی
سو عاشق کا یہ حال ہوا فرط غیظ سے کہ کانپنے لگی تیوریان چڑھ گئین ابرو برہم ہوے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ دو سرد ہیان ہین کہ برائے قتل عشاقی لیس ہین وہ جو شکنین پیشانی پر فرط غیظ
سے پڑین تھین انکا یہ حال تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ برائے قتل عاشقان تلوارین ہین کہ نیام
سے باہر نکل آئی ہین برہم ہوکر اور تیوری پر بل ڈالکر نگاہ غیظ عشاق کی طرف دیکھکر کہا
کہ کیا کچھ دیوانہ ہوگیا ہی کہ جو ایسے کلمات بوجہ زبان پر لاتا ہی ہمنے کیا کہا اور تو نے کیا اسکا
جواب مہمل دیا جو کہ بالکل سمجھ مین نہین آیا بس سیدھے طور سے ہمارے سوال کا جواب دے
اس تقریر فضول کو جانے دیجیے کیا سر پر قضا سوار ہی جو تو اس طور سے تقریر کرتا ہی کیا تو نے
کوئی ہمکو بھی ایسا ویسا تصور کیا ہی ابکی جو ایسی تقریر کی تو گدی سے زبان کھینچ لی جائیگی کیا

شامت تو نہین آئی ہی ہی تو یہ تقریر کرنا ہی کیا سڑی ہو گیا ہی حواس جاتے رہے ہین بسبب پیرانہ سالی
کے بس جو کچھ میری خالہ نے کیا خوب کیا اور جو کچھ ہمنے کیا اچھا کیا تو کوئی ہما را نالایق نہین ہی جو ہمکو
سمجھاتا ہی اور تو کیا میری خالہ اور ماں کو قتل کرکے مجکو بادشاہ کرے گا اور تمام ملک سمندر شاہ کے
میرے قبضے مین کرا دیگا بس اگر یہ امر شدنی ہی اور خداوند کریم کو منظور ہی کہ مین تمام ملکون پر
سمندر شاہ کے غالب ہون تو وہ کوئی نہ کوئی ایسی صورت نکالے گا کہ میرا قبضہ ہو جائیگا اور خداوند کریم
وہ دن نہ لائے کہ مین خالہ اور ماں کو قتل کرکے خود حکومت کرون بلکہ یہ ہو کہ مین انکے سامنے
باآبرو و عزت دنیا سے جاؤن میرے روبرو انکے قتل کرنے کا نام لیتا ہی شرط تیری زبان
کاٹ لون جہان انکا پسینہ گرے وہان تیرا خون بہاؤن اور تجکو آنپر صدقہ کرون اور تو کیا اطاعت
کرے گا تیرے سر پر تو شیطان سوار ہی تیرا مقام نار ہی تیرا مسلمان ہونا دشوار ہی یہ جسکو خدا توفیق
دیتا ہی وہ اس راہ کو اختیار کرتا ہی تو کیا کرے گا بس اب کسی قسم کا جواب نہ دینا اگر اپنی جان کی
خیریت چاہتا ہی تو اطاعت اسلام کر ورنہ حربہ کر میرے گوش تیری تقریر کے سننے کی تاب نہین لا سکتے
ہین عشاق نے جواب دیا کہ ای ملکۂ عالم وای آرام دل مضطر وای جان عاشق رنجور یہ جو تمنے فرمایا
کہ تو دیوانہ ہو گیا ہی ضرور مین تمہاری صورت دیکھکر دیوانہ ہو گیا ہون اور تمہارے عشق کا دیو
میرے سر پر سوار ہی بس تمکو اختیار ہی چاہے قتل کر و چاہے اپنے وصل سے شاد کرو عاشق
تو ہمیشہ معشوق کے ظلم و ستم کی برداشت کرتے ہین کیا تمین وہ ہاتھ جو تمپر بارادۂ فاسد اٹھین
کو رہون وہ آنکھین جو تمکو بنگاہ دشمنی دیکھین بس تمکو جو امر لازم ہو وہ کرو چاہے میری
زبان کھینچ لو چاہے اپنی آغوش مین لو اور اپنے لب و عارض کے بوسے دو مین تو تمپر
نثار ہو چکا اور اپنی جان تمپر فدا کر چکا یہ جو عشاق نے کہا اور بوسون کا نام لیا اب سوماق
کو تاب نہی اور کہا کہ تو اسی طور کی تقریر کیے جاتا ہی شامت ہی آئی ہی رہ تو جا جا تا کہان
ہی مین سارا دیوان پن نکالے دیتی ہون اور دیو عشق کو تیرے سر پر سے اتارے دیتی
ہون اپنے وصل سے شاد کرتی ہون عروس مرگ سے تجکو ہمکنار کرتی ہون تو یون
نہ مانے گا جب تک سزا نہ پائیگا اسی طور سے بیہودہ بکے جائیگا یہ کہکر سوماق نے موتی
نکالا اور اسکو ہاتھ پر رکھکر سامنے کیا عشاق کے عشاق اسکے عشق مین بیہوش کھڑا تھا
اور کہہ رہا تھا کہ جو چاہو وہ کہو مین تو بندۂ بے زر ہون مگر اپنے وصل سے شاد کرو اور نہ
معلوم کیا کیا بیہودہ بکے زبان پر لا رہا تھا کہ جو باعث غیظ و غضب تھے سوماق طریقۂ
اسلام سے واقف ہی نہ تھی دوسرے اسکی تقریر بیہودہ سے بہت غصہ آیا تھا بس اسنے
خود ہی پہلے اسپر حربہ کیا یعنی موتی کا عکس ڈالا عکس پڑنا تھا کہ ایک برق کوند کر بالائے آسمان
گئی اور وہان سے کڑک کر پلٹی یہ جو شملاق نے دیکھا شملاق سے کہا کہ غضب ہوا استاد
تو خاموش کھڑے ہین اسکی طرف دیکھ رہے ہین اور اسنے حربہ کیا اب کیا ہوگا دیکھو وہ برق
چمک کر استاد پر گرا جاہتی ہی مین پکار کر کہتا ہون کہ آپ کس فکر مین ہین شملاق نے کہا کہ ضرور
بس سمندر شاہ نے اپنا تخت پرے سے نکالا اور چند قدم بڑھکر پکارا کہ ای استاد آپ کس فکر مین
ہین اسنے اپنا حربہ کیا ہی دیکھیے وہ برق سحر کو ند کر آپ پر پڑتی ہی جلد تدبیر بچنے کی فرمائیے ادھر
تو سمندر شاہ نے کہا ادھر زمین شق ہوئی اور ایک پتلی زمین سے پیدا ہوئی اسکے ہاتھ مین ایک

پھول تھا اُسنے عشاق کو دیا جیسے عشاق کے ہاتھ مین وہ پھول آیا اور اُسکی خوشبو دماغ مین پہونچی سارا
عشق رفو چکر ہو گیا اُس پھول کی یہ خاصیت ہی کہ اگر عشق اصلی بھی ہو تو وہ اُسکی خوشبو سے جاتا رہتا
ہی انسان ہوش مین آجاتا ہی اسی عشاق کا بنایا ہوا ہی اور اُس عشق کا کیا ذکر ہی جو کہ سحر کے سبب سے
ہو گو عشاق کو سوماق سے عشق اصلی تھا مگر پھول کے سونگھتے ہی برطرف ہو گیا اُس پُتلی نے کہا کہ آپ کس
فکر مین ہین سوماق نے بڑے غضب کا حربہ آپ پر کیا ہی جلد اپنے کو بچایئے بلکہ اُس پھول کی یہ بھی ایک
خاصیت ہی کہ جس سے حد درجہ کی اُلفت ہو اور عشق ہو اور جب اُس پھول کو سونگھ لے اُس سے اُسی
مرتبہ کی عداوت ہو جاتی ہی اور وہ جو کہ عاشق ہوتا ہی اپنے معشوق کا دشمن جانی ہو جاتا ہی عشاق
کو سوماق کی اُلفت جو جاتی رہی بلکہ دشمن ہو گیا ایسا دشمن ہوا تھوڑے ہی عرصے مین کہ خواہان جانکا
ہوا بس جب یہ اُس پُتلی نے کہا ادھر سمندر شاہ نے پکار کر کہا عشاق نے سر اُٹھا کر طرف آسمان
کے دیکھا دیکھا کہ برق کوندکر میری طرف آتی ہی جلدی سے وہ پھول تو اُس پُتلی کو دیا اور کہا کہ تو جا
اُس پُتلی نے قصد کیا کہ مین غرق زمین ہون یہ امر سوماق کو ناگوار ہوا کہ اسنے ظاہر ہو کر عشاق
کو آگاہ کیا چونکہ اسکا نام برق مزاج ہی فوراً غصہ آگیا اور ایک مرتبہ جو بجھ پڑھکر ہاتھ کو گردش
دی وہ پُتلی غرق زمین ہونے پائی تھی کہ ایک برق کوندکر قبیل عشاق پر گرنے کے اُس پُتلی پر
گری کہ وہ جلنے لگی اور چلائی کہ ای آقا یہ کنیز تو آپ پر نثار ہوئی وہ پُتلی بھی جلگئی اور وہ پھول
بھی یہ امر عشاق کو اور ناگوار ہوا سوماق سے کہا کہ ادچھوکری تو نے بڑا غضب کیا تھا کہ پہلے
تو مجکو غافل کیا باتون مین مین تیری باتون مین مصروف ہوا اور تو نے سحر کر کے میرے اوپر
برق گرانا چاہی میری کنیز نے نکلکر مجکو آگاہ کیا تو تو نے اُسکو جلا دیا اب تو میرے ہاتھ سے
بچکر کہان جاتی ہی اُسکے عیوض مین مین تجکو قتل کرونگا پہلے تیری برق کو دفع کرونگا بس یہکہکر عشاق
نے دیکھا کہ برق قریب آگئی ہی اور یہ سحر اسکا بڑے غضب کا ہی یون نہ دفع ہو گا خالی دو بس
سحر کر کے اور زمین مین باؤن مار کر غرق زمین ہو گیا اب جو اندر زمین کے جا کر خیال کرتا ہی
اور دیکھتا ہی کہ مین اسپر غالب آؤنگا تو یہ ظاہر ہوا کہ یہ تیری قاتل ہی اور تو نہ غالب آئیگا
چند ستارے ایسے نحس آئے ہین کہ جو خواہان جان کے ہین مگر کئی دن تک اُنکا اثر رہے گا
اگر وہ نہ آتے کچھ مضائقہ نہ تھا مگر اب کیا ہوتا ہی تیرے اوپر چار دن بہت نحس ہین اِسمین
تیری جان بچتی معلوم نہین ہوتی ہی یہ جو عشاق نے دریافت کرنے سے پایا پہلے تو متفکر ہوا
اور بہت پریشان ہوا خیال کیا کہ اندر ہی اندر یہان سے چلا جاؤن اور کسی مقام پر پوشیدہ
ہو کر بیٹھ رہون کہ یہ چار دن جو کہ نحس ہین کٹجائین پھر آکر مقابلہ کرون تاکہ اس آفت سے
بچون چونکہ قضا آچکی تھی بیجا نہ عمر پریز ہو چکا تھا کیونکر اُس خیال پر عمل کرتا فوراً دوسرا خیال
دلمین پیدا ہوا جو کہ باعث قتل ہوا کہ یہ سب جھوٹ ہی نہ کوئی ستارہ منحوس ہی نہ دن نحس
آئے ہین کچھ حساب مین غلطی ہوئی مجکو کون قتل کر سکتا ہی کیونکہ مجکو تو سامری و جمشید سحر بند کر گئے
ہین اور میرے قتل ہونے کا تیغہ بنا کر مجکو دے گئے ہین مین نے اُسکو بڑی حفاظت سے رکھا ہی اُس
مقام کا پتہ آجتک سوائے میرے کسی کو نہین معلوم ہی مین نے سامری و جمشید سے تو کب انہین
اُنھون نے یہ بھی کہدیا تھا کہ جب تک یہ تیغہ نہوگا اگر تمام عالم تیرے قتل کرنے کی فکر کرے گا تو
قتل نہ کر سکیگا پس نہ وہ تیغہ کسی کو ملے گا نہ مین قتل ہونگا یہ کہنا اور یہ جو ظاہر ہوا ہی بالکل غلط ہی

کبھی سامری وجمشید کا قول جھوٹ نہوگا وہ خداوند تھے جو اُنھون نے حکم لگایا وہ درست ہوا کبھی
اُسمین فرق نہوا یہ اسوقت بالکل جھوٹ زائچہ سے ظاہر ہوا کہ بہ تیری قاتل ہی بھلا اسکو تیغہ کہان
ملا ہوگا فرشتہ تو پا نہین سکتا ہی بہ کہان سے پائیگی نہ وہ تیغہ ہوگا نہ مین قتل ہونگا صرف میری نگاہ
کا فرق ہی چونکہ مین اسوقت بدحواس بہت ہو رہا ہون بس یہ زائچہ مین ہوگا کہ یہ تیرے ہاتھ سے
قتل ہوگی اسکے دن نحس ہین اور ستارے منحوس ہین ادھر اُس حکم کو اُلٹا خیال کرکے اور یہ خیال کرکے
کہ کوئی مجکو قتل نہین کرسکتا ہی پھر اسنے زائچہ نہ کیا بقول شاعر ع۔ چون قضا آید طبیب ابلہ شود
بس جب قضا آجاتی ہی تو اچھی بات اور سچ اُلٹی جھوٹ معلوم ہوتی ہی چنانچہ جیسا کہ اسوقت مین نے
عشاق کا واقعہ تحریر کیا چونکہ قضا قریب آگئی تھی یہ خیال پیدا ہوا اور فوراً طبقہ زمین کا توڑ کر نکلا
اُدھر وہ برق سوماق کی خالی گئی سوماق اس انتظار مین کھڑی ہی کہ یہ زمین سے نکلے تو اسپر پھیر
سحر کردن کہ عشاق طبقہ توڑ کر اُسکے برابر پہلو کے نکلا اور کہا کہ او جھوکری مین تجھ سے کیا سحر سے
مقابلہ کردن جبکہ مین نے تیری خالہ کو زیر کیا سحر مین اور بچہ بازی مین تو تیری کیا اصل ہی
صرف تیرے لیے یہ بچہ کافی ہی اسی سے تیرا سر کاٹے لیتا ہون یہ کہکر اور قریب آکر بچے کا وار کیا سوماق
نے یہ سُنکے اور اُسکو اپنے قریب آتے ہوے دیکھکر بچہ بکف سیر سحر اُٹھائی اور اُسکو روکا اور اُسکا وار خالی
دیا اور اپنا بچہ نیام سے لیکر عشاق پر وار کیا اب سوماق کے اور عشاق کے بچہ بازی ہونے لگی
وار چلنے لگے دو برابر تھین کہ میدان مین کوندرہی تھین بچون سے شرارے نکل نکلکر بالا ے ہوا جاتے
تھے وار دونون طرف کے سہ دن برابر رُک رہے تھے سوماق کسی مقام پر کمی نہ کرتی تھی برابر سے جواب
دے رہی تھی تھوڑے عرصے تک باہم بچہ زنی ہوا کی ایک مقام پر عشاق نے موقع پاکر جو وار کیا سوماق
کا شانہ نشانہ ہوا اس زخم کا کھانا تھا کہ سوماق کو غصہ آگیا اور عشاق کا پیمانۂ عمر لبریز ہوگیا جو زمانہ
اُسکی زندگی کا باقی تھا وہ گذر گیا موت قریب آگئی ملک الموت کو قبض روح کا حکم ہوگیا
فرشتگان عذاب اُسکی روح کے لینے کو دوزخ سے چلے مالک دوزخ نے آتش دوزخ
کو تیز کیا شیطان خوش ہوا کہ میرا بھائی اپنے مقام اصلی کو جاتا ہی سامری وجمشید ولقاو
زمردشانی و فرعون وغیرہ خداے باطل یہ خبر سُنکے کہ ہمارا ماننے والا ہمارے پاس آتا
ہی دوزخ بر برائے پیشوائی کھڑے ہوے ہین اور سامری وجمشید بہت خوش تھے کہ ہمارا
شاگرد آتا ہی ملکہ ماہیان طوفان کش وملکہ سحران سیاہ پوش یہ خبر سُنکے کہ ہمارا اُستاد
یعنی عشاق حجرہ نشین یہان تشریف لاتے ہین بڑے انتظام سے کہ ہمراہ اُنکے فرشتگان عذاب
گرز آتشین لیے ہوے ہونگے بہت خوش ہوئین اور برائے استقبال اپنے مقام سے
روانہ ہوئین اُنکے جسمون سے شعلے آگ کے نکل رہے تھے شیطان بھی خوش تھا کہ میرا فرزند
داخل جہنم ہوتا ہی اُسکے لیے بڑا سامان ہی مالک دوزخ نے اس تاریکی کے لیے جگہ ہا دیہ مین خالی
کی آتش دوزخ کو خوب مشتعل کیا شعلہاے آتش اُسکے استقبال کے لیے دوزخ سے نکل رہے
تھے تمام ساکنان جہنم کو خوشی تھی کہ عشاق آتا ہی مالک نے فرشتگان عذاب سے کیا
کہا تھا کہ بڑے شیطان کی آمد ہی آج ایک دشمن خدا اور گم ہوگا اور کیا معلوم کہ اُسکے ہمراہ کسقدر
اُسکے پیرو آئین ہا دیہ مین جگہ خالی ہونا چاہیے یقین ہی کہ آج ہا دیہ بھر جائیگا بس دوزخ مین
تو عشاق کے لیے یہ بندوبست ہو رہا ہی اور مالک دوزخ نے اُسکی دعوت کے لیے آگ افروختہ

کی ہی روحین سب شیاطین کی پیشوائی کو چلین ہین یہان سوماق نے زخم شانہ پر کھا کر اور برہم ہو کر
عشاق سے کہا کہ او بوبک پیرنا بالغ دیکھ ابھی تک کوئی خرابی کا امر نہین ہوا ہی اگر اپنی زندگی چاہتا
ہی تو اہل اسلام کا شریک ہو دین اسلام قبول کر صاحبقران و بادشاہ اسلام کی اطاعت کر اس امر پر غرور نہ کر
کہ کوئی مجکو قتل نہین کر سکتا ہی مجکو سامری و جمشید سحر بند کر گئے ہین میرے قتل کا تیغہ بنا گئے ہین
وہ دونون کیا مردک اور گدھے تھے کہ جسکو وہ سحر بند کر جائین اور تیغہ بنا جائین وہ پھر قتل نہو
کیا انکو کار خدا مین بھی دخل تھا بس جس قدر جسکی زندگی خداوند کریم نے مقرر فرمائی ہی اُس سے
زیادہ بندہ نہین رہ سکتا ہی نہ کوئی اُس زمانہ کے اندر اُسکو قتل کر سکتا ہی بس اب تیری زندگی
کا زمانہ گذر گیا اور موت قریب آئی ہی اور نہ اس امر پر غرور کرنا کہ وہ جو تیغہ سامری و جمشید
نے بنایا ہی میرے قتل کا اور مجکو دیا ہی مین نے حفاظت سے رکھ دیا ہی کوئی نہین پا سکتا ہی یہ امر
بھی کوئی محال نہین ہی ادھر خداوند کریم کا حکم ہوا کہ اسکی روح قبض ہو اُدھر وہ تیغہ زمین سے
خود بخود پیدا ہو جائیگا یا کسی نہ کسی تدبیر سے تیرا قاتل پا جائیگا یہ امر کوئی خدا کے نزدیک مشکل
نہین ہی اور نہ کوئی ایسا امر ہی کہ جس سے خداوند عالم واقف نہو اُس سے کوئی بات پوشیدہ
نہین رہتی ہی وہ ہر ایک کے مافی الضمیر سے واقف ہی اور تمام عالم کے اسرارات اور کل خالات
اور جو جو اشیا کہ اُسنے زمین مین پیدا کی ہین اور آسمان مین جسکو بندے نہین دیکھ سکتے ہین بلکہ
فرشتے بھی اُس سے آگاہ نہین ہین وہ واقف ہی اور جو اشیا کہ اُسکے بندون نے اپنے
ہمجنسون کے خوف سے زمین مین خواہ اور کسی طور سے پوشیدہ کی ہین گو اُنسے ہمجنس تو آگاہ
نہین ہین مگر خداوند عالم ضرور آگاہ ہی اور اُسکی پیش نگاہ ہین بس اس امر پر غرور کرنا نہایت
ہی بیجا ئی ہی میرے نزدیک بہتر ہوگا کہ تو میرے کہنے پر عمل کر اور اپنی زندگی کو نہ برباد کر آئندہ
تجکو اختیار ہی گو مین یہ بخوبی جانتی ہون کہ یہ پند و نصیحت تجکو سود مند نہوگی کیونکہ تیرا قلب بسبب
رنگ کفر کے سیاہ ہو رہا ہی اور ایسا تاریک ہی کہ تیرے کاشانہ دل مین شمع نور اسلام کی روشنی
بالکل نہین ہی پھر کیونکر یہ پند و نصیحت تجکو فائدہ دے گی غیر ممکن ہی کہ تیرا قلب اس سیاہی سے
پاک و صاف ہوا اور تو راہ ضلالت کو ترک کرے اور راہ ہدایت کو قبول کرے خیر مین نے سمجھا دیا
اور یہ بھی معلوم ہی کہ تیری عمر تمام ہو گئی ہی تیرا انتظار نار دوزخ کو ہی کہ عشاق سیاہ قلب
آئے تو مین اسکی خاطر کرون بس اب تجکو اختیار ہی ذرا سمجھ بوجھکر جواب دے نہین تو اپنی مرگ کا
خواستگار ہو اب میرا وار ہوگا اسوقت تک تو مین تجکو بھلا یا کی تو نے مجکو مجروح بھی کیا خیر کیا
مضائقہ ہی مجھے پروا نہین ہی شیر جو ہین وہ زخمی ہو کر اپنے حریف پر حربہ کرتے ہین جب تک
مجروح نہین ہو گئے ہین اسوقت تک نہین حملہ ور ہوتے ہین بس اب مجروح ہو چکی ہون اب
مین بھی حملہ کرونگی اور میرا حملہ ایسا ہوگا کہ تیرا بچنا محال ہوگا تجکو جان بچانا دشوار ہوگا ایک
ہی وار مین دو پر کالے ہونگے آئندہ تجکو اختیار ہی بموجب شعر منت انچہ حق بود گفتم تمام
تو دانی و گر بعد ازین والسلام ۔ سوماق کی یہ تقریر عشاق نے سُنکے جوابدیا کہ معلوم ہوتا ہی
کہ تو بھی مثل ایوان کے دیوانی اور بے عقل ہو گئی ہی یہ جو مہمل تقریر کرتی ہی جو کہ میری سمجھ مین
بالکل نہین آئی کیسا غرور اور کیسا خدا بس جو ہمارا خدا ہی وہ خدا ہی یعنی خداوند تصویر جانکتی
جوت کا خداوند جو کہ مثل ہمارے ہی ہم اُس سے ہر امر کو عرض کر سکتے ہین وہ ہماری سُنتا ہی

ہم اُسکی سُنتے ہین یہ نہین کہ نہ خدا کو دیکھ سکتے ہین نہ اُسکے کلام کو سُن سکتے ہین بہ جو تقریر تو نے کی ہی یہ
کسی خدا پرست کے روبرو کرو ہی اس بہل تقریر پر عمل کرے یا جو کہ مثل تم لوگون کے بے عقل
ہو اُس سے کہ وہ بسبب اپنی کم عقلی کے تیرے کہنے پر عمل کرے گا اور مجکو اس امر کا غرور ہی کہ
خداوند سامری و جمشید مجکو سحر بند کر گئے ہین بس اب کوئی مجکو نہین قتل کر سکتا ہی اُنکا جو کام
ہونا ہی وہ نیک ہونا ہی کیونکہ خداوند تھے دوسرے اس امر کا بھی ضرور غرور ہی کہ اُنھون نے
جو تیغہ بنا کر مجکو دیا ہی اور مین نے اُسکو بحفاظت رکھا ہی بس کوئی اُسکو نہین پا سکتا ہی اور بدون
اُس تیغہ کے مین نہین قتل ہو سکتا ہون خلاصہ یہ کہ مین مر نہین سکتا ہون غرور ہم لوگونکو زیبا ہی
کہ جو چاہتے ہین وہ کرتے ہین اگر ہم سب ملکر دعوی خدائی کرین تو زیبا ہی مگر جو امر جسکے لیے تھا
وہ اُسی کی ذات پر ختم ہو گیا اور یہ خدا پرستونکا خدا ہی کہ زندگی و موت خدائے آسمانی
کی طرف سے ہی بس جسقدر اُسنے مقرر کی ہی اُس سے زیادہ کوئی نہین جی سکتا ہی یہ ہم لوگون کا
قول نہین ہی بلکہ ہم لوگونکا مقولہ یہ ہی کہ زندگی و موت اپنے قبضے مین ہی کہ جب تک جی چاہا
زندہ رہے جب جی چاہا مر گئے بس جسقدر تن پروری اور صفائی جسم کرینگے زندگی کو ترقی
ہو گی جیسا خون کہ پیدا کرینگے عمدہ اشیا کھاکے اور بالکل بے فکری کے ساتھ اور راحت سے
بسر کرینگے اُسی قدر زندگی زائد ہو گی بس پھر یہ امر اُنکے قول کے خلاف ہوا یا نہین اور اُنکا مقولہ
بالکل غلط نکلا بس سن کہ یہ کسیکی کیا طاقت ہی کہ مجکو قتل کر سکے باتینے تک اُسکا دسترس ہو یہ بالکل
محال ہی اور یہ جو تو نے کہا کہ تجکو پند و نصیحت کارگر نہو گی کیونکہ تیرا قلب بسبب سیاہی کفر کے
تاریک ہو رہا ہی یہ بالکل غلط ہی بلکہ ایسی حالت تیری ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ میری اطاعت کر
ورنہ یاد رکھو کہ ابکی ایسی تلوار لگائونگا کہ سر تن پر سے اُتر جائیگا آئندہ تجکو اختیار ہی سو مانے
نے برہم ہو کر جواب دیا کہ مین تو پہلے ہی کہہ چکی ہون کہ تو اول درجہ کا سیاہ قلب ہی اور عشاق
یہ غرور و تکبر سوائے ذات باری کے اور کسی کو زیبا نہین بس جو یہ غرور و تکبر کرتا ہی وہ ایسا پست
ہوتا ہی کہ اُسکا کاسۂ سر ٹھوکرین کھاتا پھرتا ہی دیکھو لے کہ جن جن لوگون نے غرور کیا اُنکا کیا انجام
ہوا مثل لقا و نمرود و فرعون کے یہ تو بندے تھے اور اسوقت تک کوئی اُنکا نام نہین لیتا
ہی جب تک کہ پہلے اُنپر لعنت نہین کر لیتا ہی اور تا بہ قیامت یہ امر جاری رہے گا خیال تو کر کہ وہ
عزازیل کہ جسنے تم سب بہکائے ہوے ہو اور وہ تم سب کا اُستاد ہی بلکہ اب تو تم اُس سے بھی
زیادہ ہو اُسکو مدتون سبق مکر و فساد دو وہ قبل خلقت آدم ایسا مقرب فرشتہ تھا کہ جسکی
کچھ تعریف ہو نہین سکتی تھی تمام فرشتگان آسمان کو منبر پر بیٹھکر درس دیتا تھا بس جب خداوند عالم
نے حضرت آدم کو خلق فرمایا اور تمام فرشتون کو حکم فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو سب نے حکم
باری تعالے کو قبول کیا مگر عزازیل نے یہ سُنکے خیال کیا کہ مجھ ایسا فرشتۂ مقرب خاک کے
پُتلے کو جو کہ میرے سامنے بنا ہی سجدہ کرے بس انکار کیا یہ امر جناب احدیت کو ناگوار ہوا یا تو
مقرب بارگاہ تھا یا اُسی وقت سے معتوب ہوا آسمان پر سے نکالدیا گیا طوق لعنت گلے پڑا
نشۂ غرور سے یہ تمرد از خلقت آدم تا این دم از این دم تا قیامت اُسپر لعن و نفرین
رہ گئی کوئی اُسکا نام بدون لعنت کے نہین لیتا ہی ہمہ وقت لعن کا کوڑا اُسکی پشت پر
پڑتا ہی جب کہ شاعر نے اُسکی نسبت نظم کیا ہی شعر تکبر عزازیل را خوار کرد بزندان لعنت گرفتار کرد

بس اے عشاق وہی تو تم سب کا بھکانے والا ہی اور تم سب کا اُستاد ہی تم سب اُسکے پیرو ہو اور
یہ جو تو نے کہا کہ کوئی مجکو قتل نہین کر سکتا ہی نہ تیغہ پا سکتا ہی اوکو رباطن اپنی آنکھون پر سے حجاب
غفلت کو دور کر اور دیکھ کہ یہ وہ ہی تیغہ ہی یا کوئی اور تلوار ہی اور قدرت خدا کو دیکھ کہ تو نے
کس حفاظت سے اس تیغہ کو رکھا تھا اور بین بین ساحر مقرر کیے تھے مگر مجکو کس آسانی سے مل گیا کہ
بالکل زحمت نہوئی اسی تلوار کا تیغہ عشاق کش نام ہی اسی سبب سے بین کہتی ہون کہ تیری
قضا میرے ہاتھ ہی یہ کہکر کمر سے اُس تیغہ کو نکالا اور اُسپر سے نیام کو دور کر کے چمکا کر عشاق
کو دکھایا اُسکے جوہر چمکے اور عشاق نے اُس تیغہ کو دیکھا ایک عجب عالم ہوا ساعت ہو کر رہ گیا
بدن دار کے طائر روح اُسکے قفس جسم سے پرواز کر گیا چہرہ زرد ہو کر رہ گیا یہ معلوم
ہوا کہ تمام جسم کا خون خشک ہو گیا تصویر موت آنکھون کے نیچے پھر گئی بر عرصے تک ساکت
کھڑا دیکھا کیا اور خیال کیا کہ یہ تیغہ اسکے ہاتھ کیونکر لگا یہ وہان تک کیونکر پہونچی اور اسکو
نشان کیونکر ملا کیا کوئی میرا ملازم جو کہ محافظ تیغہ تھا وہ مل گیا یہ کیا امر ہوا کیا یہ اُن سب کو
قتل کر کے تیغہ لے آئی اب کیا تدبیر کرون اسکے روبرو سے بھاگ جاؤن اپنی جان بچاؤن پھر
خیال کیا دل مین کہ ایک چھوکری کے روبرو سے بھاگنا تو بڑے ننگ کی بات ہی چونکہ اسکی
قضا آچکی تھی اس سبب سے اسکو یہ خیال ہوا اور اسکو یہ بھی خیال ہوا کہ شاید اسنے سحر پایا
ہو کہ عشاق کی موت تیغہ سے ہی کیونکہ یہ سحر بند ہی بس سحر سے دریافت کر کے اُسی کے مشابہ
یہ تیغہ بنا لائی ہوا ور مجکو فقرہ دیتی ہو بہر طور اسکے روبرو سے بھاگنا تو کسی طور سے اچھا نہین
ہی یہ لڑکی ہی اسکو فقرہ دو شاید فقرے مین آجائے اور تیغہ مجکو دیدے تو پس پھر کیا ہی پھر کون
مجکو قتل کر سکتا ہی ایکی مرتبہ جو تیغہ ہاتھ آجائے تو توڑ کر پھینکدون باقی نرکھون کہ پھر کسی کے
ہاتھ لگے اور ہمہ وقت خوف رہے یہ خیال کر کے سوماق سے کہا کہ او چھوکری تو مجکو
دھوکا دیتی ہی یہ وہ تیغہ نہین ہی بھلا وہ تیغہ کہان وہ ایسے مقام پر ہی کہ جہان انسان کا گذر
غیر ممکن ہی تو کیونکر پا سکتی ہی ہان تو اُسی کے مشابہ یہ تیغہ بنا کر لائی ہی خوب بنایا ذرا مجکو دے
مین دیکھون کہ یہ تیغہ وہ ہی یا دوسرا اور یہ بتا کہ تیرے ہاتھ کیونکر لگا سوماق نے کہا
کہ او عشاق گرگ جہاندیدہ تو مجھ غزال رعنا کو دھوکا دیتا ہی مین کب تیرے دھوکے مین
آتی ہون کہ تیغہ مجکو دیدون تاکہ تو اُس پر قبضہ کرے اور کہے کہ یون فقرہ دیکر لیتے ہین
آخر بچہ تھی فقرے مین آگئی یہ اس امر کو تو اپنے دل سے پوچھ کہ مین کہان سے لائی ارے ساحران
زبردست کو قتل کر کے مسافت دور و دراز کو طے کر کے بڑی محنت و مشقت سے یہ تیغہ
ہاتھ لگا ہی اب بھی دیکھ مین کہتی ہون کہ میرے کہنے پر عمل کر اطاعت صاحبقران پر راضی
ہو ابھی کچھ گیا نہین ہی آئندہ تجکو اختیار ہی عشاق نے جواب دیا کہ او سوماق تو مجکو فقرہ
دیتی ہی اور خوف دلاتی ہی یہ تو مجھ سے کبھی نہوگا کہ مین اپنے آبائی دین و مذہب کو ترک
کرون اور ایک بے اصل مذہب کو اختیار کرون جو کہ بالکل اصلیت نرکھتا ہو یہ امر
کبھی نہ کرونگا اور اپنی تمام عمر کی محنت کو تیرے خوف سے برباد نہ کرونگا تجکو اختیار ہی
دار کر مگر کیا ہوگا یہ تیغہ وہ تیغہ ہی نہین ہی یہ جو عشاق نے کہا سوماق نے جواب دیا
کہ مین کیا کرون تیری قضا ہی آئی ادھر عشاق نے جھولی سے راکھ نکالی اُسپر کچھ اسم سحر

دم کرکے فورًا اپنے تمام جسم پر مل لی اور سوماق سے کہا کہ اگر یہ وہی تلوار ہی تو بھی یہ میرا کچھ نہین کر سکتی ہی مین نے دوسری تدبیر کر لی ہی یہ تلوار میرا ایک موے تن بھی نہ میلا کرے گی تو وار کرکے دیکھ لے واقعی یہ امر تھا کہ اگر اسکی قضا نہ آئی ہوتی تو اُسنے ایسی ہی تدبیر کی تھی کہ اپنے کو سحر سے روئین تن کر لیا تھا مگر کیا ہوتا ہی قضا کے مقابلہ مین روئین تنی بھی ہیچ ہی وہ ایسی تلوار تیز ہی کہ روئین تن تو کیا اگر آہنی بدن ہو جائے تو بھی بدن کاٹے ہوے اور فنا کئے ہوے نہین چھوڑتی ہی اگر خدا کی طرف سے حکم ہو جائے المختصر سوماق نے یہ کہکر کہ خبردار ہو جا اپنے کو بچا اور تبغہ علم کرکے وار کیا عشاق نے سحر کرکے دستک دی کہ سو سپر بن سحر کی عشاق کے سر پر قائم ہوئین یہ اُن سپرون کے سایہ مین کھڑا ہوا بلکہ اسنے یہ تدبیر کی کہ سحر کرکے بیچ پر اُسکو بھی زیر سپر قائم کیا اُدھر سوماق نے بیدریغ دان پاک کہکر جو وار کیا ایک برق تھی کہ کوند کر ابر سپر پر گری اُسکی چمک سب نے دیکھی مگر یہ کسی کو نظر نہ آیا کہ کب گری عشاق تو اس امر سے بیخوف تھا کہ ایک تو سیکڑون سپرین سر پر دوسرے مین نے اپنے کو روئین تن کر لیا ہی یہ تیغہ میرا کیا کریگا راوی نے بیان کیا ہی کہ اس تیغہ کا نام ہی عشاق کش تھا بس ابر سپر پر مثل برق کے کوند کر گرا اور اُسکو مثل قرص پنیر کے کاٹکر اور قلم کرکے بیچ پر آیا بیچ کو بھی مثل خیار کے دو کیا اور خود پر آکر بیٹھا خود و دو بلغہ عرق چین کو کاٹ کر کاسۂ سر پر آیا سوماق نے جھکا دیا کہ وہ تیغہ اس طور سے سر مین در آیا کہ جیسے صابون مین تار آہنی در آتا ہی تا دو ابرو پہونچا تھا کہ عشاق نے قصد کیا تھا کہ سحر کرون کہ تیغہ سر سے نکل جائے اول تو قضا تھی دوسرے سوماق نے چالاکی کی کہ فورًا بقوت تمام دونون ہاتھون سے پکڑ کر جو جھٹکا مارا تیغہ صاف کاسۂ سر کو کاٹ کر صراحی گردن مین آیا اُسکو قلم کرتا ہوا سینہ مین آیا دل و جگر کو مثل الماس کے تراش کرا در دروازہ سینہ کو کھولکر شور شکم مین آیا اُسکی آتش افروختہ کو اپنی آب دتاب سے گل کرکے ٹانگون کی راہ سے صاف نکل گیا اور زمین پر آتے ہی زمین کو بوسہ دیا اور چمک کر بلند ہوا صرف عشاق کے منھ سے اسقدر تو صدا آئی کہ افسوس بڑا دھوکا کھایا اور جان دی بس دونون ٹکڑے جسم عشاق کے زمین پر گرے ایک ہاے کی صدا آئی نہیں اُن دونون ٹکڑون کا زمین پر گرنا تھا کہ ایک شور قیامت افزا برپا ہوا آندھیان سیاہ اُٹھنے لگین غبار بلند ہوا صدا ہاے مہیب و ہولناک آنے لگین ہر طرف غل مچانے لگے ہر طرف سے رونے کی صدا آرہی تھی اور اُس صدا سے یہ آواز پیدا تھی کہ ہاے عشاق ہاے عشاق برقین کوند کوند کر گرنے لگین شعلہاے آتشین ہر طرف سے بلند ہونے لگے وہ صحرا کرۂ نار ہو گیا برف باری و سنگ باری ہونے لگی بڑی بڑی سلین سنگ کی گرنے لگین تاریکی ہوئی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا تھا ایک صداے مہیب ایسی آئی کہ تمام صحرا ہلگیا اُس تاریکی مین جب برق چمک کر زمین پر گری دیکھا کہ کالی کالی صورتون کے انسان نیلے نیلے کپڑے پہنے ہوے سر پر خاک اڑا رہے ہین اور ہاے عشاق کہکر رو رہے ہین عشاق کے بیر ساری تدبیر بھول گئے ہاے ہاے کا غل مچانے لگے راوی نے بیان کیا ہی کہ جو یہ عمارت جہان جہان عشاق کے سحر سے تعمیر کی ہوئی تھی سب منہدم ہو گئی اور کہ چین ہو کر اُڑ گئی اور دھوان ہو کر وہ گنبد کہ جس مین عشاق رہتا تھا وہ اور وہ مکان کہ جہان اُسنے تیغہ رکھا تھا اور وہ عمارت جو کہ شہر سمندر یہ مین اسکی

بنائی ہوئی تھی سب برباد ہوگئی اور وہ باغ اور مکان جو کہ اسکے سحر کے تھے سب مین
آگ لگ گئی اور وہ سحر جو کہ اسنے ایجاد کیے تھے سب مٹ گئے ایک بھی باقی نہ رہا راوی
نے بیان کیا ہی کہ جلد اول مین اس دفتر کے تحریر ہوا ہی کہ جب عشاق سمندر شاہ پاس
آیا ہی اور سمندر شاہ نے شکایت کی ہی بس اسنے چند تدبیرین سحر سے کین تھین اور کہا تھا کہ
تو خوف نہ ہو یا کوئی شہر مین لشکر لیکر بدون اجازت کے نہین آسکتا ہی وہ بھی سب برباد
ہوئین اور سوے اسنے یہ تدبیر کی تھی کہ جب لشکر اسلام کے آنے کی خبر ہوئی تھی اسنے سحر کیا تھا
کہ شہر سمندریہ اُس صحرا سے دور ہوگیا تھا کہ جہان لشکر اسلام فروکش ہوا تھا یہ سحر عشاق
کا سبب تھا ورنہ شہر سمندریہ سامنے لشکر اسلام کے تھا بس اسکے مرتے ہی وہ سحر بھی برطرف
ہوا اور شہر سمندریہ نظر آنے لگا سمندر شاہ تو ویسا ساحر زبردست نہین ہر صرف عشاق
نے اور اسکے ملازمان خیرخواہ نے اسکو بنا رکھا ہی وہ میز و آئینہ اور سنگ و صندوقچہ و
گلدستہ وغیرہ جو کہ ہمہ وقت اسکے روبرو رہتے تھے اور کاسہ پر آب جسمین ماہیان خوشرنگ
پڑی رہتی تھین وہ سب ساختہ عشاق تھا اور یہ سب عشاق نے سمندر شاہ کو بنا دیا تھا
صرف اُنپر اسقدر سمندر شاہ کا قبضہ تھا کہ سمندر شاہ اُنسے کام لیتا تھا ورنہ مالک عشاق تھا
عشاق کے قتل ہوتے ہی وہ سب کارخانہ بھی برباد ہوگیا وہ باز سیاہ و سفید و گنبد جو کہ قبر
سامری پر دریاے سبز رنگ مین بنا ہوا تھا بعد برباد ہوے دریاے سبز رنگ کے
قائم رہا تھا جلد اول مین ذکر ہوا ہی کہ جب دریاے سبز رنگ برباد ہوا ہی اور سمندر شاہ
کو خبر ہوئی اور سمندر شاہ سب کامون سے فراغت کرکے اندر محل کے گیا ہی اور مار سفید رنگ
نے آکر سمندر شاہ کو خبر دی ہی اور سمندر شاہ نے اسکو روانہ کیا ہی کہ تو گنبد پر جا کر بیٹھ اور
جو کوئی ادھر آئے اُسکو منع کرنا اور اسی طور سے باز سیاہ کو بس وہ گنبد اور باز بھی عشاق
کے سحر کے تھے اسکے مرنے سے وہ باز بھی جل گئے اور گنبد بھی خاک سیاہ ہوگیا ہان سمندر شاہ
بھی ساحر زبردست ہی اور بہت سے اشیا اُسکے بھی ایجاد کیے ہوے ہین وہ باقی ہین بس جب
یہ تفرقہ اور تلاطم مچا کہ جو کچھ عشاق کے سحر کا تھا سب برباد ہوا اور ہر محل مچانے لگے ایک
تہلکہ پڑگیا زمین کو زلزلہ ہوا لشکر کفار کے تو ہوش جاتے رہے اہل اسلام و مومنین اور آیات
صحیفۂ حضرت ابراہیم علیہ السلام پڑھنے لگے کسی کی زبان پر یہ جاری تھا یا نار کونی بردا وسلاما
علی ابراہیم کوئی کہہ رہا تھا کہ یا حافظ یا حفیظ کوئی کہتا تھا فی النار والسقر مع الجد والبدر
یہان تو یہ تلاطم تھا اُدھر عشاق کی روح قبض کرکے ملک الموت نے فرشتگان عذاب
کے حوالے کی وہ اُسکو گرز آتشین مارتے ہوے دوزخ کی طرف لیچلے اور سپرد مالک کی
جو تیار ہین اُسکے استقبال کو آئے تھے اُسکی روح سے ملے اور خوش ہوے مالک نے
قصرعا دیہ یعنی روح کو ڈالدیا اور عذاب ہونے لگا راوی کہتا کہ یہان یعنی صحرا مین
ایک پہر بھر تلاطم رہا عشاق و شملاق و ایراق حیران ہین کہ یہ کیا ماجرا ہوا اور یہ کیسا
تلاطم ہی نہ معلوم یہ کسکے مرنے کا حشر و نشر برپا ہی کون ایسا زبردست ساحر ہی یا خداوندا
تصویر استاد کی خیر ہو شملاق نے کہا کہ ای بادشاہ دوامر مین یا تو ایوان مجروح ہوا ہے
وہ مرگئی ہی یہ اسکے مرنے کا تلاطم ہی یا سوماق کو اُستاد نے قتل کیا یا سوماق کے ہاتھ

سے اُستاد قتل ہوے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ملکہ سوماق برق مزاج سے اور عشاق سے مقابلہ ہوا تھا تو ملکہ نے اپنے نام کا نعرہ کیا تھا اس سبب سے یہ امر ظاہر ہوا تھا سب پر کہ اس نازنین کا نام سوماق برق مزاج ہی اس سبب سے شملاق نے یہ نام لیا ورنہ شملاق کیا جانے شملاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ آپنے ملاحظہ تو کیا ہوگا کہ جب سوماق نے اُستاد کو تلوار نیام سے نکالکر دکھائی تھی تو اُستاد کا چہرہ زرد ہوگیا تھا اور سکتہ سی کیا حالت ہوگئی تھی نہ معلوم کیا سبب تھا جو اُس تلوار کو دیکھکر اُستاد کا یہ حال ہوا سمندر شاہ نے جواب دیا کہ یہ امر اُسوقت تک نہین ظاہر ہوسکتا ہی جسوقت تک یہ تاریکی نہین دفع ہوتی ہی اور صدا نہین آتی ہی یہ ہی باتین تھین کہ اُس میز مین اور گلدستون مین اور آئینہ مین اور کانسہ مین و صندوقچہ مین اور دیگر اشیا مین جو کہ ساختہ سحر عشاق تھے آگ خود بخود لگ گئی اور شہر سمندریہ کی طرف شعلے بلند ہوے یہ جو واقعہ سمندر شاہ نے دیکھا سر پیٹ لیا اور تاج سر پر سے اُتار کر پھینکدیا اور ہاے اُستاد کہکر گریبان کو چاک کیا اور شملاق سے کہا کہ غضب ہوگیا اُستاد کو سوماق نے قتل کیا یہ انھین کے مرنے کی علامت ہی اے شملاق و امراق جو سحر کہ اُستاد کے ساختہ میرے پاس تھے دیکھو سب مین آگ لگ گئی اور برباد ہوے اب کیا تدبیر کیجائے اُستاد تو قتل ہوے اہل لشکر سے کہدو کہ سب اپنے گریبان چاک کرین اُستاد کو سوماق نے قتل کیا اب میری سلطنت برادبار آیا ماہیان و سحران و آفتاب جادو یون مارے گئے عشاق نہ طاقی کمک کو آیا تھا وہ یون قتل ہوا اور جو خیر خواہ تھے اُنھون نے ساتھ چھوڑ دیا ایوان نے یہ سلوک کیا اُستاد ایک سر پرست باقی تھے وہ یون مارے گئے یہ سنکے شملاق وغیرہ بھی رونے لگے سمندر شاہ کا تو یہ حال ہوا کہ اپنے کو تخت پر سے گرانے لگا شملاق وغیرہ نے روک لیا اُدھر وہ تاریکی برطرف ہونے لگی روشنی ظاہر ہونے لگی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من عشاق حجرہ نشین بود افسوس مردیم و جان دادیم بمطلب خود نرسیدیم جب یہ صدا آچکی روشنی ہوئی سب نے یہ صدا سنی اہل اسلام تو اس صدا کو سنکے خوش ہوے مگر کفار نے جو یہ صدا سنی ایک کہرام لشکر مین بڑگیا اُدھر شملاق و امراق وغیرہ نے یہ صدا سنکے بموجب حکم سمندر شاہ یکبار گی اہل لشکر سے کہا کہ عشاق کو سوماق نے قتل کیا سب اپنے گریبان چاک کرو سر پر خاک اُڑاؤ سمندر شاہ نے جو یہ صدا سنی اور اپنی حالت تباہ کی جب صحرا مین بالکل روشنی ہوئی کفار و اہل اسلام نے دیکھا کہ ایک لاش خاک پر دو پر کالہ کی ہوئی پڑی ہی اور بہت سے طائر سیاہ رنگ مثل زاغ و زغن کے آئے ہین اور اُس لاش پر نوحہ کرتے ہین لاش سے ایک شعلہ پیدا ہوتا ہی وہ جل جاتے ہین اُسکے بعد دیکھا کہ صحرا سے ہزارون شیر و گرگ و ازدر پیدا ہوے اور لاش پر آئے بخون سے خاک اُڑائی خاک سے شعلہ نکلا وہ بھی جل گئے اب دیکھا کہ ایک غول کا غول سیاہ پوش ہوکا آیا سب سیاہ پوش تھے صورتین کالی دانت بڑے بڑے وہ بھی آکر لاش پر روے اور جلکر خاک ہوے اُنکے بعد جوق جوق گروہ گروہ نیلی پوشون کے آئے انمین عورتین اور مرد سب تھے اور گرد لاش بیٹھکر روئے ایک مرتبہ لاش سے شعلہ پیدا ہوا لاش بھی جلنے لگی اور وہ بھی دم بھر مین جلکر راکھ ہوگئے

خاک کا انبار زمین پر ہو گیا اُس راکھ سے ایک طائر سیاہ رنگ برابر قاز کے پیدا ہوا اور اُسنے بلند ہو کر
بزبان انسانی کہا کہ مین نے آج اس ظالم کے قید سے نجات پائی اب اپنے مسکن کو جاتا ہون
راوی نے تحریر کیا ہی کہ وہ بیر تھا عشاق کا اور ہمزاد کو عشاق نے اپنے قبضے مین کیا تھا گو یہ سب
بیر تھے جو کہ آ آ کر لاش پر رو رہے تھے اور جل گئے تھے مگر یہ سب سے زبردست بیر تھا اُس طائر نے
یہان یہ صدا دیکر اور ہوا لے سمندر شاہ جا کر بزبان انسانی کہا کہ او سمندر شاہ آگاہ ہو کہ
عشاق مارا گیا تیرا اقبال گیا اب تیرا یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہی آگاہ ہو کہ شہر سمندر یہ فتح
ہو گا تو اہل اسلام کے ہاتھ سے مارا جائیگا سمندر یہ پر کیا منحصر ہی نہ طاق بھی برباد ہو گا
یہان سے لیکر تا نہ طاق و گنجورۂ سلیمانی و شہر جمشید یہ سب پر اہل اسلام کا قبضہ ہو گا اور
دین اسلام کا ڈنکا بجے گا اب تم لوگون کا دور دورہ ہو چکا عمر طلسم تمام ہو گئی آئینہ اندام
مالک طلسم آئینہ نے یہان آکر اپنے قدمون کی نحوست سے یہ سب بھی برباد کرایا نہ وہ آتا نہ
ایوان تاجدار اُسکو پناہ دیتا نہ اہل اسلام ادھر آتے مگر یہ کیونکر ہوتا کیونکہ مدت طلسم تمام
ہو چکی تھی یہ صدا دیکر وہ طائر ایک سمت کو اُڑ کر چلا گیا یہ صدا سب اہل اسلام و کفار نے
سنی اور سمندر شاہ نے بھی سمندر شاہ تو اپنے آپ مین نہ تھا رو رہا تھا لشکر کفار مین تلاطم
مچا ہوا ہی ہر ایک رو رہا ہی جو سردار اور بادشاہ ساحر وغیر ساحر اور کل لشکر سمندر شاہ سب
گریان ہین لطف یہ ہی کہ جو لوگ مکمک کو آئے تھے وہ بھی رو رہے ہین یہان تو ایک عجب تلاطم
ہوا ادھر ایوان نے اپنے عرصے مین کہ جب تک سوماق نے مقابلہ کیا اپنے زخمون کو باندھا مرہم
سحر کے پھاہے لگائے کہ خون بند ہو طاقت جسم مین آئی کھڑی ہوئی مقابلہ دیکھ رہی ہی اور
سوماق کی فتح کی دعا کر رہی تھی درگاہ خدا مین اور دیوتون کی نقریر سن رہی تھی سوماق
کے جواب دینے پر لوٹ جاتی تھی پس جب سوماق نے وار کیا اور عشاق قتل ہوا اور
تاریکی ہو گئی جب تاریکی دفع ہوئی اور سب واقعات ہو چکے لاش بھی عشاق کی جلکر خاک
ہو گئی اور وہ طائر بھی صدا دے چکا ایوان نے دیکھا کہ سوماق تیغہ ہاتھ مین لیے ہوئے
کھڑی ہی خون اُس تیغہ سے ٹپکتا جاتا ہی یہ وجد مین جھوم رہی ہی خون کو بوجھتی جاتی ہی بس ایوان
نے دوڑ کر سوماق کو گود مین اُٹھا لیا اور کہا کہ ای فرزند تو نے بڑا کام کیا اس کافر ساحر کو
فی النار کیا اور تعریفین کرنے لگی دعائین دینے لگی پیشانی کے بوسے لینے لگی اور صاحبقران
اور بادشاہ کی طرف منہ کر کے کہا کہ آپ لوگون کی دعا کی برکت سے اس آپکی کنیز نے اس کافر کو
قتل کیا صاحبقران و بادشاہ اور کل اہل اسلام نے بہت تعریف کی اور فرمایا کہ بڑا کام کیا
ایوان نے سوماق کے ہاتھ چومے پھر ادھر ہمراہیان ایوان یعنی تین لاکھ ساحر و صاحبان
سوماق نے ایک مرتبہ لشکر کفار کی طرف منہ کر کے اور قہقہہ لگا کر یہ کہا کہ یون قتل
کرنے ہین اتنے بڑے ساحر کو او سمندر شاہ اب کوئی تیرے لشکر سے مقابلہ کو نہین نکلے گا
بس لشکر کا خاتمہ ہو گیا عشاق کے دم تک مقابلہ تھا بہ لشکر ایوان وغیرہ نے کہا خود
ایوان نے بھی سوماق کو گود سے اُتار کر اور سمندر شاہ کی طرف منہ کر کے کہا
کہ اب پھر اُستاد کو بر و نا کسی کو برائے مقابلہ روانہ کر و یا اور اُستاد کی فکر کر و بس
رو چکے کیا اس رونے سے عشاق زندہ ہو جائیگا او سمندر جادو کیا بس اسی عشاق پر تیرا

بھروسا تھا اب کوئی مقابلہ کو نہ آئیگا بس ساری حقیقت کھل گئی برائے برتے پر شکرایا تھا وہ
جو مارا گیا سبکے ہاتھ پانون کے طوطے اڑ گئے ہین کیا اب مقابلہ ہو چکا ہی کیا واپس جائین ساری
تیری بادشاہت کا حال کھل گیا یہ کیا عورتون کے طریقے کو مرد ہوکر اختیار کیا ہی کہا ہے ہائے
کرکے استاد کو رو رہا ہی اگر ایسا ہی تھا اور عورتون کا طریقہ کیا تھا تو گھر مین بیٹھا ہوتا اور چوڑیان
اور نتھ پہنکر بیٹھا ہوتا کیون سپر تلوار باندھکر میدان مین آیا ہی بس یہان سے چلا جا اور گھر
مین بیٹھکر استاد کو رو ارے او نامرد ہم عورتین بھی تو اس طور سے نہین روتے ہین جس طور سے
تو رو رہا ہی واہ کیا خوب صورت تو مرد کی اور سیرت عورت کی یہ جو ایوان نے سمندر شاہ
کی طرف منھ کرکے کہا لشکر اسلام مین ایک قہقہہ پڑا سمندر شاہ بہت خفیف ہوا سب
رونا بھول گیا اور ایوان کو یہ جواب دیا کہ او ایوان کیا بیہودہ بکتی ہی تیری بھانجی نے
جو استاد کو قتل کیا ہی تو تو بہت خوش ہی دیکھ مین تجکو اسکے غم مین رلاتا ہون اسکو قتل کرتا
ہون یہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتی ہی یہ ساری تیری خوشی نکالے دیتا ہون بہت
خوش ہو رہی ہی اور قہقہے لگا رہی ہی یہ سب قہقہہ زنی نکلی جاتی ہی یہ کہکر سمندر شاہ نے
شملاق سے کہا کہ یہ لوگ یون نہ مانینگے اور فرداً فرداً انسے کوئی مقابلہ بھی نہین کرسکتا
اور میری یہ لیاقت نہین ہی کہ مین انسے مقابلہ کرون کیونکہ جو ساحر ہین وہ سب میرے
ملازم تھے بس جب مین مقابلہ کو نکلونگا جب یہی لوگ آکر مقابلہ کرینگے بالکل میری شان
کے خلاف ہی انسے مقابلہ کرنا بس مین جنگ مغلوبہ کا حکم دیتا ہون شملاق نے کہا
کہ یہ آپکی رائے بہت نیک ہی بس سمندر شاہ نے شملاق و امراق سے کہا کہ نقیبون
سے کہو کہ لشکر مین پکار دین کہ سب اب استاد کے واسطے نہ روئین یہان رنج و غم نہ کرین
نرد گاہ پر جلکر انکی ماتم داری کیجائیگی پہلے ان لوگون سے انکے خون کا عیوض لے لیا
جائے پھر جو انکی ماتم داری کیجائیگی انکے دشمنون سے تو معاوضہ کرلیا جائے گا یہان
لشکر مین ایک تلاطم مچا ہوا تھا ہر ایک گریان تھا عجب عالم تھا بس شملاق و امراق
نے نقیبون کو حکم دیا وہ یہ حکم پاکر چلے انھون نے لشکر مین جو کچھ کہ شملاق نے کہا
تھا پکار دیا بس وہ تلاطم جو کہ مچا ہوا تھا برطرف ہوا سب خاموش رہے صف بندی
ہوگئی اسی طور سے پھر لشکر درست ہوگیا جب سب کو اطمینان ہوا اور سمندر شاہ نے
دیکھا کہ لشکر مین جو تلاطم تھا وہ برطرف ہوا اور دیکھا کہ ایوان و سوماق اسی
طور سے کھڑی ہوئی ہنس رہی ہی یہ دیکھکر سمندر شاہ کو اور زیادہ غصہ آیا بس اسنے
خود پکارکر ساحردن وغیرہ سے کہا کہ لینا ایوان کو اور سوماق کو بھی ان
دونون کو زندہ نہ جانے دینا سب ملکر ان دونون کو قتل کرو استاد کے خون کا
عیوض لو یہ استاد کو قتل کرکے میدان سے زندہ نہ واپس جائین اور جاکر خوشی
نہ کرنے پائین جینا انھون نے استاد کو قتل کیا ہی اسکی سزا پائین خصوصاً سوماق کو زندہ
نہ چھوڑنا اس ایوان لکانہ کو اسکے رنج و غم مین مبتلا کردای جوانان لشکر سب ملکر اہل اسلام
و لشکر ایوان کو شکست دو اپنا نام روشن کرو یہ جو سمندر شاہ نے پکارکر اہل لشکر سے
کہا بس یہ کل لشکر کا سننا تھا کہ ایک طرف سے کل بادشاہ جو کہ ساحر تھے اور سمندر شاہ

کی کمک کو آئے تھے اور کل لشکر سمندر شاہ مین جو کہ ساحر تھے اور کل سردار سمندر شاہ کے ساحر اور
اُن بادشاہ ہونگے ترسول اور پنسول و ناریخ و ترپخ و گولہ فولادی و پیکان کے گچھے لیکر اور سحر کرتے ہوے
ابر سحر سے آگ برساتے ہوے طرف ایوان وسوماق کے حملہ کرکے اور نرغہ کرکے چلے ایک
طرف سے وہ بادشاہ جو کہ غیر ساحر تھے اور وہ سردار جو کہ غیر ساحر تھے اور جو کہ دعوۂ پہلوانی
رکھتے تھے اور کل غیر ساحر و نکا لشکر اور جو کہ سمندر شاہ کی کمک کو غیر ساحر بادشاہ و پہلوان و سردار
آئے تھے وہ اور کل لشکر سمندر شاہ غیر ساحران اور کل سردار غیر ساحر تلوارین و سپرین و خنجر
و نیزے و عمود و تبر و تیر و کمان لیکر اور مرکب اٹھاکر اور پیدل بکثرت حملہ آور ہوے ایوان
وسوماق پر یہ جو حال لشکر ایوان وسوماق کی خواصون نے دیکھا وہ لوگ بھی ایک مرتبہ
حربہ ہاے سحر سنبھالکر طرف لشکر کفار کے لینا لینا کہکر چلے اُنکے بھی ہاتھون مین ترسول و پنسول
تھے اور دیگر حربہ ہاے سحر تھے آتے ہی کفار سے بھڑ گئے بس حربہ ہاے سحر کے وار ہونے لگے اُدھر
سوماق نے نرغہ کفار کا دیکھکر فوراً دستک دی کہ ایک طاؤس پیدا ہوا اُسپر سوار ہوکر اور موتی
کو ہاتھ پر رکھکر کفار پر جا پڑی اور عکس گوہر سے برقین چمکا چمکا کر کفار کو جلانے لگی ایک تلاطم
ڈالدیا لشکر کفار مین ایوان نے جو یہ حال دیکھا وہ بھی اپنے تخت سحر پر سوار ہوکر اور حربہ ہاے
سحر سنبھالکر کفار پر جا پڑی اور جاتے ہی حربہ کیا کہ ایک برق کوند کر جو گری ہزارون کے سر اڑ گئے
ادھر لشکر ایوان بھی حربہ کرنے لگا جب سمندر شاہ نے دیکھا کہ ایوان وسوماق نے لشکر
مین تلاطم ڈالدیا بس یہ بھی اپنا تخت بڑھا کر چلا پھر خیال آیا کہ تخت پر سے کیا مقابلہ ہوگا
جنگ مغلوبہ مین بس اسنے دستک دی کہ ایک اژدر پیدا ہوا یہ اُسپر سوار ہوکر لشکر ایوان کی
طرف چلا اسکا چلنا تھا کہ اور جسقدر بادشاہ و سردار ساحر و غیر ساحر تھے مثل شملاق و امراق
و گلاب جادو وغیرہ کے سب حربہ ہاے سحر اٹھاکر چلے یہ جو واقعہ صاحبقران نے دیکھا خیال
فرمایا کہ ایوان کی کمک کرنا پر ضرور ہے کیونکہ کل لشکر سمندر شاہ اُسپر حملہ آور ہوا ہے بس کیا عمدہ بات
ہے کہ اسی جنگ مغلوبہ مین اس لڑائی کا فیصلہ ہو جائے یہ خیال فرماکر مرکب کی باگ لی اور
تیغۂ عقرب سلیمانی کو علم کیا اور نعرہ کیا کہ منم صاحبقران ثالث بدیع الملک نوجوان
کہ کفاران بجیا و پر دغا کی گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر رود یہ نعرہ کرکے
غیر ساحر و پر حملہ آور ہوے یہ واقعہ لشکر اسلام نے دیکھا بس کل سردار ساحران اپنا اپنا لشکر
ساحران لیکر اور حربہ ہاے سحر سنبھالکر اور نعرہ کرکے کہ منم مریخ آفتاب علم منم آفاق شاہ
منم الطاف جادو منم متن جادو منم مرآت جادو منم سہراب جادو منم کوکبۂ
روشن تن منم ملکہ غزالان منم ملکہ آئینہ اندام جادو منم وزیر آفاق شاہ
لشکر کفار پر حملہ آور ہوے بادشاہ اسلام و کل سرداران نیکنام نے جو دیکھا کہ صاحبقران
نے لشکر کفار پر حملہ کیا پس بادشاہ نے تخت کو ترک فرمایا اور مرکب طلب فرماکر اُسپر
سوار ہوکر مع سات سو بادشاہونکے اور کل لشکر غیر ساحران کے کفار پر حملہ کیا نعرۂ بادشاہ
منم شاہ شاہان فریدون حشم ✦ بہار گلستان کاؤس و جم ✦ منم خسرو خسروان عجم ✦
منم مالک تخت و تاج و علم ✦ بادشاہ کا نعرہ کرنا تھا کہ پھر تو منم منم کی ہر طرف سے
صدا بلند ہوئی کہ ایک سمت سے صدا آئی کہ منم نور الزمان و عین الزمان ایک جانب

سے آواز آئی منم سکندر فرخ لقا منم آصف انجم طلعت منم شہنشاہ گوہر کلاہ منم مملوک بن مالک ایک جانب سے کوئی پکارا منم جزیل بن عادی منم منم دیوانہ ہوت و مبہوت منم یقین خود پرست منم صنوبر شاہ منم محراب شاہ بس منم منم کی صدا آنے لگی اور کل سردار و کل اہل لشکر مع سوار و پیادہ سب تلوارین علم کرکے چلے تمام لشکر نے علمون کو جلوہ دیا پنجۂ علم جو چمکا یہ معلوم ہوا کہ ہزارون برقین کوندگئین لشکر اسلام نے جو اپنے مقام سے حرکت کی یہ معلوم ہوا کہ دریاے لشکر اپنی جگہ سے جنبش کی صفین جو تھین یہ معلوم ہوتا تھا کہ سمندر کی موجین ہین صداے سم مرکبان سے زمین معرکہ ہل رہی تھی اسقدر غبار بلند تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ آندھی سیاہ اٹھی ہی بموجب شعر کے شعر ۔ ز سم ستوران دران پہن دشت زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ۔ بس دو دریا تھے کہ باہم ملگئے ساحر ساحرون سے غیر ساحر غیر ساحرون سے تلوار چلنے لگی باہم لپٹ گئے لشکر ساحران ساحرون سے لڑنے لگے جو ہر شجاعت دکھانے لگے نظم

ملے غول کے غول اور غٹ کے غٹ	گئے مومن و گبر باہم لپٹ	سوار دنکے اک سمت ریلے ہوے
پیادے تھے جانونپہ کھیلے ہوے	کوئی نیزہ کھا کر ہوا ڈیلمجان	کسی کے لگا سر پہ گرز گران
کوئی تیغ سے ہو رہا تھا ہلاک	کسیکا تھا خنجر سے دل چاک چاک	کوئی خاک پر تھا تڑپتا پڑا
کوئی ایڑیان تھا رگڑتا پڑا	کوئی تھا پڑا خاک پر تیمجان	کوئی لے رہا تھا بڑا ہچکیان
کسی سمت تھا ابر آتش فشان	کسی سمت تھین سحر کی بجلیان	کسی جا تھے نار نیزے چل رہے
ہزارون تھے ساحر کہین چل رہے	کہین سنگباری سے تھا شور و غل	کہین گر رہی برق نیمی متصل
تلاطم تھا برپا ادھر اور ادھر	ہزارون تھے مردے پڑے خاک پر	کسی جا پہ لاشونکا انبار تھا
وہان راہ چلنا بھی دشوار تھا	ہوئی خون سے رنگی زمین لالہ رنگ	نہ ایسی ہوئی تھی نہ جنگ
بلند ایک جانب تھا ڈھالونکا ابر	نمایان تھا اک سمت جادو کا ابر	[illegible] کا تھا بس معرکہ وہان پڑا
نہ دیکھا کسی نے نہ ایسا سنا	بس راوی بیان کرتا ہی کہ جب فریقین [illegible] باہم ملگئے ساحر	

ساحرونسے اور غیر ساحر غیر ساحرون سے آتش ہر نار بخ و ترنج و گولہ پھلنے لگے ماشہ و دانہ اچھلنے لگے ابر سحر بن بنکر تیار ہونے لگے آتش آگ و تیر برسنے لگے اور یکبان ساحر ہلاک ہونے لگے انکے پیر غل مچا نیلگے آثار مرگ ساحران ہویدا ہونے لگے ایک تلاطم رستخیز برپا تھا غضب کا معرکہ بڑا تھا ہر ایک اپنی جان لڑاے ہوے تھا نقیب پکار کر جوانونکو ولولہ جنگ دلا رہے تھے اور انکو آمادہ کرکے لڑا رہے تھے اہل اسلام کو یہ فکر تھی کہ کسی طور سے ہم غالب آئین کفار کو یہ فکر تھی کہ ہماری ظفر ہو سمن رخسار بھی لڑ رہا تھا سحر کر رہا تھا جب اسکا گولہ چلا دس پانچ اہل اسلام درجۂ شہادت پر فائز ہوے سرنج نے جب بڑھکر سحر کیا لشکر کفار مین تلاطم ڈالدیا آفاق نے تہلکہ ڈال رکھا آئینہ اندام و صراحت جادو کے آئینون کے عکس سے برقین کوند کوند کر گر رہی تھین گوہر سوباق سے ایک تلاطم برپا ہی ایوان کا تو سحر لاجواب ہی تہمتن نے تو قیامت برپا کر رکھی ہی غزالان سے تو آفت مچا رہی ہی سہراب اپنی بہادری دکھا رہا ہی گو کہ ستارے تو ٹوٹکر گرا رہی ہی ستارہ کفار کو گرو [illegible] تصلاق کفار کی کمک کر رہا ہی اصراق اپنا سحر کر رہا ہی گرداب شاہ نے نیا سحر کیا ہی جسکا تلاطم لشکر ساحران مین برپا ہی یا تو ارمرگ گرم ہی خون کے نالے بہ رہے ہین زمین پر گھٹنون گھٹنون خون کا دریا ہی ظفر کا معرکہ ہی سر تن سے

انبار ہین مرکب پائمال کرتے پھرتے ہین ہزارون بسمل خاک پر ایڑیان رگڑتے ہین سرو تن
خاک مین اٹے ہوے ہین ہچکیان لے رہے ہین جسمون سے شعلے نکل رہے ہین اژدہاے سحر
ہزارونکو نگل رہے ہین شعلہ فشانی کرکے جلا رہے ہین شیرہاے سحر کے الگ طمانچے چل رہے
ہین اس طور سے کہ ساحرونکا لشکر لڑ رہا ہی اُدھر غیر ساحرون مین بھی ایک قیامت اکبر البلند ہی
جھنکار دنسے تلوارونکی کچھ سنائی نہین دیتا ہی غبار بلند ہی سنانین جو چمک رہی ہین یہ معلوم ہوتا ہی
کہ ستارے جھلملا رہے ہین صدائے گز سے وہ صحرا تنگ آہن گران معلوم ہوتا ہی منم منم
کے نعرے بلند ہین سوارون سے سوار اور پیدلون سے پیدل لڑ رہے ہین کمانین کڑک رہی ہین
تیرونکا برس رہا ہی ابر سپر اُٹھا ہوا ہی برق تلوار کوند کوند کر گر رہی ہی بسمل خاک پر تڑپ
رہے ہین عروس مرگ سے بہادر ہمکنار ہو رہے ہین لباس تن خون کی چھینٹوں سے رنگین ہین کمانیون
سے خون بہ رہا ہی برابر ہاتھ بلند ہو ہو کر پڑ رہے ہین سناونکے الگ وار ہو رہے ہین مرکب
لاشونکو پائمال کرتے پھرتے ہین دریاے خون روان ہی سر حبابونکے مانند نظر آتے ہین
لاشین منزل مگر کے پڑی ہین تیرے جو پہلوانونکے ہاتھ سے چھوٹ چھوٹ کر گرے ہین اژدہاے دراز معلوم
ہوتی ہین بازو جو پٹیلتونکے کٹکر گرے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ مچھلیان دام مین پھنسی ہین خود
سر کا نسئہ واژگون معلوم ہوتے ہین تلوارین بام کی صورت سی نظر آتی ہین سیر بین سنگ پشت
کا مزہ دکھاتی ہین علمہاے لشکر جو کٹکر گرے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ مردے کفناے ہوے
پڑے ہین ایک نلا طم حشر و نشر صحرا مین برپا ہی جب کوئی ساحر زبردست مرتا ہی تمام صحرا تاریک
ہو جاتا ہی فلک پیر جھکا ہوا دیکھ رہا ہی عینک مہر و ماہ کو لگائے ہوے ساکنان فلک بھی اسی طرف
متوجہ ہین مگر جرخ پیر اس معرکہ کو دیکھکر لرزان ہی آفتاب کو حرکت ہی جلد جلد راہ طے کر رہا
ہی اور یہ قصد ہی کہ سمت مغرب پہونچ جاؤن یہ معرکہ نہ دیکھون کیونکہ آج زمین کے اکھڑنے کا
سامان ہی تمام سبزہ صحرا خون سے لالہ رنگ ہی غبار بھی جو بلند ہوتا ہی وہ بھی گلابی ہی عجیب
طرح کی اس صحرا مین خرابی ہی اگر کوئی پرند قضا کا مارا آرہا ہوا اِدھر آنکلا یا تو وہ شہباز خدنگ
ہلاکشکار ہوا یا باز سحر نے اُسکا لقمہ کیا دلیرونکی صداسے زمین معرکہ ہل رہی ہی گاہ زمین کو
تشویش ہی بار لشکر سے تھکی جاتی ہی ہر مرتبہ سینگ بدلتی ہی اسدن اس قیامت کی جنگ مغلوبہ
ہو رہی تھی کہ ہر مرتبہ زمین کے نہ دبا لا ہو جانے کا خوف تھا دھما دھم کی ہر طرف سے صدا
آرہی تھی ترنج و نابچ جو شقی ہوتے تھے اُنکی صدا سے گوش گردون کر ہوے جاتے تھے
عیارون کے ایک طرف حقہ ہاے آتشبازی چل رہے تھے وہ الگ کمند اندازی کر رہے تھے
مرکب کو تل پھیر رہے تھے باجے جنگی بج رہے تھے علمہاے لشکر لہرا رہے تھے جوانونکے دل
صدائے کوس رزمی سن کر جوش شجاعت مین بھر رہے تھے مگر یہ عالم تھا کہ جلا جل
کف افسوس مل رہا تھا خرنا کا دم بند ہو گیا تھا ترئی جھک کر رہ گئی تھی دمسکو دردمسکو
تھا نقارے کو نفخ تھا تاسو کی آواز بیٹھی ہوئی تھی شتران لشکر بے مہار پھر رہے تھے فیلان نیکر
بست تھے عجیب قسم کا معرکہ قیامت خیز آفت انگیز اس صحرا مین برپا تھا نقیب صفون مین پکارتے
پھرتے تھے ای جوانان بکوشید تا جامۂ زنان نہ پوشید شعر بیا دہ لاؤ تم عروس موت کو
در طلاق اس زندگی کی سوت کو دیگر زن جنگ ست جنگ باید کرد ۔ کوشش نام ننگ باید کرد

یہ صدا جو دلیرون کے کان مین جاتی تھی وہ جان لڑا کر حملہ کرتے تھے یہ ہی قصد کرتے تھے کہ کفار کے پانون اکھڑ جائین اُدھر سے کفار بھی اسی قصد سے حملہ آور ہوتے تھے بادشاہ کے ایک سمت تلوار چل رہی تھی ہزارون کفار مر مر کر گر رہے تھے شمشیر صاحبقران نے عجب تلاطم برپا کر دیا تھا صاعقہ تیغ شہنشاہ گوہر کلاہ سے نیا حشر برپا تھا اسی طور سے ہر سردار و بہادر کا حال تھا جب بادشاہ وار کرتے تھے برابر سے سات سو بادشاہ جو کہ جلو مین رہتے ہین اُنکا بھی وار ہوتا تھا سات سو برچھین کو بند کر گرتی تھین دریاے لشکر کفار مین ایک تلاطم برپا تھا اُدھر غیر ساحران لشکر اسلام نے نوغیہ ساحرونکے لشکر کو تباہ کر رکھا تھا اُدھر ساحرون نے ساحرون کے لشکر کو مسمار کر دیا تھا بس دریاے لشکر کفار مین ایک تلاطم برپا تھا طوفان مرگ سے سامنا تھا جا در خون سے ہر ایک تن شرابور تھا موجہ موت دم نہین لینے دیتا تھا ہر مرتبہ کشتی حیات کو دریاے فنا مین غرق کیے دیتا تھا زورق زندگی قریب غرق ہونے کے تھی طوفان فنا نے گھیر لیا تھا جہاز حیات کو تلاطم مرگ سے کب مفر تھا گرداب قضا مین لشکر کفار پھنس گیا تھا طغیانی اجل نے آکر گھیر لیا تھا سر اُٹھانے کی مہلت نہ تھی سب دریاے فنا مین غرق ہوے جاتے تھے موت کے گھاٹ اُتر رہے تھے زندگی نہ گھر کی نہ گھاٹ کی تھی ہر مقام پر گرداب مرگ مین لشکر مبتلا تھا سیلاب اجل سے مقابلہ تھا سمندر فنا سے سامنا تھا نہنگان قضا منہ کھولے ہوے تھے ایک بلا کا سامنا تھا ملک الموت نے وسط لشکر مین خیمہ برپا کیا تھا روحین قبض کرنے پھرتے تھے دم لینے کی مہلت نہ ملتی تھی ایک کی روح قبض کرنے سے مہلت نہ ملی تھی کہ سو مر کر گرے اِدھر اُدھر دوڑتے پھرتے تھے مالک دوزخ نے تمام درجہ ہاے دوزخ کھول دیے تھے ملک الموت سے روحین لے لیکر بھر رہے تھے طائران روح قفس جسم کو چھوڑ چھوڑ کر مثل طائران گم کردہ آشیان کے پھر رہے تھے شہباز اجل کے شکار ہو رہے تھے کاسہ ہاے سر مٹی کے مول تھے ٹھوکرین کھاتے پھرتے تھے نصر جسیم برق اجل سے منہدم ہو ہو کر گر رہے تھے بازار مرگ ہر طرف گرم تھا جانونکے خریدار بہت تھے جانونکا سودا ارزان تھا دلال اجل کی بن آئی تھی ہر طرف خریدار پکار رہے تھے عروس مرگ مثل معشوق طناز کے ہر ایک کے گلے مل رہی تھی راوی نے بیان کیا ہی کہ اسی طور سے جنگ ہوا کی اور وہ دن خوف سے تمام ہوا آفتاب غروب ہو گیا ماہتاب نے اپنا جلوہ دکھایا تیغ نور کو گلے مین حمائل کر کے میدان فلک پر جلوہ گر ہوا اور تماشاے جنگ دیکھنے لگا مگر یہ لوگ ایسے مصروف جنگ تھے کہ انکو خبر بھی نہوئی کہ کب دن تمام ہوا اور کب شب ہوئی برابر تلوار چلا کی نوبت یا نیزہ رسید کہ وہ شب بھی تمام ہوئی پھر آفتاب نکلا مگر ابھی تک اسی طور سے مقابلہ ہو رہا ہی پہلوانونکے جسمونپر گل زخم کھلے ہوے ہین بدھیان زخمونکی پڑی ہوئی ہین شرائے خون کے بہ رہے ہین مگر مقابلہ سے باز نہین آتے ہین آخر کار ایک مرتبہ کفار نے جھرمٹ کھایا قریب تھا کہ فرار کرے کہ صحرا سے گرد پیدا ہوئی اور دامن گرد سے ایک لاکھ سیاہ ساحران و غیر ساحران لشکر سرشار جادو پیدا ہوا اور یہ دریافت کر کے کہ سمندر شاہ سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہو رہا ہی لشکر حملہ آور ہوا یہ لوگ ایسے مصروف جنگ تھے کہ انکو خبر بھی نہوئی کہ کون آیا اور کون نہین آیا یہ بھی آکر مشغول جنگ ہوا تھا کہ اور ایک ساحر ایک لاکھ ساحر ونکا لشکر لیکر آ پہونچا اور وہ بھی شریک کفار ہوا اسی طور سے دس ساحر لشکر ساحران لیکر آئے اور شریک کفار

ہوے کوئی پچاس ہزار سے کوئی لاکھ ساحر دیسے اسکے بعد غیر ساحر دنکا لشکر آنے لگا پانچ بادشاہ
غیر ساحر دنکا لشکر لیکر آئے یہ بھی قریب چار لاکھ کے لشکر تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ سب وہ
لوگ ہین کہ جنکو سمندر شاہ نے تمامی لشکر اپنی کمک کے لیے طلب کیا تھا جن کو ہم جلد دوم
مین یا اسی جلد مین تحریر کر چکا ہون کہ بہت سے ساحر بادشاہ و غیر ساحر سمندر شاہ کی بدعنوانی
سے انکے گو اپنے اپنے شہر سے لشکر لیکر چلے تھے مگر واپس گئے اور بہت سے قبل مقابلہ ہونے کے
جبکہ سمندر شاہ شہر مین تھا آگئے تھے اور جو باقی رہے تھے وہ اسوقت آکر پہونچے اور فریقین
جنگ ہوے اہل اسلام سے لڑنے لگے مین نے نام ان سب کے بسبب طول ہو جانے کے
نہین تحریر کیے بس اب جو لشکر تازہ دم آیا اور اسنے جکر مقابلہ کیا وہ جو تلاطم لشکر مین پڑ گیا تھا
برطرف ہوا اور پھر اسی طور سے مقابلہ ہونے لگا اہل اسلام کب خوف کرتے ہین اسی طور سے
کلہ بکلہ لڑ رہے ہین سو ماق نے تو ایک تلاطم ڈالدیا ہی آفت برپا کر دی ہی قیامت کی جنگ مغلوبہ
ہو رہی ہی اسی جنگ مغلوبہ مین وہ دن بھی تمام ہوا شب آئی یہان تک کہ وہ شب بھی تمام ہوئی زنگی
شب نے شاہ روز سے شکست کھائی چونکہ برائے کمک کفار لشکر تازہ دم آیا تھا اسنے جو آکر
مقابلہ کیا ہر طرف جوے خون روان ہوئی دریاے خون کی طغیانی ہوئی زد برق حیات اہل لشکر
طوفان مین آئی پھر لشکر گرداب موت مین مبتلا ہوا حباب مرگ اپنی آنکھین دکھانے لگے
چادر موت اٹھ اٹھکر سبکو ڈبونے لگی پھر ملک الموت ارواحین قبض کرنے لگے بازار مرگ پھر گرم ہوا
عروس مرگ سے پھر سب ہم آغوش ہونے لگے کاسہ ہاے سر پھر ٹھوکرین کھانے لگے
لاشون کے انبار ہونے لگے مغز سرونکا برسنے لگا لاشے دریاے خون مین مثل نہنگان بلا
کے شناوری کرنے لگے غضب کا معرکہ پڑا اس طور سے جو جی لڑا کر کفار نے بسبب کمک
کے آجانے کے کئی حملے کیے اب لشکر اسلام پر ہراس طاری ہوا اور نوبت یہ پہونچی کہ کفار
دباؤ ڈالنے لگے مگر یہ لوگ کب پیچھے قدم ہٹانے ہین جان سے جانا گوارہ ہی مگر پیچھے ہٹنا
گوارہ نہین ہی سب ایک مقام پر جمع ہو کر لڑنے لگے یہ جو واقعہ بادشاہ اسلام و صاحبقران
نے ملاحظہ فرمایا کہ لشکر پر ہراس طاری ہوا ہی اور کفار کا دباؤ پڑنے لگا ہی ایسا نہو کہ کفار کی
ظفر ہو جائے بس بادشاہ نے رجوع قلب سے بدرگاہ باری بصد بیقراری التجا کی اور
عرض کیا کہ ای کریم کارساز وای رب بے نیاز یہ وقت مدد ہی تیری ہی ذات کا ہم سب کو
بھروسا ہی تو ہی مدد کرنیوالا ہی کوئی سبب پردۂ غیب سے ایسا فرما کہ کفار پسپا ہون سمندر شاہ
مین بھی تیرے نام کا ڈنکا بجے ہم سب تو تیری راہ پر لڑتے ہین اور تیری راہ مین سر دینے کو موجود
ہین جو تیری مرضی ہمکو کوئی عذر نہین ہی یہ جو بادشاہ نے بملک کر دعا کی تیر دعا ہدف اجابت
پہونچا فوراً آسمان پر ایک ابر نمودار ہوا اور ایک روشنی پیدا ہوئی گو جنگ مغلوبہ پر دری
تھی مگر سب اسطرف متوجہ ہونے لڑتے بھی جاتے ہین اور دیکھتے بھی جاتے ہین کہ وہ ابر
قریب اس صحرا کے آکر ٹھہر ہوا اس سے اژدر آتش فشان جنبر علمہاے لشکر تھے پھر بروج
نشانونکے چاند بنے ہوے تھے انکے عقب مین ساحران نیکنام ہنس و فرقے و تماز و بط پر
سوار نمودار ہوے سمندر شاہ کی طرف سے بھی طائران اور لشکر اسلام کی اور بسمت
سے ہرکارے برائے خبر روانہ ہوے کہ دریافت کرین یہ لشکر کسکی کمک کو آیا ہی آیا کفار کی یا اہل اسلام

کی اُدھر وہ لشکر جب قریب میدان جنگ کے پہونچا سردار لشکر یعنی مہتاب مشتری خصلت
برادر مریخ نے جو جنگ مغلوبہ دیکھی بذریعہ ہرکارون کے دریافت کیا کہ دریافت تو کرو کہ یہ کس سے
جنگ ہو رہی ہی انھون نے دریافت کرکے عرض کیا کہ لشکر اسلام سے اور سمندر شاہ سے
مقابلہ ہی ملاحظہ فرمائیے وہ صاحبقران جنگ فرما رہے ہین اور وہ آپکے بھائی صاحب مقابلہ
فرما رہے ہین مہتاب کل لشکر اسلام کو پہچانتا تھا اور یہ بھی بذریعہ برجہ اخبار اور مریخ کے نامہ
سے ثابت ہو چکا تھا کہ صاحبقران ثانی تو طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے ہین اور شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان کو صاحبقران کا لقب دے گئے ہین اب وہ صاحبقران ہین بس یہ
تو اسکو معلوم تھا یہ جو ہرکارون نے بیان کیا اور اسکو معلوم ہوا بس مہتاب مشتری خصلت
نے یہ خبر سنکے کہ جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی اپنے لشکر کو حکم فرمایا کہ کفار کو گھیر کر مار لو اور خود
مرکب سحر پر سوار ہوکر اور اُس ابر سحر کو جو کہ اسکے سر پر سایہ فگن تھا اور اسمین ہزارون
چاند لگے ہوے تھے اُس ابر کو اشارہ کیا وہ ابر چلا بس جب مہتاب نے لشکر کو یہ حکم دیا کہ
کفار کو گھیر کر مار لو بس کل لشکر جو کہ قریب چار لاکھ کے برائے کمک اہل اسلام لیکر چلا تھا
وہ کل لشکر ایک مرتبہ حربہ ہاے سحر لیکر لشکر کفار پر آپڑا اور ایک ہی حملہ مین تلاطم ڈالدیا
اُدھر مہتاب نے جو ابر کو اشارہ کیا اُس ابر سے چاند جدا ہو ہوکر کفار پر گرنے لگے لشکر کفار
مین تہلکہ پڑ گیا اُدھر طائران سحر نے سمندر شاہ کو جاکر خبر دی کہ یہ جو لشکر آیا ہی برائے کمک
اہل اسلام کے آیا ہی اسکا بادشاہ مہتاب مشتری خصلت برادر مریخ آفتاب علم ہی وہ
لشکر لیکر برائے کمک اہل اسلام کے آیا ہی یہ سُنکے سمندر شاہ نے کہا کہ اگر آیا ہی تو وہ بھی
مارا جائیگا شملاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ ملاحظہ فرمائیے کہ وہ لشکر جو کہ ابھی آیا تھا
اُسنے تلاطم ڈالدیا سمندر شاہ نے کہا کہ لشکر کو آگاہ کرو کہ اہل اسلام کی کمک آئی ہی ذرا
خبردار ہوکر مقابلہ کرین شملاق نے نقیبون کو آگاہ کیا اُنھون نے تمام لشکر مین پکار دیا
اُدھر بادشاہ اسلام کو ہرکارون نے آگاہ کیا کہ مریخ کا بھائی لشکر ساحران لیکر برائے
کمک آیا ہی یہ جو ابر نمودار ہوا تھا اُسی کی آمد کا تھا دیکھیے وہ ہی مع لشکر کے مقابلہ کرنے لگا ہی کفار
قتل ہونے لگے ہین اُدھر مریخ کو طائران سحر نے خبر دی کہ آپکے بھائی صاحب لشکر لیکر آئے ہین
اور شریک جنگ مغلوبہ ہوے ہین مریخ یہ سُنکے خوش ہوگیا راوی نے بیان کیا ہی کہ مہتاب
کے آنے سے وہ ہراس لشکر اسلام کا برطرف ہوگیا پھر جمکر لڑنے لگے پھر وہ ہی تلاطم برپا ہوگیا
پھر کفار مرکر گرنے لگے پھر دریاے خون بہنے لگا پھر سرونکا مینھ برسنے لگا پھر سر و تن کا انبار ہونیلگا
پھر ابر سحر سے آگ برسنے لگی پھر تیر و نیزے و گولہ چلنے لگے پھر تلوارونکی بجلیان کوندنے لگین
سنانین نیزونکی چمکنے لگین کمانین کڑکنے لگین شہباز تیر جانوتکا شکار کرنے لگے توپونکی چھینٹین اُڑنے
لگین سرمانند حبابون کے تبرنے لگے ساحر اور غیر ساحر مرمر کر گرنے لگے ساحرون کے مرنے کی
علامت باندھی ہوئی طوفان موت کی طغیانی ہوگئی گرداب فنا نے کفار کو گھیر لیا ایک شور
حشر و نشر برپا ہوگیا ابھی مہتاب کو آئے ہوے عرصہ نہ گذرا تھا کہ ایک سمت سے اشفاق شاہ
برادر آفاق شاہ لشکر ساحرون کا لیکر آپہونچا چونکہ اسکا حال تحریر ہو چکا ہی کہ یہ بعد جانے شاہ
سمندر شاہ کے اور سمندر شاہ کے حالات سے آگاہ ہوکر پھر گیا تھا اسنے سب لشکر کو اور

اہل شہر کو مسلمان کیا تھا اور مہم العراقیہ کو موقوف کرکے لشکر ساحران لیکر برائے کمک اہل اسلام
روانہ ہوا تھا بس یہ بھی آکر پہونچا اور حال دریافت کرکے شریک جنگ ہوا سمندر شاہ کو
ہرکارون نے خبر دی کہ اشفاق شاہ بھی آکر شریک اہل اسلام ہوا سمندر شاہ نے کہا کہ
مجکو تو معلوم تھا کہ اُسنے بھی نمک حرامی کی خیر آنے دو اُس نمک حرام کو بھی اُدھر بادشاہ اسلام
وصاحبقران کو بھی معلوم ہوا کہ کوئی اشفاق شاہ ہی وہ بھی لشکر لیکر آیا ہی اور اُنکا شریک
ہوا ہی آفاق شاہ سے سُن چکے تھے کہ میرے چھوٹے بھائی کا نام اشفاق شاہ ہی اور وہ
وزیر سمندر شاہ ہی خیال فرمایا کہ وہ ہی ہوگا مگر اس امر سے حیران ہوے کہ یہ کیا سبب ہی
کہ وہ میرا شریک ہوا سمندر شاہ کی کیون نہ شراکت کی خیال فرمایا کہ بعد فیصلہ جنگ معلوم
ہوجائیگا پھر جنگ مین مصروف ہوے اُدھر عین مقابلہ مین آفاق کو بھی خبر ہوئی کہ آپکے بھائی
لشکر لیکر آئے تھے وہ سمندر شاہ کے نہ شریک ہوے بلکہ اہل اسلام کی طرف سے لشکر سمندر شاہ
سے مقابلہ کر رہے ہین آفاق شاہ حیران ہوا اور اپنے دل مین کہا کہ یہ کیا سبب ہی کہ اشفاق
اہل اسلام کا شریک ہوا شکر خدا کا کہ وہ بھی راہ راست پر آگیا ورنہ بڑی خرابی تھی شاید میرے
اُسکے مقابلہ ہوتا اُسوقت بسبب خون عزیزی کے مجکو کچھ خیال ہوتا اور رعایت کرتا تو بڑی
خرابی ہوتی خیر یہ امر معلوم ہوجائیگا بعد فیصلہ جنگ کے کیون اُسنے سمندر شاہ کی اطاعت ترک
کی یہ خیال کرکے آفاق شاہ بھی رسالے لگا رادیون نے اس قصہ کو یون تحریر کیا ہی کہ جب
اشفاق اور مہتاب لشکر لیکر آئے اور لشکر تازہ دم آیا کسی قدر اہل اسلام نے دم لیا
اور پھر لڑنا شروع کیا ایک سمت سے مہتاب نے کفار پر یورغہ کیا اور ایک سمت سے اہل اسلام
نے اور ایک جانب سے اشفاق شاہ نے بس ان سب نے کفار کو بیچ مین لے لیا اور
جنگ رستمانہ کرنی شروع کی ایسے ایسے حملے کیے کہ کفار کے دم بند ہوگئے بس سوائے کوچہ موت
کے یا کوچہ زخم یا گوشہ کمان کے کوئی مقام امن و امان کفار کو نہ ملتا تھا چلاتے پھرتے تھے
انبوہ لشکر کفار مین تلاطم پڑگیا راہ چارہ بند ہوگئی ہر طرف سے حملے ہونے لگے کسی سمت مفر نہ تھا
صاحبقران و بادشاہ اور سردارون نے غیر ساحرون کے دم بند کر دیئے تھے برابر
شمشیر زنی و گرز بازی و تیر اندازی کر رہے تھے کسی نے کفار پر نیزہ مارا اور پشت مرکب
سے اٹھاکر زمین پر مارا کہ استخوان اُسکے سرمہ سا ہوگئے کسی نے گرز کا وار کیا کہ وہ مع راکب
و مرکب پیوند زمین ہوگیا کسی نے سوار کو اُٹھاکر سوار پر مارا کہ دونون داخل دوزخ ہوے
کسی نے تلوار کا وار کیا کہ دو پر کالے ہوے کسی نے تیر جانستان سے ہلاک کیا کسی نے
خنجر سے شکم چاک کرکے قصہ پاک کیا کسی نے مرکب سے پائمال کرڈالا کہ کاسۂ سر چور چور
ہوگیا کسی کے تیر کا وار چل گیا کسی نے چور رنگ ہوائی کیا بہر طور کفار کی جان پر بنی ہوئی تھی
سب موت کے گھاٹ اُتر رہے تھے جانو نیر بنی ہوئی تھی اہل اسلام کی بن آئی تھی آستین
کہنیون تک اُلٹے ہوے خون ٹپکتا ہوا جسم سے شرارے خون کے بہتے ہوے خود سر و نیر کج
رکھے جوش شجاعت سے چہرہ مثل گل زخم جسم پر کھلے ہوے اشتیاق عروس مرگ مین دولہ
بنے ہوے ہر جبان گلہاے زخم کی تن پر پڑی ہوئی خون سے کپڑے لالہ رنگ قبضے تلوارون کے
ہاتھون مین گڑے ہوے تین شبانہ روز کے جاگے ہوے آنکھون مین نیند کے لال لال ڈورے

پڑے ہوے مگر برابر مقابلہ کیے جاتے ہین کسی مقام پر کمی نہین کرتے ہین کفار کو دم لینے کی
مہلت نہین دیتے ہین اسی طور سے ساحران اسلام بھی مقابلہ کر رہے ہین غضب کی جنگ
ہو رہی ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اب یہ نوبت ہی کہ ہر مرتبہ یقین ہوتا ہی کہ کفار فرار کرین
مگر وہ لوگ بھی جان لڑاے ہوے ہین اور لڑ رہے ہین یہان نوجنگ مغلوبہ ہو رہی
ہی اُدھر اتفاق سے ایک طرف سے سہراب کفار کو قتل کرتا ہوا آتا تھا اور ایک
سمت سے سوماق برق مزاج ساحرون کو غارت کرتی ہوئی آتی تھی کہ سہراب
سے اور سوماق سے اُس حالت جنگ مین ملاقات ہوئی سہراب نے سوماق سے
کہا کہ ای ملکہ مجھے تم سے کچھ صلاح کرنا ہی بابت جنگ کے ذرا کسی مقام پر چلو کہ جہان کچھ
دیر دم لین اور صلاح کرین سوماق نے کہا کہ اچھا بس یہ دونون کفار کو قتل کرتے
ہوے میدان جنگ سے الگ نکل آئے اور ایک درخت کے سایہ مین کھڑے ہوے
اپنے اپنے طاؤس و مرکب کو روک کر اتفاق سے ملکہ غزالان کو پیاس لگی اور تشنگی
نے غلبہ کیا کیونکہ تین شبانہ روز ہوے ہین لڑتے ہوے سب تشنہ و گرسنہ اور
بے خور و خواب ہین ملکہ نے خیال کیا کہ میدان جنگ سے الگ ہو کر اور کسی مقام پر پانی
تلاش کر کے پیلون اور ذرا دم بھی لے لون یہان اور نومسب مقابلہ کر رہے ہین تاکہ
حواس درست ہو جائین مقابلہ کرنے کی طاقت آ جائے بس یہ خیال کر کے دل مین یہ کفار کو
قتل کرتی ہوئی ایک سمت کو چلی اور حد میدان جنگ سے باہر آئی طاؤس سحر کو بلند
کیا اور ہر طرف نگاہ دوڑانے لگی بتلاش آب کہ کوئی چشمہ یا چاہ نظر آئے تو وہان جا کر
پانی پی آؤن کہ اسکی نگاہ سہراب و سوماق پر پڑی اسنے دیکھا کہ ایک ساحر اور ایک
ساحرہ ایک درخت کے سایہ مین کھڑی ہوے ہین یہ ذرہ بھی پہچانا نہین بس اسنے خیال
دل مین کیا کہ انکو چلکر دیکھو کہ یہ کون ہین آیا لشکر کفار کے ساحر ہین یا لشکر اسلام کے ہین
اگر کفار کے ہین تو کس قصد سے یہان کھڑے ہین کیا کوئی لشکر برائے کمک کفار یہان آتا
ہی اُسکا انتظار کر رہے ہین اگر ایسا ہو تو مین کچھ لشکر لیکر یہان آؤن اور اس لشکر سے مقابلہ
کرون میدان جنگ تک نہ جانے دون کیونکہ اب کفار کی حالت خراب ہی اگر کمک آگئی
تو پھر مقابلہ و جنگ کرنے لگینگے جنگ کو طول ہوگا اگر اہل اسلام کے ہین تو وہ کس قصد سے
کھڑے ہین یہ حال دریافت کرنا ضرور ہی بس یہ دل مین سوچکر اُدھر کو چلی اُدھر سوماق
سہراب سے کہہ رہی تھی کہ ای سہراب بیان کرو کہ کس صلاح کے لیے تم یہان آئے ہو
جلد بیان کرو تاکہ اُسکی تدبیر کرین سہراب کہہ رہا تھا کہ ای ملکہ ذرا دم لے لین تو بیان کرین
کہ غزالان فریب پہونچ گئی اب اسنے پہچانا کہ ایک تو سہراب جادو ہی دوسری ملکہ سوماق
ہی اسنے خیال کیا کہ یہ دونون کس قصد سے یہان آئے شاید مقابلہ کرتے کرتے تھک
گئے ہین تو یہان آکر دم لے رہے ہین یہ خیال کر کے اسنے قصد کیا کہ آواز دون اُدھر
سہراب کی نگاہ غزالان پر پڑی دیکھا کہ ملکہ غزالان طاؤس پر سوار اُدھر چلی آتی ہی مگر
اُدھر اُدھر دیکھ رہی ہی سوماق سے کہا کہ ملکہ دیکھو غزالان آہو چشم بھی لشکر سے جدا ہو کر
اُدھر کو آتی ہین خوب ہوا اُنسے بھی صلاح کر لینگے دو سے بھلی رائین بہتر ہین کہ سوماق

نے پلٹ کر دیکھا اور آواز دی کہ ای بہن غزالان تم کیون لشکر سے جدا ہو کر ادھر آئین کیا نیخ ہو گئی
یہ صدا سنکے غزالان نے کہا کہ اگر حال بیان کرونگی تم دونون صاحب یہان کیون کھڑے ہو یہ
سنکر اور ماؤس سحر کو بڑھا کر انکے قریب آئی اور اپنا ماؤس روک کر کھڑی ہوئی اور کہا کہ
یہ تو فرمائیے کہ آپ دونون صاحب یہان کیون کھڑے ہین سوماق نے کہا کہ مین مقابلہ کر رہی
تھی کہ بھائی سہراب نے کہا کہ ای ملکہ الگ لشکر سے چلو تو کچھ بابت جنگ کے صلاح کرین اور
تھک بھی گئے ہین ذرا دم بھی لے لین بس ہم دونون لڑتے ہوے یہان آکر ٹھہرے ابھی
کوئی صلاح نہوئی تھی کہ آپکو آتے ہوے دیکھا باہم صلاح کی کہ ملکہ کو بھی صلاح مین شریک کرین
اچھا تو ہوگا کہ ہم اور وہ ملکر جو راے کرین اور اسپر عمل کرین آپ کیون ادھر کو تشریف لائین
غزالان نے کہا کہ مجکو شدت سے پیاس لگی ہی اور تھک بھی گئی ہون بس پانی کی تلاش
مین جنگ کو چھوڑ کر نکلی تھی مین نے دور سے دیکھا کہ دو ساحر ایک درخت کے سایہ مین کھڑے
ہین مجکو گمان ہوا کہ شاید لشکر کفار کے ہون اور کوئی لشکر برای کمک سمندر شاہ آتا ہی اسکا
انتظار کرتے ہون پس اگر ایسا ہو تو مین کچھ لشکر لیکر یہان آؤن اور اس لشکر کو اسی مقام پر
روکون جب قریب آئی تو آپ لوگون کو دیکھا بس یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ کیون جنگ چھوڑ کر
یہان آکر کھڑے ہوے ہین شاید یہ بھی تلاش آب یہان آئے ہون اور پانی ملا ہو تو مین بھی انسے
لیکر اپنی پیاس بجھاؤن سوماق نے کہا کہ خوب آپنے یہ خیال کیا گو ہم تلاش آب نہین آئے تھے
مگر اب ہمکو بھی اسکے تلاش کرنے کی ضرورت ہوئی کیونکہ آپ پیاسی ہین غزالان نے کہا کہ آپ تکلیف
نہ کرین مین پانی کی فکر کیے لیتی ہون آپ وہ صلاح بیان کرین کہ جسکے لیے یہان آپ لوگ تشریف
لائے ہین سوماق نے سہراب سے کہا کہ ہان اب بیان فرمائیے اب تو ملکہ بھی آگئی ہین سہراب
نے کہا کہ بیان کرتا ہون ادھر غزالان نے دستک دی کہ ایک مشعل پیدا ہوئی اس سے کہا کہ
تو پانی تو تلاش کر کے لا بس وہ مشعل ایک طرف کو روانہ ہوئی اور ایک ڈونگی پانی سے
بھر کر لائی اور ایک ایک جام غزالان و سہراب و سوماق کو دیا انھون نے خوب سیر ہو کر پانی پیا
اب سہراب نے کہا کہ وہ صلاح یہ ہی اور مین آپکو یہان اس راے کے لیے لایا ہون کہ مین
دیکھتا ہون کہ اب سمندر شاہ شکست کھا کر بھاگے اور لشکر فرار پر کمر باندھے کیونکہ اب کفار
کی حالت بہت خراب ہی تھم تھم کر مقابلہ کرتے ہین نہ وہ زور و شور نہین ہی تھوڑے ہی عرصے مین
شکست کھا جانے ہین میرے قیاس مین یہ ہی کہ سمندر شاہ جو شکست کھا کر بھاگے گا تو طرف
شہر سمندریہ کے اور داخل شہر ہو کر قلعہ بند ہو کر مقابلہ کریگا بس قلعہ کے فتح کرنے کی کوشش
ہوگی قلعہ سمندریہ ایسا قلعہ نہین ہی کہ دو ایک دن مین فتح ہو جائے مہینون مین فتح ہوگا اور
بہت مشکل سے مین نے سنا ہی کہ سمندر شاہ نے برسون کا غلہ قلعہ مین بھر لیا ہی بس وہ قلعہ بند ہو کر
خوب مقابلہ کریگا بڑی زحمت ہوگی بس میری راے یہ ہی کہ وہ تو یہان مصروف جنگ ہی ہم
اور تم تھوڑا سا لشکر لیکر داخل شہر ہون اور اہل شہر کو اور جو کہ وہان حاکم ہو اور جسقدر لشکر
ہو اسکو قتل کر کے شہر پر اپنا قبضہ کر لین اور خود قلعہ کا بندوبست کرین بس جب یہ ادھر سے
شکست کھا کر ادھر کو بھاگے اور قریب شہر پہونچے ہم وہان سے اسپر تیر غہ کرین اور داخل شہر
ہونے دین قلعہ پر سے ہم اور ادھر سے اہل اسلام اسپر یورش کرین بس یا تو یہ قتل ہو جائیگا یا اسیر

بس اس تدبیر سے سمندر یہ بہت آسانی سے قبضے مین آجائیگا اور سمندر شاہ قلعہ بند ہوکر
لڑنے بھی نہ پائیگا بانی جو آپکی راے ہوا ور بہان تو سب سردار لڑرہے ہین اگر ہم لوگ
نہوگے تو کوئی مقابلہ مین نقصان نہوگا اور قلعہ و شہر بھی ہاتھ آجائیگا اگر وہ بھاگ کر داخل
شہر ہوگیا اور قلعہ بند ہوکر لڑنے لگا اول تو ہزارون بندگان خدا کا خون ہوگا دوسرے
قلعہ مشکل سے ہاتھ آئیگا تیسرے جنگ کو طول ہوگا سوماق وغزالان نے کہا کہ یہ
راے تمھاری بہت ٹھیک ہی جو یہ تمنے تدبیر سوچی ہی چلو ابھی اسکا بندوبست کرتے ہین
یہ کہکر تینون ساحر وہان سے پھر میدان جنگ مین آئے دیکھا کہ اسی طور سے مقابلہ ہورہا
ہی کفار قتل ہورہے ہین آتے ہی انھون نے حملہ کیا راوی کہتا ہی کہ خواصان سوماق اور
مصاحبان سوماق کا یہ سحر ہی کہ وہ جھولیون سے چھوٹی چھوٹی گرزبان نکالتی ہین اور
انکی ٹانگین پکڑکر چیر ڈالتے ہین اسی طور سے حریف کی بھی ٹانگین چرجاتی ہین اور ہلاک
ہوجاتا ہی یہ سنکی سب اس طور سے آفت برپا کررہی ہین بس سوماق نے ان سب کو
جمع کیا اور کچھ لشکر اپنی خالہ کے لشکر مین سے لیا اور انسے کہا کہ تم ہمارے عقب مین لڑتی ہوئی
آؤ جدھر ہم جائین اسی طرف کو تم بھی آؤ ادھر غزالان نے بھی کچھ لشکر غریب چار ہزار کے
جمع کیا اور یہ ہی اسنے بھی ان سب سے کہا اور سہراب نے بھی یہ ہی کیا اور ایک مقام
مقرر کرلیا تھا کہ ہم لشکر لیکر اس مقام پر آئینگے کیونکہ یہ تینون جدا جدا لڑنے لگے تھے اور لشکر
کے جمع کرنے کی فکر کرنے لگے تھے بس موافق اقرار کے ہر ایک لشکر کو جمع کرکے اور حملہ کرتا
ہوا ایک طرف کو چلا تلاطم ڈالدیا ہر ایک کے عقب مین لشکر ہمارا راوی نے اس طور
سے بیان کیا ہی کہ سامنے شہر سمندریہ کا بھاٹک دکھائی دیتا تھا مگر مقام جنگاہ سے پندرہ
کوس پر تھا بس سوماق وغزالان وسہراب لڑتے ہوے اپنے اپنے لشکر کو لیے ہوے
جنگ مغلوبہ کرتے ہوے اس میدان جنگ سے باہر نکل آئے اور اس صحرا مین آکر جمع ہوے
اب جو شمار کیا تو سب لشکر دس ہزار ساحرونکا تھا بس یہ ساحران زبردست جو کہ اپنے
وقت کے سامری وجمشید تھے ایک سپہ سالار لشکر سمندر شاہ اور ایک شہر ایوانیہ کی
رہنے والی یعنی سوماق کہ جسکے سحر کا سواے عشاق یا سمندر شاہ یا شملاق یا امراق
یا گلاب جادو وغیرہ کے کوئی جواب دینے والا نہ تھا نبسری غزالان تھی کہ جسکا
کوئی ہمسر نہ تھا سواے چند ساحرون کے کہ جنکا نام مین تحریر کرچکا ہون دوسرے
سمندر شاہ نے یہ تدبیر کی تھی کہ اس لشکر کو برای حفاظت شہر چھوڑ آیا تھا کہ جسکا سہراب
سپہ سالار تھا کسی زمانے مین اور جب سے سہراب کو سمندر شاہ نے ماہیان
طوفان کش کے پاس بھیجکر اسیر کرادیا تھا اسدن سے اس لشکر نے اور کیسی سپہ سالاری
منظور نہین کی اور ہر وقت اس لشکر کے ساحرون اور سردارونکو یہ ہی فکر تھی کہ کسی
طور سے ہم اپنے سپہ سالار سے جاملین مگر بسبب اس امر کے کہ وہ مسلمان ہوگیا ہی
وہ لشکر سہراب کے پاس نہین آیا مگر جب سے یہ سنا ہی کہ سہراب نے شراکت
اہل اسلام کی ہی ہر مرتبہ یہ ہی قصد کیا کہ جاکر شریک ہون مگر جب یہ خیال ہوا کہ تبدیل مذہب
کرنا پڑے گا اس قصد کو فسخ کردیا بس شہر مین وہ لشکر ہی فریب دولاکھ کے اور ایک

ساحر زبردست سمندر شاہ کی طرف سے حاکم ہی بے خوف وخطر حکومت کر رہا ہی بالکل ہراس
نہین ہی خیال یہ ہی کہ کون سمندر شاہ کو شکست دے سکتا ہی اگر شکست بھی ہوگی تو بادشاہ
بھاگ کر آئیگا اور قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرے گا اور کوئی حریف بین سے بدون شکست
دیے سمندر شاہ کے یہان نہین آسکتا ہی کیونکہ درمیان مین تو بادشاہ کی سپاہ ہی بس
اسی خیال سے وہ بیخوف حکمرانی کر رہا تھا کوئی خطر نہ تھا اس نے یہ طریقہ مقرر کیا تھا کہ صبح سے
دوپہر رات تک دربار کرتا تھا اور سب سرداروں کو حکم تھا کہ مسلح ومکمل دربار مین آیا کرین
اور ہرکارے مقرر کیے تھے برائے خبر کہ دم بدم کی خبر دیا کرین یہ سب بندوبست تھا
اسمین کچھ خوف نہ تھا ہرکارے خبر دیتے تھے مگر جب سے عشاق مارا گیا ہی اور جنگ مغلوبہ
ہوئی ہی کسی نے اسکو خبر نہین دی ہی یہ یہان بیٹھا ہوا تھا دربار آراستہ تھا کہ یکایک
وہ چیزین اور وہ عمارت جو کہ سحر عشاق کی تھین وہ یکایک مٹ گئین اور عمارت برباد
ہوگئی اور ایک شور وغل اور تاریکی ہوگئی جب روشنی ہوئی اسنے اہل دربار سے
کہا کہ معلوم ہوتا ہی عشاق حجرہ نشین استاد شہنشاہ مارے گئے کیونکہ یہ جو کچھ عمارت اور اشیا
وباغات اُنکے اس شہر مین تھے وہ سب برباد ہوگئے دیکھو کیسی تاریکی ہوئی ہی اہل دربار نے
کہا کہ یہ قول آپکا درست ہی مگر اُنکو کوئی قتل نہین کرسکتا ہی وہ بڑے ساحر زبردست ہین نہ تو
کوئی ایسا ساحر لشکر اسلام مین ہی کہ جو اُنکو قتل کرے نہ عیار اُنپر عیاری کرسکتے ہین معلوم ہوتا ہی
اُنھون نے خود کسی مصلحت سے یہ سب اشیا اپنے سحر کے مٹا دیے ہین آپ کچھ فکر وتردد نکرین اُسنے
جواب دیا کہ مجکو کیا فکر وتردد ہی مین جس طور سے یہان بابت بادشاہ مین حکومت کرتا ہون گیے جاوینگا
تا اُنکی تشویش آوری کے کوئی اس شہر کی طرف میری زندگی مین بنگاہ کج نہین دیکھ سکتا ہی نہ یہان
آسکتا ہی اول تو فریب تین لاکھ کے لشکر میرے ماتحت ہی دوسرے آپ لوگ میرے مددگار ہین
تیسرے مین خود کسی سے پایہ کمی کا نہین رکھتا ہون بس پھر کیا خوف ہی ہان چند ہرکارے جاکر
خبر لائین کہ وہان کیا ہو رہا ہی اور آج وہ ہرکارے نہین آئے کہ جو ہر روز وہان کی خبر
دیا کرتے تھے سب نے جوابدیا کہ بوقت شب دن بھر کی خبر لیکر آئینگے دوسرے ہرکارونکا
روانہ کرنا بیکار ہی جب وہ شب کو آئینگے اُنسے کل حال معلوم ہوجائیگا وہ یہ سنکے خاموش ہو رہا
راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ یہان حکومت کر رہا ہی درشہر کھلا ہوا ہی ہر روز ہرکارونکا انتظار
کرتا ہی اور اس فکر مین ہی کہ کیا سبب ہی کہ ہرکارے خبر لیکر نہین آئے صفت یہ ہی کہ جو ہرکارے
یہ خبر کے لیے اور روانہ کرتا ہی وہ بھی واپس نہین آتے ہین وہ بھی جاکر وہان مقید ہوجاتے
ہین یہ اس فکر وتردد مین ہی یہ کیا سبب کہ جو کوئی برائے خبر جاتا ہی وہ پھر واپس نہین آتا ہی یہ
حال کچھ نہین کھلتا ہی نہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہان کیا گذری اور کیا ہوا جو یہ تمام عمارت سحر ودیگر
اشیا جو کہ بنائی ہوئی عشاق کی تھین سب برباد ہوگئین بس یہ تو اس فکر وتردد مین ہی اور
درشہر اس خیال سے کھلا رہنے دیا ہی کہ شاید بادشاہ کی شکست ہوا اور وہ بھاگ کر
شہر کی طرف آئے اور درشہر بند ہو تو خرابی ہو بس کھلا ہوا ہی برابر آمد ورفت ہی یہ تو اس فکر وتردد
مین ہی اُدھر سے سوماق وغزالان وسہراب دس ہزار ساحرون کو لیے ہوئے برائے فتح شہر چلے
آتے ہین اب انکا ذکر پھر ہوگا اور جنگ مغلوبہ کا بھی حال آئندہ تحریر ہوگا وہان صحرا مین

جنگ مغلوبہ ہو رہی اب راوی اس قصہ کو تھوڑی دیر کے لیے موقوف رکھتا ہی اور تھوڑا حال ملکہ نسیم جادو دختر سمندر شاہ کا بیان کرتا ہی کہ اسکا حال عرصہ سے نہین تحریر ہوا ہی صرف جلد دوم مین کچھ معرض تحریر مین آیا تھا جب سے پھر نوبت تحریر کی نہین آئی اسکا حال بیان کرنا لازم ہی

اب شمہ حال ملکہ نسیم جادو دختر سمندر شاہ کا ملاحظہ فرمائیے قلم بند ہوتا ہی

راوی بیان کرتا ہی کہ جلد دوم مین یہ داستان یہانتک تحریر ہوئی تھی کہ ملکہ نسیم کے پاس سہراب جادو آیا تھا اور باہم عاشق و معشوق ملے تھے ملکہ کو سہراب نے مسلمان کیا تھا اور ملکہ سے سب حال بیان کیا تھا صندوقچہ کا ملکہ نے یہ حال سنکے اقرار کیا تھا کہ مین امکان بھر کوشش کرونگی چنانچہ ملکہ گئی تھی اور تدبیر سے صندوقچہ بدل لائی تھی اور سہراب کو دیا تھا سہراب نے وہان آکر اس صندوقچہ کے ذریعہ سے لشکر کفار کو شکست دی تھی اور سب اہل اسلام کو اس بلا سے بچایا تھا چنانچہ سمندر شاہ کو معلوم ہوا تھا اسنے ملکہ نسیم کو بلاکر پہلے بآسانیت دریافت کیا تھا جب اسنے انکار کیا تھا تو خوب زدوکوب کی تھی اسقدر کوڑے مارے تھے کہ ملکہ کا بدن پاش پاش ہوگیا تھا مگر ملکہ انکار کیے گئی تھی اقرار نہ کیا تھا چنانچہ ایسی طاقت طاق ہوئی کہ بیہوش ہوکر گر پڑی تھی جب یہ حال سمندر شاہ کی دایہ نے نسیم کا دیکھا تھا اسکو محبت آگئی تھی کیونکہ اسنے نسیم کو پالا تھا بس اس فرتونہ نے سمندر شاہ کو ڈانٹا تھا اور کہا تھا کہ کیا چھوکری کو مار ڈالیگا تجکو اپنے صندوقچہ سے غرض ہی مین تیرا صندوقچہ لائے دیتی ہون یہ تو سمندر شاہ سے کہا تھا اور ملکہ کی خواصون پر خفا ہوئی تھی کہ تم کھڑی ہوئی دیکھ رہی ہو اٹھاکر نہین لیجاتی ہو چنانچہ خواصین اور ملکہ کی وزیرزادی جو کہ ہمراز تھی ملکہ کو اٹھاکر باغ مین لیگئین تھین اور اس دایہ نے لشکر اسلام مین پہونچکر فریب کرکے سہراب سے صندوقچہ حاصل کیا تھا اور لیکر چلی تھی کہ راہ مین اخضر ماہی پوش معشوقۂ آئنہ اندام جادو سے ملاقات ہوئی تھی بس اخضر نے بعد دریافت حال کے دایہ کو قتل کرکے صندوقچہ پر قبضہ کیا تھا اور طرف آئنہ اندام کے روانہ ہوئی تھی چنانچہ اسکی داستان نہین تحریر ہوئی ہی آئندہ تحریر ہوگی مگر جب سمندر شاہ کو یہ حال معلوم ہوا تھا تو بہت برہم ہوا تھا اور قصد کیا تھا کہ اخضر سے مقابلہ کرون مگر اہل دربار کے سمجھانے سے اسنے اس قصد کو فسخ کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ جب اہل اسلام کی مہم سے فراغت ہوگی اسوقت اخضر سے سمجھ لونگا اور اندر محل گئے یہ حکم دیدیا تھا کہ اول تو نسیم زندہ نہ بچیگی کیونکہ مین نے خوب کوڑے لگائے ہین بس اگر زندہ بچے یا نہ بچے کوئی آج سے اس ننگ خاندان گیسو بریدہ کا میرے روبرو نام نہ لے نہ وہ میرے روبرو آئے نہ میرے محل مین بس اپنے باغ مین رہے جو کوئی میرے روبرو یا میری غیبت مین اس شوخ دیدہ کا نام لے گا یا مین سن لونگا کہ وہ محل مین آئی تھی تو سب اہل محل کو قتل کرونگا کوئی عذر نہ سنونگا کیونکہ اسنے غضب کیا کہ بار کے لیے تمام خاندان بھر کی جانین لی تھین اور اسکو

یہ خیال نہوا کہ مین کیا حرکت کرتی ہون اگر یہ صندوقچہ دیدونگی تو باپ بھی مارا جائیگا اور مان بھی اور سب اہل شہر تباہ ہونگے ایسی مستانی ہوئی تھی اور ایسی آتش شہوت نے زور کیا تھا کہ کچھ خیال نرہا اپنی آگ فرو کرنے کے لیے سب کا قتل گوارہ کیا بس ایسی بیحیا اور بیباک کا زندہ رکھنا بیکار ہی جو کہ ننگ خاندان ہو گو مین نسیم کو اپنی جان و روح خیال کرتا تھا مگر اسوقت نفرت ہو گئی کہ میری قاتل ہی اگر اسکا قابو ہوگا تو ضرور یہ مجکو قتل کرڈالے گی مقام افسوس ہی کہ آشنائی بھی کی تو کس سے کہ جو اپنا ملازم تھا نہ کسی شاہزادے نہ شہزادے سے بس ایسے کا محل مین آنا کوئی ضرورت نہین ہی کہ جس سے خوف ہو اور اپنی زوجہ سے کہا تھا کہ اگر تمکو اپنی دختر کی محبت و الفت زیادہ ہو تو تم بھی اسیوقت میرے سامنے اسکے پاس چلی جاؤ ورنہ آج سے اسکا ذکر نہ کرنا یہ خیال کر لو کہ وہ مرگئی اگر تمنے اسکا ذکر میرے روبرو کیا یا میری غیبت مین آیا یا اسکو بلایا یا خود اسکے دیکھنے کو گئین اور مجکو خبر ہوئی تو یاد رکھو کہ تمکو اس بیرحمی سے قتل کرونگا کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا تمھارے حال پر ترس کھائینگے اور مجکو رحم نہ آئیگا بس بہتر یہ ہوگا کہ با تو اسکی الفت سے دست بردار ہو یا اسکے پاس چلی جاؤ زوجہ نے جواب دیا تھا کہ مین اسکی الفت سے دست بردار ہوئی کبھی نام نہ لونگی اگر لون تو جو چور کا حال وہ میرا حال آپکو اختیار ہی کیونکہ جب آپ اس سے ناخوش ہین تو مین کب خوش ہون مین تو آپکی تابعدار ہون مجکو آپکی خوشی سے غرض ہی جبکہ وہ آپکی دشمن ٹھہری تو میری پہلے دشمن ہوئی سمندر شاہ نے یہ سنکے اپنی زوجہ کو جوابدیا تھا کہ مین اور تم اگر زندہ ہین تو نسیم ایسی ہزار دن لڑکیان ہو جائینگی میری زندگی کی خیر مناؤ اس گبسو بریدہ پر لعنت کرو ایسی جی تو کیا اور نہ جی تو کیا جو کہ مان باپ کی قاتل ہوا در یار کے لیے گھر کی تباہی کی فکر کرے راوی بیان کرتا ہی یہ جو حکم سمندر شاہ نے دیا تھا اور خود اسکو نسیم سے ایسی نفرت ہوئی تھی کہ نام تک نہین لیتا تھا گو اسکا یہ قصد تھا قبل مین کہ مین نسیم سے عقد کرون اور اپنے تصرف مین لاؤن اسکے ساتھ ہم بستر ہون کیونکہ اس دین و مذہب مین بیٹی باپ برادر باپ بیٹی پر حلال ہی اور مان ہمراہ فرزند کے اور بہن بھائی اگر ہم بستر ہون تو جائز تھا بس بدین سبب سمندر شاہ بھی یہ قصد رکھتا تھا کہ ایسی حسین و خوبصورت و جوان رعنا جسکا اسوقت شہر سمندر یہ مین حسن و جمال مین کوئی جواب دینے والا نہین ہی کیون غیر کے تصرف مین جائے اور دوسرا اسکے باغ حسن سے گل مراد حاصل کرے اور اسکے در ناسفتہ کو سفتہ کرے مین خود کیون نہ اسکے نہال جوانی سے ثمر آرزو حاصل کرون اور اسکو اپنے تصرف مین لاؤن بس اسی خیال سے وہ نسیم کے ساتھ اور طور سے پیش آتا تھا چونکہ ابھی نسیم اس قابل نہوئی تھی جو وہ ہم بستر ہوتا اور جب سے ہوئی بھی تھی تو خود نسیم اسکی صحبت سے پرہیز رکھتی تھی کیونکہ وہ خود سہراب پر عاشق تھی اس سبب سے بیحس ہوئی تھی اور ادھر با اہل اسلام سے جو مقابلے وغیرہ ہونے لگے تھے اور سمندر شاہ کو فکر و تردد لاحق ہو گیا تھا بدین سبب اور اسکا خیال اس طرف سے کم ہو گیا تھا اور سوچ لیا تھا کہ بعد فیصلہ اہل اسلام کے جب اطمینان ہوگا اسوقت اس امر کو اختیار کرونگا اسی سبب سے نسیم کی شادی بھی نہین تلاش کرتا تھا یہ امر اور بھی ناگوار ہوا کہ مین خود

اسکو اپنے تصرف مین لانیو الا تھا اسنے خود یار تلاش کر لیا بس نفرت ہوگئی دوسرے خداوند کریم کو نسیم کی پردہ دری اُس ظالم کے ہاتھ سے منظور نہ تھی ایسے اسباب پیدا کیے کہ اُسکو نفرت ہوگئی تھی بس بموجب حکم سمندر شاہ اُسدن سے کوئی نسیم کا نام بھی بھولے سے نہ لیتا تھا زوجہ سمندر شاہ خود دختر سے باطن مین جلتی تھی بظاہر تو اُسکی محبت کرتی تھی کہ جو مان کو اولاد سے ہوتی ہی مگر باطن مین اُسکی دشمن تھی اس سبب سے کہ وہ سمندر شاہ اپنے شوہر کا منشاء سمجھ گئی تھی اور اُسنے خیال کر لیا تھا کہ یہ بیٹی پر مرتا ہی اور ضرور اپنے تصرف مین لائیگا بیٹی کو میری سوت بنائیگا وہ خود اس فکر مین تھی کہ یا تو یہ کسی کے ساتھ نکل جائے یا مر جائے ایسا ہو کہ یہ سمندر شاہ کے سامنے نہ آئے مگر سمندر شاہ کے خوف سے کچھ کر نہین سکتی تھی بظاہر اُسکی الفت کا دم بھرتی تھی اور اپنی جان و روح جانتی تھی جب یہ حکم سمندر شاہ نے دیا بظاہر تو ملال کیا مگر دل مین خوش ہوئی اور خیال کیا کہ یہ خاریون دفع ہوا اور میرا غنچۂ آرزو کھلا سمندر شاہ کو اُس سے نفرت ہوگئی بس اسدن سے اسنے نسیم کا نام تک نہ لیا آمدم بر سر مطلب یہ تو جملہ معترضہ تھا اب نسیم کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جب خواصین اور وزیر زادی اسکو اُس حالت بیہوشی مین سمندر شاہ کے روبرو سے اٹھا کر باغ مین لائین اسکا تمام پیراہن جسم ضرب سے کوڑونکی مار مار تھا اور تمام بدن پاش پاش تھا خون جاری تھا تمام اُس گورے گورے جسم پر نیل پڑ گئے تھے زلفین پریشان تھین جبہ جو کہ مثل گل سرخ کے سرخ تھا اور مثل مہر کے درخشان تھا اُسکا یہ حال تھا کہ زرد ہوگیا تھا مثل زعفران کے بس سب خواصون اور وزیر زادی نے ملکہ کو لاکر مسہری پر لٹایا اور رومال سے تمام جسم کا خون پاک کیا روئی جاتی ہین اور خون پاک کرتی جاتی ہین ایک نے ہلدی پیسکر اور جونا ملا کر جہان چوٹ لگی تھی لگانا شروع کیا ایک نے گلاب وکیوڑا وغیرہ لاکر تلخہ تیار کیا ایک نے مرہم کے پھاہے بنا بنا کر جہان جہان زخم کوڑے کے پڑے تھے لگائے ایک نے دودھ دھکر کی جوش کی کوئی زلفین درست کرنے لگی کوئی پنکھا جھلنے لگی کوئی رومال گرم کر کے سینکھنے لگی کوئی ہاتھ پانون دبانے لگی کوئی تلوے سہلانے لگی بس جو تدبیرین لائق بادشاہزادیون کے تھین سب خواصین کرنے لگین اُدھر وزیر زادی نے گلاب وکیوڑے کے کئی چھینٹے ملکہ کے منہ پر دیے تلخہ سنگھایا کہ ملکہ کو ہوش آیا آہ کر کے آنکھ کھولی اسقدر طاقت نہ تھی کہ کلام کر سکے اشارے سے کہا کہ پانی ملکہ نے جب آنکھ کھولی تو اپنی خواصون کو دیکھا بعد اسکے ادھر ادھر دیکھا کہ وہ ظالم یعنی سمندر شاہ تو نہین ہی اپنی بارہ دری پائی بس پانی اشارے سے طلب کیا اس امر سے اطمینان ہوگیا کہ اپنے باغ مین ہون اُس ظالم کے پاس نہین ہون یہان میری خواصین ہین بس جب ملکہ نے آنکھ کھولی اور پانی اشارے سے طلب کیا سبکی جان مین جان آئی حواس درست ہوے اور اطمینان ہوا کہ ملکہ زندہ ہی ورنہ سب مایوس تھین رو رہی تھین یہ خیال تھا کہ ملکہ نے بسبب ضرب ناز پانونکے کہ اُس گل سے بدن پر جو پڑے جس جسم پر پھول کی چھڑی نہ پڑی ہو اور بدھی سے نیل پڑ جائے اسپر ناز یانے پڑے انتقال کیا مگر بسبب الفت و محبت کے سب تدبیرین کر رہی تھین اور ملکہ کی زندگی کی دعا خداوند کریم سے مانگ رہین تھین بس

بس ملکہ کے ہوش مین آنے سے سب بہت خوش ہوئین ملکہ نے جو پانی طلب کیا وزیرزادی نے
فوراً دودھ بھشکی جو کہ گرم کی ہوئی رکھی تھی گلاس مین انڈیل کر ملکہ کے مُنھ سے لگایا اور عرض
کیا کہ ملکہ عالم پہلے اسے نوش فرمایئے پھر پانی نوش فرمائیگا ملکہ انکار کرنا مناسب نہ سمجھی پی گئی اب
کسی قدر ملکہ مین طاقت آئی حواس درست ہوے دیکھا کہ سب خواصین خدمت گزاری مین مصروف
ہین اتنے عرصہ مین سب نے تمام زخمون پر بھاہے لگا دیے تھے جہان جہان چوٹ لگی تھی سینکھ کر
باندھ دیا بس اب جو ملکہ کو راحت ملی ملکہ نے آہستہ سے وزیرزادی سے کہا کہ کچھ حال لشکر
اسلام کا بھی معلوم ہوا کہ وہان کیا ہوا کیا تدبیر سمندر شاہ نے صندوقچہ کی کی وزیرزادی نے
عرض کیا کہ جب آپ بیہوش ہوگئین اسوقت آپکی دایہ جنسے آپکے والد کو بھی پرورش کیا ہی
انھون نے برہم ہوکر ہمسے کہا کہ کیا کھڑی ہوئی دیکھ رہی ہو ملکہ کو اٹھا کر بچاؤ اور بادشاہ سے کہا کہ کیا
ملکہ کو مار ڈالے گا تجکو اپنے صندوقچے سے کام ہی مین صندوقچہ لائے دیتی ہون اتنا تو ہمنے سنا تھا اسکے
بعد ہم آپکو لیکر یہان چلے آئے اسکے بعد کا حال پھر نہین معلوم کہ کیا ہوا ملکہ نے ایک آہ کی اور کہا کہ افسوس
وہ بڑی مکارہ ہی ضرور صندوقچہ لے آئیگی کوئی ایسا نہین ہی کہ جو انکو اس حال سے آگاہ کرے مفت
میری محنت برباد ہوگئی سب نے عرض کیا کہ ہم تو مجبور ہین اور ناچار ہین کیا کر سکتے ہین صبر فرمایئے
جو مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا آپ رنج و صدمہ نہ فرمایئے کیونکہ ابھی آپ نے کسقدر تکلیف اٹھائی
اور ایسا صدمہ اٹھایا ہی کہ جس سے جان کے بچنے کی امید نہ تھی اور ابھی کیا امید نہ معلوم کیا ہو
ایسا ہو کہ بسبب رنج و صدمہ کے پھر حضور کو غش آجائے اللہ اللہ کرکے تو ہوش آیا ہی
طاقت جسم مین صدمہ اٹھانے کی بھی نہین ہی خون تمام نکل چکا ہی بس ہم سب پر رحم فرمایئے ملکہ
نے جوابدیا کہ اچھا تو ہو کہ جو مین مرجاؤن اس کشاکش سے نجات پاؤن اب صدمات کے
اٹھانے کی طاقت نہین ہی میرے دل مین اب قوت نہین ہی سب نے عرض کیا کہ ہم سب
آپکی الا بلا لیکر دنیا سے جائین آپ زندہ رہین یا جو آپکے دشمن ہون وہ دن خدا ہمکو نہ دکھلائے
کہ ہم زندہ ہون اور آپکے دشمن خدانخواستہ نہون ملکہ نے جوابدیا کہ مرنا تو ضرور ہی بس
اس ذلت وخواری سے زندہ رہنا کیا ضرور ہی کہ ایک ظالم کے ہاتھ سے تازیانے کھائین
اور پھر زندہ رہین دوسرے مفارقت کے صدمے اٹھائین اور اپنے دوست سے
جدا رہین سب نے عرض کیا کہ خدا وہ بھی دن لاتا ہی کہ آپ اور سہراب جاؤ وایک جا
ہونگے آپ انکے شربت دیدار سے اور وہ آپکے شربت وصال سے سیراب ہونگے ان دنون کی
کب امید تھی کہ انسے آپ سے ملاقات ہوگی اور اس امر کی خبر آئیگی کہ وہ زندہ ہین صبر فرمایئے
خداوند کریم پر نگاہ رکھیے وہ یہ بھی سامان بہم کردیگا یہ کہکر خواصین سمندر شاہ کو کوسنے لگین
ملکہ نے فرمایا تم سب ملکر صبر کرو اور خدا پر اس ظلم وستم کی سزا کو چھوڑ دو وہ عادل ہی سزا دے لیگا
سن لینا کہ کس ذلت وخواری سے یہ ظالم مارا گیا وہ منتقم حقیقی ہی اس جور وستم کا انتقام لیگا
صبر کا بہت عمدہ ثمرہ ہی یہ کہکر ملکہ نے کہا کہ مجکو اٹھا کر بٹھاؤ سب نے ملکہ کو اٹھا کر بٹھایا ملکہ نے
اپنے ہاتھ سے سب زخمون پر پھاہے لگائے دوسرا لباس بدلا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ دن
اور وہ شب تو ملکہ پر بہت اذیت سے گذری صبح سے تمام جسم کے زخم پھر ہرے ہوگئے اور جہان
جہان چوٹ لگی تھی اور درد تھا وہ بھی کم ہوگیا ملکہ نے دوسرے دن خود اپنے ہاتھ سے شربت انار

نکالکر نوش کیا خواصون وغیرہ نے اغذیۂ لطیف حاضر کین ملکہ نے نوش فرمائین ملکہ کے جسم مین
طاقت آئی چونکہ زخم کچھ ایسے گہرے نہ تھے کہ جنکے اندمال مین کچھ زمانہ گذرتا دو ایک دن مین
ملکہ تندرست ہوگئی زخمون اور چوٹ کا نشان تک باقی نرہا پھر جیسی ملکہ تھی ویسی ہوگئی سب نے
شکر خدا کیا اور سب خوش ہوے اور ملکہ سے عرض کیا کہ غسل صحت فرمائیے اپنی تندرستی کا جلسہ
فرمائیے ملکہ نے فرمایا کہ مین اب جلسۂ خوشی اُسوقت آراستہ کرونگی کہ جب یہ سنونگی کہ
سمندر شاہ مارا گیا اور اہل اسلام کا شہر سمندریہ مین عمل ہوگیا سب نے عرض کیا کہ
بہت خوب مگر غسل تو فرمائیے کہا کہ اچھا یہ فرماکر کہا کہ کوئی جاکر خبر تو لائے کہ کیا گذری
صندوقچہ سمندر شاہ پاس آیا یا نہین اور اب سمندر شاہ کس فکر مین ہی بس چند خواصین
یہ حکم پاکر روانہ ہوئین اور وہان سے خبر دریافت کرکے حاضر ہوئین یہان ملکہ غسل کرچکی تھی
اور تبدیل لباس کرکے کنارے نہر کے بیٹھی ہوئی گرمی پر پانی سے کھیل رہی تھی وزیرزادی
برابر کھڑی ہوئی تھی اور سب خواصین حاضر تھین کہ وہ خواصین جو خبر کو گئین تھین آکر حاضر
ہوئین دل تو یہ بیان کیا کہ ای ملکۂ عالم آپنے سنا بادشاہ نے سب اہل محل اور آپکی والدہ صاحبہ
کو حکم دیا ہی کہ اب کوئی میرے روبرو یا میری غیبت مین نسیم کا نام نہ لے اور نہ نسیم
میرے محل مین آئے نہ اسکی کوئی خواص اگر مین سنونگا کہ کسی نے نام لیا یا نسیم آئی یا
اسکی خواص تو سب اہل محل کو قتل کرونگا چنانچہ ہم چوگئے تو محل مین نہ جانے پائے باہری
سے واپس آئے ملکہ نے فرمایا کہ مجکو وہان جانے کی پروا کیا ہی خدا اُس ظالم کا منھ اب مجکو
زندگی مین نہ دکھائے اُسکے مارے جانے کی خبر آئے مین اُسطرف منھ کرکے سوتی بھی نہین
ہون میری پاپوش بھی وہان نہین جاتی ہی میری بلا کو کیا غرض ہی جو جائے نہ معلوم وہ
سمجھا کیا ہی ہان تمنے کچھ حال دریافت بھی کیا اُنھون نے عرض کیا کہ ہم کنیزین اسی لیے
گئین تھین کیون نہ دریافت کرتے ہمنے دریافت کرلیا کہ دایہ بادشاہ کی لشکر اسلام
مین گئی اور کسی تدبیر سے صندوقچہ حاصل کیا اُسکو لیکر آتی تھی کوئی اخضر ماہی پوش
رہنے والی نہ طاق کی دریا پر شکار کھیل رہی تھی اُسکو جو صندوقچے کا حال معلوم ہوا اُسنے
دایہ کو قتل کیا اور خود صندوقچہ لیکر طرف نہ طاق کے روانہ ہوئی یہ حال جو بادشاہ کو
معلوم ہوا بہت غصہ آیا قصد کیا کہ اُس سے مقابلہ کرین مگر سب نے سمجھایا تو یہ کہا کہ اچھا
بعد ہم اہل اسلام کے اُس سے سمجھا جائیگا خلاصہ یہ کہ نہ وہ صندوقچہ یہان آیا نہ اہل اسلام
کے پاس رہا دوسرا شخص اُسکو لے گیا ملکہ نے فرمایا کہ شکر اُس خداوند کریم کا کہ جسنے
اس بلا سے اہل اسلام کو نجات دی اور اُس لکاتہ کو بھی اُسکے افعال کی سزا دی اب راوی
بیان کرتا ہی کہ ملکہ اپنے باغ مین رہتی ہی راحت و آرام بسر کرتی ہی اس فکر مین ہی کہ یہ خبر
آئے کہ سمندر شاہ مارا گیا اور اہل اسلام کا قبضہ سمندریہ پر ہوگیا چند خواصین مقرر
کی ہین کہ وہ دمبدم کی خبر دیتی رہین کہ اب سمندر شاہ کس فکر مین ہی اور کیا تدبیر کر رہا ہی
مگر حکم ملکہ کا خواصون کو یہی ہی کہ محل مین نہ جانا بس راوی کہتا ہی کہ ملکہ کو روز کی خبر ملتی
ہی جب ملکہ یہ سنتی ہی کہ یہ کام اہل اسلام نے کیا فلان سیاح سمندر شاہ کی طرف کا
مارا گیا ملکہ کو خوشی ہوتی ہی اور ملکہ سجدۂ شکر بجالاتی ہی اور جب ملکہ سمندر شاہ کی

اچھائی سُنتی ہی اور سُنتی ہی کہ اہل اسلام پر یہ وقت برا ہی تو صدمہ ہوتا ہی سمندر شاہ
کو گالیان اور کوسنے دیتی ہی اور اہل اسلام کے فتح وظفر کی دعا کرتی ہی خلاصہ یہ کہ خواصون
نے ملکہ کو اس حال سے بھی آگاہ کیا کہ ملکہ ایوان نہ طانی آئی اور اُسنے اہل اسلام سے
مقابلہ کیا اور بہت سے اہل اسلام کو اسیر کر لیا قران ثالث و برق ثانی نے عیاری
کرکے سب کو رہا کیا اور اُسکی وزیرزادی کو قتل کیا اور خواجہ نے عیاری کرکے ایوان کو بگاڑ کر
دربار سمندر شاہ سے لیگئی اور اُسکو اپنا مطیع کرکے اہل اسلام کو اُسکے سحر سے نجات دلائی
اور اُس سے اقرار لیکر رہا کر دیا وہ اپنے ملک کو چلی گئی یہ بھی خبر ملکہ سے بیان کی جب سمندر شاہ
کو معلوم ہوا تو اُسنے پھر اُسکو طلب کیا اور اُس سے بہت کچھ کہا کہ تو اہل اسلام سے مقابلہ کر اُسنے
قبول کیا اُسکو بہت کچھ خوف دلایا اور دھمکایا وہ راضی نہوئی آخر اُسکے قتل کا حکم دیا خواجہ
نے پھر عیاری کی اور اُسکو رہا کیا اور سمندر شاہ کو قتل کیا تھا کہ سمندر شاہ کے دوست نے
آکر بچا لیا تو ایوان شریک اہل اسلام ہوگئی ہی اور اپنا لشکر لینے گئی ہی ملکہ یہ سب خبرین سُنکے
خوش ہوئی اور بہت تعریف خواجہ کی کی اور ایوان کی اُسکے دوسرے دن خواصون نے
ملکہ سے یہ خبر بیان کی کہ بادشاہ نے الطاف جادو کو طلب کیا تھا وہ اپنے مکان مین
گوشہ نشین ہوا تھا دربار مین آنا ترک کیا تھا اسلیئے کہ تو جا کر اہل اسلام سے مقابلہ کر وہ نہین
آیا اور شب کو سب مال واسباب لیکر شہر سے نکل گیا اور اہل اسلام کی اطاعت کی بادشاہ
کو جو اس حال کی خبر ہوئی بہت برہم ہوگیا بس آج ایک ساحر کو اسی ہزار سے طرف ایوانیہ کے
روانہ کیا ہی کہ شہر ایوانیہ کو ناخت وتاراج کر اور ایک نامہ طرف طلسم گنجورۂ سلیمانی کے
روانہ کیا ہی اُسکو برائے کمک طلب کیا ہی اور ایک نامہ اپنے وزیر اشفاق شاہ کو
روانہ کیا ہی اُسکو بھی طلب کیا ہی اور چند سوار برائے تلاش الطاف جادو روانہ کیے ہین اُنکو
حکم دیا ہی کہ الطاف جہان ملے پکڑ لاؤ اور کل افسران فوج اور جو بادشاہ ساحر وغیر ساحر
برائے کمک آئے ہین اُنکو سامان سفر کا حکم دیا ہی اور یہ کہا ہی کہ ان نامونکا جواب آئے تو
مین خود لشکر لیکر شہر سے نکلونگا اور اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا بدون میرے مقابلہ کیے یہ
قصہ فیصل نہوگا اور جو کچھ حال گذرا تھا اور تحریر بھی ہوچکا ہی ناظرین ملاحظہ کرچکے ہین ملکہ سے
خواصون نے بیان کیا اب ملکہ کو فکر ہوئی کہ دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی الطاف کے تو واقعات
سُنکے ملکہ خوش ہوئی اور سب سالات سُنکے فکر مین مبتلا ہوئی کہ بعد چند دن کے خواصون
نے آکر عرض کیا کہ ملکہ غضب ہوا بادشاہ آج بتیس لاکھ کا لشکر ساحرون اور غیر ساحرونکا لیکر
اور سب سردارونکو اور جو جو بادشاہ کمک کو آئے تھے سا ئر وغیر ساحر سردار و پہلوان
ان سبکو ہمراہ لیکر اور تین لاکھ سپاہ اور چند سردار کو یہان چھوڑ کر اپنی طرف سے ایک ساحر کو
بادشاہ کرکے برائے مقابلہ اہل اسلام روانہ ہوا ہی اور وہ ساحر یہان کا حاکم ہوا ہی یہ خبر
سُنکے ملکہ کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا ہوائیان اُڑنے لگین وزیرزادی سے کہا کہ دیکھیے
کیا نتیجہ ہوتا ہی خداوند کریم اُن سبکی کمک کرنیوالا ہی اور وہ ہی سب کا حافظ ہی وزیرزادی نے
عرض کیا اگر اُنکی فتح وظفر کا تب قدرت لکھ چکا ہی تو بتیس لاکھ کیا ہین اگر بتیس کرور ہونگے
تو کچھ نہوگا بقول ان تو کونکے سہ دشمن اگر نویست نگہبان قوی تر است ملکہ نے فرمایا

کہ یہ امر درست ہی یہ فرما کر اُن خواصون سے دریافت کیا کہ جو یہ خبر لائین تھین کہ گنجور شاہ
فوج لیکر برائے کمک آگیا اور اشفاق برادر آفاق شاہ بھی اور وہ ساحر جو کہ برائے
غارت شہر ایوانیہ گیا تھا شہر ایوانیہ کو غارت کرکے واپس آیا ہو سمندر شاہ خود برائے
مقابلہ روانہ ہوا کیونکہ اُسنے تو یہ عہد کیا تھا کہ جب یہ لوگ آئینگے یا اُنکے پاس سے جواب
آئے گا تب مین برائے مقابلہ جاؤنگا اُنھون نے عرض کیا کہ کیا آپکو اس حال سے آگاہی نہین ہی
ای ملکہ عالم گنجور شاہ نے جواب صاف دیا کہ ہم تمھاری کمک کرینگے ہم بیکار اہل اسلام سے عداوت
نہ پیدا کرینگے وہان سے جواب صاف آیا وہ سوار واپس آئے جو کہ برائے اسیری الطاف جادو
گئے تھے اُنھون نے آکر خبر دی کہ الطاف جادو و شریک لشکر اسلام ہوگیا وہان اُسکی دعوتین
ہو رہی ہین اشفاق کے پاس سے عرضی آئی تھی کہ مین آتا ہون قدمبوسی کو بادشاہ و اشفاق
اور اُس ساحر کا انتظار تھا جو ایوانیہ پر گیا تھا بس اُسکا لشکر ایوانیہ پر سے شکست کھاکر آیا
وہ ملکہ ایوان کے ہاتھ سے مارا گیا اشفاق شاہ نے یہ کیا کہ بادشاہ کو تو عرضی لکھی کہ مین
حاضر ہوتا ہون اسکے بعد اپنے کل لشکر اور اہل شہر کو مسلمان کیا اور خود بھی مسلمان ہوا اور اپنے
وزیر کو اپنے شہر کا حاکم کرکے اور لشکر لیکر برائے کمک اہل اسلام روانہ ہوا ہی اُسکے شہر سے
دو ہزار اہل شہر بھاگ کر آئے تھے اُنھون نے سب حال بیان کیا تھا بس بادشاہ کو بہت غصہ
آیا اُسی دن پانچ بادشاہ غیر ساحر بہت سا لشکر لیکر برائے کمک آئے بس سمندر شاہ نے یہ
سب خبرین پاکر اور برہم ہوکر سامان سفر کا حکم دیا چنانچہ جب سب سامان درست ہوگیا بادشاہ
نے کوچ کیا یہ جو خبر ملکہ نے سنی کہا کہ خوب اشفاق نے کام کیا کہ نہ ایسی بات کرتا اُسکا
بڑا بھائی جبکہ شریک اہل اسلام ہی و کیونکر نہ اُنکا شریک ہوتا بس کچھ تو ملکہ کو خوشی اور کچھ فکر
تھی ملکہ نے ہرکارے مقرر کیے کہ روز کی خبرین جو میدان جنگ مین واقعہ گذرے اُسکی ہمکو دیا کرو
چنانچہ ملکہ کو ہر روز کی خبر ملتی تھی جب تک ملکہ نے یہ سنا کہ اہل اسلام غالب رہے اور کفار یعنی
سمندر شاہ کے لشکر کے ساحر وغیر ساحر اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوئے ملکہ بہت
خوش ہوئی نوبت بانجا رسید کہ خبر آئی کہ آج عشاق استاد بادشاہ نے نکلکر مقابلہ کیا اور
سب اہل اسلام کے ساحرون کو اسیر کر لیا بادشاہ کے لشکر مین خوشی ہی اور اہل اسلام پر
مصیبت کا آسمان ٹوٹا ہی وہ لوگ بلا مین مبتلا ہین ملکہ کو بڑا صدمہ ہوا اور اپنی وزیرزادی
اور سب خواصون سے کہا کہ خدا اس عشاق کو غارت کرے کہ جسنے یہ تہلکہ لشکر اسلام مین ڈالدیا
ہی خداوند کریم اُسکی مدد کرے چنانچہ یہ خبر ملکہ کو رات کو ملی تھی ملکہ نے وہ رات دعا مین
بسر کی صبح کو ہرکارے پہر خبر روانہ کیے چنانچہ دوپہر کے وقت جسدن عشاق ہاتھ سے
سوماق کے مارا گیا ہی ملکہ صحن باغ مین کرسی پر بیٹھی ہوئی بال سر کے کھلے ہوے تھی اہل اسلام
کے نجات کی عشاق کے ہاتھ سے دعا کر رہی تھی کہ یکایک ایک سیاہ آندھی اُٹھی تمام باغ
تاریک ہوگیا شہر سمندریہ کی طرف سے شعلے آگ کے بلند ہوتے دکھائی دیے شور و غل
کی صدا آئی غبار بلند ہوا برف وغیرہ آسمان سے برسی یہ واقعہ جو ملکہ نے دیکھا اور دیکھا کہ
تمام شہر سمندریہ مین آگ لگی ہوئی ہی اپنی وزیرزادی سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی
ساحر زبردست لشکر سمندر شاہ کا مارا گیا یہ اُسکے مرنے کی علامت ہی وزیرزادی نے

عرض کیا کہ ساحر زبردست کون ہی فی الحال تو کل سے عشاق اہل اسلام سے مقابلہ کر رہا ہی
ابھی کل ہرکارون کی زبانی سنا تھا کہ اسنے سب ساحران اسلام کو اسیر کر لیا ہی آج لشکر
غیر ساحران سے مقابلہ کریگا بس معلوم ہوتا ہی کہ وہ مارا گیا یہ اسکی مرنے کی علامت ہی ایکی
دعا درگاہ خدا مین قبول ہوئی ملکہ نے فرمایا کہ خدا سمجھین کند تیرے منھ مین گھی شکر وہ ہی ظالم مارا گیا
ہوای ہین میرا دل بھی یہ ہی گواہی دیتا ہی اچھا کوئی برائے خبر جائے اور یہ خبر شہر مین جاکر دریافت کرے
ابھی کوئی خواص ملکہ کی بدون حکم ملکہ جانے نہ پائی تھی صرف ملکہ نے یہ حکم دیا تھا کہ جائے دوسرے حکم
کی امیدوار تھی کہ چند خواصین بضرورت کسی کام کے صبح سے شہر کو گئی ہوئی تھین وہ آکر حضور
ملکہ مین حاضر ہوئین منھ پر ہوائیان اڑتی ہوئین حواس خمسہ منتشر سانس پھولی ہوئی سامنے ملکہ کے آکر
گر پڑین اور اپنے حواس درست کرکے یون عرض کرنے لگین کہ ای ملکہ عالم بڑا غضب ہوا عشاق
حجرہ نشین مارا گیا اہل اسلام کے ہاتھ سے گو یہ خبر شہر مین مشہور نہین ہی ہم اپنی عقل سے
کہتی ہین کیونکہ جو باغات اور جو عمارت عشاق کے سحر کے شہر مین تھے اور جو اشیا سحر عشاق
کے تھے وہ سب برباد ہوگئے سب مین آگ لگ گئی ملاحظہ فرمایئے کہ وہ شعلے بلند ہین اہل شہر
بہت پریشان ہین ملکہ نے یہ سنکے فرمایا کہ شکر خدا یہ خبر تو آئی تم سب کا گمان درست ہی ضرور
عشاق مارا گیا ہمکو کیا ایک اور دشمن خدا کم ہوا شکر کرو تمنے اپنی یہ کیون حالت بنائی ہی
مقام خوشی ہی نہ کہ یاس و ہراس انھون نے عرض کیا کہ ہمکو یہ خوف ہی کہ بادشاہ شکست
کھاکر داخل شہر ہوگا اہل اسلام کا شہر پر نرغہ ہوگا وہ داخل شہر ہونگے شہر کے غارت کا حکم
دینگے بس اس امر کا خوف ہی کہ سواران اہل اسلام یہان بھی آکر لوٹ مچائینگے اور ہم سب کو
بھی لوٹ لیجائینگے ملکہ نے فرمایا کہ تم اس امر سے بخوف رہو ہمکو کوئی نہین لوٹے گا مین نے دین
اسلام کسلئے قبول کیا ہی اسی غارت و لوٹ سے اپنے کو بچانے کے لیے اگر ایسا ہوا تو پھر کس
کام کی یہ بات ہوئی کہ اپنا دین بھی دیا مان باپ سے بھی جدائی ہوئی بس کوئی بھی نہ لوٹے گا جب
تم یہ کہدوگی کہ ہم ملکہ نسیم کے ملازم ہین اور ملکہ دین اسلام قبول کرچکی ہی بس سب تمکو
چھوڑ دینگے اور ملکہ تمھاری حفاظت کے لیے پہرہ مقرر ہوجائیگا یہ سنکے خواصون کی جان مین
جان آئی اب ملکہ اس انتظار مین ہی کہ خبر آئی کہ کیا واقعہ گذرا راوی نازک خیال روایت
کرتا ہی کہ قریب شام ہرکارون نے آکر ملکہ کو خبر دی کہ ای ملکہ صبح کو دونون لشکر میدان مین
صف آرا ہوے کہ تہمتن جادو برائے کمک لشکر اسلام اپنے مقام سے چل نکلا تھا وہ
آکر پہونچا اسنے عشاق سے مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوا پھر عشاق نے مبارز طلب کیا تھا
کہ مراث جادو کہ وہ بھی بموجب حکم اپنے آقا کے لشکر لیکر برائے کمک اہل اسلام چلا تھا
آکر عین وقت پر پہونچا اور عشاق سے مقابلے کو نکلا وہ بھی اسیر ہوا اب صاحبقران نے قصد
کیا تھا کہ ملکہ ایوان نہ طاقی نے آکر مقابلہ کیا وہ برائے کمک لشکر لیکر ایوانیہ سے چلی
تھین انھون نے راہ مین خبر پائی تھی پہلے یہ داغ عشاق کو دیا کہ سب اسیرونکو اسکی قید سے
رہا کرلیا اور انکی صورت کے ماش کے آٹے کے پتلے بناکر ڈالدیے یہ بہت بڑا جرکا عشاق کو
دیا عشاق بہت خفیف ہوا چنانچہ مقابلہ ہوا ایوان سحر مین عشاق پر غالب آئی بیچہ سحر
لیکر عشاق نے ایوان سے مقابلہ کیا ایوان نے بھی بیچہ سے لڑنا شروع کیا بڑے عرصے

تک خوب نیچہ بازی ہوئی بس عشاق نے ایوان کو دھوکے سے مجروح کیا اُسنے کئی زخم کاری کھائے تھے اور قریب تھا کہ ایوان عشاق کے ہاتھ سے ماری جائے کہ اُسکی بھانجی سوماق برق مزاج نے زمین سے پیدا ہوکر اور اپنی خالہ کو ہٹاکر عشاق سے مقابلہ کیا بلکہ بہ مرتد بہت بڑی تدبیر کرکے آیا تھا کہ اپنے کو سحر بند کیا تھا اور اپنے قتل کا تیغہ بنایا تھا بڑی حفاظت سے اُسکو رکھا تھا مگر سوماق بھی بلا کی ساحرہ ہی اُسنے کسی تدبیر سے اُس تیغہ کو پیدا کیا اور آکر مقابلہ کیا خلاصہ یہ کہ عشاق کو اُس تیغہ سے قتل کیا سمندر شاہ کو بڑا صدمہ ہوا خوب رویا اور اہل لشکر بھی روئے اُسی غصے اور صدمے مین جنگ مغلوبہ کا حکم دیا بس دونون لشکر ملگئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی اب جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی کسی کے لشکر مین ابھی ابتری نہین پڑی ہی بلکہ اہل اسلام زیادتیان کر رہے ہین خوب جنگ ہو رہی ہی یہ واقعہ بھی ملکہ نے سُنا فرمایا کہ جاؤ اُنہی مقام پر ٹھہرو جو واقعہ گذرے آکر بیان کرو وہ سلام کرکے پھر چلی گئین ملکہ یہان براے فتح وظفر اہل اسلام دعا مین مصروف ہوئی دوسرے دن اُنھون نے آکر ملکہ کو خبر دی کہ ابھی اُسی طور سے جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی آج یہ امر واقع ہوا تھا قریب تھا کہ کفار کو شکست ہو کہ چند بادشاہ ساحر اُنکا لشکر لیکر براے کمک آگئے اُنھون نے جنگ کو روک لیا شکست نہونے پائے اور چند بادشاہ اور پہلوان غیر ساحر اُنکے آگئے بس اس سبب سے کفار پھر لڑنے لگے مگر بڑے غضب سے اہل اسلام مقابلہ کر رہے ہین ساحر ساحرون سے غیر ساحر غیر ساحرون سے لاکھونکا کھیت ہوا ہی ایک رات اور ایک دن اسی معرکہ مین گذرا ہی اہل اسلام کو بالکل ہراس نہین ہی باحواس لڑ رہے ہین یقین ہی کہ اہل اسلام کی فتح ہو ملکہ نے اُنکو انعام دیکر رخصت کیا راوی نے روایت کی ہی کہ ہرکارون نے کل حال کی ملکہ کو خبر دی یہان تک کہ سیراب کی اور اشفاق کے آنے کی بھی خبر دی کہ یہ لوگ لشکر لیکر براے کمک اہل اسلام آئے ہین بس اب وہ دن ہی کہ جسدن سہراب جادو سوماق برق مزاج وغزالان آہو چشم باہم صلاح کرکے اور لشکر لیکر اور جنگ مغلوبہ سے الگ ہوکر براے غارت گری شہر سمندریہ چلے تھے ملکہ اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی خدا سے دعا کر رہی تھی کہ ای میرے خدا آج یہ خبر آئے کہ سمندر شاہ نے شکست کھائی اور اہل اسلام غالب آئے سمندر شاہ کا لشکر بھاگا ملکہ کو تو اس حال مین چھوڑا جاتا ہی اب حال سہراب وغیرہ کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو لشکر لیکر چلے تھے اور ایک مقام پر ٹھہرکر اب جو وہان سے چلے چونکہ عشاق مارا جا چکا تھا شہر سمندریہ سامنے تھا اور سہراب وغزالان یہ دونون بخوبی حالات شہر سے واقف تھے عشاق نے یہ سحر گرد شہر کیا تھا کہ اگر غنیم لشکر لیکر آئے تو داخل شہر نہو سکے اور ہمکو خبر ہو جائے اُسکے مرنے سے یہ سحر تو دفع ہو چکا تھا بس یہ سبکے سب لشکر لیکر قریب شہر پہونچے اور بیرون شہر سے حربے سنبھال کر جو ساحر دسوار در شہر پر براے نگہبانی مقرر تھے اُنکو آتے ہی سہراب نے اسیر کر لیا اور خود جیسے ہی داخل شہر ہوا ایک سحر کیا کہ چار دن طرف شہر مین آگ لگ گئی اور شعلے بلند ہونے لگے اُدھر غزالان نے بھی سحر کیا کہ تیر برسنے لگے سوماق نے سحر کیا کہ برقین چمک کر گرنے لگین جب یہ تینون ساحر سحر کر چکے اور اُنکا لشکر داخل شہر ہوا بس اُنھون نے حکم دیا کہ سب اہل شہر کو قتل کرو اور غارت اور لوٹ لو جو امان طلب کرے امان دو اور جب تک امان کے خواستگار نہون اُسوقت تک قتل وغارت سے باز نہ آنا مگر امان بھی بشرطیکہ امان دینا یہ حکم دینا تھا کہ لشکریان سہراب و

غزالان وسوماق نے شہر مین غدر ڈالدیا تمام بازارون مین قتل عام ہونے لگا اہل شہر قتل ہونے
لگے دکانین لٹنے لگین شہر مین تلاطم مچ گیا ہر طرف سے شور وغل کی صدا بلند ہوئی کہ غنیم لشکر لیکر
اندر شہر کے چلا آیا ہی اُسنے اہل شہر کو قتل کرنا شروع کیا ہی اور تمام شہر مین تلاطم ڈالدیا ہی سہراب و
غزالان وسوماق نے جو اندر شہر کے آکے سحر کیا تھا اس سحر کے سبب سے کئی مکان اور عمارت
بلند گر پڑین تھین اُسمین ہزارون دب کر فی النار ہوے تھے بس شہر مین اب تہلکہ پڑگیا ہی ایک غریب
وامیر حربہ لے لیکر اپنے اپنے مقام سے چلا جوق جوق لوگ جمع ہو کر آنے لگے اور قتل ہونے لگے
ابھی اُسکو خبر بھی نہین جو کہ یہانکا حاکم ہی وہ مزے سے بیٹھا ہوا دربار مین حکومت کر رہا ہی سب سردار
حاضر ہین چھاؤنی مین لشکر کمر کھولے پڑا ہوا ہی کہ یہان تلاطم مچا اب جو شور وغل شہر مین بلند ہوا کوتوال
شہر جو کوتوالی مین بیٹھا ہوا تھا اُسنے دیکھا کہ شہر مین ایک ہنگامۂ عظیم برپا ہی دریافت جو کیا تو معلوم ہوا
کہ کسی طرف سے غنیم نے موقع پاکر اور اندر شہر کے آکر نرغہ کر دیا ہی اہل شہر کو قتل کر رہا ہی بس
یہ سُننا تھا کہ کوتوالی کے سب پیادے ہمراہ لیکر طرف شہر کے چلا پھر خیال کیا کہ انکو تو خبر کرون جو
یہان کے حاکم ہین بادشاہ کی طرف سے یعنی سہراب جادو اسکا دوسرا نام بھی ہی جو کہ قبل مین تحریر
ہوا ہی بس اسنے پیادون کو تو طرف شہر کے روانہ کیا کہ تم جاکر اس بلوے کو رد کرو اور خود طرف دربار
کے چلا یہ تو ادھر سے چلا اُدھر سہراب نے غزالان سے کہا کہ آپ لشکر کے ہمراہ رہین اور اہل شہر
کی خبر لین اور مین اور ملکہ سوماق طرف محلات شاہی اور دربار کے جاتا ہون دیکھون کون سمندر شاہ
کی طرف سے یہان کا حاکم ہی اُس سے مقابلہ کرون اور اُسکو قتل کر کے سب عمارت شاہی پر قبضہ
کرلون خزانہ وغیرہ پر اور ناموس سمندر شاہ کو اسیر کرلون غزالان نے کہا کہ اچھا بس غزالان
تو شہر کے غارت وقتل مین مع لشکر کے مصروف ہوئی اسنے تلاطم ڈالدیا ہی ہر گلی کوچہ خون سے
اہل شہر کے رنگین ہی ہر طرف آگ لگی ہوئی ہی بازار مرگ گرم ہی سحر کے گولہ و نار یخ و ترنج چل رہے
ہین مکانات و دکانین لٹ رہی ہین بازارین تباہ ہو رہی ہین شہر مین تو تلاطم ہی بپا دے جو
کوتوالی کے اُس مقام پر آئے یہ واقعہ دیکھکر اور دور سے کھڑے ہو کر چلانے لگے لینا پکڑنا مگر خود
مقابلہ نہین کرتے ہین دور ہی سے دہمکا رہے ہین اُدھر کوتوال شہر آبریز جادو دربار مین پہونچا
دیکھا کہ سب سردار جو کہ یہان بادشاہ برائے حفاظت شہر چھوڑ گیا ہی دربار مین موجود ہین ہم تخت
پر سیراب جادو تاج سر پر رکھے ہوے بیٹھا ہی مگر متفکر ہی بس کوتوال نے سامنے اُسکے جاکر اور
مندیل سر سے اُتار کر پھینکدی اور کہا کہ آپ یہان کیا بیخبر بیٹھے ہوے ہین غضب ہوگیا غنیم لشکر
لیکر کسی سمت سے شہر مین چلا آیا اور اندر شہر کے آسنے آکر تاخت وتاراج وقتل عام شروع
کر دیا تمام شہر مین تہلکہ پڑا ہوا ہی اہل شہر قتل ہو رہے ہین یہ سُننا تھا کہ سیراب جادو کے حواس
جاتے رہے فوراً بدحواس ہو کر تخت سے اُٹھ کھڑا ہوا اور سب سردارون سے کہا کہ کیا تدبیر کرون
بڑا غضب ہوگیا کوتوال سے کہا کہ تو در محلات کے پہرہ والون سے کہدے کہ وہ اندر محلات
کے خبر کر دین کہ سب خبردار و ہوشیار رہو جائین حریف لشکر لیکر اندر شہر کے چلا آیا ہی اور سب
اہل شہر کو قتل کر رہا ہی اور سردارون سے کہا کہ آپ لوگ فوراً چھاؤنی مین جاکر لشکر کو تیار
کرکے حریف کے مقابلے کو آئین مین برائے مقابلۂ حریف جاتا ہون سب نے کہا کہ بہت خوب
بس سب سردار فوراً دربار سے باہر آئے وہانسے اپنے اپنے مکان پر آئے اپنے اپنے مکان کا بندوبست

کرکے چھاؤنی مین آئے اور لشکر کو اس حال سے آگاہ کیا لشکر مین کھلبلی ہونے لگی اُدھر کوتوال سے
سہراب جادو نے پوچھا کہ یہ بھی کچھ معلوم ہوا کہ یہ کون لوگ ہین جو کہ اندر شہر کے لشکر لیکر آئے انکا
افسر کون ہی اُسنے جوابدیا کہ جب مین نے یہ خبر سُنی کل کوتوالی کے پیادونکو تو اُدھر کو روانہ کیا اور خود
آپکو آگاہ کرنے کے لیے آیا مین نے یہ نہین دریافت کیا سہراب نے کہا کہ خیر تم اُدھر جاؤ اور سبکو
آگاہ کرکے اُس مقام پر آؤ کہ جہان حریف لڑ رہا ہی کوتوال تو محلات کی طرف روانہ ہوا اور سہراب
بیرون دربار آیا اور اثر در سحر کو دستک دیکر پیدا کیا اور اُسپر سوار ہوکر چلا تھا اُدھر سے سہراب
وسوماق اہل شہر کو قتل کرتے ہوے چلے آتے تھے اُدھر سے یہ اُدھر کو جاتا تھا اور چند سردار
اسکے ہمراہ تھے یہ سہراب کو بخوبی پہچانتا تھا جیسے اسکی نگاہ سہراب پر پڑی اُسنے پکار کر کہا کہ
او سہراب مجکو معلوم ہوا کہ یہ فتنہ پرداز یان تیری ہین تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی تو نے شہر
مین آکر غدر ڈالدیا اہل شہر کو قتل کرنا شروع کیا یہ صدا جو سہراب کے کان مین پہونچی سہراب
نے اسکی طرف دیکھا اور کہا کہ مین تیری ہی تلاش مین آتا تھا خوب سامنا ہوا سہراب نے
دیکھا کہ اسکے سر پر تاج رکھا ہوا ہی کہا کہ معلوم ہوا وہ نامرد تجھ ایسے نامرد کو اپنی طرف سے
یہان کا حاکم کرگیا ہی خیر تو جانا کہان ہی حکومت کرکے بہت اترایا ہی یہ سب تیری اتراہٹ نکالے
دیتا ہون یہ کہکر سہراب کی طرف سہراب چلا اُسنے سردارون سے کہا کہ لینا یہ مرے قریب
آنے نہ پائے راوی ناظر فہم بیان کرتا ہی کہ سردار طرف سہراب کے چلے اتنے عرصے مین وہ
سردار لشکر کو آراستہ کرکے آگئے بس یہان مقابلہ ہونے لگا تین لاکھ سپاہ تھی تمام شہر مین پھیل گئی
حریف سحر کے چلنے لگے سوماق نے تہلکہ ڈالدیا بڑے معرکے کی جنگ ہونے لگی لشکر سہراب وغیرہ
سے لشکر کفار لڑنے لگا اہل شہر کو قتل ہونے سے مفر ملا ہر گلی کوچہ مین مقابلہ ہو رہا تھا غزالان
وسوماق خوب جوانمردی سے لڑ رہی تھین سہراب آن سردارون سے مقابلہ کر رہا تھا جو سامنے
آیا اُسنے برق سحر چمکا کر گرائی اُسکے دو پر کالے ہوے بہت سے سردار سہراب نے قتل کیے سیراب
کھڑا ہوا سردارونکو لڑوا رہا ہی خود نہین مقابلہ کرتا ہی سردار مارے جا رہے ہین اُدھر کوتوال نے
جاکر محلات مین یہ خبر کردی کہ حریف نے شہر کو آکر گھیر لیا اور اندر شہر کے چلا آیا اور لڑ رہا ہی اور سب
اہل شہر قتل ہو رہے ہین آپ لوگ خبردار ہو جائین یہ جو خبر محلات مین پہونچی ایک تہلکہ پڑگیا ہر ایک
عورت بدحواس ہوگئی بس زوجہ سمندر شاہ نے حکم دیا کہ سب مال واسباب کو باندھکر ایک مقام پر
جمع کرو اگر ہماری فتح ہوئی اور حریف مارا گیا تو خیر ورنہ اس مال واسباب کو لیکر یہان سے نکل جائینگے
اُسیوقت سب مال واسباب بندھنے لگا اور سب اہل محل آمادہ اس بات پر ہوکر بیٹھے کہ اگر ہماری ظفر
ہوئی تو خیر ورنہ یہان سے گریز کرینگے طرف لشکر بادشاہ کے مگر یہ خبر نہین ہی کہ وہان خود بادشاہ بروقت
سخت ہی جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی بس اہل محل کا تو یہ حال ہی کوتوال آن سبکو اس حال سے آگاہ کرکے
اُدھر کو روانہ ہوا کہ جہان مقابلہ ہو رہا تھا بس کوتوال سے اور غزالان سے سامنا ہوگیا کوتوال
پکارا کہ او غزالان نمک حرام معلوم ہوا کہ تو بہ لشکر لیکر آئی ہی میرے ہاتھ سے بچکر جاتی کہان ہی
یہ سُنکر غزالان برکو توال نے سحر کیا غزالان نے اُسکے سحر کو رد کرکے اپنا جو سحر کیا یعنی کان کی بجلی
اتار کر جو ماری وہ برق بنکر جو کوتوال برگری کوتوال کے دو پر کالے ہوے اتبو غزالان نے اپنا
تمام زیور صرف کرنا شروع کیا ایک آن مین تمام لشکر مین تہلکہ ڈالدیا اور اہل شہر کو قتل کرنا

شروع کیا تلاطم مچا ہوا ہی بازار مرگ گرم ہی ہر طرف جوے خون روان ہی سرون کے انبار لاشونکے
ڈھیر لگے ہوے ہین ساحر جل رہے ہین خاک کے انبار ہو ہو کر رہ گئے ہین ہر طرف ترنج و نارنج جل رہے
ہین رعایاے شہر سمندر یہ امواج اجل کے حلقے مین آگئی تھی طوفان مرگ نے آنپر طغیانی کی تھی گرداب
موت مین مبتلا تھے کشتی حیات اُنکی قریب غرق ہونے کے پہونچی تھی ہر طرف امواج موت سے تلاطم
پڑا ہوا تھا سب موت کے گھاٹ اُتر رہے تھے سواے گوشہ مرگ کے اور کوچۂ فضا کے کوئی گوشہ
اہل شہر و لشکر کو پناہ کا نہین ملتا تھا بازارین تباہ ہو رہی تھین آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے
عمارات شہر منہدم ہو ہو کر گر رہین تھین اہل شہر اسکے نیچے دب رہے تھے اہل اسلام نے تلاطم ڈالدیا
تھا اُدھر سہراب نے بہت سے سردار قتل کیے جب سہراب نے یہ واقعہ دیکھا خود اژدر سحر کو
بڑھا کر سامنے سیراب کے آیا ملکہ سوماق نے کیا کیا کہ ایک مالا موتیونکا اُتار کر اور اُسکو توڑ کر
کچھ موتی دہنی طرف اور کچھ بائین طرف پھینکے ایک طرف سے گرگ اور ایک سمت سے شیر پیدا
ہوے اور وہ لشکر کفار کو ہلاک کرنے لگے کفار آنپر سحر کرنے لگے مگر وہ کسی صورت سے دفع نہین
ہوتے ہین زیادہ ہوتے جاتے ہین ایک تلاطم مچا ہوا ہی جسکے بڑھکر شیر نے طمانچہ مارا اُسکا سر تن سے
جدا ہو گیا اُدھر غزالان نے کیا تدبیر کی کہ ایک فولادی بیضہ جھولی سے نکالکر اُسکو اسم سحر پڑھکر بالاے
آسمان اُچھالا وہ بلند ہو کر شق ہوا اور آسمین سے ایک طائر پیدا ہوا اُسنے بلند ہو کر صدا دی منم سحر
ملکہ غزالان بس جسپر اُسنے اپنا عکس ڈالا وہ جلنے لگا ہزارون اس طور سے ہلاک ہوے سوماق
و غزالان نے لشکر کے حملونکو روکا اور لشکر کو تباہ کرنا شروع کیا اُدھر سہراب سے اور سیراب
سے مقابلہ ہو گیا سیراب نے سحر کیا کہ زمین کو زلزلہ ہوا بس سہراب نے ایک نقش لکھکر زمین پر
ڈالا وہ زلزلہ موقوف ہوا اور سہراب نے سحر کیا کہ ایک مرتبہ تمام زمین ہلی اور شق ہونے لگی اور
کفار و اہل شہر غرق ہونے لگے سیراب نے جو یہ واقعہ دیکھا سحر کیا کہ شق ہونا زمین کا برطرف ہوا
سیراب نے سہراب پر گولا مارا سہراب نے اُس گولے کو رد کر کے اور مرکب سحر کو بڑھا کر اور
قریب پہونچکر کارد سحر کا وار کیا سہراب نے اژدر کو اشارہ کیا جسپر سوار تھا کہ اسکو مع مرکب نگل جا
اژدر نے بقصد دم کشی منھ کھولا شعلہ منھ سے نکلا سہراب قریب تو پہونچ چکا تھا ایک مرتبہ جھولی سے
ایک نارنج نکالا جسے اژدر نے منھ کھولا اور شعلہ نکلا سہراب نے وہ نارنج دہان اژدر مین
ڈالدیا اُس نارنج کا دہان اژدر مین گرنا تھا کہ ایک شعلہ اُسکے جسم سے نکلا وہ اژدر جلنے لگا
یہ جو واقعہ سیراب جادو نے دیکھا فوراً اژدر پر سے کودا اُدھر سہراب نے کارد کا وار کیا
وہ کارد اسکے سر پر پڑی کہ سر اسکا مجروح ہوا اسنے چاہا کہ سنبھل کر مین بھی وار کرون کہ سہراب
نے سحر کیا جب تک یہ سنبھلے سنبھلے ایک برق کوندکر گری کہ اسکے دو بر کالے ہوے
بس اسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی شہر مہر مین تہلکہ پڑ گیا اور غل مچ گیا کہ جو ہم سب کا
افسر تھا اور جسکو بادشاہ اپنی طرف سے حاکم کر گیا تھا وہ ہاتھ سے حریف کے مارا گیا
اب ہم بے سردار کے ہو گئے یہ جو شور و غل مچا اور یہ خبر محلات مین پہونچی بس سب مستورات
محل اپنا اپنا اسباب اُٹھا کر اور اپنے اپنے بچون کو گود مین لیکر سر و پا برہنہ محلات
سے نکلکر چور دروازے سے بھاگین طرف صحرا کے اسی طور سے اہل شہر کی بھی عورات
اور زوجۂ سمندر شاہ بھی مع اپنی خواصون کے محل سے نکلکر بھاگی تمام محلات شاہی ویران

اور خالی ہوگئے سہراب جادو کا مارا جانا تھا کہ اہل سہراور اہل لشکر کے حواس جاتے رہے سب
بدحواس ہوگئے جی چھوٹ گئے اب شہر بہر مین بھگدر پڑ گئی ہر طرف سے لوگ بھاگنے لگے اُدھر
شیرون و گرگون نے ہلاک کرنا شروع کیا اُدھر اُس طاؤس نے جلانا شروع کیا سہراب
نے یہ سحر کیا کہ ایک مرتبہ بجلی کھکر زمین پر والا زمین مین زلزلہ پڑ گیا کفار پریشان ہوے زمین
شق ہونے لگی اور کفار چلانے لگے ایک غلغلہ مچا ہوا ہی کوئی صورت نجات کی نظر نہین آتی
سب جانین بچانے کی فکر مین ہین کہ کوئی صورت تو جان بچنے کی نظر آئے مگر کہان تین تین آفتون
مین گھرے ہوئے تھے لشکر رو رہا تھا غزالان دسوماق کی یہ حالت تھی کہ جہان انکے لشکر کا کوئی
ساحر کفار کے سحر مین مبتلا ہوا انھون نے پڑھکر اُسکی کمک کی کفار کو قتل کیا اپنے ساحر کو بچالیا
پھر تماشا دیکھنے لگین اب شہر سمندر یہ مین سے سہراب جادو کے کوئی ساحر ایسا نہ تھا کہ جو
ان لوگون سے مقابلہ کرتا جو سردار تھے وہ پہلے ہی سامنے سہراب کے کام آچکے تھے اور جو باقی
تھے وہ جانکر سامنا نہین کرتے تھے اس خوف سے کہ جب سہراب انکے ہاتھ سے مارا گیا تو ہم کیا
چیز ہین جو اُسسے مقابلہ کرین راوی نازک تقریر بیان کرتا ہی کہ اول تو یہ تینون ساحر زبردست دوسرے
انکے ستارے نیک اور کفار کے ستارے گردش مین آچکے تھے اقبال سمندر شاہ کا جاچکا تھا ادبار نے
گھیر لیا تھا اہل اسلام کا اقبال اوج پر تھا بس کیونکر نہ اہل اسلام کی فتح ہوتی بس لشکر بے سردار
خوب لڑا آخر کو لشکر مین بھی ابتری پڑی جب سہراب نے دیکھا کہ لشکر کفار مین ابتری پڑی ایک مرتبہ
پکار کر کہا کہ ای اہل لشکر کفار وای اہل شہر کیون اپنی جانین برباد کرتے ہو دین اسلام قبول کرو
اس قتل و غارت سے امان پاؤ اور سہراب نے اُس لشکر کو دیکھکر کہا جو کہ اسکے ماتحت رہا تھا
اور یہ اُسکا سپہ سالار تھا کہ کیون بھائیون ایک وہ زمانہ تھا کہ ہم تمہارا افسر تھے تم ہمارے حکم سے
لڑتے تھے اور ایک یہ زمانہ ہی کہ تم ہمسے مقابلہ کر رہے ہو وہ مہربانیان اور ہماری قدردانی جو کہ ہمنے
تم سبکے ساتھ کی ہی شاید بھول گئے کیون نہو اُسی ناقدر کے تو تم بھی ملازم ہو یہ تمھاری خطا نہین ہی یہ صرف
اُسکے نمک کا اثر ہی مجکو تو اس امر کا یقین تھا کہ جب تم یہ خبر پاؤگے کہ ہمارا افسر بجگ بادشاہ اسیر کر لیا گیا
تو تملوگ ضرور فساد کروگے اور سمندر شاہ سے اس امر کا عیوض لوگے مگر میرا وہ خیال غلط
نکلا مجکو یہ خیال تھا کہ تملوگ میرے ایسے خیرخواہ ہو کہ میرے لیے اپنی جان نہ عزیز کروگے
اسکا معاوضہ یہ ہوا کہ مجھی سے لڑ رہے ہو مین نے اپنے مقام پر یہ خیال کیا تھا جب مین
یہان اہل اسلام کے ساتھ آیا تھا صاحبقران کا پیشخیمہ لیکر جب یہ خبر اُس لشکر مین
پہونچے گی کہ تمھارا افسر قید بلا سے رہا ہوکر شریک خدا پرستان ہوا ہی اور اب اہل اسلام کا
پیش خیمہ لیکر قریب سمندر یہ آکر پہونچا ہی تو ضرور تملوگ ملازمت سمندر شاہ ترک کرکے
میرے شریک ہوگے یہ نہ جانتا تھا کہ جب وقت پڑے گا تو مجھی سے مقابلہ کروگے حیف
کی بات ہی کہ تم تو میرے ماتحت رہے اور مین تمھارا افسر رہا بس مین تمکو قتل کرون چاہے
تم مجکو قتل کرو اور میری قدر نہ کرو مگر میرا ہاتھ تم پر نہین اُٹھتا مین تمکو کیا قتل کرون معلوم
ہوا کہ تم لوگ بڑے بے مروت اور ناحق شناس ہو یہ جو سہراب نے پکار کر کہا مین اس
امر کو پہلے بھی عرض کر چکا ہون کہ یہ لوگ اسی دن سے برخاستہ خاطر ہین جب سے انکو
یہ معلوم ہوا ہی کہ ہمارے افسر کو بادشاہ نے دھوکے سے اسیر کر لیا ہی اور اُسدن سے

انھون نے کسی کی افسری کو قبول نہین کیا جب سے سہراب لشکر اسلام کے ساتھ یہان آیا ہی
کئی مرتبہ یہ قصد کر چکے ہین کہ جاکر شریک ہون اور اپنے آقا سے ملین مگر بسبب فرق ملازمی
کے نہین گئے اب جو سہراب نے یہ پکار کر کہا اور اپنے احسانات یاد دلائے ہر ایک نے اپنے
اپنے دل مین خیال کیا کہ ہمارا سردار سچ کہتا ہی ہمسے بڑی نادانی ہوئی اسنے ہمارے ساتھ بڑے بڑے
احسانات کیے ہین کہ جنکا شکریہ ہمسے ادا نہین ہو سکتا ہی مقام افسوس ہی ہم اُسی سے مقابلہ
کر رہے ہین اور یہ امر بھی بخوبی ہمپر ثابت ہو گیا کہ دین اسلام حق اور ضرور برحق اور سچا مذہب ہی اسکے
حق ہونے کا یہ ثبوت ہی کہ جب سے اہل اسلام کے قدم اس سرزمین پر آئے دریاے سبز رنگ
سے لیکر اور اس مقام تک ہزارون معرکے پڑے وہ ہی ہر معرکہ مین ظفریاب ہوے اور وہ
ساحر جنکو یہ دعوی تھا کہ ہم اہل اسلام کو ایک جنبش لب مین خاک سیاہ کر دینگے وہ اُنکے ہاتھ
سے سگ و خوک کی صورت مارے گئے اور اہل اسلام نے اُنکو اُس اُس مقام پر جا جاکر مارا
کہ جہان پیک وہم بھی نہین جا سکتا ہی دوسرے یہ بات خیال کرنے کی ہی کہ سمندر شاہ تو لشکر لیے ہوے
وہان پڑا رہا یہان تین ساحر ایک ہمارا افسر اور وہ ساحرہ کچھ لشکر لیکر آئے اور تمام شہر مین تہلکہ
ڈالدیا اُسکو جسکو سمندر شاہ اپنے مثل خیال کرکے میانکا حاکم کر گیا وہ کتے کی موت مارا گیا ضرور
دین اسلام حق ہی بس یہ ہر ایک نے اپنے دل مین خیال کرکے مقابلے سے ہاتھ روک لیا اور
اور ہر طرف سے یہ ہی صدا آئی کہ ای سہراب جادو ہملوگ آپکے اُسی طور سے فرمانبردار
ہین ہمنے آپکی اطاعت کی ہمسے بہت بڑی خطا ہوئی معاف فرمائیے اور جو حکم ہو ہم اُسکو بجالائین
اگر آپ یہ فرمائین کہ ہملوگ اپنے ہاتون سے اپنے سر کاٹ کر ہمارے قدم پر ڈالدو تو ابھی ہم حاضر
ہین صرف حکم کی دیر ہی یہ جو صدا آئی سہراب نے پکار کر کہا کہ تم سبکی اطاعت بشرط ایمان قبول
کیجائیگی اگر تم تصویر پرستی کو ترک کرکے دین اسلام قبول کر دگے ہر طرف سے یہ صدا آئی کہ
جب آپنے دین اسلام قبول کیا تو ہمکو کیا عذر ہی قبول کرنے مین بس سہراب نے کہا کہ
اچھا مین نے تمھاری اطاعت قبول کی اب میری طرف سے ان کفارون کو قتل کر دو اسی
نازک خیال بیان کرتا ہی کہ ایک مرتبہ قریب ایک لاکھ نوے ہزار ساحرون کے بلٹ گئے
اور سب شریک سہراب ہو گئے کل تین لاکھ سپاہ شہر مین برائے حفاظت تھی اُنمین سے
قریب بیس بائیس ہزار کے کام آچکے تھے باقی ایک لاکھ نوے ہزار شریک سہراب ہو گئے
دس ہزار اس لشکر کے آدمی مارے گئے تھے باقی اور جو مارے گئے تھے وہ اُس لشکر کے
تھے جو کہ علاوہ اس دو لاکھ کے تھا کیونکہ سہراب جبکہ ملازم سمندر شاہ تھا تو یہ دو لاکھ
سپاہ پر حاکم تھا گو سپہ سالار یہ کل لشکر کا تھا جو کہ دست چپ کا لشکر تھا مگر دو لاکھ سپاہ اسکے
زیر حکم ایسی تھی کہ گویا اُسکے ملازم تھی بادشاہ کے حکم سے انحراف تھا اسکے حکم سے انحراف نہ تھا
وہ دس ہزار جو مارے گئے تھے وہ ایسے تھے کہ اُنکے ایسے قلب سیاہ تھے کہ وہ کبھی شریک نہوتے
اُنکے مقدر مین مشرف بدین اسلام نہونا تھا اور اُنکی قضا تھی بس وہ مارے گئے اب جو یہ لوگ
ایک مرتبہ شریک سہراب جادو ہو کر لڑنے لگے انہوا در قیامت برپا ہو گئی ادھر تو
سحر سوماق وغزالان و سہراب نے آفت برپا کر رکھی تھی ادھر اس لشکر نے گھیر کر قتل کرنا
شروع کیا بس اہل شہر اور اہل لشکر کی یہ حالت ہوئی کہ جسکا جدھر کو منھ اٹھ گیا بھاگ کھڑا

ہوا کہان تک لڑین ایک تو کوئی افسر نہین دوسرے اپنے ہاتھ بائون دشمن ہوگئے بقول کسے کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے اب کیونکر ٹھہر سکتے ہین مقابلہ کرنا دشوار ہوگیا ٹھہرنا دشوار ہوا یہ رنگ جو سہراب نے دیکھا غزالان وسوماق سے کہا کہ تم یہان مقابلہ کرو مین اس تلاش مین جاتا ہون کہ ملکہ نسیم جادو دختر سمندر شاہ کو لاکر تخت پر بٹھادون اور یہ منادی کرادون کہ جو کوئی ملکہ کی اطاعت نہ کریگا اور دین اسلام قبول نہ کریگا وہ قتل کیا جائیگا دوسرے یہ بھی خیال ہو کہ کہین ایسا نہو کہ ملکہ کو خبر ہو کہ کوئی بادشاہ لشکر لیکر شہر مین گھس آیا ہی یہ خبر پاکر کہ سمندر شاہ برائے مقابلہ اہل اسلام گیا ہی شہر خالی ہو اور اسکی فتح ہوگئی بس وہ بھی بھاگ جائے اپنی مان اور دیگر عزیزون کے ہمراہ نوخرابی ہوجسکے لیے یہ سب امر گوارہ کیے وہ بھی ہاتھ نہ آئی مجکو یقین ہو کہ جب تک مین وہان سے واپس آؤنگا یہان فتح ہوجائیگی اور سب امان طلب کرینگے تم امان دینا مگر بشرط ایمان غزالان وسوماق نے کہا کہ اچھا بس سہراب طاؤس سحر پر سوار ہوکر طرف محلات شاہی کے آیا محلات شاہی کو خالی پایا دیکھا کہ ویران پڑے ہین خاک اڑ رہی ہی بڑا صدمہ ہوا خیال ہوا کہ سب ناموس سمندر شاہ غدر کی خبر پاکر بھاگ گئے ملکہ بھی انکے ساتھ چلی گئی خیر جو مرضی خدا مگر ذرا چلکر ملکہ کے باغ مین تو ملکہ کو دیکھ لو اگر معشوق نہین ملا تو اسکے مسکن کی زیارت ہوجائیگی یہ تو ادھر کو چلا ادھر غزالان قتل کرتی ہوئی اس مقام پر آئی کہ جہان اسکا مکان تھا دیکھا کہ تمام عورتین اور میری مان اس فکر مین کھڑی ہین کہ راہ ملے تو نکلجائین غزالان نے جو مان کو دیکھا خون عزیزی نے رگون مین جوش مارا اور پکاری کہ ای والدہ مہربان آپ حیران کیون کھڑی ہین میری طرف چلی آئیے دین اسلام قبول فرمائیے آپکے لیے پھر کسی طرح کا ضرر نہین ہی ہان اگر دین اسلام قبول کرنے سے انکار فرمائیگا تو پھر مشکل ہی یہ جو صدا مادر غزالان نے سنی اور اپنی دختر کی صدا پائی ایک مرتبہ حیران ہوکر دیکھا دیکھا کہ غزالان طاؤس سحر پر سوار بالائے ہوا کھڑی ہوئی سحر کر رہی ہی بس مہر مادری سے تاب نہ رہی اور یہ کہکر کہ ای میری غزالان تو کہان تھی تو نے ہم سبکی محبت کو ترک کیا برسون کے بعد آج صورت دکھائی دی ای بٹیا جو تو نے کہا مجکو بدل دیا ان قبول ہی مین نے تصویر پرستی ترک کی دین اسلام قبول کیا یہ کہکر اور سحر کرکے قریب غزالان ہونچی دختر کو گلے سے لگایا یہ غزالان کو بہت چاہتی تھی اسکے غم مین دن رات رویا کرتی تھی بسبب گلاب جادو کے جو کہ اسکا فرزند تھا کچھ کہہ نہ سکتی تھی کیونکہ اسکا حکم تھا کہ غزالان کا کوئی نام نہ لے اسنے خلاف شرافت حرکت کی اپنا دین ترک کیا اور اہل اسلام کی شرارت کی اور خود اہل اسلام کے کسی ایک سردار سے عقد کرلیا بس یہ بیٹے کے خوف سے کچھ کہہ نہ سکتی تھی مگر ہر وقت غزالان کا خیال تھا اب جو دختر کو دیکھا خوش ہوگئی اور اسکی شریک ہوئی اور جسقدر عورتین اور خواصین تھین سب سے کہا کہ جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ دین اسلام قبول کرے اور میرے ساتھ رہے کیونکہ مین نے اپنی پیاری بیٹی کو بعد ایک مدت دراز کے پایا ہی اور جسکو یہ منظور نہو وہ چلا جائے بس سب نے مادر غزالان کا کہنا قبول کیا بس اب غزالان اور اسکی مان دونون ملکر جنگ مین مصروف ہوئین ادھر سوماق نے عمارت شاہی پر جاکر قبضہ کرلیا اور خزانے پر بھی قبضہ کیا جسنے مقابلہ کیا اسکو قتل کیا اب ہر طرف سے صدائے امان بلند ہوئی انھون نے کہنا شروع کیا کہ امان بشرط ایمان بس لشکری و شہری رومال سے ہاتھ باندھ باندھکر

حاضر ہونے لگے غزالان دسوماق نے اپنے اہل لشکر و لشکر سہراب کو جو کہ نازہ شریک ہوا تھا منع کیا کہ اب انکو قتل نکرو اور نہ شہر کو غارت کرو اور نہ کسی کے مال و اسباب کو لوٹو ہر طرف یہ پکار کر کہدیا گیا جو بشرط ایمان امان طلب کریگا اسکو امان دینا ورنہ قتل کرنا یہ جو پکار کر کہا گیا ہر طرف سے جوق جوق گروہ گروہ لوگ آنے لگے اور امان طلب کرنے لگے راوی نے روایت کی ہی کہ یہ معرکہ اندر شہر کے دو شبانہ روز برپا رہا اور کفار قتل ہوا کیے تیسرے دن بوقت صبح سب نے امان طلب کی سوماق و غزالان نے امان دی اہل اسلام و لشکر سہراب نے جو کہ نازہ شریک ہوا تھا قتل و غارت اہل شہر سے ہاتھ روک لیا ہر طرف امان کی پکار ہو گئی رئیسان شہر و امیران شہر و افسران سپاہ حاضر ہونے لگے اور دائرۂ اسلام مین آنے لگے غزالان دسوماق نے منادی کرا دی کہ سب بتکدے کہ جسمین تصویرین آویزان ہین منہدم کرائے جائین اہل لشکر غزالان دسوماق یہ بندوبست کرنے لگے کل اہل شہر جو کہ امان کے خواستگار ہوے تھے اور اہل لشکر حاضر ہونے تھے اور جو گلے مین تصویرین پڑی تھین اسکو اتار کر پھینکدیتے تھے اور اطاعت اسلام اختیار کرتے تھے لاکھون تصویرین جمع ہو گئین تھین اس معرکہ مین ہزارون اہل شہر اور ہزارون اہل لشکر اہل اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے اور بہت مال و اسباب اہل اسلام کے ہاتھ لوٹ مین آیا اور ہزارون اسیر ہوے کوئی گلی کوچہ ایسا نہ تھا کہ جہان لاشین نہ پڑی ہون اور سر و تن کا انبار نہو یا خون کی کیچڑ نہو بس یہان تو غزالان دسوماق سبکو امان دے رہی ہین اور سب حاضر ہو رہے ہین اُدھر سہراب طرف باغ ملکہ کے روانہ ہی ملکہ باغ مین بیٹھی ہوئی اہل اسلام کے فتح و ظفر کی دعا کر رہی تھی کہ خواصون نے ملکہ کو خبر دی کہ ای ملکۂ عالم آپنے کچھ اور سنا بڑا غضب ہو گیا کہ کوئی دو سو یا دو شاہ یہ خبر پاکر کہ سمندر شاہ کل لشکر لیکر برائے مقابلۂ اہل اسلام گیا ہی شہر خالی ہی کچھ سپاہ برائے حفاظت چھوڑ گیا ہی یہ جو خبر اسکو معلوم ہوئی وہ لشکر لیکر اندر شہر کے یلغار کر کے چلا آیا اور آج دو دن سے اہل شہر کو قتل کر رہا ہی سہراب جاودو جو کہ آپکے والد کی طرف سے یہان کا حاکم تھا وہ ہاتھ سے اُس بادشاہ کے مارا گیا اور سب لشکر جو کہ برائے حفاظت شہر یہان بادشاہ چھوڑ گیا تھا کچھ اُسمین سے مارا گیا کچھ بھاگ گیا اور باقی اسکا شریک ہوا اور سب ناموس شاہی بے سر و پا محلات سے نکلکر دوسرے دروازے شہر کے بھاگ گئے اپنی جان بچا کر اور ہزارون اہل شہر برسون سے شہر مین غدر مچا ہوا ہی مین اسوقت ایک ضرورت سے گئی تھی تو دریہی سے یہ واقعہ دیکھکر اور کچھ لوگون سے دریافت کر کے بخوف جان واپس آئی ملکہ نے کہا کہ تو نے اُس بادشاہ کا بھی نام دریافت کیا جو کہ یہان یلغار کر کے آیا ہی اور شہر پر قبضہ کر لیا اُسنے جواب دیا کہ یہ خبر مجھکو میرے حواس بجا نرہے مین اپنی جان لیکر بھاگی ہر امر مین نے نہین دریافت کیا ملکہ نے کہا کہ تو نے بڑی نادانی کی اور سب خواصین بولین کہ ای ملکہ اب کیا ہوگا ملکہ نے جواب دیا کہ جب یہان آئیگا تو دیکھا جائیگا جیسے ہمپر پڑے گی وہ برداشت کرینگے پیش از مرگ واویلا کرنے سے کیا حاصل تمنے سنا کہ دو دن سے وہان یہ معرکہ ہی بس اسوقت تک تو ادھر نہین آیا اور کیون آتا کیونکہ میرا باغ تو شہر سے بہت دور ہی وہان یہ معرکہ بڑا ہوا تھا یہان بالکل خبر نہ تھی گو کچھ شور و غل کی صدا آتی تھی اور شعلہ آگ کے بلند ہوتے تھے مین نے یہ خیال کیا تھا

کہ شہر مین کسی کے یہان شادی ہوگی اور سب ساحر تو وہان رہتے ہین یہ شعلے اُنکے سحر کے ہونگے وہ اپنا
سحر جگاتے ہونگے دوسرے مین اہل اسلام کے فتح وظفر کی دعا مین مصروف تھی مجکو کیا خبر کہ شہر مین
کیا ہوتا ہی تیسرے جب یہ امر دل مین قرار دے لیا کہ چاہے شہر تباہ ہو چاہے آباد رہے
مجکو کیا چاہے سمندر شاہ کے قبضہ مین رہے چاہے کسی دوسرے کے ہان اگر اہل اسلام کا قبضہ
ہوتا تو ہمکو بھی خوشی ہوتی اگر اُنکے مقدر مین ہی تو جب اُنکو سمندر شاہ کی مہم سے فراغت ہوگی وہ اس سے
مارجوتیون کے جھین لینگے اسکی کیا حقیقت ہی وزیرزادی نے عرض کیا کہ نہین ایسا تو نہین ہوا ہی
کہ کسی اہل اسلام کے سردار نے یہ کارروائی کی ہو کہ سمندر شاہ تو کل لشکر لیکر ہمارے مقابلہ
کو آیا ہی تھوڑا سا لشکر شہر مین ہی بس یہان جنگ ہو رہی ہی سمندر شاہ اسطرف مصروف ہی بس
وہ تھوڑا سا لشکر لیکر شہر مین چلا آیا ہو اس خیال سے کہ شہر پر قبضہ کر لو تا سمندر شاہ شہر مین
بھاگ کر نہ جائے اور قلعہ بند ہوکر مقابلہ نکرے تو جنگ کو طول ہوگا جب وہ بھاگ کر
شہر کی طرف آئیگا تو ہم اُسکو اندر نہ آنے دینگے بس وہ عاجز ہوکر یا تو اور کسی سمت بھاگ جائیگا
یا مارا جائیگا ملکہ نے کہا کہ یہ تیری بھی رائے ٹھیک ہی شاید ایسا ہی ہو خیر معلوم ہو جائیگا جو کچھ کہ
ہوا ہوگا یوشیدہ نہ رہے گا رادی کہتا ہی کہ ملکہ کا باغ شہر سے اسقدر فاصلے پر تھا کہ یہان یہ
سب معرکہ گذرا اور ملکہ کو بالکل خبر نہوئی ملکہ اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی اہل اسلام کی فتح وظفر کی دعا
کیا کی اور ہرکارے اُسکو جنگ مغلوبہ کی خبر دیا کیے یہان شہر پر اہل اسلام کا قبضہ بھی ہوگیا اور
کفار بھاگ بھی گئے اور ناموس سمندر شاہ رادی نے روایت کی ہی کہ ہزارون اہل شہر اور
ہزارون اہل لشکر اپنا مال واسباب وناموس کو لیکر دوسرے دروازے سے شہر کے بھاگ
گئے اس خیال سے کہ لشکر مین بادشاہ کے جاکر قیام کرین اور بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کرین
اور ناموس سمندر شاہ بھی اسی خیال سے بھاگے تھے اور ملکہ کو خبر نہونے کا دوسرا سبب
یہ بھی تھا کہ ملکہ نے اپنی خواصون کو منع کر دیا تھا کہ اب کوئی شہر مین بدون حکم ہمارے نہ جائے
اگر جائیگا تو سزا پائیگا بس خواصان ملکہ اور ملازمان ملکہ شہر مین نہین جاتی تھین یہ خواص کسی
ضرورت سے ملکہ سے اجازت لیکر گئی تھی جو اُسنے آکر یہ خبر دی ورنہ ملکہ کو خبر بھی نہوتی ملکہ
نے یہ واقعہ سُنکے فرمایا کہ خیر جو کچھ ہوا وہ ظاہر ہو جائیگا یہ فرماکر دعا مین مصروف ہوئی کہ
اے کریم کارساز وای رب بے نیاز تو اہل اسلام کو سمندر شاہ پر فتحیاب فرما اور کفار کو
اہل اسلام کے ہاتھ سے شکست دے ملکہ صحن باغ مین بیٹھی ہوئی یہ دعا کر رہی تھی اور
سب خواصین گرد کھڑی تھین مگر متفکر کہ دیکھیے اس واقعہ کا کیا انجام ہوتا ہی جو دوسرے
کسی بادشاہ نے شہر پر آکر قبضہ کر لیا ہی کہ یکایک ایک برق چمکی اور ایک طرف سے کچھ غبار بلند
ہوا ایسی برق چمکی کہ سبکی آنکھین اُس چمک سے بند ہوگئین بس سب نے آنکھین کھولکر طرف
آسمان کے دیکھا ملکہ نے اپنی وزیرزادی سے فرمایا کہ یہ برق کسی ساحر کے آنے کی ہی
تو ہوشیار ہو جاؤ اور سب خواصون سے کہا کہ تم بھی ہوشیار ہو جاؤ شاید کوئی ساحر اُس
لشکر کا کہ جسنے سمندر پر آکر قبضہ کیا ہی ادھر آتا ہو تو اُسکی خبر لی جائے اگر وہ ہمسے برسر فساد
ہوا ادھر سہراب جادو بالائے باغ ملکہ آکر چمکا یہ برق اسی کے سحر کی تھی اور اُسنے
نگاہ دوڑاکر باغ کی طرف دیکھا دیکھا کہ میری راحت روح وطاقت قلب وجگر یعنی

ملکہ نسیم جادو بالائے کرسی لب نہر جلوہ گر ہی عکس رخ سے تمام باغ روشن ہی اور عکس جو چہرے کا نہر کے پانی مین پڑتا ہی اور آسمین جو لہر آتی ہی تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ ہزارون شمعین پانی مین روشن ہین مگر حالت یہ ہی کہ سر کے بال کھلے ہوے ہین دوپٹہ سینے پر سے ڈھلکا ہوا ہی ہوائیان چہرے پر اڑ رہی ہین سب خواصین گرد و پیش حربہ ہاے سحر لیے ہوے کھڑی ہین اور آسمان کی طرف دیکھ رہی ہین حیران ہو ہو کر بس یہ جو حالت سہراب نے ملکہ کی دیکھی اور اپنے معشوق کو جلوہ گر پایا دل بیقرار ہو گیا ایک مرتبہ طاؤس سحر کو چمکا کر بلندی سے طرف پستی کے متوجہ ہوا ملکہ کی وزیرزادی کی نگاہ پڑی دیکھا کہ ایک ساحر طاؤس پر سوار بالائے آسمان سے باغ کی طرف آتا ہی چونکہ وہ بلند تھا اس سبب سے نہ پہچانا ملکہ سے عرض کیا کہ ملاحظہ فرمایئے کہ ایک ساحر ادھر کو آتا ہی جیسا کہ آپنے فرمایا تھا کہ یہ برق آمد ساحر کی ہی وہ ہی ہوا یہ اسی ساحر کی آمد کی برق تھی ملکہ نے فرمایا کہ مین نے پہلے ہی خیال کر لیا سب خواصون نے کہا کہ ہم سحر کر کے راہ مین روکین یہان نہ آنے دین وزیرزادی نے بھی یہ ہی عرض کیا ملکہ نے جواب دیا کہ نہین یہان آنے دو دہ کیا یہان آکر کریگا کوئی وہ ایسا زبردست تو ہی نہین کہ تم سب کو قتل کر ڈالیگا وہ ایک ہی اور تم اسقدر ہو دوسرے میری وزیرزادی اسکو کافی ہوگی اسکا مطلب تو معلوم ہو کہ وہ یہان کیون آیا ہی کیا اسکی غرض ہی سب نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ کہکر سب اس طرف متوجہ ہوئین اور ملکہ بھی سہراب جادو اتنے عرصے مین قریب آگئے تھے اب جو سب نے دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو سہراب جادو ملکہ کے عاشق ہین اور ہمارے مالک ہین سر جھکا کر رہ گئین سہراب جادو مسکراتے ہوے طاؤس سحر کو نیچا کرتے ہوے چلے آتے ہین ملکہ کی جونگاہ پڑی پہلی ہی نظر مین پہچان لیا اور مسکرا کر سر جھکا لیا اب جو اپنے کو دیکھا تو سر کے بال پریشان اور دوپٹہ سینے پر سے ہٹا ہوا پایا جلدی سے دوپٹہ درست کیا اور زلفونکو درست کرنے لگی اس خیال سے کہ یہ تیرا عاشق ہی تجکو جو اس حالت سے دیکھیگا تو اپنے دل مین کہیگا کہ ملکہ کیسی بدسلیقہ اور پھیا ہی کہ اس صورت سے باغ مین بیٹھی رہتی ہی بس اپنے کو درست کرنے لگی اور سر جھکا لیا مگر دزدیدہ نگاہون سے دیکھ رہی تھی وزیرزادی نے جو سہراب کو آتے ہوے دیکھا اور خواصون نے تو کہا کہ ملکہ وہ تشریف لائے اسقدر خوش ہوئین کہ مارے خوشی کے بات نہین کیجاتی ہی یہ ہی کہتی ہین کہ ملکہ وہ تشریف لائے ملکہ کچھ جواب نہین دیتی ہی خاموش بیٹھی ہوئی انکی باتین سن رہی ہی کہ وزیرزادی نے سبکو ڈانٹا اور کہا کہ کیا تم دیوانی ہو گئی ہو جو یہ کہے جاتی ہو کہ وہ آئے وہ تشریف لائے پھر کیا کیا جائے آئے تو آئین انکا گھر ہی اسکی خوشی کیا ہی یہ کہکر ملکہ سے عرض کیا کہ آپکے عاشق زار و شیدائے رخ تابان فریفتۂ روے زیبا شیفتۂ زلف دوتا مجروح خدنگ نگاہ قتال ابروے کج ادا سہراب جادو بیوفا تشریف لاتے ہین ذرا اٹھکر انکا استقبال فرمایئے انکے دل رنجور کو شاد فرمایئے یہ جو وزیرزادی نے عرض کیا ملکہ نے مسکرا کر فرمایا کہ تو بہت گستاخ ہو گئی ہی اپنی حد کو بھول گئی ہی تجکو کیا ضرورت ہی کہ مین ایک غیر مرد کے استقبال کو اٹھون وزیرزادی نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا دل سے کوئی ایسوقت پوچھے کہ جو آسکا حال ہوگا ہان اب تو ایسی باتین فرمائیگا ملکہ نے فرمایا کہ مجکو ایسی باتین اچھی نہین معلوم ہوتی ہین وہ میرے عاشق نہین ہین بلکہ تیرے عاشق ہین تیرے لیے آئے ہین اسنے مسکرا کر

جوابدیا کہ بجا ارشاد ہوا اسدن شب بھر میرے ہی ساتھ تو صحبت رہی مین ہی تو اسکے ساتھ شراب پیا کی مین ہی نے تو لاکر اسکو صندوقچہ دیا تھا اور مین ہی تو وقت رخصت کے رو ئی تھی مین نے ہی تو خدا حافظ کہا تھا مین نے ہی تو دامن پکڑ لیا تھا یہ سب حرکتین میری تھین یہ جو اسنے پنہ کی کہی اسوقت ملکہ کو کچھ شرم آئی اور کچھ خوشی ہوئی یہ کہکر کرسی پر سے اٹھی کہ تو بہت گستاخ ہوگئی ہی اور بسبب چرب زبانی کے کمر باندھی ہی جب تک تجکو سزا نہ ملیگی تو نہ مانے گی نہ معلوم کیا واہی تباہی بکتی ہی ملکہ یہ فرماتی ہوئی قدم اٹھا کر بارہ دری کی طرف روانہ ہوئی اور داخل بارہ دری ہوکر پردے خود بخود چھوڑ دیے اور مسند پر جا کر بیٹھی یہ حرکت ملکہ کی سہراب نے دیکھی جلدی سے طاؤس کو صحن باغ مین اتارا وزیرزادی کھڑی ہوئی تھی اور چند خواصین باتی مندہ خواصین ملکہ کے پاس چلی گئی تھین اس خیال سے کہ ملکہ اکیلی بارہ دری مین تشریف لیگئی ہی یہان جب سہراب طاؤس پر سے اترا اسکے لباس کا یہ حال ہی کہ تمام خون سے رنگین ہو رہا ہی کچھ اچھے اچھے زخم بھی لگے ہین انپر خون جم گیا ہی جابجا ہاتھون مین خون بھرا ہوا ہی عجب حالت ہی یہ جو حالت وزیرزادی اور خواصون نے دیکھی حیران ہوئین کہ یہ کیا حالت ہی کہان سے اس حالت سے آتے ہین پھر خیال آیا کہ جنگ مغلوبہ تو ہو رہی ہی معلوم ہوتا ہی کہ اس حالت جنگ و پیکار مین انکو ملکہ کا خیال آیا اور یہ خیال کیا کہ سمندر شاہ تو یہان مصروف جنگ ہی چلو ملکہ کو دیکھ آئین بس اسی طور سے لڑتے ہوے ادھر چلے آئے ہین بس سب نے سہراب کو سلام کیا سہراب نے جواب سلام دیکر وزیرزادی سے کہا کہ ملکۂ عالم کہان تشریف فرما ہین اسنے عرض کیا کہ ابھی تو یہان کرسی پر جلوہ گر تھین آپکو تشریف لاتے ہوے دیکھکر اٹھکر اندر بارہ دری کے تشریف لیگئی ہین سہراب نے کہا کہ معلوم ہوا ملکہ ہمسے ناراض ہین ہان ہم اسی قابل ہین ہمسے خطا ہی ایسی ہوئی ہی ہم اس سے بڑھکر لائق سزا ہین ہم تو عاشق ہین جو انکا جی چاہے ہمپر ستم کرین ہم سبکی برداشت کرینگے بہتر تو یہ ہوگا کہ ان صدمون کے دینے سے وہ میرے سر کو اپنے ہاتھ سے قلم کرین ہم تو انسے ملنے کو آئے اور وہ ہمکو دیکھکر بارہ دری مین چلی گئین ہان ہم اسی لائق تھے یہ کہکر سہراب آنکھون مین آنسو بھر لایا وزیرزادی نے عرض کیا کہ آپ بھی تشریف لیچلین ملکہ سے ہمکلام ہون آپ تو بخوبی انکے مزاج سے واقف ہین آپسے انکو صرف اسقدر صدمہ ہی کہ جب سے صندوقچہ لیکر گئے پھر خبر نہ لی نہ معلوم انپر کیا گذری دشمنون کی زندگی کی کب امید تھی دوبارہ زندگی ہوئی ایسی علیل ہوئی تھین سہراب نے جواب دیا کہ یہان انپر ستم گذرے یہان ہمکو اسقدر فرصت نہوئی کہ ہم آکر شرف دیدار سے مشرف ہوتے اور شراب وصل ملکہ سے بہرہ مند ہوتے دن رات سوائے مقابلہ کے دوسری فکر نہ تھی نہ معلوم اسوقت بھی کیونکر آنا ہوا ہی چلو مین حاضر ہون میری سفارش کرنا وزیرزادی نے عرض کیا کہ ہاتھ منھ تو دھو لیجیے یہ خون تو پاک فرمایئے ملاحظہ تو فرمایئے کہ کیا صورت ہو رہی ہی جو کوئی دیکھے ڈر جائے سہراب نے جواب دیا کہ اسقدر مہلت کہان صرف ملکہ کو دیکھ لین اور دو دو باتین کر لین اپنا قصور معاف کرا لین نہ معلوم زندہ بچین یا نہ بچین کیونکہ آج کئی شبانہ روز سے جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی اپنی آنکھون کے سامنے وہ وہ لوگ قتل ہوگئے ہین جو کہ زینت پہلو تھے یہ عالم ہی کہ ابھی برابر کھڑے تھے پلٹ کر جو دیکھا تو خاک پر تڑپتے پایا بس ایسی حالت مین کیا امید زندگی ہاتھ منھ

دھونے کی کہان مہلت اور خون پاک کرنے کی کہان فرصت بس جلو دیر نکر و یہ مسکے وزیرزادی
سہراب کو ہمراہ لیکر طرف بارہ دری کے چلی سہراب نے کیا تدبیر کی کہ رومال سے ہاتھ باندھ لیے
اور سر جھکائے ہوے ہمراہ وزیرزادی کے ہو لیا اور خنجر نیام سے نکالکر ہاتھ مین لے لیا وزیرزادی
پردہ اٹھاکر اندر بارہ دری کے آئی دیکھا کہ ملکہ مسند پر بیٹھی ہوئی ہی زلفین وغیرہ درست
کرلی ہین اسی طرف دیکھ رہی ہی اور سب خواصین ادب سے کھڑی ہوئی ہین بس وزیرزادی
سہراب کو لیکر قریب ملکہ آئی سہراب نے جو ملکہ کو مسند پر جلوہ گر دیکھا بس دل مضطر کو
تاب نرہی یہ کہتا ہوا چلا کہ ای ملکۂ عالم ای توت دل و جگر ای راحت قلب مضطر یہ عاشق زار و شیفتہ
دیدار و فریفتۂ رخسار حاضر ہی اسکی خطا کو عفو فرمائیے جو اس سے حالت مجبوری مین ہوگئی ورنہ
یہ خنجر موجود ہی اور یہ سر حاضر ہی اسکو اپنے دست نازک سے قلم فرمائیے اگر میری خطا لائق عفو نہو اسقدر
عتاب و خطاب بیکار ہی مین تو مرغ نیم بسمل سے بدتر ہون کیونکہ وہ پھڑک تو سکتا ہی یہان تو پھڑکنے
کی بھی اجازت نہین ہی بموجب مصرعہ نہ تڑپنے کی اجازت ہی نہ فریاد کی ہی ؎ گھٹکے مرجاؤن یہ مرضی مرے صیاد
کی ہی ای ملکۂ عالم و ای راحت جان عاشق و ای سرور قلب ناتوان مین تو پہلے ہی آپکی تیغ ابرو
و خنجر نگاہ سے بسمل ہوچکا ہون دام گیسو مین مبتلا ہون اسقدر غصہ میرے حال پر بیکار ہی یہ کہکر
ملکہ کے قدمون پر گرا ملکہ نے ہائین ہائین کہکر اپنا پانون ہٹا لیا اور وزیرزادی سے فرمایا کہ تو
بہت شوخ دیدہ ہوگئی ہی مین اسی سبب سے وہان سے اٹھکر یہان چلی آئی تو اپنے یار کو یہان
بھی لے آئی رہ تو جا دیکھ اسکی سزا تجکو دیتی ہون یہ وزیرزادی سے فرماکر سہراب کی طرف
مخاطب ہوکر فرمایا کہ ذرا دل کو سنبھالیے قابو مین لائیے ایسے خود رفتہ نہین ہوجاتے ہین دیکھ بھالکر
کام نہین کرتے ہین مجھ سے آپسے کیا غرض ہین کیون خفا ہونے لگی آپنے میری کیا خطا کی ہی جو مین عفو کرون
مین جانتی ہون کہ یہ کارستانی اسی شوخ دیدہ کی ہی یہ ہی تمکو یہ بیٹی پڑھا کر لائی ہی خیر رہ تو جا
تو میرے ہاتھ سے جاتی کہان ہی وزیرزادی نے کہا کہ جی ہان رہ تو ایسے نہنے ہین کہ جو مین نے
تعلیم کیا اسپر انھون نے عمل کیا وہ کچھ جانتے نہین ہین ابھی انکا دودھ چھوٹا ہی کیا کرون مجکو اسمین
بھی فائدہ ہی اس سبب سے مین نے یہ انکو تعلیم کیا یہ جو اسنے کہا ملکہ کو ہنسی آگئی لاکھ ضبط کیا
ضبط نہوسکی وزیرزادی نے جو ملکہ کو خندہ پا پایا عرض کیا کہ ای ملکہ آپکو میرے سر کی قسم آپ انکی
خطا کو معاف فرمائیے ہاتھ کھولدیجیے پہلو مین بٹھائیے کیونکہ یہ دم بھر کے مہمان ہین آپکو لازم ہی
کہ انکی خاطر فرمائیے کیا اعتبار زندگی کا یہ جنگ مغلوبہ مین سے تو آپکے دیکھنے کو آئے ہین
ملاحظہ فرمائیے کہ تمام لباس خون سے پرافشان ہورہا ہی بس ایسی حالت مین آزردہ ہونا
بیکار ہی جو اپنے پاس آئے اس سے خفا ہونا خلاف دستور ہی گو انسے خطا ہوئی کہ جسدن سے
یہ مسند و قبہ لیکر گئے پھر انھون نے خبر نلی یہ کیا کرین مجبور تھے ورنہ انکے دل کو لگی تھی یہ کب
ایسی حرکت کرتے کہ نہ آتے ایسے ہی ناچار رہتے جو نہ آسکے بس اتنی سی خطا پر کوئی اپنے چاہنے والے
سے خفا نہین ہوتا ہی ای ملکہ سب ملتے ہین مگر محبت کرنیوالا نہین ملتا ہی بس غصہ ہوچکائے اپنے
عاشق کے ہاتھ کھولدو پہلو مین بٹھالو باتین کرو یہ جو وزیرزادی نے کہا ملکہ کو قسمین بھی دین ملکہ
کو خود یہ امر منظور تھا سہراب کی یہ حالت گران گذر رہی تھی اور اپنے عاشق کو جو ناچار
و مجبور دیکھا رحم آگیا یہ فرماکر وزیرزادی سے کہ تیری خاطر سے مین انکے ہاتھ کھولے دیتی

ہون ورنہ انھون نے ایسی خطا کی تھی کہ یہ اس لائق نہ تھے کہ انکی خطا معاف کیجاتی تو سفارش کرتی ہی اور مجکو تیری خاطر بہت عزیز ہی بس مین یہ امر بھی گوارہ کرتی ہون یہ فرماکر اور اپنے ہاتھ سے سہراب کے ہاتھ کھولے اور اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ سہراب روبرو ملکہ کے بیٹھنے لگا کہ وزیرزادی نے ٹہوکا دیا جب سہراب نے اسکی طرف دیکھا اشارہ کیا کہ پہلو مین جاکر بیٹھو یہان کہان بیٹھتے ہو یہ جو اشارہ پایا بس سہراب پہلوے ملکہ مین مسند پر جاکر بیٹھ گیا وزیرزادی نے سہراب سے کہا کہ پھر ہم ہی کام آئے آپکو لازم ہی کہ ہماری خاطر کیا کیجیگا اگر ہماری خاطر نہ کیا کیجیگا تو پھر کبھی یہ بات نہ حاصل ہوگی نہ مین سفارش کرتی نہ یہ بات حاصل ہوتی اور بہت سی مذاق کی باتین وزیرزادی نے کین سہراب نے جواب دیا کہ آپکا بڑا احسان ہوا میرے حال زار پر مین آپکا ممنون احسان ہون اب سہراب نے قصد کیا کہ ملکہ سے کچھ کلام کرے بس ملکہ کی طرف دیکھکر کہا کہ اے راحت جان عاشق تمھارا غصہ ابھی تک فرو نہین ہوا ہم کو ندیم کے مہمان ہین ہمسے کیون خفا ہو مسافر وہ عاجز سے خفا ہونا بیکار ہی اس گردون دون کے ہاتھون سے ناچار ہین کہ اسنے کوئی امید ہماری نہ بر آنے دی اے ملکہ ہم تو ہر وقت برسردار ہین اسقدر تمھارا دیکھنا ہمارے مقدر مین تھا کہ زندہ رہے ورنہ زندگی کی کب امید تھی کیونکہ اول تو عشاق نے اسیر کر لیا تھا اور ایسے مقام پر قید کیا تھا کہ جہان کی زمین مثل تنور کے جل رہی تھی اور ایسے مجبور تھے کہ کروٹ تک نہین لے سکتے تھے خداوند کریم بھلا کرے ملکہ ایران نہ طاقی کا کہ اسنے رہا کیا اسپر بھی امید زندگی نہ تھی بہ خیال تھا کہ ادھر ایران عشاق کے ہاتھ سے مغلوب ہوئی پھر ہم سب اسی طور سے اسیر ہوجائینگے چونکہ زندگی باقی تھی اسکو ملکہ سوماق نے آکر قتل کیا اب اسدن سے آج تک جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی برابر تلوار چل رہی ہی یہ عالم ہی کہ جوابھی سامنے لڑ رہا تھا اب جو دیکھا خاک پر پڑا ایڑیان رگڑ رہا ہی ایسی حالت مین کیا امید زندگی ہوای ملکہ مین اسوقت تمھارے دیکھنے کو سبکو چھوڑ کر چلا آیا ہون خلاف مروت کیا ہی دیکھیے اب کس کو جاکر زندہ پاتا ہون اور کسکو قتل شدہ بس مجھ سے باتین کر لو اپنے شربت دیدار سے سیراب کرو گلے سے لگا لو یہ بھی آرزو پوری ہو جائے اور تو سب امیدین خاک مین ملی جاتی ہین اگر زندہ رہے اور اس آفت سے نجات ملی اور اہل اسلام کی فتح ہوئی تو پھر تو ہم ہین اور تم ہو اور سب مرادین بر آئینگی ورنہ حسرت و آرزو لیکر گنج لحد مین جائینگے یہ خلاف مروت ہی کہ جسکا دامن پکڑا اور جسکا ساتھ دیا اب ایسی حالت مین جبکہ وقت پڑا ہی اسکا ساتھ چھوڑ دین جب ہمپر وقت پڑا تھا تو ہم انکے ساتھ تھے انھون نے ہر طرح ہمارا خیال رکھا اب جو وہ ایک بلا مین مبتلا ہوے ہین اب انکا ساتھ نہ دین تو اور دنکو ہمسے کیا امید ہوگی یہ جو سہراب نے کہا ملکہ نے اسکا بھی کچھ جواب نہ دیا خاموش سنا کی مگر دل پر از حد صدمہ پہونچا اور ایک گھونسہ قلب پر لگا آنسو نکل آئے اور حیران کیا کہ سہراب سچ کہتے ہین ادھر سہراب بھی یہ کلام کرکے خاموش ہو رہا جب وزیرزادی نے دیکھا کہ ملکہ نے کسی بات کا سہراب کی جواب نہ دیا اور دیکھا کہ خاموش بیٹھی ہی اپنے دل مین خیال کیا کہ اب تو یہ کام کر صحبت شراب و کباب کی گرم کر جبکہ ملکہ کا دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوگا اسوقت کچھ کلام کرے گی اور یہ غصہ فرو ہوگا بس خواصون کی طرف اشارہ کیا کہ کشتی شراب کی اور رفاہین کباب کی بہت جلد حاضر

کر دا نھون نے بموجب حکم وزیر زادی شراب وکباب حاضر کیا وزیر زادی نے سہراب
کی طرف اشارہ کیا کہ آپ اپنے ہاتھ سے جام لبریز کرکے ملکہ کو دیجیئے تاکہ ملکہ کا غصہ فرو
ہو سہراب نے جوابدیا کہ انکی وزیر زادی اسقدر مہلت کہان ہی کہ بین بیحجت شراب وکباب
گرم کرون خلاصہ جو پوچھتی ہو تو مین ملکہ کو لینے آیا ہون یہ کہکر اسدن سے کل حال بیان
کرنا شروع کیا کہ جسدن صندوقچہ لے گیا تھا کل واقعات بیان کیے یہان تک کہ عشاق
کے مقابلے اور سب کا اسیر ہونا ایوان نہ طاقی کا سب کو رہا کرنا اور عشاق سے
مقابلہ کرنا اور ملکہ ایوان کا مجروح ہونا ملکہ سوماق کا اکر عشاق حجرہ نشین کو
قتل کرنا اور جنگ مغلوبہ کا ہونا اور ساحرون اور غیر ساحرون کا سمندر شاہ
کی کمک کو آنا اور اہل اسلام کی بھی کمک کا آنا اپنا اور غزالان آہو چشم اور
ملکہ سوماق کا باہم صلاح کرکے لشکر لیکر شہر سمندر یہ پر آنا اور یہان تاخت و
تاراج کرنا سہراب جادو نائب سمندر شاہ کا مارا جانا اور اہل شہر کا قتل ہونا اور
فرار پر کمر کسنا لشکر کا شریک ہونا اور اپنا ملکہ غزالان اور ملکہ سوماق کو مصروف جنگ
چھوڑکر اس قصد سے اومر آنا کہ ملکہ کو لاکر تخت پر بٹھادون سب بیان کیا اور کہا کہ مین
ملکہ کو لینے آیا ہون ملکہ خفا ہین اب کیا کرون وہان وہ دونون لڑ رہی ہونگی میرا انتظار
کر رہی ہونگی بیرون شہر کا کچھ حال نہین معلوم کہ وہان کیا گذری ابھی اسی طرح سے مقابلہ
ہو رہا ہی یا اہل اسلام کی ظفر ہوئی یا نہین آج ہمکو یہان آئے ہوے تیسرا دن ہی جب
ہم تینون آدمی لشکر لیکر شہر کی طرف چلے تھے تو اہل اسلام کا غلبہ تھا مگر اب حال نہین
معلوم کہ وہ ہی غالب رہے کہ کفار خدانخواستہ غالب آئے پس میرا یہ قصد ہی کہ یہانکا بندوبست
کرکے پھر وہان جاؤن وہان کا رنگ دیکھون ملکۂ عالم کی یہ حالت ہی اب کیا کرون وزیر زادی
نے جب یہ سنا تو خوش ہوکر کہا کہ شکر ہی اسکا کہ تمنے خبر سنائی ملکہ کو اس امر کی زیادہ فکر تھی
کہ ملکہ نے سنا تھا کہ کسی اور بادشاہ نے آکر شہر سمندر یہ پر قبضہ کر لیا اب معلوم ہوا کہ یہ
ساری کارروائی آپکی ہی بس شراب پیجیئے ملکہ کو بھلا بیجیئے اور انکو راضی کیجیئے اپنے ہمراہ لیچلیے
جلدی کیا ہی وہ تو لڑ رہی ہین وہ کوئی ایسی ویسی نہین ہین کہ شکست کھا جائینگی انمین ایک
ساحرہ ایسی ہی کہ جسنے عشاق حجرہ نشین ایسے زبردست ساحر کو قتل کیا اور غزالان آہو چشم
بھی کوئی کم نہین ہی ہین اسکے حال سے بخوبی واقف ہون کیونکہ وہ اور ہم لوگ اور ملکۂ عالم
ساتھ کھیل کر بڑی ہوئی ہین وہ حالات شہر اور مقامات شہر سے بھی خوب آگاہ ہی یہ تو آپنے
خوب کیا جو اس طور سے ملک پر قبضہ کر لیا یہ جو وزیر زادی نے کہا بس سہراب نے
اسکے کہنے موافق شراب سے جام لبریز کرکے ملکہ کے روبرو پیش کیا ملکہ نے سر جھکاکر جوابدیا
کہ آپ نوش فرمائیے مجکو معاف فرمائیے مگر ملکہ کے دل کا یہ حال ہی کہ جب سے یہ واقعات سنے
ہین دل مثل غنچۂ گل کے شگفتہ ہو گیا ہی اور یہ ہی جی چاہتا ہی کہ سہراب کو گلے سے لگالون کہ سنتے
یہ خوشخبری سنائی ادھر وزیر زادی نے سبکو اشارہ کیا کہ سب خواصین بہانہ کرکے ٹل گئین یہ
خود بھی بحیلۂ پیشاب کے وہان سے چلی آئی اور سہراب نے اشارہ کیا کہ اب مین جاتی ہون
تم ملکہ کو راضی کر لو وزیر زادی کا جانا تھا اور مخلیہ کا ہونا تھا بس سہراب نے جام شراب تو

ہاتھ سے کشتی مین رکھ دیا اور ہاتھ جوڑکر پھر ملکہ نسیم جادو کے قدمون پر گر پڑا اور کہا
کہ ای روح وجان عاشق بہرے تصور کو از براے خدا معاف کر دین ان آلامون مین
تھا جو نہ حاضر ہوسکا ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ یہ عاشق بیقرار ستم کشیدۂ صدمۂ فراق حاضر نہوتا اور
شربت دیدار سے سیر وسیراب نہونا مگر کیا کرون مجبور وناچار تھا ملکہ نسیم جادو نے جو یہ حالت
سہراب اپنے عاشق دلدادہ کی دیکھی اور از حد مضطر وبیقرار پایا بیتوری پر بل ڈالکر کہا کہ مین نے
ایسے بہت سے فقرے سُنے ہین وہ شوخ دیدہ میرے پیچھے عجب بلا لگا گئی خود ٹل کر چلی گئی خیر وہ تو
جائے بھرے ہاتھ سے جاتی کہان ہی بس معلوم ہوا کہ تملوگ اپنے مطلب کے ہو جب غرض
ہوئی تب خبر لی اسمدن جو آئے تو وہ فقرہ کرتے ہوے آئے مجکو فقرہ دیکر صندوقچہ لے گئے کہ
جسکے سبب سے ہمپر وہ شدائد گذرے کہ خدا کسی دشمن پر بھی نہ ڈالے ہم مرتے مرتے بچے
مگر ہماری کسی نے خبر نہ لی ماں باپ کے روبرو اور اپنے عزیزون اور بیگانون کے نزدیک
رسوا بھی ہوے بدنامی بھی گوارہ کی عزت وآبرو مین بھی دھبا لگا باظلم وستم بھی سہے طعنہ زنی
بھی گوارہ کی مگر کوئی بھی برسان حال نہوا اور کیون ہوتا کیا غرض تھی اپنا کام تو نکل چکا تھا
چاہے زندہ رہے چاہے نرہے ہم نہوتے تو ہماری بہنین ہزارون تھین، اور کسی خوبصورت محبوب
سے دل لگا لیتے بقول کسے شعر۔ گر وہ نہین تو اور کوئی مہجبین سہی ؛ ہمکو تو دلگی سے غرض ہی کہین سہی
جبسے اب آپ تشریف لائے اب بھی ایک نیا فقرہ بنانے ہوے آئے جب اپنی غرض ہوئی
تو ادھر کا خیال آیا مین آپکے ایسے فقرون پر کب آنی ہون بس کیا ضرور ہی مجھے ایسے بیوفا
اور بے مروت سے کلام کرنا آپ اور کسی کو بادشاہ بنائیے میری کیا ضرورت ہی مین
ایسے بہت سے فقرے بنایا کرتی ہون مین ایسی محبت کی قائل نہین ہون کہ منھ دیکھے کی
محبت بموجب مثل جب آنکھ ہوئی چار دل مین آیا پیار، جب ہوئی اوٹ دل مین آئی کھوٹ،
بس مجکو معاف فرمائیے مجکو اسیقدر آپکی عنایت کافی ہی کہ آپ میرے اوپر مہربانی فرماتے
ہین مین کیا کرونگی مکومت کرکے یہ باتین اور کسی سے کیجیے یا اُس شوخ دیدہ کے ساتھ یہ باتین
کیجیے جو کہ آپکو یہان لائی ہی مین ایسے مرد خودغرض سے بات نہین کرتی ہون یہ جو ملکہ نے
فرمایا سہراب نے جواب دیا کہ ای ملکہ یہ جو کچھ آپنے فرمایا اور شکایت کی سب آپکی شکایت
بجا ہی مگر مین کیا کرون ناچار تھا اور مین تو بخدا ے لایزال اس گل سے جہرے کا بلبل ہون
اور اس سرو قامت کا قمری ہون اور اس شجر قد شمشاد کا فاختہ ہون تمپر بخدا مرتا ہون جان
ودل سے تمھاری الفت کا دم بھرتا ہون جو تمھاری مفارقت مین میرا حال ہی وہ خوب خدا پر
روشن ہی کیا بیان کرون جو تمھاری مہاجرت مین میرے قلب کا حال ہی یقین ہی اب وہ
دن مفارقت کے کٹجائین ہم اور تم ایک جا ہوجائین ای ملکۂ عالم یہ وقت شکوہ وشکایت
کا نہین ہی جب وہ دن جامع المتفرقین لائیگا جو چاہنا شکایت کر لینا اب یہ جام شراب
پیلو اور میرے ہمراہ چلو تاکہ مین شہر کا بندوبست کرون ملکہ سے یہ جو سہراب نے کہا
اور بہت منتین کین اور ہاتھ جوڑنے لگا ملکہ خود اسکی عاشق تھی بس جسنے معشوق کی یہ
حالت نہ دیکھی گئی کہا کہ کیا کرون مین بھی ناچار ہون تمھاری ان باتون سے تو دل
یہ چاہتا ہی کہ تمسے کلام کرون مگر جب اُن بیوفائیونکا خیال آتا ہی غصہ آجاتا ہی بس سہراب

نے قسمین کھاکر اپنی ناچارہی ظاہر کی اور ملکہ کو منت وسماجت کرکے راضی کیا بس جام شراب
سے لبریز کرکے ملکہ نسیم جادو کو دیا اور یہ شعر پڑھا شعر - بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چنان نماند وچنین نیز ہم نخواہد ماند ؛ ملکہ نے اپنے عاشق صادق یعنی سہراب کے ہاتھ سے لیکر
خود نوش کیا اور اپنے ہاتھ سے جام لبریز کرکے سہراب کو دیا اور کل اپنی حالت
بیان کی جو جو واقعات گذرے تھے اور جو جو صدمات شمندر شاہ کے ہاتھ سے پہونچے
تھے سہراب کو یہ سنکر بڑا صدمہ ہوا اور آنکھون سے آنسو جاری ہوے رقت کو ضبط کرکے
سہراب نے سب اپنی حالت بیان کی ملکہ کل واقعات سنکے خوش ہوئی کہ حق سبحانہ تعالی نے
اہل اسلام کی فتحیابی کی اسقدر تو خبر سنائی آئندہ وہ مالک ہی اور حرد دد جام کی جو نوبت
آئی بس سہراب نے ملکہ نسیم جادو کو آغوش مین لیکر خوب گلے سے لگایا اور
خوب لب وعارض کے بوسے لیے اور کہا کہ ای ملکۂ عالم اب عرصہ نہ کرو جلد تشریف
لیچلو کیونکہ ملکہ غزالان آہو چشم اور ملکہ سوماق میری راہ دیکھتی ہونگی اور اپنے
دل مین کہتی ہونگی سہراب اپنی معشوق ملکہ نسیم جادو کو دیکھکر ایسے محو ہوے کہ ہمکو تو بھی
بھول گئے اور عیش وعشرت مین پڑگئے ملکہ نسیم جادو نے جوابدیا کہ جو تمھاری مرضی
سہراب نے کہا کہ اگر مرضی خداوند کریم ہی اور ہمارا اور تمھارا ایک جا ہونا مقدر مین ہی
تو وہ سامان ہوا جاتا ہی اسقدر تو امید ہوئی ہی اور شہر پر قبضہ بھی ہوگیا ہی ملکہ نے فرمایا
کہ بہ تدبیر تمنے خوب کی کہ شہر پر قبضہ کرلیا اب جو شمندر شاہ بھاگ کر ادھر آئیگا اور یہان
تمھارا قبضہ پائیگا اور شہر مین نہ آنے پائیگا تو ضرور قتل یا اسیر ہوجائیگا سہراب نے
جوابدیا کہ جو خداوند کریم کو منظور ہوگا وہ ہوگا بس راوی بیان کرتا ہی کہ سہراب
نے منت وسماجت کرکے ملکہ نسیم جادو کو راضی کیا ملکہ خود اس فکر مین تھی کہ کسی
طور سے مین اپنے عاشق سہراب تک پہونچ جاؤن یہ جو باتین ملکہ نسیم جادو نے
کہین صرف اس خیال سے کہ سہراب پر یہ نہ ظاہر ہو کہ ملکہ نسیم جادو مجھ سے محبت
کرتی ہی اور خشم نمائی بھی مدنظر تھی ورنہ ملکہ خود آتش مفارقت سہراب مین رات دن
جلا کرتی تھی اور صدمۂ جدائی کو دل پر سہا کرتی تھی یہ ہی ہر وقت فکر تھی کہ کسی
صورت سے سہراب سے وصل حاصل ہو اور یہ آتش مفارقت فرو ہو اور درمیان
سے یہ حجاب جدائی اٹھ جائین مقصد دلی بر آئے حسرت دل نکلے دوست شاد ہون دشمن آتش
حسد سے جلکر خاک ہون بس اب جو سہراب نے ملکہ کو راضی کیا اور ملکہ خوش ہوئی
خوب سہراب نے ملکہ کو آغوش تمنا مین لیکر بوس وکنار کیا اسکے بعد کہا کہ ای ملکۂ عالم
اب تشریف لیچلو ملکہ نسیم جادو نے کہا کہ اچھا بس ملکہ نے وزیرزادی کو آواز دی وہ
مسکراتی ہوئی اندر کمرے کے آئی جھک کر سلام کیا اور کہا کہ ای ملکۂ عالم مبارک ہو
ملکہ نے کہا کہ تم اب بہت چل نکلی ہو اور از حد گستاخ ہوگئی ہو میرے پیچھے ایک بلا لگاکر
خود چلی گئین آسنے عرض کیا کہ ملکہ اپنے چاہنے والے سے نہین خفا ہوتے ہین یہ تو آپکے
دام گیسو مین اسیر ہوچکے ہین اب جانے کہان ہین اور آپکے مہمان ہین آپکو انکی خاطر
کرنا تو زیبا تھی مہمان کے دل کو آزردہ نہین کرتے ہین غمزدہ کے دلکو نہین دکھاتے ہین

ملکہ نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا آپکی تو دلگی ہوگئی محسن مین نے صرف اس خیال سے انسے کلام نہ کیا تھا
کہ یہ بے مروت ہین پھر اب جاکر خبر نہ لینگے اپنے مطلب سے تشریف لائے ہین ایسے سے کلام
کرنا کیا ضرور ہی خیر مین نے تمپر اور رانپر بہت رحم کیا کہ جوانسے کلام کیا اُسنے مسکراکر جواب دیا کہ
آپکی بڑی عنایت و مہربانی میرے حال پر ہوئی مگر اپنے دل سے تو پوچھیے کہ قبل انکے آنے کے
اُسکا کیا حال تھا اور اب کیا حال ہی یہ کہکر اور چند باتین طعنہ و طنز کی کین تب ملکہ نے
ہنسکر فرمایا کہ اب تو تمھاری بن آئی جو تمھارے دل مین آئے کہو اُسنے کہا کہ جی ہان یہ تو
میرے عاشق ہین اور میرے پاس آئے ہین آپ سے کیا غرض آپنے میرے اوپر بڑی
مہربانی کی جوانسے کلام کیا ملکہ نے کہا کہ لے اچھا اب یہ باتین ہو چکین سامان چلنے کا کرو
سب کو آمادہ کرو اور سب اسباب بار کرو بس اُسیوقت وزیرزادی نے سب سامان
کیا اور سب مال و اسباب نواصون کے حوالے کرکے اور انسے یہ کہکر کہ یہ سب تم لیکر عقب
سے آؤ اور آکر ملکہ سے عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لیجیے بس ملکہ اور سہراب اور
وزیرزادی ایک تخت پر سوار ہوے سہراب نے سحر کیا کہ وہ تخت طرف شہر کے
چلا اُدھر سب خواصین مال و اسباب لیکر عقب مین روانہ ہوئین یہان سہراب اُسوقت
آکر پہونچا کہ ملکہ سوماق اور ملکہ غزالان آہوچشم اہل شہر کو امان دے چکی تھین
اور سب اہل شہر اور اہل لشکر جو کہ قتل ہونے سے اور بھاگنے سے بچے تھے آآکر
اطاعت کر رہے تھے خزانہ اور عمارات شاہی پر قبضہ کر لیا تھا بس سہراب نے آکر سب
حال دریافت کیا انھون نے سب کیفیت بیان کی سہراب نے ملکہ نسیم جادو کو سب
سے ملایا وہ سب بھی خوش ہوے اُسوقت سہراب نے ملکہ نسیم جادو کو لاکر تخت
پر بٹھایا اور پہلے آپ نذر دی اُسکے بعد اور سب نے نذر گذرانی ملکہ نسیم جادو
نے سبکی نذر قبول کرکے حکم دیا کہ جو ایمان لائے اور دین اسلام قبول کرے اُسکو
امان دی جائے بس بحکم سہراب اور ملکہ غزالان آہوچشم اور ملکہ سوماق جارجی
نے ملکہ نسیم جادو کے نام کا چارج دیا کہ آج سے ملکہ نسیم جادو کی حکومت شہر سمندریہ
مین قائم ہوئی بس سہراب نے سب عمارات شاہی اور محلات شاہی اور تمام رئیسون کے
مکانون پر اور جو لوگ اپنے اپنے مکان چھوڑکر بھاگ گئے تھے پہرہ مقرر کیا اور ملکہ
نسیم جادو کے نام کا سکہ اُسیوقت جاری ہوا اسلامی کی تو یہ مین چھوٹین سب اہل لشکر
اور اہل شہر نے ملکہ نسیم جادو کو نذر دی ہر طرف امن و امان ہوئی سب اہل شہر
دائرۂ اسلام مین آئے تمام بتکدے منہدم کیے گئے مساجد دین کی بنا ڈالی گئی سہراب
نے حکم دیا کہ تمام شہر لاشون سے صاف و پاک کیا جائے اہل اسلام کی لاشین دفن
ہون اور کفار کی لاشین صحرا مین ڈالدی جائین تاکہ زاغ و زغن کھا جائین اب جو شمار
کیا گیا اور ہر گلی کوچہ لاشون اور خون سے صاف و پاک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ تین ہزار
اہل اسلام درجۂ شہادت سے فائز ہوے اور پچیس ہزار کفار جسمین اہل لشکر اور اہل شہر
دونون تھے اور دو ہزار اہل اسلام مجروح ہوئے جو کہ بموجب حکم سہراب شفاخانہ کو
روانہ کیے گئے اور دس ہزار کفار راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ جو پچیس ہزار کفار کام

آئے انمین بہت سے مر کر مر گئے تھے بس ہر گلے کو چہ صاف و پاک کیا گیا کفار کی لاشین بیرون
شہر صحرا مین ڈالدین گئین کہ وہ طعمۂ زاغ و زغن ہو گئین اہل اسلام کو دفن کیا اور وہ جو
دس ہزار مجروح ہوے تھے چونکہ اطاعت کر چکے تھے اور ایمان لا چکے تھے بس وہ بھی
شفاخانہ کو روانہ کیے گئے یہ بندوبست کر کے سہراب نے ملکہ غزالان آہوچشم
اور ملکہ سوماق سے کہا کہ با تو آپ لوگ یہان کا بندوبست کرین قلعہ وغیرہ کو
آراستہ کرین اور جب سمندر شاہ اس طرف بھاگ کر آئے اسکو داخل شہر نہونے
دین اور مین لشکر لیکر جاؤن میدان جنگ کی خبرون با آپ لوگ وہان جائین
مین یہان کا بندوبست کرون ملکہ سوماق اور ملکہ غزالان آہوچشم نے کہا کہ آپ
یہان کا بندوبست کیجے ہم وہان جاتے ہین سہراب نے کہا کہ نہین آپ یہان کا
بندوبست کرین مین جاتا ہون انھون نے کہا کہ نہین ہم جائینگے سہراب نے کہا کہ
جو مرضی آپ لوگون کی بس ملکہ سوماق اور ملکہ غزالان آہوچشم جسقدر لشکر لیکر
اندر شہر کے آئین تھین بس جو انمین سے شہید ہوے یا مجروح اور جو باقی رہے انکو
یہ دونون لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئین جب یہ دونون شہر سے باہر
نکل آئین بس آگے آگے ملکہ سوماق طاؤس پر سوار اسکے عقب مین غزالان
اسکے عقب مین لشکر یہ تو اس طریقے سے طرف میدان جنگ کے چلین ادھر سہراب
نے بعد جانے ملکہ سوماق اور ملکہ غزالان کے شہر کا بندوبست کیا جو نصوبرین
کہ اہل شہر اور اہل لشکر کے گلون سے لین تھین انکو جلوا دیا ہر مقام پر پہرہ چوکی
مقرر کی حکم دیا کہ قلعہ آلات حرب ضرب سے درست ہو بس اسیوقت سے سامان
جنگ ہونے لگا قلعہ کو توپ و تفنگ سے اور دیگر آلات جنگ سے درست کیا ہر طرف
پہرہ چوکی مقرر کیا گیا سہراب نے کل محلات شاہی پر قبضہ کیا اسکو آراستگی سے درست
کیا ملکہ نسیم جادو کو وہان قیام کرنے کا حکم دیا سب خواصون نے طرح طرح کے سامان سے
مکانات کو آراستہ کیا ملکہ محلات شاہی مین اتری ادھر سہراب نے قلعہ وغیرہ کو آراستہ کیا
یہان یہ سامان ہونے لگا اور قلعہ آراستہ ہو گیا ہر ایک برج و فصیل پر سپاہ مقرر ہوئی
پل تختہ اٹھا دیا گیا خندق مین پانی بھرا گیا در شہر پر سپاہ کا پہرہ مقرر ہوا خود سہراب فصیل قلعہ پر
آکر زربفت سایہ زرنگار کرسی پر کل آلات حرب و ضرب سے آراستہ پیراستہ ہو کر بیٹھا اور سبکو
حکم دیا کہ جب سمندر شاہ کو یا اسکے لشکر کو ادھر آتے ہوے دیکھنا فوراً گولا بازی کرنا انکو اندر
شہر کے نہ آنے دینا سب نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ ہی حکم آن سواردنکو بھی دیا جو کہ در شہر
پر برائے پاسبانی مقرر ہوے تھے یہان سہراب یہ حکم سب کو دیکر اور خود کرسی پر بیٹھکر دوربین
ہاتھ مین لیکر طرف صحرا کے دیکھنے لگا یہان یہ سامان ہوا ادھر ملکہ سوماق اور ملکہ غزالان
لشکر لیے ہوے چلی جاتی ہین طرف میدان جنگ کے انکو راہ مین چھوڑیے اب کچھ حال جنگ مغلوبہ
کا سماعت فرمائیے کہ یہان میدان جنگ مین اسی طور سے جنگ ہو رہی ہی چھ شبانہ روز
گذر چکے ہین مگر اب کفار کا یہ حال ہی کہ عجیب طرح سے لڑ رہے ہین ہر مرتبہ جب اہل اسلام
حملہ کرتے ہین انکے قدم اکھڑ جاتے ہین پھر سردار جرأت دلا کر انکو اماوہ کرتے ہین راوی

اس طور سے روایت کرتا ہی کہ سرداران اسلام نے اور لشکر اسلام نے چارون طرف سے
لشکر کفار کو گھیر لیا ہی چارون طرف سے نرغہ ہی ایک طرف سے اتفاق کفار پر حملہ کر رہا
ہی ایک سمت سے مہتاب مشتری خصلت نے گھیر لیا ہی اور سامنے سے لشکر اسلام کا
نرغہ ہی اس مخمسہ مین سمندر شاہ مبتلا ہی مگر جوانمردی سے ساحرون اور غیر ساحرون کو
لڑوا رہا ہی اگر یہ نہ کوشش کرتا تو ابتک کبکا لشکر کفار بھاگ چکا ہوتا مگر اب اسکے بھی جی چھوٹ
گئے جو جو نامی سردار تھے وہ مارے گئے یا اسیر ہوے یا مجروح ابتک چند سردارون سے اور
کل لشکر سے میدان جنگ مین مقابلہ کر رہا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ ساحران اسلام نے
مبت سے سردار مثل گرداب و مواج و سیلاب و زورق جادو وغیرہ کے قتل
کیے اور ساحران لشکر ہزارون اور مثل گلنار جادو و آتشبار جادو و ملکہ چندرتن
و ملکہ سیمتن وغیرہ کے فریب مین سارے تین سو سردارون کے اور اسی ہزار ساحرونکے
مجروح کیے اور ایک لاکھ اور پانچ سو سردار مارے گئے ہین اب سمندر شاہ کے پاس
شملاق و امراق و زبرادر گلاب جادو و سیہ سالار اور چند سردار ہین ادھر سرداران
اسلام نے لشکر غیر ساحران مین تہلکہ ڈالدیا ہی ہزارونکو اسیر کر لیا ہی لاکھونکو قتل کیا ہی
سیکڑون مجروح ہوے ہین بس لشکر کفار مین ایک تلاطم مچا ہوا ہی گرداب اجل کی لہرین
لشکر کفار ہی ہر مقام پر سر و تن کا انبار ہی جسے خون صحرا مین روان ہی ہر طرف خون کا دریا
جاری ہی سر مانند حبابونکے تیر رہے ہین جو انون کے حربے جو گرے ہین انکا ہر مقام پر انبار ہی
مرکب کو تل پھر رہے ہین کسی کی باگ کٹی ہوئی ہی کسیکی رکاب لاشون کو پائمال کرتے پھرتے
ہین ایک عجیب تلاطم ہی بازار مرگ گرم ہی خونون پر سردارون کے گل زخم کھلے ہوے ہین
دولہ بنے ہوے عروس مرگ کے خواستگار ہین نشہ شجاعت سے چور ہین بادہ جرأت
سے مخمور ہین آنکھون مین لال لال ڈورے پڑے ہوے ہین آنکھون مین نیند کا خمار ہی
سات شبانہ روز سے جاگے ہوے ہین تمام لباس خون سے گلنار ہو رہا ہی قبضے تلوارونکے
ہاتھون مین جم گئے ہین تا بہ مرفق آستین اٹے ہوے ہین کہنیون سے خون ٹپک رہا ہی مگر
ہاتھ نہین رکتے ہین بازار مرگ ہر طرف گرم ہی کاسہ سر ٹھوکرین کھاتے پھرتے ہین قصر تن
برق اجل سے مسمار ہو گئے ہین کوئی خاک پر پڑا ہوا ایڑیان رگڑ رہا ہی کوئی ہچکیان لے رہا
ہی کوئی دم توڑ رہا ہی کوئی بیجان کس نظر یاس سے دیکھ رہا ہی جہ طرف نگاہ جاتی ہی یہی
ثابت ہوتا ہی کہ لاے کا کھیت ہی کہ کھلا ہوا ہی زخمی جو خاک پر پڑے ہین انکے زخم
منہ کھولے ہوے ہین وہ صحرا مزبلۂ قصابان معلوم ہوتا تھا بہ ثابت ہوتا تھا کہ
ہر طرف گوسفندونکو ذبح کر کے ڈالدیا ہی یا لائے ہوا ہزارون باز پرواز کر رہے
ہین مثل زاغ و زغن کے وہ صحرا منونہ بازار منا تھا عجب نقشہ تھا نیا طریقہ تھا چارون
طرف لاشون اور اسبابونکا انبار تھا سوار مرکبون کو لاشون پر دوڑاتے پھرتے تھے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ اس صحرا مین بجاے سبزہ کے انسان پیدا ہوتے ہین مرکبون کے سم تا بہ گھٹنہ
خون مین تر تھے اسقدر لاشے پڑے ہوے تھے کہ سواے لاش کے کسی مرکب کا پاؤن
زمین پر نہ پڑتا تھا وہ جو سنا ہو کہ مرے پر سو درے وہ نقشہ تھا کہ مرتو چکے تھے اب بھی

مفر نہ تھا کہ پائمال ہو رہے تھے جسم کے استخوان ٹاپون سے سرمہ ساہو رہے تھے ایک شور نشور برپا تھا بازار رستخیز کا نقشہ تھا ملک الموت روحین قبض کرتے کرتے پریشان ہو گئے تمام بادیہ بھر گیا روحین اس طور سے اُس صحرا مین پریشان تھین کہ جیسے شب کو جانورونکو اُڑاؤ اور وہ پریشان ہو کر اُڑتے ہین یا طائرونکو ایک مرتبہ نفس کھولکر اُڑاؤ مثل طائر گم کردہ آشیان کے پران تھین نفس جسم سے نکلکر طائر روح بہت حیران تھے صیاد اجل کے خوف سے پریشان تھے بیر فلک سر جھکائے ہوے عینک مہر و ماہ لگائے ہوے جنگ کا تماشہ کر رہا ہو کہ اس طور سے سات شبانہ روز گذرے پس اب اہل اسلام نے جو حملہ کیے لشکر کفار کے جی چھوٹ گئے پانون اُکھڑ گئے لشکر نے جھرمٹ کھا یا ثابت قدمی نہ دکھا سکے قریب شکست کے نوبت پہونچی اُدھر صاحبقران سے اور طوفان تیغ باز جو کہ کل لشکر غیر ساحران کا سپہ سالار تھا سامنا ہو گیا بس اُسنے تیغہ مارا صاحبقران نے سپر پر کاٹھ کر اب جو وار کیا اُسکے زخم کاری لگا اُسنے دستانہ مار کر چاہا کہ تیغے کو بر طرف کرے کہ صاحبقران نے جو جھٹکا دیا تیغہ جگر گاہ تک پہونچ گیا ایکی مرتبہ جو جھٹکا دیا تیغے نے زمین کو بوسہ دیا دو پر کاٹے ہوے اُسکا مرنا تھا کہ دوسرا سپہ سالار کہ جسکا نام طغیان گرزن تھا اُسنے آتے ہی گرز کا وار کیا صاحبقران نے گرز کو خالی دیکر اُسکے بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اور کمر زنجیر پکڑکر صدر زین سے اٹھا لیا اور سر پر بلند کر لیا اُدھر تو سپہ سالار سر سے بلند ہوا اُدھر ہر ایک بہادر نے جو سردار باقی تھے غیر ساحرانکو یا تو قتل کیا یا اسیر کیا بادشاہ اسلام نے علم لشکر کو قلم کر کے گرا دیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے قریب نقارچی پہونچکر نقارے کو شکستہ کیا نقارچی کو قلم کیا مملوک بن مالک نے لشکر مین تہلکہ ڈالدیا اب لشکر پر تباہی آئی نشان شکست بلند ہوا اُدھر لشکر ساحران کی حالت ملاحظہ فرمائیے کہ گلاب جادو سے اور آفاق سے سامنا ہوا اُسنے آفاق پر سحر کیا بس آفاق نے اُسکا سحر رد کر کے اپنا سحر کیا وہ اُس سحر کے دفع کرنے مین مصروف ہوا اُدھر آفاق شاہ نے دوسرا سحر کر کے اُسکو اسیر کر لیا ملکہ کوکبہ سے ملکہ طوفان بلاشور سے سامنا ہوا اُسکو کوکبہ نے اسیر کر لیا ملکہ آئنہ اندام زوجۂ آفاق شاہ سے اور ملکہ جمال آرا سے مقابلہ ہوا بعد رد و بدل کے ملکہ جمال آرا کو ملکہ آئنہ اندام نے اسیر کر لیا الطاف جادو سے اور ملکہ ابر و جمال سے مقابلہ پڑا وہ بھی اسیر ہو گئی اشفاق شاہ سے اور گرداب موجزن سے سامنا ہوا اُسکو اشفاق شاہ نے اسیر کیا مہتاب مشتری خصلت سے دریا ساز جادو سے مقابلہ ہوا اُسکو مشتری نے اسیر کیا تہمتن جادو نے بحران ساز کو اسیر کیا مرائت جادو نے ملکہ طغیان موج خیز کو اسیر کیا چنانچہ اسی طور سے بہت سردان لشکر اسلام نے سرداران و شاہان لشکر سمندر شاہ کو اسیر کر لیا اتفاق سے سمندر شاہ سے اور مریخ آفتاب علم سے سامنا ہو گیا اُدھر ان ساحرون نے ساحران کفار کو اسیر کر کے اب جو لشکر پر حملہ کیا بس قریب علم لشکر پہونچکر علم لشکر کو قلم کیا باجے جو بج رہے تھے انکو بھی شکستہ کیا بس لشکر ساحران مین بھی طور شکست کے پیدا ہوے اُدھر لشکر غیر ساحران

مین شکست ظاہر ہوئی ادھر لشکر ساحران مین اتفاق کار سمندر شاہ جما ہوا مع چند سردار ونکے
لڑ رہا تھا بسبب اُسکے ابھی لشکر کے پیر نہین اُکھڑے تھے اُس سے جو مریخ سے مقابلہ ہوا مریخ پر
اُسنے وار کیا تیغہ سحر کا مارا مریخ نے اُسکو خالی دیکر اب جو برق سحر چمکا کر گرائی جب تک وہ دفع
کرے کہ سر پر آکر گری سر مین زخم کاری لگا مریخ نے فرصت پاکر جو تیغہ کا وار کیا شانہ
سمندر شاہ کا نشانہ ہوا اسنے زخم کاری کھائے اُدھر مریخ نے دوسرا وار کیا اور سحر بھی
کیا اسنے دیکھا اور دل مین خیال کیا کہ تو زخمی بھی ہو چکا ہی زخمون سے خون بہ رہا ہی ایسا نہو کہ
اہل لشکر دیکھ پائین اور خیال کرین کہ بادشاہ مجروح ہو گیا رنگ تو لشکر کا بگڑا ہوا ہی ہی سب سردار
دونون لشکر دن کے ساحر اور غیر ساحر اسیر ہو گئے ہین مرف تیرے سبب سے لشکر لڑ رہا
ہی بس اگر تجکو دیکھکر بد دل ہو گیا اس خیال سے کہ بادشاہ مجروح ہو گیا ہی اور لشکر کے پانون
اُکھڑ گئے تو شکست سے صف مین سامنا ہوا دوسرے مریخ نے پھر سحر کیا ہی اور سحر زبردست کیا
ہی اس سے بھی بچنا ضرور ہی بس الگ ہٹکر اور کسی طرف میدان جنگ سے جاکر زخمونکو باندھ لو
اور پھر آکر مقابلہ کرو ناکہ لشکر پر میرے مجروح ہونے کا حال نہ ظاہر ہو یہ سوچکر سمندر شاہ نے
اپنا تخت پیچھے کو ہٹایا اور مقابلہ مریخ سے ہٹنے کا قصد کیا اُدھر شملاق و ایراق بھی گھائل
ہوے اور جو سردار باقی رہے تھے وہ سب بھی زخمی ہوے بس ان سب کا مجروح ہونا تھا اور
پیچھے ہٹنا تھا کہ اہل لشکر نے دیکھا کہ جو سردار آگے بڑھے ہوے مقابلہ کر رہے تھے وہ یکایک
پیچھے کو ہٹے یہ کیا ہوا اور بادشاہ کہ جنکی کمک سے ہم مقابلہ کر رہے تھے اُسکا بھی تخت پیچھے کو
ہٹا بس لشکر کا دل ٹوٹا ادھر سمندر شاہ کچھ پیچھے ہٹا تھا کہ مریخ نے سحر کرکے اب جو برق سحر چمکا کر
سمندر شاہ پر گرائی ایک شعلہ تھا کہ سمندر شاہ اُسکے اندر آگیا ہزار دن برقین چمک کر
گرین سمندر شاہ بہت مجروح ہوا یہ جو واقعہ اہل لشکر نے دیکھا سمندر شاہ نے اُن
برقونکو تو دفع کیا اور اپنا تخت بہت جلد میدان جنگ سے صحرا کی طرف پھیرا اور میدان جنگ
سے منھ موڑا اسی خیال سے اب جو لشکر نے اپنے بادشاہ کو مجروح دیکھا اور مقابلہ سے منھ
موڑتے ہوے پایا بیدلی کی حالت سے تو لڑ رہے تھے قدم جم تو سکتے نہ تھے بس یہ خیال کیا کہ
بادشاہ زخمی ہو کر بھاگا ایک مرتبہ جس صف کے لوگون نے یہ خیال کیا تھا اُس صف کی صف
کے پانون اُکھڑ گئے اور بھاگڑ پڑ گئی بس اب کب قدم لشکر کے جمتے ہین دونون لشکر یعنی ساحر
وغیر ساحر بھاگ کھڑے ہوے میدان جنگ چھوڑ دیا سبکے قدم اُکھڑ گئے اور سب بڑا دکیطرف
بھاگے کچھ بڑاؤ پر منحصر نہین ہی جدھر کو جسکا منھ اُٹھا بھاگ کھڑا ہوا سردار پکار رہے ہین ارے
کیون جی چھوڑے دیتے ہو کیون بھاگے جاتے ہو تمھارا بادشاہ اور ہم تو تمھاری کمک کو موجود
ہین اور دیکھو وہ سمندر شاہ مقابلہ کر رہا ہی اب کون سنتا ہی کہ کیا بکتے ہو قاعدہ ہی کہ جہان
لشکر کے پانون اُکھڑے پھر نہین جمتے ہین بس سب لشکر بھاگنے لگا یہ نقشہ جو سردارون نے دیکھا
وہ بھی میدان جنگ چھوڑ کر بھاگے سمندر شاہ نے جو یہ حال اپنے لشکر کا دیکھا بہت افسوس
کیا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ مین نے جس خیال سے اپنے مجروح ہونے کو ظاہر نہ کیا تھا اور
قصد کیا تھا کہ کسی طرف جاکر اپنے زخمونکو باندھ لون وہ ہی امر درپیش ہوا بس اب تو سب بھاگنے
لگے ہین مین اکیلا میدان جنگ مین رہ کر کیا کرونگا یہ بھی بڑاؤ کی طرف چلا بس جب مقدر

مین شکست ہوتی ہی تو اسکے عنوان بہت سے ہوجاتے ہین شکست کھانیکے اب جو لشکر بھاگا
ادھر سے اہل اسلام نے دباؤ ڈالا لشکر غیر ساحران پر لشکر غیر ساحران نے اور ساحرون پر
ساحرون نے راوی کہتا ہی کہ لشکر اہل اسلام کے غیر ساحرون نے غیر ساحرونکو زیر تیغ رکھلیا
اور تلوار و تفنگ و تیر کی اُنپر بوچھار کردی اور ساحرون نے ساحرون پر سحر کی بوچھار کردی
ہزارون حالت بھاگنے مین قتل ہوے اور ہزارون مجروح اور ہزارون اسیر یہ لوگ اُنکو
قتل کرتے ہوے اور بھاگتے ہوے پڑاؤ پر آکر پہونچے یہان آکر کفار تھمے اور پھر لڑنے لگے بڑے
عرصے تک یہان بھی کشت وخون ہوا یہان بھی لاشون کے انبار سرونکے ڈھیر ہوگئے دریاے
خون یہان بھی بہنے لگا مگر اب کہین لشکر تھم نہین سکتا ہی بھاگے ہوے لشکر کے کہین پانون جم سکتے
ہین پڑاؤ کو بھی چھوڑکر بھاگے اہل اسلام لوٹنے لگے کچھ تو پڑاؤ کی لوٹ مین مصروف ہوے اور
سب لشکر کفار کے عقب مین چلے کفار سے خیمہ وخرگاہ وخزانہ وبارگاہ ہین اور کل مال واسباب
چھوٹ گیا جسے اُٹھا نہ سکے بس اب آگے آگے سمندر شاہ ہی عقب مین جو سردار کہ قتل اور اسیر
ہونے سے بچے ہین مگر مجروح ہین وہ ہین اور اُنکے عقب مین کل لشکر ساحر وغیر ساحر کا ہی اُنمین مجروح
ہزارون ہین وہ بھی گرتے پڑتے ہمراہ ہین اور بھاگے ہوے چلے جاتے ہین عقب مین لشکر اسلام
انکو قتل کرتا ہوا چلا آتا ہی صاحبقران سبکے آگے ہین تیغہ کھنچا ہوا ہاتھ مین ہی اس خیال سے
تعاقب نہین چھوڑتے ہین کہ ایسا نہو کہ یہ داخل شہر ہوکر اور قلعہ بند ہوجائے اور قلعہ بند
ہوکر مقابلہ کرے تو بڑی خرابی ہو اور قلعے کا محاصرہ کرنا پڑے اس سے بہتر یہ ہی کہ اسکا تعاقب
نہ چھوڑو یون ہی اسکو قتل کرتے ہوے اور لشکر کو بھگاتے ہوے ساتھ ہی قلعہ مین گھس چلو وہان
جلکر اہل شہر پر یورش کرو اسکو یعنی سمندر شاہ کو وہان بھی نہ تھمنے دو وہان سے بھی بھگادو
تاکہ یہ قلعہ بند ہوکر مقابلہ نہ کرسکے اور سمندر شاہ سب لشکر کو لیے ہوے اور بھاگتا ہوا شہر کیطرف
اس خیال سے چلا آتا ہی کہ کل لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر جو کہ قتل اور اسیر ہونے سے بچا ہی داخل شہر
ہوکر درشہر پناہ بند کرلون اور قلعہ بند ہوکر اہل اسلام سے مقابلہ کرون اسکی خبر نہین ہی کہ وہان
شہر مین دوسرے کی عملداری ہوگئی ہی وہان اب داخل ہونا محال ہی اقبال بدل گیا ہی دربدری
کا زمانہ آگیا ہی اب حکومت مقدر سے جاچکی ہی بدنصیبی نے آکر گھیر لیا ہی لشکر ادبار کی جڑ قطع ہوگئی ہی
راوی کہتا ہی کہ یہ بھاگتا ہوا اور اہل اسلام لشکر کو کفار کے قتل کرتے ہوے قریب شہر پہونچے
ابھی شہر کوئی دو کوس پر تھا کہ سمندر شاہ نے دیکھا کہ شہر کی طرف سے لشکر ساحر دنکا آتا ہی
اسکو خیال ہوا کہ معلوم ہوتا ہی سیراب جادو جنگ مغلوبہ کی خبر پاکر میری کمک کو آتا ہی بس
یہ اُس طرف کو چلا ادھر غزالان وسوماق نے دیکھا کہ سمندر شاہ شکست کھاکر اور
میدان جنگ سے بھاگ کر ادھر کو آتا ہی بقصد قلعہ بند ہونے کے بس جو لشکر اُنکے ہمراہ
تھا اُسکو حکم دیا کہ لشکر سمندر شاہ پر حملہ کرے اور ملکہ سوماق ملاؤس سحر کو بڑھا کر چلی
اور اہل لشکر بھی حربہاے سحر اُٹھاکر چلے ادھر سے سمندر شاہ چلا اب جو وہ لشکر قریب آیا اور
سمندر شاہ اور اسکے اہل لشکر نے دیکھا کہ یہ تو لشکر اسلام ہی جو کہ شہر کی طرف سے آتا ہی
یہ کیا واقعہ ہی یہ لوگ ادھر کیونکر آگئے اتنے انکے ہوش اُڑ گئے اور خیال کیا کہ بڑا غضب
ہوا اُدھر سے وہ لشکر ہمکو قتل کرتا ہوا چلا آتا ہی ادھر سے اس لشکر نے آکر گھیر لیا بڑا کام کیا

اس لشکر نے خوب آگا آکر رد کا بس یہ لوگ یعنی کفار تھم گئے انکا تھمنا تھا کہ وہ لشکر آکر انسے مل گیا
اور تلوار چلنے لگی چونکہ سمندر شاہ سبکے آگے تھا اور اُدھر سوماق سبکے آگے تھی سمندر شاہ سے
اور سوماق سے مقابلہ ہونے لگا سمندر شاہ نے دیکھا کہ یہ وہ ہی لڑکی ہی کہ جسنے میرے
اُستاد کو قتل کیا ہی اور اسنے موتی کے ذریعہ سے میرے لشکر کے ہزارون ساحر اور
غیر ساحر قتل کیے ہین بس اسکو قتل کرنا لازم ہی یہ خیال دل مین کرکے اپنے دل سے کہا کہ
یہ لشکر لیکر ادھر کیونکر آئی اب جو غور کرکے دیکھا تو غزالان کو بھی دیکھا کہ وہ بھی ہی اور لشکر
کو لیکر میرے لشکر پر گری ہی خیال کیا کہ یہ کام اس مکار غزالان بیسوا کا ہی کیونکہ یہ تو سب راہون
اور راستون سے واقف ہی جب اسنے دیکھا کہ مین شکست کھاکر بھاگا ہون یہ لشکر تھوڑا سا
لیکر اور کسی راہ سے میرے آگے آنکلی اور اس طور سے لشکر کو آکر رد کا خیر یہ لوگ کہان
جاتے ہین پہلے اس سوماق کا کام تو تمام کرون اسکو اپنے موتی پر بہت بھروسا ہی اسکے
موتی کو مٹانا چاہیے بس یہ خیال کرکے اسنے اپنی ران مین نشتر دبا اسکے حواسونکو دیکھنا
چاہیے کہ کسقدر باحواس ہی گو شکست کھاکر بھاگا ہی اور یہ دوسرا معرکہ پڑا ہی کہ یہ تو ادھر
بھاگا ہوا آتا تھا کہ لشکر نے آکر سامنا کیا اور عقب مین بھی لشکر اسلام ہی مگر اسنے کیا
چالاکی کی کہ فوراً نشتر دیکر دان سے خون لیا اور اُس خون پر کچھ بڑھکر اور ایک چٹکی خاک
کی جھولی مین سے نکالی اُس خاک کو اُس خون سے رنگین کیا اور کچھ اسم سحر اُس خاک پر
پڑھکر دم کیا بس ایک سلائی طلائی نکالی اُس سے وہ خاک بطور سرمہ آنکھون مین لگائی
اور ربانی جو رہی وہ منہ پر مل کی یہ تدبیر کرکے طرف سوماق کے چلا اُدھر غزالان کل لشکر
کو لیکر کفار کے لشکر پر گری جونکہ سوماق نے غزالان سے کہا تھا کہ بہن تم لشکر کو لیکر
لشکر سے مقابلہ کرو کیونکہ تھم نہ سکیگا شکست کھاتا ہوا اور بھاگا ہوا ہی عقب مین اسکے
لشکر اسلام ضرور ہوگا تم ادھر سے رد کو اور قتل کرو اور لشکر اسلام عقب سے آئے
بس گھیر کر مارو تو شہر تک جانے نہ دو مین جاکر اس بھیڑ وے سمندر شاہ سے مقابلہ کرتی
ہون اور ساری حکومت اُسکی نکالے دیتی ہون مثل عشاق کے قتل کرتی ہون بس
غزالان تو لشکر پر آئی اور سوماق طرف سمندر شاہ کے چلی راوی کہتا ہی کہ کفار
بہ واقعہ اور لشکر کو دیکھکر سمجھے تھے کہ غزالان مع لشکر کے لشکر پر آپڑی اور قتل کرنے لگی
عقب مین لشکر اسلام چلا آتا تھا کفار بھی لڑنے لگے لشکر غزالان سے یہان بھی جنگ مغلوبہ
کا سامان ہوگیا کوئی دو ہی حملے کیے ہونگے کفار نے کہ اُدھر لشکر اسلام آپہونچا اور پھر گھیر
لیا اور قتل کرنا شروع کیا سامنے سے ملکہ غزالان نے دبا ڈالا اور عقب سے لشکر اسلام
نے کفار کا ناطقہ بند ہوگیا مگر مقابلہ کر رہے ہین اُدھر سمندر شاہ نے ملکہ سوماق کو اپنی
طرف آتے ہوے دیکھکر آواز دی کہ او چھوکری کدھر آتی ہی میری طرف نہ آ ورنہ میرے
ہاتھ سے ماری جائیگی تو بہت گستاخ ہوگئی ہی کیا تو نے مجکو بھی عشاق خیال کیا ہی وہ تو
دھوکے ہین آکر تیرے ہاتھ سے مارے گئے ہین تیرے دھوکے مین نہ آؤنگا پلٹ جا کیون
اپنی قضا بلاتی ہی ملکہ سوماق نے کہا کہ مین تیرے قتل کرنے کو آتی ہون تو لشکر اسلام
سے جان بچاکر بھاگا ہی اس قصد سے کہ شہر سمندریہ مین جاکر اور قلعہ بند ہوکر مقابلہ

کردن ارے او غافل کدھر جاتا ہی شہر تیرے قبضے سے نکل گیا وہان بھی اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا مین
شہر ہی کو تو فتح کیے ہوے اور سب بند وبست کیے ہوے طرف میدان جنگ کے آتی تھی کہ چلکر
شریک جنگ ہون کہ تو بھاگ کر ادھر کو آیا اور راہ مین تجھسے اور مجھ سے سامنا ہوا اور میرے
لشکر سے اب تو کہان جاسکتا ہی اب تو تجکو گھیر کر مار لینگے یہ خیال تیرا خام ہی کہ مین شہر مین جاکر قلعہ بند
ہون تیری ہوا تک تو اندر شہر کے جانہین سکتی ہی تیرا جانا تو درکنار تیرے گرد قدم کا وہان پہونچنا
دشوار ہی تیرا جانا ادھر بیکار ہی اگر جائیگا تو دو گولے تیری فوج اور تیرے اوپر قلعہ پر سے پڑینگے اور
اہل قلعہ اور اہل شہر مار رینگے کہ تیرا پتہ بھی نہ لگے گا ارے نادان سیراب جادو جسکو تو اپنی
طرف سے حاکم کرآیا تھا وہ مارا گیا سب اہل شہر اور اہل لشکر نے اہل اسلام کی اطاعت کی
جسکی قضا تھی وہ مارے گئے جو سیاہ قلب تھے وہ بھاگ گئے اب وہان ملکہ نسیم جادو تیری
دختر کا بند وبست ہی سہراب جادو شہر کی حفاظت کر رہا ہی قلعے کو اسنے آلات حرب وضرب
سے درست کیا ہی تیرا اقبال بدل گیا بہت تو نے ظلم وبدعت کی آخر اسکا نتیجہ پایا شجر ظلم وبدعت
کا ثمرہ ملا بہت مغرور ہوگیا تھا آخر اس غرور نے پست کیا یہ جو ملکہ سوماق نے کہا سمندر شاہ
کو یقین ہوگیا کہ شہر پر اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا یقینی یہ اسی طرف سے آتی ہی کیونکہ بہت قریب
شہر کے اس لشکر سے سامنا ہوا ہی بڑا غضب ہوا ایک گھونسہ قلب پر پڑا مگر اپنے حواس کو درست
کرکے کہا کہ کیون مجکو فقرہ دیتی ہی یہ فقرہ اور کسی کو دے مین تجکو قتل کرون تو سب کو لیکر
داخل شہر ہون اور قلعہ بند ہوکر اہل اسلام سے مقابلہ کرون یہ جو ملکہ سوماق نے سمندر شاہ
سے کہا تھا اور واقعہ شہر کا بیان کیا تھا سب اہل لشکر نے سنا اور تہلکہ پڑگیا اور باہم کہنے
لگے کہ بڑا غضب ہوگیا کہ ہم شہر کی طرف بھاگ کر چلے تھے وہان اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا
اب کدھر جائین اور یہ خیال کیا کہ اس طرف اس خیال سے آئے تھے کہ داخل شہر ہوکر امن سے
بیٹھکر اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے یہ کیا خبر سنائی دی بس یہ جو خیال ہوا لشکر مین ابتری پڑگئی
ادھر اہل اسلام کا دباؤ بھی پڑا بس ابتو جدھر جسکا رخ ہوا بھاگ کھڑا ہوا کوہ وصحرا کی طرف
لشکر ساحران وغیر ساحران بھاگا یہ حال جو سمندر شاہ نے دیکھا پکار کر کہا کہ ای اہل لشکر اسقدر
پریشان نہو جو اس مقام سے بھاگے سامنے شہر سمندریہ ہی اسمین جاکر ٹھہرے مین بھی آتا ہون
راوی کہتا ہی کہ بہت سے لوگ اس مقام سے جو بھاگے اور منتشر ہوکر طرف شہر کے چلے
جنھون نے یہ نہین سنا تھا کہ سمندریہ پر اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا ہی وہ تو بھاگ کر ادھر کو چلے
مگر کیونکر کہ کسی کا ہاتھ ٹوٹا ہوا کسی کا منھ کٹا ہوا اس راستے سے نہین کہ جدھر لشکر غزالان تھا
اس مقام سے تو صحرا کی طرف بھاگے صحرا مین ہوکر جب دیکھا کہ لشکر اسلام ہمارے عقب
مین نہین آتا ہی طرف شہر کے چلے خیر انکا حال پھر تحریر ہوگا اب سمندر شاہ اور ملکہ سوماق
کے مقابلے کا حال ملاحظہ فرمایئے کہ جب سمندر شاہ سے اور ملکہ سوماق سے مقابلہ
ہوا اور دونون ہمدگر ہوے اسوقت سمندر شاہ نے ملکہ سوماق سے کہا کہ مین نے سنا ہی کہ
تو نے ایک موتی تیار کیا ہی کہ جو کل حالات گذشتہ اور آئندہ کی خبر دیتا ہی اور جسکا حال تجکو دریافت
کرنا ہوتا ہی تو اس سے دریافت کر لیتی ہی وہ سب بیان کر دیتا ہی دوسری اس موتی مین صفت
ہی کہ وہ بڑے غضب کا حربہ ہی جہان تو نے اسپر سحر کرکے اور کف دست پر رکھا اس موتی

سے برق چمک کر حریف پر گری اور حریف ہلاک ہوگیا مین نے خود دیکھا ہی کہ تو نے اُس گوہر آبدار سے
میرے لشکر کے لاکھون آدمی قتل کیے ذرا وہ موتی مین بھی تو دیکھون کہ وہ موتی کیسا ہی یہ جو سب نے
کہا ہی آیا جھوٹ ہی یا سچ ہی سوماق نے جوابدیا کہ معلوم ہوا تو بالکل کور ہوگیا ہی وہ موتی میرے
گلے مین پڑا ہوا ہی جو تو نے صفت بیان کی ضرور اُس گوہر مین ہی اور ضرور یہی مین اُس گوہر سے تجکو قتل
کرونگی دیکھ یہ ہی وہ موتی ہی جو کہ میرے گلے مین ہی تیرے سامنے مین موتی لیے ہوے موجود ہون تجکو
دکھائی نہین دیتا ہی راوی کہتا ہی کہ وہ گوہر آبدار جسکو سوماق نے تیار کیا تھا اور جسکے ذریعہ
سے یہان کا حال دریافت کرکے اپنے باغ سے چلی تھی اور راہ مین موتی کے ذریعہ سے تیغۂ
عشاق کش حاصل کیا تھا ورنہ مشکل تھا تیغے کا ہاتھ آنا اور عشاق کا قتل ہونا غیر ممکن تھا اگر
یہ گوہر نہوتا تو یہ عقدہ حل نہوتا اور اسے گوہر کے ذریعہ سے لاکھون ساحرا اور غیر ساحر لشکر کفار
کے ملکہ سوماق نے فی النار کیے ہین اب جو شہر کو فتح کرکے ملکہ سوماق طرف میدان جنگ
کے چلی تھی اُس گوہر کو ایک رشتۂ ریشم مین گوندھکر گلے مین ڈال لیا تھا وہ گوہر آبدار اُسکے سینۂ
پر نور پر درمیان مین اُن دونون گوہرون کے جو کہ اُسکے صدف سینہ سے ابھرے تھے اور
اُنکی آب و تاب جوانون کے دلونکو پائمال کیے ڈالتی تھی اور اُن گوہرون کے بہت سے لوگ
عاشق تن مشتاق تھے کہ اگر ہاتھ آجائین تو ہم مزے اڑائین مگر اُنکا ہاتھ آنا غیر ممکن تھا بس
درمیان مین اُسکے وہ گوہر چمک رہا تھا ڈبے کے اوپر سے اُسکا عکس جو رخسارون پر پڑ رہا
تھا تو عجب اُسوقت ملکہ سوماق کے چہرے کی رنگت تھی اور عجب نور تھا بس سمندر شاہ
نے جب اُس موتی کے دیکھنے کی خواہش کی ملکہ سوماق نے کہا کہ میرے گلے مین تیرے روبرو
موجود ہی تو اندھا ہی جو تجکو دکھائی نہین دیتا ہی دیکھ یہ وہی گوہر ہی جب یہ اسنے کہا اب
سمندر شاہ نے دیکھا کہ واقعی وہ گوہر اُسکے سینے پر چمک رہا ہی اسنے خوب غور سے
اُسکو دیکھا چونکہ یہ سرمۂ سحر اپنی آنکھون مین لگا چکا تھا اُس سحر کا اور سرمے کا یہ اثر تھا کہ اگر
کسی ساحر نے کوئی چیز اپنے کمال کو صرف کرکے بنائی ہو اور جو حریف ہی وہ اس چیز کو یہ سرمہ لگاکے
دیکھے تو اُسکا اثر اور وہ سحر اُسپر اثر نہین کرتا ہی اگر حریف اس حال سے آگاہ نہو اگر حریف آگاہ
ہوگیا اور اُسنے تدارک کر لیا تو پھر یہ بات نہین رہتی ہی چنانچہ یہ ہی تدبیر سمندر شاہ نے
کی تھی اس حال سے ملکہ سوماق واقف نہ تھی ورنہ تدارک کر لیتی یہ نہین جانتی تھی کہ یہ سرمہ
دافع سحر لگائے ہوے ہی اسکی نگاہ سے گوہر کو بچانا چاہیے پس جب ملکہ سوماق نے سمندر شاہ
سے اُس طریقے سے کہا اور سمندر شاہ نے غور سے نگاہ سے موتی کو دیکھا اور اُس سرمہ کے
سبب سے وہ اثر موتی کا جاتا رہا بس سمندر شاہ نے ملکہ سوماق سے کہا کہ اسی جھوٹے موتی
پر تجکو ناز ہی مین یہ جانتا تھا کہ وہ بہت عمدہ موتی ہوگا یہ تو کچھ بھی نہین ہی صرف لوگونکے ڈرانے
کے لیے معلوم ہوتا ہی یہ موتی تو نے گلے مین ڈال لیا ہی واہ کیا خوب بیکار کو لوگون نے یہ امر مشہور
کیا ہی کہ ملکہ سوماق نے گوہر تیار کیا ہی کہ وہ گذشتہ اور آئندہ حالات اُس سے دریافت
کرتی ہی اور اُسکے عکس سے برق گراتی ہی یہ جھوٹا موتی بھلا کیا حالات بیان کرے گا اور کیا
اُسکے عکس سے برق گرے گی یہ سب باتین ہین یہ جو سمندر شاہ نے کہا ملکہ سوماق نے جوابدیا
کہ معلوم ہوا جاتا ہی کہ یہ موتی جھوٹا ہی یا سچا ہی ابھی سب حال جھوٹ سچ کا ظاہر ہوا جاتا ہی تو

میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہی سمندر شاہ نے جوابدیا کہ بہ فقرہ اور کسی کو تو دے جو کہ بچہ ہو بین گرگ
جہاندیدہ کب تیرے اس فقرے بین آتا ہون اور کب اس جھوٹے موتی سے ڈرتا ہون بھلا تو ہی
دیکھ لے کہ یہ موتی اصلی ہی یہ جو سمندر شاہ نے کہا سوماق کو بھی خیال ہوا کہ کہین ایسا تو نہین ہوا
کہ بین تو اس سے باتون بین مصروف ہوئی ہون اور اسنے باتونمین مجکو لگایا ہوا در سحر کرکے موتی
بدل لیا ہو تو بڑی خرابی ہوئی یہ امر دلمین خیال کرکے اپنے سینے کی طرف دیکھا اس موتی کو پایا
مگر کسی قدر آب مین اسکی فرق دیکھا بس یہ کہکر کہ دیکھ تجکو حال معلوم ہوتا ہی اسکو گلے سے اتارا
اول تو اسکا امتحان بھی مدنظر تھا دوسرے کچھ آب مین جو فرق پایا تھا تو شک ہوا بس اس موتی کو
گلے سے مع رشتہ کے اتار کر کف دست پر رکھا اور سمندر شاہ کے روبرو کیا کہا کہ اسکا اثر دیکھے گا
ادھر سوماق نے ہاتھ کو بلند کیا ادھر سمندر شاہ نے اسپر نگاہ کی بس سمندر شاہ کا نگاہ کرنا تھا
کہ یکایک اس موتی کی آب کم ہو گئی سمندر شاہ نے کہا کہ کیا جھوٹا موتی دکھاتی ہی دیکھ تو کہ اس موتی
مین وہ ہی آب وتاب ہی جو کہ قبل مین تھی اب جو یہ سمندر شاہ نے کہا سوماق نے اس موتی کو واسطے
دیکھنے کے ہاتھ نیچا کیا جیسے ہی ہاتھ نیچا کیا اس موتی سے تڑاقے کی صدا آئی اور وہ موتی ٹوٹ گیا
اور غبار اس سے بلند ہوا موتی کے بیچ سے دو ٹکڑے ہو گئے تمام سحر سوماق کا ایک نگاہ مین
سمندر شاہ کی مٹ گیا بسبب سرمہ سحر کے یہ دھوکا سوماق نے مفت مین کھایا اگر وہ
اس حال سے واقف ہوتی تو کبھی دھوکا نہ کھاتی اب جو موتی ٹوٹا سوماق کو حیرت ہوئی کہ
کہ یہ کیا واقعہ ہوا کہ میرا موتی ٹوٹ گیا معلوم ہوتا ہی سمندر شاہ نے دھوکا دیا موتی بدل لیا
کوئی دوسرا موتی یہ تھا جو کہ ٹوٹ گیا بڑا کامل فقرہ دیا تمام تیری محنت بیکار ہوئی تو نے بڑی
مشقت سے یہ موتی تیار کیا تھا اسنے تیری مشقت کو بیکار کیا اب کیونکر دریافت ہو کہ موتی
کیا ہوا اگر موتی ہوتا تو دریافت ہو جاتا راوی کہتا ہی کہ سوماق کے چہرے کی وہ آب وتاب
جاتی رہی اب سوماق کو بڑی فکر ہوئی ادھر سمندر شاہ نے سوماق سے کہا کہ تجکو اسی موتی پر
بھروسا تھا واہ وہ تو ذراسی میری نگاہ مین ٹوٹ گیا واہ کیا خوب سحر تیار کیا تھا مین نے جو
کہا تھا کہ جھوٹا موتی ہی میرا کہنا سچ ہوا بیکار روگ اس سے خوف زدہ ہوئے تھے یہ جو سمندر شاہ
نے کہا ادھر سوماق کو بڑا صدمہ ہوا اور فکر کی کہ کیونکر معلوم کرون کہ موتی پر کیا بجوگ پڑا
جو ٹوٹ گیا یہ تو بڑے کمال کا سحر تھا اور بہت محنت سے مین نے تیار کیا تھا بس یہ امر دل مین
سوچکر فوراً کچھ پڑھکر اپنے کف دست کی طرف دیکھا اسمین یعنی کف دست پر تحریر تھا کہ ای بلکہ
تمنے بڑا دھوکا کھایا سمندر شاہ نے تمکو دھوکا دیا یہ موتی تمھارا اصلی تھا جو کہ ٹوٹ گیا واقعی
تمھارا بہت بڑا سحر مٹ گیا اور ایسا سحر تھا کہ جسکو کوئی دفع نہ کرسکتا تھا اسوقت تک کہ جبتک
تم اسکی طرف سے غافل نہو تمین جیسے کہ اسوقت بس اسکا دفع ہونا تمھاری غفلت پر منحصر تھا
وہ ہی ہوا چنانچہ جب سمندر شاہ نے تمکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا بس اسنے فوراً سرمہ
دافع سحر اپنی آنکھونمین لگایا تم آگاہ ہو کہ اس سرمے کا یہ اثر ہی کہ کیسا ہی صاحب کمال زبردست
ساحر کا سحر ہوا در مرد مقابل سرمہ دافع سحر لگا کر اس سحر کی طرف دیکھے وہ سحر برطرف ہو جاتا
ہی اگر کوئی حربہ ہو تو وہ ٹوٹ جاتا ہی مگر جسکا وہ سحر ہی وہ اس حال سے واقف نہو کہ جو ہمارے
مقابل ہی وہ سرمہ سحر لگائے ہوئے ہی اگر آگاہ ہو گا تو اسکا تدارک کرے گا بس جیسے

تم اسوقت اس حال سے آگاہ نہ تھین اور سمندر شاہ کا حربہ چل گیا تمھارا سحر مٹ گیا اگر تم آگاہ ہوتین تو یہ امر کبھی نہوتا بس جب تمنے موتی کو کف دست پر رکھکر بلند کیا اور کہا کہ دیکھو یہ وہ ہی موتی ہی مین تجکو اس سے قتل کرونگی اسکا تو یہ منشا تھا اسی سبب سے تو اسنے یہ تقریر کی تھی کہ کسی طور سے میری نگاہ تجوہی موتی پر پڑجائے گو جب تمھارے گلے مین تھا اسوقت بھی اسکی نگاہ پڑی تھی مگر پورے طور سے نہین اسکو یہ منظور ہوا کہ کسی طور سے پورے طور سے پڑے جب تمنے کف دست پر رکھا اسکی نگاہ پورے طور سے پڑی اس سرمہ نے اپنا اثر کیا موتی ٹوٹ گیا اے ملکہ صدمہ نکر دتمبر کیا منحصر ہی اگر سامری وجمشید ہوتے اور وہ اس حال سے آگاہ نہوتے اسی طور سے انکا بھی سحر مٹ جاتا دوسرے حربے سے مقابلہ کرو کیا بات ہی پھر تیار کرلینا یہ جو ملکہ نے کف دست پر تحریر پایا بس بہت غصہ آیا اور کل حال معلوم ہوگیا سمندر شاہ کی مکاری پر بہت برہم ہوئی اور کہا کہ لعنت ہی اوسمندر تیرے اوپر اور تیرے افعال پر تو بڑا مکار ہی اور دغا باز ہی او ظالم تونے سرمہ دافع سحر لگاکر میرے موتی کو برباد کیا خیر کیا ہوتا ہی ویسے مین دس ہزار موتی بنا سکتی ہون اسکی اصل کیا ہی مگر تیری نامردی ظاہر ہوگئی کہ تو مجھ ایسی چھوکری کا سحر نہ دفع کرسکا اور مجکو غافل پاکر مکاری سے دفع کیا کہ وہ سرمہ لگایا جو کہ سامری نے برائے دفع سحر تیار کیا تھا ہان اگر مین آگاہ ہوجاتی اور تو میرے سحر کو سرمہ سامری سے دفع کرتا تو مین جانتی یہ کیا کہ غافل پاکر اپنا حربہ کیا سمندر شاہ نے جوابدیا کہ چھتس سپاہی کے فن ہین جسطور سے چاہا حریف کو مغلوب کیا سوماق نے کہا کہ خیر مجکو کوئی صدمہ موتی کے ٹوٹنے کا نہین ہی نہ تیرا خوف ہی نہ تجکو اسپر بھروسا تھا مجکو تو اپنے خدا پر بھروسا ہی تو اب میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی یہ کہکر کہا کہ حربہ کر سمندر شاہ نے نیچہ سحر اٹھاکر سوماق پر مارا سوماق نے روکر کے جو اپنا نیچہ مارا چونکہ سمندر شاہ کا ستارہ گردش مین تھا سوماق کا نیچہ سر پر پڑا زخم سر جو پارا ہوا اور سر سے خون جاری ہوا سوماق نے دوسرا وار کیا کیونکہ یہ ملی ہوئی تھی اسکا سحر دھوکے سے مٹایا تھا بس اسنے اس حالت غیظ مین دوسرا وار کیا کہ اس وار سے شانہ دوسرا نشانہ ہوا سوماق نے متواتر کئی وار کیے اسقدر چالاکی سے کہ سمندر شاہ کو فرصت رد کرنیکی نہ دی سمندر شاہ زخمون سے چور ہوگیا اور مجبور ہوا اور ایسا چور ہوا کہ جھوم کر تخت پر سے چلا سوماق نے قصد کیا کہ بڑھکر سمندر شاہ کو تخت پر سے گرنے نہ دون بلکہ اسکو اسی تخت پر قتل کرون چونکہ ابھی سمندر شاہ کی زندگی باقی ہی کہ شملاق وایراق اور دیگر سردارونکی نگاہ پڑگئی چونکہ سمندر شاہ کے ہمراہ تھے اور لشکر اسلام سے مقابلہ کررہے تھے انکی نگاہ سمندر شاہ پر پڑگئی دیکھا کہ بادشاہ ہاتھ سے سوماق کے بہت مجروح ہوا ہی اور قریب ہی کہ تخت پر سے گرے اور سوماق نے یہ قصد کیا ہی کہ سمندر شاہ کو قتل کرے یہ جو دیکھا بس سبکے سب مقابلے کو ترک کرکے طرف سمندر شاہ کے یہ کہتے ہوے چلے کہ او سوماق دست خود را نگہدار خبردار ہم آپہونچے بس یہ کہتے ہوے بیچ مین آگئے اور چند سردار سمندر شاہ کو اسی حالت مین لیکر طرف شہر کے بھاگے ادھر شملاق وایراق بھی سوماق کے ہاتھ سے مجروح ہوے بس جب انکو معلوم ہوا کہ اور سردار بادشاہ کو لیکر طرف شہر کے بھاگے ہین یہ بھاگے سامنے سے سوماق کے سوماق انکے عقب مین چلی یہ حال جو اہل لشکر نے دیکھا کہ سب سردار میدان جنگ چھوڑکر طرف شہر کے بھاگے انکے بھی پانوں اکھڑ گئے

یہ لوگ بھی بھاگے سب لشکر مین بھگدر پڑگئی سب نے فرار برقرار کیا اول تو لشکر اسلام کا دباؤ پڑا دوسرے میدان جنگ سے بھاگ کر یہان آنے لگے ڈر رہے تھے اور باتین جمائے تھے کہ یہ واقعہ دیکھا کہ سردار بھاگے جاتے ہین تیسرے اہل اسلام کا دباؤ پڑا بس بھاگ کھڑے ہوے طرف شہر کے عقب مین اہل اسلام حلے راوی روایت کرتا ہی کہ وہان شہر مین قلعے کو آراستہ کیے ہوے فصیل قلعہ پر سہراب جادو مع کل سامان سے در قلعہ بند کیے ہوے بیٹھا تھا اس انتظار مین کہ سمندر شاہ اگر بھاگ کر آئے تو اسکو قریب شہر نہ آنے دون فورًا قلعے پر سے گولا ماردون تاکہ اب وہ شہر مین نہ آنے پائے بس یہ تو اس انتظار مین زیر شامیانہ کرسی جواہر نگار پر بیٹھا ہوا تھا اور سب سردار حاضر تھے ہر مقام پر خوب طور سے پہرہ چوکی سوارون اور ساحرونکا مقرر تھا جیسے بیابان سے گرد آڑی اپنے دوربین سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ سمندر شاہ کا لشکر اسطرف کو بھاگا ہوا چلا آتا ہی بس اسنے سب گولندازون اور ساحرونکو حکم دیا کہ ہوشیار ہوجاؤ سمندر شاہ نے شکست کھائی اور وہ بھاگ کر اس قصد سے ادھر کو آتا ہی کہ داخل شہر ہوکر قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرون اسکو اس حال سے خبر نہین ہی کہ یہان میرا قبضہ ہی بس جیسے وہ لشکر قریب آئے پہلے تو اُن لوگون سے یہ کہنا کہ کیون ادھر کو آتے ہو یہان بھی اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا ہی واپس جاؤ یہان کچھ تمھارا کام نہین ہی اپنی جانین نہ برباد کرو کیونکہ اگر تم ادھر آؤگے ہم قلعے پر سے گولے مارینگے تمکو شہر مین نہ آنے دینگے آئندہ تمکو اختیار ہی اگر وہ اس کہنے پر عمل نکرین اور واپس نہ جائین تم فورًا گولا بازی کرنا انکو قریب شہر کے نہ آنے دینا مین تمکو بہت انعام دونگا سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس اس عرصے مین وہ دامن گرد نمودار ہوا اس دامن گرد سے لشکر شکست خوردہ پیدا ہوا عجب حال پریشان سے ہاتھ کٹے ہوے سر مجروح کسی کے سر پر خود نہین کسے کے ہاتھ مین دستانین نہین عجب حالت خراب سے بھاگے ادھر کو چلے آتے ہین یہ سب اہل قلعہ نے دیکھا نہ علم ہی نہ کوس حربی ہی نہ خیمہ دخرگاہ ہی سبکی حالت تباہ ہی چہرون سے آثار شکست ہویدا ہین خرابی کے سامان رخون سے پیدا ہین راوی کہتا ہی کہ یہ وہ لشکر ہی جو کہ قبل مین بھاگا تھا جبکہ سوناق اور سمندر شاہ سے سامنا ہوا تھا اور سوناق نے سمندر شاہ سے کہا تھا کہ تو کدھر جاتا ہی وہان بھی ہم لوگونکا قبضہ ہوگیا یہ حال سُنکے لشکر مین ابتری پڑی تھی اور صحرا کی سمت بھاگ کر چلا تھا کہ سردارون اور سمندر شاہ نے پکار کر کہا تھا کہ جو بھاگ کر یہان سے چلے وہ اور کسی طرف نہ جاکے سوائے شہر کے بس یہ لوگ ادھر کو آئے تھے جب قریب شہر پہونچے ایسے بدحواس تھے کہ انھون نے قلعے کی طرف بھی نہ خیال کیا کہ قلعے پر کون لوگ ہین منھ اٹھائے ہوے چلے ادھر جب اُن لوگون نے انکو بحالت خراب دیکھا اور اپنی طرف آتے ہوے پایا پکار کر قلعے پر سے کہا کہ ای لشکریان سمندر شاہ آگاہ ہو کہ یہان بھی لشکر اسلام کا قبضہ ہوگیا ہی بلکہ نسیم جادو دختر سمندر شاہ یہان کی حاکم ہی بلکہ سوناق اور بلکہ غزالان اور سہراب جادو نے آکر اس شہر کو فتح کرلیا مع قلعہ کے اور اسپر قبضہ کرلیا بس تمکو ادھر آنے کا حکم نہین ہی بلکہ نسیم جادو کا نہ سہراب کا ہم تمکو آگاہ کرتے ہین کہ ہمنے اور کل اہل شہر نے اور کل لشکر نے جو کہ یہان تھا اہل اسلام کی اطاعت کی اور دین اسلام قبول کیا جنے اطاعت نہین کی اور نہ دین اسلام قبول کیا وہ مارا گیا چنانچہ سیراب جادو جو کہ یہان کا حاکم تھا سمندر شاہ کی طرف سے وہ بھی قتل ہوا اور جو اپنی جان بچاکر بھاگ گیا وہ بچا مگر وہ سیاہ قلب تھا جو نکل گیا اسکے مقدر مین یہ نعمت نہ تھی کہ وہ نور اسلام سے مشرف ہوتا بس خیریت اسی مین ہی کہ ادھر نہ آوے

واپس جاؤ اگر ہمارے کہنے پر عمل نہ کروگے تو ہم قلعے پر سے تمکو گولا مار کر قتل کرینگے اپنی جانین مفت نہ برباد کروائندہ تمکو اختیار ہی یہ جو قلعے پر سے پکار کر اہل قلعہ نے کہا اور ان لوگون کے کان مین صدا آئی اب جو سر اٹھاکر قلعے کی طرف دیکھا تو قلعے کو آلات حرب وضرب سے آراستہ و پیراستہ پایا اور خندق کو پانی سے لبریز پایا اور ہر برج فصیل پر پہرہ چوکی دیکھا اور دیکھا کہ سہراب جادو وزیر نمگیرہ زریفتی کرسی جواہر نگار پر متمکن ہی سب سردار اور امیران شہر خدمت مین حاضر ہین قلعے پر توپین چڑھی ہوئی ہین مہتابین سلگ رہی ہین سب توپونکے منھ ہماری طرف ہین گولندالیس کھڑے ہین پیترہ بدلے ہوے یہ واقعہ دیکھکر اُن سبکے حواس جاتے رہے اور بدحواس ہوگئے اور سوماق کا قول یاد آیا کہ سوماق نے سچ کہا تھا بس کیا ضرور ہی کہ اپنی جانین برباد کرین آؤ ہر جاکر یہ باہم صلاح کرکے قصد وہان سے فرار کا کیا سحرا کی طرف کہ اُس سمت سے گرد بلند ہوئی کہ جدھر مقابلہ ہو رہا تھا انکے اور حواس باختہ ہوے کہ اہل اسلام آپہونچے اب جو گرد شق ہوئی سب نے دیکھا کہ ہمارے ہی ہمراہی ہین یعنی ہمارا ہی لشکر ہی دیکھا کہ کل سردار مجروح ایک تخت پر سمندرشاہ کو ڈالے ہوے ادھر لیے ہوے چلے آتے ہین اُنکے عقب مین لشکر ہی مگر کوئی ایسا نہین ہی جو مجروح نہو بس یہ لوگ یہ حال دیکھکر اسطرف چلے کہ ان لوگونکو اس حال سے آگاہ کرین جب اُنکے قریب پہونچے پوچھا کہ آپ لوگ کیون ادھر کو بھاگ آئے واپس چلیے غضب ہوگیا قلعہ اور شہر پر بھی اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا ملکہ نسیم جادو دختر بادشاہ حاکم ہوئی اُسکا حکم جاری ہی اُسنے حکم دیا ہی کہ اگر ایک متنفس بھی سمندرشاہ کے لشکر کا شہر مین آنا چاہے تو نہ آنے دینا اس شہر کو سوماق وغزالان وسہراب نے آکر فتح کیا سہراب خود فصیل قلعہ پر موجود ہی سب اہل شہر اور اہل لشکر نے اطاعت کی اور دین اسلام قبول کیا جنھون نے نہ اطاعت کی نہ دین اسلام قبول کیا یا وہ مارے گئے یا بھاگ کھڑے ہوے ہملوگ بھاگ کر میدان جنگ سے یہان اس قصد سے آئے کہ داخل شہر ہون اُن لوگون نے ہمکو دیکھکر قلعہ پر توپین سیدھی کین اور ہمسے یہ سب حال کہا اور کہا کہ واپس جاؤ اگر تمنے قدم بڑھایا ہمنے اوپر سے گولندازی شروع کی اور تمکو مارا گولونکے ہلاک کیا ہملوگون نے یہ سنکے واپس جانیکا قصد کیا تھا کہ آپ لوگونکو آتے ہوے دیکھا خیال کیا کہ آپ کو آگاہ کرین پس آپکو آگاہ کیا اب کیا فائدہ اُدھر جانے سے اُنھون نے کہا کہ یہ بھی کوئی مصلحت ہی تمکو بھیجا نا ہوگا بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ یہان اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا ہو اگر ایسا بھی ہوا ہی تو دختر شاہ حاکم ہی جب اُسکو یہ معلوم ہوگا کہ میرا باپ شکست کھاکر اہل اسلام کے ہاتھ سے پریشان ہوکر برائے حفاظت طرف شہر کے آیا ہی فورًا قلعہ کھولدے گی اور سب اہل شہر منحرف ہوجائینگے سہراب جادو اور دیگر خدا پرستونکو پکڑ لینگے تم لوگ کیا جانو کہ اہل شہر نے کیا تدبیر کی ہی مکر سے مسلمان ہوے ہین صرف اسی خیال سے کہ جب ہمارا بادشاہ ادھر کو آئے ہم ان سب سے بگڑکر اور اطاعت سے انحراف کرکے اسکے شریک ہوجائین انکو شہر مین آنے کا مزہ چکھائین تم لوگون سے جو اُنھون نے فقرہ کرکے اور ڈانٹکر کہا تو تم لوگ ڈر گئے چلو ہمارے ہمراہ بس وہ سردار اور دونون وزیر یعنی شملاق وایراق سمندرشاہ کو اسی طور سے تخت پر ڈالے ہوے چلے طرف شہر کے قلعے پر سے اُن لوگون نے دیکھا کہ اب وہ لوگ جو کہ پہلے آئے تھے وہ اور بہت سا لشکر اور سردار مگر سب مجروح اور سمندرشاہ کو تخت پر ڈالے ہوے ادھر آتے ہین سہراب سے عرض کیا سہراب نے

کہا کہ آنے دو دیکھو یہ کہتے کیا ہین انسے بھی وہ ہی تقریر بیان کرنا جو کہ اُن لوگون سے کی تھی
بس جب وہ لوگ قریب آئے اہل قلعہ نے وہ ہی تقریر کی اور کہا کہ واپس جاؤ اپنی جانین
نہ برباد کرو واپس جاؤ ملکہ نسیم جادو نے تمپر رحم کھایا ہی کہ درگذر کیا اگر اب آگے قدم
بڑھاؤگے تو ہم تمپر گولا مارینگے اور تمکو ہلاک کرینگے یہ جو اہل قلعہ نے کہا ان لوگون نے پکار کر
کہا کہ در قلعہ کھولدو ہم ہین اہل لشکر سمندر شاہ اور دیکھو یہ بادشاہ تخت پر مجروح پڑا ہی بس
ہی کوئی تم مین جو جلدی سے قلعہ کا پھاٹک کھولدے تاکہ ہم لوگ مع بادشاہ کے اور کل لشکر کے داخل
قلعہ ہون اور پھاٹک قلعے کا بند کرلین کیونکہ ہمارے عقب مین اہل اسلام آتے ہین اگر وہ آجائینگے
تو مفت مین قلعہ ہاتھ سے جاتا رہیگا دربانون نے یہ جو ان لوگون نے کہا انھون نے جوابدیا کہ کیسا سمندر شاہ ہمکو
ملکہ نسیم جادو کا حکم نہین ہی تم اور کسی طرف بھاگ کر جاؤ اہل اسلام آتے ہین تو کیا کرین
اچھا ہوگا کہ اہل اسلام تمکو آکر قتل کرین ہماری بلا سے بلکہ ہم اور اوپر سے گولے مارینگے اُدھر
اہل اسلام کے ہاتھ سے ہلاک ہوگے ادھر گولنسے یہ جو اُن لوگون نے کہا سردارون نے اُس
لشکر شکست خوردہ سے کہا کہ جو کچھ ہو قلعے پر یورش کرو اہل شہر بھی منحرف ہوگئے سوائے
اس تدبیر کے دوسری تدبیر نہین ہی قلعے پر یورش کرکے قلعہ پر قبضہ کرلو جب تک اہل اسلام
آئین اب اور کدھر بھاگ کر جائین بس یہ کہکر وہ لوگ یعنی سردار سمندر شاہ کے تخت کو
بیچ مین لیکر یہ کہکر اہل قلعہ سے کہ تم لوگ یون نہ مانوگے دیکھو ہم قلعہ لیے لیتے ہین بس یورش کرکے
طرف قلعہ کے چلے جسقدر لشکر کہ بھاگ کر میدان جنگ سے آیا تھا مع اُس لشکر کے یہان
سہراب سے گولندازون نے عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی سہراب نے کہا کہ زد پر آلینے دو
پھر گولا مارنا بس جب نصف میدان طی کرکے زد پر آگئے اُسوقت دیدبان نے عرض کیا کہ
اب بخوبی زد پر آگئے ہین اب کیا حکم ہوتا ہی بس سہراب نے ہوائی داغی شرارا بلند ہوا
گویا بنائے شر و فساد ظاہر ہوئی بس گولندازون نے توپونکو جھکا جھکا کر اور سیدہ باندھکر
اب جو آگ بتائی ایک مرتبہ کئی ہزار توپون مین جو آگ دی گئی اور سب فیر ہوئین بس
اُسکی صدا سے شہر سمندر یہ کی زمین اور عمارت اور قلعے کی عمارت اور زمین معرکہ ہل گئی
دھوین کا آسمان زیر آسمان قائم ہوگیا غبار بلند ہوگیا ایسی صدا تھی کہ حاملہ عورتون کے
حمل اسقاط ہوگئے دروازونکی زنجیرین کھل گئین خفتگان زمین چونک اُٹھے یہ خیال کرکے کہ
قیامت برپا ہوگئی سرافیل نے صور قیامت پھونکا یہ اُسکی صدا تھی کہ گوش گردون کر
ہوگئے طائر جہان جہان تھے سب پریشان ہوکر بھاگے اور آڑے درندے اور چرندے
صحرا کو چھوڑکر طرف گھاٹیون کے بھاگے کہ یہ قیامت برپا ہوئی یہ صدا کیسی پیدا ہوئی
چراگاہ کو بھی بھول گئے یہ عالم ہوا بس اب جو کفار پر قلعے پر سے بارش گولا ہوئی پہلی ہی
تیر مین دس بارہ ہزار کفار مارے گئے داخل جہنم ہوے دوسری تیر کی نوبت بھی نہ آئی
کہ سب کے جی چھوٹ گئے دل ٹوٹ گئے بدحواس ہوگئے ایک مرتبہ بھاگ کھڑے ہوے
کوسون تک سوائے لاشون کے اور کچھ نہ دکھائی دیتا تھا کفار گولے کی زد سے الگ
ہٹکر کھڑے ہوے راوی خوش فکر بیان کرتا ہی کہ اُس غبار و ابر و دھوین مین اہل لشکر
کفار کے جو مضروب گولے سے ہاتھ سر وغیرہ جو اُڑے تھے اس طور سے اُڑتے ہوے

معلوم ہوتے تھے کہ جیسے طائر اُڑتے ہین یا زاغ و زغن اُس مقام پر جمع ہوکر پرواز کرتے ہین کہ جہان رن پڑتا ہی بس کوسون تک زمین نہین نظر آتی تھی سوائے لاشون اور سر و تن کے جب گولنداز ہفت فتیلہ داغ چکے اُسوقت سہراب جادو سے عرض کیا کہ اب کیا حکم ہوتا ہی سہراب جادو نے کہا کہ اب ہاتھ روک کر دیکھو کہ کفار کی کیا حالت ہی آیا کوئی بچا بھی یا سب ہلاک ہوے اب جو گولنداز ون نے ہاتھ روکا اور ہوا نے اُس گرد و غبار اور دھوین کو برطرف کیا روشنی ہوئی کیا نظر آیا دیکھا کہ کوسون تک لاشین پڑی ہوئی ہین زمین مین غار پڑگئے ہین بس جو کفار گولے کی ضرب سے بچے تھے وہ دور حالت پریشان کھڑے ہوے ہین رادی کہتا ہی کہ اس آفت سے وہ بچے کہ جنکی قضا نہ تھی اور جنکی قضا اُس طور سے تھی وہ ہلاک ہوے انھین کے مرنے کے لیے یہ امر سرداران سمندر شاہ کے ذہن مین آیا تھا ورنہ کیا ضرورت تھی کہ جبکہ یہ معلوم ہوچکا تھا کہ قلعہ ہاتھ سے جاچکا ہی اُسپر یورش کرتے اُس لشکر سے جو کہ شکست خوردہ اور مجروح ہو بس یہان اہل قلعہ خوشی کے نشادیانے بجانے لگے انکو اُس حالت پریشان سے دیکھکر اُدھر کفار اس فکر مین ہین کہ کیا کرین قلعے کی طرف جاتے ہین تو اہل قلعہ گولے مارتے ہین ادھر کو بھاگتے ہین تو اُدھر اہل اسلام تعقب مین آتے ہین دہنی طرف جلتے ہین تو دریا حائل ہی بائین طرف کی راہ ہی تو اُدھر پہاڑ زیادہ ہین کس طرف بھاگ کر جائین چارون طرف سے گھر گئے ہین کچھ بن نہین پڑتا ہی از حد پریشان ہین یہ ہی خیال کر رہے تھے کہ لشکر اسلام نمودار ہوا بس لشکر اسلام کا ظاہر ہونا تھا کہ اور حواس جاتے رہے بدحواس ہوگئے سردارون نے پکار کر کہا کہ جدھر جسکا منھ اُٹھے ادھر وہ بھاگ جاے ایک دوسرے کا خیال نہ کرے کیونکہ اگر قلعے پر جاتے ہین تو وہان سے گولا پڑتا ہی ادھر سے اہل اسلام نے آکر گھیر لیا ہی وہ مسمار کیے ڈالتے ہین بس جسکا جدھر جی چاہے چلا جائے یہ کہکر اور سمندر شاہ کا تخت لیکر سب کے سب سردار اور کچھ لشکر اُس طرف یعنی بائین طرف کو جدھر پہاڑ زیادہ تھے بھاگے اتبو جدھر جسکا منھ اُٹھ گیا وہ بھاگ کھڑا ہوا ادھر اہل اسلام نے آکر قتل کرنا شروع کیا ہزارون دریا مین گر کر غرق ہوگئے پھر اُنکا پتہ نہ لگا سوائے دو زخ کے ہزارون کفار نابکار پیر کر نکل گئے جنکی قضا نہ تھی بس کل لشکر سمندر شاہ کا منتشر ہوگیا اور بھاگ کر جدھر سینگ سمایا چلا گیا مگر سردارون نے بوقت بھاگڑ یہ بھی کہدیا تھا کہ فلان صحرا مین جو کہ یہان سے پانچ فرسخ پر ہی تم سب آکر جمع ہونا جو زندہ بچنا بس اب سب منتشر ہوکر بھاگے ہزارون کوہ و صحرا مین سرگردان ہوے ٹکرا ٹکرا گئے ہزارونکو درندے کھاگئے مگر قریب دو لاکھ سپاہ اور کل سردار جو کہ قتل و اسیر ہونے سے بچے تھے اور دونون وزیر تخت سمندر شاہ کو لیکر طرف پہاڑون کے بھاگے تھوڑی دور تک اہل اسلام نے تعاقب کیا دور تک بھگا آئے صاحبقران نے فرمایا کہ اب بھاگے ہوؤنکا تعاقب کرنا بیکار ہی مگر سب اہل اسلام حیران ہین کہ یہ کیا سبب ہی کہ یہ لوگ بھاگ کر داخل شہر کیون نہوے کیونکہ آپ انکے بڑے عرصے کے بعد آئے تھے اسکا کیا سبب ہی اہل اسلام اور بادشاہ اور صاحبقران کو یہ حال نہین

معلوم ہی کہ سہراب وسوماق وغزالان نے یہ تدبیر کرکے قلعہ پر قبضہ کرلیا ہی اور سب کو اپنا مطیع کیا ہی کیونکر یہ حال معلوم ہوتا کیونکہ یہ سب لوگ تو جنگ مغلوبہ مین مصروف تھے یہ تینون سردار کچھ لشکر لیکر نکل آئے تھے اور یہ تدبیر کرکے غزالان وسوماق پھر شریک جنگ ہوگئین ایسی حالت مین جنگ مغلوبہ ہوگئی ایک کو دوسرے کے حال کی کیونکر خبر ہوسکتی ہی پس صاحبقران وبادشاہ اور کل سردار ساحر وغیر ساحر انکے یعنے کفار کے تعقب کو ترک کرکے قلعہ کی طرف چلے کہ جل کر قلعہ اور شہر پر قبضہ کرین یہ تو اُدھر کے خیال مین ہین ادھر خواجہ نے کیا کیا کہ چند ہرکارے عقب مین لشکر کفار کے روانہ کیے کہ جاکر خبر لاؤ کہ کفار کس تدبیر مین مصروف ہوے ہین اور کدھر بھاگ کر جاتے ہین پس دو ہرکارے صورت بدل کر لشکر کفار کی طرف بھاگے اب پہلے لشکر کفار کا حال سماعت فرمایئے کہ جو سردار سمندر شاہ کو لیکر بھاگے اور مین عرض کرچکا ہون کہ قریب دو لاکھ کے ساحر وغیر ساحر اور کئی بادشاہ جو کہ قتل و اسیر ہونے سے ساحر وغیر ساحر بچے ہین سب اسی لشکر کے ہمراہ ہین اور بعضے ادھر اُدھر نکل گئے ہین چنانچہ یہ لشکر جو بھاگا تو اسنے پھر کر پیچھے بھی نہ دیکھا برابر کوہ وجنگلون کو طے کرتا ہوا یانخ دوس پر جاکر اس لشکر تباہ شدہ نے دم لیا اب جو خیال کیا تو اہل اسلام کو تعقب مین آتے ہوے نہ پایا مگر عجب خراب حالت سے گئے ہوے ہاتھ پانون ٹوٹے ہوے کے زخم لگے ہوے اُسنے خون بہتا ہوا خود سرون پر ندارد جو عورتین ہین اُنکے دوپٹہ ندارد نہ کوئی خیمہ ہمراہ نہ بارگاہ نہ خزانہ نہ غلہ جسمون پر خاک پڑی پاؤن مین آبلہ پڑے ہوے فگار گرے ہوے پاؤن سوجے ہوے عجب خراب وتباہ حالت سے ایک صحرا لے ہولناک مین جو کہ بے آب وگیاہ تھا جاکر ٹھہرے جبکہ یہ امر بالکل ثابت ہوگیا کہ اب حریف تعقب مین نہین آتا ہی سایۂ درخت مین فرد فرد بشر ہوے زمین پر بیٹھے سوارون نے زین پوش بچھائے پس جب ذرا حواس درست ہوے ساحرون نے سحر کرکے خیمے وغیرہ پیدا کیے سب لشکر کو اُن خیمون مین اُتارا اور سب سامان وہان مہیا کیا کل لشکر مجروح تھا ایک نے دوسرون کے ٹانکے لگائے مریم سحر کے پھاہے چڑھائے شملاق وامراق نے ایک خیمہ معقول سحر سے برپا کیا مسند پر لاکر سمندر کو لٹایا اُسکے زخمون مین ٹانکے دیے مریم سحر سے تیار کرکے لگائے چونکہ سمندر کے جسم سے خون بہت جاری ہوا تھا غش آگیا تھا اب جو ٹانکے لگے اور پھاہے لگاکے گئے سمندر شاہ کو ہوش آیا اپنے کو ایک خیمہ مین پایا اور سب اپنے سردارون کو جو کہ مجروح ہوے تھے اور ساتھ بھاگے تھے دیکھا کہ سب کے سرون پر پٹیان بندھی ہوئی ہین میرے گرد بیٹھے ہین سمندر نے آنکھ کھولکر شملاق وامراق سے کہا کہ یہ کیا مقام ہی کہیں تم لوگ مجھ کو لیکر شہر شمندریہ مین آگئے ہو شہر شمندریہ کا بندوبست کرلیا ہی حریف تو یہان نہین آسکتا ہی شملاق وامراق نے جواب دیا کہ شہر شمندریہ کجا اور ہم لوگ کجا وہ آپ کے قبضہ سے نکل گیا اہل اسلام کا اُسپر بھی قبضہ ہوگیا جیسا کہ سوماق نے آپ سے بیان کیا تھا ویسا ہی ہوا پس یہ کہکر کل حال بیان کیا کہ آپ تو سوماق کے ہاتھ سے مجروح ہوکر بیہوش ہوگئے ہم آپ کو لیکر شہر کی طرف بھاگ کر آئے وہان سہراب قلعہ بندوبست کرکے موجود تھا اُسی قلعہ پر سے گولہ باری ہوئی ادھر اہل اسلام نے آکر قتل کرنا شروع کیا پس ہم آپ کو لیکر ادھر کو بھاگے سوا ے اس امر کی دوسری صورت مفر کی ہمکو نظر نہ آئی یہان آکر جب اس امر سے اطمینان ہوگیا تو سحر سے خیمہ وغیرہ برپا کیے جو لشکر ہمارے ہمراہ آیا تھا اُسکو اُن خیمون مین اُتارا اور سب بندوبست کیا کل لشکر مجروح تھا اُسکی زخم دوزی کا حکم دیا اپنی زخم دوزی کی آپ کے لیے خیمہ برپا کیا آپ کے زخمون مین ٹانکے لگائے مریم سحر طیار کرکے پھاہے چڑھائے کہ آپ کو ہوش آیا کل حال جب شملاق وامراق نے بیان کیا سمندر شاہ نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور کہا کہ نہ معلوم میری ناموس کا کیا حال ہوا نہ معلوم وہ بیچاری تباہ ہوی یا اسیر ہوگئی اُنکی خبر نہ معلوم ہوئی بہت

بڑی تباہی میرے لشکر پڑی اور میرے اوپر کہ جس سے نکلنا دشوار ہوا کچھ سحر و ساحری نے نہ کام کیا
ناموس و دیگر عزیز و اقارب سے بھی مفارقت ہوئی شہر بھی چھوٹا لشکر بھی تباہ ہوا خود آوارہ و سرگردان ہوا اب
کیا کروں کیونکر ناموس کا حال دریافت ہو سرکارے بھی تو نہیں ہیں کہ انکو روانہ کرکے خبر منگواتا خبر دیکھا
جائیگا مگر اب کیا کروں کدھر جاؤں کہاں جاکر پناہ گزین ہوں یہ کہکر رونے لگا سب سردار گریان ہوے سمندر
نے کہا کہ ایسی آفت میں مبتلا ہوے کہ جو قتل ہوے نہ انکا ماتم کرسکے نہ استاد کا ماتم کرسکے یہ بولکر
سمندر شاہ رویا سب سردار بھی رونے بڑے عرصہ تک سب رویا کیے آخر کو وہ گریہ و بکا کم ہوئی
سمندر شاہ نے کہا کہ ذرا خیمہ کے پردے اٹھا دو صحرا کی سیر کرین تاکہ کچھ دل بہلے فوراً پردے اٹھائے
گئے وہ صحرا بالکل ویران تھا تسکی کیا سیر ہوتی سوائے اسکے کہ ادھر بگولہ بلند ہوا ادھر بگولہ اٹھا زاغ و
زغن منڈلا رہے ہیں سوکھے ہوے درخت کھڑے ہیں اس حالت کے سوا کوئی دوسرے سیر نہ تھی یہی
سمندر شاہ دیکھ رہا تھا اور اپنے سامان کو یاد کرتا تھا اور اپنی حکومت و اختیار کو اور اپنی بے سروسامانی
کو دیکھکر آہ سرد بھرتا تھا سب سردار موجود تھے کہ ایک سمت سے کچھ لوگ آتے ہوے دکھائی
دیے مگر بحالت پریشان سمندر شاہ نے سردارون سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا پرست ہماری فکر و
تلاش میں آتے ہیں کیا یہاں بھی یہ ہمیں بلنے دینگے عجب بلا میں مبتلا ہوے ہیں سمندر یہ کہہ رہا تھا کہ وہ
لوگ کہ قریب آئے ادھر ان لوگون نے دیکھا کہ ایک لشکر اترا ہوا ہے مگر بحالت تباہ و خراب یہ
لوگ اس لشکر کی طرف واسطے دریافت کرنے حال کے چلے جب قریب پہونچے تو معلوم ہوا کہ یہ ہمارے
بادشاہ کا لشکر ہے ادھر ان لوگون نے یعنے سمندر شاہ اور کل اہل لشکر نے پہچانا کہ یہ تو اس لشکر
کے لوگ ہیں جو برلے حفاظت شہر میں چھوڑ آتے تھے اور اہل شہر ہیں اب جو دیکھا تو ہزارون آدمی
چلے آتے ہیں انمیں ساحر بھی ہیں اور غیر ساحر بھی لشکری بھی اور شہری بھی غورتیں بھی اور مرد بھی پس وہ لوگ
لشکر میں آئے حالت دریافت کی ان سبھون نے حالت بیان کی کہ اس طور سے ہم شکست کھاکر شہر کی طرف
چلے تھے وہان پہونچکر معلوم ہوا کہ شہر بھی بادشاہ کے قبضہ سے نکل گیا ہے پس ادھر بھاگ کر آئے وہ سامنے
خیمہ میں بادشاہ مع اپنے کل سردارون کے فروکش ہیں پس یہ لوگ سب سمندر شاہ کے پاس آئے
سمندر شاہ سے سب حال بیان کیا کہ اس طور سے سوباق و غزالان و سہراب نے آکر قبضہ کرلیا
سہراب جادو مارا گیا ہم لوگ تباہ ہوکر بھاگے سمندر شاہ نے کہا کہ میرے ناموس کا بھی حال معلوم ہوا
کہ اسپر کیا گذری انھون نے عرض کیا کہ آپکے ناموس بھی شہر سے بھاگے ہیں اور ہم سب کے ہمراہ ہیں پس
سمندر شاہ نے حکم دیا کہ ان لوگون کے قیام کے لیے خیمے وغیرہ سحر سے برپا کیے جائیں یعنی برائے ناموس
اسی وقت سب بندوبست ہو گیا کل ناموس مع خواصون وغیرہ کے خیمہ سحر میں اترے اسی حالت تباہ سے
جو کچھ مال و اسباب لائے تھے سب رکھا ایسی حالت میں کیا لا سکتے تھے جو جلدی میں اسکا لے آئے پس جو
اہل شہر اور اہل لشکر شہر سے بھاگ کر آئے تھے سب سمندر شاہ سے آکر ملے ناموس سمندر شاہ
بھی آگیا بادشاہ ناموس کے پاس گیا سب حال بیان کیا ایک رات و ایک دن میں سب لشکر اس مقام پر مع
اہل شہر و ناموس کے سب سمندر کے پاس آگئے یہان جو لشکری ادھر ادھر تباہ ہوئے انکا ذکر نہیں ہے جن جن کو
یہ معلوم ہوا کہ فلان مقام پر بادشاہ جو شکست کھاکر بھاگا تو وہان اترا ہے وہ سردارون سے جب زیر قلعہ مقابلہ
ہوا ہے اور لشکر نے فرار پر کمر کسی تھی تو پکار کر کہدیا تھا کہ یہان سے جو دو فرسخ پر ہوا ہے سب وہان آکر جمع
ہون ہم وہان جاکر قیام کرینگے چونکہ راہ اسی طرف سے تھی پس سب ادھر جو آئے تو لشکر کو دیکھکر جمع

ہونے لگے اور اہل شہر اور جو لشکر کہ بڑے حفاظت شہر مین تھا اور ناموس جو شکست کھاکر اس خیال سے شہر سے
جانے تھے کہ بادشاہ پاس پہونچ کر اس حال سے آگاہ کرین وہ بھی اس طرف سے گذرے اپنا لشکر پہچان کر
شریک ہوے اور شب حال سمندر سے کہا پس سمندر کو یہ حال سن کے بہت جوش و خروش ہوا
اور غصہ آیا مگر بالکل بدست و پا تھا کیا کرتا چنانچہ ناموس کے پاس گیا اسے سب حال سنا کہا کہ جو کچھ خداوند
تصویر نے مقدر مین تحریر کیا تھا وہ پیش آیا پس تین دن تک سمندر نے وہان قیام کیا جب تھکن اور
کسل برطرف ہوا اور کسی قدر زخم بھی بھر رہے ہوے اور طاقت جسم مین آئی سمندر نے سب سرداروں کو
جو کہ ہمراہ تھے کل لشکر و اہل شہر کو جمع کیا جو کہ اسکے پاس تھے اور کہا کہ مین نے بہت بڑی شکست کھائی
تمام لشکر قتل و اسیر ہوا بہت سے بادشاہ مل گے شہر بھی ہاتھ سے گیا استاد مارے گئے اب مین
بالکل بے دست و پا ہون مین کچھ نہین کر سکتا لہذا مین تم سب کو آگاہ کرتا ہون کہ مین چند سردارون و
ناموس سے طرف طلسم گنجور سلیمانی کے جاتا ہون اور گنجور شاہ سے سب حال بیان کرتا ہون اور
کمک کا خواستگار ہوتا ہون اگر اسنے میری کمک کی اور میرے ساتھ لشکر لیکر برای مقابلہ اہل اسلام
آیا تو مین اسکو اپنے ہمراہ لیکر آتا ہون اسکے سبب سے ضرور اہل اسلام کو زک پہونچے گی اور مین غالب
آؤنگا اور پھر سب ملکون پر میرا قبضہ ہوجائیگا اسکا سبب یہ ہی کہ وہ مالک تحفہ جات ہی اسپر ہر کس و ناکس
غالب نہین آسکتا ہی وہ بہت صاحب اختیار ہی بہت سے تبرکات خداوند نے اپنے دست قدرت سے
طیار کرکے گنجور شاہ کو دیے ہین اور خداوند گنجور شاہ سے بہت خوش ہین اسکو بہت صاحب لیاقت
خداوند نے بنایا ہی اس سے خوش ہین کہ اسکو ایک طلسم کا مالک کیا ہی اور اکثر اپنے راز خدائی
اسکو آگاہ کیا ہی اور وہ بھی خداوند کو بہت دوست رکھتا ہی مگر بسبب مقرب بارگاہ ہونے کے مغرور ہوگیا
ہی اپنے نزدیک کسی کو نہین خیال کرتا ہی پس مین اسکی بہت منت و التجا کرونگا اور اگر اسنے کمک کی
اور وہ لشکر لیکر آیا تو ایک چشم زدن مین وہ اہل اسلام کو بالکل غارت کردیگا اور جب یہ حال خداوند کو
معلوم ہوگا کہ میرا بندہ گنجور شاہ اہل اسلام کے مقابلہ کو گیا ہی خداوند بھی ضرور اسکی کمک کرینگے پھر اہل اسلام
کا غارت ہونا کتنی بڑی بات ہی اگر یہ تدبیر چل گئی تو پھر سب سامان درست ہی اگر اسنے انکار کیا اور میری
کمک نہ کی تو وہان سے مقام خداوند قریب ہی مین ایک عرضی کل حال کی لکھکر خدمت خداوند مین
روانہ کرونگا اسمین کل حال تحریر کرونگا اور کمک کا خواستگار ہونگا ادھر میری عرضی جائیگی ادھر وہ میرا
دوست جو کہ اس دن میری کمک کو آیا تھا جس دن مین نے ایوان کے قتل کا حکم دیا ہی اور خواجہ
عیار لشکر اسلام نے عیاری کرکے ایوان کو رہا کیا ہی اور مجھکو بیہوش کیا ہی اور میری قتل کو چلے ہین
اسنے آکر مجھکو اس بلا سے نجات دی ہی اور مجھ سے مل کر طرف اپنے مقام کے روانہ ہوا ہی اور مین نے
کل حال اس سے کہا ہی کہ میرے حال سے خداوند کو آگاہ کرنا اور عرض کرنا کہ مین اس بلا مین مبتلا ہون میری
کمک کرنی لازم ہی کمک فرمایے یہ بھی مین نے اس سے کہا کہ جو کچھ تمنے دیکھا ہی وہی بیان کرنا ضرور ہی
کہ وہ دوست میرا اس حال سے خداوند کو آگاہ کریگا اور میری سفارش کریگا اسکے کلام کی تصدیق میری
عرضی سے ہوجائیگی پس ضرور خداوند گنجور شاہ کو میری کمک کے بارے مین حکم دینگے یا کسی فرشتہ مقرب
کو مع افواج کے روانہ کرینگے کہ وہ آکر میری کمک کریگا اور اہل اسلام کو قتل کرکے میرا ملک لادیگا
سوائے اس تدبیر کے کوئی دوسری تدبیر نہین ہی مین انھین دو کاموں کے لیے طرف طلسم گنجور کے
جاتا ہون پس تم سب کو لازم ہی کہ تا آنے میرے صوا سے نہ طاقیہ مین جو کہ زیر نہ طاق واقع ہوا ہی جاکر مقیم ہو

اور میرے آنے کے منتظر رہو مین یا تو فوج ملائکہ لیکر آتا ہون یا اپنے ہمراہ گنجور شاہ کو لاتا ہون پس اُس صحرا
مین آکر تم سبکو بھی اپنے ہمراہ لیکر اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا اُنکو قتل کرکے اپنے ملکون پر قبضہ کرونگا یہ میرا
منشا تھا جو کہ مین نے تم سبکے روبرو بیان کیا سب نے جواب دیا کہ جو کچھ ہمکو حکم ہوا ہی ہم اُسی کے موافق عمل
کرینگے کیونکہ ہمکو تو آپ کی اطاعت سے مطلب ہی ہمکو اب ایسا بادشاہ قدردان کہان ملیگا ہم اورون کی طرح
نمک حرام نہین ہین اگر ہمکو آپ کی اطاعت و فرمانبرداری منظور نہ ہوتی تو ہم بھی مثل اُن سب کے اہل اسلام
کی اطاعت کرتے اور یون آپ کے ہمراہ تباہ و برباد نہ پھرتے سمندر شاہ نے کہا کہ مجھکو آپ لوگون سے
اس سے زیادہ امید ہی پس آپ لوگ میرے کہنے پر عمل فرمائیے اور میرے آنے کے اُس صحرا مین منتظر
رہیے بس آج مین اُس طرف کو روانہ ہوتا ہون آپ بھی میرے روبرو اُس صحرا کی طرف روانہ ہو جیے جیسا کہ مین نے
آپ کو پتہ دیا ہی یہ کہکر سمندر نے قملاق و امراق اور چند سردارون سے کہا کہ آپ لوگ میرے ہمراہ چلین
اُن سب نے کہا کہ بہت خوب باقی سب سے کہا کہ آپ لوگ اُس طرف روانہ ہون راوی نے روایت کی ہی
کہ اِن لوگون کے پاس کچھ ساز و سامان تو تھا نہین جو اُسکے بار کرنے مین عرصہ ہوتا پس وہ لشکر شکست
خوردہ جو کہ سمندر کے پاس آکر جمع ہوا تھا اور کچھ اہل شہر جو کہ قریب ساٹھ لاکھ کے موجود تھے اُسی وقت
بموجب حکم سمندر شاہ طرف صحرائے نہ طاقیہ کے روانہ ہوے جب وہ لوگ جا چکے اُسکے بعد سمندر شاہ اُن
سرداروں اور کل ناموس کو اپنے ہمراہ لیکر اور نخلہاے سحبہ طیار کرکے اُنپر سوار ہوکر طرف طلسم گنجورۂ سلیمانی
کے روانہ ہوا کہ اِسکا حال آیندہ تحریر ہوگا کہ اِسنے طلسم گنجورۂ سلیمانی مین جاکر کیا کیا آیا وہ گنجور شاہ کو اپنے
ہمراہ لیکر برائے مقابلہ اہل اسلام آیا پس انشاء اللہ تعالے آیندہ بشرط حیات مستعار تحریر ہوگا سمندر شاہ
نے جس لشکر کو طرف صحرائے نہ طاقیہ کے روانہ کیا تھا وہ لشکر قطع راہ کرکے بعد دس روز کے اُس
صحرا مین پہونچا اور مقام پر آب و گیاہ دیکھکر سحر سے خیمہ وغیرہ طیار کرکے اُس صحرا مین مقیم ہوا اور سمندر شاہ
کا انتظار کرنے لگا اب راوی سمندر شاہ کو جانب طلسم گنجورۂ سلیمانی کی راہی رکھتا ہی اور اُسکے لشکر کو
اُسکے انتظار مین صحرائے نہ طاقیہ مین مقیم چھوڑتا ہی یہ خیال رہے کہ سمندر شاہ مع چند سردارون اور
ناموس کے طرف طلسم کے گیا ہی چنانچہ سمندر شاہ کا حال بعد کو تحریر ہوگا راوی اہل اسلام کا حال تحریر کرتا ہی کہ جب
صاحبقران و بادشاہ کل لشکر و سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر طرف قلعہ کے چلے تھے تو خواجہ سے فرمایا تھا کہ ہرکارون
کو عقب کفار مین برائے خبر کے روانہ کرو کہ کفار کہان قیام کرتے ہین اور کیا تدبیر کرتے ہین تاکہ اُنکے حال سے
آگاہ ہوکر اُسکا تدارک کیا جاے خواجہ نے عرض کیا تھا کہ مین نے آپ کے فرمانے سے قبل چند ہرکارے
روانہ کردیے ہین وہ خبر لیکر حاضر خدمت ہونگے اور کل حال سے آگاہ کرینگے ناظرین کو اِس امر کا خیال
رہے کہ جب سمندر شاہ نے اپنے لشکر کو طرف صحرائے نہ طاقیہ کے روانہ کیا اور خود طرف طلسم گنجورۂ
کے راہی ہوا اور دو ہرکارے جو کہ بموجب حکم خواجہ صورت بدلے ہوے کفار کے ہمراہ تھے یہ سب حال دریافت
کرکے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوے اُنکا حال پھر تحریر ہوگا کہ اُنھون نے جب خبر صاحبقران کو دی تو حمزہ
صاحبقران نے کیا تدبیر کی پس ادھر سے تو صاحبقران کفار کا تعاقب ترک کرکے واپس چلے اور ادھر
سے کل لشکر جو کہ عقب مین رہگیا اور لوٹ و غارت خیام کفار مین مصروف تھا وہ بھی زیر قلعہ آکر پہونچا دیکھا
کہ ہزارون لاشین زیر قلعہ کفار کی پڑی ہین صرف شاگرد پیشہ اُس مقام پر رہگئے تھے جہان لشکر اسلام
فروکش تھا برائے حفاظت بارگاہ و خیام وغیرہ لشکر اسلام تین اُسی طور سے بازارین وغیرہ آراستہ تھین
کسی قسم کا فرق نہ تھا جب ناموس صاحبقران کو اُس فتح و ظفر کی خبر ہوئی تھی سب نے سجدۂ شکر ادا کیے

تھے اور جو نیاز و نذر مانی تھی وہ ادا کی تھی آمدم برسر مطلب جب صاحبقران زیر قلعہ آکر پہونچے
اور کفار کی لاشون کو ملاحظہ فرمایا بہت حیران ہوے کہ انکو کسنے قتل کیا ہی خواجہ سے فرمایا کہ گسیلو
طرف قلعہ کے روانہ کرو کہ وہ خبر لاوے کہ قلعہ مین کون ہی کہ جسنے کفار کو داخل قلعہ نہونے دیا اور
انکو ضرب توپ سے ہلاک کیا آیا کوئی ہمارا دوست ہی یا دشمن ہی یہ امر صاحبقران خواجہ
سے فرمارہے تھے کہ ملکہ غزالان و سوماق و ایوان حاضر خدمت ہوئین سوماق نے سب
حال قلعہ کے فتح کرنے کا اور اُدھر سے واپس آنے کا اور راہ مین سمندرشاہ سے مقابلہ
ہونے کا اور موتی کے برباد ہونے کا بیان کیا تھا ایوان نے بہت ان سب کی تعریف
کی تھی اور کہا تھا کہ تنے بڑی عقلمندی کی مگر گوہر کے برباد ہونے کا صدمہ کیا تھا سوماق
نے عرض کیا تھا کہ کچھ صدمہ کی بات نہین ہی مین پھر محنت کرکے تیار کرلونگی بس یہ حال سنکے
ایوان سوماق و غزالان کو خدمت صاحبقران مین لیکر حاضر ہوئی اور کہا کہ خداوند قلعہ
و شہر مین تشریف لیچلین قلعے و شہر مین حضور ہی کا قبضہ ہی کیونکی ان دونون کنیزون و غلام
سہراب نے جاکر قلعہ پر قبضہ کرلیا جب کفار ادھر کو بھاگ کر آئے اور قلعہ مین داخل
ہونے کا قصد کیا انکو ضرب توپ سے ہلاک کرکے قتل کیا یہ جو لاشین آپ ملاحظہ فرماتے
ہین یہ وہی ہین جو کہ ضرب توپ سے ہلاک ہوئی ہین یہ جو صاحبقران نے ایوان
کی زبانی سُنا فرمایا کہ کیا سہراب جادو شہر مین ہی لشکر مین نہین ہی تمکو اس حال سے خبر بھی
نہین کہ یہان یہ تدبیر کرلی اور اس تدبیر سے قلعہ اور شہر پر قبضہ کرلیا کیونکر خبر ہوتی تم تو جنگ مغلوبہ
مین مصروف تھے ایک کو دوسرے کے حال کی خبر نہ تھی اے غزالان و سوماق تم بیان
کرو کہ یہ کیا تدبیر کی اور کسکی صلاح سے ہاشا واللہ تنے تو بہت بڑا کارنمایان کیا کیا تعریف
کی جائے بڑی دانائی کی اگر یہ تدبیر نہ کی جاتی تو ضرور سمندرشاہ قلعہ بند ہوکر سے مقابلہ کرتا
اور جنگ کو طول ہوتا بس سوماق نے ابتدا سے بیان کرنا شروع کیا اور سہراب
کا باہم صلاح کرکے میدان جنگ سے نکلکر جانا صحرا مین اور غزالان کا وہان آنا اور
باہم ہونا کہ جلکر قلعے و شہر پر قبضہ کرلو سمندر تو یہان جنگ مغلوبہ مین مصروف ہی اگر اُسکی
شکست ہوئی اور وہ بھاگ کر داخل شہر ہوا تو پھر بڑی خرابی ہوگی برسون قلعے سے
حاصل کرنے مین لگین گے اور ہزارون بندگان خدا کا خون ہوگا بس اپنا اور غزالان و
سہراب کا تھوڑا سا لشکر لے کر داخل شہر ہونا جنگ مغلوبہ کو ترک کرکے اور اہل شہر کو قتل
اور غارت کرکے اُس لشکر کا آکر مقابلہ کرنا کہ جو کہ برائے حفاظت شہر سمندر چھوڑ آیا تھا اور سہراب
جادو سے اور سہراب سے مقابلہ ہونا سہراب کا سہراب ہی کے ہاتھ سے مارا جانا اہل
شہر کا اور لشکر و ناموس سمندر کا بھاگنا باقی سب کا اطاعت کرنا سہراب کا نسیم جادو و دختر
سمندرشاہ کو لاکر تخت پر بٹھانا مسجدون کی تعمیر کا حکم دینا بتکدون کو منہدم کرانا اپنا سب بندوبست
کرکے اور سہراب کو وہان چھوڑکر اور سہراب کا شہر و قلعہ کو آلات حرب و ضرب سے
آراستہ کرنا اپنا و غزالان کا طرف جنگ مغلوبہ کے بلند اس انتظام کے روانہ ہونا راہ
مین سمندرشاہ سے مقابلہ ہونا کہ وہ شکست کھاکر طرف شہر کے جاتا تھا اور موتی کا برباد ہونا
اپنا سمندرشاہ کو زخمی کرنا سردارون کا بیچ مین آکر اور اُسکو اٹھاکر لے بھاگنا اپنا تعاقب کرنا

سمندر شاہ کا قریب قلعہ پہونچنا سہراب کا قلعے پر سے توپین مار کر سب کو بھگانا بیان کیا بس
یہ واقعات سنکے صاحبقران نامدار و عزیزان صاحبقران و سرداران صاحبقران ساحر
و غیر ساحر مثل مریخ و آفاق شاہ و سیمتن جادو وغیرہ کے بہت خوش ہوئے
اور بہت سہراب ثانی و غزالان جادو و سوماق جادو کی تعریف فرمائی اور کہا کہ بڑی
عقلمندی کی کیا کہنا مگر موتی کا حال سنکے سب کو صدمہ ہوا سوماق جادو نے عرض کیا کہ اگر
زندہ ہین تو اور تیار کر لین گے بس جناب صاحبقران عالی شان سب سردارون و عزیزون
و سرداران ساحر و غیر ساحر و اشفاق شاہ و مریخ شاہ و مہتاب وغیرہ کو لے کر
طرف شہر کے چلے اور باقی لشکر اور چند سردارون کو حکم فرمایا کہ ہمارے خیمے و بارگاہین وغیرہ
وہان سے لاکر اسی میدان مین برپا کرو اور اسی صحرا مین لشکر کا پڑاؤ ہو اور سب آخرین
ہم شہر مین جاتے ہین اور ہمارے ناموس کو داخل شہر کرو اور جو کشتے ہمارے لشکر کے
ہین اُن سب کو شمار کر کے دفن کرو اور جو کشتے لشکر کفار کے ہین اُنکو شمار کر کے صحرا مین
چھوڑ دو اور ان لاشون کو بھی اُٹھوا لو اور جو کہ اسیر ہوے ہین اُنکو بحفاظت قید رہنے دو
ہم کل اُنکا دربار کرینگے جو اطاعت کرینگے اُنکو رہا کر دین گے جو انکار کرینگے اُنکو قتل بعد
اُسکے ہرکارون کے آنے تک ہم یہان قیام کرین گے جب ہرکارے آکر کفار کا حال
بیان کر دین گے اُسوقت ہم یہان سے کوچ کرین گے اس عرصے مین ہم عقد سہراب
سے بھی فراغت کر لین گے یہ حکم دے کر اور اپنے ہمراہ لے کر طرف شہر کے چلے لشکر
نے جو کہ وہان موجود تھا اُسی مقام پر قیام کیا اور جن لوگون کو یہ سب حکم صاحبقران
نے دیے تھے وہ اُسکے بندوبست کو روانہ ہوے راوی بیان کرتا ہے کہ ابھی صاحبقران
نے تھوڑی راہ طی کی تھی کہ در قلعہ کھلا ہوا اور سہراب مع سرداران لشکر و امیران شہر
و اہل شہر کے تخت شاہی لیے ہوے قلعے سے باہر آیا صاحبقران و بادشاہ کو
جھک کر سلام کیا اور سب اہل شہر و لشکر کو آگاہ کیا کہ یہ صاحبقران ہین اور یہ بادشاہ
اور یہ فلان عزیز ہین صاحبقران کے اور یہ فلان اور سب سردارون کے نام سے راہ
بھر مین یہ سب کو بتا دیا بس آکر راہ مین صاحبقران و بادشاہ کا قدمبوس ہوا صاحبقران
و بادشاہ نے بہت تعریف کی اُسکے بعد ہر ایک عزیز و سردار صاحبقران سے ملا ہر ایک
نے تعریف کی سوماق نے سمندر شاہ کے مقابلے کا سب حال بیان کیا سہراب نے
سب سے اپنے قلعے پر سے گولہ مارنے کا حال بیان کیا اور صاحبقران و بادشاہ
کی خدمت مین عرض کیا سب نے بہت تعریف کی اُدھر سب اہل شہر و امیران شہر
و سرداران لشکر و اہل لشکر نے صاحبقران و بادشاہ کی قدمبوسی حاصل کی اور شرف
ملازمت سے مشرف ہوے بس بعد اُسکے ہر ایک سے ملے صاحبقران و بادشاہ
و عزیزان صاحبقران و فرزندان صاحبقران و سرداران صاحبقران نے اُن سبکی بہت مدح و ثنا کی اور
بہت سی خاطر سے پیش آئے ہر ایک کی تسکین کی چنانچہ سہراب اور وہ سب لوگ بادشاہ
کو تخت پر سوار کر کے بڑی تزک و حشم سے لیکر داخل شہر ہوے اہل شہر دعاے شہر بھی راہ مین تھے
قدمبوس ہوتے ہر ایک نور جمال بادشاہ و صاحبقران و عزیزان صاحبقران دختر زندان

صاحبقران و سردارون سے بہرہ مند ہوا اور بہت ہر ایک کی خلق و مروت و جوانمردی کی تعریف کی
یہ سب لوگ یعنے صاحبقران وغیرہ بھی اُسسے بہت خلق و مروت سے پیش آئے اہل اسلام نے
ہر مقام پر مسجدین تعمیر ہوتے ہوے دیکھین چنانچہ یہ سب لوگ صاحبقران وغیرہ کو لیکر در دولت
پر آئے یہان ملکہ نسیم جادو نے سب بموجب کہنے سہراب جادو کے بندوبست کر لیا تھا مع
اپنے ملازمون و خواصون کے در دولت پر حاضر تھی جیسے ہی صاحبقران و بادشاہ اور سب
عزیز و سردار وغیرہ آکر پہونچے سہراب نے اشارہ کیا ملکہ نے بڑھکر قدمبوسی صاحبقران بادشاہ
و عزیزان صاحبقران کی حاصل کی اور سر جھکا کر سامنے کھڑی ہوئی صاحبقران ملکہ نسیم سے بہت
اچھی طرح پیش آئے اور بہت اُسکی تعریف فرمائی اور شادی فرمائی سہراب نے عرض کیا کہ آپکی
اِس کنیز نے بڑے بڑے صدمہ ہاتھ سے سمندر کے اُٹھائے اور صبر کیا یہ کہکر کل سمندر کے ظلم و
بدعت کا جو کہ ملکہ سے سنا تھا بابت صندوقچہ کے بیان کیا صاحبقران نے ملکہ کی بہت تسلین
قلب فرمائی بس ملکہ و بادشاہ و صاحبقران وغیرہ کل کو لے کر دربار مین آئے بادشاہ تخت پر
جلوہ فرما ہوے سب سردار جو کہ ہمراہ صاحبقران کے آئے تھے اور عزیز صاحبقران اور وہ
سردار اور وہ بادشاہ جو کہ دریاے سبز رنگ کے کنارے سے لیکر تا سمندر یہ شریک ہوے تھے مثل صنوبر
شاہ و محراب شاہ وغیرہ کے و مثل آفاق شاہ و کوکبۂ روشن تن و دیوانہ بھوت و مجبوت کے
اور جو شہر سمندر یہ سے رئیس و امیر تھے اور لشکر سمندر شاہ کے سردار تھے سب اُس دربار
مین اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے اور موافق اُنکی لیاقت کے مقام بیٹھنے کو صاحبقران نے مرحمت
فرمائے کوئی ناخوش نہوا بلکہ سب رضامند رہے بس جہان سمندر شاہ حکومت کرتا تھا اور اُسکا
تخت بچھتا تھا اب وہان تخت بادشاہ اسلام کا آراستہ ہوا جس مقام پر کفار کا مجمع ہوتا تھا اب وہان
اہل اسلام کا مجمع ہی یہ فلک بھی ہر مرتبہ نئی گردش کرتا ہی اور ہر مرتبہ نئے طور کا انقلاب دکھاتا
ہی جہان سامری و جمشید و خداوند تصویر کی جو پکاری جاتی تھی اب وہان بانگ اللہ اکبر بلند
ہوتی ہی بس جب سب دربار آراستہ ہو چکا اُسوقت آفاق شاہ اپنے بھائی اشفاق شاہ
کو لے کر روبرو صاحبقران و بادشاہ کے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ تازہ غلام ہی شرف قدمبوسی
سے مشرف ہونے کو حاضر ہوا ہی اور اپنے وزیر کو بھی لیکر اور مریخ اپنے بھائی مہتاب مشتری خصلت کو
لے کر چنانچہ آفاق سے اشفاق شاہ نے اپنے آنیکی کل کیفیت بیان کر دی تھی جو کہ مین تحریر کر چکا
ہون بس آفاق شاہ نے خدمت صاحبقران و بادشاہ مین عرض کی اِس حقیر نے بیان
بسبب طول کے نہین لکھی بادشاہ و صاحبقران نے اشفاق شاہ کی حالت سماعت فرمائی
اُسکی دانائی کی بہت تعریف فرمائی اور بہت شفقت اُسکے حال پر فرمائی اور فرمایا کہ اپنے مقام
پر جاکر بیٹھو وہ رخصت ہوکر اپنے مقام پر آئے کہ پھر ملکہ نسیم نے اپنے مقام پر سے اُٹھکر نذر دی کہ
یہ اِس ملکہ کی شاہزادی تھی اور اُنکا باپ یہان کا حاکم تھا اِسکے لیے جگہ برابر تخت کے حرمت
ہوئی تھی اُسنے نذر دے کر عرض کیا کہ یہ کنیز اِس امر کی خواستگار ہی کہ میرے حال پر چشم مرحمت ہمیشہ
رہے صاحبقران و بادشاہ نے اُسکی نذر قبول فرماکر خلعت مرحمت فرمایا وہ خلعت سے سرفراز ہوکر
اپنے مقام پر آکر بیٹھی پھر تو سب امیران شہر و رئیسان شہر و اہل شہر و اہل لشکر نے نذرین گذرانین مبارکباد
دی سب کو خلعت و انعام مرحمت ہوے اُسکے بعد اور سب اہل دربار نے فتح و ظفر کی نذرین گذرانین

مبارک باد دی اُن سب لوگون کو خلعت و انعام مرحمت ہوئے وہ سب بھی خلعت و انعام
سے سرفراز ہوئے جاگیرین و منصب عنایت ہوئے خواجہ نے یہان آکر بڑا مال اور اسباب
پایا اور اِس جنگ مغلوبہ مین تو خواجہ مالامال ہو گئے کسی کفار کے تن پر سوائے زیر جامہ
کے از قسم پارچہ کچھ نہ چھوڑا اور جس سے کچھ نقد نہ حاصل ہوا اُسکو بالکل برہنہ کر دیا تھا
خواجہ بھی حاضر دربار تھے جب نذرین دے چکے تو بجانون مین حکم ہونچا کہ صلامی کی توپین چلین
و مبارکباد کی خبر کیجائے چنانچہ ایک سو اکیس ضرب توپ فیر ہوئی اُنکو انعام سرکار شاہی سے مرحمت ہوا
نوبت خانون مین خوشی کی نوبتین بجین یہ لوگ بھی انعام سے سرفراز ہوئے جب یہ سب بندوبست ہو چکا
خواجہ خاموش بیٹھے دیکھا کیے جب اِس سب بندوبست سے صاحبقران نے فراغت حاصل
کی کہ ایک مرتبہ سہراب نے اپنی کرسی پر سے اُٹھکر خدمت صاحبقران مین حاضر ہو کر عرض
کیا کہ حضور اِس غلام کے حال سے بخوبی واقف ہین کہ جو میری حالت ہی اب مین حضور کی چشم عنایت
کا امیدوار ہون صاحبقران نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو مین بخوبی آگاہ ہون انشاء اللہ تمھاری آرزو بھی
پوری ہو جائیگی تم پریشان نہو ذرا ان سب کامون سے فراغت ہو لینے دو مجکو تمھارا بہت خیال ہی تمنے
میرے ساتھ بہت احسان کیا ہی اور سرفروشی اور نہایت حسن و خوبی سے اطاعت کی ہی اور بہت
کچھ تعریف کی اور تسکین دی سہراب اپنے مقام پر آکر بیٹھا کہ خواجہ نے منھ بنا کر کہا کہ مقام افسوس ہی کہ اِسوقت
سبکو خلعت و انعام و جاگیر و منصب مرحمت ہوئے اور سب کی تعریفین کی گئین مگر ہمکو نہ خلعت ملا نہ
انعام نہ ہماری تعریف کی گئی بس کیا ناقدری اور ناحق شناسی ہی یہ سب کیا ہوا ہمارا ہی ہی ہمنے کس کس
مقام پر سرفروشی کی اور کیا کیا کام کیے کن کن ساحرون و سردارون کو عیاری کر کے مطیع کیا اور
شریک اگر ہم ایسا نہ کرتے تو کبھی یہ دن نہ نصیب ہوتا ہمکو کوئی کلمہ تحسین و آفرین سے بھی نہین
خوش کرتا ہی دانا لینا کیسا جیسے ہمنے کچھ کیا ہی نہین ہی واہ کیا خوب رنگ عالم ہی یہ جو خواجہ نے
کہا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ حال سب پر روشن ہی کہ جو جو آپ نے کام کیے ہین زبان سے تعریف
کرنا کیسا ہمارے دل آپکی مدح و ثنا کر رہے ہین اور آپ کے لیے تو خلعت و انعام سب کچھ موجود ہی
آپکو دیا جائیگا آپ پریشان نہو جیسے خواجہ نے کہا کہ آپ نے جنابعالی کی مثل سُنی ہو گی کہ اندھا جب
بینا ہے جب دو آنکھین پائے بس یہ تو مین بخوبی جانتا ہون کہ میرے لیے خلعت و انعام ہے
مگر کچھ دکھائی نہین دیتا ہی یہ تو وہ مثل ہوئی گھر بار سب تمھارا ہی مگر گوٹھی کر ٹھلے کو ہاتھ نہ لگانا مین
ایسے خلعت و انعام سے باز آیا کہ امید تو دلادی مگر دیا نہ گیا نام تو ہوا کہ خواجہ کو انعام دیا گیا مہاجنون
وغیرہ کو اسکی خبر ہوئی وہ تقاضا اپنے روپیہ کا کرینگے کہ ابتو دیدیجیے آپکو انعام کثیر ملا ہی یہان تو جان
ضیق مین ہو گئی اُنکو دین کیا کہ کچھ ملا بھی نہین صرف زبانی کہا گیا اور وہ زبانی امر سب مین مشہور ہوا
یہان سبکا تقاضہ شروع ہو گیا اور لوگون کو دل لگی ہو گئی یہ جو خواجہ نے کہا بادشاہ نے فرمایا کہ آپ
خفا نہون ابھی آپکو بھی خلعت و انعام دیا جاتا ہی یہ فرما کر حکم دیا کہ خواجہ کے لیے خلعت لاؤ اور دس
ہزار روپیہ بس اسیوقت خواجہ کے لیے بہت بھاری خلعت آیا اور دس ہزار روپیہ خواجہ نے لیکر نذر
نذرزنبیل کیا اسکے بعد ہر ایک سردار سے جو کہ اُسوقت دربار مین موجود تھے اور عزیزان صاحبقران
سے انعام کے خواستگار ہوئے ہر ایک نے اپنی قدر و منزلت کے موافق دیا کئی لاکھ روپیہ جمع
ہو گیا وہ سب نذرزنبیل کیا اب صاحبقران کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ بادشاہ نے اور سب

سردارون نے اور اُنکے عزیزون و اُنکی اولاد نے اپنی اپنی لیاقت کے موافق مجکو انعام دیا مگر آپ نے ایک حبہ نہ دیا صاحبقران نے مسکراکر فرمایا کہ خواجہ مین تمھاری ملمع سے پریشان ہوگیا اب کیا تمام عالم کا روپیہ پیسہ مال واسباب لیلوگے معلوم ہوا کہ تم بھی مثل اپنے دادا اور باپ کے طامع ہو ای خواجہ اب کہانتک لوگے جب سے تم اِس سرزمین پر آئے ہو کر درون روپیہ تمنے پیدا کیے دریاے سبز رنگ سے لیکر یہانتک کئی کرور کی نوبت تو آئی ہوگی خواجہ خیال تو کرو کہ تمنے جب آفتاب جادو کو دریاے سبز رنگ کے اِس پار آکر قتل کیا تو اُسکا مال واسباب سب لے لیا اِسکے قبل جبکہ صنوبر شاہ نے میری دعوت کی تھی اور حباب جادو کو تمنے قتل کیا تھا اور سیراب کو مین نے اُسکے معاوضہ مین اور خوشی مین کسقدر تمکو دیا تھا اُسکے بعد تمنے اہل دربار سے لیا تھا اِسکا تو کچھ ذکر نہین ہی اب سنو تم نے سحران کو قتل اُسکا سب مال لیا ماہیان کو مارا اُسکا سب مال لیا اور جن جن ملکون پر لشکرکشی ہوئی اُن سب ملکون کے بادشاہون سے لیا کیے ایک مرتبہ سمندر شاہ کا دربار لوٹا عشاق نہ طاقی کو لوٹا خلاصہ یہ کہ اِس جنگ مغلوبہ مین جو کفار قتل ہوکر گرا تمنے اُسکے لباس نقد وجنس پر قبضہ کیا آخر مین جب سمندر شاہ کے خیمہ وغیرہ دپڑاؤ وغیرہ لوٹا گیا وخزانہ تو تمنے نصف خزانہ پر قبضہ کرلیا اُسپر بھی تمھارا پیٹ نہ بھرا بس اور سب مال سے تو مجکو کچھ مطلب نہین ہی ہان وہ جو خزانہ تمنے لوٹا ہی وہ حق غازیون کا ہی مجکو دو تاکہ اُنپر تقسیم کیا جائے بس جب وہ تم مجکو دوگے تو مین بھی تمکو انعام دونگا خواجہ نے برہم ہوکر کہا کہ یہ سب جو آپ نے فرمایا بجا ارشاد ہوا مین نے تمام عالم کو لوٹ لیا مگر یہ جسنے آپ سے کہا کہ نصف خزانہ سمندر شاہ کا خواجہ نے لیا بالکل غلط کہا مین تو جنگ مین مصروف تھا مین نے خزانہ کسوقت لیا یہ صرف آپکی بدنیتی کی باتین ہین واقعی امر یہ ہی کہ آپ اُسکی اولاد سے ہین جو کہ ہمیشہ کے بے مروت ہین صاحبقران اول کے ساتھ میرے دادا نے کیا کیا کام کیے جب انعام ملنے کا وقت آیا ایسی ہی ایسی باتین اُنھون نے بھی کین اور ایک حبہ نہ دیا سوائے تین روپیہ ماہوار کی کے دادا صاحب ہمیشہ فقیر وحقیر رہے خیر نہ دیجیے معلوم ہوا کہ آپ سے کسی کو فیض نہوگا خواجہ نے اور بہت سی باتین مذاق کی کین کہ صاحبقران ہوے اور بادشاہ بھی بس صاحبقران ثانی نے بھی خواجہ کو پانچ ہزار روپیہ اور خلعت مرحمت کیا یہان تو شہر مین یہ بندوبست ہو رہا ہی اُدھر ان سردارون نے کہ جنکو صاحبقران وہ حکم دے آئے تھے جو کہ قبل مین تحریر ہوے ہین بس بموجب حکم صاحبقران اُن سب نے فرودگاہ پر آکر تمام بارگاہین وخیمے وکل سامان اُکھڑواکر اور ناموس کو اسوار کراکر طرف شہر کے روانہ کیا چند سردار باقی رہگئے باقی اُس سب اسباب وناموس کے ہمراہ آئے بس یہان آکر زیر قلعہ میدان وسیع دیکھکر اور خوب سبزوشاداب مین بارگاہین وخیمے وغیرہ برپا کرائے بازارین آراستہ ہوئین کوسون تک سواے بارگاہون اور خیمون کے دوسری شئی نظر نہ آتی تھی نشان بازارون کے ہوا سے اُڑرہے تھے سب لشکر ساحران وغیر ساحران اور وہ لشکر جو کہ برائے کمک آیا تھا طلب کیا مریخ آفتاب اعلم وآفاق شاہ وقیصر صاف باطن اور کوکبۂ روشن تن وغیرہ کا اور وہ لشکر جو کہ اشفاق شاہ کے ہمراہ آیا تھا اور دیوانون کا لشکر یہ سب لشکر وہان پر آکر اترے اپنے اپنے سردار کے خیمے کے قریب جو کہ مجروح تھے وہ شفاخانہ کو روانہ کیے گئے اُنکا علاج ہونے لگا اب زیر قلعہ سمندر یہ ایک عجیب طرح کی چہل پہل مچی ہوئی ہی

تمام لشکر اترے ہوے ہین سوار و پیدل پھر رہے ہین ہر طرف خوشیان ہو رہی ہین ایک دوسرے سے مل رہا تھا اور کہتا تھا کہ خداوند کریم نے خوب اس بلا سے نجات دی بڑی عقلمندی سہراب و غزالان و سوماق نے کی کہ قلعے پر قبضہ کر لیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی یہان اہل لشکر مین یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر سردار ناموس کو بڑی عزت و آبرو سے لیکر داخل شہر ہوئے و رو دولت پر پہونچکر صاحبقران سے عرض کیا کہ ناموس حضور آتے ہین حکم ہوا کہ محلات شاہی مین اُتار و بس نسیم جادو یہ سنکے دربار سے اُٹھی اور مجرا کرکے محلات مین آئی اپنی خواصون کو لے کر ناموس صاحبقران کا استقبال کیا سب کو محافون مین سے اُتارا ہر ایک کی قدم بوس ہوئی ایوان مین لاکر مسند پر بٹھایا سب سامان مہیا تھا خوب محل آراستہ تھے کسی شئی کی ضرورت نہ تھی خوب عمارت نفیس بنی ہوئی تھی حمله وغیرہ کے لیے ایک جگہ تھی چنانچہ ایسی تدبیر سے اور طریقہ سے سب کو جگہ دی کہ کسی کو تکلیف نہووے دعوت کا سب کے قبل سے سامان کیا تھا ابھی صاحبقران نے دربار نہین برخاست کیا ہی کہ نسیم جادو سب ناموس کو اُتار کر پھر دربار مین آئی صاحبقران نے ملکہ نسیم کو روبرو طلب کرکے فرمایا کہ اے ملکہ ایک امر کا خیال رہے ہم اہل اسلام ہین پردہ کا بہت لحاظ رہتا ہی چنانچہ ہم لوگون مین یہ دستور ہی کہ عورت بدون پردہ دار سواری کے باہر نہین نکلتی ہی کسی غیر مرد کی صورت نہین دیکھتی ہی یہ طریقہ ہی کہ نامحرم کی نگاہ نہ پڑے بس جبتک تم حالت کفر مین تھین تمکو اختیار تھا کہ جسطور سے چاہے نکلتی تھین مگر اب پردے کا خیال رہے صرف تمکو اسقدر اجازت دی جاتی ہی وہ بھی اس سبب سے کہ سواے تمھارے کوئی اس ملک و مال کا وارث نہین ہی بس کون یہان حکومت کریگا لہذا دربار مین جو آیا کرو اب خواہ جب یہان کے حاکم ہو اُسوقت نقاب مُنھپر ڈال لیا کرو تاکہ نامحرم کی نگاہ چہرے پر نہ پڑے بس دربار کے وقت تو باہر آیا کرو نقاب پوش ہوکر بعد برخاست دربار پھر باہر بدون پردہ دار سواری کے کہین نہ نکلنا نسیم جادو نے عرض کیا کہ جیسا حکم عالی میری نسبت ہوا ہی مین اُسی پر عمل کرونگی یہ عرض کرکے عرض کیا کہ مین سب ناموس سرکار کو بعزت و حرمت محلات مین فروکش کرآئی ہون خواصین وغیرہ برائے خدمت مقرر کرآئی ہون صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا بس ملکہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھی یہان ابھی دربار کراستہ ہی وہان میدان جنگ مین اُن سردارون نے کیا کیا کہ سب کشتگان اہل اسلام کو جمع کرکے اُنپر نماز پڑھی بطریقہ اہل اسلام اور اُنکو دفن کیا شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ پچاس ہزار اہل اسلام اس جنگ مغلوبہ مین ساحر وغیر ساحر درجہ شہادت پر فائز ہوئے ہین اور اسی ہزار مجروح ہوئے ہین کفار کے کشتون کو اُس صحرا مین پڑا رہنے دیا بلکہ وہ لاشین جو زیر خیمہ پڑی ہوئی تھین اُنکو بھی اُٹھواکر اُس میدان مین ڈلوا دیا اب جو شمار کیا تو تین لاکھ ستر ہزار کفار اہل اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے ساحر وغیر ساحر سب اور زخمیون کا حال نہ معلوم ہوا اور پندرہ ہزار اسیر ہوئے ہین جسمین سردار و بادشاہ و لشکری سب ہین ساحر و غیر ساحر ملاکر بس اُن سب لاشون کو کفار کے صحرا مین چھوڑکر چلے جو کہ طیور درندو پرندو ہوئے اور لقمہ زاغ و زغن ہوئے خوب جانورون کا پیٹ بھرا برسون کھایا وہ صحرا اس قابل نہ تھا کہ کوئی اُس صحرا مین جاسکے بس وہ لاشین وہان پڑی رہین اب وہ سردار جو کہ اس بندوبست کے لیے رہگئے تھے یہ بندوبست کرکے حاضر دربار ہوے صاحبقران سے سب حال کہا اور عرض کیا کہ پچاس ہزار اہل اسلام درجہ شہادت پر مع ساحر

وغیر ساحر فائز ہوے ہین اور اسی ہزار مجروح اُنکا علاج ہو رہا ہی اور کفار اہل اسلام کے ہاتھ سے
ساحر و غیر ساحر ملا کر تین لاکھ ستر ہزار تو قتل ہوے اور پندرہ ہزار اسیر ہوے اور زخمیون کا
حال دمعلوم کہ کسقدر مجروح ہوئے یہ خبر سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ بہت بڑا رن پڑا سب سرداروں نے
عرض کیا سات شبانہ روز مقابلہ بھی تو ہوا اور کسطور سے جنگ مغلوبہ ہوئی آج آٹھوین دن ہی اس
معرکہ سے فرصت ملی سہراب نے عرض کیا کہ بیس ہزار شہر مین بھی تو قتل ہوے اہل شہر و اہل لشکر
ملا کر اور ہزارون بھاگ گئے اور ہزارون مجروح ہوے جب یہ سب باتین ختم ہوئین بادشاہ
نے دربار برخاست کیا کیونکہ تھکے ہوے اور آٹھ روز کے جاگے ہوے تھے بس دربار برخاست
کرکے بادشاہ و صاحبقران مع عزیزون کے داخل محل خاص ہوے ہر ایک اپنے ناموس سے
ملا ناموس نے تصدق کا انتظام کر رکھا تھا خواجہ صاحبقران کے ہمراہ تھے جو جسنے تصدق اُتارا
خواجہ نے کہا کہ لاؤ محبود مین مستحقین کو تقسیم کر دونگا ہزارون روپیہ خواجہ نے تصدق کا لیا اور یون
سب سے روپیہ وصول کیا بطور انعام کے ہر ایک نے خوش ہوکر دیا ملکہ نسیم جادو نے دعوت
کا سامان کیا تھا بس سب کو خاصہ کھلایا چنانچہ سب خاصہ نوش کرکے آرام پذیر ہوے سب دربار
برخاست ہوا جو سردار کہ شہر کے رہنے والے تھے اور اُنکے مکانات شہر مین تھے اور عزیز شامل
الطاف جادو و غزالان و سہراب وغیرہ کے وہ اپنے عزیزون سے آکر ملے سب خوش
ہوئے ہر جگہ خوشی کی توپین بجنے لگین خوشیان ہونے لگین ہر ایک اپنے عزیزون سے مل کر خوش
ہوا اور کھانا کھانے کے بعد آرام پذیر ہوا کیونکہ ہر ایک تھکا ہوا تھا اور جاگا ہوا تھا تمام شہر مین ہر طرف
چہل پہل ہی ہر گلی کوچہ نمونۂ بازار ارم ہی اہل شہر خوش پھر رہے ہین کہ بڑے قدردان رعایا پرور یہ
لوگ ہین ہم ایسا نہ خیال کرتے تھے ہمکو خیال تھا کہ ظلم پسند ہونگے اس طور سے تو کبھی سمندر شاہ
نے ہمپر رعایت اور ہماری خاطر نہین کی باوجودیکہ ہم برسون سے اُسکی اطاعت مین تھے جو کہ
ان لوگون نے ایک دن مین ہمپر کی ہی بس ہر طرف شہر مین یہی چرچا ہی اور سب سردار ساحر و
غیر ساحر دربار سے اُٹھکر بیرون شہر آئے لشکر بیرون شہر آکر فروکش ہو چکا تھا سب خیمے وغیرہ
برپا ہو چکے تھے ہر ایک سردار اپنے اپنے خیمے مین آکر قیام پذیر ہوا ملازمون نے خاصہ حاضر کیا کھاکر
سو رہا یہانتک کہ وہ رات براحت و آرام بسر کی صبح کو سب بیدار ہوئے ذرا بھی تھکن کا نام نہ تھا
فریضۂ سحری ادا کرکے درباری لباس سے آراستہ ہوکر ساحر و غیر ساحر اپنی اپنی سواری پر سوار
ہوکر خواص و خدمتگار ہمراہ لے کر در دولت پر آکر حاضر ہوئے دربار مین آئے راوی کہتا ہی کہ سب
سردار ساحر و غیر ساحر ادنا و اعلے سب حاضر دربار ہوئے بعد سردارون کے عزیزون کی آمد
شروع ہوئی جب سب عزیز و سردار آچکے اُسوقت صاحبقران تشریف لائے سب کا مجرا ہوا
سب نے تعظیم کی صاحبقران اپنے مقام پر جلوہ فرما ہوئے اور سب سردار و عزیز اپنے اپنے
مقام پر متمکن ہوئے عیار بھی سب آکر حاضر ہوئے اور اپنے اپنے سردار کی پشت پر کھڑے ہوئے
اور باقی صف باندھکر روبرو تخت شاہی کے استادہ ہوئے خواجہ آتے ہی کرسی پر بیٹھے کہ آمد
بادشاہ کی ہوئی جہان پناہ دربار مین تشریف لائے سب نے مجرا کیا برائے تعظیم اُٹھے بادشاہ
نے تخت پر جلوہ فرمایا اب خوب دربار آراستہ ہی ملکہ نسیم بھی نقاب چہرے پر ڈالے ہوئے کرسی
پر بیٹھی ہی جب دربار آراستہ ہو چکا اُسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ داروغۂ زندانخانہ کو حکم دیا

جائے کہ سب قیدیون کو لے کر حاضر دربار ہو مگر بعزت و آبرد کسی کی بے عزتی نہونے پائے تاکہ اُنکا دربار سمجھا جائے اِس امر سے بھی فرصت ہو جائے ابھی مجکو بہت سے کام ہین یہ جو حکم دیا فوراً چوبداردن نے داروغۂ زندان کو حکم صاحبقران سے آگاہ کیا وہ اُن سب قیدیون کو لے کر جو کہ پندرہ ہزار تھے طرف دربار کے چلا ہر ایک کو اُسکی عزت و آبرو کے موافق اُن قیدیون مین بہت سے بادشاہ ساحر و غیر ساحر تھے اور بہت سے ساحر و غیر ساحر اور باقی لشکری ساحر و غیر ساحر تھے یہانتک کہ در دولت پر لے کر حاضر ہوا اطلاع کرائی حکم ملا کہ پہلے بادشاہون کو لے کر داخل دربار ہو سب طوق و سلاسل مین مبتلا تھے مگر شرم سے سر جھکائے تھے کیونکہ اُس دربار مین بہت سے بادشاہ و سردار ایسے تھے جو کہ اُنسے واقف تھے داروغہ نے بادشاہ و صاحبقران داہل دربار کو سلام کیا صاحبقران نے اُن قیدیون کو دیکھکر حکم فرمایا کہ ان سب کے لیے کرسیان لاؤ بس کرسیان حاضر کی گئین رو بر دتخت کے بچھائی گئین صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگ کرسیون پر تشریف رکھین وہ کرسیون پر بیٹھے بہت عزت و توقیر سے صاحبقران داہل دربار پیش آئے اُنھون نے جو یہ حالت دیکھی بہت شرمندہ ہوئے اور اپنے دلون مین خیال کیا کہ یہ لوگ بہت قدردان ہین جب وہ بیٹھ چکے اُسوقت صاحبقران نے اُنکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپ لوگ یہ فرمائین کہ مین نے اور میرے عزیزون و سردارون و اہل لشکر نے آپ لوگون کو کیونکر اسیر کیا ہی اور زیر آیا بہ مردی یا بہ مکر اُن سب نے جواب دیا کہ جس طور سے بہادر بہادر کو زیر کرتا ہی اُس طور سے ہمکو زیر کیا ہی بلکہ نہین زیر کیا ہی تب صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون کو اب کیا عذر ہی دین اِسلام کے قبول کرنے مین جبکہ آپ یہ فرما چکے ہین کہ بہ مردی زیر کیا ہی یہ فرما کر بہت سے کلمہ وحدانیت خدا اور مذمت دین تصویر پرستی و دیگر ادیان باطلہ مین فرمائے اور عذاب و ثواب و بہشت و دوزخ کا حال اور خداوند کریم کی مدح و ثنا فرمائی جب اُن سب نے یہ تقریر سُنی اور دیکھا کہ جو سردار اور بادشاہ اِس سرزمین کے اہل اِسلام کے شریک ہوئے ہین اُنکی بڑی عزت ہی اور بہت آبرو سے وہ یہان ہین ایسی آبرو اور عزت کبھی سمندر کے دربار مین کسی اعلے درجہ کے بادشاہ و سردار کی نہ تھی جو اِس دربار مین ایک ادنا درجہ کے شخص کی ہی بس یہ حالت دیکھکر عرض کیا کہ ہم سب نے آپکی اطاعت اختیار کی اور دین اِسلام قبول کیا جو آپ کے مذہب مین آئے وہ کیا کہے صاحبقران نے کلمہ تعلیم فرمایا جو کہ غیر ساحر تھے وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئے جو ساحر تھے وہ صدق دل سے مطیع اِسلام ہوئے فوراً اُنکی قید دور کی گئی اُنکو بھی دربار مین اُنکے مرتبہ کے موافق جگہ ملی اُن سب نے قدمبوسی بادشاہ و صاحبقران کی حاصل کی اور سب اہل دربار سے ملے یہ بھی اپنے مقام پر جو اُنکو مرحمت ہوا تھا آکر بیٹھے یہ خبر باہر آئی کہ اُن سب بادشاہون نے صاحبقران کی اطاعت اختیار کی جو اُنکے سردار اور لشکری تھے اُنھون نے قصد کر لیا کہ ہم بھی اطاعت اختیار کر لین گے کیونکہ جب ہمارے مالکون نے اطاعت اختیار کی تو ہمکو کیا عذر ہی راوی کہتا ہی کہ جن بادشاہون ساحر و غیر ساحر نے دین اِسلام قبول کیا ہی اُنکے دو ایک کے نام تحریر کرتا ہون کہ گرداب شاہ مواج شاہ حباب شاہ سہراب شاہ وغیرہ ساحر و غیر ساحر بس جب یہ بادشاہ اطاعت اختیار کر چکے صاحبقران نے فرمایا کہ اب سردارون کو دربار مین لاؤ کہ اُنکا بھی مجرا دربار کیا جائے بس سب سردار حاضر کیے گئے اُنکو بھی بعزت و آبرو جگہ دی گئی اب جو دربار کو

اُنھون نے دیکھا کہ سردارون وافسرون وبادشاہون سے مملو پایا اُن بادشاہون کو دیکھا جو کہ ابھی قید تھی دیکھا کہ بہت عزت وآبرو سے دربار مین بیٹھے ہوئے ہین انھون نے اپنے دلون مین بہت تعریف کی جب یہ بیٹھ چکے صاحبقران نے وہ کلمہ جو پہلے بادشاہون سے فرمائے تھے اُنھون نے بھی وہی جواب دیے بعد اُسکے صاحبقران نے حمد وثنا خداوند کریم کی اور مذمت اور مذہبون کی بیان کی خلاصہ یہ کہ وہ سب سردار بھی ازسرصدق مسلمان ہوئے ساحر مطیع اسلام ہوے غیر ساحرون نے کلمہ پڑھا جو سردار مسلمان ہوے ہین اُنکے چند کے نام تحریر ہوتے ہین گلاب جادو سپہ سالار سمندر شاہ جادو حباب جادو وسیلاب جادو وطوفان جادو ملکہ جمال آرا ملکہ یاسمن ملکہ طغیان طوفان خیر جادو دریا ساز جادو وغیرہ بس اُنکی بھی قید دور کی گئی خلعت مرحمت ہوئے اور علی قدر مراتب دربار مین جگہ ملی اُنکے بعد سب لشکری جو کہ قید ہوئے تھے اُنکو طلب کیا اُنھون نے دربار مین آکر سب کو عزت وآبرو سے دیکھا بہت اپنے دلون مین صفت وثنا کی صاحبقران نے اُنسے بھی وہی کلمہ فرمائے اور فرمایا کہ تمھارے بادشاہون اور سردارون نے ہمارے کہنے پر عمل کیا اور دین اسلام قبول کیا اب تمکو کیا عذر ہی بس ہر ایک نے عرض کیا ہمکو کوئی عذر نہین ہی سب لشکری اُسی وقت مسلمان ہوئے اُنکو بھی خلعت وانعام ملا اور حکم دیا گیا کہ تم ہمارے لشکر مین جاکر مقیم ہو اور تم اپنے اپنے بادشاہ وسردار کی خدمت مین رہنا جس طور سے رہتی تھی جب یہ پندرہ ہزار کفار دائرہ اسلام مین آچکے اس امر کی خبر تمام شہر مین پھیل گئی ہر ایک نے سنکے صاحبقران کی خلق ومروت کی بہت تعریف کی وہ لشکری سلام ومجرا کرکے دربار سے باہر آئے اور طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے وہان لشکر اسلام مین جو یہ خبر پہونچی اِن بادشاہون وسردارون کے ہیے نجیبے وغیرہ برپا کیے گئے ملازم مقرر ہوگئے اُنکے لشکرون کے لیے جگہ مقرر کی گئی یہ جاکر پہونچے سب نے اِنکو جو مقام اِنکے لیے مقرر ہوا تھا وہان مقیم کیا کسی امر کی تکلیف نہین ہوئی اور خوش ہوئے بہت تعریف کی یہان صاحبقران عالیشان نے کارپردازون کو طلب کرکے حکم دیا کہ سامان جشن خوشی کیا جائے ہم ایک جشن خوشی اِس فتح وظفر کا اور اِن لوگون کے مسلمان ہونے کا برپا کرینگے کل سردارون واہل شہر کو پندرہ دن تک ہماری سرکار سے دعوت کا کھانا جائے ہر ایک کے خیمے ومکان پر ناچ ورنگ کی صحبت ہو ہر گلی کوچہ مین ناچ ورنگ ہو اور روشنی کی جائے یہان سے لیکر اور ہمارے لشکر تک کل لشکر کو کھانا دیا جائے اور وردیان تقسیم ہون اِسی جشن مین ہم سہراب جادو کے عقد سے فراغت کرینگے یہ کلمہ سنکے سہراب تو خوشحال ہوگیا فہیم بھی بہت دل مین خوش ہوئی صاحبقران نے فرمایا کہ درخزانہ واہو ہر ایک کو روپیہ دیا جائے جسکو جسقدر روپیہ کی ضرورت ہو کہ وہ اپنے مکان پر جلسہ آراستہ کرے یہ جو حکم دیا اُسی وقت سے سامان جشن ہونے لگا منادی نے شہر مین ندا کردی کہ سب رعایاے شہر پندرہ دن تک صاحبقران کے مہمان رہین ہر ایک روپیہ خزانہ شاہی سے لیجائے اور اپنے مکان پر جلسہ آراستہ کرے اُسیدن تمام شہر کی صفائی کی گئی روشنی کا بندوبست ہوگیا ہر ایک کے مکان پر جلسہ آراستہ ہونیکا بندوبست ہوا تمام لشکر کو وردیان نئی تقسیم ہوئین نوبت خانون کی آراستگی ہوئی ہر طرف ایک خوشی کا ہنگامہ برپا ہوا یہان صاحبقران نے فہیم جادو کی وزیرزادی کو اپنے روبرو طلب کرکے فرمایا کہ تم اپنی ملکہ کا استمزاج لیکر مجکو آگاہ کرو کہ میرا قصد ہی کہ اُسکا عقد ہمراہ سہراب جادو کے کردون کیونکہ وہ

عاقلہ و بالغہ ہی اُسکی مرضی کیا ہی اِس امر کا خیال رہے کہ سہراب ایک مدت سے ملکہ پر فریفتہ ہی اور اُسکی مفارقت
مین اُسکی عجیب حالت ہی مین نے اِس امر کا اقرار کیا ہی اُس سے کہا ہی کہ اگر مین سمندر شاہ پر غالب آؤنگا تو
تمھارا عقد اُسکی دختر کے ہمراہ ضرور کر دونگا وہ اِسی امید پر آجتک زندہ بھی رہا ورنہ نہ معلوم اُسکا کیا حال
ہوتا وزیر زادی نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ملکہ آپکی کنیز ہی اور سہراب آپ کا غلام بس ملکہ کو کوئی عذر آپکے
فرمانے سے نہین جو آپکی مرضی ہو اور جو اُنکے حق مین بہتر ہو وہ تجویز فرمائیے ملکہ کبھی انکار آپ کے فرمانے
سے نہ کرینگی یہ جو جواب وزیر زادی نے دیا اِس سبب سے دیا کہ وہ آگاہ تھی کہ ملکہ خود سہراب پر فریفتہ ہی
صاحبقران نے فرمایا کہ یہ جو تم نے کہا بہت ٹھیک کہا مگر اصل صاحب معاملہ سے بھی رائے لینا ضرور
ہی کہ اُسکی کیا مرضی ہی وزیر زادی نے عرض کیا کہ لونڈی اِسکو دریافت کرکے آج ہی عرض کر دے گی
صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا وہ سلام کرکے اپنے مقام پر چلی آئی دربار آراستہ رہا اُسکے بعد تھوڑی دیر
کے دربار برخاست ہوا سب اپنے مقام پر گئے وہ بادشاہ اور سردار جو کہ مسلمان ہوئے تھے لشکر اسلام
مین جو آئے تھے بس یہان اُنکے لیے خیمے وغیرہ تو حسب لیاقت برپا ہو چکے تھے جیسے ہی آکر پہونچے جو
لوگ اِس خدمت پر مقرر تھے اُنھون نے اُنکو لاکر اُن خیمون مین اُتارا وہ حیران ہوئے کہ یہ خیمے
وغیرہ کہان سے آئے اُنکو جو حیران دیکھا اُنھون نے کہا کہ یہ یہان کا یعنے سرکار صاحبقران کا
طریقہ ہی کہ جو شریک ہوتا ہی اُسکو سرکار شاہی سے خیمے وغیرہ اور سامان ضرورت ملازم وغیرہ عنایت
ہوتے ہین بس آپ لوگ شریک ہوئے اُسی طریقہ سے آپکے لیے بھی سب سامان کیا گیا کوئی
مقام حیرت نہین ہی وہ یہ سنکے بہت خوش ہوئے اُدھر وزیر زادی نے ملکہ نسیم سے صاحبقران
کی تقریر اور اپنا جواب بیان کیا اور کہا کہ کیا جواب دون ملکہ نے کہا کہ یہی جواب کافی ہی کہ مین
آپکی کنیز ہون جو آپکی مرضی ہی مین اُس سے سرتابی نہین کرسکتی ہون تو تو واقف ہی کہ میری خود یہی خواہش
ہی بس وزیر زادی نے صاحبقران کو اِس حال سے آگاہ کیا صاحبقران نے سامان شادی
کا حکم دیا راوی بیان کرتا ہی کہ اگر بتفصیل سامان جشن و کنخدائی تحریر کیا جائے تو نہایت طول ہوگا
ایک اور دفتر تیار ہوگا بس مجملاً یہ ہی کہ اُسیدن سے محفل جشن آراستہ ہوئی تمام شہر آئینہ بند کیا گیا
ہر گلی کوچہ مین روشنی کا بندوبست کیا گیا ہر مقام پر ناچ و رنگ کی صحبت برپا ہوئی سب اہل
شہر خوش و خرم تھے اطراف و جوانب سے طائفہ طلب کیے گئے ناچ ہونے لگا بارگاہین آراستہ
کی گئین دونون وقت تمام لشکر و سردارون و اہل شہر کو سرکار صاحبقران و بادشاہ سے دعوت کی
کھانے کے خوان جاتے تھے طعام لذیذ و لطیف ہوتا تھا صاحبقران بزم عشرت مین و بادشاہ
تشریف لاتے تھے سب سردار حاضر ہوتے تھے شب کو آتشبازی کا تماشہ ہوتا تھا پہلے اُسکے
بعد ناچ شروع ہوتا تھا اِسی طور سے آٹھ روز تک بزم عشرت برپا رہی آٹھوین دن بحکم صاحبقران
بڑی دھوم سے سہراب کا مانجہ آیا سہراب نے مانجہ پہنا بہت خوش ہوا صاحبقران کو دعائین
دین اُدھر سے سانچق گئی بڑی دھوم سے اُس شادی کا حال یہ حقیر کیا تحریر کرے طول ہوگا اگر بہ
حکم نہوتا کہ اسی جلد مین سب حال تحریر ہو اور یہ دفتر اِسی جلد پر تمام ہو جائے تو یہ حقیر اِس شادی
کی کیفیت اور جشن نوروزی کی حالت تحریر کرکے دکھا دیتا ناظرین اسکو ملاحظہ فرماکر بہت خوش ہوتے
خلاصہ یہ کہ بعد سانچق کے مہندی ہوئی اُسکے بعد برات کی شب آئی بڑی دھوم سے برات نوشاہ کے
مکان پر سے چلی خود صاحبقران نے اپنے دست حق پرست سے سہراب کو نوشاہ بنایا سہراب چلے

اُس برات کا کیا کہنا کہ جسمین صاحبقران و سرداران صاحبقران ایسے سمدھی ہون المختصر برات عروس کے گھر پر پہونچی سب اُترے اور عزت و توقیر سے بٹھائے گئے ہار پھول الائچی پان کی کشتیان ملین نوشاہ مسند پر بیٹھا ناچ ہونے لگا ساعت نیک دیکھکر خواجہ حشام و خواجہ خضران بن عمر ثانی نے عقد پڑھا سات کڑور اشرفیون کا مہر مقرر ہوا جب ایجاب و قبول ہوگیا شربت پلائی ہوئی نوشاہ محل مین آیا ریت رسم سے فراغت حاصل کی بہت کچھ جہیز مین ملا عروس کو سوار کرکے برات رخصت ہوئی مکان نوشاہ پر پہونچی سب برانی رخصت ہوئے نوشاہ نے عروس کو حجابہ سے اُتارا محل مین لاکر مسند پہ بٹھایا دامن پر نماز پڑھی شب ہوئی حجلۂ عروسی تیار ہوا دولھا دولھن حجلۂ عروسی مین آئے وہان باہر بزم عشرت آراستہ تھی ناچ درنگ ہو رہا تھا غلا صہ یکہ بعد شکوہ شکایت کے سہراب نے گوہر مراد حاصل کیا قفل طلسم کو توڑا حسرت و ارمان دونون کے برآئے خوب لپٹ کر شب بھر سوئے بعد ایک عرصۂ دراز کے یہ دن نصیب ہوا صبح ہوئی آفتاب عالمتاب برآمد ہوا دونون حجلۂ عروسی کے باہر آئے ایک سرخ رو دوسرا شرمندہ المختصر پوتھی چالون سے فراغت ہوئی سہراب بہت شاد بلکہ خرم صاحبقران کو تہ دل سے دعا مین دے رہین رہین بس سہراب دن بھر تو بزم عشرت مین رہتا ہی اور شب بھر اپنی معشوقہ کے پہلو مین چین سے بسر کرتا ہی یہانتک کہ زمانہ جشن ختم ہوا پندرھوین دن صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ ای خواجہ زمانہ خوشی ختم ہوا مگر تمنے ایک دن بھی ہمکو خوش کیا اپنا گانا سنا کر خواجہ نے جواب دیا کہ کیا آپ نے مجکو کوئی گویا تصور کیا ہی کہ مین بزم عشرت مین گاؤن مین کیا جانون یہ جو خواجہ سے کہا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امر نہین ہی بلکہ ہماری خوشی یہ ہی کہ تم بھی کچھ گاؤ یہ جو صاحبقران نے فرمایا پھر تو بادشاہ اور سب سردار خواجہ کے پیچھے پڑگئے آخر مجبور ہوکر خواجہ نے ہفت پیوندی نی نبیل سے نکالی اور سازندون کو حکم دیا کہ ساز ملاؤ اُنھون نے ساز ملایا خواجہ نے اُسکی تقلیان درست کرکے بھیرویں مین یہ غزل گائی چونکہ وقت صبح صادق تھا غزل

ناز و انداز جب آیا تو حیا بھی آئی	شمع محفل ہیں جو آئی تو ہوا بھی آئی	احسن انسان مین جو آیا تو ادا بھی آئی
یون تو ہر روز لڑاتے تھے نگاہین آنکھین	آج پہلو مین جو بیٹھے تو حیا بھی آئی	روح قالب مین جب آئی تو قضا بھی آئی
یار بالین پہ جب آیا تو قضا بھی آئی	شیشۂ دل کو مرے آپ نے توڑا صاحب	ہاے کسوقت مین ہوتی ہی مرادین حاصل
	یہ تو فرمایئے کانون مین صدا بھی آئی	

بس یہ غزل جو خواجہ نے بالحان داؤدی گائی سب کی سنکے یہ حالت ہوئی کہ سکتہ کی نوبت ہوگئی ہر ایک کی آنکھون سے آنسو گرنے لگے وجد مین آکر جھومنے لگے زہرہ فلک وجد کرنے لگی مشتری فلک کو حیرت ہوئی سمان بندھ گیا طائرا پنے اپنے آشیانون سے اُڑکر بالاے قصر جھومنے لگے بس خواجہ نے جب یہ حالت دیکھی فرکھدی بڑے عرصے تک سما بندھا رہا جب سب کو ہوش آیا سبنے خواجہ کی تعریف کی ہزارون روپیہ خواجہ کو دیے چونکہ وقت صبح کا تھا اور نماز سحر کا وقت قریب تھا بس صاحبقران نے فرمایا کہ جلسہ برخاست ہو سب نماز سحر سے فراغت کرکے اپنے اپنے مقام پر جاکر آرام پذیر ہون اب کل بادشاہ دربار فرمائین گے شکر ہی خداوند کریم کا کہ مین نے عقد سہراب سے فراغت پائی جو مین نے کہا تھا وہ میرے خدا نے پورا کردیا مین اُس سے سرخ رو ہوا اور مین نے جشن خوشی بھی خوب برپا کیا اب فکر کرنا چاہیے اُس کام کے لیے کہ جسکے لیے مین اِدھر آیا ہون اور سمندر کا حال نہ معلوم ہوا کہ وہ کدھر گیا ہی اسکی بھی فکر لازم ہی ایسا نہو کہ وہ کچھ فساد برپا کرے یہ فرماکر صاحبقران اُٹھ کھڑے

ہوئے بس صاحبقران و بادشاہ کا اُٹھنا تھا کہ وہ بزم درہم وبرہم ہوئی ہرایک نے اپنے اپنے مقام
پر آکر نماز سحر ادا کی اور آرام پذیر ہوا کیونکہ پندرہ دن سے جاگ رہے تھے وہ جلسہ جو اُس شہر مین
تھا سب برخاست ہوا سب اپنے اپنے کام مین مصروف ہوئے بادشاہ و صاحبقران دو دن
باہر تشریف نہ لائے دربار نہ کیا سب سردار بھی اپنے اپنے مقام پر راحت سے رہے تیسرے دن
دربار آراستہ ہوا سب حاضر دربار ہوئے مجرا کرکے اپنے اپنے مقام پر متمکن ہوئے بادشاہ تخت پر
جلوہ فرما ہوئے صاحبقران داہنی شوکت پر ملکہ نسیم جادو بھی آکر ایک کرسی پر جواہر نگار پر بیٹھی
صاحبقران نے نسیم جادو کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ہمنے تمکو یہان کا بادشاہ کیا اور یہ ملک تمھارے
سپرد کیا اُسنے عرض کیا کہ یہ کنیز اس لائق نہین ہو اس بار عظیم کی برداشت نہین کرسکے گی یہ منصب
جلیلہ کسی کو مرحمت ہو فرمایا کہ یہ تمھارا حق ہو اور کسی کو نہین مل سکتا ہو تم اسی ملک کے وارث ہو اُسنے
بہت عذر کیا مگر صاحبقران نے قبول فرمایا اُسیدن تخت پر اُسکو بٹھایا بس سب بادشاہون اور
سردارون اور رئیسان شہر سے فرمایا کہ آج سے نسیم جادو تمھاری حاکم ہو تم اُسکی اطاعت کرنا اور
اُن بادشاہون سے فرمایا کہ جو کہ اور ملکون کے تھے او سمندر شاہ کو خراج دیتے تھے کہ تم لوگ اُسی طور
سے برابر خراج دیے جانا کبھی ملکہ نسیم کے حکم سے سرتابی نہ کرنا سہراب جادو اُسکے شوہر کو اُسکا نائب
کیا اور فرمایا کہ تم ملک کا بندوبست کرنا عدل و انصاف سے کام لینا اُسنے عرض کیا کہ مین آپ کے
قدمون کو نہ چھوڑونگا آپکے ہمراہ رہونگا فرمایا کہ اب کیا ضرورت ہو تم یہان کا بندوبست کرو اگر تم یہان
نہ رہوگے تو کون بندوبست کریگا ملکہ ضرورت ہو وہ انتظام ملک کیونکہ کریگی دوسرے ایک مدت کے
بعد تمھارا وہان حاصل ہوئی یہان رہو عیش کرو سہراب نے عرض کیا کہ مین اس عیش کو بدتر از عذاب
جانتا ہون مجکو مفارقت ملکہ کی گوارا ہو مگر آپ کے قدمون سے جدا ہونا گوارا نہین ہو بہت کچھ جناب
صاحبقران نے سمجھایا مگر سہراب نے نہ مانا آخر کو فرمایا کہ اچھا اُسوقت تک تو یہان کا بندوبست کرو
جب تک کہ ہم یہان ہین اُسنے عرض کیا کہ خیر اس حکم کی مین تعمیل کرونگا نسیم نے جو یہ سُنا تو عرض کیا کہ
کنیز بھی آپ کے ہمراہ رہیگی آپ کے قدمون کو نہ چھوڑیگی صاحبقران نے فرمایا کہ دیکھا جائیگا اُسنے
عرض کیا کہ مین نہ مانونگی اس امر کا اقرار فرمایئے کہ مین تمکو ہمراہ لیچلونگا جب بہت کچھ نسیم نے عرض کیا
صاحبقران نے فرمایا کہ جب ہم یہانسے روانہ ہونگے تو تمھاری طرف سے کسی کو یہان کا حاکم کرکے
تم دونون شوہر کو ہمراہ لے چلینگے بعد اس تقریر کے صاحبقران نے خواجہ کیطرف دیکھکر فرمایا کہ ابھی
تک کچھ خبر سمندر شاہ کی نہین آئی کہ وہ کدھر بھاگ کر گیا ہو اور کس فکر مین ہو مین نے کئی مرتبہ تمسے کہا
پھر بھی تم نے یہی جواب دیا کہ ہرکارے اُسکے عقب مین گئے ہین کیا وہ ابھی واپس نہین آئے اگر نہین آئے
ہین تو اور ہرکارے روانہ کرو تاکہ وہ خبر لائین اُسکی طرف سے غفلت نہ کی جائے کیونکہ وہ بادشاہ عظیم
تھا ایسا نہو کہ پھر لشکر جمع کرکے لشکر کشی کرے تو خدا بہی ہوگی کوئی خوف نہین ہو مگر جلدی اس امر
سے ہو کہ مین ان سب کامون سے فراغت کرکے آئینہ اندام جادو کو قتل خواہ مطیع کرکے اور سب کو
ملک نسیم کرکے طرف خانہ کعبہ کے جاؤن کیونکہ مجکو اپنے بزرگون کی مفارقت کا بڑا صدمہ ہو بس اُن
سب سے جاکر ملون صاحبقران اول و ثانی کی ملازمت حاصل کرون اُسکے بعد عبادت خدا کرون
پھر بعد سفر آخرت تو یہی ہو یہ جو فرمایا صاحبقران نے خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے ہرکارے
اسی وقت روانہ کیے تھے مگر وہ ابھی تک واپس نہین آئے ہین آج اور ہرکارے روانہ کرونگا

صاحبقران

صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی خوف نہین ہی صرف اِسکا خیال ہی کہ ایسا نہو کہ اُسکے پاس کچھ کفار جمع ہوجائین اور وہ پھر چڑھائی کرکے فتنہ وفساد برپا کرے تو پھر اُسکا تدارک کرنا پڑے بیکار کا ملول ہو اور عرصہ ہو خواجہ نے عرض کیا کہ اچھا مین آج ضرور اِسکی تدبیر کرونگا ہرکارے روانہ کرونگا بہت جلد یہ حال دریافت کرکے خدمت عالی مین عرض کرتا ہون خواجہ وصاحبقران مین یہ تقریر ہورہی تھی راوی بیان کرتا ہی کہ وہ ہرکارے جو کہ بعد جانے سمندر شاہ طرف طلسم گنجورۂ سلیمانی کے سب حال دریافت کرکے اِدھر کو روانہ ہوئے تھے وہ آکر یہان پہونچے بیرون شہر اپنے لشکر کو فروکش دیکھا داخل لشکر ہوئے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ صاحبقران شہر مین تشریف فرما ہین بس یہ ہرکارے شہر مین آئے اور تمام شہر کی سیر کرتے ہوئے درِ دولت پر پہونچے جریل بن عادی درِ دولت پر بمرتبۂ درگہ سالاری بیٹھے ہوئے تھے انکو سلام کیا اور عرض کیا کہ ہم خدمت صاحبقران مین جاتے ہین یہ سنکر اُنھون نے کہا کہ تمھاری ممانعت کب تھی بس یہ ہرکارے داخل دربار درِ دربار ہوئے محرابگاہ پر آکر صاحبقران و بادشاہ کو مجرا کیا ادب عبودیت سے زمین ادب کو بوسہ دیکر اس طور مدح وثنا کہنے لگے اور دعا دینے لگے نظم

الٰہی بخت تو بیدار باد ا		ترا دولت ہمیشہ یار باد ا
بچشم دشمنانت خار باد ا	دیگر	تا سر زند آفتاب سرور باشی
تا تاج حیات بر سر خضر نہند		در خانۂ اقبال سکندر باشی

جہان پناہ خدیو بارگاہ کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اوج واقبال دوست شاد دشمن پائمال ہو یہ غلامان سرکار فیض آثار ایک خبر تازہ عرض کیا چاہتے ہین خواجہ نے کہا کہ کیا خبر لائے ہو عرض کرو تم لوگ بڑے عرصے مین حاضر ہوئے اُنھون نے عرض کیا کہ جب ہمنے سب حال تمام وکمال دریافت کرلیا تب اِدھر کا قصد کیا اور راہ طے کرکے حاضر خدمت ہوئے یہ سنکے خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یہ وہی ہرکارے ہین کہ جو کہ تعاقب مین سمندر ناہنجار کے گئے تھے جسکی خبر دریافت کرنے کے لیے حضور تاکید فرمارہے تھے صاحبقران اُنکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ہان بیان کرو تب اُنھون نے یون بیان کیا کہ سمندر نابکار جو غلامان سرکار ہاتھ سے شکست کھاکر بھاگا تو برابر کوہ وصحرا کو طے کرتا ہوا چلا گیا اِس خوف سے کہ عقب مین لشکر اِسلام آتا ہی پانچ یا چھ کوس پر جاکر دم لیا کچھ سامان ہمراہ نہ تھا ساحرون نے سحر سے سامان درست کیا خیمے وغیرہ سحر کے برپا کیے اُنمین سب اُترے چونکہ قریب دو لاکھ کے لشکر اُسکے ہمراہ تھا سب مجروح تھے سب کے ٹانکے وغیرہ دیے گئے مرہم سحر کے پھاہے لگائے خلاصہ یہ کہ جب سب بندوبست ہوچکا سمندر کی بھی زخم دوزی ہوچکی اب سمندر بیٹھا تخت کچھ شکایت کی اور رویا کیا سردارون نے قلعہ کا حال بیان کیا اور صدمہ ہوا خلاصہ یہ کہ جو لشکر اِدھر اُدھر بھاگ کر منتشر ہوگیا تھا اور جو لشکر شہر سمندریہ سے بھاگا تھا اور جو اہل شہر اور ناموس سمندر سب اُس مقام پر آکر جمع ہوئے اور سمندر نے وہان پانچ روز تک قیام کیا اتنے عرصہ مین سات لاکھ کا لشکر جمع ہوگیا جب یہ لوگ جمع ہوئے اور سمندر کی تھکن وکسل بھی برطرف ہوئی اور زخم بھی کچھ مندمل ہوئے بس اُسنے سب کو جمع کیا اور یہ تقریر کی ہرکارون نے وہ تقریر جو کہ سمندر نے اپنے اہل لشکر سے کی تھی اور مین اُسکو اس کے قبل اُسکو تحریر کرچکا ہون مع اہل لشکر کے جواب کے روبرو صاحبقران کے بیان کی اور عرض کیا کہ سمندر نے اُسدن کل اپنے لشکر کو تو طرف صحرائے نہ طاقیہ کے روانہ کیا اور خود اُسی دن تختہائے سحر پر سوار ہوکر مع ناموس اور چند سردارون وکل عیارون کے طرف طلسم

گنجورہ سلیمانی کے روانہ ہوا اس خیال سے کہ یا تو گنجور شاہ کو آمادہ کرکے اور اسکو اپنے ہمراہ لیکر بیرون طلسم
آکر ماہ رخسار سرکار سے مقابلہ کرون اور آتش جنگ وپیکار کو افروختہ کرون اگر گنجور شاہ کمک کرنے سے انکار
کرے تو وہانسے ہ طاق قریب ہی عرضی خدمت خداوند نہ طاق مین روانہ کرون اور کل حال اپنا تحریر کرون
خداوند نہ طاق سے کمک طلب کرون وہ ضرور کمک کرینگے بس وہ لشکر ہمراہ لے کر آپکے دشمنون کو قتل کرے
باقی خیریت ہی جب وہ ادھر کو روانہ ہو چکا تب غلام یہ خبر لیکر ادھر کو روانہ ہوئے کہ اس خبر کو سمع اقدس
تک پہونچا دین تاکہ جو تدارک حضور کو اسکی نسبت تجویز کرنا ہو وہ خداوند کرین یہ جوہر کارون نے عرض کیا
صاحبقران نے سماعت فرماکر حکم دیا کہ انکو خلعت وانعام دیا جائے بس بموجب حکم وہ خلعت سے مخلع
ہوئے اور انعام پاکر دعائین دیتے ہوئے مجرا کرکے بیرون دربار آئے صاحبقران نے اہل دربار کی
طرف دیکھکر فرمایا کہ آپ لوگون نے سنا کہ جوہر کارون نے بیان کیا کہ سمندر نے کیا تدبیر کی ہی یہ میرے
ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہی اگر اسنے طلسم گنجورہ سلیمانی مین جاکر پناہ لی ہی تو مین وہان بھی اسکی سرکوبی کو
پہونچتا ہون اور اس طلسم کو فتح کرکے اسکو قتل کرتا ہون مع گنجور شاہ کے اگر اسنے اطاعت نہ کی اور دین
اسلام قبول نہ کیا اور بعد فتح طلسم گنجورہ سلیمانی نہ طاق کا قصد کرونگا مین نہ طاق کی فتح کے لیے تو اسلام
آیا تھا یہ ملک راہ مین ملا اسکو بھی خداوند کریم نے میرے ہاتھ سے اسلام آباد کرایا اسکی مشیت مین یہ گذرا ہی
کہ طلسم گنجورہ سلیمانی بھی فتح ہو جب تو اسنے یہ تدبیر پیدا کی کہ سمندر شاہ کے دلمین یہ بات پیدا کی کہ وہ
اسی طرف بھاگ کر گیا اب جبتک مین سمندر شاہ کو قتل نہین کرلینا اور طلسم گنجورہ کو نہین فتح کرلیتا ہون
اور کسی طرف کا قصد نہ کرونگا جبتک سمندر شاہ کو تخت حکومت سے اتار کر تختہ نابود پر نہین بٹھاتا ہون
مجکو چین نہ آئیگا بعد اس مہم کے نہ طاق کا قصد کرونگا یہ فرماکر فرمایا کہ تم مین سے کوئی ایسا ہی کہ جو کہ راہ
طلسم گنجورہ سلیمانی سے آگاہ ہو اور ہمکو اس طلسم کیطرف راہ بتلا کر چلے یہ کلام جیسے ہی زبان سے نکلا کہ
آفاق واشفاق وکوکبہ وغزالان وسہراب وایوان وسوماق والطاف جادو نے عرض کیا کہ
ہملوگ اس راہ سے بخوبی واقف ہین کیونکہ اکثر سمندر شاہ ہم لوگون کو ہمراہ لیکر پاس گنجور شاہ کے گیا
تھا اور ہم طریقہ طلسم سے بھی بخوبی آگاہ ہین ایوان نے عرض کیا کہ مین خود بارہا ملاقات گنجور شاہ
اکثر گئی ہون صاحبقران نے پوچھا کہ اس طلسم کی کیا حالت ہی کچھ بیان کرو اور یہ کیونکر ثابت ہوتا ہی کہ یہانسے
طلسم شروع ہوا ہی اور یہ حد طلسم ہی ایوان نے کہا کہ مین حالات اندرون طلسم سے واگاہ نہین ہون
کیونکہ جب گئی تھی سیدھی گنجور شاہ کے پاس پہونچی اور اسی سے ملکر دو ایک روز رہکر چلی آئی
اکثر مین نے اس سے اس امر کی خواہش کی کہ مجکو سیر طلسم کرادو گنجور شاہ نے جواب دیا کہ ہمکو حکم نہین
ہی ہم مجبور ہین کیونکہ ہمکو خداوند کیطرف سے ممانعت ہی کہ اگر کوئی ساحر بیرون طلسم سے تمہاری ملاقات
کو آئے اور اس امر کی خواہش کرے کہ ہمکو سیر طلسم کراؤ تو کبھی ایسی حرکت نہ کرنا خواہ تمہارا عزیز
قریب ہو خواہ دوست صادق باشندگان بیرون طلسم کو سیر طلسم نہ کرانا چنانچہ اس سبب سے کوئی
حالات طلسم سے سوائے باشندگان طلسم کے واقف نہین ہی مجھیر کیا منحصر ہی سمندر شاہ جو کہ بہت بڑا
دوست گنجور شاہ کا ہی اور مقرب خداوند تھا اسکو بھی گنجور شاہ نے سیر طلسم نہین کرائی اکثر اسنے بھی
خواہش کی اسنے یہی جواب دیا جو کہ مجکو دیا بس کوئی حالات طلسم سے واقف نہین ہی ہان جو جو اسطرف گئے ہین
وہ واقف ہین ایک صحرا ہی بہت خوش وخرم اور اسمین ہزارون درخت لالہ کے ہین اور ہزارون گلاب کے
اور ہمیشہ بہار رہتی ہی کبھی خزان نہین ہوتی اس صحرا کے بیچ بیچ مین ایک غار عظیم ہی اور اس غار کے

ایک گنبد ہی کہ اُسکے کلس پر ایک آفتاب بنا ہوا ہی اُس آفتاب کی روشنی جہانتک پہونچتی ہی یہی معلوم ہوتا ہی کہ زمین طلائی ہی یہ عکس آفتاب کا اثر ہی اور یہی حد طلسم ہی اور غار اُس مقام پر ہی کہ جہان سے زمین طلائی شروع ہوئی ہی اور مثل کندن کے چمک رہی ہی یعنے غار کے اُسپار زمین طلائی ہی اور اُسی پار وہ گنبد ہی خداوند نئی بات ہی کہ شب کو وہ آفتاب ماہتاب ہو جاتا ہی اور چاند کا عکس جو زمین پر پڑتا ہی تو زمین نقرئی ہو جاتی ہی ۔ حد طلسم ہی بس جو شخص یہ قصد کرتا ہی کہ ہم غار کے قریب جاکر اور غار کو جست کرکے پھاند جائین اور اُس گنبد کے حال سے آگاہ ہون یہ امر ضرور ہی کہ وہ غار عمیق تو بہت ہی کہ اُسکا کچھ حال نہین کھلتا ہی مگر چوڑا کم ہی ایسا چوڑا ہی کہ جسکا جی چاہے جست کرکے اُس پار چلا جائے کوئی مشکل نہین ہان عمق و طول کا پتہ نہین ہی اِسپار غار کے لالہ کا چمن و گلاب کا ہی اور کچھ درخت کنارے غار کے اُس پار بھی ہین اِسی سبب سے مین نے عرض کیا کہ بیچ بیچ صحرا مین غار ہی بس جہان کوئی اُس غار کے قریب پہونچا فوراً دو برقین اُس غار سے پیدا ہوئین اور چمک کر بلند ہوئین اور باہم لڑین اور کڑک کر اُس شخص پر گرین جو کہ غار کے قریب پہونچ چکا ہی اور اِس قصد مین ہی کہ جست کرون اُنکا گرنا تھا کہ اُسکے چار ٹکڑے ہوئے وہ برقین تو غار مین غائب ہو گئین اور اُسکی لاش کے ٹکڑے زمین پر لوٹنے لگے جب سرد ہو گئے اُسوقت ایک اژدر اُس لالہ کے درختون سے پیدا ہوا اُن ٹکڑون کو دم کشی کرکے نگل گیا پھر جاکر اُس چمن لالہ مین غائب ہو گیا اکثر تلاش کیا اُسکا پتہ نہ ملا بس یہ حد طلسم ہی اور یہ اُس نشان سے ثابت ہوتا ہی کہ یہان سے طلسم شروع ہوا بس جو اِس حال سے واقف ہی وہ تو دھوکا نہین کھاتا ہی سر حد طلسم سے الگ فروکش ہوتا ہی اور جو واقف نہین ہی اور اُسکی قضا آتی ہی وہ دھوکا کھاتا ہی ہزارون آدمی اِسی طور سے ہلاک ہوئے بس مین تو عرض نہین کر سکتی ہون کہ آپ اُدھر کا قصد نہ کرین کیونکہ آپ لوگ اپنے قول کے پورے ہوتے ہین جو زبان سے کہتے ہین وہی کرتے ہین مگر یہ عرض ضرور کرونگی کہ اُدھر جانا بیکار ہی اور اُس طلسم کا فتح ہونا بسا دشوار ہی بس سمندر شاہ کو جانے دیجیے اُسکو لعنت فرمایئے جس حال مین ہو رہنے دیجیے اور آپ دوسرے کام کی طرف متوجہ ہو جیے کیون اپنے کو زحمت مین مبتلا فرمایئے آیندہ حضور کو اختیار ہی جو حق خیر خواہی کا تھا وہ کنیز نے عرض کر دیا اور اِس حال کو بھی عرض کیا کہ یہ حالت ہی سر حد طلسم کی یہ صاحبقران نے سماعت فرماکر ایوان سے فرمایا کہ یہ امر تو غیر ممکن ہی کہ مین سمندر شاہ کی طرف سے دست بردار رہون بدون اُسکے قتل کیے مجکو چین نہین پڑتا ہی تو تمام میرا بدیع الملک نہین جو مین نے اندر طلسم کے گھس کر سمندر شاہ کو نہ قتل کیا اور اِس طلسم کو نہ فتح کیا میرا خدا میرا مالک ہی وہ امر مشکل کو اِسطور سے آسان کرتا ہی کہ کچھ نہین معلوم ہوتا ہی وہ اِن برقون کے دفع ہونے کی اور طلسم کی فتح ہونے کی کوئی نہ کوئی تدبیر کریگا اگر میرے مقدر مین اِس طلسم کا فتح کرنا مقدر ہی اور مین اِس طلسم کا فاتح ہون اگر یہ امر نہین ہی تو جاکر اُس طلسم مین مین اسیر ہو جاونگا جو فاتح ہوگا وہ آکر فتح کریگا مجکو رہا کریگا یہ اب غیر ممکن اور امکان سے باہر ہی کہ مین اُدھر نہ جاؤن یا اُسکے فتح کرنے کی تدبیر نہ کرون اِسمین جو کچھ ہو اے ایوان مرد کو لازم ہی کہ کبھی ہمت نہ ہارے ہر کام مشکل و اہم کو یہ خیال کرے کہ اِسکا آسان کرنیوالا وہی خداوند کریم ہی کہ جسنے اِسکو مشکل کیا ہی اور کسی بلا مین بدحواس نہو اور صبر کرے اور یہ خیال کرلے کہ جسنے یہ بلا ہمپر نازل کی ہی وہی ہمکو اِس بلا سے نجات بھی دیگا اور اِس مقدمہ پر ہمیشہ عمل کرے مصرعہ بر مراد اولاد آدم ہر چہ آید بگذرد ۔ بس اگر ہر بلا مین جبکہ نازل ہو یہ خیال کرکے صبر کرے کہ خداوند کریم نجات دینے والا ہی یا ہر اہم و مشکل مین یہ خیال کرکے قدم رکھے کہ وہ آسان کرنیوالا ہی تو اِسطور سے

اُس بلا سے نجات ملتی ہی اور اِس آسانی سے وہ امر مشکل آسان ہوتا ہی کہ دیکھنے والون کو حیرت ہو جاتی ہی
تم سب کے روبرو کل ہی کا ذکر ہے کہ کسکو اِس امر کا یقین تھا کہ سمندر شاہ شکست کھائیگا ہر ایک یہی
کہتا تھا کہ برسون لگین گے خیال تو کرو کہ کیونکر یہ امر آسان ہو گیا اور اِسطور سے کہ بلا در و سر شہر و قلعہ بھی
ہاتھ آگیا بس یہ اُسی کی عنایت اور مہربانی تھی ورنہ میری کیا لیاقت تھی اور میرے لشکر کی کیا حقیقت
تھی کہ اِسطور سے فتح ہو جاتی بس اِسی طور سے وہ فتح بھی کرا دیگا اُسکے نزدیک کوئی امر دشوار نہین ہی
بس اُسکی ذات پر نگاہ رکھنا اچھا ہوتا ہی تم لوگ دیکھ لینا کہ کیونکر اُسکے فتح ہونے کے سامان غیب سے
پیدا ہوتے ہین کہ حیرت ہو جائے یہ جو صاحبقران نے فرمایا سب اہل دربار نے عرض کیا کہ بجا
ارشاد ہوا ہم لوگ آپ کے ہمراہ ہین آپ کے قدمون سے جدا نہونگے جہان آپ تشریف لیجائینگے
ہم بھی خدمت مین حاضر رہین گے راوی کہتا ہی کہ یہی حال آفاق و اشفاق وغیرہ نے صاحبقران
سے عرض کیا تھا اور ایوان کے قول کی تصدیق کی صاحبقران نے ایوان سے کہا کہ بھلا یہ تو بتلاؤ
کہ جب اُس غار کے پاس کوئی نہین جا سکتا ہی اگر جاتا ہی تو برقون سے ہلاک ہوتا ہی پھر تم کیونکر جاتی
تھین اور سمندر کیونکر گیا ہوگا ایوان نے عرض کیا کہ اِس امر کو بھی عرض کرتی ہون کہ یہ امر جو آپ نے
دریافت فرمایا اِسکی تفصیل یہ ہی کہ سمندر کو تو بادشاہ نہ طاق یعنے ایوان تاجدار جو کہ خداوند ان سبکا
ہی اجازت ہی کہ جب تمھارا جی چاہے طلسم گنجورۂ سلیمانی مین جاؤ اور گنجور شاہ سے ملاقات کرو اور لوگ بغیر اجازت
طلسم کے اندر جا نہین ہوا اور ایک پروانہ معافی کا ایوان تاجدار کی طرف سے سمندر کے پاس ہی
کہ جسکے ذریعہ سے کوئی اُسکو مانع نہین ہوتا ہی اور برقون کے دفع کرنے کے لیے ایک اسم ایوان
کی طرف سے اُسکو تعلیم ہوا ہی کہ وہ اُس اسم کو پڑھکر برقون کو دفع کرتا ہی بس طریقہ یہ ہی کہ جب قریب
غار پہونچے اور برقین غار سے نکلکر بلند ہوئین سمندر شاہ نے وہ اسم پڑھا وہ برقین بالائے آسمان
قائم ہو گئین اور ایک دروازہ درمیان اُن برجون کے پیدا ہوا آواز آئی کہ کون آیا ہی بس مین ہوئی
خواہ سمندر کہا کہ ہم ہین سمندر یا ایوان آواز آئی کہ اجازت کا پروانہ ہی کہا کہ ہان بس دروازہ
کھل گیا جسقدر لوگون کو لے کر جانا ہوا اُنکو ہمراہ لے کر اندر دروازے کے داخل ہوئے اِدھر
دروازے سے باہر قدم نکالا اور دروازے کے اُس پار ہوئے دروازہ غائب ہو گیا اب حال
نہین معلوم کہ وہ برقین اُسی طور سے قائم رہین یا گر پڑین اُس غار مین اب جو دیکھا تو سوائے میدان
کے اور کچھ نہین ہی چند قدم چلے کہ ایک باغ کا دروازہ نمودار ہوا اُس باغ مین گئے اُسمین ایک
بارہ دری تھی اُس بارہ دری مین ایک ساحر رہتا ہی کہ نام اُسکا عشاق جادو ہی وہ دربان طلسم اور
منشی طلسم ہی وہ دن رات بیٹھا ہوا لکھا کرتا ہی بارہ دری کے بیچ کے در مین بیٹھا ہوا اور جو ساحر اُسکے
ملازم ہین وہ اُسکے گرد و پیش بیٹھے رہتے ہین ایک میز اُسکے روبرو لگی ہوئی ہی اور ایک گھنٹہ بیچ
مین لٹکا ہوا ہی اِدھر کسی نے باغ مین قدم رکھا وہ گھنٹہ خود بخود بجا اُسنے سر اُٹھا کر دیکھا کہ ایک طائر
سبز رنگ پیدا ہوا اُسنے کہا کہ فلان شخص داخل طلسم ہوا ہی وہ آتا ہی مگر اُسکے پاس پروانہ اجازت کا ہی
یہ کہکر وہ طائر زمین پر گرا اور جل گیا اب جو طلسم مین داخل ہوا ہی خواہ مین ہوئی خواہ سمندر وہ اُس
باغ کو طے کر کے عشاق کے روبرو گئے عشاق نے دیکھکر کہا کہ آپ ٹھہر جائیے مین بادشاہ کو آگاہ
کر دون کہ فلان شخص آپکی ملاقات کے لیے آتے ہین اِتنے آدمیون سے بس اُسنے اُسوقت جسقدر
آدمی ہمراہ ہوئے اُن سب کے نام ایک پرچہ کاغذ پر تحریر کر کے اُسپر جو سحر کیا کہ وہ پرچہ خود بخود

منبر پر سے غائب ہو گیا بعد تھوڑے عرصہ کے نظر آیا بس اگر اُسمین یہ حکم ہوا کہ جسقدر آدمی اُسکے ہمراہ ہین اُنکو مع اُن سب کے بھیجدو تو اُسنے سحر کیا کہ ہوا چلی اور غبار بلند ہوا بسبب ہوا اور غبار کے سب کی آنکھین بند ہو گئین بعد تھوڑے عرصہ کے جب یہ معلوم ہوا کہ نہ اب ہوا ہی نہ غبار آنکھین جو کھولین تو اپنے کو دربار گنجور شاہ مین پایا جبتک جی چاہا رہے جب رخصت ہوئے اُسی طور سے ہوا چلی اور غبار اُٹھا آنکھین بند ہو گئین پھر جو آنکھین کھولین تو اپنے کو بیرون طلسم پایا اب اُس باغ مین نہین آتے ہین جاتے وقت تو باغ مین جاتے ہین آتے وقت بخط مستقیم بیرون طلسم آجاتے ہین آنے کا راستہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ کیونکر آئے اگر یہ حکم ہوا اور یہ حکم ہوا جو آیا ہی اُسکے ہمراہ پچاس آدمی ہین تیس آدمیون سے روانہ کرو اور بیس کو اپنے پاس رہنے دو اُنکا یہان کام نہین ہی تو حضور وہی تیس آدمی جائینگے بیس اُسی مقام پر رہجائینگے جب وہ شخص وہانسے رخصت ہو کر بیرون طلسم اُسی غبار کے ذریعہ سے آئیگا تو اُنکو بھی بیرون طلسم پائیگا بس یہ طریقہ ہی کہ جسقدر لوگون کی اجازت وہان سے آتی ہی اُسیقدر جانے پاتے ہین باقی اُس باغ مین رہجاتے ہین یہ طریقہ ہی طلسم مین جانیکا اور اگر آپ ارشاد کرین کہ تجکو کیونکر معلوم ہوا اِس کا جواب یہ ہی کہ ایک دن مین وہان موجود تھی یعنے مشاق کے روبرو مین اُسوقت پہونچی تھی کہ سمندر شاہ بھی آیا میرے بعد بس یہ سب واقعہ مین نے دیکھا جو کہ عرض کیا بس سمندر شاہ کو تو ایوان تاجدار کی طرف سے اجازت ہی اور پروانہ بھی اور اسم تعلیم ہوا ہی اور مجکو خود گنجور شاہ کیطرف سے اجازت تھی اور خود گنجور شاہ نے پروانہ دیا تھا اور اسم تعلیم کیا تھا مگر خداوند ایوان تاجدار سے اجازت لے لی تھی اِسکا سبب یہ ہی کہ میرے اور گنجور شاہ کے قرابت ہی وہ میرا مامون زاد بھائی ہی قرابت قریبہ ہی پس سبب برادری کے مین جانی تھی اور مجکو اجازت ملی تھی اِس امر کا بھی لحاظ رہے کہ جو کوئی ساحر بیرون طلسم کا طلسم مین جاتا ہی وہ سحر بھول جاتا ہی پھر اُسکو اندرون طلسم سحر یاد نہین آتا ہی بس جب مین گئی سحر فراموش ہو گیا اِسیطور سے سمندر شاہ کو بھی فراموش ہو جاتا تھا دوسرا امر یہ ہی کہ جسکو اجازت و پروانہ ایوان تاجدار کی طرف سے ملا ہی وہ جبتک ایوان نہ لے یا اُسکو منع نہ کرے اُسوقت تک وہ جا سکتا ہی اگر گنجور شاہ اجازت بھی نہ دے مگر وہ جا سکتا ہی کیونکہ اُسکو ایوان کی طرف سے اجازت ہی ہان اگر ایوان وہ پروانہ لے لے اور وہ اسم اُسکے صفحۂ دل پر سے محو کر لے تو پھر وہ نہین جا سکتا ہی جیسے سمندر شاہ کی اِسکو کوئی ضرورت تھی کہ یہ گنجور شاہ کے منع کرنے سے نہ جائے کہ برابر چلا جاتا ہان مجکو اگر گنجور شاہ منع کر دے تو ہم نہین جا سکتے ہین جیسے ہمپر گذری کہ مجکو گنجور شاہ نے منع کر دیا پروانہ لے لیا اسم جو کہ تعلیم کیا تھا وہ فراموش ہو گیا ایک حرف بھی نہین یاد ہی اب مین نہین جا سکتی ہون مجھپر کیا منحصر ہی جسقدر دوست و عزیز گنجور شاہ کے بیرون طلسم رہتے تھے اور گنجور شاہ کی اجازت سے جاتے تھے اُن سب کو گنجور شاہ نے منع کر دیا ہی اُن سب کی حالت ہی تفصیل اُسکی یہ ہی کہ جس زمانہ مین حضور سمندر یہ پر لشکر لیکر آئے تھے اور کئی مقابلے ہوئے تھے اور میرے بھائی عشاق نہ طاقی نے آکر آپ سے مقابلہ کیا مین اُس زمانہ مین طلسم مین گنجور شاہ کے پاس تھی کہ اِن واقعات کی خبر پہونچی کہ عشاق نہ طاقی مارے گئے یہ سنکے مجکو بڑا صدمہ ہوا جب بہ حال گنجور شاہ کو معلوم ہوا کہ خدا پرست سمندر یہ تک آگئے اُسنے اُسیوقت منشی دربار کو بلا کر حکم دیا

کہ جسقدر میرے دوست و عزیز بیرون طلسم رہتے ہین اور میری اجازت سے طلسم مین آتے ہین اُن سبکے
نام دفتر سے کاٹ دو اور مشتاق جادو کو اس امر سے آگاہ کردو کہ اب کوئی نہ آنے پائے اب یاہ
نہ کھولنا اُس شخص کے لیے کہ جوکہ میری اجازت سے آتے ہین اُس شخص سے مجبور ہون کہ جسکو
خداوند کی طرف سے اجازت ہی ہین اُسکو منع نہین کرسکتا ہون یہ میرے سامنے کا واقعہ ہی کہ یہ کہکر
گنجور شاہ نے ایک دستک دی کہ جسقدر مین نے اپنے دوستون اور عزیزون کو یہان کے آنیکے
پروانے دیے ہین سب اُنکے پاس سے میرے پاس آجائین یہ دستک دینا تھا اور تھوڑا عرصہ نہ
گذرا تھا کہ مین نے دیکھا کہ سب پروانے خود بخود گنجور شاہ کے پاس آگئے اُن لوگون کے پاس
سے جوکہ بیرون طلسم تھے اور مین تو وہان موجود تھی مگر میرے پاس کا بھی پروانہ خود بخود پہونچگیا
تھا مین نے نہین دیا تھا بلکہ جب سب پروانے آئے تو مین اس خیال سے کہ دیکھون کہ میرے
پاس پروانہ ہی کیونکہ گنجور شاہ مجھ سے بھی ضرور طلب کریگا یا گنجور شاہ پاس پہونچگیا اب جو
دیکھا تو نہ پایا مین حیران ہوئی مجکو جو حیران گنجور شاہ نے دیکھا کہا کہ بہن تم پریشان نہو وہ پروانہ
میرے پاس ہی یہ کہکر مجکو دکھایا مین نے کہا کہ تمھارے پاس کیونکر پہونچا کیونکہ میرے پاس تھا مین نے تمکو دیا
نہین کہا کہ جسکو مین نے حکم دیا تھا کہ سب پروانے لیلو اُسنے تمھارے پاس سے بھی لیلیا مین نے
کہا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ تمنے اُسکی آمد و رفت بند کی گنجور شاہ نے کہا کہ ٹھہر جاؤ مین تمسے کہتا ہون
یہ کہکر اپنے روبرو اُن پروانون سے نام پڑھ پڑھکر منشی کو سنائے اور سبکے نام دفتر سے کٹوا دیے اُسکے بعد پھر
دستک دی کہ جن جنکو ہمنے اسم تعلیم کیا ہی کہ جسکے پڑھنے سے برقین ہوا پر قائم ہوجاتی ہین اور دروازہ ظاہر ہوتا ہی
اُسکے صفحۂ قلب پر سے وہ اسم محو کرلو اور اُنکو آگاہ کردو کہ اب وہ طلسم مین آنیکا قصد نہ کرین ورنہ اُن برقون
سے ہلاک ہونگے اُنکو اختیار ہی ہمنے آگاہ کردیا حضور مین وہان بیٹھی ہوئی تھی کہ یہ معلوم ہوا کہ جیسے
کوئی میرے کان مین کہہ رہا ہی کہ اے مکہ ایوان نہ طاقی اب جو تم یہان سے جانا تو اب طلسم مین نہ
آنا تمھارے پاس سے پروانہ بھی لے لیا گیا اور اسم جو کہ تعلیم ہوا تھا وہ بھی محو کرلیا گیا اگر آؤگی
تو ہلاک ہوگی یہ جو صدا میرے کان مین آئی مین نے اِدھر اُدھر دیکھا کہ یہ کون ہی کوئی نظر نہ
آیا اب جو اُس اسم کو اپنے دل مین پڑھنے کا قصد کیا تو بالکل یاد نہ تھا ایک حرف تک قبل اِس
صدا کے آنے کے یاد تھا مجکو اور حیرت ہوئی ابھی مین نے کچھ کہا نہ تھا کہ صدا آئی کہ سب نے
دلون سے وہ اسم محو کرلیا گیا سب کو اس حال سے آگاہ کردیا گیا اُنھون نے کہا کہ اب ہم آنے کا
قصد نہ کرین گے کیا ہمکو اپنی جان دوبھر ہی وہ اسم اب کسی کو یاد نہین ہی گنجور شاہ نے کہا کہ اچھا
یہ کہکر اُس منشی کو بھی رخصت کیا اب میری طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اے ہمشیرہ عزیزہ کیونکہ مین اُس سے
چھوٹی ہون مین تمکو آگاہ کرتا ہون کہ مین نے تمسے پروانہ بھی لے لیا اور وہ اسم بھی تمکو میرے
حکم سے فراموش ہوگیا بس اب تم نہ آنا اور مین نے تمھارا نام بھی تمھارے روبرو دفتر سے
کٹوا دیا تمہیں کیا منحصر ہی سب اپنے عزیزون اور دوستون کے نام کٹوا دیے اِسکا سبب یہ ہی کہ
خداپرست لشکر لیکر سمندر یہ پر گئے ہین دریاے سبز رنگ تک مٹگیا اب سمندر شاہ سے
مقابلے ہورہے ہین چنانچہ اُسکے ہاتھ سے بھائی صاحب یعنے عشاق نہ طاقی مارے گئے
ہین بس مجکو یہ خوف ہوا کہ ایسا نہو کہ وہ خداپرست اِدھر بھی آئین اور اُس لشکر مین عیار بہت ہین
اور سب بلا کے ہین مگر ایک عیار ہی جوکہ خواجہ ثالث کے نام سے مشہور ہی دراصل عمرو ثالث

ہی بہت زبردست عیار ہی ایسا نہو کہ کسی کے ساتھ میرے دوست یا عزیز کے داخل طلسم ہو اور اِس طلسم مین بھی تہلکہ ڈالدے اور کوئی صورت خرابی کی نکلے تو اُسوقت بڑی دقت ہوگی اور بڑی زحمت بس اب جبتک اہل اسلام یہان سے جا نہین لیتے ہین اُسوقت تک مین تم مین سے کسی کو نہ آنے دونگا بعد تصفیۂ اہل اسلام کے پھر شوق سے آنا مین اجازت دیدونگا مین یہ چاہتا ہون کہ نہ میرے سر کوئی بدنامی آئی نہ میرے عزیزون و دوستون کے سر اور نہ یہ کہا جائے کہ فلان دوست یا فلان عزیز گنجور شاہ کا آیا تھا اُسکے ہمراہ پوشیدہ ہوکر عیار لشکر اسلام کا آیا اِس سبب سے یہ خرابی طلسم مین واقع ہوئی بس اِس الزام سے بچنے کے لیے مین نے یہ تدبیر کی جب گنجور شاہ یہ کہچکا اُسوقت مین نے کہا کہ اب سمندر شاہ بھی نہین آئیگا جبتک اُسکو تم اجازت نہ دوگے کہا کہ اے بہن سمندر شاہ آسکتا ہی کیونکہ اُسکو اجازت خداوند کیطرف سے ہی اور اُسکے پاس پروانہ خداوند کی سرکار کا ہی اُسکو اسم خداوند کیطرف سے تعلیم ہوا ہی اُسکو میری قدرت نہین ہی کہ مین منع کرسکون یا پروانہ لیلون یا اسم فراموش کرادون یہ سنکے مین خاموش ہورہی بعد تھوڑے عرصہ کے مین نے کہا کہ مجکو رخصت کردو کہ اب جاؤنگی گنجور شاہ نے کہا کہ اچھا یہ کہنا تھا کہ اُسی طور سے ہوا چلی اور غبار بلند ہوا اب جو میری آنکھ کھلی تو مین بیرون طلسم تھی یہان آکر بھی اُس اسم کو یاد کیا تو فراموش تھا یہ واقعہ ہی جو کہ مین نے عرض کیا اور یہ حالت ہی طلسم کی اور یہ صورت تھی وہان جانے کی اب مین جا نہین سکتی ہون سمندر شاہ جو گیا ہی تو اُسکو تو اجازت تھی وہ اِس سبب سے گیا یہ جوالیون نے کہا اور سب ساحرون نے جو جو گئے تھے سب نے ایوان کے قول کی تصدیق کی بس یہ تقریر صاحبقران نے سماعت فرماکر فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی ہم وہان جاکر کوئی نہ کوئی صورت طلسم کے اندر جانے کی پیدا کرین گے اور اُس طلسم کو فتح کرین گے یہ فرماکر جزیل بن عادی کو طلب کیا اور فرمایا کہ ہمارا پیش خیمہ لیکر طرف طلسم گنجورۂ سلیمانی کے روانہ ہو ہم بھی عقب سے آتے ہین مع کل لشکر کے یہ فرماکر حکم دیا کہ ایک کاسنۂ شربت اور ایک بیڑا پان کا اور سپر و شمشیر حاضر کیجائے بس بموجب حکم یہ سب اشیاء ایک چوکی پر رکھکر حاضر کی گئین صاحبقران نے سب ساحرون کیطرف دیکھکر فرمایا کہ مین ایک ایسا ساحر چاہتا ہون کہ جو راہ سے طلسم گنجورہ کے واقف ہو اور میرے ہراول لشکر کو حد طلسم تک پہونچادے یہ کلام صاحبقران کا تمام نہوا تھا کہ سہراب جادو اپنے دنگل پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اُٹھتے وہ کاسنۂ شربت پی لیا اور بیڑا کھالیا اور خلعت پہن لیا اور صاحبقران کی خدمت مین آکر ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ یہ غلام جزیل کے ہمراہ جائیگا اور حد طلسم پر پہونچکر مقام معقول دیکھکر کہ جہان کل لشکر حضور کا فروکش ہوجائے خیمے وغیرہ برپا کرائیگا کیونکہ جب سے مین نے حضور کی غلامی اختیار کی اور حضور نے اِس سمت کو نہضت فرمائی مین نے ہی ہراولی کی اور جزیل کے ہمراہ رہا اور یہ خدمت بجالایا اب بھی یہی غلام بجالائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ بھلی تم یہان رہو سمندر یہ کا بندوبست کرو اگر تم چلوگے تو تمھاری زوجہ بھی یہان نہ رہین گی وہ بھی چلنے کا قصد کرینگی سہراب نے عرض کیا کہ غلام تو کسی طور سے نہین رہ سکتا ہی اور حضور کے قدم اقدس کو چھوڑ سکتا ہی رہی وہ کنیز چاہے ابھی جائے چاہے آپکے ہمراہ رہے صاحبقران یہ سنکے خاموش ہورہے فرمایا کہ اچھا بندوبست کرو تمھارے ہمراہ ملکہ غزالان و سوماق کو بھی کیے دیتا ہون سہراب نے کہا کہ یہ غلام کافی ہی انکی کوئی ضرورت نہین ہی یون حضور کو اختیار ہی صاحبقران نے فرمایا کہ نہین ہماری یہی مرضی ہی ہمنے

عرض کیا جو مرضی مولا از ہمہ اولے صاحبقران نے غزالان دسوماق سے فرمایا کہ تم دونون ہماہب
بھی اپنا سامان کرو انھون نے عرض کیا بہت خوب جزیل سے فرمایا کہ کل پیش خیمہ لیکر روانہ ہوجانا
اب کوئی اجازت کی ضرورت نہین ہی جب یہ حکم صاحبقران دے چکے اور جزیل رخصت ہوکر باہر
چلا آیا اور سہراب اپنے مقام پر جاکر بیٹھا اسوقت ملکہ نسیم جادو اپنے مقام پر سے اٹھی اور عرض
کیا کہ اسوقت کنیز نے گذارش کیا تھا کہ یہ منصب اور کسی کو مرحمت فرمایئے مین ہمراہ چلونگی قدم مبارک
سے جدا نہونگی ارشاد ہوا تھا کہ ابھی تو تو اس امر کو قبول کر اور ہمارے کہنے پر عمل کر جب ہم جائین گے
تو دیکھا جائیگا لہذا وہ وقت آگیا یہ کنیز ہمراہ چلیگی اس اقرار کو حضور کے کچھ عرصہ نہین ہوا ہی آج ہی کا ذکر ہے
اگر یہ خیال ہو کہ سہراب جادو جو کہ میرا شوہر ہی وہ ہمراہ حضور جاتا ہی اس سبب سے یہ کنیز اصرار
کرتی ہی تو یہ امر نہین ہی اگر وہ نہ بھی جاتا تو بھی یہ کنیز آپ کے قدمون کو نہ چھوڑتی ضرور ہمراہ چلتی
یہ جو ملکہ نسیم نے عرض کیا اور بہت اصرار کیا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا تم بھی اپنے شوہر کے
ہمراہ جاؤ یہان ہم تمھاری طرف سے کسی کو بادشاہ مقرر کردین گے نسیم نے جھک کر مجرا کیا
اسکے بعد صاحبقران نے آفاق شاہ و اشفاق شاہ و مہراب شاہ و صنوبر شاہ وکوکبہ
وغیرہ سے جو جو کنارے دریاے سبز رنگ سے لیکر سمندر یہ تک شریک ہوے تھے
بعد فتح سمندر یہ جو جو ایمان لائے تھے ساحر وغیر ساحر وسردار و بادشاہ اُن سب سے
صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگ بھی اپنا لشکر لے کر اپنے اپنے ملک کی طرف تشریف
لیجائین اور اپنے اپنے ملک کا بندوبست کرین مین طرف طلسم کے جاتا ہون اُن سب نے
ایک زبان ہوکر عرض کیا کہ ہم لوگون نے جو آپکی اطاعت اختیار کی اور دین اسلام قبول کیا
اسلیے نہین قبول کیا ہی کہ آپ کے قدمون کو ترک کرکے اپنے اپنے مقام پر جاکر مقیم ہون
بلکہ اسلیے اختیار کیا ہی کہ آپکی ہمراہی مین راہ خدا مین جہاد کرین اعداے دین سے مقابلہ کرین
اگر قتل ہون تو شہید راہ خدا کا خطاب پائین اور اپنے گناہان ماضیہ سے نجات پائین زاد
آخرت بہم کرین اگر نہ قتل ہون تو فرد مجاہدان دیندارمین نام لکھے جائین بس ہم لوگ کسی صورت
سے قدم اقدس سے جدائی نہ اختیار کرین گے ہم بھی آپ کے ہمراہ ہین جان نثاری کو موجود
ہین اور ہم کیونکر گوارا کرین کہ انکو ایسے مقام سخت وصعب پر مع عزیزون و اقارب کے
جانین دین اور خود نہ خدمت مین چلین ہم لوگون سے یہ امید نہ رکھیے ہم لوگ وہ ہین کہ جہان
اُپکا خدانخواستہ پسینہ گرے وہان ہم اپنا خون گرائین اور اپنی جانین آپ سے عزیز نہ کرین یہ جو
اُن سب نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون سے مجکو اس سے زیادہ امید ہی
اور آپ لوگ ضرور خیر خواہ ہین مگر مین نے اس سبب سے یہ امر کہا کہ آپ لوگ جاکر اپنے اپنے
ملک کی رعایا کو مسلمان کیجیے اور ملک کا بندوبست فرمایئے انھون نے عرض کیا کہ جب آپ مہم طلسم
گنجور و سلیمانی و نہ طاق سے فراغت فرمایئے گا اسوقت ہم آپ سے رخصت ہوکر اپنے
ملکون کو جائینگے اور وہان کا بندوبست کرینگے ابھی ہماری طرف سے ہمارے وزیر وہان
موجود ہین اور سب بندوبست پورے طور سے کر رہے ہین بس صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا بندوبست
سفر فرمایئے یہ فرماکر مشتری و تہمتن و مرات جادو سے فرمایا کہ آپ لوگ اپنے ملکون کو جائین کیونکہ یہانکی مہم ختم
ہوگئی آپ لوگون نے خوب عین وقت پر آکر کمک کی انھون نے کہا کہ ہم لوگ قدم نہ چھوڑینگے جبتک کہ نہ طاق کی مہم

فراغ نہین ہولیتا ہی اور اُسکو آپ فتح نہین فرما لیتے ہین ہملوگ اپنا کامل بندوبست کر کے آئے ہین
جب یہ جواب اِن سب نے دیا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر یہ فرماکر سب اہل دربار و سردارون
وعزیزون سے فرمایا کہ آپ لوگ بندوبست سفر کرین خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تم لشکر مین منادی کراؤ
کہ اہل لشکر اسباب سفر سے تیار رہون اور آمادۂ سفر ہون خواجہ نے عرض کیا بہت خوب اب جناب
صاحبقران نے خواجہ حشام کیطرف دیکھکر فرمایا کہ آپ زائچہ کرین کہ مین کسدن یہانسے طرف طلسم
کے کوچ کرون مع کل لشکر دہاد شاہ اِسلام کے بس خواجہ نے اُسوقت زائچہ کر کے عرض کیا کہ پرسون
بروز شنبہ کہ یہ دن برائے سفر نیک ہی اور تاریخ بھی اچھی ہے بوقت صبح یہان سے حضور بدولت و
اقبال باجاہ وجلال طرف طلسم کے بجذم وحشم کوچ فرمائین تو بہتر ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ بہت
بہتر یہ فرماکر خواجہ سے فرمایا کہ کل لشکر کو آگاہ کردو کہ وہ پرسون بوقت سحر تیار رہین اور آمادۂ سفر رہین
ہم پرسون بموجب احکام خواجہ حشام یہانسے کوچ کرینگے اور یہی کلمہ صاحبقران نے سب سردارون
سے بھی فرمایا اور جنرل سے فرمایا کہ تم کل پیش خیمہ لیکر روانہ ہونا راوی بیان کرتا ہی یہ حکم دے کر
صاحبقران نے ایک شخص کو کہ وہ بہت کبیر السن تھا اور رئیسان سمندر یہ مین بہت معزز تھا بلکہ
قرابت دار سمندر شاہ تھا اپنے روبرو طلب کر کے حکم دیا کہ تم یہان یہ نیابت ملکہ نسیم جادو حکومت
کرو مگر عدل وانصاف اپنا شیوہ رکھنا رعایا پر دردمی کرنا کسی مظلوم پر کسی ظالم کو ظلم نہ کرنے دینا رعایا
شاد رہے ملک آباد رہے اُسنے عرض کیا کہ گو یہ حقیر اس کام کے قابل نہین ہی مگر فرمان حضور سے
سرتابی نہین کرسکتا ہون عتاب سرکار سے ڈرتا ہون اُس پیر مرد کو جسکا نام منظوم جادو تھا
صاحبقران نے سمندر یہ کا حاکم مقرر فرمایا اور اُسکے فرزند انتظام جادو کو اُسکا وزیر کیا اِن دونون
نے یہ بات بسر وچشم قبول کی یہ سعادت حصول کی صاحبقران نے اُسیدن منظوم کو تخت حکومت پر
بجاے ملکہ نسیم کے بٹھایا اور جو لشکر اور سردار کہ سمندر یہ مین برائے حفاظت چھوڑے گئے تھے
اُنکو اُسکی اطاعت کرنیکو حکم فرمایا اور اہل شہر کو بھی بہت کچھ پند ونصیحت فرمائی جب اِن سب کاموں سے
صاحبقران کو فراغ حاصل ہوا بس بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر
آئے راوی بیان کرتا ہی کہ جو بادشاہ وسردار وساحر وغیر ساحر شریک صاحبقران ہوے یعنے
وہ لوگ جو کہ اسیر ہوئے تھے جبکہ دربار اُنکا سمجھا گیا اور اُنھون نے اطاعت کی جو لوگ اہل لشکر
سے اُنکے ہمراہ تھے وہ تو اُسوقت مسلمان ہوے تھے اور جو کہ اُنکے لشکر کے لوگ کوہ وصحرا مین
اِس خیال سے قیام پذیر ہوے تھے کہ دیکھین ہمارے سردار و بادشاہ کے ساتھ صاحبقران
کسطور سے پیش آتے ہین اور وہ لوگ صاحبقران کی اطاعت کرتے ہین یا نہین اگر وہ لوگ
اطاعت کرلین گے تو ہم بھی اطاعت ضرور کرلین گے کیونکہ بزرگی دین اسلام کی ہمپر بخوبی ثابت
ہوگئی دین اِسلام برحق ہی اور سب دین باطل ہین جو سواے دین اِسلام کے اور مذہبون کی
پرستش کرتے ہین وکفر پرست ہین بس یہ لوگ جو کہ خداے نادیدہ کو مانتے ہین باطل پرست
نہین ہین بلکہ حق پرست ہین اِن اِن خیالات سے کوہ وصحرا مین قیام پذیر ہوے تھے جب
یہ خبرین اُن سب کو معلوم ہوئین کہ ہمارے سردارون وشاہون کے ساتھ صاحبقران
بمروت وخلق پیش آئے اور اُن سب نے اطاعت صاحبقران ومتابعت دین اِسلام
اختیار کی بس وہ لوگ بھی لشکر اِسلام مین آئے تھے اور اپنے اپنے بادشاہ وسردار کے

ذریعہ سے دین اسلام اختیار کیا تھا اور لشکر اسلام مین مقیم ہوے تھے آمدم بر سر قصہ جب دربار برخاست ہوا اور سب سردار و بادشاہ اپنے اپنے مقام پر آئے اسیوقت سے ہر ایک سامان سفر کرنے لگا چنانچہ ادھر خواجہ نے کل لشکر مین بحکم صاحبقران بموجب ارشاد صاحبقران کے منادی کرادی اسوقت سے کل اہل لشکر انتظام سفر مین مصروف ہوے راوی کہتا ہی کہ دوسرے دن پھر صاحبقران نے دربار کیا اور سب سے دریافت کیا کہ آپ لوگون نے سامان سفر درست کر لیا سب نے عرض کیا کہ جی ہان سہراب نے عرض کیا کہ آج غلام مع ملکہ غزالان و سوماق و ملکہ نسیم کے ہمراہ جزیل بن عادی کے حضور سے رخصت ہوکر طرف طلسم کے روانہ ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا بس اسوقت صاحبقران نے ان سب کو مع جزیل کے خلعت رخصت سے سرفراز فرمایا سب سردارون مین ممتاز فرمایا بس اسی دن جزیل مع ایک لاکھ سپاہ غیر ساحران و ایک لاکھ اسی ہزار لشکر ساحران سے مع سہراب جادو و ملکہ غزالان و سوماق و نسیم کے بارگاہ حشامی و دیگر بارگاہون و خیمون کے ارابون پر بار کرا کے اور خزانہ ہمراہ لیکر بحکم صاحبقران پیش خیمہ شاہی لیکر روانہ ہوے سرداران غیر ساحر و لشکریان غیر ساحر مرکبون پر سوار خود سرون پر زرہین جسمون مین مسلح و مکمل نشان لشکر کھلے ہوے اور سرداران ساحر و سپاہ ساحران طاؤس قاز و قرقرے پر سوار جھولیان کاندھون پر نشان اس لشکر کے بھی کھلے ہوئے اوپر تعریف خداوند کریم تحریر بس اس شان و شوکت سے جزیل تو پیش خیمہ لیکر روانہ ہوا کہ اسکا ذکر آیندہ ہوگا جب جبرئیل پیش خیمہ لیکر روانہ ہوگیا اسکے بعد صاحبقران نے دربار برخاست کیا وہ دن گذرا شب آئی شب بھی بسر ہوئی بوقت سحر کل لشکر ساحران و غیر ساحران نو مسلم و لشکر سابق سب مسلح و مکمل ہوکر بیرون شہر صف بستہ تھا کہ صاحبقران و بادشاہ تشریف فرما ہون تو کوچ ہو یہان سب اہل شہر و سہرا رات سے ہر مقام پر مجمع کیے ہوئے بیٹھے تھے اور افسوس کر رہے تھے کہ افسوس صاحبقران نے یہان کچھ دنون بھی قیام فرمایا ان لوگون کے قدم سے کیا برکت تھی عجب طرح کی ہر طرف خوشی کی حالت تھی یہ لوگ کیا خلیق ہین ہماری تو زبان نہین ہی جو انکی خلق و مروت کی تعریف کر سکین ہمنے تو ایسے لوگ آجتک دیکھے ہی نہین بس ہر مقام پر یہی چرچا ہی اور یہی ذکر ہو رہا ہی اہل شہر از زن و مرد سب جناب صاحبقران کے تشریف لیجانے سے ناخوش ہین بہت رنج و غم مین مبتلا ہین ہر ایک کے قلب پر بڑا صدمہ ہی ہر ایک رو رہا ہی یہانتک کہ سب سردار اپنے اپنے عزیزون سے کہ جو کہ اس شہر سمندریہ کے تھے در دولت پر حاضر ہوے اور سب عزیز صاحبقران و شاہان عالیشان و سرداران صاحبقران بھی در دولت پر آکر موجود ہوے محافہ در دولت پر لگائے گئے اسمین ناموس جو کہ ہمراہ صاحبقران تھے سوار ہوے خواصین وغیرہ تانگون مین سوار ہوئین جب ناموس سوار ہو چکے بادشاہ محل سے برآمد ہوے مع صاحبقران و عزیزان قریب کے سب کا مجرا ہوا بس بادشاہ بیرون دربار آئے تخت پر سوار ہوئے سب کو سوار ہونیکا حکم ملا چنانچہ سات سو بادشاہ مرکبون پر سوار ہوکر سرون پر تاج رکھے گرد تخت شاہی حلقہ باندھکر چلے کوئی سردار شہر سمندریہ مین نہین سوائے انکے جنکو صاحبقران نے برائے حفاظت شہر مقرر فرمایا تھا بس سواری بادشاہ کی مثل باد بہاری کے بیرون شہر آئی صاحبقران و بادشاہ نے کل اہل لشکر و منظوم جادو کو بیرون شہر آکر رخصت کیا وہ لوگ روتے ہوئے سلام و مجرا کرکے شہر مین آئے منظوم جادو

انتظام شہر مین مصروف ہوا ادھر صاحبقران نے ایک ایک سردار کو حکم دیا کہ تم اپنا اپنا لشکر لیکر روانہ ہو بس یہ طریقہ مقرر کیا کہ ایک سردار ساحر و ایک غیر ساحر اسیطور سے کل سرداران صاحبقران طرف طلسم گنجورہ کے صاحبقران سے رخصت ہوکر چلے اُنکے بعد عزیزون کی نوبت آئی اُنکے ہمراہ بھی ہر ایک کے لشکر کثیر تھا اور ایک ایک سردار ساحر مع لشکر ساحران سرکے تھا اِس خیال سے کہ تاکہ سرحد طلسم پر یہ ساحر پہونچا دے بس جب سب عزیز و سردار روانہ ہوچکے اب صاحبقران مع بادشاہ و کل سپاہ ساحران و غیر ساحران کے روانہ ہوئے طبل سکندری پر چوب پڑی نقارہ سفری گڑگڑایا صدائے اجل بلند ہوئی جو خیمے وغیرہ رہگئے تھے وہ عقب لشکر اربون پر بار تھے بس بادشاہ اسلام بعد اختتام نوبت و نقارے بجتے ہوئے نشان لشکر لہراتے ہوئے بڑی شان و شوکت سے طرف طلسم گنجورۂ سلیمانی کے عازم ہوئے کہ اب صاحبقران کا مع لشکر سرحد طلسم پر پہونچنا اور وہان قیام فرمانا اور بندوبست فتح طلسم مین مصروف ہونا آیندہ تحریر ہوگا بشرط حیات مستعار اب صاحبقران و بادشاہ اسلام و کل سرداران اسلام ساحر و غیر ساحر و عزیزان نیک نام صاحبقران کو اور جبریل بن عادی کو مع پیش خیمہ کے راہ مین چھوڑا جاتا ہی اور اُدھر سمندر شاہ کو بھی مع ناموس کے و چند سردارون و عیارون کے طرف طلسم گنجورۂ سلیمانی کے روان رکھا جاتا ہی اور جناب صاحبقران کو بدولت و اقبال بصد جاہ و جلال اُسکے تعاقب مین یہ دونون قصہ اب آیندہ کے جزون مین تحریر ہونگے اب کچھ حال نقابدار سرخ پوش و زمرد پوش یعنے پسر بدیع الملک شاہزادۂ رفیع البخت تحریر ہوتا ہی ناظرین ملاحظہ فرمائین شعر ازین قصہ بکدم فراموش کن + زجائے دگر داستان گوش کن

اب دوکلمہ داستان شاہزادۂ رفیع البخت پسر صاحبقران ثالث اعنی بدیع الملک نوجوان کہ یہ جو ملک محرابیہ پر سے جبکہ برائے کمک نقابدار زمرد پوش بنکر آئے تھے اور بعد فتح ملک محرابیہ صاحبقران پر بذریعۂ خواب کے یہ امر ظاہر ہوا تھا کہ یہ نقابدار میرا فرزند ہی اور نقابدار پر یہ امر ظاہر ہوا تھا کہ صاحبقران میرے والد بزرگوار ہین اور یہ بھی ثابت ہوا تھا کہ یہ لڑکا بطن ملکہ ناوک فگن سے ہی بس باہم میل ہوا تھا باپ بیٹے سے اور بیٹا باپ سے ملا تھا سب حال بیان کیا بس رفیع البخت بموجب وصیت نامۂ لوح لے کر برائے فتح طلسم نورآگین روانہ ہوئے تھے صاحبقران سے رخصت ہوکر مع اپنے لشکر کے اب اُنکا حال قلمبند ہوتا ہی ناظرین ملاحظہ فرمائین و دیگر حالات متعلق داستان ہذا مخمس بجائے ساقی نامہ

جسے کہ یاد نہو اپنا آشیان صیاد | بھلا وہ خاک کیجان بوستان صیاد | عبث عبث نہو تو مجھسے بدگمان صیاد | کہلی ہو کنج قفس مین مری زبان صیاد
مین ہا جرا سے چمن کیا کرون بیان صیاد

خراب تھا مرے ہمراہ سایہ سان صیاد | چمن مین تھا کبھی بن مین دن دان صیاد | غرضکہ ساتھ ہی میرے نیا جہان صیاد | جہان گیا مین گیا دام میرے بان صیاد
پھر اتلاش مین میری کہان کہان صیاد

بتنگ کر دیا دنیا کے کارخانے نے | بٹھایا خاک لت پت پہ سر اٹھانے نے | پھنسایا لاکے کہان جیف اہل زمانے نے | دکھایا کنج قفس مجکو آب و دانہ نے
دگر نہ دام کہان مین کہان کہان صیاد

کچھ اور ہو گی شکایت نہین یہی ہے گلا | بہار کیا کہ خزان مین جھونکدیا ایک جھٹکا | اجاڑا موسم گل ہی مین آشیان میرا | عبث یہ اوستم ایجاد کیون غضب تو روا
الٰہی ٹوٹ پڑے مجھپہ آسمان صیاد

مزاج نازک صیاد سے مجھے ہے یاد | کہ جی نہ لگتا تھا رہتا تھا رنج و غم دن رات | جو پوچھتے تو کیا اسنے انا میرا پاس | قفس کو شام سے لٹکا کے فرش کرتا تھا
سنا کیا مری تا صبح داستان صیاد

وہ عندلیب خوش الحان ہون ہزار سہی | ہزار بار کیا بند نطق طوطی کا | بہت نہین اسے ہوتی اگر تمیز ذرا | مرے بیان کو سن سنکے کانپ اٹھتا
غضب یہ ہے کہ سمجھتا نہین زبان صیاد

مین وہ ہون صحن گلستان مین تھا میرا بسیرا | چمن کی سیر بسر تھی مجکو آٹھ پہر | پھنسونگا دام مین آکر مجھے تھی کب خبر | الٰہی دیکھیے صحبت برار ہو کیونکر
زبان فرار ہون مین ور بدزبان صیاد

نہ اسکے دام مین آتا مین نہ ہمارا ہی زور | یہ کشمکش نہ اٹھاتا مین نہ ہمارا ہی زور | کبھی قریب نہ جاتا مین نہ ہمارا ہی زور | فریب دانہ نہ کھاتا مین نہ ہمارا ہی زور
نہ کرتا دام اگر خاک مین نہان صیاد

بیت نگارندۂ معنی دلستان مدعا چنین کرد این داستان را بیان ۔ چہرہ طرازان گلشن معنی و فتح کنندگان راہ سخن طلسم مضامین
اس داستان نازہ کو صفحۂ قرطاس صداقت اساس پر قلم مذرت رقم سے یون تحریر و تسطیر کرتے ہین کہ جب
نقابدار زمردپوش یعنے شاہزادۂ رفیع البخت اپنے والد بزرگوار یعنے صاحبقران ثالث
بدیع الملک نوجوان سے بعد مہم محرابیہ مل کر اور وصیت نامہ دیکھکر لوح الماس لے کر جو کہ
بدیع الملک کو مقبرۂ نوذر اور رنگ نشین سے ملی تھی اور نوذر نے وصیت نامہ مین تحریر کیا تھا
کہ یہ لوح طلسم ہی رفیع البخت کو دینا کہ وہ اسکے ذریعہ سے طلسم فتح کریگا اپنے پاس امانت رکھنا
بدیع الملک نے رفیع البخت کو دی تھی شاہزادہ اس لوح کو پاکر بہت خوش ہوا اور رخصت ہوکر
بصد حزم و حشم طرف طلسم نورآگین کے روانہ ہوئے تھے برائے فتاحی طلسم نورآگین کیونکہ اس
طلسم کے بھی فاتح ہین اور نوذر اور رنگ نشین نے وصیت نامہ مین وصیت کی تھی کہ جو میرے
خاندان سے ہو وہ میرے خون کا عوض لے کیونکہ مین بیگناہ مارا گیا ہون چنانچہ ناظرین عالی فہم
و بلند طبیعت کو یاد ہوگا کہ یہ داستان اس حقیر نے جلد دوم مین بیان کی ہی یہانتک کہ جبکہ اس
نقابدار زمردپوش نے محرابیہ پر آکر بدیع الملک کی کمک کی تھی بمقابلۂ محراب شاہ اور بعد
فتح محرابیہ و خدا پرست ہونے محراب شاہ کے یہ امر قرار پایا تھا کہ کل صبح کو نقابدار سے اور
صاحبقران سے مقابلہ ہوگا بس جو صاحبقران ہوگا وہ بانے لیگا کیونکہ نقابدار نے دعوی کیا
تھا کہ مین صاحبقران ہون مجکو بانے مرحمت ہون بس دونون طرف طبل بجا تھا اور دونون لشکرون
مین تیاری جنگ ہو رہی تھی کہ شب کو صاحبقران کو یہ خواب ہوا کہ یہ نقابدار تمھارا فرزند ہے اور
تمھارے صلب و بطن سے بلکہ ناوک فگن دختر نوذر اور رنگ نشین کے پیدا ہوا ہی اسکا نام شہزادہ

رفیع البخت ہو اُس سے مقابلہ نہ کرو بلکہ وہ صبح کو تمسے ملنے آئیگا اُسکے گلے سے لگانا حال دریافت کرنا
و دسب حال بیان کریگا اُدھر رفیع البخت کو بھی خواب ہوا تھا کہ صاحبقران تمھارے پدر بزرگوار ہین
اور تم اُنکے فرزند ہو تمھاری ہان کا نام ملکہ نادک فگن ہی بس صبح کو اُنکی خدمت مین جاکر قدمبوسی حاصل
کرنا وہ تمکو ایک وصیت نامہ دینگے اُس وصیت پر عمل کرنا اور اپنا حال سب بیان کرنا چنانچہ بوقت سحر
رفیع البخت بموجب حکم اُس بزرگ کے جو کہ خواب مین تشریف لائے تھے اور سب حال بیان کیا
تھا خدمت صاحبقران مین گئے تھے اور وہان صاحبقران اِنکے منتظر تھے چنانچہ باپ بیٹے ملے
دونون نے اپنی اپنی حالت بیان کی صاحبقران نے جشن کیا تھا اُسکے بعد وہ وصیت نامہ دیا تھا
بس رفیع البخت اُس وصیت نامہ کو پڑھکر اور لوح الماس کو لے کر صاحبقران سے رخصت
حاصل کر کے روانہ ہوئے تھے اور صاحبقران بعد رفیع البخت کے جانے کے طرف سمندر یہ
کے عازم ہوئے تھے چنانچہ اُنکی داستان تو تحریر ہوئی مگر جب سے کچھ حال رفیع البخت کا نہین تحریر ہوا
اب تحریر کرتا ہون ناظرین ملاحظہ فرمائین اور چند سطور بطور یاددہی کے اُس داستان کی بھی تحریر کر دیے تا کہ ناظرین
قدرشناس فلک اساس کو وہ داستان یاد آجائے آمدم برسر مطلب بس رفیع البخت جو رخصت ہوکر
اور اپنا لشکر لے کر روانہ ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ اِس شاہزادے کو اِسقدر تعجیل تھی کہ مین کسی طور
سے طلسم نورآگین پر پہونچ جاؤن اور اُسکو فتح کر کے اور اپنے نانا کے خون کا عوض ساکنان
طلسم سے لون بس یہ شاہزادہ دو منزلہ سہ منزلہ کرتا ہوا چلا جاتا ہی جب لشکر بہت تھک جاتا تھا تو کسی
مقام عمدہ و پر آب و گیاہ پر فروکش ہوتا تھا ایک شب وہان قیام فرماکر پھر روانہ ہوتا تھا اِسیطور
سے کئی منزلین طے فرمائین چنانچہ اتفاق سے ایک صحراے سبزہ زار و گلزار فرحت افزا و نواح دلکشا
مین اُس شیر بیشۂ صاحبقرانی کا مع لشکر گذر ہوا اُس صحرا کی فرحت و فزا دیکھکر سرداروں سے فرمایا
کہ اسی مقام پر آج قیام کرو کل یہان سے روانہ ہونگے کیونکہ یہ مقام بہت پرفضا و دلکشا ہی یہانکی
ہوا بہت نفیس ہی نواح دلکش ہی سب نے دیکھا کہ واقعی ہر طرف ایک نیا سماں ہی سبزہ روئیدہ ہی
یہ معلوم ہوتا ہی کہ فرش مخمل گسترہ ہی چونکہ وقت سحر تھا ابھی آفتاب اچھی طور سے بلند نہوا تھا اُس
سبزہ پر قطرہاے شبنم جو پڑے ہوئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا گوہر ناسفتہ غلطان ہین ہوا سے
مسیح نفس چل رہی تھی غنچہ مسکرا رہے تھے پھول کھلے ہوئے تھے کسی طرف لالہ کا تختہ تھا کسی سمت
سوتیا موگرا و بیلا و کوڑیالہ کھلا ہوا تھا گلاب و کیوڑے کی الگ خوشبو دماغ جان کو معطر کیے دیتی تھی
گلہاے خودرو کی مہک تو غضب ڈھا رہی تھی اپنی طرف دل کو لبھا رہی تھی نسرین و نسترن سمین
و یاسمن کی الگ بہار تھی صنعت باغبان قضا و قدر آشکار تھی وہ صحرا نہ تھا قدرت خدا کا نمونہ تھا
باغ شداد می اُسکے روبرو بے اصل تھا طائران خوش الحان شاخہاے درخت پر بیٹھے ہوئے
یاد معبود کر رہے تھے اُسکی وحدانیت کا دم بھر رہے تھے قمریان نہالان شمشاد پر بیٹھی ہوئین یا ہو یا ہو
کا دم بھر رہی تھی فاختہ سرو پر بیٹھی ہوئی کوکو کی صدا دے رہی تھی پپیہا الگ پی کو پکار رہا تھا کوئل
الگ کوک رہی تھی بلبلین پہلوے گل سے جدا نہوتی تھین عجب وقت تھا اور عجب وہ صحرا تھا
جدھر نگاہ اُٹھ جاتی تھی صنعت خالق بحر و بر نظر آتی تھی شاہزادہ و اہل لشکر سب کے سب اُس صحرا
کو دیکھکر خوش ہوئے حمد و ثناے الٰہی کرنے لگے اُس صحرا مین ایک چشمہ تھا کہ دل خضر سے زیادہ تر
مصفا پانی اُسکا تھا نبات سے صاف و شفاف مثل گوہر آبدار کے نایاب حباب اُسکا ہر ایک چشمک زن

حباب آسمان پر تھا وہ صفائی و لطافت مین غیرت حوض کوثر و سلسبیل تھا ایسا بیدیل تھا کہ جسکی
صفت زبان قلم سے غیر ممکن ہی بس شاہزادہ نے اہل لشکر کو حکم دیا کہ خیمے وغیرہ اسی مقام پر برپا کرو ہم
آج اسی صحرا مین قیام کرین گے شب کو اسی مقام پر بسر کرین گے کل یہان سے طرف منزل مقصد
کے سفر کرین گے یہ جو حکم فرمایا مجھے وغیرہ برپا ہونے لگے شاہزادہ مرکب پر سوار تھا سردارون سے
یہ فرما کر کہ تم لوگ یہان کا انتظام کرو مین ذرا اس صحرا کی سیر کرلون اور اپنے خالق بے نیاز کی صنعت
کو ذرا دیکھون کہ اُسنے اپنی قدرت کاملہ سے کیا کیا مقام خلق فرمائے ہین کہ جو کہ بہتر از باغ ارم ہین واقعی
کیا خوب صحرا ہی اور کیا عمدہ چشمہ ہی جسکو دیکھکر دل کو فرحت روح کو راحت حاصل ہوتی ہی سردارون
نے عرض کیا کہ بہت خوب بس شاہزادہ مرکب کو بڑھاکر صحرا کی سیر کرنے لگا یہان سب سردار انتظام
مین مصروف ہوئے بندوبست فروکش ہونے کا کرنے لگے یہ لوگ تو یہان بندوبست مین مصروف
ہین اِنکا حال پھر تحریر ہوگا مگر شاہزادہ جو سیر مین مصروف ہوا اور مرکب کو مہمیز کرکے ایک طرف
کو چلا کچھ دور گیا ہوگا کہ دیکھا کہ ایک کوہ فلک شکوہ اُس صحرا مین واقع ہوا ہی کہ از قلہ کوہ تا پائین کوہ
گلہائے رنگا رنگ کھلے ہوئے ہین وہ کوہ کثرت گلہائے بوقلمون سے دولہن بنا ہوا ہی آبشارین
اُس سے جاری ہین مثل ساون بھادون کے اُس سے پانی گر رہا ہی جیسے ساون بھادون
مین جھڑی لگتی ہی چھوٹی چھوٹی بوندیان پڑ رہی ہین مگر اسقدر وہ پانی صاف ہی اور اسطور سے چمکتا
ہی کہ جیسے گوہر آبدار بڑے عرصہ تک شاہزادہ اُس کوہ کی سیر کیا کیا اُس صحرا مین جانوران شکاری
بھی بہت تھے ہرن نیل گاؤ وغیرہ بکثرت تھے بس شاہزادے کو ہرن وغیرہ کو دیکھکر شوق شکار
پیدا ہوا کمان قربان مین سے لی ترکش سے تیر لیا مرغ تیر کو چلہ کمان مین پیوستہ کرکے صید افگنی
مین مصروف ہوا کہ ہرن شاہزادے نے تیر سے گرائے اُنکو بقربانی پہونچایا ایک آہو چوکڑی بھرتا
ہوا جست وخیز کرتا ہوا درہ کوہ سے نکلا شاہزادے کی نگاہ جو اُسپر پڑی اُسکو بہت پسند فرمایا اور خیال
کیا کہ اسکو زندہ اسیر کرلو اور لشکر مین لے چلو یہ ہرن بہت خوبصورت ہی یہ خیال دل مین کرکے
اُسکی طرف مرکب اُٹھایا وہ ہرن سم مرکب کی صدا سُنکے ایک طرف کو جست وخیز کرتا ہوا چلا انھون نے
گھنکے کچھے ہاتھ مین لیے اور اُسکے عقب مین چلے جب اُسکے قریب پہونچ جاتے ہین اور قصد
کرتے ہین کہ کمند ماردون وہ ہرن جست کرکے صاف نکل جاتا ہی جیسے کمان سے تیر بس یہ اُسکے
عقب مین مرکب کو مہمیز کرتے ہین برابر مرکب اُٹھائے ہوئے چلے جاتے ہین مگر وہ ہرن ہاتھ نہین
آتا ہی اسی دوا دوش مین کوئی پہر بھر دن آگیا یہ اُس صحرا سے کوئی کوس دو کوس اور دور نکل گئے
اب اُنکو بھی غصہ آگیا کہ یہ ہرن ہاتھ نہین آتا ہی بدون اسکو اسیر یا ہلاک کیے ہوئے نہ واپس ہونگا راوی
کہتا ہی کہ شاہزادہ مرکب اُٹھائے ہوئے عقب ہرن مین چلا جاتا ہی ہرن بھی جست وخیز کرتا ہوا آگے
آگے روان ہی شاہزادہ حیران ہی کہ کیونکر اسکو اسیر کرون دام کمند مین دستگیر کرون یہی فکر و تردد ہے
جب قریب پہونچکر کمند مارتا ہی وہ صاف مثل شرارہ کے حلقہ کمند سے نکل جاتا ہی جب اسطور سے شہزادہ
بہت سرگردان و حیران ہوا ہرن ہاتھ نہ آیا تو اب قصد فرمایا کہ اسکو تیر سے گراؤن بس کمان دوش
پر سے لی ترکش سے تیر لیا تیر کو چلہ کمان مین پیوستہ کرکے اور ہرن کو تاکا وہ نشانہ سے لگ ہوگیا اور
بھاگا یہ اب مرکب اُٹھاکر چلے مرکب بھی پسینہ مین غرق مرکب کی زبان نکل آئی ہی ہانپ رہا ہے
گر راکب کے اشارہ پر چلا جاتا ہی شاہزادہ کا بھی یہی عالم ہی کہ پیاس کا غلبہ ہی مگر اپنی ضد مین قسم

کھائی ہی کہ جبتک اسکو ہلاک نہ کرلونگا واپس نہونگا نوبت بایںجا رسید کہ ہرن ایک مقام پر پہونچکر
چوکڑی بھولا چونکہ اُسکی قضا تھی زندہ کیونکر اسیر ہوتا بس اُنھون نے برہم ہوکر نشانہ تاک کر جو
جو پٹکی سے خدنگ کو رہا کیا وہ جاکر پٹھے پر پڑا اترا دو ہوگیا زخم کاری لگا ہرن نے تیر کھاکر چیخ کھایا
اور زمین پہ گرا یہ مرکب بڑھاکر چلے وہ سنبھلا اور اُٹھکر بھاگا مگر زخمی ہو چکا تھا اور زخم کاری بھی لگا
تھا تھوڑی دور پر جاکر گرا یہ مرکب اُٹھاکر اُسکے قریب آئے اور مرکب پر سے اُتر کر اور قرولی کر سے
نکال کر اُسکو بتکبیر پہونچایا فرنج کیا ایک سایہ درخت مین آکر ٹھہرے زین پوش بچھالیا چونکہ دوپہر سے
زیادہ دن آچکا تھا کہ اُس ہرن کے عقب مین سرگردان رہے دوپہر کا ہل ہرن نے پریشان
کیا تھا اب تمازت آفتاب بھی زیادہ ہوگئی تھی اور بہ ہلکان بھی بہت ہوئے تھے اِنھون نے اِس
خیال سے کہ تم تھک بہت گئے ہو تھوڑی دیر اِس درخت کے سایہ مین دم لیلو تاکہ پسینہ خشک
ہو جائے اور یہ تازت آفتاب وحدت وحوہ بھی کم ہو جائے مرکب بھی راحت پائے پھر
سوار ہوکر اپنے لشکر کی طرف چلنا یہ دل مین سوچکر مرکب کو چھوڑ دیا وہ چرا مین مصروف ہوا اور
خود زین پوش بچھاکر زیر درخت بیٹھے ہرن سامنے ذبح کیا ہوا پڑا ہی یہ بیٹھے ہوئے ٹھنڈی
ٹھنڈی ہوا کھا رہے ہین پسینہ خشک ہوگیا ہر دو جو پیاس کی شدت تھی وہ بھی کم ہوگئی ہی اب
یہ بیٹھے ہوئے صحرا کی سیر کر رہے ہین دیکھ رہے ہین کہ درندے اپنے اپنے مقام سے نکل کر اپنے
تلاش آذوقہ جا رہے ہین وہ صحرا سے پر بہار ہی باد جانفزا یکہ دوپہر کا ہنگام ہی مگر ام سر بھی گل و ریاحین
کی کثرت ہی عجب خالق بحر و بر کی قدرت ہی ہر طرف نکہت گل سے صحرا مہکا ہوا ہی گل لالہ کھلا
ہوا ہی یہ اپنے دل مین بیٹھے ہوئے تعریف وصفت خداوند کریم کی کر رہے ہین کہ یکایک
صحرا کی طرف سے گرد اڑتی دیکھا کہ وہ گرد اِسی طرف چلی آتی ہی بس وہ گرد اُنکے قریب
آکر تھمی اور دامن گردشگافتہ ہوا اُس دامن گرد سے ایک سو چالیس علم پیدا ہوئے کہ جو کہ
بثابت کرتے تھے کہ ایک لاکھ چالیس ہزار سپاہ کے ہین فیلان مست کی پشت پر علمدار
بیٹھے ہوئے چھڑین علموان کی بغلون مین دبی ہوئین پھریرون پر نشانون کے تعریف خداوند
تصویر کی تحریر رہی پھریرے اُڑتے ہوئے ہاتھیون کی مستکون پر آنے لگے ہوئے علمدارون
کے سرون پر پگڑیان سرخ بندھی ہوئین سرخ وردیان پہنے ہوئے چلے آتے ہین بس وہ
علم و نشان شمال کی سمت سے آتے تھے جنوب کی سمت کو چلے یہ بیٹھے ہوئے دیکھا کیے کہ
عقب مین اُن ہاتھیون کے اور جلوس سواری تھا جب وہ بھی گذر گیا شاہزادے نے دیکھا
کہ ایک تخت پر بادشاہ سوار تاج سر پر رکھے ہوئے قبائے مرصع زیب تن کمر مین پٹکا پہنے ہوئے موتیون کے
مالے گلے مین سپر و شمشیر سامنے رکھی ہوئی پہلوے تخت مین دو پہلوان گینڈون پر سوار دریائے
آہن مین از سر تا پا غرق کھے خود سر پر دستانین ہاتھون مین زرہین پہنے ہوئے موزے پانون
مین مگر عجب مہیب صورتین ہیبت ناک شکلین بڑے بڑے دانت مخوف قوی ہیکل ضلالت و کفر کے نشان
اُنکے عقب مین لشکر بیکران چلا آتا تھا عقب لشکر مین ایک بہادر اور ضمیر کرتا تھا غرضکہ شہزادہ نے جو اس
لشکر کو جاتے ہوئے دیکھا خیال فرمایا کہ یہ لشکر کہان جاتا ہی اور یہ بادشاہ اور کل اہل لشکر کافر ہین
اِنکا نام بھی دریافت کرنا ضرور ہی بس یہ خیال دل مین کرکے اپنے مقام پر سے اُٹھا اور اُس مقام پر
آیا کہ جہان پر سے کل لشکر کا گذر تھا جب سب لشکر چلا گیا عقب لشکر مین چند دد کاندہ مثل ہیبت اقبال و

دیگر دو کانذار جو برابر راحت لشکر ہمراہ رہتے ہین وہ بھی گذر گئے تو شاہزادے نے اُنسے دریافت کیا
کہ یہ لشکر کدھر کو جاتا ہی اور یہ کون بادشاہ ہی اُنھون نے کہا کہ ای مسافر آگاہ ہو کہ یہ لشکر شہر بیدار یہ
سے آیا ہی اور بیدار شاہ تصویر پرست اِس لشکر کا بادشاہ ہی اور یہ دونون سپہ سالار ہین جو
کہ برابر تخت کے گنیڈون پر سوار ہین انمین ایک کا نام قہار شیر پیکر ہے اور دوسرے کا نام
مقصود دیو پیکر ہی زبردستان روزگار سے ہین رستم و اسفندیار انھین کے خوف سے دہن
کفن سے مُنھ چھپا کر گوشۂ لحد مین جا کر پوشیدہ ہوئے اگر زندہ ہوتے تو ضرور اُنکی غلامی اختیار
کرتے اِس بادشاہ کے ہمراہ ایک لاکھ چالیس ہزار کا لشکر ہی یہ بادشاہ اپنے بھائی پر
لشکر کشی کر کے جاتا ہی کیونکہ وہ مرتد ہو گیا اپنا اُسنے مذہب ترک کیا زمرد پرستی اختیار کی
ہی یہان سے تھوڑی دور پر ایک قلعہ ہی کہ نام اُس قلعے کا قلعۂ کشوریہ ہی اُس قلعہ مین وہ رہتا
ہی قلعۂ کشوریہ کے نزدیک ایک بہت بڑا ملک ہی کہ نام اُس ملک کا انوریہ ہی وہان کا حاکم
کہ جسکا نام دلدار شاہ ہی وہ بہت زبردست ہی اور اُسکے پاس لشکر بھی بکثرت ہی وہ بادشاہ
زمرد پرست ہی اُسنے بہت سے ملک جو کہ زمرد پرست دتھے اپنی زور و طاقت سے
سب ملکون کو فتح کیا اور زمرد پرستی کو رواج دیا چنانچہ قلعۂ کشوریہ پر بھی لشکر کشی کی حاکم
قلعۂ کشوریہ نے مقابلہ کیا چونکہ اُسکے پاس لشکر کم تھا اور دلدار شاہ سپاہ کثیر رکھتا تھا
حاکم قلعۂ کشوریہ نے کہ جسکا نام شداد شاہ ہی شکست کھائی اور اُسکی اطاعت اختیار کی
اور دین زمرد پرستی قبول کیا ای مسافر دلدار شاہ کا ایک فرزند ہی کہ جسکا نام خسرو شیر دل
ہی بہت صاحب زور و طاقت و قوت ہی اُسکی بہادری کا عالم عالم مین شہرہ ہی بس اُسی کے
سبب سے دلدار شاہ ہر ایک ملک پر غالب آتا ہی اور بہت سے پہلوان بھی ہین ایک
سپہ سالار ہی کہ جسکا نام فرمان پنجہ گیر ہی بہت بڑا دلیر و بہادر ہی بس جب ہمارے بادشاہ
کو یہ خبر ہوئی کہ تمھارے بھائی شداد شاہ نے دلدار شاہ کی اطاعت اختیار کی اور
اپنا مذہب آبائی ترک کیا زمرد پرست ہو گیا دوسرے بہت سے ملک جو باپ دادا
کے ترکے مین پائے تھے سب پر دلدار شاہ نے قبضہ کر لیا بہت غصہ آیا اور اُسیوقت
کمر بندی کا حکم دیا اور یہ لشکر لے کر اُدھر کو روانہ ہوئے بس یہ لشکر قلعۂ کشوریہ پر جاتا ہی
یہ جو بیان کیا شاہزادہ سنکے خاموش ہو رہا مگر اُن سب نے دیکھا تھا کہ ایک جوان رعنا
مہر طلعت ماہ رخسار ہی پوچھا کہ آپ کدھر کو جاتے ہین کیا آپ اکیلے ہین شاہزادے نے
جواب دیا کہ مین تاجر ہون میرا قافلہ عقب مین آتا ہی سمندر یہ کو جاتا ہون مین شکار کھیلتا ہوا
آگے بڑھ آیا ہون قافلہ آئے تو روانہ ہون یہ کہکر اُس درخت کے بیچ مین آئے وہ لشکر
سامنے شاہزادے کے چلا گیا بس جب کسی قدر دھوپ کی حدت کم ہوئی اور وہ تھکن برطرف
ہوئی مرکب بھی گھانس وغیرہ کھا کر آسودہ ہوا شاہزادے نے زین پوش مرکب پر رکھا
تنگ وغیرہ کس کر سوار ہوئے ہرن کو شکار بند مین باندھ لیا اور طرف اپنے لشکر کے چلے
یہ تو اُدھر سے جاتے ہین اُدھر جب اہل لشکر خیمے وغیرہ برپا کر چکے سب اپنے اپنے مقام پر
فروکش ہوئے سردار شاہزادے کا انتظار کرنے لگے جب بہت عرصہ ہوا تو لاہور تیز گام
جو کہ عیار شاہزادہ ہی اپنے وقت کا عمرو ثانی ہی اُس سے سردارون نے کہا کہ ای مہتر بڑا عرصہ

عرصہ ہوا کہ شاہزادے یہ فرماتے ہوے کہ تم خیمے وغیرہ برپا کرو مین صحرا کی سیر کرتا ہون اِس طرف کو تشریف لیگئے تھے ابھی تک تشریف نہین لائے ذرا چلکر دیکھین کہ شاہزادے کہان ہین اور کیا سبب ہی جو عرصہ ہوا لاہور نے کہا کہ مجکو خود تشویش ہے غرضکہ چند سردارون کو لاہور ہمراہ لے کر اُس طرف چلا کہ جو حرکو شاہزادہ روانہ ہوا تھا جبکہ اُنکے ہمراہ صحرا کے قریب پہونچا دیکھا کہ کئی ہرن شکار کیے ہوے پڑے ہین لاہور نے سردارون سے کہا کہ یہ ہرن ہمارے آقا نے شکار کیے ہین مین خیال کرتا ہون کہ کسی ہرن کے تعاقب مین گھوڑا ڈالے کسی سمت چلے گئے ہین بس لاہور اُن سب سردارون کو ہمراہ لے کر نشان قدم راہوار دیکھتا ہوا چلا جاتا ہی اور تلاش شاہزادے مین معروف ہی کہ سامنے سے گرد اڑتی ہی جبکہ دامن گرد دشگافتہ ہوا اُس گرد سے شاہزادہ کو دیکھا کہ مرکب پر سوار ایک ہرن ذبح کیا ہوا شکار بند سے بندھا ہوا ادھر کو چلے آتے ہین سردار اپنے آقا کو دیکھکر قاش زین سے فرش زمین پر آئے سعادت ملازمت حاصل کی لاہور نے عرض کیا کہ حضور کہان تشریف لیگئے تھے ہمکو بڑی فکر تھی آخر الامر ناچار ہوکر ان سردارونکو ہمراہ لیکر آپکی تلاش کو چلے تھے خداوند کریم نے اپنا بڑا فضل شامل حال کیا کہ دیدار نائض الانوار شاہزادہ سے مشرف فرمایا اتنے عرصے مین اور سب سردار بھی جو کہ لشکر مین باقی رہگئے تھے آکے شاہزادے کے قدمبوس ہوے اور بکمال ادب اُنھون نے بھی دست بستہ عرض کی شاہزادے نے تمام حال بیان کیا اپنا برائے شکار صحرا مین جانا اور اُس ہرن کا ظاہر ہونا اِس خیال سے کہ اِسکو زندہ پکڑلون گھوڑے کو ہرن کے تعاقب مین بسرعت تمام مہمیز کرنا اور دوپہر سرگردان رہنا آخر تیر سے شکار کرنا اور اپنے شکار کو ایک مقام پر رکھکر آپ صحرا کی سیر کرنا اتفاقاً ایک لشکر کثیر کا صحرا سے نمودار ہونا اور اپنا بھی وہان سے اپنے شکار کو لیکر اپنے لشکر کو روانہ ہونا بس سردارون نے شہزادہ سے عرض کیا کہ وہ لشکر کسقدر فاصلہ پر اترا ہی شہزادے نے فرمایا کہ قریب ہی یہانسے کچھ فاصلے پر ایک صحرا پر فضا ہی وہین مقیم ہی غرضکہ شاہزادہ یہ باتین کرتا ہوا فرودگاہ پر آیا مرکب سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوا خاصہ نوش فرمایا چونکہ دن تمام ہو چکا تھا رات ہوگئی تھی بس وہ شب شہزادے نے اُسی مقام پر بسر کی جب سفیدہ سحری آسمان پر نمایان ہوا شاہزادہ بیدار ہوا خادم نے پانی حاضر کیا وضو کرکے نماز صبح ادا فرمائی بعد فریضہ سحری کے جب سردار حاضر ہوے شاہزادے نے فرمایا کہ لشکر تیار ہو ہم طرف قلعۂ کشوریہ کے کوچ کرین گے اور جبتک کہ دلدار شاہ واہل لشکر دلدار شاہ وبیدار شاہ سب کو دائرۂ اسلام مین نہ لاؤنگا اُسوقت تک طرف اپنے کام کے نہ روانہ ہونگا کیونکہ یہ امر ہم لوگون پر فرض ہے کہ جہانتک ممکن ہو دین اسلام کے رواج دینے مین کوشش کرین اور جہاد پر کمر کسی رکھین اور راہ خدا مین جہاد کرین اور اپنی شوکت بڑھائین تاکہ لوگ ہماری طرف آئین پس لشکر میرا طرف قلعۂ کشوریہ کے روانہ ہو جو کہ یہانسے بہت قریب ہی حکمت ومشیت خداوند کریم مین یہی گذرا تھا کہ یہ سب لوگ میری کوشش سے مسلمان ہون اِسی سبب سے تو میرا اِس طرف کو آنا ہوا یہ مقامات بھی خارستان ضلالت سے پاک وصاف ہون جو کہ منکر ہین وہ ہلاک ہون تاکہ اور لوگون کو گمراہ نہ کرین اور وہ لوگ جو کہ اپنے دلون مین کسی وقت سے نور اسلام کو کسی سبب سے پوشیدہ رکھتے ہین ظاہر کرین اور گمراہ کرنے والون کے شر سے بچین یہ کہکر شاہزادے نے لشکر کو کوچ کا حکم فرمایا بس اُسی وقت کل لشکر تیار ہو گیا اور بموجب حکم شاہزادہ طرف قلعۂ کشوریہ کے روانہ ہوا اِنکو نوراہ مین رکھا جاتا ہے اور اب حال قلعۂ کشوریہ وبیدار شاہ کا تحریر ہوتا ہی راوی کہتا ہی کہ بیدار شاہ مع ایک لاکھ چالیس ہزار لشکر جرار وسپہ سالاران نامدار کے راہ طے کرکے قریب قلعۂ کشوریہ کے پہونچا مقام مناسب دیکھکر خیمہ زن

ہوا بارگاہین وغیرہ برپا ہوئین لشکر اُترا یہان تو لشکر اُتر رہا ہی اُدھر ہرکارون نے شداد شاہ کو خبر پہونچائی کہ ای بادشاہ آگاہ ہوجیے کہ آپ کے بھائی صاحب یہ خبر پاکر کہ آپ نے اطاعت دلدار شاہ کی اور اُنھون نے کئی ملک آپ کے آپ کے قبضے سے لے لیے اور آپ نے دین زمردپرستی اختیار کیا اور اُنکو خراج دینا قبول کیا لشکر کشی کرکے تشریف لائے ہین بیرون شہر کشور یہ مع لشکر فروکش ہوے ہین یہ سنکے شداد شاہ کے حواس جاتے رہے رنگ رو متغیر ہوگیا اپنے اہل دربار سے کہنے لگا کہ بڑا غضب ہوا کہ اِس امر کی بھائی صاحب کو خبر ہوگئی اور وہ لشکر کشی کرکے آگئے کیا جواب دون اب نہ یہ ہوسکتا ہی کہ دلدار شاہ کی اطاعت سے سرگردانی کرون کیونکہ دلدار شاہ سے اور مجھ سے اقرار ہوچکا ہی اور اُس سے ہر وقت کا سامنا ہی وہ لشکر کثیر رکھتا ہی اور بھائی صاحب مین بھی اسقدر طاقت وقوت نہین ہی اور نہ اِسقدر اُنکے پاس لشکر ہی نہ پہلوان ہین جو دلدار شاہ سے لڑسکین اور مقابلہ کرسکین اگر جرأت کرکے مقابلہ بھی کرین تو سوائے شکست اُٹھانے کے کچھ نہ حاصل ہوگا بس جب یہ امر ظاہر ہی تو مین کیونکر اُنکی اطاعت کرون نہ مین اپنے مین اسقدر قوت اِسوقت پاتا ہون کہ بھائی صاحب سے مقابلہ کرسکون کیونکہ اُنکے ہمراہ لشکر بہت ہی اور اُنکے ساتھ پہلوان زبردست ہین اب کیا کیا جاے یہ تو کبھی نہ کرونگا کہ دلدار شاہ کی اطاعت ترک کرون اور اُسکو اپنا دشمن بناؤن بس اُنسے قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرونگا اور دلدار شاہ سے کمک طلب کرونگا یہ جو شداد شاہ نے کہا مشیران سلطنت وارکین دولت نے دست بستہ عرض کیا کہ یہ رائے حضور کی بہت عمدہ اور نہایت ٹھیک ہی بس ایک عرضی خدمت دلدار شاہ مین روانہ فرمائیے اور اُنسے کمک طلب فرمائیے جبتک وہانسے کمک آئے اُنسے قلعہ بند ہوکر مقابلہ فرمائیے یہ رائے جو سب نے دی اُسوقت شداد نے ایک عرضی اِس مضمون کی کہ ای بادشاہ ذیجاہ وای شہنشاہ گردون پناہ فلک شکوہ ای پشت وپناہ غریبان دام اقبالہ بعد ادائے آداب کے واضح رائے عالی ہو کہ میرا بڑا بھائی بیدار شاہ جو کہ شہر بیدار کا حاکم ہی میرے مطیع ہونے کی خبر پاکر کہ مین نے آپکی اطاعت کی لشکر کثیر لے کر بعزم جنگ وپیکار چڑھ آیا ہی اور اُسکا قصد ہی کہ مجکو اِس امر کی سزا دے مین اپنے مین اسقدر قوت نہین پاتا ہون کہ اُس سے مقابلہ کرسکون لہذا میری کمک فرمائیے بہت جلد یا تو خود تشریف لائیے یا کسی سردار زبردست کو بھیجے کہ جو کہ اِس کردار کی اُسکو سزا دے زیادہ کیا تحریر کرون یہ عرضی لکھکر طرف شہر انوریہ کے پاس دلدار شاہ کے روانہ کی ایک فتر سوار تیز رفتار کے ہاتھ بعد ازین یعنی عرضی کے روانہ کرنیکے اپنے سردارون کو حکم دیا کہ قلعے کی آراستگی کرو چنانچہ اُسی وقت سے قلعہ آراستہ وپیراستہ اسباب جنگ سے ہونے لگا خندق مین پانی بھروا دیا گیا توپین وغیرہ بروج وفصائل پر لگا دی گئین پہرہ چوکی سپاہ جنگی کا ہر مقام پر مقرر کردیا گیا در قلعہ بند کرلیا گیا پل تختہ لب خندق پر سے اُٹھا لیا گیا خلاصہ یہ کہ اپنے نزدیک خوب قلعہ کا بند وبست کرلیا بادشاہ کو اِس حال سے آگاہ کیا اُدھر وہ فتر سوار شہر کے دوسری طرف سے نکلکر طرف انوریہ کے روانہ ہوا اور شہر انوریہ مین پہونچکر دربار دلدار شاہ مین اپنی خبر کرا کے گیا بادشاہ کو مجرا کیا اُسکو جگہ ملی بیٹھنے کو یہ سلام کرکے بیٹھا شداد شاہ کی عرضی دی بادشاہ نے میر منشی کو طلب کرکے عرضی کے پڑھنے کا حکم دیا اُسنے عرضی پڑھی جب بادشاہ مضمون عرضی سے آگاہ ہوا حکم دیا کہ ہماری طرف سے لکھدو کہ تم اطمینان رکھو

مین خود لشکر لے کر آتا ہون اور اس سرکش کو بہ سزا پہونچاتا ہون تم کسی قسم کا خوف نہ کرو مجکو
اپنے پاس جانے منشی نے وہی مضمون پشت عرضی پر تحریر کر دیا اور اس قاصد سوار کے حوالے کیا
اور خلعت بہ حکم بادشاہ کے اسکو دیا وہ جواب عرضی لے کر اور بادشاہ کو سلام کر کے بیرون
دربار آیا شتر پر سوار ہو کر اور راہ طے کر کے قلعے مین آیا شداد شاہ کو دیا یہان دربار تھا شداد شاہ
بہ اطمینان بیٹھا تھا کہ مین قلعے کا بندوبست کر چکا ہون کہ قاصد سوار نے عرضی کا جواب لا کر دیا شداد
شاہ نے وہ عرضی کا جواب خود پڑھا اور بہت خوش ہوا اور اہل دربار سے کہا کہ خود بادشاہ
لشکر کثیر لے کر تشریف لاتے ہین بس انکی تشریف آوری تک مین قلعہ بند رہونگا اسکے بعد باہر
نکلکر اور انکا شریک ہو کر مقابلہ کرونگا یہان بعد روانہ کرنے جواب عرضی کے دلدار شاہ
نے اپنے سردارون کو حکم دیا کہ کل لشکر قریب تین لاکھ کے تیار رہے ہم برائے کمک شداد شاہ
کو جائین گے بس بموجب حکم بادشاہ کے سردارون نے بندوبست کیا شب بھر مین تین
لاکھ سپاہ تیار ہو کر آمادۂ سفر ہوئی دوسرے دن بادشاہ کو خبر کی بادشاہ نے شہر انور مین
اپنی طرف سے اپنے وزیر کو نائب اپنا کیا اور مع اپنے فرزند خسرو شیر دل و دیگر پہلوانان پر دل
اور اپنے سپہ سالار قہرمان پنجہ گیر کو ہمراہ لے کر مع تین لاکھ سپاہ کے طرف قلعۂ کشوریہ
کے برائے کمک شداد شاہ کوچ کیا بہ راہ طے کرتا ہوا العجلت چلا آتا ہے اسکو فوراً مین رکھا جاتا
ہے حال اسکا آیندہ تحریر ہوگا یہان جب بیدار شاہ فرد کش ہو چکا اور ایک رات اسنے
آرام سے بسر کی بوقت سحر اسنے دربار کیا اور اہل دربار سے کہا کہ مجکو اس امر کا یقین تھا
کہ جب شداد شاہ میرے لشکر کشی کی خبر پائیگا بس فوراً بادولت کی خدمت مین حاضر ہوگا
اور عذر کرے گا اور میری پند و نصیحت کو سن کے پھر اپنا دین آبا قبول کریگا اور دلدار
شاہ کی اطاعت ترک کریگا مگر مجکو اس امر کا عجب ہے کہ کل سے مین یہان آیا ہون اور اسکو
اس امر کی خبر ضرور ہوئی ہوگی کہ مین اس قصد سے آیا ہون اسپر وہ نہ آیا اسکا کیا سبب ہے اہل
دربار و وزیران نامدار و مشیران نیک کردار نے عرض کیا کہ یہ امر جو آپنے ارشاد فرمایا بہت
درست ہے مگر آپکو لازم ہے کہ ایک سرفراز نامہ تحریر فرمائیے اسکے ذریعہ سے طلب فرمائیے تاکہ انکو بھی
یہ امر ثابت ہو کہ آپ اس غرض سے تشریف لائے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا نامہ تحریر کیا
جائے مگر ایک اور امر ہے کہ جبتک نامہ تحریر ہو چند ہرکارے جاکر خبر لائین کہ شداد شاہ کس فکر
مین ہے اور کیا کر رہا ہے آیا اسکو اس واقعہ کی خبر ہے یا نہین یہ حکم جو بادشاہ نے دیا اسکا چار کہ جسکا نام
مہتر فرتوت تیز نگاہ ہے اسنے عرض کیا کہ مین ابھی ہرکارے روانہ کرتا ہون اسکے سات سو
شاگرد ہین بس اسنے انمین سے چند کو طلب کر کے کہا کہ تم قلعۂ کشوریہ مین جاؤ اور بہت جلد یہ خبر
دریافت کر کے حاضر ہو کہ آیا ہمارے بادشاہ کی تشریف آوری کی خبر شداد شاہ کو ہوئی یا
نہین اگر ہوئی تو وہ کس فکر و تردد مین ہے جو ابھی تک خدمت بادشاہ مین نہین حاضر ہوئے
وہ عیار یہ حکم پاکر اسی وقت بارگاہ سے نکلکر طرف قلعے کے روانہ ہوئے یہان بادشاہ نے
دبیر کو طلب کر کے فرمایا کہ ایک نامہ ہماری طرف سے شداد شاہ کو اس مضمون کا تحریر کرو کہ
ای برادر یجان برابر قوت بازو و زینت پہلو زاد عمرہ بعد دعاے ترقی در حیات کے معلوم کرو
کہ جب مجکو خارج یہ معلوم ہوا کہ تمپر دلدار شاہ نے لشکر کشی کی تمنے پہلے اس سے مقابلہ کیا جب

نہ لڑسکے اور اُسنے بہت سے ملک آبائی تمھارے کہ جنمین میرا بھی حق تھا اور مین نے صرف اس خیال سے اُنپر قبضہ نہ کیا تھا کہ تم میرے چھوٹے بھائی ہو تم ہی قابض رہو مین کیا تم سے لون کیونکہ مین نے خود اپنے قوت و بازو سے بہت سے ملک فتح کیے اور وہ ابتک میرے قبضے مین ہین مجکو کیا ضرورت ہی یہ ہی حکومت کرے اُنکو تمنے یون تباہ کیا اور مجکو خبر نہ کی اُسپر طرہ یہ کیا کہ اُسکی اطاعت کی اور اُسکا مذہب قبول کیا اور اُس باطل خدا کی پرستش اختیار کی جو کہ ہمیشہ مسلمانون کے ہاتھ سے تباہ و برباد پھرا اور ایک ایک کے دامن مین پناہ گزین ہوا اور اُنکا کچھ نہ کر سکا اور اُس خدا کی اطاعت ترک کی جو کہ اِسوقت تک نہ طاق مین موجود ہی اُسکو چھوڑ دیا یہ کیا حرکت ہی بس تمکو لازم تھا کہ جب دلدار شاہ لشکر لے کر آیا تھا تمنے مجکو اطلاع کی ہوتی مین آکر اُس سے مقابلہ کرتا اُسکو شکست دیتا اور اُسکو خود اپنا فرمانبردار کرتا پہلے خبر نہ کی جو جی چاہا وہ کیا اُسکا نتیجہ اُٹھایا مگر انجام کو نہ خیال کیا کہ اِسکا انجام کیا ہوگا بس اب تمکو لازم ہی کہ میرے نامہ کو دیکھتے ہی میرے پاس آؤ اور اپنے دین کہائی کو اختیار کرو اور دلدار شاہ کی اطاعت کو ترک کرو مین دلدار شاہ سے سمجھ لونگا وہ مجھ سے مقابلہ نہین کر سکتا ہی تم کچھ اسکا خوف نہ کرو اگر میری تحریر کے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ مین سواران سپاہ سے قلعے پر حملہ کرونگا اور قلعے کو بیخ دین سے منہدم کر کے گرا دونگا اور کل رعایاے شہر کو قتل کرونگا اور خاک و خون مین سب کو ملا دونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا آیندہ تمکو اختیار ہی بس اِس تھوڑی تحریر کو بہت جانو یہ جو بادشاہ نے دبیر سے کہا دبیر نے اُسیوقت نامہ تحریر کیا یہان تو نامہ تحریر ہوا ہی اُدھر وہ ہرکارے جو برائے خبر قلعہ گشوریہ روانہ ہوے تھے راہ طے کر کے قریب قلعہ پہونچے اب جو قلعہ کی طرف دیکھا اُس کو آلات حرب و ضرب سے آراستہ پایا اور خندق کو پانی سے بھرا اور دیکھا کہ توپین وغیرہ قلعے پر چڑھی ہوئی ہین در قلعہ بند ہی یہ جو اُن ہرکارون نے دیکھا قریب جاکر آواز دی کہ اے قلعے کے لوگون در قلعہ کھولدو ہم مسافر ہین شہر مین داخل ہوکر آرام سے بسر کرین جو لوگ قلعے پر تھے اُنھون نے آواز دی کہ اگر مسافر ہو تو واپس جاؤ در قلعہ نہ کھلے گا کیونکہ لشکر غنیم قریب قلعہ فروکش ہی ایسا نہو کہ کوئی لشکر حریف کا جاسوس وغیرہ برائے خبر چلا آئے اور کسی تدبیر سے حریف قلعے مین داخل ہو جائے آجکل اِس شہر و قلعہ مین مسافر وغیرہ کے آنے کا حکم نہین ہی اور کسی طرف چلا جائے بادشاہ نے منع کر دیا ہی کہ کوئی آئے قلعے مین نہ آنے دینا یہ جو اُن ہرکارون نے سُنا فوراً وہان سے طرف اپنے لشکر کے واپس آئے اور داخل بارگاہ ہوئے یہان نامہ تیار ہو چکا تھا کہ یہ عیار کر پہونچے بادشاہ نے عیارون کیطرف دیکھکر فرمایا کہ بیان کرو کیا خبر لائے اُنھون نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ہم بموجب حکم سرکار قلعے کیطرف گئے جب قریب قلعہ پہونچے تو خندق کو پانی سے بھرا پایا پل تختہ کو اُٹھا ہوا پایا در قلعہ بند تھا توپین وغیرہ قلعے پر آراستہ تھین بروج و فصائل آلات حرب و ضرب سے پیراستہ تھے یہ واقعہ دیکھکر ہمنے آواز دی کہ ہم مسافرین در قلعہ کھولدو تاکہ ہم داخل ہون راحت و آرام پائین آواز دی اہل قلعہ نے کہ در قلعہ نہ کھلے گا حکم بادشاہ کا نہین ہی کیونکہ حریف مقابلہ مین فروکش ہی ایسا نہو کہ تم لوگون کے ہمراہ جاسوس لشکر حریف کے نہ آجائین ہم قلعے کا در وازہ ہرگز نہ کھولینگے بادشاہ کا حکم نہین ہی جب ہمنے یہ سُنا تو واپس آئے خداوند قلعہ کو خوب آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ کیا ہی ہم اندر قلعے کے نہ جا سکے جو وہان کے حالات دریافت کرتے یہ جو بادشاہ

نے ہر کارون کی زبانی سُنا بہت برہم ہوا اہل دربار سے کہا کہ معلوم ہوا کہ شداد کو غرور ہوگیا ہی
وہ میرے کہنے پر عمل نہ کریگا وہ مقابلہ کریگا اِسی سبب سے وہ خبر آنے کی پا کر نہین آیا بلکہ قلعے
کا بندوبست کیا وہ اپنے نزدیک یہ خیال کر کے کہ قلعہ کوئی نہین لے سکتا ہی قلعہ بند ہوا ہی
مجکو قسم ہی سر خداوند کی ایک دم مین قلعے کو خالی کرالونگا وہ اپنے نزدیک سوچا کیا ہی یہ کہکر
دبیر سے کہا کہ اِسقدر نامہ مین اور تحریر کردے کہ مجکو معلوم ہوگیا ہی کہ تمنے میرے آنے کی خبر پاکر
اور یہ خیال کر کے کہ ہم مقابلہ کرین قلعہ بند ہو کر بیٹھے ہو مین نے ایسے گھروندے بہت سے
مٹا دیے ہین میرے نزدیک اِس قلعے کی کیا حقیقت ہی جسوقت ما بدولت نے قصد کیا کھڑی
سواری ہی قلعہ لے لیا بس خیریت اِسی مین ہی کہ اپنی اِس حرکت سے باز آؤ اور اِن خیالون کو دور
کرو اور آکر حاضر ہو آیندہ اختیار ہی یہ تحریر کر کے وہ نامہ اپنے عیار کو دیا کہ نامہ لے کر تم خود جاؤ اور
شداد شاہ تک نامہ پہونچاؤ اگر قلعے مین جانا نہ ملے تو جو اسوقت مناسب ہو وہ کام کرنا نامہ اُس تک
ضرور پہونچانا اور ضرور جواب لانا بس فرتوت تیز نگاہ نے وہ نامہ لیا اور سر سے باندھکر
پیر دن بارگاہ آیا اور پاے شاطری مارتا ہوا طرف قلعے کے روانہ ہوا اُدھر اُن لوگون نے شداد
شاہ کو اِس حال سے آگاہ کیا کہ چند مسافر آئے تھے کہتے تھے کہ در قلعہ کھولدو ہم اندر شہر کے
آئین گے ہمنے اُنسے کہا کہ در قلعہ نہ کھلے گا بادشاہ کا ہمارے حکم نہین ہی واپس جاؤ وہ بہت کہا
کیے ہمنے در قلعہ نہین کھولا وہ واپس گئے شداد شاہ نے کہا کہ تمنے خوب کیا کوئی آئے در قلعہ
نہ کھولنا وہ مسافر نہ تھے بلکہ لشکر حریف کے جاسوس تھے اِس فقرہ سے قلعے مین آنا چاہتے
تھے وہ لوگ پھر اپنے مقام پر آکر ٹھہرے کہ دیکھا صوا سے گرد بلند ہوئی ایک عیار نامہ سر سے باندھے ہوئے پاے
شاطری مارتا ہوا چلا آتا ہی جب وہ قریب قلعہ آکر پہونچا لب خندق کھڑا ہوا یہان شداد شاہ دربار مین بیٹھا ہی
سب سردار حاضر دربار ہین یہ کافر بیٹھا ہوا کہہ رہا ہی کہ جب بیدار شاہ اِدھر آئیگا اور قلعے کو
آراستہ پائیگا تو ضرور واپس جائیگا اِس خیال سے کہ قلعے کا لینا بہت مشکل ہی اگر مقابلہ بھی ہوا تو وہ
قلعے پر سے توپین مارونگا کہ یاد کریگا پھر اُسکا ہوا نہ پڑیگا کہ قلعے پر یورش کرے اِس عرصے مین
دلدار شاہ مع لشکر کے آجائیگا بس وہ شکست دے کر بھگا دیگا سب کا فر اُسکی بان مین ہان
ملا رہے ہین اُدھر بیدار شاہ اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا اپنے سردارون سے یہ کہہ رہا ہی کہ جواب
نامہ آئے تو مین بندوبست کرون اگر شداد شاہ نے اطاعت اختیار کرلی تو خیر اور اپنا مذہب
قدیم اختیار کرلیا ورنہ کل ہی تو مین قلعے پر یورش کرونگا اور قلعے کو لے لونگا یہ میرے ہاتھ سے بچکر
جاتا گمان ہی اپنے نزدیک بہت بڑی حفاظت کی ہی قلعہ بند ہوا اتنا بڑا نامرد ہی کہ بدون مقابلہ قلعہ بند
ہوا ہی سردارون نے عرض کیا کہ ہمارے تو یہ خیال مین معلوم ہوتا ہی اُنھون نے کمک طلب کی
ہی دلدار شاہ سے بس اِس خیال سے جبتک کمک آئے قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرین کیونکہ یہ امر تو
ظاہر ہی کہ وہ آپ سے مقابلہ نہین کرسکتے ہین نہ اُنکے پاس اسقدر سپاہ ہی کہ مقابلہ کرین اور نہ ایسے
پہلوان ہین بس جب کمک آجائیگی اُسوقت ضرور مقابلے کو باہر آئین گے بادشاہ نے کہا کہ یہ
راے تمھاری بہت ٹھیک ہی مگر مین کب اتنی مہلت دونگا کہ وہ جو کمک اُسنے طلب کی ہی وہ آجائے
مین کل ہی قلعے پر قبضہ کرلونگا نامہ کے جواب کا صرف انتظار ہی یہان یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر
فرتوت نے زیر طاقہ پہونچکر آواز دی کہ اہل قلعہ در قلعہ کھولو مین نامہ لے کر بیدار شاہ اپنے

بادشاہ کا تمھارے بادشاہ کے پاس آیا ہون اُنھون نے شداد شاہ کو نامہ تحریر کیا ہی اور اُسکا جواب طلب کیا ہی مجکو حکم ہی کہ بادشاہ کے ہاتھ مین دینا اور اُسکا جواب حاصل کرنا یہ جو فرطوت نے کہا اہل قلعہ نے پکار کر کہا ہمکو بادشاہ کا حکم نہین ہی کہ ہم در قلعہ کھولین بس اگر نامہ لائے ہو تو تیر مین باندھکر ہمارے پاس پھینکدو ہم اُسکا جواب بادشاہ کی خدمت مین پیش کرکے لاوین جو وہ جواب دین سوائے اسکے اور کوئی صورت جواب کے ملنے کی نہین ہی در قلعہ نہ کھلے گا یہ جو فرطوت نے سُنا پکار کر کہا کہ تمنے خود جواب دیدیا اچھا تم در قلعہ نہ کھولو بادشاہ کو خبر تو کرو کہ فرطوت تیز نگاہ عیار آپ کے بھائی صاحب کا نامہ لے کر آیا ہی اور کہتا ہے کہ در قلعہ کھولدو مین نامہ اُنکے ہاتھ مین دونگا اور اُنسے جواب لونگا بس اگر وہ حکم دین کہ در قلعہ کھولدو تو در قلعہ کھولنا ورنہ جس طور سے تم کہتے ہو مین اُسی طور سے تمکو نامہ دونگا تم جواب لادینا مجکو یقین ہی کہ جب وہ یہ سماعت فرمائین گے کہ میرے بھائی کے پاس سے نامہ آیا ہی اور اُنکا عیار نامہ لے کر آیا ہی تو ضرور در قلعہ کے کھولنے کا حکم دین گے اگر نہ دین گے پھر جو تم کہو گے مین قبول کرونگا اُن لوگون نے کہا کہ اے فرطوت تمھارا کدھر خیال ہی بادشاہ نے اُنھین کے آنیکی خبر سنکے تو قلعہ آراستہ کیا ہی اُنسے مقابلے کا قصد ہی وہ تیرے لیے حکم دیدین گے فرطوت تیز نگاہ نے کہا کہ اچھا تم اِسقدر تکلیف کرو چنانچہ دو ایک آدمی تو در قلعہ پر ٹھہرے رہے اور کچھ شداد شاہ کے پاس گئے اور سب حال اُس سے بیان کیا جو کچھ جواب و سوال ہوئے تھے شداد شاہ نے کہا کہ بس اُس سے کہنا کہ در قلعہ تو کھلنا غیر ممکن ہی کیونکہ ہمکو تمھارے بادشاہ سے کوئی تعلق نہین ہی وہ ہمپر لشکر کشی کرکے آیا ہی اور نامہ و پیام کی کیا ضرورت ہی ہم اُسکے کہنے پر عمل نہ کرینگے جو ہمنے اپنے حق مین بہتر جانا وہ کیا اور کرینگے جو اُسکو بن پڑے وہ کرے اگر اُسنے نامہ بھیجا ہی تو خیر اُسکو بذریعہ تیر کے قلعے مین پھینکدو جو ہمکو اُسکا جواب دینا ہوگا وہ تحریر کرکے تیر مین باندھکر پھینکدین گے ہمارے اُسکے تو محبت و قرابت قطع ہوگئی وہ بیکار اسقدر کوشش کرتا ہی صلح ہونا غیر ممکن ہی سوائے جنگ کے بس اگر وہ عیار تیر مین باندھکر نامہ پھینکدے تو نامہ لے آنا ہم جواب دیدین گے اگر انکار کرے تو کہنا کہ نامہ لیکر واپس جاؤ یہی جواب ہی اُس نامہ کا بس وہ لوگ در قلعہ پر آئے جو کچھ کہ شداد شاہ نے کہا تھا وہ پکار کر کہا یہ جو تقریر فرطوت نے سُنی اُسکو یقین ہوا کہ قلعے مین جانا نہ ملے گا اور جواب نامہ حاصل کرنا پر طرح ہی ایسا نہو کہ یہ جو جواب دیا ہی مین جاکر بادشاہ سے بیان کرون اور عرض کرون کہ مین نامہ لے کر واپس آیا مین نے اُس طرح نامہ نہ دیا جس طور سے اُنھون نے طلب کیا یہ سنکے بادشاہ نے فرمایا کہ تمنے کیون نہ دیا اور اگرچہ ناراض ہوتو فرمایا ہی بس جسطور سے یہ کہتے ہین اُسی طور سے نامہ دون تحریری جواب لینا اچھا ہی تاکہ اُنکی سند رہے شاید کسی وقت مین انکار کرین کہ ہمنے جواب نہین دیا تو دکھا دیا جائے یہ دل مین خیال کرکے کہا کہ اچھا مین نامہ تیر مین باندھکر پھینکے دیتا ہون تم اِسکا جواب لادو بس فرطوت نے نامہ تیر مین باندھکر بالاے قلعہ تیر کو پھینکا اُن لوگون نے وہ نامہ تیر سے کھول کر اور لیجاکر شداد شاہ کے روبرو پیش کیا شداد نے دبیر سے پڑھوایا جب مضمون نامہ سے آگاہ ہوا دبیر سے کہا کہ اسکی پشت پر یہ چند کلمے تحریر کردو کہ ہمارے تمھارے کوئی قرابت نہین ہی تم تصویر پرست ہو اور ہم زمرد پرست وہ سلسلہ قرابت و رشتہ عزیزداری قطع ہوگیا جو تمھارا بھائی ہو اُسکو پند و نصیحت کرو وہ تمھاری اِس

پند و نصیحت کو قبول کریگا مین تو تمھارا جانی دشمن ہون اور تم میرے پس جو امر مین نے اپنے حق مین بہتر جانا وہ کیا اور جو بہتر جانونگا وہ کرونگا تم بیکار ایسی مہمل تحریرات روانہ کرکے اپنے دماغ کو خراب کرتے ہو اور میرے اِس تحریرات سے کوئی فائدہ تمکو نہ ملیگا بلکہ سوائے نقصان کے اور یہ جو تمنے تحریر کیا ہی کہ اپنا دین آبائی ترک کیا اور اُس خدائے باطل کی پرستش اختیار کی جو کہ خداپرستون کے ہاتھ سے بھاگا بھاگا پھرتا تھا اور ایک ایک کے دامن مین پناہ گزین ہوتا تھا آخر کو اُنکے ہاتھ سے مارا گیا اِسکا جواب تمکو لکھا کیا جائے صرف اِسی قدر کافی ہی کہ یہ اُسکا حلم و رحم تھا کہ اُسنے ایسے پُر طاقت بندے پیدا کیے اور اُنکو اپنی قدرت سے اِسقدر زور و طاقت عطا کیا کہ وہ کسی سے زیر نہو سکے بس جب اُنکو یہ معلوم ہو گیا کہ ہم ایسے پر طاقت ہین اور کسی سے زیر نہونگے وہ اپنے خدا کو بھول گئے اور اپنے پیدا کرنے والے کو فراموش کیا اور نیا دین پیدا کیا اور کہا کہ ہمارا خدا آسمان پر ہی اُسکو کوئی دیکھ نہین سکتا ہی اور یہ سب خدائے باطل ہین گو بظاہر تو وہ یہ کہتے ہین مگر باطن مین وہ زمرد کی بندگی کرتے ہین اور اُسی کو اپنا خدا جانتے ہین جب اُن بندگان معتوب نے یہ سرکشی کی اور اپنے خدا سے مقابلے پر آمادہ ہوئے اُنکو بہت پند و نصیحت کی گئین مگر وہ لوگ بھی اپنے قول کے بڑے پختہ تھے نہ پھرے خداوند زمرد سے مقابلے پر آمادہ ہوئے اور خداوند سے مقابلہ کرنے لگے چنانچہ بہت سے مقابلے ہوئے چونکہ خداوند نے اُنکو بہت خوبصورت و صاحب جمال پیدا کیا ہی بدین سبب اُنکو غارت کرتے ہوئے رحم آیا بس اُنھون نے خداوند پر ستم کیا خداوند نے گوارا کیا مگر اُنکو غارت نہ کیا یہ ممکن تھا کہ ایک چشم زدن مین سب کو غارت کر سکتے تھے اپنے بندگان خاص کو اُنکے ہاتھون سے قتل کرایا مگر اُنپر کوئی ظلم و ستم نہ کیا اور خود بھی اُنکے ہاتھون سے پریشان ہوئے اور ایک ایک کے پاس جاکر پناہ لی جاکر پوشیدہ ہوئے اور دوسرا سبب اُنکے غارت نہ کرنے کا یہ بھی تھا کہ جو بندے بہت مغرور ہو گئے تھے اُنکو بھی غارت کرایا اُنکے ہاتھ سے قتل کرایا کیونکہ اُنکا اِسی طور سے غارت کرنا تھا گو بظاہر خداوند اُن بندگان مغضوب کے ہاتھ سے مارے گئے مگر اصل مین چولا بدل کر آسمان پر تشریف لیگئے اُنکی بھی خوشی کردی بس وہ خداوند برحق مین یہ بھی مصلحت تھی جو کہ خداوند نے کی کسکو بھلا شیست خداوند مین دخل ہی تو بالکل بے عقل ہی جو ایسا خیال کرتا ہی بس اب یہ کبھی نہ خیال کرنا کہ خداوند خداپرستون کے ہاتھ سے مارے گئے بلکہ اُنکے حال پر رحم کیا اور اِس غرض سے اُنکو نہین غارت کیا کہ جو ایسے بندے مثل تیرے محرف ہین اُنکو قتل کرین بس جب خداپرست سب بندگان گنہگار کو قتل کر لین گے تو خداوند اُنپر اپنا عذاب نازل کریگے بس یہ امر ثابت ہو گیا کہ خداوند ان خداپرستون کو بھی غارت فرمائین گے اور کس طور سے تیرے اوپر ثابت کیا جائے کہ زمرد خدائے برحق ہی اور خداوند تصویر جسکو تو بندگی کرتا ہی اور قبل مین بن بھی کرتا تھا وہ خداوند کا نائب اور بندہ تھا بس خداوند نے اُسکو کتاب دے کر نہ طاق کو روانہ کیا تھا وہ جاکر وہان مغرور ہو گیا اور خود خدا بن بیٹھا بس خداوند اُنکو بھی غارت کرین گے میرے نزدیک تو یہ امر عمدہ اور بہتر ہو گا کہ تو بھی خداوند کی بندگی کر ورنہ تجکو اختیار ہی مین تو اِس دین کو اب نہ ترک کرونگا اب تو تجکو مدت کے بعد راہ راست ملی ہی ضلالت سے نکلا ہون بس جو تیرے جی مین آئے وہ کر مگر یاد رکھ کہ اِسکی سزا بہت جلد تو پائیگا تیری سرکوبی کے لیے مین نے دلدار شاہ سے کمک طلب کی یا تو وہ خود تشریف لاتے ہین یا اور کسی سردار زبردست کو روانہ کرتے ہین تو بھلا اُنسے کیا مقابلہ

کرسکے گا اور کیا کرتا مین نے اِسی سبب سے تجکو آگاہ نہین کیا کہ جب وہ لشکر کشی کرکے میرے اوپر آئے تھے کہ تو اُنکے برابری کرتا تو ضرور ذلیل ہوتا اور اب ذلیل ہوگا وہ اگر گوشمالی بخوبی تجکو دین گے اور یہ جو لکھا ہی کہ مین قلعے کو گھڑی سواری لیلونگا یہ امر غیر ممکن ہی تیری تو کیا مجال ہی یہ خیال محال ہے تیری تو کیا اصل ہی اگر تمام عالم ایک جا ہوکر یہ قصد کرے کہ اِس قلعے کو فتح کرلے تو غیر ممکن ہی وہ تو مین مارونگا کہ پناہ نہ ملیگی سوائے فرار کے کوئی تدبیر بن نہ آئیگی تو کیون اِسقدر بادہ کبر و نخوت سے مدہوش ہی کیون اپنے کو بھول گیا ہی اور کیون اِسقدر بھول گیا ہی دلدار شاہ کو کچھ دور نہ سمجھ بس تیرے نامہ کا جواب میری طرف سے جواب جنگ ہی مین کبھی نہ تیرے پاس آؤنگا نہ اپنے بادشاہ کی اطاعت ترک کرونگا بلکہ اِس امر کی کوشش کرونگا کہ تو بھی مثل میرے اُسکی اطاعت کرے اور زمرد پرست ہوجائے یہ لکھوا کر اُن لوگون کو دیا اور کہا فرطوت کو لیجا کر دو کہ یہ تمھارے بادشاہ کے نامہ کا جواب ہی بس وہ لوگ در قلعے پر آئے اور تیر مین باندھکر تیر کو پاس فرطوت کے پھینکدیا اور کہا کہ یہ جواب نامہ موجود ہی بس فرطوت نے وہ تیر اُٹھالیا کیونکہ وہ اِس انتظار مین تو یہان کھڑا ہی تھا وہ جواب نامہ لے کر اپنے لشکر کی طرف چلا اور داخل بارگاہ ہوکر بیدار شاہ کے روبرو کھڑے ہوکر جو کچھ کہ واقعہ گذرا تھا وہ عرض کیا اور عرض کیا کہ یہ جواب موجود ہی بس بادشاہ نے وہ جواب دبیر سے پڑھوا کر سُنا جب مضمون سے آگاہ ہوا بہت غصہ آیا اُسیوقت حکم دیا کہ طبل یورش بجے کل مین گھڑی سواری قلعے کو لیلونگا یہ شداد شاہ کس امر پر بھولا ہی مجکو دلدار شاہ سے خوف دلاتا ہی مابدولت کسی سے خوف نہین کرتے ہین دلدار شاہ کیا چیز ہی یہ حکم دینا تھا اُسیوقت لشکر مین نقارے پر چوب پڑی طبل یورش کی صدا بلند ہوئی سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ قلعے پر یورش ہوگا سامان قلعہ گیری سے آراستہ ہونے لگے اور سب سامان درست کرنے لگے اور بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے سامان جنگ مین مصروف ہوئے ہرکارے جو کہ شداد شاہ کے اِس لشکر مین برائے خبر موجود تھے وہ طبل یورش کی بجنے کی خبر لے کر دوسرے دروازے سے داخل قلعہ ہوئے اور شداد شاہ کو خبر دی کہ جب آپ کا جواب بیدار شاہ کو پہونچا بیدار شاہ نے جب سُنا بہت غصہ آیا اور اُسی وقت طبل یورش اپنے لشکر مین بجوایا یقین ہی کل قلعے پر حملہ کرے باقی خیریت ہی شداد شاہ نے سردارون سے کہا کہ کل بہت ہوشیار رہنا اور خوب قلعے کو آراستہ و پیراستہ کرنا وہ کل ضرور حملہ کریگا ایسے گولے مارنا کہ ایک نفر اُسکی سپاہ کا زندہ نہ بچے بس سب نے عرض کیا کہ کل خداوند ملاحظہ کرلین گے جیسے ہم کوشش کرین گے شداد شاہ نے کہا کہ مین تمکو بہت کچھ انعام دونگا اگر تم لوگ کل حریف کو قلعے تک نہ آنے دو گے سب نے جواب دیا کہ جبتک ہماری جان تن مین ہی ہم نہ آنے دین گے آیندہ خداوند زمرد کو اختیار رہی ہم لوگ مجبور و ناچار ہین جو اُنکی مرضی ہو یہ کہکر سب خاموش ہوئے شداد بانی بیداد نے دربار برخاست کیا محل مین گیا سردار دربار سے قلعے پر آئے خوب قلعے کو آراستہ کیا جہان دس سوار تھے وہان پچاس مقرر کیے ہزارون توپین لگادین اُنپر گولنداز بہت چالاک مقرر کیے اور سب سامان سے قلعے کو آراستہ کیا راوی کہتا ہی کہ رات بھر قلعے پر سامان جنگ ہوا کیا اور طبل بجا کیا اور یہان لشکر بیدار شاہ مین بھی سب سامان جنگ مین مصروف رہے جب سفیدہ سحری آسمان پر نمودار ہوا بیدار شاہ بیدار ہوا اور اہل لشکر بھی اُٹھے اپنے امور ضروریہ سے فراغت

کر کے آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہوئے رسالہ داروں کے ہمراہ اور افسروں کے ہمراہ
دربار گاہ پر آئے بیدار شاہ مسلح و مکمل ہو کر خیمے سے برآمد ہوا دونوں سپہ سالار
بھی اوجی بنے ہوئے اپنے اپنے خیمے سے نکلے بادشاہ کو سلام کیا بس بیدار شاہ کل لشکر کو
لے کر طرف قلعے کے روانہ ہوا سب سامان قلعہ گیری ہمراہ تھا حداد وغیرہ بھی ہمراہ تھے اور
ہزاروں سیڑھیاں تھین سوار کندھوں پر لیے ہوئے تھے ہر ایک کے ہاتھ مین گرز آہنی تھا یہ تو اس
سامان سے طرف قلعے کے چلے ادھر قلعے مین شداد بیدار ہوا باہر محل کے آیا سرداروں کو
ہمراہ لے کر فصیل قلعے پر آکر زیر شامیانہ تخت پر بیٹھا مگر مسلح و مکمل سب سردار پس پشت آلات
حرب و ضرب درست کھڑے ہوئے جو کہ معزز تھے وہ سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے گولنداز
دیرہ بدلے ہوئے کھڑے ہین توپین آراستہ ہین صرف حکم کی دیر ہی شداد شاہ آکر بیٹھا تھا کہ صحرا
سے گرد اڑی جب دامن گرد کا شگافتہ ہوا دیکھا کہ بیدار شاہ تخت پر سوار عقب مین لشکر جرار
دونوں سپہ سالار اوجی بنے ہوئے ہمراہ چلا آتا ہی شداد شاہ نے کہا سرداروں سے کہا کہ
وہ ظالم اظلم آگیا مگر کیا ہوتا ہی قلعے پر قبضہ پانا بسا دشوار ہی یہ اسکا خیال خام و تصور ناتمام ہی سب
کوشش بیکار ہی شداد شاہ یہ کہہ رہا تھا کہ بیدار شاہ گولہ کی زد سے ہٹ کر کھڑا ہوا لشکر کو بھی
صف بندی کا حکم دیا لشکر مین صف بندی شروع ہوئی جب صف بندی ہو چکی بیدار شاہ نے
قلعے کی طرف دیکھکر کہا اپنے سرداروں سے کہ میان شداد نے قلعے کو اپنے نزدیک خوب
آراستہ کیا ہی اور یہ خیال کیا ہی کہ قلعے کو کوئی نہین لے سکتا ہی میرے نزدیک اس قلعے کا لینا
کیا مشکل ہی ابھی قلعے کو فتح کیے لیتا ہون سرداروں نے عرض کیا کہ خداوند لشکر کو حکم فرمائین کہ وہ
حملہ کر کے قلعے کو لے لین آپکے لشکر کے نزدیک اس قلعے کا لینا کیا مشکل ہی بیدار شاہ نے
یہ سنکے فرمایا کہ اے سرداران مابدولت یہ امر تو بالکل خلاف ہی کہ مین لشکر کو حکم دون کہ قلعے پر یورش
کرے ادھر سے گولہ پڑے ہزارون بندگان خداوند کا خون ناحق ہو گو مین یہ جانتا ہون کہ یہ سب
لشکری میرے تابع حکم ہین اپنی جانین میرے اوپر نثار کرنے کو موجود ہین اگر مین اشارہ کر دون
تو ابھی قلعے پر جا پڑین اور بدون قلعے پر قبضہ کیے ہوئے واپس نہ آئین چاہے سب ہلاک ہو جائین
مگر یہ امر ضرور ہی کہ زیر قلعہ جا کر دم لین گے میرے حکم سے سرتابی نہ کرینگے یہ تو قلعہ ہی اگر مین حکم
دون کہ تم لوگ آگ کے دریا مین کود پڑو تو یہ لوگ کود پڑین کچھ جان کا خیال نہ کرین بس مین کیونکر
ایسے جان نثارون کو اس طور سے قتل کراؤن کہ انکا خسارہ تو اون تک نہ پہونچے اور انکے حربہ
سے یہ ہلاک ہون بس میرا ایک سپہ سالار مقہور دیو پیکر اس کے فتح کرنے کو کافی ہی یہ فرما کر مقہور
کی طرف بادشاہ نے دیکھا جیسے ہی بادشاہ نے اسکی طرف دیکھا اسنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ یہ غلام
صرف اجازت کا امیدوار ہی اگر حکم ہو تو جا کر قلعے پر قبضہ کر لون یہ مٹی کا گھروندا ہی مین نے ایسے ایسے
گھروندے بہت سے مٹا دیے ہین یہ بچون کا کھیل ہی اسکا مٹانا کیا دشوار ہی یہ سب سامان جو قلعے
پر نظر آتا ہی غلام کے نزدیک سب بیکار ہی حضور چاشت قلعے مین نوش فرمائین بادشاہ نے فرمایا
کہ پھر موقعہ کس امر کا ہی یہ کہنا تھا کہ مقہور نے سلام کیا اور اپنے گینڈے کو درست کیا سیر فراخ دامن ہاتھ
مین لی گرز آہنی دوش پر رکھا اور بادشاہ کو سلام کر کے گینڈے کو طرف قلعے کے جولان کیا
گرز گاؤ سر کو ہلاتا ہوا چلا ادھر دیبان نے شداد شاہ سے عرض کیا کہ ایک پہلوان ادھر کو آتا ہی

کیا حکم ہوتا ہی شداد شاہ نے کہا کہ ثابت ہوتا ہی کہ اب جو بیدار شاہ نے دیکھا کہ قلعہ خوب آراستہ ہی فتح ہونا مشکل ہی تو برائے صلح کسی کو روانہ کیا ہی اب مین صلح نہ کرونگا سرداروں نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک تو یہ امر ہی کہ اسکا سپہ سالار برائے فتح قلعہ آتا ہی اُسنے کسی مصلحت سے لشکر کو یورش کا حکم نہ دیا ہوگا بادشاہ نے کہا کہ یہ تمھاری راے غلطی پر ہی اتنے بڑے لشکر سے تو یہ قلعہ فتح ہو نہ سکے گا بھلا ایک پہلوان کیا فتح کریگا اُنھون نے عرض کیا کہ دیدبانون سے فرمایئے کہ وہ دیکھین کہ کس سامان سے آتا ہی آیا اُسکے پاس کچھ آلات حرب وضرب سے ہی یا نہین ہی اگر برائے آشتی آتا ہی تو بالکل آلات وحرب وضرب نہونگے سواے ایک رومال کے کہ وہ اُسکو ہلاتا ہوا آتا ہوگا گویا امان کا طالب ہوگا اور اگر آلات حرب وضرب ہونگے تو ضرور برائے قلعہ گیری آتا ہی بادشاہ نے دیدبانون سے دریافت کیا اُنھون نے دیکھکر عرض کیا کہ چوتھائی میدان زد کا اُسنے طے کیا ہی بڑے زور شور سے آتا ہی گرد گران سنگ پارچہ کوہ پشت پہلو ہاتھ مین ہی سپر فراخ دامن دوش پر ہی تمام دریاے آہن مین از سر تا پا غرق ہی کچھ اِس امر مین فرق نہین ہی کہ وہ ضرور برائے قلعہ گیری آتا ہی یہ سنکے شداد شاہ نے حکم دیا کہ اچھا زد خوب اُسنے دوپہر دیکھا جائیگا کہ دیدبانون نے عرض کیا کہ اُسنے نصف میدان طے کر لیا اب تھوڑا فاصلہ باقی ہی خندق سے خوب زد پر آگیا ہی یہ دیدبانون کا عرض کرنا تھا کہ شداد شاہ نے کہا کہ بڑا دل وجگر ہی اِن لوگون کا کہ اتنے بڑے قلعے پر یکہ وتنہا آتے ہین یہ خوف نہین ہی کہ قلعے پر سے گولہ پڑیگا یہ کہکر شداد شاہ نے ہوائی کو اُٹھا کر دانمالیں ہوائی کا داغنا تھا کہ ایک شرارا بلند ہوا گویا یہ لشانی شر وفساد کی تھی بس ہوائی کا داغنا تھا کہ گولندازون نے توپون کو جھکا جھکا کر اور نشانہ باندھکر آگ دی آگ کا دینا تھا کہ ایک ایسی صداے مہیب وہیبت ناک پیدا ہوئی کہ زمین معرکہ ہلگئی عورات حاملہ کے حمل ساقط ہوگئے ایک آسمان دھوئین کا بنکر تیار ہوگیا غبار بلند ہوا گولہ برسنے لگا توپین آگ اگلنے لگین ہنگامہ دار وگیر برپا ہوا ہر طرف سے بارش گولہ کی ہونے لگی مگر مقہور کا یہ حال ہی کہ اُس دریاے آتش کو طے کرتا ہوا بلاخوف وخطر چلا آتا ہی کبھی گینڈے کو کاوے پر ڈالا کبھی بائین طرف دوڑا کر چلا گیا کبھی دہنی طرف جو گولہ قریب منھ کے آیا اُسکو ضرب گرز سے بخش کر دیا جو دہنی طرف آیا اُسکو رکاب خالی کر کے خالی دیا جو بائین طرف آیا اُسکو دہنی طرف ہت کر خالی دیا کبھی زیر شکم گینڈہ پوشیدہ ہوگیا کبھی ایک رکاب خالی کی کبھی دونون اِس طور سے گولون سے بچتا ہوا اور گینڈے کو بچاتا ہوا برابر چلا آتا ہی کوئی گولہ اُسپر نہین پڑتا ہی حال یہ ہی کہ قلعے پر سے برابر گولہ برس رہا ہی مثل اژدہ کے چنگاریان جو آسمان دودی مین اُڑتے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ ستارے چمک رہے ہین غبار بلند ہی کچھ دکھائی نہین دیتا ہی لشکر بیدار شاہ زد سے الگ صف بستہ کھڑا ہوا ہی اِس انتظار مین ہی کہ سپہ سالار زیر قلعہ پہونچ جائین تو ہم لوگ بھی دوڑ پڑین اور در قلعہ توڑ کر اندر گھس جائین بس اُسی طرف سب دیکھ رہے ہین مقہور گولون کو رد کر کے لب خندق پہونچگیا آواز دی کہ اے اہل قلعہ بیکار مال ما دولت کو برباد کرتے ہو مین لب خندق آپہونچا مین نے قلعہ لے لیا اب اپنی جان بچانے کی تدبیر کرو اُدھر گولندازون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ ہم ہفت قنبلہ داغ چکے اب کیا حکم ہوتا ہی ہمنے اسقدر گولے مارے ہین ایک کی تو کیا ہستی ہی اگر دس لاکھ بھی ہوتے تو ہلاک ہو جاتے شداد نے حکم دیا کہ اب

ہاتھ روک لو تاکہ معلوم ہو کہ کوئی گولہ قضا کا لگا یا نہین یقین ہو کہ اُس جوان کا پتہ نہو گا یہ جو حکم دیا
گولندازون نے ہاتھ روکا ہوا نے جو تھپیڑا مارا وہ گرد و غبار و دھوان برطرف ہوا اب جو دیکھا
تو مقہور کو زیر قلعہ لب خندق ٹہلتے ہوئے پایا ذرا سی جھپٹ نہین لگی یہ حال دیکھکر اہل قلعہ کے
حواس جاتے رہے شداد کی تو یہ حالت ہوئی کہ رنگ رد متغیر ہو گیا سردارون سے کہنے لگا
کہ اب کیا ہو گا سب نے سپر بن دھوارین سنبھال کر عرض کیا کہ ہم مقابلہ کرین گے کوئی ہم
اُس سے کم نہین ہین شداد شاہ نے کہا کہ ایسے پیل مست سے کون لڑ سکتا ہو جو کہ دریاے
آتش کو طے کر کے یہانتک آپہونچا بڑی خرابی ہوئی بس تمام قلعے مین تہلکہ پڑ گیا ہر ایک بندوبست
بھاگنے کا کرنے لگا اپنا اسباب بار کرنے لگا اُدھر مقہور نے پکار کر کہا کہ ای اہل قلعہ اب قلعہ
کھولدو اپنی جانون پر آفت نہ لو اگر مین قلعے کے پھاٹک کو توڑ کر اندر آیا تو یاد رکھو کہ ایک کو پھر
زندہ نہ رکھونگا ابتو مین قلعہ لے چکا ہون قلعے پر سے کسی نے جواب نہ دیا بلکہ عوض مین جواب
کے حقہ نفت کے ہانڈیان بارود کی اور تبیان بارود مین ڈوبی ہوئی جلا جلا کر اُسپر پھینکنے لگے مقہور
نے کیا تدبیر کی جو کچھ قلعے پر سے اہل قلعہ نے اُسپر پھینکا اِسنے سپر پر روکا اور خندق مین ڈالدیا تیل کے
کڑھاؤ جلتے ہوئے اُسپر ڈالے یہ سب آفتون سے بچا اُدھر بیدار شاہ نے اپنے اہل لشکر اور
سردارون سے فرمایا کہ تمنے دیکھا میرے شیہ کو کس طور سے قلعہ لے لیا اور کیونکر لب خندق پہونچ گیا
کیونکر گولون کو رد کیا سب نے عرض کیا کہ حضور ہم سب آپ کے تابع فرمان ہین بس یہان باجے
فتح کے بجنے لگے تمام لشکر نے قصد کیا کہ سب سامان لے کر جس سے کہ قلعہ فتح ہو جائے مقہور
کے پاس جائین تاکہ مقہور خندق کو پھاند کر پھاٹک قلعے کا منہدم کرے ہم اُسکے ہمراہ داخل
قلعہ ہون شداد شاہ کو اسیر کر لین سب تلوارین پر پہنہ کر کے چلنے پر آمادہ ہوئے اُدھر مقہور
نے اہل قلعہ کو آواز دی کہ معلوم ہوا تم لوگ در قلعہ نہ کھولوگے اور نہ بادولت کی خدمت مین حاضر
ہوگے خیر مین خود آتا ہون پھاٹک توڑ کر یہ کہکر گینڈے پر سے اُترا دامن گردانے لگا اہل قلعہ نے
جو یہ واقعہ دیکھا تلاطم مچگیا ہر طرف سوار و پیادے دوڑنے لگے سردار گھبرا گئے عجب عالم تھا
ہر ایک کو اِسکا الم تھا کہ اِس پہلوان نے قلعہ لیا بڑی خرابی ہوئی اب اِسکے ہاتھ سے نجات
کی صورت نظر نہین آتی ہو شداد شاہ نے سردارون سے کہا کہ تم لوگ لشکر لے کر در قلعہ
پر جاؤ کیونکہ وہ اب خندق کے پار آتا ہو اور پھاٹک توڑ کر اندر چلا آئیگا اُسکی سپاہ بھی قصد
کر رہی ہو کہ کمک کو چلے جبتک تم مقابلہ کرنا مین بھی آتا ہون یہ سنکے چند سردار کچھ سپاہ لے کر
چلے یہان شداد شاہ نے جو سردار کہ اُسکے پاس باقی رہے تھے اُنسے کہا کہ آؤ ہم تم ملکر خداوند
زمرد سے فریاد کرین اور اپنی فتح و ظفر کی دعا کرین شاید دعا تمھاری قبول ہو اور خداوند کسی کو برائے
کمک روانہ کردین کوئی مددگار پردہ غیب سے پیدا ہو جائے تو اُسکے سبب سے اِس بلا سے
نجات ملے سب نے جواب دیا کہ بہت خوب بس شداد شاہ نے تاج سر پر سے اُتارا اور
ہاتھون پر کھکر اِس طور سے پکارا کہ ای جاگتے جوت کے خداوند ای زمرد شاہ باختری ہم سب کے
حال پر رحم کر تو بڑا رحیم ہو اپنے بندون پر ہر وقت نظر عنایت رکھتا ہی ہم تیرے تازہ بندے ہین
ہمپر عنایت فرما اور اِس بلا کو ہمپر سے دور کر اِس مغرور کو سزا دے کہ یہ قلعے مین نہ آسکے ورنہ
سب اہل قلعہ اِسکے ہاتھ سے قتل ہونگے یہ بڑا ظالم اظلم ہو ہم سب تازہ تیرے اوپر ایمان لائے

ہین ہماری مدد تیرے اوپر پر ضرور ہی ایسی کوئی پردہ غیب سے تدبیر کر کہ یہ بلا رد ہو کوئی بندہ خاص
تیرا تیرے حکم سے آئے اور اِسکو بسزا پہونچائے اے ہمارے خداوند گو تو اِسوقت زمین پر نہین ہی
تونے ہم سب کے لیے اپنے اوپر تکلیف گوارا کی اور ہمکو ورطہ ہلاکت سے بچایا خود اپنے بندگان
مغضوب کے ہاتھ سے عاجز ہو کر چولہ بدلا اور عاجز ہو کر بالاے آسمان تشریف لیگیا ہم سب
تیری طرف قلب کو رجوع کر کے تہ دل سے تجھ سے التجا کرتے ہین کہ اِس کافر کے ہاتھ سے
ہمکو نجات دے ورنہ ہم سب قتل و غارت ہو جائین گے اِس طور سے شداد شاہ نے جو دعا
کی سرداروں نے آمین کہی بس اُنکی دعا قبول ہوئی کیونکہ خداوند تعالے بہت بڑا رحیم و کریم ہی جو
جسطور سے دعا کرتا ہی قبول فرماتا ہی چاہے کافر ہو چاہے مسلمان وہ ہر ایک کی مراد کو بر لاتا ہی اُسکو
اپنی درگاہ سے مایوس نہین رکھتا ہی دشمن و دوست کو ایکسان نگاہ رکھتا ہی جیسا کہ شاعر نے کہا ہی
شعر بر ابر نظر دشمنو دوست پر + نہین منحصر مغز کو پوست پر + سیاہ روح آیا ہوا روسفید + کب اِس
در سے سائل پھرا نا امید + بقول سعدی شیرازی اے کریمے کہ از خزانہ غیب + گبر و ترسا وظیفہ
خور داری + دوستان را کجا کنی محروم + تو کہ با دشمنان نظر داری + خواہ گبر ہو خواہ کوئی ہو کسی مذہب
کا ہو اگر وہ دعا کرتا ہی خداوند کریم اُسکو قبول فرماتا ہی کیونکہ اُسکا دریاے رحمت ہر وقت جوش زن رہتا ہی
اور آتش غضب ہر وقت فرو رہتی ہی گو یہ امر ہی کہ کفار تو یہ خیال کرتے ہین کہ ہم اپنے خدا سے دعا
کرتے ہین اصل مین وہ کیا ہین اور اُنکی خدائی باطل ہی سب اُسی کے بندے ہین بس بندون
سے کیا ہو سکتا ہی صرف شیطان کے بہکانے اور گمراہ کرنے سے خدا بن بیٹھے ہین اور خلق خدا
کو بیکار گمراہی مین ڈالا ہی ورنہ سب کی بازگشت اُسی کی طرف ہی اور وہ ہی ہر ایک کی دعا کو
قبول کرتا ہی اِن اعمال بد کی سزا اُسنے اُن سب کے لیے عقبیٰ مین مقرر کی ہی دنیا پر ہر ایک کی مراد
بر لاتا ہی کیون نہو وہ کریم و رحیم ہی اور اپنے بندون کی پرورش کرنیوالا ہی خلاصہ یہ کہ جسطور سے دعا کرتا ہی وہ
قبول فرماتا ہی بس اب جو شداد شاہ نے پلک کر دعا کی خداوند کریم کو رحم آگیا اُسکی دعا قبول
فرمائی ابھی اُسکی دعا قبول نہوئی تھی کہ پردہ بیابان سے گرد و غبار کا تختی بلند ہوا شعر از دامن
دشت عاج اورنگ + گردے برخاست طوطیار نگ + دیگر ز گرد و غبار کہ بر شد بسپہر + رہ رفتن خویش
گم کرد مہر + گرد تیرہ تیرہ و خیرہ خیرہ اِسقدر گرد بلند ہوئی کہ چہرہ گردون مکدر ہو گیا وہ غبار عظیم
بلند ہوا کہ برج آفتاب پنہان ہو گیا یہ جو گرد بلند ہوئی اور اہل قلعہ نے اِس گرد و غبار کو دیکھا
باہم کہنے لگے کہ زمرد شاہ باختری نے ہماری دعا قبول کر لی کسی اپنے بندہ خاص کو ہماری
کمک کے لیے روانہ کیا ہی کیا عجب ہی جو دلدار شاہ لشکر لے کر آگیا ہو یہ اُسکی آمد کی گرد ہی
شداد شاہ نے سرداروں سے کہا کہ تمنے قدرت خداوند کی دیکھی کس وقت مین مدد گار روانہ
کیا اور کسوقت آکر پہونچا یعنے یہ دلدار شاہ ہی بس کہدو کہ نقارے خوشی کے بجین کہ ہمارا
مددگار آگیا یہ حکم دینا تھا کہ باجے خوشی کے بجنے لگے اور سب اہل قلعہ خوش ہونے لگے
مقہور یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوا کہ یہ اہل قلعہ دیوانے ہین مین نے تو قلعے پر قبضہ کر لیا اب
کیا بات باقی ہی کوئی دم مین سب کو تہ تیغ بیدریغ کرتا ہون یہ خوش ہوتے ہین واہ بڑے
عجب کی بات ہی کہ اپنے مرنے کی خوشی کرتے ہین یہ وقت رنج و غم ہی نہ کہ خوشی یہ امر اپنے
دل مین خیال کر کے اہل قلعے سے پکار کر کہنے لگا کہ بڑے عجب کی بات ہی کہ موت تو تمھاری

تمھارے سر پر آپہونچی ہی تمکو رنج و غم کرنا نہیں ہی نہ کہ خوشی اور اس سے نجات پانے کی فکر کرنا
ہی نہ کہ نقارے خوشی کے بجانا تم لوگ بڑے احمق اور نادان ہو یہ جو اہل قلعہ نے اسکی زبانی
سنا کہا کہ ہم اس امر کی خوشی کرتے ہین کہ تیرا سر کوب آپہونچا خداوند زمرد شاد باختری نے
ہم سب کی کمک کی اور دعا قبول فرمائی ہمارے مددگار کو روانہ فرمایا دیکھو وہ گرد بلند ہوئی ہی اور
اس گرد سے تیرا سر کوب پیدا ہوگا یہ جو اہل قلعہ نے کہا مقہور نے پلٹ کر دیکھا کہ صحرا سے ایک
گرد و غبار اڑتا ہوا ادھر چلا آتا ہی یہ ادھر کو دیکھنے لگا کہ یہ گرد و غبار کیسا ہی کون آتا ہی ادھر اس
گرد و غبار کو جو بیدار شاہ و اہل لشکر و اہل لشکر بیدار شاہ نے دیکھا اپنے سردارون سے
کہا کہ یہ غبار کیسا بلند ہوا ہی کیا کوئی شداد شاہ کی مدد کو آتا ہی سردارون نے عرض کیا کہ معلوم
تو ایسا ہی ہوتا ہی کیونکہ جبتک غبار نہین بلند ہوا تھا تو اہل قلعہ مین ایک طلاطم تھا سردار لشکر کو
لیے ہوے دوڑے ہوئے ادھر سے ادھر آتے جاتے تھے اور شداد تاج اتارے ہوئے دعا
کر رہا تھا پشت سے یہ غبار بلند ہوا ہی اور اہل قلعہ نے دیکھا ہی سب خوش ہوگئے ہین بلکہ بجے خوشی
کے قلعے پر بج رہے ہین شاید انکا کوئی مددگار آتا ہی مددگار کون آتا ہی سوائے دلدار شاہ کے
کون ہوگا بادشاہ نے کہا کہ بیکار یہ لوگ خوشی کرتے ہین اور بیکار مسرت کرتے ہین دلدار شاہ
آیا ہی تو کیا قلعہ بچ جائیگا مقہور دہان قلعے کو لیگا مین یہان دلدار شاہ کے لشکر سے مقابلہ کرونگا
میرا دوسرا سپہ سالار فہار فیل پیکر دلدار شاہ کے لشکر کو تباہ کر دیگا اب تم لوگ پھر جاؤ اس
گرد کا حال معلوم ہوے تو پھر قلعے پر جانا بیدار شاہ یہ کہہ رہا تھا مقہور اسی طرف دیکھ رہا تھا
لشکر بیدار شاہ و خود بادشاہ بھی دیکھ رہا تھا اسی گرد کے جانب اور اہل قلعہ خوشیان کر رہے
تھے کہ یکایک وہ متق گرد کا اس صحرا کے قریب پہونچا اور ہوا نے مارا گرد کو اور گرد نے مارا
باد کو دامن گرد کا شگافتہ ہوا سب نے دیکھا دامن گرد سے ایک جوان پری تمثال آفتاب جمال
سبز لباس پہنے ہوئے مرکب بادہ رفتار سوار آلات حرب و ضرب سے آراستہ خود سر پر کج رکھے ہوئے
کمان کیانی دوش پر نیزہ کنوتی مرکب پر رکھا ہوا گردہ سپر کا بالا سے پشت تینہ صاعقہ بار کمر سے
لگا ہوا عقب مین اسکے سپاہ سب اسی طرف چلے آتے ہین مگر جوان رعنا ایسا حسین و خوبصورت
ہی کہ اسکے چہرے پر نگاہ نہین کام کرتی ہی مثل آفتاب کے روشن ہی اسکے نور جمال سے تمام صحرا
روشن ہوگیا یہ معلوم ہوا کہ دامن گرد سے آفتاب تابان نکل آیا سب سپاہ سلاح مین غرق دریائے
آہن مین خوطہ مارے ہوئے سرداران قوی ہیکل ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہر ایک آئین
رشک آفتاب و ماہتاب ایک عیار نیز رفتار خنجر گذار رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے عجب شان و
شوکت سے ادھر کو چلا آتا ہی لشکر قریب لاکھ سوارون کے ہمراہ ہوگا مگر سب منتخب اور بہادر معلوم
ہوتے ہین رعب و داب و شان و شوکت جلالت و سطوت چہرے سے آشکار ہی بڑا جرار ہی اور
بڑا اہل نامی و نامدار ہی یہ حال دیکھکر بیدار شاہ و اسکے اہل لشکر حیران ہوگئے کہ یہ کون جوان
ہی جو اس شان و شوکت سے ادھر کو چلا آتا ہی سب کے دلون پر ایک رعب چھا گیا ہر ایک
اس جوان کو دیکھکر تھرا گیا مقہور نے جو اس جوان کو دیکھا ایسا رعب طاری ہوا کہ پسینہ آگیا
حیران ہوکر آئینہ وار دیکھنے لگا اہل قلعے نے جو قلعہ پر سے یہ واقعہ دیکھا کہ اس طور کا جوان وارد
نشان کا لشکر اس غبار کے دامن سے پیدا ہوا شداد شاہ نے اپنے سردارون سے کہا

کہ یہ جوان تو نہ کوئی سردار ہی دلدار شاہ کا نہ کوئی عزیز نہ خود دلدار شاہ ہی نہ معلوم کون یہ ذیجاہ
ہی اِدھر کہان سے آیا ہی اِس سمت اِسکے آنے کا کیا سبب ہی سردارون نے عرض کیا کہ ہم خود
حیران ہین اور بہت پریشان ہین صبر فرمائیے دم بھر مین معلوم ہو جائیگا جو کوئی ہوگا اگر ہماری کمک
کو بھیجا ہوا دلدار شاہ کا آیا ہی تو ضرور مدد کریگا شائد اِس زمانہ مین یہ جوان دلدار شاہ کا
ملازم ہو اسپر شداد شاہ نے کہا کہ یہ جو لشکر اِسکے ہمراہ ہی اسمین کوئی جوان لشکر دلدار شاہ نہین
ہی نہ یہ جوان لشکر دلدار شاہ کا فرستادہ ہی بلکہ یہ خود کسی ملک کا شاہزادہ ہی کسی طرف لشکر کشی کرکے
جاتا ہی کیونکہ سب لشکر وسپاہ جنگی ہمراہ ہی بس اہل قلعہ الگ حیران ہین اور بیدار شاہ اور اُسکا
لشکر الگ پریشان ہی مقہور خود وہ بخود دکھائی ہی اُس جوان کو دیکھکر سب اپنی جرات وہمت کو بھول
گیا ہی خندق کا پھاندنا دامن گردانتا سب فراموش ہی حیرت کا ایک جوش ہی یہ سب تو اِس حیرانی
وپریشانی مین ہین یعنے اہل قلعہ واہل لشکر بیدار شاہ راوی بیان کرتا ہی کہ یہ جوان رفیع البخت
عالی مرتبت ہین مین عرض کر چکا ہون کہ لشکر کو لے کر قیام گاہ سے اِس طرف کو اِس قصد سے
روانہ ہوئے تھے کہ اِن سب بادشاہون کو مسلمان کردن راہ مین تھے کہ توپ کی صدا جو کان
مین پہونچی اپنے سردارون سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی کہ قلعۂ کشور یہ پر مقابلہ شروع ہو گیا بیدار
شاہ نے قلعہ پر یورش کر دیا خیر ہمکو کیا ہمکو اپنے کام سے غرض ہی ذرا جلدی چلو ہم بھی چل اِس
معرکے کا تماشا دیکھین جو مغلوب ہو اُسکی کمک کرین یہ فرماکر مرکب کو تیز کیا تھا تھوڑی دور چلے
تھے کہ توپ کی صدا بند ہو گئی شاہزادے نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی کہ قلعہ فتح ہو گیا کیونکہ اب
صدائے توپ نہین اتی ہی افسوس یہ مقابلہ دیکھنے مین نہ آیا خیر چلو شائد کچھ معرکہ نظر سے گذرے
اگر ابھی قلعہ نہ فتح ہوا ہو تو اہل قلعہ کی کمک کرین گو ہمارے نزدیک دونون برابر ہین کیونکہ دونون
کافر ہین ایک زمرد پرست دوسرا تصویر پرست مگر ایک وقت پڑا ہی جب ہم اُسکی کمک
کرینگے اور اُسکو اِس بلا سے نجات دین گے تو ضرور وہ اِس احسان کے عوض مین تمہاری اطاعت
کریگا دوسرے سے لڑکر اُسکو اپنا مطیع کرین گے سردارون نے عرض کیا تھا کہ تشریف لی چلیے
بس شاہزادہ مرکب کو مہمیز کیے ہوئے روادوی چلا آتا تھا کہ عین وقت پر آکر پہونچا جبکہ مقہور
لب خندق پہونچا تھا اور قلعہ لے چکا تھا شاہزادے نے دور سے دیکھا کہ ایک جوان ناجدار صیقل
قلعہ پر زیر نگیرۂ دزبقتی کھڑا ہوا ہی تاج سر سے اُتارے ہوئے اُسکے عقب مین بہت سے سردار ہین
سب اپنے مذہب کے موافق دعا مین مصروف ہین اور کچھ لوگ سوار و پیادے لیے ہوئے ادھر
اُدھر خشمناکی اس دوڑ رہے ہین قلعے مین تہلکہ وتلاطم مچا ہوا ہی اور وہی بادشاہ کہ جسکو مین نے
دیکھا تھا کہ لشکر لیے ہوئے صحرا سے گذرا تھا اور دریافت کیا تھا کہ یہ کون بادشاہ ہی معلوم ہوا تھا
کہ بیدار شاہ ہی شداد شاہ پر لشکر کشی کرکے جاتا ہی صحرا مین روبرو قلعے کے لشکر کو جمائے کھڑا ہی
اور خود تخت پر سوار ہی عقب مین لشکر بیشمار ہی اور ایک پہلوان اُن دونون پہلوانون مین سے جو کہ
تخت کے راس دچپ تھے لب خندق کھڑا ہوا ہی دامن وغیرہ گردان چکا ہی صرف اُس پار جانے
کی دیر ہی اگر اُس پار پہونچ جائے تو قلعے پر قبضہ کر لے مگر سب اہل قلعہ اور وہ پہلوان اور یہ
لشکر جو کہ صحرا مین ہی سب ادھر کو دیکھ رہے ہین یہ دیکھکر شاہزادے نے اپنے دل مین خیال
فرمایا کہ گو یہ دونون کافر ہین مگر اِسوقت اہل قلعہ کی کمک کرنا ضرور ہی کیونکہ اُنپر وقت پڑا ہی

ایک ظالم نے اُنکو پریشان کیا ہی گو دونون اپنے دشمن ہین مگر ہم لوگ خاندان کریم سے ہین
اور ہین کریم ابن کریم ہون ہمپر لازم و واجب ہی کہ جسکو بلا مین مبتلا دیکھین اُسکی کمک کرین تاکہ
ہر ایک ہمسے خوش ہوے اور ہی طرف رجوع کرے دشمن بھی اگر بلا مین مبتلا ہو ایسے وقت مین
اُسکی دشمنی کا خیال زیبا نہین ہی جبکہ وہ کسی آفت مین پھنسا ہو بلکہ اُسکی کمک زیبا ہی کیونکہ ہم لوگ
اہل اسلام ہین اور اُس خدا کی بندگی کرتے ہین جو کہ دوست دشمن پر برابر نظر رکھتا ہو اور ہمکو
اُسنے اسی لیے خلق فرمایا ہی کہ ہم ہر ایک بندے کی جو کہ بلا مین مبتلا ہو اُسکی امداد کرین اور
اُسکو راضی کرکے اپنے دین کی طرف رغبت دلائین تاکہ ہمارے خلق ہونے کا نتیجہ نکلے پس
اگر اسوقت بدبین ہین اُسکی کمک کرونگا تو ضرور خدا خوش ہوگا اور میری مراد بر لائیگا میری آرزو
دلی پوری کریگا دوسرا یہ امر ہوگا کہ اسقدر بندگان خدا کی جان اِس ظالم کے ہاتھ سے بچیگی گو کافر
ہین مگر بندے تو خدا کے ہین بس یہ ضرور ایمان لائین گے کسقدر ثواب مجکو حاصل ہوگا اور ضرور
خداوند کریم میرے اِس کام سے خوش ہوگا اور اپنے بندگان مقبول بارگاہ کے فرد مین میرا بھی
نام تحریر فرمائیگا یہ خیال کرکے یہی تقریر اپنے سردارون سے بیان فرمائی اور کہا کہ مین تو
اِس کافر کے مقابلے کو جاتا ہون تم اِسی مقام پر ٹھہرو اور اگر دیکھنا کہ کفار قلعے کی
سمت یورش کرکے آتے ہین تو اُنکو روکنا اور اُنسے مقابلہ کرنا ورنہ خاموش کھڑے رہنا
مین جاکر اُس ظالم کو سزا پہونچاتا ہون سب نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ فرماکر شاہزادے
نے مرکب کو مہمیز کیا اور آواز دی کہ او گرتاہنجار ظالم غدار و نابکار یہ کونسی بہادری اور جوانمردی
ہی اور یہ کونسی شجاعت ہی کہ جو کہ عاجز ہوکر قلعہ بند ہو اور مقابلہ نہ کرے اُسکو یون پریشان کرے
کہ اُسکے قلعے پر یورش کرے تو کیسا مرد میدان ہی اور کیسا جوانمرد ہی مجکو تو بالکل نامرد معلوم ہوتا
ہی وہ لوگ تو جو دانکسار کر رہے ہین تو اُنپر ظلم و ستم کرتا ہی میرے نزدیک تو بالکل نامرد ہی
اور بالکل بزدل اور بودا ہی بس خیریت اِسی مین ہی کہ قلعے کی طرف سے پلٹ آ اور اِس ظلم و ستم سے
ہاتھ اُٹھا اور یاد آور نہ میرے ہاتھ سے سزا پائیگا مین تیری جان کا ملک الموت ہون او کافر
اظلم کیون ستم پر کمر کسی ہی اگر ایسا ہی تو اُنکو بیرون قلعہ آنے دے کہ وہ تجھ سے مقابلہ کرین جبکہ یہ
امر بالکل ثابت ہوگیا کہ وہ تجھ سے نہین لڑسکتے ہین پھر کیون اُنپر یہ ستم روا رکھتا ہی کیون اِس طور
سے اُنپر بدعت کرتا ہی او ظالم اِس ظلم و ستم کا نتیجہ بد ہی دیکھ پچتائیگا سوائے افسوس کے کچھ نہ ہاتھ
آئیگا بس اِسی مین خیریت ہی کہ پلٹ آ اُنپر ستم نکر ورنہ میرے ہاتھ سے سزا پائیگا مین نے
سمجھا دیا آیندہ اختیار ہی تو اپنے فعل کا مختار ہی یہ جو شاہزادے نے کہا مقہور نے شاہزادے
کی طرف دیکھکر وہ جواب دیا کہ تو کون ہی جو اُنکی حمایت کرتا ہی تو کیون اپنے سر پر لڑائی آفت
مول لیتا ہی یہ کونسی بات ہی میرا نام مقہور دیو پیکر ہی مین نے لاکھون پہلوانون کو قتل کیا ہی
میری تلوار سے کوئی نہین بچا ہی تو اپنی جوانی پر رحم کر اور اِس حرکت سے باز آ جدھر سے
آیا ہی اُسی طرف چلا جا اپنے خون مین اپنے جسم کو نہ رنگین کر مین قلعہ لے چکا ہون اب
واپس ہونا میرا غیر ممکن ہے بڑی مشقت سے یہانتک پہونچا ہون ہزارون گولون کو رد کرکے
دریاے آتش کو پیر کر یہان آیا ہون بڑی جان کھپی سے لب خندق پہونچا ہون اے جوان
از براے خداوند تصور پر اپنی جان و جوانی پر رحم کر میرے مقابلہ سے پلٹ جا مین وہ ہون

کہ میرا نام سنکے شیران دشت کو تپ آتی ہی میرے نام سے دیوان قاف کانپتے ہین میری
تلوار کو دیکھکر مریخ فلک کا تپ اُٹھتا ہی میرے ہی خوف سے رستم و سہراب نے گوشۂ قبر مین
جاکر دامن کفن سے مُنھ کو پوشیدہ کیا ہی اور تو بچہ ہوکر نامرد کہتا ہی میرا نام نوک نیزہ و زبان
شمشیر پر لکھا ہوا ہی میری تلوار بیچ کوہ کو قلم کرتی ہی میرا گرز فیل مست کو پست کرتا ہی میرا نیزہ جگر
سنگ مین در آتا ہی تیر پشت کوہ کو توڑکر نکل جاتا ہی اگر مین اپنی قوت کو دکھاؤن تو کوہ بلند شکوہ کو
بیخ و بن سے اُکھاڑکر پھینکدون بس کیون مجھ سے جری و بہادر سے مقابلے کا قصد کرتا ہی
اور اپنی جان دیتا ہی کچھ فائدہ نہوگا مین اِس قلعے پر ضرور قبضہ کرونگا میرے بادشاہ کا حکم ہی
پہلے کیون نہ اِن لوگون نے آکر اطاعت کی جبکہ اُنھون نے نامہ لکھکر طلب کیا تھا اب کیا
ہوتا ہی مین مرد میدان ہون کبھی قدم آگے بڑھاکر مین نے نہین ہٹایا ہی اب یہ غیر ممکن
ہی کہ پلٹ آؤن بدون قلعہ لیے ہوئے یہ جو اُسنے کہا شاہزادے نے فرمایا کہ او کافر بیکار
لاف و گذاف کرتا ہی یہ فقرہ اور کسی کو دے اور خوف دلا مین ڈرنے والون مین نہین
ہون میری قوت و شجاعت سے تمام عالم آگاہ ہی اپنے زور و طاقت کے حالات زبان زد
خلائق ہین کئی دفعہ ہماری قوت و طاقت کے حال سے ملو ہوگئے ہین ہم وہ ہین کہ جنھون نے
دیوان قاف کو شکست دی ہمارے بزرگون نے زلزلۂ قاف کا لقب پایا ہمارے
بزرگون کے نام سُنکے شیران دشت و نہنگان دریا کو تپ لرزہ آتا ہی مریخ فلک و بہرام چرخ
ہمارے خوف سے فلک پر جاکر پوشیدہ ہوا ہی ہماری تلوار جگر زمین کو شق کرتی ہی کفر و اسلام
مین فرق کرتی ہی ہم وہ ہین کہ جنکے خوف سے شیران دشت دامن کوہ کو مُنھ پر لے کر سوتے
ہین ہمنے اکثر ہزار دن لشکر تن تنہا بھگائے ہین ہمارے مُنھ آجتک کوئی چڑھ کر نہین آیا ہم خود
ہر ملک پر لشکر کشی کرکے گئے ہین بس اگر خیریت درکار ہی اور جان کی سلامتی کا خواستگار ہی
تو قلعے کی طرف سے پلٹ آ ورنہ یاد رکھ کہ اسطور سے تجکو قتل کرونگا کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا
کو تیرے حال پر رحم آئیگا اور مجکو ترس نہ آئیگا اگر میرے کہنے کے خلاف کریگا او ناہنجار تو کیا ہی
اور تیرا بادشاہ کیا ہی تو بھی کافر اور وہ بھی بلکہ وہ تو اکفر ہی اور تجھ سے زیادہ نامرد ہی تو کیا ہی اور
اُسکی کیا حقیقت ہی اور لیاقت ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ پلٹ آ ورنہ مین اُسی مقام پر تیری سرکوبی
کو آتا ہون اور تجکو بسزا پہونچاتا ہون کیون اپنی قضا بولاتا ہی او نامرد تو شاید ہمارے حال سے
آگاہ نہین ہی یہ کہکر مرکب کو اُسکی طرف مہمیز کیا مشہور ہے کہا کہ او طفل کیون وہان اژدر مین
اپنے کو جان بوجھ کے گراتا ہی مین خوب واقف ہون کہ تجکو دلدار شاہ بادشاہ شہر انوریہ
نے برلے کشتن شداد بدنہاد روانہ کیا ہی وہ تیری جان کا دشمن تھا جو اِدھر کو بھیجا اب تو یہ
قلعہ مریخ فلک بھی مجھ سے نہین لے سکتا ہی اور نہ مجکو یہان سے ہٹا سکتا ہی تو کیا ہی بس اب تو
نہین مانتا ہی اور خود اپنے پانؤن وہان اژدر مین گرتا ہی تو مجکو بھی لازم ہوا کہ مین پہلے تجکو قتل
کرلون یا اسیر پھر اہل قلعہ سے سمجھونگا تو بڑا اُنکا حمایتی ہی اور دوست بنکر آیا ہی یہ کہکر وہ اپنے
گینڈے پر سوار ہوا اور گرز لے کر کھڑا ہوا یہ کلمہ اُسکا سنکے شاہزادے نے کہا کہ او نامرد مین
نہین جانتا کہ دلدار شاہ کون کتا ہی اور شداد کون گدھا ہی اور تیرا بادشاہ کون اُلو کا پٹھہ ہی مین
تو صرف راہ خدا مین جہاد کرتا ہون کسی کا حمایتی نہین ہون مین ادہر آنکلا ان لوگونکو مین نے پرے شان

دیکھا اور تجکو اُنپر ستم کرتے ہوئے پایا رحم آگیا مین نے تجکو منع کیا تو نہین مانتا ہی مین تجکو سزا دے کر اُنکو
اِس بلا سے نجات دیتا ہون میرے نزدیک یہ سب کافر ہین بسگ زردبرادر شغال بس جو میرے
کہنے پر عمل کریگا میرے ہاتھ سے امان پائیگا ورنہ مارا جائیگا یہ فرماتے ہوئے اُسکے قریب پہونچے
اُدھر اہل قلعہ نے جو یہ تقریر سنی ابتو اور حیران ہوئے کہ یہ کون بہادر ہی جو یون ہماری طرف سے
مقابلہ کرتا ہی یہ امر تو اُسکی تقریر سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ دلدار شاہ کا بھیجا ہوا نہین ہی اور نہ ہم لوگون
مین سے ہی کوئی دوسرے دین و مذہب کا آدمی ہی ہر مرتبہ اُسکی زبان پر خدائے نادیدہ کا نام آتا ہی
شاید کوئی خداپرست ہی مگر یہ امر بہت عجب کا ہی کہ خداپرست کو ہماری کمک کرنے کی کیا ضرورت
ہی اِس مقدمہ مین کچھ عقل کام نہین کرتی ہی سردارون نے عرض کیا کہ جو کوئی ہوگا ظاہر ہو جائیگا
اِس بلا کو تو دفع ہونے دیجیے قلعے پر تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر بیدار شاہ نے اپنے سپہ سالار
و سردارون و وزیرون و مشیرون سے کہا کہ میری سمجھ مین یہ معاملہ نہین آتا ہی کہ یہ کون جوان ہی جسے اِسکو
کیا سبب خصومت کا ہی اور یہ اہل قلعہ کا کیون دوست بنا ہی کیونکہ یہ امر تو اُسکی تقریر سے ثابت
ہو گیا کہ نہ زمردپرست ہی نہ تصویرپرست نہ دلدار شاہ کا بھیجا ہوا ہی نہ شداد شاہ کی کمک کو
آیا ہی بلکہ کسی طرف جاتا تھا یہ معرکہ دیکھکر لڑنے پر آمادہ ہو گیا مجکو اُسکے حال پر رحم آتا ہی کہ مفت
مین میرے سپہ سالار کے ہاتھ سے قتل ہوگا ابھی پورا جوان بھی نہین ہوا ہی واقعی بڑا جوانمرد ہی اگر
جوان ہو جاتا تو اِس سے کوئی مقابلہ نہ کرسکتا یہ تنہا لشکرون کو شکست دیتا سردارون نے عرض
کیا کہ اُسکی تقریر کے طرز سے ثابت ہوتا ہی کہ خداپرست ہی اور یہ وہی لوگ رحم دل ہین جہان
جسکو بلا مین مبتلا دیکھا اُسکی کمک کی خواہ دشمن ہو خواہ دوست وہ ہر ایک کی بلا و مصیبت مین
کمک کرتے ہین آپ نے سُنا ہوگا ہر مرتبہ وہ خدائے آسمانی کا نام لیتا تھا اور یہ بھی اُسنے کہا
کہ تم اور شداد و دلدار سب میرے نزدیک کافر ہو اور سب برابر ہو مگر اِسوقت اہل قلعہ گو
کافر ہین مگر اُنپر وقت پڑا ہی اِس سبب سے اُنکی کمک میرے اوپر لازم ہی یہ جو سردارون نے
کہا بادشاہ نے جواب دیا کہ تمھارا خیال درست ہی بس ایسے شخص کا قتل ہونا ہی بہتر ہی یہ جو بادشاہ
نے کہا تمہارے نے جواب دیا کہ اے خداوند کوئی ہو خواہ خداپرست ہو خواہ زمردپرست بھائیصاحب
کے ہاتھ سے زندہ نہ بچے گا ضرور قتل ہوگا اگر غلام اِس مقام پر ہوتا تو ابتک قتل بھی کر چکا ہوتا
اِسقدر تقریر نہ کرتا خیر ملاحظہ فرمائیے کہ وہ قریب پہونچ گیا اُدھر شداد نے سردارون سے
کہا کہ اگر اِس جوان نے اِس جوان کو زیر کر لیا اور لشکر بیدار شاہ نے اِسپر یورش کیا
تو مین بھی قلعہ سے نکلکر اِسکی کمک ضرور کرونگا سب نے عرض کیا کہ ضرور کمک کرنا چاہیے
ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر شاہزادہ قریب مقہور پہونچ گیا ہی لشکر شاہزادہ ایک طرف
صف بستہ کھڑا ہوا ہی مقابلے کا تماشا دیکھ رہا ہی جیسے ہی شاہزادہ قریب مقہور کے پہونچا
اور مقہور نے دیکھا کہ وہ جوان میرے قریب آیا گردہ سپر کا پشت پر سے لیا اور بعزم نگاور
بڑھا شاہزادہ اُسکا قصد سمجھ گیا شاہزادے نے بھی سپر پشت پر سے لی اور مرکب مہمیز کیا
باہم نگاور چلے دونون سپرین لڑین شرارے آگ کے نکل کر بالائے آسمان گئے سب نے
دیکھا کہ مرکب شاہزادے کا تین قدم پسپا ہوا اور گینڈا مقہور کا آٹھ نو قدم پسپا ہوا بلکہ ایسی تکان
پہونچی کہ مقہور ٹھون پر آگیا بس سنبھل کر اور گینڈے کو بڑھا کر قریب آیا اور کہا کہ اے جوان اپنے

نام سے آگاہ کرتا کہ گمنام نہ مارا جائے اور اپنا وار کرتا کہ تیرے دل مین کوئی حوصلہ نہ باقی رہے کیونکہ تو میرے حربہ سے زندہ نہ بچے گا شاہزادے نے فرمایا کہ او نامرد ہم لوگ اہل اسلام ہین اور خدا پرست ہین خاندان صاحبقران سے ہین جبلی تو تے حالت اور طاقت کی کیفیت وزور وشجاعت کے قصہ سنے ہونگے کہ وہ آجتک کسی سے زیر نہین ہوئے لاکھون ملک تباہ وبرباد کیے ہزارون کافر قتل کیے بڑے بڑے پہلوان اُنکے ہاتھ سے پست ہوئے بڑے بڑے زبردست جو تھے وہ پست ہوئے زمرد و فرعون وزبرجد شاہ وغیرہ کی خدائیون کو برباد کیا اور دین اسلام کا سکہ جاری کیا نشان کفر کو قلم کرکے علم اسلام کو بلند کیا مین بھی اُسی خاندان سے ہون مین پیش قدمی نہ کرونگا کیونکہ میرے طریقہ اور مذہب وخاندان مین بزدلی حریف پر نہین کرتے ہین اور تو نے جو نام میرا دریافت کیا تو مین تجھ نامرد کے روبرو کیا نام اپنا ظاہر کرون ہان اگر کوئی بہادر اور جری ہوتا تو اُسکے روبرو مین اپنا نام ظاہر کرتا تیرے روبرو مجکو ظاہر کرتے ہوئے ننگ وعار معلوم ہوتا ہی بس میرا نام تجکو زبان نیزہ ونوک شمشیر سے ظاہر ہوگا تو حربہ کر مین جب تیرے حربہ سے بچونگا اور میرا خداوند کریم بچائیگا تو پھر مین بھی تجھپر حربہ کرونگا یہ جو شاہزادے نے فرمایا تو مقہور نے بآواز بلند کہا کہ اب تجھپر حال کھلا کہ تو خدا پرست ہی اور تو خاندان حمزہ سے ہی جب ہی اسقدر چرب زبان اور زبان آور ہی اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی مین تم لوگون کی بہادری وجوانمردی کی تعریف سنا کرتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ بڑے بڑے قد کے لوگ ہونگے اور بہت مجکو تمھارے مقابلے کی حسرت تھی کہ کسی طور سے مقابلے کی نوبت آئے مگر نہ آتی تھی آج خداوند تصویر نے میری حسرت نکالی مگر مجکو حیرت ہوتی ہی کہ اِس قد وقامت پر یہ زور وطاقت صرف لوگون نے بڑھا دیا ہی معلوم ہوا صرف باتین ہی ہین اب کھل گیا کہ تم لوگ کچھ نہین ہو بس اب تیرا قتل میرے اوپر لازم ہوا مگر ایک امر ضرور ہی کہ جبتک تو اپنا نام نہ ظاہر کریگا اُسوقت تک مین مقابلہ نہ کرونگا یہ جو اُسنے کہا شاہزادے نے فرمایا کہ سن میرے نام کو شیر بیشۂ جرات نہنگ دریاے شجاعت صاحب سطوت وصولت شاہزادۂ رفیع البخت بن صاحبقران بدیع الملک نوجوان وبن صاحبقران نورالدہر عالیشان وابن صاحبقران بدیع الزمان وابن صاحبقران حمزۂ عالیشان زلزلہ قاف ثانی سلیمان اوکافرمین پرورتا ہون حمزۂ صاحبقران کا اور بدیع الزمان کا میرے پردادا نے ملک باختر وسنجان کو تباہ وبرباد کیا اور میرے ہی پردادا نے کنجاب کوتہ تیغ کیا وہ میرے ہی پردادا تھے کہ جنھون نے چونسٹھ لاکھ کے لشکر پر جو کہ زیر قیطول لقاے بے بقا راندۂ درگاہ کبریا سرکش تھا چالیس روز خون مارے آگاہ ہو کہ مین پوتا ہون نورالدہر عالیشان کا کہ جسکی تلوار کا سکہ دل کفار پر ابتک پڑا ہوا ہی مین بیٹا ہون بدیع الملک نوجوان کا جو کہ اب صاحبقران وقت ہین اور لقب صاحبقران ثالث سے ملقب ہین اور شہر سمندریہ پر کفار سے مقابلہ کر رہے ہین اور تصویر پرستون کو تہ تیغ فرما رہے ہین اب تو تو میرے نام سے آگاہ ہوا یہ جو شاہزادے نے کہا کل اہل لشکر بیدار شاہ وخود بیدار شاہ نے سُنا اور اپنے سردارون سے کہا کہ سن لو کہ یہ خدا پرست ہی اور اپنا حسب ونسب بھی اُسنے ظاہر کردیا مگر بڑا زبردست ہی کہ کچھ خوف نہ کیا سب نے کہا کہ قضا لائی ہی اب اِسکا بچکر جانا دشوار ہی اُدھر اہل قلعہ سے شداد شاہ نے کہا کہ

بڑا غضب ہوا خدا پرستون کے قدم یہان بھی آ گئے اب کیا ہوگا اِس سے تو بہتر تھا کہ یہ جوان میری کمک نہ کرتا اور چلا جاتا کیونکہ اب یہ امر ضرور ہی کہ اگر یہ بیدار شاہ پر غالب آیا تو ہم سے بھی دین حق اپنی قبول کرنے کی درخواست کریگا اور مین کبھی یہ دین نہ قبول کرونگا دوسرے مجکو اِن لوگون کی کمک کی کوئی ضرورت نہین ہی خداوند زمرد کرین کہ یہ جوان مقہور کے ہاتھ سے قتل ہو جائے بہتر یہ ہو کہ مقہور ہی قلعے پر قبضہ کرلے وہ گوارا ہی خدا پرستون کا اِدھر آنا گوارا نہین ہی اور نہ یہ گوارا ہی کہ خدا پرست اِس قلعے پر قابض ہون سردارون نے عرض کیا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی بقول آپکے بہت برا ہوا کہ خدا پرست اِدھر آئے یقین ہی کہ مقہور اِسپر غالب آئے شداد شاہ نے کہا کہ خداوند ایسا کرین اُدھر بیدار شاہ نے سردارون سے کہا کہ اگر یہ جوان میرے سپہ سالار پر غالب آیا تو تم سب ملکر ایک مرتبہ اُسپر ٹوٹ پڑنا اور اُسکو قتل کرنا قہار نے کہا کہ یہ امر بالکل نامردی کا ہی اگر وہ مقہور پر غالب آیا تو مین جاکر اُس سے مقابلہ کرونگا خواہ اُسکو قتل کردون خواہ زیر مین اپنی موجودگی مین یہ ننگ نہ گوارا کرونگا کہ ایک پر اِسقدر لوگ حملہ کرین گو اُسکے ہمراہ بھی لشکر ہی مگر یہ بالکل نامردی ہی ہان اگر مین بھی دیر ہو جاؤن اُسوقت حضور کو اختیار ہی بادشاہ نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا اِدھر تو یہ تقریر تھی اُدھر جب مقہور نے یہ سب اسمائے مبارک سُنے کہا کہ بس ختم کرین سن چکا خبردار ہو جامین حربہ کرتا ہون یہ کہکر نیزے کو تان کر اور سینۂ بے کینہ شاہزادے کو تاک کر وار کیا شاہزادے نے سنان نیزے کو اپنی سنان نیزے پر روکا لگی نیزہ بادی ہونے دو بجلیان تھین کہ بالائے ہوا چمک رہی تھین جو بند وہ نیزے کا باندھتا تھا شاہزادہ اُسکو کھولدیتا تھا کوئی ستر طعن کی رد و بدل ہوئی کہ ایک مقام پر شاہزادہ نے چھڑ پر چھڑ مار کر اور بند صاحبقرانی باندھکر آواز دی کہ او مقہور خبردار ہو جا تیرا نیزہ ہوائی ہوتا ہی یہ نہ کہنا کہ ہوشیار نہ کیا تھا بس یہ فرماکر اب جو مرکب کو گرمایا صاف نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا وہ کافر نیزہ بھر آب خجالت مین غرق ہو گیا پیشانی پر عرق شرم آگیا سر جھکا کر رہگیا سوائے کف افسوس ملنے کے کچھ ہاتھ نہ آیا نیزہ مثل تیر شہاب کے بلند ہو کر دور جاکر گرا یہ واقعہ دیکھکر جو کہ منصف مزاج دونون لشکرون مین تھے یعنے لشکر بیدار شاہ مین اور اہل قلعہ مین اُنکے مُنھ سے بساختہ صدائے واہ نکل گئی بلکہ قہار تو بہت تعریف کرنے لگا اور کہنے لگا کہ ہمنے آجتک اِس طریقہ کا بہادر نہین دیکھا نہ اِس طور سے کسی کو نیزہ ہوائی کرتے دیکھا واقعی یہ لوگ خوب فنون جنگ و سپہ گری سے آگاہ معلوم ہوتے ہین مقہور کے ہاتھ سے نیزہ نکالدینا بہت امر دشوار تھا مگر کس آسانی سے نکالدیا واہ کیا کہنا معلوم ہوا اِس فن مین یہ بہت کامل ہین قہار یہان تعریف کر رہا ہی شہزادے کے لشکر مین بھی نعرۂ تکبیر بلند ہوا اور صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی اُدھر مقہور نے سر اُٹھاکر شاہزادے سے کہا کہ معلوم ہوا کہ فن نیزہ بازی تو نے اُستاد سے خوب حاصل کیا ہی اور اِسمین نہایت درجہ کمال پہونچایا ہی اصل امر یہ ہی کہ میرے ہاتھ سے آجتک کسی نے نیزہ نہین نکالا مگر تو اِس فن مین مجھپر سبقت لیگیا تو نے مجکو تو دو دریائے لشکر کے روبرو نیزہ نکال کر نہایت شرمندہ کیا خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا نیزہ نکالدینا کوئی اِس بات پر نہین صادق ہوتا ہی کہ تو ہر فن مین مجھپر غالب آئیگا اب مین تجھپر گرز کا وار کرتا ہون دیکھون کہ تو کیونکر اِس ضرب سے میری بچتا ہی اگر استخوان سرمہ سا نہو جائین تو مجکو مقہور نہ کہنا یہ وہ گرز ہی

کہ جس سے کر کوہ ٹوٹ جاتی ہی شاہزادے نے فرمایا کہ تو شوق سے وار کر میرا خدا مجکو تیرے
شر سے بچائیگا یہ سُن کے اُسنے وہی گرز سنبھالا جو کہ در قلعہ کے توڑنے کے لیے لے کر آیا
تھا اُدھر اہل قلعہ اور بیدار شاہ و قہار شاہ نے کہا کہ اب بچنا اس جوان کا بسا دشوار ہی
اسکے اہل لشکر سے کوئی کہدے کہ اب اپنے سردار سے ہاتھ دھو اور اُدھر مقہور نے
اُس گرز کو اُٹھا کر اور اُستوار دونون ہاتھون سے پکڑ کر گردش دی اُسکے گردش دینے مین
اُس گرز سے صدا فنا فنا کی آتی تھی اگر واقعی اُسکی ہوا بھی فیل مست کے لگ جاتے
تو پھر ہل کر پانی نہ مانگے ضرب کا پڑنا تو شئی دیگر ہی مگر یہان شاہزادے نے جب دیکھا کہ
اُسنے گرز بلند کیا اور گرد سر چرخ دے رہا ہی اپنا گرز تربوس زین پر سے لیا اور اُسکو اپنے
چہرے کی پناہ کیا اور درگاہ خدا مین التجا کی کہ ای رب بے نیاز و کارساز چہرۂ من نازک تر
از گل است پناہ تو دارم پنساہ گرز ندارم بچا نلا سکے گرز کی ضرب سے یہ کہکر گرز کو بلند کیا اُسنے
دونون رکابون پر زور دے کر اور گرز کو خوب اپنے نزدیک گردش دے کر اب جو مارا
گرز گرز پر آکر پڑا کہ تڑاقہ کی صدا بلند ہوئی دل زمین ہول سے شق ہو گیا غبار بلند ہوا شہزادہ
اُس غبار مین پوشیدہ ہو گیا شرارے دونون گرزون سے نکل کر بالاے ہوا گئے گوش گردون کر
ہو گئے دونون گرزون مین پہل پڑ گئے گاؤدمین کانپ کر رہگئی صداے تڑاقہ گنبد دوار سے
گذر گئی بموجب شعر تڑاق عمودان چنان خاستہ + کہ بگذشت زین طاق آراستہ + اِس نے
ضرب لگا کر اور گینڈے کو پیچھے ہٹا کر خود کو کج کر کے صدا دی کہ زدم دبست کردم مابدولت
کی ضرب گرز سے کوئی بچ سکتا ہی کہان ہین اسکے ہمراہی کہ آکر اسکے استخوان کو تلاش
کرین یہ صدا دینا تھا کہ عیار شاہزادہ یہ حال دیکھکر اور دل پر ہاتھ رکھکر چھاگل آب
لے کر دوڑا اور قریب گرد آکر گردش لگائی پانی کا چھینٹا دے کر گرد کو بٹھایا دل گرد مین آکر دیکھا
کہ دونون ہاتھ توستون گرز پر ہین اُنمین فرق نہین آیا ہی مگر پلک سے پلک ملی ہوئی ہی چہرہ سرخ
ہی مرکب تا بہ زانو زمین مین غرق ہو گیا ہی آواز دی کہ ای شہریار ہوشیار رہو جائیے حریف
زیادتی کر رہا ہی جیسے ہی آواز دی شاہزادے نے آنکھ کھولدی عیار کی طرف دیکھا عیار
نے عرض کیا کہ مزاج مبارک کیسا ہی حریف زیادتی کرتا ہی فرمایا بچایا خداوند کریم نے بلا کی
ضرب لگائی تھی مگر وہ حفاظت کرنے والا تھا کچھ آسیب نہ پہونچا یہ فرما کر مرکب کو جو گدایا
وہ مرکب اصیل تھا طبقہ زمین کا لے کر نکلا بس شاہزادہ محمودی کی رومال سے چہرہ کی گرد پاک
کرتا ہوا گرد سے باہر آیا جیسے کہ برج خاکی سے آفتاب طالع ہوا آواز دی کہ کرازدی و کرا پست
کردی مین تو تیرا حریف موجود ہون تیری ضرب سے خداوند کریم نے بچایا بس یہ دیکھکر مقہور
تو حیران ہو گیا اور مثل تصویر گلی کے ساکت ہو کر رہگیا اپنے دل مین کہنے لگا کہ بلا کی قوت و
طاقت اِس جوان مین ہی اِس سن مین جب یہ اور جوان ہو گا تو کون اس سے مقابلہ کر سکتا ہی
واقعی امر یہ ہی کہ خدا پرستون کو جیسا سنتے تھے اُس سے زیادہ پایا خداوند تصویر اِس جوان
کے ہاتھ سے آبرو بچائین آج مجکو اپنی آبرو بچتے ہوئے معلوم نہین ہوتی کیونکہ جب اسنے میری
ضرب گرز کو رد کیا اور کچھ آسیب نہ پہونچایہ وہ ضرب ہی اور یہ وہ گرز ہی کہ جب مین نے اِسکا وار
کیا کبھی خالی نہ گیا مجکو خیال تھا کہ استخوان تک ریزہ ریزہ ہو گئے ہونگے بلا کی اِسکے جسم مین قوت

طاقت ہی راوی کہتا ہی کہ مقہور اپنے دل مین بہت قائل ہوا اور حد کی تعریف کی اِدھر اہل قلعہ نے جو یہ واقعہ دیکھا سب کو سکتہ ہوگیا اور باہم کہنے لگے کہ یہ کس قسم کے لوگ ہین کہ ایسی ضرب گرز سے بچے کچھ آسیب نہ پہونچا شداد نے کہا کہ بیکار حیران ہوتے ہو خداوند زمرد نے اِن لوگون کے جسم مین کوٹ کوٹ کر اپنی قوت و طاقت بھر دی ہی اسی سبب سے یہ لوگ ہر ایک پر غالب آتے ہین یہ صرف قوت خداوندی ہی کہ جو یہ لوگ کسی سے مغلوب نہین ہوتے ہین سب سردار کہنے لگے کہ بجا ارشاد ہوا اُدھر لشکر بیدار شاہ وقہار شیر پیکر دوسرا سپہ سالار یہ واقعہ دیکھکر دنگ ہوگیا اور مثل آئینہ کے ششدر و حیران ہوکر بادشاہ سے کہنے لگا کہ جیسی تعریف ہم خداپرستون کی سنتے تھے اُس سے زیادہ تر ہمنے خداپرستون کو پایا یہ وہ ضرب تھی کہ اگر دیو بھی ہوتا تو وہ ہل کر اس ضرب کے صدمہ سے پانی نہ طلب کرتا اُسکے استخوان تک سرمہ ہو جاتے خداوند تصویر مقہور کو اس جوان کے ہاتھ سے بچائین یہ تو شاہزادے کے زور و طاقت کا شیدا ہوگیا اور از حد تعریف کر رہا ہی اور بیدار شاہ بھی اُدھر مقہور نے شاہزادے سے کہا کہ مرحبا اور شاباش خوب تم میری ضرب سے بچے جیسا مین تم لوگون کی تعریف سنتا تھا ویسا ہی پایا اب تم اپنے گرز کا وار کرو شاہزادے نے فرمایا کہ مین کیا تجھ ایسے نامرد پر گرز کا وار کرون تیرے قتل کرنے کے لیے ایک ضرب مشت کافی ہی یہ جو شاہزادے نے فرمایا کہ تیری ہلاکت کے لیے ضرب مشت کافی ہی اُسنے کہا کہ تو گرز کا وار نہ کریگا خیر نیزہ بازی خلال بازی عمود بازی حلال بازی تیغ بازی راست بازی اب میرے تیرے تلوار کی لڑائی ہو شاہزادے نے فرمایا کہ تو یہ بھی حوصلہ نکال لے مین اسمین بھی بند نہین ہون یہ جو فرمایا اُسنے تیغہ نیام سے لیا یہ معلوم ہوا کہ از در آتش فشان نکل آیا نیام سے جو تلوار باہر ہوئی اور نیام خالی رہگیا اُسکا دہن جو کھلا ہوا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ازدر منھ کھولے ہوئے ہی بس مرکب کو ہٹا کر تلوار علم کی شاہزادے نے گردد سپر کا پشت پر سے لیا اور اپنی تلوار نیام سے لی یہ معلوم ہوا جب وہ تلوار نیام سے نکلی کہ ناگن کینچلی چھوڑکر باہر آئی یا برق جہندہ ابر تیرہ سے تڑپ کر نکلی اُسنے مرکب کو بڑھاکر وار کیا شاہزادے نے اُسکے وار کو سپر پر روکا پھر اُسنے وار کیا شاہزادے نے اُسکے وار کو سپر پر روکا پھر اُسنے وار کیا شاہزادے نے اُسکے وار کو سپر پر روکا پھر اُسنے وار کیا اِنھون نے رد کیا اب دونون طرف سے وار چلنے لگے دونون مرکب پھرنے لگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کل لگی ہوئی دو بجلیان چمک رہی ہین ابر سپر پر چمک چمک کر گر رہی ہین تگاپو سے مرکبون کے جو غبار بلند ہوا تھا اُسمین جو تلوارین چمکتی تھین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابر مین برقین کوند رہی ہین عجب طرح کی لڑائی ہو رہی تھی سب لشکر غور سے دیکھ رہے تھے کہ شاہزادہ ہر مرتبہ اُسکی ضرب تیغ سے اسطور سے بچتا تھا کہ دیکھنے والون کو حیرت ہو جاتی تھی اُسکی ضرب کو آسیب سپر پر رد کرتا تھا اور اپنی ضرب اِس طور سے لگاتا تھا کہ سب کی زبان سے تعریف نکل جاتی تھی دوست و دشمن سب تعریف کر رہے تھے قہار تو یہ معرکہ دیکھکر کچھ آگے بڑھ آیا تھا وہ تو شاہزادے پر فریفتہ ہوگیا تھا اپنے دل مین کہتا تھا کہ کیا جوان ہی خوب فن سپہ گری سے آگاہ ہی اور کیا طاقت و قوت رکھتا ہی کسی مقام پہ کمی نہین کرتا ہی ایسا نہو کہ کوئی چشم زخم اُسکے پہونچے اگر مقہور اسپر غالب آیا تو مین مقہور سے مقابلہ کرونگا اگر یہ مقہور پر غالب آیا تو مین ضرور اِس جوان سے لڑونگا اگر اُسنے مجکو زیر کرلیا تو ضرور اِسکی اطاعت کرونگا ایسے بہادر پیدا نہین ہوتے ہین یہ تو یہ کہ رہا ہی اپنے دل مین وہان برابر رد و بدل ہو رہی ہی کبھی اُسکی تلوار سپر سے قریب سر آکر نکل جاتی ہی اُنکی تلوار پہلو کے پاس جاکر نکل آتی ہی جب

وہ خالی دیتا ہے مرکب خوب بھڑ رہے ہین وہ بھی اپنی جان لڑا رہے ہی وہ بھی بانکا جوان ہے غضب کا معرکہ پڑا ہی اگر اُسکی تلوار قریب سر آئی تو اِنکی تلوار گردن پر آئی دو پہلو پر آئی تو یہ صدر کے قریب پہونچی اُسنے کمر کا ہاتھ لگایا تو اِنھون نے طپانچہ کا ہاتھ لگایا اِس طور سے برابر چوٹین چل رہی ہین نہ اور اِنکو خطر نہ اِن کو خطر نہ اور اِنکو خطر کا نقشہ ہی دو بجلیان ہین کہ چمک رہی ہین دو برقین ہین کہ کوند رہی ہین غبار بلند ہی مرکب، عرق عرق راکب از سر تا پا دریاے عرق مین غرق مگر ضرب کی ردو بدل مین فرق نہین ہی تلوارون کی جھنکار سے صحرا گونج رہا ہی سن سن کی صدا بلند ہی بس اِسی طور سے پہر بھر کامل تلوار باہم چلی اور ردو بدل ہوئی ایک مقام پر اُسنے یہ کہکر کہ ای جوان اِس ضرب سے بچ سرکار دار کیا شاہزادہ کی نگاہ تلوار سے لڑی سپر اُٹھائی جیسے ہی تلوار قریب سر آئی جھکا دیا کہ علی بند سپر کا چھوٹا سپر پشت پر جا کر جھولی مرکب بڑھا کر داستانہ مارا تلوار پٹ پڑی بس پنجہ بلی دراز کر کے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا کلائی پکڑ کر زور کیا اور قصد کیا کہ تلوار کلائی مڑوڑ کر چھین لون مگر اُسنے تلوار نہ چھوڑی اور ہاتھ بڑھا کر اِنکی کمر زیر مین ڈال دیا بس زور کشمکش کے ہونے لگے دونون مرکب پیٹ کے بھل زمین پر بیٹھ گئے اب قہار دل مین خوش ہوا کہ کشتی ہونے لگی یہ جوان ضرور مقہور کو کشتی مین زیر کرلے گا خوب ہوا تلوار کی لڑائی سے مجکو خوف تھا اہل قلعہ بھی دیکھ رہے ہین کہ مقہور کی خیر نہین ہی افسوس ہی کہ خدا پرست یہان بھی آگئے بڑا غضب ہوا شداد کہہ رہا ہی کہ مین اِس جوان سے ضرور مقابلہ کرونگا اِسکا دین نہ قبول کرونگا گو اُسنے میرے اوپر احسان کیا مگر مین ایسے احسان سے باز آیا وہ اچھا تھا کہ مقہور قلعہ مین چلا آتا اور ہم سب کو قتل کرتا سردار عرض کرتے ہین آپ ملاحظہ تو فرمایئے کہ ہوتا کیا ہی بیدار شاہ یہ اپنے دل مین کہہ رہا ہی کہ اگر یہ جوان میرے سپہ سالار پر غالب آیا اور قہار کو بھی اُسنے زیر کر لیا اگر اُسنے مقابلہ کیا تو مین جنگ مغلوبہ ضرور کرونگا اگر میری شکست ہوئی اور مین اسیر ہو گیا تو اِس جوان کی اطاعت کرونگا کیونکہ یہ بہت زبردست ہی ہر ایک اپنے اپنے دل مین شہزادہ کی تعریف کر رہا ہی جب دیکھا دونون طرف کے اہل لشکر نے یعنے شاہزادے کے اور بیدار شاہ کے مرکب ہلاک ہوئے جاتے ہین تو پکار کر کہا کہ ای پہلوانان جہان یہ بے زبان تمھارے زور و طاقت کی تاب نہین لا سکتے ہین دیکھو پیٹ کے بھل زمین پر بیٹھ گئے ہین ہلاک ہوئے جاتے ہین اِنپر سے اُتر کر زور آزمائی کرو زمین تمھاری قوت و طاقت کی برداشت کرے تمھارے لشکر کو سنبھالے لی اِن بے زبانون پر رحم کھاؤ وہ مرے چلے جاتے ہین بس راوی کا بیان ہی کہ شاہزادہ و مقہور دیو یہ کہکر دونون مرکبون پر سے یہ کلمہ سُن کے زمین پر آئے آلات حرب و ضرب کھول کر رکھدیے اور مشغول کشتی ہوئے جھڑا کا کشتی کا بندھ گیا داؤن پیچ جوڑ توڑ سامنے کے ہونے لگے جو یہ پیچ باندھتے تھے وہ توڑ کرتا تھا برابر سے جوڑ توڑ ہو رہے تھے نوبت یہ ہوئی کہ اب گھڑی دو گھڑی تک ایک مقام پر جم کر لڑنے لگے جب وہ شہزادے کو پیچھے پکڑ لایا اور قصد کیا کہ گھسا دون شاہزادہ مثل برق کے تڑپ کر نکل گیا جب شاہزادہ اُسکو پکڑ لایا وہ بھی نکل گیا مگر اب اُسکا دم پھولنے لگا ہے

مثل بھینسے کے ہانپنے لگا ہی جہان پر جم کر دم بھر مقابلہ [illegible] اُس مقام پر کھڑا ہوگیا معدہ پسینہ گرا
کہ تمام زمین پر بن گئے اب سب نے دیکھا کہ مقہور ٹھہر ٹھہر کر لڑنے لگا اور اُسکا دم ہونے لگا
دم چڑھگیا قہار نے اپنے دل مین کہا کہ لیا اس جوان نے میان مقہور کو اور بادشاہ سے
پلٹ کر کہا کہ ملاحظہ فرمائیے کسطور سے یہ جوان مقابلہ کر رہا ہی کسی مقام پر کمی نہین کرتا ہی کیا بہادر
ہی واقعی یہ لوگ بسیار دلیر ہین مجکو کچھ رنگ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی بادشاہ نے کہا کہ دیکھو تو کیا ہوتا
ہی یقین ہی کہ مقہور زیر کرے قہار خاموش ہو رہا اُدھر بیدار شاہ نے سرداروں سے کہا
کہ رنگ بیرنگ ہی مقہور اب زیر ہوئے جاتے ہین معلوم ہوتا ہی کیونکہ اُسکا دم آگیا ہی اور ہانپنے
لگا وہ جوان ابھی اُسی طور سے لڑ رہا ہی اُسکے چہرے پر یہ بھی نہین ثابت ہوتا ہی کہ مقابلہ ہو رہا
ہی بالکل ہر اس تک نہین ہی سب نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی بس ہر ایک کو اہل لشکر
بیدار شاہ مین یہ یقین ہوگیا کہ مقہور کو زیر کر لیا اہل قلعہ بھی دیکھ رہے ہین اور کہتے ہین
کہ کیا جوان قوی ہی کہ اتنے بڑے دیو سے یون مقابلہ کر رہا ہی کسی مقام پر کمی نہین کرتا ہے
شداد سرداروں سے کہہ رہا ہی کہ بڑا غضب ہوا مقہور کو اس خدا پرست نے زیر کر لیا بڑی
خرابی ہوئی یہ کیا خداوند زمرد نے کیا کہ کمک کو اُس شخص کی بھیجا جو کہ دین و ایمان کا دشمن
ہی مین تو ہرگز در قلعہ نہ کھولونگا مجکو مقہور کے ہاتھ سے مرجانا بہتر معلوم ہوتا تھا اِس زندگی
سے سرداروں نے عرض کیا کہ اگر مقہور زیر ہو جائیگا تو قہار ضرور اسکو زیر کر لے گا
ملاحظہ فرمائیے وہ قبل سے بڑھا ہوا کھڑا ہی مگر پھر قلعہ نہ بچیگا شداد نے کہا کہ بلا سے بیدار
شاہ ہی کا تو قبضہ ہوگا وہ میرا بھائی ہی خدا پرست تو نہ قابض ہونگے قلعہ پر یہ گفتگو ہو رہی تھی
یہان مقہور نے دیکھا کہ اب میرا دم بھر گیا ہی اور سانس چڑھنے لگی زور و طاقت مین فرق آنے
لگا بس ایک مرتبہ یہ خیال کرکے کہ ایسا نہو یہ جوان زیر کر لے تو بہت بڑی ہتک ہو اور آبرو
کر کری ہو دونون شانے شاہزادے کے پکڑ کر اور سر سینہ مین اڑا کر لے دوڑا کوئی پانچ قدم
پر لا کر جھٹکا دیا یہ بھی دم کے شمار پر قدم کے اندازہ پر پہونچتے تھے جیسے ہی اُسنے پانچ قدم
پر لا کر جھٹکا دیا اِنکا بایان گھٹنہ آشنا بزمین ہوا اِنھون نے تڑپ کر جو لنگر مارا تا بہ گھٹنون یہ غرق
زمین ہوئے اب وہ مثل ابر کے اوپر شاہزادے کے چھا گیا اور کمر زنجیر پکڑ کر زور کرنے لگا اِسقدر
زور کیا کہ انگلیون سے خون بہنے لگا کنپٹیان چمکنے لگین چہرہ سرخ ہوگیا پیشانی پر عرق آگیا مگر شاہزادے
کے لنگر مین فرق نہ آیا ذرا بھی جنبش نہوئی بس پریشان ہو کر ہٹ کھڑا ہوا اور کہا کہ ای جوان مین تو
اپنا زور کر چکا اب آپ کے زور کا خواستگار رہون واقعی یہ امر ہی کہ کوئی آپ سے مقابلہ نہین کر سکتا ہی
شاہزادے نے فرمایا کہ تم اپنا حوصلہ خوب نکال لو اُسنے جواب دیا کہ مین اپنا حوصلہ نکال چکا ہون
اب آپ اپنا حوصلہ نکالیے یہ جو اُسنے کہا شاہزادہ اُسکو لیکر چلا دونون بازو پکڑ کے اور سر سینہ
سے لگکے وہ اس طور سے چلا کہ جیسے ہوا کے زور مین پتہ چلتا ہی مثل برگ کے اُڑا ہوا جاتا تھا
جہان پر اُسنے قصد کیا کہ لنگر قائم کرون اِنھون نے ہکا لگایا کہ لنگر قائم نہ کر سکا نو دس قدم پر لا کر
جھٹکا دیا کہ دونون گھٹنے آشنا بزمین ہوئے اُسنے قصد کیا کہ مین بھی لنگر قائم کرون بھلا یہ کب لنگر قائم
کرنے دیتے ہین ڈال کمر زنجیر مین ہاتھ اور نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچا اب جو زور کیا اُسکو زمین
سے لے اُٹھے پہلے زور مین تا بہ کمر دوسرے مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین دونون بازو تکا زور شریک

کر کے سر سے بلند کر لیا گرد سر چرخ دے کر قصد کیا کہ زمین پر مارون کہ نقش زمین ہو جائے
اپنے افعال کی سزا پائے راوی بیان کرتا ہی کہ جب شاہزادے نے یہ قصد کیا کہ زمین پر
ماردن تو مقہور نے کہا اُسی حالت مین کہ ای شہریار جسکو سر سے بلند کرتے ہین پھر اُسکو زمین
مذلت پر نہین گرانے ہین شاہزادے نے یہ سُن کے آہستہ زمین پر رکھدیا اپنے عیار سے
فرمایا کہ اِسکی مشکین باندھ لو راوی کہتا ہی کہ جب عیار اُسکی طرف چلا تو مقہور نے کہا کہ ای
شہریار مین امان کا طالب ہون تا زندہ ایم بندہ ایم شاہزادے نے فرمایا کہ امان بشرط
ایمان اگر تو دین تصویر پرستی ترک کرے اور دین اِسلام قبول کرے تو امان ملے اُسنے
عرض کیا کہ ای شہریار جو آپ کے مذہب کو اختیار کرے وہ کیا کہے شاہزادے نے
اُسکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا وہ صدق دل سے کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا شاہزادے نے عیار کو
منع کیا بس مقہور دوڑکر قدمون پر گر پڑا اور قدم چومے اور گرد پھرنے لگا اور کہنے
لگا کہ واقعی جیسا آپ لوگون کو سُنا تھا ویسا ہی پایا بلکہ اُس سے زیادہ جب آپ نے
آکر مجکو ڈوکا ہی تو مین نے خیال کیا تھا کہ یہ کیا مقابلہ کرین گے ایک منٹ مین میری
یہ ڈرجائین گے مگر جو میرا خیال تھا وہ سراسر لغو اور بالکل غلط تھا بس اگر بہادری کا خواستگار
ہو تو آپ لوگون کی خدمت مین حاضر رہے جرأت و جوانمردی اور طاقت قوت و
شجاعت آپ ہی کے خاندان پر ختم ہے کوئی آپ لوگون کے آگے دم بہادری کا
نہین مار سکتا ہی نہ دعوی جوانمردی کر سکتا ہی اور جو کوئی ایسا خیال کرے بالکل نادان
ہی شاہزادے نے فرمایا یہ سب اُس کریم کی پرورش اور عنایت ہی کہ اُسنے ذرہ کو یہ
مرتبہ عنایت فرمایا ایک مشت خاک کو یہ رتبہ مرحمت کیا اگر وہ یہ قوت وطاقت عطا نہ فرماتا
تو کوئی کیا بہادری کر سکتا یہ کہکر بہت سے کلمے اُسکے روبرو حمد و ثنائے الٰہی و نعت رسالت پناہی
مین بیان فرمائے کہ بالکل اُسکے صفحہ دل پر سے و آئینہ قلب پر سے زنگ کفر کو پاک
کر دیا شاہزادہ مقہور سے یہ کلام کر رہا تھا راوی بیان کرتا ہی کہ جب شاہزادے نے
مقہور کو سر سے بلند کیا یہ حال لشکر بیدار شاہ نے وسرداران لشکر و خود بیدار شاہ
و قہار نے دیکھا سب کے حواس باختہ ہو گئے مثل تصویر گلی کے ہو کر رہ گئے بیساختہ
ہر ایک کی زبان پر یہ کلمہ جاری ہوا کہ مرحبا و شاباش واقعی کیا کام کیا ہی ہر ایک تعریف
کرنے لگا جو کہ بہادر تھے وہ تو جھومنے لگے اور تحسین و آفرین کی صدا دینے لگے
بیدار شاہ نے اپنے سردارون سے کہا کہ دراصل یہ سب خدا پرست بہت
زبردست اور نہایت بہادر ہین اِنکی زور و طاقت کا مثل و نظیر نہین ہی مقہور دیو بیکر
اِس جوان کے روبرو فیل مست کا مرتبہ رکھتا ہی اور یہ مثل پشہ کے ہی وہ جو سُنا ہو
کہ فیل مست کو پشہ نے پست کیا وہ یہی معرکہ ہوا اب کون ایسا بہادر ہی جو اِس جوان
سے جا کر مقابلہ کرے میرے تو حواس جاتے رہے ہین یہ نہ جانتا تھا کہ یہ اِس طور سے
اِسکو زیر کرے گا اور یون سر سے بلند کر لے گا سردارون نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا
ہی کہ یہ ساحر ہی کیونکہ سوائے سحر کے یہ بات نہین حاصل ہو سکتی ہی بیدار شاہ
نے کہا کہ یہ تمھارا خیال بالکل خام ہی کیونکہ سب اہل اسلام سحر و ساحری وغیرہ

کو کفر جانتے ہین بلکہ ساحر کو کافر کہتے ہین اُنکے مذہب مین سحر کرنے والا کافر ہی جبکہ یہ امر ہو تو خود کبھی سحر کو نہ کرین گے تمنے دیکھا ہوگا کہ کسقدر ملک ساحرون کے برباد کیے سب سردار خاموش ہو رہے ہر ایک اپنے دل مین تعریف کر رہا ہی قہار کی تو یہ نوبت ہوئی کہ وجد کرنے لگا اور جھومنے لگا پکار کر شاہزادے سے کہا کہ ای جوان ابھی جانا نہین مین تیرے مقابلے کو آتا ہون تو نے بڑا غضب کیا کہ اتنے بڑے پہلوان کو یون زیر کیا تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی یہ جو شاہزادے نے سنا اُسی دم سے میدان مین کھڑا رہا بلکہ مقہور سے کہا کہ تم میرے لشکر مین جاؤ مین اِس سے مقابلہ کرون تو آتا ہون مقہور نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ای آقا اس غلام کو اجازت دیجیے کہ یہ تازہ نوالہ اس کافر سے مقابلہ کرے اور مشکین باندھکر حاضر خدمت والا کرے آپ ابھی مجھ سے مقابلہ کر چکے ہین تھکے ہوے ہین اسی سبب تو اُسنے آپکو ڈوکا ہی شاہزادے نے فرمایا کہ ای مقہور دیو پیکر تم لشکر مین جاؤ اگر خدا چاہتا ہی تو اسکو بھی مثل تیرے زبر کرتا ہون ہمارے خاندان کا طریقہ یہ ہی کہ حریف جسکو برابر مقابلہ طلب کرتا ہی وہی جاتا ہی دوسرا نہین جاتا ہی اگر ایک ... ہو اور ایک ہمارے لشکر کے طفل کو جو کہ بہت کم سن ہو اپنے مقابلے کو طلب کرے تو ... ہی تمکو جاکر مقابلہ کریگا دوسرا نہین جائیگا بس مین خلاف قاعدہ اسلام نہین کرسکتا ... ون تم لشکر مین جاؤ اور خدا میرا حافظ و نگہبان ہی مجھ خوف نہ کرو یہ سنکے مقہور دیو پیکر اپنے دل مین تعریف کرتا ہوا ہمراہ عیار کے لشکر مین آیا یہان کے سب سردارون نے عزت کی گلے سے ملے بہت خاطر سے پیش آئے یہ بھی اپنے گینڈے کو روک کر ایک صف مین کھڑا ہوا اہل قلعے نے جو دیکھا کہ اُس جوان نے مقہور دیو پیکر کو مثل بچون کے اُٹھا لیا اور مقہور دیو پیکر نے زبر ہو کر اُسکی اطاعت کی سب کو بڑی حیرت ہوئی دم نکل گئے شداد شاہ نے کہا کہ خداوند نے کس قیامت کی طاقت وزور ان لوگون کو عطا کیا ہے کہ جسکی حد و انتہا نہین ہی اُسپر بھی یہ لوگ خداوند کے قائل نہین ہوتے ہین خیر مین تمسے کہے دیتا ہون اگر بیدار شاہ نے اس سے مقابلہ کیا اور جنگ مغلوبہ کی نوبت آئی تو مین بیدار شاہ کی کمک کرونگا اگر فتح ہوئی تو یہ ہوگا کہ بیدار شاہ میرے قلعے کو لے لیگا وہ قبضہ کرلے مجکو بدل قبول ہی مگر یہ خداپرست کسیطور سے یہان سے دفع ہو جائے سردارون نے کہا کہ اب لشکر کا یہان سے دفع ہونا غیر ممکن ہے کیونکہ اب مقہور دیو پیکر نے اطاعت کی اور مقہور دیو پیکر بھی تو بد بلا ہے دو ہو گئے اب کو اِس لشکر کو شکست دے سکتا ہی شداد شاہ نے کہا کہ قہار ضرور اِس جوان کو زیر کرے گا سب نے کہا کہ خداوند ایسا کرین شداد شاہ تو یہ گفتگو قلعے پر کر رہا ہی یہ نہایت سیاہ قلب و تیرہ درون ہی اِسکو حد درجہ کا اہل اسلام سے بغض ہی بڑا سیاہ قلب ہی خداپرستون کا دشمن جانی ہی خون کا پیاسا ہی نطفہ شیطان ہی خاص بچہ ابلیس ہی کہ اِسنے یہ سب معرکہ دیکھا مگر پھر بھی اِسکو یہی خیال ہی کہ کسی طور سے یہ جوان قتل ہو جائے بیدار شاہ قبضہ قلعے پر کرلے مگر خداپرستون کا قبضہ نہو دیکھیے یہ کیا کرتا ہے آمدم برسر قصہ کہ قہار شاہزادے کو ٹوک کر خدمت بیدار شاہ مین

آیا اور کہنے لگا کہ مجکو اجازت مرحمت ہو تا کہ مین جاکر اِس جوان سے مقابلہ کرون اسنے
بڑا غضب کیا کہ بھائی مقہور کو سر میدان یون زیر کیا بڑی ذلت ہوئی مین جاکر اِسکو اِس
حرکت کی سزا دونگا یہ مجھ سے زیر ہوگا جاتا کہان ہو میرے دل پر داغ ہو بڑا صدمہ ہو
وہ مقہور کو زیر کرکے باغ باغ ہو دیکھیے میان مقہور کو کر انھون نے اِس جوان کی
اطاعت کر لی وہ لشکر مین گینڈے پر سوار کھڑے ہین یہ نئی حرکت کی کہ اُسنے بھی اپنا دین
ترک کیا دین اسلام قبول کیا اب اُسکو بھی سزا دینا لازم ہوئی بس مین مقابلہ کو جاتا ہون
بادشاہ نے کہا کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہو کہ تم برائے مقابلہ نہ جاؤ مین لشکر کو حکم دون
کہ وہ جنگ مغلوبہ کرکے اور یورش کرکے اِس جوان کو اسیر کرلے خواہ قتل قہار نے
کہا کہ یہ امر بالکل جوانمردی کے خلاف ہو مین قبل مین عرض کر چکا ہون کہ جبتک مین لشکر
مین ہون اُسوقت تک ایسی حرکت نہ فرمایئے گا کیونکہ مین بدنام ہونگا دوسرے یہ امر ہو
کہ سب یہ کہین گے کہ قہار ڈر گیا پہلے تو خود ٹوکا پھر نہ معلوم کیا خیال کیا کہ برائے مقابلہ نہ
آیا اور لشکر کو یورش کا حکم دیا مین مقابلہ کرلون اگر مثل مقہور کے مجکو اِس جوان نے زیر
کر لیا اُسوقت آپکو اختیار ہو چاہے جنگ مغلوبہ کا حکم دیجیے چاہے نہ مقابلہ فرمایئے مین
منع نہین کرتا ہون بادشاہ نے کہا کہ اچھا قہار نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین مین اُسکو زیر
کرلونگا وہ میرے ہاتھ سے جاتا کہان ہو یہ کہکر اور اپنے گینڈے کو جولان کرکے طرف
شاہزادے کے چلا راہ مین یہ خیال کرتا آتا تھا کہ اگر مین اِس جوان پر غالب آیا تو اسکو
بجاے بیدار شاہ کے تخت پر بٹھا دونگا اور بیدار شاہ کو اسیر کرلونگا کیونکہ یہ جوان
لائق حکومت ہو یہ زیب تخت و زینت سلطنت ہو اگر مین زیر ہوا اور یہ غالب آیا اُسوقت
مین مین بھی مثل مقہور دیو پیکر کے اِسکی اطاعت کرونگا اور اِسکا دین قبول کرونگا اور لشکر بیدار
شاہ سے لڑونگا بلکہ مین نہ اِس سے نہ تلوار سے مقابلہ کرونگا نہ گرز سے نہ نیزے سے
سوائے کشتی کے اگر کشتی مین زیر کر لیا تو خیر ورنہ وہ تو ضرور دیر کرلے گا راوی کہتا ہو
کہ مقہور دیو پیکر نے جو دین اِسلام قبول کیا اِسکا سبب یہ تھا کہ جب سے مقہور دیو پیکر
نے شاہزادے کو دیکھا تھا اور شان و شوکت پر نگاہ پڑی تھی اُسوقت سے شیدائے
جمال شاہزادہ ہوا تھا اور اُسنے اپنے دل مین کہا تھا کہ کیا جوان ہو اور اِسقدر رعب و داب
تھا کہ مقہور دیو پیکر کو اُسوقت سے خوف غالب ہو گیا تھا مگر مقابلہ کیا جب شاہزادہ
ہر فن مین مقہور دیو پیکر پر غالب آیا تو اِسکو شاہزادے سے اور زیادہ محبت ہو گئی
جب کشتی کی نوبت آئی تو اِسنے دل مین خیال کر لیا تھا کہ اگر مین اِسپر غالب آیا تو بیدار شاہ
کو اسیر کرکے اِسکو بادشاہ کرونگا اور اگر یہ غالب آیا تو اِسکی اطاعت کرونگا کیونکہ
ایسے بہادر نصیب نہین ہوتے ہین مقدر سے ملتے ہین اِسکی غلامی اختیار کرنا فخر و افتخار
ہی بس وہی کیا جو دل مین اِسنے قصد کیا تھا اور قہار بھی بہ جرأت و طاقت شہزادے کی
دیکھکر فریفتہ ہو گیا تھا پس قہار ایسے ایسے خیال اپنے دل مین کرتا ہوا جو کہ بلاد مذکورہ
ہوتے ہین قریب شاہزادہ پہونچا شاہزادہ حضور کو لشکر کی طرف روانہ کرکے قہار
کے انتظار مین کھڑا ہوا تھا کہ قہار آکر پہونچا اُسنے برائے سلام اپنا ہاتھ بلند کیا شاہزادہ

نے جواب سلام دیا اُسنے کہا کہ اے جوان تو نے بڑی بہادری وجوانمردی سے مقہور
کو زیر کیا میری کمر توڑدی مگر مین تجھ سے یہ کہتا ہون کہ اسی مین خیریت ہی کہ تو میری
اطاعت کر مین تجکو لشکر بیدارشاہ کا بادشاہ کرونگا بیدارشاہ تیری اطاعت کریگا
اپنی جان نہ دے یہ نہ خیال کرنا کہ تو نے جس طور سے مقہور کو زیر کیا ہی مجکو بھی زیر کریگا
یہ امر بہت دشوار ہی یہ تصور تیرا بیکار ہی نہ معلوم کہ کیا سبب ہوا کہ مقہور کو تو نے زیر کرلیا
وہ ایسا پہلوان نہ تھا کہ زیر ہو جاتا معلوم ہوتا ہی کہ تو نے اُسپر سحر کیا یا وہ تیرے حسن وجمال
پر فریفتہ ہو گیا اِس سبب سے اُسنے اپنے کو زیر کرادیا مین ایسا نہین ہون مین تجکو
باندھکر لیجاؤنگا میرا نام قہارشیر پیکر ہی میرا زور وطاقت دیو سے بڑھکر ہی مقہور ایسے
میرے سیکڑون شاگرد ہین میری طاقت کے روبرو کوہ کی بھی حقیقت نہین ہی اکثر
مین نے ایک مشت کی ضرب سے فیل مست کو پست کیا ہی شیر کو بدون کسی حربہ کے
قتل کیا ہی کلہ چیرکر پھینکدیا ہی دیو کو پشہ سے کم تصور کرتا ہون کیون اپنی آبروکر گری کرتا ہی
میری اطاعت کر شاہزادے نے جواب دیا کہ بس زیادہ لاف وگذاف نہ کر جو تیرا
قصد ہو وہ کر مین موجود ہون مین تیری اطاعت ہرگز نہ کرونگا تو بکتا کیا ہی یہ جو تو نے کہا
کہ تو نے سحر کرکے مقہور کو زیر کیا تو سن لے کہ ہم لوگ سحر وساحری کو حرام جانتے ہین اور
ساحر کو کافر خیال کرتے ہین یہ خیال تیرا بالکل غلط ہی بس تجکو اِس سے کیا غرض کہ مقہور
کیونکر زیر ہوا خواہ اُسنے اپنے کو زیر کرادیا یا مین نے زیر کرلیا تو اپنے کو زیر نہ کرانا اگر
فضل خدا شامل حال ہی تو تجکو بھی مثل مقہور کے زیر کرونگا تو بھولا کس بات پر ہی ارے
ظالم یہی غرور تیرا تجکو پست کریگا بس زیادہ نہ بک اُٹھا حربہ وار کر قہارشیر پیکر نے جواب
دیا کہ اے جوان مجکو تیرے حال پر اور جوانی پر رحم آتا ہی بس کیون تو اپنی جوانی کو برباد کرتا
ہی تو مقہور کو زیر کرکے بہت پھول گیا ہی یہ ہی تیری بات مجکو پست کرے گی کیا کہون
مجکو رحم آتا ہی اگر کوئی اور اس طور سے مجھ سے کلام کرتا تو اُسکو وہ سزا دیتا سخت دیتا
کہ عمر بھر یاد رکھتا مگر اب مجکو لازم ہوا کہ تجکو صرف گوشمالی دون بدون گوشمالی پائے
ہوئے تو نہ مانے گا تم لوگون سے آجتک کسی سے سامنا نہین ہوا کہ تم دبو سوائے بودون
کے ہان اگر کسی بہادر سے سامنا ہوتا تو حال کھلتا اِسی سبب سے تم ہر ایک سے
اِس طور کی تقریر کرتے ہو سب خدا پرستون کا یہی حال ہی جہانتک سُنا گیا کہ وہ کسی کو اپنے
نزدیک خیال نہین کرتے ہین تجکو تو دیکھ لیا شاہزادے نے کہا کہ اِس تقریر سے کیا
حاصل جو تجکو کرنا ہو وہ کر بیکار بک بک کر دماغ پریشان کرتا ہی یہ مقام جنگ ہی نجائے
نصیحت وپند اُٹھا حربہ وار کر تاکہ تیرے بھی ہنر سپہ گری سب دیکھ لین یہ سنکے قہار نے
کہا کہ مجکو تیرے ساتھ حرب تیر وشمشیر سے عار ہی کیونکہ مین نے دیکھ لیا کہ تو اِن فنون
سے بخوبی واقف ہی بس مین تجکو کشتی مین زیر کرونگا نیزہ وشمشیر سے نہ لڑونگا شاہزادے
نے جواب دیا کہ مین موجود ہون ہر طرح جس طرح سے تیرا جی چاہے مقابلہ کر مین کسیطور
سے باہر نہین ہون خواہ نیزے سے خواہ گرز سے خواہ تلوار سے اگر تیری یہ خواہش
ہی کہ کشتی ہو تو گینڈے پر سے اُتر اور مقابلہ کر بس یہ سننا تھا کہ قہار گینڈے پر سے کود پڑا

بیدار شاہ نے سرداروں سے کہا کہ یہ کونسی حرکت قہار نے کی کہ تلوار سے مقابلہ کیا
نہ گرز سے کشتی پر آمادہ ہو گیا سرداروں نے عرض کیا کہ خدا بہتر ان فنون سے بخوبی
آگاہ ہین کوئی اسپر آلات حرب و ضرب کے مقابلے مین غالب نہ آئیگا سوائے کشتی کے
مقابلے مین پس یہ بڑی عقلمندی قہار نے کی کہ نیزہ و تلوار سے مقابلہ کرکے بیکار اپنے
کو ہلکان کرتا ہی کشتی لڑکر زیر کرلون بس اب یہ جوان اسیر ہو گیا کیونکر تھکا ہوا ہی مقہور سے
لڑچکا ہی تھوڑے ہی عرصے مین قہار زیر کرلے گا بادشاہ نے کہا کہ اگر قہار زیر ہو گیا
تو مین اس جوان سے جنگ مغلوبہ ضرور کرونگا اور اُسکو اسیر کرونگا اگر جنگ مغلوبہ مین
بھی مین نے شکست کھائی اور مین بھی اسیر ہو گیا تو اسکی اطاعت کرونگا کیونکہ ایسے لوگ
ممکن نہین ہوتے ہین پس ایسون کی اطاعت کرنا باعث افتخار ہوتا ہی سردارون نے
عرض کیا کہ ہمتو آپکے تابع فرمان ہین جو حکم ہوگا وہ بجا لائین گے بیدار شاہ خاموش ہوا
اُدھر اہل قلعہ نے جو یہ دیکھا کہ نہ قہار نے نیزے سے مقابلہ کیا نہ تلوار سے مقابلہ کیا
کشتی پر آمادہ ہو گیا شداد شاہ نے یہ دیکھکر اپنے سردارون سے کہا کہ اب یہ جوان نہ
بچے گا ضرور قہار زیر کرلے گا کیونکہ یہ تھکا ہوا ہی وہ تازہ دم ہی خوب ہوا کہ قہار نے
کشتی پر آمادہ ہو کر مقابلے کا قصد کیا سرداروں نے عرض کیا کہ آپ بلا حظہ کرین کہ یہ
قہار کیونکر زیر کیے لیتا ہی شداد نے کہا کہ ضرور ایسا ہوگا سب سردار کہنے لگے بجا ارشاد
ہوتا ہی یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر قہار نے گینڈے پر سے اُترکر شاہزادے سے
کہا کہ اے جوان مجکو اس امر کا خیال ہی کہ تو تھکا ہوا ہی مقہور سے لڑچکا ہی اُسکو زیر کرچکا ہی
اگر مین زیر کرونگا تو سب یہ کہین گے کہ وہ جوان تھکا ہوا تھا ایک کم سن تھا اس
سبب سے قہار نے زیر کرلیا اگر تو نے زیر کیا تو تیری نام آوری ہوگی تیرے زیر
کرنے مین میری کوئی نام آوری نہین ہی شاہزادے نے کہا کہ آپ مقابلہ کیجیے اسکا
کچھ خیال نہ فرمایئے مین اب بدون تجکو زیر کیے ہوئے واپس نہ جاؤنگا یہ جو شاہزادے
نے کہا بس قہار نے اپنے سب ہتھیار کھول کر رکھدیے اور طرف شاہزادے کے
چلا اُدھر سے شاہزادہ چلا باہم ہاتھ ملے دستی ساتھ زبردستی کے ہوئی قہار نے جو ہاتھ
شاہزادے کے شانے پر رکھا تھا شاہزادے کو یہ معلوم ہوا کہ ہان ایسے ہاتھ بھی
کبھی ہاتھ آئے ہین اور ایسے لوگون سے مقابلہ ہوا ہی شاہزادے نے جو ہاتھ رکھا قہار
کو یہ معلوم ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا بس داؤن پیچ بند ہونے لگے جو ٹوٹ ہونے لگے
شاہزادہ مثل برق جہندہ کے چمک چمک کر لڑ رہا ہی وہ بھی خوب مقابلہ کر رہا ہی باوجودیکہ
گران ڈیل طویل القامت ہی مگر خوب جم کر لڑ رہا ہی جب شاہزادہ اُسکو پکڑ لاتا ہی تو وہ
تڑپ کر نکل جاتا ہی اور جب وہ شاہزادے کو پکڑ لاتا ہی تو یہ بھی مثل برق کے کوند کر
نکل جاتے ہین ٹھہرتے نہین جھڑاکا کشتی کا بندھا ہوا ہی دیکھنے والے دونون کی تعریف
کر رہے ہین عجب مزے کی کشتی ہو رہی مقہور کی تو یہ نوبت ہی کہ باچھین کھلی جاتی ہین
دل مین کہتا ہی کہ آقا قہار کو بھی زیر کرین گے دعائین کر رہا ہی عجب طرح کا مقابلہ ہی
اگر کوئی پیچ قہار نے باندھا شاہزادے نے اُسکا توڑ کیا اگر شاہزادے نے باندھا

قہار نے لوڑکیا اِسی طور سے سوا پہر کا مل کشتی ہوئی ایسے کشمکش سے مقابلہ ہوا اور زور ہوئے
کہ قہار کا دم چڑھنے لگا سانس پھولنے لگی یہ پسینہ مین غرق ہو گیا اب یہ نوبت ہی کہ مثل
بھیسے کے ہانپ رہا ہی مگر لڑے جاتا ہی کچھ دن باقی تھا کہ قہار شہزادے کو لے دوڑا
شاہزادہ کوئی سات قدم پر پہونچا ہوگا اور پیچھے ہٹا ہوگا کہ اِسنے موقع پا کر جھٹکا دیا
کہ دہنا گھٹنا اکشنا بزمین ہوا تھا کہ انھون نے تڑپ کر لنگر قائم کیا تا بہ کمر یہ زمین مین غرق
ہو گئے بس قہار اُسپر مثل بلا کے چھا گیا دل مین کہتا ہی کہ آجتک مجھسے ایسے جوان
سے سابقہ نہین ہوا یہ حال دیکھکر بیدار شاہ واہل لشکر کے حواس جاتے رہے اور
بیدار شاہ نے سرداروں سے کہا کہ لو غضب ہوا قہار شیر پیکر بھی زیر ہو گیا یہ لنگر
اُس جوان کا نہ اکھیڑ سکے گا وہ اِسکو زیر کر لے گا مقہور نے خوش ہو کر آواز دی کہ وہ
مارا یہ بھی شکار ہوا مثل میرے اہل قلعہ تو ساکت ہو کر رہ گئے شہزادہ شاہ نے کہا کہ ای
بھائیون اب بیدار شاہ کس بھروسے پر لڑے گا اِس جوان نے قہار کو بھی زیر کر لیا
اب کیا تدبیر کرون مین یہ خیال کرتا ہون کہ اِدھر اِس قہار کو زیر کیا اگر بیدار شاہ نے
اِسکی اطاعت کر لی بسبب اپنے سپہ سالارون کے زیر ہو جانے کے تو یہ جوان خدا پرست
ہماری طرف رجوع ہوگا ہمسے بھی درخواست کریگا کہ تم لوگ بھی دین اِسلام قبول کرو
بس اُسیوقت بڑی مشکل ہوگی کیونکہ مین اسقدر نہ اپنے مین قوت اِس امر کی دیکھتا ہون
کہ اِس سے مقابلہ کر سکون کیونکہ جب بیدار شاہ نہ مقابلہ کر سکا اور زیر ہو گیا تو میری کیا
لیاقت ہی نہ یہ امر مجکو گوارا ہوگا کہ اُسکی اطاعت کرون بس عجب طرح کے مخمصہ مین گرفتار
ہون چند سپاہ قلبون نے جو کہ مقرب بارگاہ شداد تھے عرض کیا کہ ہمارے ذہن مین
ایک تدبیر آئی ہی اگر حکم ہو تو بیان کرین شداد شاہ نے کہا کہ بیان کرو شائد تمھاری ہی
رائے صائب ہو اور اُس سے کوئی نفع پہونچے اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک
یہ امر بہتر ہوگا کہ اگر قہار زیر ہو جائے اور بیدار شاہ بدون مقابلہ اِس جوان کی اطاعت
کر لے خواہ زیر ہو کر اطاعت کرے بس آپ بھی قلعے سے باہر تشریف لیجائیے اور اِدروے
کر کے مسلمان ہو جیے مع کل لشکر اور سردارون کے اور ان سب کی دعوت کیجیے مع اِس
جوان و مقہور و قہار و دیگر سردارون کے و بیدار شاہ کے و شراب و کباب و نیز طعام
و آب مین بیہوشی ملا کر ان سب کو زیر کر لیجیے در قلعہ بند کر لیجیے دوسرے دروازے سے
قلعے کے نکلکر خدمت دلدار شاہ مین مع اسیرون و ناموس کے پہونچ جائیے اور ان
اسیرون کو دلدار شاہ کے سپرد فرمائیے اُنکو اختیار ہی خواہ قتل کرین خواہ رہا اب
اِن سب کی شر سے بچیے بیدار شاہ کی بھی شر سے نجات پائیے اور اِس جوان کے بھی
شر سے کیونکہ اگر صرف اِس جوان کو اسیر فرمائیے گا تو بیدار شاہ بہت کوشش کریگا
بس دو دن کو اسیر فرمائیے رہے اہل لشکر وہ بیرون قلعے پڑے رہین گے جب اُنکو یہ خبر
معلوم ہوگی کہ ہمارے سردار اسیر ہو گئے بس وہ لوگ یا تو عاجز ہو کر اطاعت کرین گے
یا آپ ہی کسی طرف چلے جائینگے بس یہان سے لے کر شہر بیدار یہ تک آپ کی
عملداری ہو جائیگی ایک صورت تو یہ نجات پانے کی ہے دوسری صورت یہ ہی کہ اگر

بیدار شاہ بعد اسیر ہونے قہار کے اِس جوان سے مقابلہ کرے آپ قلعہ سے نکلکر بیدار
شاہ سے شریک ہوکر اس جوان سے مقابلہ کیجیے اور دونون صاحب ملکر اِسکو شکست دین
اور قتل کرین مع سرداردن کے بس جبکہ یہ قتل یا اسیر ہوجائے لشکر اِسکا شکست کھاکر بھاگے گا
بس آپ بیدار شاہ کے قلعہ پر قبضہ کرادین اور مکر سے بیدار شاہ کی اطاعت کرین یا تو
اس عرصے مین دلدار شاہ آکر بیدار شاہ کو سزا دے گا اور قلعے پر قبضہ کرکے بیدار شاہ
کو نکالدیگا آپ کا قبضہ ہوجائیگا آپ بلا سے نجات پائین گے جب دلدار شاہ آئے آپ
اُسکے شریک ہوجائین اگر اُنکو آنے مین عرصہ ہو تو کسی تدبیر سے اِنکو بھی بیہوشی کھلاکر بیہوش
کرلیجیے لشکر پر شبخون کرائیے سب کو بھگا دیجیے اور اِن سب کو لے کر خدمت دلدار شاہ
مین جائیے اور اُنکے سپرد کر دیجیے بس دونون دشمنون سے نجات پاجائیے گا ایک کو تو
بیدار شاہ کے شریک ہوکر دفع کیجیے اور ایک کو مکر سے یہ جو اُن مشیرون نے راے
دی بس شہزادہ شاہ اچھل پڑا بہت خوش ہوا دل مین نہایت شاد ہوا بند غم سے آزاد ہوا
کہنے لگا کہ تمنے خوب راے دی واقعی بڑی عمدہ ترکیب ہی سوائے اِس تدبیر کے کوئی
دوسری صورت اِن لوگون کے ہاتھ سے نجات پانے کی نہین ہی یہ کہکر حکم دیا کہ ہمارا لشکر
تیار رہو ہم بیرون قلعہ جائین گے اِسنے خیال کرلیا دل مین کہ اگر بیدار شاہ بدون لڑے
اِس جوان کا مطیع ہوگیا تو مین نے بھی مکر سے اطاعت کی اور دام مکر پھیلاکر سب کو اسیر کرلیا
اور اگر لڑکے اور زیر ہوکر اطاعت کی تو اِس حالت مین مین نے بیدار شاہ کی شراکت
بھی کی اور مکر سے اطاعت بھی اِس جوان کی کی اور اِس صورت مین بھی اِسکو اسیر کیا اگر
بیدار شاہ مقابلے مین اِس جوان پر غالب آیا اور یہ جوان خواہ قتل خواہ اسیر ہوا بیدار
شاہ کے ہاتھ سے اور بیدار شاہ اِسپر غالب آیا تو مین نے بیدار شاہ کی اطاعت
کی اور بیدار شاہ کو دام مکر مین مبتلا کیا اور اسیر کرلیا، میرے ہاتھ سے بچکر جاتے کہان
ہین خوب تدبیر میرے ہاتھ لگی بڑی عمدہ راے دی بس یہان تو لشکر تیار ہونے لگا
اور وہان میدان مین جبکہ شاہزادے نے اپنا لنگر قائم کیا بس قہار مثل ابر کے شہر پر
چھا گیا اور کمر زنجیر پکڑ کر زور کرنے لگا خوب اُسنے زور کیا اِسقدر زور کیا کہ اُنگلیون سے
و کنپٹیون سے بوندین خون کی ٹپکنے لگین مگر شاہزادے کے لنگر کو جنبش نہوئی یہ بہت
پریشان ہوا اب اسمین طاقت نہ رہی جواب دیا اِسکو اِسکی قوت نے اِسنے ہاتھ کھینچ لیا
اور کہا کہ اے جوان مین اپنا حوصلہ نکال چکا اب تیری باری ہی تو اُٹھ اور اپنا حوصلہ نکال
مین نے تو جسقدر مجھ مین طاقت تھی سب صرف کی اگر مین، زور پہاڑ پر کرتا تو اُسکو بیخ و بن
سے اُکھیڑ کر پھینکدیتا مگر تیرے لنگر کو حرکت تک نہوئی شاہزادے نے فرمایا کہ اے قہار
جو کچھ تجکو حوصلہ ہو نکال لے پھر یہ نہ کہنا کہ مین نے رعایت کی ورنہ مین زبر نہوتا قہار نے
کہا کہ مین منصف ہون ایسا کلمہ کبھی زبان پر نہ لاؤنگا بس تو اِس امر سے اطمینان رکھ اب
یہ کلمہ جو شاہزادے نے اُس سے سنا فوراً اُسکے بازو پکڑ کر اور سر کو سینے سے لگاکر اُسکو
لے دوڑے وہ اِس طور سے چلا کہ جیسے ہوا مین پتا اُڑتا ہوا جاتا ہی اگر وہ دہنے پر بھاگتا تو پھر
بائین کا ہکا پڑا کہ زمین پانون کے نیچے سے نکل گئی اگر بائین پر بھاگا دہنی طرف ہکا پڑا کہ

تھم وسکا کیا بڑا وقت تھا کہ زمین پانون کے نیچے سے نکلی جاتی تھی تھمنا دشوار تھا بڑی کوشش
کرتا تھا کہ کسی مقام پر تو رُکون مگر ممکن نہ تھا بس شاہزادہ اُسکو پارہ قدم ریل لایا ایک مقام
پر جو اُسکی آنکھ پھری انھون نے جو موقع پاکر ہکا مارا دونون گھٹنے اُسکے اُشنا بزمین ہوئے
اُسنے قصد کیا کہ تڑپ کر لنگر قائم کرون بھلا یہ کب لنگر قائم کرنے دینے ہین فنون سپہ گری
سے بخوبی آگاہ ہین دہنے پر آکر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر جبتک وہ لنگر قائم کرے یہ اُسکو
لے اُٹھے پہلے ہی زور مین تابہ کمر لے آئے دوسرے مین تا بسینہ تیسرے زور مین دسرے
بازو کا بھی زور شریک کرکے مثل طفل کے اُسکو سر سے بلند کر لیا یہ واقعہ دیکھکر مقہور دیو بیکر
اُچھل پڑا اور طرف میدان کے چلا شاہزادے کی تعریف کرتا ہوا لشکر شاہزادے مین
ایک تعریف کا شور بلند ہوا کہ گوش گردون کر ہو گئی سب نے صدائے تکبیر بلند کی بیدار شاہ
کے تو طائر ہوش وحواس بران ہو گئے کل اہل لشکر وسردار ساکت ہو کر رہگئے شداد شاہ
نے جو بالاے قلعے سے یہ معرکہ دیکھا سردارون سے کہا کہ لو اِس جوان نے میان قہار
کو بھی زیر کر لیا اور سر سے بلند کر لیا واقعی کیا قوت وطاقت ہی کوئی ایسے جوان کا مقابلہ کرسکتا
ہی کیونکہ جسکو یہ قوت وطاقت خداوند زمرد کی طرف سے عنایت ہو جسکے بزرگ سپہ سالار
قدرت کا لقب پائین اُس سے کون مقابلہ کرے بس یہ لوگ سوائے مکر وفریب کے اور
کسی طور سے نہ زیر ہونگے اپنے سر کہ ہو کر کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہی سردارون نے عرض
کیا کہ بجا ارشاد ہوا یہ کہکر شداد شاہ نے کہا کہ ہمارا لشکر تیار ہے سب نے عرض کیا
کہ جی ہان تیار ہی بس اُسوقت شداد شاہ تخت پر سوار ہوا اور سب سردار مرکبون پر اور
لشکر کو لے کر در قلعہ کھول کر پل تختہ خندق پر ڈلوا کر طرف میدان کے چلا اِسکے ہمراہ دیڑھ
خیمے وغیرہ ہین اسّی ہزار سوار وپیادے ہین یہ تو اِدھر کو آتا ہی اُدھر شاہزادے نے
قہار کو مثل طاؤس آتش بازی کے گرد سر چرخ دیا اور قصد کیا کہ زمین پر مارون کہ نقش
زمین ہو جائے کہ قہار نے عرض کیا کہ ای شہریار جسکو سر سے بلند کرتے ہین اُسکو پھر
خاک ذلت پر نہین گرانے ہین مجکو امان عطا فرمائیے شاہزادے نے فرمایا کہ امان بشرط
ایمان اُسنے عرض کیا کہ مین نے آپ کی اطاعت دل وجان سے قبول کی تا زندہ ایم بندہ ایم
شاہزادے نے قہار کو زمین پر رکھدیا آہستہ وہ اُٹھکر اور دوڑکر شاہزادے کے
قدمون پر گرا اور عرض کیا کہ ای شہریار جو آپ کے دین کو اختیار کرے وہ کیا کہے بس
شاہزادے نے اُسکو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر صدق دل سے مسلمان ہوا زنگ کفر
اُسکے آئینہ قلب پر سے دور ہوا شاہزادے نے اُسکو گلے سے لگایا اِسنے بہت تعریف
فرمائی اور سات بار گرد پھرا اُسکے بعد اپنی سپر وتلوار اُٹھاکر اور طرف لشکر بیدار شاہ
کے منھ کرکے پکارا کہ ای بیدار شاہ آگاہ وخبردار ہو کہ مین نے اِس بہادر وشہریار کی
اطاعت اختیار کی اور لعنت کی تصویر پرستی پر اور مین نے دین اِسلام قبول کیا جو کہ دین
برحق ہی اور یہ سب خداے باطل تھے مین نے رام ضلالت کو ترک کیا چشمۂ ہدایت
سے سیراب ہوا نور اِسلام نے میری دل مین جگہ کی بس خیریت اِسی مین ہی کہ تو بھی
آکر اِس شہریار کے قدمون کو بوسہ دے اور اِس شہریار کی اطاعت اختیار کر لعنت کر

خداوند قصویر پر جو کہ ایک مکار اور ساحر ہی کہ جسنے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہی اسوقت
مین آکر کمک نہ کی اِس جوان کو میرے ہاتھ سے زیر نہ کرایا بس ثابت ہوا کہ وہ گیدی کچھ
قدرت نہین رکھتا ہی سوائے خدائے آسمانی کے کہ اُسکو ہر طرح کی قدرت وطاقت
حاصل ہی بس آ اور اطاعت کر اور دین اِسلام قبول کر ورنہ یاد رکھ کہ میرے ہاتھ سے
مارا جائیگا یہ لشکر تیرا میرا کچھ نہ بنا سکے گا ایک حملہ مین سب کو خاک وخون مین ملا دون گا
سب کو تہ تیغ کرونگا یہ جو قہار نے پکار کر کہا بس بیدار شاہ کو بہت ناگوار ہوا اپنے
سرداارون واہل لشکر سے کہا کہ مارلو ان سب کو اور اِس قہار نمک حرام کو اِس تقریر
کی سزا دو بس یہ حکم دینا تھا کہ کل سردار اور کل لشکر تلوارین لے کر مرکبون کو مہمیز کرکے
طرف قہار وشاہزادے کے چلے یہ جو قہار نے دیکھا کہ کل لشکر بیدار شاہ کا آتا ہی
شاہزادے سے عرض کیا کہ شہریار ہوشیار ہو جائیے وہ نابکار لشکر لے کر بقصد جنگ آتا ہے
شاہزادے نے فرمایا کہ مین ہوشیار ہون یہ فرماکر اور سپر وتلوار اُٹھا کر جست کرکے مرکب پر
سوار ہوئے پودا جو لیا اور آگ ہو گیا اُدھر قہار شیر پیکر بھی مرکب یعنے پشت گینڈے پر
سوار ہوا اور شاہزادے کے ہمراہ چلا مقہور بھی قریب آگیا تھا وہ بھی چلا یہ رنگ جو لشکر
شاہزادے نے دیکھا کہ کفار نے قصد جنگ مغلوبہ کیا اور سب طرف شاہزادے کے چلے
بس اہل اِسلام بھی تلوارین علم کرکے اور مرکب اُٹھا کر لشکر کفار پر جا پڑے اور باہم لگے
تلوار چلنے لگی شور ولے غول کے غول اور غٹ کے غٹ + گئے مومن وگبر باہم لپٹ + سوار
کے اک سمت ریلے ہوئے + پیادے تھے جانون پہ کھیلے ہوئے + غضب کی تلوار چلنے لگی
میدان جنگ لاشون سے پٹ گیا دریاے خون ہر طرف بہنے لگا جابجا سر وتن کے انبار
ہو گئے سر ٹھوکرین کھانے لگے کاسۂ سر چور چور ہو گئے تلوارون کی جھنکار سے اور
مرکبون کے ٹاپون کی صدا سے میدان معرکہ ہل رہا تھا نگا پوے سمندان سے غبار بلند
تھا اُنمین جو سنانین چمک جاتی تھین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابر سیاہ مین ستارے چمک رہے
ہین ہر طرف پہلوانان رعد آواز نعرہ کر رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ بادل گرج رہے ہین
ڈھالون کی گھٹا چھائی ہوئی تھی اُسمین برق شمشیر کوند رہی تھی صداے باجاے جنگی سے
زمین معرکہ کو تزلزل تھا بازار مرگ ہر سمت گرم تھا ملک الموت روحین قبض کرتے پھرتے
ہین ہر ایک بہادر عروس مرگ کا خواستگار تھا جسم پر گلہاے زخم کھلے ہوئے تھے غنچہ
زخم چٹک رہے تھے نقیبون کی صدا ہر صف مین اٹھی کہ اے جوانو کوشش کیے جاؤ مقابلہ
سے نہ بھاگو تمھارے باپ دادا بڑے جری تھے کبھی اُنکے قدم آگے بڑھ کر پیچھے نہین
ہٹے اُنکے نام سے بہادرون کو تپ آتی تھی یہ روز جنگ ہی اپنے باپ دادا کے
نام کو روشن کرو وہ معرکہ کرو کہ نام رستم واسفندیار صفحۂ ہستی پر سے مثل حرف غلط کے
مٹ جائے بموجب شعر روز جنگ است جنگ باید کرد + کوشش نام ننگ
باید کرد + دیگر بیاہ لاؤ تم عروس موت کو + دو طلاق اِس زندگی کے سوت کو + یہ ہر
صف مین نقیبون کی صدا اٹھی بہادر یہ صدا سن سنکے اور جوش شجاعت مین آتے تھے
بڑھ بڑھ کر حریف سے مقابلہ کرتے تھے کسی نے کسی کو نیزے پر اُٹھا کر مارا کہ نقش زمین

ہو گیا ہر عضوے بدن چور ہو گیا کسی کے سر پر گر پڑا کہ مع راکب و مرکب پیوند زمین ہوا سوائے لحظ خون کے کچھ نظر نہ آتا تھا جسکے تلوار کا ہاتھ پڑا التسمہ تک نہ باقی رہا راکب و مرکب چار ٹکڑے ہوئے راہ عدم کھلی ہی سب کا اُسی طرف کوچ ہی سوائے کوئچہ زخم و گوشۂ کمان کے کوئی جاے مفر نظر نہین آتی ہی ہر ایک کی جان پر بنی ہی کانسۂ سر مثل کانسۂ گلی کے خراب ہو رہے تھے دریاے خون ہر سمت کو روان تھا بڑے عرصہ تک مقابلہ رہا راوی کہتا ہی کہ شاہزادہ و قہار و مقہور و دیگر سردارون نے لاشون کے انبار لگا دیئے خون کے دریا بہا دیے بس شاہزادہ لڑتا ہوا قریب تخت بیدار شاہ کے پہونچا اُسکو للکارا سنے تلوار کا وار کیا بس شاہزادے نے باڑھ کو بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور کلائی توڑ کر تلوار چھین لی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر اُسکو تخت پر سے اُٹھا لیا اُدھر قہار شیر پیکر نے بڑھکر علم فوج کو قلم کیا مقہور نے فقارے پر تلوار ماری کہ وہ شکست ہوا نقارچی مارا گیا بس جیسے ہی شاہزادے نے بیدار شاہ کو تخت پر سے اُٹھا کر سر سے بلند کیا وہ پکارا کہ امان شاہزادے نے فرمایا کہ امان بشرط ایمان اُسنے عرض کیا کہ مین نے آپ کا دین قبول کیا شاہزادے نے اُسکو آہستہ تخت پر رکھدیا اُسنے جب اپنے کو تخت پر پایا بس پکار کر کہا کہ ای اہل لشکر مابدولت و ای سرداران باشوکت مین نے اِس جوان کی اطاعت قبول کی اور دین اِسلام قبول کیا بس جسکو یہ امر منظور ہو کہ دین اِسلام قبول کرے وہ تو میرے لشکر مین رہے ورنہ نکل جائے اور اب نہ لڑو یہ جو بیدار شاہ نے پکار کر کہا اور سب اہل لشکر اِس حال سے آگاہ ہوئے فوراً مقابلے سے ہاتھ کھینچ لیا حریف سے حریف جدا ہوا جو کوئی سینہ پر حریف کے سوار تھا اور خنجر گلے پر رکھ چکا تھا اُسی وقت صداے امان سنکے ہاتھ روک لیا اگر کسی نے تلوار کا وار حریف پر کیا تھا تلوار راہ مین تھی ہاتھ روک لیا قتل نہ کیا بس کل لشکر بیدار شاہ لشکر شاہزادے سے جدا ہوا اور لشکر شاہزادہ و لشکر بیدار شاہ سے ہر ایک صداے امان سنکے تھم گیا جنگ مغلوبہ موقوف ہوئی بس سب اہل لشکر بیدار شاہ نے جو قتل ہونے سے بچے تھے پکار کر بیدار شاہ سے کہا کہ ہم سب نے دین اِسلام قبول کیا کیونکہ الناس علے دین ملوکہم یہ جو صدا ہر طرف سے آئی شاہزادے نے ہاتھ روک لیا بس بیدار شاہ رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر خدمت ہوا قدم شاہزادے کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ مجکو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمائیے مین نے آپکی اطاعت کی بس شاہزادے نے بیدار شاہ کو کلمہ تعلیم کیا وہ صدق دل سے مسلمان ہوا اُسکے سردار سب جمع ہو کر خدمت مین حاضر ہوئے بس وہ سب بھی کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئے اور کل لشکر بیدار شاہ کا صدق دل سے مسلمان ہوا راوی کہتا ہی کہ اُسی میدان جنگ مین سب دائرۂ اسلام مین آئے اور سب مسلمان ہوئے شاہزادے کو بڑی خوشی ہوئی بس بیدار شاہ شاہزادے کو لے کر اپنی فرودگاہ پر آیا شاہزادے نے حکم دیا کہ ہمارے خیمے وغیرہ بھی شامل لشکر بیدار شاہ برپا کیے جائین اور کشتگان ہر دو لشکر کا شمار کیا جائے اور مجروحان ہر دو لشکر کو شفاخانہ مین روانہ کیا جائے اہل اِسلام دفن کیے جائین اور کفار کی بھی لاشین ایک طرف کھود کر اُسمین ڈالدی جائین بس بموجب حکم شاہزادہ کل لشکر شاہزادہ شریک

لشکر بیدارشاہ ہوا اسی مقام پر خیمے وغیرہ برپا کیے گئے بارگاہ زمردی برپا ہوئی لشکر
اترا بازار مین آراستہ ہوئین دونون لشکرون نے کمرین کھولین سب آسودہ ہوئے ادھر
لاشون کا جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ دو ہزار اہل اسلام درجہ شہادت پر فائز ہوئے انکو دفن
کیا نماز پڑھکر اور پانچ ہزار کفار قتل ہوئے بس انکو بموجب حکم شاہزادہ ایک غار مین
ڈال کر توپ دیا زخمیون کا جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ دونون لشکرون کے لوگ قریب تین
ہزار کے مجروح ہوئے بس انکو شفاخانے کی طرف روانہ کیا وہان انکا علاج شروع
ہو گیا یہان شاہزادہ ہمراہ بیدارشاہ کے اسکی بارگاہ مین داخل ہوا اسی لباس رزم
سے بیدارشاہ نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ حضور تخت پر تشریف رکھین اپنے قدوم
میمنت لزوم سے تخت کو رونق بخشین شاہزادے نے فرمایا کہ اپنا یہ طریقہ نہین ہی ہملوگ
تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین تمھارا تخت تمکو مبارک رہے بس شاہزادے نے
یہ جو فرمایا اور ہاتھ پکڑکر بیدارشاہ کو تخت پر بٹھایا اسکو کچھ بن نہ پڑا سوائے قبول کرنے
کے وہ سلام کرکے تخت پر بیٹھا شاہزادہ برابر تخت کے ایک دنگل پر جلوہ فرما ہوا
سب سردار شاہزادے کے اور بیدارشاہ کے طریقہ سے دنگل وکرسیون پر متمکن
ہوئے شاہزادے نے قہار و مقہور کو بھی بیدارشاہ سے بلوایا وہ بھی اپنے اپنے
مقام پر شاہزادے کو سلام کرکے بیٹھے مگر شمع رخسار شاہزادے کے پروانہ ہین
ہر وقت رخ کی طرف نگاہ ہی اور دل مین قوت وطاقت کی تعریف کر رہے ہین کہ
لوگون نے آکر عرض کیا کہ ہمنے اہل اسلام کو جو کہ قریب دو ہزار کے شہید ہوئے تھے
دفن کر دیا اور کفار کو بھی جو کہ قریب پانچ ہزار کے مارے گئے تھے ایک غار مین ڈالدیا
میدان لاشون سے صاف ہو گیا زخمیون کو شفاخانہ مین بھیجدیا جو کہ تین ہزار کے قریب
تھے اور خیمے وغیرہ حضور کے اسی لشکر مین لاکر برپا کیے اور لشکر بھی کل آگیا شاہزادے
نے فرمایا کہ جاؤ اور کاروبار مین مصروف ہو ہم بھی آتے ہین بس وہ لوگ رخصت ہوکر
اور سلام کرکے بیرون بارگاہ آئے راوی کہتا ہی کہ ابھی کچھ دن باقی تھا شام نہین ہوئی
تھی کہ یہ لڑائی فتح ہو گئی اور ان سب کامون سے فرصت ہوئی شاہزادے نے دربار مین
بیٹھکر بہت سے کلمے وحدانیت خدا مین اپنی زبان سے تعلیم فرمائے اور سب سردارون بیدار
شاہ کو عقائد دین اسلام تعلیم فرمائے بعدہ بیدارشاہ نے شاہزادے سے عرض کیا کہ
ای شہریار شہزادے کے بارے مین کیا حکم ہوتا ہی کہ اسنے یہ سب معرکہ دیکھا اور وہ حاضر خدمت
نہوا بلکہ آپ نے اسکی طرف سے مقابلہ کیا اسکو پنجۂ اجل سے نجات عطا فرمائی ورنہ میرا
سپہ سالار قلعہ لے چکا تھا بلکہ ای شہریار جب آپ نے قہار کو زیر کیا اور سر سے بلند فرمایا
ہی تو شداد شاہ کل لشکر لے کر قلعے سے نکلا تھا مین نے یہ خیال کیا تھا کہ آپکی اطاعت
کو آتا ہی بس وہ نہ آپکی خدمت مین حاضر ہوا نہ میری شراکت کی : معلوم وہ اپنے دل مین
سوچا کیا ہی شاہزادے نے فرمایا کہ ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار رہی جو جسکو بن پڑتا ہی وہ
کرتا ہی وہ کچھ تو اس امر مین اپنے لیے اچھا سوچا ہوگا جو اسنے نہ میری اطاعت کی اور نہ
تمھاری شراکت کی بس آجکل اسکا انتظار کیا جائیگا اگر اسنے آکر اطاعت کی اور دین اسلام

قبول کیا تو خیر ورنہ پرسون اُسکو نامہ لکھا جائیگا اور رائے قبول کرنے دین اِسلام کے طلب کیا جائیگا اگر وہ آیا تو خیر اگر اُسنے مقابلے کا قصد کیا تو مقابلہ کیا جائیگا وہ جائیگا کہان بقول تمہارے کہ وہ قلعے سے تو باہر آچکا ہی مع لشکر کے کل اُسکے دل کا حال معلوم ہو جائیگا اب قلعے مین تو واپس جائیگا نہین بیدار شاہ نے کہا کہ وہ بڑا مکار ہی مین خیال کرتا ہون کہ جب اُسنے دیکھا ہوگا کہ مین نے اِنکے ہاتھ سے شکست کھائی اور مین آپ کا مطیع ہوا وہ فوراً لشکر لے کر واپس گیا ہوگا اور جاکر قلعہ بند ہوا ہوگا وہ بڑا بودہ اور نامرد ہی اسی نامردی کے سبب سے تو مین نے اسپر لشکر کشی کی اِس نامردی کے سبب سے تمام ملک آبائی قبضے سے نکلوا دیے اور مجکو آگاہ نہ کیا ورنہ یہ نوبت نہ آتی شاہزادے نے فرمایا کہ خیر جو اُسکو اُسوقت مناسب تھا وہ اُسنے کیا اور جو اب مناسب ہوگا وہ کرے گا اِسکا کچھ خوف نہین ہی کہ وہ قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرے گا تو دیکھا جائیگا اگر فضل خداوند کریم شامل حال ہوگا تو وہ قلعہ بھی فتح ہو جائیگا کوئی مقام تردد نہین ہی بس جو کاتب تقدیر نے ہماری اُسکی پیشانی مین لکھدیا ہی وہ پیش آئیگا اگر اُسکی تقدیر مین مسلمان ہونا ہی تو مسلمان ہوگا ورنہ اپنے کردار کی سزا پائیگا وہ اپنا حوصلہ نکال لے قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرلے مقہور نے عرض کیا کہ اگر وہ قلعہ بند ہوکر مقابلہ کریگا حضور مجکو فرمائین گے مین جاکر مثل آج کے اُس سے قلعہ لیلونگا وہ جاتا کہان ہی بیدار شاہ نے عرض کیا کہ وہ صرف اِس امر پر بہت بھولا ہوا ہی اور اپنے نزدیک بہت بھولا ہوا ہی کہ مین نے دلدار شاہ سے کمک طلب کی ہی وہان سے میری کمک آئیگی وہ لوگ آکر اِن سب کو قتل و غارت کرین گے شاہزادے نے فرمایا کہ خیر جو کوئی جب آئیگا اُسوقت دیکھا جائیگا جو مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا یہان یہ تقریر ہو رہی تھی راوی شداد کی حالت بیان کرتا ہی کہ یہ جو لشکر لے کر قلعے سے اِس خیال سے نکلا تھا کہ اگر بیدار شاہ اِس جوان سے جنگ مغلوبہ کریگا تو مین اُسکا شریک ہونگا اور اِس جوان کو قتل کرونگا اُسکے بعد جب یہ جوان قتل ہو جائیگا اور اُسکی شر سے مفر ہے گا تو بیدار شاہ کے ساتھ مکر کرونگا اُسکو بھی اسیر کرلونگا بس یہ لشکر لے کر چلا تھا جبتک قریب لشکر بیدار شاہ آئے آئے اور شریک جنگ ہو ہو یہان فتح ہوگئی سب نے شاہزادے کی اطاعت قبول کرلی یہ حسرت تو اُسکی اُسکے دلمین رہگئی بس یہ کف افسوس مل کر رہگیا اُسی وقت دوسرا مکر اُسنے بچھلایا اور دام مکر کو پھیلایا کیونکہ اِسکو سرداروں نے صلاح دی تھی کہ اگر بیدار شاہ لڑکر خواہ یون ہی اطاعت کرے بس آپ بھی مکر سے مسلمان ہو جائیے گا بیدار شاہ وکل سرداران بیدار شاہ ومقہور و قہار اور اِس جوان خداپرست کی کہ جسکا نام رفیع البخت ہی اور کل اِس جوان کے سرداروں کی دعوت کیجیے گا قلعے مین لاکر اور سب کو بیہوشی دے کر پکڑ لیجے گا اور قلعہ بند کر لیجے گا دوسری طرف سے نکل کر خدمت مین دلدار شاہ کی پہونچ جائیگا وہ اِن سب سے نمٹ لین گے بلکہ ہمکو یقین ہی کہ وہ راہ مین ملین یا کل تک یہان آجائین بس یہ رائے اِسکو پسند آئی تھی انھین دو خیالون سے یہ قلعے سے چلا تھا جب اُسنے یہ دیکھا کہ بیدار شاہ نے اطاعت کرلی مع کل لشکر کے اور دونون لشکر

ایک ہو گئے پس اِسنے کیا کیا کہ تھوڑے سردار جو کہ معزز اور عقلمند و مکار تھے سیاہ قلب تیرہ درون بچہ شیطان اُنکو اپنے ہمراہ لیا اور باقی کل لشکر جو کہ اسی ہزار کا تھا اور کل سردار تھے سے کہا کہ تم قلعے مین جاؤ مین اپنا کام کر کے آتا ہون وہ کل لشکر اندرون قلعہ اُسوقت چلا گیا اور یہ بانی بیداد نطفۂ حرام شداد بھرا ہوا از بغض و عناد اُن سرداران سیاہ قلب کو اپنے ہمراہ لے کر طرف لشکر شاہزادہ و بیدار شاہ کے چلا جب قریب لشکر پہونچا اُسی وقت اِسنے یہ مکر و فریب کیا کہ چند کشتیان پر از جواہر قلعے سے طلب کر کے اپنے ہمراہ لے لین تھین بس آکر قریب لشکر پہونچا اہل لشکر بیدار شاہ نے جو اسکو اِسطور سے آتے ہوئے دیکھا بڑھکر اِسنے دریافت کیا کہ آپ کس قصد سے اِس طرف تشریف لاتے ہین اِس مکار نے بیان کیا کہ ہم اِس قصد سے آتے ہین کہ شاہزادے کی خدمت مین حاضر ہو کر مثل بیدار شاہ کے ہم بھی اُسکی اطاعت کرین دین اِسلام قبول کرین کیونکہ یہ امر تو ہمپر بخوبی ثابت ہو گیا کہ ہم مقابلہ نہین کر سکتے ہین جبکہ شاہزادے نے بیدار شاہ کو شکست دی اور مقہور و قہار کو زیر کیا تو ہماری حقیقت کیا ہی جبکہ ہم بیدار شاہ سے نہین مقابلہ کر سکتے تھے اور قلعہ بند ہوئے تھے تو بھلا اِسنے کیا مقابلہ کرین گے دوسرے شاہزادے نے سب اہل قلعہ کی جان بچائی ہی وہ سب کا محسن ہی ایسے شخص کی اطاعت ہم سب پر لازم ہی یہ جو شداد شاہ نے کہا وہ خاموش ہو رہے کہ جنھون نے آکر روکا تھا بس شداد شاہ مع سردارون کے داخل لشکر ہوا لشکر کی سیر کرتا ہوا اپنے سردارون سے کہتا ہوا کہ کیا خوب لشکر ہی اصل یہ ہی کہ جیسا لشکر ہی ویسا ہی افسر ہی یہ دو پہلوان خوب ہاتھ آئے ہین بیدار شاہ بھی کم نہین ہی بیدار شاہ کے شریک ہونے سے دونی رونق ہو گئی ہی راوی کہتا ہی کہ شداد بد نہاد سردارون سے یہ باتین کرتا ہوا قریب بارگاہ آیا جہان کہ شاہزادہ و بیدار شاہ بیٹھے ہوئے شداد بد نہاد کی باتین کر رہے تھے کہ جب شداد بانی فساد پہونچا دیکھا کہ درگہ سالار دربارگاہ پر دنگل پر بیٹھا ہوا ہی سپر و تلوار سامنے رکھی ہوئی ہی خادم پس پشت کھڑے ہوئے ہین جب شداد کو درگہ سالار نے مع سردارون کے دیکھا چونکہ پہچانتا تھا دنگل پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور قریب آکر عرض کیا کہ حضور اِسوقت کہان تشریف لائے اور کیا قصد ہی شداد نے وہی تقریر جو اُن لوگون سے کی تھی درگہ سالار سے بھی کی اور کہا کہ مین بارگاہ مین جانا چاہتا ہون درگہ سالار نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ گستاخی معاف ہو آپ یہان تشریف فرما ہون مین اجازت لے آؤن میری خطا نہین ہی مین حکم کا پابند ہون ورنہ مین جیسے آپ کے بھائی صاحب کا ملازم ویسے آپ کا میرے نزدیک دونون برابر ہین ہم خیر خواہ سرکار ہین مگر حکم سے مجبور ہین کیونکہ حکم ہی کہ جو کوئی اندر بارگاہ کے آنیکا قصد کرے ہمکو فوراً اطلاع دینا جب اجازت ملے جب آئے اسمین ہمارا عزیز قریب کیون نہو شداد نے کہا کہ اچھا جاؤ عرض کرو اجازت لاؤ مین ٹھہرا ہون بس درگہ سالار اندر بارگاہ کے آیا یہان شداد ہی کا ذکر ہو رہا تھا کہ درگہ سالار نے آکر بیدار شاہ و شاہزادے کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ شداد شاہ حاکم قلعۂ کشور یہ در دولت پر حاضر

چند سردارون کے باریابی کا خواستگار ہی عرض کرتا ہے کہ امیدوار ہون کہ حاضر خدمت ہو کر
شرف ملازمت سے مشرف ہون اپنے دیدۂ کور کو نور جمال جہان آرائے حضور سے روشن کرون
اطاعت حضور اختیار کرون و دین حضور کیونکہ مین حضور سے مقابلہ نہین کر سکتا ہون دو سبب ہین
ایک تو حضور میرے محسن ہین دوسرے مین اسقدر لیاقت نہین رکھتا ہون کہ آپ سے لڑون
یہ جو درگہ سالار نے عرض کیا شاہزادے نے فرمایا کہ جاؤ ابھی شداد شاہ کو اندر بھیجدو تمنے
بڑی نادانی کی کہ اتنے بڑے بادشاہ کو جو کہ اسوقت بسبب مجبوری کے امان کا خواستگار ہی در دولت
پر کھڑا رکھا ہمراہ نہ لیتے آئے اُسنے عرض کیا کہ خلاف حکم یہ غلام کیونکر کرتا فرمایا کہ اچھا جاؤ جلد اُسکو
اندر بھیجو اور چند سردارون کو حکم فرمایا کہ تم شداد شاہ کا استقبال کرکے ہماری خدمت مین لاؤ اُدھر
درگہ سالار نے بیرون بارگاہ آکر کہا کہ تشریف لیجائیے یاد فرمایا ہے بس شداد شاہ سردارون کو
لیکر اندر بارگاہ کے آیا اِدھر سے چند سردار جو بموجب حکم شہزادے کے برائے استقبال چلے تھے وہ
صحن مین آکر پہونچے تھے کہ دیکھا شداد شاہ مع سردارون کے چلا آتا ہے بڑھکر صاحب سلامت
کی مزاج پرسی کی بس وہ سردار شداد شاہ کو اپنے ہمراہ لیکر ایوان مین آئے یہان ایک
نیم تخت برائے شداد شاہ و کرسیان برائے سرداران شداد شاہ بموجب حکم شاہزادہ دربار
مین آراستہ ہو چکی تھین تخت برابر تخت بیدار شاہ کے بچھایا گیا تھا بس شداد شاہ ایوان
مین پہونچا اُسنے اور اُسکے سردارون نے دیکھا کہ وہ دربار آراستہ ہی کہ جو کبھی پیر فلک نے
بھی باین پیرانہ سالی چشم مہر ماہ سے نہ دیکھا ہوگا دربار کاہے کو تھا بیشۂ شیران تھا ہر ایک بہادر
بیٹھا ہوا جھوم رہا تھا قبضۂ شمشیر چوم رہا تھا بیدار شاہ کو تخت پر جلوہ گر پایا دیکھا وہ جوان و نکل سوکت
پر بصد سطوت رونق افروز ہی اور سب سردار قرینے سے کھڑے ہوئے ہین عیار اُس
جوان کا پشت پر اپنے آقا کے کھڑا ہوا ہی یہ دیکھکر شداد شاہ پر ایسا رعب طاری ہوا
کہ چند منٹ تک خاموش کھڑا رہا کچھ کلام نہ کیا یہ ہی اُسکے سردارون کا حال ہوا جب کسی قدر
حواس درست ہوئے تو دوڑکر شاہزادے کے قدم پر گرا یہ مصرعہ زبان پر تھا مصرعہ
سر بکف پیش تو ای ظل الٰہ آمدہ ایم + اور یہ کہتا جاتا تھا کہ مجکو آج دولت دین و دنیا ملی عقبیٰ میری
درست ہوئی راہ ضلالت مین پھنسا ہوا تھا اِنکے قدمون کی برکت سے سر چشمۂ ہدایت
پر پہونچا دیدۂ کور میرے نور ایمان سے روشن ہوئے اِس دلدار شاہ نے مجکو بیکار
گمراہ کر دیا تھا دین آبائی بھی ترک کرایا ضلالت مین پھنسایا آپ نے تشریف لاکر میری
جان و آبرو بھی بچائی اور میرے اوپر کیا منحصر ہی بلکہ آپ نے سب اہل قلعہ کی جان و آبرو
بچائی ورنہ بیدار شاہ ہم سب کو قتل کرتا آبرو بھی لیتا اُنکا پہلوان خندق تک پہونچ چکا تھا
آپ نے بڑا احسان کیا آپ ہم سب کے محسن ہین اور جان بخش یہ جو شداد بدنہاد نے کہا یہ سب
مکر کی باتین اور مکاری کی گھاتین تھین شاہزادے کو یقین ہو گیا کہ یہ مسلمان ہوا ہی بس گلے
سے لگایا اور فرمایا کہ ای شداد یہ کوئی احسان نہین ہی تمھاری سب کی جان اُس کریم برحق
و مالک مطلق نے بچائی کہ جسکی قبضۂ قدرت مین سب کی جانین ہین میری کیا لیاقت ہی جو مین
جان بچا سکون یہ فرماکر فرمایا کہ ای شداد شاہ تمنے خوب کیا کہ جو تشریف لائے بلکہ ہم تمھارا ہی
ذکر کر رہے تھے شداد نے مکر سے عرض کیا کہ ای شہریار یہ غلام کیونکر نہ حاضر ہوتا بس جو آپکا

دین قبول کرے وہ کیا گئے شاہزادے نے کلمہ تعلیم فرمایا شداد کلمہ پڑھکر سے مسلمان ہوا
شاہزادے نے چند کلمے اُسکے روبرو وحدانیت خدا مین بیان فرمائے مگر وہ ایسا سیاہ
قلب تھا کہ اُسکے دل پر اثر نہوا مگر سے مسلمان ہوا جب شاہزادہ کلمہ تعلیم کر چکا اور شداد بھی
کلمہ پڑھ چکا اُسوقت شاہزادے نے بیدارشاہ کی طرف مُخاطب کرکے فرمایا کہ ای بیدارشاہ
تم بھی بھائی کی خطا کو معاف کردو گلے سے لگاؤ اب یہ مسلمان ہوا ہی بس بیدارشاہ نے عرض
کیا کہ مجکو حکم عدول سے انکار نہین ہی حضور مین نے تو آتے ہی انکو طلب کیا تھا مگر انھون نے
وہ دغے تحریر کیے اُس نامہ کے جواب مین کہ کیا عرض کرون خیر جو کچھ کیا خوب کیا اب مین
آپ کے حکم سے سرتابی نہین کرسکتا ہون جو حکم ہو اسکو بسر و چشم بجالاؤن شاہزادے نے
فرمایا کہ انکو گلے سے لگاؤ راوی کہتا ہی کہ بیدارشاہ نے شداد کو گلے سے لگایا وہ ہاتھ
جو بھائی کے قدمون پر گرا اور کہنے لگا کہ میری خطا معاف فرمائیے بہت بڑا قصور ہوا
خیر یہ چند مشیران سلطنت و امیران مملکت نے بہکا کر اپسے لڑوا دیا تھا خداوند کریم اِس شہریار
کو زندہ و سلامت باکرامت رکھے کہ جسنے آکر میری جان بھی بچائی اور آبرو اور میرے آپکے
ملاپ بھی کرادیا اور سب سے بڑی یہ خوشی کا مقام ہے کہ گمراہی و ضلالت سے نکالا آتش جہنم
سے بچایا سیر باغ جنان کا مشتاق کرایا ای بھائی صاحب یہ حکومت و سلطنت حاضر ہی اسپر آپ
قبضہ فرمائین مین تو اِس شہریار کی غلامی کو نہ ترک کرونگا قدمون سے جدا نہونگا یہ دنیا محض ناپائدار
ہی اِسکی محبت بیکار ہی افسوس ہی اِس دنیا کے لیے مین نے اپنا دین آبائی بھی ترک کیا
تھا اور بھائی سے مقابلہ پر آمادہ ہوا تھا ای بھائی یہ سلطنت کیا چیز ہی ہان قرابت و عزیزداری
سب سے زیادہ ہی تو پھر بھی ممکن ہوسکتی ہی مگر عزیز کہان ملسکتا ہی خدا برا کرے دلدارشاہ
کا کہ جسنے ایسا کچھ دباؤ ڈالا کہ مین نے آپکو ایسے گلے اُسکے بھروسے پر تحریر لیے اگر مین یہ
جانتا کہ وہ صرف مکار ہے کبھی وقت بد مین کمک نہ کریگا اپنی غرض کا خواستگار ہی تو کبھی ایسی بات
نہوتی جیسے آپکی تشریف آوری کی خبر پاتا فوراً حاضر ہوتا بس بموجب کسے از خوردان خطا و از
بزرگان عطا میرے قصور کو معاف فرمائیے لیجیے سلطنت حاضر ہی خواہ خود اور خواہ کسی کو دیجیے مین تو
اب دست بردار ہوا اِس شہریار کے قدم نہ چھوڑونگا یہ جو تقریر مکرر آمیز شداد نے کی بیدارشاہ
کے خون عزیزی نے جوش مارا بھائی کو گلے سے لگایا جواب دیا کہ خیر جو کچھ ہوا وہ ہوا اب اُن گذشتہ
باتون کا یاد کرنا بیکار ہی مین تیری خطا سے درگذرا تم نے بڑی نادانی کی کہ دلدارشاہ کے
بھروسہ پر مجھ سے برسرفساد ہوئے ای بھائی سوائے اپنے خون کے کوئی کسیکا نہین ہی اور
وقت بد مین کوئی کسی کے کام نہین آتا ہی دیکھ لو کہ تمنے میرے آنے سے دلدارشاہ کو آگاہ کیا
اور سب حال تحریر کیا مگر وہ نہ آیا بس کیا کسی کا اعتبار کرے خیر خدا کا شکر ہی کہ تمھاری بھی جان و آبرو
بچی اور مین بھی اِس الزام سے بچا کہ بھائی نے بھائی کو بطمع ملک و مال قتل کیا خدا نے میری کمک کی
کہ ہمارے شہریار کو مین وقت پر بھیجا اور ہر ایک کو اِس مخمصہ سے بچایا اور ہم سب کو
راہ راست کی طرف ہدایت کی کہ اِس شہریار کے فرمانے سے ہمنے راہ راست اختیار
کی ورنہ بروز قیامت نہ معلوم کیا حال ہوتا یہ جو تمنے کہا کہ سلطنت حاضر ہی مجکو اب کوئی ضرورت
حکومت نہین ہی کیونکہ میرا زمانہ گذر گیا مین خود اِس شہریار کے قدمون سے جدا نہونگا اب

اپنی باقی عمر انکی خدمت گذاری مین بسر کرونگا اور راہ خدا مین جہاد کرکے اپنی عقبا درست کرونگا تجکو
کیا کرنا ہی تمھاری حکومت تمکو مبارک رہے شداد نے ظاہر مین تو جواب دیا دل مین خوش ہوا کہ
سے دست بردار ہوتا ہون جسکو چاہین شہریار عطا فرمائین مگر دل مین کہا کہ او بیدار شاہ ذرہ تو
تجکو اور اس خدا پرست کو مع تیرے سردارون اور اسکے سردارون کے اسیر کرکے قتل
نہ کیا تو اپنا نام شداد نہ پایا اب تم لوگ میرے دام تذویر سے بچکر جاتے کہان ہو اسمیں
شاہزادے کی خدمت مین سب سردار شداد سے حاضر ہوئے ہر ایک پر شاہزادے
نے مہربانی فرمائی سب مکر سے کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے دلمین کینہ رکھکر ہر ایک کو علے قدر مرتبہ دنگل
وکرسی مرحمت ہوئی اور خلعت فاخرہ اُدھر شداد کو بیدار نے تخت پر اپنے برابر بٹھایا
یعنے جو نیم تخت اُسکے تخت کے برابر آراستہ تھا جسپر سب بیٹھ چکے اُسوقت شاہزادے
نے بیدار شاہ سے کہا کہ خداوند کریم نے اِس مہم سے بھی بدون مقابلہ نجات دی بس
اب کل تم سامان سفر کرنا مین لشکر لے کر طرف شہر انوریہ کے جاونگا اور دلدار شاہ
کو برائے اطاعت و برائے قبول دین اسلام طلب کرونگا اگر وہ حاضر ہوا تو خیر ورنہ
اُس سے مقابلہ کرونگا اُسکو بھی زیر کرکے اُس ملک کو اسلام آباد کرونگا بس تم اپنے
ملک کی طرف جاؤ اور اسلام آباد کرو اور شداد اپنے قلعے مین جاکے اہل قلعہ کو مسلمان
کرے اے بیدار شاہ مجکو ایک بڑی مہم درپیش ہے کہ جسکے لیے مین اپنے عزیزون
کو چھوڑ کر نکلا ہون اگر وہ درپیش نہوتی تو کچھ پروانہ تھی مین اُس مہم پر جاتا تھا کہ راہ مین
یہ واقعہ درپیش ہوا بس اب اُسکا انجام دینا مجھپر لازم ہوا اب مجکو بہت تعجیل ہی کہ مین مہم
انوریہ سے فراغت کرکے تب اُس طرف کو روانہ ہون اگر وہ مہم نہوتی تو ضرور مین
تمھارے ملک مین چلتا دو ایک دن وہان رہتا سیر کرتا بس اُس طرف مجکو بہت جلد
جانا چاہیے اے بیدار شاہ کل مین طرف انوریہ کے روانہ ہونگا تم اپنے ملک کی طرف
بیدار شاہ نے عرض کیا کہ اب یہ غلام قدم مبارک کو نہ چھوڑیگا جانے میرا شہر
اسلام آباد ہوچاہے نہو مین نے جو رفاقت اختیار کی ہی تو صرف اِسلیے نہین اختیار کی
کہ آپکے قدمون سے جدا ہوکر رہون بلکہ اِسلیے اختیار کی ہی کہ آپ کے ہمراہ رہ کر
راہ خدا مین جہاد کرون بس مین تو نہ جدا ہونگا شاہزادے نے فرمایا کہ اے بھائی بیدار
شاہ مین جس مہم پر جانے والا ہون وہان سوائے میرے اور کسی کا کام نہین ہی یہ
جو لشکر میرے ہمراہ ہی بیکار ہی پھر مین تمکو کسلیے تکلیف دون وہان جب اُس مہم سے
فراغت حاصل کرکے زندہ واپس ہونگا تو تجسے آکر ملونگا تمکو ہمراہ لیکر لشکر صاحبقران
مین چلونگا زحمت اُٹھانے سے ابھی کیا فائدہ بیدار شاہ نے عرض کیا کہ پہلے یہ حضور
ارشاد کرین کہ وہ مہم کیا ہی پھر مین عرض کرونگا جو کچھ عرض کرنا ہوگا شاہزادے نے فرمایا
کہ ایک طلسم ہی کہ اُسکو طلسم نور آگین کہتے ہین وہ طلسم بہت بڑا طلسم ہی وہان کے باشندے
سب حسین و خوبصورت ہین بس اُسکی فتاحی مدنظر ہی سبب اِسکا یہ ہی کہ اُس طلسم مین
ایک کافر ہی کہ نام اُسکا حسین الزمان ہی اُسنے اپنے کو خدا مشہور کیا ہی اکثر عالم کو
گمراہ کیا ہی تمام اہل طلسم اُسکو اپنا خدا جانتے ہین معبود حقیقی سے برگشتہ ہین اُس

کو سجدہ کرتے ہین وہ مکار اُس طلسم مین خدائی کرتا ہی دم بدم کمائی بھرتا ہی بس اُسکو اِس کردار کی
سزا دینا لازم ہی اور اہل طلسم کو اِس گمراہی سے نکالنا منظور ہی تاکہ وہ لوگ اِس ضلالت سے
نکلین اپنے خدا کو بخوبی پہچانین دوسرا سبب یہ ہی کہ ایک مظلومہ کے خون کا بھی عوض لینا ہی
یہ فرماکر سبب قصہ از ابتدا تا انتہا بیان کیا یعنے بدیع الملک کا اُس مرحلہ کو فتح کرنا اور ملکہ
ناوک حسن سے عقد کرنا اور اپنا پیدا ہونا اور وصیت نامہ پڑھکر اِدھر کو روانہ ہونا یہ فرماکر
فرمایا کہ سوائے میرے اور کسی کا کام نہین ہی یہ واقعات سُنکے بیدار شاہ نے عرض کیا کہ اگر تو
جو کچھ ہو مین ضرور ہمراہ رہونگا جہان لشکر حضور فروکش ہوگا وہان یہ غلام بھی فروکش ہوگا اور
حاضر رہیگا حضور کی خبر تو ملتی رہیگی اب غلام قدم نہین چھوڑیگا رہا یہ امر کہ شہر بیدار یہ کا اسلام آباد ہونا
مین کل ہی اپنے وزیر کو جو کہ میری طرف سے وہان کا حاکم ہی نامہ تحریر کرتا ہون اور لکھے بھیجتا
ہون کہ مین نے دین اسلام قبول کیا بس تم بھی دین اسلام قبول کرو اور سب اہل شہر کو اسلام
آباد کرو مین آتا ہون میرا وزیر فوراً میرے حکم کی تعمیل کریگا جب بہت کچھ اصرار بیدار شاہ
نے کیا اور اس طور سے کہا شاہزادے نے فرمایا کہ خیر تم نامہ روانہ کرو میرے ہمراہ چلو
یہان بیدار شاہ اور شاہزادے مین یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر شداد شاہ اپنے دل مین
کہہ رہا تھا کہ یہ دونون مسلمان نہ معلوم کیا خیالی پلاؤ پکا رہے ہین اِنکو بسنت کی خبر نہین ہی کہ ہونیوالا
کیا ہی کون اِنسے کہے کہ جب تم شداد کے ہاتھ سے زندہ بچوگے اُسوقت یہ سب باتین
کرنا ابھی بیکار ہین کل سے پرسون تک تمہارا خاتمہ ہوا جاتا ہی یہ بدنہاد اپنے دل سے یہ
باتین کر رہا تھا جب شاہزادہ بیدار شاہ سے باتین کر چکا اور یہ امر قرار پا چکا کہ کل
بیدار شاہ طرف اپنے ملک کے نامہ روانہ کرین اور سامان سفر تیار کرین بس وقت
سہ پہر یہان سے طرف شہر انوریہ کے کوچ ہو جائے تو شاہزادہ طرف شداد شاہ
کے متوجہ ہوا فرمایا کہ ای شداد تم اپنے قلعہ مین جاؤ کل تو ہم یہان سے مع لشکر کے
طرف انوریہ کے کوچ کرینگے انوریہ کو اسلام آباد کرینگے اُسکے بعد طلسم نورآئین
پر جائینگے جب اُسکو فتح کرکے واپس ہونگے تو پھر تمکو ہمراہ لیکر خدمت جناب
صاحبقران مین چلینگے اُسنے تمکو ملائینگے تم شرف ملازمت حاصل کرنا تم اپنے
عرصے مین اپنے قلعہ کو پورے طور سے اسلام آباد کرنا بیدار شاہ ہمارے ہمراہ رہیگا اگر کوئی
تمپر لشکر کشی کرکے آئے تو اُسکو تم بحیلہ و حوالہ ٹالنا اور ہمکو نامہ لکھنا یا تو ہم خود آئینگے یا کسی سردار
کو روانہ کرینگے جو کہ تمھاری کمک کریگا اور اُس بلا کو تمپر سے رد کریگا جب یہ تقریر شاہزادہ کر چکا
اور شداد نے سُنی اپنے مقام پر سے اُٹھا اور رد بدہ شاہزادے کے آیا عرض کیا کہ یہ غلام بھی
خدمت عالی سے جدا نہوگا ہمراہ رہیگا اگر نہ ہمراہ رکھیگے تو مین اپنے کو ہلاک کرونگا مین نے اسلیے یہ
اطاعت آپکی کی ہی کہ خدمت سے جدا رہون بلکہ حاضری خدمت کے لیے کی ہی یہ سُنکے شاہزادے
نے اُسکو بہت کچھ سمجھایا بس یہ تو اُسکا فقرہ تھا وہ کب جانیوالا تھا صرف دنیا سازی کرتا تھا جب
شاہزادے نے بہت کچھ کہا سُنا تو اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب جو آپکی مرضی مگر غلام ایک شرط سے
آپکے فرمانے کو بجا لائیگا شاہزادے نے فرمایا کہ بیان کرو اگر لائق قبول ہوگی تو ضرور قبول کرینگے شداد
نے کہا کہ کل نہ جائیے بلکہ پرسون کل مین بندگان عالی کی دعوت کرلون اور جو کچھ کہ نان و نمک

اِس خاکسار کر نصیب ہی خداوند اُسکو نوش فرمائین اور میرا سر افتخار آسمان ہفتم پر پہونچائین
میری آرزو پوری فرمائین اپنے غلامون مین سرفراز فرمائین بس اگر یہ شرط میری قبول ہو اور میرا مطلب
دلی حصول ہو میری دعوت کو قبول فرمائین تو غلام حکم عالی سے سرتابی نہ کریگا جیسا ارشاد ہوا ہے
کہ جبتک ہم طلسم فتح کر کے آئین تم اپنے قلعے مین رہو بس یہ غلام ایسا ہی کریگا دوسرے دین اسلام
مین دعوت کو رد نہین کرتے ہین نہ کہ مین مسلمان ہو کر حضور کی دعوت کرون اور حضور اُسکو قبول نہ فرمائین
شاہزادے نے یہ سنکے جواب مین فرمایا کہ مین دعوت کو رد نہین کر سکتا ہون موجود ہون مگر سبب
یہ ہی کہ مجکو جلدی ہی اور عرصہ ہوگا ورنہ کیا نقصان تھا تم ایک دن کے لیے کہتے تھے مین دس
دن کے بعد جاتا شداد نے عرض کیا کہ جہان حضور کو اتنے دنون کا عرصہ ہوا ایک دن غلام کے
سبب سے قیام فرمائیے بس شداد نے ایسی تقریر کی کہ شاہزادہ مجبور ہو گیا فرمایا کہ اچھا ہمنے
تمھاری دعوت قبول کی مگر اسکا خیال رہے کہ پرسون ہم ضرور یہان سے کوچ کر جائین گے
پرسون نہ ٹھہرین گے شداد نے کہا کہ جی نہین غلام بھی زیادہ اصرار نہ کریگا صرف کل سب کو
اپنے قلعے مین لیجائیگا وہان جو کچھ میسر ہوگا حاضر کریگا پرسون صبح کو حضور لشکر مین تشریف لائین
کوچ فرمائین شاہزادے نے فرمایا کہ بہتر شداد نے اپنے دل مین کہا کہ وہ مارا اب
کہان جاتے ہو دیکھو کیسا مزا چکھاتا ہون اِس ظلم و بدعت کی سزا دیتا ہون اپنے ساتھ بیدار
کو بھی ملچھ بنایا یہ اپنے کردار کی سزا پائیگا ہمکو تو کہنا تھا کہ اپنا آبائی دین ترک کیا آپ خود مسلمان
ہو گیا اِسکا کچھ نقصان نہین ہی ہمپر لشکر کشی کر کے آئے تھے کہ کیون آبائی دین ترک کیا آپ
خود گو کھا لیا یہ دل سے باتین کر کے شاہزادے کے روبرو سے بیدار شاہ کے سامنے
آیا اور کہا کہ بھائی صاحب آپ بھی ہمراہ شہریار کے تشریف لائیے گا بیدار شاہ نے
کہا کہ اچھا اسکے بعد مقہور و قہار و دیگر سرداران نامدار جن جنکو زبردست دیکھا سب سے
دعوت کا اقرار لیا ہر ایک نے وعدہ کیا جب سب سے وعدہ لے چکا اب شاہزادے
سے عرض کیا کہ غلام رخصت ہوتا ہی تاکہ جاکر سامان دعوت کرے کیونکہ زمانہ بہت قلیل ہی
یہی رات درمیان مین ہی اور صبح کو یہ بھی بندوبست کرنا ہی کہ اہل شہر کو طلب کر کے اُنکو حکم
دینا ہی کہ دین اسلام قبول کرو ورنہ میرے ملک سے نکل جاؤ شاہزادے نے فرمایا
کہ بسم اللہ جاؤ بس یہ مکار غدار سلام کر کے اپنے سردارون کو ہمراہ لے کر بیرون بارگاہ
آیا اور مرکبون پر سوار ہو کر طرف قلعہ کے سب روانہ ہوئے جب لشکر اسلام سے نکل
آئے تو شداد نے سردارون سے کہا کہ کیا دھوکھا دیا ہی بس کل مین نے سب کو اسیر کیا
اب میرے ہاتھ سے جاتے کہان ہین تم سن رہے تھے کہ کیا خیالی پلاؤ پک رہے
تھے مگر کیا مکر کام آیا وہ ضرور کل دعوت مین آئیگا آیا اور مین نے اپنا کام کیا سب نے
عرض کیا کہ حضور نے خوب تقریر کی اور خوب دعوت پر راضی کیا بس یہ باتین کرتا ہوا
قلعے مین آیا سب سردار آئے ہر ایک نے دریافت کیا شداد نے سب حال بیان کیا
اور کہا کہ سامان دعوت کرو یہ حکم دے کر محل مین گیا یہان سامان دعوت ہونے لگا وہان
بارگاہ مین جب شداد چلا گیا اُسوقت بیدار شاہ نے کہا کہ حضور یہ بڑا مکار ہی ایسا تو نہین
ہی کہ اسنے مکر سے دین اسلام قبول کیا ہو اور کوئی مکر کرے شاہزادے نے فرمایا کہ تم بڑے

شکی ہو پہلے تمھارا ہی قول تھا کہ وہ قلعہ بند ہو کر مقابلہ کریگا قلعے سے نکلا تھا واپس گیا ہوگا بڑی مشکل ہوگی کیون بیدار نے کہا نہ تھا کہ جو مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا بس اُسکو مکر کرنے کی کیا ضرورت تھی مین نے ابھی اُسکو کوئی نامہ نہین تحریر کیا تھا نہ طلب کیا تھا نہ ابھی اُسپر کسی قسم کا دباؤ پڑا تھا کہ جسکے سبب سے وہ مکر سے مسلمان ہوا ہو بس وہ خود آیا اور خود ہی اُسنے دین اسلام کے قبول کرنے کی درخواست کی بس کیا ضرور تھا کہ وہ خود آتا اور مکر سے مسلمان ہوتا ہان اُسوقت اِس امر کا خیال زیبا تھا کہ مین اُسکو طلب کرتا اور وہ نہ آتا اور کسی قسم کا دباؤ پڑتا بس وہ بخوف جان مسلمان ہوتا اُس وقت مین یہ خیال کیا جاتا تو بہتر تھا کہ مکر سے مسلمان ہوا ہی بیدار شاہ نے عرض کیا کہ مجکو اُسکے مکر و فریب سے خوف معلوم ہوتا ہی اُسوقت لاہور عیار شاہزادے نے بھی عرض کیا کہ خداوند میرے نزدیک اُسکے یہان دعوت کھانا قلعے مین جانا اچھا نہین ہی کیونکہ اُسکی پیشانی نور اسلام سے روشن نہین ہی اُسیطور سے تاریک ہی یہ جو بیدار شاہ فرماتے ہین یہ درست ہی شاہزادے نے فرمایا کہ ہماری شرع ظاہر پر ہی باطن کا حال خدا کو معلوم ہی ہم علم غیب سے آگاہ نہین ہین کہ دل کا حال دریافت کرسکین بس جبکہ اُسنے کلمہ پڑھا اور وحدانیت خدا کا قائل ہوا ضرور مسلمان ہوگیا چاہے مکر کیا ہو چاہے صدق دل سے بس ہمکو اُسکے مسلمان ہونے مین شک کرنا دیبا نہین ہی مین یہ امر کئی مرتبہ کہہ چکا ہون کہ جو مقدر مین ہوگا وہ ضرور پیش آئیگا پھر اِسکا پس و پیش بیکار ہی بیجا یہ گفتار ہی یہ سنکے عیار بیدار شاہ خاموش ہو رہے بس شاہزادہ نے دربار برخاست کیا جاکر اپنے خیمۂ خاص مین خاصہ نوش فرماکر آرام فرمایا ہر ایک سردار اپنے اپنے مقام پر گیا اور آرام پذیر ہوا راوی بیان کرتا ہی کہ جب لیلائے شب نے اپنے چہرے پر سے نقاب دور کی اور جاکر خانۂ مغرب مین ماہتاب پوشیدہ ہوا شاہ خاور افق مشرق سے فلک نیلی پر جلوہ فرما ہوا سپیدۂ سحری کا ظہور ہوا تمام عالم مطلع نور ہوا شاہزادہ بیدار ہوا نماز صبح سے فراغت کرکے بارگاہ مین آیا بیدار شاہ بھی آیا سب سردار حاضر دربار ہوئے دربار آراستہ ہوا بس شاہزادے نے بیدار شاہ سے فرمایا کہ تم نامہ تو طرف اپنے ملک کے روانہ کردو بس اُسیوقت بیدار شاہ نے دبیر کو طلب کرکے نامہ اِس مضمون کا روانہ کیا اپنے وزیر کو کہ آگاہ ہو مین تمسے چھوٹ کر اور لشکر لیکر بر سر شداد شاہ قلعۂ کشوریہ پر پہونچا نامہ شداد کو تحریر کیا اُسنے جواب جنگ دیا اور قلعہ بند ہوا مین نے قلعے پر حملہ کیا میرے سپہ سالار مقہور نے گولون کو رد کرکے اور لب خندق پہونچکر قصد کیا کہ خندق کے پار جاکر قلعے پر قبضہ کرلون کہ صحرا سے گرد اُڑی ایک لشکر ظاہر ہوا بس اُسکا سردار جو کہ اِسوقت ہمارا آقا اور مالک ہی خدا پرست تھا اور بڑا بہادر اور جوانمرد خاندان حمزۂ صاحبقران سے ہی ابھی کوئی سن دس برس کا ہوگا اُس شہریار نے شداد کی کمک کی اور مقہور و قہار دونون میرے سپہ سالارون کو ایک ہی دن مین زیر کیا اور میرے لشکر کو شکست دی مجکو اسیر کرلیا بس مین نے صدق دل سے اُس شہریار کا دین قبول کیا اور اطاعت اختیار کی مسلمان ہوا تصویر پرستی کو ترک کیا خداوند تصویر پر لعنت کی اور شداد شاہ نے بھی اور کل میرے اہل لشکر نے بس اب وہ شہریار طرف شہر انوریہ کے لشکر کشی کرکے جاتا ہی مین اُسکے ہمراہ ہون تمکو لکھا جاتا ہی کہ بغور پہونچنے اِس نامہ کے دین اسلام اختیار کرو اور سب اہل شہر کو بھی مسلمان کرو تمکو لکھا جاتا ہی کہ دو تین مساجد کی بنا ڈالو اور یہ کلمہ

طیبہ جو کہ تحریر ہوا ہی اِسکو زبان پر جاری کرو اور سب کو تعلیم کرو اور جو قواعد تحریر ہین اِن سب پر
عمل کرو اگر اسکے خلاف کروگے تو مورد عتاب ہوگے تھوڑے لکھے کو بہت جانو یہ نامہ لکھوا کر اور قواعد
دین اسلام بھی تحریر کرا کے ایک ستر سوار کو دیا کہ یہ میرا نامہ میرے وزیر ناموس نیزہ باز کو دینا اور
زبانی بھی جو تو نے دیکھا ہی سب واقعہ بیان کرنا بس وہ ستر سوار اُسیدن وہ نامہ لیکر طرف شہر
بیدار یہ کے روانہ ہوا کہ اِسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اب راوی بیان کرتا ہی یہان تو در بار کا
ہی ذکر ہو رہا ہی کہ دیکھیے کب مقابلۂ دلدار شاہ سے مہلت ہو اور کب طرف طلسم کے روانہ
ہونا ہون اور وہان قلعے مین شداد نے سب سردارون کو طلب کیا اور اُنسے کہا کہ کل لشکر ہمارا
سر شام سے تیار رہے ہم خدا پرستون کے لشکر پر شبخون کرین گے اُنکو اِس حرکت کی سزا
دینگے یہ کہکر اُنکو رخصت کیا وہ یہ عرض کر کے گئے کہ کل لشکر تیار رہے جب حکم ہو ہمراہ ہو جائے
یہ حکم دیکر اِسنے اپنے عیار فریب کمند انداز کو باورچی خانہ کا بندوبست سپرد کیا اُس مکار
دغا باز جعلساز نے کل کھانے مین بیہوشی ملائی حتی کہ شراب و کباب تک مین یہان یہ بندوبست
ہو رہا ہی ایوان اِسنے خوب آراستہ کیا ہی اِسنے اپنے وزیر سے کہا کہ مین تو اہل اسلام کی قید لیکر
اور لشکر اسلام پر شبخون مارتا ہوا نکلا چلا جاؤنگا خدمت دلدار شاہ مین تم قلعے کا بندوبست
کر لینا اُسنے عرض کیا بہت خوب شداد بدنہاد نے کہا کہ سب مال و اسباب و خزانہ وغیرہ اور
ناموس تمھارے سپرد ہین وزیر نے جواب دیا کہ بہت بہتر یہ غلام جبتک زندہ ہی اُسوقت تک
حفاظت کریگا قلعے کو خوب آلات حرب و ضرب سے آراستہ کیا ہی ہر گلی کوچہ صاف و شفاف
ہی بس جب تھوڑا سا دن باقی رہا اور یہ بدنہاد سب بندوبست کر چکا تو تھوڑے سردار ہمراہ لیکر
اور تخت خالی لیکر قلعے سے باہر آیا اور لشکر شاہزادے مین آیا شاہزادے کو خبر ہوئی کہ شداد شاہ
آتا ہی چند سردار برائے استقبال روانہ کیے بس وہ اِسکا استقبال کر کے بارگاہ مین لائے اُسنے
بیدار شاہ و شاہزادے کو بہت ادب سے مجرا کیا اور سب سے صاحب سلامت کی بس شہزادے
سے عرض کیا کہ حضور تشریف لیجیے توقف نہ فرمائیے یہ سننا تھا کہ شاہزادہ اُٹھ کھڑا ہوا اِسکا اُٹھنا
تھا بیدار شاہ اور وہ سردار مثل مقہور وغیرہ کے کہ جنکی اِسنے دعوت کی تھی اُٹھ کھڑے
ہوئے بس سب ہمراہ شاہزادے کے بیرون بارگاہ آئے بس بیدار شاہ کو تخت پر سوار
کیا شاہزادہ مرکب پر سوار ہوا اور سب سردار مرکبون پر سوار ہوئے شداد بدنہاد یا
انداز بچھوا تا ہوا از رشاہزادے پر نثار کرتا ہوا شاہزادے کو مع بیدار شاہ و سردارون
کے قلعے مین لایا شاہزادے نے سب قلعے کی سیر فرمائی قلعے کو بہت آباد اور رعایا کو دل شاد
و مرفہ حال پایا ہر مقام پر اہل شہر کا مجمع تھا سب وضیع و شریف لوگ تھے قلعہ بھی خوب آراستہ
تھا ہر مقام صاف و شفاف تھا آئینہ بندی کی ہوئی تھی بس شاہزادہ دارالامارہ مین آکر پہونچا
داخل دربار ہوا بہت آبرو سے شداد نے بٹھایا سب سردار بیٹھے اِسنے ناچ کا حکم دیا ناچ
ہونے لگا لاہور عیار بھی شاہزادے کے ہمراہ ہی مگر بہت ہوشیار اور عیار بیدار شاہ فرطوت
بھی آیا ہی یہ دونون عیار ایک طرف بیٹھے ہین کہ ساقی نے لاکر شراب محفل مین رکھی خیال رہے
کہ یہ شراب خالص ہی اسمین بیہوشی نہین ملائی ہی بس جب سامان میکشی آچکا شداد نے اشارہ
کیا ایک ایک جام ساقی نے سب کو پلایا جب میکشی سے فرصت ہوئی ناچ شروع ہوا ایک

مطربہ نے کھڑے ہوکر خوب گت ناچی اور خوب خوب گائی خوب انعام پایا کہ رات ہوگئی اہلکارون نے عرض کیا کہ آتشبازی کا تماشا ملاحظہ فرمائیے بس شداد شاہ شاہزادے وغیرہ کو لیکر برآمدے پر آیا اور سامنے بٹھایا آتشبازی چھوٹنے لگی بڑے عرصے تک آتشبازی چھوٹا کی جب اس سے بھی فراغت ہوئی پھر آکر محفل مین ایک مطربہ گانے لگی وہ بھی خوب گائی بہت کچھ انعام پایا وہ گا ہی رہی تھی کہ بکاول نے آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار ہو دسترخوان آراستہ ہی بس شداد نے شاہزادے سے عرض کیا کہ حضور تشریف لیچلین کچھ نان و نمک اوش فرمائین بس شاہزادہ مع عیارون و سردارون کے دسترخوان پر آکر بیٹھا شداد پس پشت کھڑا ہوا اور سب اسکے سردار طریقے سے کھڑے ہوئے بس شاہزادہ مع رفقا و بیدار شاہ کے مصروف طعام نوشی ہوا سب کھانا بیہوشی آغشتہ تھا اور بیہوشی بھی وہ کہ سم قاتل اگر ایک نوالہ کھالے تو کئی دن تک ہوش نہ آئے خلاصہ یہ کہ سب نے مع شاہزادہ و بیدار شاہ و سردارون و عیارون کے خوب سیر ہوکر کھانا کھایا ہاتھ منہ دھوکر بیٹھے تھے کہ ساقی نے آکر یہان بھی سبکو ایک ایک جام شراب سے سیراب کیا راوی کہتا ہی بس اب جو چیز آتی ہی بیہوشی آمیز آتی ہی یہانتک کہ پانی مین بھی بیہوشی ملی ہوئی تھی جب ساقی شراب سبکو پلا چکا اور شداد کو اسکے عیار نے اشارہ کیا کہ اب بیہوشی نے اپنا پورا اثر کر لیا ہی بس شداد نے شاہزادے سے فرمایا کہ حضور محفل مین تشریف لیچلین ناچ ملاحظہ فرمائین شاہزادے کا اور کل سردارون و دونون عیارون اور بیدار شاہ کا یہ عالم ہی کہ سر کو گردش ہی مگر کچھ کہہ نہین کر سکتے ہین جب یہ امر شداد بدنہاد نے عرض کیا شاہزادہ اٹھا اٹھنا تھا کہ بیہوشی نے اپنا اثر کر چکی تھی لڑکھڑا کر گرا شاہزادے کا گرنا تھا کہ بیدار شاہ ہائین کہکر اٹھا شاہزادے کے اٹھانے کو وہ بھی گرا بس اب جو اٹھا وہ گرا یہانتک کہ سب بیہوش ہوگئے شداد نے آہنگرون کو بلاکر سب کو طوق و سلاسل مین مسلسل و مطوق کیا مع عیارون کے بس سب کو مطوق و مسلسل کرکے ارابون پر ڈالا حکم دیا کہ ہان لشکر تیار ہو لشکر تو تیار تھا پچاس ہزار سوار ہمراہ لیکر اور کل سردارا پنے وزیر کو قلعے مین برائے حفاظت قلعہ چھوڑکر اور تیس ہزار سپاہ ان سب کی قید لیکر بیرون قلعہ آیا کوئی نصف شب آئی ہوگی کہ یہ بیرون قلعہ آیا اور طرف لشکر بیدار شاہ و شاہزادے کے چلا یہان سب اہل لشکر اور جو سردار ہین سب باطمینان سو رہے ہین کیونکہ مقابلہ مین کوئی لشکر اترا نہین ہی کہ جسکا خوف ہو کہ حریف شبخون نہ کرے دوسرے شاہزادہ قلعہ مین تشریف فرما ہی ان سب کو اطمینان ہی کہ یہ بدنہاد جب قریب لشکر پہونچا دس ہزار سپاہ کو حکم دیا کہ تم قیدیون کو لیکر آگے بڑھو مین شبخون کرتا ہون اور قتل و غارت کرتا ہوا آتا ہون بس دس ہزار سپاہ اور دو ایک سردار قیدیون کو لیکر طرف انوریہ کے روانہ ہوئے اور یہ چالیس ہزار سپاہ کو لیکر لشکر اسلام پر شبخون کرا اسنے قتل کرنا شروع کیا خیمون مین آگ لگا دی طنابین کاٹ دین تمام لشکر مین تہلکہ ڈالدیا جو سامنے آگیا قتل کیا ایک شور و غل برپا ہوا کہ حریف لشکر پر آکر شبخون کرا لشکر کو قتل کر رہا ہی یہ جو غوغا ہوا کل اہل لشکر بیدار ہوئے مسلح و مکمل ہونے لگے سردارا پنے اپنے خیمون مین اٹھے سو رہے تھے مگر راوی کہتا ہی کہ اس لطفہ حرام نے یہ تدبیر کی تھی کہ جو سردار زبردست تھے ان سب کی دعوت کی تھی اور جنکو کمزور سمجھ لیا تھا انکی دعوت نہین کی تھی خیر جو سردار لشکر مین تھے مثل کمیدان و رسالہ دار

وغیرہ کے مسلح ومکمل ہوکر خیمون سے نکلے دیکھا تلوار چل رہی ہی اتنے عرصہ مین کل لشکر تیار ہوگیا
رن مہتا بین چھوٹنے لگین پنجشاخے روشن ہوگئے اب بخوبی تلوار چل رہی ہی راوی کہتا ہی کہ ایک
پہر بھر کامل تلوار چلی جب شداد نے دیکھا کہ خوب لشکر اسلام کو قتل کر لیا دل کا حوصلہ نکال لیا تو
بس اسنے خیال کیا کہ اب صبح قریب ہی ایسا نہو کہ صبح ہو جائے اور یہ لوگ سب ملکر مجکو گھیر لین تو
بڑی خرابی ہوگو انکے لشکر مین کوئی افسر اعلے نہین ہی مگر یہ لوگ خود کیا کم ہین ایک تو قریب تین لاکھ
کے ہین دوسرے بہادر اول درجہ کے ہین بس انسے جان کا بچانا مشکل ہوگا میرے ہمراہ لشکر
کم ہی اور جب یہ ان کو معلوم ہوگا کہ ہمارے سردارون کو اسیر کر لیا ہی تو اور زیادہ وہ جان مرکہ
مین لڑا دین گے بس اب یہانسے فرار کرنا بہتر ہی یہ خیال کرکے اپنے دل مین اور سردارون
کو اس امر سے آگاہ کرکے کل لشکر کو لیکر ایک سمت کو قتل کرتا ہوا چل کھڑا ہوا یہ تو حملہ کرتا ہوا
نکل گیا یہان تلوار چل رہی ہی جب خوب روشنی ہوئی اور اہل لشکر نے دیکھا کہ ہم باہم خود مقابلہ
کر رہے ہین حریف کا نشان تک نہین ہی تو باہم لڑائی سے باز آئے اب جو تلاش کیا تو حریف
کا نشان تک نہ پایا سوائے لاشون کے زندون کا نشان تک نہ تھا بس وہ تہلکہ برطرف ہوا
لشکر مین امن وامان ہوئی سب سردار ایک مقام پر جمع ہوکر بیٹھے باہم کہنے لگے کہ ہمکو اس
واقعے کی خبر نہ تھی کہ یہ ہوگا ورنہ اسطور سے غافل ہوکر نہ سوتے شاہزادہ جو دریافت کریگا تو کیا
جواب دین گے نہ یہ معلوم ہوا کہ یہ تھا کون کسنے کسپر شبخون مارا کون ایسا زبردست تھا کہ لشکر
کو قتل کرکے خیمے جلا کر چلا گیا بڑی خرابی ہوئی سب لشکر مسلح ومکمل ہی اس خیال سے کہ ابھی
رات باقی ہی ایسا نہو کہ پھر حریف آکر گرے اور قتل کرے اسی فکر وتردد مین صبح ہوگئی اب
جو لاشین پڑی ہوئی ہین شناخت جو کیا تو لشکر شداد کے لوگ ہین اپنے لشکر کے کشتون کو
جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ دو ہزار آدمی کام آئے اور پانچ ہزار مجروح ہوئے بس زخمیون
کو شفاخانہ روانہ کیا کشتون کو دفن کیا کفار کے جو لاشون کو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ پانچسو آدمی
کام آئے باقی سب اپنا کام کرکے نکل گئے یہ لوگ حیران ہوئے کہ یہ کیا امر ہی شداد تو
مسلمان ہوگیا ہی یہ اسکے لشکر کے لوگ کیون شبخون کرے بس سب لشکر کا بندوبست کرکے
چند سردار طرف قلعے کے چلے کہ چلکر اس حال سے شاہزادے کو آگاہ کرین تاکہ شہزادہ
شداد سے دریافت کرے راوی کہتا ہی کہ جب شداد لشکر وقیدیون کو لے کر نکل آیا تھا
قلعے سے تو اسکے وزیر بدتمیز نے پھاٹک قلعے کا بند کر لیا تھا پل تختہ اٹھوا دیا تھا خندق کو پانی
سے لبریز کر لیا تھا قلعے کو آلات حرب وضرب سے آراستہ کرکے خود فصیل قلعے پر آکر بیٹھا
تھا کہ یہ سردار جو سامنے قلعے کے پہونچے در قلعے کو بند پایا خندق کو پانی سے لبریز دیکھا
اور سب آلات حرب وضرب سے قلعے کو آراستہ پایا سامنے آکر پکارے کہ قلعے کا
پھاٹک کھولدو ہملوگ لشکر شاہزادے کے سردار ہین ہم شاہزادے کے پاس جائینگے
کچھ عرض کرنا ہی یا ہماری خبر کردو جب یہ ان لوگون نے کہا قلعے پر سے لوگون نے پکارکر
جواب دیا کہ کیسا شاہزادہ ہم نہین جانتے ہین نہ یہان شاہزادہ ہی نہ وزیرزادہ کیا بیہودہ بک
رہے ہو بیکار دماغ خالی کر رہے ہو سامنے سے ہٹ جاؤ نہین تو ہم تو پین مارکر تم سب کو ہلاک
کر ینگے انھون نے کہا کہ ای قلعہ ابھی شام کو تو شداد شاہ کے ہمراہ ہمارا شاہزادہ وبیدار شاہ

وچند سردار قلعے مین گئے ہین شداد شاہ نے دعوت کی تھی تم کہتے ہو کیسا شاہزادہ
یہ امر ہماری سمجھ مین نہین آیا سب اہل قلعہ نے کہا کہ آگاہ ہو کہ وہ شداد شاہ نے
دعوت نہین کی تھی بلکہ عداوت کی تھی مکر سے اسلام قبول کیا تھا دعوت کے بہانہ سے
قلعے مین لاکر اور سب کو بیہوشی کھلا کر اسیر کر لیا کیونکہ تم لوگون کا یہی علاج ہی اور رات
کو لشکر پر شبخون گر اتم سب کو قتل کیا بس اسی مین خیریت ہی کہ یا تو آکر اطاعت کرو اور یا
یہان سے چلے جاؤ اب تمھارا یہان کوئی کام نہین ہی نہ در قلعہ کھلیگا بیکار کو پکار رہے ہو
نہ اب تمسے تمھارا شاہزادہ زندہ نہ ملیگا یہ جو اہل قلعے نے کہا اور ان لوگون کو معلوم ہوا
کہ مکر سے آقا کو اسیر کر لیا اور لشکر پر شبخون بھی گر شداد نے مکر کیا تو کف افسوس ملتے
ہوئے لشکر مین آئے اور سب اہل لشکر سے حال بیان کیا بس سب نے باہم صلاح کی کہ اب
کیا کرنا چاہیے راوی بیان کرتا ہی کہ اہل قلعہ نے یہی کیا تھا کہ شداد ان سب کو اسیر کر کے
اور اپنے ہمراہ لیکر طرف شہر انوریہ کے گیا ہی دلدار شاہ کے پاس وہان لے جاکر
اُن سب کو قتل کریگا بس باہم صلاح کر کے اور سب خیمے اور بارگاہین بار کرا کے طرف انوریہ
کے یہ لوگ روانہ ہوئے کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا یہان اہل قلعہ اطمینان سے ہین یہ معلوم ہوا
کہ لشکر اہل اسلام یہان سے کوچ کر گیا اب راوی حال شداد شاہ کا بیان کرتا ہی کہ یہ
شبخون مار کر اور قتل کرتا ہوا جو نکلا تو طرف شہر انوریہ کے روانہ ہوا راہ مین وہی لشکر اسکو
ملا جو کہ قیدیون کو لیے ہوئے جاتا تھا بس یہ سب ملکر اور قیدیون کے ارابون کو بیچ مین
لیکر بہت خوش خوش چلے صبح جو ہوئی ہوا جو ٹھنڈھی ٹھنڈھی چلی ہوا سے سرد کے جھوکون
سے وہ بیہوشی ان سب کی برطرف ہوئی سب کی آنکھین کھلین ہوشیار ہوئے ہر ایک نے
اپنے کو طوق و زنجیر مین اسیر پایا اور اپنے گرد لشکر کو دیکھا کہ برہنہ تلوارین لیے ہوئے
ہین اور شداد خوشی خوشی لشکر کے ہمراہ ہی بیدار شاہ نے شاہزادے سے کہا کہ کیون
شہریار مین نے خدمت مین عرض نہ کیا تھا کہ یہ بڑا مکار ہی اسکی تقریر فریب سے خالی نہین
ہی آپ نے فرمایا کہ نہین ایسا نہین ہی دیکھیے وہی پیش آیا کہ اُسنے فریب سے سبکو اسیر کیا
کھانے مین بیہوشی ملا کر بیہوش کر کے عیار نے کہا کہ مین نے بھی عرض کیا تھا مگر شہریار
نے مجکو گھڑک دیا مین خاموش ہو رہا افسوس ہین نے بھی دھوکھا کھایا ہر ایک افسوس
کر رہا ہی شاہزادے نے فرمایا کہ بیکار افسوس کرتے ہو جو مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا
تمنے یہ نہین سُنا کہ بموجب مصرعہ دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است + بس اگر ہماری
قضا اسی طور سے ہی تو کیا چارہ ہی جو اسکی مرضی اگر قضا نہین ہی تو کوئی ہمکو قتل نہین کر سکتا ہی
یہ جو شاہزادے نے فرمایا سب خاموش ہو رہے شاہزادے نے اُن سوارون سے
کہا کہ جو گرد تلوارین لیے ہوئے تھے کہ شداد سے کہو کہ تمکو قیدیون کا افسر طلب کرتا ہی
یعنے رفیع البخت اُنھون نے برہم ہو کر کہا کہ ہم تمھارے باپ کے نوکر ہین جو جاکر
کہین بڑے قیدی بنے ہین اُنکو کیا ضرورت ہی جو تمھارے پاس آئین گے بس خاموش
چلے جاؤ ورنہ خرابی ہوگی لو اور سنو اِس قیدی کی شامت آئی ہی ہمارے بادشاہ کو ایسا ویسا
خیال کرتا ہی اپنے پاس طلب کرتا ہی اُنکی جوتی کو غرض نہین ہی کہ وہ یہان آئین یہ جو اُسنے

شاہزادے کو بہت غصہ آیا فرمایا کہ اگر رہا ہوتا تو اِس تقریر کا مزا بتا تا خیر اب تو ہم یہان سے نہ جائینگے جبتک شداد ہمارے پاس نہ آلیگا اُن سواروں نے کہا کہ واہ کیا خوب لو ابھی تک کچھ بل باقی ہی ہی سچ ہی رسی جل جاتی ہی بل نہین جلتا ہی تم اپنے بس نہ چلوگے زبردستی چلوگے یہ کلمہ شاہزادے کو اور ناگوار ہوا اب جو کہ مارا ارابہ کے غرق زمین ہو گئے اب ارابہ نہین بڑھتا ہی لاکھ لاکھ بیلون کو مارتے ہین اُسپر بھی ارابہ جنبش نہین کھاتا ہی سب کے آگے ارابہ شاہزادے کا تھا اُسپر شاہزادہ وبیدار شاہ ومقہور وقہار ودیگر سردار تھے اُس ارابے کے عقب مین اور ارابے تھے جنپر اور سردار اور دونون عیار تھے شاہزادے نے کہا کہ لے اب لیچلو دیکھین کہ تم کیسے ہمکو لیجاتے ہو جب سب تدبیرین کرکے تھک گئے اور ارابہ نہ چلا تو کچھ سوار شداد کے پاس آئے اور عرض کیا کہ قیدی بگڑ گیا ہی ارابہ اپنی جگہ سے حرکت نہین کرتا ہی اُسنے پوچھا کہ کون قیدی کیون بگڑا تب اُنھون نے بیان کیا کہ جب ہوشیار ہوا آپکو طلب کیا ہمنے اُسکو ڈانٹا وہ برہم ہوا نہ معلوم کیا کیا کہ لاکھ لاکھ تدبیر کرتے ہین ارابہ جنبش تک نہین کھاتا ہی آپ چلیے تو شائد قیدی کچھ راہ پر آئے شداد سرداروں کو لیکر ارابے کے قریب آیا اور کہا کہ او خدا پرست تیری ابھی سرکشی نہین گئی باوجودیکہ قید شدید مین گرفتار ہی کہ کیا کہتا ہی یہ حرکت اچھی نہین ہی شاہزادے نے فرمایا کہ او سیاہ قلب تیرہ درون یہ کیا حرکت تھی تو بڑا نامرد ہی کہ دھوکھے سے ہم سب کو اسیر کیا بڑا مکار ہی جب جانتے کہ ہوشیاری مین اسیر کرتا تو معلوم ہوتا شداد نے جواب دیا کہ تم لوگ بہت بہادر ہو اور تمکو خداوند زمرد نے اِسقدر قوت وطاقت عطا فرمائی ہی کہ کوئی تمسے سرمکھ ہوکر نہین مقابلہ کرسکتا ہی بس کیا مجکو اپنی جان دو بھر تھی کہ مین مقابلہ کرتا بس مین نے تمکو دھوکھا دیا بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ مین زمرد پرستی ترک کرتا مین مثل بیدار کے نادان نہ تھا کہ اُسنے اپنا دین ترک کیا یہ تو بڑے تعجب کی بات ہی کہ مین نے جو تصویر پرستی ترک کرکے زمرد پرستی اختیار کی تو میرے اوپر لشکر کشی کرکے آیا اب خود اپنا دین آبائی ترک کیا اور ملیچھ ہوگیا اِسنے تیرے ساتھ اپنی بھی جان دی اب مین تم سب کو پاس دلدار شاہ کے لیے چلتا ہون اُسکے حوالہ کرونگا اُسکو اختیار ہی کہ چاہے قتل کرے چاہے رہا چاہے قید رکھے کیونکہ وہ میرا افسر اعلے اور بادشاہ وقت ہی یہ جو شداد شاہ نے کہا شاہزادے نے فرمایا کہ او نامرد کیا کہون کہ قید ہون ورنہ اِس نامردی کی سزا دیتا شداد نے جواب دیا کہ تم خود اب سزا پاتے ہو تم کیا سزا دوگے بیدار شاہ نے بنگاہ قہر آلود شداد کی طرف دیکھکر کہا کہ کیا بیہودہ بک رہا ہی ہمکو مرنے سے خوف دلاتا ہی او نامرد ہمنے تو اپنا مقام بہشت مین بنایا سعادت عقبیٰ حصول کی اِس شہریار کی اطاعت قبول کی تو ہمیشہ نار دوزخ سے جلایا جائیگا تیرا مقام دوزخ مین ہوگا یہ جو تو نے کہا کہ مین نے جو دین تصویر پرستی ترک کیا تھا تو میرے اوپر لشکر کشی کرکے آئے تھے اب خود ترک کیا او گیدی خیال تو کر کہ تو نے تو وہ حرکت کی کہ موت سے نکل کر گومین منھ کے بھل گرا اور مین تو دوزخ سے نکلکر بہشت مین پہونچا میرے تیرے یہ فرق ہی شداد نے کہا کہ خیر معلوم ہوا جاتا ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ یہانسے چلو اِس سے کیا فائدہ کہ ارابے کو روک لیا ہی کہ اُسکو جنبش نہین ہی تم لوگ تو

یہ کہتے ہو کہ ہم موت سے ڈرتے نہین پھر کیون خوف کرتے ہو کہ لشکر مار کر ارا بے کو روک لیا صرف اسی
خوف سے کہ وہان جو جائینگے تو دلدار شاہ حکم قتل دیگا قتل ہو جائینگے اس خوف سے یہ حرکت کی یہ
جو شداد نے کہا شہزادے نے لشکر کو ہلکا کر دیا غیرت آگئی اور فرمایا کہ چل دیکھین کیونکر ہمکو دلدار شاہ
قتل کرتا ہی اگر ہماری قضا نہین ہی شداد نے کہا کہ کیا اب تم زندہ بھی بچوگے یہ امر غیر ممکن ہی یہ کہکر شداد
چلا گیا اب جو بلون کو مارا تو وہ چل کھڑے ہوے شداد ان سبکو لیے ہوئے طرف دلدار شاہ کے
جاتا ہوا اب دلدار شاہ کا حال سماعت فرمائیے کہ وہ اسدن کہ جسدن شداد کی عرضی پہونچی تھی
اور فرزند خسرو شیر دل کو ہمراہ لیکر طرف کشوریہ کے چلا طی مراحل وقطع منازل کرتا ہوا چلا آتا تھا دو منزلہ
و سہ منزلہ کرتا تھا اتفاق سے ایک صحرا مین پہونچا تھا کہ وہ صحرا پر بہار تھا وہان قیام کیا اور حکم دیا کہ ہم یہان
دو دن قیام کرینگے تیسرے دن یہانسے کوچ کرینگے تو کشوریہ پر پہونچ جائینگے کیونکہ کشوریہ یہانسے بہت قریب
ہی کچھ آسودہ تو ہولین کیونکہ وہان تو جاکر جنگ و پیکار مین مصروف ہونگے پھر آرام کہان ملیگا بس اہل لشکر
نے اس صحرا مین خیمے وغیرہ برپا کیے لشکر اترا وہ رات تو اس مقام پر بسر ہوئی جب سحر ہوئی تو
خسرو شیر دل اسکا فرزند و سپہ سالار قہرمان پنجہ گیر یہ دونون بادشاہ سے اجازت لیکر برائے شکار
روانہ ہوے یہان صبح کا وقت ہی کوئی ڈیڑھ پہر دن آیا ہوگا دلدار شاہ بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی اور سب
سردار حاضر ہین لشکر ہرا ہوا ہی کہ ہرکارون کی جوڑی گردمین آلودہ داخل بارگاہ ہوئی
اور دعا دیکر عرض کرنے لگے کہ ای خداوند ہم برائے سیر صحرا گئے تھے سیر کر رہے تھے کہ ہمنے
دیکھا کشوریہ کی طرف سے گرد و غبار بلند ہوا ہم اس غبار کی طرف چلے کہ دیکھین یہ غبار کیسا
ہی جب قریب غبار پہونچے اور وہ غبار شق ہوا کہ ہمنے دیکھا کہ ایک لشکر چلا آتا ہی جب ہم لشکر
مین گئے تو ہمنے اہل لشکر کو پہچانا کہ شداد شاہ کے اہل لشکر ہین اہل لشکر سے دریافت کیا
کہ شداد شاہ کا یہ لشکر کہان جاتا ہی انھون نے بیان کیا کہ بیدار شاہ بھائی شداد شاہ کا
بادشاہ کے زمرد پرست ہونے کی خبر پاکر لشکر لیکر قلعہ کشوریہ پر چڑھ آیا تھا بیدار شاہ
نے اپنے مالک و آقا دلدار شاہ کو عرضی تحریر کی تھی اور کمک طلب کی تھی بس جواب آیا تھا
کہ اطمینان رکھو ہم خود لشکر لیکر آتے ہین جب جواب عرضی پہونچا تو شداد شاہ قلعہ بند ہوکر باطمینان
بیٹھا اتنے عرصہ مین بیدار شاہ کا نامہ آیا بادشاہ نے جواب سخت تحریر کیا بس اسنے قلعے
پر یورش کیا قلعے پر سے گولہ برسنے لگا اسکا ایک سپہ سالار گولون کو رد کرکے زیر قلعہ پہونچ گیا
اہل قلعہ پریشان ہوئے کہ صحرا سے گرد اڑی ایک جوان بہت خوبصورت مع لشکر کے اس
گرد سے پیدا ہوا ہم سب یہ سمجھے کہ دلدار شاہ نے کمک روانہ فرمائی ہی مگر وہ جوان خدا پرست
تھا اسنے آکر بیدار شاہ کے دونون سپہ سالارون کو زیر کیا اور جنگ مغلوبہ کرکے
بیدار شاہ کو بھی زیر کر لیا بس بیدار شاہ نے اسکا دین اختیار کیا اور مسلمان ہو گیا یہ امر
شداد شاہ کو بہت ناگوار ہوا بس مکر سے جاکر مسلمان ہوئے اور اس خدا پرست کی مع بیدار
شاہ اور کل سردارون کے دعوت کی کھانے وغیرہ مین بیہوشی ملاکر اسکو گرفتار کر لیا بس قلعہ
اپنے وزیر کے سپرد کرکے اور پچاس ہزار لشکر اپنے ہمراہ لیکر اور قیدیون کو لیکر لشکر اسلام پر شبخون مار کر
طرف دلدار شاہ کے جاتے ہین کہ قیدی انکے حوالہ کرین جو انکو مناسب ہو وہ قیدیون کے
حق مین حکم دین بس دیکھو وہ سامنے قیدی ارابون پر سوار ہین یہ سب لشکر طرف اتوریہ کے

کے جاتا ہی ہم یہ خبر پاکر وہان سے بھاگے کہ اِنکو اِس حال سے آگاہ کرین یہ خبر ہی بس شداد شاہ
مع قیدیون کے آتا ہی دلدار شاہ نے یہ سنکے اُنکو تو خلعت دیکر رخصت کیا اور حکم دیا کہ پردے بارگاہ
کے اُٹھا دیے جائین اور اپنے اہل دربار سے کہا کہ پہلے تو مین اُن سبکو ہدایت کرونگا کہ دین زمردپرستی
اختیار کرین اگر قبول کیا تو خیر ورنہ اِن سبکو اِسی مقام پر قتل کرونگا اپنے شہر مین نہین لیجاؤنگا کیونکہ یہ سب
لوگ پلید ہوتے ہین اِنکا خون میرے شہر مین نہ گرے دوسرے ایسے منحوس قدم ہوتے ہین
کہ جہان اِنکے قدم پہونچے وہ شہر تباہ وبرباد ہوا بس کیا ضرورت ہی ایسے لوگون کے لیجانے کی
سب نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا دلدار شاہ نے کہا کہ مین کیا خوش نصیب ہون کہ دشمنان
خداوند اسیر ہوکر میرے پاس آتے ہین بس جب مین اِنکو قتل کرونگا خداوند بہت خوش ہونگے
میرا مرتبہ اعلے کرین گے کیونکہ اِن لوگون کے ہاتھ سے خداوند کو بڑی زحمت پہونچی ہی دوسرے
میرے خوش قسمت ہونے کی یہی بات ہی کہ بدون میرے پہونچے دشمنان خداوند اسیر ہوگئے
یہ تقریر ہو رہی تھی کہ سامنے سے گرد اُڑی اور دامن گرد کا شگافتہ ہوا لشکر پیدا ہوا اُدھر شداد شاہ
نے جو لشکر کو فرد کش پایا ہرکارے روانہ کیے کہ خبر تو لائین کہ یہ لشکر کسکا ہی ہرکارے آکر دریافت
کرکے شداد شاہ سے بیان کرنے لگے کہ یہ لشکر دلدار شاہ کا ہی وہ آپلی کمک کو تشریف
لیے آتے تھے کل اِس صحرا مین آکر پہونچے چونکہ قلعہ قریب تھا اور لشکر تھکا ہوا بہت تھا اِس
مقام پر قیام کیا اور حکم دیا کہ پرسون ہم یہانسے کوچ کرین گے بس یہ وہی لشکر ہی اور کوئی لشکر
نہین ہی یہ سنکے شداد شاہ بہت خوش ہوگیا اور خود مرکب بڑھاکر اور سردارون کو لیکر طرف
بارگاہ دلدار شاہ کے چلا اور اہل لشکر سے کہا کہ تم قیدیون کو لیکر آؤ مین جاتا ہون بس داخل
لشکر دلدار شاہ ہوکر قریب بارگاہ پہونچکر مرکب پر سے اُترکر داخل بارگاہ ہوا تخت کے
پاے کو بوسہ دیا اور ایک مقام مناسب پر اُترا اربون کو بیچ مین کرلیا سب نے کمرین
کھولین آسودہ ہوئے اُدھر دلدار شاہ نے شداد سے حالات دریافت کیے شداد
نے سب حالات ابتدا سے اور آخر تک بیان کیے دلدار شاہ نے خوش ہوکر جواب دیا کہ ای
شداد تو نے بڑی عقلمندی کی گو کسی قدر نامردی تو ہوئی مگر ساتھ دانائی کے کیونکہ یہ لوگ
بدون مکر وفریب کے اسیر نہین ہوتے ہین تجھ سے خداوند بہت خوش ہوئے ہونگے
خیر حکم دو کہ قیدیون کو دربار مین لائین تاکہ مین اُنسے کچھ کلام کرون اگر وہ میری اطاعت
اور دین اسلام کو ترک کرین زمردپرستی اختیار کرین تو خیر ورنہ رہا نہ کرون بلکہ اسوقت قتل
کرون اُنکے خون سے ہاتھ بھرون اور اپنے شہر کو واپس جاؤن مین اُنکو شہر مین نہ لیجاؤنگا
شداد شاہ نے عرض کیا کہ حضور وہ لوگ ماننے والے نہین ہین بیکار حضور اُنکو طلب
فرماتے ہین اور حضور کو صدمہ ہوگا وہ سب بڑے بدزبان اور دہن دراز ہین دلدار شاہ نے کہا
کہ یون دہن درازی اور بدزبانی کی سزا پائینگے یہ جو دلدار شاہ نے کہا شداد نے کہا کہ
لاؤ قیدیان بلا کو بس اُسیوقت سب قیدیون کو لے کر داروغہ زندان بارگاہ مین حاضر ہوا
شاہزادے نے دیکھا کہ ایک بادشاہ معقول تخت پر بیٹھا ہوا ہی اور بہت سے سردار ہین
مین ہین مگر بہادر معلوم ہوتے ہین چہرون سے شرافت پائی جاتی ہی شداد بھی بیٹھا ہوا تھا
اور اُسکے سردار بھی اُدھر دلدار شاہ اور اُسکے سردارون نے دیکھا کہ ایک جوان آفتاب

مثال چہرہ مثل ماہ تابان کے روشن مگر ابھی کم سن سبزہ خط تک نمودار نہین ہوا ہی زلفین دوش پر پڑی ہوئین طوق وسلاسل مین گرفتار اُسکے برابر ایک تاجدار وہ بھی مرد معقول اور قوی اور دو پہلوان بہت زبردست اور جسقدر قیدی ہین سب قوی ہین دو عیار بھی ہین بس سب اکڑتے ہوئے چلے آتے ہین مگر اس جوان کے چہرے سے ایسا رعب وداب پیدا ہی کہ دیکھکر حواس باختہ ہوئے جاتے ہین دلدار شاہ نے اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ کیا جوان اور کیا نگاہ ہی اور کیا رعب وداب ہی اور بہت خوبصورت ہی اہل دربار نے کہا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ شیر ببر چلا آتا ہی باوجودیکہ قید ہی مگر کچھ خوف وہراس نہین ہی بڑا باحواس ہی یہ سنکے دلدار شاہ نے کہا کہ وہ جوان کون ہی جسنے بیدار شاہ ولشکر بیدار شاہ کو شکست دی اور بسپہ سالاران بیدار شاہ کو زیر کیا اور اُسکے سپہ سالار کون سے ہین اور اس جوان کے سردار کون سے ہین یہ لڑکا کون ہی کیا بیدار شاہ کا فرزند ہی شداد نے سر جھکا کر کہا کہ حضور جس جوان کو آپ لڑکا تصور فرماتے ہین یہی وہ جوان ہی کہ جسنے سپہ سالاران بیدار شاہ کو زیر کیا اور لشکر کو شکست دی لڑکا نہ خیال فرمائیے یہ بلائے بے درمان آفت جان ہی اسی نے تین پہر مین مقہور وقہار کو زیر کیا اور دم بھر مین تمام لشکر کو شکست دی یہ کہکر کہا کہ وہ جو تاجدار ہی بیدار شاہ ہی اور یہ مقہور ہی اور یہ قہار ہی اور یہ سب سردار بیدار شاہ کے ہین اور یہ اس جوان کے ہین جب شداد نے کہا تو سب اہل دربار کیا دلدار شاہ کے حیرت ہوئی اور کہا کہ اس لڑکے نے ان دیو خصالون کو زیر کیا اور لشکر شکست دی اور یہ سب سردار جمع کیے ہین مین نہ مانونگا تو جھوٹ کہتا ہی شداد نے کہا کہ حضور کے قدمون کی قسم اور سر خداوند زمرد شاہ کی قسم یہ سب اسی جوان کے زیر کیے ہوئے ہین اُسکے ہمراہ تھے تب دلدار شاہ نے کہا کہ اب مین سمجھ گیا کیونکہ یہ لڑکا خوبصورت بہت ہی بس سب اسپر عاشق ہوہوکر زیر ہوئے اہل دربار نے کہا کہ بیجا ارشاد ہوا شداد نے کہا کہ جو کچھ ہونیہی تقریر ہو رہی تھی کہ شاہزادہ مطوق ومسلسل مع اپنے ہمراہیون کے بارگاہ مین پہونچا جب دلدار شاہ نے سے آنکھ ملی اور اہل دربار سے شاہزادے نے پکار کر کہا کہ میرا اسلام اُسپر ہی کہ جو کہ خداوند کریم کو واحد جانتا ہی اور اُسکے پیغمبرون کو برحق اور سب خداؤن کو باطل وناحق بس شاہزادے نے بطور اہل اسلام سلام جو کیا سب اہل دربار کانپ گئے ہر ایک کی تیوری پر بل پڑا ہر ایک نے قبضہ کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر بسبب دلدار شاہ کے خاموش رہے چند سردارون نے کہا کہ او بے ادب تو نے غضب کیا کہ بھرے دربار مین سب کے روبرو خداے نادیدہ کا نام لیا کیا کرین کہ حکم نہین ہی ورنہ تیری وہ حالت کرتے کہ مرغان ہوا وماہیان دریا تیرے حال پر ترس کھاتے اور ہمکو رحم نہ آتا تجکو کچھ خوف نہ آیا کہ دلدار شاہ ایسے بادشاہ قاہر وجابر کے دربار مین جو کہ زمرد پرست ہی بادہ جرات وشجاعت سے مست ہی خداے نادیدہ کا نام لے لیا ہی شرط کہ تیری زبان گدی سے کھینچ لی جائے یہ سنکر شاہزادے نے برہم ہوکر جواب دیا کہ مین اس دربار مین کسی کو جوانمرد نہین پاتا ہون سب بودے ہین بس کیا جواب دون کوئی جوانمرد ہوتا اور وہ اس تقریر کو اس طور سے کرتا اور مین رہا بھی ہوتا تو اس گفتگو کا جواب دیتا اور میرے اُسکے تقریر کا مزا ہوتا نامردونسے مجکو بات کرنے

ہوئے عار معلوم ہوتا ہی یہ فرماکر خاموش ہو رہے جب قریب دلدار شاہ پہونچے دلدار شاہ نے کہا کہ ای جوان مین تجھ سے چند سوال کرتا ہون تو مجکو اُسکا جواب دے اول تو یہ بتا کہ تو نے کس سبب سے جانا کہ یہان سب بودے ہین کیونکہ جو جو یہان بیٹھے ہین سب اپنے وقت کے رستم و اسفندیار ہین ان لوگون کے خوف سے رستم و سہراب گوشۂ قبر مین جاکر پوشیدہ ہوئے اور تو انکو بودا بتاتا ہی اُسکا کیا سبب ہی شاہزادے نے فرمایا کہ سُن اِسکا سبب یہ ہی کہ یہ جو شداد نطفۂ حرام تیرے دربار مین بیٹھا ہی بڑا مکار و غدار ہی اِسنے مجکو مکر سے دعوت مین بلاکر اور کھانے مین بیہوشی ملا کر اسیر کیا اور مجھ سے جب سر بمکھ ہوکر نہ لڑسکا تو یہ مکر کیا بس تم سب نے اُسکی کمک کی اور دامن پناہ دیا میرا تو درجہ دور ہی مین یہ کہتا ہون کہ میرے ہمراہ اتنے سردار جو اسیر ہوکر آئے ہین انمین سے ایک اونا سردار کے ہاتھ کی ہتھکڑی اُتار کر پھر کوئی پنھادے تو مین اُسکی غلامی اختیار کرون اگر تم مین کوئی مرد ہی تو ایسا کرے ورنہ سب نامرد ہین اور یہ شداد کیا اسیر کرتا اگر مکر نہ کرتا دلدار شاہ نے یہ فصاحت و بلاغت سُنکے جواب دیا کہ بقول آپکے ہم سب نامرد تھے مگر ای جوان تو اتنا بڑا سرکش ہی کہ اِس حالت مین بھی تو اپنی کہے جاتا ہی اور چرب زبانی سے باز نہین آتا ہی بقول کسے کہ رسی جل گئی مگر اُسکا بل نہین گیا خیر اِس امر سے ہمکو کیا غرض کہ تجکو شداد نے مکر سے اسیر کیا کہ بجوانمردی ہم تو بسبب اِسکے کہ تو خداوند کو برا کہتا ہے اِس سبب سے تیرے دشمن ہین اگر تو خداوند کو برا بھلا کہنا چھوڑ دے تو ہم ابھی تجکو رہا کر دین شاہزادے نے فرمایا کہ کون خداوند وہ ہی خداوند جسکو میرے پردادا حمزہ نے قتل کیا اور اُنکے ہاتھ سے شہر بشہر بھاگتا پھرا اور کسی مقام پر پناہ نہ ملی ہان وہ ہی خداوند کہ جسکی ڈاڑھی ہمارے لشکر کے عیار نے بجاے پانی کے پیشاب اُسپر کرکے مونڈی وہ خداوند اِسی لائق ہی کہ اُسپر ہمیشہ لعنت کی جائے اور دلدار شاہ تو اگر میرا ایک ایک بند جدا کریگا اور یہ کہے گا کہ مین نہ چھوڑ دون کہ زمرد شاہ پر لعنت نہ کرون اور اُسکو سجدہ کرون یہ غیر ممکن ہی یا تیری اطاعت کرون مین مرنے سے نہین ڈرتا ہون موت سے بالکل بیخوف ہون موت سے کیا خوف اگر قضا آئی ہی تو کوئی روک نہ لیگا اور اگر نہین آئی ہی تو قتل نہ کرسکے گا بقول شاعر شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جاے + نہ برد رگے تا نخواہد خداے + بس تیری کیا حقیقت ہی اگر میری قضا نہین ہی تو تو مجکو قتل نہ کرسکے گا یہ جوشاہزادے نے کہا دلدار شاہ کو بہت غصہ آیا کہا کہ او جوان تو بڑا چرب زبان معلوم ہوتا ہی تجکو بالکل خوف اِس امر کا نہین ہی کہ مین سامنے بیٹھا ہون اور تو خداوند کی مذمت کر رہا ہی ہی شرط کہ تیرے قتل کا حکم دون شاہزادے نے جواب دیا کہ تیری کیا لیاقت ہی کہ تو میرے قتل کا حکم دیگا اور تیرے حکم سے مین قتل کیا جاؤنگا جبتک کہ خدا کا حکم نہوگا اور یہ جو تو نے کہا کہ تو میرے سامنے خداوند کو برا کہہ رہا ہی اور مجھ سے خوف نہین کرتا ہی اِسکا یہ جواب ہی کہ تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ مین تجھ سے خوف کرون اور تیرے سامنے مذمت زمرد ثانی و لقا کی نہ کرون ارے اگر وہ خود ہوتے تو اُنکے سامنے کرتا وہ میرا کیا کرتے جو تو کریگا دلدار شاہ نے کہا کہ ای جوان یہ بتا کہ اِن سب کو تو نے زیر کیا ہی یا یہ کہ سب تیرے حسن و جمال پر فریفتہ ہوکر مطیع ہوئے ہین شاہزادے نے فرمایا کہ [illegible]

بے عقل کوئی بھی اپنی آبرو دیتا ہی اور کسی کی بدون زیر ہوئے اطاعت کرتا ہی یہ کوئی امر تعجب خیز نہین ہے ہمارے خاندان مے سات برس کے لڑکے دیو کو قتل کرتے ہین انسان کی کیا اصل ہی یہ سب موجود ہین دریافت کرلے کہ زیر ہوئے ہین یا یون ہی اطاعت کی ہی دلدار شاہ نے کہا کہ خیر ان باتون سے تو کوئی غرض نہین ہی اب مین تجھ سے صاف صاف کہتا ہون کہ مجکو تیری جوانی پر رحم آتا ہی بس تو میری اطاعت کر اور دین اسلام پر کمک کر زمرد پرستی اختیار کر اپنی جان کو مفت برباد وضائع نہ کر اپنی جوانی پر رحم کر اگر تو اطاعت اور دین اسلام کو ترک اور زمرد پرستی قبول کریگا تو مین تجکو رہا کردونگا ورنہ قتل کردونگا یہ جو دلدار شاہ نے کہا شاہزادے نے ہزارون گالیان ولعنت ہزار در ہزار زمرد لقا پر کی اور کہا کہ تو میرے قتل کا حکم دے یہ جو شاہزادے نے کہا بس سب اہل دربار دلدار شاہ کو غصہ آگیا حکم دیا کہ بلاؤ جلادون کو کہ ان سب کو لیجا کر بیرون بارگاہ قتل کرین یہ لوگ یون نہ مانین گے شداد نے دلدار شاہ سے عرض کیا کہ مین نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ انکو طلب نہ فرمایئے وہ بہت چرب زبان ہین آپ نے نہ قبول فرمایا آخر اسکا مزا اٹھایا سوائے صدمہ کے کیا ہاتھ آیا دلدار شاہ نے کہا کہ اے شداد تو اپنے بھائی کو نصیحت کر شاید وہ تیرے کہنے سے اسکی رفاقت ترک کرے یہ جو دلدار نے کہا ابھی شداد نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ بیدار شاہ بولا کہ یہ نامرد ازلی وابدی مجکو کیا نصیحت کریگا جو کہ موت سے نکل کر گومین منھ کے بھل گرا جسنے اس نامرد کو سجدہ کیا کہ جسکی ڈاڑھی موت سے مونڈی گئی جو کہ ہمیشہ بھاگتا پھرا بس مین نے وہ سعادت کونین وراحت دارین حاصل کی ہی کہ کسی کو نہ ملیگی مین بڑا ذی قسمت وذی تقدیر ہون کہ ایسے دین مبین مین قتل کیا جاتا ہون کہ جو سب مذہبون سے بہتر اور برحق ہی بس مجکو اور میرے ہمراہیون کو تو سیر بہشت نصیب ہوگی تجکو اور تیرے ہمراہیون کو نار دوزخ ملیگی مین کیا خوش نصیب تھا کہ ایسے شہریار کے ہمراہ قتل ہوتا ہون کہ جو کہ میرا راہبر اور راہنما ہی اور مین اسکا دامن پکڑے ہوئے سیدھا بہشت مین جاؤنگا اگر او شداد تو مجھ سے تقریر کریگا تو مین تیرے اوپر تھوک دونگا بیکار کو اتنے بڑے دربار مین ذلیل ہوگا یہ جو تقریر بیدار شاہ کی سب اہل دربار نے عرض کیا کہ ان لوگون کے منھ حضور نہ لگین وہ کلمات بیہودہ بکتے ہین ہمکو غصہ آتا ہی اسکے لحاظ سے ہم جواب نہین دیتے ہین دلدار شاہ نے کہا کہ دیکھو مین ابھی انکی سب چرب زبانی نکالے دیتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ جلاد حاضر ہون بس یہ حکم دینا تھا کہ جلادان مریخ خصلت شمشیرین لگائے ہوئے گلون مین کان ناک کے ہار پڑے ہوئے چوڑے چوڑے تینے ہاتھ مین لبرون پر بل لباس مین خون کے دھبے لگے ہوئے رومال کاندھون پر پڑے ہوئے جسمین سے خون کی بو آرہی تھی لال لال آنکھین بڑے بڑے دانت سیاہ رنگ مہیب صورتین آکر حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ تیغہ باڑھ دار رکھتے ہین اور بازو پر وقت کسکا پیمانۂ عمر لبریز ہوا کسی کو چاشنی مرگ چکھنے کی ضرورت ہوئی کس پر عتاب سلطانی نازل ہوا کون معتوب سرکار ہوا کسکا رشتۂ زندگی قطع ہوا کون اپنی حیات سے مایوس ہوا کون عدم کو رہا ہی ہوگا قتل کرنا ہمارا کام ہی زندہ کرنا ہمارا کام نہین ہی یہ کام خداوند زمرد ثانی وخداوند لقا کا ہی ذرا سمجھ بوجھکر حکم فرمایئے گا بس جب جلاد حاضر ہوئے دلدار شاہ نے اشارہ کیا شاہزادے وغیرہ کی طرف اور کہا کہ ان سب

قیدیون کو لیجا کر بیرون بارگاہ قتل کردو انکے خون سے ہاتھ بھر زمین کو رنگین کرو بس وہ جلاد اُن سبکو کھینچ کر بیرون بارگاہ لائے جو قیدی تھے وہی چبوترے ریگ کے بنائے اُنپر بٹھائے فلاکت بچھائے یہان سب سامان قتل موجود تھا دارین استادہ تھین سب اسباب سیاست نمل تسمہ کش وآرہ کش وچشم کن وغیرہ کے موجود تھے راوی کہتا ہی کہ اِن سب کو زیر تیغ بیدریغ بٹھایا بس جو طریقہ ہی کہ مجرم سے دریافت کرتے ہین وہ سب دریافت کرلیا جلادون نے کولہ کا خط ہر ایک کی گردن پر دیا اور یہ شعر پڑھنے لگے اور شلنگین لگانے لگے شعر سلطنت سلطان کند فریاد بر جلاد چیست + مرغ را دانہ بلا شد طعنہ بر صیاد چیست + اِدھر جب شاہزادے نے دیکھا کہ وقت مرگ قریب ہی اب صرف حکم کی دیر ہی اپنے دل کو طرف پروردگار عالم کے رجوع کیا اور بالحاح وزاری یون عرض کیا کہ ای کریم کارساز وای رب بے نیاز تو سب کا حامی ومددگار ہی مجکو مرنے کا تو بالکل خوف نہین ہی نہ مین موت سے ڈرتا ہون صرف خیال اِسقدر ہی کہ یہ لوگ جو کہ میرے ہمراہ ہین سب تازہ مسلم ہین اگر یہ قتل ہوجائین گے تو اور لوگون کے اعتقادون مین فرق آئیگا ہر ایک دین اِسلام قبول کرتے ہوئے گھبرائیگا تو بہت بڑا رحیم ہی اِسوقت رحم کر اور بلا سے ہم سب کو نجات دے اگر قضا آگئی ہی اور وعدہ پورا ہوگیا ہی تو مجبوری ہی تجکو اختیار ہے بندہ تیرا ہر وقت مین مجبور وناچار ہی تو نے میرے بزرگون کی ایسے ایسے مقام پر مدد کی ہی اور ایسی ایسی بار دی کہ جس سے نجات پانے کی امید نہ تھی تو نے ابراہیم خلیل اللہ کو نار سے نجات دی شکم حوت مین یونس کو پناہ دی شیر سے سلیمان کو چھڑایا بس تیرے نزدیک کیا بات ہی اِس بلا سے نجات دینا اِسطور سے جو شاہزادے نے دعا کی اور اِس دعا کے درمیان مین یہ بھی کہا کہ ای کریم مین اپنے باپ سے جدا ہوکر تیری راہ مین جہاد کرنیکو چلا تھا اور تیرے دین کے رواج دینے کو کیونکہ ایک مکار نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہی طلسم نورانگین مین خدائی کرتا ہی دم بدم بھرتا ہی اُسکو سزا دینے جاتا تھا کہ راہ مین اِس بلا مین مبتلا ہوگیا ای کریم اگر مین قتل ہوگیا تو اُس طلسم کی فتاحی رہجائیگی اور اِس اقلیم کا اِسلام آباد ہونا گو تجھ مین قدرت ہی کہ تو کوئی اور تدبیر کرے اور اُسکے ذریعہ سے اُسکو فتح کرائے مگر میری یہ آرزو ہی کہ مین تیرے فضل وکرم سے اُسکو فتح کرون اور اپنی نانی کے خون ناحق کا عوض لون یہ جو دعا شاہزادے نے تڑپ کر کی تیر دعا ہدف اجابت پہونچا دعا قبول ہوئی مین تحریر کرچکا ہون کہ فرزند دلدار شاہ خسرو شیر دل بہت جری وبہادر ہی اور بہادر کو دوست بھی رکھتا ہی اپنے باپ سے اجازت لیکر برائے شکار گیا ہوا تھا اُسکے ہمراہ سپہ سالار قہرمان پنجہ گیر بھی تھا جو کہ بڑا بہادر اور جری ہی بس یہ دونون شکار مین مصروف تھے کہ شکارون نے اُنکو جاکر خبر دی سُنا اِسنے کہ شداد شاہ چند مسلمانون کو گرفتار کرکے لایا ہی مع اپنے بھائی کے کہ وہ بھی مسلمان ہوگیا تھا ہمارے بادشاہ کے اور اُن مسلمانون کے افسر سے بہت تقریر ہوئی نوبت یہ آئی کہ بادشاہ نے اُن سب کے قتل کا حکم دیا وہ قتل ہوتے ہین دو حکم مل چکے ہین خسرو نے کہا وہ جو اُن سب کا افسر ہی اُسکی کیا صورت ہی اور کسقدر قوی ہی اور کتنا بڑا قد ہی مین خیال کرتا ہون کہ دیو کے برابر ہوگا کیونکہ مین نے اکثر سنا ہی اور کتابون مین دیکھا بھی ہی کہ خداپرست دیو سے لڑے اور اُسکو قتل کیا جس ملک پر لشکر کشی کرکے گئے اُسکو فتح کیا انھین سب کے ہاتھون سے پریشان ہوکر خداوند بھاگے بھاگے پھرے ہین بس ایسے لوگون کا

دیکھنا پر ضرور ہی مین تو بہت زمانے سے اِن لوگون کا مشتاق تھا اِنکے دیکھنے کا مجکو اشتیاق تھا اور خداپرستون کی جرأت و شوکت و شجاعت کی بہت تعریف سُنا کرتا ہون اور کتابون مین دیکھا کرتا ہون ہزارون کتابین مثل نوشیروان نامہ و بالا باختر و کوچک باختر و تورج نامہ و صندلی نامہ و ایرج نامہ و لعل نامہ وغیرہ کے اُنکی تعریف مین تصنیف ہوئی ہین اُنمین ہزارون طلسم ہین کہ جنکو خداپرستون نے فتح کیا ہی مثل طلسم ہوشربا وغیرہ کے بس اِن لوگون کی بہادری دلاوری کا شہرہ سُن سُن کے مجکو اشتیاق دید ہوتا تھا اور یہ خیال کرتا تھا کہ کیا صورت کرون کہ جو یہ لوگ دیکھنے مین آئین کئی مرتبہ قصد کیا کہ ان لوگون پر لشکر کشی کرکے جاؤن مقابلہ کرون پھر یہ خیال کیا کہ جو کہ اپنی طرف نہ آئے اُسپر بیکار ہی لشکر کشی کرنا بس اِس خیال کو کرکے دل مین اپنے قصد کو فسخ کردیا مین خیال کرتا ہون کہ جو لوگ دیو سے مقابلہ کرتے ہین اور اُسکو قتل کرتے ہین وہ قد و قامت مین اُس سے زیادہ ہونگے اور تن و توش بھی اُنسے زیادہ ہوگا گو تصویرین اُنکی دیکھین ہین مگر اُن تصویردان سے جو کہ خیال ہی وہ نہین ظاہر ہوتا ہی اُنسے تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ خداپرست طلیل القامت اور دبلے پتلے آدمی ہین مجکو حیرت ہوتی ہی کہ اِن ہاتھ پاؤن پر دیو کو قتل کرتے ہین اور اُس سے مقابلہ کرتے ہین یہ جو شاہزادۂ خسرو نے کہا قہرمان نے کہا کہ حضور مجکو بھی بہت اشتیاق ہی جب سے یہ سُنا ہی کہ چند خداپرست اسیر ہوکر آئے ہین وہ قتل کیے جاتے ہین تو یہی جی چاہتا ہی کہ کسی طور سے اُڑکر وہان پہونچون اور دیکھون کہ میرے خیال کے موافق قد و قامت رکھتے ہین یا جیسا کہ کہا جاتا ہی حضور جلد تشریف لیجلین شاہزادۂ خسرو نے ہرکارون کی طرف مُنھ کرکے کہا کہ تمنے تو اِن خداپرستون کو دیکھا ہی جو کہ اسیر ہوکر آئے ہین ہان ذرا بیان کرو کہ کیسی صورت ہی اور کسقدر قوی ہین اور کیا قد و قامت رکھتے ہین اُنھون نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ کیا عرض کرین حضور جو کہ اصلی خداپرست ہین علاوہ **بیدارشاہ** اور سرداران **بیدارشاہ** کے اُنمین تو کوئی ایسا نہین ہی کہ جو دیو سے کم ہو اور سرداران **بیدارشاہ** بھی دیو سے کم نہین ہین مگر جو کہ اُن خداپرستون کا افسر ہی کہ جو کہ شاہزادہ کہلاتا ہی اور سب اُس سے زیر ہوئے ہین اور وہ خاندان حمزہ سے ہی وہ تو کوئی دس گیارہ برس کا ہوگا اور پستہ قد ہی اور دبلا پتلا ہی مگر خوبصورت بہت ہی جو سردار اُسکے ہمراہ ہین وہ سب یہ کہتے ہین کہ اِس شہریار نے ہمکو زیر کیا ہی وہ سب بچۂ دیو معلوم ہوتے ہین عقل کام نہین کرتی ہی کہ کیونکر اِسنے زیر کیا ہی حضور اُن سرداروں مین جو ادنا مرتبہ کا سردار ہی وہ بھی ہمارے سپہ سالار سے کسیطور تن و توش مین کم نہین ہی اور اوروں کا تو کیا ذکر ہی علاوہ اِسکے **شداد شاہ** نے خود بیان کیا ہی کہ اِس جوان نے تین پہر کے عرصہ مین سپہ سالاران **بیدارشاہ** کو زیر کیا جو کہ اِسوقت دیو خصال ہین اگر اُنکو دیو بھی دیکھ لے تو کانپ کر ہٹ جائے پھر سامنا نہ کرے بس یہ کہا جاتا ہی کہ اِس جوان نے زیر کیا اور لشکر کو شکست دی حضور واقعی مقام حیرت ہی اور وہ جوان لائق دیکھنے کے ہی یہ سننا تھا کہ شاہزادۂ خسرو نے شکار کو ترک کیا اور مرکب اُٹھاکر وہان سے چلا سپہ سالار بھی ہمراہ چلا راہ مین اپنے ہمراہیون سے یہ کہتا ہوا آتا تھا کہ خداوند ایسا کرین کہ وہ جوان قتل نہوا ہو مین زندہ دیکھون اور ہرکارون کے بیان سے مجکو اور حیرت ہوئی کہ نو دس برس کے لڑکے نے اتنے بڑے جوان کو کیونکر زیر کیا جو کہ دیو خصال اور عفریت مثال ہی اور وہ کیونکر مطیع ہوئے ایسے لوگون کو دیکھنا

پر ضرور ہی گو مین سُنا کرتا تھا اور کتابون مین پڑھا کرتا تھا مگر مجکو یقین نہ آتا تھا یہ خیال کرتا تھا کہ مبالغہ کیا جاتا ہی مگر ہرکارون نے جو بیان کیا تو کسیقدر اُس بیان کی صداقت کا یقین ہوتا ہی کیونکہ یہ ہرکارے جھوٹ نہ بولینگے کیونکہ جب اُنکو یہ امر معلوم ہی کہ شاہزادہ جاکر دیکھ لیگا اُسوقت جھوٹھ سچ ظاہر ہو جائیگا ہمکو دروغگوئی کی سزا ملیگی بس کیا ضرور ہی کہ وہ جھوٹ بولین اور ایسا جھوٹ کہ جو کہ تھوڑے عرصہ مین ظاہر ہو جائے قہرمان نے عرض کیا کہ کیا دور ہی ظاہر ہوا جاتا ہی کچھ تو ان ہرکارون نے ضرور جھوٹ عرض کیا ہی شاہزادہ خسرو یہ کہتا ہوا چلا آتا ہی کہ خداوند زمرد ایسا کونسا زندہ باون مین خود اُس جوان سے مقابلہ کرونگا اگر مین نے اُسکو زیر کر لیا تو اپنے لشکر کا سپہ سالار کرونگا اگر مین زیر ہو گیا تو ضرور اُسکی اطاعت کرونگا قہرمان نے کہا کہ غلام کا بھی یہی قصد ہی مگر غلام اِس امر مین نہایت حیران ہی کہ جبکہ اُس جوان نے اتنے اتنے بڑے پہلوان زیر کر لیے تو یہ کیا امر واقع ہوا ارشداد نے اسیر کر لیا ضرور اِس امر مین کوئی نہ کوئی مکر ہی یا تو ہرکارون کا بیان غلط ہی یا شداد نے کوئی مکر کیا کیونکہ وہ بڑا مکار ہی شاہزادہ خسرو نے کہا کہ معلوم ہوا جاتا ہی راوی کہتا ہی کہ یہان شاہزادہ مع اپنے ہمراہیون و بیدارشاہ و مشہور و قہار کے و دیگر سردارون کے زیر تیغ بیٹھا ہوا ہی دعا کر رہا ہی دو حکم جلادون کو مل چکے ہین تیسرے حکم کی دیر ہی کہ صحرا سے گرد اُڑتی ہی شاہزادہ خسرو شیر دل مع سپہ سالار قہرمان کے آکر پہونچا بارگاہ کے پردے اُٹھے ہوئے ہین دلدارشاہ بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی دربار کا راستہ ہی شاہزادہ و قہرمان کے دنگل پر نا شیہ پڑا ہوا ہی اہل دربار نے دیکھا دلدارشاہ نے عرض کیا کہ حضور شاہزادۂ عالم شکارگاہ سے واپس آئے دلدارشاہ کا یہ کلمہ سُنکے رنگ متغیر ہو گیا اہل دربار سے کہا کہ کوئی اُس جوان خداپرست کا ذکر نہ کرے اور نہ یہ ذکر کرے کہ اُسکو شداد نے کمر سے اسیر کیا کیونکہ خسرو مرد جری اور بہادر دوست ہی جب یہ سنے گا کہ شداد نے کمر سے اسیر کیا اور میرے باپ کے پاس لایا میرے باپ نے اُسکو قتل کیا تو بہت بڑا صدمہ کریگا جبتک وہ یہان آئے آئے مین تیسرا حکم بھی دیتا ہون وہ قتل ہو جائیگا اگر دریافت کریگا تو کہدیا جائیگا کہ بیدارشاہ وغیرہ کو شداد اسیر کرکے لایا تھا اُنکو سمجھایا اور راہ پر نہ آئے قتل کیا بلکہ لاشہ بھی اُس جوان کا نہ دکھایا جائے کیونکہ اگر خسرو نے قصد کیا کہ مین جاکر خداپرستون سے مقابلہ کرون اور اُنکو زیر کرون اُنکے مقابلے کا اُسکو بہت اشتیاق ہی اور خداپرستون کے دیکھنے کا اگر وہ یہان ہوتا تو ضرور مقابلہ کرتا مین لاکہ منع کرتا مگر میرا کہنا نہ سنتا سب نے عرض کیا کہ بہت خوب ہم لوگ کچھ ذکر نہ کرینگے یہ کہکر دلدارشاہ نے تیسرا حکم بھی دیا چوبدار لیکر چلا اُدھر شاہزادہ خسرو نے لشکر مین پہونچکر ہرکارون سے پوچھا کہ وہ لوگ کہان قتل ہوتے ہین اُنھون نے اشارہ سے بتایا کہ وہ سامنے بارگاہ کے جو مجمع ہی اُسی مقام پر اُنکے قتل کا بندوبست ہی بس شاہزادہ مرکب اُٹھا کر اِسقدر جلد وہان پہونچا کہ چوبدار حکم لیکر نہ پہونچنے پایا تھا کہ شاہزادہ مع قہرمان کے پہونچگیا شاہزادے و قہرمان نے دیکھا کہ ایک جوان کہ جسکا سن واقعی کوئی دس گیارہ برس کا ہوگا آفتاب مثال چہرہ مثل ماہ چہاردہ کے روشن زلفین دوش پر پڑی ہوئین قصیر القامت دبلا پتلا طوق و زنجیر مین اسیر زیر تیغ بیٹھا ہی جلاد سر پر تلوار برہنہ لیے ہوئے کھڑا ہی اُسکے برابر ایک تاجدار ہی مگر بہت قوی اور بہت سے سردار دیو خصال عفریت مثال سب طوق و زنجیر مین

اسیر زیر تیغ بیٹھے ہین سر جھکائے ہوئے اور جلاد سر دن پر کھڑے ہین یہ دیکھکر خسرو نے قہرمان
کی طرف دیکھا اور کہا کہ تمنے دیکھا مین حیران ہون کہ یہ لوگ کیونکر شداد نے اسیر کیے جو کہ ہرکارے
کہتے تھے وہ سب درست ہی ہرکارون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ وہ جوان ماہ رخسار یہی ہے
اور اسی نے اِن سب کو زیر کیا ہی اور بیدارشاہ یہ تاجدار ہی اور اسکے سپہ سالار کہان ہین تب
ہرکارون نے عرض کیا کہ جی ہان وہ جوان یہی ہی اور وہ بیدارشاہ ہی اور یہ پہلوے بیدارشاہ
مین دونون سپہ سالار بیدارشاہ کے مقہور وقہار ہین کہ جنکو اس جوان نے تین پہر کے عرصہ مین
زیر کیا ہی اور یہ جو پس پشت بیدارشاہ کے زیر تیغ بیٹھے ہوئے ہین یہ سب سردار بیدارشاہ
کے ہین شاہزادہ خسرو نے مقہور وقہار کو فیل مست ودیوون سے زبردست پایا اور سب
سردارون کو بھی بہت حیران ہوا ہرکارون نے عرض کیا کہ جو اس جوان کے پس پشت
بیٹھے ہوئے ہین زیر تیغ وہ سب سردار اس جوان کے ہین اور اسکے زیر کردہ ہین خسرو نے
انکو بھی بہت زبردست دیو پیکر پایا حیران ہوکر قہرمان سے کہا کہ مجکو اس امر کی بڑی حیرت ہی
کہ اس جوان نے کیونکر ان سب کو زیر کیا اور کیونکر زیر ہوئے اگر زیر ہوئے ہوتے تو اسوقت
مین اسکی اطاعت نہ کرتے ضرور اسکی رفاقت کو ترک کرتے اور دوسری حیرت یہ ہی کہ شداد
نے کیونکر ایسے ایسے جوانون کو زیر کیا اور اسیر ضرور مکر سے کام لیا ہی قہرمان نے کہا کہ میری خود
عقل نہین کام کرتی ہی یہی باتین ہو رہی تھین کہ چوبدار تیسرا حکم لیکر پہونچا اور جلادون سے کہا کہ حکم شاہی
ہی کہ اِنکے سر تن سے جدا کرو جلادون نے قصد کیا تھا کہ خسرو نے ڈانٹا اور کہا کہ خبردار ہاتھ نہ
لگانا ورنہ مین تم سب کو قتل کرونگا وہ تھے اور عرض کیا کہ آپ کے والد کا حکم ہی ہم کیونکر نہ تعمیل
کرین خسرو نے کہا کہ وہ اُنکا حکم ہی یہ میرا حکم ہی اگر اپنی جان کی خیریت چاہتے ہو تو میرے حکم پر
عمل کرو جبتک مین اِنسے کلام نہ کرلون اور جو کچھ مجکو دریافت کرنا ہی وہ دریافت نہ کرلون اور
تمکو قتل کا حکم نہ دون اُسوقت تک قتل نہ کرنا جلاد جان کے خوف سے تھم گئے خسرو نے شہزادہ
سے کہا کہ اے جوان ذرا سر اُٹھاکر میری طرف دیکھ اور کچھ مجھ سے کلام کر جو مین دریافت کرون
اُسکا جواب دے شاہزادے نے فرمایا کہ مین کیا نامردون سے کلام کرون اور کیا نامردون کی
بات کا جواب دون خسرو نے کہا کہ آپ نے یہ کلمہ کس سبب سے کہا کہ کیا نامردون سے کلام
کرون آپ نے مجکو کس سبب سے نامرد جانا شاہزادے نے فرمایا کہ جسقدر اس لشکر مین لوگ
ہین سب نامرد ہین روباہ خصال ہین حیلہ ساز ہین اِسکا سبب یہ ہی کہ جب اپنے سے قوی دوسرے
کو پایا اُسکو مکر وفریب سے اسیر کرلیا اِن لوگون پر کیا منحصر ہی جسقدر کفار ہین سب ایسے ہی ہین
اُنمین تو بھی آگیا خسرو نے کہا کہ یہ امر میری سمجھ مین نہین آیا اُسکو صاف طور سے بیان فرمائیے
شاہزادے نے فرمایا کہ کیا خاک بیان کرون سر پر تو جلاد موجود ہی اگر تو اِسکو سنا چاہتا ہی تو دربار
مین جاکر بیٹھ وہان طلب کر تو سب کے روبرو بیان کرون خسرو نے کہا کہ بہت خوب اور سب
مین وہان سنونگا صرف اِسقدر بیان فرمائیے کہ یہ جو سب زیر تیغ بیٹھے ہوئے ہین یہ سب آپکے
زیر کردہ ہین شاہزادے نے فرمایا کہ اُنھین سے دریافت کرلے مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت
ہی جبکہ وہ خود موجود ہین بس یہ سنکے خسرو نے ہر ایک سے دریافت کرنا شروع کیا ہر ایک نے
یہی جواب دیا کہ ہمکو اس شہریار نے بقوت وطاقت زیر کیا اور ہم سب زیر ہوئے ہین یہی کلمہ مقہور

وقہار و بیدار شاہ نے و سرداران بیدار شاہ نے بیان کیے اب اِسکو اطمینان ہوا قہرمان کو بھی
یقین آیا بس خسرو نے قہرمان سے کہا کہ مین تو بارگاہ مین جاتا ہون تم اِن سبکو بعزت و ابرو لیکر آؤ
خسرو یہ کہکر اور مرکب اُٹھا کر طرف بارگاہ کے چلا قہرمان شاہزادہ و بیدار شاہ و کل سردارون کو
اسی طور سے مسلسل و مطوق لیکر بموجب حکم خسرو طرف بارگاہ کے چلا جلادہا تھ ملکر رہگئے واقعی امر یہ
ہی کہ جبتک قضا نہین آتی ہی کوئی کسی کو قتل نہین کرسکتا ہی اُسکی طرف سے زندگی ہوتی ہی تو دشمن دست
ہوجاتا ہی اور اگر قضا نہین ہی ایک عالم قتل پر طیار ہی تو کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا ہوتا ہی کہ قتل نہین
ہوتا ہی اگر قضا ہی تو پھر کوئی کچھ نہین کرسکتا ہی بموجب مصرعہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد + راوی
کہتا ہی خسرو طرف بارگاہ کے چلا اور قہرمان اِن سب کو لیکر اُدھر دلدار شاہ نے دیکھا کہ
شاہزادہ جب لشکر مین آیا تو بارگاہ کیطرف نہین آیا بلکہ اُس طرف گیا کہ جہان پر خداپرست قید
کیے جاتے ہین اہل دربار سے کہا کہ لو غضب ہوگیا جس امر کا خوف تھا وہی پیش آیا شاہزادہ
اِدھر نہین آیا اُسی طرف گیا اہل دربار نے عرض کیا کہ پھر خوف کس امر کا ہی شاہزادہ اپنے
وقت کا رستم و اسفندیار ہی اگر وہ لوگ بھی ہوتے تو ہمارے شاہزادے کا حلقۂ غلامی اپنے
گلے مین ڈالتے کیا شاہزادہ کسی سے کم ہی دلدار شاہ نے کہا کہ یہ امر نہین ہی بلکہ یہ خیال ہی کہ وہ
خداپرست چرب زبان بہت ہی ایسا نہو کہ میرے فرزند سے اور اُس سے تکرار ہونے لگے اور
وہ خداپرست سب حال شداد کے مکر و فریب کا کہدے اور یہ کہے کہ تم مجھ سے مقابلہ کرو تو یہ
ضرور منظور کریگا کیونکہ اِسکو خداپرستون سے مقابلے کا اشتیاق ہی بس ضرور مقابلہ پر راضی ہوجائیگا
اگر وہ جوان زیر ہوا تو خیر اگر خدانخواستہ شاہزادہ زیر ہوا اور اُس جوان نے اُس سے اطاعت
کیا تو وہ ضرور اطاعت کریگا اُسوقت بڑی خرابی ہوگی ہم تم سب اُس جوان اور شاہزادے
کی نگاہ مین حقیر و ذلیل ہونگے خصوصاً شداد تو بہت ہی ذلیل ہوگا سب نے عرض کیا کہ
آپ خوف نہ فرمائین اگر ایسا ہوگا تو ہمارا شاہزادہ ہی غالب آئیگا وہ جوان بھلا کیا غالب آئیگا
یہ ذکر ہو رہا تھا کہ چوبدارون نے آکر عرض کیا کہ ہمنے حکم سرکار سے جلادون کو آگاہ کیا وہان
شاہزادۂ عالم موجود تھے جب ہمنے حکم سے آگاہ کیا اُنھون نے قصد کیا کہ قتل کرین شاہزادے
نے منع فرمایا اور فرمایا کہ اگر قتل کروگے تو مین تم سب کو اسی وقت قتل کرونگا وہ لوگ خوف
جان سے تھم گئے بس شاہزادے نے اُس جوان سے کچھ کلام کیے ہم لوگ دور کھڑے
تھے ہمنے نہین سُنا کہ کیا تقریر ہوئی مگر یہ سُنا کہ شاہزادے نے قہرمان کو حکم دیا کہ مین تو بارگاہ
مین جاتا ہون تم اِن سب کو بعزت و ابرو لیکر بارگاہ مین آؤ بس سب خداپرست قتل سے بچ گئے
شاہزادہ تشریف لاتا ہی اور قہرمان اُن سب کو لیکر آتے ہین بادشاہ نے کہا کہ جو ہمکو گمان
تھا وہی ہوا خیر کیا کیا جائے وہ تو اپنی ضد کے ہین دیکھیے کیا ہوتا ہی دلدار شاہ یہ کہہ رہا تھا
کہ خسرو مرکب پر سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوا باپ کو سلام کیا مگر تیوری پر بل اپنے دنگل
پر بیٹھ گیا ہر مرتبہ طرف شداد کے بنگاہ غضب دیکھتا ہی اور رہجاتا ہی ایک مرتبہ اپنے باپ
کی طرف منھ کرکے کہا کہ کیون والد بزرگوار اِسوقت آپ نے ہمکو بہت شرمندہ کرایا
ایک طفل کم سن سے ہم شرمندہ ہوئے اور سوائے خاموشی کے ہمکو کچھ جواب دیتے
نہ بن پڑا آپکے دربار مین شداد شاہ چند خداپرستون کو اور اپنے بھائی کو اسیر کرکے لایا آپ نے

اُنکے قتل کا حکم دیا ہمکو اِس حال سے آگاہ نہ کیا نہ اُنسے کچھ حال دریافت کیا بھلا یہ تو خیال فرمایئے
کہ اُنمین ایسے ایسے جوان ہین کہ جو کہ شداد کو ایک طمانچہ مارین تو شداد اُسکی ضرب سے
ہلاک ہو جائے نہ کہ شداد اُنکو اسیر کرے یہ بالکل خلاف عقل ہی ضرور اِس امر مین کوئی مکر
ہی مین نے شکارگاہ مین خبر پائی صید افگنی کو ترک کر کے آیا اول تو مجکو خدا پرستون کے دیکھنے
کا اشتیاق تھا دوسرے یہ امر بھی دریافت کرنا تھا کہ یہ لوگ کیونکر اسیر ہوئے اگر مین نہ
آتا تو وہ لوگ قتل ہو جاتے بڑے افسوس کی بات ہی کہ آپ بزرگ ہو کر ایسی باتون کا
خیال نہ فرمائین اور بدون سمجھے اور بوجھے حکم قتل دیدین شکر ہی خداوند زمرد کا کہ مین وقت
پر پہونچ گیا مین نے جو جا کر دیکھا تو اُنمین ہر ایک کو پایا تن وصف شکن پایا بابا جان ایسے
بہادر دیکھنے مین بھی آتے ہین ایسے بہادرون کی قدر کیجاتی ہی یہ سب لوگ سر فروش
و جان نثار ہین دیکھیے کیسے ثابت قدم ہین کہ آپ نے حکم قتل دیا کوئی اپنے آقا کی اطاعت
سے نہین پھرا نہ اپنا دین ترک کیا بھلا ایسے منچلے اور سا کھے کے لوگ دیکھے بھی ہین اور شداد
نے جو کچھ آپ سے بیان کیا بالکل غلط بیان کیا اِسکا کیا اعتبار جب اِسنے آپ کے خوف
سے اپنا دین آبائی ترک کیا اور اپنے مذہب قدیم کو چھوڑ دیا جو کہ پشتہا پشت سے چلا آتا
تھا تو اِسکے کسی قول و فعل کا اعتبار نہین ہی بس جب اِسنے زبردست اِن سب کو پایا ضرور
مکر کیا ہوگا دیکھیے ابھی سب حال کھلا جاتا ہی مین اُنکو قتل سے ابھی بچا کر اِدھر آیا ہون فرمان
اُنکو بموجب میرے حکم کے ابھی لیکر آتا ہی مین سب حال دریافت کرتا ہون اگر جو کچھ شداد
نے آپ سے بیان کیا ہی اُسکے خلاف نکلا تو ابھی اِس شداد کو قتل کرونگا کیونکہ ہم سب
اِسکے سبب سے ذلیل ہوئے یہ جو خسرو نے کہا دلدار شاہ سنکے کہا کہ کیا وہ لوگ ابھی
قتل نہین ہوئے تمنے منع کیا جلادون کو خسرو نے جواب دیا کہ جی ہان مین نے منع تو کیا
دلدار شاہ نے کہا کہ ای فرزند تمنے بہت بُرا کیا وہ لوگ کسی طور سے تمھارے قابو
کو نہین نہین گے وہ بڑے چرب زبان اور سخت گو ہین اُنکے نزدیک کوئی بہادر اور
جری نہین ہی وہ سوائے اپنے کسی کو بہادر خیال نہین کرتے ہین خسرو نے کہا کہ اُنکا خیال
درست ہی جبتک بہادر کسی سے زیر نہین ہوتا وہ کسی کی اطاعت نہین کرتا ہی مین ہی ہون اگر
کوئی مجھ سے کہے کہ تم میری اطاعت کرو بدون مقابلہ تو مین کبھی قبول نہ کرونگا ہان اگر زیر ہو جاؤن
اُسوقت ضرور اطاعت کرونگا اِسوقت اِسقدر سردار آپکے دربار مین موجود ہین خیال فرمایئے
کسی نے بھی بدون زیر ہوئے اطاعت کی شداد کو خیال فرمایئے کہ جب تک سختی نہ پڑی
اِسنے خراج دینا گوارا کیا بس پھر وہ کیونکر کسی کی اطاعت کرین دلدار شاہ نے کہا کہ ای
فرزند یہ تمھارا قول درست ہی بس وہ لوگ تو زیر ہوئے پر بھی نہین اطاعت کرتے ہین سنو تو
تم جب شداد نے اِن سب کی قید لیکر میرے پاس آیا اور اِسنے بیان کیا کہ مین نے
اِن سب کو سر میدان زیر کیا ہی اور اسیر کیا ہی مین نے اُنکو اپنے پاس طلب کیا اور بہت
کچھ نصیحت و پند کی اور کہا کہ تم سب میری اطاعت کرو اُنھون نے انکار کیا اور کہا کہ ہم
اطاعت نہین کرین گے نہ ہم زمرد پرستی کرین گے ای فرزند اُنھون نے لاکھون گالیان
خداوندون کو دی ہین کیا بیان کرون کہ جو جو کلمے اُنھون نے شان مین خداوندون کی کہے ہین

مین نے یہی کہا کہ جبکہ تمکو شداد شاہ نے زیر کیا پھر تمکو کیا عذر ہی اطاعت کرنے مین اُنھون نے اس
امر کا اقرار کیا کہ ہمکو ضرور شداد نے زیر کیا مگر ہم اطاعت نہ کرین گے بس مجکو غصہ آیا مین نے
حکم قتل دیا تمکو اِس سبب سے آگاہ نہین کیا کہ کوئی مہم تو تھی نہین کہ تمھاری ضرورت ہوتی مین نے
خیال کیا کہ تمھارے مزے مین فرق آئیگا تم شکار مین مصروف تھے جب مین نے خوب طرح
سے اُنکو پند و نصیحت کر لی اُس وقت حکم قتل دیا ای فرزند وہ کبھی راہ راست پر نہ آئین گے شہزادہ
خسرو نے جواب دیا کہ دیکھیے ابھی مین اُنکو قائل کرتا ہون اگر اُنھون نے اِس امر کا میرے
روبرو اقرار کیا تو ضرور مین اُنکو قائل کر کے اطاعت پر راضی کرونگا اگر اُنکی یہ خواہش ہوگی کہ وہ
مجھ سے مقابلہ کرین تو مین ضرور اُنسے مقابلہ کر کے زیر کرونگا جبکہ شداد نے زیر کر لیا تو مجکو کیا
دیر لگے گی جو کہ مجھ سے بدرجہا کمزور ہی اگر مین زیر ہو گیا تو مین اُنکی اطاعت کرونگا اگر وہ زیر ہونے
تو وہ میری اطاعت کرین گے کیا مجال اُنکی جو میری اطاعت زیر ہو کر نہ کرین اگر اِس امر پر
نہ راضی ہوئے تو مین خود اُنکو اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا خسرو نے یہ جو کہا دلدار شاہ
خاموش ہو رہا مگر دل مین کہا کہ بڑا غضب ہوا جب یہ اُس جوان سے دریافت کریگا وہ صاف
صاف شداد کی مکاری کا حال کہدیگا اور کہے گا کہ مجکو شداد نے زیر نہین کیا بلکہ مکر سے اسیر
کیا ہی اب کیا تدبیر کرون اِسکو یقین آجائیگا کیونکہ اِسکے خیال مین ہی کہ مکاری سے شداد نے
اسیر کیا ہی دلدار شاہ یہ باتین دل سے کہہ رہا ہے اور کہتا ہے کہ یہ لڑکا بڑا ضدی
ہی میری حکومت و سلطنت اِسی کے بھروسے پر قائم ہی کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ہی کہ وہ خدا پرست
یہان نہ آئین اور ایسی تقریر نہو ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ شداد کا تو دشمن جانی ہو جائیگا اِدھر خسرو
نے شداد کی طرف مُنھ کر کے کہا کہ کیون شداد شاہ تمنے اِن سب کو کیونکر زیر کیا ہی سچ
سچ بیان کرو اُس مکار نے سارا قصہ اول سے آخر تک تو ٹھیک ٹھیک بیان کیا جب اِس
مقام پر آیا مقہور و قہار کو اِس جوان نے زیر کیا اور بیدار شاہ نے زیر ہو کر اطاعت کی
اُسکے بعد یہ بیان کیا کہ جب یہ واقعہ گذرا تو مجکو بیدار شاہ پر بڑا غصہ آیا مین لشکر لیکر باہر نکلے
کے آیا مین نے طبل جنگ بجوایا لشکر حرایف مین بھی طبل جنگ بجا بس دوسرے دن مین میدان
مین آیا مبارز طلب کیا پہلے لشکر بیدار شاہ کے پہلوان میرے مقابلے کو آئے مین نے
کسی کو کشتی مین کسی کو تلوار سے زیر کیا یہانتک کہ مقہور و قہار کو بھی زیر کیا اور بیدار شاہ
کو بھی اُسکے بعد اِس جوان کی ہراہی کے سردار آنے لگے اُنکو بھی مین نے بمردی و مردانگی
زیر کیا اِس جوان سے مقابلے کی نوبت آئی اُسکو بھی زیر کیا لشکر کو شکست دیکر اور سب کو
لیکر اِدھر آیا خسرو نے کہا کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ جب بیدار شاہ لشکر لیکر تمھارے قلعے پر آیا
تھا تو تم قلعہ بند ہوئے ہمسے کمک طلب کی ہم یہان سے چلے جبکہ تم ایسے پر قوت تھے کہ
تمنے اِن سب کو زیر کر لیا پھر قلعہ بند کیون ہوئے اور ہمسے کمک کی کیون درخواست
کی خود کیون نہ نکلکر مقابلہ کیا شداد نے کہ سے جواب دیا کہ اِسکا سبب یہ تھا کہ مین لشکر بیدار
شاہ کی اور پہلوانون کی تعریف بہت سنتا تھا بس جب وہ لشکر لیکر آیا مین نے خبر پائی
اِس خیال سے کہ اِسکے لشکر کے پہلوان بہت زبردست ہین مین مقابلہ نہ کرونگا قلعہ بند
بھی ہوا اور کمک بھی طلب کی جب مین نے دیکھا کہ ایک لڑکے نے سب کو اسیر کر لیا

اور زیر کرلیا تو وہ میرا خیال برطرف ہوا مین نے خیال کیا کہ صرف یہ لوگ دیکھنے ہی کے ہین
بیکار اُنکا خوف ہی تو خود اِنسے مقابلہ کر جبکہ لڑکے سے زیر ہو گئے تو تجھ سے بھی ضرور زیر
ہونگے بس میری رائے نے اُسوقت خطا کی تھی اب جو مین نے مقابلہ کیا جیسا خیال کیا تھا
ویسا ہی پیش آیا خسرو نے کہا کہ بالکل یہ تیری تقریر مکر کی ہی خیر معلوم ہوا جاتا ہی تیرا جھوٹھ سچ
کھلا جاتا ہی بھلا ہم ایک بات اور دریافت کرتے ہین اب پھر اُنمین سے کسی سے مقابلہ
کروگے اور زیر کرلوگے کیونکہ تمتو اُنکے زور و طاقت کا امتحان کر چکے ہو شداد شاہ نے
کہا کہ جس سے حکم ہو لڑون اور سامنے آپکے اُسکی مشکین باندھ لون خسرو نے کہا کہ اچھا اگر
اُنھون نے مثل تیرے کہنے کے اقرار کیا تو مین اُنکو بہت کچھ نصیحت و پند کرونگا اگر اُنھون نے
قبول کیا تو خیر ورنہ ابھی قتل کرونگا اگر اُنھون نے اقرار نہ کیا تو اُنکو رہا کرونگا اور تجکو حکم دونگا
کہ پھر تو اُنکو زیر کرلے یہ جو خسرو نے کہا شداد نے کہا کہ بہت خوب مگر شاہزادۂ عالم ایک
امر کا خیال رہے وہ لوگ بڑے مکار اور دروغگو ہین وہ آپکے روبرو اس امر کا اقرار کبھی نہ
کرینگے اِس سبب سے کہ وہ خیال کرلین گے کہ یہ بہادر ہین اگر اُنکے روبرو اقرار کیا تو ضرور
یہ ہمپر جبر کرے گا اور اطاعت کو کیگا اُسوقت مشکل ہوگی بس وہ اقرار نہین کرینگے بلکہ اِن سب
باتون سے انکار کرینگے شاہزادۂ خسرو نے کہا کہ مجکو اس امر کا یقین نہین ہی کیونکہ وہ لوگ
بظاہر بہادر اور صادق القول معلوم ہوتے ہین بس جو بہادر ہوتے ہین وہ جھوٹ نہین
بولتے ہین جو بات راست ہوتی ہی اُس سے اقرار کرتے ہین اپنے قول پر صادق رہتے
ہین اگر یہ جب تیرے کہنے کے اُنھون نے انکار کیا تو موجود ہی پھر مقابلہ کرکے زیر
کرلینا اِسکا پس و پیش کیا ہی جو کہ ایک مرتبہ زیر ہوا وہ ہزار مرتبہ زیر ہوگا اِسکا خوف کیا ہی
شداد نے عرض کیا کہ کچھ خوف نہین ہی مگر ولدار شاہ و کل اہل دربار دل مین کہ رہے
ہین کہ بڑا مکار ہی جی ہان یہ مقابلہ کرکے زیر کرلین گے مگر سے تو اسیر کیا ہی دم تو نام سے
نکلا جاتا ہی سامنا جب ہوتا ہی ہند بند کانپنے لگتا ہی یہ زیر کرینگے مگر شداد کا یہ حال ہی کہ رنگ رو
متغیر ہے ہوائیان چہرے پر اُڑ رہی ہین خسرو کی نگاہ دربارگاہ کیطرف ہی کہ یکایک قہرمان
آکر سب قیدیون کو لیکر پہونچا بادشاہ کو سلام کیا اور اپنے دنگل پر بیٹھ گیا شاہزادہ وغیرہ
سب مطوق و مسلسل سامنے کھڑے ہوئے ہین کہ خسرو نے شاہزادے کیطرف دیکھکر
کہا کہ اے جوان اب آپ اپنے حال سے آگاہ فرمائیے کہ کیونکر آپ اسیر ہوئے اور شداد
نے جبکہ آپکو اسیر کرلیا اور سر میدان زیر کرلیا تو پھر آپ کیون نہین اُسکی اطاعت کرتے ہین اور کیون
خداوند کو برا کہتے ہین آپ نے اقرار کیا تھا کہ مین یہان نہین بیان کرونگا سب کے روبرو بیان
کرونگا مین آپکو یہان لایا اُس حال کے سننے کا مشتاق ہون مجکو عجب ہی کہ جب آپ نے
ایسے ایسے پہلوان دیو خصال عفریت مثال زیر کیے اپنا مطیع کیا اور اب شداد سے زیر
ہو گئے جو کہ آپکے مقابلے مین ہیسہ کا مرتبہ رکھتا ہی میرے والد نے آپکو بہت پند و نصیحت کی
آپ نے اُسکا کچھ خیال نہ کیا سنتا ہون بہت سخت کلامی سے پیش آئے کہ اُنکو غصہ آیا اُنھون نے
حکم قتل دیا آپنے خداوندون کو بھی بہت سخت و سست کہا یہ تو آپکی مروت و بہادری سے بعید
معلوم ہوتا ہی کہ زیر ہوکر سرکشی فرمائیے بان اگر زیر نہوئے ہوتے تو یہ امر زیبا تھا بس شاہزادہ

یہ تقریر سن کے جواب یا کہ اِسی سبب سے تو مین نے وہ کلمہ کہا تھا کہ جبکہ تمنے مجھ سے سوال کیا تھا
کہ اِس مقام اور اِس لشکر مین سب نامرد ہین کوئی مرد نہین ہی ای جوان آگاہ ہو کہ بھلا کون ایسا ہوگا کہ
جو زیر ہو جاوے اور پھر اُسکی اطاعت نہ کرے کہ جسنے زیر کیا ہو اسقدر سردار میرے ہمراہ ہین
اِنھون نے اُسوقت تک میری اطاعت نہین کی کہ جبتک زیر نہین ہوئے مین تو اِس دربار مین
کسی کو نہین پاتا ہون کہ مجکو یا میرے سردارون کو زیر کرلے اور یہ شداد کیا اصل رکھتا ہی اول
درجہ کا نامرد اور بودا مکار ہی یہ کیا زیر کریگا میرے سردارون مین سے ایک ادنا سردار اِسکو طپانچہ
مارے تو اسکی جان بچنا بڑی مشکل ہی یہ بڑا محسن کش ہی خیال تو کرو کہ یہ قلعہ بند تھا اور مقہور
سپہ سالار بیدارشاہ نے قلعہ لے لیا تھا یہ بہت بیقرار تھا کہ مین لشکر لیے ہوئے برائے
فتح طلسم نور آگین جاتا تھا توپ کی صدا سنکے اِدھر کو آیا لشکر لیکر مجکو اِسکے حال پر رحم آیا یہ واقعہ
دیکھکر بس مین نے اِسکی کمک کی مقہور و قہار کو زیر کیا لشکر بیدارشاہ کو شکست دی اُسنے
میری اطاعت اور دین اِسلام قبول کیا مین لشکر لیکر بیرون قلعہ اِس خیال سے اُترا کہ شداد
شاہ یا تو آکر اطاعت کریگا اِس احسان کے عوض مین یا اگر اطاعت نہ کریگا تو مین خود نامہ
روانہ کرکے طلب کرونگا اگر آیا تو خیر ورنہ مقابلہ کرکے اُسکو بھی دائرۂ اِسلام مین لاؤنگا اور
اُسکے بعد انوریہ پر لشکر کشی کرونگا دلدارشاہ اور اُسکے فرزند خسرو کو برائے اطاعت طلب
کرونگا اگر اُنھون نے بدون مقابلہ اطاعت کرلی تو خیر ورنہ اُسے بھی مقابلہ کرکے اپنی اطاعت
مین لاؤنگا زیر کرکے کیونکہ ای خسرو مین نے تمھاری بہادری اور جوانمردی کی بہت تعریف
سنی تھی بیدارشاہ کے مُنھ سے بس مجکو تمھارے مقابلے کا اشتیاق تھا مین یہی خیال کر رہا تھا
کہ یہ شداد بدنہاد میرے پاس آیا اور مکر سے مسلمان ہوا مع اپنے سردارون کے اور مجکو اپنے
قلعے مین برائے دعوت مع اِن سب سردارون کے لیگیا گو مجکو بیدارشاہ و میرے عیار نے
منع کیا کہا کہ یہ مکار معلوم ہوتا ہی مین نے کسی کا کہنا نہ سُنا اِسنے کھانے مین بیہوشی کھلاکر مجکو اسیر
کیا اور میرے لشکر پر شبخون کرا اُن سب کو قتل کیا نہ معلوم وہ سب کے سب کدھر تباہ ہوکر گئے
اور میری قید کو لیکر اِدھر آیا یہان دلدارشاہ نے مجکو طلب کیا اور کہا کہ میری اطاعت کرو
زمردپرستی اختیار کرو مین نے قبول نہین کیا اور جو میرے مُنھ مین آیا مین نے ضرور کہا کیون
دکھتا کہ میرے ساتھ مکر کیا گیا ای خسرو اِس شداد نے اُس احسان کا میرے ساتھ یہ عوض
کیا بس تیرے باپ نے میرے قتل کا حکم دیا اِس سبب سے مین نے کہا کہ اِس لشکر مین کوئی
مرد نہین ہی سب نامرد ہین اگر مرد ہوتے اور بہادر دوست تو کبھی شداد کے کہنے پر عمل نہ کرتے
اور نہ میرے قتل کا حکم دیتے بلکہ یا تو مجکو رہا کر دیتے یا میرے ساتھ رہا کر کے مقابلہ کرتے بس
اگر مین زیر ہوتا تو ضرور اطاعت کرتا یا اب کوئی مجکو زیر کرلے تو مین اُسکی اطاعت کرون مین
تو اِس دربار مین کسی کو نہین پاتا ہون کہ میرے ہاتھ سے ہتھکڑی اُتار کر پھر مجکو پہنا دے اگر
پہنا دے تو مین اُسکی اطاعت کرتا ہون شداد کیا زیر کریگا جو کچھ اِسنے کہا سب غلط بیان
کیا ہی مین نے تو دلدارشاہ سے بھی سب حال کہدیا تھا اُسنے نہ سُنا اور کہا کہ ہمکو اِس سے
کیا کہ تمکو شداد شاہ نے مکر سے اسیر کیا یا سرمیدان اگر تم اطاعت کرو اور دین زمردپرستی قبول
کرو تو ہم رہا کردین ورنہ قتل کرین گے یہ جو شاہزادے نے بفصاحت و بلاغت بیان کیا

خسرو اپنے دل مین قائل ہوا اور خوش ہوا اور قہرمان بھی خسرو نے قہرمان کی طرف دیکھکر کہا کہ
کیون سپہ سالار مین نے تمسے کہا نہ تھا کہ ضرور ان لوگون کے ساتھ شداد نے مکر کیا ہی اُسنے
جواب دیا کہ آپ کا خیال درست تھا بس یہ کہکر خسرو نے شاہزادے سے کہا کہ شداد تو کہتا
ہی کہ مین نے سب کو سر میدان زیر کیا ہی کشتی مین اسکا کیا جواب ہی شاہزادے نے فرمایا کہ اسکا
یہ جواب ہی کہ وہ پھر مقابلہ کرے اور ہم تین سے اگر وہ ایک کو زیر کرلے تو ہم سب اسوقت
زمرد پرستی اختیار کرتے ہین اور اطاعت شداد کی کرتے ہین جبکہ وہ ہمکو زیر کر چکا ہی تو اب
اسکے نزدیک دوسری مرتبہ زیر کرنا کیا بات ہی خسرو نے کہا کہ آپ نے درست کہا راوی کہتا
ہی کہ شاہزادے سے بیدارشاہ نے اُسوقت کہدیا تھا کہ جب خسرو اُس مقام پر پہونچا تھا کہ
جہان قتل ہوتے تھے کہ یہی خسرو شیر دل فرزند دلدار شاہ ہی اور یہ سپہ سالار قہرمان ہی جو کہ
اسکے ہمراہ ہی شاہزادے نے ان دونون کو پسند فرمایا تھا بیدارشاہ سے کہا تھا کہ اگر یہ دونون
بھی زیر ہوجاتے تو کیا اچھی بات تھی مگر کیا کرون اسبر ہون ورنہ اُنسے مقابلہ کرتا ابتو اُسنے
طلب کیا ہی اگر بن پڑا اور رہا ہوا تو ضرور مقابلہ کرونگا اگر زیر کرلیا تو ضرور یہ دونون اطاعت
کرینگے اگر مین زیر ہوگیا تو مین اطاعت کرونگا اس سبب سے شاہزادے نے پہچان لیا تھا
اور نام سے بھی آگاہ ہوئے تھے جوہر مرتبہ نام لیکر کلام کرتے تھے بس خسرو بھی عاشق جمال
شاہزادہ و فریفتہ شان و شوکت ہوگیا ہی اور قہرمان بھی جب یہ تقریر شاہزادے نے کی خسرو
نے بنگاہ قہر آلود طرف شداد کے دیکھا اور کہا کہ تو نے سُنا جو اس جوان نے بیان کیا تو تو
کچھ اور کہتا تھا وہ تو انکار کرتا ہی اور تیرے بیان کے خلاف کہتا ہی سچ بتا کہ کیا امر سچ ہی تو نے
اپنے ساتھ ہم سب کو بھی ذلیل کرایا اور نامرد ٹھہرایا یہ قول اس جوان کا بہت درست ہی کہ سب
اس مقام پر نامرد ہین جو ایسی حرکت کرے وہ نامرد ہی کیسا ہی بہادر کیون نہو شداد نے جواب دیا
کہ اے شہریار مین نے قبل ہی مین عرض کیا تھا کہ وہ آپ کے روبرو اقرار نہ کریگا دیکھیے وہی
امر پیش آیا اور اُسنے انکار کیا خسرو نے کہا کہ او شداد مجکو قبل ہی اس امر کا یقین تھا کہ تو نے
مکر سے ان سب کو اسیر کیا ہی وہ امر ثابت ہوگیا او شداد تو نے سنا نہین کہ اس جوان نے
یہ بھی تو کہا کہ اگر شداد نے ہم سب کو سر میدان اسیر کیا ہی تو پھر کیا بات ہی ہم مین سے ایک
ادنا سردار کو اگر شداد اسیر کرلے تو ہم سب شداد کی اطاعت کرین گے یا میرے ہاتھ
سے ہتھکڑی اُتار کر پھر ڈالدے تو اُسوقت مین بھی کوئی عذر نہوگا اسکا کیا جواب دیتا ہی شداد
نے کہا کہ اے شاہزادہ عالم میرا یہ قول نہین ہی بلکہ یہ قول ہی کہ آزمودہ کو آزمانا جہل ہے مین
مقابلہ کرچکا ہون اور زیر کرچکا ہون اب مجکو کیا ضرورت ہی کہ بیکار دردسر مول لون مین نے زیر
کرکے آپ کے سپرد کیا اب آپکو اختیار ہی اگر مین یہ جانتا کہ وہان یہ معرکہ گذریگا تو کبھی نہ لے کر
آتا اپنے قلعے مین قتل کرتا خیر ابتو نادانی ہوئی گو یہ میرے قیدی ہین مجکو اختیار ہی مگر جب یہ
مین انکو آپ کے حوالے کرچکا ہون اب آپکو اختیار ہی چاہے رہا فرمایئے چاہے قتل یہ سنکے
خسرو نے برہم ہوکر جواب دیا کہ او مکار مین تیرے مکر سے بخوبی آگاہ ہون تو نے بڑا مکر کیا ضرور
ان سب کو دھوکے سے اسیر کیا او نامرد و بزدل تو نے اپنے ہمراہ مجکو بھی نامرد اور بزدل بنایا
تھا اور سب میرے سردارون کو اور اس جوان نے سچ کہا کہ تم سب لوگ نامرد ہو اگر یہ جوان

قتل ہوجاتا تو مین مردان عالم سے آنکھ چار کرکے بات نہ کرسکتا وہ ہم سکو نامرد اور بیوفا خیال کرتے
کہ وہ جوان قوی اور زبردست جو تھا تو خسرو نے اُسکو مکر سے قتل کیا شداد بھی مکاری سے
اسیر کرلیگیا خسرو نے قتل کرڈالا باوجودیکہ دعوی بہادری رکھتا تھا کچھ خیال نہ آیا کہ کیا کرتا جبکہ
میری آبرو باقی رہتا تھی جو نجات شکارگاہ مین خبر پہونچی مین وہان سے یہان آیا اور یہ جوان بھی قتل
نہوا اب خوب وقت پر پہونچا کہ خجالت اور شرمندگی سے محفوظ رہا اور مکار و فسادہ تو جا دیکھ
مین اِس حرکت کی تجکو کیا سزا دیتا ہون یہ کہکر اپنے باپ کی طرف متوجہ ہوا خسرو کا فرط غیظ
سے یہ عالم ہی کہ مثل بیمے کے کانپ رہا ہی ہوے بدن کھڑا ہی بار بار مونچھون کو تاؤ دیتا ہی آنکھین
خون کبوتر ہورہی ہین چہرہ شدت غصہ سے لال ہی بڑا ملال ہی باپ کی طرف منھ کرکے کہا
کہ اے والد بزرگوار مجکو آپکی بزرگی اور بہادری سے بعید معلوم ہوا کہ جبکہ آپ پر یہ امر ظاہر ہوگیا
اور آپ نے اپنی آنکھ سے ملاحظہ فرمالیا کہ شداد کی یہ لیاقت نہین ہی کہ ایسے ایسے پہلوانون کو زیر
کرسکے اور اِس جوان سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ شداد نے مکر سے اسیر کیا بیہوشی کھلاکر گو اس
جوان نے سخت کلامی کی تھی یہ آپکو معلوم ہی کہ جو کہ اپنی جان سے ہاتھ دھو چکتا ہی بس جو زبان
مین آتا ہی کہ ڈالتا ہی بس آپکو لازم تھا آپ نے طرح دی ہوتی اور میرا انتظار کیا ہوتا جب مین آتا اِس
مقدمہ مین رائے کرکے حکم جاری کیا ہوتا بدون مجھے بوجھے صرف شداد کے کہنے پر
حکم قتل دیدیا اگر یہ جوان قتل ہوجاتا تو کسقدر بدنامی اور ندامت حاصل ہوتی اور سب مجکو بدنام
کرتے مین تمام عالم مین نامزد مشہور ہوتا شداد کا کیا جاتا ایسی حرکت اُنکو زیبا نہ تھی اگر غصہ
اِس جوان کی تقریر پر آیا تھا اُسکو فرو کیا ہوتا شداد کوئی ایسا صادق نہ تھا کہ جسکے قول پر اعتبار
کرلیا اگر کسی اور سے ایسی خطا ہوتی تو ضرور مین اُسکو بھی شداد کے ہمراہ سزا دیتا مگر ناچار
ہون کہ آپ والد ہین اور مین زیادہ کچھ کہہ نہین سکتا ہون آپ بزرگ ہین آپکو تو یہ زیبا تھا کہ اگر
مین ایسی حرکت کرتا تو آپ مجکو نصیحت کرتے نہ کہ خود ایسی حرکت کے مرتکب ہوتے یہ جو
خسرو نے کہا دلدار شاہ خاموش بیٹھا سنا کیا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ شداد نے
دراصل بہت بیجا حرکت کی واقعی بدنام تمام عالم مین کیا تھا خوب خداوند زمرد نے آبرو
بچائی کہ خسرو عین وقت پر آگیا اور یہ جوان قتل سے بچگیا یہی ہر ایک اہل دربار اپنے دل
مین خیال کررہا ہی اِدھر خسرو نے شاہزادے کیطرف متوجہ ہوکر کہا کہ میرا ایک سوال ہی
اُسکا جواب مرحمت ہو مین آپکو رہا کیے دیتا ہون آپ آج شب کو میرے مہمان ہوجیے
اور میری دعوت قبول فرمالیے اور کل مجھ سے مقابلہ کشتی مین کیجیے اور میرے سپہ سالار
سے مین آپ سے نیزہ و تلوار سے نہین مقابلہ کرونگا اِس خیال سے کہ شاید کوئی زخم آپکے
جسم پر میرے ہاتھ سے لگے تو بڑا مجکو صدمہ ہو بس مین اور میرا سپہ سالار آپ سے کشتی مین مقابلہ
کریگا اگر مین نے یا میرے سپہ سالار نے آپکو زیر کرلیا تو آپکو لازم ہی کہ میری اطاعت فرمایئے اور دین زمردپرستی
اختیار کیجیے مع اپنے لشکر اور سردارون کے اگر آپ ہم دونون کو کشتی مین زیر کرلین گے
تو ہم دونون مع کل لشکر اور سردارون کے اور مع بادشاہ کے مسلمان ہونگے اور آپکی
اطاعت کرین گے کچھ عذر و انکار نہ کرین گے اگر میرا باپ اطاعت نہ کریگا اور انکار کریگا
تو مین اُسکو آپکے روبرو اِسی مقام پر قتل کرونگا مین بہادر ہون اور اپنے قول کا پابند ہون

جو کہتا ہون وہ کرونگا یہ جو خسرو نے کہا شاہزادے نے فرمایا کہ مرد کے معنے یہی ہین بس اتنون مین تم ہی دو آدمی تو جوانمرد اور بہادر دوست معلوم ہوتے ہو بس بقول تمھارے مرد وہ ہی جو اپنے قول و اقرار پر ثابت رہے اے خسرو مین آپسے مقابلہ مین کسی شئے مین بند نہین ہون تمھارا یا تمھارے سپہ سالار کا جی چاہے تو مجھ سے تلوار و نیزہ و عمود سے بھی مقابلہ کرے ہر طرح سے مین موجود ہون مجکو تمھاری خوشی مدنظر ہی بس جیسا کہ تمنے کہا کہ اگر مین یا میرا سپہ سالار آپ پر غالب آئے تو آپ مع اپنے اہل لشکر و سردارون کے مذہب زمرد پرستی اختیار کیجیے اور میری اطاعت قبول فرمایئے اگر آپ میرے اوپر اور میرے سپہ سالار پر غالب آئے تو مین بھی ایسا ہی کرونگا بس تم سب کے سامنے اس امر کا اقرار کرتا ہون کہ اگر تم دونون مین سے جو میرے اوپر غالب آئیگا مین اطاعت بھی کرونگا مع اپنے سردارون اور لشکر کے اور زمرد پرستی بھی قبول کرونگا اور جو انکار کریگا اسکو تمھارے روبرو قتل کرونگا مگر ہان دعوت نہ قبول کرونگا کیونکہ ابھی میرے تمھارے مذہب مین فرق ہی تم کافر ہو میرے نزدیک تمھارے یہان کا اکل و شرب حرام ہی جو کہ تر ہو خسرو نے کہا کہ اچھا تر اشیا نہ کھائیگا بلکہ خشک از قسم میوہ وغیرہ شاہزادے نے فرمایا اسکا مضائقہ نہین بس خسرو نے بھی اسی طور سے اقرار کیا اسوقت شداد نے دیکھا کہ یہ خداپرست رہا ہوتے تیری سب تدبیر بیکار ہوئی بڑا غضب ہوا خیر ایک بات تو اور کرکے یہ خیال کر کے خسرو سے کہا کہ اے شاہزادہ عالم آپ یہ کیا غضب کرتے ہین انکو رہا کرتے ہین یہ لوگ بڑے مکار اور جعلساز ہین ادھر آپ نے رہا کیا انھون نے رہائی پائی یہ سیدھے یہانسے نکلے ہوئے چلے جائینگے نہ مقابلہ کرینگے نہ کچھ بس آپ کف افسوس ملکر رہجائیے گا کل جب مقابلہ ہو اسوقت رہا فرمائیے گا آپ ان لوگون کے حال سے بالکل آگاہ نہین ہین مین بخوبی واقف ہون مین نے آگاہ کر دیا اسکا اس امر سے مطلب یہ تھا کہ یہ اسی طور سے قید رہین مین سب کو اور دارو ندر زندانخانہ کو قتل کر کے ان سب کو نکال لیجاویگا اور صحرا مین لیجا کر قتل کرونگا اگر لیجانے کا موقع نہ ملیگا تو اسی مقام پر قید خانہ مین سب کو قتل کر ڈالونگا بس جب یہ شداد نے کہا تو خسرو نے جواب دیا کہ او مکار بس خاموش رہ تو بڑا مفسد اور مکار ہی یہ لوگ مثل تیرے مکار و جعلساز نہین ہین جو زبان سے کہا ہی وہی کرینگے چاہے سر بھی کٹ جائے اب کوئی کلمہ خلاف زبان سے نہ نکالنا یہ تیری طرح بھاگنے والے نہین ہین کہ حریف سے خوف کر کے قلعے مین بھاگ گئے قلعہ بند کر لیا یہ جو خسرو نے شداد سے برہم ہو کر کہا وہ بسبب خوف کے دنگ رہا دلدار شاہ خاموش سر جھکائے بیٹھا رہا کسی بات مین نہ بولا کیونکہ اسکو بہت بڑی ندامت ہوئی اور اپنی حرکت کے خاطر بہت شرمندہ ہوا خسرو نے باپ کی طرف دیکھکر کہا کہ آپ تو فرماتے تھے کہ یہ لوگ بہت سخت کلام ہین اور بہت چرب زبان اور نہایت بدگو ہین خداوندون کو ہزارون دشنام دی اور بہت سخت و سست کہا اور مجکو بھی میرے روبرو کچھ بھی سخت کلامی نہ کی نہ کچھ مجکو کہا نہ خداوند کو دلدار شاہ نے کہا کہ اس جوان نے تمکو زبردست دیکھا تمسے ڈر گیا کچھ نہ کہا خسرو نے کہا کہ یہ امر کبھی نہین ہی یہ لوگ کسی سے خوف نہین کرتے ہین سوائے اپنے خدا کے

بس اصل امر یہ ہی کہ جو جسطور سے کلام کرتا ہی اُسکو اُسی طور سے جواب دیا جاتا ہی مین نے نرمی اور شیرین زبانی سے کلام کیا مجکو اُنھون نے اُسی طور سے جواب دیا اگر مین سختی اور تلخ زبانی کلام کرتا مجکو اُسی طور سے جواب دیتے بالکل خوف نہ کرتے میرے دیو کو سختی سے جواب ملتا میری کیا اصل تھی یہ کہکر خسرو نے حکم دیا کہ حداد حاضر ہون اور ان سب کو قید سے رہا کرین چوبدار چلا کہ حداد کو لاؤن شاہزادے نے فرمایا کہ کوئی ضرورت حداد کی نہین ہی اگر میری رہائی کا وقت آگیا ہی تو خود بخود مین رہا ہوجاؤنگا یہ قید کیا ہی اسکو مین اپنے جسم سے دور کرونگا یہ فرماکر اور خانہ دور مین آکر جو چرخ مارا اور زور کیا تمام قید کو مثل تار عنکبوت کے توڑکر پھینکدیا اور رہا ہوکر کھڑے ہوگئے اور بیدار شاہ و مقہور و قہار و دیگر سردارون نے بھی قید کو توڑکر پھینکدیا بس جو کہ کمزور تھے اُنکی قید کو شاہزادے اور دیگر سردارون نے توڑا اور رہا کیا یہ واقعہ دیکھکر سب اہل دربار مع خسرو و قہرمان و دلدار شاہ کے حیران ہوئے شداد کے چہرے کا رنگ تو اُڑ گیا راوی کہتا ہی کہ جبتک رہائی کا وقت نہین آتا ہی یہ لوگ قید رہتے ہین جہان رہائی کا وقت آیا خداوند کریم ایسا زور و طاقت عطا فرماتا ہی کہ قید کو توڑ ڈالتے ہین اکثر اولاد صاحبقران پر یہ واقعہ گذرا بس جب سب رہا ہوچکے اُدھر خسرو نے اِن سب کے لیے دنگل و کرسیان طلب کین مگر جب مقہور نے اپنی قید توڑی اور رہا ہوا ہتھکڑی لیکر یہ کہتا ہوا طرف شداد کے چلا کہ ادنا بکار مکار تو اب میرے ہاتھ سے رہا ہوکر کہان جاتا ہی دیکھ مین تجکو اس مکاری کی کیسی سزا دیتا ہون اسی دربار مین قتل کرتا ہون تو نے بہت بڑا مکر کیا یہ جو حال شداد نے دیکھا مارے خوف کے دم نکل گیا ہند بند مثل بید کے کانپنے لگا منھ سے بات نہ نکلتی تھی اپنے مقام پر سے اُٹھکر اپنے لوگون سے یہ کہتا ہوا عقب تخت دلدار شاہ آکر کھڑا ہوا اور اپنے سردارون سے کہنے لگا کہ ابھی سب ملکر اس میرے دشمن کو قتل کردو یہ تو میری جان ہی لینے کی فکر مین آتا ہی تم کیسے نمک حلال ہو یہ جو شداد نے کہا اِسکے سردارون نے قصد کیا کہ سپر و تلوار سنبھال کر اُٹھین کہ خسرو نے اُنکی طرف بنگاہ قہر دیکھا اور کہا کہ اگر تم مین سے کسی نے حرکت کی مین ابھی اُسے قتل کرونگا یہ جو خسرو نے کہا سب دم بخود ہوکر رہگئے کوئی نہ اُٹھا اور شداد سے خسرو نے کہا کہ اب کیون بھاگا اور کیون سردارون کو حکم دیا تو نے تو اسیر کیا تھا غالب آکر یہ وہی لوگ ہین کہ جنکو تو نے زیر کرکے سر میدان اسیر کیا تھا اب کیون اِنسے بھاگتا ہی اور بادشاہ کے تخت کے عقب مین پناہ گزین ہوا ہی تو بڑا کام دہی اور نہایت درجہ کا بزدل ہی شداد نے کہا کہ حضور آپ ہی اِس ظالم کے ہاتھ سے بچائیے ورنہ یہ مجکو زندہ نہ چھوڑیگا ہاتھ جوڑنے لگا دلدار شاہ سے کہنے لگا کہ مین نے آپکا دامن پناہ اختیار کیا ہی میری جان بچائیے دلدار شاہ نے خسرو کی طرف دیکھا بس خسرو نے شاہزادے سے کہا کہ آپ مقہور کو منع فرمائیے کہ وہ شداد کی طرف نہ جائے بس جیسی اُسنے حرکت کی اُسکی سزا اُسکو ملی وہ بہت ذلیل ہوا یہ خلاف جرأت ہی کہ جو اپنے سے خوف کرے اُسپر زیادتی کی جائے اُسکی موت کے خلاف ہی شہزادے نے مقہور کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اے مقہور تمکو ہمارے سر کی قسم جانے دو رحم کرو وہ ہمسے ڈرکر بھاگ گیا بس مقہور قسم دینے سے خاموش ہوگیا اور ٹھہر گیا اور کہنے لگا کیا کرون ناچار ہون کہ آقا منع کرتے ہین ورنہ اِسکی سزا دیتا خیر دیکھا جائیگا تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی

اُسدن بھی اِسے شہریار نے میرے پنجہ سے بچایا تھا اور آج بھی اگر سر مبارک کی قسم نہ دیتے
تو تجکو اِسکا مزا معلوم ہوتا کہ مکر کرنے کا یہ مزا ہوتا ہی دعا مین دے اِس شہریار کو کہ جسکے صدقہ مین
بچگیا بس مقہور قریب شاہزادہ آیا اور خسرو نے شاہزادۂ دلدار شاہ و قہار و مقہور و دیگر
سردارون کو بڑی عزت و آبرو سے بٹھایا اور بہت خاطر سے پیش آیا شاہزادے نے مقہور
سے فرمایا کہ اے مقہور اسقدر تم لوگون کو غیظ و غضب زیبا نہین ہی بس جو اپنے سے بھاگے
اُسکا تعاقب نہین کرتے ہین یہ فرماکر خسرو سے کہا کہ ایک میری بات کو تم قبول کرو کہ تم اپنے
سپہ سالار کو حکم دو کہ وہ مجھ سے آج ہی مقابلہ کرے اور کل تم مقابلہ کرنا کیونکہ مجکو زیادہ عرصہ کرنا
منظور نہین مجکو ایک مہم پر جانا ہی اور اُس سے فراغت کرکے بہت جلد اپنے والد کی خدمت
مین جانا ہی کہ اُنسے مقابلہ کفار سے ہو رہا ہی اِسمین بہت عرصہ ہوگا کہ کل مین تمھارے سپہ سالار
سے مقابلہ کرون پرسون تمسے تو یہ امر گوارا نہین ہی خسرو نے کہا کہ آپ قید تھے راہ کی تکلیف
اُٹھائی قید کی اذیت فوراً راحت پائیے پھر مقابلہ کیجیے گا اگر آپ زیر ہو گئے سب یہ بدنام کرینگے
کہ وہ تھکا ہوا تھا اِس سبب سے زیر ہو گیا شاہزادے نے فرمایا کہ تم اِسکی کچھ پروا نہ کرو ہم لوگ
اِسکے عادی نہین تین روز کے فاقہ مین حریف سے مقابلہ کرنے مین ہمکو راحت و ہمارا آرام حریف
سے مقابلہ کرنا ہی ہمکو اُسوقت آرام ہوتا ہی جب حریف کو زیر کرکے اپنا کر لیتے ہین بہت کچھ خسرو نے
کہا مگر شاہزادے نے نہ قبول کیا آخر مجبور ہوکر خسرو نے حکم دیا کہ اکھاڑا بیرون بارگاہ تیار ہو
اور لشکر مین منادی کردی جائے کہ سب آکر تماشا دیکھین کہ ہمارے سپہ سالار اور اُس جوان
خدا پرست سے کہ جسکا نام رفیع البخت ہی اور جسکو شداد مکر سے اسیر کرکے لایا ہی مقابلہ ہوگا
اور کشتی بس اُسیوقت بموجب حکم کے تبردارون نے اکھاڑا بیرون بارگاہ تیار کیا اور لشکر مین
منادی ہو گئی سب اہل لشکر آکر قریب اکھاڑا جمع ہوئے بس ایک طرف اکھاڑے کے دلدار
شاہ مع خسرو اپنے سپہ سالار قہرمان اور کل سردارون و شداد شاہ اُسکے سردارون کے
آکر بیٹھا اور ایک طرف شاہزادہ و بیدار شاہ و قہار و مقہور اور سب سردار بیدار شاہ کے
اور شاہزادے کے آکر جمع ہوئے جو کہ اسیر ہوکر آئے تھے اور دو طرف سب اہل لشکر
بس خسرو و دلدار شاہ نے قہرمان سے کہا کہ جاؤ اکھاڑے مین اور حریف کو طلب کرو بس
قہرمان بادشاہ و خسرو کو سلام کرکے چٹ لنگوٹ کسکر اکھاڑے مین اُترا خم مارے گیارہ
ڈنڈ کیے اور مٹی بدن پر لگائی آواز دی کہ جسکا جی چاہے میرے مقابلے کو آئے کہان ہین
رستم و اسفندیار کہ آکر میری غلامی اختیار کرین کہان ہین حمزہ صاحبقران و صاحبقران ثانی
و اولاد صاحبقران و بدیع الملک نوجوان ما بدولت کی آکر اطاعت اختیار کرین یہ کہکر کہا کہ
وہ جوان کہان ہی کہ جسکو میرے شاہزادے نے رہا کیا ہی اور اُسنے مجھ سے مقابلے کا قصد کیا
ہی بس آئے اور مقابلہ کرے اُسکے سوائے اور کوئی نہ آئے راوی بیان کرتا ہی کہ مقہور نے
قصد کیا تھا کہ مین جاکر مقابلہ کرون شاہزادے سے اجازت طلب کر رہا تھا کہ اُسنے یہ کہکر شاہزادے
کو طلب کیا بس شاہزادے نے مقہور سے کہا کہ وہ مجکو طلب کرتا ہی اب سوائے میرے
کوئی اُس سے مقابلہ نہین کرسکتا ہی تم ٹھہرو مین جاکر مقابلہ کرتا ہون لاکھ لاکھ مقہور نے چاہا کہ مین
جاکر مقابلہ کرون مگر شاہزادے نے اجازت نہ دی اور خود کمر کسکر برائے مقابلہ اکھاڑے

مین تشریف لائے یا علی ولی کہکر گیارہ ڈنڈ کیے اُسکے بعد اُس سے کہا کہ اِسقدر لاف وگذاف نہ
کر اور مردان عالم کا اِس بے ادبی سے نام نہ لے صاحبقران و صاحبقران ثانی و بدیع الملک
نوجوان داولاد صاحبقران کا تو بڑا مرتبہ ہی ایک مین ادنا غلام اُن سب کا ہون پہلے مجھ سے
تو مقابلہ کر اور مجکو تو زیر کرلے پھر اُنکا نام لینا یہ کہکر اُسکے روبرو آئے بس دستبان ساتھ زبردستی
کے ہوئے لگین سب دیکھ رہے ہین ہمہ تن چشم بنے ہوئے ہین برابر کے داؤن پیچ جو ہونے
ہونے لگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو بلبلین باہم ملی ہوئی لڑ رہی ہین یا دو بجلیان کوند رہی ہین نرادی
شیرین زبان کہتا ہی کہ جو پیچ شاہزادے نے باندھا وہ اُسکا توڑ کرتا ہی جعفر اکا کشتی کا بندھا ہوا ہی دونون
کی تعریف ہو رہی ہی تماشائی دیکھ رہے ہین اور تعریف کر رہے ہین جب کوئی عمدہ داؤن پیچ
قہرمان کرتا ہی تو شاہزادہ اُسکا توڑ کرتا ہی تو بیدارشاہ اور سب سردار بہت تعریف کرتے
ہین اور خسرو دل مین بہت خوش ہوتا ہی اِسی طور سے جب قہرمان کوئی اچھا توڑ کرتا ہی تو دلدار
شاہ اور سب سردار اُسکے تعریف کرتے ہین بس رادی بیان کرتا ہی کہ اِس کشتی کو کوئی ڈیڑھ پہر گذرا
تھا کہ قہرمان کا دم چڑھنے لگا۔ انس بھول گئی اچنبے لگا تمام پسینے مین غرق ہو گیا شاہزادے
کو کچھ معلوم بھی نہوا صرف پیشانی پر کچھ عرق آگیا تھا یہ بھی نہ معلوم ہوا تھا کہ کسی سے مقابلہ کر رہا
ہون بس شاہزادے نے ایک پیچ کا نٹھ کر اور کولے پر لاد کر جو مارا تو قہرمان دو گز زمین
سے اونچا بلند ہو گیا اور قلابازی کھاکے طرف زمین کے چلا شاہزادے نے دیکھا کہ اگر
یہ زمین پر گریگا تو کوئی نہ کوئی عضو اسکا ضرور بیکار ہو جائیگا بس پینترا بدل کر اُسکو ہاتھون پر روکا
اور سر سے بلند کر لیا اور چرخ دینا شروع کیا ایک غریو اہل مجمع مین بلند ہوا سب تعریفین کرنے
لگے خسرو کا یہ حال ہوا کہ فرط خوشی سے اُچھل پڑا بیدارشاہ وغیرہ کی تو یہ نوبت ہوئی کہ کھڑے
ہو گئے مگر محمد ادشاہ اور اُسکے سردارون کا چہرہ متغیر ہو گیا باہم کہا کہ کتنے بڑے پہلوان
کو یون دم بھر مین زیر کرلیا واقعی کوئی اِن لوگون سے مقابلہ نہین کر سکتا ہی دلدارشاہ نے
اپنے سردارون سے کہا کہ درحقیقت یہ لوگ بڑے بہادر ہین اور جسا حب طاقت ہین مین
ایسا نہ جانتا تھا قہرمان سے اور اِس جوان سے زمین آسمان کا فرق ہی خسرو نے کہا کہ بہادر
کو بہادر کی قدر ہوتی ہی دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ بڑا بہادر ہی اُدھر جب شاہزادے نے چرخ
دیکر قصد کیا کہ زمین پر مارون قہرمان نے عرض کیا کہ ای شہریار جسکو سر سے بلند کرتے ہین اُسکو
پھر خاک مذلت پر نہین گرانے ہین مین امان کا خواستگار ہون شاہزادے نے فرمایا کہ امان البشرط
ایمان اُسنے عرض کیا کہ مین نے آپکی اطاعت اختیار کی اور آپکا دین قبول کیا چاہے خسرو مسلمان
ہو چاہے نہو مین آپکا غلام خانہ بگوش ہون بس شاہزادے نے اُسکو زمین پر رکھدیا وہ اُٹھکر
قدمون پر گرا اور گرد پھرا اور عرض کیا کہ مجکو کلمہ تعلیم فرمایئے بس شاہزادے نے اُسکو گلے سے لگایا
کلمہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا زنگ کفر اُسکے آئینۂ دل سے دور ہوا اُسنے لکار
کر اور طرف دلدارشاہ کے و خسرو کے مخاطب کرکے کہا کہ مین نے تو اِس شہریار کی غلامی کو
اختیار کی اور مسلمان ہوا بس اب مجکو نہ خسرو سے غرض ہی نہ دلدارشاہ سے یہ سنکے سب کا
رنگ اُڑ گیا دلدارشاہ نے خسرو و سردارون سے کہا کہ بہت بڑا سردار ہاتھ سے نکل گیا
خسرو نے کہا کہ آپ فکر نہ فرمایئے کل مین اِس جوان کو زبردست لاونگا یہ میری اطاعت کرے گا

اگر مین بھی زیر ہو جاؤن تو مین بھی اطاعت کرونگا اُسوقت آپ بھی انکار نہ فرمائیے گا مع لشکر کے غلامی اِس شہریار کی قبول فرمائیے گا دلدار شاہ نے کہا کہ بہتر بس خسرو نے آواز دی کہ اے جوان اب کل میرے تیرے مقابلہ ہی شاہزادے نے فرمایا کہ مین اِسیحالت موجود ہون خسرو نے کہا کہ اب شام قریب ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ تمکو اختیار ہے بس یہ فرماکر قہرمان کو اپنے ہمراہ لیکر اکھاڑے سے نکلے اُدھر نقیبون نے پکار کر کہدیا بموجب حکم خسرو دلدار شاہ کہ کل خسرو شاہزادہ فرزند بادشاہ سے اور اِس جوان سے کشتی ہو کی جسکو برائے تماشائے کشتی آئین رادی کہتا ہی کہ وہ مجمع درہم وبرہم ہوا سب اپنی اپنی طرف چلے بعض یہ کہتے تھے کہ کیا بہادر ہی کس آسانی سے پہلوان کو زیر کیا بھائی کل شاہزادے کو بھی زیر کریگا بعض کہتے تھے کہ نہین بھائی ہمارا شاہزادہ زبردست ہی وہ غالب آئیگا دیکھنا کس طور سے زیر کرتا ہی بس سب لوگ تو باہم یہ کلام کرتے ہوئے اپنے اپنے مقام پر آئے کوئی شاہزادے کی تعریف کرتا ہی کوئی خسرو کی اُدھر خسرو اور دلدار شاہ مع شداد شاہ وکل سردارون کے اُٹھکر بارگاہ مین آیا شاہزادہ بھی مع قہرمان اور بیدار شاہ وکل سردارون کے اِسکی بارگاہ مین تشریف لایا خسرو نے بہت عزت وآبرو سے سب کو بٹھایا بہت خلق سے پیش آیا بخندہ پیشانی ہم کلام ہوا کہ بکاول نے حاضر ہوکر عرض کیا خاصہ تیار ہی دسترخوان آراستہ ہی بس خسرو سب اہل دربار کو ہمراہ لیکر اور شاہزادے کو مع بیدار شاہ وقہرمان وغیرہ کے دسترخوان پر آیا سب نے کھانا کھایا شاہزادہ وبیدار شاہ وقہرمان وغیرہ نے جو جو کہ مسلمان تھے سب نے میوہ خشک کھایا بعد فراغت طعام پھر دلدار شاہ مع خسرو کے اور شاہزادے وسب سردارون کے آکر بارگاہ مین بیٹھا سب بیٹھے بعد تھوڑی دیر کے دلدار شاہ نے دربار برخاست کیا دلدار شاہ مع خسرو کے اُس خیمے مین آیا کہ جو کہ برائے آرام تھا شداد شاہ اپنے سردارون سمیت اپنے لشکر مین آیا اور اپنے سردارون سے کہنے لگا کہ غضب ہوا وہ جوان خدا پرست رہا ہوگیا اور اُسنے قہرمان کو بھی زیر کرلیا کیا صاحب اقبال ہی کہ قتل ہونے سے بچگیا قضا سر پر سے آکر ٹل گئی مین نے تو کوئی درجہ اُٹھا نہ رکھا مگر کیا کرون میرے خیال مین خسرو بھی زیر ہو جائیگا اور اطاعت کریگا بس اگر خسرو بھی زیر ہوگیا دلدار شاہ نے مع فرزند کے دین اسلام قبول کیا اور مع سپاہ کے تو یاد رکھنا کہ کل مین ضرور جنگ مغلوبہ کرونگا مین تو اطاعت نہ کرونگا اور یا تو اِن سب خدا پرستون کو نمازت کیا یا اپنی جان دی تم لوگ بھی خوب جان لڑاکر مقابلہ کرنا سب نے کہا کہ بہت خوب یہ تو یہان باتین اِسطور کی کر رہا ہی اُدھر لشکر دلدار شاہ مین یہی چرچا ہی کہ کل کا معرکہ قابل دید ہی سب سردار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے یہی باتین کر رہے ہین اُدھر شاہزادہ بھی بارگاہ سے اُٹھکر سردارون وبیدار شاہ وقہرمان کے اُس خیمے مین آیا جو کہ خسرو نے برائے شاہزادہ برپا کرایا تھا اُسکو سب سامان عیش سے مہیا پایا بہت خوش ہوا آرام کیا یہانتک کہ رات بھر لشکر دلدار شاہ مین یہی چرچا رہا سب سردار بآرام وراحت سو گیے یہانتک کہ خسرو شب نے شاہ روز سے شکست کھائی پہلوان روز یعنے آفتاب عالم افروز میدان فلکی پر آیا سپیدۂ سحری کا ظہور ہوا عالم نور سے معمور ہوا شاہزادہ بیدار ہوا اور سب سردار اُٹھے سب نے وضو کیا فریضۂ سحری کو ادا کیا اُسکے بعد ہر یک لباس وغیرہ

سے آراستہ ہو کر ہمراہ شاہزادے کے اکھاڑے پر آیا شاہزادہ ایک طرف آکر متمکن ہوا اہل لشکر بھی رات رہے سے آکر جمع ہوے بڑا مجمع تھا شداد بہ نہاد بھی اپنے خیمے سے تیار ہو کر مع سردارون کے آیا شاہزادے کو دیکھکر جل گیا اپنے لشکر کو مسلح و مکمل ہونے کا حکم دیکر آیا تھا سب آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہو کر آئے بیدار شاہ نے یہ رنگ دیکھکر شاہزادے سے کہا کہ شداد فساد پر آمادہ ہی دیکھیے سب لشکر اُسکا مسلح و مکمل ہی شاہزادے نے جواب دیا کہ جیسا کریگا اُسکی سزا پائیگا تم لوگ نظر خدا پر رکھو کہ اِس عرصہ مین دلدار شاہ بھی بیدار ہوا سب امور ضروری سے فراغت کر کے خسرو کو اور سب سردارون کو ہمراہ لیکر اکھاڑے پر آیا شداد شاہ وغیرہ نے سلام کیا شاہزادے سے صاحب سلامت ہوئی دیکھا کہ سب سامان موجود ہی بس خسرو باپ سے اجازت لیکر اکھاڑے مین اُترا کیونکہ اِسکو جلدی ہی اور آتی ہی شاہزادے کو اپنے مقابلے کے لیے طلب کیا بس شاہزادہ بھی بیدار شاہ سے اجازت لیکر اکھاڑے مین آیا گیارہ ڈنڈ کیے خسرو نے کہا کہ اے جوان تم اپنے قول پر قائم ہو شاہزادے نے فرمایا کہ جسکی زبان ایک اُسکا باپ ایک چاہے سر جائے مگر ہم اپنے قول سے نہ پھرین گے تم بھی اپنے قول پر قائم رہو خسرو نے یہی جواب دیا بس باہم کشتی ہونے لگی سب دیکھ رہے ہین کہ خوب زور شور سے مقابلہ ہو رہا ہی کوئی کسی مقام پر کمی نہین کرتا ہی کمال کے داؤن پیچ جوڑ توڑ ہو رہے ہین جھڑا کا کشتی کا بندھا ہوا ہی دو بجلیان ہین کہ کوند رہی ہین یا دو شیر زن ہین کہ لڑ رہے ہین یا دو فیل مست ہین کہ باہم مقابلہ کر رہے ہین ٹکرین چل رہی ہین کہ پوست پیشانیون کے اُڑ گئے ہین جہان پر گھڑی دو گھڑی جم کر لڑے اُس مقام پر اکھاڑے مین کیچڑ ہو گئی اِسقدر پسینہ چھوٹا جب شاہزادہ خسرو کو پکڑ لاتا ہی وہ تڑپ کر نکل جاتا ہی جب خسرو شاہزادے کو پکڑ لاتا ہی یہ صاف نکل جاتے ہین اِسی طور سے دو پہر کا مل کشتی ہوئی اِدھر تو زوال آفتاب ہوا اُدھر خسرو کے زور مین جو زوال ہونے لگا طاقت کمی کرنے لگی دم پھول گیا سانس چڑھنے لگی اب سب کو یقین ہوا کہ خسرو کو بھی زیر کر لیا دلدار شاہ نے کہا کہ لو صاحبو غضب ہوا شاہزادہ بھی زیر ہو گیا واقعی اِن لوگون سے کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہی یہ لوگ بلا کے ہین شاہزادے کی طاقت کمی کرنے لگی اُس جوان کو کچھ معلوم بھی نہین ہوتا ہی شداد نے یہ معرکہ دیکھکر اپنے سردارون و لشکر سے اشارون مین کہا کہ ہوشیار رہو جاؤ اب وقت قریب آگیا ہی بس اِس شداد کے اشارون سے سب خبردار ہو گئے اُدھر جب خسرو نے دیکھا کہ میری طاقت جواب دینے لگی بس شاہزادے کے شانے پکڑ کر لے دوڑا اُدھر بیدار شاہ و قہرمان و قہار و مقہور وغیرہ کہہ رہے ہین کہ شہریار نے خسرو کو بھی زیر کیا غالب آئے بس شاہزادہ ساٹھ قدم پیچھے ہٹا تھا کہ خیال جو بٹا خسرو کو موقع ملا اِسنے ہکا بارگی شاہزادے کا بایان گھٹنا آشنا بزمین ہوا اب جو تڑپ کر لنگر قائم کیا تا بہ پاشنہ عرق زمین ہونے خسرو نے کمر زنجیر پکڑ کر تین زور متواتر شاہزادے پر کیے کہ اُنگلیون سے خون کی بوندین ٹپکنے لگین کہنیان ٹپکنے لگین بس جب شاہزادے کے لنگر کو حرکت نہوئی عاجز ہو کر ہاتھ کھینچ لیا اور کہا کہ مین زور کر چکا اپنا حوصلہ نکال چکا اب آپ زور کرین شاہزادے نے فرمایا کہ خوب طور سے حوصلہ نکال لو بعد کو یہ نہ کہنا کہ یہ پیچ رہگیا ورنہ مین اِس پیچ پر زیر کر لیتا خسرو نے کہا کہ مین سب طور سے امتحان کر چکا اب آپکی باری ہی بس شاہزادہ خسرو کے دونون شانے پکڑ

لے دوڑا وہ مثل پتہ کے جاتا تھا جہان پر قصد کرتا تھا کہ رُکون شاہزادہ ہنکا مارتا تھا کہ زمین پانون کے نیچے سے نکل جاتی تھی کیا برا وقت تھا کہ زمین کو بار تھا بس بارھون قدم پر لاکر ہنکا جو مارا دونون گھٹنے خسرو کے آشنا بزمین ہوئے اُسنے قصد کیا کہ مین بھی تڑپ کر لنگر قائم کردن حریف زبردست ہی لنگر کب قائم کرنے دیتا ہی شاہزادے نے دہنی طرف آکر کمر زنجیر پکڑکر اب جو یا حیدر صفدر و نعرۂ اللہ اکبر کہکر زور کیا خسرو کو زمین سے اُٹھا لیا پہلے ہی زور مین تا بہ کمر لائے دوسرے مین تا بہ سینہ تیسرے مین سر سے بلند کر لیا پھر تو اہل مجمع سوائے بیدار شاہ و قہرمان و قہار و مقہور تو اُٹھ کھڑے ہوئے اور سب سردار تعریفین کرنے لگے اہل لشکر شداد و دلدار شاہ و سرداران و دلدار و کل لشکر دلدار شاہ کے حواس باختہ ہو گئے سب کے رخون پر مردنی چھا گئی چہرے زرد ہو گئے مگر کیا کر سکتے ہین شداد نے قصد کیا کہ اپنے اہل لشکر کو حکم دون کہ وہ سب ٹوٹ پڑین مگر کچھ سوچکر خاموش ہو رہا اور خیال دل مین کیا دیکھو تو انجام کیا ہوتا ہی اُدھر شاہزادے نے خسرو کو گردسر چرخ دیا اُسنے امان طلب کی شاہزادے نے فرمایا کہ امان بشرط ایمان اُسنے جواب دیا کہ مین نے آپکی غلامی اختیار کی آپکا دین و مذہب قبول کیا بس شہزادے نے اُسکو آہستہ زمین پر رکھدیا خسرو اُٹھکر شاہزادے کے قدمون پر گرا شاہزادے نے کلمہ تعلیم کیا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا گر دپھر اشاہزادے نے گلے سے لگایا اُسنے اپنے سردارون اور اپنے باپ و اپنے اہل لشکر کیطرف دیکھکر کہا کہ مین نے تو اس شہریار کی غلامی اختیار کی اور دین اسلام قبول کیا بس جسکو میری ہمراہی منظور ہو وہ دین اسلام اور اس شہریار کی غلامی اختیار کرے ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا اپنی گمراہی کی سزا پائیگا راوی کہتا ہی دلدار شاہ اپنے فرزند و سپہ سالار کے بھروسے پر حکومت کرتا تھا جب یہ دونون زیر ہو گئے اب کون تھا کہ جسکے بھروسے پر دلدار شاہ مقابلہ کرتا بس مع سردارون کے رومال سے ہاتھ باندھکر خدمت شاہزادے مین حاضر ہوا قدمون کو بوسہ دیا شاہزادے نے اُسکے ہاتھ کھولے اُسکو کلمہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر مع سردارون کے از سر صدق مسلمان ہوا یہ رنگ جو اہل لشکر دلدار شاہ نے دیکھا بس سب اُسیوقت حاضر ہونے لگے اور کلمہ پڑھکر دائرۂ اسلام مین آنے لگے کیونکہ اُنھون نے دیکھا کہ جب بادشاہ اور شاہزادہ و سپہ سالار و کل سردارون نے دین اسلام اختیار کیا تو ہمکو کیا ضرورت ہی جو اپنی جانین برباد کرین بس یہ کہتے ہوئے کہ الناس علی دین ملوکہم ایمان لائے راوی کہتا ہی کہ تھوڑے ہی عرصہ مین کل لشکر دلدار شاہ کا جو کہ تین لاکھ کا تھا مع شاگرد پیشہ و نیچے و بقال کے دائرۂ اسلام مین آگیا ایک بھی کافر نہ رہا بس سب نے دین اسلام قبول کیا کیونکہ سب نیک نیت و روشن دل تھے جب سب لوگ مسلمان ہو چکے اُسوقت دلدار شاہ نے دیکھا کہ شداد مع اپنے سردارون و اہل لشکر کے الگ کھڑا ہی اُسنے دین اسلام نہین قبول کیا ہی دلدار شاہ نے شداد سے کہا کہ ای شداد تو بھی آکر مع سردارون و اہل لشکر کے اس شہریار کی غلامی اختیار کر اور دین اسلام قبول کر کیون الگ کھڑا ہی حیران حیران اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہی ارے کیون نہین سعادت کونین حاصل کرتا ہی اُس بدنہاد نے جواب دیا کہ مین تم سب کی طرح دیوانہ و بیوقوف نہین ہون کہ اپنا دین ترک کردن میری ہزار ہزار جانین خداوند لقا و زمرد ثانی پر نثار ہین مین کبھی بہ دین نہ قبول کرونگا یہ کہکر اُسنے سردارون و اہل لشکر کو حکم دیا کہ اِن سب کو قتل کرو پس یہ شداد بدنہاد۔ نے حکم دیکر دلدار شاہ

سے کہا کہ مین اب تمکو اور اِس جوان کو زندہ چھوڑتا ہون ابھی اِس حرکت کی سزا دیتا ہون یہ جو شداد بانی بیداد نے کہا دلدار شاہ نے کہا تو بڑا سیاہ قلب ہی تو کیا کرے تیرے مقدر مین یہ سعادت نہین ہی بس شاہزادے کیطرف مُنھ کرکے کہا کہ حضور اِسکے شر سے اپنے کو بچایئے شاہزادے نے فرمایا وہ خدا بچانیوالا ہی کہ جسنے قتل ہونے سے بچایا اُدھر شداد نے جو سب اپنے اہل لشکر و سردارون کو حکم دیا کہ اِس جوان اور دلدار شاہ کو قتل کرو بس وہ لوگ سب کے سب تلوارین علم کرکے چلے چونکہ لشکر دلدار شاہ بھی مسلح و مکمل تھا اِن کفارون سے لڑنے لگا دونون لشکر مل گئے اِس عرصہ مین دلدار شاہ تخت پر سوار ہوا اور بیدار شاہ اور اِسکے سب سردار اور دلدار شاہ کے سردار قہرمان و مقہور و قہار و خسرو و خود شاہزادہ مرکب پر سوار ہوئے اور تلوارین لیکر لشکر حریف پر جا پڑے تلوار چلنے لگی بازار مرگ گرم ہو گیا سرون کے منھ برسنے لگا کفار مر مر کے گرنے لگے خون کا دریا بہنے لگا ملک الموت روحین قبض کرنے لگے کفارون کی روحون سے دوزخ بھرنے لگا راوی کہتا ہی کہ کفار تو پچاس ہزار تھے اور یہ سب تین لاکھ سے اوپر تھے اِسطور سے کفار کو گھیر لیا اور کفار سے مل گئے کہ جیسے آٹے مین نمک جہان پر ایک کفار مقابلہ کر رہا تھا وہان دس پر لشکر دلدار شاہ کے اہل لشکر تھے سب کفار تتر بتر ہو گئے مثل نگینہ انگشتری کے گھر گئے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو جنگ ہو رہی تھی اُدھر وہ لشکر اور سردار جو کہ اہل قلعے کے مُنھ سے یہ سنکے کہ شداد شاہ نے سب خدا پرستون کو بیہوشی کھلا کر اور بیہوش کرکے سب کو اسیر کرکے اُنکی قید لیکر مع پچاس ہزار سپاہ کے خدمت دلدار شاہ مین لشکر پر شبخون مار کر چلا گیا ہی ہمکو برائے حفاظت قلعہ چھوڑ گیا ہی ہم قلعے مین نہ آنے دینگے اگر اِدھر آوگے تو گولے مارینگے ہان اگر اطاعت کروگے تو آنے دینگے بس یہ لوگ وہان سے کل لشکر اور خیمہ و بارگاہ لیکر اور جو سردار تھے وہ سب اپنے کشتون کو دفن کرکے کہ جو حالت شبخون اور حالت غفلت مین کفار کے ہاتھ سے مارے گئے تھے طرف شہر انوریہ کے روانہ ہوئے تھے یہ لشکر بھی قریب لاکھ کے تھا کیونکہ اسی ہزار جوان شاہزادہ رفیع البخت کے ہمراہ تھے اور ایک لاکھ چالیس ہزار کا لشکر بیدار شاہ کا تھا بس جوان دو مقابلون مین قتل ہوا یعنے اُس معرکہ مین جو کہ شاہزادے سے ہوا تھا اور اِس شبخون مین کام آئے باقی سب طرف انوریہ کے چلے تھے اُسوقت آکر پہونچے کہ جب یہان لشکر شداد شاہ و لشکر دلدار شاہ و شاہزادے سے مقابلہ ہو رہا تھا اور دلدار شاہ کی سپاہ لشکر شداد شاہ کو قتل کر رہے تھے اِن سب نے جو دور سے یہ معرکہ دیکھا کہ مقابلہ ہی اور جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی سردارون نے ہرکارون سے کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ کس لشکر سے مقابلہ ہی اور کون دو لشکر لڑ رہے ہین ہرکارے دوڑے ہوئے اُس مقام پر آئے کہ جہان جنگ ہو رہی تھی تدبیر عمل سے دریافت کرکے سردارون کی خدمت مین پہونچے اور کہا کہ جلدی چلیے شاہزادے سے مقابلہ ہو رہا ہی اور شداد شاہ کے لشکر سے اُنھون نے کہا کچھ دریافت بھی کیا کہ شاہزادہ کیونکر رہا ہوا اُنھون نے کہا کچھ دریافت بھی کیا کہ شاہزادہ کیونکر رہا ہوا اُنھون نے کہا کہ دریافت کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ شداد شاہ جو ہمارے لشکر پر شبخون مار کر اور قید اِنکی لیکر چلا تو اِس صحرا مین آکر پہونچا چونکہ شداد شاہ دلدار شاہ حاکم شہر انوریہ کو برائے کمک طلب کر چکا تھا اور دلدار شاہ مع تین لاکھ سپاہ اور اپنے فرزند خسرو شیر دل

اور سپہ سالار قہرمان پنجہ گیر کے برائے کمک چل چکا تھا اور اُس مقام پر فروکش تھا کہ شداد پہونچا
اُسنے سب حال بیان کیا اور قیدیون کو حوالہ دلدار شاہ کے کیا اُسنے طلب کر کے دربار مین بہت
کچھ پند و نصیحت کی کہ میری اطاعت اور زمرد پرستی قبول کرو انھون نے بہت سخت کلامی کی اُسنے قتل
کا حکم دیا جلاد حاضر ہوئے وہ حکم دیچکا تھا کہ اُسکا فرزند خسرو سپہ سالار شکارگاہ سے یہ خبر سنکے آئے
کیونکہ یہ لوگ اُسوقت دربار مین نہ تھے شکار کو گئے ہوئے تھے جلاد کو قتل سے منع کر کے دربار
مین شاہزادے کو طلب کیا چونکہ خسرو مرد بہادر تھا اُسنے حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ شداد نے
مکر سے اسیر کیا ہی وہ شداد اور اپنے باپ سے بہت آزردہ ہوا شاہزادے کو اِس اقرار پر رہا
کر دیا کہ مجھ سے مقابلہ کے لیے اور میرے سپہ سالار سے آمادہ ہو جیے اگر میرا سپہ سالار آپکو زیر کرلے
تو آپ میری اطاعت اور زمرد پرستی قبول فرمائیے اگر آپ مجکو اور میرے سپہ سالار پر غالب آئے
تو مین اپنے کل لشکر و سردارون و باپ کے آپکی غلامی اختیار کرونگا اور آپکا دین اختیار کرونگا
بس شاہزادے نے اقرار کیا اور قید سے رہائی پائی اُسدن مقابلہ کر کے سپہ سالار دلدار شاہ
کو زیر کیا اُسنے اطاعت کی اور مسلمان ہوا آج خسرو فرزند دلدار شاہ کو کشتی مین زیر کیا بس وہ
بھی مسلمان ہوا مع اپنے باپ اور کل سردارون اور اہل لشکر اور آقا کی اطاعت اختیار کی شداد
مع اپنے لشکر کے الگ ہو گیا لاکھ لاکھ سب نے کہا اُسنے نہ اطاعت قبول کی نہ دین اِسلام
بلکہ مقابلے پر آمادہ ہوا اور سب لشکر لے کر اُن سب پر ٹوٹ پڑا بس لشکر دلدار شاہ نے
اُس سے مقابلہ شروع کر دیا اور لڑائی ہونے لگی یہ سننا تھا کہ وہ سردار کل لشکر لیکر آپڑے اور
اور شریک جنگ ہوئے اُسی لشکر نے لشکر شداد شاہ کا ناطقہ بند کر دیا تھا یہ تازہ لشکر جو پہونچا
اور قتل کرنا شروع کیا ایک دم مین سب کا تھراؤ کر دیا لاشون سے میدان جنگ بھر دیا خون کا دریا
بہا دیا مفسدون کا برسا دیا جو جو نامی سردار اور افسر تھے وہ اہل اِسلام کے ہاتھ سے مارے گئے
اور باقی اسیر ہوئے اور بہت سے اہل لشکر یکایک خسرو سے اور شداد شاہ سے سامنا ہو گیا
خسرو یہ کہتا ہوا چلا کہ او مکار تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا تو نے تو میری آبرو ہی لی تھی اور
مجکو ذلیل بھی کیا تھا سب مردان عالم ہین اور اِس نعمت عظمےٰ سے اور سعادت کونین سے محروم
کیا تھا جو کہ دین اِسلام قبول کرنے سے مجکو حاصل ہوئی شداد نے جو اِس شیر کو آتے ہوئے
دیکھا بہت گھبرایا ایک طرف سے دلدار شاہ یہی کلمہ کہتا ہوا طرف شداد کے چلا اور ایک
سمت سے بیدار شاہ اِسکا بھائی یہ کہتا ہوا چلا کہ او مکار جعلساز شداد بدنہاد مین آپہونچا اب تو
میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی تجکو کب زندہ چھوڑتا ہون تو نے بڑا مکر کیا ہم سب کی جان لی تھی
وہ تو قدرت خدا ہوئی اور خدا نے خسرو کے دل مین یہ بات ڈالی کہ اُسنے دریافت کیا ورنہ کیا
باقی تھا کیون شداد تو بڑا کور دل و سیاہ قلب ہی یہ سب قدرت اور کارسازی رب کریم کی آنکھون
سے دیکھی کہ اُسنے کیونکر ہم سب کو زندہ رکھا اور کیونکر دلدار شاہ و خسرو کو شاہزادے کا مطیع کیا
اور یہ لوگ کیونکر زیر ہوئے اور اُسپر بھی تو ایمان نہ لایا مقابلے پر آمادہ ہو گیا اور مقابلہ کیا
تو نے تو اپنے نزدیک کوئی بات اُٹھا نہین رکھی جہانتک ہو اُدشمنی کی مگر خداوند کریم ہم سب کا حافظ
تھا اُسنے بچایا دوسرے اِن سب کو بھی یہ سعادت ملنا تھی اور ان سب کے نصیب مین سیر باغ
بہشت مقرر ہو چکی تھی بس وہ امر پردۂ غیب سے ظاہر ہوا جس سے کوئی آگاہ نہ تھا اور یہ سب

شرف اسلام سے مشرف ہوئے تو اس سعادت سے محروم رہا اور رہیگا تیرا مقام دوزخ ہے
تجکو بھلا بہشت سے کیا مطلب ہی بس بیدار شاہ یہ کہتا ہوا چلا ایک جانب سے مقہور تیغہ برہنہ ہاتھ
مین لیے ہوئے اور کلمات سخت و سست شداد کو کہتا ہوا چلا اب جو شداد نے ان چار رون
شیرون کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا گھبرایا فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون جو ان شیرون کے
پنجون سے بچون لاکھ لاکھ فکر کرتا ہی کوئی تدبیر مین نہین آتی ہی روح ان شیرون کو دیکھکر قفس جسم مین
گھبراتی ہی دل سے کہتا ہی کہ اب بچنا محال ہی یہ ان سب کا خیال خام ہی کہ مین خوف جان سے دین
اسلام قبول کرون مرجانا گوارا ہی مگر مسلمان ہونا گوارا نہین ہی یہ باتین دل سے کرکے اسنے
خیال کیا کہ او شداد تو اتنا ان لوگون سے ڈرتا کیون ہی کوئی انکے چار ہاتھ پاؤن نہین ہین
جو دوسرے کے ہاتھ پاؤن ہین وہی انکے وہ جوان خدا پرست تو طرف تیرے آتا نہین ہی
جو زیادہ خوف ہو تیرے ہی تو بھائی بند ہین جو قوت و طاقت تیرے جسم مین ہی وہ انکے جسم
مین ہی جسنے مجکو پیدا کیا ہی اسی نے انکو بھی خلق کیا ہی جو فنون سپہ گری کے مجکو معلوم ہین وہی انکو
بھی معلوم ہین پھر کس امر کا خوف ہی شاید یہ تیرے ہاتھ سے قتل ہون خداوند زمرد نے ان سبکی
قضا تیرے ہاتھ سے مقرر کی ہو بس مقابلہ کر یہ امر دل مین تجویز کرکے اور تلوار جس سے لڑ رہا
تھا علم کرکے کھڑا ہوا کہ جو میرے قریب آئیگا اسکو اس تلوار سے قتل کرونگا یہ تو اس قصد سے کھڑا
ہوا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ بیدار شاہ نے مرکب کو تیز کیا کیونکہ اسکو بہت غصہ تھا مرکب کو
تیز کرکے قریب شداد کے پہونچا اور کہا کہ او بدنہاد کیا کہتا ہی شناخت مین پروردگار عالم کی
دیکھ تیری قضا تیرے سر پر موجود ہی یہ کہکر تلوار چمکائی شداد بدنہاد نے کچھ جواب نہ دیا اور بلکہ
اس تقریر کے جواب مین تلوار کا وار کیا بس بیدار شاہ نے وار کو خالی دے کر اب جو سر کو
بناکر کر پر وار کیا تلوار جو بھرپور پڑی مثل خیار تر کے دو ٹکڑے شداد کے ہوئے وہ بانی بیداد
بدنہاد خلم ہوکر پشت مرکب پر سے زمین پر گرا بیدار شاہ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا یہ حال جو دلیدار
شاہ و مقہور و خسرو نے دیکھا کہ جبتک ہم جائین جائین بیدار شاہ نے پہونچکر شداد کو قتل
کیا ان لوگون نے بہت تعریف کی اور تعریف کرکے جو سوار و پیدل و سردار اس مقام
پر تھے اسنے لڑنے لگے اور انکو قتل کرنے لگے یہ حال جو لشکر شداد نے دیکھا کہ ہمارا افسر
و بادشاہ مارا گیا سب کے جی چھوٹ گئے ہر ایک کی طاقت نے جواب دیدیا ہر ایک
گوشۂ امان تلاش کرنے لگا چونکہ مثل مشہور ہی کہ لشکر بے امیر تکیہ بے فقیر ترکش بے تیر بیکار ہی
بس شداد شاہ کا مرنا تھا کہ لشکر نے شکست کھائی سب کے پاؤن اکھڑ گئے ہر طرف سے
صدائے الامان بلند ہوئی دلیران اسلام نے جواب مین کہا کہ امان بشرط ایمان سب نے کہا
کہ ہمنے زمرد پرستی پر لعنت کی دین اسلام اختیار کیا اور اس شہریار کی اطاعت بس اس صدا
کا ہر طرف سے آنا تھا کہ شاہزادے نے تیغ انتقام کو نیام مین کیا ہاتھ جنگ سے روک لیا شہزادے
کا ہاتھ کا روکنا تھا کہ سب اہل اسلام جنگ سے دست بردار ہوئے کفار کشی سے باز ہوئے بس
یہ نوبت ہوئی کہ جو اہل لشکر قتل و اسیر ہونے سے بچے تھے وہ تلوارین ٹپک ٹپک کر ہاتھ رومال
سے باندھ باندھکر حاضر ہونے لگے بیدار شاہ نے سب کی سفارش شاہزادے سے کرکے
انکی خطا کو معاف کرایا بس کل لشکر شداد شاہ کا کہ جو کہ قریب تیس ہزار کے تھا اور قتل و غارت

سے بچا تھا کلمہ طیبہ پڑھکر صدق دل سے مسلمان ہوا اور غلامی شاہزادے کی سب نے قبول کی بس شاہزادہ اُن سب کو اور اپنے سردارون و بیدارشاہ و دلدارشاہ و خسرو و قہرمان و مقہور کو اپنے ہمراہ لیکر اور اُن سب کے سردارون کو اور لشکر کو کوچ کرنے کا حکم دے کر اور اپنے اہل لشکر سے یہ فرماکر کہ خیمے وغیرہ برپا کرو طرف بارگاہ دلدارشاہ کے چلے راہ مین اُن سردارون نے کہ جو کہ قلعۂ کشوریہ پر بیرون قلعہ رہگئے تھے اور دعوت مین نہین گئے تھے جن برشداد نے شبخون مارا تھا سب حال شداد کے شبخون کرنے کا اور اہل لشکر کے قتل ہونے کا اور اُسی تاریکی شب مین جو شبخون کر کے نکل جانے کا اور اپنا طرف قلعے کے جانے کا اور اُسنے یہ کہنا کہ شاہزادے کو ہماری خبر کرو اُن لوگون کا جواب سخت دینا اور قلعے کو آلات حرب وضرب سے آراستہ پانا اُنکی زبانی یہ سُنکے کہ شداد شاہزادے کو مع سردارون کے قید کر کے اور لشکر پر شبخون مار کے طرف انوریہ کے پاس دلدارشاہ کے گیا بس اپنا مع لشکر کے اِدھر کو روانہ ہونیکا اور یہان پہونچکر حال دریافت کر کے شریک جنگ ہونے کا بیان کیا راہ مین یہ جو شاہزادے نے سُنا تو اُطرف مقہور کے دیکھا اُسنے ہاتھ جوڑ کے عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی شاہزادے نے فرمایا کہ ای مقہور تم اِسوقت تھوڑا سا لشکر لیکر طرف قلعۂ کشوریہ کے روانہ ہو بیرون قلعہ اُترنا پہلے اُنکو پند و نصیحت کرنا اگر وہ مان لین تو خیر ورنہ قلعے پر یورش کر کے قلعے پر قبضہ کرنا اور وہان دین اسلام کو رواج دینا ہم بھی آتے ہین ہمارے آنے تک یہ سب بندوبست ہو جائے مقہور نے عرض کیا کہ بہت خوب بس مقہور اُسیوقت شاہزادے کو سلام کر کے بارگاہ مین بھی نہ گیا لشکر مین آیا فوج مین قرنا ہوا لشکر تیار ہو گیا ابھی اہل لشکر نے کمر بھی نہ کھولی تھی بس مقہور پچاس ہزار سپاہ لیکر طرف قلعۂ کشوریہ کے روانہ ہوا کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا یہ تو اِدھر کو جاتا ہی یہان شاہزادہ بارگاہ مین آیا دلدارشاہ نے قصد کیا کہ شاہزادے کو تخت پر بٹھائے شاہزادے نے انکار کیا اور دلدارشاہ و شداد شاہ کو تخت پر بٹھایا آپ دنگل پر جلوہ فرما ہوئے سب سردار دنگلون و کرسیون پر متمکن ہوئے شاہزادے کا دنگل پایۂ چہارم تخت پر بچھایا گیا جب سب سردار آچکے دربار کراستہ ہو چکا شاہزادے نے حکم دیا کہ کشتگان کفار و اہل اسلام کا شمار کیا جائے اہل اسلام دفن ہون اور کفار کو ایک غار مین ڈالدیا جائے اور زخمی شفاخانے کو روانہ کیے جائین تاکہ اُنکا علاج ہو اور اسیرون کو حاضر کیا جائے تاکہ اُنکا دربار سمجھا جائے کیونکہ مجکو اب اِسقدر مہلت نہین ہی کہ مین اِن کامون مین تاخیر کرون ابھی مجکو طلسم کے فتح کرنے کو جانا ہی کہ جس کام کے لیے مین اپنے والد بزرگوار سے ایسے وقت مین جدا ہوا ہون کہ جبکہ وہ مقابلہ مین مصروف ہین اور مقابلہ بھی کوئی ایسے ویسے سے نہین ہی کہ بہت جلد فراغت ہو جائیگی بادشاہ بزرگ ہے بس مجکو لازم ہی کہ مین بہت جلد طلسم کو فتح کر کے اُنکی خدمت مین جاؤن اور اُنکے ہمراہ جہاد کرون یہ جو حکم دیا فوراً کارپردازون نے سب بندوبست کیا اہل اسلام کے لاشون کا شمار کر کے نماز اُنپر پڑھکر دفن کیا کفار کے کشتون کو شمار کر کے غار مین ڈالدیا زخمیون کو شمار کر کے شفاخانے کو روانہ کیا اُنکا علاج ہونے لگا اور آکر عرض کیا کہ اِس مقابلہ مین کل اہل اسلام دس ہزار شہید و مجروح ہوئے اور بیس ہزار کفار جہنمین پندرہ ہزار تو مارے گئے یا پنج ہزار اسیر ہوئے تیس ہزار نے دین اسلام قبول کیا کیونکہ شداد کے ہمراہ کل پچاس ہزار سپاہ تھی باقی بیس ہزار قلعے مین رہے

حفاظت قلعہ چھوڑ آیا تھا وہ قلعے مین تھے بس یہ سنکے شاہزادے نے فرمایا کہ اُن سب کو حاضر کرو
جو کہ اسیر ہوئے ہین داروغہ زندان اُسیوقت اُن سب کو لیکر حاضر ہوا وہ سب جب دربار مین آئے
شاہزادے نے اُنکو تلقین بدین اسلام کیا اور چند کلمہ وحدانیت مین اپنی زبان معجزبیان سے
فرمائے اور پند نصیحت فرمائی وہ سب کے سب کلمہ پڑھکر صدق دل سے مسلمان ہوئے اور
اطاعت کی اُن سب کو خلعت مرحمت ہوئے اور جگہ دربار مین ملی جب اِن کاموں سے شاہزادہ
فراغت فرمایا اُسوقت دلدار شاہ وخسرو سے فرمایا کہ آپ لوگ اپنا لشکر لیکر طرف اپنے
شہر کے تشریف لیجائین اور اہل شہر وغیرہ کو مسلمان کرین مسجدین بنوائین سکہ وخطبہ بنام بادشاہ اسلام
دارا ابن جمشید شاہ کے جاری کرین مین صبح کو اپنا لشکر لیکر طرف کشوریہ کے جاونگا اگر مقہور
نے قلعہ فتح کرلیا ہوگا تو یا صلح ہوگئی ہوگی تو اُسکا بندوبست کرکے مقہور کو اپنے ہمراہ لیکر طرف طلسم کے
روانہ ہونگا اگر نہ فتح کیا ہوگا نہ صلح ہوئی ہوگی تو اُس حالت مین وہان قیام کرونگا اور قلعے پر قبضہ کرکے
خواہ بجنگ خواہ بآشتی وہان سے روانہ ہونگا جب طلسم فتح کرکے واپس ہونگا تو آپ لوگون کو ہمراہ
لے کر طرف لشکر صاحبقران کے چلونگا اِس عرصہ مین آپ لوگ بھی شہر کے بندوبست سے
فراغت پاجائینگے پھر کوئی خدشہ نہ رہیگا یہ جو شاہزادے نے فرمایا دلدار شاہ وخسرو وقہرمان
ودیگر سردارون نے عرض کیا کہ یہ تو بجا ارشاد ہوا مگر ہم غلامون کو اگر اجازت ہو تو کچھ عرض کرین
اگر قبول ہو زہے عزوشرف ورنہ کیا چارہ ہے فرمایا کہ بیان کرو تب اِن سب نے عرض کیا کہ ہماری
دو عرض ہین اول تو یہ کہ ہمنے جو حضور کے قدم مبارک کو بوسہ دیا اور آپکی اطاعت کی اور دین اسلام
قبول کیا تو اِس غرض سے نہین قبول کیا کہ ہم سب جاکر اپنے ملک مین بیٹھین بلکہ اِس غرض سے
کہ اب جو باقی عمر ہو اُسکو حضور کی اطاعت ودین اسلام کی پیروی مین بسر کرین کیونکہ ایک زمانہ دراز
تک گمراہی وضلالت مین مبتلا رہے سوائے افعال بد کے کوئی فعل نیک ہمسے سرزد نہین ہوا بلکہ
یہ کتنا بڑا گناہ تھا اُسکے ایک بندہ مغضوب کو سجدہ کرتے تھے اُسکی خدائی مین اُسکو شریک کیا تھا
ایک بندۂ بے ادب کو اپنا خدا قرار دیا تھا بس بسبب وسوسۂ شیطانی کے ہم لوگ گمراہ تھے جبکہ
ایک راہ نما اور ہدایت کنندہ ملا اور اُسکے سبب سے راہ ضلالت وگمراہی سے نکلے اور نجات پائی فرخ
بچے بہشت کی سیر کے مستحق ہوئے اب اُس راہ نما کے قدمون کو چھوڑکر کہان جائین کہ جسکے سبب
سے یہ نعمت غیر مترقبہ نصیب ہوئی اب ہمکو لازم ہے کہ اپنی باقی عمر جہاد مین بسر کرین تاکہ اُن گناہون کی
بازپرس نہو اور دین اسلام کے رواج دینے مین آپکے ہمراہ کوشش کرین تاکہ جو کچھ آلایش کفر وضلالت
ہے سب سے پاک ہوجائین اور وہ کریم ہمسے خوش ہو اور ہمارے گناہ بخش دے پس ہمنے اِس
غرض سے اطاعت کی ہے کہ آپ کے ہمراہ رکاب رہکر کفار کشی مین مصروف ہون اگر زندگانی مین فتح
پائی اور کفار کشی مین غالب آئے تو فردوغازیون مین نام لکھا گیا اگر کفار کے ہاتھ سے قتل ہوئے
تو مرتبۂ شہادت پایا سیر بہشت عنبر سرشت نصیب ہوئی بس ایسی سعادت کو ترک کرکے ہم کہان جاکر
اپنے ملک کو جائین ہمتو کبھی آپ کے قدم نہ چھوڑینگے اب یہ سر قدمون پر نثار کرینگے شاہزادے
نے فرمایا کہ یہ قول آپ لوگون کا بہت درست ہوا اور صحیح ہے مگر مین نے جو یہ امر کیا تو ایک سبب سے
کیا کہ یہ تو آپ لوگون کو بخوبی معلوم ہے کہ جو کہ طلسم کو فتح کرنے جاتا ہے اُسکو کچھ سپاہ ولشکر کی ضرورت نہین
ہوتی ہے بلکہ یہ حکم ہے کہ طلسم کشا کے ہمراہ شاطر تک تنہا بس سپاہ ولشکر بیکار ہے ایسی حالت مین جہان

جانا بیکار ہو زحمت سے کیا حاصل آپ لوگ یہان تشریف رکھین مین انسے واپس آکر آپکو ہمراہ لیچلونگا جبکہ برائے
مقابلہ کفار سفر کرونگا دوسرے یہ جو آپ نے کہا کہ آپ لوگ شہر مین جاکر اہل شہر کو اور لوگون کو
مسلمان کیجیے تو یہ بھی تو ایک طور کی سعادت ہی کہ آپکے سبب سے وہ لوگ کہ جو کہ گمراہی مین مبتلا ہین
راہ راست کو اختیار کرین گے کتنا بڑا ثواب ہوگا اگر آپ لوگ میرے ہمراہ چلین گے تو وہ اس
شرف سے محروم رہجائین گے انکو کون مسلمان کریگا وہ اسی ضلالت مین مبتلا رہین گے دلدار
شاہ نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا اگر ہم لوگ آپکے قدمون سے جدا ہونا گوارا نہین کرین گے بس یہ
آپ یہ خیال فرمائیے کہ جہان آپکا یہ لشکر جو کہ آپ کے ہمراہ ہی رہیگا ہم لوگ بھی اسی مقام پر رہین گے
اگر یہ لشکر آپ کے ہمراہ داخل طلسم ہوگا ہم بھی داخل ہونگے جبکہ آپ یہ ارشاد فرما چکے ہین کہ طلسم مین
سوائے میرے کوئی نہین جائیگا آخر یہ لشکر کسی مقام پر قیام پذیر ہوگا یہ غلامان تازہ بھی اسی مقام پر حاضر رہین گے
اور کسی صورت سے آپ کے قدمون کو نہ چھوڑین گے اگر حضور نہ لیجائین گے بس ہم سب آپ کے
روبرو گلے کاٹ کر اپنی جانین قدم مبارک پر نثار کرین گے اب ہمکو ایک پل کی جدائی نہ گوارا ہوگی
یہ جو ارشاد ہوا کہ تمھارے ہمراہ چلنے سے اہل شہر اس شرف سے محروم رہین گے انکو کون مسلمان کریگا
وہ مبتلاے ضلالت رہین گے اسکی تدبیر یہ غلام نے سوچی ہی کہ حضور از براے خدا میرے شہر مین ایک
دن کے لیے تشریف لیچلین تاکہ اہل شہر زیارت جمال سے مشرف ہون اور جو نان ونمک اس حقیر کو
میسر ہو اسکو نوش فرمائیے میری عزت بڑھائیے تاکہ سب کو معلوم ہو کہ جس شہریار کی دلدار شاہ نے
غلامی اختیار کی اسنے دلدار شاہ کو سرفراز کیا بس غلام اسی ایک دن کے عرصہ مین سب اہل شہر
کو مسلمان کریگا اور اپنے وزیر کو طریقہ اسلام تعلیم کرکے اور اسکو اپنی طرف سے حاکم کرکے سب امر ضروری
سے آگاہ کرکے ہمراہ رکاب ہوگا یہ تقریر جو دلدار شاہ نے بعجز وانکسار کی شاہزادے کو سوائے
قبول کرنے کے کچھ بن نہ پڑا مگر یہ فرمایا کہ اے دلدار شاہ تمنے بہت پریشان کیا ہم تمسے مجبور ہو گئے
خیر مگر اسکا خیال رہے کہ ہم ایک دن سے زیادہ نہ قیام کرین گے تم اس عرصہ مین سب بندوبست
کر لینا کیونکہ ہمکو جلدی ہی ہم تمسے سب حال کہہ چکے ہین اگر تمنے پھر ضد کی تو ہم نہ مانین گے ذرا کوچ
کرکے اپنے کام کیطرف روانہ ہونگے دلدار شاہ نے عرض کیا کہ کیا مجال غلام کی جو ایک دن سے
زیادہ تشریف فرمانے کا اصرار کرے بس شاہزادے نے حکم دیا کہ کل کل لشکر بوقت سحر تیار رہے
ہم ہمراہ دلدار شاہ کے شہر انوریہ کو جائین گے یہ حکم فرما کر دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے
مقام پر آئے دلدار شاہ نے اسیوقت ایک شتر سوار طرف اپنے ملک کے روانہ کیا اور اپنے
وزیر کو تحریر کیا کہ تم کل کل لشکر لیکر بیرون شہر آنا اور دعوت کا سامان کرنا اور شہر مین منادی کرا دینا کہ کل
اہل شہر از پیر تا جوان وازمرد تا عورت سب ایک مقام پر جمع ہون ہمکو کچھ حکم سنانا ہی ہم کل اس شہریار
کو لیکر اپنے ملک مین آئین گے کہ جسکی ہمنے اطاعت کی ہی اور جسکا ہمنے دین قبول کیا ہی جسنے ہمکو
ضلالت سے نکالا اور راہ نیک کا سالک کیا بس ان حکمون مین میرے فرق نہو بس وہ شتر سوار یہ نامہ
لیکر فوراً طرف انوریہ کے روانہ ہوا یہان سب اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوئے ادھر
سردارون نے سب لشکر کو حکم شاہزادے سے آگاہ کیا اسیوقت سے کوچ کی تیاری ہونے لگی
یہان تو کوچ کی تیاری ہو رہی ہی ادھر وہ شتر سوار نامہ لیکر شہر انوریہ مین راہ طے کرکے داخل ہوا
ملازمان شاہی سے دریافت کیا کہ وزیر اعظم کہان تشریف فرما ہین آیا دربار مین یا اپنے محل مین ہین

اُنھون نے کہا کہ ابھی دربار برخاست کرکے اپنے مقام پر گئے ہین تم کہانسے آئے ہو کہا کہ بادشاہ
کا نامہ اُنکے نام لایا ہون بہت ضروری نامہ ہی اُن سب نے کہا کہ دولت سرائے وزیر پر جاؤ بس وہ
در دولت وزیر پر آیا دربانون وپاسبانون سے کہا کہ اطلاع کرو کہ ایک شتر سوار بادشاہ کے پاس سے
نامہ ضروری لیکر آیا ہی دربانون نے جو یہ سُنا کہ بادشاہ کے پاس سے نامہ آیا ہی فوراً محلدار کو بلاکر کہا
کہ حضور سے عرض کرو کہ ایک شتر سوار فرمان شاہی لیکر آیا ہی کہتا ہی کہ بہت ضروری فرمان ہی کیا حکم ہوتا
ہی بس محلدار یہ سنکے اندر گئی اُسوقت وزیر خاصہ کھاکر مسہری پر جاکر لیٹا تھا کہ محلدار نے جاکر جو کچھ کہ
دربانون نے کہا تھا عرض کیا بس وزیر نیک تدبیر یہ سنکے کہ فرمان شاہی آیا ہی فوراً اُٹھا اور بیرون
محل آیا سب نے سلام ومجرا کیا اُس شتر سوار نے بھی سلام کیا وزیر نے پہلے اُس سے دریافت کیا
کہ جہان پناہ مع شاہزادۂ ذیجاہ خیریت سے ہین اُسنے عرض کیا کہ جی ہان خیریت سے ہین ایک
فرمان آپ کے نام روانہ فرمایا ہی وزیر نے کہا کہ کہان ہی لاؤ مین دیکھون کہ میرے آقا ومالک نے
کیا تحریر فرمایا ہی ہم بھی اُس سے آگاہ ہوکر اُس کام کو بسر وچشم بجالاوین بس شتر سوار نے وہ نامہ
پیش کیا وزیر نے پہلے سر نامہ پر جہان پر شاہی مہر تھی بوسہ دیا آنکھون سے لگایا سر پر رکھا گرد پھرا اُسکے
بعد لفافہ کو چاک کرکے مضمون پڑھا جب سب مضمون سے آگاہ ہو چکا شتر سوار کیطرف متوجہ ہوا
اور کہا کہ حالات بیان کر کیونکہ جہان پناہ نے تحریر فرمایا ہی کہ سب حالات تمکو شتر سوار سے معلوم
ہو جائینگے راوی کہتا ہی کہ دلدار شاہ نے نامہ مین لکھدیا تھا کہ سب میرے حالات شتر سوار سے
دریافت کر لینا اُنکے تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہی بس شتر سوار نے سب اول سے آخر تک
حال بیان کیا وزیر کو سُنکے بڑی حیرت ہوئی مگر حکم سے سرتابی نہین کرسکتا ہوا اُسیوقت چوبدارون کے
ذریعہ سے سب اہل کارون اور سردارون کو طلب کیا اور چارجی کو طلب کرکے حکم دیا کہ تمام شہر مین منادی
کردے کہ کل سہ پہر کو از پیر تا جوان از مرد تا عورت وطفل شیر خوار ورعایاے شہر ومسافر واہل پیشہ سب
در دولت پر حاضر ہون کل بادشاہ تشریف لاکر کوئی حکم تازہ سنائینگے اور سردارون کو حکم دیا
کہ کل صبح کو کل لشکر تیار رہے مین برائے استقبال شاہی بیرون شہر جاؤنگا اور اہل کارون کو حکم دیا
کہ تمام شہر آراستہ کیا جائے ہر گلی کوچہ صاف ہو ہر گلی کوچہ مین آئینہ بندی کی جائے اور دربار خوب
آراستہ ہو اور سامان دعوت کیا جائے سب سامان درست رہے کل بادشاہ کسی شہنشاہ زبردست
کو اپنے ہمراہ لیکر تشریف لاوینگے اُنکی دعوت کرینگے دیکھو کسی بات مین کمی نہو کوئی امر رہ نہ
جائے ورنہ معتوب سرکار ہوگے سب نے عرض کیا بہت خوب بس جب وزیر حکم دے چکا
سب سلام کرکے رخصت ہوئے اور اپنے اپنے کام مین مصروف ہوئے وزیر نے شتر سوار
سے کہا کہ کیا تم جواب لیکر جاؤگے جواب طلب فرمایا ہی اُسنے جواب دیا کہ مجھ سے یہ نہین ارشاد کیا کہ
جواب لیکر آنا صرف اسقدر ارشاد ہوا کہ یہ فرمان وزیر کے پاس پہونچا دو بس یہ سُنکے وزیر نے اُسکو
رخصت کیا وہ اپنے مقام پر آیا وزیر داخل ہوا مگر وزیر کو شب بھر اِس فکر مین نیند نہ آئی کہ وہ کون ایسا
شاہزادہ ہی اور بہادر ہی کہ جسنے سپہ سالار کو بھی زیر کرلیا اور شاہزادے کو بھی اور شاہ وشاہزادہ وکل
سردارون واہل لشکر نے اُسکا دین قبول کیا یہان وزیر تو اِس فکر مین مبتلا ہی اُدھر چارجی نے پھرکر
تمام شہر کے ہر گلی کوچہ مین منادی کردی کہ کل سب سہ پہر کو در دولت پر حاضر ہون بادشاہ تشریف
لاکر کوئی حکم سنائینگے اُدھر سردارون نے لشکر کو تیاری کا حکم دیا کارپردازان شاہی نے اُسیوقت

سے سامان دعوت کیا دربار کو خوب آراستہ و پیراستہ و شہر کے ہر گلی کوچہ کو صاف و شفاف و آئینہ بندی سے درست و آراستہ کیا مطبخ مین طعامہاے لذیذ و خوش ذائقہ کی پخت کا حکم دیا یہان سب سامان تیار ہو گیا بس بوقت سحر وزیر کل لشکر جو کہ قریب دو لاکھ کے تھا اور سب سردارون کو لیکر اور تخت شاہی کو ہمراہ لیکر بیرون شہر آیا اور ایک طرف صف باندھکر کھڑا ہوا علمہاے لشکر کے پھریرے کھولدیے اور انتظار آمد شاہ کر رہا ہی اور اندرون شہر سب سامان درست و تیار ہی رعایاے شہر کو جو یہ حال معلوم ہوا کہ بادشاہ کسی اور بہادشاہ کو لیکر آئیگا اور اُسکی دعوت کی ہی سب اہل شہر برائے تماشا بیرون شہر آئے ایک طرف اُنکا مجمع ہی کچھ شہر مین ہر گلی کوچہ مین بیٹھے ہین سر مقام پر اور ہر کرے و دوکان پر اہل شہر کا مجمع ہی سب لباس نفیس و عمدہ سے آراستہ ہین طوائفان شہر بناؤ سنگار کر کے گھرون پر بیٹھی ہین روز عید معلوم ہوتا ہی یہان تو یہ سب بندوبست ہی وہان صحرا مین شاہزادہ بوقت سحر بیدار ہوا نماز سحر سے فراغت فرما کے لباس پر تکلف سے آراستہ ہو کر خیمے سے برآمد ہوا سب سردار بھی آراستہ و پیراستہ ہو کر حاضر ہوے سب کا مجرا ہوا دلدار شاہ و بیدار شاہ کا بھی سلام ہوا لشکر تیار تھا بس خیمے و بارگاہین اور ابدون پر رکی گئین شاہزادہ مرکب پر ہی پیکر پر سوار ہوا کل لشکر تیار ہوا تخت پر دلدار شاہ و بیدار شاہ برابر بیٹھے ایک طرف قہرمان اور ایک سمت قہار گینڈون پر سوار خسرو شیر دل مرکب پر عیار شہزادے کارکاب پر ہاتھ رکھے عقب تخت لشکر بیشمار قطار در قطار اُنکے عقب اور سب سامان بس سب کے آگے سامان سواری شاہزادہ وسط مین اِس سامان و شوکت و شان سے دلدار شاہ شاہزادے کو لیکر طرف اپنے قلعے کے روانہ ہوا یہانتک کہ بعد قطع راہ و طی منازل کے قریب شہر انور یہ پہونچا وزیر نے دیکھا کہ گرد عظیم بلند ہوئی سردارون سے کہا کہ سواری بادشاہ کی آگئی اہل شہر مین خبر ہوا کہ وہ بادشاہ تشریف لاتے ہین گرد شتی ہوئی جلوس سواری نمودار ہوا جب وہ گذر گیا تو سب نے دیکھا کہ ایک جوان حور مثال پری تمثال چہرہ مثل ماہ کامل کے درخشان و تابان مہر کے تابان مرکب پر سوار از سر تا پا جواہر مین غوطہ زن برابر اُس جوان کے خسرو شیر دل و تخت پر دو بادشاہ ایک دلدار شاہ اور ایک دوسرا بادشاہ قرینہ سے دریافت ہر ایک کو ہوا کہ یہی بیدار شاہ ہی چونکہ وزیر نے سب سردارون سے کل حال بیان کر دیا تھا اہل شہر بیدار شاہ کو خیال کرنے لگے کہ اِسی بادشاہ کی بادشاہ نے دعوت کی ہی دیکھا کہ برابر تخت کے ایک طرف ہامان سپہ سالار ہی اور ایک سمت کوئی دوسرا نامدار ہی اُس شتر سوار نے وزیر و کل سردارون و اہل لشکر کو سب کے نام بتا دیے اور شناخت کرادی بس جب سواری قریب پہونچی تمام لشکر کے علم سلامی ہوئے سب سردار و اہل لشکر مرکبون سے اُتر کر سلام و مجرا بجا لائے وزیر سردارون کو لیکر لشکر مین آیا قصد کیا کہ دلدار شاہ کے قدمون کو بوسہ دے کہ دلدار شاہ نے کہا کہ وزیر پہلے اِس شہریار کی جاکر قدمبوسی کرے اور آنکھون سے لگائے کیونکہ یہ شہریار میرا بھی آقا ہی اور تیرا بھی آقا ہی بس بموجب حکم بادشاہ شاہزادے کے قریب آیا جھک کر سلام کیا قدمون کو بوسہ دیا آنکھون سے لگائے شاہزادے نے بلطف وزیر سے کلام کیا بہت شفقت فرمائی پھر وزیر بادشاہ کے پاس آیا دلدار شاہ و بیدار شاہ و خسرو کی قدمبوسی کی اِسی طور سے سب سردار پہلے شاہزادے کی قدمبوسی سے مشرف ہوئے اُسکے بعد اپنے بادشاہ کے بس وزیر پایہ تخت پر ہاتھ رکھکر بادشاہ و شاہزادے کو لیکر طرف شہر کے چلا وہ لشکر بھی ہمراہ ہوا اہل شہر حیران تھے کہ یہ جوان کون ہی کہ جسکی اِسقدر عزت کی جاتی ہی چنانچہ

سب عقب مین چلے آتے تھے جبکہ شاہزادہ قریب شہر پناہ پہونچا لشکر کو حکم دیا کہ کل لشکر ہما یا اسی مقام پر اترے اور خیمے وغیرہ برپا کیے جائین اور کل بوقت سہ پہر کل لشکر تیار رہے ہم شہر سے آکر کل طرف قلعۂ کشوریہ کے کوچ کرین گے اور وہان سے طرف طلسم کے بس یہ حکم دے کر اور کل سردارون کو ہمراہ لیکر مع دلدار شاہ و بیدار شاہ وغیرہ کے داخل شہر ہوا بس وزیر پاے انداز بچھواتا ہوا تا بہ دربار شاہی لایا جس اہل شہر نے شاہزادے کو دیکھا حد سے زیادہ تعریف حسن و جمال و خلق و مروت کی کی یہانتک کہ تمام شہر مین ہلڑ ہو گیا کہ بادشاہ ایک جوان کو لایا ہی کہ جو حسن مین ماہ چہاردہ سے زیادہ ہی اور خلق و مروت مین اُسکا کوئی ثانی نہین ہی اہل شہر مین تو ہر طرف یہ چرچا ہی اور کہتے ہین نہ معلوم وہ کون بادشاہ ہی کہ جسکی بادشاہ نے دعوت کی ہی اور اپنے ہمراہ لیکر یہان تشریف لائے ہین ہمکو یہ ثابت ہوتا ہی کہ یہ جو بادشاہ تخت پر برابر بیٹھا ہوا تھا یہی ہے ہر ایک اپنی اپنی کہہ رہا ہی کوئی کچھ کہتا ہی کوئی کچھ اُدھر وزیر نے سب کو بڑی عزت و آبرو سے لاکر دربار مین اُتارا سب داخل دربار ہوئے دالطے کی توپین فیر ہوئین نقار خانون مین حکم پہونچا نقارے بجے یہان دربار آراستہ ہوا سب اپنے اپنے قاعدے اور قرینے سے بیٹھے حاضر دربار ہوئے عزیزان دلدار شاہ بھی آئے خوب دربار آراستہ ہوا بس جب سب حاضر دربار ہو چکے اُسوقت دلدار شاہ نے اُن لوگون کی طرف منھ کرکے جو کہ امیران شہر و یہان شہر اس دربار مین تھے اور جو سردار یہان برائے حفاظت شہر رہتے تھے اور اپنے وزیرون و عزیزون کی طرف منھ کرکے تمام واقعہ از ابتدا تا انتہا بیان کیا اور اپنا مسلمان ہونا اور شداد شاہ کا مقابلہ کرنا اُسکا مارا جانا شاہزادے کا قلعۂ کشوریہ پر آنا شداد شاہ کی کمک کرنا بیدار شاہ و سپہ سالاران بیدار شاہ کا زیر کرنا اُسکا دین اسلام قبول کرنا شداد شاہ کی مکاری سب حال اہل دربار کو کہ سنایا اور کہا کہ جن صاحب کو یہ امر ناگوار ہو کہ ہم دین اسلام نہ قبول کرین گے نہ اس شہریار کی اطاعت کرین گے خواہ وہ میرا عزیز ہو خواہ یگانہ خواہ بیگانہ خواہ ملازم خواہ غیر ملازم وہ ابھی میرے دربار سے چلا جائے اور میرے شہر مین نہ رہے جلا وطنی اختیار کرے مین اپنے شہر مین اُسکا رہنا نہین چاہتا ہون اور جسکو یہ امر منظور ہو ون وہ شوق سے رہے اُسکا گھر ہی اُس سے کسی قسم کی مزاحمت نہ کی جائیگی یہ کہکر بہت سے کلمے وحدانیت خدا مین جو زبان شاہزادے سے سنے تھے بیان کیے سب نے یہ تقریر سنکے جواب دیا کہ الناس علے دین ملوکہم ہم سب نے دین اسلام قبول کیا اور شہریار کے کہنے پر عمل کیا اور اس شہریار کی اطاعت کی جسکی آپ نے اطاعت کی اور ہر طرح کا امتحان کر لیا اور اس دین کو سچا پایا ہماری کیا مجال ہی جو انکار کرین بس یہ جو سب نے کہا بادشاہ نے فرمایا کہ پھر دیر کیا ہی سب کلمہ پڑھو اور اس شہریار کے قدم چومو کہ جسکے سبب سے یہ سعادت نصیب ہوئی یہ سننا تھا کہ ہر ایک نے شاہزادے کے قدم چومے اور کلمہ پڑھا راوی کہتا ہی کہ اُسیوقت سب اہل دربار مع عزیزان و سرداران دلدار شاہ و امیران شہر صدق دل سے مسلمان ہوئے یہ خبر اُسیوقت تمام شہر مین مشہور ہو گئی کہ بادشاہ نے زمرد پرستی سے توبہ کی دین اسلام قبول کر لیا مع کل لشکر کے اور سردارون عزیزون کے اور امیران شہر نے بھی جو کہ دربار مین موجود تھے سنا گیا ہی وہ جو جوان خورشید مثال مرکب پر سوار آگے آگے لشکر کے تھا اُسنے پہلے بیدار شاہ و سپہ سالاران بیدار شاہ کو زیر کیا شداد نے ہار کرکے اسیر کیا بادشاہ کی خدمت مین لیکر حاضر ہوا بادشاہ نے قتل کا حکم دیا

شاہزادہ خسرو نے آکر بچایا مقابلہ کیا مع اپنے سپہ سالار کے زیر ہوا وہ غالب آیا بس وہ جوان
خداپرست تھا سب نے اسکی اطاعت کی دین اسلام قبول کیا شداد شاہ نے انکار کیا مقابلہ ہوا
وہ مارا گیا اسکا لشکر جو باقی رہا وہ بھی مسلمان ہوا بس بادشاہ یمان لیکر آیا سب شہر کو مسلمان کرنے کے
لیے اگر بادشاہ ہمسے اس امر کی خواہش کرین گے تو ہم ضرور دین اسلام قبول کرین گے راوی کہتا ہی
کہ ہر طرف شہر مین یہی غوغا مچا ہوا ہی اور چرچا ہو رہا ہی کوئی کہتا ہی کہ بادشاہ نے سب کو جو درد دولت پر
سہ پہر کو طلب کیا ہی اور حکم دیا ہی کہ ہم کوئی حکم تازہ سنائین گے تو معلوم ہوتا ہی یہی حکم سنائین گے بس ہمنے
ابھی سے دین اسلام قبول کیا ہم اپنے بادشاہ کے حکم سے سرتابی نہ کرین گے کیونکہ ہمکو اس بادشاہ
کے عہد حکومت مین کسی قسم کی تکلیف نہین ہوئی نہ کوئی ظلم ہم پر ہوا ہمکو ایسا بادشاہ کہان ملیگا یہی اہل لشکر کا
قول ہی بیرون دربار شہر مین تو یہ چرچے ہو رہے ہین وہان دربار مین ناچ دگانا شروع ہوا طائفون کو
انعام ملنے لگا ہر طرف ایک خوشی کا ہنگامہ ہی بیرون شہر لشکر شاہزادہ ولشکر بیدار شاہ ولشکر دلدار
شاہ جو کہ مسلمان ہوا ہی بحکم شاہزادہ فروکش ہوا سب خیمے وبارگاہین وغیرہ اسی طور سے ارابون
پر بار رہنے دیے کہ کل تو یہانسے کوچ ہوگا صرف چند خیمے وغیرہ برائے ضرورت برپا کر لیے ہین
دو ایک سودے والے کہ جسکی ضرورت زیادہ تھی دوکانین آراستہ کر کے بیٹھ گئے ہین بس یمان تو
یہ بندوبست ہی وہان سہ پہر تک دربار آراستہ رہا ناچ گانا ہوا کیا جب خاصہ کا وقت آیا سب نے
خاصہ نوش کیا دربار آراستہ تھا کہ چوبداردن نے آکر عرض کیا کہ سب اہل شہر درد دولت پر حاضر
ہین بس دلدار شاہ مع کل اہل دربار و بیدار شاہ وشاہزادے وکل سردار شاہزادے و
بیدار شاہ کے بیرون دربار آیا دیکھا لاکھون آدمیون کا مجمع ہی تمام شہر آگیا ہی کل زن ومرد جمع ہین
بس دلدار شاہ نے جسطور سے اہل دربار سے بیان کیا تھا اسی طور سے اہل شہر سے بھی کہا
سب نے وہی جواب دیا کہ جو اہل دربار نے جواب دیا تھا خلاصہ یہ کہ طول سے کیا حاصل کل اہل شہر مع
ساحر وغیر ساحر کے کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے اور از سر صدق دین اسلام قبول کیا بادشاہ نے ان
سب کو رخصت کیا کوتوال شہر کو طلب کر کے اسیوقت حکم دیا کہ تمام شہر کے دیر و بتکدے منہدم کراؤ اور
داروغۂ عمارت کو حکم دیا کہ مسجدون کی بناڈالو یہ حکم دیکر پھر دربار مین آیا دربار آراستہ ہوا وزیر سے کہا کہ تمکو
جو مین تعلیم کرون اسکے موافق کاربند ہونا اسنے عرض کیا بہت خوب دلدار شاہ نے کہا کہ مین
تو اس شہر یار کے ہمراہ برائے جہاد و کفارکشی کے جاتا ہون تاکہ اپنی عقبیٰ درست کرون تم میری
طرف سے یہان حکومت کرو یہان ایک لاکھ سپاہ برائے حفاظت شہر چھوڑے جاتا ہون اور چند
سردار اور باقی سب کو ہمراہ لے جاؤنگا مگر چند امرون کا خیال رہے اول تو جب کوئی غنیم تمپر لشکرکشی
کرے ہمکو فوراً خبر کرنا ہم جہان ہونگے اسکا بندوبست کرین گے دوسرے عدل وانصاف سے
کام لینا رعایا پر ظلم وستم نہ کرنا مظلوم کی دادرسی کرنا ظالم کو سزا دینا تیسرے دین اسلام کے رواج
دینے مین کوشش کرنا مدرسے تعمیر کر کے اسمین دین اسلام کی تعلیم کرانا و مسجد و مدرسون کی تعمیر کی کوشش
کرنا بہت جلد اسکا بندوبست ہو اور گنبد اسکہ بنام شہنشاہ دارا ابن جمشید جاری کرنا ان باتون مین
فرق نہو وزیر نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ کہکر دلدار شاہ نے طریقۂ دین اسلام جو شاہزادے نے
تعلیم فرمائے تھے وزیر کو تعلیم کیے اور چند کتابین دین اسلام کی وزیر کو دین کہ اسکو طبع کرا کے اسکی
تعلیم سب اہل شہر کو کیجائے جب دلدار شاہ یہ سب بندوبست کر چکا پھر ناچ ورنگ ہونے لگا

راوی کہتا ہی کہ دو دن اور ایک رات خوب جلسہ آراستہ رہا دوسرے دن بوقت سرپہر بس دلدار شاہ سب اپنے عزیزون دناموس وغیرہ سے رخصت ہو کر ہمراہ شاہزادے کے کل لشکر لیکر بیرون شہر آیا سب اہل شہر و عزیزان دلدار شاہ دو وزیر بیرون شہر تک پہونچانے آئے یہان لشکر شاہزادے کا نیار تھا بس شاہزادہ اُس لشکر کو ہمراہ لیکر طرف قلعۂ کشوریہ کے روانہ ہوا یہان وزیر نے بموجب حکم دلدار شاہ کے سب بندوبست کیا جیسا کہ حکم دیا تھا کوتوال نے دیر و قبلہ مندم کرادیے داروغۂ عمارت نے بنا مسجد کی ڈالدی یہان بموجب حکم دلدار شاہ انتظام ہونے لگا اِسکے تحریر کی کوئی ضرورت نہین ہی اب راوی شاہزادے کو طرف قلعہ کشوریہ کے روان رکھتا ہی اور کچھ حال دوسرا تحریر کرتا ہی

اب شمہ حال عیار شداد شاہ و قلعۂ کشوریہ و مقہور کا سماعت فرمائیے

بس راوی بیان کرتا ہی کہ جب شداد شاہ مارا گیا ہاتھ سے بیدار شاہ کے اور سب لشکر نے اطاعت شاہزادے کی کی اور دین اسلام قبول کیا بس اِسکا عیار بھی کہ جسکا نام فریب ہی اُسنے جو یہ حال دیکھا مع اپنے شاگردون کے اُسیوقت یہانسے بھاگا کہ جب شاہزادے نے مقہور کو طرف قلعۂ کشوریہ کے مع پچاس ہزار سپاہ کے روانہ کیا تھا یہ مکار دوغاباز اِس خیال سے یہان سے بھاگا کہ جاکر اہل قلعہ و وزیر کو اِس حال سے آگاہ کرون تاکہ وہ کچھ تدبیر کرین ایسا نہو کہ وہ لوگ غافل ہون مقہور پہونچ جائے اور قلعہ پر قبضہ کرلے تو بڑی خرابی ہو بس یہ مرتد ازلی وابدی مع اپنے شاگردون کے بھاگ کر روادی کر کے دوسرے دروازہ سے داخل قلعہ ہوا اور وزیر کے پاس آکر کلاہ سر پر سے پھینکدی اور رو رو کر کہا کہ غضب ہو گیا کہ بادشاہ مارا گیا ہاتھ سے بیدار شاہ کے سب نے اطاعت اُس جوان خدا پرست کی کی اور دین اسلام قبول کیا ای وزیر اعظم ہوشیار رہو جائیے مقہور سپہ سالار بیدار شاہ بحکم اُس جوان کے لشکر لیکر آتا ہی قلعہ پر قبضہ کرنے کو مین اِسی سبب سے وہان سے بھاگا کہ آپکو خبر کرون کہ یہ واقعہ گذرا ہے یہ سنکر وزیر نے کہا کہ ای معتبر جی کیا یہ سب لوگ رہا ہو گئے یہ سب کیونکر رہا ہوے کیا واقعہ گذرا تب اُس عیار نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ یہ واقعہ گذرا اِس سبب سے سب خدا پرست رہا ہوئے غضب ہو گیا کہ دلدار شاہ مع اپنے فرزند و سپہ سالار و لشکر کے خدا پرست ہو گیا اِس سبب سے بادشاہ مارا گیا وزیر نے یہ سن کے کہا کہ ای معتبر تم پریشان نہو اطمینان رکھو مین خدا پرستون سے مقابلہ کرونگا اگر مقہور آتا ہی تو آئے اُسکی کیا طاقت کہ جو قلعے کی جانب نگاہ اُٹھا کر دیکھ سکے وہ گولہ مارونگا کہ اُسکو تھمنا محال ہو گا مین تو زمرد پرستی نہ ترک کرونگا مگر افسوس اِس امر کا ہی کہ نہ تو کوئی فرزند بادشاہ کا ہی نہ دختر کہ جسکو بادشاہ کرین اور ہم سب اُسکی اطاعت کرین کیونکہ کوئی تو اپنا مالک و آقا ہو خداوند زمرد نے ایک فرزند بادشاہ کو نہایت حسین و خوبصورت صاحب طاقت و قوت دیا تھا وہ شکارگاہ سے غائب ہو گیا پھر لاکھ لاکھ تلاش کیا نہ ملا ایک دختر تھی کہ اُسکا بھی حسن مین مثل و نظیر نہ تھا ماہ کہلاتی تھی کاش وہ ہی اِسوقت ہوتی اُسی کو تخت پر بٹھاتے ہم سب اُسکی اطاعت کرتے مگر جب وہ جوان ہوتی لائق شادی و بیاہ کے اُسکو کوئی بام پر سے اُٹھا لیگیا نہ معلوم

دیو لیگیا یا کوئی پریزاد جسکے غم والم مین بادشاہ ہمیشہ گریان رہتے تھے پھر اُسدن سے نہ کوئی دختر ہوئی
نہ فرزند اب کسکو حاکم قلعہ و وارث تاج و تخت کرین اے مہتر تمکو یہ حال معلوم ہی اب کیا تدبیر کرین
فریب عیار نے جواب دیا کہ میری تو یہ راے ہی کہ آپ خود حکومت فرمائیے تخت پر قدم رکھیے
تاج سر پر رکھیے سب اہل لشکر و اہل قلعہ پر اپنا حکم جاری فرمائیے کیونکہ جب کوئی حقدار و وارث
تخت و تاج نہین ہی تو پھر کیا کیا جائے اگر کوئی ہوتا اُسکی موجودگی مین آپ ایسی حرکت کرتے تو
اُس حالت مین سب آپکی اطاعت سے سرتابی کرتے اور آپکی بدنامی کا سبب تھا دوسرے بادشاہ
جبکہ آپکی زندگی مین آپکو بادشاہ کرکے گئے پھر کیا ضرورت ہی کہ آپ اِس امر سے دست بردار ہون
کوئی اعتراض نہ کریگا اگر اُنکی زندگی مین آپ خودسری کرتے تو مقام اعتراض تھا یہ جو عیار نے
کہا وزیر نے جواب دیا کہ تو نے راے تو خوب دی بس اُسوقت وزیر نے سب اہل قلعہ و اہل لشکر
و سرداروں کو طلب کیا جب سب جمع ہو گئے سب حال جو کچھ زبانی عیار کے سُنا تھا بیان
کیا اور شداد کا قتل ہونا اور یہ بھی کہا کہ آپ لوگون پر بخوبی ظاہر ہے کہ کوئی وارث تاج و تخت
نہین ہے نہ کوئی فرزند ہی کہ جسکو تخت پر بٹھاکر اُسکی اطاعت کرین نہ کوئی دختر شاہ ہی کہ وہ بجاے
باپ کے حکومت کرے پھر ایسی حالت مین کیا کیا جائے ایک شخص ایسا ضرور درکار ہی کہ جو حاکم
ہو اور سب اُسکے محکوم ہون تو پورے طور سے بندوبست ہوگا اور حریف لشکر لیکر چل چکا ہی عنقریب
آتا ہی بس قلعہ کا بھی بچانا پر ضرور ہی ایسی حالت مین کیا تدبیر کیجائے سب نے ایک زبان ہوکر
کہا کہ ہم جان نثاری و سرفروشی کو موجود ہین آپ مقابلہ کرین مگر قلعہ بند ہوکر وہ تو ہین قلعہ پر سے
مارین گے کہ حریف پریشان ہوجائیگا یہ ہمسے نہوگا کہ ہم اطاعت اہل اسلام کرین اور زمردپرستی
ترک کرین جان سے جانا گوارا ہی مگر دین اسلام قبول کرنا گوارا نہین ہی وزیر نے کہا کہ یہ وہی
مقہور ہی سپہ سالار بیدارشاہ جسنے بادشاہ مرحوم کے زمانہ مین گولون کو رد کرکے لب خندق
دم لیا تھا قلعہ لے لیا تھا مگر اِس جوان خداپرست نے آکر بچا لیا کاش یہ جوان نہ آتا بیدار
شاہ کا قبضہ ہوجاتا تو بہتر تھا اے بھائیون اب پھر وہی مقہور اُس جوان کی طرف سے آتا ہی
وہی واقعہ پھر ہوگا سب نے کہا وہ اور وقت تھا اُسوقت بھائی بھائی مقابلہ کر رہا تھا ہم لوگون
کو دخل دینے کا موقع نہ تھا جیسا حکم ہوا ویسا کیا اب ہمکو کوئی پروا نہین ہی مقہور تو انسان ہی
اگر دیو بھی قلعہ پر آئے تو ہم اندر قلعہ کے نہ آنے دین اور بابت بادشاہ ہونے کے جو آپنے
کہا کہ واقعی یہ امر تو ظاہر ہی کہ شاہ مرحوم کی اولاد کوئی نہین ہی جو بادشاہی جائے بس آپ ہم سب کے
بادشاہ بنیے اور تخت حکومت پر بیٹھیے ہم مثل خادمون و چاکرون کے آپکی خدمت کرین گے اور
ہمیشہ کرتے چلے آئے آپ ہمپر ہمہ وقت حاکم رہے حالت وزارت مین بھی حاکم تھے اب بھی
حاکم ہین سواے آپ کے اِس مرتبہ کے لائق کوئی نہین ہی اور کوئی اعتراض آپ پر نہین کرسکتا ہی
یہ کہکر وہی کلمے اِن سب نے بھی کہے اور وزیر شداد کو تخت پر بٹھایا سب نے نذرین دین
اُسوقت سے وزیر شداد کا سکہ جاری ہوا اِسکے نام کی دوہائی دی جانے لگی بس جب اِسکو
اِن سب کامون سے فرصت ہوئی اِسنے سب اہل قلعہ و اہل لشکر و سرداروں سے کہا کہ اگر
آپ نے مجکو بادشاہ کیا ہی اور یہ امر اپنے دل مین قرار دیا ہی کہ چاہے جان جائے مگر زمردپرستی
ترک نہ کرین گے حریف کو قلعہ تک نہ آنے دین گے بس اِسی قول پر ثابت قدم رہے گا

اور اس معرکہ مین جان لڑا دیجیے گا مین آپ کے بھروسہ پر مقابلہ کرتا ہون سب نے اقرار کیا بلکہ
سر زمرد کی قسم کھائی کتاب احکام زمرد جو کہ انکے دین و مذہب مین معاذ اللہ بجائے کلام خدا
کے تھی اسکو اٹھا کر ہر ایک نے قسم کھائی بس جب ہر طرح سے وزیر نے اپنا اطمینان ہو گیا
سب لشکر اور سرداروں کو لیکر ہر مقام پر آیا اپنے طریقہ سے قلعہ کو آراستہ کیا جہان دس سوار
تھے وہان بیس جوان بیس تھے وہان چالیس مقرر کیے اسی طور سے پیدل اور اسی طور سے
توپون کا بندوبست کیا ہر برج و فصیل کو خوب آراستہ کیا کہ کئی برس کا غلہ قلعہ مین بھر لیا پل تختہ
اٹھوا لیا خندق کو پانی سے لبریز کر دیا آمد و رفت اہل قلعہ کی بند کر دی بس ہر وقت گولندار
بس اپنے اپنے کام پر رہتے ہین یہ مرتد دن رات فصیل قلعہ پر بیٹھا رہتا ہے اسی مقام پر
دربار کرتا ہے اس طور سے اسنے قلعہ کا بندوبست کیا ہے راوی کہتا ہے کہ زوجہ شداد کہ جو کہ ایک
زن باعصمت و پارسا تھی واقعی بہت حسین و خوبصورت تھی اس پاکدامن کا نام ملکہ ماہر وبانو
تھا اسکو ایک زمانہ سے طرف دین اسلام کے میلان تھا مگر بسبب خوف شوہر کے کچھ کہہ نہ سکتی
تھی اسی عورت نیک و باعصمت کے بطن سے ایک فرزند کہ جسکا نام احمر تاج گیر تھا پیدا ہوا
تھا جو کہ نہایت حسین و خوبصورت و صاحب زور و طاقت تھا اکثر اسنے شیر کو مشت سے ہلاک کیا
رستم قلعہ کشوریہ کہلاتا تھا شکار دوست بہت تھا ہمیشہ مشغول سیر و شکار رہتا تھا جبکہ اسکا
سن کوئی پندرہ برس کا ہوا تھا تو ایک دن شکار کے لیے صحرا کو گیا تھا ایک ہرن کے عقب مین
مرکب کو مہمیز کیا تھا وہ ہرن اسکو لگا کر لیگیا تھا پھر اسدن سے اسکا پتہ نہ لگا کہ کیا ہو گیا شداد
بہت عزیز رکھتا تھا جب اسکو اس حال کی خبر ہوئی بہت تلاش کرایا اور بہت فکر کی مگر وہ نہ ملا
برسون شداد اسکے غم مین مبتلا رہا محل سے باہر نہ نکلا مان کا یہ احوال ہوا اسی زمانہ مین ایک دختر
پیدا ہوئی تھی جو کہ بالکل مشابہ اپنے بھائی کے تھی اور حسن مین بے نظیر ماہ منیر تھی بس اسکا نام
شداد نے احمر بانو رکھا تھا اور سب ماہ کشوری بھی کہتے تھے اس دختر کے سبب سے
وہ جو رنج و غم شداد اور اسکی زوجہ کو تھا برطرف ہو گیا تھا اب شداد حکومت کرنے لگا تھا
دن رات راحت و خوشی سے بسر ہوتی تھی راوی کہتا ہے کہ جبکہ وہ ماہ چہاردہ کمال کو پہونچی تھی
اور اسکا حسن عالم گیر ہوا تھا شہرہ آفاق ہوئی تب ایک دن لب بام شب ماہ مین مسہری پر
سو رہی تھی کہ ایک ساحر کا ادھر سے گذر ہوا کہ جو کہ رہنے والا تھا طلسم نور آگین کا وہ اس
ماہ پارہ کو دیکھکر عاشق ہو گیا تھا اور اٹھا کر اسی شب کو طلسم مین لیگیا تھا جب صبح ہوئی اور
خواصون وغیرہ نے اسکو نہ پایا تو شداد شاہ اسکی زوجہ سے خبر کی بہت تلاش کیا پتہ نہ
چلا یہ دونون بہت بیقرار ہوئے اور بہت دنون تک رویا کیے سیاہ پوش رہے چنانچہ
اسدن سے زوجہ شداد نے قسم کھائی تھی کہ مین اب اپنے شوہر کے پاس نہ سویا کرونگی
وہ تو امر دنیوی سے تائب ہو گئی تھی لاکھ لاکھ شداد نے قصد کیا کہ مین اپنی زوجہ سے مباشرت
کرون مگر اس زن نیک نے نہ قبول کیا بس اسی سبب سے کوئی اور فرزند یا دختر نہ پیدا ہوئی
گو شداد نے بہت سی عورتین کین مگر کسی سے اولاد نہین ہوئی راوی بیان کرتا ہے کہ یہ جملہ
اسلیے تحریر کیا کہ ان دونون کا ذکر آگے تحریر ہوگا طلسم نور آگین مین جبکہ طلسم فتح ہوگا
اور دختر شداد سے شاہزادے کا عقد ہوگا اس ماہ کے بطن سے ایک فرزند پیدا ہوگا

جو کہ بہت بہادر اور جری ہو گا اور خوب خوب کفار سے لڑیگا اور کئی طلسم فتح کریگا بس اسلیے یہ حال تحریر ہوا کہ تا کہ کوئی اعتراض نہ کرے کہ اسکا تو کسی مقام پر ذکر نہین ہوا تھا یہ دونون کہان سے پیدا ہوئے جبکہ قلعہ کشور یہ پر مقابلہ ہوا تھا اُسوقت بھی یہ حال نہین تحریر ہوا تھا اب کیون تحریر ہوا بس اِس غرض سے مختصر طور سے تحریر کر دیا آیندہ اِنکے حالات تحریر ہونگے آمدم برسر مطلب بس جب زوجہ شداد جو کہ زن نیک و پارسا تھی اُسکو یہ خبر ہوئی کہ میرا شوہر مارا گیا اور اُسنے مکر کیا تھا اُسکی منزلی اول سے آخر تک اُسنے سب حال سُنا اور یہ بھی سُنا کہ لاکھ لاکھ اُس سے کہا گیا کہ تو دین اِسلام قبول کر لے اُسنے نہ مانا آخر کو قتل ہوا اب وزیر بادشاہ ہوا ہی اور قلعہ کا بندوبست کیا ہی وہ خدا پرست لشکر لیکر اِدھر کو آتا ہی چونکہ اول سے اسکو میلان طرف دین اِسلام کے تھا اِسنے شوہر کے مرنے کا صدمہ بہت کیا مگر جب یہ معلوم ہوا کہ اُسنے دین اِسلام قبول نہ کیا اِس سبب سے قتل ہوا تو وہ صدمہ برطرف ہو گیا اور شکر کیا کہ مین نے ایک کافر کی صحبت سے نجات پائی کہ جسکے سبب سے مین اپنے راز دل کو ظاہر نہین کر سکتی تھی مگر یہ سنکے اور زیادہ رنج ہوا کہ وزیر نے حکومت قلعہ پر قبضہ کر لیا وہ مرتد آمادۂ فساد ہی وہ جو خوشی ہوئی تھی کہ اب خدا پرست یہان آئین گے سب اہل قلعہ مسلمان ہونگے یہان اہل اِسلام کا گزد سکہ جاری ہو گا مین بھی اپنا دین ترک کر کے اسلام اختیار کرونگی اِس خبر کے سننے سے کہ وزیر آمادۂ فساد ہی بہت بڑا صدمہ ہوا مگر خاموش ہو رہی دل مین دعا کرتی تھی کہ اپنے مسلمانون کے واسطے ایسا کر کہ یہان بھی تیری بندگی کرنے والون کا قبضہ ہو جائے تا کہ یہ تیری تازہ کنیز اِس گمراہی سے نکلے ماہرو بانو زوجہ شداد نے وزیر نمک حرام کو درمحل پر طلب کیا یہ لعنۂ حرام بڑے تزک و حشم سے آیا خبر ہوئی کہ بادشاہ جو کہ سابق مین وزیر تھا اب حاکم قلعہ ہی تشریف لایا ہی بموجب حکم سرکار ملکہ نے پردہ کر کے اندر طلب کیا یہ مرتد ولدالزنا محل مین آیا پردہ کے اُدھر بیٹھا ملکہ نے فرمایا کہ اے وزیر تمکو حکومت مبارک ہو مگر تمکو تمسے رنج اِس امر کا ہی کہ تمنے ہمسے صلاح بھی نہ کی اور جو چاہا وہ کیا تمکو لازم یہ تھا کہ ہمسے رائے لی ہوتی کیونکہ مین شاہ مرحوم کی زوجہ تھی گو یہ امر تھا کہ مین اِسوقت سوائے اِس تدبیر کے کہ جو تمنے کی ہی اور کوئی تدبیر نہ کرتی تم ہی کو مین بادشاہ کرتی مگر میری رائے پر ضرور تھی کیونکہ اب اِس تخت و تاج و قلعہ کی مین مالک تھی اگر میری دختر یا فرزند زندہ ہوتا وہ مالک ہوتا وہ تو ناپید ہو گئے پیدا ہوئے خیر جو مقدر مین تھا وہ پیش آیا مگر مقام افسوس ہی کہ مالک کے ہوتے تمنے یہ خودسری اختیار کی خیر جو کچھ کیا خوب کیا اسکی کوئی شکایت نہین ہی اُس بدانجام نمک حرام نے یہ جواب دیا کہ ای ملکۂ عالم مجھ سے خطا تو ضرور ہوئی کہ بدون آپکی رائے کے یہ کام کیا مگر اِس خیال سے کہ اول تو آپ عورت ہین آپ سے کیا رائے لون دوسرے آجکل آپ خود اپنے آلام مین مبتلا ہین صدمہ شوہر کا ہی کہ جو کہ زینت پہلو تھا وہ مارا گیا بس اِن خیالات سے آپ کیا رائے دینگی مین نے یہ کام کر لیا اور خیال اپنے دل مین کر لیا کہ جب اِن سب کامون سے سرکار کو فراغت ہو لیگی اور رنج و صدمہ کم ہو جائیگا معافی طلب کرونگا حضور مین اُسی طور سے آپ کا خادم و غلام ہون کبھی حکم سرکار سے سرتابی نہ کرونگا سرکار اطمینان رکھین یہ امر بھی مین نے ایک سبب سے اور جلدی مین قبول کیا مین کوئی اِسدن کا خواستگار نہ تھا کہ

بادشاہ قتل ہون اور مین اُنکے مقام پر حکومت کرون یہ میری خواہش نہ تھی مگر کیا کرتا کہ سب سردارون
واہل قلعہ کی یہی راے ہوئی اِسکا سبب یہ تھا کہ خبر آئی تھی کہ وہ خداپرست اِس طرف لشکر لے کر
آتا ہی بس اگر کوئی بادشاہ نہوتا تو بدانتظامی ہوتی اور قلعہ ہاتھ سے نکل جاتا اور کون اُنسے لڑتا
بس مین نے یہ سب باتین خیال کرکے قبول کرلیا بعد اِن سب قصون کے فیصل ہونے کی حکومت
آپ کے نام کیجائیگی مین بطور نائب سرکار کے کام کرونگا کیونکہ یہ حق آپکا ہی بندہ تو ملازم سرکار ہی
ملکہ نے جوابدیا کہ مجکو حکومت کرکے کیا کرنا ہی بس مجکو اِسقدر کافی ہی کہ مین اپنی اوقات بسری کرلون سو
میرے پاس بہت کچھ ہی یہ حکومت تمکو مبارک رہے مگر تم مجکو ایک اور بات کا جواب دو
تم جو برائے مقابلہ اہل اِسلام مستعد ہوئے ہو اور قلعے کو تمنے آراستہ کیا ہی تو اِسکا انجام بھی
سوچ لیا ہی تم اپنی آنکھون سے دیکھ چکے ہو کہ جبکہ **بیدارشاہ** نے لشکرکشی تھی تو کسقدر شاہ مرحوم
نے کوشش کی تھی کہ قلعہ ہاتھ سے نہ جائے اُسپر **بیدارشاہ** کا سپہ سالار گولون کو رد کرکے
قریب خندق آگیا اُس جوان خداپرست نے آکر تم سب کی جان بچائی تم سب پر احسان کیا
بیدارشاہ کے سپہ سالارون کو زیر کیا اُسکے لشکر کو شکست دی اُسنے اپنا دین ترک کرکے
اور زیر ہوکر دین اِسلام اور اُس جوان کی غلامی اختیار کی غیر ہمارے بادشاہ نے اُس احسان
اُس جوان سے یہ عوض کیا کہ اُسکے ساتھ مکر کیا اور اسیر کرکے اُسکو اُسکے سردارون
کے اُسکے لشکر پر شبخون مارا اور اُسکی قید لیکر پاس **دلدارشاہ** کے گئے اِس خیال سے
کہ **دلدارشاہ** اِن سب کو قتل کرے موافق اُنکے خیال کے **دلدارشاہ** نے حکم قتل
دیا مگر اُن سب کی زندگی باقی تھی دوسرا سبب پیدا ہوا کہ وہ رہا ہوئے خود **دلدارشاہ**
اور اُسکا فرزند **خسرو شیردل** وسپہ سالار **قہرمان پنجہ گیر** مسلمان ہوئے اور اطاعت کی مع
لشکر کے ہمارے بادشاہ سے بھی کہا اُنھون نے قبول نہ کیا آخر اِس سرکشی اور محسن کشی
کی سزا پائی ہاتھ جان سے دھوئے مارے گئے بس جبکہ اتنے بڑے بڑے بادشاہ
کہ جو دو لاکھ اور تین لاکھ سے آئے تھے اُس جوان سے مقابلہ نہ کرسکے اور شاہ مرحوم یعنے
تمہارے شوہر نہ لڑسکا تو تم اتنی فوج قلیل سے کیونکر مقابلہ کروگے بیکار بندگان خدا کی جانین
برباد ہونگی اور کچھ نہوگا میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اطاعت کرلو یہ جو ملکہ نے کہا وزیر
نے برہم ہوکر جواب دیا کہ یہ جو آپ نے فرمایا سب بجا اور درست ہی مگر یہ کیونکر ہوسکتا ہی
کہ اپنا دین ومذہب ترک کرین خداے نادیدہ کو جسکو دیکھا نہین ہی اُسکی بندگی کرین یہ
تو کبھی نہوگا چاہے جان جائے چاہے رہے اور اب اِس قلعے کا لینا غیر ممکن ہی وہ زمانہ
گذر گیا کہ مقہور گولون کو رد کرکے خندق پر پہونچ گیا اب وقت نہین ہی ایسے گولے
ماروںگا کہ حریف کو دم لینا دشوار ہوجائیگا برسون تو یہ قلعہ فتح نہوگا مین نے خوب بندوبست
کیا ہی آپ اطمینان رکھیے ملکہ نے کہا کہ مجکو یقین نہین آتا ہی میرے نزدیک تو یہی بہتر
معلوم ہوتا ہی کہ اطاعت کرلو دین اِسلام قبول کرو یہ مذہب ترک کرو اِسی مین بہتر ائی ہی
ورنہ یاد رکھو کہ خرابی ہوگی آیندہ تمکو اختیار ہی اُس بدانجام نطفۂ حرام نے جوابدیا کہ ملکۂ عالم
یہ نہ فرمائیے اپنے دین ومذہب کو قائم رکھیے خلاف نہ فرمائیے دیکھیے خداوند کو ناگوار
ہو کوئی کلمہ شان مین خداوند کے نہ فرمائیے ایسا نہو کہ وہ اپنا عذاب نازل کرین ملکہ

نے کہا کہ وہ کیا عذاب نازل کرے گا وہ خود تو خدا پر ستون کے ہاتھ سے بھاگا بھاگا
پھرا اور اُنکا کچھ نہ کرسکا یہ کہکر چند کلمے سخت شان مین نوشیرو کے کہے یہ کلمات سخت
اُس نمک حرام کو ناگوار گذرے مگر اِس خیال سے کہ اگر کسی قسم کی بدعنوانی ملکہ کے ساتھ
کرتا ہون تو سب اہل قلعہ و اہل لشکر بگڑ جائینگے کیونکہ ابھی میری حکومت پورے
طور سے قائم نہین ہوئی ہی اور یہ زوجہ ہی بادشاہ کی اسکی سب اطاعت کرلینگے
تو بڑی خرابی ہوگی خیر بعد اِس معرکے کے دیکھا جائیگا اگر اِس فتنہ کی بوٹیان کاٹ کر
زاغ وزغن کو نہ دین تو اپنا نام نہ رکھا یہ مرتد ہوگئی ہی خداوند کو برا کہتی ہی راوی کہتا ہی کہ وہ
لطفۂ حرام وہان سے برہم ہوکر چلا آیا پھر کچھ جواب نہ دیا صرف اِس خیال سے کہ ایسا
نہو کہ ملکہ کچھ فساد کرے بلکہ یہ کہا کہ اے ملکہ مین سردارون واہل لشکر سے جاکر صلاح کرتا
ہون اور اپکا قول اُنسے بیان کرتا ہون اُنکو سمجھا بجھا کر اِس امر پر راضی کرتا ہون میرے
اور آپ کے راضی ہونے پر یہ امر منحصر ہوگا جبتک کہ وہ لوگ نہ راضی ہون اگر مین یہ ظاہر
کرونگا کہ بلکہ یہ فرماتی ہین کہ دین اِسلام قبول کرلو اور میری بھی رائے ہی تو سب ابھی
بگڑ جائینگے مجکو اور آپ کو اسیر کرلینگے تو بڑی خرابی ہوگی یہ کام تدبیر سے
ہوگا ملکہ نے جواب دیا کہ جہانتک ہوسکے اسمین کوشش کرنا بس یہ وہان سے ملکہ کو
اپنے دل مین بُرا بھلا کہتا ہوا اُٹھا اور باہر آکر سب سردارون سے کہا کہ ملکہ نے اِسوقت
مجکو طلب کیا تھا مین جو گیا تو بہت سخت و سُست کہا مین نے کسی امر کا جواب نہین
دیا سُنا آپ لوگون نے ملکہ مرتد ہوگئی ہی کہتی ہی کہ دین اِسلام قبول کرلو مین نے تو دین
اسلام قبول کرلیا ہی بس تم لوگ بھی قبول کرلو راوی کہتا ہی کہ اُس مکار نے ملکہ سے
یہ بھی کہا تھا کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ ہم دین اِسلام قبول کرین جسکے ہم ملازم تھے یعنے
شاہ مرحوم کے جب اُسنے دین اِسلام قبول نہ کیا جان دیدی ایمان نہ دیا اِس راہ مین
ثابت قدم رہے پھر کیونکر ہوسکتا ہی کہ ہم اپنے بادشاہ کی پیروی نہ کرین ملکہ نے جواب دیا
تھا کہ اُسکی سزا پائی مارے گئے اِسکے جواب دیا تھا کہ پھر جو کچھ ہو بس اِسنے سب تقریر
سردارون سے بیان کی اور کہا کہ ملکہ کو کچھ رنج و صدمہ نہین ہی بلکہ وہ خوش ہین کہ خوب
ہوا وہ کافر مارا گیا مین نے جو خفیہ طور سے دریافت کہ ملکہ کی خوشی کا سبب کیا ہی تو
معلوم ہوا کہ جب بادشاہ اُن سبکو دعوت مین لائے تھے تو ملکہ نے بھی کسی طور سے اُن لوگون کو
دیکھا تھا بس ملکہ کسی خدا پرست پر عاشق ہوگئین ہین اُسکے عشق مین اپنا دین بھی
ترک کیا اور ایمان بھی اور بادشاہ کے مرنے سے خوش ہوئین مگر جبتک شہریار
زندہ رہے اُنکے خوف سے ظاہر نہ کرسکین اب اِس امر کو ظاہر کیا کہ مین نے دین
اسلام قبول کیا یہ اُس عشق کا سبب ہی اے بھائیو مین تو اِسوقت کچھ چاپلوسی کرکے
آیا ہون کیونکہ وہ کہتی تھین کہ اگر وہ قلعے پر آئینگے تو مین خود در قلعے کسی نہ کسی
تدبیر سے کھولدونگی اُنکا قبضہ کرادونگی ہین ڈر اکہ ایسا نہو کہ یہ بادشاہ کی زوجہ ہی اِسکا
کہنا اور سُننا زیادہ اثر پذیر ہوگا نسبت ہمارے تمھارے کہنے کے یہ اہل
قلعہ کو طلب کرکے اُنسے کہے اور اپنی کمک کے لیے طلب کرے اور اُن لوگون کو

لالچ دے تو بڑی خرابی ہو باہم فساد ہو وہ لوگ یہ قصد کرین کہ ہم قلعہ پر اہل اسلام کا
قبضہ کرا دین اور ہم یہ کوشش کرین کہ ہم ان سب کو اسیر کرکے اہل اسلام سے مقابلہ
کرین بس باہم نفاق ہوا اہل اسلام کی بن آئے یہ خیال کرکے مین نے اس آگ کو
اس طور سے فرو کیا کہ مین جاکر سردارون سے صلاح کرتا ہون انکو اس بات پر راضی
کرتا ہون ملکہ نے کہا بہتر بس میرے نزدیک مناسب یہ ہو کہ جسقدر ملکہ کے عزیز اس
قلعہ مین موجود ہین مین سب کو طلب کرکے قید کیے لیتا ہون اسکے بعد ملکہ کو بھی قید کر لونگا
کیونکہ ملکہ کو زیادہ بھروسہ ان سب کا ہی بس جب اس تدبیر سے فراغت ہو جائیگی اسوقت
تک ان سب کو قید رکھونگا جبتک اہل اسلام کے معرکہ سے فراغت نہین ہوتی اسکے
بعد جب ہماری ظفر ہو جائیگی اور اہل اسلام کا خوف جاتا رہیگا تو پہلے ملکہ کو پند و نصیحت
کرین گے اگر مان لیا تو خیر ورنہ اسکو مع اسکے عزیزون کے قتل کرین گے یہ کلمے اس
نمک حرام نے اس طور سے بیان کیے اور ایسی آگ لگائی کہ سب نے جواب دیا کہ جو
آپ کے نزدیک مناسب ہو وہ کیجیے ہم سب آپ کے ہمراہ ہین ہم ملکہ کو کیا جانین کیونکہ
بادشاہ آپکو اپنی زندگی مین ہم سب پر حاکم کر گئے تھے ہم اس حکم کے پابند ہین اگر ملکہ نے
یہ طریقہ اختیار کیا تو ضرور واجب القتل ہی چاہے ابھی قتل فرمائیے چاہے بعد بس جب
اس نمک حرام بدانجام کو سب سردارون و اہل لشکر و اہل قلعہ کی طرف سے اطمینان
ہو گیا اسنے کہا تدبیر کی کہ جسقدر عزیزان ملکہ اس قلعہ مین تھے سب کو اسیوقت طلب کرکے
قید کر لیا اور انکے مکان کے غارت کا حکم دیا اور ملکہ کو بھی مع کنیزون کے اسیر کرکے
قید خانہ مین بھیجدیا اور محل کو لوٹ لیا اگر کچھ رئیسان قلعہ نے کہا کہ یہ کونسی حرکت ہی کہ اپنے
مالک و آقا کی زوجہ اور اسکے عزیزون کے ساتھ یہ کیا حرکت نازیبا ہی تو یہ جواب دیا
کہ ملکہ اور سب عزیز ملکہ مسلمان ہو گئے اور بہ سر فساد تھے اس سبب سے اس آگ
کے فرو کرنے کے لیے یہ حرکت کی وہ لوگ خاموش ہو رہے کیونکہ عہد و پیمان
اسکے ساتھ کر چکے تھے اگر کچھ اہل قلعہ نے قصد بھی کیا کہ اس وزیر سے اس حرکت
کا بدلا لین جو کہ ملکہ کے ساتھ کی ہی مگر اس خوف سے کہ سب اہل قلعہ و اہل لشکر
اسکے شریک ہین ہم کیا کر سکتے ہین سوائے جان دینے کے اور کیا ہوگا خاموش ہو گئے اپنے
اپنے دل مین سوچ لیا کہ اسنے نمک حرامی پر کمر باندھی ہی اسکا عوض ملیگا ملکہ بیچاری
و عزیزان ملکہ اسیر ہو گئے ملکہ بہت نادم ہوئین کہ مین نے یہ کیا حرکت کی جو اسکو
طلب کرکے یہ امر ظاہر کیا دوسرا سبب اسکے دشمنی کا ملکہ سے یہی تھا کہ یہ ایک مدت
سے ملکہ پر عاشق تھا جبکہ شداد زندہ تھا کئی مرتبہ اسنے ملکہ کے پاس پیام بھیجا تھا کہ مین
آپ پر عاشق ہون آپ کے ہجر مین مرتا ہون اگر آپ میرا وصل قبول کرین تو مین
بادشاہ کو قتل کرکے آپکو بادشاہ کردون ملکہ نے انکار کیا تھا اور شداد شاہ سے
کہدیا تھا شداد نے اس کلام کو سنکے ملکہ کو چھوڑ دیا تھا کہ میرا وزیر ایسا نہین ہی نمک حرام
لیتی ہو اور اس سے جو دریافت کیا تھا تو اسنے خود اپنے منہ سے ملکہ کو متہم کر دیا تھا کہ ملکہ نے
پیام میرے پاس بھیجا تھا مین نے انکار کیا بس اسکو یہی عداوت تھی جب شداد کے مرنیکی

خبر آئی تھی اُسوقت بھی اِسنے ملکہ کو پیام دیا تھا کہ ابو بادشاہ نے انتقال کیا اب مجکو قبول فرمائیے ملکہ نے انکار کیا تھا اور ہزارون گالیان پیام بر کو دین تھین اور اِسکو بھی بس اِسکو یہ بھی امر ناگوار ہوا تھا یہی عداوت تھی اِسنے اِن سب باتون کو جمع کرکے یہ افترا ملکہ پر لیا اور افترا کیون تھا ملکہ نے خود ہی کہا تھا مگر یہ نہین ظاہر کیا تھا کہ مین مسلمان ہو گئی ہون اِسنے طرز تقریر سے سمجھ لیا تھا یہ افترا تھا کہ ملکہ کسی خدا پرست پر عاشق ہوئی ہی بس اُس عداوت مین ملکہ و عزیزان ملکہ کو اسنے قید کیا اور سب کا مال و اسباب لوٹ لیا کسی نے اِسکے حکم مین دخل نہ دیا سب اُس نمک حرام کے شریک ہو گئے ملکہ کو اسیر ہوتے دیا کوئی نہ بولا اسکو یہی خیال تھا کہ جب اذیت قید ہو گی اُسوقت ملکہ مجکو قبول کریگی بس اِسنے ایسے ایسے خیال کرکے یہ ظلم و جور روا رکھا بس اب راوی بیان کرتا ہی کہ قلعے مین تو یہ ظلم و ستم و زیر بدتدبیر کر رہا ہی اور قلعہ کو خوب آراستہ کیا ہی فریب عیار کی رلے سے یہ کام کرتا ہی اُسکو اپنا وزیر کیا ہی بس یہ تو خوب اپنے نزدیک بندوبست کرکے بیٹھا ہی سہ پہر کا وقت ہی یہ فصیل قلعہ پر دربار آراستہ کیے ہوئے بیٹھا ہی اِسکا حکم ہی کہ جو ملکہ یا عزیزان ملکہ کی سفارش کریگا مین اُسکو قتل کرونگا یا جہان کہین ملازمان ملکہ و عزیزان ملکہ ملین فوراً اسیر کرکے حاضر کرو اور سب قیدیون کو دونون وقت آب و طعام نہ ملے بلکہ ایک وقت مین بھی ایک جو کی روٹی جسمین برابر کی بھوسی ہو اور گرم پانی ایک آبخورا بس ہر ایک کو یہی کھانا ایک وقت ملا کرے اِس سے زیادہ نہ ملے چاہے قیدی مرجائین راوی کہتا ہی کہ وہ بیچارے طعام لذیذ کے کھانیوالے اُنکو جو یہ کھانا اور آب گرم ملا کسی نے نہ کھایا فاقہ کر رہے ہین راوی کہتا ہی کہ ملکہ نے رفتہ رفتہ سب اپنے عزیزون کو مسلمان کر لیا تھا یہ سب لوگ مسلمان تھے بظاہر ملکہ کافر تھی مگر باطن مین مسلمان تھی مگر یہ لوگ ایسے ثابت قدم تھے کہ یہ تکلیف قید گوارا کی اور اف تک نہ کی اور نہ یہ ظاہر کیا ہم مسلمان ہین بلکہ یہی ظاہر کیا کہ ہم زمرد پرست ہین اُسیر بھی رہائی نہوئی اُس نمک حرام نے اِس خوف سے اِن سبکو بھی اسیر کیا تھا کہ اگر مین ملکہ پر بدعت کرونگا تو یہ اُسکی شراکت کرینگے بس فساد ہوگا اِس خیال سے اِن سبکو اسیر کیا تھا اور یہ کہتا تھا کہ تم سب نے دین اِسلام اختیار کر لیا ہی یہ اُسکی سزا ہی بان اِس صورت سے رہائی ہو سکتی ہی کہ ملکہ کو اِس امر پر راضی کرو کہ ملکہ میرے وصل کو قبول کرے اور زمرد پرستی اختیار کرے تو تم بھی رہا ہو گے اور ملکہ بھی سب نے یہی جوابدیا تھا کہ تو اِسی حسرت مین رہیگا یہ آرزو تیری پوری نہوئی اِسنے کہا تھا کہ بس تم بھی رہا نہو گے سب نے کہا تھا کہ کچھ پروا نہین ہو اور سب یہی دعا کر رہے تھے کہ اے خداوند کریم ہمکو اِس ظالم کے پنجہ سے نجات دے بس یہان قیدیون پر یہ تکلیف ہی مگر سب ثابت قدم ہین وہان وہ بالاے قلعہ دربار آراستہ کیے ہوے بیٹھا ہی کہ صحرا سے گرد بلند ہوئی سب نے دیکھا کہ جب دامن گرد کا شگافتہ ہوا تو آگے آگے مقہور گینڈے پر سوار عقب مین پچاس ہزار سواران جرار و اثالہ بارگاہ کا آکر اُس صحرا مین پہونچا کہ جہان پہلے بیدار شاہ فروکش ہوا تھا بس مقہور سامنے قلعہ کے اُترا لشکر نے کر کھولی یہ گینڈہ بڑھا کر طرف قلعہ کے چلا جب سامنے قلعہ کے آیا دیکھا کہ قلعہ آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہی خندق پانی سے لبریز ہی پل تختہ اُٹھا ہوا ہی یہ جو طرف قلعہ کے چلا گولہ قلعہ پر سے پڑنے لگا بس مقہور یہ واقعہ دیکھکر اپنے لشکر مین چلا آیا اور اہل لشکر سے کہا کہ یہ لوگ سیاہ قلب ہین پند و نصیحت سے نہ مانین گے جبتک انکو سزا نہ دیجائیگی کل مین قلعہ لیلونگا لشکر مین طبل یورش بجے یہ خبر ہرکارون نے اُسکو پہنچائی کہ مقہور نے طبل یورش

ہویا اُسکا قصد ہے کہ کل قلعہ پر یورش کرے اُس نمک حرام نے بھی قلعہ پر طبل جنگ بجوایا یہان بھی نقارے
چوب پڑی سب کو معلوم ہوا کہ کل قلعہ پر حریف یورش کرے گا سب اپنا اپنا بندوبست کرنے لگے کچھ اہل
اپنا مال واسباب اٹھانے لگے کہ شاید قلعہ ہاتھ سے نکل جائے اور بھاگین تو مال تو نہ رہ جائے
ان قلعہ مین تو یہ سامان ہے اُدھر وزیر نے دربار برخاست کیا سب سردار رخصت ہو کر سامان
مین مصروف ہوے اُدھر منصور نے بھی طبل یورش بجوا کر کچھ دیر دربار کیا بعد اُسکے برخاست کر کے
خیمہ مین جا کر آرام پذیر ہوا دونون لشکرون مین رات بھر سامان جنگ ہوا کیا طلایہ پھرا کیا
یہان تک کہ ستارہ سحری آسمان پر چمکا سپیدہ سحری نے ظہور کیا شہنشاہ کواکب نے شکست
کی طرف قلعہ مغرب کے مع اپنی فوج کے راہی ہوا خسرو خاور نے قلعہ فلکی پر اپنا قبضہ کیا یعنی
ہو گئی اُدھر وہ نمک حرام بالاے قلعہ آکر بیٹھا سب سردار حاضر ہوے مسلح و مکمل قلعہ کو خوب
لات حرب وضرب سے درست کیا ہے حریف کا انتظار ہے یہان منصور اپنے لشکر مین بیدار ہوا
سحر سے فراغت کر کے اپنی فتح وظفر کی خداوند کریم سے دعا کر کے خیمہ سے باہر آیا سب لشکر طیار
البس سب کا مجرا ہوا بعدہ منصور سب لشکر کو ہمراہ لے کر اور سامان قلعہ گیری اپنے تن پر
راستہ کر کے میدان جنگ مین آیا زدے گولون کی الگ کھڑے ہو کر لشکر کی صف بندی کی جب
صف بندی ہو چکی چند سوارون سے کہا کہ تم طرف قلعہ کے رومال ہلاتے ہوئے جاؤ اور اہل قلعہ سے
کہو کہ کیون اپنی جانین برباد کرتے ہو تم ایک مرتبہ دیکھ چلے ہو کہ کیونکر مین نے قلعہ لے لیا تھا اگر شاہزادہ
آجاتا تو قلعہ پر میرا قبضہ ہو جاتا بس اُسنے آکر ہم سب کو دین اسلام تلقین کیا راہ راست دکھائی
ہم سب مسلمان ہوئے ہم پر اور ہمارے بادشاہ پر احسان کیا کہ جانین بچائین اُسکا عیوض یہ
دیا گیا کہ اُسکو بمکر سے اسیر کیا اُسکے قتل کی تدبیر کی خداوند کریم نے بچایا بس دلدار شاہ بھی
مسلمان ہوا شداد نے اپنے فعل کی سزا پائی بس کیا ضرور ہے کہ بیکار کو فساد کرو اگر اُس شہریار کی
غلامی اختیار کرو اور دین اسلام ورنہ یاد رکھو کہ ایک دم مین قلعہ لے لونگا ایک کو زندہ نہ رکھونگا
بفضل خدا و اقبال شاہزادہ شامل حال ہے آیندہ تم کو اختیار ہے اور بہت کچھ کلمہ پند و نصیحت کے
سے لکھکر روانہ کیا وہ سوار رومال ہلاتے ہوئے طرف قلعہ کے چلے دیدبانون نے اس نمک حرام
سے کہا کہ چند سوار رومال ہلاتے ہوئے آتے ہین شاید کوئی پیام لاتے ہین کہا آنے دو ذرا پیام لو
نہین کیا بھیجا ہے قلعہ پر سے گولہ نہ پڑا وہ سوار قریب قلعہ پہونچے اور جو منصور نے کہا تھا سب
بیان کیا اور بہت کچھ کہا اہل قلعہ نے اُسکے جواب مین منصور وغیرہ کو ہزارون گالیان دین اور شاہزادہ
کے شان مین بہت سخت وسست کہا اور کہا کہ اگر قلعہ کی طرف منصور قصد کریگا تو وہ گولہ قلعہ پر سے
سے گا کہ اُسکا نشان تک نہ ملے گا وہ زمانہ اب نہین ہے کہ گولون کو رد کر کے لب خندق آجاے اُس مرتد
سے کہنا کہ جو تیرا جی چاہے وہ کر نہ ہم دین اسلام قبول کرینگے نہ اس خدا پرست کی اطاعت بس وہ
سوار یہ جواب لے کر واپس آئے اور منصور سے سب حال بیان کیا منصور کو بہت غصہ آیا اہل لشکر نے
کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے حملہ کرین منصور نے کہا کہ سنو وہ قلعہ پر ہین اور تم لوگ بیچ اُنکا حربہ تم پر کارگر
نہ ہوگا تمھارا حربہ اُن تک نہ پہونچے گا مین یہ نہین چاہتا ہون کہ بیکار بندگان خدا کی جان لون یہ
مین جانتا ہون کہ اگر حکم دون تو تم لوگ دریاے آتش مین پھاند پڑو کوئی خوف جان نہ کرو بس کیا ضرور ہے
کہ ایسے بہادرونکو مین ضائع کرون مین خود جا کر ابھی قلعہ لیتا ہون تم لوگ اسی مقام پر ٹھہرو

جب مین قلعہ لے لون اور بچا تک توڑ ڈالون بس اسوقت تم لوگ حملہ کر کے آنا یہ وہی قلعہ ہی کہ جس کو مین
ایک مرتبہ لے چکا ہون اقبال شاہزادہ و فضل خدا سے لیے لیتا ہون بہت بہت سردارون واہل لشکر
نے کہا مگر منصور نے قبول نہ کیا اور سب کو تسکین و اطمینان دے کر گینڈہ کو مہمیز کر کے گرز گران سنگ
بر چہ کوہ ہشت پہلو سپر فراخ دامن ہاتھ مین لے کر کہ جسکے سایہ مین خود بھی پوشیدہ ہو جائے اور
مرکب بھی از سر تا پا دریاے آہن مین غوطہ مارے ہوئے سوائے دو آنکھون کے کہ وہ تو کھلی
تھین طرف قلعہ کے چلا گینڈہ کو خوب تیز کیے جاتا ہی جب نصف میدان زد کا طے کیا اودھو دیدبان نے
اُس بدانجام سے کہا کہ منصور خود برائے قلعہ گیری چلا تھا اور نصف میدان زد طے کر چکا ہی قریب قلعہ
پہونچنا چاہتا ہی یہ دیدبان کا کہنا تھا کہ اس بدکردار نے ہوائی اُٹھا کر داغی شرارا بلند ہوا گویا یہی
سلسلہ شر و فساد کا تھا بلکہ اندرون نے توپونکو جھونکا کہ اب جو آگ ہٹائی صدا سی ہیبت ناک پیدا
ہوئی آسمان دھوین کا بندھ گیا غبار بلند ہوا آگ برسنے لگی توپین آگ اُگلنے لگین ہر طرف شور
دار و گیر برپا ہوا گولہ مثل بادلہ کے برسنے لگا ابر دھوان دھار دھوا بین کا چھا گیا تمام عالم تاریک ہو گیا
دن ہوا کہ رات ہو گیا ہر طرف آگ برس رہی تھی غبار بلند تھا بڑے بڑے غار پڑ گئے تھے جب گولہ
گرا غبار بلند ہوا تاریکی چھا گئی تھی مگر منصور گولون کو رد کرتا ہوا اپنے کو بچاتا ہوا دریاے آتش
مین شناوری کرتا ہوا برابر چلا آتا ہی جب گولہ دہنی طرف آیا یہ مرکب کو مہمیز کر کے بائین طرف
چلا گیا جب بائین طرف آیا دہنی طرف چلا گیا جو سامنے آیا اُسکو گرز سے پچھاڑ دیا اسطرح
سے نکل گیا اس کو جانے دیا اسنے گو اور گینڈہ کو بچاتا ہوا برابر چلا آتا ہی قلعہ پر سے گولہ برس
رہا ہی مگر اس بہادر کو کچھ خوف نہین ہی بلا خوف و خطر مرکب اُڑائے چلا آتا ہی یہان تک کہ
سب گولون کو رد کر کے لب خندق پہونچ گیا مثل شیر نر کے لب خندق پہونچ کر گو بچا کر آواز دی
کہ اہل قلعہ کیون مال سرکار کو تباہ و غارت کرتے ہو بیکار کوشش کرتے ہو بیگانون نے قلعہ
لے لیا مین لب خندق پہونچ گیا ہون بس رومال سے ہاتھ باندھ کر حاضر ہو دین اسلام قبول
کرو اور غلامی میرے آقا کی بیتون اپنی جانون کے پیچھے پڑے ہو بیکار اپنے خون سے ہاتھ بھرتے
ہو اگر مین در قلعہ توڑ کر اندر قلعہ کے آؤنگا تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کرونگا یان ندونگا
بدون دین اسلام قبول کیے ہوے منصور تو یہ صدا اہل قلعہ کو دے رہا ہی اُدھر بالاے قلعہ گولندازون
نے اُس نمک حرام سے کہا کہ اب کیا حکم ہوتا ہی ہفت فتیلہ داغ چکے دو ہزار توپ فیر کر چکے اُسنے جواب
دیا کہ اب ہاتھ روک لو اور دیکھو کوئی گولہ قضا کا لگا یا نہین کیونکہ ایک سوار تھا کیا کوئی گولہ نہ لگا میرے
نزدیک استخوان تک کا پتہ نہ لگا بس گولندازون نے ہاتھ روکا ہوا سے دھوان برطرف ہوا تاریکی ہو توپ
ہو گئی روشنی ہو گئی اب سب اہل قلعہ نے دیکھا کہ سب گولہ بیکار گئے منصور لب خندق زندہ موجود ہی پھر
ہوا ہی گینڈہ کو ادھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر پھیر رہا ہی اور یہ کہ رہا ہی کہ کیون مال مابدولت کو ضائع کرتے ہو
و برباد مین نے قلعہ لے لیا اب یہ مال میرا ہو چکا بس خیریت اسی مین ہی کہ رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر
خدمت مابدولت ہو دین اسلام غلامی شہریار اختیار کرو ورنہ مین در قلعہ توڑ کر اندر آتا ہون پھر ایک کو زندہ
نہ چھوڑونگا میرے ہاتھ سے بچکر جاتے کہان ہو معلوم ہوا کہ تم سب کی قضا ہی یہ حال جو اہل قلعہ نے
سب کے حواس جاتے رہے قلعہ مین کھل بلی پڑ گئی ایک سہلکہ مچ گیا تلاطم ہو گیا ہر ایک بہ سبب خوف
کی فکر کرنے لگا ایک نئے طور کی اہل قلعہ کی حالت ہو گئی ہر ایک کی زبان پر یہ کلمہ تھا کہ اب کیا کیا جاے

بڑا غضب ہوا کہ حریف لب خندق آگیا اب قلعہ لے لیگا بھاگو اُس نمک حرام اور سردارون نے جو یہ واقعہ دیکھا
بس سب کے سب تلوارین لیکر اُٹھے کہ ہم مقابلہ کرینگے تلوارون سے قتل کرینگے اُدھر گولندازون نے نہ مانا
شعلا تیل کا کڑھاؤ و باروت کی ہانڈیان گرگ کے پہلے اوپر سے پھینکنا شروع کیے منصور نے یہ تدبیر کی جو بلا آئی
اُسکو سپر پر روک کر خندق مین ڈالدیا لشکر منصور نے جو دیکھا کہ ہمارا سردار سب گولونکو ملکر کے لب خندق پہونچ گیا
قلعہ نے لیا بس ایک مرتبہ سب کے سب لینا لینا کہکر تلوارین علم کر کے چلے ادھر سے یہ چلے اُدھر منصور نے
دیکھا کہ یہ لوگ میرے کہنے پر عمل نہین کرتے ہین بس گزر کو اُس پار خندق کے پھینکا اور خود سنبھل کر گنبد پر بیٹھا اور
ایڑ جو کی گنبد چارون پہلیان جوڑ کر اڑا اور اُس پار جا کر گرا خندق کو جستکر کے پھاند گیا بس منصور
نے گرز کو اُٹھا کر اب جو در قلعہ پر مارا دہ لوٹ کر گرا اُدھر منصور نے پل پر شہ گرا دیا لشکر پہونچ گیا تھا پل
پر سے عبور کر کے پھر لشکر بھی آگیا بس جو در قلعہ پر لوگ برائے پہرہ تھے اُنسے تلوار چلنے لگی منصور
لڑنے لگا اتنے عرصہ مین لشکر بھی آگیا اسنے خوب گھمسان کی تلوار چلنے لگی اُدھر سے کل لشکر جو کہ قلعہ مین
تھا سب سمٹ کر آگیا اور قلعہ پر شاہانہ لڑائی ہونے لگی لشکر منصور نے آکر لڑائی کو روکا بس منصور
قتل کرتا ہوا سواروں وا سپہ زن کو داخل قلعہ ہوا ادھر سے وہ نمک حرام وزیر بدانجام سردارون کو لیکر چلا
تھا اسوقت آکر پہونچا کہ جب معرکہ بڑا ہوا تھا تلوار چل رہی تھی یہ بھی لڑنے لگا اب ہر طرف دریاے خون
بہنے لگا الغیرض اسمعرکہ مین جو آدھے سے زیادہ سپاہ جو کہ قلعہ مین تھی کام آئی منصور سے
اور اُس بدانجام وزیر سے مقابلہ ہو گیا اُسنے تلوار کا وار کیا منصور نے خالی دے کر اب جو وار کیا یا تو تلوار
قبضہ سپر چمکی تھی یا سپر پر پہنچی زمین کو اچھا سر دیا بلکہ ایک وجب زمین مین در آئی وہ بدتدبیر دو
ٹکڑا ہو کر گرا مع رکاب و اسپ دو سہ چار ٹکڑے ہوئے اور جو سردار تھے اور اہل لشکر یہ معرکہ دیکھکر منصور پر
ٹوٹ پڑے منصور نے اُن پر حملہ کیا اور اپنے اہل لشکر کو حکم دیا کہ اہل قلعہ کو قتل و غارت کرو سب
مال و اسباب لوٹ لو یہ حکم دینا تھا کہ اہل قلعہ قتل ہونے لگے لوٹ مچ گئی ہر طرف قلعہ مین غدر مچ گیا
تلاطم برپا ہو گیا و کاہین زمان لوٹنے جانے لگے ادھر منصور نے چند سردارون کو قتل کیا اور بعض کو اسیر
کر کے لشکر کو شکست دی جب اہل قلعہ و اہل لشکر نے دیکھا کہ جو بادشاہ تھا وہی مارا گیا اور سردار
بھی اور جو باقی رہے وہ اسیر ہوئے بس سب نے صدائے امان بلند کی منصور و اہل لشکر منصور نے
پکار کر کہا کہ امان بہ شرط ایمان سب نے جواب دیا کہ تا زندہ ایم بندہ ایم ہم سب پر ثابت ہو گیا کہ دین
اسلام برحق ہے اور سب دین باطل ہین یہی دین کامل ہے ہم نے دین اسلام بھی قبول کیا اور
اطاعت بھی شاہزادہ رفیع الحشمت کی بس منصور نے سب کو امان دی لوٹ کو منع کیا اسی وقت
امن و امان ہو گیا سب قتل و غارت سے بچے بس رومال سے ہاتھ باندھ باندھ کر جوق جوق گروہ
گروہ آنے لگے مشرف بدین اسلام ہونے لگے یہان تک کہ کل اہل قلعہ از پیر تا جوان و از مرد تا زن و از
طفل تا پیر و صاحب پیشہ و غیر پیشہ و امیر و رئیس و سردار سب صدق دل سے مسلمان ہوئے
و اہل لشکر جو کہ قتل و غارت سے بچے تھے منصور ان سب کو لے کر ایوان شاہی مین آیا تخت پر غاشیہ
بچھوایا اپنے لشکر کو حکم دیا کہ قلعہ کا بندوبست کرو جہان جہان بتکدہ وغیرہ ہون سب منہدم کراؤ
مساجد کی بناڈالو مدرسون کی تعمیر کی طیاری کرو اہل شہر کو طلب کر کے عقائد اسلام تعلیم کرو یہ
حکم دے کر خزانہ و غیرہ وارثان شاہی پر قبضہ کیا اپنے لشکر کے کشتون کو دفن کرا آباز خمیون کو
شفاخانہ روانہ کیا کفار کی لاشون کو بیرون قلعہ خندق مین ڈلوا دیا قلعہ کو سب آلایش سے پاک و صاف کیا

اُسی وقت دربار کیا جوکہ اسیر ہوئے تھے اُنکو طلب کیا اُدھر محاسب نے آکر عرض کیا کہ کفار قریب پندرہ ہزار کے مع اہل قلعہ و لشکر کے قتل ہوئے اور اہل اسلام قریب پانچ ہزار کے مجروح و شہید ہوئے یہ سنکے منصور نے سجدۂ شکر بدرگاہ پروردگار کیا کہ لشکر بھی میرا بہت نہین برباد ہوا اور قلعہ بھی بآسانی ہاتھ آگیا کہ اسمین وہ سب اسیر حاضر کیے گئے منصور نے ان سب کے روبرو حمد و ثنائے الٰہی بیان کی اور اُن سب کو تلقین بدین اسلام کیا بس وہ اسی وقت صدق دل سے کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے منصور نے سب کو رہا کیا بس عزیزان اور زوجہ شداد نے منصور سے سب حالت بدعت وزیر کی بیان کی جوکہ اسیر نہ ہوئے تھے اور اپنے کو پوشیدہ کیا تھا اور اس سے ملے ہوئے تھے اور عرض کیا کہ اس باعصمت و باکدامن کو اسنے مع عزیزون کے اور ملازمون کے قید کر لیا تھا ہم نے اس خوف سے کہ اگر ظاہر کرینگے کہ ہم عزیز ملکہ ہین تو یہ ہمارے ساتھ بھی وہی سلوک کرے گا بس خطا ہر کیا اور اس سے ملے رہے چنانچہ وہ سب قید ہین بس منصور نے حکم دیا کہ اُن سب کو رہا کرو اور محلات مین داخل کرو بس اسی وقت وہ بیچارے قید سے رہا ہوئے اور اپنے اپنے مقام پر آئے شکر خدا کیا اُسکے بعد جو مرد تھے وہ حاضر خدمت منصور ہوئے اور ایمان لائے ملکہ نے محل مین آکر اپنا مذہب تبدیل کیا اور بہت شکریہ منصور کا بذریعہ محلدار کے کیا اور اپنے مسلمان ہونے سے آگاہ کیا اُدھر اہل لشکر منصور نے سب قلعہ کا بندوبست کیا جس طور سے منصور نے حکم دیا تھا یعنی بتکدہ وغیرہ منہدم کرائے مساجد و مدارس کی بناڈالی ہر طرف صدائے اللہ اکبر بلند ہوئی اب خوب طور سے تسلط ہوگیا سب امن و امان ہوگئی اہل قلعہ اپنے اپنے مقام پر جا کر آباد ہوئے بازارین کھل گئین خرید و فروخت جاری ہوگئی ہر ایک خوش خوش پھرنے لگا یہان لشکر اُترا چھاؤنی ہوئی لشکر بھی آسودہ ہوا اب منصور دربار کرنے لگا کوئی دو روز قلعہ پر قبضہ کیے ہوئے گذرے ہونگے کہ ہرکارون نے منصور کو آکر خبر دی کہ مبارک ہو آقا مع کل لشکر و بیدار شاہ دل دار شاہ و خسرو شیر دل و قہرمان و قہار و کل سرداران کے لشکر لیے ہین کل داخلہ ہوگیا یہ سنکے منصور خوش ہوا اُسی وقت نوبتون کے بجنے اور توپون کے سر ہونے کا حکم دیا ہر طرف خوشی کے شادیانے بجنے لگے جب وہ شب اور دن گذرا دوسرے دن منصور کل اہل قلعہ و کل اہل لشکر و سردارون کو لیکر بیرون قلعہ آکر صف آراستہ ہوا کہ گرد بلند ہوئی جب دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اس گرد سے نشان لشکر و جلوس سواری ظاہر ہوا بعد گذر جانے جلوس سواری کے دیکھا کہ مرکب پر ہی پیکر پر شاہزادہ جلوہ فرما ہے تخت پر دونون بادشاہ ہین ادھر اُدھر تخت کے سپہ سالار و قہرمان ہین خسرو شیر دل ہمراہ شاہزادہ کے مرکب پر سوار عقب مین کل سردار قریب پانچ لاکھ پچاس ہزار کے سپاہ ہے عقب سپاہ خیمہ و خرگاہ وغیرہ ہے بس یہ دیکھکر منصور پا پیادہ ہوا اور سب سردارون و اہل قلعہ کو لے کر حاضر خدمت ہوکر لوازمات قدمبوسی حاصل کی سب نے قدم چومے مشرف بہ زیارت ہوئے منصور نے کل حالات قلعہ و جنگ عرض کیے شاہزادہ نے سماعت فرما کر بہت تعریف منصور کی کی بس اپنے لشکر کو بیرون قلعہ فروکش ہونے کا حکم دیکر مع سب سردارون و دونون بادشاہون کے ہمراہ منصور داخل قلعہ ہوا یہان لشکر فروکش ہوا خیمہ وغیرہ برپا ہوئے اُدھر شاہزادہ تمام قلعہ کی سیر کرتا ہوا اور اہل قلعہ کے دونون ہاتھون سے سلام لیتا ہوا قریب در دولت آیا مرکب پر سے اتر کر داخل دربار ہوا دربار آراستہ ہوا سو دست شاہزادہ نے امیران شہر و رئیسان قلعہ و افسران سپاہ کو طلب کر کے فرمایا کہ

شداد کا کوئی فرزند ہی یا دختر کہ ہم اُسکو یہان کا بادشاہ کرین سب نے عرض کیا کہ نہ فرزند ہی نہ دختر ایک فرزند تھا
کہ نام اُسکا احمر تاج گیر تھا نہایت جری و بہادر تھا شکار کا بہت شوق تھا ایک دن شکار کو جو گیا تو پھر
واپس نہ آیا بادشاہ نے بہت تلاش کرایا مگر پتہ نہ ملا آخر کو بادشاہ خاموش ہو رہا ایک دختر پیدا ہوئی وہ بھی
بہت حسین تھی جب جوان ہوئی ایک دن لب بام شب ماہ مین سو رہی تھی کہ اب جو صبح ہوئی تو غائب
تھی اُسکا بھی بہت صدمہ بادشاہ کو ہوا اُسدن سے اُس کے پھر کوئی اولاد نہ ہوئی از قسم ذکور نہ اناث بس
وہ ولد رہا اسی سبب سے تو اس وزیر کو ہم سب نے بادشاہ کیا اُس نمک حرام نے یہ بدعت کی کہ زوجہ بادشاہ
کو قید کر لیا صرف اس سبب سے کہ ملکہ نے بلا کر کہا تھا کہ خدا پرستون سے مقابلہ کرنا بیکار ہی یہ جو شاہزادہ نے سُنا
کہا کہ کیا کوئی شداد کا عزیز بھی نہین ہی کہا کہ کوئی عزیز نہین ہی سب اس معرکہ مین مارے گئے سوائے
ملکہ عزیزان ملکہ کے شاہزادہ خاموش ہو رہا راوی کہتا ہی کہ عیار شداد بھی اس مقابلہ مین مع اپنے شاگردون کے
بچکر سے اہل اسلام کے مارا گیا واصل جہنم ہوا بس اُسدن تو شاہزادہ نے وہان قیام کیا دوسرے دن جو دربار
کیا بس اہل شہر و اہل لشکر و سردارون کو طلب کیا ملکہ ماہرو بانو کو طلب کر کے پس پردہ بٹھایا اور فرمایا کہ اے اہل
شہر و اہل لشکر و سرداران لشکر آگاہ ہو کہ اب سوائے ملکہ زوجہ شداد شاہ کے کوئی اس سلطنت کا وارث
نہین ہی بس مین نے ملکہ کو یہان کا بادشاہ کیا تم سب ملکہ کے شامل غلامان جان باز و سرفروشان جان نثار کے
طاعت کرنا ملکہ کے کسی حکم سے سرتابی نہ کرنا بہت خوش رکھنا ملکہ کو بھی ساتھ عدل و انصاف کے تمھارے
فراغت میسر آئے گی سوائے رعایہ پروری و کرم گستری کے دوسرا کام نہ کرے گی ظالمون کے ہاتھ سے مظلومون
بچائے گی اُنکی دادرسی اور فریاد رسی کرے گی سب نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہم کو کسی قسم کا آپ کے
و ملکہ عالم کے حکم مین عذر نہین ہی بسر و چشم بجا لائینگے بس شاہزادہ نے ملکہ سے فرمایا کہ اے ملکہ یہ تاج و
تخت تم کو مبارک ہو یہ راحت و آرام بسر کرو مگر سوائے عدل و انصاف کے ظلم و ستم کا طریقہ نہ اختیار کرنا
ورنہ خدا تم سے خوش نہ ہوگا ملکہ نے جواب مین عرض کیا کہ مین عورت ہون دو بیرے پردہ نشین ہون مین کیونکر
انتظام ملک کا بندوبست کرونگی کیونکہ مذہب اسلام مین عورت کو پردہ نشینی لازم ہی بس آپ اور کسی کو یہان
کا حاکم مقرر فرمایئے میرا کچھ گذارا مقرر فرمایئے کہ مین اس گذارے سے بسر اوقات کرون اور ایک گوشہ عافیت
مین بیٹھکر عبادت خدا مین اپنی باقی زندگی بسر کرون اس بار عظیم کی مین برداشت نہین کر سکتی ہون شاہزادہ
نے جواب مین فرمایا کہ یہ امر غیر ممکن ہی یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ جب حق دار موجود ہو اُسکو محروم رکھا جائے اور
دوسرے کو اُسکا حق دے دیا جائے یہ بالکل خلاف شرع ہی بس تم کو قبول کرنا ہوگا اور تمھاری طرف سے
تمھارے کسی عزیز بزرگ کو جو کہ کار آزمودہ و جہان دیدہ ہوگا اسکو نائب کیا جائے گا کہ وہ سب بندوبست
کرے گا مگر تمھارے حکم سے ملکہ نے لاکھ لاکھ انکار کیا شاہزادہ نے نہ قبول کیا بلکہ اسی دن ملکہ کو تخت پر
بٹھایا تمام قلعہ مین منادی کرادی کہ آج سے حاکم اس قلعہ کی ملکہ ماہرو بانو ہی اور ملکہ کے حقیقی چچا کو کہ وہ مرد
بزرگ اور صاحب لیاقت و جہان دیدہ تھا ملکہ کا نائب مقرر فرمایا سب نے مبارکبادی کی
تین تین سلامی کی توپین فیر ہوئین ملکہ ماہرو بانو کا اُس قلعہ کشور مین حکم جاری ہوا مگر گو دسکہ
بنام دارا بن جمشید جاری کیا گیا جب شاہزادہ ان کاموں سے فراغت کر چکا اُسوقت شاہزادہ نے
فرمایا کہ ہمارے لشکر کو آگاہ کیا جائے کہ ہم کل یہان سے کوچ کرینگے طرف طلسم کے ملکہ ماہرو بانو
نے عرض کیا کہ اے شہریار دو ایک دن یہان قیام فرمایئے تاکہ یہ کنیز ناچیز حضور کی دعوت کرے
شاہزادہ نے فرمایا کہ مجکو ایک مہم درپیش ہی مین قیام نہین کر سکتا ہون جو جو عرصہ ہوتا ہی وہ مجکو

پریشانی ہوتی ہی مین اپنے والد بزرگوار کا مقابلہ کفار مین چھوڑ کر ادھر کو آیا ہون اُن سے اور سمندر شاہ سے
معرکہ پڑا ہوا ہی مگر مین اس ضرورت سے آیا ہون کہ مجکو بزرگان دین کا حکم ہوا ہی کہ تو جا کر طلسم نور آگین کو
فتح کر کیونکہ اُسکی عمر تمام ہو گئی ہی اب وہان فسق و فجور بڑھ گیا ہی حسین الزمان نے خدائی کا دعوے
کیا ہی خدائی کرتا ہی دم بدم بڑھتا ہی بس اُسکی خبر لینا لازم ہی تو اُس طلسم کا فاتح ہی اب اُسکو فتح کرنا لازم ہی
بس مین اُسکی فتح کرنے کو والد بزرگوار سے رخصت لے کر چلا تھا کہ یہ واقعہ درپیش ہوا بہت بڑا عرصہ
ہو گیا ہی لہذا اب مین قیام نہین کر سکتا ہون والد بزرگوار پریشان ہونگے دوسرے بزرگان دین کی
عدول حکمی ہو گی ہان جب طلسم فتح کر کے واپس آؤنگا تو تمھارا مہمان ہونگا اب معاف کرو ملکہ نے سنکے
زیادہ اصرار نہ کر سکی عرض کیا جو آپکی خوشی مین کچھ اب عرض نہ کرونگی خیر بعد فتح طلسم کنیز کو سرفراز فرمانا
مگر جب ملکہ نے زبانی شاہزادہ کے طلسم نور آگین کا نام سُنا رونے لگی شاہزادہ نے فرمایا کہ اے
ملکہ رونے کا کیا سبب ہی ملکہ نے عرض کیا کہ مجکو اپنے حال پر رونا آیا کہ خدا نے اس قابل نہ کیا کہ اگر
اسوقت کوئی فرزند ہوتا تو حضور کی خدمت مین حاضر رہتا غلامی اختیار کرتا اُسکی خدمت گذاری کے
سبب سے ہم سب کو افتخار ہوتا شاہزادہ نے فرمایا کہ یہ تقدیری امر ہین اس سے کیا چارا ہی کہ مین نے
تمھارے فرزند و دختر کا حال سُنا بہت صدمہ ہوا مگر یہ سبب تمھارے رونے کا نہین ہی جلد سبب
گریہ بیان کرو جب اس طور سے شاہزادہ نے فرمایا تو ملکہ نے عرض کیا کہ اے شہریار مجکو نام طلسم سنکے
رونا آیا کہ اسی طلسم نے میرے گھر کو بے چراغ کر دیا اور مجکو لوٹ لیا جب میرا فرزند اور دختر غائب
ہو گئے اور رمالون اور نجومیون سے جو دریافت کیا کیونکہ مین اور میرا شوہر اُنکی جدائی سے بہت
بیقرار تھے تو اُنھون نے رمالون اور نجومیون کو طلب کر کے پوشیدہ طور سے دریافت کیا تھا اُس
مقام پر مین اور میرا شوہر اور چند ملازم تھے نجومیون وغیرہ نے ایک زبان ہو کر عرض کیا تھا کہ شاہزادہ
نے ایک آہو کے عقب مین مرکب کو مہمیز کیا تھا وہ اصل مین آہو نہ تھا بلکہ ایک ساحرہ تھی اُسنے
والی طلسم نور آگین کی وہ شاہزادہ پر عاشق ہوئی تھی شاہزادہ کو آہو بن کر اور لگا کر لے گئی ہی
اور شاہزادہ اسپر طلسم ہوا ہی اُس ساحرہ کے قید مین ہی اور آپ کی دختر کو ایک ساحر اسی طلسم
کا عاشق ہو کر اُٹھا لیگیا ہی وہ دختر ابھی اسی طلسم مین اُس ساحر کی قید مین ہی مگر ابھی تک اُسکے دامن عصمت
مین دھبہ نہین لگا ہی وہ ابھی تک رخنہ اندازی سے بچی ہی وہ ساحر تو لاطر چاہتا ہی کہ یہ راضی ہو
بلکہ نہین راضی ہوتی ہی اسی جرم مین قید کیا ہی بس جب طلسم فتح ہو گا تو وہ دونون رہا ہونگے
اور آپ سے ملینگے تب میرے شوہر نے کہا تھا کہ اسکا طلسم کا فتح ہونا غیر ممکن ہی نہ
معلوم کب فتح ہو ہم زندہ ہون یا نہ ہون اور ہم نے سُنا ہی کہ طلسم کو سوا خدائے نادیدہ کے ماننے
والون کے کوئی فتح نہین کر سکتا ہی بس وہ خدا پرست ہو گا جو کہ فاتح طلسم ہو گا ہم زردپرست
وہ ہمارے فرزند و دختر کو کیون زندہ رکھنے لگا اور وہ کیون رہا ہونے لگے اور وہ کیون اتنی دیر
سری کرنے لگا تب اُنھون نے عرض کیا تھا کہ اب عمر طلسم تمام ہونے کو ہی کچھ عرصہ باقی ہی
اور فاتح اس طلسم کا پیدا ہو چکا ہی ضرور وہ خدا پرست ہی اور کخاندان حمزہ سے ہی اس طلسم کو
فتح کرے گا آپ کے لیے نہین بلکہ خود اسکو اس طلسم کے فتح کرنے کی خواہش ہو گی اپنے بزرگون
کے خون کے عیوض مین وہ یہ طلسم فتح کرے گا آپ کے فرزند و دختر کو بھی رہا کرے گا مگر یہ امر
ضرور ہی کہ آپ کو دین اسلام قبول کرنا پڑے گا ہمارے رایچہ مین تو یہ نکلتا ہی کہ وہ عنقریب ادھر

کو آتا ہے بلکہ وہ آپ کی ایسے وقت مین مدد کرے گا کہ جب آپ حریف کے قبضہ مین ہونگے وہ آپ کو
اس دشمن قوی سے نجات دے گا اور وہ لوگ سب اسکی اطاعت کرینگے یہان دین اسلام کا جھنڈا لہرائیگا
یہ سرزمین اسلام آباد ہوگی ہم کو طریقہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اسکے ساتھ مین احسان فرمائینگے
اور اسکی جان کے خواہان ہوجیے گا مگر اسکو اسکا خدا آپ کے شر سے محفوظ رکھے گا آپ کو اسکے ہاتھ
سے زک پہونچے گی بلکہ آپ چند سرداروں سے اسکے ہاتھ سے مارے جائینگے خط اسقدر ہوا جو زبانی
مین نکلا وہ ہم نے عرض کیا اور باقی اہل قلعہ دین اسلام قبول کرینگے اسکے بعد وہ جاکر طلسم کو فتح کرکے
آپ کے فرزند و دختر کو رہا کرے گا ہی آقائے نامدار یہ کنیز تو اسی دن سے یہ سب واقعات سنتے اور
بجز بیدون کی زبانی اسی انتظار مین شب و روز مصروف رہتی تھی اور دعا کرتی تھی کہ وہ شہریار جلد
تشریف لائے مگر شداد شاہ نے اسی وقت ان سب کو اپنے قلعہ سے نکلوا دیا تھا اور حکم دیا تھا
کہ آج سے کوئی رمال ہمارے قلعہ مین نہ رہے ہم سے جھوٹ سچ بیان کرتے ہین جس بات کی کوئی
اصل نہین ہے دراصل اگر آپ کے کہنے کے موافق ہے تو مجکو اب فرزند و دختر نہین درکار ہے کہ دین
و مذہب جاکر ملے تو کیا ملے اور کون طلسم فتح کرسکتا ہے اگر ایسا ہوگا بھی تو مین ہرگز اس خدا
پرست کو قتل کرونگا چاہے کیسا ہی وہ مجھ پر احسان کرے مین کبھی دین اسلام نہ قبول کرونگا
حضور جسقدر رمالون نے کہا تھا وہی سب پیش آیا اور وہی واقعہ گذرا اور جو شداد نے کہا
تھا وہی کیا وہ آپ کے ہاتھ سے مارا گیا جب مین نے سب واقعہ سنا کہ آپ نے آکر مدد کی اور اسنے
آپ کے ساتھ مکر کیا اور قتل ہوا بس مجکو قول منجمین کا یقین ہوگیا کہ جو کچھ انھون نے بیان کیا
تھا سب درست ہوا اسیدن مین مع اپنے کل عزیزون کے مسلمان ہوگئی مگر پوشیدہ طور سے
کیونکہ مجکو تو قبل سے اس مذہب کی طرف میلان تھا جب مین نے سنا کہ وزیر یمان کا بادشاہ
ہوا اور اسکا قصد ہے کہ آپسے مقابلہ کرے مین نے اسکو طلب کرکے بہت کچھ پند و نصیحت کی مگر
وہ بھی راہ راست پر نہ آیا بلکہ میرے ساتھ بہ ظلم و ستم پیش آیا پھر مجکو میرے عزیزون سمیت قید
کیا اور تکلیف بہونچائی اس نمک حرام نے اپنے کردار کی سزا پائی مگر حیران تھی کہ اور جو کچھ رمالون
نے کہا تھا وہ سب درست نکلا مگر کیا جانے کہ قول غلط ہوگا کہ وہ شہریار طلسم کو فتح کریگا جس اب
جو آپ نے یہ فرمایا کہ مین برائے فتح طلسم نور آگین جاتا ہون مجکو بہت خوشی ہوئی مگر فرزند
و دختر جو یاد آئے تو رونے لگی بس میری عرض یہ ہے کہ اگر آپ سے اور اس غلام سے جو کہ اسیر
طلسم ہے اور اس لونڈی سے ملاقات ہو اور آپ طلسم فتح کرین تو انکو بھی تلاش کرکے رہا
فرمائیے گا اور اپنے ہمراہ لیتے آئیے گا تاکہ مین آپ کے قدمون کی بدولت اپنی مراد کو پہونچون
ورنہ اب تک کب کی انکے غم مین مر گئی ہوتی گو یہ
امید پر زندہ رہی اور زندہ رہونگی
مر نہین سکتا ہے مگر دنیا امید پر قائم ہے شاہزادہ نے
کہ جب تک قضا نہین آتی ہے کوئی
فرمایا کہ تم اطمینان رکھو مین تمھارے فرزند و دختر کی رہائی کی کوشش کرونگا اور انشاء اللہ
ضرور رہا کرکے تم سے لاکر ملا دونگا اب یہ مجھ پر فرض ہوا یہ فرماکر طیاری لشکر کا حکم دیا راوی بیان
کرتا ہے کہ وہ دن اور رات شاہزادہ نے مع سرداروں کے قلعہ مین براحت و آرام بسر کی جب
مسافر فلک نے طرف سرائے مغرب کے کوچ کیا اور آفتاب عالمتاب نے اپنا اسباب سفر درست
کرکے صحرائے فلک پر ظہور کیا اور طرف منزل کے روانہ ہوا بس شاہزادہ بیدار ہوا نماز صبح سے

فراغت کرکے باہر برآمد ہوا سب سردار حاضر تھے بس شاہزادہ سوار ہوکر طرف اپنے لشکر کے چلا سب
اہل قلعہ و اہل لشکر بلکہ وہ خود بلکہ ہمراہ تھی یہان تک کہ بیرون قلعہ تشریف لایا یہان سب سامان
سفر درست تھا بس شاہزادہ نے بلکہ و اہل قلعہ کو رخصت کیا بلکہ نے تھوڑا سا لشکر اپنے لشکر مین
سے شاہزادہ کے ہمراہ کردیا اور عرض کیا کہ مین تو ہمراہی ہر سبب عورت ہونے کے نہ جا سکونگی
میری طرف سے آپ کے ہمراہ ہین آپ کی خدمت کرینگے بس شاہزادہ اُس لشکر کو ہمراہ لے کر
طرف طلسم کے روانہ ہوا بلکہ شاہزادہ سے رخصت ہوکر مع اپنے عزیزون و اہل لشکر و اہل قلعہ کے
قلعہ مین آئی اور ساتھ عدل و انصاف کے سلطنت کرنے لگی اور شاہزادہ کی فتح و نصرت کی دعا
مین مصروف ہوئی کہ اب اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا وقت پر اب شاہزادہ کے حال مین قلم
فرسائی کی جاتی ہی کہ شاہزادہ جو لشکر کو ہمراہ لے کر مع دلاور شاہ و بیدار شاہ و خسرو و شیر دل
و قہرمان پنجہ گیر و منصور دیو پیکر و قہار شیر پیکر اور چھ لاکھ سپاہ و سرداران دیجاہ کی طرف
طلسم کے روانہ ہوا بس دو منزلہ و سہ منزلہ سفر کرتا ہوا چلا جاتا ہی جب لشکر تھک جاتا ہی تو
صحرائے پر بہار دیکھ کر قیام کا حکم فرماتا ہی وہان لشکر دو ایک روز قیام کرتا ہی پھر روانہ ہوتا ہی یہانتک
کہ طی مراحل و قطع منازل فرماتا ہوا اطراف طلسم کے پہونچا کہ جہان سے طلسم دو منزلہ پر تھا ایک
صحرائے پر بہار رشک گلزار ملا کہ چارون طرف سبزہ روئیدہ تھا مثل فرش مخمل کے اُس
صحرا مین ہزارون درخت لالہ و بیلا و چمیلی کے نئے نئے انبجار میوہ دار و پُر ثمار سے وہ صحرا ملا
تھا کل خودرو اپنی بہار دکھا رہے تھے چشمے آب شفاف و خوشگوار کے موجزن تھے صحرا نما
نمونہ بہشت شداد ی تھا طائران خوش الحان شاخہاے اشجار پر بیٹھے ہوئے ہمدا گنی مین سرائی کر رہے تھے ہر طرف طاؤسان خنیان گر کی رقاصی سے عجب لطف تھا زمانہ بہار کا
تھا ہر طرف صحرا کا جو بن ابھار پر تھا درخت مثل معشوقان مست وطناز کے لباس سر سبز
پہنے ہوئے جھوم رہے تھے طائران صحرا و درندگان جنگل ہ سبب بہار کے مست
ہو رہے تھے انبجار مین نئی نئی کونپلین نکلین ہوئین تھین بلبلین مست پھر رہین تھین
فاختہ الگ مست تھی قمری کی الگ کوکو تھی پپیہا الگ پی کا شور کر رہا تھا کوئل ہر طرف
کوک رہی تھی چونکہ زمانہ بہار تھا ہر ایک مست بادہ بہار تھا یہ صحرا جو شاہزادہ کو نظر آیا
ہواے عیسی دم مسیح نفس کے جو جھونکے آنے لگے دل کو فرحت قلب کو راحت بسبب
تری و خشکی و سبزی صحرا و لطافت آب ہوا کی تازگی حاصل ہوئی آنکھون مین تراوت
ہوئی بس شاہزادہ بھی مع سردارون کے اس صحرا کا عالم دیکھکر چمتارہی ہوا صنعت
باغبان قضا و قدر دیکھ کر تعریف خداوند کریم کرنے لگا چونکہ ہر طرف گلہاے قدرتی کھلے ہوئے تھے وہ
صحرا خداوند کریم کی قدرت کا نمونہ تھا صنعت کارسازحقیقی اس صحرا سے ہویدا تھی اور شان خلاقی
اس صحرا کے گلہاے رنگارنگ و میوہ ہاے پوقلمون سے پیدا تھی ہر شجر میوہ ہاے گوناگون سے
مملو تھا کثرت اثمار سے شاخین زمین کو چوم رہین تھین یا یہ کہ زاہدان سبزبخت سربسجود ہین
فیض خالق کون و مکان و حاکم زمین و زمان جاری تھا اس صحرا پر بہار و دلکشا و فرحت افزا
کا خود باغبان قضا و قدر مالک تھا بس اس صحرا کو دیکھکر شاہزادہ کی زبان پر یہ شعر جاری ہوا
شعر این سبزہ و این صحرا بوئے ز جنون دارد + دیوانگی و مستی امروز شگون دارد + اور یہ شعر فارسی

کا پڑھا ہے برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار + واہ کیا صحرا ہی اور کیا خوب
سبزہ ہی بالکل نمونہ بہشت عنبر سرشت ہی دو روز تک ہم اس صحرا مین قیام کرینگے مقام مناسب دیکھ کر خیمہ وغیرہ برپا
کرو یہ حکم دینا تھا کہ اسیوقت اہل کاران شاہی نے بدرگاہین و خیمے برپا کیے کچھ بازارین آراستہ ہوگئین لشکر اترا
سب نے کمرین کھولین اپنے اپنے بستر لگائے کیونکہ کئی دن کے تھکے ماندے تھے سب اترے شاہزادہ مع سردار
دلدار شاہ و بیدار شاہ کے مرکب پر سے اترکے داخل بارگاہ ملک اشتیاہ ہوا دربار آراستہ ہوا پردے بارگاہ کے
بعد شاہزادہ اٹھا دیے گئے ہین شاہزادہ مع اہل دربار کے صحرا کی سیر فرما رہا ہی کہ چند ہرکارے حاضر ہوئے دعا و ثنا
شاہی بجالائے اور عرض کیا کہ حضور اس صحرا مین شکار بہ کثرت ہی ہر قسم کا ابھی غلام سیر کرتے ہوئے گئے تھے غلامون
نے دیکھا کہ ایک مقام پر ہزارون آہو چرا مین مصروف ہین پرندے خوب ہین یہ سننا تھا کہ شاہزادہ کو ولولہ شکار کا ہوا
حکم دیا کہ ابھی سامان شکار طیار کیا جائے ہم شکار کو جائینگے بھلا کس کی مجال تھی جو منع کرتا بس اسی وقت کل سامان
شکار مہیا ہوگیا بیدل میر شکار باز دار سب آکر دربار گاہ پر حاضر ہوئے بس شاہزادہ نے محسر و شیر دل و قہرمان
و قہار و منصور و چند سردارون کو ہمراہ لیا بیدار شاہ و دلدار شاہ اور سب سردارون سے فرمایا کہ آپ لوگ یہان تشریف
رکھین مین ابھی شکار کھیل کر آتا ہون ان سب نے عرض کیا بہت خوب بس شاہزادہ سرداران مذکور کو ہمراہ لیکر
اور سب سامان شکار کو ہمراہ لے کر طرف صحرا کے روانہ ہوا یہان بیدار شاہ و دلدار شاہ مع سردارون کے دربار آراستہ
کیے ہوئے بارگاہ مین بیٹھے ہین انتظار شاہزادہ کر رہے ہین کہ ادھر صحرا مین پہونچکر پہلے پرندون کا شکار کیا باز و
شاہین چھوڑے گئے وہ طائران تیتر بٹیر کو شکار کرکے لائے ایک طرف وہ سب جمع ہین اسکے بعد چیتون سے
شکار کیا اب سب سردار مع شاہزادہ کے تیر و کمان لیکر خود صید افگنی مین مصروف ہوئے ہر ایک نے ایک آہو تیر سے
گرایا شاہزادہ نے کئی آہو شکار فرمائے کہ کچھ لوگون نے آکر عرض کیا کہ اس مقام سے تھوڑی دور پر ایک کھیت
ہی کہ وہان بہت سے آہو سبزہ چر رہے ہین یہ سننا تھا کہ شاہزادہ نے مرکب کو اٹھا دیا اسی طرف کو سب
سردار بھی عقب مین چلے عیار شاہزادہ رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے ہمراہ ہی دور سے دیکھا کہ بہت سے ہرن سبزہ
چر رہے ہین بس پوری سب نے لیے ان کے کان مین جو سم مرکب کی صدا گئی پھو پھین پھو پھین یا تو چر رہے تھے یا ایک مرتبہ
کان کھڑے کرکے اور اپنے صیادون کو دیکھکر جست و خیز کرتے ہوئے بھاگے سب نے مرکب اٹھائے عقب مین
اٹھائے وہ چوکڑیان بھرتے ہوئے چلے جاتے ہین یہان تک کہ تھوڑی دور پر جاکر ہر ایک نے ایک ایک ہرن
گرایا شاہزادہ نے بھی ایک آہو کو تیر سے گرایا عیار نے قریب پہونچکر ذبح کیا ادھر شاہزادہ نے اور ایک
آہو کے عقب مین مرکب دوڑایا آہو چوکڑی بھرتا ہوا چلا یہ اسکے عقب مین مرکب اٹھائے چلے جاتے ہین
عیار نے جو دیکھا کہ شاہزادہ نے دوسرے آہو پر مرکب اٹھایا ہی بس عیار بھی چلا اسی طرف یہان تک کہ وہ
ہرن ایک مقام پر چاکر کودی پانچ کوس پر پہونچکر چوکڑی بھولا شاہزادہ نے مرکب کو بڑھاکر تیر مارا وہ
تیر پڑا اور پیٹھ کو توڑ کر گذر گیا وہ چرخ مار کر گرا شاہزادہ پہونچ گیا اسکو ذبح کیا اب جو شاہزادہ
نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو ایک قلعہ نظر آیا دیکھا کہ سامنے یک قلعہ سر بفلک کشیدہ ہی کہ ہمچو کوہ بیستون عیار اور
عقب قلعہ کھڑا ہوا ہون دروازہ پشت قلعہ کا کھلا ہوا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ لوگ ادھر سے بھاگے
ہین اصلی دروازہ پر مقابلہ ہوا ہی بس حریف قلعہ مین گھس آیا ہی بھاگنے والے ادھر سے بھاگے بس شاہزادہ
نے عیار سے کہا کہ چلو اس قلعہ کی کیفیت دیکھین یہ قلعہ کیسا ہی اور کون اس قلعہ کا حاکم ہی آیا خدا پرست
ہی یا اور کوئی مذہب رکھتا ہی اگر دین رکھتا ہو تو مثل ان سب کے سلوک بھی مسلمانان کرین اور ورنہ
کرین کہ اس قلعہ کا کیا نام ہی اور حاکم قلعہ کیا اسم رکھتا ہی عیار نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ شاہزادہ نے

مرکب اسی سمت کو اٹھا دیا بس عیار بھی اٹھ کر اور رکاب پر ہاتھ رکھ کر چلا شاہزادہ راہ طے کر کے داخل قلعہ ہوا دیکھا کہ
قلعہ بہت بڑا ہی عمارات وسیع مکانات رفیع ہین بہت آباد تھا مگر کسی سبب سے ویران ہی انسان کا نام تک
نہین ہی دروازہ ہاے مکانات کھلے ہوئے ہین سب مال واسباب پڑا ہوا ہی جا بجا لاشے پڑے ہوئے ہین کسی
کا سر کٹا ہوا ہی کوئی سینہ فگار ہی کسی کا شکم چاک ہی کوئی تلوار سے مجروح ہوا ہی کوئی نیزہ سے غرض کہ ہر مقام پر
لاشون کا انبار ہی ہر گلی کوچہ خون سے گلنار ہی ہر طرف در و دیوار پر خون کی چھینٹین پڑی ہوئی ہین مرد تو مرد
عورتین بھی ذبح کی ہوئی پڑی ہین طفلان خرد سال کے الگ لاشے پڑے ہین بڑا معرکہ پڑا تھا کسی بیرحم
نے اہل قلعہ پر ظلم و ستم کیا ہی یہ امر ضرور ہی کہ سب حسین و خوبصورت تھے چہرون سے اثار اسلام ظاہر تھے
شاہزادہ نے دیکھا کہ وہ قلعہ اب مسکن زاغ و زغن ہو رہا ہی ہر طرف صداے بوم آ رہی ہی بس شاہزادہ اس
قلعہ کی تباہی کو دیکھتا ہوا اور کف افسوس ملتا ہوا حالت پر اہل قلعہ کے تاسف کرتا ہوا عیار سے یہ کلمہ
کہتا ہوا کہ کسی ظالم اظلم نے اس قلعہ کو تباہ و برباد کیا ہی ایسے وقت اوپر آ پڑا ہی کہ نہ تو بیچارے مال واسباب
لے کر بھاگ سکے نہ اپنی جانین بچا سکے ایسی ایسی باتین کرتا ہوا حالات قلعہ دیکھتا ہوا چلا جاتا ہی جدھر نگاہ اٹھ
جاتی ہی سواے ویرانی اور لاشون کے کچھ نہین نظر آتا ہی یہان تک کہ قریب عمارات شاہی کے پہونچا اس کی
حالت سب سے زیادہ تباہ پائی سناٹا سا ہو رہا تھا نہ کوئی حاجب تھا نہ دربان سواے حسرت و یاس کے وہان
پر ہزارون لاشین پڑی ہوئین تھین تمام در و دیوار خون سے رنگین تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ اپنے مالک اور
یگین کے رنج و غم مین خون کے آنسو دان سے رو رہے ہین شاہزادہ اندر عمارات شاہی کے آیا دیکھا کہ
عمارات وسیع ہی مکانات رفیع ہین صناعان چابک دست نے بنائے ہین خوب خوب نقش و نگار سے مزین
کیا ہی ہر قسم کا سامان موجود ہی مگر بے سود ہی یہ اس سامان و حالات مکانات سے ظاہر ہوتا تھا کہ ضرور یہ
کسی شوقین و جوان کے رہنے کا مقام ہی ہر طرف طاقون پر شیشہ ہاے شراب رکھے ہوئے تھے سب مکانات
چھت پردہ سے آراستہ و پیراستہ تھے باغ بھی خوشنما تھا مگر ہر طرف خاک اڑ رہی تھی ہر روش پڑی مثل زلف
معشوقان پریشان تھی شمشاد بکمر سکوت ایک طرف کھڑا تھا نرگس حیران وار دیکھ رہی تھی سنبل پریشان سر
مارے صدمہ کے پا بگل تھا نہر کا عجب عالم تھا گویا رواں موقوف مثل چشمہ ہاے نمدیدہ کے لبریز حباب
پھوٹ پھوٹ کر حالت تباہی باغ پر رو رہے تھے پر بلبل و فاختہ کے جا بجا پڑے تھے بجاے بلبلون و
فاختہ و قمرونون کے زاغ و زغن نے اشیانے بنائے تھے پر نقش و نگار و عمارت مرتفع ابابیلون کا مسکن تھا
بس یہ حالت دہان کی دیکھ کر شاہزادہ کو بڑا صدمہ ہوا بڑے عرصتک لعالم سکوت کھڑے ہوئے دیکھا کیے
اور کف افسوس ملا کیے اخر صبر نہ ہو سکا یہ چند شعر وہان کی حالت کو دیکھ کر زبان پر جاری کیے نظم

ای مقیمان تہ سقف سپہر عذار	تا بہ کی حسرت فرزندو زن و شہر و دیار	آیہ فاعتبروا یا اولی الابصار پڑھو
ہو خرابہ مین اگر قصر فریدون کے گذار	اس مکان مین کبھی دربار رہا کرتا تھا	جلوہ فرما تھا کوئی خسرو با عزو وقار
رات دن چھولین باگرتین تھین سو ہار و نگین	عیش و عشرت کا یہان گرم تھا ہر سو بازار	شاخ گل زمرد سبز و نکے نشیمن تھا مدام
ارغنون و ار صدا کو بجتی تھی صوت ہزار	باریان تھا نہ خزان کا تو کسی موسم مین	کبھی گل خندی کا عالم کبھی لالہ کی بہار
واہ نیرنگ فلک آفرین سبحان اللہ	واہ ری تیری تنک ظرفی بایں عزو وقار	جن پہ رہتا تھا پر بزادونکے جھومر کا عکس
آج کل وہ لب جو چندکے ہین آئینہ دار	گھوسلے سقف مین ہین لاکھون ابابیلونکے	ہین خیابان مین سرزاغ و زغن کے انبار
چیلین منڈلاتی ہین اڑتے ہین بگولہ ہر سمت	مسکن فاختہ ہی قصر کا ہر نقش و نگار	قصر کو جاتے دو باشندے ونکو وہانکے دیکھ
نکیہ کور و کوزن آج ہی ہر اک مزار	سینہ بریز تمنا و بلب مہر سکوت	نہ کوئی دوست نہ مونس کوئی ہی غم خوار

نہ وہ ترکیب نہ وہ نخرہ نہ وہ رنگت نہ وہ حسن	نہ وہ آنکھین نہ وہ نقشہ نہ وہ طرز رفتار	نہ وہ چھنسین نہ نگین نہ خود آرائی ہی
	کنج تاریک ہی اور عالم تنہائی ہی	

ی بھائی لاہور یہ چند شعر جو مین نے پڑھے یہ اسوقت کے حسب حال تھے اور یہ حالت دیکھکر یہ شعر یاد آئے اب
یہان سے چلو کیونکہ یہان کی حالت کو دیکھکر طبیعت پریشان ہوتی ہی نہ معلوم کون لوگ اس قلعہ مین رہتے تھے
کہ جن پر یہ آفت نازل ہوئی اور سب کے سب تباہ و برباد و قتل و غارت ہوئے چلو آگے چلین شائد کوئی مل
جائے تو اُس سے اس قلعہ کی تباہی کا حال دریافت کرین بس شاہزادہ عیار کو لے کر اس مقام کے باہر آئے
افسوس کنان ایک طرف کو چلے کوئی مقام لاشون سے خالی نہین ملا لطف یہ ہی کہ جو جو آگے بڑھتے جاتے
ہین وہ وہ زیادہ لاشین ملتی ہین یہانتک کہ تمام بازارون کو اسی طور سے آراستہ پایا مگر صاحب مال کا نشان نہ
تھا اُس قلعہ مین سوائے مردہ کے زندہ کا نشان نہ تھا کوئی ذی حیات نظر نہ آتا تھا کہ اس سے حال دریافت
کیا جائے اب جو دیکھا قلعہ کو خوب سامان جنگ سے آراستہ پایا ہر ایک سامان جنگ قرینہ سے ہر مقام پر موجود
تھا در قلعہ و زیر فصیل قلعہ ہزارون لاشین آلودہ بخاک و خون پڑی تھین یہان پر خوب تلوار چلی تھی بس
شاہزادہ آیہ فاعتبروا پڑھتا ہوا بیرون قلعہ آیا دیکھا خندق لبریز ہی پانی سے پل تختہ خندق پر رکھا ہوا ہی بیرون
قلعہ لب خندق لاشین پڑی ہوئین ہین بس شاہزادہ پل پر سے اس پار آیا اب کیا دیکھتا ہی کہ صحرا مین کوسون تک
ایک سوائے لاشون کے کچھ نظر نہین آتا ہی وہ صحرا تمام لاشون سے بھرا ہوا ہی ایک سمت چند خیمہ جلے ہوئے
اور تلوارون سے ٹکڑے کئے ہوئے پڑے ہین یہ معرکہ دیکھکر شاہزادہ کو بڑی حیرت ہوئی اور عیار سے کہا کہ
واقعی بہت بڑا معرکہ پڑا اہل قلعہ خوب لڑے معلوم ہوتا ہی انداز سے مگر حریف زبردست تھا آخر کو اہل قلعہ
نے شکست کھائی ای بھائی کس سے یہ حال دریافت کرین کیونکر یہ معما ظاہر ہو کوئی نظر نہین آتا سوا
لاشون کے عیار نے عرض کیا کہ مین خود حیران ہون کہ یہ کیا معاملہ ہی شاہزادہ یہ عیار سے جواب پاکر اور
آگے کو روانہ ہوا یکایک شاہزادہ کی نگاہ جو پڑی دیکھا کہ ایک زن پیر زال خمیدہ پشت مثل ہلال
مگر چہرہ اُسکا مانند ماہ کمال بال سر کے سفید چہرہ سے آثار بزرگی ہویدا ناصیہ سے شرافت و نجابت پیدا
لباس سیاہ پہنے ہوئے اُن لاشون کے درمیان مین بیٹھی ہوئی ایک ایک لاش پر رو رہی ہی رو تی
جاتی ہی اور حیران ہو ہو کر ادھر اُدھر دیکھتی جاتی ہی کبھی سر اٹھا کر طرف آسمان کے دیکھتی ہی اور آہ اس
طرز سے کرتی ہی کہ آسمان ہل جاتا ہی یہ حیرت شاہزادہ نے ملاحظہ کیا عیار سے فرمایا کہ چل کر اس پیر زال سے
دریافت کرین طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ ان کشتگان بلا کی عزیز قریب ہی اس سے حال معلوم ہو جائیگا
عیار نے عرض کیا کہ بسم اللہ کشریف لے چلیے بس شاہزادہ مرکب پر سے اتر پڑا عیار نے مرکب کی باگ
تھامی شاہزادہ اُن لاشون کو طے کرتا ہوا اُس پیر زال کی طرف چلا جب قریب پہونچا تو شاہزادہ نے
یہ سنا کہ وہ پیر زال روتی جاتی ہی اور یہ کہتی جاتی ہی کیون او سپہر غدار کفرقہ انداز یہ کیا حرکت تھی کہ
تجکو اس پیرانہ سالی مین یون برباد کیا میرا اپنے عزیزون کے ہمراہ رہنا و راحت بسر کرنا تجکو بہت ناگوار
ہوا کہ ایک ظالم غدار کے ہاتھ سے اس قلعہ کو تباہ و برباد کرایا میرے عزیزون کو قتل و غارت کرایا جو کہ
زندہ باقی ہین وہ ایذاے قید اُٹھا رہے ہین اور جفاے قتل انکو اُٹھانا پڑے گی ای سپہر غدار اب تو
میرے حال پر رحم کھا اور ایسی گردش کر کہ وہ شہریار تشریف لائے جو کہ اس ظالم کو آکر سزا دے اور
ان اسیران بلا کو رہا کرے مجکو تو انتظار کرتے ہوئے اُس شہریار کا بہت عرصہ ہوا اگر میرا خواب
رویاے صادقہ سے ہی تو اسکا برعکس پردۂ غیب سے ظہور ہووے گا کیا وہ شہریار عالی وقار اسوقت

آئے گا جب وہ دونون جام مرگ سے سیراب ہولین گے اور فلک ناہنجار کیا ابھی تیرا ہم سب پر ظلم و ستم کرنے سے جی نہین بھرا ارے یہ نوبت تو پہونچی اب تو رحم کر تو بڑا سفلہ پرور ہی تیرے زمانہ مین شرفا و نجبا کو سوائے ظلم و ستم سہنے کے دوسری راحت نہین نصیب ہوتی ہی تیرے زمانہ مین کوئی ایسا نہین ہی کہ جو خون دل و لخت جگر نہ کھاتا ہو یا نہ پیتا ہو تیرے ہاتھ سے تو نے ایک اپنی چال مین ایسے شاہان اولوالعزم و حسرداران با حشم کو غارت کیا اور تباہ کیا کہ بعض کو دان شبینہ کا محتاج کیا اور بعض کو ایسا برباد کیا کہ انکا نشان قبر تک باقی رہا تیرا ہمیشہ سے یہی کارخانہ ہی ہر ایک کے زبان پر تیرے ظلم و بدعت کا فسانہ ہی جمشید ایسے بادشاہ کو ضحاک کے ہاتھ سے برباد کرایا تیرے ہی دور مین شداد نے کس حسرت و یاس سے و محنت و مشقت سے باغ بنوایا اسکی سیر اسکو نصیب نہ ہوئی تیرے دور مین جو کہ بندگان خاص خدا تھے اور ہین ہمیشہ پریشان رہے اور جو رہ ستم اٹھا کر اس خلق سے گئے تو نے انبیا و اوصیا کے ساتھ کیا کیا وہ بھی تیرے شاکی رہے اور تیرے ستم سہے بس اب تو میرے حال پر رحم کر مجھ مین اب طاقت تیرے ستم اٹھانے کی نہین ہی دم میرے قالب و جگر مین اب جگہ ہی کہ مین عزیزون کی مفارقت و جدائی کے داغ کی برداشت کرون یا تو مجکو زمین کا پیوند کرنا یا میرے حال پر ترس کھا کر صورت شاہد آرزو کی آئینہ امید مین دکھانا کبھی وہ پیر زال طرف آسمان کے منھ کرکے یہ کہتی ہی کہ ای کریم کارساز ای رب بے نیاز اب میرے حال پر رحم فرما اور اس بلا و آفت سے نجات عطا فرما تاکہ مین اپنی آرزو کو موافق اپنے منصوب کے اور بموجب ارشاد بزرگان دین کے پہونچون یا ملک الموت کو حکم فرما کہ میری وہ آکر روح قبض کرے مجھ سے اب یہ سختی نہین سکتی ہی حکم دے اپنے بندۂ خاص کو کہ وہ آکر اس ظالم کو سزا دے ای میرے خالق اب مجکو روز سیاہ نہ دکھانا اب مجکو میرے وارث و فرزند کے غم مین نہ رولانا اگر انکی قضا آئی ہی تو پہلے میری روح قبض فرما کہ مین اُنکے مرنے کی خبر نہ سنون اب تو ان سب سے ایذاے قید نہین اٹھائی جاتی ہی مین نے سنا ہی کہ اُس ظالم نے اُن سب کو برائے قتل طلب کیا ہی ای کریم ابھی تک وہ شہر یار نہین آیا کہ جسکا وعدہ بزرگان دین نے مجھ سے خواب مین کیا تھا کہ تو گھبرا نہین ایک شاہزادہ آکر تیرے شوہر و فرزند کو اس بلا سے نجات دے گا اور اُس ظالم کو اس ظلم و ستم کی سزا دیگا مین تو اُسی وعدہ کی امیدوار رہون کہ وفا فرما تو صادق الوعد ہی تو اپنا فضل و کرم میرے شامل حال کر یہی کہتی تھی کہ ای شہر خدا آپ تشریف لائیے اس بلا سے مجکو بچائیے زور اسد اللہی دکھائیے آپ نے تمام انبیاے سابقین کی مدد فرمائی کبھی کہتی ہی ای کریم برحق تو نے ابراہیم سے حضرت خلیل اپنے نبی کو نجات دی شکم حوت مین یونس کو امان دی پنجہ شیر سے سلمان کو بچایا اب مثل ان سب کے میری بھی مدد کر ہم سب بھی تیری بندگی کرنے والی ہین تیری ماننے والی ہین اب ظالمون نے بہت سر اٹھایا ہی اُنکو سزا دے یہ کہتی ہی اور روتی ہی اشکون کا تار بندھا ہوا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ دو دریا بہے ہین کہ جوش مار رہے ہین بس شاہزادہ کو اُسکی یہ حالت دیکھکر ترس آیا اُسکے رونے پر دل بھر آیا مگر ضبط کرکے اور قریب جاکر فرمایا کہ ای درد و غم کی مبتلا ای گرفتار رنج و بلا تو سر اٹھاکر میری طرف دیکھ اور مجھ اپنی مصیبت کا حال بیان کر کس بلا مین مبتلا ہی اور کس ظالم نے تیرے اوپر اس پیرانہ سالی مین ظلم و ستم کیا ہی تو نے تیرے عزیز مارے گئے اور کیونکر تیرے وارث قید ہوئے کس کا انتظار کر رہی ہی کس بندۂ خاص خدا کی منتظر ہی کہ وہ آکر اس ظالم کو سزا دے گا تیرے درد و یاس کی باتون نے میرے دل کو بے کل کر دیا یہ تو میرے اوپر بخوبی ثابت ہوگیا کہ تو خدا پرست ہی ای ضعیفہ کچھ حال اپنا مجھ سے بیان کر مین بھی اس خدا برحق کا ایک ادنی بندہ ہون اُس رب جلیل کا ایک عبد ذلیل ہون شاید کہ مجھ سے تیری کچھ مدد ہوسکے

یہ تقریر درد و غم نے میری رگ دل کو توڑ دیا یہ جو شاہزادہ نے فرمایا اُس مبتلاے رنج والم نے یہ صدا سُنکے سر اُٹھایا
اور دیکھا کیا نظر آیا کہ ایک آفتاب عالم تاب میرے سر پر طالع ہوا ہی بخت خوابیدہ میرا جاگا ہی دل نے کہا
لے تیرا بخت خفتہ بیدار ہوگیا قسمت نے یاوری کی خداوند کریم نے تیری فریاد رسی کی اپنے بندہ خاص کو
تیری کمک کے لیے بھیجدیا بس اُس پیر زال نے دیکھا کہ ایک جوان رعنا چہرہ مثل آفتاب کے روشن زلفین
دوش پر پڑی ہوئین قد بوٹہ سا ہاتھ پاؤن خوبصورت اور سرتاپا نور کی صورت آلات حرب وضرب سے آراستہ
عقب مین اُسکے ایک شاطر بہت چست وچالاک مرکب کی باگ پکڑے ہوئے کھڑا ہی بس یہ شاہزادہ کو
دیکھکر خوش ہوگئی گو پہچانتی نہ تھی یہ جانتی تھی کہ یہی میری مراد کو پورا کریگا اسی کار خواب مین ہزرگان دین
نے اقرار کیا ہی اور اسی جوان کے آنے کا امیدوار فرمایا ہی مگر اُس پر بھی شاہزادہ کو دیکھکر اُسکے قلب مہجور
کو بیحد تسکین ہوئی اور سر اُٹھاکر کہا کہ ای جوان مین اپنی مصیبت رنج وغم کیا بیان کرون میری وہ مصیبت
ہی کہ سننے والے کو تاب وضبط نہین رہتی ہی تو سن سکیگا یہ وہ فساد رنج انگیز وقصہ بلا خیز ہی کہ جس کے
بیان کرنے کی میرے قلب مین طاقت نہین ہی زبان مین گویائی نہین شاہزادہ نے فرمایا کہ اچھا پھر تو
بیان کرو تاکہ ہم بھی تو آگاہ ہون شاید کوئی کام تمھارا ہم سے حل ہو اُسنے رو کر جواب دیا کہ ای جوان تو اس
بلا مین اپنے کو نہ مبتلا کر جدھر سے آیا ہی اسی طرف چلا جا کیون اپنی راہ کھوٹی کرتا ہی کیون میری مصیبت کو سُنکے
اپنے کو مبتلاے رنج وغم کرے گا میرے اوپر وہ مصیبت پڑی ہی کہ اگر بہاڑ پر پڑے تو وہ ٹکڑے ٹکڑے
ہوجائے اگر رات پر پڑے تو مبدل بروز ہوجائے یہ میرا ہی مقلب وجگر ہی کہ مین برداشت کر سکتی ہون
اور کیا کوئی برداشت کرے گا شاہزادہ نے ارشاد کیا کہ ای ضعیفہ مین اسی کام کے لیے صحرا بصحرا جنگل جنگل
پھرتا ہون کہ جو فریاد رس دگرفتار بلا ہے اُسکی دادرسی کرون تاکہ خداوند کریم مجھ سے خوش ہو اور میرے گناہون
کو معاف کرے تجکو قسم ہی اپنے پیدا کرنے والے کی کہ بیان تو کر تاکہ مین بھی تو سنون جب اس طور سے شاہزادہ
نے فرمایا تو اُسنے کہا کہ ای جوان مین اس گردون غدار وزمانہ ناہنجار کے ہاتھون اس بلا مین مبتلا ہوئی ہون
یہ دونون تو ہمیشہ اسی امر کے درپے رہتے ہین کہ کسی کو تباہ کرین اور کسی کو برباد اس فلک نفرقہ انداز وزمانہ ناساز
کا یہی وتیرہ ہی کہ صاحبان لیاقت واہل خاندان کے غارت کی فکر کیا کرتے ہین اور اُن پر ہمیشہ ظلم وستم
کے ہاتھون سے ہوتا ہی اور جو کم پایہ اور ظالم ہین انکی شراکت کرتے ہین بس اس فلک نے مجکو مبتلاے
بلا وصدمات کیا راحت وآرام ہم سب کا اس نے نہ دیکھا گیا بس اسنے تفرقہ اندازی کی بعض کو قتل کرایا اور
بعض کو تباہ کیا اور اب جو باقی ہین وہ اسکے ہاتھون سے ایذاے قید اُٹھا رہے ہین اور ادھر اُدھر تباہ پھر رہے
ہین بس یہ چند شعر اسلیے بر عنوانی اور اپنی حالت کے بیان مین سناتی ہون شعر یا برہنہ خار پر مجکو پھر آئے
گشت مین + خانہ کے سر پر کرے دامان گل کا سائبان + ہنس کو موتی چگاتا ہی صدایہ بے تمیز + پوست
کھینچے ہی ہما کا دے کے شست استخوان + ابر گوہر بار کو برسائے دشت یاس پر + خشک رکھے فرقہ امید ہر
پیر وجوان + تا کجا کیجے بیان اس سفلہ دون کا مزاج + اک وتیرے پر نہین گاہے چنین گاہے چنان + بس
ہو کر شرفا ونجبا مین انکی بربادی کی فکر مین رہتا ہی کہ انکو تباہ کرکے دربدر خاک بسر پھراون اور ایسا برباد
کرون کہ پھر نہ آباد ہون ای جوان یہ جو سامنے قلعہ نظر آتا ہی یہ کل تک ایسا آباد تھا کہ شاید کوئی مقام
آباد ہوگا آج ویران ایسا ہوا ہی کہ شاید کوئی اس طور سے ویران ہوا ہوگا بموجب شعر کل چمن مین
گزر تھا استبان عندلیب + آج جو دیکھا نہ یا پچھ نشان عندلیب + باغبان بے رحم سے روروکے
کہے یہ مین نے کہا + کچھ پتا گل کا بتا اور دے نشان عندلیب + سنتے ہی صحن چمن سے ڈھونڈھ لایا دام کا بعد

والیان سوطہی ہوئی اور استخوان عندلیب + مین اس آفت مین مبتلا ہون کہ جس سے نجات پانا غیر ممکن ہی
بقول میر درد رباعی ای درد یہ درد جی سے کھونا معلوم + جون لالہ جگر سے داغ دھونا معلوم + گلزار جہان
ہزار پھولے لیکن + اپنے دل کا شگفتہ ہونا معلوم + بس اس بلا سے نجات ملنا غیر ممکن ہی بس اس قدر
میری حالت کافی ہی جو کہ بیان کی مین تو یہ خیال کرتی ہون کہ اپنے کو ہلاک کرون کچھ کھا کر مرجاؤن تو بہتر
ہوگا اس دربدر پھرنے اور پردہ دری کے ہونے سے بموجب شعر کھا کے کچھ مر رہون یہ بھی مین ہی + خیریت
ہی تو کچھ اسی مین ہی + تاکہ پردہ تو ڈھک جائے مگر اس سے بھی مجبور ہون بقول کسے زمین سخت آسمان
دور ہین تو ایسی سخت جان ہون کہ مرتی بھی نہین اور ایسی بدکردار ہون کہ موت بھی نہین پوچھتی ہی اور اسقدر
سخت جان ہون کہ محکومیت نے بھی نہ پوچھا بموجب رباعی کیا کرون شرح سخت جانی کی + مین نے مرمر کے
زندگانی کی + حال بدلتنی نہین اپنا + اب بھی پوچھا تو مہربانی کی + شاہزادہ نے ارشاد کیا کہ یہ امر تو ضرور
ہی مگر بندہ کا کیا زور ہی جب تک قضا نہین آتی ہی اسوقت تک لاکھ تدبیر کرے مگر مر نہین سکتا ہی اور
ہر رنج کے بعد خوشی ہوتی ہی اور ہر خوشی کے بعد رنج و ہر راحت کے بعد تکلیف و ہر تکلیف کے بعد
راحت کوئی ایسی بلا نہین ہی کہ جو دفع نہو کوئی جلدی دفع ہوتی ہی کوئی دیر مین وہ دافع البلیات ہی اور
جامع المتفرقات ہی بس اس سے امید نیکی اور بہتری کی رکھنا زیبا ہی وہ خالق یکتا ہی کوئی نہ کوئی صورت
اس بلا سے نجات دینے کی نکالے گا اسکی درگاہ سے ناامید نہ ہونا چاہیے بموجب شعر اُسے فضل کرتے
نہین لگتی بار + نہ ہو اُس سے مایوس امیدوار + بس تم اپنا حال مجھ سے مفصلاً بیان کرو تاکہ مین کچھ تدبیر
کرون اُس پیر زال نے جواب دیا کہ ای جوان تفصیل اس اجمال کے یہ ہی پہلے ایک شعر سودا کا سماعت
فرمایئے پھر مین اپنا حال بیان کرون گی شعر ؎ بلبل چمن سے گل نو میدہ ہون + مین موسم بہار مین شاخ بریدہ
ہون + ابھی ابھی کچھ زمانہ نہین گذرا کہ ہمارے وارثون کے سر سے گردن زدنی ہوتی تھی ہمارے وارثون کا
گنز و سکہ اس قلعہ مین جاری تھا ہمارے وارث شاہی کرتے تھے ہزارون خدمت گار و خادم ہمہ وقت
خدمت مین موجود رہتے تھے ہر ایک کو یہی خیال تھا کہ کوئی امر ایسا نہ ہو کہ مالک کے ناگوار ہو ہزارون
خواصین و مصاحبین ہمہ وقت خدمت مین حاضر رہتی تھین یا وہی ہم ہین کہ اس جنگل مین تین تین دن
سر ٹکراتے پھرتے ہین اور ایک ایک لاش پر روتے پھرتے ہین کوئی خبر نہین لیتا ہی یہ زمانہ کی خوبی ہی بموجب
شعر جب کہ ہم گل تھے تو لگتے تھے ہزارون کے گلے + جب سے ہم خار ہوئے سب سے کنارے ہی بھلے
تباہی جو آئی قلعہ برباد ہوا عزیز و اقارب مارے گئے مال و اسباب لٹ گیا جو وارث تھے وہ قید
ہوئے بس اب کون خبر لے چاہے مرجائین چاہے زندہ رہین ای جوان خداوند کریم تیری عمر مین ترقی
عطا فرمائے مرتبہ اعلی کو پہونچائے تو نے اتنا تو کہا کہ خبر تو پوچھی دل جوئی کرے ورنہ پرسون سے کوئی
اتنا بھی نہ تھا کہ دل جوئی کرتا مین تھی یا یہ صحرا تھا اور یہ لاشین یا وہ مقام تھا کہ جہان وارث قید ہین
اب میری حالت کو بگوش سماعت فرمایا کہ یہان سے ایک مقام بہت پر از آب و گیاہ ہی وہان پر
ایک طلسم ہی کہ اسکو طلسم نور آگین کہتے ہین اُس طلسم مین ساحر رہتے ہین وہان کا بادشاہ و
حاکم حسین الزمان ہی کہ جو کرتا ہے کو خدا کہلواتا ہی اور دعوی خدائی کرتا ہی اُسی طلسم کے
متعلق ایک اور مقام ہی کہ اُسکا نام صنم کدہ آذری ہی وہان کا بادشاہ نوذر اور تخت نشین تھا
پہلے وہ مقام طلسم سے الگ تھا وہ مرد یعنی نوذر اور تخت نشین مرد باخدا مسلمان و دیندار تھا
مگر عامل زبردست و منجم کے بدل تھا اسنے اُس مقام کو آباد کیا تھا اور بادشاہت کرتا تھا اپنا عبادتخانہ طیار کیا تھا

زور عمل کے بہت کچھ شہرت و حشمت بہم پہونچائی تھی میرا شوہر کہ جس کا نام جہشام شیر شکار تھا اس مرد باخدا کا چچازاد
بھائی ہے جو کہ اسوقت ایک ظالم کے قید مین بے گناہ مبتلا ہے اور مین بدنصیب و بدبخت اُسکے قید ہونے
سے آوارہ پھر رہی ہون اور کوئی میری کفالت نہین کرتا ہے بس نوذر اور ننگ نشین نے اپنے
بھائی حشام کو یہ قلعہ جو کہ مانمے ہے اسکا حاکم کیا کہ جس قلعہ کا نام حقندریہ ہے یہان آکر میرے شوہر
نے اس عدل و داد کے ساتھ حکومت کی کہ سب اہل قلعہ خوش ہوئے اور سب اہل قلعہ خدا پرست
تھے میرا شوہر ہر سال نوذر کو خراج بھیجدیا کرتا تھا وہ بھی بہت خوش تھا نوذر صنم کدہ آذری مین ایسی حکومت
کرتا ہے کہ کیا کوئی حکومت کرے گا اس عدل و انصاف کے ساتھ جیسی نوذر نے کی اور نوذر نے اپنے نام
کے چند حرف لیکر اس مقام کا نام مقام صنم کدہ آذری رکھا تھا ایسے انصاف کے ساتھ حکومت کی کہ لوگ عدل
نوشیروان کو بھول گئے بہت عرصہ تک وہ بادشاہ رہا باوجودیکہ چھوٹی سی سلطنت تھی مگر ایسا رعب
و داب تھا کہ کسی اہل طلسم کی جرأت نہ ہوئی کہ اس پر قبضہ کرین باوجود ساحر ہونے کے اسی حسرت
مین رہے اور بلکہ نوذر سے ہمیشہ خوف زدہ رہتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ طلسم پر قبضہ کرلے تو اُس کی
اطاعت کرتے تھے کہ تحفہ و تحائف طلسم سے آتے تھے باہم رسم و راہ و اتحاد و دوستی تھی ہم اس
قلعہ مین نوذر کی طرف سے حکومت کرتے تھے میرا شوہر بڑا حرجری اور بہادر ہے اُسنے کئی ملک اپنے
قوت بازو سے فتح کیے اور اس قلعہ سے متعلق کرلیے ایک فرزند میرے یہان پیدا ہوا کہ جو حسن مین ماہ
چہاردہ سے زیادہ تھا اور زور و طاقت مین رستم و اسفندیار سے زیادہ بس ہم دونون زن و شوہر
اُسکو دیکھکر خوش ہوتے تھے یہان تک کہ وہ جوان ہوا ہم نے اُسکا نام صفدر شیر دل رکھا تھا وہ
بھی باپ کے ساتھ حکومت کرتا تھا اسی طور سے چندے زمانہ گذرا کہ نوذر اور ننگ نشین نے
بقضاے الٰہی اس جہان فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت فرمائی ایک دختر خرد سال نام
ملکہ ناوک فگن جو کہ حسن و جمال مین اپنا مثل و نظیر پردہ دنیا پر نہ رکھتی تھی اور ایک پسر سلیم نام
جو کہ خرد سال تھا گو وہ بھی خوبصورت تھا اور ایک زوجہ کو چھوڑ کر ہم سب نے جب یہ خبر پائی
تو اُدہان گئے اُس مرد باخدا کو غسل و کفن دے کر دفن کیا اس مقبرہ مین جو کہ اُنھون نے تعمیر
کیا تھا جب دفن کرکے پھرے دروازہ جو اُس حجرہ اور مقبرہ کا بند ہوا پھر نہ کھلا لاکھ لاکھ تدبیر کی خیر
جب اُنکے فاتحہ وغیرہ سے مہلت ملی ہم لوگ تو اپنے مقام پر چلے آئے چونکہ فرزند و دختر دونون خرد
سال تھے اُنکی زوجہ کو وہان کا حاکم کیا ہم جب چلے آئے یہ خبر جو طلسم مین پہونچی وہ لوگ تو
اس روز کے امیدوار تھے اور اس آرزو کے خواستگار تھے یہ خواہش تھی کہ کسی طور سے یہ مقام
بھی ہمارے قبضہ مین آجائے کیونکہ مقام نفیس و شہر وسیع ہے یہی ایک مرحلہ طلسم کا قرار پائے
مگر بہ سبب نوذر اور ننگ نشین عامل یا عمل کے خوف کے قابو نہ چلتا تھا اب جو وہ مرگئے
بس مقام دریا پرست ایک ساحر زبردست اس طلسم سے یہان آیا اور اُسنے اس مقام
پر قبضہ کرلیا اور بہ سبب خوف اہل طلسم کے کہ وہان ساحران زبردست ہین اس مقام کو شامل
طلسم کیا اور ایک مرحلہ اسی طلسم کا قرار دیا یہ مقام یعنی صنم کدہ آذری بھی مرحلہ طلسم نور العین
ہوگیا اسکا حراج و باج وہان جانے لگا مقام خود بادشاہ بن بیٹھا چونکہ زوجہ نوذر جوان اور
خوبصورت تھی مقام اس پر عاشق ہوا اُس زن نیک و پارسا سے وصل کا خواستگار ہوا
اُسنے انکار کیا اور اپنی عصمت بچانے کے لیے اپنی جان دی اور مقام کے ظلم و بدعت سے

اپنے کو بچایا اور اُسکی رخنہ اندازی سے محفوظ رہی اُسکے بدعت و دست ظلم سے اپنی ابرو لون بچائی اُس
وقت قمقام نے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ اُس لاش کو بھی اُسی مقبرہ مین دفن کرین مگر ممکن نہ ہوا درواز
نہ کھلا سحر بھی کیا کچھ سحر نے اُس عمارت پر اثر نہ کیا آخر ناچار ہوکر اور مقام پر دفن کیا ہم کو اب حال
سے خبر ہوئی مگر بہ سبب خوف قمقام کے ہم کچھ نہ کرسکے دوسرے یہ خوف ہوا کہ اب اہل طلسم
اُسکے شریک ہین وہ ساحر ہین اور یہ بھی ساحر ہی اور ہم غیر ساحر کیونکر مقابلہ کرسکتے ہین ورنہ میرے
شوہر کا قصد ہوا تھا کہ اس سے لڑکر اور شکست دے کر یہ مقام اپنے قبضہ مین کرلے مگر بہ سبب
خوف سحر کے کچھ نہ کرسکا اُن دونون لڑکون کو یعنی دختر و فرزند کو قمقام نے اپنا فرزند و دختر قرار دیا اور انکی
پرورش کرنے لگا اور تمام شہر مین دین دریا پرستی کو رواج دیا اور اپنے سحر و ساحری کے سبب سے
اور بہت سے نیرنگات و عجائبات اُس مقام پر قرار دئے چنانچہ ورا طراف و جوانب مین جو حاکم
تھے انکو نامہ لکھے کہ تم لوگ بھی دریا پرستی اختیار کرو سب نے بہ سبب قمقام کے خوف کے دریا
پرستی اختیار کی تھی اور دین اسلام ترک کیا بعض دراصل دریا پرست ہوئے اور بعض بہ تقیہ اس
خیال سے کہ شاید پھر زمانہ گردش کرے اور یہان دین اسلام پھیلے ہم کیون اپنے کو گمراہ کرین چنانچہ
میرا شوہر و فرزند مع کل اہل قلعہ اور جو جو ملک ہمارے قبضہ مین تھے وہ سب تقیہ کرکے دریا پرست
ہوئے اُسی طور سے خراج دیے جاتے تھے اسی طور سے اہل شہر نے بھی دریا پرستی اختیار کی تھی جو
کہ سیاہ قلب تھے وہ تو بالکل دریا پرست ہوگئے تھے جو کہ صاف باطن تھے انھون نے بظاہر
دریا پرستی قبول کی مگر باطن مین خدا پرست تھے چنانچہ اسی طور سے ایک زمانہ گذرا دختر نوذر و فرزند
نوذر سن تمیز کو پہونچے قمقام نے انکو سحر تعلیم کیا چنانچہ ملکہ و سلیم نے ایسا کمال سحر مین حاصل کیا
کہ ساحران طلسم پر فوق لے گئے سحر و ساحری مین طاق شہرۂ آفاق ہوئے خصوصاً ملکہ ناوک
فگن تو اس فن مین اپنا مثل نہ رکھتی تھی اُسی زمانہ مین ایک دختر قمقام کے یہان پیدا ہوئی اُسکا نام
قمقام نے زہرہ جمال رکھا اُسنے بھی انھین دونون کے ساتھ پرورش پائی تھی اور بہت خوبصورت
تھی وہ بھی ساحرہ زبردست تھی مگر ملکہ و سلیم سب دریا پرست تھے چونکہ یہ امر ظاہر تو نہ ہونے پایا
تھا کہ ملکہ و سلیم فلان کے فرزند و دختر ہین ان کو دونون پر جو لوگ واقف اس حال سے تھے وہ بہ سبب
خوف قمقام کے ظاہر نہ کرسکتے تھے قمقام نے دوسری یہ تدبیر کی تھی کہ یہ امر بھی نہ ظاہر ہونے دیا تھا
کہ ملکہ و سلیم دونون بھائی بہن ہین نہ ملکہ اس حال سے واقف تھی کہ سلیم میرا بھائی ہی نہ سلیم
اس حال سے واقف تھے کہ ناوک فگن میری ہم بطن و ہم صلب بہن ہی بس قمقام نے کیا
تدبیر کی کہ ناوک فگن کو اس مقام کا بادشاہ کیا جب سحر مین اسکو کامل پالیا اور سلیم کو منتظم طلسم
قرار دیا اور اپنی دختر کو وزیرزادی ملکہ کی مقرر کیا بس ملکہ سلیم کو اپنا ملازم اور سلیم ملکہ کو اپنا مالک
جانتا تھا اکثر اوقات قمقام نے یہ قصد کیا کہ مقبرہ کو کھولے مگر نہ کھلا ایک دن ہم سب کو جو جو کہ
خدا پرست باطن مین تھے اور بظاہر دریا پرست اور کل اہل شہر صنم کدۂ آذری کو قمقام
نے جمع کرکے قصد کیا کہ مقبرہ کو کھولے مگر لاکھ کوشش کی کھلنا غیر ممکن ہوا عاجز ہوگیا اُسی شب کو
قمقام کو خواب ہوا کہ تم بیکار کوشش کرتے ہو اب مقبرہ کا دروازہ نہ کھلے گا جب اُس کا
وقت آئے گا جب خود بخود کھل جائے گا اور بہت کچھ تنبیہ کی اور جو جو لوگ کہ بظاہر دریا پرست
تھے اور باطن مین خدا پرست تھے اُنکے خواب مین خود بادشاہ نوذر تشریف لائے فرمایا کہ تم لوگ

قمقام کو منع کرو کہ وہ اس امر مین کد نہ کرے دروازہ نہ کھلے گا بلکہ مین نے اُسکو خواب مین منع کر دیا ہی مگر مین
تم سب کو آگاہ کرتا ہون کہ تم لوگ اسی طور سے اپنے دین و مذہب کو پوشیدہ رکھو اور قمقام سے ملے رہو ایک
زمانہ ایسا آئے گا کہ یہان پھر دین اسلام رواج پائے گا اب قمقام کے مرنے کا زمانہ قریب آگیا شوہر میری
دختر ملکہ ناوک فگن کا آنے والا ہی وہ بہت بڑا عالی خاندان ہی اور اپنے وقت کا صاحبقران ہی وہ پروتا ہی
حمزہ غریب کا اور پوتا ہی بدیع الزمان کا اور فرزند ہی نور الدہر عالی شان کا وہ شاہزادہ بہت خوش
نصیب و صاحب اقبال ہی اُسنے لاکھون طلسم اپنے دست حق پرست سے فتح کیے ہین وہی اس مرحلہ
کو فتح ہی وہی شوہر ہی میری دختر ملکہ ناوک فگن کا وہ طلسم مراۃ العدم کو فتح کرکے جو واپس ہوگا مع
لشکر و سپاہ کے ادھر بھی آئے گا اُسکے ہمراہ لاکھون ساحر و غیر ساحر ہونگے اور ایک شاہزادہ ہوگا طلسم
فیروزیہ کا جو کہ اکثر یہان آیا ہی وہ ساحر زبردست ہی اُسکا نام مریخ آفتاب علم ہی اور بادشاہ طلسم
مراۃ العدم ہی ہمراہ ہوگا بس وہی لوگ اُسکو لے کر یہان آئینگے برائے سیر ملکہ ناوک فگن سے مقابلہ
ہوگا وہ ملکہ پر عاشق و فریفتہ ہوگا بس ملکہ پر وہ سب حال ظاہر کرے گا اور آگاہ کرے گا کہ تم فلان
کی دختر ہو تم مذہب اسلام رکھتی تھین چونکہ تمھارے باپ نے جب کہ تم خرد سال تھین انتقال کیا
تھا بس قمقام نے تم کو پرورش کیا اس سبب سے تم اپنے حال سے آگاہ نہ ہوئین بس وہ ملکہ کو سب
حال سے آگاہ کرے گا ملکہ سب حال سے آگاہ ہوکر دین اسلام قبول کریگی اُسدن بھائی بہن ملینگے
سلیم میرے فرزند کو معلوم ہوگا کہ ملکہ میری بہن ہی اور ملکہ کو معلوم ہوگا کہ سلیم میرا بھائی ہی بس وہ
شاہزادہ ملکہ اور سلیم کو لے کر میرے مقبرہ پر آئے گا برائے فاتحہ خوانی اسی دن مقبرہ کا دروازہ
کھلے گا جب فاتحہ پڑھنے والا آئے گا جب مقبرہ کھلے گا اُس شاہزادہ کو کہ جس کا نام بدیع الزمان
ہوگا اور میری دختر کا وہ شوہر ہی میرے مقبرہ سے ایک صندوقچہ اور ایک وصیت نامہ ملے گا اُس
صندوقچہ مین ایک لوح ہوگی کہ جو مین نے اپنے نواسے فاتح طلسم نور آگین کے لیے بنائی ہی الماس
کی اور ایک وصیت نامہ ہوگا کہ پند و نصیحت اُس شہریار یعنی دختر کے شوہر کو کرنا وہ تحریر ہونگی بس
مین آگاہ کرتا ہون کہ یا تو اُسی دن مقبرہ کھلے گا یا پھر اُس دن کھلے گا جس دن میرا نواسہ برائے فاتحہ
میری قبر پر آئے گا اور طرف طلسم نور آگین کے برائے فتاحی جائے گا ادھر تو دروازہ نہین کھلتا ہی
اور مین تم سب کو آگاہ کرتا ہون کہ میری دختر کا عقد بدیع الملک کے ساتھ ہوگا اور دختر قمقام
کا عقد مریخ کے ساتھ ہوگا بس بطن ناوک فگن و صلب بدیع الملک سے ایک فرزند پیدا
ہوگا کہ جو نہایت جری و بہادر ہوگا اور خوبصورت ہوگا وہی فاتح ہی طلسم نور آگین کا اپنی
نانی کے خون کے معاوضہ مین اس طلسم کو فتح کرے گا بموجب میری وصیت کے کہ مین نے
وصیت نامہ مین تحریر کی ہی اور اسلے باپ کے پاس ہوگا اور بدیع الملک اپنے فرزند کو
بموجب وصیت نامہ لوح الماس دے کر ادھر کو روانہ کرے گا بس تم لوگون کو لازم ہی کہ تا
آنے بدیع الملک شوہر ناوک فگن کے اپنے دین و مذہب کو پوشیدہ رکھو جب کہ وہ
یہان آکر ملکہ و سلیم کو مسلمان کرلے اُسوقت تم لوگ جو جو پوشیدہ طور سے مسلمان ہین اپنا
دین و مذہب ظاہر کرین اور چین سے بسر کرین مگر کل حال خواب کا قمقام سے نہ بیان کرنا
صرف اسقدر بیان کرنا کہ ہمنے خواب مین دیکھا ہی کہ کوئی منع کرتا ہی اور کہتا ہی کہ قمقام کو منع
کرو کہ وہ مقبرہ کے کھولنے کی کوشش نہ کرے ورنہ زک اٹھائے گا آیندہ اختیار ہی ای جوان

میرے شوہر سے لیو ذرنے یہ بھی اُسی خواب مین کہا تھا کہ میرا نواسہ یعنی رفیع البخت تمھاری ایسے
وقت سخت مین کمک کرے گا کہ جب کوئی کمک کرنے والا نہ ہوگا اور وہی زمانہ فتح طلسم ہوگا اسی
کے بعد طلسم فتح ہوگا بس ہاے جوان جب صبح ہوئی ہر ایک نے اس خواب کو پوشیدہ کیا اور قمقام
سے صرف اسی قدر بیان کیا کہ ہم نے یہ خواب مین دیکھا کہ کوئی منع کرتا ہی کہ قمقام شاہ سے کہو کہ
وہ مقبرہ کے کھلنے کی کوشش نہ کرے ورنہ زک پائے گا قمقام نے کہا کہ مین نے بھی یہ خواب
مین دیکھا ہی بس جو جو کافر تھے انھون نے صرف اسی قدر دیکھا جو کہ قمقام سے بیان کیا اور جو پوشیدہ
طور سے خدا پرست تھے انھون نے پورا خواب دیکھا مگر ایک نے دوسرے سے بیان نہ کیا
یہان تک کہ وہ جلسہ برخاست ہوا پھر اُس دن سے قمقام نے کوشش مقبرہ کے کھلنے کی
نہ کی بلکہ اُس طرف سے چشم پوشی کرلی سب اپنے اپنے مقام پر چلے آئے میرے شوہر نے مجھ
سے مکان پر آکر یعنی اپنے قلعہ مین یہ خواب بیان کیا مین نے بھی بیان کیا بس اس خواب کو
دیکھے ہوئے جب زمانہ گذرا اور ہم سب لوگ اسی طور سے مطیع قمقام رہے کہ قمقام واصل
جہنم ہوا اب بلکہ مستقل طور سے بادشاہ ہوئی حکم و احکام جاری کرنے لگی ہم سب نے کئی مرتبہ
قصد کیا کہ بلکہ کو اس حال سے آگاہ کریں مگر بہ سبب خوف بلکہ کے نہ ظاہر کرسکے کیونکہ وہ ساحرہ
زبردست تھین اس راز کو پوشیدہ رکھا یہان تک کہ حسین الزمان بلکہ کی تعریف سنکے عاشق
ہوا اور پیام وصل بھیجا بلکہ نے صاف طور سے انکار تو نہ کیا مگر بحیلہ و حوالہ ٹالا باہم اتحاد و دوستی
قائم رہا مگر بلکہ کو یہ نہ معلوم تھا کہ حشام حاکم قلعہ صفدر یہ میرا چچا ہی میرے شوہر کو بخوبی معلوم
تھا کہ ناوک فلکن و سلیم میرے بھائی کے فرزند و دختر ہین برابر سال بھر کے بعد خراج بھیجدیا
کرتے تھے اور کبھی کبھی خود بھی چلے جاتے تھے صرف اس خوف سے کہ ناوک فلکن ساحرہ ہی
دوسرے اہل طلسم سے اور اُس سے روابط دوستی ہین ورنہ میرے شوہر ناوک فلکن سے
سپاہ و لشکر مین کم نہ تھے نہ مال و دولت مین یہان تک کہ ای جوان وہ زمانہ آیا کہ بدیع الملک
ادھر کو آئے بڑے معرکہ پڑے مرحلہ فتح ہوا بلکہ پردہ عاشق اور بلکہ اُن پر سب راز سربستہ
ظاہر ہوئے مقبرہ کا دروازہ کھولا بدیع الملک کو لوح و وصیت نامہ ملا بلکہ نے دین
اسلام قبول کیا تب ہم سب نے بھی اپنا دین ظاہر کیا جو جو کہ کافر ہوگئے تھے سب مسلمان ہوئے
بلکہ کو وہ شہر یار اپنے لشکر مین لے گئے وہان جاکر بلکہ کے ساتھ عقد کیا بلکہ وہان سے عائلہ
ہوکر یہان آئین سب بندوبست سابق طور سے کرنے لگین اسی طور سے حکومت کرتین تھین
بس سب ملک اسلام آباد تھے سوائے طلسم اور دو ایک شہرون کے اس امر کو چند ہی
دن کا عرصہ گذرا تھا کہ شاہزادہ بدیع الملک کو ہمراہ صاحبقران ثانی کے اور طلسمات
کے فتح کو روانہ ہوئے اب یہان بلکہ حکومت کرتین ہین اب جب یہ سب امر ظاہر ہوئے
تو ہر ایک نے بلکہ سے سب حال بیان کیا اور اپنا اپنا خواب بیان کیا بلکہ کو بڑی حیرت
ہوئی چنانچہ جس زمانہ مین شاہزادہ بدیع الملک آئے تھے اس زمانہ مین میرا شوہر علیل
تھا اس سبب سے وہ نہین گئے تھے یہان بیٹھے بیٹھے سب حال سنا کیے اب جب
بلکہ لشکر اسلام سے واپس آئین تب گئے اور انھون نے سب حال بیان کیا تب بلکہ کو
معلوم ہوا کہ یہ میرے چچا ہین بہت عزت آبرو کے ساتھ پیش آئین جو خرد بزرگون کے ساتھ برتاؤ

کرتے ہین اُس طریقہ سے بگریمیرا شوہر اُسی طور سے ملکہ کو اپنا بادشاہ خیال کرتا تھا نا انصاف نہین تھا بس
جب یہ خبر طلسم مین پہونچی کہ ملکہ مسلمان ہوگئی اور ایک شاہزادہ خدا پرست کے ساتھ عقد کرلیا
بلکہ اُس سے حاملہ بھی ہی جب یہ حال حسین الزمان کو معلوم ہوا بہت غصہ آیا بس اُسی وقت
سُنا جاتا ہی کہ اُسنے چند ساحر زبردست طرف مرحلہ صنم کدہ آذری کے روانہ کیے اور اُنکو حکم دیا کہ
ملکہ کو اسیر کرکے لاؤ اور سلیم جادو کو بگی یہ اسنے کیا حرکت کی مابدولت کی معشوقہ ہوگیا اور
یہ حرکت کہ خدا پرست ہوئی اور عقد بھی کرلیا اُس ننگ خاندان کیسو بریدہ کو مین وہ سخت سزا دونگا
کہ یاد کریگی چنانچہ وہ ساحر اُسی وقت آکر پہونچے کہ جب ملکہ غافل تھی اور زمانہ وضع حمل قریب
تھا بس ملکہ کو یہ حال معلوم ہوا بہت پریشان ہوئی کوئی تدبیر نہ کرسکی بے دست و پا ہوکر
رہ گئی سوائے اس تدبیر کے کہ بھاگے ملکہ مع چند خواصون کے اپنے مکان کو ترک کرکے بھاگی اور
سلیم بھی یہ مرحلہ ویران ہوا جسقدر یہان کے باشندے تھے سب متفرق ہوگئے وہ لوگ جو کہ
طلسم سے بحکم حسین الزمان آئے تھے یہان سے بے نیل مقصود واپس گئے پھر ملکہ اور
سلیم کا کچھ حال نہ معلوم ہوا کہ اُن پر کیا گذری چونکہ اُن لوگون کو حسین الزمان کا حکم تھا کہ
ملکہ و سلیم کو اسیر کرکے لاؤ اور لوگون سے کچھ تعرض نہ کرنا چنانچہ وہ لوگ چلے گئے نہ باشندگان
مرحلہ سے کچھ تعرض کیا نہ اور اطراف و جوانب کے ممالک کے لوگون سے بس جب وہ لوگ
چلے گئے پھر سب لوگ اپنے اپنے مقام پر آکر آباد ہوئے مگر نہ معلوم ملکہ پر کیا گذری و سلیم پر
کیا کہان پیدا ہوا بعد تھوڑے زمانہ کے ملکہ و سلیم آکر مرحلہ مین پہونچے اور اپنے آنے سے
اہل مرحلہ کو آگاہ کیا یہان مرحلہ کی حالت خراب تھی کوئی حاکم نہ تھا ملکہ نے آکر بندوبست کیا سب
خوش ہوگئے اور میرا شوہر بھی آگیا ملکہ سے بلا حال راہ اور برباد ی دریافت کیا ملکہ نے سب
حال بیان کیا اور کہا کہ لڑکا راہ مین پیدا ہوا مگر کیا بیان کرون کہ کیا گذری قصہ مختصر وہ لڑکا چھوٹ
گیا نہ معلوم شیر کھا گیا یا کوئی اُسکو اُٹھا لے گیا جب ہم نے یہ سُنا بہت افسوس کیا اور کہا کہ
کیا چارہ ہی سوائے صبر کے جو اُسکی مشیت مین گذرا اگر اُسکی زندگی ہی تو وہ ضرور آکر ہم سے ملیگا
اکثر اولاد صاحبقران پر ایسے واقعہ گذرے ہین اسی فرزند کے پرداد یعنی بدیع الزمان راہ
مین پیدا ہوئے تھے اور دریا مین ڈالدیے گئے تھے ایک دھوبی کے مکان پر پرورش پائی اپنے
باپ سے ملے بس اگر زندگی ہی تو یہ فرزند بھی تم سے ضرور ملے گا ملکہ کو بہت کچھ تسکین دی اور
ملکہ کو سمجھا بجھا کر ہم لوگ اپنے مقام پر چلے آئے ملکہ حکومت کرنے لگی مگر فراق فرزند مین بہت
بیقرار تھی اسکو بھی چند سال کا عرصہ جب گذرا اور کسی قسم کی خبر نہ آئی تو ملکہ مایوس ہوگئی
اُدھر سُنا گیا کہ صاحبقران ثانی طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے بدیع الملک کو صاحبقران
لشکر کیا اور وہ مع لشکر و سپاہ طرف نہ طاق کے روانہ ہوئے ملکہ نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ مین
اپنے شوہر کے پاس لشکر مین جاؤن اپنے چچا کو بلا کر راے لی اُنھون نے راے نہ دی کہا کہ
وہ کفار سے مقابلہ کر رہے ہین انکا کسی مقام پر قیام کا ٹھیک نہین ہی آج یہان ہین کل وہان
بس ایسی حالت مین بدون اُنکے طلب کیے جانا نہایت نادانی ہی اگر ایسا ہی ہوتا تو وہ اپنے
ہمراہ رکھتے جدائی کو نہ اختیار کرتے جب یون سب نے کہا ملکہ کو بھی خیال آیا کہ سب سچ کہتے
ہین خاموش ہورہین اپنے بھائی سلیم کو اپنا نائب مقرر کیا بس حکومت کرنے لگین چند

ون کا عرصہ ہوا کہ ایک نامہ ملکہ ناوک فگن کے پاس سے آیا تھا اُس مین یہ تحریر تھا کہ میرے اوپر
پھر حسین الزمان نے لشکر کشی کی ہی بس آپکو لازم ہی کہ میری کمک کیجیے اور میرے شریک ہوکر
حسین الزمان سے مقابلہ کیجیے چنانچہ میرے شوہر نے لکھا تھا کہ تم مقابلہ مین لشکر تکا تو مین بھی
آتا ہون یہ لکھکر روانہ کیا اور خود تیاری سپاہ مین مصروف ہوئے تابعین کو نامہ لکھکر طلب
کیا وہ سب اپنے اپنے ملک سے لشکر لے کر آئے اور بیرون شہر فروکش ہوئے لشکر اترا اپنا
اپنا لشکر بیرون قلعہ صفدر یہ اتار کر داخل دربار ہوئے میرے شوہر حشام کی آکر قدمبوسی حاصل کی یہان
بھی لشکر طیار ہوچکا بس میرا شوہر مع اپنے فرزند صفدر یہ شیر دل کے اور کل لشکر لے کر بیرون قلعہ
جاکر فروکش ہوا تھوڑا سا لشکر برائے حفاظت قلعہ چھوڑ گیا تھا بیرون شہر اترا تھا کہ دن سفر کا ابھی مقرر
نہ ہوا تھا کہ صبح کا وقت تھا دربار آراستہ تھا سب سردار اور سب حاکم اطراف وجوانب کے دربار
مین تھے بابت کوچ کے رائے ہو رہی تھی کہ یکایک ہرکارون نے آکر خبر دی کہ ای بادشاہ
آگاہ ہو جایئے بڑا غضب ہوا حاکم شہر نج کلاہیہ کہ خوزمردیر پرست ہی اور بسیار بہادر اور زبردست
ہی ایک ہزار پہلوانون سے اور تین لاکھ سپاہ سے آپکے اوپر لشکر کشی کرکے آیا ہی کیونکہ اُسنے ملک
گیری کا قصد کیا ہی کئی ملک اُسنے لیے ہین اور سب کو زمردیرست کیا ہی خود بھی بہت
جری اور شجاع ہی دوسرے اُسکا فرزند مہور نج کلاہ بہت جری ہی وہی سب ملکون کو فتح کرتا ہوا
چلا آتا ہی اُسکا یہ قصد ہی کہ اسی طور سے یون ہی ملک گیری کرتا ہوا برسر اہل اسلام ہو نجونگا اور
اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا اُسکا لشکر بہت قریب آگیا ہی اور آپکا قصد ہی کہ مین برائے کمک
ملکہ ناوک فگن جاؤن اب کیا ہوگا یہ جو میرے شوہر نے سنا اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ آپ
لوگون نے سُنا جو ہرکارون نے کہا اب میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ قمقام نج کلاہ کے
لشکر سے مقابلہ کرون کیونکہ وہ لشکر کشی کرکے آیا ہی اگر مین برائے کمک ملکہ جاونگا یہان قلعہ
خالی ہوجائے گا وہ اہل قلعہ پر زیادتی کرے گا اور ان پر لشکر کشی کرکے قلعہ پر قبضہ کرلے گا
پھر بڑی خرابی ہوگی چنانچہ میرے نزدیک مناسب تو یہ ہی کہ ملکہ کو نامہ تحریر کرون کہ مین آپکی
خدمت مین مع لشکر حاضر ہونے کو تھا اور بیرون قلعہ لشکر لے کر آچکا تھا قصد تھا کہ آپکی
طرف کوچ کرون کہ قمقام نج کلاہ حاکم شہر نج کلاہیہ لشکر کشی کرکے آگیا بس اُس سے جنگ
وپیکار کی ٹھہر گئی اس سبب سے ناچار ہون میری عدم حاضری معاف فرمائی جاوے اس
مہم سے فراغت کرکے حاضر ہونگا سب نے کہا کہ بہت ٹھیک رائے ہی ایسا ہی فرمایئے
بس اسی وقت حشام نے ایک نامہ لکھکر ملکہ کی خدمت مین ایک شتر سوار کے ہاتھ روانہ
کیا شتر سوار وہ نامہ لے کر طرف صنم کدہ آذری کے روانہ ہوا چونکہ مین اپنے شوہر کے ہمراہ
تھی بدین سبب سب حالات سے آگاہ ہوتی جاتی تھی یہان تک کہ قمقام مع لشکر کے
آکر مقابلہ مین فروکش ہوا پہلے نامہ وپیام ہوا کیے آخر جنگ وپیکار کی نوبت آئی کہ مقابلہ
ہونے لگا بہت سے پہلوان قمقام کے لشکر کے مارے گئے بس اسکا فرزند مہور نج کلاہ
نکلا اُسنے کئی پہلوان ہمارے لشکر کے قتل وزخمی کیے میرا فرزند صفدر شیر دل جو کہ اپنے
وقت کا رستم ہی اپنے باپ سے اجازت لے کر میدان مین گیا پہلے خوب گفتگو ہوئی نوبت
نوبت جنگ کی آئی میرے فرزند نے مہور کا نیزہ ہوائی کیا کر زلوٹ ڈالا تلوار پر قبضہ کیا بس

نوبت کشتی کی آئی کشتی ہونے لگی ایک شبانہ روز برابر کشتی رہی دوسرے دن بوقت دوپہر اُسکا زور کم
ہونے لگا میرا فرزند غالب آنے لگا بس یہ حال جو اُسکے باپ نے دیکھا فوراً اپنے لشکر کو حکم دیا کہ اس
جوان پر ٹوٹ پڑو اور اسیر کرلو یہ حکم دینا تھا کہ تمام لشکر تو میرے شوہر کے لشکر پر ٹوٹ پڑا اور چند پہلوان
بردست عقب سے میرے فرزند کے آئے اور اسی حالت کشتی مین جب کہ وہ قمہور سے لڑ رہا تھا
کمندین مار کر اُسکو اسیر کرلیا اُدھر میرے شوہر کے لشکر پر تمام لشکر قیمقام آگرا جنگ مغلوبہ ہونے
لگی بڑا معرکہ پڑا ہزارون سوار و پیادے مارے گئے قیمقام نے کیا کیا کہ ایک سردار کو کچھ لشکر لیکر
قلعہ کی طرف روانہ کیا چونکہ در قلعہ کھلا ہوا تھا پل تختہ پڑا ہوا تھا وہ یلغر کرکے داخل قلعہ ہوا تمام
اہل قلعہ کو قتل کرنے لگا بس اہل قلعہ قلعہ کو چھوڑ کر بھاگے نہ مال واسباب لے جاسکے نہ اپنے
ناموس کو ہمراہ لے سکے دوکاندار اسی طور سے دوکانین کھلی ہوئی چھوڑ کر بھاگے تمام اہل قلعہ
بھاگ گئے جو رہے وہ قتل ہوئے اُسنے اہل قلعہ کو قتل کرکے مال واسباب کو اُسی طور سے چھوڑ
دیا اُدھر میرے شوہر پر ترغہ کرکے کمندین مار کر اسیر کرلیا لشکر کا سردار کہان تک مقابلہ کرے جو جو
بہادر اور جری تھے وہ سب اسیر ہوئے اور جو بادشاہ کمک کو حسب الطلب آئے تھے
یعنے میرے شوہر نے اس قصد سے اُنکو طلب کیا تھا کہ ان سب کو اپنے ہمراہ لے جاؤنگا ملکہ کی
کمک کرونگا وہ سب اسیر ہوئے بس لشکر نے شکست کھائی سب بھاگ کھڑے ہوئے
سب لوگ تباہ ہوئے خیمے وغیرہ لٹ گئے مین بھی بے سروپا بھاگ کھڑی ہوئی قلعہ مین گئی
وہان کی حالت خراب پائی تمام قلعہ ویران تھا یہان قیمقام نے لشکر کو شکست دے کر اور
سب خیمہ وغیرہ لوٹ کر اپنے فرودگاہ پر قیام کیا خوب قلعہ کو اُسکے اہل لشکر نے لوٹا مگر پھر
بھی نہ لوٹ سکے اسی طور سے رہ گیا کہان تک غارت کرتے جاکر ای جوان دیکھ لے کہ ابھی
ہزارون دکانین آراستہ ہونگی بس ایک رات قیمقام نے یہان قیام کیا دوسرے دن یعنی کل
یہان سے مع قیدیون کے کوچ کیا مین آوارہ مصیبت زدہ لشکر کے عقب مین لوشیدہ طور
سے چلی یہان تک کہ پانچ کوس پر جاکر اُسنے قیام کیا مین نے جو پیادہ راہ طے کی پاؤن مین
چھالے پڑگئے آماس کرآیا مگر کیا کرون شوہر و فرزند کی الفت مین چلی گئی جسقدر میرے عزیز تھے
وہ اس معرکہ مین مارے گئے جو باقی رہے وہ اسیر ہوئے چنانچہ جب اُسنے پانچ کوس پر جاکر
قیام کیا چونکہ شام ہوگئی تھی اُسکا لشکر اترا بازارین آراستہ ہوئین خیمے و بارگاہین برپا ہوئین
مین بھی ایک درخت کے سایہ مین قریب لشکر بیٹھ گئی اپنی تنہائی و مصیبت کو یاد کرکے رونے
لگی اور اپنی موت کی خدا سے دعا کرنے لگی اسی حالت گریہ وزاری مین میری آنکھ لگ گئی
مین نے خواب مین دیکھا کہ لو ذرا اورنگ نشین تشریف لائے اور فرمایا کہ ای رابعہ بانو
کیون اسقدر بیقرار و بیتاب ہوتی ہی صبر کر اور فضل خدا پر نگاہ رکھ کہ وہ بڑا رحیم و کریم ہی
اور جلال مشکلات ہی وہ دافع بلیات ہی بس اسی پر بھروسہ کر وہ سب امر آسان کردیگا
ای ہمشیرہ تو خوف نہ کر تیرے شوہر و فرزند و دیگر عزیزون کو قیمقام کج کلاہ قتل نہین کرسکتا
ہی وہی شاہزادہ جوکہ میرا نواسہ ہی اور میری دختر ناوک فگن کا فرزند ہی جوکہ صلب
بدیع الملک سے ہی اور جب کہ وہ حاملہ تھی قریب زمانہ وضع حمل کے اُسپر حسین الزمان
نے لشکر کشی کی تھی وہ سراسیمہ ہوکر صنم کدہ آذری سے بھاگی تھی راہ مین لڑکا پیدا ہوا

تھا بس بہ سبب خوف کے چھوٹ گیا تھا بس ایک بادشاہ اُٹھا لے گیا تھا اُسنے پرورش کیا تھا اب
فضل خدا سے وہ جوان ہوا لشکر بہم کیا کئی مقام پر اپنے باپ کی مدد کی یہان تک کہ باپ بیٹے ملے ایک
دوسرے سے آگاہ ہوا بس وہ بموجب میرے وصیت نامہ کے اپنے باپ سے رخصت حاصل کرکے
اور لوح الماس لے کر برائے فتح طلسم نور آگین روانہ ہوا تھا اپنی نانی کے خون کا عیوض لینے کو راہ
مین اُسنے چند قلعے تھے فتح کیے بس وہ لشکر کثیر لیے ہوئے آتا ہی صبح کو اس مقام پر جا کر جہان مرکہ پڑا
تھا وہ جوان وہان آئیگا حال تیرا دریافت کرکے تیری کمک کریگا فیمقام وُاسکے فرزند کو زیر کرکے اپنا
مطیع کرلے گا تیرے شوہر و فرزند کو اس بلا سے دو دیگر عزیزون کو رہا کریگا تجکو یاد ہوگا کہ مین نے
قبل اسکے جب کہ فیمقام دریا پر ست نے مقبرہ کے کھولنے کا قصد کیا تھا اور خواب تم سب کو
ہوا تھا خبر دی تھی اُسی خواب مین کہ حشام پر ایک ایسا وقت پڑیگا کہ وہ پریشان ہوگا اس
وقت مین میرا نواسہ حشام کی کمک کریگا اور وہی زمانہ فتح طلسم کا ہوگا بس اسی حال کی خبر
دی تھی وہ وقت یہی وقت ہی وہ صبح کو آکر کمک کریگا اور سب کو اس بلا سے رہا کریگا اس
قلعہ کو پھر سے آباد کریگا وہ اپنی مان کی خدمت مین جائیگا میری قبر پر فاتحہ پڑھیگا اور برائے
فتح طلسم روانہ ہوگا اب عمر طلسم تمام ہوئی اب کوئی اس اقلیم مین کافر نہ رہیگا اُسکی ہیبت شمشیر
سے سب دین اسلام اختیار کرینگے وہ اپنی آب تیغ سے سب آلایش کفر کو پاک کریگا رنگ کفر
کو مثل زنگ کے ہر ایک کے دل سے برطرف کریگا اب یہان ہر طرف دین اسلام کا ڈنکا بجے
گا تو پریشان نہ ہو اور خوش ہو کہ تیرا مددگار آگیا یہ جو خواب مین نے دیکھا اور بہت سے کلمات
پند و نصیحت نوذر نے فرمائے اور غائب ہوگیے اب جو میری آنکھ کھلی وقت صبح تھا مین نے
تیمم کرکے نماز صبح سے فراغت کی لشکر مین گئی کہ وہان کی حالت دریافت کرون کہ اس کافر کا قصد
کیا ہی معلوم ہوا کہ وہ یہان سے کل کوچ کریگا آج وہ ان لوگون کا دربار سمجھے گا کہ جن کو اسیر
کیا ہی اگر اُنھون نے زمردپرستی اختیار کرلی تو خیر ورنہ قتل کریگا اس امر سے تو اطمینان ہوا کہ وہ
آج یہان سے مرجائیگا مگر یہ حال سنکے نہایت درجہ قلق ہوا کہ سب کو طلب کرکے دین زمرد
پرستی کے قبول کرنے کی خواہش کریگا اگر قبول کرلیا تو جان بچی ورنہ مارے جائینگے مین وہان
ٹھہری رہی کہ میرے روبرو قیدی طلب کیے گئے اور بیانان سیاست بھی میرے شوہر و فرزند
سے بہت بہت اُسنے کہا کہ تم زمردپرستی اختیار کرو اُنھون نے بہت سخت جواب دیے
اور بہت سخت تقریر کی اُسکو غصہ آیا اُسوقت جلاد کو طلب کرکے انکے قتل کا حکم دیا بس
جلاد انکو لیکر چلا مجھ سے یہ حال نہ دیکھا گیا مین انکو سپرد خدا کرکے وہان سے چلی کیونکہ رات کے
خواب کا خیال آگیا بس یہ خیال ہوا کہ پہلے جو کچھ نوذر نے خواب مین آکر کہا تھا اُسکا ظہور
ہوا وہ خواب صادق نکلا شاید یہ بھی خواب صادق نکلے وہ شہریار آئے حال دریافت کرے
وہان کون ہی جو بیان کریگا تو انکو سپرد خدا کرا کر اگر زندگی ہی تو زندہ بچ جائینگے اور تو وہان
چل بس مین راہ کو طے کرکے اور انکو خدا کے حوالہ کرکے یہان آئی اور اس شہریار کا انتظار
کرنے لگی کہ جو میرے شوہر اور فرزند کو اس بلا سے رہا کریگا کہ جو کہ جگر بند بدیع المہلک
نوجوان دیار کا قلب بلکہ ناوک فگن ہی کہ جس کا نام رفیع الجنت عالی شان ہی مگر ای
جوان ابھی تک وہ راحت قلب ناتوان و فریادرس بیکسان و دادرس مظلومان و دستگیر

غریبان نہین تشریف لایا کو میری دادرسی فرماتا اور میرے شوہر و فرزند و دیگر عزیزون کو اُس ظالم کے پنجہ سے نجات
دیتا نہ معلوم وہان اُن پر کیا گذری آیا وہ زندہ ہین یا قتل ہو گئے بس اس امید پر مین زندہ ہون کہ خواب مین اونے
نے مجھ سے اس امر کا اقرار فرمایا ہی کہ وہ جوان ضرور آئے گا اور تیرا فرزند و شوہر قتل نہین ہو سکتا ہی وہ ضرور رہا کریگا
بس مین اپنے عزیزون کی لاشون پر روتے جاتی ہون اور اپنے خدا سے اُسکے آنے کی دعا کرتے جاتی ہون یکبون
کب تشریف لاتا ہی اور کب میرا غنچہ آرزو شگفتہ ہوتا ہی جب وہ پیرزال یعنی ربیعہ یا تو یہان تک کہ چلی
ور شاہزادہ نے سب حال سُنا بہت افسوس کیا اور جب اپنا نام سُنا اپنے دل مین کہا کہ شکر ہی اُس کریم
کا جو تجکو اُسنے یہ مرتبہ دیا کہ بزرگان دین تیرے حال سے لوگون کو خواب مین آگاہ کرتے ہین پس اُس پیرزال کی
فریادرسی کرنا اور حشام و صفدر شیر دل کی رہائی کی فکر کرنا پر ضرور ہی پہلے اس ظالم مکار قمقام کو اس
حرکت کی سزا دے اور اُن سب اسیران بلا کو اس بلا سے نجات دے پھر طرف طلسم کے جانا کیونکہ خدا و
کریم نے تجکو اس لیے خلق فرمایا ہی کہ جو بیکس و مظلوم ہو اُسکی فریاد کو پہونچو اُسکی ہر بلا مین کمک کرو
ظالم کو سزا اُسکے افعال کی دو اب تجھ پر فرض ہی کہ قمقام کو حلم تلقین بدین اسلام کرا اور ان سب کو رہا
کرا اگر وہ دین اسلام قبول کرے تو خیر ورنہ قتل کرا اپنے دل مین یہ تصور فرما کر اُس پیرزال سے
بشفقت فرمایا کہ کچھ حال تم نے ملکہ ناوک فگن کا نہ بیان کیا کہ اُنکے پاس سے نامہ کا کیا جواب
آیا اور اُن سے اور حسین الزبان سے جو مقابلہ ہونے والا تھا اور تم کو برائے کمک طلب کیا
تھا اس مقابلہ کا انجام کیا ہوا اُس پیرزال نے جواب دیا کہ ای جوان کچھ ہم سب کو اسقدر
مہلت کہان ملی ان بلاؤن سے جو اُدھر کی خبر دریافت کرتے نہ وہ شتر سوار جواب لے کر واپس
آیا اگر آیا بھی ہوگا تو قلعہ کو تباہ و برباد دیکھ کر وہ بھی کسی طرف نکل گیا ہوگا بس بعد اس جواب
کے شاہزادہ نے فرمایا کہ ای ربیعہ یا تو تم مجکو اس مقام کا پتہ دو کہ جہان وہ ظالم لشکر لیے ہوئے
فروکش ہی اور تمھارے شوہر و فرزند کے قتل کی فکر کر رہا ہی تاکہ مین جاکر اُس سے مقابلہ کرون اور اُسکو
رہا کرون اُس عورت نے صورت دیکھی اور کہا کہ ای جوان تجکو خدا نیک توفیق عطا فرمائے کہ تو نے
میری حالت سنکے یہ تو کہا کہ مین تیرے شوہر و فرزند کو اُس ظالم سے مقابلہ کر کے رہا کرونگا مین
یہ نہین چاہتی ہون کہ تجھ سا جوان رعنا اُس ظالم کے ہاتھ سے مارا جائے وہ بہت بہادر اور زبردست
ہی ای جوان مین بھی صاحب اولاد ہون مین کیونکر یہ امر گوارا کرون کہ اپنے فرزند کی محبت مین تجھ
ایسے جوان کو ایک ظالم کے ہاتھ سے قتل کرا آؤن خداوند کریم تجکو زندہ و سلامت رکھے تو اپنے والد کے
دل کا چین ہی اور اُنکے قلب کی راحت ہی اور اُنکے خانہ تاریک کا چراغ ہی نہ معلوم انھون نے کیونکر تجھ
اجازت دی کہ تو ادھر آیا اُنکا تیرے فراق مین کیا حال ہوگا بس اس صدمہ کو کوئی میرے دل سے
دریافت کرے تو اپنے کام کو جا اس بلا مین نہ مبتلا ہو یہ جو اُسنے کہا شاہزادہ نے فرمایا کہ یہ تو کبھی نہ ہوگا
کہ مین تیری مصیبت سنکے تیری کمک نہ کرون اور اُن سب کو اُس ظالم کے پنجہ مین اسیر رہنے دون مین تو
اسی غرض سے نکلا ہون کہ جو بندگان خدا مصیبت مین مبتلا ہون اُنکی خبر گیری کرون اور اُنکے اوپر سے
بلا دفع کرون مین نہ مانونگا تو مجکو نشان دے اُسنے جواب دیا کہ مین تو کبھی پتہ نہ دونگی اور بہت اصرار
کرنے لگی تب شاہزادہ نے ناچار ہو کر کہا ای عورت تو جس کا انتظار کر رہی ہی اور جسکے آنے کی خبر تجھ
اورنگ نشین میرے نانا نے تم کو خواب مین دی تھی وہ عبد ذلیل رب جلیل یہی خاکسار ذرہ
بیمقدار ہی غلام تازہ بدیع الملک نوجوان صاحبقران ثالث ہون مجھ ہی بندۂ خاکسار کا

ربیع البخت نام ہی مین ہی برائے فتح طلسم نور آگین اُس شہریار نے حکم سے لوح الماس لیکر حاضر ہوون
میرے ہی آنے کی شہنشاہ کو ذرنے خبر دی تھی بس مین ہی وہ خاکسار ہون تم خوف نہ کرو اور آگاہ ہو
مین اب ضرور تمھارے شوہر و فرزند کی کمک کرونگا اور اُس ظالم اظلم کو سزا دونگا ای ربیعہ بانو ہمارے
بزرگون کا قول ہی کہ جس کسی کو بلا مین مبتلا دیکھو اُسکی کمک کرو خواہ وہ مسلم ہو خواہ کافر جب کہ کافر کی
کمک کرنے کا حکم ہی تو مسلم کا تو بڑا مرتبہ ہی اور وہ مسلم جو کہ اپنا بزرگ ہو بس کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین
حشام کو بلا مین مبتلا رہنے دون مجکو قسم ہی اپنے خدائے بزرگ اور اپنے پیدا کرنے والے کی کہ اب
بدون حشام کو رہا کیے ہوئے مجکو چین نہ آئیگا میرے اوپر کھانا پینا حرام ہی جب تک کہ مین اُنکو رہا
کر نہین لیتا ہون اور اُس ظالم کو اس حرکت کی سزا نہین دیتا ہون اب تم مجکو بتا دو ایسا نہ ہو کہ وہ
لوگ قتل ہو جائین اور وہ ظالم قتل کر ڈالے کیونکہ تم ہی کہتی ہو کہ جلاد آچکے ہین یہ جو شاہزادہ نے
فرمایا بس ربیعہ نے سر اُٹھا کر شاہزادہ کو سر سے پاون تک دیکھا اور کہا کہ ای شہریار جو کچھ آپ نے
فرمایا مین نے یقین کر لیا مگر میرے دل کو اُسوقت اطمینان ہوگا کہ جب مین لوح الماس نہ دیکھونگی جو کہ
آپ لے کر برائے فتح طلسم روانہ ہوئے ہین یہ جو اُسنے کہا شاہزادہ نے وہ لوح جو کہ گلے مین تھی اُس کو
دکھائی اور فرمایا کہ لو دیکھو یہی لوح میرے پدر بزرگوار کو مرقد نوذر سے ملی تھی جو کہ میری امانت رکھی ہوئی تھی
لوح جو ربیعہ نے دیکھی فوراً دوڑ کر قدمون پر گری اور کہنے لگی کہ میری زندگی مین میری آرزو بر آئی میری
امید پوری ہوئی مین نے اپنی مراد پائی میرے دیدۂ کو رآپ کے نور جمال سے روشن و منور ہوئے بس مجھے
فرزند ہون مین آپکے ایک ایک ناخن پا پر نثار کرون آپ اُس طرف تشریف نہ لے جائین اگر اُنکی زندگی خدا
کی طرف سے ہی تو وہ بچ جائین گے کوئی نہ کوئی سبب انکی رہائی کا ہوگا بھلا مین کیونکر اپنے شہریار کو اُس
دیو کے مقابلہ کے لیے بھیجون اور پیٹھ دون مین تو ذر کو کیا ہر وز قیامت منھ دکھاؤنگی اور اپنی مالکہ ملکہ
ناوک فگن سے کیا کہونگی جو کچھ مجکو رنج و صدمہ تھا سب آپ کے زیارت کے نصیب ہوتے ہی جاتا
رہا اب مجکو کچھ غم نہین ہی جب آپ ایسا میرا آقا اور مالک ہی پھر مجکو کیا پروا ہی بس اب آپ اُس طرف
نہ جائین میرے حال پر رحم فرمائین شاہزادہ نے فرمایا کہ یہ امر غیر ممکن ہی مین قسم کھا چکا ہون بدون انکو
رہا کیے ہوئے مجکو کھانا وغیرہ حرام ہی یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ بندگان خدا تو بلا مین مبتلا ہون اور مین
آگاہ ہون ورانکے رہائی کی فکر کرون بس اگر ایسا نہ کرونگا تو خدا مجھ سے ناخوش ہوگا والد بزرگوار ناراض ہونگے
کیا خوف ہی اگر فضل خدا شامل حال ہی تو مین رہا کرتا ہون جب یہ قصہ بہادر اور دلاور سنین گے تو
میرے اوپر طعنہ زنی کرینگے کہ ربیع البخت جان کے خوف سے انکی رہائی کو نہ گیا کیسا بہادر تھا مین
ضرور جاؤنگا جب اس طور سے اور برہم ہو کر شاہزادہ نے فرمایا وہ عورت یعنی ربیعہ بانو تو مجبور ہو گئی
عرض کرنے لگی کہ مین نے ناحق سب حال بیان کیا اگر مین یہ جانتی کہ آپ ہی ہین تو کبھی نہ بیان کرتی خیر
سامنے یمان سے پانچ کوس پر ایک صحرائے پر بہار اور دلکشا ہی سبزہ لگا ہوا ہی وہان وہ ظالم اترا ہوا ہی آپ
تشریف لے چلین مین بھی ہمراہ چلتی ہون دور سے نشان بتا دونگی شاہزادہ نے فرمایا کہ تم اسی مقام پر
ٹھہرو بلکہ میرے عیار کے ہمراہ میرے لشکر مین جاؤ مین وہان پہونچ جاؤنگا اُسنے عرض کیا کہ مین تو
اب جدا نہ ہونگی ضرور ہمراہ چلونگی شاہزادہ نے فرمایا کہ جو ہم کہتے ہین اُس پر عمل کرو تمھاری ہمراہی
کی کوئی ضرورت نہین ہی تم عورت ہو نا محرومون مین تمھارا کیا کام ہی عورت کا نامحرومون مین نکلنا
بڑا عیب ہی اہل اسلام مین بس یہ جو شاہزادہ نے فرمایا ربیعہ بانو کانپ کر رہ گئی عرض کیا کہ

بہت خوب ہین قلعہ مین جاتی ہون آپ تشریف لے جائین بس ربیعہ بانو شاہزادہ سے اجازت لیکر طرف قلعہ
کے چلی مگر شاہزادہ کی فتح وظفر کی دعا کرتی جاتی تھی ادھر شاہزادہ مرکب پر سوار ہوکر اور مرکب کو اٹھا کر طرف اس جنگل
کے چلا کہ جہان قمقام ج کلاہ مع لشکر کے اترا ہوا تھا اور حشام وغیرہ کے قتل کا بندوبست کر رہا تھا
شاہزادہ تو حسب نشان دہی ربیعہ بانو کے اس طرف کو روانہ ہوا عیار شاہزادہ ہمراہ شاہزادہ تھا
اُسنے جو دیکھا کہ میرا آقا و مالک تنہا تین لاکھ سپاہ پر جاتا ہی وہان ایک ہزار پہلوانان زبردست
ہین سب بادۂ کبر و نخوت سے مست ہین اہل اسلام کے دشمنی جانی ہین ایسا نہ ہو کہ کوئی چشم
زخم پہونچے تو بڑی خرابی ہو بس دلدار شاہ و بیدار شاہ و دیگر سرداران سپاہ کو اس حال سے آگاہ
کرنا ضرور ہی تاکہ وہ لوگ کمک کو لشکر لے کر روانہ ہون بس یہ امر دل مین تجویز کرکے شاہزادہ کو اس
حالت روانہ چھوڑ کر پائے شاطری مارتا ہوا طرف لشکر کے چلا تھوڑی دور راہ طی کی تھی کہ دیکھا قہار
شیر پیکر منصور دلیر پیکر و خسرو شیر دل و قہرمان پنجہ گیر و دیگر سرداران پر جگر مرکبون پر سوار
اس طرف کو چلے آتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ یہ سرداران نامدار ہمراہ شاہزادہ کے برائے شکار
آئے تھے چونکہ شاہزادہ ایک آہو کے عقب مین مرکب ڈالکر ادھر چلا آیا اور اُس قلعہ کو دیکھ کر
قلعہ کی سیر مین مصروف ہوا تھا یہ لوگ اور طرف صید افگنی کر رہے تھے بس شاہزادہ تو ربیعہ بانو
سے یہ حال سنکے طرف لشکر قمقام ج کلاہ کے روانہ ہوا یہ لوگ جو صید افگنی سے فارغ ہوئے
شاہزادہ کو نہ پایا بس باہم صلاح کرکے تلاش کرنے کو چلے تھے کہ عیار سے ملاقی ہوئے ادھر تو
عیار نے ان سب کو دیکھا کہ سردار چلے آتے ہین ادھر اُن لوگون نے عیار کو دیکھا بس مرکب اٹھا کر
چلے جیسے قریب پہونچے پکار کر کہا کہ ای مہتر والا گہر شاہزادہ کہان تشریف فرما ہی ہم بڑے عرصہ سے
اپنے آقا کو تلاش کر رہے ہین سرگردان ہین عیار نے پکار کر کہا کہ ای سرداران باوقار بڑا غضب
ہوا جلد اپنے آقا کی خبر لو ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ دشمنون کو کسی قسم کی تکلیف ہوا ور حریف
خوش ہون یہ جو اُسنے کہا سب کے حواس جاتے رہے چہرون پر ہوائیان اڑنے لگین بد
حواس ہوکر پوچھا کہ بہت جلد بیان کرو کہ کیا واقعہ ہی ہمارے دل پریشان ہوگئے ہم جا کر
اپنے آقا کی خبر لین تب عیار نے اول سے آخر تک قلعہ کا ملنا قلعہ کی سیر کرنا لاشون کا نظر آنا
پرزال ربیعہ بانو سے ملنا اُسکا سب حال بیان کرنا بس شاہزادہ کا مرکب پر سوار ہوکر لشکر
قمقام پر تنہا جانا اپنا برائے خبر ادھر کو آنا بیان کیا یہ سُننا تھا کہ سب نے کہا کہ شاہزادہ کدھر کو
تشریف لے گیا ہم کو پتہ دو ہم بھی جائین عیار نے پتہ دیا اور کہا کہ آپ لوگ جائین مین دلدار شاہ و
بیدار شاہ کو مع لشکر لے کر آتا ہون بس وہ سردار مذکور حسب نشان دہی عیار شاہزادہ کے مرکب
اٹھا کر اُسطرف کو عقب مین شاہزادہ کے روانہ ہوئے کہ انکا حال و شاہزادہ کا آیندہ تحریر ہوگا عیار ان
سب کو ادھر روانہ کرکے خود طرف لشکر کے چلا بہت جلد آکر پہونچا یہان لشکر اترا ہوا تھا سب راحت
و آرام سے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے تھے چند بازار مین آراستہ تھین اور چند خیمہ وغیرہ برپا تھے باقی
رابون پر بار تھے دلدار شاہ و بیدار شاہ بارگاہ مین بیٹھے ہوئے تھے سب سردار حاضر دربار تھے دربار
آراستہ تھا دلدار شاہ وغیرہ شاہزادہ کا انتظار کر رہے تھے کہ شاہزادہ تشریف لائے تو ہم دربار برخاست
کرین ہمراہ شاہزادہ کے خاصہ کھائین کہ مہتر لاہور آکر پہونچا سب نے جو مہتر لاہور کو تنہا آتے ہوئے دیکھا
تو سب پریشان ہوئے بیدار شاہ کو تاب نہ رہی پکار کر پوچھا کہ ای مہتر صاحب ہمارے

آقاے نامدار و بادقار و مولاے نامدار کیا ابھی نہین تشریف لائین گے صبا فکنی مین مصروف رہین گے ابتو تشریف
لائین کہ دوپہر کا وقت آگیا ہی آفتاب تمازت پر ہی دھوپ مین تیزی ہوگئی ہی عیار نے یہ سنکے کہا کہ قریب آلون کو
بیان کرون کہ کیا غضب ہوا بڑا غضب ہوگیا آپ لوگ کیا بے خبر بیٹھے ہین جلد لشکر کو تیار ہونے کا حکم فرمایئے
شاہزادہ سے اور لشکر صمصام کج کلاہ سے مقابلہ ہونے لگا ہوگا آقاے نامدار یکہ و تنہا لشکر پر چلہ فرماے ہونگے
یہ جو عیار نے کہا دلدار شاہ نے کہا کہ انکا غلام خسرو قہرمان گیا انکے ہمراہ نہین ہی عیار نے جواب دیا کہ وہ
لوگ کہان ہمراہ ہین مجکو راہ مین ملے تھے مجھ سے یہ حال سنکے اس طرف کو روانہ ہوے ہین یہ کہتا ہوا لاہور
انکے قریب پہونچا اور کل حال جو کچھ گذرا تھا ابتدا سے آخر تک سب بیان کیا بس یہ حال سنتا تھا کہ
دلدار شاہ و بیدار شاہ اٹھ کھڑے ہوے انکا اٹھنا تھا کہ سب سردار بھی اٹھ کھڑے ہوے اپنے اپنے
مقام پر آے مسلح و مکمل ہونے لگے دلدار شاہ وغیرہ نے لشکر کے طیار ہونے کا حکم دیا اسیوقت لشکر
مین کمربندی ہونے لگی قرنا ہوا تھوڑے عرصہ مین سب لشکر مسلح و مکمل ہوکر طیار ہوگیا تخت شاہی دربار گاہ پر
حاضر کیا گیا بس دلدار شاہ و بیدار شاہ مسلح و مکمل ہوکر خیمے سے برآمد ہوے سب سردار بھی آلات حرب و
ضرب سے آراستہ ہوکر حاضر ہوچکے تھے کہ بادشاہ برآمد ہوے بس بہت جلد سوار ہوے بادشاہون کا سوار ہونا
تھا کہ سردار بھی مرکبون پر سوار ہوے لشکر بھی طیار ہوگیا بس دلدار شاہ و بیدار شاہ کل سردارون و کل لشکر
کو اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر صمصام کج کلاہ کے لاہور عیار کے ہمراہ براے کمک روانہ ہوے اور اہل کاران
شاہی کو حکم دیا کہ تم عقب سے سامان لے کر آؤ یعنی بارگاہ وغیرہ بس یہ بادشاہ چھ لاکھ سپاہ لے کر اس طرف کو چلے
لاہور آگے آگے تھا عقب مین یہ بادشاہ مع لشکر کے تھے انکے عقب مین تمام خیمے و بارگاہین ارابون پر
تھین بس راوی دلدار شاہ و بیدار شاہ کو بھی مع لشکر طرف لشکر صمصام کے روان رکھتا ہی اسکا بھی حال
آیندہ تحریر کرونگا بس اس داستان کو اسی مقام پر چھوڑتا ہون کہ شاہزادہ مرکب اڑائے ہوے ربیعہ بانو
سے سب حال سنکر براے رہائی حشام شیہ پیکار و صفدر شیر دل بڑے غیض و غضب مین لشکر صمصام کی
طرف جاتا ہی اسکے عقب مین حسرو شیر دل و نہار شیر پیکر منصور دلیر پیکر و قہرمان پنجہ گیر و دیگر سردران
نامدار عیار سے سب حال سنکے چلے ہین عیار نے لشکر مین جاکر دلدار شاہ وغیرہ کو خبر دی وہ کل لشکر لیکر
اسی طرف چلا ہی بس راوی ان سب کو راہ مین رکھتا ہی کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا اور ربیعہ بانو کو قلعہ
مین انشاء اللہ اگر زندگی نے وفا کی اور فضل خدا شامل حال ہوا اور حیات مستعار باقی رہی تو یہ داستان
آیندہ تحریر کی جائے گی اگر جلد چہارم کی اجازت ملی تو اس جلد مین ورنہ دفتر نیرنگ قاف مین بیان ہوگی
شاہزادہ کا لشکر صمصام پر پہونچنا اور حشام و صفدر کو رہا کرنا لشکر سے مقابلہ ہونا عین گرمی جنگ مین
سرداران شاہزادہ کا پہونچنا اور شریک جنگ ہونا دلدار شاہ وغیرہ کا مع لشکر آنا جنگ عظیم واقع ہونا
آخر صمصام کا شکست کھانا اور زیر ہوکر مع اپنے کل لشکر و سردارون و فرزند کے مطیع اسلام ہونا بصدق
دین اسلام قبول کرنا شاہزادہ کا قلعہ صفدر پر آنا قلعہ کو آباد کرنا سب کو ہمراہ لے کر صنم کدہ آذری
پر پہونچنا بلکہ ناوک فگن کا حال سنکے بہت افسوس کرنا قبر پر لوذر کے جاکر فاتحہ پڑھنا خواب دیکھنا اور
ازان طلسم کے براے فتح طلسم رواء ہونا حالات طلسم و سحر ساحران طلسم و مبتلاے بلا ہونا لوح کا دستیاب ہونا
دیر یاوی طلسم و مقابلہ حسین الزمان کا ہمراہ شاہزادہ و عجائبات و غیر نجات طلسم عجب لطف کی داستان
مین اور بالکل اچھے طریقہ سے بیان و تحریر ہوگی جو کہ ملاحظہ سے تعلق رکھتی ہی مین حسب ناظرین ملاحظہ فرمایئنگے
تو حظ کافی پایئن گے بس اب راقم اس داستان کو اسی مقام پر ترک کرتا ہی کہ ربیع البخت مرکب اٹھائے

ہوکے طرف لشکر صمصام کج کلاہ کے جاتے ہین وہان صمصام نے حشام وصفدر ودیگر سردارون کو زیر تیغ بٹھایا ہی اور حکم قتل دینے والا ہی ادھر سے رفیع البخت یہ حال زبانی ربیعہ بانو کے سنکے چلے ہین انکے عقب مین انکے سردار قہار ومنصور وقہرمان وخسرو شیر دل ودیگر سردارون کل لشکر وسردار شاہ ومیدار شاہ مع کل لشکر وسردارون کے عیار سے خبر پاکر چلے ہین دیکھیے اب ان سب کی داستان کہان بیان ہوتی ہی اور کب اور کیا حال اور کیا واقعہ ہوتا ہی یہ حقیر عرض کرتا ہی کہ اگر پایہ صاحب عالی مرتبت نے چوتھی جلد کی اجازت مرحمت فرمائی تو اسی جلد مین یہ داستان تحریر ہوگی ورنہ نیرنگ قاف بین کیونکہ حکم ہی بالبو صاحب کا کہ اسی تیسری جلد پر دفتر آفتاب شجاعت کو ختم کرو گو واقعات بہت سے ہین مگر مین ناچار ہون جہان تک اس جلد مین آئینگے مین تحریر کرونگا جو رہجائینگے مین ناچار ہون ناظرین اس حقیر کو کسی قسم کا الزام نہ دین مین معافی کا خواستگار ہون اہل سخن کے حکم سے ناچار ہون زیادہ والسلام اب مین عنان قلم کو طرف حالات نقابدار یاقوت پوش کے منعطف کرتا ہون اس نقابدار یاقوت پوش کی داستان تحریر کرتا ہون کہ بہت زمانہ ہوا اس کا کچھ حال معرض تحریر مین نہین آیا ناظرین اس قصہ کو ملاحظہ فرماوین

اب شمۂ حال نقابدار یاقوت پوش مین قلم فرسائی کی جاتی ہی ملاحظہ ہو بیت

نویسندۂ قصۂ دلستان ✤ چنین کرد این داستان را بیان ✤ چہرہ طراز کنندگان خامہ ستان بلاو مراحل پیمایان راہ صحرائے پرخوف وجفا نویسندگان شیرین رقم اس داستان مسافرت کو یون قلم بیشمار رقم سے صفحہ قرطاس صداقت اساس پر تحریر کرتے ہین کہ جب نقابدار یاقوت پوش صاحبقران ثالث کی کمک کرکے جنگ محراب شاہ مین خواہ شہر سمندریہ پر بمقابلہ جسیمہ سیاہ پوش وقسیم سیاہ پوش کے اور بعد انفراغ ان مقابلون کے یا بعد فتح جنگ محرابیہ کے میدان زرنگاہ سے صاحبقران سے یہکہکر مع اپنے لشکر کے ایک سمت کو روانہ ہوا تھا کہ مین تو اسوقت ایک مہم پر جاتا ہون بعد طے ہونے اس مہم کے پھر آؤنگا اور آپ سے مقابلہ کرکے اثاثہ صاحبقرانی لونگا کیونکہ مین صاحبقران ہون صاحبقران ثانی نے بڑی غلطی کی جو آپ کو صاحبقران فرمایا بس یہ کہتا ہوا ایک طرف کو مرکب اٹھاکر چلا گیا صاحبقران اسکی تقریر وشان شوکت دیکھکر خاموش ہوکر رہ گئے اسکا جانا تھا کہ اسکا کل لشکر جو کہ قریب اسی ہزار کے چلا تھا اور سب یاقوت پوش تھے اسکے عقب مین روانہ ہوا سب دیکھا کیے کہ تھوڑی دور تک تو گرد لشکر صحرا مین نظر آئی بعدہ وہ غبار یاقوت رنگ غائب ہوگیا صاحبقران اپنے کامون کی طرف مصروف ہوگئے اسکا خیال بھی نہ کیا واقعات صاحبقران کو تحریر ہوگئے کہ اسکے بعد صاحبقران نے شہر آفیالیہ وامثالیہ ومرادیہ ومحرابیہ فتح فرمایا بعدہ سمندریہ پر بڑے بڑے مقابلہ ساحرون سے ہوئے سمندر شاہ شکست کھاکر طرف طلسم گنجورہ سلیمانی کے بھاگا اسکے عقب مین صاحبقران بھی مع کل لشکر کے سمندریہ کا بندوبست فرماکر روانہ ہوئے ہین بس اب نقابدار یاقوت پوش کی حرکت تحریر کی جاتی ہی کہ یہ عالی مقدار یعنی نقابدار برابر مرکب اٹھائے ہوئے متکین طے کرتے ہوئے کوہ وصحرا کی سیر فرماتے ہوئے برابر چلے جاتے ہین جو مقام پر از سبزہ وآب ملاحظہ فرماتے ہین وہان قیام کرتے ہین تختی زمردنگار رنگ ہی کہ جس کے سبب سے سحر ان پر اثر نہین کرتا ہی اسی طور سے دو منزلہ سہ منزلہ طے کرتے ہوئے جاتے ہین اتفاق سے ایک صحرا ملا کہ جو بہت شاداب تھا نہایت عمدہ

سبزہ زار تھا وہان پہونچے نقابدار نے اُس دمنیت پر قضا کو دیکھکر حکم فرمایا کہ یہان خیمے و بارگاہ وغیرہ برپا کرو
ہم یہان دو ایک روز قیام کرینگے بس اُسیوقت خیمے وغیرہ برپا ہوگئے نقابدار مرکب پر سے اتر کر داخل
بارگاہ ہوا سب سردار حاضر ہوئے تھوڑے عرصہ تک دربار کیا اُسکے بعد دربار برخاست کرکے خاصہ نوش
فرماکر آرام کیا سب اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوئے بس بوقت سہ پہر نقابدار بیدار ہوکر برآمد
ہوا تھوڑے عرصہ تک بیٹھکر بعدہ چند سردارون کو ہمراہ لیکر چونکہ آفتاب قریب غروب تھا برائے
سیر صحرا روانہ ہوا صحرا کی سیر کرتے لگا ٹہلتے ہوئے ایک طرف جا نکلے دیکھا کہ اُس سبزہ زار مین ایک
قبر نہایت نورانی بنی ہوئی ہے کہ اُس پر کچھ ہار پھول چڑھے ہوئے ہین شمع دان گلی و اگر سوز
رکھے ہوئے ہین سامنے قبر کے ایک چھپر پڑا ہوا ہی جو کہ نہایت کہنہ ہی اُس چھپر مین ایک مرد پیر با
ریش سفید نور یہ پر سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہی ایک کتاب سامنے کھلی ہوئی رکھی ہی وہ اُس کا
مطالعہ کر رہا ہی مگر چہرہ اُسکا مثل آفتاب کے روشن ہی پیشانی پر سجدہ کا نشان تسبیح ہزار دانہ و دیگر
اسباب عبادت اُسکے برابر رکھا ہی بس ثابت ہوتا ہی کہ کوئی بہت بڑا عابد و زاہد ہی نقابدار نے جو
اُسکو دیکھا یہی دیکھا کہ ایک تہمت باندھے ہوئے ہی اور کرتہ پہنے ہوئے ہی کہ جو کئی مقام سے
پھٹا ہوا ہی بس دل مین کہا کہ یہ کوئی درویش حقیقت کیش تارک دنیا ہی اس سے ملنا ضرور ہی اور
اپنے حق مین اس سے دعا کا خواستگار ہونا لازم ہی اگر یہ دعا کرے گا تو تیری مرادین سب پوری ہونگی
کیونکہ یہ بندۂ برگزیدہ درگاہ باری تعالیٰ معلوم ہوتا ہی جب تو اس مقام پر یکہ و تنہا فروکش ہی کسی
بات کا خوف و خطر نہین رکھتا ہی ایسے لوگون کی خدمت کرنا باعث برکت و خوشنودی خداوند کریم
ہوتی ہی بس یہ بات دل مین خیال کرکے نقابدار اُس مرد بزرگ کی طرف چلے اور راہ طی کرکے مع
سردارون کے وہان پہونچ گئے مگر وہ مرد بزرگ اُسی طور سے سر جھکائے ہوئے مطالعہ کتاب مین مصروف
رہا سر اُٹھاکر بھی نہ دیکھا کہ کون آیا ہی یہ امر ضرور ہوا تھا کہ جب نقابدار ادھر چلے تھے تو اُس مرد
بزرگ کے کان مین پاؤن کی چاپ کی صدا پہونچی تھی اُسنے دیکھ لیا تھا کہ ایک نقابدار و چند سردار
میری طرف آتے ہین پھر اپنے کام مین مصروف ہوا نقابدار اسی طور سے سامنے اُسکے کھڑے رہے
اور اُسکی طرف دیکھا کیے مگر کچھ کہا نہین اور یہ بھی خیال کرتے رہے دل مین کہ کوئی بڑا برگزیدہ بندہ ہی اور
بہت خدا رسیدہ ہی مگر سردار اپنے دل مین کہہ رہے تھے کہ بڑا متکبر و مغرور ہی کہ ہمارا آقا تو کھڑا ہوا ہی یہ
سر بھی اُٹھاکر نہین دیکھتا ہی کہ کون آیا ہی اور کون کھڑا ہی ہم بسبب آقا کے خوف کے کچھ کہہ نہین سکتے ہین
ورنہ اسکو اسکے تکبر و غرور کی سزا دیتے سردار یہ خیال دل مین کر رہے ہین کہ اُدھر اس مرد بزرگ نے وہ
کتاب بند کی اب سر اُٹھاکر دیکھا طرف نقابدار و سردارون کے کہ نقابدار نے جھک کر بہت ہی ادب سے
سلام کیا جب نقابدار نے سلام کیا تو سب سردارون نے مجبور ہوکر سلام کیا مرد بزرگ نے اس طور سے جواب
سلام دیا کہ علیکم السلام ای نقابدار عالی مقدار خوش آمدی و صفا آوردی حال مزاج شما بچہ طور است بس
جس طور سے اس مرد بزرگ نے جواب سلام دیا اور اُن سردارون کی طرف دیکھکر مسکرایا نقابدار نے
جواب دیا کہ یہ بندہ ذلیل رب جلیل زندہ ہی اور اُسکی نعمات گاہمہ وقت شکریہ ادا کرتا ہی کہ اُسنے مجھ سے
بندۂ ناچیز کو یہ مرتبہ عطا فرمایا کہ آپ ایسے برگزیدہ و مقبول درگاہ خدا جو اب سلام سے سرفراز کرین
کہکر نقابدار نے اُس مرد بزرگ کے ہاتھون کو بوسہ دیا اُسنے اٹھکر نقابدار کو گلے سے لگایا بہت ہی
تلطف سے پیش آیا اپنے برابر جگہ دی نقابدار سلام کرکے بیٹھ گئے بس اُس مرد بزرگ نے سردارون سے

مسکرا کر فرمایا کہ آپ لوگ بھی تشریف رکھین گو آپ لوگونکے شان کے خلاف ہی اس بوریہ پر بیٹھنا مگر یہ خانہ بے تکلیف ہی
یہان سوائے اس بوریہ کہنے کے اور کوئی چیز نہین کہ جو مین آپ لوگون کے لیے حاضر کرون یہ بھی بیکار ہی کیونکہ یہ مقام فنا ہی
بزرگون نے اسکو مثل سرا کے فرمایا ہی انکا قول بہت بجا ہی بلکہ سرا سے بھی بدتر ہی جو مسافر سرا مین جاتا ہی تو اس قصد
سے کہ شب بھر پاؤن پھیلا کر قیام کرینگے پھر کوچ کرینگے یہان کے قیام اور کوچ کا کوئی وقت مقرر نہین ہی یہ کسی کو نہین معلوم کہ
ہم کب یہان سے کوچ کرینگے سب پاؤن رکاب ہین نہ معلوم کہ کس وقت طلبی ہو جائے بس ایسی حالت مین ترک وحشم و
فرش وفروش کی کیا ضرورت ہی بس عمر دو روزہ کے لیے مکان بنانا و سامان عیش بہم کرنا بیکار ہی جب خود چلے گئے
دوسرون کا حصہ ہوا جو کہ مرگیا اُسنے تو مرکے سب جمع کیا دوسرون نے اُس پر قبضہ کر لیا ای بھائیون اس دنیا
مین گدا و بادشاہ برابر ہین صرف اس قدر فرق ہی کہ وہ صاحب مال و دولت ہی اور یہ محتاج ہی مگر بعد مرنے کے جو
اسکی حالت ہی وہ اسکی بقول سعدی چو آہنگ رفتن کند جان پاک + چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک
بس بعد موت کے سوائے تھوڑے سے پارچہ اور دو گز زمین کے کچھ کام نہین آتا ہی مال و دولت دنیا پر ہی
رہ جاتا ہی اندر زمین کے گدا و بادشاہ برابر ہین یہی سامان فقیر کے لیے کیا جاتا ہی اور یہی بادشاہ کے لیے بس
یہان اعمال نیک وحسنہ کام آتے ہین جس کے اعمال اچھے ہین وہ چین سے سوتا ہی اور جس کے اعمال بد ہین
وہ عذاب مین مبتلا ہوتا ہی بس اعمال کا درست ہونا شرط ہی بس اسی سبب سے تو اولیا و اوصیا و انبیا نے
اس دنیا کو ترک فرمایا ہی اور لعنت کی اور طلاق دی ہمیشہ دنیا سے کارہ رہے اور اہل دنیا سے نفرت
رکھی مرتبہ اعلیٰ پائے بس کیا ضرور ہی کہ اس پر فریفتہ یہ نہایت خراب چیز ہی دنیا کا زن فاحشہ کا سا طریقہ
ہی کہ جب تک اُس سے نفرت کرو وہ اپنی طرف رغبت دلاتی ہی جہان اُسکی طرف متوجہ ہوئے وہ بھاگتی ہی
ایسی پر فریب و مکارہ سے نفرت ہی کرنا زیبا ہی بس دنیا ایک مقام تنگ و تاریک ہی جس نے اس سے
نفرت کی وہ نہایت عمدہ رہا جسنے رغبت کی وہ خراب ہوا مراد میری اس تقریر سے یہ تھی کہ جو تارک الدنیا
ہین اُنکے پاس سوائے بوریے کے اور کچھ نہین ہوتا ہی بلکہ بعض کے پاس بوریہ بھی نہین ہوتا ہی وہ
ہم سے بھی بہتر ہین اور ہین تو ترا صاحب دنیا اور بندہ گنہگار ہون دیکھیے میری بعد مرگ کیا حالت ہوتی ہی
یہ کہکر فرمایا کہ ابھی کا ذکر ہی کہ آپ لوگ مجکو اپنے دل مین برا بھلا کہہ رہے تھے اور کہتے تھے کہ بڑا متکبر و مغرور
ہی کہ ہمارا آقا تو کھڑا ہوا ہی اور یہ بیٹھا ہی سر اُٹھا کر بھی نہین دیکھتا ہی یہ خیال آپ لوگون کا بجا تھا مگر مین کیا
غرور و تکبر کرونگا سوائے ذات باری کے کسی کو زیبا نہین ہی مگر وہ بھی غرور و تکبر نہین کرتا ہی جسنے غرور و
تکبر کیا اسکے سامنے کیا وہ ذلیل و خوار ہوا وہ غرور و تکبر کو پسند نہین کرتا ہی شیطان کی حالت تو آپ لوگون
نے اکثر سماعت فرمائی ہوگی جب کہ ایسا مقرب بارگاہ بباعث غرور و تکبر کے مغضوب درگاہ ہوا تو اور
کسی کی کیا حقیقت ہی اس طور سے جو اس مرد بزرگ نے تقریر کی سب سردار نادم ہوئے اور شرمندہ
ہو کر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ ہم سب کی خطا ئین معاف فرمائیے ہم آپ کے مرتبہ سے آگاہ نہ تھے ورنہ کبھی
ایسے خیال دل مین نہ لاتے مرد بزرگ نے فرمایا کہ تم نے کیا ایسی خطا کی ہی جو معاف کی جائے تم کیا جانو
خراب بیٹھو اور جو مین تم سب سے کہون اُسکو سماعت کرو بس ان لوگون نے جو ایسا باکمال و صاحب
کرامات پایا اپنے دل مین خیال کرنے لگے کہ یہ مرد بزرگ ضرور خدا رسیدہ ہی اور ضرور کوئی بہت بڑا عابد و
زاہد ہی کہ جو ہمارے دل کے حال سے آگاہ ہو گیا بہت بڑا صاحب کشف ہی بس یہ خیال کر کے بیٹھ گئے
سلام کر کے ہر ایک کو نہایت درجہ کا اعتقاد ہوا قایدار کا تو یہ حال ہوا کہ وہ تو بندہ بے زر ہو گیا اور دل
مین خیال کرنے لگا کہ ایسے مرد بزرگ کی خدمت کرنا باعث افتخار آخرت ہی بس جب سب بیٹھ چکے سو قدیر

وہ مرد بزرگ طرف نقابدار کے متوجہ ہوا اور فرمایا کہ ای نقابدار عالی مقدار وای مقرب درگاہ کارساز وای صفدر وصف شکن وای مرد تیغ زن وولاور وای شیر بیشہ جرارت نہنگ دریاے شجاعت وای گل گلشن صاحبقرانی وای فاتح طلسم آفتاب سلیمانی آگاہ ہو کہ یہ عبد ذلیل رب جلیل آپ کے انتظار مین ایک زمانہ بعید ومدت مدید سے یہان فروکش ہی اور یہی ہر وقت خالق کون ومکان ومالک زمین وزمان سے دعا تھی کہ مین زیارت نقابدار سے مشرف ہون کیونکہ وہ مجاہد راہ خدا ہی تیرے دین کے رواج دینے مین سرگرم کارزار ہی کفار سے ای نقابدار آپ کو مبارک ہو کہ آپ ہی فاتح ہین طلسم ستارہ یعنی آفتاب سلیمانی کے آپ ہی کے دست زبردست سے یہ طلسم شکست ہوگا آپ ہی فتح کرینگے وہان بھی آپ دین اسلام کو رواج دینگے بس مین مدت سے آپ کی زیارت کا مشتاق تھا اور یہ امید تھی کہ مین آپ کو اس حال سے آگاہ کرون اور جو امانت آپ کی میرے پاس ہی وہ مین آپ کو دون اور اس بار سے سبکدوش ہون دوسری آرزو یہ تھی کہ آپ مجکو اپنے ہاتھ سے غسل وکفن دے کر اور نماز میت پڑھکر دفن کرین کہ کون ہی اس صحرا مین کہ جو غسل دے گا اور دفن کرے گا بس میری دونون مراد ین بر آئین اور مجکو میرے استاد نے بھی یہی خبر دی تھی کہ جب نقابدار یاقوت پوش یہان تشریف لائینگے اسی زمانہ مین تو انتقال کریگا وہی شہریار مجکو اپنے ہاتھ سے غسل دے گا اور قبر مین اتارے گا تو اسکے آنے کا اسی مقام پر منتظر رہ اس مرد حق آگاہ وروشن ضمیر نے آپ کی تشریف آوری کی علامت بیان فرمائی تھی اور کچھ ایسی نشانیان بتائین تھین کہ جس سے مین آپ کو شناخت کر سکتا بس ویسا ہی ہوا کہ بموجب انکے ارشاد کے وہ سب آثار علامات ظاہر ہوئے جو جو انھون نے بیان فرمائے تھے اور جو جو نشان دیے تھے وہ سب مین نے آپ مین پائے بس مین بہت خوش نصیب ہون کہ آپ کی زیارت سے مشرف ہوا اور مجکو آپ ایسا مرد مجاہد وغازی غسل وکفن دے کر دفن کرے میری قبر پر فاتحہ پڑھے بس آگاہ ہو جیے کہ وہ جو سامنے قبر ہی یہ قبر میرے استاد کی ہی وہ بہت بڑے مرد خدا اور بڑے کامل تھے انکا مثل کوئی نہ تھا مین انکا ایک ادنی چیلا وشاگرد ہون وہ میرے مرشد تھے ولی خدا تھے انکا اسم مبارک درویش روشن ضمیر تھا واقعی وہ روشن ضمیر تھے اسم بامسمی تھے تمام حالات آیندہ سے وہ آگاہ تھے جو کچھ گذرتے والا ہوتا تھا سب بیان کر دیتے تھے بڑے بڑے بادشاہ انکی قدمبوسی کو یہان آتے تھے اور انکی زیارت سے مشرف ہوتے تھے ہمیشہ وہ اسی صحرا مین تشریف فرما رہے یہان تک کہ بعد مرنے کے بھی یہ سر زمین نہ ترک فرمائی قبر بھی یہین پائی چنانچہ انھون نے سب حالات صاحبقران اول وثانی سے مجکو آگاہ فرمایا جب صاحبقران اول وثانی کسی مہم یا کسی طلسم پر تشریف لے گئے یا انکی اولاد مین سے کوئی انھون نے فرمایا کہ اب یہ طلسم نہ بچے گا فتح ہوگا بس اسی طور سے وہ سب حالات سے خبر دیتے رہتے تھے یہان تک کہ انکا زمانہ انتقال قریب آیا مجکو اپنے قریب طلب فرما کر فرمایا کہ ای فرزند صفا کیش اب میرا زمانہ انتقال قریب آیا ہی بس مین یہ چاہتا ہون کہ مین تجکو چند وصیتین کرون اور مثل اپنے روشن ضمیر بناؤن بس ایک کانسہ مین پانی لائین یہ سنکے رونے لگا فرمایا کہ یہ سفر سب کو درپیش ہی کوئی آگے جائے گا کوئی پیچھے چند دن کا پس وپیش ہی بیکار تو روتا ہی اور بہت سے کلمات تسلین فرمائے مین نے ایک کانسہ آب حاضر کیا انھون نے نوش فرمایا جو باقی بچا مجھ سے فرمایا کہ تو بھی لے مین پی گیا فرمایا کہ سن اب تجکو لازم ہی کہ تو اسی مقام رہ اور کہین نہ جا مین نے اپنا جانشین کیا کو مثل میرے روشن ضمیر ہو گیا بس یہ مقام تیرے لیے

ہین نے مقرر کیا ہی اے فرزند دنیا فانی ہی کسی کو بقا نہین ہی سب کو فنا ہی سوائے ذات پروردگار کے بس اس دنیا کا
ترک کرنا بہتر ہی ہر انسان کو لازم ہی کہ توشہ آخرت بہم کرے اس عالم سے سفر ایک دن ضرور کرے گا بس اے فرزند
تو اس صحرا سے ویران مین بیٹھ کر عبادت خدا کر اور مین تجکو خبر دیتا ہون کہ تو ایک بہت بڑے شرف سے مشرف
ہوگا جب تیرے انتقال کا زمانہ قریب آئے گا تو ایک لفافہ بدار یاقوت پوش خاندان امیر حمزہ صاحبقران سے
یہان تشریف لائیگا وہ تجکو غسل و کفن دیکر دفن کریگا بس تجکو لازم ہی کہ تو اس شہریار کے آمد کا منتظر رہ بلکہ
میرا بھی ایک کام ہی تجھ سے وہ یہ ہی کہ تو اس شہریار سے میرا سلام کہنا اور یہ ایک لفافہ اور صندوقچہ مین تیرے
پاس امانت رکھے جاتا ہون اس شیر بیشہ صاحبقرانی کو دینا اور کہنا کہ بموجب اس وصیت نامہ کے جو
کہ لفافہ مین بند ہی عمل فرمایئے آپ ہی فاتح طلسم آفتاب سلیمانی کے ہین اے فرزند وہ فاتح طلسم آفتاب
سلیمانی ہی اسکے سبب سے لاکھون آدمی گمراہی سے نکلین گے وہ ہزارون کافرون کو قتل کرکے کا
سیکڑون ملک اسلام آباد ہونگے بس جسکا وہ براے فتح طلسم چلے گا تو اس صحرا مین آکر پہونچیگا اسکے پاس ایک
تختی زمرد کی ہوگی جو کہ ایک بزرگ کی عطا کی ہوئی خواب مین ہوگی اس پر بہ سبب اس تختی کے سحر نہ اثر کریگا
بس یہ لفافہ و صندوقچہ اسکو دے کر میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اس لفافہ کو اپنی بارگاہ مین لے جاکر حاکم فرمائیگا
جو اس مین تحریر ہو اس پر عمل فرمایئے گا اور جو اشیا اس صندوقچہ مین آپ کے لیے امانت رکھے ہین ان پر قبضہ
فرمایئے بس اے فرزند یہ میرا کام ہی باقی جو کچھ تم کو اپنے علم سے ظاہر ہوگا اس امر سے آگاہ کرنا تب مین نے
عرض کیا تھا کہ مین اس شہریار سے آگاہ نہین ہون نہ مین نے دیکھا ہی پھر مین کیونکر اسکو پہچانونگا جواب
مین فرمایا کہ آگاہ ہو اول تو تم کو تمھارے علم کے ذریعہ سے آگاہی ہوگی دوسرے وہ اس زمانہ مین آئیگا
کہ جب صاحبقران ثانی طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے جا چکے ہونگے اور بدیع الملک صاحبقران
ہونگے تیسرے اسکے کلے مین تختی زمرد ہوگی اور اسی ہزار کا لشکر اسکے ہمراہ ہوگا وہ خود یاقوت پوش
ہوگا اور کل لشکر بھی مشیرش کی طرف سے تشریف لائے گا خال سبز اسکی پیشانی پر ہوگا رگ ہاشمی رکھتا
ہوگا نازنین خلیلی ہونگی گو یہ سب علامتین اولاد صاحبقران مین ہین اور کل اولاد مین ہین مگر سوائے
اسکے کوئی ان علامات کا آدمی اس دن تک کہ جس دن وہ آئے گا ادھر کو نہ آیا ہوگا نہ ابھی تک آیا ہی
بس سوائے اس شہریار کے جس دن وہ تشریف لائے گا وقت سہ پہر کا ہوگا چند سردار اسکے ہمراہ
ہونگے باقی لشکر اسکا اس صحرا مین فروکش ہوگا تم ایک کتاب کے مطالعہ مین مصروف ہوگے وہ تم کو
دیکھکر اور مرد بزرگ و عابد و زاہد خیال کرکے تمھارے پاس آئے گا اس خیال سے کہ تم سے اپنے حق مین
دعاے خیر لے بس جب تم ایسے مرد کو دیکھنا پہچان لینا کہ یہ وہی شہریار ہی اے نقابدار بس یہ فرماکر اور وہ
لفافہ و صندوقچہ دے کر مجھ سے فرمایا کہ فلان مقام پر میری قبر بنانا اور ہر جمعرات کو میری قبر پر شمع روشن کرنا
اور اگر سوز لگانا مین نے قبول کیا بس مرشد کامل لیٹ گئے اسی بورے پر انکے مرغ روح نے قفس جسم
سے نکل کر طرف باغ بہشت کے پرواز کی اس عالم فانی سے وہ مرد باخدا طرف عالم بقا کے انتقال
فرما گیا مین نے بموجب انکے ارشاد کے انکو غسل دیا اور کفن نماز میت پڑھکر انکی قبر اپنے ہاتھ سے
کھود کر دفن کیا بس اسدن سے مین بھی روشن ضمیر ہو گیا سب حالات مجکو بذریعہ علم کے ظاہر ہو جاتے تھے
انھون نے خود مجکو اپنی زبان سے میرا نام و نشان صفا کیش روشن ضمیر رکھا بس مین بموجب ارشاد استاد کے
یہان اپنی اوقات بسر کرنے لگا اور آپکا انتظار کرنے لگا بس جو کچھ حال دنیا مین گذرتا تھا اور گذرنے والا
ہی سب سے مین آگاہ ہوتا تھا اور ہون کہ آپکی تشریف اوری کی بھی مجکو اپنے علم سے آگاہی ہوئی بس

ہین اسی دن کا منتظر تھا اور جو جو آثار و علامات مرشد کامل نے ارشاد فرمائے تھے وہ سب ظاہر ہوئے بس یہ کہکر
ایک لفافہ اور ایک صندوقچہ نقابدار کو دیا اور فرمایا کہ یہ اپنی امانت لیجیے کہ جسکا ہین امانت دار تھا شکر ہی
خداوند کریم کا کہ ہین اپنے مرشد کا حکم بجا لایا اور اس بار عظیم سے سبکدوش ہوا امانت جسکی تھی اُسکو پہونچی
اور پیام پہونچا دیا بس میرے مرشد نے آپ کو سلام ارشاد کیا ہی بس یہ فرماکر وہ مرد بزرگ خاموش ہوا
نقابدار نے وہ لفافہ و صندوقچہ لیکر لفافہ و صندوقچہ کو آنکھون سے لگایا بوسہ دیا سر پر رکھا اور اس مرد بزرگ کے
قدم چومے ہاتھ آنکھون سے لگائے جب ان کامون سے نقابدار فارغ ہوا تب مرد بزرگ نے نقابدار سے کہا کہ اے
نقابدار اب چند باتین میری سماعت فرمایئے اگر اُن پر عمل فرمایئے گا تو بہت راحت پایئے گا نقابدار نے کہا کہ ارشاد
ہون ہین بسر و چشم قبول کرونگا اور ضرور ان پر عمل کرونگا درویش صفا کیش روشن ضمیر نے فرمایا کہ آگاہ ہو جیے کہ
کہ آپ ہی طلسم ستارہ المعروف بہ طلسم آفتاب سلیمانی کے فاتح ہین ابھی عمر طلسم تمام نہین ہوئی ہی تھوڑا عرصہ باقی ہی بس آپ
فاتح تو اُسکے ضرور ہین مگر چند چیزون کا بہم ہونا اپر ضرور ہی جب تک وہ بہم نہ ہونگی اسوقت تک طلسم فتح نہ ہوگا
اور آپ کو بھی لازم ہی کہ جب تک آپ انکو حاصل نہ کرلین اُسوقت تک قصد فتاحی نہ فرمائین اور انکا حاصل
ہونا بدون اقلیم گل پرستان کے فتح کیے ہوئے غیر ممکن ہی بس آپ کو لازم ہی کہ آپ بدولت و اقبال طرف
اقلیم گل پرستان کے تشریف لے جائین وہان سات قلعہ ہین اور ایک قلعہ بہت وسیع و رفیع ہی بس ان کو
فتح فرمایئے اُس اقلیم کو اسلام آباد فرمایئے ہر قلعہ مین ایک بادشاہ بزرگ مع چار لاکھ سپاہ کے حکومت کرتا
ہی پہلوانان زبردست اُس اقلیم مین بہت ہین مگر بہ تفضل خدا و اقبال خود آپ اُن سب کو فتح فرمایئے گا وہ
سب آپ کی اطاعت کرینگے اور دین اسلام قبول کرینگے چنانچہ جب وہ سب ملک اور قلعہ اسلام آباد
ہوجائین تو آپ وہان ایک عبادت خانہ ہی کہ جب سے اُس اقلیم مین کفر پرستی کا رواج ہوا ہی بند ہی لاکھ
لاکھ کوشش کی گئی نہ کھلا بس آپ اُسکو اپنے دست زبردست سے وا فرمایئے گا اُس عبادت خانہ مین رات
بھر عبادت فرمایئے گا آپ کو خواب ہوگا بس ایک مرد بزرگ خواب مین تشریف لائین گے جن جن اشیا کے
حاصل کرنے کو وہ ارشاد کرین اور جو پند و نصیحت کرین اُس پر عمل فرمایئے گا اور اُن اشیا کو حاصل کرکے پھر اسی
عبادت خانہ مین اگر شب بھر عبادت خدا مین مصروف رہیے گا پھر خواب ہوگا بس وہ مرد بزرگ پھر تشریف لائینگے
اور جو وہ ارشاد کرین اُس پر عمل فرمایئے گا اور برائے فتاحی طلسم تشریف لے جائیے گا بس طلسم بہت آسانی
سے فتح ہوگا اور بہت کچھ سامان شوکت آپ کو اُس طلسم سے دستیاب ہوگا بس جب تک اقلیم
گل پرستان نہ اسلام آباد ہولے گا اُسوقت تک وہ طلسم نہ فتح ہوگا اے نقابدار ابھی آپ کو جب آپ
طرف اقلیم گل پرستان کے تشریف لے جائیے گا ایک اور مہم درپیش ہوگی مگر وہ بہ فضل خدا آسان
ہوجائیگی یہ فرماکر اور بہت سے کلمات پند و نصیحت و بے ثباتی دنیا کے فرماکے اور فرمایا کہ ہمیشہ اس
امر کا خیال رہے کہ کسی مظلوم پر ستم نہ ہو کوئی ظالم کسی مظلوم کو نہ ستائے عدل و انصاف سے کام لیا
جائے اگر کوئی فریادرس ہو خواہ وہ مسلم ہو خواہ کافر اُسکی اپنے امکان بھر فریادرسی کی جائے اپنے
کام پر دوسرے کے کام کو مقدم رکھیے گا اگر کوئی کسی ظالم کے پنجہ مین مبتلا ہو خواہ مسلم ہو خواہ کافر
اُسکو اُسکے پنجہ سے بخات دیجیے گا ہمیشہ غریبون اور بیکسون کے کام اجرا کرنے کی کوشش رہے جو کوئی
کسی مشکل مین پھنسا ہوا اُسکی مشکل آسان کرنے کی کوشش فرمایئے گا جو کسی مشکل مین مبتلا ہو
تو اپنے کو اُس مصیبت مین مبتلا کرکے اسکو رہا فرمائے بس ایسے ایسے کامون مین اگر کوشش فرمائیگا
خدا خوش ہوگا اور آپ کے سب کام دینی و دنیوی برلائیگا اور آپ کو مرتبہ اعلیٰ عطا فرمائے گا آپ کے

بزرگ اسی سبب سے تو ہر مقام پر سرخرو و فتح مند ہوتے رہے اور رہین گے کیونکہ اُنھون نے یہ طریقہ اختیار کیے تھے بلکہ اُنکا یہ بھی ایک طریقہ ہی کہ جو زبان سے کہا پھر اُسکے خلاف نہ کیا اور جس بات کا قصد کیا اُسکو پورا کیا اور جو جس سے وعدہ کیا اُسکو وفا کیا چاہے اُس مین جان رہی چاہے گئی جان کا خوف نہ کیا بس خداوند کریم نے بھی اُنکے ہر امر کو آسان کیا اور ہر بلا و مشکل مین اُنکی کمک کی اُنکو مرتبہ اعلیٰ عطا فرمائے اُنکی شان و شوکت بڑھائی بس آپ کو بھی لازم ہی کہ اپنے بزرگون کے قدم پر قدم رکھیے اور مثل اُنکے اپنے نام کو روشن کیجیے یہ دنیا فانی ہی کسی شی کو اس مین بقا نہین ہی بس انسان کو لازم ہی کہ وہ کام کرے کہ جسکے سبب سے نام نیک اس صفحہ روزگار پر باقی رہے بلکہ مثل حرف غلط کے مٹ نہ جائے ہر ایک کی زبان پر جاری ہو کہ فلان شخص نے کیا اچھا کام کیا بس سوائے نام کے کوئی چیز قیامت تک باقی نہ رہے گی اگر نیک نامی حاصل کی ہی تو ساتھ نیک نامی کے مشہور ہوگا اگر بدنامی حاصل کی تو ساتھ بدنامی کے بس لازم ہی کہ وہ افعال حسنہ و اطوار پسندیدہ اختیار کرے کہ جسکے سبب سے ہر ایک خوش ہو اور ساتھ نیکی کے یاد کرے اور بہادران عالم کی زبان پر جاری ہو کہ فلان شخص کیا بہادر تھا بس بقائے نام سے وہ شخص گویا زندہ رہتا ہی جیسا کہ سعدی نے کہا ہی شعر زندہ است نام فرخ نوشیروان بہ عدل ۔ گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند ۔ بس آپ بھی اسی امر کی کوشش فرمائین نقابدار نے کہا کہ جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا ہی اس مین فرق نہ ہوگا مگر اُس مرد بزرگ کا نام نہ ارشاد ہوا کہ جو میرے خواب مین اُس عبادتخانہ مین تشریف نہ لائینگے نہ اُس عبادت خانہ کے نام سے آگاہ فرمایا جواب دیا کہ نام اُن مرد بزرگ کا ابھی نہ ظاہر ہوگا وہ خود اپنی زبان سے تم کو اپنے نام سے آگاہ کرینگے نام اُس عبادت خانہ کا عبادت خانہ اصفی ہی نقابدار یہ سنکر ساکت ہو رہے کہ اُس مرد بزرگ نے سردارون کی طرف منھ کرکے فرمایا کہ مین تمھارے آقا کو تو پند و نصیحت کر چکا اب تم لوگون سے مجکو کچھ کہنا ہی ذرا بگوش ہوش میرے کہنے کو سنو اور اُس پر عمل کرو وہ یہ کہنا ہی کہ آگاہ ہو کہ اگر اس شہریار کی اطاعت کروگے اور غلامی تو مرتبہ اعلیٰ تم کو ملے گا بس اس شہریار کی ہر وقت اطاعت کے خواستگار رہو اور غلامی سے باہر نہ ہو اسکی عدول حکمی نہ کرو اپنا آقا و مالک جانو اسکے حکم و احکام کے بجا لانے کو واجب جانو دوسرے راہ خدا مین جہاد کرو دین اسلام کے رواج دینے کی کوشش کرو کفار کشی مین مصروف رہو کہ یہ سب امر باعث نجات کے ہین اور بقائے نام کے دنیا مین کوئی زندہ ہمیشہ نہین رہتا ہی جو تم لوگ زندہ رہوگے بس نام نیک باقی رہتا ہی بس یہ کہکر وہ مرد بزرگ خاموش ہوا سب نے جواب دیا کہ جو کچھ ارشاد ہوا ہی ہم بسر و چشم بجا لائینگے اب اس مرد بزرگ نے نقابدار سے فرمایا کہ لو مین تم سب کو پند و نصیحت کر چکا اپنے اوپر جو مین نے واجب کیا تھا اُسکو ادا کیا اب مین تم سب سے رخصت ہوتا ہون کوئی مقام رنج و افسوس نہین ہی ہر راستہ کھلا ہوا ہی کوئی آج جائے گا کوئی کل بس کچھ دنون کا پس و پیش ہوتا ہی یہان کوئی رہنے نہین پاتا ہی سوائے خدا کی ذات کے اور کسی کو بقا نہین ہی سب کو فنا ہی یہ فرماکر فرمایا کہ بس میرا کام تم سے یہ ہی کہ جب مین مرجاؤن تو تم اپنے ہاتھ سے غسل دینا اور کفن اور نماز جنازہ پڑھکر مجکو برابر میرے استاد کے دفن کرنا بس مین اتنی خدمت تم سے لیا چاہتا ہون نقابدار آبدیدہ ہوا اُس مرد بزرگ نے بہت کچھ تسکین فرمائی بعدہ بورے پر دراز ہوگئے دراز ہو کر قبلہ کی طرف منھ کیا ایک چادر سفید اوڑھ لی بس قدرے جسم کو حرکت ہوئی اُسی حرکت مین طائر روح اُس مرد باخدا اور عابد بے ریا و زاہد حق آگاہ کا قفس جسم سے نکلکر چلا باغ بہشت عنبر سرشت کے پرواز کر گیا اُس مرد حق آگاہ نے اس عالم فانی سے طرف عالم جاودانی کے انتقال کیا اس سرائے ناپایدار کو ترک کرکے اپنا مسکن بہشت کو بنایا بس اب جو نقابدار نے منھ پر سے رداکو اٹھا کر دیکھا کہ مردہ پایا بس بہت افسوس کیا اپنے ہاتھ سے غسل دیا لشکر سے پانی

طلب کرکے غسل کے بعد کفن دیا کل لشکر کے لوگون کو طلب کیا پس اُس مرد خدا کے جنازہ پر نماز پڑھی برابر درویش
روشن ضمیر اُنکے اُستاد کی قبر کھدوا کر اپنے ہاتھ سے دفن کیا جب دفن وکفن سے فراغت پائی پس بیٹھکر دونون
قبرون پر فاتحہ پڑھی بلکہ اُس وقت حکم دیا کہ چند آدمی آج رات بھر ان قبرون پر تلاوت صحیفہ ابراہیمی کرین یہ حکم
دے کر اور چند آدمی وہان مقرر کرکے معہ کل سردارون کے وہ صندوقچہ اور لفافہ لے کر افسوس کنان لشکر
مین آئے نماز مغرب سے فراغت کرکے خاصہ نوش کرکے بستر راحت پر آرام پذیر ہوئے سب سردار بھی اپنے
اپنے مقام پر جاکر آرام پذیر ہوئے ہر ایک کی زبان پر اُس مرد خدا کی تعریف تھی اور ہر ایک اُس مرد بزرگ کی
علم وکمال کی صفت وثنا کر رہا تھا یہان نقابدار کے دیدۂ ظاہری بند ہوئے باطنی کشادہ تھے کہ عالم
رویا مین دیکھا کہ ایک مرد بزرگ گیروے کپڑے پہنے ہوئے بارش سفید چہرہ نورانی عصا ہاتھ مین لیے تشریف
لائے پس نقابدار انکو دیکھکر اُٹھ کھڑے ہوئے اُنکے ہاتھون کو بوسہ دیا اُنھون نے گلے سے لگایا
دست شفقت پشت پر پھیرا فرمایا کہ اے نقابدار آگاہ ہو کہ میرا ہی نام درویش روشن ضمیر ہی مین نے ہی
وہ لفافہ اور صندوقچہ اپنے شاگرد درویش صفا کیش کے پاس تمھارے لیے رکھا تھا تم نے مجکو بہت خوش
کیا کہ اُسکو دفن وکفن دیا خدا تمھارا بہت بڑا مرتبہ کرے گا اور جو کچھ اُسنے تم کو پند ونصیحت کیا ہی اُسی پر عمل
کرنا پس وہی تقریر حرف بحرف جو کہ درویش صفا کیش نے شاہزادہ یعنی نقابدار سے کی تھی سب خواب مین
درویش روشن ضمیر نے بھی کی اور وہی پند ونصیحت کی اور کہا کہ جب تک اقلیم گل پرستان نہ فتح ہوگی
اور تم کو اُن اشیا کے حاصل کرنے کی ہدایت نہ ہوگی کہ جسکی ضرورت فتح طلسم ہی اُسوقت تک
طلسم فتح نہ ہوگا پس تم اقلیم گل پرستان کو فتح کرو اور اُن اشیا کو حاصل کرکے طلسم کو فتح کرو اور ایک
مہم تم کو راہ مین پیش آئے گی وہ بھی آسان ہوگی پس صبح کو تم طرف اقلیم گل پرستان کے معہ لشکر
کے روانہ ہونا اور لفافہ چاک کرکے میری تحریر کو دیکھنا اور اُس پر عمل کرنا اور جو اشیا تم کو صندوقچہ سے
ملین اُنکو اپنے پاس بحفاظت رکھنا اور اُس وصیت نامہ کو جہان پر تم پر کوئی مشکل پڑے اُس کاغذ
کو دیکھنا جو اُس مین تحریر ہو اُسکے موافق عمل کرنا یہ فرماکر اور بہت کچھ کلمات وعظ وپند کو کہکر وہ مرد
بزرگ غائب ہوگئے اب جو نقابدار کی آنکھ کھلی تو وقت نماز صبح قریب تھا پس خادم کو آواز دی
خادم پانی لیکر حاضر ہوا نقابدار نے وضو کیا نماز صبح سے فراغت فرمائی اپنی مغفرت وفتح وظفر کی دعا
اپنے خالق سے کرکے اُسی مقام پر لفافہ کو چاک کیا ایک کاغذ نکلا اُسکو کھولا پس اُس پر پہلے تو حمد
ثناے الٰہی مرقوم تھی اُسکے بعد نعت رسالت پناہی تحریر تھی بعد اُسکے وہی سب تقریر تھی کہ جو درویش
صفا کیش نے چل تعلیم کی تھی اور شب کو خواب مین درویش روشن ضمیر نے کہا تھا اور یہ آخر مین تحریر
تھا کہ اس صندوقچہ کو کھولو اُس مین سے ایک انگشتری الماس کی اور ایک تختی یاقوت کی کہ جس پر
اسماے الٰہی کندہ ہین نکلے گی اُس کو اپنے پاس رکھو اگر اس صندوقچہ کو بہت احتیاط سے رکھو کہ وقت
ضرورت کے کام آئے گا اور یہ تحریر تھا کہ جب کوئی مشکل ہو اُس وقت پھر اُس کاغذ کو دیکھنا بس
جیسی ہدایت ہو اُس پر عمل کرنا اُسکے بعد اور کچھ نہ تحریر تھا نقابدار نے اس کاغذ کو لپیٹ کر اپنے پاس
رکھا بلکہ بازو پر باندھ لیا صندوقچہ کو کھولا کلید اُسکی اُس لفافہ کے اندر سے ملی تھی سو وہ انگشتری
اور تختی کو نکال کر تختی کو گلے مین پہنا اور انگشتری کو انگلی مین اُسکے بعد صندوقچہ کو باحتیاط اُسے
پاس رکھا اُس تختی اور انگشتری پر کچھ نقش کندہ تھے اور کچھ ایسے الفاظ کندہ تھے کہ جو پڑھے نہ جاتے
تھے پس نقابدار لباس وپوشاک سے آراستہ وپیراستہ ہوکر خیمے سے برآمد ہوئے سب سردار حاضر

تھے سب نے مجرا کیا نقابدار نے لشکر کی طیاری کا حکم فرمایا فوراً لشکر طیار ہوگیا خیمے وغیرہ بار ہوگئے بس
نقابدار کل لشکر لے کر حسب نشان دہی درویش صفا گیش کے طرف اقلیم گل پرستان کے روانہ ہوئے
کیونکہ درویش نے کہا تھا کہ آپ طرف مغرب کے تشریف لے جائین اُسی طرف اقلیم گل پرستان ہی وہ
لوگ پھول کو اپنا خدا جانتے ہین اور اُسکو سجدہ کرتے ہین اُسکا حال راوی اُسوقت بیان کرے گا کہ جب
نقابدار وہان پہونچے گا جب اس پرستش کا مفصل طور سے ذکر ہوگا جب یہ داستان تحریر ہوگی اور
ناظرین ملاحظہ کرینگے تو میری جودت طبع کا حال ظاہر ہوگا بس نقابدار مع لشکر کے طی مراحل قطع منازل
کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ پندرہ دن مرحلہ پیمائی مین گذرے تھے پچیس منزلین طے کین تھین کہ ایک صحرا ملا کہ وہ
بہت پر بہار اور نہایت سرسبز و شاداب تھا اُس صحرا مین لشکر کے فروکش ہونے کا حکم فرمایا خیمے و بارگاہین
برپا ہوئین نقابدار بارگاہ مین اترے سب سردار حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا بارگاہ کے پردے اُٹھے
ہوئے تھے سیر صحرا ملاحظہ کر رہے تھے کہ چند ہرکارے لشکر نقابدار کے حاضر خدمت ہوئے دعا و ثنا بجالائے
زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دے کر یون عرض کرنے لگے کہ نقابدار کا ستارہ اقبال ہمیشہ ترقی
و اوج پر رہے دشمن پائمال ہون اور دوست شاد رہین ہم غلامان جان نثار برائے سیر کے یہان سے چند
کوس پر گئے جب قریب دس کوس کے راہ طی کی تو ہم کو ایک لشکر دکھائی دیا کہ اترا ہوا ہی ہم اُس لشکر کی
طرف چلے جب قریب لشکر پہونچے تو ہم نے دیکھا کہ ایک لشکر کثیر فروکش ہی کئی کوس کے حلقہ مین اور
ایک قلعہ سامنے ہی کہ وہ سامان جنگ و پیکار سے آراستہ ہی مگر اہل قلعہ نہایت مضطر و پریشان ہین اور
جو لشکر کہ فروکش ہی وہ قلعہ کے سامنے صف بستہ کھڑا ہی ایک بادشاہ تخت پر سوار قلب لشکر مین اُسکا
تخت قائم ہی بڑے بڑے پہلوان زبردست بادہ کبر و نخوت سے مست مثل دیو اور فیل اُس لشکر مین موجود
ہین اور وہ لشکر قریب پانچ لاکھ کے ہی اور جو لوگ کہ قلعہ بند ہین وہ تھوڑے سے ہین اور ان سب کی نسبت
یہ خوشامد کر رہے ہین کہ ہم کو ایک ہفتہ کی مہلت دو ہم اپنے وزیرون اور مشیرون سے صلاح کر کے تم کو
جواب دینگے یا تو تمھاری اطاعت کرینگے اور تمھارا دین اختیار کرینگے یا قلعہ کو ترک سر بصحرا نکل جائینگے
یہ لوگ جواب مین کہتے ہین کہ ہم تو مہلت نہ دینگے اگر ایسا ہی تو آکر اطاعت کرو اور زمرد پرستی اختیار کرو
ورنہ ابھی قلعہ سے نکل جاؤ وہ لوگ بہت عاجز ہین اور ایک پہلوان اس لشکر کا گولون کو رد کرتے کرتے لب
خندق پر کھڑا ہوا اُنکو یعنی اہل قلعہ کو سخت سست کہہ رہا ہی اور ہر مرتبہ یہ قصد کرتا ہی کہ خندق کے پار جا کر
در قلعہ کو توڑ کر اور اندر جا کر سب کو قتل کرون وہ لوگ پھر ہاتھ جوڑ کر وہی کلمے کہتے ہین وہ تھم جاتا ہی ہم نے
دیکھا کہ اُس قلعہ کا بادشاہ بہت ضعیف اور پیر ہی بس ہم نے جو یہ حال دیکھا اہل لشکر سے دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ اہل قلعہ یزدان پرست ہین حضرت یونس کی امت مین سے ہین اور اس قلعہ کا نام
قلعہ فرہاد یہ ہی اور بادشاہ قلعہ کا نام فرہاد شاہ ہی کل اُس کے پاس ایک لاکھ سپاہ ہی اور وہ بادشاہ
جو کہ قلعہ پر یورش کیے ہوئے ہی اُسکے ہمراہ پانچ لاکھ سپاہ ہی اور دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اس
بادشاہ کا نام جو کہ قلعہ پر حملہ کر رہا ہی قمقام شاہ ہی شہر قمقامیہ کا بادشاہ ہی کئی ملک اُسکے تصرف مین
ہین خود بھی بڑا زبردست ہی اور اُسکے پہلوان بھی اور سب زمرد پرست ہین بس جب قمقام شاہ
کو معلوم ہوا کہ حاکم قلعہ فرہاد یہ یزدان پرست ہی اور امت حضرت یونس سے ہی بس لشکر کشی کر کے
اس طرف آیا حاکم قلعہ کو نامہ لکھا کہ یا تو میری اطاعت کرو اور یزدان پرستی کو ترک کرو یا اس قلعہ کو
چھوڑ کر نکل جاؤ اُنھون نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ جواب کے عیوض مین قلعہ بند ہوئے قلعہ کو آلات

حرب وضرب سے آراستہ کیا چنانچہ یہ امر بادشاہ کو ناگوار ہوا اسی وقت طبل یورش بجوا دیا اور قلعہ کو چارون طرف
سے گھیر لیا اور محاصرہ کر لیا اور آج اپنے پسر سالار دستہ چپ کو کہ جو ہمراہ آیا تھا کہ جس کا نام مریخ دیو خصال
آدم خوار ہی حکم دیا کہ قلعہ کو انکے قبضہ سے لے لو اور ان سب کو قلعہ سے نکال دو بس وہ بموجب حکم بادشاہ طرف
قلعہ کے چلا قلعہ پر سے گولہ برسنے لگا وہ گولون کو رد کرکے خندق پر پہونچ گیا جب اہل قلعہ نے اسکو لب
خندق پر دیکھا تو اب منت وسماجت کرنے ہین کہ ہم کو مہلت دو ہم صلاح کرکے یا تو اطاعت کرینگے یا قلعہ
کو چھوڑ کر چلے جاینگے اب بادشاہ قبول نہین کرتا ہی یہ واقعہ ہی بس اے خداوند جب ہم نے یہ حال سنا اور
معلوم ہوا کہ یہ لوگ یزدان پرست ہین جو کہ قلعہ مین گھرے ہوے ہین اور جو کہ ظلم وستم کر رہے ہین زردپرست
ہین ہم وہان سے روانہ ہوے کہ آپ کو اس حال سے آگاہ کرین تاکہ آپ اُن بیکسون کی مدد کرین اور
مصیبت سے انکو نجات دین یہ جوہر کارون نے بیان کیا بس نقابدار کو درویش صفا کیش کا قول یاد آیا
کہ اُنھون نے کہا تھا کہ تم کو ایک مہم راہ مین درپیش ہوگی اور یہ بھی یاد آیا کہ جب اُنھون نے پند و
نصیحت کی تھی تو یہ بھی فرمایا تھا کہ ہر بیکس کی کمک کرنا لازم ہی اور جو مصیبت و بلا مین مبتلا ہو اسکی امداد
کرنا پر ضرور ہی بس ان لوگون کی کمک کرنا لازم ہی کیونکہ یہ تو یزدان پرست ہین اُنھون نے تو کفار تک
کی کمک کرنے کو فرمایا تھا بس یہ سب امر دل مین خیال کرکے فوراً دنگل پر سے نقابدار اٹھ کھڑا ہوا اور
کہا کہ مین جاکر اُس کافر کو سزا دیتا ہون اور ان سب کو اس بلا سے نجات دیتا ہون اگر اُس بادشاہ
نے مع لشکر میری اطاعت کی تو خیر ورنہ قتل کرونگا اور لشکر کو شکست دونگا اگر خداوند کریم نے کمک
کی یہ فرماکر حکم دیا کہ میرا کل لشکر طیار ہوکر میرے عقب مین آئے بس اسی وقت لشکر مین کمربندی ہونے
لگی نقابدار کا اُٹھنا تھا کہ سب سردار اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھے اور ہمراہ نقابدار کے بیرون بارگاہ
آئے بس نقابدار مرکب پر سوار ہوکر اور ہرکارون کو ہمراہ لے کر طرف قلعہ فرہاد دیو کے برائے کمک
فرہاد شاہ روانہ ہوا کہ اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا بعد جانے نقابدار کے کل سردار عقب نقابدار
مین مرکبون پر سوار ہوکر روانہ ہوئے اور اُنکے عقب مین کل لشکر خیمے و بارگاہ بار کرکے اسی طرف
کو چلا کہ ان سب کا حال آیندہ وقت پر تحریر ہوگا اب دیکھیے کہ اس داستان کی تحریر ہونے کی
کب نوبت آتی ہی اگر حیات مستعار باقی ہی اور بابو صاحب نے بھی اجازت مرحمت فرمائی جلد چہارم
کی تو اس مین تحریر ہوگی اگر اجازت نہ ملی اور دفتر نیرنگ قلمکار کے ترجمہ کی نوبت آئی تو اس مین
تحریر ہوگی بس ناظرین آگاہ ہون کہ نقابدار کا قلعہ فرہاد دیو پر پہونچ کر مریخ دیو خصال کو قتل
کرنا اور قمقام شاہ کے لشکر سے مقابلہ کرنا اور قمقام شاہ کا شکست کھانا اور زیر ہونا اور
اطاعت کرنا اور سب کا مطیع اسلام ہونا صدق دل سے بس نقابدار کا طرف اقلیم گل پرستان کے جانا
اور وہان مقابلون کا ہونا سب قلعون کا فتح ہونا سب کا خدا پرست ہونا نقابدار کا عبادت خانہ
اصفی مین جاکر عبادت کرنا خواب مین مرد بزرگ کا آنا اور نقابدار کو پند و نصیحت کرنا اور چند اشیاء کے
حاصل کرنے کی ہدایت کرنا جو کہ طلسم آفتاب سلیمانی کی فتاحی مین درکار ہین نقابدار کا اُن
سب کو حسب ہدایت حاصل کرکے پھر عبادت خانہ مین آکر عبادت کرنا بس خواب مین اُس مرد
بزرگ کا آکر اجازت فتح طلسم دینا نقابدار کا طرف طلسم کے روانہ ہونا داخل طلسم ہوکر لوح کو بڑی
جد وجہد سے حاصل کرنا اور اکثی مقام پر مبتلاے بلا ہونا بہ مدد بزرگان دین اس بلاؤن سے
نجات پانا طلسم کو فتح کرنا و حالات طلسم و نیز نجات و عجائبات وہ اس طلسم کے ساحرون کے سحر

جو ہر طلسم کے ساحرون سے الگ ہین اور مرحلہ جات طلسم ہو کہ نئے نئے ہین سب بیان ہونگے بس طلسم کو فتح
کرکے نقابدار کا مع اسباب طلسمی دیار گاہ آفتابی کے طلسم سے باہر آنا اور مع حشم و خدم طرف لشکر
صاحبقران کے روانہ ہونا اس جلد مین خواہ دفتر پر تنگ قافیہ ہین تحریر ہونگے اگر اجازت ملی ورنہ یہ حقیر ناچار
ہی ناظرین اسکی خطا کو معاف فرمائین کیونکہ مجکو آگے تحریر کرنے کی اہل مطبع کی اجازت نہین ہی ورنہ مین ضرور
تحریر کرتا حکم ہی کہ اسی جلد پر اس دفتر کو ختم کرو اگر یہ داستانین معرض تحریر مین آتین اور ناظرین ملاحظہ فرماتے
تو ناظرین کو لطف حاصل ہوتا بس ناظرین طلسم ہوش ربا وغیرہ کو اور ان دفاتر کو فراموش فرمائے کہ جسکا
ترجمہ ہو چکا مگر کیا کرون کہ ناچار ہون اپنے حسرت دلی و آرزوے قلبی کو ظاہر نہین کر سکتا ہون بس آپ
لوگون سے معافی کا خواستگار ہون مجکو معاف فرمائین زیادہ والسلام اب راوی اپنے قلم عجائب رقم کو
طرف حالات برجیس آفتاب پرست کے لاتا ہی اور اُسکے حالات کچھ تحریر کرتا ہی ناظرین ملاحظہ فرمائین

شمۂ حالات داستان برجیس آفتاب پرست ملاحظہ ہون بیت

ببزم سخن طوطی خوش نوا + بدین زمزمہ شد ترنم سرا + دیگر بیا بشنوای بندہ راستان + کہ باز آمدم بمخت میر
داستان + چہرہ تلعہ گیران معنی و طی کنندگان میدان مضامین و شمشیر زنان میدان فصاحت و ساحران بلا
اس داستان حیرت آیات کو نوک خامہ عنبر شمامہ سے یون گلشن قرطاس پر گلریز کرتے ہین کہ جب برجیس
آفتاب پرست بموجب ورغلانے سنجگان دار ارزنگ و حشرنگ کے بحشم و خشم سپاہ پیکران
اپنے ہمراہ لے کر مع ارژنگ وغیرہ کے شہر آفتاب نما سے چلا تھا جیسا کہ تحریر ہو چکا ہی اور شہر
فرنگوشیہ پر پہونچا تھا حاکم شہر فرنگوشیہ سے اطاعت کے لیے کہلا تھا اور ترک مذہب اسلام
کو بس اسنے مقابلہ کیا تھا آخر شکست کھائی حاکم قلعہ فرنگوشیہ یعنی محکوم شاہ بھاگ کر ارنگوشیہ
پر گیا حاکم ارنگوشیہ یعنی احکام شاہ نے اس شرط سے برجیس کی اطاعت کی تھی کہ اگر آپ
صاحبقران پر فتح پائیے گا تو ہم سب آپ کا دین اختیار کرینگے اور آپ کو سجدہ کرینگے بس برجیس
نے قبول کیا تھا اور اپنا لشکر لے کر وہان گیا اور آگے کو روانہ ہوا تھا یہ لوگ باطمینان تمام قبضہ
کرکے ارنگوشیہ مین مقیم ہوگئے تھے بس برجیس آفتاب پرست باذہ کبر و نخوت سے مست کا
لشکر جو وہان سے روانہ ہوا تو شہر اردبیل پر آکر پہونچا حاکم اردبیل نے بھی تقلید کرکے
بموجب شرط احکام شاہ کی اطاعت کی جس طور سے احکام شاہ نے ہدایت کی تھی
جس اقرار کے ساتھ بس یہ وہان دو دن تک قیام پذیر رہا اُسکے بعد وہان سے روانہ ہوا شہر
سنجان پر آکر پہونچا حاکم شہر سنجان نے اطاعت سے انکار کیا اسنے مثل فرنگوشیہ کے اسکو
تباہ و تاراج کیا حاکم شہر سنجان وہان سے بھاگ کھڑا ہوا مگر اطاعت برجیس کو پسند نہ کیا
برجیس شہر سنجان کو تباہ و تاراج کرکے اور آگے کو روانہ ہوا لشکر اسکے ہمراہ اسقدر ہی کہ
جہان پہ اترتا ہی ایک شہر وسیع آباد ہو جاتا ہی بس راوی کہتا ہی کہ اسی طور سے برجیس اہل
اسلام سے اپنی اطاعت کی درخواست کرتا ہوا اور جسنے اطاعت کی اسی شرط سے کہ جو حاکم
ارژنگوشیہ وغیرہ نے مقرر کی ہی اور ہر ایک کو بذریعہ پرچہ اخبار کے معلوم ہوگی بس اُسکو امان
دی جس نے اطاعت سے انکار کیا اس ملک کو اور اس ملک کے باشندون کو سخت سے جلا دیا
شہر کو تاراج کیا اسنے یہ طریقہ اختیار کیا ہی کہ اپنے لشکر کو مقابلہ کا حکم نہین دیتا ہی بلکہ اس ابر

سحر کی طرف اشارہ کرتا ہی کہ جو اسکے لشکر پر محیط رہتا ہی اور اُس آسمان سحر سے ایک آفتاب نکل کر تمام اہل اسلام کو جلا دیتا ہی جو کہ اسکے سر پر ہمہ وقت سایہ فگن رہتا ہی اسی سبب سے اہل اسلام مجبور و ناچار ہو جاتے ہین وہ لوگ سحر جانتے نہین ہین پھر کیونکر مقابلہ کرین بس قتل و غارت ہوتے ہین چونکہ یہ امر ہر ایک پر ظاہر ہو چکا ہی کہ یہ لشکر کو مقابلہ کے لیے نہین حکم دیتا ہی بلکہ سحر سے کام لیتا ہی بس ہر ایک جو کہ اطاعت کرتا ہی اپنی آبرو و جان بچانے کے لیے فرطیہ اطاعت کرتا ہی بس **برجیس** اسی طور سے ممالک اہل اسلام کو اپنے قبضہ اور تصرف مین لاتا ہوا اور بعض شہرون کو تاخت و تاراج کرتا ہوا بعد قطع منازل و طی مراحل کے شہر **صنوبر** پر پہونچا راوی نے بیان کیا ہی کہ اس مرتد ازلی و ابدی نے قریب ایک سو ملکون کے کہ جو بقبضہ اہل اسلام مین تھے نہ اطاعت کرنے کے معاوضہ مین غارت کیا اور ہزارون بندگان خدا کو بے گناہ سحر سے جلا دیا اور قتل کیا اِدھر وہ ملک ایسے تباہ و برباد ہوئے کہ پھر بعد اُسکے وہان سے چلے آنے کے نہ آباد ہوئے وہان کے لوگ کوہ و صحرا مین اسکے خوف سے جا کر مسکین گزین ہوئے مگر اسکو رحم نہ آیا اور اسی طور سے قریب دو سو شہرون کے کہ جو خدا پرست تھے بخوف جان و آبرو لقمہ کر کے اسکی اطاعت کی بس وہ ملک تباہی سے محفوظ رہے اور باشندے اُن شہرون کے قتل و غارت سے بچے بس جب کہ **برجیس** اسی طور سے غارت کرتا ہوا اور اپنی اطاعت کراتا ہوا قریب شہر **صنوبر** پہونچا بس لشکر کو فروکش ہونے کا حکم دیا اور ایک نامہ حاکم **صنوبر** یہ کے پاس روانہ ہوا چونکہ **صنوبر شاہ** تو ہمراہ **صاحبقران** تھا اُسکا وزیر یہان اُسکی طرف سے حاکم تھا بس جب نامہ **برجیس** کا اُسکے پاس پہونچا اور ہرکارون نے اس لشکر کثیر کے آنے کی خبر دی بہت پریشان ہوا مگر جب نامہ پہونچا دبیر نے نامہ پڑھا اسمین یہ تحریر تھا کہ اے وزیر **صنوبر شاہ** اگر میری اطاعت کر اور مجکو سجدہ کر ورنہ یاد رکھ کہ جس طور سے مین نے شہر **فرنکو شیہ** و **سنجان** وغیرہ کو تاخت و تاراج کیا ہی اسی طور سے اس ملک کو بھی تاخت و تاراج کرونگا اپنا غضب خداوندی تیرے اوپر اور تمام اہل شہر پر نازل کرونگا اگر اپنی جان و اہل شہر کی جان بچانا ہی تو با بدولت کی خدمت مین حاضر ہو کر با بدولت کو سجدہ کر اور آفتاب پرستی قبول کر ورنہ آمادہ مرگ ہو اگر تجکو بھی مثل اور بادشاہون کے ابھی اطاعت کرنا منظور ہو بس مثل ان سب کے تو بھی بشرطیہ اطاعت کر کہ اگر مین **صاحبقران** پر غالب آیا اور **صاحبقران** نے سجدہ کیا تو تو بھی سجدہ کرنا بس یہ جو مضمون نامہ وزیر **صنوبر شاہ** نے سنا اسوقت سردارون کو ہمراہ لے کر اور شہر **صنوبر** یہ کے چند تحفہ لے کر لشکر **برجیس** مین آیا اور اُسکے بارگاہ مین پہونچکر ساتھ اس شرط کے اطاعت کی اگر آپ **صاحبقران** پر غالب آئے یا **صاحبقران** نے شکست کھائی اور آپ کو سجدہ کیا تو مین بھی اسوقت سجدہ کرونگا مگر یہان اسوقت آپ کا دین اس طریقہ سے اختیار کرتا ہون اور آپ کی اطاعت اس طور سے کرتا ہون کہ آپ اسوقت تک ہماری کسی امر مین دخل نہ دین جسوقت تک کہ **صاحبقران** آپ کو سجدہ نہ کرین یہان بعد اس واقعہ کے آپ کو اختیار ہی ہم خود ہی کسی قسم کا عذر و انکار نہ کرینگے بس **برجیس** نے اسکے کہنے کو قبول کیا اور عہد و اقرار لیکر اسکو طرف شہر کے رخصت کیا اور آپ دوسرے دن وہان سے کوچ کر کے مع لشکر کے روانہ ہوا بعد قطع منازل و طی مراحل کے شہر یقینہ پر پہونچا میدان وسیع دیکھکر لشکر کے فروکش ہونے کا حکم دیا لشکر فروکش ہوا یقین یزدان پرست تو مع لشکر کے ہمراہ **صاحبقران** کے ہی یہان اسکی طرف سے اُسکا وزیر بطور نائب کے حکومت کرتا ہی اسکو ہرکارون نے خبر دی کہ **برجیس** آفتاب پرست

ایک ساحر زبردست بڑے شد و مد سے خروج کرکے اپنے شہر آفتاب نما سے چلا تھا اُسکے ہمراہ دو فرزند
زمرد ثانی کے ہین یعنی جبر ناک و ارژنگ جو کہ برجیس پر لشکر کشی کرکے گئے تھے کہ ہم خدا ہین اور
خدا کے فرزند ہین بلکہ ارژنگ تو برجیس کی بہن بلکہ ترمائے سیمتن پر عاشق ہوکر اُسکی خواستگاری
مین گیا تھا مگر یہ امیدپوری نہ ہوئی شکست کھائی آخر کو پریشان ہوکر اُسکی اطاعت کی اس شرط سے کہ
تم خدا پرستون سے مقابلہ کرو اور اُنکو اگر غارت کرو گے تو ہم تم کو سجدہ کرینگے بس اُن دونون نے بہکانے
سے اور آمادہ کرنے سے اُس نے لشکر کشی اہل اسلام پر کی لشکر اُسکے ہمراہ قریب اسّی نوّے لاکھ کے ہے کہ جس
مین ساحر بھی ہین اور غیر ساحر بھی اور دو فرزند اُسکے ہمراہ تورج کے ہین کہ جنکا نام اسلم بن تورج ہے اور
ولیم بن تورج ہے چونکہ ان سب کو اہل اسلام سے ایک قسم کی خصومت دلی اور اعداوت قلبی ہے
بس یہ سبب ہے کہ یہ برجیس کو ورغلان کر برائے مقابلہ اہل اسلام کے آمادہ کرکے لائے ہین چنانچہ
برجیس نے بزور بہت سی ملکون پر اپنا قبضہ کرلیا بعض حاکمان شہر نے برجیس کی اطاعت نہ کی بس
اُسنے اُس ملک کو مع اُس ملک کے باشندون کے سحر سے غارت کیا ایک آسمان سحر اُسکے لشکر پر محیط
ہے سنا جاتا ہے کہ اسی آسمان مین خداوند آفتاب رہتے ہین اور سب برجیس کو فرزند خداوند کہتے ہین
بس جہان برجیس نے طرف اُس آسمان کے دیکھا سنا جاتا ہے کہ اس آسمان سے ایک آفتاب
ظاہر ہوا کہ جس مین اسقدر شدت کی گرمی ہوتی ہے کہ جب اُسکا عکس زمین پر پڑتا ہے تو زمین سے دھوان
بلند ہوتا ہے بس اِدھر اُسکا عکس کسی شے پر پڑا وہ مثل ہیزم خشک کے جلنے لگی دوسرا طریقہ یہ سنا ہے کہ
جو کوئی حریف ساحر یا غیر ساحر مقابل لشکر برجیس فروکش ہوتا ہے اور جب اُس سے مقابلہ کی
نوبت آتی ہے اور دونون لشکر صف آرا ہوتے ہین اور طرفین سے اگر پہلوان یا ساحر نکل کر مقابلہ
کرتے ہین وہ آفتاب آسمان سے ظاہر ہوتا ہے اور جب اُسکا عکس پڑتا ہے وہ جل جاتا ہے یا گرفتار ہو
گرتا ہے اُسوقت حریف جل جاتا ہے مگر لشکر برجیس و پہلوان برجیس کو بالکل گزند نہین ہوتا
ہے بلکہ یہ بھی نہین معلوم ہوتا ہے کہ گرمی ہے ہان لشکر حریف مین تلاطم ہوجاتا ہے یہ طریقہ اُسکی لڑائی کا ہے
اسی طور سے اُسنے بہت سے ملک اہل اسلام کے تباہ و غارت کئے ہین جن جن بادشاہون نے
اطاعت سے انکار کیا اُسنے طرف آسمان کے دیکھا بس آفتاب ظاہر ہوا اور بلند ہوکر اُس ملک
پر چمکا اور اپنا عکس ڈالا بس ہر در و دیوار و زمین سے شعلہ نکلے شہر جلنے لگا عمارت خود بخود منہدم
ہونے لگی اہل شہر ہلاک ہونے لگے جو اُس آفت مین جان بچاکر کسی تدبیر سے نکل گئے وہ تو
بچے ورنہ سب ہلاک ہوگئے شہر ویران ہوگیا عمارت منہدم ہوگئی جس نے اطاعت کرنے کا
اقرار کیا بس اُسنے اس ملک کو تباہ نہ کیا چنانچہ بہت سے بادشاہون نے نہ اطاعت کی اس خیال
سے کہ کیون ہم ایک کافر کی اطاعت کرین مسلمان ہوکر کافر کے مطیع ہون اپنی جان دی اور بہت
سے حاکمان شہر نے جو کہ مسلمان تھے اُنھون نے اس شرط سے اطاعت کی کہ اگر آپ صاحبقران
و اولاد صاحبقران و لشکر اسلام پر غالب آئینگے اور وہ لوگ آپسے مغلوب ہونگے بس ہم لوگ
اُسوقت آپ کے دین کو قبول کرینگے اور آپ کو سجدہ کرینگے اور تقیہ کرکے اُسکا کہنا قبول کیا
بس وہ ملک قتل و غارت سے محفوظ رہے و بعض ممالک کے باشندون نے تقیہ کرکے دین اسلام
کو ترک کیا ہے اور سنا جاتا ہے کہ بہت سے ملکون کے بادشاہون نے دین آفتاب پرستی قبول
کرلیا خلاصہ یہ کہ تمام ممالک اسلام آباد جو کہ شہر آفتاب نما سے اور اس حد تک راہ مین سے

یا تو ہاتھ سے برجیس کے غارت ہوئے یا اُن ملکون کے بادشاہون نے بشرط اطاعت کے دین آفتاب
پرستی اختیار کرلیا پہلے تو تمام ملک اسلام آباد تھے اور اب کفرستان ہوگئے ہین چنانچہ صنوبر شاہ کے
وزیر نے بھی اطاعت کی اب وہ لشکر لے کر آپ کے ملک پر آیا ہی سپاہ کثیر ہمراہ ہی حضور بڑی خرابی
کی یہ بات ہی کہ وہ لشکر کو مقابلہ کا حکم نہین دیتا ہی سحر سے مقابلہ کرتا ہی بس یہی سبب ہی سب کے عاجز
ہونے کا یہ جو وزیر پر یقین خود پرست نے سُنا ہر کارون کی زبانی تاؤ پیچ کھا کر بولا کہ کیا مجال برجیس
کی کہ جو وہ اس ملک کو تباہ کرسکے یا ہم سے اطاعت لے ہم سب تازہ غلامان صاحبقران ہین
ہمارا خدا ہمارا نگہبان ہی اُس کافر اکفر کی بھی یہ طاقت ہی کہ وہ ہم ایسے بہادرون کو ہلاک کرسکے یا ہم سے
اطاعت کرآئے جنھون نے اطاعت کی ہی خواہ بشرط خواہ بتقیہ خواہ دین اسلام ترک کرکے اُن سب کے
دلون مین فتور تھا وہ سب خوف جان سے مسلمان ہوئے تھے جب انھون نے دیکھا کہ ہمارا مددگار
اور کمک کرنے والا پیدا ہوگیا صرف اور لوگون کے دکھانے کے لیے اس طریقون سے اطاعت کی
بس وہ سب سیاہ قلب ہین اور جنھون نے اطاعت نہ کی بلکہ اطاعت سے انکار کیا اور مارے گئے
وہ سب سچے مسلمان اور صدق دل سے خدا پر ایمان لائے تھے بس جو بہادر ہین اور دین کے پکے
ہین وہ جان جانے کو بہتر جانتے ہین کسی غیر مذہب والے کی اطاعت سے وہ جان دیدیتے ہین مگر
ایمان نہین ترک کرتے ہین جان کیا چیز ہی ایمان تو وہ شی ہی کہ جو عاقبت مین کام آتا ہی اسی کے سبب
سے سیر بہشت عنبر سرشت نصیب ہوتی ہی بس مین تو کبھی اطاعت نہ کرونگا خواہ جان جائے
خواہ رہے خواہ نہ رہے ملک کے باشندے اطاعت کرینگے ہان اگر بادشاہ یہان تشریف فرما
ہوتا اسکو اختیار تھا مین تو نائب ہون مین اپنے اوپر یہ الزام نہ لونگا کہ تم نے کیا سمجھکر ایک
کافر کی اطاعت کی دوسرے ہم لوگ تو ابھی ضلالت سے نکلے ہین راہ راست پر آئے ہین بس کیونکر ہو
سکتا ہی کہ اس راہ راست کو ترک کرکے پھر ضلالت کو اختیار کرین چاہے کچھ ہو اگر غالب آئے تو
بہت بڑے دشمن کو مارا سب مین نام ہوا کہ شہر لقینہ کے لوگون نے بڑی بہادری کی کہ ایسے سے
مقابلہ کیا کہ جس سے کوئی مقابلہ نہ کرسکتا تھا اور اُسکو شکست دی اور اگر مارے گئے تو مرتبہ شہادت
ملا دفتر شہدا مین نام لکھا گیا بس نیکی اور بہتری حاصل ہوئی اے اہل دربار یہ جسقدر ملکون کے بادشاہ
نے بشرطیہ و بتقیہ اطاعت کی ہی یہ سب کہنہ رکھیے تھے ورنہ اس مین ایک ایک ایسا تھا کہ اگر
ہزار برجیس ہوتے تو وہ لوگ شکست نہ کھاتے کیونکہ کتابون سے ثابت ہوتا ہی کہ بڑی
بڑی کوشش و سعی سے صاحبقران اول و ثانی نے ان ملکون کو فتح کیا ہی بڑے بڑے معرکے
پڑے ہین برسون مقابلہ ہوتے ہین لو تصویر وان نامہ و بالا باختر و لو چلب باختر و ابرج نامہ
و صندلی نامہ و لو رج نامہ اٹھا کر دیکھو تو کہ کس طور سے یہ ملک فتح ہوئے ہین. بس
جو کہ تمام عالم کے بہادرون کے سردار ہون جنکے نام سے شیران دشت کو تپ آتی ہو جن کے
نعرہ کی صدا سنکے دیوان قاف کانپتے ہون جن مین ایک ایک ایسا ایسا ہو کہ جو لاکھون سے تنہا
مقابلہ کرے اور لاکھون کو شکست دے کر بھگا دے وہ لوگ تو ان ملکون کو برسون مین
فتح کرین اور بڑے بڑے معرکہ واقعہ ہون ہزارون کا کشت و خون ہو بس ان لوگون سے
تو یہ لوگ لڑین اور مقابلہ کرین اور جو کہ تمام بزدلون کا افسر ہو اور کافر اکفر ہو اُس کے
خوف سے اطاعت کرلین بس ثابت ہوگیا کہ یہ لوگ اسی دن کے امیدوار تھے اور اسی

بات کے خواستگار تھے کہ کوئی ایسا پیدا ہو کہ ہم جسکی اطاعت کرین انکی اطاعت ترک کرکے فرض کرین وہ
لشکر کو برائے مقابلہ نہین بھیجتا ہی بلکہ سحر سے کام لیتا ہی تو بلا سے ایک جان ہی چاہے دشمن لے چاہے خود
لے مرنا پر ضرور ہی پھر نام کرکے کیون نہ مرین اور با ایمان کیون نہ اس پردہ دنیا سے جائین جو ایک کافر
کی اطاعت کرین بس اگر میرے پاس کوئی نامہ طلب اطاعت مین آئے گا مین تو صاف جواب دونگا
اور مقابلہ پر آمادہ ہونگا جو خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا یہ جو وزیر یقین یزدان پرست نے اہل دربار سے
کہا سب نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی وہی ہم سب کی بھی راے ہی ہم تو آپ کے تابع فرمان ہین بحکم
بادشاہ اگر آپ ہم کو حکم دیجیے گا کہ آپ لوگ آگ مین کود پڑین بس ہم اگر عذر کرین تو ہم ایک جان باپ
کے نہین اگر آپ فرمائین کہ تم لوگ دیو سے مقابلہ کرو تو ہم دیو سے مقابلہ کرین اگر یہ ارشاد ہو کہ اپنے
سر اپنے ہاتھ سے کاٹ کر حاضر کرو تو ہم ایسا ہی کرین خلاصہ یہ کہ جہان آپ کا پسینہ گرے گا وہان
ہمارا خون بہا ہوا ہوگا جب وزیر نے یہ تقریر سنی سب کی بہت تعریف کی اور کہا کہ اس ذلت کی زندگی
سے تو مرنا بہتر ہی کہ خدا پرست ہوکر کافر کی اطاعت کرین لوٹنا اگر وہ سحر سے غارت کرتا ہی تو کیا پرواہی غارت
کرے ہم سب بے گناہ ہین ہم سب کا خون اُسکے سر پر ہوگا اسکی سزا پائے گا ہم سب اپنے اعمال
سے سبکدوش ہوجائینگے سب نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی گیا غم ہی یہان تو یہ باتین ہو
رہی ہین ہرکارون کو الوداع کرکے رخصت کیا ہی اُدھر بیرون شہر میدان وسیع دیکھ کر برجیس نے
بہ صلاح ارژنگ و چترنگ و سنجگان لشکر گواتر نے کا حکم دیا ہی لشکر چوبیس کوس کے حلقہ
مین اترا ہوا ہی جو صحرا کہ اشجار سے مملو تھے وہ بالکل لشکر برجیس نے قلم کرڈالے اور لشکر فروکش ہوا
اتنا بڑا لشکر ہی کہ اُس لشکر کو پانی بڑی مشکل سے نصیب ہوتا ہی جس پشمہ یا جھیل کے کنارے پر لشکر
اترتا ہی وہ خشک ہوجاتا ہی یہ کثرت لشکر کی ہی غلہ کا ملنا دشوار ہوتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جب
لشکر برجیس کا اتر چکا بارگاہ مین برپا ہوئین بارگاہ برجیسی برپا ہوئی برجیس آفتاب پرست
تخت پر سے اتر کر بارگاہ مین تخت پر آکر اپنے مقام پر بیٹھ گیا سب آکر حاضر دربار ہوئے جب
دربار آراستہ ہوچکا اسوقت برجیس نے افریق شاہ و حوخوار شاہ وغیرہ سے کہا کہ
ای پیغمبران من سنجگان و ارژنگ و چترنگ وغیرہ سے دریافت کرو کہ کیا تدبیر کی جائے
کیونکہ بنقش امر جو کہ دنیوی ہین اُن مین تمھاری راے درکار ہی کیونکہ ان لوگون کے مقابلہ کے
لیے مین تمھارے کہنے سے ادھر کو آیا ہون تمھاری اس امر مین کیا راے ہی کہ شہر لقمینیہ کے لوگون
سے کیونکر پیش آنا چاہیے کیونکہ ان لوگون کو لشکر کے آنے کی خبر ضرور پہونچی ہوگی مگر انھون نے
کچھ خیال نہ کیا کسی نے خبر تک نہ لی کہ کون آیا ہی مین نے اپنے والد بزرگوار خداوند آفتاب سے
کہ جنکا مین نائب ہون دریافت کیا تھا کہ کیا کیا جائے انھون نے فرمایا کہ مین نے سنجگان
ایسا شیطان و چترنگ و ارژنگ ایسے عقل مند اپنے بندے تمھارے ہمراہ کردیے ہین
اُن سے راے لو کیونکہ اُنکے بزرگ ہمیشہ اہل اسلام سے مقابلہ کرتے رہے ہین یہ لوگ اُنکے
طریقہ جنگ و اُنکے اطوار و حرکات و طبیعت سے بخوبی واقف ہین بس مین نے بموجب ارشاد
خداوند آفتاب اپنے پدر کے کیونکہ مین اُنکا نائب ہون تمھاری راے پر عمل کیا اسوقت تک
یس جبس ملک کے لوگ مطیع ہوئے ہین نے اُنکو اپنے عذاب سے امان دی تمھارے کہنے
سے اور جنھون نے نا طاعت کی اور تم نے کہا کہ انکو غارت کرو مین نے اپنا عذاب نازل کرکے

غارت کیا بس اس ملک کے باشندون کے بارے مین تم کیا کہتے ہو مین ناظرین کی خدمت مین بار بار بلکہ
کئی مقام پر یہ عرض کر چکا ہون کہ آفتاب جادو پدر برجیس ہمہ وقت برجیس کے پاس سحر
سے پوشیدہ موجود رہتا ہی برجیس جو کچھ کام کرتا ہی اسی کے کہنے سے کرتا ہی یہ امر برجیس کو بھی نہین
معلوم ہی کہ سحر سے میرا باپ میرے پاس موجود ہی بلکہ اسکو یہی یقین ہی کہ وہ خدا ہی بس ہمہ وقت
مجکو نصیحت کرتا رہتا ہی اور رائے بتایا کرتا ہی بس یہ تو جملہ معترضہ تھا آمدم بر سر مطلب یہ جو برجیس
نے افریق شاہ وحوتخوار شاہ سے کہا اس امر کا بھی ناظرین کو خیال رہے کہ برجیس جب
دربار مین آتا ہی تو اس بارگاہ مین بھی ایک پردہ حائل ہی اسکے عقب مین اسکا تخت آراستہ ہی عقب
پردہ آکر بیٹھتا ہی کسی کا سامنا نہین کرتا ہی ہان اسوقت سامنا کرتا ہی کہ جب نقاب الٹ کر اپنا
چہرہ دکھاتا ہی اور دیکھنے والا سجدہ کرتا ہی وہ بھی صرف چہرہ دیکھتا ہی بس ادھر کسی نے اسکے چہرہ پر نگاہ کی
فوراً سجدہ کیا کیونکہ اسکے چہرہ پر غازہ سحر طیار کیا ہوا ہی سومنات جادو استاد آفتاب جادو
کا ملا ہوا ہی کہ جسکا یہ اثر ہی کہ جو اسکے چہرہ کو بے نقاب دیکھے گا وہ سجدہ کرے گا چنانچہ اسکو حکم تھا کہ
تم کبھی اپنے کو کسی کو نہ دکھانا جب دربار مین بیٹھنا تو پردہ مین یعنی حجاب قدرت کے اندر ہان محل
مین اُن خواصون اور مصاحبون سے پردہ نہ کرنا جو کہ تمھاری خدمت پر مقرر ہین بس اسی سبب سے
برجیس عقب پردہ بیٹھتا تھا اور پردہ کے اندر سے گفتگو کرتا تھا آج تک کسی نے برجیس کو سوائے
صغر سنی کے نہین دیکھا اگر میدان جنگ مین جاتا ہی یا لشکر کے ہمراہ سفر مین رہتا ہی تو سخت اسکا
تین درجہ کا ہی درجہ اوسط مین اسکا مقام ہی کہ اس پر موتیون کا پردہ پڑا رہتا ہی اور ایک ایسا
نور اُس سے ساطع رہتا ہی کہ کوئی نگاہ کام نہین کرتی ہی اسی تخت کے اوپر جب یہ سوار ہوتا ہی
تو آفتاب سحر سایہ فگن رہتا ہی یہ نور اُسی آفتاب کا ہی کہ جو آنکھون کو خیرہ کرتا ہی کوئی نہین دیکھ سکتا
ہی بس وہ تخت ایک خیمہ کے در پر لگا دیا جاتا ہی بس برجیس اُس تخت پر اُس خیمہ سے نکل کر سوار
ہو جاتا ہی اسکی بارگاہ اس طریقہ کی ہی کہ اُسکی پشت پر اسکے رہنے کا خاص خیمہ ہی اور وہی خیمہ ہی کہ
جس خیمہ سے یہ سوار ہوتا ہی اور وہ دونون خیمے بہت وسیع ہین اور بارگاہ مین ملے ہوئے اور
خیمے ناموس وغیرہ بھی برابر بارگاہ کے برپا ہوتے ہین بس اندر ہی اندر راہ ہی یہ ہر خیمے مین جا سکتا ہی
اور اُسی راہ سے بارگاہ مین آتا ہی بس آمدم بر سر قصہ جب کہ یہ حکم برجیس کا خوتخوار شاہ وغیرہ
کو ہوا اُنھون نے ارزنگ وچترنگ وسختگان وغیرہ سے کہا سختگان نے جواب دیا
کہ ہم سب کی یہ رائے ہی کہ ایک نامہ خداوند بنام حاکم شہر یقینہ تحریر کرین اور برائے اطاعت طلب
کرین اگر وہ اطاعت کرے تو خیر جس طور سے اور سب کو امان دی گئی امان دی جائے اگر انکار
کرے تو مثل اُن شہرون کے کہ جن پر خداوند نے اپنا عذاب نازل کیا تھا نازل کر کے غارت کر دین
یہ جو اُن سب نے کہا افریق نے قریب پردہ آکر جو کچھ سختگان نے کہا تھا عرض کیا بس برجیس نے
حکم دیا کہ دبیر کو طلب کر کے نامہ تحریر کرا کے پاس حاکم شہر یقینہ کے روانہ کرو یہ حقیر خدمت
ناظرین مین عرض کرتا ہی کہ ناظرین کو اس امر کا ہر وقت اور ہر مقام پر خیال رہے کہ برجیس کی
بارگاہ کے سات درجہ ہین درجہ اول مین تو حجاب قدرت ہی اور عقب حجاب قدرت تخت
خداوندی ہی وہان برجیس کے سوا اور کوئی نہین ہوتا ہی یا فرشتہ قدرت جو کہ آفتاب نے
سحر سے پتلے پیدا کیے ہین وہ خدمتگاری کرتے ہین بس اس درجہ مین عقب پردہ برجیس ہوتا ہی

اور بیرون پردہ دو کرسیان ہین کہ ایک پر خونخوار شاہ و دوسرے پر افریق شاہ بیٹھتے ہین کیونکہ یہ پیغمبر
ہین اور عیار برجیس ہوتا ہی کہ جسکا لقب و نام پیک قدرت ہی جو کہ بہت بڑا عیار زبردست ہی
جسکے قریب تین ہزار شاگرد ہین دوسرے درجہ مین وزیر برجیس و دیگر شاہان اقلیم خور شید بیر و دیگر
ممالک کے بادشاہ وارزنگ و چترنگ و سنجنگان وغیرہ کے لیے جگہ مقرر ہی یہ لوگ دونگل
کرسیون پر بیٹھے ہین تیسرے درجہ مین سب سپہ سالاران لشکر ساحر و غیر ساحر و لشکر خاص و لشکر
عام و اسلم و دیلم وغیرہ اور انکے سرداران مغرز وارزنگ کے سرداران مغرز و خود لشکر برجیس
کے سرداران مغرز کی جگہ مقرر ہی چوتھے درجہ مین سب لشکرون کے سردار بیٹھتے ہین جو کہ ان لوگون سے
پایہ کی کار رکھتے ہین پانچوین مین بھی اسی طور سے چھٹے درجہ مین اہل دفتر و اہل اقلیم ہین تا توان درجہ عام
ہی ہر قسم کے لوگ وہان ہین ملازم و چوبدار وغیرہ اسکے بعد بہت بڑا صحن ہی ہر وقت اُس صحن مین
باغ آراستہ رہتا ہی مگر اُس باغ کو خزان نہین ہی صحن کے بعد سات جلوخانہ ہین کہ ہر جلوخانہ مین دو
طرف غلامان زرین پوشش و زرین کمر قریب پانچ پانچ ہزار کے صف بستہ کھڑے رہتے ہین اور ہر جلوخانہ
کا رنگ جدا ہی بیرون بارگاہ درگہ سالار کا مقام ہی بس یہ طریقہ اسکی بارگاہ کا ہی بس اب کوئی
ضرورت ہر مقام پر اس حال کے تحریر کرنے کی نہ ہوگی ناظرین اسکی بارگاہ کا جب ذکر کرے گا
خود خیال کرلین گے کہ یہ طریقہ ہی بس جب برجیس نے یہ حکم دیا اُسوقت افریق شاہ نے دبیر
سے نامہ تحریر کرا کے دربر برجیس کی کرا کے عرض کیا کہ نامہ تیار ہی حکم ہوا کہ نامہ روانہ کیا جائے
پیک قدرت کسی کے ہاتھ نامہ روانہ کرے یہ جو حکم دیا بس عیار وہ نامہ لے کر باہر آیا اور ایک
اپنے شاگرد کو نامہ دیا کہ یہ نامہ لے کر جاؤ حاکم شہر یقینیہ کے پاس بلکہ سنجنگان نے افریق شاہ
سے کہا تھا کہ خداوند سے عرض کیا جائے کہ نامہ بڑے اہتمام سے روانہ کیا جائے تاکہ اُنکے دلون مین
خوف پیدا ہو افریق شاہ نے عرض کیا آواز آئی کہ ابھی اس امر کی کوئی ضرورت نہین ان لوگونکو
اپنا تزک و حشم دکھا کر کیا کرنا ہی بس یہ لوگ معمولی ہین ہان جب صاحبقران کو جو کہ کل خدا
پرستون کا سردار ہی نامہ تحریر کیا جائے گا اُسوقت نامہ بڑے شان و شوکت سے روانہ
کیا جائے گا اور نامہ بر بھی بہت زبردست اور چرب زبان ہوگا اور بڑی شوکت سے نامہ
لے کر جائے گا ان لوگون کا میرے نزدیک کچھ مرتبہ نہین ہی بس کیا ضرور ہی کہ انکو شوکت
دکھائی جائے اسی سبب سے کسی مقام پر نامہ کا اہتمام نہین کیا گیا معمولی لوگون کے ہاتھ
روانہ کیا گیا بس وہی طریقہ یہان بھی کیا گیا سنجنگان خاموش ہو رہا اُدھر وہ عیار نامہ لیکر
چلا کہ جسکا نام گل گیر پیچہ باز تھا اور لقب شاگرد پیک قدرت بس گل گیر پیچہ بازنامہ
لے کر روانہ ہوا پیک قدرت اندر بارگاہ کے آیا کہ وہ عیار نامہ لے کر داخل شہر یقینیہ ہوا
شہر کو خوب آباد دیکھا رعایا کو بہت شاد اور خوش حال پایا ہر مقام پر اہل شہر کا مجمع تھا
کسورہ کھنک رہا تھا جو اہل شہر تھا وہ خوش پوشاک تھا اسنے دیکھا کہ بازارین آراستہ
ہین مہاجن دوکاندار طرحدار اپنی اپنی دوکان پر بیٹھے ہوے ہین خادم کام کر رہے ہین دلال
جھگڑا کر رہے ہین سوداگر الگ دوکانین لگائے ہوئے بیٹھے ہین خریدفروخت جاری ہی چونک
خوب آراستہ ہی یہ سیر کرتا ہوا قریب در دولت کے پہونچا دیکھا کہ سرداروں کی سواریان
در دولت پر کھڑی ہین بس یہ قریب درگہ سالار کے آیا اولا سننے قصد کیا کہ پردہ اٹھا کر

اندر جاؤن کہ درگہہ سالار نے ڈانٹا کہ او بے ادب کدھر جاتا ہی یہ دربار شاہی ہی کوئی بدون اجازت جا
نہین سکتا ہی بس کیا کام ہی بیان کر مین جا کر عرض کرونگا اگر اجازت ملے گی تو جانے دونگا ورنہ واپس
جانا اُسکو یہ خیال تھا کہ مین خداوند کے فرزند کا نامہ لے کر آیا ہون مجکو کون روک سکتا ہی مین جس
طور سے چاہونگا جاؤنگا اُسنے کچھ خیال نہ کیا آگے قدم بڑھایا درگہہ سالار نے دیکھا کہ یہ بڑا بے ادب
ہی میرے کہنے کو نہین سنتا ہی اپنے ایک ملازم سے کہا کہ اسکو روک لے اور اندر نہ جانے دے
اُسنے بڑھکر ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ ای شخص تو کیا کانون سے کم سنتا ہی آقا نے تجکو منع بھی کیا کہ
یہ دربار شاہی ہی یہان کوئی بدون اجازت کے جا نہین سکتا ہی اُس پر تو نے قدم اُٹھایا بس میرے آقا
کے پاس چل اور اُن سے بیان کر وہ جاکر اجازت حاصل کرینگے اُسکے بعد جانا سب نے یہ دیکھا تھا کہ
اُسکے سینہ پر اور شانون پر تصویر آفتاب و برجیس بنی تھی اور کرو یہ تحریر تھا کہ این بندہ خداوند
آفتاب و برجیس نائب خداوند بس سب یہ سمجھ گئے تھے کہ یہ آفتاب پرست ہی جب
اُس خادم نے ہاتھ اسکا پکڑا اُسنے برہم ہوکر جواب دیا کہ مین کم نہین سنتا ہون بلکہ تیرا آقا اور
تو دونون نابینا ہین کہ سراسر دیکھ رہے ہین کہ مین بندہ خاص خداوند ہون اور آفتاب پرست
ہون میرے سینہ پر تحریر ہی کہ این بندہ خاص خداوند ہی بس حکم خداوند سے آیا ہون نامہ خداوند
کا لایا ہون پاس بادشاہ کے اور وہ اندر جانے سے منع کرتا ہی کہین ہم لوگ رُک سکتے
ہین جو اُسکے کہنے پر عمل کرتے یہ کون ہی جو ہم بدون اجازت کے نہ جاتین ایسے ایسے بادشاہ
تو ہمارے خداوند کے خدمت مین مثل غلامون اور خادمون کے حاضر رہتے ہین اِسکی کیا
اصل ہی شاہان بزرگ خدمت کرتے ہین اور اپنا فخر جانتے ہین بس کیون تم لوگ اپنی شامت
بلاتے ہو مجکو اندر جانے سے منع کرتے ہو اگر جا کر مین خداوند سے شکایت کرونگا وہ فوراً اپنا
عذاب نازل کردینگے سب شہر تباہ ہوجائے گا بس مجکو جانے دو چونکہ یہ برابر درگہہ سالار
کے تقریر ہو رہی تھی جب یہ عیار نے کہا تو درگہہ سالار نے ڈانٹ کر جواب دیا کہ کیا بیہودہ
بکتا ہی بس اپنی زبان کو روک ورنہ گردی سے کھینچ لی جائے گی تو کیا ہی اور تیرا خداوند کیا ہی
کوئی کافر ہوگا کہ جس نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہوگا بدون اجازت کے نہ جانا ملے گا
اگر زیادہ ہمامی کرے گا تو سزا پائے گا وہ گیدی کیا عذاب نازل کرے گا ہم سب خدا
پرست ہین اور اُسکی بندگی کرتے ہین کہ جو سب کا پیدا کرنے والا اور خالق ہی بس ٹھہر جاؤ
بیان کر کہ تو کیون آیا ہی اور کیا مطلب ہی یہ تو ثابت ہی کہ تو آفتاب پرست ہی بس جب
اُس طور سے درگہہ سالار نے کہا اور کچھ کلام سخت برجیس کو بھی کہے بس اُس عیار کو
اپنی جان کا خوف ہوا اور خیال دل مین کیا کہ تو اکیلا ہی ان سب کا شہر ہی اور یہ سب
خدا پرست ہین اگر بگڑتا ہی تو اکیلا کیا کرے گا سوائے جان دینے کے بس جو یہ کہتے ہین اُس
پر عمل کر اور صبر کر جب یہان سے جانا خداوند سے سب حال بیان کرنا وہ اپنا عذاب نازل
کرکے ان سب کو غارت کردینگے یہ خیال کرکے کہا کہ بتاؤ کیا کہتے ہو درگہہ سالار نے کہا کہ تو
یہان ٹھہر اور بیان کر کیا ضرورت ہی مین جا کر خبر کرونگا بس اگر حکم ہوگا جانا ورنہ واپس جانا جب یہ
اُسنے سنا تو کہا کہ آگاہ ہو کہ مین نامہ لے کر آیا ہون تیرے بادشاہ کے پاس فرزند خداوند آفتاب
نائب خداوند آفتاب یعنی برجیس آفتاب پرست کہ جسکا لشکر بیرون شہر اترا ہوا ہی اور جو کہ خالق ہی

اور جسکو خداوند نے اپنا ولی عہد فرماکر تمام اپنے بندون کو حکم دیا ہی کہ میرے فرزند کو تم سب سجدہ کیا کرو یہ
تم سب کا خدا ہی بس مین اُسی نائب خداوند کا نامہ برہون اور نامہ لایا ہون میرا نام کل گبر بیچہ باز ہی
مین ادنی شاگرد ہون پیک قدرت کا اس طور سے جو اُس عیار نے کہا درگہہ سالار نے جواب دیا کہ ہمنے
خبر کرتے ہین تو ٹھہر جا یہ کہکر دنگل پر سے اُٹھا اور پردہ اُٹھاکر داخل دربار ہوا مجراگاہ پر جاکر وزیر یقین
پرستان کو مجرا کیا جو کہ اب یقین کی طرف سے حاکم شہر ہی اور عرض کیا کہ ایک نامہ بر نامہ
لے کر برجیس کوئی کافر ہی اور آفتاب پرست ہی اُسکا نامہ ہی جو کہ آیا ہی اور نامہ لایا ہی یہ جو درگہہ سالار
نے کہا وزیر نے حکم دیا کہ اُس نامہ برکو اندر بلالو بس درگہہ سالار برابر گیا اور اُسکو ہمراہ لے کر اندر آیا
عیار نے دربار کو خوب آراستہ و پیراستہ پایا گو سب سردار اور پہلوان ہمراہ یقین کے لگے تھے مگر اُس پر
بھی یہان بہت سردار اور پہلوان تھے دنگلون و کرسیون پر بیٹھے ہوئے تھے مثل شیران زبردست
و فیلان مست کے جھوم رہے تھے قبضہ شمشیر چوم رہے تھے دربار بھرا تھا گویا بیشہ ہزبران تھا بس
عیار دیکھکر دنگ ہو گیا کہ ایسے ایسے بادشاہ بھی ابھی موجود ہین کہ جنکے دربار کا یہ رنگ ہی بس یہ
دیکھکر اُسنے مجراگاہ پر آکر مجرا کیا کرسی چوبی ملی بیٹھنے کو بہ سبب نامہ بر ہونے کے ورنہ عیار کی یہ عزت
نہ کی جاتی اور عیار بھی کون جو کہ کافر ہو بس وہ جب بیٹھ چکا وزیر نے ساقی کو اشارہ کیا اُسنے
جام لبریز کرکے نامہ برکو دیا اُسنے ساقی کے ہاتھ سے جام لے کر منھ سے لگایا اور لاجرعہ کرکے پی گیا
اب وزیر نے دریافت کیا کہ کس کا نامہ لائے ہو کہا کہ اپنے خداوند اور تم سب کے پیدا کرنے والے
برجیس آفتاب پرست کا کہ جو فی زمانہ سب بندون کا خالق ہی طرف سے خداوند آفتاب
کے کہ جنکا ظہور تمام عالم مین ہی کہ جن کے نور سے تمام دنیا روشن ہی اگر یہ نور نہ ہوتا تو بہ سبب
تاریکی کے اہل دنیا ہلاک ہوجاتے اور سب کام دنیوی معطل رہتے اہل دنیا کیونکر بہ سبب
تاریکی کے اپنے کامون کو سرانجام دیتے بس خداوند نے اپنے نور سے تمام تاریکی کو برطرف کرکے
تمام عالم کو روشن کیا اور جب کہ خداوند نے ملاحظہ فرمایا کہ شب کو مین آرام کرونگا بس تاریکی ہوجائیگی
ایک اپنا نائب مقرر کیا کہ جسکو ماہتاب کہتے ہین اُسکے نور سے تمام دنیا کو روشن کیا تاکہ بندے
بہ سبب تاریکی کے پریشان نہ ہون ایسی ایسی مہربانیان خداوند کی اپنے اپنے بندون پر ہین اور
خداوند کی یہ خواہش ہی کہ میرے بندے کسی امر سے پریشان نہ ہون مگر بعض ایسے بندے ہین کہ یہ
سب اوصاف دیکھتے ہین اُس پر خداوند کو برا کہتے ہین اور دوسرے دین کو اختیار کیے ہوئے ہین
جو کہ بالکل بے اصل و نابود ہی یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ جسکو دیکھا نہین اور نہ دیکھ سکتے ہون وہ خدا ہی
اُسنے یہ سب پیدا کیا ہی بس بالکل غلط انکا خیال ہی اور وہ سب گمراہ ہین یہ جو عیار نے کہا وزیر نے
جواب دیا کہ ہم تم سے بابت مذہب کے گفتگو نہین کرتے ہین جو تم یہ تقریر بیہودہ بیان کر رہے ہو
کہ جسکا نہ کچھ سر ہی نہ پیر بالکل لغو اور ہیچ ہی بس اس تمھاری تقریر کا یہ جواب ہی کہ تم لوگ سب
گمراہ ہو اور لایق سزا ہون آفتاب و ماہتاب سب خدا کے خلق کے بندے ہین جو کہ خدائے برحق
اور لایق بندگی ہی جسکی اطاعت و بندگی ہم سب اہل اسلام کرتے ہین وہ رب کارساز بے نیاز
ہی ہمارے خدا نے اپنے قدرت کاملہ سے سنگ و حجر کوہ صحرا چشمہ و دریا باغ و جنگل جن و بشر خورد و
کلان نار و جنان گل و ثمر خلق فرمائے یہ آفتاب و ماہتاب کہ جنکو تم لوگ خدا و نائب خدا کہتے
ہو ہمارے خدا کے خلق کیے ہوئے ہین اور وہ سب اُسی خدا کے بندے تھے کہ جنھون نے دعوی

خدائی کیا یہ سبب بہکانے شیطان کے اور اپنے ساتھ ایک عالم کو گمراہی وضلالت مین مبتلا کیا بس وہ
سب خدائے باطل وکافر تھے اور اُنکے ماننے والے بھی کافر تھے اور جو جو اسوقت موجود ہین اور دعوے
خدائی کرتے ہین وہ سب کافر اور گمراہ کرنے والے ہین اور اُنکی بندگی کرنے والے کافر ہین وہ سب بہکائے
ہوئے شیطان کے ہین بس جو کہ دعوی خدائی کرتے تھے اور اپنے کو خدا کہلواتے تھے انکو اس کردار کی
مع اُنکے تابعین کے سزا ملی کہ مثل سگ وخوک کے مارے گئے اور جو کہ آپ ایسے دعوے کیے ہوئے
ہین اور اپنے کو خدا کہلواتے ہین اور لوگ انکو بخدائی مانتے ہین انکو بھی اس کردار کی سزا ملے گی اور مثل
سگ وخوک کے مارے جائینگے مع تابعین کے بس تو نامہ لے کر آیا ہی نامہ دے اس قصہ سے تجکو کیا غرض
جب ہم سے کوئی اس بارے مین گفتگو کرے گا اُسکو جواب دیا جائے گا یہ تقریر جو عیار نے سنی کو بہت
غصہ آیا مگر خاموش سُنا کیا جواب دینا مناسب نہ جانا کیونکہ تنہا تھا بس جب تقریر وزیر تمام ہوئی اُس
نابکار عیار نے نامہ نکال کر پیش کیا وزیر نے دبیر کو نامہ دیا دبیر نے سر نامہ کو چاک کرکے نامہ پڑھنا شروع کیا
اُس نامہ مہمل مین بہت کچھ تعریف آفتاب و برجیس تحریر تھی اُسکے بعد یہ تحریر تھا کہ اے حاکم یقینہ آگاہ
ہو کہ مین برجیس ہون نائب ہون خداوند آفتاب کا بلکہ فرزند ہون وجگر بند ہون خداوند آفتاب
نے مجکو اپنا نائب مقرر کیا ہی بلکہ اپنے بندون کو حکم فرمایا ہی کہ تم سب میرے فرزند کی اطاعت کرو
اور سجدہ کرو بس سب نے اطاعت کی اور سجدہ کیا اور ہزارون بلکہ میرے قبضہ مین آئے اور سب
بخدائی مجکو ماننے لگے لاکھون بندے خداوند کے مجکو سجدہ کرنے لگے تمام اقلیم خورشید یہ نے میری
اطاعت کی اور جس نے میرے حکم سے سرتابی کی اُس پر عذاب خداوندی نازل کیا کیا وہ تباہ وغارت
ہوا اور اُسکا مقام بہشت مین نہ تھا بلکہ دوزخ جائے سکونت ہوئی خداوند نے اپنی قدرت سے خانہ
عیش وخانہ رزق پیدا کیے اور بہت سے ایسے عجائبات ظاہر کیے ہین کہ جن کا ذکر کرنا بیکار ہی جو کہ چشم
بصیرت رکھتا ہی وہ دیکھ سکتا ہی بس خلاصہ یہ ہی کہ اگر اپنی زندگی اور بہتری کا خواستگار ہی تو غاشیہ
اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر خدمت والا ہو اور اطاعت کرو اور
سجدہ کرو ورنہ یاد رکھو کہ مثل فرنگوشیہ اور سنجان وغیرہ کے اس ملک کو بھی تباہ وغارت کرونگا اور
عذاب نازل کرونگا اگر مثل ارنگوشیہ وارد بیل وغیرہ کے باشندون کے اطاعت کروگے تو
میرے عذاب سے امان پاؤگے بس تمکو خلاصہ طور سے تحریر کر دیا تم کو لازم ہی کہ مابدولت کی
خدمت مین حاضر ہوکر مابدولت کی اطاعت کرو اور اپنی جان کو بچاؤ آیندہ تم کو اختیار ہی کیونکہ
مین خدا ہون اور نائب خدا ہون میرے ہمراہ لشکر بیشمار و سپاہ جرار ہی میرا غیض وغضب غضب
خداوندی ہی جس طرف مین بہ نگاہ قہر آلود دیکھتا ہون وہ ملک تباہ وغارت ہوجاتا ہی بس اپنی
جانون کو غنیمت جان کر میری اطاعت کرو میرے غضب سے خوف کرو آیندہ اختیار ہی مین
نے تم پر رحم کھاکر یہ نامہ تحریر کیا زیادہ کیا تحریر کیا جائے جب وزیر یقین نے یہ نامہ سُنا دبیر سے
کہا کہ ہماری طرف سے تحریر کردو کہ یہ جو کچھ تم نے تحریر کیا بالکل غلط اور محض جھوٹ ہی بس وہی
ایک خدا ہی جو کہ ہمارا خدا ہی جس کو تم خدائے نادیدہ کہتے ہو اور یہ سب باطل خدا تھے اور مین خدا
کی یہ تعریف نہین ہی کہ مثل بندون کے ہو کہ ستہ ضروریہ رکھتا ہو بس وہ ایک نور ہی کہ ہر
مقام پر موجود ہی ہر بندہ کی رگ گلو کے قریب ہی قلب مومن خانہ خدا کہلاتا ہی وہ نہ منہ
رکھتا ہی نہ ہاتھ نہ پاؤن نہ صدر و کمر نہ پشت و شکم وہ نور کا بقعہ ہی اُسکو کوئی دیکھ نہین سکتا ہی

کوئی اُسکے جمال باکمال کی تاب نہین لاسکتا ہی اگر دیکھنے کی خواہش کرے تو ایسی برق گرے کہ جل کر
خاک ہوجائے اس امر کے ثابت کرنے کے لیے ایک دلیل قاطع میرے پاس موجود ہی جیسا کہ حدیث
سے ثابت ہی کہ حضرت موسیٰ کی امت نے آنحضرت سے کہا کہ آپ ہماری طرف سے درگاہ باری مین
عرض فرمائیے کہ ہم دید کے مشتاق ہین بس جناب موسیٰ نے کوہ طور پر تشریف لے جاکر عرض کیا کہ میری
امت کی یہ خواہش ہی جناب باری کی طرف سے حکم ہوا کہ ای موسیٰ اپنے امت سے کہو کہ وہ اس امر
کی خواہش نہ کرین کون میرے جمال کی تاب لاسکتا ہی کیون ایسے امر کی خواہش کرتے ہین کوئی بھی اپنے
خدا کو دیکھ سکتا ہی جو تم دیکھوگے بس جناب موسیٰ نے وہان سے آکر اپنے امت سے یہی فرمایا سب نے
جواب دیا کہ ہماری تو یہی خواہش ہی بس دوسرے دن جناب موسیٰ نے حضرت باری سے عرض کیا حکم ہوا
کہ اچھا وہ لوگ آئین کہ جن جن کو اس امر کی خواہش ہی بس آنحضرت نے سب سے آکر کوہ طور پر سے کہا
دوسرے دن سب جاکر جمع ہوئے جناب موسیٰ نے عرض کیا کہ سب حاضر ہین بس ایک برق ایسی چمکی کہ
جناب موسیٰ کو تو غش آگیا کوہ طور جل کر سرمہ ہوگیا اور جن لوگون نے یہ خواہش کی تھی وہ بھی جل گئے
بس اس امر سے ثابت ہی کہ کوئی جمال خدا کے دیکھنے کی تاب نہین لاسکتا ہی بس خدا مثل ہم سب کے
خواہش نفسانی وشہوت جسمانی سے بری ہی نہ اُسکے ماں ہی نہ باپ نہ بھائی نہ بہن نہ دیگر عزیز نہ
بیٹا رکھتا ہی نہ بیٹی نہ مثل ہم سب کے جورو رکھتا ہی وہ کسی شی سے نہ بنا ہی نہ اُس سے کوئی شی پیدا ہوئی ہی وہ
ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہے گا ہان اُسکے حکم سے یہ زمین وآسمان وکل دنیا خلق ہوئی ہی اور سب اُسکے
بندہ ہین جن بندون نے بہ سبب خواہش نفس وشہوت نفسانی ووسوسہ شیطانی کے گمراہی اختیار کی
اور اپنے کو خدا مشہور کیا اور شریک لائے بس وہ مورد عتاب الٰہی ہونگے اس تقریر سے یہ مطلب ہی
کہ خدا مثل بندون کے نہین ہی بلکہ وہ ایک نور ہی اور جن جن مین یہ سب باتین ہین وہ خدا نہین ہین بلکہ
اُسکے بندے ہین پھر کیونکر ہوسکتا ہی کہ جو کہ خدائے برحق ہو اُسکی بندگی ترک کرکے بندہ کو سجدہ کیا
جاوے اور گمراہی اختیار کی جائے یہ امر بالکل خلاف عقل ہی لہذا تیرا دعوے غلط ہی ہم کبھی نہ قبول
کرینگے کہ تو خدا ہی ہمارے نزدیک تو کافر ہی اور ایک عالم کو تو نے گمراہ کر رکھا ہی بس اسکی سزا پائے گا
اور یہ جو تو نے لکھا ہی کہ مین خداوند آفتاب کا فرزند ہون بالکل خلاف عقل ہی آفتاب ایک ستارہ
ہی خلق کیا ہوا خداوند کریم کا خداوند کریم نے اس لیے اُسکو خلق کیا تاکہ دن رات مین کماحقہ تمیز
ہوجائے اور تاریکی عالم برطرف ہوجائے بس اُسنے اپنی قدرت کاملہ سے یہ امر قرار دیا کہ دن کو آفتاب
مشرق سے طلوع ہوا سکی روشنی مین اہل دنیا سب کام کرین اپنے حوائج ضروری سے فارغ
ہون فکر قوت ومعاش کرین اور شب کو اس لیے خلق کیا اور مشعل ماہتاب سے روشن کیا کہ رات
کو سب اپنے اپنے مقام پر راحت سے بسر کرین اور اُسکی ان نعمات کا شکر بجا لاکرین بس
آفتاب کوئی انسان نہین ہی کہ وہ آسمان پر سے زمین پر آیا اور اُسنے یہان عقد وتزویج کی جسکے
سبب سے تو ظہور مین آیا بس میرے نزدیک کوئی ساحر تیرا باپ ہی کہ جسنے دعوی خدائی کیا ہی
اور اُسنے یہ سب عجائبات سحر سے بنائے ہین بس کیون اپنے کو خراب کرتا ہی اور اپنے ساتھ اور
لاکھون بندگان خدا کو گمراہ کرتا ہی بروز قیامت خدا کو کیا جواب دے گا جب کہ خداوند کریم سوال
کرے گا کہ تو خدا تھا کہ مین بہتر اس سے یہ ہوگا کہ اس گمراہی سے باز آ اور اس وسوسہ شیطانی
سے درگذر کیون بندگان خدا کا خون اپنے سر لیتا ہی کیا تو غضب خداوند کریم سے نہین ڈرتا ہی

بس ہم سے اس امر کی امید نہ رکھنا کہ ہم دین اسلام ترک کرین یا تیری اطاعت کرین یہ امر محال ہی تیرا خام
خیال ہی ہم موجود ہین جو تیرا جی چاہے وہ ہمارے ساتھ کر اگر ہم سب کی اسی طور سے آئی ہی تو کیا خوف
ہی موت سے کسی کو چارا نہین ہی سوائے ذات خدا کے کسی کو بقا نہین ہی سب کو فنا ہی دنیا ہیچ ہی
بموجب آیہ کریمہ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام بس جب کہ یہ امر ثابت ہو چکا
ہی کہ موت سے کسی کو رستگاری نہین ہی تو پھر کیا خوف کرنے سے حاصل جب وقت مرگ آئے گا ضرور
انسان مرجائے گا اگر ہم سب کی عمرین تمام ہو گئی ہین تو کیا ضرور ہی کہ ہم خوف کرین اور یہ سبب
خوف جان کے اپنے کو گمراہی مین ڈالین اور گمراہ ہو کر مرین بس یہ امر غیر ممکن ہی اور خارج از امکان
ہی او کافرا کفر نہ تجھ مین یہ قدرت ہی کہ تو کسی کو مار سکے نہ زندہ کر سکے یا امان دے سکے تو محض بیکار
اور ایک مکار ہی بس جب کہ یہ امر بدلائل ثابت ہو چکا ہی کہ تو کسی امر پر قادر نہین ہی تو کیا ضرور
ہی کہ ہم تجھ سے خوف کرین جو ہم سب کے مقدر مین بروز ازل کاتب تقدیر نے تحریر کیا ہوگا اور
جو خط پیشانی ہوگا وہ پیش آئے گا تجکو اختیار ہی یہ امر ضرور ہی کہ اگر تو سحر سے کام نہ لے اور سپاہ کو
حکم دے کر وہ مقابلہ کرے تو تجکو ہم لوگون کی جوانمردی و بہادری کا حال معلوم ہو مگر ناچار و مجبور اس
امر سے ہین کہ تو ساحر ہی اور ہر ملک کو تو نے سحر سے تباہ کیا ہی کسی ملک کو تو نے بزور تلوار نہین غارت
کیا جس قدر ملک تو نے اہل اسلام کے تباہ کیے ہین سب سحر سے تباہ کیے ہین خیر کوئی مقام اندیشہ
و فکر نہین ہی ناچار اس امر سے ہون کہ میرا بادشاہ یہان نہین ہی وہ اپنے آقا و مالک یعنی صاحبقران
ثالث کے ہمراہ طرف نطاق کے گیا ہی اگر وہ یہان موجود ہوتا تو تجکو اس تحریر کا جواب باصواب
و نداں شکن ملتا اور ایسی وہ سزا دیتا کہ تو تمام عمر یاد کرتا خیر جو مشیت ایزدی اسکی مصلحت مین کسی کو
دخل نہین ہی خلاصہ یہ کہ ہم اطاعت نہ کرین گے جو تیرا جی چاہے وہ کر اگر کچھ دعوی بہادری ہی اور
لشکر بھی تیرا اس لائق ہی کہ ہم لوگون سے لڑ سکے تو ہم لشکر قلیل لیکر آتے ہین مقابلہ کر اور ہمارے جوہر
دیکھ کہ اس لشکر قلیل نے کیونکر اس لشکر کثیر کو شکست دی اگر تو نامرد ہی تو اختیار ہی چاہے سحر
سے غارت کر چاہے مکر سے ہم اطاعت تو ہرگز نہ کرینگے زیادہ طول تحریر سے کچھ حاصل نہین جب یہ
نامہ تحریر ہو چکا وزیر نے پیش کیا وزیر نے ملاحظہ کر کے اس پر مہر کی اور اس عیار کو دیا کہ یہ جواب
نامہ ہی عیار جواب نامہ لیکر اور سلام کر کے بیرون دربار آیا شہر کی سیر کرتا ہوا ہر مقام کو دیکھتا ہوا
چلا عیار نے ہر مقام پر ایک مسجد بنا پائی کہ جہان عابد و پرہیزگار بیٹھے ہوئے عبادت آمرزگار کر رہے
تھے بس عیار بیرون شہر آیا اور راہ طی کر کے اپنے لشکر مین پہونچا وہان دربار آراستہ تھا کہ پردہ
کے اندر سے صدا آئی کہ اے افریق شاہ پیک قدرت سے کہو کہ عیار جواب نامہ لے کر آیا ہی بیرون
بارگاہ کھڑا ہی بس افریق شاہ نے پیک قدرت سے کہا وہ فوراً سلام کر کے باہر بارگاہ کے آیا ادھر
گل پیچہ بار دربار گاہ پر پہونچا تھا کہ یہ آیا اور گل پیچہ کو دیکھ کر کہا کہ جواب لایا اسنے جواب
نامہ اسکے ہاتھ مین دیا اور بسبب حال شہر کا اور دربار کا بیان کیا اور کہا کہ یقین شاہ جو کہ
یہان کا حاکم اصلی ہی وہ مسلمان ہو کر بدیع الملک کے ہمراہ طرف نطاق کے گیا ہی
اسکا وزیر یہان حکومت کرتا ہی بس نیک قدرت جواب نامہ لے کر اور سب حال
سنکے اندر بارگاہ کے آیا اور افریق شاہ کو نامہ دیا اور عرض کیا کہ یہ جواب نامہ حاضر ہی
بس افریق شاہ نے قریب حجاب جا کر عرض کیا کہ جواب نامہ حاضر ہی کیا حکم خداوند ہوتا ہی

آواز آئی کہ تم اس جواب کو باواز بلند پڑھو تاکہ سب سنین کہ اُسنے کیا جواب دیا ہی گو مجکو تو علم خدائی سے معلوم ہی جو کچھ جواب آیا خلاصہ جس کا یہ ہی کہ اس شہر کے باشندون پر بھی عذاب نازل کرنا ہو تا یہ لوگ بدون سزا پائے اپنے حرکات سے باز نہ آئین گے یہ آواز جو آئی بس افریق شاہ نے وہ نامہ باواز بلند پڑھا کہ ساتون درجون کے لوگون نے سُنا جب نامہ تمام ہوا اور سب کو مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے اُسوقت پیک قدرت مہتر برق رفتار نے سب حال جو کہ زبانی عیار کے سُنا تھا بیان کیا اور عرض کیا کہ بہت بڑا شہر ہی اور خوب آباد ہی بس آواز آئی کہ سختگان سے رائے لی جائے کہ اب کیا کیا جائے یہ لوگ اطاعت نہین کرینگے ایسے مغرور ہین کہ با بدولت کو تحریر کرتے ہین اگر ہماری اطاعت کرو یہ سب بندہ اپنے خدا کو بھول گئے ہین یہ جو حکم ہوا خو نخوار شاہ نے سختگان سے کہا کہ کیا کہتے ہو اس امر مین سختگان نے عرض کیا کہ میری تو یہ رائے ہی کہ مثل فرنگو شیہ و سنجان وغیرہ کے اسکو تباہ و برباد فرمایئے عذاب نازل فرمایئے خو نخوار نے عرض کیا کہ یا خداوند سختگان کی یہ رائے ہی کہ عذاب نازل کیا جاے آواز آئی کہ اُسکی رائے بہت خوب ہی بس کل اس شہر پر عذاب نازل ہوگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر شہر مین وزیر نے یہ تدبیر کی کہ ایک عرضی اس مضمون کی تحریر کرا کے بخدمت صاحبقران ثالث یعنی بدیع الملک نو جوان مین روانہ کرے ایک شتر سوار کے ہاتھ کہ بعد تشریف لے جانے حضور کے ایک کافر اقلیم خور شہر یہ و شہر آفتاب نما سے خروج کر کے برائے مقابلہ حضور چلا بس جو ملک اسلام وغیرہ اسلام آباد اُسکو راہ مین ملے اُسنے اُن پر اپنا قبضہ کیا جنھون نے اُسکی اطاعت نہ کی اُنکو اُسنے سحر سے غارت کیا چنانچہ ملک فرنگو شیہ و سنجان و دیگر اور ملک کہ ان ملکون کے باشندون نے اطاعت سے انکار کیا تھا اُسنے ان سب ملکون کو غارت کیا اور اس طور سے کہ نشان تک باقی نہ رکھا بلکہ کل عمارات شہر کو منہدم کر دیا باشندے اُن ملکون کے جو قتل و غارت سے بچے وہ کوہ و صحرا مین جا کر مقیم ہوئے طریقہ اُس کافر کے غارت کرنے کا یہ ہی کہ اپنے ہمراہ قریب اسی لاکھ کے سپاہ ہی اور دو فرزند اُسکے ساتھ تو رج کے ہین جو کہ ہم سب کے جانی دشمن ہین اور دو فرزند زمرد ثانی کے ہین کہ جو خصومت دلی اہل اسلام سے رکھتے ہین کہ جن کے نام ارزنگ و چترنگ ہین یہ دونون لشکر کثیر ہمراہ لے کر اُسکے اوپر یعنی بر جیس آفتاب پرست پر برائے مقابلہ گئے تھے مقابلہ مین عاجز ہوئے گو اُنکے ہمراہ لشکر ساحران بھی تھا مگر اُسکا کچھ نہ کر سکے کوئی ساحر زبردست بر جیس کا سر پرست ہی اُسنے سب کارخانہ سحر سے طیار کیا ہی بس جب لشکر بر جیس کا کسی حریف کے مقابلہ پر آتا ہی تو ایک آسمان لشکر بر جیس پر آ کر محیط ہوتا ہی بس جب حریف سے مقابلہ ہوتا ہی اُس آسمان سے ایک آفتاب ظاہر ہوتا ہی کہ اُسکی حدت سے جو کہ مقابلہ مین پہلوان بر جیس کے حریف کے لشکر کا پہلوان یا ساحر ہوتا ہی سُنا جاتا ہی کہ ادھر عکس اُس آفتاب کا اُس ساحر یا پہلوان پر پڑا اُسکے جسم سے مثل شمع کے دھوان نکلا اور وہ جلکر خاک سیاہ ہو گیا یا وہ آفتاب کڑک کر گرا اور اُسنے جلا دیا یہ بھی سُنا گیا ہی کہ ایسی گرمی پیدا ہوتی ہی کہ ہر ایک کو جان بچانا دشوار ہوتی ہی وہ گرمی صرف حریف کے لیے ہوتی ہی لشکر بر جیس کو کچھ گزند نہین پہونچتا ہی اسی معرکہ مین جو کہ بر جیس سے اور ارزنگ بن زمرد ثانی سے واقع ہوا تھا استاد اسلم جو کہ بیٹا ہی تو رج حرامی کا مارا گیا آفتاب نے گرکر اُسکو ہلاک کیا بس ارزنگ و چترنگ سے عاجز ہو کر بہ صلاح سختگان بن بختگان بر جیس سے اس

شرط پر اطاعت کی کہ اگر آپ خدا پرستون کو مقابلہ کرکے غارت کرینگے اور اُنکو مٹا دینگے تو ہم دین آپ کا قبول کرینگے اور آپ کو سجدہ کرینگے چنانچہ سُنا گیا ہی کہ برجیس نے یہ شرط اُنکی قبول کی اور لشکر کثیر ہمراہ لے کر خروج کیا وہ کافر آفتاب پرست ہی اور یہ کہتا ہی کہ مین فرزند ہون آفتاب کا اور نائب ہون بہت جاہ وحشم رکھتا ہی اور بہت سے عجائبات اُسکے ہمراہ ہین سُنا جاتا ہی کہ نہ معلوم کیا سبب ہی کہ جہان اُسنے نقاب چہرہ پر سے دور کی اور کسی غیر مذہب والے کی اُسکے روے نحس پر نگاہ پڑی فورًا سجدہ کیا اور اُسکا دین اختیار کیا خلاصہ یہ کہ وہ دین آفتاب پرستی کو رواج دیتا ہوا چلا آتا ہی جب وہ فرنگوشیہ پر پہونچا حاکم فرنگوشیہ سے اطاعت کے لیے کہا اُسنے انکار کیا بس اُسنے اُسی آفتاب سحر سے اُس شہر کو غارت کیا اور فرنگوشیہ والون نے بخوف جان اطاعت کی مگر اس شرط سے کہ ہم سجدہ اُسوقت کرینگے کہ جب صاحبقران پر غالب آؤ گے اسی طور سے وہ اطاعت لیتا ہوا اور ملکون کو تباہ و برباد و گفرستان کرتا ہوا یہان آکر پہونچا ہی بہت سے ملک اُسنے تباہ کیے اور بہت سے ملکون کے باشندون نے اُسکی اطاعت کی خلاصہ یہ کہ سیکڑون ملک کے باشندے آفتاب پرست ہوگئے ہین اب وہ یہان آکر پہونچا ہی ہم سے بھی اطاعت کا خواہان ہوا ہی ہم نے انکار کیا بس جو ہمارے مقدر مین ہوگا وہ پیش آئے گا گو صنوبریہ کے لوگون نے اطاعت اُسکی کرلی ہی بس ہم تو اطاعت نہ کرینگے اُس کافر کا یہ قصد ہی کہ اسی طور سے سب سے اطاعت لیتا ہوا آپ کے لشکر کے مقابلہ مین اُترے اور آپ سے مقابلہ کرے بس اسکی فکر حضور کو لازم ہی کہ بہت بڑا دشمن قوی اور زبردست ہی اور ساحر بھی بیعدیل معلوم ہوتا ہی اگر وہ خود ساحر نہین ہی تو جو اُس کا مددگار ہی وہ ساحر زبردست ہی لہذا مین نے بطور اطلاع کے حضور سے عرض کیا تاکہ حضور کو معلوم ہوجائے اور یہ الزام میرے اوپر نہ آئے کہ تم لوگون نے اس حال سے ہم کو آگاہ نہ کیا واجب جانکر عرض کیا گیا الٰہی آفتاب دولت تابان و درخشان ہو بس وزیر نے سب حالات جو کہ سُنے تھے تحریر کرائے اور عرضی کو ملفوف کرکے خدمت صاحبقران مین روانہ کیا شتر سوار عرضی لیکر طرف نہ طاق کے راہی ہوا کہ اسکا ذکر وقت پر کیا جائے گا اسی طور سے ان بادشاہون نے کہ جنھون نے برجیس کی اطاعت کی تھی عرضیان روانہ کین ہین اُنکا یہ مضمون ہی کہ برجیس ہم پر لشکر کشی کرکے آیا ہم نے اُسکی اطاعت اس شرط سے کی کہ اگر تم صاحبقران پر غالب آؤ گے تو ہم تم کو سجدہ کرینگے اور تقیہ کرکے اُسکا مذہب اپنے ملک مین جاری کیا اس امر سے حضور اطمینان رکھین کہ ہم خدا پرست ہین صرف بلا کے دفع کرنے کے لیے یہ تدبیر کی ورنہ مثل فرنگوشیہ وغیرہ کے یہ ملک بھی تباہ ہوتے بس بخیال عزت وحرمت وجان کے اطاعت کرلی اسی مضمون کی ہر ایک نے عرضی روانہ کی ہی چنانچہ صنوبر شاہ کے وزیر نے بھی روانہ کی ہی ان سب کی عرضیان شتر سوار لے کر روانہ ہوئے ہین طرف نہ طاق کے ہر ملک سے کہ ان سب عرضیون کا حال آیندہ تحریر ہوگا کہ یہ عرضیان کب پہونچین اور کیا تدبیر کی گئی آمدم بر سر قصہ المختصر جب وزیر یقین یزدان پرست عرضی روانہ کرچکا اُسکے بعد اُسنے تیاری لشکر کا حکم دیا ناظرین کو اس امر کا خیال رہے کہ جب سے یقین نے دین اسلام قبول کیا ہی جب سے یہ یزدان پرست کے نام سے مشہور ہی ورنہ خود پرست کہلاتا تھا یہ اپنے کو آپ سجدہ کرتا تھا اسکی داستان جلد دوم مین تحریر ہوچکی ہی یہان شہر یقینیہ مین تو تیاری ہو رہی ہی اور وزیر کا قصد ہی کہ

کل ہین کل سپاہ لے کر بیرون شہر فروکش ہون اور برجیس سے مقابلہ کرون وہان بیرون شہر اُس کافر کافر
برجیس نے حکم دے دیا کہ ہمارے لشکر مین نقارہ بجے اور سب آگاہ ہون کہ ہم کل شہر یقینیہ پر ضرور
اپنا عذاب نازل کرینگے اور سب کو تباہ و غارت کرینگے یہ حکم دینا تھا اُسکے لشکر مین ایک سواتیس
نقارون پر چوب پڑی صدائے کوس حربی سے زمین ہل گئی منادی نے تمام لشکر مین ندا کر دی
کہ کل شہر یقینیہ پر نائب خداوند و فرزند خداوند اپنا عذاب نازل کرینگے کیونکہ اُن لوگون نے اطاعت
سے انکار کیا یہ صدا دینی تھی کہ ہر طرف چرچا ہونے لگا کہ یہ لوگ بڑے خودسر معلوم ہوتے ہین اور
بہت بے خوف ہین کہ خداوند کی اطاعت سے انکار کیا اور کچھ خوف جان نہ کیا یہ بھی مثل
ان نافرمان بندون کے ہلاک و غارت ہونگے اور سوائے ہلاکت کے کوئی پھل اس نافرمانی
کا نہیں عدول حکمی سے نہ پائینگے یہان تو یہ چرچا ہو رہا ہی اُدھر برجیس نے دربار برخاست
کیا بس سب اُسکے اہل دربار اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے اور باہم کہنے لگے کہ یہ خدا پرست بڑے
نافرمان اور بے خوف ہین کہ خداوند کے حکم پر عمل نہین کرتے ہین باوجودیکہ دیکھ چکے ہین کہ جنھون
نے نافرمانی کی وہ غارت ہوئے نافرمانی کی سزا پائی مگر پھر بھی خیال نہین آتا ہی اور وہی
حرکت کرتے ہین کہ جو باعث ہلاکت ہو بڑے نادان ہین ان مین جو عقلمند تھے انھون نے
اطاعت کرکے اپنی جان بچائی لشکر برجیس مین تو ہر طرف یہی چرچا ہی سخت گان وارزنگ
وچترنگ واسلم و دیلم خوش ہین کہ ہمارے راے نے بڑا کام کیا خوب اہل اسلام کی
تباہی کی صورت نکلی ضرور برجیس بدیع الملک پر غالب آئے گا بدیع الملک کو
برجیس کے ہاتھ سے شکست پہونچے گی اور کل اہل اسلام برجیس کے ہاتھ سے غارت ہونگے
دین اسلام کا نام بھی پھر کوئی نہ لے گا اور جو باقی رہ جائینگے وہ اطاعت کرینگے بس ہم تدبیر کرکے
برجیس کو بھی قتل کرینگے اور خود خدائی کرینگے بے خوف و خطر بعد مہم بدیع الملک ہم برجیس
کو بھگا کر مع لشکر طرف خانہ کعبہ کے لے جائینگے وہان صاحبقران اول ثانی ہین انکو بھی
اسکے ہاتھ سے قتل کرائینگے اب ہم دین اسلام کا نام تک باقی نہ رکھینگے بہت بڑا شخص
ہمارے ہاتھ لگا ہی بس یہ کافران بے حیا باہم اسی طور کی تقریر کرتے ہین اور خوش ہوتے ہین
انکو تو اسی باہم گفتگو مین مصروف رکھا جاتا ہی اب حال شہر یقینیہ کا تحریر ہوتا ہی کہ یہان وزیر
یقین شاہ نے طیاری لشکر کا حکم دے کر دربار برخاست کیا داخل محل ہوا سب سردار
اپنے اپنے مقام پر آکر بندوبست کرنے لگے لشکر مین طیاری ہونے لگی خیمے و بارگاہین
توشک خانہ سے نکالے گئے بار ہونے لگے یہان تو تمام دن اسی بندوبست مین گذرا قریب شام
چند ہرکارے اہل اسلام کے بیرون شہر اس خیال سے آئے کہ چل کر دریافت کرین کہ لشکر حریف
مین کیا ہو رہا ہی اب جو داخل لشکر برجیس ہوئے دیکھا ہر طرف لوگ جمع ہین اور باہم کچھ تقریر
کر رہے ہین اور افسوس کر رہے ہین سیکڑون نقارے بج رہے ہین یہ حیران ہوئے کہ یہ نقارے
کیسے بج رہے ہین بس یہ اُس مقام پر آئے کہ جہان لوگ بیٹھے ہوئے باہم باتین کر رہے تھے
انھون نے سنا کہ وہ لوگ یہ کہہ رہے ہین کہ بڑا غضب ہوا شہر یقینیہ کے باشندون نے
اطاعت سے انکار کرکے اپنے اوپر غضب نازل کرایا اخر خداوند کو غصہ آگیا انھون نے
نقارہ بجوا دیا کہ سب آگاہ ہون کہ ہم کل شہر یقینیہ پر اپنا عذاب نازل کرینگے اور سب کو

غارت کرینگے اب کیا ہوتا ہی منادی نے ندا بھی دیدی بس کل کل شہر پر عذاب نازل ہوگا شل فرنگو شیسہ
وغیرہ کے یہ ملک بھی غارت ہوگا بس وہ ہرکارے یہ سنکے پریشان ہوگئے اور آگے چلے بس جہان
پہونچے یہی ذکر سنا اب تو یہ بہت حیران ہوئے اور باہم صلاح کی کہ اس حال کو بخوبی دریافت
کرکے وزیر صاحب سے اس حال کی خبر کرنا پر ضرور ہی کیونکہ وہ تو غافل ہین اور تیاری لشکر مین
مصروف ہین انکو تو یہ خیال ہی کہ مین شہر سے نکل کر حریف سے مقابلہ کرونگا یہان دوسرا سامان
ہی ایسا نہ ہو کہ غفلت مین کوئی بلا نازل ہوجاے اور شہر تباہ ہو اہل شہر ہلاک ہون ہم پر
فرض ہی کہ ہم اس حال کو دریافت کرکے انکو خبر کرین تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین یہ باہم صلاح
کرکے وہ ہرکارے ایک مقام پر آئے کہ جہان پر چند لوگ بیٹھے ہوئے یہی تذکرہ کر رہے تھے یہ
ہرکارے بصورت آفتاب پرستان تھے انسے دریافت کیا کہ اے بھائیون یہ کیا امر ہی کہ جب
ہم لشکر سے گئے تھے برابر سیر کے تو نہ نقارے بجتے تھے نہ ہر طرف یہ چرچا تھا اتنے عرصہ مین کیا ہوا ہمارے
سامنے نامہ خداوند کا گیا تھا انھون نے کہا کہ بھائیون بڑا غضب ہوگیا خداوند کا وہان نامہ گیا انھون
نے جواب صاف تحریر کیا اطاعت سے انحراف کیا بلکہ بہت کچھ سخت و سست تحریر کیا جب
جواب نامہ آیا خداوند کو غصہ آگیا فوراً حکم فرمایا کہ نقارہ بجے اور منادی لشکر مین ندا کردے کہ ہم کل
شہر پر اپنا عذاب نازل کرینگے بموجب حکم خداوند نقارے بجائے گئے منادی نے ندا کردی
بس وہ نقارے بج رہے ہین اور ہم لوگ اس امر کا افسوس کر رہے ہین کہ ان لوگون نے خود سری
کرکے اپنی جان دی اور یہ ملک بھی تباہ ہوا اب کیا ہوتا ہی ہرکارے یہ تقریر سنکے بولے کہ پھر اس
مرکا افسوس کیا جو جیسا کرے گا ویسی سزا پائے گا کیون نہ اطاعت کی خدا پرست بہت کچھ اپنے
کو خیال کرتے ہین اور جانتے ہین کہ ہم سے بڑھ کر کوئی نہین ہی بس ان سب کا غرور اسی طور سے
نکلے گا یہ کہکر اُن کے پاس سے چلے آئے اور سب کی آنکھ بچاکر لشکر سے نکل کر سیر پر پاؤن رکھکر
طرف شہر کے بھاگے اور داخل شہر ہوئے چونکہ رات ہوگئی تھی مگر اسقدر بدحواس تھے کہ اسی وقت
در محل وزیر پر آکر پہونچے چوبدار سے کہا کہ فخلدار کو بلا کر اطلاع کرو وزیر صاحب کو کہ چند ہرکارے
در دولت پر حاضر ہین کچھ عرض کرنا ہی اور بہت ضروری خبر کہنا ہی ذرا تکلیف لائیے چوبدار نے
فخلدار کو بلا کر جو کچھ ہرکارون نے کہا تھا بیان کیا بس فخلدار اندر گئی وہان وزیر خاصہ کھاکر
برابر آرام مسہری پر جاکر لیٹا تھا اور خیال کر رہا تھا کہ صبح کو کل لشکر لے کر بیرون شہر جاؤنگا
اور مقابل لشکر بر جیس فروکش ہوکر اسکو مقابلہ کرنے سے آگاہ کرونگا اور مقابلہ کرونگا خدا
کریم جسکو چاہے ظفر دے مین تو اسکی ذات پر تکیہ کیے ہون اسی قسم کی دل سے باتین کر رہا تھا
کہ فخلدار نے آکر عرض کیا کہ چند ہرکارے در دولت پر حاضر ہین اور عرض کرتے ہین کہ ہم کو
کچھ ضروری خبر عرض کرنا ہی وزیر نے جو یہ سنا فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اس خیال سے کہ نہ معلوم کیا
خبر لائے ہین جو اس وقت آئے ہین کوئی نہ کوئی ایسی ہی ضرورت ہی اور ایسی ہی کوئی تازہ
خبر ہی کیونکہ لشکر حریف بیرون شہر اترا ہوا ہی شاید کوئی اسی لشکر کی خبر لائے ہون یہ دل
مین خیال کرتا ہوا باہر آیا ہرکارون کو طلب کرکے کہا کہ کیا خبر لائے ہو جلد بیان کرو ہرکارون
نے عرض کیا کہ ہم غلام لشکر کفار مین رہتے تھے کچھ حال دریافت کرین وہان جو پہونچے تو
ہر طرف نقارے بج رہے تھے اور لوگ باہم گفتگو کر رہے تھے کہ مقام افسوس ہی کہ شہر

یقینیہ مفت مین غارت ہوا اُن لوگون نے خداوند کی اطاعت نہ کرکے شہر کو اور اہل شہر کو غارت کیا
اب نہ بچے گا ہم نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ جب جواب نامہ پہونچا تو برجیس نے برہم ہوکر
حکم دیا کہ نقارہ بجے اور لشکر مین منادی کردی جائے کہ کل ہم شہر یقینیہ پر اپنا عذاب نازل کرینگے اور
سب کو غارت کرینگے بس ہم یہ حال سُنکے وہان سے بھاگے اِس خیال سے کہ آپ کو خبر کرین کیونکہ
آپ اس حال سے بالکل بے خبر ہین تاکہ آگاہ ہوکر کوئی تدبیر فرمائین وزیر نے ہرکارون سے یہ سُنکے
جواب دیا کہ وہ کافر اکفر کیا ہم پر عذاب نازل کرے گا نہ صرف اس لیے اُسنے یہ مشہور کیا ہی تاکہ ہم
لوگ یہ خبر سُنکے اور بخوف جان اُسکی اطاعت کرلین صرف ہمارے ڈرانے کے لیے اُسنے یہ خبر مشہور
کیا ہی ورنہ اُسکی کیا مجال ہی اور کیا قدرت ہی کہ ہم پر کسی قسم کا دباؤ ڈالے ہمارا خدا حافظ و نگہبان ہی
سوائے خداوند کریم کے یہ قدرت کسی مین نہین ہی کہ کوئی کسی کو غارت کرسکے یہ صرف باتین ہین تم
جاکر اپنے مقام پر بے خوف بیٹھو اور خدا کو یاد کرو کیا تم نے نہین سُنا صاحبقران کا قول ہی کہ خداوند
کریم سب کا حافظ ہی دشمن سے خوف تو لازم ہی مگر ہر وقت و ہر بلا مین خدا کو یاد رکھے اور اُسکو نہ بھولے
اُسکی ذات پر تکیہ کرے بس دشمن کیا چیز ہی اُسکے روبرو بموجب مصرعہ دشمن اگر قوی است نگہبان
قوی تر است + جو اُسکی مشیت مین ہوگا وہ ہوگا بیکار فکر کرکے اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالنے
سے کیا حاصل یہ کہکر ہرکارون کو رخصت کیا اور محل مین آکر فکر کرنے لگا کہ بڑا غضب ہوا مین تو اس
فکر مین تھا کہ صبح کو لشکر لے کر بیرون شہر جاؤنگا اُس سے مقابلہ کرونگا اُسنے اسکی بھی راہ نہ دیکھی اور
نقارہ بجنے کا حکم دیدیا اور وہ کل سحر سے مقابلہ کرے گا یہ خیال کرکے وزیر نے دل سے کہا کہ کیون
اسقدر پریشان ہوتا ہی جو منظور خدا ہوگا وہ ہوگا اگر ہم سب کی اسی طور سے آئی ہی تو کیا چارہ ہی
موت سے کوئی بھی بچ سکتا ہی بس وزیر اسی فکر و تردد مین شب بھر نہ سویا جب جلادِ فلک تیغۂ
شعاعی حمائل کرکے میدان فلک مین آکر صف آرا ہوا اور اپنے نور و جمال سے تمام عالم کو روشن
کیا یعنی سفیدۂ سحری کا ظہور ہوا ہر ایک نے اہل اسلام سے نماز سے فراغت کی اور اپنے
اپنے کاروبار مین ہر ایک مصروف ہوا دوکاندار دوکانین آراستہ کرنے لگے اہل حرفہ اپنے اپنے
کام مین مصروف ہوئے بس سردار آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ ہوکر دولت
پر حاضر ہوئے وزیر یقین یزدان پرست بھی عبادت خدا سے فراغت کرکے باہر آیا دربار
آراستہ ہوا وزیر نے دریافت کیا ہمارا لشکر طیار ہی سب نے عرض کیا کہ طیار ہی صرف
آپ کے سوار ہونے کی دیر ہی یہ سُنکے وزیر نے سردارون سے کل واقعہ جو کہ ہرکارون سے
سُنا تھا بیان کیا اور کہا کہ اب تو جو کچھ ہو مین اطاعت نہ کرونگا اگر آپ لوگون کو اپنی جان عزیز
ہی تو مین منع نہین کرتا ہون آپ لوگ شوق سے جائین اور اُسکی اطاعت کرین سب نے
جواب دیا کہ یہ امر غیر ممکن ہی کہ ہم آپ کو چھوڑ دین اور ایک کافر کی اطاعت کرین ہم ایسی
زندگی سے باز آئے یہ جو سب نے کہا وزیر نے جواب دیا کہ پھر کیا خوف ہی یہ امر ضرور ہی کہ
اُس مین ایسی قدرت نہین ہی کہ وہ غارت کرسکے یا ہلاک کرسکے ہان خداوند کریم نے کو
ہم سب کی اجل اُس کے ہاتھ سے مقرر فرمائی ہی تو کیا پرواہ ہی بموجب شعر سرنمی پیچم
ز شمشیر جبیب + ہرچہ آید بر سر من یا نصیب + سب نے عرض کیا کہ بسم اللہ سوار
ہوجیے اور بیرون شہر تشریف لے چلیے اور مقابلہ مین فروگزاشت ہوجیے یہ جو اُسنے مشہور

کیا ہی یہ صرف اس غرض سے کہ شاید یہ لوگ خوف زدہ ہوکر اور جان کے بچانے کے خیال سے اگر میری
اطاعت کرین وزیر نے جواب دیا کہ یہی امر میرے بھی خیال مین آیا ہی بس لشکر کو تیاری کا حکم دو کہ تیار
ہومین سوار ہوتا ہون یہان تو یہ گفتگو ہورہی ہی ادھر بیرون شہر صحرا مین لشکر برجلیس اترا ہوا تھا کہ
جب صبح طالع ہوئی سب کفار خواب مرگ سے بیدار ہوئے بس سب سردار مسلح و مکمل ہوکر ہو
بارگاہ مین آئے اور اپنے اپنے درجہ مین آپنے اپنے مقام پر قرینہ سے آکر بیٹھے ارزنگ و چترنگ
وغیرہ بھی اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے افریق شاہ و خوبخوار شاہ قریب پردہ کرسیون پر بیٹھے
جب دربار آراستہ ہوچکا ادنی و اعلی سب آچکے طریقہ یہ ہی کہ جب برجلیس آکر تخت پر بیٹھا ہی تو
ایک برق چمک جاتی ہی اس سبب سے سب کو معلوم ہوتا ہی کہ خداوند تشریف لائے ورنہ کیونکر
معلوم ہو کہ سب خداوند تشریف لائے دوسرے یہی طریقہ ہی کہ جو کوئی دربار مین آتا ہی سوائے
ارزنگ و چترنگ و اسلم و دیلم و سختکان و قرماسپ و دیگر سرداران ارزنگ و چترنگ کے
سب اس پردہ کو سجدہ کرتے ہین اور جب برق چمکتی ہی اور یہ ثابت ہوتا ہی کہ خداوند نے تخت پر جلوہ
فرمایا اسوقت سب سجدہ کو ختم ہوجاتے ہین سوائے اشخاص مذکورہ کے اور یہی برجلیس نے سب
سے کہدیا ہی کہ جب برق کوندے بس معلوم کرلینا کہ مین نے تخت پر جلوس کیا دوسرا طریقہ یہ ظاہر
ہونے کا ہی کہ خداوند نے جلوس کیا کہ ہر قسم کی خوشبو سے بارگاہ معطر ہوجاتی ہی اور ایک نور پیدا
ہوتا ہی کہ جس کے سبب سے تمام بارگاہ روشن ہوجاتی ہی چنانچہ جب سردار آچکے اور دربار
آراستہ ہوچکا اسوقت خوشبو پیدا ہوئی بارگاہ مین روشنی نور ظاہر ہوئی برق کوندی بس سوائے
اُن لوگون کے کہ جن کے نام تحریر ہوئے ہین اور سب نے سجدہ کیا وہ لوگ بیٹھے رہے کیونکہ اقرار
ہوچکا ہی کہ جب صاحبقران کو غارت کرچکے گا اور اہل اسلام کو تباہ اسوقت ہم سب آپ کو
سجدہ کرینگے اور آپ کی اطاعت کرینگے تا وقتیکہ یہ امر نہ ہوگا اسوقت تک ہم کو سجدہ کی تکلیف
سے معاف رکھیے گا برجلیس نے منظور کرلیا تھا بدین سبب یہ لوگ سجدہ نہین کرتے ہین ورنہ
سب اہل دربار سجدہ کرتے ہین بس سب نے جب سجدہ سے سر اٹھایا اور بیٹھے ہوئے کہ آواز
آئی ای خوبخوار شاہ سب بندون سے کہو کہ آپ بیٹھ جائین تعظیم ہوچکی خوبخوار شاہ نے
پکار کر کہا سب سلام کرکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے یہ بھی عرض کرچکا ہون کہ جو جسکا نگل
یا کرسی ہی اس پر اسکا نام تحریر ہی وہ اسی پر بیٹھ سکتا ہی دوسرا نہین بیٹھ سکتا ہی جب سب
اپنے اپنے مقام پر بیٹھ چکے اسوقت حجاب کے اندر سے آواز آئی کہ لشکر کی تیاری کا حکم دو ہم
سوار ہوکر مع لشکر کے میدان مین جاکر شہر اینیمہ پر عذاب نازل کرینگے اور تم لوگ بھی سوار ہو
اور اپنے خداوند کی قدرت کو دیکھو کہ کیونکر ان بندگان گنہگار پر عذاب نازل کرینگے اور خوف
کرو کہ اگر ہم سرتابی کرینگے تو اسی طور سے ہم بھی بتلاے عذاب و غضب خداوندی ہونگے یہ
جو حکم دیا بس اسی وقت افریق شاہ نے حکم دیا کہ منادی اہل لشکر کو آگاہ کردے کہ سب
طیار ہوکر آمادہ ہوجائین اور تخت خداوندی در دولت پر حاضر کیا جائے خداوند سوار
ہونگے یہ حکم دینا تھا کہ منادی نے لشکر کو اس حکم سے آگاہ کیا اسی لاکھ کا لشکر ہی فوراً کمربندی
ہونے لگی تھوڑے عرصہ مین کل لشکر طیار ہوگیا وہی تخت کہ جس پر برجلیس سوار ہوکر
سہر آفتاب نما سے چلا تھا لاکر در خیمہ پر لگا دیا گیا چوبداروں نے آکر عرض کیا کہ سب سامان

ہو گیا لشکر طیار ہی بس خوبخوار نے قریب پردہ جاکر عرض کیا آواز آئی کہ تم لوگ بھی بیرون بارگاہ
جاکر سوار ہو ہم سوار ہوتے ہین یہ حکم سننا تھا کل اہل دربار بیرون بارگاہ آئے ہر ایک اپنی سواری
کے قریب آکر کھڑا ہوا افریق و خوبخوار و وزیر برجیس بخت کے پاس آکر کھڑے ہوئے یکایک
برق کوندی روشنی ہوئی خوشبو پھیلی خود بخود گھنٹہ و ناقوس جو بخت مین لگے ہوئے تھے بجنے
لگے سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ خداوند سوار ہوتے ایک مرتبہ سوائے لشکر ارزنگ و چترنگ
کے سب لشکر نے سجدہ کیا اور رجے یا خداوندا آفتاب و برجیس کی لشکر مین بلند ہوئی خوبخوار شاہ
و افریق شاہ و وزیر اپنے اپنے مقام پر جو کہ اُس بخت کے درجون مین انکے لیے مقرر تھا آکر بیٹھے
انکا سوار ہونا تھا کہ سب سوار ہوئے ارزنگ وغیرہ اپنے بختون پر سوار ہوئے بخت برجیس
ہاتھیون پر کسا گیا سب سردارون بادشاہون نے گرد اُسکے حلقہ کیا نشان لشکر کھل گئے برجین
اُٹھنے لگین ہر طرف سے یا خداوند برجیس کی صدا آنے لگی اس شان و شوکت سے لشکر سامنے
شہر یقینیہ کے آکر پہونچا صف بندی کا حکم ملا صف آرا نے نکل کر صفین آراستہ کین اسی لاکھ
سپاہ کی صف بندی ہوئی صفین تھین کہ معلوم ہوتا تھا کہ سمندر کی موجین ہین ایک طرف ساحر
صف آرا تھے اور ایک سمت غیر ساحر سب کے اسلحہ دھوپ مین چمک رہے تھے ور دیان
ضودے رہین تھین جب لشکر صف آرا ہو چکا ابر سوسنی رنگ آکر تمام لشکر پر محیط ہو گیا
ایک آسمان پر سر بخت برجیس بلوری محیط ہوا جب یہ سب بندوبست ہو چکا سوخت
برجیس نے گنبد کے اندر سے پکار کر کہا جو کہ بخت نیرالماس نگار بنا ہوا تھا جسکے اندر برجیس
بیٹھا ہوا تھا اور پردے موتیون کے پڑے ہوئے تھے اور ایسا ضود دیتا تھا کہ نگاہ نہ کام کرتی
تھی کوئی اُس سمت دیکھ نہ سکتا تھا یہ وجہ تھی کہ جو کسی نے برجیس کو ہر وقت سوار ہوتے
کے بھی نہین دیکھا کیا دیکھے نگاہ تو کام کرتی ہی نہین ہی کیونکر کوئی دیکھے بس جب برجیس
نے پکار کر کہا کہ یا خداوندا ی پدر نیرگوار مین تو شہر یقینیہ کے حاکم سے اور اُس شہر کے باشندون
سے جنگ تمام کر چکا مین نے نامہ بھیجا اُنھون نے میرے نامہ کا جواب سخت تحریر کیا مین تو یہ چاہتا
ہون کہ اُن پر اپنا عذاب نازل کرون لہذا آپ بھی کسی فرشتہ کے ذریعہ سے اُنکو آگاہ فرمائیے
شاید آپ کے فرمانے سے وہ اطاعت کرین ورنہ آفتاب قدرت کو حکم فرمائیے کہ وہ ظاہر
ہو کر ان سب کو جلا دے اور شہر کو تباہ کرے ایک کو زندہ نہ رکھے بلکہ عمارات شہر کو بھی منہدم
کر دے انکی یہی سزا ہی تاکہ اورون کو عبرت ہو کہ جو نافرمانی کرے گا اُسکا یہی حال ہوگا برجیس
کا یہ کہنا تھا کہ اُس آسمان سے آواز آئی کہ ای فرزند من و ای نائب من جو تو کہتا ہی ایسا ہی کیا
جائے گا تو اطمینان رکھ اس صدا کا آنا تھا کہ پھر گھنٹہ و ناقوس بجے اور سب سجدہ لوحرم ہوئے
اب جو سب نے سر سجدہ سے اٹھائے دیکھا کہ اُس آسمان مین ایک دریدا ہوا اور اُس در
سے ایک تخت نکلا سب نے دیکھا کہ اُس پر ایک مہیب صورت و عجیب شکل کا انسان
ہی اور ایسا ہولناک چہرہ ہی کہ اگر دیو بھی دیکھ لے تو مارے خوف کے کانپ جائے و اندام
مین اُسکے رعشہ پڑ جائے تخت پر بیٹھا ہوا ہی اُسکے ہر بن مو سے شعلہ نکل رہے ہین ایک
تقارہ اُسکے سامنے رکھا ہوا ہی خوب اُسکے ہاتھ مین ہی یہ دیکھ کر لشکر برجیس کے تو حواس
جاتے رہے سب نے سر جھکا لیے اُسنے آسمان سے نکلتے ہی آواز دی کہ منم فرشتہ قدرت

وہ صدا ایسی پُر ہول تھی کہ یہ معلوم ہوا کہ گویا نقارہ گڑگڑایا بادل گرجا سب کے دل ہل گئے اُسنے
یہ کہکر کہا کہ مین بہ حکم خداوند برائے پند و نصیحت باشندگان شہر یقینیہ کے جاتا ہون یہ کہا اور نقارہ پر
چوب لگائی صدائے نقارہ سے سب کے قلب و جگر ہل گئے وہ یہ کہتا ہوا طرف شہر یقینیہ کے
روانہ ہوا اِدھر سے یہ چلا اُدھر سرداروں نے وزیر یقین شاہ سے عرض کیا کہ سواری در دولت پر
موجود ہی حضور سوار ہون لشکر بھی تیار ہی یہ سننا تھا کہ وزیر یقین شاہ مع سرداروں کے بیرون
دربار آیا تخت پر سوار ہوا سب سردار بھی سوار ہوئے وزیر کل لشکر لیکر جو کہ قریب ایک لاکھ
ساٹھ ہزار کے تھا مع بارگاہ وغیرہ کے چلا تھا ابھی چند قدم در دولت سے راہ طی کی تھی کہ ایک
برق چمکی سب نے سر اُٹھا کر دیکھا کیا نظر پڑا کہ ایک تخت ہوا پر قائم ہی اُس پر ایک دیو خصال کہ
جسکے دونون شانون پر دو پر ہین مثل اژدر دہان کے اور چہرہ اُسکا سیاہ ہی مثل تیر دو دانت بڑے
بڑے باہر ہین ایک لنگ باندھے ہوئے ہی مگر ایسی مہیب صورت ہی کہ دیکھے سے ہاتھ پاؤن
کانپے جاتے ہین دل تھراتے ہین تخت پر بیٹھا ہی تمام جسم سے اُسکے شعلہ نکل رہے ہین ایک
نقارہ آگے بڑا سا رکھا ہی چوب ہاتھ مین یہ دیکھکر سب سردار و اہل لشکر حیران ہوئے کہ
یہ کیا آفت ہی اور یہ کیا بلا ہی مگر سب نے لاحول پڑھکر سر جھکا لیے مگر صفت یہ تھی کہ اُسکو
کل اہل شہر نے دیکھا کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ جہان وہ نظر نہ آتا ہو جو لوگ راہ مین تھے اُنھون نے
بھی دیکھا اور جو گھرون مین تھے اُنھون نے بھی دیکھا اور سب اُسکو دیکھ کر خائف ہوئے مگر جو
اعتقاد کے پختہ تھے وہ اپنے اپنے مقام پر جمے رہے سب نے کہا کہ یہ کوئی شیطان ہی ہم کو ڈرانے آیا ہی ہم
تو خوف نہ کرینگے جو سب کا حال وہ اپنا حال بتاوی کہتا ہی کہ مردون کا کیا ذکر ہی عورات
و بچون نے بھی یہی کہا اہل شہر مین ہر طرف یہی ذکر تھا کہ جو کچھ ہو ہم تو برجیس کی اطاعت
نہ کرینگے یہ سب اُسی کی مکاری ہی اور فریب ہی اُسی نے کسی ساحر کو ایسے ہیبت سے
بھیجا ہی تا کہ ہم خوف زدہ ہو کر اُسکی اطاعت کرین ہان اسقدر تو ہوا کہ دوکانداروں نے
دوکانین بند کر دین اور اپنے اپنے مکان کی طرف روانہ ہوئے بازارین بند ہو گئین جو لوگ
باہر تھے گھرون مین چلے آئے اور بندوبست کرنے لگے کہ اگر کوئی بلائے سحر اس شہر پر نازل
ہوگی تو ہم سب اپنے بال بچون کو لے کر نکل جائینگے جلائے وطن اختیار کرینگے مگر کافر
کی اطاعت نہ کرینگے ہر ایک شہر سے نکل جانے کا بندوبست کر رہا ہی کیا رئیس کیا فقیر کیا
صاحب پیشہ کیا غیر صاحب پیشہ سب نے مال و اسباب سے ہاتھ دھویا اپنے جانون کی
حفاظت کی تدبیر مین ہر ایک مصروف ہوا یہ لوگ تو یہ فکر کر رہے ہین اُدھر اُس مہیب شکل
نے پکار کر کہا کہ ای اہل شہر یقینیہ وای باشندگان ملک وای حاکم ملک وای اہل لشکر و
ای خدا پرستان آگاہ ہو اور خبردار ہو کہ مین فرشتہ قدرت خداوند آفتاب ہون میرا نام
ملک الموت قدرت و جلاد فلک ہی مین ہی سب کی روحین قبض کرتا ہون مجکو خداوند
نے بھیجا ہی کہ تم سب اہل شہر وغیرہ کو آگاہ کرو کہ کیون اپنی جانین برباد کرتے ہو کیون
شہر کی تباہی کی صورت پیدا کرتے ہو کیون نہین میرے فرزند و نائب کی اطاعت کرتے
ہو برجیس آفتاب پرست میرا فرزند ہی مین نے اُسکو اپنا نائب مقرر کیا ہی مین ہی
تم سب کا خدا ہون تم سب کو بدیع الملک نے بہکا دیا ہی بھلا کوئی بھی اس امر کو

یقین کرے گا کہ جسکو دیکھا نہین جو کہ نور کا قبضہ ہو اُسی سے یہ سب کام ہون کہ وہ دنیا کو خلق کرے اور انسان پیدا کرے بھلا خیال تو کرو اُس مین یہ قدرت کب ہی سوائے اسکے کہ وہ تاریکی کو برطرف کردے یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ جو نہ ہاتھ رکھتا ہو نہ منھ نہ چشم نہ جسکے مان ہو نہ باپ نہ بھائی نہ بہن نہ جورو نہ بیٹا نہ بیٹی نہ کھاتا ہو نہ پیتا ہو نہ سوتا ہو نہ جاگتا ہو جس مین یہ سب باتین نہ ہون وہ کیونکر دنیا کو خلق کر سکتا ہی بھلا دیکھو تو کہ کبھی سلف سے آج تک بدون مان باپ کے کوئی فرزند پیدا ہوا ہی بس یہ سب دلیلین اہل اسلام کی بیکار ہین اور بہکانے کے طریقہ ہین ہان جن مین یہ سب اوصاف پائے جاتے ہین اور جو سب کامون پر قدرت رکھتا ہی وہ خدا ہی جیسا کہ مین ہون جو صفتین تم مین ہین وہ سب مجھ مین ہین بس اسقدر فرق ہی کہ مین دنیا کو پیدا کر سکتا ہون اور غارت کر سکتا ہون تم یہ نہین کر سکتے ہو اگر مین چاہون تو اس دنیا کو برباد کرکے دوسری اور دنیا پیدا کرون جسکو چاہون مار ڈالون اور جسکو چاہون زندہ کردون تم مین یہ قدرت نہین ہی بس تم بندے ہو مین خدا ہون میرے کہنے پر عمل کرو اگر عمل نہ کروگے تو یاد رکھو کہ ایک چشم زدن مین مین اس ملک کو ایسا غارت و تباہ کردونگا کہ یہ بھی نہ ثابت ہو کہ یہان ملک آباد تھا اور تم سب پر عذاب نازل کرکے ہلاک کرونگا اور جلا کر خاک سیاہ کردونگا ایک بھی زندہ نہ بچے گا یہ آخری حجت ہی کیونکہ مین رحیم ہون و عادل ہون اس سبب سے بار بار نصیحت کرتا ہون آیندہ تم کو اختیار ہی اگر اب میرے کہنے پر عمل نہ کروگے اور ایک گھنٹہ کے عرصہ مین میرے فرزند کی خدمت مین حاضر ہو کر اُسکی اطاعت نہ کروگے تو مین تم سب کو ابھی غارت کردونگا یہ کہکر اُسنے چوب نقارہ پر لگائی اور کہا کہ یہ جو کچھ مین نے بیان کیا سب خداوند کی طرف سے بیان کیا اب تمکو اختیار ہی جو اُنکا حکم تھا وہ مین نے تم سب کو سُنا دیا راوی کہتا ہی کہ اُس ساحر کی صدا جو کہ تخت پر سوار ما بین زمین و آسمان یہ سب تقریر کر رہا تھا کل اہل شہر نے سُنی یہ صفت تھی کہ اُسنے ایک مقام پر تخت قائم کرکے بیان کی مگر سب کے کان مین حرف بحرف اُسکی تقریر کی صدا آئی جو جہان تھا اُسنے سُنی ایک غریو پیدا ہوا تمام شہر مین اور ہر ایک کی زبان سے یہ نکلا کہ ہم گو مرنا قبول ہی مگر اُس کافر کی اطاعت کرنا نہین قبول ہی بلکہ ہر ایک نے بہت سخت و سست کہا اور اہل لشکر و سرداران لشکر و وزیر نے جو کہ اب حاکم شہر ہی طرف سے **یقین یزدان پرست** کے یہ تقریر سنکے لاکھلاکھ لعنت کی اور ہزارون گالیان **برجیس** کو دین یہ تقریر اُس تخت سوار نے بھی سُنی بہت برہم ہوا اور کہا کہ تم سب کی قضا ہی آئی ہی یہ کہکر اور نقارہ بجا کر جدھر سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا مگر یہان اہل شہر نے از غریب تا امیر سب نے اپنی جان بچانے کی یہ صورت کی کہ جو کچھ اُٹھ سکا وہ مال و اسباب لیا اور اپنے بال بچون کو ہمراہ لے کر دوسرے دروازہ شہر سے نکل گئے ہر طرف غدر مچ گیا اہل شہر فرار ہونے لگے مگر اطاعت نہ کی کہان تک بھاگین لاکھون آدمی ہین مگر جو کہ بھاگے تھے وہ جا جا کر کوہ و صحرا مین مقام امن تلاش کرکے مقیم ہوئے اس خیال سے کہ جب ہم کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ وہ کافر اپنا لشکر لیکر چلا گیا اور شہر بچ گیا یا غارت ہو گیا تو پھر آکر اپنے اپنے مقام پر قیام کرینگے شہر مین ہر طرف ایک طور کی بھگدڑ مچی ہوئی ہی جسکو جو بنتا ہی وہ کرتا ہی ایک تلاطم برپا ہی کچھ لوگ بھاگے جاتے ہین کچھ یہ خیال کرکے نہین بھاگے ہین کہ اگر قضا آئی ہی تو جہان جائینگے ضرور ہلاک ہونگے یہ سب شعبدہ سنے کے ہین اگر قضا نہین آئی ہی تو یہان بھی بچینگے اور وہان بھی خدا سب مقام پر حافظ ہے۔ یکبار

اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالنے سے کیا حاصل بعض یہ خیال کرکے بھاگے ہین کہ حدیث مین آیا ہی کہ
جہان بلا نازل ہونے والی ہو یا نازل ہوا پنی جان کی حفاظت کرکے ٹل جاتی ہی کیونکہ دو قضا مین ہین
ایک معلق اور ایک مبرم معلق ٹالے سے ٹل جاتی ہی مبرم نہین ٹلتی ہی بس کیا معلوم کہ یہ کونسی
قضا ہی اس سے ٹل جانا ہی اچھا ہی خیر شہر مین تو غدر ہی اُدھر وزیر کل لشکر کو لیے ہوئے یہ قصد جنگ چلا آتا
ہی اسنے قصد کر لیا ہی اور سب سردارون واہل لشکر سے کہدیا ہی کہ جب لشکر کفار نظر آئے تم لوگ
بلا تامل تلوارین کھینچ کر جا پڑنا یہ نہ خیال کرنا کہ انکی طرف سے سبقت ہو یہ موقع اس خیال کا نہین ہی
سب نے منظور کیا ہی وزیر یہ اپنے سردارون سے کہتا ہوا راہ طی کر رہا ہی کہ آپ لوگون نے اسکی
مکاری وتدبیر دیکھی یہ سب شعبدہ ہین جب اُسنے دیکھا کہ یہ لوگ کسی صورت سے اطاعت قبول
نہین کرتے ہین ایک ساحر کو اس صورت سے بھیجا کہ وہ جاکر یون خوف دلائے اور اہل شہر کے
دلون پر خوف طاری کرے شاید وہ لوگ خوف کھاکر اور اگر اطاعت اختیار کرین تو یہ اُس کا
خیال خام وتصور ناتمام ہی ہم تو سر کو ہتھیلی پر رکھے ہوئے ہین ہم سے تو یہ نہ ہوگا کہ کافر کی اطاعت
کرین بس چاہے زندہ رہین چاہے مرجائین ہم موت سے نہین خوف کرتے ہین بدون قضا کے نہ
مرینگے آپ لوگون کو اختیار ہی ہین جبر کسی پر نہین کرتا ہون کہ میرے ہمراہ رہکر اپنی جان تلف
کرین اختیار ہی چاہے اس کافر کی اطاعت کیجیے چاہے کسی طرف نکل جائیے ہین تو نہ اطاعت
کرونگا نہ کسی طرف جاؤنگا اُسکے خوف سے ہین اُس بادشاہ کی طرف سے یہان کا حاکم ہون کہ جس
نے کئی مقابلہ صاحبقران سے سر میدان کیے اور سامنے سے نہ بھاگا بس ہین اس کافر کے
خوف سے بھاگون اکیلا نہ ٹھہرونگا اور جان دونگا سب نے عرض کیا کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین
اگر یہی امر منظور ہوتا تو اسوقت تک آپ کی ہمراہی کیون کرتے اب تک نکل نہ گئے ہوتے ہم سبکی
جانین دین اسلام وآپ کے قدم پر نثار ہین وزیران سب سے یہ باتین کرتا ہوا چلا جاتا تھا
کہ جو ہرکارون نے آکر خبر دی کہ بیرون شہر ایک میدان وسیع مین لشکر برجیس صف آرا ہی
جہان تک نگاہ جاتی ہی سوائے سیاہ کے دوسری شی نظر نہین آتی ہی وزیر نے کہا کہ صف آرا
ہونے دو ہم سب کو ذات خدا پر تکیہ ہی جو ہین وہ ہرکارے یہ خبر دے کر بیٹھے تو چند ہرکارون نے
آکر بیان کیا کہ حضور بڑا غضب ہوا اس مکار کی گفتگو وتقریر سُنکے تمام شہر مین غدر مچ گیا ہی
کسی نے یہ امر تو قبول کیا نہین کہ ہم جاکر کافر کی اطاعت کرین اپنا دین ترک کرین مگر یہ ضرور
کیا کہ اپنے آل وعیال ومال کو لیکر شہر سے بھاگے جاتے ہین وزیر نے کہا کہ جانے دو اچھا
ہی شاید کوئی بلا نازل ہو مثل فرنگو شیہ وغیرہ کے تو بڑی خرابی ہو کیونکہ یہ لوگ فرنگو شیہ
کا حال سنے ہوئے ہین اس سبب سے تقدم کرنے مین اچھا ہی پہان تو یہ باتین ہین مگر وزیر
لشکر لیے ہوئے چلا آتا ہی بہت جلد راہ طی کر رہا ہی اُدھر وہ تخت سوار لشکر مین پہونچا اور
سامنے تخت برجیس کے اپنے تخت کو روک کر پکارا کہ ای نائب خداوند یہ لوگ راہ پر نہ
آئینگے آپ خداوند سے کہکر اُن پر اپنا عذاب نازل فرمائیے یہ کہکر اُسی آسمان مین غائب ہوگیا
اُدھر وہ غائب ہوا ادھر برجیس نے اُسی گنبد کے اندر سے پکار کہا کہ یا خداوند میری رائے
ہی کہ اب آپ عذاب نازل کرین یہ کہتا تھا کہ ایک مرتبہ گڑگڑاہٹ ہوئی ہزارون برقین لوندین
بس سب نے دیکھا کہ وہ آسمان شق ہوا اور اُس آسمان سے ایک آفتاب پیدا ہوا اور چمک کر

بلند ہو گیا اور چمکتا ہوا طرف شہر یقینیہ کے چلا سب نے کہا کہ لو غضب ہوا اب شہر یقینیہ نہ بچے گا
کوئی دم مین تباہ ہو جائے گا خداوند کا غضب نازل ہوا یہ لوگ تو یہ کہ رہے تھے کہ ادھر وہ آفتاب
بلند ہو کر چمکا اور اسکا عکس شہر یقینیہ پر پڑا اور وہ آفتاب مقابل شہر ہو کر ہوا پر قائم ہوا اسکا یہ
ہونا تھا اور عکس کا پڑنا تھا کہ ایک مرتبہ سب ہوا گرم ہو گئی گرم کے جھونکے شہر مین چلا ابھی وزیر مع لشکر
کے شہر مین نہ گھسنے پائے تھے کہ وہ جھونکے ہوا کا آیا یہ معلوم ہوا کہ گویا کسی نے
اٹھا کر تنور مین ڈال دیا سب اہل لشکر گھبرا گئے ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ کیا گرم جھونکا
آیا ہے اسوقت تک آفتاب معلوم ہوا کہ گویا آگ مین پڑے اہل لشکر پر کیا منحصر ہے سب اہل شہر کو
یہی معلوم ہوا جو لوگ گھروں دالانوں مین تھے انکو بھی یہی معلوم ہوا سب نے یہ خیال کیا کہ
اتفاق ہی تو ہے کہیں سے ہوا گرم آ گئی مگر اب متواتر ہوائے گرم کے جھونکے آنے لگے اب تو سب
پریشان ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہے ادھر جو کچھ عرصہ گذرا اور آفتاب سحر کا پورا اثر شہر پر پڑا صفت
یہ ہے اور ایسا سحر کامل ہے کہ آفتاب تو تمام ایک مقام پر ہے مگر اسکا اثر تمام شہر پر پڑ رہا ہے بس جب
پورا اثر پڑا اب تو گرمی کی یہ حالت ہوئی کہ ہر ایک کی زبان نکل آئی پیاس کی شدت ہو گئی
تمام ظروفون مین پانی خشک ہو گیا ایک قطرہ نہ باقی رہا ہر در و دیوار سے شعلہ نکلنے لگے زمین
مثل تابہ آہنی کے گرم ہو گئی بس انسان و حیوان کی ایک حالت ہو گئی سب ہانپنے لگے
زبانون مین کانٹے پڑ گئے تالو خشک ہو گئے حیوان تو تڑپ تڑپ کر مر گئے سیاہ کی عجب
حالت ہوئی اہل شہر کی نئی کیفیت ہوئی یہ جو اہل شہر نے عالم دیکھا جو لوگ اطمینان سے بیٹھے
ہوئے تھے وہ بھی بندوبست بھاگنے کا کرنے لگے ایک تلاطم مچ گیا اب تو یہ حالت ہوئی کہ
آسمان پر سے آگ برسنے لگی اور زمین سے شعلہ نکلنے لگے در و دیوار مثل ہیزم خشک کے
جلنے لگی جو شے تھی وہ مثل شمع کے جل رہی تھی ہر طرف شہر مین آگ لگی تھی انسان مثل درخت
چنار کے جل رہے تھے بس جسکی جتنی قضا نہ تھی وہ باقی رہے تھے ورنہ سب بھاگ گئے تھے جب
یہ عالم لشکر کا وزیر نے دیکھا کہ ہر طرف لشکر مین آگ لگی ہوئی ہے لشکری ہلاک ہو رہے ہیں
بس حکم دیا کہ بڑا غضب ہوا ہم اس خیال مین رہے کہ وہ مقابلہ کرے گا اسنے سحر کیا کہ بسبب
سحر کے تمام شہر مین آگ لگ گئی اور آسمان پر سے بھی آگ برس رہی ہے اے بھائیو جس کا
جدھر جی چاہے بھاگ جائے اپنی جان اس بلا سے بچائے جس امر کا خیال تھا وہی پیش آیا اور
اسنے مکر کیا جس طور سے اسنے فرنگ شیشہ کو سحر کر کے تباہ کیا تھا اسی طور سے اس ملک کو بھی تباہ
کیا خیر جو مرضی خدا مگر ہمین تو خدا گونگا یہ جو وزیر نے پکار کر کہا بس لشکر مین ایک تلاطم مچ گیا
سب اپنی جانین لے کر بھاگنے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ جب تک آگ لگے لگے لاکھون آدمی
شہر سے نکل گئے اور کئی لاکھ قریب بھاگ گئے بلکہ کل لشکر بھاگ گیا دو سرے دروازے
سے بس وزیر و چند سردار اس مقام پر رہ گئے اور تھوڑے سے اہل شہر جنکی قضا تھی اب تو
تمام شہر آتش بار ہو گیا عمارتین جل جل کر گرنے لگی شہر پناہ کی دیوار گر گئی سب لشکر برجیس
نے دیکھا کہ تمام شہر مین آگ لگی ہوئی ہے تلاطم مچا ہے شہر مثل ہیزم خشک کے جل رہا ہے وہ
آفتاب نیچا ہو کر قریب ہوتا ہے وہ وہ زیادہ ہوتے ہین لشکر برجیس مین ہر ایک
کی زبان پر تو یہ جاری تھی ہر ایک یہی کہہ رہا تھا کہ خداوندا تو ہی ہمکو اس بلا سے بچانا ہم ہر گز لشکر تم

رکھنا خداوندتیری توبہ ہی توہی بچانے والا ہی جو تجھسے پھرا اور جس پر تیرا غضب نازل ہوا وہ کسی طرف کا نہ رہا
کیا چلد تو نے اس شہر کو تباہ کیا ہی راوی کہتا ہی کہ اُدھر وہ جو اہل شہر مین رہ گئے وہ جل کر خاک
ہوگئے اور وزیر مع چند سردارون و کچھ لشکر کے رہ گیا تھا وہ بھی سوختہ ہوکر رہ گیا مگر یہ جو سب
جلے اور مرے خداوند کریم نے ان سب کو داخل بہشت فرمایا اُس پر بھی قریب لاکھ پچاس ہزار
کے اہل اسلام شہید ہوئے آگ تو لگی ہوئی تھی اُس پر یہ غضب ہوا کہ اُس آفتاب سے برقین چمک
چمک کر شہر پر گرنے لگین اور عمارت گرنے لگی تمام مال و اسباب نقد و جنس سب تباہ ہوگئی
جو لوگ جلے اُنکے استخوان تک کا نشان باقی نہ رہا ایسا وہ شہر غارت ہوا کہ بالکل میدان ہوگیا
ہر مقام پر خاک کا پتلہ بنکر رہ گیا ہر طرف غبار بلند تھا خاک اُڑ رہی تھی ایک ہو کا عالم تھا سوائے
ویرانی کے کچھ نظر نہ آتا تھا ارژنگ و چترنگ و سنجگان کھڑے ہوئے قہقہہ لگا رہے تھے اور
باہم کہتے تھے کہ خوب ہوا جو یون خدا پرست تباہ ہوئے خوب ہم نے بدلا لیا اچھا شخص ہمارے ہاتھ لگا
ہی اب اہل اسلام کا زندہ بچنا دشوار ہی اسی طور سے سب تباہ ہونگے یہ کہتے تھے اور ہنستے تھے بس
جب تمام شہر غارت ہو چکا ایک مرتبہ وہ آفتاب کڑک کر گرا اور ایک شعلہ زمین سے نکلا جو کچھ کہ
باقی تھا وہ بھی جل کر خاک سیاہ ہوگیا سوائے راطو کے انبار کے وہان کچھ نظر نہ آتا تھا جو بیچارے
جلے تھے اُنکو قبرین تک نہ نصیب ہوئین بس وہ آفتاب جب چمک کر گرا اور سب جل گیا ایک
مرتبہ کڑک کر بلند ہوا اور اُسی آسمان مین غائب ہوگیا جو کہ گنبد اور تخت برجیس پر محیط تھا غائب
ہوا اُسکا غائب ہونا تھا کہ ایک ایسی ہوا چلی کہ وہ جو راطو کے انبار اُس مقام پر لگے ہوئے تھے سب کو
اُڑا لے گئی صاف میدان ہوکر رہ گیا سوائے خشت و چونے کے اور کسی چیز کا انبار نہ تھا یہ جو عالم
لشکر برجیس نے دیکھا اور اس طور سے شہر کو غارت پایا سب نے افسوس کیا اور باہم کہا کہ واقعی
بہت بڑا غضب نازل ہوا یہ ثمرہ ہی نافرمانی کا جب برجیس اُس شہر کو غارت کر چکا پکار کر کہا کہ
اے افریق شاہ لشکر کو واپس چلنے کا فرودگاہ پر حکم دو کل سے دوسرے ملک کو کوچ کرینگے
اور اہل لشکر سے کہدو کہ تم نے غضب خداوندی کا حال دیکھا جو میری نافرمانی کریگا اُسکا
یہی حال ہوگا افریق شاہ نے یہ حکم اہل لشکر کو سُنا دیا بس لشکر طرف فرودگاہ کے واپس گیا
تخت برجیس اُسی خیمے کے در پر لاکر لگا دیا گیا برجیس اُتر کر داخل محل ہوا ایک برق کوندی
آواز آئی تخت لے جاؤ خداوند داخل خیمہ ہوگئے تخت کو لاکر اُس مقام پر رکھا جو کہ اُسکے لیے
مقرر تھا سب لشکر نے کمر کھولی ہر ایک اپنے مقام پر جاکر آسودہ ہوا مگر افسوس کر رہا تھا
کہ دربار کا ڈنکا ہوا سب حاضر دربار ہوئے دربار آراستہ ہوا برجیس موافق اپنے قاعدہ کے
آکر بیٹھا جب سب سجدہ کر چکے اُسوقت برجیس نے خونخوار کو پکارا اور کہا کہ اہل دربار
سے کہو کہ تم نے میرے غضب کو دیکھا کہ جنھون نے نافرمانی کی اُنھون نے کیسی سزا پائی دیکھو
کہ شہر کا نام و نشان تک باقی نہ رہا یہ بھی تو نہین معلوم ہوتا ہی کہ اس مقام پر کوئی ملک آباد
تھا یہی ثابت ہوتا ہی کہ ہمیشہ سے ویران تھا سب نے یہ جو سُنا ایک زبان ہوکر کہا کہ
خداوند تیرے غضب سے ڈرنا چاہیے جو تجکو بخدائی نہ مانے وہ ضرور کافر ہی تیرا ماننے والا قابل
بہشت ہی جو کچھ تو فرماتا ہی آمنا و صدقنا سب سچ اور درست ہی یہ جو اہل دربار نے کہا آواز
آئی کہ تم لوگ دیکھنا یہان سی طور سے سب خدا پرستون کو غارت کرونگا کیونکہ اب مجکو اور

خداوند کو اُن کی نافرمانی بہت ناگوار گذرتی ہی اور یہ لوگ حد کے مغرور ہین بس اب اُنکی الفت و محبت خداوند کے قلب سے جاتی رہی ہی تم لوگ دیکھنا کہ اب یہ لوگ کیونکر غارت ہوتے ہین مجھسے خداوند فرماتے تھے کہ مین نے ان لوگون سے سلب قوت کرلی جو قوت و طاقت عطا کی تھی وہ سب سلب کرلی اب وہ قوت و طاقت اُن لوگون مین نہین باقی رہی ہی ایک بچہ اُنکو زیر کرسکتا ہی وہ زور اُنکے کم ہوگئے اب وہ صاحبقرانی کے دعوے بجا چلے خداوند یہ فرماتے تھے کہ اب مین ان بندون مین سے کسی کو صاحبقران بناؤنگا کہ وہ دین آفتاب پرستی کو رواج دے گو مین نے ان لوگون کو بھی رواج دینے کے لیے خلق کیا تھا اور زور و طاقت دی تھی مگر وہ منحرف ہوگئے دو مراد مین قبول کرلیا اپنے زور و طاقت پر مغرور ہوئے اور سب میرے بندون کو قتل کیا مین نے قبل مین ایک اور صاحبقران پیدا کیا تھا جو کہ حمزہ کی اولاد سے تھا اور ایرج نام تھا اُسنے اس مذہب کو رواج دیا تھا کئی ملکون پر اُسنے قبضہ کرلیا تھا اٹھارہ برس لشکر حمزہ سے لڑا جب اسقدر اُسکو زور و طاقت مرحمت ہوئے کہ برابر سے حمزہ سے لڑا بس وہ بھی مغرور ہوگیا یہ امر مجکو ناگوار ہوا مین نے حمزہ سے زیر کرادیا اگر وہ غرور نہ کرتا تو وہی صاحبقران ہوتا حمزہ کو زیر کرتا مگر اُسنے غرور کرکے اپنی خرابی کی جیسے کہ مین نے لقا و فرعون وغیرہ و زیر حد شاہ وغیرہ کو اپنا نائب مقرر کرکے پردہ دنیا پر بھیجا کہ تم جاکر دین آفتاب پرستی کو رواج دو وہ جو دنیا پر آئے خود خدا بن بیٹھے اور دعوی خدائی کرنے لگے بس مین نے اُنکو اپنے سپہ سالار قدرت کے ہاتھون سے زیر کرایا اور ذلیل کراکے قتل کرآیا اُنکو اُنکے حرکت کی سزا دی اس سبب سے حمزہ و اُسکے اولاد و حمزہ ثانی و بدیع الملک وغیرہ اور مغرور ہوگئے کہ ہم سے بڑھکر کوئی نہین ہی اب اُنکا غرور حد سے زیادہ ہوگیا اب مین اُنکو غارت کراتا ہون کیونکہ اب مجھسے نہین دیکھا جاتا ہی کہ وہ مجکو اور میرے بندون کو برا کہتے ہین اور لعنت کرتے ہین بس اب کہان تک سنون آخر غصہ آگیا اب ان لوگون کا بچنا دشوار ہی تم لوگ خوش ہو اور مسرت کرو کہ اب تم مین سے جس کی تقدیر اچھی ہوگی اور جسکا نصیب یاور ہوگا وہ صاحبقران ہوگا اب صاحبقرانی اُن لوگون سے منتقل ہوکر ادھر کو آتی ہی اب خداوند کو تم لوگون کی حال پر رحم آیا اور مین نے حد سے زیادہ سفارش کی اس سبب سے اور زیادہ خداوند کو خیال ہوا اب ضرور خداوند خدا پرستون کو غارت کرینگے تم نے دیکھ بھی لیا کہ کیونکر اُن لوگون کو غارت کیا جنھون نے نافرمانی کی جب یہ برجیس نے کہا تو سب نے عرض کیا کہ یا نائب خداوند وای فرزند خداوند آپ نے تو اس وقت ایسی خبر خوش سُنائی کہ ہمارے دل جو کہ مثل غنچہ کے سربستہ تھے کھل گئے اور دل ہمارے مثل اُس گل کے پژمردہ تھے کہ جو ہوائے گرم کے سبب سے پژمردہ ہوجاتا ہی اور جب ہوائے سرد کا جھونکا اُس کو لگتا ہی تو تازہ ہوجاتا ہی تازہ ہوگئے آپ نے وہ خبر خوش سُنائی کہ جسکی ہم خوشی بیان نہین کرسکتے ہین بس آپ کی مہربانی اور عنایت کے خواستگار رہین کہ اسی طور سے سفارش فرماتے رہیے گا تاکہ خداوند خدا پرستون کو غارت فرماوین برجیس نے خوبخوار شاہ سے کہا کہ کہدو کہ تم سب اطمینان رکھو اب خداوند اُنکی فریاد کو نہ سنینگے اور نہ اُن پر رحم کرینگے خوبخوار شاہ نے پکار کر کہدیا بس سب خوش ہوگئے پھر آواز آئی کہ سب سے کہدو کہ کل ہم یہان سے کوچ کرینگے بوقت سحر سب طیار رہین خوبخوار شاہ نے اس حکم سے بھی آگاہ کیا بعد تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست ہوا برجیس اپنے خیمہ خاص مین گیا وہ روشنی جو کہ

بارگاہ مین پھیلی ہوئی تھی جاتی رہی یہی علامت تھی برجیس کے اُٹھ جانے کی جب وہ دربار برخاست
کرکے اُٹھ جاتا تھا تو وہ روشنی جو کہ بارگاہ مین پھیلی ہوتی تھی جاتی رہتی تھی بس سب پر ثابت
ہوجاتا تھا کہ نائب خداوند نے دربار برخاست کیا سب اُٹھ اُٹھ کر اپنے اپنے مقام پر چلے آتے
تھے بس اُسی طور سے آج بھی سب اپنے اپنے مقام پر آئے لشکر کو اس حال سے آگاہ کردیا کہ صبح کو
یہان سے خداوند کو پنج فرمائین کے طرف شہر محرابیہ کے لشکر مین سامان سفر ہونے لگا یہان تک
کہ وہ رات بسر ہوئی بوقت صبح برجیس تخت پر سوار ہوا کل سردار و سپاہ کو لیکر اُسی حشم و حشم
سے کہ جس حشم و حشم سے اپنے ملک سے چلا تھا روانہ ہوا یعنی سڑک بنتی جاتی ہے دو طرف باغ رمان
طیار ہوتا جاتا ہے طرف محرابیہ کے جاتا ہے اُدھر نائب محراب شاہ کو بذریعہ پرچہ اخبار سے کل
حال برجیس کے خروج کا اور ملکون پر قبضہ کرنے کا و دیگر ملکون کے غارت ہونے کا معلوم ہوا
یہان تک معلوم ہوا کہ وزیر صنوبر شاہ نے اطاعت کی اُسکے ظلم و ستم سے امان پائی وزیر یقین شاہ
نے نہ اطاعت کرکے شہر یقینیہ کو تباہ کرایا اب اِدھر کو برجیس آتا ہے یہ سُنتا تھا کہ اسنے اُسی وقت لشکر
کی طیاری کا حکم دیا اور اُسی دن قریب دو لاکھ سپاہ کے بیرون شہر آکر مقیم ہوا یہ آکر اترا تھا کہ برجیس
کا لشکر آکر پہونچا بڑے شان و شوکت سے بارگاہین وغیرہ برپا ہوئین بڑی دور تک لشکر اترا برجیس
اپنے خیمے مین داخل ہوا ہرکارون نے اِدھر تو نائب محراب شاہ کو خبر دی کہ یہی اُس کافر کا لشکر ہے
اُدھر خونخوار شاہ وغیرہ کو ہرکارون نے خبر دی کہ آپ کے آنے کی خبر سُنکے نائب محراب شاہ
مع سپاہ کے بیرون شہر آکر مقیم ہوا ہے اور یہ قصد ہے کہ مقابلہ کرے بس جب دربار آراستہ ہوا خونخوار شاہ
نے قریب پردہ جاکر جو کچھ ہرکارون سے سُنا تھا بیان کیا حکم ہوا کہ نامہ روانہ کرو برائے اطاعت اور طلب
کرو اگر آئے تو خیر ورنہ اس شہر پر بھی عذاب نازل کیا جائے بس اُسی وقت نامہ اُسی مضمون کا روانہ کیا
کیا جو کہ وزیر یقین شاہ کو روانہ کیا تھا نائب محراب شاہ نے بھی وہی جواب تحریر کیا بس
برجیس نے برہم ہوکر طبل بجوا دیا یہ خبر لشکر اسلام مین آئی کہ اُس کافر نے طبل بجوایا کل وہ سب پر
عذاب نازل کرے گا یہان بھی نائب محراب شاہ نے طبل بجوایا رات بھر دونون لشکرون مین
طبل بجا کیا اور طیاری جنگ ہوا کی صبح کو دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے لشکر برجیس
نہ تھا سمندر موج زن تھا لشکر اسلام جو کہ مختصر تھا بہ نسبت اُس لشکر کے وہ بھی صف بستہ کھڑا تھا
کہ برجیس نے حکم دیا کہ ہمارا تخت لشکر کے آگے قائم کرو مابین دونون لشکرون کے بس تخت برجیس
درمیان مین دونون لشکرون کے آکر قائم ہوا وہ آسمان سایہ فگن ہے کہ ایک مرتبہ برجیس نے کہا کہ
یا خداوند مین اپنے منہ پر سے نقاب دور کرکے ان سب کو اپنی صورت دکھانا چاہتا ہون جو کہ مجھ
سے منحرف ہین بس کیا حکم ہوتا ہے آواز آئی کہ شوق ہے اِن سب کو اپنی صورت دکھا یہ تیرے جمال
کو دیکھ کر تیری اطاعت کرینگے یہ تو صدا آئی اور ایک دیوار درمیان لشکر برجیس و برجیس کے
حائل ہوگئی اس سبب سے کہ کوئی اور سوائے لشکر اسلام کے نہ دیکھ سکے جب دیوار حائل ہوئی
وہ جو پردہ گنبد پر موتیون کے اور شعاع آفتاب کے پڑ رہے ہوئے تھے سب اُٹھ گئے لشکر محراب شاہ
نے مع اپنے حاکم و افسرون کے دیکھا کہ بیچ کے درجہ مین گنبد کے ایک گبر نامبارہبت قوی پوشاک الماس
زرنگار کی پہنے ہوئے بیٹھا ہے نقاب منہ پر بڑی ہے تاج سر پر ہے کہ جس مین بجائے قلعی کے آفتاب الماس کا پرتو
ہوا لگا ہے یہ دیکھ کر سب نے لاحول پڑھی اُدھر برجیس نے خود پکار کر کہا کہ ای خدائے نادیدہ کی بندگی

کرنے والون اپنے خدا کو پہچانو اور اُسکی اطاعت کرو مین ہون فرزند خداوند میری خدمت مین آکر حاضر ہوا ور میری بندگی نروا گر میرے کہنے کے خلاف کروگے تو مثل شہر لیقنیہ کے تم بھی تباہ ہوگے میری طرف دیکھو جو مین نے کہا ہے اُسپر عمل کرو یہ کہکر کہا کہ برمن نگر برمن نگر شاید کہ بشناسی مرا یہ جو اُسنے کہا سب نے اُسکی طرف دیکھا اُسنے اپنے منھ پر سے اُدھر نقاب اُٹھائی نقاب کا اُٹھنا تھا کہ ان سب کی نگاہ اُسکے روے نحس پر پڑی ؎ برفگن از ماہ رخ خود نقاب ۔ تا نماند دعوے حسن آفتاب ۔ یا تو کھڑے ہوئے اُسکی طرف دیکھ رہے تھے یا نگاہ کا پڑنا تھا کہ سبکے سب ولا کے دولا کھ یہ کہکر دوڑے کہ ہم سے بڑی خطا ہوئی جو ہم آپکے مقابلہ کو آئے آپ ہمارے خداوند ہین ہماری خطا کو معاف فرمایئے یہ سب اُدھر کو چلے ادھر برجیس نے نقاب منھ پر ڈال لی نقاب کا پڑنا تھا کہ وہ پردہ پڑگئے وہ دیوار برطرف ہوگئی اب کل لشکر برجیس نے دیکھا کہ کل لشکر حریف کا ہاتھ باندھے ہوئے طرف تخت کے چلا آتا ہی جب وہ سب آکر پہونچے قریب تخت رونے لگے اور کہنے لگے کہ ہمارے قصور کو معاف فرمایئے برجیس نے خونخوار شاہ سے کہا کہ ان سب سے کہدو کہ ہم نے تمھاری خطا معاف کی کیونکہ تم نے ہماری اطاعت کی اپنے ملک کو مع لشکر کے جاؤ اہل شہر کو میری بندگی پر راضی کرو اور اب مین طرف نہ طاق کے برائے مقابلہ بدیع الملک جاتا ہون جب وہان سے واپس آونگا تو اس شہر کی سیر کرونگا اُن سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس حاکم محرابیہ کو ایک خلعت اُسی مقام پر طلب کرکے دیا اور ایک کتاب کہ جس مین قواعد آفتاب پرستی تحریر تھے اسی طور سے جن جن ملکون کے حاکمون نے اطاعت کی ہی ایک کتاب ہر ایک کو دی گئی ہی بس نائب محراب شاہ وہ کتاب و خلعت لے کر مع اپنے لشکر کے شہر مین واپس آیا اور سب اہل شہر کو جمع کرکے بہت تعریف آفتاب پرستی کی کی کیونکہ وہ تو مبتلاے سحر ہوچکا ہی یہ اُسی غازہ سحر کا اثر ہی کہ جو سومنات جادو اُستاد آفتاب جادو نے لاکر برجیس کے منھ پر ملا تھا اگر یہ کوئی اعتراض کرے کہ اسی طور سے جن جن خدا پرستون نے اطاعت نہین کی اور برجیس نے اُن ملکون کو تباہ کیا کیون نہ اُن ملکون کے باشندونکو اپنی صورت دکھا کر مسحور کیا کیون غارت کیا اسکا جواب یہ ہی کہ اسکو اپنی شوکت دکھانا تھی اور اپنا رعب جمانا تھا ورنہ ممکن تھا کہ ہر ایک کو یہ صورت دکھا کر اپنا مطیع کرنا بس اسنے اسقدر ملک تباہ و برباد کرکے اپنا سکہ ہر ایک کے دل پر قائم کیا اور جن جن سے شرطیہ اطاعت لی اس کا سبب یہ تھا کہ اگر یہ اُنکو صورت دکھا کر اپنا مطیع کرتا تو یہ امر نہ حاصل ہوتا ہر ایک انکار کرتا خلاصہ یہ کہ جیسا اِسکو حکم اسکے باپ آفتاب نے دیا وہ اسنے کیا جس ملک کے تباہ کرنے کو کہا اسنے تباہ کیا جس کی اطاعت قبول کرنے کو کہا اسنے اُسکی اطاعت قبول کی اور اُس ملک کے باشندون کو امان دی یا جسکی بابت یہ حکم دیا کہ تم اپنی صورت دکھا کر انکو اپنا مطیع کرو اُسکو صورت دکھا کر مطیع کیا المختصر یہ کل فعل اُسکی آفتاب جادو کے ہین کہ وہ سحر کے ذریعہ سے کرتا ہی راوی کہتا ہی کہ اسی طور سے کئی ملک اسلام کے اسنے آفتاب پرست کیے ہین کہ وہان کے حاکمون کو جب کہ وہ مقابلہ مین لشکر لے کر آئے اسنے نقاب اُلٹ کر اپنی شکل نحس اُنکو دکھائی وہ آفتاب پرست ہوگئے مبتلاے سحر ہوکر اُن ملکون مین آفتاب پرستی کو رواج ہوگیا آمدم برسر قصہ بس نائب محراب شاہ نے کل اہل شہر کو آفتاب پرست کیا مگر اسقدر بات باقی رہی کہ جو مساجد اس شہر مین تھین انکو منہدم

نہ کرایا بلکہ اُنکے درون کو مقفل کر دیا شہر محرابیہ مین دین آفتاب پرستی جاری ہوگیا یہ مرتد یعنی برجیس دوسرے
دن وہان سے مع کل لشکر کے طرف شہر اقبالیہ کے روانہ ہوا شہر اقبالیہ مین اقبال شاہ کا فرزند
افضال شاہ حاکم تھا اُسکو یہ سب واقعات معلوم ہوئے تو اپنے وزیرون ومشیرون وارکان
سلطنت کو طلب کرکے کہا کہ آپ لوگون کی کیا راے ہی آیا مین برجیس سے مقابلہ کرون یا اطاعت
کرون اُن سب نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک تو بہتر یہ ہوگا کہ مثل باشندگان صنوبریہ کے
اطاعت کی جائے تاکہ ملک وہال تباہی سے بچے آیندہ جو راے عالی افضال شاہ نے کہا کہ یہی
راے مین نے بھی تجویز کی تھی بس تم سب کی راے لینا تھی انتظام کرو مین جاکر اُسکے لشکر مین
اُسکی اطاعت کرونگا تاکہ اہل شہر پر یہ حال نہ ظاہر ہو کہ بہ سبب خوف کے اطاعت کی وہان سے
پہان آکر سب کو راضی کر لونگا چنانچہ اُسی دن سے سامان ہونے لگا بہت سے عمدہ عمدہ تحفہ شہر
اقبالیہ کی عمدہ عمدہ اشیا برائے نذر جواہرات بے بہا لیکر بہ بہانہ شکار فرزند اقبال شاہ مع
وزیرون ومشیرون کے شہر سے نکل کر اور کچھ سپاہ ہمراہ لے کر چلا اُدھر لشکر برجیس قریب شہر پہونچ
چکا تھا اور برجیس نے قیام کا حکم دیا تھا بس لشکر اُتر چکا تھا دربار آراستہ تھا کہ افضال شاہ
پہونچا اہل لشکر برجیس نے جو ایک بادشاہ کو مع چند سردارون ووزیرون وسپاہ کے اپنے لشکر
کی طرف آتے ہوئے دیکھا بس کوتوال لشکر نے آگے بڑھ کر ٹوکا اور کہا کہ کدھر آتے ہو یہ لشکر
خداوندی ہی یہان تمھارا کیا کام ہی کیونکہ تم خدا پرست ہو بس وزیرون نے افضال شاہ کے
باشارہ بادشاہ بڑھ کر اُن سے کہا کہ ہمارا بادشاہ آمد خداوند کی خبر سنکے برائے اطاعت آیا ہی
کیونکہ سنا جو سنا کہ جس نے خداوند کی اطاعت نہ کی خداوند نے اُسکو غارت کر دیا بس
ہمارے بادشاہ افضال شاہ کو خوف ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ خداوند ناراض ہوکر اس ملک کو
بھی تباہ کرین لہذا وہ خود بدون طلب برائے اطاعت وآستانہ بوسی حاضر ہوئے یہ جو کوتوال
نے سنا پھر نہ روکا آنے دیا بس افضال شاہ مع اپنے کل لشکر کے جو کہ ہمراہ تھا داخل لشکر
برجیس ہوا تمام لشکر کو دیکھتا ہوا اور سامان کو وزیرون سے کہتا ہوا کہ بھلا مین کیا تھا جو اس
لشکر سے مقابلہ کر سکتا یہ لشکر ایک ہی حملہ مین میرے شہر کی خاک تک تو برباد کر دیتا خوب
ہوا جو مین نے اطاعت کا قصد کیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی اور سوائے پشیمانی اور ندامت کے
کچھ نہ حاصل ہوتا جنھون نے اطاعت کر لی اور آفتاب پرستی اختیار کی بڑی عقل مندی کی
اور جنھون نے ایسا نہ کیا نہایت نادانی اور بیوقوفی کی اُسکی بزا پائی وزیر عرض کرتے ہین
بجا اور درست ہی یہ سنکے سب دربارگاہ پر پہونچے افضال شاہ نے اپنے لشکر کو ایک
طرف صف بستہ ہونے کا حکم دیا اور خود دربارگاہ پر آیا یہان دربارگاہ پر ستون قدرت
بہ عہدہ درگہ سالاری دنگل پر بیٹھا ہوا تھا کہ افضال شاہ نے خود اُس سے بڑھ کر کہا کہ بندگان
خداوند سے جاکر عرض کرو کہ افضال شاہ حاکم شہر اقبالیہ برائے اطاعت حاضر ہوا ہی دروازہ
پر موجود ہی اُسکے بارے مین کیا حکم صادر ہوتا ہی درگہ سالار یہ سنکے اُٹھا اور قصد کیا کہ اندر دربارگاہ
کے جاؤن کہ وہان اندر دربارگاہ کے برجیس نے خونخوار شاہ سے کہا کہ شہر اقبالیہ کا حاکم
افضال شاہ جو کہ فرزند ہی اقبال شاہ کا اور اقبال شاہ اسکو اپنی طرف متحاکم شہر
کر گیا ہی اور خود ہمراہ بدیع الملک کے نہ طاق کی طرف گیا ہی وہ آیا ہی برائے اطاعت

بس چند سردار برائے استقبال افضال شاہ کے جائین اور اُسکو بہ عزت و حرمت اندر بارگاہ کے لائین
یہ سُنکے خونخوار شاہ نے فوراً چند سردار معزز برائے استقبال روانہ کیے وہ اُس وقت آکر پہونچے کہ جب
درگہ سالار اندر جانے کے لیے دنگل پر سے اُٹھا تھا کہ لال پردہ بلند ہوا سب نے دیکھا کہ چند سردار
آفتاب پرست لباس زرنگار سے آراستہ بارگاہ کے اندر سے نکلے اور درگہ سالار سے کہا کہ افضال شاہ
کہان ہین جو کہ برائے اطاعت خداوند تشریف لائے ہین اُنکو خداوند نے یاد فرمایا ہی یہ سُننا تھا کہ درگہ
سالار نے افضال شاہ کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ آپ ہین وہ سردار آکر افضال شاہ سے بعد سلام
کرنے کے بلے بغل گیر ہوئے اُسکو اپنے ہمراہ لے کر مع اُسکے سردارون کے داخل بارگاہ ہوئے بڑی عزت
سے لائے افضال شاہ نے ہر مقام پر عجائبات دیکھے اور حیرت کی یہان تک کہ جو سردار جس مرتبہ کا تھا
اُسی مرتبہ کے مقام پر اُسکو ٹھہرنے کا حکم ملا اور کرسی مرحمت ہوئی بس افضال شاہ مع چند وزیرون و
سرداران معزز کے دوسرے درجہ تک گیا وہان اُسکی لیاقت کے موافق جگہ ملی اُسنے سلام کیا جواب سلام
ملا اُسنے وہ تحفے جو ہمراہ لایا تھا پیش کیے وہ قبول ہوئے یہ نذر دے کر بیٹھا پردہ کے اندر سے آواز آئی کہ
اُس سے دریافت کرو کہ کیون آیا ہی گو خداوند اُسکے حال دل سے ماہر ہین مگر تم لوگون پر بھی تو ظاہر
ہو جائے افریق شاہ نے افضال شاہ سے دریافت کیا اُسنے جواب مین عرض کیا کہ مین نے جو
شان و شوکت خداوند کی سُنی اور اپنے مین جرارت مقابلہ کی نہ پائی سوائے اطاعت کے بس مین
بدون طلب حاضر ہوا لہذا امیدوار ہون کہ میری اطاعت قبول فرمائی جاوے مگر اس شرط کے ساتھ
کہ مین تمام ملک مین دین آپ کا جاری کرونگا اور گرو سکہ آپ کے نام کا جاری ہوگا سجدہ اُسی وقت
کرونگا کہ جب خداوند بدیع الملک پر جو کہ اسوقت کے صاحبقران ہین اور جن کی ہم سب
نے اطاعت کی ہی اور جنھون نے ان سب ملکون پر بزور شمشیر قبضہ کیا ہی اور ساحرون کو قتل کیا ہی
غالب آئین کے خواہ وہ خداوند کی اطاعت کرین خواہ نہ کرین مین ضرور اُس وقت سجدہ کرونگا
اگر اس طور سے میری اطاعت خداوند کو منظور ہو تو مین حاضر ہون ورنہ خداوند کو اختیار ہی یہ تقریر
افضال شاہ کی سب اہل دربار نے سُنی سخت حیران و ارزنگ و چترنگ وغیرہ بیٹھے ہوئے
ہنسا کیے اور باہم اشارہ کر رہے ہین کہ کیا ان خدا پرستون کا زور کم ہوا ہی دیکھو بدون طلب حاضر
ہو ہو کر اطاعت کرتے ہین یہ تو باہم یہ اشارہ کر رہے ہین اُدھر افریق شاہ نے کل تقریر
افضال شاہ کی قریب پردہ جا کر بیان کی آواز آئی کہ ہم نے اُسکی عرض کو قبول کیا جس شرط
سے اُسنے اطاعت کی ہی ہم کو قبول ہی اسکو مع اسکے لشکر کے سب کو خلعت دیا جائے اور کہدیا
جائے کہ تم اپنے ملک کو جاؤ اور دین آفتاب پرستی کو رواج دو ایک کتاب دی جائے کہ
اسکے بموجب قواعد آفتاب پرستی جاری کیے جائین اور اب تم جا کر بارام بسر کرو کوئی تم سے تعرض
نہ کرے گا کل ہمارا لشکر یہان سے کوچ کر جائے گا اب تم کسی طرح کا خوف نہ کرو چنانچہ
افریق شاہ نے یہ سب حکم سُنا دیئے اور ایک کتاب منگا کر افضال شاہ کو دی اور
اُسکے کل ہمراہیون کو مع اُسکے خلعت دیئے اور کہا کہ خداوند فرماتے ہین کہ ہم تم سے بہت خوش
ہین اب تم اپنے ملک کو جاؤ بس افضال شاہ وہ کتاب و خلعت سے متخلع ہو کر اور کتاب
لے کر سلام کر کے مع اپنے سردارون کے بیرون بارگاہ آیا اور اپنے لشکر کو سب کو خلعت
سے سرفراز فرمایا لشکر کو لے کر راہ طے کر کے داخل شہر ہوا اور اُسی دن شب اہل شہر کو جمع

کرکے اُن سے کہا کہ آپ لوگ بدظن نہ ہون تو مین ایک امر بیان کرون سب نے عرض کیا کہ ہم آپ کی رعایا ہین جس طور سے ہم آپ کے والد کے تابعدار تھے اُسی طور سے آپ کے ہین بس جو امر آپ کے نزدیک مناسب تھا وہ آپ نے کیا آپ جو ہم سے ارشاد کرینگے ہم اُسکو بدل وجان قبول کرینگے آپ کے حکم سے سرتابی نہ کرینگے اُسوقت افضال شاہ نے کل حال بیان کیا اور کہا کہ آپ لوگ بخوبی آگاہ ہین کہ جن ملکون کے حاکمون نے اطاعت نہین کی اُنکا کیا انجام ہوا بس مین اسی خیال سے کہ اگر اطاعت نہ کرونگا تو وہی حال اس شہر کا بھی ہوگا بس مین نے اطاعت کرلی اور آپ سب کو ورطہ ہلاکت سے بچایا اور اس بلاے ناگہانی کو کیون دفع کیا سب نے جواب دیا کہ جو آپ نے کیا بہت اچھا کیا ہم پہلے ہی عرض کرچکے ہین کہ جو آپ نے کیا مناسب کیا ہم کو کوئی مقام عذر نہین ہے بس افضال شاہ نے تقیہ کرکے وین آفتاب پرستی کو رواج دیا اور مساجد جو کہ اُس شہر مین تھین ہمین قفل ڈلوا دیے یہان بھی اُس دن سے آفتاب پرستی کو رواج ہوا یہی افضال شاہ نے اہل شہر سے کہا تھا کہ جب صاحبقران نہ طاق کو فتح کرکے واپس آئین گے مین اُن سے اپنی خطا معاف کرالونگا اور اپنی اس حرکت نازیبا کا عذر کرلونگا وہ رحم دل ہین معاف کرینگے بلکہ میری کارگذاری سے خوش ہونگے سب نے وہی جواب دیا جو کہ تحریر ہوا یہان کا تو افضال شاہ نے یہ بندوبست کیا اُدھر دوسرے دن برجیس مع کل لشکر کے اُسی شان وشوکت سے کوچ کرکے طرف شہر امثالیہ کے روانہ ہوا شہر امثالیہ مین افعال شاہ برادر امثال شاہ امثال شاہ کی طرف سے حاکم ہے اور امثال شاہ ہمراہ صاحبقران کے مع لشکر کے گیا ہے جب افعال شاہ کو ان واقعات کا اخبار پہونچا اور یہ بھی اخبار سے سب حال معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ کافر ادھر کو مع لشکر کے آتا ہے بہت پریشان ہوا اور مشیران سلطنت وزیران اہبت کو طلب کرکے کہا کہ تمھاری کیا راے ہے اس مقدمہ مین آیا مقابلہ کیا جاے یا مثل صنوبریہ کے لوگون کے اور افضال شاہ کے اطاعت کی جاے اس امر مین تمھاری کیا راے ہے سب نے عرض کیا کہ مقابلہ کرنے مین وہی خرابی ہے کہ جو شہر یقینیہ کے لوگون پر گذری اطاعت مین ہی بہتری ہے کہ یہ بلا بھی دفع ہوتی ہے اور جان بھی بچتی ہے صاحبقران تشریف لائین سو اُن سے عرض کرلیا جاے گا کہ ہم نے اس بلا کے دفع ہونے کی یہی تدبیر مناسب دیکھی بس یہ مدارک کیا ہم آپ کی اطاعت سے باہر نہین ہین افعال شاہ نے جواب دیا کہ یہی راے مناسب ہے بس اُسی دن افعال شاہ تحفہ وجواہرات لے کر اور چند سردارون و کچھ سپاہ کو ہمراہ لے کر مثل افضال شاہ کے بیرون شہر آیا اور ایک مقام پر فروکش ہوا کہ لشکر بزرگ جلیس آفتاب پرست بڑے جاہ وحشم سے آگر پہونچا اسنے یعنی افعال شاہ نے مثل افضال شاہ کے جاکر اُسی شرائط سے اطاعت کی اور خلعت سے تخلع ہوکر اور کتاب لے کر وہان سے اپنے شہر مین آیا اور مثل افضال شاہ کے سب اہل شہر کو جمع کرکے اور سب اہل شہر کو اطمینان دے کر اُسی طریقہ سے اسنے بھی وین آفتاب پرستی کو رواج دیا یہان بھی آفتاب پرستی ہونے لگی اُدھر برجیس اُس ملک کی مہم سے فراغت کرکے دوسرے دن مع لشکر کے طرف شہر مرادیہ کے روانہ ہوا شہر مرادیہ کا حاکم آجکل فرزند مراد شاہ ہے جسکا نام امداد شاہ تھا یہ بہت سیاہ قلب تھا اسکو دین اسلام کی طرف رغبت نہ تھی اور یہ امر اسکو بہت ناگوار ہوا تھا کہ باپ نے جو دین اسلام قبول کرلیا تھا مگر بہ سبب باپ کے خون کے

پھوم نہ مار سکا تھا جب سے اسکا باپ اسکو بادشاہ کر گیا تھا یہ اس فکر مین تھا کہ کسی تدبیر سے مین
اس ملک کو پھر تصویر پرست کرون رات دن اسی فکر مین غرق رہتا تھا کہ اسکو بھی پرچہ اخبار کے
ذریعہ سے سب حالات معلوم ہوئے اور اسنے سب واقعہ سنے یہ بھی سُنا کہ اس قطور سے بہت
سے ملک تباہ ہوئے کہ جنکا نام ونشان تک باقی نہ رہا یہ بھی نہین ثابت ہوتا ہی کہ یہ ملک کبھی
آباد تھے اور بہت سے عالمون نے بہ شرائط اطاعت کی اور بہت سے بادشاہون نے بہ خوشی
دل بدون شرائط اطاعت کی اور بہت سے بادشاہون نے بہ خوشی دل بدون شرائط دین آفتاب
پرستی قبول کیا اور مان پائی صنوبر پہ کے لوگون نے بشرائط اطاعت کی پیشینیہ کے لوگون نے
اطاعت نہ کرکے اپنے شہر کو تباہ و برباد کرایا فحرابیہ کے لوگون نے بہ خوشی اطاعت کی
اقیالیہ وامثالیہ کے عالمون نے اطاعت کی یہ بہت خوش ہوا کہ جب برجیس آفتاب پرست
ادھر آئے گا تو مین اُسکا دین قبول کرونگا اس دین اسلام سے تو بہتر ہوگا اس مذہب سے تو
مجکو نفرت ہی یہ کون سی عقل ہی کہ جسکو دیکھ نہ سکے اُسکو بخدائی مانے سب خدا پرست نادان
ہین دوسرے یہ امر کہ اسکے شرائط بہت سخت ہین اور سب مذہبون مین ماں بہنین حلال ہین
اگر ماں خوبصورت ہو اور بیٹے کا جی چاہے تو ماں سے مباشرت کرے اگر بہن خوبصورت ہو اور
بھائی کی خواہش ہو تو اُس سے ہم بستر ہو باپ بیٹی سے ہم بستر ہو سکتا ہی دین اسلام مین ماں
بیٹے پر حرام ہی اور بہن بھائی پر اور بیٹی باپ پر بڑے غضب کی بات ہی کہ کیسی ہی خوبصورت
دختر ہو اور باپ اُس پر مائل ہو مگر ناچار ہی کہ دوسرے کے حوالہ کردے خود اُس سے ملتفت
نہین ہو سکتا ہی اس دین خدا پرستی مین یہ بہت بڑی خرابی ہی اور کسی مذہب مین نہین ہی بلکہ یہ
مسلمہ طے شدہ ہی کہ جس کا جی چاہے جس عورت سے ہم بستر ہو خواہ صاحب شوہر ہو خواہ ناکتخدا ہو
یہ دین عمدہ ہی کہ جس مین یہ قید نہ ہو یا وہ دین اچھا ہی کہ جس مین یہ قید ہو ایسے ایسے خیالات واہیات
اسکو پیدا ہوئے تھے اور یہ مرتد ہو گیا تھا اب جو اسکو یہ معلوم ہوا اسنے اپنا دین یعنی اسلام ترک کیا
اور مرتد ہو گیا دوسرے اسکو یہ بھی خیال پیدا ہوا کہ بدیع الملک نے کوئی اس ملک پر بزور شمشیر
نہین قبضہ کیا ہی بلکہ میرے باپ مراد شاہ نے جب دیکھا کہ سب بادشاہون نے اطاعت
بدیع الملک کی اور دین اسلام قبول کر لیا اُس نے بھی کر لی اور اسکی پیروی کی تب کیا
ضرور ہی کہ مین اُسی طریقہ پر ثابت قدم رہون اب تک مین نے اپنے باپ کے کہنے پر عمل کیا اب
مین خود صاحب اختیار ہو گیا ہون بس اب جو مجکو مناسب ہو گا مین کرونگا یہ بھی خیال کیا اس نے
اپنے مقام پر کہ اسوقت تک کوئی مددگار نہ تھا جو مین دین کو قبول کرتا اب اتنا بڑا مددگار جو کہ خود
خداوند اور صاحب اختیار ہی جسکے قبضہ مین ہزارون ملک ہین جسنے کئی سے ملکون پر اہل اسلام
کے قبضہ کر لیا اور اپنا دین جاری کیا جسکو لاکھون بندے بخدائی مانتے ہین بس جب کہ ایسا مددگار
ملتا ہی تو کیا ضرور ہی کہ مین اسی دین پر قائم رہون جب کہ خوبی تقدیر سے مددگار ملا جو کہ خود خدا ہی
بس مجکو لازم ہی کہ تبدیل مذہب کرون اور اُس خدا کا دین اختیار کرون ایسے ایسے خیالات
دل مین کرکے خاموش ہو رہا جب کہ یہ خبر معلوم ہوئی کہ برجیس لشکر لے کر قریب آگیا اُسیوقت
اسنے ایک مجلس مشورہ آراستہ کی اُس مین سب وزیرون دامیرون وعمائد شہر کو طلب
کیا اور شمع رائے کو روشن کیا سب نے یہی رائے دی کہ اطاعت کرنا لازم ہی جب سب

نی اپنی راے بیان کر چکے اُسوقت اسنے یعنی امداد شاہ نے کہا کہ میری راے آپ سب کی
راے کے خلاف ہی اب مین اپنی راے ظاہر کرتا ہون خلاصہ یہ کہ جو جو باتین اسنے اپنے مقام پر
دین اسلام مین نقص کی نکالین تھین وہ سب بیان کین اور سب کو اُن باتون سے شک مین
ڈالدیا اور جو جو اسکے نزدیک اور دینون مین اچھائیان تھین وہ بیان کرکے اور وہ سب امر جو کہ
اسنے اپنے مقام پر تجویز کیے تھے اور یہ حقیر تحریر کر چکا ہی سب کے روبرو بیان کیے اور ایسی تقریر کی کہ
سب کی یہ راے ہوگئی کہ دین آفتاب پرستی قبول کر لیا جاے واقعی مراد شاہ نے بڑی غلطی کی جو
ایسے دین کو ترک کرکے دین اسلام اختیار کیا جیسے مذہب آفتاب پرستی ویسے تصویر پرستی بلکہ
تصویر پرستی سے آفتاب پرستی عمدہ ہی اول تو جو تصویر پرستی کے طریقہ ہین اور جو اسکے قاعدہ ہین
وہی سب آفتاب پرستی کے ہین بس فرق کچھ نہین ہی سواے اس فرق کے کہ خداوند آفتاب ہمہ وقت
موجود ہین اور اُنکے نائب و فرزند یعنی برجیس اور تصویر پرستی مین یہ بات نہ تھی بلکہ خداوند تصویر کو بھی آجتک
نہین دیکھا تھا یہ بہت بڑا عیب تھا اِس مذہب مین بھی بس خوب آپ نے راے کی اور آپ نے
خوب اپنے عقل سے کام لیا ہم سب کو یہ راے آپ کی بہت پسند آئی بہتر ہوگا کہ دین اسلام
ترک فرمایئے امداد شاہ نے کہا کہ مین نے پہلے ہی سے دین اسلام کو ترک کیا تھا اب تم
لوگ بھی ترک کرو اور آفتاب کو اپنا خدا جانو یہان تک کہ خداوند برجیس یہان تشریف لائین اور
طریقہ سب کو تعلیم فرمائین راوی بیان کرتا ہی کہ اُس شیطان کے بہکانے سے سب دین اسلام
سے پھر گئے اور ترک کیا سب گمراہ ہوئے راہ ضلالت کو پھر اختیار کیا اور اُسی وقت سے سب
آفتاب پرست ہو گئے جب یہ سب مرتد ہو چکے امداد شاہ نے حکم دیا کہ ہمارے شہر مین منادی
کیجاوے کہ جسکو دین آفتاب پرستی اختیار کرنا ہو وہ تو ہمارے شہر مین قیام کرین اور جو اس دین کو
نہ اختیار کرے اور دین اسلام کے ترک کرنے مین عذر کرے ہمارے شہر سے نکل جائے ورنہ اُسکا
خون ہم پر حلال ہوگا ہم اُسکو ضرور قتل کرینگے اور آج سے کوئی دین اسلام کے طریقہ کو نہ اختیار
کرے بلکہ دین اسلام کو ترک کرے آیندہ اُسکو اختیار ہی ہم نے آگاہ کر دیا یہ جو منادی نے
بہ حکم بادشاہ تمام شہر مین ندا دی جو کہ با اعتقاد اور صاف قلب تھے اُنھون نے لاحول کہی
اور اُسی دن شہر سے سب مال و اسباب لے کر مع اہل و عیال کے نکل گئے کیونکہ بادشاہ کا
حکم تھا جو آج سے کل تک دین اسلام ترک کرکے آفتاب پرستی نہ اختیار کرے گا تو اُسکا خون
بہانا ہم پر جائز ہی اور اُسکا مال و اسباب سب لوٹ لیا جائے گا وہ مع اہل و عیال کے قتل کیا جائیگا
راوی بیان کرتا ہی کہ اُس ملک مین قریب چھ لاکھ کے لوگ آباد تھے اُنمین سے قریب کوئی ایک
ہزار کے با ایمان تھے اور اُنکے قلب صاف تھے وہ تو نکل گئے باقی سب اُسی دن کافر ہو گئے
اور آفتاب پرستی اختیار کر لی گو اُسکے طریقہ سے نہ آگاہ تھے صرف اسی قدر امر کو اختیار کیا اور یہ زبان
سے کہا کہ ہم نے دین اسلام ترک کیا اور آفتاب عالم تاب کو اپنا خدا قرار دیا بس تمام ملک مراد
کے باشندے آفتاب پرست ہو گئے اُسی دن سے اُس ملک مین آفتاب پرستی کا رواج ہوگیا
امداد شاہ پسر مراد شاہ نے اپنے نام پر سکہ جاری کیا جو سکہ و خطبہ بنام بادشاہ اسلام اُس
ملک مین جاری تھا اُسکو منسوخ کر دیا یہان تو یہ بندوبست ہوا اُدھر بیرون شہر برجیس آفتاب
پرست مع حشم و خدم کے آکر نزدیک ہوا بیرون شہر امداد شاہ نے چند ہر کارے برائے

خبر مقرر کیے تھے اور اُنکو حکم دیا تھا کہ لشکر خداوند آکر جب فروکش ہو ہم کو اس حال سے آگاہ کرنا ہم خداوند کی جا کر اطاعت کرینگے ہرکارون نے آکر بادشاہ کو برجیس کے آنے سے آگاہ کیا جب امداد شاہ کو یہ حال معلوم ہوا کہ نائب خداوند یعنی برجیس آفتاب پرست جو کہ فرزند خداوند بھی ہی مع لشکر کے جو کہ قریب اسی لاکھ کے ہی آکر بیرون شہر فروکش ہوئے ہین دوسرے دن وہ کافر خاسر مع چند سردارون و کچھ سپاہ کے تحفہ و تحائف لے کر اور بہت سا جواہرات برائے نذر لیکر اپنے شہر سے روانہ ہوا اور لشکر برجیس کے قریب پہونچا جو سردار سرحد لشکر پر اُترا ہوا تھا اُسنے دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو اور کیون مع اسقدر لشکر کے سپاہ خداوندی کے حد کے اندر جا چاہتے ہو وزیر امداد شاہ نے بیان کیا کہ ہمارا بادشاہ پہلے تصویر پرست تھا جب بدیع الملک اس طرف کو آئے تب ہمارے بادشاہ کے باپ نے کہ جسکا نام مراد شاہ تھا اُسنے دین اسلام بخوف صاحبقران قبول کیا اور مع لشکر کے بدیع الملک کے ہمراہ طرف قطاق کے چلے گئے اور اپنے فرزند کو یہان بادشاہ کیا چونکہ ہمارا بادشاہ امداد شاہ اپنے باپ سے اس امر پر ناراض تھا کہ بلا وجہ کیون ترک مذہب کیا اور کیون اہل اسلام کی اطاعت اختیار کی جب اُنکے والد اُن کو یہان کا حاکم کرکے چلے گئے تھوڑے دنون تک تو وہ خاموش رہے جب اُنھون نے خداوند کی تشریف آوری کی مع لشکر کے خبر سُنی دین اسلام سے انحراف کیا اور آفتاب پرستی کو اختیار کیا بلکہ تصویر پرستی کو بھی ترک کیا اب جو سُنا کہ لشکر خداوند آکر فروکش ہوا ہی بس برائے قدم بوسی حاضر ہوئے ہین اور تمام شہر مراد یہ کے باشندے آفتاب پرست ہین گو اس دین کے طریقہ سے آگاہ نہین ہین مگر یہ طریقہ اختیار کیا ہی کہ آفتاب کو اپنا خدا جانتے ہین اور ہر صبح کو اُٹھکر طرف آفتاب کے سجدہ کرتے ہین یہ جو اُس سردار نے سُنا اجازت دی کہ شوق سے داخل لشکر ہو کیونکہ یہ حکم برجیس کا ہی ہر ایک کو جو ہمارے لشکر مین برائے اطاعت ہماری داخل ہو خواہ وہ کسی مذہب کا ہو فوراً آنے دینا جب کہ وہ یہ کہے کہ ہم خداوند کی خدمت مین جاتے ہین کہ خداوند کی بندگی کرین اُسکو منع نہ کرنا چنانچہ امداد شاہ مع سردارون و لشکر کے داخل لشکر برجیس ہوا اور لشکر کی سیر کرتا ہوا قریب بارگاہ پہونچا وہان بارگاہ کے اندر برجیس نے خونخوار شاہ سے کہا تھا کہ امداد شاہ حاکم شہر مراد یہ آفتاب پرست ہوکر اور دین اسلام کو ترک کرکے مع چند سردارون اور کچھ سپاہ کے لشکر مین آیا ہی اور بیرون بارگاہ آکر پہونچا ہی وہ بندۂ خاص یا بدولت ہی کہ بدون ہمارے کہنے اور حکم دینے کے اُس نے آفتاب پرستی اختیار کی بلا کسی شرط اور عذر کے لہذا اُس کے استقبال کو چند سردار معزز جائین خونخوار شاہ نے چند سردار معزز بحکم برجیس روانہ کیے وہ سردار بیرون بارگاہ آئے یہان وزیر امداد شاہ درگہ سالار سے کہہ رہا تھا کہ ہمارے بادشاہ کے آنے کی خبر خدمت خداوند دین لردو تاکہ بادشاہ حاضر خدمت ہوکر مشرف زیارت و قدمبوسی حاصل کرے کہ وہ سردار آکر پہونچے اُنھون نے جو غیر آدمیون کو دیکھا اور دیکھا کہ ایک جوان تاج سر پر رکھے ہوئے سب کے بیچ مین کھڑا ہی اور ایک شخص سندیل سر پر رکھے ہوئے درگہ سالار سے کچھ باتین کر رہا ہی ان سردارون نے عقل سے دریافت کر لیا کہ یہ جو تاج سر پر رکھے ہی یہ بادشاہ ہی اور جو اُسکے گرد مین یہ سب سردار ہین اور یہ جو سندیل پہنے ہوئے درگہ سالار سے کلام کر رہا ہی یہ وزیر ہی پس اُن سب سردارون نے آگے بڑھکر اُن سب سے صاحب سلامت کی اور کہا کہ آپ لوگ ہمارے ہمراہ بارگاہ مین تشریف لے چلین خداوند نائب خداوند آپ سے بہت خوش ہین اور اُنکو آپ کے بیان سے پہلے خبر ہو گئی تھی بعلم خدائی ہم سکو آپ کے لے آنے کے لیے روانہ کیا ہی کہ ہم آپ کا استقبال کرکے آپ کو داخل بارگاہ کرین یہ جو اُنھون نے کہا امداد شاہ

مع وزیر و دیگر سردارون کو ہمراہ لے کر اُن سردارون کے ساتھ بارگاہ مین آیا سب جلوخانون کی سیر کرتا ہوا
اور عجائبات سحر دیکھتا ہوا ایون مین آیا اسکے ہمراہی کے سردار موافق قاعدہ کے ہر ایک درجہ مین بٹھا دیے گئے
جو درجہ اور جو جگہ جسکے لائق تھی یہانتک کہ یہ مع چند سردارون کے دوسرے درجہ مین آیا اور بہت ادب سے
طرف حجاب قدرت کے سلام کو خم ہوا کیونکہ جو سردار ہمراہ آئے تھے اور استقبال کر کے بارگاہ مین لائے
تھے اُنھون نے کہا تھا کہ یہ حجاب قدرت ہی اور طریقہ یہان کا یہ ہی کہ جو کوئی آتا ہی وہ پہلے حجاب قدرت
کی طرف برائے سلام خم ہوتا ہی اگر دوسرے مذہب کا ہوتا ہی اگر آفتاب پرست ہوتا ہی وہ سجدہ کرتا ہی
امداد شاہ نے مع اپنے کل سردارون کے سجدہ بھی کیا اور سلام بھی بہ ادب اپنے مقام پر بیٹھا جو کہ اسکے
لیے مقرر کیا تھا جب یہ بیٹھ چکا اُسوقت حجاب قدرت کے اندر سے صدا آئی کہ ای افریق شاہ دریافت
کرو کہ امداد شاہ کیون آیا ہی گو ہم اُسکے دل کے حال سے بخوبی آگاہ ہین مگر وہ بھی اپنی زبان سے بیان
کرے افریق شاہ نے امداد شاہ سے کہا تب اُسنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ مین اس لیے حاضر ہوا ہون
کہ خداوند کو سجدہ کرون اور قواعد آفتاب پرستی سے آگاہ ہون کو میرا باپ اور مین قبل مین تصویر پرست تھا
جب لشکر اسلام اِدھر کو آیا اور چند ملک بدیع الملک نے بزور شمشیر لیے میرے باپ نے بدیع الملک
کی اطاعت کی اور دین اسلام قبول کیا مین بھی خدا پرست ہوا میرا باپ تو لشکر لے کر بدیع الملک
کے ہمراہ جو کہ اپنے تئین صاحبقران ثالث کہتا ہی چلا گیا اور مجکو اپنی طرف سے یہان کا بادشاہ کر گیا مجکو
پہلے ہی سے دین اسلام کی طرف رغبت نہ تھی بلکہ یہ امر بالکل ناگوار ہوا تھا اب جو مین بادشاہ ہوا تو اس
فکر مین مبتلا ہوا کہ کسی تدبیر سے مین اس دین کو ترک کرون اور دین سابق اپنا اختیار کرون مگر اس خیال
سے کہ مین کیونکر ایسا امر کرون کیونکہ مین ایک اکیلا ہون اور سب خدا پرست ہین اگر اطراف و جانب کے
بادشاہ یہ سنین گے کہ امداد شاہ نے ترک اسلام کیا سب میرے اوپر لشکر کشی کرینگے مین کیونکر ہر ایک
کو جواب دونگا سوائے شکست کے کچھ نہ حاصل ہوگا اس قدر تامل کرنا چاہیے کہ کوئی مددگار ایسا
زبردست ملے کہ جو ان ان لوگون کے حملون کو رد کرے میرے مقدر کی خوبی سے آپ نے خروج کیا
اور اہل اسلام کے ملکون کو غارت کیا بہت سے بادشاہون نے اطاعت بہ شرط کی اور بہت سے آپکے
ہاتھ سے مارے گئے اور سب سے بہ خوشی دل آپ کے مطیع ہوئے جب مجکو یہ معلوم ہوا کہ آپ نے
خروج فرمایا اور دین آفتاب پرستی کو رواج فرما رہے ہین مین نے اپنے مقام پر خیال کیا خوبی تقدیر
سے ایسا خداوند ملا ہی اب تو دین اسلام ترک کر اور اس خداوند کی اطاعت اختیار کر اور دامن پناہ
مین جا کر پوشیدہ ہو چنانچہ مین نے دین اسلام ترک کر کے آفتاب پرستی اختیار کی گو قواعد آفتاب پرستی
سے آگاہ نہ تھا مگر یہ طریقہ اختیار کیا کہ ہر صبح کو اُٹھ کر خداوند آفتاب کو سجدہ کرتا تھا میرے کہنے سے
سب اہل شہر نے دین اسلام ترک کیا اور آفتاب پرست ہو گئے جب یہ خبر مجکو پہونچی کہ خداوند بدولت
و اقبال میرے شہر کے قریب آکر فروکش ہوئے ہین بس مین یہ خبر سنکے خوش ہوا اور اُسی دن چند سردار
کو لے کر حاضر خدمت ہوا امیدوار ہون کہ میری اطاعت قبول فرمائی جاوے اور مجکو قواعد دین آفتاب
پرستی تعلیم فرمائے جاوین اور میرا بھی نام بندگان خاص کی فہرست مین تحریر فرمایا جاوے اور اگر خدا پرست
میرے اوپر لشکر کشی کرین تو میری کمک فرمائی جاوے یہ جوا امداد شاہ نے کہا افریق شاہ نے سب
حال قریب پردہ جا کر بیان کیا اور عرض کیا آواز آئی کہ اُس سے کہدو کہ ہم تجھ سے بہت خوش ہوئے
ہم نے تیرے کہنے کے قبل تیرا نام بندگان خاص کی فہرست مین تحریر کرا دیا اور ہم نے تیری اطاعت

قبول کی اور یہ ایک کتاب تجکو دی جاتی ہی اس کتاب مین جو احکام تحریر ہین اُنکے موافق عمل کر اور یہی
طریقہ دین آفتاب پرستی کے ہین جو کہ اس کتاب مین تحریر ہین انھین پر عمل کرنا اور یہی کتاب تجکو ابھی
قواعد دین آفتاب پرستی بتا دی گئی کوئی ہمارے تعلیم کرنے کی ضرورت نہین ہی اب تو کچھ خوف نہ کر
تیری طرف کوئی بہ نگاہ کج نہین دیکھ سکتا ہی اہل اسلام کی کیا طاقت ہی جو تیری طرف آسکین اور جو
بادشاہ تیرے ملک کے قریب حکومت کرتے ہین اُن سب نے میری اطاعت کی اور مطیع ہوئے
اب کوئی تجھ سے مزاحم نہ ہوگا تو بیخوف ہوکر حکومت کر ای افریق شاہ امداد شاہ کو مع اس کے
سردارون کے خلعت سے سرفراز کرو بلکہ ہمارے بندے ہوگئے پروانہ دو اور وہ نشان کہ جس کے
سبب سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ یہ لوگ آفتاب پرست ہین امداد شاہ کو دو تاکہ سب جان لین کہ
امداد شاہ آفتاب پرست ہوگیا امداد شاہ کو خلعت سے سرفراز کر کے رخصت کرو اور کہدو کہ
کل خداوند یہان سے طرف شہر جیرتیہ کے تشریف لے جائین گے اور وہان سے طرف سمندر یہ کے
اور سمندر یہ پر سے طرف نہ طاق کے تم جاکر اپنے ملک مین اچھے طور سے انتظام کرو افریق شاہ
نے جو کچھ برجیس نے کہا تھا سب باتون سے امداد شاہ کے آگاہ کیا اور کتاب منگا کر دی اور ہر ایک
سردار کو و ملازم امداد شاہ کو خلعت سے سرفراز فرمایا اور ایک ایک تصویر آفتاب و برجیس
طلائی ان سب کو دی اور حکم دیا کہ اسی طور کی تصویرین طلائی بنا کر سب اہل شہر کو تقسیم کرنا اور حکم
دینا کہ ہر مرد و زن ان تصویرون کو سینہ پر لباس کے اوپر لگائے رہا کرین کسی وقت پاس سے
جدا نہ ہون یہی علامت ہی بندگان خداوند کی اور آفتاب پرست ہونے کی دیکھ لو کہ جس قدر
لشکر ہی سب کے سینون پر تصویرین لگی ہوئی ہین اور جس قدر لوگ دربار مین موجود ہین اُن کے
بھی سینون پر تصویرین لگی ہوئی ہین امداد شاہ نے جو دیکھا تو واقعی ایسا ہی پایا بلکہ گرد تصویرون کے
یہ تحریر تھا کہ این بندگان خداوند آفتاب یہ سُنکے وہ تصویرین امداد شاہ نے لین اور وہان سے
رخصت ہوکر اور سلام و سجدہ کر کے مع کتاب و تصویرون کے اپنے سردارون کو لے کر اپنے شہر مین آیا جو
تحفہ و تحائف و جواہرات برائے نذر لے گیا تھا سب پیش کش کر دیا بعد امداد شاہ کے جاتے کے پردہ کے اندر
سے صدا آئی کہ تم سب نے ہمارے دین کی برکت دیکھی کہ بدون طلب لوگ حاضر ہوتے ہین صرف ہمارا نام سُنکے
اور ہم کو سجدہ کرتے ہین اور ہمارا دین قبول کرتے ہین سب نے جواب مین عرض کیا کہ یا نائب خداوند آپ کا
دین برحق ہی اور آپ نائب خداوند ہین کیون نہ ہو ایسا کہ لوگ آکر اطاعت کرین جن کے قلب صاف
ہین وہ خلوص دل سے اطاعت کرتے ہین جنکے دلون مین ابھی کسی قدر کدورت ہی وہ ساتھ شرطون کے
اطاعت کرتے ہین جو کہ بالکل سیاہ قلب ہین وہ اطاعت سے انکار کرتے ہین اُسکی سزا پاتے ہین یہ کہکر
سب نے سجدہ کیا سوائے ارژنگ و چترنگ وغیرہ کے جب سب سجدہ سے فارغ ہوئے اُسوقت
آواز آئی کہ اب تم سب اپنے اپنے مقام پر جاؤ اور لشکر کو اس حال سے آگاہ کرو کہ کل یہان سے کوچ ہوگا
طرف شہر جیرتیہ کے یہ حکم دے کر برجیس اپنے خیمہ کی طرف چلا گیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر چلے آئے
امداد شاہ کے مطیع ہونے سے سب کو بہت خوشی تھی اور سب بہت خوش تھے یہان تو لشکر مین بندوبست
کوچ ہونے لگا اُدھر امداد شاہ جو سب سردارون کو لے کر اپنے ملک مین آیا آتے ہی سب کو جمع کیا اور
سب کو طریقے آفتاب پرستی اُس کتاب کے روسے تعلیم کے اور زرگرون کو طلب کر کے وہ تصویرین دین کہ مثل
انکے تصویرین طلائی طیار کر کے حاضر کرو زرگرون نے تصویرین لے جاکر اور دوسرے دن تصویرین طیار

کرکے حاضر کین سب کو امداد شاہ نے یعنی اہل شہر کو جمع کرکے وہ تصویرین تقسیم کردین سب نے وہ تصویرین
سامنے امداد شاہ کے سینون پر لگالین اب پورے طور سے آفتاب پرستی ہونے لگی اس شہر کے سب
باشندے آفتاب پرست ہوگئے ان سب کو تو آفتاب پرستی مین مصروف رکھا جاتا ہی اب حال شہر حیرتیہ کا
تحریر ہوتا ہی کہ جب حیرت شاہ نے دین اسلام قبول کیا تھا اور تصویر پرستی کو ترک کیا تھا اور لشکر
اپنا لے کر ہمراہ صاحبقران کے طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوا تھا تو اپنے بھائی نفاق شاہ
کو یہان کا حاکم کیا تھا اور کہدیا تھا کہ عدل و داد سے کام لینا اور رعایا پروری سے غافل نہ ہونا دین اسلام
کے رواج دینے مین بہت کوشش کرنا اُسنے کہا تھا کہ اچھا اور بہت خوش ہوا تھا مگر جب لشکر صاحبقران
وہان سے کوچ کرکے چلا گیا اور اسکو اطمینان ہوگیا اور یہ اسکو یقین ہوگیا کہ اب کسی امر کی خبر صاحبقران
و میرے بھائی کو نہ ہوگی چونکہ یہ سیاہ قلب و بدباطن تھا اور یہ صدق دل سے مسلمان نہ ہوا تھا مگر سے
اسنے دین اسلام اختیار کیا تھا جب یہ مستقل بادشاہ ہوا اسنے سب اہل شہر و اہل دربار کو جو کہ سرداران لشکر
تھے اور اسکا بھائی حیرت شاہ برائے حفاظت شہر چھوڑ گیا تھا جمع کیا اور کہا کہ اے حاضرین آگاہ ہو کہ
مین نے بخوف بھائی صاحب کے یہ دین قبول کیا تھا اور اپنا مذہب تصویر پرستی ترک کیا تھا کیونکہ
بھائی صاحب کی تو عقل پر پتھر پڑ گئے تھے اور نہ معلوم اُنکے دل پر خدا پرستون نے کیا کردیا تھا کہ وہ
بدون مقابلہ کیے ہوئے خدا پرست ہوگئے اور اُنکی اطاعت کرکے اُنکے ہمراہ چلے گئے اپنا دین آبائی
ترک کیا اُسوقت تو مین نے بھی اُنکے کہنے سے اس دین کو قبول کیا مگر بکراہیت اور صدق دل سے
مین مسلمان نہ ہوا تھا اب مین مستقل بادشاہ ہوا ہون گو بھائی صاحب خود مجکو بادشاہ کرگئے ہین مگر
اس حکومت مین میرا بھی حق ہی صرف اس خیال سے مین نے آج تک اپنے حق کا دعویٰ نہ کیا تھا کہ وہ
بڑے بھائی ہین دوسرے وہ اور ہم ایک مذہب ہین جیسے اُنھون نے بادشاہت کی ویسے مین نے کی دوسرے
والد بزرگوار اپنی زندگی مین اُنکو ولی عہد بھی کرچکے تھے اور مجکو مرتے وقت نصیحت بھی کی تھی کہ اے فرزند
باہم فساد نہ کرنا بھائی کو بادشاہت کرنے دینا تم اُسکی اطاعت کرنا کیونکہ وہ بڑا بھائی ہی تمھارا بجاے
باپ کے ہی اگر فساد کروگے اور نوبت مقابلہ کی آئیگی تو یہ ہوگا کہ کچھ تمھاری شراکت کرینگے اور کچھ تمھارے
بھائی کی دونون کی قوت کم ہوگی بس کوئی دوسرا بادشاہ اس نفاق کی خبر سُنکے لشکر کشی کرے گا اور تم
دونون سے مقابلہ کرکے اور شکست دیکر ملک پر قبضہ کرلیگا انجام یہ ہوگا کہ یہ حکومت دوسرون کے قبضہ
مین چلی جائے گی تم دونون محروم رہ جاوگے اگر باہم اتفاق سے رہوگے تو یہ بات نہ ہوگی کسی غیر کو تمھارے
ملک پر لشکر کشی کی جراءت نہ ہوگی ہمیشہ بلا خوف حکومت کروگے چنانچہ اُنکی نصیحت پر مین نے عمل کیا
کسی قسم کا فساد نہ کیا ہمیشہ بجاے باپ کے اُنکو خیال کیا کیونکہ وہ مجکو اپنا خیرخواہ اور فرزند تصور کرتے تھے
مگر اب اُنھون نے خلاف کیا اور لامذہب ہوگئے اب مین نے ملک پر قبضہ پالیا اتنے دنون اُنھون نے
حکومت کی اب مین حاکم ہوا ہون اب میرے اُنکے وہ اتفاق نہین رہا کیونکہ مذہبی نفاق ہوگیا نہ وہ
میرے بھائی نہ مین اُنکا بھائی ہان وہ اپنے مذہب قدیم پر قائم رہتے تو مین کبھی اُنکی اطاعت سے باہر
نہ ہوتا مثل سابق کے اُنکی اطاعت مین ہمیشہ کمربستہ رہتا اور اطاعت کرتا مگر اب غیر ممکن ہی وہ خدا پرست
ہین اور مین تصویر پرست ہون اب مین خلاصہ طور سے بیان کرتا ہون کہ آپ سب کو لازم ہی کہ میری
اطاعت کرین اور میرے حکم سے سرتابی نہ کرین اور اپنا بادشاہ مجکو خیال کرین مین اپنے بھائی سے باغی
ہوگیا ہون مین نے حکومت پر قبضہ کرلیا ہی اور دین اسلام کو ترک کردیا ہی اگرچہ اب مین تصویر پرستی بھی نکروں گا

نہ آپ لوگ کرین کیونکہ اس مذہب مین بھی کوئی اچھائی نہین ہی بس لامذہب ہونا بہتر ہی اُسوقت تک کہ جب تک کہ کسی اور مذہب کی بزرگی ہم پر ثابت ہو جب ثابت ہو جاویگی اُس دین کو اختیار کرلینگے اور جس کسی کو یہ امر منظور نہ ہو اور وہ نہ دین اسلام ترک کرے بس میرے ملک سے آج سے کل تک نکل جائے اگر رہے گا اور مجھپر ثابت ہو گا کہ فلان شخص مسلمان ہی تو مین اُسکا مال و اسباب و عمارت سب ضبط کرلونگا اور مع اہل و عیال کے قتل کرونگا پھر ذرا بھی رحم نہ کھاؤنگا مین نے خلاصہ طور سے حکم دیدیا یہ جو نفاق شاہ نے سب کو جمع کرکے بیان کیا سوائے دو ہزار اہل شہر اور چند سردارون کے کہ جنکو حیرت شاہ سے خصوصیت زیادہ تھی وہ تو خاموش ہو رہے باقی سب نے جواب دیا کہ ہم نے اُسی وقت سے دین اسلام کو ترک کیا اور آپکو اپنا بادشاہ مقرر کیا اور آپ کی اطاعت کی جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا بہت درست و بجا ارشاد ہوا آپ ضرور حق دار ہین اور ضرور حیرت شاہ نے خلاف طریقہ کیا اور ہم سب آپ کے تابع فرمان ہین اور آج سے جو دین و مذہب آپ کا ہی وہ ہمارا ہی اور جو مذہب آپ اختیار کرینگے وہی ہم بھی قبول کرین گے نفاق شاہ بہت خوش ہوا سب نے بادشاہ کو مذرین دین اُس دن سے کل لشکر اور سردار و اہل شہر حیرتیہ لامذہب ہو گئے وہ جو دو ہزار اہل شہر اور چند سردارون و کچھ سپاہ نے کچھ جواب نہ دیا تھا بعد اس واقعہ کے وہ مجمع برہم ہوا وہ لوگ اپنے اپنے مقام پر آئے ہر ایک نے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہانسے نکل جانا بہتر ہی کیونکہ یہ بادشاہ کافر ہو گیا ضرور اس شہر پر کوئی آفت نازل ہو گی اور ان سب کو اس امر کی سزا درگاہ خدا سے ملے گی اُسی دن کل اپنا مال و اسباب ہر ایک نے بار کیا مع اپنے اہل و عیال و مال کے شہر حیرتیہ کو چھوڑ کر طرف سمندر یہ کے روانہ ہوئے اور شہر مرادیہ کے بھی لوگ جو کہ آفتاب پرست نہ ہوئے تھے اور مع مال و اسباب و اہل و عیال کے مرادیہ سے نکلے تھے وہ بھی سمندر یہ کی طرف چلے تھے کہ ان سب کا حال آیندہ تحریر ہو گا مگر حیرتیہ مین اب کوئی مذہب نہین ہی سب لامذہب ہین کہ اُسی زمانہ مین برجیس کے خروج کی خبر نفاق شاہ کو پہونچی اور اُسکو معلوم ہوا کہ خداوند آفتاب نے نزول فرمایا اور اپنے فرزند کو اپنا نائب مقرر کرکے مع اسی ہزار سپاہ کے شہر آفتاب نما و اقلیم خورشید سے خروج کیا اور برجیس تمام ممالک اہل اسلام کو تباہ و غارت کرتا ہوا اس طرف چلا آتا ہی جو بادشاہ اُسکی اطاعت کرتا ہی اُسکو تو نائب خداوند امان دیتا ہی اور جو اطاعت نہین کرتا ہی اسکو اپنے عذاب مین مبتلا کرکے مع ملک و مال و باشندگان شہر کے غارت کرتا ہی چنانچہ بہت سے ملک اس طور سے غارت کیے ہین کہ اُنکا نام و نشان تک باقی نہ رہا اور سیکڑون ملکون کے بادشاہون نے اطاعت کرکے دین آفتاب پرستی قبول کیا یہ دین برحق اور بہت عمدہ مذہب اور لائق پرستش خداوند آفتاب ہی اور جو جو عجائبات آفتاب جادو نے سحر سے بنائے تھے اُن سب کے حالات نفاق شاہ کو برجیس اخبار سے معلوم ہوئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ برجیس شاہ یعنی برجیس آفتاب پرست فرزند و نائب خداوند لشکر لیے ہوئے برائے مقابلہ صاحبقران ادھر کو آتا ہی جو اُسکا دین اختیار کرے گا وہ اُسکے ہاتھ سے امان پائے گا ورنہ غارت ہو جائے گا جب یہ حال نفاق شاہ کو معلوم ہوا اُسنے اپنے مقام پر خیال کیا کہ خوبی تقدیر سے خداوند آفتاب نے ظہور فرمایا ضرور یہ مذہب برحق ہی اور سب دینون سے یہ دین روشن ہی اگر خداوند آفتاب نہ ہوتے تو تمام عالم تاریک رہتا انکی اطاعت کرنا اور انکو بخدائی ماننا اچھا ہی اور یہی دین سب دینون سے زیادہ روشن ہی ایسا دین ہی کہ خدا پرستون نے اسلام ترک کرکے اُسکو قبول کیا کیونکہ وہ سوائے آسمانی خدا کے اور کسی کے قائل نہ تھے مگر ایسی ہی بزرگی اس دین مین انھون نے

پائی تب تو ترک کیا اسلام کو اور آفتاب پرستی کو اختیار کیا یقین ہی کہ جب نائب خداوند لشکر لیکر بر سر صاحبقران پہونچین گے اور بدیع الملک کو بھی بزرگی اس دین کی معلوم ہوجائیگی وہ بھی قبول کرلین گے اب دین آفتاب پرستی تمام عالم مین پھیل جائے گا از پردۂ دنیا تا قاف ایک دین ہوجائے گا مجکو بھی لازم ہی کہ مین بھی یہی دین قبول کرون کیونکہ مین مدت سے لا مذہب ہورہا ہون یہ خیال کرکے اپنے دل مین سنے سب اہل شہر اور اہل لشکر و مشیران سلطنت و امیران ابہت و وزیران حکومت کو طلب کیا جب سب جمع ہوگئے سب حال جو کہ مین نے تحریر کیا ہی اور اُسنے اپنے دل مین خیال کیا تھا بیان کیا اور کہا کہ مین نے تو آفتاب پرستی قبول کی اور آج سے مین آفتاب پرست ہوگیا ہر روز مین صبح کو اُٹھکر خداوند آفتاب کو سجدہ کیا کرونگا اُسوقت تک کہ جب تک مجکو کوئی طریقہ تعلیم ہو اور کوئی اس دین کے طریقہ تعلیم کرنے والا یہان آئے آپ لوگ بھی ایسا ہی کیجیے سب نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے ارشاد کیا ہم نے قبول کیا آپ کے حکم سے سرتابی نہ کرینگے ہم سب نے دین آفتاب پرستی قبول کیا جس طریقہ سے آپ نے فرمایا وہ مجمع درہم و برہم ہوا اُسی دن سے شہر جیرتیہ کے لوگ آفتاب پرستی اس طور سے کرنے لگے کہ صبح کو اُٹھکر آفتاب کی طرف سجدہ کرتے تھے یہان تک کہ نفاق شاہ کو بندریعہ پرچہ اخبار و چند تاجرون کی زبانی معلوم ہوا کہ دین آفتاب پرستی نے اس قدر ترقی کی اور ہر جیس آفتاب پرست فرزند خداوند مع لشکر و سپاہ کے شہر صنوبر پہونچا وزیر صنوبر شاہ نے اطاعت کی دین آفتاب پرستی قبول کیا شہر یقینیہ پر جو لشکر کشی کرکے فرزند خداوند آیا اُن لوگون نے اطاعت سے انکار کیا وہ ملک تباہ کیا گیا اور ایسا نیست و نابود ہوا کہ نشان تک باقی نہ رہا یہ واقعہ سُنکے محابہ والون نے اطاعت کرلی اُسکے بعد اقبال شاہ کے فرزند افضال شاہ و امثال شاہ کے بھائی افعال شاہ نے بھی اطاعت کرلی امداد شاہ فرزند مراد شاہ نے نائب خداوند کو سجدہ کیا اور اپنے تمام ملک مراد یہ مین دین آفتاب پرستی جاری کیا اب خداوند کا لشکر ادھر کو آتا ہی اُسی دن سے نفاق شاہ نے ہرکارے مقرر کیے کہ جب خداوند یہان تشریف لائین مع لشکر کے ہم کو خبر کرنا اور نذر وغیرہ کے لیے بندوبست کرنے لگا اور سب اہل شہر کو اس حال سے آگاہ کیا یہان تک کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ لشکر خداوند آگیا اور بست شان و شوکت بیان کی راوی بیان کرتا ہی کہ برجیس مراد یہ پر سے جو کوچ کرکے بعد الفراغ مہم مرادیہ کے روانہ ہوا تھا کیونکہ تحریر کرچکا ہون کہ جس دن امداد شاہ آکر مطیع برجیس ہوا تھا اور کتاب و تصویر مین لیکر اور خلعت سے مخلع ہوکر چلا گیا تھا تو برجیس نے حکم دیا تھا کہ ہم کل یہان سے طرف جیرتیہ کے کوچ کرینگے چنانچہ بندوبست ہونے لگا تھا دوسرے دن برجیس نے مع جاہ و حشم کے کوچ کیا تھا بلند مطیع منازل و طی مراحل کے قریب جیرتیہ پہونچکر برجیس اترا کوسون تک لشکر فروکش ہوا اُدھر ہرکارون نے نفاق شاہ کو خبر دی نفاق شاہ تحفہ و تحالف لے کر مع چند سردارون کے لشکر برجیس مین آیا جس طور سے امداد شاہ آیا تھا اسی طور اسکے لیے بھی برجیس نے سردار برائے استقبال روانہ کیے وہ استقبال کرکے بارگاہ مین لے گئے اُسی طور سے یہ بھی جاکر بیٹھا اور برجیس نے بندریعہ افریق شاہ کے اس سے بھی آنے کا سبب دریافت کیا یا اسنے کل حال جو کہ حقیر کہ چکا ہی اسکے منحرف ہونے کا بیان کیا بس اسکو بھی مع کتاب و تصویر کے خلعت ملا اور رو بی خلم ہوا جو کہ امداد شاہ کو ہوا تھا یہ بھی رخصت ہوکر آیا اسی طریقہ سے اسنے بھی دین

آفتاب پرستی کو اپنے شہر مین رواج دیا جس طور سے امداد شاہ نے رواج دیا تھا یہان بھی آفتاب پرستی ہونے لگی دوسرے دن برجیس مع لشکر حسب طریقہ اپنے شہر چیرتیہ سے طرف سمندر ریہ کے روانہ ہوا راوی بیان کرتا ہی کہ ان سب حالات کی خبر منظوم جادو کو جو کہ ملکہ کسیم جادو کی طرف سے حاکم سمندر ریہ ہی پہونچی اور وہ لوگ جو کہ چیرتیہ و دادیہ سے بھاگے تھے سمندر ریہ مین پہونچے اُنھون نے دونون کا مرتد ہونا بیان کیا اور برجیس کے لشکر کشی کا حال بیان کیا منظوم جادو نے اُن سبکو آباد ہونے کا حکم دیا کہ منظوم جادو کو پرچہ اخبار سے سب حال معلوم ہوا اور تاجرون و سوداگرون نے حاضر دربار ہوکر کل حالات برجیس سے آگاہ کیا منظوم جادو نے یہ حالات سُنکے سب مشیران دولت و وزیران سلطنت کو طلب کیا اور کہا کہ کیا خرابی کی بات ہی کہ اگر مین برجیس کی اطاعت کرتا ہون تو صاحبقران وغیرہ سے مجکو شرمندگی ہوگی اور وہ فرمائینگے کہ ہم تم ایسے مرد جہاندیدہ و کار آزمودہ کو یہان کا حاکم کرگئے تھے تم نے بخوف جان ایک کافر کی اطاعت کرلی دوسرے یہ امر ہی کہ یہ جو کارخانہ و عجائبات اور طریقہ جنگ برجیس کا ہی کہ آفتاب نے نکل کر تمام شہر کو جلا دیا حریف پر اپنا عکس ڈالا وہ جل گیا یہ سب کارخانہ سحر کا ہی کوئی ساحر زبردست ہی جو کہ برجیس کا مددگار ہی یہ سب اُسی کا کام ہی بس کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین برجیس کی اطاعت کرلون لوگ مجکو طعنہ دینگے کہ شہر سمندر ریہ کے ساحر ایسے بودے اور نامرد تھے کہ اس حال سے واقف تھے کہ یہ سب کارخانہ سحر کا ہی اور اطاعت کرلی سمندر ریہ ہی کے ساحرونکا قول تھا کہ ہمارے بھر کے ساحرون سے ہم لوگ سحر اچھا جانتے ہین اور بنائے سحر ہم سے ہی اگر سامری و جمشید بھی ہوتے تو ہم سے آکر سحر حاصل کرتے یا ایک ساحر سے جو کہ ایک آسمان سحر مین پوشیدہ رہتا ہی اور اپنے سحر سے آفتاب بناکر حریف کو جلاتا ہی اُس سے ڈر گئے اور اطاعت کرلی بس مین تو یہ گوارا نہ کرونگا نہ صاحبقران کی طرف سے الزام لونگا آپ لوگون کی کیا راے ہی آیا اطاعت کرون یا مقابلہ اس امر کا بھی خیال رہے کہ یہ جسقدر ملک اسنے تباہ کیے سب غیر ساحرون کے تھے اور جن جن پر قبضہ کیا اور جنھون نے اطاعت کی یہ بھی غیر ساحر تھے بھلا کیونکر ہو سکتا ہی کہ ساحر سے غیر ساحر مقابلہ کرے یہ قدرت و اقبال صاحبقران کا ہی کہ وہ غیر ساحر ہوکر ساحرون سے مقابلہ کرتے ہین اور اسکا سبب یہ ہی کہ وہ مالک باطل السحر ہین صاحب اسم اعظم ہین اُن پر سحر کام نہین کرتا ہی دوسرے وہ صاحب اقبال ہین بس جدھر وہ تشریف لے جاتے ہین وہ ملک فتح ہوجاتا ہی یہ اقبال و جراءت و طاقت خداوند کریم نے اُنھین کو عطا فرمائی ہی اور یہ جراءت اُنھین پر ختم ہی اور کوئی ایسی جراءت نہین کر سکتا ہی خیال کرلو کہ جس بادشاہون نے اطاعت اُس کافر کی نہ کی کہ غیر ساحر تھے اپنی جان دی قریب سو سوا سو ملک کے اُسنے تباہ کیے جنھون نے یہ خیال کیا کہ اُسکے ہمراہ ساحر ہین اور سحر سے مقابلہ کرتے ہین اُنھون نے یہ خیال کرکے اطاعت کرلی وہ بچ گیے اور اُسکے ظلم و بدعت سے محفوظ رہے اُن پر کوئی اعتراض نہ کرے گا کہ تم نے کیون اطاعت کی اگر اعتراض ہوگا بھی تو وہ یہی جواب دینگے جنھون نے اطاعت سے انکار کیا اور وہ غیر ساحر تھے اُسنے کیا اُنکا حال کیا کہ ملک تک کا نشان نہ باقی رکھا بس ہم نے یہ خیال کرکے کہ ہم غیر ساحر ہین اور وہ ساحر ہی اطاعت کرلی اُنکا عذر معقول ہوگا اور لائق قبول ہی اگر ہمین اطاعت کرلونگا تو جب یہ امر اعتراض ہوگا کہ اُن لوگون نے تو بہ سبب غیر ساحر ہونے کے اطاعت کی تم تو ساحر تھے تم نے کیون اطاعت کرلی کیون نہ مقابلہ کیا تو کیا جواب دونگا سوا ے خاموشی اور شرمندگی کے کہ یہ امر بھی زبانی تاجرون کے معلوم ہوا ہی کہ جب ارژنگ

وچترنگ لشکر کشی کرکے اُسکے شہر آفتاب نما پر گئے تھے وہ خود مقابلہ کو نہ آیا تھا صرف اُسنے ایک بادشاہ کہ جسکو اُسنے اپنا پیغمبر مقرر کیا ہی خونخوار شاہ نام ہی مع بیس لاکھ سپاہ کے بھیجدیا تھا سُنا گیا ہی کہ جب مقابلہ ہوتا تھا ایک ابر لشکر پر آکر محیط ہوتا تھا خونخوار شاہ کے اور لشکر ارزنگ کے پہلوان سے اور لشکر برجیس کے پہلوان سے مقابلہ ہوتا تھا اُسوقت تک تو کچھ نہ ہوتا تھا جب تک برجیس کا پہلوان غالب رہتا تھا اُدھر ارزنگ یا چترنگ کے طرف کے پہلوان کو غلبہ ہوا اُس ابر سے آفتاب ظاہر ہوا اُسی حریف کو جلا دیا یا کرک کر گرا دو پر کالہ کر دیئے اُس آفتاب کے ظاہر ہونے سے ایسی گرمی پیدا ہوتی تھی کہ تمام لشکر ارزنگ و چترنگ قریب ہلاکت پہونچ جاتا تھا اور ان دونون کے بھی ہمراہ ساحر تھے مگر کچھ نہ کرسکے بہت سے ساحر مارے گئے چنانچہ اُسی مقابلہ مین اژدرجاد جو کہ بہت بڑا ساحر تھا اور جاہ اژدریہ کا مالک تھا اور استاد تھا اسلم بن تورج کا بھی مارا گیا بس ارزنگ و چترنگ نے عاجز ہو کر اطاعت کی اور وہی اُسکو بھکا کر اور آمادہ کرکے برائے مقابلہ صاحبقران لائے ہین ورنہ وہ اِدھر کبھی نہ آتا گو یہ امر ضرور ہی کہ جب ساحر بھی اُس سے سر بر نہ ہوئے اور وہ غالب آیا تو بہت زبردست ساحر ہی اور اپنا پورے طور سے بندوبست کر چکا ہی ہر ایک ساحر کا بھی اُس پر غالب آنا محال ہی صرف اُس قدر خیال ہی کہ یہان کے ساحرون مین اور دوسرے مقام کے ساحرون مین فرق ہی یہان کا وہ سحر ہی کہ ہر ایک نہین جانتا ہی اور دوسرے مقام کے ساحر اس سحر سے آگاہ نہین ہین اس خیال سے میرا قصد مقابلہ ہوتا ہی اب آپ لوگ اپنی اپنی رائے ظاہر فرمایئے جب منظوم جادو یہ کہ چکا اُسوقت ہر ایک نے جواب دیا کہ ای بادشاہ چاہے ہماری جان جائے چاہے رہے ہم تو گاؤ فرکی اب اطاعت نہ کرینگے اگر اُسکے ہمراہ ساحر ہین تو ہم بھی ساحر ہین بس ضرور مقابلہ کرینگے ہم سے تو یہ نہ ہوگا کہ ہم دین اسلام ترک کرین کس مدت کے بعد تو ضلالت سے نکلے ہین پھر ضلالت مین مبتلا ہون بقول آپ کے یہ سب کارخانہ سحر کے ہین سوائے خداوند کریم کے کوئی دوسرا خدا نہین ہی آفتاب و ماہتاب سب اُسکے پیدا کیے ہوئے ہین وہی سب کا خالق ہی بس خدا کو کس طور سے چھوڑ دین اور اُس کے پیدا کی ہوئی چیز کو اپنا خدا جانین ہم تو راہ خدا مین جہاد کرینگے اور اپنی جانین نثار کرینگے اب تو ہم کبھی راہ اسلام سے برگشتہ نہ ہونگے خلاصہ یہ ہی کہ اگر آپ بھی ہم سے یہ ارشاد کرین کہ مین اطاعت کرتا ہون تم اطاعت کرلو تو ہم آپ سے مقابلہ پر آمادہ ہو جائین دوسرے کی کیا اصل ہی جب یہ سب نے جواب دیا منظوم شاہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ آپ لوگ اطمینان رکھیے اُسکو لشکر لے کر یہان آنے دیجیے دیکھیے گا کہ کیسا مقابلہ ہوتا ہی کہ اُس کافر کو بھی معلوم ہوگا کہ سمندر کے ساحر ایسے ہین اور یہان کا سحر بہت عمدہ ہی اُس سے ابھی تک کسی ساحر سے مقابلہ نہین ہوا ہی دیکھ لینا کہ صاحبقران سے تو کچھ بھی مقابلہ مین ہم لوگون نے کوشش نہین کی اس خیال سے کہ غیر ساحر ہین دوسرے صاحب اسم اعظم ہین یہان اس سے مقابلہ مین کوشش کرین گے اور اس مقابلہ کا لطف ہوگا اُس مکر کہ سے زیادہ دن نہ بڑھین تو اپنا نام منظوم جادو نہ رکھون ذرا وہ کافر خدا ہمارا دھر لشکر لے کر آئے سمندر ہر کو مثل اور بلکون کے نہ خیال کرے وہ لوگ غیر ساحر تھے ڈر گئے یا ہم لوگون کو مثل ساحران ارزنگ و چترنگ کے نہ تصور

کرے کہ جیسے اُنکو قتل کر لیا اور اُنھون نے عاجز ہو کر اطاعت کر لی یہ لوگ بھی عاجز ہو کر اطاعت کر لینگے
ہم اُنمین کے نہین ہین یا جان دینگے یا لے لینگے بقول شاعر یا ساتھ ترے سوئینگے یا گور مین جا کر مدفن تو ملیگا جو ترا گھر نہ ملیگا یہ جو منظوم نے کہا
سب خوش ہو گئے منظوم نے اسیدن سے فوج کی نگہداشت شروع کی فوج کو آراستہ کرنے لگا سب سردار وغیرہ رخصت ہو کر اپنے اپنے مقام پر
چلے آئے منظوم جادو نے ہرکارے مقرر کیے کہ جب لشکر برجیس قریب سمندریہ آکر پہونچے تو ہم کو خبر کرنا ہرکارے برابر خبر ہر وقت بیرون
شہر مقیم رہتے ہین کہ منظوم جادو کو خبر پہونچی کہ شہر اقبالیہ و اقبالیہ کے حاکمون نے تو بشرط اطاعت
کی مگر فرا دیہ و حیر تیہ کے بادشاہون نے بخوشی اطاعت کی اور اس کافر کو سجدہ بھی کیا اب اُسنے
یعنی برجیس نے اِدھر کا قصد کیا ہی اور کئی منزلین طی بھی کر چکا ہی منظوم نے کہا کہ آتے دو یہان سے
پہنچ کر جاتا کہان ہی راوی کہتا ہی کہ یہان شہر سمندریہ مین دربار آراستہ ہی منظوم تخت حکومت پر
متمکن ہی مگر اہل سمندریہ و منظوم باایمان ہین سب سردار حاضر ہین کہ اُدھر برجیس مع اسی لاکھ سپاہ
کے قریب سمندریہ آکر پہونچا یہان جو آیا تو دیکھا کہ لاکھون لاشین میدان مین پڑی ہوئی ہین جانور
استخوان کے انبار ہین زمین خون سے لالہ رنگ ہو رہی ہی راوی کہتا ہی کہ یہ وہی صحرا ہی کہ جہان صاحبقران
کے لشکر سے اور سمندر شاہ کی سپاہ سے سکڑون معرکہ اور مقابلہ ہوئے اور جنگ مغلوبہ ہوئی تھی
اسقدر کفار اہل اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے کہ لاکھون دفن کر دیے گئے یعنی ایک غار مین ڈالدیے
گئے اُس پر بھی وہ صحرا لاشون سے پٹا ہوا تھا اور وہ لاشے طعمہ زاغ و زغن ہو رہے تھے اور سڑ گئے
تھے تمام صحرا اُنکی بدبو سے متعفن ہو رہا تھا زمین تو کثرت خون سے لال تھی ہی اثر تھا کہ اگر گھاس بھی
روئیدہ ہوتی ہی تو سرخ رنگ کی خون کے دریا بہے ہوئے تھے یہ حالت جو لشکر برجیس نے دیکھی
سب سردار جمع ہو کر قریب تخت آئے اور افریق شاہ و خونخوار شاہ سے عرض کیا کہ نائب
خداوند سے عرض کرو کہ اس صحرا مین تو فروکش ہونے کا مقام نہین ہی تمام صحرا لاشون سے بھرا ہوا ہی
زمین پر اسقدر خون بہا ہی کہ زمین لال ہو رہی ہی دوسرے مردے جو سڑے ہین تو بدبو بہت ہی اور
آگے شہر سمندریہ ہی کیا حکم ہوتا ہی اے نائب خداوند یہان بہت بڑا رن پڑا ہی جو ابھی تک یہ حا
ہی افریق شاہ نے عرض کیا کہ سردار یہ کہتے ہین کیا حکم ہوتا ہی کہ آواز آئی کہ ان سردارون سے کہو
کہ لشکر کو اس صحرا سے الگ اتارے کیونکہ جب یہ حالت ہی تو اہل لشکر کے بیمار ہو جانے کا خوف
ہی اور حمالون و تبردارون سے حکم کیا جائے کہ زمین کو کھود کر ان سب لاشون کو خاک مین دبا
دین میدان کو اس آلایش سے صاف و پاک کر دین افریق شاہ نے یہی حکم سردارون کو سنا
دیا اُنھون نے ایسا ہی کیا کہ لشکر کو اُس مقام پر اترنے کا حکم دیا اور وہان لشکرگاہ قرار دے کہ
جہان پر لشکر اسلام فروکش تھا برجیس نے بھی حکم دیا تھا کہ ہم اس مقام پر دو ہفتہ قیام کرینگے
اور یہان سے سب حال بدیع الملک کا دریافت کرینگے کیونکہ راہ مین تو یہ سُنا کیا تھا کہ
بدیع الملک سمندریہ پر سمندر شاہ سے لڑ رہا ہی بڑے معرکے پڑ رہے ہین یہان آکر اسکو
نہ پایا نہ معلوم اب کدھر کو گیا بس یہ معلوم ہوا اور لشکر بھی بہت تھکا ہی نہ بھی آسودہ
ہوئے اور اہل سمندریہ بھی میری اطاعت کر لین تو پھر یہان سے طرف بدیع الملک کے کوچ
ہو گا اہل سمندریہ ساحر ہین انکا بھی ہمراہ لینا پر ضرور ہی اور یقین ہی کہ یہ لوگ بھی اطاعت
کر لین گے کیونکہ جب یہ سنین گے کہ بدیع الملک کے مقابلہ کو نائب خداوند جاتا ہی تو ضرور
شریک ہونگے کیونکہ مجکو علم خدا کے ذریعہ سے معلوم ہو چکا ہی کہ بدیع الملک نے

ان لوگون پر بہت ظلم و بدعت کی بڑے بڑے نامی و نامور اس ملک کے سردار قتل کیے ہین یہ
لوگ بدیع الملک کے ہاتھ سے پریشان ہوئے ہین یہ جو برجیس نے کہا تھا سب بہت
خوش ہوئے تھے کیونکہ اہل لشکر روز کے سفر سے پریشان ہوئے تھے اب طاقت سفر نہ باقی
تھی دہی ہر ایک کو خیال تھا کہ کسی مقام پر مقابلہ ہوگا کہ تین چار روز اُس مقام پر لشکر کو قیام کرے
اہل لشکر یہ سنکے کہ یہان دو ہفتہ قیام ہوگا بہت خوش ہوئے لشکر چار منزل کے گردے ہین
اترا بازارین آراستہ ہوگئین نشان لشکر بلند ہوگئے گنجایت کے جھنڈے برپا کیے گئے لشکر اطمینان
کے ساتھ اترا برجیس کی بارگاہ آراستہ ہوئی سب سردار لباس سفر تبدیل کرکے دوسرا لباس
پہن کر داخل دربار ہوئے اُدھر تیردارون نے تھوڑے عرصہ مین اس سب میدان کو لاشون
سے صاف کردیا زمین کے اندر لاشون کو اور استخوان کو توپ دیا وہ بدبو وغیرہ کم ہوگئی سوائے
اس امر کے کہ زمین تو خون سے لالہ رنگ تھی اور کوئی علامت اُنکی باقی نہ رہی جب یہ سب
بندوبست ہوچکا اور سردار حاضر دربار ہوئے جب سب دربار آراستہ ہوچکا برجیس نے
حجاب قدرت کے اندر سے حکم دیا افریق شاہ کو کہ بیک قدرت کو حکم دیا جائے کہ وہ شہر
سمندریہ کی خبر لائے کہ آیا حاکم شہر سمندر شاہ ہی یا کوئی اور ہی اور کس خیال مین ہی اور کیا فکر
کر رہا ہی اُسکو ہمارے آنے کی خبر بھی ہی یا نہین ہی اور یہ کس سے معرکہ پڑا تھا اور سب پڑا تھا
اور بدیع الملک کدھر کو لشکر لے کر گیا ہی اگر سمندر شاہ حاکم نہین ہی تو سمندر شاہ کیا ہوا
گویا بدولت بعلم خدائی سب حال سے آگاہ ہین مگر کار دنیا دنیا کے طریقہ پر ہوتا ہی بس جو اہل
دنیا کا طریقہ ہی اُسی طریقہ پر ہم کو بھی کاربند ہونا پڑ ضرور ہی اور تم لوگون کو بھی اس حال سے
آگاہ کرنا لازم ہی یہ خبر آئے تو ہی پھر اسکا بندوبست کیا جائے حاکم سمندریہ کو برائے اطاعت
طلب کیا جائے اسی غرض سے مین نے یہان دو ہفتہ قیام کرنے کا حکم دیا ہی بس افریق شاہ نے
بیک قدرت کو حکم خداوندی سے آگاہ کیا وہ اسی وقت بیرون بارگاہ آیا اور چند ہرکارے برائے
خبر طرف شہر سمندریہ کے روانہ کیے وہ ہرکارے یہ حکم پاکر طرف سمندریہ کے روانہ ہوئے
راوی ہے برجیس کو بیرون سمندریہ مع لشکر کے صحرا مین فروکش رکھتا ہی اور ہرکارون کو اُسکے حکم سے
برائے خبر طرف سمندریہ کے روان رکھتا ہی کہ اسکا حال آیندہ انشاء اللہ تعالے تحریر ہوگا
جلد چہارم مین اگر اجازت ملی ورنہ دفتر بیرنگ قاف مین اب منظوم جادو کی داستان کچھ
لکھ کر اس قصہ کو ختم کرتا ہون اور دوسرے قصہ کی طرف عنان اشہب کلک کو موڑتا ہون یہ
تو تحریر کرچکا ہون کہ منظوم جادو کو اطاعت برجیس سے انکار ہی یہان دربار آراستہ ہی
سب حاضر دربار ہین کہ ہرکارون نے حاضر ہوکر مجرا گاہ پر سے مجرا بجالاکر دعا و ثنا بے شاہی ادا
کی اور عرض کیا کہ ہم حسب الحکم سرکار کے برائے خبر بیرون شہر مقیم تھے آج صبح کو جو ہم برائے
گشت نکلے تو ہم نے ایک لشکر کثیر اُس مقام پر فروکش پایا کہ جہان پر لشکر اسلام اترا ہوا تھا
جب کہ سمندر شاہ سے مقابلہ تھا نشان لشکر سیاہ تھے اور سرخ رنگ و سفید رنگ
ان پر آفتاب بنے ہوئے تھے اور ایک دیو کی صورت اُس آفتاب کے برابر بنی ہوئی تھی
لشکر کئی منزل کے حلقہ مین اترا ہوا ہی ہم نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر برجیس
ہی جو کہ آفتاب پرست ہی اور نائب خداوند ہی برائے مقابلہ بدیع الملک جاتا ہی شہر

آفتاب

آفتاب نماوا قلیم خور شیدیہ سے اِدھر کو آیا ہی کئی سو ملک اہل اسلام جو راہ مین ملے اُن سب مین
دین آفتاب پرستی کو رائج کیا جس نے اطاعت سے انکار کیا اُس ملک کو غارت کر دیا چنانچہ
جب سے اس سرحد مین یہ لشکر داخل ہوا ہی سوائے شہر اِقنیہ کے لوگون کے اور سب نے
اطاعت کی انھون نے جو اطاعت سے انکار کیا اُس ملک کو عذاب نازل کر کے غارت کر دیا کہ اُسکا
نشان تک نہ باقی رہا اب یہ لشکر بہ حکم خداوند سمندریہ پر آیا ہی کہ یہان کے حاکم سے اطاعت
لے کر اور اپنا مطیع کر کے یہان بھی دین آفتاب پرستی کا رواج دے کر خداوند طرف بادر مع الملک
کے کوچ فرمائینگے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ اسی لاکھ سپاہ ہی بس ہم لوگ یہ حال دریافت کر کے
وہان سے بھاگے کہ آپ کو اس حال سے خبر کرین کیونکہ آپ نے ہم کو اسی خبر کے دریافت کے لیے
مقرر فرمایا تھا باقی خبر بعد ہی یہ سُنکے منظوم جادو نے ہرکارون کو تو خلعت دے کر رخصت کیا
اور برہم ہو کر کہا کہ برجیس کے دل مین یہ حسرت رہجائے گی کہ مین اہل سمندریہ سے اطاعت
اپنی کرا آؤن اور یہان آفتاب پرستی کو رواج دون یہ حسرت و آرزو اُسکی پوری نہ ہوگی اسی مقام
پر اُسکے خدائی کا خاتمہ ہی کیونکہ اب ساحرون سے اُس سے مقابلہ ہی ہمارے لشکر مین تیاری
شروع ہو اُس وقت تک مین بیرون شہر لشکر لے کر نہ جاؤن تا جب تک برجیس کے پاس سے
کوئی نامہ میرے پاس طلب اطاعت مین نہ آئے گا جب نامہ آئے گا مین جواب روانہ کر کے
اُسی نامہ بر کے عقب مین مع لشکر کے روانہ ہونگا اور مقابل لشکر برجیس اُتر کر مقابلہ اُس سے
کرونگا ابھی لشکر لے کر مین نہ جاؤنگا اپنی طرف سے پیش قدمی اور سبقت نہ کرونگا شاید وہ
مقابلہ نہ کرے اور یہی حال سُنکے یہان سے چلا جائے کہ یہ لوگ ساحر ہین اور میرے لشکر کے مقابلہ
مین نے جانے سے اُسکو خیال آئے اور مقابلہ کی نوبت نہ پہونچی ہم پیروی اہل اسلام کی کرتے
ہین اور خدا پرست و مطیع اسلام ہین ہم کو سبقت لازم نہین ہی جب تک کہ حریف کیطرف
سے کسی قسم کی تحریک نہ ہو سب اہل دربار نے عرض کیا آپ کی رائے بہت ٹھیک ہے
منظوم جادو نے حکم دیا کہ یہ امر ضرور کیا جائے کہ لشکر ساحران غیر ساحران ہر وقت طیار رہے
اور سب آمادہ سفر و مستعد کوچ رہین نہ معلوم ہین کسوقت کوچ کا حکم دون اور یہ بتاؤ کہ
اب میرے پاس کسقدر لشکر ساحرون کا ہی اور کس قدر غیر ساحرون کا لشکر ہی سردارون نے
عرض کیا کہ حضور لشکر ساحران اسوقت سرکار کے حضور مین قریب تین لاکھ پچاس ہزار کے ہی
اور لشکر غیر ساحران بھی قریب ایک لاکھ پچھتر ہزار کے ہوگا حضور کل لشکر ساحران غیر ساحران
پانچ لاکھ پچیس ہزار ہی آپ شوق سے برائے مقابلہ لشکر کشی فرمائیے کہ اُسکے ہمراہ اسی لاکھ سپاہ
ہی مگر ہم کو کچھ خوف نہین ہی ہمیشہ خداوند کریم تھوڑے سے لوگون کو بہت سے پر فتح دیتا ہی
وہ ہمیشہ اپنے بندون کا شریک ہوتا ہی اور مدد کرتا ہی اور فتح دیتا ہی منظوم جادو نے یہ سُنکے
سب سردارون سے کہا کہ اسوقت تک مین لشکر لے کر برائے مقابلہ نہ جاؤنگا جب تک
نامہ نہ آئے گا اور جواب نہ روانہ کر لونگا سبقت خدا پرستون کو زیبا نہین ہی اُس سے کچھ
صورت فساد نہ نکلے یہ کہکر منظوم جادو نے دربار برخاست کیا حکم دے دیا کہ کل لشکر
ہمیشہ اور ہر وقت طیار رہے اِدھر اُس جانب سے نامہ آیا اُدھر مین لشکر کشتی کی اور شہر سے جا کر
اُس سے مقابلہ کیا راوی بیان کرتا ہی کہ منظوم جادو اسی انتظار مین شہر سمندریہ مین

مقیم ہی کہ برجیس کے پاس سے نامہ آئے تو مقابلہ کا بندوبست کیا جائے منظوم جادو انتظار
نامہ مین اپنے شہر مین ہی مگر بندوبست لشکر مین مصروف ہی اور بیرون شہر برجیس آفتاب پرست
مع اسّی لاکھ سپاہ کے فروکش ہی اور ہرکارے برائے دریافت حال روانہ کیے ہین اُن کے انتظار
مین ہی کہ ہرکارے خبر لے کر آجائین تو نامہ روانہ کرون اور جو حاکم سمندر پہ ہو اُسکو برائے حفاظت
طلب کرون یہ اس فکر مین ہی اب برجیس کو تو اس فکر مین راوی چھوڑتا ہی اور منظوم جادو کو نامہ
کے انتظار مین اس امر کا بھی ناظرین کو خیال رہے کہ منظوم جادو نے ایک عرضی بحل حال
کی تحریر کرکے ایک ساحر کے ہاتھ خدمت صاحبقران مین روانہ کی ہی اور تحریر کردیا ہی کہ برجیس
نے اس طور سے شہر آفتاب نما سے خروج کیا مع ارزنگ و چترنگ اور فلان فلان ملک سے
غارت کیے کیونکہ اُن ملکون کے حاکمون نے اطاعت نہ کی تھی اور فلان فلان ملک اُسکے ظلم
سے بدین سبب محفوظ رہے کہ اُن ملکون کے حاکمون نے اطاعت کی چنانچہ برجیس مع لشکر
کے یہان بھی آیا صنوبریہ و محرابیہ و اقبالیہ و امثالیہ کے حاکمون نے اطاعت کی اور مرادیہ اور
چیرتیہ کے حاکمون نے اُسکا دین بہ خوشی قبول کیا شہر یقینیہ کے حاکمون نے جو کہ یقین پناہ کی
طرف سے تھا اطاعت نہ کی شہر یقینیہ برباد ہوا اب وہ کافر خاسر میرے ملک پر آیا ہی مین تو اطاعت
نہ کرونگا بلکہ مقابلہ کرونگا لہذا اطلاعاً تحریر کیا عرضی منظوم نے روانہ کی عرضی کے جواب کا بھی انتظار
ہی اُدھر برجیس نے ہرکارے روانہ کیے ہین اُسکو ہرکارون کا انتظار ہی مگر ایک امر اور ملحوظ خاطر
ناظرین والا تمکین رہے کہ جب برجیس نے اقلیم خور شیدیر و شہر آفتاب نما سے کوچ کیا تھا تو
بہت سے نامہ اطراف و جوانب مین اس مضمون کے روانہ کیے تھے کہ مین فرزند خداوند آفتاب
ہون بہ حکم خداوند مین نے خروج کیا ہی لہذا یہ خدائے برحق اور مطلق ہی جو خداوند آفتاب کے دین
کو قبول کرے گا وہ میرے ہاتھ سے امان پائے گا ورنہ مین سب پر قہر و غضب خداوندی نازل
کرونگا اور دیکھ لو کہ میرے ساتھ فرزندان سابق خدا یعنی لقا و زمرد ثانی موجود ہین اور میری نیابت
اور خداوند کی خدائی کو قبول کر چکے ہین بس تم سب کو لازم ہی کہ جب تمھارے خدازادون نے
میری اطاعت کی تو تم بھی اطاعت کرو آیندہ تم کو اپنے اپنے فعل کا اختیار ہی اگر خلاف تحریر
کروگے تو سزا پاؤگے یہ نامے اُس نے شتر سوارون کے ذریعہ سے اُن ملکون کی طرف روانہ کیے تھے
کہ جو جو ملک اُسوقت نک زمرد پرست تھے اور ارزنگ پرست و لقا پرست و چترنگ
پرست اور ارزنگ و چترنگ نے جن ملکون کو مقابلہ کرکے اپنا مطیع و تابعدار
کیا تھا اور سب کافر ارزنگ و چترنگ کو اپنا خدا جانتے تھے جن ملکون کو ارزنگ نے
اپنے تصفیہ مین کیا تھا اُسکے باشندے ارزنگ کو خدا کہتے ہین اور جن ملکون کو چترنگ نے
فتح کیا ہی اُنکے باشندے چترنگ کو خدا کہتے ہین اور بہت سے ملک ایسے ہین کہ جنکے باشندے
لقا پرست ہین اور بہت سے ملک ایسے ہین کہ جنکے باشندے زمرد پرست ہین ان سب
ملکون کی طرف برجیس نے حکم نامے روانہ کیے تھے اور ارزنگ و چترنگ نے بھی انھین
ناموں کے ساتھ ایک ایک خط اپنی طرف سے تحریر کردیا تھا کہ آگاہ ہو کہ ہم نے برجیس
آفتاب پرست نائب و فرزند خداوند آفتاب کی اطاعت کی کیونکہ خداوند آفتاب
خدائے برحق ہین اور جو عجائبات و نیرنجات خداوند آفتاب کی قدرت اور خدائی کے دیکھے

آج تک ہم نے کسی خدا کی خدائی نہین سنی بس ہم کو ثابت ہوگیا کہ ہم نے غلط دعوی کیا تھا کہ ہم
خدا ہین اور ہمارے بزرگون نے غلط دعوے کیا تھا سب خداوند آفتاب کے بندہ تھے اور بندہ
ہین جب کہ ہم نے اطاعت کر لی تو تم لوگ بھی اطاعت کر لو اور کوئی عذر نہ کرو آفتاب پرستی اختیار
کرو اور جو کتاب نامہ کے ساتھ تمھارے پاس پہونچے اُسکے موافق طریقے اور قاعدہ آفتاب پرستی
کے رواج دو تھوڑی تحریر کو بہت جانو اوسی کہتے ہین کہ ہر نامہ کے ساتھ ایک کتاب بھی بھیجی تھی
بیان ہے کہ جب یہ نامے اُن ملکون مین پہونچے جو جو ملک کہ ارژنگ و چترنگ کے تابع
ہوتے تھے اُن ملکون کے حاکمون نے جو اپنے ملکون کے نامے برجیس کے نامہ کے ساتھ پہنچے
اور مضمون سے آگاہ ہوئے اُسی دن سے ہر ایک نے آفتاب پرستی کو اپنے اپنے ملک مین
رواج دے دیا تھا اور سب آفتاب پرست ہوگئے اور جن جن ملکون کے حاکم لقا پرست و زرد پرست
تھے جب اُنکے پاس برجیس کے نامہ پہونچے اور وہ مضمون نامون سے آگاہ ہوئے اور اُنکو زبانی
نامہ بردون و نیز تحریر سے برجیس و ارژنگ و چترنگ کے ثابت ہوا کہ ہمارے خدا کے نیرے اور
ہمارے خداوند کے فرزند اُسکے مطیع ہوئے ہین بس ان سب نے بھی آفتاب پرستی اختیار کر لی چنانچہ
سب پرست سے ملکون مین آفتاب پرستی کو رواج ہوگیا جو جو ملک کے حاکم لقا پرست و زرد پرست
اور ارژنگ پرست و چترنگ پرست تھے سب آفتاب پرست ہوکے رہ گئے اور اوسکے
باطلہ ہوتے اُنکے ماننے والے آفتاب پرست ہوئے اُنھون نے طرف برجیس کے رغبت کی صرف
اس خیال سے کہ جب ہم خدا پرستون کو غارت کر لونگا کہ جنھون نے تمام لوہنون کو برباد کیا اور سب
خدائیون کو تباہ کیا پھر سب کو عبرت ہوگی اور خود ہر ایک مذہب کے لوگ میری اطاعت کرینگے اور
اس دین کو قبول کرینگے بدین سبب برجیس اور طرف متوجہ نہ ہوا صرف لقا پرستون و
زرد پرستون کو اپنا مطیع کیا اور اہل اسلام پر لشکر کشی کرکے چلا تھا اب اسکے سرکار ہین بہت
سے ممالک سے خراج آتا ہے کروڑہا روپیہ کے آمد ہوگئی ہے آمد ہر سر مطلب برجیس بیرون
سمندر ریہ مع لشکر کے فروش ہے ہر کارون کے انتظار ہین اور منظوم جادو سمندر ریہ مین
بندوبست سپاہ مین مصروف ہے اور برجیس کے نامہ کا انتظار ہے اور ہر ایک ملک سے جو کہ
برجیس نے اہل اسلام کے اپنے قبضہ مین سے ہین شتر سوار اُن حاکمون کے نامے لیکر طرف
نہ طاق کے خدمت صاحبقران مین روانہ ہوچکے ہین یہ بھی خیال رہے کہ یہ جو ملک برجیس
کے مطیع ہوئے ہین ان سب کے حاکم رستم خان بن کنجاب کی تحریر کے موافق برائے کمک
صاحبقران نہ طاق کو مع لشکر کے روانہ ہوگئے تھے اپنی طرف سے نائب مقرر کرکے
یہ اعین نامبون نے برجیس کی اطاعت کی ہے اُن سب حاکمون کا مع لشکر کے نہ طاق پر پہونچنا
آیندہ تحریر ہوگا اب ہین داستان برجیس کو اس مقام پر ترک کیا ہون اگر اہل مطبع کی طرف
سے اجازت ملی تو جلد چہارم مین تحریر ہوگی ورنہ دفتر نیرنگ تمام ہین جو کہ اس دفتر کے بعد ہوگا کیا
کرون ناچار ہوگیا ہون ورنہ ہین ان داستانون کو اس اختصار کے ساتھ نہ لکھتا ہر ایک کو
مفصل طور سے تحریر کرتا کوئی مقام ترک نہ ہوتا مگر اہل مطبع کے حکم سے مجبور ہوگیا اور جو
ولولہ دل مین تھا وہ جاتا رہا اور دل کی آرزو دل مین رہ گئی کیا کیا جائے عالم مجبوری ہے اگر ایسا
نہ ہوتا تو ناظرین ملاحظہ فرماتے کہ مین نے کن کن تدبیرون سے ان داستانون کو الگ کیا اور

کیسے کیسے مقام بیان کیے وہ سب حوصلہ رہ گئے یہ خاکسار آپ لوگون سے معافی کا خواستگار ہی معاف
فرمایئے گا یہ حقیر ناچار ہی ورنہ آپ لوگون کو لطف حاصل ہوتا اور خدا چاہتا تو آپ لوگ بوستان خیال
وہوش ربا وغیرہ کو فراموش فرماتے اس دفتر کے روبرو مگر حکم بابو صاحب نے ناچار کر دیا یہی حکم ملا
کہ اسی جلد مین تمام کرو بس جہان تک ممکن ہوا اختصار کر کے لکھا اور مثل گھانس کے کاٹا ورنہ یہ دفتر
لایق دید ہوتا ناظرین خیال فرمائین کہ اس خاکسار نے بموجب حکم بابو صاحب دریاے بیدا کنار کو
کوزہ مین بند کیا ہی اور اپنے امکان بھر کوئی مقام نہین ترک کیا ہی آیندہ شاید کوئی بات رہ گئی ہو تو
آپ لوگ معاف فرمائین کیونکہ مین مجبور ہون اور خجلت معافی سے سرفراز کرین یہ خاکسار آپ کی
ترقی دولت واقبال کی خداوند کریم سے دعا کرتا رہے گا اور تہ دل سے آپ لوگون کا ہمیشہ شکر گذار رہے گا
زیادہ کیا عرض کرون اب مین داستان برجیس کو ترک کر کے حال سہراب ثانی تحریر کرتا ہون اس
شیر بیشہ صاحبقرانی کا مع اپنے والد نزر گوار رستم ثانی نامدار وجد عالی تبار ایرج نوجوان با
وقار وعمو ی شہریار ذی وقار کے پردہ خفا سے منہ خزانہ طلسمی کے اور بارگاہ طلسمی کے پردہ دنیا
پر آکر صاحبقرانی کرنا اور برا ے مقابلہ بدیع الملک طرف نہ طاق کے روانہ ہونا بیان ہوگا
انشاء اللہ تعالے اور یہ داستان بڑے لطف کی ہی جب ناظرین کی نظر کیمیا اثر سے گذرے گی تو ناظرین والا تمکین کو لطف
حاصل ہوگا اور میری بیہودہ گوئی کا کچھ لطف ملے گا گو سوا ے مغز خلاشی کے دوسری بات نہین ہی مگر آپ لوگ
قدر فرماتے ہین بین بھی جو کچھ ذہن مین آتا ہی بک کر آپ لوگون کے روبرو پیش کرتا ہون یہ آپ لوگون کی مہربانی
اور قدر دانی ہی کہ اسکو ملاحظہ فرماتے ہین ورنہ مین اس قابل کب تھا کہ میرا بکا ہوا آپ ایسے قدردان اور
صاحبان مرتبہ وعالی فہم ملاحظہ فرمائین اور مجکو خلعت تحسین وآفرین سے سرفراز کرین یہ سب آپ
لوگون کی بندہ پروری وذرہ نوازی ہی اور خداوند کریم کی عنایت ہی کہ مجھ ایسا بے علم اور بے عقل جاہل مطلق
کچھ بکے اور آپ لوگ ملاحظہ کرون مین دست بستہ خدمت مین آپ لوگون کے عرض پرداز ہون کہ اگر کوئی
عیب یا نقص ہوا سکو پردہ دل مین پوشیدہ فرمایئے گا کیونکہ مین بالکل بے عقل وبے علم ہون اور آپ
لوگ قدردان ہین اس سبب سے بے خوف ہون کہ آپ لوگ اگر کوئی عیب بھی ملاحظہ فرمائینگے تو اسکو
پوشیدہ کرینگے اور اسکو حجاب دل مین مثل عروس کے جگہ دینگے یہ میری عرض کو لایق قبول نہین ہی مگر
آپ لوگون کی ذات سے بڑی امید ہی بموجب مصرعہ گر قبول افتد زہے عز وشرف ۔ اب مین
عنان کلک کو طرف میدان داستان کے پھیرتا ہون اور حال سہراب ثانی تحریر کرتا ہون سو
یہ قصہ یہان کا یہان چھوڑیئے ۔ سمند قلم کی عنان موڑیئے ۔ دیگر سمند قلم کی مین موڑون عنان ۔ لکھون
آگے سہراب کی داستان ۔

اب دو کلمۂ داستان جلالت عنوان سہراب ثانی بن رستم ثانی وشیر بیشہ صاحبقرانی

ملاحظہ فرمایئے غزل بجاے ساقی نامہ غزل

پژمردہ آج ہوگیا کیون لالہ زار دل	کس رشک گل کے لوٹنے کا ہی ہمار دل	دونون کا حال ہی تیری فرقت مین ایک سا
غم خوار دل جگر کا جگر غمگسار دل	ظالم کو عاشقون سے کدورت ہی کسقدر	اک آن بر طرف نہین ہوتا غبار دل
کھاتا نہین ہی رنج اور غم ورنج کے سوا	کیا دل کا رزق ہی یہی پروردگار دل	امید کیا وفا کی ہو قلب سکا نام ہی
اہل وفا ابھی نہ کہین اعتبار دل	مردہ ہوا ہی ساتھ ہمارے فراق مین	پہلو مین بھی بنا یا ہی اپنے فگار دل

یہ مرر ہا ہی عشق مین نالان ہین حسرتین	ارمان رو رہے ہین بے حال زار دل	سرگوشیان جو کرتی ہی تم سے تمھاری	
ای یار ہی یہی سبب انتشار دل	مرتے کی اسکی سنتے تھے ہر ایک سے خبر	دیکھا نہین مگر کہین ہم نے فرار دل	
گیسون کے پھندے رو رہے چنوائے عشق نے	مجھ پر چلے جو پاس کہین اختیار دل	ببیت تو پسندہ معنی خوش بیان	

چنین کرد نقش سخن را عیان ✣ دیگر بیا بستنوای ہمدم را ستان ✣ کہ باز آمدم بر سر داستان ✣ چہرہ نگاران پردہ گشایان قاف معنی و سر کنندگان عجائبات مضامین و سیاحان دشت مضمون و فتح کنندگان طلسمات بلاغت و مجاہدان میدان فصاحت و شہسواران عرصہ جلالت معنی و تہموران معرکہ مضامین افواج جہالت کو شکست دیکر اس داستان جلالت عنوان کو صفحہ قرطاس صداقت اساس پر نوک قلم عنبر رقم سے یون نمود پرو بسطیر کرتے ہین اور پاے قلم عجلت قدم سے اس میدان کو یون طے کرتے ہین کہ ناظرین والا تمکین کو یاد ہوگا کہ داستان سحر عنوان اس مقام پر حقیر نے ترک کی تھی کہ سہراب ثانی بن رستم ثانی نے ہوے شد و مد سے طلسم چہل چراغ سلیمانی کو فتح کیا تھا اور بادشاہ طلسم آذر رجادو کی دختر کے ساتھ عقد کیا اور حاکم مرحلہ گرد کی دختر کے ساتھ عقد کیا تھا اور یہ دونون پریان اس شیر سے حاملہ ہوئین ہین کہ جنکے بطن سے فرزند پیدا ہونگے جنکا ذکر دفتر نیرنگ قاف مین ہوگا یہ بھی تحریر کر چکا ہون کہ سب حاکمان دربند و سپاہ و لشکر طلسمی اور اُن مقامون کے حاکمون کو ہمراہ لے کر کہ جن سے بروقت جانے طلسم کے ملاقات ہوئی تھی و خزانہ طلسمی و بارگاہ طلسمی و مرکب و سفینہ طلسمی و اسی ہزار خفتان شب چراغی اور کل سامان طلسمی ہمراہ لیکر بڑے جاہ و حشم سے قلعہ یاقوت نگار مین آکر پہونچے تھے مع اپنے والد رستم ثانی و شہریار عم نامدار و ایرج نوجوان جہر عالی تبار کے اپنے نانا خضر پیغمبر زادہ و مان مضراب پری سی سے ملے تھے سب کو خوشی حاصل ہوئی تھی اور جشن ملوکانہ برپا کیا گیا اس خوشی کے سبب سے جب اس جشن سے فراغت ہوئی تھی تو ایرج و رستم ثانی و شہریار و سہراب ثانی خضر پیغمبر زادہ سے پردہ دنیا کی طرف جانے کی اجازت مانگی تھی خضر نے بڑے اصرار کے بعد اجازت دی تھی اور اسی طور سے مضراب پری زوجہ رستم ثانی نے اپنے فرزند سہراب ثانی کو اور اپنے شوہر رستم ثانی کو اجازت دی تھی اسدان سے محل کشاہی مین ہر ایک پریزاد و پری معلوم تھی اور سہراب ثانی نے تیاری لشکر کا حکم دیا تھا مین تحریر کر چکا ہون کہ تیاری لشکر ہو رہی ہی اور سامان سفر کا بندوبست ہی یہ داستان اسی مقام پر ترک ہوئی تھی اب اسکے بعد سے تحریر کرتا ہون یہ چند سطرین براے یاد دہی ناظرین تحریر کردہ ہین تاکہ ناظرین کو یاد آجائے آمدم بر سر قصہ المختصر کہ جب سہراب ثانی نے لشکر کو تیاری کا حکم دیا اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ تم بصورت انسان ہوکر اہل دنیا سے مقابلہ کرنا سب نے قبول کیا تھا اور یہ باہم طے ہوگیا ہی کہ رستم ثانی و شہریار و ایرج نامدار منھ پر نقاب ڈال کر ہمراہ رہین گے اور سیارہ ثانی بھی نقاب پوش رہے بس ان چارون بزرگون کے لیے نقابین سرخ رنگ کی تیار کی گئین تھین اسکا سبب یہ تھا کہ باہم یہ صلاح ہوئی ہی کہ اگر پردہ دنیا پر چلکر بدیع الملک سے مقابلہ کرین اور انکو زک دین سہراب ثانی کو صاحبقران قرار دین اور مقابلہ کرین تاکہ بخوبی امتحان ہوجائے اگر غالب آئین تو باہنماے صاحبقرانی پر قبضہ کرین اور کل لشکر کے صاحبقران ہون اپنی صاحبقرانی کے ڈنکے بجائین چونکہ بدیع الملک سہراب ثانی سے واقف نہین ہین گو یہ امر ضرور دیکھنے سے ثابت ہوجائے گا کہ یہ جوان اولاد حمزہ صاحبقران سے ہی مگر یہ نہ معلوم ہوگا کہ کس کا فرزند ہی اور کون ہی اور بفضل خداوند کریم سے تمام سامان صاحبقرانی سہراب

کے پاس موجود ہی طلسم کو فتح کرکے اسباب پر شان و شوکت مہیا کرلیا ہی ہر ایک یہ شان و شوکت دیکھکر
حیرت کریگا اگر ہم لوگ نقاب پوش ہونگے اور اسی طور سے ہمراہ ہونگے تو ظاہر ہو جائے گا کہ انھین ہمین
سے کسی کا فرزند ہی اور یہ لوگ ہم سے مقابلہ نہ کرسکے عاجز ہوکر اپنے فرزند کو صاحبقران بنا کر لائے ہین
اس حالت مین اچھی طور سے امتحان نہ ہوگا اور ایک کو دوسرے کا حال نہ معلوم ہوگا یہ امر طے نہ ہوگا پھر
اسی طور سے رہے گا کیونکہ رعایت کرنا پڑے گی اور عالم اخفا مین کوئی رعایت کی ضرورت نہ ہوگی اور
خوب دلون کے حوصلہ نکلین گے اور مقابلہ ہونگے اسی سبب سے نقاب پوشی کی صلاح ہوئی تھی
سوائے سہراب ثانی کے ایرج نوجوان وغیرہ نے نقاب پوشی کو اختیار کیا تھا جب یہ سب
امر طے ہو چکے گئے اس وقت طیاری فوج کا حکم ملا تھا لشکر دیو زاد و پریزاد مین تیاری ہو رہی تھی
کہ ایک دن یہ سب شاہزادہ ایک مقام پر جمع تھے کہ سہراب ثانی نے رستم ثانی وغیرہ سے کہا
کہ ایک امر میرے ذہن ناقص مین آیا ہی اگر آپ لوگ بھی قبول فرمائین مجھکو یقین ہی کہ فرزند قبول
فرمائینگے نگار رستم ثانی وغیرہ نے فرمایا کہ ای فرزند بیان کرو تاکہ ہم بھی سنین تب سہراب ثانی نے بیان
کیا کہ میری رائے نے غلطی کی جو مین نے لشکر دیو زاد و پریزاد کو تیاری کا حکم دیا یہ بالکل خلاف
شجاعت کیا کیونکہ اُن لوگون سے مقابلہ کا ہم کو قصد ہی کہ جن سے ایک بدن سے چھ تک چلی
آتی ہی اور اُنکے ہمراہ سوائے لشکر انسان کے دوسرا لشکر نہین ہی پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ انسان
سے دیو زاد یا پریزاد مقابلہ کرین گو بصورت انسان ہوکر مقابلہ کرینگے مگر جب یہ امر سب پر ظاہر ہوگا
کہ یہ صاحبقران پردہ قاف سے لشکر دیو و پریزاد لیکر آیا تھا اور اس لشکر نے انسان سے مقابلہ
کیا اور فتح پائی ہر ایک یہی خیال کرے گا کہ انسان کیونکر دیو و پریزاد سے لڑسکین اسی سبب سے
شکست ہوئی ہر ایک کو اس وقت ہماری شجاعت اور جوانمردی مین شک ہوگا اور ہر ایک
انگشت نما کرے گا تو وہ کام کیون کیا جائے کہ جو دشمنون کو موقع کلام کا ملے دوسرے جد عالی
تبار نے اکثر بیان فرمایا ہی کہ صاحبقران اول کے تابع فرمان تمام دیوان جن تھے اور ہر مرتبہ
یہی خواہش کرتے تھے کہ آپ ہم کو حکم فرمائین تو ہم ابھی سب کافرون کو تباہ کردین اور پناہ نہ دین
مگر آنحضرت نے قبول نہ فرمایا اور یہی فرمایا کہ مین کیونکر تم کو حکم دون کہ تم ان لوگون سے مقابلہ
کرو کیونکہ یہ انسان ہین تم دیو زاد ہو مین ہی انکو شکست دونگا میری شجاعت و جرارت جوانمردی
و صاحبقرانی کے خلاف ہی بلکہ کئی مرتبہ ملکہ قمرپیشہ سلطان دختر صاحبقران اول و ملکہ عالیہ آسمان
پری لشکر کے گران دیو و پریزاد کا لیکر پردہ دنیا پر تشریف لے گئین مگر صاحبقران نے انکی کمک
کو قبول نہ فرمایا اور مع لشکر کے واپس فرمایا جب کہ میرے جد امجد نے دیو و پریزاد کی کمک و بمقابلہ
کفار گوارا نہ کیا تو مجھکو کب زیبا ہی کہ مین دیو و پریزاد کا لشکر ہمراہ لے کر پردہ دنیا پر جاؤن اور خدا
پرستون کو اُنکے ہاتھ سے قتل کراؤن میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ لشکر کی کچھ ضرورت نہین ہی
صرف کل اسباب طلسمی اور بارگاہ و خزانہ طلسمی اور اُن لوگون کو ہمراہ لے کر یہان سے تشریف
پردہ دنیا پر لے چلیے کہ جن لوگون نے فضل خدا سے طلسم کو فتح کرکے رہا کیا ہی اور قوم انسان
سے ہین کیونکہ ہم اور وہ لوگ کہ جن سے مقابلہ کا قصد ہی ایک ہی ہین اور ایک خاندان سے
ہین باہم سمجھ لین گے کیونکہ ایک ہی باغ کے مثال ہین اور ایک ہی گلشن شجاعت کے گل
انار ہ اور ایک ہی نخل جرارت کے ثمر اور ایک ہی صدف نجابت کے گوہر بے بہا و یکتا

ہین کوئی مقام اعتراض کسی کو نہ ہوگا اور لشکر دیو زاد کے ہمراہ ہونے سے سب کو مقام اعتراض ہوگا اور شجاعت
ہین فرق واقع ہوگا اگر خداوند کریم کو ہمارے شان و شوکت و ترقی اقبال و دولت فرمانا ہی تو وہ سبب الاسباب
کوئی ایسی صورت پردۂ دنیا پر اپنی قدرت سے مہیا کردے گا کہ سب سامان شوکت موجود ہوجائے گا
اور مین کوس صاحبقرانی کو ہر طرف بجاؤنگا اور سب میری اطاعت کرینگے اور تمام عالم پر میرا قبضہ
ہوجائے گا مثل میرے جد امجد حمزہ صاحبقران کے اگر اسکی مشیت مین یہ امر نہین ہی تو کچھ بھی نہ ہوگا
اگر تمام عالم بھی شمار کرے گا تو بھی سوائے اسکے حکم کے جو ہم سب کے بارے مین اسنے بروز ازل
تحریر کردیا ہی کچھ نہ ہوگا لشکر دیو و پریزاد کیا کرے گا سوائے بدنامی کے کچھ فائدہ نہ ہوگا اے والد بزرگوار
جو خط پیشانی ہی وہ ہو پیش آئے گا لشکر دیو پریزاد کے جانے کی میرے نزدیک کوئی حاجت نہین ہی
خیال فرمائیے کہ اسکی مشیت مین جاری ہوچکا تھا کہ آپ پردۂ قاف مین تشریف لائین اور مین پیدا
ہون اور عم نامدار بھی یہان آئین اور بتلائے طلسم ہون آپ کا غلام طلسم فتح کرکے آپ لوگون کو رہا
کرے اور اپنے جد عالی تبار سے ملے خیال فرمائیے کہ کہان پردۂ دنیا اور کہان پردۂ قاف کہ برسون کا
راستہ ہی مگر اسنے کسی قدر اپنی قدرت سے آسان کیا اور کیا سبب پیدا کیا مقام غور ہی کہ جد عالی تبار ہمراہ
صاحبقران ثانی کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیے جاتے تھے مگر اسکی مشیت مین یہ نہ تھا ابھی ہمارے
جد عالی تبار کو کفار کشی مین مصروف رہنا تھا اور ہمکو انکی زیارت سے مشرف ہونا تھا اور جد بزرگوار
کے مقدر مین تکلیف بدی تھی اسکا یہ سبب پیدا کیا کہ ساحرون نے اس صحرا مین آگ لگادی کہ جہان
صاحبقران فروکش ہوئے تھے اور اس آتش سوزان سے ساحرہ جد بزرگوار کو اٹھالائی اور پردۂ قاف
مین لاکر طلسم مین مقیم ہوگئے خداوند کو ہم کو منظور ہوا کہ اب یہ رہا ہون اور جو ملک کہ پردۂ قاف مین ہین اور
اُنکے باشندے کافر ہین وہ سب اسلام آباد ہون اور مریدستان قاف سست ہون اور مسلمان ہون
اُسکا سبب یہ پیدا کیا کہ یہ امر انکو ناگوار ہوا کہ کیون صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کو صاحبقران
کیا آپ اس رنج و صدمہ کی برداشت نہ لاکر اور حکم صاحبقران سے مجبور ہوکر فقیر ہوگئے سب دولت
و حشمت کو ترک کیا لشکر کو خدا کے بھروسہ پر چھوڑ کر یکہ و تنہا لباس فقیری سے آراستہ ہوکر نکلے اُس کی
مشیت مین یہ امر جاری ہوا تھا کہ آپکے ہاتھ سے عالم فقیری مین بھی ایک ملک اسلام آباد ہوا اُسنے
اُس امر کو یون ظاہر کیا کہ اپنی قدرت کاملہ سے آپکو شہر زرین حصار مین پہونچادیا آپنے وہان جاکر عالم
فقیری مین ایک پہلوان زبردست ارزنگ پرست کو قتل کیا سب آپکے مرید ہوئے آپکے لیے گوشہ
عافیت بیرون شہر بموجب آپکے حکم کے قرار دیا آپ وہان تشریف فرما ہوئے آپنے رفتہ رفتہ اُس شہر کو مع
بادشاہ شہر اور اہل شہر کو مسلمان کیا سب نے آپکی غلامی مین کمر کسی اور آپکے حکم سے سرتابی نہ کی یہ امر بھی
وہ بروز ازل تحریر کرچکا تھا کہ آپ پردۂ قاف مین تشریف لائین اور دیوان قاف کو قتل کرین جو کہ کافر
ہین اور آپکا عقد ہمراہ دختر بادشاہ پنجم قاف کے ہو اور مین پیدا ہون اُسکا طریقہ یہ ہوا کہ دیو ہامان سپہ
سالار بادشاہ اپنے مالک سے باغی ہوگیا اور اپنے مالک پر لشکر کشی کی دیو ہامان کے مقدر مین کافر ہو
اور قتل ہونا تھا عالم کفر مین وہ باغی ہوگیا اور آقا زادی سے دعوے عشق کیا بڑے مقابلہ ہوئے جب
بادشاہ پردۂ پنجم قاف پر پریشان ہوا اُسنے اپنے وزیر سے فرمایا کہ کس طور سے اس بلا سے نجات ہوگی وزیر
وزیر بادشاہ منجم بے بدل عامل باعمل تھا طریقہ رمل سے دریافت کرکے بادشاہ سے کہا کہ ایک شاہزادہ
پردۂ دنیا پر ہین اور وہ خاندان زلزلہ قاف سے ہین جب تک وہ یہان نہ آئینگے اس دیو کے ہاتھ سے

نجات نہ ملے گی اور آپکی دختر کی شادی بھی انھین کے ساتھ ہوگی اور ایک فرزند پیدا ہوگا کہ جو بڑا بہادر اور
جوانمرد ہوگا بس اخضر پریزاد نے وزیر سے مقام اُنکے سکونت کا دریافت کرکے آپکو اٹھوا منگوایا اپنے
یہان تشریف لاکر دیو کو شکست دی اور جب آپنے خاندان کا حال ظاہر ہوا بادشاہ نے میری والدہ کو اپنی
کنیزی مین دیا اُنھوں نے اس دیو کو ایسا پریشان کیا کہ مرتے مرتے آپ کی اطاعت کی چنانچہ مین پیدا ہوا اُنھوں نے مکر
کرکے آپکو اسیر طلسم کیا اور پھر لشکر کشی کرکے اخضر پریزاد آیا پھر اخضر پریزاد نے وزیر سے وہی سوال
کیا وزیر نے پھر رائچہ کرکے کہا کہ اسی مقام پر اور ایسا شاہ مراحب تشریف فرما ہین وہ بھی اسی
خاندان سے ہین جب تک وہ نہ آئینگے اسوقت تک یہ دیو عاجز نہ ہوگا چنانچہ غم نامدار نے جب
اپنے فقیر ہوجانے کی سیاحت کی تو وہ بھی شب کو بدون اطلاع کے
لباس فقیری سے آراستہ ہوکر نکلے تھے اور اتفاق سے اُس شہر زرین حصار پر اُس وقت آکر پہونچے
تھے کہ جب زرنگار شاہ برادر زرومان تاجدار لشکر کشی کرکے اپنے بھائی پر آیا تھا اور خورشید تاجگیر
بھی زرنگار شاہ کا شریک ہوگیا تھا دونون نے زرومان تاجدار کو پریشان کیا تھا اور یہی کہتے تھے
کہ لو دین اسلام تک کر وہ مرد باخدا انکار کرتا تھا اور قلعہ بند تھا اگر غم نامدار نہ پہونچتے تو وہ مرد خدا
شہید ہوتا اور سب اہل شہر اور وہ ملک پھر کفرستان ہوجاتا مگر خداوند کریم کو تو یہ امر منظور نہ تھا بلکہ
ان دونون کے مقدر مین مسلمان ہونا تھا دوسرے ایک جوان اولاد صاحبقران سے کہ جس کا نام
اسد ثانی ہے اُن کافرون کی قید مین تھا اُسکی بھی رہائی کا وقت آگیا تھا خداوند کریم نے غم نامدار
وعین وقت پر پہونچا دیا تھا آپ نے اُس عالم فقیری مین اُن دونون کو شکست دیکر اسد ثانی
کو رہا کیا اور اُن سب کو مسلمان کیا زرومان کو اُنکے شہر مے بحکم خدا بچایا اور فقیر ہوکر اُسی تکیہ
پر بیٹھے کہ جہان آپ تشریف فرما ہوئے تھے زرومان وغیرہ اُسی طریقہ سے انکی بھی خدمت مین
مصروف تھے جیسے کہ آپکے ساتھ برتاؤ کرتے تھے بس دیو طیران انکو بھی وہان سے بحکم اخضر پریزاد
اُٹھا لایا کیونکہ اُن بزرگوار کے بھی ہاتھ سے بہت سے دیو ان قاف کی موت تھی اور جراءت و
شجاعت کا اُنکے بھی یہان شہرہ ہوتا تھا غم نامدار نے یہان تشریف لاکر دیو ہامان کو شکست
دی اور اپنا مطیع کیا اُسنے مکر سے اطاعت کی اور مکر مین مصروف ہوا کہ کسی تدبیر سے انکو بھی
اسیر طلسم کرون ایک امر اور مشیت ایزدی مین جاری ہوچکا تھا کہ مجکو میرے غم نامدار فنون
سپہ گری کی تعلیم فرمائین بس کیونکر اُنکا یہان آنا نہ ہوتا غم نامدار نے مثل اپنے فرزند کے مجکو
پرورش فرمایا اور سب فنون سپہ گری سے آگاہ فرمایا چونکہ مقدر مین غم نامدار کے بھی قید
طلسمی بدی تھی دیو ہامان نے یہ جاکر مکاری کرکے اسیر طلسم کیا دیو ہامان کے قضا میرے ہاتھ
سے لکھی ہوئی تھی لشکر کشی کرکے آیا مین نے بفضل خداوند و بمدد بزرگان دین و بااقبال آپ لوگونکے
اُسکو قتل کیا تھا و کفر و بدعت کو بنہدم کیا خارستان کفر سے پردہ قاف پنجم کو پاک وصاف
کیا اور فاتح بھی طلسم چہل چراغ سلیمانی کا یہ آپکا خادم تھا بہ مدد بزرگان دین اُسکو فتح کیا اور
آپ لوگون کو رہا کیا اور حد عالی وقار کی خوبصورت سے مشرف ہوا اور بفضل خدا سے سامان
شان و شوکت و حشمت جو کہ میرے لایق تھا طلسم کو فتح کرکے حاصل کیا اور اپنے سب عزیزون
سے آکر ملا خلاصہ اس بیان سے یہ تھا کہ ان واقعات کی کسی کو بھی خبر تھی اور لوئی بھی آگاہ تھا جو
پردہ غیب سے عالم ظہور مین آئے اسی طرح سے نہ معلوم اُسنے کیا تحریر فرمایا ہے اُسی ذات پاک کی تعریف کرتا ہے

وہ ضرور اپنی قدرت کاملہ سے یہ بھی سامان مہیا کردے گا خیال فرمائیے کہ مقابلہ کن لوگون سے ہی کہ جن سے
ہمیشہ سے ایک قسم کی چشمک چلی آتی ہی بس وہ کام کرنا زیبا ہی تاکہ جب مقابلہ ہو اُس وقت کسی قسم
کے اُنکی طرف سے اعتراض نہ ہون اور کوئی موقع انکو طعنہ زنی کا نہ ملے خداوند کریم کو اگر منظور ہوگا تو
ملاحظہ فرمایا جیگا کہ کس قدر جلد سب سامان مہیا ہوجائے گا اور اس طور سے کہ جس کا کوئی گمان
بھی نہ ہوگا اور ہمین بفضل خداوند کریم و بہ عنایت آن رحیم و بہ مدد بزرگان دین و باقبال آپ صاحبون
کے مثل اپنے جد امجد کے کوس یکتائی کو بجاؤنگا اور شان صاحبقرانی کو بلند کرونگا آیندہ جو آپ کی مرضی
ہمین آپ لوگون کے خلاف حکم نہین کرسکتا ہون جو امر میرے ذہن ناقص مین آیا مین نے عرض کیا آپ
لوگ جہاندیدہ ہین اور میرے بزرگ ہین ہر طرح سے خرد ہون یہ جو کچھ عزت و توقیر ہی سب آپ ہی
لوگون کا صدقہ ہی اور آپ سب صاحبونکی دعا کی برکت ہی ورنہ میری بھی یہ لیاقت کہان کہ یہ سامان مہیا
کرسکتا رب کارساز کی عنایت کا حیلہ ہی جب اس طور سے سہراب ثانی نے یہ تقریر کی اور اپنے
کلام کو ختم کیا ایرج نابلدار و شہریار عالی وقار و رستم عالی تبار نے اس شیر بیشہ صاحبقران کو گلے سے لگایا
اور پیشانی پر بوسہ دیے اور بہت تعریف فرمائی اور فرمایا کہ ای فرزند تم نے بڑی دانائی کی بات بیان
کی کہ یہ امر ہم سب کو ناگوار تھا کہ لشکر دیو و پریزاد لے کر پردہ دنیا پر جائین اور بدیع الملک سے
اس لشکر کے ہمراہی سے مقابلہ کرین مگر بہ سبب تمھاری خوشی کے ہم نے تم سے نہین کہا بلکہ ہم سب نے
اپنے مقام پر تجویز کرلیا تھا کہ جب پردہ دنیا پر ہمپہونچ جائینگے تو تم کو سمجھا کر اس لشکر کو واپس کردینگے
ای فرزند جو کچھ تم نے اسوقت ہم سے بیان کیا بہت درست اور ٹھیک ہی کوئی حال غیب سے کبھی
آگاہ نہین ہوسکتا ہی جو اُسکی مصلحت ہوتی ہی وہ ہوتا ہی وہ ہمیشہ اپنے بندون کی بہتری اور اچھائی
کی تدبیر فرماتا ہی اُسکی جانب سے کار نیک کی ہم کو ہدایت ہوتی ہی اور جو کار بد ہم سے سرزد ہوتے
ہین یہ ہماری نفس امارہ اور وسوسہ شیطانی کی کشش ہی ورنہ کار بد کی ہدایت خدا کی طرف سے
نہین ہوتی اسی لیے کہ اُسنے ہر ایک کو عقل و فراست عطا فرمائی ہی تاکہ اُسکے ذریعہ سے ہم دریافت
کرلین کہ یہ کار بد ہی اور یہ کار نیک ہی اور اُسنے انبیا و اوصیا خلق فرمائے تاکہ وہ ہم سب کو ہر ایک
امر سے آگاہ کردین اور ہم کو ٹھیک راہ کی ہدایت کرین ہم اُسکے علم سے کوئی نہین آگاہ ہوسکتا ہی کہ
اُسنے اپنے بندہ کے مقدر مین کیا کیا راحتین اور دلیکیان تحریر فرمائی ہین اب تم کو مناسب ہی کہ یہان سے
چلنے کا بہت جلد بندوبست کرو اور لشکر کو منع کردو کہ وہ سامان سفر نہ کرے اور اخضر پریزاد اپنے نانا
سے چل کر اجازت لو اور چلو نہ معلوم وہان پردہ دنیا پر کیا گذری اور بدیع الملک آج کل کہان ہین
اور ہم سب کے ملازمون اور سرداروں کے ساتھ اُنھون نے کیا برتاؤ کیے ہین اور کس ملک پر کفار سے مقابلہ
کررہے ہین سہراب ثانی نے عرض کیا حضور اس غلام کو اس امر کا خیال آیا کہ بدیع الملک نوجوان
جو کہ اب صاحبقران ہین اُنکے بزرگون سے اور میرے بزرگون سے ایک طور کی چشمک ہی اور چشمک
کے سبب سے کسی نے انکے صاحبقران کو سُننے خوشی نہ ظاہر کی بلکہ صدمہ ہوا اب مجکو اُنھین سے مقابلہ
کرنا ہی اور انکو صاحبقران ثانی اپنی طرف سے تمام عالم کا صاحبقران کرینگے اور سب لشکر اسلام
پر انکو حاکم فرمایا اور لقب صاحبقران کو ثالث سے ملقب فرمایا سب اتا شہ صاحبقرانی و باہنے
صاحبقرانی انکو مرحمت فرمائے و مالک اسم اعظم بھی ہین اسی سبب سے میرے بزرگ رنجیدہ ہوئے
اور انکی اطاعت نہ کی کہ ہم اور وہ برابر ہین اور بارگاہ مین ہم مرتبہ تھے اب اُنکی اطاعت کرین دوسرا

حکم صاحبقران ثانی سے انحراف بھی منظور نہ تھا فقیری اختیار کی اب مجھکو لازم ہی کہ ایسی شان و شوکت و حشمت بدد خدا سے پیدا کرون کہ بدیع الملک کے ہم مقابلہ ہوجاؤن اور صاحبقرانی کا دعوی کرکے بزور و قوت لقب صاحبقرانی و اثانہ صاحبقرانی حاصل کرون تاکہ تمام عالم کو معلوم ہو کہ یہ صاحبقران ہی اسنے مثل حمزہ صاحبقران کے صاحبقرانی حاصل کی اس سے کیا ہوتا ہی کہ ایک نے صاحبقران کردیا مزا یہ ہی کہ سب کی زبان پر جاری ہو کہ یہ صاحبقران ہی انکو تو صاحبقران ثانی نے صاحبقران کیا ہی انشاء اللہ تعالے بہ مدد خداوند یزدان و باقبال بزرگان ہین بقوت بازو مرتبہ صاحبقرانی کو حاصل کرونگا اور اپنے بزرگون کو خوش کرونگا فضل خدا اور اسکا کرم شامل حال ہونا چاہیے آپ لوگ اطمینان رکھین ہین پرسون تک یہان سے مع کل سامان کے کوچ کرونگا اب آپ لوگ میرے ہمراہ پاس اخضر پرنزاد کے تشریف لے چلین اور مین بھی انسے اجازت طلب کرون آپ میری سفارش فرمائین رستم ثانی وغیرہ نے فرمایا کہ بسم اللہ چلو راوی بیان کرتا ہی کہ یہ چارون شاہزادہ باہم صلاح کرکے پاس اخضر پرنزاد کے تشریف لائے یہان اخضر پرنزاد دیوان خاص مین تشریف فرما تھا چند معزز سرداران حاضر تھے صاحبقران کی تعریف ہورہی تھی اور ایرج نامدار و شہریار عالیوقار و رستم عالی تبار کی صفت و ثنا سب کررہے تھے اخضر سردارون سے یہ کہہ رہا تھا کہ گو میرا دل نہین چاہتا ہی کہ یہ لوگ یہان سے تشریف لے جائین کیونکہ انکے قدمون کی برکت سے یہ شرف ہم کو حاصل ہوا ہی اور میری جان و آبرو سب بچی ہی ورنہ کوئی ایسا نہ تھا کہ دیو ہامان کو قتل کرتا یا شکست دیتا اگر یہ لوگ نہ آتے مگر ناچار ہون کہ وہ لوگ راضی نہین ہوتے ہین خصوصاً فرزند ارجمند سہراب ثانی کو بہت اشتیاق ہی پردہ دنیا کا مین منع بھی نہین کرسکتا ہون مجبوری جبر کرتا ہون اور پھرون اسی خیال مین بتلا رہتا ہون کہ ان صاحبون کے تشریف لے جانے کے بعد کسی دیو سرکش نے پھر سرکشی کی تو کون مقابلہ کرے گا کیونکہ اب سب سردار میرے ضعیف ہوگئے ہین علاوہ ضعیف ہوجانے کے جب کہ جوان تھے تو کیا کرسکے دیو ہامان نے پریشان کردیا رات کو نیند اس خیال سے اڑجاتی تھی دوسرے جب یہ خیال آتا ہی کہ یہ لوگ مجھ سے جدا ہوجائینگے مجھکو جبر کرنا پڑے گا تو اور طبیعت پریشان ہوتی ہی ای سرور جہی کیا تدبیر کرون وہ جواب دیتا ہی کہ ای جہان پناہ سوائے صبر و جبر کے کوئی چارہ نہین ہی کیونکہ یہ لوگ اولاد صاحبقران ہین جو زبان سے کہتے ہین وہ کرتے ہین ضرور پردہ دنیا پر جائینگے اب یہان انکا رہنا محال ہی اگر آپ اجازت نہ دینگے یا نہ دیتے وہ ناخوش ہونے اور بدون اطلاع چلے جاتے اسوقت آپ کو اور زیادہ صدمہ ہوتا آپ نے قرولہ قاف ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران کا حال سماعت فرمایا ہوگا کہ جب وہ پردہ قاف مین تشریف لائے تھے اور سب زبردستان قاف کو زیر کیا تھا کہ جسکے سبب سے زلزلہ قاف لقب ملا بادشاہ قاف نے اپنی دختر نیک اختر ملکہ آسمان پری کی شادی حمزہ صاحبقران کے ہمراہ کردی وہ آسمان پری کہ جسکے حسن و جمال کا شہرہ تمام پردہ قاف مین تھا اور کوئی پری اس ملکہ کے برابر قاف مین نہ تھی مگر جب صاحبقران کو پردہ دنیا کا خیال آگیا پھر نہ رکے لاکھ لاکھ منت پری آسمان پری نے مگر وہ نہ راضی ہوئے آخر ناخوش ہوکر چلے گئے پھر لاکھ لاکھ ملکہ آسمان پری نے کوشش کی کہ راضی ہون مگر انکی وہ از زرگی برطرف نہ ہوئی بس جبکہ یہ لوگ ایسے تنک مزاج ہین اور اپنے محسن بھی ہین ایسی حالت مین اپنے دوست دلی کو ناخوش کرنا روا نہین ہی جو انکی مرضی ہو وہی بہتر ہی اور اسب ہی میرے نزدیک مناسب ہی کہ ملکہ کو بھی سمجھا دیجئے کہ وہ بھی صبر فرمادین اور آپ بھی صبر فرمایئے کیونکہ صبر خداوند کریم کو بھی پسند ہی دوسرے

اس امر کا بھی خیال ہی کہ یہ امر خالق برحق کو ناگوار نہ ہو کہ میرے بندے تو برائے جہاد پر دہ دنیا پر جاتے ہین میرے
دین کے رواج دینے کو درپایک مانع ہوتے ہین جزع وفزع کرتے ہین صبر نہین کرتے ہین بس کوئی ایسی صورت ہو کہ خدائی
واقع ہو تو کیا کیجیے گا جیسا کہ آپ نے کتابون مین ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت
یوسف علیہ السلام کو بہت عزیز رکھتے تھے ایک دم کی جدائی ناگوار تھی گو بیٹے تھے مگر یہ امر خداوند کریم کو ناگوار
ہوا اور پدر و فرزند مین ایسی مفارقت پیدا کی کہ برسون جدائی رہی اور حضرت یعقوب علیہ السلام رنج و
غم فرزند مین روتے روتے نابینا ہو گئے اسکی مشیت پر شاکر رہنا بہت عمدہ بات ہی آیندہ حضور کو اختیار ہی
غلام کی جو رائے مین آیا عرض کر دیا اخضر پریزاد نے جواب دیا کہ ای وزیر تم نے بہت مناسب کلمات کہے واقعی
سوائے صبر کے کیا چارا ہی مین مضطراب کو بھی سمجھا دونگا اور سمجھا دیا ہی وہ بھی نہ روکے گی یہان یہ گفتگو ہو رہی
تھی کہ دیکھا سامنے سے شاہزادہ سہراب ثانی مع رستم ثانی و ایرج نوجوان و شہریار عالی شان کے چلے
آتے ہین اخضر پریزاد کو نوائے اور گویش کو دیکھ کر تاب نہ رہی بیقرار ہو کر مسند پر سے اٹھکر ان سب
کی طرف چلے اُن شاہزادون کی جو نگاہ پڑی اور دیکھا کہ بادشاہ ہم کو دیکھ کر اُٹھے اور ہماری طرف آتے ہین
بادشاہ کا اُٹھنا تھا کہ سب حاضرین جلسہ اُٹھ کھڑے ہوئے تھے اور ہمراہ بادشاہ کے چلے تھے کہ رستم ثانی
نے یہ دیکھ کر اور قدم بڑھا کر کہا کہ آپ تو ہم سب کو محجوب فرماتے ہین ہین اور سہراب تو انکا خرد ہون اس
تکلیف کی کیا ضرورت ہی ہین تو خود حاضر خدمت ہونے کو آیا مجکو آپ کی تعظیم لازم ہی نہ کہ آپ کو رہے والد
بزرگوار اور بھائی شہریار یہان اُنکی جو کچھ عزت فرمایئے وہ بجا ہی اخضر پریزاد نے جواب دیا کہ مجکو آپ سب صاحبون
کی تعظیم و تکریم واجب ہی کہ آپ لوگ میرے محسن ہین فضل خدا اور آپ لوگون کی مدد سے مین نے پنجہ اجل
اور دست ظالم سے نجات پائی مجکو فخر کرنا زیبا ہی کہ مین نے ایک کنیز آپ کی خدمت مین دے کر آپ سے
سلسلہ قرابت حاصل کیا اور صاحبقران کے غلامون مین شامل ہوا گو مین بادشاہ ہون اور آپ کا بزرگ
ہون مگر اصل بادشاہ آپ ہی لوگ ہین اور یہ حکومت و سلطنت مجکو آپ ہی لوگون کی دی ہوئی ہی ورنہ مین
کب اس لائق تھا اور یہ جو کچھ میری عزت و آبرو و توقیر ہی یہ خداوند کریم نے آپ کے سبب سے عنایت
فرمائی ہی کیونکہ مین نے آپ کی خدمت کی یہ عزت مجکو ملی اُس پر بھی جو خدمت کہ لائق کرنے کے تھی اور
جیسی چاہیے تھی اس غلام سے نہ ہو سکی یہ کہکر اخضر پریزاد نے رستم ثانی کو گلے سے لگایا شہریار و ایرج نوجوان
کے ہاتھون کو بوسہ دیا سہراب ثانی کو گود مین اُٹھا لیا پیشانی پر بوسہ دیا بہت عزت و آبرو سے لاکر سبکو
مقام صدر پر بٹھایا ایرج نامدار نے بادشاہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر بٹھا لیا سب سردار ادب سے سامنے بیٹھے
جب سب بیٹھ چکے اُس وقت اخضر پریزاد نے حکم دیا کہ پریزادان قانات حاضر ہو کر اُسوقت کچھ دل کو خوش
کرین کچھ گائین کیونکہ ہمارے آقا و سرپرست اسوقت تشریف لائے ہین رستم ثانی نے فرمایا کہ آپ
یہ کیا فرماتے ہین ہم سب آپ کے خرد ہین سوائے والد بزرگوار کے اُن سے اور آپ سے برابری کا رشتہ
ہی بلکہ آپ ہمارے سرپرست اور بزرگ ہین ایسے کلام کر کے آپ ہم کو محجوب فرماتے ہین اور صحبت رقص
و سرود کو اسوقت معطل فرمایئے ہم کچھ آپ سے کہنے کے لیے حاضر ہوئے ہین اُسکو سماعت فرمایئے اخضر پریزاد
نے جواب مین فرمایا کہ اسوقت میری خوشی یہ ہی کہ کچھ گانا ہوتا کہ جو کلفت میرے دل مین ہی وہ
برطرف ہو جائے اور کچھ دیر تو غم غلط ہو پھر تو ہم غم کے لیے پیدا ہین اور غم ہمارے لیے پیدا ہی
سوائے صدمہ و رنج کے اور کیا ہم کو خوشی نصیب ہو گی یہ صحبت اسوقت کی غنیمت ہی نہ معلوم زمان
کیا گردش کرے اور تقدیر کیا کھائے بقول شاعر شعر غنیمت جان لے مل بیٹھنے کو وقت جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہی +

اور کسی اہل زبان کا بھی ایک شعر مجکو یاد آیا ہی شعر غنیمت شعر صحبت دوستان ۔ کہ گل پنج روزست در بوستان میری خوشی یہ ہی کہ کچھ دیر تو گانا سماعت فرمایئے پھر بعد اسکے جو کچھ آپ کو فرمانا ہی فرمایئے گا مین اُس کو بجالاونگا کیونکہ مین آپ کو ناراض نہین کر سکتا ہون آپ کی خوشی سے ہم کو بھی خوشی ہی جو مرضی آپ لوگون کی ہوگی مین اُسی پر عمل کرونگا یہ جواب خضر پریزاد نے کہا ایرج نامدار نے فرمایا کہ ہم کو بھی آپ کی خوشنودی سے غرض ہی بسم اللہ جو آپ کی مرضی یہ تقریر ختم نہ ہوئی تھی کہ پریزادان حور جمال مع سازو ساماں کے حاضر ہوئین سامنے مواجب کھڑی ہوئین تھین جب باہم گفتگو ہو چکی سب نے جھک جھک کر سب کو مجرا و سلام کیا اخضر پریزاد نے حکم فرمایا کہ ہان کچھ گاؤ یہ حکم دینا تھا کہ سازندون نے ساز ملائے ایک پری نے جو کہ بہت شوخ و شنگ تھی گت ناچنی شروع کی ایسی ناچی کہ مطربہ فلک کو اُسکے حال پر وجد ہوا اور ہر در و دیوار سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی اخضر پریزادوان شاہزادون و نیز سب حضار جلسہ نے بہت تعریف کی اور بہت کچھ اُسکو انعام دیا وہ سامنے بیٹھ گئی اور یہ غزل فدا حسین صاحب خوشنویس کی شروع کی غزل

جو ہم ابرو کمانون کی گلی مین جا نکلتے ہین
دل صد چاک پر چارون طرف سے تیر چلتے ہین

بہار آئی جہان زنجیر توڑی دشت مین پہونچے
ترے دیوانے پھر کس کے سنبھالے سے سنبھلتے ہین

تمھارے ہجر نے آخر کیا ممنون غیرون کا
کوئی کروٹ بدلوائے تو ہم کروٹ بدلتے ہین

تولائے علی گویا تو لائے محمد ہے
نہ پہونچینگے وہ منزل تک جو ٹھوکر ہی راہ چلتے ہین

خبر عاشق کے مرنے کی جو اُنکے کان مین پہونچی
بہانے سے حنا کے وہ کف افسوس ملتے ہین

تمھارے ہجر مین جو جو گذرنا ہم پہ تھی گذری
سلامت تم رہو ہم منزل اول کو چلتے ہین

اکیلے اس اندھیری رات مین گھر کو نہ جاؤ تم
دھڑکتا دل کا کم ہوئے تو ہم پہونچانے چلتے ہین

مسیحا کی دوا لے سود ٹھہرا و کمان ابرو
فدا رحمی کہین بیتر نظر کے بھی سنبھلتے ہین

اس غزل کو اُس پری نے خوب بنا بنا کر گایا ہر شعر کو دو دو مرتبہ گایا ایسا گائی کہ تمام محفل کو سکتہ ہو گیا ہر ایک کو محویت کا مرتبہ حاصل ہوا سب کو سناٹا سا ہو گیا ہر ایک خاموش بیٹھا ہوا عالم محویت مین جھوم رہا تھا جنکے جنکے قلب نازک تھے اُنکی آنکھون سے آنسو روان تھے خصوصاً اخضر پریزاد کا تو یہ عالم تھا کہ آنکھون سے اشکون کا تار بندھا ہوا تھا اُسکو سہراب ثانی وغیرہ کی مفارقت کا خیال آگیا تھا یہ خیال تھا کہ اب تھوڑے ہی عرصہ ہی کہ یہ لوگ جدا ہو جائینگے پھر ہم کہان اور یہ لوگ کہان اور یہ مجتمعین کہان لاکھون کوس کا فاصلہ ہو جائے گا دیکھیے یہ فلک کفر تمہ پرداز کیا تفرقہ ڈالتا ہی اور کب ان سب سے ملاقات ہوتی ہی یہ جو خیال بندھا دل پر قابو نہ رہا آنسو جاری ہوئے جب اُس پری نے محفل کا یہ رنگ دیکھا تو یہ چند شعر اور گائے نظم

کسی کج خلق و ستم گر سے نباہین کیونکر
دیکھ لینگے وہ کہ ملتی ہین نگاہین کیونکر

زیر خنجر ترے عشاق کی راہین کیونکر
ہمون حمائل تری گردن مین ہین باہین کیونکر

آپ کے چشم فسون گر مین ہین انداز خرام
ہم کو حیرت ہی کہ پھرتی ہین نگاہین کیونکر

ہنس کے وہ طفل حسین ناز سے فرمانے لگے
تم ہمین چاہتے ہو ہم تمھین چاہین کیونکر

چشمکون سے دل عشاق مشبک ہوئے
دیکھیے آپ ملائے ہین نگاہین کیونکر

دل مین اُس شوخ ستمگر کے نہ تاثیر ہوئی
عرش پر رک گئین جا کر میری آہین کیونکر

یہ چند شعر جو اُسنے گائے اور سب مبہوت ہو گئے ہر ایک کے دل صدمہ رنج والم سے بھر گئے اب تو ہر ایک پر
وجد کا عالم طاری تھا دریاے اشک ہر ایک کی آنکھ سے جاری تھا وہ پری یہ شعر گا کر خاموش ہو رہی بڑے
عرصہ تک سماں بندھا رہا جب سب کی وہ محویت کم ہوئی اور سب اپنے اپنے ہوش مین آئے بہت تعریف
کی انعام کثیر اُسکو بلاوہ رخصت ہو کر اپنے مقام پر آئی بعد برخاست ہونے مجلس ناچ ورنگ کے اخضر پر
نے رستم ثانی وغیرہ سے فرمایا کہ بسم اللہ اب آپ بیان فرمائین کہ آپ کی کیا خواہش ہی اور کیون اسوقت
مجکو سبز فراز فرمایا ہی کیونکہ مجکو بہت بڑی فکر پیدا ہوئی ہی رستم ثانی نے جواب مین فرمایا کہ کوئی مقام فکر
و تشویش نہین ہی آپ اطمینان رکھین مین بیان کرتا ہون اب سب محفل اُس طرف متوجہ ہوئی رستم ثانی
نے فرمایا کہ آپ اس امر سے تو بخوبی واقف ہین کہ جس سبب سے ہم دونون بھائی فقیر ہوئے تھے اور
اُسی عالم درویشی مین آپ نے ہم کو یہان اُٹھوا منگوایا تھا یہان جب ہم پہونچے خداوند کریم نے ہماری
مدد کی اور ہم سے آپ کے حسب دلخواہ کام ہوا اور جس غرض سے ہم کو آپ نے طلب فرمایا تھا اُسکا
انجام ہو گیا بفضل خدا آپ آگاہ ہین کہ ہم لوگ اولاد صاحبقران ثانی سے ہین اور اُنکی غلامی کا دم بھرتے
ہین اور اُنکے نام کے سبب سے ہماری سب عزت و آبرو کرتے ہین ورنہ ہم کسی لائق نہ تھے یہ سب
اُن بزرگوارون کے اقبال و نام آوری کی بدولت ہم کو عزت حاصل ہی اور کچھ خداوند کریم کی بھی مہربانی
ہی کہ اُسنے ہم ایسے گنہگار بندون کو یہ مرتبہ عنایت فرمائے کہ اُسکی راہ مین جہاد کرتے ہین اور اُس کے
دین وملت کے رواج دینے مین کوشش کرتے ہین یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہم یہان بیٹھے رہین اور ہمارے
بھائی بند اُسکی راہ مین جہاد کرین اور ہم اس ثواب سے محروم رہین اور یہ امر بھی بخوبی آپ کو معلوم ہی
کہ جب صاحبقران ثانی نے بدیع الملک نوجوان کو صاحبقران کیا اور لقب صاحبقرانی سے
سرفراز فرمایا اور ہم سب پر حاکم قرار دیا یہ امر ناگوار ہوا ہم سب کو مین اور برادر شہریار اپنے اپنے لشکر سے
فقیر ہو کر نکلے اور یہ قصد کر لیا کہ اب اُس وقت تک ہم اپنا رونے نجس کسی کو نہ دکھائین گے کہ جس
وقت تک بدیع الملک سے زیادہ حشمت و شوکت نہ حاصل کر لین گے اور اُس سامان سے
زیادہ سامان ہمارے پاس نہ ہو جائے گا جو کہ بدیع الملک کے پاس ہی اور جب تک بدیع الملک
سے زیادہ ہمارے پاس لشکر و سپاہ نہ ہوے گی بس یہ سب قصد خداوند کریم نے اپنی عنایت سے ہم
فرما دیے اور پردۂ غیب سے ظاہر فرمائے کسی کو بھی اس حال سے آگاہی نہ تھی کہ یہ سامان بہم ہونے
خیال فرمائیے کہ اگر بدیع الملک کے پاس اثاثہ صاحبقرانی سے بارگاہ سلیمانی ہی تو میر سفرزند
ارجمند کے قبضہ مین بھی بارگاہ جمی چراغ سلیمانی ہی جو کہ کسی طور سے اُس بارگاہ سے کم نہین ہی اسی
طرح ہر امر کا اقبال کرنا زیبا ہی ہم کو اب کیا ضرورت ہی کہ ہم پردہ دنیا پر نہ جائین اور اپنا حق نہ ظاہر
کرین اور کیون نہ بدیع الملک سے اس امر کا دعوی کرین کہ اس سب اسباب مین ہمارا بھی حق
ہی تم اکیلے اسکے مالک نہین ہو صاحبقران ثانی نے غلطی کی جو تم کو تنہا اس سب اسباب پر
قابض کر دیا اگر تم نے طلسمات کو فتح کیا اور رہبت سے معرکہ سر کیے تو ہم نے بھی ایسا ہی کیا کسی
مقام پر تم سے کم نہین رہے نہ پایہ کمی کا رکھتے ہین اے بادشاہ قاف دوسری دلیل ہمارے حق دار
ہونے کی یہ ہی کہ جب ملکہ مہر نگار و قباد شہریار نے اس جہان فانی سے انتقال فرمایا اور
صاحبقران اول نے ان دونون بزرگوارون کے رنج والم مین ترک دنیا فرمائی اور تائب ہو کر خانہ کعبہ
تشریف لے گئے اسوقت مین کئی فرزند حمزہ صاحبقران کے حمزہ صاحبقران کی خدمت مین موجود

تھے اور سب بہادر اور جری تھے اور بہت سے سردار مثل فرامرز عاد مغربی جمہور بہرام گرد وغیرہ کے تھے جو کہ ہمیشہ ہمراہ رکاب رہے اور جان نثاری مین دریغ نہ کی یا بادشاہ ہندوستان لندھور بن سعدان جو کہ رستم ہند کہلاتے تھے اور حمزہ صاحبقران انکو مثل اپنے خیال فرماتے تھے اور جانشین حمزہ صاحبقران کے لقب سے مشہور تھے یا مالک اژدر جو کہ مثل لندھور کے بہادر تھے اور وہ بھی جانشین حمزہ صاحبقران تھے اسی طرح سے اور سردار تھے اُس زمانہ مین فرزندون مین ہمارے جدامجد علم شاہ و عمر بن حمزہ یونانی موجود تھے اور عمر بن حمزہ یونانی ایسے بہادر اور جری تھے کہ اُن سے اور جب حمزہ صاحبقران سے مقابلہ ہوا ہی تو دونون صاحب برابر رہے اور خواب مین دونونکو مقابلہ کی ممانعت ہوئی گویا وہ ثانی حمزہ تھے مگر جب حمزہ صاحبقران نے ترک دنیا فرمائی اور سب سردارون کو ہر ایک کے ملک کی طرف مع سپاہ و لشکر کے رخصت فرمایا اُسوقت کل اثاثہ صاحبقرانی و بارگاہ سلیمانی و اشقر دیو زاد ہمارے جدامجد علم شاہ عالی شان کو مرحمت فرمایا اور اور اُنکا قبضہ کرادیا باوجودیکہ عمر بن حمزہ ایسے بہادر موجود تھے اور ہمارے جدامجد سے بڑے بھی تھے اگر اُنکو مرحمت فرماتے تو کسی کو مقام عذر نہ ہوتا مگر نہ مرحمت کیا چونکہ حمزہ صاحبقران مرد عاقل اور عادل ہین میرے جدامجد کو مرحمت کیا اُنکے نزدیک علم شاہ بھی اس لائق تھے اور جب تک حمزہ صاحبقران رہا نہ ہوئے میرے ہی جدامجد کے قبضہ مین وہ سب سامان رہا اس سے بھی ہم لوگ اُسکے حق دار ہین کہ حمزہ صاحبقران نے بدیع الملک یا بدیع الزمان یا نور الدہر کو یہ اشیا مرحمت اس طور سے نہین فرمائین ہین کہ وہ بالکل قابض نہ ہوئے ہون وہ امر دوسرا ہی کہ کسی سبب سے ان لوگون کے قبضہ مین آگئین اور یہ قابض ہوگئے جب یہ امر ہی تو پھر وہ کیون قابض ہوئے صاحبقران ثانی کو جو صاحبقران اول نے صاحبقران کیا تو سب سردار اور سب اولاد اُس وقت موجود تھے اور سب کی مرضی سے یہ امر ہوا تھا دوسرے یہ امر تھا کہ حمزہ صاحبقران نے کل اثاثہ صاحبقرانی کو ایک طلسم مین ڈالدیا تھا اور حکم فرمایا تھا کہ جو اس طلسم کو فتح کرے وہ ان سب اشیا پر قابض ہو چنانچہ صاحبقران ثانی نے اُس طلسم کو فتح کرکے سب اسباب حاصل کیا اور قابض ہوئے کسی کو مقام عذر نہ ہوا بلکہ سب بہ خوشی اُنکی اطاعت و فرمان برداری کرتے تھے کیونکہ حمزہ صاحبقران کا یہ ارشاد تھا کہ جو اس طلسم کو فتح کرکے یہ سب اسباب حاصل کرے گا وہ صاحبقران ثانی ہوگا جب اُنھون نے حاصل کرلیا تو اب کیا مقام عذر تھا وہ ضرور صاحبقران تھے اور ہم سب کو اُنکی اطاعت کرنا لازم تھی ایسا ہی کیا کبھی اُنکے حکم سے کسی نے سرتابی نہ کی باوجودیکہ ہم اور وہ ایک ہی کی اولاد ہین مگر اُنکا مرتبہ ہم سے زیادہ تھا پھر کون مقام عذر و انکار تھا اسی طور سے صاحبقران ثانی کو بھی زیبا تھا کہ پہلے سب کو جمع فرماتے اور اس امر کو ہم سب کے سامنے ظاہر کرتے کہ اب ہم عزم خانہ کعبہ کے جاتے ہین اور بدیع الملک کو صاحبقران کرتے ہین تم سب کی کیا رائے ہی اگر سب راضی بھی ہوتے تو اس حالت مین یہ امر اُنکو زیبا تھا کہ سب اثاثہ صاحبقرانی کو کسی طلسم مین رکھدیتے اور حکم فرماتے کہ جو اس طلسم کو فتح کرکے یہ سب اسباب حاصل کرے وہی اُسکا مالک ہی اور وہی صاحبقران ثانی ہی اگر بدیع الملک طلسم کو فتح کرکے حاصل کرلیتے تو پھر کسی کو اُنکے صاحبقرانی سے عذر نہ ہوتا اور سب اطاعت کرتے جیسے کہ حمزہ صاحبقران نے

کیا تھا اور پھر کسی کو صاحبقران ثانی کی صاحبقرانی سے انکار نہ ہوا اور سب نے اطاعت کی اُسی طور سے بدیع الملک کی اطاعت کرتے نہ یہ کہ جب سب ناراض تھے جو کہ بدیع الملک سے علاقہ نہ رکھتے تھے اور یہ امر سب کو ناگوار بھی ہوا اُس حالت مین صاحبقران ثانی نے ایسا کیا تو ہم سب کو لازم ہوا کہ ضرور اپنے حق کا دعوے کرین کیونکہ بدیع الملک نے کوئی قوت بازو سے یہ سب اسباب نہین حاصل کیا ہی بلکہ صاحبقران ثانی نے اُنکو صاحبقران کیا ہی کیونکہ صاحبقران ثانی بدیع الملک سے زیادہ محبت رکھتے تھے اور سب سے کم بس اُس الفت اور محبت کے سبب سے یہ امر کیا اُنکے حکم سے سب ناچار ہوکر سب نے قبول کیا کوئی عذر نہ کر سکا ہم دونون بھائی فقیر ہوکر اپنے اپنے لشکر سے نکل آئے ہان اگر بدیع الملک بقوت بازو یہ سب حاصل کرتے تو ہم کو بھی کوئی مقام انکار نہ ہوتا جیسے صاحبقران ثانی نے حاصل کیا تھا جبکہ بدیع الملک نے بقوت بازو حاصل نہین کیا ہی اور صاحبقران ثانی نے بہ سبب انس و محبت کے اُنکو صاحبقران کیا ہی تو ہم کو کیا ضرور تھا اور کیا ضرور ہی کہ اطاعت کرتے یا کرین اپنا حق کیون نہ طلب کرین کیونکہ اب تو ہم سب حق دار ہین اگر یہ کوئی کہے کہ صاحبقران ثانی آپ اُس اسباب کے مالک تھے کیونکہ اُنھون نے بقوت بازو حاصل کیا تھا جسکو اُنکا جی چاہا دے دیا اسکا جواب یہ ہی کہ یہ اثاثہ صاحبقرانی کسی کی ملکیت نہین ہی بلکہ مال وقف ہی جو محنت و مشقت کرکے حاصل کرے وہ اسکا اپنی زندگی تک مالک ہی دوسرا مالک نہین ہی ہان اگر کوئی اُسکو زیر کرکے لے لے تو وہ مالک ہوگا کیونکہ اُسنے محنت سے حاصل کیا ہی اور شرط ہی اس صاحبقرانی کے مقدمہ مین کہ جو اثاثہ صاحبقرانی کو اُس صاحبقران سے جو کہ اُسوقت صاحبقران ہو بمقابلہ میدان مین زیر کرکے لے تو جو کہ زیر کرے وہ صاحبقران ہی اور اس مال کا وہی مالک ہی یا جو کہ صاحبقران ہی وہ یہ چاہے کہ مین صاحبقرانی سے دست بردار ہون اور دوسرے کو صاحبقران کرون تو اُسکو لازم یہ ہی کہ وہ اس اسباب کو کسی طلسم مین امانت رکھدے اور حکم کردے کہ جو طلسم کو فتح کرے وہ اس مال کا اپنی زندگی تک مالک ہی خواہ قریب زمانہ مرگ تک کسی طلسم مین رکھدے جو اُس طلسم کو فتح کرکے حاصل کرے گا وہ صاحبقران ہوگا خواہ اپنی حیات مین جیسا کہ حمزہ صاحبقران نے کہا اگر وہ مالک اور قابض بالکل ہوتے تو ایسا نہ کرتے کہ طلسم مین ڈالدیتے ضرور وہ صاحبقران ثانی کو عنایت فرماتے اس بات سے یہ امر ضروریات سے ہوگیا کہ امتحان اسلئے صاحبقرانی کا مدنظر ہوتا ہی کہ آیا یہ خداوند کی طرف سے صاحب اقبال اور صاحبقران ہی یا نہین کسی کے بنائے سے صاحبقران نہین ہوتا ہی یہ کوئی امر نہین ہوا صرف صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کو صاحبقران قرار دے کر اُنکو سب اثاثہ صاحبقرانی مرحمت کردیا جبکہ ایسا کیا ہی تو ہم سب دعوی کر سکتے ہین کیونکہ بدیع الملک کا اور ہمارا حق ایک ہی اُن مین کوئی فوقیت نہین ہی کہ وہ اکیلے مالک ہوکر صاحبقران ہون اور تنہا مالک ہون جبکہ اسی طور سے صاحبقران ہوتے تھے کہ جسکو جب کا جی چاہا اُسنے صاحبقران کردیا تو ہم بھی صاحبقران ہین اور ضرور ہم بدیع الملک سے مقابلہ کرینگے اور اُنکی صاحبقرانی کا امتحان کرینگے اگر وہ بقوت بازو اور طلسم کو فتح کرکے یہ سب حاصل کرتے تو ہم اُنکو ضرور صاحبقران جانتے ایسی صورت مین تو یہ ہم سے نہ ہوگا کہ ہم اُنکی اطاعت کرین دوسرے خداوند کریم نے اپنے کرم اور عنایت سے سب سامان شوکت مرحمت فرمایا ہی اب ہم کو لازم ہی کہ اپنے حق کو ظاہر کرین بدین سبب میرا قصد ہی کہ مین اپنے فرزند کو پردہ دنیا پر لے جاؤن اور اُسکو اپنے لشکر کا صاحبقران کرون اور بدیع الملک سے مقابلہ کرون سہراب ثانی کی صاحبقرانی کا ہر طرف شہرہ ہو اور بدیع الملک سے لڑکر میرا فرزند اثاثہ صاحبقرانی پر قبضہ کرے اسی

صورت مین جب کہ ہم کو بدیع الملک سے مقابلہ کی خواہش ہی تو دیو و پریزاد کے لشکر کی اُنکے مقابلہ مین
کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ بہت بڑا اعتراض ہوگا کہ اگر دعوی صاحبقرانی تھا تو لشکر دیو کے ہمراہی کی
کیا ضرورت ہی معلوم ہوا کہ لشکر دیو کے بھروسہ پر یہ دعوے کیا تھا اور اسی سبب سے غالب آئے اگر
خداوند کریم کو ہمارے شوکت و حشمت کی ترقی منظور ہی تو وہ کچھ ایسا سامان پردۂ غیب سے بہم کردیگا کہ
بدیع الملک سے زیادہ لشکر ہو جائے گا اُدھر جو لشکر دیو و پریزاد کے طیار ہونے کا حکم دیا تھا جب تک
یہ قصد نہ تھا اب جو خیال کیا تو یہ دل نے راہ بتائی اب کوئی لشکر دیو و پریزاد کے ہمراہ لے جانے کی
ضرورت نہین ہی دوسرے اُسوقت انکا اس سبب سے اور بھی مناسب نہ تھا کہ سہراب ثانی نے
حکم دیا تھا اب جو سہراب ثانی نے اپنے مقام پر خیال کیا تو انکو بھی یہ امر نازیبا معلوم ہوا ہم کو گون سے ذکر
کیا ہم نے بھی اُنکے بیان کو سُنکے ظاہر کیا کہ یہ رائے بہت ٹھیک ہی خلاصہ یہ کہ اب ہم کو لشکر دیو و پری زاد کی
ضرورت نہین ہی ہان صرف وہ لوگ جو کہ مہتمم بارگاہ وغیرہ ہین اور از قسم دیو و پریزاد ہین وہ تو ہم ہمراہ
لے جائینگے کیونکہ اُنکے بدون بارگاہ کا بندوبست غیر ممکن ہی باقی اور لشکر کی حاجت نہین ہی اور وہ
لوگ ہمراہ جائینگے کہ جو سہراب ثانی نے طلسم سے رہا کیے ہین اور وہ قوم انسان سے ہین ہم ایک دیو
و پریزاد کو بھی سوائے منتظمان بارگاہ وغیرہ کے ہمراہ نہ لے جائینگے لہذا اب ہم کو اجازت فرمائیے کہ ہم طرف پردہ
دنیا کے جائین اور اپنے کاروبار مین مصروف ہون بہت عرصہ ہوا آپ کی خدمت مین آگئے ہوئے
وہان کا حال کچھ نہ معلوم ہوا کہ ہمارے لشکر و سیاہ پر کیا گذری اور اُن لوگون کا ہمارے مفارقت مین کیا
حال ہوا اور بدیع الملک اُنکے ساتھ کیونکر پیش آئے اب ہم کو یہان ایک پل برابر ایک برس کے
معلوم ہوتا ہی اخضر پریزاد نے یہ تقریر سُنکے جواب دیا کہ گو میرا جی نہین چاہتا ہی کہ آپ لوگ تشریف لے جائین مگر مین منع
بھی نہین کر سکتا ہون آپ کو ہر امر کا اختیار ہی مگر اس امر مین حیران ہون کہ ہمراہی لشکر سے کیون
انکار ہی جب آپ کے پاس لشکر آدم زاد جمع ہو جائے گا اُسوقت اس لشکر کو رخصت کر دیجیے گا ابھی
تو ہمراہ لے جائیے سہراب ثانی نے جواب مین کہا کہ اے نانا جان جو کچھ والد بزرگوار نے آپ سے فرمایا بہت
ٹھیک ہی لشکر دیو و پریزاد کے جانے مین ہماری بدنامی ہی اس امر مین اصرار نہ فرمائیے یہی شہریار و ایرج نامدار
نے بھی فرمایا تب اخضر پریزاد نے جواب مین کہا کہ آپ کو اختیار ہی جو مرضی آپ سب صاحبون کی ہین
عذر نہین کر سکتا ہون یہ سُنکے ایرج وغیرہ نے کہا کہ اب ہم لوگ پرسون یہان سے طرف پردۂ دنیا کے ضرور
کوچ کرینگے اُسی وقت سب کارپردازان سرکار کو طلب کرکے حکم دے دیا جائے کہ پرسون تخت وغیرہ
طیار رہین اور بارگاہ طلسمی خزانہ طلسمی و اثاثہ طلسمی و خیمتان طلسمی اور وہ لوگ جو کہ بارگاہ وغیرہ کے
مہتمم ہین سب آمادہ سفر رہین کسی امر مین فرق نہ ہو اور ہم اُن لوگون کو جو کہ انسان ہین اس حکم سے
آگاہ کر دینگے وہ سب بھی طیار رہینگے اور سرداران لشکر کو حکم دیا جائے کہ وہ سامان سفر مہیا کرین اور
آپ اس امر کا ضرور خیال رکھیے گا کہ جب کوئی دیو یا پریزاد سرکشی کرکے لشکر کشی آپ پر کرے ہم کو فوراً
کسی دیو کے ذریعہ سے آگاہ فرمائیے گا ہم چار شخصون مین سے ایک نہ ایک آپ کے پاس آئے گا اور
اُس آپ کے حریف کو اُسکی سرکشی کی سزا دے گا اس امر سے غافل نہ ہوجیے گا ورنہ ہم کو ملال ہوگا
اخضر پریزاد نے جواب مین کہا کہ بہت خوب جیسا آپ نے فرمایا ہی ایسا ہی کرونگا آپ لوگ بھی مجکو
فراموش نہ فرمائیے گا اس مورد افتادہ کا خیال رہے ایرج نامدار و سہریار عالیوقار رستم ثانی نے فرمایا کہ
آپ کیا فرماتے ہین ہم کو خبر ہونا چاہیے پھر ہم ایک پل بھی وہان نہ قیام کرینگے فوراً آئینگے آپ اطمینان رکھین

اخضر پریزاد

اخضر پریزاد نے فرمایا کہ حضور اُس کنیز کو بھی تو اس امر سے آگاہ فرمایئے کہ ہم پرسون یہان سے کوچ کرینگے
وہ بھی تو اس حال سے آگاہ ہو اخضر پریزاد کی یہ بات سنکے رستم ثانی و ابرج نامدار نے فرمایا کہ ہم بلکہ کو اس
حال سے ضرور آگاہ کرینگے جب محل مین جائینگے آپ سے اتنی خواہش ہی کہ اگر وہ کچھ اصرار کرین تو آپ اُنکو
سمجھا دین اخضر پریزاد نے جواب مین فرمایا کہ مین اپنے امکان بھر سمجھاؤنگا وہ کچھ غذر نہ کرینگی صبر کرینگی
جب یہ امر طے ہو گیا اُسوقت اخضر پریزاد نے سرداران لشکر و اہلکاران دولت کو طلب کرکے
حکم دیا کہ لشکر کو منع کر دیا جاے کہ وہ بندوبست سفر نہ کرے کیونکہ اب آپ کا قصد لشکر کے ہمراہ لیجانے
کا نہین ہی سرداروں نے عرض کیا کہ ہم غلاموں سے کیا قصور ہوا جو حضور نے ہماری ہمراہی سے
انکار فرمایا اور تنہا قصد فرمایا رستم ثانی و سہراب ثانی نے سب سرداروں کو بہت کچھ انعام و رحمت
فرمایا اور بہت سے کلمات تسکین فرمائے اور وہی سب حال اول سے آخر تک جو کہ اخضر پریزاد سے
بیان کیا تھا اُن سے بھی کہا اور کہا کہ تم اطمینان رکھو ہم وقتاً فوقتاً یہان آیا کرین گے اگر جبکہ مکان سے
مہلت ملے گی یا جب بادشاہ طلب کرینگے اُسوقت ضرور آئینگے ہم تم سب سے بہت خوش ہین
ضرور ہمراہ لے جاتے مگر مجبوری ہی دشمن طعنہ زن ہونگے وہ لوگ یہ سنکے خاموش ہو رہے اور عرض کیا
کہ جو آپ کی مرضی ہم غلام ہین خیر نہ لیجایئے ہم زیادہ اصرار نہین کر سکتے ہین کیونکہ آپ مالک ہین اور
ہم خادم ہین رستم ثانی نے فرمایا کہ ہم تم سے بہت خوش ہین تم نے ہمارے ساتھ بہت سرفروشی کی
ہی اور ہماری اطاعت سے انکار کسی وقت مین نہین کیا یہ کہکر انکو رخصت کیا وہ سب مایوس چلے
آئے اور اہل لشکر کو طیاری سفر کی ممانعت کی وہ لوگ مایوس ہو گئے اور طیاری سفر سے دست بردار
ہوئے سبب جو سرداروں سے دریافت کیا تو انھون نے جو شاہزادون سے سُنا تھا سب سے
بیان کیا وہ سب تعریف کرنے لگے اور خاموش ہو کر سامان سفر سے دست بردار ہوئے وہان اخضر پریزاد نے اہلکاران
سلطنت سے حکم فرمایا کہ کئی سے تخت طیار کیے جاین اور پرسون بوقت سحر در دولت پر حاضر ہون کیونکہ شاہزادہ
مع اُن اپنے ملازمون کے کہ جنکو طلسم سے رہا کیا ہی اور قوم انسان سے ہین طرف پردۂ دنیا کے تشریف لیجائینگے
اور بارگاہ طلسمی و خزانہ طلسمی و صنادیق اسلحہ جو کہ طلسم سے حاصل ہوئے ہین اور بہت سے تحفہ پردۂ قاف
کے سب تختون پر بار ہون اور دیو جو کہ اُنکو لے جائینگے طیار رہین اس حکم مین فرق نہو اور شہر مین منادی
کر دی جاے کہ پرسون صبح کو سب اہل شہر آکر شاہزادون سے ملین کیونکہ وہ تشریف لیے جاتے ہین طرف پردۂ
دنیا کے اُن سب نے عرض کیا کہ بہت خوب جیسا آپ نے فرمایا ہی اسمین فرق نہ ہوگا ہم سب غلام اسکا بندوبست
آج ہی سے کرینگے وہ سب اپنے اپنے مقام پر آئے اور جو جو حکم اخضر پریزاد نے دیے تھے سب کے بندوبست مین
مصروف ہوئے شہر مین منادی بھی بموجب حکم بادشاہ کرائی ہر طرف یہی تشویر و غل ہونے لگا کہ مقام افسوس ہی کہ
اب اس شہر سے وہ شیر جاتے ہین کہ جنکے سبب سے سرکشان قاف پست ہوئے ہین اور سرکشی نہین کرتے ہین
اودھر یہ شہر سے گئے اودھر ان سب نے سر اُٹھائے بادشاہ کو بڑی مشکل ہو گئی کوئی کہتا ہی کہ کیا ہوگا جب وہ سب
سرکشی پر آمادہ ہونگے بادشاہ پھر دیو روانہ کرکے اُن سب کو طلب کرینگے وہ آکر پھر مزا دین گے بھلا یہ امر تو
غیر ممکن ہی کہ یہ لوگ ہمیشہ یہان رہین کیونکہ ان لوگون سے پردۂ دنیا پر کبھی نہ کبھی معرکہ کفار سے رہتے ہین ایک
مقام پر قیام نہین ہوتا ہی لشکر بمقابلہ حریف فرو کش رہتا ہی اور جنگ و پیکار ہوتی ہی کسی مقام پر رحم کے نہین رہتے
ہین دوسرے باہم کی چشمک کے سبب سے اور زیادہ اس امر کی فکر ہوتی ہی کہ اپنے ہم چشم سے مرتبہ اور شان و شوکت
مین زیادہ ہو جائین اس سبب سے اور بھی معرکہ پڑے رہتے ہین نوشیروان نامہ وغیرہ اُٹھا کر دیکھو کہ اس چشمک

کے سبب سے کیا کیا معرکہ پڑے ہین اور کن کن مقامات پر یہ لوگ لڑے ہین جبکہ یہ بات ہی پھر کیونکر یہان قیام کرین
رہا یہ امر کہ شاہزادہ کو فہلے جائین تو یہ بھی ممکن نہین ہی اگر دختر ہوتی تو نہ لے جاتے فرزند ہی اس سبب سے لیے
جاتے ہین تاکہ حالات جنگ و پیکار سے خوب آگاہ ہوجائین اور اپنے بزرگون سے ملے اور اہل دنیا کو معلوم ہو
کہ یہ شاہزادہ بھی خاندان صاحبقران سے ہی اور پیرہ ہی حمزہ صاحبقران کا گو کہ وہ سیر ہی اس سن و سال مین ایسا
جری ہی کہ جس نے دیو ہامان اسی دیو کو سر سے بلند کر لیا اور قتل کیا پھر ایسے بہادر کو کیون نہ ہمراہ لے جائین اس
خیال سے اور لیجاتے ہونگے تاکہ پردہ دنیا پر جنگ و پیکار کر کے مثل ہم سب کے نام پیدا کرین اور نام آور ہون
اہل شہر تو باہم یہ باتین کرتے ہین اور افسوس کرتے ہین اُدھر جب اخضر پریزاد یہ سب حکم دے چکا تب رستم ثانی
وغیرہ سے کہا کہ اب تو آپ لوگ مجھ سے خوش ہوئے کہ جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا بجالایا انکار نکیا جواب دیا کہ ہم آپ
سے بہت خوش ہین کبھی آپ نے ہماری ناراضی کا کام نہین کیا پھر ہم کیون ناخوش ہون اور نہ کبھی ناخوش ہونگے
اب اخضر پریزاد نے سب سردارون کو رخصت کیا صرف سرور جنی کو روک لیا اور کہا کہ ای وزیر اعظم تم ابھی
نہ جاؤ تم سے ایک ضرورت ہی وہ ٹھہر گیا اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے مگر برنجیدہ تھے شاہزادون کے جانے سے کیا
کرتے مجبور تھے انکا کیا بس تھا جب بادشاہ کا کہنا نہ چلا تو وہ کیا تھے سوا بے صبر کے اور کیا چارا تھا جب سب سردار
رخصت ہوکر چلے گئے اُسوقت اخضر پریزاد نے رستم ثانی ماہیرج نامدار و تہمر یار سے فرمایا کہ آپ اندر تشریف لے چلیے
اور سرور جنی سے کہا تم یہان موجود رہو جب مین طلب کرون تم فوراً محل مین آنا شاید میرے سمجھانے سے مضراب
نہ مانے تو تم بھی نصیحت کرنا اور سمجھانا کیونکہ وہ تمھارے کہنے کو بھی بہت مانتی ہی سرور جنی نے عرض کیا کہ میری
کیا لیاقت ہی جو مین ملکہ کو سمجھاؤن گا یہ اُنکی غلام نوازی ہی جو وہ میرا پاس و لحاظ فرماتی ہین خیر جیسا حکم ہوا ہی یہ غلام
بجالائے گا اپنے امکان بھر کوشش کرے گا آیندہ خداوند کریم کو اختیار ہی اخضر پریزاد سرور جنی سے یہ فرماکر اور
اُسکی تقویت سُنکے اُٹھ کھڑا ہوا اور شاہزادون کو ہمراہ لیکر طرف محل کے چلا سرور جنی بھی ہمراہ تا بہ لال پردہ آیا اُدھر
محلدارنے پکار کر محل مین کہا کہ صاحبو پردہ کرلو جہان پناہ مع اپنے خویش و معتمدی اور نواسہ کے تشریف لاتے ہین
بھلا ان لوگون سے پردہ کون کرتا تھا مگر سب قاعدہ اور ادب سے کھڑے ہوگئے بادشاہ مع شاہزادون کے
داخل محل ہوا محلدارنے سلام کیا دو طرفہ پریان صف بستہ استادہ تھین وہ مصروف اہتمام ہوئین اور بادشاہ کو
مع ان سب کے بڑی تعظیم و تکریم سے لیکر ایوان شاہی مین آئین زوجہ بادشاہ نے بھی سب کی تعظیم کی سوائے
اپنے نواسہ کے یعنی سہراب ثانی کو گلے سے لگایا پیار کیا ان سب کو مع بادشاہ کے مسند پر لاکر بٹھایا سب
خواصین اور مصاحبین دست بستہ روبرو صف بلند ہوکر کھڑی ہوئین اخضر پریزاد نے اپنی زوجہ سے فرمایا
کہ ای ملکہ کسی سے مضراب کو بلاؤ کچھ مجکو مضراب سے کچھ کہنا ہی و نیز ان شاہزادون کو بھی زوجہ اخضر پریزاد نے ایک
خواص خاص سے حکم کیا کہ ملکہ مضراب پری کو اُنکے ایوان سے بلاؤ کہنا کہ آپ کے والد بزرگوار طلب کرتے
ہین کسی ضروری امر کے بارہ مین کچھ کہنا ہی وہ خواص یہ حکم پاکر طرف ایوان ملکہ کے روانہ ہوئی اُدھر کا حال
سماعت فرمایئے کہ ملکہ مضراب پری دختر اخضر پریزاد زوجہ رستم ثانی بادر سہراب ثانی اپنے ایوان مین
جلوہ فرما تھی ایسی حسین و خوبصورت و صاحب جمال پری تھی کہ جس کا مثل و نظیر پردہ قاف مین نہین ہی چہرہ
اُسکا مثل آفتاب کے درخشان ہی سبز لباس زیب تن ہی یہ ثابت ہوتا ہی گویا وہان کے کھیت مین آفتاب
طالع ہوا ہی گرد خواصین و مصاحبین جو بیٹھی ہوئی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ گرد ماہ چہاردہ کے ستارون کا ہجوم
ہی بلکہ اپنی ذریزادی سے یہ فرمارہی ہی کہ جس دن سے مجھ سے میرے شوہر و فرزند نے کہا ہی کہ ہم سب کا قصد
ہی کہ اب ہم طرف پردہ دنیا کے جائین گو مین نے اُسوقت بہت انکار کیا مگر کچھ اثر پذیر نہ ہوا ناچار ہوکر اجازت

ہوتا ہی مگر اُس دن سے دل کا یہ حال ہی کہ بیقرار ہی اور اضطرار زیادہ ہوتا جاتا ہی دل مضطر کو کسی پہلو قرار نہین آتا ہی
لوگون کی نیند اڑ گئی ہی اور جب یہ خبر سنتی ہون کہ لشکر مین طیاری سفر کی ہو رہی ہی صرف لشکر کے طیار ہونے کی دیر ہی
اِدھر لشکر تیار ہو گیا دن کوچ کا مقرر ہوا اور یہ لوگ روانہ ہوئے وہ دل کا حال ہوتا ہی کہ جو بیان سے باہر ہی
ہر وقت سحاب غم و ملال دل پر چھایا رہتا ہی جسوقت جدائی کا خیال آتا ہی ایسا صدمہ ہوتا ہی کہ کیا بیان ہو یہی دل
چاہتا ہی کہ چیخین مار مار کر روؤن مگر ضبط کرتی ہون سل صبر دل پر رکھ لی ہی خصوصاً جب یہ خیال ہوتا ہی کہ میرا فرزند
سہراب مجھ سے جدا ہو جائے گا وہ ماہ آسمان شہریاری کی ہی آنکھون سے میرے پنہان ہو جائے گا دل کا یہ حال
ہوتا ہی کہ مثل ماہی بے آب کے تڑپتا ہی اور قصد کرتا ہی کہ سینہ کو توڑ کر نکل جاؤن یہی جی چاہتا ہی کہ گریبان کو
چاک کر کے دیوانہ وار کسی طرف نکل جاؤن مگر صبر سے کام لیتی ہون دل مضطر کو سمجھاتی ہون پھر دن کو شہ
تنہائی مین بیٹھی ہوئی رویا کرتی ہون یہی خالق سے دعا کرتی ہون کہ تو مجکو دنیا پر سے اُٹھا لے کاش مین
بدنصیب مر گئی ہوتی یا لاولد ہوتی وہ کون سی گھڑی تھی جو میری ولادت ہوئی تھی سوائے رنج و صدمہ
کے ایک پل راحت سے نہین گذرتا ہی قبل اسکے کہ جب شادی نہ ہوئی تھی یہ خوف تھا اور یہ صدمہ تھا کہ
ایک ایک دعوے عشق کرتا تھا اور لشکر کشی کرتا تھا والد بزرگوار کو ہر روز مقابلہ کی فکر تھی مجکو یہ خوف رہتا تھا
کہ ایسا نہ ہو کہ کسی دن کوئی غالب آئے اور وہ میرے اوپر قبضہ پائے ناموس مین رخنہ پڑے پردہ عفت
و عصمت دست ظالم سے چاک ہو خدا کی عنایت سے ان مصیبتون سے نجات ملی تھی کہ دل کا برا ہو بلائے عشق
مین مبتلا کیا اُس سے بھی نجات ہوئی تو وارث کے غم مین دو برس تک مبتلا رہی وہ مصیبت سہی اُس سے
فراغ نہ ہوا تھا کہ فرزند صاحب تنہا نکل گئے اُنکی جدائی مین جو حالت ہوئی وہ سب نے دیکھی تھی اُس زمانہ
مین تو کئی صدمہ تھے پہلے تو جدائی وارث کا صدمہ اور اسکا خیال کہ نہ معلوم اُن پر قید طلسم مین کیا گذرتی ہی دوسرے
دیور کی قید کا الم تیسرے سب سے زیادہ فرزند کی مفارقت کا غم تھا کہ جس سے تمام عالم آنکھون مین سیاہ تھا کچھ
اچھا نہ معلوم ہوتا تھا خدا خدا کر کے ان آلام سے نجات ملی تھی کچھ دل کو اطمینان ہوا تھا کہ یہ صدمہ پہونچا کہ جس کے
سبب سے کھانا پینا سونا جاگنا سب حرام ہی دل پر ہجوم غم و آلام ہی دل کا یہ عالم ہی کہ بیٹھا جاتا ہی قلب اس
واقعہ کو خیال کر کے گھبراتا ہی خصوصاً آج صبح سے تو عجب عالم ہی ہجوم رنج و الم ہی یہی جی مین آتا ہی کہ کسی
طرف نکل جاؤن کوئی دل کو ہاتھون سے مل رہا ہی جیسے کوئی یہ کہن مین کہہ رہا ہی کہ کوئی دم مین ایسا تازہ
صدمہ پہونچا چاہتا ہی کوئی خبر رنج و غم سناتا ہی دل یہ گواہی دیتا ہی کہ آج تجھ سے تیرا فرزند اجازت
رخصت طلب کرے گا اے وزیرزادی مین تو کبھی اجازت نہ دونگی چاہے وہ ناراض ہو جائے چاہے میرے
وارث کو ناگوار ہوا اگر سہراب مجھ سے جدا ہوا اُسکی مفارقت گوارا نہ ہوگی میری جان پر بن جائے گی یہان
مجکو بھی ہمراہ لے کے چلین تو گیا مضائقہ ہی وزیرزادی و دیگر خواصین عرض کر رہی ہین کہ ملکہ عالم نے جو کچھ
ارشاد فرمایا درست ہی جو کچھ حال منمودہ کم ہی یہی ہم سب کے دل کا بھی عالم ہی جب سے سنا ہی اور آپ تو مان
ہین مگر حضور عالم لاچاری ہی کیا زور ہی جو مرضی بازی آپ کو اجازت دینا پڑے گی یہ جواب ارشاد ہوا کہ مجکو
ہمراہ لے چلین تو یہ امر غیر ممکن ہی اول تو وہ لوگ اس امر کو گوارا نہ کرینگے دوسرے آپ کے والدین کو کب
گوارا ہوگا کیونکہ اُنکی زندگی کا آپ ہی سہارا ہین جس طور سے آپ کو اپنے فرزند کی مفارقت گوارا
نہین ہی اسی طرح آپ کے والدین کو کب گوارا ہوگا ملکہ نے جواب دیا کہ بیاہی لڑکی پر کسی کا کیا زور ہی وہ
پرائے گھر کی ہوئی جہان اُسکا خاوند لے جائے سب گوارا کرنا پڑے گا آپ اُنکا کوئی حق نہین ہی خواصون
نے عرض کیا کہ درست ہی مگر ہمارے نزدیک تو یہ امر ممکن نہین ہی ملکہ نے کہا کہ اگر یہ امر ممکن نہین ہی تو

سہراب کا بھی جانا غیر ممکن ہی یہ باتین ہو رہی تھین کہ وہ خواص آکر پہونچی ملکہ نے جو خواص اپنی مان کی
دیکھی کہ چلی آتی ہی وزیرزادی سے فرمایا کہ خدا خیر کرے اس وقت کیون یہ خواص آتی ہی صبح کو تو مین
سلام کو ہوا ئی ہون خواص کے آنے کی کیا وجہ ہی وزیرزادی نے عرض کیا کہ کسی ضرورت سے ملکہ عالم
نے آپ کے پاس بھیجا ہوگا معلوم ہوا جاتا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ مجھکو تردد ہی کہ وہ خواص سامنے آئی
جھک کر سلام کیا ملکہ کی بلائین لین دعاے ترقی حسن وجمال وجاہ اقبال دے کر عرض کیا کہ حضور
کو آپ کے والد بزرگوار نے یاد فرمایا ہی ابھی دربار سے تشریف لائے ہین مجھکو حکم فرمایا ہی کہ ملکہ کو
جاکر لے آؤ ہم کو اُن سے کچھ کہنا ہی چلیے تشریف لے چلیے ملکہ نے اُس سے پوچھا کہ جہان پناہ اکیلے
تشریف دربار سے لائے ہین یا کوئی اور بھی ہمراہ ہی اُس نے عرض کیا جی جہان پناہ کے ہمراہ آپ کے فرزند
ارجمند ہین آپ کے شوہر ہین اور دیو ہین اور خسر ہین یہ سُنکے ملکہ نے کلیجہ پر ہاتھ رکھ لیا اور وزیرزادی
سے فرمایا کہ آج صبح سے جو زیادہ دل بیتاب تھا تو بے سبب نہ تھا اُسکا ظہور ہوا ان سب کا بادشاہ کے
ہمراہ آنا اور مجکو بادشاہ کا طلب فرمانا خالی از علت نہین ہی سہراب کے جانے کی اجازت طلب کیجائیگی
معلوم ہوتا ہی کہ لشکر سب طیار ہوگیا ہوگا سامان سفر مہیا ہوگیا خیر جو کچھ ہونیوالا ہو تو سہراب کو اجازت ضرور
دونگی یہ کہکر ملکہ اپنے مقام سے اُٹھی سب خواصون و وزیرزادی کو ہمراہ لے کر طرف ایوان ملکہ اپنی والدہ
کے چلی جب صحن مین پہونچی تو دیکھا کہ سب لوگ بیٹھے ہوئے ہین اور سہراب برابر اپنی نانی کے بیٹھا
ہی وہ بار بار پیار کر رہی ہین ملکہ کے ہمراہ دونون زوجہ سہراب ثانی کی بھی تھین ایک اس پہلو مین
دوسری دوسرے پہلو مین جب اخضر پرنزاد نے اپنی دختر کو مع بہوؤن کے آتے ہوئے دیکھا خواصون
کو حکم دیا کہ استقبال کرکے لاؤ خواصین استقبال کرکے لائین سہراب ثانی نے مان کو سلام کیا
مضراب پری نے دعا دے کر منھ پھیر لیا اور یہ کہا کہ ماشاءاللہ جب سے آپ طلسم فتح کرکے آئے
ہین جب سے ہم سے کوئی غرض نہین ہی اب ہم کون ہین یاد وہ زمانہ تھا کہ سوائے میرے آپ کو
کسی کے پاس چین نہ ملتا تھا امان جان امان جان کہتے کہتے زبان خشک آپ کی ہوتی تھی یا یہ بے
مروتی تم کیا کرو یہ تمھارے خاندان کا اثر ہی خیر جو ہم پر گذرتی ہی وہ ہمارا ہی دل خوب جانتا ہی یہ جو
ملکہ نے کہا سہراب اُٹھکر گلے سے لپٹ گیا اور یون عرض کرنے لگا کہ کیا آپ ہم سے خفا ہین مجھ
سے خطا ہوئی میرے قصور کو معاف فرمائیے ملکہ نے بلائین لے کر فرمایا کہ مین تم سے کیون خفا ہونے
لگی مگر یہ امر ضرور ہی کہ تم کو میری فکر نہین ہی ہان باپ وچچا کی موجودگی مین میری کیا ضرورت ہی بیٹھو
مین تم سے خوش ہون یہ کہکر مضراب پری نے پہلے آبرج نامدار کو سلام کیا پھر اپنے باپ اور
مان کو شہریار نے ملکہ کو سلام کیا کیونکہ یہ چھوٹے ہین اُدھر ان دونون پر یون نے جو کہ مہمان
ہین سہراب کی ان سب کو جھک کر سلام کیا ملکہ سلام کرکے مع ان دونون کے سامنے اخضر پرنزاد
کے سر جھکا کر بیٹھ گئی آنکھ اُٹھا کر کسی کی طرف نہ دیکھا مگر اپنے فرزند کو دیکھتی جاتی ہی ذرد دیدہ نگاہ سے
خواصین بھی سلام و مجرا کرکے بیٹھ گئین جب سب بیٹھ چکے اُسوقت اخضر پرنزاد نے اپنی
دختر سے کہا کہ اے فرزند جو ہم تم سے کہین اسکو بالونگی اور ہمارے کہنے پر عمل کروگی ملکہ نے عرض
کیا کہ جو آپ ارشاد کرینگے بسر و چشم قبول کرونگی تب اخضر پرنزاد نے اول سے آخر تک سب
حالات جو کہ رستم ثانی وغیرہ نے بیان کیے تھے بیان کیے اور کہا کہ تم کو لازم ہی کہ اپنے فرزند
کو اجازت دو کہ وہ پردہ دنیا پر جائے اور نام پیدا کرے مثل اپنے بزرگون کے اے فرزندہ اولاد

صاحبقران سے ہین انکا ایک مقام پر قیام کرنا غیر ممکن ہی ان صاحبون کا یہی کام ہی کہ یہ ہمیشہ راہ خدا مین
جہاد کرین اور کفار کشی کرکے دین اسلام کو رواج دین دوسرے اگر دختر ہوتی اسکا یہ شیوہ تھا کہ وہ
خانہ نشین ہوتی ساتھ عفت و عصمت کے بسر کرتی مرد کا یہ ہنر اور جوہر ہی کہ نام پیدا کرے اور جوہر شمشیر
دکھائے مرد کے لیے گوشہ نشین ہونا عیب ہی یہ کہکر کل حال صاحبقران کے پردہ ثالث مین آنے کا
بیان کیا اور جو کہ سرور جنی نے اخضر پریزاد سے بطور پند و نصیحت کے کہا تھا سب بیان کیا اور
کہا کہ اب صبر کرو اور اجازت دو کیونکہ خداوند کریم صبر کرنے والے سے بہت خوش ہوتا ہی شائد
یہ امر خداوند کریم کو ناگوار ہو کہ اسکا فرزند ہماری راہ مین جہاد کرنے کو جاتا تھا اسنے نہ جانے دیا اور کوئی
ایسا واقعہ ہو کہ تمھارے اور سہراب کے ایسی مفارقت ہو جائے کہ تم اسکو نہ دیکھ سکو اور نہ وہ
تم کو اور اسکے حال کی نہ تم کو خبر ہو نہ اسکو تمھارے حال کی تو کیا کروگی ملکہ نے یہ سب تقریر سنکے
جواب مین عرض کیا کہ یہ جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا سب بہت درست اور بجا ہی مین ان صاحبون کو
منع نہین کرتی ہون کہ یہ پردہ دنیا پر نہ جائین اور شوق سے جائین مین نہ روکون گی مگر سہراب کو
مین جانے کی اجازت نہ دونگی گو آپ سے عرض کر چکی ہون کہ جو آپ فرمائین گے مین بسر و چشم
قبول کرونگی مگر اس بارے مین صبر نہین کر سکتی ہون میری زندگی بعد سہراب کے محال ہی مجھ
سے اسکی مفارقت کا صدمہ نہ اٹھایا جائے گا یہ مین نہ گوارا کرونگی کہ میرا سہراب پردہ دنیا
پر جائے یہ جو مضراب پری نے کہا اخضر پریزاد تور ستم ثانی و سہریار و ایرج نامدار کیطرف
دیکھ کر خاموش ہو رہا مگر اب ان تینون صاحبون نے ملکہ کو سمجھانا شروع کیا ایرج نامدار نے
فرمایا کہ ای فرزند تم اس امر سے اطمینان رکھو مین اقرار کرتا ہون کہ مین تمھارے فرزند کو وقتاً
فوقتاً تمھارے پاس یہان روانہ کرویا کرون گا تم دیکھ لیا کرنا اور دو ایک دن یہان رکھنا
پھر رخصت کر دینا اور بہت سے کلمات تسکین فرمائے ملکہ نے ناچار ہو کر کہا کہ خیر مین ایک
شرط سے اجازت دیتی ہون کہ آپ مجکو بھی لے چلین ہمراہ تو بہتر ہی ایرج نامدار نے فرمایا
کہ ای فرزند یہ امر ابھی غیر ممکن ہی کیونکہ ابھی ہم لوگ بے سر و پا جائے ہین کوئی ٹھکانا سیدا
نہین ہی دوسرے یہ امر ہی کہ ہم لوگون کا یہ طریقہ نہین ہی کہ ناموس کو ہمراہ لشکر رکھین ہم لوگون
کی ناموس ہمیشہ قلعہ ذوالامان مین رہتی ہین برسون ہم لوگ وہان نہین جاتے ہین شوہر زوجہ
کی صورت دیکھنے کو ترستا ہی زوجہ شوہر کے دیکھنے کو ترستی ہی یہان فرزند کے لیے بیقرار رہتی ہی
فرزندیان کے لیے اس خیال سے نہین لشکر مین ناموس کو رکھتے ہین کہ نہ معلوم کیسا آفتاد
پڑے ہم لوگ تو مرد ہین کسی نہ کسی صورت سے بسر کرلین گے یہ عورات پردہ نشین کیا کرینگی
اور کدھر جائین گی سوائے ناموسی اور پردہ دری کے کچھ حاصل نہ ہوگا اکثر ایسا اتفاق پڑا ہی
کہ لشکر تباہ ہوا ہی اور سب آوارہ ہوگئے ہین اگر ناموس ہمراہ ہوتا تو وہ بھی تباہ ہوتا یا نہین
نامحرم کی نگاہ پڑتی یا نہین بس ایسی صورت مین کیا ضرورت ہی کہ ناموس کو ہمراہ رکھین ایسی
حالت مین جب کہ تم سہراب سے جدا رہین اور برسون صورت نہ دیکھو تو یہان سے
جانے سے کیا حاصل ہوا اپنے ماں باپ سے بھی مفارقت ہوئی اور جس مطلب کے لیے
یہان باپ کو ترک کیا وہ بھی حاصل نہین ہی تو کیا فائدہ بہتر یہی ہوگا کہ تم یہان رہو تمھارا
فرزند تمھارے پاس برس دن کے بعد ایک دو دن کے لیے ضرور آیا کرے گا جب اس طور سے

ایرج نامدار نے فرمایا اور رستم ثانی و شہریار و اخضر پسر نزاد نے سمجھایا دوسری اخضر پسر نزاد نے یہ تدبیر کی تھی کہ جب ملکہ نے انکار کیا تھا تو محلدار کے ذریعہ سے سرور جنی کو بھی اندر محل کے طلب کرکے عقب پردہ بھادیا تھا سرور جنی نے بھی ملکہ کو بہت کچھ پند و نصیحت کی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ ای ملکہ یہ فرزند آپ کا بڑا صاحب اقبال ہی وہ شان و شوکت بہم کرے گا جو کہ حمزہ صاحبقران نے بہم کی تھی اور یہ صاحبقران وقت ہی انکی صاحبقرانی کا دنکا تمام دنیا مین بجے گا بڑے بڑے زبردست انکے ہاتھ سے پست ہونگے سہراب کے نام سے شیران دشت کو تپ لرزہ آئے گا انکے سبب سے دین اسلام کو ترقی ہوگی ایک قوم کو جو کہ کافر ہی اور بہت سر اٹھایا ہی یہی شیر پست کرے گا انکا پردہ دنیا پر جانا مناسب ہی کیونکہ یہ مشیت ایزدی مین جاری ہو چکا ہی اب اس شیر کا یہان قیام کرنا محال ہی اگر آپ اجازت نہ دینگی یہ اس وقت تو نہ جائینگے مگر یہان ٹھہرینگے بھی نہین آپ سے بدون لئے ہوئے چلے جائینگے اور آوارہ ہونگے اس حالت مین آپ کو اور صدمہ ہوگا اور انکو بھی زحمت ہوگی اور یہ ناخوش بھی ہونگے ایسی عقل مندان امرونکا نہ خیال کرے اور صبر نہ کرے اور اپنی پارہ جگر کو ناراض کرے یہ کیسی الفت و محبت ہی میرے نزدیک یہ الفت نہین ہی بلکہ عداوت ہی یہ غلام تو خیر خواہ و دولت ہی جو اسکو از روے علم سہل معلوم ہوا بیان کردیا اب حضور کو اختیار ہی مجھے جو عرض کرنا تھا عرض کیا جب اس طور سے سرور جنی نے بیان کیا اور سب نے سمجھایا تو ملکہ نے سہراب ثانی کی طرف دیکھا چہرہ انور پر اثار رنج و ملال پائے بہت مغموم پایا بس مہر مادری سے مضراب پیری کو تاب نہ رہی آنکھون مین اشک بھر کر بولی کہ خیر اگر آپ سب صاحبونکی یہی راے اور انکی بھی یہی مرضی ہی اور انکو ملال ہی تو اچھا مین نے اجازت دی گو دل گوارا نہین کرتا ہی لفظ اجازت منھ سے نہین نکلتی ہی اسکے ساتھ کلیجہ منھ کو آتا ہی مگر ناچار ہون مجکو اپنے فرزند کی خوشی گوارا ہی اور ناراضی نہین گوارا ہی مگر یہ اپنے منھ سے اقرار کرین کہ مین برس دن کے بعد آکر تم کو اپنی صورت دکھا جایا کرونگا تو مجکو اطمینان ہوگا تمھارے آقا اور بزرگ ایرج نامدار نے بقسم فرمایا ہی کہ مین تیرے فرزند کو برس دن کے بعد بھیجدیا کرونگا اور مجکو انکی مہربانی کا یقین ہی کیونکہ وہ مجھ ایسی کنیز بے تمیز سے جھوٹ نہ بولین گے ضرور ایسا کرینگے مجکو اور زیادہ اطمینان ہوجائے گا اگر سہراب بھی اقرار کرلے گا یہ جو ملکہ نے کہا سہراب نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ای مادر مہربان آپ اس غلام کی جدائی کا صدمہ نہ فرمائین مین آپ کا ایک ادنی غلام ہون مین کبھی آپ کی قدمبوسی سے جدا نہ ہوتا مگر موقع ہی ایسا ہی آپ اطمینان رکھین کہ مین ضرور برس دن کے بعد آپ کی خدمت مین حاضر ہوا کرونگا بشرطیکہ اس امر کے کہ کسی سے مقابلہ نہ درپیش ہوگا اگر ایسا ہوگا تو مجبوری ہی مگر اس امر کا اقرار کرتا ہون کہ بعد اس معرکہ کی فراغت کے حاضر ہونگا یہ کہکر اور ہاتھ جوڑکر مان کے قدمون پر گرنے کا قصد کیا ملکہ نے فرزند کو گلے سے لگایا اور کہا کہ مین نے بخوشی اجازت دی اچھا جاؤ تم کو اپنے فراق مین رولاؤ ہم تمھارے ناخوش ہونے سے ناچار ہوئے ورنہ غیر ممکن تھا یہ جو ملکہ نے کہا سہراب کا چہرہ فرط خوشی سے لال ہوگیا وہ سب رنج و ملال دور ہوگیا خوش ہوکر مان سے کہنے لگا کہ آپ نے اپنے غلام پر بڑی عنایت فرمائی گویا بے دامون خرید لیا اجازت کے نہ حاصل ہونے سے مجکو اپنی جان کا خوف تھا اگر والد بزرگوار و جد عالی مقدار و عم نامدار

یہان سے بدون میرے تشریف لے جاتے تو میری بھی زندگی محال تھی مین ضرور اپنے کو ہلاک کرتا اس
صدمہ سے مین اپنی جان دیتا آپ نے اجازت دے کر مجکو زندہ فرمایا میری جان و آبرو سب بچائی
ملکہ نے جواب دیا کہ بہت ٹھیک ہی خیر آپ کی تو خوشی ہوگئی ہم پر جو گذرے گی اُسکو اُٹھالین گے
صبر کرینگے اب یہ تو بیان کرو کہ کب سدھارو گے اب تو اجازت بھی مل گئی سہراب ثانی نے
عرض کیا کہ یہ غلام آپ کے قدمون سے پرسون جدا ہوگا سب سامان کا حکم نانا جان نے دے دیا ہی
اُنھون نے بھی تو بڑی مشکل سے اجازت عطا فرمائی ہی وہ بھی اجازت مرحمت نہین فرماتے تھے
مگر خوبی تقدیر سے یہ مشکل باسانی حل ہوئی اُسکی عنایت کا کیا شکریہ ادا کرون ملکہ نے جواب دیا
کہ آپ کو تو خوشی ہوئی جو ہمارے دل کا حال ہی وہ کیا بیان کرین خدا اُس حال سے بخوبی آگاہ ہی
ای فرزند ابھی تم کو اسکا مزا نہین ہی ہان جب نضل خدا سے صاحب اولاد ہوگے اُس وقت
معلوم ہوگا ابھی تم کیا جانو خیر آپ کی خوشی سے غرض ہی جہان رہو سلامت رہو کبھی نہ کبھی مجکو بھی
یاد کرلیا کروگے اگر تمھاری جدائی کے صدمہ سے مرگئی تو جب یہان آنا تو قبر پر ضرور آنا اور سورۂ فاتحہ پڑھکر
روح کو شاد کرنا ملکہ کی ان باتون پر سب رونے لگے ایک کہرام مچ گیا آخر کو سرور جنی نے سب کو سمجھایا
اور کہا کہ آپ لوگ کیسی عقل مند ہین کوئی بھی مسافر کے رخصت کرنے کے وقت روتا ہی دوسرے
ابھی تو یہ لوگ نہین تشریف لیے جاتے ہین پرسون تشریف لے جائینگے اس قدر بیقراری ابھی
سے کیا ضرور ہی سرور جنی کے کہنے سے سب خاموش ہوگئے سرور جنی بادشاہ سے رخصت ہوکر
اپنے مکان پر آیا ادھر ملکہ مضراب پری وہان سے اُٹھکر اور اپنی ہمراہ اپنی دونون بہوؤن کو لیکر
اپنے قصر مین آئی مگر مغموم و رنجور اور آکر اور تخلیہ مین جاکر خوب چلاکر رونے لگی سہراب ثانی در سم ثانی
و شہریار وغیرہ محل سے اخضر پیر نژاد کے اُٹھکر اپنے مقام پر آئے اور باہم باتین کرنے لگے کہ مرحلہ بہت
سخت و صعب تھا خداوند کریم نے طی فرمایا اُدھر اخضر پیر نژاد و کل اہل محل مغموم و رنجور اپنے اپنے
مقام پر جاکر بیٹھے کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکو ان لوگون کے جانے کا صدمہ نہ ہو کہ ایک خواص نے آکر
اخضر پیر نژاد سے عرض کیا کہ ملکہ جو آپ کے پاس سے اپنے فرزند کو اجازت دے کر گئین ہین اُس
وقت سے جان کھو رہی ہین اور رو رہی ہین اور ایسے کلمات دل خراش فرماتی ہین کہ سننے کی تاب
نہین ہی اُنکے ہمراہ دونون بیبیان آپ کے فرزند ارجمند سہراب ثانی کی مصروف گریہ و زاری ہین
یہ سُنکے اخضر پیر نژاد کو تاب نہ رہی فوراً وہان سے اُٹھکر ملکہ کے قصر مین آئے ملکہ کو گلے سے لگایا
اور فرمایا کہ ای فرزند اگر تم اس قدر صدمہ کروگی اور خدانخواستہ کچھ طبیعت ناساز ہوگئی تو ہم تو کسی
طرف کے نہ رہے داماد سے اور نواسے سے یون مفارقت ہوئی تمھاری یہ حالت ہی اب ہمارا
سوائے تمھارے کون ہی خداوند کریم سہراب ثانی و تمھارے وارث کو صد و سی سال زندہ رکھے
اُنکے دیکھنے سے ہماری آتش محبت نہ فرو گی بلکہ اور صدمہ ہوگا ہان اگر تم زندہ ہو تو ہمارے دل کو قوت
و طاقت ہی کیا کسی کے فرزند سفر نہین کرتے ہین برسون عالم سفر مین رہتے ہین خیال تو کرو کہ جب کہ
سہراب ثانی بدون تمھارے اور میرے اطلاع کے برائے فتح طلسم شب کو نکل گیا تھا تم نے
اپنا حال تباہ کیا تھا اُس حال تباہ کرنے سے کیا حاصل ہوا تھا سوائے کاہش جان کے جبتک
خدا کو نہ منظور ہوا ملاقات نہ ہوئی مقام شکر ہی کہ تمھارا فرزند اپنے بزرگون کے ہمراہ نام پیدا کرنے
کو جاتا ہی مثل بزرگون کے نام آور ہوگا بڑے بڑے بہادرون کو زیر کرکے نام آوری حاصل کرے گا

بیٹا مرد کے جوہر ہین نام پیدا کرنا اگر یہ نہ ہو تو وہ نامرد کہلاتا ہی اپنے ہی شوہر کو خیال کرو کہ اگر وہ بہادر اور جبری اور نام آور نہ ہوتے تو ہم کیون اُنکو پردۂ دنیا پر سے یہان طلب کرتے اور کیون اُنکی خاطر کرتے اور کیون اُنکے ہاتھ سے دیوان قاف کو قتل کراتے اور کیونکر ہم کو اُس ظالم کے ہاتھ سے نجات ملتی تم ذرا حقان کی حالت کو خیال کرو کہ اُس بہادر نے یکہ و تنہا بڑے بڑے زبردستون کو زیر کرکے کیسا نام پیدا کیا کہ اب کوئی بدون عزت کے اُنکے نام کو زبان پر جاری نہین کرتا ہی تم خیال کرو کہ ہم لوگ قوم آتشی سے ہین مگر کیسی عزت اُنکی کرتے ہین یہ مرتبہ انکو اسی سبب سے حاصل ہوا کہ انھون نے اپنے کو راہ خدا مین وقف کردیا ہر ایک کی فریاد رسی کی پردۂ قاف مین آکر اسمان پری کے باپ کی کمک کی عوض مین اُسکے یہ مرتبہ ملا کہ دیوان قاف نام سے بھرا ہے مین یہ مرتبہ ملا کہ زلزلہ قاف ثانی سلیمان لقب ہوگیا ادھر اُنکا نام کسی دیو کے سامنے لیا وہ کانپ گیا یہ سب اس لیونکر اُنکو حاصل ہوے اُنھون نے بہادرون سے مقابلہ کیے ہمیشہ اپنے لوگون سے یعنی باپ مان سے جدا رہے لڑائی مین مصروف ہوتے یہ مرتبہ ملا اب تم کو بھی لازم ہی کہ تم بھی صبر کرو اور خوش ہو کہ تمہارا فرزند بہادر ہی اور اُس کا بھی نام دفتر دلاوران مین مرقوم ہوگا اُسکے معرکون کا قصہ ہر ایک کی زبان پر ہوگا انشاء اللہ جب وہ مع شان و شوکت سے تم سے آکر ملیگا اُس وقت کیسی خوشی حاصل ہوگی ہم کو بھی چاہیے خوش ہو کہ ہمارا نواسہ ایسا بہادر ہی کہ اُسکے نام سے بہادر ڈرتے ہین کیسی ہم کو فوقیت حاصل ہوئی لوگ اور ساکنان قاف ہم سے سرکشی نہ کرینگے اس خوشی سے کہ انکا نواسہ دیوکش ہی اور ان کا سلسلہ خانہان زلزلہ قاف سے ہی یہ کیسے مقام فخر و مباہات ہین اور جاے شکر ہی نہ جاے رنج و غم خیال تو کرو کہ اگر وہ طلسم فتح کرکے مع اپنے بزرگون کے اُسی طرف سے طرف پردۂ دنیا کے چلا جاتا اور تم کو خبر نہ کرتا تو کیا ہوتا سوا سے صبر کرنے کے اب تو اس امر سے بھی اطمینان ہی کہ وہ اپنے بزرگون کے ہمراہ گیا ہی وہ لوگ اُسکی سرپرستی کو موجود ہین جب تم کو یہ بھی نہ معلوم ہوتا کہ کہان ہی اور کہان نہین ہی اور بزرگون ہمراہ ہی اور کون نہین ہی اب نہ بیقرار ہو صبر کرو جب اس طور سے اخضر پیر نیزاد نے اپنی دختر کو سمجھایا ملکہ کو بھی خیال آیا کہ والد بزرگوار درست فرماتے ہین رونے کو ضبط کیا اور باپ کو جواب دیا کہ اب ہمین سوا سے صبر کے کبھی گریہ و زاری نہ کرونگی آپ کے کہنے پر عمل کرونگی آپ اطمینان رکھین اخضر پیر نیزاد نے اپنی دختر کو خوب گلے سے لگایا اور کہا تم تو ہم سب کی روح و جان ہو تمھارے رنج و صدمہ سے ہم بے چین ہوجاتے ہین ہمارے عمر بھر کی تم ہی تو کمائی ہو خداوند کریم ایسا کرے کہ ہم تم کو چھوڑ کر اس دار فانی سے طرف عالم بقا کے جائین اور تمھارے سبب سے ہمارا نام باقی رہے اس سلطنت کی تم ہی مالک و وارث ہو یہ کہکر دونون سہراب کی زوجاؤن کو گلے سے لگایا اور اُنکو بھی تسکین دی ان سب کو سمجھا کر اور اپنے سر کی قسم دے کر اخضر پیر نیزاد اپنے مقام پر آیا اُدھر سہراب ثانی وغیرہ نے اپنے ملازمون کو طلب کرکے سامان سفر کے تیار کرنے کا حکم فرمایا اور ان لوگون کو کہ جنکو طلسم سے رہا کیا تھا اور وہ انسان تھے لو بہت سے دیو و پیر نیزاد بھی طلسم سے رہا کیے تھے اُنکو نہین جو انسان تھے اُنکو حکم دیا کہ آپ لوگ بھی سامان سفر کرین تاکہ ہمارے ہمراہ پردۂ دنیا پر چلے چلیے اور اپنے عزیزون سے ملیے وہ خوش ہوئے اور سامان سفر مین مصروف ہوئے ادھر سہراب ثانی نے اُن بادشاہون کو جو کہ مرحلہ جات طلسم کے حاکم تھے اور ہمراہ آئے تھے طلسم سے اور وہ پیر نیزاد بادشاہ جو کہ راہ

مین مطیع ہوتے تھے حکم دیا کہ آپ لوگ بھی کل مع اپنے لشکر و سپاہ کے طرف اپنے اپنے شہر اور مرحلہ کے لشکر لیکر
لے جائین مین آپ کو رخصت کرتا ہون آپ لوگ اطمینان رکھین کہ جب مین پردہ دنیا سے یہان
آیا کرونگا تو آپ لوگون سے ضرور ملونگا ہر ایک بادشاہ اور سردار نے عرض کیا کہ ای آقائے نامدار
یہ کیا امر ہی ہم تو سب خوش تھے کہ آپ کے ہمراہ رکاب پردہ دنیا پر جائینگے یہ کیا آپ فرماتے ہین
تب سہراب ثانی نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ سوائے اُنکے جو کہ مہتمم بارگاہ وغیرہ ہین
اور مین کسی دیو و پریزاد کو ہمراہ نہ لے جاؤنگا اگر لشکر ہمراہ لے جاتا تو ضرور آپ لوگون کو ہمراہ لیتا یہ
جو کہا وہ سب نے سب مایوس ہو گئے زیادہ اصرار نہ کر سکے سب نے عرض کیا کہ بہت خوب
جیسا حکم ہوا ہی ہم بجا لائینگے راوی بیان کرتا ہی کہ جب سہراب ثانی یہ حکم دے چکے اور اُن
سب کو رخصت کیا وہ اپنے اپنے مقام پر آئے اور سامان سفر کرنے لگے اپنے اپنے ملک
کی طرف جانے کے لیے اُدھر سہراب ثانی وغیرہ داخل محل ہوئے ماں پاس آئے پھر بہت
کچھ سمجھایا پدر نامدار وغیرہ کے بھی ملکہ کو بہت تسکین دی بعد اسکے ہر ایک اپنے اپنے مقام پر
آیا رستم ثانی نے اپنی زوجہ مہراب پری کو بہت کچھ پند و نصیحت کی اور اطمینان کر دیا کہ تم مطمین
رہو سہراب ضرور آیا کرے گا اُدھر سہراب ثانی نے اپنی دونون معشوقون کو سمجھایا اور کہا کہ تم
والدہ صاحبہ کی خدمت مین رہنا وہ تمھاری بہت خاطر فرمائینگی اور تم کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو گی
ہر ایک کھانا کھا کر آرام پذیر ہوا وہ رات براحت و آرام بسر کی راوی کا بیان ہی کہ سہراب ثانی
کل اسباب طلسمی و خزانہ طلسمی و بارگاہ طلسمی کندن جنی کے سپرد کر کے آئے تھے وہی اُسکا محافظ
تھا جب طلسم سے چلے تھے وہ بارگاہ وغیرہ ہمراہ تھی کندن بھی ہمراہ تھا اور بہت سے
پریزاد و دیو و جن اُس بارگاہ کے منتظم ہین خلیل پریزاد و جلیل پریزاد یہ نقارخانہ کے داروغہ ہین اور
شہاب پریزاد و سرخاب پریزاد یہ بہت بڑے شہنا نواز ہین اور اس بارگاہ کے ساتھ بہت
سی باندیان اور نقارخانہ ہین کئی سے دہل و کوس ہین مثل بارگاہ سلیمانی کے اسکی شان و شوکت
ہی جب کندن جنی کو خبر پہونچی کہ کل شاہزادہ یہان سے طرف پردہ دنیا کے سفر فرمائے گا اُسنے
بارگاہ کو بار کرا یا اور تمام خزانہ طلسمی اور اُن صندوق کو کہ جس مین اسلحہ طلسمی اور خفتان شب چراغی
تھین اور مرکب طلسمی اور جو مرکب اُس طلسم مین تھے اور ہمراہ شاہزادہ کے آئے تھے اُن سب کو لے
جانے کے لیے لیس کیا اور کل اسباب طلسمی بار کیا اور سب کارندو نکو آگاہ کیا وہ بھی سامان سفر سے
لیس ہو گئے اُدھر اہلکاران دولت نے بہت سے تحفہ پردہ قاف کے تیار کر کے اور کئی سے تخت
برائے سواری شاہزادگان مہیا کیے سب سامان سفر لیس کر لیا گیا صرف حکم کی دیر تھی جسوقت طلب
کیا جاے موجود کر دیا جاے ہر ایک لیس اپنے اپنے مقام پر بیٹھا ہوا ہی اُدھر جب سحر ہوئی گل خورشید
گلشن آسمان پر کھلا اور اپنی خوشبو سے تمام عالم کو معطر کیا اور قطرہاے شبنم بسبب عکس افتاب عالم
تاب کے جذب زمین ہو گئے مرغان خوش آواز نے نور سحر کو دیکھکر زمزمہ سرائی شروع کی اور حمد و ثنا
الہی مین مصروف ہوئے نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے یہ عالم دیکھکر ہر ایک عابد و زاہد اپنے بستر
خواب سے اٹھا اور رونما کر کے اطاعت پروردگار مین مصروف ہوا اُدھر اخضر پریزاد نے بیدار
ہو کر وضو کیا اور عبادت خدا سے فراغت کر کے لباس زیب تن کر کے بیرون محل آکر دربار کیا
سب سردار آکر حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا یہ چاروں شاہزادہ بھی اپنے اپنے مقام سے بعد

فراغت وظیفہ سحری کے دربار مین آئے سب اہل دربار تعظیم بجالائے اپنے اپنے دنگل شوکت پر
متمکن ہوئے وہ بادشاہان دربند جو کہ ہمراہ طلسم سے آئے تھے حاضر ہوئے آداب و مجرا بجالاکر بیٹھے
جب دربار آراستہ ہوچکا اسوقت سہراب ثانی نے ان شاہان دربند وغیرہ سے فرمایا
کہ مین نے آپ لوگون سے کل بیان کیا تھا کہ آپ لوگ سامان کرین اور طرف اپنے اپنے مقام
کے تشریف لے جائین لہذا آپ سب صاحبون نے سامان کیا یا نہین انھون نے عرض کیا کہ بموجب
حکم سرکار کے ہم نے سب سامان کیا اور حاضر خدمت ہوئے ہین کہ اجازت حاصل کرکے طرف اپنے
اپنے مقام کے روانہ ہون شاہزادہ نے یہ سماعت فرماکے انکو حکم فرمایا کہ بسم اللہ آپ لوگ تشریف
لے جائین کیون دان چڑھائین وہ سب ان سب سے رخصت ہوکر اور آخری سلام کرکے بیرون
دربار آئے اور اپنے اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر اپنے اپنے شہر کی طرف روانہ ہوئے اور بعد قطع راہ کے اپنے
اپنے شہر مین پہونچکر براحت و آرام بسر کرنے لگے سہراب ثانی نے یہی حکم دیا تھا کہ اگر کوئی دیو
یا پریزاد تم پر لشکر کشی کرکے آئے ہمارے نانا صاحب کو خبر کرنا وہ تمھاری ضرور کمک کرینگے اور یہی
اخضر پریزاد سے کہا تھا کہ جب یہ لوگ آپ کو اپنے حال سے خبر کرین ضرور انکی کمک فرمائیے گا
اور یہ بھی بادشاہ سے کہا تھا کہ اگر خدانخواستہ کوئی آپ پر لشکر کشی کرے تو ان سب کو آگاہ فرمائیے گا یہ
لوگ آپ کی آکر کمک کرینگے اور ان سے کہا تھا کہ جب بادشاہ تم کو خبر کرین کہ فلان نے تم پر لشکر
کشی کی ہے بس فوراً اس خبر کو پاتے ہی حاضر خدمت ہونا مع سپاہ و لشکر کے اور مدد کرنا ان سب نے
قبول کیا تھا اور رخصت ہوکر اپنے اپنے شہر کو چلے آئے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ جب وہ سب
بادشاہ سے رخصت ہوہوکر اپنے اپنے شہر کو روانہ ہوگئے اسوقت کارپردازان سلطنت و
اہلکاران دولت نے آکر عرض کیا کہ سب سامان سفر درست ہے صرف حکم عالی کی دیر ہے سہراب ثانی
نے فرمایا کہ کل صبح کو سب سامان درد ولت پر حاضر ہو ہم بوقت سحر یہان سے طرف پردہ دنیا کے
کوچ کرینگے مع کل سامان کے وہ لوگ یہ حکم پاکر باہر آئے سلام کرکے یہان دوپہر تک دربار آراستہ
رہا بعد دوپہر کے دربار برخاست ہوا بادشاہ داخل محل ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے
ادھر سب شاہزادہ بھی داخل محل ہوئے وہ دن اور رات محل مین بسر کی رستم ثانی و سہراب ثانی
رات بھر سب اہل محل کو سمجھاتے رہے اور پند و نصیحت کرتے رہے یہان تک کہ مسافر شب نے
اسباب سفر کو بار کیا اور منزل مغرب مین جاکر مقیم ہوا شاہ خاور نے افق شرق سے ظہور کیا اور آمادہ
سفر ہوکر راہ آسمان کو طے کرنے لگا اور طرف مغرب کے روانہ ہوا تاج شعاعی سر پر رکھکر اور اپنے نور جمال
جہان آرا سے تمام عالم کو روشن و منور کیا مسافر فلک نے منزل مشرق سے نکل کر منازل فلکی کو طے
کرنا شروع کیا طرف منزل مغرب کے راہی ہوا سپیدہ سحری کا آسمان پر ظہور ہوا نسیم سحری کے جھونکے
آنے لگے دماغ جان کو معطر کرنے لگے باغون مین طائران خوش آواز حمد الٰہی مین شاخہائے شجر پر بیٹھکر
چہچہہ زن ہوئے غنچہ چٹک چٹک کر خوشبو دینے لگے قطرہائے شبنم برگ اشجار پر مثل گوہر آبدار کے چمک
رہے تھے کلچین باغون مین پھر رہے تھے عجب رنگ تھا صبح کا جو وقت تھا ہر ایک خوش تھا
صوت ہزار ہزار ناز و انداز کے ہر طرف بلند تھی زاہدان شب زندہ دار صدائے اذان صبح کو سنکے عبادت
پروردگار مین مصروف ہوئے سب اہل اسلام بیدار ہوئے بسترون سے اٹھے وضو کرکے مصروف عبادت
خالق لیل و نہار ہوئے ان چار دن شاہزادون نے بھی عبادت سے فراغت حاصل کی وظیفہ کو ختم کرکے

اپنے حق مین دعاے مغفرت کرکے بجادون پر سے اُٹھے لباس سفری کو طلب کیا خادمان محل نے کشتیان
لباہیں لی لاکھ افسر مین لباس تبدیل کرنے لگے اہل محل نے اپنی اپنی قدر و منزلت کے موافق امام ضامن باندھے
یہان تو آراستہ ہو رہے ہین اہل محل کا ادنی سے لے کر اعلی تک یہ حال ہی کہ چہرہ اُداس ہی ہر ایک کے
رخ پر عالم یاس ہی اشک آنکھون مین ڈبڈبائے ہوئے ہین مگر بہ سبب بدشگونی کے رو نہین سکتے
ہین خصوصاً مضراب پری زوجہ رستم ثانی کا تو عجب عالم ہی مفارقت فرزند کا جدا غم ہی فراق شوہر
سے دل پر ہجوم صدمہ والم ہی مجبوری سب کچھ کراتی ہی ایک ایک کا حیران ہو ہو کر منھ دیکھ رہی ہی دل کا
مالک خدا ہی جو اُسکے دل کا حال ہی وہ بیان نہین ہو سکتا ہی وہ چاند سا چہرہ زرد ہو رہا ہی وہ پھول
سے رخسار بہ سبب رنج و غم کے کملا گئے ہین مُنھ اترا ہوا ہی چہرہ فق ہی مثل ماہ صبح کے آنکھون مین
جو آنسو بھرے ہوئے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ بطن صدف مین موتی ہین ششدر و حیران بصورت زلف
پریشان ہی کبھی شوہر کی طرف دیکھتی ہی اور سر جھکا لیتی ہی کبھی فرزند کو بہ نظر یاس دیکھ کر کہتی ہی کہ ای
لخت جگر آرام دل مضطر قوت بصر تم ہمین مارے جاتے ہو تم سے یہ امید نہ تھی کبھی دل کو سمجھاتی ہی کہ
کیون اسقدر بیقرار ہوتا ہی صبر کر صبر خداوند کریم کو پسند ہی خواصین و مصاحبین گرد ملکہ ہین یہ معلوم ہوتا
ہی ماہ کے گرد ہجوم سیارگان ہی مگر سب اُداس ہین ملکہ کو سمجھا رہی ہین مگر آوازون سے ثابت ہوتا ہی کہ
گریہ گلوگیر ہی کوئی پری ایسی نہین ہی جو اُداس نہ ہو ہر ایک اپنے بے بال و پری سے مایوس ہی
فرزندان رنج و غم کی محبوس ہی اُدھر اخضر پریزاد بھی بیدار ہوئے نماز سے فراغت فرمائی اپنے خالق
سے یہ دعا ہاتھ اُٹھا کر کی کہ ای رب بے نیاز و ای کریم کارساز تو جامع المتفرقین ہی مجکو ان سب کو زندہ
دیکھنا اور پھر مجھ سے ملانا تو انکے ارادون مین برکت عطا فرما اور سہراب ثانی کی شوکت و
حشمت کو ترقی دنیا یہ شیر بھر مجھ سے خوشی خوشی آکر ملے میرا غنچہ آرزو کھلے مین تیرا ایک بندہ گنہگار
ہون میری اسوقت کی دعا قبول فرما یہ دعا کرکے سجدہ شکر ادا کیا اور لباس طلب کرکے آراستہ
ہوا ادھر طرف محل مین ہل چل پڑی ہی ہر ایک دوڑتی پھرتی ہی مجلدار پکار پکار کر کہہ رہی ہی کہ سب
اپنے اپنے مقام پر بیٹھو سامنے نہ آؤ شاہزادہ باہر تشریف لیے جاتے ہین اندرون محل کو یہ بندوبست
ہی خواجہ سرا وغیرہ انتظام کر رہے ہین ناظر محل کو ڈرا پکڑے ہوئے بندوبست مین مصروف ہی بیرون
محل یہ حال ہی کہ در دولت پر سب سردار صبح سے آکر موجود ہوئے ہین سپاہ صف بستہ کھڑی ہی
جلو مین سواری موجود ہی اور کل سامان سفر وغیرہ بیرون شہر دیو زاد تختون پر لادے ہوئے کھڑے
ہین انتظار کر رہے ہین سب کی آنکھین طرف شہزادے کے لگی ہوئی ہین کئی سے تخت آراستہ ہین اُن پر
بارگاہ و صنادیق اسلحۂ سلسمی و خزانہ طلسمی بار ہی مرکبان پری پیکر دیو زاد لیے ہوئے کھڑے ہین اہل شہر
کے مجمع کا یہ حال ہی کہ اندرون شہر کوئی مقام ایسا نہین ہی کہ کوئی بفراغت راستہ چل سکے
تل رکھنے کی جگہ نہین ہی ہوا کا بھی گذر محال ہی بیرون شہر بھی یہی مجمع کا حال ہی بندوبست نگاہ کا بھی گذرنا
محال ہی اہل شہر رات بھر اس خوف سے سوئے نہین کہ ایسا نہ ہو کہ آنکھ نہ کھلے اور سواری شاہزادہ
کی نکل جائے تو ہم زیارت سے محروم رہ جائین نہ معلوم کب یہ شہریار عالی وقار یہان تشریف لائین
ہم زندہ ہون یا نہ ہون تو آخری دیدار کی حسرت رہ جائے ہر ایک گلی کوچہ و دوکان و کمرہ اہل
شہر سے مملو ہی پریان اور پریزاد و دیو و غیرہ جنگے مکان سر راہ ہین اپنے اپنے مکانون پر انتظار مین
بیٹھے ہوئے ہین مگر سب کو صدمہ و رنج ہی کوئی ایسا نہین ہی جو دردمند نہ ہو ہر ایک کی زبان پر

افسوس کی صدا ہی ہر ایک واسطے ان گلہاے گلشن صاحبقرانی کے بیقرار ہی انکا فراق ہر ایک کو ناگوار ہی سب
شل گلہاے پژمردہ کے کملائے ہوئے ہین یہی کلمہ زبان پر ہین کہ اب برکت اس شہر سے جاتی ہی
ان شہریارون کے قدم کی برکت سے کیسی رونق تھی ہم سب حریف سے بے خوف تھے اپنے اپنے گھر
مین براحت سوتے تھے کوئی خطرہ نہ تھا ہمارا بادشاہ ضعیف ہوچکا ہی اب کوئی بادشاہ دوسرے ملک کا
خوف نہین کرتا ہی اس خیال سے کہ بادشاہ ضعیف ہی ہر ایک کو اس ملک کی خواہش ہی مگر ان شیرون
کے سبب سے کوئی ادھر کا رخ نہین کرتا تھا اب لشکر کشی ہوگی دیکھیے فلک کیا دکھاتا ہی کلیجہ منھ کو آتا ہی
اہل شہر تو یہ تقریر کر رہے ہین مگر سب براے زیارت موجود ہین وہان جب شاہزادہ لباس پہنکر طیار ہوچکے
اسوقت اخضر پریزاد مع اپنے ملازمونکے طرف ایوان ملکہ مضراب پری کے تشریف لائے دیکھا کہ
وہ چارون شیر پیشہ جرارت مسلح و ململ ہوچکے ہین سب اہل محل گردہین اپنی دختر کو دیکھا کہ وہ بصورت
آئینہ حیران ہی اور ایک ایک کی طرف دیکھ رہی ہی چہرہ اترا ہوا ہی سب خواصین اس کے گردہین
ایک طرف سہراب ثانی کی دونون معشوقہین سر جھکائے کھڑی ہین ایک سمت اپنی زوجہ کو دیکھا کہ
وہ بھی مع کل خواصون کے موجود ہین جیسے ہی سب نے بادشاہ کو آتے ہوئے دیکھا جھک کر ہر ایک نے
سلام کیا اخضر پریزاد نے سب کے سلام کا جواب دے کر اپنی بیٹی کو گلے سے لگایا اسکی صورت
دیکھکر اخضر کو تاب نہ رہی بیساختہ آنکھون سے اشک ٹپک پڑے گلے سے لگا کر فرمایا کہ ای مضراب
تم بیقرار نہ ہو اطمینان رکھو جب کہو گی ہین دیو طیران کو روانہ کرکے تمھارے فرزند کو بلا دونگا یہ تو میرے
اختیار مین ہی مضراب خاموش کھڑی ہی کچھ جواب نہین دیتی ہی سکتہ کا عالم ہی کہ اتنے مین ایرج نامدار
نے رستم ثانی سے فرمایا کہ ای فرزند اب سب سے مل لو اور چلو کیونکہ دن چڑھتا ہی اچھا ہی کہ سویرے سے
نکل چلین دھوپ نہ چڑھنے پائے ورنہ تمازت آفتاب تکلیف دے گی رستم ثانی نے جواب مین عرض
کیا کہ بسم اللہ حضور پہلے سب سے ملکر یہ غلام بھی موجود ہی یہ سنکے ایرج نامدار نے اپنی بہو مضراب پری
کو گلے لگایا اور بہت کچھ کلمات تسکین فرمائے مضراب نے سلام کیا اسکے بعد اور سب سے مل
سہراب ثانی کی معشوقون کو گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیے جب ایرج نامدار سب سے
مل چکے اسکے بعد شہریار نے بھاوج کو سلام کیا اور جھک کر ملے سہراب ثانی کی معشوقون کو گلے
سے لگا کر رخصت کیا اور سب اہل محل سے ملے زوجہ اخضر پریزاد کو سلام کیا اب رستم ثانی کی باری
آئی پہلے رستم ثانی نے ساس کو سلام کیا اسنے گلے سے لگایا بلائین لین رو کر کہا کہ ای فرزند ہم کو
بھول نہ جانا کہ تمھاری جدائی مین رات دن بیقرار رہین گی دور افتادگان کو یاد کرتے رہنا اب تو
ایک کہرام پڑگیا رستم ثانی بھی رونے لگے ساس کو بہت کچھ سمجھایا اور عرض کیا کہ جو کچھ مجھ سے خطا
ہوئی ہو معاف فرمایئے اور مجکو فراموش نہ کیجیے گا مین آپ کا خرد ہون زوجہ اخضر نے جواب دیا
کہ ای فرزند تم ہمارے سر کے تاج ہو تمھارے سبب سے ہم کو بڑی قوت ہی اور بڑی بڑی امیدین ہین
ایک بھوندیلی سی مثل ہی کہ مول سے سود زیادہ پیارا ہوتا ہی داماد آنکھون کا تارا ہوتا ہی اگر ساس
خسر لائق ہوتے ہین خیر ای فرزند ہم سے تو تمھاری کچھ خدمت نہ ہو سکی ناچار تھے تم نے یہان
آکر کیا راحت پائی سواے تکلیف کے ہم تم سے بہت شرمندہ ہین خیر جو کہ ذی قدر و ذی مرتبہ
ہوتے ہین وہ یون ہی سرفراز کرتے ہین جیسی تم نے ہماری عزت افزائی کی اور ہم ایسے ناقدرون سے
رشتہ قرابت پیدا کیا ورنہ ہماری کیا لیاقت تھی کہ ایسی خاندان سے رشتہ قرابت حاصل کرتے یہ

شرف سوائے شہبال بن شہرخ کے اور کسی کو نہین نصیب ہوا تھا یا تمھارے سبب سے ہم کو نصیب
ہوا جاے فخر ہی یہ کہکر ایک اکہ الماس کا بازو پر رستم ثانی کے باندھا اور کہا کہ یہ مدد کو لائق اسکے
نہین ہی کہ قبول کیا جائے مجکو تمھاری ذات سے امید ہی کہ تم میری خوشی کروگے رستم ثانی نے جواب
مین کہا کہ یہ سب آپ کی عزت افزائی ہی ورنہ مین کس لائق ہون آپ کے سبب سے یہ لسب ذلت
وحشمت میسر ہوئی ورنہ مین تو ترک دنیا کرکے فقیر ہوگیا تھا آپ نے یہان طلب فرماکر پھر مجکو
سرفراز کیا یہ آپ کیا فرماتی ہین مجکو خود فخر کرنا زیبا ہی کہ مین نے یہ مرتبہ پایا کہ بادشاہ پنجم قاف کا
داماد مشہور ہوا یہ فخر کیا کم ہی اور جو کچھ بزرگون سے ملے وہ تبرک ہی یہ کہکر سلام کیا پھر اور سب اہل
محل سے ملے اپنے فرزند کے معشوقون کو گلے سے لگایا اور پیار کیا بہت کچھ سمجھایا اب طرف
مصرآب پری کے متوجہ ہوئے اور کہا کہ صاحب ہمارا کہا سنا معاف کرو اب ہم طرف پردۂ دنیا
کے جاتے ہین نہ معلوم کب آنا ہو خدا وہ دن پھر لائے کہ ہم تم سے آکر ملین یہ کہنا تھا کہ اب ماہ رخسار
کو تاب نہ رہی سب شرم وحیا کو بالاے طاق رکھدیا اور بولی کہ ای صاحب آپ اس کنیز سے
اچھا سلوک کیے جاتے ہین ہمارے دل پر جو گذر رہی ہی وہ خدا پر روشن ہی تم سے کیا بیان کرین یہ کیا
کہتے ہو کہ ہمارا کہا سنا معاف کرو میری خود یہ خواہش ہی کہ جو خطا مجھ سے سرزد ہوئی ہو وہ معاف کی
جائے مین لائق معافی ہون میری ذات سے سوائے رنج کے آپ کو راحت کسی قسم کی نہین ملی اس
کنیز کو فراموش نہ فرمایئے گا جب یہان تشریف لایئے گا میری قبر پر ضرور تشریف لایئے گا کیونکہ مجکو یقین
ہی کہ اس صدمہ کی برداشت نہ ہوسکے اور مین مرجاؤن بلکہ نے ایسے کلمات یاس وحسرت زبان سے
کہے اور رونے لگی کہ کسی کو تاب نہ رہی سب بیقرار ہوکر رونے لگے خود رستم ثانی بھی رو دیے
اپنے دامن سے ملکہ کے اشک پاک کیے اور بہت نصیحت کی اور کلمات تسکین فرمائے اور کہا
کہ تم اطمینان رکھو جب تم طلب کروگی مین فرور آؤنگا تم کو ہمارے سر کی اور سہراب کے سر کی
قسم اب نہ روؤ کیا کسی کے وارث سفر کو جاتے نہین ہین ان لوگون کو خیال کرو کہ جو ہم سے علاقہ
رکھتے ہین برسون گذر گئے ہین کہ ہم انکی صورت سے آگاہ نہین ہین نہ وہ ہماری صورت سے انپر
کیا گذرتی ہوگی یہ کہکر قصد کیا کہ اب باہر کو جاؤن ملکہ نے دامن پکڑ لیا اور کہا کہ اسکی قسم کھاتے جاؤ
کہ جب تم بلا بھیجوگی تو مین فرور آؤنگا رستم ثانی نے اس شرط سے قسم کھائی کہ اگر کسی حریف سے
مقابلہ نہ ہوگا اور تم بلا بھیجوگی تو مین ضرور آؤنگا ملکہ نے مایوس ہوکر دامن چھوڑ دیا رستم ثانی سب
اہل محل سے ملکر مع ایرج نامدار وشہریار عالی وقار کے باہر کو تشریف لائے اس خیال سے کہ سب
اہل محل سہراب ثانی سے ملین گے اور ایک کہرام ہوگا تم سے نہ دیکھا جائے گا جب یہ
سب باہر چلے گئے اسوقت سہراب ثانی نے اپنی نانی کو جھک کر سلام کیا اسنے دوڑکر نواسہ
کو گلے سے لگایا بلائین لین خوب پیار کیا اور چلا کر رونے لگی سہراب ثانی بھی رونے لگے
دونون نانی نواسے خوب گلے مل کر روئے جب سب نے جدا کیا اور زوجہ اخضر پریزاد کو سمجھایا
تو رو نا کم ہوا زوجہ اخضر پریزاد نے نواسہ سے کہا کہ ای فرزند مین مجبور ہون کہ تم کو منع نہین
کرسکتی ہون نہ روک سکتی ہون کیونکہ تم نازک مزاج ہو ایسا نہ ہو کہ ناراض ہوجاؤ بخیر جاؤ ہم صبر
کرینگے یہ کہکر دوا کہ الماس فرزمرد سہراب ثانی کے بازو پر باندھے سہراب ثانی نے سلام
کیا اور نانی سے رخصت ہوکر ماں کے پاس آیا اور عرض کیا کہ والدہ مہربان اجازت ہو کہ یہ غلام

رخصت ہو کیونکہ اب دن بہت آگیا ہی مضراب پری رو رہی تھی یہ جو سہراب ثانی نے کہا تاب نہ رہی بیتاب ہو کر فرزند سے لپٹ گئی اور رونے لگی سہراب بھی رو دیے بڑے عرصہ تک مادر و پسر لپٹے ہوئے رویا کیے سب کو خوف ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ غش آجائے بہ مشکل جدا کیا اور کہا کہ ای ملکہ آپ کو کیا ہو گیا ہی بس رو چکین دیکھیے آپ کے رونے سے سہراب ثانی بھی رو رہے ہین ایسا نہ ہو کہ بہ سبب صدمہ کے اور راہ کی تکلیف کے خدانخواستہ انکی طبیعت کچھ ناساز ہو جائے تو بڑی خرابی ہو اب رخصت فرمایئے اور اس امر کی دعا فرمایئے کہ خدا وہ دن لائے کہ آپ کا فرزند آپ سے آکر ملے بشان و شوکت مسافر کے لیے نہین روتے ہین بدشگونی ہوتی ہی آپ کو اسکا بھی خیال نہین آتا ہی کہ شاہزادہ پہلے پہل سفر کو جاتا ہی اور آپ روتی ہین وہم بھی نہین آتا ہی اس طور سے جو سب نے کہا ملکہ نے ضبط کیا آنسو پونچھے اور سہراب سے کہا کہ بیٹا سدھارو دھوپ چڑھتی ہی اچھا ہم صبر کر لیتے خداوند کریم تم سے ہمکو پھر ملائے جس طور سے رنج دے کر جاتے ہو اگر ہمکو اپنے دیدار سے شاد کرو یہ کہکر بلائین لین اور کہا کہ خدا حافظ و ناصر امام ضامن کی ضمانت مین دیا سہراب نے ماں کو سلام کیا اپنی معشوقون سے بہ سبب شرم و حیا کے نہ ملا صرف انکی طرف دیکھکر اتنا کہا کہ خدا حافظ اور ماں سے کہا کہ انکا خیال رکھیے گا یہ آپ کی کنیزین ہین یہ کہکر اور سب اہل محل سے ملا ہر ایک نے بلائین لین شاہزادہ سب کو تسکین دیتا ہوا ہمراہ اخضر پرنیراد کے چلا طرف در دولت کے ماں اور سب اہل محل تا بہ در پہونچانے آئے محلدار نے پردہ اٹھایا اخضر پرنیراد نوا تہمہ کو لے کر باہر چلے سب اہل محل نے پکار کر کہا کہ خدا حافظ و ناصر خدا وہ دن بہت جلد لائے کہ جسطرح آج تم بیٹھ دکھا کر جاتے ہین پھر تشریف لاکر منھ دکھائین سب خوش ہون سب نے کہا کہ آمین یا رب العالمین شاہزادہ تو ہمراہ اخضر پرنیراد کے باہر آیا سب اہل محل اپنے اپنے مقام پر آئے اور بسبب رنج و صدمہ کے ہر ایک منھ لپیٹ کر اپنے اپنے بستر پر پڑ رہا یا تو وہ محلات عشرت کدہ بنے ہوئے تھے یا ماتم کدہ ہو گئے مضراب پری تو اپنے مقام پر آئی اپنے حجرہ مین جاکر تنہا بیٹھکر رونے لگی خواجہ سین وغیرہ ملکہ کے پاس آئین سمجھانے لگین راوی بیان کرتا ہی کہ ان لوگون کے رنج و غم کا جو حال تحریر کرونگا تو داستان کو طول ہو گا خلاصہ یہ کہ کئی دن تک کسی نے کھانا نہین کھایا آخر کو سب نے مضراب کو سمجھا بجھا کر کھانا کھلایا اسکا صدمہ بھی کم ہوا آمدم بر سر مطلب راوی کا بیان ہی جب رستم ثانی و شہریار و ایرج نوجوان باہر تشریف لائے تھے تو ملاحظہ کیا تھا کہ سب سردار ادنی و اعلی در دولت پر موجود تھے اور سب سامان سفر بھی موجود تھا سب نے شاہزادون کو سلام کیا شاہزادہ ہر ایک سے بخلق و مروت پیش آئے ایک ایک سے گلے ملے اور کہا کہ ای بھائیو ہم کو فراموش نہ کرنا جو ہمارا کہا سنا ہو معاف کرنا سب نے بہت عجز و انکسار سے عرض کیا کہ آپ ہمارے آقا و مالک تھے جو خطا ہوئی ہو معاف فرمایئے اور ہم غلامون کو نہ فراموش فرمایئے گا اسی طور سے ہر ایک سے یہ شاہزادہ ملے جب سرور حینی سے ملنے کی نوبت آئی وہ بہت ہی فروتنی سے ملا اور بہت کچھ عذر و معذرت کی اور عرض کیا کہ میرا سلام صاحبقران اول ثانی کی خدمت مین کہدیجیے گا اگر آپ سے ملاقات ہو اور اس امر کا خیال رہے کہ جب یہان سے کوئی کدیوا آپ کے لینے کے لیے حاضر ہو فوراً تشریف لائیے گا کیونکہ آپ کے جانے کے بعد شاید کوئی لشکر کشی کرے اگر تاخیر فرمایئے گا تو ہم غلامون کو زندہ نہ پایئے گا رستم ثانی وغیرہ نے فرمایا کہ آپ اس امر سے اطمینان رکھیے ہمکو خبر ہونا چاہیے ہم فوراً آئینگے یہ باتین ہو رہی تھین کہ چوبداروں نے پکار کر کہا کہ ظل اللہ مع اپنے نواسہ یعنی سہراب ثانی کے تشریف لاتے ہین یہ سننا تھا کہ سب مؤدب ہو گئے کہ اخضر پرنیراد مع سہراب ثانی کے آئے سب نے مجرا و سلام کیا بادشاہ و شاہزادہ نے سب کے سلام کا جواب دیا دربار و دولتخانہ پر ایک مجمع کثیر تھا راہ نہ ملتی تھی جب سہراب ثانی اگر پہونچے تو رستم ثانی نے فرمایا کہ ای فرزند تم نے بڑا عرصہ کیا خیر اب سب سے یہان بھی مل لو اور چلو اب تنزل کھونٹی ہوتی ہی

سہراب ثانی

سہراب ثانی نے عرض کیا کہ جب والدہ صاحبہ نے اجازت دی جب غلام حاضر ہوا بسم اللہ تشریف لے چلیے یہ
کہکر شاہزادہ نے قصد کیا کہ اخضر پریزاد سے ملون کہ اخضر نے فرمایا کہ ای فرزند مین تو تا بہ بیرون شہر چلونگا جو گڑی
تم سب کو دیکھ لون وہی گڑی غنیمت ہی پھر ہم کہان اور تم کہان سہراب نے عرض کیا کہ آپ کو زحمت ہوگی آپ
یہان تشریف رکھین دو میرے اور زیادہ صدمہ ہوگا اخضر نے منظور نہ کیا اب شاہزادہ جس سے ملنے کا قصد کرتا ہی وہ یہی
عذر کرتا ہی آخر کو ناچار ہوکر تخت طلب کیا راوی بیان کرتا ہی کہ ایک تخت پر چارون شاہزادہ وا اخضر پریزاد
سوار ہوئے دیو تخت کو اٹھا کر چلے جلوس سواری آگے بڑھا آواز طرفواطر فوا بلند ہوئی کوس سفری پر چوب پڑی
اب تو سب سردار سوار ہوئے جو انسان کہ شاہزادہ نے طلسم سے رہا کیے تھے وہ قریب پانچ چھ ہزار کے تھے وہ بھی
تختون پر سوار ہوئے اُنکے بھی تخت دیوزاد اُٹھا کر ہمراہ ہوئے سواری ان شاہزادون کی بڑے شان و شوکت سے
در دولت سے باہر آئی اور طرف صحرا کے چلی دو رستہ اہل شہر کھڑے ہوئے سلام کرتے تھے یہ شاہزادہ دونون ہاتھون سے
جواب سلام اہل شہر کو دیتے جاتے اور تسکین فرماتے جاتے تھے ہر طرف سے یہی صدا بلند تھی کہ آج اس شہر کی برکت جاتی ہی
خداوند کریم وہ دن جلد لائے کہ پھر اس گلشن بے خزان مین بہار آئے اور آپ لوگ تشریف لائین نوبت بایجا رسید کہ شاہزادے
اہل شہر سے ملتے ہوئے بیرون شہر تشریف لائے یہان بھی اہل شہر کا مجمع دیکھا چنانچہ سب یہان تک بھی ہمراہ آئے یہان سب
سامان سفر موجود تھا صرف آمد کی دیر تھی یہان جب سواری آکر پہونچی سب نے سلام و مجرا کیا تخت شاہی زمین پر رکھا گیا
پھر شاہزادہ سب سے ملنے لگے ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ سے ملے مخلق پیش آئے سبکو رخصت کیا ایرج نامدار و شہریار
عالی وقار و رستم ثانی اخضر پریزاد سے بغل گیر ہوئے اخضر پریزاد نے بہت سے کلمات یاس کے ان سب نے تسکین
کی اب نوبت سہراب ثانی سے ملنے کی آئی نانا کو اسہ گلے ملکے خوب روئے بعدہ جو کچھ اخضر پریزاد سے ہو سکا وہ ان
سب کے رو برو پیش کیا آخر کار پھر رخصت ہوکر اُن تختون پر سوار ہوئے کہ جو طرف دنیا کے جانے کے لیے تیار ہوئے تھے وہ
سب انسان بھی ہر ایک سے رخصت ہوئے اور اخضر پریزاد سے بھی رخصت ہوئے اور سوار ہوئے اخضر پریزاد
نے اُن دیوؤن سے بتاکید کہدیا کہ کسی قسم کی راہ مین تکلیف نہ ہو اور جب پردۂ دنیا پر پہونچا کر واپس آجاتو رسید لیتے آنا یہ کہکر
فرمایا کہ بسم اللہ سدھارو سہراب ثانی و رستم ثانی نے کہا کہ آپ شہر کو تشریف لے جائین تو ہم روانہ ہون اخضر نے
کہا کہ نہین پہلے آپ تشریف لے جائین مین پھر جاؤنگا ان سب نے کہا کہ یہ نہ ہوگا آخر یہ قرار پایا کہ دونون سواریان
برابر روانہ ہون بس اخضر پریزاد بھی اپنے تخت پر سوار ہوا اور مع خدم و حشم کے خدا حافظ و ناصر کہکر طرف شہر کے چلا
اُدھر رستم ثانی و سہراب ثانی مع بارگاہ طلسمی و خزانہ و دیگر اسباب طلسمی کے طرف پردۂ دنیا کے چلے کئی ہزار تخت
ہمراہ تھے جن پر انسان جو کہ طلسم سے رہا کیے تھے وہ سوار تھے اور سب مال و اسباب طلسمی تھا دیوزاد وہ تخت لیکر
بروے ہوا چلے مگر اخضر پریزاد کا یہ عالم ہی کہ پلٹ پلٹ کر دیکھتا جاتا ہی راوی کہتا ہی کہ دیوزاد ان تختون کو لیکر ہوا ہو گئے
جب سامنا نہ رہا اخضر پریزاد داخل شہر ہوا اور در دولت پر آکر پہونچا سب سردارون کو رخصت کیا داخل محل ہوا
اُس دن دربار نہ کیا بلکہ کئی دن تک باہر تشریف نہ لایا جب صدمہ کم ہوا دربار کرنا شروع کیا اب راوی جہان موقع ہوگا
یہ داستان پھر تحریر کرے گا اب سبکو مبتلاے رنج و الم رکھتا ہی اگر کسی مقام پر موقع ہوگا بیان ہوگا اب مین حال ساحران
دنیا کا تحریر کرتا ہون اُنکے حال مین قلم فرسائی کرتا ہون کہ اُن سبکو جو دیو تختون پر بٹھا کر طرف پردہ دنیا کے لیکر چلے تھے
مثل طائران تیز پر کے لیے ہوئے اُڑے جاتے تھے دن بھر دیوؤن نے راہ طی کی قریب پچاس کوس کے نکل آئے
قریب شام ایک مقام پر ایک صحرا مین پہونچے بحکم شاہزادگان عالی مقام اُس صحرا مین اترے ابھی تک سرحد
پردہ قاف پنجم یعنی عملداری اخضر پریزاد ختم نہین ہوئی ہی اخضر پریزاد کی عملداری ہی بموجب حکم کے دیو
تخت لے کر زمین پر آئے وہ صحرا بہت پر فضا اور دلکشا تھا وہان سب اترے بندوبست ہوا کچھ چھوٹے چھوٹے

خیمے پر پا ہوئے اُس مین سب اُتر کر بیٹھے اور کل اسباب و مال طلسمی کو بیچ مین کر لیا اور دیو زاد پاسبانی کرنے لگے یہ سب
راہ کے تھکے ہوئے تھے کچھ میوہ وغیرہ کھا کر شب ماہ تھی سیر صحرا مین مصروف ہوئے تھوڑے عرصہ تک صحرا کی سیر کی
بعد اُسکے جا کر آرام کیا یہانتک کہ صبح ہوئی بوقت سحر نماز وغیرہ سے فراغت کر کے تخت سحر پر سوار ہوئے دیو تخت
لے کر روانہ ہوئے اُس دن دن بھر مین اسی کوس راہ طی کی رات کو پھر قیام کیا ایک صحرا مین راوی کہتا ہی کہ جب پانچ
سو کوس قلعہ یاقوت نگار سے چار روز کے عرصہ مین چلے آئے پانچوین دن عملداری اخضر پریزاد سے نکلے اب
اخضر کی عملداری ختم ہوئی دیوؤن نے شاہزادون سے عرض کیا کہ حضور آج ہم اپنے بادشاہ کی عملداری سے
باہر ہوگئے ہین اب یہان سے اور پریزادون کی عملداری ہی بہت سے ملک پردۂ قاف مین اب بھی ایسے
ہین جو کہ کافرون کے قبضہ مین ہین شاہزادون نے جواب دیا کہ اب تو ہم طرف دنیا کے جاتے ہین اگر یہان رہتے
تو ضرور اُن ملکون کو بھی اسلام آباد کرتے خیر اب جو آنے کا اتفاق ہوگا تو ضرور بندوبست کیا جائے گا اب چھٹے دن جو
تختون پر سوار ہو کر روانہ ہوئے دن بھر دیو لیے ہوئے چلے گئے قریب شام ایک صحرا ے پر بہار مین قیام کیا شاہزادون
نے دیوؤن سے دریافت کیا کہ اب پردہ دنیا یہان سے کتنے دن کی راہ ہی اُنھون نے عرض کیا کہ پندرہ دن کی راہ ہی
گو پردہ دنیا برسون کی راہ ہی لاکھون کوس ہی مگر انسان کے لیے اور ہم سب کے لیے اکیس روز کی راہ ہی اور
بعض ہم مین سے ایسے ہین کہ جو پندرہ دن مین آتے ہین اور بعض ایسے ہین جو کہ دس دن مین اور بعض ایسے ہین جو
کہ پانچ دن مین اور بعض تین دن مین مگر تکلیف بہت ہوتی ہی رات دن راستہ طی کرنا پڑتا ہی کسی مقام پر ٹھہر نہین
سکتے ہین جیسے کہ دیو طیرا ان حضور کے لینے کو گیا تھا اور چھ روز مین حضور کو لیکر آیا تھا اسی طور سے اور بھی بہت سے
دیو ہین شاہزادون نے یہ سُنکے فرمایا چونکہ ہم سب کو چھ دن ہوگئے ہین کہ ہر روز برابر راہ طی کی ہی سوائے رات کے
کسی وقت قیام نہین کیا ہی لہذا یہان دو دن قیام کرینگے اس صحرا کی سیر کرینگے کچھ شکار وغیرہ مہیا کرو تیسرے دن
یہان سے روانہ ہونگے انھون نے بموجب حکم کے ایک کوہ بلند شکوہ کے اوپر خیمے وغیرہ برپا کیے اور سب اُن
خیمون کے گرداگرد اور مال و اسباب کی بہت حفاظت کی اس خیال سے کہ یہ دوسرے کی عملداری ہی نہ معلوم کیا ہو پھر
شاہزادہ اُن خیمون مین آئے چونکہ شب تھی اس سبب سے صحرا کی سیر نہ کی دوسرے یہ بھی سبب تھا کہ قیام کرنے کا
قصد تھا یہ خیال دل مین کیا کہ صبح کو سیر کرینگے رات تو اُس کوہ پر بسر کی صبح کو بلندی کوہ پر آکر بیٹھے سیر صحرا کرنے لگے سب
دیو و پریزاد جو کہ ہمراہ آئے تھے ادھر اُدھر پھرنے لگے شاہزادہ مع اپنے ہمراہیون کے بلندی کوہ پر بیٹھے ہوئے سیر کر رہے
ہین صبح کا وقت ہی گلہاے خودرو کھلے ہوئے ہین چونکہ یہ پردۂ قاف ہی اسکا ہر صحرا و ہر جنگل بہتر از باغ شداد ہی یہان
ہمیشہ فصل بہار رہتی ہی خزان کا یہان گذر نہین ہی گلہاے خوش رنگ کھلے ہوئے میوہ ہاے رنگارنگ لگا ہی
طائران خوش الحان نغمہ سرائی مین مصروف ہین پھولون کی خوشبو چلی آتی ہی نسیم سحری دماغ جان کو خوشبوے ریاحین
سے بسا رہی ہی بلبلین چہچہہ زنی کر رہی ہین فاختہ الگ شاخہاے اشجار پر بیٹھی ہوئی ہی اور یاد الٰہی مین مصروف ہی
قمریان شمشاد پر مشغول حمد الٰہی زبان بے زبانی مین تذکرہ ان کو ہزار قہقہہ زنی کر رہے ہین طاؤس صحرائی ہر طرف پھر
رہے ہین سبزہ دور تک روئیدہ ہی معلوم ہوتا ہی کہ مخمل سبز فرش گسترده ہی اُس پر جواہر کے قطرے پڑے ہین
گویا غلطان کا سماں دکھا رہے ہین عجب وہ صحرا تھا اور وہ وقت بھی صبح کا تھا ہر ایک اُس صحراے بینظیر کو دیکھکر خوش
ہوگیا بند قبا کھولدیے ہوا کھانے لگے شاہزادہ تو تھے ہی تماشے گل زار ہین کر رہے ہین صحرا گلہاے رنگارنگ میوہ ہاے
لذیذ قسمون سے بھرا ہوا ہی دیو و پریزاد صحرا مین پھر رہے ہین خوش ہو رہے ہین کوئی پہر بھر دن آیا ہوگا کہ دیکھا
شاہزادون نے ایک طرف سے کچھ دیو و پریزاد شور کرتے ہوئے چلے آتے ہین یہ دیو
پریزاد جو شاہزادون کے ہمراہ تھے اُن سب کو دیکھکر فوراً کوہ پر چلے آئے اور قریب شاہزادگان آکر کھڑے ہوئے اُن

سب نے جو دور سے دیکھا کہ بہت سے دیو و پریزاد آج صحرا مین آئے ہین کسی طرف سے اور کچھ خیمے وغیرہ کوہ پر برپا ہین اور وہ دیو
و پریزاد ہم سب کو دیکھکر بالاے کوہ چلے گئے یہ دیو اس خیال سے اُس طرف کو چلے کہ چل کر دریافت کرین کہ یہ دیو و پریزاد
کس پردۂ قاف کے رہنے والے ہین اور اس صحرا مین کس غرض سے آئے ہین کیونکہ یہ صحرا تو قبضہ مین دیو ابلاغ بلند
شاخ کے جو کہ نبیرہ ہی دیو عفریت بدمست کا اور ہم سب کا حاکم و آقا ہی ہم نے آج تک اس صحرا مین کسی غیر ملک
کے باشندے کو آتے ہوئے نہین دیکھا اور یہ ہمارے مالک کی شکارگاہ ہی ایسا نہ ہو کہ سب اس کو برباد و غارت
کرین آقاے نامدار تو آج کل لشکر کشی کی تدبیر مین ہین اخضر پریزاد پر کیونکہ سنا گیا ہی کہ دیو ہامان سپہ سالار اخضر پریزاد
نے اپنے مالک پر لشکر کشی کی تھی جب اخضر پریزاد عاجز آیا تو اُسنے پردۂ دنیا سے چند آدم زاد طلب کیے جو کہ اولاد
حمزہ سے تھے اُنھون نے آکر دیو ہامان کو عاجز کیا اُنھین آدم زادون مین سے کسی آدم زاد کے ساتھ اخضر پریزاد نے
اپنی دختر کی شادی کردی کہ جس سے ایک لڑکا پیدا ہوا اور اُسنے جوان ہو کر دیو ہامان کو قتل کیا اور اب سنا گیا ہی
کہ اُس حوالی مین کوئی طلسم تھا اُسکو بھی فتح کیا ہی اور بہت کچھ مال و اسباب لایا ہی آقا نے یہ سُنکے بہت پیچ و تاب
کھایا اور اس خیال سے لشکر کشی کا قصد کیا ہی کہ یہ آدم زاد جو پردۂ دنیا سے آئے ہین اولاد حمزہ سے ہین اُنکے
بزرگون نے ہمارے بزرگون کو قتل کیا ہی بس چل کر اُن سے اپنے بزرگون کے خون کا عوض لینا ضرور ہی اس سبب
سے وہ تو لشکر کشی کی تدبیر کر رہے ہین شکار وغیرہ کو ترک کیا ہی ہم اس صحرا کے محافظ ہین ایسا نہ ہو کہ کچھ اس
مقام پر خرابی ہو اور اُنکو معلوم ہو تو وہ ہم سے ناراض ہون اس سے بہتر یہ ہی کہ ان سب کو اس حال سے آگاہ
کرین اور کہدین کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ بہت پریشان ہوگے یہ دیو تو باہم یہ باتین کرتے ہوئے اُدھر کو چلے
اب راوی ایک جملہ اور بیان کرتا ہی ناظرین کی خدمت مین وہ یہ ہی کہ ایک دیو ابلاغ بلند شاخ ہی جو کہ پروتا ہی
دیو عفریت بدسرشت کا کہ جسکو حمزہ صاحبقران نے قتل کیا تھا دیو ابلاغ بہت قوی ہی اور ثانی دیو عفریت بدسرشت
ہی سات لاکھ نرۂ دیو پر حاکم ہی ایک شہر ہی پردۂ قاف مین کہ جس کا نام شہر ابلاغیہ ہی وہان کا یہ حاکم ہی اور
ابلیس پرست ہی کئی مرتبہ اسنے قصد کیا کہ قریشیہ سلطان سے جاکر مقابلہ کرون مگر اسکے مشیرون و وزیرون نے
منع کیا اور کہا کہ ابھی آپ کے پاس وہ سامان نہین ہی کہ آپ قریشیہ سلطان سے مقابلہ کرکے اپنے بزرگون کے
خون کا معاوضہ کرین لشکر اُسکے مقابلہ کے قابل بہم فرمایئے اُسوقت قصد مقابلہ فرمایئے اسکو بھی راے ان سبکی
پسند آئی تھی اور اسنے اس تدبیر سے اپنے پاس لشکر دیو و پریزاد جمع کیا تھا کہ جن جن کے باپ دادا ہاتھ سے حمزہ
صاحبقران و صاحبقران ثانی و قریشیہ سلطان و دیگر اولاد صاحبقران کی مارے گئے تھے اُن سب کو تلاش
کرکے اپنا ملازم کیا تھا اور بہت کچھ رعایت اُنکے ساتھ کرتا ہی اور جو دو ایک ملک اسلے ملک کے قریب تھے اُن
ملکون کے بادشاہون کو بزور قوت بازو اپنا مطیع کیا ہی اور اُن سب سے یہ اقرار کیا ہی کہ ہم قریشیہ سلطان و
قریشیہ ثانی و دیگر اولاد حمزہ سے جو کہ یہان موجود ہی و نیز پردۂ دنیا پر ہی ہم سب کے باپ دادا اور اپنے باپ دادا کے
خون کا معاوضہ لین گے لہذا تم سب ہماری مدد کرو اور ہمارے شریک ہو چنانچہ جسنے یہ سُنا اُسکا اگر شریک ہوا
اور اُسکو اپنا آقا قرار دیا اور شاہ دیوان قاف کا لقب دیا جب اسکے پاس قریب چار لاکھ کے نرۂ دیو جمع ہو گئے
تھے اُسوقت بھی اُسنے قصد کیا تھا کہ قریشیہ ثانی سے مقابلہ کرون لشکر کشی پر آمادہ ہوا تھا مگر مشیرون نے
منع کیا تھا کہ ابھی آپ کے پاس اسقدر سپاہ نہین ہی کہ آپ اُن سے مقابلہ کر سکین کیونکہ تمام قاف مین اہل
اسلام کی عملداری ہی ہر سر دشت قاف اہل اسلام سے آباد ہی چند مقام ایسے ہین کہ جہان ہم سب آباد ہین ورنہ
حمزہ صاحبقران نے تمام قاف کو زیر و زبر کر دیا اور سب زبردستان قاف کو پست کیا اور سکہ اسلام
جاری کیا اگر یہ سب ساکنان قاف کو خبر ہوئی کہ قریشیہ ثانی پر لشکر دیو ابلاغ نے چڑھائی کی ہی تو

تو سب جمع ہو کر انسے مقابلہ کرینگے اُسوقت بڑی مشکل ہوگی لہذا اور لشکر جمع فرمالیجیے پھر ایسا قصد فرمائیے انسنے
قبول کیا تھا اور نگہداشت فوج مین مصروف ہوا تھا بھرتی جاری کردی چنانچہ ہر طرف سے وہ دیو جو کہ جنگہاے
متواتر سے اولاد حمزہ و فرخشیہ کے ہاتھ سے شکست کھا کر بھاگے تھے اور ادھر اُدھر منتشر ہوگئے تھے جنکے بزرگ
ان سب کے ہاتھ سے مارے گئے تھے یہ عداوت رکھتے تھے اہل اسلام سے آآکر جمع ہونے لگے اور اطاعت
کرنے لگے یہان تک کہ جب دیو ہامان سے اور اخضر پریزاد سے نوبت بہ فساد آئی تھی اور مقابلہ شروع ہوگیا
تھا اسنے قصد کیا تھا کہ دیو ہامان کی کمک کرون خبر پاکر لشکر سب نے منع کیا اور کہا کہ آپ کو کیا ایسی ضرورت ہی
کہ آپ ایک دیو جو کہ بادشاہ کا ایک سپہ سالار تھا آپ اُسکی بیٹی پر عاشق ہوکر اُس سے برسر فساد دین کمک
کرین اُسکو لازم تھا کہ وہ آپ کو اس حال سے آگاہ کرتا اور آپ کو اپنا بادشاہ کرتا اور آپ اُسکی کمک کرتے
جب کہ وہ خود سر ہوا اور آپ اُسنے حکومت پر کمر کسی اور آپ کو اس حال سے آگاہ نہ کیا بلکہ آپ کے خلاف
اُسنے بھی اپنا لقب شاہ دیوان قاف مقرر کیا اور بہت سے ملک اُسنے لشکر سے اپنے قبضہ مین کرلیے اور چند
بلد معاش اُسکے پاس جمع ہوگئے اُنکے بھروسہ پر وہ پھول گیا آپ کو بھول گیا خود بادشاہ بن بیٹھا تو ایسے ذی
مرتبہ اور شان و شوکت کو کیا ضرور ہی کہ ایک ادنی کی کمک کرین جب کہ وہ پوچھتے ہی نہین خاموش اپنے
مقام پر بیٹھے رہے اور ملاحظہ فرمائیے کہ اس جنگ و پیکار کا انجام کیا ہوتا ہی اگر دیو ہامان اخضر پریزاد پر
غالب آیا تو ہامان سے مقابلہ کرکے اور اُسکو قتل کرکے تمام ان ملکون پر قبضہ کرلیجے گا جو کہ اُسکے قبضہ مین ہین اگر
اخضر پریزاد غالب آیا تو اخضر سے مقابلہ فرمائیے گا اسی پردہ قاف سے لگا لگائیے گا جب تک آپ کے پاس
اور سپاہ مہیا ہوجائیگی اور پوری قوت بہم ہوجائیگی یہی راے دنیوا بلاغ کو پسند آئی تھی مگر چند دیو مقرر کردیے تھے
کہ وہ دمبدم کی خبر دیتے تھے جو کچھ کہ واقعہ دیو ہامان کے مقابلہ مین ہوتا تھا یہان تک کہ یہی خبر دی تھی اُن سب
نے کہ اخضر پریزاد جب بہت پریشان ہوا تو اُسنے ایک آدم زاد کو جو کہ پروتا ہی حمزہ کا پردہ دنیا پر سے اُسکو اُٹھوا
لیا ہی وہ فقیر بنا ہوا تھا یہان آکر اُسنے تبدیل لباس کیا دیو ہامان سے مقابلہ کرکے اُسکو شکست دی وہ مجروح ہوا
اور بھاگ گیا دوسرا غضب یہ ہوا کہ مضراب پری جو کہ معشوقہ تھی دیو ہامان کی جسکے سبب سے یہ معرکہ واقع
ہوا تھا وہ اُس آدم زاد پر عاشق ہوئی اور آدم زاد اُس پر جب دیو ہامان بھاگ گیا تو چشمہ خونخواران پر بہت بڑا
جلسہ ہوا یہ خبر سُنکے مامون دیو ہامان کا اور فرزند دیو ہامان کے مامون کل اُس آدم زاد پر لشکر لے کر گئے اور اُسی مقام
پر ہاتھ سے اُس آدم زاد کے جو کہ پروتا ہی حمزہ صاحبقران کا مارے گئے بعدہ جب وہ آدم زاد وہان سے قلعہ
یاقوت نگار مین آیا اخضر پریزاد نے بڑی دھوم سے اپنی دختر کو اُسکے ہمراہ کتخدا کردیا وہ اُس سے حاملہ ہوئی کہ
دیو ہامان پھر لشکر کشی کرکے آیا اور مقابلہ ہوا اُس آدم زاد نے اُسکو زیر کرلیا اُسنے مکر سے اطاعت کی اور اُس
آدم زاد کے پاس موجود رہا مگر اپنے لشکر کو پراگندہ کردیا یہان تک کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اور بہت بڑا جشن ہوا ایک
دن موقع پاکر دیو ہامان نے پکڑ کر کے اُس آدم زاد کو اسیر طلسم جہل چراغ سلیمانی کیا خود پھر لشکر کشی اخضر پریزاد
پر کی جب اسکی خبر ہوئی اخضر پریزاد کو تو اُسنے دیو روانہ کرکے اُسی آدم زاد کے بھائی کو یعنی دوسرے پروتے
کو حمزہ کے پردہ دنیا پر سے طلب کیا وہ بھی فقیر بنا ہوا تھا یہان ہامان لشکر لے کر قلعہ پر آگیا اخضر قلعہ بند ہوا
کہ اُسی لڑکے نے جو کہ بطن سے مضراب کے پیدا ہوا تھا اُسکا سن کوئی سات برس کا تھا وہ شکار پر گیا ہوا
تھا یہ خبر پاکر کہ دیو ہامان نے قلعہ پر لشکر کشی کی ہی وہ طفل شکارگاہ پر سے میدان جنگ مین آیا اور ہامان
سے لڑا زخمی ہوا عین وقت پر وہ آدم زاد آکر پہونچا جسکو اخضر پریزاد نے پردہ دنیا پر سے طلب کیا تھا
اُسنے آکر دیو ہامان سے مقابلہ کیا اور دیو ہامان کو زیر کیا ہامان نے اُسکی بھی اطاعت کی اور غلامی اختیار

کی ہی اب وہ آدم زاد اپنے بھائی کے فرزند کو منون سپہ گری تعلیم کر رہا ہی راوی بیان کرتا ہی جب یہ خبر دیوا بلاغ
بلند شاخ نے سنی تھی تو قصد کیا تھا کہ جاکر مقابلہ کرون اور بندوبست لشکر کا حکم دیا تھا لشکر مین طیار ہی ہونے
لگی تھی کہ ایک دیو نے آکر خبر دی کہ دیو ہامان نے اُس آدم زاد کو بھی مکر کرکے اُسی طلسم مین پھنسا دیا اور خود پھر لشکر جمع
کرکے اخضر پریزاد پہ چلا ہی دیوا بلاغ نے یہ فرما کر حکم دیا کہ اب لشکر مین طیار ہی ہو ہم اس مہم کے بعد دیو ہامان
سے مقابلہ کرینگے اگر وہ اخضر پریزاد پر غالب آئے گا اگر اخضر دیو ہامان پر غالب آیا تو اخضر سے مقابلہ
کرونگا دیوا بلاغ تو یہ حکم دے کر نشہ اشت سپاہ مین پھر مصروف ہوا تھا کہ خبر پہونچی اُس طفل کے جو کہ بطن
سے مضراب پری کے پیدا ہوا تھا جسکا نام سہراب ثانی تھا دیو ہامان کو مع اُسکی اولاد و اقارب کے
قتل کیا کوئی بھی اولاد دیو ہامان سے باقی نرہا لشکر نے شکست کھائی لاکھون دیو مارے گئے اور بھاگ
گئے اور لاکھون نے اطاعت کی اب اُسنے اس فتح کی خوشی کا جشن کیا ہی یہ خبر سُنکے ابلاغ کے جو اس جا
رہے اور اپنے اہل دربار سے کہا کہ مین جاکر اس طفل آدم زاد سے مقابلہ کرونگا یہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا
اخضر پریزاد کو اپنا مطیع کرونگا سب نے کہا کہ یہ رائے مناسب ہی کیونکہ اگر اخضر پریزاد مطیع ہوا تو اور
قوت بہم ہوگی کیونکہ وہ اسوقت بادشاہ بزرگ ہی اور بہت سے ملک اُسکے قبضہ مین ہین ایک سردار
نے کہا کہ خیال اس امر کا ہی کہ جب اُسکے نواسہ نے دیو ہامان ایسے دیو کو قتل کیا سنا جاتا ہی کہ اس طور سے قتل کیا
اور سر سے بلند کر لیا کہ جیسے کوئی بڑا پہلوان قوی کسی طفل صغیر کو اُٹھا لیتا ہی یا کوئی پھول کو اُٹھاتا ہی یون اُس طفل
نے دیو ہامان کو اُٹھا لیا بس ایسے سے مقابلہ کرنا نادانی ہی ابلاغ نے جواب دیا کہ یہ دیو ہامان کو اُسکی خود سری
و نمک حرامی کی سزا ملی کہ ایک طفل کے ہاتھ سے ذلیل و خوار ہوا اور قتل ہوا ورنہ طفل آدم زاد کی کیا مجال تھی
کہ وہ دیو کو قتل کرے یہ اُسکی خود سری کا انجام تھا وہ طفل میرے ہاتھ سے مارا جائے گا دیکھ لینا تمام قاف مین
میری عملداری ہوگی اور سب پردہ ہائے قاف لین دین خداوندا بلیس جاری ہوگا دین اسلام کا کوئی نام
نہ لیگا راوی نازک خیال بیان کرتا ہی کہ دیوا بلاغ بلند شاخ تو اس فکر مین مصروف تھا کہ اخضر پریزاد
و سہراب ثانی پر لشکر کشی کرون کہ دیو نے آکر خبر دی کہ اے شاہ دیوان قاف تو اخضر پریزاد کا خود
بخود غائب ہو گیا قلعہ یاقوت نگار مین ایک کہرام مچا رہا گیی دن تک اخضر پریزاد نے جو در یافت
کیا اہل تنجیم سے معلوم ہوا کہ چھ ماہ کے بعد وہ طلسم چہل چراغ سلیمانی فتح کرکے اور اپنے باپ و چچا کو
رہا کرکے بڑے حشم و خدم سے آئے گا اے شاہ دیوان یہ حال ہی قلعہ یاقوت نگار کا راوی کہتا ہی
کہ ابلاغ نے چند دیو مقرر کیے تھے کہ جو حال وہان گذرے اُسی دم خبر دینا جو واقعہ گذرتا تھا وہ دیو آکر بیان
کرتے تھے یہ خبر سنکے ابلاغ نے سرداروں سے کہا کہ مین جاؤن اخضر پریزاد پر زیادہ تر لشکر کشی کرنے
جاتا تھا تو اُسکے قتل کرنے کے لیے لہذا اب وہ برائے فتح طلسم گیا ہی جب وہ آئے گا تو مین لشکر
کشی کرونگا اُسکا و چچا بھی اُسکے ہمراہ ہوگا اب ان سب کو قتل کرونگا اور یہ خبر تمام مین منتشر ہوگی
کہ نبیرہ عقربت نے اولاد حمزہ کو قتل کیا اور قاتل دیو ہامان کو سب میری اطاعت کرینگے اور مجھ سے
خوف کرینگے سرداروں نے عرض کیا کہ جو آپ نے نزدیک مناسب ہو وہ کیجیے ہم آپ کے تابع فرمان
ہین جیسا آپ حکم دینگے بجا لاینگے بدین سبب اُس زمانہ مین دیوا بلاغ نے لشکر کشی موقوف رکھی اور سپاہ کے بندوبست
مین مصروف ہوا اور یہ بھی خیال کر لیا تھا دل مین کہ اس عرصہ مین میرے پاس اور سپاہ جمع ہو جانے کی
راوی بیان کرتا ہی کہ وہ دیو زاد بھی اُسکے پاس آکر جمع ہونے لگے کہ جو ہمراہ دیو ہامان تھے اور بعد قتل دیو
ہامان بھاگے تھے ادھر ادھر تتر بتر پھرتے تھے جب اُنھون نے اس امر کی خبر پائی کہ دیوا بلاغ نبیرہ

عفریت کا قصد ہی کہ لشکر کشی کرے اخضر پریزاد پرزہ سب جمع ہوکر دیوا بلاغ کے پاس آئے اور سب
حالات جنگ و پیکار دیوہا مان و اخضر پریزاد و رستم ثانی و سہراب ثانی و حال قتل دیوہا مان بیان کیا
دیوا بلاغ نے اسکو بہت کچھ تسکین دی اور کہا کہ اطمینان رکھو مین اخضر پریزاد و نیز ان آدم زادون سے
تمھارے بزرگون کے خون کا معاوضہ لونگا اسی قصد سے مین نے لشکر کا بندوبست کیا ہی تو اسنے اخضر پریزاد
کو طلسم فتح کرکے آپنے دو اگر نہ آیا تو بعد گذرنے چھ ماہ کے مین اخضر پریزاد پر لشکر کشی کرونگا اگر اسنے میری
اطاعت کرلی تو خیر ورنہ اسکو قتل کرکے اس ملک پر قبضہ کرکے مع لشکر و سپاہ قریشیہ ثانی وغیرہ سے معاوضہ خون
بزرگان لونگا اور پردۂ دنیا پر جاکر اولاد حمزہ سے خون بزرگان کا عوض لونگا اب یہ خدا پرست میرے
ہاتھ سے جاے کہان ہین راوی کہتا ہی کہ دیوا بلاغ چھ ماہ تک اسی انتظار مین رہا سا گوین ماہ مین اسکے
مخبرون نے آکر خبر دی کہ وہ طفل طلسم فتح کرکے آیا مع اپنے چچا و باپ کے اور دادا کو بھی اسنے رہا کیا وہ
کسی سبب سے مدت سے اسیر طلسم تھا اور بہت مال و اسباب و خزانہ اسکو طلسم سے ملا ہی اخضر پریزاد
نے بہت بڑا جشن خوشی برپا کیا ہی لاکھون دیو و پریزاد اسکے ہمراہ طلسم سے آئے ہین اور بہت سے
بادشاہ دیوزاد و پریزاد اسکے مطیع ہوئے ہین بڑا لاؤ لشکر لے کر آیا ہی یہ خبر سنکے دیوا بلاغ نے سرداران
کو جمع کیا تھا اور باہم صلاح کی تھی کہ اب کیا راے ہی آیا لشکر کشی کرون یا نہ کرون سب نے جواب دیا تھا
کہ اب لشکر کشی کرنا پر ضرور ہی کہ سب آدم زاد جمع ہوئے ہین ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ اخضر پریزاد کو ہمراہ لیکر
پردہ ہاے قاف کی تباہی کی فکر کرین اور جو ملک کہ اب ابلیس پرست ہین انکی بدعت سے برباد نہ
ہون اور وہ انکو اسلام آباد نہ کرین اسوقت مین لشکر کشی لازم ہی کہ انکو اور کسی طرف جانے کی مہلت
نہ ملے دیوا بلاغ نے کہا کہ تمھاری راے بہت ٹھیک ہی اور اسی دن سے تیاری سپاہ مین مصروف ہوا
تھا چنانچہ جو دیو براے خبر مقرر کیے تھے انکو بھی طلب کرلیا اور لشکر تیار کیا جب قریب سات لاکھ
نرۂ دیو کے اسکے پاس ہوگئے اسنے سامان سفر کے مہیا کرنے کا حکم دیا تھا جب سب سامان سفر درست
ہوگیا تو اسنے ایک دن براے کوچ مقرر کیا اور اپنے فرزند دیو چراغ بلند گردن کو شہر ابلاغیہ کا حاکم
کیا اور دو لاکھ نرۂ دیو براے حفاظت شہر چھوڑے اور ساٹھ لاکھ سے اسنے قصد کیا کہ طرف شہر یاقوت نگار
کے کوچ کرون اب یہ وہ زمانہ ہی کہ رستم ثانی وغیرہ اخضر پریزاد سے رخصت ہوکر طرف پردۂ دنیا کے
چلے ہین جسدن یہ آکر اس صحرا مین پہونچے ہین جو کہ شہر ابلاغیہ کے حوالی مین ہی اور شکارگاہ ہی دیو
ابلاغ کی کہ جس کا ذکر ہو چکا ہی کہ یہ شاہزادہ ساتوین دن ایک صحراے پرفضا مین آکر پہونچے تھے
اور ایک کوہ پر خیمے وغیرہ برپا کیے تھے اور قصد کیا تھا کہ دو دن تک یہان قیام کرینگے تیسرے دن یہان
سے طرف پردۂ دنیا کے کوچ کرینگے اور بوقت صبح کوہ پر بیٹھے ہوئے صحرا کی سیر کر رہے تھے اور انھون نے
چند دیو ایک طرف سے آتے ہوئے دیکھے تھے یہ شاہزادہ اتفاق سے قریب شہر ابلاغیہ کے مقیم ہوئے
تھے دیوا بلاغ نے اس صحرا کو جس صحرا مین یہ اترے تھے اپنا شکارگاہ بنایا تھا اور براے شکار آیا کرتا
تھا مگر جب سے لشکر کشی کے قصد مین مصروف ہوا تھا آنا ترک کیا تھا چند دیو براے پاسبانی مقرر کیے
تھے وہ اس صحرا کے نگران رہتے تھے جس دن یہ لوگ یہان آکر اترے تھے اسکے ایک دن قبل دیوا بلاغ
مع لشکر دیوان خونخوار کے بیرون شہر آکر بہ قصد سفر مقیم ہوا تھا اور اسنے حکم دیا تھا کہ مین پرسون یہان
سے طرف قلعہ یاقوت نگار کے براے مقابلہ اخضر پریزاد کوچ کرونگا یہ یہان مقیم تھا اور ایک دن
اسکے سفر مین باقی تھا کہ بوقت سحر اسکو خیال آیا کہ کل تو تم یہان سے براے جنگ و پیکار کوچ کروگے

نہ معلوم کب آنا ہوا اس سے آج چل کر شکارگاہ مین شکار کھیل لو اور دل کو بہلا لو نہ معلوم مہلت ملے یا نہ ملے
یہ خیال دل مین کرکے اور چند سردارون کو ہمراہ لیکر لشکر کو اسی مقام پر چھوڑ کر طرف شکارگاہ کے چلا یا اس
دن چلا ہی کہ جس دن یہان رستم ثانی و سہراب ثانی کوہ پر بیٹھے ہوئے مصروف سیر صحرا ہین یہ تو اُدھر سے
برائے شکار آتا ہی اسکو راہ مین رکھیے اب حال اُن دیوؤن کا ملاحظہ فرمائیے کہ جو برائے نگہبانی یہان مقرر
تھے اور وہ بوقت صبح اپنے اپنے مقام سے اس صحرا کی طرف چلے تھے جن کو رستم ثانی وغیرہ نے آتے
ہوئے دیکھا تھا اور اُن دیوؤن نے بھی دور سے دیکھا تھا کہ دیوزاد و پریزاد کسی اور اقلیم کے اس صحرا مین آئے
ہین اور ہم کو آتے ہوئے دیکھکر پہاڑ پر چلے گئے ہین وہ اس خیال سے چلے تھے کہ چل کر ان سے دریافت
کرین کہ تم کون ہو اور کس غرض سے اس مقام پر آئے ہو جیسا کہ سابق مین ذکر ہوا ہی کہ یہ دیو یہ خیال
کرکے طرف کوہ کے چلے تھے چنانچہ جب بہت قریب پہونچے تو اُن سب نے دیکھا کہ بالاے کوہ کے
خیمے برپا ہین اور بہت سے دیوزاد و پریزاد اُس کوہ پر مقیم ہین تعجب یہ ہی کہ علاوہ دیوزاد و پریزاد کے بہت
سے آدم زاد بھی ہین جو کہ اُس کوہ پر ہین اور چار آدم زاد بہت خوبصورت اور حسین ہین طریقہ سے اُن کو
یہ ثابت ہوا کہ یہی سب کے افسر ہین کیونکہ ہر ایک دست بستہ کیا دیو کیا پریزاد کیا آدم زاد اُنکے روبرو
کھڑا ہی وہ بالاے کوہ پر کرسی ہاے مرصع کار پر بیٹھے ہوئے سیر کر رہے ہین یہ واقعہ دیکھکر اُنھون نے باہم
صلاح کی کہ ہم سب کیا خوش تقدیر ہین کہ خداوندا بلیس نے اپنی قدرت کاملہ سے اس قدر آدم زاد ہماری
خوراک کے لیے پردۂ دنیا پر سے بھیجدیے چلو انکو اپنا لقمہ بنائین اُن مین سے ایک دیو نے کہا کہ تم نے
دیکھا بھی ہی کہ کس قدر دیو اور پریزاد اُنکے ہمراہ ہین اور مثل غلامون کے حاضر ہین وہ کیون کھانے دینگے
یہ بہت عجب کی بات ہی کہ دیو ہوکر آدم زاد کی اس طور سے اطاعت کرین ضرور یہ آدم زاد بندگان
خاص خداوند سے ہین پہلے چل کر دریافت تو کرو کہ کون لوگ ہین اور یہان کہان سے آئے ہین اور
کیا اُنکا منشا ہی یا ابھی سے لقمہ کرنے کی فکر کی اُنھون نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی یہ دیوزاد ان کو
پردہ دنیا پر سے اُٹھا لائے اور یہان اترے ہین آپ یہان انکے کھانے کی فکر کر رہے ہین یہ اطاعت
بطور خوشامد کے ہی نہ کسی دباؤ کے سبب سے اُنھون نے کہا کہ یہ امر نہین ہی بلکہ ضرور دباؤ کے سبب سے
ہی وہ بولے کہ ابھی ظاہر ہوا جاتا ہی باہم اس طور کی تقریر کرتے ہوئے چلے آئے تھے کہ اُدھر شاہزادون
سے اُن دیو اور پریزاد نے جو کہ خدمت مین موجود تھے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ چند دیو ادھر کو
آتے ہین جو کہ اس صحرا کے رہنے والے معلوم ہوتے ہین اُنکی رنگون سے ظاہر ہوتا ہی کہ اُنکا ارادہ فاسد
ہم اُن سے آگاہ نہین ہین کہ یہ کون ہین اور نہ اس مقام سے آگاہ ہین کہ یہ کون مقام ہی ایک زمانہ ہوا
جب ہم یہان آئے تھے تو اس مقام کو ویران دیکھا تھا جب سے یہان آنے کا اتفاق نہین
ہوا آج جو حضور کے ہمراہ آئے تو اس صحرا کو بہتر از گلشن شداد پایا معلوم ہوتا ہی کہ کسی دیوزاد یا پریزاد
بادشاہ نے آباد کیا ہی اور اپنے سیر کا مقام قرار دیا ہی یہ دیو اسی کی طرف سے یہان کے محافظ ہین جو کہ
ادھر کو آتے ہین سہراب ثانی نے فرمایا کہ اگر دیو آتے ہین تو آنے دو کیا خوف ہی اگر قصد فاسد
رکھتے ہین تو اپنے قصد کی سزا پائینگے یہ شاہزادے سے سُنکے وہ دیو و پری زاد خاموش ہو رہے کہ
اس عرصہ مین وہ دیو قریب آئے مجمع انسان و دیوزاد و پریزاد کو دیکھکر حیران ہوئے خصوصاً
انسانون کو دیکھکر منھ مین پانی بھر آیا کہ کسی تدبیر سے یہ لقمہ ہوتے تو بہتر تھا ایسے ایسے خیال کرتے
ہوئے کوہ پر آئے یہان آکر دیکھا کہ لاکھون صندوق ایک مقام پر رکھے ہوئے ہین اور ایک بارگاہ

تختون پر بار ہوا اور بہت سے خیمے ہین اور ہزارون بے چوبہ ہین تمام سامان شوکت اس مقام پر موجود
ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی بہت بڑے بادشاہ کی سواری ہی یہ دیو دیکھکر حیران ہوئے اور قصد کیا کہ
آگے بڑھین کہ ہمراہیان رستم ثانی وغیرہ نے روکا اور کہا کہ کدھر آتے ہو یہان ہمارے آقا فروکش
ہین آگے نہ جاؤ مقام ادب ہی انھون نے جواب دیا کہ یہ مقام ہمارا مسکن ہی ہم یہان کے مالک ہین
بلکہ بہتر یہ ہوگا کہ تم اسوقت یہان سے چلے جاؤ اور ان آدم زادون کو ہمارے حوالہ کرو کہ ہم انکے
کباب لگا کر کھائین مقام عجب ہی کہ تم دیو زاد ہوکر ان آدم زادون کی اطاعت کرتے ہو اور کباب
نہین کھاتے ہو انکے گوشت کے اگر تم کو انکے گوشت کے کباب کھانے مین عار ہی تو تم چلے جاؤ
ہم کھالین گے یہ بھی کوئی بڑی بات ہی یہ تو ہم سب کا کہا جہ ہین یہی امر تمھارے حق مین بہتر ہوگا
کہ تم یہان سے چلے جاؤ ورنہ تم بھی ہمارے ہاتھ سے مارے جاؤگے آگاہ ہو کہ ہمارے بادشاہ کا
حکم ہی کہ کوئی اس صحرا مین آکر فروکش نہو خواہ دیو زاد ہو خواہ آدم زاد ہو خواہ پریزاد ہو ہم تم کو
یہان نہ ٹھہرنے دینگے انھون نے جواب دیا کہ ہم ان بہادرون کے ملازم ہین اور انکے ہمراہ
ہین جو کہ تمام پردۂ قاف کے مالک ہین جنکے نزدیک دیو کو قتل کرنا کوئی بات نہین ہی کسی کا اجارہ
نہین ہی جہان ہمارا جی چاہا ہم ٹھہرے ہم کو یہان سے کبھی نہ جائینگے اور یہ جو تم نے کہا کہ ان آدم زادونکو ہمارے
حوالہ کرو کہ ہم کباب لگا کر کھائین یہ تمھارا خیال خام ہی یہ وہ آدم زاد ہین کہ جنکے نام سے دیو زادون کو تپ
آتی ہی اور جو کہ مرگئے ہین وہ زیر زمین انکا نام سنکے کانپ جاتے ہین انھین کے خوف سے رستم واسفندیار
نے گوشۂ قبر اختیار کیا اور دامن کفن سے منھ کو پوشیدہ کرکے زیر زمین جاکر چھپ رہے تمھاری کیا طاقت
ہی جو تم انکی طرف آنکھ بھی اٹھاکر دیکھ سکو بس تمھیں اسی مین ہی کہ تم یہان سے چلے جاؤ ہم ایک نہ سنینگے
ہم کیا جانین کہ تمھارا کون بادشاہ گیدی ہی کہ جس کا یہ حکم ہی ہم اپنے آقا کے حکم سے یہان فروکش ہوئے ہین
ہمارا آقا دلکش ہی یہ جو انھون نے سنا کہا کہ تم بڑے زبان دراز دریدہ دہن معلوم ہوتے ہو معلوم ہوا
کہ تم سب کی قضا یہان لائی ہی اگر یہان کے حاکم کو اس حال سے خبر ہوجائیگی کہ دیو زاد و پریزاد و آدم زاد
میری سرحد ہین آکر مع مال و اسباب کے اترے ہین تو بڑا غضب ہوگا وہ ابھی آکر تم سب کو قتل کریگا
اور ان آدم زادون کو اسکے اہل لشکر کھاجائینگے اور اس سب مال و اسباب پر قبضہ کرلے گا وہ سب
دیوان قاف کا بادشاہ ہی ہم نے آگاہ کیا تم کو اختیار ہی مگر اب ہم تم کو یہان سے ضرور ہٹادینگے صرف
تم اسقدر ہم کو بتادو کہ تم آتے کہان سے ہو اور کدھر کا قصد ہی ان سب نے جواب دیا کہ کیا تمھارا
کچھ اجارہ ہی جدھر سے ہمارا جی چاہا آتے ہین اور جدھر ہمارا جی چاہیگا جائینگے کوئی تم ہمارے اتالیق ہو جو
ہم تم کو بتائین وہ بولے کہ تم کو بتانا ہوگا انھون نے کہا کہ ہم تو کبھی نہ بتائینگے باہم تکرار ہونے لگی یہ
خبر رستم ثانی وغیرہ کو ہوئی کہ آپ کے ملازمون سے اور ان دیوؤن سے جو کہ اس صحرا مین رہتے ہین
تکرار ہورہی ہی وہ یہ قصد کرتے ہین کہ ہم بالائے کوہ آکر حال دریافت کرین آپ کے غلام انکو آنے
نہین دیتے ہین نہ حال بیان کرتے ہین یہ جو سہراب ثانی نے سنا اپنے ہمراہیون سے فرمایا کہ
تم جاؤ اور ہمارے ہمراہی کے دیو و پریزاد کو منع کرو اور کہو کہ تمھارے آقا کہتے ہین کہ فساد نہ کرو بلکہ
آنکو ہمارے پاس لے آؤ تاکہ ہم بھی سنین کہ انکا منشا کیا ہی بیکار فساد کرنے سے کچھ فائدہ نہین ہی یہ
جو شاہزادہ نے فرمایا چند دیو بموجب حکم کے اس مقام پر آئے یہان آکر کیا دیکھا کہ باہم تکرار ہورہی
ہی قریب ہی کہ ہتھیار چلے اسوقت ان دیوؤن نے آکر منع کیا اور کہا کہ آقا فرماتے ہین

کہ اُن سب کو ہمارے پاس لے آؤ تاکہ ہم اُنکا منشا تو دریافت کرین بیکار فساد کرنے سے کیا فائدہ ہی
یہ جو اُنھون نے کہا یہ سنکے سب خاموش ہو رہے اور کہا کہ ہم حکم سے آقا کے ناچار ہین ورنہ اسکا فرمانم کو
چکھائے کیا تمھاری مجال تھی کہ تم قدم آگے رکھتے مگر آقا کے نامدار کے حکم سے ناچار ہین کہ اُنھون نے
منع فرمایا ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ اب اُنکے ہمراہ ہمارے آقا کے پاس جاؤ اور جو وہ فرمائین بجا لاؤ ورنہ
یہ جان لو کہ تم سب کا یہان سے زندہ جانا دشوار ہی وہ دیو یہ سنکے اُن دیوؤن کے ہمراہ اُدھر کو چلے
کہ جدھر شاہزادہ جلوہ فرما تھے وہ دیو اُن سب کو اپنے ساتھ لے کر آئے جب سامنے پہونچے
کہا کہ سلام کرو اُنھون نے بہ مجبوری سلام کیا وہ دیو یعنی محافظان صحرائے ابلاغیہ اُن شاہزادون
کو دیکھکر دنگ ہو گئے حسن و جمال کی اپنے دل مین تعریف کرنے لگے اور خیال کرنے لگے کہ یہ
دیو اور پریزاد جو اُنکے تابع ہوئے ہین اُنکے حسن و جمال پر فریفتہ ہو کر بھی سبب ہی جو اذیت
نہین پہونچاتے ہین ہم نے آج تک اس حسن و جمال کے انسان نہین دیکھے جیسے یہ ہین یا تو
زلزلہ قاف کو دیکھا تھا یا اُنکو دیکھا اُنکے حسن و جمال کے روبرو تو پریزادان قاف کی بھی حقیقت
نہین ہی افسوس یہ آدم زاد بمصلحت ہین ہمارے آقا کے ہاتھ سے مارے جائینگے نہ معلوم یہ
کہان سے آئے ہین یہ یہان کیون مقیم ہوئے اگر یہ ہمارے کہنے پر عمل کرین اور یہان سے چلے
جائین تو بہتر ہی ہم اُنکو یہان سے نکالدین گے کسی قسم سے مزاحم نہ ہونگے یہ مکار تو اپنے دلون
مین یہ باتین کر رہے ہین اور حیران حیران دیکھ رہے ہین کہ شہزاب ثانی نے ایک دیو سے فرمایا کہ ان
سے دریافت کرو کہ تمھارا دین و مذہب کیا ہی اور تم کس کے ملازم ہو اور یہ کیا مقام ہی اور ہمارے
پاس کس غرض سے آئے ہو اور کیون ہمارے ملازمون سے فساد پر آمادہ ہوئے تھے ہم یہان رہنے
کو نہین آئے ہین بلکہ مسافر ہین جاتے تھے یہ صحرا ہم کو اچھا معلوم ہوا ہم نے یہان قیام کیا تمھارا
کیا نقصان ہی تم دو ایک دن یہان رہ کر چلے جائینگے کوئی ہم زمین کو سر پر اُٹھا لیجائینگے
رہا میوہ وغیرہ یہ کوئی ایسی شی نہین ہی صحرائی ثمر ہین اگر ہمارے ملازم وغیرہ کچھ توڑ لینگے تو کوئی
نقصان نہین ہی کیونکہ کوئی بندوبست نہین ہی قدرتی پیدا شئے لگے ہوئے ہین جس کا جی چاہے
کھائے ہان اگر کچھ حد بنی ہوتی اور اُسکے اندر جا کر ہمارے ملازم کچھ نقصان پہونچاتے تو البتہ جائے
شکایت ہوتی بیکار فساد سے کوئی فائدہ نہین ہی اس امر کا خیال رہے کہ ہم کسی صورت سے
دلیری یہ کلام نہین کرتے ہین بلکہ اس خیال سے کہ فساد نہ ہو نہ ہم فساد سے ڈرتے ہین جو کوئی ہم
سے فساد کریگا ہم موجود ہین مگر یہ چاہتے ہین کہ ہماری طرف سے کچھ زیادتی نہ ہو ہم نے سنا ہی کہ
تم ہمارے ملازمون سے کہہ رہے تھے کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ خرابی ہوگی وہ بیچارے کیا
جواب دیتے ہان ہم سے بیان کرو کیا خرابی ہوگی اور تمھارا یہ قول تھا کہ اس امر سے آگاہ کرو
کہ کدھر سے آتے ہو اور کدھر جاؤگے اور کون لوگ ہو تاکہ ہم اپنے مالک سے خبر کرین آگاہ ہو کہ
نہ ہم تمھارے تابعدار ہین نہ تمھارے مالک کے جو یہ حال بیان کرین مسافر ہین جدھر جانے
کا قصد ہی چلے جائینگے اگر تم کو اس امر کا اصرار ہی تو پہلے تم یہ بیان کرو کہ تمھارے مالک کا کیا نام
ہی تو پھر ہم بھی اپنے حال سے آگاہ کرینگے یہ بھی ہم نے سنا ہی کہ تم نے کہا تھا تم دیو ہو تم چلے جاؤ
اور اِن آدم زادون کو چھوڑ دو ہم اُنکے گوشت کے کباب لگا کر کھائینگے ہم ان سب کو منع کیے
دیتے ہین کہ دیو ہمین سے کوئی تم سے نہ بولے گا اور ہم تمھارے سامنے موجود ہین ہمین سے

جس کے گوشت کے کباب لگا کر تم کو کھانا ہون اُسکے گوشت کے کباب لگاؤ ہم بھی تو دیکھین کہ تم کیونکر کباب لگاتے ہو ہم نے بڑے بڑے زبردست دیوؤن کو دیکھا کہ اُنھون نے جب ہم سے فساد کیا وہ ہمارے ہاتھ سے مارے گئے یہ حسرت دل مین لے کر گئے کہ ہم کباب لگا کر کھائین صحرا پر کسی کا اختیار نہین ہی جو اپنا فرق ڈالے یہ وقف سی ہی جو ادھر سے گذرے گا ضرور مقام راحت پاکر قیام کرے گا اگر ایسا ہی تھا تو تم سے یا تمھارے مالک نے اسکا بندوبست کیا ہوتا تاکہ کوئی نہ آسکتا اس سے کیا حاصل کہ بیکار کی تقریر کرتے ہو کہ یہان سے چلے جاؤ ہمارے مالک کا حکم نہین ہی کوئی حکم نامہ دکھاؤ کہ جس مین یہ تحریر ہو کہ کوئی یہان نہ ٹھہرے صلاح کی تو یہ بات ہی اگر فساد منظور ہی تو ہم تم سے کیا فساد کرین تم اپنے مالک کو جاکر خبر کرو وہ آکر ہم کو یہان سے ہٹا دے تو شاید ہم یہان سے ہٹین ورنہ تمھاری کیا لیاقت ہی جو تم ہمارے ایک ادنی ملازم کو بھی ہٹا سکو دوسرے اس امر کا خیال ہی کہ تم کم ہو اور ہمارے ملازم بہت ہین کیا تم سے بولین یہان سے چلے جاؤ اور اپنے ہمراہ اور دیوزادون کو بھی لے آؤ اس وقت تصدیر کرو تو بات طریقہ کی ہی ذرا کچھ ہم کو بھی معلوم ہو اور تم کو بھی فرا ملے اس طور سے جو شاہزادہ نے فرمایا وہ دیو صورت ہی دیکھکر حیران ہو رہے تھے تقریر دلپذیر نہ سنکے اور سخت برہم ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم نے تو پہلے ہی یہ چاہا تھا کہ ہم آپ سب کو اس حال سے آگاہ کرین اور کہدین کہ آپ یہان سے چلے جائین مگر جب آپ کے ملازمون نے ہم کو کوہ پر آنے سے روکا تو ہم نے ضرور اُن سے کہا کہ تم سب چلے جاؤ ہم ان آدم زادون کے گوشت کے کباب لگا کر کھائینگے اور ضرور کہا کہ اگر ہمارے مالک کو خبر ہوگی تو وہ آکر تم کو قتل کرے گا اور ضرور کہا کہ ہم تم کو ہٹا دینگے مگر اس سبب سے تامل کیا کہ نامہ و نشان معلوم ہو جائے ورنہ اب تک ہم کب کے خبر اپنے مالک و آقا کو کر چکے ہوتے ہم کو صرف نام و نشان دریافت کرنے کے لیے آئے تھے اور اس امر سے آگاہ کرنے کے لیے کہ یہان سے چلے جاؤ یہ سب فساد پر آمادہ ہوئے ہم بھی برسر فساد ہوئے صرف یہ خیال تھا اور ہی کہ اگر ہمارے بادشاہ کو اس حال کی خبر ہوگی تو بڑا غضب ہوگا وہ ضرور آکر فساد کرے گا اور سوائے قتل و غارت کے دوسرا انجام نہ ہوگا آگاہ ہو کہ یہان سے تھوڑی دور پر ایک مقام ہی کہ اُسکو ابلاغیہ کہتے ہین وہ بہت بڑا شہر ہی اور اس صحرا کا بھی نام ابلاغیہ ہی اسی ملک کے حوالی مین ہی وہان کا حاکم و بادشاہ دیو ابلخ بلند شاخ ہی جو کہ نبیرہ ہی دیو عفریت کا اور یہ صحرا اُس دیو کا شکارگاہ ہی اور ہم اُسکے ملازم ہین اور ہم کو یہان مقرر کیا ہی اور حکم دیا ہی کہ کسی کو یہان آنے نہ دینا ہمارا آقا بہت زبردست دیو ہی ثانی عفریت ہی مشکل اپنے دادا کے زبردست اور قوی ہی ہم سب خداوند ابلیس کو سجدہ کرتے ہین ہمارے آقا کے پاس وہ دیوزاد آکر جمع ہوئے ہین کہ جنکے بزرگون کو حمزہ عرب نے قتل کیا ہی اور سب نے ہمارے آقا کی اطاعت کی ہی ہمارے آقا نے اُن سے اقرار کیا ہی کہ مین اولاد حمزہ سے جو کہ پردہ قاف مین ہی خوض خون تم سب کے بزرگون کا لونگا و نیز اپنے بزرگون کا اور تمام قاف مین دین ابلیسی کو جاری کرونگا قریب ثانی وغیرہ کو قتل کرونگا اور معاوضہ خون بزرگان لونگا مگر چند در چند سبب سے اُنھون نے لشکر کشی نہین کی اس سبب سے لڑائی نہین ہوئی ورنہ اب تک یہان سے دین اسلام اُٹھ جاتا سوائے خداوند ابلیس کے کسی کا دین نہ ہوتا اہل اسلام کا نام تک کوئی نہ لیتا اُنھون نے لشکر خوب آراستہ کر لیا ہی وہ دیوان خدا پرست سے

جانی دشمن ہین ہم کو یہ خوش ہوا جب آپ سب کو دیکھا کہا ایسا نہ ہو کہ کوئی اُنکو خبر کردے اور وہ
لشکر لے کر آپڑین تو خرابی ہو کیونکہ اُنکے پاس لشکر اسوقت قریب نو لاکھ کے موجود ہی اور وہ یہ
قصد کر رہے ہین کہ قلعہ یاقوت نگار پر لشکر کشی کرین اور اخضر پریزاد سے معرکہ پڑے کیونکہ
اُسکے ملک مین چار آدم زاد خاندان حمزہ سے اسوقت موجود ہین اُن سے لڑنے کے لیے اُدھر لو
لشکر لے کر جاتے ہین ورنہ وہ پہلے فرلشیہ ثانی سے مقابلہ کرتے مگر یہ خبر جو سنی کہ اُن آدم زادون
نے بڑا سر اُٹھایا ہی دیو ہامان ایسے دیو کو قتل کیا ہی کوئی طلسم اُس جوالی مین تھا اُس کو فتح
کیا ہی بہت مال و اسباب ہاتھ آیا ہی خیال ہوا کہ اُس ملک کو بھی فتح کرکے اور اُن آدم زادون
کو قتل کرکے اخضر کو اپنا مطیع کرو اور سب مال و اسباب پر قبضہ کرو پھر فرلشیہ ثانی سے مقابلہ
کرو اس سبب سے اُدھر کو لشکر کشی کا قصد ہی لشکر طیار ہو چکا ہی دو ایک دن مین روانہ ہونگے
اب ہم سب کے نزدیک بہتر یہ ہی کہ آپ لوگ یہان سے چلے جائیے ہم اس امر سے بھی باز
آئے کہ آپ لوگون کے کباب کھائین کیونکہ ہم کو آپ کی صورت دیکھ کر رحم آگیا ورنہ کیسا
ممکن تھا کہ یہان سے کوئی زندہ بچ کر جا سکتا آیندہ آپ کو اختیار ہی اگر دیو ابلاغ کو خبر ہوگی
تو پھر بچنا دشوار ہوگا یہ سب دیو بھاگ جائینگے اُسکی صورت دیکھکر آپ اُسکے لشکر کے دیوؤن کا لقمہ ہوجائینگے
اُسکا تو یہ قصد ہی کہ مین پردہ قاف کو اولاد حمزہ سے پاک و صاف کرلون اور دین اسلام کو مٹا لون
تو لشکر دیوان لے کر پردۂ دنیا پر جاؤن اور وہان اولاد حمزہ سے مقابلہ کرون اُنکو وہان بھی قتل
کرکے تمام دنیا کو اپنے قبضہ مین کرون اور ایک مذہب از پردۂ قاف تا پردۂ دنیا ہوجائے
اب آدم زادون کا بچنا اُنکے ہاتھ سے دشوار ہی خیر جو دن کی زندگی ہی وہ دن کی ہی ورنہ سب
قتل ہونگے یہ جو اُن دیوؤن نے بیان کیا شاہزادہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ دیو ابلیس پرست
ہین فرمایا کہ بس خیریت اسی مین ہی کہ دین ابلیس پرستی کو ترک کرو اور دین اسلام اختیار کرو
ورنہ تمھاری جان کی خیر نہین ہی آگاہ ہو کہ ہم وہی آدم زاد ہین کہ جنھون نے دیو ہامان کو قتل
کیا ہی اور طلسم فتح کیا ہی اور جو مال و اسباب تم کوہ پر دیکھتے ہو یہ سب مال طلسمی ہی پردۂ
دنیا کو یہ سب مال لے کر جاتے ہین آگاہ ہو کہ ہم ہی لوگون نے دیو ہامان کو قتل کیا
اور طلسم کو فتح کیا ہمارے ہی بزرگ پردۂ قاف مین آئے تھے حمزہ صاحبقران کہ جنکا
لقب پردۂ قاف مین زلزلہ قاف کوچک سلیمان ہوا ہی ہمارے ہی دادا ہین ہم حمزہ صاحبقران
کی اولاد سے ہین وہ دیو ابلاغ کیسا گیدی ہی جو ہم سے مقابلہ کرے گا یا اخضر پریزاد پر
لشکر کشی کرے گا مثل اپنے دادا کے ہمارے ہاتھ سے مارا جائے گا اُس کے دادا کو ہمارے
دادا نے قتل کیا ہم اُسکو قتل کرینگے اُس سے کہدو کہ وہ زیادہ تکلیف نہ کرے جن کی
تلاش مین وہ لشکر لے کر طرف قلعہ یاقوت نگار کے جاتا تھا اب کیون جائے بیکار راہ کی
تکلیف کیون اُٹھائے اسی مقام پر ہم کو وہ اپنے جوہر دکھائے اُسکے پاس نو لاکھ نرۂ دیو
ہین وہ اُن کو لے کر آئے اور ہم سے مقابلہ کرے اخضر پریزاد نے اُسکا کیا بگاڑا ہی زیادہ تر
اُسکو ہم سے تمنا ہی سو ہم موجود ہین وہ بچۂ شیطان کیا مقابلہ کرے گا ہمارے ہاتھ سے
کتے کی موت مارا جائے گا اُسکی بھی قضا ہی مثل دیو ہامان کے ہم وہ لوگ ہین کہ جنھون
نے پردہ دنیا سے یہان آکر اپنے نام کے جھنڈے گاڑ دیئے اور سب دیوان زبردست

کو پست کیا عفریت ہمارا کیا کر سکا جو اُسکا پوتا کریگا اپنے کردار کی سزا پائے گا تم نے بڑی مہربانی کی
جو ہم کو اس حال سے آگاہ کیا ورنہ بڑی ہم کو تکلیف ہوتی پھر پردہ دنیا پر سے اسکی مہر بونی کو آنا
پڑتا اب ہم اُسکو سزا دے کر اپنا مطیع کر کے پردۂ دنیا کو جائینگے یہ شکار خوب ہاتھ لگا ہم تو
اسی امر کے ہر وقت جویان رہتے ہین کہ کوئی تو مقابلہ کرے وہ گیدی کیا مقابلہ کریگا اور کیا
دین اسلام کو مٹائے گا اُسکا خدا کیا حقیقت رکھتا ہی ہم صبح و شام اُس پر لعنت کرتے ہین یہ
کہکر ہزارون دشنام شیطان و دیو ابلاغ کو دین اور ان سے کہا کہ اگر تم کو یہ امر منظور ہی کہ
دین اسلام قبول کرو تو خیر ورنہ یہان سے چلے جاؤ اور اپنے بادشاہ لطفہ حرام کو خبر کر دو کہ وہ
آکر یہ سب مال و اسباب ہم سے لے لے اور ہم کو اس مقام سے ہٹا دے اگر کچھ تقریر کرو گے
تو پچھتاؤ گے آیندہ تم کو اختیار ہی اگر ہم کو یہ معلوم ہوتا کہ تم ابلیس پرست ہو تو ہم تم کو اپنے
روبرو طلب بھی نہ کرتے اپنے ملازمون کو حکم دیتے کہ انکو نکالدو یہ نہ آنے پائین خیر تمھارے
آنے سے یہ حال تو معلوم ہوا کہ ابلاغ لطفہ حرام کا یہ قصد ہی اس طرز سے جو شاہزادہ نے
فرمایا اُنکو بہت غصہ آیا اور کہا کہ او انسان سرسیاہ دندان سفید تو شان خداوندی مین کیا کلمہ
کہتا ہی ہماری ہزار جانین ہر ایک ناخن پاے خداوند پر نثار ہین اور تو ہمارے روبرو ہمارے
بادشاہ کو جو کہ شاہ دیوان قاف ہی کلمات ناسزا کہتا ہی اب تو ہم تجکو یہان سے ہٹا کر جائینگے
بلکہ تیرے گوشت کے کباب لگائین گے تو اپنے دل مین سوچا کیا ہی کیا اس سرزمین کو بھی
تو نے قلعہ یاقوت نگار خیال کیا ہی کیا ہم سب کو بھی تو نے لشکر دیو یا مان تصور کیا ہی وہ سب
نامرد تھے جو آدم زاد کے ہاتھ سے مارے گئے اور بھاگے ہم سب تو تم لوگون کے خون کے پیاسے
ہین اب ہم زندہ بھی چھوڑتے ہین ان دیو زادون و پریزادون پر نہ بھولنا ایک حملہ مین سب کو
خاک سیاہ کر دینگے یہ ہم سے کیا مقابلہ کرینگے ہم چند دیوان سب کے لیے اور تم سب کے لیے
کافی ہین اسی مین خیریت ہی کہ اُٹھو اور خداوند ابلیس کو سجدہ کرو اور ہمارے بادشاہ کی غلامی اختیار
کرو ورنہ تم سب کی قضا ہی اور ہمارے لقمہ ہوگے اب معلوم ہوا کہ تم اولاد حمزہ سے ہو اور
خدا پرست ہو اب تو تمھارا قتل ہم پر لازم ہوا دیکھین کہ اب تم یہان سے کیونکر نہین جاتے
ہو ہم لوگ بھی دیو ہامان بنایا ہی ہم اُس شخص کے ملازم ہین جو کہ تمام دیوان قاف کا افسر اور حاکم
ہی تم سب کو خداوند ابلیس نے اپنی قدرت سے یہان پہونچا دیا راہ کی زحمت سے بچایا بڑی
تکلیف اور زحمت سے ہمارا بادشاہ بچا ورنہ تکلیف راہ بہت گوارا کرنے پڑتی بادشاہ
کے آنے کی کیا ضرورت ہی ہم ہی کافی ہین لو اب تم ہم کو روک لو دیکھو ہم تمھارا لقمہ کرتے ہین
یا نہین یہ کہکر اُن مین سے ایک نے قصد کیا کہ ہاتھ بڑھا کر شاہزادہ کو اُٹھا کر منھ مین رکھ لون
اُسکا ہاتھ اُٹھا تھا اور ہاتھ کا قریب پہونچنا تھا کہ شاہزادہ اُسی طور سے بے خوف
بیٹھا رہا اپنے مقام سے حرکت تک نہ کی جیسے ہاتھ قریب پہونچا شاہزادہ نے اپنا دست
خورشید نما بڑھا کر اُسکا ہاتھ پکڑ کر ایک جھٹکا دیا کہ وہ اوندھے منھ سامنے گرا جیسے زمین پر گرا
اُسکے ہاتھ سے اُس کے منھ پر ایک طمانچہ مارا کہ تڑاکے کی صدا پیدا ہوئی وہ بے ہوش
ہو گیا اگر پورا طمانچہ پڑتا تو سر چنبر گردن سے اُڑ جاتا اُسکا کرنا تھا کہ اُسکے ہمراہی کے دل بیٹھ
گئے چلنے رستم ثانی و شہریار روایرج نامدار نے ان سب کو روکا اور قصد کیا کہ ہلاک

کرین مگر سہراب نے کہا کہ ای والد بزرگوار وجد نامدار وعم عالی وقاران حرامزدون کو ہلاک نہ کرنا مگر
صرف کچھ سزا دیدیجیے کہ یہ یاد کرین اور اپنی حرکت سے نادم ہون انکا قتل کرنا کیا مشکل ہی پر
جو شاہزادہ نے کہا ان صاحبون نے ان دیوون کو ایک ہی حملہ مین زیر کرلیا اور سر سے بلند کرکے
زمین پر دے مارا اور حکم دیا کہ انکے ناک وکان کاٹ کر پہاڑ پر سے نکالدو بس یہی سزا کافی ہی
دیوان ہمراہی شاہزادگان نے ایسا ہی کیا کہ اُنکے ناک وکان کاٹ کر نیچے پہاڑ کے ڈالدیا اُس
دیو کی جو آنکھ کھلی کہ جس نے سہراب ثانی پر حملہ کیا اور ضرب طپانچہ سے بے ہوش ہوگیا
تھا شاہزادہ کو سامنے بیٹھا ہوا پایا یا ملک الموت کو سر پر دیکھا جلدی سے آنکھ بند کرلی شاہزادہ
نے حکم دیا کہ اسکو بھی زیر کوہ ڈالدو پریزادون نے اُسکو بھی اُسی حالت سے کہ کان و ناک
کاٹ کر زیر کوہ ڈالدیا یہان وہ دیو سب ناک وکان کٹے ہوئے پڑے تھے جب دیو اسکو
بھی اُسی حالت سے زیر کوہ ڈال کر چلے گئے اُن سب نے اُسکی بھی حالت اپنی سی پائی
اسکو پکارا گو وہ ہوشیار تھا مگر اُسنے جواب نہ دیا خاموش پڑا رہا جب ان دیوون نے کہا کہ
خوف نہ کر ہم ہین تمھارے ساتھی ہوشیار ہو دیکھو کہ ہمارے کیا حالت ہی اور کیا صورت ہی
چل کر دیو ابلاغ اپنے بادشاہ سے سب حال کی خبر کرین کہ وہ تشریف لاکر ان سب کو سزا
دے یہ جو اُن سب نے کہا اب اُسنے آنکھ کھول لی اپنے ساتھ کے دیوون کو دیکھا کہ سب کے
ناک وکان کٹے ہوئے ہین خون جاری ہی یہ دیکھکر وہ اُٹھا اور کہا کہ تم نے مفت مین اپنی
یہ حالت کرائی بیکار تکرار کی خاموش چلے آتے اور بادشاہ سے خبر کرتے وہ آکر سمجھ لیتا تم کو
جانا ہی نہ تھا جیسے دیکھا تھا فوراً جاکر اطلاع کرتے یہ کیا تقدیر خداوندا بلیس نے کی کہ نکٹے ہوگئے
اب سب دیکھ کر طعنہ زنی کرینگے اور کیا صورت تحس جاکر بادشاہ کو دکھائین وہ جو دریافت
کرے کہ یہ کیا صورت بنائی ہی تو کیا جواب دین اُن مین سے ایک نے کہا کہ اب تو جو ہونا
تھا وہ ہوا اگر تم بڑے نادان ہو ذرا سی تو بات ہی کہ یہان سے فریاد کرتے ہوئے بادشاہ کے
پاس چلو اور اس طور سے فریاد کرو کہ ہم کو سکیڑون دیو اور پریزادون نے لپیٹ کر اسحالت
کو پہونچایا آج صبح کو جو ہم صحرا مین برائے نگرانی گئے تو وہان ہزارون دیو و پریزاد دیکھے کہ وہ صحرا
مین پھر رہے ہین اور دیکھا کہ بہت سے آدم زاد بالائے کوہ بیٹھے ہوئے ہین مگر قرینہ سے
ثابت ہوا کہ اُن آدم زادون مین چار آدم زاد جو کہ سب سے زیادہ حسین وخوبصورت ہین
وہ ان سب کے حاکم ہین ہم نے اس خیال سے اُن دیو زاد و پریزاد کو منع کیا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ
سب اس صحرا کو برباد کرین اور آپ کے جانوران شکار ہی کا شکار کرین تو آپ ہم سے
ناراض ہون اور خفا ہون ہم نے اُن سے کہا کہ اس صحرا سے چلے جاؤ یہ شاہ دیوان قاف
کا بیرۂ عفریت دیو ابلاغ بلند شاخ کی شکارگاہ ہی یہان نہ قیام کرو ورنہ بادشاہ خفا ہوگا
اُنھون نے آپ کا نام بھی سنا مگر کچھ پروانہ کی ہم نے دوبارہ پھر کہا پھر وہ کچھ خبر نہ ہوئے
جب ہم نے تیسری مرتبہ کہا تو وہ برہم ہوکر بولے کہ وہ کیا ہی اور تم کیا ہو جو ہم کو
کرین بس ہم کو تاب نہ رہی ہم نے کہا کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ ہم نکالدینگے ہم نے فقرہ
یہ کلمہ برہم ہوکر کہا یہ ہمارا کہنا تھا کہ وہ ہم سے لپٹ گئے وہ بہت سے تھے ہم کو اور روسے
بلبوے کے پکڑ لیا اور اُن آدم زادون کے پاس لے گئے جو کہ کوہ پر بیٹھے ہوئے تھے انھون نے

ہم سے دریافت کیا کہ تم کون ہو تب ہم نے سب حال آپ کا بیان کیا اور آپ کا نام ظاہر کیا کہ
ہم اُنکے ملازم ہین مذہب کا حال دریافت کیا ہم نے کہا کہ ہم ابلیس پرست ہین ہم نے یہ
بھی ظاہر کردیا کہ وہ لشکر لے کر طرف قلعہ یاقوت نگار کے جاتے ہین انھون نے وجہ دریافت
کی ہم نے کہدیا کہ برائے قتل اولاد حمزہ کے کہ وہ وہان موجود ہی کسی سبب سے افعطریس نے
پردہ دنیا پر سے اولاد حمزہ کو طلب کیا ہی یہ سننا تھا کہ وہ لوگ بہت برہم ہوے انمین
ایک طفل ہی کہ اُسکا سن کوئی گیارہ بارہ برس کا ہی بہت برہم ہوا ہزارون دشنام آپ کو
دین اور خداوند کو اور کہا کہ جاکر اُس دیوا بلاغ سے کہدو کہ تو جنکی تلاش مین طرف قلعہ یاقوت نگار
کے لشکر لے کر جاتا ہی ہم وہی ہین یہان آکر اترے ہین طرف پردہ دنیا کے جاتے تھے مگر اب
ہم کو لازم ہوا کہ جب تک تجکو مسلمان نہ کرلینگے نہ جانین گے یا قتل اور حکم دیا کہ ان سب کے
ناک وکان کاٹ لو ہم ناچار تھے جو اُنھون نے بدعت ہم پر کی ہم کو گوارا کرنا پڑی ہماری
فریاد رسی فرمایئے اور اُن سب ظالمون کو اسکی سزا دیجیے جب اس طور سے بیان کروگے تو بادشاہ
کو بھی رحم آئے گا اگر صاف صاف حال کہدوگے تو وہ ناراض ہونگے اور فرمائین گے کہ
جب کہ تم تھوڑے سے تھے تو کیون گئے اور کیون تکرار کی اگر تم نے منع کیا تھا اُنھون نے
نہین سُنا تھا تو چلے آئے ہوتے ہم سے خبر کی ہوتی ہم اُسکا کچھ بندوبست کرتے جیسا کیا
ویسی سزا پائی جب یہ کہوگے کہ ہم نے تین مرتبہ منع کیا اور اُنھون نے جواب سخت دیا اور
آپ کو بُرا کہا ہم کو تاب نہ رہی صرف اس قدر کہنے پر کہ ہم تم کو یہان سے نکالدینگے ہزارون گالیان
گئے اور پکڑ لیا بس اس بات پر بادشاہ ناراض نہ ہونگے بلکہ اُنکے اوپر بہت غصہ آئے گا
اور اُسیوقت برائے سرکوبی تشریف لائینگے سب نے کہا کہ یہ رائے خوب ہی اُسی حالت
سے باہم یہ صلاح کرکے طرف شہر ابلاغیہ کے روانہ ہوئے ادھر سے یہ چلے اُدھر سے دیوا بلاغ
برائے شکار چند سردارون سے لشکر کو بیرون شہر قیام پذیر کراکے آیا تھا اور حکم دے چکا
تھا کہ پرسون ہم یہان سے طرف قلعہ یاقوت نگار کے سفر کرینگے دو دن شکار کھیل لینگے
یہ حرامزادہ طرف صحرا کے شکار کو آتا تھا اور یہ سب مکار بحال خراب و بیقرار اُسکے پاس
فریادی جاتے تھے تھوڑی راہ طی کی تھی کہ گرد کوس بھر اُس صحرا سے چلے تھے کہ دیکھا شہر
کی طرف سے گرد بلند ہوئی یہ اُسی مقام پر ٹھہر گئے دیکھنے لگے کہ گرد کیسی ہی کون شہر کی طرف سے
آتا ہی دیکھ رہے تھے کہ دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا ان سب نے دیکھا کہ اُس گرد سے بادشاہ مع چند
سردارون کے ظاہر ہوا کل سامان شکار ہمراہ لیے ہوئے اسی طرف کو چلا آتا ہی یہ دیکھ کر وہ سب
فریاد کرتے ہوئے دیوا بلاغ کی طرف چلے اُدھر دیوا بلاغ نے دیکھا کہ چند دیو عجب حالت سے کہ
لباس اُنکے خون مین تر بہ تر ناک وکان ندارد بحال پریشان میری طرف آتے ہین سردارون سے کہا کہ
نہ معلوم ان بیچارون پر کس نے ستم کیا ہی یہ فریادی ضرور ہین میرے پاس فریاد لے کر جاتے ہین مگر
تعجب اس امر کا ہی کہ میرے شکارگاہ کی طرف سے آتے ہین کیا میرے ملازمون نے ان پر ستم کیا
ہی اگر اُنھون نے ان پر بیجا ستم کیا ہی تو ضرور اُن کو سزا دونگا ابلاغ سردارون سے یہ کہہ رہا تھا کہ وہ
آکر پہونچے اب سب نے بیحد نالہ کیا تو وہ دیو ہین جو کہ برائے حفاظت شکارگاہ مقرر تھے یہ کیا
اُنکی حالت ہی کون ایسا زبردست آیا ہی کہ جس نے یہ حال ان سب کا کیا ہی دریافت کرو کہ

تم پر کیا بلا نازل ہوئی جو یہ تمھاری حالت ہوئی ایک دیو نے اُن سے پوچھا انھون نے وہی تقریر بکر
آمیز بیان کی اور کہا کہ ہم پر یہ مصیبت پڑی اور اس طور سے یہ ہم پر بلا نازل ہوئی وہی آدم زاد کہ
جنکو اخضر پریزاد نے دنیا پر سے بلا یا تھا اور اپنا داماد بنایا تھا اب مع اپنے فرزند کے طلسم وغیرہ
فتح کر کے اور دیو ہا یان کو قتل کر کے مع کل مال و اسباب طلسمی کے طرف پردہ دنیا کے جاتا تھا
راہ مین اُسکو آپ کی شکارگاہ ملی وہ اُس مین اترا ہم نے منع کیا نہ مانا بہت سے دیو ہم سے لپٹ
گئے ہم کو پکڑ لیا اور یہ حالت کی نواسہ اخضر پریزاد نے آپ کو بہت سخت و سست کہا
ہی اور جب ہم سے سُنا کہ آپ مع لشکر طرف قلعہ یاقوت نگار کے جانے والے ہین تو پیام دیا
ہی کہ اونا ہنجار تو کیون اُدھر کو جاتا ہی مین تیری سرکوبی کو یہان آیا ہون تاکہ تکلیف راہ تجکو نہ ہو اور
کیا عرض کرین کہ جو کلمات مہمل او بیہودہ آپ کی شان و خداوند کی شان مین کہے ہین یہ جو
ابلاغ نے سُنا دنگ ہو گیا اور کہا کہ کیا اُن آدم زادون کے ہمراہ لشکر بھی ہی اُنھون نے عرض کیا
کہ جی لشکر تو نہین معلوم ہوتا ہی مگر مال و اسباب بہت ہی خزانہ طلسمی ہی کرورون روپیہ ہی ابلاغ
نے کہا کہ وہ آدم زاد نہ ہونگے یہ کوئی اور ہونگے اُنھون نے عرض کیا کہ جی نہین وہی ہین
اُنھون نے خود اپنی زبان سے کہا کہ کہدیا کہ وہی آدم زاد ہین یہ جو اُن سب نے بیان کیا
دیو ابلاغ کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ قضا اس کو کہتے ہین کہ کہان قلعہ یاقوت نگار
اور کہان صحرا بلا غیبہ قضا جو تھی تو یہان آکر مقیم ہوئے یا تو دنیا کو جاتے تھے یا قضا نے
روک لیا قربان ہو جاؤن مین اپنے خداوند کے کہ جس نے زحمت سے سفر کی مجکو بچایا اور
میری خواہش کے موافق اُن آدم زادون کو یہان پہونچا دیا چلو چل کر دیکھین کہ وہی آدم زاد
ہین یا اور ہین تم مین سے کوئی انکو پہچانتا بھی ہی چند دیوؤن نے عرض کیا کہ ہم بخوبی پہچانتے ہین
کیونکہ ہم تو برسون اُن سے لڑے ہین جب کہ دیو ہا یان کے لشکر مین ہم تھے تو ہم نے بارہا اُن
آدم زادون کو دیکھا ہی ہان اُس آدم زاد کو نہین پہچانتے ہین کہ جس کو نواسہ اخضر پریزاد کا
طلسم سے رہا کر کے لایا ہی کہ وہ کون ہی دیو ابلاغ نے کہا کہ اور سب کو تو پہچانتے ہو گے کہ
بخوبی دیو ابلاغ اُن مین سے ایک دیو کو ساتھ لے کر چلا جن کے کہ ناک و کان کٹے
تھے اور باقی کو حکم دیا کہ بیرون شہر ہمارا لشکر فرودش ہی تم وہان جاؤ اور شفاخانہ مین جا کر اپنا
علاج کراؤ ہم ابھی اُن آدم زادون کو اُس حرکت کی سزا دے کر آتے ہین وہ سب نکٹے اُسی
حالت سے لشکر مین آئے اور شفاخانہ مین داخل ہو کر اپنے علاج مین مصروف ہوئے اُدھر وہ
دیو دیو ابلاغ کو لے کر شکارگاہ مین آیا اور زور سے للکارے ہو کر بتانے لگا کہ وہ سامنے جو
پہاڑ ہی اُس پہاڑ پر وہ سب آدم زاد ہین ابھی مین اور دیو بھی اور پریزاد بھی ہین اور سب
مال و اسباب بھی ہی دیو ابلاغ بلند شاخ نے اُس سے کہا کہ قریب چل کر بتا دے اُسنے
کہا کہ غلام نہ جائے گا غلام کو اُنکی صورت دیکھ کر غصہ آئے گا غلام اُن پر جا پڑے گا وہ بہت
سے ہین غلام کی جان مفت جائے گی اگر آپ کو یہ منظور ہو کہ مین قتل ہو جاؤن تو کیا
نقصان ہی مین چلتا ہون اُس دیو نے اس طور سے کہا کہ دیو ابلاغ نے جواب دیا کہ
اچھا تو نہ چل ہم کو معلوم ہو گیا دیو ابلاغ اُسکو اسی مقام پر چھوڑ کر وہان سے مع سردارین
کے طرف اُس پہاڑ کے چلا جب قریب پہاڑ پہونچا دیکھا کہ پہاڑ پر خیمے وغیرہ بہت سے

بر پا ہین دیو و پریزاد ہزارون پھر رہے ہین قلعہ کوہ پر چار آدم زاد بہ لباس زرنگار بیٹھے ہوئے ہین
کرسی ہاے مرصع کار پر اور ہزارون آدم زاد انکی خدمت مین حاضر ہین ان سب کو دیکھکر دیوا بلاغ
و نیز اُسکے ہمراہیون کے منھ مین پانی بھر آیا اور یہ خیال پیدا ہوا کہ کیا ہی ہم خوش ہوتے اگر خداوند
ابلیس ان سب کو ہمارا لقمہ کرادیتا کیونکہ ان سب کا گوشت لطیف اور باذالقہ و مرغن ہوگا
کس لیے کہ جوان ہین ہی وہ فربہ اور صاحب تن و توش اور حسین ہی سُنا گیا ہی کہ خوبصورت
انسان کا گوشت نمکین ہوتا ہی یہ جوا بلاغ نے کہا سب نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا
خداوندا ایسا کرین انکی صورتین دیکھکر ہمارے بھی دل بھر بھرا اٹھتے ہین کیا بیان کرین کہ جو دل کا
حال ہی یہ دل مین آتا ہی کہ جا پڑین مگر ان مین وہ شخص ہین کہ جنھون نے دیو یا مان کو قتل
کیا ہی اس خوف سے قصد نہین کرتے ہین ورنہ اگر اور کوئی ہوتا تو فرور جا پڑتے اور لقمہ کرلیتے
مگر ان لوگون سے خوف معلوم ہوتا ہی دیوا بلاغ نے کہا کہ تامل کرو مین ان سب کو اسیر کرکے تم
سب کے حوالہ کرتا ہون ہان یہ چار جو ہین یہ میرا حصہ ہین ان مین سے کسی کو نہ دونگا سب
نے جواب دیا کہ آپ ہم سب کے مالک ہین جو دیجیے گا ہم قبول کرینگے یہان تو یہ باتین ہو رہی
ہین اور سب دیو طرف کوہ کے دیکھ رہے ہین وہان کوہ پر سب نے دیکھا کہ ایک سمت سے کئی
سو دیو بہت قوی اور زبردست نمودار ہوئے اُنکے آگے آگے ایک دیو بہت زبردست ہی
تاج سر پر رکھے ہوئے اژدہ پشت نہنگ دوش پر طریقہ سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ ان سب کا بادشاہ
ہی اور یہ سب سردار ہین وہ سب زیر کوہ آکر کھڑے ہوئے اور ہماری طرف دیکھ رہے ہین ان
سب نے شاہزادون سے عرض کیا کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ کس قدر دیو زیر کوہ آکر کھڑے ہوئے
ہین نہ معلوم یہ کون ہین اور کس مطلب سے آئے ہین شاہزادون نے فرمایا کہ آگے ہین تو آنے
دو اگر ہم سے کچھ تعرض کرینگے تو دیکھا جائے گا ورنہ کیا ضرورت ہی جو ہم اُن سے کسی قسم کا تعرض کرین
یہ ہمارے مذہب مین جائز نہین ہی کہ اپنی طرف سے کسی قسم کی زیادتی کرین یہ فرماکر حکم دیا کہ ہمارے
واسطے سامان شکار مہیا کیا جائے ہم شکار کو جائینگے خالی بیٹھے ہوئے کیا کرین دل پریشان
ہوتا ہی آج تو یہان ضرور قیام رہے گا کل یہان سے روانہ ہونگے یہ سنکے پریزاد وغیرہ سامان شکار
درست کرنے لگے یہان سامان شکار کا بندوبست ہو رہا ہی اُدھر دیوا بلاغ نے چند سردارون
سے کہا کہ تم ان لوگون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہمارا بادشاہ دیوان تاک دیوا بلاغ بلند شاخ
فرماتا ہی کہ آپ لوگ جو یہان اگر فروکش ہوئے ہین تو کس غرض سے یہ میری شکارگاہ ہی یہان
کسی کو حکم اُترنے کا نہین ہی مین نے سُنا ہی کہ میرے ملازمون نے جو آپ کو منع کیا تو آپ نے
اُن پر بدعت کی اور اُنکے ناک و کان کاٹ کر یہان سے نکال دیا یہ بھی کوئی طریقہ ہی کہ دوسرے
کے مقام پر زبردستی قبضہ مخالفانہ کیا اور مین نے یہ بھی سنا ہی کہ آپ لوگ خدا پرست ہین یہ امر ہم کو
بہت ناگوار ہوا اور بہت ہم کو غصہ آیا لہذا ہم تم کو آگاہ کرتے ہین کہ خیریت اسی مین ہی کہ اگر ہماری
اطاعت کرو اور دین ابلیس پرستی اختیار کرو تو ہم تمھاری اس خطا سے درگذر کرینگے کو ہمارے
تمھارے خصومت قلبی اور عداوت دلی ہی کیونکہ تمھارے بزرگون نے ہمارے بزرگون کو
قتل کیا ہی ہم کو اُنکے خون کا عوض اُنکی اولاد سے لینا پر فرور ہی مگر اس شرط سے ہم سب سے
باز آئینگے اگر ہماری اطاعت کرینگے اور دین ابلیس پرستی اختیار کرینگے کو ہم معاوضہ خون

سے باز آئین گے اسی سبب سے تم کو حکم دیا جاتا ہی کہ تم اگر ہماری اطاعت کرو اور دین ابلیس پر سبی قبول کرو تو جان بچے گی یا دوسری صورت جان بری کی یہ ہی کہ جو کچھ مال و اسباب و خزانہ وغیرہ تم نے طلسم کو فتح کرکے حاصل کیا ہی وہ ہمارے حوالہ کرو اور یہان سے چلے جاؤ جب ہمین پردۂ قاف کے انتظام سے مہلت پاکر پردۂ دنیا پر برائے مقابلہ اولاد حمزہ آوینگا اُس وقت تم سے بھی سمجھ لونگا ہمین نے اُن اپنے ملازمون کے مُنھ سے یہ سُنا ہی کہ جن کے تم نے ناک و کان کاٹ کر اور اُن پر ظلم و بدعت کرکے یہان سے نکال دیا ہی کہ تم وہ لوگ ہو جو کہ پردۂ دنیا پر سے برائے کمک اخضر پیزادہ بموجب طلب اخضر پیزادہ کے آئے تھے جب کہ اُس پر دیو ہامان اُسکے سپہ سالار نے اُسکی دختر پر عاشق ہوکر لشکر کشی کی تھی اُسنے عاجز ہوکر تم کو بعالم فقیری پردۂ دنیا پر سے اُٹھوا منگایا تھا تم نے یہان آکر اسکی کمک کی اور دیو ہامان کو شکست دی اُسکے معاوضہ مین اخضر نے تمھارے ساتھ یہ سلوک کیا کہ اپنی دختر کی تمھارے ساتھ شادی کردی کہ جسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا جو کہ تمھارے ہمراہ ہی اُسی نے دیو ہامان کو قتل کیا اور طلسم کو فتح کیا دیو ابلاغ نے کل حالات جنگ و پیکار دیو ہامان اول سے آخر تک کہے اور کہا کہ کہنا کہ وہ زرانہ گذر گیا کہ آدم زادون نے یہان آکر دیو زادون کو قتل کیا دیو ہامان تمھارے ہاتھ سے مارا گیا اب میرا دور ہی ہین وہ دیو ہون کہ میرا کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہی مین یہ قصد کرچکا تھا اور بلکہ لشکر لے کر بیرون شہر آچکا ہون اور یہ میرا قصد تھا اور اب بھی ہی کہ مع لشکر قلعہ یاقوت نگار پر جاتا اور وہان تم لوگون سے مقابلہ کرکے خواہ قتل کرتا خواہ اپنا مطیع کرتا اور سب مال و اسباب طلسمی پر قبضہ کرتا جب سے مین نے یہ سُنا تھا کہ تم نے طلسم فتح کیا اور بہت مال و اسباب پایا اُس وقت سے مجکو اس امر کی ضرور کوشش ہوئی کہ قلعہ یاقوت نگار پر لشکر کشی کرون اور تم سے اپنے بزرگون کے خون کا عوض لون اگر تم میری اطاعت نہ کرو تو پہلے ہی سے یہ قصد میرا تھا مگر طلسم کی فتح کی حالت سُنکے زیادہ ولولہ ہوا اور لشکر تیار کرکے شہر سے کوچ کیا بیرون شہر آکر ایرا قصد تھا کہ پرسون یہان سے سفر کرون طرف قلعہ یاقوت نگار کے اسوقت بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا کہ دل نے کہا کہ چل کر شکار کھیل لو نہ معلوم پھر کب آنا ہو یہ سوچ کر مع چند سردارون کے ادھر کو روانہ ہوا راہ مین وہ دیو ملے جن پر تم نے بدعت کی تھی اُنسے سب حال معلوم ہوا مین نے خیال کیا کہ جنکے لیے تم تکلیف کرکے طرف قلعہ یاقوت نگار کے جاتے تھے وہ لوگ قدرت خداوندی سے اسی مقام پر آگئے زحمت راہ اور تکلیف سفر سے فارغ ہوا اُنکو چل کر نصیحت کرو اگر مان جائین تو خیر ورنہ اُنکو اس گستاخی کی سزا دو جو کہ سرزد ہوئی تھی تم ان پری زادون اور دیو زادون پر بھروسہ نہ کرنا جو کہ تمھارے ہمراہ ہین یہ سب ایک حملہ مین میرے لشکر کے بھاگ جائینگے اسوقت تم کو سوائے قتل ہونے کے چارہ نہ ہوگا اس امر کا خیال رہے کہ میرے ہمراہ اسوقت سات لاکھ نر دیو ہین اور یہ وہ ہین کہ جنکے باپ دادا تمھارے باپ دادا کے ہاتھ سے مارے گئے ہین سب تمھارے خون کے پیاسے ہین اور اسی وقت طلب گار ہین کہ تم سے اپنے خون کا معاوضہ لین لہذا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو بہت پچھتاؤگے مین تو اس قصد سے چل ہی چکا ہون تم سے اسی مقام پر سمجھ لونگا بعدہ تمام لشکر ہمراہ لے کر قلعہ یاقوت نگار پر جاکر اخضر پیزادہ کو اپنا مطیع کرونگا اُسکے بعد اور ممالک کی طرف رخ کرونگا قریشیہ ثانی وغیرہ سے مقابلہ کرکے اور اُن سب کو اپنے بزرگون کے خون کے معاوضہ مین قتل کرکے اور دین ابلیس کو تمام پردہ ہاے قاف مین جاری کرکے پردۂ دنیا پر جاؤنگا اور وہان اولاد حمزہ سے جسکو پاؤنگا قتل کرونگا بلکہ قوم انسان سے کسی کو

زندہ نہ رکھونگا کیونکہ اسی قوم کے ہاتھ سے میرے بزرگ قتل ہوئے ہین اور وہان دیو کی بستی آباد کرونگا انسان کا نام
تک باقی نہ رکھونگا اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو میرے کہنے پر عمل کرو ورنہ یاد رکھو کہ میرے لشکر کے دیو تم سب
کی اس طور سے بوٹیان اڑائین گے اور کھائین گے کہ جیسے زاغ و زغن کھاتے ہین کیونکہ اب مجکو اس امر کا خیال
آیا ہی اور مین نے معاوضہ خون بزرگان پر کمر کسی ہی بدون اُس کا معاوضہ لیے ہوئے مجکو چین نہ آئے گا ہان اُس
سے معاوضہ نہ لونگا جو کہ میری اطاعت و فرمانبرداری کرے گا اور دین خداوندا بلیس کو قبول کرے گا اور سجدہ
کرے گا تم سے جو یہ مین نے کہا کہ تم مال و اسباب طلسمی مجکو دے کر چلے جاؤ پردہ دنیا پر اس سے میرا یہ منشا
تھا کہ اگر تم وہان بھی چلے جاؤ گے تو بعد مہم قاف مین پردہ دنیا پر اگر سمجھ لونگا اتنے دنون اور زندگی بسر کرلو اور
اپنے بزرگون اور عزیزون سے اس حال کو کہدو اور سب کو آگاہ کردو تاکہ وہ آگاہ ہو کر میرے آنے سے خوف
کرین اور اپنی جان بچانے کی فکر کرین اور جب مین وہان آؤن تو میری اطاعت کرین اگر نہ کرین تو تم
سب ایک ہی مقام پر مارے جاؤ تاکہ ایک دوسرے کی حالت دیکھکر تاسف کرے اور یہ خیال دل مین
لائے کہ ہم نے اسی طور سے انکے بزرگون کو قتل کیا تھا یہ اُسکا معاوضہ ہی ان مصلحتون سے مین تم سے یہ کہتا
ہون اور تم کو امان دیتا ہون کہ تم سب مال و اسباب طلسمی میرے حوالہ کرکے چلے جاؤ اگر ان دونون امرون
مین کسی پر عمل نہ کروگے تو یاد رکھو بہت پچتاؤ گے آیندہ تم کو اختیار ہی مجکو دیو ہامان نہ تصور کرنا مین پوتا ہون
دیو عفریت کا جو کہ تمام پردہ ہاے قاف مین ایک دیو تھا بلکہ اُس سے بھی قوت مین زیادہ ہون مین نے
تم کو اپنے قصد سے آگاہ کردیا اب تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی یہ کہکر دیو ابلاغ نے چند سردار طرف کوہ کے
روانہ کیے اور کہا کہ میرے اس پیام کا جواب لے آؤ تم کو اجازت دی جاتی ہی کہ اگر وہ لوگ کچھ سخت کلامی
یا کچھ الفاظ ناسزا میری شان مین یا خداوند کی شان مین زبان پر لائین تو تم اس امر کا پاس نہ کرنا کہ یہ لوگ
بہت ہین فوراً آمادہ فساد ہونا اور جو ایسی حرکت کرے اُسکو سزا دینا اور قتل کرنا مین یہان موجود ہون تمھاری
کمک کرونگا بلکہ تم پر اُن سب کا گوشت حلال ہی اگر وہ میرے کسی کہنے پر عمل نہ کرین اُس حالت مین جو تم
سے ہوسکے وہ کرنا تم کو اجازت ہی میری طرف سے مین نے اُن سب کا گوشت و خون تم پر حلال کردیا ہی کیونکہ
وہ میرے حکم سے نافرمانی کرتے ہین یہ جو دیو ابلاغ نے کہا وہ سردار خوش ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے ہماری
آرزو کے موافق ہم کو حکم دیا اگر وہ لوگ آپ کی نافرمانی کرینگے اور ان دونون امرون مین سے کسی کو قبول نہ کرینگے
تو ضرور ہم آپ کے فرمانے کے بموجب اُنکو قتل و غارت کرینگے اس امر سے ہم بالکل بے خوف ہین کہ یہ جو دیو
و پریزاد اُنکے ہمراہ ہین یہ حالات جنگ و پیکار سے آگاہ نہین ہین بلکہ حمال اور مزدور ہین یہ قواعد جنگ کیا
جانین ایک ہی حملہ مین فرار کرجائین گے گو بہت ہین مگر ان سے خوف کرنا بالکل نامردی اور خلاف شجاعت
ہی ایسے ایسے مزدورون سے کیا ہوگا یہ سب اس لیے ہمراہ آئے ہین کہ انکو پردہ دنیا پر مع مال و اسباب کے پہونچا دین
کوئی ان مین لشکر اخضر پریزاد سے نہین ہی دیو ابلاغ نے جواب دیا کہ یہ سب ہمارے مقصد کا اثر ہی اور
یہ سب عنایت خداوندی ہی کہ ہم کو زحمت نہ کرنا پڑی بدون تکلیف و زحمت کے مال و اسباب ہاتھ آگیا
اگر یہ لوگ یہان نہ آتے اور قلعہ یاقوت نگاہ رہین ہوتے تو ضرور اخضر پریزاد مع لشکر کے انکے
ہمراہ نکل کر مقابلہ کرتا جنگ و پیکار ہوتی دونون طرف کے لشکر کے دیو کام آتے گو فتح میری ہوتی مگر
مشکل پڑتی زحمت سے یہ سب مال و اسباب ہاتھ آتا اب بدون دردسری کے اور لاکھون کی جان
بچ کر ہاتھ آیا ضرور یہ لوگ میرے خوف سے سب مال و اسباب حوالہ کردینگے اور اپنی جان کو غنیمت
جان کر طرف پردہ دنیا کے چلے جائین گے جب وہ یہ کہہ چکا وہ دیو یہ پیام لے کر طرف کوہ کے چلے اُدھر

شاہزادون سے چند دیوؤن نے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ فرمائین کہ وہ دیو جو زیر کوہ آکر کھڑے ہوئے تھے اُن مین
سے چند دیو ادھر کو آتے ہین وہ جو اُن سب کا افسر ہی اُسی نے بھیجا ہی بہ ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ آپ کی خدمت
مین کچھ پیام بھیجا ہی شاہزادون نے فرمایا کہ آتے ہین تو آنے دو جو کچھ پیام لائینگے اُس کا جواب پائینگے
ہم سنین تو کیا پیام لائے ہین کوئی روکے نہین بلکہ ہمارے پاس باعزاز لے آئے شاہزادون نے جب یہ
حکم دیا اُن دیوؤن نے سب کو منع کر دیا کہ یہ جو دیو آتے ہین ان کو کوئی روکے نہین آنے دے آقا کا یہی
حکم ہی سب نے جواب دیا کہ ہم بسر و چشم بجا لائینگے اگر روکنے کی ممانعت نہین ہی تو ہم کیون روکنے
لگے یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر وہ دیو چلے آتے ہین باہم صلاح کی ہی کہ اگر یہ آدم زاد کچھ سخت کلامی
کرین بس مل کر حملہ کرنا اور ان پر قبضہ کر لینا اور جب ان پر قبضہ کر لوگے تو پھر کسی کو تم سے جرأت
بولنے کی نہ ہوگی دوسرے یہ امر ہی کہ اگر کوئی منع کرے کہ کوہ پر نہ آؤ پہلے اُس سے کہنا کہ ہم پیام لے کر آئے
ہین ہم کو جانے دو یا ہماری خبر کرو اگر وہ اس پر بھی نہ مانے تو مقابلہ کرنا کوئی خوف نہ کرنا کیونکہ یہ دیو ہم سے
لڑ نہین سکتے ہین اس سبب سے کہ یہ سب کے سب کے فنون جنگ سے ماہر نہین ہین یہ اسی کام کے
لیے ہین کہ جو کچھ بار ہو اُسکو اُٹھا کر ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہونچا دین اور اگر فنون جنگ سے
ماہر بھی ہین اور مقابلہ بھی کرینگے تو یہ ہمارا کیا کر سکتے ہین ہم کسی طور سے ان لوگون سے نہ طاقت مین کم ہین اور نہ
فن سپہ گری مین کیونکہ آبا و اجداد سے فن سپہ گری چلی آتی ہی اور خداوند کے فضل و کرم سے ہمیشہ فتح یاب رہے
ہین کوئی مقام خوف نہین ہی علاوہ اسکے ہم بہت ہین اور یہ کم ہین ابھی لشکر مین خبر ہو جائے کی تمام لشکر
آپڑے گا بادشاہ خود زیر کوہ کھڑا ہی جب غوغا اور ہنگامہ ملاحظہ کرے گا اگر ہماری کمک کرے گا ان سب کا
مار لینا کتنی بڑی بات ہی ہم کو یقین کامل ہی کہ ان لوگون کی موت ہمارے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہی اور یہ کسی
طرح سے اب یہان سے زندہ و سلامت نہین جا سکتے ہین اور ان کا گوشت زاغ و زغن مزے سے کھائینگے
یہ باہم صلاح کر کے چلے ہین یہ ادھر راہ مین تھے کہ شاہزادگان والا تبار اُس مقام پر سے اُٹھکر خیمون مین آکر
بیٹھے اُن خیمون مین دربار آراستہ کیا جو کہ طریقہ دربار کا ہوتا ہی جو دیو اور پریزادون مین اعلیٰ مرتبہ کے تھے
اُن کو علیٰ قدر مراتب جگہ ملی اور جو انسان ہمراہ تھے اور لائق دربار تھے اُن کو بھی دنگل و کرسی مرحمت
فرمائے اور خوب عمدہ معقول چھوٹا سا دربار آراستہ کیا اس خیال سے کہ پیام بر آتا ہی تاکہ وہ کچھ ہماری شوکت
کو دیکھے اور خیال کرے یہ بسبب سفر کے مجبور ہین ورنہ شوکت دکھاتے اس خیال سے دربار آراستہ کیا
ہی اس امر کا خیال رہے کہ بیمے وغیرہ جو برپا ہوئے ہین اور دربار آراستہ ہی تو اس طور سے آراستہ ہوا
ہی کہ وہ دیو جو زیر کوہ کھڑے ہوئے ہین سب دیکھ رہے ہین اور اُن کا سامنا ہی بالکل اُنھون نے سب
حالت دیکھی اور قہقہے لگائے دیوا بلاغ سے کہا کہ آپ کے سردارون کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر
اس خیال سے دربار آراستہ کیا ہی تاکہ ہماری طرف سے کچھ خوف ہو اور خیال ہو کہ یہ بھی بادشاہ ہین یہ
انسان کیسے نادان ہوتے ہین دیو کو ڈر آتے ہین ہم اُن مین کے نہین ہین کہ اُن سے ڈر جائین ابلاغ
نے جواب دیا کہ یہ سب غرور و تکبر نکل جائے گا جب میرا نام سنین گے اور میرے قصد سے آگاہ ہون گے
راوی بیان کرتا ہی کہ دیوا بلاغ یہ باتین کر رہا تھا کہ چند دیوؤن نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ہم حضور کو
شناخت کرا دین کہ کس نے دیو ہامان کو قتل کیا اور کون داماد ہی اخضر پریزاد کا اور کون نواسہ
ہی حضور وہ جو طفل برس بارہ ایک کا بیچ مین کرسی پر بیٹھا ہوا ہی جس کے چہرہ سے تمام خیمہ روشن ہی
وہ نواسہ ہی اخضر پریزاد کا اور بیٹا ہی مضراب پری کا اُسی نے دیو ہامان کو قتل کیا اور اُسکے

عزیزون اور بیگانون کو نہ تیغ کیا ہم اُسی کے ہاتھ سے شکست کھا کر بھاگے ہین اور یہ جو برابر اس جوان کے
جوان بیٹھا ہی ہم اُس سے آگاہ نہین ہین یہ جب تک انکے ہمراہ نہ تھا شائد طلسم سے اسی جوان کو رہا کر کے
لائے ہین جس کا ذکر اُن دیوؤن نے کیا تھا کہ جن کو حضور نے خبر کے لیے مقرر فرمایا تھا اُنھون نے آکر عرض
کیا تھا کہ نواسہ **اخضر پیرزاد** کا علاوہ اپنے باپ اور چچا کے ایک آدم زاد کو اور رہا کر کے لایا ہی جو کہ
بالکل شبابہ ہی اُن سب سے اور یہ جو سب آدم زاد ہین یہ سب طلسم سے رہا ہوئے ہین کیونکہ جب تک
ہمارے لشکر سے مقابلے ہوتے تھے ان مین سے کوئی نہ تھا اور حضور وہ جو برابر اُس جوان کے کہ جس کو ہم
نہین پہچانتے ہین دنگل پر بیٹھا ہی یہی ہی داماد **اخضر پیرزاد** کا اور شوہر ہی **مضراب پری** کا اور رقیب ہی
دیو **ہامان** کا اسی کے صلب سے یہ لڑکا پیدا ہوا ہی کہ جس کو تین نے پہلے حضور کو دکھایا ہی اس لڑکے کا نام
سہراب ثانی ہی اور اس کے باپ کا نام **رستم ثانی** ہی کہ جو برابر اس جوان کے دنگل پر بیٹھا ہی اور جو برابر
داماد **اخضر پیرزاد** کے دنگل پر بیٹھا ہی یہ چچا ہی نواسہ **اخضر پیرزاد** کا اسی کا نام **شہریار** ہی اور بھائی
ہی **رستم ثانی** کا پہلے **رستم ثانی** کو **اخضر پیرزاد** نے پردہ دنیا پر سے اُٹھوا منگایا تھا **رستم ثانی** نے آکر
دیو ہامان کو زخمی اور مجروح کیا تھا اور لشکر کو شکست دی تھی اسی کو **دیو ہامان** نے اکر سے مبتلائے
طلسم **چہل چراغ سلیمانی** کیا تھا اور جب دوبارہ لشکر کشی **دیو ہامان** نے کی تھی تو **اخضر پیرزاد**
نے اس جوان کو پردہ دنیا پر سے اُٹھوا منگایا تھا اس نے آتے ہی **دیو ہامان** کو زیر کیا تھا اور لشکر کو شکست
دی تھی اس کو بھی **دیو ہامان** نے بکرے اسیر طلسم کیا تھا جب تیسری مرتبہ **اخضر پیرزاد**
پر لشکر کشی کی تو اس طفل نے **دیو ہامان** کو قتل کیا ہی یہ بہت بڑا جری اور بہادر ہی اسنے کبھی کسی کے ہاتھ سے
شکست نہین کھائی ہی بلکہ ہمیشہ فتح یاب رہا ہی میدان جنگ و قتال مین اسکا ڈنکا بجتا رہا ہی اسنے کبھی لڑائی
کے میدان سے منھ نہین موڑا ہی بلکہ اپنے زور و طاقت پر اسکو ناز ہی مین نے آپ کو ان سب کے شناخت
کرادی حضور نے پہچان لیا اور شناخت کر لی مین نے حضور سے عرض کیا تھا کہ مین حضور کو شناخت کرادونگا
مین واقف ہون بموجب اپنے عرض کرنے کے مین نے شناخت کرادی **دیوا بلاغ** نے یہ سُنکے کہا کہ اسی طفل نے
دیو ہامان کو قتل کیا ہی یہ کیا حقیقت رکھتا ہی کہ جو دیو کو قتل کرے یا یہ جوان جو کہ اسکے برابر بیٹھا ہی یہ بھی کوئی
حقیقت نہین رکھتا ہی نہ داماد **اخضر پیرزاد** کی یہ یا قامت ہی جو دیو کو قتل کر سکے یا اُس کے بھائی کی یہ اصل ہی
کہ وہ دیو سے لڑ سکے مین جانتا تھا کہ جنھون نے **دیو ہامان** کو قتل کیا ہی اور لشکر دیو کو شکست دی ہی
بڑے قد کے جوان ہونگے اور مثل ہمارے تن و توش رکھتے ہونگے یہ تو ایسے ہین کہ اگر مین چاہون تو بھون
دون تو اُڑ جائین واہ کیا خوب شائد تو بھول گیا ہی اُسنے قسم کھا کر کہا کہ مجکو قسم ہی سر خداوندی کی یہ وہی
جوان ہین تب **دیوا بلاغ** قہقہہ لگا کر ہنسا اُسکا ہنسنا کیا تھا کہ زمین ہل گئی صحرا کانپ اُٹھا جانور صدائے قہقہہ
سُنکے ڈر کر بھاگے صدائے قہقہہ کا ہے کو تھی رعد کی گرج تھی اور کہا کہ واہ ان سے مین کروڑون دیو چکر مار
ڈالونگا مین **دیو ہامان** کے قد و قامت کی بہت تعریف سنتا تھا اور قوت کی مگر معلوم ہوا کہ وہ
بھی کچھ نہ تھا اسی طور سے مشہور کر دیا تھا جو ایسے لوگون کے ہاتھ سے قتل ہوا خوب ہوا جو مین اُسکی
کمک کے لیے نہین گیا ورنہ مجکو بڑی خفت حاصل ہوتی یہان یہ باتین ہو رہی ہین راوی بیان کرتا ہی کہ
ایرج نامدار نے دربار کو اس طور سے آراستہ کیا تھا کہ دہنی طرف **سہراب ثانی** کے خود بیٹھے تھے اور اپنے برابر **رستم ثانی**
کو بٹھایا تھا اور **رستم ثانی** کے برابر **شہریار** عالیوقار کو جگہ دی تھی دہنی طرف سب سردار قوم انسان کے تھے اور
بائین طرف **سہراب ثانی** کے سب پیرزاد اور دیوزاد تھے اور **سہراب ثانی** کو کیون اس قدر عزت

دی تھی کہ خود اسکو وسط مین بٹھایا تھا سبب اسکا یہ تھا کہ اس سب کا یہ قصد ہی کہ پردہ دنیا پر جاکر سہراب ثانی کو صاحبقران بنائینگے اور ہم سب نقاب پوش رہینگے اور بدیع الملک کو ان سے مقابلہ کرائینگے بہت بڑا سبب یہ ہی کہ جو کوئی صاحبقران ہوتا ہی خواہ خورد ہو خواہ بزرگ اسکی عزت کیجاتی ہی جیسا کہ بدیع الملک کو صاحبقران ثانی نے صاحبقران مقرر کیا اور کل لشکر پر حاکم مقرر کیا اگرچہ بدیع الملک سب سے بزرگ بھی ہین مثل نوراز زمان وغیرہ کے یہ چاہتے ہین مگر عزت کرتے ہین اسی طور سے ایرج وغیرہ نے سہراب ثانی کو صاحبقران بنایا ہی یہ عزت کرتے ہین مقام صدر پر جگہ رکھتے ہین یہ وجہ ہی سہراب ثانی کی وسط مین جگہ پانے کی آمدم بر سر مطلب جب وہ دیو دیوا بلاغ کو گفتگو کرا چکا اور یہان زیوا بلاغ آن پیام بروں کے انتظار مین مع سردارونکے کھڑا ہوا ہی اودھر وہ دیو راہ طی کرکے بالائے کوہ پہونچے کسی نے روکا نہین سب مال واسباب طلسمی کو دیکھتے ہوئے یہان آئے رجہان دربار آراستہ تھا ایک دیو سے کہا کہ جاکر خبر کردو کہ چند دیو دیو بلاغ کا کچھ پیام لیکر آئے ہین جو کہ اس حوالی کا بادشاہ اور حاکم ہی اور بہت زبردست ہی اسنے کچھ پیام ہمارے ذریعہ سے ان آدم زادون پاس بھیجا ہی وہ پیام ہم لیکر آئے ہین اسکو بیان کرنے جواب حاصل کرنا ہی اس دیو نے کہا کہ جاؤ یہان پہلے سے خبر آگئی تھی تمھارے جانے کی اجازت ہی یہ سنکے وہ دیو اندر خیمہ کے آئے دیکھا دربار آراستہ ہی یہ دیکھکر دنگ ہوگئے مگر طریق بندگی بجا لاکر سلام کیا کسی نے جواب نہ دیا انکو بہت ناگوار گذرا مگر ساکت رہے کچھ نہ کہا یہان جب قریب پہونچے تو جو کیان چوبی بیٹھنے کو سامنے دھرے ہوئے تھے یہ اوپر بیٹھ گئے اب اسنے سوال کیا کہ تم کس غرض سے آئے ہو بیان کرو دیو ابلاغ وغیرہ نے کہا ہے۔

پیامبر سب پہونچ گئے ہین جگہ بیٹھنے کو ملی ہی ضرور ہم آشتی ہوجائیگی

فساد منظور ہوتا تو کبھی ان سب کو جگہ بیٹھنے کو نہ دیتے اور بدیع الملک سے ہین آئے ایک

کہ یہ ان سب خدا پرستونکا طریقہ ہی کہ جو کوئی انکے پاس پیام لیکر جاتا ہی اسکی عزت کرتے ہین پیام سنکے اسکا جواب دیتے ہین اگر اسنے کوئی حرکت بیجا بعد سننے پیام کے کی تو پھر اسکو سزا دیتے ہین اپنی طرف سے زیادتی نہین کرتے ہین دیو ابلاغ نے جواب دیا کہ جو امر ہونیوالا ہی وہ ظاہر ہوجائیگا دیکھے جاؤ یہان جب اسنے سوال کیا گیا کہ کیون آئے ہو بیان کرو تب انمین سے ایک نے کل پیام جو کہ دیو ابلاغ نے دیا تھا ورمین بال تحریر کرچکا ہون دوبارہ تحریر کرنے کی حاجت نہین ہی بیان کیا بلکہ کچھ اپنی طرف سے عمل باتین کہ جو لایق تحریر نہین ہین بیان کین جب سب تقریر تمام کرچکا تو کہا کہ اسکا جواب زرا سمجھ بوجھکر دیا جائے کیونکہ مجکو حکم ہی کہ اگر خلاف ہمارے حکم کے کرو ان تو سزا دینا ہمنے ان سب کا گوشت تمپر حلال کردیا ہی اگر کچھ بھی خلاف کیا تو یاد رکھنا کہ ان سب کے دریا ہم سب بہا دینگے ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے آئندہ تمکو اختیار ہی ہمنے اس امر سے اور اپنے ارادے سے بھی تمکو آگاہ کردیا اور ہم خلاف اپنے مالک کے حکم کے نہ کرینگے اسکا خیال رہے یہ جواب سنکے کہا سہراب ثانی کو بہت غصہ آیا خصوصاً ستم ثانی دختر شہریار کو تو بیحد غصہ طاری ہوا اٹھ کھڑے ہونے لگے مگر ایرج نامدار نے جواب دیا کہ اے پیامبر اسقدر زبان درازی کرنا پیامبر کو زیبا نہین ہی جو پیام لیکر آئے ہو تو خاموش بیٹھو ہمنے اسکا پیام سن لیا اور جو ہمارے

نزدیک مناسب ہوگا جواب دینگے تم یا تمھارا بادشاہ ہمارا نالیق یا حاکم نہین ہی کہ ہم خواہ نخواہ اسکے
کہنے پر عمل کرین یہ دربار ہمارا دربار ونکا ہی بودونکا نہین ہی کہ تمھارے اس خوف دلانے سے ہم ڈر جائین
کیا کرین کہ پیامبر ہر مذہب اور ہر ملت مین بیگناہ ہوتے ہین اُنکو کسی قسم کی تنبیہہ دینا جائز نہین ہی
ورنہ اس سخت کلامی کی تمکو سزا دیجاتی اگر پیام لیکر نہ آئے ہوتے تو اسکی سزا پاتے تمکو خود زیبا ہی
کہ خاموشی کو اختیار کرو کیونکہ پیام بیان کرچکے ہو جو ہم جواب دین اُسکو اپنے آقا سے جاکر
بیان کرو اور اس مہمل تقریر سے کچھ فائدہ نہوگا سوائے ذلت اور خواری کے ہم لوگ ایسے ویسے
نہین ہین کہ جو تمھارا جی چاہے کہہ لو اور ہم برداشت کرلین ہمارے گوش ایسی باتون کے خوگر
نہین ہین آئندہ تمکو اختیار ہی اُسنے جواب دیا کہ چاہے خوگر ہون چاہے نہون مین اُسی پر
عمل کرونگا اور ویسی ہی تقریر کرونگا کہ جسکی میرے مالک نے اجازت دی ہی ایرج نامدار نے
کہا کہ اچھا جو کچھ تمکو بیان کرنا ہو کرلو ہم سب باتونکا تمکو ایک مرتبہ جواب دینگے بعد ہمارے جواب کے
پھر تمکو اختیار ہی تم اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کرنا ابھی سے بدون جواب پائے گرم ہونا کونسی
بہادری ہی یہ تو وہ مثل ہوئی کہ پیش از مرگ واویلا کا تم نقشہ کرتے ہو ابھی جواب نہین ملا
مگر گرم ہوے جاتے ہو یہ تیزی و گرمی یہان کچھ کام نہ آئیگی سب ایکدم مین نکل جائیگی کسی سے
ابھی تک سامنا نہین ہوا ہی کہ معلوم ہوتا تمھاری تو وہ مثل ہی کہ جب تک اونٹ پہاڑ کے
نیچے نہین آتا ہی بہت بلبلایا کرتا ہی اور خیال کرتا ہی کہ مجھ سے بلند کوئی نہین ہی جہان پہاڑ کے
نیچے آیا سب بلبلاہٹ نکل جاتی ہی اور دب جاتا ہی یہ امر ضرور ہی کہ جتنے قوم کے باجی ہوتے ہین
اور اُنکی اصل و نسل مین فرق ہوتا ہی جہان اُنکی ذرا بھی عزت کی وہ اپنے کو بھول جاتے
ہین اپنے جامے سے باہر ہو جاتے ہین یہ خیال کرکے کہ ہم بھی کچھ ہین جو ہماری عزت کیجاتی ہی
پھر یہ ہی قصد کرتے ہین کہ سر پر چڑھکر پیشاب کرو کیا سبب ہی کہ انھون نے ہماری عزت کی
کیونکہ وہ اپنی عادت اور خصلت کے خلاف پاتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ یہ ہمارے خوف
سے ہماری عزت کرتا ہی یہ نہین خیال ہوتا ہی کہ یہ نہ معلوم کس سبب سے ایسی حرکت ہمارے
ساتھ کرتے ہین اپنی شرافت و لیاقت کو کام مین لاتے ہین خیر اس تقریر سے تو کچھ حاصل نہین ہی اب
تم بیان کرچکے ہمکو تمھارے سوالات کا جواب دینا چاہیے جو کہ تم دوسرے کی طرف سے
لیکر آئے ہو اور نیز اُن باتونکا جو کہ تمنے کہین ہین یا ابھی اور کچھ بیان کرنا ہی وہ بھی بیان کرلو تاکہ
تمھارے دلمین کوئی حسرت نرہ جائے کہ ہمنے یہ تقریر نہ کی اُس دیو کو یہ تقریر ایرج نوجوان کی
از حد ناگوار ہوئی مگر کچھ جواب نہ دیا صرف برہم ہوکر اسقدر تو ضرور کہا کہ معلوم ہوا تم لوگ بدون
گوشمالی کے اپنی حرکت سے باز نہ آؤگے مجکو جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا جلد جو کچھ جواب دینا ہو دو کیونکہ میرا
مالک و آقا زیر کوہ کھڑا ہی تاکہ پیام کا جواب سنکے بندوبست کرے جیسا کہ تم جواب دو اُسکے
موافق ایرج نوجوان نے کہا کہ خیر معلوم ہوا آپ اپنی تقریر تمام کرچکے آپ جواب کے خواستگار
ہین لہذا زیادہ طولانی تقریر سے تو کچھ مطلب نہین ہی مختصر طور سے جواب دیا جاتا ہی جندفقرونمین
اُس سب تقریر مہمل اور بیہودہ کا ہماری طرف سے یہ جواب ہی کہ دیو ابلاغ سے جو کہ تمھارا مالک ہی اور جسنے تمکو پیام
لیکر روانہ کیا ہی کہدینا کہ تو بڑا نامرد اور بیہودہ ہی کہ ایسے نالائقون کو پیامبر مقرر کیا ہی جو کہ
بالکل قواعد تہذیب سے واقف نہ تھے اور نہ ہین معلوم ہوگیا کہ تو بھی مثل اُن سکے بیہودہ

اور نالائق ہی تیری بیہودہ تقریر کا اسیقدر جواب دیا جاتا ہی کہ کیون اپنی قضا بلاتا ہی کیون اپنے کو
معرض ہلاکت مین ڈالتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ تونے وہ واقعات نہین سُنے جو کہ تیرے بزرگون پر
ہمارے بزرگون کے ہاتھ سے گذر گئے اور نہ وہ واقعات سُنے جو کہ ابھی دیو ہامان پر ہمارے بزرگون کے
ہاتھ سے گذرے ہین ابھی کچھ عرصہ ایسا نہین ہوا ہی اور نہ گذرا ہی تھوڑے ہی عرصے کی بات ہی کہ دیوان
قاف کی یہ نوبت تھی کہ جہان ہم مین سے کسی کا نام سن لیا تو مارے خوف کے رعشہ اندام ہو جاتا
تھا عالم خواب مین چونک چونک اُٹھتے تھے یا ایسے دلیر ہوگئے کہ ہمسے مقابلے کی خواہش کرتے ہین
اسقدر جلد بھول گئے اسقدر غرور نہ کر یہ غرور و تکبر کام نہ آئیگا مثل اپنے بزرگون کے تباہ و
برباد ہوگے اور کچھ نہ حاصل ہوگا اس نخل غرور و تکبر سے سوائے ذلت و خواری کے دوسرا
ثمر نہ پاؤگے دیکھو دیو ہامان و دیو عفریت و سمندون ہزار دست وغیرہ نے کیا ثمرہ پایا ہمسے
مقابلہ کرکے سوائے ذلت و خواری کے جاے امن تلاش کرتے تھے مگر نہ ملتی تھی ہزار مرتبہ بھاگے
مگر بے غیرت ایسے تھے کہ پھر آکر لڑے آخر کو مثل سگ دخوک کے مارے گئے مکر بھی کیا اور فریب بھی
مگر کچھ نہ چلا اس سے کیا فائدہ تو بھی مثل اُن سبکے اپنی جان بچاکر بھاگے گا یا قتل ہوگا کوئی مکر
کریگا کیونکہ تو بھی تو انھین بھگوڑون کا نطفہ اور پیرو ہی اور تیرے پاس سب وہ ہی بھگوڑے آکر
جمع ہوے ہین جو کہ اُنکے ہمراہ تھے تو کیا ہمسے اُنکے خون کا معاوضہ لیگا جب وہ ہمارا کچھ نہ کرسکے تو
تو کیا کرسکیگا تھوڑیسی چشم نمائی کافی ہوگی یہ جو تونے کہا کہ مین لشکر لیکر قلعۂ یاقوت نگار پر آتا تھا
کہ تمسے مقابلہ کرون اور سب مال و اسباب طلسمی پر تمکو قتل کرکے قبضہ کرون اگر وہان آتا تو اتنی
جوتیان کھاتا کہ پہچانا نہ جاتا اور سوائے فرار کرنے کے دوسرا امر تجھ سے سرزد نہوتا وہ سب مال
و اسباب طلسمی اس مقام پر موجود ہی ہم خود تیری تکلیف کے خیال سے اُسکو لیکر یہان آئے ہین
تو ہمسے لیلے دیکھین تو تو کیسا بہادر ہی اور یہ جو تونے کہا ہی کہ مین بردۂ قاف کا بندوبست
کرکے بردۂ دنیا پر آؤنگا اور وہان سب اولاد حمزہ کو آکر قتل کرونگا یہ تیرا خیال خام ہی
اوناداں کہین ایسی حرکت بھی نہ کرنا ورنہ بچیگا ایک دیو بھی زندہ پھر کر نہ آئیگا وہ سب
دیوکش و دیو خوار ہین اُنکی تلوارین خون دیوان کی مشتاق ہین ایک ایک تلفل اُنمین سے
ہزار ہزار دیو کو قتل کریگا جب وہ لوگ یہان آکر اپنا سکہ بٹھا گئے تو وہ تو اُنکا مقام ہی یہ تیرے
سر مین کیا خیال خام ہی اسی کو غنیمت جان لے کہ وہ لوگ یہان آکر اس مرکے دربی نہین ہوتے
ہین کہ یہان کل قاف مین دین اسلام کو رواج دین ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ اگر وہ ایسا قصد کرتے
اور پھر یہان ابلیس پرست کا نام باقی رہتا کیون ہم سب کو ہوشیار کرتا ہی کیون سوتی بھڑونکو
جگاتا ہی اسی کو غنیمت جان کہ ہم یہان سے چلے جاتے ہین ورنہ یاد رکھ کہ اگر ہمکو خیال آگیا تو
پھر تلاش بھی کریگا تو جائے پناہ سوائے قبر کے نہ ملیگی اُن لوگون سے تو مقابلہ کرنا بسا محال ہی
ہم چار شخص یہان موجود ہین پہلے انھین کو قتل و غارت کرلے اور انکے ہاتھ سے اپنے کو بچالے
پھر بردۂ قاف کا بندوبست کرکے بردۂ دنیا پر جاکر اُن بہادرون سے مقابلہ کرنا یاد رکھ
اگر تونے ایسا کیا تو وہ بہادر تجکو قتل کرتے ہوے بردۂ دنیا سے بھگاتے ہوے
بردۂ قاف مین لاکر قتل کرینگے اور بردۂ قاف کو خون سے بھرینگے اور یہان نشان
دین اسلام نصب کرینگے کیا تو ہم لوگون سے مقابلہ کرنا آسان خیال کرتا ہی اے

یاد رکھو کہ راتون کی نیند اُڑ جائیگی جب خیال آجائیگا یا نام سُن پائیگا سوتے ہین سے چونک اُٹھے گا
مثل اسکے بزرگونکے اس سودائے خام کو دل سے دُور کر اور اپنی جان کو غنیمت جان آئندہ
تجکو اختیار ہی اور تونے یہ جو پیام بھیجا ہی کہ میری آکر اطاعت کرو تو مین درگذر کرتا ہون ورنہ سزا
دونگا اُس گستاخی کی جو کہ تمنے میرے ملازمون کے ساتھ کی ہی اور اپنی عدول حکمی کی اور
خداوند ابلیس کو سجدہ کر دین اسلام کو ترک کر دو تو میرے ہاتھ سے امان پاؤگے اسکا جواب
یہ ہی کہ کیون قضا آئی ہی تو خود آکر ہماری اطاعت کر اور دین باطل پرستی ترک کر تیرا بھی
یہ لیاقت ہی کہ ہم تیری آکر اطاعت کرین او نطفۂ حرام تیرے باپ دادا ہمیشہ ہمسے بھاگتے
رہین اُنکو تو کبھی یہ جرأت نہوئی جو ہمسے سرنگون ہو کر مقابلہ کرتے یا یہ امر کہتے کہ ہم امان نہ دینگے جب تک
ہماری اطاعت نہ کروگے جب ہمنے اُنکی کسی بات کو اگر انھون نے کہا خیال نہ کیا تو تو کیا ہی جو ہم
تجھسے خوف کرین اور تیری اطاعت کرین تو کیا گیدی ہی اور وہ تیرا خداوند کیا الو ہی اور
شیطان ہی جو ہم اُسکو سجدہ کرین ہم اُسکو سجدہ کرنے کی جگہ رات دن لعنت کرتے ہین اور اُسکو
ہزار دن گالیان دیتے ہین وہ ہمارا کچھ نہین کرسکتا ہی ہمپر کیا منحصر ہی جو خدا پرست ہین وہ ایسا ہی
کرتے ہین اور ہمیشہ ایسا ہی کرینگے تا زمانہ قیامت ابلیس پر تبلیس پر لعنت کیا کرینگے جبکہ وہ
ہمارا کچھ نہین کرسکتا ہی جو کہ تمہارا خداوند ہی اور ہماری لعنت سُنا کرتا ہی جو کہ ہم اُسپر کرتے ہین
بلکہ وہ ہمارے پاس سے بھاگتا ہی ہماری شمشیر زبان کی تاب نہین لاتا ہی تو تو کیا ہی تو بھی مثل
اپنے خداوند کے بھاگے گا اور ہماری تلوار کی آنچ کی تاب نہ لائیگا تجکو یہ زیبا ہی کہ رومال سے
ہاتھ باندھکر حاضر ہو ہماری اطاعت کر دین اسلام قبول کر شیطان پر لعنت کر جسنے تم سب کو
بیکار رکھا ہی اور اگر یہ نہین منظور ہی تو جو تیرے جی مین آئے وہ کر تجکو قسم ہی سر اس الشیاطین کی
جو تو ہمکو سزا نہ دے ہم قسم دیتے ہین تجکو تیرے خداوند کی تو ہمپر رحم نہ کھا یہ جو تونے کہا کہ تمنے
ہمارے ملازمون پر بدعت کی اسکا جواب یہ ہی کہ انھون نے جیسی گستاخی کی ویسی سزا پائی اب تو
رحم اس سبب سے کیا گیا کہ وہ کم تھے اور ہم بہت تھے ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ وہ زندہ یہانسے
جا سکتے یہ صرف گوشمالی دیگئی کہ پھر کبھی کسی کے ساتھ ایسی حرکت نہ کرینگے اگر خیال بھی آئیگا تو جب
اپنی ناک وکان کی طرف خیال کرینگے تو فوراً خوف کھاکر اُس حرکت سے باز آئینگے دوسرے
یہ ہماری نشانی ہی جو دیکھے گا وہ خیال کریگا کہ ان دیوون نے آدم زاد سے مقابلہ کیا تھا یہ
اُسکی سزا ہی ہر ایک ہمارے مقابلے سے خوف کریگا اور یہ جو تونے پیام دیا ہی کہ سب مال
واسباب طلسمی ہمکو دیکر تم پردۂ دنیا پر چلے جاؤ جب ہم پردۂ دنیا پر نشکر لیکر آئینگے تو ہمسے
بھی سمجھ لینگے اسکا جواب یہ ہی کہ اگر تجھ مین قوت وطاقت ہو تو مال واسباب ہمسے لیلے بھلا بہادر
کبھی اپنے ہاتھ سے کسی کو دھمکی سے نہین دیتے ہین جب تک اُسکا امتحان نہین کر لیتے ہین تو کیا
ہمسے لے گا ہم تو یون نہ دینگے بدون مقابلہ کیے ہوے تو کیون اسوقت اس امر کو
موقوف رکھو کہ ہم تجکو یہ سب مال واسباب دیکر چلے جائین پردۂ دنیا پر جب تو وہان آئے
تو ہمسے سمجھ لے جبکہ ہم موجود ہین یہ ہی گو ہی یہ ہی میدان تو پھر اتنی بڑی زحمت گوارہ کرنے سے کیا حاصل
اگر ہم وہان تجکو نہ ملین تو تیرے دل مین ہمارے مقابلے کی حسرت رہ جائے یہ تو ممکن نہین ہی کہ ہم مال اسباب
تجکو تیرے خوف سے دیدین ہان اگر تو بہادر ہو زبردست ہی تو لیلے ہم موجود ہین ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اب

تجکو بروہ دنیا پر جانا نصیب نہوگا بلکہ یہ حسرت دل مین لیکر تو قتل ہوگا کہ نہ مین بروہ دنیا پر جا سکا نہ مین
قاف مین دین ابلیس پرستی کو رونق دے سکا یہ حسرت ہی رہ جائیگی اور تو مارا جائیگا جیسے دیو
ہامان اور دیو عفریت اپنے اپنے ارمان کی حسرت کو لیکر گئے اور کوئی آرزو انکی نہ پوری ہوئی
اسی طور سے تو بھی یہ حسرت دل مین لیجائیگا اور تو نے جو یہ کہا کہ میرے خداوند نے اپنی قدرت سے
تم سبکو یہان پہونچا دیا زحمت راہ سے بچایا یہ امر ضرور ہی کہ ہمارے خداوند کریم نے تمکو تیری
سرکوبی کے لیے یہان پہونچایا اس سبب سے کہ خون ناپاک و نجس اس سرزمین پر نہ گرے
وہ زمین تیرے خون سے نجس نہو اور تیرے ہاتھ سے اور بندگان خدا کو اذیت نہ پہونچے
اگر تو وہان جاکر مقابلہ کرتا تو ہزارون خدا پرست دیو تیرے ہاتھ سے اور تیرے لشکر کے
ہاتھ سے ہلاک ہوتے انکا ہلاک ہونا خداوند کریم کو منظور نہ تھا اب ہم تجکو سزا دیکر طرف
بروہ دنیا کے جائینگے تاکہ تیرے ہاتھ سے اور سبکو تکلیف نہ پہونچے بس اسقدر جواب کافی ہی خلاصہ
اس جواب کا یہ ہی کہ نہ ہم اطاعت کرینگے نہ دین اسلام ترک کرینگے نہ مال و اسباب یون دینگے
بدون مقابلہ کیے ہوے ہان تیری جان بچنے کی یہ صورت ہی کہ تو آکر ہماری اطاعت کر مع اپنے
لشکر کے ورنہ آمادہ پیکار ہو ہم سے مال و اسباب لیکر یہان سے اترینگے ہین اور تمھارے مقابلے
مین فردکش ہوتے ہین تم طبل جنگ بجاؤ اور مقابلے کو آؤ بدون مقابلہ ہمارا اطاعت کرنا اور دین اسلام
ترک کرنا اور یہ سب مال و اسباب دینا اسی امر پر موقوف ہی کہ اگر تم ہمپر مقابلے مین غالب آئے
اور ہم مغلوب ہوے تو اسوقت مین تمکو اختیار ہی جو چاہنا سو کرنا خواہ ہمکو قتل کرنا خواہ ہمسے
اطاعت کرانا اسوقت اگر ان سب امرونکو کہوگے تو ہم قبول کرینگے اسوقت تو ناممکن ہی اور
تمھاری تقریر کا یہ جواب ہی کہ ہم نے اس مرتد ولدالزنا بچہ شیطان کی اطاعت نکرینگے اور یہ کہکر
ہزارون دشنام شیطان اور دیو ابلاغ کو دین اور کہا کہ اسنے اگر تمکو یہ حکم دیا ہی کہ اگر ہماری
نافرمانی کرین اور ہمارے کہنے پر عمل نہ کرین تو انکا گوشت تمپر حلال ہی بسم اللہ ہم موجود ہین جو چیز
تمپر تمھارے مالک نے حلال کر دی ہی تم اسکو حرام قرار نہ دو بلکہ خادم وہ ہی نمک حلال ہی
کہ جو مالک کے حکم کو بجا لائے اور اسکے حکم سے سرتابی نہ کرے اب ہم جواب دے چکے
جو تمکو کہنا ہو کہو مگر اس امر مین اب مجھ سے نہ کہنا کہ اطاعت کرو یا مال و اسباب دو اسکا ہم جواب
تمکو دے چکے ہین ہان ایک امر کا اور جواب اپنے آقا کو دینا کہ اسنے یہ جو کہا ہی کہ میرے پاس
وہ دیوزاد جمع ہوے ہین کہ جنکے بزرگون کو تمھارے بزرگون نے قتل کیا ہی وہ سب تمھارے
خون کے پیاسے ہین اگر میرے کہنے کے خلاف کروگے تو وہ سب مثل زاغ و زغن کے
تمھارے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھا جائینگے اگر ایک دیو کو حکم دونگا وہ ہی کافی ہی جو کہ
تمھارے ہمراہ ہین سب بھاگ جائینگے تم ہی سب پر آفت آئیگی تو اسکا جواب یہ ہی کہ اگر وہ لوگ
میرے خون کے پیاسے ہین تو ہم سبکی تلوار اور تیر و نیزے اُن سبکے خون کے پیاسے ہین اور
اُنکے خون کے ذائقے کے مشتاق ہین اگر وہ ہمارے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھا جائینگے
یہ اُنکا خیال خام اور تمھارا تصور ناتمام ہی میرے نزدیک یہ ہوگا کہ اُنکے گوشت کو خود زاغ و زغن
کھا جائینگے کیونکہ اُنکے گوشت کے ایک مدت سے جانوران صحرائی مشتاق ہین اور اس
اشتیاق مین یہان آکر بسے ہین اور اُنھون نے اپنے آشیانے بنائے ہین تم سبکے گوشت

دیوان کے یہ ہمارے سب مشتاق ہین جان ان سبکے ہاتھ سے دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی ہے
سے مشتاق ہین اور وہ سب اسکا احسان رکھتے ہین اول تو اسنے سب دیو بند کیے مشتاق تھے
ہم انکی روحین قبض کرین اور ان سبکو اپنے پنجہ قدرت مین لاکر گرفتار کرین اور دوسرے
مالک دوزخ کو بہت ان سبکے دیکھنے کی آرزو تھی سے شعلہ اسے نام جہنم اسقدر انکی دید کے
مشتاق ہین کہ لپک لپک کر انکی ہیبتناکی کو دوزخ سے نکل آئے ہین اور برابر شعلہ
بھڑک بھڑک کر باہر آتے ہین یہ اسکا خیال خام ہی کہ مین ایک دیو سے کمند رنگا دونگا ان سبکو شکست دیگا
ہماری نظر مین تو کوئی ایسا نہین نظر آتا ہی کہ جو ایک حملہ مین ان سبکو بھگا دیگا یہ سب مثل تم
سبکے بودے نامرد نہین ہین انمین ایک ایک ایسا ہی کہ جو لاکھون سے نہ بھاگے فرض کرو
ایسا بھی ہوا تو ہم سب انکے بھروسے پر مقابلہ نہین کرتے ہین اپنے خدا کی ذات پر تکیہ کرکے اور
قوت و طاقت پر بھروسہ کرکے حریف سے لڑتے ہین اگر تمھارے ہمراہ سات لاکھ نر دیو
ہین تو کچھ خوف نہین ہی اگر سات لاکھ باسات کروڑ ہوتے تو بھی ہم بند نہ تھے ضرور مقابلہ کرتے
لے بس اب انکو حکم دو کہ جو ہمارے خون کے پیاسے ہین کہ وہ ہمارا خون بہا کر اپنی پیاس
کو فرو کرین اور ہمارے گوشت کو مثل زاغ و زغن کے کھائین یہ جواب سرجامدار نے
فرمایا آن دیوان نابکار کو بہت غصہ آیا آنمین سے ایک بولا کہ او آدم زاد تو بہت چرب زبان
معلوم ہوتا ہی کہ شان خداوندا ور شان شاہ دیوان قاف مین ایسے کلمات سخت و سست
جاری کرتا ہی ہی شرط کہ اس سخت زبانی و سست گوئی کی سزا دون مجکو میرے آقا کی طرف
سے حکم ہی مین صرف پیامبر نہین ہون بلکہ تمسے مقابلہ بھی کرنے آیا ہون یہ جو اس نامرد دیو
نے کہا سہراب ثانی کو اب تاب نہ رہی برہم ہوکر فرمایا کہ او نابکار جا اپنی راہ لے ورنہ تو بھی
مثل اون سبکے یہان سے نکٹا ہوکر جائیگا اور اپنے آقا کے حکم کے بجا لانے کی سزا پائیگا معلوم ہوا
کہ تیری قضا آئی ہی یہ جو سہراب ثانی نے فرمایا اتنا اسکو اور غصہ آیا اور کہا کہ او طفل بے ادب
تیرے منہ سے ابھی دودھ کی بو نہین گئی ہی تو دیوان قاف کی شان مین ایسا کلمہ کہتا ہی کہ
قضا آئی ہی ابھی طمانچہ مارونگا تو ہلکر پانی نہ مانگے اس سین و سال پر یہ باتین کیون اپنی
قضا بلاتا ہی جبکہ مین ان لوگونکی حقیقت نہین جانتا ہون تو مجھ ایسے بچے سے کب دبونگا انکو
تو مین برابر جواب دے رہا ہون اور میرا کچھ نہین کرسکتے ہین تو تو کیا ہی یہ جو اسنے کہا تو سہراب ثانی
نے آنکھ ملاکر فرمایا کہ اپنی زبان کو بند کر اور سمجھ بوجھکر کلام کر ورنہ ابھی حکم دونگا تیری زبان
گدی کی طرف سے کھینچ لی جائیگی سخت زبانی کی سزا ملجائیگی یہ سہراب ثانی کا کہنا تھا کہ وہ دیو آگ
ہوگیا اور یہ خیال کرکے لپکا کہ یہ بچہ تو ہی پہلے اسے دبوچ کر مار ڈالو اور اسکا لقمہ کرجاؤ پھر اور دونکی
طرف رخ کرنا یہ تصور دلمین کرکے سہراب ثانی کیطرف لپکا اور قریب جاتے ہی ہاتھ بڑھاکر قصد کیا کہ اٹھاکر لقمہ
کرجاؤن وہان دیوا بلاغ و سب سردار دیکھ رہے ہین کہ سردارون نے دیوا بلاغ سے کہا کہ ملاحظہ فرمائیے
کہ آپکے پیامبر سے اور آدم زاد دبلے سے بگڑ گئی اور نوبت بجنگ و پیکار آئی دیکھیے وہ دیو سراغ
اس طفل کی طرف لپکا ہی جو کہ نواسا ہی احضر پیرزاد کا ابلاغ نے جواب دیا کہ بگڑ جانے دو یہ ہی سب جو
کہ پیام لیکر گئے ہین ان سبکو کافی ہین تم سب یہان سے تماشہ دیکھو جب دیکھنا کہ ایک پر دس دس پانچ پانچ
تو شیر کے اسوقت جاکر مدد کرنا ابھی کیا ضرورت ہی دیوا بلاغ تو یہ کہ رہا تھا ادھر جیسے اس دیو نے اس قصد سے

طرف سہراب ثانی کے ہاتھ دراز کیا تھا کہ اٹھا کر کھا لون جیسے وہ قریب پہونچا اور ہاتھ قریب آیا
شاہزادہ اسی طور سے اپنے دنگل پر بیٹھا رہا حرکت تک نہ کی جیسے ہاتھ قریب آیا مابین ہاتھ سے
پکڑ کر جو جھٹکا دیا وہ منہ کے بھل آرہا جیسے زمین پر پہونچا ایک گھونسا جو مارا ہاتھ تا بہ کہنی سر مین
گھس گیا مغز سر نکل آیا تڑپکر راہی ملک فنا ہوا مالک نے لیک کر اسکے کان لیے اور داخل دوزخ
کیا اسکا بھائی دیو ایاغ جو کہ اسکے ہمراہ آیا تھا اسنے جو اپنے بھائی کو مردہ دیکھا تاب نہ رہی ایک
مرتبہ اپنے مقام سے یہ کہتا ہوا اٹھا کہ او طفل تو نے غضب کیا کہ میرے روبرو میرے بھائی کو
جان سے مار ڈالا مین کسبا تجکو زندہ چھوڑتا ہون وہ دھوکے مین آکر تیرے ہاتھ سے قتل
ہوے انکا پانون پھسل گیا فرش پر وہ گر پڑے تو نے تلوار ماردی ورنہ تیری بھی یہ لیاقت
نھی کہ تو انکو قتل کر سکتا یہ کہکر قریب پہونچا اور ارہ پشت نہنگ کا وار کیا شاہزادہ اسی
طور سے دنگل پر بیٹھا رہا جیسے ارہ پشت نہنگ قریب آیا ذرا سی جو کن دیا ہی وار خالی
گیا زمین پر پڑا فرش کو چاک کر کے زمین مین در آیا شاہزادے نے بڑھا کر اسپر پانون رکھدیا
اسنے لاکھ زور کیا کچھ بھی نہو سکا عاجز ہوکر رہ گیا ارہ کو چھوڑ کر لیٹ پڑا شاہزادہ اسی طور سے
بیٹھا رہا جیسے وہ لیٹا شاہزادے نے پنجے باندھکر اب جو جھٹکا مارا وہ چار دن شانہ چت
سامنے گرا شاہزادے نے بیٹھے بیٹھے دونون پانون اٹھا کر اسکے پانون پر رکھے اور جھک کر
دونون ہاتھ سے دوسرا پانون پکڑ اب جو زور کیا مثل کرپاس کہنہ کے چیر کر اسکو پھینکدیا
شاہزادے نے ان دونون دیودن کو جب قتل کرنے کا قصد کیا تھا تو یہ کہا تھا کہ شناخت
مین پروردگار عالم کی کیا کہتے ہو سر ایک نے خلاف جو ابدیا تھا بس ایک کو گھونسا مار کر اور
دوسرے کو چیر کر پھینکدیا ادھر اور دیو جو اُن دونونکے ہمراہ آئے تھے انمین سے جو ذرا منچلے
تھے وہ تو طرف رستم ثانی وایرج نوجوان وشہریار عالی نشان کے لپک پڑے باقی
اپنی جان بچا کر اور یہ معرکہ دیکھکر باہر کو بھاگے شاہزادونکے ہمراہی کے دیودن اور پہلوان
نے قصد کیا کہ اٹھکر ان سبکو رد کین مگر شاہزادہ سہراب ثانی نے منع فرمایا کہ یہ کیا حرکت
ہی بھاگے ہوے کا تعاقب کرنا خلاف شجاعت ہی جبکہ وہ بھاگے تو کیا ضرور ہی کہ انکو رد کا جاے
دوسرے وہ پیامبر ہین پیامبر کا قتل کرنا بھی خلاف ہی مگر یہ جو میرے ہاتھ سے مارے گئے
انھون نے جانکر اپنی جان دی ورنہ مین کبھی نہ انکو قتل کرتا یہ حرامزادے خود مجھ سے آمادہ
پیکار ہوے اور میرے اوپر آپڑے مین نے قتل کیا ادھر وہ دیو جو کہ ایرج وغیرہ کیطرف
پیٹھ تھے انکے قریب پہونچے حملہ کیا ان شاہزادون نے بھی انکو پکڑ لیا اور قصد کیا کہ ہلاک
کرین کہ سہراب ثانی نے منع کیا اور کہا کہ انکی یہ سزا ہی کہ مثل انکے جو کہ قبل مین آئے تھے ناک
کان کاٹ کر نکال دیجیے رستم ثانی وغیرہ نے کہا کہ جو تمھاری مرضی مگر یہ بڑے مکار اور دغا باز
ہین شاہزادے نے کہا کہ انکی مکاری اور دغابازی سے کیا خوف ہی یہ کہکر حکم دیا کہ ان دونونکی لاشین زیر
کوہ پھینکدیجائین اور انکے ناک دکان کاٹکر زیر کوہ ڈالدو اور ہمارے خیمے وغیرہ مع کل مال واسباب کے
زیر کوہ لیجاکر برپا کرو یہ جو حکم دیا دیودن نے وہ دونون لاشین اٹھا کر زیر کوہ پھینکدین اور انکے ناک دکان
کاٹکر زیر کوہ ڈالدیا اور کہا کہ اب ادھر کا رخ نکرنا ورنہ ابکی زندہ نہ بچوگے اس امر کو غنیمت جانو کہ جان بچی ورنہ
مثل ان دونونکے تم بھی قتل ہوتے وہ یہ سنکے بھاگے خون بہتا ہوا ادھر وہ دیو جو یہ واقعہ دیکھکر بھاگے تھے

پھر وہان نہ ٹھہرے نہ پلٹ کر دیکھا کہ ہمارے ہمراہیون پر کیا واقعہ گذرا ایسے بھاگے کہ زیر کوہ آکر دم لیا جب زیر کوہ آپہنچے تب حواس درست ہوے یہان آکر دیو سراغ و ایاغ کی لاشین پائین انکو اٹھاکر طرف دیو ابلاغ کے چلے وہ دیو بھی ہمراہ ہولیے جنکے ناک و کان کٹے تھے یہ سب تو ادھر کو چلے دیو ابلاغ زیر کوہ سے یہ سب واقعہ دیکھ رہا تھا مع اپنے سردارونکے اسنے جو اس طور سے ان سبکی حالت دیکھی کہ اس طفل نے جو کہ نواسا ہی اخضر کا دیو سراغ و ایاغ کو اسنے یون قتل کیا کہ جیسے کوئی مرد قوی طفل صغیر کو قتل کرتا ہی دوسرے آدم زادون نے جو کہ اولاد حمزہ سے ہین دوسرے دیوون کو بیٹھے بیٹھے زیر کرلیا حواس جاتے رہے اپنے سردارون سے کہا کہ یہ آدم زاد بڑے صاحب قوت و طاقت معلوم ہوتے ہین دیکھو اس طفل نے دیو سراغ کو ایک گھونسا مار کر ہلاک کیا جیسے اسنے ہاتھ بڑھایا اسنے ہاتھ پکڑ کر جو جھکا دیا وہ منھ کے بھل آیا گھونسا مارا کہ اسکا کام تمام ہوا اسکا بھائی ایاغ بہت اُبل کر چلا آرہ پشت نہنگ مارا اسنے بیٹھے بیٹھے خالی دی آرہ زمین پر پڑا وہ آرہ کو چھوڑ کر لینے کے قصد سے چلا جیسے لپٹا ایک ہکا جو اس طفل نے دبا وہ چارون شانہ چت گرا اپنے زور پر نہ اب اسنے بھر ایاغ کے کان مین مجھک کے کہا نہ معلوم اسنے کیا جو بدبا کہ اسنے چیر کر پھینکدیا اسی طور سے ان سب نے جو کہ اسکے چچا و باپ و دادا ہین جو دیو انکی طرف گیا ہمنے دیکھا کہ انھون نے ایک چشم زدن مین پکڑ لیا معلوم ہوتا ہی کہ ان سب سے کچھ نہ کچھ گناہ خداوندکا ہوا تھا کہ جسکی یہ سزا پائی اب ثابت ہوگیا کہ یہ لوگ بہت سرکش ہین بدون گوشمالی مناسب کے نہ مانینگے اب انکو ان حرکات کی سزا دینا لازم ہی انھون نے کچھ بھی میرا خوف نہ کیا نہ یہ خیال کیا کہ مین زیر کوہ موجود ہون میرے پیام برون کے ساتھ یہ حرکت کی تم مین سے ایک دیو میرے لشکر مین جائے اور یہ حکم میرے افسران لشکر سے کہدے کہ دیو ابلاغ تمھارے بادشاہ نے حکم دیا ہی کہ اسیوقت کل لشکر لیکر شکارگاہ مین آؤ یہان ایک حریف سے مقابلہ ہونے کو ہی اس سے نوبت بجنگ و پیکار آگئی ہی اور ایک دیو یہ نامہ لیکر میرے نور نظر پارۂ جگر دیو چراغ بلند گردن کے پاس شہر ابلاغیہ مین جائے اور اس سے کہے کہ جن لوگون کے مقابلے کے لیے مین طرف قلعۂ یاقوت نگار کے جاتا تھا وہ لوگ اتفاق چندسے میرے شکارگاہ مین آکر اترے ہین طرف بردۂ دنیا کے یہ خبر پاکر جاتے تھے کہ دیو ابلاغ بلند شاخ نے لشکر کشی کا ہمپر قصد کیا ہی گو اس خوف سے جاتے تھے مگر ایک حرکت انھون نے یہان ہونیکی بہت بیجا کی کہ جسکے سبب سے مجکو آنیپر نہایت غصہ آیا اور مین نے انکو پیام بھیجا کہ یہ کون حرکت تھی اسپر بھی وہ کچھ متنبہ نہوے بلکہ آمادۂ مقابلہ ہوے ہین لہذا تم کسی کو اپنی طرف سے حاکم شہر کرکے اور کچھ لشکر برائے حفاظت شہر وہان چھوڑ کر میرے پاس آؤ تاکہ ہم اور تم ملکر انکو سزا دین بڑے سرکش اور مغرور معلوم ہوتے ہین کیونکہ نہ کچھ لشکر ہمراہ ہی نہ سپاہ صرف تھوڑے سے دیو زاد و پریزاد اور چند آدم زاد ہمراہ ہین اسپر مجھ ایسے بادشاہ زبردست سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہین اور بر سر فساد ہین ہان ایک امر ضرور ہی کہ مال و اسباب بہت ہمراہ ہی بس اگر ہم اور تم ملکر ان سبکو مار لینگے اول تو گوشت انسان جو کہ باذائقہ ہوتا ہی وہ کھانے کو ملے گا ایک مدت کے بعد یہ غذا نصیب ہوگی قدرت خداوندا بلیس سے دوسرے مال و اسباب جو کہ نادر زمانہ ہی دران آدم زادون نے طلسم کو فتح کرکے حاصل کیا ہی اسپر قبضہ ہوگا تیسرے کتنا بڑا نام ہوگا کہ نبیرۂ دیو عفریت نے خروج کرکے اولاد حمزہ کو قتل کیا اور اپنے بزرگون کے خون کا معاوضہ لیا جو جو دیو و پریزاد و بادشاہ اس خوف سے مقابلہ و جرات نہین کرتے ہین کہ ہم ان لوگون سے نہین مقابلہ کرسکتے ہین یہ لوگ دیو کش ہین انکو یہ خبر پاکر جرات ہوگی اور ہر ایک

آکر ہمارا شریک ہوگا مع لشکر کے جو جودن لوگونسے کینہ رکھتے ہین اور بسبب خوف کے ظاہر نہین کرسکتے ہین
وہ ایسے وقت مین ضرور اُس کینہ دیرینہ کو اپنے ظاہر کرینگے لہذا تم بہت جلد آؤ یہ جو دیو ابلاغ نے کہا اور
ایک نامہ بھی اسی مضمون کا لکھکر اپنے ہاتھ سے اپنے فرزند کے پاس روانہ کیا کیونکہ سب سامان ہمراہ
تھا ایک دیو وہ نامہ لیکر طرف شہر ابلاغیہ کے روانہ ہوا اور ایک دیو طرف لشکر کے دیو ابلاغ
زیر کوہ سے لشکر دور جاکر کھڑا ہوا کہ وہ دیو اور لاشین دیو سراغ و دیو ایاغ کی مع اُن سبکے آکر
پہونچے اور لاشین سامنے دیو ابلاغ کے پھینک کر رونے لگے اور فریاد کرنے لگے خصوصاً وہ دیو کہ جنکے
ناک و کان کٹے تھے رو رو کر سب جواب پیام بیان کیا اور سب حالت بیان کی دیو ابلاغ
کو جو اب پیام سُنکے بہت غصہ آیا اُسنے کہا کہ اچھا ٹھہر جاؤ مین آدم زاد ونسے ہس حرکت کا
عیوض لیتا ہون اور اس ناشائستہ حرکت کی سزا دیتا ہون اب یہ میرے ہاتھ سے بچکر جاتے
کہان ہین یہ کہکر اُنکو حکم دیا کہ ان لاشونکو لیجا کر موافق مذہب ابلیس پرستی کے حلاوہ وہ لاشین لیکر
سامنے سے چلے گئے اور جنکے ناک و کان کٹے ہوے تھے اُسنے کہا کہ تم ٹھہرو لشکر کو مین نے طلب
کیا ہی وہ آتا ہی تمکو شفاخانہ مین بھیجکر تمہارا علاج کراؤنگا اور تمکو بہت کچھ انعام دیا جائیگا مین یہانسے
سب حال دیکھ رہا تھا مجکو بہت اسوقت غصہ ہی اور جب سے مین نے اپنے سردارونکی لاشین دیکھی ہین
اُسوقت سے میری آنکھونمین خون اُترا ہوا ہی جب تک مین ان سبکو مثل انکے قتل نہین کرتا ہون اسوقت تک
مجکو چین نہین آتا ہی یہ کہکر سردار ونسے کہا کہ مجکو اس امر مین بڑی فکر تھی کہ وہ لوگ بالائے کوہ ہین
ایسی حالت مین مشکل مین فتح حاصل ہوگی کیونکہ جب وہ سب راہین کوہ کی روک لینگے تو کوہ پر جانا
مشکل ہوگا کیونکہ یہ کوہ مثل قلعہ کے ہی اور مین نے اسکو اسی طریقہ سے آراستہ کیا ہی مگر جب سے
یہ امر سنا انکی زبانی کہ وہ سب مال و اسباب لیکر زیر کوہ آتے ہین تو وہ فکر دفع ہوگئی اب انکا مار لینا
کتنی بڑی بات ہی یہ تھوڑی سے ہین میرے ہمراہ سات لاکھ دیو ہین دوسرے مین نے اپنے فرزند کو طلب
کیا ہی وہ بھی لشکر لیکر آئیگا سردارون نے عرض کیا کہ اسیقدر سپاہ کافی تھی آپ نے بیکار شاہزادے کو
زحمت دی خیر اُنکو زیر کوہ تو آنے دیجیے پھر ملاحظہ فرمائیگا جب مقابلہ ہوگا کہ ہم جان نثار کیونکر لڑے اور کیسے
معرکے پڑے زمانۂ سلف سے آج تک اس طریقے سے دیو نہ لڑے ہونگے جسطور سے ہم لڑینگے اس معرکے
سے اب نہ بھاگین اب یہ قصد کر لیا ہی کہ یا حریف نہین یا ہم نہین دیو ابلاغ نے کہا کہ اگر اس طور کی
ثابت قدمی دکھاؤگے تو ضرور فتح پاؤگے یہان یہ باتین ہو رہی تھین کہ اُدھر بالائے کوہ سے بموجب
حکم شاہزادہ سب اہلکارون نے تمام مال و اسباب مع بارگاہ و خزانہ وغیرہ کے لیکر زیر کوہ جانیکا قصد
کیا کہ ادھر شاہزادون نے دربار برخاست کیا سب دربار سے اُٹھکر ہمراہ شاہزادونکے باہر خیمون کے
آئے شاہزادے قبل سے اُن سبکو ہمراہ لیکر زیر کوہ آئے اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ وہ حرام زادے
مہلت پاکر اس مال و اسباب پر قبضہ کرلین کیونکہ زیر کوہ کھڑے ہوے ہین جب شاہزادے زیر کوہ آئے
ایک مقام مناسب دیکھکر خیمے وغیرہ کے برپا کرنے کا حکم فرمایا اور کل مال و اسباب کو وسط مین قریب اپنے
خیمونکے احتیاط سے رکھنے کا حکم دیا اُسپر دیو دیرزاد کا پہرہ مقرر کیا دیکھا کہ دیو ابلاغ سامنے مع سردارونکے
کھڑا ہوا ہی یہ شاہزادے دیو ابلاغ کو دیکھکر داخل خیمہ ہوے اور بخوف و خطر زیر کوہ آکر مقیم
ہوے اب ایک دیو اور ایک پریزاد بھی بالائے کوہ نرہ ذریا سا بھی سامان کو پردہ چھوڑا سب زیر کوہ لے آئے اور سب
بموجب حکم شاہزادگان عالی تبار آکر بخوف مقیم ہوے اُدھر وہ دیو جو کہ ابلاغ نے طرف لشکر اور شہر ابلاغیہ کے

روانہ کیے تھے انمین سے جو دیو لشکر کو اس حال سے آگاہ کرنے اور کہنے گیا تھا وہ لشکر مین پہونچا اور افسرونکو
حکم دیو ابلاغ سے آگاہ کیا اسیوقت لشکر مین تیاری ہوئی چونکہ لشکر ہمہ وقت آمادۂ سفر رہتا تھا یہ حکم
پانے ہی سب موجود ہوگئے نقارۂ کوچ بجا اور کل لشکر طرف شکارگاہ کے حسب الطلب دیو ابلاغ کے چلا
اُدھر دوسرے دیو نے شہر مین جاکر دیو چراغ دراز گردن پسر دیو ابلاغ کو دربار مین نامہ دیا دربار اُسکا
آراستہ تھا سب سردار موجود تھے دیو ابلاغ کا ذکر ہو رہا تھا کہ ابھی راہ مین ہونگے کہ اس دیو نے جاکر
نامہ دیا اور زبانی بھی پیام کہا دیو چراغ نے نامہ دبیر کو دیا اُسنے نامہ پڑھا وہ ہی مضمون تھا کہ
جو تحریر ہو چکا ہی جب سب مضمون سے اہل دربار آگاہ ہوے دیو چراغ نے اہل دربار سے
کہا کہ لشکر کو تیاری کا حکم دیا جائے مین اسیوقت خدمت والد بزرگوار مین مع لشکر کے جاؤنگا کیونکہ
انھون نے بہت جلد طلب فرمایا ہی یہ حکم دیکر اپنی طرف سے اپنے وزیر کو یہانکا حاکم کیا اور پچاس ہزار
دیو کو یہان رہنے کا حکم دیا لشکر سے اور ایک لاکھ پچاس ہزار کو تیاری کا حکم دیا اور خود دربار برخاست
کرکے داخل محل ہوا اور یہ حکم دیا کہ جب مین محل سے تیار ہوکر نکلون سب تیار ہون عرصہ نہو ورنہ
سزا دیجائیگی سردارون نے دربار سے آکر اور چھاونی مین پہونچکر حکم سے آگاہ کیا اسیوقت ایک لاکھ پچاس ہزار
کا لشکر تیار ہوگیا اور مسلح و مکمل ہوکر در دولت پر حاضر ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام سے سامان سفر
سے آراستہ ہوکر آگئے کہ دیو چراغ محل سے سامان سفر سے درست ہوکر نکلا لشکر کو آراستہ پایا اسیوقت تخت پر
سوار ہوکر مع لشکر کے طرف شکارگاہ کے روانہ ہوا یہان دیو ابلاغ لشکر کا اور اپنے فرزند کا منتظر کھڑا
تھا اور سردارونسے کہہ رہا تھا کہ نہ ابھی تک لشکر آیا نہ وہ دیو واپس آئے سب صید و شکار بھول گیا ہی
خود وہ صید فکر کا شکار ہوا ہی کہ سامنے سے گرد اُڑی دیو ابلاغ نے کہا کہ لشکر میرا آپہونچا کہ دامنہ گرد کا
شگافتہ ہوا اُس گرد سے نشان لشکر نمایان ہوا سیاہ پھریرے اُنپر تعریف خداوند ابلیس مرقوم دیو بڑے بڑے
قد آور اور زبردست ہاتھون مین اُنکو لیے ہوے نقارے بجتے ہوے کہ جسکی صدا سے زمین ہلی جاتی تھی عقب
مین سات لاکھ نرۂ دیو چلے آتے ہین نقاردنکی صدا جو کان بین شاہزادونکے پہونچی فرمایا کہ ذرا باہر نکلکر
خبر تو دریافت کرو کہ یہ نقارے کیسے بجتے ہین سیارۂ ثانی بیرون خیمہ تھے وہ یہ سب واقعہ دیکھکر اندر
خیمے کے آئے اور ایرج نامدار و رستم ثانی سے عرض کیا کہ سنا آپنے اُس حرام زادے دیو ابلاغ نے اپنا لشکر
طلب کیا ہی وہ لشکر آرہا ہی یہ نقارے اُسی کے لشکر مین بج رہے ہین بڑا لشکر ہی جہانتک نگاہ کام کرتی ہی
سوائے دیوزادونکے دوسری شئے نظر نہین آتی ہی جسقدر جلدی کی تھی کہ پردۂ دنیا پر پہونچکر اپنے عزیزون
دیگانونسے ملین اُسیقدر عرصہ ہوتا ہی دیکھیے اس جنگ کا کیا انجام ہوتا ہی اور کب فتح ہوتی ہی لشکر تو بہت
ہی شاہزادون نے جوابدیا کوئی مقام فکر نہین ہی جو مصلحت خداوند اُسکے حکم کے ایک پتہ نہین ہل سکتا ہی
بموجب این آیہ کُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ بِاَذْنِ فَاتِہا کل کام وقت پر موقوف ہین دوسرے جب یہانکا آب و دانہ
ساتھ چھوڑیگا جب جانا ہوگا ابھی یہانکی اور ہوا کھانا مقدر مین ہی پھر کیونکر جاسکتے ہین کچھ مقام فکر و تردد
نہین جو اُسکی مشیت یہ کہکر اور اُٹھکر بیرون خیمہ آئے اور اپنے لشکر کے جو کہ ہمراہ ہی برائے حفاظت
مال و اسباب اور زبردستی اخضر پر تیار دے ساتھ کر دیا ہی اُسکے کنارے پر آکر کھڑے ہوے برائے
ملاحظہ آمد لشکر دیو ابلاغ ملاحظہ فرمایا کہ ہزارون علم سیاہ آکر ایک طرف قائم ہوے
سب نے دیو ابلاغ کو جھک کر سلام کیا اُسکے بعد لشکر آنے لگا تھوڑے عرصے مین تمام
صحرا دیوزادونسے بھر گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ سب اس صحرا سے آگے ہین یہ ثابت ہوتا تھا کہ

بجاے گیاہ و اشجار وغیرہ کے دیو زمین سے روئیدہ ہوے ہین لشکر کے عقب مین خیمہ و خرگاہ وغیرہ نہایت خوب
حکم دیوا بلاغ مقام مناسب پر بارگاہ دیوا بلاغ کی برپا کی گئی اور سردارونکے خیمے برپا ہوے لشکر اترا
اہل لشکر ابلاغ نے دیکھا کہ سامنے کچھ آدم زاد و دیو زاد و پریزاد اترے ہوے ہین باہم کہنے لگے کہ
ان لوگونکے مقابلے کے لیے ہم سبکو بادشاہ نے یاد فرمایا ہم اپنے مقام پر خیال کرتے تھے کہ معلوم ہوتا ہی
کسی بادشاہ زبردست و صاحب لشکر سے سامنا ہوگیا ہی جو بادشاہ نے ہم سبکو یاد فرمایا یہ نہ معلوم تھا
کہ ان چند آدم زادون اور دیوزادون و پریزادون کے لیے طلب کیا ہی اس لشکر مین جوان سب سے
آگاہ تھے اور دیو ہامان کے مقابلے مین انکی جنگ و پیکار کا حال دیکھ چکے تھے بولے انکو حقیر و کمزور نہ
خیال کرنا یہ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے دیو ہامان ایسے دیو کو قتل کیا اور اسکے لشکر کو جو کہ قریب
پندرہ لاکھ کے تھا کئی مرتبہ شکست دی آخر یہ انجام ہوا کہ سب بھاگے اور متفرق ہوگئے ہمنے آکر یہان
پناہ لی انھین کے بزرگون نے دیو عفریت و دیو سمندون ہزار دست کو قتل کیا یہ وہ لوگ ہین
کہ یکہ و تنہا لاکھون دیوون سے مقابلہ کرتے ہین خداوند خیر کرین کہ ان لوگونسے کہان سامنا ہوا
کہان بادشاہ قلعۂ یاقوت نگار پر لشکر کشی کرکے جاتے تھے ہمکو یہی خوف تھا کہ یہ لوگ وہان موجود
ہین جب مقابلہ ہوگا بڑی خرابی ہوگی یا وہان جانے کی نوبت بھی نہ آئی وہ لوگ اسی مقام پر آگئے
دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی خداوندانکے ہاتھ سے جانین ہم سبکی بچائین یہ جو ان سب نے کہا انمین ہر ایک کو فکر
ہوئی مگر ناچار کیا کرسکتے ہین سب اپنے اپنے مقام پر آکر اترے دیوا بلاغ داخل بارگاہ ہوا ابھی سب
لشکر اترنہ چکا تھا شاہزادے اپنے لشکر کے کنارے پر کھڑے ہوے دیو دون کی آمد کا تماشہ ملاحظہ فرما رہے
تھے اور انکے مسخرے پن کی باتون پر ہنس رہے تھے کہ پھر گرد ایک طرف سے بلند ہوئی اور غبار کثیر اٹھا کہ
جسنے روے آفتاب کو پوشیدہ کرلیا جب وہ گرد شق ہوئی اس گرد سے دیکھا کہ نشان لشکر نمودار ہوے
سیاہ اور اسپر تعریف شیطان تحریر تھی اسکے عقب مین لشکر تھا قریب ایک لاکھ پچاس ہزار کے اور
ایک دیو زبردست مثل دیوا بلاغ کے بادۂ کبر و نخوت سے مست تخت پر سوار تاج سر پر رکھے
ہوے عقب مین لشکر چلا آتا ہی لشکر دیوا بلاغ نے جو اپنے شاہزادے کو مع لشکر کے آتے ہوے دیکھا
دیوا بلاغ کو خبر کی اسنے چند سردار براے استقبال فرزند بدافعال روانہ کیے کہ وہ لشکر سے باہر آئے
اور اس لشکر مین داخل ہوکر دیو چراغ سے ملے سلام کیا اسکے لشکر کو لاکر شامل لشکر کیا وہ لشکر بھی اترا وہ
دیو دیو چراغ کو ہمراہ لیکر بارگاہ مین آئے باپ بیٹے ملے ایک تخت پر دونون بیٹھے دربار آراستہ ہوا ادھر
شاہزادے اس لشکر کو بھی ملاحظہ فرماکر اپنے خیمے مین تشریف لائے سیارۂ ثانی سے فرمایا کہ ذرا خبر تو
منگاؤ کہ یہ کون دیو آیا ہی کمک کو دیوا بلاغ کی سیارہ ثانی نے چند دیو اپنے شاگرد کیے تھے اور ان
انسانونمین سے چند کو فنون عیاری سے ماہر کیا تھا جو کہ طلسم سے رہا ہوے تھے انمین سے جو کہ اسکے شاگرد
تھے حکم دیا کہ جاکر لشکر کفار کی خبر لاؤ بس وہ صورت تبدیل کرکے داخل لشکر کفار ہوے اہل لشکر سے دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ یہ جو لشکر لیکر آیا ہی یہ فرزند ہی دیوا بلاغ کا کہ بادشاہ نے اپنے فرزند کو بھی طلب
کیا ہی یہ دریافت کرکے بصورت مبدل وہ دیو داخل بارگاہ کفار ہوے یہان جب سب
آچکے اور دربار آراستہ ہوچکا اسوقت دیوا بلاغ نے سب اہل دربار و اپنے فرزند کو کل واقعات
سے آگاہ کیا اور کہا کہ تمنے دیکھا ہوگا کہ وہ لوگ تھوڑے سے دیو اور پریزادے میرے
لشکر کے سامنے بقصد جنگ فردکش ہین انھون نے یہ یہ ظلم کیے اسپر مجکو غصہ آیا مین نے

اُنکے مقابلے کے لیے اپنا لشکر بھی طلب کیا اور تمکو بھی بُلا بھیجا ہی اب انکو سزا دینا واجب ولازم ہی انھون نے کچھ بھی میرا پاس ولحاظ نہ کیا اور میری موجودگی مین سرکشی کی اُسکے فرزند نے کہا کہ واقعی وہ لوگ لائق گوشمالی ہین مگر میرے نزدیک ایک اور امر ضرور ہی کہ پھر اُنکے پاس پیام روانہ فرمائیے شاید کثرت لشکر سے خوف کھاکر اطاعت کرلین تو کیون بیکار کا گشت وخون ہو اہل دربار نے سُنکے کہا کہ آپکی راے بہت نیک ہی مگر چند دیو دن نے کہا کہ وہ لوگ کبھی نہ مانینگے بڑے سرکش ہین دیو ہامان نے کس کس طور سے ان لوگونسے جا ہا کہ صلح ہوجائے اور یہ لوگ اطاعت کرلین مگر یہ لوگ راہ راست پر نہ آئے آخر وہ مارے گئے انکی فتح ہوئی یہ ہرگز ہرگز کبھی آپکے کہنے کو قبول نہ کرینگے دیو ابلاغ نے جواب دیا کہ مجکو بھی اس امر کا یقین ہی مگر مین اپنے فرزند کا کہنا کرتا ہون ایک دیو سے کہا کہ تم جاکر اُن آدم زاد دنسے پیام دو کہ ابھی کچھ نہین نقصان ہوا ہی اگر اپنی جان کی خیریت چاہتے ہو تو ہماری اگر اطاعت کرو ہم تمھارے دونون قصور معاف کردینگے اس شرط سے کہ اگر اطاعت کروگے اور خداوند ابلیس کو سجدہ کروگے یا اس امر پر عمل کروگے کہ تمام مال واسباب ہمکو دیدو اور تم بردۂ دنیا پر چلے جاؤ تو ہم تمھاری خطا کو معاف کردینگے اور تمسے مزاحمت نہ کرینگے اگر ان سب امرون کے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ یہ لشکر کثیر تمکو امان نہ دیگا اور سب ملکر تمکو قتل کرینگے آئندہ تمکو اختیار ہی اور اُس دیو سے کہا کہ اگر وہ کچھ سخت وسست کہین تو تو خاموش سُنا کرنا اور کچھ جواب نہ دینا جواب پیام لیکر چلا آنا ہم میدان جنگ مین سمجھ لینگے کیونکہ یہ مثل سُنی ہوگی کہ جب چیونٹی کی قضا آتی ہی تو پر نکلتے ہین اور جب انسان کی قضا آتی ہی تو اُسکی زبان دراز ہوتی ہی اُنکی قضا ضرور آئی ہی وہ کبھی اس میرے کہنے پر عمل نہ کرینگے اور مقابلہ کرینگے اپنی جان دینگے خیر مین ناچار ہون وہ دیو یہ پیام لیکر باہر بارگاہ کے آیا اور طرف شاہزادون کے چلا ادھر وہ دیو جو کہ یہان صورت تبدیل کیے ہوے موجود تھے یہ حال دریافت کرکے اُسکے آنے کے قبل یہان آکر پہونچے سیارۂ ثانی سے سب حال بیان کیا سیارۂ ثانی نے اندر خیمے کے جاکر شاہزادون سے بیان کیا اُنھون نے حکم دیا کہ آنے دو دربار اُسی طریقے سے آراستہ کیا کہ وہ دیو راہ طے کرکے یہان آیا اور داخل خیمہ ہوکر دربار کو آراستہ دیکھکر حیران ہوا سلام کرکے جو جو کی بیٹھنے کو مرحمت ہوئی تھی بیٹھ گیا دیو ابلاغ کا پیام دربار رستم ثانی نے پیام سُنکے جواب دیا کہ اُس سے کہدینا کہ تو بیکار ہمکو بار بار لشکر سے خوف دلاتا ہی اُنکی صرف اسی قدر مہربانی کافی ہی کہ اب آکر ہماری اطاعت کرین اور دین اسلام قبول کرین ورنہ آمادۂ پیکار ہون ہم نہ اطاعت کرینگے نہ یہ کرینگے کہ اپنا مال واسباب دیدین اور چلے جائین ہمکو تمسے بالکل خوف نہین ہی ہماری تلوار ونکو دیو کے خون پینے کا بہت اشتیاق ہی بس ہم آمادۂ پیکار ہین جو تمھارا جی چاہے وہ کرو ہمکو بالکل کثرت لشکر سے خوف نہین ہی یہ جواب دیکر اُس دیو کو رخصت کیا وہ جواب پیام لیکر اپنے لشکر مین آیا اور دیو ابلاغ سے بیان کیا دیو ابلاغ نے برہم ہوکر طبل جنگ بجوادیا یہان خبر آئی یہان بھی نقارہ بجا رات بھر دونون لشکر مین تیاری جنگ ہوا کی طبل جنگ بجا کیا یہان وہ نقارہ بجا جو کہ بارگاہ چہل چراغ سلیمانی کے ساتھ ہی اُس نقارے کی بھی صدا مثل طبل سکندری کے دور تک جاتی ہی راوی بیان کرتا ہی کہ رات بھر نقارہ بجا کیا لشکر مین تیاری رہی بوقت صبح دیو ابلاغ ودیو چہل چراغ کل لشکر لیکر میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوا ادھر سہراب ثانی ورستم ثانی وغیرہ اُن دیو زادون وپریزادون وانسانونکو لیکر میدان مین آئے اپنے لشکر کو صف آرا کیا چھوٹا سا لشکر مقابلہ

سب بہادر و جری تھے گو لشکر کم تھا عرض کر چکا ہون اخضر پریزاد نے زبردستی برائے حفاظت تھوڑا سا لشکر
ہمراہ کر دیا تھا اور باقی پانچہزار انسان تھے اور وہ دیوزاد و پریزاد تھے جو کہ بارگاہ و خزانہ و ذخیرہ کو لیکر ہمراہ
ہوے تھے اور حامل تخت تھے مگر وہ سب جی فنون جنگ سے ماہر تھے لہذا کل شاہزادونکے ہمراہ بیس ہزار
دیو و پریزاد تھے اور پانچہزار انسان شاہزادون نے صرف سپاہا دکھانے کے لیے اس لشکر کو آراستہ کیا تھا
ورنہ اس لشکر کے روبرو کیا حقیقت تھی وہ فریب نو لاکھ بہ پچیس ہزار جنمین کل سپاہ دس ہزار تھی جو کہ آلات
حرب و ضرب سے آراستہ تھی شاہزادونکو ذات خدا پر بھروسہ تھا اسکے اور بتکیہ کر کے اتنے بڑے لشکر دیوزاد
سے مقابلے پر آمادہ ہوے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ جب صف آرائی دونون طرف ہو چکی تو لشکر ابلاغ
سے ایک دیو کہ جسکا نام دیو اثر در تھا دیو ابلاغ سے اجازت لیکر میدان مین آیا شاہزادونکی طرف
دیکھکر پکارا کہ میری خواہش یہ ہی کہ نہ کوئی دیو میرے مقابلے کو آئے نہ کوئی پریزاد سوائے ان چار
آدم زادونکے کہ مین انکے مقابلے کا مشتاق ہون کہ مین نے ان لوگونکے زور و طاقت کا بہت شہرہ
سنا ہی اور سنا ہی کہ دیو سراغ و دیو ایاغ کو انھون نے قتل کیا ذرا مین بھی تو دیکھون کہ کیونکر قتل کیا
یہ کلام جیسے اسکی زبان سے نکلا شہریار عالیوقار نے ایرج نامدار سے کہا کہ مجکو اجازت ملے کہ مین
جاکر اس نابکار سے مقابلہ کرون ایرج نامدار نے اجازت دی شاہزادہ ایک دیو کے دوش پر
سوار ہوکر میدان مین آیا اسنے کہا کہ کیون بیکار اپنی جان کو برباد کرتے ہو کیون نہین بادشاہ کے
کہنے پر عمل کرتے ہو شاہزادے نے جواب مین فرمایا کہ تو برائے مقابلہ آیا ہی یا مجکو پند و نصیحت کرنے آیا ہی
اگر برائے پند و نصیحت آیا ہی تو واپس جا یہ مقام رزم ہی نہ جاے بزم یا نصیحت و پند اور کسیکو بھیج کہ وہ
آکر مقابلہ کرے یہ جو شاہزادے نے کہا اسکو بہت غصہ آیا اسنے وار شمشاد اٹھاکر ماری شاہزادے نے
کود کر اسکو خالی دیا وہ دیو بھی جو کہ انکو دوش پر سوار کر کے لایا تھا وہ بھی اپنے کو بچا لیگیا اس دیو
نے وار کر کے ایک قہقہہ مارا کیونکہ اسکی وار جو زمین پر پڑی تو غبار بلند ہوا تھا شاہزادہ اس غبار
مین پوشیدہ ہو گیا تھا اسنے اسی سبب سے وار کر کے قہقہہ لگایا اور بہت خوش ہوا آواز دی زدم و
پست کردم او آدم زاد افسوس ہی تو نے کہنا نہ سنا مفت اپنی جان دی ابتو تیرا گوشت بھی کرکرا
ہو گیا ہی کیا ذائقہ رہا ہوگا یہ جو دیو اثر در نے کہا ایک مرتبہ شاہزادے نے پہلو مین آکر آواز دی
کہ کیا بہودہ بک رہا ہی کسکو مارا اور کس کا کام تمام کیا مین تیرا حریف موجود ہون ادھر وہ غبار
بھی برطرف ہوا اب سب نے دیکھا کہ وہ آدم زاد زندہ موجود ہی اور وہ دیو ہی کہ جسکے دوش پر
سوار ہوکر آیا تھا دیو اثر در نے قصد کیا کہ پھر وار کرون شاہزادے نے کہا کہ خبردار ہو جا
اب مین وار کرتا ہون یہ کہکر تلوار نیام سے لیکر دیو پر وار کیا اسنے وار شمشاد کو سپر پر روکا
تلوار جو بڑی مثل خیار تر کے دیو کے دو ٹکڑے ہوے وہ نابکار مرکر گرا یہ صفائی دست دیکھکر
دیو ابلاغ کے ہوش جاتے رہے دوسرا دیو ابلاغ سے اجازت لیکر مقابلے مین آیا آتے ہی
اسنے وار کیا شاہزادے نے وار کو خالی دیکر اب جو تلوار کا وار کیا اسکے بھی دو پر کاٹے ہوے
اسی طور سے تا بہ شام پندرہ دیو شاہزادے نے تلوار سے قتل کیے اور دو کو چیر کر پھینکدیا
اور دس کو مجروح کیا جب شام ہوئی دیو ابلاغ طبل بازگشت بجوا کر اپنی فرودگاہ پر
آیا مگر مغموم ان دیوون کے مارے جانے سے اب دربار آراستہ ہوا سب اہل دربار
سے کہنے لگا کہ یہ انسان بڑا زبردست تھا کہ جسنے بہت سے دیو میرے لشکر کے ہلاک کیے اور

بہت سے مجروح کیے مین ایسا زبردست نہ جانتا تھا خبر میرے ہاتھ سے جانے کہان ہین دو ایک
دیو بول اٹھے کہ ایسا زبردست ہی کہ جب یہ پردۂ دنیا سے آیا تھا راہ کا تھکا ہوا تھا مگر عین گرمی جنگ
مین آکر پہونچا تھا دیو ہامان سے اُسوقت مقابلہ کیا تھا دیہر کی کشتی مین اسنے دیو ہامان ایسے
دیو کو زیر کر لیا تھا اور تنہا پانسو دیو قتل کیے تھے آج تو کچھ بھی نہین قتل کیے یہ سُنکے ایلاغ نے
طبل جنگ بجوایا یہان جب طبل جنگ بج چکا وہان بھی طبل جنگ بجا کیونکہ جب ایلاغ واپس
گیا تھا تو شاہزادے بھی مع لشکر کے واپس آئے تھے اپنے مقام پر رات بھر طبل جنگ بجا کیا
صبح کو دونون لشکر آکر صف آرا ہوے لشکر ایلاغ سے ایک دیو کہ جسکا نام دیو چہار آدم خوار تھا میدان
مین آیا مبارز طلب کیا ادھر رستم ثانی ایرج نامدار سے اجازت لیکر دس دیو پر سوار ہوکر اسکے
مقابلے مین آئے اُسنے زاغنول کا وار کیا رستم ثانی نے خالی دیا بعد اسکے اپنا وار کیا اُسکو قتل کیا
اور دیو نکلا اسی طور سے شام تک سو دیو تلوار سے ہلاک کیے اور تین کو چیر کر پھینکدیا اور
بارہ کو مجروح کیا شام کو دیو ایلاغ طبل بازگشت بجوا کر واپس گیا یہ اپنے مقام پر واپس آئے
اُسنے جاکر پھر طبل جنگ بجوایا رات بھر طبل جنگ بجا گیا یہان بھی کوس رزمی بجا جب صبح ہوئی دونون لشکر
صف آرا ہوے بعد صف بندی کے لشکر ایلاغ سے دیو سمندر میدان مین آیا یہ بہت زبردست
دیو تھا اسنے آتے ہی مبارز طلب کیا ادھر سے سہراب ثانی ایرج نامدار سے اجازت لیکر میدان
مین آئے اُسنے آرہ کا وار کیا شاہزادے کی آنکھ آرے سے لڑی رہی جیسے آرہ قریب سر
آیا پیرہ بدلکر اب جو تھپکی دی آرہ پٹ پڑا قبضے پر ہاتھ ڈالدیا اُسنے یہ حال دیکھکر آرہ چھوڑ دیا
اور رہٹ گیا شاہزادے نے تھوڑے ہی عرصے مین کولے پر لاد کر زمین پر مارا اور سینے پر
سوار ہوکر کہا کہ شناخت پروردگار مین کیا کہتا ہی اُسنے کلمہ سخت کہا شاہزادے کو غصہ آگیا سینے
پر سے اُتر کر اور مشل کر پاس کمنہ کے اُسکو چیر کر پھینکدیا اسی طور سے تا بہ شام پچاس دیو شاہزادے
نے چیر کر پھینکدیے شام کو دیو ایلاغ طبل بازگشت بجوا کر واپس گیا یہ بھی واپس آئے پھر اُسنے
طبل جنگ بجوایا دوسرے دن میدان مین آکر صف آرا ہوا جب دونون لشکر صف آرا ہو چکے
لشکر ایلاغ سے دیو نداق دراز شاخ میدان مین مبارز خواہ ہوا آج ایرج نامدار خود میدان مین
آئے اور اُسکو قتل کیا تلوار سے تا بہ شام بیس دیو ایرج نامدار نے تلوار سے ہلاک کیے اور
پانچ کو چیر کے پھینکدیا اور پندرہ کو مجروح کیا اس امر کا ناظرین اعتراض نہ کرین کہ ایرج نامدار
داد لیتے اور رستم ثانی باپ اور مہربار چچا تھے یہ کیا بات تھی کہ سب سے زیادہ جرأت سہراب ثانی
نے کی اور سب سے زیادہ دیو سہراب ثانی نے ہلاک کیے اسکا سبب یہ ہی کہ یہ صاحبقرانی
کرنیوالا ہی اس سبب سے اسکی شوکت زیادہ ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اُسدن بھی دیو ایلاغ
واپس گیا شام کو طبل بازگشت بجوا کر اسی طور سے پندرہ میدان داریان ہوئین ان پندرہ
میدان داریون مین جسقدر دیو لشکر ایلاغ مین زبردست اور قوی تھے وہ ان شیرون کے
ہاتھ سے ہلاک و مجروح ہوے سوائے اب دیو ایلاغ اور اُسکے فرزند کے اور اہل لشکر کے کوئی
باقی نرہا کہ جو مقابلہ کرے سولہوین دن جب لشکر صف آرا ہوے اور صف بندی ہو چکی تو دیو ایلاغ کا
فرزند جو کہ مشل اپنے باپ کے قوی تھا باپ سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور پکار کر کہا
کہ مین اُس مغل کا مشتاق ہون کہ جسکا نام سہراب ثانی ہی سوائے اُسکے اور کسی سے

مقابلہ نہ کرونگا یہ جوبکا کر کہا سہراب ثانی سب سے اجازت لیکر اسکے مقابلے مین آئے اُسنے جیسے ہی
انکو فریب یا بادار شمشاد کا وار کیا انھون نے خالی دی وار زمین پر پڑی کہ پانی نکل آیا یہ غبار مین نہان
ہوگئے اُسنے آواز دی کہ زوم ربست کردم یہ غبار سے یہ کہتے ہوے نکلے کہ از دی وکرا بست کردی
یہ معلوم ہوا کہ سحاب سے آفتاب طالع ہوا اُسنے انکو زندہ پاکر پھر وار وار کا کیا انھون نے خالی
دی وار زمین پر آئی انھون نے بترہ بدلکر اُسپر پاؤن رکھ دیا اُسنے زور کیا مگر وہ زمین سے نہ اُٹھی برہم ہوکر
اُسنے جھٹکا مارا درمیان سے ٹوٹ گئی اُسنے دستہ کھینچکر مارا انھون نے خالی دیا وہ الگ جاکر گرا
یہ حرام زادہ دوڑکر لپٹ گیا کشتی ہونے لگی داؤن پینچ بندشنے لگے جوڑ توڑ ہونے لگے تا بہ شام
کشتی رہی قریب شام دیو چراغ شاہزادے کو لیکر دوڑا اور چند قدم پر لاکر اُسنے جھٹکا مارا انکا
گھٹنہ چیب آشنا بزمین ہوا تڑپکر لنگر مارا اب اُسنے لاکھ لاکھ زور کیا کچھ نہ کرسکا اب وہ عاجز ہوا
شاہزادہ اُسکو لے دوڑا یہ کہتا ہوا کہ او دیو چراغ سنبھل ورنہ تیرے چراغ ہستی کو مرصرصر اجل
گل کردے گی ہوائے موت بجھا دیگی یہ کہتے ہوے اُسکو پندرہ قدم تک ریل لائے اور پندرہ
قدم پر لاکر اب جو ہکا مارا اُسکے دونون گھٹنے آشنا بزمین ہوے اُسنے قصد کیا کہ لنگر قائم کردون
بھلا یہ کب قائم کرنے دینے ہین اُسکی کمر زنجیر کو پکڑ کے اُٹھے پہلے ہی زور مین اُس دیو کو
سر سے بلند کرکے زمین پر مارا اور کود کر سینے پر سوار ہوے اور کہا کہ شناخت خداوند کریم
مین کیا کہتا ہی اُسنے جواب دیا کہ میری لاکھ جانین ہون تو مین ہر ایک موے تن ابلیس پر
نثار کردون بس شاہزادے کو غصہ آیا اُس خودسر کا سر چنبر گردن سے کھینچکر سامنے
دیو ابلاغ کے پھینکدیا اور کہا کہ دیکھ ہمنے تیرے چراغ خانہ کو گل کردیا اسی طور سے
تجکو بھی قتل کرینگے ادھر وہ تڑپکر مرگیا دیو ابلاغ کو تاب نرہی فرزند کو جو کشتہ پایا تڑپ گیا چلاکر رونے
لگا سر پر خاک اڑانے لگا بہت اپنی حالت خراب کی دوڑکر وہ سر اُٹھایا کبھی لگے بوسے
لیتا تھا کبھی سینے سے لگاتا تھا کبھی پیار کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ای فرزند ہم سے پہلے چلے گئے ہمکو ساتھ
نہ لیا دیو ابلاغ کے اس حال کو دیکھکر کل اہل لشکر کو تاب نرہی سب رونے لگے سب نے گریبان
چاک کیا خاک سر پر ڈالی عجب حالت کی مگر دیو ابلاغ کی زبان پر یہ کلمہ تھا کہ ای فرزند نو برنشان
ہونا جب تک تیرے قاتل سے مین تیرے خون کا معاوضہ نہ لے لونگا اُسوقت تک مجکو چین نہ آئیگا
یا کردون اسوقت ناچار ہون کیونکہ شام ہوگئی ہی ورنہ ابھی عیوض لیتا خیر یہ ہی رات درمیان مین
ہی شب بھر تمھاری تجہیز وتکفین مین مصروف رہونگا صبح کو تمھارے قاتل سے لڑونگا اور
تمھارے خون کا عیوض لونگا یہ کہکر رونے لگا اور طبل بازگشت بجوایا اپنے فرزند کی
لاش اُٹھاکر مع لشکر کے فرودگاہ پر آیا آتے ہی طبل جنگ بجوادیا ادھر جب لشکر دیو ابلاغ
واپس گیا رستم ثانی شاہزادے پر زر نثار کرتے ہوے فرودگاہ پر آئے بہت تعریف
کی کہ خبر آئی کفار نے طبل جنگ بجوایا یہان بھی طبل جنگ بجادو نون لشکر مین تیاری
رہی دیو ابلاغ نے اپنے فرزند کی لاش کو موافق طریقۂ ابلیس پرستی کے جلایا اس
طور سے رونا تھا کہ جیسے کوئی عورت روتی ہی اور وہ عورت کہ جسکا جوان فرزند
مرجاتا ہی رات بھر اُسنے رو رو کر بسر کی صبح کو کل لشکر کو لیکر میدان جنگ مین آکر صف آرا
ہوا ادھر سے شاہزادے اپنا مختصر لشکر لیکر میدان مین پہونچے دیو ابلاغ کی آنکھونمین اندھیر

تھا اپنے چراغ کے گل ہو جانے سے اُسکو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا گو دن تھا جب اُسنے دیکھا کہ آدم زاد لشکر آخر صف آرا ہو گیا فوراً اپنے لشکر سے تخت کو ترک کرکے اور سب اہل لشکر سے یہ کہکر چلا کہ اب مین مقابلے کو جاتا ہون اگر قتل ہو جاؤن تو جنگ مغلوبہ ضرور کرنا یا اسیر ہون تو اُس حالت مین بھی پہلے اسنے بہت چاہا تھا کہ کوئی دوسرا میرے لشکر سے مقابلے کو جائے جب کوئی نہ نکلا تو یہ خود سبکو رخصت کرکے اور سمجھا بجھا کر میدان مین آیا خوب جلّایا اور اپنے کو گرمایا اُسکے بعد پکار کر کہا کہ سوائے میرے فرزند کے قاتل کے کوئی دوسرا میرے مقابلے کو نہ آئے مین بھی اُسکے باپ دادا کو اُسکے غم مین قربان کرونگا جیسے اُسنے میرے فرزند کو قتل کیا ہی مین اسے قتل کرونگا یہ چیکار کر کہا فوراً سہراب ثانی اجازت لیکر ایرج نامدار سے دیو ابلاغ کے مقابلے مین آئے اُسنے سہراب ثانی کو دیکھکر کہا کہ او طفل آدم زاد تو نے بڑا غضب کیا کہ میرے فرزند کو قتل کیا وہ بچہ تھا تو نے مار لیا ارے ظالم تجکو اُسکے اوپر رحم نہ آیا وہ لائق رحم تھا دیکھو تو سہی مین تجکو قتل کرتا ہون اور تیرے خون مین ہاتھ بھرتا ہون تیرے غم مین تیرے عزیزونکو رُلاتا ہون شاہزادے نے فرمایا کہ کیون اسقدر بیہودہ بکتا ہی دیکھو مین کوئی دم مین تجکو بھی اُسکے پاس پہونچاتا ہون بس اپنی زبان کو بند کرو ورنہ اس تقریر کی سزا پائیگا زبان کھینچ لی جائیگی کیون اسقدر بیقرار ہوتا ہی مین تجکو تیرے فرزند کے پاس پہونچائے دیتا ہون یہ جو شاہزادے نے کہا دیو ابلاغ کو بہت غصہ آیا اور پیچھے ہٹکر ایک میل آہنی اُسکے ہاتھ مین تھا اُسکا وار کیا شاہزادے نے بفنون سپہ گری اُس وار کو خالی دیا وہ میل زمین پر پڑا پانی نکل آیا غبار بلند ہوا وہ پکار پکارا کہ کیون اُسکی سزا پائی جو تو نے میرے فرزند کو قتل کیا تھا کوئی ہی کہ آکر اُسکے استخوان کو خاک مین تلاش کرے یہ کہکر وہ مرد دیو پیچھے ہٹا ادھر وہ پیچھے ہٹا ادھر شاہزادہ اُس گرد کے اندر سے مثل آفتاب تابان کے نکلا یہ کہتا ہوا کہ دیکھ بچایا میرے پروردگار عالم نے اسنے شاہزادے کو زندہ دیکھکر بہت حیرت کی اور پھر اُسی میل کا وار کیا اب کی مرتبہ شاہزادے نے تلوار نیام سے لیکر میل کو اُسپر روکا جب روک چکے اپنا وار کیا اُسنے بھی میل پر روکا تلوار جو میل پر پڑی اُسکے دو ٹکڑے ہوے اُسنے قبضہ ہاتھ سے پھینکدیا اور دوڑکر لپٹ گیا بڑے زور و شور کی کشتی ہونے لگی وہ دیو یہ انسان وہ قد آور اور یہ قصیر القامت مگر برابر سے لڑ رہے ہین جب وہ پکڑ لاتا ہی یہ نکل جاتے ہین جب یہ پکڑ لاتے ہین تو اُسکو نکلنا دشوار ہوتا ہی تا بہ شام برابر کشتی ہوا کی یہان تک کہ جب شام ہوئی تو دیو نے شاہزادے سے کہا کہ ای آدم زاد اب تو رات ہو گئی دن واسطے جنگ و پیکار کے ہی اور شب برائے راحت و آرام لہذا اب تو بھی جا کر آرام کر اور مین بھی جاتا ہون کل پھر آکر مقابلہ کرونگا شاہزادے نے کہا کہ یہ اپنا طریقہ نہین ہی بدون فیصلہ کیے ہوے ہم میدان جنگ سے نہین جاتے ہین اگر ایسا ہی ہی تو تو جا کر کچھ دیر استراحت کرلے پھر آکر مقابلہ کرنا مین یہان موجود ہون اُسنے کہا کہ واہ مین کیون جانے لگا مین بھی موجود ہون اچھا یہ تو بتاؤ کہ تمہارے اور ہمارے مقابلے کا تماشا اہل لشکر کیونکر دیکھینگے کیونکہ رات ہی شاہزادے نے فرمایا کہ بادشاہون کے نزدیک رات کا دن کر دینا کتنی بڑی بات ہی تو اپنے لشکر سے روشنی طلب کر مین اپنی طرف سے روشنی طلب کرتا ہون ابھی دن ہو جائیگا سب بخوبی دیکھینگے

یہ سُنکے اُسنے کہا کہ اچھا اور اپنے لشکر سے روشنی طلب کی دونون طرف سے روشنی آئی واقعی دن ہوگیا
دونون لشکر سمٹ کر قریب آ گئے پھر کشتی ہونے لگی رات بھر کشتی رہی صبحتک اُسی طور سے لڑا کیے
یہان تک کہ جب کوئی پہر بھر دن آیا ہوگا اُسوقت دیو ابلاغ شاہزادے کو لے دوڑا کوئی تین قدم پر
لاکر ہکا مارا کہ شاہزادے کا بایان گھٹنہ آشنا بزمین ہوا شاہزادے نے ٹرپکر لنگر قائم کیا اب اسنے
لاکھ زور کیا کچھ نہوا آخر عاجز آکر ہٹ گیا اب شاہزادہ لیکر چلا اور دس قدم پر لاکر ہکا مارا دونون
گھٹنے آشنا بزمین ہوے اسنے بھی قصد کیا کہ تڑپ کر لنگر قائم کرون مگر شاہزادہ کب لنگر قائم کرنے
دیتا ہی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اور لفظہٗ اللہ اکبر جگہ سے کھینچکر اب جو زور کیا زمین سے لے اُٹھے
پہلے زور مین تا بہ کمر لائے دوسرے زور مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین سر سے بلند کرکے مثل
گیند اُس آتشباری کے گرد سر چرخ دیا اور قصد کیا کہ زمین پر مارون اُسکے لشکر نے جو یہ حال
دیکھا ایک مرتبہ سب دار خمشاد و آرہ پشت ہنگ لیکر اور حملہ کرکے شاہزادے کی
طرف چلے شاہزادے نے اُنکو اپنی طرف آتے ہوے جو دیکھا دیو ابلاغ کو فوراً زمین پر مارا
اور کود کر اُسکی چھاتی پر سوار ہوے اور اُسکی کمر زنجیر سے اُسکی شستکبن باندھکر سیارہ کے حوالے
کیا اور خود تلوار لیکر طرف لشکر ابلاغ کے چلے سیارہ دیو ابلاغ کو لیکر فرودگاہ پر آیا جب
رستم ثانی وغیرہ نے دیکھا کہ کل لشکر کفار نے حملہ کیا یہ سب بھی تلوارین لیکر جا پڑے اور جو
لشکر ہمراہ دیو پریزاد کا تھا وہ بھی کفار سے ملگیا تلوار چلنے لگی ان چار دن شاہزادون نے
آفت برپا کردی ہزارون دیو قتل کیے کسیکو امان نہ ملتی تھی گو بہت تھے لاکھون تھے مگر ایسے
بدحواس تھے کہ اپنے لشکر کو آپ قتل کرتے تھے خون کے دریا بہ رہے تھے لاشے تڑپ رہے تھے
بسمل خاک پر لوٹ رہے تھے بازار مرگ گرم تھا ملک الموت روحین قبض کرتے پھرتے تھے سر و تن
کا خاک پر انبار تھا اسلحہ پڑے ہوے تھے زخمون سے یہ معلوم ہوتا تھا صحرا مین کہ لالے کا کھیت ہی
مگر شاہزادونکا یہ عالم تھا کہ تلوارین ہاتھ مین تھین آستین اُلٹے ہوے ہین خون کے قطرے ٹپک
رہے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ دو پہر کا مل جنگ مغلوبہ رہی جو سردار و افسر قتل و زخمی ہونے سے
بچے تھے وہ اس جنگ مغلوبہ مین گرفتار ہوے اور مارے گئے اور بہت سے اہل لشکر بھی لشکر کے سردار
کہانتک لڑے آخر پاؤن اُکھڑ گئے سات لاکھ ان سب سے شکست کھا کر بھاگے ان شیران بیشۂ صاحبقرانی
نے مار تلوارون کے لشکر کا ستھراؤ کر دیا آخر سب بھاگ کھڑے ہوے پڑاؤ پر جا کر دم لیا انھون نے
وہان بھی ہو بچکر قتل کرنا شروع کیا جب وہان بھی تاب نہ لاسکے وہان سے بھی بھاگے اب اِدھر اُدھر صحرا اون
و پہاڑون مین بھاگ کر پوشیدہ ہوگئے بہت سے اسیر ہوے بہتون نے اطاعت کر لی امان طلب کی دین اسلام
اختیار کیا ابلیس پرستی کو ترک کیا جب یہ فتح ان شاہزادونکو اس لشکر کثیر پر حاصل ہوئی سب سجدۂ شکر
خدا بجا لائے مال حریف کو لوٹ لیا خیمونمین آگ لگا دی چونکہ اس جنگ مغلوبہ کے فتح ہونے مین
شام ہوگئی تھی یہ سب اپنے مقام پر آئے لباس رزم تبدیل کرکے کچھ نوش فرما کر آرام پذیر ہوے شب
باستراحت بسر کی دوسرے دن دربار کیا حکم دیا کہ لاؤ دیو ابلاغ و دیگر قیدیان بلا کو بس دیو اُن سب
اسیرونکے لینے کو چلے یہ دیو اُنکے لینے کو چلے اِدھر دیو ابلاغ نے اپنے مقام پر جو خیال کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے اسکو
اسکی عقل نے یہ رائے دی کہ مکر سے اطاعت کر جب تو اطاعت کریگا یہ آدم زاد مسلمان تیری طرف سے
ہو جائینگے تجکو یہان چھوڑ کر طرف بردۂ دنیا کے چلے جائینگے بس بعد انکے جانیکے تو لشکر جمع کرکے پھر خروج کرنا اور

سب خدا پرستونکو جو کہ قاف مین ہین قتل کرنا اور اپنا سکہ جاری کرنا بدون اس مکر و حیلہ کے جان نہ بچیگی اور اسی مکر و حیلہ سے خدا پرستونکی عملداری یہانسے جائیگی اور ابلیس پرستون کی عملداری ہوگی یہ آدم زاد بڑے زبردست ہین مین انکو ایسا نہ خیال کرتا تھا اسنے کوئی دیو یا پریزاد مقابلہ نہین کرسکتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ دیو ابلاغ نے یہ خیال اپنے دلمین اور اپنے مقام پر یہ تجویز کرلیا تھا کہ جب وہ آدم زاد مجکو طلب کرینگے اور دین اسلام کے قبول کرنیکو کہینگے تو مین مکر سے انکا دین اختیار کرونگا مثل دیو ہامان کے اگر میرا قبضہ ہوگیا تو مکر سے اسیر کرکے ان سبکو قتل کرونگا اور اس قصہ کو پاک کرونگا اور اگر قبضہ نہوا اور یہ لوگ چلے گئے صرف میرے اس کہنے پر کہ مین نے انکی اطاعت کی بعد جانے ان سبکے خروج کرکے پہلے قلعہ یاقوت نگار کو تباہ کرونگا یہ حرام زادہ یہ امر تجویز کرکے خاموش ہوکر بیٹھ رہا بلکہ جو سردار اسکے ہمراہ اسیر ہوے تھے اور یہی مقام پر قید تھے انکو بھی اپنے اس راز سے آگاہ کیا اور کہا کہ تم سب بھی مکر سے انکی اطاعت کرلینا سب نے اسکی اس رائے کو پسند کیا اور کہا کہ آپکی یہ رائے بہت عمدہ اور اچھی ہی ہم سب آپکے فرمانے پر عمل کرینگے یہان تو سب مین یہ رائے قرار پاگئی اور سب ایک رائے ہوگئے اس انتظار مین بیٹھے ہوے ہین کہ ہمکو طلب کرکے دربار سمجھا جائے تو ہم مکر سے اطاعت کرین راوی بیان کرچکا ہی کہ چند دیو بحکم سہراب ثانی دیو ابلاغ دوگیر اسیرونکے لینے کو چلے تھے طرف خیمۂ زندان کے کہ وہ آکر پہونچے داروغۂ زندان سے کہا کہ آقا نے قیدیونکو طلب فرمایا ہی بہت جلد لیکر چلو یہ حکم سُننا تھا کہ داروغۂ زندان اندر اُس خیمہ کے آیا کہ جہان دیو ابلاغ وغیرہ قید تھے دیکھا کہ سب قیدی مسلسل مطوق بیٹھے ہوے ہین زانوے غم پر سر جھکائے ہوے اسنے خیمہ مین آکر بصدا ے بلند کہا کہ ای اسیران بلا آگاہ ہو کہ تمکو ہمارے آقا نے طلب فرمایا ہی تمھارا دربار سمجھا جائیگا اگر شاہزادے کے کہنے پر عمل کیا تو زندہ بچے ورنہ قتل کیے جاؤگے ہر ایک نے سر اُٹھاکر اسکی طرف دیکھا مگر کچھ جواب نہ دیا داروغۂ زندان نے سر ازنجیر کا ہر ایک کی مع زنجیر دیو ابلاغ کے ہاتھ مین لیا اور اُنکو لیکر باہر آیا ہر ایک دیو خاموش چلا آیا جب اُسنے سر ازنجیر کا پکڑکر اور لیکر چلنے کا قصد کیا ہر ایک اُٹھ کھڑا ہوا تھا اور خاموش اُسی طور سے ہمراہ ہولیا تھا یہان تک کہ داروغہ اُن سبکو لیکر دربارگاہ پر پہونچا شاہزادون کو خبر ہوئی کہ داروغہ سب اسیرون کو لیکر بموجب حکم والا در دولت پر حاضر ہی فرمایا اُس سے کہو کہ اندر حاضر ہو مع سب اسیرون کے یہ سُنکے داروغہ مع سب قیدیون کے اندر بارگاہ کے آیا یہان دربار آراستہ تھا ایک طرف سب آدم زاد جو کہ طلسم سے رہا ہوے تھے قریب پانچ چھ ہزار کے تھے کرسیون اور دنگلون پر بیٹھے ہوے تھے ایک سمت سب دیو اور پریزاد جو کہ ہمراہ تھے وہ بیٹھے ہوے تھے وسط بارگاہ مین یہ چار ون شاہزادے جلوہ فرما تھے کہ داروغہ پہونچا مجرا گاہ سے آداب و مجرا بجالایا اور عرض کیا کہ یہ سب قیدی حاضر ہین حکم ہوا کہ ان سبکے لیے کرسیان لاؤ چنانچہ بموجب حکم کرسیان حاضر کی گئین قریب آٹھ نوسو کے قیدی تھے سبکے بیچ مین کرسی دیو ابلاغ کی بچھائی گئی اور ادھر اُدھر سبکے لیے شاہزادون نے حکم دیا ان سبکو کہ کرسیون پر بیٹھ جاؤ وہ سب مع دیو ابلاغ کے سلام کرکے بیٹھ گئے چونکہ یہ امر قرار پاچکا تھا بدین سبب سب نے سلام کیا کہ مکر سے اطاعت کرینگے ورنہ کبھی سلام نہ کرتے بڑے سنگدل اور سیاہ قلب تھے جب سب بیٹھ چکے وہ سب اس دربار کو دیکھکر حیران ہو رہے تھے کہ کیا خوب دربار ہی ہر ایک پر رعب شاہی طاری تھا کوئی اُنمین سے سر نہ اُٹھا سکتا تھا بندبند کانپ رہا تھا

سب سر جھکائے ہوے بیٹھے تھے جب کچھ عرصہ گذرا اُسوقت سہراب ثانی نے دیو ابلاغ دیگر سردارون سے کہ جنکو اسیر کیا تھا فرمایا کہ اب تم سب کیا کہتے ہو میری اطاعت قبول کرتے ہین اور دین اسلام کے اختیار کرنے ہین و ابلیس پرستی کے ترک کرنے ہین کیونکہ یہ امر ہر ایک پر بخوبی ظاہر ہی کہ ہین نے تم سبکو بہ مکر و دغا نہین اسیر کیا ہی بلکہ بجوانمردی و بہادری اسیر کیا ہی جبکہ تم مقابلہ کرنے آئے اور تمھارے لشکر کو بھی میرے تھوڑے سے لشکر نے شکست دی بہت سے تمھارے لشکر کے لشکری میرے لشکر کے ہاتھ سے مارے گئے جو باقی بچے وہ بھاگ گئے ایسی حالت ہین تمکو لازم ہی کہ تم دین اسلام کو قبول کرو اور ابلیس پرستی سے باز آؤ ابلیس پر لعنت کرو اور میری اطاعت کرو آئندہ تمکو اختیار ہی ہین نے تمکو بند بنصیحت کر دی یہ فرما کر چند کلمے و مذمت خداوند کریم مین بیان فرمائے اور اُن سبکو طرف دین اسلام کے رغبت دلائی اور یہ بھی فرمایا کہ اگر تم سب میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو یاد رکھو کہ بہت پچھتاؤ گے میرے ہاتھ سے بڑی ذلت سے مارے جاؤ گے یہ اُس غرور کا ثمرہ ہی جو کہ تم سب نے کیا تھا کہ ہم تمکو قتل کرکے قلعۂ یاقوت نگار کو تباہ کرینگے اور تمام پردہ ہاے قاف مین دین ابلیس پرستی کو رواج دینگے اسکے بعد پردۂ دنیا پر جاکر تمام اولاد حمزۂ صاحبقران کو قتل کرینگے کیونکہ حمزۂ صاحبقران نے ہمارے بزرگونکو قتل کیا ہی اور جو اولاد اُنکی یہان ہی اُسکو بھی قتل کرینگے از پردۂ قاف تا پردۂ دنیا ایک دین رائج کرینگے یعنی ابلیس پرستی یہ تو اُسکے خلاف ہوا یعنی تمنے جو غرور کیا اُسکا یہ عیوض ہوا کہ تم خود اسیر ہوگئے خداوند کریم کو غرور تمھارا پسند نہوا ہمارا عجز و انکسار پسند آیا ہمکو تیر غالب فرمایا اور وہ کلمہ تمھارے آگے آیا کہ تمنے یہ جو کہا تھا کہ ہم تیر رحم کھاتے ہین تم سب مال و اسباب ہمکو دیدو اور خود چلے جاؤ ورنہ ہمارے ہاتھ سے مارے جاؤگے دیکھا تمنے ہمارے خدا نے کیسی ہماری مدد کی کہ نو لاکھ پر تھوڑے سے لشکر سے ہمکو مظفر منصور فرمایا اور تمکو مغلوب اور تمھارے خدا نے تمھاری کچھ بھی مدد نہ کی یہ کیسا تمھارا خدا ہی بس لائق لعنت ہی یا نہین یہ جو شاہزادے نے فرمایا گو اُن سبکو ان کلمات پر بہت غصہ آیا مگر دل مین ناؤ پیچ کھا کر رہ گئے کچھ جواب نہ دیا دوسرے مکر بھی کرنا تھا سوائے خاموشی کے دوسرا امر نہ تھا جب شاہزادہ اپنی تقریر کو تمام کر چکا اُسوقت دیو ابلاغ نے سر اُٹھا کر کہا کہ ای شاہزادۂ عالم آگاہ ہو کہ واقعی جو آپنے ارشاد فرمایا وہ بہت درست اور بجا ہی آپنے ہم سبکو بمردی و مردانگی زیر کیا ہی اور ہم سب آپسے اور آپکے لشکر سے لڑ نہین سکتے ہین آپکا دین برحق ہی اور ہم سب باطل پر تھے ہمنے بخوشی دل آپکی اطاعت اختیار کی اور دین اسلام قبول کیا ابلیس پرستی کو ترک کیا واقعی ابلیس اسی قابل ہی کہ اُسپر رات دن لعن کیجائے آپکا مذہب صادق ہی اور سب مذہب باطل اِس مین مین نے رات کو ایک بزرگ کو خواب مین دیکھا کہ وہ فرماتے ہین کہ اے دیو ابلاغ کیون اپنی جان دیتا ہی دین اسلام قبول کر کیونکہ یہ دین برحق ہی اگر دین اسلام قبول نکریگا تو بوقت صبح تجکو سہراب ثانی قتل کریگا اور تو آتش دوزخ مین جلایا جائیگا یہ فرماکر وہ مجکو ایک ایسے مقام پر لیگئے کہ جہان سوائے آگ کے دوسری شئے نہ تھی اور شعلے نکل رہے تھے ہزارون مہیب صورتونکے لوگ گرز آتشین لیے ہوے کھڑے ہوے تھے وہ مجکو دیکھکر دوڑے اور قصد کیا کہ مجھپر وہ گرز ماریں کہ اُن بزرگ نے منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکو تکلیف ابھی نہ دو شاید یہ دین اسلام قبول کرے ہان اگر یہ دین اسلام نہ قبول کرے اور یہ مر کر یہان آئے اُسوقت تکلیف دینا مین اُن سبکو دیکھکر ایسا خائف اور ترسان ہوا کہ میرا بند بند کانپنے لگا اور میری عجیب حالت ہوئی مین نے اُن بزرگوار سے عرض کیا کہ یہ کیا مقام ہی اُنھون نے فرمایا کہ یہ جہنم ہی جو کہ کافر مرتا ہی وہ اسی آگ مین ڈالدیا جاتا

ہی بس اگر تو دین اسلام نہ قبول کریگا اور ابلیس پرست رہیگا اور قتل کیا جائیگا تو تو اسی آگ مین ڈالا جائیگا اور یہ جو صورتین تو دیکھ رہا ہی یہ سب فرشتگان عذاب ہین تجکو ان گرزہاے آتشین سے تکلیف دینگے یہ جو مین نے اُنسے اُس عالم خواب مین سُنا اور وہ مقام دیکھا مین ایسا خوف زدہ ہوا کہ رونے لگا اور مین نے عرض کیا کہ اب مین کیا کرون مجھ سے بہت بڑی خطا سرزد ہوئی جو مین نے اہل اسلام سے مقابلہ کیا اب میری خطا کیونکر معاف ہوگی فرمایا کہ بوقت صبح تجکو میرا فرزند سہراب ثانی جو کہ اس زمانیکا صاحبقران ہی اور اُسکے برابر کوئی بہادر نہین ہی تجکو اپنے دربار مین طلب کریگا اور تجکو نصیحت کریگا اپنی اطاعت کو کہے گا اور دین اسلام کے قبول کرنیکو کہے گا بس تو دین اسلام قبول کرنا اور اُسکی اطاعت کرنا وہ تیری خطا کو معاف کردیگا اور ای شاہزادے اُنھون نے بہت کچھ کلمات نصیحت و پند فرمائے اور یہی سب کلمے فرمائے جو کہ ابھی آپنے اپنی زبان پر جاری کیے تھے اور فرمایا کہ لے تو اب اپنے مقام پر جا مین نے اُنسے عرض کیا کہ اپنے نام نامی و اسم گرامی سے تو آگاہ فرمایئے فرمایا کہ تجکو ہمارے نام سے کیا غرض ابھی ہم اپنا نام نہین بتا سکتے ہین جب تک تو اسلام نہین اختیار کرتا ہی مین اور کچھ دریافت کرنے کو تھا کہ وہ بزرگ غائب ہوگئے مجھپر کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ مین اُس عالم خواب مین رونے لگا اُسی حالت گریہ مین میری آنکھ کھل گئی تو وقت صبح تھا اب جو خواب کا خیال آیا تو میرا بند بند کانپنے لگا مین لاکھ لاکھ قلب کو تسکین دیتا ہون مگر کسی طور سے قلب کو قرار ہوتا ہی نہین چونکہ وہ بزرگ فرما چکے تھے کہ تو صبح کو جاکر دین اسلام قبول کرنا تیرے سب گناہ عفو ہو جائینگے اس سبب سے کسیقدر اطمینان تھا بس مین نے اُن سب سے یہ حال بیان کیا اور کہا کہ مین تو دین اسلام قبول کرونگا مین نے تو یہ خواب دیکھا ہی ان سب نے بھی یہ ہی بیان کیا کہ ہم سب نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہی چاہے آپ دین اسلام قبول کرین چاہے نہ کرین ہم سب تو جب وہ آدم زاد ہمکو طلب کرے گا اور دین اسلام کے قبول کرنے کو کہے گا ہم تو ضرور قبول کرینگے اور اطاعت کرینگے کیونکہ ہمپر بزرگی دین اسلام کی ظاہر ہوگئی ہی اور ہمکو بخوبی معلوم ہوگیا کہ یہ دین برحق اور سب دین باطل ہین ہم دیدہ و دانستہ اپنے کو عذاب مین مبتلا نہ کرینگے جبکہ ہم آگاہ ہو چکے ہین کوئی جان بوجھکر زندہ مکھی نہین کھا لیتا ہی جو ہم اپنے کو ورطۂ ہلاکت مین ڈالین یہ جو ان سب نے کہا مین بہت خوش ہوا اور مین نے ان سب سے کہا کہ ٹھہرو وہ وقت کوئی دم مین آتا ہی کیونکہ آج ضرور ہمارا دربار سجا جائیگا جب وہ ہمکو طلب کرکے ہمسے اطاعت وغیرہ کو کہینگے ہم بلا عذر قبول کرینگے یہ ہی امر منظور ہی اور تم سب اپنی آنکھون سے کافرونکی حالت دیکھ چکے ہو تو واقعی دین اسلام سے انکار کرنے مین بڑی خرابی ہی جان بوجھکر اپنے کو مبتلاے آلام کرتا ہی یہ امر بالکل خلاف ہی عقلمندونکے نزدیک حضور مین ان سب سے یہ ہی کلام کر رہا تھا کہ آپکا حکم ہوا کہ نجا اور داروغۂ زندان ہمو جب آپکے حکم کے ہم سبکو لیکر ادھر کو روانہ ہوا ہم حاضر ہوے جو کچھ آپنے ارشاد کیا ہمنے بخوشی اور بخواہش دلی قبول کیا اب آپ ہمکو وہ کلمہ تعلیم فرمایئے کہ جسکے سبب سے کافر مسلم مین فرق ہوجاتا ہی جس کلمے کے پڑھنے سے کافر خدا پرست ہوتا ہی اور جسکی برکت سے پھر اُسپر آتش دوزخ حرام ہو جاتی ہی واقعی اس دین مین بڑی بڑی کرامتین اور بہت اعجاز ہین یہ جو دیو ابلاغ نے مکر کی تقریر شاہزادونکے روبرو کی اور اپنا ایسا خلوص ظاہر کیا اور ایک جھوٹا در دروغ خواب دل سے بنا کر بیان کیا ان شیرونکو اُسکی اس تقریر مکر آمیز کا یقین ہوگیا اور اُسپر مع اُسکے کل سرداروںکے رحم آگیا حکم فرمایا کہ ان سب کو قید سے رہا کردو کیونکہ یہ اقرار کرتے ہین کہ ہم دین اسلام قبول کرینگے اور ایک دلیل بلاتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمکو خواب

ہین ہدایت ہوئی ضرور انکا قول درست ہی بس اب ہم لازم ہی جبکہ یہ اپنی خوشی سے اس امر کی خواہش کرتے ہین کہ ہم ابلیس پرستی ترک کرتے ہین اور دین اسلام کو قبول کرتے ہین اور آپکی اطاعت بس اب کوئی مقام حجت نہین اور یہ کوئی ایسی وجہ معلوم ہوتی ہی کہ یہ خواہش انکی قبول نہ کیجائے اور ایسے ہی قید رکھے جائین بھی انکے جسمو نپر سے انکی قید کو دفع کردیہ جو حکم شاہزادون نے دیا فورًا آہن گر حاضر کیے گئے اُنکو حکم ملا کہ انکے جسمو نپر سے قید دور کردو وہ تو مصروف ہوے قید کے کاٹنے ہین اُدھر سیارۂ ثانی نے رستم ثانی سے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ای آقا شاہزادے کو منع فرمائیے کہ انکو رہا نکرین یہ سب حرام زادے ہین انھون نے دیکھا کہ اب کسی تدبیر سے جان نہین بچتی ہی بس مکر کیا یہ سب تقریر مکر سے بھری ہوئی ہی کوئی حرف اس تقریر مین صحت نہین ہی سوائے دروغ کے یہ ضرور فریب کرینگے یہ سب مکر سے مسلمان ہوے ہین یہ ساری فریب بازی و مکاری دیو ابلاغ کی ہی میرے نزدیک تو یہ امر ہی کہ اسنے اپنے نزدیک یہ امر قرار دیا ہی کہ انسے اسوقت تو مکر کرکے اپنی جان بچاؤ اگر موقع ملجائے تو ان سبکو قتل کرو اور اپنے دل کی آگ کو بجھاؤ اور اگر یہ لوگ چلے گئے اور انپر کسی قسم کا دسترس نہوا تو بھی اپنا مطلب حاصل ہی کہ انکے جانیکے بعد یہان پھر خروج کرینگے اور جو جو مسلمان ہین انکو قتل کرینگے ای آقا انکے باطن صاف نہین ہین یہ مکر سے اطاعت کرتے ہین ملاحظہ فرمائیے انکی پیشانی نورانی نہین ہی اسی طور سے سیاہ ہی جیسے کافر کی ہوتی ہی نور اسلام انکے چہرو نسے ہویدا نہین ہی دیکھیے دھوکا ہی آئندہ آپکو اختیار ہی جو امر میرے نزدیک تھا اور میری رائے نے مجکو خبر دی تھی مین نے عرض کردیا تاکہ آئندہ مجکو الزام نہ دیا جائے رستم ثانی نے جواب دیا کہ تم تو اسی طور سے کہا کرتے ہو تمھارے نزدیک کوئی صدق دل سے اسلام نہین قبول کرتا ہی ہمیشہ سب مکر کیا کرتے ہین کسی کا چہرہ نہین روشن ہوتا ہی ای سیارۂ ثانی ہماری شرع ظاہر پرست ہی جو امر ظاہر ہوتا ہی ہم اُسپر عمل کرتے ہین ہم کسیکے دل کے حال سے آگاہ نہین ہوتے ہین نہ ہمکو علم غیب ہی ہر ایک کے باطنی حال سے خدا آگاہ ہی وہ عالم الغیب ہی بس جو جیسا کریگا اُسکی سزا پائیگا وہ خدائے دانا و بینا ضرور سزا دیگا یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ وہ تو اس امر کا اقرار کرین کہ ہم دین اسلام قبول کرتے ہین ہمکو خواب مین ہدایت ہوئی ہی اور ہم اُس سے انکار کرین اور اُنپر بدعت کرین آپ اپنی خیر خواہی کو رہنے دیجیے آپکی یہ رائے ہی کہ ان سبکو قتل کیا جائے یہ بالکل خلاف ہی سیارۂ ثانی یہ سُنکے خاموش ہورہا پھر کچھ نہ کہا اُدھر آہنگرون نے اُنکی قید کو دفع کیا یہ ایسے جیسے دیو ابلاغ قید سے رہا ہوا ہاتھ جوڑکر اور یہ کہتا ہوا طرف سہراب ثانی کے چلا کہ ای آقا جو آپکے دین مین آئے اور نہ مذہب اسلام قبول کیے وہ کیا کہے یہ کہکر سہراب ثانی کے قدمو نپر گرا یہ شاہزادے نے اُسکے سر کو قدم پر سے اُٹھاکر سینے سے لگایا اور شفقت فرمائی کہ مین تجھسے صاف ہون خداوند کریم تیرے سب گناہ بخش دیگا تو پریشان نہو یہ فرماکر اُسکو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمایا وہ طوطے کی طرح کلمہ پڑھکر اور کینہ دل مین رکھکر بظاہر تو مسلمان ہوا مگر باطن اُسکا صاف نہوا خلاصہ یہ کہ دیو ابلاغ مکر سے مسلمان ہوا جب کلمہ پڑھ چکا اُدھر شاہزادے نے حکم دیا کہ دیو ابلاغ کے لیے کرسی حاضر کیجائے اُدھر دیو ابلاغ کلمہ پڑھکر اور شاہزادہ کے قدمونکو بوسہ دیکر ایرج نامہ آرکے قدمو نپر گرا انھون نے بھی سر اُسکا سینے سے لگایا بہت مہربانی فرمائی بعد اُسکے دیو ابلاغ رستم ثانی و شہریار فرس کی طرف آیا ہر ایک کی قدمبوسی حاصل کی اور ہر ایک بہ محبت پیش آیا جب دیو ابلاغ سب سے مل چکا تو سلام کرکے اُس کرسی پر بیٹھ گیا صف مین دیو زادونکی اُدھر وہ جسقدر سردار تھے سب نے قدمبوسی ہر ایک کی حاصل کی اور بعد دیو ابلاغ کے مکر سے کلمہ پڑھکر مسلمان

ہوے کیونکہ یہ امر تو قید خانے مین ملی ہو گیا تھا کہ مکر سے مسلمان ہونا بس سب مکر سے مسلمان ہوے ہر ایک کو موافق مرتبہ اور قدر کے کرسی مرحمت ہوئی وہ سب سلام کر کے اُس دربار دربار مین بیٹھے مگر دہانکی شان و شوکت دیکھ دیکھکر جلے جاتے ہین آتش کینہ و فساد و بغض و عناد گھڑی گھڑی مشتعل ہوتی جاتی ہی مگر نا چار ہین کیا کرین کہ کسی قسم کا بس نہین ہی کیونکہ اپنے جسمونمین مقابلے کی طاقت نہین پاتے ہین ایک مرتبہ مقابلہ کر کے زک اُٹھا چکے ہین تو اب خاموش ہین وقت کے منتظر ہین اپنا موقع گانٹھ رہے ہین جب یہ سب بظاہر مسلمان ہو چکے اُسوقت شاہزادون نے حکم دیا کہ ہان اُن سبکو لاؤ جو کہ اہل لشکر ہین اُنکا بھی دربار کیا جائے تاکہ اُنکے بھی معاملہ سے فرصت ہو جائے تو ہم یہان سے طرف پردۂ دنیا کے جائین کیونکہ ہمکو یہان ایک منٹ قیام کرنا ناگوار ہی خداوند کریم نے اس مہم سے بہت جلد فراغت دی نہ معلوم وہان کیا حال ہوگا ہمارا جو آنا ادھر کو ہوا اُسکی مشیت مین یہ جاری ہو چکا تھا کہ یہ شہر بھی ہمارے ہاتھ سے اسلام آباد ہو بس اُسنے اپنی قدرت سے ہمکو یہان پہونچا دیا اور ہمارے ہاتھ سے اسکو اسلام آباد بھی کرا دیا جلد اُن سبکو حاضر کرو اور سب ہمارے ہمراہیونکو آگاہ کرو کہ وہ سامان سفر کرین ہم بعد اس فیصلہ کے اور دیو ابلاغ کو سب طریقۂ دین اسلام کی تعلیم کر کے اور اُسکو یہ حکم دیکر کہ تم جا کر اپنے شہر کو اسلام آباد کرو اور ہم طرف پردۂ دنیا کے جاتے ہین اُسکو اُدھر روانہ کرینگے اور ہم مع کل سامان کے طرف پردۂ دنیا کے کوچ کرینگے یہ جو حکم دیا شاہزادے نے اُسیوقت سے سب سامان کرنے لگے سامان سب تیار تھا صرف حکم کی دیر تھی ادھر دار وغہ اُن سب قیدیونکو بھی لیکر حاضر ہوا جو کہ اہل لشکر تھے اُنھون دربار کو خوب آراستہ پایا اور اپنے آقا و مالک اور اپنے کل لشکر کے افسرونکو جو کہ قتل ہونے سے بچے تھے اُس دربار مین بیٹھے دیکھا بہت حیران ہوے اور عقل سے دریافت کر لیا کہ ان سب نے دین اسلام قبول کر لیا اور اطاعت کی خیر وہ اطاعت کرین ہم نو نہ کرینگے مگر اسوقت مکر کرینگے اور مکر سے کام لینگے ہمسے تو نہوگا کہ ہم اپنے دین آبائی کو ترک کرینگے اور آبا و اجداد کے طریقے سے انحراف کرین بس اسوقت مکر کرنا زیبا ہی مکر کر کے دین اسلام قبول کرو اور جان بچاؤ جب رہا ہو جاؤ اور یہ سب آدم زاد یہانسے چلے جائین اور موقع ملجائے تو دیو ابلاغ کو بھی قتل کرو اور اُسکو اس حرکت کی سزا دو جیسے اسنے اپنے آباؤ اجداد کے طریقے کو ترک کیا اسکو یہ بھی نہ خیال ہوا کہ ہمارے باپ و دادا نے جان کا دینا گوارہ کیا مگر اپنا مذہب نہ ترک کیا یہ کیسا بہادر ہی کہ اسنے جان کے خوف سے اپنا مذہب ترک کیا اور اپنے ساتھ دوسرونکو بھی گمراہ کیا ہم تو اسکو جری و بہادر خیال کرتے تھے اور یہی خیال کر کے ہمنے اسکا ساتھ دیا تھا مفت مین ہمنے یہ زحمت گوارہ کی اور اسکے ساتھ ہو کر لڑے یہ تو دل ذرہ کا بودا نکلا ہا مان اس سے لاکھ درجہ بہادر تھا اُسنے جاندی مگر اسلام نہ قبول کیا مکر و فریب سے بظاہر قبول کیا بھی مگر اپنے دین پر قائم رہا ہمکو لازم ہی کہ اس مقام پر مکر کرین اور کیون اپنی جان دین انکار کر کے ہان اگر یہ انکار کرتا اور قتل کیا جاتا تو ہم کبھی مکر کر کے اپنی جان نہ بچاتے ضرور اسکے ساتھ قتل ہوتے اور انکار کرتے اس مقام پر یہی امر بہتر ہی کہ مکر سے اطاعت کرو اور مسلمان ہو اور دیو ابلاغ سے ملو اور موقع پاکر اسکو قتل کرو ایسے ایسے خیالات ہر ایک بدکردار نے اپنے مقام پر اپنے دلمین تجویز کیے اور مکر کرنے پر آمادہ ہوے اُن نابکارونکو دیو ابلاغ وغیرہ پر بہت غصہ آیا ایسے سیاہ قلب تھے کہ نور اسلام کی چمک اُنکے قلبو نپر اثر بھی نکرنی تھی راوی بیان کرتا ہی کہ وہ سب آکر روبرو کھڑے ہوے قریب دس بارہ ہزار کے تھے مگر یہانکی حالت دیکھکر دلو نمین تاؤ پیچ کھا رہے ہین مگر خاموش کھڑے ہین کہ شاہزادے نے اُن سبکی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ امر تو تمکو بخوبی معلوم ہی کہ مین نے اور میرے اہل لشکر نے تمکو بحوالہ مردی اسیر کیا ہی نہ کسی مکر و حیلہ سے بس تمکو لازم ہی کہ اپنی اپنی زندگی کو غنیمت جانو اور ابلیس پرستی کو ترک کرو

اور دین اسلام اختیار کرو میری اطاعت پر کمر باندھو اور اپنے آقا کے ساتھ رہو دیکھو تمھارے آقا و مالک نے مع اپنے کل افسران سپاہ کے دین اسلام قبول کیا اور میری اطاعت منظور کی کیسا مرتبہ پایا اگر ایسا نہ کرتے تو میرے ہاتھ سے قتل ہوتے یہ کہکر چند کلمے وحدانیت خدا مین بیان کیے وہ ایسے تیرہ درون و سیاہ قلب تھے کہ اُنکے دل پر اس تقریر نے اثر نہ کیا وہ اپنی حرکت سے باز نہ آئے یعنی یہ ہوتا کہ وہ صاف طور سے اور بصفائی قلب سے مسلمان ہوتے اور مکر و دغا سے باز آتے نہ بلکہ اسی امر پر قائم رہے خاموش سُنا کیے جب شاہزادہ اپنی تقریر کو ختم کر چکا اسوقت دیو ابلاغ نے سبکی طرف دیکھکر کہا کہ اپنی جانون کو مفت برباد نکرو اور مثل ہمارے تم بھی اطاعت کرو ورنہ عدم تعمیل حکم مین جان کا خوف ہی ناحق قتل کیے جاؤگے اور مین سفارش بھی نہ کرسکونگا آئندہ تمکو اختیار ہی اور بہت کچھ مکر و فریب کی تقریر کی بظاہر تو وہ تقریر خوب تھی مگر نہایت مکر کی وہ تقریر تھی صرف اسکو یہ منظور تھا کہ یہ سب اسوقت بچ جائین اور قتل نہون اگر صاف دل سے بھی مسلمان ہونگے تو جب یہ لوگ یہانسے چلے جائینگے تو مین ان سب پر اس امر کو ظاہر کرکے کہ مین نے بسبب خوف جان کے مکر سے اسلام قبول کیا تھا صرف اس غرض سے کہ یہ بلا کسی صورت سے یہان سے ٹل جائے اور ہمکو انکے ہاتھ سے امان ملجائے پھر دیکھا جائیگا بس وہ ہی کیا لہذا تم اپنا دین آبائی ترک نکرو اگر ترک بھی کیا ہو تو اُس سے دست بردار ہوا اور خداوند ابلیس کو سجدہ کرو کسی نہ کسی صورت سے ان سبکو پھر دین اصلی کی طرف لے آؤنگا اسوقت تو یہ زندہ رہ جائین اس سبب سے دیو ابلاغ نے انکی طرف مخاطب ہوکر کہا تھا کہ تم بھی مثل میرے اطاعت کرو اُن سب نے دیو ابلاغ کی تقریر سُنکے کچھ جواب نہ دیا مگر ہر ایک نے اپنے دل مین کہا کہ رہو تو جاؤ ہم تمکو اس حرکت کی سزا دینگے یہ اپنے دلمین خیال کرکے شاہزادے کو جواب دیا کہ جو کچھ آپنے فرمایا ہمنے بدل و جان قبول کیا اور ہمنے دین اسلام اختیار کیا اور آپکی اطاعت بھی کی جو آپکے دین کو قبول کرے وہ کیا کہے یہ جو انھون نے عرض کیا فوراً شاہزادے نے حکم دیا کہ انکی قید کو کاٹ دو یہ حکم دینا تھا کہ آہنگرون نے ہر ایک کی قید کو کاٹ دیا اُن نابکارون نے مکر کرکے قید سے رہائی پائی شاہزادے کے قدمونکو ہر ایک نے بوسہ دیا اور مکر سے کلمہ پڑھا اور سلام کرکے ہر ایک بارگاہ کے باہر آیا اور طرف اپنے مقام کے شاہزادے سے رخصت ہوکر چلا گیا راہ مین ایک نے دوسرے سے اپنے دل کا حال ظاہر کیا اور کہا ہمنے مکر سے قتل ہونے سے امان پائی بس ایک کا راز دوسرے پر ظاہر ہوا اور سب خوش ہوے اور اس فکر مین کوہ و صحرا مین جاکر مقیم ہوے کہ یہ آدم زاد یہانسے چلے جائین اور دیو ابلاغ یہانسے طرف اپنے شہر کے جائے تو راہ مین اُس سے مقابلہ کرینگے اور اسکی سزا دینگے یہ دیو تو کوہ و صحرا مین مقیم ہین کیونکہ ان سب نے مکر سے اسلام قبول کرکے شاہزادون سے عرض کیا تھا کہ ہمکو اجازت ملے کہ ہم ابھی جاکر اُن سبکو آپکی خدمت مین حاضر کرین جو کہ آپکے ہاتھ سے شکست کھاکر کوہ و صحرا مین پراگندہ ہوگئے ہین تلاش کرکے لائین تاکہ وہ بھی دین اسلام سے مشرف ہون اور اُنکو اس حال سے آگاہ کرین کہ تمھارے آقا و مالک نے بھی دین اسلام قبول کرلیا ہے اور اس شاہزادے کی اطاعت کرلی ہے راوی کہتا ہے کہ یہ مکر کرکے وہ سب چلے آئے تھے اور پوشیدہ ہوکر کمینگاہ مین دیو ابلاغ کے انتظار مین بیٹھے تھے کہ انکا حال آئندہ تحریر ہوگا جلد جہانرم بادفتر یرنگ قاف مین اگر اسکے ترجمہ کی اجازت ملی ورنہ مین لاچار ہون آپ لوگونسے معافی کا خواستگار ہون ناظرین میری خطا کو معاف فرمائین کیونکہ مین مجبور ہون آمدم برسر مطلب راوی بیان کرتا ہے کہ جب وہ سب دیو مکر سے مسلمان ہوکر اور شاہزادے سے اجازت لیکر کوہ و صحرا مین پراگندہ ہوگئے اسکے بعد شاہزادے نے

دیو ابلاغ سے فرمایا کہ ای دیو ابلاغ اب تم اپنے ملک کو جاؤ اور جاکر اہل شہر کو مسلمان کرو ہم طرف پردۂ دنیا کے
جاسکتے ہین کیونکہ ہمکو وہان جانا ضرور ہی ہم اسی قصد سے چلے تھے کہ راہ مین تمسے مقابلہ ہوگیا خیر خداوند کریم نے اپنا
تفضل کیا کہ بہت جلد اس مہم سے فراغت ہوئی اور تم سب دائرہ اسلام مین آئے دیو ابلاغ نے یہ تقریر سنکے اپنے دلمین
کہا کہ او آدم زاد تونے بڑا دھوکا کھایا یہ کسی اور کو نصیحت کر کہ وہ جاکر اہل شہر کو مسلمان کرے یہان مسلمان کون ہواہی
صرف تجکو دھوکا دیا ہی تو یہانسے جاتے تو دیکھ کیسی سرکشی کرتا ہون اور پہلے تیرے ہی پرستارون اور عزیزون یعنی
اخضر پریزاد وغیرہ کو قتل کرتا ہون اور تمام پردۂ قاف مین دین ابلیس پرستی کو جاری کرتا ہون تو ابھی ملفل
ہی مجھ جہاندیدہ سے کیا مقابلہ کرسکتا تھا اور کرسکتا ہی سپاہی کے چھپیس فن ہین ایک یہ بھی فن تھا کہ اپنی جان بچالی
یہ باتین دل سے کرکے شاہزادے سے عرض کیا کہ ای آقا میری یہ مرضی تھی کہ آپ مع کل اپنے ہمراہیون کے میرے ملک مین
تشریف لیچلیے اور اپنے سامنے سب اہل شہر کو مسلمان کیجیے مین آپکی دعوت کرتا اور جو کچھ مجھ سے ہوسکتا مین خدمت بجالاتا
مین امیدوار ہون کہ میری یہ عرض قبول ہو اور مین سرفراز فرمایا جاؤن اور جو تجکو نان و نمک میسر ہوا وہ حضور
آکش فرمائین تاکہ میرا سر افتخار بلند ہو اور سب میرے مرتبہ سے آگاہ ہون آئندہ حضور مالک ہین مین زیادہ جرہین کرسکتا
ہون کیونکہ مین خادم ہون اور آپ آقا ہین شاہزادے نے جواب مین فرمایا کہ نہین بھائی یہ کوئی بات نہین ہی بلکہ
تم ہمارے برادر دینی ہو ہم کبھی تمھاری درخواست کو نامنظور نکرتے اور نہ انکار کرتے مگر سبب یہ ہی کہ ہمکو پردۂ دنیا پر
جانیکی بہت شدید ضرورت ہی اور ایسی ضرورت ہی کہ اپنے نانا اور مان کو آزردہ کرکے آئے ہین اگر اب ہم یہان قیام
کرینگے اول تو وہانکا نقصان ہوگا دوسرے وہ سب ناراض ہونگے تیسرے ہمکو یہان قیام کرنا منظور نہین ہی اگر
ہم قیام کرینگے تو ہمارے بھتیجے ہمپر طعنہ زنی کرینگے تم اس امر سے المینان رکھو کہ ابکی مرتبہ جو ہم پردۂ قاف مین آئینگے
تو تمھارے ضرور مہمان ہونگے اور تمھارے یہان دعوت ضرور کھائینگے ابکی ہمکو جانے دو زیادہ روکنے مین اصرار
نکرو یہ جو شاہزادے نے کہا اسکو خود بھی منظور نہ تھا صرف دنیاسازی کی تھی خاموش ہورہا صرف اسقدر تو کہا کہ آپکو
اختیار ہی خیر ابکی جو تشریف لائینگے تو غلام کو ضرور سرفراز فرمائینگا شاہزادون نے فرمایا ضرور بظاہر تو دیو ابلاغ نے یہ
کہا کہ ابکی جو تشریف لیجیے تو غلام کو ضرور سرفراز فرمائینگا اور دلمین کہا کہ اب تمھارا یہان آنا محال ہی کچھ عرصے
مین یہان سب ابلیس پرستون کی عملداری ہوجائیگی اور جو ابلیس پرستی سے انکار کریگا سمرنے ہاتھ سے
مارا جائیگا دیکھو تو یہان کیا رنگ کیا ہوتا ہی یہ تو دل سے باتین کر رہا تھا ادھر جب شاہزادون نے دیکھا
کہ دیو ابلاغ رضامند ہوگیا بس اسکو تمام قواعد اسلام تعلیم فرمائے اور فرمایا کہ اس طور سے مساجد
تیار کرانا اور اس طریقے کے مدرسے بنوانا اور مؤذن نوکر رکھنا اور سکہ وغیرہ بنام اخضر پریزاد
جاری کرنا جو کچھ شاہزادون نے فرمایا سب کا یہ ہی جواب دیو ابلاغ نے دیا کہ جیسا غلام کو حکم ملا ہی
ایسا ہی کریگا مگر دلمین کہتا ہی کہ نہ معلوم یہ بک کیا رہے ہین کچھ دیوانے ہوگئے ہین نہ معلوم انکا خیال
کدھر ہی کون مسلمان ہوا ہی جو یہ سب تدبیر بن کریگا کیا کوئی مین احمق تھا کہ اپنے آبائی دین کو ترک کرتا
صرف جان بچانیکے لیے اور ہمکو بہانے سے دفع کرنیکے لیے مین نے یہ فقرہ کیا یہ سب باتین کسی احمق کو تعلیم کرو
دیکھو تو تمھارے جانیکے بعد مین اہل اسلام سے کس طور سے پیش آتا ہون اگر ایک بھی خدا پرست نام پردہ ہائے
قاف مین باقی رہے تو مین اپنا نام بدل ڈالون جن جنکر قتل کرونگا نام قاف مین ابلیس پرستی کو رواج دونگا
جب یہان بالکل میری عملداری ہوجائیگی اور سپاہ بھی کثیر بہم ہوجائیگی اور اس امر سے تجکو المینان ہوجائیگا کہ
اب کوئی دیو یا پریزاد آدم زاد کی کمک نکریگا تو لشکر کثیر ہمراہ لیکر پردۂ دنیا پر جاکر سب آدم زادونکو قتل کرونگا
دنیا کو نسل انسان سے خالی کردونگا وہان بھی دیو زاد دنکو آباد کرونگا خداوند ابلیس نے اپنا بڑا کرم کیا کہ تم

میرے مکر و فریب مین آگئے اب میرے ہاتھ سے بچکر جاتے کہان ہو تم اس امر سے خوش ہو کہ ہمنے ابلاغ کو مسلمان کیا مین اس امر سے خوش ہون کہ مین نے تمکو دھوکا دیا اور اپنی جان بچائی دیو ابلاغ تو یہ دل سے باتین کر رہا تھا اُدھر جب شاہزادون نے دیو ابلاغ کے مُنہ سے یہ سُنا کہ جیسا حکم ہوا ہی اُسپر غلام عمل کریگا فرمایا کہ اچھا اب تم مع سردارونکے طرف اپنے ملک کے جاؤ ہم بھی طرف پردۂ دنیا کے جاتے ہین دیکھو کسی بات مین فرق نہو جسقدر تمسے کہدیا ہی اسی پر عمل کرنا وہ تو اس امر کا خواستگار تھا کہ کسی صورت سے مین یہانسے چلا جاؤن یہ سُننا تھا کہ وہ مع کل سردارونکے اُٹھ کھڑا ہوا یہ بھی نہ کہا کہ جب آپ تشریف لیجا لینگے تو غلام جائیگا بس یہ سُنا کہ تم اپنے شہر کو جاؤ فوراً کھڑا ہوگیا اور کہا کہ کیا مجال جو غلام حکم عالی کے خلاف کرے یہ کہکر مجرا کرکے مع کل سردارونکے بیرون بارگاہ آیا اور اُس مقام سے طرف اپنے شہر کے چلا چونکہ لشکر تو شکست کھا کر تباہ ہوگیا تھا جو قید و قتل سے بچے تھے اِدھر اُدھر صحرا مین پراگندہ تھے کچھ شہر کی طرف چلے گئے تھے اور اہل شہر کو اس حال سے آگاہ کیا تھا اور قلعہ کا سب نے بندوبست کیا تھا کہ شاید حریف اِدھر کو آجائے اور شہر پر قبضہ کرلے اسکا حال جب داستان دیو ابلاغ کی تحریر ہوگی تو بیان کیا جائیگا اب دیو ابلاغ کی حالت سُنیے کہ جب تک یہ لشکر اسلام کی حد مین رہا اسوقت تک یہ خاموش چلا آیا پڑاؤ پر کیا جانا وہ تو لٹ چکا تھا وہان کیا تھا سیدھا شہر کو چلا جب کوئی کوس بھر اُس لشکر سے دور نکل آیا تو سردارون سے بولا کہ کیون کیسا دھوکا دیا اور کیا فریب کیا اور کس خوبصورتی سے تم سبکی اور اپنی اور کل اہل شہر کی جان بچائی اور آبرو اور ایمان بچایا ورنہ بڑی خرابی ہوتی وہ تو خوش ہین کہ دیو ابلاغ مسلمان ہوگیا ہی اب جاکر اہل شہر کو مسلمان کریگا اسکی خبر نہین ہی کہ ابلاغ نے دھوکا دیا اور اپنی جان بچا کر نکل گیا اور کیسی اب آفت برپا کرتا ہی کہ یاد کروگے خدا پر ستونکو جائے پناہ نہ ملے گی اس ذلت اور خواری کا مزا پاؤگے جو مجکو دی ہی اور جو کلمے اور باتین میرے روبرو خداوند کی شان مین کہی ہین ہین اسکا عوض لونگا ای بھائیو وہ تو مجکو پند و نصیحت کرتا تھا مین اپنے دلمین کہتا تھا کہ نہ معلوم کیا بک رہا ہی مجکو وہان بیٹھنا ناگوار تھا مگر ناچار تھا خداوند نے فضل کیا کہ اُن بدبختون کی صحبت سے رہائی ملی خیر اسقدر صبر کرو کہ یہ لوگ چلے جائین اور لشکر میرے پاس جمع ہوجائے تو پھر تم دیکھنا کہ مین کیا قصاص ان سب باتونکا خضر پر زاد سے لیتا ہون کہ یہ آفت یہان اُسی کی بلائی ہوئی تھی اگر اُسکی بوٹیان کاٹ کر اور کباب لگا کر نہ کھائے ہون اور اُسکے ناموس کی آبرو نہ لی ہو تو اپنا نام دیو ابلاغ نرکھون خواہ انمین جوان ہون راہ پیر ہون ایک ایک بری پر دس دس دیو جھونکونگا تاکہ اُن سب کا ان ضربات اور اس صدمہ سے دم نکل جائے اور بی مضراب کو جو کہ بہت یار رسا اور نیک ہین انکو اپنے تصرف مین لاونگا آدم زاد کا تو مزہ چکھ چکے ہین دیو زاد کا تو مزہ ذرا چکھین تم دیکھنا کہ کیسی ذلتین دیتا ہون ذرا میرے حواس درست ہولین سب سردارون نے جو ابد یا کہ واقعی حضور نے خوب تدبیر کی ہم بہت خوش ہوے بس اسی طور کی باتین کرتا ہوا دیو ابلاغ اپنے سردارون کو لیکر طرف اپنے شہر کے جاتا ہی اسکو راہ مین رکھا جاتا ہی اسکا حال آئندہ جلد چہارم مین تحریر ہوگا اگر اُسکی اجازت ملی موقع پر اور اگر اجازت جلد چہارم کی نہ ملی تو بہ جقیر ناچار ہی آپ لوگ معاف فرمائین اور میرے قصور کو اپنی رحم دلی سے معاف کرین کیونکہ مین ناچار ہون اب مین اس داستان کو اسی مقام پر ترک کرتا ہون اور حال مہراب ثانی کا تحریر کرتا ہون

اب شمہ حال سہراب ثانی کو ملاحظہ فرمایئے سہراب ثانی کا مع بارگاہ طلسمی و دیگر اسباب طلسمی کے پردۂ دنیا پر آنا و دیگر حالات اُنکے قلم بند ہوتے ہین ملاحظہ ہون

راوی نے اس طور سے بیان کیا ہی اور یون روایت کی ہی کہ جب شاہزادون نے دیو ابلاغ کو طرف اُسکے شہر کے مسلمان کرکے رخصت کیا اور وہ حرام زادہ مکر سے مسلمان ہوکر مع اپنے سردارون کے طرف شہر ابلاغیہ کے چلا گیا تو سہراب ثانی نے حکم فرمایا کہ سب اسباب بار ہو ہم اسیوقت یہان سے کوچ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ سب دیوزادون و پریزادون نے اسباب بار کیا اول تو کل اسباب ہمہ وقت بار رہتا تھا جو دو ایک خیمے برپا تھے وہ بھی بار کیے اور سب کو تختون پر سوار کرکے اور تخت دوش پر اُٹھاکر طرف پردۂ دنیا کے روانہ ہوے ایک تخت طلائی پر یہ چارون شاہزادے مع سیارۂ ثانی کے سوار تھے اور تختون پر اور سب آدم زادے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ اب جو دیو ان سب کو لیکر وہان سے چلے تو تیسرے دن قریب پردۂ دنیا کے پہونچے راہ مین کسی مقام پر نہ قیام کیا برابر رات دن چلے آئے تیسرے دن جب قریب پردۂ دنیا کے پہونچے تو ایک پہاڑ پر شب کو اُتارا اور عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم یہان دم لے لین کیونکہ اب پردۂ دنیا بہت قریب ہی انشاء اللہ تعالے کل آپ داخل ہو جائینگے شاہزادون نے فرمایا کہ بہتر ہی بس شاہزادونکے لیے ایک چھوٹا سا خیمہ بالائے کوہ برپا کردیا گیا اور باقی سب دیو و پریزاد و انسان زیر درخت جو کہ اُس کوہ پر لگے ہوے تھے قیام پذیر ہوے سب مال و اسباب و بارگاہ و خزانہ وغیرہ کو بیچ مین رکھ لیا اور پہرہ چوکی مقرر کیا ہر ایک نے اپنی راحت کا سامان کیا میوہ وغیرہ توڑ کر لائے اُسکو کھایا پانی سرد لاکر خود بھی پیا شاہزادون کی بھی خدمت مین حاضر کیا وہ رات اُسی پہاڑ پر بسر کی بوقت صبح آکر عرض کیا کہ حضور تشریف لیجلین آج دوپہر کو آپ پردۂ دنیا پر پہونچ جائینگے یہ جو عرض کیا اور جب یہ امر رستم ثانی و سہریار و ایرج نامدار کو معلوم ہوا تب اُن شاہزادون نے اپنے منہ پر نقابین یاقوت رنگ ڈالین اور سیارۂ ثانی کو بھی نقاب پوش ہونے کا حکم دیا اُسنے بھی نقاب سرخ رنگ منہ پر ڈالی اور کوئی نقاب پوش نہ ہوا سوائے ان چار آدمیون کے جب اس کام سے فراغت ہوئی تخت پر سوار ہوے دیو تخت لیکر روانہ ہوے کوئی پہر بھر دن آیا ہوگا کہ سرحد قاف تمام ہوئی عمارات پردۂ دنیا نظر آنے لگی یہ سب پردۂ دنیا کو دیکھکر نہایت خوش ہوے وہان کی ہوا جو لگی غنچۂ دل جو بزمردہ تھے کھل گئے مارے مسرت کے کوئی اپنے جامے مین نہ سماتا تھا ہر ایک کا چہرہ فرط خوشی سے بحال تھا خصوصاً رستم ثانی و سہریار و ایرج نامدار کا تو عجب حال تھا سہراب ثانی سے فرماتے تھے کہ ای فرزند دیکھو وہ پردۂ دنیا کی عمارت بلند نظر آتی ہی تم تو ای فرزند پہلے پہل آئے ہو تمکو یہان کیا لطف ملیگا تم قاف کے رہنے والے ہو وہان کے عجائبات دیکھے ہوے ہو قاف گو ہمہ وقت مثل گلزار کے سرسبز رہتا ہی کبھی قاف مین خزان نہین آتی ہی ہر قسم کے پھول اور ہر قسم کا میوہ ہمہ وقت موجود ہی وہان خزان کو کبھی دخل نہین ہوتا ہی مگر برابر پردۂ دنیا کے نہین ہی جب یہان فروکش ہوگے اور یہان کے حالات دیکھوگے تو بہت خوش ہوگے یقین ہی کہ پردۂ قاف کو بھول جاؤگے سہراب ثانی جواب مین عرض کرتے ہین کہ جو کچھ حضور ارشاد فرماتے ہین بہت بجا ہی پردۂ دنیا کے روبرو پردۂ قاف کی کیا اصل ہی خصوصاً جہان بزرگ آپ ایسے

ہون اُس مقام کا کیا کہنا ہی یہ سرزمین اپنا مسکن وماوا ہی وہ مقام یعنی قاف دیو و پریزاد کے
رہنے کا مقام ہی وہان سوائے غیر جنس کے ہمجنس کی صورت نظر نہین آتی ہی اسی قسم کی باتین کرتے
ہوے اور خوش ہوتے ہوے تخت پر سوار وہ تخت دیوزاد پری یا لائے ہوا یہ لوگ نہایت
خوش و خرم ہین کہ اب بردہ دنیا پر ہونچگئے قاف ہمسے نزدیک ہوا اب اپنے عزیزون و یگانون سے ملینگے
ہمچشمون سے معرکے پڑینگے راہ خدا مین جہاد کرینگے ہماری صاحبقرانی کے عالم مین سکے پڑینگے ہم نشان
دین اسلام کو بلند کرینگے تاریکی کفر کو چراغ ہدایت سے برطرف کرینگے ضلالت کفر پرستی کو آب
تیغ ہدایت سے صاف و پاک کرینگے ہر ایک شخص کو راہ ضلالت سے نکالکر چشمۂ ہدایت پر ہونچا ینگے فرخ فال یار
دیندار و مجاہدان تہور شعار مین نام نخریر ہوگا فضل خداوند کریم سے بعید نہین ہی کہ مثل آبا و اجداد
کے ہمارا بھی نام ہوا ور ہم سب بھی غازی مشہور ہون ایسے ایسے خیالات کرتے ہوے اور سیر کرتے
ہوے چلے آتے ہین یہان تک کہ حد قاف تمام ہوئی کوئی دو پہر دن آیا ہوگا کہ یہ لوگ داخل بردۂ دنیا
ہوے دیوزادون نے عرض کیا کہ حضور کو مبارک ہو کہ باقبال و حشم و بخیر و عافیت آپ داخل
بردۂ دنیا ہوے قاف کی حد تمام ہوئی بردۂ دنیا کی سرحد شروع ہوئی اور اب حضور داخل
حد بردۂ دنیا ہوے ان چارون شاہزادون نے ہاتھ اٹھاکر بدرگاہ رب کریم بہت عجز و
انکسار کے ساتھ اپنے خیر و عافیت سے بردۂ دنیا مین پہونچنے کا شکریہ ادا کیا اور سجدۂ شکر
بجا لائے سر اٹھاکر جو دیکھا تو ہر طرف صحراے وسیع و میدان فضا نظر آتے ہین کوسون سوائے
سبزہ زار کے اور گلہاے رنگارنگ اور میوہ ہاے گوناگون کے دوسری شئی کا نام نہین
ہی چشمہ آب شیرین و خوشگوار کے لہرین مار رہے ہین جانوران صحرائی پھر رہے ہین کسی سمت کوہ
فلک شکوہ واقع ہوے ہین کہ از قلہ کوہ تا پائین کوہ سبزہ لگا ہوا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا
پہاڑ عروس بنا ہوا کھڑا ہی کسی نو شاہ کے استقبال مین اور گلہاے رنگ برنگ یعنی سرخ
و زرد وغیرہ جو کھلے ہوے ہین تو عجب بہار ہی ہر طرف قدرت پروردگار آشکار ہی صنعت بالغہ
قضا و قدر پیدا ہی ہر برگ و گل سے صنعت خالق حقیقی ہویدا ہی یہ بہار دیکھکر سہراب ثانی
نے رستم ثانی سے عرض کیا کہ واقعی بردۂ دنیا کے سامنے بردۂ قاف کی کوئی حقیقت
نہین ہی بردۂ دنیا کو اگر فردوس برین کہا جائے تو بجا ہی یہ مقام بہت پر بہار اور بافضا
معلوم ہوتا ہی بردۂ دنیا کا کیا کہنا رستم ثانی نے جواب دیا کہ ای فرزند یہ وہ مقام ہی کہ
جہان ہمیشہ بہار رہتی ہی یہان کی آب و ہوا سے دل کو فرحت قلب کو مسرت حاصل ہوتی ہی
خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے پھر اُس مقام بہشت آئین کو دکھایا ہمکو تو اب اپنی
زندگی مین یہان کے آنے کی امید نہ تھی مگر اُسنے اپنا فضل شامل حال کیا کہ پھر یہان کی سیر
نصیب ہوئی اور تقدیر نے یاوری کی کہ ہم یہان آئے ہمکو تو خواب مین بھی یہان کا خیال
رہتا تھا ای فرزند ابھی کیا تمنے دیکھا ہی جب یہان کی سیر کروگے اور ملکون اور شہرون کو
دیکھوگے اور یہان کے باشندون سے ملوگے تو تمکو یہان کی قدر ہوگی کیونکہ تم بردۂ قاف
مین پیدا ہوے ہو اُسی مقام پرورش پائی ہی دیو و پریزاد کی صحبت اٹھائی ہی تمھین
یہان کی کیفیت کیا معلوم اور یہان کی حالت سے کس طور سے آگاہ ہو سکتے ہو یہان جب
یہان رہوگے تو واقف ہوگے اُسوقت تمکو لطف حاصل ہوگا ابھی تمنے دیکھا کیا ہی یہان

جب یہان سکونت اختیار کروگے اُسوقت لطف ملیگا ای فرزند یہ ادنے نمونہ ہی اس سے زیادہ
زیادہ پر بہار اور فرحت افزا یہان مقام ہین یہان کے باشندے سب خوش کلام ہین
سہراب ثانی نے عرض کیا بجا ارشاد ہوا رستم ثانی نے فرمایا کہ ای فرزند بہت سی
باتین ایسی ہین جو کہ پردۂ قاف مین نہ تھین جبکہ ہمارے جد امجد تشریف لے گئے اُنھون نے
رواج دین اہل قاف طرز جنگ و پیکار سے واقف نہ تھے اب جو طریقے تمنے وہان دیکھے یہ
سب ہمارے جد امجد کے جاری کیے ہوے ہین خداوند کریم نے انسان کو اشرف مخلوقات
فرمایا ہی اور سب خلقت پر شرف بخشا ہی اسی سبب سے ہر قسم کی خلقت انسان کی اطاعت کرتی
ہی اپنی قدرت کاملہ اور حقیقت بالغہ سے وہ عقل انسان کو عطا فرمائی جو کہ کسی کو نہین عطا
کی یہ ہی سبب ہی کہ جن و پری و دیو و ملک تابع انسان ہوتے ہین یہ کس قدر شرف ہی کہ جو
نبی یا وصی نبی خلق فرمایا وہ قوم انسان سے خلق فرمایا اور سب قومون کو اُسکی اطاعت کا حکم
فرمایا یہ ہی شرف کافی ہی اسکے سوا خیال تو کرو حضرت سلیمان علیہ السلام کو کہ قوم انسان
سے تھے مگر کیا شرف درگاہ خداوند کریم سے ملا تھا کہ سب قومون پر حاکم تھے یعنی جن دیو پری
وغیرہ بھی انکے تابع حکم تھے دیو و پری و جن پر آپ حکمرانی فرماتے تھے ہوا و ابر پر بھی انکا حکم جاری
ہوتا تھا بس ایسے ایسے شرف اور کسی قوم کو مرحمت ہوے ہین پھر کیون نہ اُنکے بود و باش کا
مقام ہر قوم کے مقام سے عمدہ اور نایاب ہو ہم سب کو فخر و افتخار کرنا زیبا ہی کہ اُسنے ہم سب کو
اپنے عنایت و کرم سے ہر قوم پر شرف دیا اور اشرف مخلوقات فرمایا جہان تک ہم فخر
و مباہات کرین وہ سب ہمپر زیبا ہی یہ ہی امر کیا کم ہی اور تمام عمر اسی امر کا شکریہ نہین کوئی ادا
کرسکتا ہی کہ انسان کو اسقدر زور و طاقت عطا فرمایا ہی کہ وہ دیو و جن و پری پر غالب آتا ہی
اور یہ سب انسان کی اطاعت و بندگی کو اپنے اوپر واجب جانتے ہین ورنہ یہ ممکن تھا کہ انسان
دیو پر غالب آتا یہ صرف اُسکی عنایت اور رحمت ہی ورنہ اگر ایسا نہوتا تو یہ دیو و پریزاد وغیرہ
نسل انسان کو عالم ایجاد سے مٹا دیتے اور سوائے اُنکے کوئی نہوتا مگر وہ کیسا حکیم مطلق ہی کہ اُسنے
اس مرض کی دوا کے لیے ہمکو ایسی طاقت مرحمت فرمائی کہ ہم دیو وغیرہ پر غالب آئے اور
اُنکے شر سے بچے اور لقمہ ہونے سے محفوظ ہوے یہ جو تقریر رستم ثانی نے کی سہراب ثانی نے
جواب مین عرض کیا کہ جو کچھ فرمائیے وہ سب بجا ہی واقعی ہم اُسکے ایسے بندۂ گنہگار ہین کہ کسیوقت
سر نہین اٹھا سکتے ہین اور ہمسے اُسکی بندگی پورے طور سے نہین ادا کیجاتی ہی اگر ہم اُسکی نعمتونکا
تمام عمر اپنی شکریہ ادا کرین اور اُسی حالت مین مرجائین اور پھر وہ ہمکو زندہ کرے اور ہم
پھر ادائے شکریہ مین مصروف ہون اگر اسی طور سے ستر ہزار مرتبہ واقع ہو مگر ہم اُسپر بھی
نہین ادا کرسکتے ہین دوسرے یہ امر خیال کرنے کا ہی کہ ہمسے تو اُسکی اطاعت و بندگی اُس
طریقے سے نہین ہوسکتی ہی کہ جس طریقے سے اُسنے ہمکو حکم فرمایا ہی ہمارا بال بال گنہگار ہی مگر وہ ایسا
کریم کارساز ہی کہ ہماری طرف سے باوجود ایسے ایسے گناہ کے کہ وہ ملاحظہ فرماتا ہی مگر اُسپر
کچھ چشم پوشی کرتا ہی کیا عرض کیا جائے کیسا خالق برحق اور رازق مطلق ہی کہ جو اُسکو
مانتے ہین اُنپر بھی وہ ہی نظر اور مرحمت ہی اور جو نہین مانتے ہین بلکہ اُسکے قائل نہین ہین
دوسرون کو سجدہ کرتے ہین اور اُسکے ساتھ شامل کرتے ہین اور ایسے ایسے کلمات بکتے

مین کہ جس سے وہ بالکل بری ہی وہ کیسا کریم و رحیم ہی کہ کسی قسم کا اُسنے تعرض نہین کرتا ہی برابر دشمن و
دوست کو رکھتا ہی جیسا کہ شاعر کہتا ہی رباعی ای کریمے کہ از خزانۂ غیب ۔ گبر و ترسا وظیفہ
خور داری ۔ دوستان را کجا کنی محروم ۔ تو کہ با دشمنان نظر داری ۔ خیال کرنے کا مقام ہی
جو لوگ کہ صاحب شوکت اور مرتبت اور صاحب اختیار ہین یا جو کہ صاحب مال ہین اگر اُنکی نسبت
کوئی کلام بیہودہ یا اُنکی شان کے خلاف کہتا ہی یا اُنکے ملازم و خادم عدول حکمی کرتے ہین تو وہ کیسے ناخوش
ہوتے ہین اگر صاحب اختیار ہین اور کسی سے اس قسم کا فعل سرزد ہوا ہی کہ وہ لائق قتل ہی تو قتل کرتے
ہین یا جس قسم کی چاہتے ہین سزا دیتے ہین جو اس قابل نہین ہین یعنی صاحب اختیار نہین ہین تو وہ
ملازم وغیرہ کو عدول حکمی مین ملازمت سے چھڑا دیتے ہین بس مین خیال کرتا ہون کہ اگر اُنکے اختیار
مین رزق ہوتا تو وہ بند کر دیتے مگر خیال تو فرمائیے کہ وہ کیسا کریم ہی باوجودیکہ کل اختیار رکھتا ہی اگر
چاہے تو ایک دم مین سب کو فنا کر دے چاہے تو رزق نہ دے ایسا عادل ہی اور ایسا مالک ہی
کہ اُسکے اختیار مین موت و زیست سب کچھ ہی مگر کوئی اُس سے نہین چون کرتا ہی اور اُسکی اطاعت نہین کرتا ہی
بلکہ جو زبان مین آتا ہی اُسکی شان مین کہتا ہی حتا نکہ اُسکو سجدہ بھی نہین کرتا پھر یا شیطان یا اُسکے پیدا
کیے ہوے بندے کو یا اُسکی بنائی ہوئی چیزونکو سجدہ کرتے ہین اور اپنا خدا کہتے اور جو جی چاہتا ہی خدائے
برتر کی شان مین کہتے ہین مگر واہ رے عدل و رحم کہ وہ کسی قسم کی سزا نہین دیتا ہی اور ہر ایک کو
اُسکے مقدر کے موافق رزق مرحمت فرماتا ہی وہ خالق بے نیاز و رب کارساز ہی کیا اُسکی تعریف کیجائے
بموجب شعر برابر تنظر دشمن و دوست پرور ۔ نہین منحصر مغز پرپوست پر ۔ یہ کتنی بڑی رحمت و کرم ہی
کہ اُسنے ہم سبکے لیے نبی خلق فرمائے تاکہ ہمکو ہدایت کرین تاکہ ہم راہ نیک و بد سے آگاہ ہون تاکہ یہ
کوئی اعتراض نہ کرے کہ ہمکو کب معلوم تھا کہ یہ راہ نیک ہی یا بد جو ہماری عقل نے رائے دی ہمنے اُسپر عمل
کیا ہم مستحق سزا کے نہین ہین اب کوئی اس امر کا عذر نہین کر سکتا ہی کیونکہ پیغمبرونکے ذریعے سے ہمکو سب حالات
سے آگاہ کر دیا اب یہ ہماری بدقسمتی ہی کہ اُنکے فرمانے پر عمل نکرین اور جو ہماری رائے ہمکو رائے دے اور ہمارا
نفس ہمکو راہ بتائے اُسپر ہم عمل کرین اب ہم ضرور مستحق سزا کے ہین مگر وہ ایسا رحیم ہی کہ ہمسے سرزد گناہ
سرزد ہوتے ہین وہ دیکھتا ہی اور اُسکی سزا نہین دیتا صرف اس خیال سے کہ شاید میرا بندہ اپنے اس
گناہ سے نادم ہوا اور میری طرف رجوع کرے یہ کتنا بڑا رحم ہی کہ اُسنے در توبہ کھول دیا ہی اور حکم دیا ہی کہ
توبہ کرو ہم قبول کرینگے یہانتک حکم ہی کہ مرنے کی ایک ساعت قبل تک جو توبہ اپنے گناہونسے کرے
تو اُسکی توبہ قبول ہوتی ہی مگر ہماری آنکھونپر ایسے غفلت کے پردے پڑے ہین کہ ہم یہ سب جانتے
ہین اُسپر بھی اپنے فعلونسے باز نہین آتے ہین یہ کتنی بڑی اُسکی بردباری اور رعدالت ہی کہ اُسنے
ہر فعل بد کی سزا بروز قیامت مقرر فرمائی ہی صرف اس غرض سے کہ شاید بندہ اب بھی اپنے
حرکات سے باز آئے بس الغین سب امرون سے تو وہ پہچانا جاتا ہی اور رحمان کہا جاتا ہی خلاصہ
میری تقریر کا یہ ہی کہ وہ بڑا رحیم ہی اور اپنے بندون پر بہت مہربان ہی اُسکی مہربانیون اور رحمونکا
شکریہ ادا نہین کیا جا سکتا ہی بموجب شعر اگر ہر موے تن گردد زبانے ۔ نہ آید شکر او ہرگز بجائے
یہ جو تقریر سہراب ثانی نے کی رستم ثانی وغیرہ نے جواب مین فرمایا کہ ای فرزند منے
اسوقت وہ تقریر کی ہی کہ جسکی تعریف نہین ہو سکتی ہی واقعی وہ ایسا ہی خالق ہی راوی
بیان کرتا ہی کہ اسی قسم کی تقریر کرتے ہوے چلے آتے تھے کہ یکایک شہر دن کی آبادی نظر آئی

دیکھا کہ تمام لوگ پھر رہے ہین بازارین آراستہ ہین خرید و فروخت ہو رہی ہی کٹورہ کھنک رہا ہی ہر
مقام پر میلا لگا ہوا ہی کہین ناچ و رنگ ہی کوئی بیٹھا ہوا گا رہا ہی دو چار دوست جمع ہین کوئی باغ
کی سیر کر رہا ہی کہین دربار آراستہ ہی کوئی بادشاہ شکار مین مصروف ہی کیونکہ یہ لوگ بلندی پر تھے
بہت دور رنگ کا انکو حال نظر آتا تھا یہ اسی طور سے سیر کرتے ہوے چلے جاتے تھے کہ سہراب ثانی
نے دیکھا کہ ایک صحرا بہت وسیع ہی اور نہایت درجہ پر بہار اور مقام فرحت افزا ہی سبزہ مثل زمرد
کے چمک رہا ہی کوسون تک یہ معلوم ہوتا ہی کہ مخمل سبز کا فرش کیا ہوا ہی چشم کو اسکے دیکھنے سے طراوت
حاصل ہوتی ہی روح کو راحت قلب کو فرحت کئی چشمے آسمین آب صاف و شفاف سے لبریز پانی انکا ایسا
صاف ہی اور ایسی آب ہی کہ آب گوہر خرم سے غرق آب خجالت ہوتی ہی وہ چشمے مثل چشمۂ سلسبیل
کے پاک و صاف ہین مثل آب کوثر کے اسکا پانی چمک رہا ہی ہر موج انکی رشک دۂ زلف حور ہی
حباب جو انمین پیدا ہوتے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا بستان حور ہین یا نقطۂ نور بانی بر روشن
ہین کیونکہ انپر عکس آفتاب کا جو پڑتا ہی اور آفتاب قریب غروب ہونے کے ہو درخت میوہ دار
اسقدر اس صحرا مین قرینے سے لگے ہین کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ بہشت شداد ہی شاخین بار اثمار
سے زمین کے بوسے لے رہی ہین طائران خوشرنگ و خوش الحان درختون پر بیٹھے ہوے زمزمہ
سرائی کر رہے ہین طاوسان صحرا ادھر ادھر پھر رہے ہین کبک قہقہہ زنی مین مصروف ہین
بلبل ہزار داستان گلہاے رنگارنگ کو دیکھکر خوش ہو رہی ہین گل خودرو ایک سمت کو
کھلے ہوے ہین لالے کا تختہ الگ ہی یہ معلوم ہوتا ہی صحرا مین آگ لگی ہی اور دیگر قسم کے پھول
مثل کوٹریالا و بیلا و موتیا وغیرہ کے کھلا ہوا ہی ہر ایک کا تختہ الگ ہی گل منہدی و گل شبود
گل داودی کی ایک طرف کو بہار ہی وہ صحرا رشک دۂ گلزار شداد ہی اس صحرا کو دیکھکر شاہزادے
کے دل مین شوق اسکی سیر کا پیدا ہوا دیکھا کہ آہو و چیتل و نیل گاؤ ایک طرف کو خوش فعلیان
کر رہے ہین جست و خیز مین مصروف ہین بالکل خوف صیاد نہین ہی یہ سب واقعات دیکھکر
دل کو جو اسکی سیر کا اشتیاق ہوا تو رستم ثانی اور ایرج نامدار سے عرض کیا کہ اگر آپ
لوگون کی راے ہو اور آپ اجازت فرمائین تو اس صحرا مین دو ایک دن قیام کرین اور یہان
کے حالات آیندہ و روندہ سے دریافت کرین تاکہ معلوم ہو کہ آجکل بدیع الملک کس مقام پر
ہین اور کس سے مقابلہ کر رہے ہین اور یہان کا کیا رنگ ہی بس اسی سمت کو ہمراہ آپکے کوچ
کرین یہان کی خبرین دریافت کرنا ضرور ہی میرے نزدیک تو یہ امر بہتر ہی کہ اس مقام سے بڑھکر
کوئی مقام پر فضا اور راحت افزا نہوگا یہان کی ہوا جو کھائینگے جو کچھ کسل راہ ہی برطرف ہو جائیگا
تازہ دم ہوکر یہان سے کوچ کرینگے شاید خداوند کریم کوئی ایسا سبب پیدا کردے کہ کچھ لشکر
بھی جمع ہو جاے اور اسی مقام پر اتر کر یہ جو دیو و پریزاد کا لشکر ہمراہ آیا ہی پہونچانے کو اسکو
بھی رخصت کردین طرف بردۂ قاف کے صرف انکو رہنے دین کہ جو محافظ بارگاہ و دیگر اسباب
طلسمی ہین کیونکہ بدون انکے بارگاہ برپا ہونا محال ہی اس سبب سے کہ یہ بارگاہ طلسمی ہی
یہ جو شاہزادے نے کہا سب نے جواب دیا کہ بہتر تو ہی تمھاری راے بہت نیک ہی بلکہ
رستم ثانی اور شہریار نے فرمایا کہ یہان قیام کرنے سے ایک فائدہ اور ہوگا کہ تاجرون
اور سوداگرون وغیرہ سے ہمارے لشکر کا بھی حال معلوم ہوگا کہ وہ لوگ کہان ہین اور

کس فکر مین ہین اور اُنکا کیا حال ہوا ہماری جدائی کے رنج و غم مین اور واقعی یہ بھی معلوم ہو جائیگا
کہ بدیع الملک آجکل کس مقام پر ہین اور کس سے مقابلہ کر رہے ہین اور اُنکی صاحبقرانی کو
کچھ عروج بھی ہوا یا نہین اور کون کون اُنکا شریک ہوا اور کسقدر ملک اُنھون نے اسلام آباد
کیے کیونکہ بہت سے ملک ابھی کفر آباد تھے اور کس ملک پر اُنسے اور کفار سے معرکہ پڑا ہی اور یہ بھی
معلوم ہوگا کہ کسی نے کفار اولاد سے خروج تو نہین کیا کیونکہ جب ہم یہان تھے تو سُنا گیا تھا کہ پسر
زمرد ثانی یعنی ارژنگ نے خروج کیا ہی اُسکے ہمراہ لشکر ہی اور ایک لڑکا بختگان کا یعنی سختگان
ثانی ہی وہ ارژنگ کو ترغیب دلا رہا ہی کہ تم دعوی خدائی کرو کیونکہ تمھارے باپ دادا خدا تھے اور
دو لڑکے نوح بدرگ حرامی کے بھی پیدا ہوے تھے بطن سے دختر فرعون ثانی کے سُنا
گیا تھا اُنمین ایک ساحر ہی اور ایک پہلوان اُنکا بھی قصد تھا کہ خروج کرین آیا اُنمین سے کسی نے خروج
کیا یا نہین اگر خروج کیا تو کہان ہین یا ہا تم سے بدیع الملک کے مارے گئے بلکہ مجکو خوب یاد ہی
کہ جب مین اپنے لشکر سے فقیر ہو کر نکلا تھا اور شہر زرین حصار مین پہونچا تھا تو اُسدن وہان ایک
جلسہ تھا اور کشتی کا سامان ہو رہا تھا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا تھا کہ ایک پہلوان ارژنگ
کی طرف سے آیا ہی اور اُسکے پاس ایک فرمان ہی وہ ہر ایک ملک مین جاتا ہی اور وہان کے بادشاہ
و حاکم سے کہتا ہی کہ اگر کوئی پہلوان ایسا ہو کہ جو مجکو زیر کرلے اور مجھ سے مقابلہ کرے اگر مین
اُسکو زیر کرلون تو جو اُسکا دین ہو مین قبول کرونگا ورنہ وہ مع اپنے بادشاہ کے ارژنگ پرست
ہو اور اس فرمان پر مہر کردے کہ ہمارے یہان کا پہلوان آپکے پہلوان سے لڑا اور زیر ہوا
اب کوئی پہلوان باقی نہین ہی جو لڑے لہذا ہمنے آپکا دین قبول کیا اور اس فرمان پر مہر کی
یا جسکے یہان پہلوان نہو وہ یہ تحریر کرکے مہر کردے کہ ہمارے یہان کوئی پہلوان نہین ہی جو
آپکے پہلوان سے مقابلہ کرے لہذا ہمنے آپکا دین قبول کیا بخوشی اور مہر کردی بس مین نے
دیکھا تھا کہ کئی ملکون سے وہ مہر کرا لایا تھا کسی مقام پر تو اُس سے مقابلہ ہوا تھا کسی مقام پر
نہین ہوا تھا وہ اسی غرض سے زرین حصار مین بھی آیا تھا زردمان تاجدار نے یہ اقرار
کیا تھا کہ میرا جو سپہ سالار قتیل دیو پرور ہی اگر یہ زیر ہو جائیگا تو مین ارژنگ پرستی اختیار
کرونگا چنانچہ اُس سے اور پہلوان ارژنگ سے کشتی کا دن قرار ہوا تھا جسدن مین پہونچا تھا
وہ دن کشتی کا تھا مین بھی اُسی حالت سے یعنی درویشی کی حالت سے اُس مقام پر گیا کہ جہان
کشتی ہو رہی تھی مین نے دیکھا کہ ارژنگ کے پہلوان نے زردمان کے پہلوان کو کشتی
مین زیر کرلیا اور زیر کرکے لاف گزاف کرنے لگا مجکو غصہ آگیا مین نے اکھاڑے مین جاکر اُسکو
زیر کرکے چیر کر پھینکدیا سب نے میری بہت تعریف کی اور سب میرے مرید ہوے میری بڑی خاطر
و مدارات کی مین نے زردمان کے فرزند کو فنون سپہ گری تعلیم فرمائے میرے لیے نیا آراستہ کیا گیا
بیس دن شہر مین وہان رہنا تھا مین نے چند دن مین مع بادشاہ کے سب اہل شہر کو مسلمان
کیا وہ لوگ میرے تابع فرمان تھے کہ مجکو دیو اُٹھا کر پردۂ قاف کو لیگئے بس اس سبب سے
مین یقین کرتا ہون کہ اُس مرتد یعنی ارژنگ نے ضرور خراج کیا ہوگا کیونکہ اُسکے ہمراہ ایک
بچۂ شیطان ہی وہ ضرور اُسکو ورغلان کرکے نکلا ہوگا اُسکا بھی حال معلوم ہوگا شہریار نے زرنگار
اور خورشید تاج گیر کا حال بیان کیا کہ ان لوگون نے زردمان پر لشکر کشی کی تھی مین نے

انکو مسلمان کیا تھا جبکہ مین اپنے لشکر سے بھائی صاحب کے فقیر ہوکر نکل جانیکی خبر پاکر اور فقیر ہوکر نکلا تھا
تو قدرت خدا سے مین زرین حصار پر پہونچ گیا اور مین نے زرد مان کو اس آفت مین مبتلا
پاکر اسکی مدد کی آن دونون بادشاہونکو مسلمان کیا زرد مان نے میری بڑی خاطر مدارات کی
اسی نکیہ پر لاکر مجکو مقیم کیا باقی حالات تو مین بیان کرچکا ہون نہ معلوم وہ دونون بادشاہ مسلمان
رہے یا پھر کافر ہوگئے اور زرد مان سے بعد میرے گم ہو جانے کے کس طور سے پیش آئے انکی بھی حالت
دریافت کرنا ضرور ہی لہذا میرے بھی نزدیک مناسب ہی کہ اسی صحرا مین قیام کیا جائے اور یہ سب
حالات دریافت کیے جائین بعدہ پھر یہانسے کوچ کیا جائے جسطرف مناسب وقت جانا جائے یہ
رستم ثانی وشہریار نے فرمایا سہراب ثانی نے آن دیودن سے فرمایا کہ جو تخت دوش پر اٹھائے
ہوے لے کہ ہمکو اس صحرا مین اتار دو اور ہمارے خیمے و بارگاہین اس صحرا مین برپا کرو اور تم
سب جو کہ ہمکو یہونچانے آئے ہو ہمسے رسید لیکر طرف پردۂ قاف کے واپس جاؤ سوائے آن پریزادون
وجن ودیو وغیرہ کے جو کہ مہتمم خزانہ وبارگاہ وغیرہ ہین کیونکہ بدون انکے ان سب چیزونکا انتظام
غیر ممکن ہی ہم اس صحرا مین دس بارہ دن قیام کرینگے اور حالات یہان کے دریافت کرکے جدھر
مناسب ہوگا کوچ کرینگے اب تم سبکی ہمراہی کی ضرورت نہین ہی کیونکہ یہان کے حالات سے ہم بخوبی
آگاہ ہین کہ یہ مسکن دما وا ہمارا ہی ہم یہان کی راہون سے کامل طور سے واقف ہین اب
تمھاری ہمراہی مین ہماری بدنامی ہی یہ جو شاہزادے نے فرمایا وہ امرار نہ کرسکے فوراً بالائے ہوا
سے مع تخت کے طرف زمین کے متوجہ ہوے اور ایک آن مین سب نے مع کل اسباب وغیرہ کے
شاہزادونکو اس صحرا مین اتارا مین اس صحرا کی کیفیت بہار وغیرہ عرض کرچکا ہون اب تحریر
کرنے کی ضرورت نہین ہی جیساکہ سہراب ثانی نے بالائے ہوا سے اسکی حالت کو ملاحظہ فرمایا تھا
اس سے دوچند یہان آکر دیکھا پس تخت پر سے اتر کر حکم دیا کہ مقام مناسب دیکھکر بارگاہ وخیمے
وغیرہ برپا کرو اور آپ مع رستم ثانی وغیرہ کے سیر صحرا مین مصروف ہوے وہ پانچ ہزار آدم زاد
بھی تختون پر سے اترے پردۂ دنیا کو دیکھکر بہت خوش ہوے ہر ایک سجدۂ شکر بجا لایا اور گلگشت
صحرا مین مصروف ہوے ادھر دیو و پریزادون وغیرہ نے خیمے برپا کیے ایک خیمے مین تمام مال واسباب
طلسمی یعنی خزانہ اور وہ صندوق جسمین اسی ہزار اسلحہ طلسمی مع خفتان شب چراغی کے تھے اُنپر
پہرہ مقرر کیا اور باقی خیمے اور لوگونکے لیے برپا کیے بارگاہ چہل چراغ سلیمانی کو برپا کیا اسکی تعریف کیا
تحریر کرون اگر بتفصیل تعریف تحریر کرون تو ایک جلد اسکی تعریف کے لیے اور تیار ہو مجملاً تحریر کرتا ہون
کہ اس بارگاہ مین پانچ ہزار ستون یاقوتی وزمردی وآسمانی تھے کہ جنپر گوہر شب چراغ نصب تھے
اور تمام بارگاہ مین کارچوبی کام کیا ہوا تھا اور فرش مخملی سے بارگاہ آراستہ تھی اسپر بھی کارچوبی کام تھا
نہایت تکلف سے بارگاہ چھت وپردون وشیشہ آلات سے آراستہ تھی اور ایسا سامان تھا کہ جو کبھی چشم فلک نے بھی نہ دیکھا
ہوگا باین پیرانہ سالی نے اس بارگاہ کے شوق دید مین پیر فلک کی کمر مین خم آگیا ہی سات جلوخانہ تھے ہر جلوخانہ جواہر نگار تھا
جس رنگ کے جواہر کا جلوخانہ تھا اس رنگ کا اسمین فرش مخمل کا تھا اسپر کارچوب کیا ہوا تھا دونون طرف جواہرات کے
درخت ہر جلوخانہ مین لگے ہوے تھے جس قسم کا پھول جس درخت مین لگا ہوا تھا اسی پھول کا عطر بھرا ہوا تھا تمام بارگاہ
خوشبو سے لبسی ہوئی تھی اس بارگاہ مین ہزارون کرسیان جواہر نگار ودنگل الماس تراش آراستہ تھے چار صندلیان
بہت عمدہ نہایت نادر کارآراستہ تھین اُنپر غالیچے پڑے ہوے تھے ایک تخت طاؤسی وسط بارگاہ مین آراستہ تھا

اکیس زینے کا اُسپر حجرۂ الماس نگار لگا ہوا تھا صحن بارگاہ مین تمام مخمل کا نشانی کا فرش کیا ہوا تھا اسپر حاشیہ زردوزی بنا ہوا ہر قسم کے بیل بوٹے تھے اور جا بجا جواہرات کے چمن بنائے تھے طلائی گملو مین جواہرات کے چھوٹے چھوٹے درخت لگے ہوے تھے انمین عطر ہر قسم کے پھولونکا بھرا ہوا تھا تختے ریحان کے عود و عنبر کی خوشبو اڑ رہی تھی اندرون بارگاہ تو یہ سامان تھا بیرون بارگاہ پر لال پردہ کا چوبی بڑا ہوا تھا ایک پرزاد بعدہ درگہ سالاری صندلی زرنگار پر بیٹھا ہوا تھا بارگاہ اسقدر وسیع تھی کہ کئی ہزار کرسیان آہنین آراستہ تھین اور تمام بارگاہ مین گوہر شب چراغ نصب تھے مثل ستارونکے چمک رہے تھے اور ضو دے رہے تھے ایک بہت بڑا گوہر شب چراغ قبۂ بارگاہ مین نصب تھا آفتاب کی ضو دے رہا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آفتاب طالع ہی وہ بارگاہ مثل آسمان کے معلوم ہوتی تھی کہ گویا تارے نکلے ہوے ہین اور ماہتاب طلوع کر رہا تھا بارگاہ اسقدر بلند اور رفیع تھی کہ اسکی رفعت بلندی کے آگے چرخ برین کی بلندی پست تھی اسکے کلس سے آفتاب کسب ضو کرتا تھا کلس اس بارگاہ کا طلائی تھا ایک طاؤس الماس کا اُسپر بنا ہوا تھا اسکے سر پر ایک گوہر شب چراغ بہت بڑا لگا ہوا تھا کہ جسکی ضیا باری سے تمام صحرا روشن و منور تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ بلندی بارگاہ پر آفتاب طالع ہی اور تمام صحرا مین خوب پھیلی ہوئی ہی صفت یہ تھی کہ دن کو وہ گوہر ایسی ضو دیتا ہی کہ جیسے آفتاب اور شب کو مثل ماہتاب کے جو گوہر شب چراغ اُس بارگاہ مین نصب ہین وہ مثل ستارونکے شب کو معلوم ہوتے ہین اور دنکو مثل ذرونکے باہر سے بارگاہ مخمل سرخ کی ہی اور تمام اُسپر اسطرف بھی کارچوب کا کام بنا ہوا ہی کیسی کیسی شکارگاہین اور میدان جنگ کی تصویرین صناعان چابکدست نے بنائی ہین کہ جنکو دیکھکر عالم حیرت طاری ہوتا ہی نظارہ کرنیوالا متحیر ہوکر ساکت ہو جاتا ہی کسی قسم کی خواہش نہین رہتی ہی بھوک و پیاس جاتی رہتی ہی اُسکے نظارے سے طبیعت کو سیری نہین ہوتی ہی اس بارگاہ کے ہمراہ چار بازارین ہین کہ جو ہر ایک رشک دہ بازار چین و ختن ہی صفت یہ ہی کہ بارگاہ سے لیکر برابر بازار تک ایک بہت وسیع سڑک ہی کہ جسپر بجاے سرخی کے یاقوت کے سنگ ریزے پڑے ہوے ہین اور دونون طرف اُس سڑک کے چمنبندی کی ہوئی ہی وہ بازارین جواہر کی ہین اُسمین سب دکاندار پرزاد و نوم جن سے ہین ہر ایک قسم کا سوداگر موجود ہی دکانین خوب آراستہ ہین یہ دوسری صفت ہی کہ جدھر سے قصد کرو بازار مین پہونچنے یا دربار بارگاہ پر ہر طرف سے بارگاہ کو راستہ گیا ہی باغ روان ہر طرف تیار ہی خوشبو گلہاے رنگارنگ سے بازارین معطر ہین نشان بازارونکے بلند ہین ہوا سے پھریرے اُڑ رہے ہین اُنسے مشک و عنبر کی خوشبو پیدا ہوتی ہی چارون طرف بازارون کے بلکہ کئی کوس کے حلقے مین طلائی ٹمٹیان لگی ہوئی ہین کہ جن پر بلوری و الماسی گلاس چڑھے ہوے ہین ایک علم قریب بارگاہ کے نصب ہی کہ جسکو نشان چہل چراغ سلیمانی کہتے ہین اسکا پنجہ پنجۂ آفتاب کو شرمندہ کرتا ہی اسقدر بلند ہی کہ سر اُسکا آسمان سے ملا ہوا ہی اُسمین بھی گوہر شب چراغ نصب ہین جب ہوا سے اُسکو حرکت ہوتی ہی تو اس سے صداے یا صاحبقران یا صاحبقران کی آتی ہی سر شتۂ علم سے مشک و عنبر کی خوشبو کے بھبکے نکلتے ہین ان سب اشیا کے منتظم و مہتمم پرزاد ہین خزانہ طلسمی کے مالک کندن جنی و معدن جنی و مخزن جنی ہین کہ یہ خزانہ دار ہین اور انھین کے حوالے تمام صنادیق اسلحہ وغیرہ بھی ہین اور منتظمان بارگاہ اصرار پرزاد و ابرار پرزاد و زرتار پرزاد بارہ سو پرزاد ہین اور وہ ہی مہتمم بازارون کے بھی ہین اور جو کہ نشان طلسمی کو اُٹھاتا ہی اُسکا

نام مضرغام پریزاد ہی یہ حامل نشان چہل چراغی ہی نقار خانہ طلسمی بھی ایک طرف آراستہ کیا گیا ہی کہ
جسکے منتظم خلیل پریزاد شہنا نواز و جلیل پریزاد دیگر اور پریزاد ہین اسی طور سے کئی سو دیو و
پریزاد و جن اس سب اسباب طلسمی وغیرہ کے مہتمم و منتظم ہین انکو حکم ہی کہ تمکو سوائے اپنے کامون کے
دوسرے کامونسے غرض نہین ہی ہماری جنگ و پیکار مین بھولے سے بھی نہ شریک ہونا اگر ہم حریف کے
ہاتھ سے مغلوب ہون اور وہ آکر اس مال و اسباب پر قبضہ کرلے تو مثل ہمارے اسکی اطاعت کرنا اس سے
لڑنا نہین کیونکہ تم قوم جن و پری و دیو سے ہو وہ تمپر غالب نہ آئیگا ہماری بدنامی ہوگی اسی اقرار سے ان سبکو ہمراہ
لائے ہین ورنہ سب مال و اسباب قاف ہی مین چھوڑ آتے تھے خلاصہ یہ کہ عجب عجب نیرنگات و نیرنگ و عجائبات
نادرات اس بارگاہ اور بازار و نسے ظاہر ہوتے ہین جو کہ مشاہدہ سے علاقہ رکھتے ہین تمام عجائبات قاف و نیرنگات
طلسم تھے کیون نہوتے کیونکہ یہ بارگاہ وغیرہ طلسمی تھی جو کہ اس شبیر کے لیے ایک مدت مدید سے طلسم مین امانت
رکھے تھے سہراب ثانی مثل حمزہ صاحبقران کے باقبال ہی سب اولاد حمزہ نے طلسم فتح کیے ہزارون
بلکہ لاکھون بارگاہین بھی طلسمونسے ملین مگر ایسی بارگاہ کسی کو نہ ملی باوجودیکہ بدیع الملک نے ہزارون
طلسم فتح کیے اور مثل انکے بہادر بھی کوئی نہ تھا اور ایسے جری و بہادر تھے کہ صاحبقران ثانی انکو صاحبقران
کہہ گئے مگر انکو بھی یہ سامان و یہ شوکت نہین دستیاب ہوا جو کہ سہراب ثانی کو ہوا بارگاہ ہم پلہ بارگاہ سلیمانی
کے ملی اگر اس بارگاہ کا نام بارگاہ سلیمانی ہی تو اسکا نام بارگاہ چہل چراغ سلیمانی ہی اگر لشکر حمزہ صاحبقران
کا نشان علم اژدہا پیکر کے نام سے مشہور تھا تو اس شبیر کے لشکر کے علم کا بھی نام نشان چہل چراغ سلیمانی
ہی جس طور سے اس علم کے ہر شقہ سے بوے مشک و عنبر آتی تھی اس علم کے بھی ہر شقہ سے اسی طور کی
خوشبو آتی ہی اگر اس علم سے صدائے یا صاحبقران یا صاحبقران آتی تھی تو اس سے بھی
آتی ہی اگر بارگاہ سلیمانی کے ساتھ نقار خانہ سلیمانی و کوس سکندری تھا اور مثل قلابہ چینی و کبابہ
چینی کے شہنا نواز تھے تو اس بارگاہ کے بھی ساتھ نقار خانہ چہل چراغ سلیمانی اور کوس سلیمانی
ہی کہ جسکی صدا مثل طبل سکندری کے دور تک جاتی ہی اور مثل کبابہ چینی و قلابہ چینی کے
بہان بھی شہنا نواز خلیل پریزاد و جلیل پریزاد ہین بارگاہ سلیمانی کے ہمراہ بازارین ہین تو اسکے بھی
ہمراہ بازارین ہین خلاصہ یہ ہی کہ یہ شبیر مثل اپنے جدامجد حمزہ صاحبقران کے پردہ خاف سے شوکت
پیدا کرکے آیا ہی اور اس قسم کا اقبال رکھتا ہی ایسی شان و شوکت کسی اولاد حمزہ نے نہین بہم کی ہی
اس سے زیادہ زیادہ شوکت بہم پہونچائی ہی مگر اس قدر ہم پلہ کوئی حمزہ صاحبقران کا نہین ہوا کہ
مثل انکے بارگاہ بھی ملی ہو اور سب سامان بھی اگر حمزہ صاحبقران کے پاس تیغہ عقرب سلیمانی تھا تو
اس بہادر کو بھی طلسم سے تیغہ شب چراغ سلیمانی ملا ہی جو کہ مثل عقرب سلیمانی کے ہی حمزہ صاحبقران کے پاس
اشقر دیوزاد سامرکب تھا اور اب بھی ہی اس جری کو طلسم سے وہ بمثیل و بعدیل مرکب ملا ہی جو کہ مانند اشقر دیوزاد
کے ہی اسکا نام اشہب سلیمانی ہی اسی ہزار خفتان گوہر شب چراغی طلسم سے دستیاب ہوئین ہین کہ جنکو اپنے ہمراہ
لائے ہین اور اتنا بڑا خزانہ ہاتھ لگا ہی طلسم سے کہ خزانہ قارون کی کیا اصل ہین خدمت ناظرین مین عرض کرتا ہون کہ ناظرین
اسوقت اس شبیر تیغہ صاحبقرانی و نہنگ دریائے شجاعت و گل گلشن ایرج نوجوان و نمر باغ مراد رستم ثانی کی
شوکت کو ملاحظہ کرینگے جب یہ لشکر جمع کرکے کسی طرف کو کوچ کرینگے اور یہ حقیر شوکت و شان لشکر تحریر کریگا اگر قلم نے
بھی مدد کی اور ذہن نے بھی تو یہ شبیر مثل صاحبقران کے بہادر و جری اور باقبال ہی خیر آمدم بر سر مطلب جب
سب بارگاہین و خیمے وغیرہ و بازارین آراستہ ہوچکین کوسون تک اس جنگل مین خیمے وغیرہ برپا ہوگئے ایک تو وہ صحرا

پر بہار تھا ان سب خیمون اور بارگاہون کے برپا ہونے اور بازدنکے آراستہ ہونے سے وہ صحرا وادی ایمن
بن گیا یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا جنگل کے دن جاگ گئے ہین ہر طرف پریزاد وجن دیو زاد باباس رنگارنگ
بصورت انسان انتظام کرتے ہوے پھر رہے تھے اور وہ لوگ بھی کہ جنکو ملکہ نے بھیجا تھا اور یہان لائے
تھے سب خوشی خوشی بندوبست مین مصروف تھے وہ دیو زاد اور پریزاد جو کہ پہونچانے آئے تھے وہ واپس جانیکے
انتظام مین تھے یہان جب سب سامان درست ہوگیا طریقہ اور قاعدہ سے تو سیارۂ ثانی نے جاکر شاہزادونکو
آگاہ کیا وہ شیران دشت وغاسیر صحرا کر رہے تھے یہ سنتے ہی ادھر سے واپس آئے یہان آکر سامان درست پایا
ان سبکی کاربردازی کو دیکھکر بہت خوش ہوے حکم فرمایا کہ کرسیان حاضر کرو ہم تھوڑی دیر بیرون بارگاہ بیٹھکر
یہان کی سیر کرینگے ایک خنگیرہ کار چوبی کہ جسمین موتیونکی جھالر لگی ہوئی تھی ستون اسکے الماس کے تھے
برپا کیا گیا کرسیان جواہر نگار آراستہ کی گئین آنپر یہ شاہزادے جلوہ فرما ہوے حکم دیا کہ وہ افسر حاضر ہون
جو کہ ہمارے ہمراہ قاف سے ہمکو پہونچانے آئے ہین یہ حکم دینا تھا کہ وہ افسر فورًا حاضر خدمت ہوے دبیر کو
طلب کرکے حکم دیا کہ ایک نامہ ہماری طرف سے حضرتمین اخضر پریزاد بادشاہ پردۂ پنجم قاف کے تحریر کرو
اسکا خلاصہ مضمون یہ ہو کہ ہملوگ آپکے اقبال وعنایت ذوالجلال سے بخیر وعافیت بلا کسی زحمت اور
تکلیف کے صحیح وسلامت پردۂ دنیا پر پہونچے اور رہنے اپنی خوشی سے ان سب دیو اور پریزادونکو رخصت
کیا کیونکہ اب انکی ضرورت نہ تھی اور اپنے پہونچنے کی رسید بھی انکو دی تاکہ آپکو اطمینان ہو اگر خدانخواستہ
کبھی کوئی غنیم لشکر کشی کرے یا کوئی خودسر سرکشی پر کمر کسے ہمکو فورًا آگاہ فرمائیگا ہم حاضر خدمت ہوکر
اسکو اسکے اعمال بد کی سزا دینگے اس امر کا ہر وقت خیال رہے اکثر دیو و پریزاد ہمارے وہانسے
چلے آنے کی خبر پاکر ضرور سرکشی پر کمر کسینگے لہذا انکا اس طور سے بندوبست فرمائیگا
کہ ہمکو طلب فرمائیگا زیادہ حد ادب آپ اطمینان رکھین ہم آپکی طرف سے کسی وقت مین غافل نہین ہین
سب بزرگونکو آداب وتسلیمات پہونچے اور خوردونکو دعاے درازی عمر وترقی درجات فورًا اسی
مضمون کا نامہ بعد القاب وآداب کے تحریر کرکے سہراب ثانی کی طرف سے بنام اخضر پریزاد کے
پیش کیا شاہزادے نے ملاحظہ فرماکے دبیر کو دیا دبیر نے لفافہ مین بند کرکے اور مہر کرکے دوبارہ پیش
کیا اب شاہزادے نے وہ نامہ اُن افسرونکو دیا اور فرمایا کہ اسیوقت مع کل لشکر دیو و پریزاد کے
جو کہ ہمکو پہونچانے آیا تھا لیکر طرف پردۂ قاف کے روانہ ہو اور کہا کہ یہ نامہ بادشاہ کو دینا اور ہم
سبکی طرف سے بہت بہت سلام وبندگی کہدینا اور کہدینا کہ زبانی ہمسے سہراب ثانی نے
کہدیا تھا کہ عرض کردینا میری طرف سے کہ اگر کسی قسم کی حضور کو ضرورت ہو تو فورًا فرمائیگا اور
بذریعہ تحریر کے اطلاع دیجیگا مین فورًا حاضر ہونگا اور بہت بہت آپکی خدمت مین اور والدہ صاحبہ
کی خدمت مین اور ملکۂ عالیہ کی خدمت مین تسلیم عرض کی ہے بس اب دیر نہ کرو یہ حکم دیکر حکم دیا کہ
تمام لشکر کو جو کہ ہمراہ آیا ہے انعام دیا جائے اور رانگو رخصت کا خلعت مرحمت ہو فورًا بموجب حکم
سب دیو اور پریزادونکو علے قدر مراتب انعام دیا گیا اور افسرونکو خلعت دیا سب سلام رخصت
کرکے اور کل دیو و پریزاد کو ہمراہ لیکر طرف پردۂ قاف کے روانہ ہوے کیونکہ سب سامان درست تھا
ٹھہرنا مناسب نہ جانا بدین سبب کہ عدول حکمی ہوتی سواے اُن پریزادون ودیو زادون وجنون کے
جو مہتمم بارگاہ وخزانہ وغیرہ تھے کوئی دیو و پریزاد نہ اب رادی ان سبکو راہ مین طرف پردۂ قاف کے روانہ رکھتا ہے
اسکا حال آئندہ جلد چہارم مین تحریر کریگا کہ جب یہ پردۂ قاف مین پہونچے اور رانگون نے یہ خبر اخضر پریزاد کو دی

اور نامہ و پیام سوقت کیا گذری اور جو معرکہ اور واقعات بعد ان شاہزادونکے تشریف لیجانیکے گذرے ہین
اور معرکے اخضر پریزاد و دیگر دیوان خونخوار سے ہوے ہین اور یہ شاہزادے حسب الطلب اخضر پریزاد
کے پردۂ غائب مین تشریف لے گئے ہین اور اُن معرکونکو سر کیا ہی آئندہ تحریر کریگا اگر جلد چہارم کے
ترجمہ کرنیکی صاحبان مطبع کی طرف سے اجازت ملی اگر نہ ملی تو یہ حقیر ناچار ہی خاموش ہو رہے گا اسقدر
ضرور عرض کرونگا یہ سب مقامات جو کہ رہ گئے ہین سب بمثیل اور ناودرات ہین اگر یہ تحریر ہوے تو
یقین کرتا ہون اور فضل خالق سے امید رکھتا ہون کہ ناظرین اور دفترونکو فراموش فرمائینگے اسکے
روبرو یہ حقیر معاف فرمایا جائے ناچار ہی ورنہ کبھی نہ ختم کرتا مگر کیا کرون کہ یہ حکم ہی کہ اسی جلد مین سب
واقعات تمام ہون اور یہ دفتر اسی جلد پر ختم ہو جائے ناظرین نکتہ بین کی خدمت مین دست بستہ التماس
ہی کہ میری عرق ریزی کو خیال فرماکر مجکو داد عنایت فرمائین بنا بدکوئی غلطی ہوگئی ہو تو اسکو معاف فرمائین
واجب بود عرض نمود آمدم بر سر مطلب جب شاہزادۂ سہراب ثانی اُن سب بزرادون وغیرہ کو رخصت
فرماچکے اور وہ بموجب حکم کے روانہ ہوگئے اب اُس مقام پر سوائے بندرہ سولہ سو پریزادون و دیوزادون
وجنون کے جو کہ منعم و منتظم بارگاہ وغیرہ کے تھے اور کوئی دیو و پری نہین رہا اُنکو حکم ہی کہ بصورت انسان یہان
قیام کرو اور کبھی ہمارے ساتھ میدان جنگ مین نہ جانا اور نہ کبھی کسی انسان کو تکلیف و اذیت دینا
اور نہ ستانا ورنہ سزا پاؤگے اگر کوئی انسان تمکو ستائے تو اسکو بجائے خود نہ سزا دینا ہمسے شکایت کرنا ہم
دریافت کرکے اُسکو سزا دینگے اگر خدانخواستہ کسی حریف سے ہم مغلوب ہون اور وہ اس بارگاہ وغیرہ
پر قبضہ کرے تو اُسکی اطاعت مثل ہمارے کرنا اُس سے برسرپرخاش نہونا بجائے ہمارے اُسکو خیال
کرنا اگر اسکے خلاف کیا تو سزا ملیگی سب نے بسر و چشم قبول کیا اب اُن سب لوگونکو طلب کرکے کہ جنکو طلسم
سے رہا کیا تھا فرمایا کہ مین آپ لوگونسے بخوشی دل کہتا ہون اور گذارش کرتا ہون کہ آپ لوگون مین جو جس
ملک کا رہنے والا ہو وہ اپنے اپنے وطن کو تشریف لیجائے مین اُسے زاد راہ بھی دونگا اپنے عزیزون و بگانون سے
ملے کسی پر جبر نہین کرتا ہون کہ میرے ہمراہ رہے اپنے عزیزونسے نہ ملے بس جسکی خوشی ہو مجھ سے صاف
طور سے بیان کردے یہ جو شاہزادے نے فرمایا سب نے ایک زبان ہوکر عرض کیا کہ ہم تو آپکے قدمونکو نہ ترک
کرینگے ایسا آقا و مالک ہمکو کہان ملے گا آپنے ہمپر بڑا احسان فرمایا کہ ہمکو قید سے نجات دی ہماری جانین
بچائین ورنہ ہم اسی مقام پر تڑپ تڑپ کر مرجاتے اور ہمکو تو برسون ہوگئے ہین کہ ہم قید تھے ہمکو اپنے ملک
بھی نہین یاد رہا ہین کہ جہان رہتے تھے ہم یقین کرتے ہین کہ ہمارے عزیز وغیرہ سب مرگئے ہونگے کوئی بھی زندہ نہوگا
اگر ہونگے بھی تو وہ ہمکو بھول گئے ہونگے بس ہم جاکر کیا کرین آپکو جھوٹ ہین یہ ہمسے گوارہ نہوگا شاہزادے
نے فرمایا کہ مین منع نہین کرتا ہون تمکو اختیار ہی اور یہ جو تمنے کہا کہ آپنے ہم سب پر بڑا احسان کیا اور
جانین بچائین تو یہ گمان تمہارا بالکل غلط ہی نہ مین اس قابل ہون کہ کسی پر احسان کرون نہ مجھ مین یہ قدرت
ہی کہ کسی کی جان بچاؤن سب کا زندہ رکھنے والا اور مارنے والا وہ ہی خداوند کریم ہی کہ جسکے قبضۂ قدرت
مین ہر ایک کی جان ہی اور جسکے اختیار مین عزت و آبرو ہی وہ ہی جو چاہتا ہی وہ کرتا ہی وہ ہر شئی پر قادر و
توانا ہی اُسنے اپنی قدرت کاملہ سے مجکو اس امر کی ہدایت کی کہ مین نے جاکر اُس طلسم کو فتح کیا وہ بروز ازل
یہ تحریر کرچکا تھا کیونکہ یہ پیش آنا لہذا وہ سب کا مالک و آقا ہی جو آپ لوگونکی مرضی یہ فرماکر جو جس مرتبہ اور
عہدہ کے لائق تھا اُسکو وہ مرتبہ اور عہدہ دیا جو افسری کے قابل تھا اُسکو افسر کیا جو سرداری کے لائق تھا
اُسکو سردار کیا چند جو بدار اور پیادل بھی مقرر ہوے تھوڑا سا قریب چار ہزار کے لشکر بھی تیار کیا کیونکہ

پانچہزار لوگ طلسم سے رہا کرکے لائے تھے اُنھین سبکو طریقے سے آراستہ کیا چونکہ ایرج ایسے جہاندیدہ کارآزمودہ
ہمراہ تھے سب سامان اُنھون نے درست کرلیا لشکر بھی مختصر برائے حفاظت مال واسباب کے تیار کرلیا جب
یہ بندوبست ہوگیا اور رہ مختصر لشکر بھی طریقہ سے آرچکا اب شاہزادے وہانسے اُٹھکر بارگاہ مین آئے بارگاہ
کو خوب آراستہ پایا ایسی بارگاہ دیکھی کہ کبھی نہ دیکھی تھی یہ سب سامان دیکھکر سجدۂ شکر بجالائے پس جو جو
افسر وسردار تھے اُنکو اُس بارگاہ مین مرتبے کے موافق جگہ مرحمت فرمائی اُن کرسیو نپر سے غاشیے اُٹھالئے
گئے یہ سردار اُن کرسیو نپر بیٹھے جو دنگل پایہ تخت اول کے قریب تھا اُسپر ایرج نامدار نے سہراب ثانی
کو بمرتبۂ صاحبقرانی بٹھایا اور دوسرے دنگل پر آپ رونق افروز ہوے اپنے بعد رستم ثانی کو جگہ مرحمت
کی اُنکے بعد شہریار کو نا کہ بزرگی اور خوردی کا خیال رہے اور مرتبے مین فرق نہ آئے سہراب ثانی کو
جو سب سے بالا بٹھایا وہ تو سب سے خورد تھے اسکا سبب راوی نے یہ بیان کیا ہی کہ اُنکو لشکر کا صاحبقران
کہا تھا بس صاحبقران کا مرتبہ سب سے زیادہ ہوتا ہی خواہ وہ خورد ہو خواہ بزرگ ہو بس بدین سبب
سب سے اول مسند پر سہراب ثانی کی مقرر کی اس طور سے اُس دربار کو آراستہ کیا اور سہراب ثانی
وغیرہ سے فرمایا کہ ابھی تخت پر غاشیہ پڑا رہنے دو جب کسی کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرنا اور جو لائق بادشاہت ہو
اُسکو تخت پر بٹھانا اور اُسکے زیر حکومت کل لشکر ہوگا اُسوقت تخت پر سے غاشیہ اُٹھا یا جائیگا لشکر مین
بادشاہ کا ہونا ضرور ہی بدون بادشاہ کے سپاہ بیکار ہوتی ہی خیر ابھی تو کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ
نہ ابھی لشکر ہی نہ سپاہ جو بادشاہ کی ضرورت ہو جب لشکر وغیرہ جمع ہو جائیگا اُسوقت کسی کو تجویز کرکے
بادشاہ کیا جائیگا جو کہ لائق بادشاہت ہو اور بہادر بھی ہو بس کوئی شخص تجویز کرکے مقرر کیا جائیگا
جب اُسکا وقت آئیگا ابھی کیا فکر ہی یہ کہکر دنگل پر جلوہ گر ہوے سب سردار وافسر قرینے سے بیٹھے
چھوٹا سا ایک دربار آراستہ ہوا اُدھر مطبخ گرم تھا اُسی بندوبست مین شام ہوگئی تھی لشکر مین روشنی
ہوئی ہر طرف چراغان تھا ایک گونہ شب چراغ کی روشنی دوسرے چراغون کی روشنی طلسمی روشنی
الگ تھی چونکہ وہ بارگاہ طلسمی تھی تو ہر طرف اُس بارگاہ کے گرد یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون مشعلین
روشن ہین نئی نئی نیرنجات ظاہر ہوتے تھے کبھی گانے کی صدا آتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون
پریان گا رہی ہین کبھی رقص کی صدا آتی تھی کہ کوئی معشوق طناز بصد ناز واندازگت ناچ رہی ہی
ہر مرتبہ ایک نیا باغ خود بخود گرد بارگاہ کے تیار ہوجاتا تھا عجب عجب نیرنگ پیدا ہوتے تھے اُس
صحرا مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر طرف آگ لگی ہوئی ہی کیا تعریف ہو اُس بارگاہ کی اور اُسکے
سامان کی عرض کرچکا ہون کہ اگر تعریف اُسکی تحریر کرون تو ایک دفتر تیار ہوجائے اب مین
اصل قصہ کو بیان کرتا ہون کہ سہراب ثانی وغیرہ نے خاصہ نوش فرماکے خیمۂ خوابگاہ مین جاکر
آرام فرمایا خلاصہ یہ کہ وہ شب بصد عیش وطرب بسر ہوئی آخر کو سحر ہوئی نماز وغیرہ سے فراغت
کرکے بارگاہ مین تشریف لائے سرانجے اُٹھا دیے گئے صبح کا وقت تھا صحرا کی سیر فرمانے لگے کچھ
سردار وافسر جو کہ مقرر فرمائے تھے وہ آکر حاضر دربار ہوے اپنے اپنے مقام پر آداب وتسلیم بجالاکر
بیٹھ گئے دربار آراستہ ہوا اُسوقت رستم ثانی نے سیارۂ ثانی کو اپنے روبرو طلب فرماکر فرمایا کہ
تم یہان سے شہر زرین حصار کی طرف جاؤ اور زرد مان تاجدار کو ہمارے آنے سے آگاہ کرو
مگر اس طور سے آگاہ کرنا کہ سوائے اُسکے اور کسی کو نہ معلوم ہو یہ راز اور کسی پر نہ ظاہر ہو اور اُسکو
مع لشکر کے لے آؤ سیارہ نے عرض کیا بہت خوب اُسوقت شہریار عالیوقار نے فرمایا سیارۂ ثانی سے

کہ اس امر کو ضرور دریافت کرنا کہ زرنگار شاہ دبرادر زرد مان شاہ دنیور شید ناج گیر جنکو مین نے
مسلمان کیا تھا مع لشکر کے وہ سب دائرہ اسلام مین ہین یا پھر کافر ہوگئے ہین اگر دائرہ اسلام مین
ہون تو انکو بھی مع لشکر کے ہمراہ لانا زرد مان سے کہنا کہ وہ کسی تدبیر سے ہمراہ لائے مگر راز کے افشا نہونیکا
بہت خیال رہے یہ کہکر ایرج نامدار و سہراب سے شہریار نے کہا کہ مین تو فرنگستان سے اپنے لشکر کو
اور پرسیسا کے فرنگی کو طلب کرنا مگر اُنکے آنے مین یہان یہ راز افشا ہو جائیگا اور جو مطلب ہمارا اس پر وہ
مین ہی وہ فوت ہو جائیگا اسمین دو سبب ہین اول تو ہر ایک یہ خیال کریگا کہ یہ وہ لوگ خیر خواہ
ہین کہ جو سوائے اپنے مالک کے کسی دوسرے کی اطاعت نہین کرتے ہین ضرور یہ نقابدار انکے آقا
ہین اسی سبب سے تو یہ سب مثل غلامان حلقہ بگوش کے مطیع ہین دوسری یہ وجہ ہی کہ جب اُن
سبکو یہ معلوم ہوگا کہ ہمارا آقا و مالک جو کہ ہم سب سے پوشیدہ فقیر ہو کر کسی طرف چلا گیا تھا اور اب
تشریف لایا ہی تو ضرور وہ لوگ خوش ہونگے اور ہر ایک سے بیان کرینگے اُنکو عالم خوشی و مسرت مین
بالکل اس امر کا خیال نہ رہے گا کہ ہم کسی سے نہ کہین اسی مصلحت سے مین نے انکو نہین طلب کیا ورنہ
ممکن تھا کہ مین سیارہ کو اُنکے پاس بھی روانہ کرتا یا خود جاتا یہان جب موقع ہوگا اسوقت دیکھا جائیگا
ایرج نامدار و سہراب ثانی نے جو ابدیا کہ آپکی رائے بہت ٹھیک ہی رستم ثانی نے بہ تقریر سُنکے کہا کہ مین نے
بھی انھین سببون سے اپنے لشکر کو خبر نہ کی نیسرے یہ بہت بڑی وجہ تھی کہ یہ ہی نہین معلوم کہ میرا لشکر
ہی کہان یہ تو مجکو آپکی زبانی معلوم ہوا تھا کہ جب آپ حسب الطلب برائے کمک حاکم قلعہ قمر بخش آئے تھے
تو اسی زمانے مین وہ لوگ آپکے پاس جانے تھے کیونکہ میرا حکم تھا کہ تم بعد میرے میرے بھائی کے پاس فرنگستان
مین چلے جانا چنانچہ سہراب بن لندھور حسب الحکم میرے اُدھر کو مع لشکر چلا تھا کہ آپسے راہ مین
ملاقات ہوئی اور جب آپکو میرا حال معلوم ہوا تو آپ بھی فقیر ہو کر چل کھڑے ہوئے بس نہ معلوم وہ
لوگ کہان گئے اور کسطرف میری تلاش مین سرگردان ہین جبکہ کچھ پتہ و نشان نہین معلوم تو ایسی حالت مین
کیونکر اُنکو طلب کیا جائے مین نے اُن سبکو خدا پر چھوڑ دیا اگر اُسکی مرضی ہوگی تو وہ مجھ سے ملجائینگے ایرج و شہریار
و سہراب ثانی نے جواب مین کہا کہ ہمکو یقین ہی کہ یہ سب لوگ ہمسے اسوقت ملینگے کہ جب بدیع الملک کے مقابلہ
سے فراغت پاکر اپنے کو ظاہر کرینگے اسوقت ان سب سے ملاقات ہوگی کیونکہ جب یہ ہمارے حالات سے
آگاہ ہونگے انھی ان سب سے اس امر کا پوشیدہ رہنا اچھا ہی زرد مان وغیرہ کو جو طلب کیا ہی انکو مین خود بھی
سمجھا دونگا اور یہ لوگ نئے نئے مطیع ہوے ہین جو انسے کہا جائیگا وہ بہ قبول کرینگے اور اطاعت بھی خوب کرینگے
دوسرے یہ اور حالات سے ہمارے اور ہمچیسمو نسے واقف بھی نہین ہین خوب جی دیکر لڑینگے اور وہ لوگ بدین سبب پاس
بھی کرینگے کیونکہ اُنکے نزدیک جیسے ہملوگ ویسے وہ لوگ وہ لوگ یہ خیال کرینگے کہ یہ سب ایک ہین اسوقت
کسی سبب سے باہم نزاع ہی کل پھر باہم مبل ہو جائیگا بس ایسی حالت مین ہم کیون وہ کام کرین جو کہ ہماری
طرف سے ان سبکو خیال بد ہو اور یہ خیال اُن سب کا درست ہی یہ لوگ اس حال سے آگاہ نہین ہین انکا ہمراہ ہونا اس
سب سے اچھا ہی یہ کہکر سیارہ ثانی سے فرمایا کہ اب تم جاؤ عرصہ نہ لگاؤ بس سیارہ ثانی اسباب سفر سے آراستہ ہو کر
نقاب ڈالے ہوے طرف شہر زرین حصار کے روانہ ہوا راوی بیان کرتا ہی کہ ایک نامہ بھی رستم ثانی نے اس مضمون
کا بنام زرد مان تاجدار تحریر کیا تھا کہ ای زرد مان تاجدار بادشاہ زرین حصار آگاہ ہو کہ وہ جو دو روز ہوئے تمھارے
شہر مین آیا تھا جسنے پہلوان ارژنگ کو ہلاک کیا تھا اور تمھارے سپہ سالار نقیل دیو پرور کو زیر کیا تھا اور
تمھارے فرزند تومان تاجدار کو فنون سپہ گری تعلیم کیے تھے جسکے لیے تمنے بیرون شہر تک پہ آراستہ کیا تھا اور آٹھوین

دن میلا ہونا تھا جسنے تمکو راہ ضلالت سے نکالکر شاہراہ ہدایت پر پہونچایا تھا یعنی تم سبکو خدا پرست کیا تھا تمکو شیطان
کے وسوسو نسے نجات دی تھی تم بخوبی اس حال سے آگاہ ہو اسی زمانہ مین ایک دیو تمکو پردۂ قاف کو اٹھالیگیا
تھا کیونکہ قاف مین ایک بادشاہ تھا کہ اسکا نام اخضر پدر یزاد ہی اسکے سپہ سالار نے اسپر لشکر کشی کی تھی بس اسنے
مجکو ایک دیو بھیجکر اٹھوا منگا یا تھا مین نے جاکر اس دیو کو کہ جسکا نام ہامان تھا شکست دی اسکو زیر کیا اس صلہ
مین اخضر پدر یزاد نے اپنی دختر مضراب پری کے ہمراہ میرا عقد کیا کہ وہ میرے خاندان اور میری قوت اور میری
حالت سے واقف تھا مین اتنے زمانہ تک وہان رہا اس پری کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا کہ جسکا نام
سہراب ثانی رکھا تھا اس دیو ہامان نے مکر سے مجکو ایک طلسم اس مقام پر جہل چراغ سلیمانی نام تھا اسمین
بھنسا دیا اور پھر لشکر کشی کرکے اپنے بادشاہ پر آیا اسی زمانے مین میرے برادر بجان برابر میری فقیر ہونیکی
حالت سنکے اور فقیر ہوکر اپنے لشکر سے چلے تھے کہ وہ تمھارے ملک پر اسوقت آکر پہونچے کہ جب تمیر تمھارے بھائی
زرنگار شاہ نے لشکر کشی کی تھی اور تم انکے ہاتھ سے پریشان ہوکر قلعہ بند ہوے تھے میرے بھائی نے کہ
جنکا نام شہریار ہی تمکو مسلمان اور اسکو کافر بناکر تمھاری نمک کی اسکے لشکر کو شکست دیکر اسکو مع اسکے لشکر
کے مسلمان کیا اور تمنے انکی بہت عزت و آبرو کی درویش خیال کرکے اور اسی نکیے کو انھون نے بھی آباد
کیا کہ جہان مین مسکن گزین ہوا تھا چنانچہ بعد کچھ عرصے کے اخضر پدر یزاد نے انکو بھی طلب کر لیا بذریعہ دیو کے
کیونکہ اہل نجوم نے اسکو خبر دی تھی کہ جہان سے اُن شاہ صاحب کو اٹھوا منگا یا تھا اسی نکیے برادر ایک
درویش آئے ہین جو کہ اسی خاندان سے ہین بس جب تک وہ نہ آئینگے یہ دیو شکست نہ کھائیگا چنانچہ وہ بھی
پردۂ قاف کو چلے گئے تھے انھون نے جاکر دیو ہامان کو زیر کیا اور میرے فرزند کو فنون سپہ گری تعلیم کیے
دیو ہامان نے انکے ساتھ بھی مکر کیا انکو بھی بعد ایک عرصۂ دراز کے اسی طلسم مین پھنسا یا پھر لشکر کشی کرکے اخضر پدر یزاد
پر چلا میرا فرزند سہراب ثانی جوان ہوچکا تھا اسنے میدان مین آکر دیو ہامان کو قتل کیا مع اسکے قبیلے کے اور
طلسم کو فتح کرکے ہم سبکو رہا کیا بہت کچھ مال و اسباب ملا آگا ہو کہ وہ اسوقت کا صاحبقران ہی تمکو ترقیم
ہونا ہی کہ تو رأ مع لشکر کے حاضر خدمت ہوا اور زبان آگر قدم کو بوسہ دو اور اگر زرنگار شاہ وغیرہ مسلمان ہون
تو انکو بھی اپنے ہمراہ لیتے آؤ ہم اب پردۂ دنیا پر آئے ہین اور اس امر سے بھی آگاہ ہو کہ ہم سب خاندان حمزہ صاحبقران
سے ہین انکے پوتے پروتے ہین انکے زور و طاقت کے ورثہ دار ہین ہم فقیر نہین ہین نہ ہمارے بھائی فقیر تھے ہم
دونون بھائی پروتے ہین حمزہ صاحبقران کے کہ جنکی تمنے زور و طاقت کی حالت سنی ہوگی کہ جنھون نے تمام عالم مین
نشان اسلام کو بلند کیا اور جنکے نام سے شیران دشت کے اندام مین رعشہ پڑتا ہی جنکی تلوار کے روبرو سے دیوان
قاف فرار کرتے ہین جنکے نعرے کی صدا سنکے نبد بند پہلوان جہان کے کانپ جاتے ہین جنکے خوف سے بہرام سا گور
ہوا جنکے ڈر سے اسفندیار رستم و نریمان و رستم و زال سام، گوشۂ قبر کو اختیار کیا اور دامن کفن مین منھ کو
چھپا کر سو رہے اس حالت پر انکی یہ حالت ہوتی ہی جب نعرے کی صدا سنتے ہین تو کفن مین کانپ جاتے ہین ہم اس شیر اور
جوانمرد کے پروتے ہین کہ جنکا نقیب تمھارا رستم پیل تن و پیل کن کشندۂ کپتان فرنگی برہم زن تخت مرزوق شاہ
فرنگی ہمشاہ رومی جس شیر نے فیل سمیت لنڈھورا سے بہادر کو اٹھا لیا تھا ہم اس بہادر کے پوتے
ہین کہ جسکا نام ملک قاسم اہل خفتان خونریز خاوری ہی جس بہادر نے سات برس کے سن مین
طلسم افراسیابی کو فتح کیا اور تمھارہ دن تعاقب کرکے ترک نوسن یلطاقی کو بارگاہ خسروی مین بیک
ضرب تیغ بیدریغ زیر کالے کیے ایک کا بھی منھ نہ پڑا کہ انکو پردے کے وہ شیرانہ و مہنگانہ اسکو قتل
کرکے ہمراہ بارگاہ تشریف لائے اسی طور سے چالیس شبخون لشکر تقابر یکہ و تنہا مارے لشکر کا ستھرا

کردیا اسکی دختر نیک اختر کو نکال لائے کہ جنکے بطن سے ہمارے پدر بزرگوار ایرج نامدار پیدا ہوے آگاہ
ہو کہ مین ایرج نامدار کا فرزند ہون میرا نام رستم ثانی اور میرے بھائی کا نام شہریار ثانی ہی قارن
اس نامے مین مین اپنے خاندان کا کیا حال تحریر کرون اور اپنے بزرگونکی شجاعتونکا کیا ذکر کرون میرے
باپ نے وہ وہ معرکے سر کیے ہین کہ جو بڑے بڑے بہادر نہین سر کر سکتے ہین خلاصہ جسکا یہ ہی کہ صاحبقران
کے لقب سے مشہور ہوے چونکہ حمزہ صاحبقران اسوقت مین صاحبقران تھے اور وہ میرے باپ کے
بزرگ اور دادا تھے بدین سبب یہ صاحبقرانی سے دست بردار ہوے مگر ہر مقام پر اور لوگونسے بزبردست
رہے تمکو آگاہ کیا جاتا ہی کہ ہم اس خاندان بزرگ سے ہین اس زمانے مین ہم اپنے حال کو ظاہر کرنا
مناسب نہ سمجھے تھے اور کچھ باہم چشمک تھی جس سبب سے فقیر ہو کر نکلے تھے مگر اس خیال مین بھی خداوند کریم
کے فضل سے کسی سے کم نہ ہے اور اسکی راہ مین جہاد کیا کیے چونکہ ہمسے اور ہمارے عزیز وقسے کچھ فساد تھا
بس ہم یہ خیال کرکے فقیر ہوے تھے کہ جبتک اب ہم اور لشکر اپنے قوت بازو سے نہ پیدا کرلینگے اور اسکی
راہ مین جہاد کرکے ملکونکو فتح نہ کرلینگے اسوقت تک کسی پر ہم اپنے حال کو ظاہر نہ کرینگے چنانچہ
خداوند کریم نے اپنے فضل وکرم سے ہمارے حسب دلخواہ ہماری خواہش کو پورا کیا بس ہمنے
اپنے کو ظاہر کیا اور میرے برادر جان برابر میری فقیری کی حالت مین میری تلاش مین نکلے تھے چنانچہ
رب اکبر نے انکو بھی ہمسے ملایا اب ہم سب اس رب کریم کے فضل و الطاف سے ایک جا ہو گئے لہذا
تمکو لکھا جاتا ہی اور خبردار کیا جاتا ہی کہ وہ عبد ذلیل رب جلیل مین ہی ہون جو کہ درویش بنکر
تمھارے ملک مین آیا تھا اور تمکو مسلمان کیا تھا بس تم بفور دیکھتے اس نامہ کے مع لشکر کے
میرے پاس آؤ میرے عیار کے ہمراہ یہ تمکو میرے پاس لے آئیگا اور زرنگار شاہ اور نمرود کو
بھی لیتے آؤ کیونکہ آنکے آقا بھی یہان موجود ہین مگر اس امر کا ضرور خیال رہے کہ یہ حال کسی پر
نہ ظاہر ہو کہ ہم یہان آئے ہین اور کوئی ہماری حالت سے آگاہ نہو یہ راز کسی پر منکشف نہو ورنہ بڑی
خرابی ہوگی ہمنے تمکو اپنا رازدار خیال کرکے تمپر اس امر کو ظاہر کیا ہی اس امر کے پوشیدہ رکھنے
کی ایک وجہ ہی جب تم یہان آؤگے تو تمکو اس امر سے آگاہ کیا جائیگا نامہ مین تحریر کرنا مصلحت
نہ تھا دوسرے اس امر کا ضرور خیال رہے کہ اس نامہ کو تخلیہ مین پڑھنا اور بعد پڑھنے کے چاک
کرڈالنا تاکہ کسی پر ظاہر نہو اس راز کے پوشیدہ رکھنے کی بہت کوشش کرنا تھوڑی تحریر کو بہت
خیال کرنا اگر نامے کی تحریر پر عمل نہ کروگے تو بچتا ؤگے آئندہ تمکو اختیار ہی تو اب آخرت سے محروم
رہ جاؤگے سعادت جہاد سے مایوس ہونا پڑے گا آئندہ تمکو اختیار ہی زیادہ والسلام
راوی بیان کرتا ہی کہ یہ نامہ تحریر کرکے سیارۂ ثانی کو دیا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ نامہ زردمان
کو تخلیہ مین دینا اور سب حال سنے آگاہ کرنا اور اس امر کو پوشیدہ کرکے بہت تاکید زبانی کرنا
بلکہ نامہ اپنے سامنے چاک کرواڈالنا راوی کا قول ہی کہ سیارۂ ثانی نامہ لیکر طرف شہر زرین حصار
کے روانہ ہوا ہی اسکو راہ مین رکھا جاتا ہی کہ اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا اب یہان کا حال
ترتیب ہوتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جب رستم ثانی وغیرہ سیارۂ ثانی کو طرف زرین حصار
کے روانہ کرچکے بعد جانے سیارۂ ثانی کے سرانچہ بارگاہ اٹھوا کر سیر صحرا کرنے لگے یہ سیر
کر رہے ہین اب یہان کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ جہان یہ لوگ فروکش ہین کہ یہ کون مقام ہی
اور یہ صحرا کسکی عملداری مین ہی اور یہان کا بادشاہ کون ہی اور کیا نام رکھتا ہی اور اسکا مذہب

کیا ہی اور کسقدر سپاہ و لشکر اُسکے پاس ہی ناظرین عالی فہم نازک خیال پر واضح ہو کہ راوی نے یون بیان کیا ہی کہ جس صحرا مین رستم ثانی وغیرہ فرد کش ہوے ہین اُس صحرا کا نام دشت مصروفیہ ہی اور بیشہ مصروفیہ بھی کہتے ہین اس بیشہ مین ایک دیوانہ رہتا ہی کہ اُسکا نام مصروف دیوانہ ہی بسیار زبردست اور بہادر ہی مثل دیو کے قوی ہیکل ہی چالیس ہزار دیوانے اُسکے ہمراہ ہین ایسا بہادر ہی کہ شیر صحرائی کو ایک ضرب مشت سے ہلاک کرتا ہی ہاتھی مست کو مثل پھول کے اُٹھا کر جب زمین پر دے مارتا ہی تو اُسکے اُستخوان سرمہ سا ہو جاتے ہین کوئی درندہ وغیرہ اُس بیشہ مین اُسکے خوف سے نہین رہتا ہی شیران درشت نے اُس دشت کا رہنا ترک کر دیا ہی کوئی انسان یا حیوان اُس طرف نہین آتا ہی وہ دیوانہ ہمیشہ وہان رہتا ہی وہان کا جو بادشاہ ہی اُسکی طرف سے وظیفہ مقرر ہی جب کوئی مہم بادشاہ کو درپیش ہوتی ہی تو دیوانے کو اُس مہم پر روانہ کرتا ہی دیوانہ اُس جنگ کو سر کر کے چلا آتا ہی گویا وہان کے بادشاہ کا وہ سپہ سالار ہی اس دیوانے کے خوف سے کوئی بادشاہ وہان کے بادشاہ پر لشکر کشی نہین کرتا ہی حالت اُس دیوانے کی یہ ہی کہ جس مقابلہ پر گیا بدون فتح و ظفر کے واپس نہ آیا آج تک کسی مقابلہ مین اُسنے شکست نہین پائی ظفر سر دست ہاتھ آئی اُس دیوانے نے اپنا مسکن اُس بیشہ کو مقرر کیا ہی نہ وہ کوئی حربہ رکھتا ہی نہ خود و زرہ پہنتا ہی صرف ایک چوب دست اُسکے پاس ہی آہنی جو کہ تیرہ سو من کی ہی وہ ہی چوب دست لیکر سر دست مقابلہ کرتا ہی وہ حربہ اُسکا بے پناہ ہی جسپر پڑا پھر ہلکر اُسنے پانی نہ طلب کیا اُس سے پناہ پانا دشوار ہی اسقدر وہ دیوانہ قوی ہی کہ اُس چوب دست کو ایک ہاتھ سے اُٹھا کر اور گرد خویش دیگر حریف پر لگاتا ہی دوسرے ہاتھ کے شرکت کی ضرورت نہین ہوتی ہی اور جو دیوانے اُسکے پاس ہین وہ سب زیر کردہ اُس دیوانے کے ہین انمین ایک ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار ہی دیو کی کچھ حقیقت نہین سمجھتے ہین اُنکا طریقہ یہ ہی کہ جہان اُنھون نے سُنا کہ کوئی لشکر یا سوداگر ادھر سے جاتا ہی بس اُنمین سے سو دو سو گئے اُس قافلہ کو خواہ لشکر کو غارت کیا مال و اسباب پر قبضہ کیا اپنے مقام پر لے آئے حصہ بانٹ کر لیا بس اس طور سے وہ اپنی بسر کرتے ہین اسی سبب سے نہ اُدھر سے کوئی سوداگر جاتا ہی نہ قافلہ مگر اس امر کا خیال رہے کہ کبھی اُس اقلیم کے بادشاہ کے لشکر کو نہین غارت کیا ہی جب سے باہم عہد و پیمان ہو گیا ہی اسکا قصہ یہ ہی کہ ایک زمانہ مین یہ دیوانہ جب یہان آکر مقیم ہوا تھا تو اسنے اس صحرا کو بہت ویران دیکھا بس یہ یکہ و تنہا چوبدست لیکر اُس صحرا سے جو شہر کے قریب سے چلا گیا جسکا ذکر مین آئندہ حوالہ قلم کرونگا اور اہل شہر کو قتل کرنا شروع کیا تمام شہر مین غدر مچ گیا لوگ بھاگنے لگے یہ خبر بادشاہ شہر کو ہوئی اُسنے اس دیوانے کی گرفتاری کے لیے حکم دیا بڑی بڑی کوششین کی مگر دیوانہ اسیر ہوا نہ قتل بلکہ بہت سا لشکر بادشاہ کا کام آیا سپہ سالار جو کہ بہت زبردست تھا اور بادشاہ اُسکو بہت عزیز رکھتا تھا اُس دیوانے کے ہاتھ سے مارا گیا جب بادشاہ بہت پریشان ہوا تو وزیرون سے صلاح کی کہ کیا کرنا چاہیے اُنھون نے صلاح دی تھی کہ اس سے دریافت کیا جاے کہ اسکی مرضی کیا ہی جب دیوانہ سے دریافت کیا گیا تو اُسنے بیان کیا کہ اپنے بادشاہ سے کہدو کہ اس صحرا کو میرے لیے گلزار بنا دے مین اسمین رہونگا اپنا مسکن بناؤنگا اور میرے واسطے دس ہزار روپیہ ماہواری مقرر کرے تو مین اس شہر کے غارت سے دست بردار ہوتا ہون ورنہ تمام شہر کو غارت کر دونگا اور بادشاہ کو قتل کر کے خود حکومت کرونگا جب یہ اُسنے اپنی خواہش ظاہر کی تھی تو جو لوگ دریافت کرنے کو اُسکے پاس آئے تھے اُنھون نے جا کر بادشاہ سے اُس دیوانے کی خواہش کو بیان کیا تب بادشاہ نے وزیرون و مشیرون سے رائے لی

کہ اب اسمین کیا کرنا چاہیے سب نے راے دی کہ جو دیوانہ کہتا ہی اسکو قبول فرمائیے مگر اس شرط کے ساتھ
کہ اُس سے کہیے کہ وہ اس امر کا اقرار کرے کہ ہمارے سپاہ و لشکر کو اور شہر کو اب کبھی نہ تباہ کرے
بلکہ جو کوئی غنیم ہمپر لشکر کشی کرکے آئے اُس سے مقابلہ کرے ہماری طرف سے اس سے یہ ہوگا کہ ای
بادشاہ کوئی آپ پر لشکر کشی نہ کرے گا اگر کرے گا اس دیوانے کے ہاتھ سے قتل ہوگا کیونکہ یہ بہت زبردست
ہی یہ آپکو سپہ سالار خوب ہاتھ آیا ہی اسکے ذریعہ سے بہت سے ملک آپکے ہاتھ آینگے آپکی حکومت کو
ترقی ہوگی آپکے سپہ سالار سے یہ بہادر ہی جو کہ مارا گیا ہی اسکے ہاتھ سے یہ راے بادشاہ کو بھی پسند آئی
دیوانہ کے پاس پیام اسی طور سے بھیجا دیوانہ نے اُسکے جواب دیا کہ مین نے قبول کیا مگر ایک شرط کے ساتھ
کہ جو کوئی اس شہر پر لشکر کشی کرکے آئیگا اُس سے مقابلہ کرونگا اگر بادشاہ یہ چاہے کہ مجکو ہمراہ لیکر خود اور
ملکون پر لشکر کشی کرے اُس حالت مین مین شراکت نہ کرونگا مین اپنے مقام سے حرکت نہ کرونگا ہان
شہر کی حفاظت میرے تعلق ہی اگر اس طور سے بادشاہ کو منظور ہو تو مین موجود ہون خلاصہ یہ کہ اسی طور سے
باہم عہد و پیمان ہوے تھے بادشاہ نے اُس صحرا کو مثل باغ کے تیار کرا دیا تھا جہان کہ دیوانہ مسکن گزین
ہوا جسکی تعریف مین سابق مین تحریر کر چکا ہون جہان رستم ثانی وغیرہ فروکش ہین یہ سب شاہزادے
مع مال و اسباب کے فروکش ہین اُس مقام سے اور جہان دیوانہ رہتا ہی دو کوس کا فاصلہ ہی
اُسدن سے دیوانہ اس صحرا مین رہنے لگا تبا ہی شہر سے دست بردار ہو گیا دس ہزار روپیہ ماہواری خزانہ
شاہی سے اسکے پاس جانے لگا چنانچہ جب سے اُسی عہد و پیمان پر عمل ہوتا چلا آتا ہی جو بادشاہ اہل رسیدہ
ادھر لشکر کشی کرکے آیا وہ ہاتھ سے دیوانے کے مارا گیا اُس ملک پر بھی یہان کے بادشاہ کا قبضہ ہوا اس
صحرا کو صحراے مصروفیہ کہتے تھے جب سے دیوانہ مسکن گزین ہوا تھا اُسدن سے بیشہ مصروفیہ لکھا گیا
خلاصہ یہ کہ مصروف دیوانہ جو کہ بہت زبردست مثل پیل مست کے ہی حرام کے لقمے کھا کھا کر
قوی تن ہوا ہی اس صحرا مین رہتا ہی جہان کہ سہراب ثانی نے اپنا خیمہ وغیرہ برپا کرایا ہی انشاء اللہ
دیوانے کا حال آئندہ تحریر ہوگا اب مین حال دہان کے بادشاہ کا حوالۂ قلم کرتا ہون اس امر کا بھی
خیال رہے کہ دیوانے کا کوئی مذہب نہین ہی لا مذہب ہی اور جو دیوانے اُسکے پاس ہین وہ سب
بھی لا مذہب ہین اور ایسونکا مذہب کیا ہو جو کہ اپنے آپ مین نہون جنکے حواس خمسہ بجا نہون
بسوقت جو جی مین آیا وہ کر گذرے اُنکے نزدیک سب امریکسان ہین اب ناظرین دہان کے
بادشاہ کا حال ملاحظہ فرمائین کہ دہان بادشاہ کون ہی اور کیا ملت رکھتا ہی اور کس ملک اُسکے
قبضے مین ہین یہ امر بھی ناظرین پر واضح طور سے ظاہر کر دینا مجھپر فرض ہی تاکہ کوئی امر رہ نجائے
راوی کا قول یہ ہی کہ اُس دشت و صحرا کے قریب پانچ کوس کے فاصلے پر ایک شہر نہایت وسیع و آباد
ہی کہ نام اُسکا شہر مصروفیہ ہی اور بادشاہ شہر کا نام مصروف کج کلاہ ہی یہ بادشاہ خود بھی بہت
زبردست ہی اور اسکے سردار و لشکر و افسر سپاہی نہایت قوی اور زبردست ہین
شہر نہایت آباد ہی رعایا دل شاد ہی ہر وقت ہر گلی کوچہ مین مجمع اہل شہر کا رہتا ہی کثرہ
ہمہ وقت بجا کرتا ہی اہل شہر سب حسین ہین خوش پوشاک ہین گو حاکم شہر مسلمان نہین ہی
مگر رعایا پر ور منصف عادل سپاہ بھی تین لاکھ رکھتا ہی بڑے بڑے افسر و سردار ہین
فقیر کا نام اُس شہر مین نہین ہی ہر ایک خوش ہی رات دن چھپے رہتے ہین جلسے آراستہ رہتے
ہین ناچ و گانا ہوا کرتا ہی بادشاہ جو انصاف پرور ہی تو سب رعایا خوش ہی ہر ایک اپنے

بادشاہ کی سلامتی کی دعا کرتا ہی اپنے مذہب کے موافق راوی بیان کرتا ہی کہ شہر مصروفیہ کے متعلق سات شہر ہین ہر شہر کی رعایا دل شاد و آباد ہی مصروفیہ اُن سبکا دارالسلطنت ہی اُنکے نام یہ ہین صفدریہ منصوریہ حضوریہ مسرورییہ جمہوریہ جمالیہ شمالیہ ہر شہر مین قریب دو لاکھ کے سپاہ ہی ہر ملک زر ریز ہی آبادی کی کثرت ہی عمارت بہت عمدہ اور پختہ ہی مصروف شاہ جو کہ حاکم مصروفیہ ہی وہ ان سب ملکون کا حاکم اعلیٰ ہی مصروف شاہ کے تین فرزند ہین اور ایک بھائی اُنکے نام راوی نے یہ بیان کیے ہین حضور کج کلاہ منصور کج کلاہ جمہور کج کلاہ برادر مصروف شاہ کا نام صفدر کج کلاہ ہی مصروف شاہ نے یہ طریقہ ایجاد کیا ہی کہ اپنے بھائی صفدر کج کلاہ کو تو شہر صفدریہ و شمالیہ کا حاکم کیا ہی اسنے دو ملک اپنے بھائی کو دیے ہین وہ حکومت کرتا ہی بہت بڑا عادل و منصف و رعایا پرور ہی ہر سال بھائی کے پاس برابر خراج بھیجے جاتا ہی چار لاکھ سپاہ جنگی ہر وقت دونون ملکون مین موجود رہتی ہی یعنی دو دو لاکھ ہر ملک مین صفدر کج کلاہ برادر مصروف کج کلاہ بڑا بہادر و جوانمرد ہی واقعی اپنے وقت کا رستم ہی دوسرے بہادر دوست ہی اسکی جو فوج کے افسر و سردار ہین وہ بہت اس سے خوش ہین یہ ایسا بہادر ہی کہ شیر کو زندہ بوقت شکار اسیر کرتا ہی بعض جب کوئی وقت پڑتا ہی یعنی کوئی لشکر کشی کر کے اسکے ملک پر آتا ہی یہ خود نکلکر مقابلہ کرتا ہی بھائی سے کمک کا خواستگار نہین ہوتا ہی اور حریف کو شکست دیکر بھگا دیتا ہی ہان اگر کوئی مصروف شاہ پر لشکر کشی کر کے آتا ہی تو یہ ضرور برائے کمک برادر جاتا ہی اور شریک ہوتا ہی بلکہ مصروف شاہ خود طلب کرتا ہی یہ اپنے بھائی کو شہنشاہ کر کے نامہ و پیام مین یاد کرتا ہی یہ تو برادر مصروف شاہ کی حالت تحریر ہوئی خلاصہ جسکا یہ ہی کہ یہ دونون ملک مصروفیہ کے ماتحت ہین فرزند کلان جو مصروف شاہ کا ہی جسکا نام جمہور کج کلاہ ہی اُسکو مصروف شاہ نے شہر جمہوریہ و جمالیہ کا حاکم کیا ہی یہ بھی مثل اپنے چچا کے عادل اور بہادر دوست ہی اسکے پاس بھی چار لاکھ سپاہ ہی ہمہ وقت مسلح و مکمل موجود رہتی ہی اُسی طریقے سے کہ دو دو لاکھ ہر ملک مین یہ مثل صفدر کج کلاہ کے کسی حریف سے بدون کسیکی امداد کے مقابلہ کرتا ہی بڑا جری و شجاع ہی اسکی شجاعت کی دھاک ہی یہ بھی ہر سال خراج دونون ملکون کا باپ کی خدمت مین روانہ کرتا ہی اور جب کوئی غنیم مصروفیہ پر لشکر کشی کر کے آتا ہی تو یہ بھی باپ کی جا کر کمک کرتا ہی باپ کو یہ بھی شہنشاہ کہتا ہی اور مصروف شاہ کے تابع حکم ہی اور جو مذہب مصروف شاہ کا ہی وہ ہی اسکا ہی اور تمام اہل شہر کا ہی اور وہ ہی مذہب برادر مصروف شاہ کا ہی خلاصہ یہ کہ یہ آٹھون شہر کے بادشاہ اور اہل شہر کا ایک مذہب ہی دوسرا فرزند جو مصروف شاہ ہی جسکا نام منصور کج کلاہ ہی یہ اپنے چچا اور بھائی سے بہت بہادر ہی اور شجاع اور حسین بھی ہی اُن دونون سے اسکو مصروف شاہ زیادہ چاہتا ہی شہر منصوریہ و مسروریہ کا بادشاہ کیا ہی دو ملک اسکے زیر حکومت ہین بہت زر ریز ہین چار لاکھ سپاہ اسی طریقے سے اسکے بھی زیر حکم ہی رعایا اس سے بھی بہت خوش و خرم ہی یہ بھی مثل اپنے بھائی اور چچا کے حکومت کرتا ہی اسی طریقے سے یہ بھی خراج روانہ کیا کرتا ہی اور جب ضرورت ہوتی ہی تو یہ بھی اپنے باپ کی مع لشکر کے کمک کرتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اُن ملکون مین کچھ ایک ملک دوسرے ملک سے بہت دور نہین ہی اور نہ زیادہ فاصلہ ہی صرف پانچ پانچ کوس کا فاصلہ ہی یعنی یہ سب ملک مصروفیہ سے پانچ کوس کے فاصلے پر واقع ہوے ہین شہر صفدریہ و شمالیہ جہانکا بادشاہ صفدر کج کلاہ ہی شہر مصروفیہ کے شمال کی طرف ہی پانچ کوس کے فاصلے پر مگر یہ

دونون شہر باہم ملے ہوے ہین اسی طرح سے جمہوریہ وجمالیہ جنوب کی طرف مصر وفیہ کے واقع ہوا ہی وہ بھی فاصلہ پانچ کوس کا ہی یہ دونون ملک بھی باہم ملے ہوے ہین منصوریہ ومسروریہ یہ دونون ملک مصر وفیہ کے مغرب کی سمت واقع ہوے ہین اسی پانچ کوس کے فاصلہ پر مگر باہم ملک ملے ہوے ہین انمین کچھ فاصلہ نہین ہی رہا ملک حضوریہ یہ ملک مصر وفیہ سے ملا ہی اور ان سب ملکونکے بیچ مین واقع ہوا ہی اور اسی طور سے مصر وفیہ اور ملک حضوریہ بہت وسیع ملک ہی اور زرخیز بھی ہی چنانچہ مصروف شاہ نے اپنے چھوٹے فرزند حضور کو بکلاہ کو وہ ملک دیا ہی اور مصر وفیہ بھی وہ ابھی حکومت نہین کرتا ہی بلکہ مصروف شاہ خود ان دونون شہرونکی حکومت کرتا ہی چھوٹے فرزند سے الفت زیادہ رکھتا ہی کیونکہ یہ بہت حسین اور خوبصورت بھی اپنے بھائیونسے اور چچا سے ہی اور ان سب سے زیادہ تر جری وشجاع وخلیق ولئیق ہی ایسا بہادر ہی کہ سب اسکو رستم مصر وفیہ کے نام سے ملقب کرتے ہین اسنے اکثر صحرا مین جاکر فیلان صحرائی کو یکہ وتنہا ہلاک کیا ہی اسی سبب سے اسکا لقب رستم مصر وفیہ ہوا ہی تمام سپاہ اسکے ماتحت ہی دونون ملکونکی ایسا بہادر ہی کہ باوجود اسکے کہ اسکے بھائی اور چچا خود بہادر ہین مگر اسکی قدر کرتے ہین کیونکہ باپ نے اسکو وہ ملک دیے ہین کہ جو دارالحکومت ہی اور بہت زرخیز ہی مگر کسی نے کچھ اعتراض نہین کیا سب خوش ہین بس حاکم مصر وفیہ مع اپنے فرزند خورد کے شہر مصر وفیہ مین رہتا ہی اور بادشاہت کرتا ہی فرزند خورد ہمہ وقت اسکی خدمت مین حاضر رہتا ہی باپ کا تابع فرمان ہی مصروف شاہ بھی اس سے محبت رکھتا ہی کسی وقت پاس سے دور ہونا گوارہ نہین کرتا ہی یہ پدر وپسر ایک روح دو قالب ہین سبب اسکا یہ ہی کہ یہ بہت خوبصورت ہی اور خلیق اور نہایت دلیر ہی اور خلقت آدم سے ابتک یہ ہی طریقہ چلا آتا ہی کہ والدین چھوٹے لڑکے سے ہمیشہ محبت کرتے ہین بس اسی طریقے سے مصروف شاہ کو یہ فرزند بہت عزیز ہی دوسرے حسین ہونے سے اور زیادہ انس ہو گیا ہی تیسرے اسکی اطاعت کرنے سے بھی عزیز ہوا ہی ان سب وجوہات سے مصروف شاہ اس فرزند کو عزیز رکھتا ہی اور دارالسلطنت اسکے لیے مقرر کیا ہی کہ بعد میرے یہ یہانکا حاکم ہو اور حکومت کرے اور سب اسکے تابع فرمان ہون شہر حضوریہ ومصر وفیہ اسکے پائے نام کیا ہی یہ ملک اس فرزند کے نام سے آباد کیا ہی کیونکہ یہ جب پیدا ہوا ہی تو اس ملک پر مصروف شاہ نے فتح پائی ہی بس اسی کے نام سے مشہور کیا ہی دو لاکھ سپاہ حضوریہ مین بھی ہی اور چار لاکھ مصر وفیہ مین جملہ چھ لاکھ سپاہ ہی اور حضوریہ سمت مشرق مصر وفیہ کے واقع ہوا ہی یہ ان سب ملکونسے زیادہ آباد ہی خلاصہ یہ کہ مصروف شاہ مع اپنے فرزند خورد کے بعیش وعشرت حکومت کرتا ہی اب رہا یہ امر کہ ان سب کا دین ومذہب کیا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ تھوڑے عرصے سے یہ سب آفتاب پرست ہو گئے ہین ورنہ یہ سب پہلے لقا پرست تھے لقا کے بقا کو اپنا خدا جانتے تھے تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ یہ سب ہمیشہ سے لقا پرست تھے انکو کل حال لقا کی جنگ وپیکار کا بذریعہ پرچۂ اخبار کے معلوم ہوتا رہتا تھا چنانچہ کئی مرتبہ مصروف شاہ کے بھائی اور اسکے فرزندون نے جبکہ لقا سے اور حمزۂ صاحبقران سے معرکے پڑے ہوے تھے مصروف شاہ سے کہا کہ چلکر خداوند کی کمک فرمائیے مصروف شاہ نے انکو یہ ہی جواب دیا تھا کہ اول تو خداوند نے ہمکو برائے کمک طلب نہین کیا باوجودیکہ خداوند ہمسے واقف ہین کہ ہم انکے خاص بندے ہین اسپر انھون نے ادھر کو توجہ نہ فرمائی اور ملکو نہین جاکر قدم رنجہ کیا مگر ادھر نہ آئے پس ہمکو کیا ضرور ہی کہ ہم بدون طلب خداوند کے جائین ہم انکی یہان بندگی کرتے ہین بجالائی مانتے ہین ہان جب وہ ہمکو یاد کرینگے اسوقت ضرور جائینگے دوسرے یہ امر ہی کہ ہمکو کیا ضرور ہی کہ بیکار کا دردسر مول لین اور ایسے لوگونسے مقابلہ کرین کہ جنکے ہاتھ سے

خداوند پریشان ہین اور ہر ملک مین پناہ گزین ہوتے ہین اور پناہ نہین ملتی ہی اور وہ لوگ ملکونکو فتح کرتے جاتے ہین
جبکہ خداوند انکا کچھ نہین کرسکتے ہین جو کہ پیدا کرنیوالے ہین تو دوسرے کی کیا حقیقت ہی گو مین خدا پر ستونسے ڈرتا
نہین ہون اگر مقابلہ پڑے تو میرے ہی سردار غالب ہون اور میرا ہی لشکر ظفر پائے وہ لوگ مغلوب
ہون مگر مجھے کیا ضرور ہی کہ بیکار کو مین دوسرونکا قصہ اپنے سر مول لون ہان اگر خداوند کی کبھی خواہش
ہوگی تو ایسا ہوگا راوی کہتا ہی کہ یہ بہت مغرور ہی بلکہ اسکو لقا کا نہ طلب کرنا اور اسکے ملک مین نہ آنا
بہت ناگوار ہوا اسی سبب سے یہ لقا کی کمک کو نہ آیا اور اپنے ملک مین رہا اور نہ اپنے کسی فرزند کو
آنے دیا نہ بھائی کو یہ سبکے سب اپنے اپنے ملک مین بعیش و راحت حکومت کرتے رہے اور اب بھی کر رہے
ہین یہانتک کہ انکو بر چہ اخبار سے معلوم ہوا کہ خداوند لقا جولہ بدلکر اور خدا پرستونکے ہاتھ سے پریشان ہوکر
بالائے آسمان تشریف لیگئے اور اپنے فرزند زمرد ثانی کو اپنی طرف سے خدا کر گئے اب وہ خدائی کرتے
ہین بس انھون نے اسدن سے لقا پرستی کو ترک کیا اور زمرد پرست ہوگئے ان سب ملکونکی رعایا
بھی بموجب حکم اپنے اپنے بادشاہ کے زمرد پرست ہوگئی زمرد ثانی کی بندگی کرنے لگی اسکو بخدائی
مانتی تھی مگر اسپر بھی کمک نہ کی اسی خیال مین رہے کہ جب تک خداوند نہ طلب کرینگے ہم برائے کمک
نہ جائینگے یہانتک کہ بر چہ اخبار سے مصروف شاہ وغیرہ کو معلوم ہوا کہ خداوند زمرد بھی مسلمانونکے
ہاتھ سے پریشان ہوکر اور جولہ بدلکر بالائے آسمان اپنے والد کے پاس تشریف لیگئے اب کوئی خدا زمین پر
نہین ہی یہ لوگ اور جو کچھ زمرد پرست تھے سب زمرد پرست رہے یہانتک کہ ارژنگ بن زمرد اور
چترنگ بن زمرد کے خروج کا حال بر چہ اخبار سے معلوم ہوا ان سب نے یعنی مصروف شاہ اور
اسکے بھائی و فرزندون نے اور دیگر اہل شہر نے اور تمام ملکونکے باشندون نے جو ان سبکی زیر حکومت
تھے ارژنگ پرستی اختیار کی ارژنگ کو بخدائی ماننے لگے اور اپنا خدا جاننے لگے یہ ارژنگ پرستی
مین مصروف تھے اُدھر ارژنگ خروج کرکے خاور پر گیا اور وہان سے ہمشیرہ برجیس پر عاشق ہوکر
شہر آفتاب نما کو مع لشکر کے گیا اور برجیس سے مقابلہ ہوا آخر کو عاجز ہوکر برجیس کی اطاعت کی
اور اسکو لیکر برائے مقابلہ اہل اسلام شہر آفتاب نما سے کوچ کیا اور ممالک اہل اسلام کو تباہ کرتا
ہوا سمندر یہ پر پہونچا اور اب سمندر یہ پر مقیم ہی یہ داستان بتفصیل سابق مین تحریر ہو چکی ہی ناظرین
کی نگاہ کیمیا اثر سے گذر چکی ہوگی مگر یہ لوگ یعنی مصروف شاہ وغیرہ اپنے مقام سے نہ چلے اسی
خیال مین رہے کہ جب تک خداوند برائے کمک نہ طلب کرینگے ہم نہ جائینگے سب حالات معلوم
ہوتے رہتے تھے مگر ارژنگ پرستی نہ ترک کی ارژنگ کو خدا جانتے تھے بعد لقا و زمرد ثانی کے
مین سابق مین تحریر کر چکا ہون کہ برجیس نے یہ تدبیر کی تھی کہ جو اور ملک راہ مین نہ ملے اور اسکو منظور
ہوا تھا کہ جو ملک رہ گئے ہین وہ بھی آفتاب پرست ہون تو اسنے نامے ان ملکونکی طرف روانہ
کیے تھے جو جو کہ کافر تھے اہل اسلام کے ملکونکو تو یہ تباہ کر رہا تھا چونکہ اسکو اہل اسلام سے مقابلہ
منظور تھا بدین سبب اسنے ان ملکونکی طرف نامے روانہ کیے تھے دوسرے یہ بھی ہوا تھا کہ ارژنگ
و چترنگ نے بھی ان نامون کے ہمراہ اپنی اپنی طرف سے بھی اپنے پرستارونکو تحریر کیا تھا کہ ہمنے
برجیس کی اطاعت کی ہی لہذا تم لوگ بھی اطاعت کرو اور دین آفتاب پرستی اختیار کرو
چنانچہ جہان جہان وہ نامے پہونچے سب آفتاب پرست ہوئے خصوصاً ارژنگ و چترنگ
کی تحریر کو دیکھکر یہ اسنے یعنی ارژنگ و چترنگ نے بصلاح سخنگان ایسا کیا تھا

سخنگان نے صلاح دی تھی کہ تم اسوقت اپنے پرستار ونکو یہ تحریر کرد و کہ وہ آفتاب پرستی اختیار کرلین
اس امر مین یہ فائدہ ہی کہ جب برجیس کو یہ معلوم ہوگا کہ ارژنگ وچترنگ نے ہماری اطاعت بدل سے
کمر کسی ہی کیونکہ اپنے ماننے والونکو ہماری بندگی کرنے پر رغبت دلائی ہی تو وہ بہت جوانمردی اور ثابت قدمی
سے اور بخواہش دلی اور تمھاری خوشنودی کے لیے اہل اسلام سے مقابلہ کریگا اور اُنکے تباہ کرنیکی بہت
سرگرمی کے ساتھ کوشش کریگا اُسکی خوشی بھی ہوگی کیا عجب ہی کہ اس حرکت سے تمھاری خوض ہو کر وہ
اپنی ہمشیر کے ہمراہ تمھارا عقد کردے تمھارا کیا نقصان ہی بس اس امر کے ہونے سے سوائے فائدہ کے
کوئی صورت نقصان کی نظر نہین آتی ہی اور اُسکی خوشی بھی ہوتی ہی کہ بدون میری خواہش کے انھون
نے اپنے پرستار ونکو جو کہ انکو اپنا خدا جانتے تھے آفتاب پرستی کی طرف رغبت دلائی اور سب کو
آفتاب پرست بنایا یہ میرے سچے دوست ہین اور خیر خواہ ہین بلکہ اس بات کے ہونے سے اُسکو ایک
قسم کا خیال پیدا ہوگا کہ معلوم ہوتا ہی کہ صرف انھون نے اسوقت عاجز ہو کر میری اطاعت کی ہی ورنہ صدق دل
سے اطاعت نہین کی ہی یہ کینہ رکھتے ہین اتنی سی بات مین یہ امر اُسکے دل سے نکل جائیگا اور جو کچھ خیال
بھی ہوگا وہ دفع ہو جائیگا اور یہ یاد رکھو کہ یہ ضرور اہل اسلام کے ہاتھ سے مارا جائیگا بس جب یہ
مارا گیا اور تمام لشکر پر تم قابض ہوے اسوقت پھر اپنے کو خدا کہنا اور سب کو اپنی پرستش کی رغبت دلانا
جو انکار کرے اُسکو قتل کرنا اور جو اقبال کرے اُسکو خلعت وغیرہ سے سرفراز کرنا اور اہل اسلام
سے مقابلہ کرکے اُنکو بھی غارت کرنا اس امر کے کرنے مین یہ فائدے ہین آئندہ تمکو اختیار ہی بس ان
دونون نے ایسا ہی کیا تھا کہ اُن ملکونکی طرف نامے روانہ کردیے جو کہ انکے قبضے مین تھے اور اُن
ملکونکی طرف بھی نامے روانہ کیے تھے اپنی طرف سے لکھکر ہمراہ نامہ ہاے برجیس کے کہ جو جو ملک
انکو معلوم تھے کہ یہان یہان کے بادشاہ و اہل شہر ہمکو بخدائی مانتے ہین اور اُن سبکو آفتاب پرستی
کی طرف رغبت دلائی تھی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جہان نامہ برجیس کا پہونچا اُسکے ساتھ خواہ نامہ
ارژنگ کا پہونچا خواہ چترنگ کا بس اُس ملک کے بادشاہ نے اُس نامے کو پڑھکر اُسدن سے
ارژنگ وچترنگ پرستی ترک کرکے آفتاب پرستی اختیار کرلی چنانچہ جو ارژنگ پرست
یا چترنگ پرست یا لقا پرست یا زمرد پرست تھے اُن لوگون نے آفتاب پرستی کو اختیار کیا
ورنہ جو کہ اور مذہب رکھتے تھے مثل شجر پرست یا اور دیگر خداؤن کو مانتے تھے انھون نے
ایسا نہین کیا مگر اب آفتاب پرست بہت ہوگئے زمرد پرستی لقا پرستی وغیرہ جاتی رہی
چنانچہ انھین نامہ برون مین سے ایک نامہ برہمان بھی آیا تھا یعنی شہر مصروفیہ مین اُسنے
ایک نامہ مصروف شاہ کو مع نامہ ارژنگ کے دیا تھا اُسنے پڑھکر اور یہ خیال کرکے
کہ اس امر مین کوئی خداوند کی مصلحت ہوگی کیونکہ وہ تو خدا ہین ہر حال سے آگاہ ہین کسی
مصلحت سے اُنھون نے اس امر کی بابت ہمکو تحریر کیا ہی ہمپر فرض ہی کہ ہم اُنکا حکم بجا لائین بس
اُسنے جواب مین عرضی لکھی تھی کہ مجکو آپکا فرمانا سر و چشم قبول ہی لہذا مین نے آج سے اپنے
تمام ممالک مین آپکی بندگی موقوف کراکے آفتاب پرستی کو رواج دیا یہ عرضی لکھکر اُس
نامہ برکو انعام وغیرہ دیکر رخصت کردیا تھا اور اُسیدن تمام اہل شہر کو جمع کرکے اور اپنے بھائی اور بیٹون
فرزندونکو اُنکے اُنکے ملک سے طلب کرکے ہمکو یہ حکم دیا کہ میرے پاس نامہ خداوند کا آیا ہی اُسمین یہ تحریر ہی کہ چندے
کے لیے تم ہماری بندگی کو ترک کرکے آفتاب پرستی اختیار کرو اسمین ایک بہت بڑا فائدہ ہی لہذا مین تمکو حکم دیتا ہون

کہ تم بھی اپنی اپنی عملداری مین اسی دین کو رائج کرو سوائے آفتاب پرستی کے کوئی دوسرے کی پرستش نہ کرے ورنہ
سزا پائیگا مصروف شاہ کے بھائی اور فرزندون نے عرض کیا تھا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی کہ آبائی دین ترک کرنا پڑتا
ہی اور آبائی دین کا ترک کرنا گناہ ہی یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ ہم اپنے خدا کو چھوڑکر اور ایک اسکی بنائی ہوئی شی کو یعنی آفتاب
کو پوجین یہ کونسا آپکا خیال کدھر ہی ایسا تو نہین ہی کہ کسی نے مکر کیا ہو اور آپکو دھوکا دیا ہو صرف اس خیال سے
کہ خداوند آپسے اور زیادہ ناخوش ہون اس امر کا ہمکو یقین ہی کہ خداوند ناراض تو ضرور ہونگے کیونکہ
آنکو اس امر کا ضرور خیال ہوا ہوگا کہ خداوند اول یعنی لقا کی سب نے کمک کی مگر مصروف شاہ نہ آیا
باوجودیکہ لشکر کثیر رکھتا تھا نہ اپنے کسی بیٹے کو روانہ کیا نہ بھائی کو یہان تک کہ خداوند اول عاجز ہوکر
بالائے آسمان تشریف لیگئے خداوند دوم یعنی زمرد ثانی سے اور اہل اسلام سے برسون مقابلہ
ہوا کیے آنکی بھی کمک کو نہ آیا وہ بھی بالائے آسمان چلے گئے اب مین نے خروج کیا میری بھی زیارت کو
نہ آیا نہ کمک کی نہ معلوم یہ کیسا بندہ ہی اسکے حال پر رحم وکرم کرنا بیکار ہی اسپر آپ یہ طرہ فرماتے ہین
کہ آنکی بندگی ترک کرکے دوسرے کی بندگی پر آمادہ ہوے اب تو وہ بالکل ناراض ہوجائینگے ایسا
نہو کہ خاک سیاہ کردین آئندہ آپکو اختیار ہی ہم سب آپکے تابع فرمان ہین مصروف شاہ
نے جوابدیا تھا کہ میرے پاس خود خداوند کا نامہ آیا ہی جسپر خداوند کی مہر ہی جسوقت خداوند
اس امر کا اعتراض کرینگے کہ تمنے ہماری بندگی ترک کی مین یہ نامہ پیش کردونگا کہ مین نے آپکی
مہر دیکھکر ایسا کیا کوئی مقام خوف نہین ہی ہمکو لازم ہی کہ جیسا اس نامہ مین تحریر ہی ہم اسپر عمل کرین
دوسرے یہ امر ہی کہ گو یہ دین ومذہب آبائی ہی مگر ہمنے ایسا خدا نہین دیکھا جو کہ بندون کے
ہاتھ سے پریشان ہو اور بھاگا بھاگا پھرے جسکو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہو آنکو غارت نہ کرسکے
برادر مصروف شاہ وفرزندان مصروف شاہ نے کہا کہ خداوند اول وثانی کا یہ قول تھا
خدا پرستون کی نسبت ہمنے پرچہ اخبار مین دیکھا ہی کہ ہمنے ان بندون کو عالم خواب مین خلق کیا
ہی اور حد سے زیادہ انمین قوت وطاقت پیدا کی ہی اسی عالم خواب مین انکی موت خلق کرنا بھول
گئے بدین سبب یہ نہین مرسکتے ہین اور نہ انپر کوئی غالب آسکتا ہی چونکہ انپر یہ امر ظاہر ہوگیا ہی
بس یہ مجھ سے پھر گئے ہین اور انھون نے دوسرا خدا پیدا کرلیا اور مجکو بھی انسے الفت ہی بسبب
انکے جری ہونے کے اور حسین ہونے کے اس سبب سے مین انکی ہر ایک حرکت کو جائز رکھتا ہون
اور انپر اپنا عذاب نہین نازل کرتا ہون صرف تنبیہہ کے لیے کبھی کبھی اسیر کرا دیتا ہون اور پھر
تقدیر کرکے رہا کردیتا ہون یہ بندے میرے بہت اچھے ہین بس جبکہ یہ آن دونون خداؤنکا قول
تھا اور وہ بسبب الفت اور محبت کے انپر اپنا قہر نہ نازل کرسکے اور ہمیشہ انکے ہاتھ سے عاجز
رہے تو خداوند ارژنگ کیونکر اپنے بزرگون کے خلاف کرین یہ بھی اسی طریقے پر عمل
کرتے ہین یہ کوئی مقام اعتراض نہین ہی یہ سب خدا ہین اور خدا کی جو مصلحت ہوگی وہ کیا
اور جو مصلحت ہوگی وہ کرینگے یہ خیال کرکے کہ یہ کیسے خدا ہین کہ جو اپنے بندون کے ہاتھ سے
عاجز ہوکر بھاگتے پھرتے ہین تبدیل مذہب کرنا یا صرف ایک تحریر پر جو کہ نہ معلوم کسکی ہی
عمل کرنا جبکہ ہمکو بالکل اسکا یقین کامل نہو کہ یہ خداوند کی تحریر ہی کیونکہ نہ ہم مہر خداوندی سے
آگاہ ہین نہ آنکے دستخط سے پھر ہم کیونکر باور کرلین کہ یہ آنکی تحریر ہی یا بالکل خلاف ہی
جب تک کامل طور سے یقین نہو آئندہ آپکو اختیار ہی مصروف شاہ نے جوابدیا کہ یہ قول

تم سب کا درست ہی مگر خیال نو کرو کہ اگر اُن لوگون کی قضا کو خلق کرنا خداوندا دل یعنی لقا فراموش کر گئے
ان سبکو عالم غفلت مین خلق کیا تو کیا خداوند نانی نے بھی فراموش کیا جب وہ خداوند ہوے تھے
تو انھون نے خدا پرستونکی موت کو خلق کرکے فہر نازل کیا ہوتا اگر یہ کوئی کہے کہ وہ کیونکر نئی طریقونکو
ایجاد کرتے اُسی قانون کی پابندی کی جو کہ خداوند لقا جاری کر گئے اور اُسی پر عمل کیا کیونکر ایک بزرگ
کے طریقو نمین دخل دیا جاتا اور اسی طور سے خداوند ارژنگ بھی عمل کرتے ہین جبکہ باپ نے
کسی طریقے کو اپنے باپ کے نہ بدلا تو یہ کیونکر بدلتے ہمنے مان لیا مگر یہ بتاؤ کہ خدا پرستون کی قضا
تو خلق بھی نہین ہوئی اور یہ سب پیارے بندے ہین خداوند ونکے اس سبب سے جو وہ برتاؤ کرتے
ہین خداوند اُسکو جائز رکھتے ہین اور اُنپر عذاب نہین نازل کرتے ہین علاوہ انکے اور جو بندے
ہین اُنپر کیون نہین عذاب نازل کیا جاتا ہی کیا اُنکی بھی موت خلق کرنا فراموش ہوئی ہی کہ وہ
جو کچھ بدعت کرتے ہین اُسپر کچھ اعتراض نہین کیا جاتا اُنکو اُنکے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہی چنانچہ برجیس
وغیرہ کے مقابلے کو دیکھو کہ پرچۂ اخبار سے ثابت ہوتا ہی کہ خداوند ارژنگ کس شد و مد سے
اُسپر لشکر کشی کرکے گئے صرف اس غرض سے کہ اُسکو اس امر کی تنبیہ دون کہ تو بندہ ہوکر دعوی
خدائی کرتا ہی باوجودیکہ مین تیرا خدا موجود ہون دوسرے اُسکی ہمشیر کے ساتھ اپنا عقد کرون
مگر کچھ نہوسکا کئی معرکے پڑے آخر کو خداوند عاجز آئے اور اُسکی شراکت کی اور اطاعت اور اُسکو
اپنے ہمراہ لیکر برائے تنبیہ اہل اسلام کے کوچ کیا بس معلوم ہوگیا ان سب واقعات سے
کہ کوئی نہ کوئی امر ضرور ہی خیر جو کچھ ہوا ہمنو مین ضرور بموجب تحریر نامۂ خداوند ترک مذہب کرکے
آفتاب پرستی کرونگا اس امر کا یقین ہی کہ یہ نامہ خداوند کا ہی اور یہ مہر بھی خداوند کی ہی اسی
سبب امرون کے خیال کرنے سے میرے مذہب مین ضرور ضعف آگیا ہی اور یہ ہی سبب
ہوا ہی کہ کرورون بندے جو خداوند سے پھر گئے اور خدا پرست ہوگئے ہین انھین واقعات
سے بس اب ہمکو بھی لازم ہی کہ جیسا مین کہتا ہون اُسپر عمل کرو اور تبدیل مذہب کرو مصروف شاہ
نے اسطور سے کہا کہ بھائی اور فرزندون نے قبول کیا اور اُسی دن رخصت ہوکر
اپنے اپنے ملک کو چلے گئے تھے اور جاکر اُن سب نے اہل شہر کو جمع کرکے حکم دیا تھا کہ
آج سے آفتاب پرستی اختیار کرو ہمنے دین آفتاب پرستی کو قبول کیا ہمکو کتابون سے
ثابت ہوگیا کہ اصل خدا اور سب کا پیدا کرنیوالا آفتاب ہی اور لقا وغیرہ اُسکے نائب تھے یہ خدا
نہ تھے مگر خود خداوند آفتاب نے انکو حکم دیا تھا کہ تم زمین پر جاکر خدائی کرو بس اُنھون نے
یہان آکر خدائی کی جب خداوند آفتاب کو منظور ہوا لقا کو بالائے آسمان طلب کر لیا
اُسکے بعد زمردنانی اپنے دوسرے نائب کو طلب کر لیا تیسرا نائب یعنی ارژنگ کو حکم
دیا کہ اب جو ہمنے اپنا نیا نائب یعنی برجیس کو زمین پر بھیجا ہی تم اسکی اطاعت کرو اور سب
بندونکو ہمارے حکم دو کہ اب سب ہماری بندگی کرین کیونکہ اب ہمکو منظور ہی کہ ایک مذہب
ہو جائے اور سب دین مٹ جائین لہذا ہمنے برجیس کو اپنا نائب کیا ہی وہ سب کو قتل کرکے ایک
مذہب کرونگا یہ ہمارا فرزند بھی ہی اور نائب بھی لہذا اب ہمنے تبدیل مذہب کیا یہ جو حکم دیا
تھا ہر ایک ملک کے باشندون نے بموجب اپنے حاکمون کے فرمانے کے دین آفتاب پرستی کو
اختیار کیا لہذا شہر صفدر یہ دشمالیہ مین جو کہ صفدر جنگلاہ برادر مصروف تاج کلاہ کی زیر حکومت ہی

آفتاب پرستی جاری ہوئی و دونون ملکونکے اہل شہر آفتاب پرست ہوے گو سے نکلکر موبت مین
اوندھے منہ گرے کافر کے کافر رہے اسی طور سے شہر جمہوریہ وجمالیہ مین بھی آفتاب پرستی کو رواج ہوا
جو کہ زیر حکومت جمہور کج کلاہ ہی اور ان دونون ملکونمین بھی یعنی شہر منصوریہ ومسروریہ مین بھی
آفتاب پرستی کو سب نے قبول کیا مثل ان چارون ملکونکے باشندونکے بحکم منصور کج کلاہ فرزند
مصروف کج کلاہ کے ادھر شہر مصروفیہ وحضوریہ کے باشندونکو مصروف شاہ کج کلاہ نے جمع
کرکے آفتاب پرستی کا حکم فرمایا سب نے بسر وچشم قبول کیا تھا خلاصہ یہ کہ اس اقلیم مین آفتاب پرستی
جاری ہوگئی تھی سب یہانکے باشندے آفتاب پرست ہوگئے لقا پرستی وغیرہ سے نارک ہوگئے اب یہان
آفتاب پرستی ہوتی ہی آمدم برسر مطلب خلاصہ یہ کہ یہانکا بادشاہ اعلی وحاکم زبردست مصروف کج کلاہ ہی
اور جنکے نام مین نے تحریر کیے ہین یہ سب اسکے باج گزار ہین اور ماتحت ہین یہ شہر مصروفیہ مین حکومت
کرتا ہی ساتھ عدل وانصاف کے دشت مصروفیہ ویشیہ مصروفیہ شہر مصروفیہ کی حوالی مین واقع ہوا ہی جہانکہ
شاہزادگان والامقام فروکش ہوے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ اس شہر کا طریقہ ہی کہ ہر صبح کو چند رئیس شہر
برائے سیر شہر سے نکلکر اس صحرا مین آتے ہین اور صحرا کی سیر کرتے ہین اور سرکاری فوج کے گیاہ فروش یہان
سے گھانس لیجاتے ہین چنانچہ حسب قاعدہ وہ رئیس مع اپنے چند ملازمون کے برائے سیر آئے اور
گاہ فروش بھی آئے یہان آکر یہ واقعہ دیکھا کہ صحرا مین بہت سے خیمے برپا ہین اور ایک بارگاہ بہت بڑی
ہی کہ جسکی رفعت کے روبرو رفعت چرخ چنبری گرد ہی اسپر تمام کارچوبی کام کیا ہوا ہی کلس اسکا مثل آفتاب کے
ضودے رہا ہی تمام دشت اسکی ضو سے روشن ہی بازارین آراستہ ہین کچھ لشکر اترا ہوا ہی جھنڈے نصب ہین بازارونکے
یہ دیکھکر وہ رئیس حیران ہوے کہ یہ نیا واقعہ ہی ہمکو یہان آتے ہوے ایک زمانہ گذرا ہمنے یہان کبھی ایسا واقعہ نہین دیکھا
اگر کوئی قافلہ یا سوداگر آتا بھی ہی تو وہ یہان نہین اترتا ہی بخوف دیوانہ یہ کون لوگ ہین جو اس سامان سے خیمے دربارگاہین
برپا کیے ہوے فروکش ہین اور ساتھ اس اطمینان کے کہ بازارین بھی برپا ہین لوگ پھر رہے ہین کیا یہ کوئی تاجر
جلیل القدر ہین یا کسی ملک کے شاہزادے ہین کہ برائے شکار ادھر آئے ہین مگر ہمنے یہ سامان جو کہ
انکے ہمراہ ہی آجتک نہین دیکھا ایسی بارگاہ بھی مقام عجب ہی کہ یہ لوگ یہان کہانسے آگئے افسوس اگر
دیوانے کو خبر ہوگئی تو وہ آکر ان سبکو قتل کرے گا اور تمام مال واسباب لوٹ لیگا کیا کیا جائے باہم رائے
کرنے لگے ادھر گاہ فروشون نے جو یہ واقعہ دیکھا وہ بھی حیران ہوے اور وہ گھانس کاٹنا بھول گئے
حیران ہوکر اس سامان کو دیکھنے لگے اور باہم کہتے تھے کہ کوئی بہت بڑا تاجر ہی واہ کیا عمدہ سامان اسکے
ہمراہ ہی اسکی خبر اپنے افسر کو کرنا چاہیے وہ گھسیارے تو بدون گھانس کے وہانسے طرف شہر کے واپس گئے اس
خیال سے کہ کوتوال شہر کو اور اپنے افسر کو آگاہ کرین ایسا نہو کہ کوئی آفت اس شہر پر آئے یا یہ تاجر ہاتھ
سے دیوانے کے تباہ ہوجائیگا تو ہمارے شہر کا اور بادشاہ کا نام بدنام ہوگا گھسیارے تو ادھر کو جاتے ہین
ادھر ان رئیسون نے باہم صلاح کرکے اپنے چند ملازم اس طرف کو روانہ کیے اور انسے کہا کہ اس لشکر مین جاکر دریافت
کرو کہ یہ کون لوگ ہین آیا تاجر ہین یا کسی ملک کے شاہزادے ہین ہمارے خیال مین تو تاجر نہین معلوم ہوتے ہین
ضروری کسی ملک کے شاہزادے ہین کیونکہ یہ سامان تاجر کہانسے لائیگا اور اگر تاجر ہین تو بہت بڑے تاجر اور مالدار ہین
انکی حفاظت کی بادشاہ سے کہکر تدبیر کرائی جائے ورنہ دیوانہ انکو لوٹ لیگا وہ ملازم اپنے مالکونسے یہ سنکے ادھر کو روانہ
ہوے یہ امیران شہر اس مقام پر انکے انتظار مین کھڑے رہے وہ ملازم جو راہ ملی کرکے اس لشکر مین
پہونچے تو دیکھا کہ بہت سے خیمے اور اسپکین بیچوبیچ نشیب برپا ہین ایک بہت بڑا خیمہ ہی کہ گرد

اُسکے سواران جنگی کا پہرہ ہی اُدھر کوئی جانے نہین پاتا ہی سب انسان ہین مگر بہت حسین اور خوبصورت لوگ
ہین چہرونسے آثار شجاعت وبہادری آشکار ہین گرد اُس لشکر کے طلائی ونقرئی ٹٹیان لگی ہوئی
ہین حد لشکر قرار دی ہی سڑکین بنی ہوئی ہین ادھر اُدھر ہر سڑک کے چمن لگے ہوے ہین بازارین
چار دن طرف آراستہ ہین ہر قسم کا مال اور ہر قسم کی شی موجود مگر ساتھ افراط کے گتھورہ بج
رہا ہی اہل لشکر پھر رہے ہین دکاندار بھی سب حسین ہین لباس نفیس سے آراستہ ہین کوئی ادنین
کم پایہ نہین معلوم ہوتا ہی سب مرفہ حال ہین بڑے صاحب جمال ہین ایک نوبت خانہ بھی ہی ایک بہت
عمدہ نشان نصب ہی کہ اُس سے خوشبو آتی ہی جب ہوا کا جھونکا آتا ہی تھوڑا سا لشکر بھی ہی وسط مین ایک
بارگاہ ہی کہ جسکے روبرو بارگاہ فلک بالکل بے قدر معلوم ہوتی ہی ہر کلس اُسکا طلائی ہی وہ تمام بارگاہ
کارچوبی ہی جواہرات نصب ہی خصوصاً گوہر شب چراغ کی تو کچھ حد وانتہا نہین ہی حد شمار سے زیادہ نصب
ہین دربار بارگاہ پر چوبدار یساول مروے طلائی عصا ہر ایک کے ہاتھ مین کھڑے ہوے ہین ایک دربگاہ شالا
دنگل پر بیٹھا ہی سردار دنکی سواری کے مرکب باساز ولجام مرصع کار جا کر لیے ہوے ٹہل رہے ہین
یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی بادشاہ جلیل القدر کا دربار ہی پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوے ہین اندر
ایک دربار مختصر آراستہ ہی دور سے دیکھا کہ ایک تخت وسط بارگاہ مین آراستہ ہی اُسپر غالیچہ پڑا
ہوا ہی چار دنگل برابر تخت کے قرینے سے بچھے ہوے ہین تین دنگلو پر تو تین نقابدار بیٹھے ہوے
ہین اور ایک دنگل پر ایک جوان بصد شوکت وشان متمکن ہی باقی گرد وپیش بہت سے دنگل
مرصع کار وکرسیان الماس نگار آراستہ ہین کچھ دنگلون وکرسیون پر تو سردار ہین باقی پر غالیچے
پڑے ہوے ہین بارگاہ نہایت آراستہ ہی ہزارون قسم کے چمن صحن بارگاہ مین لگے ہوے ہین
خوشبو اُنسے چلی آتی ہی تمام صحرا مہکا ہوا ہی اب جو غور سے سامان بارگاہ کو دیکھا ہوش جاتے رہے
وہ سامان دیکھا جو کہ کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا تھا ہر ایک حیران ہو کر دیکھنے لگا اہل لشکر وسردارون
اور اُن شاہزادونکو جو دیکھا جو اس خمسہ برآن ہوے ایسے لوگ کبھی نگاہ سے نہ گذرے تھے نہ یہ
سامان کبھی دیکھا تھا وہ سب خیال کرنے لگے کہ ہمارا بادشاہ باوجودیکہ آٹھ ملکونکا حاکم ہی اور
ہر ملک زر ریز اور آبادی باشندے بھی حسین ہین مگر یہ سامان اُسکی بھی سرکار مین نہین ہی
نہ یہ رعب وداب نہ معلوم یہ کون صاحب اقبال ہین اور کس ملک کے رہنے والے ہین
اور یہ سب سامان جو کہ شاہان اولعزم کو بھی نہین نصیب ہی انکو ملا ہی نیا واقعہ ہی ہمارے
تو حواس جاتے رہے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور اشارہ سے کہا کہ تم نے یہ
سب سامان دیکھا اُسنے جوابدیا کہ کیا بیان کرون کچھ عقل نہین کام کرتی ہی کہ یہ کیا معرکہ ہی
اور یہ کون لوگ ہین ایسا اس مقام پر رعب وداب ہی کہ کلام نہین کیا جاتا کس سے
دریافت کرین یہ کہکر وہان سے چلے جدھر کو جاتے ہین ایسا کچھ سامان نظر آتا ہی کہ حواس
جاتے رہتے ہین آخر کو ایک مقام پر چند آدمی کھڑے ہوے تھے یہ اُنکے قریب جاکر کھڑے
ہوے باتین سُننے لگے وہ لوگ باہم کلام کر رہے تھے کہ واقعی کیا عمدہ مقام ہی ہمارے
آقا نے خوب کیا جو یہان قیام فرمایا یہان کی ہوا سے دل کو فرحت ہوتی ہی جیسا کہ ہمنے
سُنا تھا پردۂ دنیا پر بہت عمدہ عمدہ مقام ہین ویسا ہی یا بہتر ہوگا جو ہمیشہ اسی مقام پر
رہنا ہوا ہی بھائی نہ معلوم یہان سے کوئی ملک بھی قریب ہی یا نہین اور اگر ہی تو اُس

ملک کا بادشاہ کون ہی اور اُسکا کیا نام ہی میری تو یہ رائے ہی خواہ اس صحرا کے قریب ملک ہو خواہ نہو ہمارے آقا کو لازم ہی کہ ایک بہت بڑا شہر اس مقام پر بنوائین اور اُسکو آباد کرین اُنکو فضل خدا سے کسی بات کی ضرورت نہوگی وہ بڑے صاحب اقبال ہین دوسرے نے یہ سُنکے جواب دیا کہ یہ محال ہی کیونکہ یہ لوگ ایک مقام پر قیام کرنیوالے نہین ہین انکو ہمیشہ سفر درپیش رہتے ہین کبھی یہان کبھی وہان پھر کیا ضرورت ہی جو ملک آباد کرین انھون نے جس مقام پر جاکر قیام کیا وہ مقام شہر سے زیادہ تر آباد ہوگیا اب دیکھیے یہان سے کس سمت کو کوچ فرمائین اور یہ جو نئے کہا کہ نہ معلوم یہان سے قریب کوئی شہر بھی ہی یا نہین اور وہانکا بادشاہ کون ہی یہ امر بھی دریافت ہوجائیگا بوشیدہ نہ رہیگا ہمارے آقا نے یہان جو قیام فرمایا ہی صرف اسی غرض سے کہ سب حالات دریافت کرین اُسکے بعد جدھر کو مناسب ہوگا کوچ فرمائینگے وہ اُسکے خاموش ہو رہا اور قسم کی باتین کرنے لگے یہ لوگ سُنا کیے جو کہ برائے دریافت گئے تھے جب انھون نے دیکھا کہ اب اور قسم کی باتین ہوتی ہین تب انھون نے دلونکو قوی کرکے اور سامنے آکے پوچھا کہ کیا آپ لوگ تاجر ہین اور یہ جو بارگاہ مین تشریف فرما ہین یہ آپکے افسر ہین اور آپ لوگونکا کس طرف سے تشریف لانا ہوا آیونکہ کل تک تو یہان یہ سامان نہ تھا ہم اسی وقت پر آئے تھے کل پر کیا موقوف ہی ہم روز یہان اسوقت پر اسی سیر کو آتے ہین آج ہمنے آکر یہ سامان دیکھا تو ہمکو فرض ہوا کہ ہم دریافت کرین لہذا آپ اپنے حالات اور اپنے مالک کی کیفیت سے ہمکو آگاہ فرمائیے تاکہ ہم اپنے بادشاہ کو جنکی سرحد مین یہ صحرا ہی خبر کرین اور آپکے آنے سے آگاہ کرین یہ جو اُن لوگون نے سُنا پہلے تو اُنکو نگاہ اٹھاکر سر سے پانون تک دیکھا اُسکے بعد کہا کہ یہ جو آپ لوگون نے کہا کہ کل تک یہان یہ سامان نہ تھا ضرور ایسا تھا مگر بادشاہون کے نزدیک جنگل کو آباد کرنے مین کیا عرصہ ہوتا ہی ہملوگ کل دوپہر کو یہان آئے ہمارے آقا کو یہ مقام پسند آیا انھون نے قیام فرمایا یہ تو کچھ بھی سامان نہین ہی اگر ہمارے آقا چاہین تو اس سے زیادہ سامان بہم کرین آپ لوگ بیکار کو حیران ہوتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ شاہزادون نے حکم دیا تھا کہ اگر کوئی دریافت کرے تو اُس سے ہمارے نام نہ ظاہر کرنا یہ کہنا کہ نامبردار نام ہین ہان سہراب ثانی کا نام ظاہر کرنا اگر یہ دریافت کرے کہ کدھر سے آنا ہوا تو کہنا کہ بردۂ قاف سے مگر اُس سے بھی سب حال دریافت کرلینا اگر نہ بتائے تو تم بھی نہ بتانا جب تک وہ اپنا حال نہ بتائے بس ملازمان شاہزادگان نے اُن لوگونسے کہا کہ پہلے یہ آپ بتائیے کہ آپکے اس دریافت کرنے سے غرض کیا ہی کہ جو آپ دریافت کرتے ہین آپنے سب مقام کی سیر کی بس اب چلے جائیے خواہ ہم تاجر ہین خواہ بادشاہ ہین کسی مقام سے آئے ہین جب تک ہمارا جی چاہے گا یہان قیام کرینگے اُسکے بعد جدھر آقا کا حکم ہوگا چلے جائینگے بلکہ آپ ہمکو یہ خود بتائین کہ آپ کہانسے آئے ہین اور کس ملک کے رہنے والے ہین اور آپکا بادشاہ کون ہی ہمکو یہ حکم ہی کہ جو کوئی تمھارے حال کو دریافت کرے پہلے تم اُس سے دریافت کرنا اگر وہ اپنا حال بیان کرے تو اُس سے تم بھی حال بیان کرنا ورنہ کچھ نہ بیان کرنا لہذا پہلے آپ اپنے حال سے ہمکو آگاہ فرمائیے تو ہم بیان کرینگے اور سب حال آپ پر ظاہر کرینگے ورنہ آپکا تقریر کرنا بیکار ہی اس طور سے جو انھون نے تقریر کی یہ لوگ جو کہ برائے دریافت حال آئے تھے ڈر گئے اور کہنے لگے کہ آپ لوگ خفا نہون ہم آپسے تقریر نہین کرسکتے ہین نہ ہم آپکو اپنے حال سے آگاہ کرسکتے ہین آپکی اگر مہربانی ہو تو اپنے حال سے آگاہ فرمائیے ورنہ ہمکو اجازت

ہو ہم جاکر اپنے مالک سے بیان کرین وہ خود آکر اپنے حال سے آپکو آگاہ کرین اور آپکے حال سے آگاہ ہون
کیونکہ انکا ہمکو حکم تھا کہ تم جاکر اس لشکر کا حال دریافت کرو ملازمان شاہزادگان نے جوابدیا کہ آپ
لوگونکو منع کون کرتا ہی جائیے اپنے مالک کوئے آئیے وہ ہی آکر دریافت کرین ہم کسی سے ڈرتے
نہین ہین یہ سنکے وہ ملازم وہانسے واپس آئے اپنے مالکونکے پاس وہ اس انتظار مین تھے کہ دیکھیے ہمارے
ملازم کیا خبر لاتے ہین یہ جو آکر پہونچے انھون نے دریافت کیا کہ کیا خبر لائے پہلے تو انھون نے تمام حال
جمونکا اور بارگاہ کا اور بازار ونکا جو جو دیکھا تھا سب بیان کیا اور کہا کہ سب لوگ حسین اور
مرفہ حال ہین کوئی انمین غریب نہین معلوم ہوتا ہی حضور یہ شان و شوکت مصروف کج کلاہ کے بھی
دربار کی نہین ہی جو اس قافلہ کے مالک کی ہی ہمنے باہر سے دیکھا تھا کہ وہ اندر بارگاہ کے بیٹھا ہوا ہی
جا بخصوصین تین نقاب پوش ہین اور ایک نقاب پوش نہین ہی مگر کیا رعب و داب ہی کہ ہم بیرون بارگاہ
تھے اور دور تھے مگر نگاہ اٹھاکر ادھر دیکھا نہ جاتا تھا بارگاہ کے پردے اٹھے ہوے ہین بارگاہ کی
کیا تعریف کرین دیکھنے سے تعلق رکھتی ہی ہمارے بادشاہ کو تو ایسی بارگاہ نصیب بھی نہین باوجودیکہ
آٹھ شہرونکے مالک ہین ہمارے ایسے جو اس یہ سب سامان دیکھکر پراگندہ ہوے اور ہم ایسے
محو ہوے کہ کچھ دریافت نہ کرسکے چند آدمی باہم کھڑے ہوے باتین کر رہے تھے ہمنے بھی
سنا بس یہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ کل کسی طرف سے آئے ہین اور ابھی یہان قیام کرینگے انکی تقریر
یہ تھی کہ کیا اچھی بات ہو جو آقا اس مقام پر ایک شہر آباد کرین یہ کہکر ان ملازمون نے سب
تقریر بیان کی جو کہ ملازمان سہراب ثانی وغیرہ نے باہم کی تھی اور انسے ہوئی تھی اور کہا کہ جب
انھون نے یہ کہا تو ہم واپس آئے اس خیال سے ہمنے اپنے بادشاہ کا نام بیان کیا نہ ملک کا پتہ
دیا کہ شاید یہ کوئی غنیم ہوا در بدون اطلاع لشکر لیکر شہر پر نرغہ کرے ہمارا بادشاہ بے خبر ہی کسی قسم کی
خرابی پیدا ہو کیونکہ ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ لوگ ساحر ہین سوائے ساحرونکے یہ سامان
کوئی بہم نہین کرسکتا ہی وہ ایک اسم مین ہر قسم کا سامان موجود کرسکتے ہین یہ قدرت انھین
کو حاصل ہی کیونکہ نہ تو ایسا لشکر ہمراہ ہی کہ لاکھونکا ہو وہ حفاظت کرتا ہو اس سبب سے
یہ مال و اسباب و یہ سامان بچتا ہو نہ ایسے کچھ لوگ معلوم ہوتے ہین جو اس مال و اسباب کو ایک
مقام سے دوسرے مقام پر لیجاتے ہون خیال تو فرمائیے کہ کل سہ پہر تک یہان کچھ بھی نہ تھا ایک رات
مین ایسا سامان مہیا ہوگیا ضرور یہ کارخانہ سحر کا ہی ہمنے خیال کیا کہ اگر ہم اپنے ملک کے نام و نشان
سے آگاہ کرتے ہین ایسا نہو کہ یہ سحر کرکے ملک کو تباہ کردین انکو کون جواب دے گا یہان تو کوئی
ساحر بھی نہین ہی گو یہ امر ضرور ہی کہ وہ سحر کے ذریعہ سے دریافت کرسکتے ہین انپر پوشیدہ نرہے گا مگر ہم تو
اس مر کے باتی نہونگے بلکہ بہتر یہ ہوگا کہ اس حال سے بادشاہ کو آگاہ فرمائیے تاکہ وہ کسی تدبیر
سے اس واقعے کو دریافت کرین یا یہ امر ہی کہ یہ لوگ قوم دیو یا پری یا جن سے ہین کہ یہ سب سامان
انھون نے ایک رات بھر مین یہان لاکر آراستہ کردیا ایسی قدرت انھین قومونکو حاصل ہی یا
ساحر کو یا جن وغیرہ کو بشر کا یہ کام نہین ہی بہرطور ہمنے اسی مین اچھائی دیکھی کہ نہ انکا حال دریافت
کرین اپنا حال بیان کرین یہان سے چلے جائین بس ہم چلے آئے یہ جو انھون نے بیان کیا
ان امیرون کے یہ سب سامان اور انکی باتین سنکے حواس جاتے رہے اور باہم کہا کہ جو یہ
کہتے ہین بہت ٹھیک کہتے ہین اسکی خبر کرنا بادشاہ کو ضرور ہی کہ اسیوقت خبر کرین بس

وہ امیر چونکہ دربار رس تھے اُسیوقت اُس صحرا سے روانہ ہوے طرف شہر کے سیر بھی نہ کی اور داخل شہر ہوکر طرف دربار کے چلے اُدھر ملازمان شاہزادگان نے جیسی تقریر ہوئی تھی اُن ملازمونسے جو کہ دریافت حال کے لیے آئے تھے اپنے افسر سے جاکر سب حال بیان کیا وہ اُسیوقت اپنے افسر اعلےٰ کے پاس گیا اور جو اپنے ماتحتونسے سُنا تھا اُس سے بیان کیا اُسنے حاضر دربار ہوکر سہراب ثمانی وغیرہ کی خدمت مین آداب و مجرا بجالاکر عرض کیا حکم ہوا کہ اب جو کوئی برلے دریافت آئے اُسکو ہمارے پاس لے آنا ہم اُسکو سب حال سے آگاہ کردینگے اور اس سے بھی حال دریافت کرلینگے دیکھو اس حکم مین فرق نہو اسکے موافق اُسکی تعمیل کیجائے وہ بہت خوب کہکر اور مجرا کرکے اپنے مقام پر آیا اور اپنے ماتحتونکو حکم شاہی سے آگاہ کیا اُنھون نے اپنے ماتحتونکو آگاہ کیا یہان تو یہ بندوبست ہوا اُدھر کا حال سُنیے کہ وہ رئیس داخل شہر ہوے اور راہ طے کرکے دربار مین پہونچے مجرا گاہ پر سے مجرا بجالائے اور آداب و تسلیمات کے قاعدونکو بجالاکر مصروف کج کلاہ کو سلام کرکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے اُدھر وہ گاہ فرد شی سب شہر مین آئے اُنھون نے اپنے افسر کے پاس جاکر سب حال اُس سے کہا اور کہا کہ ہمنے صحرا مین یہ نیا واقعہ دیکھا صاحب ہمارے خیال مین یہ لوگ قوم جن سے معلوم ہوتے ہین کیونکہ ہم کل سہ پہر تک اُس صحرا مین رہے تھے اُسوقت تک کوئی نہ تھا آج صبح کو جو گئے تو ہمنے یہ سامان دیکھا بس ہم مخوف جان وہانسے بھاگ آئے گھانس بھی نہ لائے یہ خیال کیا کہ آپکو آگاہ کرین آپ صاحب کو توال سے اس حال کی خبر کرین افسر نے جو سُنا وہ اُسیوقت اُن سبکو ہمراہ لیکر کوتوال کے پاس آیا یہان کوتوال کوتوالی مین بیٹھا ہوا تھا بیادے گرد و پیش جمع تھے درباری لباس پہنے ہوے تھا دربار مین جانے کا قصد تھا کہ افسر گاہ فردشان مع اُن سبکے پہونچا کوتوال کو سلام کرکے بیٹھ گیا کوتوال نے پوچھا کہ کدھر آنا ہوا تب اُسنے تمام کیفیت جو اپنے ماتحتونسے سُنی تھی کوتوال کے روبرو بیان کی کوتوال نے کہا کہ مین ابھی جاکر خدمت بادشاہ مین عرض کرتا ہون بادشاہ اسکا بندوبست فرمالینگے مین بدون اُنکے حکم کے کوئی تدبیر نہین کرسکتا ہون یہ کہکر اپنے مقام سے اُٹھا اور طرف دربار کے چلا یہ طرف دربار کے جاتا ہی ناظرین کی خدمت مین ایک واقعہ اور عرض کرتا ہون وہ یہ ہی کہ مصروف کج کلاہ کا حکم ہی چند ہرکارونکو کہ ہر روز بوقت سحر دو وقت سہ پہر بیرون شہر برلے بالا دی جایا کرو چنانچہ آج جو صبح کو ہرکارے بالا دی کو نکلے جب اُس دشت مین پہونچے اُنھون نے بھی وہ سب سامان دیکھا بہت حیران ہوے باہم صلاح کی کہ یہ کیا واقعہ ہی کل سہ پہر تک تو یہان کچھ نہ تھا آج یہ سب سامان و بازار ین و خیمے و بارگاہین کہانسے آگئین اور یہ لشکر کیسا ہی جنگل مین منگل ہوگیا اگر برلے دریافت حال اس لشکر مین جانے ہین لیکن ایسا نہو کہ اسیر ہوجائین کیونکہ ہمارے خیال مین تو دو امر ونسے خالی نہین ہی یا تو یہ لوگ جو کہ آکر فروکش ہوے ہین ساحر ہین اور ہمارے بادشاہ پر لشکر کشی کرکے آئے ہین کیونکہ اسقدر جلدی ایک رات کے عرصے مین اس سامان کا یہان موجود ہونا خالی از علت نہین ہی سوائے ساحر کے کہ وہ سحر سے اس سے زیادہ سامان کرسکتے ہین اس سے کم عرصے مین یا یہ لوگ جن کی قوم سے ہین بادیو و پریزاد کی کہ وہ یہ سامان کرسکتے ہین اور کم بھی ہین بس صلاح نہین ہی کہ اس لشکر مین جاکر دریافت کرو صرف اسیقدر چلکر بادشاہ سے عرض کرو وہ جیسا حکم دین اُسپر عمل کرو اگر اُس لشکر مین گئے اور اسیر ہوگئے پھر بادشاہ کو کیونکر خبر ہوگی ایسا نہو کہ ہم اسیر ہوجائین اور بادشاہ کو خبر نہو وہ تو غافل رہے یہ لوگ یلغار کرکے شہر پر چلے جائین اور شہر پر قبضہ کرلین تو ہمپر الزام ہو کہ ہمنے جب یہ لشکر دیکھا تھا تو ہمکو آکر خبر کیون نہ کی بدون ہمارے

حکم کے کیون گئے ہمکو اگر خبر کی ہوتی اگر ہم حکم دیتے کہ جاکر دریافت کرو تو جاتے اگر نہ حکم دیتے ہم اور کوئی تدبیر کرتے اس سے بہتر یہ ہی کہ جاکر خبر کرین اگر بادشاہ فرمائین کہ حال دریافت کرو تو پھر کر دریافت کرین ورنہ جو انکو منظور ہو وہ کرین ہم تو اپنے منصب سے ادا ہو جائینگے ہمارا منصب یہ ہی کہ ہم جو واقعہ دیکھین اس سے اپنے حاکم کو آگاہ کر دین بس یہ صلاح کر کے وہ ہرکارے بدون دریافت حال کے بارگاہ وغیرہ برباد دیکھکر [illegible] کو فروکش پاکر طرف شہر کے روانہ ہوے تھے اسوقت آکر پہونچے کہ جب وہ رئیسان شہر بھی آکر سلام و مجرا کر کے کرسیو پر بیٹھ چکے تھے ابھی ہرکارون نے دعا و ثناے شاہی ادا کی تھی کہ کوتوال شہر مع پیادون کے آکر پہونچا مصروف کج کلاہ کو سلام کر کے اپنے دنگل پر بیٹھ گیا مصروف کج کلاہ کا دربار اس طور سے آراستہ ہی کہ دہنی طرف اسکے اسکا فرزند حضور کج کلاہ رستم دولت اپنے دنگل شوکت پر بیٹھا ہوا مجسوم رہا ہی قبضہ شمشیر کو چوم رہا ہی بعدہ دونون طرف افسران سپاہ و سرداران کج کلاہ و انگلون و کرسیو پر بیٹھے ہوے ہین مشیران سلطنت و وزیران ہیبت وار اکین دولت حاضر ہین دربار خوب آراستہ ہی جب کوتوال آچکا اسکی آمد کی وجہ سے ہرکارون نے خاموشی اختیار کی تھی جب کوتوال سلام کر کے بیٹھ چکا اسوقت ہرکارون نے ہاتھ اٹھا کر کہا کہ جہان پناہ فلک بارگاہ کی عمر دراز ہو خداوند آفتاب و نائب خداوند بر جیس کا آپ بر بیار رہے ہم جو براے بالادی آج صحرا مین گئے ہمنے دیکھا کہ دشت مصروفیہ مین قریب بیشۂ مصروف دیوانہ کے بہت سے خیمے برپا ہین اور ایک بارگاہ نہایت بلند کا رجوبی برپا ہی جسکا کلس پنجۂ خورشید پر چشمک کر رہا ہی تمام بارگاہ پر گوہر شب چراغ نصب ہین کئی کوس تک گرداگرد اس لشکر کے نقرئی و طلائی ٹٹیان لگی ہوئی ہین بازارین آراستہ ہین تمام لشکر مین علاوہ اشجار صحرا کے چمنبدی کی ہوئی ہی نہ ہمنے ایسی بارگاہ دیکھی نہ ایسے لوگ دیکھے نہ ایسا لشکر دیکھا ہمنے دور سے جو دیکھا ہر ایک کو آنمین خوبصورت پایا گو بظاہر تو انسان معلوم ہوتے ہین مگر حسن و جمال مین حوردن و پریزادونسے وہ چند ہین اگر حورین و پریزادین و غلمان آئین تو یہ انسان انکے اوپر فوق بجائین ہمارے خیال مین یہ لوگ یا تو ساحر ہین کیونکہ جب ہم کل سہ پہر کو گئے تھے بالادی کو تو ہمنے یہ کچھ سامان اس صحرا مین نہ دیکھا تھا رات بھر مین یہ سب سامان مہیا ہو گیا یہ کام ساحر و نکا ہی یا دیو و پریزاد کا یا جن کا انسان تو اسقدر جلد ایسا سامان مہیا نہین کر سکتا ہی اگر ساحر ہین تو انھون نے یہ صورتین اور یہ سب سامان سحر سے مہیا کیا ہی اگر دیو ہین تو قاف سے لائے ہین اور ضرور ان مین حالتونسے خالی نہین ہی ہمنے جو یہ سامان دیکھا ہم برائے خبر اس خوف سے لشکر مین نہ گئے کہ ایسا نہو کہ ہمکو اسیر کر لین بجبر یہ خیال کر کے ہمنے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ آپکو اس حال سے آگاہ کر دین کیونکہ آپ تو اس حال سے غافل ہین باہم صلاح کر کے آپ کی خدمت مین حاضر ہوے تاکہ آپکو اس حال سے آگاہ کرین باقی خیریت ہی حضور اسکی بہت جلد تدبیر فرمائین یا جیسا حکم ہم غلامونکو فرمائین ہم اسکو بجا لائین یہ سب اُن ہرکارون کی زبانی اُنکے بادشاہ و اہل دربار کو حیرت ہوئی فرمایا کہ ہمنے جاکر دریافت تو کیا ہو نا شاید کوئی تاجر نہ آکر فروکش ہوا ہو جبکہ تم کل چلے آئے ہو اسکے بعد ایسا ہوا ہو ممکن ہی یہ خیال کرنا کہ یہ ساحر ہین یا قوم جن سے ہین بالکل خلاف عقل ہی تمکو دریافت کرنا ضرور تھا انھون نے عرض کیا کہ حضور بھلا یہ سامان اور یہ شوکت تاجر کہان سے لائیگا یہ سامان اور یہ شوکت شاہان جلیل القدر

وہفت کشور کو بھی میسر نہوگا تاجر بیچارے کی کیا حقیقت ہی جو اسکو ممکن ہو حضور یہ ضرور ساحر ہین یا
قوم جن سے ہین یون جو حضور کی نزاے ہو ہم غلام ابھی جاکر دریافت کرتے ہین مصروف کج کلاہ
نے کہا کہ ٹھہر جاؤ یہ کہکر اہل دربار کی طرف دیکھا سب نے عرض کیا کہ حضور ہمارے قیاس مین
نہین آتا ہی کہ یہ ہرکارے کیا بیان کرتے ہین ہمارے نزدیک یہ جو کچھ انھون نے بیان کیا بالکل خلاف
عقل ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ کل اسطرف جانا بھول گئے تھے انکو یہ یاد رہا کہ ہم ہوآتے ہین اب جو گئے
تو یہ سامان دیکھا حضور انکے بیان سے تو ثابت ہوتا ہی کہ وہ سامان ہی کہ جو اسوقت بادشاہ
ہفت اقلیم کو بھی میسر نہوگا ایسے سامان کا مہیا ہونا غیر ممکن ہی حضور نے برچۂ اخبار کو ملاحظہ فرمایا
ہوگا اور آجمین شان وشوکت نوشیروانی کو دیکھا ہوگا یہ اُس سے بھی تو زیادہ بیان کرتے ہین
خلقت آدم سے اسوقت تک جو شوکت وشان و رعب وداب نوشیروان کا تھا کسی بادشاہ کو
میسر نہوا ہان بعد نوشیروان حمزۂ صاحبقران کو ممکن ہوا وہ بھی اس سبب سے کہ وہ بردۂ
قاف گئے وہانسے عجائبات لائے اور جو جو اسباب اور سامان انکو میسر ہوا وہ نوشیروان کو بھی
نہ ممکن ہوا مگر پھر بھی نوشیروان کی شوکت نے کمی نہ کی یا جو جو شوکت وشان اولاد حمزہ نے پیدا کی
وہ کسی کو ممکن نہوئی مگر کیونکر پیدا کی جب تمام عالم کو درہم وبرہم کر لیا تب ممکن ہوئی انکے
قول سے تو شوکت نوشیروانی وشوکت حمزۂ صاحبقران واولاد حمزۂ صاحبقران بالکل ہیچ
معلوم ہوتی ہی بس بالکل خلاف قیاس ہی معلوم ہوتا ہی کہ انھون نے کبھی کسی بادشاہ کی
شوکت نہین دیکھی تھی اب جو دیکھی تو انکے حواس جاتے رہے انھون نے خیال کر لیا کہ یہ سامان سواے
جنات یا دیو زاد یا پریزاد یا ساحر کے دوسرے کو میسر نہین ہوسکتا ہی کیا بیان کرین انکے بیان سے
ہم خیال کرتے ہین کہ خداوند تقاور مرد ثانی وارژنگ بن زرمرد ثانی وبرجیس آفتاب پرست
نائب خداوند آفتاب کی بھی کچھ شوکت نہین ہی جو اس لشکر کے افسر کی ہی باوجودیکہ یہ لوگ خدا
نہین ہین ہمارے نزدیک یہ لوگ ڈر گئے اس سبب سے کہ یہ سامان نہ دیکھا تھا اسی امر پر اکتفا کی
بسبب خوف کے کہ آپکو آگاہ کردین ہمارے نزدیک ان لوگونکو براے خبر روانہ کرنا بیکار ہی اُنسے کچھ
مطلب نہ حاصل ہوگا یہ جو اہل دربار نے بیان کیا مصروف کج کلاہ نے جواب دیا کہ تم لوگ درست کہتے ہو تم
لوگونکا قیاس درست ہی مین خود حیران ہون کہ جو خدا تھے انکو تو یہ سامان ممکن نہ تھا باوصفیکہ تمام عالم کے پیدا
کرنیوالے تھے اور بندونکو کہانسے ممکن ہوا بقول تم سبکے انھون نے یہ سامان کبھی نہین دیکھا آج جو دیکھا تو اسکو
بہت خیال کیا دوسرے تمھاری راے کے موافق یہ لوگ کل اسطرف نہین گئے تھے آج جو گئے تو وہان ان
لوگونکو یہ سامان نظر آیا اب جو انھون نے خیال کیا تو یہ اس امر کو فراموش کر گئے کہ ہم کل کہ ہم کل نہین آئے
تھے اسکا خیال ہوا کہ ہم کل آئے تھے ہمنے یہ سامان تو کل یہان نہ دیکھا تھا آج کہانسے آگیا ضرور یہ کارخانہ
یا تو سحر کا ہی یا جنات و دیو زاد و پریزاد کا ہی بس اس خوف سے یہ براے دریافت حال نہ گئے وہانسے
چلے آئے خیر اور کسی کو براے دریافت حال روانہ کیا جائیگا وہ ہرکارے خاموش یہ تقریر ین اہل دربار
و بادشاہ کی سنا کیے جب مصروف کج کلاہ یہ کہکر ساکت ہوا کہ آپ لوگ اب یہ راے دین کہ کون براے
دریافت حال جائے ابھی اہل دربار نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ وہ امیر جو براے سیر ہر روز طرف دشت مصر وغیرہ
کے جاتے رہتے اور آج بھی گئے تھے جیسا کہ تحریر ہو چکا ہی کہ انھون نے یہ سب سامان دیکھکر اپنے ملازمونکو براے
دریافت حال کے روانہ کیا تھا اور وہ تقریر پیش آئی تھی ملازمونسے سنکے وہ رئیس اس خیال سے

دربار مین آئے تھے کہ بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کرین کہ ہرکارے آکر موجود ہوے تھے بہ بیان نہ کرنے پائے تھے کہ کوتوال آگیا بس جب سب آچکے اُسوقت ہرکارون نے بیان کیا تھا اُنکے بیان کے بعد یہ واقعات ہوے جو کہ تحریر ہوے ہین اُن امیرون نے جو دیکھا کہ ہرکارون نے وہ ہی سب حال بیان کیا جو کہ ہم بھی دیکھ آئے ہین اسی حال کے بیان کرنیکے لیے یہان آئے ہین مگر بادشاہ کو و اہل دربار کو ہرکارون کے قول کا یقین نہ آیا یہ اُٹھ کھڑے ہوے اور ہاتھ باندھکر بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور جو کچھ ہرکارون نے بیان کیا ہی وہ سب درست ہی اور سچ بیان کیا ہی ہم سب غلامون نے بھی یہ ہی واقعہ دیکھا ہی اور اسی حال کے خبر کرنے کو حاضر دربار ہوے ہین ہم کہنے نہ پائے تھے کہ ہرکارون نے بیان کیا حضور جو کچھ انھون نے بیان کیا ایک سر مو جھوٹ نہین ہی یہ ہی سب حال ہمنے بھی دیکھا ہی آپکے یہ غلام ہمیشہ ہر روز واسطے سیر کے اُدھر کو جاتے تھے کل تک گئے تھے تو کچھ بھی نہ تھا آج جو گئے حسب قاعدہ تو یہ ہی سامان پایا جو کہ ہرکارون نے عرض کیا بلکہ اس سے زیادہ تھا ہمنے اپنے ملازمونکو برائے خبر کے روانہ کیا اُنسے یہ تقریر ہوئی یہ کہکر انھون نے سب تقریر اور سب حال بیان کیا اور بقسم بیان کیا انپر بادشاہ و اہل دربار کو یقین ہوا اور زیادہ تر حیرت ہوئی کیونکہ اُن سب نے اس سے زیادہ شوکت و شان بیان کی تھی اور حالت جو کہ ہرکارون نے بیان کی تھی انپر یہ نوبت ہوئی کہ کل اہل دربار مع بادشاہ کے ساکت ہو کر رہ گئے عالم حیرت اُن سب پر طاری ہوا حواس باختہ ہو گئے ہر ایک خیال کرنیلگا دلمین کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ جسکو سُنکے حیرت ہوتی ہی کچھ قیاس کام نہین کرتا ہی ہرکارونکے قول کو غلط سمجھے تھے مگر ان لوگونکے قول کو کیونکر غلط خیال کرین انکے بیان سے ہرکارون کا قول سچ ہوتا ہی ان لوگون کو جھوٹ کہنے سے کیا فائدہ ضرور اس امر کے دریافت کی کوشش کرنا چاہیے مصروف کج کلاہ اپنے دلمین یہ خیال کر رہا تھا ابھی کچھ کسی سے بیان نہ کیا تھا جیسے وہ امیر ساکت ہوے یہ کہکر اور سلام کرکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے اُسوقت کوتوال اُٹھ کھڑا ہوا اور سلام کرنے لگا کہ حضور مین دربار مین حاضر ہونیکو تھا لباس پہن چکا تھا کہ افسر گاہ فروشون کا میرے پاس آیا اُسکے ہمراہ گاہ فروش بھی تھے مین نے اُس سے دریافت کیا کہ تم اسوقت کہان آئے اُسنے کہا کہ مین ایک نیا واقعہ بیان کرنے آیا ہون جو کہ ان سب نے آج دشت مصر و فیمہ مین دیکھا ہی ہر روز وہان گھانس لینے جاتے تھے کبھی ایسا واقعہ نہ پیش نہ آیا یہ ایسے اس واقعے کو دیکھکر بدحواس ہوے کہ گھانس تک نہ لائے مین نے کہا کہ بیان کرو تب اُس افسر نے یہ بیان کیا کہ یہ گاہ فروش جو آج حسب معمول قدیم گھانس لینے گئے تو انھون نے ایک لشکر مختصر اُس صحرا مین خرد کش پایا اور یہ بیان کیا کہ یہ بیان کرتے ہین کہ ہمنے یہ سامان دیکھا یہ سامان دیکھا بس کوتوال نے وہ ہی کل حال بیان کیا جو کہ گاہ فروشونکے افسر سے سُنا تھا اور ہرکارون اور رئیسان شہر نے بادشاہ کے روبرو بیان کیا تھا کوتوال نے عرض کیا کہ مجھ سے گاہ فروشونکے افسر نے بیان کیا جب مجھ سے یہ سب حال اُن سب نے بیان کیا تو مین نے خیال کیا کہ مین کوتوال سے عرض کرون تاکہ وہ بادشاہ سے عرض کرین بادشاہ اسکی تدبیر کرین بس مین حاضر ہوا اور بیان کیا آپ دربار تشریف لیجاتے ہین بادشاہ سے عرض کر دیجیے گا لہذا مین جو یہان آکر پہونچا مین نے ہرکارونکو عرض کرنے یا اس سبب سے نہین عرض کیا جب وہ عرض کر چکے اور حضور کو اور دیگر اہل دربار کو یقین نہ آیا اور ان امیران شہر نے ہرکارونکے قول کی تصدیق کی اور انھون نے اپنا بچشم دید واقعہ بیان کیا تو مجکو بھی فرض ہوا کہ مین عرض کرون بس مین نے بھی عرض کیا جو کچھ کہ سُنا تھا یہ جو کوتوال نے بیان کیا تو سبکو بالکل یقین ہو گیا ہر ایک فکر کرنے لگا کہ آیا یہ کون لوگ ہین اگر یہ خیال کیا جائے کہ تاجر ہین تو بقول ہرکارونکے تاجر کے پاس کو بھی تو یہ سامان ممکن نہین ہو سکتا ہی اگر یہ خیال کیا جائے کہ کسی ملک کے بادشاہ ہین تو بادشاہ کے پاس ایسا سامان ہونا تھوڑی سی حکومت پر ممکن نہین ہی اگر کوئی شاہ جلیل القدر ہونا تو لشکر کثیر بھی ہمراہ ہوتا دوسرے نقاب پوش ہونے کی اُسکو کیا ضرورت تھی ضرور

اسمین کچھ نہ کچھ اصرار ہی مصروف کج کلاہ نے اپنے دلمین یہ خیال کرکے اور اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ آپ لوگون نے سُنا جو کچھ ان امیرون دکو توال نے بیان کیا ہر کارونکے قول کا تو باور نہونا تھا مگر اب جو موافق اُنکے قول کے ان سب نے بیان کیا تو یقین ہوا اب اس امر مین آپ لوگونکی کیا رائے ہی کہ یہ کون لوگ ہین کیونکر دریافت کیا جائے یہ جو مصروف کج کلاہ نے سوال کیا اُسوقت سب اہل دربار نے عرض کیا کہ ہماری عقل کام نہین کرتی ہی سوائے اس امر کے کہ ہم یہ کہین کہ وہ لوگ جو کہ آکے دشت مصروفیہ مین فروکش ہوے ہین یا تو تاجر جلیل القدر ہین کیونکہ خداونکے رحم وکرم سے کیا بعید ہی کہ انھون نے یہ سامان اپنی قدرت سے عطا فرمایا ہو کوئی عبادت انکی اچھی معلوم ہوئی ہو اُسکے صلے مین کچھ عجب نہین ہی یا کسی ملک کا بادشاہ ہی برائے شکار ادھر آنکلا ہی یہ خیال کرنا کہ قوم جن یا پریزاد ہے ہین بالکل نادانی ہی بہرطور خواہ تاجر ہون خواہ کسی ملک کے شاہزادے انکا حال دریافت کرنا پر ضرور ہی کیونکہ ایسا نہو کہ دیوانہ مصروف کو معلوم ہو جائے وہ آکر لوٹ لے تو بڑی خرابی ہو سراسر بدنامی ہو کہ یہ کیسے بادشاہ ہین کہ انکی سرحدمین قزاق رہتے ہین قافلونکو لوٹ لیتے ہین اور یہ اُسکا بندوبست نہین کرتے ہین کوئی ایسا شخص جائے جو بحسن وخوبی سمجھائے تاکہ وہ لوگ مان جائین اگر تاجر ہون تو شہر مین آکر فروکش ہون یا جسطرف کا قصد رکھتے ہون کوچ کر جائین اگر تاجر نہین ہین کسی ملک کے شاہزادے ہین اور برائے شکار ادھر آئے ہین تو کسی اور صحرا مین جاکر صید افگنی مین مصروف ہون اپنی جانین دیوانہ کے ہاتھ سے بچائین ہم سبکو بھی بدنامی سے محفوظ رکھین مصروف کج کلاہ نے جوابدیا کہ رائے تم سبکی بہت ٹھیک ہی میرے نزدیک ایسے شخص کو جانا چاہیے کہ جو رعب وداب و صولت وشوکت ودبدبہ رکھتا ہو ایسے ویسونکے کہنے سے وہ لوگ کچھ بھی خیال نہ کرینگے ٹال دینگے بس کون جائے اہل دربار نے عرض کیا کہ جسکو حکم سرکا ہو وہ جائے ہم سب غلامان جان نثار موجود ہین مصروف کج کلاہ نے کہا کہ ایسے شخص کو جانا چاہیے کہ جسکے جانے سے اُنکی عزت وآبرو مین فرق نہو اور اُنکے فریب اُسکو جگہ ملے اور باہم کلمہ وکلام کی نوبت آئے سب نے عرض کیا کہ بھر حضور تجویز فرمائین یہ سُنکے مصروف شاہ نے اپنے فرزند حضور کج کلاہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ ای فرزند میرے نزدیک مناسب ہی کہ تم کچھ لوگ لیکر جاؤ اور دریافت کرو کہ کون لوگ ہین اگر تاجر ہین تو اُنسے کہنا کہ یا تو اندرون شہر آکر فروکش ہو بازارین ودکان وغیرہ آراستہ کرو تم جو جنگل مین آکر اُترے ہو ایسا نہو کہ کوئی لوٹ لے تو ہم بدنام ہون یہ بھی کہنا کہ ہمکو زیادہ تر خوف ہی اپنے سپہ سالار مصروف دیوانہ کا کہ وہ اس صحرا مین رہتا ہی اُسکا حکم ہی کہ کوئی یہان آکر نہ اُترے کیونکہ یہ صحرا اُسنے اپنی سیرگاہ مقرر کیا ہی جو کوئی یہان آتا ہی اُسکو خبر ہو جاتی ہی وہ آکر اہل قافلہ کو قتل کرتا ہی مال واسباب اُسکے ہمراہی لوٹ لیتے ہین چالیس ہزار دیوانے اُسکے ہمراہ ہین وہ بڑا بہادر ہی آجتک کوئی اُسپر غالب نہین آیا ہی بڑے بڑے شجاع دبہادر مقابلے کو آئے سب زیر ہوے بس مناسب ہی کہ آپ لوگ بھاگنے چلے جائین کیون اُسکے ہاتھ سے اپنے کو زحمت مین ڈالین آئندہ آپکو اختیار ہی اگر ای فرزند وہ تاجر نہین ہی کوئی شاہزادہ ہی تو یہ دریافت کرنا کہ آپکا ادھر کو کس قصد سے آنا ہوا اور کدھر سے تشریف لائے ہین جب سب حال معلوم ہولے تو اُنسے بیان کرنا کہ مناسب یہ ہی کہ آپ تشریف لیجائین ورنہ دیوانہ کے ہاتھ سے پریشان ہوجیے گا اگر دیکھنا کہ بقصد مقابلہ اُدھر کو آتے ہین

تو کہنے آنا کہ آپ آمادۂ جنگ ہون ہم لشکر لیکر آتے ہین اور آپ سے مقابلہ کرتے ہین یہ بھی دریافت
کرنا کہ دین و مذہب کیا ہی حضور کج کلاہ نے اپنے باپ کی تقریر سنکے عرض کیا کہ مجکو تعمیل حکم عالی
مین کچھ عذر نہین ہی مگر میرے نزدیک یہ بہت مناسب ہوگا کہ پہلے کوئی اور جائے اور دریافت
کرے اور اُنکو بعد دریافت کے سمجھائے اگر وہ مان جائین تو خیر ورنہ مین جاکر سمجھاؤنگا آئندہ
جو آپکی مرضی تاکہ یہ تو معلوم ہو کہ یہ کون لوگ ہین بعد اس معلوم ہونیکے جس قسم کے وہ لوگ
ہون اُسی قسم سے اُنکے ساتھ برتاؤ کیا جائے مصروف کج کلاہ نے کہا کہ تمھاری رائے بہت
ٹھیک ہی بس اُسیوقت بادشاہ نے کوتوال سے کہا کہ تم جاؤ اور دریافت کرو اُسکے بعد ہمارے
پاس آؤ جو کچھ معاملہ پیش آئے ہمسے بیان کرو تاکہ ہم اُسکا بندوبست کرین یہ جو حکم دیا کوتوال اُسیوقت
اپنی کرسی پر سے اٹھا اور سلام کرکے باہر آیا اور مرکب پر سوار ہوکر اور چند پیادون کو ہمراہ لیکر چلا
مصروف شاہ یہان دربار مین کوتوال کے انتظار مین بیٹھا ہی دربار آراستہ ہی کوتوال کا حال
آئندہ تحریر ہوگا اب اُدھر کا حال سماعت فرمائیے کہ یہان بارگاہ مین سہراب ثانی وغیرہ بیٹھے ہوے
ہین سرپنچے بارگاہ کے اُٹھے ہوے ہین تماشائے گل و صنوبر ملاحظہ فرما رہے ہین دربار آراستہ ہی کہ
ایک طرف سے گرد بلند ہوئی شاہزادے نے جو اُس گرد کو ملاحظہ فرمایا شاگردان سیارۂ ثانی سے فرمایا
کہ خبر تو لاؤ یہ گرد کیسی بلند ہوئی ہی شاگردان سیارۂ ثانی یہ حکم پاکر اُس گرد کی طرف چلے بارگاہ سے
نکلکر جب قریب گرد پہونچے دیکھا کہ ایک تاجر مع مال و اسباب کے چلا جاتا ہی قریب پانچ سو آدمی
کے اُسکے ہمراہ ہین اُدھر اُس سوداگر نے دیکھا کہ ایک لشکر دشت مصروفیہ مین اُترا ہوا ہی خیمے برپا ہین
یہ حیران ہوا کہ مین کئی مرتبہ اس طرف سے گذرا مگر مین نے کبھی یہان کسی تاجر یا بادشاہ کو اُترے ہوے
نہین دیکھا بسبب دیوانہ کے خوف کے آج نئی بات ہی کہ اس صحرا مین خیمے وغیرہ برپا ہین جلکر دیکھنا چاہیے
اگر کوئی بادشاہ ہو تو اُسکی بارگاہ مین جاکر کچھ مال و اسباب فروخت کرنا چاہیے پھر خیال ہوا کہ ایسا نہو کہ
وہ ہی دیوانہ ہو تو مفت مین نقصان ہو سب مال و اسباب لوٹ لے یہ قصد جو تونے کیا ہی یہ نقصان
رسان ہی اپنی راہ لے اُدھر اُن ہرکارون نے جو کہ بحکم شاہزادہ آئے تھے سوداگر کو جو دیکھا فوراً واپس گئے
خدمت مین شاہزادے کی اور عرض کیا کہ یہ جو گرد بلند ہوئی تھی اور آپنے دریافت کے لیے روانہ فرمایا تھا
ایک سوداگر مع اپنے ہمراہیون کے جاتا ہی اُسکے ہمراہ جو مرکب وغیرہ ہین یہ اُنکے سمون سے گرد بلند ہوئی
تھی شاہزادے نے ایک سردار سے کہا کہ تم جاکر اُس سوداگر کو ہمارے پاس لے آؤ ہم اُس سے
حالات و نیا دریافت کرینگے تاکہ معلوم ہو کہ بدیع الملک وغیرہ کی کیا کیفیت ہی اور کہان
ہین بس وہ سردار اُن ہرکارون کو لیکر چلا اُس تاجر کی طرف چونکہ وہ سوداگر شہر
مصروفیہ کو آتا تھا یہ مقام مصروفیہ سے قریب تھا اسنے تھوڑے عرصے کے لیے دہان
قیام کیا تھا سب مال و اسباب اُسی طور سے بار تھا لوگ اُترے تھے دم لے رہے تھے کہ یہ
سردار اور ہرکارے اُس قافلہ مین پہونچے اہل قافلہ سے پوچھا کہ تمھارا قافلہ سالار کون ہی
اُنکو اُس سے ایک کام ہی اہل قافلہ نے جو معقول آدمی دیکھے کچھ خوف نہ کیا فوراً بتا دیا کہ وہ
جو سامنے کرسی پر بیٹھے ہوے ہین ہمارے افسر اعلیٰ ہین ہم سب اُنکے ملازم ہین خواجہ تاج الدین
نام ہی شوق سے اُنکے پاس تشریف لیجائیے جو کچھ کام ہو اُنسے دریافت فرمائیے یہ سردار
اُنسے یہ تقریر سنکے خواجہ بازرگان کے پاس آیا یہان خواجہ بازرگان کرسی پر بیٹھے ہوے

تھے اور چند رفیق بھی کر سیون پر متمکن تھے کیونکہ جب خواجہ نے یہ حکم دیا تھا کہ تھوڑی دیر یہان قیام کرو اور دم لیلو کیونکہ اتبو شہر قریب ہی ابکی جو یہانسے کوچ کرینگے تو شہر مین جاکر قیام کرینگے مرکبونکو دانے گھانس سے سیر و سیراب کرلو یہ حکم سنکے ملازمون نے کرسیان بچھادی تھین پانی سب اسباب بار تھا مرکبونکو دانہ گھانس پانی سے سیر و سیراب کر رہے تھے اہل قافلہ ادھر اُدھر ٹہل رہے تھے بدین سبب خواجہ کرسی پر بیٹھے ہوے تھے صحرا کی طرف دیکھ رہے تھے کبھی لشکر رستم ثانی وغیرہ کی طرف دیکھتے تھے اور حیران ہوکر اپنے رفیقون سے کہتے تھے کہ نہ معلوم یہ کسکا لشکر ہی دیوانے کا تو لشکر معلوم نہین ہوتا ہی اس لشکر مین جو بارگاہ برپا ہی بہت عمدہ ہی دور سے کلس اُسکا مثل خورشید کے ضو دے رہا ہی اگر یہ خوف نہوتا کہ دیوانہ لوٹ لیگا تو مین ضرور اس لشکر مین جاکر آج شب بھر قیام کرتا کیفیت دریافت کرتا صاحب لشکر سے ملتا خواجہ یہ کہ رہے تھے کہ وہ سردار پہونچا خواجہ نے اُسکو مرد معقول دیکھکر صاحب سلامت کی بلکہ اپنی طرف سے سلام مین سبقت کی مگر حیران ہی کہ یہ کون شخص ہی برائے تعظیم کھڑا ہوگیا کہا کہ آیئے تشریف لایئے یہ سردار بعد صاحب سلامت کے کرسی پر بیٹھے خواجہ نے ملازمونکو اشارہ کیا انھون نے الائچی وغیرہ خاصدان مین رکھکر پیش کیں خواجہ تاج الدین بہت تعظیم و تواضع سے پیش آیا دریافت کیا کہ آپکا مجھ ادنے کمتر بن کے پاس کیونکر آنا ہوا اُس سردار نے جوابدیا کہ وہ جو تم سامنے جھنڈے وغیرہ برپا دیکھتے ہو مین اس لشکر سے آیا ہون وہان پر لشکر ایک بادشاہ جلیل القدر کا فردکش ہی بلکہ جس شخص نے مجکو آپکے پاس بھیجا ہی وہ اپنے وقت کا صاحبقران ہی یہ لشکر اُسی صاحبقران کا ہی اہل اسلام سے ہی اُسنے مجکو آپکے پاس بھیجا ہی کہ خواجہ بازرگان قافلہ سالار کو ہمارے پاس لے آؤ کیونکہ ہم اُنسے کچھ دنیا کا حال دریافت کرینگے تاکہ ہم حالات سے آگاہ ہون اور یہ دریافت کرہا ہی کہ آجکل لشکر اسلام کس مقام ہی اور اُس لشکر کا کون صاحبقران ہی آپ میرے ہمراہ تشریف لیچلین صاحبقران کے پاس پہنچکر خوف نہ کرین خواجہ تاج الدین نے یہ سنکے کچھ جواب نہ دیا بلکہ کسی قدر فکر کرنے لگے کہ اُس سردار نے اپنا کہ شاید آپ یہ خیال فرماتے ہین کہ ہمکو دھوکا دیا جاتا ہی یہ جو جھنڈے وغیرہ برپا ہین انھین فراق فرنگیون ہین ہمکو جو صاحب مال دیکھا تو دھوکا دیتے ہین ہم آدھر گئے اور لوٹ لیے گئے بخدا ایسا امر نہین ہی بلکہ یہ لشکر صاحبقرانی ہی کوئی مقام خوف نہین ہی اس لشکر کی موجودگی مین کوئی تمہ ظلم نہین کرسکتا ہی آپ اس امر سے اطمینان رکھو جب قسم کھاکر کہا تو خواجہ نے جوابدیا کہ اب مجکو یقین ہوا واقعی پہلے مجکو شک گذرا تھا اب مین آپکی خدمت مین صاف صاف گذارش کرتا ہون کہ جب مین یہان آکر پہونچا مین نے یہان بہ جھنڈے وغیرہ برپا دیکھے خیال ہوا کہ چلکر اس لشکر کا حال دریافت کرنا ضرور ہی آج کا دن و رات اسی مقام پر بسر کرونگا صبح کو طرف شہر کے جانا سابق اُسکے یہ خیال ہوا کہ شاید یہ لشکر فرانگون کا ہو تو مفت مین سب مال و اسباب تباہ ہوگا اپنے قصد کو فسخ کیا اس مقام پر تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر گیا ملاحظہ فرمایئے سب مال و اسباب بار ہی آپکے تشریف لانے سے اور وہ تقریر کرنے سے مجکو یقین ہوگیا تھا کہ فرانگون نے ہمکو دیکھ لیا اور دھوکا دیکر طلب کرتے ہین مین اپنے اوپر نفرین کر رہا تھا کہ کیون یہان ٹھہرا مگر اب جو آپنے قسم کھاکر کہا اور مین نے بھی خیال کیا کہ اے تاج الدین تیری عقل کدھر ہی بھلا فراق اسطور سے کیون آنے لگے کہ سب دیکھ لین اُنکا تو یہ کام ہی کہ وہ پوشیدہ طور سے قافلونکو غارت کرتے ہین یہ خیال تو برطرف ہوگیا مگر ایک خوف ابھی باقی ہی وہ یہ ہی کہ جہان آپکے آقا کہ جنکو آپ صاحبقران کہتے ہین اُنکے جھنڈے وغیرہ برپا ہین اسی دست کے قریب ایک بیشہ ہی کہ اسکو بیشہ مصروفیہ کہتے ہین اُسمین ایک دیوانہ رہتا ہی کہ جسکا نام مصروفیہ ہی

ہی چالیس ہزار دیوانے اُسکے ہمراہ ہین وہ بہت زبردست ہی بہانکا بادشاہ جو ہی اُسکی طرف سے اُسنے دس ہزار روپیہ ماہواری دیوانے کے مقرر ہین باوجودیکہ لشکر کثیر رکھتا ہی مگر دیوانہ کا کچھ نہ کرسکا اُسکے ہاتھ سے پریشان ہوکر یہ صحرا اُسکے مسکن کے لیے مقرر کیا اور دس ہزار روپیہ ماہانہ مقرر کیا اُسکا طریقہ یہ ہی کہ جہان اُسنے سنا کہ کسی نے بادشاہ پر لشکر کشی کی وہ اپنے پیشہ سے مع اپنے ہمراہیونکے نکلا اور لشکر حریف پر جاگرا اور حریف کے لشکر کو شکست دی سب مال واسباب لوٹ لیا اور اپنے پیشہ کو چلا گیا یا کوئی قافلہ آفت کا مارا نا واقف بھولے سے ادھر آگیا اُسکی بھی شامت آگئی دیوانے نے آکر لوٹ لیا اُسی خوف سے یہان کوئی قیام نہین کرتا ہی ورنہ یہ صحرا لائق قیام کرنیکے ہی اسی سبب سے تو مین باہر باہر اس صحرا کے اپنا قافلہ لیکر چلا تھا مین حیران تھا کہ کیا سبب ہی کہ لوگ یہان فروکش ہین انکو دیوانے کا خوف نہین ہی میری راے مین آتا ہی کہ ابھی اُسکو اس حال کی خبر نہین ہوئی ورنہ وہ ضرور آتا مین یہ خوف کرتا ہون کہ مبادا مین آپکے ہمراہ چلون اور وہ دیوانہ آپڑے تو بالکل تباہ ہوجاؤنگا کسی طرف کا نہ رہونگا دوسرے مجکو یہ بھی خیال ہوا تھا کہ معلوم ہوتا ہی یہ لوگ بھی اُسی دیوانے کے ہمراہی ہین جو یون بخوف اُترے ہوے ہین بدین سبب مجکو آپکے ہمراہ چلنے مین تامل ہی مجکو معاف فرمائیے یہ جو خواجہ نے کہا اُس سردار نے کہا کہ ای خواجہ تم بالکل خوف نہ کرو نہ ہم نفاق ہین نہ ہمراہی دیوانہ مین سے ہین نہ ہمکو دیوانہ کا خوف ہی نہ تم دیوانہ سے خوف کرو اُس دیوانہ کی کیا مجال جو تمھاری طرف نگاہ کج سے دیکھ سکے ہمارا آقا و صاحبقران وہ بہادر وجوانمرد ہی کہ جسکے روبرو دیو کا دم نکلتا ہی وہ دیوانہ کو مثل مور ضعیف کے خیال کرتا ہی صاحبقران زمانہ ہی اُسکے روبرو دیوانہ کی کیا اصل ہی دیوانے کی بھی یہ لیاقت ہی کہ جبکہ تم اُسکے لشکر مین ہو وہ آکر تیر بدعت کرسکے ایک ڈانٹ مین تو دانت نکالکر رہ جائیگا ایک طمانچہ مین سارا دیوانہ پن بھول جائیگا تم بلا خوف وخطر چلو اگر تمکو ایسا ہی خوف ہی تو اپنا سب مال واسباب اسی مقام پر رہنے دو اسی طور سے بارادر سب ملازمونکو چھوڑ جاؤ صرف تم چند آدمیونسے میرے ہمراہ میرے آقا کی خدمت مین چلو صاحبقران سے کلام کرکے چلے آنا جو کچھ وہ دریافت فرمائین وہ اُنسے بیان کردینا بعدہ رخصت حاصل کرکے چلے آنا تمکو ہمارے جھوٹ سچ کا حال معلوم ہوجائیگا خواجہ نے یہ سُنکے جوابدیا کہ بہت خوب یہ تو فرمائیے کہ آپکے آقا اور صاحبقران کا اسم شریف کیا ہی کیونکہ یہان ایک اور صاحبقران ہین جو کہ خاندان حمزۂ صاحبقران سے ہین جنکا لقب صاحبقران ثالث ہی مین سُنون تو سہی شاید وہ ہی نہون کیونکہ مین اُنسے بخوبی واقف ہون کئی مرتبہ اُنکی خدمت مین حاضر ہوچکا ہون وہ تو بڑے بہادر اور جری ہین اُنھون نے تو بڑے بڑے معرکے سر کیے ہین وہ بروے ہین حمزۂ صاحبقران کے فرزند ہین نور الدہر عالیشان کے پوتے ہین بدیع الزمان کے بدیع الملک انکا اسم مبارک ہی وہ ہی آجکل لشکر اسلام کے صاحبقران ہین کیونکہ اُنکو صاحبقران ثانی اپنی طرف سے صاحبقران فرما گئے ہین اور خود مع اکسو چالیس سردارون وعزیزونکی طرف خانۂ کعبہ کے تشریف لیگئے جب سے بدیع الملک کفار سے مقابلہ فرمارہے ہین مین حیران ہون کہ وہ یہان کہان سے تشریف لائے کیونکہ اُنسے تو اور سمندر شاہ سے شہر سمندر ریہ بڑا معرکہ پڑا ہوا ہی سب اہل اسلام جہان جہان حکومت کرتے ہین اُنکی کمک کو مع لشکر کے چلے جاتے ہین سُنا گیا ہی کہ کوئی مقام نہ طاق ہی وہان بڑا معرکہ پڑے گا سب کو صاحبقران نے طلب کیا ہی جلد اسم مبارک سے آگاہ کرو تاکہ یہ خدشہ میرے دل سے دفع ہو کیا خدانخواستہ صاحبقران نے سمندر شاہ سے شکست کھائی کہ اتنے سے لشکر سے یہان آکر فروکش ہوے اُنکے ہمراہ تو لشکر کثیر ہی کہ جسکی

حد و انتہا نہین ہی مگر یہ قلیل لشکر کہانسے آگیا کیا خدانخواستہ سب مارے گئے جب خواجہ نے یہ کہا سو نت اس سردار نے جواب دیا کہ ای خواجہ یہ وہ صاحبقران نہین ہی بلکہ یہ صاحبقران اصلی ہین انکا کیا کہنا جنکا تم ذکر کرتے ہو وہ بنے ہوے صاحبقران ہین اور یہ اصلی صاحبقران ہین یا تو صاحبقران اصلی حمزہ تھے یا یہ ہین بھلا کجا بدیع الملک اور کجا یہ ننھے بچے غضب کیا ہے نسبت خاک را با عالم پاک یہ آفتاب وہ ایک ذرہ یہ نور وہ خاک انکے انکی کیا نسبت جو سامان و شوکت انکو حق تعالی کی طرف سے عنایت ہوئی ہی اور جو قوت و طاقت انمین ہی وہ بھلا بدیع الملک مین کہان ہوگی بدیع الملک انکے ایک ادنے غلام سے بھی مقابلہ نہین کر سکتے ہین تمین نقابدار ہمارے صاحبقران کے ہمراہ ایسے ہین جو کہ اپنے وقت کے صاحبقران ہین انمین سے ایک سے بھی بدیع الملک نہ لڑ سکینگے جنکا تم ذکر کرتے ہو تو معلوم ہوا انکی صاحبقرانی کا حال ہمپر ظاہر ہوگیا کہ ایک ملک انسے نہ فتح ہو سکا ہمارے صاحبقران نے پردہ قاف مین وہ وہ معرکے سر کیے ہین کہ جنکا ذکر کرنا اور سننا باعث زیادتی جرات ہوتا ہی دیو ہامان ایسے دیو کو سر سے بلند کرکے مثل طفل مکتب کے زمین پر مار کر مثل کرباس کہنہ کے چیر کر پھینکدیا طلسم چہل چراغ سلیمانی کو کس شد و مد سے اس کمسنی مین فتح کیا جب ہمارے صاحبقران نے یہ سنا کہ آجکل پردہ دنیا پر کفار کا نرغہ ہی اور رہبت سے ملک کفر آباد ہو گئے ہین اور بدیع الملک سے کچھ نہین ہو سکتا ہی وہ صرف ایک ہی ملک پر بھیجے ہوے ہین انھون نے پردہ قاف سے دنیا کا قصد فرمایا راہ مین دیو ابلاغ بلند شاخ سے معرکہ پڑا جو کہ عفریت ثانی ہی اور سمندون ہزار دست سے زبردست ہی مگر ہمارے صاحبقران نے اسکو بھی شکست دی مثل پھول کے اٹھالیا اسنے اطاعت کی ہمارے صاحبقران اس قصد سے پردہ دنیا پر تشریف لائے ہین کہ جن جن کافرون نے سر اٹھایا ہی انکو بہ سزا پہونچائین اور تمام دنیا مین دین اسلام کو رواج دین ای خواجہ ہمارے صاحبقران صاحبقران عصر ہین تم سن لینا کہ بدیع الملک نے بھی انکی اطاعت کی اور انکے ہاتھ سے سب کفار ہلاک ہوے اس سردار نے بہت کچھ تعریف کی اور کہا کہ ہمارے صاحبقران کا اسم مبارک سہراب ثانی صاحبقران زمان ہی ہمارے صاحبقران کے ہمراہ ایک بارگاہ ایسی ہی جو کہ بدیع الملک کو نصیب نہو گی جسکا نام بارگاہ چہل چراغ سلیمانی ہی علیم چہل چراغ سلیمانی ہی کہ جسکے ہر شعبے سے یا صاحبقران یا صاحبقران کی صدا آتی ہی ہر شئی ہمارے صاحبقران کی صاحبقران ہونے کی گواہی دیتی ہی تم بھی کس سے شباہت دیتے ہوے بس چلو عرصہ نہ کرو اس سردار نے جو اس طور سے تقریر کی ابتو خواجہ تاج الدین کو اشتیاق ہوا کہ ذرا چلکر دیکھنا چاہیے کہ یہ کون بزرگوار ہین کہ جنھون نے پردہ قاف سے آکر یہان علم صاحبقرانی کو بلند کیا ہی کیونکہ سوائے خاندان حمزہ صاحبقران کے اور کسی خاندان مین صاحبقران نہین ہوا ہی یہ نئے صاحبقران کہانسے پیدا ہوے ہین کہ جنکی یہ اسقدر تعریف کرتا ہی اور نقابدار کون بزرگوار ہین ذرا بارگاہ وغیرہ کو بھی دیکھا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ لشکر کسقدر ہمراہ ہی اس سردار نے کہا کہ ایک بات اور بیان کرتا ہون یہ بات بڑے تعجب کی ہی وہ یہ ہی کہ اسوقت ہمارے صاحبقران مین یہ قدرت ہی اور یہ مرتبہ انکو حاصل ہی کہ وہ ابھی چاہین تو قاف سے لشکر دیو زاد و پریزاد کو طلب کرکے تمام عالم کو مسخر کر لین اور سب ابھی حاضر ہونے ہین مگر وہ اس امر کو خلاف شجاعت خیال فرماتے ہین بلکہ جو دیو و پریزاد انکو پہونچانے آئے تھے صاحبقران نے انکو بھی رخصت کر دیا ایک بھی انمین سے لشکر مین نہا گو لشکر قلیل ہی مگر یہ ہی لشکر تمام عالم کی تسخیر کو کافی ہی انمین ایک ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار ہی ای خواجہ

بین تمسے صاحبقران ثانی کے خطوط وغیرہ کی بابت تعریف کرون جب تمہارا اُنکا سامنا ہوگا تو تمپر خود ہی حال ظاہر
ہو جائیگا خواجہ نے کہا کہ مین ابھی چلتا ہون اور بشرف قدمبوسی حاصل کرتا ہون یہ کہکر سب اہل قافلہ سے کہا
کہ تم لوگ اسی مقام پر مع مال و اسباب کے ٹھہرو مین ابھی آتا ہون ذرا اُنکے ہمراہ جاتا ہون وہ جو سامنے
خیمے وغیرہ برپا ہین وہان تک سب نے کہا کہ بہت خوب خواجہ تاج الدین نے چند رفیقون کو ہمراہ لیکر اور
کچھ جواہرات جو کہ پاس تھا ساتھ اسباب کے بار نہ تھا پیش قیمت واسطے نذر کے لیکر اُس سردار کے ہمراہ
چلا اب جو راہ طے کرکے اُس لشکر مختصر کی حد مین پہونچا وہ سامان دیکھا کہ جو کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا تھا
دنگ ہو گیا حیران حیران ادھر اُدھر دیکھنے لگا ہر قدم پر نیا سمان نظر آتا تھا بازارین خوب آراستہ بائین
چمنبندی ہر مقام پر دیکھی سڑکین معقول نظر آئین خیمے ایسے پر تکلف برپا تھے کہ جو بادشاہ ہفت کشور کو
بھی نہ نصیب ہونگے خواجہ کو وہ سامان اور وہ لشکر دیکھکر لشکر حمزہ صاحبقران کی شوکت یاد آگئی دل مین
کہا کہ یہ ہی شوکت اور رتبہ کسی زمانے مین لشکر اسلام کا تھا جبکہ حمزہ صاحبقران صاحبقران تھے گو اب بھی
کم نہین ہی مگر یہ شوکت نہین رکھتا ہی نہ معلوم یہ کون ہین اور یہ سامان کہان سے بہم کیا ہی وہ ہی سب
سامان میری نگاہ مین پھر رہا ہی اسی طور سے بازارین آراستہ ہوتی تھین خواجہ سیر کرتے ہوے
چلے جاتے ہین یہانتک کہ ایک نقار خانہ مثل نقار خانہ سلیمانی کے آراستہ دیکھا آگے جو بڑھے تو ایک نشان
مثل علم اژدہا پیکر کے نصب پایا کہ جسکے سر شتے سے یا صاحقران یا صاحبقران کی صدا آرہی تھی جب ہوا کا
جھونکا آتا تھا دماغ معطر ہو جاتا تھا گو لشکر مختصر ہا مگر بہت ہی شوکت کے ساتھ یا یا یہانتک کہ قریب بارگاہ
کے پہونچے بارگاہ کو دیکھکر دنگ ہو گئے بارگاہ کو مانند بارگاہ سلیمانی کے کسی طور سے کم نہ پایا بہت
حیران ہوے دل مین کہا کہ واقعی کل سامان یہان مثل سامان حمزہ صاحبقران کے لشکر کے ہی
سر مو فرق نہین ہی دوسرے لشکر اسلام معلوم ہوتا ہی لطف یہ ہی کہ یہ لوگ بھی مسلمان اور
خدا پرست ہین اُس جوان نے جسکا نام سہراب ثانی سنا جاتا ہی گو مین نے ابھی اُسکو دیکھا نہین
ہی نہ معلوم یہ سب سامان کہان سے پیدا کیا اور کہان سے پایا بڑا صاحب اقبال معلوم ہوتا ہی ضرور
یہ صاحبقران ہی اور اسکی صاحبقرانی کو ضرور عروج ہوگا کیونکہ بظاہر معلوم ہوتا ہی کہ یہ تائید یافتہ
بزرگان دین ہی میری رائے مین یہ امر آتا ہی کہ یہ سب سامان پردہ قاف سے لایا ہی کیونکہ اُسکا
ملازم کہتا تھا کہ ہمارے صاحبقران قاف سے تشریف لائے ہین ایسے ایسے خیال خواجہ باز رگان
دل مین کرتے ہوے قریب بارگاہ کے پہونچے دربارگاہ پر درگہ سالار کو بیٹھے ہوے دیکھا بڑی شان
و شوکت سے خواجہ نے اُسکو سلام کیا وہ سردار پردہ اُٹھاکر خواجہ کو ہمراہ لیکر داخل بارگاہ ہوا خواجہ باز رگان
نے ایک جلوخانہ کو دوسرے جلوخانہ سے زیادہ تر وسیع اور آراستہ پایا دو طرف چمن جواہرات کے بنے ہوے
دیکھے فرش مخملی سے آراستہ تھا یہانتک کہ صحن مین بارگاہ کے پہونچے وہان ایسے ایسے عجائبات دیکھے جو کہ کبھی
نہ دیکھے تھے بہت حیران ہوے مثل آئینہ ششدر ہو کر رہ گئے یہانتک کہ ایوان مین پہونچے دربار کو دیکھا کہ
ہزارون کرسیان و دنگل مرصع کار بچھے ہوے ہین انپر غالیچے پڑے ہوے ہین تھوڑی سی کرسیون و دنگلون پر
سردار بیٹھے ہوے ہین بارگاہ کے جسقدر ستون ہین سب الماس تراش ہین انپر گوہر شبچراغ نصب ہین
وسط بارگاہ مین ایک تخت طاؤسی آراستہ ہی اُسپر بھی غالیچہ پڑا ہی چار دنگل الماس نگار آراستہ ہین
تین دنگلون پر تین نقابدار با قوت پوش بصد عز و وقار اسلحہ الماس نگار لگائے ہوے جلوہ فرما ہین
گو نقابین پڑی ہوئی ہین مگر چہرون سے اسقدر رعب و داب پیدا ہی کہ کوئی نگاہ اُٹھاکر نہین دیکھ سکتا

ہی مشہور و شجاعت آشکار ہی ایک دنگل پر جو کہ سب سے بالا و بست ہی اسمیں ایک جوان رعنا چہرہ مثل آفتاب کے روشن گیسو دوش پر پڑے ہوے خال سبز رگ ہاشمی نمایان بصد شوکت و شان کمسن کوئی برس بارہ ایک کا ہوگا مگر بہت خوبصورت بھرے بھرے بازو سینہ چوڑا کشادہ پیشانی حمزۂ ثانی یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا حمزۂ صاحبقران تشریف فرما ہین بالکل اُنسے مشابہ چہرے سے آثار شجاعت و جوانمردی آشکار مثل شیر غرا کے جلوہ گر ہی آلات مرصع کار جسم پر آراستہ اسقدر رعب و دبدبہ ہی کہ یہ ممکن نہین جو کوئی نگاہ اُٹھا کر دیکھ سکے نور جمال بمثال سے تمام بارگاہ روشن و منور ہی یہ واقعہ دیکھکر خواجہ باز رگان کے حواس جاتے رہے یہ شوکت و شان جو دیکھی سکتہ ہو گیا تصور صاحبقران نگاہ مین پھر گئی دل مین کہا کہ یہ ہی شوکت و یہ ہی شان تھی جبکہ حمزۂ صاحبقران جوان تھے یہ جوان حمزۂ ثانی ہی اگر اسکو امیر ثانی کہا جائے تو بہت بجا ہی معلوم ہوتا ہی قرینے سے کہ اُسی خاندان سے ہی کوئی بیٹا یا پوتا یا پروتا حمزۂ صاحبقران کا ہی کہ پردۂ قاف مین تھا اب یہان آیا ہی خیر معلوم ہو جائیگا خواجہ یہ خیال دلمین کر رہے تھے کہ اس سردار نے بڑھکر عرض کیا کہ حضور خواجہ باز رگان جنکو طلب فرمایا تھا اور یہ غلام لینے کو گیا تھا حاضر ہین کہ اُس جوان دلاور نقابدار دن نے خواجہ کی طرف دیکھا خواجہ نے جھک کر سلام کیا اور بڑھکر وہ جواہرات نذر گذرانا نذر کو قبول فرماکر حکم دیا کہ خواجہ کے لیے کرسی حاضر کرو فوراً خادمون نے نقرئی کرسی حاضر کی اشارہ کیا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ ہمکو تمسے کچھ دریافت کرنا ہی خواجہ سلام کرکے بیٹھ گئے مگر خواجہ نے باین شان و شوکت و رعب و دبدبہ کے وہ فروتنی و انکسار اُن سب مین پایا کہ جسکے بیان کی ضرورت نہین ہی خواجہ نے دیکھا کہ باوجودیکہ یہ سامان یہ شوکت اور یہ مرتبہ و اختیار حاصل ہی مگر کبر و غرور کا نام تک نہین ہی کہ ذرا بھی ہو جو اہل اسلام و خاندان حمزۂ صاحبقران کا شعار ہی وہ ہی ہی سر مو فرق نہین ہی خواجہ کو ان سب حالات کے مشاہدہ کرنے سے یقین کا درجہ ہوتا جاتا ہی کہ یہ جوان ضرور خاندان حمزۂ صاحبقران سے ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا پھر حمزۂ صاحبقران جوان ہو گئے ہین جب خواجہ کرسی پر بیٹھ چکے اُسوقت سردار نے جو کہ خواجہ کو لینے گیا تھا اپنا جانا خواجہ کے پاس خواجہ کا تعظیم و تواضع کرنا اپنا خواجہ سے مطلب ظاہر کرنا خواجہ کا جواب دینا جو کچھ کہ پیش آیا تھا اور اپنا خواجہ کا سمجھا کر لانا بیان کیا وہ جوان و نقابدار یہ سب تقریر سُنکے متبسم ہوے اور خواجہ کی طرف ملاحظہ فرماکر خواجہ سے مخاطب ہو کر سہراب ثانی نے فرمایا کہ واہ خواجہ آپنے ہم اہل اسلام کو نفاق تصور فرمایا یہ آپکی بزرگی اور دانائی سے بعید تھا بھلا نفاق یون کھلے میدان مین آتے ہین اُنکا تو پیشہ دزدی و مکاری ہی خیر ہمکو اسکا کچھ گلا نہین ہی واقعی یہ امر ہی کہ انسان کو نیک و بد کا خیال کرنا بہت عمدہ بات ہی خصوصاً اُس مقام پر کہ جہانکی حالت مخدوش ہو اُس مقام پر ہوشیاری کرنا بڑی دانائی کی بات ہی اب آپ یہ فرمائیے کہ آپ کہانسے تشریف لاتے ہین اور کسطرف تشریف لیے جاتے ہین کچھ آپکو پردۂ دنیا کی بھی حالت معلوم ہی کہ آجکل یہان کسنے کسنے خروج کیا اور کسقدر ملک اہل کفار کے ہین جو کہ کافرونسے آباد ہین اور لشکر اسلام کس مقام پر ہی اور کس سے مقابلہ ہو رہا ہی اور سب ممالک اہل اسلام کی کیا حالت ہی اور لشکر اسلام کا بادشاہ کون ہی اور صاحبقران کون ہی اور حمزۂ صاحبقران و صاحبقران ثانی و اُنکے سردار کہان ہین ممالک مفتوح حمزۂ صاحبقران و حمزۂ ثانی کی کیا کیفیت ہی اور جن جن ملکونکو حمزۂ صاحبقران نے اسلام آباد کیا تھا اور اُنکے سرداروں و فرزندون و صاحبقران ثانی وغیرہ نے وہ اسلام آباد ہین یا نہین اور جو جو کافر کہ ان سبکے ہاتھ سے

واصل جہنم ہوے تھے اُنکی اولاد نے خروج تو نہین کیا اور یہ بیان کرو کہ یہ رنے حمزہ صاحبقران کے ایرج نامدار
اور اُنکے فرزند رستم ثانی و شہریار عالیوقار مع اپنے لشکر کے کہان تشریف فرما ہین وہ بھی کسی کافر سے برسر مقابلہ
ہین یا اپنے اپنے ملکو نہین ہین یہ سب حالات ہمسے بیان کرو ہمنے تمکو اسی سب حال کے دریافت کرنیکے لیے تکلیف
دی ہی کیونکہ ہم کل پردہ قاف سے یہان آئے ہین ہمکو یہانکے حالات سے بالکل آگاہی نہین ہی ان سب بزرگوارونکے
اسم نامی وہان سنا کرتے تھے اب ہمکو بھی اشتیاق ان سبکی ملاقات کا ہوا دوسرے ہمنے سنا کہ اب پھر دنیا پر کفر و کافری کو
ترقی ہوگئی ہی لہذا ہمارے پاس سب سامان صاحبقرانی جمع ہو گیا ہی دوسرے بزرگان دین نے ہمسے فرمایا کہ تم اپنے
وقت کے صاحبقران ہو لہذا دنیا پر جاکر اپنی صاحبقرانی کو ترقی دو اور امتحان کرو کہ وہ کسوٹی ہی اس امر کی ذر
وہان بدیع الملک صاحبقران ہین اُنسے مقابلہ کرو تمکو حال معلوم ہو کہ کون صاحبقران ہی اور راہ خدا مین
جہاد کرو کفار کشی پر کمر کو کسو تاکہ مرتبۂ اعلیٰ ملے بس مین اُنکے فرمانے سے یہان آیا ہون اب میرا قصد ہی کہ یہانکے
حالات دریافت کرکے حسبطرف کو مناسب جانون کوچ کرون راہ خدا مین جہاد کرون اگر اُسکی مدد شامل حال
ہو تو کفار کو قتل کرکے تمام عالم مین دین خدا کو رواج دون اور اپنی صاحبقرانی کے ڈنکے بجاؤن آئندہ جو اُسکی
مرضی بندہ ہر امر مین مجبور و ناچار ہی وہ مالک و مختار ہی بندہ کچھ خیال کرتا ہی خدا جو چاہتا ہی وہ کرتا ہی میرے نزدیک
یہان آکر دعوی صاحبقرانی کرنا بسا امر دشوار ہی کیونکہ یہان حمزہ صاحبقران و صاحبقران ثانی و اولاد ہر دو
صاحبقران و سرداران ہر دو صاحبقران کے نام کے سکے بڑ گئے ہین اُنکی قوت و طاقت کے جھنڈے
نصب ہین لوگونکے دلونپر اُنکے نام کے سکے بڑے ہوے ہین زور و طاقت کے ڈنکے بجے ہوے ہین بھلا پھر
مجھ ایسے حقیر کی کیا بساط ہی کہ ان لوگون پر سبقت لیجاؤن اور نام پیدا کرون مگر بقول کسے
ہمت مردان مدد خدا وہ جسکو چاہتا ہی سر بلند فرماتا ہی اور جسکو چاہتا ہی پست کرتا ہی بندے
کی کیا حقیقت ہی کہ نام پیدا کرسکے اگر اُسکو منظور ہی تو انشاء اللہ ہمارا بھی نام مثل اُن سبکے ہوگا
اُسکو اختیار ہی بموجب اس آیۂ کریمہ کے تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ترجمہ وہ جسکو چاہتا ہی عزت دیتا ہی اور جسکو چاہتا ہی ذلت دیتا ہی
اُسکے ہاتھ خیر ہی اور تحقیق کہ تو ہی کل شی پر قادر ہی لہذا تمکو تکلیف تو ہوئی ہی اب تمکو لازم ہی
کہ ان سب حالات سے مجکو آگاہ کرو جب سہراب ثانی اپنی اس تقریر کو تمام
فرما چکے اُسوقت خواجہ تاج الدین نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ مین بھی ایک امر کا امیدوار
ہون اور اس امر مین میرے حواس بجا نہین ہین نہ معلوم کیا کیا خیالات دل مین پیدا ہوتے ہین
حضور پہلے اپنے حال سے اس حقیر سراپا تقصیر کو آگاہ فرمائین کہ آپ کس خاندان عالی و دودمان
شجاعت سے ہین پھر مجھ سے سب حالات سماعت فرمائین جو کہ مجکو معلوم ہین گو مین کسیقدر
تو حضور کے حال سے عقلیہ آگاہ ہو گیا ہون اگر حکم ہو تو عرض کرون اور اگر میرا
خیال درست ہو تو حضور فرمادین کہ تو نے بہت درست خیال کیا سہراب ثانی نے
فرمایا کہ تم بیان کرو اگر درست ہوگا تو مین ضرور بیان کرونگا تم اس امر سے اطمینان رکھو کہ مین بھی
تمکو اپنے حال سے آگاہ کرونگا یہ سُنکے خواجہ نے جواب دیا کہ مین تو خیال کرتا ہون کہ آپ خاندان حمزہ صاحبقران
سے ہین کیونکہ جسقدر علامات و آثار و نشانیان اُسکے خاندان کی ہین وہ سب مین آپ مین پاتا ہون
شاید میرا قیاس غلطی پر ہو مگر مین یہ یقین کرکے کہہ سکتا ہون کہ یہ نشانیان سوائے اُس خاندان
کے کسی دوسرے خاندان مین نہین ہین یہ نشانیان اولاد ہاشم کی ہین بھلا اور کوئی کہانسے لائے مین نے جو خیال کیا

سنا خدمت مین عرض کیا اب آپ بیان کرین یہ درست ہی یا غلطی پر ہون شاہزادے نے فرمایا کہ ہمنے
تمسے کہا ہی کہ ہم اپنے حال سے تمکو آگاہ کرین گے اور اب ہم تمھارے اس سوال کا جواب اُسوقت
دینگے کہ جب تم ہمسے سب حالات بیان کرلوگے جو جو تمنے دریافت کیے ہین اطمینان رکھو ہم تمھارا
پورے طور سے اطمینان کر دینگے مگر اپنے دل مین کہا کہ اسنے خوب شناخت کی اور رستم ثانی
وغیرہ کی طرف دیکھا اُنھون نے اشارہ سے کہا کہ خاموش رہو دیکھا جائیگا اور اُس سے حال
دریافت کرو شاہزادے نے فرمایا کہ ہان خواجہ مارزگان بیان کرو تب خواجہ نے یون عرض کرنا
شروع کیا کہ پہلے حمزہ صاحبقران نے مدائن سے لشکر ہزارون ملک فتح کیے قاف مین جا کر
دیوزادون سے لڑے جسقدر خدائیان تھین اور خدائے باطل تھے سبکو قتل کیا نوشیروان کو
جاے پناہ نہ ملی آخر کو عاجز ہوکر بیٹھ رہا تقا سے اور حمزہ سے مقابلون کی نوبت آئی پسران نوشیروان
نے خروج کیا خلاصہ یہ کہ ہزارون ملک اسلام آباد ہوئے سب خدائے باطل حمزہ صاحبقران
اور اولاد حمزہ صاحبقران کے ہاتھ سے مارے گئے جب حمزہ صاحبقران نے لقا کو قتل فرمایا تو اپنے مقام
اپنے فرزند حمزہ ثانی کو صاحبقران فرمایا اور خود خانہ کعبہ کو تشریف لیگئے اُنھون نے
بھی ہزارون ملک اسلام آباد کیے لقا کے لڑکے زمرد ثانی نے خروج کیا تھا وہ خوب
خوب لڑا آخر کار وہ ہاتھ سے صاحبقران ثانی کے مع تورج بدرگ حرامی مارا گیا چون
صاحبقران ثانی نے قسم کھائی تھی کہ مین بعد قتل زمرد ثانی کے خانۂ کعبہ کو چلا جاونگا چنانچہ
وہ بھی بعد قتل زمرد ثانی کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے اُنکے ہمراہ ایک سو چالیس
سردار و عزیز گئے اُنمین ایرج نامدار و نور الدہر عالیوقار بھی تھے اور باقی سب سردار تھے
صاحبقران ثانی نے ملک تقسیم فرمائے بعدہٗ بدیع الملک پسر نور الدہر کو جو کہ بہت بہادر
اور جری تھے صاحبقران کیا اور لقب صاحبقران ثالث سے ملقب کیا چونکہ آئینہ انداز
جادو حاکم طلسم آئینہ اپنے طلسم سے بھاگ کر طرف نہ طاق کے چلا گیا تھا صاحبقران ثانی
نے بدیع الملک سے نصیحت فرمائی کہ تم بعد قتل آئینہ انداز و بعد اسلام آباد کرانے شہر
جو کہ کفر آباد ہین اور تمام عالم کو اسلام آباد کر کے اور کافرون کو قتل کر کے خانہ کعبہ مین آنا
اور حضور صاحبقران ثانی طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے پھر اسکے بعد غلام کو اُنکے حال سے آگاہی
نہین ہی مگر اسقدر ضرور آگاہ ہون کہ وہ خانہ کعبہ مین پہونچے راہ مین اُنپر ایک واقعہ سخت گذرا
کہ کسی مقام پر وہ تشریف فرما تھے ہزارون دشمنون نے اُن بزرگوارون کو غافل پاکر اُس صحرا
مین آگ لگا دی چنانچہ بہت سے عزیز و سردار جل گئے کل بہتر آدمی بچے اُنسے وہ خانہ کعبہ کو
گئے اب وہ وہان تشریف فرما ہین صاحبقران اول بھی ہین و ثانی بھی راحت و آرام سے
ہین یہ حال کیونکر معلوم ہوا کہ آگ لگا دی اُن سردارون و عزیزون مین سے صاحبقران کے
ایک اسد ثانی قدرت خدا سے بچکر لشکر بدیع الملک مین تشریف لائے ہین مین اُس زمانہ
مین اُسی لشکر مین تھا جب وہ تشریف لائے تھے اُنھون نے بیان کیا تھا مین نے بھی سنا
راوی کہتا ہی کہ صاحب دفتر نے اس طور سے تحریر کیا ہی کہ خواجہ تاج الدین یمنی نے کہا حال
جو کہ نوشیروان نامہ و بہرمزنامہ و ابلا باختر و کوچک باختر و ایرج نامہ و صندلی نامہ و تورج نامہ
و لعل نامہ مین ان دونون صاحبقرانون کا اور اُنکی اولو العزمیان اور نیز حالات اُنکے سردارون کا اور اولاد کا تھا سا سنے

سہراب ثانی کے بیان کیا ذرا سا بھی نہ چھوڑا اور سہراب ثانی سُنا کیے اور تعریف کیا کیے امرج نامدار اور ستم ثانی و شہریار ایران و افغانستان پر حکوم جانتے تھے اب اُسنے دفتر آفتاب شجاعت مین جو حال تحریر ہوا ہی اُسکا بیان کرنا شروع کیا اُسنے بیان کیا کہ جب صاحبقران ثانی طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے تو صاحبقران ثالث نے چھ ماہ تک طلسم آئینہ مین قیام فرمایا اور خزانہ طلسم کو نکلوایا جب سب خزانہ نکل چکا تو لوح کو ملاحظہ فرمایا حسب ہدایت لوح مع لشکر کے طرف نہ طاق کے روانہ ہوئے یہان تک کہ ایک مقام پر پہونچے کہ وہان ایک دریا تھا کہ نام اُسکا دریاے سبز رنگ تھا وہ دریا سحر کا تھا اُسکے کنارے اُترے کیونکہ وہی راستہ نہ طاق کا تھا وہان اُتر کر جشن کیا اور اپنے لشکر کا بادشاہ دارا ابن جمشید کو کیا وہ اب لشکر اسلام کے بادشاہ ہین حضور پر نور بڑے بڑے معرکے دریاے سبز رنگ پر پڑے آخر کو خواجہ خضران بن عمر ثانی نے عیاری کرکے فتح کیا بعد اُسکے صاحبقران نے وہان سے کوچ کیا شہر یقینیہ ملا اُسکے بعد جنگ سبار فتح کیا محرابیہ پر معرکہ پڑا وہ بھی فتح ہوا یہان تک کہ اقبالیہ و امثالیہ و حیرتیہ و مرادیہ کو فتح کرکے سمندریہ پر پہونچے اب سمندر شاہ سے مقابلہ ہونے لگا پہلے اُسکے سردار آکر لڑے وہان سحر و ساحریکا کارخانہ ہی بڑے بڑے معرکے رہے اب خود سمندر شاہ لشکر لیکر براے مقابلہ نکلا ہی خلاصہ یہ کہ بدیع الملک صاحبقران ہین اور آج کل سمندریہ پر لشکر ہی اور سمندر شاہ سے مقابلہ ہو رہا ہی خواجہ بازرگان نے سب حال جنگ و پیکار دریاے سبز رنگ و یقینیہ و محرابیہ و سمندریہ وغیرہ ابتداے انتہا تک بیان کیا مین نے لیبطرل کے نہین لکھا دوسرے کہان تک لکھتا دو جلدین تھین جسقدر معرکہ بدیع الملک سے بعد صاحبقران ثانی کے جانے کے کفار سے ہوئے ہین سب بیان کیے ہین جو کہ مین دفتر آفتاب شجاعت مین تحریر کر چکا ہون خواجہ نے بیان کیا کہ یہ تو مین نے لشکر اسلام کی حالت بیان کی اب آپ اُن ممالک کی حالت سماعت فرمائیے کہ جو اسلام آباد تھے حضور آجکل تمام ملک اہل اسلام کے برباد ہوگئے ہین بہت سے تو ایسے برباد ہوگئے ہین کہ وہان آدمی کا نام تک نہین ہی خاک اُڑ رہی ہی جا بجا خاک و خشت کے آثار ہین جہان جہان عمارت بلند تھی وہان اونچے اونچے ٹیلے ہین جہان جہان حسینان جہان و مہ جبینان مہر تمکین و شہریاران اسلام حکومت فرماتے ہین اور جلوہ گر ہوتے تھے وہان اب زاغ و زغن کے مسکن ہین جن مقامات پر صداے اذان بلند ہوتی تھی وہان پر صداے بوم سے کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی ہی یہ اتفاقات زمانہ ہی حضور فرنگوشیہ و سنجان وغیرہ تو ایسا برباد ہوا ہی کہ یہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ یہان کوئی شہر بھی آباد تھا بہت سے ملکون کے حاکمون نے جو کہ مسلمان تھے کافر پرستی اختیار کی بخوف جان مین کیا بیان کرون ابتو جدھر جاتا ہون سواے آفتاب پرستی کے دوسرے مذہب کا ذکر نہین سنتا ہون یا ایک زمانہ وہ تھا کہ چند ملک ایسے تھے کہ جہان کافر آباد تھے ورنہ سواے اہل اسلام کے دوسرے کی صورت نہ دکھائی دیتی تھی ہر طرف سے صداے اذان آتی ہی کیا دل خوش ہوتا تھا اب سواے گھنٹہ و ناقوس کے دوسری صدا کان مین نہین آتی ہی جو ملک اہل اسلام کے اس بدعت سے بچے ہین وہان کے حاکم بخوف جان اپنے کو ظاہر نہین کر سکتے ہین نہ پیہ کیے ہوئے بیٹھے ہین مین کیا حالت عرض کرون ایک گردش فلکی مین کیا ہو گیا آجکل تو افتا پڑی

کو اور بھی بڑا زور شور ہی سوائے اس مذہب کے اور سب کی خرابی تھی ان حالات کی خبر
بدیع الملک کو بالکل نہین ہی کہ اہل اسلام پر یہ بدعت ہو رہی ہی اگر خبر بھی ہو تو کیا کر سکتے ہین
وہ خود ایک بہت بڑے معرکے مین مبتلا ہین اگر اُسکو چھوڑکر ادھر کو آتے ہین تو سارے
سالہا سال کی محنت برباد ہوتی ہی وہ کافر اور بگڑتے ہین نہین آتے ہین تو یہان خرابی ہو رہی ہی
دوسرے انکو یہ بھی خیال ہی کہ جو جو اہل اسلام کے بادشاہ ہین اور جو جو حاکم شہر ہین وہ مالک ملک
ہین اور سب کے سب جری اور بہادر ہین حمزہ صاحبقران وصاحبقران ثانی کے ہمراہ معرکے لڑے
ہوئے ہین اونپر کون ظفر پا سکتا ہی اور کون اُن ملکون پر قبضہ کر سکتا ہی جو کوئی سر اُٹھائیگا اپنی مونہہ
کی کھائیگا مگر مشیت خدا مین کسی کو کیا دخل ہی آجکل اہل اسلام کا ستارہ گردش مین ہی اونپر
سیاہی آئی ہوئی ہی کفار کا زور ہی ستارہ کفار کا ترقی پر ہی بس یہ حالت ہی کہ لائق بیان کے
نہین ہی گلشن اسلام مین بواے خزان کے جھونکے آرہے ہین ہر برگ و ثمر شجر اسلام کے لیب
ہوائے کفر کے خشک ہو ہو کر گر رہے ہین بڑی خرابی تو یہ ہی کہ بدیع الملک تو مقابلہ سمندر
جادو مین مبتلا ہین اور کوئی دوسرا ہی نہین جو کان حالات کی خبر لے جو کہ عزیز اور سردار زبردست
ہین وہ بھی اُنکے ہمراہ نہین ہین سوا دو صاحبون کے کہ وہ دونون ہمراہی مین ہین مگر انکا ہونا
نہ ہونا سب برابر ہی کیونکہ وہ مفقود الخبر ہین اگر وہ دونون صاحب ہوتے تو یہ حالت اہل اسلام کی
نہوتی حضور اہل اسلام پر آجکل ہزارون مصائب ہین کیا عرض کرون سوائے بدیع الملک
کے کوئی خبر لینے والا نہین ہی حمزہ صاحبقران ثانی خانہ کعبہ مین تشریف فرما ہین اُنکو ان حالات
سے بالکل آگاہی نہین ہی رہے بدیع الملک وہ سمندر یہ پر سمندر شاہ سے معروف جنگ
ہین اُنکو بھی خبر نہین ہی دوسری خرابی کی بات یہ ہی اور کفار کو اس سبب سے اور زور ہوا ہی
کہ جسقدر ممالک اسلام کے بادشاہ تھے کیا ہندوستان کیا ترکستان کیا سنجان کیا فرنگستان
کل ممالک اہل اسلام کے بادشاہ جو کہ حمزہ صاحبقران واولاد حمزہ صاحبقران وصاحبقران ثانی
واُنکے سردارون نے ملک فتح کیے ہین اُن سب کے حاکم یہ فرما گئے کہ بدیع الملک جو کہ ہمارے
صاحبقران ہین اُنسے اور سمندر شاہ سے بہت بڑا معرکہ پڑا ہے اور زبردست طاقتون سے
بڑی جنگ ہوگی چنانچہ ہر ایک لشکر لیکر اپنی طرف سے نائب کرکے طرف نہ طاق کے روانہ ہوگیا
کفارون نے جو اُن ملکون کو اُن بہادرون سے خالی پایا اور دیکھا کہ لشکر بھی کم ہی اسوجہ سے
اُنھون نے دباو ڈالا جسنے اُنکی اطاعت کی اُنکو چھوڑ دیا جسنے اطاعت نہ کی اُسکو مع ملک کے تباہ کیا
چنانچہ لندھور ثانی کو مین نے خود دیکھا تھا راہ مین کہ وہ مع لشکر کے برائے کمک بدیع الملک
طرف نہ طاق کے چلے جاتے تھے اسی طور سے بہت بادشاہون اور سردارون سے راہ مین
ملاقات ہوئی اور اُنسے بھی معلوم ہوا کہ کل بادشاہ صاحب اسلام وکل سردار اپنے اپنے مقام
سے لشکر لیکر چلے ہین ہر ایک ملک خالی ہین کیا عرض کرون کہ آجکل یہان کیسا غدر مچا ہوا ہی کہ لائق
بیان کے نہین ہی اہل اسلام کے حال پر آجکل رحم کھانے کا مقام ہی ایک زحمت ہو تو بیان کیجاے
یہ ایک آفت ہی کہ نئی جو کہ اُنکی سرپرست اور آقا ہین اُنمین سے بہت سے تو کفار کے مقابلہ مین مصروف ہین اور
کئی ایک ایسے غائب ہوئے ہین کہ اُنکی خبر تک نہین ہی چنانچہ اُنکے لشکر اپنے آقا کے غم والم مین ایسے
تباہ اور برباد ہین کہ جسکو بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہین ہی اُنکی حالت کو دیکھکر رونا آتا ہی حضور آپنے

جو فرمایا کہ کچھ حال رستم ثانی و شہریار و ارجمند نامدار کا معلوم ہو سکیں کہ تو حضور ارجمند نامدار کا یہ حال ہی کہ ہوا صاحبقران ثانی تشریف لیگئے ہین نہ معلوم وہ بہادر زندہ ہین یا اس آگ مین جل گئے اُنکی تو خبر کچھ نہین معلوم ہی اسے رستم ثانی وہ بھی ایک مدت سے غائب ہین جب صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کو صاحبقران کیا ہی تو وہ شکار پر تھے پھر شکار پر سے واپس نہ آئے نہ معلوم کدھر چلے گئے عرصہ ہوا کہ قلعہ مرغش پر برائے تجارت گیا تھا تو مین نے اُنکے لشکر کو بیرون شہر فرودش پایا تھا کہ شہراب بن لنده ہور مع لشکر کے سیاہ پوش فرودش ہی مین نے جو سب دریافت کیا تو اُنھون نے بیان کیا ہمارا آقا و سرپرست ہم سبکو آفت و بلا مین اپنی مفارقت کے مبتلا کرکے بمشیہ شبیران سے شب کو فقیر ہو کو کسی طرف نکل گیا ہی ہمکو حکم دے گیا تھا کہ تم ہمارے برادر عزیز القدر شہریار عالیوقار کے پاس چلے جانا مع ہمارے ناموس کے وہ تم سبکو بہت اچھی طرح رکھینگے چنانچہ ہم بہت دن تک اُسی مقام پر مقیم رہے اور تلاش کیا تو نشان نہ ملا تو وہان سے مع ناموس آقا و کل لشکر کی طرف فرنگستان کے چلے جب یہان آکر پہونچے تو ہمنے شہریار کو ایک لشکر سے مقابلہ کرتے ہوئے دیکھا اُنکے شریک ہو کر لڑے آخر کو لشکر نے کفار کے شکست کھائی جب لوٹ وغیرہ سے مہلت ملی اُنھون نے ہمسے ہمارے آقا کے حالات دریافت کیے ہمنے سب حالت بیان کی اُنکو بہت صدمہ ہوا اور اُنکا بھی لشکر آگیا تھا دونون لشکر اُترے وہ اپنی بھاوج سے جاکر ملے حاکم قلعہ نے آکر قدم بوسی حاصل کی اُنھون نے ہمارے آقا کے ناموس کو قلعہ مین اُتارا خود لشکر مین رہے شب کو وہ بھی فقیر ہو کر کسی طرف نکل گئے اُنکو بھی بہت تلاش کیا اُنکا بھی کہین پتہ نہ ملا آخر کو ہمارے آقا کا عیار سیارہ ثانی فقیر ہو کر دونون شہزادون کی تلاش مین نکلا ہی شہریار عالیوقار کا لشکر تو پرسیساے فرنگی کے پاس فرنگستان کو چلا گیا ہی ہم یہان مقیم ہین تھوڑے دنون اور انتظار کرتے ہین اسکے بعد اگر آقا نہ آئے تو اُنکے ناموس کو لیکر بدیع الملک کے پاس چلے جائینگے کیا کرین یہ حال ہی حضور رستم ثانی و شہریار کا کہ انکا پتہ نہین ہی افسوس کا مقام ہی کہ اہل اسلام پر کیسی تباہی آئی ہی یہ جو خواجہ نے بیان کیا سہراب ثانی نے فرمایا کہ ہمنے سب حال بیان اور تباہی کا حال بیان کیا مگر سبب نہ بیان کیا کہ کس کے ہاتھون سے یہ تباہی ہوئی اور اب لشکر رستم ثانی و شہریار کا کہان ہی خواجہ نے بیان کیا کہ یہ بھی عرض کرتا ہون کہ لشکر رستم ثانی و شہریار کا حال سماعت فرمایئے مین اُسطرف آیا تھا طلسمات سے تو وہ دونون لشکر مجکو راہ مین ملے تھے پہلے مجکو لشکر شہریار ملا تھا کہ اُسکا بادشاہ پرسیساے فرنگی تھا مین اُس لشکر مین گیا پرسیساے فرنگی سے ملا مین نے بادشاہ سے دریافت کیا کہ آپ مع لشکر کے کہان تشریف لیے جاتے ہین اُنھون نے فرمایا کہ ایک نامہ رستم خان بن گنجاب کا آیا اُسمین یہ تحریر تھا کہ آپ لوگون کو یہ لازم ہی کہ اسوقت اہل اسلام کی کمک فرمایئے کیونکہ آپ لوگ خدا پرست ہین بس آپ کو لازم ہو کہ مع لشکر کے طرف نہ طاق کے تشریف لایئے کیونکہ وہان جو کہ آپ کے صاحبقران ہین اونسے اور کفار سے معرکہ پڑا ہی بس بھائی مین اس نامہ کو پڑھکر مع لشکر کے اپنی طرف سے شہر مین نائب کرکے اور اپنے آقا کے ناموس کو طرف قلعہ فیروزہ حصار کے روانہ کرکے طرف نہ طاق کے جاتا ہون مقام افسوس ہی کہ ہمارے آقا کا پتہ نہ ملا حضور چونکہ ہملوگ تاجر ہین اس سبب سے کل بادشاہ ہمسے اپنا کل حال بیان کردیتے ہین تاکہ یہ دوسرون سے بیان کرین جب تک وہ لشکر اس مقام پر قیام پذیر رہا مین بھی مقیم رہا لشکر طرف نہ طاق کے چلا گیا مین اپنی منزل کی طرف چلا دو منزلہ

طرکین تھین کہ لشکر رستم ثانی کا ملا عجب حالت خراب سے کیا عرض کرون مین نے لشکر مین جاکر سہراب بن لنڈھور سے ملاقات کی اور شاہزادہ رستم ثانی کا حال دریافت کیا سہراب بن لنڈھور نے بیان کیا کہ کچھ پتہ نہ ملا آخر کو ہم عاجز ہوکر اپنے مع ناموس لشکر کو لیکر نہ طاق کے جانے ہین سنا ہی کہ بدیع الملک نہ طاق کی طرف گئے ہین اب اُنکی اطاعت کرینگے ہمسے غیر کی اطاعت نہین کی جائیگی وہ پھر عزیز ہمارے آقا کے ہین اور آجکل ہمارے بھی وہی عالیوقار صاحبقران ہین ای حضور یہ کہکر سہراب بن لنڈھور خوب چیخین مار مار کر رونے لگے مین بھی اُنکے ہمراہ رونے لگا دو دن تک اُنھون نے مع لشکر کے وہان قیام کیا تیسرے دن دونون نہ طاق کی طرف چلے گئے مین اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا اب خلاصہ یہ کہ اُن دونون شاہزادونکا لشکر نہ ملنے سے اپنے آقا دُکن کے تباہ رہا اور آخر کو پریشان ہوکر بدیع الملک کے پاس چلا گیا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جب شہریار عالیوقار فقیر ہوکر لشکر سے نکل گئے تھے اور اُنکا لشکر اپنے مقام پر تھا فرنگستان کو چلا گیا تھا تو سہراب بن لنڈھور بیرون قلعہ قمر بخش مع لشکر کے فروکش رہا اور ناموس رستم ثانی یعنے ملکہ وہان اندرون قلعہ تشریف رکھتین سہراب بن لنڈھور ہر روز ایک مرتبہ ملکہ کی خدمت مین حاضر ہوتا تھا اور ملکہ جو کچھ حکم دیتین تھین اُسکو بجالاتا تھا یہان تک کہ ستارہ باتی بھی فقیر ہوکر رستم ثانی کے تلاش مین چلا گیا تھا کہ جسکی داستان تحریر ہوچکی ہی اور وہ رستم ثانی وغیرہ سے مل بھی گیا ہی اور اُنکے ہمراہ ہی اور سہراب بن لنڈھور کی داستان جلد اول مین اسی مقام پر ترک کی گئی تھی کہ وہ بیرون قلعہ مع لشکر کے اُترا ہوا ہی اور رستم ثانی و شہریار کے غم مین مبتلا ہی اور ملکہ اندرون قلعہ فروکش ہی اور شوہر کے رنج والم مین رات دن رویا کرتی ہی چنانچہ سہراب بن لنڈھور ہر روز ملکہ کی خدمت جاکر ملکہ کی تسکین کرتا تھا اور جو ملکا اس سے فرمائی تھین اُسکو بجا لاتا تھا جب بہت عرصہ گذرتا گیا برس ہوگئے اور کچھ خبر رستم ثانی کی نہ ملی ایک دن سہراب بن لنڈھور نے ملکہ کی خدمت مین عرض کیا کہ ای ملکہ عالم اگر حکم ہو تو جواہر غلام کی رای مین آیا ہی اور جس سے یہ امید ہی کہ آقا کی خبر بھی ملے گی مین عرض کرون ملکہ نے کہا کہ بیان کرو تب سہراب بن لنڈھور نے بیان کیا کہ میرے نزدیک یہ خوب ہوگا کہ اگر حضور اجازت دین تو مین مع حضور اور کل لشکر کے طرف نہ طاق کے روانہ ہون پاس بدیع الملک کے کیونکہ سُنا گیا ہی کہ وہان بدیع الملک سے اور کفار سے بہت بڑی جنگ ہو رہی ہی اور ہر ملک کے بادشاہ لشکر لیکر بدیع الملک کے واسطے کمک کے آرہے ہین جو کہ خدا پرست ہین اور جو کہ کافر ہین وہ بادشاہ کافر کی کمک کو آرہے ہین ایک نامہ برباس فیروز بخت حاکم قلعہ کے نامہ رستم خان بن گنجاب کا لیکر آیا تھا مین نے بھی نامہ دیکھا تھا اُسمین تحریر تھا کہ تمکو لازم ہے کہ بدیع الملک کی کمک کرو وہ تمھارے صاحبقران ہین بس فیروز بخت بھی مع لشکر کے جائیگا حضور یقین ہی کہ وہان کچھ خبر آقا کی ملے کیونکہ وہان ہر طرف سے لوگ آئینگے کسی نہ کسی کی زبانی حال معلوم ہوگا اور رسالہ بھی یہی کہتے ہین کہ نہ طاق پر خبر ہی گی ملکہ نے جو یہ سُنا تو فرمایا کہ ضرور چلو سہراب بن لنڈھور ملکہ کے پاس لشکر مین آیا تھا سبکو جمع کیا تھا سلیمان زرنگاری وغیرہ کو اور اپنی راے بیان کی اور کہا تھا کہ ملکہ کی بھی راے ہی سبنے جواب دیا کہ بہتر ہوگا جب یہ راے ہوئی تھی تو پہلے سہراب بن لنڈھور ملکہ کو لیکر مع لشکر کے طرف نہ طاق کے روانہ ہوا تھا اُسکے بعد حاکم قلعہ قمر بخش اسی سبب سے خواجہ تاج الدین

یمنی نے روبرو سہراب ثانی کے بیان کیا ہی کہ مجکو لشکر رستم ثانی راہ مین ملا تھا وہ طرف نہ طاق کے جاتا تھا اُسکا واقعہ یہ ہوا تھا ورنہ یہ ناظرین کو خیال ہوتا کہ رستم ثانی کا لشکر تو قلعہ قمر بخش پر مقیم تھا یہ خواجہ تاج الدین نے کیون بیان کیا کہ نہ طاق کو جاتا تھا لہذا ناظرین کی خدمت مین خلاصہ طور سے عرض کر دیا کہ یہ سبب ہوا اور اسوجہ سے لشکر ملا آدم برسر مطلب جب خواجہ دونون لشکرونکا حال بیان کر چکا رستم ثانی کو اپنے لشکر کی حالت سنکے افسوس ہوا شہریار کو اپنے لشکر کی حالت سنکے تاسف ہوا اور خیال کیا کہ ہم بھی تو نہ طاق پر جاینگے بدیع الملک سے مقابلہ کرنے کو ہمکو ملاقات ہو جائیگی خاموش بیٹھے سنا کیے اب خواجہ نے عرض کیا کہ حضور یہان سے اہل اسلام کا سب حال سماعت فرمائین کہ یہ تباہی ان لوگون پر کیونکر آئی اس اجمال کی تفصیل یہ ہی کہ جب بدیع الملک طرف نہ طاق کے کوچ کر گئے تو اُنکے تشریف لانے کے بعد کئی برس کے ارژنگ بن زمرد ثانی نے کہ یہ اُس بچہ شیطان کا نطفہ نا تحقیق ہی شہر خورشید نگار سے خروج کیا اُسکے پاس کفار ادھر ادھر سے جو بھاگ کر نوشیدہ ہو گئے تھے سب جمع ہو گئے ایک لشکر جنگجو ان کا سخنگان نامے اُسکے ہمراہ ہی اُسنے اس مرتد کو ورغلانا کہ اپنے باپ دادا کے خون کا عوض اہل اسلام سے لو تم خدا کے فرزند ہو دعوے خدائی کرو چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا بہت سے لوگ اُسکو سجدہ کرنے لگے پانچ لاکھ کا لشکر جمع ہو گیا دو فرزند تورج حرامی کے بطن سے دختر فرعون ثانی کے پیدا ہوئے تھے اُنمین ایک ساحر ہی اور ایک پہلوان بڑا نامی و گرامی مثل رستم واسفندیار طاقت رکھتا ہی ان دونون نے بھی لشکر جمع کیا اور جب سُنا کہ ارژنگ نے خروج کیا یہ جا کر اُسکے شریک ہوئے اور اُسکو لشکر کا بادشاہ کیا اور آپ سپہ سالار ہوئے اور سات لاکھ کا لشکر لیکر طرف نہ طاق کے اس قصد سے چلے کہ بدیع الملک سے مقابلہ کرین اور اپنے بزرگون کے خون کا عوض لین یہ مع لشکر کے خاور پر پہونچے حاکم خاور نے شہر سے نکلکر مقابلہ کیا کیونکہ اہل اسلام کا ستارہ گردش مین آچکا تھا حاکم خاور نے شکست کھائی اسیر ہو گیا ارژنگ کا قبضہ خاور پر ہوا مگر فرزند حاکم خاور ناموس اور کل خزانہ لیکر شہر کے دوسرے دروازے سے نکل گیا عیاری کر کے اپنے آقا یعنے حاکم خاور کو رہا کر لیا اور اپنے آقا کو رہا کر کے نکال لیگیا یہ سب ترکستان کی طرف گئے یہان شہر پر ارژنگ کا قبضہ ہوا اہل شہر سے اور ارژنگ سے عہد و پیمان ہوا عہد نامہ لکھا گیا جب باہم عہد و پیمان ہو چکا تب پورے طور سے عملداری ہوئی اتفاق سے ایک دن وہ مرتد یعنے ارژنگ شہر کی سیر کو نکلا اور اُسکا گذر طرف ملک قاسم کے مقبرہ کے ہوا اُسنے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ ملک قاسم کا مقبرہ ہی اور یہ مقبرہ اسی کا ہی جو کہ لقا کی دختر نیک اختر گیتی افروز کو نکال لیگیا تھا یہ سنکے بہت غصہ آیا اور اس مقبرہ کو منہدم کرنے کا حکم دیا سخنگان نے اور ورغلانا وہ مرتد آمادہ ہو گیا اہل شہر مگر کئی آدمی اعلے شریف رذیل صاحب پیشہ و اہل حرفہ سب اپنے اپنے گھرون سے جان دینے پر آمادہ ہو کر گرد مقبرہ کے جمع ہوئے لاکھون آدمیون کا مجمع ہو گیا خداوند کریم نے اپنی قدرت کاملہ سے اُس مقبرہ کو بچایا اور اہل شہر کو بھی ارژنگ نے تو کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا تھا مگر جو کچھ خدا کو منظور تھا وہی ہوا کوئی کیا کر سکتا ہی اُسنے ایک ایسا سبب پیدا کر دیا کہ مقبرہ منہدم ہونے سے بچ گیا مین مقبرہ کے منہدم نہ ہونے کا واقعہ پھر عرض کرونگا پہلے حضور کی خدمت مین ایک جملہ اور عرض کرون جس سے کہ خود حضور کو ظاہر ہو جائیگا کہ مقبرہ

کیونکر بجا وہ واقعہ یہ ہی کہ ارژنگ نے تو خروج کیا ہی تھا اور وہ اہل اسلام پر ظلم و ستم کرہا تھا کہ وہ کافر اور پیدا ہوئے ایک چترنگ بن زمرد کہ جو شہر گلذاریہ مین پیدا ہوا تھا ایک ساحرہ کے بطن سے جسکا نام جمود جادو تھا شداد شاہ حاکم گلذاریہ نے چترنگ کو پرورش کیا تمود جادو ہمشیرہ جمود جادو چترنگ پر عاشق ہوئی چترنگ اپنی سگی خالہ کو اپنے تصرف لایا خوب مزے کیے اور خوب اُسکو راضی کیا اُسنے اسکی خدائی کو درست کیا بہت سے بادشاہونکو اسکا مطیع کیا اور پندرہ سولہ لاکھ سپاہ ہمراہ لیکر چترنگ نے شہر گلذاریہ سے خروج کیا اس قصد سے کہ پہلے ارژنگ سے مقابلہ کرکے اُسکو قتل کرون اور اپنے خدائی کو ترقی دون اُسکے بعد اہل اسلام سے مقابلہ کرون اور یہ مشہور کیا کہ مین خدائے برحق ہون اور اصلی فرزند ہون زمرد ثانی کا ارژنگ زمرد کا غلام تھا اسنے جھوٹا دعوے کیا ہی کہ مین فرزند ہون زمرد کا خواجہ بازرگان نے تمام حالات چترنگ کے خروج کے بیان کیے روبرد سہراب ثانی کے جو کہ مین تحریر کر چکا ہون اُسکے بعد بیان کیا کہ یہ دونون کافر ہین کچھ اصل نہین رکھتے ہین مگر ہان ایک ان سب سے زیادہ دشمن قوی اور عدوے جانی اہل اسلام کا پیدا ہوا ہی کہ جوان سب سے زبردست ہی اور جسکے ہاتھ سے ہزارون اہل اسلام درجہ شہادت پر فائز ہوئے بیگناہ اور یہ ساری خرابیان اُسکی ڈالی ہوئی ہین اور یہ سب ملک اُسی کے تباہ کیے ہوئے ہین خداوند کریم اُسکے شر سے سب اہل اسلام کو بچاوے اسنے دین آفتاب پرستی کو رواج دیا ہی وہ مرتد کافر ازلی کہتا ہی کہ مین فرزند ہون خداوند آفتاب کا اور نائب ہون مجکو سجدہ کرو اور لوگ اسکو سجدہ کرتے ہین نہ معلوم کیا خاصیت ہی اُسکے چہرے مین جہان اُسنے نقاب اُٹھائی خود بخود لوگ سجدہ کرنے لگتے ہین بظاہر کوئی چیز ایسی نہین معلوم ہوتی ہی کہ جسکے سبب سے سجدہ کرین کہ کوئی چیز سحر کی ہو کہ مسحور ہوکر سجدہ کرین جیسے کہ زبرجد شاہ کے تاج مین لعل تھا جسکو ساحر مشمش بنایا تھا اُسکے سبب سے لوگ اُسکو سجدہ کرتے تھے اسکے پاس نہ لعل ہی نہ کوئی اور شی ہی صرف آفتاب کے اُٹھانے سے یہ اثر ظاہر ہوتا ہی حضور اس کافر نے شہر آفتاب نما سے خروج کیا ہی اور تمام عالم کو درہم و برہم کیا ہی اسکا واقعہ یون ہی کہ مشرق کی طرف ایک اقلیم ظاہر ہوئی ہے کہ جسکا نام اقلیم خورشید ہی اُسمین تیرہ ملک بہت بڑے بڑے ہین اور ہر ملک مین ایک بادشاہ ہی اور سب کا بادشاہ اعلی افریق شاہ تھا جو کہ اب برجیس کا پیغمبر بنا ہوا ہی شہر افریقیہ بادشاہ دوسرا ملک ہین اسوقت نام فرض کرگیا ہون اس اقلیم کا دارالحکومت تھا شہر آفتاب نما ہے اور ہر ملک کے باشندے علیحدہ علیحدہ دین و مذہب رکھتے تھے اتبوسب آفتاب پرست ہین کوئی شجر پرست تھا کوئی حجر پرست اسی طور سے سب دین باطل رکھتے تھے انھین ملکون مین ایک ملک ہی کہ نام اُسکا شہر آفتاب نما ہی اُسکا بادشاہ خورشید شاہ تھا مذہب آفتاب پرستی رکھتا تھا اُسکی ایک دختر ناکتخدا ملکہ سیمتن نامے بہت حسین تھی اُسکے مثل کوئی عورت اُس اقلیم مین خوبصورت نہ تھی اُسکے دل مین یہ بات پیدا ہوئی کہ خداوند آفتاب مجپر عاشق ہین اُس قحبہ کے دل مین آفتاب کا عشق پیدا ہوا اب جو اُس نے کہا کہ تم اپنی شادی کرو اُسنے صاف جواب دیا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین معشوقہ خداوند ہو کر بندہ کو قبول کرون اور بندہ کے تصرف مین جاؤن خداوند میرے اور مین عاشق ہون اور مین خداوند پردہ نکالے باہرون کھڑی ہوئی آفتاب کی طرف سونے کیے ہوئے راز و نیاز کی باتین کیا کرتی تھی اور کہتی تھی کہ

خداوندا بتو اپنے فراق مین اپنے عاشق کو نہ تڑپایئے اور میرے پاس تشریف لایئے اپنے وصل
سے شاد فرمایئے مین آپکی جدائی مین رات و دن تڑپا کرتی ہون کہانتک تڑپایئگا کیا تشریف
نہ لائیگا اگر کسی اتفاق سے ابر آگیا تو بیقرار ہو کر کہتی تھی کہ آپ نے کیون اپنے روے زیبا کو نقاب
مین پوشیدہ کر لیا ہی کیا آپ کچھ مجھسے خفا ہین مین تو یہ خیال اپنے دل مین کرتی ہون + مضرعہ
گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی + آپ کے روے زیبا کو دیکھکر تسلی دیتی ہون اے خداوند
اسی طور سے ایک مدت گذری ایک دن جو وہ سیر باغ کو گئی تو ایک ساحر اسیر عاشق تھا وہ
ایک جوان حسین بنکر باغ مین آیا اسدن اتفاق سے ابر تھا اسنے پوچھا کہ تو کون ہی اسنے
جواب دیا کہ تیرا عاشق خداوند آفتاب جسکو تو ہمیشہ طلب کیا کرتی تھی یہ سنتا تھا کہ وہ خوش ہو گئی باہم دونون
بعد عقد کے ہم بستر ہوے خوب مزے اڑے اسنے اسکا قفل سربستہ اپنی کلید سے کھولا شیشہ
عصمت اور عفت کو توڑا وہ شیطان کی خالہ اسکے وصل سے شاد ہوئی حمل رہگیا اب وہ ہر روز
آنے لگا دن بھر تو آتا نہین ہے جب آفتاب غروب ہوتا ہے تب آتا ہی اسکو ایک زمانہ گذرا آثار
حمل ظاہر ہونے لگے اتو چر چاہوا اباپ کو خبر ہوئی وہ قتل پر آمادہ ہوا اسنے بیان کیا کہ مین خداوند
سے حاملہ ہون مجکو خداوند کا حمل ہی خداوند نے مجھے عقد کیا آسمان پر سے تشریف لاکر آخر کو
قرار پایا کہ یہ قسم کھانے آگ مین گرے اگر سچی ہی تو زندہ رہیگی ورنہ جل جائیگی اسنے قسم کھائی زندہ
رہی سب کو یقین ہوا کہ یہ سچی ہی اسدن سے اسکی بڑی عزت ہوئی اور بعد گذرنے ایام حمل کے
لڑکا پیدا ہوا اسکا فورسید شاہ نے برجیس نام رکھا اب وہ لڑکا پرورش پانے لگا اسکے پیدا ہونے کے
بعد ایک دختر پیدا ہوئی کہ جسکا نام ملکہ ثریاے سیمتن رکھا گیا وہ لڑکی نہایت حسین اور خوبصورت پیدا
ہوئی اسکی تعریف کیا کرون خواجہ نے ملکہ ثریاے سیمتن کی بہت تعریف کی اور کہا کہ واقعی یہ امر
ہی کہ وہ حوران جنت سے اور پریزادان قاف سے حسن مین وہ چند ہی تمام حسینان جہان و مہ جبینان زمانہ
اسکی کنیز بن ہین اگر شیرین و لیلے ہوتین تو اسکے کف پا کے برابری نہ کر سکتین وہ بلقیس ثانی ہی
پریزادان قاف اسکی لونڈیان معلوم ہوتی ہین اس ماہ پارہ کا اب سن کوئی بارہ برس کا ہوگا مگر پیچ
تو یہ ہی کہ اسکو خود خداوند کریم نے اپنے ید قدرت سے بنایا ہی اسکو نور کے سانچے مین ڈھالا ہی کیا
برجیس جوان ہوا اب اسکو خدا نے ترقی دی ایک قلعہ ملیا رکیا ہی کہ اسکا نام قلعہ آفتاب نما ہے
اسکے بڑے بڑے سامان ہین خواجہ نے سب سامان اور سب کیفیت برجیس کی خدائی اور تمام
اقلیم کے لوگونکا اور اطراف جوانب کے لوگون کا آآکر آفتاب پرست ہونا اور لشکر کا اور سردارونکا
جمع ہونا خواجہ حسین کا جانا شہر آفتاب نما مین اور ملکہ ثریاے سیمتن کی تصویرون کا بنانا اور خاورمین
آکر ارژنگ کو تصویر دینا ارژنگ کا عاشق ہونا اور مقبرہ کے کھودنے سے باز آنا اور ارژنگ کا
نامہ پاس برجیس کے روانہ کرنا اور سہیل شیر صولت کا مطیع ارژنگ ہونا ہزار سوارونکا وہ چاک شدہ نامہ
لیکر آنا ارژنگ کا برہم ہو کر سولہ لاکھ سے برجیس پر لشکر کشی کرنا راہ مین قراسنب پیرغرما سے
مقابلہ ہونا اسکا مطیع ارژنگ ہونا ارژنگ کا اقلیم خورشید یہ مین پہونچکر قریب شہر آفتاب نما
مین فروکش ہونا برجیس کا اپنے ہمشیرہ خونخوار شاہ کو بتیس لاکھ سے برائے مقابلہ روانہ کرنا
چترنگ کا قریب خاور پہونچکر خبر پانا کہ ارژنگ شہر آفتاب نما کو گیا ہی ہمشیرہ برجیس پر عاشق ہو کر
چترنگ کا بھی مع لشکر کے یہ خبر پاکر اسی طرف جانا اور وہان پہونچکر ارژنگ و چترنگ مین جنگ

پیکار کا ہونا چرتنگ کا ارزنگ سے عاجز ہوکر باہم صلح کرنا دونوں کا شریک ہوکر لشکر برجیس سے مقابلہ کرنا اور طریقہ جنگ لشکر برجیس
سے آفتاب کا ظاہر ہوکر جلانا اور گرد حریف کو قتل کرنا بہت سے ساحران لشکر ارزنگ چرتنگ کا مارا جانا اور شہادت اسلم
بن تیورج کا یعنے اژدر جادو کا آنا اور مقابلہ کرنا آفتاب کے سحر سے قتل ہونا بصلاح بختگان ارزنگ
و چرتنگ کا برجیس سے صلح کرنا اور برجیس کا قبول کرنا ارزنگ وغیرہ کا برجیس کو ورغلان کرکے
برائے مقابلہ اہل اسلام لشکر کشی کرانا برجیس کا لشکر کثیر ہمراہ لیکر شہر آفتاب نما سے خروج کرنا
بڑی شان و شوکت سے فرنگوشیہ پر پہونچکر نامہ لکھا برجیس کا حاکم فرنگوشیہ کا مقابلہ کرنا اور شہر فرنگوشیہ کا ہاتھ
سے برجیس کے لشکر کے تباہ ہونا حاکم فرنگوشیکا فرار ہونا زرنگوشیہ پر جانا برجیس کا وہان سے پہونچنا حاکم
زرنگوشیہ کا شرطیہ اطاعت کرنا اسی طور سے برجیس کا ممالک اہل اسلام کو تباہ و برباد کرتے
ہوئے دین آفتاب پرستی کو رواج دیتے ہوئے نہ طاق کی طرف روانہ ہونا سب بیان کیا روبرو
سہراب ثانی کے اور بیان کیا کہ طریقہ جنگ برجیس یہ ہی کہ کسکے لشکر پر ایک آسمان نیلگون یا سونسی رنگ کا
محیط بہتا ہی جہان حریف کے پہلوان کے لشکر برجیس کے پہلوان پر ظاہر ہوا اُدھر آسمان شق ہوا
اُس سے آفتاب پیدا ہوا آفتاب کا ظاہر ہونا تھا کہ ایسی گرمی پیدا ہوئی کہ ہر ذی روح بیقرار ہوگیا
اور اسقدر عطش ہوئی کہ زبانین نخل آئین ہر شجر فجر کے زمین سے شعلہ نکلنے لگے ذرے مثل انگر
کے جلنے لگے پانی کھولنے لگا مگر یہ سارے آفات حریف کے لشکر مین ہوتے ہین لشکر برجیس پر نہین ہوتے
اُنکو معلوم بھی نہین ہوتا ہی اُدھر وہ آفتاب بلند ہوکر اُس پہلوان کے مقابلہ مین آیا کہ جو پہلوان لشکر
برجیس سے ہم نبرد ہی ادھر عکس آفتاب کا عکس پہلوان حریف پر پڑا اُسکی جسم سے خود بخود دھوان
نکلا اس طور سے کہ جیسے شمع کو روشن کیجیے اور اُس سے دھوان بلند ہوتا ہی بعد تھوڑی دیر کے پہلوان
مقابل ہوکر لشکر برجیس کے پہلوان سے لڑا وہ خاک ہوکر گر پڑا یہ ہوا کہ وہ آفتاب کڑک کر اُسپر
گرا اور اُسکو جلا کر خاک کر دیا اس طور سے مقابلہ ہوتا تھا خیر اس حربہ سے کون بچ سکتا ہی اور
اور اسکے روکنے کی کیا تدبیر ہی خدائی ہی بچائے اور اپنا فضل کرے اور اُسکے شر سے کل اہل اسلام کو
بچائے اور اُسکے ظلم و بدعت سے پناہ دے برجیس نے جو شرط پناہ کی رکھی ہی اُسکا یہ طریقہ ہی کہ جس بادشاہ
نے اطاعت کی وہ تو بمع شہر و اہل شہر کے محفوظ رہا ورنہ جہان قلعہ بند ہوا وہ آفتاب طالع ہوا اور مقابل
اُس شہر کے آیا اُسکا طالع ہوتا اور مقابل مین آنا غضب تھا کہ ہر در و دیوار و زمین سے شعلے نکلنے
لگے اور شہر جلنے لگا اہل شہر ہلاک ہونے لگے عمارت شہر کی گرنے لگی دم بھر مین یہ حالت ہوگئی کہ یہ بھی
نہ معلوم ہوتا تھا کہ یہان کبھی شہر آباد تھا حضور ارشاد فرمائین کہ اس سے کون بچ سکتا ہی خدا ہی اپنا
فضل و کرم کرے تو شاید اہل اسلام کی جان و آبرو بچے اسی خوف سے تو ہزارون بادشاہان اسلام نے برجیس
کی اطاعت کرلی اور دیگر مذہب کے لوگون نے کون اپنے کو اس آفت مین مبتلا کرے یہ آفتین
سر پر اہل اسلام کے نازل ہوئی ہین جنکا مین نے روبرو حضور کے ذکر کیا اور اہل اسلام آجکل ان
مصائب مین مبتلا ہین خداوند کریم اُنکے حال پر اپنا رحم فرمائے واسطہ بزرگان دین کا اور اُنکو اس
آفت سے نجات دے دیجیے یہ بلا کیونکر اہل اسلام کے سر پر سے دفع ہوتی ہی اب تو اُنکا ستارہ
گردش مین ہی اور کب اُنکو راحت ملتی ہی ہر ایک کی یہ حالت ہی کہ بیان طلب ہی سرہا ہی اور زندگی سے مایوس ہی اب سنیا ہی
کہ وہ کافر اسی طور سے قتل و غارت کرتا ہوا طرف سمندر یہ کے گیا ہی حضور ہزارون اہل اسلام بیگناہ
اُسکے ہاتھ سے قتل ہوئے دیکھے اُنکا خون کب رنگ لاتا ہی اور کون عوض لیتا ہی یقین ہی کہ صاحقران

ثالث کے ہاتھ سے یہ اس ظلم و بدعت کی سزا پائیگا یہ سب حال بیان کرکے خواجہ بازرگان خاموش ہو رہا سہراب ثانی نے جو یہ واقعات آفت خیز سُنے اور اہل اسلام کے تباہی کی حالت سماعت فرمائی بہت افسوس کیا اور فرمایا کہ واقعی بہت سخت آفت اور بلا نازل ہوئی ہی خیر دیکھا جائیگا اب ہم آگے ہین ان سب کا فرونکا بندوبست ہو جائیگا اُس ارژنگ کی کیا لیاقت ہی اور چترنگ کی کیا حقیقت ہی اور برجیس کیا چیز ہی سب اپنے اعمال کی سزا پائینگے اب تمام عالم مین دین اسلام رواج پائیگا تم دیکھنا کہ کیونکر برجیس میرے ہاتھ سے قتل ہوتا ہی فضل خدا سے اُسکی اس شان و شوکت کو مٹاتا ہون یہ سُنکے بھی لایق دید ہونگے یہ کہکر سہراب ثانی خاموش ہو گئے اب یہ حقیر ناظرین کی خدمتین دست بستہ عرض کرتا ہی کہ خواجہ تاج الدین یمنی نے کل حالات خروج ارژنگ و چترنگ و خروج برجیس مفصل روبرو رستم ثانی وغیرہ کی بیان کیے تھے مین نے بسبب طول کے نہین تحریر کیے اُسمین بھی بعض واقعات کو تحریر کیا گو یہ خیال ضرور ہوا کہ طبع ناظرین کو گران گذریگا اس خیال سے تحریر کیا گو مکرر ہوگیا کہ شاید ناظرین نے فراموش فرمایا ہو اور بدون اِسکے چارہ بھی نہ تھا کیونکہ سلسلہ عبارت کا نہ ملتا تھا میری اس خطا کو ناظرین معاف کرین یہ خیال کرکے داستان دوہرانا ہوگی اور طول کا بھی خیال ہوا مین نے پھر نہ تحریر کیا وہ سب واقعات خواجہ نے بیان کیے جو کہ مین جلد اول و دوم و جلد سوم کے بعض مقامات پر تحریر کر چکا ہون ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہونگے آمدم برسر مطلب سہراب ثانی نے خواجہ سے فرمایا کہ یہ بیان کرو کہ اب تم کدھر سے آتے ہو اور کہان جاؤگے اور تمھارے پاس کوئی تصویر ہی اُس ملکہ کی کہ جسکی تمنے بہت تعریف کی ہے ذرا ہم بھی دیکھلین خواجہ نے دست بستہ عرض کیا کہ حضور ایک تصویر ملکہ ترمانے سیمتن کی میرے پاس موجود ہی وہ مجکو خواجہ حسین نے بطور تحفہ کے دی تھی یہ کہکر کہ ای بھائی یہ تحفہ مجکو اقلیم خورشید سے ہاتھ آیا تھا وہ مین نمکو دیتا ہون بحفاظت رکھنا یہ آیندہ تمھارے کام آئیگا حضور جب سے وہ تصویر میرے پاس ہی اگر حضور کو اُسکے ملاحظہ کی خواہش ہی تو بسم اللہ مین حاضر کرتا ہون اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ تم کہان سے آتے ہو یہ غلام فی الحال ظلمات سے آتا ہی کچھ جواہرات کی تلاش مین گیا تھا اور اب شہر مصروفیہ کو جاتا ہے جو یہان سے بہت قریب ہی اور یہ صحرا بھی اُسی کی سرحد مین ہی یہان کا بادشاہ مصروف کج کلاہ کے نام سے مشہور ہی اُسکے تین فرزند ہین جمہور کج کلاہ منصور کج کلاہ حضور کج کلاہ اور ایک بھائی ہی صفدر کج کلاہ اور آٹھ ملک اُسکے زیر حکومت ہین اور بہت زر ریز ہین چنانچہ مصروف نے یہ تدبیر کی کہ شہر صفدریہ و شمالیہ اپنے بھائی کو دیدیا ہی وہ اُن دونون ملکون پر تین حکومت کرتا ہی اور بہت بہادر ہی اور جمہوریہ و جمالیہ اپنے بڑے فرزند کو دیا ہی وہ اُن ملکونکا حاکم ہی اور نہایت شجاع ہی اور شہر منصوریہ اور مسروریہ اپنے منجھلے فرزند کو مرحمت کیا وہ وہانکا بادشاہ ہی اور بہت زبردست ہی شہر مصروفیہ اور حضوریہ اپنے فرزند خرد کو دیا ہی وہ وہان کا حاکم ہی مگر ابھی خود حکومت کرتا ہی حضور کج کلاہ فرزند خرد اِن سب مین بہادر اور جری ہی شہر مصروفیہ ان سب ملکون کا دارالحکومت ہی یہ سب مصروف شاہ کو باج دیتے ہین حضور اول تو یہ سب لقا پرست رہے ہین بعد اُسکے زردپرستی اختیار کی اُسکے بعد جب ارژنگ نے خروج کیا ارژنگ پرست ہوگئے مگر اب تھوڑے زمانہ سے آفتاب پرست ہوگئے ہین جب سے برجیس نے خروج کیا اور برجیس کا نامہ ان کے پاس ایا لشکر بھی بیشمار ہے ساتھ عدل و انصاف کے حکومت کرتے ہین مگر حضور ایک بڑی خرابی ہی

اسی سبب سے کوئی تاجر اُدھر نہین آتا ہی وہ خرابی یہ ہی کہ جہان آپ فروکش ہین یہان سے تھوڑے
فاصلے پر ایک بیشہ ہی کہ اُسکا نام بیشہ مصروفیہ ہی اسمین ایک دیوانہ رہتا ہی کہ جسکا نام مصروف دیوانہ
ہی نہایت زبردست ہی بادشاہ کی طرف سے اُسکا مشاہرہ مقرر ہی اُسی کے بھروسہ پر مصروف
شاہ حکومت کرتا ہی جو کوئی لشکر کشی کرکے آتا ہی دیوانہ نکلکر مقابلہ کرتا ہی اور لشکر کو شکست دیتا ہی
اور مصروف کجکلاہ کی اُسکے سب سے ہر طرف دھاک بندھی ہوئی ہی کبھی کوئی لشکر کشی نہین
کرسکتا ہی دوسری خرابی یہ ہی کہ جو کوئی قافلہ آتا ہی وہ چڑھکر آتا ہی لوٹ لیجاتا ہی اُس دیوانہ کے
سبب سے بہت پریشانی ہی جری اتنا بڑا ہی کہ کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہی مجکو اس امر کا خوف ہی
کہ ایسا نہو کہ وہ حضور کے فروکش ہونے کی خبر پائے اور اگر پریشان کرے تو بڑی خرابی ہو مصروف
کج کلاہ کو حال معلوم ہو اور وہ دیوانہ کو برائے مقابلہ حضور روانہ کرے اُسکے ساتھ چالیس ہزار
دیوانے ہین میرے نزدیک مناسب ہوگا کہ جو حضور یہان سے کسی اور طرف تشریف لیجائین اور کسی
مقام پر قیام فرمائین تاکہ دیوانے کی شر سے محفوظ ہو جائین یہ کلام سُنکے خواجہ کا سہراب ثانی نے
ابرو پر بل ڈال کے فرمایا کہ اُس دیوانے کی بھی یہ حقیقت ہی کہ ہم اُسکے خوف سے کہین اور
چلے جائین یہ۔ تمنے کیا کہا ایسا خیال بھی نہ کرنا انشاء اللہ تعالے اُن ملکون کو ہم اسلام آباد کرینگے
مصروف کجکلاہ کی ساری بجکلاہی نکل جائیگی اگر دین اسلام نہ قبول کریگا اُس دیوانے کس بل کو ہم کم کرینگے
اُس موذیکا ہم سر قلعین گے اب یہ بھی ممکن ہی کہ یہ شہر اسلام آباد نہون اب یہان سکہ اسلام رائج
ہوگا نشان دین یہان بلند ہوگا ہمارے خداوند کریم نے ہمکو ان لوگون کی ہدایت کے لیے یہان پہونچایا
ہی وہ دیوانہ یہان آئے تو دیکھنا لانے کردار کی کیسی سزا پاتا ہی ہم دیوؤن سے تو خوف نہین کرتے
ہین دیوانہ کیا چیز ہی خیر معلوم ہوا اب تم وہ تصویر ہمکو دو تاکہ ہم دیکھین ہمپر یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ ہم
شہر آفتاب پرستون کے قریب اُترے ہین آتے ہی ہمارے قبضہ مین آیا ملک بفضل خدا سے
آئے یہ شگون نیک ہی خواجہ نے کہا کہ خدا ہم چنین کند کسی طور سے تو کفار کا زور کم ہو خداوند
کریم آپ کو سلامت و باکرامت رکھے کہ آپ نے ہم لوگون کی پرستی پر کمر کسی ہی یکبارگی ایک صندوقچی کمر
سے جھوٹی سی نکالی اُسکو کھولا اور ایک ورق تصویر کا نکالا اُسکو دونون ہاتھون پر رکھکر سہراب ثانی کے پیش کیا شاہزادہ نے وہ تصویر لیکر اب جو اُسکو دیکھا اور ملاحظہ فرمایا کہ اُس
پارچہ حریر پر بہت سی تصویرین ہین پیشانی پر تحریر ہی کہ اس ورق پر تصویر ملکہ شریاے سیمتن ہمشیرہ
پرنسس آفتاب پرست ہی اب جو شاہزادہ نے غور سے دیکھا تو ایک آفت جان آرام دل مشتاقان
کو جھرمٹ مین خواصون کے بیٹھا دیکھا کہ از سر تا پا دریاے جواہر مین غوطہ مارے ہوئے ہی
مگر یہ عالم ہی کہ اُس تصویر سے نور ساطع و لامع ہی دیکھا کہ ایک حسین مہ جبین مہ تمکین حسینان جہان
کے سر کا تاج بصد ناز و انداز لباس سبز پہنے ہوئے ہاتھ مین یاقوت نگار کی چھڑی لیے ہوئے
کھڑی ہی مصور نے وہ تصویر اس خوبی سے بنائی ہی کہ کوئی مقام باقی نہین رہا ایک حور بہشتی ہی کہ
کھڑی ہی اُسکے حسن و جمال کی کیا تعریف ہو تصویر سے اُسکے حسن و جمال کی خوبی ظاہر ہوتی ہی
زلفین عنبرین کس ناز کے ساتھ دوش پر پڑی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ نافہ مشک دستے کو موجود ہین
آنکھین ایسی کہ جو غزالان ختن کو شرمندہ کرین ابرو ایسے معلوم ہوتے ہین کہ دو بیلی ہوئی ملوارین
رکھین ہین پیشانی ماہ کو شرمندہ کرتی ہی عارض گل خورشید کو خجل کرتے ہین گردن صراحی دار

دندان مثل گوہر نایاب کے لب نازک مثل گل بصوسن کے نازک یا مثل برگ گل سبز سینے پر جون گا
انہار جو کہ عاشقون کے پایمال کرنے کو کافی ہی اور نوگرفتار مشتاقون کے شکار دل کو لیوے وافی ہی بموجب شعر
جائے دیدار حد بشد دور ✤ نہ دیدہ از پری نہ شنیدہ از حور ✤ گو تصویر بھی اصلی صورت نہ دکھی
بھی مگر شاہزادے کی یہ حالت ہوئی کہ ایک دم دل دوز بھا کہ پار گذر گیا تصویر کو دیکھکر شاہزادہ
ملکہ ثریا بے یمین پر عاشق ہو گیا اسکے دام گیسو مین بیطس گیا خیال کیا کہ جسکی تصویر ہی یہ حسن جمال
پیدا ہی اسکی اصلی صورت کیسی ہوگی دوسرے زبانی خواجہ تاج الدین یمنی کے سن چکا ہی کہ بہت
حسین ہی جیسا کہ شاعر کہتا ہی شعر نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ✤ بسا کین دولت از گفتار خیزد
مین ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ مین نے بسبب طول کے بالکل سراپا ملکہ کا نہین تحریر کیا ہان
جہان ملکہ اور شاہزادہ سے عشق ہوگا وہان سراپا تحریر ہوگا یہان کوئی ضرورت نہ تھی صرف مختصر طور سے
کچھ تحریر کیا کہ جسکو دیکھکر شاہزادہ عاشق ہوا یہ حالت شاہزادہ کی اس تصویر کو دیکھکر ہوئی کہ مونہہ سے
بیساختہ آہ نکل گیا مگر فوراً نقابداروں کا خیال آگیا تصویر کو ہاتھ سے رکھدیا اپنے دل کو سنبھالا
اور صبر کیا مگر دل کی یہ حالت تھی کہ مثل ماہی بے آب کے بیقرار ہو رہا ہی یہی طپش دل کی تقاضا کرتی ہی کہ کسی طور
سے صاحب تصویر کو دیکھین اور اس سے ملاقی ہون اس حور جمال کا فراق گوارا نہوگا مگر شاہزادہ
نے ضبط کرکے اور خواجہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ ای خواجہ اگر تمھارا نقصان نہو تو یہ تصویر ہمارے
ہاتھ فروخت کرو جو ہم کہو ہم اسکی قیمت تمکو دین خواجہ بازرگان چونکہ مرد جہاندیدہ گرم سرد عالم چشیدہ
سمجھ گیا کہ یہ جوان رعنا ملکہ پر عاشق ہو گیا اب ضرور برجیس کی شامت آئی ہی یہ ثریا بے یمین کے
عشق مین اُدھر کو جائیگا برجیس سے ملکہ کو طلب کریگا وہ انکار کریگا معرکہ پڑیگا خداوند کریم اسکو
اسکے شر سے بچائے یہ اپنے دل مین خیال کرکے شاہزادہ سے عرض کیا کہ حضور کے کس کام کی
یہ تصویر ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ نہین ہمکو بہت پسند آئی ہی کیسی کاریگری سے بنائی ہی ہم
ضرور اسکو خرید کرینگے تب خواجہ نے عرض کیا اگر پسند آئی ہی تو یہ حاضر ہی کوئی قیمت کی ضرورت
نہین ہی مین آپ کا ایک ادنی غلام ہون اس پرچہ کاغذ کی کیا اصل ہی کہ مین آپ سے قیمت لون
شاہزادہ نے فرمایا کہ معلوم ہوا تمکو یہ تصویر دینا منظور نہین ہی جو تم ایسی تقریر کرتے ہو خواجہ نے
عرض کیا کہ بھلا میری بھی مجال ہی کہ مین حضور سے ایک پرچہ کاغذ کو عزیز کرونگا جو حضور کے مزاج
مین اگر قیمت کی ضرورت مین یہ نہین چاہتا ہون کہ حضور غلام سے ناراض ہون شاہزادہ نے یہ سنکے حکم
دیا کہ دس ہزار زر سرخ بابت قیمت تصویر کے اور ایک خلعت بیش قیمت و بیس ہزار زر سرخ
بابت اس کام کے کہ خواجہ نے اپنا رچ کرکے ہمارے روبرو تمام دنیا کا حال بیان کیا خواجہ کو دیا جاے
یہ حکم دینا تھا کہ اسیوقت ملازمون نے بغیر مہر و نشانی کے موافق حکم کے سب روپیہ وغیرہ لاکر خواجہ
تاج الدین کو دیا خواجہ نے اٹھکر سلام کیا اور وہ خلعت پہن لیا اور روپیہ وغیرہ اپنے ملازمون
سے کہا کہ اسکو قافلہ مین لیجاؤ لوگون نے صفت و ثنا شاہزادہ کی کی اور دست بستہ عرض کیا کہ پیر مرشد
طور سے عرض کرتا ہون کہ حضور یہان سے تشریف لیجائین ایسا نہو کہ خدانخواستہ دیو کے ہاتھ سے
کچھ بندگان عالی کو زحمت پہونچے یہ عرض کرکے سب احوال دیوانے کا بیان کیا جو کہ مین نے سابق
مین انہین جزون مین تحریر کیا تھا شاہزادہ نے فرمایا کہ خواجہ تمکو کیا ہوا ہی کہ تم ایک مرتبہ کہتے ہو
کہ وہ دیوانہ کیا چیز ہی کہ جسکے خوف سے ہم چلے جائین خدا ایسا کرے کہ وہ دیوانہ اسوقت آجائے

تمھارے سامنے تو سارا اُسکا دیوانہ پن نکالدون ساری دیوانگی بھول جائے خواجہ نے عرض کیا کہ خداوند کریم آپ کی ہمت اور طاقت مین زیادتی فرمائے ضرور ایسا ہوگا در اصل آپ کے روبرو اُسکی کیا مجال ہی اور کیا اصل ہی ہان حضور اب آپ بھی اپنے حالات سے غلام کو آگاہ فرمائین کہ آپ خاندان حمزہ صاحبقران سے ہین یا نہین اور آپکا کہان سے تشریف لانا ہوا ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ ای خواجہ تاج الدین یمنی تم اس امر مین اصرار نہ کرو سن لو کہ مین پردہ قاف سے آیا ہون یہ فرما کر اپنا طلسم کو فتح کرنا اور سب واسباب لیکر طرف دنیا کے روانہ ہونا راہ مین دیو ابلاغ سے مقابلہ ہونا اُسکا اطاعت کرنا اور اپنا پردہ دنیا پر آنا اور اس مقام پر فروکش ہونا بارگاہ وغیرہ برپا کرا کے جو لشکر دیو وپریزاد ہمراہ آیا تھا اُسکو رخصت کرنا دیو ہامان کے مقابلہ کا حال سب بیان کیا اور فرمایا کہ یہ نقابدار بھی نہایت بہادر وجری ہین مین ایسا انکا ادنا غلام ہون یہ سب عزت اُنکی دی ہوئی ہی یا خداوند کریم کی ای خواجہ تم اس امر مین اصرار نہ کرو کہ مین کون ہون اور کس خاندان سے ہون اور یہ نقابدار کون ہین اس امر کے نہ ظاہر کرنے مین ایک مصلحت ہی اور ایک راز پوشیدہ ہی جب اُسکا وقت آئیگا ظاہر ہوگا ابھی وقت نہین آیا صرف اسیقدر کافی ہی کہ مین ایک عبد ذلیل خداوند جلیل ہون اگر تم اس امر کے ظاہر کرنے کی زیادہ کوشش کروگے اور اصرار کروگے تو صدمہ ہوگا اس امر کو بیان نہین کرینگے جسوقت اسکے ظاہر ہونے کا وقت آئیگا خود ظاہر ہو جائیگا تمیر کیا منحصر ہی ایک عالم پر ظاہر ہوگا اسوقت کے ظاہر ہونے مین نقصان ہی یہ جو سہراب ثانی نے فرمایا خواجہ نے بھی اپنے دل مین خیال کیا کہ کیا ضرور ہی کہ جو اتنے بڑے شخص کو ذرا سی بات کے لیے ناخوش کرو ہان کوئی مصلحت ہوگی یہ تو ہمارا دل گواہی دے چکا ہی اور ہمپر ظاہر ہو چکا ہی کہ یہ جوان خاندان حمزہ صاحبقران مین سے ہی کبھی نہ کبھی حال ظاہر ہوگا دل مین خیال کرکے خواجہ تاج الدین یمنی ساکت ہوگئے پھر نہ اصرار کیا تھوڑی دیر کے بعد عرض کیا کہ اب غلام رخصت ہوتا ہی اجازت ہی سہراب نے یہ فرمایا کہ ای خواجہ تم ہمسے ناخوش تو نہین ہوا اور یہ بتاؤ کہ پھر کبھی آؤگے یا نہین خواجہ نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ غلام بھی کہین آقا سے ناخوش ہوتے ہین بھلا میری بھی یہ لیاقت ہی کہ مین ایسے مالک اور آقا سے ناخوش ہون آپنے میری وہ عزت اور آبرو فرمائی کہ کوئی اعلےٰ مرتبہ کا بادشاہ نفرماتا وہ عزت کی ہی جو کہ بڑے بڑے بادشاہون کی ہوتی ہی اور یہ جو حضور نے فرمایا کہ پھر کبھی آؤگے کیون نہ حاضر ہونگا جب شہر مصر وقیہ سے واپس ہونگا اور حضور کا لشکر یہان فروکش ہوگا ضرور حاضر ہونگا یا جس مقام پر لشکر ہوگا حضور سے ضرور ملاقی ہونگا اور خدمت مین حاضر ہونگا ایسے قدردان کہان ملتے ہین یہ کہکر خواجہ نے قصد کیا کہ اُٹھون کہ شاہزادے نے فرمایا کہ خواجہ ابھی اور ٹھہرو اور کچھ خبرین بیان کرو خواجہ تاج الدین حالات ظلم وبدعت برجیس بیان کرنے لگا یہ تو بیان حالات برجیس بیان کر رہا ہی شاہزادہ مع نقابداارون واہل دربار کے سن رہا ہی ناظرین کو یاد ہوگا کہ مین عرض کر چکا ہون کہ کوتوال شہر مصر وقیہ بحکم اپنے بادشاہ کے برائے دریافت حال چل چکا ہی وہ یہان آکر بہونچا لشکر مین تمام عجائبات ونادرات قاف دیکھتا ہوا اور سیر کرتا ہوا خیزان خیزان قریب دربار گاہ کے پہونچا دیکھا کہ درگہ سالار بیٹھا ہوا ہی اسنے قصد کیا کہ اندر جاؤن کہ درگہ سالار نے للکار کر کہا کہ یہ کون نے ادب ہی کہ بدون اجازت جانے کا قصد رکھتا ہی کیا کبھی کسی بادشاہ کی دربار مین جانے کا اتفاق نہین ہوا ہی جو یون بیباکانہ جانے کا قصد رکھتا ہی کیا یہ نہین معلوم کہ

کدربار کسکا ہی یہ دربار نقابداران قاف ونہنگان دریاے مصاف وشیران دشت شجاعت وہزبران
بادیہ جرات وصاحبقران زمان کا ہی یہان بدون اجازت کے دیو قدم نہین رکھ سکتا ہی انسان کی
کیا اصل ہی یہ جو دُانٹ کر کہا کوتوال تھم گیا اور کہا بھائی خفا کیون ہوتے ہو مین نے یہ خیال کیا تھا
کہ یہان کوئی سودا گر اترا ہی یہ جیمے وغیرہ آپکے برپا ہین مگر طریقے اور قاعدہ سے معلوم ہوا کہ
یہ کوئی بادشاہ جلیل القدر فروکش ہی اور تمھاری تقریر سے بھی ظاہر ہوا لہذا مین معافی کا خواستگار
ہون تم جاکر اپنے آقا سے میری طرف سے عرض کرو کہ شہر مصروفیہ سے ایک کوتوال شہر اپنے بادشاہ کے
حکم سے آپکی خدمت مین کچھ عرض کرنے کو حاضر ہوا ہی اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی مین قواعد دربار سے بخوبی
آگاہ ہون بسبب نادانستگی کے یہ حرکت وقوع مین آئی اِس خیال سے کہ یہ بارگاہ تاجر کی ہی ورنہ کبھی ایسا
نہ کرتا مین سمجھے عرض کرتا اگر اجازت ملتی تو جاتا ورنہ واپس جاتا یہ جو کوتوال نے کہا درگہ سالار اپنے مقام
سے اُٹھا اور اُسکو ٹھہرا کر اندر بارگاہ کے آیا مجرا کیا اُسکے بعد عرض کیا کہ کوتوال شہر مصروفیہ در دولت پر
حاضر ہی بموجب اپنے بادشاہ کے حکم اجازت باریابی کی چاہتا ہی کیا حکم صادر ہوتا ہی شاہزادہ نے فرمایا
کہ اُسکو اندر آنے کی اجازت دی گئی بعد دو درگہ سالار سلام کرکے باہر آیا خواجہ تاج الدین بیٹھا ہوا
ہی دل مین کہنے لگا کہ خدا خیر کرے کوتوال کا آنا بے سبب نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ خبر ہوگئی کوئی پیام
سخت بھیجا ہی مصروف کوتوال نے ذرا سننا چاہیے کہ کیا پیام لایا ہی اور یہان سے کیا جواب ملتا ہی یہ
تو یہ دل مین خیال کر رہا ہی اُدھر درگہ سالار نے جاکر کوتوال سے عرض کیا کہ شوق سے جاؤ تمکو طلب فرمایا ہی
کوتوال پردہ اُٹھا کر اندر آیا تمام سامان خارج از عقل دیکھتا ہوا جو کہ خواب مین بھی نہ دیکھا تھا قریب دربار
پہونچا مجرا گاہ پر سے مجرا کرکے بیٹھ گیا دیکھا کہ مین نقابدار بیٹھے ہوے ہین دنگلو پر اور ایک جوان سب
سے بالادست بیٹھا ہوا ہی اور بہت سے سردار ہین باقی کرسیون اور دنگلو پر غاشیہ پڑے ہین اور تخت پر
بھی غاشیہ پڑا ہی اُس سامان سے زیادہ تر پایا جو کہ ہرکارون وغیرہ نے بیان کیا تھا اور وہ رعب وداب
ہی کہ کسی کے دربار مین نہ دیکھا کہ بعد مجرا کرنے کوتوال سلام کرکے بیٹھ گیا تھوڑی دیر کے بعد شاہزادہ نے
خود فرمایا کہ اے کوتوال صاحب آپکا کدھر آنا ہوا اور آپ کے بادشاہ نے کس غرض سے آپ کو بھیجا ہی بیان
فرمایئے تب کوتوال نے عرض کیا کہ ہمارے بادشاہ کو ہرکارون نے جاکر خبر دی کہ ایک قافلہ صحراے
مصروفیہ مین اُترا ہوا ہی اور یہان کے سب حالات بیان کیے تب بادشاہ نے مجھسے فرمایا کہ تم جاکر خبر لاؤ
کہ وہ کون لوگ ہین اور کس غرض سے یہان آئے ہین اور کیا مذہب رکھتے ہین کیا آپ کو نہین معلوم
ہی کہ یہ صحرا میری عملداری مین ہی اور یہان ایک دیوانہ رہتا ہی جو کہ قافلون کو لوٹ لیتا ہی اور لشکرون
کو تباہ اور برباد کرتا ہی تم اُنسے دریافت کرکے اُس دیوانے کے حال سے واقف اور آگاہ کرو اور
کہدو کہ وہ یہان سے چلے جائین ایسا نہو کہ دیوانہ اُنکو لوٹ لے اور وہ ہمسے شکایت کرین سو مین
اِس غرض سے آیا ہون تاکہ آپکو اس حال سے آگاہ کرون میری یہ عرض ہی کہ آپ اسوقت یہان سے
تشریف لیجائین ایسا نہو کہ وہ دیوانہ خبر پاکر آجائے اور آپ کو زحمت دے اسوقت بڑی خرابی
ہوگی یہ جو کہ کوتوال نے بیان کیا شاہزادہ نے برہم ہوکر فرمایا کہ ہم سُن چکے اب آپ پہلے اپنے بادشاہ
کے حالات سے ہمکو آگاہ کرین پھر ہم اِن سب باتون کا جواب دینگے کوتوال نے کل حال جو کہ سابق
مین تحریر ہوچکا ہی بیان کیا اور بہت کچھ شان وشوکت مصروفیہ وفتح کلاہ واُسکے بھائی وفرزندون کی بہادری
کی اور جوانمردی اور شجاعت دیوانے کی تب شاہزادہ نے فرمایا کہ تم اپنے بادشاہ سے ہماری طرف سے

کہنا کہ آپکی بڑی مہربانی ہوئی کہ آپ نے ہمکو اس حال سے آگاہ کیا ہم آپکا شکریہ ادا نہین کر سکتے
ہین مگر ہم آپ کو آگاہ کرتے ہین آپ آگاہ ہون کہ ہم تاجر نہین ہین بلکہ صاحبقران لشکر اسلام ہین ہم پر وہ
قاف مین لشکر دیو و پریزاد سے معروف جنگ تھے جب ہمکو آپکے معرکہ سے مہلت ملی اب سنے
ہماری اطاعت کی تب سے ہمنے بردہ دنیا کا قصد کیا یہان کی خرابی کی ہمارے کان تک خبر پہونچی کہ
کافرون نے بہت سر اٹھایا ہی لہذا ہم وہان سے یہان آئے یہ صحرا ہمکو اچھا معلوم ہوا ہمنے یہان
قیام کیا اب ہمکو معلوم ہوا کہ اس صحرا سے قریب تمھارا ملک ہی اور تم آفتاب پرست ہو لہذا تمکو آگاہ
کیا جاتا ہی کہ تم اگر ہماری اطاعت کرو اور دین اسلام کو قبول کرو اور آفتاب پرستی کو چھوڑو اور توبہ کرو
یہ دین باطل ہی ورنہ یاد رکھو کہ اس صدول حکمی کی وہ سزا پاؤگے کہ تمام عمر یاد کروگے تم ہمکو دیوانہ
کے حال سے بیکار خوف دلاتے ہو ہم دیوانے سے ڈرنے والے نہین ہین اگر وہ اس صحرا کے قریب
رہتا ہی تو رہے اگر ہمارے آنے کی خبر پاکر آئیگا تو اپنے آنے کی سزا پائیگا یا تو ہماری اطاعت کریگا
یا ہمارے ہاتھ سے مارا جائیگا ہمکو جو کہنا تھا کہدیا اب ہم تمکو نصیحت کرتے ہین آیندہ تمکو اختیار
ہی اور بہت کچھ فرمایا کوتوال ساکت سمجھا سنا کیا اور دل مین اپنے کہا کہ یہ جوان کچھ دیوانہ معلوم
ہوتا ہی تھوڑا سا تو لشکر ہمراہ ہی اسپر اتنے بڑے بادشاہ کی نسبت ایسے کلمات ناشایستہ کہہ رہا
ہی کیا کہون کہ مجکو بادشاہ کی طرف سے تقریر کرنے کی اجازت نہین ہی ورنہ مین اس تقریر کا جواب دیتا
یہ تو بخوبی ثابت ہوگیا کہ یہ خدا پرست ہی انکو قضا ادھر لائی ہی ذرا مین یہ غرور نکلجائیگا لو اور سنو یہان
بھی دین اسلام کو رواج دینے کے قصد سے آئے ہین ان ملکون کو بھی وہی ملک خیال کیا ہی کہ جنکو
اُنھون نے اسلام آباد کیا ہی اور یہان کے بادشاہون کو اُسی طبر کے بادشاہ خیال کیے ہین یہ اپنے
دل مین سمجھا کیا ہی اپنے صاحبقران کہتا ہی یہان سب صاحبقرانی نکل جائیگی بھاگنے کا راستہ نہ ملیگا یہ تو
خیال کیا اور دل مین کہا اُدھر شاہزادہ نے اپنی تقریر ختم کرکے فرمایا کہ تم اپنے بادشاہ سے اسی
طور سے کہدینا جب شاہزادہ تقریر کو ختم کر چکا کوتوال نے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون تاکہ اپنے بادشاہ کو
آپ کے حال سے آگاہ کرون اور جو آپنے فرمایا ہی وہ عرض کرون اِسنے جلدی اسوجہ سے کی کہ مسلمانو مین
بیٹھنا نہ چاہیے کہ یہ لوگ کچھ ہوتے ہین ایسا نہو کہ انکا سایہ پڑے جب یہ کوتوال نے عرض کیا شاہزادے
نے فرمایا کہ شوق سے جاکر تم اپنے بادشاہ سے عرض کرو کوتوال رخصت ہوکر باہر آیا اور اپنے پیادوں کو
ہمراہ لیکر اپنے شہر کی طرف روانہ ہوا راہ مین یہ خیال اپنے دل مین کرتا جاتا تھا کہ مسلمان کسقدر مغرور
ہوتے ہین دوسرے انکے دماغ بھی خراب ہوتے ہین راوی کہتا ہی کہ چند ہرکارے لشکر سہراب
ثانی کی صورت تبدیل کرکے اسکے ہمراہ ہولیے تھے کوتوال تو ادھر روانہ ہوا بعد جانے کوتوال کے
خواجہ تاج الدین بھی رخصت حاصل کرکے اپنے قافلہ مین سب مال و اسباب لیکر طرف شہر کے
روانہ ہوا یہان سہراب ثانی وغیرہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے
شاہزادون نے خاصہ نوش فرماکر آرام کیا سہراب ثانی تصویر ملکہ کو لیکر تخلیہ مین آیا اور تصویر کو
مخاطب کرکے شعر عاشقانہ پڑھنے لگا شعر الٰہی کونسا دن ہو وہ پیونگی مین آگے پہلو مین ✤ یہی بستی
ہین باتین رات کو دو دو پہر دل سے ✤ یہان تک وقت سہرے رسم مانی وغیرہ خیمہ سہراب ثانی مین تشریف لائے
اور باہم سب نے ملکر یہی کہا کہ اب اے فرزند کیا رائے ہی آیا کس طرف کوچ کروگے کیونکہ سب حال
خرابی دنیا کے سنے اور کافرون کا خروج بھی سنا اور یہ بھی سنا کہ تمام لشکر طرف سمندر زینہ طا

کے گئے ہین اور کافر بھی اُسیطرف شہرون کو برباد کرتے ہوئے گئے ہین اب اسمین تمھاری کیا
راے ہی سہراب ثانی نے عرض کیا کہ میری راے یہ ہی کہ سیارہ ثانی زرین حصار سے آے
دیکھے قرر دمان وغیرہ آتے ہین یا نہین اور یہ ملک بھی جو کہ اس مقام پر ہین اس عرصے مین
آباد ہوجائینگے وہ لشکر بھی آجائیگا یہان سے طرف نہ طاق کے کوچ فرمائیے کیونکہ یہ بخوبی معلوم
ہوگیا ہی کہ بدیع الملک نہ طاق پر ہین اور وہان تمام لشکرون کا جماؤ ہی زور کافرونکا ہی اُسی طرف
ملکون کو تباہ کرتے ہوئے جاتے ہین لہذا آپ بھی بعد انے سیارہ ثانی کے اُسی طرف کو کوچ
فرمائیے اُس مقام پر تمام لشکرون کے روبرو امتحان ہوجائیگا اور پرجیس کو بھی اس ظلم و بدعت
کی سزا دیجائیگا اگر وہ راہ مین ملگیا تو اُس سے سمجھ لینگے میری یہ راے ہی کہ جن ملکون کو برجیس نے
برباد کیا ہی اُنکو آباد کرتے ہوئے اور اپنی اطاعت اُنسے کراتے ہوئے اور جو جو آفتاب پرست
ہوگئے ہین انکو دائرۂ اسلام مین لاتے ہوئے اور صاحبقرانی کو ترقی دیتے ہوئے تشریف لیجائیے آپ کی
سب اطاعت کرینگے آیندہ جو آپ کی مرضی ہو سب نے جواب دیا کہ اے فرزند تمھاری راے بہت
نیک ہی ہمنے پسند کی یہ قرار پایا کہ تا آنے سیارہ ثانی کے یہان قیام کیا جاے اگر اس عرصہ مین
ان ملکونکا فیصلہ ہوجائے تو خیر ورنہ ہی جب سیارہ آے تو پہلے یہان سے فرصت کی جاے انکو اسلام آباد
کرکے پھر یہان سے کوچ کیا جاے طرف نہ طاق کے جب یہ راے قرار ہوگئی چار دن شاہزادے
باہر تشریف لائے تھوڑی دیر تک دربار کیا جب رات ہوگئی دربار برخاست کرکے نماز وغیرہ سے
فراغت کرکے خاصہ نوش فرماکر اپنی اپنی خوابگاہ مین تشریف لائے سہراب ثانی نے تصویر کو سینہ
پر رکھ لیا اور یہ تصور کرکے کہ ملکہ سامنے موجود ہی باتین بیقراری کی کرنے لگا مین اُنکے عشق کی
حالت ابھی نہین بیان کرونگا آیندہ کی جلدون مین تحریر کرونگا مگر یہ خیال رہے کہ یہ بیقرار ملکہ کے
عشق مین بہت ہین اور یہ شعر پڑھا شعر دن تو تیرے ہی تصور مین گذر جاتا ہی + رات کو خواب مین تو
ہمکو نظر آتا ہی + اب راتین فراق کی بہت مشکل سے بسر ہوتی ہین تمام رات اختر شماری اور بیقراری
مین گذرتی ہی رخسار زرد ہوگئے ہین خیر آمدم برسر مطلب خلاصہ یہ کہ انھون نے دو رات تڑپ تڑپ
کے بسر کی جب صبح ہوئی نماز وغیرہ سے فراغت کرکے بارگاہ مین آکے اور نقیبدار اور سردار
بھی آئے دربار آراستہ ہوا انکو تو انتظار سیارہ ثانی مین رکھا جاتا ہی اب حال کوتوال کا بیان
ہوتا ہی کہ یہ جو خدمت شاہزادہ سے رخصت ہوکر چلا تھا اور اپنے شہر مین پہونچا سیدھا طرف دربار
کے گیا معروف کوتوال کا اسکا انتظار کر رہا تھا یہ جاکر پہونچا اور سلام کیا کرسی پر بیٹھ گیا پہلے تو تمام حال
لشکر دربار گاہ وغیرہ کا بیان کیا بہت سکو تعجب ہوا اُسکے بعد دربار مین اپنا جانا اور پیام دینا شاہزادہ
حالات ملک وغیرہ دریافت کرنا اور اپنا بیان کرنا اُسکے بعد سب حال بیان کیا کہ یہ لوگ پردہ غائب
سے آئے ہین اور خدا پرست ہین اور کہتے ہین کہ ہم صاحبقران ہین مگر بجکو دیوانے معلوم ہوتے ہین لشکر
تو کم ہی اور آپ سے مقابلہ کرنے کا قصد رکھتے ہین یہ کہکر تمام وکمال جو شاہزادہ نے جواب دیا تھا بیان
کیا معروف کوتوال وحضور کوتوال وسب اہل دربار یہ جواب سنکے مسکرائے اور معروف کوتوال
نے اہل دربار سے کہا کہ کوتوال کا قیاس بہت ٹھیک ہی کہ یہ لوگ دیوانے ہین بھلا انسان کجا اور دیو
کجا ہمیشہ یہ ہوگا آشنا بڑا دعوے کہ تم اگر دین اسلام قبول کرو اگر نہ قبول کروگے تو ہم زبردستی قبول
کرائینگے اور یہ کہنا کہ دیوانہ کیا چیز ہی جو ہمکو آکر لوٹ لیگا اگر یہان آئیگا سزا پائیگا بڑے بڑے

دیو تو دیوانہ سے لڑ نہین سکتے ہین انکی کیا اصل ہی گیون کو توال کیا وہ لوگ بہت قوی تن ہین
مثل دیو کے قد اور ہین کوتوال نے کہا کہ جی مثل ہمارے آپ کے ہاتھ پاؤن بھی نہین ہین نہ قد
ہی بلکہ ہم سے باریک زیادہ ہین مصروف کجکلاہ نے اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ بڑے افسوس
کا مقام ہی کہ یہ لوگ مفت مین دیوانے کے ہاتھ سے مارے گئے اور سب مال واسباب بھی
غارت ہوا ہمنے تو بطور خیر خواہی کے کہلا بھیجا وہ اُلٹے ہمسے لڑنے پر آمادہ ہوئے کیا دیر
کرون اہل دربار نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک مناسب یہ ہی کہ کوئی ذی عزت شخص جائے
وہ ایسا ہو کہ کچھ رعب وداب بھی رکھتا ہو اور طرز تقریر سے بھی بخوبی آگاہ ہو بہادر بھی ہو جو وہ
تقریر کرین انکو بخوبی جواب دے تو شاید وہ مان جائین اور دیوانے کے ہاتھ سے نجات پائین
ایسا لائق ہو کہ جو اپنے آپ تقریر سے انکی آتش کبر وغرور کو فرو کرے کچھ غصہ کرے خوف دلائے
کچھ منت وسماجت کرے تو شاید کام نکلے اور آپ اس بدنامی سے بچین کہ فلان بادشاہ کی سرحد
مین فلان بادشاہ باکر اترا تھا وہان ایسی بدانتظامی ہی کہ اسکو قزاقون نے لوٹ لیا بادشاہ نے خبر
نہ لی دوسرے ہم سبکا جی چاہتا ہی کہ کسی طور سے خواہ بسختی خواہ نرمی یہ سب سامان ہاتھ آجائے
کچھ ایسا اُنسے کہا جائے وہ یہ سب سامان ہمکو دیدین مصروف کجکلاہ نے کہا کہ یہ تو غیر ممکن ہی
کہ سامان اُنکو دیدین مگر یہ ضرور ہونا چاہیے کہ وہ یہان سے چلے جائین اول تو وہ دیوانے کے ہاتھ
سے مرفت پائینگے دوسرے اس امر سے کہ اُنھون نے یہ جو قصد کیا ہی کہ مجھسے مقابلہ کرین اور دین
اسلام کو یہان بھی رواج دین مین یہ نہین چاہتا ہون کہ میرے ہاتھ سے اہل اسلام کو تکلیف پہونچے
اگر یہ لوگ یہان میرے ہاتھ سے مارے گئے اور اس سرزمین پر اہل اسلام کی خونریزی ہوئی تو پھر غلغلہ بپا ہوگا
فاقہ کشی کی نوبت ہوگی دوسرے بدنامی بھی ہوگی کہ تھوڑے سے خدا پرست شہر مصروفیہ کی طرف
گئے تھے اہل مصروفیہ ایسے بودی ہین کہ اُنھون نے جو دیکھا کہ یہ لوگ کم ہین لاکھون نے ملکر قتل کیا
مین چاہتا ہون کہ ان سب باتون سے محفوظ رہون یہ تم سبکی رائے بہت ٹھیک ہی کہ کوئی بہادر
اور زبان آور جائے تو یہ کام نکلے اہل دربار سے کہکر اپنے فرزند کی طرف دیکھا اور متوجہ ہوا اور کہا
کہ ای فرزند تم جاؤ مین نے پہلے بھی تمسے کہا تھا کہ تم جاؤ تمھاری رائے ہوئی کہ کوتوال کو پہلے
روانہ فرمائیے شاید کچھ کام کوتوال سے نکلے کچھ کام کوتوال سے نہ نکلا ہان یہ معلوم ہوگیا کہ فلان کوہ
قاف سے آئے ہین اب بدون تمھارے جائے یہ مشکل حل نہ ہوگی حضور کجکلاہ فرزند خجستہ
مصروف کجکلاہ نے عرض کیا کہ مین ابھی جاتا ہون یہ کہکر ملازمون کو حکم دیا کہ سامان سواری
تیار کرو ملازمون نے فوراً سامان سواری تیار کیا حضور کجکلاہ اپنے باپ سے رخصت حاصل
کرکے اور چند سردارون اور کچھ لشکر کو ہمراہ لیکر آسدن بیرون شہر آکر مقیم ہوا یہان مصروف کجکلاہ
نے دربار برخاست کیا وہ دن باقی اور رات انتظار مین بسر کی بوقت صبح مصروف کجکلاہ فرزند کا
انتظار کر رہا ہی اُدھر جب صبح ہوئی بس حضور کجکلاہ کا ذکر ہونے لگا کہ وہ آج ضرور جواب
حسب دلخواہ لیکر آئینگے یہان یہ ذکر ہو رہا ہی مصروف کجکلاہ فرزند کا انتظار کر رہا ہی اُدھر جب
صبح ہوئی بس حضور کج کلاہ سبکو ہمراہ لیکر طرف سہراب ثانی وغیرہ کی فرودگاہ سے چلا مین
عرض کر چکا ہون کہ چند ہرکارے کوتوال کے ہمراہ لشکر اسلام کے آئے تھے اُنھون نے داخل
دربار ہوکر شب تقریر سنی تھی اور حضور کج کلاہ چلا تھا تو اُسکے ہمراہ بیرون شہر آئے تھے آتی

رات بیرون شہر بسر کی یہ بھی اُسی لشکر مین رہے جب وہ بوقت صبح اُدھر کو چلا تو یہ پہلے سے چلے کہ چلکر شاہزادہ کو اسکے آنے سے آگاہ کرین راوی اب ان ہرکارون در حضور کج کلاہ کو راہ مین دکھتا ہی اور سہراب ثانی وغیرہ کو سیارہ ثانی کے انتظار مین اور مصروف کج کلاہ کو حضور کج کلاہ کے انتظار مین اور اب کچھ حال سیارہ ثانی کا تحریر کرتا ہی اور شہر زرین حصار و زرومان تاجدار و زرنگار شاہ وغیرہ کا کہ انکا حال بھی تحریر کرنا خرد رہی اور ان سب کا لشکر لیکر طرف دشت مصروفیہ کے روانہ ہونا بیان ہوگا انشاءاللہ تعالی

اب دو کلمہ داستان سیارہ ثانی و شہر زرین حصار و زرومان تاجدار و زرنگار شاہ وغیرہ کی ملاحظہ فرمایئے و دیگر حالات متعلق داستان ہذا بعدہ اسکے یہ فقیر حال حضور کج کلاہ و آنا زرومان تاجدار کا مع لشکر کے خدمت سہراب ثانی وغیرہ مین اور مقابلہ ہونا مصروف کج کلاہ کے لشکر سے زیر ہونا مصروف دیوانے کا مع لشکر کے اور کوچ کرنا سہراب ثانی کا بعد ان واقعات کے طرف نہ طاق کے و دیگر حالات قلم بند ہونگے ناظرین ملاحظہ فرمائین

راوی بیان کرتا ہی کہ زرنگار شاہ و خورشید ملک گیر کی داستان جلد اول مین بیان ہوئی تھی کہ جبکہ شہریار نے شہر زرین حصار کو زیر کیا تھا اور یہ مسلمان ہوئے تھے صدق دل سے کلمہ پڑھکر اور زرومان سے رخصت ہوکر مع اپنے سردارون کے روانہ ہوئے تھے اپنے ملک کی طرف راہ مین ان دونون بادشاہون کو اور انکا لشکر شکست خوردہ جو کہ کوہ و صحرا مین پراگندہ ہوکر پوشیدہ ہوگیا تھا لاکر زرنگار شاہ مع اپنے لشکر کے اپنے شہر زرنگار یہ مین آیا اور داخل شہر ہوا اہل شہر کو معلوم ہوا کہ ہمارا بادشاہ آتا ہی جو سردار و امیر شہر تھے وہ استقبال کرکے لیگئے لشکر کی حالت تباہ پائی طریقہ سے معلوم ہوا کہ لشکر نے شکست کھائی ہی لشکر آکر چھاونی مین ترا جو لوگ تباہ تھے انسے آن سنے مقابلہ کا حال بیان کیا اور شکست کھانے کا اور درویش کے آنے کا اور زرنگار شاہ وغیرہ کے اسیر ہونے کا اور اپنا کوہ و صحرا مین پوشیدہ ہونا اور شکست کھاکر پھر بادشاہ سے ملنا بیان کیا اُدھر زرنگار شاہ داخل محل ہوا اُسدن دربار نہ کیا کیونکہ کسل راہ کے سبب سے طبیعت سست تھی دوسرے دن دربار کیا سب سردار و اہل دربار جو کہ یہان باقی رہے تھے وہ حاضر ہوئے اور جو کہ اسکے ہمراہ آئے تھے اور قتل ہونے سے بچے تھے وہ حاضر ہوئے جو سردار قتل ہوگئے تھے انکی جگہ خالی رہی و تگل سپہ سالار کا خالی رہا اب وہ رنگ دربار کا نہ رہا دوسرے وہ کبر و نخوت بھی سر سے اُسکے بالکل نکل گئی تھی چونکہ خدا راست ہوچکا ہی جب دربار آراستہ ہوچکا تب خود زرنگار شاہ نے حالات جنگ و پیکار بیان کرنا شروع کئے یہان تک کہ زرومان کا قلعہ بند ہونا اور اپنا خورشید ملک گیر کا قلعہ پر حملہ کرنا اسد ثانی کا لشکر پر آکر گرنا اور اپنا واپس جانا تدبیر سے اسد کو اسیر کرنا اسکے بعد قلعہ پر حملہ کرنا سپہ سالار کا لب خندق

پہونچنا عقب سے اہل قلعہ کی کمک ہونا درویش کا آنا سپہ سالار کو زیر کرکے خندق مین ڈالدینا
لشکر سے لڑنا اہل قلعہ کا کمک کرنا اپنا اور خورشید کا اسیر ہونا دیگر سردارون کا قتل و اسیر ہونا
زرومان تاجدار اہل دربار کو سمجھانا اپنا شرط کرنا درویش کا اس شرط کو پورا کرنا اپنا و خورشید
کا مسلمان ہونا اور ادھر کو آنا بیان کیا کہ جسقدر سردار میرے ہمراہ آگے ہین اور قتل ہونے
سے بچے ہین سب خدا پرست ہین لہذا مین تم ہین سبکو ہدایت کرتا ہون کہ دین اسلام قبول کرو
اور بہت کچھ تعریف دین اسلام کی اور حمد باری بہت کچھ بیان کیے جوکہ زرومان وغیرہ کی زبان
سے سنے تھے بیان کیے اس طور سے بیان کیا کہ سنتے بصدق دل دین اسلام قبول کیا کل اہل دربار
جوکہ کافر تھے اسوقت دائرہ اسلام مین آئے جب سب اہل دربار مسلمان ہوچکے زرنگار شاہ
نے حکم دیا کہ منادی ندا کرے کہ کل لشکر ہمارا اور کل اہل لشکر آکر درد ولت پر جمع ہون ہم کچھ
بیان کرینگے چنانچہ منادی نے ندا دی سب آکر جمع ہوئے زرنگار شاہ نے سب اہل شہر
و اہل لشکر سے واقعہ بیان کیا اور کہا کہ مین نے تو دین اسلام اختیار کرلیا لہذا تم لوگون کو بھی لازم
ہی کہ باطل پرستی سے باز آو اور دین حق کی اطاعت کرو سب نے ایک زبان ہوکر کہا کہ التماس ہے
دین ملوکہم خوطریقہ و مذہب آپنے اختیار کیا ہمنے بھی قبول کیا زرنگار شاہ نے سبکو کلمہ تعلیم کیا
سب صدق دل سے مسلمان ہوئے مساجدون کی بنا ڈالی گئی اذان ہر طرف ہونے لگی جسقدر
ملک زرنگار شاہ کے زیر حکومت تھے سب مین اسلام رائج ہوا اب زرنگار شاہ نے
فوج کی بھرتی شروع کردی پھر قریب چار لاکھ کے سپاہ بہم کرلی زرومان تاجدار سے مذریعہ نامہ و
پیام کے حالت دریافت کرتا رہتا تھا یہ بھی دریافت ہوگیا تھا کہ حبس شاہ صاحب نے مجکو زیر کیا ہی
وہ زرومان کے مہمان ہین اور بیرون شہر مقیم ہین اُنکی سلامتی کی اور اہل اسلام کی ترقی کی
دعا کرتا تھا یہان تک اُسکو زرومان کے نامہ سے معلوم ہوا کہ وہ شاہ صاحب غائب ہوگئے زرنگار
شاہ کو بڑا صدمہ ہوا مگر کیا کرسکتا تھا سوائے رنج و صدمہ کے راوی کہتا ہی کہ یہ زرنگار شاہ اپنے
ملک مین براحت و آرام ساتھ دین اسلام کے حکومت کرتا ہی بہت خوش ہی مگر اب چندے سے جو اسنے
اہل اسلام کی تباہی کی حالت سنی ہی اور خروج مرجلیس کی تو بہت متفکر ہی ہر روز خداوند کریم سے
دعا کرتا ہی کہ ای میرے کریم کارساز و رب بے نیاز تو ہم سب پر رحم فرما اُس کافر کو ادھر نہ بھیجنا کیونکہ
ہم تازہ مسلمان ہین ایک زمانہ تک تو عالم کفر مین مبتلا رہے اب تو ایک رہنما کی ہدایت سے راہ
راست کو اختیار کیا ہی اگر وہ کافر ادھر آئیگا اور ہمسے ترک اسلام کو کہیگا اور اپنی اطاعت کو ہم ترک
اسلام کرینگے نہ اُسکی اطاعت اپنی جان دینگے مگر اب اس امر کو گوارا نہ کرینگے زرنگار شاہ
یہ دعا کیا کرتا ہی اور یہ اُسکی دینداری و ایمان کی حالت ہی مین زرنگار شاہ کو اسی حالت مین چھوڑتا
ہون اب خورشید ملک گیر کی حالت تحریر کرتا ہون کہ یہ بھی مسلمان ہوکر مع اپنے سردارون
کے شہر زرین حصار سے چلا راہ مین اُسکو بھی اسکا لشکر پراگندہ ملا جب سب جمع ہوگئے اسنے
ایک مقام پر قیام کیا اور سبکو جمع کرکے بہت کچھ پند و نصیحت کی اور کہا کہ مین نے تو دین اسلام
قبول کیا اب تم لوگ بھی اس مذہب حق کو قبول کرو سب اہل لشکر نے قبول کیا جب یہ سب
مسلمان ہوچکے یہ اُس لشکر کو جمع کرکے بقصد خدم و حشم طرف اپنے ملک کے روانہ ہوا جب
قریب شہر شوخ پہ کے پہونچا اسکے باپ کو خبر ہوئی کہ میرا فرزند آتا ہی اُسنے سردارون کو جو اسنے

استقبال روانہ کیا ادھر خورشید نے بیرون شہر جیمے برپا کرائے اپنے لشکر کو فرد کش کیا اور اہل لشکر سے کہا کہ میرے والد منوچہر شاہ زہرہ پرست ہین اور مین خدا پرست ہون اگر وہ میرے کہنے پر عمل کرینگے اور دین اسلام قبول کرینگے تو ضرور مین اُنسے مقابلہ نہ کرونگا اسی سبب سے مین نے اپنے لشکر کو یہان آنا رہا ہی تم لوگ میرا ساتھ دوگے سب نے جواب دیا کہ ہم تو آپ کے تابع فرمان ہین ہمکو اُنسے کیا غرض ہی غرض کہ خورشید مع لشکر کے بیرون شہر فرد کش ہوا جن سرداروں کو اسکے باپ نے استقبال کے لیے روانہ کیا تھا اُنکے آنے کی خبر خورشید کو ہوئی اُنکو طلب کیا اُنھون نے آکر مجرا کیا کرسی بیٹھنے کو ملی اُنھون نے عرض کیا کہ ہمکو بادشاہ نے آپ کے استقبال کے لیے بھیجا ہی تشریف لیچلئے آپکا بادشاہ کو انتظار ہی خورشید نے کہا کہ مین چلتا ہون یہ کہکر مع چند سردارون کے اُنکے ہمراہ ہولیا اُنھون نے عرض کیا کہ لشکر کو بھی حکم فرمائیے کہ وہ بھی داخل شہر ہو اُنھون نے کہا کہ یہ لشکر ابھی داخل نہو گا اسکے یہان مقیم رہنے مین ایک مطلب ہی و زیادہ نہ کہسکے کیونکہ مزاج سے آگاہ ہین شاہزادے کو ہمراہ لیکر داخل دربار ہوئے سب اہل شہر خوش ہوئے کہ ہمارا شاہزادہ آگیا اور تماشا دیکھنے کو نکلے جب خورشید داخل دربار ہوا اسنے باپ کو سلام تک نہ کیا اس خیال سے کہ یہ کافر ہین اور مین مسلمان ہون بس مجکو زیبا نہین ہی کہ مین سلام کرون چاہے باپ ہو چاہے دادا ہو جب اسنے سلام نہ کیا اور اُسی طور سے اپنے دنگل پر جو کہ اسکے لیے دربار مین مقرر ہی اور جہان یہ ہمیشہ بیٹھتا تھا بیٹھ گیا اسکے باپ کو یہ امر بہت ناگوار ہوا اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ ایسا مغرور ہوگیا ہی کہ سلام تک نہین کرتا ہی یہ بہت نے تہذیب ہوگیا ہی کہ اسنے مجکو سلام تک نہین کیا اپنی قوت اور طاقت پر اسکو بڑا غرور ہی یہ اپنے دل مین خیال کرکے اہل دربار کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ آجکل کیا زمانہ مین انقلاب ہوا ہی کہ خرد بزرگون کی کچھ بھی عزت نہین کرتے ہین ایسی بدتہذیبی کو ترقی ہوگئی ہی کہ باپ کی بیٹے کی نظر مین کچھ بھی عزت اور وقعت نہین ہی یہ جو منوچہر بادشاہ نے کہا اہل دربار حیران ہوئے کہ بادشاہ یہ کیا کہتے ہین پھر ساتھی خیال آیا کہ شاہزادہ جو آیا ہی اور اُسنے سلام نہین کیا یہ اُسکی طرف اشارہ ہی اہل دربار ساکت سناٹے کیے اُدھر خورشید سمجھ گیا کہ یہ میرے اوپر طعن ہی بادشاہ کی طرف متوجہ کرکے کہا کہ یہ امر ضرور ہی کہ آپ میرے پدر بزرگوار ہین اور مین آپکا فرزند ہون مجھپر آپ کی عزت کرنا واجب و لازم ہی آپکے قدر کرنے سے میری لیے مرتبہ افتخار کا ہی آپکی فرمانبرداری میرے اوپر واجب ہی اور باعث میری نجات کا ہی اور ضرور مجھسے گستاخی ہوئی مگر اس گستاخی کا ایک سبب ہی اور مجھمین اور آپ مین اب بہت فرق ہی اُس فرق کے سبب سے مجبور ہون نہین ہی کہ مین آپ کو سلام کرون جب تک وہ فرق درمیان سے دفع نہوگا وہ فرق یہ ہی کہ میرے اور آپکے دین و مذہب مین فرق ہی اور جب تک فرق نہ تھا مین نے کبھی ایسی حرکت نہین کی یہ جو خورشید نے کہا اتنو سب اہل دربار کے و بادشاہ کے کان کھڑے ہوئے اور سب خورشید کی طرف متوجہ ہوئے اور دل مین خیال کرنے لگے کہ یہ کیا جملہ ہی ذرا اسکو غور سے سننا چاہیے یہ یہ فرق مذہب کیسا اُدھر بادشاہ نے خورشید سے کہا کہ یہ تجھنے کیا کہا جو تمھارا دین ہی وہ میرا دین ہی جو تمھارا خدا ہی وہ میرا خدا ہی کچھ تمھارے دماغ مین خلل واقع ہوا ہی جو ایسی تقریر کرتے ہو سوا ہی خداوند زمرد کے کوئی دوسرا بھی خدا ہی وہی سبکا خالق ہی ہم سب اُسی کے بندے ہین وہ جاگتی جوت کا خدا ہی یہ جو بادشاہ نے کہا خورشید نے جواب دیا کہ انھین خیالات نے تو

تم سبکو گمراہ کر رکھا ہی وہ کیا کیسری ہی جو کسیکو پیدا کرتے انکو اپنے پہلے دن کی تو خبر نہ تھی خدا پرست
آنکے بیٹون کو نکال لگے مزے کیے انکو خبر نہوی کہ یہ خدا کی صفت نہین ہی کہ وہ ہمارے مثل کھانے
اور پیے اور سوے اور لباس پہنے ذاہیات نفسانی مین مبتلا ہو تزویج کرے عورتون سے مثل
ہمارے ہم بسر ہو خدا ان سب باتون سے مبرا ہی اُسکے نہ اولاد ہی نہ مان ہی نہ باپ ہی نہ وہ کسی سے پیدا
ہوا ہی نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا ہی اُسنے یہ سب چیزین اور آسمان و زمین وغیرہ اپنی قدرت سے پیدا
کیین ہین وہ ایک بقعہ نور ہی وہ ہمہ وقت ہر جگہ موجود ہی اور ہمیشہ کہین نہین ہی وہ کسیکو دکھائی نہین
دیتا ہی وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا یہ لات و عزیٰ وغیرہ اُسکے بندے تھے شیطان کے بہکانے سے
خدا بن بیٹھے یہ اور اُنکے پرستار سب دوزخ مین جائینگے واقعی خدا مسلمانون کا ہی جسکی مین نے
بندگی اختیار کی ہین خدا پرست ہوا ہون اور آپ کافر ہین پس میرے اور آپکے درمیان کچھ واجب نہین ہے
کہ جب تک اب کافر ہین مین آپ کو سلام کرون میرے اور آپ کے دین و مذہب کا فرق ہی مین
اسی لیے یہان آیا ہون کہ آپ کو تلقین بہ دین اسلام کرون اگر آپ میرے کہنے پر عمل کرین تو
بہتر ورنہ آپ سے مقابلہ کرون راہ خدا مین جہاد کرون اگر غالب آؤن تو یہ تمام شہر میری بدولت
راہ راست پر آکے سب عذاب قیامت و نار دوزخ سے نجات پائین اگر مارا جاؤن تو مجھ پر تمغہ شہادت
ملے مین آپ کو ہدایت کرتا ہون کہ اس دین باطل کو ترک فرمایئے اور دین اسلام قبول فرمائیے کیونکہ
یہی دین برحق ہی اور یہی مذہب و ملت حق ہی اور سب باطل ہین اور اُنکے ماننے والے کافر ہین اگر یہ امر
قبول نہین ہی تو مجھسے مقابلہ فرمایئے میرا خدا میرا مالک ہی وہ مجھکو چاہے ظفر دے مین نے اسی سبب
سے اپنے لشکر کو بیرون شہر اُتارا کہ شاید مقابلہ کی نوبت آئے اور مین حاضر خدمت ہوا یہ فیصلہ
نے کہا اہل دربار کا تو یہ حال ہوا کہ سب دنگ ہو گئے چہرے زرد ہو گئے رخ نیر ہوا ایمان اُڑنے
لگین اور خیال کرنے لگے کہ بادشاہ کا خیال درست ہی کہ شاہزادہ دیوانہ ہو گیا تو اور سنو کہ خدا پرست
ہو گیا ہی یہ کسنے شاہزادے کو بہکایا جو شاہزادہ نے اپنا مذہب ترک کیا بڑی خرابی ہوئی اہل
دربار تو یہ دلون مین خیال کر رہے ہین اور باہم اشارہ کر رہے ہین مگر منوچہر شاہ کو خورشید
کی تقریر پر بہت غصہ آیا برہم ہو کر کہا کہ تو بہت بد تہذیب ہوا ہی میرے روبرو خداوندون کو برا
کہتا ہی دیکھ ایسا نہو کہ وہ تجھپر قہر نازل کرین اور تو غارت ہو جاے تو خداوندون کے غضب سے خوف
نہین کرتا ہی خورشید نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب وہ اپنے کو تو ہاتھ سے اہل اسلام کے بچا نہ سکے
مجھپر وہ کیا قہر نازل کرینگے اُنسے کیا ہو سکتا ہی اپنے دشمنون کو تو ہٹا نہ سکے اُنکی تو شم کندہ کر نہ سکے
وہ تیرا کیا کرینگے وہ ہین ہی اسی لائق کہ آپنے مثل ابلیس کے رات دن لعنت و ملامت کیجاے اور
بہت سی دلیلین بیان کین خورشید نے اور کہا کہ اس امر سے کیا مطلب ہی اور کیا ہو گا اگر آپکو
دین اسلام قبول کرنا ہو تو خیر ورنہ مین جاتا ہون لشکر لیکر اور آپ باہر آیئے میرے آپ کے مقابلہ ہو
بادشاہ نے جواب دیا کہ تجکو لگا سودا ہو گیا ہی مین کوئی دیوانہ نہین ہون تو اپنے سودے کا علاج
کر کیون اپنے کو ورطہ ہلاکت مین مبتلا کرتا ہی اگر میرے کہنے پر عمل نہ کریگا دیکھ پچھتائیگا دین اسلام کو رد
کر اگر قبول بھی کر لیا ہی ہم کچھ کھلا پلا کر لینے مین شامل کر لینگے خورشید نے برہم ہو کر جواب دیا
کہ مین تو دیوانہ نہین ہون جو مجکو دیوانہ تصور کرے وہ خود دیوانہ ہی یہ کہکر بہت کچھ کلمے وحدانیت
خدا مین بیان کیے اُسکے بعد کیفیت جنگ و پیکار بیان کی اور اپنے مسلمان ہونے کی حالت

بیان کی اور کہا کہ صاف صاف مجکو جواب دیجیے آپ دین اسلام قبول کیجیے گا یا نہین اگر نہ قبول کیجیے تو کہدیجیے مین جاؤن اور آپ لشکر لیکر بیرون شہر آیئے اور مجھسے مقابلہ فرمایئے منوچہر شاہ نے کہا کہ مین آتا ہون لشکر لیکر مقابلہ کرونگا یہ سننا تھا کہ خورشید اُٹھ کھڑا ہوا اور یہ کہا بھلا تم لوگ کیا دین اسلام قبول کروگے تمھارے قلب بسبب تاریکی کفر کے سیاہ ہو رہے ہین یہ کہکر اور اپنے سرداروں کو لیکر بیرون دربار آیا اور مرکب پر سوار ہوکر اپنے لشکر مین آیا سب سرداروں سے حال بیان کیا انھون نے خورشید کی بہت تعریف کی وہان سے چلے آئے خورشید کے بادشاہ نے اہل دربار سے کہا کہ خورشید ملیچھ ہوگیا کسی ملیچھ کی صحبت مین بیٹھا وہان اسکا ذکر ہوا اُس ملیچھ نے بہکا کر ملیچھ بنایا اُسکو سزا دینا لازم ہوا ہمارے لشکر کو حکم دیا جاے کہ وہ سامان جنگ و پیکار کرے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا محل مین آیا مان نے خورشید کے شوہر سے پوچھا کہ مین سنتی ہی کہ میرا فرزند خورشید آیا ہی کیا سبب ہی کہ جو یہان نہ آیا بادشاہ نے برہم ہوکر کہا کہ جی ہان شریف تو لاتے ہین اور دربار مین بھی آئے تھے مگر ملیچھ ہوکر آئے ہین خدا پرست ہوگئے ہین مجکو خدا پرست کرنے آئے ہین یہ کہکر سب واقعہ زوجہ سے بیان کیا اُسنے کہا کہ پھر کیا آپ اُس سے مقابلہ کرینگے کہا کہ کیون نہ کرونگا وہ آوارہ ہوگیا ہی تو مین بھی آوارہ ہوجاؤن مین نہ مقابلہ کو جاؤنگا وہ لشکر لیکر شہر مین چلا آئیگا سب کو قتل کریگا اُسوقت مقابلہ کرنا پڑیگا بلکہ یہ تقریر بادشاہ سے سنکے خاموش ہو رہی مگر بڑا صدمہ ہوا بادشاہ کو بھی صدمہ ہے یہان تو یہ سب رنج و صدمہ مین مبتلا ہین اُدھر سرداروں نے لشکر کو سامان جنگ کرنے کا حکم دیا اب ہر طرف یہ چرچا ہو رہا ہی کہ شاہزادہ ملیچھ ہوگیا بادشاہ اُس سے مقابلہ کرینگے اسی ذکر مین وہ دن تمام ہوا کوئی مقام اُس شہر مین ایسا نہ تھا کہ جہان یہ ذکر نہو کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ جسکی زبان پر ذکر نہو جب رات ہوئی سب اہل شہر و بادشاہ سو رہے اُسدن بادشاہ نے کھانا نک نہ کھایا مارے صدمہ کے اب جو سوتا ہی دیدۂ ظاہری تو بند ہوگئے خام خواب مین ایک میدان وسیع دیکھا اور دیکھا کہ میدان مین تمام میرا لشکر ہی اور سب اہل شہر ہین اور چارون طرف آگ روشن ہی اور ہمین اور یہ سب لوگ بیچین ہین یہ دیکھکر منوچہر شاہ بہت حیران ہوا اور اہل لشکر و اہل شہر سے دریافت کرنے لگا کہ یہ کیا مقام ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ہم اس مقام سے خود ہی آگاہ نہین ہین انکو کیا بتائین یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک طرف سے بہت سے انسان مہیب شکل پیدا ہوے کہ اُنکے تمام جسم ہیزم خشک کی طرح جل رہے ہین اُنکے عقب مین کچھ عجب صورت کے لوگ تھے کہ جو انسان نہین معلوم ہوتے تھے یہ سب منوچہر شاہ خواب دیکھ رہا تھا دیکھا کہ جو کہ اُنکے عقب مین ہین اُنکے ہاتھون مین آگ کے گرز ہین انکو مارتے ہوئے چلے آتے ہین یہ چلاتے ہین توبہ ہوئی توبہ ہوئی ہمنے بڑا قصور کیا کہ جو دنیا پر اپنے کو خدا کہلوایا ہم اپنی سزا کو پہونچے اسی طور سے وہ ایک طرف چلے گئے اب منوچہر شاہ نے دیکھا کہ ہزارون اُس صورت کے لوگ پیدا ہوے کہ اُنکے ہاتھ مین گرز آگ کے اور اُن سبکی طرف چلے آتے ہین منوچہر شاہ و اہل شہر و اہل لشکر کی طرف پکار کر کہا کہ کیون ہمنے دنیا پر اپنی عمر کفر مین بسر کی اور اپنے خدا کو نہ پہچانا اُسکے بندون کو سجدہ کیا یہ حال دیکھکر منوچہر شاہ اسی عالم خواب مین ایک طرف کو بھاگا اُسکے عقب مین اور سب بھاگے وہ فرشتگان عذاب اُنکے پیچھے چلے اب جدھر یہ سب جاتے ہین وہ آگ آکر سد راہ ہوتی ہی راہ نہین ملتی ہی ایک طرف جو بھاگ کر گئے دیکھا کہ بیرون آگ ایک باغیچہ ہی اُسمین خورشید اپنے فرزند کو منوچہر شاہ نے دیکھا کہ کرسی پر بیٹھا ہی ملازم خدمت مین حاضر ہین

منوچہر شاہ نے جو اپنے فرزند کو دیکھا پکارا کہ اے فرزند مجکو اور اہل شہر کو واہل لشکر کو اس آفت سے
بچاؤ اسنے سماعت نہ کی جب کیی مرتبہ پکارا تو خورشید نے پکار کر کہا کہ لقاوزمرد کو بچانے کو بلاؤ
کہ جسکی تم پرستش کرتے تھے اور اپنا خدا جانتے تھے مین نے لاکھ لاکھ سمجھایا تمنے نہ سُنا آخر کو اُسکی سزا
پائی اب تمھارے خدا تمکو نہین بچاتے ہین پکار مجسے فریاد کرتے ہو دیکھو یہ مرتبہ ہی اہل اسلام کا اور
یہ حالت ہی کفار کی جو کہ تمھاری ہی اور مجکو یہ مرتبہ دین اسلام کو قبول کرنے سے ملا یہ جو خورشید نے
پکار کر کہا اب تو منوچہر شاہ مایوس ہوا اور وہ سب فرشتہ گرز لیکر قریب آگئے اب تو سب توبہ
توبہ کرنے لگے استقدر توبہ توبہ کی اُس خواب مین منوچہر شاہ نے اور ایسا خایف ہوا کہ آنکھ
کھل گئی اپنے کو بستر خواب پر پایا مگر دل کا یہ عالم تھا کہ ہاتھون اُچھل رہا تھا اسکو اُسوقت
خیال آیا کہ تجکو لازم ہی کہ دین اسلام قبول کر تو نے عالم خواب مین سب حالت دیکھ لی دین اسلام
برحق ہی اور سب باطل ہی اسی خیال مین اسکو نیند نہ آئی جاگ کر سحر کی فوراً سب سے پہلے دربار مین
آیا وہان سب اہل شہر و سب سردارون و اہل لشکر نے بھی یہی خواب دیکھا ہر ایک نے قصد
کر لیا کہ دین اسلام قبول کرنا چاہیے سب اہل دربار حاضر دربار ہوئے مگر عجب حالت سے کہ سکے
رخون کا رنگ فق تھا اپنے اپنے مقام پر آکر سر جھکا کر بیٹھ گئے کہ منوچہر شاہ نے جب سب
دربار جمع ہو گیا اُسوقت اُنکی طرف خطاب کر کے کہا کہ مین نے رات کو خواب مین عجیب واقعہ دیکھا آپ
لوگ سنین یہ کہکر تمام خواب بیان کیا اور کہا کہ اُس عالم مین جب میری آنکھ کھلی تو مین نے یہ دلمین
خیال کیا کہ دین اسلام برحق ہی مین بوقت صبح خورشید کو طلب کر کے اُس طریقہ اسلام کو یاد کرونگا
اور اپنے اس مذہب کو ترک کرونگا تب وہ دل کی حالت کم ہوئی لہذا آپ لوگ کیا کہتے ہین سب نے
کہا کہ ہمنے بھی یہی خواب دیکھا اور جب یہ قصد کر لیا کہ بادشاہ سے عرض کرینگے کہ آپ دین اسلام
قبول کرلین تو وہ حالت کم ہوئی لہذا ضرور شاہزادہ کو طلب فرما کر اُنسے طریقہ اسلام یاد کیجیے اور
اور اس مذہب کو ترک فرمایئے جب یہ سب نے کہا اُسوقت بادشاہ چند سردار خورشید کے
پاس روانہ کیے اور اُنسے کہا کہ خورشید سے کہنا کہ تم دم بھر کے واسطے میرے پاس آؤ مجھے تمسے
کچھ بابت دین و مذہب کے سب اہل دربار کے روبرو بحث کرنا ہی اگر تم میرے سوالون کا پورے طور
سے جواب دوگے اور مجکو قائل کردوگے تو مین دین اسلام قبول کرونگا مع اہل شہر و اہل لشکر کے
ورنہ تمسے مقابلہ کرونگا وہ سردار روانہ ہوئے یہان بادشاہ نے حکم دیا کہ منادی تمام شہر مین ندا
کردے کہ سب اہل شہر جمع ہون اور ہمارا کل لشکر بھی در دولت پر حاضر ہو ہم کچھ سب سے
سوال کرینگے منادی نے ندا کر دی سب اہل شہر آکر جمع ہوئے کل لشکر بھی آیا اور بیرون شہر
خورشید ملک گیر اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا سب سردار اُسکے لشکر کے حاضر تھے کہ خبر پہونچی آپ کے
والد کے پاس سے چند سردار آئے ہین کہا کہ آنے دو وہ سردار داخل بارگاہ ہوئے خورشید
کو سلام کیا اور بادشاہ کا پیام دیا خورشید فوراً کھڑا ہو گیا اور اپنے سرداروں سے کہا کہ آپ لوگ
یہان ٹھہرے رہین مین ابھی انکو قائل کر کے آتا ہون اُنھون نے عرض کیا کہ ہمکو خوف ہی کہ کہین ایسا
نہو کہ آپ کے اُنکے فساد ہو وہ آپکو اکیلا پاکر فساد کرین خورشید نے جواب دیا کہ خدا میرا مالک و
و حافظ ہی اُسکا فضل شامل حال ہی وہ کافر میرا کیا کر سکتے ہین مین اُسکو کافی ہون یہ کہکر سب سردار کو
وہان ٹھہرا کر اور آلات حرب و ضرب سے مسلح و مکمل ہو کر اُن سردارون کے ہمراہ ہو لیا اور داخل

شہر ہوا جب قریب پہونچا دیکھا کہ ایکطرف تمام لشکر جمع ہی اور ایک طرف تمام اہل شہر کا مجمع ہی حال
دیکھکر خورشید کو خیال ہوا کہ آج بہت بید ھب بھسنے ضرور کچھ فساد ہوگا منوچہر شاہ نے دھوکا
دیا خیر جو کچھ ہو نظر بخدا کرکے ان سردارون کے ساتھ جو کہ لینے کو گئے تھے داخل دربار ہوا مانند شیر
غران کے دیکھا کہ دربار آراستہ ہی بادشاہ تخت پر بیٹھا ہوا ہی جیسے سب اہل دربار نے خورشید
کو آتے دیکھا برائے تعظیم کھڑے ہوئے خورشید اپنے مقام پر آکر بیٹھ گیا اور باپ کی طرف مونہہ
کرکے بولا کہ آپ نے کیون مجکو طلب کیا ہی کیا بحث کرنا ہی جلد فرمایئے تب منوچہر شاہ نے کہا کہ مین نے
ایک خواب دیکھا ہی اور میرے سب اہل درباری و اہل شہر و اہل لشکر نے اسکی تعبیر دی اگر تم تعبیر میرے
خیال کے موافق تعبیر دوگے تو مین ضرور دین اسلام قبول کرونگا ورنہ تمسے مقابلہ کرونگا خورشید نے
کہا کہ وہ خواب آپ بیان کرین تب بادشاہ نے اپنا خواب بیان کیا اول سے آخر تک اور کہا یہی خواب
سب اہل شہر و اہل دربار نے دیکھا اسکی تعبیر کیا ہی خورشید نے کہا کہ وہ جو میدان وسیع سب نے دیکھا
ہی وہ میدان حشر ہی وہ جو آگ اُس میدان مین مشتعل دیکھی ہی وہ آتش دوزخ ہی اور وہ جو لوگ جلتے
ہوئے نظر آئے ہین جنکے پیچھے لوگ گرز آتشین لیے ہوئے وہ بھی خداے باطل ہین جنکی آپلوگ بندگی
کرتے ہین اور فرشتگان عذاب ہین جو انکو گرز آتشین سے اذیت دے رہے تھے اور جو لوگ
آپکے عقب مین گرز لیکر چلے ہین وہ بھی فرشتہ عذاب کے ہین کہ گنہگارون کو گرز آتشین سے اذیت
دیتے ہین اور وہ جو باغ دیکھا کہ جہان مین وہ باغ جنت تھا کہ مین نے اسلام قبول کیا مجکو باغ رہنے کو
ملا آپ کافر رہے آپ کو آگ مین جلانے کا حکم ملا اور آپ پر فرشتہ عذاب کے مقرر کیے گئے خیال
کرلیجیے بروز قیامت یہی حال آپکا ہوگا جو کہ آپنے خواب مین دیکھا یہ سننا تھا کہ منوچہر شاہ کانپ
اٹھے اور کہا کہ اے فرزند مین نے دین اسلام قبول کیا اور مین نے توبہ کی مجکو کلمہ تعلیم کر خورشید
نے باپ کو کلمہ تعلیم کیا اسکے بعد سب اہل دربار کو منوچہر شاہ مع کل اہل دربار کے صدق دل
سے مسلمان ہوا خورشید کو لیکر بیرون دربار آیا یہان سبکا مجمع تھا سبکو مخاطب کرکے کہا کہ
مین نے تو دین اسلام قبول کیا جو دین اسلام قبول کرے وہ میرے شہر مین رہے ورنہ چلا جاے
مین نے شب کو یہ خواب دیکھا اور وہ خواب بیان کیا اور جو تعبیر خورشید نے دی تھی وہ بیان کی سب
اہل شہر و اہل لشکر نے بیان کیا کہ ہمنے بھی یہی خواب دیکھا ہی تب ہمنے بھی دین اسلام قبول کیا
اور باطل پرستی کو ترک کیا اسوقت خورشید نے سبکو کلمہ تعلیم کیا وہ سب کلمہ پڑھکر صدق دل
سے مسلمان ہوگئے جب یہ سب مسلمان ہو چکے خورشید کو بڑی خوشی ہوئی اپنے باپ سے
ملا اور اُنکے قدمبوس گرا اور کہا کہ میری خطا کو معاف فرمایئے بادشاہ نے گلے سے لگایا اسیوقت حکم
دیا کہ جسقدر بتکدے ہون سب منہدم کیے جائین اُنکے مقام پر مساجد بنا کیجائین ہر طرف اذان
کی صدا بلند ہوئی کوئی دوسرے مذہب کا آوے تو یہان نہ رہنے پائے اگر رہے تو اُسکا گھر مارلوٹ
لیا جاے وہان کوئی دوسرے مذہب کا نہ تھا سوا ے خدا پرست کے بادشاہ اُن سبکو
رخصت کرکے داخل محل ہوا سب اہل محل کو مسلمان کیا خورشید اپنی مان سے ملا اُسنے گلے
سے لگایا تھوڑی دیر محل مین رہا اسکے بعد باپ سے اجازت لیکر اپنے لشکر مین آیا اپنے سرداروں
سب حال بیان کیا یہان سب پریشان ہو رہے تھے خلاصہ یہ کہ لشکر کو لیکر داخل شہر ہوا لشکر نے
چھاونی مین قیام کیا آپ داخل محل ہوا وہ پدر و پسر بعیش و راحت بسر کرنے لگے جسقدر ملک پر

حکومت منوچہر شاہ اُن سب مین دین اسلام کو رواج دیا گیا اور جو ملک خورشید کے فتح
کیے ہوئے تھے وہان بھی سوائے دین اسلام کے دوسرا دین نہ تھا یہ دین اسلام کی ترقی مین مصروف
تھے انکو خرابی ممالک اسلام و خروج برجیس کی پرچہ اخبار کے ذریعہ سے خبر معلوم ہوئی اسنے اسیلن
سے اس قصد سے فوج کی بھرتی شروع کردی کہ شاید برجیس ادھر بھی آئے اور ہمسے بھی ترک
مذہب کے لیے کہے تو ہم ترک مذہب نہین کرینگے اور اُس سے مقابلہ کرینگے راوی خورشید و منوچہر شاہ
کو فوج کی بھرتی مین مصروف رکھتا ہی اب حال زردمان تاجدار کا تحریر کرتا ہی کہ اسکی داستان حملہ
اول مین یہانتک تحریر ہوئی ہی کہ یہ خدمت گذاری مین شاہ صاحب کے مصروف ہی اب اسکا بھی
بہت بڑا دربار ہوتا ہی اسکے پاس لشکر بھی کثیر ہوگیا ہی اسکا فرزند نومان تاجدار بہت زبردست ہی
شاہ صاحب بیرون شہر تکیہ پر درویش ہین یہ آٹھون دن بوقت صبح جاتا ہی اسی طور سے زمانہ گذرا وہ
وقت آیا کہ دیو طمران شہریار کو بحکم اخصتہ سریزاد تکیہ پر سے اُٹھا لیگیا اور سیارہ ثانی بھی چلا
گیا ایک طرف ان دونون صاحبون کی داستان تو تحریر ہو چکی ہی ہان زردمان تاجدار کا حال
نہین تحریر ہوا اب تحریر ہوتا ہی کہ اسکا دربار آراستہ ہی سب حاضر دربار ہین کہ وہ ملازم اور محافظ حاضر دربار ہوئے
جو کہ اسنے برائے خدمت و حفاظت شاہ صاحب مقرر کیے تھے اُنکو شاہ صاحب کا حکم تھا کہ تم ہمسے دور
رہنا جب ہمکو ضرورت ہوا کریگی ہم طلب کرلیا کرینگے اور جو روزمرہ کے کام ہین انکے کچھ کہنے کی ضرورت
نہین تم درست کر جایا کرو چنانچہ وہ سب لوگ اُس صحرا مین تکیہ سے دور رہتے تھے جو کام جسکے متعلق
تھا وہ آکر کر جاتا تھا پھر اپنے مقام پر چلا جاتا تھا شاہ صاحب کو دیکھتا تھا کہ بیٹھے ہوئے ہین وہ بھی سب
ملازم حاضر دربار ہوئے اور یون بادشاہ سے عرض کرنے لگے کہ حضور بڑا غضب ہوا آج شاہ صاحب
غائب ہوگئے ہم جو بوقت صبح اُٹھے اور تکیہ پر سلام کو گئے تو ہمنے بستر شاہ صاحب کو خالی پایا لطف یہ ہی
کہ دوسرے شاہ صاحب بھی نہین ہین لاکھ لاکھ تلاش کیا کہین دونون کا پتہ نہ لگا آخر کو پریشان ہوکر
حاضر خدمت عالی ہوئے کہ آپکو آگاہ کرین یہ سننا تھا کہ بادشاہ و کل اہل دربار کو بہت صدمہ ہوا سبکے
چہرے اُتر گئے خصوصاً نومان تاجدار کو تو اسقدر رنج ہوا کہ سب اہل دربار کے اوسان گم ہوئے
اور بادشاہ بھی آبدیدہ ہوئے اُسوقت بادشاہ نے حکم دیا کہ ساندنی سوار جائین اور تلاش کرین ساندنی سوار
برائے تلاش روانہ ہوئے مگر کہین پتہ نہ ملا وہ یہان ہون تو پتہ ملے دونون پردہ قاف مین دیو زادون سے
مقابلہ کر رہے ہین پریزادون سے عیش و راحت مین مصروف ہین گانے سن رہے ہین یہان یہ لوگ
اُنکے غم و الم مین مبتلا ہین زردمان نے یہ اپنا طریقہ مقرر کیا ہی کہ ہر صبح کو سوار ہوکر تکیہ پر جاتا ہی اور اسکو
دیکھ آتا ہی اس خیال سے کہ شاید شاہ صاحب آگئے ہون لوگ مقرر کر دیے ہین اُنکو حکم ہی کہ تم یہان ٹھہرو
جب شاہ صاحب تشریف لائین ہمکو خبر کرنا خلاصہ یہ کہ بہت تلاش کیا کہین پتہ نہ چلا نومان تاجدار کا
تو یہ حال ہوا ہی کہ اُسنے گھانا وغیرہ ترک کر دیا جب پتہ نہ چلا بادشاہ نے فرزند کو سمجھانا شروع کیا اور
کہنا شروع کیا کہ وہ مثل سابق کے کسی طرف چلے گئے ہین پھر جب جی چاہیگا تشریف لائینگے تم صدمہ
نکرو آخر کو یہ ہوا کہ وہ حالت کم ہوگئی مثل سابق کے سب رہنے لگے مگر گاہے گاہے شاہ صاحب کا
خیال آجاتا تھا راوی بیان کرتا ہی کہ اب زردمان کے قبضہ مین بہت سے ملک آگئے ہین اور حکومت
نے ترقی کی ہی یہ اسلام کی برکت ہی ہمکو بھی پرچہ اخبار سے ممالک اسلام کی خرابیان معلوم ہوتی ہین افسوس
کرتا ہی اہل دربار سے کہتا ہی کہ اگر برجیس اُدھر آئیگا تو مین اُس سے ضرور مقابلہ کرونگا چاہے قتل

اطاعت تو نہ کرونگا اب رادی زردمان تاجدار کو اُسکے ملک مین بندوبست حکومت مین مصروف رکھتا ہی اور ا
حال سیارہ ثانی کا تحریر کرتا ہی کہ سیارہ ثانی جو نامہ رستم ثانی کا لیکر بیشہ مصروفیہ سے طرف زرین حصار
کے چلا تھا راہ طے کرکے دو منزلہ سہ منزلہ کرکے بعد قطع منازل و مراحل کے قریب زرین حصار کے پہونچا
اور اُس ٹکیہ پر آیا جہان شہریار وغیرہ نے قیام کیا تھا اسکو اسی طور سے پایا اپنا فقیر ہوکر بیٹھنا یاد آیا صورت
بدلکر داخل شہر ہوا اب شہر کو پہلے سے زیادہ آباد دیکھا اور رعایا کو دل شاد و دہ دن زردمان کے
سوار ہونے کا تھا یہ شہر کی سیر کر رہا تھا کہ بادشاہ کی سواری بڑی دھوم سے نکلی اسنے پہلے سے
زیادہ جاہ و حشم زردمان کا دیکھا زرین حصار مین اسنے ہزارون سجدے پائین بہت خوش ہوا ایک سے ا
مین اُترا اسنے یہ خیال کیا کہ زردمان کو عیاری سے محل سے نکال لاؤن اور اُس ٹکیہ پر لیجاکر نامہ
آقا کا دون یہ خیال اپنے دل مین کرکے سرا مین اُترا جب شب ہوئی قریب نصف شب کے اُسوقت
سیکی نظر وہ سے پوشیدہ ہوکر سرا سے نکلا اور محلات شاہی کی طرف آہستہ آہستہ مار کر محل پر گیا
زیر قصر آیا خوابگاہ زردمان و تومان کو دریافت کیا ایک خواص کی صورت بنکر وہان پہونچکر بیہوشی
اڑا کر اسکو جو کہ پہرہ بیٹھی ہوئین تھین بیہوش کیا زردمان کا پشتارہ باندھکر اور پشت پر لادکر کمند کے
ذریعہ سے بالاے بام آیا اور اُسی کے ذریعہ سے زیر بام آکر ایک مقام پر پشتارہ لیکر پھر قصر مین آیا اور تومان
کو اُسی طریقہ سے لیگیا بعدہٗ دونون پشتارے دوش پر اُٹھاکر سب کی نگاہون سے بچکر بیرون شہر آیا
اُس ٹکیہ پر اور اُس بنگلہ مین فرش آراستہ کرکے روشنی کرکے فتیلہ رفع بیہوشی روشن کیا کہ زردمان
و تومان کو ہوش آیا اپنے کو ان دونون نے محل مین نہ پایا بہت حیران ہوئے کہ یہ کون مقام ہی خیال
کیا کہ خواب دیکھ رہی ہین کہ زردمان کی نگاہ تومان پر پڑی اتو گھبراکر اُٹھ بیٹھا اور کہا کہ ای فرزند
ہم کہان ہین یہ کیا واقعہ ہی شبکو تو ہم تم اپنے اپنے مقام پر محل مین سو رہے تھے یہان کہان
سے آگئے یہ تو وہ مقام ہی اور وہ بنگلہ ہی کہ جہان شاہ صاحب تشریف فرما تھے تومان نے عرض کیا کہ
ای مرزا علی قدار ہین خود حیران ہون کہ یہ کیا واقعہ ہی پہلے تو مین نے خواب تصور کیا تھا مگر جب آپ نے صدا
دی تو ہوشیار ہوا میری عقل کام نہین کرتی ہی یہ تقریر پدر و پسر مین ہو رہی تھی کہ ایک طرف سے سیارہ
ثانی برنہہ پر نقاب ڈالے ہوئے ظاہر ہوا یہ دونون نقابدار کو دیکھکر خیال کرنے لگے کہ شاید یہ کوئی
ہمارا دشمن ہی یہی وہان سے آیا ہی اب ہمارے قتل کی فکر مین آیا ہی ہمارا پیمانہ عمر لبریز ہوگیا یہ
ملک الموت ہی یہ خیال دل مین کرکے پریشان ہوئے سیارہ نے جو انکو پریشان دیکھا کہا کہ آپ
دونون صاحب پریشان نہون مین آپکا دشمن نہین ہون بلکہ دوست ہون ایک ضرورت سے آپ کو
یہان لایا ہون بعد اُسکے پھر پہونچا دونگا آپ اطمینان رکھین یہ کہتا ہوا قریب آیا اور بیہوش کیا انکی بھی
پریشانی اس تقریر کے ہونے سے کم ہوئی جب سیارہ بیہوش کرچکا اُسنے کہا کہ اب آپ دونون صاحب
بلوش ہوش سنین جو مین بات آپکی خدمت مین عرض کرتا ہون یہ ایک راز ہی سوا ے آپ کے
یا آپ کے فرزند تومان تاجدار کے جو یہان اسوقت موجود ہین یا مین ہون یا نرنگار شاہ عالم
زرنگار یہ کے یا خورشید ملک گیر شاہزادہ منوچہر یہ کے اور کسیکو معلوم نہو ورنہ بڑی خرابی ہوگی
اس راز کے افشا ہونے مین بہت بڑے نقصان ہین بلکہ کچھ لوگ جو کہ آپ کے سرپرست اور محسن
ہین وہ ناراض ہونگے اور اُنکی ناراضی آپکی خرابی کا سبب ہی آپ دونون صاحب اس امر کا اقرار
کرین کہ ہم اس راز کو افشا نہ کرینگے تو مین بیان کرون اور آپ قسم کھائین یہ تقریر سنکے

زردمان وتومان حیران ہوئے اور خیال کرنے لگے ہمارے نام سے کیونکر آگاہ ہوا اور زرنگار شاہ وخورشید کے نام سے کیونکر واقف ہوا اور یہ کون شخص ہی یہ دل مین خیال کرکے زردمان نے کہا کہ مین قسم کھاکر کہتا ہون کہ جو راز آپ مجھسے بیان کرینگے وہ مین کسی پر ظاہر نکرونگا اسکو اپنی محجاب دل وسینہ مین مثل عروس کے رکھونگا اور مثل محبت کے قلب مین اور مثل بوے گل کے دل مین کہ جیسے خوشبو غنچہ مین پوشیدہ رہتی ہی جب تک وہ شگفتہ نہین ہوتا ہی اور مثل دل کے سینہ مین اسی طور سے تومان نے قسم کھاکر کہا اور کہا کہ آپ بیان کرین ہمکو بڑی حیرت ہی اور پریشانی ہی کہ یہ کیا معما ہی تب سیارہ نے کہا کہ آپ زیادہ فکرمند نہون مین بیان کرتا ہون کہ پہلے یہ بیان فرمایئے کہ زرنگار شاہ وخورشید جو خدا پرست ہوئے تھے وہ ابھی تک خدا پرست ہین یا کافر ہوگئے مجکو اس راز سے آگاہ فرمایئے پھر مین وہ راز بیان کرونگا زردمان تاجدار نے کہا کہ وہ ابھی تک خدا پرست ہین اور انکو خدا پرستی کی طرف بہت غلو ہی انکے مثل کوئی خدا پرست صاحب اعتقاد نہوگا انہین سے ہر ایک اپنے ملک مین براحت وآرام حکومت کرتا ہی یہ کہکر تمام واقعات زرنگار شاہ وخورشید کے زردمان وتومان نے بیان کیے سیارہ نے سنکے شکر خدا کیا اور کہا کہ اب مین راز بیان کرتا ہون سنیے وہ راز یہ ہی کہ آپکو یاد ہوگا کہ ایک شاہ صاحب آپ کے ملک مین آئے تھے انھون نے یہان آکر ارژنگ پہلوان کو مین کشتی مین قتل کیا تھا آپکے سپہ سالار کو زیر کیا تھا آپ نے انکی بڑی عزت وآبرو کی تھی انکے واسطے یہ نکیہ اور بنگلہ آراستہ کیا تھا آٹھوین دن میلہ ہوتا تھا انھون نے آپ کے سپہ سالار وآپ کے فرزند تومان تاجدار کو فنون سپہ گری تعلیم فرمائے تھے آپکو طریقہ اسلام تعلیم کیا تھا راہ ضلالت سے نکالا تھا نار دوزخ سے بچایا آپ انکی بہت خاطر کرتے تھے کہ وہ غائب ہوگئے آپ کو انکا بڑا صدمہ ہوا مگر آپ دین اسلام پر قائم رہے آپ کے بھائی زرنگار شاہ آپ پر لشکر کشی کرکے آئے خورشید ملک گیر بھی آیا وہ دونون شریک ہوکر آپسے لڑے اور آپنے مقابلہ کیا آخر کو شکست کھائی کیونکہ وہ لشکر کثیر رکھتے تھے دوسرے وہ جنگ دوسرے طور سے ہونے والی تھی انھون نے قلعہ پر کئی مرتبہ یورش کیا ایک جوان نے ہر مرتبہ کمک کی اور انکے یورش سے آپکو بچایا آخر کو زرنگار نے عیاری کرکے اسکو اسیر کیا صبح کو قلعہ پر زرنگار شاہ نے حملہ کیا انکے سپہ سالار نے گولون کو رد کرکے اپنے تئین اس خندق مین پہونچایا ان گولون نے خدا سے رجوع ہوکر دعا کی قدرت خدا سے اس صحرا سے ایک درویش پیدا ہوئے تھے مثل درویش سابق کے اُن سے ہم شکل تھے انھون نے آپ کی کمک کی اور سپہ سالار زرنگار شاہ کو زیر کرکے خندق مین ڈالدیا لشکر کو شکست دی زرنگار شاہ وخورشید کو اسیر کیا اب لوگون نے درویش سابق خیال کرکے انکی بھی عزت آبرو کی زرنگار شاہ وغیرہ مسلمان ہوئے اپنے اپنے ملک کو گئے وہ درویش اس مقام پر جہان پہلے درویش مقیم ہوئے تھے اقامت پذیر ہوئے تھے وہ جوان جو کہ قید زرنگار شاہ مین تھا وہ مع اپنے لشکر کے ایک طرف کو چلا گیا ان درویش کے پاس اور ایک درویش آکر مقیم ہوا بعد چندے کے وہ دونون درویش غائب ہوگئے پھر انکا پتا نہ چلا آگاہ ہو جیے کہ وہ درویش سابق ودرویش ثانی دونون بھائی ہین اور تیسرا درویش انکا عیار تھا اب ان درویشون کا حال سنیے جو کہ عیار تھا وہ بھی چند روز وہان قیام پذیر ہوا اور تھوڑے دن کے وہ بھی چلا گیا

درویش اول کا نام رستم ثانی دوم کا نام شہریار عالی وقار اور تیسرے درویش کا نام جو کہ اگے
رو برو بیٹھا ہوا ہی سیارہ ثانی ہی: جو سیارہ نے کہا لومان و زردمان حیران ہوئے کہ یہ تو
نقابدار ہین اور کہتے ہین کہ ہین درویش ہون اور کوئی انکے سوا یہان ہی نہین مگر ساکت
رہے سنا کیے سیارہ ثانی نے کہا کہ یقین ہی کہ آپ پہچان تو لین گے ان سب صاحبون کو
جب دیکھین گے خیر وہ دونون درویش جو کہ تشریف لائے تھے وہ یونے ہین حمزہ صاحبقران
وہ سرور قلب صاحبقران زیب بارگاہ سلیمانی تھے ایرج نامدار کے فرزند تھے پوتے تھے
ملک قاسم کے وہ دونون شیر بیشہ صاحبقران تھے ان لوگون سے دین اسلام قائم ہی انھین کی
شمشیر صاعقہ بار نے سکہ اسلام کو رواج دیا ہی انھین کے نام سے شیرون کو تپ آتی ہی آگاہ
ہو کہ وہ دونون پروتے ہین صاحبقران کے وہ دونون تمھارے محسن و آقا ہین ایک نے دولت
ایمان سے ہمکو سرفراز کیا دوسرے نے اگر تمھاری جان و آبرو بچائی ہاتھ سے زرنگار شاہ کے
اگر یہ دونون شیر نہ آتے تو ہمکو کبھی یہ مرتبہ نہ حاصل ہوتے ای زردمان تاجدار آگاہ ہو کہ اسوقت
مصلحت اس امر کی ظاہر کرنے کی نہ تھی اب اسکا وقت آیا تم پر ظاہر کیا جاتا ہی اور اوگون پر ابھی
ظاہر کرنے کی مصلحت نہین ہی یہ امر کسی سے نہ کہنا اور فقیر ہونے کا انکے سبب سے یہ ہوا کہ صاحبقران
ثانی نے بدیع الملک صاحبقران لشکر کیا یہ امر ہمارے آقا رستم ثانی کو ناگوار ہوا وہ لشکر سے
فقیر ہو کر نکل آئے یہان آکر پہونچے تمکو مسلمان کیا دوسرے یہ امر مسبب باری ہین جاری ہو چکا تھا
کہ یہان کے باشندے دائرہ اسلام ہین آئین وہ کیونکر نہوتا جب انکے بھائی کو انکے فقیر ہونیکا
حال معلوم ہوا اور خبر پہونچی وہ بھی تلاش برادر مین فقیر ہو کر اپنے لشکر سے نکلے وہ اسوقت آکر پہونچے
کہ جب ہم اس بلا مین مبتلا تھے انکے ہاتھ سے زرنگار شاہ وغیرہ کا مسلمان ہونا مشیت حذا مین جاری
ہوا تھا کیونکر نہوتا انکے بعد مین دونون شاہزادون کی تلاش مین نکلا اور یہان آکر پہونچا ایک شاہزادہ
سے ملا انکے پاس رہا اب سنو یہ دونون شاہزادے غائب ہو گئے اسکا سبب یہ ہی کہ پردہ قاف
تشریف لیگئے ہین یکے بعد دیگرے یہان کے بادشاہ اخضر پر زاد پر اسکے سپہ سالار نے خروج
کیا تھا اسکی بیٹی پر عاشق ہوا بھلا یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ دختر شاہ ملازم کے ساتھ منسوب کیجاے
دوسرے کجا دیو و کجا پری زمین آسمان کا فرق رہا لون نے بادشاہ سے کہا کہ جب تک خاندان
حمزہ سے یہان کوئی نہ آئیگا اسوقت تک یہ دیو نہ قتل ہوگا زائچہ کر کے ہمارے آقا کا پتہ دیا اخضر
نے دیو روانہ کر کے اٹھو لیا یہ سبب ہوا غائب ہونے کا آقا خوب خوب لڑے اخضر نے اپنی
دختر کے ساتھ عقد کر دیا ایک لڑکا بطن لڈکی سے پیدا ہوا کہ نہایت جری وصف شکن ہی ہمارے
شاہزادہ نے دیو ہامان کو زیر کیا اسنے مکر کیا آقا کو طلسم مین دھوکے سے اسیر کیا خود لشکر کشی کر کے
اخضر پر آیا جب کہ اسکو آقا کی طرف سے اطمینان ہوا پھر اخضر پر زاد پریشان ہوا پھر رہا لون سے
زائچہ کرایا انھون نے بتایا کہ جہان یہ درویش مقیم تھے وہان دو درویش اور مقیم ہین ان مین
ایک درویش بہت خوبصورت ہی اگر وہ آئے تو یہ اجنگ سر ہو کیونکہ وہ بھی اسی خاندان سے ہی
چنانچہ دیو آکر شہریار کو بھی لیگیا جب صبح کو مین نے آقا کو نہ پایا تو مین بھی تلاش مین نکلا قدرت خدا
سے مین بھی قاف مین پہونچ گیا شہریار نے جا کر دیو ہامان کو زیر کیا فرزند رستم ثانی نے عرصہ
تک آپ سے فرزندون کو فنون سپہ گری تعلیم فرمائی انکو بھی دیو ہامان نے مکر کر کے اسی طلسم مین

گرفتار کیا اور خود لشکر لیکر اخضر پر یزداں چڑھ آیا یہان فرزند آفاتے یعنی سہراب ثانی نے نکلکر اُس سے
مقابلہ کیا اُس دیو کو بسلسلہ برس کے تین مین قتل کیا اور طلسم کو فتح کرکے اب وہ چچا و دادا کو رہا کیا دادا
کون ایرج نوجوان کو کہ ہمراہ صاحبقران ثانی کی طرف خانہ کعبہ کے جاتے تھے راہ سے ایک
ساحرہ اُس طلسم کی رہنے والی خواہ اور کسی مقام کی اُنکو اُٹھا لیگئی اور اُس طلسم مین قید کیا
جب طلسم فتح ہوا وہ بھی رہا ہوئے سہراب ثانی مع باپ و چچا و دادا کے کل مال و اسباب طلسمی
لیکر نانا کے پاس آئی سب کو خوشی حاصل ہوئی ایک مدت تک وہان رہے کہ یکایک یہان کا
خیال آیا چنانچہ کل مال و اسباب طلسمی لیکر اس قصد سے تشریف لائے ہین کہ دنیا پر جاکر کافرون کو
قتل کرین بدیع الملک جو کہ اب صاحبقران ہین اُنسے مقابلہ کرین اور امتحان صاحبقرانی کا کرین
کیونکہ اُنکی بھی صاحبقرانی تو باعث آوارگی ہوئی تھی دوسرے اِن سب واقعات کا بیش آنا لہذا
رستم ثانی و شہریار و ایرج نامدار نے یہ قصد کیا کہ ہم تینون آدمی نقاب والے ہین اور سہراب
ثانی کو صاحبقران قرار دین اور جاکر مقابلہ کرین ایسا ہی کیا کہ یہ سب نقابدار بنے اور قاف سے
چلے یہان سے پندرہ فرسخ پر ایک صحرا ہی کہ وہ بہت پر فضا ہی وہان آکر فروکش ہوئے
خیمے و بارگاہین وغیرہ جو طلسم سے دستیاب ہوئی تھین برپا ہوئین اور وہ لوگ کہ جنکو طلسم سے رہا
کیا تھا اُنھون نے غلامی اختیار کی وہ ہمراہ ہین جب یہان آکر مقیم ہوئے تو مجھسے فرمایا کہ تم شہر
زرین حصار کو جاؤ اور زردمان تاجدار کو اور اگر زرنگار شاہ و خورشید ہون تو آگاہ کرکے
مع لشکر ہمارے پاس لاؤ مگر یہ کہدینا کہ یہ راز کسی پر ظاہر نہو اُسوقت تک کہ جب تک ہمارے اور
بدیع الملک کے باہم مقابلہ ہوکر صفائی نہو جاے اور ایک نامہ بھی مجکو دیا ہی کہ یہ زردمان کو
دینا وہ نامہ بھی میرے پاس ہی یہ واقعہ تھا جو کہ مین نے بیان کیا اب مین تاکید سے کہتا ہون کہ
یہ راز افشا نہو آیندہ آپ کو اختیار ہی یہ کہکر اپنے مونہہ پر سے نقاب اُٹھائی اور کہا کہ پہچانیے کہ مین
وہی درویش ہون یا نہین اب جو زردمان و تومان نے دیکھا پہچانا کل باتونکا یقین ہوا شہزادہ
کو گلے سے لگایا اور کہا کہ ہم لوگ کیا خوش قسمت تھے کہ ایسے خاندان کے شاہزادون نے
آکر ہمپر احسان کیا ہم خود حیران تھے کہ درویش کیسے ہین یہ طاقت و قوت و صورت ہم نے کسی درویش
کی نہین دیکھی اور نہ خواب مین کبھی دیکھی ضرور کسی عالی خاندان سے ہین اور شاہزادے ہین کسی
سبب سے درویشی اختیار کی ہی خیر ہمارا قیاس بہت ٹھیک نکلا خداوند کریم اُن دونون بزرگوار و نکو
ہمارے سر پر سلامت رکھے کہ جسکے سبب سے ہم دولت دین سے تہرہ مند ہوئے اور جان و آبرو
بھی بچی کیا مجال ہماری ہی جو ہم اِس راز کو زبان سے بھی نکالین بیان کرنا تو شے دیگر ہی جو ہمارے آقا
کی مرضی ہوگی ہم اُسپر عمل کرینگے اے مہتر جی وہ نامہ لاؤ جو کہ آقا نے تحریر فرمایا ہی ہم ذرا دیکھین
کہ کیا غلامون کو تحریر کیا ہی اُسپر عمل کرین سیارہ نے وہ نامہ نکال کر مجھسے زردمان کو دیا
زردمان نے پہلے سر پر رکھا اور آنکھون سے لگایا لفافہ پر بوسہ دیا اُسکے بعد لفافہ کو چاک
کیا نامہ کو پڑھنا شروع کیا کل مضمون نامہ سے آگاہ ہوا وہ ہی حال تحریر تھا جو کہ سیارہ نے
بیان کیا تھا بر مقام پر راز کے پوشیدہ کرنے کی تاکید لکھی تھی جب نامہ پڑھ چکا تو اُسکو آپنے
پاس باحتیاط رکھا سیارہ نے کہا کہ اسکو چاک فرمایئے کہا کہ گو اس نامہ مین بھی تاکید لکھی ہی کہ
پڑھکر چاک کر ڈالنا مگر مین ابھی کیونکر چاک کرون یہ نامہ تو زرنگار شاہ و خورشید کو دکھانا ہوگا

تب تو انکو یقین آئیگا سیارہ نے جواب دیا کہ واقعی تمھارا خیال بہت ٹھیک ہی مگر احتیاط سے
رکھنا کوئی دوسرا دیکھنے نہ پائے یہ کہکر سیارہ نے کل حالات قاف و جنگ و پیکار ابتدا سے
انتہا تک بیان کیے جو کہ مین ان جلدون مین لکھ چکا ہون ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہین خلاصہ یہ کہ جب
زردمان و تومان آگاہ ہوا تو اسنے سیارہ سے کہا کہ ای مہتر صاحب اب آپ تدبیر بتلائین
کہ مین کیونکر لشکر لیکر خدمت مین آقا کے چلون کیونکہ اس راز کو ظاہر نہین کر سکتا ہون کہ وہ فغفور کہ
تشریف لائے تھے فلان خاندان سے ہین اب انھون نے مجھکو طلب کیا ہی مین جاتا ہون اگر یہ ظاہر
کرتا ہون تو خلاف حکم ہوتا ہی پھر کیا تدبیر کرون سیارہ نے کہا کہ سہل تدبیر ہی کہ مین آپکو آپکے
محل مین پہونچائے دیتا ہون صبح کو آپ دربار آراستہ کرین موافق قاعدہ کے صورت تبدیل کرکے
دربار مین آوینگا اور آپ سے فریاد کرونگا کہ مین فلان ملک سے بھاگ کر آیا ہون وہان خدا پرستون پر
یہ ظلم و ستم ہو رہا ہی کہ برجیس انکو قتل کر رہا ہی انکی زبانی سن چکا ہون کہ برجیس نے خروج کیا ہی کیونکر
اب کیسے مسلمان ہین کہ دینی بھائیون پر کفار کا مرغہ ہی اور یہ ستم ہی کہ آفتاب پرستی کر وہ آفت مین مبتلا
ہین اور آپ یہان چین سے بیٹھے ہوئے ہین انکی کمک نہین کرتے ہین حمیت اسلام کیا ہوئی جب مین
یہ فریاد کرون اسوقت آپ یہ ارشاد کرین ہمکو یہ حال نہ معلوم تھا اب معلوم ہوا لہذا ہم ضرور کمک
کرینگے اگر مرگئے تو خیر ورنہ درجہ شہادت پایا زندہ بچے تو غازی کہلائے یہ فرما کر تیاری لشکر کا حکم فرمائیگا اور
لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر اپنی طرف سے یہان کسیکو حاکم کرکے طرف زرنگار شاہ کے چلے گا انکو
بھی تخلیہ مین اس امر سے آگاہ کرکے اور ہمراہ لیکر خورشید پاس چلے گا زرنگار شاہ بھی نہ ظاہر
کرین کہ میرے بھائی زردمان نے سنا ہی کہ اہل اسلام پر کفار کا مرغہ ہی اس سبب سے انھون نے
اپنے ملک سے لشکر ہمراہ لیکر قصد کیا ہی کہ ظلم کفار سے اہل اسلام کو نجات دین میرے پاس آئے
ہین کہ آپ بھی شرکت کرین لہذا مجھپر فرض ہی کہ مین شرکت کرون اور اہل اسلام کی کمک کرون میرا لشکر
تیار ہو بلکہ اب سرو دربار اسنے اس امر کو ظاہر فرمائیگا کہ میرا یہ قصد ہی انکو ہمراہ لیکر خورشید ملک گیر
کے پاس پہونچے بظاہر تو یہ ظاہر فرمائے اور تخلیہ مین کل حال سے آگاہ فرمائے وہ بھی یہی حیلہ کرین
کہ مین اہل اسلام کی کمک کو جاتا ہون پس آپ تینون صاحب مع لشکر کے میرے ہمراہ ہولین مین آپکو
اس مقام پر پہونچا دونگا کہ جہان آقا فروکش ہین انکو جاکر خبر کرونگا اب بایدا مر کہ اہل اسلام کی کمک کو جاتے ہین جبکہ آپ
انکی اطاعت کرینگے یہ آپنے کیا کیا اہل اسلام یہ اعتراض کرینگے کہ آپ تو ان نقابدارون کی اطاعت کی یہ کوتاہی
اسکی تدبیر یہ ہی کہ مین جاکر انکو خبر کرونگا کہ زرنگار شاہ وغیرہ مع لشکر کے آگئے ہین فلان مقام پر
فروکش ہین اور یہ صلاح دونگا کہ آپ جاکر انکی بارگاہ مین زردمان شاہ وغیرہ سے یہ فرمائے کہ
کہ ہم بھی مسلمان ہین اور تم بھی مسلمان ہو اور ہمارا قصد ہی کہ ہم کفار پر لشکر کشی کرین لہذا تم ہماری
اطاعت کرو آپ یہ جواب دین کہ ہم کیونکر اطاعت کرین کیا ہم کوئی آپ سے کم ہین ہان اس حالت مین اطاعت
کرینگے کہ ہم تینون بادشاہ ہین اور مسلمان ہین ہمکو یقین ہی کہ جب ہم اطاعت نہ کرینگے دونون طرف خدا پرست
ہین بیکار ان کا خون ہوگا اور یہ خون ہمارے اور آپکے سر پر ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ آپ ہمسے مقابلہ
کرین اگر آپ ہم تینون کو زیر کرلین تو ہم آپ کی مع لشکرون کے اطاعت کرین ورنہ آپ ہماری اطاعت
کرین وہ اسکو قبول کرینگے آپ تینون صاحب یکجہت ہوکر میرے مقابلہ کرین یقین کامل ہی کہ وہ زیر کرینگے
بس آپ اطاعت کرین اور جدھر وہ کوچ کرین انکے ہمراہ تشریف لیجائے اگر اہل لشکر اعتراض کرین

جواب دیجیے کہ ہمکو زیر کیا پھر کیونکر اطاعت نہ کرتے سوائے اس تدبیر کے دوسری تدبیر نہین ہے
زردمان و تومان نے کہا کہ واقعی خوب تدبیر ہی آپ صبح کو تشریف لائین مین پرسون یہان سے
زرنگار یہ کی طرف مع لشکر کے کوچ کرونگا خلاصہ یہ کہ سیارہ نے اُس تدبیر سے زردمان و
تومان کو محل مین پہونچایا جس تدبیر سے لایا تھا اور خود اُسوقت بیرون شہر آکر ایک مقام پر ٹھہر گیا
تھوڑی دیر مین صبح ہوئی سیارہ نے نماز صبح ادا کرکے اپنی صورت فریادیون کی سی بناکر طرف
دربار کے رخ کیا اور چلے اُدھر زردمان و تومان بیدار ہوئے نماز صبح سے فراغت کرکے دربار مین
آئے سب اہل دربار حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا زردمان نے اہل دربار سے کہا کہ اگر کوئی وقت
اہل اسلام پر بہت سخت پڑے تو اُسوقت ہمکو اُنکی کمک لازم ہی کہ نہین چونکہ ہم بھی خدا پرست ہین
سبنے کہا کہ ضرور بادشاہ نے کہا کہ کل مین نے پرچۂ اخبار مین دیکھا ہی پرچہ نویس وخفیہ نویس نے تحریر کیا
ہی کہ کوئی کافر پرچیس ہی اُسکا مذہب آفتاب پرستی ہی اُسنے خروج کیا ہی اور وہ چاہتا ہی کہ سب
اہل اسلام کو آفتاب پرست کرون اگر ایسا ہی تو ضرور ہی کہ ہم اہل اسلام کی کمک کرین اُنکی شرکت کرین
تین سبنے جواب دیا کہ ضرور لازم ہی بلکہ واجب ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ سیارہ ثانی فریادیون کی
صورت بنے ہوئے پہونچے اور فریاد کرنے لگے کہ پرچیس نے اہل اسلام پر خروج کیا فلان ملک
تباہ کیا فلان ملک برباد کیا مین فرنگوشیہ سے بھاگ کر آیا ہون وہ تقریر مرقومہ بالا جو کہ شب کو باہم قرار پائی
تھی بیان کی اور بہت کچھ داد و بیداد کی یہ سُنکے زردمان نے اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ اب
مجکو کیا کرنا لازم ہی سب نے کہا کہ اہل اسلام کی کمک کیجیے یہ سُنتا تھا کہ اسوقت زردمان نے حکم دیا
کہ ہمارا لشکر تیار ہو ہم کل یہان سے برائے کمک اہل اسلام کوچ کرینگے پہلے اپنے بھائی زرنگار
شاہ کے پاس جائینگے پھر اُنکو ہمراہ لیکر خورشید ملک گیر کے پاس جائینگے اُنکو بھی اس سے آگاہ
کرینگے وہ بھی خدا پرست ہین اُنکو بھی مع لشکر کے ہمراہ لیکر تینون صاحب ملکر اور باہم شریک ہوکر
کفار سے مقابلہ کرینگے اور اہل اسلام کی کمک کرینگے اور حکم دیا کہ انکو بیجاؤ اور براحت و آرام رکھو
یہی تو ہمارے رہبر ہونگے سیارہ کو بہت کچھ انعام و اکرام و خلعت دیا بعدہٗ دربار برخاست کیا سردار
نے اہل لشکر کو بادشاہ کے حکم سے آگاہ کیا بارگاہین خیمے وغیرہ توشک خانہ سے نکالے گئے اُنٹون پر
بار کیے گئے اہل لشکر نے سامان سفر درست کیا غلہ لاکھون من ہمراہ لیا گیا خزانے سے روپیہ صندوقون
مین بھر کر ہمراہ لیجانے کے لیے بار کیا گیا اُسدن اور رات مین سب سامان درست ہو گیا دوسرے
دن بوقت صبح قریب تین لاکھ کے لشکر مہیائے سفر ہو کر بیرون شہر جاکر مقیم ہوا خیمے وغیرہ و خزانہ گاڑے
وسط لشکر مین کر لیے گئے دوکاندار ہمراہ لشکر ہوئے کیونکہ طریقہ ہی کہ جہان لشکر فروکش ہوتا ہی بازار
ضرور آراستہ ہوتا ہی کیونکہ اہل لشکر کو کسی شی کی ضرورت ہو تو صحرا مین کہان سے بہم ہو اس سبب سے
لشکر کے ہمراہ بازارین ضرور ہوتی ہین یہان سب بیرون شہر بادشاہ کے آنے کا انتظار کر رہے ہین
وہان در دولت پر سب سردار موجود ہین جو کہ ہمراہ جائینگے وہ بھی اور جو شہر مین رہینگے وہ بھی سواری بادشاہ
کی آراستہ ہی کہ زردمان تاجدار و تومان تاجدار اہل محل کو رخصت کرکے برامد ہوئے سردارون
نے مجرا کیا سب کا سلام و مجرا لیتے ہوئے باپ بیٹے دربار مین آئے زردمان نے اپنی طرف سے
کسنے وزیر کو اپنے شہر کا حاکم کیا اور عدل و داد کرنے کی تاکید کرکے اور ایک سپاہ و چند سردار برائے
حفاظت شہر چھوڑ کر اور سبکو وزیر کی اطاعت کا حکم دیکر سبکو رخصت کیا اور آپ مع اپنے فرزند

توماں وسپہ سالار تعین ہو بہ ورسے و دیگر سردارون کے سوار ہوکر سبکو رخصت کرکے بیرون شہر آیا اور لشکر بھی آیا جب لشکر سب آچکا کوس سفری پر چوب بڑی بجان سیارہ برابر بخت زردمان کے ایک مرکب پر سوار ہین زردمان سے باتین کرتے ہوئے چلے آتے ہین جب کوس پر چوب بڑی لشکر روانہ ہوا صدائے الرحیل بلند ہوئی ہر سمت سے صدائے طرقوا طرقوا آرہی تھی بڑے خدم وحشم سے زردمان تاجدار قطع منازل ومراحل طے کرکے بعد چار روز کے قریب زرنگار یہ پہونچا ہرکارے زرنگار شاہ کے لشکر کے تلاشے کو نکلے تھے انھون نے جو لشکر کی آمد دیکھی آگے بڑھکر دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی معلوم ہوا کہ زردمان تاجدار برادر زرنگار شاہ کا وہ اپنے بھائی کے پاس آتے ہین دریافت کیا کہ کیون آتے ہین معلوم ہوا کہ ایک خدا ترس نے آکر فریاد کی کہ برجیس نے خروج کیا اور اہل اسلام پر ظلم کر رہا ہی کئی ملک تباہ ہوگئے ہین ہین فرنگوشیہ سے بھاگ کر آیا ہون آپ لوگ کیسے مسلمان ہین کہ اپنے دینی برادرون کی کمک نہین کرتے ہین اُنپر ظلم وستم ہو رہے ہین یہ سنکے بادشاہ فوراً لشکر کو لیکر ادھر کو روانہ ہوئے کہ بھائی صاحب کو بھی ہمراہ لے لون کیونکہ یہ بہت بڑا معرکہ ہی وہ ہرکارے یہ سنکے شہر مین آئے داخل دربار ہوئے بہان زرنگار شاہ کا دربار آراستہ ہی سب حاضر دربار ہین کہ ہرکارون نے آکر مجرا کیا اور سب واقعہ لشکر کی آمد کا اور اپنے دریافت کرنے کا اور اُنکے بیان کرنے کا عرض کیا زرنگار شاہ نے سنکے سردارون کو حکم دیا کہ زردمان تاجدار کا استقبال کرکے لاؤ اسکا بڑا رتبہ ہی اور انکی قدر وعزت کرنا چاہیے کہ انھون نے ہمسے پہلے دین اسلام کو قبول کیا ہی اگر انھون نے امداد اہل اسلام کا قصد کیا ہی تو مین انکا سریک ہون یہ حکم پاکر سردار برائے استقبال روانہ ہوئے اُدھر زردمان تاجدار مع لشکر کے بیرون شہر فروکش ہوئے خیمے وغیرہ برپا ہوئے سب لشکر اترا بادشاہ بارگاہ مین آکر بیٹھا دربار آراستہ ہوا زردمان نے چند ہرکارے طرف شہر کے روانہ کیے تھے کہ تم جاکر خبر لاؤ کہ بھائی صاحب کن خیالون مین مصروف ہین وہ ہرکارے گئے اور یہ خبر سنکر روانہ ہوئے تھے کہ سردار برائے استقبال آتے ہین فوراً اپنے لشکر مین آئے بادشاہ کو سلام کرکے عرض کیا کہ آپ کے برادر صاحب نے آپ کے آنے کی خبر پاکر سردار برائے استقبال روانہ کیے ہین وہ آتے ہین زردمان نے یہ خبر پاکر اپنے چند سردارون کو استقبال کو روانہ کیا یہ بارگاہ سے نکلکر چلے راہ مین ملاقات ہوئی سرداران زرنگار شاہ اور زردمان تاجدار باہم بغلگیر ہوئے سرداران زردمان اُن سردارون کو لیکر بارگاہ مین آئے انھون نے سلام کیا کرسیون پر بیٹھے بادشاہ نے مزاج پرسی کی خیر وعافیت پوچھی اپنے بھائی کے مزاج کی کیفیت دریافت کی آنے کا سبب دریافت کیا انھون نے عرض کیا کہ سب کیفیت اچھی ہی سب بخیر وعافیت ہین آپ کی تشریف آوری کی جو خبر بادشاہ نے پائی حکم ہوا کہ استقبال کو جاؤ اور اُنکو ہمارے پاس لے آؤ لہذا ہم حاضر ہوئے ہین تشریف چلیے یہ سنکے زردمان نے سواری طلب کی مع اپنے فرزند وسپہ سالار وچند سردارون کے اُنکے ہمراہ ہولیا اور باقی سردارون لشکر کو اسی مقام ٹھہرنے کا حکم دیا وہ سب ٹھہرے یہ اُنکے ہمراہ داخل شہر ہوا شہر کو سابق سے زیادہ آباد پایا سردارون سے کہا کہ یہ سب رونق بہ برکت دین اسلام کے ہی یہان تک قریب دربار کے پہونچی بادشاہ کو خبر ہوئی کہ آپکے بھائی آتے ہین بادشاہ خود تخت پر سے اُٹھکر بالب فرش برائے استقبال

آیا اب کس کی مجال تھی کہ جو استقبال نہ کرتا زردمان مع تومان وامیے سرداردن کے داخل ہوا
ہوا اُن سرداردن کے ہمراہ جو کہ لینے کو گئے تھے دیکھا کہ زرنگارشاہ خود قریب لب فرش کھڑے
ہوئے ہین زردمان نے بھائی کو سلام کیا تومان نے چچا کو سلام کیا اور سب سردارون نے مجرا کیا
سرداران زرنگارشاہ نے زردمان کو مجرا کیا دونون بھائی بغلگیر ہوئے بھتیجے کو گلے سے لگایا پیشانی
پر بوسہ دیا زردمان نے عرض کیا کہ آپنے اسقدر زحمت کیون گوارا کی مین تو آپکا خرد ہون بادشاہ نے
جواب دیا کہ زحمت کیسی تم میرے بزرگ ہو یہ مین نے دین اسلام کی عزت کی کیونکہ تمنے مجھسے پہلے دین
حق کو قبول کیا ہی تمھارا بڑا مرتبہ یہ ہی یہ کہکر اور لاکر تخت پر اپنے دہنی طرف بھائی کو بائین طرف بھتیجے کو
بٹھایا اور سب سرداردن کو جگہ بہ جگہ بہ حسب قدر مراتب دی جب سب بیٹھ چکے مزاج پرسی کی اسکے بعد سبب
آنے کا دریافت کیا زردمان کے ہمراہ سیارہ بھی تھا اُسکی طرف اشارہ کرکے کہا کہ آپنے آکر
فریاد کی کہ کفار نے خروج کیا ہی اہل اسلام پر بہ غلبہ کر رہے ہین ہزاردن خداپرست مارے گئے
ہین آپ کیسے مسلمان ہین جو اُنکی امداد نہین کرتے ہین یہ وقت امداد کرنے کا ہی پرچہ اخبار
مین دیکھا کرتا تھا کہ واقعی بہت ظلم وستم ہو رہا ہی مگر چند سبب ایسے تھے کہ وہ مانع اس امر کے
تھے کہ مین کمک نہ جاؤن اب جو اُنھون نے آکر فریاد کی اور ایک ایسا سبب پیدا ہوا کہ جسکے سبب سے
واجب ہوا کہ اب تامل نہ کیا جاے اور ایک جوش بھی پیدا ہوا مین نے قصد کر دیا اور جو سبب پیدا
ہوا ہی اُسکو مین بخانیہ مین عرض کرونگا خلاصہ یہ کہ مین نے اُسی حالت جوش مین تیاری لشکر کا حکم دیا
سیا تھی خیال دل مین آیا کہ آپکا بھی ہمراہ ہونا اور آپکی شرکت مین اہل اسلام کی کمک لازم ہی کیونکہ آپ
بزرگ ہین اور ان معاملات مین بزرگونکا ہونا ضرور ہی اور یہ وہ کام ہی کہ جس سے عقبا درست ہو اور
سعادت نیک حاصل ہو لہذا اس طرف کو روانہ ہوا اور حاضر ہوا ہون کہ آپ بھی میرے ہمراہ تشریف
لے چلین اور اہل اسلام کی کمک کرین کافرونکو دفع کرنے کی کوشش فرمائین بلکہ مناسب ہوگا کہ اگر
خورشید ملک گیر کو اُنکے ملک سے ہمراہ لیلیجیے یہ سنکے زرنگارشاہ جواب دیا کہ تمنے خوب کیا
کہ جو میرے پاس آئے اگر تم اکیلے چلے جاتے تو مجکو صدمہ ہوتا اور خورشید کو ضرور ہمراہ لیتے اب
تم دو ایک ہفتہ قیام کرو مین خورشید کو نامہ لکھکر طلب کرتا ہون جب وہ آلین تو پھر یہان سے
سب ملکر کوچ کرین اس عرصہ مین تمھاری دعوت کرون زردمان نے کہا کہ آپ اب جلدی کرین
نامہ کے تحریر کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی آپ لشکر کو تیاری کا حکم دین اور مین اور آپ دونون خورشید
کے ملک پر چلین اُنکو بھی ہمراہ لیکر روانہ ہون نامہ و پیام مین عرصہ ہوگا وہان اہل اسلام تیاہ ہونگے
اور نہ میری دعوت کی ضرورت ہی یہان بھی آپکا ہی اور وہان بھی آپکا ہی ہین تو آپ کا لخرد ہون زرنگار
شاہ نے کہا کہ تو ممکن نہین ہی کیونکہ جب سے تم مسلمان ہوئے ہو میرے یہان آئے نہین اب
آئے ہو تو مین دعوت ضرور کرونگا زردمان نے بہت اصرار کیا بادشاہ نے کہا کہ اچھا جسقدر
عرصہ مین لشکر تیار ہو اُتنے دن تو میرے مہمان رہو زردمان خاموش ہو رہا بادشاہ نے سرداردن
کو تیاری لشکر کا حکم دیا اور کہا کہ غلہ جمع کرو تب خیمے وغیرہ نکالے جائین خزانہ بار ہو اور اہل کار روکو
سامان دعوت کا حکم دیا بعد اسکے دربار برخاست کیا صحبت کلیہ آراستہ ہوئی اُس صحبت مین
زرنگارشاہ وزردمان وتومان وسیارہ کے سوا کوئی نہین ہی تب زردمان نے سب
واقعہ جو کہ سیارہ سے سنا تھا زرنگارشاہ سے بیان کیا نامہ دکھایا اور کہا کہ مین آقا کی

خدمت مین جاتا ہون اور آپکو بھی طلب کیا ہی اور خورشید کو مع لشکر کے اس امر کی پوشیدگی کی تاکید فرمائی تھی اس سبب سے مین نے یہ ظاہر کیا کہ مین اہل اسلام کی کمک کو جاتا ہون یہ رائے مہتر صاحب نے بتائی ہی بس تعجیل فرمائیگا ایسا نہو کہ آقا ناراض ہون گو آسنے حالت فقیری مین نیاز حاصل ہوا تھا جبکہ وہ فقیر تھے مگر ہمارے محسن ضرور ہین ہمپر اُنکی اطاعت فرض ہی ہمکو اُنکی زیارت کا از حد اشتیاق ہی زرنگار شاہ یہ سنکے بہت خوش ہوا مثل گل کے شگفتہ ہو گیا نامہ پڑھا سر پر رکھا بعد اُسکے سیارہ کو بہت کچھ انعام دیا وہ صحبت برخاست ہوئی تین دن تک زردمان مہمان رہا چوتھے دن سب لشکر زرنگار شاہ قریب تین لاکھ کے آمادہ سفر ہوا سب سامان درست ہو گیا بادشاہ کو خبر کی زرنگار شاہ نے زردمان سے کہا کہ تم جاکر اپنے لشکر کو تیار کرو مین لشکر لیکر آتا ہون آج ہی شہر منوچہر کی طرف کوچ کرجاؤ زردمان لشکر مین آیا سب سردارون سے ملا حکم سفر کا دیا لشکر تیار ہوا اُدھر زرنگار شاہ نے اپنی طرف سے اپنے ممون زاد بھائی کو حاکم کیا سنکو اُسکی اطاعت کا حکم دیکر دو لاکھ سپاہ و چند سردار شہر مین چھوڑ کر مع تین لاکھ سپاہ کے اور کل سردارون کے کوچ کیا باہرون شہر آیا شریک لشکر زردمان ہوا دونون لشکر باہم ملکے کوس سفری بجا دونون لشکر طرف منوچہر کے روانہ ہوئے سیارہ بھی ہمراہ ہی یہان تک کے بعد قطع منازل و طی مراحل کے قریب منوچہر کے پہونچے یہان باپ بیٹے یعنے منوچہر شاہ و خورشید کج کلاہ بعیش و عشرت حکومت کرتے ہین ہر روز دربار آراستہ ہوتا ہی ہرکارون نے زرنگار شاہ و زردمان کے مع لشکر کے آنے کی خبر دی اور وہ ہی سبب بیان کیا کہ برائے امداد اہل اسلام جاتے ہین یہ خبر سنکے خود خورشید برائے استقبال آیا یہان لشکر اُترا دونون بھائی بارگاہ مین بیٹھے ہوئے ہین کہ خبر آئی کہ خورشید آپکے استقبال کو آتے ہین اُنھون نے سردار روانہ کیے وہ استقبال کرکے بارگاہ مین اُنکو لائے صاحب سلامت ہوئی ایک دوسرے سے بغلگیر ہوا خورشید کو بٹھایا مزاج پرسی کی بعدہٗ گفتگو شروع ہوئی زردمان نے وہی تقریر شروع کی صرف اسقدر زائد کہا کہ مین نے خیال کیا کہ بھائی صاحب کو اور آپکو ہمراہ لے لون پہلے مین بھائی صاحب کی خدمت حاضر ہوا وہ بموجب میری عرض کے مع لشکر کے میرے ہمراہ ہو لیے اب آپ کے پاس حاضر ہوا ہون کہ آپ بھی شرکت فرمائیے خورشید نے کہا کہ بسر و چشم آپ کے حکم کی تعمیل کرنے کو موجود ہون مگر اتنا امیدوار ہون کہ مین آپ صاحبون کی دعوت کرلون پھر مجھکو کوئی عذر نہو گا زرنگاہ شاہ و زردمان نے کہا کہ دعوت کی کوئی ضرورت نہین ہی اب آپ تعجیل فرمائیے اس مہم کی واپسی کے بعد دعوت فرمائیگا خورشید نے کہا اچھا مگر اسقدر تو مہلت دیجیے کہ مین لشکر تیار کرلون جب تک لشکر تیار ہو آپ شہر مین چلکر مقیم ہون اور والد ماجد سے ملاقات فرمائیے آنکو بھی آپکی ملاقات کا بہت اشتیاق ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ بہتر ہی خورشید نے زردمان سے کہا کہ وہ امر کیا بیان ہوگا کہ جو تخلیہ مین ارشاد کرنا ہی زردمان نے کہا کہ ابھی یہ کہکر حکم دیا کہ تخلیہ ہو جائے بس اُس مقام یہ پانچ شخص ہین سیارہ اور خورشید زرنگار شاہ و زردمان و تومان تب سیارہ نے زردمان نے شب حالات رستم ثانی و شہریار بیان کیے اور کہا کہ مجکو اور بھائی کو اور آپکو مع لشکر طلب کیا ہی اور اس راز کے پوشیدہ رکھنے کا حکم فرمایا ہی اس سبب سے یہ تدبیر کی ہی اور یہ طریقہ اطاعت کرنیکا مہتر صاحب نے تجویز کیا ہی وہ نامہ رستم ثانی و شہریار کا خورشید کو دکھایا خورشید بھی بہت خوش ہوا اور ان سب امرون کو قبول کیا اور کہا کہ اب مجکو یہان دم بھر ٹھہرنا دشوار ہی مین بہت جلد

تیاری لشکر کرکے روانہ ہوتا ہون ان بزرگوارون کی قدمبوسی کا ازحد اشتیاق ہی یہ کہکر اٹھا ابدہ نامہ چاک کیا گیا خورشید رزنگار شاہ وزردمان تاجدار کو اپنے ہمراہ لیکر شہر منوچہریہ مین آیا دونون بیرون شہر فروکش رہے تمام شہر کی سیر کی اور داخل دربار ہوئے منوچہر شاہ نے قالب قرش استقبال کیا بہت تعظیم وتواضع سے پیش آیا بڑی خاطر ومدارات کی سبب آنے کا دریافت کیا زردمان نے وہی سب تقریر بیان کی ادھر خورشید نے لشکر کی تیاری کا حکم دیا سرداروں کو دو دن مین دو لاکھ سپاہ تیار ہوگئی دو دن تک زردمان وزرنگار شاہ مہمان رہے تیسرے دن خورشید ملک گیر اپنے باپ منوچہر سے رخصت حاصل کرکے مع دو لاکھ سپاہ کے شہر سے کوچ کرکے بیرون شہر آیا یہان دونون لشکر آمادہ سفر تھے بس یہ سب باہم ایک ہوکر تینون لشکر شریک ہوکر کوس سفری بجائے ہوئے ایک دوسرے سے باتین کرتے ہوئے طرف بیشۂ مصروفیہ کے برہنمائی سیارہ ثانی روانہ ہوئے انکو راہ مین رکھا جاتا ہی اب مین عنان قلم کو طرف حالات سہراب ثانی وحضور کج کلاہ کے پھیرتا ہون صاحب دفتر بیان کرتا ہی کہ بیشۂ مصروفیہ مین سہراب ثانی فروکش ہین بارگاہ مین جلوہ فرما ہین دربار آراستہ ہی اور یہ عرض کرچکا ہون کہ حضور کج کلاہ فرزند مصروف کجکلاہ بموجب حکم اپنے باپ کے اس طرف کو چل چکا ہی برائے پند ونصیحت کی کہ ہرکارون نے سہراب ثانی ونقابدارون کو آکر خبر دی کہ فرزند مصروف کجکلاہ یعنے حضور کجکلاہ آپ لوگونکی پند ونصیحت کو آتا ہی ہم دربار مین تھے کہ وہ بموجب حکم اپنے باپ کے وہان سے روانہ ہوا ہی ہم بھی ہمراہ آئے جب وہ ادھر کو چلا ہم پہلے چلے آئے کہ آپ کو خبر کرین یہ سنکے نقابدارون وشاہزادہ نے حکم دیا کہ کوئی نہ روکے آنے دو بلکہ چند سردار برائے استقبال روانہ کیے وہ جاکر حضور کجکلاہ سے ملے بیان کیا کہ ہمکو ہمارے آقا نے آپ کے استقبال کے لیے روانہ کیا ہی آپ کی تشریف آوری کی خبر پاکر اسنے اپنے دل مین کہا کہ یہ لوگ بظاہر تو بہت معقول معلوم ہوتے ہین نہ معلوم کوتوال نے کیا تقریر جاکر کی جو ایسے جوابات پائے ایسے ایسے خیالات دل مین کرتا ہوا اُن سردارون کے ہمراہ داخل لشکر فیروزی اثر ہوا وہ سامان وہ عجائبات دیکھے کہ ہوش اڑ گئے شاہزادے کا حکم تھا سردارو سب مقامات کی سیر کراتے ہوئے لانا یہان تک کہ تمام عجائبات قاف اُسکو دکھاکے بعد اُسکے لیکر داخل بارگاہ ہوئے اُسنے وہ بارگاہ دیکھی کہ جو کبھی خواب مین بھی نہ دیکھی تھی باوجودیکہ اُسکے باپ کی بہت بڑی حکومت ہی مگر ایسی بارگاہ نصیب نہین ہی بیساختہ اُس بارگاہ کو دیکھکر اُسکے مونہہ سے یہ شعر نکل گیا شعر عجب بارگاہ وعجب کرّوفر ۔ تو گوئی کہ یک عرش وکرسی ہزار ۔ یہان تک کہ اُن سردارون نے اُسکو لاکر داخل دربار کیا اُسنے دربار کو خوب طور سے آراستہ پایا وہی سب سامان دیکھا جو کہ کوتوال نے بیان کیا تھا بلکہ اُس سے زیادہ اُس طور سے نقابدارون کو جلوہ کرپایا اور اُس جوان کو اور دیگر سردارون کو اُسنے بطور آفتاب پرستان سلام کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا اُن سردارون نے اُسکو لاکر روبرو نقابدارون کرسی رفیع کار پر بٹھادیا اور خود اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے شاہزادہ ونقابدار بہت تعظیم وتواضع سے پیش آئے سبب آنے کا دریافت کیا اُسنے پہلے تو بہت کچھ تعریف اپنے باپ کی کی بعد اُسکے چچا کی پھر بھائیون کی اُنسکے بعد دیو اُسنے کی کی اور بیان کیا کہ والد بزرگوار نے مجکو آپکی خدمت مین اس غرض سے بھیجا ہی کہ مین آپ کو یہان کے حالات سے آگاہ کرون پہلے انھون نے کوتوال شہر کو روانہ کیا تھا نہ معلوم اُسنے کیسی تقریر کی کہ جسکا آپنے

اُسکو اسکی تقریر کے موافق جواب دیا جب مطلب نہ حاصل ہوا تو اُنھون نے مجھسے فرمایا کہ تو جا اور اُن لوگون کو سمجھا آکہ وہ یہان سے چلے جائین اور کسی مقام پر جاکر قیام کرین کیونکہ مجکو اسکا خوف ہی کہ ایسا نہو کہ دیوانہ آپ لوگون کے حال سے آگاہ ہو اور آکر آپ لوگون کو قتل کرے اور سب مال و اسباب لوٹ لے تو بڑی خرابی ہوگی اول تو مین بدنام ہونگا دوسرے یہ خرابی کی بات ہوگی کہ ہمارے نر گونگا قول ہی کہ جہان پر خدا پرستون کا خون گرتا ہی اُس زمین پر غلہ نہین پیدا ہوتا ہی پس اگر دیوانے نے آکر آپ لوگون کو قتل کیا اور یہان خونریزی ہوئی تو یہان غلہ نہ پیدا ہوگا تو ہماری رعایا فاقہ کرکے مرجائیگی تو ہمکو یہ امر منظور نہین ہی لہذا آپ چلے جائین کیونکہ اپنے ساتھ دوسرون کو معرض ہلاکت مین ڈالنے دوسرے ہمتے یہی زبانی کوتوال کے سنا ہی کہ آپکا قصد ہی کہ ان مقامات کو بھی اسلام آباد کرین تو یہ امر محال ہی یہان کسی کی مجال نہین ہی کہ ان مقامات کو اسلام آباد کرسکے کیونکہ یہ وہ مقامات نہین ہین کہ جو کہ اسلام آباد ہوگئے کہ نہ یہان کے لوگ ویسے نامرد ہین جیسے وہ لوگ نامرد تھے یہان سب شیران دشت نبرد ہین یہان دین اسلام کا رائج ہونا اور فروغ پانا بسا دشوار ہی اس امر پر آپ لوگون کی کوشش بیکار ہی آیندہ آپکو اختیار ہی مگر اس بات کا خیال رہے کہ اگر میرے کہنے پر عمل نہ کیجگا اور یہان سے نہ جائیگا تو بہت پچھتائیگا بجز کف افسوس ملنے کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا دیوانہ اگر لوٹ لے جائیگا و السلام خیر اختتام جب حضور کنجکلاہ یہ تقریر تمام کرچکا اسوقت سہراب ثانی نے برہم ہوکر جواب دیا کہ بیکار آپ نے تکلیف کی ہم نو کوتوال کو جواب صاف دے چکے ہین یہ آپکی عنایت بجایت تھی کہ آپ نے ہمکو اس حال سے آگاہ کیا وہ دیوانہ کیا اصل رکھتا ہی ہم وہ لوگ ہین کہ جہان جم جاتے ہین اور جس امر کا قصد کرتے ہین بدون اسکو پورا کیے ہوئے نہین چھوڑتے ہین اب یہ بھی ممکن ہی کہ ہم یہان سے بدون ان ملکون کے اسلام آباد کیے ہوئے چلے جائین خواہ آپ لوگ بخوشی دین اسلام قبول کرین خواہ بزور شمشیر دیوانے کی تو یہ اصل نہین ہی کہ وہ ہمکو آکر لوٹ لے یا ہمکو اذیت پہونچائے ہم وہ لوگ ہین کہ ہمارے نام سے دیوان قاف کانپ جاتے ہین ہمارے نام سنکے بہادرون کے بدن مین رعشہ پڑجاتا ہی ہاتھون سے قبضۂ شمشیر چھوٹ جاتے ہین ہماری نعرون کی صدا سے شیران دشت کے کلیجے شق ہوجاتے ہین ہمارے قدم جہان جس معرکہ مین گڑگئے پھر اگر آسمان بھی سر پر گرے تو نہین ہٹتے ہین اب تو کسی کی مجال نہین ہی کہ ہمکو یہان سے ہٹادے ابھی اُس صحرا کو خون سے مثل لالہ کے لعل کردینگے لاشون سے بھر دینگے دیوانہ ہمارا کیا بنالیگا اب بدون اسلام آباد کیے ہوئے جاتے نہین ہین ہم ابھی پردۂ قاف سے دیوزادون سے مقابلہ کیے ہوئے چلے آتے ہین ہزارون دیو کو مثل طفل مکتب کے قتل کیا ہی آپ اپنے والد سے کہدیجگا کہ اگر اپنی زندگی چاہتے تو اور یہ چاہتے ہو کہ شہر تباہی سے بچے کسی قسم کی خرابی نہو تو بغاشیہ اطاعت کو دوش پر رکھکر رومال سے ہاتھ باندھکر ہماری خدمت مین حاضر ہو دین اسلام کو قبول کرو اور سکو بھی دائرۂ اسلام مین لاؤ ورنہ یاد رکھو کہ ایک بھی زندہ نہ بچیگا یہان ابتو ضرور دین اسلام کا جھنڈہ گڑیگا آیندہ آپکو اختیار ہی یہ جو اُنھون نے ہماری نسبت کہا ہی کہ اگر یہان سے نہ جاؤگے تو پچھتاؤگے اُنسے کہدینا کہ ہم تو نہ پچھتائینگے ہان اگر تم نہ اطاعت کروگے تو تم ضرور پچھتاؤگے کہ تمام عمر یاد کروگے سوائے صدمہ و رنج کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا کف افسوس ملکر رہجاؤگے بدون دین اسلام قبول کیے امان نہ پاؤگے یہ جو تقریر سہراب ثانی نے برہم ہوکر حضور کنجکلاہ کو بہت ناگوار گذرا دیکھا تو لشکر قلیل ہمراہ ہی ایک مرتبہ برہم ہوکر بولا کہ آپ لوگ بہت

مغرور معلوم ہوتے ہین یہ جو تقریر آپ کرتے ہین تو کس بھروسے پر ایسا تو لشکر بھی آپ کے ہمراہ نہین ہی
کہ شہر مضروفیہ کو تباہ فرمائیگا اس لاف وگزاف بکنے سے کیا فائدہ معلوم ہوا کہ آپ بہت بادہ گو ہین
وقصور معاف ابھی آپکا کیا سن ہی کہ جو بڑے بڑے معرکہ آپنے سر کیے ہین ہر مرتبہ جو دیو کا نام زبان
آتا ہی مین خیال کرتا ہون کہ کسی قصہ کہانی مین سنا ہی دیو کی صورت بھی نہ دیکھی ہوگی صاحبزادے دیو بڑا
ظالم ہی کہ بڑے بڑے بہادر اسکو دیکھکر خوف کھاتے ہین آپ کیا فرماتے ہین ابھی کوئی آپکو ڈانٹے بتائے
تو پوری بات مونہہ سے نہ نکل سکے اس تقریر طولانی سے کیا حاصل خیال تو فرمایئے کہ آپ کے ہمراہ تو
لشکر قلیل ہی اسپر آپ کو یہ دعوے ہی ہان اگر لشکر بھی ہوتا تو اسکے بھروسہ پر ایسا دعوے کرتے تو
بجا تھا بھلا ہمارے لشکر کثیر کے حملہ کی یہ لشکر تاب لا سکتا ہی سہماے مرکان لشکر سے پامال ہوجائیگا
ایک ہی حملے مین پتہ بھی نہ معلوم ہوگا ہمارے پاس وہ لشکر کثیر ہی کہ گاو زمین اسکا بار نہین اٹھا سکتی
ہی کیون ان سبکو بھی اپنے ہمراہ قتل کرانا چاہتے ہو بچینے کو کام نہ دو چلے جاؤ بہت سرکشی اچھی نہین ہوتی
ہی یہ جو حضور کجکلاہ نے برہم ہوکر کہا اور زیادہ تر غصہ آیا شاہزادہ کو فرمایا کہ ای حضور تو اپنے باپ
سے کہدینا کہ جہان تک ممکن ہوسکے لشکر جمع کرکے لائے ہم لشکر کے بھروسہ پر نہین لڑتے ہین
بلکہ اپنی قوت بازو پر ناز کرتے ہین ہم انھین ہاتھون سے لاکھون کو قتل کرتے ہین اپنے فضل سے وقت جنگ
وپیکار کے ہمارا خدا ہماری کمک کرتا ہی ہم اپنے خدا کی ذات پر تکیہ کرکے مقابلہ کرتے ہین وہ ایک کو
لاکھون پر ظفر دیتا ہی تو اسقدر اپنے لشکر پر ناز کرتا ہی وہ بڑا بودا ہی جو سپاہ کے بھروسہ پر مقابلہ کرے
ہمارا یہ دستور نہین ہی یہ جو تو نے کہا کہ ابھی تجھارا سن کیا ہی کوئی ڈانٹ دے تو پوری بات مونہہ سے
نہ نکل سکے شیر کی بھی تو مجال نہین ہی کہ ہماری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے ہمارے گھرانے کے چار برس کے
لڑکے شیر کا اکیلے شکار کرتے ہین مین نے تو دیو کے نام کو قصہ کہانی مین نہین سنا ہی بلکہ مقابلہ کیا
ہی دیو ہامان تو نے سنا ہوگا تو اپنی حالت بیان کرتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ بیکار کی تقریر سے کچھ فائدہ نہین
ہی ہم موجود ہین تم اگر مقابلہ کرو ابتو بدون ہم ان ملکون کو اسلام آباد کیے ہوئے اور دیوانے کا
دیوانہ پن نکالے ہوئے یہان سے نہ جائینگے اگر تم مقابلہ کو آؤ گے تو ہم خود شہر پر آجائینگے اسوقت
امان پاؤ دشوار ہوگا ہم اسی مقام پر تمھارے لشکر کا انتظار کرینگے ہمنے صاف طور سے کہدیا اب کچھ
کلام کرنے کی ضرورت نہین ہی بیکار تقریر کرکے ہمارا دماغ نہ کھاؤ یہ جو شاہزادے فرمایا حضور
کجکلاہ کو بہت غصہ آیا اور اٹھ کھڑا ہوا یہ کہکر کہ اچھا ٹھہر جائیے آپ کے مقابلہ کو لشکر بھی آتا ہی
اور وہ دیوانہ بھی ہمکو دیکھنا ہی کہ آپ کیونکر اس دیوانے کو سزا دیتے ہین اور لشکر کو شکست
کیونکر دیتے ہین اور اس شہر کو اسلام آباد کیونکر کرتے ہین یہ کہکر بیرون بارگاہ آیا اور مرکب پر سوار
ہوکر طرف شہر کے روانہ ہوا یہان بعد جانے حضور کجکلاہ کے سہراب ثانی نے نقابداردن
کیطرف دیکھکر کہا کہ کیون مین نے کیسی تقریر کی اسکو لشکر لیکر آنے دیجیے اور دیوانے کو بھی انشا اللہ تعالے ہماری
ظفر ہوگی خداوند کریم نے غیب سے یہ سامان بہم کردیا اور یہ سلسلہ نکالا لشکر کے جمع ہونے کا اگر یہ
اطاعت کرلین بظاہر تو بہادر معلوم ہوتے ہین اور لشکر بھی خوب معقول ہوگا نقابداردن نے جواب
دیا کہ تمھارا خیال بہت ٹھیک ہی اس جوان کے چہرہ سے آثار شجاعت پائے جاتے ہین اور یہ
بھی ثابت ہوتا تھا کہ یہ منچلا ہی کیونکہ ہر مرتبہ تلوار کے قبضہ پر ہاتھ پڑتا تھا مگر پھر سوچ کر رہجاتا تھا شاید
یہان تو یہ تقریر ہورہی تھی ادھر حضور کجکلاہ راہ طے کرکے مونہہ بنائے ہوئے تھوڑی دیر مین

داخل شہر ہوا دربار مین آیا دربار کو آراستہ پایا مصروف کنج کلاہ اسکا انتظار کر رہا تھا اہل دربار سے کہہ رہا تھا کہ ابھی تک میرا فرزند نہین آیا کیا سبب ہی کہ سامنے سے شاہزادہ نظر آیا اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور شاہزادہ شریف لاتا ہی مگر کچھ مزاج برہم معلوم ہوتا ہی ابرو پر بل ہی مونہہ بنائے ہوئے آتے ہین بظاہر معلوم ہوتا ہی کہ کچھ سخت کلامی کی نوبت آگئی اہل دربار کہہ رہے تھے کہ حضور کنج کلاہ نے آکر باپ کو سلام کیا اپنے دنگل پر بیٹھ گیا مصروف کنجکلاہ نے بعد تھوڑی دیر کے مزاج کی کیفیت دریافت کی کہا کہ اچھا ہون جی کچھ نہین بادشاہ نے کہا کہ کیا وجہ نوبت تکرار آئی کہا کہ جی نہین یہ کہکر تمام حال بیان کیا اپنا جانا اور باہم تقریر ہونا اور یہ بھی کہا کہ دیوانے کو طلب فرمائیے وہی اکیلا کافی ہی مگر میرا قصد تھا کہ مین خود جاؤن اور مقابلہ کرون مگر مجکو عار معلوم ہوتی ہی کہ لشکرون سے لڑون دیوانہ کان پکڑ کر گوشمالی کر دیگا سارا اہل نکلجائیگا سب حرب زبانی بھول جائیگا مگر ایک کام ضرور کیجیے گا کہ آپ بھی مع لشکر کے دیوانے کے ہمراہ چلیے گا بلکہ عمون جان و بڑے بھائی و منجھلے بھائی کو مع لشکر کے طلب فرمائیگا صرف کثرت لشکر دکھانے کے لیے مجکو یقین ہی کہ اول تو کثرت لشکر ہی دیکھکر وہ لوگ بھاگ جائینگے اور اگر جی داری کی کثرت سپاہ دیکھکر نہ بھاگے تو دیوانہ سب کا بل نکال دیگا ہم آپ سب کھڑے تماشہ دیکھا کرینگے جب دیوانہ زیر کر لیگا گوشمالی دیگا تو ہم آپسے دریافت کرینگے کہ یہ کیا ہوا اسوقت تو مین طرح دیکر چلا آیا گو ہر مرتبہ یہ قصد ہوا کہ تلوار پکڑ کر کھڑا ہو جاؤن اور کہون کہ آ مجھسے مقابلہ کر مگر بچہ خیال کرکے طرح دی مجکو بڑا غصہ ہی یہ جو حضور کنجکلاہ نے کہا مصروف کنجکلاہ نے اسیوقت سردارون کو تیاری لشکر کا حکم دیا اور دبیر کو طلب کرکے حکم دیا کہ ایک نامہ بنام دیوانہ اس مضمون کا تحریر کرو کہ ایک خداست مع چند شخصون کے جو کہ نقابہ ارہین اور کچھ سیاہ بھی ہی وہ دشت مصروفیہ مین فروکش ہوا ہی ہمنے لاکھ لاکھ اسکو پند و نصیحت کی مگر اسنے کچھ نہ سنا وہ آمادۂ جنگ ہی لہذا اسکو اگر کامل طور سے گوشمالی کی سزا دو اور ہم بھی لشکر لیکر اسکے مقابلہ کو جاتے ہین صرف تمھارے مقابلہ کا تماشا دیکھنے کو زیادہ والسلام اور تین نامے بنام صفدر کنجکلاہ و منصور کنج کلاہ و جمہور کنجکلاہ کو تحریر کرو انمین یہ مضمون ہو کہ تھوڑے سے خدا پرست کسی طرف سے ادھر آگئے ہین اور کہین سے انکے ہاتھ کچھ مال و اسباب بھی عمدہ و نادرات سے آگیا ہی انکو اسپر بہت غرور ہی وہ دشت مصروفیہ مین اترے ہین ہمنے بہت بہت کہلا بھیجا کہ تم یہان سے چلے جاؤ مگر انھون نے نہ مانا یہی جواب دیا کہ ہم ان ملکون کو اسلام آباد کرینگے لہذا مین خود برائے تماشہ کے جنگ جانے والا ہون کیونکہ مین نے دیوانے کو طلب کیا وہ اس خدا پرستون سے لڑیگا اہل اسلام کے زور و طاقت و نیز فنون سپہ گری کی بہت تعریف سنی ہی اور انکے مقابلہ کا بہت اشتیاق تھا اور ہی اتفاق سے یہ امر نصیب ہوا ہی لہذا تمکو لکھا جاتا ہی کہ یہ معرکہ لائق دید ہی تم لوگ بھی لشکر لیکر آؤ مین تمھارا انتظار کر رہا ہون تم آ لو تو مین جاؤن مگر بہت جلد آنا ایسا نہو کہ دیوانہ پہونچ جاے اور مقابلہ شروع ہو جاے تو پھر کیا فائدہ ہوگا اور کچھ لطف بھی حاصل نہوگا آئندہ اختیار ہی دبیر نے چار دن نامے لکھکر تیار کرکے پیش کیے مصروف کنجکلاہ نے چار ہمسائہ نی سوار طلب کرکے وہ نامے روانہ کیے ایک تو طرف صفدریہ کے گیا ایک طرف جمہوریہ کے گیا ایک طرف منصوریہ کے ایک طرف بقیہ مصروفیہ کے جب نامے روانہ کر چکا دربار برخاست کیا ادھر سردارون نے اہل لشکر کو سامان جنگ و سفر تیار کرنے کا حکم دیا یہان سامان جنگ

ہونے لگا مصروف کجکلاہ اس انتظار مین ہے کہ دونون فرزند آلین اور بھائی بھی آجائین اور دیوانے پاس سے نامے کا جواب آئے تو کوچ کرون اسکو تو اس انتظار مین رکھا جاتا ہی ادھر ساندنی سوار جو کہ نامے لیکر روانہ ہوئے تھے شہر صفدریہ و منصوریہ و جمہوریہ مین پہونچے صفدر کجکلاہ و جمہور کجکلاہ و منصور کجکلاہ کی خدمت مین بادشاہ کا ہر ایک کو نامہ دیا یہ تینون بادشاہ اپنے اپنے ملکون مین حکومت کر رہے تھے دربار آراستہ تھے کہ انھون نے پہونچکر نامے دئے ہر ایک نے دبیر سے نامے کو پڑھوایا مضمون نامہ سے ہر ایک سے آگاہ ہوکر اپنے اہل دربار سے کہا کہ سامان سفر کرو ہم جائینگے اور خدا پرستون کی جنگ کا تماشہ دیکھینگے ہمکو بہت اشتیاق تھا بادشاہ کے حکم سے ناچار ہین ورنہ ہم انکے ملکونپر جاکر خود مقابلہ کرتے ہماری خوبی تقدیر سے یہ لوگ ادھر آگئے ہین واقعی یہ جنگ و پیکار لائق دید ہی بہت شہرت سنتے مین آئی ہی انکی قوت و طاقت کی بہت جلد سامان کرو ہم پرسون یہان سے روانہ ہونگے ہر ایک نے نامہ بر کو انعام دیکر رخصت کیا اور کہدیا کہ تم جلد جاکر حاضر ہوتے ہین خلاصہ یہ کہ ہر ایک کے سردارون نے سامان سفر درست کیا اور یہ تینون اپنے اپنے ملک سے دو دو لاکھ کا لشکر لیکر روانہ ہوئے اور خدمت مصروف کجکلاہ مین آکر پہونچے فرزند باپ سے ملا بھائی بھائی سے ملا انکے لشکر اترے وہان مصروف کجکلاہ کی بھی سبا نیا بھی اب مصروف نے کہا کہ دیوانے کے نامے کا جواب آئے تو کوچ کرین یہ تو انتظار جواب مین ہین ادھر دیوانے کا حال سماعت فرمایئے کہ یہ کچھ ماندہ ہوگیا تھا اب اسنے صحت پائی تھی اور اسنے اپنی صحت کا جشن خوشی آراستہ کیا تھا ہر ایک دیوانے کو حکم دیا تھا کہ تا اختتام جشن کوئی اس بیشہ سے باہر نہ جائے اس سبب سے اسکو سہراب ثانی کے یہان فروکش ہونے کی خبر نہ ہوئی تھی ورنہ دم بدم کی اسکو خبر ہوتی تھی یہ جشن مین مصروف تھا سات روز گذر چکے تھے گیارہوان کا اسنے جشن قرار دیا تھا کہ ساندنی سوار نامہ لیکر پہونچا دیوانے کو خبر ہوئی کہ بادشاہ کے پاس سے نامہ آیا ہی اسنے نامہ بر کو جلسہ مین طلب کر لیا نامہ بر سے نامہ لیکر پڑھا جب نامہ پڑھ چکا تو سمجھا لگا کہنے کہ نامہ پر لکھدیا کہ آپ لشکر لیکر آسکے مقابلہ مین فروکش ہون بین پانچ دن کے بعد آونگا اپنا لشکر لیکر جلسہ تمام ہونے کے بعد مجکو خدا پرستون سے مقابلہ کا بہت اشتیاق تھا خداوند آفتاب نے اپنی قدرت سے ان لوگون کو ادھر پہونچا دیا یہ لکھکر ساندنی سوار کو دیا وہ جواب نامہ لیکر وہان سے روانہ ہوا جب ساندنی سوار چلا گیا دیوانے نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ کیا قدرت خداوند ہی اور خداوند آفتاب نے میری دعا قبول کی مجکو اہل اسلام کے مقابلہ کا بہت شوق تھا کہ انسے مقابلہ کرون کیونکہ سنتا تھا کہ وہ بہت بہادر ہین گو یہ مجکو گمان تھا کہ انکے شہر پر کشتی کرکے جاتا اور مصروف کج کلاہ کو لے جاتا کہ مین نے دل مین یہ عہد کیا تھا کہ وہ لوگ جب تک یہان نہ آئینگے مین اُسوقت تک مقابلہ نہ کرونگا خداوند آفتاب سے یہی دعا مانگتا تھا وہ دعا میری قبول ہوئی کہ خدا پرست یہان آئے ہین بادشاہ نے اپنے نامے مین لکھا ہی کہ چند خدا پرست کچھ لشکر لیکر آئے ہین وہ کہتے ہین کہ ہم ان ملکون کو اسلام آباد کرینگے سو بادشاہ نے مجکو انکے مقابلہ کے لیے طلب کیا ہی مین نے لکھدیا ہی کہ پانچ روز کے بعد آونگا یہ سنکے سب دیوانے خوش ہوئے یہان پھر گانا وغیرہ ہونے لگا یہ مین تحریر کر چکا ہون کہ دیوانہ کا کچھ مذہب نہین ہی جسوقت جو جی مین آیا کہنے لگتا ہی اسوقت یہی خیال آگیا کہ میرا خدا آفتاب ہے جو اسنے ایسی تقریر کی ورنہ یہ لامذہب ہی یہ تو یہان جشن مین مصروف ہی ادھر نامہ بر نے جاکر بادشاہ کو جواب نامہ دیا جشن کی حالت

بیان کی بادشاہ نے جواب پڑھکر کہا کہ اُسنے پانچ دن کے بعد آنے کا اقرار کیا ہی مین جاکر کیا کرون پرسون یہان سے روانہ ہونگا اُسکے آنے سے قبل پہونچ جاؤنگا خلاصہ یہ کہ اُدھر تو دیوانے کے یہان کا جلسہ تمام ہوا اور پانچ دن گذر گئے وہ اپنے چالیس ہزار دیوانون کو لیکر طرف دشت مصروفیہ کے روانہ ہوا ادھر سے مصروف کجکلاہ مع اپنے تینون لڑکون اور بھائی کے نو لاکھ سیاہ لیکر چلا انکو راہ مین رکھا جاتا ہی اِنکا حال پھر تحریر ہوگا

اب شمہ حال سہراب ثانی کا ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ اُسی دشت مین بیخوف و خطر فردکش ہین سیارہ کا انتظار فرما رہے ہین یہ خیال ہی کہ سیارہ زرین حصار سے آئے تو سدوبست کیا جاے دوسرے یہ بھی خیال ہی کہ شاید مصروف کجکلاہ برائے مقابلہ آئے ہین عرض کر چکا ہون کہ یہ ملکہ ثریا کے سیمتن کی تصویر کو دیکھکر عاشق ہو چکے ہین رات دن کسکے تصور مین مبتلا رہتے ہین راتین تڑپ تڑپ کر بسر ہوتی ہین یہی فکر ہی کہ کسی طور سے کوی محبوب تک پہونچ جاؤن مگر بسبب شرم و لحاظ کے کسی پر ظاہر نہین کرتے ہین دل پر جبر کرتے ہین اور آتش فراق مین جلا کرتے ہین قاعدہ یہ ہی کہ صبح کو دربار آراستہ ہوتا ہی دن بھر دربار آراستہ رہتا ہی شب کو ہر ایک جاکر اپنے اپنے مقام پر آرام کرتا ہی یہ دل سے باتین کرتے ہین دن بھر دربار مین خاموش بیٹھے رہتے ہین اگر کسی نے کچھ بات کی جواب دیدیا ورنہ معشوق کے تصور مین بیٹھے ہوئے دل سے باتین کیا کرتے ہین جب دو دن گذرے اور کوئی مصروفیہ سے نہ آیا اور یہان یہ خیال تھا کہ لشکر ضرور مقابلہ کو آئیگا جب نہ آیا تو خیال کیا کہ وہ لوگ نہ آئینگے ہم ہی کو جانا پڑیگا یہ دلمین خیال کرکے نقابداارون سے کہا کہ آپنے دیکھا وہ کافر کسقدر برہم ہوکر گیا تھا مجکو یقین تھا کہ لشکر لیکر آئیگا وہ دن گذر گئے کوئی بھی نہ آیا صرف دھمکیان تھین خیر اگر آپ کی راے ہو تو کچھ بندوبست کیا جاے نقابداارون نے فرمایا کہ سیارہ کو آلینے دیجے پھر دیکھا جائیگا سہراب ثانی خاموش ہو رہے بارگاہ مین بیٹھے ہین اور کچھ ذکر ہو رہا تھا کہ ابر آٹھا کچھ بھوار سی پڑنے لگی اندھیرا سا چھا گیا بقول شاعر ؎ تند و پرشور و سیہ مست ز کہسار آمد ؎ میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد ؎ انکے قلب مین حضرت عشق نے قیام کر لیا ہی ابر کو دیکھکر انکو وحشت ہوئی جنون عشق نے زور کیا ملکہ کا تصور اور زیادہ ہوا فوراً خیال آیا کہ اے سہراب نقابداارون سے اجازت لیکر صحرا کو چلو اور شکار کھیلو شاید کچھ دل بہلے اور تسکین ہو طبیعت جو گھبرا رہی ہی کچھ بہل جاے یہ دل مین سوچکر نقابداارون سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو مین دم بھر کے لیے ذرا شکار کھیل آؤن ملاحظہ فرمائیے کہ کیسا ابر آیا ہی یہ وقت شکار کھیلنے کا ہی کیونکہ دھوپ بھی نہین ہی اور دل بھی گھبرا رہا ہی بہل جائیگا کہین دور نہ جاؤنگا تھوڑی دور جاکر کچھ ہرن وغیرہ شکار کرکے واپس آجاؤنگا نقابداارون نے فرمایا کہ کیا ضرورت ہی سرحد غیر ہی تمام لوگ دشمن ہو رہے ہین خدانخواستہ کچھ افتاد نہ پڑے یہ ہی صحرا کیا کم ہی سیر کرنے کو جو شکار کو جاؤگے کہا کہ آپ اطمینان رکھین مین دور نہ جاؤنگا دو تین گھنٹے مین واپس آؤنگا یہ کہکر اصرار جو کیا نقابداارون نے اجازت دی خوش ہوگئے سلام کرکے اُٹھکھڑے ہوئے اسلحہ تو لگائے ہوئے تھے زرہ بہت نایاب پہنے ہوئے تھے سلام کیا اور چلنے کا قصد کیا کہ ایک نقابدار نے فرمایا کہ کچھ لوگ بھی ہمراہ لے لو کہا کہ کیا ضرورت ہی ایک جا کر کافی ہی مین ابھی تو آتا ہون وہ زیادہ اصرار کرنا مناسب نہ سمجھے کیونکہ مزاج سے واقف ہین یہ بارگاہ سے

باہر آئے مرکب طلب کیا خادم نے مرکب حاضر کیا زین ولگام سے آراستہ اُسپر سوار ہوکے بودھا باگ کا لیا ایک چاکر ہمراہ لے لیا طرف صحرا کے شکار کو چلے تھوڑی دور پر جاکر ایک آہو کو شکار کیا اُسکو ذبح کرکے اُس چاکر سے فرمایا کہ اسکو لشکر مین پہونچا آ مین یہان تیرا انتظار کرتا ہون وہ آہو کو اُٹھاکر طرف لشکر کے چلا وہ تو اُدھر کو گیا یہان ایک آہو اور نکلا اُنھون نے اُسکو بھی شکار کیا اسی طور سے چار آہو اور صید کیے کہ ایک آہو ایک جھنڈی مین سے نکلا اور جست کرکے سامنے آیا اُنھون نے اُسپر تیر نشانہ تاک کر مارا اسپر جو کرنکی ہرن کے کان مین جو صدا پہونچی وہ جست وخیز کرکے بھاگا تیر خالی گیا تیر کا خالی جانا تھا کہ غصہ آگیا اس طور سے کہ جیسے شیر کو شکار کے ہاتھ سے نکل جانے سے غصہ آتا ہی پس مرکب کو کڑکا دیا اُسکے عقب مین آگے آگے وہ آہو جست وخیز کرتا ہوا چلا جاتا ہی عقب مین یہ مرکب اُٹھائے چلے جاتے ہین یہ غصہ ہی کہ جہان پر یہ زد پر آئیگا اسکو ضرور صید کرونگا بدون اسکے صید کیے ہوئے واپس نہ جاؤنگا چاہے ہلاک ہوجاون اب کئی کوس نکل گئے اُسکے عقب مین لشکر سے یہان وہ چاکر آہو پہونچا کر آیا تو اُس مقام پر شاہزادہ کو نہ پایا اور کئی آہو شکار کیے ہوئے پڑے تھے اسنے جب شاہزادے کو نہ پایا ادھر اُدھر تلاش کرنے لگا تمام صحرا مین تلاش کیا کہین پتہ نہ ملا اتنو یہ پریشان ہوا آگے بڑھا دیکھا کہ چند کسان کھیت کی حفاظت کر رہے ہین اُنسے اسنے پوچھا کہ ادھر کوئی سوار تو نہین آیا اُنھون نے کہا ہان ایک جوان بہت خوبصورت مرکب پر سوار ایک ہرن کے عقب مین مرکب دالے ہوئے جدھر سے تم آئے ہو آیا تھا اور سامنے چلا گیا بڑا عرصہ ہوا ہی نہ معلوم کہان نکل گیا ہوگا یہ سنکے وہ چاکر یہ خیال کرکے واپس چلا لشکر کی طرف کہ اب میرا تلاش کرنا بیکار ہی چلکر خبر کرون تاکہ سوار وغیرہ برائے تلاش روانہ کیے جائین یہ لشکر مین آیا یہان نقابدار بارگاہ مین بیٹھے تھے آکر اسنے سب حال بیان کیا ہر ایک بہت پریشان ہوا خصوصاً رستم ثانی بہت بیقرار ہوئے مگر خداوند کریم کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ چند سوار برائے تلاش روانہ ہون اُسیوقت سوار روانہ ہوئے یہان نقابدار تو فکر مین مبتلا ہین سوار برائے تلاش چلے ہین اُدھر شاہزادہ مرکب کو اُٹھائے ہوئے عقب مین آہو کے چلا جاتا ہی حالت یہ ہوگئی تھی کہ آپ بھی از سر تا پا پسینے مین غرق ہی پیاس کی شدت ہی مرکب ہانپ رہا ہی اُسکی بھی زبان نکلی ہوئی ہی پسینہ بہ رہا ہی مگر آہو کا مگر تعاقب نہین چھوڑتے ہین جو جو وہ بھاگتا ہی اُنکو اور غصہ آتا ہی یہ اور مرکب کو تیز کرتے ہین کوئی دوپہر کا تل وہ آہو بھاگا کیا یہ اُسکے عقب مین چلے گئے دس بارہ کوس لشکر سے دور نکل آئے اب آہو تھک گیا ایک صحرا مین پہونچا ایک چشمہ اُس صحرا مین تھا آہو اُس چشمہ پر آکر ٹھہرا اور ادھر ادھر دیکھا جب عقب مین صیاد کو نہ پایا پانی پینے لگا آہو پانی پی رہا تھا قضا بھی آگئی تھی کہ یہ مرکب کو دوڑا کر اُس صحرا مین پہونچے ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ وہ آہو کدھر گیا کہ اُنکی نگاہ پڑی کہ چشمہ پر پانی پی رہا ہی اُنھون نے تیر چلہ کمان مین جوڑ کر اور نشانہ تاک کر اب جو رہا کیا سیسر کڑکی آہو نے سیسر اُٹھاکر دیکھا سیسر کی صدا کو سنکے صیاد کو اپنے سر پر پایا اب جست وخیز بھول گیا تڑاکر پیشانی پر بیٹھا اور لوٹ کر پار نکل گیا جرخ کھاکر گرا یہ بھی سات ہی مرکب پر سے کود کے کمر سے قرولی نکال کر اسکو پہ تکبیر پہونچایا جب اُسکو شکار کرچکے تو بہت خوش ہوئے مرکب کو چھوڑ دیا وہ گھاس چرنے لگا پانی اُسنے چشمہ سے پیا اُنھون نے ہاتھ مونہہ دھویا خود بھی پانی پیا اب جو دیکھا تو کوئی دوپہر دن گذرا تھا کہ اُنھون نے مرکب کو شکار بندھے سے اُس آہو کو اُٹھاکر باندھا اور سوار ہوکر پورب کا باگ کا لیا اور طرف لشکر کے چلے

ایک طرف کو موند اُٹھا کر کیونکہ راہ سے واقف نہ تھے یہ اُسی صورت سے چلے جاتے تھے کہ سامنے
ایک درہ کوہ نظر آیا اُسکی طرف چلے جیسے قریب پہونچے انھون نے دیکھا کہ اُس درۂ کوہ سے کچھ آدمی
چلے آتے ہین مگر عجیب حالت سے کہ کچھ تو اُنمین زخمی ہین کچھ پریشان حال ہین جسمون پر خاک پڑی ہوئی ہی کہ اُنکو
دیکھکر اور مرکب کو ایک درخت کے سایہ مین روک کر کھڑے ہو گئے اُدھر اُن لوگون نے جو اُنکو دیکھا یا تو
وہ اُدھر کو آتے تھے یا اُسی مقام پر کھڑے ہو گئے اُن لوگون نے دیکھا کہ ایک جوان بہت خوبصورت
مرکب پر سوار آہو شکار کردہ شکار بند سے بندھا ہوا ہی مسلح اور مکمل گر لباس بہت عمدہ پہنے ہوئے
اُدھر کو آتا تھا اُنکو جو دیکھا تو مرکب کو روک کر درخت کے سایہ مین کھڑا ہو گیا اُنکو یہ گمان ہوا کہ یہ بھی کوئی
قزاق ہی کیونکہ وہ لوگ اہل قافلہ تھے ایک سوداگر نسیم بازرگان نامے پانسو آدمیون کی جمعیت سے
بہت سا مال و اسباب لیے ہوئے براے تجارت جاتا تھا جب یہان آکر پہونچا تو اس کوہ کے اُس
طرف ایک میدان ہی اسمین ایک قلعہ ہی اسمین فولاد آہن خوار ایک قزاق رہتا ہی بارہ ہزار قزاق اُسکے
ہمراہ ہین وہ ایسا زبردست ہی کہ شاہون کے ارسال و خزانہ لوٹ لیتا ہی اکثر اُسپر لشکر کشی کی مگر اُسکا
کچھ نہ کر سکی بنا سکا لشکر نے نیل مقصود واپس آیا نسیم تاجر جو اُدھر سے مع قافلہ کے گذرا اُسنے خبر پائی
اُسکا سب مال و اسباب لوٹ لیا انھون نے مال کے دینے مین جو انکار کیا تو لڑائی ہو گئی وہ بہت سے تھے یہ
لوگ کم تھے کچھ مجروح ہوئے کچھ جان سے مارے گئے جب اہل قافلہ نے دیکھا کہ مال بھی لٹ گیا اور
ہمراہی بھی مارے گئے اور بہت سے مجروح ہوئے بس اپنی جانین بچا کر بھاگے اُدھر کو تو قافلہ کے
لوگ ہین انمین نسیم تاجر بھی ہی اُدھر یہ دو قزاق سب مال و اسباب لشکر قلعہ کو پہونچے باہم حصہ بانٹ
ہونے لگا نسیم تاجر اور اُسکے ہمراہیون نے جو شاہزادہ کو دیکھا تو اُنھین قزاق کا شریک دار
نے خیال کیا ایک نے دوسرے سے کہا کہ ای بھائی مرگ تو مبارک ہو ایک بلا سے ابھی نجات نہ ملی
تھی کہ دوسری آفت مین مبتلا ہوئے یہ جو سوار زیر درخت کھڑا ہی ہمکو دیکھکر اُسنے مرکب روک لیا ہی
یہ بھی اُنھین قزاقون مین سے ہی اب یہ مال طلب کریگا ہمارے پاس کیا ہی جو ہم دینگے انکار کرینگے
یہ ہمکو قتل کرنے پر آمادہ ہوگا بڑی خرابی ہوئی معلوم ہوتا ہی کہ یہ کسی ضرورت سے لیا تھا جو ادھر سے
آیا ہی ایک نے کہا کہ ضرورت کیسی شکار کو گیا تھا دیکھتے نہین ہو کہ آہو شکار بند سے بندھا ہوا ہی
اُسنے کہا کہ بھائی میرے حواس درست نہین ہین تم سچ کہتے ہو یہان یہ لوگ درۂ کوہ مین کھڑے
ہوئے یہ باتین کر رہے ہین شاہزادہ وہان انکا انتظار کر رہا ہی کہ یہ درہ سے باہر آئین تو انسے
راہ دریافت کرون اور اُنکا حال بھی دریافت کرون تھوڑی دیر تک یہ کھڑے انتظار کیا کیے وہ لوگ
وہان کھڑے رہے اور چارون طرف دیکھا کیے اور سوچا کیے کہ اب کیا تدبیر کرین کیونکر اپنی جان
اس جوان سے بچائین جب شاہزادہ نے دیکھا کہ وہ لوگ درہ کوہ سے باہر نہین آتے ہین اُنھون نے
خیال اپنے دل مین کیا کہ چلکر اُنسے اُسی مقام پر حال دریافت کرو یہ کیا سبب ہی کہ باتو یہ باہر کو
آتے تھے یا مجھکو دیکھکر اُسی مقام پر کھڑے ہو گئے اور ایک دوسرے کو اشارہ کرتا ہی یہ
خیال کرکے دل مین کیا اور مرکب کو اُٹھا کر چلے جب خواجہ نسیم نے شاہزادہ کو اپنی طرف آتے ہوئے
دیکھا تو بڑھکر اور پکار کر کہا کہ ای بھائی بیکار تم ہمکو ستانے کو آئے ہو ہمارے پاس اب کچھ
بھی نہین ہی ایک حبہ بھی نہین ہی سب تمھارے ساتھیون نے لوٹ لیا بلکہ بہت سے ہمارے
ہمراہیون کو قتل بھی کیا اور جو کہ باقی رہے وہ مجروح ہین ہم مصیبت زدون کے ستانے سے

تمکو کچھ نہ حاصل ہوگا سوائے ان کپڑون کے جو کہ ہمارے جسم مین ہین اور کچھ ہمارے پاس نہین
ہی اگر تمھاری مرضی ہو کہ ہم برہنہ ہو جائین تو ہم سے کہدو کہ ہم کپڑے بھی اتار کر تمکو دیدین مگر ہماری
جان کو چھوڑ دو ہم تو خود فلک ناہنجار کے ستائے ہوئے ہین اسکے ہاتھون سے تباہ ہوئے
ہین ہمارے اوپر ترس کھاؤ رحم کرو زیادہ ظلم و ستم اچھا نہین ہوتا ہی پکار کر کہا اور آنسو بھر لایا
قریب پہونچ چکا تھا سب تقریر سنی جواب دیا کہ مین نہ سمجھا کہ تمنے کیا بیان کیا کیسا بتانا اور کیسا لوٹنا اور
کیسے کپڑے نیا میرے قریب آکر بیان کرو تاکہ مین سنون تو کہ تم کیا کہتے ہو نسیم نے جواب دیا
کہ بہت درست کہا مین تمھارے قریب آؤن تم ایک تلوار کا ہاتھ لگاؤ میرا سر اڑ جائے اے
جوان تو اپنی راہ لے ہمکو پریشان نہ کر تیرے ہمراہی اور شریک دار تو ہمکو لوٹ چکے ہین
انھون نے میرے پاس ایک خرمہرہ نہین چھوڑا سوائے ان کپڑون کے کیون ہم ہمکسون کو ستاتا
ہی مقام ترس و رحم ہی ہم سبکے حال پر دیکھ ہمارے ہمراہی سب زخمی اور مجروح ہین شاہزادے نے
یہ سنکے فرمایا کہ تم صاف طور سے بیان کرو تاکہ مین سمجھون تو تمھارا مطلب کیا ہی خواجہ نسیم نے کہا کہ کیا
خوب تم تو ایسے ہی ہو کہ میرے مطلب کو نہین سمجھتے ہو ہان ایسی باتین کیون سمجھنے لگے اسمین تمھارا
تو مطلب ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ ای شخص تو کچھ دیوانہ ہی جو بیہودہ جواب دیتا ہی بیان تو کر کہ تو نے
مجکو کیا خیال کیا ہی اور کیا مجسے کہتا ہی مین ایک مرد ماہر ہون شکار کو نکلا تھا اپنے قافلے سے دور
نکل آیا ہون راہ تلاش کر رہا ہون تو اپنا مفصل حال بیان کر یہ کیا تیرے اوپر آفت پڑی ہی اور
یہ کیا تیری حالت ہی اگر میرے امکان مین ہوگا تیری کمک کرونگا تم سبکی حالت دیکھکر مجکو تم سب پر
ترس آتا ہی یہ جو شاہزادہ نے فرمایا خواجہ نے کہا کیون ہمکو فقرہ دیتا ہی جبکہ ہم یہ کہتے ہین کہ یہ کپڑے
موجود ہین اگر مرضی ہو تو ہم تیرے حوالہ کر دین پھر ان تقربرون سے کیا فائدہ تم لوگ کیا ترس کھاؤ گے
اور کیا کمک کروگے تمھارا تو یہ پیشہ ہی کہ جو قافلہ آیا لوٹ لیا اب شاہزادہ کو معلوم ہوا کہ یہ مجکو قزاق
خیال کرتے ہین ہنسے اور فرمایا کہ ای شخص قسم بخدا مین قزاق نہین ہون تم مجھے خوف نہ کرو اپنا حال بیان کرو
تمھاری ضرور کمک کرونگا جسنے تم پر ظلم و ستم کیا ہی تمھارا مال اسباب لوٹ لیا ہی مین اسکو سزا دونگا
اور تمھارا مال و اسباب دلا دونگا ہمارا یہی کام ہی کہ ہمکسون کی وقت مصیبت پر کمک کرین
ظالمون کو سزا دین تم لوگ ہمکو خوف کرتے ہو ہم قزاقی پر لعنت کرتے ہین تم بلا خوف و خطر اپنا حال بیان
کرو جب شاہزادے نے قسم کھا کر بیان کیا چونکہ خواجہ نسیم مرد خدا پرست تھا اسکو یقین ہوا کہ یہ مجھ
سے نہین ہی بلکہ مسافر ہی اس سے خوف کرنا بیکار ہی اپنا حال بیان کرو اور دریافت کرو کہ یہ کون
ہی اور ادھر کیونکر آیا ہی بلکہ اسکو آگاہ کرو اور منع کرو کہ ادھر کو نہ جائے ایسا نہو کہ یہ بھی مثل ہمارے اسی
آفت مین مبتلا ہو تو کیا فائدہ ہوگا خدا پرست معلوم ہوتا ہی یہ دل مین خیال کر کے کہا کہ ای جوان تو
تمسے اپنی حالت بیان کرون ایک آفت کا مارا مبتلائے صدر رنج و بلا ہون مین تاجر پیشہ ہون مال تجارت
پر میری اوقات ہی اس ملک سے اس ملک مین مال لیجا کر فروخت کرتا ہون نسیم تاجر میرا نام ہی اہل
اسلام سے ہون اور جسقدر میرے ہمراہی مین ہین سب خدا پرست ہین چونکہ آجکل اہل اسلام کا ستارہ
گردش مین ہی اسپر بلا نازل ہوئی ہی کوئی خدا پرست ایسا نہین ہی کہ جو مبتلائے بلا نہو جو صاحب ملک و
مال ہین اسپر اور قسم کی بلا نازل ہی کافرون کا نرغہ ہی جو صاحب پیشہ ہین وہ اس بلا مین مبتلا ہین کہ
مال لوٹ لیا جاتا ہی قزاق ستاتے ہین رہزن راہ زنی کرتے ہین تمام عالم مین غدر مچا ہوا ہے

خدا پرستون پر آفت آئی ہوئی ہی کہا بیان کرون جو کہ آجکل حالت ہی چونکہ تمنے قسم کھائی ہی خدا کی
بس معلوم ہوا مجکو تم بھی خدا پرست ہو اس سبب سے بیان کرتا ہون ورنہ پہلے مین نے اور
میرے ہمراہیون نے تمکو قزاق تصور کیا تھا اور یہ خیال کیا تھا کہ جسکے ہاتھ کے ہم ستائے اور تباہ
گئے ہوئے ہین انمین مین کہ تم بھی ہو ہمکو دیکھکر تمنے مرکب کو روکا ہی جو کہ اسکے پاس ہو لوٹ تو
وہی تو مین نے کہا تھا کہ ہمارے پاس کیا ہی تمھارے ہمراہی لوٹ چکے ہین یہ لباس ہی اگر مرضی ہو
تو دیدین مگر شکر ہی خداوند کریم کا کہ تم انمین سے نہین ہو بلکہ ایک مرد مین اور خدا پرست وخدا ترس
معلوم ہوتے ہو از براے خدا ادھر کو نہ جاؤ ورنہ آفت مین مبتلا ہوگے مثل ہمکے اس درہ کوہ کے
باہر ایک بڑا ظالم وزبردست رہتا ہی کہ جسکے ہاتھ سے ہماری یہ حالت ہوئی ہی وہی تمکو بھی لوٹ لیگا
یہ سب لباس وہتیار ومرکب لیلیگا اپنے کو دیدہ ودانستہ آفت مین نہ ڈال ہم تو مبتلاے بلا ہو چکے
ہین لاکھون روپیہ کا مال کھو چکے ہین بہت جانین تو اضع کر چکے ہین جو باقی بچے ہین وہ تیرے سامنے کھڑی
ہین اور زخمی ہین شاہزادہ نے فرمایا کہ بیان تو کرو کہ وہ کون ہی اور کیا تم پر آفت نازل ہوئی خواجہ نسیم
نے کہا کہ اے جوان آجکل خدا پرستونکا یہ حال ہی کہ تمام کفارون نے گھیر لیا ہی بر عیس ازرنگ کے
فروج کیا ہی تمام ممالک اسلام تباہ ہو رہے ہین دین آفتاب پرستی کو رواج ہو رہا ہی فرنگیشیہ وغیرہ
ایسے برباد ہوئے ہین کہ جسکا ذکر کرنا باعث ملال ہوتا ہی خلاصہ جسکا یہ ہی کہ اہل اسلام کی تباہی کی صورت ہی
اُنپر نازل مصیبت ہی مین تاجر ہون مال تجارت لیے ہوئے شہر مقروفیہ کو جاتا تھا کیونکہ مین ہمیشہ
ممالک اہل اسلام مین تجارت کرتا تھا کافرون کے ملک مین کبھی نہ جاتا تھا اب جو اہل اسلام کی تباہی کی نوبت آئی
اور وہ لوگ مبتلاے بلا ہوگے اب کل مال کا فروخت ہونا موقوف ہوا کیونکہ مال فروخت ہو وہ
تو آفت مین مبتلا ہین جو کہ خرید کرنے والے ہین مین نے خیال کیا کہ بڑی مشکل ہوئی چلو اس مال کو کفار
کے ملکون مین فروخت کرو دوسرے مجسے اہل اسلام کی مصیبت دیکھی بھی نہ گئی تیسرے یہ خیال ہوا کہ اگر تم
ان ممالک مین رہوگے تو تمکو بھی سب مسلمان خیال کرے اذیت وتکلیف دینگے اس سے مثل حاجی بس
مین براے تجارت چل کھڑا ہوا اور قصد کیا کہ شہر مقروفیہ مین جاکر تجارت کرون اس آفت کی خبر نہ تھی
یہ نہ معلوم تھا کہ مقدر برگشتہ ہی اہل اسلام پر تباہی ہی جہان جاوگے آفت مین مبتلا ہوگے یہ معلوم ہوتا
تو کیون ادھر آتا اسی مقام پر رہتا صرف ایمان مین خلل آتا تقیہ کر لیتا یہ تو نہ ہوتا کہ جانین بھی ضایع
ہوتین اور مال بھی برباد ہوتا مگر مقدر سے کیا زور کسیکا تقدیر مین تو یہ سب آفتین بدی ہوئی تھین کیونکر
نازل نہ ہوتین اور کیونکر مین اس مقام پر رہتا خیر اس بحث سے تو کچھ مطلب نہین ہی واقعہ یہ ہوا کہ مین مقروفیہ
کو جاتا تھا کہ یہان سے تھوڑی دور پر ایک جنگل ہی وہان قافلہ اگر پہونچا یہ نہ معلوم تھا کہ یہان قزاقونکا
مسکن ہی اور قلعہ ہی ورنہ ادھر نہ آتا اور راستہ سے جاتا جیسے یہان اگر پہونچا اس حال سے غافل تھا
ایک مرتبہ قزاق آکر گرے اور سب مال لوٹ لیا جو کہ میرے ہمراہی تھے اور بہادر تھے انھون نے ذرا
انکار کیا ہم لوگ کم تھے وہ زیادہ تھے وہ لوگ مارے گئے یہ لوگ جو کہ ہمراہ تھے وہ زخمی ہوئے قزاقون
نے انکو قتل کیا اور سب مال لوٹ لیا جب مین نے یہ حال دیکھا تو بھاگا ان سے لیکر اپنی جان کو غنیمت
جان کر بھاگا چلا آتا تھا کہ تمکو دیکھا چونکہ جب کوئی کسی آفت مین مبتلا ہوتا ہی اور کسی دوسرے کو دیکھتا
ہی سبب بدحواسی کے اسکو وہی سامان نظر آتا ہی کہ جسمین وہ مبتلا ہو چکا ہی بقول کسی کے کہ ساون کے
اندھے کو ہرا ہرا دکھائی دیتا ہی بس مین نے تمکو بھی قزاق خیال کیا اور تمسے بھی وہ تقریر کی اس خیال سے

کہ شاید تمکو رحم آجاے اور اس خیال سے کہ تمھارے ہمراہی لوٹ چکے ہین تم چھوڑ دو پہلے یہ خیال کیا تھا
جب تمکو دیکھا تھا کہ بھاگ جاؤن پھر یہ خیال ہوا کہ کدھر جاؤن اگر ادھر کو بھاگتا ہون کہ جدھر سے آیا ہون
تو وہ حاکم قتل کرتا ہی آگے بڑھتا ہون تو یہ جوان سد راہ ہوتا ہی اس خیال مین مبتلا ہو کر بقول کسی کے دودھ
کا جلا مٹھا پھونک پھونک کر پیتا ہی یا یہ کہ مار گزیدہ از ریسمان می ترسد عاجز ہو کر منت کرنے لگا خدا نے فضل کیا
کہ تم انمین سے نہ نکلے بلکہ رحم دل اور خدا ترس نکلے اب مین تمسے یہ منت کہتا ہون کہ جدھر سے آے ہو
اسی طرف واپس جاؤ اپنی جان اُن ظالمون کے ہاتھ سے بچاؤ وہ بڑا سفاک اور لوٹ لینے مین بیباک
ہی اس ظالم کا نام فولاد آہن خوار ہی ایک قلعہ کوہ پر بنا ہی اُسمین رہتا ہی بارہ ہزار قزاق اُسکے ہمراہ ہین
مین تو ادھر آکر تباہ ہو چکا ہون اہل اسلام کی تباہی ہی اُسکے ستارے گردش مین ہین یہ کہکر کل حال
برمکیس کے ظلم و ستم کا جو کہ اہل اسلام پر ہو رہا تھا بیان کیا وہی سب واقعات تھے جو کہ خواجہ
تاج الدین یمنی نے شاہزادہ سے بیان کیے تھے اور جو خواجہ نسیم نے کہا کہ اے جوان اپنی حال سے
ہمکو آگاہ کر تو کون ہی اور کدھر سے آیا ہی اور کدھر جانے کا قصد ہی تجھ مین تو تمام نشانیان خاندان
حمزہ صاحبقران کی ہین تو اسی خاندان سے معلوم ہوتا ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ یہ گمان تمھارا بیجا ہی کیا ایک
سے انسان نہین ہوتے یہ کوئی غرض نہین ہی کہ سواے خاندان حمزہ کے یہ نشانیان دوسرے
خاندان مین نہون مین پردۂ قاف سے آیا ہون یہان سے تھوڑی دور پر میرے ہمراہی اترے ہوے
ہین مین شکار کو نکلا تھا ایک ہرن کے عقب مین چلا آیا ہون اسکو یہان آکر شکار کیا اب لشکر لینے جاتا
تھا کہ تمسے ملاقات ہوئی مین راہ سے آگاہ نہ تھا تمکو جو دیکھا تو خیال کیا کہ ان لوگون سے راہ دریافت کرون
تمھاری یہ حالت دیکھی کہ تباہی مین پڑے ہوے ہو بہت افسوس ہوا یہ فرما کر سب حال پردۂ قاف کا
اور اپنے آنے کا بیان کیا اور فرمایا کہ تم اسی مقام پر ٹھہرے رہو مین اُس قزاق فرساق کو سزا دیتا ہون
اور تمھارا مال اُس سے دلائے دیتا ہون ہمارا طریقہ یہ ہی کہ جو مظلوم ہو اُسکی امداد کرین ظالم کو سزا دین
معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے بہت سر اُٹھایا ہی وہ میرے ہاتھ سے کہان بچکر جاتا ہی ابھی تو اُسکو سزا دیکر تمھارا مال
لاتا ہون تم اطمینان رکھو کیا وہ دیو سے قوت مین زیادہ ہی جب مین دیو کی حقیقت خدا کے فضل سے نہین
سمجھتا ہون تو یہ قزاق کیا مال ہی خواجہ نسیم نے کہا کہ اے جوان خداوند کریم تیری ہمت اور حوصلہ مین برکت دے
اور زیادہ قوت و طاقت عنایت فرمائے کہ تونے یہ کہکر میرے دل کو خوش کر دیا مگر ہم یہ نہین چاہتے ہین
کہ اپنے سبب سے کسیکو بلا مین مبتلا کرائین اور ایک بندۂ خدا کا ناحق خون کرائین وہ بڑا ظالم
ہی اکثر آدمی اُسنے لشکر لوٹ لیے ہین خزانہ شاہی پر قبضہ کر لیا ہی ارسالین لوٹ لین ہین
بڑے بڑے بادشاہ اُسکا کچھ نہ کر سکے لاکھون کا لشکر لیکر آئے بے نیل مرام واپس گئے تو
خدا پرست ہی ہمکو یہ امر کسی طور سے گوارا نہین ہی اور نہ ہوگا کہ ہمارے سبب سے ایک خدا پرست
کا خون ہو نو اکیلا ہزارون سے کیونکر مقابلہ کریگا ہم کبھی نہ جانے دینگے شاہزادے نے فرمایا کہ اے
خواجہ نسیم ہم جو قصد کرتے ہین وہ پورا ضرور کرتے ہین موت سے کوئی بھاگ کر نہین جا سکتا اگر میری
موت اُسی ظالم کے ہاتھ سے ہی تو ضرور قتل ہونگا ورنہ اُسکو قتل کرونگا دوسرے یہ ہمارا طریقہ اور آئین
شجاعت و بہادری و جوانمردی و دلاوری کے بالکل خلاف ہی ہم مظلوم کی دادرسی کے لیے
اور حل مشکل کے لیے خلق کیے گئے ہین ہمارا طریقہ یہ نہین ہی کہ جو کوئی بلا مین مبتلا ہو اُسکو اُس
بلا سے نجات نہ دین مظلوم کو ظالم کے پنجے سے چھڑائین دین اسلام کی ترقی کی کوشش کرین

اب یہ غیر ممکن ہی کہ تمکو اس بلا مین مبتلا چھوڑ کر چلے جاوین اور اُس قزاق کو اس ظلم و بدعت کی سزا نہ دین
اگر ہم اسکو سزا نہ دینگے تو وہ مثل تمھارے اور لوگون پر ستم کریگا اور بندگان خدا کا خون ناحق ہوگا
مین ہرگز قیامت و روز محشر کو کیا جواب دونگا جب وہ یہ سوال کریگا کہ تمنے تمکو برائے دادرسی مظلومان
و بیکسان خلق فرمایا تھا اور تمنے دادرسی نہ کی مظلومون کو مبتلای بلا رہنے دیا ظالمون کو سزا نہ دی اُسوقت
کیا جواب ہوگا ای خواجہ یہی فریادرسی اور دادرسی ہمارے کام آئیگی جبکہ خداوند کریم نے
ہمکو اس امر کی ہمت عطا کی ہی اور یہی تو ہمکو مرتبۂ اعلے پر پہونچائیگی ایک تمھاری فریادرسی سے
اور اس ظالم کی سزا دینے سے اور بندگان خدا کی جانین اور مال بچتا ہی اب یہ امر خارج از امکان سے
ہی کہ مین بچاؤن اور تمھارا مال اُس قزاق سے نہ پھیرون اور اُسکو سزا نہ دون یہ ہمارا طریقہ نہین ہی جو زبان
سے کہا ہی اُسکو پورا کرینگے اب تم میرے ہمراہ کسیکو کردو تاکہ وہ اُسکی جاے سکونت کا پتہ دیکر چلا آے
اور تم اُسی مقام پر ٹھہرے رہو نہ چلو کیونکہ تمکو اُسکا بہت خوف ہی یہ جو شاہزادے نے فرمایا خواجہ نے
خیال کیا کہ یہ جوان نہ مانے گا مفت اسکی جوانی برباد ہوئی اور جان گئی کیون لوگون نے اپنا حال بیان کیا
اگر مین یہ جانتا تو کبھی نہ بیان کرتا خواجہ نسیم بہت اپنے دل مین نادم ہوا اور سوچنے لگا کہ کیا تدبیر کیجاے
کہ یہ جوان اِس فعل سے باز آئے یہ سوچ رہا تھا کہ شاہزادہ نے فرمایا کہ عرصہ نہ کرو کسی کو ہمراہ کردو
ایسا نہو کہ وہ قزاق اور کسی طرف چلا جاے تو پھر میرا جانا بیکار ہو تم بیکار فکر کرتے ہو
اِس امر سے کسی طور سے باز نہ آؤنگا بمذاے لم یزل اور مجکو دہنے ہاتھ کا کھانا دینا حرام
ہی جب تک کہ مین اُس قزاق کو سزا نہ دے لونگا اور تمھارا مال اُس سے نہ لے لونگا اس طور
سے جو شاہزادے نے فرمایا اور قسم کھائی اب خواجہ ناچار ہوا اپنے ہمراہیون کی طرف دیکھا
اور تھوڑی دیر سوچا کیا اور بار بار دل مین اپنے کہتا تھا اُس خیال سے کہ تم مین سے کون
اسکے ہمراہ برائے نشان دہی جائیگا وہ لوگ خواجہ کا مطلب سمجھ گئے وہ پہلے ہی سے باہم
شارون مین کہہ رہے تھے کہ یہ جوان تو خدا پرست ہی مگر دیوانہ ہی جب ہم پانچ چھ سو آدمی اُن قزاقون کا کچھ نہ کرسکے
تو یہ اکیلا کیا کرسکیگا اِسکی قضا آئی ہی انسان کو لازم ہی کہ اپنی حد سے بات کرے بڑے خدا ترس بنے
ہین خواجہ صاحب کیا باتون مین مصروف ہوگئے ہین آپ اپنی راہ لین وہ نہین سُنتا ہی جو جیسا کریگا ویسی
سزا پائیگا ہمنے آگاہ کردیا اگر اُدھر جائیگا تو معلوم ہوگا ایسا نہو کہ یہان باتون مین مصروف
ہون اُدھر سے وہ قزاق آجائین جو کچھ مال بچ گیا ہی اور یہ کپڑے جسم مین ہین انکو بھی لوٹ لیجائین
مرد بزرگ ہو کر یہ ایسے غافل ہوئے ہین اور باتون مین مصروف ہوئے ہین ہمارے خیال مین تو یہ
آتا ہی کہ یہ بھی انھین مین کا ہی یہان سے نکالکر لیجائے گا ہم سبکو یہان ٹھہراکر اور لوگون کو لاکر یہ سب
بھی لوٹ لیگا یہ ساری تقریر مکر اور مکاری کی ہی صرف فقرہ ہی اور دھوکا دیتا ہی یہ لوگ باہم یہ باتین
کر رہے تھے کہ خواجہ نسیم نے دیکھا اُنکی طرف اور یہ خواجہ کی ہنسنے سے آگاہ ہوگئے کہنے لگے کہ ای
خواجہ ہمکو اپنی جانین دو بھر بیٹھے ہین کہ دیدہ و دانستہ وہان اژدر مین جاکر گرین ابھی تو اچھے طور سے نجات
نہین ملی ہی اگر آپ کی یہ مرضی ہو کہ ہم سب مارے جائین اور یہ کپڑے بھی لٹ جائین تو آپ ہمکو اپنے
ہاتھ سے اُسی مقام پر قتل کرین مگر ہمسے اُس طرف جانے کو نہ فرمائین گو آپ نے ہمسے کہا نہین مگر ہم آپ کا منشا
سمجھ گئے ہین بھلا یہ کیونکر یقین کیا جاے کہ ایک جوان ہزارون کو قتل کریگا کیونکہ وہ ہزارون ہین
کہ ہمنے ایک ایک جوان ہزارون پر بھاری ہی جنھون نے ہزارون خزانے سرکاری اور ہزارہا تین

لین ہوگی اور بڑے بڑے بادشاہ اُنکا کچھ نکر سکے ہونگے اُنپر ایک جوان جاکر فتح پائیگا بھلا خیال
تو فرمایئے کہ جب ہم پانچ چھ سو اُنکا کچھ نکر سکے تو یہ کیا کر سکینگے آپ اپنی راہ لیجیے اسی مین بہتر ہے
آپ کو مین نے سمجھا دیا مانیے نہ مانیے آپ کو اختیار ہے جیسا آپ کرینگے اُسکی سزا پائینگے ہم تو اُدھر نہ جائینگے
چاہین آپ ہمسے ناراض ہون چاہین خوش ہون ہم مین سے ایک بھی نہ جائیگا ہمکو اپنی جان دو بھر نہین ہی ہان
اِس جوان کو اپنی زندگی دو بھر ہی یہ جو ہمراہیون نے کہا خواجہ نسیم نے دل مین کہا کہ مین نے اِن سے
کچھ کہا نہ تھا اُسپر تو اِنھون نے انکار کیا بس اِنمین سے کوئی نہ جائیگا اور یہ امر ہمت کے خلاف ہی کہ ایک
شخص تو ہمارے سبب سے اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالے اور ہم اُسکا ساتھ نہ دین گو اِس امر کا یقین
ہی کہ یہ بھی مارا جائیگا اور جو اِسکے ہمراہ جائیگا وہ بھی مارا جائیگا مگر پھر بھی جو اپنے ساتھ نیکی کرنے پر آمادہ ہو اور
ہمارے سبب سے ایک بلا سر پر اپنے اُٹھائے تو یہ نقاضا حمیت و شرافت کا نہین ہی کہ اُسکا ساتھ نہ دین اتنو
جو کچھ ہو سو ہو مین جاؤنگا یہ دل مین سوچکر شاہزادے سے کہا کہ آپ چلین مین بھی چلتا ہون انمین سے کوئی نہ جائیگا
یہ سنکر شاہزادے نے یہ کہکر اُنکی طرف دیکھکر کہا کہ تم لوگ بالکل بے حمیت ہو جو کہ غیر کے
لیے ایک بلا مین اپنے کو مبتلا کرے تو اُسکو لازم ہی کہ جسکے لیے وہ بلا اپنے سر پر مول لے وہ ساتھ
نہ دے یہ تو مجھے گوارا نہ ہوگا مین خود جاؤنگا گو یہ امر ضرور ہی کہ وہان جانے مین سوائے ہلاکت کے
دوسرا امر نہین ہی مگر یہ بھی ضرور ہی کہ خداوند کریم بڑا قادر و توانا ہے شاید اِس جوان کے سبب سے
کوئی مطلب حاصل ہو یہ اکیلا اُن سب پر غالب آئے تو کیا بعید ہی قدرت خدا سے وہ لوگ بولے
کہ اِسکا یقین آیکو ہوگا جو امر پیش پا افتادہ ہی اُسکو دیکھنا چاہیے یا جو کہ خلاف عقل ہو اُسپر عمل کر جاہیے
آپ تشریف لیجائین ہم آپ کو منع نہین کرتے ہین ایک آپ کو اور ایک اِس جوان کو اپنی زندگی دو بھر
ہی ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اگر ہم زندہ مین تو اِس سے زیادہ مال و اسباب پیدا کر لینگے اگر مر گئے تو پھر یہ مال و
اسباب کس کام آئیگا ہم تھوڑے سے مال کے لیے اپنی جان کو برباد کرنا نہین چاہتے ہین زندہ
ہین تو مال اور ہو جائیگا اگر مر گئے تو یہ مال کس کام آئیگا خلاف عقل کام نہین کر سکتے گو خدا مین
ہر طرح کی قدرت ہی مگر اُسنے ہمکو عقل بھی دی ہی کہ ہم نیک و بد کو خیال کرین اور اپنے کو ہلاکت
اور سختی سے بچائین ہماری عقل ایسی نہین ہی کہ ہم جان بوجھکر اپنے کو ہلاکت مین ڈالین خواجہ نسیم نے
کہا کہ اچھا اِس تقریر سے کیا فائدہ ہی اب یہ بتاؤ تم یہان ٹھہروگے یا نہین صاف صاف کہدو اُنھون نے
کہا کہ گو جی تو نہین چاہتا ہی مگر خیر قہر درویش بر جان درویش کا نقشہ ہی خیر تھوڑے عرصہ تک آپکا انتظار
کرینگے اگر آپ تشریف لائے تو خیر ورنہ ہم چلے جائینگے زیادہ نہ ٹھہرینگے اب آپ انکو دور سے بتا کر چلے آئیگا
خواجہ نے کہا کہ ایسا ہی کرونگا مگر دل مین کہا کہ جبتک کل واقعہ دیکھ نہ لونگا اُسوقت تک نہ آؤنگا چاہے
یہ لوگ ٹھہرین چاہے نہ ٹھہرین اُسنے یہ خیال کیا اور اپنے دل مین سوچ کر کہا کہ ای جوان چلو مین ہمراہ
ہون شاہزادے نے خواجہ سے فرمایا کہ معلوم ہوا تمھارے ہمراہی نہایت بزدل ہین اِسی سبب
قافلہ تمھارا برباد اور تباہ ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ یہ امر نہین ہی بلکہ زخمی جو ہوگئے ہین اِس سبب
سے حیلہ و حجت کرتے ہین آپ چلین مین تو ہمراہ ہون یہ سنکے اُن لوگون نے شاہزادہ کو جواب دیا
کہ جی ہان ہم تو ضرور بزدل ہین مگر آپ بڑے جوانمرد ہین ہم دیکھتے ہین کہ تم اِس قزاق کو قتل کرکے مال
دلا دوگے شاہزادے نے فرمایا کہ نہین تمھاری طرح بزدل نہین ہون خداوند کریم مالک ہی وہ ضرور
مجکو فتح دیگا اِس طور سے کہ تم سبکو حیرت ہوگی یہ فرماکر خواجہ نسیم سے کہا کہ چلو بس آگے آگے

خواجہ نسیم تھا عقب مین یہ مرکب اٹھا کر چلے جب اُس درہ سے نکل گئے تو وہ لوگ باہم کہنے لگے کہ واقعی
یہ جوان سڑا ہی ہی اوسکے ساتھ خواجہ بھی سڑی ہوگئے ہین دیکھ لینا کہ یہ مارا جائیگا اُنمین سے دو ایک نے
کہا کہ ذرا چل کر دور سے دیکھو تو سہی کہ کیا واقعہ ہوتا ہی ہمارا آقا و سردار گیا ہی ایسا نہو کہ کوئی آفت
اُسپر آئے اگر یہ جوان واقعی جیسا کہ کہتا ہی اسپر غالب آیا تو خیر اور اگر کوئی دوسرا واقعہ ہوا تو ہم دور
ہونگے چلے آئینگے باہم یہ صلاح کرکے وہ لوگ درہ کوہ پر پوشیدہ ہوکر کھڑے ہوئے اُدھر کا حال
سنیئے خواجہ نسیم جو شاہزادہ کو لیکر باہر نکلا اُس طرف چلا کہ جدھر قزاقون کا قلعہ تھا عرض کرچکا ہون
کہ قزاق قلعہ کوہ پر بیٹھے ہوئے مال و اسباب کی آپسمین تقسیم کر رہے تھے کہ ایک کی نگاہ
پڑ گئی اُسنے دیکھا کہ خواجہ نسیم ایک جوان کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے اِدھر کو آتا ہی وہ جوان بہت
خوبصورت ہی اسلحہ مرصع کار لگائے ہوئے لباس پر تنگلف پہنے ہوئے زرہ یاقوت نگار پہنے
ہوئے مرکب پری پیکر تہ ران ہی بڑا مال دار معلوم ہوتا ہی اور قاعدہ سے معلوم ہوتا ہی کہ خواجہ نسیم
اپنی کمک کے لیے لایا ہی یہ دیکھکر اُسنے ہنسکر فولاد آہن خوار سے کہا کہ مبارک ہو اِس گل
دیگر شگفت آج کسی اچھے کا مونہہ دیکھا تھا کہ پہلے قافلہ کو لوٹا بہت مال اور واسباب ہاتھ آیا اب
ایک اور سونے کی چڑیا چلی آتی ہی ذرا ملاحظہ فرمایئے کہ کیا مرکب اور کیا جوان ہی اسلحہ بھی سب
جواہر نگار ہین کسی ملک کا شاہزادہ ہی قرینہ سے معلوم ہوتا ہی کہ میان نسیم اپنی حمایت کو لائے
ہین بڑا دھوکا دیا ہی اِسکی قضا لائی ہی کیا اچھی بات ہو جو اسکا مال و اسباب ہاتھ آئے ابکی اِس
نسیم کو بھی قتل فرمائیگا نہ معلوم اسکو کیا ہوا ہی جو یہ اسکو حمایتی بناکر لایا ہی یہ جوان ہمارا کیا کریگا یہ
جو کہنے کہا سب نے سر اُٹھا کر دیکھا فولاد نے بھی دیکھا کہ واقعی ایک جوان خواجہ نسیم کے
ساتھ اِدھر ہی کو آتا ہی نی الواقع سونے کی چڑیا ہی فولاد نے دیکھکر کہا کہ آج بڑی عنایت ہی خداوند تعالی
کی کہ مال بیمال مرحمت فرما رہے ہین تم مین سے دو شخص جائین اور خواجہ سے کہین کہ ای خواجہ تم چلے جاؤ
کیون اپنے کو ہلاکت مین ڈالتے ہو خوب کیا تمنے کہ اس جوان کو اِدھر لگا کر لائے ہم تمکو اس معاوضہ
مین چھوڑے دیتے ہین کہ تمنے ہمارا فائدہ کیا گویہ امر ہمپر ثابت ہوگیا ہی کہ تم اسکو اپنا حمایتی بناکر لائے
ہو تمھاری بھی کیا عقل ہی کہ جب کہ ہمنے قافلہ لوٹ لیا اور کچھ خوف نہ کیا اگر بادشاہ کا خزانہ لوٹا ہمپر تو ہمارا کچھ
نہ کرسکے تو یہ جوان جو کہ تمھارا حمایتی بنکر آیا ہی یہ کیا کرسکے گا اِسکا مال ہماری قسمت مین تھا جو یہ
تمھارے ساتھ اِدھر آیا اگر تم یہ فائدہ ہمارا نہ کراتے تو ہم ضرور تمکو اِس خطا پر قتل کرتے کہ ہم یہ تم حمایتی لیکر
آئے ہو مگر ترس کھاکر چھوڑ دیا چلے جاؤ اگر خواجہ چلے جائین تو خیر ورنہ اِس جوان کے ساتھ خواجہ کو
بھی قتل کرنا خواجہ سے یہ کہکر خواہ وہ تمھارے کہنے پر عمل کرین خواہ نہ کرین اِس جوان سے کہنا کہ ای
جوان تو جو اکیلا خواجہ کے کہنے سے حمایتی بنکر آیا ہی کیا تجکو نہ معلوم تھا کہ یہ بیشہ شیران ہی یہان جو آیا
ہی وہ لوٹ لیا جاتا ہی باوجود کہ خواجہ نسیم کی حالت سُن چکا تھا اُسپر اِدھر آیا خیر تیرا مال ہمارے
قبضے مین آنا تھا کیونکر ٹلتا بس خیریت اِسی مین ہی اور اگر زندگی درکار ہی تو یہ سب لباس و ہتھیار و مرکب
ہمکو دیدے اور یہ ہری جا ہے چلا جا ہم تیری جوانی پر رحم کھاکر چھوڑ دیتے ہین ورنہ قتل ضرور کرتے
تو حمایتی بنکر آیا ہی اگر نہ دیگا تو ہم زبردستی لے لینگے تو جو حمایتی بنکر آیا ہی تو کچھ اسکا اثر دیکھا اگر وہ
بخوشی دے تو خیر ورنہ زبردستی لے لینا یہ سنکے دو قزاق بہت زبردست اپنے مقام سے اُٹھے
اور زرہ کوہ آکے اِدھر خواجہ نسیم شاہزادے کو لیے ہوئے چلا آتا تھا کہتا جاتا تھا کہ وہ سب

بالاے کوہ بیٹھے ہوئے ہین دیکھو اسی طرف دیکھ رہے ہین شاہزادہ کہتا تھا کہ اب تم چلے جاؤ مین
جاتا ہون انکو سزا دیتا ہون اگر خدا نے چاہا تو تمھارا مال دلوائے دیتا ہون انکو اپنا مطیع کرتا ہون جب وہ
دونون قزاق بگل فولاد قرمساق اٹھکر چلے خواجہ نے کہا کہ دیکھیے اُسنے مجکو اور آپ کو دیکھکر دو قزاقون کو
اپنے ہمراہیون مین سے روانہ کیا ہی اب بھی واپس چلیے وہ ابھی آئے نہین ہین شاہزادہ نے برہم
ہوکر فرمایا کہ ای خواجہ نسیم یہ تمنے کیا کہا کہ واپس چلیے بہادر جو قصد کرتے ہین بدون اُسکو پورا کیے
ہوئے واپس نہین جاتے یہ قزاق بھی یہ حقیقت رکھتے ہین کہ ہین انکے خوف سے واپس چلون اب
بدون انکو راہ راست پر لائے ہوئے یہان سے نہ جاؤنگا اگر تمکو خوف اپنی جانکا ہی تو تم واپس جاؤ
ہین تو نہ جاؤنگا خواجہ نسیم ساکت ہو رہا خدا سے دعا کرنے لگا کہ ای کریم کارساز وای رحیم بے نیاز
تو اس جوان کو ان حرامزادون پر مظفر ومنصور فرما کیونکہ اسنے ہم سبھون کی کمک کا قصد کیا ہی اور
ہمارے حال پر رحم کھایا ہی یہ تو یہ دعا کرتا ہی اُدھر وہ لوگ یعنے ہمراہیان خواجہ نسیم پوشیدہ کھڑے ہوئے
سب واقعہ دیکھ رہے ہین اور کہتے ہین کہ یہ دونون دیوانہ ہوگئے ہین اُن قزاقون کو دیکھا ہی اور وہان سے
دو قزاق چلے ہین مگر اُسپر بھی واپس نہین آتے ہین کچھ بولے کہ یہ جوان واقعی بڑا پُر جگر ہی دیکھو کچھ خوف نہین
ہی یہان یہ تدبیر ہو رہی تھی اُدھر جیسے شاہزادہ وخواجہ نسیم زیر کوہ پہونچے وہ قزاق چل چکے تھے
وہ بھی زیر کوہ آئے اور پکارے کہ ای خواجہ نسیم وای جوان ٹھہر جاؤ کدھر جاتے ہو ہمارے آقا کا پیام
سن لو شاہزادہ نے فرمایا کہ بیان کرو کیا پیام لائے ہو ہم سن رہے ہین خواجہ نسیم نے تو کچھ نہ کہا
ساکت ہوکر رہگیا دم نکل گیا دل مین کہنے لگا کہ دیکھیے کیا پیام لائے ہین کہ انمین سے ایک نے فولاد کا پیام
خواجہ نسیم سے دہرایا خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا سنا کیا مگر شاہزادے نے فرمایا کہ ہمسے کلام کرو ہم ضرور حمایتی
بنکر آئے ہین اور ضرور تم سبکو زیر کرکے اور فولاد کو نرم کرکے اس بیچارے کا مال دلا دینگے یہ کیون
مردم آزاری وحرام خواری اختیار کی ہی کہ لوگون کو پریشان کرکے مال لوٹ لیتے ہو بیچارے مسافرون کو پریشان
کرتے ہو تم سب حرام خور ہو اور ظالم ہو یہ ظلم وستم اچھا نہین ہی انسان کو لازم ہی کہ مسافرون پر رحم کرے
مسافر نوازی کرے نہ یہ کہ اُنکا مال لوٹ لے یہ جو شاہزادے نے فرمایا دوسرے نے کہا کہ ای جوان تجکو ہمارے
آقا نے پیام دیا ہی ہم بیان کرتے ہین تو بیکار برہم ہوتا ہی کسیکا زور نہین چل سکتا ہی یہ بیشہ شیران ہی
اور تو کوئی ہمارا اتالیق نہین ہی جو ہمکو نصیحت کرتا ہی جو ہمارا جی چاہتا ہی وہ کرتے ہین فولاد نے یہ پیام
تجکو دیا ہی ذرا سُن یہ کہکر شاہزادے سے بھی پیام فولاد دیا شاہزادہ نے پیام سنکے فرمایا کہ تمھاری
کیا طاقت ہی جو تم ہمسے لباس وغیرہ لے لوگے ہمارا مالک خدا ہی تو نہین لے سکتا ہی یہ مال خواجہ نسیم کا
نہ خیال کرو کہ اُس بیچارے کو لوٹ لیا اس مال کا پانا بہت دشوار ہی بلکہ تمکو خواجہ نسیم کا بھی مال
واپس کرنا ہوگا اسی مین خیریت ہی کہ خواجہ نسیم کا کل مال اُسکو دیدو اور قزاقی سے توبہ کرو اب کسیکو
تکلیف نہ دینا اگر تم یا تمھارا مالک اس میرے کہنے پر عمل نہ کریگا تو بہت پچھتائیگا مین یہ زبردستی
مال لے لونگا اور اصل ظلم وبدعت کی سزا دونگا یہ جواسنے کہا ہی کہ یہ بیشہ شیران ہی یہان کو کیون آیا اگر آیا
ہی تو سب مال اپنا ہمکو دے میرے نزدیک یہ بیشہ شیران نہین ہی بلکہ بیشہ روباہ ہی میرا مال تو تم کیا لوگے
مین خود تمھارے مال پر قبضہ کرونگا اگر اپنی بہتری چاہتا ہی تو ہمارے کہنے پر عمل کرو انھون نے کہا کہ واہ
کیا خوب آپ اکیلے سب مال نہ دینگے ہم تو زبردستی سے لینگے دیکھین کیونکر نہین دیتا ہی ہمکو معلوم ہوا کہ تیری
قضا آئی ہی لے اگر دینا ہو تو دے کیون ہمکو تکلیف ہو ورنہ ہم زبردستی کرتے ہین شاہزادے

نے برہم ہوکر فرمایا کہ تم تو کیا لے سکتے ہو اپنے مالک کو بلاؤ شاید وہ آکر لے تو لے ورنہ
مجال نہین ہی اُسکا بھی لے لینا یہ جو انھون نے سنا انمین سے ایک طرف شاہزادے کے چلا شاہزادے
نے فرمایا کہ کیون ادھر آتا ہی اُسی مقام پر ٹھہر ورنہ بھتائے گا اپنے مالک کو بلاؤ کہ وہ آکر لے تو
کیون اپنی جان کو مفت رایگان کرنا چاہتا ہی اُسنے کہا کہ مین ہی کافی ہون تجھ ایسے بچون کے لیے
میرا آقا بڑے بڑے معرکون مین آتا ہی اُسکو ننگ و عار ہی اور اُسکے مرتبہ کے خلاف ہی
کہ وہ تجھسے آکر مال لے جبکہ اُسکے خادم موجود ہین ہان اگر مین نہ لے سکون تو وہ آئے یہ کہکر
شاہزادے کی طرف ہاتھ بڑھایا بالاے کوہ سے سب قزاق مع فولاد کے دیکھ رہے ہین اور
تقریرین رہے ہین اُدھر اُس درہ کو سے ہمراہیان خواجہ نسیم دیکھ رہے ہین اور خواجہ نسیم ایک طرف عالم حیرت مین کھڑا
ہوا دیکھ رہا ہی اور دعا فتح و ظفر شاہزادہ کی کر رہا ہی جیسے اُسنے اُس قصد سے شاہزادہ کی
طرف ہاتھ بڑھایا کہ مرکب پر سے اُٹھا لون جیسے ہی سکا ہاتھ قریب آیا شاہزادہ نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور
ایک جھٹکا دیا کہ وہ نوشہ کے بھل آرہا اُسکا مونہہ کے بھل آنا تھا مرکب پر سے جھک کر ایک
طمانچہ ایسا مارا کہ اُسکا سر تن پر سے اُڑ گیا تن زمین پر گرا اور تڑپنے لگا یہ حال جو دوسرے نے
دیکھا یہ کہکر چھپٹا کہ تو نے بڑا غضب کیا کہ ملازم فولاد کو اور میرے ہمراہی کو مارا ایک تو مال نہین دیتا ہی
دوسرے اسپر یہ سرزوری یہ کہکر شاہزادہ پر تلوار کا وار کیا شاہزادہ نے یہ فرمایا کہ تجھ ایسے
بزدل کے وار کو گیارہ کون تیرے لیے بھی یہی طمانچہ کافی ہی جیسے تیرا ہمراہی ایک طمانچہ مین ہلاک
ہوا اسی طور سے تو بھی ہلاک ہوگا یہ فرماکر اُسی طور سے رکب پر بیٹھے رہے جیسے اُسکی تلوار قریب
آئی پھینکی دی کہ تلوار پٹے پڑی بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اُسکی کلائی پکڑ کر جو بائین ہاتھ سے طمانچہ مارا بھرپور
پڑا مثل اول کے اُسکا بھی سر اُڑ گیا یہ بھی گر کر تڑپنے لگا یہ واقعہ فولاد اور دیگر قزاقون نے دیکھا
اتنے پریشان ہوئے فولاد فوراً اُن سبکو لیکر زیر کوہ آیا اور روبرو شاہزادہ کے صف باندھکر کھڑا ہو گیا
خواجہ نسیم نے جو یہ قوت اور طاقت دیکھی بہت خوش ہوئے اتنے بلک بلک کر دعا کرنے لگے اُدھر
وہ لوگ جو درہ کوہ سے دیکھ رہے تھے یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوئے ایک نے دوسرے سے کہا کہ
تمنے دیکھا اُسنے جواب دیا کہ کوئی امر عجب نہین ہی یہ کمزور ہونگے مارے گئے کہان تک قتل کریگا
ایک نہ ایک کے ہاتھ سے مارا جائیگا اگر انمین سے کسی کے ہاتھ سے نہ مارا گیا فولاد کے ہاتھ سے
تو ضرور قتل ہوگا ادھر یہ لوگ یہ باتین کر رہے ہین اُدھر جب سب قزاق زیر کوہ آگئے اور صف
باندھ چکے اُسوقت قزاقون نے فولاد سے کہا کہ اگر حکم ہو تو ہم جاکر اُس سے سب مال و اسباب بھی
لے لین اور اپنے ہمراہیون کے خون کا عوض بھی لین فولاد نے کہا کہ جاؤ یہ حکم دینا تھا کہ ایک قزاق
انمین سے قریب شاہزادہ کے آیا پہلے بہت کچھ سمجھایا آخر کو جب شاہزادہ نے نہ مانا تو تلوار نیام سے
لیکر شاہزادہ پر وار کیا شاہزادہ نے تلوار اُسکی بھی چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اُسکو اُٹھا لیا اور
زمین پر دے مارا کہ نقش زمین ہو گیا طائر روح قفس جسم سے پھڑک کر نکل گیا اسکا تڑپنا تھا کہ دوسرا
اور لپک کر آیا اُسکو بھی شاہزادہ نے قتل کیا مگر بدون تلوار اور نیزہ کے ایسی طور سے پانچ قزاق اور
قتل کیے اکی مرتبہ دو اور آئے شاہزادہ نے اُن دونون کو باہم ٹکرا کر ہلاک کیا انمین سے کسیکو کسی حربہ
سے نہ ہلاک کیا یہ حال جو فولاد نے دیکھا بہت ہی پریشان ہوا اور اپنے ہمراہیون سے کہنے لگا کہ
یہ بڑا زبردست معلوم ہوتا ہی کہ جو اُسکے پاس گیا وہ ہلاک ہوا بدون میرے جائے کچھ نہو گا تم لوگون سے

زیر نہوگا یہ کہکر اپنے مرکب کو مہمیز کیا اور سامنے شاہزادے کے آیا اور پکارا کہ او جوان تو بہت شوریدہ
ہی میرے کئی ملازمون کو تو نے ہلاک کیا اور اپنا مال و اسباب ندما آگاہ ہو کہ میرا نام فولاد آہن خوار ہی
قزاقی میرا ہمیشہ سے پیشہ ہی میرے اس صحرا سے کوئی اپنا مال بچا کر نہین جا سکتا ہی خیریت اسمین ہی
کہ اپنا مال و اسباب مجکو دیدے اور میری اطاعت کر گو تو نے میرے بڑے بڑے زبردست ملازم
ہلاک کیے ہین چونکہ تو بہادر ہی اس سبب سے مین یہ چاہتا ہون کہ تو بھی میرا شریک ہو ورنہ یاد رکھنا کہ مال و
اسباب بھی لونگا اور زبردستی تجکو زیر بھی کرونگا اور اُن سبکے خون کے عوض قتل بھی کرونگا
کیا خوب خواجہ نسیم کا حملاتی بنکر آیا ہی ہمسے مال دلانے کو ہمنے آج تک کسی کا مال نہین دلایا ایسے ہی ہین
کہ ہمسے مال دلائینگے بس اب ساری شیخی شورہ پشتی نکلی جاتی ہی شاہزادہ نے جواب مین فرمایا کہ
زیادہ بیہودہ نہ بک یہ میدان رزم ہی نہ جاے بزم جو تو تقریر کر رہا ہی بھلا خیال تو کر کوئی بھی ایسا ہوگا
جو کہ بہادر ہو اور وہ اپنا مال کسیکو اپنی خوشی سے دیدے جبتک سبکے دم مین دم ہو اُنھون نے چاہا
زبردستی لین میرے ہاتھ یا نون مین طاقت تھی مین نے اُنسے مقابلہ کیا وہ میرے ہاتھ سے مارے گئے
نہایت بودے تھے اور تو بھی بودا ہی اے فولاد تو نے یہ نام اپنا بیجا رکھا ہی یہ نام تو اُن لوگون کو
لائق ہی کہ جو جوانمرد و بہادر ہون وہ یہ نام رکھین تو زیبا ہی اے فولاد تجھ ایسے بزدل کو یہ نام زیبا نہین ہی
بتری تو عجب حرکت نالایق ہی اور بودے پن کی ہی جو کہ قزاقی اور چوری کرے اور پوشیدہ ہو کر قافلہ کو لوٹ
لے وہ بہادر کب ہی بہادر وہ ہی جو کہ سر میدان سرگرم ہو کر مقابلہ کرے خیر معلوم ہوا کہ تو بڑا بودا ہی یا بہادر ہی
مین دیکھتا ہون کہ یہ سب مال و اسباب مجھے تو زبردستی لیلیگا تو آیا ہی سخت بنکر اگر مین نے تجکو مثل
موم کے نرم نہ کیا تو اپنا نام نہ پایا اور بہادر نہین ہون نہ کبھی بہادری کا نام لونگا مین تو ضرور حملاتی
بنکر آیا ہون اور ضرور تجکو زیر کر کے خواجہ نسیم کا مال و اسباب دلاونگا زبان بند کر اور مقابلہ کر قول شاعر
زبان در کش و تیغ بر کش غلاف + کہ جاے تسخن نیست اندر مصاف + یہ سنکے فولاد نے نیزہ سنبھالا
اور سینہ بے کینہ شاہزادہ کو تاک کر وار کیا اس بہادر نے نیزہ کو نیزہ پر لیا اور خود سے الگ ہوا جیسے ہی
سنان قریب پہونچی ایک مرتبہ دست تر بردست دراز کر کے اس کش بل سے سنان نیزہ پر ہاتھ ڈالا
کہ سنان کو پکڑ لیا اور جھٹکا دیا کہ نیزہ اُسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا نیزہ کو الگ پھینکدیا اور کہا کہ اسی پر
بل کرتا تھا دیکھا تو نے کہ ہمنے تیرے حربہ کو کیر نکر رد کیا اُسکے ہاتھ سے نیزہ جو چھوٹا اُسکو بہت غصہ
آیا اور نہایت شرمندہ ہوا گرز فولادی کو اٹھا لیا اور خبردار خبردار کہکر وار کیا شاہزادہ نے گرز کو
گرز پر روکا جیسے گرز قریب سر آیا فوراً کلہ عمود پر ہاتھ ڈالدیا معاذ اللہ کلہ عمود پر ہاتھ ڈالنا اسی بہادر کا
کام تھا اور خوب مضبوط پکڑ کر اب جو زور کیا گرز کو بھی اُسکے ہاتھ سے چھینکر پھینکدیا اور فرمایا کہ اسی زور
وطاقت پر فولاد نام رکھا ہی دیکھ کیسا ہمنے تجکو زیر کیا ہی کہ ہمارے روبرو مثل موم خام کے ہو گیا وہ اور
شرمندہ ہوا اُسکے ہمراہی یہ واقعہ دیکھکر باہم کہنے لگے کہ یہ جوان فولاد کا بنا ہوا ہی اُن قزاقون کو ہمارا بدن
حربہ کے ہمارے آقا و افسر کے بھی حربون کو بدون حربہ پر روکے ہوے چھین لیا خداوند تعالے خیر کرے
ہمکو کچھ دگرگون طور معلوم ہوتا ہے آجتک بڑے بڑے بہادر لشکر لیکر آئے ہمیشہ ہمارے آقا کی فتح
ہوئی لاکھونکا لشکر لوٹ لیا ہزارون قافلہ غارت کیے مگر کبھی ایسا واقعہ پیش نہین آیا یہ لوگ تو یہ تقریر
کر رہے ہین اُدھر ہمراہیان خواجہ نسیم نے جو یہ رنگ دیکھا ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم نے دیکھا
جوان نے فولاد کے ہاتھ سے نیزہ بھی چھین لیا اور گرز بھی واقعی جیسا وہ کہتا تھا ویسا ہی نکلا اب تو

ہمکو یقین ہوتا ہی کہ یہ غالب آئیگا ادھر یہ کلام کر رہے ہین خواجہ نسیم یہ حالت دیکھکر دل مین بہت خوش ہوتا ہی اور کہتا ہی لہ خداوند کریم اس جوان کو ہر آفت سے بچائے بڑا بہادر ہی اُدھر فولاد نے جب دیکھا کہ میرے ہاتھ سے گرز بھی چھین لیا بہت غضب ناک ہوکر تلوار میان سے لی یہ معلوم ہوا کہ غار سے اژدر خونخوار نکل آیا دہان نیام پر اژدر کا گمان ہونے لگا خردار کہکر وار کیا شاہزادہ کی آنکھ دھار تلوار سے لڑی ہوئی تھی جیسے تلوار قریب سر پہونچی دستانہ مارا کہ تلوار پٹ پڑی تلوار کا پٹ پڑنا تھا کہ کلائی پکڑ کر ہاتھ قبضہ پر ڈالدیا اور قبضہ پر اپنا قبضہ کیا جیسے ہی قبضہ پر ہاتھ پڑا چالاکی کو کام فرمایا دوسرا ہاتھ کمر زنجیر مین ڈالا اور خوب مستحکم پکڑ کر زنجیر کو زور کیا وہ تو تلوار کے چھڑانے مین مصروف تھا انھون نے زور کرکے اُسکو صدر زین سے اٹھا لیا اُدھر تلوار بھی اُسکے ہاتھ سے چھوٹ گئی بس مرکب پر سے اٹھا کر سر سے بلند کر لیا اور گرد چرخ دیا کہ ساری فولادخواری فراموش ہوگئی نشیب و فراز عالم نظر آنے لگا ظالم نے سرکشی و فراقی کی خوب سزا پائی شاہزادہ نے گرد سر چرخ دیکر قصد کیا کہ زمین پر مارون کہ اسکے استخوان ریزہ ریزہ ہوجائین اُدھر اسکے ہمراہی کے فراقون نے جو یہ واقعہ دیکھا سبکے سب تلوارین لیکر چلے شاہزادہ نے اُنکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھکر فرمایا کہ اگر تمنے ادھر قدم بڑھایا مین فولاد کو اس طور سے زمین پر مارا کہ پھر یہ سانس بھی نہ لیگا فوراً ہلاک ہوجائیگا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمھارا آقا ہلاک ہو اور زندہ نہ بچے تو شوق سے میری طرف آؤ مین تم سے بھی لڑنے کو موجود ہون یہ سننا تھا کہ وہ تمام کے تمام اس خیال سے کہ باعث ہلاکت اپنے آقا کے ہم ہونگے اُدھر ہمراہیون خواجہ نسیم نے جو یہ واقعہ دور سے دیکھا سبکے سب خوش ہوگئے اور تعریف کرتے ہوتے دوڑے خواجہ نسیم نے اُسی مقام پر سجدۂ شکر ادا کیا فولاد نے جو دیکھا کہ یہ جوان اب مجکو زمین پر مارنگا برا دم نکل جائیگا سوائے موت کے اُسکو دوسری شی نظر نہ آئی نہ کوئی صورت مفر دکھائی دی اسنے اسی حالت مین خیال کیا کہ ایسے بہادر کی اطاعت کرنا باعث نام آوری ہی واقعی یہ جوان بڑا بہادر ہی یہ دل مین خیال کرکے فولاد نے کہا کہ اے جوان امان دے مین نے تیری اطاعت کی جسکو بہادر سر سے بلند کرتے ہین تیر اُسکو خاک مذلت پر نہین پھینکتے ہین عزت دیکر ذلت نہین دیتے ہین شاہزادہ نے فرمایا کہ امان دو شرطون سے ملیگی اول تو باطل پرستی ترک کر خداوند کریم کو پہچان تیرا پیدا کرنے والا لقا کیا گبری تھا جو دیوتا بن بیٹھا تھا وہ بھی مہادیو تھا اپنے کو خدا کہلوایا اور شیطان کے بہکانے سے مرتد ہوگیا خدائی کا دعوی کیا مشرک اختیار کیا دوسری شرط یہ ہی خواجہ نسیم کا کل مال و اسباب جو کہ لوٹ لیا ہی دیدے اور فراقی سے توبہ کر تو مین امان دیتا ہون ورنہ امان پانا تمحال ہی بیکار اس امر مین قیل و قال کر رہے فولاد نے عرض کیا کہ مین نے آپکا فرمانا قبول کیا جیسے جوانمرد اور بہادر کی مجکو تلاش تھی مین نے ویسا ہی آپکو پایا میری خواہش دلی پوری ہوئی مین نے لقا پرستی ترک کی دین اسلام قبول کیا خواجہ کا کل مال و اسباب بھی دونگا فراقی سے توبہ کی شاہزادہ نے سماعت فرماکر فولاد کو آہستہ زمین پر رکھدیا وہ اُٹھکر اور دوڑکر قدمون پر گرا رکاب کو بوسہ دیا شاہزادہ نے اُسکو کلمہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر مسلمان بصدق دل ہوا اُسکے بعد اُسنے اپنے ہمراہیون کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ مین نے اس جوان کی اطاعت اختیار کی دین اسلام قبول کیا لقا پرستی ترک کی اپنے دل مین عہد کیا تھا کہ جو مجکو زیر کریگا مین اُسکی اطاعت کرونگا تمبھی عہد کے موافق ہوا لہذا تم بھی دین اسلام قبول کرو اور اس جوان کی اطاعت کرو اگر اسکے خلاف ہو تو یہانسے چلے جاؤ میرے پاس تمھارا کچھ کام نہین ہی مین نے فراقی سے توبہ کی یہ جو فولاد نے کہا سب سے پکار کے کہ ہمنے اس جوان کی اطاعت اختیار کی دین اسلام قبول کیا فراقی سے توبہ کی ہم آپکا ساتھ نہین

سکتے ہین شاہزادہ نے اُن سبکو بھی کلمہ پڑھایا وہ بھی از صدق مسلمان ہوئے خواجہ نسیم دوڑکر
قدمونپر گرا شاہزادے نے گلے سے لگایا اُسنے بہت تعریف کی لاکھون دعائین دین سب ہمراہیان خواجہ
نسیم بھی حاضر ہوکے عذر کرنے لگے شاہزادے نے اُنپر بھی مہربانی فرمائی فولاد شاہزادہ و خواجہ
نسیم و اُسکے ہمراہیون کو لیکر مع اپنے ہمراہیون کے بالاے کوہ آیا شاہزادہ کو مقام صدر بٹھایا
نام و نشان دریافت کیا شاہزادے نے سب واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ مین شکار کو نکلا تھا ایک
ہرن کے تعاقب مین ادھر آنکلا چونکہ تم لوگون کے مقدر مین خدا پرست ہونا تھا مین کیونکر نہ آتا شکر ہے اُسکا
کہ تم لوگ دائرۂ اسلام مین آگئے اب خواجہ نسیم کا مال و اسباب دو اور اُسکو رخصت کرو تاکہ
وہ اپنی راہ لے اور مین اپنے لشکر کو جاؤن فولاد نے عرض کیا کہ اب مین آپ کے قدم مبارک کو
ترک نکرونگا آج آپکی اور خواجہ کی دعوت کرونگا تو کل خواجہ کو رخصت کرونگا اور مین آپکی رکاب سعادت
انتساب کے ہمراہ مع اپنے ہمراہیون کے آپ کے لشکر فیروزی اثر مین چلونگا اور ہمیشہ آپکی خدمت
مین مثل ادنیٰ خادمون کے اپنی بسر کرونگا ایسا آقا و سرپرست کہان ملیگا شاہزادے نے بہت
انکار کیا فولاد نے اصرار کیا آخر فولاد نے عرض کیا کہ آپ کے مذہب مین رد دعوت نہین کرتے
ہین پھر آپ کیون انکار فرماتے ہین یہ سنکے شاہزادہ ناچار ہوگیا فولاد نے دعوت کا سامان کیا بڑے
تکلف سے شاہزادہ کی مع خواجہ نسیم و اُسکے ہمراہیون کے دعوت کی اسبحر جلسہ رقص و سرود کا آراستہ رہا
رہا دوسرے دن فولاد نے خواجہ نسیم کا کل مال و اسباب جو کہ لوٹا تھا بلکہ اُسمین کچھ اپنی طرف
سے اضافہ کردیا اور خواجہ سے کہا کہ اب تو آپ خوش ہوئے آپنے بڑا کام کیا آپ میرے محسن ہین میرے
اوپر آپ نے احسان کیا کہ مجکو عذاب آخرت سے نجات دلائی راہ ہدایت پر مین آپکی بدولت
آیا نہ آپ آقا کو ادھر حمایتی بنا کر لاتے نہ مجکو یہ دولت کو مین حاصل ہوتی اسی طور سے مبتلاے ضلالت
رہتا مرجاتا مقام میرا جہنم ہوتا مین آپکی اِس مہربانی و عنایت کا شکریہ ادا نہین کرسکتا ہون خواجہ نسیم نے
جواب دیا کہ یہ میرا کام نہین ہے بلکہ تمھارے مقدر مین دائرۂ اسلام مین آنا تھا وہ ظہور مین آیا اور مین تم سے
بہت خوش ہون یہ کہکر شاہزادے سے رخصت ہوکر مع اپنے کل مال و اسباب کے ہمراہیون کے
شاہزادے کو دعائین دیتا ہوا طرف اپنی منزل مقصود کے روانہ ہوا بعد جانے خواجہ نسیم کے شاہزادے
نے فولاد سے فرمایا کہ اے فولاد اب تم بھی سامان چلنے کا کرو کیونکہ وہان میرے لشکر مین میرے عزیز اور
رفقا میرے لیے پریشان ہونگے اُسنے دست بستہ عرض کیا کہ حضور آج اور توقف فرمائیے کل یہ
غلام ضرور آپ کے ہمراہ چلیگا شاہزادے نے فرمایا کہ اچھا اُسدن بھی فولاد نے دعوت کی اور
اپنے ہمراہیون کو سامان سفر درست کرنے کا حکم دیا وہ لوگ سامان سفر درست کرنے لگے وہ دن اور
رات تمام ہوئی صبح کو شاہزادے نے فولاد سے فرمایا کہ آج ضرور چلنا اُسنے عرض کیا کہ یہ غلام آج سہ پہر کو
ہمراہ رکاب ضرور چلیگا حضور اطمینان رکھین یہ عرض کرکے سامان سفر کرنے لگا شاہزادہ بالاے قلعہ
آکر بیٹھا فولاد بھی موجود ہے ملازم سامان سفر کر رہے ہین فولاد کے ہرکارے بہت سے ادھر اُدھر چلے
رہتے ہین جدھر جدھر سے لشکر وغیرہ و قافلے آتے ہین وہ آکر خبر دیتے ہین یہ جاکر لوٹ لاتا ہے یہ بیٹھا
ہوا شاہزادے سے کلام کر رہا تھا کہ چند ہرکارے حاضر ہوئے اُنھون نے آکر خبر دی کہ ایک لشکر خدا جانے کا
بہت بڑا قریب نو لاکھ کے مشرق کی طرف سے آتا ہے بادشاہ اُس لشکر کے ہمراہ ہین بڑا مال و اسباب
ہے چلیے اُس لشکر کو لوٹیے بہت کچھ ہاتھ آئیگا فولاد نے یہ سنکر شاہزادے کی طرف دیکھا اور اُسنے کہا

کہ ہمنے اس فعل کو ترک کیا اور توبہ کی مردم آزاری سے اور آپکی قدمون کی برکت سے ہاتھ اُٹھایا آپ نے
اگر ہمکو مسلمان فرمایا اب ہمکو کیا لشکر آتا ہی تو آنے دو وہ ہرکارے یہ سنکے چلے گئے فولاد نے شاہزادے
سے عرض کیا کہ اگر حضور نہ توبہ کرا لیتے تو مین ضرور جاکر اس لشکر کو تباہ کرتا ہرکارے بیان کرتے تھے کہ بڑا
مال و اسباب ہی کئی خزانے بھی ہمراہ ہین غلہ بھی ہی مگر مجبور ہون یہ سنکے شادے نے فرمایا کہ اے فولاد
جس طور سے تم لوٹتے تھے اور قزاقی کرتے تھے یہ طریقہ بالکل نامردی اور بودے پنے کا تھا
اگر تم کہو تو تمکو تماشا لشکر کے لوٹنے کا دکھادین مگر سنا ہی کہ جو لشکر آتا ہی خدا پرستونکا ہی نہ معلوم کدھر جاتا
ہی اور کدھر سے آتا ہی میرا جی چاہتا ہی کہ ان لوگون کو اپنا مطیع کرون بس تم اپنے ہمراہیون کو حکم دو
کہ وہ آراستہ ہون اور ایک نقاب مجکو لا دو کہ مین مونہہ پر ڈال کر لشکر پر گرون مگر اس امر کا خیال
رہے کہ نہ تو کوئی اہل لشکر سے قتل ہو نہ اُنکا مال ضائع ہو صرف اُنکو سر جنگ دیکر اپنا مطیع کرنا ہی بلکہ تم مین سے
کوئی مقابلہ کو نہ نکلے مین خود میدان مین جاکر جو افسر و سردار ہونگے اُنکو زیر کرونگا تمھاری ضرورت بھی نہوگی یہ
بھی تم اپنے ہمراہیون سے کہدو فولاد نے اُسیوقت سبکو طلب کیا اور حکم سے شاہزادے کے آگاہ کیا اور کہا
کہ سب مسلح و مکمل ہوا دھر فولاد نے ایک نقاب سبز لاکر حاضر کی شاہزادے نے وہ نقاب مونہہ پر ڈالی
اس خیال سے کہ وہ بھی مسلمان ہین اور مین بھی مسلمان ہون ایسا نہو کہ وہ مجکو مسلمان دیکھکر مقابلہ کرین
تو پھر کچھ نہوگا یہ بھی شاہزادے نے دل مین خیال کیا تھا کہ یہ لشکر خدا پرستونکا ہی ضرور کمک بدیع الملک کو
جاتا ہی اُنکو راہ مین روک کر اپنا مطیع کرو کیونکہ تمھارے پاس اور سب تو سامان صاحبقرانی ہی لشکر نہین
ہی لشکر جمع ہو جائے تو پھر بر سر بدیع الملک چلو اور بدیع الملک سے مقابلہ کرو تاکہ کچھ تو لطف بہادری کا
اُٹھے اور بدیع الملک کو معلوم ہو کہ دست چپ والون نے یہ شوکت ہم کی جو کہ میرے پاس نہین ہی اور
دست چپی بہادر ہین اور لاکھ صاحبقرانی ہین جامہ صاحبقرانی انھین پر زیبا ہی ایسے ایسے خیال کرکے یہ قصد کیا بس
نقاب ڈالکر اور مسلح اور مکمل ہوکر مرکب پر سوار ہوئے اُدھر فولاد بھی اور اُسکے ہمراہی بھی سب تیار ہوکر
شاہزادے نے اُن ہرکارون کو طلب کیا اور فرمایا کہ چلو ہمکو بتا دو کہ وہ لشکر کدھر سے آتا ہی وہ سنکے آگے ہوئے
شاہزادے بودا باک کالیار روانہ ہوئے جدھر سے لشکر آتا تھا ناظرین آگاہ ہون کہ وہ تینون لشکر ہین کہ جنکے
بادشاہ زردمان تاجدار و زرنگار شاہ و خورشید ملک گر ہین جنکو سیارہ ثانی لیکر طرف بیشہ
مصروفیہ کے جاتا تھا مین عرض کر چکا ہون کہ یہ تینون بادشاہ بہم ہوکر حسب الطلب رستم ثانی وغیرہ کے
چلے ہین چونکہ راستہ دشت مصروفیہ کا ادھر ہی سے ہی اُسی طرف جاتے تھے کہ ہرکارون نے دیکھا
فولاد کو خبر کی فولاد مسلمان ہو چکا تھا تو یہ کر چکا تھا خاموش ہو رہا تھا مگر شاہزادے نے وہ خیال
کرکے اور فولاد سے یہ کہکر کہ چلو تمکو لوٹنے کا تماشا دکھادین اُسکو ہمراہ لیکر اُس لشکر کی طرف چلا وہ
لشکر بلا خوف و خطر قطع منازل و طی مراحل کرتا ہوا چلا آتا ہی جہان پر منزل کرنے کا موقع ہوا منزل کی ورنہ
منزل نہ کی تعجیل اسقدر ہی کہ دو منزلہ و سہ منزلہ کرتا ہوا آتا ہی اُدھر سے یہ لشکر چلا آتا ہی ادھر سے شاہزادہ
بارہ ہزار قزاقون کو لئے ہوئے اُس لشکر کی طرف جاتا ہی تھوڑی گھاٹی کی تھی کہ ایک میدان وسیع مین پہونچے
کہ گرد عظیم بلند ہوئی شاہزادے نے اُس گرد کو دیکھکر فولاد سے فرمایا کہ اسی مقام پر صف بندی کرو
دیکھو وہ لشکر آتا ہی یہ گرد اُسی لشکر کی ہی فولاد نے اُس طور سے اپنے قزاقون کو کھڑا کیا کہ جو راستہ لشکر
کے جانے کا تھا وہ روک لیا سب نے تلوارین برہنہ کرلین اُسی طور سے کھڑے ہوئے کہ جیسے لوٹنے کا
طریقہ ہوتا ہی فولاد لشکر کو آراستہ کرکے پاس شاہزادے کے آکر کھڑا ہوا حبب دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا

اُس سے نشان لشکر پیدا ہوئے کہ چنبر تعریف خداوند کریم مرقوم تھی وہ نشان لشکر فیلان مست تھے
اُنکے عقب مین جلوس سواری تھا پیش روان لشکر نے دیکھا کہ جدھر ہم جاتے ہین جو ہماری راہ ہی
اُسیطرف فراق راہ روکے کھڑے ہین برہنہ تلوارین لیے ہوئے ایک نقابدار اُن قزاقون مین ہی کہ وہ
سبکے آگے مرکب پر سوار کھڑا ہی اور ایک پہلوان قوی ہیکل اُسکے پہلو مین ہی یہ واقعہ دیکھکر پیش روان
لشکر اُسی مقام پر تھم گئے اِس خیال سے کہ اگر ہم آگے جائینگے تو مقابلہ ہوگا کشت وخون کی نوبت آئیگی
اپنے بادشاہون کو اِس حال سے آگاہ کرین اگر وہ حکم آگے بڑھنے کا دین تو بڑھین ورنہ جیسا وہ حکم فرماوین
اُسپر عمل کرین مگر یہ لوگ طریقہ سے کھڑے ہوئے تھے کہ میدان جنگ کا فاصلہ درمیان چھوڑکر جو کہ پیش روان
لشکر تھا اور سبکا افسر تھا اُسنے ہرکارون کو طلب کیا اور کہا کہ خبر لاؤ اِن لوگون نے کیون ہماری راہ
روکی ہی اور یہ لوگ کون ہین اُنکا نشا کیا ہی وہ ہرکارے اس لشکر مین آئے اور قریب لشکر پہونچکر دریافت
کیا کہ تم سبکا افسر کون ہی اہل لشکر فولاد نے کہا کہ ہمارا افسر وآقا جو کہ نقابدار مونہہ پر نقاب ڈالے
ہی وہ ہی اور ہم سب سے آگے کھڑا ہی وہ ہرکارے شاہزادے کے قریب آئے اور کہا کہ ہمارے افسر نے دریافت
کیا ہی کہ آپ کون لوگ ہین اور آپ نے جو ہماری راہ روکی ہی اس سے کیا منشا ہی شاہزادے نے فرمایا
کہ ہملوگ قزاق ہین اور ہمنے راہ اس منشا سے روکی ہی کہ ہمکو ہمارے مخبرون نے خبر دی ہی ایک
لشکر کثیر آتا ہی اہل اسلام کا قریب نولاکھ کے ہی مال واسباب وغلہ وخزانہ بھی بہت ہمراہ ہی ہم سبکے
لوٹنے کو آئے ہین اس سبب سے راہ روکی ہی کہ ہم لوٹینگے جاکر اپنے افسر سے کہدو کہ خیریت اِسی مین
ہی کہ سب مال واسباب ہمارے حوالے کرے اور خود جدھر جی چاہے چلا جاے ورنہ ہم ضرور لشکر کو لوٹ
لینگے وہ ہرکارے یہ سنکے اپنے افسر کے پاس آئے اور سب حال بیان کیا اسنے کہا کہ جاکر کہدو کہ ہم
مالک لشکر نہین ہین بلکہ ہراول لشکر ہین جو کہ مالک لشکر ہین وہ عقب مین آتے ہین اسقدر تامل کرو کہ
وہ آجائین جاہے وہ مال واسباب ہمکو بخوشی دیدین چاہے وہ مقابلہ کرین اور تم لوگ لوٹ لو ہرکارون نے
یہ آکر کہا شاہزادے نے جواب دیا کہ اچھا مگر یہ بھی اُنسے کہلا بھیجا تھا کہ ہمکو راہ دیدو تاکہ ہم نکلجائین
اِسکا یہ جواب دیا کہ یہ ممکن نہین ہی کہ ہم تمکو جانے دین ہرکارون نے جاکر کہا اُسنے کیا تدبیر کی کہ ایک مقام
معقول دیکھکر ہی مراتب وغیرہ اور فیلان نشان کو قرینہ سے قائم کیا اور خود جلوس سواری آگیا اُسطرف
وہ قرینے سے قائم کرتا گیا یہان تک کہ آمد لشکر کی شروع ہوئی شاہزادے نے ملاحظہ فرمایا کہ ہزارہا
سوار وپیادے زرد وزی وردیان پہنے ہوئے چلے آتے ہین اُنھون نے یہ جو دیکھا کہ ہمارے
پیش روان لشکر ایک طرف صف بستہ کھڑے ہین اور جدھر کو جانے والے ہین اُدھر قزاق راہ روکے
کھڑے ہین اُن سوارون اور پیادون نے جو افسر پیش روان لشکر سے دریافت کیا تو اُسنے سب حال بیان
کیا وہ سوار وپیادے اُسی میدان مین طریقہ سے صف بستہ ہوگئے اب لشکر آنے لگا یہان تک کہ
شاہزادے نے دیکھا کہ ایک تخت پر تین بادشاہ سوار ہین وہ تخت قلب لشکر مین ہی گرد وپیش اُس تخت
تخت کے سرداران نامی مرکبون پر سوار اسلحہ مین از سرتا پا غرق عقب ہین لشکر بیشمار چلا آتا ہی عقب
لشکر اور سب سامان توپخانہ باربرداری بازارین وخزانہ بھی وسط لشکر مین ہی شاہزادہ دیکھ رہا ہی اُدھر جب اُن
بادشاہون نے دیکھا ایک طرف تمام جلوس سواری کھڑا ہی اور ہمارے لشکر کے سوار وپیادے
صف بستہ کھڑے ہین حکم دیا کہ تخت روک لیا جاے اب جو نگاہ دوڑاکر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ہمارے
لشکر کے مقابلہ مین ایک مختصر لشکر قزاقون کا تلوارین علم کیے ہوئے کھڑا ہی اور ایک جوان نقاب پوش

اور ایک پہلوان قوی تن اُسکے برابر اور اُن سبکے آگے مسلح و مکمل کھڑا ہی مرکب پر سوار جب سواری
قریب پہونچی تو ایک بادشاہ نے دوسرے بادشاہ سے کہا کہ قرینہ سے معلوم ہوتا ہی کہ ہمارے لشکر
کی راہ قزاقون نے روکی ہی اس غرض سے کہ خزانہ وغیرہ لوٹ لین خیر یہ جانے کہان ہین انکو اس راہ
کے روکنے کا حال معلوم ہو جائیگا یہ کہکر حکم دیا کہ افسر پیش روان لشکر کو حاضر کرو اور کل لشکر کو اس مقام پر
صف بندی کا حکم فرمایا وہ تمام لشکر اُسی میدان مین صف بستہ ہو گیا لشکر تھا کہ سمندر امنڈ آیا تھا صفون پر لشکر
کی موجہاے دریا کا گمان ہوتا تھا کوسون تک وہ لشکر صف بستہ ہوا تھا جب صف بندی ہو چکی
چوبدارون نے بڑھکر افسر پیش روان لشکر سے کہا کہ تمکو بادشاہ طلب فرماتے ہین وہ خود حاضر
ہونے کا قصد کر چکا تھا یہ حکم سنتے ہی خدمت بادشاہون مین حاضر ہوا اُدھر شاہزادے نے لشکر کو جو دیکھا
تو مثل مور و ملخ کے پایا مگر کچھ بھی ہراس نہ کیا دو سبب تھے ایک تو یہ تھا کہ یہ شاہزادہ کو معلوم ہو چکا
تھا کہ یہ لوگ مسلمان ہین انکا قتل خود شاہزادے کو منظور نہ تھا جو کثرت کا خیال ہوتا صرف جنگ سے نظر تھی
دوسرے دیوان قاف کے لشکرون سے مقابلہ یکہ و تنہا کر چکا تھا کیا خوف ہوتا شاہزادے نے جو آنکھ
اٹھاکر دیکھا تو لشکر مین ہر جوان کو بہادر اور منچلا دیکھا کہ جو ہی وہ بہادر معلوم ہوتا ہی اور بادشاہونکو
بھی بہادر و جری پایا آثار شجاعت اُنکے رخ پر تھا اور دیکھا کہ جو سردار اور افسر گرد و پیش تخت ہین وہ سب
جری و بہادر معلوم ہوتے ہین چہرون سے اُنکے شجاعت آشکار ہی خصوصاً ایک جوان کم سن خود پہنے ہوے
طرف تخت شاہی کے ہی تاج سر پر رکھے ہوئے تمام آلات حرب و ضرب سے آراستہ وہ بہت منچلا معلوم
ہوا ہر مرتبہ شاہزادے کی نگاہ اُسپر پڑتی تھی یہ دیکھکر شاہزادے نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر یہ لوگ
میرے مطیع ہون تو کیا معقول لشکر ہی اور کیا جوان ہین انھین بادشاہون مین سے کسی کو اپنے لشکر کا بادشاہ
کرونگا شاہزادہ تو یہ خیال فرما رہا ہی اُدھر اُن بادشاہون نے جب وہ افسر حاضر ہوا اُس سے دریافت
کیا کہ یہ کون لوگ ہین کہ جو راہ روکے کھڑے ہوئے ہین اُسنے عرض کیا کہ مین نے جو دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ یہ قزاق ہین اور انھون نے اس قصد سے راہ روکی ہی کہ ہم خزانہ وغیرہ سرکاری لوٹ لین مین نے
پیام بھیجا تھا کہ ہمکو جانے دو راہ نہ روکو تو جواب دیا کہ سب خزانہ و غلہ و مال و اسباب ہمکو دیدو اور تم چلے جاؤ
اگر نہ دوگے تو ہم زبردستی تم سبکو قتل کرکے لوٹ لینگے جب مین نے یہ سنا تو کہلا بھیجا کہ اسقدر ٹھہر جاؤ
کہ ہمارے بادشاہ ابھی تشریف نہین لائے جسوقت وہ آجائین تمکو اختیار ہی یہ سننا تھا کہ اُن بادشاہون
کو بہت غصہ آیا اور برہم ہو کر کہا کہ ان قزاقون کی یہ جرأت و لیاقت و حقیقت ہی کہ ہمسے خزانہ طلب کرتے
ہین اور لشکر کے غارت کرنے کا قصد رکھتے ہین خیر دیکھا جائیگا یہ کہکر اُسکو رخصت کیا اور زرمان تاجدار
نے تومان تاجدار سے کہا کہ ای فرزند تم ان قزاقون کے افسر کے پاس جاؤ اور انکو ہمارے
حال سے آگاہ کرو اگر مان جائین تو خیر ورنہ انکو اس حرکت کی سزا دیجائے یہ سنکے تومان تاجدار نے
اپنے پری پیکر کو مہمیز کرکے صف سے نکلا اور اپنے لشکر کو طے کرکے طرف لشکر شاہزادے کے چلا
شاہزادے نے دیکھا کہ وہی جوان جو دہنی طرف تخت کے مرکب پری پیکر پر سوار کھڑا تھا اپنے لشکر
سے نکل کر میری طرف آتا ہی جوان دھندار معلوم ہوتا ہی یہ فولاد سے فرمایا فولاد نے عرض کیا کہ
مین خیال کرتا ہون کہ کچھ پیام لاتا ہی شاہزادے اور فولاد مین یہ باتین ہو رہی تھین کہ تومان آکر
پہونچا تومان نے جو نقابدار سبز پوش کی طرف نگاہ کی باوجودیکہ نقاب رخ انور پر پڑی ہوئی تھی
مگر انوار عجب و داب ساطع و لامع تھا اور وہ دبدبہ تھا کہ بیساختہ تومان کا ہاتھ سلام کو اٹھ گیا

نقابدار

نقابدار نے بھی جواب سلام دیا تو مان مقابلہ مین نقابدار کے مرکب روک کر کھڑا ہو گیا اور بڑے
عرصہ تک دیکھا کیا بعد اسکے کہا کہ ای نقابدار مین آپکے پاس اس غرض سے بھیجا ہوا بادشاہان لشکر کا آیا ہون
اُنھون نے دریافت کیا ہے کہ آپ نے ہمارے لشکر کی راہ کیون روکی ہی کیا سبب ہی بیکار
آپ ہمکو پریشان کرتے ہین ہمکو راہ دیجیے کہ ہم چلے جائین ایک ضرورت سے جاتے ہین ہمکو
اس روکنے کا انجام خراب معلوم ہوتا ہی نقابدار نے جواب دیا کہ پہلے تم بتاؤ کہ کہان جاتے ہو اور یہ لشکر
کدھر سے آتا ہی اور تمھارا کیا نام ہی اور ان بادشاہون کا کیا نام ہی تو مان نے جواب دیا کہ مین نے
سوال کچھ کیا آپ نے جواب کچھ دیا نقابدار نے جواب دیا کہ جب تک تم یہ نہ بتاؤ گے اُسوقت تک
ہم اپنا نشانہ ظاہر کرینگے تو مان مجبور ہوا اُسنے کہا کہ ہملوگ شہر زرین حصار و زرنگار و منوچہر یہ سے
آتے ہین انمین ایک بادشاہ زرین حصار کا ہی اُسکا نام زردمان تاجدار ہی اور ایک بادشاہ زرنگار یہ
کا ہی اُسکا نام زرنگار شاہ ہی اور ایک بادشاہ کا نام خورشید ملک گیر ہی وہ ہی فرزند منوچہر شاہ کا
بادشاہ منوچہر یہ کا اور میرا نام تو مان تاجدار ہی زردمان تاجدار ہی ہم سب طرف دشت مضر و بیہ
کے جاتے ہین اب آپ اپنا نشانہ ظاہر فرمائیے کہ آپ نے کیون راہ روکی ہی شاہزادے نے یہ جو
سُنا اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ تو وہ لشکر ہی اور وہ بادشاہ ہین کہ جنکو عمو جان و والد بزرگوار نے
بذریعہ سیارہ ثانی کے طلب کیا تھا بڑی خرابی ہوئی ہی کہ یہ لشکر تو ہمارے ہی پاس جاتا ہی
اور ہم اس لشکر سے مقابلہ کو آمادہ ہوئے ہین خیر اب تو جو کچھ ہوا وہ ہوا اچھا ہی کہ ان لوگون پر بھی اپنی
شوکت و قوت ظاہر ہو جائیگی یہ دل مین سوچکر کہا کہ ای جوانان ہملوگ قزاق پیشہ ہین ہمارا یہ طریقہ ہی
جو قافلہ یا لشکر ادھر سے جاتا ہی اُسپر آکر گرتے ہین اور راہ روکتے ہین اگر اُسنے ہمارے کہنے سے اپنا
مال و اسباب ہمکو دیدیا تو خیر ورنہ ہم اُسکو قتل کر کے سب مال و اسباب لوٹ لیتے ہین چنانچہ ہمنے
اس لشکر کی آمد سُنی اور یہ سُنا کہ خزانہ وغیرہ بہت ہی بس ہمنے آکر راہ روکی خیریت اسی مین ہی کہ سب
مال و خزانہ و غلہ ہمکو دیدو اور تم مع لشکر جدھر جاتے ہو چلے جاؤ ہم کچھ تعرض نہ کرینگے اگر یون نہ دوگے
تو ہم زبردستی چھین لینگے بیکار اہل لشکر کا خون تم سب کے سر پر ہوگا آیندہ تمکو اختیار ہی یہ جو نقابدار
نے کہا تو مان نے سُنا بہت ناگوار ہوا اور برہم ہو کر کہا کہ ای نقابدار یہ تمھارا خیال خام اور تصور ناتمام
ہی اس لشکر کی طرف کوئی کج نگاہ سے نہین دیکھ سکتا ہی اگر رستم و اسفندیار بھی قبر سے اُٹھکر آئین
اور وہ قصد کرین تو وہ بھی غارت ہو جائین تم قزاقون و مکارون کی کیا مجال اور کیا لیاقت ہی کہ
تم اس لشکر کو لوٹ سکو یا اس لشکر کے مال و خزانہ کو ہاتھ لگا سکو یہ لشکر اُن شیران دشت وغا
و نہر بران میدان ہیجا کا ہی کہ جو گل گلشن صاحبقرانی اور ثمر شجر صاحبقرانی رونق لشکر مسلمانان زینت لشکر
خداپرستان روح و جان صاحبقران زینت مسند شہریاری فروغ لشکر صاحبقرانی زینتبار گاہ
سلیمانی ہین جن لوگون کی ذات نیک صفات سے دین اسلام کو ترقی ہوئی ہی جن شیران دشت وغا
کے زور و طاقت کی سکے بردہ دنیا سے لیکر بردہ قاف تک دلیر بہادرون کے پڑے ہوئے ہین جنکے نام
سے شیران دشت وغا کو تپ و لرزہ چڑھتا ہی جنکے نام سنکے بہادرون کے ہاتھ سے تلوارون کے قبضہ
چھوٹ جاتے ہین شیرون کے جگر نعرون کی صدا سے شق ہو جاتے ہین جن بہادرون کے زور و طاقت
کی جھنڈے از بردہ دنیا تا بردہ قاف گڑے ہوئے ہین جن شجاعون کی نہیب شمشیر سے آئینہ اسلام کو
جلا ہوئی جن بہادرون کے آئینہ تلوار مین ہمیشہ فتح و ظفر کی صورت دکھائی دیتی تھی جنکی ظفر ایک ادنی

کنیز و نصرت ایک خادمہ دشجاعت خانہ زاد لونڈی ہی جنکی رکاب سعادت انتساب کو اقبال و جلال ہاتھون سے تھامے ہوئے مثل ادنی غلامون کے دوڑتا ہی جو کہ سرتاج شجاعان جہان ہین جو کہ شیران دشت شجاعت ونہنگان دریاے سطوت وصولت ہین ای قزاق آگاہ ہو کہ یہ لشکر صاحبقران ثانی و نقابداران قاف کا ہی اور انکی خدمت مین جاتا ہی کیون اپنی قضا بلاتے ہو کیون شامت آئی ہی جو اس لشکر کے روکنے اور لوٹ لینے کا ارادہ رکھتے ہو اگر اُن شیران وغا کو خبر ہو جائیگی تو وہ آکر تمھاری قوم تک کو قتل کر ڈالینگے ایک کو زندہ نچھوڑینگے تمھارے قلعہ نمک کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر خاک سیاہ کر دینگے سم باد بایان سے تمھارے قلعہ کی خاک تک اُڑا دینگے اور قلعہ کو منہدم کرا کے اُس خرد نکا ہل چلوا دینگے تم اس لشکر سے مقابلہ کرنا اور اس لشکر کا لوٹنا اور روکنا آسان خیال کرتے ہو بہت مشکل ہی کیون اپنے کو ورطۂ ہلاکت مین ڈالتے ہو کیون اپنے کو دریاے مصیبت مین مبتلا کرتے ہو تمھاری کشتی حیات اس خشکی مین غرق ہو جائیگی کیا تمنے اس لشکر کو بھی اور کسی بادشاہ کا لشکر خیال کیا ہی یا کسی تاجر کا قافلہ تصور کیا ہی جو لوٹ لینے کا قصد کیا ہی اپنی اس حرکت سے باز آؤ پس اپنی راہ لو ورنہ یاد رکھو کہ سواے ندامت اور پچھتانے کے دوسری بات نہ ہوگی ورسواے کف افسوس ملنے کے دوسرا امر نہ ہوگا میرے کہنے پر عمل کرو اور راہ چھوڑ کر چلے جاؤ اپنی شامت نہ بلاؤ جب اسطور سے نوماں تاجدار نے کہا نقابدار نے جواب دیا کہ ای نوماں آگاہ ہو کہ جو کچھ ہو ہم کسی سے خوف نہین کرتے ہین اس لشکر کی کیا اصل ہی اگر دیو بھی آکے ادھر سے مال لیکر جانے کا قصد کرے تو ہم لوٹ لین یہ لشکر کیا ہی میرا نام نقابدار ہی اور یہ جو میرے برابر کھڑا ہی اسکا نام فولاد آہن خوار ہی اس صحرا مین شیران صحرائی کو آتے ہوئے تپ آتی ہی ہمارے خوف سے رستم و اسفندیار گوشہ قبر مین جا کر دامان کفن سے سونہ ڈھانپ کر نوشیدہ ہوئے ہین خیریت اسی مین ہی کہ خزانہ وغیرہ ہمارے حوالہ کرو اور تم اپنی راہ لو نوماں نے کہا کہ یہ تو غیر ممکن ہی نقابدار نے کہا کہ تمکو لشکر پر غرور ہی تمین اس لشکر کو مور و ملخ سے کم تصور کرتا ہون مگر صرف خیال اس امر کا ہی کہ بیکاران بے گناہونکا خون ناحق مال و اسباب پر تو مین قبضہ کرونگا نوماں نے جواب دیا کہ اب اسکا خیال نہ کرین یہ لوگ اسی لیے ہین شاہزادہ نے جواب دیا کہ اگر تم بھی اور تمھارے بادشاہ منظور کرین تو مین نے ایک تدبیر سوچی ہی وہ یہ ہی کہ مین اپنے لشکر سے نکلون اور تمھارے لشکر مین جسقدر پہلوان زبردست اور بہادر ہون اور جسقدر سردار جرری اور دلاور ہون مع بادشاہون کے مجھ سے مقابلہ کرین اگر انمین سے کوئی مجکو زیر کرے تو مین یہ پیشہ ترک کر کے اُسکی اطاعت کرون اور اگر مین اُنکو زیر کرون تو آپ سب مع کل لشکر کے میری اطاعت کرین اس امر سے یہ فائدہ ہوگا کہ دونون طرف کے اہل لشکر ہلاکت سے محفوظ رہینگے اور مطلب حاصل ہو جائیگا اگر مین غالب آیا تو آپ سب میرے مطیع ہون مال و اسباب پر میرا قبضہ ہوا گر مین زیر ہو گیا تو مین کل اپنے ہمراہیون کے مطیع ہو جاونگا یہ جو نقابدار نے کہا تو نوماں نے جواب دیا کہ ای نقابدار مین نے یہ تیرا کہنا بدل قبول کیا جو تمنے کہا وہ ہمکو منظور ہی کیونکہ تمنے یہ بات معقول کہی اب مین اپنے لشکر مین جاتا ہون اور کسی سردار کو روانہ کرتا ہون تم نکل کر مقابلہ کرنا نقابدار نے کہا کہ ضرور مگر تمنے یہان قبول کر لیا اگر تمھارے بادشاہ رضامند ہوئے تو کیا ہوگا نوماں نے جواب دیا کہ جو مین طے کر جاؤنگا وہ سب منظور کرینگے اسی سبب سے تو مجکو سب نے روانہ کیا ہی کوئی سبب تو ایسا ہی کہ مین نے بدون اُنسے دریافت کیے قبول کر لیا نقابدار نے کہا کہ پھر جا لے اور کسی پہلوان کو

برائے مقابلہ روانہ کیجیے یہ سنکے تومان وہان سے چلا اور اپنے لشکر مین آیا اور زردمان وغیرہ سے
سب تقریر بیان کی اور جو کچھ اقرار کر آیا تھا وہ بیان کیا اور کہا کہ اس سبب سے مین نے یہ اقرار کرلیا
ہی کہ کوئی نہ کوئی ضرور اس نقابدار کو زیر کریگا جب یہ زیر ہوجائیگا اور لشکر زیادہ ہوجائیگا زرنگار شاہ
وغیرہ نے جواب دیا کہ تمنے بڑی عقلمندی کی اور بڑی دانائی کی ایکسکو برائے مقابلہ روانہ کرو
تومان نے اسوقت ایک سردار کہ نہایت زبردست تھا اسکا نام شہرزاد تھا اسکو حکم دیا کہ اس
نقابدار قزاق کو گرفتار کرلاو زردمان تاجدار کے لشکر کا تنادیا شہرزاد یہ حکم پاکر مرکب کو اڑاکر میدان
مین آیا اور سر ہلا دکھاکر پکارا کہ او نقابدار میرے مقابلہ کو آ تاکہ مین تجکو باندھکر لیجاؤن یہ صدا سنکے
نقابدار نے بودھا مرکب کی باگ کا لیا اور قصد کیا کہ جاکر مقابلہ کرون فولاد نے عرض کیا کہ ہم غلام
کس لیے ہین ہمکو اجازت ملے کہ ہم جاکر مقابلہ کرین نقابدار نے فرمایا کہ مین اس سے اقرار کرچکا ہون
خلاف وعدہ نہ کرونگا مقابلہ کو مین خود جاؤنگا فولاد مجبور ہوگیا نقابدار مرکب کو مہمیز کرکے میدان مین آیا
ہم نگاور ہوا شہرزاد کا مرکب گرد برد ہوگیا مرکب نقابدار اسی مقام پر قائم رہا شہرزاد نے مرکب
سنبھال کر نیزہ مارا نقابدار نے نیزہ بلفنون سپہ گری رد کیا اسنے تلوار کا وار کیا نقابدار نے تلوار کو خالی
دیکر کمر زنجیرین ہاتھ ڈالکر شہرزاد کو صدر زین سے اٹھالیا اور فولاد کے حوالہ کیا کہ اسکو قید کرو پھر
طلب کیا شہرزاد کو اسیر کرکے گرگ زاد مقابلہ کو آیا اسکو بھی اسیر کرلیا تھوڑی دیر کے عرصہ مین
جسقدر پہلوان وسرداران نامی لشکر زرنگار شاہ وخورشید ملک گیر وزردمان تاجدار کے
تھے سب نقابدار نے زیر کرلیے اب سوائے سپہ سالار زردمان تقیل دیو پیرور وسپہ سالار
زرنگار شاہ حسام اژدرگیر وسپہ سالار خورشید ملک گیر بغیر تہمتن شیر سوار وتومان تاجدار
پسر زردمان تاجدار وزردمان تاجدار وزرنگار شاہ وخورشید کے اور اہل لشکر کے کوئی
باقی نہین رہا جب یہ واقعہ دیکھا سب نے کہ سب سردار نامی وگرامی نقابدار نے زیر کرلیے ہین اب
چند سردار اور بادشاہ باقی رہے ہین اور اسیر کرلیے ہین اسوقت تقیل دیو پیرور زردمان تاجدار
سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور کہا کہ او نقابدار قزاق تو فنون جنگ مین بہت مشاق ہی کہ تمام
سردارون کو زیر کرلیا اب میرے ہاتھ سے بچا دشوار ہی میرا نام تقیل دیو پیرور ہی نقابدار نے جواب
دیا کہ مین تجکو بھی مثل اُس حرف تقیل کے کہ جو اہل عرب گرا دیتے ہین اسیر کرلونگا یہ بھی تقابت
ظاہر ہی تقیل مرکب اودھا کر ہم تگاور ہوا ایکدم مرکب نقابدار کا پسپا ہوا اور دس قدم مرکب تقیل کا اسنے
مرکب کو سنبھال کر نیزہ کا وار کیا نقابدار نے نیزہ پر نیزہ کو گانچھ کر دسوین طعن مین نیزہ تقیل کا
ہوائی کیا قزاقون مین صدائے تحسین وآفرین بلند ہوئی تقیل نیزہ بھراب خجالت مین غرق ہوا
برہم ہوکر تلوار کا وار کیا نقابدار نے تلوار کو خالی دیکر اور کمر زنجیرین ہاتھ ڈالکر تقیل کو قاش
زین سے اٹھالیا اور فولاد کے حوالہ کیا اسی تقیل کو رستم ثانی نے پہر بھر کی کشتی مین زیر کیا
تھا کہ سہراب ثانی نے چشم زدن مین زیر کرلیا تقیل کا زیر ہونا تھا کہ حسام اژدرگیر سپہ سالار
زرنگار شاہ بادشاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا ہم تگاور ہوا حسام اژدرگیر کا بھی یہی حال
اسنے گرز کا وار کیا نقابدار نے گرز کے وار کو رد کرکے اسکو بھی مرکب سے اٹھالیا اور فولاد کے حوالہ
کیا تہمتن شیر سوار سپہ سالار خورشید سے اجازت لیکر نکلا اسی طور سے مثل تقیل وحسام کے
زیر ہوا اب تومان تاجدار کو تاب نہ رہی اپنا مرکب تیز کرکے آپڑا آتے ہی تگاور زن ہوا اسکا بھی

مرکب سات قدم بسپا ہوا اسنے برہم ہوکر نیزہ کا وار کیا بیدرحوین طعن من اسکا نیزہ ہوائی کردیا
تلوار ماری تلوار کو خالی دیکر قاش زین سے اٹھالیا نقابدار نے اور فولاد کے حوالہ کیا اسکو فولاد نے بھی طوق و
زنجیر مین اسیر کیا اسکا اسیر ہونا تھا کہ زردمان کو تاب نہ آئی فوراً تخت کو خالی کرکے مرکب پر سوار
ہوکر میدان مین آیا آتے ہی گرز کا وار کیا نقابدار نے خالی دیکر اور جھپٹ کر کمر زنجیر تھام کر مثل
تومان کے مرکب پر سے اٹھالیا اور فولاد کے حوالہ کیا اسنے اسے بھی اسیر کیا یہان ستارہ یہ
واقعہ دیکھ رہے ہین اور دل مین کہتے ہین کہ یہ نقابدار بلاے بیدرمان آفت جان معلوم ہوتا ہی یہ قوت
وطاقت تمنے آجتک کسی مین نہین دیکھی جو گیا چشم زدن مین گرفتار ہوگیا یہ وہ سردار ہین کہ سنا جاتا ہی کہ انکو
رستم ثانی وغیرہ نے دو دو پہر کے عرصہ مین زیر کیا ہی یا اس نقابدار نے ہر ایک کو چشم زدن مین زیر کیا
نہ معلوم کون ہی یہ لشکر کدھر جاتا تھا بخوشی اور کس بلا مین مبتلا ہوگیا شاہزادون کو اس حال کی خبر کرنا
چاہیے تاکہ وہ اگر کچھ تدارک کرین پھر خیال مین آیا کہ اس معرکہ کا انجام دیکھ لو کہ کیا ہوتا ہی اب کون مقابلہ
کو جاتا ہی اتبو سوائے زرنگار شاہ و خورشید کے کوئی سردار باقی نہین ہی جب ایسے ایسے نامی
وگرامی اسیر ہوگئے تو اہل لشکر کی کیا اصل ہی ستارہ یہ دل سے باتین کر رہا تھا کہ خورشید
نے مرکب طلب کیا زرنگار شاہ نے کہا کہ مین مقابلہ کو جاونگا خورشید بولا کہ مین جاونگا بعد تکرار بسیار
کے یہ قرار پایا کہ دونون مل کر مقابلہ کرین گے کیون بیکار کی دیر ہو یہ تو یقین ہی کہ یہ جوان ہم دونون
کو زیر لیگا جب یہ امر قرار پاچکا دونون بادشاہ ایک ایک مرکب پر سوار ہوکر چلے اپنے اپنے اہل لشکر
سے و زردمان کے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ اگر ہم بھی اسیر ہوجائین تو تم مقابلہ نہ کرنا نہ جنگ مغلوبہ
کرنا اس نقابدار کی اطاعت کرنا سب مال و اسباب و خزانہ اسکے سپرد کر دینا کیونکہ کیا فائدہ کہ بیکار
خون ناحق ہون اور ستارہ کی طرف مونہہ کرکے کہا کہ ای نیک آقا مے من تم جاکر ہمارے آقا کو اس
واقعہ کی خبر کرنا کہ وہ غلام مع لشکر کے آتے تھے کہ راہ مین یہ واردات ہوئی مجبور ہوگئے غلامون کی خبر
لازم ہی لشکر مین ایک تلاطم مچ گیا کہرام پڑا ہوا ہی مگر یہ دونون اہل لشکر کو اسی حالت مین چھوڑ کر مرکب
اڑا کر مقابلہ مین نقابدار کے آئے نقابدار سے فولاد نے عرض کیا کہ ای آقا ایکی دونون ملکر آتے
ہین نقابدار نے جواب دیا کہ آنے دو کیا اندیشہ ہی ادھر زرنگار شاہ و خورشید نے مقابلہ مین آکر
اور پکار کر کہا کہ ہم جب جانین کہ ہم دونون کو او نقابدار تو ایک مرتبہ زیر کرلے نقابدار نے جواب دیا
کہ تم دونون ایک مرتبہ وار کرو بس زرنگار شاہ نے دہنی طرف سے اور خورشید نے بائین
طرف سے نقابدار پر تلوار کا وار کیا نقابدار نے دونون کے وارون کو دست چپ و دست راست سے رد
کرکے ایک کی کمر زنجیر دہنی ہاتھ سے پکڑ کر دوسرے کی بائین ہاتھ سے پکڑ کر اب جو زور کیا برابر
دونون کو قاش زین کے صدر مرکب پر سے اٹھالیا اور سر سے بلند کرلیا اور گرد سر چرخ دیکر فولاد کے حوالہ
کیا اور کہا کہ ای فولاد انکو بھی گرفتار کرو اور ان سب قیدیون کو قلعہ مین لیچلو ہم بھی چلتے ہین اب اس لشکر
مین کون نامی ہی سوائے اہل لشکر کے تینون بادشاہ تک کو گرفتار ہوگئے ہین اب یہ بیچارے اہل
لشکر کیا مقابلہ کرینگے جب ایسے جوانمرد اور بہادر جو کہ اپنے کو وحید عصر خیال کرتے تھے میرے ہاتھ
سے اسیر ہوئے تو انکی کیا اصل ہی اور یہ امر بھی ظاہر ہی کہ لشکر بھی بغیر سردار کے کچھ نہین کرسکتا ہی دوسرے
اسکے شام بھی ہوگئی ہی نہین تو اسیوقت تمام مال و اسباب و خزانہ پر قبضہ کرلیتے اب کل صبح کو آکر قبضہ
کرلینگے یہ کہکر اور اہل لشکر کی طرف مونہہ کرکے کہا کہ تم لوگ اطمینان رکھو کہ ہم تمھارے سردارون

دبا دشاہون کو تکلیف ندینگے اگر وہ ہماری اطاعت کرینگے تو ہم اُنکو رہا کر دینگے ورنہ قید رکھینگے لیکن ہی
کہ وہ ضرور ہماری اطاعت کرینگے کیونکہ ہمارے اُنکے اقرار ہو چکا تھا دوسرے یہ امر ہی کہ ہم
بھی خدا پرست ہین اور اہل اسلام کے دوست ہین ہم کو یہ نہین منظور ہی کہ خدا پرست بیکار کو تباہ ہون
گو قراق ہم ضرور ہین مگر اہل اسلام کی تباہی کے خواستگار نہین ہین اُسی سبب سے تو ہم تم پر ایک
مرتبہ نہین گرے اس طور سے لڑے اب تم یہان باطمینان تمام فروکش ہو ہم صبح کو آکر سب مال
و اسباب پر قبضہ کرینگے اور تمھارے اگلون سے زیادہ تمکو راحت دینگے یہ کہکر مرکب کی باگ
پھری اہل لشکر اور سہ بادشاہ ساکت سناکی کہ نقابدار اُن سب اسیرون اور اپنے ہمراہیون کو
لیکر طرف قلعہ کے روانہ ہوا یہان ہر سہ بادشاہ کے لشکر نے کچھ خیمے باہم صلاح کرکے
برپا کیے اس خیال سے اور یہ سوچکر اور باہم راے کرکے کہ دیکھین انجام کیا ہوتا ہی اور اگر
بھاگ جائین تو کہان جائین سوائے اسکے کہ اس نقابدار کی اطاعت کرین دوسرے ہمارے
سردارون کا حکم بھی یہی یہ راے جب قرار ہو گئی اپنے سردارون اور بادشاہون کے رنج والم مین
وہ لشکر اُسی مقام پر اُترا مگر یہ حال تھا کہ جیسے لوٹا ہوا لشکر ہوتا ہی یہ تو یہان اُترے اُدھر نقابدار
اُن سبکو لیکر بالاے قلعہ پہونچا حکم دیا کہ ان سبکو قید کرو مگر کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچے طعام لذیذ
و آب سرد سے انکی خاطر کرنا بہت راحت دینا کیونکہ یہ سب خدا پرست ہین اور عالی مرتبہ ہین شاہزادے
و شہریارزادہ اور خود بادشاہ ہین کبھی یہ اسیر نہین ہوے تھے آج نئی بلا اچنبا نازل ہوئی ہی
یہ فرماکر نقابدار داخل ایوان ہوا قولادے اُن سبکو بہت راحت و آرام سے قید کیا کسی امر
کی تکلیف ندی راوی نے بیان کیا ہی کہ رات ہو گئی تھی نقابدار نے نماز وغیرہ پڑھکر اور
خاصہ نوش فرماکر آرام کیا راوی اِن سب کو اسیر اور نقابدار کو خواب راحت مین مبتلا رکھتا
ہی اور اہل لشکر ہر سہ بادشاہ کرکے اُسی صحرا مین آپنے اپنے بادشاہون کے رنج والم مین
مبتلا رکھتا ہی اب سیارہ و نقابداران سبز پوش کا حال تحریر کرتا ہی کہ جب زرنگار شاہ و
خورشید ملک گیر نقابدار سبز پوش نے اسیر کر لیا یہ واقعہ دیکھکر سیارہ ثانی فوراً طرف
بیشہ مصروفیہ کے روانہ ہوا کہ رستم ثانی و شہراب ثانی و شہریار و ایرج نامدار کو اس
حال سے آگاہ کرون کہ آپکا لشکر حسب الطلب زرد مان و زرنگار وغیرہ لیے آتے تھے کہ راہ
مین ایک قلعہ قزاقون کا ملا وہ سدراہ ہوے اُنمین ایک نقابدار بہت زبردست تھا اُسنے
سب کو زیر کر لیا جبکہ مقابلہ کی نوبت آئی اور سب خزانہ وغیرہ لوٹ لیا لشکر اُن بادشاہون کا
اُسی صحرا مین مقیم ہی چلکر اُنکی مدد فرمایئے اور اُنکو رہا فرمایئے یقین ہی کہ وہ آکر اُس نقابدار کو سزا
سزا دینگے اور سب کو رہا کر لینگے سیارہ ثانی ایسے ایسے دل سے خیالات کرتا ہوا پاے شاطر
مارتا ہوا چلا جاتا تھا تھوڑی راہ طی کی تھی کہ رات ہو گئی اس خیال سے کہ راستہ نہ بھول جاؤن
اُسی صحرا مین قیام کیا ایک شجر کے اوپر رات بسر کی صبح کو نماز صبح پڑھکر طرف بیشہ کے روانہ
ہوا یہ اُدھر جاتا ہی اب نقابدارون یعنے رستم ثانی وغیرہ کا حال ملاحظہ ہو کہ یہ گم ہو جانے سے سہراب
ثانی کے بہت پریشان تھے ہر مرتبہ قصد کرتے تھے کہ تلاش کو جائین مگر پھر خیال کرتے تھے
کہ کدھر جائین چند سوار براے تلاش روانہ کیے تھے وہ بھی واپس آئے تھے اور عرض کیا تھا
کہ ہم بڑی بڑی دور تلاش کر آئے مگر کہین پتہ نہ ملا یہ سنکے رستم ثانی وغیرہ پریشان ہوے

اب صلاح ہونے لگی کہ کیا کیا جاے یہ راے قرار پائی کہ سوا اسکے کہ صبر کیا جاے اور سر خداوند کریم کیا جاے وہ مالک ہی اور جامع المتفرقین ہی کوئی نہ کوئی صورت پیدا کردیگا یہ لوگ یہ راے کر کے اور سوچ کے خاموش ہو رہے اور انتظار کر رہے ہین دربار اسی طور سے آراستہ ہوتا ہی آج چوتھا دن ہی شاہزادے کو گم ہوے کو کہ سیارہ ثانی نے یہ تدبیر کی کہ قریب لشکر آکر پہونچا اپنی اصلی صورت بناے نقاب منہ پر ڈالے داخل لشکر ہوا یہان بارگاہ مین نقابدار بیٹھے ہوے ہین ذکر شہراب ثانی کا ہو رہا ہے ادھر اہل لشکر نے جو سیارہ کو دیکھا کہا کہ مہتر صاحب آپ آگئے سیارہ سنگی تقریر سنتا ہوا جواب سلام دیتا ہوا بارگاہ مین آیا نقابدارون کو سلام کیا نقابدار سیارہ کو دیکھکر خوش ہوگئے اس خیال سے کہ سیارہ آگیا ہی اب یہ تلاش کر کے پتہ لگائیگا سیارہ قریب رستم ثانی وغیرہ آیا اور دیکھا کہ یہ لوگ بھی کچھ متفکر اور متردد بیٹھے ہوے ہین دنگل سہراب ثانی کا خالی ہی اسپر عاشیہ پڑا ہوا ہی اسکو یہ خیال ہوا کہ شاید کچھ طبیعت سست ہوگئی اس سبب سے بارگاہ مین نہین آے ہین اپنے خیمہ خاص مین ہونگے قریب نقابدارانے آگر دریافت کیا کہ سب خیریت ہی شاہزادے کا مزاج کیسا ہی آپ لوگ متردد متفکر کیون ہین نقابدارون نے فرمایا کہ ای بھائی کیا بیان کرین بڑی سخت مصیبت مین مبتلا ہوگئے ہین پرسون سے سہراب ثانی کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی سوا ران لشکر بڑی بڑی دور تلاش کر گئے کچھ پتہ نہ ملا نہ معلوم کہان ہین شکار کے لیے گئے تھے یہ سنا جاتا ہی کہ آہو کے تعاقب مین مرکب کو ڈالکر کسی طرف چلے گئے ہین ہم اس تردد مین ہین اب تم آگئے ہو پتہ لگا لوگے تم اپنی خیریت بیان کرو اور یہ بیان کرو کہ زردمان وغیرہ آگئے یا نہین آگئے تو کیا جواب دیا سیارہ ثانی نے یہ سنکے کہا پہلے تو آپ نے میرے حواس گم کردیے شاہزادے کی خبر سنکے مین تو بدحواس ہوگیا مین نے جو بارگاہ کو آپ سے خالی پایا تو یہ گمان کیا تھا کہ وہ اپنے خیمہ خاص مین ہونگے یا کسی ضرورت مین ہونگے اس سبب سے تشریف نہین لاے مگر اب معلوم ہوا کہ انکا پتہ بھی نہین ہی مین تو انکے پاس اور آپ لوگون کے پاس ضرورت سے آیا تھا مین بھی تو ایک نئی آفت مین مبتلا ہوگیا ہون مجھپر کیا منحصر ہی زردمان و زرنگار و خورشید و آپ کے سب سردار اور کل لشکر مگر اہل لشکر پر کسی قسم کی تکلیف نہین ہی جو ان لوگون پر گذری اور جس آفت مین وہ لوگ مبتلا ہین کیا بیان کرون مین اسکی خبر دینے کو آیا تھا تاکہ آپ لوگ انکی کمک کرین اور انکو اس آفت سے رہا کرین جسمین وہ مبتلا ہین یہان آگر دوسرا واقعہ سنا حواس جاتے رہے واقعی بکل اہل اسلام کا ستارہ گردش مین ہی نقابدارون نے فرمایا کہ جلدی بیان کرو کہ کیا واقعہ ہی تب سیارہ ثانی نے اپنا شہر زرین حصار مین جانا شب کو عیاری کر کے زردمان و توتان کو محل سے نکال لانا اور تکیہ مین لیجا کر انکو سب حال سے آگاہ کرنا اقرار چلنے کا کرنا اپنی تدبیر بتانا کہ اس طور سے چلو انکا سب حال برجبیں بیان کرنا دوسرے دن اسی تدبیر سے لشکر آراستہ کر کے زرنگار یہ پر پھر جانا زرنگار شاہ کا عزت و حرمت سے پیش آنا اپنا مہمان کرنا کل حال سنکے زرنگار شاہ کا مع لشکر ہمراہ ہونا زردمان کے ان دونون بادشاہون کا ملکر منوچہر یہ پر جانا خورشید کا خبر پاکر استقبال کو آنا باہم باتین ہونا اور سب حال سے آگاہ ہوکر بعد مہمان کرنے کے مع لشکر کے ہمراہ ہونا سب کا اس طرف کو روانہ ہونا دو منزلہ سہ منزلہ کرتے ہوے صحراے فولاد مین پہونچنا قزاقون کے یعنے فولاد آہن خوار و نقابدار کا آگر راہ روکنا باہم گفتگو ہونا نوبت بجنگ و پیکار آنا سب سردارون و بادشاہون کا اسیر ہونا

نقابدار

نقابدار کے ہاتھ سے اپنا اِدھر برائے خبر روانہ ہونا اور وہ حالات جو تباہی ممالک اسلام و خرابی
برجیس کے زردمان وغیرہ سے سنے تھے سب لفظاً لفظاً بیان کیے اور کہا کہ وہ لوگ اس بلا مین مبتلا ہو
ورنہ اتنک توقف کے آچکے ہوتے میرے ہمراہ آپ لوگون کے شرف قدم بوسی سے مشرف بھی ہوچکے
ہوتے اُنکی طرف التفات مناسب نہی مگر کیا کیا جاے آپ خود مبتلاے رنج و غم ہو رہے ہین کہ نقابدار اٹھکھڑے
ہوئے اور کہا کہ ہم چلکر اُس نقابدار کو تنبیہ پہونچاتے ہین وہ اپنے دل مین کیا سمجھا ہی ساری قراقی بھول
جائیگا ایسی سزا پائیگا اُسنے اس لشکر کو بھی لاوارث خیال کیا ہی ابھی ہم اُس لشکر کے وارث
اور سرپرست موجود ہین ہماری موجودگی مین یہ بھلا ہوسکتا ہی کہ کوئی ہمارے خیرخواہون اور فرمان برارون کو
تکلیف دے سکے جب تک ہم زندہ ہین خدا پرستون کو کوئی ٹیڑھی نگاہ سے نہین دیکھ سکتا ہی یہ جو
تباہی و بربادی و ظلم و ستم اہل اسلام پر ہوئی ہی ہمارے یہان نہ ہونے سے ہوئی اگر ہم ہوتے تو
برجیس کی یہ لیاقت و طاقت تھی کہ وہ بدعت کرتا وہ ہمارے ہاتھ سے کہان جاتا ہی اے سیارہ
ہمارے ہمراہ چلو ہمکو اُسکے مقام کا پتہ بتادو تاکہ ہم اُس نقابدار کو سزا دیکر زردمان تاجدار وغیرہ
کو رہا کرین سیارہ نے عرض کیا کہ اے آقاے من مین اُس نقابدار کی بہادری و شجاعت و زور و
طاقت کا کیا حال عرض کرون ایسا بہادر و جری تو میری نگاہ سے نہین گذرا مین نے حمزہ صاحبقران
و صاحبقران ثانی و بدیع الملک و آپ کے والد یعنے شاہزادۂ ایرج نوجوان و ملک قاسم و
علمشاہ عالیشان و دیگر سرداران اسلام و اولاد حمزہ صاحبقران کو اور آپ کو اور شہریار عالی وقار
کو دیکھا اور اُنکی جنگ و پیکار بھی دیکھی اور زور و طاقت بھی مگر یہ زور و طاقت کسی مین نہین پایا جو کہ
اُس نقابدار سبز پوش کا دیکھا کہ دن بھر کے عرصہ مین اُسنے چھ سات سو سردار زبردست زیر
کرلیے اور جو گیا اُسکو قاش زین سے اُسکا حربہ رد کرکے اُٹھالیا اور اپنے رفیق کے حوالہ کیا اب
سواے اہل لشکر کے کوئی سردار زبردست ہر سہ بادشاہ کے لشکر مین نہین رہا بلکہ تینون بادشاہ
اسیر ہوگئے ہین یہ واقعہ دیکھکر مین ادھر کو آیا اے آقا گو مین آپ کے ہمراہ نہ تھا جب آپ فقیر ہوکر
زرین حصار مین گئے تھے اور آپنے نقیل وغیرہ کو زیر کیا تھا دشاہزادہ شہریار نے حالت
درویشی مین زرنگار شاہ وغیرہ کو اُٹھالیا مین نہ موجود تھا مگر سُنا گیا ہی کہ آپ نے نقیل کو دوپہر کے
عرصہ مین زیر کیا تھا اسی طور سے شہریار کی حالت سُنی گئی ہی مگر اس نقابدار نے کل کو پانچ یا چھ
منٹ کے عرصہ مین زیر کرلیا ہی حربہ تک کرنے کی مہلت نہ دی سواے ایک ایک وار کے مین
اُسکی چالاکی اور پھرتی کا کیا حال عرض کرون نقابدارون نے فرمایا کہ سب حال معلوم ہوجائیگا جب ہمسے
سامنا ہوگا لے بس اب چلو دیر نہ کرو سیارہ نے کہا بسم اللہ شریف لے چلیے وہ نقابدار تھے
سردارون سے یہ کہکر باہر آئے کہ آپ لوگ لشکر سے ہوشیار رہیگا ہم ابھی آتے ہین آپنے
رفیقون کو رہا کرنے جاتے ہین اُنکو رہا کرکے فوراً واپس آتے ہین کیونکہ ہمکو برائے تلاش شہزادۂ
ثانی سیارہ کو روانہ کرنا ہی دوسرے یہ بھی خیال ہی کہ ایسا نہو کہ مقروف کوہکلاہ لشکر لیکر برائے
مقابلہ آجاے اور ہمکو یہان نہ پاکر کچھ فساد برپا کرے اور لشکر کو پریشانی ہو اُن سب نے عرض
کیا کہ ہمکو بھی حکم ہو کہ ہم بھی چلین کہا کہ پھر لشکر مین کون رہیگا دوسرے ڈہان زیادہ مجمع کی کیا ضرورت
ہی ہمین تین آدمی کافی ہین یہ کہا ایک نقابدار نے اُن دونون نقابدارون کی طرف دیکھکر کہا کہ میرے
نزدیک مناسب ہوگا کہ آپ بھی یہان تشریف فرما رہین مین جاتا ہون اُسکو سزا دیکر آتا ہون اور

سب کو رہا کر کے لاتا ہون انھون نے جواب دیا کہ ہم ضرور جائینگے بلکہ تم یہان پر ٹھہر جاؤ انھون نے
کہا کہ یہ ممکن نہین ہی خلاصہ یہ کہ وہ تینون نقابدار سردارون کو لشکر مین چھوڑ کر بیرون بارگاہ آئے
اور مرکبون پر سوار ہو کر طرف دشت فولادیہ کے سیارہ کو لیکر روانہ ہوئے ایک نقابدار نے
دوسرے نقابدار سے کہا کہ کہین ایسا تو نہین ہی کہ سہراب ثانی نے نقابدار بنکران سبکو زیر کیا
ہو جواب دیا کہ انکو کیا ضرورت تھی جبکہ یہ انکو معلوم ہوا تھا کہ یہ سب ہماری خیر خواہ ہین اور خدا پرست ہین اور ہمارے
عیار کے ہمراہ حسب الطلب ہمارے آئے ہین نہ کوئی دشمنی تھی نہ عداوت تھی کہ اسکا بدلا لیا اسنے
جواب دیا میری رائے تو یہ ہی کہتی ہی خیر جلیے حال کھل جائیگا یہ نقابدار تو ادھر سے جاتے ہین وہان سنئے
جب کہ صبح ہوئی شاہزادہ خواب راحت سے بیدار ہو قلعہ کے دیوان خانہ مین آکر تشریف فرما ہوا
سب قزاق جو کہ اعلے مرتبہ کے تھے آکر حاضر ہوئے فولاد بھی آیا سلام کر کے اپنے مقام پر بیٹھ گیا اسوقت
شاہزادے فرمایا کہ لاؤ ان سب قیدیون کو پہلے تینون بادشاہون تومان تاجدار و سپہ سالارون
و دیگر سرداران معزز کو لانا مین انکا دیوان سمجھونگا یہ حکم دینا تھا کہ خود فولاد اٹھا اور زندان خانہ مین گیا یہان
یہ لوگ براحت و آرام بیٹھے ہوئے نقابدار سبز پوش کی تعریف کر رہے ہین کہ ہی تو قزاق مگر بہت بامروت و خلیق
معلوم ہوتا ہی کیونکہ اسنے کسی قسم کی ہمکو تکلیف نہین دی بلکہ راحت ہی یہ آرام و راحت بلا قید خانہ مین کہان
واقعی بڑا صاحب خلق و مروت و بہادر و شجاع ہی یقین ہی کہ ہمکو برائے اطاعت طلب کریگا اور کہے گا کہ اطاعت
کرو ہم نہی جواب دینگے کہ ہم جسکے خادم ہین اور جو لوگ ہماری تحسن ہین آپ اسسے مقابلہ کرین اگر آپ انکو بھی
زیر کر لینگے اور وہ آپ کی اطاعت کرینگے تو ہمکو بھی کوئی عذر نہوگا اس امر کا ہمکو یقین ہی کہ یہ نقابدار اسپر
غالب نہ آئیگا بلکہ مغلوب ہوگا جبکہ انھون نے بڑے بڑے دیو قاف مین قتل کیے ہین تو یہ نقابدار
کیا ہی ضرور زیر ہوگا اگر خدانخواستہ وہ بھی زیر ہوگئے تو مجبوری ہی یہی باتین باہم ہو رہی تھین کہ فولاد
پہونچا اور کہا کہ تشریف لے چلیے آپ لوگون کو ہمارے آقائے نعمت طلب فرمایا ہی یہ لوگ اسی
طور سے مطوق و سلسل اٹھکھڑے ہوئے اور ہمراہ فولاد کے وہان آئے کہ جہان نقابدار تھے
ان سبکو دیکھتے ہی حکم دیا کہ قیدان سب کے جسمون سے دور کرو اور سبکو کرسیان بیٹھنے کو
دو مین یہ کیونکر گوارا کرون کہ جبکہ مین خدا پرست ہون تو اہل اسلام میرے روبرو مقید بیٹھے ہون
یہ حکم دینا تھا کہ سب کے جسمون پر سے قید دور کی گئی تینون بادشاہ و تومان بیچ مین تھے اور
سب سردار گرد تھے یہ مروت و خلق دیکھکر یہ لوگ اور حیران ہوئے جب سب بیٹھ چکے اسوقت
نقابدار نے تومان سے کہا کہ اب آپ اپنے وعدہ کے موافق میری اطاعت کرین کیونکہ مین نے
آپ کو زیر کیا ہی پہلے تو یہ فرمائیے کہ مین نے آپکو بمردی زیر کیا یا کوئی مکر کیا سب نے کہا نہین آپنے
ہمکو بمردی زیر کیا ہم یہ کیونکر کہین کہ ہمکو زیر کیا اور ہم سب آپکی اطاعت کرنے بر بدل رضامند
ہین اور ہم اپنے قول و اقرار کے پابند ہین مگر ایک شرط سے ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہین کہ ہم
سب نقابداران قاف کے محکوم ہین اور فرمان بردار ہین ہم سب اپنے اپنے ملک مین تھے کہ وہ
پردہ قاف سے تشریف لاکے فلان حجرہ من فروکش ہوئے ہین ہمکو طلب فرمایا ہی گو ہم سب نے
اپنے اہل لشکر سے یہ ظاہر کیا ہی کہ ہم برائے امداد اہل اسلام جاتے ہین کیونکہ کفار نے اہل اسلام
پر خروج کیا ہی بہت سے ملک تباہ کیے ہین وہ سب ہمارے دینی بھائی ہین انکی امداد پر ضرور ہی اور
یہ امر ایک مصلحت سے ہمنے اپنے اہل لشکر سے بیان کیا ہی مگر اصل یہ ہی جو کہ ہمنے آپ سے کہا کہ ہم اپنے

اقاؤن کے حسب الطلب مع لشکر کے اُنکی خدمت مین جاتے تھے کہ آپ سے مقابلہ ہوا اور ہم زیر ہوئے
اور جس مصلحت سے یہ امر ہمنے پوشیدہ کیا تھا اور پوشیدہ کرینگے وہ ہم بیان نہین کر سکتے ہین نہ آپ
ہمسے دریافت فرمائین ہمنے جو کہا ہی کہ ایک شرط سے اطاعت کرتے ہین وہ شرط یہ ہی کہ آپ مع اپنے
لشکر کے ہمارے ہمراہ تشریف لے چلین اور اُن نقابداران قاف وصاحبقران قاف سے مقابلہ کرین
اگر آپ اُنکو زیر کرلین گے تو ہم ضرور آپکی مع اُنکے اطاعت کرینگے یقین ہی کہ وہ بھی آپکے مطیع ہونگے
اور اگر آپ زیر ہو گئے تو آپکو اطاعت کرنا ہوگی اے نقابدار گو آپ پیشہ قزاقی کا کرتے ہین مگر ہمکو یہ یقین
ہوتا ہی کہ آپ کسی خاندان بزرگ سے ہین اور کسی مصلحت سے یہ پیشہ اختیار کیا ہی بھلا قزاقون مین
یہ خلق ومروت کہان اُنکو اپنے کام سے کام ہی لوٹا مارا چلتے ہوئے یہ اُنسی کا طریقہ ہوگا جو کہ شریف
اور عالی خاندان ہوگا اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ آپ خدا پرست بھی ہین ہان اگر خدانخواستہ کافر ہوتے
تو ہم پرستش کرتے ہم آپکی ان حرکات سے بہت نادم ہوئے ہین اور اپنے کو نفرین کرتے ہین کہ ہم
کیون لڑے یہی عذر پیشتر کیون نہ پیش کیا ہمکو یقین ہی کہ آپ اُسوقت بھی قول کرتے اور اب بھی یہ
فرمائینگا کیونکہ آپ مجکو بہت صاحب مروت وصاحب خلق نظر آتے ہین بھلا کوئی بھی اپنے دشمن کو
بدون اطاعت کیے ہوئے قید سے رہا کر دیتا ہی جیسا کہ آپ نے کیا یہ اُسی عالی خاندانی کا اثر
ہی گو یہ پیشہ بہت رکیک ہی مگر مصلحت وقت سے آپکو بھی تدبیرین پڑی کہ کوئی نہ کوئی اسمین بھید اور اسرار ضرور
ہی یہ جو تقریر زردمان وقولمان وغیرہ نے کی نقابدار نے مسکرا کر جواب دیا کہ یہ سب آپ لوگون کی
قدردانی اور عزت افزائی ہی ورنہ مین لائق ہون جو پیشہ وطریقہ میرا ہی یہ کوئی عالی خاندان نہ کریگا صرف
خدا پرست ہونے کا سبب ہی مین یہ چاہتا ہون کہ میرے ہاتھ سے کوئی خدا پرست ہلاک نہو اور کافرونکی
جان کا دشمن ہون اسقدر مال ودولت رکھتا نہین ہون کہ سپاہ ولشکر جمع کرکے کافرون سے مقابلہ کرون
اور جہاد کرون یہ طریقہ اختیار کیا کہ جو کافر ادھر سے مال واسباب لیکر نکلا اُسکو لوٹ لیا اگر خدا پرستون کا
قافلہ یا لشکر آیا اُسنے مال واسباب طلب کیا اگر اُنھون نے بخوشی دیا تو نصف لے لیا اور نصف واپس
کر دیا اگر وہ آمادہ فساد ہوئے جو اُنکا افسر اعلے ہوا اُسکو میدان مین نکلکر اُس سے مقابلہ کیا اور اُس
سے یہ اقرار کرلیا کہ اگر مین زیر کرلونگا تو نصف مال لے لونگا اگر تم زیر کرلینا تو جو کچھ میرے قلعہ مین ہی تم
لے لینا بلکہ مین تمھاری مثل ادنے خادمون کی اطاعت کرونگا یہ قول واقرار کرکے مقابلہ کیا خداوند
کریم کے فضل سے کوئی آجتک غالب ہی نہین آیا سوائے زیر ہونے کے نہ ادھر کو کسی خدا پرست
کا قافلہ آیا نہ لشکر سوائے آپ کے یا ایک اور لشکر آیا تھا یا چند قافلے شاہزادے نے یہ تقریر
بمصلحت کی ہے اُنکو یہ منظور نہین ہی کہ مین اپنے کو ظاہر کرون ان لوگون پر پردہ رکھا ہی گو ظاہر
ہو جائینگے مگر آپ نے ابھی ظاہر کرنا مصلحت نہین جانا خیر اس سے تو کوئی غرض نہین ہی آپ یہ فرماتے
ہین مجکو یہ بھی بدل منظور ہی آپ یہان قیام کرین صرف آج کل مین آپ کے ہمراہ چلونگا اور تقدیم
آزمائی کرونگا وہ سب خوش ہو گئے اِدھر نقابدار نے اُن سب سردارون کو جو کہ قید خانے
مین باقی تھے طلب کرکے رہا کیا اور کرسیان بیٹھنے کو مرحمت کین فولاد کو حکم دیا کہ سب کی
دعوت کا سامان کرو فولاد سامان دعوت مین مصروف ہوا یہ لوگ یہان بخوشی بیٹھے ہوئے ہین راوی بیان
کرتا ہی کہ ان بادشاہون کے لشکر کے ہرکارے صورت تبدیل کیے ہوئے موجود تھے اُنھون
خیال سے کہ دیکھین قزاق ہمارے شاہون اور سردارون کے ساتھ کیونکر پیش آتے ہین

انھون نے یہ حال دیکھا اور ابھی یہان زیر کوہ تینون لشکر مسلح و مکمل اس قصد سے فروکش ہین کہ ادھر ہرکارون نے ہمکو آکر خبر دی کہ فراق ہمارے بادشاہون اور سردارون کے ہمراہ یہ بدی پیش آے ہم قلعہ پر جا رہے ہین اور تمام فراقون کو مع اپنے نقابدار کے قتل کرینگے خواہ ہم سب ہلاک ہوجائین یہان سے زندہ نہ جائینگے خواہ انکو قتل کرین اور اگر ہرکارون نے یہ کہا کہ ساتھ عزت و حرمت کے پیش آئے اور کوئی تکلیف ندی تو جو ہمارے افسرون و بادشاہون کی راے وہ ہماری راے یہ تو اس قصد سے یہان فروکش ہین وہان اور سب نے نقابدار سے کہا کہ اگر ہمکو اجازت ہو تو ہم اپنے لشکر مین ہو آئین تاکہ اہل لشکر کو اطمینان ہوجائے کہ ہمارے افسر و بادشاہ رہا ہوگئے کیونکہ وہ لوگ بہت متفکر ہونگے نقابدار نے فرمایا کہ آپ ایک ایک فرمان اپنا دستخطی لکھ بھیجے کہ تم سب اطمینان رکھو ہم سب اچھی طرح سے ہین اور نقابدار نے ہمکو اپنا مہمان کیا ہی ہم رہا ہوگئے مقام فکر و تردد نہین ہی تم فروکش رہو ہم کل آئینگے آپ لوگ زحمت کیون کرین ان سب نے کہا کہ بہت اچھا اسوقت زرنگار شاہ نے ذرردمان و خورشید لے اس مضمون کا فرمان اپنے ہاتھ سے تحریر کرکے اور ہر ایک نے اپنے اپنے دستخط کرکے ایک اپنے سردار کو دیا کہ یہ فرمان جاکر اہل لشکر کو دینا سب حال اُنسے کہنا وہ ابھی چلا نہ تھا فرمان لیکر قصد چلنے کا کیا تھا کہ کل جو موجود تھے انھون نے بھی یہ حال دیکھکر قصد چلنے کا کیا تھا مگر یہ سب یہان آئے ہین اُدھر زیر کوہ سیارہ ثانی اُن نقابدارون کو لیکر پہونچا دیکھا نقابدارون نے کہ ایک لشکر فروکش ہی کوسون لشکر پڑا ہوا ہی مگر سب مسلح و مکمل ہی سیارہ نے کہا کہ یہی لشکر ہی اُن بادشاہونکا نقابدارون نے کہا کہ وہ فراق و نقابدار کہان ہین سیارہ نے کہا کہ جب مین آنکی طرف روانہ ہوا تھا تو انکو اُسی میدان مین چھوڑ گیا تھا وہ قلعہ سامنے انھین کا ہی یقین ہی کہ قلعہ مین ہونگے آپ ٹھہر جائین مین ان اہل لشکر سے دریافت کرتا ہون اگر وہ قلعہ مین ہین تو آپ قلعہ مین تشریف لے چلین اور انکو رہا کرین نقابدارون نے فرمایا کہ بہت جلد دریافت کرو سیارہ نے منہ پر سے نقاب دور کی اور روغن عیاری نکال کر پھر اپنی صورت وہی بنائی کہ جس صورت سے ان لوگون کے ہمراہ آیا تھا اس خیال سے کہ اگر مین نقاب ڈالے ہوئے انکے پاس جاؤنگا اور دریافت کرونگا تو کوئی نہ بتائے گا یہ خیال کریگا کہ یہ بھی انھین مین سے ہی وہی پہلی صورت بنا کر جاؤنگا تو سب بتا دینگے نقابدارون نے فرمایا کہ یہ کیا حرکت ہی سیارہ نے اپنا خیال ظاہر کیا اور کہا کہ مین اسی صورت سے آپ کے ہمراہ انکے شہرون سے آیا ہون کہکر اور نقابدارون کو ایک درخت کے سایہ مین کھڑا کرکے پاے شاطری مار کر لشکر مین آیا اہل لشکر نے جو اُسکو دیکھا تو تخمے لگے کہ بھائی تم کہان چلے گئے تھے ہم پر تو یہ بلا نازل ہوئی اور سب حال بیان کیا سیارہ نے کہا کہ مین نے سب واقعہ دیکھا تھا مین تمھارے بادشاہون و سردارونکی رہائی کی فکر مین گیا تھا مجکو یاد آگیا کہ یہان سے قریب ایک جنگل ہی وہ بہت سرسبز ہی اسمین نقابدار خدا پرست مومن رہتے ہین اور کچھ تھوڑا سا لشکر بھی اُنکے ہمراہ ہی مگر خیمے وغیرہ اور مال اور اسباب بہت ہی وہ ایسے بہادر ہین کہ اسقدر مال و اسباب لیکر صحرا مین رہتے ہین کوئی اُنکا کچھ نہین بنا سکتا ہی پہلے تو بہادری اُنکی دیکھے دوسرے مین نے خود اپنی آنکھ سے دیکھا ہی کہ وہ دیو کو اس طور سے قتل کرتے ہین کہ جیسے کوئی پیشہ گو مل ڈالتا ہی ہزارون دیو قتل کیے ہین اور جب کبھی اہل اسلام پر وقت سخت پڑا اور انکو خبر ہوئی وہ جاکر پہونچے اور کمک کی اور اس لڑائی کو فتح کیا

اور کفار کو شکست دیکر اپنے مقام پر پھر واپس آئے اکثر حمزہ صاحبقران وصاحبقران ثانی واولاد
حمزہ کی کمک کی ہی بڑے بہادر ہین انکو چلکر اس واقعہ کی خبر کرون وہ شاید اکر ان قزاقون ونقابدار
کو زیر کرین اور اس حرکت کی سزا دین بس انھین کے لینے کو گیا تھا سب کی قسمت سے وہ مل گئے
اگر مین نہ جاتا تو وہ آج صبح کو طرف ممالک اسلام کے کوچ کر جاتے کیونکہ انکو خرابی اہل اسلام کی
خبر ہو گئی تھی سب سامان درست کر چکے تھے صرف صبح کا انتظار تھا مین نے کر انکو اس حال سے آگاہ کردیا
اور سب واقعہ بیان کیا انھون نے جواب دیا کہ ان قزاقون ونقابدار کی بھی یہ لیاقت ہے کہ وہ خدا نہ کرے
ہماری زندگی مین اذیت دین اور قید کرین اور انکے مال کو لوٹ لین ہم صبح کو ادھر نہ جانینگے تمھارے
ساتھ چلین گے اور پہلے ان بادشاہون کی کمک کرینگے جو کہ قزاقون کے ہاتھ سے پریشان ہوئے
ہین کیونکہ وہ خدا پرست ہین دوسرے تمھارے بیان سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ لشکر لیکر اہل اسلام
کی کمک کو چلے تھے مگر اس امر مین دو شرطین ہین اور دو شرطون سے ہم انکو رہا کرنے پر موجود ہین
ایک شرط تو یہ ہی کہ جب ہم انکو رہا کرلین، تو وہ مع اپنے کل لشکر و سردارون کے ہماری اطاعت کرین اور
ہمکو اپنا آقا تصور کرین اور ہم جس طور سے کہین اس طور سے لشکر کو آراستہ کرکے چلین دوسری شرط
یہ ہی کہ ہمسے اس امر کی درخواست نکرین کہ آپ نقاب اپنے مونہہ پر سے دور کرین اور نہ کسی سردار
سے ہمارے حال کے مستفسر ہون اور ہم لشکر کا انمین سے ایک کو بادشاہ کرینگے ہم خود حکومت نہ کرینگے
اور دو بادشاہ جو ہین جب تک ہم لشکر مین رہین اور وہ ہماری رائے کے بادشاہ کی اطاعت کرین اور
جب اپنے اپنے ملک کو جائین پھر اختیار ہی اور ہر ایک خود بادشاہ وصاحب تاج وتخت ہے اگر یہ شرائط
انکو قبول ہون تو ہم چلتے ہین مین نے کہا کہ آپ تشریف لے چلین وہ ضرور قبول کرینگے تو بھائیون مین انکو
لایا ہون وہ سامنے زیر درخت مرکبون پر سوار کھڑے ہین اسی امر سے انکی جرات بھی ظاہر ہی کہ مین نے کہدیا
تھا کہ اس نقابدار نے بڑے بڑے سردارون کو جو کہ قریب سات آٹھ سو کے تھے ایک دن مین
اسیر کرلیا انھون نے کچھ اسکا بھی خیال نکیا صرف آپ ہی تینون صاحب میرے ہمراہ چلے آئے
لشکر بھی نہ لائے اب جو تمھاری رائے ہو وہ کرو اور یہ بتاؤ کہ وہ قزاق اور نقابدار ان سب کو
لیکر کہان گیا ہی تاکہ پتہ معلوم ہو تو یہ نقابدار جاکر انکو رہا کرین یہ تقریر سنکے اہل لشکر نے جواب دیا
کہ ای بھائی جو تمنے بیان کیا ہمنے سب سنا اور ہمکو قبول ہی مگر اس شرط سے کہ اگر یہ نقابدار ہمارے
بادشاہون وسردارون کو بدون ہماری کمک کے رہا کرینگے تو اس حالت مین ہمین قبول ہی اگر ہم سے
کمک کی خواہش کی اور ہم بھی شریک مقابلہ ہوئے تو ہمکو قبول نہین ہی گو یہ امر ہم بدون اپنے
بادشاہون اور سردارون کے قبول کرتے ہین مگر ہمارے افسر وبادشاہ ہمکو اسقدر دست
رکھتے ہین کہ جو ہم عرض کردینگے وہ اسکو منظور فرما لینگے اگر ان نقابدارون نے بدون ہماری
شرکت کے ان سب کو قزاقون کی قید سے رہا کرلیا تو ہمارے بادشاہ وسردار اور ہم سب ضرور اطاعت
انکی کرینگے اور اپنا آقا ومولا جانینگے اور اپنا محسن وسرپرست خیال کرینگے اور آپکے حکم پر
بسر وچشم عمل کرینگے اور آپکے قدمون پر اپنی جانین نثار کرینگے ای بھائی تمنے ہم سب پر بڑا احسان
کیا ہم اسکا شکریہ ادا نہین کرسکتے ہین خداوند کریم تمکو اور ان نقابدارون کو جزائے خیر دے
اور ان قزاقون پر ظفر دے اور مراد دلی پوری فرمائے کہ انھون نے اس وقت سخت مصیبت مین
ہماری کمک کی اور ہمارے بادشاہون کی رہائی کے لئے آئے ہین ای بھائی جو تمنے پوچھا کہ

قزاق اُن سبکو لیکر کدھر گئے ای بھائی جب وہ نقابدار ہمارے بادشاہون کو اسیر کرچکا تو
اُن سب کو لیکر اندر قلعہ کے چلا گیا اور ہمسے یہ کہ گیا کہ تم لوگ یہان مقیم رہو مین بوقت صبح آکر
سب مال واسباب پر قبضہ کرونگا وہ چلا گیا ہم یہان مقیم ہوئے تمام رات رنج والم مین بسر
کی جب سحر ہوئی ہم سب مسلح ومکمل اس غرض سے ہوئے اور ہمنے ہرکارون کو طرف قلعہ
کے یہ کہکر روانہ کیا کہ خبر لاؤ اگر قزاق ہمارے بادشاہون کے ساتھ یہ نیکی پیش آئے تو خیر
جو اُنکی مرضی وہ ہماری مرضی اور اگر یہ بدی پیش آئینگے تو ہم خبر پاکر اندر قلعہ کے گھس جائینگے اور
قزاقون کو قتل کرکے اپنے سردارون کا عوض لینگے خواہ ہم ہلاک ہون خواہ قزاق وہ ہرکارے
ابھی تک نہین آئے ہین ہم اُنکا انتظار کر رہے ہین اور اسی قصد سے مسلح ومکمل ہوئے
ہین اور زیر قلعہ آکر ٹھہرے ہین سیارہ نے کہا کہ اب تم اطمینان رکھو یہ نقابدار اکیلے جاکر
رہا کیے لاتے ہین تمکو شرکت نہ کرنا پڑیگی وہ لوگ خوش ہوگئے اور باہم کہنے لگے کہ واقعی
یہ نقابدار بڑے بہادر ہین اور بڑے خداپرست ہین کہ اہل اسلام کے اسیری کی خبر پاکر بدون
جانے بوجھے چلے آئے باوجودیکہ اُس نقابدار کے بہادری کی حالت سُن چکے ہین اور زور
وطاقت کی بھی حالت سے آگاہ ہوچکے ہین اُسپر جرأت کی یہ تو یہ باتین کر رہے ہین اُدھر سیارہ
نے جاکر نقابدارون سے سب حال کہا اور اپنی تقریر بیان کی اور کہا کہ وہ قلعہ مین لیکر چلا گیا ہی یہ سنتا تھا
کہ اُنمین سے ایک نقابدار نے برہم ہوکر مرکب اُٹھایا اور کہا کہ مین ابھی جاکر قزاقون کو مع اُنکے نقابدار
سزا دیتا ہون اور اُن سب کو رہا کرتا ہون یہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہین اندر قلعہ کے گھس
جاونگا مرکب کو مہمیز کیا مرکب نقابدار کا مہمیز کرنا تھا کہ سیارہ ثانی اُسی صورت سے پائے شاطری
مارکر آگے نقابدار کے چلا اس قصد سے کہ مین جاکر وہان کی حالت دیکھون کہ قزاق ان سب کے ساتھ
کیونکر پیش آئے اُدھر اُن دونون نقابدارون نے بھی اپنے اپنے مرکب طرف قلعہ کے مہمیز کیے
اور چلے وہان قلعہ مین فرمان تیار ہوچکا ہی اور سردار کو دیا جاچکا ہی اُسنے قصد چلنے کا کیا کہ سیارہ
ثانی در قلعہ پر پہونچا اور داخل قلعہ ہوا اُس مقام پر آیا کہ جہان یہ سب لوگ بیٹھے ہوئے تھے نقابدار کے
پاس سیارہ نے دیکھا کہ ایکطرف سردار اور تینون بادشاہ کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین مگر سب رہا
ہین ایکے تبھی جسم پر قید کا نام نہین ہی اور ہنس ہنس کر باتین کر رہے ہین اُنکے سامنے صدر مین وہ
نقابدار دنگل پر مثل شیر غران کے بیٹھا ہوا ہی اور سب قزاق گرد وپیش موجود ہین اور فولاد بھی
کرسی پر بیٹھا ہوا ہی یہ واقعہ دیکھکر سیارہ حیران ہوا کہ یہ لوگ کیونکر رہا ہوئے کیا اسکی اطاعت
کرکی جسپر سیارہ وہان پہونچا اور سب کی نگاہ بڑی غل ہوا کہ یہ کون ہی جو بدون اجازت کے اندر آیا
اب اُن سردارون و بادشاہون نے بھی پلٹ کر دیکھا اور نقابدار سبز پوش نے بھی زردمان تاجدار وغیرہ
اور اُسکے سردارون نے پہچانا کہ یہ تو وہ ہین جو کہ ہمارے آقا کے پردہ قاف سے آنے کی خبر لائے
تھے اور ہمارے ہمراہ تھے نقابدار سبز پوش نے جو دیکھا تو اپنے ملازمون سے کہا کہ یہ کون ہی جو یون
بے ادب یہان چلا آیا زردمان نے جو یہ کلام نقابدار کا سنا کہا کہ ای نقابدار اُنکے اسیری کا حکم نہ بھیجے
یہ ہمارے لشکر سے ہمارے پاس آئے ہین ہمارے حال کے دریافت کرنے کے لیے یہ سُنکے نقابدار
نے منع کیا اپنے ملازمون کو وہ رُک گئے ورنہ چلے ہی تھے کہ قید کرلین اُدھر سیارہ ثانی قریب
زردمان وزرنگار شاہ وغیرہ کے پہونچا اور جھک کر کان مین کہا کہ یہ کیا واقعہ گذرا اور تم کیونکر

رہا ہوئے زردمان نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ نقابدار نے ہماری دعوت کی ہے تم کیون آئے تمھارے آنے کا کیا سبب ہوا ہم تو آتے تھے مگر نقابدار نے روک لیا ہمنے تم سب کے اطمینان کے لیے فرمان لکھا تھا فلان سردار کو دیا تھا وہ لیکر آنا اُسنے قصد کیا تھا کہ تم آگے خراب تم جاکر سب کو مطمئن کر دینا سیارہ نے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ ہمارے آقا تمھارے رہا کرنے کو آتے ہین دیکھنا کیسی سزا اس نقابدار و قزاق و فولاد کو دیتے ہین تمام قلعہ خون سے لعل کر دینگے زردمان تاجدار زرنگار شاہ نے کہا کہ کہان ہین اور کب تشریف لائینگے کیونکر انکو اس حال سے آگاہی ہوئی سیارہ نے کہا کہ جب اس نقابدار نے اسیر کر لیا تو مین اُسوقت لشکر سے نکلکیا اور جاکر انکو اس حال سے آگاہ کیا وہ سنتے ہی فوراً روانہ ہوئے بھلا اب انکو تاب تھی کہ آنکے سردار و ہوا خواہ قید ہون اور وہ صبر کرین انکی رہائی کو نہ آئین اب اس نقابدار کو معلوم ہوگا زردمان تاجدار زرنگار شاہ وغیرہ یہ سنکے خوش ہو گئے اور کہنے لگے کہ تمکو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ ہم سب یہان ہین سیارہ نے سب حال انکا نقابدارون کو لیکر آنا اور لشکر مین جاکر وہ تقریر کرنا اور اہل لشکر سے معلوم ہونا کہ قلعہ مین ہین اپنا سب حال نقابداون سے بیان کرنا انکا ادھر کو روانہ ہونا اپنا اُنسے پہلے یہان آنا اس خیال سے کہ چلکر دریافت کرون اور دیکھون کہ کیا حالت ہے سب بیان کیا یہ سنتا تھا کہ زردمان تاجدار وغیرہ نے پلٹ کر دیکھا کہ آقا آتو گئے دیکھا کہ ابھی تو تین آئے سیارہ سے کہا کہ تم تو کہتے ہو کہ آقا تشریف لاتے ہین کہان ہین سیارہ نے کہا کہ مین نے یہ نہین کہا کہ چل چکے ہین مین عیار ہون پاے شاطری مار کر چلا آیا یہ باتین ہو رہین تھین کہ اُدھر نقابدار آکر قلعہ کو طے کر اس دربار کے قریب پہونچا کہ جہان یہ سب بیٹھے تھے کیونکہ اہل قلعہ سے دریافت کر لیا تھا کہ ہمارا آقا و نقابدار کہان ہے انھون نے کہا کہ وہ سامنے جو عمارت ہے وہان سب تشریف فرما ہین یہ مرکب کو ڈپٹ کر وہان آئے در ایوان پر ایک قزاق بیٹھا ہوا تھا اُسنے جو نقابدار کو دیکھا کہ یہ قصد رکھتا ہے کہ اندر مع مرکب کے جائے کہا کہ اے نقابدار مرکب سے اُترئے ہمکو اپنے نام سے آگاہ فرمائیے تاکہ ہم خبر کرین اجازت ملے تو جائیے نقابدار نے فرمایا کہ ہمکو اجازت کی ضرورت نہین ہے ہم بدون اجازت کے جائینگے اُسنے یہ قصد کیا تھا کہ کچھ جواب دون کہ دیکھا وہ نقابدار آپہونچے ادبیہ بڑ گیا اور کہنے لگا کہ آپ کو اختیار ہے مین منع نہین کرتا ہون اُدھر جو گئے ایک مرتبہ زردمان نے پلٹ کر دیکھا اور سیارہ سے کہا کہ ابھی تک آقا نہین آئے نقابدار سبز پوش نے زردمان سے کہا کہ تم پلٹ پلٹکر کیا بار بار دیکھتے ہو اُس شخص نے کیا تمسے کہا ہے کہ تم اُسکو سنکے بہت خوش ہو زردمان نے کہا کہ یہ خبر لائے ہین کہ تمھارے آقا آتے ہین تمھارے رہا کرنے کو جبکا مین نے آپ سے ذکر کیا ہے کہ ہم نقابداران قاف کے غلام مین ہم سبکے اسیری کی خبر پاکر تشریف لاتے ہین خوب ہوا آپ اسی مقام پر ٹھہر جائیے آپکے اور اُنکے فیصلہ ہو جائیگا یہ سنکے نقابدار نے جواب دیا کہ زہے میرے نصیب کہ وہ لوگ خود یہان تشریف لائے یہ میری کب لیاقت تھی مین تو خود اُنکی خدمت مین چلتا اور اپنی تقصیر آزمائی کرتا اُنھون نے کیون تکلیف کی یہ کہکر اپنے ملازمون کی طرف دیکھکر کہا کہ اُس قزاق کو جاکر منع کر دو کہ اگر نقابدار آئین تو نہ روکی جائین آنے دو ادھر سے ملازم نقابدار چلے تھے منع کرنے کو اور اُدھر تینون نقابدار اُس قزاق کو ڈانٹ کر اور مع مرکب کے اندر گئے ایک نقابدار کو بہت غصہ ہوا اور وہ سب سے آگے ہین مرکب کو چمکا کر صحن مین پہونچے دیکھا کہ ایک نقابدار دنگل پر بیٹھا ہوا ہے اور گرد اُسکے اور بہت سے لوگ ہین ایک بہت زبردست پہلوان قد اور

برابر اُسکے کرسی پر بیٹھا ہوا ہی اور زردمان تاجدار و تومان تاجدار اور اُسکے سردار کرسیون پر
بیٹھے ہوئے ہین اور دو بادشاہ اور اُنکے سردار بھی بیٹھے ہوئے ہین مگر سب رہا ہین اور اسی طرف
دیکھ رہے ہین جیسے یہ نقابدار صحن مین پہونچے اور سیارہ نے دیکھا کہا زردمان سے کہ لو آقا آگئے
ادھر نقابدار نے ان سبکو دیکھکر نعرہ کیا کہ او نقابدار سبز پوش قزاق یہ کیا تیری حرکت تھی کہ تو نے ہمارے
لشکر کے سردارون کو اسیر کیا کیا تو آگاہ نہ تھا کہ یہ سب ہمارے پاس جاتے ہین پس خیریت اسمین
ہی کہ آ ہماری اطاعت کر اور ہمکو اپنا آقا تصور کر ورنہ اس قلعہ کو خون سے لعل کر دونگا ایک کو زندہ نہ رکھونگا
تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تو ہمارے بہادرون کے لشکر کو لوٹے ہم لشکر مین نہ تھے ورنہ تجکو حال معلوم ہوتا
جیسے ہمنے خبر پائی ہم فوراً تیری سرکوبی کو آئے معلوم ہوتا ہی کہ تو نے ہمارے آنے کی خبر سن لی تھی کہ جو
اِن سبکو رہا کر دیا ہم سمجھے اس سبب سے رحم کرتے ہین کہ تو نے انکو رہا کر دیا ورنہ ضرور قتل کرتے بس خیریت
اسی مین ہی کہ اُٹھ اور رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہو اور ہماری رکاب کو بوسہ دے یہ جو نعرہ کیا اور
اُدھر سیارہ نے کہا کہ لو آقا آگئے سب نے صدائے نعرہ سُنکے پلٹکر دیکھا اور نقابدار سبز نے بھی
دیکھا کہ نقابدار سرخ پوش مع مرکب کے چلے آتے ہین زردمان تاجدار و زرنگار شاہ و تومان و خورشید
بھی ہین نقابدار سبز پوش تو سمجھ گیا مگر اور سب حیران ہوئے کہ یہ کون ہین اور یہ تو اس نقابدار سے بھی بہادر
اور زبردست معلوم ہوتے ہین کہ پرائے قلعہ مین گھس آئے اور ہمارے بادشاہون کی حمایت کرتے
ہین وہ انکو اپنا سردار کہتے ہین یہ کیا واقعہ ہی یہان آکر نے واقعے پیش آئے ایک نقابدار نے ہم سبکو
زیر کر لیا یہ اسیر حکومت جتاتے ہوئے آئے فولاد قزاق نے نقابدار سے کہا کہ حضور یہ کیا واقعہ ہی اور یہ
کون بے ادب ہی جو یون بے ادبانہ چلا آتا ہی اور کلمات بیہودہ بک رہا ہی مجکو اجازت فرمایئے کہ مین اسکو ادب
سکھا دون اور قزاق بھی تلوار کی دیکھنے لگے نقابدار سبز نے اشارہ کیا تم ٹھہر جاؤ تم مین سے
کوئی نہ بولے اور فولاد سے کہا کہ خاموش رہو وہ سب ساکت ہوگئے فولاد بھی خاموش ہو گیا ابھی یہ
سرخ پوش صحن مین تھا کہ سب نے دیکھا دو نقابدار سرخ پوش اور آگئے وہ بھی بہت برہم ہو کر پکارے
کہ او نقابدار سبز پوش قضا تو نہین آئی ہی ہمارے ہاتھون سے اُٹھ اور ہم سبکی اطاعت کر راوی بیان کرتا ہی
کہ جب زردمان و زرنگار و خورشید نے ان نقابدارون کو دیکھا سب کے سب کھڑے ہوگئے
ان بادشاہون کا کھڑا ہونا تھا کہ سب سردار کھڑے ہوگئے اُدھر وہ نقابدار سبز پوش مع اپنے سردارون
کے کھڑا ہوا اور ہاتھ جوڑکر یہ کہتا ہوا اُن نقابدارون کی طرف چلا کہ آیئے آیئے تشریف لایئے قدم
رنجہ فرمایئے اسقدر غصہ نہ فرمایئے یہ سب موجود ہین انسے دریافت فرمایئے کہ مین نے انکو کسی قسم کی
تکلیف نہین دی ہی یہ کہتا ہوا چلا اُدھر اُن نقابدارون نے جو نقابدار سبز پوش کو دیکھا ہر ایک کے دلمین
محبت پیدا ہوئی اور خون عزیزی نے جوش مارا ادھر زردمان و تومان و زرنگار و سیارہ و دیگر سردارون نے
یہ حال دیکھا اور فولاد و کل قزاق حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ یہ نقابدار اُن نقابدار کو دیکھکر اسقدر خائف
ہوا کہ ہاتھ باندھکر اور کلام عاجزانہ کرتا ہوا اُدھر کو جاتا ہی اُنھون نے کچھ بات بھی نہ کی تھی اور نہ کچھ کہا نہ سنا
صرف نعرہ کیا اسپر یہ حال ہوا اُدھر اُن نقابدارون نے جو دیکھا اور جوش محبت پیدا ہوا یہ حیران ہوئے کہ یہ کیا
سبب کہ اس نقابدار کو دیکھکر ہمارے دل مین اسکی محبت پیدا ہوئی اور ہر رگ پے مین خون عزیزی
جوش مارنے لگا یہی بات ہی یہ نقابدار یہ خیال کرتے ہوئے چلے جاتے ہین اُدھر سے وہ نقابدار چلا آتا
ہی جیسے نقابدار سبز پوش قریب اُن نقابدارون کے پہونچا سر کو جھکا دیا اور کہا کہ مجھسے خطا تو ہوئی معاف

فرمایئے یہ سر حاضر ہی قلم فرمایئے یہ سُنتا تھا کہ اُدھر دل مین جوش محبت پیدا ہوا دلمین خیال کیا کیا سبب ہی اس
نقابدار کو نقاب اُلٹکر دیکھنا چاہیے جیسے نقابدار نے سر جھکایا نقابدار سرخ پوش نے فوراً نقاب کو
اُلٹ دیا پردۂ نقاب سے ایک آفتاب طالع ہوا نقابدار نے دیکھا کہ ابر نقاب سے خورشید آسمان
جاہ جبقرانی نے طلوع کیا یعنے یہ نقابدار باوقار ہمارا سرور قلب ہی اور صبر دل ناصبور ہی یعنی سہراب
ثانی ہی جو کہ آہو کے عقب مین مرکب کو ڈالکر نکل گیا تھا پتہ نہ ملا تھا بہت تلاش کیا جسکے لیے کئی دن
سے بیقرار تھے یہ دیکھنا تھا کہ نقابدار سرخ پوش نے گلے سے لگا لیا اور کہا کہ ای فرزند یہ کیا حرکت
تھی ہم تمھارے لیے کئی دن سے بیقرار تھے اور سوار برائے تلاش روانہ کیے تمھارا پتہ نہ ملا لشکر
ہی اُس خداوند کریم کا کہ اُسنے تمسے ملاقات کرادی ہم بہت پریشان تھے کہ تم کہان چلے گئے ہو
خداوند کارساز نے بڑا اپنا فضل کیا کہ تم بموار نہ کیا اِن واقعات کو سُنکے بہت غصہ آیا تھا یہی
دل مین تھا کہ جیسے نقابدار کو دیکھنا ویسا کرنا بڑا فضل ہوا کہ تم اِس حرکت سے باز رہے یہ جوان سب
سردارون اور بادشاہون نے دیکھا کہ نقابدار سرخ پوش نے نقابدار سبز پوش کی نقاب اُلٹ دی
اور گلے سے لگا لیا جبکہ اُسنے سر کو جھکایا اُدھر اُن دونون نقابدارون نے بھی دیکھا اور پہچانا آگے
بڑھے اور قریب آکر کہا کہ ماشاء اللہ نس سہراب ثانی نے سلام کیا اور چاہا کہ قدمون کو چومون کہ
کہ اُن نقابدارون نے بھی سینہ سے لگایا اُدھر سیارہ نے زردمان تاجدار و زرنگار شاہ
خورشید سے کہا کہ تم اِس امر سے آگاہ ہوئے کہ یہ جوان کون ہی یہی روح تن نقابداران و سرور
قلب نقابداران زینت بارگاہ سلیمانی فرزند رستم ثانی سہراب ثانی ہی اسی جوان نے طلسم چہل
چراغ سلیمانی کو فتح کرکے باب وجیاو داد اکو رہا کیا ہی اور سب سامان شوکت مہیا کیا ہی اسی جوان
کو خداوند کریم کی طرف سے رشتہ صاحبقرانی مرحمت ہوا آجکی کل لشکر کا افسر ہی اور ہوگا مین جوان کے بُلانے
اور خبر کرنے کو گیا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ یہ شیر کئی دن سے غائب ہی ہرن کے عقب مین گیا تھا پھر نہیں
نہین آیا یہ نقابدار بہت پریشان تھے مگر تمھاری حالت سنکے اُدھر کو چلے آئے خداوند کریم نے یہان باہم
ملاقات کرادی معلوم ہوا کہ اِس شیر نے اُدھر اگر پہلے ان قزاقون کو زیر کیا اُسکے بعد تمھارے لشکر کو کا
اور تمھارے سردارون کو زیر کیا یہ سب باتین سیارہ نے چپکے سے زردمان سے کہین
وہ اور خوش ہوئے سیارہ نے پھر فولاد سے کہا کہ ای فولاد آگاہ ہو کہ یہ نقابدار جو کہ ان لوگون کو ہا
کرنے آتے تھے تمھارے نقابدار کے عزیز قریب ہین اور بزرگ ہین تم بھی قدم بوسی حاصل کرو
فولاد خود حیران ہے کہ یہ کیا امر ہی اُدھر سہراب ثانی اُن نقابدارون کو لیکر ایوان مین آیا اور
جاے صدر پر بٹھایا آپ بھی بیٹھا اور سب بیٹھے اُسوقت سہراب ثانی سے نقابدارون نے
دریافت کیا کہ ای فرزند نقاب پوشی اور اِس واقعہ کا کیا سبب ہوا سہراب ثانی نے جواب
دیا کہ سبب نقاب پوشی کا یہ ہوا اور اب مین بھی نقاب پوش رہونگا کہ جو مجکو دیکھتا ہی وہ یہ کہتا ہی
کہ تم خاندان حمزہ صاحبقران سے ہو بس اگر مین نقاب پوش نہونگا تو ہر ایک پہچان لیگا آپ کا
مطلب اور میرا منشا فوت ہو جائیگا اس سے بہتر ہی کہ مین بھی نقاب پوش ہون دوسرے قزاقون
کے لیے نقاب پوش ہوا تھا جب مجکو مخبرون نے خبر دی کہ ایک بہت بڑا لشکر خدا پرستونکا
آتا ہی مین نے فولاد سے کہا کہ چلو ہم تمکو قزاقی اور لوٹ کا تماشا دکھلادین کہ یون لوٹتے ہین
بس مین نے آکر اِس لشکر کو روکا دوسرے یہ بھی خیال مین آیا کہ کچھ تو شوکت نمائی ہو مین آپکا

لشکر نہ سمجھا تھا نہ مین نے یہ جانا تھا کہ یہ وہ لشکر ہی کہ جسکو آپ نے طلب کیا ہی ورنہ کبھی ایسی حرکت نہ کرتا جب مین مقابلہ مین پہونچا تو معلوم ہوا کہ یہ وہ لشکر ہی کہ جسکو طلب کیا تھا بس اب مقابلہ سے بدون مقابلہ کے واپس جانا مناسب نہ جانا مقابلہ کیا اور سبکو زیر کر لیا اس شرط کے ساتھ کہ اطاعت کرنا اور انکو یہان لاکر رہا کر دیا کہ آپ تشریف لائے یہ سب موجود ہین اور مین بھی حاضر ہون نقابداروں نے فرمایا کہ تمنے خوب کیا تم بیان کرو کہ یہان کیونکر پہنچے یہ لشکر بھی تو تمہارا ہی اور ہم بھی تمہارے ہین اب ہمارا زمانہ پیرانہ سالی کا ہی ہم قوت اور طاقت آزمائی کر چکے اب تمہاری شوکت کو دیکھکر خوش ہونگے ہم تو صرف برائے خدمت تمہارے ہمراہ ہین اور اگر تمہاری یہ رائے ہی کہ ہم نقاب پوش ہون تو بہتر ہی مگر نقاب یاقوت رنگ ہو تو اچھا ہی سہراب نے قبول کیا اور تمام واقعہ خواجہ نسیم کے ملنے کا اور اسکے مال کے دلانے کو ادھر آنے کا فولاد سے مقابلہ ہونے کا اور زیر کرنے کا بیان کیا نقابدار بہت خوش ہوئے سہراب ثانی نے فولاد سے کہا کہ آپ کے قدمون کو بوسہ دو یہ ہمارے بزرگ ہین اور ہم انھین کے ہمراہ پروۂ قاف سے یہان آئے ہین یہ ساری عزت و آبرو انھین سب صاحبون کی دی ہوئی ہی یہ سننا تھا کہ فولاد نے اٹھکر نقابدارون کے قدمون کو بوسہ دیا انھون نے دست شفقت پشت و سر پر رکھا اور سب قزاق آداب شاہی بجالائے ادھر سیارہ ثانی زردمان وغیرہ سے کہا کہ تم بھی اٹھکر قدم بوسی حاصل کرو یہ لوگ کھڑے ہوئے تھے قدم بوسی کے لیے آگے بڑھے اور چاہا کہ قدمون کو بوسہ دین نقابدارون نے زردمان وغیرہ کے سر کو سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ تمکو لازم ہی کہ ہمارے فرزند سہراب ثانی کی اطاعت کرو انھون نے عرض کیا کہ ہمکو قبول ہی اور ہمنے اقرار کیا تھا کہ ہم جنکے تابع فرمان ہین اگر انکو اب زیر فرمائیگا تو ہم اطاعت کرینگے اب یہ آپکے نور بصر راحت قلب و جگر ہوئے تو ہمکو اس امر کی از حد خوشی ہوئی کہ ہم تو اپنے آقا اور سرپرست کے ہاتھ سے زیر ہوئے کوئی مقام رنج و افسوس نہین ہی نقابدارون نے فرمایا کہ انکے قدمون کو بوسہ دو کہ یہی تمہارے لشکر کے مالک و افسر ہین اور یہی صاحبقران ہین زردمان وغیرہ نے چاہا کہ سہراب ثانی کے قدم چومین کہ سہراب ثانی نے اُن سبکو سینہ سے لگایا سب مہربانی سے پیش آئے وہ سب کے سب بہت خوش ہوئے سب سردارون سے کہا کہ تم لوگ بھی قدم بوسی حاصل کرو وہ سب بھی قدم بوس ہوئے جب یہ سب امر ہو چکے نقابدارون نے سہراب ثانی سے فرمایا کہ اب لشکر کو چلو کیونکہ ایسا نہو کہ مفرور کجکلاہ آجائے اور نہ ہمکو نہ پاکر لشکر کو پریشان کرے تو خرابی ہو سہراب ثانی نے جواب دیا کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے یہ کہکر فولاد سے کہا کہ سامان سفر کرو فولاد تو سامان سفر مین مصروف ہوا اور اپنا لشکر درست کرنے لگا زردمان وغیرہ نے عرض کیا کہ جب تک سامان سفر درست ہو حضور ہمارے لشکر مین چلین تاکہ ہم اپنے اہل لشکر کو اس حال سے آگاہ کرین کہ ہمنے ان نقابدارون کی اطاعت کی اور انکے ہمراہ جاکر اہل اسلام کی کمک کرینگے کیونکہ انکا بھی تو قصد اسی طرف کا ہی فرمایا کہ چلو بس زردمان تاجدار و زرنگار شاہ وغیرہ ان نقابدارون کو اپنے ہمراہ لیکر مع اپنے کل سردارون کے طرف اپنے لشکر کے چلے سہراب ثانی کے بھی مونہہ پر نقاب سبز پڑی تھی ادھر ہرکارون نے اہل لشکر زردمان وغیرہ کو خبر دی کہ خوش ہو تمہارے سردار رہا ہوئے اور بادشاہ اور ان نقابداروں اپنے ہمراہ لیکر آتے ہین وہ نقابدار بھی انکا فرزند نکلا جو نقابدار ہمارے آقا کی کمک کو آئے ہین سردارون

وبادشاہون

دیو بادشاہون نے اُن نقابدارون کی اطاعت قبول کرلی ہی اور خوشی خوشی انکو لیکر آتے ہین جمعے وغیرہ برپا کرو اور کل واقعہ بیان کیا اہل لشکر یہ خبر سنکے بہت خوش ہوئے اور فوراً ایک بارگاہ برپا کی اُدھر زردمان وغیرہ نقابدارون کو لیکر زیرکوہ آئے سہراب ثانی فولاد سے یہ کہکر چلے آئے کہ تم سبکو لیکر زیرکوہ آنا ہم اج ہی طرف اپنے مقام کے کوچ کرینگے جب زیرکوہ پہونچے دیکھا کہ کل لشکر زردمان جدا فروکش ہی اور ایک بارگاہ برپا ہی سب اہل لشکر نے اپنے بادشاہون اور سردارون ونقابدارون کو جو دیکھا آتے ہوئے استقبال کیا اور قواعد شاہی بجالائے زردمان وغیرہ نے اپنے اہل لشکر سے پکارکر کہا کہ ہمنے اُن نقابدارون کی اطاعت کی کیونکہ یہ بھی خدا پرست ہین اور ہم بھی انھون نے ہمپر احسان کیا ہی اور ہم احسان فراموش نہین ہین ہمنے اُسکے عوض مین اطاعت کی آپ ہمارے بادشاہ اور آقا ہین اور ہم آپ کے ادنی غلام ہین کبھی آپ کے حکم سے سرتابی نہ کرینگے نہ تم لوگ کرنا یہ نقابدار بڑے عالی خاندان ہین نقابداری کا سبب بھی انشاءاللہ تمپر ظاہر ہوجائیگا یہ سنکے کل اہل لشکر نے جوابدیا کہ ہمکو آپ کے حکم سے کوئی عذر وانکار نہین ہی ہم آپ کے تابع فرمان ہین جو آپ نے فرمایا وہ ہمنے قبول کیا اور جو آپکا فعل ہی وہ عمدہ ہی ہم بھلا اسمین دخل دیسکتے ہین ہماری کیا مجال فقط بادشاہ اہل لشکر سے سنکے نقابدارون کو لیکر بارگاہ مین آئے صحبت نخلیہ آراستہ کی اب اس مقام پر چند سردار مثل نقیل دلیر پرور حسام اژدرگر وتہمتن شیر سوار وزردمان تاجدار ولومان تاجدار وزرنگار شاہ وخورشید وسیارہ اور نقابدارون کے سوا کوئی نہ تھا ان بادشاہون نے عرض کیا کہ ہم امیدوار ہین کہ آپ ہمکو روے زیبا اپنا دکھادین تاکہ ہم زیارت کرلین یہ سننا تھا کہ اُن نقابدارون نے اپنے مونہہ سے نقاب اُٹھالی زرنگار شاہ وغیرہ نے شہریار کو پہچانا زردمان نے رستم ثانی کو ان شیرون کو دیکھکر ایرج نامدار کی طرف دیکھکر فرمایا کہ یہ ہم سب سے بزرگ ہین اور والد نامدار ہین پھر دوبارہ یہ لوگ اُٹھکر قدم بوس ہوئے سہراب ثانی کی بھی قدم بوسی کی شہریار وغیرہ نے پھر نقاب مونہہ پر ڈالی زردمان نے نذر پیش کی نقابدارون نے اشارہ کیا کہ سہراب ثانی کی خدمت مین پیش کرو کہ ہمارے آقا اور افسر ہین اُن سب نے سہراب کی خدمت مین نذر گذرانی جب اس سے فرصت پائی اور پھر سبکو اطمینان ہوگیا سب بہت خوش ہوئے رستم ثانی و شہریار نے سب اپنا اپنا واقعہ بیان کیا وہ سنکے بہت مسرور ہوئے سہراب ثانی نے فرمایا کہ لشکر کو تیاری کا حکم دیا جائے تاکہ اپنے مقام کی طرف کوچ کرین ان سب نے سرداروں کو حکم کرکے لشکر کی تیاری کا حکم دیا لشکر تیار ہونے لگا کہ اتنے عرصہ مین فولاد اپنے لشکر کو تیار کرکے حاضر ہوا یہان بھی لشکر تیار ہوچکا تھا پس قزاق کو ہراول لشکر کے طرف بیشہ مصروفیہ کے روانہ کیا اُسکے بعد زردمان وغیرہ کو تخت پر سوار کرکے سب نقابدار مرکبونپر سوار ہوئے گو زردمان وغیرہ نے عذر کیا جواب دیا کہ ہم لوگ تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین تمھاری حکومت تمکو مبارک رہے اُنکو پھر عذر کرنے کا موقع نہ ملا خلاصہ یہ کہ لشکر کو درست کرکے نقابدار طرف بیشہ مصروفیہ کے روانہ ہوئے کہان وہ سردار اور وہ مختصر لشکر سہراب ثانی وغیرہ کا اس انتظار مین تھا کہ ابھی تک نقابدار نہین تشریف لائے سب اسی فکر مین تھے اُدھر لشکر چل چکا تھا بعد قطع راہ کے قریب بیشہ مصروفیہ کے پہونچا سیارہ ثانی نے بڑھکر سردارون کو خبر کی کہ تمھارے آقا بصد شان وشوکت تشریف لائے ہین سہراب ثانی سے بھی ملاقات ہوئی وہ نقابدار سبز پوش کہ جسنے کل سرداران لشکر زردمان وغیرہ کو اسیر کرلیا تھا

مع بادشاہون کے اور مین خبر دینے آیا تھا اور آقا اسکی خبر پاکر نزاد نیے کو گئے تھے وہ شاہزادہ تھا یہ سُنکے خوش ہوئے سب فکر وتشویش دور ہوئی کہ نشان لشکر نمودار ہوئے آمد لشکر شروع ہوگئی سیارہ نے فولاد سے کہا کہ لشکر کو روک لو یہی مقام سگونت آقا کا ہی اب جو سب نے دیکھا تو ہزارون خیمے برپا ہین اور ایک بارگاہ نہایت پر تکلف برپا ہی بازار مین آراستہ ہین بس لشکر طلیعہ سے اترنے لگا یہان تک سب لشکر آکر پہونچا نقابدار قریب بارگاہ آکر اترے سردار استقبال کرنے لگے نقابدار داخل بارگاہ ہوئے اُدھر زرنگار شاہ وغیرہ کے لشکرون کے خیمے برپا ہونے لگے اور بارگاہین بھی فولاد نے اپنے خیمے برپا کیے اور سب خیمے برپا ہوگئے زردمان وغیرہ اپنے خیمون مین اترے نقابدار اپنے بارگاہ مین اور سب سردارانِ بادشاہون کے اپنے اپنے خیمے مین اترے فولاد اپنے خیمے مین اُترا کوسون تک لشکر کا پڑاو پڑا اب وہ حد جو کہ لشکر کی بنائی گئی تھی اُسی طور سے کل لشکر کے گرد بنائی گئی قریب آٹھ نو لاکھ کے یہ لشکر تھا بڑا اجماو ہوگیا نقابدارون نے اُسدن دربار نہ کیا کیونکہ شام ہوگئی تھی آتے مین اب سب لشکر ایک ہوگئے ہین زردمان تاجدار وغیرہ عجائبات قاف دیکھکر سب حیران ہوئے اور شان وشوکت دیکھکر بہت خوش ہوئے اور یہ اپنے دل مین خیال کرنے لگے کہ یہ لوگ واقعی بڑے صاحب اقبال ہین کہ یکہ وتنہا فقیر ہوکر اپنے لشکر سے نکلے تھے اور یہ سامان بہم پہونچا لیا بھلا انسے کون مقابلہ کرسکتا ہی اور اہل لشکر ان بادشاہون کے باہم کہہ رہے تھے کہ یہ نقابدار بڑے صاحب اقبال اور صاحب حشمت ہین وہ سامان اور شوکت بہم کی ہی کہ جو کہ ہمنے کبھی خواب مین بھی نہین دیکھے انکی اطاعت اور فرمانبرداری مین ضرور عزت وتوقیر ہی اور یہ قدردان بھی ہین سب خوش ہین چونکہ رات ہوگئی تھی ہر ایک اپنے اپنے مقام پر براحت وآرام خواب مین مصروف ہوا لشکر مین روشنی ہوگئی طلایہ پھرنے لگا اُدھر نقابدارون مین باہم صلاح ہوئی کہ زردمان کو بادشاہ لشکر کرنا چاہیے کیونکہ لشکر مین بادشاہ کے ہونے کی بہت ضرورت ہوتی ہی بدون بادشاہ کے لشکر بیکار ہی بادشاہ کے ہونے سے لشکر کی شان وشوکت اور ہوجاتی ہی اور بادشاہ نہونے سے کوئی شوکت نہین ہوتی ہی بس زردمان کو بادشاہ لشکر کرین کیونکہ وہ سب سے پہلے دین اسلام سے مشرف ہوا ہی سب نے کہا کہ یہ راے بہت خوب ہی جبت راے قرار پاچکی ہر ایک نقابدار اپنے خیمۂ خاص مین جاکر آرام پذیر ہوا سہراب ثانی جو اپنے خیمہ مین گئے یاد ملکہ مہ پارہ سیمتن مین بیقرار ہوئے تڑپنے لگے شعر عاشقانہ پڑھنے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ وہ رات شاہزادے نے اُسی بیقراری مین بسر کی کہ سحر ہوئی نماز سے فراغت کرکے لباس سے آراستہ ہوکر طرف بارگاہ کے چلے ادھر سب سردار نقابدارون کے اور فولاد وزردمان و زرنگار شاہ وغیرہ مع اپنے کل سردارون وسپہ سالارون کے نماز وغیرہ سے فراغت کرکے حاضر بارگاہ ہوئے کہ نقابدار چارون آکر پہونچے بس سب کو علے قدر مرتبہ جگہ مرحمت فرمائی سیکڑون کرسیان دو تنگل سردارون سے مملو ہوگئے اب دربار خوب طریقہ سے آراستہ ہوا یہ تینون بادشاہ نیم تختون پر سلام کرکے بیٹھ گئے سب سردار بھی بموجب حکم سلام کرکے بیٹھے نقابدار اپنے اپنے دنگلون پر جلوہ فرما ہوئے اُسی طریقہ سے کہ سہراب ثانی کو سب سے بالادست بٹھایا اب چپ راست بیٹھے اس دربار کی کیا شان وشوکت بیان کیجاے جب دربار آراستہ ہوچکا سہراب ثانی نے فرمایا کہ ذرا پردے بارگاہ کے اُٹھا دئے جائین ہم سیر صحرا کرینگے راوی بیان کرتا ہی

عہدہ درگہ سالاری فولاد آہن خوار کو مرحمت ہوا بس یہ داروغہ بارگاہ جیل چراغ سلیمانی مقرر کیا
گیا ہی ماتحت ہی اُن سب کا جو کہ اُسکے منتظم ہین اور قاف سے آئے ہین دربارگاہ پر آلات حرب و ضرب
سے آراستہ مثل شیر غران کے بیٹھا ہوا ہی بموجب حکم بارگاہ کے پردے اُٹھا دئے گئے سب بارگاہ مین بیٹھے
ہوئے صحرا کی سیر کر رہے ہین کہ یکایک صحرا سے گرد و غبار کا تتق بلند ہوا کہ جسنے سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا
روے آفتاب پوشیدہ ہوگیا اُس گرد کو بلند دیکھکر نقابدارون نے اپنے عیار نقابدار سے فرمایا کہ
خبر تو منگاؤ کہ یہ گرد کیسے بلند ہوئی ہی فوراً عیار نے ہرکارے برائے خبر روانہ کیے وہ ہرکارے بہت
جلد طرف گرد کے روانہ ہوے اور داخل گرد ہوکر دیکھا کہ ایک لشکر کثیر چلا آتا ہی نشانہاے لشکر کے
پھاوڑے پر تصویر آفتاب بنی ہوئی ہے اور آفتاب دربیس کی تعریف تحریر ہے یہ دیکھکر اُن ہرکارون نے اصل
سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر مصروف کجکلاہ کا ہی شہر مصروفیہ سے آتا ہی برائے گوشمالی
اُن لوگون کے جو کہ دشت مصروفیہ مین اُترے ہوئے ہین مصروف کجکلاہ مع اپنے بھائی اور تینون فرزندون
اور سردارون اور نو لاکھ سپاہ کے آتا ہی یہ وہی لشکر ہی اور مصروف دیوانہ بھی آتا ہی جسپر ہمارے
بادشاہ کو بھروسہ ہی وہ بھی اگر ان سبکو گوشمالی دیگا یہ دریافت کرکے وہ ہرکارے واپس آئے
اور داخل بارگاہ ہوکر قواعد شاہی بجالاکر عرض کیا کہ یہ گرد جو بلند ہوئی ہی یہ آمد لشکر مصروف کجکلاہ
کی ہی کہ وہ مع اپنے بھائی صفدر کجکلاہ اور اپنے تینون فرزندون اور کل سردارون اور نو لاکھ
سپاہ کے آپکے مقابلہ کے لیے آیا ہی اور خبر ہی کہ دیوانہ بھی آتا ہوگا یہ اُسکے لشکر کی آمد کی گرد ہی
یہ سُنکے نقابدارون نے فرمایا کہ خوب ہوا کہ آگیا ورنہ ہم خود اُس طرف کا قصد کرنے والے تھے
اب خود آیا ہی اسی مقام پر تصفیہ ہوجائیگا اپنے کردار کی سزا اکیبار مین پائیگا یہ فرماکر فرمایا کہ
چلو حد لشکر پر کھڑے ہوکر آمد لشکر آفتاب پرستان دیکھین سب نے عرض کیا کہ جو مرضی مبارک نقابدار
یہ فرماکر اُٹھ کھڑے ہوئے اُنکا اُٹھنا تھا کہ سب اہل دربار کھڑے ہوگئے نقابدار بیرون بارگاہ آئے
مع کل اہل دربار کے حد لشکر پر آکر کھڑے ہوئے کہ وہ گرد قریب اُس صحرا کے آکر شق ہوئی دامن
گرد شگافتہ ہوا اُس سے نو سو نشان نو لاکھ سپاہ کے آثار ظاہر ہوئے اور قریب اُس صحرا کے
میدان جنگ کو چھوڑکر ایک طرف صف بستہ ہوئے کہ آمد جلوس سواری کی شروع ہوئی جب جلوس
سواری نجمی آچکا اب آمد لشکر شروع ہوئی ہزارون ولاکھون سوار و پیادے آکر قائم ہوئے
دیکھا کہ قلب لشکر مین ایک بادشاہ تخت پر سوار اور برابر اُسکے مین نیم تختون پر تین بادشاہ تاج سرون پر رکھے
ہوئے گرد و پیش افسران سپاہ و سرداران فوج مرکبون پر حربہ بضرب سے آراستہ چلے آتے ہین اور
وہ جوان سیتے حضور کجکلاہ جو کہ برائے تقریر آیا تھا ایک مرکب پری پیکر پر سوار ہمراہ ہی عقب مین
کل سپاہ ہی کہ وہ لشکر آکر ٹھہرا بادشاہ نے لشکر اُترنے کا حکم دیا اب جو دشت مصروفیہ کیطرف دیکھا تو تمام
دشت کو لشکر سے بھرا ہوا پایا اور دیکھا کہ چار نقابدار اور ہین بادشاہ اور بہت سے سردار حد لشکر پر
کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہین ہمارے لشکر کی آمد کو اور اسقدر خیمے و بارگاہین برپا ہین کہ جسکی حد و
انتہا نہین ہی اور بہت بڑا لشکر کثیر اُترا ہوا ہی یہ دیکھکر مصروف کجکلاہ نے حضور کجکلاہ اپنے
فرزند سے کہا کہ اے فرزند تم تو کہتے تھے کہ مختصر لشکر ہی یہ لشکر تو بہت بڑا معلوم ہوتا ہی اور نہی نقابدار
ہین جو کہ حد پر کھڑے ہوئے ہین حضور کجکلاہ نے جواب دیا کہ مین خود حیران ہون کہ یہ لشکر
کہان سے آگیا آپ کے سر کی قسم جب مین آیا تھا تو لشکر کچھ بھی نہ تھا اتنے عرصہ مین نہ معلوم

کیونکر بہم ہوگیا ای حضور آپ کو خوف کیا ہی سب ہمارے شکار ہین مصروف نے جواب دیا کہ کچھ پروا
نہین ہی دیوانہ ان سب کو تہ تیغ کریگا یہ جانے کہان ہین واقعی یہ کیا یہ ساحر معلوم ہوتے ہین انھون نے
یہ لشکر سحر کرکے بہم کیا ہی کوئی جاکر خبر لائے یہ کہ حکم پاکر ہرکارے فوراً طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے
یہان مصروف کجکلاہ نے لشکر کے اُترنے کا حکم فرمایا اور بارگاہین برپا کرنے کا حکم دیا فوراً لشکر
اُترنے لگا خیمے برپا ہونے لگے اور بارگاہین بھی بازار کرین آراستہ ہونے لگین تھوڑے عرصہ مین سب
لشکر اُترا پڑا و ہوا بادشاہ مع سردارون کے بارگاہ مین آکر بیٹھا دربار آراستہ ہوا اپنے فرزندون
اور بھائی سے کہا کہ دیوانہ آجائے تو طبل جنگ بجواؤن جب مصروف کجکلاہ کا لشکر اُتر چکا
نقابدار تماشا لشکر کی آمد کا دیکھکر بارگاہ مین تشریف لائے یہان بھی دربار آراستہ ہوا نقابدار نے
نے فرمایا کہ مصروف کجکلاہ اپنے نزدیک ہمارے مقابلہ کے لیے بہت لشکر لیکر آیا ہی یہان اُس
لشکر مین کوئی جوان ایسا نظر نہین آتا کہ جو لائق مقابلہ ہو نہ لشکر نگاہون مین سما ہی خیر آیا ہی تو معلوم ہوجائیگا
جب مقابلہ ہوگا سب اہل لشکر بھاگتے ہوئے نظر آئینگے جب یہان کے بہادرون کی تلوارین بلند
ہونگی سب اہل دربار عرض کررہے ہین کہ اگر خداوند کریم نے اپنا فضل کیا تو حضور ملاحظہ فرمالین گے
کہ ہم جان نثار کیونکر کفارون کو قتل کرتے ہین اور اُنکے خون سے ہاتھ بھرتے ہین یہان یہ تقریر
ہورہی تھی اُدھر وہ ہرکارے داخل لشکر اسلام ہوئے حال دریافت کیا کہ کل تک تو یہان یہ لشکر نہ تھا
صرف تھوڑا سا لشکر تھا آج یہ لشکر کہان سے آگیا ان لوگون نے کل حال بیان کیا کہ ہم برائے مدد
اہل اسلام جاتے تھے کہ ایک نقابدار نے ہمارے بادشاہ اور سردارون کو راہ مین روکا اور
زیر کیا یہ نقابدار ہماری خبر اسیر ہونے کی پاکر برائے کمک گئے وہ نقابدار آپکا فرزند نکلا سب کو
چھوڑ دیا ہمارے بادشاہون نے اطاعت کی چونکہ ہم بھی خدا پرست تھے ہماری آنکی اک جائی ہوئی
یہ وہی لشکر ہی ہرکارے یہ خبر دریافت کرکے اپنے لشکر مین آئے اور فوراً داخل بارگاہ
مصروف کجکلاہ کو سب حال سے آگاہ کیا جو کہ دریافت کیا تھا مصروف نے اپنے بھائی اور فرزندون اہل دربار سے کہا
کہ یہ نقابدار مجکو بڑے صاحب اقبال معلوم ہوتے ہین کہ لشکر انکو بدون مشقت کے مل گیا واقعی
انکے صاحب اقبال ہونے مین شک نہین ہی سب نے عرض کیا کہ آپکے اقبال و مرتبہ کے آگے
انکا اقبال کچھ کام نہ دیگا ملاحظہ فرمالیجیے گا مصروف کجکلاہ نے کہا کہ ابھی تک دیوانہ نہین آیا کیا کیا
جاے حضور کجکلاہ و منصور کجکلاہ و جمہور کجکلاہ و صفدر کجکلاہ و دیگر سرداروں نے
مصروف کجکلاہ سے عرض کیا کہ آپ طبل جنگ بجوائیے ہم غلامان سرکار مقابلہ کرینگے اور ان
سب کو قتل کرینگے دیوانہ نہین آیا نہ آئے کیا ہم سب دیوانے کے بھروسہ پر سلطنت کرتے ہین
اپنے قوت بازو و اپنی زور و طاقت پر بھروسہ رکھتے ہین اگر دیوانہ نہ آئے تو ہم حریف سے مقابلہ
نہ کرین اور مغلوب ہوجائین یہ ممکن نہین ہی چاہے دیوانہ آئے چاہے نہ آئے ہم مقابلہ کرینگے آپ
طبل جنگ بجوائیے مصروف کجکلاہ نے کہا کہ مجکو تو بھروسہ دیوانہ پر ہی اور اُسیکے بھروسہ مین تو
حکومت کرتا ہون میرا سارا دارومدار دیوانہ پر ہی اگر وہ نہ آئے تو ضرور مین مقابلہ نہ کرون اور حریف
کی اطاعت کرون اگر تم سب کی یہ رائے ہی اور مجکو اپنی ذات پر بھروسہ ہی تو مین طبل جنگ بجواتا ہون
مقابلہ کرنا سب نے جواب دیا کہ آپ ضرور طبل جنگ بجوائین ہم مقابلہ کرینگے مصروف کجکلاہ نے
کہا کہ اگر آپ لوگون کی رائے اور مرضی ہو تو مین ان لوگون کو نامہ لکھکر پھر آگاہ کرون گو ایک مرتبہ

کوتوال اور اپنے فرزند کو روانہ کرکے اور بہت کچھ پند و نصیحت کر چکا ہون وہ لوگ یہان کے جانے سے
انکار کر چکے اور کہ چکے ہین کہ ہم مقابلہ کرینگے اور ان ملکون کو اسلام آباد کرینگے مگر تحریری گفتگو زبانی
گفتگو سے اچھی ہوتی ہی سندر رہے سب نے جواب دیا کہ مناسب ہی اسوقت مصروف کجکلاہ نے
دبیر سے کہا کہ ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کرو بنام نقابداران کہ آپ لوگ آگاہ ہون کہ ہمنے کوتوال کو
پہلے آپ کے پاس روانہ کیا اور آپ سے کہلا بھیجا کہ آپ یہان سے اور کسی طرف چلے جائین کہین ایسا نہو
کہ دیوانہ آپ کے آنے کی خبر پاکر آپڑے اور آپ کو لوٹ لے اور اذیت دے آپ نے کچھ نہ سنا
بلکہ یہ جواب دیا کہ ہم ان ملکون کو اسلام آباد کرینگے یہ سنکے ہمنے پھر اپنے فرزند حضور کجکلاہ کو روانہ کیا اور
وہ ہی کہلا بھیجا آپ نے وہی جواب دیا جسپر ہم لشکر برائے مقابلہ آئے ہین اب ہم پھر آپکو تحریر کرتے
ہین کہ اسی مین بہتری ہی اور اچھا ہی کہ آپ یہان سے تشریف لیجائین اور کسی طرف اور ان خیالون سے
باز آئین کہ ہم ان ملکو ملکوا اسلام آباد کرینگے ورنہ اس دیوانہ کے ہاتھ سے اپنی جان بچائین ورنہ بڑی خرابی ہوگی
گو ہم لوگ زحمت کرکے آئے ہین اور لشکر لائے ہین مگر ہمکو اسکا کچھ خیال نہین ہی آپ لوگون کے جان و مال کا
بہت خیال ہی اور یہ امر بہت مشکل ہی کہ یہ ملک اسلام آباد نہون بس مناسب یہ ہی کہ ابھی دیوانہ نہین
آیا ہی آپ چلے جائین تو بہتر ہوگا اپنے کو زحمت مین نہ ڈالین آیندہ آپ کو اختیار ہی اطلاعاً تحریر کیا
یہ مضمون مصروف کجکلاہ نے دبیر سے لکھوا کر اسپر اپنی مہر کرکے ایک سوار کے ہاتھ روانہ کیا کہ جسکا
نام ہریر مصروفیہ تھا اور کہا کہ جواب لاؤ وہ سردار نامہ لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا یہان
لشکر کفار مین ہر کارے بصورت مبدل موجود تھے یہ خبر پاکر اور نامہ ہریر کو ادھر روانہ ہوتے
جب قریب پہونچے تو خوب سیر کی اور بازارین دوکانین راستہ دیکھکر لشکر مین آئے داخل بارگاہ
ہوکر زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیا اور دعا و ثنا کرکے عرض کیا کہ مصروف کجکلاہ نے
بخدمت حضور نامہ روانہ کیا ہی ہریر مصروفیہ ایک سردار ہی وہ نامہ لیکر آیا ہی نقابدارون نے فرمایا
کہ آنے دو اور فولاد کو حکم بھیجا کہ جب نامہ بر آئے تو اندر آنے دینا یہان دربار خوب آراستہ ہی کہ
ہریر مصروفیہ سب دارا طے کرکے اور سیر لشکر کرتا ہوا دربارگاہ پر پہونچا اور فولاد سے کہا کہ خبر کرو
کہ ایک نامہ بر مصروف کجکلاہ کا نامہ لیکر آیا ہی فولاد نے کہا کہ یہان پہلے ہی خبر ہو چکی ہی اجازت
ہی جاؤ وہ نامہ بر پردہ اٹھا کر اندر گیا اب جو دیکھا تو وہ نیرنگ قاف دیکھے کہ خواص جانے تھے یہانتک
ایوان مین پہونچا وہ دربار آراستہ پایا اور دیکھا کہ ہزارون شیر غران کرسیون و نگینون
بیٹھے ہوئے ہین دربار مثل دربار شاہان جلیل کے آراستہ ہی نامہ بر نے سبکو درجہ بدرجہ سلام کیا
کرسی بیٹھنے کو مرحمت ہوئی سلام کرکے بیٹھا دریافت کیا نقابداروں نے کہ تم کدھر سے آئے ہو
جواب دیا کہ نامہ لیکر اپنے بادشاہ کا آیا ہون کہا کہ نامہ لاؤ اسنے کمر سے نامہ نکال کر پیش کیا
نقابدار نے نامہ لیکر دبیر کو دیا دبیر نے نامہ لیکر پڑھا اور نقابدار و سب اہل دربار مضمون نامہ سے آگاہ
ہوئے نقابدارون نے دبیر سے کہا کہ نامہ کی پشت پر لکھدو کہ ہمکو مقابلہ منظور ہی اور یہان سے
جانا منظور نہین ہی ہم ضرور ان ملکون کو اسلام آباد کرینگے اور وہ دیوانہ کیا حقیقت رکھتا ہی کہ ہمکو
سزا دیگا اس تقریر کو بھیجا اور تحریر بھیجا سے کچھ فائدہ نہین ہی اور دیر ہوتی ہی تم آگئے ورنہ ہم خود لشکر لیکر
آتے اور ان ملکونکو اسلام آباد کرتے تمکو لازم یہ ہی کہ مع اپنے اہل لشکر و سردارون کے آکر ہماری
اطاعت کرو اور دین اسلام قبول کرو ورنہ پچھتاوگے آیندہ تمکو اختیار ہی زیادہ کیا تحریر کیا جائے

یہ لکھوا کر اُس مہر کو دیا وہ سلام کر کے کرسی پر سے اُٹھ کر بیرون بارگاہ آیا اور اپنے مرکب پر سوار ہو کر لشکر اسلام کو طے کر کے اپنے لشکر مین آیا داخل بارگاہ ہو کر بادشاہ کو جواب نامہ دیا اور خود اپنی کرسی پر بیٹھ گیا مصروف کجکلاہ نے دبیر کو دیا اُسنے پڑھا جب یہ معلوم ہوا کہ اُنکو سوائے جنگ و پیکار کے دوسری بات منظور نہین ہی مصروف نے سرداروں و فرزندون کی طرف دیکھا کہ طبل جنگ بجے اُنین ہم مقابلہ کرینگے مصروف نے اُنکا ایما اور منشا پاکر حکم دیا کہ طبل جنگ ہمارے لشکر مین بجے صبح کو ہم ان خدا پرستون سے نکل کر مقابلہ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ نقارہ پر چوب پڑی تمام اہل لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ طبل جنگ بجا صبح کو مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ مین مصروف ہوئے آلات حرب و ضرب کو درست کرنے لگے اُدھر سے کارون نے جاکر نقابدارون کو خبر دی کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہی اُسکا قصد ہی کہ صبح کو نکلکر میدان جنگ مین غلامان حضور سے مقابلہ کرین باقی خیریت ہی خبر سنکے نقابدارون نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس رزمی بجے ہم کل میدان جنگ مین جاکر ان کافرون کو سزا دینگے اور خدا پرست کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ سیارہ ثانی نے نقارخانہ مین آکر طبل جہل چراغ سلیمانی پر چوٹ لگائی صدائے طبل مثل طبل سکندری بلند ہوئی یہان بھی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ صبح کو کفار سے مقابلہ ہوگا یہان بھی سامان جنگ و پیکار ہونے لگا نقابدارون نے دربار برخاست کیا اور ہمراہیون نے آداب بجالائے اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے زردمان جدا وغیرہ اپنی اپنی بارگاہ مین آئے سردارون کو سامان جنگ کا حکم دیا نقابدار اپنے خیمے مین آکر بیٹھے اُدھر مصروف کجکلاہ نے ہنربر سے نقابدارون کے لشکر اور دربار کا حال پوچھا اُسنے سب حال بیان کیا جو کچھ دیکھا تھا بعد اس دریافت کرنے کے مصروف کجکلاہ نے بھی دربار برخاست کیا سب سردار اور فرزند کجکلاہ آکر سامان جنگ کرنے لگے وہ دن دونون لشکرون کو سامان جنگ مین گذرا شب ہوئی سب مصروف سامان جنگ مین رہے طبل جنگ بیدرنگ بجا کیا طلائہ دونون طرف پھرنے لگا صدائے حاضرباش و ناظرباش و بیدارباش کی بلند ہوئی وہ شب از بسکہ سامان مین بسر ہوئی سحر ہوئی نور سحری نے ظاہر ہو کر تمام عالم کو روشن کیا ماہتاب مع ستارون کے مغرب مین پنہان ہو گیا خورشید خاور نے ظہور کیا تمام عالم کو نور سے معمور کیا طائر زمزمہ سنجی کرنے لگے نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے گل لالہ و صنوبر شگفتہ ہو کر خوشبو دینے لگے لشکر اسلام مین صدائے اذان بلند ہوئی سب نے بیدار ہو کر نماز سحر سے فراغت کر کے آلات حرب و ضرب سے اپنے کو درست کیا در دولت پر آکر حاضر ہوئے نقابدار بھی برآمد ہوئے سب کا مجرا و سلام ہوا بعد سلام و مجرے کے مرکبون پر سوار ہو کر سرداردن و کل اہل لشکر کو لشکر میدان کی طرف روانہ ہوئے اُدھر سے مصروف شاہ و اُسکے کل سردار و کل لشکر برستش آفتاب تابان سے فراغت کر کے مسلح و مکمل ہو کر طرف جنگاہ کے چلے ادھر یہ آکر پہونچے اُدھر لشکر اسلام صف آرا ہونے لگا صفین دونون لشکرون کی آراستہ ہو گئین نقابدارون نے سہراب ثانی کو بمرتبہ صاحبقرانی عالیس قدم آگے لشکر کے زیر سایہ علم چہل چراغی کھڑا کیا سب صفین درست ہو گئین جب لشکر کفار مین بھی صف بندی ہو چکی نقیبون نے نکلکر نقابت کی گرگینون نے کرکا کہا مذمت دنیا کی بیان کی نقیب نقابت کر کے اپنے لشکر مین آئے جب نقیب داخل لشکر ہوئے اُسوقت ہنرمرنیزہ باز مصروف کجکلاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور مرا یاد دکھا کر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے ایک سردار نقابدارون سے

اجازت لیکر میدان مین آیا ہزبر سے مقابلہ کیا وہ سردار گمنام اہل اسلام ہاتھ سے ہزبر کے مارا گیا اور
ایک سردار نکلا وہ بھی درجہ شہادت پر فائز ہوا دو سردار جو اہل اسلام کے ہزبر کے ہاتھ سے مارے
گئے تقبل دلپرور اپنے بادشاہ اور نقابدارون سے اجازت لیکر آیا ہزبر سے مقابلہ کیا اسکے ہاتھ
سے مارا گیا اور کئی سردار کفار کے لشکر سے نکلے وہ سب مارے گئے اور اسیر ہوئے یہ رنگ جو اہل
اسلام کی جنگ کا مصروف نے دیکھا حضور کجکلاہ اور اپنے بھائی صفدر کجکلاہ سے کہا
کہ تمنے دیکھا کہ کیونکر یہ لوگ ہمارے سردارون پر غالب آئے اگر یہی رنگ جنگ رہا تو تمام لشکر کا
خاتمہ ہوجائیگا اُدھر کے دو مارے گئے ادھر کے ایک نے دس قتل کیے اور پانچ اسیر ہوئے دو پہر
دن باقی ہی یہ تقریر مصروف کی سنکے صفدر نے اپنے مرکب کو صف سے نکالا اور میدان کا قصد
کیا اپنے بھائی سے اجازت لیکر میدان مین آیا تقبل سے مقابلہ کیا تقبل کا اسکے ہاتھ سے مجروح
ہونا تھا کہ حسام اثر در گیرا اجازت لیکر آیا خوب لڑا وہ بھی صفدر کے ہاتھ سے مجروح ہوا
خود خورشید نقابدارون سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور مقابلہ کیا یہ بھی مجروح ہوا اب
اُن نقابدارون مین سے ایک نقابدار نے مرکب کو مہمیز کیا اور دونون نقابدارون سے اجازت
لیکر میدان مین آیا صفدر سے مقابلہ کیا نگاہ ران ہوا مرکب صفدر کا ساتھ قدم نہ سہا ہوا
اور مرکب نقابدار کا ایک قدم صفدر سے برہم ہوکر نیزہ مارا نقابدار نے صفدر کا نیزہ ہوا مین کیا
اُسنے گرز مارا گرز کو گرز پر روکا اور رد کیا اب باہم تلوار چلنے لگی نقابدار نے اُسکے وار کو رد کرکے
ہی ایک مقام پر موقع پاکر قبضہ تلوار پر قبضہ کرلیا اور قصد کیا کہ تلوار چھین لون صفدر نے بھی بہت
زور کیا اسی کشمکش مین نقابدار نے کمر زنجیر مین صفدر کے ہاتھ ڈالدیا اور زور کیا صفدر بھی
لپٹ پڑا مرکبون پر زور ہونے لگے آخر کو دونون مرکبون پر سے کود کے کشتی ہونے لگی
نقابدار نے پھر پھر کے کشتی مین زیر کیا اور مشکین باندھ لین چونکہ شام ہوگئی تھی اور مصروف
کجکلاہ کو بھائی کا زیر ہونا بہت ناگوار ہوا اور بڑا صدمہ ہوا طبل بازگشت بجوادیا نقابدار
اُس نقابدار پر زر نثار کرتے ہوئے مع لشکر کے فرودگاہ پر واپس آئے صفدر کو اسیر کیا
دربار آراستہ ہوا مصروف مضمحل در بخور اپنی فرودگاہ پر واپس آیا لشکر نے لشکر کھولا مصروف نے
دربار کیا اہل دربار و فرزندون سے کہا کہ تمنے واقعہ دیکھا یہ لوگ بدون دیوانہ کے زیر
نہونگے حضور کجکلاہ وغیرہ نے کہا کہ طبل جنگ بجوائیے ہم مقابلہ کرینگے عمون جان کا عوض
لینگے مصروف نے ان سب کی راے سے طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا
رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا سامان جنگ ہوا کیا رات تمام کہوئی صبح کو دونون
لشکر آکر صف آرا ہوئے لشکر کفار سے خمہور کجکلاہ اپنے باپ سے اجازت لیکر آیا آج لشکر
زرنگار شاہ کے کئی گمنام سردار زخمی و مجروح و شہید ہوے زرنگار شاہ نے خود نکلکر مقابلہ
کیا وہ بھی مجروح ہوا آج دوسرا نقابدار میدان مین اجازت لیکر آیا نگاہ ران ہوا خمہور کے مرکب کو
گرد برد کردیا نیزہ ہوائی کیا تلوار کی نوبت آئی آخر کار مرکبون پر سے اُتر کر کشتی لڑنے لگے سہ پہر
سے کہ قریب نقابدار نے خمہور کو کشتی مین زیر کیا اور باندھکر عیار کے حوالے کیا یہ حال دیکھکر
مصروف کو صدمہ ہوا طبل بازگشت بجوادیا دونون لشکر فرودگاہ پر واپس آئے گھون گھون دونون حریف
آراستہ ہوا مصروف نے بصلاح فرزندان خود پھر طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی کوس حربی بجا

رات بھر دونون لشکرون مین سامان جنگ ہوا کیا اور طبل بجا کیا یہان تک کہ سحر ہوئی دونون لشکر میدان
مین آکر صف آرا ہوئے نقیبون نے نقابت کی بعد صف آرائی و نقابت کے منصور بحکلاہ
باپ سے اجازت لیکر میدان مین آیا اہل اسلام کے لشکر سے ہم نبرد طلب کیا آج لشکر خورشید
سے کیی سردار مجروح ہوئے اور شہید ہوئے آج تیسرا نقابدار میدان مین آیا اور
آکر منصور سے ہم تگاور ہوا منصور کے مرکب کو گرد برد کر دیا منصور نے مرکب سنبھال کر
نقابدار پر نیزہ کا وار کیا نقابدار نے نیزہ ہوائی کیا اسنے تلوار کا وار کیا تلوار کے وار کو سپر پر
رد کر کے اپنا وار کیا اسنے بھی خالی دیا اپکے جو وار کیا نقابدار نے اسکی کلائی پر ہاتھ
ڈالدیا وہ بھی لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی انجام کار نقابدار نے منصور کو بھی زیر کیا اور شکین
باندھکر عیار کے حوالے کیا چونکہ منصور جوزیر ہوا مصروف بحکلاہ کو بڑا صدمہ ہوا اسی
رنج و صدمہ مین طبل بازی بجوا کر اپنے لشکر کو لیکر پڑاو پر واپس آیا لشکر اسلام بھی بخوشی و
خرمی واپس آیا دونون لشکرون نے گرین کھولین دربار دونون طرف آراستہ ہوئے مصروف
کو بڑا صدمہ تھا اور اسکا قصد تھا کہ آج طبل جنگ نہ بجواؤن مگر حضور بحکلاہ نے ضد کر کے
طبل جنگ بجوا دیا لشکر اسلام مین بھی کوس حربی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین سامان
جنگ ہونے لگا دربار برخاست ہوئے رات سامان جنگ مین بسر ہوئی صبح کو دونون لشکر
میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوئے بعد صف آرائی و نقابت کے حضور بحکلاہ اپنے باپ
سے اجازت لیکر میدان جنگ مین آیا مبارز طلب کیا آج لشکر زردمان تاجدار کے اہل لشکر
کے ہاتھ سے اسکے کیی سردار زخمی ہوئے اور دو شہید ہوئے نقابدارون نے قصد نکلنے کا کیا تھا مگر
ابھی نکلنے نہ تھے کہ نقابدار چہارم نے جو بمرتبہ صاحبقرانی آگے لشکر کے کھڑا تھا اپنے
مرکب کی باگ لے اور نقابدارون کی خدمت مین پہونچکر یون اجازت لی کہ آپ لوگ اپنے
مقابلہ کے ہنر دکھا چکے اب غلام کی باری ہے نقابدارون نے اجازت دی مرکب مہمیز کیا
اور میدان مین آیا ہمتگاور ہوا حضور کا مرکب دس قدم پسپا ہوا اور مرکب نقابدار حرف
حرکت کر کے رہگیا حضور کو بڑا غصہ آیا مرکب کو رانون مین مسل کر آتے ہی خبردار کہکر نقابدار
پر نیزہ کا وار کیا نقابدار نے بچالا کی سنان نیزہ کو بچا کر نیزہ پر ہاتھ ڈالدیا اور اب جو ہمگا
دیا نیزہ ہاتھ سے حضور کے چھوٹ گیا یہ نیزہ بحر آب خجالت مین غرق ہوگیا نقابدار نے نیزہ کو
دور پھینکدیا لشکر اسلام نے نعرہ تکبیر بلند ہوا اور نقابدارون نے بہت تعریف کی نقابدار
نے سلام کیا حضور نے برہم ہو اسے سر سے گرز اٹھا کر نقابدار پر وار کیا نقابدار نے اس
ترکیب سے خالی دیا کہ حضور لرزے لشکر مین خود زمین کی طرف چلا بس نقابدار نے بچالا کی
مرکب کو بڑھا کر کمر زنجیرین حضور کے ہاتھ ڈالدیا اور مستحکم پکڑ کر اب جو زور کیا حضور بحکلاہ
کو مع گرز فراش زین سے اٹھا لیا اور سر سے بلند کر کے زمین پر مارا اور عیار کے حوالے کیا
عیار مشکین باندھکر لیگیا یہ حال دیکھکر مصروف بحکلاہ کو بہت غصہ آیا قصد کیا کہ جنگ مغلوبہ
کرون کہ ادھر نقابدار نے مبارز طلب کیا اب مصروف نے خود قصد کیا تھا کہ نقابدار کے
مقابلہ کو جاؤن کہ صحرا سے گرد بلند ہوئی اور اسقدر گرد بلند ہوئی کہ روے آفتاب پوشیدہ
ہوگیا دونون لشکرون نے جو گرد کو دیکھا سب اسی طرف متوجہ ہوگئے مصروف بھی دیکھنے لگا

اور نقابدار بھی کہنے لگا کہ یہ کیسی گرد بلند ہوئی مصروف کو یہ گمان ہوا کہ شاید اہل اسلام کی کمک آئی اور اہل اسلام نے یہ خیال کیا کہ کفار کی کمک آئی مگر وہ گرد آمد دیوانہ کی بلند ہوئی تھی کہ وہ مصروف کجکلاہ کی کمک کو جسب الطلب اُسکے چل چکا تھا اب آیا ہی مصروف نے جو غور کیا اور دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ گرد طرف سے ہمیشہ مصروفیہ کے بلند ہوئی ہی اُسکو یقین ہوا کہ دیوانہ میری کمک کو آیا ہی مگر اس پر بھی ہرکارون کو برائے خبر کے روانہ کیا اور لشکر اسلام سے بھی ہرکارہ روانہ ہوئے جب دونون لشکرون کے ہرکارے روانہ ہوئے وہ ہرکارے بہت جلد جب قریب گرد پہونچے دیکھا کہ ایک دیوانہ مرکب پر سوار آلات حرب وضرب سے آراستہ بال سر کے بھورے بھورے ہوا سے اڑتے ہوئے لال لال انکھین آستینین چاک گریبان چاک سر و منہ پر راہ کی خاک ایک چوب دست ہاتھ مین لیے ہوئے آگے آگے چلا آتا ہی مگر وحشت دیوانہ پن کی چہرہ سے ظاہر ہی عقب مین اور بہت سے دیوانے قریب چالیس ہزار کے آتے تھے بھی یہی حالت دیوانہ پن کی کسیکی تلوارین برہنہ کرتے ہین انہین جو اُنکی صورت اُنکو خود نظر آتی ہی تو تعقیر لگاتے ہین تلوارین مارتے ہین پھر تلوارون کو نیام مین کر لیتے ہین اس دیوانہ کا یہ عالم ہی کہ کثرت وحشت سے کبھی مرکب کو دوڑا کر ادھر چلا گیا کبھی اُدھر کبھی اپنے ہمراہیون کے غول مین گھس گیا اس صورت سے اور اس ترکیب سے لشکر کو لیے چلا آتا ہی ہرکارہ ان لشکر مصروف کجکلاہ نے پہچانا کہ یہ تو دیوانہ مصروف ہی ہمارے کمک کو آتا ہی وہ ہرکارے یہ حال دیکھکر پلٹے اور ہرکارہ لشکر اسلام بھی اس دیوانے کی آمد کو دیکھکر اپنے لشکر کی طرف واپس آئے ادھر مصروف کجکلاہ کو ہرکارون نے خبر دی کہ مبارک ہو کہ آپکا سپہ سالار حسب الطلب آپ کے آتا ہی یعنے مصروف دیوانہ مع اپنے ہمراہیون کے یہ اُسی کے آمد کی گرد ہی مصروف کجکلاہ یہ خبر ہرکارون کی زبانی سنکے خوش ہوا جیسے پر ایک رونق سی آگئی وہ جو ملال و رنج بھائی و بیٹون کے اسیر ہو جانے کا دل پر تھا وہ دفع ہو گیا قوت آگئی کہ دیوانہ آگیا اسی کی ذات پر بھروسہ تھا گرد کی طرف دیکھنے لگا بلکہ جو سردار تھے اُنکو ہمراہ لیکر طرف گرد کے چلا ادھر ہرکارون لشکر اسلام کے نقابدارون سے کہا کہ حضور ایک دیوانہ اس صورت کا مع چالیس ہزار دیوانون کے ادھر کو آتا ہی باقی خیریت ہی یہ غبار اُسکے آنے سے بلند ہوا ہی نقابدارون نے فوراً خیال کر لیا کہ وہی مصروف دیوانہ ہوگا کہ جسکا خوف ہمکو ہر مرتبہ مصروف کجکلاہ دلاتا ہی اور ذرا آتا ہی تو کیا خوف ہی نقابدار چہارم جو صاحبقران ہی اور میدان مین حضور کجکلاہ کو زیر چکا ہی مرکب پر سوار کھڑا ہوا گرد کی طرف دیکھ رہا ہی اور لشکر اسلام بھی اسی طرف دیکھ رہا ہی سب نے دیکھا کہ ہرکارون نے مصروف کجکلاہ سے ملکر کچھ کہا مصروف کجکلاہ مع چند سردارون کے خود اُس گرد کی طرف چلا یہ سب اُسطرف متوجہ ہین کہ دامنہ گرد کا چھٹا اور اُس سے ایک دیوانہ مع لشکر دیوانون کے پیدا ہوا سب نے دیکھا کہ سب برہنہ سر ہین آستینین و گریبان چاک ہین بال سرون کے ہوا سے اڑ رہے ہین آنکھون مین لال لال ڈورے پڑے ہوئے ہین وحشیانہ حرکتین کرتے ہوئے چلے آتے ہین نقابدار صاحبقران و دیگر نقابدار و لشکر اسلام نے دیوانہ کو دیکھکر خیال کیا کہ یہی دیوانہ مصروف ہی دیوانہ نے وہان پہونچکر اور ایک مرتبہ گھوڑا کر ادھر اُدھر دیکھا تو معلوم ہوا کہ دو لشکر صف آرا ہین لشکر مصروف کجکلاہ کو دیوانے نے پہچانا لیکن اسلام کے لشکر کو حریف خیال کر کے ایک چیخ اس زور سے ماری کہ تمام صحرا ہل گیا اُسکا چیخ مارنا تھا کہ سب

دیوانون نے چیخین مارنا شروع کیا تلوارین کھینچ لین دیوانے نے پلٹکر دیکھا تو اُسنے دیکھا کہ مصروف کج کلاہ مع چند سردارون کے میری طرف آتا ہی اُدھر دیوانے کی نظر نقابدار پر جا پڑی دیکھا کہ ایک جوان مرکب پر سوار نقاب مونہہ پر ڈالے میدان مین کھڑا ہوا ہی اور میری طرف دیکھکر ہنسکر ہی اسنے پھر چیخ ماری اور قصد کیا کہ نقابدار پر جا پڑون دیوانون نے قصد کیا کہ ہم لشکر پر جا پڑین یہ منشا دیوانے کا مصروف کجکلاہ سمجھ گیا مرکب کو بڑھاکر دیوانہ کے قریب آیا مصروف نے جواب سلام دیکر دیوانے کو منع کیا کہ اسیوقت مقابلہ کو نہ جاؤ کل جانا آج تم تھکے ہوے ہو دیوانہ یہ کلام سنکے خاموش ہو رہا مصروف کجکلاہ دیوانے کو مع اُسکے ہمراہیون کے لیکر لشکر مین آیا اور طبل بازیجوا کر اُسیوقت فرودگاہ پر واپس آیا نقابدار بھی اپنے لشکر مین آیا اور مع لشکر کے قیام گاہ پر واپس آیا اہل لشکر نے کرسین کھولین دربار آراستہ ہوا اُدھر دیوانے قریب لشکر مصروف کجکلاہ کیل تانکر اُترے مصروف کا لشکر بھی پڑاو پر اُترا مصروف نے دربار کیا سب سردار حاضر ہوئے دیوانہ بھی دنگل پر آکر بیٹھا مصروف کجکلاہ نے عرصہ کا سبب دریافت کیا دیوانے نے جواب دیا کہ مین نے اپنی صحت پانے کا جلسہ کیا تھا جب اُس سے فراغت ہوئی تو مین آیا تم اپنی حالت بیان کرو کہ یہ کون لوگ ہین مصروف کجکلاہ نے کہا کہ یہ لوگ خدا پرست ہین اور قاف سے آئے ہین اور یہان آکر اُترے ہین اپنے کو صاحبقران و نقابداران قاف کہتے ہین مجکو انکے آنے کی خبر ہوئی پہلے مین نے کوتوال کو انکے پاس بھیجا اُسنے آکر بہت کچھ سمجھایا اور ڈرایا اور دھمکایا اور تھا خوف دلایا اُنھون نے کچھ نہ سنا یہی جواب دیا کہ ہم اِن ملکون کو اسلام آباد کرینگے پھر مین نے اپنے فرزند حضور کجکلاہ کو بھیجا اُسنے بہت کچھ کہا سنا مگر اُنھون نے نہ مانا اور وہی جواب دیا تب مجکو غصہ آیا مین نے تمکو طلب کیا اور اپنے دونون فرزندون اور بھائی کو طلب کیا جب وہ آئے تو مین لشکر لیکر یہان آیا اب جو آکر دیکھا تو یہ لشکر کثیر فروکش پایا پہلے اسقدر لشکر نہ تھا یہ سمجھکر پند و نصیحت کی جب جواب جنگ آیا تو طبل جنگ بجوایا مقابلہ ہوا بہت سے سردار میرے لشکر کے زخمی ہوئے اور مارے گئے میرے بھائی اور فرزندون نے مقابلہ کیا وہ سب نقابدارون کے ہاتھ سے زیر ہوئے اور گرفتار ہو گئے جس نقابدار کو تمنے میدان مین کھڑا ہوا دیکھا تھا اُسنے آج میرے فرزند حضور کجکلاہ کو زیر کیا ہی میرا قصد مقابلہ کو جانے کا تھا کہ تمھارے آمد کی خبر پاکر ٹھہر گیا یہ واقعہ ہی تمھاری آمد کے غرضسے نے یہ سانحہ پیش کیا اگر تم آجاتے تو کبھی یہ واقعہ پیش نہ آتا وہ لوگ سنا چکے ہوتے مصروف کجکلاہ نے کل حال ابتدا سے آخر تک بیان کیا دیوانہ ساکت بیٹھا سنا کیا جب مصروف بیان کر چکا دیوانہ نے کہا کہ بجواؤ طبل جنگ مین کل ان سبکو قتل کرونگا اور جو جو اسیر ہو گئے ہین انکو رہا کرونگا آپ اطمینان رکھین مصروف کجکلاہ نے یہ سنکے حکم دیا کہ طبل جنگ بنام ہمارے سپہ سالار مصروف دیوانہ کے یہ حکم دینا تھا کہ فوراً نقارہ پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ صبح کو مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ مین مصروف ہوئے اُدھر سرکاران لشکر اسلام نے طبل جنگ کے بجنے کی خبر لشکر اسلام مین پہونچائی عرض کیا کہ جو دیوانہ آیا ہی وہ کل نکلکر مقابلہ کریگا اُسکے نام پر طبل بجا ہی یہان بھی بموجب حکم نقابداران کوس رزمی پر چوب پڑی طبل جیل چراغ سلیمانی گڑگڑایا سبکو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ مین مصروف ہوئے دونون طرف کے دربار برخاست ہوئے دیوانہ اپنے مقام پر آیا رات بھر دونون

طرف طبل بجا کیا سامان ہوا کیا یہان تک کہ سفیدہ سحری نے ظہور کیا اہل لشکر اسلام نماز وغیرہ
سے فراغت کرکے مسلح و مکمل ہوکر میدان مین آئے اُدھر سے مصروف کجکلاہ دیوانے کو ہمراہ لیکر
اور مع کل لشکر کے صف آرا کو اس طرف سے نقابدار ہوئے کفار نے صف آرائی کی دیوانے
ایک طرف صف بستہ ہوئے ادھر لشکر اسلام بصد احتشام صف آرا ہوا نقابدار ہمارم بمرتبہ صاحقران
زیر سایہ علم جبل چراغ سلیمانی چالیس قدم آگے مرکب پر سوار کھڑا ہوا جب صف آرائی ہو چکی
دونون طرف سے نقیب نکلے نقابت کی نقیب نقابت کرکے جب چلے گئے صفون پر سناٹا
سا چھا گیا مثل صف مژگان کے کہ یکایک مصروف کجکلاہ سے اجازت لیکر مصروف دیوانہ اپنے
صف سے مرکب کو مہمیز کرکے نکلا اور میدان مین آیا سراپا میدان کا دیکھا یا جب خود بھی غرق
غرق ہوا اور مرکب بھی اسوقت اہل اسلام کی طرف دیکھکر بکارا کہ ای فرقہ خدا پرستان وای
زبردستان تمہین سے جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے تمنے یہان آکر بہت فساد برپا کیا
اور مصروف کجکلاہ میرے بادشاہ کو بہت پریشان کیا تھا شاہزادون کو اسیر کر لیا چونکہ تمھاری قضا
نہ تھی اسوقت تک اس سبب سے مجکو خبر نہ ہوئی ورنہ اب تک کبکا تمھارا خاتمہ ہو گیا ہوتا گو بادشاہ
نے تمکو بہت سمجھایا اور پند و نصیحت کی اور میرا خوف بھی دلایا اُسپر بھی تمکو خیال نہ آیا اور تمنے یہی جواب
دیا کہ ہم ان ملکون کو بھی اسلام آباد کرینگے یہ امر بالکل ناممکن ہی تمکو میرا خوف نہین ہی جب تک مین نہ تھا
جو چاہا تمنے کہا اسی مین بہتری ہی اور اچھائی ہی کہ جنکو جنکو تمنے اسیر کیا ہی اُنکو رہا کر دو اور اگر بادشاہ
کی اطاعت کرو اور جو دین و مذہب بادشاہ کا ہی اُسکو قبول کرو یا یہان سے چلے جاؤ اور سب مال و
اسباب ہمکو دیدو ورنہ بہت پچھتاؤگے آیندہ تمکو اختیار ہی یہ جو دیوانہ نے کہا سب اہل اسلام نے
جواب دیا کہ کیا بیہودہ بک رہا ہی بڑے بڑے تو اس مال و اسباب کو لے نہین سکتے ہین تیری کیا
مجال ہی دیوانہ بولا کہ پھر مقابلہ کو آؤ معلوم ہوا کہ تم سبکی قضا میرے ہاتھ سے آئی ہی مین میدان
مین موجود ہون یہ کلام اُسکا تمام نہ ہوا تھا کہ نقابدار اول نے جسنے صفدر کجکلاہ کو زیر کیا تھا
باگ لی اور مرکب کو مہمیز کرکے نقابدارون سے اجازت لیکر میدان مین آیا سب دیکھ رہے ہین
کہ آتے ہی ہمگاہ رہوا دس قدم مرکب دیوانے کا پسپا ہوا اور چار قدم مرکب نقابدار کا ہٹا دونون
مرکبون کو رانون سے مسل کر مقابل ہوئے دیوانہ نے نیزہ اُٹھا کر مارا نقابدار نے نیزے کو
نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے نقابدار نے چالیسوین طعن مین نیزہ دیوانہ کا ہوائی کیا دیوانہ کو بہت
غصہ آیا اور غضبکی تیغ آبدار نقابدار پر وار کیا نقابدار نے وار کو دیوانہ کے سپر پر رد کیا اور اپنا
وار کیا تلوار چلنے لگی ایک مقام پر جو دیوانہ نے وار کیا نقابدار نے سپر کو پناہ کرکے یہ قصد کیا
کہ مرکب کو بڑھا کر تلوار چھین لون مرکب کو جو مہمیز کیا مرکب نے سکندری کھائی نقابدار مرکب کو سنبھالنے
لگے خود سر پر سے گر پڑا سپر پیٹ کی وہ وار کر چکا تھا تلوار سر پر آگر بیٹھی نا دو اور اتر آئی نقابدار
نے دستانہ مارا تلوار جھٹکا کر نکل گئی چادر خون کی مونہہ پر آئی اُدھر دیوانہ نے قصد کیا کہ دوسرا وار کرون
کہ دوسرے نقابدار نے پکار کر کہا کہ دست خود را نگہدار مین تیرا حریف آپہونچا اُدھر نقابدار
نے زخم سر کو چپکی سے پکڑ کر قصد کیا کہ دیوانہ پر وار کرون چونکہ خون بہت نکلا تھا سنبھل
نہ سکا غش آنے لگا کہ دوسرا نقابدار اجازت لیکر آپہونچا نقابدار کو واپس کیا طرف لشکر کے
خود مقابلہ کیا دیوانہ اُسسے بھی ہمگاہ رہوا بیس قدم مرکب دیوانہ کا ہٹا اور چار قدم مرکب

نقابدار کا دیوانہ نے دوسرا نیزہ ہاتھ مین لیا نقابدار پر نیزہ مارا نقابدار نے نیزہ دیوانہ کا پینتالیس طعن مین ہوائی کیا دیوانہ نے برہم ہوکر اسی تیغہ کا وار کیا کہ جس سے نقابدار اول کو مجروح کیا تھا نقابدار دوم نے بھی تلوار کو سپر پر روکا وار چلنے لگے نقابدار دوم کے مرکب کا پانون وہان پر ایک موش خانہ تھا جاتا رہا اسنے بھی سکندری کھائی کہ یہ تو مرکب کے سنبھال نے معروف ہوئے دیوانہ نے موقع پاکر وار کیا تیغہ سر پر پڑا تا دو ابرو اُتر آیا نقابدار نے برہم ہوکر داستانہ مارا کہ تلوار تو نکل گئی مگر چادر خون مونہہ پر آئی نقابدار نے رومال سے خون پاک کرکے اور زخم سر کو باندھکر وار کیا دیوانہ نے خالی دی جھٹکا جو پہونچا زخم سر کھل گیا نقابدار جھکا کر اسکے دوسرا وار کیا موقع دیکھکر کہ زخم سر چوپارا ہوا یہ واقعہ دیکھکر نقابدار کو دیوانہ نے مبارکباد طلب کیا اسکی مرتبہ تیسرا نقابدار نکلا جسنے منصور کجکلاہ کو زیر کیا تھا دیوانہ گرد اسپر کا اٹھا کر ہمنگام ہوا لگا دوڑنے چلے مرکب نقابدار کا تین قدم پسپا ہوا اور مرکب دیوانہ کا بارہ قدم دیوانہ نے مرکب کو سنبھال کر کہا کہ او نقابدار تو دیکھ چکا ہے کہ مین دو نقابدارون کو مجروح کر چکا ہون پھر تو میرے مقابلہ کو آیا نقابدار نے فرمایا کہ تو وار کر اس تقریر سے کیا حاصل دیوانہ نے تیسرا نیزہ طلب کیا اور نقابدار کے مارا نیزہ بازی ہونے لگی طعن پر طعن چلنے لگی تیسری طعن مین نیزہ نقابدار نے دیوانہ کے ہاتھ سے نکالدیا دیوانہ کو غصہ آگیا برہم ہوکر بدون آگاہ کیے تیغہ کا وار کیا جسسے چپک نقابدار نے دیکھی سپر کو سپاہ کیا وار کو رد کیا اور ردّ و بدل ہونے لگی نقابدار سوم نے بھی یہی قصد کیا کہ تلوار کلائی مڑور کر چھین لون مرکب کو جو مہمیز کیا مرکب نے سکندری کھائی تیغہ سر پر پڑا اور دو ابرو اُتر آیا زخم کاری لگا نقابدار نے داستانہ مارا تیغہ سر سے نکلا مگر خون اسقدر جاری ہوا کہ تمام نقابدار کا جسم ڈوب گیا نقابدار نے جرأت کرکے زخم سر کو پکڑ کر اپنا وار کیا دیوانہ بچا گیا تلوار مرکب پر پڑی کہ اسکی گردن قلم ہوگئی مرکب لڑکر گرنے لگا دیوانہ کود پڑا اور اس قصد سے چلا کہ نقابدار کا مرکب کو لے کر اِدھر اُدھر نکلا جو پہونچی زخم سر نقابدار سے خون جاری ہوا اہل اسلام دوڑ پڑے نقابدار کو مع مرکب کے بچا کر لشکر مین لائے یہان لاکر ٹانکے تینون نقابدارون کے سر مین دے کے مرہم کی پٹیان چڑھائین چونکہ نقابدار بہادر و جری تھے جب ٹانکے وغیرہ لگ چکے اُٹھ بیٹھے اُدھر یہ واقعہ صاحبقران نے دیکھا کہ اس دیوانہ نے تینون نقابدارون کو مجروح کیا تاب نہ لاکر مرکب کو مہمیز کرکے اب اجازت کس سے لین میدان کی طرف چلے اُدھر یہ خبر نقابدارون کو پہونچی وہ بیقرار ہوکر اپنے اپنے مقام پر آکے اور کھڑے ہوگئے اسی حالت زخمداری مین اور دیکھنے لگے نقابدار اُدھر سے چلا اُدھر مصروف کجکلاہ نے جو دیکھا کہ نقابدار چہارم دیوانے سے لڑنے کو آتا ہے فوراً نیزہ مرکب دیوانہ کے لیے روانہ کیا خادم نے لاکر حاضر کیا دیوانہ مرکب پر سوار ہوا کہ نقابدار آپہنچا دیوانہ نے مرکب کو بقصد لگا دوڑانے چلے سب نے دیکھا کہ مرکب نقابدار ایک قدم اور مرکب دیوانہ پندرہ قدم پسپا ہوا دیوانہ نے کہا کہ تو بھی میرے ہاتھ سے مجروح ہوگا یہ کہکر نیزہ سینہ نے کینہ نقابدار چہارم پر مارا نقابدار نے سنان نیزہ کو سنان نیزہ پر گانٹھا نیزہ بازی ہونے لگی پچیسوین طعن مین نقابدار نے نیزہ دیوانہ کا ہوائی کر دیا اور ایک روایت مین راوی نے یون بیان کیا ہے کہ نقابدار نے ایک مقام پر موقع پاکر سنان نیزہ پر ہاتھ ڈالدیا اور جھکا دیکر نیزہ دیوانہ کے ہاتھ سے چھین لیا یہ واقعہ دیکھکر لشکر اسلام سے صدائے تحسین و آفرین

بلند ہوئی نقابداروں نے بہت تعریف کی دیوانہ بہت خجل ہوا اور کہنے لگا کہ یہ تلوار تم نقابداروں کا خون
چاٹ چکی ہے خبردار ہوجاؤ مین وار کرتا ہون یہ کہکر وار کیا نقابدار نے وار کو تلوار کے تلوار پر روکا اپنا وار
کیا لگی تلوار چلنے اب جو نقابدار نے کئی وار روکے دیوانہ نے یہ کہکر کہ او نقابدار اس وار سے
بچ وار کیا بس نقابدار نے بھرپور جو تلوار تلوار پر ماری تلوار نقابدار سے تلوار دیوانہ کی ٹوٹ کر گری پھر
غریو لشکر اسلام سے نعرہ تعریف کا بلند ہوا اب دیوانہ کو تاب نہ رہی ارادہ اسکے قریب تھا اسیر اسکی
چوبدست رکھی ہوئی تھی تہمہ سومن کی اسکو اٹھاکر اور خبردار کہکر وار کیا اور کہا کہ اس وار سے بچ تو جانے
کمر کوہ ٹوٹ جاتی ہے نقابدار نے گرز پر اس چوب دست کے وار کو روکا تڑاقہ کی صدا بلند ہوئی شرارے
نکل کر بالائے ہوا گئے جگر زمین شق ہوگیا گا و زمین کانپ گئی غبار بلند ہوا نقابدار شق گردن مین پوشیدہ ہوگیا
ادھر نقابداروں نے کلیجہ پر ہاتھ رکھ لیا اور سیارہ ثانی کی طرف اشارہ کیا کہ خبر تو لاؤ وہ چھاگل آب
لے کر طرف گرد کے چلا اُدھر دیوانہ نے صدا دی کہ زدم و پست کردم یہ کہہ رہا تھا کہ یکایک سب کو یہ معلوم
ہوا کہ برج خاکی سے آفتاب طالع ہوا سیارہ قریب گردنہ پہونچا تھا کہ نقابدار دل گرد سے پیدا ہوا
نقابداروں نے جو نقابدار کو دیکھا کہ صحیح وسلامت دل گرد سے نکلا اُدھر نقابدار نے نکل کر فرمایا کہ
کرا زدی وکرا پست کردی مین تیرا حریف موجود ہون دیوانہ نے جو نقابدار کو زندہ وسلامت دیکھا اور
دیکھا کہ اُسی طور سے گرز ہاتھ مین علم ہے بہت حیران ہوا اور جھپٹ کر وار کیا چوب دست کا وار نقابدار نے
گرز پر روکا ایکی مرتبہ غبار وغیرہ نہ بلند ہوا نقابدار نے اسکے وار کو رد کرکے کہا کہ او دیوانے تو دو وار
کر چکا اب مین وار کرون دیوانے نے کہا کہ شوق سے وار کر نقابدار نے اپنے گرز کو ایک ہاتھ سے
چرخ دے کر جو دیوانہ پر مارا دیوانے نے چوبدست پر روکا تڑاقہ پیدا ہوا دیوانہ گردن پوشیدہ
ہوگیا اور اسکی آنکھین بند ہوگئین از سر تا پا پسینہ مین غرق ہوگیا یہ واقعہ دیکھکر مصروف کلاہ نے
عیارون کو حکم دیا کہ جاکر خبر لو عیار دوڑکر اور جھپٹ کر قریب گرد آئے پانی کا چھینٹا مارا گرد کو بٹھاکر اندر گئے
دیکھا کہ دونون ہاتھ تو مثل ستون کے بلند ہین مگر دیوانہ از سر تا پا غرق عرق ہے ہر بن مو سے پسینہ جاری
ہے غشی طاری ہے مرکب غرق زمین ہے آواز دی کئی مرتبہ پکارا کچھ صدا نہ آئی پانی کا چھینٹا دیا تب اُسنے
آنکھ کھولی اور آنکھ کھول کر کہا کہ کیون خیریت ہے عیار نے کہا کہ آپ کی طبیعت کیسی ہے حریف لاف زنی کر رہا ہے
دیوانہ نے یہ سنکے کہا کہ قیامت کی ضرب تھی مجکو اپنی قوت بازو نے بچایا اگر کوئی میرے مقام پر ہوتا
تو استخوان اسکے سرمہ سا ہوجاتے یہ کہکر مرکب کو جو مہمیز کیا اسکو مردہ پایا یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ مرکب گیا
یہ واقعہ دیکھکر دیوانہ کو بہت غصہ آیا وہی چوبدست لے کر اس گرد سے یہ کہتا ہوا نکلا کہ او نقابدار
تو نے غضب کیا کہ میرے مرکب کو ہلاک کیا مین تیرے مرکب کو کب زندہ چھوڑتا ہون نقابدار نے جو دیکھا
کہ دیوانہ اور قصد سے آتا ہے فوراً مرکب پر سے کود پڑے اُدھر دیوانہ قریب آگیا یہ دیکھا کہ نقابدار
مرکب پر سے کود پڑا کہنے لگا کہ تو نے چالاکی کرکے خوب اپنے مرکب کو بچایا یہ بھی نہ معلوم ہوتا کہ مرکب
مرکب گیا اس طور سے پھر کرتا نقابدار نے فرمایا کہ او ظالم تو بکتا گیا ہے اس کلام پر دیوانہ کو اور
غصہ آیا اور برہم ہوکر بولا کہ لے روک تو اس چوبدست کو ایکی مرتبہ یہ کہکر نقابدار پر وار کیا دونون
پیدل ہین جیسے نقابدار نے دیکھا کہ دیوانے نے چوب دست کا وار کیا پس پیترا بدل کر خالی دیا
چوب دست زمین پر پڑی کہ غرق زمین ہوگئی اُدھر نقابدار نے پیترا بدل کر اور جستی وچالاکی کمر زبیر
دیوانہ کو پنجہ زیر دست سے پکڑا اور جب تک دیوانہ چوب دست کو لے کر سنبھلے جگر نے نعرہ اللہ اکبر

کھینچ کر یا حیدر کرار مدد کہکر اب جو زور کیا دیوانہ کو مع چوب دست کے اُٹھا لیا پہلے ہی زور مین سر سے بلند کیا اور گرد سر چرخ دے کر زمین پر دے مارا اور چھاتی پر سوار ہوے اُسکو دبا کر کہا کہ بتا شناخت پروردگار مین کیا کہتا ہی یہ زور و طاقت دیکھ کر مصروف بج کلاہ کے تو حواس جاتے رہے رنگ رونق ہو گیا مُنھ پر ہوائیان اُڑنے لگین چہرے اہل لشکر مصروف بج کلاہ کے مثل آفتاب کے زرد ہو گئے دیوانون نے اپنے افسر کو زیر دیکھ کر قصد کیا کہ ایک مرتبہ حملہ کرین مصروف نے منع کیا اور کہا کہ اے دیوانون اگر تم حملہ کروگے تو وہ ظالم تمھارے آقا کو مار ڈالے گا کیونکہ وہ اُسکے قبضہ مین ہی دیکھو مین جا کر رہا کیے لاتا ہون راوی بیان کرتا ہی کہ دیوانہ کے زیر ہونے سے مصروف کے چھکے چھوٹ گئے سارا کس بل جاتا رہا اس نے خیال کیا کہ اب ان لوگون سے لڑنا بیکار ہی ان سے کوئی مکر و شعبدہ کرنا زیبا ہی کہ جسکو یہ پورا نہ کر سکین اگر واقعی یہ لوگ صاحب اقبال ہین اور اور جسکی خبر میرے مرشد نے دی تھی یہ وہی لوگ ہین تو پھر انکی اطاعت کرنا اور انکا دین قبول کرنا پر ضرور ہی یہ مردل مین سوچ کر اسکے اہل لشکر نے بھی جنگ مغلوبہ کا قصد کیا تھا اُن کو بھی منع کیا اور آپ مرکب کو نہیب کر کے طرف نقابدار کے چلا اُن نقابدارون نے جو مصروف کو آتے ہوے دیکھا گو مجروح تھے وہ اُدھر سے چلے نقابدار کی تعریف کرتے ہوے اُدھر لشکر اسلام مین ہر طرف سے تعریف کی صدا بلند تھی ہر ایک نقابدار چہارم کے زور و طاقت کی تعریف کر رہا تھا ادھر نقابدار نے جو دیوانہ سے کہا کہ دین اسلام قبول کر یہ کلام سُننا تھا کہ دیوانہ رونے لگا جب وہ چیخین مار کر رونے لگا تو نقابدار اُسکی چھاتی پر سے اُتر پڑا مگر دیوانہ اُسی طور سے پڑا ہوا ہی اور رو رہا ہی کہ مصروف بج کلاہ آکر پہونچا یہ واقعہ دیکھ کر حیران ہوا کہ دیوانہ رو رہا ہی اور نقابدار اُسکے قریب کھڑا ہی ادھر سے مصروف پہونچا اُدھر سے نقابدار آئے نقابدار بھی یہ واقعہ ملاحظہ کر کے حیران ہوے کہ مصروف بج کلاہ نے بڑھکر دیوانہ سے کہا کہ او دیوانے تو روتا کیون ہی کیا تجھ سے نقابدار نے کہا کہ تو رونے لگا دیوانہ نے گریہ کو ضبط کر کے کہا کہ اے بادشاہ مجھ سے نقابدار کہتا ہی کہ دین اسلام قبول کر اور مین منصف ہون نقابدار مجکو زیر کر چکا ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ انکار کرون خلاف انصاف و شجاعت ہوتا ہی رونا اس امر پر آیا کہ میرا خواب جھوٹا ہوتا ہی اور جو مجھ سے خواب مین ایک بزرگ نے فرمایا تھا اُسکے خلاف پیش آیا مین کیونکر کہون کہ میرا خواب جھوٹا تھا اسوقت تک تو جو فرمایا تھا وہ پیش آیا اور جس قدر کہا تھا اُسکے خلاف نہ ہوا مگر اب خلاف ہوتا ہی مین روتا اس سبب سے ہون کہ یہ کیا ہوا اب کیا کرون روؤن نہ تو کیا کرون حیران ہون مین کیونکر اس امر کو یقین کر لون کہ میرا خواب دروغ ہی ایسے خواب جھوٹے نہین ہوتے ہین مصروف نے کہا کہ او دیوانے کچھ بیان تو کر کہ کیا دیکھا ہی ہم لوگ بھی تو سنین دیوانہ نے کہا کہ مین نے قبل مین خواب دیکھا تھا کہ ایک مقام ہی وہان آتش روشن ہی لوگ مجکو اُس آگ کی جانب لے چلے گرفتار کر کے اور قصد کیا کہ اُس آگ مین ڈال دین کہ ایک بزرگ نورانی صورت تشریف لائے اور فرمایا کہ اسکو آگ مین نہ ڈالو یہ قابل آگ نہین ہی اُنھون نے جواب دیا کہ یہ کافر ہی اسکے ایمان کا کچھ ٹھکانا نہین ہی فرمایا کہ یہ کافر نہین ہی اسکے ایمان کا ٹھکانا ہے آخر مین خدا پرست ہوگا راہ خدا مین جہاد کرے گا یہ جو فرمایا اُن لوگون نے مجکو چھوڑ دیا اُنھون نے اُن لوگون سے فرمایا کہ یہ ایک جوان خدا پرست و عالی خاندان و صاحبقران زمانہ کا رفیق ہوگا اور اُسکے رکاب سعادت انتساب مین رہ کر کفار کشی کرے گا یہ جو فرمایا وہ لوگ غیب صورت مجکو چھوڑ کر چلے گئے جب وہ چلے گئے تو اُن بزرگ نے مجھ سے فرمایا کہ اے مصروف دیوانہ آگاہ ہو کہ تو ایک شاہزادے کا رفیق ہوگا وہ شاہزادہ قاف مین پیدا ہو چکا ہی تو اُسکی صورت دیکھے گا جو کہ تجکو زیر کرے گا اور تو سوائے

اُس جوان کے دوسرے ہیں زیر نہ ہوگا یہ فرماکر اشارہ کیا مین نے دیکھا کہ ایک مہ جبین لباس زرنگار پہنے ہوے
چلی آتی ہی وہ مہ جبین قریب اُس مرد بزرگ کے آکر کھڑی ہوئی اُنھون نے اُس مہ جبین سے فرمایا کہ اس
دیوانے کو اُس شاہزادے کو دکھادو جوکہ اس دیوانے کو زیر کرے گا جسکا یہ رفیق ہوگا اُس
نازنین نے مجکو ایک طفل کو دکھایا کہ عجب حسن رکھتا تھا اور اُس عالم طفلی مین وہ رعب و داب تھا
کہ مین دیکھکر کانپ گیا میرے اندام مین رعشہ پڑگیا مین کانپنے لگا اس قدر خوف طاری ہوا کہ مین نے
کہا کہ اے مرد بزرگ مین نے دیکھ لیا فرمایا کہ خوب پہچان نے یہی لڑکا سرکشان قاف کو قتل کرکے
اور تمام قاف کو اُن کے جسم نجس سے پاک کرکے پردہ دنیا پر جائے گا اور تجکو زیر کرے گا تو اسکا رفیق
ہوگا اور سوائے اُسکے آج سے کوئی تیرے پشت زمین سے نہ لگائیگا تو سب پر غالب ہوگا مین نے
قصد کیا کہ اُس طفل کا اور اُنکا نام دریافت کرون کہ وہ میری نگاہون سے غائب ہوگئے میری آنکھ
جو کھلی تو اپنے کو بستر خواب پر پایا مگر وہ سب سامان میری آنکھون کے سمنے تھا اور میرے اندام مین رعشہ
تھا اُس دن سے آج تک کسی نے مجکو زیر نہ کیا مین ہی سب پر غالب آیا اور جب اُس طفل کی صورت
کا خیال کیا میرے روبرو تصویر اُسکی پھر گئی اور وہی حال ہوگیا جوکہ خواب مین ہوا تھا مین نے بیشہ سے آکر اس
مقام پر مسکن گزین ہوا اور آپ نے میرا مشاہرہ مقرر فرمایا مین بسر کرنے لگا مگر مجکو اُس خواب کا
خیال تھا جب مین بیشہ مصروفیہ مین مقیم ہوا ایک دن خواب مین وہ مرد بزرگ پھر تشریف لائے
اُن کے ہمراہ ایک نقابدار تھا مگر کم سن مین نے اُن کے قدم چومے اور اُنھون نے فرمایا کہ
اے **مصروف دیوانہ** آگاہ ہو کہ اُس شاہزادے نے جوان ہوکر طلسم جہل چراغ سلیمانی
فتح کیا اپنے باپ و دادا و چچا کو رہا کیا تمام **دیوان قاف** کو پست کیا اب اُس نے قصد کیا ہی
طرف پردہ دنیا کے اُسکے ہمراہ تین نقابدار ہونگے اور وہ خود بھی نقابدار ہوگا اور وہ صاحبقران
زمان ہی تمام عالم کو کفر سے پاک کرے گا جب وہ نقابدار با وقار پردہ دنیا پر تشریف لائے گا
تو اُس زمانہ مین آفتاب پرستی کو ترقی ہوگی تمام ممالک اسلام تباہ ہونگے وہ صاحب اقبال
آکر سب کو اسلام آباد کرے گا بڑے بڑے زبردستون کو زیر کرے گا اپنی صاحبقرانی کا ڈنکا بجائیگا
دین اسلام کو از سر نو اُسکے قدم کی برکت سے ترقی ہوگی بڑے بڑے بادشاہ اُسکے غلامی اختیار
کرینگے اسی مقام پر یعنی بیشہ **مصروفیہ** پر وہ آکر اُترے گا تجکو زیر کرے گا تجکو لازم ہی کہ اُسکی
اطاعت اور غلامی اختیار کرنا اور دین اسلام قبول کرنا اگر اُسکے کہنے کے خلاف کرے گا تو
ذلیل ہوگا بلکہ **مصروف** کجکلاہ سے بھی کہنا کہ وہ بھی اطاعت کرین اور دین اسلام قبول کرین
وہ عنقریب آنے والا ہی اے **مصروف دیوانہ** اگر تو اُسکو دیکھے تو پہچان لے مین نے عرض کیا
کہ ضرور آپ مجکو گو اُس بلند اقبال کو عالم طفلی مین دیکھا چکے ہین جبکہ وہ بالکل طفل صغیر تھا مگر
اُسکی صورت میرے صفحہ دل پر اس طور سے نقش ہوگئی تھی کہ کبھی فراموش نہ ہوئی اگر ہزار برس کے بعد
دیکھون تب بھی پہچان لون یہ سماعت فرماکر نقابدار کی طرف اشارہ کیا نقابدار نے اپنے
منھ پر سے نقاب کو دور کیا مین نے جو غور کرکے دیکھا اُسکو تو اُسی طفل کو پایا کہ سنبرہ آغاز تھا اور
وہ رعب و داب اور جاہ و جلال تھا کہ مین کانپنے لگا رعشہ پڑگیا تمام جسم مین سکتے کی سی حالت
ہوگئی فرط رعب و داب سے تمام اندام مین لرزہ تھا یہ قدرت نہ تھی کہ آنکھ اٹھاکر دیکھ سکون اور وہ
حسن و جمال تھا کہ نگاہ خیرگی کرتی تھی جب مین دیکھ چکا اشارہ کیا کہ نقاب ڈال تو اُنھون نے

نقاب ڈال لی مجھ سے فرمایا کہ یہ وہی طفل ہی اور یہی تجکو زیر کریگا اسکے مین نے اوصاف بیان کیے
ہین پس جب یہ تجکو زیر کرے تو ضرور اطاعت کرنا اور اس کے کہنے کے بموجب دین اسلام قبول کرنا
یہ فرماکر مع نقابدار کے غائب ہوگئے اب جو میری آنکھ کھلی اپنے بستر پر تھا وہ صورت پیش نگاہ
تھی آج تک مین ان نقابدارون کے انتظار مین ہون یہ امر ضرور ہی کہ جو کچھ اُن بزرگون نے فرمایا تھا
وہ سب پیش آیا اُسکے خلاف نہ ہوا نہ مین کسی سے آج تک زیر ہوا سب زغالب آیا اب وہی زمانہ
ہی کہ آفتاب پرستی کو ترقی ہی مگر اس قدر خلاف ہوا کہ اُنھون نے فرمایا تھا کہ نقابداران قاف کے
ہاتھ سے تو زیر ہوگا بلکہ اُس نقابدار کے ہاتھ سے زیر ہوگا جو کہ صاحبقران ہوگا گو مین وہی سب
سامان پاتا ہون اور وہی زمانہ ہی مگر اب جو خیال کرتا ہون تو یہ وہ نقابدار نہین ہی بھلا کیونکر مین
اسکی اطاعت کرون اسی سبب سے روتا ہون کہ یہ کیا ہوا اُنھون نے تو فرمایا تھا کہ تو کسی سے زیر نہوگا
سوائے نقابدار قاف کے پھر مین کیون اس نقابدار سے زیر ہوا بس غم اسی امر کا ہی یہ جو دیوانہ
نے کہا اُسی وقت مصروف کج کلاہ نے کہا کہ تیرا خواب سچا ہی یہ نقابدار بھی کہتے ہین کہ ہم قاف
سے آئینگے ہین یہ سب مال و اسباب طلسمی بیان کرتے ہین پہ تیرا قول ہی کہ جب آفتاب پرستی کو
ترقی ہوگی تو اُنھون نے فرمایا تھا کہ وہ نقابدار بیشہ مصروفیہ مین آکر بہونچینگے اور قاف
سے آئینگے اور تجکو نقابدار زیر کریگا تو اب وہی زمانہ ہی کہ آفتاب پرستی کو ترقی ہوئی ہی یہان
تک کہ مین آفتاب پرست ہوا ہون اور یہ نقاب دار قاف سے آئے ہین اور نقابدار ہی
نے تجکو زیر کیا ہی اور یہ بھی تو کہتا ہی کہ فرمایا تھا کہ وہ صاحبقران زمان ہوگا من اسد ہوگا یہ بھی اپنے کو
صاحبقران کہتے ہین پھر کیون نہین اطاعت کرتا ہی دیوانہ نے جو یہ سُنا مصروف کج کلاہ کی
طرف سے منھ پھیر لیا اور کہا کہ مین ان سے دریافت کرتا ہون اگر یہ سب اسی واقعہ کو بیان کرینگے
تو یقین آئے گا اور اُس جوان کو مین بخوبی پہچانتا ہون جہان دیکھون پہچان لون جس نے تجکو زیر
کیا ہی اگر وہ اپنی صورت نقاب اُلٹ کر دکھائے اور مین اُسی کو دیکھون تو البتہ اطاعت کرون
یہ کہکر مصروف کج کلاہ سے منھ پھیر کر اُن نقابدارون کی طرف متوجہ ہوکر اُن سے سب حال دریافت
آنے کا کیا تب نقابدارون نے کل حال قاف کا اور طلسم کے فتح کرنے کا اور آدمی سے ادمی آنے کا
یعنی قاف سے دنیا پر سب بیان کیا تب دیوانے نے کہا کہ اچھا آپ اپنی صورت دکھائین نقابدارون
نے نقابدار چہارم سے کہا کہ آپ صاحبقران آپ دیوانے کو نقاب اُلٹ کر صورت دکھا دین
تاکہ یہ ایمان لائے اور اسکا شک دفع ہو آپ کی صاحبقرانی اور نشریف آوری کی اور اس کے
زیر ہونے کی آپ کے ہاتھ سے مرد بزرگ اسکو خبر خواب مین دے چکے ہین آپ ضرور وہی صاحبقران
ہین تائید یافتہ بزرگان ہین یہ جو نقابدارون نے کہا نقابدار نے اپنے منھ پر سے نقاب اُٹھا دی
یہ معلوم ہوا کہ ابر سے آفتاب نکل آیا حجاب نقاب کا دور ہوتا تھا کہ برقی چمک گئی سب کی نگاہین
جھپک گئین دیوانے نے جو غور کرکے دیکھا اُسی جوان اور صاحبقران کو اپنے سامنے جلوہ گر پایا
کہ جسکو خواب مین دیکھا تھا اور مرد بزرگ نے دکھایا تھا یہ دیکھنا تھا کہ ایک مرتبہ اُٹھکر اور دوڑکر قدمون پر
گرا یہ کہکر یہی تو میرا آقا ہی اسی کی بابت فرمایا تھا کہ یہ صاحبقران زمان ہی نقابدار قاف ہی یہی
تجکو آکر زیر کریگا میرا خواب سچا نکلا مین نے اسکی اطاعت کی اور غلامی یہ میرے آقا ہین میرا
خواب سچا تھا مین حیران تھا کہ خواب جھوٹا ہوتا اور قول مرد بزرگ کیونکر دروغ ہوتا خداوند کریم نے

میری مراد پوری کی اسی سبب سے مین نے آج تک کوئی دین اختیار نکیا تھا لامذہب رہا اور لامذہبی مین اپنی
زندگی بسر کی اب مین صاحبقران اور اپنے آقا کی بدولت راہ راست پر آیا آتش دوزخ سے نجات پائی
یہ کہکر قدمون کو بوسہ دیا آنکھین ملین اور کہا کہ ای آقا مجکو کلمہ تعلیم فرمائیے شاہزادے نے اسکے سر کو
اٹھاکر گلے سے لگایا بہت شفقت فرمائی کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا نقابدارون
کو اسکے مسلمان ہونے کی بہت خوشی ہوئی جب مصروف دیوانہ کلمہ پڑھکر مسلمان ہو چکا تب اُس نے
مصروف کج کلاہ سے کہا کہ ای بادشاہ تم بھی دین اسلام قبول کرو مع اپنے کل لشکر کے اور صاحبقران میرے
آقا کی اطاعت کرو ورنہ بہت خراب ہوگے مجکو مرد بزرگ کا حکم تھا کہ مصروف کج کلاہ سے بھی کہنا کہ وہ کفری
سے توبہ کرے دین اسلام قبول کرے اور صاحبقران و نقابداران قاف کی اطاعت کرے مصروف
کج کلاہ نے جواب دیا کہ تیرا کہنا بہت درست اور بجا ہی اور مجکو تیرے کہنے کا یقین ہی مگر مین اُس وقت
تک دین اسلام و انکی اطاعت قبول نہ کرون گا جب تک میری شرط یہ نہ پوری کرینگے ہان اگر میری شرط پوری
کرین تو مین بھی مع لشکر و اپنے فرزندون و بھائی و سردارون کے و کل اہل شہر بلکہ اپنے ملکون کی رعایا سمیت
مسلمان ہونگا عذر نہ کرونگا ای مصروف دیوانہ تمھاری شرط پوری ہوئی تم نے تو اپنے خواب کے موافق
پایا اس سبب سے دین اسلام قبول کیا مجکو کیونکر یقین ہو کہ یہ وہی نقابدار ہین اور وہی صاحبقران یہ
جوان ہی کہ جسکی مجکو خبر دی گئی ہی ہان اگر یہ وہی نقابدار ہین اور وہی صاحبقران ہین تو میری شرط کو
بھی پورا کرینگے مین بھی ایمان لاؤنگا ورنہ مین تو نہ قبول کرونگا ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہی تم میرے اوپر
زیادتی نہین کرسکتے ہو نہ زبردستی کرسکتے ہو تم نے جو خواب مین دیکھا تھا اور تم سے مرد بزرگ نے کہا تھا تم نے
مجھ سے بیان کر دیا اب تم بری ہو گئے اب مجکو اختیار ہی دیوانہ یہ سُنکے ساکت ہوا مگر از حد غصہ آیا یہ ہی جی
چاہا کہ مصروف کج کلاہ کو مار ڈالے اُسکے طریقہ کو نقابدار سمجھ گئے کہ سہراب ثانی نے اشارہ کیا
اور منع کیا ساکت ہو کر رہ گیا کچھ حرکت نہ کرسکا اُدھر نقابدارون نے مصروف کج کلاہ سے دریافت کیا کہ
تمھاری کیا شرط ہی بیان کرو اگر خداوند کریم نے اپنا فضل کیا اور یہ بھی منظور ہوا کہ تم مسلمان ہو تو ہم بمدد
خدا اسکو بھی پورا کرینگے مصروف کج کلاہ نے جواب دیا کہ آپ اسوقت اپنی فرودگاہ پر تشریف
لے جائین مین بوقت سحر حاضر ہو کر اپنی شرط کو بیان کرونگا آپ کوشش فرمائین کیونکہ اس وقت آپ
بھی دن بھر کے تھکے ہوے ہین اور مین بھی تھکا ہوا ہون آپ بھی شب بھر آرام کرین مین بھی آرام کرونگا صبح
کو حاضر ہو کر عرض کرونگا نقابدارون نے فرمایا کہ بہتر ہی تم جاؤ صبح کو ضرور آنا مصروف کج کلاہ نے جواب
دیا کہ ضرور حاضر ہونگا دیوانہ بولا کہ یہ مکار ہی مکر کرتا ہی بھاگ جائے گا اب پھر نہ آئے گا اسکو جانے نہ دیجے
مجکو حکم فرمایئے کہ مین اسکی مشکین باندھ لون یہ کہکر قصد کیا کہ مصروف کو اسیر کرلون کہ پھر نقابدار نے
آنکھ دکھائی اور فرمایا کہ ہم منع کرتے ہین تم نہین سُنتے ہو دیوانہ کانپ کر رہ گیا مصروف کج کلاہ
سلام کرکے اپنے لشکر کی طرف چلا اُدھر دیوانہ و اہل لشکر مصروف کج کلاہ دیکھ رہے تھے کہ یا تو نقابدار
نے زمین پر دیوانہ کو دے مارا کہ سینہ پر سوار ہوا تھا یا خود اُتر پڑا جب کہ بادشاہ پہونچا اور اُدھر سے
نقابدار آئے نقابدار دیوانہ کے سینہ پر سے اُتر پڑا اور کچھ باتین ہونے لگین یہ لوگ حیران تھے کہ
دیوانہ قدم پر نقابدار کے گرا اور یہ لوگ حیران ہوے مگر کھڑے ہوے ہین اس خیال سے کہ بادشاہ
سے سب حال معلوم ہوگا اہل اسلام بھی یہ سب واقعہ دیکھا کیے اور خوش ہوا کیے جب دیوانہ نے
دیکھا کہ مصروف کج کلاہ چلا گیا اس نے اپنے دیوانون کی طرف دیکھ کر اور پکار کر کہا کہ ای بھائیو مین نے

اس نقابدار کی اطاعت کی اور دین اسلام قبول کیا جسکو میرا ساتو دینا ہو وہ میرے پاس لشکر مصروف
کج کلاہ سے جدا ہوکر چلے آئے مین نے کل مذہبون کی پرستش ترک کی یہ جو دیوانہ نے کہا اُسی وقت
چالیس ہزار دیوانے لشکر مصروف کج کلاہ سے علیحدہ ہوکر دیوانہ کے پاس چلے آئے دیوانہ نے
اُن سب کو قدمون پر نقابدارون کے گرایا کلمہ تعلیم کیا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق سب کے سب مسلمان
ہوگئے اُدھر مصروف کج کلاہ جو اپنے لشکر مین پہونچا اُسی وقت طبل باز گشت بجوا کر اپنی فرودگاہ پر
آیا لشکر نے کمر کھولی اُس دن مصروف شاہ نے بسبب رنج وصدمہ کے دربار نہ کیا اپنے خیمہ مین جاکر
بیٹھ رہا سب سردار بھی اپنے اپنے مقام پر چلے گئے ادھر جب مصروف طبل باز بجوا کر چلا گیا اور دیوانہ
مع اپنے ہمراہی دیوانون کے دین اسلام سے مشرف ہوا نقابدار اُسکو اپنے ہمراہ لے کر طبل باز
بجوا کر نقابدار چہارم یعنے صاحبقران زمان پر زر نثار کرتے ہوے قیام گاہ پر آئے اور دیوانہ
اور اُسکے ہمراہیون کے لیے مقام معقول مقرر فرمایا کل دیوانے وہان اُترے لشکر اسلام نے کمر کھولی
ادھر دربار آراستہ ہوا سب حاضر دربار ہوے مصروف دیوانہ کو دست چپ مین دنگل مرحمت ہوا اور
جو دیوانے مغز تھے اُنکو بارگاہ مین جگہ ملی وہ سب بیٹھے مگر حکم دیا گیا کہ انسانیت سے بیٹھنا درشت نہ کرنا
اور نہ کسی اہل لشکر کو اذیت دینا ورنہ سزا پاؤگے ہر ایک کا دم نکلا دیوانون مین سے کوئی کسی اہل لشکر کو
ستاتا نہ تھا اگر کوئی لشکری انکی طرف سے نکل گیا یہ اُسکو دیکھکر اور بارے خوف کے دانت نکال کر رہ
گئے بول نہ سکے ادھر تو دربار آراستہ ہوا سب کو دیوانہ کے زیر ہونے کی بہت خوشی ہی نقابدارون نے
حکم فرمایا کہ ارباب نشاط حاضر ہون ارباب نشاط حاضر ہوے ناچ وگانا شروع ہوا تا نصف شب جلسہ عیش و
عشرت برپا رہا سب مصروف تماشاے ناچ ورنگ رہے جب دو پہر رات آئی نقابدارون نے برخاست
جلسہ کا حکم فرمایا خیمہ خاص مین تشریف لائے نقابدار چہارم یعنے سہراب ثانی فراق بلکہ ثریاے
سیمین تن مین تڑپا کیے ادھر سب سردار اور بادشاہ اپنے اپنے مقام پر آئے دیوانہ کے لیے جو
خیمہ برپا کیا گیا تھا دیوانہ اُس خیمہ مین آیا رفیق اپنے مقام پر آئے جو کہ اُن کے لیے مقرر کیے گئے تھے
خلاصہ یہ کہ وہ رات بارام وراحت بسر کی صبح طالع ہوئی سب سردار نماز وغیرہ سے فارغ ہوکر داخل بارگاہ
چہل چراغ سلیمانی ہوے نقابدار بھی اپنے اپنے خیمہ سے برآمد ہوکر آئے سب نے تعظیم کی اپنے اپنے
دنگل پر بیٹھے دربار آراستہ ہوا دیوانہ بھی آیا اُدھر جب مصروف کج کلاہ بیدار ہوا لباس وغیرہ سے آراستہ
ہوکر چند سردارون وعزیزون کو اپنے ہمراہ لے کر مثل مبارک کج کلاہ محارب کج کلاہ وحارب کج کلاہ
وخارب کج کلاہ ومصارب کج کلاہ وبہمن کج کلاہ کے طرف لشکر اسلام کے چلا نقابدارون کو
ہرکارون نے خبر دی کہ مصروف کج کلاہ آتا ہی نقابدارون نے ان چند سردارون کو حکم فرمایا کہ
برائے استقبال جاؤ یعنے عنتر تیغ کوہ باز دمغفر شکن تیغ زن قارب شمشیر باز مقارب گرز زن وظفر
زرنگاری وظفر زرین حصاری وفیاض منوچہری یہ سردار جن کے نام تحریر ہوے ہین آداب
بجا لاکر بیرون بارگاہ آئے اور طرف مصروف کج کلاہ کے چلے راہ مین ملاقات کی صاحب سلامت باہم
ہوئی ایک نے دوسرے کا مزاج پوچھا سرداران اسلام نے کہا کہ ہم کو ہمارے آقا نے آپ کے استقبال کو
بھیجا ہی آپ تشریف لے چلین چنانچہ مصروف کج کلاہ ہمراہ سرداران اسلام کے مع اپنے سردارون کے
داخل لشکر ہوا وہ اسکو سیر کراتے ہوے سب عجائبات دکھاتے ہوے بارگاہ کی طرف لے چلے وہ وہ نیرنگات
اسنے دیکھے جو کہ کبھی خواب مین بھی نہ دیکھے تھے لشکر کثیر پایا اور اس قاعدہ سے لشکر اُترا تھا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ

شہر آباد ہی ایک سمت بازارین آراستہ ہین ایک طرف نقار خانہ ایک جانب دیکھا کہ دیوانے اترے ہوے ہین
سب دیوانے **مصروف** کج **کلاہ** کو دیکھکر قہقہہ لگانے لگے طعن کرنے لگے **مصروف** کج **کلاہ** اُن سرداردن
کے ہمراہ دیوانون کی حرکتون پر ہنستا ہوا قریب بارگاہ آیا مرکب پرسے اُترکر مع سردارون کے داخل بارگاہ
ہوا وہ بارگاہ دیکھی کہ جسکی عظمت درفعت کے روبرو بارگاہ فلکی گرد تھی جب دربار مین آیا ایسا دربار آراستہ
پایا کہ شاہان ہفت کشور کا بھی نہ ہوگا **مصروف** نے دیکھا کہ دربار نہین ہی بیشہ شیران ہی ایک شیر اپنے
مقام پر بیٹھا ہوا جھوم رہا ہی جوش شجاعت مین بس **مصروف** کج **کلاہ** نے بطریق آفتاب پرستان سلام
کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا سب خاموش بیٹھے رہے مگر **دیوانہ** کو غصہ آگیا نیوری چڑھاکر بولا کہ ا د
مصروف یہ کونسی حرکت ہی یہان کون آفتاب پرست ہی جو تونے اس طریقے سے سلام کیا ہی کیا اسکی
سزا دون **مصروف** نے قصد کیا تھا کہ سزا دون کہ **نقابدار** چہارم نے جو کہ **صاحبقران** ہی بنگاہ تند **دیوانہ**
کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم اپنی حرکت سے باز نہین آتے ہو تم کو شمع بھی کر دیا پھر وہی حرکت کیے جاتے ہو خاموش
بیٹھے نہین رہتے ہو سزا دیجاے گی **دیوانہ** کانپ کر رہ گیا **مصروف** کج **کلاہ** کے لیے کرسیان سامنے
آراستہ کی گئین تھین **صاحبقران** کے فرمایا کہ آپ تشریف لایئے اسکی باتون پر نہ خیال فرمایئے یہ تو
دیوانہ ہی **مصروف** سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا اور سب سردار بھی اسکے ہمراہی کے بیٹھے اُس وقت
نقابدارون نے حکم دیا کہ لاؤ قیدیون کو یعنے صفدر کج کلاہ حصوص کلاہ وغیرہ کو مگر قید کو دور کرکے لانا
چوبدار نے جاکر داروغہ زندان کو حکم شاہی سے آگاہ کیا داروغہ اُسوقت طرف زندان کے چلا وہان باہم
حضور کج کلاہ وغیرہ یہ کلام کر رہے تھے یہ سُن چکے تھے کہ **دیوانہ** زیر ہوکر مطیع ہوا اور مسلمان ہوگیا باد خیام
سے بھی کہا تھا اُنھون نے جواب دیا کہ مین ایک شرط رکھتا ہون جب وہ پوری ہوگی تب دین اسلام قبول
کرون گا اور آفتاب پرستی ترک کرون گا اور تاج آنے کا اقرار کیا ہی تب یہ باہم راے ہوئی تھی کہ اگر
نقابدار ہم کو بھی طلب کرکے دین سلے ترک مذہب کے اور اطاعت کرنے کو کہین گے تو یہ جواب دین گے
کہ اگر بادشاہ کی آپ شرط پوری کرینگے اور بادشاہ اطاعت قبول کرینگے آفتاب پرستی ترک کرکے اسلام قبول
کرینگے تو ہم بھی مسلمان ہون گے ورنہ ہم کو معاف فرمایا جائے وہ ضرور اس امر کو قبول کرلین گے یہان یہ
راے ہو رہی ہی کہ داروغہ زندان مع آہن گرون کے پہونچا اور اُن سب سے کہا کہ آپ کو **صاحبقران** نے
طلب فرمایا ہی اور حکم دیا ہی کہ رہا کرکے لانا لہذا یہ آہن گر حاضر ہین ان سے قید کو دفع کرایئے وہ سب
خوش ہوگئے اور ہر ایک نے **نقابدارون** کے خلق ومروت کی بہت تعریف اپنے دل مین کی آہن گرون
نے قید کو دفع کیا وہ سب ہی بہادر اور شجاع تھے ممکن تھا کہ جب قید دور ہوگئی تھی بھاگ جاتے نہین ہمراہ
داروغہ زندان کے دربار مین آئے دربار کو غیرون سے بھرا ہوا پایا **دیوانہ** کو ایک طرف بیٹھے ہوے دیکھا دیکھا کہ
مصروف کج **کلاہ** سامنے **نقابدارون** کے مع سردارون کے بعزت ومرمت کرسی پر بیٹھا ہوا ہی انھون
نے بھی آکر بطور آفتاب پرستان سلام کیا **مصروف** کج **کلاہ** نے جواب سلام دیا **مصروف** **دیوانہ**
تاو پیچ کھاکر رہ گیا بخوف **نقابدار** نہ بول سکا اشارہ ہوا کہ ان سب کو بھی **مصروف** کج **کلاہ** کی صف
مین جگہ دو وہ سب بھی سلام کرکے بیٹھ گئے تب **نقابدارون** نے **مصروف** کج **کلاہ** سے کہا کہ تم کو دین
اسلام کے قبول کرنے مین کیا عذر ہی جو عذر ہو بیان کرو اُسنے جواب دیا کہ مین کل بھی عرض کرچکا ہون کہ ایک
شرط رکھتا ہون اگر وہ آپ ادا فرمایئے اور مین امتحان بھی کرلون تب مجکو کوئی عذر نہ ہوگا اور یقین کرون گا کہ آپ
وہی **نقابدار** ہین اور وہی **صاحبقران** ہین کہ جسکی مجکو میرے مرشد نے خبر دی تھی **نقابدار** نے فرمایا کہ تو

وہ شرط بیان کرو **مصروف** نے عرض کیا کہ عرض کرتا ہون **نقابدار** نے جب **مصروف** سے یہ جواب پایا تو اُن لوگون کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ ای **صفدر بخ کلاہ** و **منصور بخ کلاہ** و **جمہور بخ کلاہ** و **حضور بخ کلاہ** آپ لوگون کو تو کوئی عذر نہ ہوگا کیونکہ آپ کو تو بہادری و مردانگی سر سید ان زیر کیا ہی اور آپ لوگ بہادر بھی ہین اُنھون نے جواب مین عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا گو مقام عذر نہین ہی مگر جب کہ ہمارے بزرگ نے ایک شرط کی ہی اور آپ اُسکے پورا کرنے پر بھی آمادہ ہین تو ہم بھی عرض کرتے ہین کہ اگر آپ نے وہ شرط پوری کی اور یہ مع اہل لشکر و اہل شہر کے مسلمان ہوے اور آپ کی اطاعت کی تو ہم کو بھی کچھ عذر نہین ہی اُس وقت ہم سب بھی مسلمان ہون گے اور آپ کی غلامی اختیار کرینگے سوائے اسکے کوئی عذر نہین ہی کیونکہ یہ ہمارے بزرگ ہین اور ہم ان کے تابع ہین اگر یہ نہ اسلام قبول کرینگے تو ہم بھی نہ قبول کرینگے اُس حالت مین معاف فرمائے جائین **نقابدار** نے فرمایا کہ معلوم ہوا آپ لوگ بھی **مصروف بخ کلاہ** کے ساتھ مسلمان ہون گے بعد پوری ہونے شرط کے خیر یہ فرماکر **مصروف بخ کلاہ** سے کہا کہ ہان اُس شرط کو بیان کرو تب **مصروف** نے یون تقریر کو آغاز کیا اور اس طور سے سخن سرائی شروع کی کہ ای نقابداران ذی وقار جس قدر لوگ یہان ان ملکون کے رہنے والے حاضر ہین وہ کوئی اس راز سے آگاہ نہین ہی حتی کہ میرے فرزند و بھائی تک واقف نہین ہین گو مین **حضور بخ کلاہ** کو جو کہ میرا چھوٹا فرزند ہی اور بہت ہی عزیز رکھتا ہون مگر وہ بھی اس امر سے آگاہ نہین ہی مگر اس وقت سب کے روبرو بیان کرتا ہون سب صاحب خوب غور سے سماعت کرین وہ شرط یہ ہی کہ اسکو بہت عرصہ ہوا قریب تیس برس کے جب کہ میرے والد نے انتقال کیا اور یہ حکومت میرے زیر نگین ہوئی اور مین بادشاہ مستقل ہوا تو مین ایک دن مع وزرا و امرا کے برای شکار گیا کیونکہ مجکو شکار کا بہت شوق تھا یہان سے تھوڑی دور پر ایک صحرا تھا وہان جاکر مقیم ہوا چونکہ رات ہوگئی تھی اُس دن شکار کے لیے نہ گیا بوقت صبح رفیقون کو ہمراہ لے کر برای شکار چلا گیا ہرن تیتر سے شکار کیے ایک آہو بہت خوبصورت سامنے سے پیدا ہوا میرے دل مین یہ سمائی کہ اسکو زندہ پکڑ لون اُسکے عقب مین مرکب کو جہنیز کیا وہ جست کرکے نکل گیا مجکو غصہ آیا مین نے مرکب ڈال دیا خلاصہ یہ کہ سب ہمراہی پیچھے رہ گئے مین اُسکے عقب مین اکیلا نکلا چلا گیا ہمراہی تو میری تلاش مین مصروف ہوے مین اُس آہو کے تعاقب مین کوئی دس بارہ کوس پر پہونچا کو وہ مقام بھی میری عمار اری مین ہی مگر مین اُس سے آگاہ نہ تھا وہان پر جاکر مین نے اُس آہو کو اسیر کیا اور اسیر کرکے لے چلا راہ بھول گیا اور کسی طرف چلا گیا تھوڑا راستہ طے کیا تھا کہ ایک پہاڑ نظر پڑا وہ کوہ فلک شکوہ بہت بلند تھا اور سبزہ اور گلون سے از قلہ کوہ تا پائین مملو تھا آبشارین جاری تھین مین پیاسہ از حد تھا مرکب پر سے اُترا مرکب کو چھوڑ دیا وہ چرا مین مصروف ہوا مین نے مُنھ ہاتھ دھویا پانی پیا مرکب بھی سیر و سیراب ہوا اب مین طرف مرکب کے چلا یہ مجکو نہ معلوم تھا کہ یہان کچھار بھی ہی اور اُسمین شیر بھی رہتا ہی جب مین مرکب کے قریب پہونچا مین نے سُنا کہ ایک طرف سے شیر کے بولنے کی آواز آئی مین نے خیال کیا دل مین کہ جنگل تو ہی شیر کا نہ ہونا عجب ہی ہونا کوئی مقام عجب نہین ہی یہان سے چلو ایسا نہ ہو کہ شیر آپڑے تو خرابی ہو صحرائی جانور سے جہان تک ممکن ہو اپنے کو بچالے یہ دل مین خیال کرکے قصد کیا کہ مرکب پر سوار ہون ابھی سوار نہ ہوا تھا کہ میری نگاہ کوہ کے اوپر جا پڑی مینے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ بارنش سفید بالاے کوہ بیٹھے ہوے ہین چہرہ اُنکا مثل آفتاب کے روشن ہی مگر وضع فقیرانہ ہی اُنکو جو مین نے دیکھا دل مین خیال کیا کہ کوئی شاہ صاحب ہون گے اُن کے رہنے کا یہ مقام ہی ایسے لوگ تو ایسے مقام پر رہتے ہین کہ جہان

آبادی نہ ہو اب شیر کا خیال بالکل جاتا رہا مین اُنکو دیکھ رہا ہون اور قصد کرتا ہون کہ اُن کی خدمت مین جاؤن
دریافت کرون پھر خیال کرتا ہون کہ ضرورت ہی کیا ہی ایسا نہ ہو کہ خفا ہون اور دعاے بد دین تو خرابی ہو اور
ان لوگون کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہی اس فکر و کشوبش مین تھا کہ اِسکی مرتبہ صداے شیر قریب سے
آئی اب جو پھر کر دیکھا تو مین نے دیکھا کہ ایک شیر اور شیرنی دونون میری طرف غراتے ہوے چلے آتے
ہین شیر دہنی طرف ہی اور شیرنی بائین طرف ہی یہ دیکھکر میری روح پرواز کر گئی مین نے خیال کیا کہ بُرے
پھنسے شکار کو آئے تھے خود شکار ہو گئے اب ان دونون سے جان کا بچنا دشوار ہی مین نے خیال کیا کہ اگر
شیر کو مارتا ہون شیرنی ہلاک کرے گی شیرنی پر حملہ کرتا ہون تو شیر ہلاک کرتا ہی عجب تمسہ مین مین اُسوقت
مبتلا تھا اور امید زیست قطع ہو چکی تھی اسی فکر مین تھا کہ کیا کرون اور یہی دیکھ رہا ہون کہ وہ مرد بزرگ
بالاے کوہ بیٹھے ہوے اسی طرف دیکھ رہے ہین مین تو اسی فکر و خیال مین تھا کہ ان دونون سے کیونکر
اپنے کو بچاؤن کہ وہ نر و مادہ بالکل قریب آگئے اب مجکو امید زیست بالکل قطع ہو گئی اور اپنی ہلاکت
کی امید قوی ہو گئی مین نے خیال کر لیا کہ اب بچنا دشوار ہی تم ہی حملہ کرو ایک پر ایک گلو مار لو یہ قصد کر کے
قبضہ تلوار پر ہاتھ رکھا تھا مگر میری یہ حالت تھی کہ کانپ رہا تھا چہرے کا رنگ فق تھا کبھی ایسا اتفاق پڑا نہ تھا
کہ پہلو سے آواز آئی کہ اے **مصروف** ج **کلاہ** خوف نہ کر اس قدر بدحواس نہ ہو اپنے حواسون کو درست کر
یہ جنگلی کتے تیر کیا کر سکتے ہین اپنے کو سنبھال کیسا مرد ہی یہ جو صدا آئی اس آواز کا ایسا کچھ اثر میرے دلپر
ہوا کہ وہ بدحواسی جاتی رہی اب جو دہنی طرف پلٹ کر دیکھا تو اُن مرد بزرگ کو اپنے برابر کھڑا پایا اُنکو دیکھنا تھا
کہ میرا دل قوی ہو گیا بس مین نے قصد کیا کہ شیرون پر حملہ کرون فرمایا کہ کیا ضرورت ہی یہ ابھی چلے جاتے ہین
یہ فرما کر پکارے کہ او کتو کیا تم اس سے آگاہ نہین ہو کہ یہ کون ہی یہ بادشاہ ہی تم اسی کی عملداری مین رہتے ہو
اسی کی رعایا ہو اور اسی کی ہلاکت کا قصد کرتے ہو بڑے نمکحرام ہو جاؤ اپنے مقام پر جا کر بیٹھو اس سے بولو
ورنہ بڑی خرابی ہو گی یہ جو فرمایا تو وہ میری طرف آتے تھے یا ایک مرتبہ پلٹ کر اُن کے قدم پر دونون نر و مادہ
گر پڑے اُن مرد بزرگ نے اُنکی سر و پشت پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ کوئی اپنے بادشاہ سے ایسی حرکت
کرتا ہی یہ تمہارا بادشاہ ہی لے اپنے مقام کی طرف چلے جاؤ اس طور سے کلام کیا کہ جیسے کوئی انسان سے
کلام کرتا ہی اُنھون نے بھی اس طور سے اطاعت کی کہ جیسے غلام آقا کی اطاعت کرتا ہی قدمون پر سے سر
اُٹھا کر جدھر سے آئے تھے اُسی طرف چلے گئے جب یہ واقعہ پیش آیا اور میری جان اُن شیرون سے بچی تو
مین دوڑ کر اُن مرد بزرگ کے قدمون پر گرا مین نے دل مین خیال کیا کہ یہ بہت بڑے اوتار ہین کہ جنکی اطاعت
جانور اس طور سے کرتے ہین یا تو یہ بالاے کوہ تشریف فرما تھے یا یہان تشریف لے آئے صاحب کرامات
بھی ہین مین عرض کرنے لگا کہ آپ نے بڑی مہربانی میرے حال پر فرمائی اور میری جان بچائی آپ بندگان
خاص خداوند تعالے سے ہین آپ ہی لوگون کے قدم کی برکت سے دنیا قائم ہی یہ شیر مجکو ہلاک کر چکے تھے اب آپ
اپنے نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ فرمایئے آپ میرے مرشد اور میرے مالک ہین یون جو مین نے
عرض کیا اور قدم چومے میرا سر قدمون پر سے اُٹھا کر فرمایا کہ اے **مصروف** ج **کلاہ** مین کیا کسی کی
جان بچاؤنگا سب کا بچانے والا اور زندہ کرنے والا اور مارنے والا اور رزق دینے والا خداوند کریم
رب یکتا ہی جس نے زمین و آسمان شجر و حجر بہشت و دوزخ کو ایک لفظ کن سے پیدا کیا اور ہم سب
اُسکے بندے ہین وہ ہمارا خالق ہی وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہے گا تو بھی اُسکا ایک بندہ ہی مگر
وہ بسبب بہکانے ابلیس کے مرتد ہو گیا خدائی کا دعوے کیا اب میرے سامنے اُسکا نام نہ لینا ورنہ

مین ناراض ہونگا یہ جو فرمایا مین کانپنے لگا اور ڈر گیا مین نے عرض کیا کہ کیا آپ خدا پرست ہین فرمایا کہ ضرور
ہم اپنے خالق کی عبادت کرتے ہین سوائے اسکے اور بھی کوئی خدا ہی چونکہ مین نے یہ کرامات و بزرگی انکی
دیکھی تھی مین انکا مرید ہوگیا مین نے اسوقت عرض کیا کہ مجکو بھی مسلمان فرمایئے فرمایا کہ ای مصروف
بج کلاہ مین ایک فقیر گوشہ نشین ہون اس جنگل مین رات دن اسکی بندگی کرتا ہون اسکا ایک
عبد گنہگار ہون مجکو اس سے مطلب نہین ہی کہ کسی کو مسلمان کرون یا ملک بملک پھرا کرون ہر ایک
کو مسلمان کرتا رہون یہ کام غازیون اور بہادرون کا ہی جو کہ راہ خدا مین جہاد کرتے ہین اسکی راہ مین
اپنے کو ہلاک کرتے ہین کافرون کو قتل کرتے ہین یہ کام ہمارا نہین ہی اور نہ ابھی تیرے خدا پرست ہونے کا
زمانہ آیا ہی اگر تو خدا پرست ہوا اور تیری قوم کو معلوم ہوا تو سب تجکو قتل کر ڈالینگے میرے سبب
سے تیری جان جائے گی انشاء اللہ تیرا خدا پرست کرنے اور دین اسلام مین لانے والا عنقریب آنے
والا ہی کہ جسکے قدم کی برکت سے یہ سب سرزمین اسلام آباد ہوگی وہ صاحبقران زمان ہوگا وہ
تجکو مسلمان کرے گا تو ابھی جلدی نہ کر اور مین تجکو مسلمان نہین کرسکتا ہون یہ خدمت میرے تعلق
نہین ہی یہ انھین لوگون کا حصہ ہی جو کہ راہ خدا مین دن رات جہاد کرتے ہین اور اپنے مال کو صرف
کرتے ہین صاحب لشکر و سپاہ ہین اور ہم لوگ تو عبادت کے لیے خلق فرمائے گئے ہین ہم کو عبادت
و بندگی کا حکم دیا گیا ہی ہم یہ کام نہین کرسکتے ہین بس تو اپنے ملک کو جا ہم کو نہ ستا ہم کو عرصہ ہوتا ہی
ہمارا وقت عبادت ہی تب مین نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ دو امرون کا امیدوار ہون اسکی اجازت
ملے اور آگاہ ہون فرمایا کہ بہت جلد بیان کر عرض کیا مین نے کہ ایک تو اپنے اسم نامی سے آگاہ فرمایئے
دوسرے مقام سکونت سے تاکہ مین دوسرے تیسرے حاضر ہوکر قدم بوسی حاصل کیا کرون شرف
زیارت سے مشرف ہوا کرون کیونکہ یہ امر میری عزت و برکت کا سبب ہوگا فرمایا کہ جا تجکو ان باتون
سے کیا مطلب تو حکومت کر تو ایسے امرون مین نہ پڑ مین نے عرض کیا کہ بدون دریافت و اجازت
کے یہان سے نہ جاؤنگا نہ حضور کو جانے دونگا فرمایا کہ ہم ایک اسکے ذلیل بندے ہین ہمارا کیا نام
گمنام بندے ہین اور ہمارا جائے قیام کمان جہان حکم ملا تو رہے اسکے در کے کتے ہین نہ مال و دولت
ہی کہ جس کے لیے مکان و محل سرا ہو نہ کوئی نامی ہین کہ ہر ایک کو اپنے نام سے آگاہ کرین نہ کوئی کمال
رکھتے ہین کہ اسکے سبب سے ہمارے پاس لوگ آئین اور کچھ نفع اٹھائین ایسے لوگون کے مقام و
سکونت و نام کے دریافت کرنے اور اُن کے پاس آنے سے کیا حاصل مین نے عرض کیا کہ مین تو
بدون اس امر کے طے کیے ہوئے نہ جاؤنگا مین نے تو کچھ نفع اپنا تجویز کر لیا ہی جب مین بہت مصر
ہوا اس وقت فرمایا کہ اس عبد ذلیل رب جلیل کو درویش دریدہ گریبان کہتے ہین لے اب تو تیری
جو تشی ہوگئی مین نے عرض کیا کہ مقام سکونت سے بھی آگاہ فرمایئے پہلے تو بہت انکار کیا مگر مین
نے نہ مانا تو فرمایا کہ یہی صحرا مدت سے اس گنہگار کا مسکن ہی اور یہی مدفن ہی اسی صحرا مین مین
بیٹھا ہوا اسکی یاد کیا کرتا ہون اور قدرے عبادت کرتا ہون اگر قبول ہوئی اور مجکو میرا خالق بروز
قیامت بخش دیوے تو کیا بعید ہی اسکی رحمت ہی مجکو تو امید نہین ہی وہ بڑا کریم کارساز ہی ای
مصروف بج کلاہ ایک مدت سے مین اسی جنگل مین قیام پذیر ہون وہ سامنے کوہ ہی اسپر میرا
جھوپڑا ہی اسی مین رہتا ہون اسی صحرا کے برگ و ثمر کھا کر زندگی بسر کرتا ہون اور یہی ہم لوگون کی
خوراک ہی آج تک مجکو کسی نے نہین دیکھا نہ کوئی میرے حال سے آگاہ ہی پندرہ برس کا عرصہ

ہونے کو آیا ہی جب سے مین یہان ہون ہزارون قافلہ ادھر سے گئے لاکھون مسافر مگر کسی نے نہ دیکھا
نہ مین نے اپنے کو دکھایا کیونکہ مین اس لائق نہ تھا آج حسن اتفاق سے مین بالاے کوہ آکر ٹھہرا ہوا ہوا
جو ملی اور اچھی معلوم ہوئی بیٹھ گیا سیر کرنے لگا کہ تو آہو کے عقب مین مرکب دوڑاے ہوے ادھر آیا اور
تو نے آہو کو اسیر کیا مین بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا مگر تو نے کچھ ادھر خیال نہ کیا جب تو آہو کو اسیر کرکے لے چلا
اُدھر کو آنکلا تو پیاسہ تھا اور تیرا مرکب تو نے اُتر کر پانی پیا پانی پی کر چلا تھا کہ شیر نے آکر گھیر لیا تو پریشان
ہوا مجکو تیرے حال پر رحم آیا مین نے آکر اُنکو ہنکا دیا وہ چلے گئے کوئی مین نے کمال کیا تیری تقدیر تھی بے
اب تو تیرا مطلب ہو گیا مگر ایک امر کا بہت خیال رہے کہ اس حال سے کسی کو آگاہ نہ کرنا ورنہ ہم بہت
ناراض ہون گے اور تیری بھی جان نہ بچے گی ہم تو یہان سے چلے جائین گے مگر تو ہلاک کر ڈالا جائے گا
مین نے اُسی وقت اُن کے سر کی قسم کھائی اور فرمایا کہ کسی کو اس حال سے آگاہ نہ کرونگا بلکہ اپنے فرزند
تک کو نہ آگاہ کرونگا فرمایا کہ ہان اسکا بہت خیال رہے مین نے عرض کیا کہ ضرور مگر مین اس کوہ پر کیونکر
آؤنگا کیونکہ مجکو تو نہ اسکا راستہ معلوم ہی نہ اسکا زینہ فرمایا کہ آنے کی کیا ضرورت ہی مین نے عرض کیا کہ
حضور یہ نہ فرمائین یہ جو مین نے عرض کیا فرمایا کہ اچھا میرے ساتھ چل بس مجکو درۂ کوہ مین لے گئے وہان
ایک سہ دری تھی اُسمین تشریف لائے ایک زینہ لگا ہوا تھا فرمایا کہ اسی پر سے آنا تو میرے پاس پہونچ جائیگا
تے اب اپنے مقام کو جا میرے وقت عبادت مین ہرج ہوتا ہی یہ فرماکر غائب ہو گئے مین چوتھے دن
درہ آیا تو مین نے دیکھا کہ بالاے کوہ تشریف فرما ہین مین نے سلام کیا اور مرکب پر سوار ہوکر چلا جب
اُس صحرا سے تھوڑی دور چلا اور اُسکی حد سے نکلا مجکو سیدھی راہ مل گئی مین اُسی راہ سے چلا تھوڑی
راہ طے کی تھی کہ میرے ہمراہی ملے مجکو تلاش کر رہے تھے میرے پاس آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ آپ
کہان تشریف لے گئے تھے ہم بڑے عرصہ سے تلاش کر رہے ہین اور پریشان تھے مین نے جواب دیا
کہ اس آہو کے تعاقب مین گیا تھا اسنے بڑی دور پر جاکر چوٹ کھائی مین نے اسے اسیر کیا اور نکل کر
ادھر کو چلا آیا چلو اب مقام فرودگاہ پر مین اُن سب کو لے کر اپنے فرودگاہ پر آیا مگر کسی سے کچھ حال نہ
کہا وہان سے شہر مین آیا حکومت کرنے لگا یہان تک کہ مین نے اس حال کو اپنی زوجہ تک سے
اور فرزندون تک سے نہ کہا اب مین نے کیا طریقہ اختیار کیا کہ چوتھے روز شکار کے بہانے جاتا ہون
اکیلا اور اسی صحرا مین پہونچ کر اُسی زینہ کے ذریعہ سے خدمت مین شاہ صاحب کے جاتا ہون بالاے
کوہ ایک چھپر پڑا ہوا تھا اُسکے گرد ٹٹیان لگی ہوئی تھین ایک بوریا بچھا ہوا تھا اُسپر وہ مرد خدا جلوہ فرما
تھا عبادت خدا کرتا تھا مین نے لاکھ لاکھ کہا کہ مین سامان درست کردون نہ قبول کیا کئی مرتبہ جواہر و روپیہ
لے کر گیا نہ لیا مین جب جاتا تھا وہ تھوڑی دیر تک مجکو پند و نصیحت بابت رعایا پروری و انصاف
کے اور وحدانیت خدا مین کچھ کلمہ اپنی زبان سے فرمایا کرتے تھے مین جب عرض کرتا تھا کہ مین دین اسلام
قبول کرلون تو فرماتے تھے کہ عنقریب تمہارا خدا درست کرنے والا آتا ہی وہ صاحبقران ہی تم اُسکے
ہاتھ سے مسلمان ہوگے اور وہی گفتگوے سابق فرماتے تھے مین اپنے ہمراہیون کو منع کر جاتا تھا اور قسم
دے جاتا تھا کہ کوئی میرے ہمراہ نہ آئے اگر کسی نے عدول حکمی کی اور میرے بعد اُدھر آیا تو راہ بھول گیا
شاہ صاحب مجکو خبر دیتے تھے کہ فلان سردار تمہارا یا فلان ملازم ادھر کو تمہارے عقب مین آتا تھا
مگر راہ بھول گیا اسکو سزا دینا کسی اور علت مین اس جرم پر سزا نہ دینا ایک گھنٹہ سے زیادہ قیام
نہ کرنے دیتے تھے جہان گھنٹہ بھر گذرا فرمایا کہ اب جاؤ مین بھی چلا آتا تھا مین اُنکا از حد مرید ہو گیا تھا

اسی طور سے پندرہ برس گذرے پانچ برس کا عرصہ ہوتا ہی کہ ایک دن جو مین خدمت مین گیا مجکو دیا کر کہا
کہ لو خدا حافظ اب ہم جاتے ہین ترک دنیا کرتے ہین اور تم کو خبر دیتے ہین کہ اب عنقریب وہ بہادر اور دلاور
وصاحبقران تشریف لائے گا جو کہ اس سرزمین کو اسلام آباد کرے گا وہ صاحبقران زمان ہی وہ
بڑا صاحب اقبال ہی آج کل پردہ قاف مین دیوان قاف سے مقابلہ کر رہا ہی اُس نے طلسم چہل
چراغ سلیمانی فتح کیا ہی اپنے باپ و دادا و چچا کو رہا کیا ہی دیو ہامان ایسے دیو کو مارا ہی وہی
صاحب اقبال یہان تشریف لائے گا اور ان ملکون کو اسلام آباد کرے گا اور ہم کو لازم ہی کہ اُسکی
اطاعت کرنا ورنہ بہت پچھتاؤ گے مین نے عرض کیا کہ یہ تو فرمائیے کہ کیا مجھ سے کوئی خطا ہوئی جو آپ
تشریف لیے جاتے ہین یہان سے اور اُن کے آنے کی علامت کیا ہی فرمایا کہ اے مصروف کلاہ
آگاہ ہو کہ ایک کافر ہی برجلیس نامے اُس نے خروج کیا ہی وہ آفتاب پرست ہی ارزنگ چترنگ
وغیرہ بھی اُس کے شریک ہو گئے ہین جن کو تو اپنا خدا کہتا ہی اب تمام دنیا مین کفر بہت پھیل گیا ہی
آفتاب پرستی کو ترقی ہو رہی ہی ہر طرف کفر و کافری کا رواج ہی گو یہ باتین تجکو ناگوار ہوتی ہونگی
مگر مین تو حق حق کہونگا برجلیس نے بہت سے ملک اہل اسلام کے برباد کیے ہین اب ہر طرف
آفتاب پرستی کو ترقی ہی اسی سبب سے مین جاتا ہون کہ کفرستان مین رہ کر کیا کرون اب میرا
رہنا اچھا نہین ہی سبب اسکا یہ ہی کہ یہان بھی آفتاب پرستی کو رواج ہوگا تو بھی آفتاب پرست
ہوگا تیرے پاس اُسکا نامہ آنے والا ہی بس مین اُس درہ مین جاکر عبادت خدا کرونگا جہان سب
کی نگاہون سے پوشیدہ رہونگا اب تم نہ آنا اگر آؤ گے تو بہت خراب ہوگے مین تم کو خبر دیتا ہون
اب مین اُسوقت ظاہر ہونگا کہ جب وہ صاحبقران یہان تشریف لائے گا اور مجکو اس درہ
کوہ سے نکالے گا تب مین اُسکے ہمراہ یہان سے نکلون گا اس امر سے اطمینان رکھو کہ مین یہان سے
نہین جاؤنگا اسی درہ کوہ مین ہون اُسکے آنے کی علامت تم کو بتائے دیتا ہون وہ یہ ہی کہ تمھارے
زیر نگین جس قدر ملک ہین سب لوگ آفتاب پرست ہون گے اور تمام عالم مین آفتاب پرستی
کی ترقی اب سے زیادہ ہوگی جب اسکو چار برس کا عرصہ ہوگا بس وہ صاحبقران تشریف
لائے گا اُسکے ہمراہ تین نقابدار سرخ پوش ہون گے وہ خود بھی نقاب پوش ہوگا اُس کے ہمراہ
ہزارون خیمے اور بارگاہین و مال اسباب بے شمار اور ایک علم زرنگار ہوگا اور لشکر مختصر ہوگا اور
یہ سب سامان طلسمی ہوگا دیو وری اُسکے تابع ہون گے تیشہ مطروقیہ کے قریب دشت مصروفیہ
مین فروکش ہوگا تم کو خبر ہوگی کہ ایک شخص لشکر مختصر لے کر آیا پہلے تم کو تو ال کو روانہ کروگے وہ
جواب صاف دے گا پھر اپنے فرزند کو اُسکو بھی وہی جواب ملے گا تم لشکر کشی کرکے جاؤگے وہ
نقابدار تمھارے بھائی و فرزندون کو گرفتار کرلین گے اُس کے بعد دیوانہ مقابلہ کرے گا وہ اُن
نقابدارون کو مجروح کرے گا صاحبقران اُس دیوانہ کو زیر کرے گا اور دین اسلام قبول کرنے کو
کہے گا دیوانہ رونے لگے گا تم بھی اُس مقام پر موجود ہوگے جب دریافت کروگے وہ خواب
بیان کرے گا اور اُسی صاحبقران کی بابت وہ خواب ہون گے صورت دیکھکر وہ مسلمان ہوگا تم سے
کہے گا تم کو لازم ہی کہ اُسکی اطاعت کرنا اور دین اسلام قبول کرنا اور اگر امتحان تم کو منظور ہو تو اُس
صاحبقران سے میرا حال بیان کرنا اور اُس درہ کوہ کا پتہ دینا اور کہنا کہ مجکو تب آپ کا یقین ہوگا
کہ آپ وہی ہین اُن شاہ صاحب سے جاکر ملاقات فرمایئے اور اُنکو باہر لایئے وہ قبول کرے گا اور

سیرے پاس آئے گا اور مین اُسکے ہمراہ باہر آؤنگا اور وہی زمانہ ظاہر ہونے کا ہی اور دین اسلام کی ترقی پانے کا اور سب کافرون کے مارے جانے کا ہی اُس کے ہاتھ سے برجلیس آفتاب پرست دارزنگ وغیرہ قتل ہونگے اے مصروف کج کلاہ جو کوئی سوائے اُسکے آج سے اس درہ کوہ مین قدم رکھنے گا وہ اس طور سے اُٹھاکر زمین پر دے مارا جائے گا کہ اُسکے استخوان چور چور ہو جائینگے اور روح قالب سے نکل جائے گی اب تم نہ آنا اور اُسکی آمد کا انتظار کرنا یہ بھی کہنے دیتا ہون کہ تم یہ سب باتین فراموش کروگے تم کو بالکل یاد نہ رہے گی جب وہ آئے گا اور دیوانہ کو زیر کرے گا اُس وقت تم کو یاد آئینگی لے اب جاؤ جو گذرنے والا تھا وہ سب بیان کردیا مین وہان سے رخصت ہوکر چلا آیا اُنھون نے منع کر دیا تھا مین اُس دن سے نہ گیا مگر بطور امتحان کے کئی آدمی مین نے اُس درہ کی طرف روانہ کیے واقعی وہ اس طور سے پیسے گئے کہ اُن کے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے اور طائر روح قفس جسم سے نکل کر پرواز کر گئی اور مین بموجب اُن کے فرمانے کے تمام حال بھول گیا اُسی زمانہ مین پرچہ اخبار سے برجلیس کی حالت معلوم ہوئی نامہ آیا مین آفتاب پرست ہوا عرصہ چار برس کا ہوا ہی آفتاب پرست ہوے کہ آپ کے آنے کی خبر پہونچی کوتوال کو بھیجا آپ سے وہی پیام سُنا جو کہ شاہ صاحب نے فرمایا تھا فرزند کو بھیجا وہی جواب پایا لشکر لے کر برائے مقابلہ آیا جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پیش آیا وہی سب سامان نظر سے گذرا وہی چار نقابدار تھے مگر محجوب شک رہا اور سب حال فراموش تھا میرا بھائی اور فرزند زیر ہوے دیوانے نے مقابلہ کیا نقابدارون کو زخمی کیا ابھی تک وہ واقعہ یاد نہ آیا جب آپ نے دیوانہ کو زیر کیا اور مین قریب آیا دیوانہ نے خواب بیان کیا اور صورت دیکھکر مسلمان ہوا اور مجھ سے مسلمان ہونے کو کہا تو سب حال یاد آیا اور کل امرون کی صداقت ہو کی خیال آیا کہ سچ فرمایا تھا میرے مرشد نے گو مین نے پہلے ہی قصد کیا تھا کہ کوئی شرط کرون آپ سے جو کہ مشکل ہو اور مکر کرون مگر جب یہ واقعہ یاد آیا تو مین نے آپ سے عرض کیا کہ اگر میری شرط ادا فرمایئے گا تو مین مسلمان ہونگا بس میری یہ خواہش ہی کہ اگر آپ وہی نقابداران قاف اور صاحبقران ہین تو درہ کوہ مین جاکر اُن شاہ صاحب سے ملیے اور اُنکو باہر لایئے تاکہ میرا شک دفع ہو اور مین مسلمان ہون ورنہ غیر ممکن ہی نقابدارون نے فرمایا کہ ہم تمھاری شرط کو ضرور پورا کرینگے اور امتحان کرینگے تم ہمارے ہمراہ چلو یہ فرماکر حکم دیا کہ سوار یک حاضر کی جائین ہم اسی وقت جاکر انکی شرط کو ادا کرینگے مصروف کج کلاہ نے عرض کیا کہ جب ہی مجکو اطمینان ہوگا نقابدارون نے فرمایا کہ چلو دیر نہ کرو یہ فرماکر اُٹھ کھڑے ہوے زرنگار شاہ وغیرہ نے عرض کیا کہ ہم بھی ہمراہ چلینگے فرمایا کہ چلو بس زرنگار شاہ اور زردمان تاجدار وغیرہ اور چند سردارن اسلام و مصروف دیوانہ و مصروف کج کلاہ مع بھائی و فرزندون کے و سردارون کے نقابدارون کے بیرون بارگاہ آئے یہان مرکب حاضر تھے سب مرکبون پر سوار ہوے مصروف کج کلاہ نقابدارون کو ہمراہ لے کر روانہ ہوا مدلشکر سے نکل کر اُس طرف کو کہ جہان درویش دیدہ گریان غائب ہوے تھے طرف مشرق کی راہ لی دیوانہ نے نقابدارون سے عرض کیا کہ یہ بڑا مکار ہی مکر کرتا ہی آپ کو مبتلاے عذاب کرنے کے لیے جاتا ہی ایسا نہ ہو کہ آپ کسی بلا مین مبتلا ہو جائین تو بڑی خرابی ہو آپ نہ تشریف لے جائین اگر یہ ایمان نہین قبول کرتا ہی تو مین اسے ابھی قتل کرتا ہون فرمایا کہ خاموش رہو ہم سے یہ کیا مکر کرے گا ہم

ضرور جائینگے ہمارا طریقہ یہی ہی کہ جو ہم سے شرط کرتا ہی باہر ان اسکی شرط پوری کیے ہوے اُسپر کسی قسم کا دبا ڈ نہین ڈالتے ہین **دیوانہ** نے **مصروف** کی طرف دیکھکر کہا کہ اگر میرے آقا کا ایک بال بیکا ہوگا تو مین تجکو مع تیرے لشکر کے قتل کرون گا تو نے مکر تو کیا ہی **نقابداران** نے منع کیا یہان تک اسی طور سے باتین کرتے ہوے ایک صحرا مین پہونچے جو کہ بہت وسیع اور نہایت سرسبز خاہر قسم کے گلون کے درخت لگے ہوے تھے طائر بول رہے تھے کہ **مصروف** نے کہا یہی وہ جنگل ہی یہ قریب ہم کس کوہ کے لایا کہ جسپر شاہ صاحب تشریف رکھتے تھے عرض کیا کہ یہی کوہ فلک شکوہ ہی سب نے اُس کوہ فلک شکوہ کو دیکھا بہت ہی بلند اور ہر قسم کے گلون سے اور سبزہ سے آراستہ تھا کوہ اسکو مملو پایا آبشارین جاری دیکھین **مصروف** نے بتایا کہ اسی مقام پر آکر شیرون نے گھیرا تھا اور اسی مقام پر آکر اُن بزرگوار نے بچایا وہ سامنے کوہ پر تشریف فرما تھے یہی درہ ہی کہ اسی کے ذریعہ سے کوہ پر مین جاتا تھا اور اب اسی درہ مین کوئی نہین جا سکتا ہی تو اب تشریف لے جاوین **نقابداران** نے فرمایا کہ ایک قیدی واجب القتل کو طلب کرو ہم اُسکو بھیج کر دیکھ تو لین اور تم کو بھی دکھا دین کہ ابھی تک وہ اثر باقی ہی اور لوگ بھی دیکھ لین تاکہ کوئی اعتراض نہ کرے کہ اب وہ امر دفع ہو گیا ہوگا اس سبب سے چلے گئے دوسرے یہ بھی تو معلوم ہو جائے ہر ایک کو کہ یہ وہی درہ کوہ ہی اور جو علامت بادشاہ نے بیان کی اسوقت تک موجود ہی اُس وقت **مصروف** نے ایک قیدی کو طلب کیا فوراً حاضر کیا گیا جب قیدی آیا اُسکو چھوڑ دیا اور کہا کہ گو تو واجب القتل ضرور ہی مگر ہم نے تجکو اس شرط سے چھوڑ دیا کہ تو اس درہ کے اندر سے ہوکر جلد پھر آ تیرا جدھر جی چاہے جا کوئی منع نہ کرے گا چونکہ اُسکی قضا آچکی تھی اور وہ کافر بھی تھا یہ جو اُس سے کہا وہ بہت خوش ہوا اور فوراً قدم اُٹھا کر چلا جسے ہی قریب درہ کوہ پہونچا اور قصد کیا کہ اندر درہ کے جاؤن کسی نے اس طور سے اُٹھا کر پھینکا کہ تمام استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے پس کر چور ہو گیا طائر روح قفس جسم خس کو چھوڑ کر بھاگی یہ جو واقعہ گذرا سب **نقابداران** نے سب کی طرف دیکھکر فرمایا کہ سب صاحبون نے ملاحظہ کیا اب تو کوئی شک نہین رہا یہ ہمارا ہی سب نے جواب دیا کہ جب شک تھا نہ اب شک ہی **نقابداران** نے **نقابدار چہارم** یعنے **صاحبقران** سے اس طور سے فرمایا کہ اے فرزند اسم اللہ کر و تشریف لے جاؤ سپرد خداوند کریم کیا یہ کام تمہارے ہاتھ سے پورا ہوگا کیونکہ تم ماشاء اللہ جوان ہو سات برس کے سن مین طلسم فتح کیا دیو ہامان کو مارا ہم لوگ اب ضعیف ہوے جو ہمارا زمانہ جرأت کا تھا وہ گذر گیا ہم نے بھی بڑے بڑے کام کیے اب تمہاری نام آوری اور بہادری کا زمانہ ہی ہم تو پیر ہو گئے ہین صرف تمہارے ہمراہ تمہاری خدمت کے لیے ہین اب ہم سے یہ کام نہ ہوگا دوسرے تم نے سن بھی لیا کہ خواب مین کسی مرد بزرگ نے **دیوانہ** سے کہا کہ تجکو سوائے **صاحبقران** کے اور کوئی زیر نہ کرے گا اور تمہاری صورت عالم رویا مین اسکو دکھائی اور فرمایا کہ یہی زیر کرے گا تم نے اُسے زیر کیا وہ تمہاری صورت دیکھ کر ایمان لایا تیسرے **مصروف** نے بھی بیان کیا کہ شاہ صاحب نے خبر دی تھی کہ وہ **صاحبقران قاف** سے آئے گا اور **مصروف دیوانہ** کو زیر کرے گا اسکے ہمراہی ہین **نقابداران** گے بس اب تم ضرور **صاحبقران** زمان ہو اسمین کوئی شک نہین ہی اب تم تامل نہ کرو شوق سے درہ کوہ مین جاؤ اسکی شرط کو ادا کرو یہ جو **نقابداران** نے فرمایا **صاحبقران** مرکب پر سے کود پڑے آداب بجا لائے اور کہا کہ غلام جاتا ہی فرمایا کہ تم **صاحبقران** مؤید من اللہ تائید یافتہ بزرگان ہو اب دیر نہ کرو **صاحبقران** نے سبکے سلام کیا اور رخصت ہونے لگے جب سب سے رخصت ہو چکے اسوقت **مصروف** نے کلاہ سے کہا کہ اب ہم تمہاری شرط پوری کرتے جاتے ہین تم بھی اپنے قول پر قائم رہنا

اُس وقت انکار نہ کرنا کہ جب ہم شرط ادا کردین اگر اُسوقت انکار کیا تو خرابی ہوگی مصر وقت کے کلاے
ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ اب آپ تشریف نہ لے جائین ایسا نہ ہو کہ مجھ بعیب دشمنان بخت ہو بلکہ اس شرط
ادا کیے ہوے سب اپنے فرزندون و سردارون داہل لشکر و اپنے ملکون کے باشندون کے مسلمان ہوتا ہون
آپ کی اطاعت کرتا ہون اور اس امر کا اقرار کرتا ہون کہ آپ وہی صاحبقران اور وہی نقابدار ہین
کہ جسکی خبر شاہ صاحب نے دی مگر مین یہ نہین چاہتا ہون کہ آپ ایسا جوان ضائع ہو فرمایا کہ اب تو یہ غیر ممکن
ہی کہ ہم اس شرط کو ادا نہ کرین اور اندر درہ کے جاکر آپسے ملاقات کرین وہ ہمارے منتظر ہون گے اور انکو باہر
نہ لائین جب کہ انکا تشریف لانا ضرور ہی اور ہمارے ہی جانے پر منحصر ہی ہم کو خود اُنکی زیارت اور قدم بوسی
کا اشتیاق ہی ایسے صاحب کمال سے ملنا بڑی عمدہ بات ہی ہم کو خود اُن کے پاس اب جانا ضرور ہی یہ
فرماکر اور سب سے رخصت ہوکر قدم اُٹھاکر چلے نقابداروں نے فرمایا کہ خداوند کریم تمھاری مراد پوری کرے
اور تم کو اس مہم پر بھی فتح دے سب نے آمین کہا صاحبقران قدم اُٹھاکر بادای سرور راہ طے کرکے قریب
درہ پہونچے سب نے دیکھا کہ کچھ دیر ٹھہر کر داخل درہ ہوے فرصت اس قدر تو سب نے دیکھا کہ جب صاحبقران
نے اندر درہ کے قدم رکھا تو ایک چمک سی ہوئی نگاہ کسی نے صاحبقران کو اُٹھا کر پھینکا نہ دے مارا یہ
دیکھکر سب خدا پرست سجدہ شکر بجالائے خصوصاً نقابدار دیوانہ تو بہت خوش ہوا بیان سب
انتظار صاحبقران مین بیرون درہ کھڑے ہین اُدھر سے صاحبقران قریب درہ پہونچے اور کچھ
دیر ٹھہر کر اندر درہ کے قدم رکھا ایک برق چمکی کہ جس سے کسی قدر آنکھون مین صاحبقران کے خیرگی سی
ہوئی فوراً وہ چمک برطرف ہوگئی اُدھر آواز آئی کہ السلام علیک یا صاحبقران زبان وتائید یافتہ
بزرگان مؤمن اسد قاتل کافران خوش آمدی وصفا آوردی فوراً صاحبقران نے جواب دیا کہ
علیک السلام اے مرد بزرگ جواب سلام دے کر جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ ایک پتلا میرے روبرو کھڑا ہی اُس
پتلے نے کہا کہ یا صاحبقران آپ میرے ہمراہ چلیے مین آپ کو اپنے آقا کے پاس پہونچادون کیونکہ اُنھون
نے مجھکو اسی لیے یہان مقرر فرمایا تھا اور آپ کی سب نشانیان بتادی تھین اور کہدیا تھا کہ جسمین یہ نشانیان نہ پاؤ اُسکو
ہلاک کرنا اور جوان علامات اور نشانیون کے موافق ہو وہی صاحبقران ہی اسلیے ہمارے آقا نے
یہ اُس دن سے یہ غلام بموجب حکم یہان موجود تھا جو کوئی غیر آیا وہ ہلاک ہوا یہان تک کہ حضور تشریف لائے
اب آپ تشریف لے چلین یہ سُننا تھا کہ صاحبقران سجدۂ شکر بجالائے اور ہمراہ اس پتلے کے چلے
اب صاحبقران نے دیکھا کہ آگے آگے ایک سایہ چلا جاتا ہی یہان تک کہ وہ سایہ ایک سہ درے کے قریب
پہونچا اور داخل سہ درہ ہوا اسمین ایک دروازہ تھا وہ فوراً کھل گیا وہ سایہ اندر دروازہ کے گیا صاحبقران
بھی بلاخوف چلے گئے کچھ تاریکی سی ہوگئی ایک زینہ لگا ہوا تھا اُس زینہ کی راہ سے وہ سایہ ایک اور دروازہ کے
پاس پہونچا وہ دروازہ بھی کھل گیا اب بخوبی روشنی ہوئی صاحبقران عقب سایہ مین اُس دروازہ مین بھی داخل
ہوے جب اندر پہونچے تو دیکھا کہ ایک مختصر سا باغیچہ لگا ہوا ہی ہر قسم کے میوے کے درخت بھی ہین پھولون کے بھی
سرسبز ہوا چل رہی ہی طایرون کے نغمہ آویزان ہین ایک مختصر بارہ دری بھی ہی اُس کے آگے
چبوترہ ہی صاحبقران سب باغیچہ کی سیر کرتے ہوے اُس سایہ کے ہمراہ عقب مین چلے جاتے ہین
یہان تک کہ وہ سایہ اندر بارہ دری کے آیا اور ایک سہ درہ کی طرف چلا جب قریب سہ درہ کے پہونچا
تو صاحبقران نے ایک مرد بزرگ کو اُس سہ درہ مین ایک بوریے پر جلوہ گر دیکھا کہ عمامہ باندھے ہوے کرتا
پہنے ہوے سر کے بال و ریش تک سفید ہی مگر اس قدر نور پیشانی سے ساطع اور لامع ہے کہ تمام بارہ دری

روشن ہی بوریے پر ایک سجادہ بچھا ہوا ہی اُسپر جلوہ فرما ہین سامنے رحل پر صحیفۂ ابراہیمی کھلا ہوا ہے
اُسکی تلاوت فرما رہے ہین چہرے سے نشان بزرگی وکمال پیدا ہی ایک طرف ایک آفتابہ وسبوچہ گلی و
انگورہ رکھا ہی سوائے اسکے اور کوئی شے نہین ہی صاحبقران نے دیکھا کہ وہ سایہ قریب سہ درہ پہونچ کر
غائب ہو گیا یہ پس نشست آکر کھڑے ہو گئے یہ بوریے کے قریب کھڑے نہ ہونے پائے تھے کہ جیسے کسی نے اُن
مرد بزرگ سے کہدیا کہ کوئی تمہارے پس نشست آیا ہی یا تو معروف تلاوت وعبادت تھے یا ایک قریہ پلٹ کر دیکھا
اُنکا دیکھنا تھا کہ صاحبقران نے جھک کر سلام کیا جو ابدیا کہ علیک السلام ای صاحبقران انام وائے
برباد کنندۂ کافران بد انجام ای ابادکرنے والے دین اسلام سے ملکون کے خوش آمدی وصفا آوردی
یہ کہکر اُٹھ کھڑے ہوے صاحبقران نے دوڑکر قدم کو بوسہ دیا اُنھون نے سر کو اُٹھا کر سینہ سے لگا یا
صاحبقران نے ہاتھ چومے آنکھون سے لگائے مصافحہ کیا اُن مرد بزرگ نے لاکر صاحبقران کو اپنے
برابر بٹھایا صاحبقران مودب بیٹھے درویش نے تمام حالات دریافت فرمائے صاحبقران نے سب
حالات قاف کے بیان کیے اور کل حال برجلیس کے خروج کا جو کہ تاجرون کی زبانی سُنا تھا بیان کیا شاہ
صاحب نے ارشاد فرمایا کہ وہ تمام ملکون کو برباد کرکے سمندریہ کی طرف گیا ہی انشاء اللہ وہ تمہارے
ہاتھ سے مارا جائے گا اور ان سب ملکون کو جو جو اُس نے برباد کیے ہین تم آبادکروگے اور یہ کفرستان تمہارے
قدم کی برکت سے اسلام لاویگا صاحبقران نے جواب دیا کہ یہ سب آپ بزرگون کی دعا کا اثر ہی اور خداوند
کریم کی عنایت سے کیون نہ ہو وہ کیونکر نہ معزز وممتاز ہو کہ جس کے آپ ایسے سرپرست موجود ہون بے
حضور [illegible] پلین بیرون درہ وہان سب منتظر ہین اور آپ کی زیارت وقدم بوسی کا ہر ایک کو اشتیاق
ہی شاہ صاحب نے فرمایا کہ اچھا چلتا ہون جلدی کس امر کی ہی آئے ہو تو ٹھہرو کچھ نان ونمک تو فقیرون
کے یہان کا کھا لو گو مین اُس لائق نہین ہون ہرم ایسے بامرونون اور صاحب خلق سے امید ہی کہ میرے
کہنے کو قبول کروگے صاحبقران نے فرمایا کہ اُس امر کی کیا ضرورت ہی وہان بھی حضرت ہی کا ہی اور یہان
بھی مین تو آپ کا ایک ادنی خادم ہون جواب دیا کہ ہماری یہی خوشی ہی اور تم تو ہمارے نور نظر قوت بصیر
طاقت قلب وجگر ہمارے مالک وقا ہو تمہارے تشریف لانے سے ہماری عزت ہی یہ فرماکر اور کچھ پڑھکر
دستک دی کہ صاحبقران نے دیکھا کہ چند لوگ بصورت نورانی ظاہر ہوے اور ہاتھ باندھکر کھڑے
ہوے راوی بیان کرتا ہی کہ یہ موکل ہین جو کہ تابع کیے ہین نرد عملیات کے جب وہ حاضر ہوے فرمایا
کہ یہ صاحبقران زمان ہین ہمارے مہمان ہین ہم نے ان کی دعوت کی ہی تو کچھ سامان کرنا چاہیے مگر
بہت جلد وہ یہ سُنکے اور یہ کہکر کہ بہت خوب غائب ہو گئے یہان شاہ صاحب نے صاحبقران سے
فرمایا کہ جب مین نے دیکھا کہ اب آفتاب پرستی کو ترقی ہونے لگی اور ظلمت کفر نور اسلام پر غلبہ کرنے لگی
تب مین مصر وقنوج کے بادشاہ کو اُن سب حالات سے آگاہ کرکے غائب ہو گیا اور اُس درۂ کوہ مین
چلا آیا اور ایک موکل زینہ کوہ پر مقرر کیا اور کہدیا کہ جو کوئی آئے اُسکو دے مارنا اور جسمین یہ نشان ہون
اُسکو ہمارے پاس لے آنا کہ وہ صاحبقران ہی اور نشان بتادیے تھے اُسنے ایسا ہی کیا یہ باتین
ہو رہی تھین کہ وہ موکل چند خوان لے کر حاضر ہوے سامنے رکھدیے اُسمین ہر قسم کا نفیس ولذیذ طعام
تھا شاہ صاحب نے فرمایا کہ ای صاحبقران بسم اللہ کرو صاحبقران نے جواب دیا کہ حضرت
بھی تو شریک ہون یہ سُنکے شاہ صاحب نے بھی شراکت کی ہاتھ دھوکے دونون بزرگوار طعام نوش
کرنے لگے اُس ذائقہ کا کھانا تھا کہ سہراب ثانی نے اپنی عمر بھر مین کبھی نہ کھایا تھا باوجودے کہ قاف

کے رہنے والے تھے میوہ وغیرہ بھی کھایا جب کھا چکے ہاتھ منھ دھوکر فراغت ہوئی تب شاہ صاحب نے
فرمایا کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے یہ کہکر شاہ صاحب نے دستک دی کہ ایک تخت آکر موجود ہوا شاہ صاحب
نے فوراً ہی اُس تخت پر قدم رکھا اور صاحبقران سے اشارہ کیا کہ آؤ بس صاحبقران بھی تخت پر
تشریف لائے شاہ صاحب نے اپنے برابر بٹھالیا وہ تخت بلند ہوکر ایک طرف کو روانہ ہوا یہ تو اُدھر سے آتے ہین
یہان بیرون درہ سب انتظار کر رہے ہین اور جو جو عرصہ ہوتا ہی انتشار زیادہ ہوتا جاتا ہی خصوصاً نقابدار
دزرنگار شاہ دیگر سرداران اسلام و دیوانہ بہت بیقرار تھے سب کی نگاہ طرف درہ کوہ کے تھی دیوانہ
ہر مرتبہ مصروف بہ کلاہ کی طرف دیکھکر کہتا ہی کہ او مصروف تونے مکر سے میرے آقا کو بھیجا تو ہی اگر
خدانخواستہ کوئی زحمت انکو پہونچی اور وہ کسی بلا مین مبتلا ہوے تو یاد رکھو کہ مین تجکو مع تیرے فرزند و
بھائی و سرداروں کے قتل کرونگا ایک کو زندہ نچھوڑونگا تو بڑا مکار و دغاباز ہی مین تو آقا سے پہلے ہی
عرض کرتا تھا کہ یہ مکاری کرتا ہی انھون نے میری عرض کو سماعت نہ فرمایا خیر تو میرے ہاتھ سے جاتا کہان ہی
دیوانہ یہ کہہ رہا ہی اور شمشیر برہنہ ہاتھ مین ہی بنگاہ قہر طرف مصروف کے کبھی دیکھتا ہی کبھی درہ کی طرف یہان
یہ حالت تھی کہ یکایک صاحبقران مع شاہ صاحب عزت پر سوار پہلوے کوہ سے نمودار ہوے پہلے
نگاہ دیوانہ کی پڑی اُسنے دیکھا کہ ایک تخت بالاے ہوا چلا آتا ہی اُسپر ایک مرد پیر با ریش سفید بیٹھا ہی چہرہ
سے آثار بزرگی و جلالت آشکار ہین صاحب کمال فقیرانہ وضع ہی نور رنج سے پیدا ہی کمال ہویدا ہی کہ تخت
خود بخود چلا آتا ہی دہنی طرف شاہ صاحب کے نقابدار یعنی صاحبقران جلوہ فرما ہین بائین طرف دیوانہ
چلا اُٹھا کہ وہ میرے آقا سے نامدار مع شاہ صاحب کے تشریف لائے مصروف بہ کلاہ کی شرط کو ادا
کیا یہ اُسکا کہنا تھا کہ سب نے پلٹکر دیوانہ کی طرف دیکھا کیونکہ سب درہ کوہ کی طرف دیکھ رہے تھے
جیسے اُدھر کو دیکھا تو وہی سب سامان نظر آیا صاحبقران و شاہ صاحب کو ایک تخت پر پایا مصروف
بہ کلاہ تو پہچان گیا مگر اور کسی نے نہ پہچانا کیونکہ کسی نے دیکھا نہ تھا مصروف دیکھ چکا تھا مگر طریقہ سے اور
وضع سے ہر ایک سمجھ گیا کہ یہی شاہ صاحب ہین کیونکہ کرتہ پہنے ہوے قمے بہمت باندھے ہوے تھے تخت پر
بیٹھے ہوے تھے برابر اُن کے صاحبقران تھے مگر چہرہ شاہ صاحب سے آثار کمال ظاہر تھے دیوانہ
تو یہ کہکر فرط خوشی سے اُسی طرف چلا تھا نقابداروں نے شاہ صاحب و صاحبقران کو آتے ہوے
دیکھا نقابدار بھی مع سرداروں کے براے استقبال بھرے اور یہ خیال کیا کہ استقبال لازم ہی کیونکہ
خداوند کریم نے جب کہ صاحبقران کیا اور یہ مرتبہ عطا کیا تو ہمکو بھی لازم ہی کہ ہم عزت و توقیر کرین یہ سب
اُدھر سے چلے اُدھر جو شاہ صاحب و صاحبقران نے انکو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا تخت کو ہوا
سے طرف زمین کے مایل کیا تخت زمین پر آکر پہونچا یہ سب بھی قریب پہونچ گئے اب ہر ایک یہ چاہتا ہی
کہ پہلے ہم صاحبقران و شاہ صاحب سے ملین اور قدم بوسی و دست بوسی حاصل کرین ایک
دوسرے پر سبقت کا قصد رکھتا ہی اُدھر جیسے ہی تخت زمین پر آیا شاہ صاحب نے اُتر کر تخت
پر سے فرمایا کہ وہ بزرگوار کون ہین جو کہ ان سب کے بزرگ اور صاحب نشوکت ہین اور جنھون نے برسون
راہ خدا مین جہاد کیا اور اٹھارہ برس صاحبقرانی کی پہلے مین اُن سے ملونگا کیونکہ اُنکا ہر امر اچھا ہی دوسرے
وہ بزرگ خاندان اور سب کے بزرگ ہین جو کہ اسوقت یہان موجود ہین اور بہادر و جری و شجاع بھی
بہت ہین اُن کے معرکے مجکو بخوبی معلوم ہین اور جو جو اُنھون نے کام کیے ہین وہ بھی معلوم ہین تب اُنسے
مل لونگا اُسکے بعد اور بزرگوارون سے ملونگا یہ کہنا تھا کہ نقابدار سوم نے اپنے کو طرف شاہ صاحب

کے بڑھایا اور قریب پہونچکر قصد کیا کہ قدمون کو بوسہ دین کہ شاہ صاحب نے گلے سے لگایا اُنھون نے ہاتھ چومے مصافحہ کیا شاہ صاحب بہت شفقت سے پیش آکے بہت تعریف فرمائی اور کہا کہ تم سا بہادر اور مجاہد راہ خدا کوئی نہین ہی یہ فرماکر اپنے پہلو مین کھڑا کیا اب رستم ثانی کی طرف مخاطب ہوے اور فرمایا کہ آپ نے بھی وہ وہ کام فرمائے ہین کہ کوئی کیا کرے گا رستم ثانی نے تقابلدار دوم سے بھی یہی قصد کیا تھا کہ قدمون کو بوسہ دون کہ درویش نے گلے سے لگایا اُنھون نے ہاتھ چومے اُنکی بھی بہت تعریف کی شاہ صاحب نے اُنکو اپنے بائین طرف کھڑا کیا اسی طرح سے نقابدار اول سے ملے اور تعریف کرکے برابر رستم ثانی کے کھڑا کیا اب نردمان تاجدار وزرنگار شاہ وغیرہ وسرداران اسلام سے ملے ہر ایک نے شاہ صاحب کے ہاتھون کو بوسہ دیا قدم چومے شاہ صاحب نے بشفقت کلام کیا اور مہربانی سے پیش آئے دیوانہ سے ملے اور فرمایا کہ شاباش وصد حیا تو نے بڑا کام کیا تو نظر کردہ ہی بزرگان دین کا تو نے خوب مطابق خواب کے عمل کیا دیوانہ قدمون پر گرا شاہ صاحب نے اُسکا سر سینہ سے لگایا اب متوجہ ہوے طرف مصروف وغیرہ کے اور فرمایا کہ ابھی تم کو کچھ شک وشبہہ ہی جو ایمان نہین لاتے ہو اب تو لازم ہی کہ ایمان لاؤ اور اپنے کل اہل لشکر وکل ملکون کے باشندون کو مسلمان کرو مصروف نے دست بستہ عرض کیا کہ اب کوئی مجکو عذر نہین ہی مجکو کلمہ تعلیم فرمائیے مین تو قبل ہی سے کئی مرتبہ آپ کی خدمت مین عرض کر چکا ہون کہ مجکو حکم ہو تو دین اسلام قبول کرون آپ نے فرمایا تھا کہ ابھی وہ زمانہ نہین آیا تمھارا مسلمان کرنے والا آئیگا وہ تم کو مسلمان کرے گا مجکو نہ جب عذر تھا نہ اب یہ سب امر مین نے آپ کے ارشاد کے موافق کیے ہین شاہ صاحب نے فرمایا کہ اب مین کہتا ہون کہ دین اسلام قبول کرو عرض کیا کہ کلمہ تعلیم ہو شاہ صاحب نے صاحبقران سے فرمایا کہ ان سب کو بھی کلمہ تعلیم فرمائیے صاحبقران نے مصروف کج کلاہ وغیرہ کو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا مصروف کج کلاہ مع اپنے فرزندون وبھائیون وسردارون کے جو کہ اُس کے ہمراہ یہان آئے تھے کلمہ پڑھکر از سر صدق دائرہ اسلام مین آئے ملت بیضا اختیار کی مسلمان ہوے اب قدم پر شاہ صاحب ونقابدارون کے گرے یہ سب شفقت پیش آئے جب یہ سب مسلمان ہو چکے اُس وقت نقابدارون نے شاہ صاحب سے عرض کیا کہ ہمارے فرودگاہ پر تشریف لیجیے وہان بھی لوگون کو آپ کی زیارت کا اشتیاق ہی شاہ صاحب نے فرمایا کہ بسم اللہ چلیے نقابدار شاہ صاحب وکل سردارون وبادشاہون کو ہمراہ لے کر قیام گاہ پر آئے لشکر مین غل پڑ گیا کہ صاحبقران نے مصروف کج کلاہ کی شرط پوری کی شاہ صاحب کی خدمت مین جاکر اُن سے ملاقات کی اُنکو بیرون درہ لائے مصروف کج کلاہ مع اپنے فرزندون وبھائی وسردارون وغیرہ کے مسلمان ہوا سب اہل لشکر نے ان سب کا استقبال کیا ہر ایک نے شاہ صاحب کی قدم بوسی حاصل کی یہان تک کہ بارگاہ مین آئے یہان جو سردار تھے وہ بھی زیارت سے مشرف ہوے قدم کو شاہ صاحب کے ہر ایک نے بوسہ دیا تخت شاہ صاحب کا برابر تخت شاہی کے بچھایا گیا شاہ صاحب تخت پر جلوہ فرما ہوے نقابدار اپنے اپنے ونگل پر زربفان وزرنگار شاہ وغیرہ اپنے اپنے مقام پر مع کل سرداران اسلام کے کہ حاصل مصروف کج کلاہ وغیرہ کو مع سردارون کے بحکم شاہ صاحب دست چپ کی طرف جگہ ملی جب سب بیٹھ چکے اُس وقت شاہ صاحب نے صاحبقران سے فرمایا کہ تم کو صاحبقرانی مبارک ہو اور اُن تینون نقابدارون سے فرمایا کہ آپ انکے بزرگ ہین چونکہ یہ صاحبقران تائید خدا سے ہوے ہین آپکو لازم ہی کہ انکی اطاعت کیجیے اور بموجب ان کے حکم کے عمل فرمائیے گا یہ آپ سب کے افسر ہین اُنھون نے

جواب دیا کہ ہم کو کوئی عذر نہین ہی ہم نے خود ہی قبل سے انکو اپنا افسر مقرر کیا تھا اب شاہ صاحب سب اہل دربار کی طرف مخاطب ہوے اور فرمایا کہ ای اہل دربار مین آپ سب صاحبون سے کہتا ہون کہ آپ لوگ بھی **صاحبقران** کی اطاعت سے باہر قدم نہ رکھینگے گا اور جو انکی اطاعت کرے گا اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا وہ مرتبہ اعلےٰ پائے گا اور جو خلاف حکم عمل کرے گا ذلیل وخوار ہوگا سب نے ایک زبان ہوکر جواب دیا کہ ہم نے بدل وجان انکی اطاعت قبول کی ہم کو کوئی عذر نہین ہی یہ ہمارے آقا اور سرپرست ہین ہم ان کے ادنی غلام وخادم سے بدتر ہین جب یہ سب جواب دے چکے اُس وقت شاہ صاحب نے بنظر ترحم **صاحبقران** کی کمر کھلوائی اور تمام ہتھیار اپنے دست مبارک سے **صاحبقران** کے لگائے اور کمر باندھی فرمایا کہ اب تم کو کوئی زیر نہین کرسکتا ہی گو قبل ہین بھی تم پر کوئی غالب نہ آتا مگر اب کسی طرح غالب آئے گا حتی کہ **بدیع الملک** نوجوان اسوقت **صاحبقران ثالث** ہین وہ بھی تم پر غالب نہ آئینگے یہ فرماکر کچھ اسمای الٰہی بازو پر لکھکر اور کچھ دعائین پڑھکر دم کین اور ایک تعویذ بازو پر باندھکر فرمایا کہ یہ تعویذ کسی وقت اپنے پاس سے جدا نہ کرنا حتی کہ وقت غسل کے بھی جدا نہ ہو اسکی بڑی احتیاط کرنا کیونکہ یہ بڑی مشقت سے تیار ہوا ہی اسکی بڑے بڑے فائدے ہین اور یہ بہت نفع بخشے گا ہر بلا و آفت سے بچائے گا شر کافرون کے بسبب اسکے تم کو امان رہے گی یہ کہکر فرمایا کہ ای **صاحبقران** تم کو مبارک ہو کہ تم قاتل ہو اور قتل کرنے والے **برجلیس** آفتاب پرست اور مٹانے والے ہو دین آفتاب پرستی کے اور برباد کرنے والے ہو کافرون کے اور قتل کرنے والے **ارژنگ** وغیرہ کے اور قائم کرنے والے ہو دین اسلام کے تمام عالم مین تمھارے دست زیر دست سے بڑے بڑے بہادر و جری زیر ہون گے اور تمھاری اطاعت کرینگے اور لاکھون کافر مارے جائینگے اور واصل جہنم ہونگے تم آب تیغ سے کثافت کفر کو پاک کروگے نور اسلام کو جلا دوگے ظلمت کفر کو مٹاؤگے یہ جو آج کل آفتاب پرستی کا چرچا ہی اور کافرون نے سر اٹھایا ہی تم پست کروگے تمھارے قدم کی برکت سے کفر دور ہوگا دین اسلام پھیلے گا تم سا بہادر اور جری اور مجاہد کوئی نہین ہی تم مثل اپنے دادا و پردادا وغیرہ کے کوس **صاحبقرانی** بجاؤگے ای **صاحبقران** اب تمکو لازم یہ ہی کہ یہان سے بہت جلد مع لشکر فیروزی اثر کے یراق نہ طاق کے کوچ کرو کہ وہان سب کافر جمع ہین کافرون کو قتل کرو **بدیع الملک** سے مقابلہ کرکے اپنی **صاحبقرانی** کا امتحان کرلو اسی سرزمین پر لاکھون کافر تمھاری شمشیر آبدار کے لقمہ ہونگے تم فتح کرنے والے ہو شہر آفتاب نما و اقلیم **خورشید** یہ کے تم فاتح ہو طلسمات کے تم کو لازم ہی کہ بہت جلد یہان سے کوچ کرو اور جن ملکون کو **برجلیس** نحسہ حرام نے برباد کیا ہی انکو پھر سے آباد کرتے ہوے اور دین اسلام کو رواج دیتے ہوے **صاحبقرانی** کے ڈنکے بجاتے ہوے شان اسلام کے بلند کرتے ہوے اور اُن ملکون کو اسلام آباد کرتے ہوے کہ جو جو آفتاب پرستی کرنے لگے ہین اور اُن سے اپنی اطاعت و فرمانبرداری کا اقرار لیتے ہوے اور جو ملک کافرون کے راہ مین ملین اُنکو فتح کرتے ہوے زیر نہ طاق پہونچو گے وہان بڑے معرکہ رہین گے یہ کہکر فرمایا کہ تم کو لازم ہی کہ تم کسی کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرو کہ بدون بادشاہ کے لشکر بیکار رہی **صاحبقران** نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا مین اُس کے موافق عمل کرونگا اور بابت بادشاہ کے جو آپ نے فرمایا تو آپ خود تجویز فرمائین کہ کس کو بادشاہ کرون شاہ صاحب نے فرمایا کہ یہ نقابدار آپ کے ہمراہ ہین ان مین جو بزرگ ہو اُنکو بادشاہ فرمائیے جب یہ شاہ صاحب سے فرمایا اسوقت نقابداروں

نقابداردن نے جواب دیا کہ حضور ہم نے آج تک کبھی حکومت نہین کی سوائے جنگ و پیکار کے ہم لوگ
تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین یہ منصب اور کسی کو مرحمت فرمائیے اسکو جو کہ ہمیشہ سے حکومت کرتے آئے ہین
ہم سے یہ بار نہ اُٹھے گا ہم لوگ لائق لڑنے اور قتل کرنے اور قتل ہونے کے ہین دوسرے امر کے قابل نہین
ہین بس اور کسی کو تجویز فرمائیے نقابداردن نے جو یہ جواب دیا تب شاہ صاحب نے فرمایا کہ میرے
نزدیک مناسب یہ ہی کہ زردمان تاجدار کو بادشاہ فرمائیے کیونکہ یہ مرد جہان دیدہ دہادر و جری
ہی دوسرے یہ امر ہی کہ بدون معرکہ جنگ و پیکار کے اسلام لایا ہی اور اس طرف کے بادشاہون مین سابق
الاسلام ہے اور سب دبا دار خوف جان سے مسلمان ہوے ہین جب کہ معرکہ پڑا اور زیر ہوے زردمان
تاجدار نے بدون ان سب امرون کے بخوشی خاطر اسلام قبول کیا یہ جو شاہ صاحب نے فرمایا تب
نقابداردن نے جواب دیا کہ ہم نے قبل ہی اس امر کے لیے زردمان کو تجویز کیا تھا اور ہمارا قصد
تھا کہ انکو بادشاہ کرین مگر جو دن ہم نے اس امر کے لیے مقرر کیا تھا اس دن مصروف جنگ کلاہ
مع لشکر کے آگئے جنگ و پیکار کی مہیا نہ ہوئی بوجہ اسکے وہ تجویز معطل ہوگئی اب آپنے فرمایا ہی ہم اسکو بسر و چشم بجا
لاوینگے یہ سماعت کرکے فقیر صاحب نے زردمان تاجدار سے فرمایا کہ آپ کو صاحبقران نے
اپنے لشکر کا بادشاہ فرمایا یہ سب آپ کی اطاعت کرینگے آپ کو بادشاہ ہفت لشکر اسلام کی مبارک
ہو اور یہ مرتبہ آپ کو خداوند کریم نصیب کرے اور آپ کو لازم ہی کہ اسکو قبول فرمائیے زردمان تاجدار
نے کہا کہ مین اس امر سے معاف فرمایا جاؤن کیونکہ مین اس منصب جلیل و امر عظیم کے لائق نہین ہون
مین اس بار کی برداشت نہین کرسکتا ہون مین کجا اور یہ حکومت کجا یہ ذرہ بے مقدار بحلا آفتاب
جہان تاب کی کہان برابری کرسکتا ہی مین خاک پاے اہل اسلام ہون یہ مرتبہ کیونکر قبول کرون کہ
آسمان شبوکت و اجلال پر قدم رکھون بحلا میرا یہ مقدور ہی کہ ایسے مرتبہ عالی کی خواہش کرون اور
اسکے موافق عمل کرون مین تو اپنے مین اس امر کی لیاقت و طاقت نہین پاتا ہون یہ سب آپ
کی قدردانی اور مہربانی و عزت افزائی ہی کہ مجھ ایسے بندہ ناچیز و حقیر کو اس مرتبہ کے لیے تجویز فرماتے ہین
مین تو اپنے مین یہ لیاقت نہین پاتا ہون اور کسی کو تجویز فرمائیے فقیر صاحب نے فرمایا کہ اے زردمان
تاجدار تم کو یہ مرتبہ قبول کرنا ہوگا انکار نہ کرو راوی کہتا ہی کہ زردمان نے انکار مین بہت کچھ اصرار کیا
مگر نہ نقابداردن نے مانا نہ فقیر صاحب نے تب زردمان نے کہا یہ سب آپ کی عنایت و غلام نوازی
و مہربانی ہی کہ مجھ ایسے ناچیز کو یہ مرتبہ عنایت کیا مین کسی طور سے انکار نہین کرسکتا ہون آپ کے فرمانے
کو بسر و چشم بجا لاؤنگا یہ سنکے فقیر صاحب نے زردمان تاجدار کو بہت کچھ بابت انصاف پروری و عدل
گستری رعایا پروری کی پند و نصیحت فرمائی اسکے بعد نقابداردن نے فرمایا کہ ان کی تخت نشینی کا
جاسہ قرار دیجیے اور انکو بادشاہ کرکے یہان سے کوچ فرمائیے انھون نے جواب دیا کہ بہت بہتر تب
شاہ صاحب نے اہل دربار و کل سردارون و زرنگار شاہ و خورشید ملک گیر و مصروف جنگ کلاہ
وغیرہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ آپ لوگ آج سے زردمان کو اپنا بادشاہ و مالک بعد نقابداردن کے
سمجھیے گا اور زردمان کے حکم سے باہر قدم نہ رکھیے گا اور اطاعت سے باہر نہ ہونے گا سب نے جواب دیا
کہ ہم کبھی نہ ان کے حکم سے سرتابی نہ کرینگے یہ ہمارے پیر مرشد اور آقا ہین اور ہم ان کے ادنی غلام ہین
اسوقت فقیر صاحب نے نقابداردن سے فرمایا کہ لشکر مین منادی کی جائے کہ ہم نے زردمان
تاجدار کو کل لشکر کا بادشاہ کیا اب سب اہل لشکر انکو اپنا بادشاہ تصور کرین اور اب مین تم سے

رخصت ہوکر اپنے عبادت خانہ کی طرف جاتا ہون کیونکہ میری عبادت مین فرق ہوتا ہی لو یہ تعویذ لو جب تم کو کوئی ضرورت ہو اور کوئی مشکل پیش آئے اس تعویذ کو بخور دیکر اور غسل کرکے کھولنا اور جو دعا اسمین تحریر ہی اسکو پانچ مرتبہ پڑھنا مین تمھارے پاس آؤنگا اور جیسی مشکل ہوگی اُسکے حل ہونے کی تدبیر بتاؤنگا جب تم طلب کروگے فوراً حاضر ہونگا لے اب مجکو رخصت کرو یہ تعویذ تو صاحبقران نے تسلیم کرکے لے لیا مگر ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ جہان حضور نے اس قدر زحمت فرمائی ہی میری خواہش یہ ہی کہ پانچ روز کے لیے اور زحمت فرمائین اور جو نان ونمک مجکو میسر ہے مین حاضر کرون اسکو چکھ فرمائین تاکہ برکت کا سبب ہو اور مین سب مین سرفراز ہون مین یہ چاہتا ہون کہ حضور کی دعوت کرلون اور خوب زیارت سے بہرہ یاب ہولون نہ معلوم اب کب زیارت نصیب ہو اور آپ کے روبرو زردمان کو بادشاہ بھی کرون فقیر صاحب نے فرمایا کہ یہ تو بڑی مشکل ہوئی اور تم نے وہ بات کہی کہ جو میرے امکان سے خارج ہی نہ تو مین ٹھہر سکتا ہون نہ دعوت سے انکار کرسکتا ہون مجھ مخمصہ مین گرفتار ہوا ہون اگر یہ جانتا تو کبھی نہ آتا تم نے بہت زحمت مین اپنے کو بھی ڈالا اور مجکو بھی بابا میرا کھانا کیا ہی نان جو اور آب گرم یہ کافی ہی لاؤ مجکو دے دو مین اپنے مقام پر کھالونگا مگر مجکو جانے دو صاحبقران و دیگر نقابداروں نے عرض کیا کہ یہ تو ناممکن ہی کہ ہم آپ کو تشریف لے جانے دین آپ کی مہربانی و ذرہ پروری سے یہ امر بعید ہی جب سب نے بہت اصرار کیا اُس وقت فرمایا کہ پانچ روز تو بہت ہین مین اتنے زمانہ تک نہین ٹھہر سکتا ہون ہان دو روز کا مضایقہ نہین ہی گو یہ بھی میرے اوپر جبر ہی مگر تمھاری خوشی منظور ہی تم لوگون کا ناراض کرنا منظور نہین ہی پرسون بوقت سہ پہر مین چلا جاؤنگا تب سب نے عرض کیا کہ بہت خوب ہم بھی آپکو زیادہ تکلیف نہین دے سکتے ہین نہ آپ کو ناخوش کرسکتے ہین آپ کے تابع حکم ہین یہ کہکر اُسی وقت صاحبقران و نقابداروں نے سرداروں سے فرمایا کہ منادی ندا کردے کہ ہم نے اپنے لشکر کا بادشاہ زردمان تاجدار کو کیا سب اُسکی اطاعت کرین اور کارپردازان شاہی کو طلب فرماکر حکم دیا کہ سامان تخت نشینی و دعوت بہت جلد تیار کیا جائے یہ جو حکم فرمایا اسی وقت منادی نے تمام لشکر مین منادی کردی سب اہل لشکر کو معلوم ہوگیا کہ کل اہل لشکر کے مالک نقابدار تھے اُنھون نے اپنی طرف سے زردمان کو بادشاہ کیا سب بہت خوش ہوے اور امراہلکارون نے سامان دعوت و تخت نشینی کرنا شروع کیا مصروف بکلاہ نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو جو لشکر قریب نو لاکھ کے ہمارے ہمراہ آیا ہی اسمین جو سردار ہین وہ ابھی تک مسلمان نہین ہوے ہین ہم لوگ جاکر اُنکو مسلمان کرین اور یہان لاکر اسی لشکر مین شامل کرین بعدہ بعد ختم دعوت و جلسہ اپنے اپنے ملک مین جاکر سب اہل شہر اور جو لشکر وہان ہی اسکو بھی مسلمان کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ شوق سے جاؤ یہ حکم پاکر مصروف بکلاہ وغیرہ دربار سے اُٹھکر بیرون بارگاہ آئے اور مرکبون پر سوار ہوکر چلے راہ مین نقابدارون کے اقبال و جراب و مردت و دخان و شوکت و اسباب طلسم کی تعریف کرتے ہوے اپنے لشکر مین آئے اہل لشکر نے جو بادشاہ اور حضور بکلاہ وغیرہ کو آتے ہوے دیکھا استقبال کیا یہ داخل بارگاہ ہوے سب سردار آکر حاضر ہوے اور کیفیت دریافت کی انھون نے سب کیفیت بیان کی اور کہا کہ ہم نے اطاعت کرلی اور دین اسلام قبول کرلیا تم مین سے جسکو یہ امر منظور ہو کہ دین اسلام اختیار کرین تو ہمارے ساتھ رہو ورنہ ہمارے لشکر سے نکل جاؤ اور یہان نہ ٹھہرو کیونکہ ہمارے پاس کافرون کا کام نہین ہی جب یہ سب نے سُنا تو جواب دیا کہ اگر آپ نے دین اسلام اختیار کیا تو ہم نے بھی اختیار

کیا ہم آپ کے تابع فرمان ہین ہم کو کلمہ تعلیم فرمائیے جسکو آپ پڑھکر مسلمان ہوے ہین تب مصروف نے سُنکے کلمہ تعلیم فرمایا کل اہل دربار کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہو گئے اُس وقت جب کہ نو لاکھ لشکر کے افسر مسلمان ہو چکے ان بادشاہون نے حکم دیا کہ کل لشکر جمع ہو جب حکم سب لشکر جمع ہوا اہل لشکر سے بھی سب کیفیت مسلمان ہونے کی ان بادشاہون نے بیان کی اور وہی تقریر اہل لشکر سے بھی کی جو کہ سردارون سے کی تھی اُنھون نے وہی جواب دیا یہان تک کہ کل لشکر کلمہ پڑھکر از سر صدق و صفا مسلمان ہوا اُس وقت مصروف ج کلاہ لشکر کو مع سردارون و خیمے و بارگاہون وغیرہ کے لے کر چلا آیا اور شریک لشکر اسلام ہوا ایک طرف اسکا لشکر اُترا خیمے وغیرہ برپا ہوے یہ سب سردارن کو لیکر داخل دربار ہوا نقابدارون کے قدمون پر گرایا نقابدارون نے بہت فرمانبرداری ظاہر کی اُن سب نے شاہ صاحب کی قدم بوسی حاصل کی اُنکو چکہ دست چپ مین علی قدر مراتب حرمت ہوئی راوی بیان کرتا ہے کہ اب لشکر قریب سترہ لاکھ ستر ہزار کے ہے اور قریب دو ہزار سردارون کے دربار مین بیٹھے ہوے ہین کوسون تک سوا لشکر کے دوسری شے نظر نہین آتی تھی ہزارون خیمے برپا ہین یہان تک کہ اہلکارون نے سامان دعوت و تخت نشینی بہت جلد تیار کر لیا جلسہ آراستہ ہوا بڑے دھوم سے نقابدارون نے دسترخوان دریدہ گریبان کی دعوت کی تمام اہل لشکر کو ہر قسم کا کھانا تقسیم کیا گیا و دیان زرنگار حرمت ہوئین ہر طرف جلسۂ رقص و سرود برپا ہوا سوا اُس بارگاہ کے کہ جہان شاہ صاحب جلوہ فرما تھے دو دن اور شب بعیش و عشرت بسر کی پوقت سحر نقابدارون نے بموجب حکم شاہ صاحب زردبان تاجدار کو غسل کرا بادارو غہ خزانہ کو طلب کر کے صندوق اسلحہ طلسمی و پوشاک طلسمی طلب فرمایا دارو غہ خزانہ و توشک خانہ و اسلحہ خانہ نے سب اشیا لاکر حاضر کین خود صاحبقران و نقابدارون نے زردبان کو پوشاک طلسمی اسلحہ طلسمی سے آراستہ کیا تاج طلسمی سر پر رکھا بصد شان و شوکت آراستہ و پیراستہ کیا خود صاحبقران نے بھی زرہ طلسمی و خود طلسمی و کل اسلحہ طلسمی اپنے جسم پر آراستہ کیے بعد چہل چراغ سلیمانی کمر سے لگایا نقابدار بھی اسلحہ و لباس طلسمی سے آراستہ ہوے اسکے بعد صاحبقران نے توماکن تاجدار و تقبل دیو پیرور وغیرہ کو مع دس ہزار سپاہ کے سپاہ زردبان سے انتخاب کر کے اپنے قریب طلب کیا اسی طور سے لشکر زرنگار شاہ حسام از در گربہرام ماہی صورت وغیرہ کو مع آٹھ ہزار سپاہ کے کل لشکر زرنگار سے انتخاب کر لیا بعدہ لشکر خورشید ملک گیر سے تہمتن شیر سوار غنتر تیزہ باز جو دہ سردارون کو مع آٹھ ہزار سپاہ کے منتخب کیا اور طلب فرمایا لشکر مصروف ج کلاہ وغیرہ کو مع آٹھ ہزار سپاہ کے منتخب کیا اور طلب فرمایا حضور ج کلاہ کو مع آٹھ ہزار سپاہ منتخب شدہ کے اپنے سامنے طلب کیا صفدر ج کلاہ سے محارب ج کلاہ کو مع آٹھ ہزار کے اُسی طور سے انتخاب کر کے طلب کیا جمہور ج کلاہ کے لشکر سے حارب ج کلاہ کو مع سات ہزار کے انتخاب فرمایا منصور ج کلاہ کے لشکر سے ضراب ج کلاہ کو مع سات ہزار سپاہ کے منتخب فرمایا اور مصروف دیوانے کے لشکر سے مع مصروف دیوانے کے آٹھ ہزار دیوانے منتخب فرمائے فولاد کش خوار کو مع تین ہزار کے انتخاب کیا اور ان پانچ ہزار لوگون کو اپنے قریب طلب فرمایا کہ جنکو پردہ قاف سے رہا کر کے لائے تھے یہ سب اُسی ہزار ہوے علاوہ سردارون کے اُن سب کو خفتان طلسمی و گوہر شب چراغی مرحمت فرمائے اور مرکب طلسمی و اسلحہ طلسمی یہ سب آداب

وتسلیمات بجا لائے اور اپنے اپنے قرینہ پر ناز کرنے لگے حکم فرمایا کہ آپ لوگ اپنے اپنے لشکر کو ہمراہ لے کر قریب تخت شاہی ہمیشہ رہا کیجیے گا اور متصل علم چہل چراغ سلیمانی کے سب نے عرض کیا کہ بہت خوب لوگ اپنا پوشاکون واسلحہ کو لگا کر جو تکڑے ہوے تمام صحرا مین نور پھیل گیا اُسوقت کی کیا کیفیت تحریر مین جانے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزار دن آفتاب زمین پر لٹکے ہوے ہین عجب سمان تھا کیا عرض کرون ناچار ہون ورنہ اس تخت نشینی کے جلسہ کو بہت عمدہ طور سے تحریر کرتا خیر اور سہی مقام پر جلد چہارم مین لشکر کی شان وشوکت تحریر کرونگا اگر اجازت ملی جب صاحبقران بہ بندوبست کر چکے اُسوقت زردمان کو تخت پر سوار کر کے مع اُن اسی ہزار سواران خفتان پوش کے وخود مرکب پر سوار ہو کر بڑے شان و شوکت سے بارگاہ مین لائے سب جلوس طلسمی آگے آگے چلا آتا تھا لشکر کل صف بستہ کھڑا تھا کوس طلسمی پر چوب پڑ رہی تھی شہنا نواز مبارکباد گا رہے تھے سب سردار و بادشاہ دربارگاہ پر برائے استقبال موجود تھے اور سب خوشنود تھے نقیب بولتے جاتے تھے یہان تک قریب بارگاہ لاکر تخت پر سے اُتارا لشکر مین سلامی ہوئی علمون کو جلوہ ملا باجے بجنے لگے سب سردار و بادشاہ و صاحبقران و نقابداران زردمان کو ہاتھون ہاتھ تخت کے قریب لائے درویش صاحب نے اپنے ہاتھ سے غاشیہ تخت کا اُلٹا اور زردمان کا ہاتھ پکڑ کر تخت پر بٹھایا گھنٹہ نذر دیا شاہ صاحب کا نذر دینا تھا کہ صاحبقران نے شمشیر نذر دی اور نقابدارون نے نذر دی اب تو نذرین گذرنے لگین ہر ادنا و اعلی نے نذر دی اب کسی کی یہ بھی طاقت تھی کہ نذر نہ دیتا اُدھر سلامی کے باجے بجنے لگے تو پین فیر ہونے لگین ایک سو اکیس ضرب سلامی کی فیر ہوئی مبارکباد گائی جانے لگی انعام تقسیم ہونے لگا جاگیر و منصب سب کو مرحمت ہونے لگے درخزانہ وا کیا گیا فقرا و مساکین کو زر کثیر مرحمت ہوا صاحبقران اپنے دنگل صاحبقرانی پر جلوہ فرما ہوے نقابدار اپنے اپنے دنگل پر اور بادشاہ گرد تخت نیم تختون پر بیٹھے سردار اپنے اپنے مقام پر سپارہ ثانی نقاب ڈالے ہوے اپنے شاگردون کو لیے ہوے سامنے کرسی زرنگار پر بیٹھا ہوا ہی اور سب خشتہاے طلائی پر بیٹھے ہین درگہ سالار لباس طلسمی پہنے ہوے ہتھیار لگائے ہوے دنگل پر بیٹھا ہوا ہی وہ اسی ہزار خفتان پوش سواری بادشاہ کی پہونچا کر اپنے مقام پر آئے سرداران کے دربار مین وجود ہین سر پر زردمان تاجدار کے چترگردش کر رہا ہی مرچھل بال ہما کا ہو رہا ہی تخت طاؤسی کو اُسوقت خود ناز تھا کہ میرے اوپر بادشاہ اسلام نے جلوہ فرمایا حاجب دربان چوبدار مردے! سا دل حاضر ہین ناچ ہو رہا ہی اُس دن کی خوشی کا کیا حال تحریر ہو ہر طرف سہ برپا تھا سب خوش ہو رہے تھے درویش صاحب بھی تشریف فرما تھے کہ یکایک اُٹھ کھڑے ہوے اور سب اہل دربار کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ مین دوبارہ آپ سب صاحبون سے پھر کہتا ہون کہ اول آقا و مالک آپ سب لوگون کے صاحبقران و نقابداران عالی شان ہین انکی اطاعت سے باہر نہ ہونا اور بعد انکے آپ کے بادشاہ و فرمان روا وظل اللہ و جہان پناہ زردمان شاہ تاجدار ہین انکے بھی حکم سے سرتابی نہ فرمانے کا ہر ایک بادشاہ جو کہ یہان موجود ہی اُسکو لازم ہی کہ اپنے اپنے ملکون مین ان کے نام کا گزوسکہ جاری کرے سب نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہم نے قبول کیا یہ فرما کر وہان سے اُٹھ کر اپنے خیمے مین تشریف لائے اب یہان ناچ ورنگ ہونے لگا طائفے آتے ہین اور مجرا کرتے ہین انعام پاتے ہین اور چلے جاتے ہین یہان تک کہ دن بھر یہی کرشمہ رہا شب ہوئی آتشبازی چھوٹی سب کو کھانا تقسیم ہوا شب بھر یہی جلسہ برپا رہا صبح ہوئی دوپہر دن تک جلسہ برپا رہا بعد دوپہر کے جلسہ برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر آ کے

تھوڑی دیر آرام کیا کہ سہ پہر کا وقت ہوا اُس وقت پھر سب آکر جمع ہوئے تب شاہ صاحب نے صاحبقران
و نقابداروں و بادشاہ اسلام زردمان تاجدار و زرنگارشاہ و مصروف کج کلاہ و کل اہل دربار
و سرداروں سے فرمایا کہ ہم رخصت ہوتے ہیں ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ جی تو نہیں چاہتا ہے مگر مجبور ہیں
اُسوقت سب کو پھر تیسری مرتبہ نصیحت و پند کیا اور زردمان کو بہت کچھ سمجھایا اور صاحبقران اور
نقابداروں کو بہت پند و نصیحت فرمائی بعدہ سب سے رخصت ہو کر بیرون بارگاہ آئے تعویذ دینے تشریف
لانے کا صاحبقران کو دے چکے یہ سب اہل دربار مع بادشاہ و صاحبقران کے تا دربارگاہ آئے
یہاں آکر پھر سب کو شاہ صاحب نے پند و نصیحت کی اور ہر ایک سے رخصت ہو کر اپنے تخت پر سوار ہوئے
وہ تخت بالا سے ہوا روانہ ہوا شاہ صاحب وہاں سے اپنے عبادت خانہ میں آئے اور مصروف عبادت
پروردگار رہے انشاء اللہ تعالے اسکا حال آیندہ وقت پر تحریر ہوگا اور جو کارنمایاں انکی ذات فیض
آیات سے سرزد ہوں گے وہ بھی بلد چہارم میں تحریر ہوں گے اگر اجازت ملی القصہ جب شاہ صاحب
تشریف لے گئے صاحبقران و بادشاہ و نقابدار سب کوچ کر بارگاہ میں واپس آئے پھر دربار آراستہ
ہوا ہر ایک شاہ صاحب کی تعریف کر رہا تھا یہاں تک کہ صاحبقران نے بادشاہ سے کہا اب حکم دینا
ہوں کہ ساماں سفر درست کیا جاوے کیونکہ شاہ صاحب فرما گئے ہیں کہ بہت جلد یہاں سے کوچ کرو فرمایا
کہ بہت بجا ارشاد ہوا حکم فرمایئے اُسوقت صاحبقران نے زرنگارشاہ و خورشید و
مصروف کج کلاہ وغیرہ و دیگر سرداروں سے فرمایا کہ اہل لشکر کو آگاہ کرو کہ سب ساماں سفر مہیا کریں
اب ہم یہاں سے کوچ طرف نہ طاق کے کریں گے اُسوقت مصروف کج کلاہ وغیرہ نے عرض
کیا کہ ہم کو اس قدر اجازت ملے کہ ہم اپنے اپنے ملک میں جاکر اہل شہر و دیگر عزیزوں و یگانوں و اُن سرداروں
و اُن اہل لشکر کو مسلمان کر آئیں جو کہ وہاں ہیں اور بادشاہ اسلام کے نام کا گزوسکہ جاری کریں اور
مساجد کی تعمیر کا حکم دیں فرمایا کہ بہتر ہے مگر بہت جلد آنا سب ساماں تیار رہے گا ادھر تم آئے اور کوچ
کر دیا عرض کیا کہ بہت خوب پس مصروف کج کلاہ و حصور کج کلاہ و صفدر و حمور و منصور
مع تھوڑے سرداروں کچھ لشکر کے رخصت ہو کر بیرون لشکر آئے بعد جانے انکے خورشید و
زرنگارشاہ نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم بھی ایک ایک نامہ اپنے اپنے ملک کی طرف روانہ کر دیں اور
بہ تحریر کر دیں کہ اب آج سے گزوسکہ سے ہمارا نام نکال کر زردمان کا نام درج کیا جائے اور اُن کے
نام سے گزوسکہ جاری کیا جائے فرمایا بہتر ہوگا اُن دونوں نے بھی ایک ایک نامہ اسی مضمون کا بہ کہ
بیان ہوا تحریر کر کے ساتھ ہی سوار کے ہاتھ روانہ کیا جب نامہ شہر زرنگاریہ و منوچہریہ میں پہونچا اب
زرنگارشاہ نے اُسی دن سے جس قدر ملک زیر حکومت زرنگارشاہ تھے اُن میں زرنگارشاہ
کے نام کا گزوسکہ موقوف کر کے زردمان شاہ کے نام کا جاری کیا اسی طور سے منوچہرشاہ نے
بموجب اپنے فرزند کی تحریر کر کے اپنا نام گزوسکہ سے نکال کر زردمان شاہ کے نام کا گزوسکہ جاری کیا
المختصر جب یہ نامہ جا چکے اُس وقت صاحبقران و بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے
مقام پر آئے سرداروں و دیگر بادشاہوں نے اپنے اپنے اہل لشکر کو حکم خلاف صاحبقرانی و شاہی سے
آگاہ کیا اُسیوقت سے ساماں سفر ہونے لگا یہاں ساماں سفر ہو رہا ہے اور صاحبقران مصروف
کج کلاہ کے انتظار میں ہیں کہ وہ آئے تو روانہ ہوں طرف نہ طاق کے ادھر مصروف نے لشکر سے
نکل کر حصور کج کلاہ کو طرف حضور یہ کے روانہ کیا اور کہا کہ تم جاکر اُس ملک کو اسلام آباد کر کے اور گزوسکہ

بنام بادشاہ جاری کرکے اور سب بندوبست کرکے کچھ لشکر لے کر بہت جلد لشکر اسلام مین آوین مصر وقیہ
مین سب بندوبست کرکے آتا ہون حضور اُدھر کو روانہ ہوا صفدر کو بھی کہ کر اُسکے ملکون کی طرف جمہور کو
اُسکے ملکون کی طرف منصور کو اُسکے ملکون کی طرف روانہ کیا اور خود مصر وقیہ کی طرف روانہ ہوا خلاصہ یہ
کہ حضور نے کلاہ سے جاتے ہی اہل شہر و اہل لشکر کو جمع کرکے سب واقعہ بیان کیا اور سب سے یہی کہا کہ ہم
نے مذہب اسلام قبول کیا لہذا جو اسلام قبول کرے وہ ہمارے ملک مین رہے ورنہ چلا جائے سب
اہل شہر و اہل لشکر نے دین اسلام قبول کیا اسنے آفتاب کہ سے منہدم کرائے مساجد کی بنا ڈالی اور گزوسکہ
بنام بادشاہ جاری کرکے ایک لاکھ سپاہ شہر مین چھوڑ کر ایک لاکھ ہمراہ لے کر طرف لشکر اسلام کے روانہ
ہوا اسی طور سے مصروف نے بھی شہر کو مع کل اہل شہر و اہل لشکر و غریزون کو مسلمان کرکے اور گزوسکہ
جاری کرکے اور اپنی طرف سے نائب مقرر کرکے ایک لاکھ سپاہ نے کر اور ایک لاکھ برائے حفاظت شہر
چھوڑ کر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا صفدر نے بھی یہی بندوبست کرکے اور ایک لاکھ لشکر اپنے
ملک سے لے کر چلا اور جمہور و منصور بھی اپنے اپنے ملکون کو اسلام آباد کرکے اور ایک ایک لاکھ سپاہ
ہمراہ لے کر طرف لشکر اسلام کے چلے خلاصہ یہ کہ شہر مصر وقیہ و حضوریہ و صفدریہ و شمالیہ و
جمہوریہ و جمالیہ و مسروریہ و منصوریہ یہ آٹھون ملک اسلام آباد ہوے اور یہان بھی گزوسکہ
بنام زردمان تاجدار بادشاہ لشکر اسلام جاری ہوا یہ سب تو اُدھر لشکر اسلام لے کر آتے ہین اپنے
اپنے ملکون کا بندوبست کرکے وہان لشکر اسلام مین سب سامان سفر درست ہو گیا خزانے وغیرہ بار
ہو گئے یہ بادشاہ جو آتے ہین ان کے ہمراہ بھی خزانے ہین اور سب خیمہ وغیرہ اونٹون پر بار ہین ضروری
ضروری چند خیمے برپا ہین اور بارگاہین اور کل اہل لشکر کا مال و اسباب بھی بندھا ہوا تیار ہے صرف
اب صاحبقران کو مصروف کلاہ وغیرہ کا انتظار ہے ایک دن بوقت سحر دربار آراستہ تھا
بادشاہ تخت پر جلوہ فرما تھے صاحبقران و نقابدار اپنے اپنے دنگل پر رونق افروز تھے اور سب سردار
اپنے اپنے مقام پر بیٹھے تھے کہ ہرکارون نے آکر زمین ادب کو بوسہ دے کر بعد دعا ثنا کے عرض کیا کہ
کہ شہریار کی عمر دراز ہو حضور کلاہ و مصروف کلاہ وغیرہ اپنے اپنے ملکون کو اسلام آباد
کرکے مع سپاہ و لشکر کے آتے ہین قریب پہونچ چکے ہین یہ سنکے صاحبقران و بادشاہ نے چند
سردارون کو حکم فرمایا کہ انکا استقبال کرکے لاؤ اور کہدینا کہ لشکر کو یہ حکم دے دین کہ وہ اسباب
جو کہ بار ہے اُسکو نہ اُتارین اسی طور سے بار رہنے دین کیونکہ یہان سب سامان درست ہے صرف تم ہی
لوگون کا انتظار تھا کل کوچ کر دیا جائے گا وہ سردار بموجب حکم بیرون بارگاہ آئے اور طرف مصروف
کلاہ وغیرہ کے چلے اُدھر سے وہ چلے آتے تھے راہ مین ملاقات ہوئی یہ پانچون بادشاہ اپنے
شہر سے علیحدہ علیحدہ چلے تھے مگر راہ مین سب ایک ہو گئے تھے اسی وجہ سے بہم ہو کر آتے یہ سردار جا کر پہونچے
ملاقات ہوئی ایک دوسرے سے ملا ان سردارون نے بادشاہون کو صاحبقران کا حکم سنایا انھون
نے کہا کہ بہت خوب یہان تک کہ وہ لشکر بھی پانچ لاکھ کا اُسی لشکر مین آکر شامل ہوا اور اسی طور سے
سب اسباب بار رہا لشکر اترا یہ پانچون بادشاہ اور اُن کے سردار ہمراہ اُن سردارون کے بارگاہ مین
آئے سب نے بادشاہ و صاحبقران و نقابدارون کو سلام و مجرا کیا اور یہ پانچون بادشاہ اپنے
نیم تختون پر بیٹھے جو سردار نازہ آئے تھے انکو بھی کرسیان مرحمت ہوئین راوی بیان کرتا ہے کہ سب
کل لشکر ہمراہ ان نقابدارون کے پانچ لاکھ ستر ہزار کا ہے اور دو ہزار پانسو سردار و افسر

پہلوان بارگاہ ہین بعلاوہ بادشاہون ونقابدارون ودیگر مغز سردارون کے کرسیون ودنگلون پر
بیٹھے ہین اب دربار خوب رونق کا ہوتا ہی جب یہ پانچون بادشاہ آچکے تو اسی دن صاحبقران
نے بصلاح نقابداران سلسل دیوپیکر ومضارب کج کلاہ حمحام شیرپیکر مغفر تیغ زن کو
ہراول لشکر کرکے روانہ بارگاہ حمل چراغ سلیمانی کا مع کل اسباب طلسمی وبازارون کے ومع اُنکے
منتظمون اور مہتممون کے دو لاکھ سپاہ سے روانہ فرمایا سرداران مذکور انا لے کر اُسی دن روانہ ہوے
بعد انکے روانہ کرنے کے حکم دیا کہ کل صبح کو کل لشکر تیار ہوکر آمادہ سفر رہے یہ حکم دے کر دربار برخاست
کیا سردارون نے لشکر کو اس حکم سے آگاہ کیا لشکر مین بندوبست ہونے لگا باقی سب اپنے اپنے
مقام پر آئے ناظرین کو اس امر کا خیال رہے کہ صاحبقران فراق ملکہ ثریا نے سیمتین مین شب
و روز بیقرار رہتے ہین کسی وقت ملکہ کا خیال دل سے دور نہین ہوتا ہی یہان تک کہ وہ رات بھی اسی عالم
مین تمام ہوئی سحر ہوئی سب سردار اور بادشاہ سامان سفر سے درست ہوکر اور کل لشکر تیار ہوکر صفین
باندھ کر کھڑا ہوا بعد فراغت نماز کے کہ نقابدار بھی نماز سے فراغت کرکے برآمد ہوے سب کا مجرا ہوا
کہ صاحبقران تشریف لائے اُنکو بھی سب نے سلام کیا کہ آمد بادشاہ کی شروع ہوئی بادشاہ برآمد
ہوے سب کا مجرا ہوا سب سے پہلے صاحبقران ونقابدارون کا مجرا ہوا ہاتھ سینہ پر رکھا کہ آپ
لوگون کی چاہ میرے دل مین ہی پھر اور بادشاہون اور مغز سردارون کا مجرا ہوا پھر تو سلام کل لشکر نے
کیا بادشاہ تخت پر سوار ہوے اب صاحبقران نے بندوبست کیا کہ منصور کج کلاہ کو مع دو
لاکھ سپاہ کے اور اُن کے سردارون کے روانہ کیا اُسکے بعد جمہور کج کلاہ کو بھی مع دو لاکھ سپاہ اور
ایک علم کے روانہ کیا اُسکے عقب مین صفدر کج کلاہ کو مع دو لاکھ سپاہ اور ایک علم اور خزانہ کے
روانہ فرمایا اسکے عقب مین خورشید ملک گیر کو مع دو لاکھ پچاس ہزار سپاہ اور خزانہ و علم اور
سردارون کے روانہ کیا اُنکے عقب مین مصروف کج کلاہ کو مع دو لاکھ سپاہ اور خزانہ اور سردارون اور
ایک علم کے روانہ کیا مصروف کے بعد زرنگار شاہ کو مع سردارون وخزانہ وعلم اور دو لاکھ پچاس
ہزار سپاہ کے روانہ فرمایا جب یہ سب روانہ ہوچکے اور ہر ایک کو حکم دیا تھا کہ ایسے مقام پر اُترنا اگر کوئی ملک
کافر کا یا اسلام آمادہ ملے کہ جہان کل لشکر فروکش ہوسکے اور کسی شی کی تکلیف نہ ہو خصوصاً پانی لشکر کو
ملے جاے کیونکہ لشکر کثیر ہی ایسا نہ ہو کہ قلت آب ہو تو بڑی زحمت ہو جب ان سب کو روانہ کرچکے تو
یہ بندوبست کیا کہ بادشاہ کو تخت پر سوار کیا وہ اسی ہزار سوار جو کہ لباس طلسمی سے آراستہ تھے اُنکو
گرد تخت مقرر فرمایا مع اُن کے افسرون کے اور نقابدارون کے اُن کے مرتبہ کے موافق آپ زیر سایہ
علم شیر پیکر چہل چراغ سلیمانی آکر قائم ہوا علمدار نے پھریرا کھول دیا یا صاحبقران یا صاحبقران کی صدا
آنے لگی جلوس سواری بڑھا صاحبقران ساتھ لاکھ ستر ہزار سپاہ کو اپنے ہمراہ لے کر مع بادشاہ
و نقابدارون کے روانہ ہوے کہ دس طلسمی پرچوب بڑی جلوس سواری بڑھا اس تزک و احتشام
سے سواری صاحبقرانی طرف نہ طاق کے روانہ ہوئی اب یہ طرف نہ طاق کے برابر مقابلہ اس
بندوبست سے تشریف لیے جاتے ہین راوی ان سب کو راہ مین رکھتا ہی انشاء اللہ انکی داستان
جلد چہارم مین تحریر کرونگا بشرط حیات مستعار وبشرط اجازت ملنے کے اب دیکھیے یہ لشکر کہان پہونچتا ہی
اور کب ان کے مقابلے بیان ہوتے ہین اور پہلے کس ملک پر پہونچتا ہی اور کیا واقعہ گذرتا ہی یہ سب
حالات جلد چہارم مین انشاء اللہ تعالے تحریر ہونگے اب راوی اس مقام پر اس داستان جلالت

عنوان کو ترک کرتا ہی اور دوسری داستان تحریر ہوتی ہی مین آپ لوگون کی خدمت مین دست بستہ التماس کرتا ہون کہ اس امر سے ناچار و مجبور ہوگیا ہون کہ اجازت و حکم یہ ہی کہ اسی جلد مین تمام کرو مین نے اسی سبب سے ہر مقام پر اختصار کے ساتھ تحریر کیا ورنہ اسی داستان کو کہ سکو دس بارہ جزون مین لکھا ہی کم سے کم پچیس جزون مین تحریر کرتا ہر مقام پر تیزی طبع اور اپنی عرق ریزی کا نتیجہ دکھاتا یہ دفتر اسے شاہزادے کے نام سے مگر کیا کرون ناچار ہوگیا پردہ غائب سے اتنا ہی اختصار کے ساتھ تحریر کیا اور جو جو عجائبات ہمراہ لائے ہین انکا کچھ ذکر نہین کیا مقابلے جو ہوے وہ بھی بہت مختصر طور سے ہوے اس امر کی حسرت رہ گئی کہ کسی دن لشکر کا میدان مین پہونچنا نہ تحریر کر سکا نہ مقابلہ کو مفصل طور سے ورنہ ان نقابدارون کے مقابلے لشکر **مصروف** بہ کلاہ سے اور سردارون کو زیر کرنا انکا اگر تحریر کرتا تو یہ جلد تمام و کمال اسی حالات سے مملو ہوجاتی مگر بسبب خوف اہل مطبع کے مجملا تحریر کیا یا مقابلہ نقابدارون کا مصروف دیوانے سے بالکل مجملا تحریر کیا ہی یا مقابلہ **صاحبقران** یعنی نقابدار چہارم کا مصروف دیوانے سے بالکل مختصر حالت سے لکھا اور حالات **مصروف** بہ کلاہ کے مسلمان ہونے کے اور درویش دریدہ گریبان کی تشریف لانے کے ساتھ اختصار کے تحریر ہوے یا یہان جشن تخت نشینی و دعوت شاہ صاحب کو کچھ بھی نہ تحریر کر سکا بسبب اختصار کے اور اس خوف کے ہر جلد بارہ جزو ہوگئے ہین اور ابھی بہت کچھ تحریر کرنا ہی یا روانگی لشکر نقابداران طرف نہ طاق بالکل مختصر طور سے تحریر کیا ہی ہان اگر یہ امر نہ ہوتا اور یہ حکم نہ ملا ہوتا تو ناظرین ملاحظہ فرماتے کہ مین ان سب واقعات کو کس طور سے تحریر کرتا وہ عبارت اور وہ سامان دکھاتا تاکہ سماں بندھ جاتا اور یہ معلوم ہوتا کہ لشکر سامنے چلا جاتا ہی یا مقابلہ ہو رہا ہی یا جشن برپا ہی مگر حکم سے ناچار ہوگیا ناظرین کو کچھ بھی نہ دکھا سکا افسوس اسکا ہی کہ آپ لوگ ناراض ہون گے خیر میری خطا کو معاف فرمائین یہ قصور مجھ سے عالم مجبوری مین سرزد ہوا ہی آپکی ذات مجمع الصفات سے امید قوی اس عاصی کو ہی کہ میرا قصور معاف ہوگا آپ لوگ اطمینان رکھین انشاء اللہ تعالے اگر حیات نے وفا کی اور مطبع سے اجازت بھی ملی اور آپ لوگون نے بھی خواہش کی تو جلد چہارم مین شان و شوکت اس لشکر ظفر اثر کی اور آمد لشکر اور صف آرائی اور مقابلہ نقابدارون کا اور ملکون کو اسلام آباد کرنا اور آنا درویش کا اور مقابلہ **برجیس** سے اور عشق ملکہ ثریا سے سیمتن ساتھ **صاحبقران** کے تحریر ہوگا جب یہ سب حالات تحریر ہو کر نظر ناظرین و الاتمکین سے گذرین گے اسوقت ناظرین میری عرق ریزی کی یقین ہی کہ داد عنایت فرمائین اور جو کوئی غلطی یا سہو ہوگیا ہوگا اسکو معاف کرینگے کیونکہ آپ لوگون کی ذات ستودہ صفات عیب پوش ہی کسی کے عیب کو آپ لوگ ظاہر نہین فرماتے ہین اسکو حجاب سینہ مین مثل دل کے پوشیدہ فرماتے ہین اور یہ بھی امید ہی کہ اگر شاید کوئی غلطی یا سہو یا کسی مقام پر عبارت بے ربط یا کوئی مقام رہ گیا ہو اسکو بھی معاف فرمائیے گا اور خطا سمجھ کر اور عیب خیال کر کے دل کے مانند حجاب سینہ مین پوشیدہ فرمائیے گا کیونکہ انسان ہون اور سہو و خطا انسان کی آب و گل مین ہی زیادہ کیا عرض کرون الہی آپ لوگون کو اپنی قدرت کاملہ سے مرتبۂ اعلی پر فائز فرمائے اور ترقی جاہ و جلال مرحمت فرمائے اب مین اس داستان کو اسی مقام پر ختم کرتا ہون اور داستان **سمندر شاہ جادو صاحبقران** ثالث یعنی **بدیع الملک** نوجوان و حالات طلسم گنجورہ سلیمانی اور واقعات فتح طلسم تحریر کرتا ہون اور پیشکش ناظرین کرتا ہون تاکہ نظر کیمیا اثر ناظرین سے گذرے اور آپ لوگ مجکو خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز فرمائین زیادہ والسلام

اب دو کلمہ داستان سمندر جادو اُسکا طلسم مین پہونچنا و دیگر واقعات و داستان صاحبقران ثالث یعنی بدیع الملک نوجوان کا داخل طلسم ہونا اور فتح کرنا طلسم کو و دیگر حالات جلالت عنوان قلم بند ہوکر نشستگش ناظرین ہوتے ہین ناظرین ملاحظہ کرین اور مجکو میری عرق ریزی و جان کاہی کی داد عنایت فرما کر میرے غنچۂ دل کو شگفتہ فرمائین اب شمہ حال سمندر جادو قلم بند ہوتا ہی اُس کے بعد حال صاحبقران ثالث حوالہ قلم عجلت رقم ہوگا و باقی دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجا

ساقی نامہ غزل

پیمبر ہین نہین عاشق ہون جانی
رہی ہموے سے بھی یہ لن ترانی

سلیمان ہم ہین ای محبوب جانی
سمجھتے ہین تجھے بلقیس ثانی

کھلا سودے مین اُن زلفون کا مرکز
پریشان تجھ اب تھی یہ زندگانی

یہ کون آتا ہی ان سے قد کشی کو
گرے جاتے ہین سرو بوستانی

وہی دے گا کباب تر لبی بھی
جو دیتا ہی شراب ارغوانی

ترے کوچے کے مشتاقون کے آگے
جہنم ہے بہشت آسمانی

وہ مہ کش ہون دیا ہی قابلہ نے
نہ جانے اصل شراب ارغوانی

یقین ہی دیدۂ باریک بین کو
کرے عینک طلب یہ ناتوانی

وہ خط ہی یا دگار حسن رفتہ
وہ سبزہ ہی گلستان کی نشانی

نکلتی مُنہ سے قاصد کے نہین بات
مگر لایا ہے پیغام زبانی

یہ مشت خاک ہو مقبول درگاہ
صبا کی چاہتا ہون مہربانی

لیے ہین بوسۂ خمیازۂ صاف
پیا ہی ہم نے آئینہ کا پانی

سفیدی مو کے ہو کافور پر چند
کوئی مٹتا ہے یہ داغ جوانی

جلاتی ہی دل آتش طور کی طرح
کسی پردہ نشین کی لن ترانی

بلبست بیا تا خنوا می بمدم راستان ✦ کہ باز آمدم بر سر داستان ✦ طلسم بندان عالی وراہ پیمایان مرحلہ نکتہ دانی و طلسم کشایان طلسم فصاحت اس داستان جلالت عنوان کو اس طرح صفحہ قرطاس پر تحریر کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان یہان تک بیان ہوئی ہی کہ سمندر جادو ہاتھ سے صاحبقران ثالث یعنی بدیع الملک نوجوان سے شکست کھا کر بھاگا تھا اور ایک صحرا مین آکر مقیم ہوا تھا لشکر شکست خوردہ اُسکے پاس آکر جمع ہوا تھا پس سمندر جادو نے اپنے کل لشکر کو جو کہ اُسکے پاس جمع ہوا تھا اطراف صحرا مے نہ طاق کے روانہ کیا تھا اور خود دو نیون درون و چند سردارون و عیارون و ناموس کو لے کر تخت سیر پر سوار ہوکر روانہ ہوا تھا اُدھر صاحبقران ثالث نے سمندر پر قبضہ کیا تھا تمام ملک اسلام آباد کیا تھا ملکہ نسیم دختر سمندر کا عقد ہمراہ سہراب جادو کے کیا تھا نسیم کو وہان کا

بادشاہ مقرر کیا تھا ہرکارے برائے خبر کے روانہ کیے تھے کہ خبر لائین کہ سمندر کدھر بھاگ کر گیا ہی ہرکارون نے
آکر خبر دی تھی کہ سمندر نے لشکر کو طرف صحرائے نہ طاق کے روانہ کیا ہی اور خود مع چند ناموس و
سردارون کے طرف گنجورۂ سلیمانی کے بھاگ کر گیا ہی یہ خبر پاکر صاحبقران ثالث کل لشکر کو لے کر
عقب سمندر شاہ مین روانہ ہوے تھے اب راوی حال سمندر جادو کو قلم بند کرتا ہی کہ یہ جو لشکر کو روانہ
کرکے اور تخت سحر پر سوار ہوکر مع ناموس و سردارون کے چلا برابر تخت سحر اڑتا ہوا چلا آتا ہی عقب مین اس کے
اور سب تخت ہین اس نے کسی مقام پر قیام نہ کیا برابر چلا جاتا ہی یہان تک کہ قریب سرحد طلسم کے پہونچ گیا
صحرائے لالہ زار نظر آیا اور وہ گنبد جو کہ اُس طرف غار کے تھا اُسوقت آفتاب نکلا ہوا تھا کیونکہ دن تھا
عکس آفتاب سے زمین طلائی ہو رہی تھی لالہ پھولا ہوا تھا یہ جب وہان پہونچا اس تخت کو روکا سحر کیا تخت
ہوا پر سے زمین پر آیا اور سب تخت بھی اُترے جب سب تخت اُتر چکے پس سمندر ان سب کو اپنے ہمراہ
لے کر طرف غار کے چلا چلتے قریب غار آیا ایک آندھی اُٹھی کہ تاریکی ہوئی اس نے سحر کیا کہ وہ تاریکی
برطرف ہوئی اب سب نے دیکھا کہ دو برقین تڑپ کر غار سے ظاہر ہوئین اور تڑپ کر بالاے ہوا گئین کہ
سمندر نے ایک تعویذ بازو پر سے کھولا اور اُسکو کھول کر کچھ پڑھا اور اُن برقون کی طرف دم کیا دم کرنا تھا
کہ وہ برقین قائم ہوگئین اور درمیان اُن برقون کے دروازہ پیدا ہوا آواز آئی کہ کون ہی اور کس نے بنقاب
غضب کو روکا ہی جلد بیان کرے سمندر جادو نے کہا کہ مین ہون سمندر شاہ حاکم شہر سمندریہ مین اس
قصد سے آیا ہون کہ بادشاہ طلسم کی پاس جاؤن یہ جو سمندر نے کہا دروازہ کھل گیا سمندر جادو مع
سردارون و ناموس کے اندر دروازہ کے آیا چلتے سب نے قدم اندر دروازہ کے رکھا اور سمندر مع سب
کے اندر آیا فوراً دروازہ بند ہو گیا اُدھر برقین تڑپ کر غار مین گرین اب جو سب نے دیکھا تو نہ دروازہ تھا نہ
وہ غار تھا نہ برقین تھین نہ وہ لالہ زار تھا نہ گنبد تھا ایک صحرائے لق و دق مین سب نے اپنے کو پایا یہ واقعہ
دیکھکر سب حیران ہوے سمندر نے کہا کہ آپ لوگ حیران کیون ہوتے ہین یہ کارخانہ طلسم کا ہی مین آپ سب
کو لے کر طلسم مین آیا ہون یہ میدان طلسمی ہی یہ کہکر کہا کہ آپ لوگ میرے ہمراہ خاموش چلین آپ سب
کسی امر کا خوف نہین ہی اب مین خدمت بادشاہ مین پہونچکر کمک کرونگا اور اپنے ہمراہ لیکر بیرون طلسم جاکر
مقابلہ اہل اسلام سے کرونگا اور اُنکو شکست دونگا یہ لوگ میرے ہاتھ سے بچ کر جائینگے کہان ہین اور اگر بادشاہ
طلسم نے کمک سے انکار کیا تو اسی مقام سے ایک عرضی خدمت خداوند تین روانہ کرونگا اور وہان سے
کمک طلب کرونگا جب کمک آئے گی تو بیرون طلسم جاکر مقابلہ کرونگا تا آنے کمک کے اسی مقام پر
قیام پذیر رہونگا یہ باتین سمندر سردارون سے کرتا ہوا مع ناموس کے چلا جاتا ہی کہ سامنے سے ایک در
باغ نمودار ہوا سمندر نے سردارون سے کہا کہ یہی باغ ہی دبیر طلسم شاق جادو کا اب اسکے ذریعہ سے
بادشاہ کے پاس جائینگے ناموس بھی ہمراہ ہی یہان تک کہ یہ داخل باغ ہوا اُدھر مشاق جادو دبیر
طلسم اپنے کام مین مصروف ہی عرض کر چکا ہون کہ ایک بارہ دری ہی اسمین یہ رہتا ہی بیچ کے دریچہ پر ایک
منبر لگی ہوئی ہی اُسپر گلدستہ وغیرہ رکھے ہوے ہین اور ہزارون کتابین اور ایک گنبد بالاے سر اسکے
آویزان ہی یہ کرسی پر بیٹھا ہی یہ ہمہ وقت لکھے جاتا ہی کسی وقت قلم رکتا ہی نہین ہی سابق مین تحریر
کر چکا ہون کہ جہان کسی نے اندر باغ کے قدم رکھا گھنٹہ نے خود بخود صدا دی اس نے سر اُٹھایا کہ طائر
آیا اُس نے کہا کہ فلان شخص داخل طلسم ہوا ہی اور آتا ہی باغ مین آچکا ہی یہ صدا دے کر وہ طائر
جل کر خاک ہو گیا چنانچہ اُدھر سمندر نے مع سردارون کے اندر باغ کے قدم رکھا اُدھر گھنٹہ نے صدا

دی اسنے سر اُٹھایا تھا سب سردار بیٹھے ہوے تھے اسکا سر اُٹھانا تھا کہ طائر بید اہوا سامنے زرخست
پر آکر بیٹھا آواز دی کہ اے دبیر طلسم و منشی طلسم مشتاق جادو آگاہ ہو کہ سمندر جادو حاکم شہر
سمندریہ مع اپنے ناموس اور چند سردارون مغرز کے داخل طلسم ہو کر آپ کی خدمت مین آتا ہی
داخل بلاغ ہو چکا ہی یہ کہکر وہ طائر جل کر خاک ہو گیا اُسکے جسم سے شعلہ نکلا اُسنے جلا دیا ادھر تو وہ
طائر جل کر گرا اُدھر سمندر جادو مع سردارون و ناموس کے رو برو منشی طلسم کے پہونچا چونکہ منشی
طلسم و اُسکے سردار سمندر کو پہچانتے تھے سب نے پہچانا اور سردارون کو دیکھا اس سبب سے کچھ نہ کہا
کیونکہ طائر خبر دے چکا تھا ہر ایک سردار مشتاق کے رو برو نیر لگی ہوئی تھی وہ اپنے اپنے کام مین
مصروف تھے مشتاق نے سمندر سے کچھ بھی نہ کہا صرف سمندر کی طرف دیکھکر اپنا سر جھکا لیا اور
مصروف لکھنے کام ہوا سمندر جادو سامنے کھڑا ہی یہان کے طریقہ سے بخوبی آگاہ ہی سابق مین
تحریر کر چکا ہون جب کہ صاحبقران ثانی نے حالات طلسم دریافت کیے تھے تو ایوان نے
بیان کیا تھا کہ جو کوئی سامنے مشتاق منشی طلسم کے جاتا ہی کھڑا رہتا ہی وہ اسوقت اُس شخص کے
آنے کی خبر کرتا ہی جیسا حکم ہوتا ہی ویسا عمل کرتا ہی ان طریقون سے سمندر آگاہ ہی سامنے کھڑا ہوا ہی ادھر
منشی نے تحریر کر کے کہ سمندر جادو مع سردارون و ناموس کے آئے ہین اُن کے بارے مین کیا حکم
صادر ہوتا ہی یہ لکھکر کاغذ میز پر رکھا ایک جھونکا ہوا کا آیا کہ وہ کاغذ اڑ گیا بعد تھوڑی دیر کے وہ کاغذ
پھر میز پر نمودار ہوا منشی نے وہ اُٹھا کر دیکھا اُسمین یہ تحریر تھا کہ سمندر جادو کو مع سردارون و ناموس
کے ہمارے پاس بھیجدو راوی بیان کرتا ہی کہ جب منشی طلسم کاغذ لکھکر میز پر رکھتا ہی اور سحر کرتا ہی کہ ہوا
چلتی ہی وہ کاغذ اڑ کر بادشاہ کے پاس جاتا ہی وہ دیکھکر اُس کاغذ پر جیسا مناسب ہوتا ہی حکم تحریر
کرتا ہی اسی طور سے اسوقت بھی ہوا کہ جب اُسنے کاغذ لکھکر رکھا اور سحر کیا وہ کاغذ اڑ کر چلا گیا وہان
گنجور شاہ اپنے ایوان مین بیٹھا ہوا تھا دربار آراستہ تھا سب سردار حاضر تھے کہ اسکی عرضی پاس
گنجور شاہ کے پہونچی گنجور شاہ نے اُس عرضی کو دیکھا لکھا پایا تھا کہ سمندر جادو کو مع سردارون و
ناموس کے روانہ کر دو وہ کاغذ اُسی طور سے اڑا اور یہان پہونچا اُدھر جب گنجور شاہ یہ حکم لکھکر روانہ
کر چکا اُسوقت اپنے سردارون سے کہنے لگا کہ بڑا غضب ہوا کہ سمندر جادو نے اہل اسلام کے ہاتھ
سے سمندریہ پر شکست کھائی اہل اسلام کا قبضہ ہو گیا سمندر وہان سے بھاگا آپ لوگون کو یاد
ہو گا کہ بہوڑا زمانہ گذرا ہو گا کہ سمندر جادو کا میرے پاس نامہ آیا تھا اور اُسمین یہ تحریر تھا کہ میری کمک
کرو مین نے انکار کیا تھا اور اسی سبب سے کہ کیا ضرورت ہی کہ مین بیکار اہل اسلام کو اپنا دشمن بناؤن
اور اس خیال سے مین نے اُن کو گون اور اُن عزیزون اور دوستون کو اپنے منع کر دیا تھا اور اُن کے
پاس سے اُن پروانون کو لے لیا کہ جسکے ذریعہ سے وہ یہان آتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ لشکر اسلام کا عیار
اُن لوگون کے ہمراہ یہان چلا آئے اور کوئی خرابی طلسم مین واقع ہو مگر مین یہ دیکھتا ہون کہ ضرور اس
طلسم مین بھی خرابی ہو گی کیونکہ سمندر جادو اہل اسلام سے شکست کھا کر اور بھاگ کر یہان آتا ہی
جب اہل اسلام کو یہ معلوم ہو گا کہ سمندر جادو بھاگ کر طلسم سمندریہ مین گیا ہی اور حاکم طلسم
نے دامن پناہ دیا ہی یقین ہی کہ وہ ضرور ادھر کو اُسکی فکر مین آئین گے اور یہ تدبیر کرینگے کہ اس طلسم
کو فتح کر کے سمندر کو قتل کرین اور وہ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے ہزارون طلسم فتح کیے ہین تو اس
طلسم کی کیا اصل ہی اُنکا اقبال ایسا ہی کہ کوئی اُن کے اقبال کی برابری نہین کر سکتا ہی معلوم ہوا کہ

اب عمر طلسم تمام ہوگئی ہی جب تو یہان سمندر بھاگ کرآیا ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ نے جہان سب
کے پاس سے پروانے یہان کے آنے کے لیے لیے تھے تو سمندر نے بھی لے لیا ہوگا اُن کے پاس
کیون رہنے دیا جو وہ یہان آئے اور بربادی طلسم کی صورت پیدا ہونے کے سامان ہوے بادشاہ
نے فرمایا کہ سمندر جادو کے پاس میرا دیا ہوا پروانہ نہین ہی انکو خود ایوان تاجدار ملک نے عطا
نے دیا ہی اور ایک طلسم بھی تعلیم کیا ہی وہ مین کیونکر لے سکتا تھا اور کیونکر سمندر کو منع کرسکتا تھا
میرا دیا ہوا ہوتا تو ضرور منع کرتا اور پروانہ لے لیتا پھر وہ نہ آسکتا مگر مین یہ تم سے کہے دیتا ہون کہ جاے سمندر
خدشہ ہو جاے نا راضی وہ اگر مجھ سے کمک طلب کرے گا اور کہے گا کہ میری کمک کرو تو مین صاف انکار
کر دونگا اور یہ کہونگا کہ آپ یہان تشریف رکھین جب اہل اسلام یہان آئین گے اور ہم سے آپ کو طلب
کرینگے اُس وقت جہان تک ممکن ہوگا ہم مقابلہ کرین گے اور نہ آپ کو دینگے جب وہ بہت پریشان
کرینگے تو یہ امر تو امکان سے خارج ہی کہ ہم آپ کو اُن کے حوالہ کرین اُسوقت مین مقابلہ کرینگے اور کوشش
کرین گے اور جہان تک ممکن ہوگا اُنکو قتل کرین آیندہ جو مرضی خداوند مگر مین بیرون طلسم جاکر اُن سے مقابلہ نہ کرونگا
کسی اور مقام پر نہ آپ کے ہمراہ لشکر کرونگا اگر یہ منظور ہو تو قیام فرمایئے ورنہ آپ کو اختیار ہی اور یہی مین نے
تجویز کرلیا ہی اسکے خلاف کبھی نہ کرونگا سرداروں نے عرض کیا کہ یہ آپ کی راے بہت ٹھیک ہی یہان یہ
باتین ہو رہی ہین اُدھر وہان باغ نشی طلسم مین سمندر جادو وغیرہ کھڑے ہین کہ وہ حکم پہونچا اُس حکم کا پہونچنا
تھا نشی طلسم جو آگاہ ہوا اُس نے سر نہار کر دستک دی کہ بڑے زور سے آندھی چلی اور اس شدت سے ہوا چلی
اور خاک اڑی کہ سمندر مع سرداروں و ناموس کے اُس غبار مین پوشیدہ ہو گیا اور سب کی آنکھین خود بخود
بند ہوگئین اور قدم اُٹھ گئے تھوڑے عرصہ کے بعد پھر قدم زمین پر پہونچے لوگون کے بولنے کی صدا ان لوگون
کے کان مین آئی اب جو خیال کیا تو نہ وہ ہوا تھی نہ کچھ شور وغل تھا آنکھین کھولین تو اپنے کو ایک دربار مین پایا
دیکھا کہ ایک بہت وسیع ایوان ہی بہت خوشنما بنا ہوا ہی حاجب و دربان بسا ول وچوبدار موجود ہین ایک
بادشاہ تاج سر پر رکھے ہوے تخت پر بیٹھا ہوا ہی گرد و پیش ارکین دولت و مشیران سلطنت کرسیون پر
بیٹھے ہوے ہین وزیرین پشت کھڑا ہوا ہی یہ سردار و ناموس جو کہ سمندر کے ہمراہ آئے تھے ان مین سے کسی
نے نہ پہچانا مگر سمندر شاہ کئی مرتبہ آچکا ہی وہ بخوبی پہچانتا ہی اُس نے پہچان لیا کہ مین دربار گنجور شاہ
مین کھڑا ہوا ہون سمندر کو وہ جاہ و حشم دیکھکر اپنا جاہ و حشم و شان و شوکت یاد آگئی ایک مرتبہ آہ سرد
بھر کر آسمان کی طرف دیکھا اور دل مین خیال کیا کہ ایک دن وہ تھا کہ مین اسی طور سے تخت پر بیٹھا تھا اور
سب سردار حاضر رہتے تھے خوب دربار آراستہ ہوتا تھا جب یہان کبھی انکی ملاقات کو آتا تھا تو یہ بھی بسبب
اُس حکومت کے غرت کرتے تھے یا آج یہ نوبت پہونچی کہ نہ تخت رہا نہ ملک رہا نہ سردار رہے یکہ و تنہا مع
چند سردارون کے بھاگ کر یہان آئے ہین یا مید کمک کوئی خبر بھی نہین لیتا ہی کہ تم کون ہو سمندر تو یہ اپنے
دل مین خیال کر رہا تھا اُدھر گنجور شاہ کی نگاہ سمندر پر اور اُسکے سردارون پر پڑی ناموس بھی سمندر
کے سمندر کے ہمراہ تھے چونکہ گاڑیون مین پردہ و ستر تو ہی نہین سب انکی عورتین باہر نکلتی ہین خصوصاً سرداروں
مین اسی سبب سے سمندر نے اپنے ناموس کو ہمراہ لیا تھا اور ہر مقام پر ہمراہ تھا یہان بھی موجود ہی
جسے گنجور شاہ نے سمندر کو دیکھا گو دل نہ چاہتا تھا کہ استقبال کرون مگر دو سببون سے اول تو یہ خیال
کیا کہ یہ بہت بڑا بادشاہ تھا اسوقت اسپر یہ وقت بڑا ہی کہ بھاگ کر ہمارے پاس آیا ہی اور ہم سے ملک
کا خواستگار ہی ضرور غرت کرنا چاہیے کیونکہ جب یہ سابق مین آتا تھا جب کہ عالم تھا تو ہم غرت کرتے تھے

زمانہ کا رنگ ایک طرز پر نہین رہتا ہی گاہے چنین وگاہے چنان پھر خداوند اسکے دن پھیر دین اور حکومت نصیب ہو تو یہ فرور شکایت کرینگے کہ جب ہم بھاگ کر گئے تھے تو آپ نے ہماری کچھ عزت نہ کی دوسرے یہ کہ ایسا نہ ہو کہ بے مردتی سے پیش آون اور عزت نہ کرون یہ خداوند کو تحریر کرین اور خداوند یہ حال سُنکے مجھ سے ناراض ہون تو بڑی خرابی ہو یہ خیال کرکے اُٹھ کھڑا ہوا اور طرف سمندر جادو کے چلا اسکا اُٹھنا تھا کہ سب سردار اُٹھے اور ہمراہ چلے ادھر سے گنجور شاہ چلا اُدھر سے سمندر جادو مع اپنے سردارون کے طرف ایوان کے چلا کہ راہ مین دونون سے باہم ملاقات ہوئی اور صاحب سلامت ہوئی گنجور شاہ نے دوڑکر سمندر جادو کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ آپ کا مزاج کیسا ہی سمندر نے اپنے سردارون سے کہدیا تھا کہ یہ جو تخت پر بیٹھا ہی یہی گنجور شاہ حاکم طلسم ہی اور یہ سب اسکے اہل دربار ہین گنجور شاہ کے اہل دربار تو سمندر کو بخوبی پہچانتے تھے جب بادشاہون مین صاحب سلامت ہو چکی گنجور شاہ کے سردارون نے سمندر کو مجرا کیا اور سلام اسی طور سے سمندر جادو کے سردارون نے گنجور شاہ کو گنجور شاہ سمندر جادو کو اپنے ہمراہ لے کر مع سردارون کے ایوان مین آیا سمندر کو اپنے برابر تخت پر جگہ دی اور سردارون و ناموس کو کرسیان مرحمت کین جو کنیزین و غلام تھے وہ اپنے اپنے آقاکی و مالکہ کی پس پشت کھڑے ہوے جب سب سردار گنجور شاہ و سمندر کے بیٹھ چکے اُسوقت گنجور شاہ نے داروغہ محلات کو طلب فرماکر حکم دیا کہ چند محل لایق شاہون کے رہنے کے آراستہ و پیراستہ کرو برائے سمندر شاہ کہ آپ ہمارے مہمان ہین اور تشریف لائے ہین ہم کو انکی خاطر و مدارات کرنا زیبا ہی اور انکے سردارون و ناموس کے قیام کے لایق ہون اور کسی شی کی تکلیف نہ ہو اور نہ کسی شی کی احتیاج ہو سب موجود رہے ہر ایک کارخانہ کے داروغہ کو طلب کرکے اس حکم محکم سے آگاہ کیا اُن سب نے فوراً بندوبست کیا کئی محل عالی شان برائے سمندر جادو کل سامان سے آراستہ کیے خادم و خدمتگار وغیرہ مقرر کیے اُدھر گنجور شاہ نے بعد مزاج پرسی کے سبب اس طور سے آنے کا سمندر جادو سے دریافت کیا سمندر شاہ نے ایک آہ سرد بھر کر اور آب دیدہ ہوکر جواب دیا کہ مین اپنی آوارگی و تباہی کا کیا حال بیان کرون اس فلک ناہنجار و زمانہ غدار کے ہاتھون سے تباہ ہوکر ادھر آیا ہون اس خیال سے کہ شاید تم میرے حال پر رحم کھاکر میری کمک و مدد کرو گنجور شاہ نے جواب دیا کہ واقعہ تو بیان فرمایئے کہ کیا سانحہ گذرا تب سمندر شاہ نے بھاگ کر آنا آئینہ اندام جادو کا فتح طاق مین دوڑکر دامن پناہ دینا ایوان نامدار کا آئینہ اندام جادو حاکم طلسم اُسنکو برائے تعلیم سحر روانہ کرنا طرف بیابان ہولناک کے آئینہ اندام کے عقب مین روانہ ہونا بدیع الملک کا بحکم صاحبقران ثانی و صاحبقران ثالث مقرر کرکے طرف خانہ کعبہ کے جانا پہونچنا بدیع الملک کا کنارے دریاے سبز رنگ کے دشت بہار افزا مین اور جشن تخت نشینی کرنا آنا صنوبر شاہ کا شہر صنوبریہ سے اور دعوت کرنا دیوانون کا یعنے دیوانہ ہوت و مبہوت کا اور زیر ہونا بدیع الملک سے اور ان سب کا مسلمان ہونا یہ خبر ہونا ملکہ سحران سیہ پوش خواہر ملکہ ماہیان طوفان کش اُسکا حباب جادو و سہراب جادو کو روانہ کرنا برائے اسیری بدیع الملک وغیرہ مارا جانا حباب جادو اور شریک ہونا سہراب کا اور مسلمان ہونا اور مرنے پانا اس سحران کے سحران کا مقابلہ کرنا لشکر اسلام سے اپنا یہ فرماکر روانہ کرنا سحاب جادو کو سحر جادو کو صنوبریہ پر اُنکا سب اہل شہر کو سحر بنا کر اور صنوبر شاہ کو مع

سردارون

سردارون دنامویس کو اسیر کرکے لانا آفتاب جادو اپنے سپہ سالار کو مع اسیرون کے خدمت
ملکہ سحران مین روانہ کرنا برائے کمک سحران خواجہ ثالث خضران بن عمرثانی ودیگر عیارون کا دریا کے اس
پار آکر عیاری کرکے آفتاب جادو کو قتل کرنا بعد اسکے سحران کو خواجہ ثالث کا بغیر اکث سہراب
جادو عیاری سے قتل کرنا ماہیان طوفان کش کا اپنی بہن کے مرنے سے بہت برہم ہونا اور جو عیار
اس پار آئے تھے انکو مبتلاے سحر کرکے برائے شکار ماہی جانا اس خیال سے کہ جو ستار کے خراب آئے ہین
انکی نحوست دفع ہوجائے خواجہ ثالث کا عیاری کرکے ماہیان طوفان کش کو قتل کرنا ثنا دریاے
سبز رنگ کا اور آنا لشکر اسلام کا شہر یقینیہ پر اور مقابلہ یقین خودپرست سے اور یقین کا خدا
پرست ہونا اور اپنا ملکہ غزالان آہو چشم ودگر ساحرون کو برائے کمک یقین خودپرست روانہ
کرنا ملکہ غزالان وغیرہ کا مسلمان ہونا اہل اسلام کا محرابیہ واقبالیہ وامثالیہ ومرادیہ وحرتیہ پر
آنا اور ان سب کا دین اسلام قبول کرنا اور سمندر یہ پر آنا اور اپنے سردارون کو برائے مقابلہ روانہ
کرنا قسیم وجسیم وغیرہ کے مقابلے وادراک وغیرہ کے سرکے اور ان سب کا ہاتھ سے خدا پرستون کے
مارا جانا اور ملکہ گوگلبہ روشن تن کا مسلمان ہونا گوہ زمرد کا بیاہ ہونا آفاق شاہ کا شریک اہل اسلام
ہونا آنا عشاق نہ طاقی کا اسکا مقابلہ کرنا اور اسکے ابر سحر کا مسمار اسکا لامکان بنانا خواجہ ثالث
کا اسکو مٹانا اور قتل کرنا وعیاریان خواجہ ثالث ودیگر عیاران لشکر اسلام کی آنا ملکہ ایوان نہ طاقی
کا اور اہل اسلام سے مقابلہ کرنا آخرکار اسکا بھی عاجز ہوکر چلا جانا بسبب عیاری خواجہ ثالث کے
اپنا خود لشکر کشی کرنا اپنا نامہ وغیرہ لکھکر سب کو طلب کرنا ملکہ ایوان کا شریک لشکر اسلام ہونا اور
اپنا نامہ لکھنا گنجور شاہ کو برائے کمک واسکا جواب آنا بعد جواب آنے کے لشکر لے کر مقابلہ اہل اسلام
مین جانا مقابلہ ہونا عشاق حجرہ نشین کا سب ساحران اسلام کو اسیر کرنا آنا ایوان کا عین وقت
پر اور لڑنا عشاق سے آنا سوباکی برق فراج کا مع نیمچہ عشاق کش کے مارا جانا عشاق کا
جنگ مغلوبہ کا واقع ہونا اور اپنا شکست کھانا اہل اسلام سے لشکر کا تباہ ہونا اور اپنا بھاگ کر صحرا مین
آنا وہان لشکر کا جمع ہونا لشکر کو طرف صحراے نہ طاق کے روانہ کرکے اپنا ادھر کو آنا بیان کیا اور یہ بھی
بیان کیا کہ میرے پاس ایک صندوقچہ عطا کیا ہوا خداوند کا تھا اسمین یہ خاصیت تھی کہ ایک تلوار نکلتی
جہان اس صندوقچہ کو کھولا وہ تلوار چمک کر بالاے آسمان گئی اور وہان سے حریف پر گری اسکے دو ورکا لہ
کیے وہ صندوقچہ میری دختر نے مجھ سے لے کر اپنے یار دانشنا سہراب کو دیا اور اسی طور کا ایک
اور صندوقچہ وہان رکھ دیا مین نے اصلی صندوقچہ جان کر کے ایک ساحر کے ہاتھ روانہ کیا تھا کہ اسکے ذریعہ
سے لشکر اسلام کو غارت کرنا سہراب نے آکر اس ساحر کو قتل کیا مین نے اس گیسو بریدہ پر جب بہت
ظلم وستم کیا تو میری دایہ کسی مکاری سے سہراب سے وہ صندوقچہ حاصل کیا پھر مین ملکہ خضر ثانی نوش سے
ملاقات ہوئی اس سے سب حال بیان کیا وہ راجہ کو قتل کرکے وہی صندوقچہ لے کر اپنے ملک کی طرف
روانہ ہوئی ادھر بھائی سے یہ خرابیان واقع ہوئین یہ آفتین نازل ہوئین اپنے ہاتھ پانون اپنے دشمن ہوگئے
عزیزون نے ساتھ چھوڑ دیا دوستون کا کیا ذکر ہے اپنے بیگانون نے منھ موڑ لیا سب نے دشمنی پر کمر کسی
جب کہ اولاد نے یہ حرکت کی تو پھر اورون کا ذکر بیکار ہے مگر مجکو آپ سے بڑی امید تھی کہ آپ میری ہر حال مین
شراکت کرینگے مگر بسبب گردش تقدیر کے آپ کو نامہ لکھا اور کمک طلب کی آپ نے بھی جواب صاف
دیا اس امر کی آپ کی ذات سے امید نہ تھی خیر وہ تو جو کچھ ہونا تھا ہوا اب مین آپ کے پاس اس غرض

سے آیا ہون کہ میری کمک فرمایئے میرے ہمراہ لشکر لے کر بیرون طلسم تشریف لے چلیے اور اہل اسلام سے مقابلہ کرکے اُنکو شکست دیجیے اور میرا تمام ملک اُن کے قبضہ سے نکال کر میرے حوالہ فرمایئے راوی بیان کرتا ہی کہ سمندر شاہ نے کل حال اہل اسلام کا اور اپنا جو کہ ان تینون جلدون مین تحریر ہوا ہی ابتدا سے آخر تک بیان کیا جب سب حال گنجور شاہ سن چکا اُسوقت جواب دیا کہ آپ کا نامہ ضرور آیا اور مین نے وہ جواب ضرور تحریر کیا اور اس وقت پھر آپ سے کہتا ہون کہ یہ امر غیر ممکن ہی کہ مین لشکر لے کر آپ کے ہمراہ بیرون طلسم چلون اور آپ کی کمک کرون مجکو کیا ضرورت ہی کہ بیکار دردسر مول لون اور اہل اسلام کو اپنا دشمن بناؤن اور اس مقام اور طلسم کی خرابی اُن کے ہاتھون سے کراؤن یہ تو بالکل خلاف عقل ہی آپ تشریف لائے ہین تو تشریف رکھیے یہان آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی نہ یہان آپ کو کوئی ستا سکتا ہی نہ یہان اہل اسلام آسکتے ہین فرض کردم کہ وہ لشکر کشی کرکے آئے تو اُسسے مقابلہ کیا جائیگا یہ ممکن نہین ہی کہ وہ آپ کو یہان سے لے جا سکین یا قتل کر سکین نہ یہ ممکن ہی کہ مین آپ کے ہمراہ چلون اور بیرون طلسم جاکر اُن سے مقابلہ کرون مجکو اس قسم کی مدد سے معاف فرمایئے مین اپنے مقام سے حرکت نہ کرونگا یہان جو آئیگا اُس سے لڑونگا یہ جواب گنجور شاہ نے جواب دیا سمندر جادو کی امید قطع ہوگئی وہ جو امید تھی کہ گنجور شاہ میری کمک کریگا اور لشکر لیکر میرے ہمراہ آئیگا اس جواب سے بالکل امید جاتی رہی صرف اس قدر تو سمندر نے جواب دیا کہ اب کیا کرین یہ زمانہ کی خوبی اور تقدیر کی خوبی ہی آج کل کوئی کسی کا بُرے وقت مین ساتھ نہین دیتا ہی جب وقت سخت ہوتا ہی تو عزیز ساتھ چھوڑ دیتے ہین ہاتھ پاؤن جواب دیتے ہین دشمن ہو جاتے ہین دوستون کا کیا ذکر ہی خیر اب تو جو پڑی ہی اُسکو اُٹھائینگے یہ کہکر سمندر شاہ ساکت ہو رہا بعد تھوڑی دیر کے گنجور شاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گنجور شاہ کے سردار آئے سمندر شاہ کو لوگون نے لاکر اُن مکانون مین اُتارا جو کہ اُنکے لیے آراستہ کیے تھے سب سردارون کو الگ الگ مقام دیے سمندر شاہ کے لیے نہایت عمدہ محل مقرر کیا سب سردار سمندر شاہ کے اُن مقامون مین آکر مسکن گزین ہوے سمندر شاہ مع ناموس کے اُس محل مین آکر اُترا سب سامان سے آراستہ پایا بعد تھوڑی دیر کے سرکار گنجور شاہ سے ہر ایک کے لیے کھانا آیا سب نے کھانا کھایا جب سب اطمینان سے بیٹھے اور ناموس سمندر شاہ اور خود سمندر کو راحت ملی اور اطمینان اس امر سے ہوا کہ اب حریف یہان نہین آسکتا ہی جب تک طلسم فتح نہ ہو اُسوقت سمندر نے اپنے وزیرون امراق و شملاق و دیگر سردارون کو طلب کیا اور کہا کہ تم نے گنجور شاہ کی بے اعتنائی اور بے مروتی دیکھی کس طور سے جواب صاف دیا اب یہ امید تو قطع ہوگئی کہ یہ ہماری کمک کرین لشکر لے کر خود یا کسی سردار کو ہمراہ کرین کہ وہ اہل اسلام سے بیرون طلسم مقابلہ کرے رہا یہ امر کہ اگر اہل اسلام یہان آئے تو اُسوقت مین یہ امر ضرور ہوگا کہ یہ اُنکے دفع کرنے کی کوشش کرینگے صرف طلسم کے بچانے کی غرض سے نہ میرے سبب سے اس حالت مین یہان رہنا اور انکی رعیان توڑنا اور لڑائیون مین حقیر ہونا کیا ضرور ہی یہان سے اور کسی طرف چلو یا جو تم لوگون کی راے ہو وہ بیان کرو میری تو عقل آج کل بالکل خراب ہو رہی ہی شملاق و امراق و دیگر سردارون نے جواب دیا کہ ہم نے سب حال دیکھا اب آپ کو یہ لازم ہی کہ جیسی گنجور شاہ نے بے اعتنائی اور بے مروتی کی ہی اور اپنے کو زحمت سے بچایا ہی تو آپ بھی یہان سے نہ جایئے اسی مقام پر تشریف رکھیے اہل اسلام ضرور آپ کے تعاقب مین آئینگے اُسوقت یہ ضرور بقول آپ کے طلسم کے

بچانے کی کوشش کرینگے بس انکو زحمت ہوگی اگر یہ غالب آئے تو آپ کی مراد حاصل ہوئی آپ یہان سے
جاکر اپنے ملک پر قبضہ فرمائیے گا اگر وہ لوگ غالب آئے تو یہ ملک بھی مثل آپ کے ملک کے تباہ ہوگا
گنجور شاہ بھی بے دست و پا ہوگا اسوقت کی بے مروتی کی سزا پائے گا اگر آپ یہان سے چلے
جائیے گا تو یہ امر نہ ہوگا یہ طلسم بچ جائے گا لازم ہی کہ اس طلسم کو بھی برباد کرا ئیے چلئے وہ یعنی گنجور شاہ
کو اس امر پر غرور ہی کہ ہم صاحب طلسم ہین کیون کسی کی کمک کرین یہ غرور ہی کہ ہم بھی اس لائق ہوے
کہ ہمارے پاس لوگ کمک پاہ لیتے ہین اور ہم سے کمک کے خواستگار ہوتے ہین دوسرے یہ امر ہی کہ
آپ نے فرمایا تھا کہ اگر گنجور شاہ کمک نہ کرے گا تو مین عرضی خدمت خداوند مین روانہ کرونگا اور
اُن سے کمک کا خواستگار ہونگا لہذا عرضی کل واقعات کی خدمت خداوند مین روانہ فرمائیے وہان
سے ضرور کمک آئے گی یا گنجور شاہ کو حکم ہوگا کہ سمندر شاہ کی کمک کرو اسوقت یہ ناچار ہو کر
ضرور کمک کرینگے آپ کا مطلب حاصل ہوگا سمندر شاہ نے کہا کہ یہ رائے تمہاری بہت درست
ہی تا جواب عرضی مین ضرور یہان قیام کرونگا اور ضرور کوئی نہ کوئی نتیجہ پیدا ہوگا یا تو کمک آئے گی
یا گنجور شاہ کو حکم ملے گا مین کل ہی عرضی روانہ کرونگا اور موافق تمہاری رائے کے عمل کرونگا یہ
باتین ہو رہی تھین کہ ایک خادم نے آکر عرض کیا کہ وزیر اعظم گنجور شاہ آپ کی ملاقات کے لیے
تشریف لائے ہین سمندر شاہ نے کہا کہ تشریف لائین اور اپنے سردارون سے کہا معلوم ہوتا ہی کہ
کوئی پیام گنجور شاہ نے بھیجا ہی اس پیام کو بھی سننا چاہیے راوی بیان کرتا ہی کہ وزیر گنجور شاہ
کہ اسکا نام سمندر روس جادو ہی بڑا کافر و کفر و سیاہ قلب ہی اہل اسلام کا دشمن جاتی ہی اور
نمک حرام بھی ہی جب اسنے دیکھا کہ بادشاہ نے سمندر شاہ کی کمک سے انکار کیا تو اسکو بڑا
صدمہ ہوا اپنے گھر پر آیا اور خیال کیا کہ کسی تدبیر سے بادشاہ کو قتل کرکے سمندر کو تخت حکومت پر بٹھائیے
اسی رائے کے لیے سمندر کے پاس آیا ہی جب سمندر نے طلب کیا تو یہ اندر آیا سمندر نے اسکی
تعظیم کی اپنے برابر سمندر پر بٹھایا مزاج پرسی کی سبب آنے کا دریافت کیا اس مکار و نمک حرام نے
کہا کہ مین عرض کرتا ہون مگر تخلیہ چاہتا ہون سمندر نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھین ان مین
کوئی ایسا نہین ہی کہ جو آپ بیان کرین اُسکو کسی سے بیان کرین تب اُسنے کہا کہ آپ نے بادشاہ کی
حالت کو ملاحظہ فرمایا آپ تو بامید کمک اور امداد اپنا خیال کرکے اور دوستی سابق پر بھروسہ کرکے
تشریف لائے اُنھون نے آپ کے ساتھ یہ بے مروتی فرمائی پہلے جواب نامہ اُس طور کا تحریر کیا مگر آپ
نے اُسکا بھی خیال نہ کیا تشریف لائے اُسپر یہ واقعہ گذرا مجکو ترا صدمہ ہوا اصل امر یہ ہی کہ ان کے
دل مین محبت خدا پرستون کی ہی اسی سبب سے یہ مقابلہ سے انکار کرتے ہین اور مین آپ سے کہے دیتا
ہون کہ ادھر اہل اسلام نے آکر اس طلسم پر لشکر کشی کی اور مقابلہ کی نوبت آئی یہ شراکت کرلین گے
اور شریک ہوکر طلسم کو فتح کرا دینگے اور یہ ملک بھی قبضہ خدا پرستان مین ہو جائے گا بس مین اس لیے
حاضر ہوا ہون کہ مین مدت سے بادشاہ سے ناراض ہون اور اس امر کا جویان ہون کہ اگر کوئی اس امر کو
قبول کرے کہ ہم یہان کی حکومت کرینگے تو مین بادشاہ کو اسیر کرکے اُسکو حاکم کردون مین خود حکومت
کرتا مگر سبب یہ ہی کہ یہان کی حکومت مین شرط ہی کہ جو بادشاہ ہو وہ حاکم یہان کا ہو سکتا ہی خواہ اسی
طلسم کا بادشاہ ہو خواہ بیرون طلسم کا یا جسکو ایوان تاجدار بادشاہ کرے اگر بادشاہ نہ ہوگا
کوئی سردار یا وزیر ہوگا وہ نہین حاکم ہو سکتا ہی اگر وہ کسی طریقہ سے حاکم بنایا جائے گا اور تخت پر

بغرض حکمرانی قدم رکھے گا فوراً ہلاک ہوگا سو بسبب خوف ہلاکت کے ہین بھی اور سب سردار اس امر سے باز ہین اور خوف کرتے ہین اور آپ بادشاہ بھی ہین اور ایوان تاجدار کی طرف سے شہر سمندریہ کے بادشاہ تھے اگر آپ اس امر کو قبول کرین تو ہین بادشاہ کے قتل کی فکر کرون اور اس قصہ کو یون پاک کرون کہ انکو قتل کرکے آپ کو یہان کا بادشاہ کرون آپ لشکر کثیر ہمراہ لے کر بیرون طلسم جاکر خدا پرستون سے مقابلہ کرین اور انکو شکست دے کر شہر سمندریہ کو بھی اسی طلسم مین شریک فرمائین عنایت خداوندی سے آپ ساحر زبردست ہین اور آپ کے ہمراہ ساحران زبردست بھی ہین ان سب کامون کا خوب بندوبست ہوگا ہین اس وقت اسی غرض سے حاضر ہوا ہون کہ آپ کا منشا دریافت کرکے اس امر ہین کوشش کرون کیونکہ بادشاہ کا قتل ہونا امر آسان نہین ہی وہ حاکم طلسم ہی اور تحفہ جات طلسمی کا مالک ہے جب تک وہ پاس ہون کسی کا دسترس نہ ہوگا ماسوائے فاتح طلسم کے کسی کے ہاتھ سے نہ مارا جائے گا اگر فاتح طلسم کی اطاعت نہ کرے گا اور اگر اطاعت کرے گا تو کچھ بھی نہ ہوگا بس بہت کوشش کرنا ہوگی تب یہ کام ہوگا سمندر رتے جو یہ تقریر سنی بہت خوش ہوگیا اور جامہ خسم مین تنگ ہوگیا سیندر روس کو جواب دیا کہ اگر تم ایسا کروگے تو کیا اچھی بات ہی مین تمھارا ممنون و مشکور ہون گا اور وہ مرتبہ اعلےٰ دونگا کہ تم تمام عمر یاد کروگے اور مین اس امر کو بخوشی خاطر قبول کرتا ہون تم دیکھنا کہ جو تم نے تدبیر سوچی ہے اگر پوری ہوئی اور مین حاکم طلسم ہوا تو کس طرح سے ان خدا پرستون کو قتل کرتا ہون کہ ماہیان دریا در عان ہوا ان کے حال پر رحم کھائین اور محکوم رحم نہ آئے سمندر روس نمک حرام نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین مین ضرور اس کام کو انجام دونگا تب سمندر نے دو راسے جو سردارون نے اسکے انکو دی تھی اپنا دوست سمندر روس کو جان کر بیان کی اور کہا کہ مین عرضی خدمت خداوند مین روانہ کرتا ہون دیکھون وہان سے کیا جواب آتا ہے جب تک جواب آئے وہان سے تم اس عرصہ مین یہان یہ تدبیر کرو سمندر روس نے جواب دیا کہ یہ راے آپ کی بہت عمدہ ہی شوق سے عرضی تحریر فرمائیے مین یہان اسکی تدبیر کرتا ہون جو مین نے گزارش کیا ہے آپ کیا بھلا مین گنجور شاہ کو زندہ بھی چھوڑتا ہون اگر قتل نہ کرسکا تو اسیر ضرور کرونگا اور سب تحفہ جات لے کر اور آپ کے حوالہ کرکے آپ کو یہان کا بادشاہ کرون گا اسی قسم کی باتین بڑے عرصہ تک ہوا کین اور باہم مشورہ کیے قتل گنجور شاہ و عرضی روانہ کرنے کی آخر راے یہ قرار پائی کہ سمندر شاہ گنجور شاہ سے یہ فرمائین کہ مین ایک عرضی خدمت خداوند مین روانہ کرنا چاہتا ہون براے طلب کمک آپ اسقدر مہربانی فرمائیے کہ میری عرضی روانہ فرما دیجیے اگر آپ کمک سے انکار فرمائینگے تو یہ کام نکل دیجیے آیین کوئی آپ کا نقصان نہین ہے وہ ضرور اسکو قبول کرینگے سواے اُن کے دوسرے کی یہ طاقت نہین ہے کہ یہان سے عرضی روانہ کرسکے ہان وہ روانہ کرسکتے ہین سمندر شاہ نے کہا کہ گل مین کہکر اور عرضی لکھکر روانہ کرادونگا جب یہ راے قرار پاچکی سب اپنے اپنے مقام پر آئے ذریہ گنجور شاہ بھی اپنے مقام پر آیا اور اس فکر مین مبتلا ہوا کہ کس تدبیر سے بادشاہ کو قتل کرون یا اسیر کرون اور کسی تدبیر سے تحفہ جات طلسمی لے لون کہ جس کے لینے سے بادشاہ پر دسترس ہو اگر بدون اسکے تحفہ جات نہ لیے جائین فکر قتل یا گرفتاری کی جائے گی تو مشکل ہوگی اور دسترس نہ ہوگا یہ تو شب بھر اپنے مقام پر اسی فکر مین مبتلا رہا نیند تک نہ آئی ادھر سمندر نے بعد جانے سندر روس کے اپنے وزیرون و سردارون سے کہا کہ درحقیقی خداوند نے بڑا دوست پیدا کردیا اور ایک حکومت اگر ہاتھ سے جاتی رہی تو دوسری سلطنت اُس سے بہتر کے ملنے کی تدبیر کردی کہ جسکی بڑے بڑے بادشاہون کو آرزو تھی اور ہے یہ میری خوش تقدیری اور نیک نیتی کا سبب ہے

کہ خود گنجور شاہ کے درپے دشمن ہوگئے اور میری ہمراہی پر کمر کسی واقعی گنجور شاہ نے بڑی بے مروتی اور کج خلقی کو کام فرمایا تھا ایسی بات گنجور شاہ کو میرے ساتھ زیبا نہ تھی بقول اُسکے وزیر کے ضرور اُسکے دل مین اہل اسلام کی الفت ہی اسی سبب سے اسنے جواب نامہ مین بھی انکار کمک سے تحریر کیا اور جب مین یہان آیا اور مین نے کمک کی خواہش کی اُسنے اُسی الفت کے سبب سے انکار کیا ضرور ایسا ہوگا کہ یہ شریک اہل اسلام ہوجائیگا اور اُسکا قبضہ طلسم پر کرادیگا ایسے شخص کا قتل یا اسیر کرنا لازم ہی یہ اُسی بے مروتی اور کج خلقی کی سزا ہی جو اُسکے دوست اور خیر خواہ و ملازم دشمن ہوگئے میرا کیا نقصان ہی جو مین انکار کرتا وہی لوگ اسکا بندوبست کرینگے مجکو بلا زحمت و بلا مشقت ایک حکومت وسیع ملیگی مین کیون انکار کرون سب نے جواب دیا کہ واقعی بہت عمدہ بات ہی جیسا آپ کا گمان ہی اور جو سندروس نے کہا ہی اگر ایسا ہو تو کیا خوب ہو کیسی حکومت ملے سمندر شاہ نے کہا کہ یہ قدرت خداوند ہی کہ بدون خواہش کے لوگون نے ہم سے خواہش کی اگر ایسا ہو تو کیا عجب ہی مین عرضی تو کل ضرور تحریر کرکے روانہ کرونگا تا آنے جواب عرضی کے اگر یہان سندروس نے جو تدبیر ہم سے کہی ہی اُسکا بندوبست کردیا اور مین بادشاہ ہوگیا تو پھر کیا ہی دیکھنا کہ پھر کیونکر ان اہل اسلام کا مقابلہ کرتا ہون اور کیونکر شکست دیتا ہون اور اگر اس عرصہ مین کچھ بندوبست نہ ہوا اور وہان سے کمک آگئی تو اُسکو ہمراہ لے کر جاؤنگا اور مقابلہ کرونگا اب مجکو ہر طرح سے اطمینان ہی ان دو کامون مین سے ایک ضرور میری خواہش کے موافق ہوگا کل ضرور گنجور شاہ کے ذریعہ سے عرضی روانہ کرونگا یہ کہکر اور سردارون کو رخصت کرکے داخل محل ہوا سردار اپنے مقام پر آئے وہ رات تمام ہوئی صبح کو گنجور شاہ نے دربار کیا سب سردار گنجور شاہ حاضر دربار ہوئے سندروس وزیر بھی آیا مگر وہ اور فکر مین ہی کہ سمندر شاہ سے اپنے سردارونکے آنیپر گنجور شاہ نے استقبال کرآیا اپنے برابر بیٹھایا جب دربار آراستہ ہوچکا اُس وقت سمندر شاہ نے گنجور شاہ سے کہا کہ آپ نے کمک سے انکار فرمایا اور واقعی آپ کا خیال بہت درست ہی لہذا مین یہ چاہتا ہون کہ ایک عرضی بخدمت خداوند نہ طاق روانہ کرون اور اُس مین اپنی حالت تحریر کرون اور خداوند سے کمک کا خواستگار رہون تا جواب عرضی یہان مقیم رہون اگر کمک آجائے تو اُسکے ذریعہ سے بیرون طلسم جاکر جہان خدا پرست ہون اُن سے مقابلہ کرون بھلا فرشتگان قدرت سے کون لڑسکتا ہی خدا پرست مغلوب ہونگے اور مین غالب ہونگا میرا ملک مجکو مل جائے گا اہل اسلام کے قبضہ سے نکل آئے گا اور اگر کمک نہ آئی اور کچھ جواب نہ آیا تو جیسا حکم ہوگا اُس پر عمل کرونگا یقین ہی کہ اس مین تو کوئی آپ کا نقصان نہ ہو اور آپ میری خواہش کے موافق عرضی بذریعہ اپنے روانہ کردین گنجور شاہ نے جواب دیا کہ میرا کوئی نقصان نہین ہی آپ عرضی تحریر فرمائین مین اُنسے روانہ کردونگا اور جواب لیکا دونگا یہ سُنکے سمندر شاہ نے شملاق کی طرف دیکھا دوات و قلم لے کر سامنے آیا سمندر نے کہا کہ ایک عرضی ہماری طرف سے بخدمت خداوند تحریر کرو اُس مین کل حالت ہو اور تحریر کرو کہ یا خداوند مین نے قبل بھی ایک عرضی بذریعہ فریخ ستارہ پیشانی اپنے دوست کے روانہ کی ہی وہ مجکو ایک آفت سے بچانے کو آئے تھے اور یہی کہدیا ہی کہ میری تمام حالت جو کہ آپ نے اپنی آنکھ سے ملاحظہ فرمائی اور مین نے بیان کی ہی خدمت خداوند مین عرض کردیجیے گا یقین ہی کہ وہ عرضی بخدمت عالی پہونچی ہو اب مین دوسری عرضی نیاز تحریر کرتا ہون میرے حال پر از راہ خداوندی رحم فرمائیے دشمنون کے شر سے نجات دیجیے میری کمک فرمائیے کسی فرشتہ مقرب بارگاہ کو حکم فرمائیے کہ وہ آکر میری کمک کرے اور خدا پرستون کو تباہ و غارت کرکے میرا ملک اُسکے قبضہ سے نکال کر میرے حوالہ کرے آپ اُن پر اپنا عذاب نازل فرمائیے اب اُنھون نے بہت سر اُٹھایا ہی اور آپ کے بندگان خاص کو بہت ستایا ہی

آپ کے خاص بندے اُنکے ہاتھ سے بہت عاجز و پریشان ہو رہے ہین اُنکا یہ قصد ہی کہ وہ طرف خداوند کے
بھی رخ کرین مین بھاگ کر اُنکے ہاتھ سے شکست کھا کر طلسم گنجورہ تسلیمانی مین پاس گنجور شاہ کے اس
امید سے آیا تھا اور اب یہان اُن خدا پرستونکے خون سے بوشیدہ بیٹھا ہون آپکی مہربانی اور کرم خداوندی
کا منتظر ہون مجکو گنجور شاہ کے پاس آنے سے یہ امید تھی کہ وہ میری کمک کرینگے اور میرا ملک قبضہ مسلمانو
سے مقابلہ کرکے نکال کر میرے حوالہ کرینگے اُنھون نے اس امر سے انکار کیا اور یہ فرمایا کہ تم یہان قیام کرو
جب خدا پرست یہان آکر تم کو مجھ سے طلب کرینگے اور طلسم پر لشکر کشی کرینگے تو اُس حالت مین مین اُنسے
مقابلہ کرونگا اور اُنکو شکست دونگا یہان تم سے کوئی نہین بول سکتا ہی اطمینان رکھو لہذا مین نے پریشان
ہوکر اپنی کل حالت آپ کی خدمت مین بذریعہ عرضی ہذا کے گذارش کی ہی امیدوار کرم خداوندی ہون اور
یہ چاہتا ہون کہ میری کمک فرمائی جاوے اور اہل اسلام پر قہر نازل فرمایا جائے ایسا نہ ہو کہ وہ اس طلسم
کو بھی آکر درہم و برہم کرین اور آپکے بندگان کو قتل و غارت کرین کیونکہ اُنھون نے اب بہت سر
کشی پر کمر کسی ہی میری بہت جلد خبر لیجیے اور کمک فرمایئے ورنہ مین ہلاک ہو جاؤنگا یہ مضمون جو سمندر شاہ
نے شملاق سے کہا بس شملاق نے پہلے تو بہت کچھ القاب و آداب بڑے شد و مد سے تحریر کیا اُسکے بعد
بجز اس واقعہ کے کی کہ آنا بدیع الملک کا دشمن بہار افزا مین اور مقابلہ دیوانون سے اور مسلمان ہو نا
صنوبر شاہ وغیرہ کا اور مارا جانا حباب جادو کا اور مقابلہ سحران با لشکر اسلام و مارا جانا آفتاب جادو
و سحران و ماہیان کا اور ٹیلا دریائے سبز رنگ کا اور مسلمان ہونا سہراب و غزالان و دیگر ساحرون
کا و لشکر کشی اہل اسلام کیطرف یقینیہ و محرابیہ کے یقین خود پرست و محراب شاہ کا بعد مقابلہ مسلمان کے
ہونا و اقبال شاہ و اشتیاق شاہ وغیرہ کا بدون مقابلہ مسلمان ہونا اور لشکر اسلام کا قریب سمندریہ آنا اور
یہان کے کل مقابلہ مع دیگر واقعات کے و آفاق شاہ وغیرہ کا شریک اہل اسلام ہو کر سمندر شاہ سے
مقابلہ کرنا بعدہ کئی معرکون کے خود سمندر شاہ کا لشکر لے کر مقابلہ اہل اسلام مین جانا اور جنگ و پیکار کا آغاز
ہونا اور مارا جانا عشاق حجرہ نشین کا شکست کھانا سمندر شاہ کا بھاگ کر آنا طلسم گنجورہ مین
گنجور شاہ سے کمک کی خواہش کرنا اُنکا انکار کرنا سب تحریر کیا ساتھ تفصیل کے کوئی واقعہ فروگذاشت
نہین کیا جو کچھ ان جلدون مین تحریر ہو چکا ہی ناظرین کو یاد ہوگا جب یہ سب حالات لکھ چکا اُسوقت وہ
مضمون جو سمندر شاہ نے بتایا تھا وہ لکھا یہ سب لکھ کر عرضی طیار کرکے بخدمت سمندر شاہ پیش کی
سمندر شاہ نے عرضی کو دیکھا بہت پسند کیا شملاق نے اُسکو صاف کرکے اُس پر مہر سمندر شاہ
کی کی لفافہ مین بند کرکے اُس پر بھی مہر کرکے پیش کی اب سمندر شاہ نے وہ عرضی وزیر سے لے کر گنجور شاہ
کو دی اور کہا کہ اسکو مہربانی کرکے روانہ فرمایئے بہت جلد اور تاکید کر دیجیے گا لے جانے والے سے
کہ اسکا جواب بہت جلد لے کر آئے راوی کہتا ہی کہ گنجور شاہ نے وہ عرضی سمندر کے ہاتھ سے لے کر اپنے
پاس رکھی وزیر گنجور شاہ دیکھ رہا ہی اور جل رہا ہی اس فکر مین ہی کہ کیا تدبیر کرون کیونکہ بادشاہ کو قتل
یا اسیر کرون اور سمندر کو بادشاہ کرون یہ نمک حرام تو اس فکر مین ہی اُدھر گنجور شاہ کے دبیر سے کہا کہ
ایک عرضی ہماری طرف سے بھی تم اس مضمون کے بعد القاب و آداب خداوندی کے تحریر کرو کہ مین
حلقہ بگوش خداوند ہین و دست بستہ عرض پرداز ہون کہ مین بہ حکم خداوند اس طلسم کا بادشاہ چلا آتا ہون
اور ہمیشہ پابند حکم خداوند رہا ہون میرے حال پر ہمیشہ عنایت و مہربانی مبذول رہتی ہی آج کل بھی
وہی مہربانی ہی مین نے جو کمک سمندر شاہ سے انکار کیا اسکا سبب یہ ہی کہ اول تو مجھ پر حکم خداوند

تھا اور ہی کہ تم اپنے طلسم کو چھوڑ کر کبھی باہر نہ جانا اور نہ کسی پر لشکر کشی کرنا جب تک وہ تمھارے طلسم کی طرف
نہ آئے اور تم پر لشکر کشی نہ کرے اُسوقت تک کسی سے مقابلہ نہ کرنا لہذا مین اُسی حکم پر پابند رہا اسی سبب سے
مین نے انکار کیا نہ خود برائے کمک لشکر لے کر گیا نہ کسی کو روانہ کیا جب نامہ سمندر شاہ کا دربارۂ طلب
کمک آیا صاف انکار کیا اب سمندر شاہ خود اہل اسلام کے ہاتھ سے شکست کھا کر اور بھاگ کر بحالت
خراب طلسم مین تشریف لائے مین نے اُنکو مہمان کیا اور بہت کچھ اطمینان اُنکا کیا جب اُنھون نے کمک
کی خواہش کی مین نے انکار کیا اور کہدیا کہ جب کوئی اِدھر لشکر کشی کر کے آئے گا تو مقابلہ کرونگا واقعی یہ
امر ہی کہ اُنکی حالت بہت خراب ہی اُن پر رحم واجب ہی اور اُنکی کمک کرنا بھی لازم ہی وہ اسوقت واجب الحکم
ہین بس جب مین نے کمک کرنے سے انکار فرمایا تو اُنھون نے مجھ سے فرمایا کہ مین ایک عرضی بہ خدمت
خداوندا اپنے کل حالات کی تحریر کرتا ہون گو خداوند عالم الغیب ہین وہ سب حالات سے آگاہ ہونگے
مگر مجکو بھی فرض ہی کہ مین آگاہ کر کے کمک طلب کرون لہذا تم وہ عرضی میری اپنے ذریعہ سے بخدمت
خداوند بھیجدو مین نے منظور کر کے اُنکی عرضی مع اپنی عرضی کے روانہ کی ہی امیدوار ہون کہ جواب سے
سرفراز ہون مین بھی اور سمندر شاہ بھی وہ یہان تشریف فرما ہین اور جواب کے منتظر ہین دوسرے
سبب انکار کمک کا یہ بھی ہی اور تھا کہ کوئی حکم خداوند کا میرے نام نہین آیا تھا اور نہ آیا ہی کہ تم سمندر شاہ
کی کمک کرو بس مین کیونکر بدون حکم عالی کمک کرتا خلاف حکم کر کے مورد قہر خداوندی ہوتا جیسے سمندر شاہ
نے خلاف حکم بدون اجازت خداوند اہل اسلام سے مقابلہ کر کے اپنی حالت کی کہ ایک ایک کے پاس
دامن پناہ لیتا ہی اور کمک کی خواہش کرتا ہی یہ اُس عدول حکمی کا سبب ہی لہذا مین یہ عرضی پیش
کر کے مع عرضی سمندر شاہ کے امیدوار ہون کہ جیسا میرے نام حکم صادر ہو اُس پر عمل کرون اور
سمندر شاہ کی دست بستہ سفارش بھی کرتا ہون کہ خداوندا اُسکی کمک فرمائین وہ بہت پریشان
ہی زیادہ حد ادب جب یہ سب عبارت کنجور شاہ نے بیان کی دبیر نے بہت عمدہ طور سے تحریر کر کے
پیش کی کنجور شاہ نے دیکھکر دبیر کو دیا اور کہا کہ صاف کرو دبیر نے قرطاس طلائی پر بخط طغرا لکھا اور
لکھ کر لفافہ مین بند کر کے مہر کی تب کنجور شاہ نے دبیر کو عرضی سمندر شاہ کی دی اور کہا کہ اسکو بھی
اسی کے ساتھ ملفوف کرو اُسنے دونون عرضیان ایک لفافہ مین ملفوف کر کے اور اُس پر مہر کر کے کنجور شاہ
کے روبرو پیش کین اُسوقت کنجور شاہ نے وہ عرضیان لے کر سامنے رکھین اور ایک کتاب جو سامنے
رکھی تھی اُسکو اُٹھایا اور کھولا اُسمین سے کچھ دیکھکر پڑھا اور دستک دی دستک کا دینا تھا کہ ایک مرتبہ
تمام دربار کی زمین کو زلزلہ سا ہوا سب نے دیکھا کہ برابر تخت کنجور شاہ کے زمین شق ہوئی اور ایک
ساحر بہت قوی ہیکل بدشکل تمام جسم سے اُسکے شعلہ نکلتے ہوئے پیدا ہوا اور آتے ہی کنجور شاہ
کو سلام کیا سب اہل دربار کو بغور اُس نے دیکھا کہ کنجور شاہ نے اشارہ کیا ایک کرسی خالی تھی کہ اس
کرسی پر بیٹھ جاؤ وہ سلام کر کے بیٹھ گیا اور کہا کہ کیون آپ نے مجکو یاد فرمایا ہی کنجور شاہ نے کہا کہ بیان
کرتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ انکو شراب پلاؤ اور خلعت دو ساقی نے شراب پلائی خلعت مرحمت ہوا جب
وہ شراب پی چکا اُسکا دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا اُسوقت کنجور شاہ نے اُس ساحر سے کہا کہ یہ عرضی
میری بخدمت خداوند پہونچا دو اور اسکا جواب لا دو بہت ضروری عرضی ہی بہت جلد جواب لانا یہ کہکر وہ
عرضی اُسنے عرضی ہاتھ مین لے کر کہا کہ آپ واقف ہین کہ وہان سے جواب عرضہ مین آتا ہی مین اپنے
امکان بھر کوشش کرونگا کہ جہان تک ممکن ہوگا بہت جلد آؤنگا اگر عرضہ نہ ہو تو متردد نہ ہو جیسے گیا

گنجور شاہ نے کہا کہ تم کوشش اس امر کی ضرور کرنا کہ جواب جلد ملے اگر جلدی نہ ملے تو خیر جب ملے تب آنا مگر خالی نہ آنا جواب لے کر آنا اُسنے جواب دیا کہ بہت خوب یہ کہکر اُس ساحر نے دستک دی کہ دو پری اُسکے دونون شانون پر پیدا ہوئے اور وہ عرضی لے کر بیرون ایوان آیا اور ایک طرف کو اُڑ کر چلا یہ ساحر تو عرضی سمندر شاہ و گنجور شاہ کی لے کر طرف نہ طاق کے جاتا ہی دیکھیے اب کیا جواب لے کر آتا ہی اور کیا جواب آتا ہی بعد جانے ساحر کے گنجور شاہ نے دربار برخاست کیا اور اپنے محل مین انتظار جواب عرضی کرنے لگا وزیر گنجور شاہ اپنے مقام پر آیا اور اس فکر مین مصروف ہوا کہ کس طور سے بادشاہ کو قتل یا اسیر کرون سمندر شاہ مع اپنے سردارون کے اپنے مقام پر آیا اور جواب عرضی کا منتظر ہوا اب ان سکو اپنی اپنی فکر مین مبتلا رکھا جاتا ہی یعنی ساحر کو طرف نہ طاق کے روان چھوڑا جاتا ہی کہ وہ عرضیان لے کر جاتا ہی سمندر شاہ کو طلسم مین مقیم رکھا جاتا ہی انتظار جواب عرضی مین اور وزیر بدبند پر گنجور شاہ کو فکر قتل گنجور شاہ مین اور مین اس کتاب کو اسی مقام پر تمام کرتا ہون انشاء اللہ تعالے بشرط حیات دیکھا جائے گا والسلام خیر الختام تمام شد کتاب ہذا فقط

تقریظ از جانب مصنف کتاب ہذا

ہزار ہزار شکر اُس خدائے برتر کا کہ جس نے تمام عالم کو خلق فرمایا اور انسان کو اشرف مخلوقات بنایا اور مجھ ایسے ناچیز و حقیر کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا کہ اہل فہم و اہل سخن قدر فرماتے ہین ورنہ مین اس لائق نتھا کہ یہ میری قدر ہوتی اور میرے کلام کو لوگ پسند فرماتے یہ اُسی کی عنایت و بندہ نوازی ہی شکر ہی خداوند کریم کا کہ جلد سوم دفتر آفتاب شجاعت بحسن و خوبی تمام ہوئی اور مجکو خداوند کریم نے اس بار سے سبکدوش فرمایا اب میری دعا خداوند تعالے سے یہ ہی کہ پسند خاطر ناظرین نکتہ فہم و دقیقہ رس ہو اور شائقین و ناظرین ملاحظہ فرماکر مجکو خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز فرمائین مین حقیر و ناچیز بخدمت شائقین و ناظرین دست بستہ عرض پرداز ہون کہ اگر کوئی غلطی یا بے ربطی عبارت یا کوئی مقام پر کسی قسم کا نقصان واقع ہوا ہو تو اُسکو معاف فرمائیے گا کیونکہ انسان سہو و نسیان سے مرکب ہی اُسکے آب و گل مین نسیان ہی اور آپ لوگ پردہ پوش و عیب پوش ہین مجکو امید قوی ہی آپ لوگون کی ذات والا صفات سے کہ ضرور اگر کوئی غلطی یا کوئی نقص نظر کیمیا اثر سے گذرے گا اُسکو خیال نفرمائیگا بلکہ پردہ دل مین پوشیدہ فرماکر میری عرق ریزی کی طرف خیال فرماکر خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز فرمائیے گا میری رب العالمین سے یہ دعا ہی کہ وہ تا صد و سی سال جناب معلی القاب حاتم وقت دستگیر بیکسان غریبا پرور شریف نواز یعنی جناب منشی پراگ نرائن صاحب بہادر مدظلہ العالی کو سلامت و باکرامت رکھے کہ جو میری قدر فرماتے ہین اور آپ لوگون کو بھی کہ آپ بھی قدر فرماتے ہین الٰہی آمین یارب العالمین تمام شد والسلام فقط

خاتمہ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ جلد سوم دفتر آفتاب شجاعت بخیر و خوبی اختتام کو پہونچی اور منظور نظر نظارگیان ہنر پرور ہوئی اور کمال حسن و خوبی سے بعرق ریزی مہتمان سلیقہ شعار و تصحیح مولوی محمد اسمعیل قدیم کارپرداز مطبع ہذا ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء انجام پذیر ہوئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد لا تحصےٰ اوس حکیم بے ہمتا اور بادشاہ اعلیٰ کو سزاوار ہے کہ جسکی قدرت کاملہ نے دو حرف کن سے طلسم دنیا کو بانواع مختلفہ آراستہ و پیراستہ فرمایا اور صدہا ہزار عالم کو پیدا کرکے طرح طرح کی مخلوقات سے عالم موجودات کو زیب و زینت بخشی۔ کسی مقام پر عجائبات کا کارخانہ ہے کہین کان جواہر اور کہین خزانہ ہے۔ لمحہ لمحہ مین کچھ کا کچھ رنگ ہوجاتا ہے۔ اس سے بڑھکر عجائبات کس طلسم کا ہے اور اگر ہے تو پر تو اسی قسم کا ہے۔ کسی جگہ کا حال عبرت انگیز ہے تو کسی مقام کا حیرت آمیز غرضکہ جو بات ہے ہوشربا ہے جو واقعہ ہے حیرت افزا ہے۔ ہزار اسپ خرد نے تگ و تاز کی ایک بد لگامی ایلق ایام کی کیفیت نہ کھلی۔ ہزار ہزار شکل سے عیار وہم و خیال نے اپنی طراری سے کمند فکر کے حلقے مارے مگر اوسکے کنگرۂ کنہ حقیقت اور بام قدرت تک رسائی نہوئی طائر تیز پرواز عقل بشری اوسکے میدان حکمت مین بلند پروازی کرسکے کیا طاقت ہی اور مہندس فہم انسانی۔ اس نقشبند عالم کی قدرت کاملہ کا بھید سمجھ سکے کیا قدرت ہے۔ الحق اوسے ثنائے پاک پروردگار وادی دشوار گزار ہے۔ یہ صحرائے وسیع بحر ذخار ناپیدا کنار ہے۔ اسکے دریائے رموز حقیقت مین شناوری کرسکے انسان ضعیف البنیان کی کیا مجال ہے یہان ہوش و حواس گم زبان ناطقہ لال ہی۔ ہر چند حکمائے روشن ضمیر اور عقلائے پر تنویر نے اسرار و رموز الٰہی کی شناخت مین پیک خیال کو دوڑایا مگر کسیطرح سررشتہ شناسائی ذات اقدس و اعلےٰ ہاتھ نہ آیا بالفحوائے ؎ آنکہ در میدان استدراک کنہ ذات او + بر سپہم عقل مجرد تیغ و سپر انداختہ پس لازم ہے کہ ما عرفناک حق معرفتک کہکر چھوڑ دیجئے زیادہ حوصلہ نہ کیجئے

نظم

الٰہی تو ہے بادشاہ جہان	تجھی سے ہے پست و بلند جہان	ہر اک پر ترا لطف دن رات ہے
خداوند عالم تری ذات ہے	تو قطرہ کو ہم موج دریا کرے	تو ذرے سے خورشید پیدا کرے
تری یاد سے دل مین تنویر شرق	ترے غم سے سینہ ہم آغوش برق	کیے جلوہ گر تو نے پیش نگاہ
سپید و سیہ روز و شب مہر و ماہ	تری کلک قدرت سے کون و مکان	نظر مین ہے اک قطرۂ امتحان
خلائق کو کن سے ہوید اکیا	مشیت نے تیری جو چاہا کیا	گدا یا کوئی صاحب تاج ہے
ترے در کا ہر ایک محتاج ہی	جہانداری و تیغ شاہون کو دی	شکست و ظفر کج کلاہون کو دی
عطا کی غریبون کو بیچارگی	دل افسردگی اور جگر خوارگی	کیے خلق دور از دان قدیم

بنی

نبی بہر دین بہر دنیا حکیم
بتائی ہر اک کو رہ مستقیم
معیشت کے اسباب ہر شہر مین
ترے زیر فرمان زمین و فلک
لیا کار فیاض دلتنگ سے
عجب جلب حسن کی شان ہے
کہین عمر دون کی تلی ہے تو
کبھی خرمی خندۂ گل کی ہے
غریب و امیر و صغار و کبار
ترے شوق سے ہو کے پر اضطراب
روان قافلے موج کے بیخطر
جو تو چاہے تسکین بیتاب کی
ترا ذکر مسجد و برہمن مین ہے
فقط اعتباری ہی دونون مین فرق
نہ تو آشنا ہے نہ بیگانہ ہے
فنا کو وہ نسبت ہی جاوید سے
کہ تو پاک ہی درک و ادراک سے
تجھے شغل آغاز و انجام ہے
ترا کاروبار اضطراری نہین
ترے عشق پر سوز مین کچھ کی جوش
پڑا مست لیتا ہے انگڑائیان
پڑا ہے بیابان جانکاہ مین
نظر ہے وجد مین جھومتے ہین شجر
اثر بس خیالات ستوریدہ مغز
سر شعلہ پر رکھ نہ بڑھکر قدم

دل خلق عالم رخ تیرہ خاک
دکھائی تہارہ فضائے نعیم
صناعت تین وہی عقل کامل تین
ترے تابع حکم انس و ملک
بہار کرم سے ترے کھا کی جوش
جدہر دیکھیے عقل حیران ہے
کبھی آمد موسم نو بہار
کبھی آبر و اشک بلبل کی ہے
بنائی پے دیدۂ حرخ پیر
اوٹھاتے نہین پانی سے گردن حباب
تجھے دیکھکر حسن کی شان مین
کرے پرورش شعلہ سیماب کی
نہ بتخانہ خالی نہ خالی حرم
وہی نور شعلہ وہی نور برق
ترے ساتھ عالم کی ہستی بھی ہے
حرارت کو جو حرم خورشید سے
نہین تجھ مین گنجائش کیف و کم
بنانا مٹانا ترا کام ہے
کنار زمین گل سے بھرتا ہی تو
گل داغ لالہ ہے جنت فروش
ترے بنکے دیوانہ سینہ چاک
شب و روز جادہ تری راہ مین
سوا تیرے جتنے ہین فانی ہین سب
کہانتک سر حرف گفتار نغمہ
غنیمت سمجھ عرض حاجات کو

کیا انبیا نے ضلالت سے پاک
حکیمون نے پیدا کیے دہر مین
کیا سوے ایجاد مائل انہین
کیا آب دریا روان سنگ ہی
زمین گلستان ہے جنت فروش
کہین طور دل کی تجلی ہے تو
کبھی رخصت نالہ ہای ہزار
ترے خوان نعمت سے روزینہ خوار
مہ و مہر سے عینک دلپذیر
تری جستجو مین ہین شام و سحر
بگولے ہین رقصان بیابان مین
ترا غلغلہ دوست دشمن مین ہی
کہین تو خدا ہے کہین ہے صنم
نہ ہم سے جدا ہے نہ ہمخانہ ہے
جہانتک بلندی ہے پستی بھی ہے
یہ پایا گیا ما عرفناک سے
ترے قرب سے دور ہر بیش و کم
کبھی تجکو بے اختیاری نہین
چمن رشک فردوس کرتا ہی تو
ترے شوق مین سبزۂ بوستان
بگولے اوڑاتے ہین صحرا مین خاک
نمائش تری شان کی دیکھکر
غبار رہ بے نشانی ہین سب
تو خس ہے رہ محرت برق دم
اٹھا ہاتھ اپنے مناجات کو

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی بیان زبان دے مجھے
یونہی صرف اوقات کرتا رہون
بلا ہو گئی میری ہستی مجھے
اسی فکر مین بس شب و روز ہون
ترا لطف شامل ہو گر خیر دم
دل رشتہ بر پا مرا چھوٹ جائے

زبان فصاحت بیان دے مجھے
بہت دن سے عسرت کا ہمخانہ ہون
نہین چھوڑتی تنگدستی مجھے
ہوا خواہ حاجت روائی ہو نمین
ادھر بھی ہو کوئی نگاہ کرم
ترے لطف سے تیرا شیدا ہو نمین

تری حمد دن رات کرتا رہون
ترا ہو کے دلسوز بیگانہ ہون
فلاکت کا از بسکہ پسوز ہون
طلبگار مشکل کشائی ہون مین
طلسم فلاکت مرا ٹوٹ جائے
تجھی سے طلبگار تیرا ہو نمین

اگر تو نہ دے شادمانی مجھے
مبارک ہو آشفتہ جانی مجھے
تری یاد مین خود فراموش ہون

کرون دل کو گویا مین خاموش ہون
سبکدوش ہو کر پھرون چار سو
نہ دم بھر بھی دم یون کہین مثل ہو

پریشان ہون صحبتِ گل سے مین
گریزان ہون فریادِ بلبل سے مین
ترے شوق مین مثلِ سر پھیرون

اور اڑتا ہو اخاک سر پر پھیرون
تری چاہ مین موج سان سر بسر
رہے مجکو ہر دم وطن مین سفر

غم شور آفت مین دل شاد رکھ
ہمیشہ مجھے محنت آباد رکھ
فروغ محبت کے قابل بنا

مرے دل کو خورشید منزل بنا
ضلالت تیرے صدقے مین دور ہو
یہ ظلمت کدہ عالم نور ہو

خودی بیخودی کا نہ کچھ ہوش ہو
غم دین و دنیا فراموش ہو
زخود رفتہ تنگدستی نہون

خراب مے فاقہ مستی نہون
مین بیکس ہون یارب تو بیکس نواز
اوٹھاؤن کہان تک مصیبت کے ناز

بنایا ہے قسمت نے خود بین مگر
نہین آجتک مجکو اپنی خبر
دم مرگ کر دستگیری مری

رہائی دکھائے اسیری مری
اوٹھاؤن نہ مین سخت جانیکے ناز
اجل کی کشاکش سے رکھ بے نیاز

تن خستہ سے جان مانند بو
بکل جائے بنکر تری آرزو
نہ لیجاؤن دنیا سے غم خاک مین

ملون مثلِ نقشِ قدم خاک مین
جگائے بہ آشوب محشر مجھے
نہ سونے دے میرا مقدر مجھے

برنگ گل و غنچہ مشک بو
زمین لحد سے اوٹھون سرخرو
گنا ہون کی شامت سے مضطر ہون

غبار بیابانِ محشر نہون
سمجھکر شہید محبت مجھے
لگائے گلے تیری رحمت مجھے

نہ توڑ آسمان غضب جان پر
مجھے چھوڑ دے بے خیر ایمان پر
نہ رکھ دفترِ جرم میزان مین

خجل کر نہ محشر کے میدان مین
گذر جاؤن مین پل سے مانند برق
نہون سیلِ طوفانِ آتشین عرق

چھٹون قید زندان محشر سے مین
ملون ساقی جام کوثر سے مین
کرون عرض داور دین پناہ

شفیع ستمدیدگانِ گناہ
جگر تفتہ خورشید محشر سے ہون
غلامانِ اولادِ حیدر سے ہون

لب تشنہ ہے موج اخگر مجھے
عنایت ہو اک جام کوثر مجھے
وہان سے طفیلِ حسین و حسن

سوئے باغ رضوان بڑھون خندہ زن
وہ عالم ہو میرا وہ سامان ہو
فرشتہ بھی دیکھے تو حیران ہو

یہ امید یارب جو کثرت سے ہے
فقط تیرے احسان رحمت سے ہے
وگرنہ میری یہ حقیقت کہان

کہ ہون طالبِ رتبۂ صالحان
خطاکار ہون پر گنا ہون مین غرق
ذلیلون مین ہون روسیاہون مین فرد

عمل وہ کہ جز شرم حاصل نہین
مجھے منہ دکھانے کے قابل نہین
سمجھکر دمِ حشر لغو و فضول

کرے گی نہ دوزخ کبھی مجکو قول
مگر ہان یہ احسان قسمت کے ہین
بہانے کرم کی عنایت کے ہین

کہ امت مین تیرے پیمبر کے ہون
حمایت مین ساقی کوثر کے ہون

نعت سرورِ کائنات اشرف مخلوقات خاتم المرسلین محبوب رب العالمین شفیع روز جزا محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا

جواہر زواہر درود نامحدود نثار بارگاہ عرش پناہ خلاصۂ موجودات شفیع المذنبین ممدوح رب العالمین باعث ایجاد کونین محبوب رب المشرقین صدر نشین بارگاہ رسالت سریر آرائے بزم نبوت صاحب قرآن و معراج بخشندہ تخت و تاج شفیع الامم مظہر لطف و کرم سردار پیغمبران و مرسلین

مخاطب

مخاطب بخطاب وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ حبیب خدا اشرف انبیا خیر الوریٰ صاحب قاب قوسین او ادنیٰ جناب
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وعلیہ الف الف تحیۃ وثنا جنکی شان مین قرآن مجید آیا ہے جنھون نے اس طلسم دنیا مین
کفر و ظلام کے دربند دن کو شکست فرمایا ہی مرحبا جات بت پرستی کو شیخ و برہمن سے گرا دیا بڑے بڑے کافران نابکار و
ساحران غدار کو بزور شمشیر مطیع اسلام کیا دین و دنیا مین نام کیا اگر رہبری پر اس فخر خضر راہنمائی چلے جائین
تو ہم بھی الام دنیا سے چھوٹ جائین بخوف و ہراس نہ رہین ہرگز رنج و مصیبت نہ اوٹھائین مگر ہمیر تو سخر نفس
امارہ ایسا غالب ہے کہ عبارت مکتوب بالکل محض ہم محمود بحق کے جو لوح دل پر کندہ ہے یاد نہین آتی ہے یا یہہ
پیر زال دنیا مکر سے بلاتی ہے مگر جب اقرار شفاعت شافع محشر کا خیال آتا ہی دل لاحول پڑھکر شیر ہو جاتا ہی
محمد قال محمد پر درود بھیجتا ہے۔ غریق بحر عصیان کو طوفان محشر مین اسی ناخدائے امت کا سہارا ہے اور
کشتی شکستگان دریائے جرم و گناہ یعنی عاصیان پر معصیت کو اسی رحمۃ للعالمین کی شفاعت کا بھروسا ہے۔

محمد باعث ایجاد کل محبوب سبحانی — الغرض عیسیٰ گردون نشین جنکی درہانی — براق برق تاب انکا شب معراج جان پہونچا
یہان نے جسم ہی نہ روح جز آثار نورانی — شناسا ہو سکے کب تجھ سے ایسے مرسل کے — خیال فلسفی و ہندسی و وہم انسانی
امیر عرب شہریار عجم — یہان کرامت سپہر کرم — کیا جلوہ گر نور اسلام کو
دیا حکم پامال اصنام کو — محمد کہ ضامن شفاعت کے ہین — وسیلہ گنہگار امت کے ہین
انھین سے ہوئی محفل عرشیان — زیارت گہ دیدۂ نرشیان — فروغ کمالات مستور سے
خلایق کے دل بھر دیے نور سے — ہوا جب سے ملک عرب جلوہ گاہ — وہان کا ہر ایک ذرہ ہے مہر و ماہ
زمین مدینہ ہے عنبر سرشت — وہان کے خس و خار رشک بہشت — خلاصہ حقیقت کے عرفان کے
شرف دین کے فخر ایمان کے — دکھایا شجاعت نے جسکے کمال — ہوئے سرکشان جہان پائمال
شریک وجد اعین گشت مین مجھے — وہ ظل الٰہی حقیقت مین تھے — صدو خسرو گوہرین تاج کے
کس بیکسان دوست محتاج کے — زبان آشنا حرف اسرار کے — عیان شان اعجاز گفتار سے
فلک سائبان انکے ایوان کا — زحل پرگمان ایک دربان کا — دم شوق بالا روی بر قدم
زمین و فلک گردش یک قدم — بگلتے جدھر یاد اللہ مین — بچھا دیتے آنکھین ملک راہ مین
تا کرہ راست قرآن سے — مشرف کیا سب کو ایمان سے — چراغ ہدایت کیا جلوہ گر
ضلالت سے لائے ہین راہ پر — زمین و فلک عرش و کرسی رقم — کیا دم مین ملے بے قیام و مقام
کسی اور مین یہ فضیلت کہان — میسر یہ شان نبوت کہان — کہین ایکا کوئی ہمسر نہین
زمین پر نہین آسمان پر نہین — مسیحا بھی تھے کلمہ گو صبح و شام — ہر ایک بات اعجاز تھی لاکلام
کمالات اعجاز کے مہر و ماہ — فلک پر ہین درجات اپنکے گواہ — زمین پر شرف بخش بیت الحرام
فلک پر صف انبیا کے امام — نبوت نے حضرت سے پایا شرف — وہ ہین افضل انبیا سلف
شہ انبیا خاتم مرسلان — شفیع امم قدوہ کاملان — اثر ہے جو دل خستہ خانہ خراب
جسے کہتے ہین سب غلام جناب — اُسے بھی کبھی یاد فرمایئے — زیارت سے دل شاد فرمایئے
ہم اندیشہ شوق بیباک ہون — روانہ سوے روضۂ پاک ہون — تمنا ہے اے رحمت ذوالمنن
طفیل جناب حسین و حسن — منور دل شوق منزل کرون — تمنائے دیدار کامل کرون

شب و روز رہتا ہی زار نی کنان | زیارت کا طالب امیر ہر زمان

منقبت آل اطہار و وصی احمد مختار مظہر العجائب والغرائب علی ابن ابیطالب

بعد حمد و نعت منقبت سپہ سالار فوج خدا شہسوار معرکہ ہیجا آفتاب اقلیم سوار دوش مصطفے قاسم جنت و نار سیارۂ دوازدہ برج گنبد دوار کرار۔ غیر فرار۔ حامل لوائے احمد مختار شیر درندۂ احمدی عاشق و شیفتۂ احمدی مسند نشین بارگاہ کبریا صاحب حوض و لوا فاتح خیبر قاتل مرحب وارث یعسوب الدین امام المتقین امیر المومنین مظہر العجائب والغرائب سلطان المشارق والمغارب غالب کل غالب علی ابن ابیطالب کی واجب ہے جسکی ضرب تیغ بیدریغ سے دین اسلام نے رواج پایا ہر ایک کافر ترک بت پرستی کرکے دائرۂ اسلام مین آیا۔ جنگ خندق مین وہ شجاعت دکھائی کہ بڑے بڑے زبردستون اور سرکشون نے منہ کی کھائی عظم

کرون اوصاف حیدر کس زبان سے — مضامین ڈھونڈھ لاؤن آسمان سے — سخاوت مین شجاعت مین ہی یکتا
جلالت مین عدالت مین ہی یکتا — خدا کا ایسا بندہ کب ہوا ہی — جو ایسا محو توحید خدا ہے
علی پر ختم ہے حق کی عبادت — اوچھا یارنج دی غیر دلکو راحت — علی کا مرتبہ سب سے بڑا ہے
قدم دوش محمد پر رکھا ہے — علی پر جان اور ایمان فدا ہی — علی نور خدا مشکل کشا ہے
علی جا ہین کرین قطرہ کو گوہر — علی جا ہین عرض بجاے جوہر — بشر سے وصف حیدر کب ادا ہو
خدا کے نور کی کیونکر ثنا ہو

رباعی

اوصاف علی بگفتگو ممکن نیست — گنجایش بحر در سبو ممکن نیست
من ذات علی بوا ہبی کے دانم — الا دانم کہ مثل او ممکن نیست

دیگر

جب ہو ورد پاک وصاف علی — لکھ سکے کیا کوئی اوصاف علی — مصطفے ہین بادشاہ انبیا
مرتضے ہین سرگروہ اولیا — بادشہ یہ دو وزیر شاہ ہین — مہر انور وہ ہین اور یہ ماہ ہین
شان مین آیا ہے انکے لافتے — ہین یہ بازوے نبی دست خدا — رکھ کے دوش پاک احمد پر قدم
طاق کعبہ سے گرائے ہین صنم — اک فرشتہ ہے کہ وہ لیل و نہار — بیٹھ کے قطرون کو کرتا ہے شمار
یہ فضائل حیدر کرار کے — غیر ممکن ہے کہ وہ بھی گن سکے — ہے لقب عالم مین او نکا بوتراب
آکے دیتی ہے زمین او نکو صدا — جب معرف ہون خدا و مصطفے — کیا کرے تعریف انکی دوسرا

فضائل و مناقب انکے لاتعد و لاتحصے ہین بشر کی کیا طاقت ہے کہ انکا احصا کرسکے اور اس وادی ناپیدا کنار مین قدم رکھ سکے خامۂ دو زبان معترف بعجز و قصور ہے قلوب مومنین پر تابان انھین کا نور کرامت ظہور ہے۔ اور نہایت بے انتہا اور ہزار ہزار مدحت و ثنا حضرت امام حسن مجتبیٰ سے لیکر اس امام زمان سلطان دوجہان بہنام مصطفے قائم آل عبا تک کہ دل ہر ایک مومن کامل کا جسکی زیارت باسعادت اور اقتباس جمال مہر بیزوال امامت کا صبح و مسا طالب ہے ہر فرد بشر پر واجب و لازم ہے۔ ان حضرات سے توسل رکھنا باعث نجات ہی انھیکے وجود باجود کی برکت سے قائم اس طلسم جہانی کا نظام ہے

بس اختر ہے اسی پہ ختم کلام — سب پہ ہر دم رہے درود و سلام

مدح حضور پر نور گوہر بحر سخاوت دُر نایاب اکلیل شجاعت سکندر صولت دارا دربار کیوان منزلت حاتم دوران درۃ التاج ابہت و شہریاری زینده سریر مملکت و تاجداری جناب شوکت مآب رکن الدولہ نصرت جنگ ہزبانئیس نواب محمد بہاول خانصاحب بہادر خامس عباسی خلد اللہ سلطانہ و

خبردار اے ساقی باخبر — کہ چمکے سخن بزم جمشید مین
اوٹھاؤن دم فکر مضمون قلم — پناہ جہان و جہان پناہ
عروج بلند اختری دیکھکر — کسی کو کسی سمت ملتا نہین
عدالتوں کی جب سے سنی داستان — جہان شجاعت پہ ہے کرم
شب و روز دست کرم ہے دراز — کہین جور و بے اعتدالی نہین
دیا ساز و سامان دولت تمام — کتب بینی اولیٰ کمالات ہے
محمد بہاول سے خان ہو جو صم — کہ تعریف ہے ذہن و ادراک کی
کرے وہ عدو پر جو لشکر کشی — یہ فیروزمندی یہ شوکت کہان
سبھی فن کے کامل ہین اس شہر مین — نہین کوئی ایسا شہ ارجمند
اوٹھاؤن مین ہاتھ اب دعا کے لیے — نقوش کواکب سے چینی پرند
زمانہ مین جبتک سحر گاہ و شام — قدمبوس نواب گیتی پناہ
ہمیشہ یہ نواب عالی دماغ — جلے رشک سے دشمن تیرہ روز

کہ صبح تمنا ہوئی جلوہ گر — پلا آج مے جام خورشید مین
زبان و لب خشک کو تر کرون — ذہن چشمۂ آب کوثر کرون
کرون مدح سرکار والا تمام — جسے کہتے ہین خلق شام و پگاہ
برومند نخل زر و مال سے — تنومند پیرہن اقبال سے
جھکا تا ہے سر آسمان خاک پر — نظیر آیکا زیر چرخ برین
شب و روز زہین جستجو مین ہے آب — ادھر ماہ تابان ادھر آفتاب
سر فتنہ ہے مست خواب گران — سمجھتے ہین مردان عالی ہمم
زمانہ مین اللہ رکھے مدام — سخاوت کا انکے بدولت ہے نام
رعیت ہے آسودہ و بے نیاز — کسی کو غم خستہ حالی نہین
بپائے انتظام جہان خراب — مشیت نے انکو کیا انتخاب
انھین پر ہے لبریز جود و ہمت تمام — بہت شوق علمی خیالات سے
سر شہ کشور اعتبار سخن — وقار سخن افتخار سخن
تو اسم گرامی ہو زیب رقم — صفائی ہے ایسی دل پاک کی
تہور جو دیکھے دم کارزار — دل و جان سے ترک فلک ہو نثار
وبال سر کبر ہو سرکشی — میسر کسی کو یہ سطوت کہان
طبیعت مین ہے قدردانی کمال — چلے آتے ہین سیکڑون ذی کمال
سنہین قدردان ایسا بس ہے مین — غرض آج زیر سپہر بلند
محامد ہون سب مجھ سے کیونکر بیان — نہ اتنی طلاقت نہ ایسی زبان
کہین قدسی آئین خدا کے لیے — الٰہی ہے جبتک سپہر بلند
فروزندہ جبتک ہین شمس و قمر — نظر آتے ہین روز و شب جلوہ گر
فلک کو ہے گردش زمین کو قیام — ہمیشہ رہے مسند عز و جاہ
ترقی پہ اقبال دائم رہے — ہمیشہ یہ سرکار قایم رہے
رہے گلشن دہر مین باغ باغ — رہے اختر بخت عالم فروز
پھرین اس پاسے دشمن تباہ — رہین لطف و آرام سے خیر خواہ

سبب تالیف کتاب

ناظرین والا تبار و سامعین بلند اقتدار کی خدمت مین یہ خوشہ چین مرزعۂ ارباب فضل و کمال خالیانۂ منشیان ذی مقال اذل کونین شیخ تصدق حسین داستان گو وذرہ بائے خوان اہل ہنر محمد شمعیل اختر عرض پیرا ہے کہ ان ایام میمنت انجام مین بیاوری بخت رسا و مساعدت طالع فرحت انتما بمقتضائے آب و دانہ حسب طلب سرکار عالیجاہ بلند پایگاہ اعلے حضرت بندگان عالی کیوان خدم دارا حشم نوشیروان معدلت سکندر شوکت حاتم سخا خورشید عطا تاج مہر سپہر اقبال زمینہ و تخت اجلال حضور پر نور رستم دوران افلاطون زمان فلک بارگاہ سپہ سالار مخلص الدولہ نصرت جنگ بہادر ہائینس نواب ابن نواب نواب محمد بہاول خان بہادر خامس عباسی خلد اللہ سلطنتہ و سلطانہ فرمانفرمائے دار السرور بہاولپور صانہ اللہ تعالے عن شر الشرور رائی یوم النشور عرش بناہ فلک بارگاہ انجم سپاہ گردون مرتبت مہ منزلت سلیمان رفعت گوہر تاج شہریاری اختر تابندہ اوج ابہت و اختیاری وارد شہر لطافت بہر دار الریاست بہاولپور ہوا اور بتوسط مولوی محمد عبد الرشید عبد العزیز صاحب معتمد ریاست حضوری سرکار عالیجاہ سے مشرف ہو کر ذخیرہ فخر و سعادت حاصل کیا۔ ہنگام ملازمت کبھی اپنے بخت رسا کی مساعدت پر ناز کرتا تھا کبھی فخر و امتیاز کے ساتھ شکر کرم کارساز بجالاتا تھا کہ یہ بھی یاوری تقدیر ہے کہ کہان یہ ذرہ بے مقدار اور کہان یہ آفتاب آسمان عز و وقار کہان یہ مشت خاک بے بنیاد کہان وہ عالم پاک قدسی نژاد۔ ع بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ یہ سب بندہ نوازی اوس رب بے نیاز کی ہے کہ مجھ ایسے بیچدان کو ایسی بارگاہ فلک اشتباہ مین شرف بار یابی حاصل ہوا ؎

اگلاد گوشۂ دہقان بآفتاب رسید	کہ سایہ بر سر شان افگند چو تو سلطانے

حضور ممدوح نے کمال احترام نہایت اعزاز و اکرام سے عزت افزائی فرمائی کہ مدت العمر اگر اوسکا شکریہ کیا جاے تب بھی ممکن نہین ؎

اگر ہر موے من گردد زبانے	تو را تم بہر یک داستانے
نیارم گوہر مدح تو سفتن	بسے از شکر بسیار تو گفتن

خامہ دو زبان اگر تمام عمر سرگردانی کرے تب بھی ایک شمہ اوصاف عالی کا نہ لکھ سکے۔ خوشا نصیب ہمارے کہ دولت دیدار فائض الانوار سے طالع خفتہ بیدار بخت نارسا یاور و مددگار ہو گیا۔ شرف قدمبوسی غنچہ آرزو شگفتہ و دامن امید گلہاے مراد سے رشک گلزار ہو گیا۔ ؎

تو آن رفیع مکانی کہ ساکنان فلک	بہ آستان تو دارند میل دربانی
چہ حاجت ست بپیش تو حال خود گفتن	کہ حال خستہ دلان را تو خوب میدانی

سبحان اللہ دار الریاست کیا شہر مینو سواد فرخ بنیاد غیرت فرخار ہے۔ کہ جسکا ہر گلی کوچہ کوچہ کا گل بحبوبان کیطرح دلفریب و طرحدار ہے عمارات پختہ و بلند بازارون مین رونق پاکیزہ سڑکین صاف و شفاف جسطرف دیکھو عجب گہما گہمی ہے جسکی سیر سے دل سیر ہو جاتا ہے مشاہدہ گل و گلزار و فضاے سبزہ زار سے فرحت تازہ حاصل ہوتی ہے نظارہ لطف اوٹھاتا ہے اور زوالی ملک کا کیا کہنا حضور ممدوح کے اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ کے بیان مین زبان قاصر ہے انسان کی مجال نہین ہے کہ بیان کر سکے۔ در دولت شاہی پر عجب شان و شوکت ہے جس سے رعب و داب سلطانی آشکار ہے ہر قسم کے اہل ہنر ہر طرح کا ذی کمال حاضر دربار

دربار ہے اور قصر معلے کی آرائش زیب و زینت، نور علے نور ہے ؎

زہے صفائے عمارت کہ در تماشائیش	بدیدہ باز گردد نگاہ از دیوار

ذہن ناقص اگر ان کو تحسین کی سجاوٹ بیان کر سکے تو یہ سراسر اوسکا قصور ہے۔ رفعت و شان اس عمارت عالی کو دیکھکر اگر یہ کہا جائے تو بجا ہے ؎

یہ کس رشک مسیحا کا مکان ہے	زمین جسکی چہارم آسمان ہے

دوران ملازمت مین سلسلۂ سخن تذکرۂ داستان امیر حمزہ صاحبقران مین آغاز ہوا وہ رموز و مقامات غوامض و نکات حضور پر نور نے اسکے متعلق ارشاد فرمائے کہ جس سے موازنہ ذہن عالی کا ہوگیا سبحان اللہ کیا طبیعت حاضر اور نظر غائر خداوند کریم نے عطا فرمائی ہے کہ کل دفاتر از برہن اور تمام مقاصد پیش نظر۔ بڑے بڑے جاننے والے اس فن کے آپکے سامنے طفل مکتب ہین واہ کیا ذہن رسا اور طبیعت عالی ہے کہ جسقدر جلدین ملاحظہ سے گذری ہین سب کے مضامین آپکے ذہن نشین ہین اسیر کیا موقوف ہے صورت سیرت شوکت و جلالت رعب و داب خوش اخلاقی خوش مزاجی کونسی صفت ہے جو ذات اقدس مین موجود نہین ہے جسپر نظر عنایت و الطاف کا پرتو پڑ جائے یارس کا خواص ہے کہ دامن امید پُر زر ہو جائے ع ہر مس کہ بکیمیا رسد زر گردد + اسی اثنا مین حضور ممدوح نے زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ دفتر آفتاب شجاعت کی جلد چہارم اگر لکھی جائے تو جو بیانات کہ اونمین ناتمام رہگئے ہین اور سلسلہ بیان اونکا ختم نہین ہوا ہے وہ انجام پہونچائی جائین اور نتیجہ و ماحصل انکا ظاہر کیا جائے اور جو واقعات کہ فروگذاشت ہوگئے ہین اور کسی وجہ سے بیان انکا قلم انداز ہوگیا ہے انکی نسبت ہدایت خاص صادر ہوئی کہ وہ امور بھی اس جلد مین درج کئے جائین تو موجب خوشنودی بابدولت ہوگا فدوی نے عرض کیا کہ سمعا و طاعۃً بموجب ارشاد فیض بنیاد سرکار عالی ہوا ہے فدوی مطابق اسکے کاربند ہوگا اور اپنا فخر و مباہات سمجھکر تعمیل ارشاد عالی نہایت سرگرمی سے بسر و چشم بجا لائیگا۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف چنانچہ یہ حقیر بے تقصیر عنان اشہب تیز گام خامہ جادو نگار کو اس وادی دشوار گزار مین منعطف کرتا ہے اور باقبال عدو مال سرکار فلک اقتدار اس گلشن بہار کو گلہاے مضامین مذکور الصدر سے آراستہ و پیراستہ کرکے نظر انور کیمیا اثر سے گزرانیگا۔ امید ذات باری سے یہ ہے کہ اگر حیات مستعار باقی ہے اور اقبال لازوال سرکار ابد قرار شامل حال ہے تو بہت جلد یہ کام انجام پذیر ہو اور شاہد مقصود پردہ اخفا سے باہر آکر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو سب محنتین سوارت ہو جائین اگر ملازمان والا کی نظر اقدس مین گذر کر قابل قبول ہو جائے سعادت دارین حصول ہو جائے ناظرین باتمکین سے امید ہے کہ اگر کہین سہو و خطا ہو جائے تو دامن عفو سے پوشیدہ فرمائین کہ ہیچ نفس بیشتر خالی از خطا نبود

ترانہ سنجی عندلیب خامۂ خوش بیان در تحریر این رستان ہجران

تازگی بخش گلشن ایجاد	بار ور کر مرا نہال مراد	ہو تر و تازہ فکر کا گلشن
طبع ہو جائے باغبان سخن	نہرین بین السطور کی ہو رواں	بدے پانی کے آب و تاب کلام
خامہ چہکارے صورت بلبل	صاف بنجائین گل مضامین کل	یون مسلسل ہو نثر نور افشان
ہر سطر پہ ہو کہکشان کا گمان	بہان سرخی سی کچھ کرون مین رقم	ہو وہان لالہ زار کا عالم
نقش باغ نظم سب سے جدا	سرو آزاد ہو ہر اک مصرعہ	ہو قلم نغمہ سنج مثل ہزار

بخزان کے رہے ہمیشہ بہار	گل معنی پہ زین وزیب رہی	دور پر اس سے خار عیب رہی
آشناؤن کے دل جو بھر آئین	بھر گلگشت اسطرف آئین	بیخزان آکے دیکھین جب یہ باغ
ہون وہ مانند گل شگفتہ دماغ	آگے ہر ایک مہربان کو لیسند	جب ہو یہ درسند کچھ خورسند
رائگان ہو نہ یہ ریاض اثر	کرین منظور اسکو اہل نظر	

آغاز داستان ندرت بیان روانہ ہونا صاحبقران ثالث یعنی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کا بھراہی کل لشکر و بارگاہ سلیمانی وغیرہ کے ہمراہ جانب طلسم نطاق برای فتح طلسم اور ورود لشکر فیروزی اثر ایک صحرا پر فضا مین اور سردارون کے اصرار سے کہ یہ صحرا نہایت سرسبز و پر بہار ہی لشکر کو قیام کا حکم دینا اور خود مع سردارون کے مصروف صید و شکار ہونا ایک ہرن کے تعاقب مین گھوڑا ڈالنا اور بہت دور نکل جانا رفیقون اور ہمراہیون سے جدا ہوکر اور راہ بھول کر ایک صحرا ہی ہولناک و دشت پر خار مین سراسیمہ و پریشان ہونا آخر برہنمائی خضر راہ گم کردگان اُس مصیبت جانکاہ سے نجات پانا - ملاقات ہونا درویش فرشتہ خصال القاے صحرانشین سے اور عطا فرمانا اونکا بازو بند وغیرہ تبرکات طلسمی شاہزادہ عالی منزلت اور خضران بن عمرو کو اور اونکی برکت سے پہونچنا ایک غار تک اور حسب ارشاد درویش صحرانشین کود پڑنا غار مین اور پہونچنا اک صحن بارگاہ مین وہان ہنگامۂ جنگ و پیکار برپا ہونا ساحران نابکار سے اور قتل ہونا

سمندر شاہ اور سندروس جادو وزیر بد تدبیر گنجور شاہ کا اور رہا کرنا قید گنجور شاہ کو۔ مطیع اسلام ہونا گنجور شاہ کا اور صاحبقران کو اپنے ہمراہ لانا طلسم گنجورۂ سلیمانی میں اور تحفہ جات طلسمی گلدستہ وغیرہ مع تیغہ وسپر کے پیش کش کرنا خدمت صاحبقران میں اور سب کو تخت سحر پر سوار کرکے لانا پھر پیر مرد صحرا نشین کے پاس۔ رخصت ہونا شہزادہ عالیجاہ کا القاے صحرا نشین کے پاس سے اور روانہ ہونا اُس صحراے ہولناک سے اور پھر اہی گنجور شاہ پہونچنا لشکر فیروزی اثر میں۔ پھر رخصت ہونا گنجور شاہ کا یہ وعدہ کرکے کہ غلام اپنے طلسم کا انتظام کرکے نطاق پر مع لشکر کے حاضر ہوگا۔ شہزادہ کا ایک دور روز لشکر میں قیام کرکے روانگی پیش خیمہ کا حکم دینا جانب بیابان نطاق و دیگر حالات متعلق داستان ہذا

ساقی نامہ

سنبھل بیٹھ اے ساقی مست ناز — ابھی سے نہ اسقدر بے نیاز — یہان روبرو اور عالم ہی آج
سرور مے ساغر جم ہے آج — وہان ہوں جہان غب و فر دیکھکر — بشر کیا فرشتون کے جلتے ہین پر
نکلتی ہے پیش خدیو جہان — زیادہ ہوس سے تمنائے جان — بلا مجکو ساقی کوئی جام مے
کہ ہون آج ہم بزم کاؤس و کے — ذرا موج مے سے جو تر ہو زبان — کہون حال صاحبقران زمان
بلا ساقیا مجکو وہ آج مے — کرون منزل دشت و خشت کو طی — دھری ہے کدھر آج چوتھی شراب
اوسی کے بلا جام تو مجساب — زلال تو لاگی ہے جستجو — شراب کہن کی نہین آرزو
بلا پھول کھل جاے دل کی کلی — کہ ہے باغ عالم مین اب بیکلی — اسی مے کی ہون ساقیا تا کہ مین
بلا یا بلا جس سے مجھے خاک مین — کدھر ہے تو اے ساقی جنگجو — بلا تا نہین ساغر مشکبو
مجھے ہے مے لالہ گون کی تلاش — یہ باتین ہین تیری بہت دلخراش — مشکبو ہے نہ خم ہے نہ ساغر یہان
نہ شیشے نہ جام مے ارغوان — ہجوم آج رندون کا ہی رات ہے — یہ جنگ و جدل ہے تری ذات سے
ہر اک موجۂ مے ہی تیغ قضا — لہو ہاے ہی خون بہتا ہے — یہ اُبلے ہوے جام مین یا حباب

ہر اک کاسہ خم ہے گرداب آب
تلاطم مین ہے کشتی مے فروش
شجاعت کا رندون کو ہے آج جوش

گلا تجھسے کیا خیر وہ مے پلا رہ
کہ یون ساقی قدر دان سے صلا
مگر شرط یہ ہے نہ کیجیو درنگ

کہ دل مین ہے میرے کچھ اور ہی امنگ
زمرد کا جام اور مے لالہ رنگ
ضیا بار ہو جلوۂ شوخ و شنگ

نہ کر ساقیا مجھ سے عیاریان
کہ ہین آج لشکر کی تیاریان
کوئی بڑھکے تدبیر سیاقی بتا

لگا محتسب کا کہین تو پتا
طبیعت نہ کر اے اثر ایسی مست
جو اعلےٰ ہون مضمون بندش ہو پست

پلا اب وہ ساقی مے لالہ رنگ
کہ درپیش ہے دشمن اک شنگ
شراب مصفا کی ہر اک لہر

نظر آئے دشمن کو شمشیر قہر
کدھر ہے تو اے ساقی مہ جبین
پلا ساغر بادہ دل ہے حزین

تصور ہے خورشید کے نور کا
پلا جام صہبائے انگور کا
سبب تو بتا ساقی روزگار

تلاطم ہے یون آجکل آشکار
وہ مینوش ہی ساقیا کسطرف
جو ہے صاحب شان اور ذی شرف

تڑپتا ہون اس مہ لقا کے لیے
مدد کر مدد کر خدا کے لیے
ارے بے خبر ساقی تند خو

مجھے دے مے ناب و جام و سبو
بنا میکدہ کو دلہن کیطرح
جفا کر نہ چرخ کہن کیطرح

تصور ہے اس مہر کا ہر گھڑی
ہے اس غم سے شیشے کو ہچکی لگی
مے سرخ ہو آج یون جلوہ گر

پری مجکو شیشے مین آئے نظر
وہ ہون جام جسمین ہو ایسی چمک
مجل شرم سے ہووے مہر فلک

مغنی بھی ہون چند وہ سیمبر
ہو ہون غیرت شمس و رشک قمر
پلا تو مجھے یون مے مشکبو

بہ لطف و عنایت نہ ہو ترشرو
اثر اب تمناہی ہے صبح و شام
ہون آٹھون پہر سامنے مے کے جام

نشے مین جو ہو فکر اس حال کی | سناؤن مین تفصیل اجمال کی

غزل

فصل گل ہے لو مے کیفیت میخانہ آج
دولت ساقی سے مالا مال ہے پیمانہ آج

بادشاہ وقت ہے اپنا دل دیوانہ آج
داغ سودا ہمکو دیتا ہے جنون نذرانہ آج

دولت دنیا سے مستغنی ہو نہین دیوانہ آج
گنج اور گل دیتا ہے میرے واسطے ویرانہ آج

مجھ سے دریا نوش کو ساقی پلاتا ہے شراب
دیکھتا ہون مین بھی ظرف شیشہ و پیمانہ آج

جلوۂ حسن پری دکھلا رہی ہے فصل گل
عقل گل کہئے اوسے جو کوئی ہو دیوانہ آج

وصل کی شب ہے کہان ساقی تکلف برطرف
مین نہین پیمانہ دون تم مجھکو دو پیمانہ آج

دیکھون تو ہوتی نہین کیونکر پری شیشہ مین بند
بعد مدت ہوش مین آیا ہو نہین دیوانہ آج

عرش پر ہے اندلون مین اہل دنیا کا دماغ
کونسا گھر ہے نہین جسمین ہے بالاخانہ آج

راویان حکایات لطیف اور حاکیان حکایات ظریف محرران تقریر حیرت آثار اور مورخان تاریخ عبرت نگار شہنشاہان اقالیم خوش بیانی و دبیران ملک عبرت دانی منشیان قصہ بمثال نویسندگان داستان حدیث المثال اس داستان دلستان گو یون شایستہ و عنوان بایستہ یون تحریر و تسطیر کرتے ہین۔ ناظرین برتکین بر واضح ہو کہ جلد سوم دفتر آفتاب شجاعت مین سلسلۂ سخن کو اس مقام پر ختم کیا ہے کہ سمندر شاہ اہل اسلام سے شکست کھاکر دربار گنجور شاہ حاکم طلسم گنجورہ سلیمانی مین گیا ہے اور طالب کمک ہوا ہے گنجور شاہ نے اپنی عرضی مشعر حالات سمندر شاہ او سمندر شاہ

نے بھی اپنا عریضہ متضمن حالات اپنی تباہی و بربادی کے اور طالب کمک ہونا خدمت مین خداوند نہ طاق کے بذریعہ ایک ساحر کے روانہ کیا ہے اور جواب کے انتظار مین گنجور شاہ کے پاس مقیم ہی وزیر گنجور شاہ اس فکر مین ہے کہ کسی تدبیر سے تحفہ جات طلسمی بادشاہ سے لیکر اپنے قبضہ مین کرون اور بادشاہ کو قتل کرکے سمندر جادو کو یہان کا حاکم کردون اوسکو تخت سلطنت پر بٹھا کے آپ مختار کل سلطنت کا ہوجاؤن صاحبقران ثالث یعنی بدیع الملک نوجوان نے سمندر پر قبضہ کیا تھا اور اُس ملک کو فتح کرکے تمام ملک کو اسلام آباد کردیا تھا اور ملکہ نسیم دختر سمندر کا عقد سہراب جادو کے ساتھ کرکے وہان کا حاکم کردیا تھا ہرکارے براے خبر کے روانہ کیے تھے کہ خبر لائین کہ سمندر کس ملک مین بھاگ کر گیا ہے ہرکارون نے آکر خبر دی تھی کہ سمندر نے لشکر کو تو طرف صحراے نہ طاق کے روانہ کیا ہے اور خود مع چند ناموس و سردارون کے طرف گنجورہ سلیمانی کے بھاگ کر گیا ہے اور گنجور شاہ کے دامن پناہ مین مقیم ہوا ہے ہرکارون سے یہ خبر پاکر صاحبقران ثالث نے کل لشکر کو لیکر تعاقب مین سمندر شاہ روانگی کا قصد کیا ہے چنانچہ ان سب کے حالات راقم اپنے اپنے مقام پر بہ تصریح عرض کریگا بالجملہ پہلے صاحبقران کا حال حوالہ قلم ندرت رقم کیا جاتا ہے ۔ ؎

بیا بشنو اے ہمدم راستان	کہ باز آمدم بر سر داستان
نگارندۂ قصۂ دلستان	چنین می نگارد ز کلک بیان

کہ صاحبقران ثالث دخل شوکت پر جلوہ فرما ہین دربار آراستہ ہے سب سردار اپنے اپنے رتبہ کے مطابق کرسیون اور زنگلون پر متمکن ہین بادشاہ بمجاہ اپنے تخت حکومت پر جلوہ گر ہین کہ ہرکارے خوابگاہ پر حاضر ہوکر دعا و ثناے بادشاہی بجا لاتے کہ شہنشاہ کی عمر دراز ہو اوج پر ستارۂ اقبال رہے دوست شاد و دشمن پامال رہے ۔ ؎

تا سر زند از آفتاب سرور باشی	تا تاج دہد ہمدم ساغر باشی
تا تاج سعادت بسر خضر نہند	در خانۂ اقبال سکندر باشی

ہم جہان نثار خبر لاے ہین کہ سمندر شاہ حضور سے شکست کھاکر طلسم گنجورۂ سلیمانی مین بھاگ کر گیا ہے اور گنجور شاہ کو اپنا دامن پناہ تجویز کرکے وہین مقیم ہوا ہے اور اپنے لشکر ہزیمت خوردہ کو جانب طاق روانہ کیا ہے اور بذریعہ گنجور شاہ عرضی بخدمت خداوند طاق یعنی ایوان تاجدار کے بطلب کمک روانہ کی ہے اوسکا قصد ہے کہ کمک آئے تو دشمنان حضور پر نور سے مقابلہ کرے باقی خیر و عافیت ہے ۔ ہرکارے تو انعام پاکر رخصت ہوئے یہان صاحبقران نے حکم دیا کہ پیش خیمہ ہمارا طرف گنجورۂ سلیمانی کے روانہ کیا جائے اور کل لشکر کو حکم دیا کہ سامان سفر طیار رہے ہم کل بجانب طلسم گنجورۂ سلیمانی تعاقب مین سمندر شاہ کے روانہ ہونگے چنانچہ اوسیوقت سے لشکر مین درستی سامان سفر کی طیاری ہونے لگی تمام رات اہل لشکر کوچ کی طیاری مین مصروف رہے ہنگام سحر تمام لشکر سامان سفر سے مکمل ہوکر روانہ ہوا صاحبقران بھی نماز صبح پڑھکے سوار ہوئے اور کل لشکر کو ہمراہ لیکے مع بارگاہ سلیمانی و اثاثہ صاحبقرانی نہایت خدم و حشم کے ساتھ روانہ ہوئے بادشاہ سلامت بھی اپنے تخت روان پر جلوہ فرما ہین اور تمام سرداران عالی وقار و پہلوانان نامور شعار گرد پیش سواری کے چلتے گئے ہوئے صحرا و سبزہ زار بیابان کو مسابقہ کو شاہدہ فرماتے ہوئے چلے جاتے ہین کبھی سردارون سے مخاطب ہوکر زبان گہرفشان سے ارشاد فرماتے ہین کیا سبزہ زار ہے ۔ یہ فضا اور کیا صحرا ہے فرحت افزا ہے مصاحب ورفقا عرض کرتے ہین کہ بیشک تھوڑی

دور حضور اور آگے بڑھ جاوینگے وہان صحرائے پر فضا اکثر نظر آئینگے اس طریق کی باتین کرتے ہوئے
قدم دشت غربت مین دھرتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ جاتے جاتے ایک صحرائے وسیع مین پہونچے دیکھا
کہ صحرا نہایت پر فضا ہے سرو شمشاد کے درخت جا بجا نہایت خوشنما معلوم ہوتے ہین کوڑیالہ کو سون تک
کھلا ہوا ہے کثرت گلہائے صحرائی سے تمام صحرا نمونہ گلزار ہو رہا ہے سبزہ خوابیدہ کوسون تک لہلہا رہا
ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ باغبان قضا و قدر نے فرش زمردین بچھا دیا ہے آبشارین جاری ہین جانوران
خوش الحان درختون پر زمزمہ سنجی کر رہے تھے کسی طرف بلبلین غزلخوان کسی سمت طاؤس رقصان
ایک جانب کبک دری قہقہہ زن کہین پر زندہ بافان چمن جسقدر اوس صحرائے سبزہ زار مین درخت
تھے سب مثل طوبےٰ سرسبز تھے طائران خوش الحان انپر بیٹھے ہوئے ذکر و حمد باغبان گلشن
جنان کر رہے تھے سیکڑون درختون سے اوڑکر صحرا مین پرواز کرتے تھے اور ہزارون شگوفے
کرتے ہوئے انھین درختون پر آکر بیٹھتے تھے نسیم و صبا سبزے کی ہواداری مین مصروف ہر چہار طرف
موصوف چوپائے مثل ہرن و نیل گاؤ وغیرہ بے شمار تھے جسطرف دیکھا ہزارون آہوے شوخ و
شنگ سبزہ شاداب چرتے ہوئے نظر آئے شہزادے اور اُنکے ہمراہیون کو دیکھکر گھبرائے اور چوکڑی
بھر کے ادھر سے اودھر بھاگتے بدیع الملک نامدار بھی اوس صحرا اور وحوش و طیور کو دیکھکر بدرجہ
کمال مسرور ہوئے سرداردن اور بگاولون نے شہزادہ نامدار کی خدمت مین عرض کیا کہ حضور یہہ
صحرا نہایت پر فضا ہے اور شکار بھی نہایت کثرت سے ہے اگر ایک روز لشکر کا مقام ہو جائے
تو نہایت مناسب ہے بادشاہ جمجاہ کو بھی یہ رائے پسند آئی صاحبقران نے اوسی مقام پر لشکر کے
قیام کا حکم دیا چنانچہ حسب الحکم شاہزادۂ والاتبار خیمے وغیرہ اسی مقام پر برپا ہونے لگے شاہزادہ
نے فرمایا کہ بہتر ہے ہم آج اسکی صحرا مین قیام کرینگے شب کو اسی مقام پر بسر کرینگے کل یہان سے
طرف منزل مقصود کے سفر کرینگے یہ جو حکم فرمایا خیمے وغیرہ نصب ہونے لگے شہزادہ مرکب پر
سوار تھا چند سرداردن کو ہمراہ لیکر باشتیاق تمام واسطے شکار کے صحرا مین پہونچے اور تیر و کمان ہاتھ
مین لے کر شکار کھیلنے مین مصروف ہوئے ایک مقام پر دیکھا بہت سے ہرن جمع ہین اور سب
ہرن تو بیٹھے ہوئے ہین مگر ایک ہرن کھڑا ہوا اونکی نگہبانی کر رہا ہے اور چاردن طرف دیکھ
رہا ہے شاہزادہ نے اپنے رفقا سے اشارہ کیا کہ اس مقام کو گھیر لو کہ یہان سو سوا سے ہرن جمع
ہین سرداردن نے بموجب ارشاد اوس مقام کا گھیر لیا یہ کیفیت دیکھکر ہرن مثل پرکالۂ آتش
کے جست و خیز کرنے لگے اور بھاگنے کا قصد کیا سرداردن نے صید کرنا شروع کیا سردارون اور
اونکے ہمراہیون نے تھوڑی دیر مین اسقدر وحوش و طیور شکار کیے کہ صحرا مین جا بجا انبار
لگا دیے شہزادہ نے بھی کمان قربان مین سے لی اور ترکش سے تیر لیا مرغ تیر کو چلہ کمان مین پیوستہ
کر کے صید افگنی مین مصروف ہوا کئی ہرن شاہزادہ نے تیر سے گرائے ایک آہو چوکڑی بھرتا ہوا
جست و خیز کرتا ہوا سامنے سے نمودار ہوا شاہزادہ کی نگاہ جو اسپر پڑی فوراً تیر کمان مین
پیوستہ کر کے مارا تیر ہرن کے پڑا تو مگر اوچھا اب وہ ہرن بھاگا شہزادہ نے بھی اوسکے عقب مین
گھوڑا ڈالدیا ہرن سم مرکب کی صدا سنکے ایک طرف کو جست و خیز کرتا ہوا چلا شہزادہ نے خیال کیا
کہ بنے تو اس ہرن کو زندہ گرفتار کرلو یہ ہرن نہایت خوبصورت ہے یہ خیال دل مین کر کے اوسکی
طرف مرکب اوٹھایا ہر چند سرداردن نے عرض کیا کہ اسقدر ہرن صید ہو چکے ہین ایک ہرن

اگر نکل گیا نکل جانے دیجیے تکلیف نہ کیجیے شہزادہ نے فرمایا کہ نہین اوسکا بھی ہونا ضرور ہے یہ
کہہ کے گھوڑے کو مہمیز کیا اور بہت تیزی سے اوسکے پیچھے جھپٹے لیکن وہ آہو اس سرعت سے
بھاگا کہ صاحبقران اوس تک پہونچ نہ سکے یہ گھوڑے کودوڑاتے ہوئے اوسکے تعاقب مین
چلے جاتے ہین جب اوسکے قریب پہونچ جاتے ہین اور قصد کرتے ہین کہ کمند ماروں وہ ہرن جست
کرنے کے مثل شرارہ کے صاف نکل جاتا ہے جیسے کمان سے تیر بس یہ اوسکے عقب مین
مرکب کو مہمیز کرتے ہین برابر مرکب کو اٹھائے ہوئے چلے جاتے ہین مگر وہ ہرن ہاتھ نہین آتا
اسی دوا دوش مین دن قریب دوپہر کے آگیا یہ اس صحرا سے کئی کوس دور نکل گئے ہمراہیون کی
نظرون سے غائب ہوگئے اب انکو بھی غصہ آگیا کہ یہ ہرن ہاتھ نہین آتا ہی بدون اوسکے اسیر
یا ہلاک کیے ہوئے نہ واپس ہونگا راوی کہتا ہی کہ شہزادہ مرکب کو اوٹھائے ہوئے عقب ہرن
مین چلا جاتا ہے ہرن بھی جست وخیز کرتا ہوا آگے آگے رواں ہے شہزادہ حیران ہے کہ کیونکر اوسکو
اسیر کرون دام کمند مین دستگیر کرون یہی فکر و تردد ہے جب شہزادہ بہت سرگردان وحیران ہوا تو اب
یہ قصد کیا کہ اسکو تیر سے گرادون بس کمان دوش پر سے لی ترکش سے تیر لیا تیر کو چلہ کمان مین پیوست
کرکے ہرن کو تاکا وہ نشانہ سے الگ ہوگیا اور بھاگا یہ بھی مرکب اوٹھاکر چلے مرکب بھی پسینہ مین غرق
مرکب کی زبان نکل آئی ہے ہانپ رہا ہے مگر راکب کے اشارہ پر چلا جاتا ہے - بقول ے ؎

راکب نے سانس لی تو وہ پہلے روانہ تھا	تار نفس بھی اوسکے لیے تازیانہ تھا

شہزادہ کا یہ عالم ہے کہ پیاس کا غلبہ ہے مگر اپنی دھن مین چلے جاتے ہین دل مین کہتے ہین کہ جبتک
اسکو ہلاک نہ کرلونگا واپس نہ ہونگا نوبت بایںجا رسید کہ وہ آہو ایک مقام پر پہونچکر انکی نظر سے غائب
ہوگیا معلوم نہین کس درہ کوہ مین چلا گیا اب شہزادہ کو ندامت بھی ہے اور امید کے نہ ملنے کا قصد بھی
ہے اوسی عالم پریشانی مین شہزادہ نے ایک سمت کو گھوڑا ڈالا اشہب تیز گام صبا رفتار کی باگ
اوٹھائے چلے جاتے ہین کہ حسب اتفاق راہ بھول گئے بہت دور تک رہروی کی مگر وہ وادی
پرخار اور صحرائے حیرت آثار کسیطرح ختم نہوا شہزادہ عالم اضطراب مین کبھی ادھر کبھی اودھر نکل
جاتا ہے مگر اس بیابان سے نجات نہین پاتا ہے جسقدر دن باقی تھا اسی کرب و بیقراری مین کٹا
قریب شام تھک کر گھوڑے سے اوتر پڑے ایک درخت کے نیچے شب بسر کی دیکھا تو تمام جنگل
سنسان ہی کہین انسان ہے نہ حیوان ہے تاریکی محیط دنیا ہے چاند کا کہین نشان نہین پاتا ہے وہ ڈراؤنی
رات ہی نہ کوئی سنگ ہی نہ ساتھی ہے عالم تنہائی مین وہ رات پہاڑ ہوگئی ہے ؎

سعد یا نوبت امشب دل صبح نہ کوفت	یا مگر صبح نیامد شب تنہائی را

خدا خدا کرکے سفیدہ سحری چمکا ہنگام سحر نماز پڑھکے پھر چلنے کا قصد کیا اور مرکب کو لیے چراگاہ مین
چھوڑ دیا کہ جبتک مین نماز پڑھون یہ بھی گھانس چرلے چنانچہ مرکب چراہین مصروف ہوا و اللہ اعلم
کونسی بوٹی زہریلی گھانس مین تھی کہ کھاتے ہی اس مرکب شکاری کی آنکھین دفعتہً سرخ ہوگئین
اور جسم تھرتھرایا گر پڑا اور مرگیا شہزادہ کو نہایت رنج و افسوس ہوا فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تقدیر
پیادہ پاہی بھی ہمین اوٹھانا ضرور ہی خیر ہر چہ آید بر سر فرزند آدم بگذرد ؎

بار غم صحرا نوردی پاؤن کی ایذا نہین	دل دکھا دیتا ہے لیکن ٹوٹ جاتا خار کا

یہ کہکر ایک سمت کو روانہ ہوئے بعد دوپہر کے ایک بیابان ہولناک دشت پرخطر صحرا ے

بے آب وگیاہ مین پہونچے جہان بگولے اوڑتے تھے ہوائے گرم چلتی تھی تشنگی کا زور تھا فرماتے تھے کہ ہم صید کرنے کو آئے تھے خود شکار اجل ہوئے - ؎

لے چلی وحشت جو گھر سے مجھ پریشان حال کو	اندھیان اوکھین بگولے آئے استقبال کو

فرماتے تھے کہ یہ وہ مقام ہے کہ جہان آب تک کو ہرنایاب ہے حضر تک اس دشت مین پانی کا محتاج پھرتا ہے اگر کوئی چشمہ دور سے معلوم ہوا اور بقصد آب وہان پہونچے تو دیکھا کہ سراب ہے اور برسات سے جہان کہین پانی معلوم ہوتا تھا وہان پہونچے تو دیکھا کہ مچھلیان سوکھی ہوئی پڑی ہین اور پانی کا کہین نام نہین شہزادہ پیاس سے نہایت مجبور ہوا کہ حلق پارے پیاس کے خشک ہوا جاتا تھا زبان کین کانٹے پڑے جاتے تھے وہ تشنگی تھی کہ خ. اگی پناہ شہزادہ اوسی عالم یاس و سراسیمگی مین فرماتا تھا کہ اے فلک کجرفتار ہم لوگون سے ساتھ تیری کجروی نہین جاتی مجکو مرتبہ صاحبقرانی دیکھکر جل گیا ہے - ؎

بغض وحسد سے خالی صحرا تو بھی نہ پایا	لیا کیا جلا ہے سا کھو بھولا ہو دھاک بن مین

غرضکہ شہزادہ اس دشت ہولناک مین نہایت پریشان ہے اور اس صحرائے خاک آلود مین رہ نوردی کرتا چلا جاتا ہے تمام جسم پر خاک پڑی ہے وہ خاک اس رخ پرنور پر یہ معلوم ہوتی ہے کہ گویا نقاب خاکی ہے اس گرد وغبار کین وہ چہرہ پرنور یون معلوم ہوتا ہے کہ گویا آفتاب برج خاکی مین آگیا ہے بس شہزادہ تباہ و برباد عرق مین از سر تا پا غرق چہرہ بسبب تمازت آفتاب کے سرخ ہو رہا ہے وہ پھول سی رخسارہ کہ نیر کبھی گرمی کی حدت تک نہ پہونچی ہوا و نیر اسقدر تمازت آفتاب اپنا اثر کرے کہ وہ سنبل گل کے مرجھائین نیز وہ آفتاب حسن وخوبی جا جاتا ہے پاؤن مین آبلے پڑ گئے ہین خار مغیلان تلوؤن کے پار ہو گئے ہین پاؤن ورم کر آئے ہین آبلون سے خون بہتا ہے جب کانٹا کالا تلوؤن سے خون بہکر تمام زمین لال ہو گئی یہ حالت دیکھکر فرماتے تھے - ؎

نکلے کانٹون سے جلین پینے کی تدبیر یا	لو کہ تلوؤن مین نکلے واہ ری تقدیر یا

آبلے اس گوہر آبدار ستہ یاری پر پھوٹ پھوٹ کر روتے ہین برگ شجر جب ہوا چلتی ہے کف افسوس ملتے ہین چہرہ سونلا گیا ہے جسم پر خاک پڑی ہے مگر وہ نور باد یہ مصیبت رہروی سے باز نہین آتا ہے برابر راہ طے کیے جاتا ہے۔ کہتے جاتے شہزادہ ایک ریگستان مین پہونچا جہان سوائے ریگ کے کسی شے کا نام نہ تھا درخت کا نشان نہ تھا پانی کا پتہ نہ تھا اس صحرا مین مسافر کو تشنہ لبی سے پناہ پانی دشوار تھی سوائے خون دل کے پانی کا نشان نہ تھا نہ کوئی قسم غذا سے تھی سوائے لخت جگر یا قرص خورشید کے جانور تک اوس صحرا مین نہ آتے تھے تمازت آفتاب سے تمام صحرا کو رہا آہنگران ہو رہا تھا کیا تاب وطاقت جو کوئی پرندہ اوج ہوا پر اوڑھر سے ہو کر گذر جائے اگر کوئی اجل رسیدہ آگیا تو گرسنگی وتشنہ لبی سے ہلاک ہو گیا اگر درخت بھی کوئی نظر آیا تو مثل بید مجنون کے خشک یا کانٹون کی زبان تک سوکھ گئی تھی جنپہ شعر صادق آتا تھا ؎

بھر گئے مشکین آبلون کی اب تو اے جنگل رہا	پڑ گئے ہین پیاس سے کانٹے زبان خار مین

شاہزادہ اس صحرا مین رہ نوردی کرتا حالت یہ تھی کہ شدت دھوپ سے پاؤن زمین پر نہ رکھا جاتا تھا زمین مثل تابہ آہن کے تپ رہی تھی ہر مرتبہ پاؤن مین چھالے پڑ جاتے تھے ذرہ ہائے ریگ انگارے معلوم ہوتے تھے اسقدر گرمی تھی کہ شاہزادہ از سر تا پا پسینہ مین غرق تشنگی سے بسبب کم یابی

آب کے زبان تالو سے لپٹی جاتی تھی طاقت الگ طاق ہو گئی تھی یہ کیفیت تھی کہ کسی مقام پر تازانو ریگ مین گڑ جاتے تھے کسی مقام پر تا کمر بس رادھے کرتے ہوئے سختیان سفر کی اوٹھاتے ہوئے اس صحرائے بلا کو طے کرتے ہوئے چلے جاتے ہین دھوپ کی جو شدت ہوئی اور حرارت آفتاب بڑھی تو اسلحہ بھی بہم پر بار ہو گئے کڑیان زرہ کی جلنے لگین اور خود بھی بار سر ہو گیا اور تلوار ناگن بنکر کاٹنے لگی تلوار کو کمین پھینک دیا خود کہین اتار ڈالا زرہ کو کسی مقام پر علیحدہ کر دیا اسی عالم یاس و سراسیمگی مین فرماتے تھے کہ نیر فلک دیکھے کہ چشم زدن مین کیا تھا کیا ہو گیا یاد حکومت و ثروت تھی یا یہ بادیہ پیمائی دشت غربت سچ ہے ۔ ؎

کشمکش کلکتۂ قسمت کو ہے اندیشہ سی حیرانی	بڑھا جاتا نہین ہر گز کسی سے خط پیشانی

یہ کہتے فرما رہے تھے نظم

یا برہنہ خار پر مجکو پھرا اے دست مین	خار کے سر پر رکھے دامان گل کا سائبان
ہنس کو موتی چگاتا ہے سدا یہ بے تمیز	پوست کھینچے ہی ہما کا دے کے مشت استخوان
ابر دریا بار کو برسائے دشت یاس پر	خشک رکھے مزرع امید ہر پیر و جوان
میل کھینچے دیدۂ بینا مین یہ تاریک عقل	پر کرے کحل الجواہر دیکے چشم سرمہ دان
تا کجا کھینچے بیان اس سفلۂ دون کا مزاج	ایک دو تیرے پر نہین گاہے چنین گاہی چنان

یہ فرما کر آبدیدہ ہوئے اور اپنے حال پر افسوس کرتے ہوئے چلے جاتے تھے ان کو سون کو سون کو س کر کاٹا لیکن نہ کٹتے تھے بس قریب ایک دامن کوہ کے پہونچے ایک پتھر سنگ مرمر کا نظر آیا کہ وہ جلتا ہوا تھا اوس پر بیٹھنے کا قصد کیا تھا کہ دیکھا اوسمین سے شرارہ نکلتے ہین وہانسے آگے بڑھے نظم

ناگہ نظر آیا ایک بیابان	تھا نام کو وان نہ کوئی حیوان	انسان کا ذکر کیا ہو جانے
جسمین ڈرتے تھے اوس جگہ پہ آتے	کوسون نہ درخت تھا نہ پانی	مشکل تھی وہان پناہ پانی
تھی آب کی جستجو کما ہی	لرزان تھی زمین پہ ریگ ہی	ہر ذرہ وہان کا بندہ پرور
چشمک زن آفتاب محشر	ڈر کرتا تھا وان جو پاسبانی	آتی تھین صدائین بھی ڈرائی

بھونکا جو کوئی ہوا کا آتا	مرنا بقدم بدن جلاتا

بس یہ وادی ہولناک جو ملاحظہ فرمایا ایسے بے بس ہوئے کہ راہ کا چلنا دشوار ہو گیا کرستگی نے الگ پریشان کیا تشنگی نے الگ پاؤن نے جدا جواب دیا فرمانے لگے ؎

نہین کہتا ہے یہ میدان بلا	مدد اے خضر بیابان بلا

فی الجملہ کچھ راہ اور طے کی تھی کہ آثار شام کے ہویدا ہوئے دیکھا کہ آفتاب قریب غروب ہی تمازت بھی کم ہو گئی ہے شام ہوا چاہتی ہے ۔ فراش نیل پردۂ شب تانا چاہتا ہے روشنی روز دنیا سے جاتی دامن کوہ بھی ہے آج اسی مقام پر قیام کرنا چاہیئے ۔ آج شہزادہ کو تیسرا فاقہ ہے ضعف کے مارے راستہ چلنا دشوار تھا اسوجہ سے یہین ٹھہر گئے ایک مقام پر بیٹھکر نماز مغرب پڑھی اور عرض کیا کہ اے پروردگار ۔ ؎

آسیا کہتی ہے ہر صبح باواز بلند	رزق سے بھرتا ہے رزاق دہن چیونٹی کے

مین بھی تیرا بندہ ہون آج تیسرا فاقہ ہے تو ہی رزاق مطلق ہے رسیدہ ہزار عالم کو رزق پہونچاتا ہی بھوکا سلاتا نہین بھوکا اوٹھاتا ہے پتھر کے کیڑے کو رزق دیتا ہے ہر حال مین تیرا شکر واجب و لازم

بے جو تیری مرضی - سے

راضی ہین ہم اوسی مین جسمین تری رضا ہے	اگر یون بھی واہ واہ ہے اور دون بھی واہ واہ ہے
ہر چہ آید بسر من یا نصیب	

ہنوز یہ کلام تمام نہوا تھا کہ سامنے سے ایک مرد بزرگ نورانی شکل عمامہ سبز سر پر باندھے ہوے عبا دوش پر ڈالے ہوے جبین مبین سے نور ساطع و لامع تھا اوس مقام پر پیدا ہوے ایک جام سرد کا اور دو روٹیان لاکر شاہزادے کے پیشکش کین اور بڑی شفقت و توجہ سے فرمایا کہ انکو نوش کرو یہ عنایت پروردگار ہے اور یہ وہ روٹی ہے کہ جس چیز کا اللہ طلب کروگے وہ حاصل ہوگا شاہزادہ نے پہلے جھک کر سلام کیا اور وہ روٹیان اور جام آب لے لیا روٹی کو نوش کیا اور آب سرد پیا فی الواقع روٹی کو ویسا ہی پایا جیسا کہ مرد بزرگ نے فرمایا تھا خوب اسیر ہوگئے جو کہ آدمی اناج دیکھتا ہے کھاتے ہی جان مین جان آئی ہوش و حواس درست ہوے شکر پروردگار بجالاے دل مین خیال کیا کہ یہ مرد بزرگ ہے کوئی مقربان درگاہ الٰہی و خاصان خدا سے ہین عرض کیا کہ یا حضرت آپ کون بزرگوار ہین اور اسم مبارک آپکا کیا ہے اور یہ تو ارشاد فرمایئے کہ مجھ سے کونسا قصور سرزد ہوا ہے کہ جو مین ایسے صحراے ہولناک مین پھینکا گیا ہون اور یہ دشت پیمائی و بادیہ گردی کہان نصیب ہوئی ہے - آپ خاصان درگاہ ایزدی مین سے ہین میرے حال زار پر توجہ فرمایئے اور میری رہبری کیجیے - پیر مرد نے یہ سنکے سر کو جھکایا اور کہا کہ مشیت ایزدی - اسمین بھی کچھ مصلحت پروردگار عالم تھی اور نام میرا خضر ہے مین بغیر حکم خدا کہین جا نہین سکتا ہون بس اب تمہین مناسب ہے کہ اسی مقام پر شب بسر کرو اور صبح کو داہنی جانب یہ اسماے الٰہی پڑھتے ہوے چلے جاؤ پروردگار عالم نے تمہیں رحم کیا اب یہ برکت ان اسماے متبرک کے اس دشت ہولناک سے نجات پاجاؤگے سب مصیبت دور ہوجائیگی بس وہ اسماے الٰہی تعلیم کیے اور آپ نگاہ سے غائب ہوگئے بعد ازان شہزادہ نماز صبح کے لیئے یہ کہتا ہوا اوٹھا کہ - نظم

کوئی حرم تو کوئی بتکدہ کو جاتے ہے	کوئی تلاش معیشت مین جان کھپاتی ہے
مین تجھ سے دیکھون ہون ایدل کدہر کو جاتی ہے	تو بھر کے آنکھون مین آنسو یہ کہہ سناتی ہے
علی الصباح کہ مردم بکار و بار روند	بلا کشان محبت بکوے یار روند

یہ پڑھکر تمام کرکے وظیفہ سحری ادا کیا اور ورد و وظایف سے فارغ ہوکر محبت پروردگار عالم مین اسمائے الٰہی کو جو حضرت خضر علی نبینا و علیہ السلام نے تعلیم فرمائے تھے ورد زبان کرتے ہوے چلے بفضلہ تعالیٰ اوس بلا سے نجات پائی اب جو دیکھا تو اپنے کو ایک صحراے پر بہار دشت لالہ زار مین پایا جہان ہر قسم کے درخت سرسبز و شاداب لگے ہوے تھے سبزہ خوابیدہ فرش کوے زمین تھا گلہاے خودرو کھلے ہوے لالہ صحرائی کہین اپنا جوبن دکھا رہا تھا آبشار جاری تھے تمام صحرا سبز و خورم تھا شہزادہ رہنوردی کرتا چلا جاتا تھا کہ دیکھا تو اب صحرا کے ایک برات مقیم ہے اور آواز گریہ وزاری بھی بلند ہے اور ایسی دردناک صدا ہے کہ دل بیچین ہوا جاتا ہے اور کل سامان برات و جلوس وغیرہ پر ایک عجیب اداسی چھائی ہوئی ہے کہ اوسکو دیکھنے سے دل پر ایک اثر پڑتا ہے خیال کیا تو دیکھا عجیب کیفیت ہے کہ ایک سرخ دوپٹہ لیکا شکار ہوا آنچل بلو رہے ہوے بہت پر زر فرش پر پڑا ہے برات کا سامان معلوم ہوتا ہے مگر سب کے سب برات اور جلوسی وغیرہ صورت ماتم داروں اور غمزدون کی بناے ہوے ہین کوئی آنکھ ایسی نہین ہے

کہ جسمین اشک حسرت نہ ڈبڈبائے ہون کوئی لب ایسا نہین ہے کہ جسپر آہ جگر خراش نہو غرض ہر شخص ایک ہی حالت غم و ملال اور رنج و صدمے مین مبتلا ہے اور صاف تصویر غم بنا ہوا ہے۔ ؎

تصویر غم و ملال ہین سب	غمگین و تباہ حال ہین سب

یہ حال دیکھکر شہزادہ نہایت متحیر اور کمال حیران مضطر ہوا کہ سب تو سب یہ کیا معرکہ ہے اور کیا واقعہ ہے کہ ایک میرے سے سب کے سب غم کوش ہین جھانکہ کف افسوس مل رہا ہے ڈھول دتاشے سینہ زنی کر رہے ہین نوبت کی یہ نوبت ہے کہ بجائے زیر و بم کے اپنا سر پیٹ رہی ہے نقارے رنج و غم کے دھونس دے رہے ہین شہنائیون کے شور و فغان سے نالہ گلوگیر ہے صدائے دردناک مین معروف قرنا و صور ہے۔ اگر بڑی باجون کی صدا سے دلخراش دل دکھاتی ہے طنبور کی آواز رنج والم بڑھاتی ہے بیرقون و جھنڈیون پر علم آہ کا نشان ہے مشعول رنج و غم ہر پیر و جوان ہے ماہی مراتب پر کماہی کیفیت رنج و غم کی آشکار ہے تخت روان پر تختہ تابوت کا اظہار ہے غرضکہ تمام جلوس برات کا سکتہ کے عالم مین غم کی تصویر بنا ہوا ہے باجہ وغیرہ بجانا موقوف کر دیا ہے۔ شہزادہ قریب اُس مجمع کے پہونچا ہمراہیون سے حال دریافت کیا کہ ارے یہ تم سب پر کیا حادثہ اور کیا سانحہ گذر گیا ہے کس غم مین مبتلا ہو کس رنج مین گرفتار ہو کونسی آفت آئی اور کیا مصیبت پڑی کہ تم سبنے یہ حال بنایا ہے ہر شخص نالان و گریان اور ہر لب پر شور آہ و فغان ہے جسے نظر اوٹھاکر دیکھتا ہون وہ صورت ماتم دارون کی بنائے ہوئے ہے دل پھٹا جاتا ہے اور کلیجہ شق ہوا جاتا ہے خود بخود جی امڈا آتا ہے اور آپ ہی آپ گریہ گلوگیر ہوتا ہے از برائے خدا جلد بیان کرو کہ سبب اس جوش گریہ و بکا کا کیا ہے۔ اب مجھے تحمل و تاب ضبط باقی نہین ہے اُن لوگون نے عرض کیا کہ حضور جو حال پر اختلال ہے اور جو صدمہ دل پہ ہے اوسکا اظہار غیر ممکن ہے اس فلک کجرفتار اور چرخ دوار ستم شعار نے وہ مصیبت ڈالی ہے اور وہ دل پر درد و غم کا ایسا پہاڑ پھٹ پڑا ہے کہ جو دشمن کی ہوا وسپر بھی یہ مصیبت نہ پڑے شہزادہ نے فرمایا کہ اچھا کچھ کہو تو سہی مین بھی تو سنون اونھون نے عرض کیا کہ اس گریہ و بکا کا حال آپکو صاحب قفس سے معلوم ہو جائیگا شہزادہ نے قریب قفس کے آکے پوچھا کہ اپنے حال سے ہمین آگاہ کرو ہمکو خدا نے اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ غمزدون کے پرسان حال ہون اور ستم رسیدون کی دستگیری کر کے اُنکی داد رسی کرین چونکہ یہ بھی درویش صفت تھے جب یہ کلمات اونھون نے زبان مبارک سے فرمائے تو قفس سے آواز آئی کہ اے شخص ؎

کون لیتا ہے خبر ہم سے پریشانون کی	بچھاتے ہونگے کہین خاک یہ بانون کی

یہ کہکر ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور کہا۔ نظم

غم رہا جبتک کہ دم مین دم رہا	دل کے جانیکا نہایت غم رہا	سنتے ہین لیلی کا خیمہ ہے سیاہ
اوسکین مجنون کا سدا ماتم رہا	میرے رونیکی حقیقت جسمین تھی	ایک مدت تک وہ کاغذ نم رہا
واہ ری دلچسپی رخسار یار	آنکھ کی پتلی کا وان تل جم رہا	میرے رونے پر جو اُسنے ہنس دیا
برق چمکی ابر باران تھم رہا	صبح گذری شام ہونے آئی میر	تو نہ چونکا اور رہت دن کم رہا

یہ پڑھکر کچھ صدا ہلکی ہلکی رونے کی معلوم ہوئی بعد اسکے آواز آئی کہ یہ سامان برات اس نامراد کا ہے کہ جو وصل سے شاد کام نہ ہوا مین کمبخت مان ہون اُس ناشاد کی اور شہر صدرایہ کی رہنے والی ہون اور صدران درگذر اگوش کہ جسکو نوشاہ بنالائی تھی اور اس ناشاد و نامراد بہو کو جو عروس شب اول ہی بیاہ کے جاتی تھی کہ وقت قریب شام کے پہونچا نوشاہ مشرق نے سہرہ خطوط شعاع باندھے منزل

اتفاق کہ بیڑہ کر کے جانب جنوب مغرب کا رستہ لیا اور ماہتاب اپنے براتیون سمیت ہم عمرون کو اپنا داغ دل دکھانے نکل آیا اس منحوس مقام پر سب براتیون نے مقام کیا تھا بہت جاہ وحشم اور جلوس و سواریان وغیرہ ہمراہ تھین سب شادان و فرحان چلے آتے تھے اوسوقت کا بیان کیا ہے کہ نظم

چمن کے تخت پر جسدم شہ گل کا محل تھا	ہزارون بلبلون کی فوج تھی اور شور غل تھا
خزان کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن مین	بتاتا باغبان رو رو یہان غنچہ یہان گل تھا

اے شہریار عجب طرح کا اتفاق ہوا کہ یہان برات اتری میر امیٹا سہرا پہنے شہانہ خلعت پہنے گھوڑے پر سوار عروس کی قنس کے قریب کھڑا تھا سواری اتروانے کی فکر مین تھا کہ ایک ہرن سامنے سے دکھائی دیا اسکو شکار کا بہت شوق تھا اور چونکہ صیدگیر تھا اُس سے رہا نہ گیا ہر چند سب نے منع کیا نہ مانا گھوڑے کو ہرن کے پیچھے ڈالدیا ہم سب یہان مقیم ہوے وہ آہو کے پیچھے جو تھا قدم کرتا ہوا چلا اور بہت دور نکل گیا دیکھا تو ہرن ایک غار کے قریب جاکر غائب ہوگیا اب جو دیکھا تو اُس غار سے دو برقین پیدا ہوئین اور آپس مین لڑکر ایک چادر شعلہ ہوکر جو اُس نوشاہ پر گرین تو پھر پتہ اوسکا نہ معلوم ہوا تین چار دن اوسکا انتظار کیا جب کچھ سراغ نہ پایا عزیز و اقارب دوست آشنا براتی اکثر رخصت ہوے ہم آج تک مع ان لوگون کے جو قدیم نمکخوار اور جان نثار ہین اس صحرا مین پڑے ہین اور اوسکے انتظار مین لو لگائے بیٹھے ہین - ؎

تمہارے در پہ جو ہم لو لگائے بیٹھے ہین	تمہاری یاد مین دل کو لگوائے بیٹھے ہین
اوسکو جانا تھا تو کیون موت نہ آئی اللہ	ایسی رسوائی کا جینا ہمین درکار نہ تھا

یہ کہکر بے اختیار رونے لگی اور بین جگر خراش کرنی لگی کہ ہاے اے فرزند دلبند اے میرے سعادتمند جگر بیوند نوشاہ نامراد تو اسطرح نظرون سے غائب ہوگیا کوئی حوصلہ دل کا نہ نکلا محروم وصل چلا گیا اے بیٹا دولہن کا منہ بھی اچھی طرح نہ دیکھا ہاے ہماری قسمت مین یہ داغ بدا تھا اور تمہین اس سن مین یہ رنج و مصیبت سہنا تھا ہاے بیٹا اب کدھر جاؤن اور کہان سے تمہین ڈھونڈھکے لاؤن ہاے بیٹا ماں اوجڑ گئی کی نظر مین عالم سیاہ ہوگیا اور اے روشنی چشم میرے مجھے کچھ نظر نہین آتا ہے اے بیٹا ایک نظر اپنا دیدار مجھے دکھا دے کہ دل کو چین آئے اے بیٹا تمہارے جانے سے کمر ہماری ٹوٹ گئی اے بیٹا شرط محبت یہ نہ تھی کہ تم ہمین اس جنگل مین تنہا چھوڑکر چلے گئے اور ہمین کوہ و صحرا کی خاک چھاننے کو چھوڑ گئے اپنے بیگانے سے منہ موڑ گئے - ہم تمہارے حسرت دیدار مین زندگی کے دن پورے کر رہے ہین - ؎

زیست کے دن اپنے پورے کر چکے	تکتے تکتے راہ تیری مر چکے

لازم تو یہ تھا کہ تم ہمین مٹی دیتے اور ہماری قبر بناکر روتے کہ روح ہماری شاد ہوتی نہ یہ کہ انقلاب کہ آج ہم تمہین روتے پیٹتے ہین اور تمہارا رنج و غم کر رہے ہین کیون اے فلک کینہ ور اے چرخ دوّار تو نے یہ تفرقہ کیسا ڈالا کہ وہ ہمارے لئے ترس رہا ہوگا اور ہم اوسکے لئے تڑپ رہے ہین نہ اوسے دیکھ سکتے ہین نہ وہ ہمین دیکھ سکتا ہے وہ آگ دل مین مشتعل ہے کہ کسیطرح نہین بجھتی ہوس وصل ہمارا نہین کلیجہ دھڑکتا ہے دل بیقرار مرغ نیم بسمل کیطرح پھڑکتا ہے - ؎

کچھ ایسا کر گیا بیہوش جانا ہمکو جانان کا	نہ تن کو ہوش ہے دل کا نہ دل کو ہوش ہے جانان
نہ جی کی دل کو خبر ہے نہ دل کو جی کی خبر	ترے بغیر کسی کو نہین کسی کی خبر

ہائے افسوس ایسی ہماری قسمت پھوٹ گئی کہ گھر تک بھی نہ پہونچنے پائے راہ ہی مین یہ سانحہ گذرا کہ یون نگاہ سے اوجھل ہو گئے ہائے کیونکر اپنے نوجوان فرزند سے ذوالفقار کو ڈھونڈھکر لاؤن۔ قطعہ

میرا لخت جو خیز سر در دان	نہان ہے کہان ہی کہان ہے کہان
اندھیرا ہے آنکھون کے نیچے میرے	کہ ہے میری آنکھون سے اب وہ نہان

ہائے افسوس کمائی میری یون لٹ گئی اس قزاق فلک نے دولت میری یون لوٹ لی غرض اسطرح کے بین و نخراش کرتی تھی کہ سننے والون کی چھاتی پھٹتی تھی جب خوب رو چکی اور کسیقدر بھڑاس دلکی نکل گئی تو کلیجہ تھام کر عرض کرنے لگی کہ اے شہریار باوقار اس صحرا مین سامنے جو ایک کوہ معلوم ہوتا ہے وہان ایک درویش ہین کہ نام انکا اتقاے صحرانشین ہے اونکے پاس تم گئے اور عرض کیا کہ آپ خاصان خدا مین سے ہین ہمپر یہ سانحہ گذرا ہے فلک رنج و الم لوٹ پڑا ہے کہ فرزند نوجوان نیرا کہ عروس کو بیاہ کے آتا تھا کہ قریب شام اہل برات نے اس صحرا مین قیام کیا حسب اتفاق صحرا سے ایک ہرن نمودار ہوا یہ لڑکا شکار دولت تھا ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالدیا ہر چند سب نے منع کیا مگر نہ مانا تعاقب کرتا چلا گیا اور ایک غار کے قریب پہونچکر غائب ہو گیا اب جو دیکھا تو اس غار سے دو برقین پیدا ہوئین اور آپسمین لڑ کر ایک چادر شعلہ کی ہو کر اس نوشاہ پر گرین پھر اوسکا پتہ نہ معلوم ہوا کہ زمین کھا گئی یا آسمان کھا گیا ہم آفت زدہ اسی صحرا مین مقیم ہوئے نہ پائے ماندن نہ راہ رفتن اوسکے انتظار مین بحال خراب اس جنگل بیابان مین پڑے ہین کہ شاید یوسف گم گشتہ کا کچھ سراغ ملجائے تو اس نامراد عروس کو لیکر جائین ورنہ اسی صحرا مین جانین اپنی گنوائین گی طعمہ زاغ و زغن ہو جائینگے اہل وطن کو کیا اپنی صورت نحس دکھائینگے کس حسرت و ارمان سے اس ناشاد کو بیاہ کر لائی تھی کہ راہ مین فلک تفرقہ پرداز نے سنگ تفرقہ سے شیشہ دل کو چور چور کر دیا میرے نور نظر کو مجھ سے چھڑا دیا یہ روز سیاہ دکھا دیا غرضکہ کل کیفیت بیان کر کے نہایت منت و سماجت عجز و انکسار کے ساتھ عرض کیا کہ اسکی کچھ فکر فرما دیجیے کہ آپ کے انفاس متبرکہ کی بدولت ہم اپنی مراد کو پہونچین مرد بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کام مجھ سے سرانجام نہ پائیگا کہ تیرے فرزند کو تجھ سے ملا دون لیکن عنقریب وہ شخص آنے والا ہے کہ جو تیرے فرزند کو تجھ سے ملائیگا تو گھبرا نہین اسقدر جزع فزع نہ کر اپنے دل کو تسکین دے اطمینان رکھ خدا چاہیگا تو اس جوان کے ذریعہ سے تیری امید بر آئے گی جان نثار راحت پائیگی خداوند عالم نے ہر ایک کام کے لیئے ایک ذریعہ و سبب مقرر کیا ہے جب وہ وقت آجائیگا فوراً وہ کام انجام پا جائیگا۔ ؎

تا در نرسد وعدہ ہر کار کہ ہست	سودے ندہد یاری ہر یار کہ ہست

تو حضور اسی امید پر اپنے سب کو رخصت کر دیا ہے بلکہ عزیزون و رفیقون نے خود ہم سے کنارہ کیا ہے کون کسیکا مصیبت مین ساتھ دیتا ہے بُرے وقت مین سب کنارہ کشی کر جاتے ہین ؎

کون لیتا ہے خبر میرے پریشانون کی	کوئی سنتا ہی نہین چاک گریبانون کی

مگر چند نمکخوار قدیم ہمارے ساتھ رہگئے ہین کہ موجود ہین اور ہم اسی انتظار مین زندگی بسر کرتے ہین شہزادہ نے فرمایا گھبراؤ نہین نظر بخدا رکھو انشاء اللہ تم اپنے مطلب کو پہونچ جاؤ گے۔ ع شاید کہ ہمین بخانہ برآرد پر و بال ۔ فرزند تمہارا تم سے ملیگا تم ابھی سے بدشگونی کیون کرتی ہو چند دن تو انتظار کرو خدا تو پروردگار کیا کرتا ہے بحول و قوت ایزدی وہ دم سے آگر ملیگا تمہارا دل خوش

کرینگا پریشان خاطر ہوا سے کہنے پر عمل کر وہ عرض کرنے لگی کہ حضور جب ایسا فرزند ارجمند اقبال مند آنکھون کے سامنے سے غائب ہو جائے تو پھر بھلا آپ ہی انصاف کیجیے کہ دل کو کیونکر صبر آئے لاکھ لاکھ دل سمجھاتی ہون مگر کسی طرح قرار نہین آتا کیا کرون کچھ بن نہین پڑتا۔ ؎

نالہ را ہر چند میخواہم کہ پنہان بر کشم	دل ہمین گوید کہ من تنگ آمدم فریاد کن

شہزادہ نے فرمایا یہ سچ ہے مفارقت فرزند گوارا نہین ہو سکتی مگر سوائے صبر کے کوئی چارہ ہی کیا ہی اور ہم کر ہی کیا سکتی ہو مرضی خدا پر راضی و شاکر بیٹھی رہو دیکھو خدا کیا کرتا ہے غرضکہ شہزادہ بلند اقبال اس ستمدیدہ کو تسلی و دلاسا دیکر اوس کوہ کی جانب جسکا پتہ دیا تھا روانہ ہوئے قطع مسافت کرکے قریب کوہ پہونچے دیکھا کہ ساٹھ شیر ہین اور ایک شیر اسمین نہایت قوی ہے گلے مین اسکے ایک پرچہ لٹکتا ہوا سامنے سے پیدا ہوا چونکہ یہ خود شیر شکار ہین یہ کب شیرون سے ڈرتے ہین اسطرف چلے جاتے ہین برابرون نے دیکھا خیال کرنے لگے کہ شیر انکو کاہے کو چھوڑین گے ایک ایک بوٹی تقسیم کرینگے شیر اجل کا شکار ہو جائینگے۔ ہائے افسوس ایک ہمارا معین و مددگار خدا نے بھیجا تھا وہ پہونچنے بھی نہ پایا کاشکے ہمارے ہی دلون کو نکالتے ہین کو کھا لیتے کہ اس رنج و الم سے نجات ملجاتی ہم تو اتنے دلون سے یہان مقیم ہین ہم نے کسی شیر کو نہین دیکھا معلوم نہین انسے کچھ عداوت ہے کیا بات ہے ہماری سمجھ مین کچھ نہین آتا خدا وندا ہمارے اس معین کو اپنے حفظ و امان مین رکھنا اسکا رویان نہ میلا ہونے پائے ان شیرون کے شر سے محفوظ رہے یہ سب لوگ تو دعائین مانگ رہے ہین اور شہزادہ والا تبار بخوف و خطر برابر شیر کے پہونچ گیا اس پرچہ کو شیر کے گلے سے نکال لیا اور ملاحظہ کیا اوسمین لکھا تھا کہ اے صاحبقران آیئے تشریف لایئے فقیر آپ کے قدوم میمنت لزوم کا مشتاق ہے ہمہ تن چشم انتظار ہے۔ ؎

رد اے منظر چشم من آشیانہ نست	کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست

اس شیر کے پشت پر بیٹھکر آپ تشریف لایئے کچھ خوف و خطر نہ فرمایئے چنانچہ صاحبقران نے ایسا ہی کیا بے تکلف شیر کی پشت پر سوار ہو کر سمت کوہ روانہ ہوئے سب شیر جلو مین اس شیر پیشہ شجاعت کے روانہ ہوئے اس شیر نے شہزادہ بلند اقبال کو سامنے مرد بزرگ کے جو ایک مرگ چھالے پر بیٹھے ہوئے تھے اور پوست شیر ونکی وہان بچھے ہوئے تھے پہونچا دیا شہزادہ نے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ سو سوا سو برس کا سن و سال بھوؤن و پلکون کے شب سفید بال نورانی شکل صاحب کمال قد خمیدہ مانند ہلال تلاوت قرآن مجید مین مصروف ہین ضیاء نور سے وہ حجرہ تنگ و تار روشن ہے صندلی رنگ ہے گیروا پیرہن ہے چہرۂ مبارک سے آثار عظمت و جلال آشکار ہین ریش نورانی کے سفید بال تار عنکبوت سے زیادہ ضیا بار ہین جیسے شہزادہ پہونچا شاہ صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور چند قدم استقبال کرکے مسند اعلیٰ پر لاکر بٹھایا بعد مزاج پرسی گویا ہوئے استفسار حال فرمانے لگے شہزادہ نے دیکھا کہ میری زرہ و خود و اسلحہ وغیرہ جو اس صحرائے ہولناک مین بسبب حدت آفتاب سے پھینکدیے تھے وہ سب بجنسہ کشتی مین لگے ہوئے رکھے ہین شہزادہ اپنی مصیبت جو صحرائے ہولناک اور بیابان غمناک مین عائد ہوئی تھی اوسکو مترک کیا کہ کیا بیان کرون مصافحہ کرکے دست بوسی کی اور عرض کیا کہ میری مصیبت صحرائے ہولناک و ریگستان دردناک دشت پرخار جگر فگار کی تو سب

آب پر روشن ہے آپ روشن ضمیر ہین سب آپ پر آئینہ ہے مین اوسکو اب کیا بیان کرون ۔ ۵

آنچہ حاجت ست پیش تو حال خود گفتن	کہ حال خستہ دلان با تو خوب میدانی

یہ ذکر تھا کہ دیکھا ایک نازنین مہ جبین کمان ابرو مشکین گیسو چہرہ مثل آفتاب کے روشن چشم فتان نرگس شہلا کو آنکھین دکھاتی تھی بیاض گردن سپیدی صبح کو شرماتی تھی دُر دندان غیرت در عدن لب نازک رشک عقیق مین پوشاک عروسی پہنے آنکھون مین آنسو بھرے ہوے بال بکھرائے باحال پریشان سامنے سے نمودار ہوئی شہزادہ نے کہا کیا خوب یہان عروسون پر کیا تباہی ہے کہ ایک عروس وہان صحرا مین اپنی حالت تباہ کیے ہوے پڑی ہے ایک عروس یہان دولہن بنی ہوئی پلنگ پوش اوڑھے ہوے مہندی ہاتھون مین لگی ہے پور پور چھلے پہنے زیور عروسی تن پر آراستہ مگر باحال خستہ وخراب چلی آتی ہے یہ عجب کیفیت ہے کہ عقل مین نہین آتی ہے شاہ صاحب اس کہنے پر سکرائے پھر شاہ صاحب نے ایک دانہ کچھ پڑھکر پھینکا اس عورت کی کمر مین مثل ریسمان پیچیدہ ہوکر کوہ پر لاکر بٹھادیا اس عورت نے نہایت شرم وحجاب کے ساتھ شاہ صاحب کو جھک کر سلام کیا اور کہا کہ خدا آپکو زندہ وسلامت رکھے کہ آپ نے میرے شوہر سے مجھکو ملادیا شوہر کے دیدار سے مجھکو شاد کام کیا خدا آپکو سلامت رکھے آپنے دو مرتبہ ملادیے شہزادہ نے گھبرا کر کہا کہ نیکبخت تو کسی کو پہچانتی بھی ہے شوہر تیرا کون ہے اور کہان ہے تو مجھکو کیا جانے اس البیلی دولہن نے جواب دیا کہ واہ وا کیا خوب اے صاحب آپ مجھکو اتنا جلد بھول گئے ابھی چند روز کا زمانہ ہوا کہ اسدن سے جو عقد کرکے آپ سدھارے تو اب دکھائی دیئے اب آنجا جمال مبارک دیکھنے مین آیا ہے اسقدر جلد آپنے مجھکو فراموش کردیا آپ فرماتے ہین کہ تو کسی کو پہچانتی بھی ہے اور شوہر تیرا کون ہے واہ حضرت واہ آپکا نکاح نامہ میرے پاس رجسٹری شدہ موجود ہے آپ کے اس انکار کرنے سے ہوتا کیا ہے آپکے اس بے اعتنائی کرنے سے کچھ فائدہ نہوگا مین آپکے پلے بندھی ہون آپکا دامن نہ چھوڑون گی اور آپ نے خود فرمایا تھا کہ مین گل اس گلستان کا ہون کہ جسکے در پر بلبل ہزار داستان سر ٹکراتے ہین بڑے بڑے شجاعان دہر و ناموران عصر جبین سائی کرتے ہین بسا تعجب ہے کہ آپ نے مجھکو بھلادیا اس رسیلی آنکھ سے شہزادہ کیطرف دیکھا کہ شہزادہ کو تعجب ہوگیا وہ ابرو کا پھڑکنا وہ نگاہ کی شوخی وہ بیساختہ پن وہ ہنس ہنس کر باتین کرنا شہزادہ کا بڑا مانتا اور کہنا کہ نیکبخت تو میرے خاندان کا حال کیا جانے اس نے کہا واہ صاحب مین سبکا حال خوب جانتی ہون سب سے واقف ہون آپکے خاندان کا حال اظہر من الشمس ہے کون نہین جانتا اور آپنے تو خود ارشاد کیا تھا کہ میرے جد اعلے صاحبقران والاشان حلقہ بگوش گردن کشان شکنندہ گرز سام بن نریمان شیر بیشہ شجاعت گل گلزار جلادت امیر حمزہ صاحبقران ہین دادا آپکے شاہزادہ بدیع الزمان گردنکش شکن سر فتنہ ملک باختر داماد گنجاب بن گنجور ملک ہرمان ریوکش والد ماجد آپ کے شہزادہ نور الدہر صاحبقران بن صاحبقران ہین اور آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تنہیال میرا ہفت منظر ہے کیوان فلک رفعت میرے نانا کا نام ہے حضور بھول گئے بڑے تعجب کی بات ہے کہ مجھے یاد رہا اور آپ فراموش کرگئے جب اس عورت نے سب کے نام لیئے اور پتے بتائے تو شہزادہ کا یہ حال ہوا کہ عرق شرم مین پسینہ پسینہ ہوگیا

اور فرماتے تھے کہ واللہ مین ہرگز واقف نہین فیکبخت تو کہتی کیا ہے مین نے کب تیرے ساتھ نکاح کیا ہے یہ سراسر میرے اوپر تہمت ہے حاشا للہ مین بالکل اس امر کو جانتا ہی نہین ہون اتنے مین اسنے انگیا مین سے ایک کاغذ نکالا اس انداز سے کہ دوپٹہ بالکل سرک گیا سب جسم کھل گیا ہائے وہ باریک لاہی کی انگیا گل انار رنگی ہوئی وہ کٹوریان چست وطرحدار معلوم ہوتا ہے کہ تختی بلور پر دو قبہ نور ضیا بار ہین یا دو حباب بر سر جوبکار ہین ؎

کسی کی محرم آب روان کی یاد آئی	حباب کے جو برابر کوئی حباب آیا

چنا ہوا ہلکا ہلکا باریک دوپٹہ بادامی رنگا ہوا کندھون پر پڑا ہے جس سے وہ دونون قمقمہ نورانی نمایان ہین واقعی اسی کو کہتے ہین۔ دوہرہ

کچھ کرے کرے چیکنے پیا کرت ہین دھائے	اے سکھی مین ڈرت ہون من ہی من ہار ہوجائے

شہزادہ نے اپنا منہ پھیر لیا کہ لاحول ولا قوت یہ کیا حرکت بیہودہ کرتی ہے عجب بیباک عورت ہی کاسکو مطلق شرم وحجاب ہی نہین ہے بس اس پرچہ کو نکال کر سامنے شاہ صاحب کے پیش کیا کہ دیکھیے جناب یہ نکاح نامہ میرا ہے یا نہین دیکھئے اسمین لکھا ہے کہ ہفت منظر مین نے تیرے مہر مین دیدیا اور تو صاحب اولاد ہوگی تو وہی لڑکا صاحبقران زمان ہوگا اگر یہ نہو تو مین امیدوار نہون کہ وہی ہفت منظر مجھے مرحمت ہوجائین مین بازآئی اور جھگڑے سے اور ہان صاحب اب تو مین ایسی بُری ہوگئی کہ میری شکل سے نفرت ہے بلکہ پہچاننے تک نہین یا تو پہلے میرا ایسا چاہ بیمار کیا یا اب ایسا نظرون سے گرادیا یا باین شور اشور نی یا باین بے نمکی ؎

مہر کی مجھ سے توقع تھی ستمگر نکلا	موم سمجھے تھے ترے دل کو سو پتھر نکلا

خیر مجھے برا جانتے ہین اور میری صورت بری معلوم ہوتی ہے تو نہ سہی۔

تم سلامت رہو ہزار برس کے خریدار بہت	

اور یہ کہہ کے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور کہا کہ افسوس ؎

وفا کا لاکھ طرح سے کرے قرار کوئی	کرے کسی کی نہ الفت کا اعتبار کوئی

ہان سچ ہے ؎

لوگ کہتے ہین چاہ مشکل ہے	سب غلط ہے نباہ مشکل ہے

دیکھیے حضور میرا تو انکے فراق مین یہ حال ہے اور اونکو میری صورت تک دیکھنا وبال ہے۔ نظم

ذرا حال مریض درد ہجران دیکھتے جاؤ	بدھر بھی اے شہنشاہ طبیبان دیکھتے جاؤ
نہین کہتا کہ جاؤ تم لحد پر فاتحہ پڑھنے	فقط ویرانی گور غریبان دیکھتے جاؤ
نگہ غیرون پہ پڑتی ہے قدم بھی موقع پیما ہی	تم اپنی چال اے صرو خرامان دیکھتے جاؤ
نہ منہ پھیرے چلے جاؤ خدارا میری جانب سے	اسیر زلف کا حال پریشان دیکھتے جاؤ
لیا بوسہ نہ منہ کھولا نہ آنکھون پر نظر ڈالی	غلط بخشی پہ باندھتے ہو مجھ پہ طوفان دیکھتے جاؤ
نہ وقت ذبح بیٹھو منہ پھیر اکر میری جانب سے	ذرا ابرو کی شمشیر برّان دیکھتے جاؤ
اثر جانا نہ تم اب بے بلائے آنکی محفل مین	کہان تک رہتا ہے دخل رقیبان دیکھتے جاؤ

جب شہزادہ نے دیکھا کہ یہ عورت کسی طرح نہین مانتی بیکار اپنی نسائی دکھائے جاتی ہے فضول باتین بنائے جاتی ہے تو ترشرو ہوکر کہا تو کہتی کیا ہے اپنے حواس مین آ تیرا شوہر کون مسخرا ہی

تجھے ہو گیا ہے اگر ایسی واہیات باتین بنائیگی تو مین اپنا گلا کاٹ کے مر جاؤنگا ایسے بزرگ کے سامنے یہ باتین بے حجابانہ مجھ سے کرتی ہے تجھے شرم نہین آتی ہے مین تجکو جانتا بھی نہین ہون تو ہے کون بلا یہ کہکر قصد کیا تھا کہ ایک طمانچہ اسکے منہ پر مارون کہ شاہ صاحب نے کہا ہان ہان شہزادے جانے دو اتنے پریشان نہو یہ آپکا بیٹی ہی حضران بن عمر و عاشق تو یہ آپکا بیٹی ہے اور بھئی حضران اپنی اصلی صورت دکھاؤ کہ صاحبقران نہایت تنگ و پریشان ہین غرض اس فرمانے سے شاہ صاحب کے حضران نے عرض کیا کہ کچھ آپ ہی عنایت فرمایئے کہ مین بہت ہی روان دوان انکے فراق مین پھرا ایک دمڑی کا بھی سہارا نہین سے نہین ہوا جو روزہ کے میری جان کو جدا رونے ہونگے قرضدار الگ برا بھلا کہتے ہونگے بالکل مفلس و نادار ہو گیا ہون کوڑی کوڑی کو حیران و پریشان ہون یہ کہکے اپنی اصلی صورت دکھائی اور کہا کہ دیکھئے وہ صورت آپکو بری معلوم ہوتی تھی نفرت کی نگاہ سے آپ دیکھتے تھے اب یہ صورت ملاحظہ فرمایئے شہزادہ نے کہا کہ خواجہ اب زیادہ چونچلا نہ کرو مجکو زیادہ پریشان نہ کرو غرضکہ صاحبقران بہت خوش ہوئے کہ عرصے کے بعد اپنے یار وفادار رفیق جان نثار سے ملاقات ہوئی اب یہ تو مشغول صحبت پیر مرد ہین انکو اسی حالمین چھوڑیئے اور

دو کلمہ داستان سمندر جادو اور گنجور شاہ کی سماعت فرمایئے

ازین قصہ یکدم فراموش کن زجانے دگر داستان گوش کن

راویان شیرین گفتار و ناقلان صداقت شعار اس داستان رنگین کو یون تحریر و تسطیر کرتے ہین کہ سمندر روس وزیر گنجور جو کہ نہایت منہ چھڑا ہے اور معتمد علیہ ہے اپنی سرکار کا کل کاروبار سلطنت الٰہی کی رائے پر ہی گنجور اسکو بہت مانتا ہے اور کل امور سلطنت اور کاروبار طلسم مین اسی کی رائے پر عمل کرتا ہے یہ نہ جانتا تھا کہ یہ مار آستین اپنے آقا پر ہاتھ صاف کریگا اور میری ہی جان کا دشمن ہو جائیگا دلمین اسکے کینہ بھرا ہوا ہے ظاہر مین خیر خواہ ہے مگر باطن مین بدخواہ خون کا پیاسا ہے۔ دن رات اسی فکر مین رہتا ہے کہ کسیطرح بادشاہ پر قابو پاؤن تو اسکو قتل یا اسیر کرون مگر کوئی تدبیر کارگر نہین ہوئی ایک روز موقع اسکو مل گیا دوپہر رات گئے اپنے آقا کے پاس خلوت مین ادھر ادھر کا ذکر بد کرتے کرتے باتین کرتے کرتے اسنے ایسا سحر کیا کہ گنجور شاہ بیہوش ہو گیا یہ غافل تو تھا ہی کچھ اندیشہ اسکو پہلے سے نہ تھا اور نہ ہوشیار رہتا یہ نہ جانتا تھا کہ یہ حکام ایسی دغا کریگا بس وزیر کور دماغ نے ایسا اسم سحر پڑھا کہ گنجور شاہ کو مطلق ہوش نہ رہا اسنے اسی عالم مین اپنے آقا کو اسیر کرکے قید سحر مین مسلسل کیا اور اسی وقت بروز سحر سمندر جادو کی خدمت مین پہونچا اور کہا کہ لیجئے مین اپنا کام کر چکا مین نے جو آپ سے وعدہ کیا تھا کہ مین آپکے مخالف کو گرفتار کر دونگا آپ اسے قتل کرکے طلسم گنجور کی سلطنت کیجئیگا اور آپکے ساتھ جو یہ بدسلوکی سے پیش آیا ہے اور توہین کے ساتھ آپکو نظر حقارت سے دیکھتا تھا اوسکا مواخذہ کیجئیگا اسکو بہت غرور ہو گیا تھا اور تکبر و نخوت و خود پسندی اسکے دماغ مین سمائی تھی اپنے سامنے یہ کسی کی حقیقت نہین سمجھتا تھا اپنے برابر والے شاہ و شہریار کو حقیر و ذلیل جانتا تھا مجکو یہ خود پسندی اسکی پسند نہ آئی اور رعایا بھی اسکے جبر و ظلم سے تنگ آ گئی تھی پس مین نے جو آپ سے قول و قرار کیا تھا اوسکو بجا لایا اب

اب آپکو اختیار ہے۔ سمندر شاہ گنجور شاہ کو قید سحر مین گرفتار دیکھکر بہت خوش ہوا حکم دیا کہ صبح کو اسے قتل کرنا اور زبان مین اوسکے سوزن دیدے اور اپنا سحر بھی اسپر کرکے اسیر کیا چوب بارگاہ سے باندھ دیا۔ صبح کو سمندر شاہ نے اپنا دربار آراستہ کیا سب ارکین سلطنت و مشیران اہبت اپنے اپنے منصب پر آکر حاضر ہوئے سمندر شاہ تخت پر آکر جلوہ فرما ہوا اسکے رفقا اور امرا سب حاضر ہین ہاتھ باندھے کھڑے ہوئے ہین اب گنجور شاہ کو اسنے طلب کیا اور سامنے اپنے بٹھاکر کہنا شروع کیا کہ تم نے ہمارے نامہ کا کچھ خیال نکیا اوسکا مزا دیکھ لیا تمہارا دماغ بلوہ کبر و نخوت سے معمور ہوگیا تھا کچھ امداد و اعانت ہماری نہ کی جاری درخواست کو بالکل نامنظور کیا ایسا ہمکو حقیر و ذلیل سمجھا یہ بات تمکو زیبا نہ تھی تم جو مسا و کندم فروش ہو ظاہر و باطن تمہارا یکسان نہین ہے تم اپنے کردار کی سزا پاؤگے نہا نخا نہ عدم کو چلے جاؤگے۔ سمندر روس وزیر کو خلعت فاخرہ مبلغ بہا عنایت ہوا اور کہنے لگا کہ تجکو اپنی سلطنت کا وزیر اعظم کرونگا کل اختیارات ملکی و مالی ما بدولت کی سرکار کے تمکو عطا کیئے جائینگے جو جو تحفہ جات اور عجائبات یہان کے ہون وہ پیش کرو اور قلم دوات گنجور شاہ کے سامنے رکھوا دیا کہ جو جو اپنی حسرتین ہون وہ بیان کرو گنجور شاہ نے اول یہ شعر لکھا۔

کیا ہے ذبح مجکو جسکی ڈی سفاک بدخو نے	ہزارون حسرتین بیٹھی رہین قاتل کے خنجر سے

اول تو ہے کون جو خبر کردے فتاح طلسم کو کہ مین بدل مسلمان ہوا اور کلمہ طیبہ پڑھا کر شاید آپ اسطرف تشریف لائین تو میرے اس خون ناحق کا بدلا سمندر جلو سے لیجائے۔ پس اسکے سوا کوئی تمنا نہین ہے کسواسطے کہ

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ بر ے	کسے زبیکسی ما نمی بر د خبر ے

یہ لکھکے قلم کو ہاتھ سے پھینکدیا اور مصروف دعا مین ہوا کہ اے کس بیکسان و اے فریادرس مظلومان مین تازہ مسلمان ہوا ہون صدق دل سے ایمان لایا ہون خدائے وحدہ لاشریک کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہون مجکو اس تہلکہ عظیم سے بچا اور اس آفت تازہ سے محفوظ رکھ۔

اے کارکشائے بستہ کاران	مقصود دہ امید واران		ہم ہستی صد نکات توہے
ہم ناظم کائنات توہے	ہے کعبہ و دیر مین ترا شور		موران ضعیف کو ترا زور
توہی ہے دوائے دردمندان	توہی ہے امید مستمندان		

مین بے گناہ مارا جاتا ہون مجھے اس ہلاکت سے جلد نجات دے۔

لیکن جانور اکھے سائیان مار نہ ساکے کوئے	بال نہ بیکا کرسکے گو دو جگ بیری ہوے

یہ تو مصروف دعا ہے اب دو گھڑی درویش باکمال القائے صحبت نشین کے بیان ہوتے ہین کہ انھون نے جو سر اوٹھایا تو صاحبقران سے کہا کہ ایک عاشق تازہ آپکا بادشاہ طلسم یعنی گنجور شاہ جس سے آپ کے بہت کام نکلین گے وہ خدا پرست ہوا ہے اور آپکے ساتھ جان نثاری کریگا اوسکے وزیر سمندر روس نے غلبہ کرکے اوسکو بزور سحر گرفتار کرلیا ہے دربار مین سمندر شاہ کے حاضر ہے سمندر شاہ کے ہاتھ سے قتل ہوا چاہتا ہے شہزادہ نے کہا کیونکر پہنچون اور کسطرح اسن گرفتار بلا کو ورطہ ہلاکت سے ساحل نجات پر لاؤن شاہ صاحب نے کہا مین اسکا انتظام کیئے دیتا ہون یہ کہکر ایک بازو بند یاقوت سرخ نکالا کہ جسپر حروف اسمائے الٰہی

کندہ تھے شاہزادہ بلند اقبال کو دیا اور ایک تعویذ بیرے کی ٹہنی پر کہ اوسپر بھی نقوش اسمائے الٰہی منقوش تھے مہر سپہر عیاری یعنی خضران بن عمر کو مرحمت کیا اور رسالح شہزادہ کے تن اقدس پر آراستہ کرکے ایک رومال دستی آپنے ہاتھ کا عنایت کیا اور کہا کہ بسم اللہ تشریف لیجائیے دیر نہ کیجیے خداوند عالم مظفر و منصور کرے بفتح و فیروزی واپس تشریف لائیے یا کہکر دو شیرون کو حکم دیا کہ اس شیر بیشہ شجاعت یعنی شہزادہ عالیجاہ عالیوقار کو مع خواجہ خضران نامدار کے بہت جلد برابر غار کے پہونچا دو خبردار تاخیر نہ کرو بہت تیز روی جاؤ اور شہزادہ بلند اقتدار سے فرمایا کہ جب وہ دونون برقین چمک کر غار سے نکلین تو اس رومال کو اوچھال دیجیے گا اور آپ بسم اللہ کہکے بیخوف و خطر غار مین کود پڑیے گا مع خواجہ عمر کے دل مین کچھ اندیشہ نہ ہوگا۔ خواجہ نے کہا کہ یا حضرت یہ بات تو آپنے بڑی مشکل بتائی یہ تو بڑی ٹھہری کھیر ہے مجھ سے تو یہ نہو سکے گا تو دین نہ کو دین شہزادہ کو دین مین کیون مفت مین اپنی جان دون کچھ تیری جان فالتو نہین ہے کہ دیدہ و دانستہ انکی چاہ مین اندھے کنوئین مین گر پڑون اور خواہ مخواہ اپنے تئین معرض ہلاکت مین ڈالون نا صاحب مجھ سے یہ ہرگز نہوگا کہ بیٹھے بٹھائے دہن اژدر مین گر پڑون جو رو لڑکے میرے رو رو کر اپنی جان دینگے اور جب کوئی سرپرست انکا نہوگا وہ تو بے موت مر جائینگے کیونکر اوقات بسری کرینگے۔ شاہ صاحب واللہ ہے کہ آپنے بھی اچھی ترکیب بتائی ہے کہ جسمین جان کے لالے پڑ جائین اور مین تو ایک ڈرپوک آدمی ہون غار کی صورت ہی دیکھکر میرا دم فنا ہو جائیگا کودنا تو درکنار فقط کودنے کا نام سنکے تو میرے ہوش گم ہو گئے حواس بجا نرہے پیر مرد نے مسکرا کر فرمایا کہ خواجہ کچھ ایسا ہی موقع ہے کچھ اندیشہ نکرو بال تک تمہارا بیکا نہوگا اور یہ عذر کا مقام نہین ہے ایسے موقع جان نثار ہو جو ایسے وقت مین عذر کرتے ہو خواجہ نے کہا کہ اچھا حاضر ہون جو ارشاد ہو بجا لاؤن۔ ع۔ راضی ہون مین اسی مین جسمین تری رضا ہو۔

بس فوراً ہی شاہزادہ عالیوقار خضران بن عمر نامدار کے شیرون کی پشت پر سوار ہو کر اس جانب کو روانہ ہوے طرفۃ العین مین برابر غار کے پہونچ گئے انکے پہونچتے ہی چمکے وہ برقین غار سے نکلین انھون نے رومال ہاتھ سے اوچھال دیا کہ وہ برقین اس رومال پر گر کے مثل بوسیدہ لوہے کی تلوارون کے ہوکر رومال پر بیجان معلوم ہوتا تھا کہ بے قبضہ کی تلوارین ہین جیسے کسی کے قبضہ مین تھین ہی نہین شہزادہ شیر پر سے اوتر کے قریب غار کے آیا اور بسم اللہ کہکے جھم سے غار مین کود پڑا مع خواجہ کے چشم زدن مین پاؤن آشنا زمین ہوئے آنکھ جو کھلی تو اپنے تئین ایک صحن بارگاہ مین پایا دیکھا کہ دربار آراستہ ہے بادشاہ تخت پر بیٹھا ہے وزیر و ارکان دولت سب دست بستہ حاضر ہین اور ایک شخص صحن بارگاہ مین طوق و زنجیر مین گرفتار بیٹھا ہے اور جلاد تیغہ آبدار ہاتھ مین لیئے ہوئے سر پر کھڑا ہے دو حکم مل چکے ہین تیسرے حکم دیر ہے کہ شہزادہ نے نعرہ کیا کہ باشید او کافران بجیبا وساحران بروفاکے گذارم کہ از دست من بدر رود ہوشیار باشید او قرمساقان منم صاحبقران بن صاحبقران بن صاحبقران یعنی بدیع الملک نوجوان ادھر نعرہ خضران کا ہوا کہ ؎

ابن عمر مین ہون میرا خضران نام ہے	عیار جو جہان مین ہے میرا غلام ہے

میرے بھلا کمال مین کسکو کلام ہے	رستم سے تیغ چھین لون یہ میرا کام ہے

تب یہ کہہ کے شہزادہ نور چشم ثابت قدم اپنے یار وفادار کافرون کی جانب بڑھا ہر چند ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا ناریل تیر بچھے سو یہ سون کے شہزادہ پر مارنا شروع کیے مگر بہ برکت بازو بند طلسمی کوئی حربہ کارگر نہوتا تھا شہزادہ برابر شمشیر زنی کر رہا تھا جس کے ہاتھ مارا اوسکے وہی کر دی کیے دم بھر مین ایک جماعت کثیر کو ہلاک کیا لاشہ پر لاشہ گرا دی اکیلے نے سیکڑون کے وارے نیارے کر دیے ادھر خواجہ جو بست کر کے جلاد کے ایک ہاتھ رسید کیا سر اسکا بھٹا سا کٹ کے دور جا پڑا پھر جلاد کو قتل کر کے بڑھے اور نکلا گنجور شاہ کی زبان سے نکال دیا گنجور شاہ نے قید کیطرف گھور کے دیکھا اور اُف جو کی تمام قید سحر دفع ہو گئی اور کہا کہ اے خواجہ تا زندہ ام بندہ ام مین صدق دل سے ایمان لاتا ہون اور خدا ے یکتا کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہون چونکہ ابھی شہزادہ عالیمقدار کے ساتھ مجھے بہت سے کام کرنا ہین اسوجہ سے مین بطیع اسلام ہوتا ہون اب یہان خوب گھمسان کی تلوار چل رہی ہے لاش پر لاش گر رہی ہے خواجہ بھی بیچ ہاتھ مین لیے ہوئے لڑ رہے ہین جس کے ایک کر ہاتھ مارا مثل ککڑی کے دو ٹکڑے کیا کبھی نیٹ کر جو بیچ مارتے ہین دس دس بیس بیس کے پاؤن قلم کر ڈالتے ہین کبھی گوبھن عیاری سے سیکڑون کا سر تراش دیتے ہین غرضکہ شاہزادہ و خواجہ غضب کی لڑائی لڑ رہے ہین کہ بارگاہ مین لاشون کے ڈھیر دم بھر مین لگ گئے صحن بارگاہ خون سے لالہ رنگ ہو گیا ہے۔ شاہزادہ کی تلوار کیا تھی گویا ملک الموت کا چرخہ تھا جسپر پڑی اُسنے پانی بھی نہ مانگا ایسا تلوار نے اپنے گھاٹ اوتارا کہ وہ بیچارہ پیاسا ہی سدھارا یہان تلوار سے کٹنے بازی کرنے لگا وہان جہنم پیٹ بھرنے لگا مالک خوشی خوشی ہاتھ بڑھاتا ہے دس دس بیس بیس کو پکڑ لاتا ہے اللہ رے شاہزادہ عالی وقار کی جنگ بڑے بڑے پہلوانان نامدار و ساحران غدار جان سے تنگ آ گئے تھے گوشون مین چھپتے پھرتے تھے فرمن ہستی کفار برق شمشیر خواجہ سے جلنے لگا ادھر شاہزادہ کا تیغ آبدار چلنے لگا اللہ رے زور و قوت شاہزادہ صاحب شوکت و صولت جسکو اوٹھا کر زمین پر پٹکا تڑپ کر مر گیا کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگ گئے خون کا دریا جاری ہوا نظم

ہوئی جنگ مغلوبہ وہ آشکار	کہ سب صحن خون سے ہوا لالہ زار	ہزارون اودھر کافر بدشعار
ادھر تین نامی جوان نامدار	مگر جبذا جنگ غازی دین	فلک کانپا تھرائی سب زمین
ہوا صحن مین خون کا دریا رواں	نظر آیا مثل حباب آسمان	وہ تیغ سرافشان کی اوسکی چمک
جھپکتی تھی ہر بار چشم فلک	جسے ہاتھ مارا وہ دو ہو گیا	غرور و تکبر فرد ہو گیا
کسی کا جدا تن سے سر ہو گیا	دوبارہ کوئی پر جگر ہو گیا	کسی کا کلائی سے پنجہ کٹا
کسی جسم کا سب شکنجہ کٹا	کسی کا بوشانہ سے ہاتھ اڑ گیا	لڑائی سے منھ پھیر کر مر گیا

لڑائی ہوئی ایسی گھمسان کی | پڑی دھوم ایک ایک کو جان کی

غرضکہ یہان تو اس زور شور سے تلوار چل رہی ہے کہ سند روس وزیر بد تدبیر نے دیکھا کہ گنجور شاہ قید سحر سے چھوٹ گیا یہ رہا ہو جانا بادشاہ اسلام کا دیکھکر اپنی نمک حرامی پر بہت نادم ہوا اور افسوس کرنے لگا کہ ہائے غضب سب تدبیرین اُلٹی ہو گئین کوئی

منصوبہ کار گر نہوا یہ گھبرایا کہ اب قضا کا سامنا ہے تصویر مرگ آنکھون کے نیچے پھر گئی مگر جی داری کر گیا
کر زمین پر گر کے بشکل بہری بنکر اوڑ کے چلا اور ادھر گنجور شاہ بھی باز بنکے چلا بلند پروازی کرتا ہوا
چلا جاتا تھا کہ قریب آسمان پہونچکر اوسکو گھیرا - لگا مقابلہ ہونے اور پر چلنے شعلے آگ کے دونون
کے پرون سے شرر افشان تھے آخر الامر گنجور شاہ بادشاہ طلسم ہے یہ گیدنی اوس سے کیا مقابلہ
کر سکتا تھا ایک مقام پر اوسنے زیر کر کے دبوچ لیا اور سر دھڑ پر سے کھینچکر پھینکدیا جسم دھڑ سے
نیچے گر پڑا آواز آئی کہ مارا جوان کشتی کہ نام من سمندر وس جادو بود افسوس مردیم و
جان دادیم بمطلب خود نہ رسیدیم + اوادھر تو وہ تمکو ام واصل جہنم ہوا ادھر اوس ہنگامہ گیر و دار مین
سمندر جادو کے بھی بہت سے لشکر مارے گئے تھے یہ گھبرا گیا اور اوسنے چاہا کہ بھاگ جاؤن مگر
اسکو بہت غیرت آئی اور خیال کرنے لگا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ مین اتنا بڑا ساحر
زبردست ایک متنفس غیر ساحر کے مقابلہ سے بھاگ جاؤن اس سے تو بہتر یہ ہے کہ لڑ بھڑ کر
اپنی جان دیدون یا غالب آکر اسکو مارلون یہ منصوبہ کر کے جھٹ پٹ یہ زمین پر گرا اور غلطک مار کر
اوور دان کی شکل بنکے شاہزادے کیطرف جھپٹا شاہزادہ نے وہی تیغہ خونچکان اسکو
آتے ہوے دیکھکر لگایا کہ اسکے دو پر کاٹے ہوئے شور و غل پیدا ہوا کہ مارا جوان کشتی کہ نام
من سمندر جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم بمطلب خود نہ رسیدیم - جسقدر رفیق
وجان نثار اسکے تھے جب اونھون نے دیکھا کہ بادشاہ ہمارا مارا گیا بس انکی آنکھون مین خون
اوتر آیا حق نمک ادا کرنے لگے تلوارین پکڑ کے لڑنے لگے پہلوانون نے نعرہ کیا بڑھ بڑھ
کے للکارا اسیکڑون تلوارین کھچ گئین ابر سیاہ گروہ کفار مین برقین چمکنے لگین تلوار چلنے لگی جنگ
مغلوبہ ہوگئی شاہزادہ تیغہ شرر بار کھینچے ہوئے مثل شیر غضبناک غول مین گھس گئے
قتل کرنا شروع کیا جس کے ہاتھ مارا دو ٹکڑے کر دیا تھوڑے عرصہ مین ان کافرون کی لاشون
سے صحن بارگاہ کو بھر دیا - دریائے خون طغیانی پر تھا سر مثل حباب تیرتے پھرتے تھے کشتی
حیات طوفان مین تھی ملک الموت حیران کھڑے تھے کہ کس کس کی روح قبض کرون
کس کی روح قبض کر چکتے تھے کہ بیس اور مر کر گرتے تھے بازار گرم تھا جانون کی خرید و فروخت
ہو رہی تھی غرضکہ تھوڑی دیر مین وہ سب نابکار بھی تیغ غضب شاہزادہ عالی وقار
سے مارے گئے اس ہنگامہ گیر و دار مین سب رفیق وجان نثار سمندر جادو کے واصل
جہنم ہوے جو کم درجہ کے لوگ تھے تاب مقابلہ نہ لاسکے بھاگ کھڑے ہوئے فرار کو قرار
پر اختیار کیا روتے پیٹتے سر پر خاک اوڑاتے چلتا دھندا کیا جسکا جدہر سینگ سمایا وہ ادھر
اپنی جان بچا کر چلدیا شاہزادہ نے بھی بھاگتون کا تعاقب نہ کیا اپنے مقام پر ٹھہر گئے - گنجور
شاہ آیا اور شاہزادہ کے بلا گردان ہوا زور و قوت جرأت و شوکت کی تعریف کرنے
لگا کہ سبحان اللہ کیا آپ نے شمشیر زنی کی ہے کہ مریخ فلک بھی دیکھکر تھرا گیا خنجر ہاتھ سے
گر پڑا جلاد فلک کانون پر ہاتھ رکھکے کانپنے لگا عقرب نیش زنی اپنی بھول گیا نقشہ
خوف و دہشت آنکھون کے نیچے پھر گیا زحل برج حمل مین چھپ گیا عطارد نے قلم روک لیا
بہت بڑا گھمسان پڑا مگر تھوڑے ہی عرصہ مین آپ نے سبکو تہ تیغ کیا مطلع صاف کر دیا
صحن بارگاہ کو نجاست کفر و ضلالت سے پاک کر دیا - غرضکہ بہت کچھ صفت و ثنا شاہزادہ کی

قربان پر لایا صدقے قربان ہوکر صحن بارگاہ کی صفائی مین مصروف ہوا لاستون کو اُن کفایہ کے بھنکوانا
شروع کیا تھوڑے عرصہ مین میدان بارگاہ کو لاشون سے پاک وصاف کرادیا بعدازان شاہزادہ
کی خدمت مین ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ حضور تخت پر رونق افروز ہون یہ تاج و تخت آپ کو
مبارک ہو اپنے قدم مبارک سے تخت کو زینت دیجئے بارگاہ شاہی کو اپنے نور جمال سے روشن
ومنور فرمایئے صاحبقران نے فرمایا کہ مہارا تاج و تخت تمکو مبارک ہو ہم تاج بخش ہین تاج گیر
نہین ہین تو شوق سے تخت پر بیٹھو اور انتظام اپنی سلطنت کا کرو یہ تسلیم بجا لاکر تخت پر بیٹھا
اور دنگل جواہر نگار شاہزادہ کے لیئے بچھایا گیا شاہزادہ اوسپر جلوہ گر ہوا کرسی زرین خواجہ
کے لیئے منگوائی گئی اوسپر اونکو متمکن کیا۔ گنجور شاہ نے عرض کیا کہ حضور میرے جان بخش ہین۔
آپ ہی کے بدولت میری جان بچی ورنہ اُسنے تو میرا کام ہی تمام کردیا تھا اگر حضور تشریف نہ لاتے
تو کسیطرح غلام اس ورطہ ہلاکت سے نجات نہ پاتا حضور ہی کی قدمون کی برکت سے
میری جان بری ہوئی کہانتک حضور کا شکریہ ادا کرون اگر تمام عمر آپکی غلامی کرون اور اپنی جان
بھی حضور کے قدمون پر نثار کردون تب بھی حضور کی ذرہ نوازی کا شکریہ بجا نہین لاسکتا۔
اب غلام عجائبات اور تحفہ جلت طلسم خدمت مین حاضر کرتا ہے حضور اونکو اپنے پاس رکھین
کہ وقت پر وہ کام دینگے اور کمترین کے نزدیک اس طلسم کا توڑنا اچھا نہین ہے آپ حکم دین
تو یہ طلسم اپنی حالت پر بدستور قائم رہے اور شکست کرنیکا اختیار حضور کو ہر وقت حاصل ہے
یہ غلام جان نثاری کے لیئے خدمت مین حاضر ہے مگر زبانی ایک بہت بڑے زبردست کاہن
کے جسکا نام سموم کاہن ہے کہ علم کہانت مین اوسکا مثل ونظیر نہ تھا اور فن پیشین گوئی مین
کوئی اوسکی ہمسری نہین کرسکتا تھا اسکی زبانی مین نے سُنا ہے کہ آپ کے خاندان سے
اس طلسم مین ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ نام اوس شہزادہ کا شہریار مطیع یوش ہوگا وہ اس
طلسم کو فتح کرے گا بانیان طلسم نے شکست اس طلسم کی اوسی شہزادہ عالیمقدار کی ذات پر موقوف
رکھی ہے ابھی عمر طلسم تمام نہین ہوئی ہے اُسی کاہن نے کہ نہایت سِن رسیدہ اور جہاندیدہ
تھا یہ بھی بیان کیا تھا کہ وہ شاہزادہ عالیوقار بہت شوکت وصولت حاصل کریگا ہمت و
جرأت شجاعت وتہور مین کوئی اوسکا ہمسر نہوگا بڑے بڑے گردن کشون کو زیر کریگا کوئی
اوسکا مقابلہ نہ کرسکیگا وہی اس طلسم کا فتاح ہوگا آئندہ حضور کو اختیار ہے۔ شاہزادے
نے فرمایا کہ بہت مناسب ہے ہر کام اپنے وقت پر موقوف ہے کُلُّ اَمْرٍ مُرْتَہِنٌ بِاَوْقَاتِہَا۔
یہ فرماکر گنجور شاہ سے کہا کہ قیدیان طلسم کہان ہین گنجور شاہ نے اپنے ملازمون سے کہا کہ
قیدیان طلسم کو حاضر کرو چنانچہ قیدیان طلسم پیش ہوئے شاہزادہ نے سب کو رہا کیا
اور کفین مقیدان طلسم مین صندران دُر در گوش بھی تھا دکھا بنا ہوا شاہزادہ نے اوسکو
اپنے حضور مین طلب کرکے استفسار حال کیا اوس نے سب کیفیت اپنی بیان کی برات کا
اس صحرائے طلسمی مین پہونچنا اور ہرن کا پیدا ہونا اپنا اُسکے تعاقب مین گھوڑا ڈالنا ہرن کا غار
مین پہونچکر غائب ہوجانا اپنا غار پر پہونچنا برقون کا چمکنا اور اپنا بھی غائب ہوجانا سب حال
شاہزادہ کے حضور مین عرض کیا شاہزادہ نے کمال شفقت ومہربانی فرمائی اور صندران
کو خلعت سے سرفراز کیا یہ خدا پرست ہوا اسکو ہمراہ لیکر خدمت مین القائے صحرا نشین کے

چلے مع گنجور شاہ کے راہ مین آکر جو برات پڑی ہوئی تھی وہان پہونچے شاہزادہ نے صدران دُرِ دُر کوش سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ بھائی عروس تیری نہایت مشتاق ہے اور تیری ماں تیرے انتظار مین اپنا حال تباہ کیے پڑی ہے برائی سب تیرے فراق مین نالان و گریان ہین تو جا اور اپنی ماں کے چشم انتظار کو اپنے دیدار سے روشن و منور کر اور اپنے وصل سے عروس کو شادکام کر غرضکہ صدران کے پہونچنے سے اہل برات نہایت خوش ہوئے اور شہزادہ کے کمال شکرگذار ہوے صدران کی ماں ہزارون دعائین شاہزادہ کو دیتی تھی اور کہتی تھی کہ حضور کی بدولت اور آپکے جوتیون کے صدقے مین یہ ستمرسیدہ اپنی مراد کو پہونچی فرزند میرا مجھ سے اگر ملا حضور نے مجکو زندہ کر لیا ورنہ اسی غم مین ہلاک ہوجاتی فرزند میرا آپکا دیرینہ غلام ہے اور ہم سب حضور کے دعاگو و شکرگزار ہین حضور کی اس بندہ نوازی کا شکریہ اگر تمام عمر ادا کرین تو کم نہین کہ اُس سے عہدہ برا ہو سکین - الحاصل صدران دُر دُر کوش نے عرض کیا کہ مین حضور کے قدم چھوڑ کر کہان جاؤنگا سب کو رخصت کر کے آپکی غلامی مین حاضر رہونگا آپ کی رکاب سعادت انتساب سے علیحدہ نہونگا شاہزادہ نے فرمایا کہ یہ مناسب نہین ہے برات اپنی لے جا کر عروس کو اپنے وصل سے شادکام کر پھر جب جی چاہے چلے آنا صدران نے عرض کیا کہ بہت خوب فی الحال مین حضور سے رخصت ہوتا ہون مگر مین اپنے ملک کو اسلام آباد کر کے اور کل فوج اور اپنے عزیزون بلکہ کل خاندان کو تلقین دین اسلام کر کے اور سب کو مسلمان کر کے کس مقام پر حاضر ہون فرمایا کہ بیابان نہ طاق پر ملاقات ہوگی یہ تو اپنے ملک کو روانہ ہوا اور سب کو اسلام آباد کر کے دس ہزار فوج لیکر جانب نہ طاق چلا ہے اسے اب راہ مین چھوڑیے حال صاحبقران کا سماعت فرمائیے کہ یہ بعد رخصت کرنے صدران دُر دُر کوش کے درویش صحرانشین کی خدمت مین حاضر ہوے ملاقات سے مشرف ہوے اور کمال شکرگذاری ظاہر فرمائی اور بہت کچھ تعریف و توصیف کر کے عرض کیا کہ آپ کے انفاس متبرکہ کی برکت سے مین اپنے مقصد پر کامیاب ہوا اور طلسم گنجورۂ سلیمانی میرے تابع حکم ہوا مین اب یہ چاہتا ہون کہ لشکر لیکر بیابان نہ طاق مین پہونچون اور آپ وقتاً فوقتاً میری مدد فرماتے رہین تو نہایت مناسب ہوگا مین آپکا کمال شکرگذار ہونگا بعد ازان یہ بھی تمنا رکھتا ہون کہ اپنے جد و آبا سے ملون اور خانہ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہون شاہ صاحب نے اقرار کیا انشاء اللہ اگر حیات مستعار باقی ہے اور زندگی نے وفا کی تو ضرور وقتاً فوقتاً آپ کی امداد کے لیے پہونچونگا اور حتی الامکان آپکی اعانت کرونگا پھر گنجور شاہ صاحبقران کو اپنے ہمراہ طلسم مین لایا اور شیطرح برقین چمکنے لگین رومال شاہ صاحب کا شاہزادہ کے پاس تھا اُسکی برکت سے یہ داخل طلسم ہوے گنجور شاہ خدمت مین حاضر ہے اسنے سرانجام دعوت کا کیا ہے اور عرض کرتا ہے کہ حضور نے غلام کو سرفراز فرمایا اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس ملک کو روشن و منور فرمایا اب غلام کی یہہ تمنا ہے کہ جو نان و نمک غلام حاضر کرے اسکو حضور رادنوش فرماوین تو کمال کوتہ افزائی غلام کی ہوگی ہمچشمون مین سرخروئی حاصل ہوگی موجب غلام کے فخر و مباہات کا ہوگا - ؎

ز قدر و شوکت سلطان نگشت چیز کم	ذالتفات مہمان سرائے دہقانے
کلاہ گوشہ دہقان بآفتاب رسید	کہ سایہ بر سرش انداخت چتر سلطانے

شاہزادہ والا تبار کی عمر دراز ہو اوج پر ستارۂ اقبال ہوا اس ذرہ بیمقدار غلام جان نثار کی دعوت قبول فرمائے خادم جدید کی آبرو بڑھائیے غرضکہ شاہزادۂ جم مرتبت انجم شکوہ نے گنجور شاہ کی دعوت قبول فرمائی اسنے بہت جلد دعوت کا اہتمام کیا کارپردازون کو حکم دیا کہ بہت عمدگی کے ساتھ شاہزادہ کی دعوت کا انصرام کرو چنانچہ منتظمان سلیقہ شعار نے دعوت کا بندوبست شروع کیا زیر قصر سامنے شمال کو یہ ایک بارہ دری سنگ مرمر کی بہت پر تکلف بنی ہوئی تھی اوسمین چھت پر دے تامی و زربفت کے لگے ہوے اسکی آگے ایک سایبان زرتار جھالرین مقیش کی باسلک ہاے مروارید آویزان اس بارہ دری کو دعوت کے لیے آراستہ کیا صدہا جھاڑ بلورین شمعین مومی و کافوری انمین چڑھی ہوئی کنول دیوارگیریان سورج مکھیان قد آدم شیشہ تصاویر شاہان پیشین اور اکثر شاہزادون کی لگی ہوئین بہت معقول طیاری سے اس بارہ دری کو سجا اور بہت تکلیف سے ہر چیز کو قرینہ سے لگا یا عطر دان پاندان چنگیز بوگھے منقل اگر سوز عود و سوز عنبر سوز وغیرہ ظروف طلائی و نقرئی و مرصع کار جا بجا رکھے گئے خادم و خدمتگار پوشاکین نفیس پہنے ہوے سرگرم کار و بار دعوت تھے غرضکہ شام کو شاہزادہ عالی وقار کو نہایت تجمل شاہانہ کے ساتھ اس بارہ دری مین شام سے روشنی ہو رہی تھی بڑے بڑے قالین رومی و ایرانی بچھے ہوئے تھے ہر درجہ بارہ دری کا فرش فروش و شیشہ آلات سے رشک نگارخانہ چین ہو رہا تھا شاہزادہ کے سامنے کئی صندوقچہ جواہرات کے لاکر پیش کیے۔ بہت سے طائفے ارباب نشاط کے طلب کر کے صحبت تاج گانے کی قرار دی طبلون پر تھاپ پڑی ہارمونیا سارنگی کا بائین کی کمک آسمان کو جانے لگی قانون بین ارباب چنگ مرچنگ سرود و ستار دف دائرہ الغوزہ جلترنگ وغیرہ باجے بجنے لگے ساقیان مہر طلعت بہ صورت جام و صراحی زمردین لیے حاضر ہوے دور مے ناب یاقوت رنگ کا چلنے لگا آواز ہو شاباش و نوشا نوش کی بلند ہوئی بعد اسکے جو نازنینان خورشید جمال زہرہ خصال حاضر تھین روبرو شاہزادہ عالی وقار کے ناچنے اور گانے لگین انمیں سے ایک نازنین مہ جبین نے یہ غزل گانا شروع کی۔ غزل

عشق بازی کا مرے چرچا رہا	مر کے بھی اس طرح مین زندہ رہا	ہون وہ لاغر مین گیا صحرا مین سب
ہمسری پر خار سے اتبھا رہا	دیکھکر چشم سیاہ یار کو	حال کیا اے نرگس شہلا رہا
اے پری پیکر ترے سر کی قسم	ترے گیسو کا مجھے سودا رہا	میکدے مین بعد میرے روز سب
چشم پرنم ساغر مہتاب رہا	بیٹھکے جب پوچھا کہ ہوگا کل آج	ہنسکے بولے وعدۂ فردا رہا
سب حجاب اوٹھے وصال یار مین	بیحجابی کا فقط پردا رہا	آہ بھی عاجز رہی فرقت کی شب

مجھ سے نالان خود میرا نالا رہا	ہجر جانان مین یہ ہر دم علیل	اے ہنر دو دن نہ مین اچھا رہا

جسوقت یہ غزل نازنین مذکور نے روبروے شہزادہ عالیوقار وصاحبان بزم بصد ناز وادا گائی سامعین سنکے بہت محظوظ ہوئے خصوصًا خواجہ صاحب نہایت مسرور ہوئے اسوجہ سے کہ انکو علم موسیقی مین مہارت کامل ہے اور لحن داؤدی انکو خداوند کریم نے عنایت فرمایا ہے زیادہ لطف حاصل ہوا ازبسکہ اس نازنین کو انعام مین ملامطربہ مذکور انعام وافر پاکر اور غزلین عاشقانہ گانے لگی اور دلہاے اہل بزم خوش کرنے لگی علاوہ نازنینان مذکور کے چند طائفے مردانہ بھی محفل مین آکر حاضر ہوے یعنی کشمیری بھانڈ جو نقلین نہایت مضحک کرتے ہین اور کیسا ہی انسان ملول وغمگین ہو اوسکو ہنسا دیتے ہین انمین سے ایک بھانڈ حسین لمسن خوشگلو مع اپنے ہمراہیون کے روبروے شہزادہ عالیوقار حاضر ہوکر بصد ادب تسلیم بجالایا اور بعد ناچنے گانے کے اسکے ہمراہیون نے نقلین مضحک کرنی شروع کی جنکے سنکنے سے اہل محفل کے مارے ہنسی کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے ہر شخص ہنستے ہنستے بیتاب ہوا جاتا تھا شہزادہ بھی بیساختہ منہ پر رومال رکھ کے ہنسنے لگا نہایت محظوظ ہوا ازبسکہ اُن بھانڈون کو مرحمت ہوا القصہ دوپہر رات تک یہی جلسہ رقص وسرود منعقد رہا جب زلف لیلائے شب تابکمر پہونچی اور جلسہ رقص وسرود برخاست ہوا گنجور شاہ حاضر ہوا اور دست بستہ عرض کیا کہ حضور خاصہ حاضر ہے کچھ اولوشس فرمادیجیے بجونان ونمک حاضر ہے وہ قبول ہو غلام کو سعادت دارین حصول ہو غرضکہ گنجور شاہ شہزادہ کو نعمت خانہ کے ایوان وسیع مین لایا یہان کاربردازان سلیقہ شعار وبکاولان انتخاب روزگار نے دسترخوان نہایت عمدگی سے چنا تھا ہمہ نعمت دنیا کی اوس دسترخوان پر حاضر تھی اغذیہ ایسی ایسی پرتکلف لطیف وخوش ذائقہ بحکم گنجور شاہ خاصہ پزان شاہی نے طیار کی تھین کہ جو کوئی چند لقمے اس غذاے لطیف کے تناول کرے روح اوسکی خوش ہوجائے غذاے شیرین ایسی تحفہ تھی کہ اگر شیرین بھی اوس غذاے شیرین کو کھالی یقین ہے کہ نام اپنا شیرین نہ رکھتی کیونکہ وہ غذاے شیرین اس درجہ شیرین تھی کہ لب ہاے حسینان جہان کبھی اس غذاے شیرین سے آشنا ہوکر شیرین مشہور ہوگئے تھے اور طعام نمکین ایسا مزہ دار تھا کہ نمک چہرہ معشوقان اس غذاے نمکین سے شرمندہ ہوتا تھا کیونکہ اس غذاے نمکین کے روبرو نمک چہرہ محبوبان دہر بالکل پھیکا تھا اقسام غذاے خاصگی کی کیا تعریف کیجاے جو شے تھی نایاب اور نہایت خوش ذائقہ تھی جسکی بو باس سے دماغ جان معطر ہوا جاتا تھا ذائقہ خود مزا اڑھاتا تھا اقسام ماکولات لذیذ کی اگر تفصیل کیجاے تو صفحہ قرطاس ملو ہوجاے تب بھی نہ تحریر ہوسکے۔ خلاصہ یہ کہ کوئی شے از قسم طعام ودیگر اشیا مثل مربہ جات وپکوان وشیرینی وغیرہ ایسی نہ تھی جو اس دسترخوان پر بکثرت موجود نہو۔ جب شہزادہ یہان رونق افزا ہوا عجب سامان ملاحظہ فرمایا کہ فرشی جھاڑ آراستہ ہین مردنگیان جھاڑ پے قندیلین بیشمار روشن ہین دالانون مین مخمل زرد کاشانی کا فرش بچھا ہے

اور مقام صدر پر ایک مسند پر زرد زربفت کا تکیہ لگا ہے اور ایک بہت بڑا دسترخوان نہایت سلیقہ سے بچھا ہوا ہے اور سب الوان و اقسام کے کھانے چنے ہوئے ہین جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ شہزادہ نے مسند پر جلوس فرمایا طلائی سلفچی آفتابہ آیا ہاتھ دھوکر خاصہ نوش فرمانے لگے خادم رومال ہلانے لگا خواجہ بھی شریک طعام ہین ہر چیز کی تعریف کرتے جاتے ہین مگر یہان کا سامان اور ظروف طلائی و نقرئی و مرصع کا رجواہر نگار دیکھکر انکے منھ مین پانی بھرا آتا ہے خیال کرتے ہین کہ اگر یہ سامان سب مجکو مل جاتا تو یہان کا فرش و شیشہ آلات وغیرہ سب ذنبیل مین رکھ لیتا کسی دعوت یا محفل مین کام آتا۔ شہزادہ خاصہ نوش فرما رہا ہے اور طلسم کی باتین گنجور شاہ سے پوچھتا جاتا ہے اور یہ اوسکو بالتفصیل بتاتا ہے الحاصل شہزادہ نے خاصہ نوش جان فرمایا گنجور شاہ کی تمیز داری و سلیقہ شعاری کی تعریف فرماتے رہے اسنے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ غلام کی کیا اصل و حقیقت ہی اور یہ نان و نمک تو حضور کے ملازمون کے بھی لایق نہین ہے یہ سب حضور کی بندہ نوازی ہے کہ حضور نے کمترین کی عزت افزائی فرمائی غرضکہ بعد فراغت طعام شہزادہ عالی مقام برآمدہ مین تشریف لائے وہان کرسیان بچھی ہوئی تھین فرش و فروش شیشہ و آلات سے تمام برآمدہ سجا ہوا تھا روشنی شمعہائے موی و کافوری کی اسقدر تھی کہ سارا درجہ نور سے معمور ہو رہا تھا خادم و خدمتگار ہر کام و کاروبار اپنے کامون سے ہوشیار ہاتھ باندھے ہوئے حاضر تھے۔ شہزادہ کرسی جواہر نگار پر آکر جلوہ گر ہوا سامنے آتشبازی گڑی ہوئی تھی گنجور شاہ نے اسکے چھوڑنے کا حکم دیا لگی آتشبازی چھوٹنے پہلے قلعہ داغا گیا زمین و آسمان کرۂ نور ہوا لوگون کی صدا سے شور نشور کہوا مہتابیان جو چھوٹین چاند کے منھ پہ ہوائیان اڑنے لگین انار کے پھولون پر فلک نے ستارون کا گنج نثار کیا پنکھون اور پٹارون نے پھولون کا انبار کیا ہتھ پھول مین عجب گلکاری تھی جسپر مہتابی بادبہاری بھی سرد آتشبازی مہر و چراغان کا رنگ دیتا تھا چرخیون کا تماشا دیکھکر چرخ گردان چکر مین آیا نسرین چھٹی تھی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ لڑیان سہرے کی آویزان ہین۔ آتشبازی کے چاند سورج نے ایسا لطف دکھایا کہ شمس و قمر کا چہرہ فق ہو گیا آتشبازون نے وہ عمدہ رنگین آتشبازی چلائی تھی اپنی کاریگری دکھائی تھی کہ جسنے دیکھی تعریف کی۔ جب شہزادہ عالم آتشبازی کا تماشہ ملاحظہ فرما چکے کھڑے ہو گئے گنجور شاہ حاضر ہوا عرض کیا کہ رات تین پہر سے تجاوز کر چکی ہے اب حضور استراحت فرمائین ورنہ طبع مبارک خدانخواستہ کسلمند ہو جائیگی یہ کہکے خوابگاہ کے قصر مین لے گیا دیکھا کہ وہ بھی خوب آراستہ ہے ہلکی ہلکی روشنی ہے سفید گاؤ تکیہ لگا ہوا مسند بچھی ہوئی ایک سمت کئی چھپر کھٹ سونے کے آراستہ ایک جانب چاندی کی مسہریان و پلنگڑیان سونے کے لگی ہوئی اور اوپر سفید چادرین کھنچی ہوئی اور قیمتی لگے ہوئے گلبوٹے دیباحریر کے پڑے ہوئے ہیں ایک چھپر کھٹ پر شہزادہ نے آرام فرمایا خدمتگار چپتی کرنے کو بیٹھ گیا باریدار حاضر ہوئے پلنگ کے پہرے چوکی کا انتظام ہو گیا خواجہ صاحب نے بھی ایک پلنگڑی پر آرام کیا گنجور شاہ بھی سلام کر کے رخصت ہوا اپنے مقام پر

یہ بھی آرام پذیر ہوا جبکہ عابد شب زندہ دار ماہ نے اپنا بوریا بدھنا سنبھالا اور تسبیح خوان ثوابت و سیارے نے تسبیح ہزار دانۂ نجوم و کواکب کو رکھکر اپنا مصلے اوٹھایا سجادہ نشین چرخ چہارم نے چشمۂ مشرق سے وضو کرکے بہر طاعت ضیا بخش عالم سجادۂ نور کا بچھایا شہزادہ عالم بھی خواب راحت سے بیدار ہوئے وضو کے لیئے پانی طلب کیا خادم آفتابہ و طشت لیکر حاضر ہوا وضو کرکے فریضۂ سحری ادا کیا اور دو وظائف سے فارغ ہوئے اتنے مین گنجور شاہ بھی خدمت مین حاضر ہوا آداب بجالایا اور عرض کیا کہ حضور صبح کا وقت ہے نسیم سحری چل رہی ہے غنچۂ دل ہوا خواہان شگفتہ ہو رہے ہین عجب سہانا وقت ہے حضور بھی کلکشت خانۂ باغ سے طبع معلے کو شگفتہ فرمائین تو حسینان چمن کے تخل مراد حضور کے خیر مقدم مین نرگس وار چشم در انتظار رہین بالیدہ ہوکر نہال ہوجائین نبس یہ عرض کرکے شہزادہ کو دوسرے قصر فلک شکوہ مین لاکر بٹھایا جو فرش ملوکانہ اور مسند شاہانہ سے آراستہ و پیراستہ تھا اسباب عیش و راحت مہیا شیشہ آلات سجا ہوا تھا جس کے نیچے یا تمین باغ نہایت سرسبز و شاداب لگا ہوا تھا عجب باغ دلکشا فرحت افزا تھا کہ اگر اوسکی صفت رقم ہو تو پہلے شاخ طوبےٰ قلم ہو۔ فیض باد بہاری سے وہ گلزار گلستان نمونہ فردوس برین تھا نہایت دلکش و دلنشین تھا۔ ؎

عجب باغ تھا رشک بینا سواد	اگر دیکھے رضوان تو ہو شاد شاد
کرے یاد جنت کی کم ایک بار	کہ دیکھی نہین خلد مین یہ بہار

چمن بندی معقول طور سے کی تھی روشین درست نہرین لطیف پیڑون پر سرخی یاقوت احمر کی کٹی تھی درخت پر بہار مہندی کی ٹٹیان اور تاک انگور آراستہ پانی نہر کا ہر خیابان مین روان چشمہ ہر ایک مثل قلب صافی دلان۔ ہر شجر پر طیران خوش نوا کا ہجوم آمد فصل بہار کی دھوم بلبل کا شور قمری نغمہ زن جوش پر بہار گلشن ہر سمت گلہاے رنگارنگ غیرت دہ نگارخانۂ ارژنگ + سچ تو یہ ہے۔ نظم

سبز سبز جیسے ہر روش پر بچھی	لعل و یاقوت کی کٹی سرخی	روشون پر ستارہ بکھرے تھے	
زردون کیطرح وہ چمکتے تھے	جو شجر تھا پھلا تھا پھولا تھا	رشک جنت جو کہیئے تو ہے بجا	
تھے جواہر کے جس جگہ اشجار	لائق دید تھی وہان کی بہار	صحن گلشن تھا آسمان کا جواب	
پھول سب غیرت گل مہتاب	چہچہے بلبلون کے تھے ہر سو	قمریون کی وہ سرو پر کو کو	
کہین کوئل شجر پہ کوکتی تھی	کہین رہا تھا پپیہا پی پی		

شہزادہ بارہ دری مین آکر مسند پر بیٹھا سرداران گنجور گرد و پیش باادب تمام بیٹھے گنجور شاہ نے حکم دیا ناچ ہونے لگا ساقی زیبا طلعت قبول صورت پیمانۂ جواہر آگین مین شراب ارغوانی بھر کالے کے لگے ساقیان مہوش پیمانۂ مشراب سرخوش یعنی جام و صبوحی لیکر مجلس افروز اس محفل خلد مشاکل کے تھے اور مغنی بصد طرب نغمۂ دلکش سناتے تھے گنجور شاہ ہر سمت سرگرم اہتمام تھا اشیاء ضروری اہل انجمن کے لیئے حاضر کرتا تھا وہ صبح کا سہانا وقت وہ نور کا تڑکا نسیم وصبا کا فرفر چلنا خوش گلوون کی سریلی آواز کا گونجنا عجب لطف دے رہا تھا اہل محفل مصروف و کمر دست تھے ہر تان پر روتین کھڑے ہوتے تھے از انجملہ ایک نازنین مہ جبین نے بھیرون کی دھن مین یہ غزل

گانا شروع کی۔ غزل

ہٹ نہ کر دست جنون اب کیا ہی پیرہن کے پاس
دھجیان ہوکر گریبان آیگا دامن کے پاس

خود بخود گردن کھنچی جاتی ہے کچھ کھلتا نہین
سحر ہے افسون ہے کیا ہی خنجر رہزن کے پاس

خاک تو پہنچیگی اور کر دامن گل تک کبھی
بلبل بیکس کو گلچین دق نہ کر گلشن کے پاس

آتش سوز جنون کی شعلہ افشانی نہ پوچھ
آتے آتے طوق گشتہ ہوگیا گردن کے پاس

مرکے بھی خالی نہوگا پہلوے تربت مرا
بیکسی رویا کریگی بیٹھکر مدفن کے پاس

رشک آتا ہے کہ ہم خلوت ہون موسیٰ آپ سے
اور ہم دیدار کو ترسا کرین ایمن کے پاس

روز سنتے ہین مسی مالیدہ لب سے کم نہین
دیکھ لین تمکو بٹھاکر ایک دن سوسن کے پاس

دید کی فرصت نگاہ شوق کو ملتی نہین
جھانکتا ہے کون شوخ برق دشمن روزن کے پاس

حسن کی گرمی سے پانی پانی ہوکر بہگیا
آئینہ آیا جب اسکے عارض روشن کے پاس

بے غرض کی دوستی جنتی ہے ناداری مین کب
رشتہ لپٹا ہے نہو ہر چند کچھ سوزن کے پاس

عالم بالا بھی چورون سے نہین ہے بیخطر
جاگتا ہے آہ تا بان رات بھر خرمن کے پاس

دوستون کا قحط ہے تسکین دل کے واسطے
بیٹھتے اوٹھتے ہین جاکر دو گھڑی دشمن کے پاس

حسن روز افزون کا پردہ پردہ کرسکتا نہین
نور چھپتا ہی جب آتے ہو تم چلمن کے پاس

کیا یہ تسلیم اپنا گریبی سر مارا
دھوپ مین دنگو لین گے رانکو گلخن کے پاس

تاج کا سامان بندھا ہے اور جام گردش مین آیا ہے انعام کنیز ارباب نشاط کو مل رہا ہے وہ بھی خوب جی توڑ کے گا رہی تھین شہزادہ بھی نہایت مسرور بیٹھا ہوا تھا خواجہ بھی تعریف کر رہے ہین کہ اتنے مین گنجور شاہ نے خواجہ کیطرف مخاطب ہوکر عرض کیا کہ خواجہ سلامت آپکے گانے کی نہایت تعریف سنی ہے تمام اراکین طلسم آپکے نہایت مشتاق ہین اگر از راہ عنایت کچھ شوق فرمائیے تو خالی از لطف نہوگا آپکو خداوند کریم نے بحر داؤدی عطا فرمایا ہی آپکا مثل نہین ہے آپکو فن موسیقی مین دستگاہ کامل حاصل ہے ہم لوگون کو آپکے سننے کا از حد اشتیاق ہے غرضکہ گنجور شاہ نے از حد اصرار کیا اور بہت بجد ہوا منتین کرنے لگا خواجہ کا دل بھی بھر بھرا رہا تھا اور یہ بھی خیال تھا کہ شاید کچھ دو چار کوڑیون کی بہنی ہوجائے ابھی تک تمکو کچھ ملا بھی نہین ہے یقین ہے کہ گنجور شاہ خوش ہوکر بہت کچھ دیگا لشکر مین جب یہان سے جائینگے تو لوگ پوچھین گے کہ کہو کیا خواجہ طلسم گنجور سے لائے بہئی تم تو بہت کچھ لائے ہوگے دامن آرزو مالا مال ہوگیا ہوگا کاہے کو ہمکو بتاؤ گے کیا ہم کچھ لین گے ہم تو خوش ہونے والے ہین اون لوگون کا تو یہ خیال ہوگا اور بہت کچھ بھابین گے اور یہان ایک نغمہ داؤدی سے بھی واجد شاہد نہین بہت بڑا نقصان ہوا صبح بارگاہ مین جو معرکہ ہوا تھا اس ٹکڑ و ہنگامہ مین ہیرے کی انگوٹھیان اور بہت سا جواہر بیش قیمت جاتا رہا کسی نے یہ بھی نہ پوچھا کہ خواجہ تمہارا نقصان ہوا اور وہ مال میرا بھی نہ تھا ایک سوداگر نے بیچنے کو دیا تھا کچھ کمیشن مجکو بھی مل جاتا اب اسکو کیا جواب دونگا وہ جانیگا کہ خواجہ نقرہ کرتے ہین اگر اوسکو قیمت مال کی نہ دونگا تو میرے اعتبار مین فرق آئیگا پھر کوئی مجکو کاہے کو ہزارون روپیے کا دیگا بس خواجہ ایسے ایسے خیالات اپنے دل مین کر رہے ہین بظاہر گنجور شاہ سے انھون نے عذر کیا کہ طبیعت میری بہت فکرمند ہے اسوجہ سے کچھ دل نہ لگیگا گنجور شاہ نے پوچھا کہ خواجہ کیا فکر ہے انھون نے کہا کہ مین اپنے

کیا حال اپنی فکر کا بیان کرون بہت بڑا نقصان میرا اس معرکہ مین ہوگیا اوسکی وجہ سے دل میرا قابو مین نہین اُسنے کہا آخر بتایئے تو سہی کیا نقصان آپکا ہوا انھون نے وہی انگوٹھیون کا جاتا رہنا اور کچھ اشیا رجواہرات بیش قیمت کا تلف ہوجانا بیان کیا اور کہا کہ اسی فکر و اندیشہ مین ہون کہ صاحب مال کو کیا جواب دونگا اور سب تقریر مذکورہ بیان کی گنجور شاہ نے کہا کہ آپ کچھ فکر و تردد نہ کیجئے جو کچھ آپکا نقصان ہوا ہے سب آپکو ملجائیگا خواجہ نے کہا کہ آپنے میرے دل خوش کرنے کو کہدیا مجکو کیونکر اسکا یقین آوے اندھا جب پیائے جب دو آنکھین پائے گنجور شاہ نے کہا آپ خلاف سمجھتے ہین خواجہ نے کہا نہین آپ بڑے فیاض و عالی ہمت ہین آپکے نزدیک کیا اصل ہے غرضکہ خواجہ نے اسکو خوب باڑھ پر رکھا اور ایسی تعریفین کین کہ اسکو روپیہ منگاتے ہی بن پڑا فوراً اسنے اپنے اہلکارون سے کہا کہ دس ہزار روپیہ لاکر خواجہ کے پیشکش کرو چنانچہ دس توڑے اِنکے سامنے مگوا کر رکھدیئے خواجہ نے روپیہ تو نذر زنبیل کیا اور اپنی ذہنت ہوندی زنبیل سے نکالی اُسکی قفلیان درست کرکے بجانا شروع کی پہلے یہ شعر فارسی کا گایا ؎

آفتہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام	بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو دیگر ہے

اسکو کئی مرتبہ بتا بتاکے گایا کہ تمام اہل محفل وجد کرنے ہر ایک پر محویت کا عالم تاری ہوا جسکو دیکھو سکتے مین بیٹھا ہوا ہے نقش بدیوار ہوگیا ہے شہزادہ نے فرمایا کہ خواجہ کوئی اور غزل گاؤ تو جلسہ برخاست کیا جائے گنجور شاہ کا یہ حال ہے کہ ششدر رہکر رہا ہے آنکھون سے دریائے اشک جاری ہے سکوت کے عالم مین بیٹھا ہے تھوڑی دیر کے بعد اسکو ہوش آیا نہایت تعریف اسنے کی اور کل اہل محفل خواجہ کی صفت و ثنا کرنے لگے گنجور نے کہا کہ ہان خواجہ صاحب کوئی غزل شروع کیجئے دل بیچین ہو رہا ہے چنانچہ خواجہ نے یہ غزل گانا شروع کی غزل۔

بہار آئی ہے ساقی ہاتھ مین لے شیشہ مل کو	لب بینا سے سن لین مست ترے شور بلبل کو
پھنسائیگا بلا مین کیا کسی عنبر دیدہ بلبل کو	لگاتا ہے جو تو اے باغبان گلشن مین سنبل کو
نہ تو نے لی خبر مرتا ہے عاشق رنج فرقت سے	کبھی تو آکے دیکھ اُس کشتہ تیغ تغافل کو
گنہگار آج قاتل بحر الفت سے اتر جائین	اگر اس گھاٹ پر تو کھینچدے تلوار کے پل کو
بہار آجائے یارب باغ سے جلدی خزان جائے	دل مشتاق بلبل دیکھے زوے شاہد گل کو
بہار آئی ہے اُلفت سے پھر اب سرشار ہوجائے	صبا منقار بلبل سے لگادے ساغر مل کو
یقین آتا نہین معشوق کو جو اپنی الفت کا	گواہی مین دھرے دیکھنا ہم شاہد گل کو
نیا کھٹکا رہا ہر روز اوسے فصل بہار مین	نظر آیا کبھی گلچین کبھی صیاد بلبل کو
چمن مین آج بلبل امتحان ہے تیرے رونیکا	جبھی جانین کہ اشکون سے بھادی اشک گل کو
نظر آنے لگے مارسیہ گلشن مین لہراتے	جو بل دیدے کے چھوڑا خیال اس گلرخ کی کاکل کو
ترقی حسن کی ہو دمبدم عاشق زیادہ ہون	خدا افزون کرے اے بت ترے جاہ و جمال کو
چمن پر خار ہین ایسا خزان مین انقلاب آیا	کہ شب کو عندلیبین دیکھتی ہین شمع کے گل کو
خدا جو مجکو دیتا ہے اسی پر شکر کرتا ہون	جہان مین اپنا توشہ جانتا ہون مین توکل کو

جہان مین اسقدر جو قیس کی وحشت کا شہرہ ہے	وہ دیوانہ ہوا سنکر میری زنجیر کے غل کو
چمن کی سیر کو یہ کونسا بیخوار آیا تھا	کہ توڑا جس نے غنچہ کے سبو گہ ساغر گل کو
سزا ہین پی کے کیون گاتے نہین بیخوار یہ کیا ہے	مگر روز سنتے آتے ہین شیشے کی تسلسل کو
ہوا ناحق یہ ایک دن آگ گلشن مین لگا بیخود	غضب بھڑکا رہی ہے آہ بلبل آتش گل کو

خواجہ نے جونہی غزل بچن داؤدی گائی تمام محفل محو ہوگئی ہر ایک پر عالم سکتہ طاری ہوا تمام حاضرین و حاضرات مبہوت ہو گئے عرصہ تک رنگ محفل بدلا رہا جب سکوت ہوا تو خواجہ کو بہت کچھ زر و جواہر انعام مین دا خواجہ نے سب زر و زیور خلعت وغیرہ اوٹھا کر نذر زنبیل کیا اب خواجہ کے بعد کون گا سکتا تھا کسکا رنگ جم سکتا تھا جلسہ برخاست ہوا شہزادہ اٹھا بعد فراغت اکل و شرب تھوڑی دیر آرام فرمایا سہ پہر کیوقت شہزادہ بعد نماز ظہر بارہدری مین بیٹھا سب گنجور شاہ کے ارکان دولت بھی دست بستہ حاضر ہین اور خود گنجور شاہ بھی مودب سامنے شہزادہ کے بیٹھا ہے شاہزادہ بدیع الملک نے گنجور شاہ کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ بھئی گنجور شاہ اب تمہاری خوشی ہوچکی دعوت سے بھی فراغت ہوگئی اب چلو شاہ صاحب صحرانشین سے بھی رخصت ہوآئین پھر اپنے لشکر کیطرف جائین ایک روز وہان قیام کرکے نہ طاق کا رستہ لین گنجور شاہ نے عرض کیا بہت مناسب ہے مین اسکا انتظام کرتا ہون یہ کہکے حکم دیا کہ کشتیان حاضر کرو چنانچہ کشتیان تحفہ جات طلسمی کی پیشکش ہونے لگین ازانجملہ ایک کشتی مین گلدستہ تھا اور ایک کشتی مین تیغہ و سپر اور ایک کشتی مین ایک نقاب تھی گنجور شاہ نے عرض کیا کہ حضور یہ تیغہ حفظ جان ایوان تاجدار کیواسطے ہے اور نقاب اسواسطے ہے کہ طلسم ہولناک ہو کیوان کا بنایا ہوا ہے اوسمین شکلین ایسی ہیبت ناک اور ڈراونی ہین کہ جہان اونکو نے نعرہ کیا اور سامنے آئے انسان کا زہرہ آب ہوگیا اور گلدستہ کا حال غلام جب نہ طاق مین حاضر ہوگا تب حضور مین عرض کریگا چنانچہ شاہزادہ بدیع الملک نے اُن اشیا کو لے لیا اور گنجور شاہ کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ تو بیان کرو کیا جب وہ شاہزادہ پیدا ہوگا تو تم طلسم مین ہوگے یا نہین یہ آنکھون مین آنسو بھرلایا اور آبدیدہ ہوکر عرض کیا کہ غلام اوسوقت مین نہوگا کچھ اور ہی سامان ہوگا۔ ؎

رہے گی غنچہ مین رنگت نہ گل مین بو باقی	یہ سب مٹنگے تجھی پر رہیگا تو باقی

حضور ہر کمالے را زوالے ۔ باغ دہر مین کوئی گل ایسا نہین ہے جسکو صرصر خزان سے صدمہ نہ پہنچے اور اس چرخ ستم شعار کے انقلاب سے کوئی ایسا نہین ہے کہ بیمار اغ نہو۔ بڑی بڑی سلطنتین کہ جنکا کوئی ہمسر نہ تھا اس زمانہ کے انقلاب سے چند عرصہ مین نیست و نابود ہوگئین کہ جنکے خاندان مین بھی کوئی نام لیوا پانی دیوا نہین رہا ایک طریقہ پر تو اسکی روش رہتی ہے نہین سچ کہا ہے کہ ؎

کسی کی ایک طرح پر بسر ہوئی نہ نہین	عروج شمس بھی دیکھا تو دوپہر دیکھا

گردون دون کی جفاکاری اور زمانہ غدار کی مکاری سے یہ سلسلہ ایک طرز پر قایم نہین رہ سکتا۔ ؎

ہیک گردش چشم نیلوفری قافلہ باد بہاری کا روان ہوجائیگا	نہ نادر بجہا ماند نہ نادر شہی ایک دن یہ باغ یہ مال خزان ہوجائیگا

اُسی کاہن پیرانہ سال یعنی شمیم کاہن کی زبانی لین نے سنا جو کہ یہان کافرون کی عملداری ہوئی اور ظلم و جور حد سے زیادہ ہوگا دیکھیے ابھی کل کی بات ہے کہ سندروس میرے وزیر نے از راہ مکر و حیلہ چاہا تھا کہ مجکو ہلاک کرکے آپ حکومت اس ملک کی کرون سمندر کا تو فقط بہانہ ہی تھا وہ تو خداوند کریم کو یہ ہی حکومت دکھانا تھی اسوجہ سے غیب سے یہ سامان ہوگیا کہ آپ کے قدمون کی برکت سے مین زندہ رہا ہوگیا ورنہ اُس کور نمک نے تو کام ہی تمام کردیا تھا پس اسیطرح اسوقت مین بھی کافرون کا دور دورہ ہوگا اور مین یا تو اسیر ہونگا یا دنیا ہی مین نہونگا جب زمانہ طلسم کفر و ضلالت سے بھر جائیگا اور یہ طلسم بھی تمام ہوجائیگی اوسوقت مین شہریار مرصع پوش پیدا ہوگا اور اس طلسم کو فتح کرکے اسلام آباد کریگا معابد کفار منہدم ہوکر مساجد کی بنا پڑیگی ہر طرف اسلام کا ڈنکا بجیگا حضور ایسا کچھ کاہن زبردست کی پیشین گوئی سے معلوم ہوا ہے شہزادہ نے فرمایا بیشک قضا و قدر نے ہر کام کو اپنے وقت پر محدود رکھا ہے اب گنجور شاہ نے حکم دیا کہ تخت طلسمی حاضر کرو فوراً تخت حاضر کیا گیا گنجور شاہ شہزادہ اور خواجہ خضران کو ساتھ تخت سحر پر بٹھا کر شاہ صاحب کے پاس آیا ملاقات ہوئی شہزادۂ عالیوقار نے شاہ صاحب سے عرض کیا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون اور اپنے لشکر مین ہوکر اور لشکر کو ہمراہ لیکر جانب طلسم نہ طاق روانہ ہونگا آپ سے امیدوار ہون کہ مجکو فراموش نہ فرمائینگے اور وقتاً فوقتاً میری امداد کو اعانت فرمائیے گا کہ قدم در و نشان رد بلا ہے یہ کہکر اوٹھ کھڑے ہوئے اور سلام رخصت کیا شاہ صاحب نے فرمایا فی امان اللہ حافظ حقیقی کے سپرد کیا اور کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ حیات مستعار باقی ہے تو ضرور آپکی مدد کرونگا اچھا سدھارئے خدا حافظ و ناصر ہے اور گنجور شاہ سے فرمایا کہ تمہین آپکو لشکر مین پہونچادو کہ وہ سب جان نثار آپکے قدوم میمنت لزوم کے از حد مشتاق ہین اور سب چشم انتظار مین اُسی صحرا مین پڑے ہوئے انکی راہ دیکھ رہے ہین گنجور شاہ نے کہا بہت خوب پس شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو مع خواجہ عمر ثالث کے تخت پر بٹھا کے جانب صحرا روانہ ہوا - ادھر کا حال سنیے کہ جب اہل لشکر خیمہ وغیرہ برپا کرچکے سب اپنے اپنے مقام پر فروکش ہوئے سردار شاہزادہ کا انتظار کرنے لگے جب بہت عرصہ ہوا اور شہزادہ شکار سے واپس نہین آیا سردارون نے اور بادشاہ عالیجاہ نے عیارون کو تلاش کے لیئے روانہ کیا غرضکہ عیار چند سردارون کو ہمراہ لیکر اُسطرف چلے کہ جدھر کو شہزادہ روانہ ہوا تھا جبکہ اُنکے ہمراہ صحرا کے قریب پہونچے دیکھا کہ کئی ہرن شکار کیئے ہوئے پڑے ہین سردارون نے کہا کہ یہ ہرن ہمارے آقا کے شکار کیئے ہین ہم خیال کرتے ہین کہ جس ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالا تھا اوسی کے تعاقب مین گھوڑا ڈالے ہوئے کسی سمت چلے گئے ہین پس عیار سردارون کو ہمراہ لیئے ہوئے نشان قدم راہوار دیکھتے چلے جاتے ہین اور تلاش شہزادی مین مصروف ہین کہ دیکھا سامنے سے ایک تخت بردے ہوا اوڑتا ہوا چلا آتا ہے تین آدمی اوسپر بیٹھے ہین آتے آتے اُس تخت نے زمین کی جانب میل کیا اب آہستہ آہستہ وہ تخت زمین پر اُس مقام مین آیا کہ جہان پر لشکر مقیم تھا بس تخت ٹھہر گیا شہزادہ عالم مع خواجہ خضران و گنجور شاہ کے تخت سے اُترے سردار جو تلاش نکلے تھے پہلے اونھون نے دیکھا کہ بفضلہ تعالیٰ شہزادہ مع

خواجہ خضران بن عمرو کے مع الخیر لشکر مین پہنچا ہرکارے بادشاہ کی خدمت مین روانہ کیے کہ شاہزادہ مع الخیر لشکر مین داخل ہوا چنانچہ ہرکارون نے بادشاہ کی خدمت مین یہ مژدۂ جان فزا عرض کیا بادشاہ جمجاہ یہ خبر سنکے بہت مسرور ہوئے تمام سردارون اور اہل لشکر نے خوش ہوکر سجدۂ شکر بدرگاہ قادر مطلق ادا کیا ہر طرف خوشی کے شادیانے بجنے لگے ہر شخص جو غم والم مفارقت شاہزادۂ عالیجاہ مین مصروف تھا اب وہ مسرور ہوکر خوشیان کرنے لگا۔ سردارون نے عرض کیا کہ حضور کی مفارقت مین ہم لوگون نے بڑے رنج وصدمے سہے اور آپکو بہت تلاش کیا بلکہ ہر روز اسی تلاش و سرگردانی مین مصروف رہتے تھے دن بھر چہار طرف سب تلاش کرتے پھرتے تھے جب کہین اپنے یوسف گم گشتہ کی خبر نہ ملتی تھی تو رات کو مغموم ودل کبیدہ خیمون مین آکر منھ لپیٹ کر پڑ رہتے تھے رات بھر گریہ وزاری اختر شماری مین گذر جاتی تھی کھانے پینے تک کا کسی کو ہوش نہ تھا ادھر صبح ہوئی ادھر نماز صبح پڑھکر پھر سب چل نکلے اور تلاش مین مصروف ہوئے یہی شغل ہم لوگون کا تھا آتے عرصہ مین سب سردار وافسران فوج آکر حاضر ہوئے اور اپنے آقا کو دیکھکر گھوڑون سے اوتر پڑے اور بکمال ادب اونھون نے بھی دست بستہ اسی قسم کے سب حالات عرض کیے اور کہا کہ خداوند کریم نے اپنا بڑا فضل شامل حال کیا کہ حضور کے دیدار فائض الانوار سے مشرف فرمایا سردارون نے شاہزادہ کو گھوڑے پر سوار کیا اور سب ہمراہ رکاب چلے اب شاہزادہ عالم یہ باتین کرتے ہوئے فرودگاہ پر تشریف لائے سب سردار اور خواجہ عمر ثالث و گنجور شاہ یہ سب ہمراہ رکاب ہین غرضکہ شاہزادہ فلک وقار گھوڑے سے اتر کر داخل بارگاہ ہوا سردار بھی سب دست بستہ حاضر ہین بکمال ادب سب حال استفسار کر رہے ہین کہ حضور کہان تشریف لے گئے تھے شاہزادہ نے تمام حال بیان کیا اپنا برائے شکار صحرا مین جانا اور آہو سیہ ہرن کا ظاہر ہونا اس خیال سے کہ اسکو زندہ گرفتار کرون گھوڑے کو بسرعت تمام ہرن کے تعاقب مین مہمیز کرنا اور دوپہر تک سرگردان رہنا آخر تیر سے شکار کرنا تیر کا اوچھا پڑنا ہرن کا تڑپ کر نکلجانا اور غائب ہونا یہ سب حال بیان کیا شب کو اسی مقام پر قیام کرنا صبح کو ایک جانب روانہ ہونا راہ بھول کر صحرائے ہولناک ودشت پر خار مین پہونچنا گھوڑے کا فوت ہوجانا پیادہ پا رہ جانا نصیب ہونا پھر تشریف لانا خضر طریقت کا اور انکا رہنمائی کرنا پھر ملاقات درویش فرشتہ خصال القائے کوہ نشین سے انکا تبرکات عطا فرمانا جنکی وجہ سے طلسم گنجور کا سلیمانی مین پہونچنا۔ حال نمکحرامی سندروس وزیر گنجور اور گرفتار کرلینا گنجور کو پھر مارا جانا سندروس کا زیر و زبر و سمندر جادو کا اور ہنگامۂ عظیم برپا کرنا ساحران غدار کا پھر سب کو قتل و قمع کرنا اور رہا کرنا گنجور شاہ کو قید سحر سندروس سے۔ گنجور شاہ کا مطیع اسلام ہونا اور چند تحفہ جات طلسمی کا پیش کرنا اور اظہار دینا سب بیان کیا چونکہ دن تمام ہوچکا تھا رات ہوگئی شاہزادہ نے خاصہ طلب فرمایا اور خاصہ نوش فرماکر خوابگاہ مین آرام فرمایا گنجور شاہ کے لیے بھی خیمہ علیحدہ ہوگیا وہ اوسمین مقیم ہوا سب سامان معیشت وہان مہیا کردیا گیا الحاصل وہ شب شاہزادہ نے اوسی مقام پر بسر کی جب سفیدۂ سحری آسمان پر نمایان ہوا شاہزادہ بیدار ہوا خادم نے پانی حاضر کیا وضو کرکے نماز سحر ادا فرمائی بعد فریضہ سحری سب سردار حاضر ہونا شروع ہوئے دربار آراستہ ہوا گنجور شاہ بھی اپنے خیمہ سے برآمد ہوکر حاضر خدمت ہوا آداب بجالایا اور عرض کیا کہ غلام

اب رخصت ہوکر اپنے طلسم کو روانہ ہوتا ہے اجازت کا خواستگار رہے وہان پہونچکر فوج و لشکر کو اپنے مرتب کرکے اور سب انتظام کامل کرکے غلام نہ طاق پر شرف قدمبوسی حاصل کریگا شہزادہ نے فرمایا کہ اچھا خدا حافظ و ناصر ہے چنانچہ گنجور شاہ اپنے تخت طلسمی پر سوار ہوکر اپنے طلسم کو روانہ ہوا اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا - بعد جانے گنجور شاہ کے شہزادہ عالی تبار یعنی صاحبقران فلک اقتدار نے جبزیل بن عادی کو طلب فرمایا اور حکم دیا کہ اتالہ بارگاہ سلیمانی کا لیکر جانب نہ طاق روانہ ہو ہم بھی عقب سے آتے ہین مع کل لشکر کے جب سرحد طلسم پر پہونچنا تو مقام معقول دیکھکر کہ وہان کل لشکر فروکش ہوجائے اور آب و گیاہ وغیرہ کسی بات کی تکلیف نہو خیمے وغیرہ نصب کرانا اور فرمایا کہ کل پیش خیمہ وغیرہ لیکر روانہ ہوجانا جبزیل نے عرض کیا بہت خوب اور باہر آکر انتظام روانگی سامان سفر مین مصروف ہوا - اسکے بعد شاہزادہ نے سب اہل دربار و سرداروں اور عزیزون سے فرمایا کہ آپ لوگ بھی بندوبست سفر کرین خواجہ سے فرمایا کہ تم لشکر مین منادی کرادو کہ اہل لشکر اسباب سفر سے طیار ہوکر آمادۂ سفر ہون خواجہ نے عرض کیا کہ بہت خوب اب شاہزادہ نے خواجہ حشام کیطرف دیکھکر فرمایا کہ آپ زائچہ کرین کہ مین کسدن بہان سے طرف نہ طاق کے کوچ کرون مع کل لشکر و بادشاہ اسلام کے بس خواجہ نے اسی وقت زائچہ کرکے عرض کیا کہ پرسون بروز دوشنبہ کہ یہ دن برائے سفر نیک ہی اور تاریخ بھی اچھی ہے بوقت صبح یہان سے حضور بدولت و اقبال باجاہ و جلال طرف نہ طاق کے بہ حشم و خدم کوچ فرمائین تو بہتر ہوگا شہزادہ نے فرمایا کہ بہت مناسب ہے یہ فرماکر خواجہ خضران بن عمر سے فرمایا کہ کل لشکر کو آگاہ کردو کہ وہ پرسون بوقت سحر تیار و آمادۂ سفر رہین ہم پرسون ہمجو حسب احکام خواجہ حشام یہان سے کوچ کرینگے اور یہی کلمہ شہزادہ نے سب سرداروں سے بھی فرمایا بس دوسرے دن جبزیل حسب الحکم شاہزادۂ عالی جاہ اثالہ بارگاہ فلک اشتباہ کا مع پیش خیمہ و سراپردۂ شاہی و صندوقہائے خزانہ وغیرہ و دیگر بارگاہون اور خیمون کے شترون ہاتھیون ارابون پر بارکراکے روانہ ہوئے چنانچہ انکے بعد سرداروں کے خیمے اور افسران فوج کے خیمہ دیرے اسپکین راوتیان قلندریان بیجوبے وغیرہ یہ سب بھی بار ہوکر روانہ ہوئے چنانچہ یہ سب لوگ کہ بجائے خود ایک چھوٹا سا لشکر ہے قطع منازل کرتے چلے جاتے ہین - جب جبزیل پیش خیمہ بارگاہ سلیمانی کا لیکر روانہ ہوگیا اسکے بعد شاہزادہ نے سب کو رخصت کیا وہ دن گذرا شب آئی شب بھی بسر ہوئی دوسرے دن بوقت سحر کل لشکر ساحران و غیر ساحران مسلح و مکمل ہوکر میدان مین صف بستہ تھا کہ صاحبقران و بادشاہ تشریف فرما ہون تو کوچ ہو کہ اتنے مین سواری بادشاہ کی مثل باد بہاری کے میدان مین آئے صاحبقران و بادشاہ نے کل اہل لشکر کو دیکھا ایک ایک سردار کو حکم دیا کہ تم اپنا لشکر لیکر روانہ ہو بس یہ طریقہ مقرر کیا کہ ایک سردار ساحر اور ایک غیر ساحر اسی طور سے کل سرداران صاحبقران طرف نہ طاق کے صاحبقران سے رخصت ہوکر چلے - انکے بعد عزیزون کی نوبت آئی انکے ہمراہ بھی ہر ایک کی لشکر کثیر تھا اور ایک ایک سردار ساحر مع لشکر ساحران کے تھا اس خیال سے کہ تاکہ سرحد طلسم پر یہ ساحر پہونچا دے بس جب سب عزیز و سردار روانہ ہوچکے اب صاحبقران مع بادشاہ و کل سپاہ ساحران کے روانہ ہوئے طبل سکندری پر چوب پڑنی نقارہ سفری گڑگڑایا صدائے بلند ہوئی جو خیمے وغیرہ رہگئے

تھے وہ عقب لشکر ارابون پر بار تھے بس بادشاہ اسلام بصد احتشام نوبت و نقارے بجتے ہوئے
نشان لشکر لہراتے ہوئے بڑی شان و شوکت سے طرف طلسم نہ طاق کے عازم ہوئے

ورود لشکر فیروزی اثر صاحبقران زمان یعنی بدیع الملک نوجوان کا ایک صحرائے پر بہار دشت لالہ زار مین۔ صاحبقران کا اُس صحرائے فرحت افزا کو پسند فرما کر اُسی مقام پر دو چار روز کے لیے لشکر کو حکم قیام دینا خیمون و بارگاہون کا اُسی صحرا مین برپا ہونا۔ صاحبقران کا سیر صحرا مین مصروف ہونا۔ حسب اتفاق ایک روز سرکشان شاہ حاکم صحرائے سرکشان دہر کا اپنی دادرسی کے لیے خدمت مین صاحبقران کے حاضر ہونا اور اپنی سرگذشت عرض کرنا۔ صاحبقران والاشان کا سرکشان شاہ کو اپنے لشکر مین مقیم کرنا اور بہت دلاسا و تشفی اوسکی کر کے دادرسی کا وعدہ فرمانا۔ اور رخصت کرنا خواجہ خضران و دیگر عیارون کو واسطے گرفتاری انزروت جادو کے اور خواجہ کا عیاری کر کے لانا انزروت کو مع اسکے چند سردارون کے صاحبقران والاشان کے حضور مین۔ قتل ہونا انزروت کا بسبب نہ قبول کرنے اسلام کے اور بعد قتل انزروت اُسکے گلوئے بریدہ سے ایک دھوان پیدا ہونا جسکی تیزی سے نابینا ہو جانا صاحبقران و بادشاہ اسلام اور جملہ سردارون کا۔ پھر کچھ حال سماوات تاجدار حاکم شہر حیاتیہ و وہبیات مردار خوار و آفات مردار خوار وغیرہ کا اور روانہ ہونا آفات مردار خوار

بہمن ہی سہراب جنگ آزمودہ و بہرام فیل سوار و عفریت دیو صورت گرزن سردار ان سمادات کے بجانب لشکر صاحبقران و دیگر حالات متعلق داستان ہذا۔ ساقی نامہ

پلا ساقیا پھول سی وہ شراب — کہ جس جام گل مین ہو بوئے گلاب — بہار آئی بلبل کے ہین تجھے
سنا شیشہ مے کے تو قہقہے — اُسی مے کی ہی ساقیا اب تلاش — نہ کانٹا لگے جس سے نہ ہو خراش
وہ گرنگ مے آج ساقی ملے — کہ جس سے مرا غنچہ دل کھلے — بہار آئی ہے گلشن مین ہے شور
شگفتہ ہین گل رقص کرتے ہین مور — چکور ایکطرف زمزمہ ساز ہین — کہین بلبلین نغمہ پرداز ہین
کہین رند کرتے ہین بدمستیان — کہین طائرون کی مگر گشتیان — اثر باغ عالم مین تازہ بہار

اڑھائی ہے یہ نگہبان یہ ہزار

غزل

خزان مین سیر چمن کو جو وہ نگار آئے — ہرے درخت ہون پھر موسم بہار آئے
شفیق و ہمدم و مونس بھی کوئی پاس نہین — شب فراق مین کیونکر مجھے قرار آئے
یقین تو ہے کہ پھولا سماؤن تربت مین — جو بہر فاتحہ وہ گل مزار آئے
خزان مین بلبل نالان کا ہے یہی نالہ — چمن مین جلد الٰہی نہین بہار آئے
ضرور پھول چڑھانا مزار بلبل پر — خزان کے بعد جو اے باغبان بہار آئے
وہ نغمہ سنج ہون ہرگز کبھی جمیگا نہ رنگ — چھک کے سامنے بلبل اگر ہزار آئے
شگفتہ کہن گلشن داستان — معطر کنند این گل بیخزان

نغمہ سرایان گلزار رنگین بیانی و زمزمہ سرایان چمن خوش الحانی گلہائے مضامین رنگا رنگ کو بہ شادابی طبع موزون گوناگون صفحہ سبزہ زار مصفا پر یون معطر کرتے ہین کہ جب حدیقہ سردار مومنان و مسلمانان و نونہال گلشن صاحبقران یعنی بدیع الملک نوجوان طے مراحل و قطع منازل فرماتے ہوئے مع لشکر نصرت اثر کے قریب سرحد صحرائے طلسم نہ طاق کے پہونچے یہان ملازمان سمندر جو پڑے تھے وہ خبر سمندر کے مرنے کی سنکر متفرق ہو کر بھاگ گئے شاہزادہ داخل ہوا تو کسی حریف کو نہ پایا مگر ایک صحرائے پر بہار رشک گلزار ہین انکا گذر ہوا جسمین چار و نظرت سبز و پیدا مثل فرش مخمل کے اس صحرا مین ہزارون درخت لالہ و بیلا و چمیلی کے نئے نئے اشجار میوہ دار و پر اثمار سے وہ صحرا ملو تھا گل خودرو اپنی بہار دکھا رہے تھے چشمے آب شفاف و خوشگوار کے موجزن تھے صحرا نہ تھا نمونہ بہشت عنبر سرشت تھا طایران خوش الحان شاخہائے اشجار پر بیٹھے ہوئے حمد الٰہی مین زمزمہ سرا ہو رہے تھے ہر طرف طاؤسان خنیاگر کی رقاصی سے عجب لطف تھا زمانہ بہار کا تھا ہر طرف صحرا کا جوبن ابھار پر تھا درخت مثل معشوقان مست و طناز کے لباس سرسبز پہنے ہوئے جھوم رہے تھے

طائران صحرا و درندگان دشت بسبب بہار کے مست ہو رہے تھے اشجار مین نئی نئی کونپلین نکلی ہوئین تھین بلبلین مست پھر رہی تھین فاختہ الگ مست تھی قمری کی الگ کوئی پپیہا الگ پی پی کا شور کر رہا تھا کوئل ہر طرف کوک رہی تھی چونکہ زمانہ بہار تھا ہر ایک مست بادۂ بہار تھا یہ منجملہ جو شاہزادہ کو نظر آیا ہوا سے عیسیٰ دم مسیح نفس کے جو جھونکے آنے لگے دل کو فرحت قلب کو راحت ملی بسبب تری و خنکی و سبزی صحرا و لطافت آب و ہوا کے تازگی حاصل ہوئی آنکھون مین تراوت ہوئی بس شاہزادہ بہ بھی مع سرداروں کے اس صحرا کا عالم دیکھکر وجد طاری ہوا صنعت باغبان قضا و قدر دیکھکر تعریف خداوند کریم کرنے لگا چونکہ ہر طرف گلہائے قدرتی کھلے تھے وہ صحرا خداوند کریم کی قدرت کا نمونہ تھا صنعت کارساز حقیقی اس صحرا سے ہویدا تھی اور شان خلاقی اس صحرا کے گلہائے رنگارنگ و میوہ ہائے بوقلمون سے پیدا تھی ہر شجر میوہ ہائے گوناگون سے مملو تھا کثرت اثمار سے شاخین زمین کو چوم رہی تھین یا یہ کہئے کہ زاہدان سبز بخت سر بسجود ہین فیض خالق کون و مکان و حاکم زمین و زمان جاری تھا اس صحرائے پر بہار و دلکشا و فرحت افزا کا خود باغبان قضا و قدر مالی تھا بس اس صحرا کو دیکھکر شاہزادہ کی زبان پہ شعر جاری ہوا ؎

این سبزہ و این صحرا بوئے ز جنون دارد		دیوانگی دستی امبوقت شگون دارد	

اور بھی یہ شعر پڑھتا تھا۔

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار		ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار	

واہ کیا صحرا ہے اور کیا خوب سبزہ ہے بالکل نمونہ بہشت نزہت سرشت ہے دو چار روز ہم بھی صحرا مین قیام کرینگے مقام مناسب و عمدہ دیکھکر خیمہ وغیرہ نصب کرو یہ حکم دیا تھا کہ اوسیوقت اہلکاران شاہی نے خیمے و بارگاہین برپا کیے کچھ بازار آراستہ ہو گئے لشکر اترا سب نے تمرین کھولین اپنے اپنے بستر لگائے کیونکہ کئی دن کے تھکے ماندے بھی تھے سب اترے شاہزادہ مع سرداروں کے مرکب سے اتر کے داخل بارگاہ فلک اشتباہ ہوا۔ ایک رونکا ذکر ہے کہ شاہزادہ عالیجاہ بارگاہ سلیمانی مین رونق افروز ہین دربار آراستہ ہے سب سردار اپنے اپنے درجون اور کرسیون پر بیٹھے ہین پردے بارگاہ کے اٹھوا دیئے ہین سیر صحرا فرما رہے ہین دیکھا کہ صحرائے سبزہ زار دشت پر بہار نہایت فرحت افزا ہے جسکی دید سے روح گو بالیدگی قلب کو تازگی ہوتی ہے تمام صحرا نہایت نزہت آگین نمونہ بہشت برین ہے۔ ؎

ابر تحمل کی شان جیسے طوبیٰ		سبزے سے تھا دشت چرخ خضرا	

سرو و شمشاد پر قمری و فاختہ کی فریاد تھی بلبل کی زبان پر گل کی شکایت حد سے زیادہ تھی ؎

سنبل مین تھا طرز دولب		سنبل مین تھا جلوہ کواکب	
مانند شفق و پھول رنگین		تھا رشک نجوم نطف نسرین	

کنوئین جا بجا پختہ بنے جنکی چاہ مین بازل دیوانی ہشیار ڈالو ڈول پھرلے پیڑیان جگت کی ایسی تحفہ ڈالمور کے تاک ہو آنکھین جھانک لے توشہ مانے ہر طرف نہرین اور چشمے جاری لب گرداگرد پر انکے گلکاری درخت صحرائی گلدار بیلا موتا نسرین و نسترن جوہی شبو چنبیلی نرگس یاسمن کسی جگہ لالہ کوہی کے پیالے یاقوت رنگ کسی طرف گل فرنگ کہین درختان بارور اینٹھی میٹھی خوشبو کہین سنبل بازلف پریشان کہین سوسن سوزبان سے باغبان قدرت کا مدح خوان ہر گنجہ مین باد بہاری

مستانہ وار لڑکھڑاتی پھولون کے بھولنے سے اترانی۔ ؎

ہر خیابان مین دور رکی ہے تسنیم	لیے کاندھے پہ اپنے بار شمیم
بلکہ نہرین تھی لطیف مثل کوثر	نہرین تمام سلک گوہر
یا ن تھا آخر مین آب حیوان	نظارا تھا جسکا مایۂ جان

جھیلین لہراتی تھین رفتار معشوق کی ادا دکھاتین تھین سبزہ کوسون تک ہرا ہرا اوگا ہوا تمام صحرا مین فرش بچھا ہوا سبزے پر شبنم کے قطرے جو پڑے تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ مسند نگاری پر موتی جڑے تھے جہانتک نظر کام کرتی تھی گھانس ہری ہری لگی تھی تازگی و سبزی بھری تھی۔ ہرن پاڑے چیتل پھرتے درپای جانور کلیلین کرتے کولاہل وغیرہ درختون کی شاخون پر جھولا جھولتے درخت نہال ہو ہو کر جھومتے تھے نہرون کے کنارے قاز و بط و مرغابی و قرقرے پانی مین منقارین ڈالکر پرون کو اپنے بھگوتے اور صاف کرتے پھر ہر یان لیتے پرون کو جھڑ جھڑاتے۔ ؎

چہ دشتے رشک فردوس برین بود	خیابان در خیابان حور عین بود
مثال خط خوبان سبزہ در گل	چو زلف از ہر طرف پیچیدہ سنبل
ز فیض باغبان گردیدہ ہا	چو چشم مے پرستان مست سہلا

سبزہ جو زمین پر اوگا تھا باغبان قضا و قدر کی وحدانیت پر گواہی دیتا تھا۔ ؎

ہر گیاہے کہ بر زمین روید	وحدہ لا شریک لہ گوید ؛؛؛

درختان سبز و خرم زبان حال سے حمد و ثنائے کدیو حقیقی مین نرزبان تھے طائران خوش الحان شاخون پر نغمہ خوان تھے شمیم گلہائے رنگا رنگ سے دماغ جان معطر ہو گیا جانمین جان آگئی ؎

پھیر سے خدا نے دن چمن روزگار کے	رنگ آئے ہین نظر ہین گل بہار کے

الحاصل شہزادہ والاشان مع سرداردن کے سیر صحرا کر رہا تھا کہ دیکھا تو بیابان سے ایک گرد اوٹھی سر گرد بہ آسمان رسیدہ و پائے گرد بر زمین دوزیدہ گرد نے مارا ہوا کو ہوا نے مارا گرد کو دامن گرد مثل دامان سحر چاک ہوا دیکھا تو دل گرد سے ایک شخص ناخون بڑھے ہوئے پریشان صورت بال سر کے الجھے ہوئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ بیٹے کا جھونجھ سر پر رکھا ہے کپڑے نہایت کثیف پہنے کمال زار و نحیف مرکب لاغر پر سوار سامنے سے نمودار ہوا اور بارگاہ سلیمانی کے قریب آکر پوچھنے لگا کہ مالک بارگاہ سلیمانی یعنی شاہزادہ بدیع الملک جو دعوی صاحبقرانی کا کرتا تھا کہان ہے کہ مین باریاب ملازمت ہو کر قدمبوسی حاصل کرنا چاہتا ہون اسوقت خواجہ خضران بن عمر نے پوچھا کہ بھائی باعث اس اضطراب و پریشانی کا کیا ہے اس نے کہا کہ آپ اپنے اسم مبارک سے مجھے آگاہ فرمائیے خضران نے کہا کہ مجکو خضران بن عمر کہتے ہین مین جانشین ہون اپنے پدر گرامی عمر ثانی کا جو مہتر مہتران و بہتر بہتران اور سردار عیاران نامی و گرامی کا ہے اب آپ اپنے نام سے مجکو مشرف فرمائیے اُسنے کہا کہ مجکو سرکشان شاہ کہتے ہین مین سردار ہون ضحاک سرکشان دہر کا خضران نے کہا کہ تمہارے کپڑے سے بوئے سرداری پائی جاتی ہے۔ ؎

بالائے سرش ز ہوشمندی	پیداست ستارۂ بلندی

بیشک آپ سردار قوم ہین آپکی پیشانی سے نور اعزاز و اقتدار ساطع ولامع ہے مگر آفتاب قدر منزلت ابر کثافت ذغربت مین پوشیدہ و نہان ہے اوسنے کہا عیان راچہ بیان خضران نے کہا کہ مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے آپ خط تراش کو بلوا کر اصلاح بنوائیے اور نہا دھو کر پوشاک پاک وصاف تبدیل فرمائیے میرے پاس پوشاکین کرایہ کی موجود رہتی ہین اکثر لوگ جنکو ضرورت ہوتی ہے بکرایہ مجھسے لیا کرتے ہین پس وہ لباس لیجیے اور درستی ہیئت کے ساتھ شاہزادہ عالی مرتبت کے حضور مین جائیے اسنے کہا کہ بیشک فرمانا آپکا بجا و درست ہی لیکن فریادیون اور مظلمون کو خراب ہی حالت سے جانا چاہیئے ہرچند خواجہ نے اصرار کیا مگر سرکشان شاہ نے نہ مانا آخر الامر اُسی خراب حالت سے خواجہ اسکو اپنے ہمراہ لیکر دربار گاہ عالی پر پہونچے یہان جبرئیل بن عادی جو درگہ سالاری مسلح و مکمل حاضر دربار گاہ تھا کرسی سالاری پر بیٹھا ہوا تھا اُسنے پوچھا کہ خواجہ صاحب یہ کس کو آپ اپنے ہمراہ لیئے جاتے ہین اولاً بپاس ادب خدمت شاہزادہ عالیجاہ مین عرض کرون بعد اجازت آپ شوق سے ہمراہ لیجائین چنانچہ جبرئیل بن عادی بارگاہ جلسہ مین آیا اور بعد بجالانے آداب شاہی کے عرض پیرا ہوا۔ ؎

اے تاج شاہی را فروغ از تارک والائے تو	اے خلعت شاہنشہی زیبا ست بر بالائے تو
خورشید برج مکرمت مہر سمائے ابہت	شد فخر تخت سلطنت کا ہبر پائے تو

شاہزادہ عالم کا نیر اقبال اوج جاہ و جلال پر تھا بارہا ہیچم درخشان فرق مبارک پر نثار رہا ایک شخص باحال زار و زبون سرکشان شاہ نامے حاضر دربار دولت مآل ہوا ہے اجازت حضوری چاہتا ہے اور خواجہ صاحب بھی اوسکے ہمراہ ہین بدیع الملک نوجوان نے زبان گہرفشان سے ارشاد فرمایا کہ کیا مضایقہ ہے آنے دو عرضگی بعد اجازت جبرئیل بن عادی نے واپس آکر کہا کہ بسم اللہ جائیے اجازت حضوری ہے الغرض سرکشان شاہ اسی ہیئت کذائی سے مع خواجہ صاحب بالاستان یعنی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے حاضر ہوکر اولاً زمین بوس ہوا پھر ادب شناس تو تھا ہی کہ سردار ہے اپنی قوم کا حسب دستور شاہون اور شہریارون کے قواعد شاہی بجالایا سر تسلیم خم کئے ہوئے ہاتھ باندھے کھڑا رہا شاہزادہ نے کرسی منگوا کر اپنے سامنے بچھوائی اور اشارہ بیٹھنے کا کیا مگر سرکشان شاہ کرسی پر نہ بیٹھا فرش زمین پر بیٹھ گیا عرض کیا کہ خاکسار کو خاک نشینی ہی سزاوار ہے حضور میری فریاد سنین گے اور سبب خاک نشینی دریافت فرمائین گے تو غلام اپنی روداد خدمت عالی مین عرض کریگا۔ ؎

رہنے دو زمین پر مجھے آرام یہی ہے	سودا جو سر ہو تو مرا نام یہی ہے

دیگر

اے بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون	مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون
اے آہ و نالہ مجھسے نہ آگے چلو کہ مین	بچھڑا ہون کارواں سے مسافر رمیدہ ہون
گریان بشکل شیشہ و خندان بشکل جام	اس میکدہ کے بیچ عجب آفریدہ ہون
مین کیا کہون کہ کون ہون سودا بقول درد	جو کچھ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون

اور آنکھون مین آنسو بھر کر عرض کرنے لگا کہ اے شہریار باوقار یہ خاکسار ذرۂ حقیر اگر کیسا اپنا حال بیان کرے اور میری گردون زدن و جفاکاری روزگار کو قلمون کی کیفیت کیا حضور سے عرض کرے ؎

ایک سینہ وفا ہین اور خار خار ہین ہم	ایک جیب آرزو ہین اور تار تار ہین ہم
سیماب و شعلہ ہین ہم برق و شرار ہین ہم	اللہ ری بیقراری کیا بیقرار ہین ہم
ایک تیری ہی نظر مین ایسے سبک ہوئے ہین	یان ورنہ نکہت سے عالم پہ بار ہین ہم
ایسا فلک نے ہمکو کیے خاک مین ملایا	نقش قدم ہین گویا مشت غبار ہین ہم

یہ اشعار اپنے حسب حال پڑھکر رونے لگا۔ شاہزادہ نے فرمایا کہ اپنا حال مفصل بیان کرو اور رنج کلہ تشفی و دلاسے کے زبان معجز بیان سے ارشاد فرماکر استفسار حال فرمانے لگے اس شخص نے عرض کیا کہ اس حقیر کا نام سرکشان شاہ ہے عرض کرتے ہوئے غیرت معلوم ہوتی ہے کہ سردار و حاکم تھا صحرائے سرکشان دھر کا غلام کو پروردگار عالم نے ایک دختر نیک اختر عطا فرمائی تھی کہ نام اُسکا ہما مے گوہر لوس تھا نہایت حسین و جمیل مین اپنے ملک مین عیش و آرام سے بسر کرتا تھا کسی طرح کا خوف و خطرہ نہ تھا اطراف و جوانب مین کوئی اس حقیر کا ہمسر نہ تھا غلام ایوان پرست تھا ہر یعنی تصویر ایوان جو ہر مقام پر بجاتی ہے اور اسکو سب بجا لاتے ہین غلام بھی اُنمی کے پرستار مین ہے ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک ساحر ہے انزیوت جادو نامے وہ کچھ فوج ساحران غدار وکافران ناہنجار کی ہمراہ لیے ہوے بروے ہوا کیوان تاجدار کی خدمت مین جاتا تھا اور یہان قضاے کار و اتفاقات روزگار سے اس عرصہ مین یہ حقیر شکار پر تھا اور بی بی میری کہ نہایت پاک طینت اور کمال صاحب عفت و عصمت تھی یہ اپنے کوٹھے پر بالاے بام کھڑی ہوئی تھی کہ نگاہ اس ملعون کی اس پاکدامن پر جا پڑی اور نیت اسکی فاسد ہوئی چنانچہ خواستگاری اپنی اس بیحیا نے ظاہر کی اور بجبر و تعدی محل مین جانیکا قصد کیا ہر چند میرے ملازمون نے روکا اور اس حرکت بیجا کے مانع ہوئے مگر اس ستم شعار نے نہ مانا بے محابا محل مین گھس جانیکا ارادہ کیا جو کچھ فوج کہ حاضر در بہ درلت و محلات تھے وہ سد راہ ہوئے آخر الامر بعد گفتگوے بسیار کے نوبت بہ کشت و خون پہونچی اس ملعون سے لڑائی ہوئی چونکہ اُسکے ہمراہ فوج ساحران زبردست تھی اسوجہ سے وہ غالب آیا میرے ملازم تاب مقاومت نہ لاسکے بہت سے مارے گئے حق نمک اپنا بجالائے اور میرے ناموس کی حفاظت مین جان اپنی نثار کردی اپنے جیتے جی او سپر آنچ نہ آنے دی اور بعضے بھاگ نکلے ہوئے اپنی جان بچائی مالک کی حفظ آبرو کا کچھ پاس نہ کیا جدھر سینگ سمایا چلے گئے جب یہ نوبت پہونچی تو وہ ملعون میدان خالی پاکے بے باکانہ اندر محل کے در آنہ چلا گیا اس پاکدامن نے جب یہ کیفیت دیکھی فوراً سودۂ الماس کھاکر مسہری پر پڑی تھوڑے ہی عرصہ مین کلیجہ اُسکا کٹ گیا قلب و جگر چھلنی ہوگیا جان بحق تسلیم ہوگئی جو لوگ کہ بھاگ کر منتشر ہوگئے تھے اونمین سے چند آدمی روتے پیٹتے خاک اوڑاتے ہوئے میرے پاس پہونچے اور اس حال پر ملال سے مجکو آگاہ کیا مین فوراً شکارگاہ سے روانہ ہوا اور جو کچھ فوج قلیل میرے ہمراہ تھے مین بھی اُنسے جاکر ملا مگر ساحرون سے عہدہ برآ نہو سکا اُسی ہنگامہ گیر و دار مین اندر محل کے جو گیا تو بی بی کو مردہ پایا یہ حال دیکھکر میرے دل کے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور کلیجہ فرط غم سے پاش پاش ہوگیا مگر کیا کرتا مجبور تھا وہ عالم اضطراب تھا کہ پاؤن کے تلے سے زمین نکلی جاتی تھی آخرش جون توں اسکی لاش کو لیکر دوسرے دروازہ سے باہر نکلا دختر نیک اختر میری ملکہ ہماے گوہر لوس بھی روتی پیٹتی چاک گریبان باحالت پریشان ماں کی لاش کے ہمراہ ہوئی اور چند عورتین ملازمان محل سے

مثل خواصون اور پیش خدمتون وغلامون وغیرہ کے بھی جنازے کے ساتھ ہونین روتی پیٹتی برا حال کرتی ہین جگر خراش کرتی ہوئی اپنی مالکہ کی لاش کے ساتھ نالان وگریان چلی جاتی تھین کہ دفعتہً ایک بجلی کڑکی ایسا غضب کا صاعقہ ہوا کہ سب کی آنکھین جھپک گئین مارے خوف کے تھر تھر کانپنے لگے اسی برق سے ایک پنجہ گرا کہ ہمارے گوہر یوش کو اٹھالے گیا اب جو دیکھا تو بالائے فلک اوسکو پایا آواز گریہ وزاری کی آنے لگی آخر وہ پنجہ پیکر ہوائے آسمان ہوگیا مین نے یہ آفت تازہ دیکھکر اپنا حال زار وزبون کیا مگر کچھ بس نہ چل سکا روتا پیٹتا باحال خراب باتارو اضطراب اس لاش کو لیجاکر صحرا مین ایک مقام پر دفن کردیا بس اسی مزار پر اپنی جان بچاکر بیٹھ رہا کبھی گریہ کرتا اور کبھی جوش رقت آہ وزاری سے دل کا پھڑکنا اور درخت ہائے سرو وشمشاد سے لپٹنا گاہ عندلیبان چمن کیجانب نگاہ کرنا اور اونکا منقارون کو گلون پر رکھنا اور بوس وکنار کرنا اور شاد وخرم اونکو دیکھکر اپنا رشک آنا اور آہ سرد بھرنا۔ حسب اتفاق مینے ایک بلبل کی جانب نگاہ اوٹھاکر یہ کہا کہ تجکو اپنے محبوب سے قربت نصیب ہے لیکن مجھے یہ بتا کہ یہ عشق کیا چیز ہے بس حضور میرا کہنا کہ بلبل نے ایک مکرر ہاری اور شاخ درخت سے گری اور مرگئی۔ تو اے سخن یار ؎

مین نے بلبل سے جو پوچھا درد ہجر اسکا علاج	شاخ گل سے گر پڑی تڑپی تڑپکر مرگئی

مین نے اوسی بے وطن کشتہ رنج ومحن یعنی اس پاک دامن کی جہان تربت بنائی تھی اوسی کے پاس لاکر اوس بلبل کو بھی دفن کیا۔ ؎

تربت بلبل ناشاد بنا کر آسجا	مین بھی اس گلشن خوبی کی لحد پر بیٹھا

بس حضور مفارقت مین اس کشتہ یاس وحرمان کی اور یاد کرکے اوسکی وفاداری ومحبت اور اوسکی عصمت وعفت اور اپنی بے بسی۔ دختر کا یون آنکھون کے سامنے سے پنہان ہوجانا خرمن امید پر برق غضب کا گرنا۔ ان سب باتون کا تصور کرکے اور اسی ناشاد کی قبر پر بیٹھکر اسی عالم مین اسقدر رویا کہ مجکو غش آگیا اسی حالت بیخودی مین عالم رویا مین مین نے دیکھا کہ ایک بزرگوار تشریف لائے اور فرمایا کہ رو نہین اپنی جان کو کھو نہین انشاءاللہ تعالیٰ بہت قریب ہے کہ تیرے طالع خفتہ بیدار ہون نصیب یاوری کرے بخت نارسا کی رسائی ہو علاج پذیر دردجدائی ہو شاہزادہ بدیع الملک نوجوان صاحبقران والاشان اس دشت مین آئین گے وہ تیری دادرسی فرمائین گے تیرے حال زار پر ترحم فرماکر دست ظلم سے تجکو بچائین گے۔ بس اسدن سے غلام مسلمان ہوا ایوان بت پرستی پر لعنت کی اور کلمہ جو اون بزرگوار ہادی طریق خدا شناسی نے تلقین فرمایا تھا پڑھکر از سر صدق ایمان لایا اور ہر بن موسیٰ ہمہ تن چشم انتظار بنا ہوا حضور کے قدوم میمنت لزوم کا انتظار کرتا رہا۔ ؎

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست	آمد آخر ز پس پردۂ تقدیر پدید

آخر تقدیر نے حضور کے قدم مبارک تک تو مجکو پہنچا دیا پیر مرد کا فرمانا راست آیا اب دیکھئے کیا ظہور مین آتا ہے مقدر کیا رنگ دکھاتا ہے شاہزادہ بلند اقبال نے یہ حال سنکے نہایت افسوس کیا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اے سرکشان شاہ تم غسل کرو پوشاک پہنو اطمینان رکھو تمہاری دادرسی کی جائیگی غنچہ مراد تمہارا شگفتہ ہوگا بیدار تمہارا طالع خفتہ ہوگا خداوند عالم نے ہمکو اسی واسطے خلق کیا ہے کہ مظلوم کی دادرسی ظالم سے کرائین اسکے پنجۂ ظلم سے بچائین زبردست

کے ہاتھ سے زیردست کو تکلیف نہ پہونچے خلق خدا امن و آسائش سے رہے حق پرستی کا رواج ہو ظلمت کفر دور ہوجائے دین اسلام کی ترقی ہو نور ایمان جہان مین معمور ہوجائے۔ سرکشان شاہ نے عرض کیا کہ بجا و درست ارشاد ہوا مگر غلام عہد کر چکا ہے کہ جب حضور میری داد رسی فرمائین گے اور وہ ملعون امنزروت جادو قتل ہوکر اپنی سزائے اعمال کو پہونچیگا تب یہ غلام پوشاک بدلیگا اور یہ سوگ اوتاریگا ورنہ اسی کشتہ یاس و حرمان کی مفارقت مین خود بھی نقش زمین ہوکر اوسی کے پہلو مین اپنا مدفن بنائیگا۔ ؎

قصر بہشت تمکو مبارک ہو زاہدو	ہم نے بھی کوئے یار مین مدفن بنا لیا

کیونکہ حضور اس ملعون نے تمام ملک کو تباہ و برباد کر رکھا ہے اور سرکشان دہر کو اپنا مطیع و منقاد کیا ہے کچھ لوگون نے بخوف جان اور بعضون نے ازراہ تقیہ اسکی اطاعت قبول کی ہے اور بعض کوتہ اندیش اُسکے شریک ہوگئے ہین جسدن کہ حضور اوسپر فتحیاب ہونگے اوسدن البتہ غلام کو عید ہوگی۔ بس اُسی وقت شاہزادہ نے جبزیل بن عادی کو بلاکر فرمایا کہ ابھی ہماری بارگاہ سلیمانی کو لیکر جانب صحرائے سرکشان دہر کے روانہ ہو جبزیل نے اوسی وقت اٹالہ بارگاہ سلیمانی کا ارابونیز بارکرایا۔

الدا پیش تیسہ بصد دھوم دھام	کہ ہل جیل پڑی بر سر روم و شام

بادشاہ اسلام اس دل ناکام کی خوشی دیکھکر انجام بُرا جانتے تھے اوسوقت آپنے صاحبقران عصر کیجانب کو دیکھا اور یہ فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ فرزندان خواجہ بزرجمہر کو بلاکر انسے حال سفر دریافت کیا جائے جسوقت سے کہ یہ شخص آیا ہے خود بخود میرا دل ٹھہ بیٹھتا ہے اور اسکی تقریر عبرت آمیز سنکر دل بیچین ہے۔ عرض کیا کہ بیشک حضور کے مزاج مین آئے مجھے کسیطرح کا عذر نہین ہے۔ بادشاہ جمجاہ نے فرمایا کہ واللہ اسمین کچھ اسرار ہے اس حال سے آگاہ پروردگار ہے بلاؤ خواجہ بزرجمہر کے صاحبزادون کو کہ حال از روے علم رمل و نجوم کے مفہوم کرین چنانچہ بنابر ارشاد شاہ فریدون بارگاہ چوبدار واسطے بلانے صاحبزادگان خواجہ بزرجمہر کے گئے اور حکم شاہی سے آگاہ کیا چارون صاحبزادون نے حکم شاہی سنکے اوسیوقت میانون مین بھکر حاضر ہوئے تسلے سرون پر رکھے ہوئے جامے پہنے ہوئے آئے آداب شاہی بجالائے چوکی صندلین انکے لیے بچھائی گئی اوسپر اونکو بٹھایا حسب معمول توڑا اشرفیون کا رکھا گیا خواجہ والا گہر۔ خواجہ بزرگ امید۔ خواجہ سیاوش۔ خواجہ دریادل۔ چارون صاحبون نے مثل اربع عناصر کے متفق ہوکر عرض کیا کہ حضور نے کسواسطے یاد فرمایا ہے۔ ارشاد ہوا کہ شاہزادہ بدیع الملک کا قصد صحرائے سرکشان کیجانب ہوا ہے۔ دیکھیے آل اس سفر کا کیا ہے۔ چنانچہ ہر ایک صاحب نے تختہ تفکر پر قرعہ تعقل کو پھینکا اور زائچہ کھینچکر نظرات ثوابت و سیارگان و بروج اشکال رمل سب ملاحظہ کرکے خانہ حیات و خانہ مرگ کو باہم کیا بارہ برجون اور ساتون سیارون کو مطابق کرکے خواجہ دریادل نے بحر فکر مین غواصی شروع کی والا گہر نے گوہر مقصود کی تلاش مین غور و فکر کی خواجہ سیاوش و خواجہ بزرگ امید نے خانہ ہائے امید و بیم کو تاثیرات خاکی و آبی و آتشی سے مطابق کیا غرضکہ چارون محیط فکر مین غوطہ زن ہوئے والا گہر نے بعد غور و خوض بسیار گوہر مدعا کو حاصل کرکے سر جلدی سے اوٹھایا مگر رنگ فق چہرہ زرد خواجہ دریادل سے کہنے لگے کہ بھائی صاحب جی چاہتا ہے ایسے احکام سخت

دیکھکر کہ اس علم سے کنارہ کیجیے اس زندگی حباب آسا کے لیے کیون ایسے صدمے اُٹھائیے بادشاہ نے
اس کلام کو سنکر فرمایا کہ خیر تو ہے عرض کیا کہ بعد زوال شمس یعنی دوپہر کے بعد سے چالیس دن تک
ایسے ستارے ناقص آگئے ہین کہ جنکی نحوست کے سبب سے جو صدمے نہ گذر جائین وہ تھوڑے
ہین اور جانا تو کیسا پس بادشاہ نے صاحبزادگان خواجہ بزرجمہر کو تو رخصت کیا اور اُسی وقت
حکم دیا کہ جرنیل ہن حاضر ہون جہانتک کہ بارگاہ کو لے گیا ہے بس وہین برپا کرے آگے لشکر نہین
جائیگا چند سوار یہ حکم لیکر فی الفور واسطے مخالفت کے چلے سرکشان شاہ جو بیٹھا ہوا ہے اس
تقریر کو سُن رہا ہے بے اختیار درگاہ خالق ارض وسما مین فریاد و استغاثہ کرنے لگا کہ اے کس
بیکسان واے دادرس غریبان سچ ہے ۔ ؎

تو شش کلک قدرت سے ہے اندیشہ کوتاہی	بڑھا جانا نہین ہرگز کسی سے خط پیشانی

اُسکا یہ شعر پڑھنا اور بادشاہ اور شاہزادہ بدیع الملک کا آبدیدہ ہونا اور یہ کہنا کہ بھائی
تو ابھی سُن چکا ہے کہ کیا احکام خواجہ بزرجمہر کے صاحبزادون نے از روئے علم نجوم و رمل ز انچہ
کرکے فرمائے اور نحوست ستارون کی کس درجہ ظاہر کی اور کہا کہ جانا کیسا یعنی وہ سفر بہت
ناموافق ہوگا اور مآل اوسکا بہت بُرا ہوگا لیکن ایک تدبیر یہ ذہن مین آئی کہ بلاؤ تو خواجہ گوجیانچہ
خواجہ مع برق وغیرہ عیارون کے سب غنچہ کا غنچہ ہمراہ لیکر حاضر ہوئے خواجہ بولے کہ یہ خاکسار
سراپا انکسار حاضر ہے کیا ارشاد ہوتا ہے اوسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ ایک عیاری عمدہ
سی کیجیے اس حرامزادہ آذر روت جادو کو آپ پکڑ لائیے تو اُس سے یہین انتقام ان مظالم
کا لیا جائیگا کہ پرائے ناموس پر عاشق ہونا اور بقصور کسی کا ملک چھین لینا باوصفیکہ تیرا ہم مذہب بھی تھا
یہ کیا تمرد و سرکشی ہے اسنے ہم سے استغاثہ کیا اور ہم نے تجکو بلایا یا تو باز آ اس حرکت سے اور
ایمان لا ورنہ ہم تجکو قتل کرینگے یہ فقرہ سنکے خواجہ خضران نے عرض کیا کہ سبحان اللہ اے بادشاہ جم جاہ
خضران کیا حاکم ہے کہ ایسے شخص کو پکڑ لائیگا جسکے سحر و ساحری کے ڈنکے بجے ہوئے ہین کیا
پکڑ لانا اوسکا ہنسی ٹھٹھا ہے اُسکے ایک اشارۂ ابرو مین تو پکڑنے والا خود گرفتار بلا ہوجاتا ہے
وہ سرکش و زبردست بلا کا ساحر ہے کہ بڑے بڑے ساحران جہان اُسکے سامنے طفل مکتب ہین
اگر بہت کچھ خرچ کرکے اور جان جوکھم کرکے پکڑ بھی لایا تو یہ قدردانی کہ مٹھی مٹھی بھر جو ہر سوار کے گھوڑے
پر سے ملین اور بھر بھونجون کے ہاتھ اُنھین فروخت کرون تب اپنی بسر اوقات کرون اور حضور
کا یہ فرمانا کہ قدم سے تمہارے بزرگون کا یہی دستور چلا آتا ہے یہ میرا دانہ دانہ ہم پہونچانا اور آپ ایسے
دانا کی قدردانی فرمانا کہ میرے مزرع امید مین تخم محبت ہمارا سرسبز ہو اپنی کشتی حیات کو کیون طوفان
مین ڈالون آپ ایسے داتا ہوکر ایسا کلام کیون فرماتے ہین بلکہ غلام اب یہ چاہتا ہے کہ خانۂ کعبہ کی زیارت
کو چلا جاؤن اور اپنے باپ دادا سے جاکر ملاقات کرون اور امیر ثانی کے قدمون کو آنکھون سے
لگاؤن اور صاحبقران اول کی قدمبوسی حاصل کرون کیون اپنے کو ہلاکت اور ورطۂ ہلاکت مین ڈالون
اس کام سے مجکو معاف فرمایئے مین بیچارہ مورضعیف واللہ اعلم بالصواب کن آفات و مکروہات مین
اندنون گرفتار ہون مجھے اپنے تن بدن کا ہوش نہین کہ مین کہان ہون اور کیا کہتا ہون اور کیا کرتا ہون
صاحبقران زمان نے پوچھا خیر باشد تمہین کیا صدمہ پیدا ہوا کن مکروہات مین گرفتار ہوئے ؎

نبیں گر سنہ خفت کس ندانست کہ نیست	نبیں جان بلب آمد کہ بر دکس نگریست

مین بھی تو سنون خضران نے کہا اے صاحبقران اصل حقیقت تو یہ ہے کہ وہ جو تصدقات سرکار سے ماہ بماہ عطا ہوتا ہے وہ فقط سود و بیاز مین جاتا ہے باقی رہا اصراف روزمرہ وہ قرض دام سے چلتا ہے مگر تا چند اب یہ نوبت ہم پہونچی کہ عسرت و تنگدستی سے دو دو روز بجز غم لقمہ کھانے اور خون جگر پینے کے اور کچھ کھانا بہم نہین پہونچتا دروازہ پر ہر روز صبح کو قرض خواہون کا بلوا اور رولا رہتا ہے گھر مین یہ حال ہے کہ بیبیان بسبب افلاس کے کچھ حقیقت و عزت میری نہین سمجھتین ہین لڑکے بالے مجھے محتاج سمجھکر میرا پاس ادب مطلق نہین کرتے مجھے تو اب یہ معلوم ہوا کہ کسی نے جو یہ کہا ہے ؎

اے زر تو خدا نیستی ولیکن بخدا	ستار عیوب و قاضی الحاجاتے

یہ سب برحق و بجا ہے مگر مواسمین فرق فرق نہین اور اے صاحبقران انصاف شرط ہے کہ جس حالت مین اپنی مصیبت مین خود مبتلا ہون تو بھلے کیا ہو سکتا ہے ہان ایک بات کا امیدوار ہون جیسا کہ مین عرض کر چکا ہون کہ از راہ عطیات صاحبقرانی بمضمون اس شعر کے ؎

رسم ست کہ مالکان کہ دیرہ	آزاد کنندہ بندۂ پیرہ

اجازت ہو تو برائے طواف بیت اللہ رخصت ہون اور وہان جاکے حج کرون اور وہان آپکے ازدیاد جاہ و حشمت کے واسطے نماز پنجگانہ پڑھکر دست بدعا رہون باقی رہ جو ریوڑیان کوڑیان نذر و نیاز کی وہان چڑھینگی وہی صرف قوت اپنا کرکے وہین کی جاروب کشی کو افتخار کونین مسعادت دارین سمجھونگا امیر با توقیر نے یہ گفتگو خضران بن عمر کی سنکے فرمایا کہ خواجہ واقعی تم سچ کہتے ہو بہت مناسب ہے ایسے مقام پہ اس نیت سے جانے کو کون منع کریگا خوشا طالع تمہارے خواجہ مگر ہمکو دعا سے نہ بھول جانا خضران نے یہ کلام امیر عالیمقام کا سنکر اپنے جی مین رنجیدہ و کشیدہ ہوکر تیوری بدل اٹھ کھڑے ہوئے یہ کہکر کہ شہزادہ عالم خدا حافظ جاتا ہون کہ صاحبقران نے خزانچی سے اشارے سے کہا کہ توڑا اشرفیون کا خواجہ کو دو خزانچی نے باواز بلند کہا کہ خواجہ سلامت کہان جاتے ہو توڑا اشرفیون کا زاد راہ مرحمت ہوا ہے وہ تو لیتے جاؤ اتنا سنتے ہی خواجہ کا یہ حال ہوا کہ منھ مین پانی بھر آیا اور یہ کہتے ہوئے کہ صاحبقران عالیشان آپ فی الحقیقت بڑے کریم اور عالی ہمت رفقا پرور بندہ نواز ہین ؎

صدف نے ابر سے منھ کھول کر گہر پائے	ترے کرم نے دیئے بیسوال حاجت مند

بڑھے اور توڑا اشرفیون کا خزانچی کے ہاتھ سے لیکے تذر زمین کیا اور پھر اپنی کرسی پہ آکر بیٹھ گئے اور بہت سی مدح و ثنا سلطان والا مرتبت کی کرکے کہنے لگے کہ انزروت جادو کا پکڑ لانا کچھ بڑی بات نہین ہے مگر مشروط بشرط ہے یہ جو آپنے از راہ خداوندی زاد راہ کعبہ مجھے عطا کیا خیر یہ تو محض آپ کی ناموری ہے اور علاوہ اسکے آپنے اپنی عقبیٰ بخیر کی ثواب سمجھکر دیا لیکن جو مثل سنی ہے کہ مزدور خوشدل کند کار بیش اگر ایک توڑا اور مرحمت ہو تو آپکے عالی ہمتی کے آگے کیا حقیقت ہے ۔ یہ بات سنکر صاحبقران مسکرائے اور ارشاد فرمایا کہ اور ایک توڑا اشرفیون کا لاکر رکھدو کہ جو شخص انزروت کو پکڑ لائے وہ یہ توڑا پائے خواجہ یہ دیکھکر ہنسے اور کہا کہ روپیہ اشرفی کا تو آپکے یہان توڑا ہے نہین جسکو جی چاہے آپ لالچ دیکر اسکی جان بھیجے صاحبقران نے فرمایا ہان بھائی تم سے تھوڑے کہتا ہون جاؤ غم خیمہ مین بیٹھو جسکا جی چاہیگا وہ اسکو قبول کریگا یہ کہنا تھا کہ برق ثانی و قران ثالث

وگلباد ثانی وابوالفتح ثانی یہ سب بہت سے عیار بچھے کہ یہ توڑا تو اپنے قبضہ مین کرین ور خواجہ ایک کوڑی تو کسی کو دینگے نہین یہ تو یہ قصد کرتے ہی رہے خواجہ خضران نے وہین سے جال الیاسی مار کر توڑا لے لیا یہ سب کے سب منہ دیکھ کے رہگئے بے نیل مرام وہان سے پھرے مگر خواجہ نے یہ کہکر کہ تو ہمارا مارہ اور یہ اوزار کسیکا پکڑ لاؤ گے تو بخدا ہم نہین دینگے یہ توڑا امانتاً ہمارے پاس رکھا ہے بس عیار یہ سنکے کچھ بڑبڑانے لگے برق ثانی وقرن ثالث نے کہا کہ مہتر جی یہ توڑا آپ کو ہم اکیلے ہضم ہونے نہین دینگے اگر کام کرکے لائین گے تو ہم ضرور آپ سے لے لین گے صاحبقران نے فرمایا کہ جو کام انجام کرکے لائیگا اوسکو ضرور دلوایا جائیگا یا ہم دینگے پس برق ثانی وقران ثالث تو سلام کرکے بارگاہ سے باہر نکلے اور اوسیوقت ایک سمت کو روانہ ہوئے بعد انکے جانے کے خضران بھی بارگاہ سے اٹھے گلباد ثانی وگلباد ثانی وابوالفتح ثانی وغیرہ یہ بھی ساتھ ہی اوٹھے مگر خواجہ نے کہا بھئی اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ علیحدہ علیحدہ چلنا مناسب ہے چنانچہ خواجہ ایک جانب اور یہ عیار فرداً فرداً اور اور سمت روانہ ہوئے اب ان سب کو تو رادین چھوڑا جاتا ہے کچھ حال انزروت جادو کا عرض کیا جاتا ہے کہ یہ اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہے ساحران غدار آفت کے پرکالے جو دیان شاتون پردا لے ہاتھ مین ترسول پنسول دنا ریل وغیرہ اسباب سحر لیے بیٹھے ہین پچاس ساٹھ ساحر اس کوشش مین ہے کہ کہین پتہ لگاؤ سرکشان شاہ کا اور تلاش کرکے لاؤ بس دیکھتے کیا ہین کہ ایک شخص صحرائی یا کوہی سرکشان کو باندھے ہوئے نہایت مضمحل کیے ہوئے کہ نہ آنکھ کھلتی ہے نہ بات کرتا ہے مثل مردے کے ہاتھ پاؤن ڈالے ہوئے ہی اوسے لیئے ہوئے دربارگاہ انزروت پر پہونچا اور کہا کہ جاکے بادشاہ کو خبر کرو کہ ایک شخص سرکشان شاہ کو پکڑ کے لایا ہے امیدوار انعام ہے یہ بات سنکے انزروت جادو نہایت خوش ہوا بلا بھیجا اسکی فرط خوشی نے تابنا گوش آئین اور کہا کہ بلالو یہ شخص آیا انزروت کو سلام کیا اور کہا کہ آپکا مرتبہ اعلےٰ رہے پیش خداوند آپکی قدر و منزلت زیادہ ہو خداوند لیوان تاجدار کی آپ پہ نیک نظر رہے یہ گنہگار آپکا حاضر ہے لیجئے اور میرا انعام دلوائیے پس اسنے چوبدار کو حکم دیا کہ خزانچی سے پانچ توبرے لاؤ چوبدار گیا اور فوراً پانچ توڑے لاکر حاضر کیے اسنے پانچون توڑے اس شخص کو بطور انعام دیئے اور کہا کہ باندھدو اسکو ستون بارگاہ سے اسین کوہی بنے فی الفور اسکو اوسکو ستون بارگاہ سے باندھدیا ازبسکہ گلباد ثانی وگلباد ثانی وابوالفتح ثانی وغیرہ یہ سب کے سب عیار کوئی خدمتگار کوئی فراش کوئی چوبدار وغیرہ ہوکے اسی بھیس مین موجود تھے اور اپنے دل مین کہتے تھے کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہ شخص تو بارگاہ صاحبقران مین موجود تھا یہ کوہی اسے کیونکر پکڑ لایا یہ عیار تو اس فکر مین غوطہ زن ہی تھے کہ انزروت جادو خود تیغہ بکف ہوکے اور بکمال غیض و غضب ایک ہاتھ جو مارتا ہے تو سر کٹ کر گرا اور لڑھکتا ہوا مثل گیند کے چلا اور گلوئے بریدہ سے ایک آواز پیدا ہوئی مثل آہ بیکسان کے جیسے کوئی آہ سرد بھرتا ہے اور ساتھ ہی صدائے آہ کے ایک غبار بلند ہوا اور دفعتہً وہ غبار ہوا سی منتشر ہوکر تمام بارگاہ مین پھیل گیا اور ہر ایک کے دماغ تک پہونچا ہر شخص چیخ مار کر بیہوش ہوا جسقدر آدمی بارگاہ مین تھے سب کے سب مارے چھینکون کے پریشان ہوگئے جسکو دیکھو چھین چھین کر رہا ہے غضب کی تک چھکنی تھی کہ مارے چھینکون کے بولادیا اور سر جو لڑھکتا چلا جاتا ہے اس سے بھی جو خاک جھڑتی ہے اور ہوا سے جسکے دماغ تک

بھوپکی ہے

پہنچتی ہے اُسے بیہوشی طاری ہوتی ہے غرضکہ آن واحد مین تمام ساحر جو اسکی بارگاہ مین حاضر تھے سب بیہوش ہوگئے اور انزروت جادو خود بھی بیہوش ہوگیا گلباد و کلباد و برق و قران وغیرہ جو عیار کہ بصورت مبدل حاضر تھے وہ بھی سب کے سب بیہوش ہوگئے اور خود فراموش کسی کو کسی کی خبر نہ رہی مثل تصویر کے سب ساکت و صامت ہوگئے تمام بارگاہ مین سناٹا ہوگیا جسکو دیکھو بیہوش پڑا ہے سارا دربار عالم تصویر یا شہر خموشان ہو رہا ہے جب سب بیہوش ہوگئے نعرہ ہوا کہ منم مہتر مہتران و بہتر بہتران منم خواجہ خضران بن عمر و شاہ عیاران عیار پیک طرار خنجر گزار سر برندہ جادوگران و ریش تراشندہ کافران مہر سپہر عیاری و ماہ فلک خنجر گذاری ؎

عمرم کہ کلاہ از سر قیصر بہ برم	خال از رخ بختک بداختر بہ برم
در محفل خسروان چو گردم ساقی	جام و قدح و سبو و ساغر بہ برم

بس یہ نعرہ کیا اور مار کر جال الیاسی مع انزروت و حاضرین بارگاہ و عیاران وغیرہ سب کو نذر زنبیل کیا اب جو دیکھا کہ اسباب بیش قیمت مثل فرش فروش شیشہ آلات میز کرسی جھاڑ فانوس لمپ وغیرہ عمدہ عمدہ بارگاہ مین آراستہ ہی بس یہ دیکھکر خواجہ کے منہ مین پانی بھر آیا دل مین خیال کیا کہ خواجہ تم کہانتک اوٹھاؤ گے اور تھک جاؤ گے اور جلد یہانکا سرتا بھرتا ہونا چاہیئے کہ لشکر مین جلد واپس جانا ہے بس یہ خیال کرکے خواجہ نے زنبیل مین سے کچھ لوہار کچھ برھئی کچھ سنار کچھ اور بندھوے نکال کے اونکو حکم دیا کہ ارے ہان جھٹ پٹ یہ سب اسباب و مال اور فرش و فروش پردے چلمنین اور پلنگ چاندی کے مسہریان اور چھپر پھٹ طلائی و نقرئی اور جو شے یہان پر ہو اوٹھا لاؤ ورنہ کردہ وہ کم بخت بند ہوے چار طرف ایک ایک کاغذ کی ٹوپی سر پر اور لنگوٹیان باندھے ایک ایک گڑ کی ڈلی ہاتھون مین لیے کھاتے جاتے ہین اور ٹوٹ ٹوٹ کے سارا اسباب لاتے جاتے ہین اور خواجہ داخل زنبیل کرتے جاتے القصہ طول کہانتک عرض کیا جائے مختصر یہ ہے کہ چار گھڑی کے عرصہ مین جتنے سردار اور بارگاہ نشین تھے سب کی پوشاکین اور ساری بارگاہ کا مال و اسباب نقد و جنس انتہا یہ کہ ٹاٹ کے ٹکڑے اور سڑے سڑے شطرنجیون کے ٹکڑے جو کہین کہین جوتون کے رکھنے کی جا پر بچھے تھے وہ بھی خواجہ نے اٹھوا لیے زنبیل مین رکھ لیے اور کہتے تھے بھئی داشتہ آید بکار فقط نقش بوریا باقی تھا وہ اوٹھ نہین سکتا تھا نہین تو وہ بھی زنبیل مین رکھ لیتے بعد اسکے لوہار و سنار و برھئی وغیرہ اور بندھوؤن کو پکڑ کے زنبیل مین ڈال دیا اور تمام بارگاہ نشین اور مقربین اور مصاحبین اور سردارون کو اور خود انزروت جادو کو پہلے ہی جال الیاسی مار کے زنبیل مین داخل کیا ہوا تھا اور عیارون کو بھی زنبیل مین رکھ لیا تھا جب خواجہ یہ سب انتظام کرچکے اپنے راہ لی اور سمیت بارگاہ صاحبقران روانہ ہوے دل مین کہتے جاتے ہین کہ خیر دو چار کوڑیون کی بہنی ہوگئی خالی تو نہین پھرے خدا جب دلواتا ہے تو یون دلواتا ہے قول شیخ سعدی کا درست و بجا ہے ؎

آنچہ نصیب ست بہم میرسد	ور نہ ستانی بہ ستم میرسد

یہ خیالات کرتے ہوئے خواجہ بخط مستقیم چلے جاتے ہین اور یہان بادشاہ جمجاہ اور شاہزادہ بدیع الملک عالی پایگاہ سرکشان شاہ سے یہ باتین کر رہے تھے کہ خواجہ کا جانا ایسا نہین ہے کہ وہ کچھ کام کرکے نہ آئین خالی تو کبھی پھر کے آتا جانتے ہی نہین جس مقصد کے لیے اونھون

کمر ہمت باندھی پھر بغیر اُسکے سرانجام کیئے ہوئے مراجعت نہ کرینگے ضرور وہ وہ مدعا حاصل کرکے آتے ہونگے اور یہ تو ماشاء اللہ اپنے باپ دادا پر فوق لیگئے ہین اور سرخیل عیاران عالم ہین اپنا مثل ونظیر نہین رکھتے ہین غرضکہ اسی قسم کا تذکرہ ہو رہا تھا کہ اتنے مین سامنے سے گرد اوڑی اور جو دیکھا تو ہر کارون کی گردین آلودہ پسینہ مین غرق نمودار ہوئین زمین ادب کو بوسہ دیا اور مجرا گاہ پر سے ہاتھ اوٹھا دعا وثناء بادشاہی بجالائے کہ

اے زبرق توہم تیغ تو درمیان تو رانی	بادشاہ ہمہ ایرانی وہم تورانی
خضر الہام وسکندر فر و دارا رائے	مصطفےٰ مشرب وحیدر دل وجم فرانی
قوس خود را بہ کمان تو برابر جا کرد	آسمان خندہ زد و گفت زہے نادانی
بادترکان فلک حلقہ بگوشان درت	اے غلامان ترا مرتبہ سلطانی

شہنشاہ عالم کی عمر دراز ہو دوست شاد دشمن پائمال رہین اوج پر نجوم اقبال رہین ہم غلامان جان نثار خبر لائے ہین کہ حضور کے اقبال عدد ومال سے خواجہ خضران بن عمر و بانیل مرام تشریف لاتے ہین عقریب بارگاہ عالی مین پہنچا چاہتے ہین باقی خیر وعافیت ہے ہرکارے یہ خبر فرحت اثر عرض کرکے مجرا گاہ پر سے ہٹے تھے کہ آواز زنگ پیدا ہوئی اور دیکھا تو سامنے سے ماہ فلک عیاری مہر سپہر خنجر گزاری پیک طرار خواجہ خضران نامدار نمودار ہوئے اور آتے کے ساتھ ہی آپنے نعرہ کیا۔ ؎

ابن عمر مین ہون اور میرا خضران نام ہے	عیار جو جہان مین ہے میرا غلام ہے
میرے بھلا کمال مین کس کو کلام ہے	رستم سے تیغ چھین لون یہ سرکا کام ہے

یہ نعرہ کرکے مجرا کیا آداب شاہی بجالائے صاحبقران نے مسکرا کر پوچھا کہو بھئی شیر ہو یا بھیڑ عرض کیا کہ آپکے اقبال سے ہمیشہ شیر رہتے ہین یہ کہکے منھ بنایا اور نہایت رکھائی سے کہا کہ حضور اس کام کے انجام دینے مین غلام نے بڑی بڑی کھکھیڑین اوٹھائین اور بہت کچھ روپیہ صرف کرنا پڑا کئی اہلکارون کو رشوت دینا پڑی اور بعض سردارون کو تحفہ تحائف دیئے گئے جب انجروت کی بارگاہ تک رسائی ہوئی اور جو چیزین ان ساحران غدار کے بیہوش کرنے کے لیئے طیار کی گئین انکے اجزا بہم پہونچانے مین اور خاص کر اس عیاری کے متعلق سامان فراہم کرنے مین میرا ہزار ہا روپیہ صرف ہوا کرڑین حساب کی موجود ہین ایک ایک پیسا اور ایک ایک کوڑی جو صرف کرتا گیا لکھتا گیا ہون میزان حساب پر جو نظر کی تو دل مضطرب ہوگیا کہ ہزار ہا روپیہ تو زنبیل کا صرف ہوگیا اور مہاجنون کا جو قرضدار ہوگیا وہ علاوہ اب اس فکر مین ہون کہ یہ قرض کیونکر ادا ہوگا اور میری اوقات بسری کسطرح ہوگی اور کیونکر گذارا ہوگا ہائے افسوس مین تو لٹ گیا خیال کیا تھا کہ وہان جاکر فائدہ اوٹھائینگے فائدہ تو درکنار لینے کے دینے پڑ گئے روزہ بخشوانے کو گئے تھے نماز گلے پڑی نفع کے بدلے نقصان اوٹھانا پڑا اب کیا کرون کدھر جاون۔ قرض خواہون کو کیا جواب دون اسی سناٹے مین ہون سب سٹی بھولی ہوئی ہے عقل چرخ چکر دیرہی ہے ہوش باختہ ہین حواس درست نہین ہین ہاتھون کے طوطے اوڑے ہوئے ہین سرداروں نے کہا اے خواجہ آپ اسقدر مغموم ومحزون نہون انشاء اللہ تھوڑی مدت مین جسقدر روپیہ آپنے قرض لیا ہے سب ادا ہوجائیگا کیونکہ شاہ جمجاہ وصاحبقران عالی پائیگا وشاہان وسلاطین لشکر شاہزادہ زر کثیر وقتاً فوقتاً آپکو دیا ہی کرتے ہین اور کسیقدر ہم بھی آپکی خدمت گزاری کرینگے خواجہ نے فرمایا آپ سب صاحب مجکو اسوقت تسلی دیتے ہین اب جسقدر کہ روپیہ خرچ کیا ہے اوسکا جمع ہونا بہت

دشوار ہے اور جو قرضہ مہاجنون کا ہے وہ میری زندگی مین ادا نہوگا دیکھئے سب مہاجن میرا کیا حال کرتے ہین
اور یہ جو آپنے کہا کہ سلاطین اور شہزادے مجکو روپیہ دینگے یہ محض آپکا خیال خام اور تصور ناتمام ہے مجکو
یہ امید نہین کہ کوئی ایک کوڑی بھی دے سردار وغیرہ تو تقریر خواجہ کی سنکر خاموش ہورہے
لیکن عیار جو بارگاہ مین حاضر تھے اونھون نے دست بستہ عرض کی کہ خواجہ صاحب اگرچہ فی الحقیقت
آپ نے اس کام کے انجام دینے مین زر کثیر صرف کیا ہے مگر آپ کچھ تردد نہ فرمائین ہم سب کئی ہزار خادم
آپ کے موجود ہین اگر خدا نے چاہا تو عیاریون کرکے زر و جواہر انعام مین پاکر یا مال و اسباب کفار
کا عیاریون سے حاصل کرکے آپ کو دینگے آپ جلد قرضہ مہاجنون کا ادا کردیجئے گا خواجہ عمر نے فرمایا
قرضہ مہاجنون کا ادا ہونا تو بہت مشکل ہے تم لوگ اسوقت کہتے ہو مگر کچھ دوگے نہین جانسوز نے
بڑھکے کہا کہ اوستاد مین اقرار کرتا ہون کہ جہان تک مجسے ہوسکیگا مین قرضہ آپکا ادا کرونگا خواجہ
نے کہا دور ہو نالائق تو خود اُستاد سے یہ چاہا کرتا ہے کہ کچھ بھی کو دیدین بھلا تو کیا دیگا تیرے اوستاد
کو دیگا تو خدا ہی دیگا ورنہ تیرے اوستاد کی اب آبرو باقی نہ رہیگی جسوقت خواجہ نے جانسوز کو
جھڑک کر یہ کہا کہ تو کیا دیگا سب عیار بیساختہ ہنسنے لگے خواجہ کو اِن پر سال غصہ آیا کہ مین تو روپیہ
کے صدمے مین ہون یہ سب نالائق ہنستے ہین یہ خیال کرکے خواجہ کو دو الیکر اٹھے جملہ عیار حبست و خیز
کرکے چلدیئے پھر خواجہ کرسی پہ بیٹھے فردین حساب کی دیکھکر بسورنے لگے صاحبقران مسکرائے
اور فرمانے لگے کہ خواجہ تم اسقدر ملول و مغموم نہو خداوند عالم پھر تمکو اسیقدر روپیہ دیگا جسقدر تم نے
اس عیاری مین صرف کیا ہے خواجہ نے کہا کہ خیر وہ روپیہ تو جب خدا ہی دلوائیگا جب ملیگا فی الحال
امیدوار اس امر کا ہون کہ اتنی تو قدردانی فرمائیے کہ ہزار روپیہ آدمی مجکو عنایت کیجئے کہ مین نہایت
جانفشانی و سرگرمی کرکے ان سب کو لایا ہون صاحبقران نے دریافت فرمایا کہ وہ ملعون انزروت
بھی ہے عرض کیا کہ جی ہان اوسکو بھی لایا ہون اوسکے پانچہزار ہونگے آپ ہزار روپیہ آدمی دیجئے عنایت
تو فرمائین دیجئے کن کن لوگون کو حاضر کرتا ہون حکم ہوا کہ اچھا کوئی آدمی آپکو ہزار روپیہ ملیگا آپ منگالنا
تو شروع اب سب مشتاق ہورہے ہین اور ہر ایک کا دل بیچین ہے کہ خواجہ کہین جلدی نکالنا
شروع کرین دیکھین کون کون لوگ ہین اور کیسے زبردست ہین علی الخصوص شاہ نہایت مضطرب
ہے اسکے تو دل سے لگی ہوئی ہے اور چاہتا ہے کہ خواجہ کہین جلدی اس ظالم کو نکالین تو میرا
دل خوش ہو۔ الحاصل جب خواجہ نے خوب پکار لیا تو اولاً برق ثانی کو زنبیل سے نکالا اور روغن
عیاری چہرہ کا دفع کیا اب جو دیکھا تو میان برق ہین صاحبقران نے پوچھا کہ خواجہ کیا انکا بھی
روپیہ لوگے یہ تو تمہارے بھائی بند ہین خصوصاً یہ تو تمہارا شاگرد رشید ہے اور یہ تو بتائیے کہ یہ کیونکر پھنسے
انپر کیا افتاد پڑی عرض کیا کہ حضور انھین سے دریافت فرمائین کہ یہ کس حال سے گئے تھے اور
یہہ کیونکر پھنسے بڑا دعوی عیاری کا کرکے گئے تھے اور توڑا اشرفیون کا جو حضور نے مرحمت فرمایا
تھا اوسکو بٹوا لیتے تھے وہان جاکر ایسے خود فراموش ہوگئے کہ..... گردن کا ہوش نہا
اس غفلت کی کچھ سزا انکو ضرور ہونا چاہیئے تھی لہذا فقط زنبیل کی سیر انکو کرادی گئی ہے یہ کہکر پھر
زنبیل پر ہاتھ ڈالکر قران ثانی کو نکالا روغن دور کیا اب جو دیکھتے ہین تو قران ثانی ہین کہا ہین بھئی انکا
بھی لوگے یہ تو تمہارے یگانے ہین اور آپس کے سب ابنائے جنس ہین عرض کیا کہ انھین
سے تو لینا چاہیئے یہ کالیا بڑا دعوی کرکے گیا تھا وہان جاکے ایسا محو ہوا کہ مطلق ہوش نہا ابھی

لونڈے ہین عیاری کرنا سیکھین بارہ برس دل مین رہے بھاڑ جھونکا کیئے برسون ہماری صحبت مین رہا اور سیکڑون عیاریان دیکھین اور سنین اور خود بھی دعوائے عیاری ہے مگر کبھی عیاری کرنے کا وقوف نہوا اپنیہ دافع بیہوشی بھی منتون مین نہ رکھا اور کوئی دفعیہ بیہوشی کا انھین سے حضور دریافت فرمائین کہ کیا گذری اور کیونکر پھنس گئے انسے کچھ گنہگاری لینا ضرور ہے کہ آیندہ ایسی غفلت نہ کرین یون انکو یاد رہیگا پھر ایسی غفلت نہ کرینگے۔ بعد ازان گلباد و کلباد و ابوالفتح وغیرہ کو زنبیل سے نکالا اور کہا کہ انھین سے حال دریافت فرمائیے اپنے منھ میان مٹھو بننا کیا ضرور ہے یہ سب بڑی ہما ہمی کرکے گئے تھے اور بڑے دعوے انکو اپنی عیاری کے تھے اور خوب حوصلے بڑھے ہوئے تھے کہ جاتے ہی انزروت کو باندھ ہی تو لائین گے مگر وہان جاکے ایسی منھ کی کھائی کہ تن بدن کا اپنے ہی ہوش نہ رہا یا تو دشمن کو گرفتار کرنے گئے تھے یا خود اسیر پنجہ غفلت ہوگئے ابھی طفل مکتب ہین نا عیاری کرنا کیا جانین۔ ع۔ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے ٭ اگر یہ عیار غیرت دار ہون تو چلو بھر پانی مین ڈوب مرین آیندہ عیاری کا نام نلین ان ناشدنیون نے عیاری کا نام خراب کیا انکو خیشم نمائی ہونا ضرور ہے اکار و پیہ حضور منگوائین اور انھین سے استفسار حال کرین اب صاحبقران عیارون کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہین اپنا حال بیان کرو کہ تمپر کیا گذری اور کیا واقعات پیش آئے چنانچہ عیارون نے بیان کرنا شروع کیا کہ حضور ہم مین سے کوئی چوبدار کوئی خدمتگار کوئی فراش کوئی خاص بردار بنا ہوا اس کافر انزروت کی بارگاہ مین بشکل مبدل حاضر تھے اور ہر ایک ہم مین سے اس فکر مین تھا اور یہہ سوچ رہا تھا کہ کسی طرح اسپر قابو پائین تو کوئی عیاری کرین بس ہر ایک اپنی اپنی فکر مین تھا کہ اتنے مین سامنے ایک کوہی نمودار ہوا کالا لوکھٹ دھوتی باندھے مرہٹی پہنے انگوچھا سر پہ لپیٹے سرکشان شاہ کو لیئے ہوئے نہایت لاغر و پریشان حال ناخون برھے ہوئے کپڑے کثیف پہنے ہوئے منکا ڈھلا ہوا پیشانی پر جھریان پڑی ہوئین پیٹھ پر لادے لیئے چلا آتا ہے اور نہ سامنے انزروت جادو کے لاکر رکھدیا اور کہا کہ آپکا مجرم حاضر ہے بخشیئے اور بھرپور انعام دلوائیے چنانچہ انزروت نے نوروے منگوا کر اوس کوہی کو انعام سے مالا مال کردیا اور نہایت اسکی تعریف کی کہ کیا کار نمایان تم نے کیا ہے اور ایک خلعت بہت گران بہا منگوا کر عنایت کیا اور سرکشان شاہ کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ باندھ دے اسکو ستون سے چنانچہ اوس کوہی نے سرکشان شاہ کو ستون بارگاہ سے باندھ دیا ہم لوگ نہایت حیران و ششدر رہتے اور ہر ایک اپنے دل مین خیال کرتا تھا کہ اسکو تو ہم صاحبقران عالیشان کی بارگاہ مین چھوڑ آئے کیونکر یہ کوہی اوسکو لایا کہ اتنے مین یہ کافر خاسر انزروت خود تیغہ لیکر اور بکمال غیض و غضب اوٹھا اور ایک ہاتھ مارکر سر اوسکا بھٹا سا تنکر دور گرا اور گلوئے بریدہ سے ایک صدائے آہ بلند ہوئی اور بھک سے ایک غبار نکلا اور آناً فاناً مین منتشر ہوکر ہر ایک کے دماغ تک پہونچا تڑاق تڑاق چھینکین آنے لگین وہ غضب کی تیز مک چھکنی کی ناس تھی کہ معاً دماغ مین سرایت کرگئی اور ہر شخص چھینک مارکر بیہوش ہوگیا کہ اسکے جو اوٹھا گویا جہان سے اوٹھا سر کے تا نگین اوپر بیہوش و مدہوش خود فراموش ہوکر تڑاق پڑاق زمین پر گر پڑا ہم لوگ بھی سب کے سب بیہوش ہوکر گرے آگے حضور ہمین نہین معلوم کیا ہوا۔ صاحبقران نے خواجہ کی نہایت تعریف کی بادشاہ جمجاہ اور سرداران حاضر بارگاہ نے اوسکی حد تنا و صفت خواجہ کی بیان کی اور کہا کہ خواجہ آپکا کیا کہنا کوئی آپکا جواب دینے والا اس فن عیار مین اب دنیا مین نہین ہے سب آپکے سامنے طفل مکتب ہین کیا مجال ہے کسی کی کہ جو

آپکی بسری کرسکے ہان خواجہ صاحب اتنو اشتیاق مذسے زیادہ ان کفار کے دیکھنے کا ہی خدا کے لیے
بکا لیئے دیکھین کہ انزروت شاہ اور اُسکے سردار کیسے زبردست ہین کہ جنھون نے بندگان خدا کو
تکلیف دے رکھی ہے خواجہ نے جب دیکھا کہ سب سردار و بادشاہ و صاحبقران عالیمنزلت
سب کے سب کمال مشتاق ہین تب ایک ساحر کو زنبیل سے نکالا اور زبان مین اسکے سوزن دیکر ستون
بارگاہ سے باندھ دیا سب نے دیکھا کہ ایک ساحر سیہ فام کریہ منظر کھاردیکی جانگیا پہنے ہوئے بیہوش
چوب بارگاہ سے بندھا ہوا ہے کیونکہ خواجہ نے کپڑے تو پہلے ہی اوتروالیئے تھے اسوجہ سے فقط
جانگیا باقی رہگئی تھی۔ اسیطرح ایک ایک کرکے کل سرداران وکارگزاران انزروت کو خواجہ
نے زنبیل سے نکالا اور ستون سے باندھ دیا زبان مین اسکے سوزن دیدیا چنانچہ قریب سو سولے
ساحر رفیق وندیم صاحب وکار پرداز کہ جو اسکے بزم مین حاضر تھے اُن سبکو فرداً فرداً نکالا اور روبرو اپنے
گن گن کے سب کا حساب لگاکے توڑے کے توڑے لیئے بلکہ پانچہزار روپیہ اور زائد یکے سب کو نکالا
اور سوزن زبانون مین دیکر سب کو ستون بارگاہ سے باندھ دیا سب سردار و افسران
فوج دیکھ رہی ہین کہ خواجہ کی جالاکی اور عیاری کی تعریف کر رہے ہین اب ہر ایک شخص انزروت
کا مشتاق ہے کہ دیکھین وہ کتنا بڑا زبردست ساحر ہے اور خواجہ سبکا اشتیاق بڑھاتے جاتے ہین۔
آخرالامر بادشاہ جمجاہ اور صاحبقران عالم پناہ نے جب بہت اصرار کیا کہ خواجہ اب کہین جلدی
نکالو اُس کافر خاسر کو خواجہ کہتے ہین کہ حضور کچھ رونمائی تو منگوائین یہ خالی خولی اتنے بڑے زبردست
ساحر کو نکالون پانچہزار روپیہ جو حضور نے مرحمت کیا وہ تو اسکا اجورہ تھا اب رونمائی بغیر محافظان
زنبیل اوسکو باہر نکلنے نہین دیتے اس بات پر صاحبقران مسکرائے اور دوہزار روپیہ اور منگواکر
خواجہ کے تواضع کیا۔ اب خواجہ نے کہا کہ سردارون سے بھی رونمائی ملنا چاہیئے کیا یہ مفت ہی مین دیکھنا
چاہتے ہین غرضکہ سردارون نے بھی علی قدر حیثیت روپئے خواجہ کو منگوا کر دیئے اب خواجہ نے
بڑے مانا جہت سے انزروت جادو کو نکالا اور بہت بڑا نکلا آہنی مثل سوزن کے اوسکی زبان مین
دیکر ستون بارگاہ سے باندھ دیا صاحبقران خضران بن عمر نے ارشاد فرمایا کہ اب تم جاؤ اور پہلوان عادی
جو بارگاہ لیکر روانہ ہوا ہے اوسکو حکم دو کہ بارگاہ واپس لائے چنانچہ حسب الارشاد صاحبقران
والاشان کے خواجہ مع چند عیارون کے اسطرف کو روانہ ہوے اور مقبول بن مقبل ثانی
بھی گھوڑے پر سوار ہوکر اور ترکش کاندھے پر ڈال کے اپنے سامان کے ساتھ اسلحہ حرب وضرب سے
مسلح ومکمل ہوکر انکے ہمراہ روانہ ہوا کہ انکا حال آیندہ بیان جائیگا پہلے یہان کا حال عرض
کیا جاتا ہے کہ یہ ساحر انزروت جادو جو اسی حالت بیہوشی مین نکلا زبان مین دیا ہوا ستون
بارگاہ سے بندھا ہوا ہے اوسکی نسبت صاحبقران عالیشان نے حکم دیا ہے کہ ایک
پرچہ کاغذ پر یہ مضمون لکھکر اسکے سامنے رکھدیا جائے کہ جان اور آگاہ ہو شناخت خالق ارض وسما
مین اور وحدانیت پروردگار عالم کو برحق جان کہ جس نے فقط ایک لفظ کن سے تمام عالم کو پیدا کیا اور
ہیجدہ ہزار مخلوقات کو از قسم انسان وحیوان ونباتات وجمادات وغیرہ کو کتم عدم سے عرصہ شہود مین لایا اور
اپنی عجیب وغریب صنعتون کے خزانون کو اسمین تفویض فرمایا ہر چند عیار وہم وخیال ہزار ہزار شکل سے
اپنی طرار ی دکھائے مگر ممکن نہین کہ اس نقشبند عالم وقادر مطلق کی قدرت کا بھید سمجھ مین آئے کیا مجال
طائر تیز پرواز عقل بشری کی کہ اوسکے میدان حکمت مین تیز پروازی کرسکے ممکن نہین کہ اس راہ مین قدم

دیکھ سکے ۔ کیسے کیسے صاحبان فہم و ادراک نے اپنے اپنے باریک خیال کو اوسکی معرفت کے میدان وسیع مین دوڑایا مگر سوائے ناچاری و مجبوری کے کچھ نہ ہاتھ آیا انسان اگر چشم بینا اور گوش شنوا رکھتا ہے تو بدیدۂ فراست و گوش ہوش اپنے دیکھے اور سنے کہ وحدانیت اور الوہیت یونان و کیونون مشرکان خدا کی کس راہ سے ثابت ہوتی ہے اگر یہ کہا جائے کہ اُنکے پاس ملک بہت ہے جاہ و حشمت مال و دولت لشکر و فوج بکثرت ہے تو کیقباد اور فریدون و جمشید و کیخسرو و دارا و سکندر وغیرہ کیسے کیسے شاہان روزگار رہو گئے کل عالم الفین کو اپنا خدا جانتا لہذا یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ یونان و کیونون مشرکان خدا خوک پیکر خرس بادیہ ضلالت گمراہ کنندۂ عالم ایک صرف نہین آخر ایک دن جہنم واصل ہونگے انکین خالق اپنا گردانتا محض کفر و کافری ہے سجدہ اُسی خالق اکبر خدائے عزوجل کو واجب ہے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے طبقۂ خاک کو عالم آب پر قائم کیا اور خیمۂ گردون کو بے ستون و طناب برپا کیا۔ ؎

نہین کوئی عالم مین تیرا شریک	تیری ذات ہے وحدہٗ لاشریک	سمیع و بصیر و علیم و خبیر
محیط علے کل شئی قدیر	کریم و رحیم و غفور الرحیم	حمید و مجید و عزیز و حکیم
فرازندۂ سقف گردان سپہر	طرازندۂ انجم و ماہ و مہر	نگارندۂ نقش چشم و دہن
جمع بند ترکیب بے پیرہن	ضیا بخش افلاک و شمس و قمر	تجلی نور جبین سحر
بہنگام بیچارگی چارہ ساز	ز اغراض نفسانیت بے نیاز	معین الخلائق جمیل الخصال
جلیل و ذوی القدرت و ذوالجلال	خداوند علام دانائے غیب	منزہ ز نقص و مبرا ز عیب

پس اے انزروت تم سن رسیدہ اور مرد فہمیدہ و جہاندیدہ و دانشمند و فہیم ہو تمکو لازم ہے کہ لعنت کرو مذہب کیوان پرستی اور کفر و کافری پر اور نکلو اس چاہ کفر و ضلالت سے اور کلمۂ حقہ پڑھکے ہو پنجو سرچشمہ ہدایت پناہ کہ دنیا و عقبیٰ تمہاری دونون نجیر ہون دیکھو اُسنے مجھ ایسے بندۂ حقیر کو مرتبہ صاحبقرانی عطا فرمایا اور اس عبد ذلیل کو یہ عہدۂ جلیل عنایت کیا ۔ بس تو اس کفر و کافری ضلالت و گمراہی سحر و ساحری سے باز آ اور بصدق دل دین اسلام اختیار کر اور جبر و ظلم و فسادات و عناد سے توبہ کر یہ حکم دے کے عیارون کیطرف اشارہ کیا کہ اس کافر کو فلیتہ رفع بیہوشی دیکر ہوشیار کیا جائے اور قلم و دوات منگوا کر اسکے سامنے رکھدی جاوے کہ اسکا جواب لکھے چنانچہ ایک عیار اوٹھا اور فلیتہ رفع بیہوشی اوسکو دیا اسنے ایک چھینک ماری کچھ قطرہ گندیدہ اسکے دماغ سے نکلے اور یہ ہوشیار ہوا آنکھ کھولکر جو دیکھتا ہے تو اپنے تئین عجیب عالم مین پایا کہ ایک دربار آراستہ ہے تمام سردار و ارکین دولت اپنے اپنے منصب کے موافق کرسیون و دنگلون پر متمکن ہین اور مین ستون بارگاہ سے بندھا ہوا ہون اور سب مصاحب و رفیق بھی میرے ستون بارگاہ سے بندھے کھڑے ہین اسنے فوراً آنکھین بند کرلین اور سمجھا کہ یہ خواب ہے عیارون نے کہا کہ یہ خواب نہین ہے عین بیداری ہے چشم خود را واکن و حال خود را تماشا کن اب جو آنکھ کھولتا ہی تو واقعی وہی حالت ہے دل مین خیال کرتا اور ہنگام حیرت دیکھتا ہے کہ مین تو اپنے بزم مین تھا مصاحب رفیق ندیم و وزیر و مشیر و ارکان دولت سب دست بستہ حاضر تھے ۔ یا طرفۃ العین مین اس فلک تفرقہ پرداز نے باین مذلت و خواری مجکو اس حال خراب مین مبتلا کیا۔ ؎

ایک گردش چرخ نیلوفری	نہ نادر بجا ماند نے نادری	

شکوہ فلک بیمہر اور مذمت دنیائے فانی کرنے لگا ۔ نظم

ہان دلا کر نظر بدیدۂ غور	دیکھ دنیائے بے ثبات کا طور	بھول مت دیکھ دیکھ آرائش

نہین دنیا مقام آسایش	کوئی بزم طرب کا بانی ہے	کہین ماتم ہے نوحہ خوانی ہے
کہین چوکھی ہے اور چالا ہے	کہین انفعال حق تعالی ہے	ہے کہین شادی و شادمانی
اور کہین شور مرگ فرزندان	ہے یہ دنیا کے دون کا سرشتہ	نوش اسکا ہے نیش آغشتہ

کیون اے چرخ کج مدار و اے گردون ناہنجار کیا مین نے تیری خطا کی تھی کہ جس کے پاداش مین تو نے یہ سزا دی ہے افسوس صد ہزار افسوس یہ سراے فانی مقام عبرت اور یہ دہر ناپائیدار جاے اندوہ حسرت ہی نظم

وزین ہمہ اتش زبر جد زخانہ خورشید	نوشتہ یک دو سہ بیتے بآب زر دیدم
کہ اے بدولت دیروزہ گشتہ مستغنی	مباش غرہ کہ از تو بزرگتر دیدم
شبے کہ تارک مرصع صباح بر سر داشت	نماز شام و را خشت زیر سر دیدم
ز حادثات جہان بس ہمین پسند آمد	کہ خوب و زشت و بد و نیک در گذر دیدم
مکن خیال ثبات جہان دون کہ درد	ہزار بادشہ و میر بیشتر دیدم

چنانچہ یہ نالۂ اشعار عبرت آثار پڑھ رہا ہے اور شکایت جفاکاری چرخ مقلبہ پرور کی اسکی زبان پر جاری ہے الغرض اس کافر خاسر انزروت جادو نے اس پرچہ کاغذ کو دیکھا کہ اوسمین وحدانیت قادر مطلق وصانع برحق کی مرقوم ہے مگر اس سیاہ قلب کے دل پر کیا اثر اوسکا ہو سکتا ہے ۔ ؎

کیمیا بخیت کسے را کہ باقتد سیاہ	باب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد

بس اسنے قلم اوٹھاکر لکھدیا کہ فدا ہون ہزار جانین میری خداوند یکتا ان تا حیات پر بھی اوسکی خداوندی سے منحرف نہونگا اور خدائے نادیدہ کی پرستش ہرگز ہرگز نہ کرونگا آپ لوگ اگر مجکو قتل بھی کر ڈالین تب بھی کچھ پروا نہین ہے باشد ہرچہ باداباد مگر یہ یاد رکھنا کہ بعد میرے مارڈالنے کے اگر کرور آدمی بھی ہونگے تو ایک متنفس اوسمین سے جان بسلامت نہ لیجائیگا اور کوئی زندہ نہ بچے گا ۔ بس صاحبقران عالیشان نے خیال کیا کہ یہ سیاہ قلب کسیطرح راہ راست پر نہ آئیگا اور کیہ اسنے ہدایت و اسپر بھی نصیحت اسنے بس قلب کو نور ایمان سے منور نہ کریگی دل تیرہ و تاریک اس کافر خاسر کا کسی عنوان نور ایمان سے نورانی نہونگا بس لاچار ہوکر بادشاہ جم جاہ سے اجازت لیکر ذوالفقار ثانی کو حکم دیا کہ جلد اس گبر ناہنجار ساحر و فاجر جفا شعار کو قتل کرکے سر اسکا حاضر کرو یہ وہ کافر خاسر ہے کہ جس نے ہزارہا بندگان خدا کو جان سے مارا ہے اور اہل اسلام کا تو جانی دشمن ہے بڑا سرکش اور نہایت ستم پیشہ جفاکار و مردم آزار ہے آج یہ اسطرح بے بس ہے کوئی مونس ہے نہ غمخوار ہے اور جو ہے وہ بھی دم بھر مین فی النار ہے بعض کہتے تھے کہ اسپر کیا منحصر ہے چرخ جفا پیشہ نے بڑے بڑے نامیون کو ذلیل و رسوا کرکے ہلاک کرایا ہے اور پیر زال دنیا نے بہت نوجوانون کو پہ حسرت و ارمان دنیا سے اوٹھایا ہے آج نہ دارا ہے نہ سکندر ہے نہ وہ چتر و اورنگ ہے نہ افسر ہے نہ کلاہ ہی نہ تاج شہی نہ سریر عزت ہے فی الحقیقت یہ سراے فانی مقام عبرت ہے کہ نظم

کہان شداد و وہ بہشت اسکا	اس چمن کا کرے جو نظارہ	گو سکندر بھی شاہ عالی تھا
جب گیا وہ تو ہاتھ خالی تھا	آج کرلے گذشتگان پہ نظر	ہوگا کل تو بھی عبرت دیگر
ہے یہ دنیا وہ گرگ کہنہ آہ	لاکھ یوسف گرائے در تہ چاہ	بحر حیرت مین عقل کیون نہو غرق
ہے زمین اور آسمان کا فرق	کہین ہوتا ہے قطع پیراہن	کہین مردم کو ہے تلاش کفن
کہین سامان غسل صحت ہے	کہین ترتیب غسل میت ہے	کوئی تخت روان پہ جلوہ نما

کہین مردہ وبال دوش ہوا	ایک دو طپن سے دو چار ہوتا ہے	ایک کنار لحد مین سوتا ہے
قصر بنوا کے ہو گئے شداد	قبر کی کوٹھری نہ رکھی یاد	ہین یہ خواہان حشمت دنیا
تشنۂ تلخ زم سراب منا	اسکا شربت مین زہر ہی سودہ	نوش ہے اسکا نیش آلودہ

قصہ کوتاہ ہر طرف مجمع تھا ہر جانب ہنگامہ برپا تھا صغیر و کبیر بنظر حسرت نگران تھا چنانچہ جملہ سرداران نامی و گرامی سب انصاف شاہی اور عدل ظل الٰہی کے دیکھنے کو مجمع کئے ہوئے اپنے اپنے دنگلون پر بیٹھے تھے کہ ذوالنحار اگر مستعد قتل ہوا اور انزروت کی گردن پر کوئے کا خط دیا اور کہا جو کھانا پینا ہوا ہے اجل رسیدہ وہ کھالے جو کہنا ہو وہ کہہ سن لے کہ کوئی دم مین پیمانہ عمر تیرا بادہ فنا سے لبریز ہوگا اور رخت ہستی اوتار جائیگا انزروت نے مطلق جواب نہ دیا آخر تیسرے حکم پر تیغہ مارا ذوالنحار نے کہ سر اس خودسر کا اڑ گیا لیکن ساتھ ہی سر اوڑنے کے یہ معلوم ہوا کہ جسطرح ریل کے نیچے سے دھوان نکلتا ہے اسکے گلوے سے بجائے خون کے ایک دھوان پیدا ہوا اور پیچیدہ ہو کر تمام بارگاہ مین منتشر ہوا اور گرد لوٹ دیکھا کہ سب کی آنکھون سے کچھ قطرے وغیرہ ٹپکے اس دھوئین کی تیزی سے اور سب کی آنکھین بند ہو گئین اور بصارت چشم زائل ہو گئی نابینائی چشم پوشی کرنے لگی صاحبقران دغریزان صاحبقران مع بادشاہ جمجاہ اور قریب قریب جو رفیق و مصاحب و سردار کہ کرسیون اور دنگلون پر بیٹھے تھے سب کی بینائی چشم زدن مین زائل ہو گئی غرضکہ طرفۃ العین مین تمام سرداران باوقار و پہلوانان جرار اندھے ہو گئے جو لوگ کہ دور بیٹھے ہوئے تھے اونکو بھی یہ کیفیت دیکھکر تاب نہ رہی بیقرار ہو کر پروانہ صفت وہ بھی جھٹ پٹ اپنے مالکون کے پاس آئے آتے ہی وہ بھی نابینا ہو گئے تمام بارگاہ مین ایک عجیب حالت طاری تھی شور نالہ و فریاد بلند تھا جو سردار کہ بیرون بارگاہ تھے وہ بھی صدائے گریہ و بکا و آواز استغاثہ سے بیقرار ہوئے اور قصد کیا کہ لپک دیکھین تو بارگاہ مین کیسا شور فریاد و فغان بلند ہے ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ یار واقعہ ہے کہ جان نثاری کا موقع بھی نہین آنے پایا ورنہ ہم اپنی جانین فدا کرتے اور اپنے مالکون پر آنچ نہ آنے دیتے کیا کہین دل کی تمنا دل ہی مین رہی کچھ حوصلہ ہمارا نہ نکلا ورنہ دیکھتے کہ کسطرح حریف سے مقابلہ کرتے اور جبتک دم مین دم رہتا اپنے مالکون پر کسیطرح چشم زخم پہونچنے نہ دیتے مگر اب کیا کرین کہ کچھ زور نہین چلتا بے بس ہو رہے ہے یہ کہکر ایک دوسرے کو سمجھاتے تھے کہ یہ موقع ایسا نہین ہے کہ جلتی ہوئی آگ مین پھاند پڑین صریحاً دیکھ رہے ہین کہ جو گیا آفت مین مبتلا ہوا۔ ؎

اگرچہ کس بے اجل نخواہد مرد	تو مرد در دہان اژدرہا

موقع محل دیکھکر انسان کو کام کرنا چاہیئے اور اس آفت سے ذرا بچنا چاہیئے کیونکہ ہم جان نثارون سے جو بچ جائین گے وہ انھین خدمتگذاری کرینگے حریف و دشمن سے ہم لوگ بچائین گے اور جہانتک ہم سے کوشش ہو سکیگی کوئی دقیقہ ہم تدبیر کا اوٹھا نہ رکھین گے ملک کا حق نمک ادا کر دینگے اگر کوئی حریف ہوتا یا کوئی غنیم چڑھ آتا تو اس سے مقابلہ کرتے جانین اپنی فدا کرتے یہ تو عجب بے بسی کا عالم ہے کہ ہر شخص نابینا ہو گیا ہے اور حریف کوئی نظر نہین آتا ہے یہ لوگ تو باہم یہ گفتگو کر رہے تھے اور آپسمین مشورہ کرتے تھے کہ کونسی ایسی تدبیر کرین کہ ہمارے مالک اس آفت ناگہانی اور بلائے عظیم سے نجات پائین کاش اسکے بدلے ہمارا یہ حال ہو جاتا اور ہماری بصارت چشم زائل ہو جاتی مگر وہ صحیح و سالم رہتے تو ہمکو کچھ رنج و افسوس

تھوتا خیر ہو مرضی خدا کی اسمین کسی کا کیا چارہ ہے وہی مسبب الاسباب ہے کوئی نہ کوئی سبب ایسا
پیدا کر دیگا کہ چشم زدن مین سب کی آنکھین کھل جائینگی مگر تدبیر شرط ہے یہ سب سردار جو کہ بیرون بارگاہ
تھے یہ تو اس گفتگو مین مصروف تھے کہ اب جو دیکھتے ہین تو انزروت کے گلوئے بریدہ سے
ایک طائر پیدا ہوا اور سنے بلند ہوکر آواز دی کہ ایہا الناس آگاہ ہو کہ تم لوگ خدا پرست بہت
مغرور متکبر تھے اور اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے نہایت ذلت وخواری سے بچشم حقارت انزروت
جادو کو دیکھ رہے تھے اب اپنے حال زار پر خود افسوس کرو اور چشم حسرت سے خون کے آنسو بہاؤ
دیکھو تو کیسی مصیبت مین مبتلا ہوتے ہو کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا تمہارے حال پر افسوس کرتے
یہ کہکر بلند ہوگیا اور جلکر خاک ہوگیا ادھر اوس طائر کا جلنا تھا کہ وہ دھوان ہر طرف ہوا ادھر اہیان
انزروت کا حال سنیے کہ اسکے ہمراہی یعنے رفیق ومصاحب وندیم جو ستون بارگاہ سے بندھے
ہوئے تھے اور اونکی زبانون مین سوزن دیدیئے گئے تھے کہ سحر نہ کرسکین اس ہنگامہ کے سبب سے اونکو
ہوشیار کرنے کی نوبت نہ آئی تھی کیونکہ پہلے انزروت کو ہوشیار کیا تھا اور پرچہ اسکے سامنے رکھا
گیا کہ خدائے وحدہ لاشریک کو برحق جان اور صدق دل سے طریقہ اسلام اختیار کر مگر اس سیاہ قلب پر
اس ہدایت کی کچھ تاثیر نہوئی اسنے اپنا قتل ہونا گوارا کیا مگر پرستش خدائے نادیدہ کی گوارا نہ کی آخرش
اسکی نسبت حکم قتل دیا گیا وہ کافر قتل ہوا اور اوسکے گلوئے بریدہ سے بجائے خون کے ایک
دھوان پیدا ہوا اور دھوان اس غضب کا تھا کہ اوسکی تیزی سے سب کی بصارت چشم زائل ہوگئی
چونکہ اس ہنگامہ مین اوسکی ساحران ہمراہی کے ہشیار کرنے کی نوبت نہ آئی تھی اور خواجہ بھی
یہان موجود نہ تھے کہ ان ساحرون کا دیون سمجھتے اس باعث سے وہ لوگ ستون بارگاہ سے بندھے
ہوے کھڑے تھے مگر دھوان جو تمام بارگاہ مین پھیلا تھا اُسکی تیزی کے سبب سے ان ساحرون کی بصارت
چشم بھی زائل ہوگئی تھی یہ سب کے سب بھی اندھے ہوگئے تھے اور چونکہ انکی زبانون مین سوزن دیئے ہوے
تھے اسوجہ سے یہ لوگ رد سحر بھی نہ کرسکے سب کے سب نابینا ہوگئے - اس اثنا مین چند آدمی یعنی شاطر
وعیار وغیرہ خواجہ خضر ان کو خبر اس واقعہ کے دینے اُس جانب کو روانہ ہوئے جسطرف خواجہ بارگاہ
دخمے وغیرہ واپس لانے کے واسطے گئے تھے ان لوگون نے راہ ہی مین خبر دی کہ جلدی چلیے بارگاہ مین
یہ واقعہ گذرا کہ صاحبقران اور سب سردار نابینا ہوگئے بڑا غضب ہوگیا کہ دربار کا دربار سب اندھا
ہوگیا - خواجہ دہین سے سر پیٹتے ہوئے بارگاہ کیجانب روانہ ہوئے بارگاہ مین جو آکر یہ حال دیکھا دونون
ہاتھون سے اپنا سر پیٹ لیا کہ ہائے افسوس یہ کیا حال ہوا مین واپس بھی نہ آنے پایا کہ یہان یہ سانحہ عظیم
برپا ہوگیا بس خواجہ نے جلدی سے بارگاہ سلیمانی برپا کرائی صاحبقران نے کل سرگذشت
بیان کی یعنی انزروت کا ہوشیار کرانا اور پرچہ کاغذ متضمن ہدایت طریقہ اسلام اسکے سامنے
رکھوانا اسکا یہ کہنا کہ ہزار جانین میری فدا ہین خداوند کیوان تاجدار پر اور مین ہرگز اُسکی پرستش
سے باز نہ رہونگا اور خدائے نادیدہ کی پرستاری کبھی نہ کرونگا اسپر اوسکو حکم قتل دینا دو انگارکا تینہ
آبدار سے اُس کافر کو قتل کرنا ایک ہی ہاتھ مین سر اوسکا کٹ کر دور گرنا اور گلوئے بریدہ سے ایک
دھوئین کا پیدا ہونا اور تمام بارگاہ مین پھیل جانا اُس دخان سحر کی تیزی اور تاثیر سے سب کا نابینا
ہوجانا تمام عزیزون اور سردارون کا نابینا ہوجانا کل سرگذشت بیان کی اور کہا کہ اے خواجہ
اب کیا تدبیر کیجائے اس دشت خطرناک اور وادی ہول خیز مین جو ہمارا یہ حال ہوا کیا تدارک

اسکا کیا جائے ادھر اخبار کی رو سے اور خطوط سے ثابت ہوا کہ برجیس آفتاب پرست ملکون کو پھونکتا ہوا خدا پرستون کو آزار دیتا ہوا چلا آتا ہے ایک تو وہ دشمن خدا ہے اور ایک نقابدار کہ جو قاف تک جانے سے فوج فراوان اپنے ہمراہ لیئے ہوئے وہ بھی چلا آتا ہے جی چاہتا ہے کہ ایک نامہ اوسکو لکھون لیکن بپاس غیرت دل قبول نہین کرتا۔ ادھر طلسم نہ طاق سکندری کی تماشی کو ہم آئے تھے یہان یہہ سانحہ گذرا۔ اوسوقت شہنشاہ گوہر کلاہ نے یہ عرض کیا کہ حضور اگر مناسب ہو تو اپنے رفقا و اہل ملک وعزیزون کو خطوط لکھکر طلب فرمائیے کہ وہ حفاظت جان بھی کرینگے اور جبتک یہ حال ہے کسی غنیم کو بھی نہ آنے دینگے صاحبقران والاشان نے اس رائے کو پسند فرمایا اور خواجہ سے مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ ہم نے اس رائے کو پسند کیا ضرور اس مضمون کے نامے لکھوا کر فلان فلان اطراف وجوانب کو روانہ کیئے جائین کہ ہماری کشتی حیات اس دریائے ریگستان ناپیدا کنار مین آکر پھنسی ہے جی چاہتا ہے کہ تم لوگ یہان آکر ناخدائی کرو اور اس ورطہ ہلاکت سے ہمکو بچاؤ بس اے خواجہ کل یہ نامے لکھکر طیار ہوجائین اور ضرور بالضرور روانہ کیئے جائین فہرست انکے نامون کی خواجہ کو لکھوادی جنکے پاس نامہ روانہ کرنا تجویز کیئے گئے تھے اور یہ بھی صاحبقران نے ارشاد فرمایا کہ میر منشی تو دربار مین حاضر تھے وہ تو اندھے ہوگئے لہذا نامے لکھوانیکا انتظام تمہین کرو خواجہ نے عرض کیا کہ بہت خوب کل کے روز یہ سب نامے لکھوا کر روانہ کردیئے جائینگے مگر حضور اجرت اسکی دینا ہوگی کیونکہ اور منشیون کو بلوا کر نامے لکھوائے جائینگے اوسمین اسقدر خرچہ پڑیگا صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تمہاری طمعی اسوقت مین بھی نہین جاتی عرض کیا حضور بغیر روپیہ کے تو کوئی کام نکل ہی نہین سکتا۔

اے رزق تو خدا نمی دہد لیکن بخدا	استار عیوب و قاضی الحاجاتی

صاحبقران نے فرمایا بہتر ہے جو کچھ خرچ ہوگا دیا جائیگا نامے تو تم لکھوا کے روانہ کرو خواجہ تو اس انتظام کے لیئے چلے مگر درمیان مین دیکھتے کیا ہین کہ ساحران ہمراہی انزروت جنکو زنبیل سے نکالکر ستون بارگاہ سے سوزن دیکر باندھ دیا تھا وہ اسیطرح کھڑے ہین مگر وہ بھی سب کے سب نابینا ہین ہاتھون سے اشارے کر رہے ہین کیونکہ زبانین تو اونکی بوجہ سوزن کے قابو مین نہین ہین اس باعث سے اشارے کر رہے جسکا مطلب یہ ہے کہ زبانون سے ہماری سوزن نکال لیجائین تو ہم اپنا عرض حال کرین بس خواجہ نے انکی پیشانیون کو دیکھکر قیافہ سے معلوم کرلیا کہ یہ لوگ عجب نہین ہے جو راہ راست پر آجائین بس فوراً خواجہ نے اونکو ہوشیار کیا اور سوزن انکی زبانون سے کھینچ لیئے اور کہا کہ شناخت مین پروردگار عالم کے کیا کہتے ہو انھون نے کہا کہ تا زندہ ایم بندہ ایم ہمنے آپکا دین قبول کیا کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوجائین سحر و ساحری سے توبہ کرلین کیے تصدیق بالقلب کرکے مطیع اسلام رہین تاکہ بوقت ضرورت ساحران عذار سے مقابلہ کرکے حضور کی جان نثاری مین ہمراہ رکاب رہین جب ان لوگون نے اسطرح کے کلمات کہے تو خواجہ نے انکی مشکین کھولدین صاحبقران کی خدمت مین سبکو حاضر کیا یہ لوگ جاتے کے ساتھ ہی صاحبقران کے قدمون پر گر پڑے اور قدم بوسی کرکے عرض کرنے لگے کہ حضور ہمنے یہ خیال کیا کہ دین آپکا برحق ہے اور سب مذاہب باطل ہین بس ہم نے صدق دل سے دین اسلام قبول کیا اور حضور ہم بھی اندھے ہوگئے ہین اب حضور کے قدم چھوڑکر کہان جائین حضور کی غلامی مین حاضر رہینگے اور حضور سے اپنی جانین نثار کرینگے

اور حضور ہم لوگ بھی اپنے قوم قبیلے مین معزز ہین یہ ذوالفقار جادو ہمارے افسر اعلےٰ ہین حضور انسے
ہماری شرافت و اعزاز کا حال دریافت فرمائین اور اب حضور ہم آپکے قبضہ مین ہین چاہین تہ تیغ فرمائین
موت کے گھاٹ اوتارین چاہین حضور ہماری جان بخشی فرمائین حضور ہم لوگ اصیل تلوار کا خواص رکھتے
ہین جسکے قبضہ مین ہین اوسی کا دم بھرتے ہین اور حضور ہمنے بڑے بڑے معرکے سر کیے ہین
جس مہم پر لشکر کشی کر کے گئے بغیر اسکے فتح کیے واپس نہ پھرے بڑے بڑے ساحران غدار
وزبردستان روزگار سے مقابلے ہوئے مگر حضور کے اقبال سے منھ نہین پھیرا ہمیشہ سرخرو رہی
اسوقت حضور کے دربار فیض آثار مین ہمارا جاننے والا کوئی نہین ہے اگر مریخ آفتاب علم
یا انجم طلعت ہوتے تو وہ ہمارے کلام کی تصدیق کرتے وہ لوگ ہمارے مرتبہ شناس ہین اور
ہمکو خوب جانتے ہین اپنی زبان سے اپنی تعریف کرنا زیبا نہین ہے ہماری جانبازی ہماری ہمت
وجرأت کو وہ حضور سے بیان کرتے اور اب تو ہم حضور کے دامن دولت سے وابستہ ہین حضور
کے زمرۂ غلامان جان نثارین داخل ہونیکا افتخار حاصل ہوا ہے جب وہ لوگ آئین گے تو یقین
ہے کہ ہماری جرأت و مردانگی کا حال حضور مین گزارش کرینگے اور یون تو اپنے منھ میان مٹھو بننا ہی
جب کوئی کارنمایان حضور کے سامنے ہم لوگون سے بروی کار آئیگا تو حضور کو ہماری اس
یا وہ گوئی کا حال معلوم ہوجائیگا اور حضور ہم تو بہت دنون سے اس امر کی تمنا رکھتے تھے کہ حضور کی
بدولت ہم نور ایمان سے مشرف ہون اور اپنی عقبیٰ درست کرین حضور کے صدقے مین اس
ضلالت و گمراہی سے نکلکر ملت بیضا کی شاہراہ ہدایت پر قدم رکھین کیوان پرستی پر لعنت کرین
مگر کوئی موقع ہمکو نہین ملتا تھا چونکہ خداوند کریم نے ہر ایک امر کے لیئے وقت مقرر فرمایا ہے کل امر مرہون
باوقاتہا بس وہ وقت اب ظہور مین آیا کہ ہمارے طالع خفتہ نے یاوری کی حضور کی بدولت نجات دارین
ہمکو میسر ہوئی اور حضور کچھ تردد نہ فرمائین یہ چشم زخم جو فلامان کو پہونچا ہے بہت جلد رفع ہوجائیگا یہ
کیفیت باقی نہ رہیگی حضور مؤید من اللہ ہین پردۂ غیب سے کوئی سبب ایسا ظہور مین آئیگا کہ یہ
سب کلفت رفع ہوجائیگی یہ سب کارستانی اس کافر اکفر بصیر جادو کی ہے اوسی کے سحر نے
یہ کیفیت پیدا کی ہے حضور کی مدد غیب سے ہوگئی ہے اور عنقریب وہ کافر قتل ہوگا جب اس آفت ناگہانی
سے نجات ہوگی غفلت مین اس حرامزادے نے یہ سحر کیا ہے کہ سبکو نابینا کردیا ہم لوگون کی زبان قابو
مین نہ تھی ورنہ کچھ دفعیہ اسکا کرتے ہم بھی اس دخان سحر کی تیزی سے نابینا ہوگئے نور بصارت نے
چشم پوشی کی اب تائید من اللہ ہوگی اور آپکے اقبال سے وہ عدوئے دین مارا جائیگا تب سبکا نور بصارت
عود کریگا اور اس بلائے عظیم سے نجات ملیگی جب ان سرداران تازہ مسلم نے اسطرح کی تقریر کی
تو صاحبقران نے ارشاد فرمایا کہ تم اطمینان رکھو کسیطرح گھبراؤ نہین جو ہمارا حال ہے وہ تمہارا حال
ہے تمہاری جان بخشی کیگئی تم مطیع اسلام رہو صدق دل سے خدائے وحدہ لاشریک کی وحدانیت کا
اقرار کرو سحر و ساحری سے بالفعل تائب ہو کہ ساحران غدار سے سامنا ہے پھر توبہ کر کے سحر و ساحر
پر لعنت کرنا اسوقت مصلحت وقت یہی ہے جبتک یہ حال ہے اسی مین مجبوری کو صبر کرو اور دعا
کرو کہ جلد اس بلا سے نجات ہو اور خواجہ کو حکم دیا کہ ان لوگون کے لیئے ایک خیمہ استاد کرا دیا جائے
اور سب سامان راحت وہان مہیا کردیا جائے خادم و خدمتگار متعین کردیئے جائین تاکہ کسیطرح کی
تکلیف ان لوگون کو نہو چنانچہ خواجہ نے حسب الارشاد فیض بنیاد ایک خیمہ قریب بارگاہ برپا کرکے

جملہ سامان راحت وہان مہیا کرا دیا اور ملازم سرکاری خدمت کے لیئے تعینات کر دیئے اور حکم دیدیا کہ خبردار ان لوگون کو کسی طرح کی تکلیف نہونے پائے اور ان سب کو اپنے ہمراہ لیجاکر اس خیمہ مین مقیم کیا اب یہ لوگ تو اپنے خیمہ مین مقیم ہین اور وقت کے منتظر ہین کہ دیکھیے کب اس بلائے عظیم سے نجات ملتی ہے یہ تو اس حال مین ہین اور خواجہ اپنے خیمہ مین جاکر فکر کر رہے ہین کہ کیا تدبیر کیجائے کہ ان سب کی آنکھین کھلین بس خواجہ تو اس فکر مین ہین اور روانگی نامہ جات کا انتظام کر رہے ہین انکو تو اس حال مین مصروف رکھا جاتا ہے کہ انکا حال پھر آیندہ بیان ہوگا۔

اب دو کلمہ داستان شہر ہیہاتیہ کے بیان کیئے جاتے ہین۔

ازین قصہ یکدم فراموش کن
زجائے دگر داستان گوش کن

بھر کے ایک جام دے اے ساقی مہ وش پرفن
جس سے روشن ہو دماغ خم و پیر کہن

آجکل باغ پہ عالم ہے گھٹا پر جوبن
بوتلین لاؤ برانڈی کی منا تین سادن

ہائے کیا باغ ہے کیا ابر ہے کیا سبزہ ہے
یونہ یان پڑتی ہین چلتی ہین ہوا مین سن سن

پانی پتون سے ٹپکتا ہے مثرابور ہین پیڑ
دھوئی دھلائی روشین صاف ہین جیسے چندن

باغ مین آکے یہانتک تو جھکی ہے بدلی
پگڑیان پھینکین جو مالی نہ جھکا لین گردن

بادل اُمڈے چلے آتے ہین جدھر کو دیکھو
بجلیان کوندتی ہین شور ہے اوتر دکھن

یون گھٹا چھائی ہدیون کوندرہی ہے بجلی
جیسے تیلم سے لپٹنے پہ جڑا ہو کندن

اسقدر زور سے چلتے ہین ہوا کے جھونکے
پیڑ اسطرح جھکے جاتے ہین جسطرح دودھن

مینھ برسنے کی ہی آواز ہوا کا غل ہے
شور سے سر پہ اوٹھاتے ہین چمن مرغ چمن

اسقدر چار طرف ابر ہے ماشاء اللہ
چشم بد دور نہین دیکھا ہے ایسا ساون

دیگر

گھٹا چھائی ہے ہر سو باغ پر عالم ہے جوبن کا
دے گلگون پلا دے ساقیا موسم ہے ساون کا

نزاکت مین نہین ثانی کوئی اس رشک گلشن کا
جو دو گل رکھے جوڑے مین اوٹھایا بوجھ سو مین کا

ہوا ہے شوق مجکو آجکل جو سیر گلشن کا
کیا کرتا ہون نظارہ کسی کے روئے روشن کا

رہا کرتا ہی اوسکے بزم مین مجکو نہ کیون کھٹکا
رقیب روسیہ اے دوستو کانٹا ہی گلشن کا

ہمارے سر سے سودا تیرے کاکل کا نہ جائیگا
اوترتا پھر نہین جب زہر چڑھ جاتا ہی ناگن کا

لگا تلوار قاتل تشنۂ جام شہادت ہون
اوتر جائے گلے سے گھونٹ جلدی آب ہین کا

طریقہ اپنے مذہب کا زمانے سے نرالا ہے
نہ بندہ شیخ کو مانے نہ قائل ہے برہمن کا

طراز ندۂ دفتر بسکران
نوشتند نایاب این داستان

نظارہ گران نیرنگ طلسمات وسیاحان منازل دشت عجائبات۔ میدان قرطاس کو یون مضامین افسونگری و نیرنگ سے غیرت بخش طلسمات بناتے ہین اور لوح خامۂ تحریر سے طلسم بیان کو اسطرح رقم فرماتے ہین کہ اسی حوالی طلسم مین ایک شہر ہے کہ ہیہاتیہ اسکا نام ہے بڑے بڑے ساحران غدار و افسونگران ناہنجار کا وہان مقام ہے مالک وحاکم اس شہر کا سماوات تاجدار ہے ساحری وفسون سازی مین اپنا مثل نہین رکھتا ہے اپنے تئین ساحری وجمشید وقت جانتا ہی بڑا مغرور و خود پسند ہے

اطراف وجوانب کے ساحرون مین سربلند ہے یا اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہے دربار اسکا آراستہ ہے
تمام سردار ومصاحب رفیق وندیم دست ادب بستہ حاضر ہین بڑے بڑے ساحران نامی ونامور
کا مجمع ہے ازانجملہ مہمات مردارخوار اور بصیر جادو کہ بہت اسکے منہ لگے ہوئے تھے اور ساحران
معزز مین سے تھے یہ بھی دست بستہ حاضر ہین سعادات اپنے دربار مین بیٹھا ہوا ہے اور ایک
گلدستۂ طلسمی اسکے سامنے رکھا ہوا ہے کہ وہ گلدستہ یک بہ یک جلکر خاک ہوگیا بصیر نے
آواز دی کہ وہ مارا مہمات مردارخوار نے پوچھا کہ کچھ حال تو بیان کر وسبب تو معلوم ہو
کسیکو مارا اور کس نے مارا مفصل کیفیت بیان کر اسنے دیکھکر کہا کہ انزروت مارا گیا اور یہہ
کہکر اسنے ایک کتاب نجوم کی اوٹھائی اور اوسمین غور سے دیکھا تھوڑی دیر کے بعد اسنے سر اوٹھاکر
کہا کہ صاحبقران زمان یعنی شہزادہ بدیع الملک نوجوان جو لشکر لیکر آئے تھے اور صحرائے
نہ طاق مین لشکر اونکا مقیم تھا خیمے وخرگاہین برپا تھین وہ سب لشکر اندھا ہوگیا تمام سردار
وعزیز اقارب ومصاحب ورفیق حتی کہ چوبدار وملازم وخدمتگار تک سب کے سب نابینا ہوگئے
بصارت چشم بالکل زائل ہوگئی اب مین آپسے یہ عرض کیے دیتا ہون کہ آپ حکم دیکر سب کے سر
منگوائینگا اور طلسم کیوان کیجانب روانہ کیجیگا خداوند آپسے نہایت خوش ہونگے اور اونکی کمال
رضامندی کا باعث ہوگا کہ اتنا بڑا مخالف اونکا آپکے ہاتھ سے قتل ہوگا اور سر اسکا بلکہ کل
دشمنون کا آپ خداوند کی خدمت مین روانہ کرینگے۔ اور مین فرستادہ اونھین کا تھا اور اب مین
جاتا ہون کوہ قضا وقدر کی جانب کہ مجکو عمر کیطرف سے بڑا کھٹکا ہے کہ وہ دزد باریک گردن
عجب شخص ہی آفت کا پرکالہ اور بلائے بے درمان ہے بڑے بڑے ساحران نامی وگرامی اسکے
نام سے تھرّاتے ہین اسکے خوف سے زہرے آب ہوئے جاتے ہین اور جضور میرا حال کسیپر
ظاہر نہونے پائے اگر مین ہاتھ آگیا تو یہ سمجھ لیجیے کہ سب کے سب پھر بینا ہوجائینگے اور آفت
برپا کرینگے اس حرکت کے انتقام مین ایک کو تو زندہ نہ چھوڑینگے تمام طلسم کو زیر وزبر کردینگے
یہ کہکر اوٹھا اور اپنے اوپر ایک اسم سحر دم کرکے یہ تو کوہ قضا وقدر کی جانب روانہ ہوا اسکو تو جانے
دیجیے۔ اب ذکر بادشاہ سعادات تاجدار کے سنیئے کہ اسکا ایک وزیر بہ تدبیر ہے کہ نام اسکا
بلقیس ہے حالانکہ مرد ہے مگر نام مثل نسوان کے ہے ۔ ع برعکس نہند نام زنگی کافور
اور دوسرا وزیر کہ نام اوسکا بختیارک ثانی ہے کہ نہایت مکار اور بڑا بدارادہ ہی اسیوجہ سے
اوسکو بختیارک ثانی کہتے ہین کل بد باطن اور خبث طینت ہی اوسوقت بادشاہ اسکی طرف مخاطب
ہوئے اور دیکھکر کہا اے بختیارک ثانی اب کیا رائے ہی سب حال تمنے سنا اب اسکا انتظام
کیونکر کیا جائے اور کس طریقے سے یہ کام انجام پائے اسوقت اسنے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ قربلنت
شوم غلام کی یہ رائے ناقص مین آتا ہے کہ آفات مردارخوار کہ اونکی یہ خوراک ہی اونکو روانہ کیا جائے
کہ جسم اون اندھون کے یہ کھائین اور سر آپکی خدمت مین حاضر کرین کہ آپ اون سرون کو خداوند کے پاس
روانہ کرین وہ آپکا بڑا مرتبہ کرینگے اور کوئی ملک آپکے یا تمام کردینگے بادشاہ نے وزیر کی اس رائے کو
پسند کیا اور آفات مردارخوار کو اپنے سامنے طلب کرکے یہ حکم دیا کہ فی الفور جاؤ صحرائے نہ طاق پر
کہ تم بہادر بھی ہو اور مردارخوار بھی ہو وہان ایک لشکر پڑا ہوا ہے کہ جسمین ہزارہا آدمی اندھے ہوگئے
ہین اونکے سر ہمارے پاس لاؤ اور جسم اونکے تم کھاؤ کہ تمہاری خوراک ہے خوب سیر ہوکے اپنا شکم پر

کردکہ اس کثرت سے خوراک وہان موجود ہے تمہارے ہمراہی مردار خوار اپنی خوراک بکثرت دیکھکر بہت خوش ہونگے اور خوب مزے سے کھائینگے آفات مردار خوار یہ حکم سنکے تسلیم کرکے اوٹھا اور دس ہزار مردار اپنے ہمراہ لیکر سمت صحرائے نہ طاق روانہ ہوا لیکن نجتبار ک ثانی نے پھر عرض کیا کہ حضور صاحبقران کے ساتھ از حد فوج ہے کہانتک اندھی ہوے ہونگے تو بہتر ہے کہ سہراب جنگ آزمودہ اور بہرام فیل سوار کو بھی روانہ کیجئے اور غفریت دیو صورت گرزن کو بھی ہمراہ کیجئے غرضکہ بادشاہ نے اس تجویز کو پسند کیا اور اسیوقت حکم دیا کہ بیس بیس ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر یہ تینون سردار بھی روانہ ہون چنانچہ حکم شاہی پاکر یہ لوگ بھی بیس بیس ہزار سوار کی جمعیت سے بیابان نہ طاق کی جانب روانہ ہوتے ہین کہ انکا حال آیندہ معلوم ہوگا لیکن اب حال لشکر اسلام کا بیان ہوتا ہے کہ امیر ثالث یعنے بدیع الملک نابینا ہوجانے سے نہایت پریشان ہین بار بار کلمات حسرت آیات زبان پر لاتے ہین آنسو آنکھون سے مثل باران کے گر رہے ہین عجب عالم بے کسی و بے بسی ہے تمام سرداران نامی و پہلوانان گرامی کا مجمع ہے دربار آراستہ ہے لیکن آج وہ آراستگی ہے کہ نہ صاحبقران اول کے زمانے مین ہوئی تھی نہ صاحبقران ثانی کے عہد مین نہ اس سے پیشتر صاحبقران ثالث کے وقت مین کبھی یہ صورت دربار کی تھی کہ کوئی کسی کے دنگل پر بیٹھا ہے کوئی کسی کے دنگل پر بیٹھا ہے سرداران دست راست جانب چپ آگئے ہین سرداران دست چپ جانب دست راست بیٹھ گئے ہین نہ کوئی ترتیب ہے نہ انتظام ہے ہر ایک ٹٹول ٹٹول کے بیٹھ گیا ہے نہ پس و پیش سمجھ مین آتا ہے نہ رد و بشت معلوم ہوتا ہے ایک دوسرے سے معانقہ کر رہا ہے ادب و تہذیب صرف دلمین رہگئی ہے آنکھون کے کور ہوجانے نے کسی مین کوئی امتیاز باقی نہین رکھا ہے غرضکہ اعلیٰ سے ادنیٰ تک سب ایک حال مین مبتلا ہوگئے ہین دست خود دہان خود کا مضمون ہے اپنا ہر کام ان لوگون کو اپنے ہاتھ سے کرنا پڑا ہے کہ جنھون نے کبھی پانی اونڈیل کر نہین پیا اب وہی امرا و روسا ادنیٰ ادنیٰ کام کرتے ہین انتہا یہ ہے کہ بادشاہ اسلام تک اس امر کے محتاج ہین کہ کوئی خادم نعلین اوٹھا کر سامنے رکھے عجب عالم عبرت ہے تمام سامان شاہی و شہریاری بیگانگی کی شان دکھا رہا ہے۔ لیکن اب حال ان چند سردارون کا سنیئے جو بسبب سیر و شکار مین مصروف ہونے کے اس بلائے ناگہانی سے محفوظ رہے تھے جسوقت وہ واپس آئے اور داخل لشکر اسلام ہوئے تو عجب حال دیکھا کہ تمام لشکر اندھا ہوگیا ہے لوگ ٹٹول ٹٹول کر راستہ چلتے ہین کوئی گھوڑی کے اگاڑی مین اوبھکر گر پڑتا ہے کوئی خیمہ کے طناب سے اوبھکر گرتا ہے جو گھوڑے چھوٹ گئے وہ جنگل مین دوڑتے پھرتے ہین کوئی انکا پکڑنے والا نہین ہے ہر طرف بازار اجڑے پڑے لوگ فریاد کر رہے ہین ایک دوسرے کے خیمہ مین چلا جاتا ہے جو جس مقام سے کسی ضرورت کے واسطے اوٹھتا ہے اوسکو واپس آنا دشوار ہوتا ہے یہ حال دیکھکر یہ لوگ نہایت حیران ہوئے کسی سوار یا پیادہ سے پوچھا تو اوسنے تمام واقعہ گرفتاری ساحر اور اوسکے قتل سے دشمنون کا پیدا ہونا اوس سے لشکر کا نابینا ہونا بیان کیا اب یہ لوگ گھبرائے ہوئے طرف بارگاہ صاحبقرانی یعنے بارگاہ گوہر بار سلیمانی کے روانہ ہوئے کہ دیکھنا چاہیئے وہان کی کیا کیفیت ہے جسوقت تمام لشکر کو طے کرکے بارگاہ کے دروازے پر پہونچے دیکھا تو چوبدار عصا ہاتھ مین لیئے ہوئے کھڑے ہین دربان بیٹھے ہین

گر حفاظت کرنے سے مجبور ہین اگر چور آکر سب اوٹھالیجائین تو کوئی دیکھنے والا نہین یا دشمن آکر قتل کرنا شروع کردین تو کوئی اپنی حفاظت تک نہین کرسکتا یہ حال عبرت آگین دیکھکر ان سردارون کے آنکھون سے آنسو جاری ہوئے اور حسب قاعدہ چوبدارون کو اپنے نام سے آگاہ کرکے کہا کہ عرض کرو کہ فلان فلان خادم حاضر ہے چوبدار نے بادشاہ اسلام سے عرض کیا کہ جو جو سردار واسطے شکار کے گئے ہوئے تھے وہ حاضر ہوئے ہین اور خواہان باریابی ہین اونکے بارے مین کیا ارشاد ہوتا ہے فرمایا بلالو حسب الحکم یہ سب سردار حاضر ہوئے مجرا گاہ پر سے باادب مجرا کیا لیکن اسوقت ادب بے ادبی کا دیکھنے والا کون ہے سوا خدا کے یا خود ان لوگون کے آنکھین جنکو اپنے مالک کے تک کا ہر وقت مین خیال ہے۔ بادشاہ اسلام نے جواب سلام کے عوض مین دعائے خیر دی اور حکم بیٹھنے کو فرمایا اور ارشاد کیا کہ یقین تو ہے کہ لشکر مین ہوکر سب حال تمپر روشن ہوگیا ہوگا کہ جسطرح ہم سب اس بلا مین مبتلا ہوئے لیکن شکر ہے خداوند کریم کا کہ تم لوگ یہان موجود نہ تھے ورنہ تم بھی اسی مصیبت مین پھنستے خیر اچھے وقت آپہونچے کہ ہم اپاہجون کی خبر گیری تو کروگے بعض راوی بیان کرتے ہین کہ اسی وقت خضران بن عمرو بھی پہونچا تھا جو کہ خواجہ ثالث ہے اب ان لوگون نے آکر ایسا انتظام کیا کہ لوگ فاقہ کشی کی مصیبت سے بچے جو دو چار ہزار آدمی ان لوگون کے ساتھ رہگئے تھے وہ ان اندھون کو کھانا پینا پہونچاتے ہین پانی پلاتے ہین تمام دن انکو اسی کیفیت مین گذرتا ہے پھر بھی اتنا بڑا لشکر ہے تمام لشکر کو آسایش نہین پہونچا سکتے شام کو دربار آراستہ ہوتا ہے اوسوقت لوگون کو شاہی خدمت کرنا پڑتی ہے کہ اول بادشاہ اسلام کو لاکر تخت پر بٹھلاتے ہین بعد اسکے صاحبقران ثالث یعنے بدیع الملک نوجوان کو اسکے بعد اور سرداران نامی وگرامی کو اب ان لوگون کے وجہ سے طریقہ دربار کا پھر درست ہوا ہے لوگ اپنے اپنے رتبون پر حسب مراتب بیٹھے ہین کہ خضران بن عمرو نے عرض کی کہ اسوقت مین اگر کوئی حریف آپڑا تو کیا انجام ہوگا بدیع الملک نے فرمایا جو مرضی پروردگار جسطرح آج اندھے ہوگئے اسیطرح ایک روز ہیوند خاک ہونا بھی ضرور ہے اسکی فکر ہی کیا خضران نے عرض کی اے شہریار یہ سب سچ ہے مگر انسان کو غفلت سے کام لینا نہ چاہیئے آپکو لازم ہے کہ اپنے ملازمون دوستون کو نامے لکھیئے کہ ہم اس بلا مین مبتلا ہوگئے ہین لہذا جسکو حق تک یا حق دوستی ادا کرنا ہو وہ آکر ہمارا شریک ہو صاحبقران کو یہ رائے پسند آئی اور فرمایا کہ نامے لکھے جاوین چنانچہ حسب الارشاد نامے بپروانے تحریر ہوکر جابجا روانہ ہونے لگے قریب ساڑھے تین سو کے نامے صاحبقران نے روانہ فرمائے اب دیکھا چاہیئے کہ یہ نامے کس وقت کن کن لوگون کو پہونچتے ہین اور بروقت ضرورت کون کون واسطے مدد کے آتا ہے لیکن بالفعل یہان یہ انتظام کیا گیا ہے کہ جو دو چار ہزار آنکھون والے ہین اونھین مین سے طلائے گشت معین ہوا ہے کچھ لوگ دربان مقرر ہوئے ہین کچھ ہرکارون کا کام دیتے ہین کچھ کھانا پکاتے ہین اسی حالت مین شب و روز بسر ہو رہے ہین کہ ایک روز ہرکارون نے آکر دعا و ثنا بجالانے کے بعد عرض کی کہ سموات تاجدار کیطرف سے چار سردار بریلیے قتل خدا پرستان بیس بیس ہزار کی جمعیت سے چلے آتے ہین جو کل اس صحرا مین داخل ہوجائینگے یہ سنکر بادشاہ اسلام نہایت پریشان ہوئے فرمایا حافظ حقیقی نگہبان ہے اگر آتے ہین تو آئین ہر فرعونے را موسیٰ اگر خداوند کریم کو ہمارا زندہ رکھنا منظور ہے تو اپنے دامن پناہ مین ہمین چھپا لیگا ورنہ جو قسمت کا لکھا ہوگا وہ بصورت پیش آئیگا۔ ؎

سر نہ می پیچم ز شمشیر حبیب		ہر چہ آید بر سر من یا نصیب	

یہ فرما کر خاموش ہو رہے جب وقت آیا دربار برخاست ہوا سب سردار اپنے اپنے خیمون مین داخل ہو جسوقت صبح ہوئی سونے والے بستر خواب سے اوٹھے یاد الہی مین مصروف ہوئے جو لوگ رات بھر کے جاگے ہوئے تھے اپنے اپنے خیمہ مین جاکر محو آسایش ہوئے سواری بادشاہ اسلام کی برآمد ہوئی کہ یکایک جانب بیابان سے تمتق گرد غلیظ بلند ہوا جسوقت متوجہ ہوا سے دامن گرد کا چاک ہوا اول گرد سے بیس علم نشانہ بیس ہزار سوار کا پیدا ہوئے پھر پرے پر ہر علم کے تعریف خداوندا کوان کی تحریر رہتی آگے آگے پیش خیمہ تھا بعد اوسکے لشکر گران اوسکے بعد بڑی دھوم دھام سے سواری آفات مردار خوار کی آکر پہونچی جو لوگ کہ بینا تھے اونھون نے یہ سب سامان آنکھون سے دیکھ اور امیر ثالث و بادشاہ و دیگر سرداران نامی وگرامی سے بیان کیا جو نابینا تھے اونھین شور غل اور گھوڑون کے ٹاپون کی صدا سے وہ دو لشکر کی خبر لی غرضکہ بمقابل لشکر اسلام یہ لشکر آکر اوتر پڑا خیمہ آفات مردار خوار کا استادہ ہوا یہ ملعون داخل خیمہ ہوا ادھر اہل اسلام مین اک انشا کا سالم پیدا تھا کر افسوس کیا بڑی موت ہم لوگون کے قسمت مین لکھی تھی کہ کس بے بسی سے قتل کیے جائین گے مگر کیا چارہ ہے پروردگار عالم پر تکیہ ہے وہی بچانے والا ہے وہ چاہے تو زندہ کو مردہ کردے اور مردے کو زندہ کرے ہر امر اوسکے قبضۂ قدرت مین ہے غرضکہ جب شام ہوئی آفات مردار خوار نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگی اوسیوقت نقارہ زرمی بجنے لگا یہ خبر لشکر اسلام مین پہونچی یہان بھی نقارہ رزمی نواز ش مین آیا اوسوقت عجب ہنگامہ تھا کہ سب کو یقین مرگ تھا اس لیے کہ جو سردار اندھے ہونے سے بچ رہے ہین وہ اس درجہ کے نہین ہین کہ آفات مردار خوار سے مقابلہ کرسکین اور جو اسکی سرکوبی کرسکتے ہین وہ کور ہو جانے سے مثل دیوار ہو گئے غرضکہ ہر طرح موت پیش نظر ہے زندگی سے مایوسی ہو گئی ہے بعضے ایسے بھی ہین کہ جنکا یہ قول ہے کہ آپ زندہ جہان زندہ آپ مردہ جہان مردہ جسطرح ممکن ہو اس پردۂ شب مین کسیطرف نکل جانا چاہیے اگر راستہ نہ بھی پایا تو کم سے کم لشکر سے علیحدہ تو ضرور ہو جائین گے بھیک مانگ کھائین گے جسطرح جان بوجھ کر تو جان نہین دیجاتی جو بہادر ہین وہ کہہ رہے ہین کہ الحمد للہ کہ دنیا مین ایا ہیج ہو کر جینے سے مرنا بہتر ہے گلی گلی کی ٹھوکرین کھانے سے تسے بچے مٹی سو آرت ہو جائیگی آج اگر تیغ آزمائی نہ کی نہ کبھی بہت اور ایمان اوچکے تمام دنیا بزدلی جرأت و بہادر دلی سے آگاہ ہے اب صبر آزمائی کا موقع آگیا ہان لطف یہی ہے کہ گردن پر تلوار ہو اور کلمہ طیبہ زبان پر جاری ہو جان دینا بہتر ہے ایمان دینا بہتر نہین غرضکہ عجب تلاطم لشکر اسلام مین برپا تھا کہ اسی عالم مین آسمان نے گلیم شب کو گوشۂ مغرب کیطرف ہٹایا اور آئینہ مہر سامنے چہرہ کے لگایا محفل انجم برخواست ہوئے سو استارہ کا سحری کے کوئی اختر تابندہ باقی نہ رہا جسوقت اہل اسلام نماز سحری سے فرصت کر چکے یہ ستارہ بھی جھلملا کر مثل شمع کے بے نور ہو گیا اور نظرون سے پوشیدہ ہو گیا مہر عالم تاب نے نیزۂ خط شعاعی ہاتھ مین لیا اور فوج نور و لشکر ضیا اپنے ہمراہ لیکر میدان مشرق سے نمودار ہوا یہان دونون لشکرون مین منصبی آراستہ ہونے لگین لشکر کفار کی صفین تو آن واحد مین تیار ہو گئین لشکر اسلام مین وہ لوگ جو کور نہ ہوئے تھے اونھون نے اپنے پرے آگے بڑھا کر جمائے جو نابینا تھے اونکی صفین پس پشت آراستہ کین لیکن سردار اپنے اپنے مرتبے کے موافق مرکبون پر سوار ہو کر ایستادہ ہوئے اور امیر چالیس قدم لشکر سے آگے نبرتہ صاحبقرانی کھڑے ہوئے

تخت بادشاہ اسلام کا آغوش لشکر مین قایم ہوا جسوقت صفون قتال وجدال آراستہ ہوچکین بہادرون نے نکلکر میدان کو ہموار کیا صفون نے آبپاشی کرکے گرد کو جھٹایا جسوقت میدان درست ہوچکا نقیب صفون سے نکلے اور پکارے کہ اے بہادرو یہ روز نام ونگ ہی جنکو تم اپنے خاندان کا روشن کرنا ہو وہ بامردی وجگرداری سے کام لے اسلیے کہ اگر ہزار برس بھی جیے تو ایک روز مرنا ضرور ہے پس موت تلوار کی موت سے بہتر نہین ہے جسوقت نقیب نقابت کرکے ہٹے خون رگون مین دورنے لگا ہاتھ تلوارون کے قبضون پر پڑ گئے کہ یکایک آفات مردار خوار نے مرکب اپنا صف سے نکالا باگ ہاتھ اور رسامنے لشکر اسلام کے آکر مصلح شوری کے نیزے کے ہاتھ مارے سراپا میدان کا دکھایا جسوقت غرق غرق ہوگیا اک مقام پر مرکب کو روک کر دم کو آراستہ کرکے نہیب دی کہ باش اے گروہ خدا پرستان وفرقہ مسلمانان جسکو تمنائے مرگ وآرزوئے تمنا ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو ورنہ دین خداوندا کوان کا اختیار کرے اس لیے کہ یہ دین برحق ہے دیکھی قدرت نمائی خداوندا کوان کی کہ اوسنے اپنا غضب نازل کرکے تکو نابینا کردیا اور مجکو مرتبا۔ املک الموت قرار دیکر بھیجا ہے یہ سنکر اہل اسلام نے جواب دیا کہ او ملعون ایسے بہت سے خداوندیان ہمنے بقوت پرورد گار۔ خاک مین ملادی ہین اور کیسے کیسے مصیبتون کا سامنا ہوا حافظ حقیقی نے ہر بلا سے نجات دی اور اگر منظور خدا ہے تو تجکو بھی قتل کرینگے اور تیرے خداوند کو بھی یہی راہ راست دکھائینگے آفات مردار خوار نے جواب دیا کہ معلوم ہوا تم لوگ راہ راست پر نہ آؤگے لہذا قتل کرنا تم سبکا نہایت ضرور ہے پس جسکا جی چاہے وہ برائے مقابلہ نکلے ورنہ مین خود آتا ہون یہ سننا تھا کہ لشکر صاحبقران سے ذوالفقار ثانی میدان مین آئے بعد نیزہ بازی کے نوبت شمشیر زنی کی پہونچی اور ذوالفقار زنمی ہوئے لوگ انکے ساتھ کے انھین بچاکر لیگئے لیکن آفات مردار خوار نے پھر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے جو نکلا وہ زخمی ہوا بعض مقتول ہوئے مردار خوارون نے انھین لقمہ کیا کوچ کوچ کرکھاگئے یہانتک کہ شام تک پندرہ آدمی زخمی اور پانچ قتل ہوئے شام کو طبل بازگشت بجا دونون لشکر میدان سے پھرے اپنی اپنی آرامگاہ مین آئے کفار بارہ خندان آفات مردار خوار پر سے نثار کرتے ہوئے داخل بارگاہ ہوئے اہل اسلام بھی بادیدہ گریان دل بریان اپنے قیام گاہ کے جانب متوجہ ہوئے زخمیون کا علاج ہونے لگا زخمون مین ٹانکے دیئے گئے پٹی باندھی گئی مقتولون کے واسطے صدائے افسوس بلند ہوئی لیکن صاحبقران نے اونکے وارثون کو عہدے عنایت کیے تسلی دی تعزیت فرمائی اور ارشاد کیا کہ منزل سب کی ایک ہے اگر آج وہ جانب ملک عدم روانہ ہوئے تو کل ہماری باری ہے اسواسطے کہ دشمن سے سامنا اور آنکھین کرو اس جنگ کا انجام سوا موت کے اور کیا ہوسکتا ہے غرضکہ نہایت محزون وغمگین داخل بارگاہ گوہربار ہوئے یہان سب اسی عالم رنج وملال مین بیٹھے ہین کہ یکایک خبر آئی کہ لشکر کفار مین پھر طبل جنگ بجا ہے فرمایا بادشاہ اسلام نے کہ ہمارے یہان بھی نقارہ رحلت بجے اسواسطے کہ کل کا دن روز قضا معلوم ہوتا ہے پیمانہ عمر ہم لوگون کا لبریز ہوچکا اور کشتی حیات ساحل فنا پر پہونچ گئی ہے بظاہر کوئی امید بچنے کی نہین ہان اگر پروردگار عالم کو ابھی زندگی ہم سبکی منظور ہے تو وہ مسبب الاسباب ہے کوئی نہ کوئی سبب پیدا کردیگا ان کلمات حسرت آیات پر بادشاہ اسلام کے ایک شور فریاد وزاری بلند ہوا لیکن صاحبقران ثالث یعنے بدیع الملک نوجوان نے دستبستہ خدمت شاہ مین عرض کی کہ ظل اللہ ہر انسان کو

مین اس ملعون سے خود مقابلہ کرونگا دیکھیگا کہ کسطرح اسکو سرمیدان قتل کرتا ہون اور کیونکر اسکو عالم ہستی سے
جانب ملک فانی روانہ کرتا ہون بادشاہ اسلام نے سنکر فرمایا کہ اسمین کچھ شک نہین ہے کہ اس ایسے
سردارون کو آپ کے غلام زیر کرسکتے ہین آپکے واسطے تو خداوند کریم نے جامہ صاحبقرانی خلق کیا ہے
مگر یہ سب باتین اوسوقت کے واسطے تھین جبکہ آنکھین روشن ہوتین اس حالت مین مناسب نہین
ہے کہ آپ مقابلہ کرین یہ نہین معلوم کہ حریف کسطرف آتا ہے تو وہ کیونکر ہوسکتا ہے اور یہ نہین
معلوم ہوتا کہ حریف کس مقام پر ہے تو اوسپر وار کیونکر ہوسکتا میرے خیال مین آیا جانا برا کے مقابلہ
آفات مردار خوار کسیطرح مناسب نہین معلوم ہوتا بدیع الملک نے عرض کیا کہ یہ بجا ہے
مگر جبکہ وہ مبارزطلب کریگا اور کوئی لشکر اسلام سے نہ نکلیگا اوسوقت وہ ضرور میرا نام لیگا پھر فرمایا
کہ کیا اوسوقت بھی نہ برائے مقابلہ جاؤن صاحبقران نے چپ ہوجاؤ اسطرح کے جینے سے مرنا بہتر ہے بادشاہ
رونے لگے تمام سردارون نے عرض کی کہ جبتک ہماری جان مین جان باقی ہے ہم ظل اللہ عالم پناہ
وصاحبقران پر آنچ نہ آنے دینگے بدیع الملک نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ مین اپنی جان بچاؤن
اور تم لوگون کو موت کے منہ مین بھیجدون بہادران عالم مجھے کن الفاظ سے یاد کرینگے ہان بعد صبر آپکو اختیار ہے
جہانتک ممکن ہوگا ظل اللہ کی حفاظت مین کوتاہی نہ کرونگا غرضکہ کہانتک یہ پس کی گفتگو بیان کی جائے
اک عجیب عبرت آمیز الفاظ ان پہلوانان نامی وگرامی کے زبان پر تھے کہ جسے سنکر دل پاش
پاش ہوجاتا تھا آج کی رات کسی نے آرام نہین کیا بادشاہ نے دربار برخاست نہین فرمایا
اور ارشاد کیا کہ اس رات کو غنیمت سمجھنا چاہیئے آنکھین نہین ہین کہ ایک دوسرے کے دیدار
سے بہرہ ہون لیکن یہ بیجائی بھی غنیمت ہے کہ کانون سے ایک دوسرے کی آواز تو سن لیتے ہین
یہ بزم برخاست اوسوقت ہونا چاہیئے جبکہ سامان رزم گرم ہو اب جب بارگاہ سے اوٹھین گے تو
میدان جنگ مین قیام ہوگا اور وہان سے جائینگے تو ملک عدم مین تا قیام قیامت قیام کرینگے
جن لوگون مین باہم زیادہ موانست ہے وہ ایک دوسرے سے بغلگیر ہوتے ہین باہم وصیتین
ہو رہی ہین ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ تم زندہ بچنا تو ہمارے ناموس اور اولاد کا خیال رکھنا
یہان یہ کیفیت ہے اور اوسطرف لشکر کے لوگ بھی نہایت اضطر ہین کہ دیکھئے کل کیا ہوتا ہے
افسوس کہ ولولے دل ہی مین رہ جائینگے اگر آنکھین ہوتین تو دشمنون کو قتل کرتے خود بھی قتل
ہوتے جو لوگ صاحب ہمت ہین وہ کہہ رہے ہین کہ بڑی مشکل تو یہ ہے کہ اگر اہٹ پاکر
وار کیا اور کسی اپنے ہمراہی پر پڑا تو گویا اپنے قوت آپ نے اپنے بازو کو آپ قتل کیا اپنے
گلے پر آپ تلوار پھیری لیکن ہم تو یہ سوچ چکے ہین کہ جب نہیب وار ہوگا اوسوقت ہم بھی وار کرینگے
اگر مرینگے تو دشمن کو مار کر مرینگے جو لوگ زخمی ہین اونمین اتنی طاقت نہین ہے کہ میدان جنگ مین جا
بھی سکین اپنے اپنے خیمون مین بیہوش پڑے ہین جسوقت غش سے افاقہ ہوتا ہے تو کراہنے سے
فرصت نہین ملتی لیکن تہیہ کیئے ہوئے ہین کہ اگر ہوش درست رہے تو صبح کو پھر میدان داری
کرینگے لڑکر مرینگے بستر پر مرنے سے میدان جنگ مین مرنا بہتر ہے ایام قیامت نام باقی رہجائیگا
لشکر صاحبقران مین کیا بہادر تھے کہ حالت زخمداری مین بھی جنگ سے منھ نہ موڑا کسی وقت
اپنے آقا کو تنہا نہ چھوڑا لیکن آفات مردار خوار کے لشکر مین پہلے سے ایک جشن کی سی کیفیت
تھی آواز ہوشیاباش وبیدارباش بلند ہے طلایہ کا گشت پھر رہا ہے لشکری دلون مین

کہہ رہے ہین کہ کل ان خدا پرستون کا خاتمہ ہوجائیگا خداوند نے کیا اچھی تقدیر کی کہ ان سب کو اندھا کردیا اب انکا قتل کسقدر آسان ہوگیا ورنہ یہ لوگ نہ کالے ٹکٹے نہ مارے مرے صحبت رقص وغنا ہے جام شراب کو گردش ہے کباب فوک دختر گوش کے لگائے گئے ہین جسقدر جانور ہین خواہ حلال یا حرام ان مردار خوارون کے واسطے گویا سب حلال ہین آفات مردار خوار نے بھی آج کی رات کو شب عید سمجھ لیا ہے تاج ہو رہا ہے بختیارک ثانی وزیر سموات تاجدار کا جو ہمراہ ان سردارون کے چلا تھا خیمہ آفات مین بیٹھا ہوا ہے یہ بختیارک اولاد بختیارک سے نہین مگر بسبب حرکات کے مشابہت کے اسکا نام بختیارک ثانی رکھا گیا ہے یہ آفات مردار خوار سے کہہ رہا ہے کہ اے آفات قتل خدا پرستان مین تاخیر نہ کرنا ورنہ پچھتائیگا دیکھ جہانتک ممکن ہو پہلے صاحبقران کو قتل کرنا چاہیئے اونکے اور سرداران نامی کو اسکے بعد قتل عام پر متوجہ ہونا اگر خرصہ کیا تو پچھتائیگا اکثر ایسا ہوا ہے کہ ہم نے خدا پرست مصیبت مین مبتلا ہوئے اور انکی مدد خدا نے آسمانی نے کی ہے بروقت تو نے نہ کرنی ضرور پہونچ گیا ہے ایسا نہو کہ کمک آجائے تو دلکی دل ہی مین رہجائیگی پھر کچھ بنائے نہ بنے گی اور انکی آنکھین بھی روشن ہوجائینگی پھر تجھایسے ہزار بھی ملکر اونکو قتل نہین کرسکتے آفات یہ گفتگو گفتگو سنکر ہنسا اور کہا کہ آپ نے بڑے ہی پختگی مین بھلا جن آنکھون کو خداوند نے کور کیا ہو وہ آنکھین کسی کے روشن کئے سے روشن ہوسکتی ہین بختیارک ثانی نے کہا کہ اسکے خدا کی قدرت تمہارے خداوند سے زبردست ہے تمہارا خداوند جس شے کو بگاڑ دیگا انکا خدا اوسے بنا دیگا اور انکا خدا جس شے کو بگاڑ دیگا وہ تمہارے خداوند کے بنائے کبھی نہ بن سکیگی یہ خوب خیال رکھو یہ تو صرف آنکھین گئی ہین اکثر ایسا ہوا ہے کہ سر کٹ کٹ گئے ہین لیکن پھر یہ لوگ زندہ ہوگئے ہین اثر دہے ان لوگون کو نگل گئے ہین مگر یہ لوگ پھر پیدا ہوگئے ہین اسکا تو خیال ہی نہ کرو جو مین کہتا ہون اوسی پر عمل کروگے تو اچھے رہوگے ورنہ دیکھو بہت پچھتاؤگے وہی مثل صادق آئے گی مثل مشہور ہے کہ بعد از جنگ یاد آید مرد کلہ خود باید زد۔ آفات نے کہا کہ جب تم اسنے خدا کو زبردست بتلاتے ہو تو مسلمان کیون نہ ہوگئے وہی خدا اچھا جو زبردست ہو تم نے اکمزور خدا کی خداوندی کو کیون تسلیم کرلیا بختیارک ثانی نے کہا کہ دو سبب ہین ایک تو انکا خدا نظر نہین آتا اس سے طبیعت گھبراتی ہے ہمارا خدا نظر آتا ہے اوسے دیکھکر دل کو تسکین ہوجاتی ہے دوسرے یہ کہ انکے خدا نے کچھ خود بخود دل کو مداومت ہی آفات نے کہا کہ جب اسی مذہب پر قایم ہو اور خواہ کسی سبب سے اختیار کئے ہوئے ہو تو برا نہ کہو ایسا نہو کہ خداوند کو خبر ہوجائے تو تیرا عذاب اپنا نازل کرے غرضکہ طبل بجنے بجنے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم صبا کے چلنے لگے طایران خوش الحان اپنے اپنے آشیانون سے نکلکر شاخ درخت پر بیٹھکر محو نغمہ سرائی ہوئے شگوفے کھلنے لگے نکہت نے دامن گل چھوڑکر آوارگی اختیار کی آنکھ روشن ہوگئی نرگس بیمار کی سبزہ لہلہانے لگا چراگاہ کیطرف متوجہ ہوئے لوگ اگرد امیان لے کر بستر خواب سے اوٹھے متوکلون نے شور اللہ اکبر بلند کیا نمازی مصروف نماز ہوئے بادشاہ اسلام و صاحبقران ثالث کی سواری تیار ہوکر در دولت پر آموجود ہوئی لشکر کفار مین شور ناقوس بلند ہوا اسنے بھی پاٹ کرکے رخ میدان کارزار کا کیا ادھر لشکر اسلام بھی حرب گاہ مین آکر صف بستہ ہوا لیکن آج کے درخت بادشاہی کے سرداران نامی و گرامی مرکبون پر سوار آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ ہجوم کئے ہوئے ہین اس خیل

سے کہ جنگ مغلوبہ یقین ہے اور انکھون سے معذور ہین ایسا نہو کہ دشمنون پر بادشاہ کے کسیطرح کا
چشم زخم پہونچا تو اہل عالم کو صورت دکھانے کے قابل نہ رہین گے غرضکہ بعد ازاں اسکی صفوف قتال و جدال
ترتیب مہیب دیکر ہٹے تھے کہ آفات مردار خوار نے مرکب کی باگ لی اور میدانمین آکر سلح شوری
کرنے کے واسطے پکار کر آواز دی کہ اے فرقۂ خدا پرستان وائے گروہ مسلمانان وقت تمہارے
موت کا برابر پہونچا نہیں جسکو سبقت کرنا ہو وہ آئے میرے مقابلہ کو ورنہ مین خود آتا ہون یہ سنکر
چند نابینا مردار یکے بعد دیگرے اسکے مقابلہ کو گئے اور درجۂ شہادت پر فائز ہوئے لاش تک
اونکی نہ ملی کہ دفن وکفن کا سامان کیا جاتا مردار خوارون نے نوچ نوچ کر کھالیا ہڈیان تک چوس لین
استخوان پھینک دیے لشکر اسلام مین شور فغان بلند ہوا اُن غازیون دوستدارون کے واسطے ہر ایک کا
دل بیچین ہوا روح پر صدمہ گذرا اب امیر ثالث کو تاب نہ رہی مرکب اپنا بڑھاکر سامنے تخت شاہی
لائے یہ واضح رہے کہ حضران بن عمر ہمراہ ہے اس نے اکثر عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو مین جاکر اس
مردار خوار کو واصل جہنم کرون یا گرفتار کر لاؤن لیکن صاحبقران نے جواب صاف دیا اور فرمایا کہ کیونکر ہو سکتا
ہے کہ مین پہلوان کے مقابلہ کے لیے عیار کو بھیجون دنیا مجھے کیا کہے گی اگر تم مارے گئے جب بھی برا ہوا
اور وہ قتل ہوا جب بھی بدنامی ہے۔ غرضکہ جسوقت سامنے تخت شاہی لے ہوئے تک کر تسلیم
بجا لائے بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا صاحبقران یعنے بدیع الملک نوجوان نے اجازت
جنگ چاہی بادشاہ اسلام نے فرمایا کیونکر ہو سکتا ہے کہ بدۂ وداع تمکو دہان اجل مین بھیجدون
صاحبقران نے عرض کی کہ اگر مجھے نہ جانے دیجیگا تو کون جائیگا جب کوئی مقابلہ کو نہ نکلا تو وہ کافر
لشکر پر آپڑیگا جنگ مغلوبہ ہوگی ہزارہا اہل اسلام قتل ہونگے تمام دنیا مین رسوائی ہوگی کہ صاحبقران
آفات کے مقابلہ کو نہ نکلے مرنے سے ڈرے بادشاہ سے ان باتون کا جواب نہ بن پڑا آنکھین بھر کر
رونے لگے صاحبقران کے آنکھ سے بھی آنسو جاری ہوئے تخت بادشاہ نے رکھوا دیا اور صاحبقران
سے گلے اسقدر روئے کہ دوش صاحبقران و بادشاہ ایک دوسرے کے آنسون سے تر ہو گئے یہ معلوم ہوتا تھا
کہ دو ابر باہم ملے ہوئے برسا کیے آخرکار علیحدہ ہو کر بادشاہ اسلام تخت پر جلوہ افگن ہوئے
اور امیر بالوقیر نے راہ میدان جنگ کی لی حضران بن عمر نے میدان کو قرق کیا گاہ گاہ ہمال کر
آواز دی کہ خبردار اب کوئی نکلنے کا قصد نہ کرے کہ صاحبقران عزم میدان کر چکے ہین اور صاحبقران
مرکب اوڑا کر سامنے آفات مردار خوار کے آئے حضران بن عمر ہمراہ رکاب سے رہنمائی کرتا
جاتا ہے جب دس بیس قدم کا فاصلہ باقی رہگیا باگ مرکب کی روک کر آواز دی کہ او آفات مردار
خوار تو کیسا بزدل ہے کہ اسوقت مین ہمارے مقابلہ کو آیا ہے جبکہ ہم اپاہج ہو چکے ہین مگر خیر لا ضرب
بہادری کی تیر افطار روک لین تو اپنا وار کرین تاکہ تجھے بھی عمر بھر یاد رہے کہ کسی اندھے سے مقابلہ
کیا تھا اور سنے جواب دیا کہ پہلے تم وار کرو اسواسطے کہ تمہین حسرت نہ باقی رہجائے فرمایا کہ اگر ہمین
پروردگار عالم تیرے ضرب سے بچائیگا تو ہم بھی وار کرینگے اس لیے کہ ہم اہل اسلام سے ہین ہمارا
دستور نہین کہ پیش دستی کرین آفات مردار خوار نے یہ سنکر نیزہ ہاتھ مین لیا اور تاک کر سینہ بے کینہ
صاحبقران کو وار کیا حضران نے آواز دی کہ سینہ بچائے بس اتنا اشارہ بدیع الملک سے
نیزہ باز کے لیے کافی تھا بس اپنے سینہ کو نشان نیزہ بنا کر ایسے اندازہ سے نیزہ کو اپنی نیزہ پر اسطرح کھایا
کہ دوسرے طعن کی نوبت نہ آنے دی اور نیزہ کو نیزہ سے لپیٹ کر ایسا جھٹکا مارا کہ ذرا سی نوک گئی

اور سنان نیزہ نکل گئی ہاتھ آفات کا جھوٹا پڑگیا نہایت خفیف و ذلیل ہوا لیکن دلمین تعریف کرتا تھا کہ
جرأت و سپہگری ان مسلمانون پر ختم ہے ادھر جو اہل اسلام کہ صاحب چشم تھے گو وہ اس درجہ کے
زور آور نہ تھے کہ آفات سے مقابلہ کر سکین ورنہ صاحبقران کو کیون نکلنا پڑتا اونھون نے نعرۂ
اللہ اکبر بلند کیا ثنائے صاحبقران مین زبان کو حرکت دی یہ مژدہ سنکر اندھون نے بھی بہت کچھ
صفت و ثنا کی بادشاہ اسلام کی باچھین کھل گئین منھ پر رونق آگئی درگاہ حق تعالی مین التجا کرنے
لگے کہ خداوندا جسطرح جنگ نیزہ مین فتح نصیب ہوئی ہے اسیطرح حرب شمشیر مین بھی تو امیر کو
فتح یاب کر نا بحق محمدؐ و آل محمدؐ ادھر تو بادشاہ اسلام دعا کر رہے ہین وہان آفات مردار خوار نے
تیغہ نیام سے لیا اور بغیر خبردار کیے ہوئے وار کیا ہر چند خضران نے آواز دی کہ ہوشیار ہو جیئے
تلوار سر پر آتی ہے مگر تلوار کو آنے کب دیر لگتی ہے ہنوز کلام خضران کا ناتمام تھا کہ تیغہ سر پر
صاحبقران کے پڑا تا دوابرو او تر گیا بدیع الملک نے دلاسا نہ مارا کہ تلوار تو جہنا کر سر سے
نکل گئی چادر خون کی چہرہ پر پڑی مگر واہ ری جرأت صاحبقرانی کہ اوسی عالم زخمداری مین مرکب کو مرکب
سے ملا دیا اور کمر بند مخمل کر آفات کو پکڑ لیا بس کمر بند کیا ہاتھ مین آیا گویا آفات پنجہ ملک الموت
مین آگیا اب بچکر کہان جا سکتا ہے نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر جو زور کیا تو زین مرکب سے بلند کر لیا
اور خود بھی مرکب پر سے کود پڑے بالائے سر چرخ دیکر زمین پر مارا مگر چھوڑا نہین سینہ پر بیٹھکر
آواز دی کہ کیا کہتا ہے شناخت پروردگار عالم کے بارے مین آفات نے کہا کہ مجھے فکر مرنے کی
نہین ہے مجھ سے اور خداوند سے وعدہ ہو چکا ہے کہ اگر تو مقابلہ مین خدا پرستون کے مارا جائیگا
تجکو اس سے زیادہ زبردست کر کے پیدا کرینگے او خدا پرست مین تو دل سے چاہتا ہون کہ مجکو تو
قتل کرتا کہ مین آیندہ کو ایسا زبردست ہو کر پیدا ہون کہ تم سب کو زیر کرون اور اپنا بناؤن یہہ
سنکر صاحبقران سمجھ گئے کہ قلب اسکا سیاہ ہے یہ ماننے والا نہین ہے بس ایک ہاتھ اسکے
گدی کے نیچے رکھا اور ایک زیر نخدان رکھکر جو زور کیا دھڑ سے سر کھینچکر پھینکدیا اور خود بعجلت تمام
مرکب پر سوار ہو لیے بس یہ رنگ دیکھنا تھا کہ کفار مین ایک غریو بلند ہوا بختیارک تاتنی نے
آواز دی کہ ارے کیا دیکھ رہے ہو سردار تمہارا مارا گیا اور قاتل زندہ موجود ہے نعرے کر رہا ہے
تم کھڑے سن رہے ہو مار لو اس خدا پرست کو جانے نہ پائے بڑا غضب کیا اسنے کہ آفات ایسے
شخص کو مار ڈالا یہ سننا تھا کہ سب آدم خوار مع سوار و پیادہ دوڑ پڑے اور امیر کشور گیر بدیع الملک
نوجوان کو گھیر لیا یہان اہل اسلام قتل آفات کی خبر سنکر مسرور ہوئے تھے بادشاہ اسلام نے
سجدۂ شکر ادا کیا تھا کہ یکایک آواز پر سم مرکبان کی بلند ہوئی خضران بن عمر نے پکار کر کہا کہ اے
اندھون کھڑے کس شمار مین ہو سردار تمہارا گھر گیا ادھر سے تمام لشکر مثل دریائے مواج کے
چلا اور سردار تو تخت شاہی کو ساتھ لیے بڑھے مگر شہنشاہ گوہر کلاہ فرزند صاحبقران نے محبت
پدری مین کچھ خیال نہ کیا گھوڑا اوٹھا دیا ادھر تو یہ اندھے سوار و پیدل اکٹھل پر چلے جاتے ہین باہم ایک
دوسرے سے کہہ رہا ہے کہ بھائیو صفون کی درستی کا خیال رکھنا ورنہ دوست دشمن کا امتیاز جاتا رہیگا
وہان آدم خوارون نے امیر با توقیر کو گھیر لیا ہے چاہتے ہین کہ قتل کر ڈالین گوشت مثل تبرک کے تقسیم
کر لین خضران یہ حال دیکھکر مضطرب ہوا کہ لشکر اسلام ابھی دور ہے اور امیر تنہا گھر گئے ہین بچنا محال
معلوم ہوتا ہے بس اسنے تڑپکر آواز دی کہ یا صاحبقران پشت کیطرف سے غافل رہنے مین ہو ہوشیار

ہون کوئی قریب نہ آنے پائیگا ہان سامنے اور بازو کا خیال رکھیگا یہ کہکر حقہ آتشبازی مارا ایک آدم خوار
پس پشت پہونچ چکا تھا حقہ آتشبازی اوسکے مرکب پر پڑا مرکب جلا اور بھڑک کر تمارہ بھرا
دوسرے سپاہیون پر جا پڑا وہ گھوڑے بھی بھڑکے اک ہنگامہ برپا تھا سوار گر گر کر چلنے لگے وہی
مضمون صادق آیا کہ کبھی ناؤ گاڑی پر کبھی گاڑی ناؤ پر جو مرکبون پر سوار تھے اب مرکب اونکو روندتے
پھرتے ہین وہان صاحبقران نے نعرہ کیا کہ آسمان تھرایا زمین کو زلزلہ آیا گھوڑے بھڑکنے لگے جو
آدمخوار قریب آگئے تھے ڈر کر ٹھٹک گئے جو قریب پہونچ گئے اور جرأت سے کام لیا وہ ہاتھ سے
صاحبقران کے قتل ہوئے اسی اثنا مین لشکر اسلام قریب پہونچگیا آدم خوارون سے جنگ
ہونے لگی اہل اسلام پرے جمائے ہوئے لڑ رہے ہین جب ان بیچارون پر وار ہو لیتا ہے تو
وار کرتے ہین کسی کے کمر پر تلوار پڑی تو اوسنے دفع کرنے کی کوشش نہ کی بلکہ ساتھ ہی کمر کا
ہاتھ مارا کہ ادھر آپ گرے اودھر حریف کا کام تمام ہوا کسی کے کمر پر تلوار پڑی تو اوسنے سر کا وار کیا
کسی نے نیزہ روک کر تلوار ماری کسی نے تلوار روک کر نیزہ مارا اس صورت سے یہ آپ بیچ لڑ لڑ کر
جانین دے رہے ہین جو دو چار ہزار آدمی سرداران زخمی کے ہمراہیون مین سے صاحب حشم ہین۔
اونمین سے چند اپنے اپنے سردارون کی حفاظت کر رہے ہین چند بادشاہ اسلام کے تخت کے گرد ہین
چند امیر ثالث کے پاس پہونچ گئے ہین جو باقی ہین وہ آدمخوارون سے لڑ رہے ہین ہنگامہ دار و
گیر بلند ہے کہ یکایک از پردہ بیابان گردے برخواست مگر گرد تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد برسمان
رسیدہ و پائے گرد در زمین پیچیدہ بموجب شعر ؎

ز سم ستوران دران پہن دشت	زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

یکایک ہوا نے مارا گرد کو گردنے مارا ہوا کو دل گرد شگافتہ ہوا اور دل گرد سے سہراب جنگ آزمودہ
بیس ہزار سوار کی جمعیت سے پیدا ہوا جسوقت اسنے میدان مین پہونچکر جنگ مغلوبہ دیکھی اور
سنا کہ آفات مارا گیا بس فوراً مع لشکر آدمخوارون کا شریک ہوا لشکر اسلام پر گرا اسکی آمد سے
کفار کی قوت تو اور زیادہ ہوئی لیکن اہل اسلام کی انتظام مین فرق آگیا یہ ملعون اسطرح آکر لشکر پر
گرا کہ صفین ٹوٹ گئین کفار و اہل اسلام غٹ پٹ ہو گئے تلوار چلنے لگی اک اضطراب کی سی حالت
پیدا ہو گئی اب امتیاز اپنے اور بیگانے کا جاتا رہا اودھر تو کفار قتل کر رہے ہین اور اودھر آپسمین تلوار
چل رہی ہے اک عجب ہنگامہ ہے سہراب نے بختیارک ثانی پوچھا کہ کوہر ہے قاتل آفات
کا کہ مین ابھی اوس سے قصاص لون بختیارک ثانی نے اشارہ طرف بدیع الملک کے کیا اور
سہراب نے اپنا مرکب شاہزادہ کیطرف اوٹھایا یہ دیکھکر خضران نہایت پریشان ہوا کہ کیا کرون
کیا نہ کرون اودھر یہ خبر بادشاہ اسلام نے بھی سنی کہ کمک کافرون کی آگئی اور سردار اونکا صاحبقران
کیطرف بارادہ قتل جاتا ہے بادشاہ اسلام بیتاب ہو گئے اور فرمایا کہ جو سردار میری حفاظت
کر رہے ہین وہ صاحبقران کی حفاظت کرین لیکن یہ لوگ قریب صاحبقران جائین تو کیونکر
جائین اسواسطے کہ آنکھون سے معذور ہین وہان سہراب قریب صاحبقران پہونچ گیا ہے
ہر چند اون لوگون نے بڑھکر روکا جنکی آنکھین صحیح و سالم تھین مگر نہ تو وہ اس درجہ کے تھے کہ
سہراب کا مقابلہ کر سکتے نہ تعداد اونکی زیادہ تھی اس لیئے کہ چار ہزار آدمی اور اتنے بڑے لشکر کی
حفاظت جنگ کیحالت مین بھی اور مقام کی بھی اونمین سے بھی کچھ تعداد قتل ہونے سے کم ہو گئی ہے

غرضکہ سہراب قریب صاحبقران پہونچکر نعرہ زن ہوا تھا اور اہل اسلام نے بملک کر دست دعا جانب درگاہ خدا بلند کیے تھے اور عرض کر رہے تھے کہ اے کس بیکسان و اے دادرس غریبان اس عالم نا امیدی و یاس مین سوا تیرے کون مدد کرنے والا ہے ۔ ؎

ندارم غیر از تو فریادرس	توئی عاصیان را خطا بخش و بس

اے غفار و ستار اگر ہم سے کوئی ایسا گناہ ہوا ہو کہ جو قابل بخشش نہین بھی ہے تو اوسے بخش اپنے فضل و کرم سے ۔ اور اسوقت بیکسی مین ہماری خبر لے اس درد سے ان لوگون نے دعا کی کہ خدا نے قبول کرلی دفعتہً جانب بیابان متق گرد غلیظ بلند ہوا اور آن واحد مین وہ گرد مثل آندھی کے قریب پہونچکر شق ہوئی دل گرد سے پانچ ہزار سوار سے لندھور ثانی پیدا ہوئے اسطرح کہ ایک تلوار کمر مین تیر و کمان ہاتھ مین لباس شکاری پہنے ہوئے پہونچکر میدان مین بعد دریافت حال کے گھوڑا طرف سہراب جنگ آزمودہ کے بڑھایا اور آواز دی کہ او نامرد کہان اودھر جاتا ہے ادھر آ کہ حریف تیرا ہین موجود ہمون ارے تجکو شرم نہین آتی کہ اس حالت مجبوری مین صاحبقران پر ہاتھ اوٹھاتا ہے کہ وہ تجکو دیکھ نہین سکتے جواب دیا سہراب نے کہ پھر کیون نہین خدائے نادیدہ کی پرستش کو ترک کرتے اور خداوند اکوان کو کیون نہین خدائے برحق مانتے تمہین اگر راضی کرا دو تو مین بخوشی واپس جاؤن لندھور نے جواب دیا کہ کیا بکتا ہے ارے اکوان کون ملعون ہے یہ کافر کہان رہتا ہے بس یہ کلمات لندھور کے سہراب کو بہت غصے مین لائے اسنے پکار کر آواز دی کہ ارے لو خداوند کو ایسے سخت الفاظ سے یاد کرتا ہے اٹھ تجکو پیدا کیا اور تو اوسے بھول گیا کہ پوچھتا ہے کہ وہ کون ہے اور کہان رہتا ہے دیکھ اس زبان درازی کی تجھے کیسی سزا دیتا ہون کہ خداوند بھی خوش ہوجائین گے یہ کہکر قریب پہونچکر ارہ پشت نہنگ کا وار کیا لندھور نے دیکھا کہ وہ ضرب ہے کہ سر سے اسکا رکنا محال ہے اور خالی دینا بھی مردانگی کے کسیقدر خلاف معلوم ہوتا ہے پس ارہ کو تلوار سے قلم کرکے ایک ہاتھ تیغہ دو دمہ ہندی کا مارا مع راکب و مرکب چار ٹکڑے ہوئے سہراب کا مرنا تھا کہ لشکر کفار کے پاؤن اوکھڑ گئے ہندیون نے دبا کر پسپا کر دیا لیکن آدمخوارون نے لاش آفات مردارخوار کی اوٹھائی اور سہراب کی فوج نے لاش سہراب کی لی راہ فرار اختیار کی اہل اسلام طبل شادمانی بجاتے ہوئے اپنے فرودگاہ پر آئے لندھور ہمراہ رکاب صاحبقران پہلے خدمت بادشاہ مین حاضر ہوئے آستانۂ معبودیت کو بوسہ دیا اور سردارون سے بغلگیر ہوتے ہوئے داخل بارگاہ گوہر بار ہوئی لباس بزم پہنا بوشاک زم اوتاری بادشاہ تخت پر متمکن ہوئے سب سردار حسب مراتب اپنے اپنے درجون پر بیٹھے بدستور الملک ذکل صاحبقرانی پر متمکن ہوئے حسب الحکم لاشے شہدا کے میدان سے اٹھوا کر دفن و کفن کا سامان ہونے لگا زخمیون کے زخمون مین ٹانکے لگائے گئے مرہم پٹی ہونے لگی اہل لشکر نے کمرین کھولین اپنے اپنے خیمون مین گئے انھین کیفیتون مین شام ہوگئی مؤذن نے صدائے اللہ اکبر بلند کی بادشاہ اسلام نے مع صاحبقران و دیگر سرداران نامی و گرامی فریضہ مغرب و عشا کو ادا کیا اور مسلمانون نے بھی بن جماعت کہین فرداً فرداً نمازین ادا کین بسوقت نمازون سے فرصت ہوئی سجدہ شکر بجا لائے بادشاہ نے بسبب خستگی و تعب کے آج دربار نہین کیا خیمہ شاہی مین جاکر آرام فرمایا اور سردار بھی مع صاحبقران ثالث اپنے اپنے خیمہ مین جاکر سو رہے جب دوسرا روز ہوا دربار آراستہ ہوا سب سردار جمع ہوئے بادشاہ اسلام تخت پر جلوہ افگن ہوئے امیر کے داہنے جانب لندھور ثانی اپنے باپ کی جگہ متمکن

ہوتے اول تعریف صاحبقران کی بادشاہ نے فرمائی کہ ایسے حالت مین کہ آنکھون سے نظر نہین آتا اور اتنے بڑے زبردست دشمن سے سامنا اوسکا نیزہ ہوائی کرنا بس یہ آپ ہی کا کام تھا دوسرے کی مجال نہ تھی افسوس کہ آنکھون سے معذور تھے یہ مقابلہ دیکھ نہ سکتے تھے خوشا نصیب اون لوگون کا جنھون نے آنکھون سے دیکھا ہوگا کہ اسطرح نیزہ ہوائی کیا اوسکے بعد کمر زنجیر کا بندکس خوبصورتی سے پکڑا کہ وہ بچا نہ سکا باوصفیکہ زخمی ہوچکے تھے مگر ایسے کاری زخم کھانے کے بعد یہ جرأت وہمت کہ اوسے ہاتھ پر بلند کرکے مرکب سے کودے زمین پر مارا اور پھر قابو مین رکھا جب تمام کی اور دھڑ سے سر کھینچکر پھینکدیا لشکر ہورنے جو یہ واقعہ سُنا وجد کرنے لگے اور اپنے ہونے پر نہایت افسوس کیا صاحبقران کے سر مین پٹی بندھی ہوئی ہے مگر بشاش بیٹھے ہین سب سردار تعریفین کررہے ہین اسکے بعد لشکر کی تعریف بھی ہونے لگی کہ کیا ہاتھ مارا ہے کہ سہراب ایسے پہلوان کے مع راکب ومرکب چار ٹکڑے ہوئے لاش اسطرح گری کہ معلوم ہوا پہاڑ پھٹ پڑا آدمی کا ہے کو تھا اک دیو تھا صاحبقران نے فرمایا کہ جسطرح باپ اِنکے امیر اول کے جانشین رہے اوسی جگہ مین اِنکو بھی سمجھتا ہون اور سمجھنا چاہیئے اسواسطے کہ یہ رونق بارگاہ ہے لشکر جھک جھک کر تسلیمین کررہے ہین اور عرض کررہے ہین کہ والد ماجد کو آپکے جد بزرگوار نے عزت دی تھی اوسیطرح آپ مجکو عزت دیتے ہین ورنہ درحقیقت میری کیا بنیاد ہے مین بھی اک ادنی خادم ہون جسطرح اور ملازمین ہین اوسیطرح مین بھی ہون یہ کہکر ابراھیم ابن مالک اشتر سے آنکھ ملائی ابراھیم کا چہرہ غصہ سے سرخ ہوگیا لیکن سر نیچا کرلیا اور دل مین بادشاہ کیا شہزادہ رستم ثانی کو اور اوسیوقت بہانہ درد سر کا کرکے اوٹھے اور اپنے خیمہ مین جاکر بہت روئے مگر نامینا کہتے جاتے کہان مگر دل مین یہ عہد کرلیا کہ اب دربار مین نجاؤنگا اگر شاید فضل خدا ہوا اور میرے شہریار باوقار کا پتا ملا تو اوسکی خدمت مین چلا جاؤنگا ورنہ تاحیات اب بارگاہ مین قدم نہ رکھونگا ہان اگر خداوند کریم نے آنکھین روشن کردین تو اس ہندی کو زبان درازی کا مزا چکھاؤنگا نوک نیزہ سے زبان چھید دونگا لیکن لشکر ہورنے اپنے آنے کی کیفیت صاحبقران سے بیان کی کہ اس طور سے مین ہندوستان سے چلا اور پتا لشکر اسلام کا پوچھتا ہوا قریب بیابان نطاق کے پہونچ چکا تھا راہ مین شکار زیادہ نظر آیا مین نے خیال کیا کہ اب قریب تو پہونچ چکے ہین ایک دو روز شکار مین دل کو بہلانا چاہیئے یہ سوچکر وہین قیام کیا یہ پانچ ہزار سوار جو میرے ساتھ یہان تک آئے یہی ہمراہ تھے باقی لشکر پیچھے ہے غرضکہ دن بھر شکار کھیلا جب وقت شب کا ہوا اور مین بستر پر سویا عالم رویا مین والد ماجد کو دیکھا کہ تشریف لائے ہین مینے تسلیم عرض کرنے کے بعد پوچھا کہ آپ تو انتقال فرماچکے ہین فرمایا کہ ہان زندگی مین بھی امیر حمزہ علیہ السلام کی غلامی کی خداوند کریم نے پس از مرگ بھی اونکو ملا دیا جناب امیر حمزہ صاحبقران اور شیرویہ علیہ السلام شاہزادہ بدیع الزمان گردشکن شکن وشاہزادہ عمر بن حمزہ یونانی وشاہزادہ ملک قاسم ومالک اشتر وغیرہ معہ بادشاہ سعد بن قباد شہریار وقباد شہریار یہ سب صاحب اک باغ جنت نظیر مین ہین عبادت خدا مین بسر کیا کرتے ہین جسطرح دنیا مین یہ سب صاحب ایک جا تھے اوسیطرح اب جنت مین ہین بلکہ اوس سے بہتر طور سے ہین اس لیئے کہ زندگی مین تو کبھی علیحدہ بھی ہوجایا کرتے تھے کبھی زخمی ہوتے کبھی اچھے ہوتے تھے کبھی لڑائی کبھی صلح کبھی وصل عزیزان سے دل شاد اور کبھی ہجر یگانگان سے پریشانی مگر اب نہ بیمار ہین نہ خوف مرض ہے نہ فرقت کسی کی ہے نہ جھگڑا نہ فساد سب بکھیڑون سے نجات ہے

۔ ہنے کو قصر سب کے علحدہ علحدہ ہین لیکن اسقدر قریب کہ گویا ہر وقت پاس ہین جن خانیون کے نہ جاؤن نے انتقال کیا ہے وہ اوسکے ہمراہ ہین مثلاً ملکہ مہر نگار امیر کی خدمت مین ملکہ رابعہ اطلس پوش مادر علیشاہ رومی و ملکہ گوہر ملک و گلشن افروز شاہزادۂ بدیع الزمان کی خدمت مین ملکہ گیتی افروز و ملکہ صنم سیہ پوش شاہزادۂ ملک قاسم کے پہلو مین غرضکہ ہر شخص کا ناموس اوسکے ہمراہ ہے نہ کوئی غم ہے نہ صدمہ ہے سوا اسکے کہ جو اولاد دنیا مین ہے اوسپر کوئی مصیبت ہوتی ہے تو روح بیچین ہوتی ہے مین نے عرض کیا کہ مین آپکی دعا سے بہت اچھی طرح ہون اور خدمت مین اپنے آقا شاہزادۂ بدیع الملک کے جا رہا ہون اونھون نے ارشاد کیا کہ ہان یہ تو مجکو بھی معلوم ہے کہ تم اچھی طرح ہو اور لیکن تمہارا آقا زادہ دولی نعمت یعنے صاحبقران ثالث اور تمام سرکردگان و سرداران نامی و گرامی مع کل لشکر کے نابینا ہو گئے ہین اور یہ حالت سحر سے ہوئی ہے انشاء اللہ بطرف ہو جائے گی مگر زمانہ اوسکا ابھی دور ہے اور اسوقت تقدیر گردش مین ہے تمہارے آقا پر مصیبت ہے کفار ہر سمت سے خاشر ہین سامان قتل ہو رہا ہے جلد اپنے کو پہونچاؤ اور جان نثاری کرو ورنہ اونکو تو ہر طرح حافظ حقیقی بچائیگا لیکن یہ ننگ نامی تمہارے نامۂ اعمال سے خارج ہو جائیگی یہ خواب دیکھکر میری آنکھ کھلگئی وقت صبح کا تھا مینے اوٹھکر نماز پڑھی اور جو پانچ ہزار سوار اوسوقت میرے ہمراہ تھے اونکو لیکر کوچ کیا تو یہان اوسوقت پہونچا کہ جنگ مغلوبہ تھی اور آفات مردار خوار مارا جا چکا تھا سہراب جنگ آزمودہ قریب صاحبقران پہونچ چکا تھا لیکن قضا اوسکی میرے ہاتھ سے تھی کہ مین پہونچ گیا اور اوسکو قتل کیا یہی ذکر تھا کہ جوڈی ہر کارون کی گرد مین آلودہ پسینے مین غرق نمودار ہوئی اور بعد دعا و ثنائے بادشاہی بجالانے کے عرض کی کہ بہرام فیل سوار اور عفریت دیوزاد کہ دونون نہایت زبردست روزگار ہین آفات مردار خوار و سہراب جنگ آزمودہ کے خون کا قصاص لینے کے ارادے سے چلے آتے ہین چالیس ہزار کا لشکر دونون کے ہمراہ ہے یہ ذکر لشکر لندھور ثانی معہ اون سردارون کے کہ جو بیٹا تھے اوسکے اور صحرا کیطرف دیکھنے لگے یکایک جانب بیابان سے تق گرد بلند ہوا آن واحد مین وہ گرد قریب آکر شق ہو گئے اور دل گرد سے یہ دونون پہلوان یعنے بہرام فیل سوار و عفریت دیو صورت پیدا ہوئے عقب مین انکے لشکر گران جسوقت بیابان نہ طاق مین داخل ہوئے مرکبون کو روکا خیمہ اپنے اپنے مقام مناسب پر تجویز کر کے نصب کیئے لشکر اوترا اسکے بعد اور گرد اوڑی اور لشکر لندھور ثانی کا جو باقی رہگیا تھا آکر لشکر اسلام مین شامل ہوا بارگاہ نصب ہوئی خیمہ استادہ ہوا ان لشکرون کی آمد مین شام ہو گئی تھی لندھور واپس آئے اور یہ تمام چشم دید واقعات سامنے بادشاہ اسلام و صاحبقران کے عرض کیئے لیکن وہان بہرام فیل سوار و عفریت دیو صورت خشم آلودہ خیمون مین داخل ہوئے اور شام ہوتے ہی طبل جنگ بجوا دیا یہان خبر پہونچی کہ لشکر کفار مین کوس حربی بجا ہے بادشاہ اسلام نے بھی فرمایا کہ ہمارے یہان بھی بفضل یزدان و تائید سبحان نقارہ رزمی بجے اسطرف بھی کوس حربی نواز ش مین آیا دونون طرف سے صدائے کوس حربی بلند ہوئے تیاری جنگ دونون لشکرون مین ہونے لگی یہانتک کہ طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی بجوسکے نسیم بہار کے چلے طایران خوش الحان کے چہکنے کی صدا مین آنے لگین غازی مصروف طاعت الٰہی ہوئے کفار مین شور ناقوس بلند ہوا غرضکہ دونون لشکر اپنے اپنے طریقہ

عبادت سے فرصت کر کے میدان حربگاہ کیطرف متوجہ ہوئے غول کے غول غٹ کے غٹ دستہ کے دستہ
پرے کے پرے فشون کے فشون آکر جمع ہوئے صفین آراستہ ہوئین آج لشکر اسلام مین آگے
لشکر ہندوستان صف بستہ ہے عقب مین فوج اور سردارون کی ہے آگے لندھور ثانی مرکب
پر سوار ہین فیل کسا ہوا علیحدہ کھڑا ہے گرزگران ارابہ پر رکھا ہوا ہے بادشاہ اسلام کا تخت
قلب لشکر مین قائم ہوا ہے امیر بہرام صاحبقرانی جانیس قدم آگے بڑھے ہوئے لشکر سے مرکب
پر سوار ہین اور سردارون کو منع بھی فرمادیا ہے کہ جب آپ لوگ نہ لڑنے کے قابل ہین نہ میدان جنگ
کا تماشہ دیکھ سکتے ہین تو زحمت اوٹھانے سے کیا حاصل ہے بعض پھر بھی ہمراہ رکاب ہین بعض اپنے اپنے
خیمہ مین ہین ادھر بہرام فیل سوار و عفریت دیوصورت فیل وگرگدن پر سوار میدان
مین کھڑے ہین پشت پر لشکر صف بستہ ہے جبکہ دونون جانب صف بندی ہوچکی اور نقیب نہیب
دیکر نکل گئے بہرام فیل سوار نے اپنا فیل آگے بڑھایا اور میدان مین آکر لندھور کو آواز دی
کہ مین نے سنا ہے کہ تو کہ صاحبقران گرز کہلاتا ہے اور اسلام مین مجھ سے بہتر گرز باز نہین ہے
مجھے نہایت اشتیاق ہے تیرے مقابلہ کا اسلیئے کہ خداوند اکوان نے مجھے بھی وہ زور و طاقت عنایت
کی ہے کہ اگر چاہون تو ضرب گرز سے پہاڑ کو ہلا دون یہ سنکر لندھور ثانی بادشاہ اسلام سے
اجازت جنگ لیکر مرکب سے اوترے اپنے فیل پر سوار ہوئے گرز آبدار پر سے اوٹھا لیا سامنے
بہرام کے آکر آواز دی کہ اے بہرام مجھے بھی تیرے مقابلہ کا شوق پیدا ہوا۔ تیرا بیان ہے کہ
مجھے خداوند اکوان نے بہت زبردست پیدا کیا ہے اور مین یہ کہتا ہون کہ مجکو میرے خدا نے کافرون
کے واسطے ملک الموت پیدا کیا ہے پس آج ہی امتحان ہوجائے کہ میرا خدا زبردست ہے یا
تیرا خدا اگر مین تجھپر غالب آؤن تو میرا خدا زبردست ہی اور تو تجھپر غالب آئے تو تیرا خدا برحق ہے
بہرام نے کہا مجھے منظور ہے۔ اور کہا لندھور سے کہ وار کر لندھور نے جواب دیا کہ کیا تم آگاہ
نہین ہو کہ ہم اہل اسلام سے ہین پیشدستی ہمارا دستور نہین ہان اگر حافظ برحق تمہارے وار سے
بچا لیگا تو دیکھا جائیگا بہرام نے کہا کہ ایسا نہو کہ تمہارے دل ہی مین رہجائے اور ایک ہی وار مین کام تمہارا
تمام ہوجائے لندھور نے کہا اسکی پروا نہین جو منظور خدا ہوگا وہ ہوگا یہ غرور تیرا میرے آگے کریگا یہ
سنکر بہرام نے گرز اپنا بلند کیا اور سر پر چرخ دیکر خبردار کہکر سر لندھور پر وار کیا
لندھور نے گرز اپنا اوٹھا کر گرز کو گرز پر روکا تڑاقے کی صدا بلند ہوئی ایک شعلہ فلک کو نکل گیا
تق گرد بلند ہوا بہرام نے نعرہ کیا کہ زدم و بست کردم لندھور نے تق سے نکلکر آواز دی کہ کرا
ازدی و کرا بست گردای حریف تیرا مین موجود ہون یہ کہکر اپنا گرز بلند کیا اور آواز دی ؎

تو ضربی زدی ضرب ما نوش کن ؎	همه شادی از دل فراموش کن ؎

یہ کہکر گرز گران سنگ آسمان رنگ ہشت پہلو پر چہ کوہ شکوہ من کے ضرب کا وار کیا بہرام گرز
کو بلند کر کے چہرہ کی پناہ کیا مگر گرز پر گرز جو پڑتا ہے یہ معلوم ہوا کہ پہاڑ پھٹ پڑا تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ
فلک کو نکل گیا تق گرد بلند ہوا فیل نے ایک چیخ ماری لیکن گرز جو گرز پر پڑا تو ہاتھ تھرا گئے بہرام نے
بمشکل اپنے کو بچایا اور فیل سے کود کر علیحدہ ہوا جسوقت گرد برطرف ہوئی دیکھا کہ بہرام زمین پر
بیہوش پڑا ہے آواز دی لشکر کفار کو کہ آؤ اور اسے اوٹھا لیجاؤ لوگ دوڑے اور بہرام کو اوٹھا
لے گئے یہ قوت لندھور کی دیکھکر عفریت دیوصورت تو کانپ اوٹھا اور دل مین سوچا کہ اس

سر برا ہو نا دشوار ہے اب عقل سے کام لینا چاہیے جسطرح ممکن ہو دشمن کو زیر کریے بقول سعدی ؎

نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن	کہ جاہا سپر باید انداختن

یہ سوچکر بلبل باز گشت بجوا کر میدان سے پھر گیا ادھر اہل اسلام نعرے خوشی کے بلند کرتے ہوئے میدان جنگ سے پھرے سرداروں نے پوشاک رزم اوتار کی لباس بزم پہنا اپنے اپنے خیمہ مین داخل ہوئے لیکن وہان عفریت جو واپس گیا ہے نہایت متردد ہے عیار کو طلب کیا جسوقت وہ حاضر ہوا کہا کہ اے ابلیس مکار اگر تو آج اس خدا پرست کو کہ جس نے بہرام کو زخمی کیا ہے گرفتار کر کے لادے تو تجھے اسقدر انعام دونگا کہ آجتک کبھی نہ دیا ہو ابلیس نے عرض کی کہ اگر چاہا خداوند اکوان نے اور اقبال آپکا یار ہے تو آج ہی شب کو چرا لاؤنگا غرضکہ دن انتظار مین تمام ہوا اور وقت شب کا ہوا۔ ابلیس مکار لباس شبروی تن پر آراستہ کر کے جانب لشکر اسلام بقصد گرفتاری لندھور روانہ ہوا یہان عفریت دیو صورت عیادت کے واسطے خیمہ مین بہرام کے آیا۔ بہرام بستر پر پڑا ہوا تھا کمگرون نے دونون شانے درست کیے تھے رفیق گرد و پیش جمع ہین بہرام تعریف لندھور کی کر رہا ہے اتنے مین عفریت دیو صورت پہونچا اور بطریق اکوان پرستان سلام کیا مزاج پرسی کی بہرام نے کہا کہ اچھا ہون عفریت نے کہا کہ تھوڑی دیر کے واسطے تخلیہ چاہتا ہون بہرام نے اور لوگون کو ہٹا دیا جسوقت عفریت و بہرام تنہا ہوئے باتین ہونے لگین عفریت نے بہرام سے کہا کہ بادشاہ ہندوستان بڑا زبردست جوان معلوم ہوتا ہے کہ تم سے پہلوان کو اوسنے ایک ضرب اگز سے بیکار کر دیا بہرام نے کہا اسمین شک نہین کہ مجھ سے ایسے بہادر سے کبھی مقابلہ نہین علاوہ زبردست ہونے کے اوسکا خلق اچھا دیکھا کہ دشمن پر قابو پاکر خود چھوڑ دیا اگر ایک وار وہ اور کرتا کام میرا تمام ہو جاتا مجھے جسوقت ہوش آیا اور مین نے اپنے رفیقون کی جانبازی پر تعریف کی کہ ایسے دشمن زبردست کے پنجہ سے چھڑایا تو اونھون نے کہا کہ ہم مین اتنی جرأت و ہمت نہ تھی کہ ہم لندھور کے ہاتھ سے بچا سکتے اوسنے خود آواز دی کہ آکر اوٹھالے جاؤ اوسوقت ہم لوگ پہونچے تو آپکو بیہوش پایا کیون عفریت اگر تم اسطرح دشمن کو پست کرتے تو بغیر قتل یا گرفتار کیے ہوئے چھوڑ دیتے عفریت نے کہا کہ اسمین شک نہین ہمتو ایسا کبھی نہ کرتے اول تو قتل کر ڈالتے ورنہ گرفتار کر لانے مین تو کوئی شک ہی نہین ہے جسوقت عفریت نے یہ دیکھا کہ بہرام لندھور کا دم بھر رہا ہے جو کچھ سوچکر آیا تھا وہ نہ کہا اور اور باتین کرنے لگا بہرام سے پوچھا کہ اے بہادر ان اب کیا ارادہ ہے بہرام نے کہا کہ اصل امر تو یہ ہے کہ مین لندھور سے شرط ہار چکا ہون اور سپاہیون کی زبان ایک ہے میرے اوسکے یہ شرط ہوئی تھی کہ جو جس سے زیر ہو اوسکا دین اختیار کرے لہذا یہ معاملہ مذہب کا آپڑا ہے اس سے اتنی آڑ اور پکڑ ہی ہے کہ بعد صحت پانے کے لندھور سے پھر مقابلہ کرونگا اور اسکی علاوہ گرز سے اور حربون سے کام لونگا اگر غالب آیا تو الحمد اور نہ اوسکا دین اختیار کرونگا اپنے قول سے نہ پھرونگا اگر میرا خداوند زبردست تھا تو مجھے کیون نہ بچایا عفریت نے جو یہ تیور بہرام کے دیکھے پہلے تو سمجھا یا جب دیکھا کہ یہ راہ پر آتا نہین معلوم ہوتا بہرام سے رخصت ہوا بہرام نے پوچھا اے عفریت یہ نہ معلوم ہوا کہ تم نے تخلیہ کی خواہش کسواسطے ظاہر کی تھی جسقدر باتین ہوئین انمین تو تمہارا کوئی کام نہ تھا عفریت نے کہا کہ اک تدبیر میرے ذہن مین آئی تھی مگر اب مین نے اپنا ارادہ ملتوی رکھا بہرام نے پوچھا کہ وہ کیا ارادہ تھا عفریت نے کہا جس قصد کو فسخ کیا اوسکا ظاہر کرنا بیکار ہے بہرام خاموش ہو رہا اور عفریت وہان سے اوٹھکر اپنے خیمہ مین آیا اور دل سے کہا کہ بھلے کو مین ہی

گرفتاری لندھور کا اظہار بہرام سے نہین کیا تھا پہلے میرا قصد تھا کہ اس کام کو ہم اور بہرام ملکر انجام دین اور بختیارک کی رائے بھی شریک کرین مگر بہرام کا ڈہنگ ہی بختیارک نہین معلوم کیا کلے اس سے بہتر یہی ہے کہ اب اخفائے راز کی کوشش کیجائے اظہار اچھا نہین ایسا نہو کام مین خرابی واقع ہو یہ سوچکر داخل خیمہ ہوا انتظار مین اپنے عیار کے بیٹھا لیکن اب حال بلیس مکار عیار عفریت دیو صورت کا سنیئے کہ جسوقت یہ لشکر اسلام مین پہونچا صورت اپنی اک فقیر نابینا کی ایسی بنائی جھولی گلے مین لٹکائی کاسہ گدائی کا ہاتھ مین لیا بطور خدا پرسہ تمان سوال کرتا ہوا لشکر مین داخل ہوا دہرا تین تمام لشکر کو اچھے طور سے دیکھ لیا خیمہ ہر سردار کا دریافت کرلیا اب یہ متصل خیمہ لندھور کے اندھا بنا ہوا راہ مین بیٹھا ہے وہان لشکر کفار مین بھی چند عیار لشکر اسلام کے گئے ہوئے ہین اس لیئے کہ طبل جنگ کیون نہین بجا اور ارادہ عفریت دیو صورت کا کیا ہے عیارون نے جاکر ہر چند دریافت کیا کوئی سبب نہ معلوم ہوا اور وجہ اسکی یہ تھی کہ عفریت نے اپنے قصد سے کسی کو مطلع نہ کیا تھا نہ کوئی تازہ بات تھی جسپر غور کیا جاتا اونھون نے آکر اطمینان ظاہر کیا یہان دربار بادشاہ اسلام نے برخاست کیا داخل محل شاہی ہوئے صاحبقران اپنے خیمہ مین تشریف لے گئے ہر سردار اپنے اپنے خیمہ کی جانب روانہ ہوا لندھور اپنے خیمہ کیطرف آگے آگے مشعل روشن ہے سواری بادشاہ ہندوستان کی چلی آتی ہے یکایک کوئی شخص زور سے چلایا کہ ہائے کچل ڈالا اور مار ڈالا خداوندا تو ان لوگون کو بھی اندھا کر جیسا یہ ہم اندھون کو ستاتے ہین جب یہ آنکھون سے کام نہین لیتے تو تو نے انھین آنکھین کیون عطا کی ہین یہ شور سنکر لندھور نے پوچھا کہ کیا ہوا لوگون نے بیان کیا کہ حضور ایک اندھا فقیر بیچ رستے مین بیٹھا تھا اسوجہ سے کچل گیا لندھور کو رحم آیا اور اوس سے کہا کہ تو اندھا ہے تو کنارے کیون نہین بیٹھتا اوس نے جواب دیا کہ آپ آنکھون والے ہین تو دیکھکر کیون نہین چلتے بعض نے کہا کہ تو کسقدر بڑا ہے اگر آنکھین ہوتین تو خدا معلوم کیا غضب کرتا اوس نے جواب دیا کہ تم اندھے ہوتے تو تمھین بھیک مانگے نہ ملتی لوگون نے قصد اوسے مارنے کا کیا ایک آدھ نے چپت لگادی اوسنے دوہائی دی اور چلایا کہ دوہائی مالک کی ارے ان سبکا کوئی سردار و مالک بھی ہے یا نہین کہ مجھ اندھے کو مارے ڈالتے ہین ذرا سے چھو دینے مین اسنے قیامت برپا کردی وہ غل مچائے کہ جسکی حد نہین لندھور نے سبکو منع کیا اور کہا کہ اس اندھے کو ساتھ لیتے آؤ بحکم لندھور لوگ اوسے ہمراہ لیکر نزدیک خیمہ لندھور آئے لندھور مرکب سے اوتر کر داخل خیمہ ہوئے اندھے کو بھی اپنے خیمہ مین بلالیا لوگون سے کہا کہ دیکھو اسکے کہین زیادہ تو چوٹ نہین آئی ہے لوگ دیکھ رہے ہین اور اندھے کی یہ حالت ہے کہ کراہ رہا ہے کبھی یہ پسلی پکڑ لیتا ہے کبھی وہ پسلی دباتا ہے لندھور نے کہا جہان چوٹ آئی ہو وہان سینکو یہ نابینا ہے اسکی خدمت کرنا ثواب ہے وہ خواص جو سمجھ چکے تھے کہ یہ بنا ہوا ہے چوٹ کچھ بھی نہین ہے معلوم ہوتا ہے اسلیئے فیل کر رہا ہے کہ کچھ ملے دل مین کہہ رہے ہین کہ آجکل تو اندھون کا بازار کہلا ہوا ہے کوئی کہا تک ثواب کمائے اس اندھے سے تو اون اندھون کی خدمت مین زیادہ ثواب ہے یہ تو ایک ننھا سا اندھا ہے یہان تو بڑے بڑے اندھے موجود ہین وہ کون کہ بادشاہ اسلام صاحبقران شہنشاہ گوہر کلاہ کیسے کیسے اندھے ہین دل مین جل رہے ہین مگر حکم سے مالک کے مجبور ہین جب کچھ دیر پسلیان سینکی جاچکین اس فقیر نے کہا کہ خدا آپکا بھلا کرے اب ان لوگون کو منع کیجیے اسواسطے کہ

پسلیان میری جلی جاتین ہین یہ لوگ خدا جانے مجھ سے کہان کی عداوت رکھتے ہین کہ سینکنے کے بدلے جلائے دیتے ہین لندھور اون لوگون کو ڈانٹتے ہین اور کہتے ہین کہ ایسا ہو غضب خدا مین مبتلا ہو ارے اندھے کو آنا رد دیتے ہو اودھر اندھا کہہ رہا ہے کہ حضور بس اب مجھے یہین پڑا رہنے دیجئے رات اب زیادہ آئی ہے ورنہ یہ لوگ آپکے سامنے تو اسطرح پیش آرہے ہین اکیلا پاکر تو مجھے مار ہی ڈالین گے صبح کو مین ٹٹولتا ہوا یہان سے کہین چلا جاونگا لندھور نے کہا کہ اچھا کیا مضائقہ ہے اور خاصہ طلب کیا اوسی مین سے اس اندھے کو بھی دیا بعد خاصہ نوش کرنے کے آرام کیا یہ اندھا بھی کھانا زہر مار کرکے وہین اوسیجگہ لنڈھک رہا لیکن یہ فقیر فی الحقیقت تو اندھا ہے نہین یہ وہی مہتر ابلیس مکار عیار ہے کہ عفریت سے وعدہ گرفتاری لندھور کا کرکے آیا ہے چپکا پڑا ہوا ہے آنکھین گپائے ہوئے دیکھ رہا ہے جسوقت اسنے دیکھا کہ رات زیادہ آئی ہے اور باری دار جھوم رہے ہین نیند کا غلبہ ہے اور پہرے والے بھی اونگ رہے ہین بس اسنے وہین سے پڑے پڑے پروانے بیہوشی کے اوڑائے کہ وہ شمع پر گرے اور جلے دھوان اونکا خیمہ مین گھٹا جسقدر باری دار تھے سب چھینکین مار مار کر بیہوش ہوگئے اوسوقت یہ اپنے مقام سے اوٹھا اور ہاتھ پر کفیہ عیاری چڑھا کر قریب لندھور کے گیا ساڑھے تین مثقال بیہوشی دماغ مین پھونکدی لندھور چھینک مار کر بیہوش ہوئے اسنے اوسیوقت چادر عیاری کمر سے کھولکر پشتارہ باندھا پشت پر لگایا اور پشت خیمہ کے قنات چاک کرکے روانہ ہوا آتے وقت اسنے راستون کو سمجھ لیا تھا ہر مقام پر پہرے والون کی نگاہون سے بچتا ہوا لشکر کو طے کرکے طلایہ گشت سے بچکر اپنے لشکر کیجانب روانہ ہوا کوئی پہر بھر رات باقی ہوگی کہ لشکر عفریت دیو صورت مین پہونچا وہان ابلیس کا منتظر بیٹھا تھا کہ یکایک سامنے سے ابلیس پشتارہ بدوش پہونچا اور پشتارہ سامنے رکھکر کہا کہ مین نے اپنا وعدہ پورا کیا اب آپ اپنا وعدہ پورا کیجیے یہ سنکر عفریت بہت خوش ہوا اور ابلیس کو انعام کثیر دیکر اوسیوقت آہنگر کو بلاکر ہتکڑی بیڑیان طوق وزنجیر وغیرہ سے مسلسل کرکے پاس سموات تاجدار کے روانہ کیا کہ اسکی گرفتاری کی بو نہ پہونچے ایسا نہو کہ عیاران لشکر اسلام آکر رہا کرجائین اور ایک پرچہ بطور عرضی کے لکھکر ہمراہ بھیجا کہ مین نے اسکو سرمیدان زیر کیا اب حاضر حضور کرتا ہون جیسا مناسب حق مین ہو لندھور کے کیجیے اب قید لندھور کی جانب ملک سمواتیہ روانہ ہوتی ہے لیکن یہان کا حال سنیئے کہ جسوقت صبح ہوئی اور سرد ہوا سے باری دار ہوشیار ہوئے مالک کو اپنے مسہری پر نہ پایا نہایت حیران ہوئے کہ آقا ہمارے کہان چلے گئے پہلے تو یہ خیال کیا کہ ہم لوگ آج سو گئے وقت نماز منقضی ہوگیا شاید آقا ہمارے کسی دوسرے خیمہ مین نماز پڑھتے ہون لیکن اچھا نہوا آج ہمپر عتاب ضرور آئیگا کہ تم لوگ اسقدر غافل سوتے ہو کہ خبر بھی نہین رہتی لیکن جب تلاش کیا تو کہین پتا لندھور کا نہ ملا روتے ہوئے خدمت مین امیر ہوتیر و بادشاہ اسلام کے حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آقا ہمارے گم ہوگئے لیکن پتا نہین ملتا بادشاہ نے اوسیوقت عیارون کو بہ اے تلاش دہر کیطرف روانہ کیا اب اونکو تو اسی حال مین چھوڑیے لیکن آج کلمہ داستان حیرت نشان عبرت عنوان لندھور ثانی کی بیان کیے جاتے ہین کہ جسوقت قید لندھور کی ملک سمواتیہ مین پہونچی شہر مین ایک دھوم مچ گئی کہ کوئی خدا پرست جو نہایت زبردست تھا اور قاتل تھا سہراب جنگ آزمودہ کا اوسکو عفریت دیو صورت نے گرفتار کرکے

بیجا ہے بعضے کہتے ہین کہ عفریت دیو صورت۔ سہراب جنگ آزمودہ سے زیادہ زبردست
تو ہے نہین یہان جب آپسمین آزمایش ہوتی تھی تو سہراب ہی زبردست پڑتا تھا پھر یکیونکر
ہو سکتا ہے کہ جو شخص سہراب جنگ آزمودہ پر غالب آئے وہ عفریت دیو صورت
سے مغلوب ہو جائے بعضون نے کہا کہ پھر اسمین تعجب کی زیادہ کیا ضرورت ہے تلوار کی دھار کے آگے
زبردست کمزور سب برابر ہین ممکن ہے کہ سہراب تلوار سے مارا گیا ہو اور کشتی مین عفریت
اوسکے قاتل پر غالب آیا ہو یہان تو اسطرح کی باتین ہو رہی ہین لیکن وہان دربار سموات تاجدار
کا آراستہ ہے سردار اپنے اپنے مرتبہ کے موافق دنگلون کرسیون پر متمکن ہین جام شراب ناب کو گردش
ہے ذکر خدا پرستون کا ہو رہا ہے جب سے کہ لاشین آفات مردار خوار اور سہراب جنگ
آزمودہ کی آمین ہین اوسوقت سے بادشاہ نہایت غمگین ہے سردار گرد و پیش جمع ہین کہ جنکے نام
وقت ضرورت بیان کیے جائین گے وزیر بادشاہ کا کہہ رہا ہے کہ آپنے اچھا نہ کیا کہ ان خدا پرستون
سے بھڑ بیٹھے بلیغنا دشوار ہو جائیگا کیا آپنے سنا نہین کہ ان خدا پرستون نے کیسے کیسے ملک
برباد کر دیئے کتنے خداوندیون کو خاک مین ملا دیا دیکھا آپ نے کہ یہ دونون سردار آپکے کیسے زبردست
تھے انمین سے ایک کو خود صاحبقران نے اندھے پن کی حالت مین کسطرح مارا کہ عقل نہین کام
کرتی ہے دوسرا ہاتھ سے لندھور ثانی کے مارا ننا سنا ہی کہ لندھور زینت بارگاہ صاحبقرانی ہی
بادشاہ ہندوستان ہے صرف لندھور کی فوج بھی تو آپ کے لشکر سے زیادہ ہی ہان یہ ضرور ہی
کہ جسقدر پہلوانان زبردست آپ کے ملک مین ہین ایسے پہلوان کسی بادشاہ کے یہان نہونگے
لیکن خیال تو فرمایئے کہ لشکر اسلام مین تمام دنیا کے منتخب پہلوان جمع ہین سموات تاجدار
کے دماغ مین ایسا خلل آیا ہوا ہے کہ وزیر کی پند کا اوسپر اثر ہوتا ہے کچھ سماعت نہین کرتا اور
پہلوان اور سردار جو جہالت کے پتلے ہین بادشاہ کے دماغ کو اپنی یاوہ گوئی سے اور بگاڑے
ہوئے ہین فیوان شیر سر اور لقمان شیر سر کہ یہ دونون بھائی نہایت زبردست ہین انھون
نے دعوی کیا ہے کہ ہم صاحبقران کو سر میدان باندھ لائین گے الماس اژدر گیر اور قیماس
اژدر گیر انھین بھی اپنے زور طاقت پر بہت کچھ گھمنڈ ہے مغرور روئین تن اور عنصور روئین
تن انکو اپنے روئین تن ہونے پر بھروسا ہی کہ تلوار اپنپر اثر نہین کرتی کوئی حربہ اسکے جسم کو بگاڑ نہین
سکتا ہے یہ کہتے ہین کہ ہم لشکر صاحبقران کے ٹکڑے ٹکڑے اوڑا دین گے غرضکہ ہر ایک
کو غرور و تکبر نے اندھا کر رکھا ہے سموات تاجدار وزیر سے کہہ رہا ہے کہ اے ہوشمند دانا
تم کہتے ہو کہ خدا پرستون نے بڑے بڑے سلطنتین تباہ کر دین اور خداوندیان مٹا دین یہ سب
سچ ہے مگر اوسوقت کی حالت دوسری تھی ایک تو ویسے زبردست لشکر خدا پرستان مین اب نہین
ہین جیسے کہ قبل اسکے تھے یعنے حمزۂ اول و حمزۂ ثانی جو کہ صاحبقران زبردست تھے اب
ایک پیدا ہوا ہے نہین حمزہ کا دعوائے صاحبقرانی کرتا پھرتا ہے نہ ویسا زبردست ہے نہ اوسکا
آزمودہ کار ہے نہ ویسے سامان اسکو مہیا ہین نہ ویسے رفیق اسکے زبردست ہین جیسے حمزۂ اول
و ثانی کے تھے سنا ہے کہ حمزۂ اول کے دو بیٹے عمر بن حمزہ ثانی اور علیشاہ روئی
داماد حمزہ کا کرب غازی رفیق اونکا اور لندھور اول کا ملک ارژدر وغیرہ یہ تمام اور بیٹے پوتے
عمر و سا عیار علاوہ ان سب باتون کے اوسکا اقبال بھی زبردست تھا بدیع الملک

ہر چند کہ زبردست روزگار ہے مگر اسکے ساتھ ویسے رفقا نہین ہین نہ اسکا اقبال ویسا ہے اسواسطے کہ
حمزہ کا اول بروجو مصیبت پر پڑی وہ بہت جلد دفع ہوگئی کوئی نہ کوئی مددگار آگیا انکی یہ حالت
ہے کہ اندھے بنے بیٹھے ہین اور کوئی خبر کا لینے والا نہین ہے ایک لندھور آیا ہے جو حفاظت
کر رہا ہے جسوقت لندھور مارا جائیگا اوسوقت کوئی اتنا بھی تو نہ ہوگا کہ **بدیع الملک**
کے دفن وکفن کا سامان کرے اور وہ خداوندیان جو کہ خداپرستون نے برباد کردین وہ باطل ہین
اور ہمارا خدا ایسا جاگتی جوت کا خداوند ہے اوسکو کون مٹا سکتا ہے وہ خود سبکا پیدا کرنے والا
اور مٹانے والا ہے اگر ایسے خیالات تمہارے ہین تو یقین ہے کہ تیر عتاب خداوندی نازل
ہوگا کہ کیا تم خداپرستون کو اپنے خداوند سے زبردست سمجھتے ہو جو ایسے خیالات تمہارے
دل مین آتے ہین وزیر خاموش ہو رہا کہ نصیحت تیری کارگر نہوگی اور اب اس سلطنت
کی تباہی کا زمانہ آگیا جو کچھ تقدیر دکھائے آنکھون سے دیکھو زبان نہ ہلاؤ یہ سرداران مغرور بادشاہ
کو فقیر بناکر چھوڑینگے اور جسوقت خداپرست آپڑینگے تو کسی کے بنائے کچھ نہ بنے گی یہان یہ ذکر
ہو ہی رہے تھے کہ یکایک ہرکارون نے آکر عرض کی کہ قید لندھور کی آئی ہے **عفریت** دیو صورت
نے لندھور کو باندھکر بھیجدیا ہے یہ سننا تھا کہ بادشاہ اوچھل پڑا اور ہوشمند دانا کیطرف دیکھکر
کہا کہ دیکھا تم نے جتنا کھٹکا تھا وہ بھی نکل گیا ایک ادنیٰ ملازم نے میرے لندھور کو باندھکر
بھیجدیا اب اور سردارون کی کیا حقیقت رہی سنا ہے کہ بارگاہ صاحبقران مین اس سے بڑھکر
زبردست پہلوان نہین ہے وزیر نے تو گردن جھکالی لیکن اوسکو سکوت اس بات کا ہے کہ واقعی لندھور
بڑا زبردست جوان ہے عفریت نے کیونکر اوسے زیر کیا ہوگا کچھ سمجھ مین نہین آتا غرضکہ جسوقت قید لندھور
کی آئی بادشاہ نے حکم دیا کہ بلاکو جلاد کو وزیر نے دست بستہ عرض کی کہ ابتو یہ آپ کی قید مین ہے
جسوقت چاہینگا قتل کرڈالیگا لیکن خداپرست کا خون اس زمین پر گرنا اچھا نہین ہے بزرگون سے
سنتے آئے ہین کہ جہان خون خداپرستون کا گریگا وہ زمین خراب ہوجائیگی اور کبھی سرسبز نہوگی
اسکے سوا پیشگوئیان برابر لکھ رہے ہین کہ رعایا کو قتل لندھور کا نہایت اشتیاق ہے اگر مناسب
ہو تو بیرون شہر میدان خونی کے آراستہ ہونے کا حکم فرمایئے اور شہر کے باہر اس خداپرست
کو قتل کیجیے یہ رائے سبکو پسند آئی اور تیاری میدان خونی کی ہونے لگی لندھور کو زندان خانہ
مین بھیجدیا بادشاہ کو آفات مردار خوار اور سہراب جنگ آزمودہ کا بہت بڑا رنج تھا
لیکن جب سے قید لندھور کی آئی ہے وہ غم غلط ہوگیا ہے بادشاہ نے ارادہ کیا ہے کہ اسکو قتل کرکے سرکا
تندر خداوند کو روانہ کرونگا اور آپ اس خوشی مین جشن کرونگا جسوقت یہ خبر مشتہر ہوئی کہ کل بیرون شہر
جانب مشرق صحرائے مشرقیہ مین لندھور قتل کیا جائیگا تماشائیون نے آج ہی سے چلنے کا سامان کردیا
گروہ کے گروہ روانہ ہونے لگے گویا تمام شہر خالی ہوگیا سوا اُن لوگون کے جو زیادہ ضعیف تھے یا اپاہج
تھے یا عورتین یا وہ لوگ جو مقید تھے وہ تو باقی رہگئے باقی سب برائے تماشائے قتل لندھور
روانہ ہوئے ایک میلے کی سی کیفیت تھی جنگل مین منگل نظر آتا تھا اور شہر مین سناٹا ہوگیا خاک
اوڑ رہی تھی دوسرے روز صبح تک یہ تمام صحرا آدمیون سے بھر ہوگیا اب شاہی فوجون کی آمد شروع
ہوئی پہلے فیروز ناوک انداز چالیس ہزار ناوک اندازون سے بارگاہ شاہی ہمراہ لیے ہوئے
آکر پہونچا اور مقام مناسب تجویز کرکے بارگاہ برپا کرائی کرسیان دنگل قرینے سے لگائے گئے

بعد اسکے قیوان شیر سر اور لقمان شیر سر چالیس چالیس ہزار سوار کی جمعیت سے آکر پہونچے اور خیمہ زن ہوئے اِنکے بعد قیماس اژدر گیر اور الماس اژدر گیر اپنے لشکر سمیت آئے بعد اُنکے معرور رویین تن اور غصفور رویین تن آئے اُنکے بعد اور سردار آیا کئے آخر مین سواری بادشاہ کی معہ قید لندھور کی آگئی گرد ارابہ لندھور کے جلادان مریخ صورت سرخ پوشاکین پہنے ہوئے شمشیر برہنہ ہاتھون مین لیے ہوئے اور خونخوار مردم درندے بیس ہزار سوار سے برائے حفاظت قید ہمراہ ہی سب آکر پہونچے لیکن جسوقت سواری بادشاہ کی مع قید لندھور آئی ہے تو یہ حالت تھی کہ تماشائی کچلے جاتے تھے نکر ہٹتے نہ تھے ہر طرف اک عجب عالم تھا کہ کٹورہ کھنک رہا تھا دوکانین لگی ہوئین تھین میلے کا سمان نظر آتا تھا ہر چند کہ اس صحرا مین بعد سال بھر کے اک میلا ہوا کرتا تھا کیونکہ یہ وادی نہایت پر فضا ہے مگر ایسا میلا کبھی نہ ہوا تھا کہ تمام افواج شاہی ہر چہار طرف سے بارگاہ کو اپنی حفاظت مین لیے ہوئے میدان مین دارا استادہ کی گئی ہے گرداگرد اوسکے ناوک انداز جمع ہین بادشاہ تخت پر جلوہ افگن ہے گرد سرداران نامی وگرامی کا مجمع ہے ہر طرف یہی شور ہے کہ آج بادشاہ ہندوستان قتل کیا جائیگا اتنے مین سموات شاہ نے حکم دیا کہ لاؤ قیدی کو اوسیوقت جلاد لندھور کو طوق وزنجیر مین مسلسل اپنے ہمراہ پاپیادہ لے کر حاضر ہوئے لیکن جسوقت سے لندھور گرفتار ہوکر آئے ہین تو پہلے آنکھ اِنکی راہ مین کھلی تھی اپنے کو اک ارابہ پر مقید دیکھا اور ہر چہار طرف سوا صحرا کے کچھ نظر نہ آتا تھا ہان کچھ لوگ جو اس قید کو لیے جاتے تھے وہ تو انسان معلوم ہوتے تھے باقی سوا شجر و حجر کے کچھ نظر نہ آتا تھا وہ غبار جو اس قید کے ہمراہ تھا لندھور کو ہوشیار دیکھکر قریب آیا اور بیہوشی سفلہادی دوبارہ آنکھ لندھور کی زندانخانہ مین کھلی اپنی حالت دیکھکر یہ خیال ہوا کہ شاید مین خواب دیکھ رہا ہون سربارہ جب اس دربار مین لانے کیواسطے ہوشیار کیے گئے ہین تو آنکھ کھلی ہے لندھور نے خواب سمجھکر آنکھ بند کرنا چاہی تھی کہ خونخوار مردم درنے آواز دی کہ او خدا پرست یہ خواب نہین بلکہ عین بیداری ہے چل تجھے بادشاہ نے سزائے موت دینے کے واسطے طلب کیا ہے تو ہی نے سہراب جنگ آزمودہ کو مارا تھا اسوقت کی خبر تجکو نہ تھی سہراب میرا چچا زاد بھائی تھا جسکو تو نے بیرحمی سے قتل کیا تجھے کچھ اوسکی جوانی پر افسوس نہ آیا دیکھ تو مین نے بھی تیرے قتل کا وہ سامان کیا ہے کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا تیرے حال پر گریہ وزاری کرینگے یہ کہکر لندھور کو لے کر اپنے ہمراہ سامنے بادشاہ کے آیا لندھور حیرت سے منھ ہر شخص کا دیکھ رہی ہین کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ مین کہان آگیا اور کیونکر یہانتک پہونچا اسوقت بارگاہ سموات شاہ مین جام شراب ناب کو گردش ہے دور چل رہا ہے سردار ذکا مجمع ہے قریب تخت دنگل قیوان شیر سر کا ہے اور یہ ملعون شراب پی رہا ہے جام اسکے ہاتھ مین ہے ساقی بھر بھر کر دے رہا ہے آنکھین اسکی سرخ ہو رہی ہین بس لندھور نے جو یہ حالت دیکھی یقین ہوا کہ خواب نہین بلکہ عین بیداری ہے اور اب اِنکو خیال آیا کہ وہ فقیر نابینا جسپر مین نے رحم کیا تھا یہ کچھ اوسی کا فساد برپا کیا ہوا ہے۔ خیر بموجب شعر

سر نہ می پیچم ز شمشیر حبیب	ہر چہ آید بر سر من یا نصیب

جو منظور خدا ہوا وسمین کیا اختیار ہے معلوم ہوتا ہے یہ ہی بادشاہ ہے جس کے سردار مقابلہ لشکر صاحبقران کو آئے ہوئے تھے افسوس اس بات کا ہے کہ کیا بری موت ہمارے مقدر مین لکھی ہوئی تھی کہ گروہ کفار کا مجمع ہوگا دیدار بھی صاحبقران کا نصیب نہوگا غرضکہ لندھور نے آواز دی کہ جو شخص خداوند کریم کو واحد مطلق اور اوسکے رسول کو برحق جانتا ہو میرا سلام اوسکو پہونچے

یہ کلہ لندھور کا تمام دربار کو ناگوار گذرا اور قیوان شیر سر نے کہا کہ تجھے غیرت نہین آتی ہے کہ عفریت دیوصورت نے سر میدان تجکو باندھکر بھیجا ہے اور بطور خدا پرستان تو سلام کرتا ہے اب بھی خداوند اکوان کی خدائی کا قائل نہین ہوتا ہے لندھور نے جواب دیا کہ عفریت کیا گیدی ہے جو مجھے باندھکر بھیجیگا اوسنے عیار سے گرفتار کروایا مجھے اسقدر بیہوشی سنگھادی تھی کہ یہان پہونچکر ہوش آیا ایسا اسوقت عفریت یہان موجود ہوتا تو تیرے سامنے ناگین چیر کر پھینک دیتا یہ سنکر قیوان نے وہی گلاس شراب کا لندھور پر کھینچ مارا اور کہا کہ او بے ادب سامنے بادشاہ کے بدزبانی کرتا ہے بس اس حرکت پر اس ملعون کے لندھور کو نہایت غصہ آیا اور گلاس ہتکڑی پر روکا اور قید کو پکڑکر دامن آرزو مین آگرا جو چرخ مارا تمام قید کو مثل تار عنکبوت کے پارہ پارہ کرکے پھینکدیا اور وہی بیڑی ٹوٹی ہوئی سر پر قیوان کے ماری کہ سر اسکا شگافتہ ہوگیا بس فوراً بادشاہ نے آواز دی کہ ارے کیا دیکھ رہی ہو مارلو اس ہندی کو غضب کیا اس نے کہ قید کو توڑ ڈالا اور قیوان سے سردار کو بیڑی سے زخمی کیا یہہ بڑا سرکش معلوم ہوتا ہے یہ سنتا تھا کہ لوگ تلوارین پکڑ پکڑ کر اوٹھ کھڑے ہوئے خونخوار مردم در نے جھپٹ کر ہاتھ تلوار کا مارا لندھور نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور مروڑکر ہاتھ سے تلوار چھین لی اور اوسی تلوار کا ایک ہاتھ مارا کہ خونخوار کے دو ٹکڑے ہوئے اتنوا ک غل ہوا کہ قیدی چھوٹ گیا لندھور خونخوار کو مارکر بارگاہ سے باہر نکلے میدان پکڑ کر لڑنے لگے دروازہ بارگاہ پر گھوڑا خونخوار مردم در کا کھڑا ہوا تھا لندھور تڑپ کر پشت مرکب پر گئے اور لڑنا شروع کیا ادھر اور سردار بھی مع قیوان شیر سر اور لقمان شیر سر والماس اژدر گیر و قیلس اژدر گیر و مغرور روئین تن و عصفور روئین تن یہ سب کے سب باہر نکلے اور مرکبون پر بیٹھ بیٹھکر لندھور کیطرف بڑھے لندھور کی یہ حالت تھی کہ اوس دریائے آہن مین پیر رہے ہین ہر طرف کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگا دیئے ہین مگر جسوقت نظر اوٹھا کر دیکھتے ہین فوج ہی فوج نظر آتی ہے تلوارین اور نیزے چمک رہے ہین سردارون کے للکارنے سے لشکر نے گھیر لیا ہے ہر طرف سے تلوار پر تلوار پڑ رہی ہے اپنی تلوار کو بھی بچاتے ہین اور قتل بھی کرتے جاتے ہین نہ تو ذرہ برتن ہے نہ سر پر خود ہے نہ چار آئینے نہ دستانے چڑھے ہوئے نہ موزے انتہا یہ ہے کہ سپر تک پاس نہین ہے صرف ایک تلوار جو خونخوار کا ہاتھ مروڑکر چھین لی تھی وہی قبضہ مین ہے اور اوسی سے لڑ رہے ہین کہانتک جسم کو بچا سکتے ہین زخمی بھی ہوتے جاتے ہین علاوہ اسکے تین روز کا فاقہ بھی ہے عجب حالت ہے لندھور کے اوپر لشکر اومنڈتا چلا آتا ہے اگر ایک قتل ہوتا ہے تو چار سے سامنا ہوتا ہے ہر چند کوشش کر رہے ہین کہ اس لشکر سے نکل جاؤن گھوڑا ایک طرف ڈال دیا ہے لشکر کو دباتے چلے جاتے ہین اب صفین ٹوٹتی جاتی ہین راہ ملتی جاتی ہے مگر اتنا بڑا لشکر اور یہ حالت ضعف و نقاہت کہان تک لڑین کس کسکو اور کہانتک قتل کرین یہانتک کہ لندھور ثانی اوسی حالت مین لڑتے ہوئے قریب اوس دار کے پہونچے جو واسطے تیر باران کرنے کو نصب کی گئی تھی بس قریب پہونچتے ہی دار کو تلوار سے قلم کیا دار کا قلم ہونا تھا کہ ایک ہڑبڑ ہوگیا جو تماشائی جمع تھے وہ تو بھاگے اور ایک ایک سے کہنے لگا کہ یار و رنگ بیڈھب معلوم ہوتا ہے قیدی چھوٹ گیا اور سنا ہے کہ اوسنے بادشاہ کے سپہ سالار کو بھی کیا اور

دار کو قلم کیا لشکر اوسے گھیرے ہوئے ہے مگر وہ کسی کو نہین مانتا اور قتل کرتا چلا جاتا ہے بلا کا شخص ہے
کہ تنہا فوج سے لڑ رہا ہے سیکڑون کو قتل کیا ہے اور ابتک گرفتار نہین ہوتا۔ یارو یہ انسان
نہین معلوم ہوتا کوئی جن ہے یا دیو ہے اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین معلوم ہوتا بادشاہ کا اقبال
بدی پر ہے غرضکہ بھگدر مچ گئی لوگ دوکانین چھوڑ چھوڑ کے بھاگے تھوڑے عرصہ مین سوا فوج
کے صحرائے مشرقیہ مین اور کوئی باقی نہ رہا دوکانین پڑی رہگئین یہان لندھور کی اب یہ حالت
ہے کہ زخمون مین چور ہین قریب ہے کہ مرکب سے گرے چہار طرف لہو کے پیاسے نظر آتے ہین
کوئی اتنا بھی نہین معلوم ہوتا کہ مرنے کے بعد غسل وکفن دیکر دفن کرے اوسوقت لندھور
نے طرف لشکر اسلام کے رخ کرکے آواز دی کہ یا صاحبقران یہ غلام حق نمک سے ادا ہوتا ہے
افسوس کہ ایسے وقت مین موت آئی کہ نکوئی قریب ہو نہ کوئی عزیز نہ آشنا نہ آپکا دیدار میسر ہے
ہر چند کہ بہادر کے لیئے تلوار کی موت مرنا باعث حیات ابدی ہے مگر یہ موت اچھی نہین کہ کفار
کے ہاتھ مین میت پڑے اور اونکا جسطرح جی چاہے وہ دفن کرین اور نہین معلوم دفن بھی
کرین یا نہ کرین کیا انجام ہو مگر جو مصلحت ایزدی اوس سے کیا چارہ اگر حضور اسوقت اس خادم کی
سرفروشی وجانبازی ملاحظہ فرمائے تو یقین ہے کہ تحسین ومرحبا کرے مگر مجھے یقین ہے کہ جسوقت
یہ ذکر دربار حضور مین آئیگا کہ لندھور اسطرح لڑکر مارا گیا تو حضور خوش ہی ہونگے اور اس
خادم کے واسطے بہت روئین گے اور ہم سے دلی کینہ رکھنے والے جلین گے۔ کبھی کہتے تھے
کہ اے باد صبا اگر تیرا گزر لشکر اسلام کیطرف ہو تو میرے خون کی مشام صاحبقران مین پہونچا دینا
اور کہہ دینا اک رفیق قدیم حضور کا میدان مشرقیہ مین اسطرح قتل ہو رہا ہے کہ نہ یار ہے نہ مددگار ہے
اگر ممکن ہو تو لاش اوسکی کفار سے چھین کر تجہیز وتکفین فرما دیجیگا کبھی درگاہ رب العزت مین عرض
کرتے تھے کہ اے کارساز وا ے بے نیاز مجھ سے کونسا گناہ ہوا کہ جس کے عوض مین میری
مٹی خراب ہوئی مجھے اپنے مرنے کا اندیشہ نہین بلکہ خوشا قسمت اوس شخص کی کہ جو کار خیر مین مارا
جائے اور جہاد مین قتل ہو کہ غازی وشہید کے لقب سے ملقب ہو مگر رنج اتنا ہے کہ تو نے پہلے
ایسی عزت دی کہ بادشاہ ہندوستان کے گھر مین پیدا کیا زور وطاقت اسقدر عنایت کیا کہ
سرکشان کفار کو مین نے کیسا کیسا زیر کیا مگر افسوس کہ آخر وقت اس بیکسی سے مرنا پڑا کہ کوئی
اسطرح کی موت نہ مرے لندھور تو یہ دعا کر رہے ہین اودھر سموات تاجدار تخت پر سوار سرداروں
کو للکار رہا ہے کہ ارے احمقو یہ زخمون سے چور ہے کوئی اتنا نہین کرتا کہ اسکو قتل کرے سردار
لندھور کیطرف چلے ہین کہ یکایک جانب صحرا سے تق گرد وغبار بلند ہوا سب نگران ہوئے
کہ کون آتا ہے یکایک قریب پہونچکر دامن گرد شگافتہ ہوا اور دل گرد سے دس علم
نشانہ دس ہزار سوار کا پیدا ہوئے اور عبدالجبار حلبی اور عبدالقہار حلبی دس ہزار
سوارون کی جمعیت سے آکر پہونچے یہ دونون رفیق قدیم ہین جناب امیر حمزہ صاحبقران
کے۔ سن اِنکے بہت ہین مگر بوڑھے شیر ہین ابتک انمین وہ ولولے اور وہ جرأت ہے
کہ جوانون مین بھی نہ ہوئی جسوقت بدیع الملک نے جا بجا نامے روانہ کیئے تھے تو ایک ایک
پروانہ ان دونون کے نام بھی روانہ کیا تھا تو یہ دونون بھائی ملک حلب سے دس ہزار سوار ہمراہ
لے کر برائے کمک صاحبقران عصر روانہ ہوے ہین جسوقت صحرائے مشرقیہ مین آکر پہونچے

اور ہجوم لشکر دیکھا ہرکارون کو بھیجکر خبر منگائی معلوم ہوا کہ یہ لشکر کفار ہے اور لندھور ثانی بیٹا دارا کے ہند کا تنہا اس فوج مین گھرا ہوا ہے قریب ہے کہ قتل ہو جب یہ سنتا تھا کہ عبدالجبار اور عبدالقہار نے باہم کہا کہ اسکے باپ سے کیسی ملاقات تھی بڑے غضب کی بات ہے کہ یہ ہماری آنکھون کے سامنے قتل ہو اور ہم دیکھا کرین یا منھ موڑکر چلے جائین بس یہی موقع مرنے کا ہے اس سے کون سا وقت موت کا ہوگا اسکے ساتھ کا مرنا بھی بدیع الملک کے ساتھ مرنا ہے خدا جانے یہ کیونکر اس بلا مین مبتلا ہوا یکبارگی دونون نے گھوڑے اوٹھائے تلوارین نیامون سے کھینچ لین اور معہ دس ہزار سوارون کے دو لاکھ کے لشکر پر آپڑے تلوارین مارنا شروع کین صفون کو توڑتے ہوئے لاشین گراتے ہوئے چلے اور آواز دی کہ اے فرزندان دارائے ہندوستان گھبرانا نہین ہم آپہونچے اور یہ آواز دو کہ تم ہو کسطرف لندھور نے جو سر اوٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھا کہ دو بوڑھے شیر لشکر کو پامال کرتے ہوئے چلے آتے ہین دلمین کہا کہ یہ کون بزرگ ہین لیکن جسوقت یہ دونون شیر نعرہ کرتے ہوئے قریب پہونچے اور اسکے نعرہ کی آواز کان مین لندھور کے پہونچی تو معلوم ہوا کہ یہ جبار حلبی اور قہار ہین لندھور نے بھی سنکر لڑنا شروع کیا اب لندھور مین اتنی قوت تو باقی نہین رہی ہے کہ صفون کو توڑ کر نکلین مگر ان اب بھی جو قریب آتا ہے وہ شکار پنجۂ اجل ہوتا ہے ادھر لشکر کفار مین غل ہوا کہ ارے جلدی۔ تو اس قیدی کو بڑا غضب ہوا کہ کہان اسکی آگئی ایسا نہو کہ کہیں مددگار اور آجائین اور اسے چھڑا لیجائین تو بڑے ذلت کی بات ہوگی اور تمام عالم مین رسوائی ہوگی کہ اتنا بڑا لشکر گھیرے ہوئے تھا اور کیسے کیسے سردار موجود تھے لیکن قیدی کو قتل نہ کر سکے اور لوگ ادھر سے چین کے گئے ادھر نعمان شترلب اور سمعان شترلب گھوڑے بڑھاکر سد راہ ہوئے کہ جبار حلبی اور قہار حلبی کو لندھور تک نہ پہونچنے دین ایسا نہو کہ یہ تازہ دم ہین لندھور کو لیوین اپنے ساتھ لیتے ہوئے نکلے چلے جائین وہان قہار اور جبار دونون بھائی لشکر کو مثل ابر کے پھاڑتے ہوئے تلوارون سے خون برساتے ہوئے گھوڑے ڈالے چلے آتے ہین کہ کسیطرح قریب لندھور کے پہونچکر اسکو اپنی حفاظت مین لے لین ایسا نہو کہ یہ قتل ہو جائے تو کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہ رہین گے یکایک سامنے سے نعمان شترلب اور سمعان شترلب پہونچے اور کہا کہ کہان جاتے ہو بس آگے بڑھنے کا قصد نہ کرنا نہین جانتے ہو کہ یہ کس بادشاہ کا قیدی ہے اور تم کون ہو جو اوسکو چھڑانے آئے ہو حلب کے رہنے والے یہ ہندوستان کا باشندہ تمھین کیا حق ہے جو اسے چھڑانے آئے ہو عبدالجبار و عبدالقہار نے جواب دیا کہ ہمارے دوست کا بیٹا ہے غضب ہے کہ ہمارے سامنے قتل ہو اور ہم دیکھا کرین دنیا کیا کہیگی باپ اسکا اور ہم دونون ایک ہی دربار مین رہے ہین یہ ہمارے سامنے کا بچہ ہے کیونکر اسے قتل ہونے دین نعمان اور سمعان نے کہا کہ بہتر اسی مین ہے کہ پلٹ جاؤ بڑھاپے پر اپنے رحم کھاؤ اب یہ سن تمہارا اس قابل نہین ہے کہ میدان جنگ کی زحمتین برداشت کر سکو مجھے تمہارے حال پر رحم آتا ہے ورنہ ساتھ لندھور کے تم بھی قتل کیے جاؤ گے عبدالجبار و عبدالقہار نے کہا بس ہمین باتون مین نہ لگاؤ اگر لڑنا ہو لڑو ورنہ سامنے سے دور ہو نہیں کہ ہم جاکر مدد کرین لندھور کے ایسا نہو کہ وہ قتل ہو جائے ہمین تمہاری جوانی پر رحم

آتا ہے اگر تم ہمارے ہاتھ سے مارے گئے تو شباب تمہارا مفت برباد ہوگا اور ہتھیار نے کے واسطے بیٹھے ہوئے ہین زندگی تیر کرچکے اب سوا مرنے کے اور کیا باقی ہے یہ سنکر سمعان شتر لب نے عبدالجبار حلبی پر نیزہ مارا عبدالجبار نے نیزہ کو نیزہ پر کاٹھا چند طعنون مین نیزہ ہاتھ سے سمعان کے نکال دیا اور ایک ایسا نیزہ مارا کہ سینہ کے پار ہوگیا اوٹھا کر نیزہ پر بروئے زمین مارا کہ استخوان اسکے پارہ پارہ ہوگئے اودھر نعمان نے قہار حلبی پر تیر مارا قہار حلبی نے تیر کو تلوار سے قلم کرکے جو اک ہاتھ تلوار کا کمر پر مارا نعمان کے دو ٹکڑے ہوگئے یہ حال دیکھکر لشکر تھہرا گیا سوار و پیادہ راہ دینے لگے مثل بادل کے لشکر پھٹنے لگا بادشاہ نے جو یہہ حالت دیکھی فیروزہ ناوک انداز کو آواز دی کہ ارے کیا دیکھ رہا ہے حکم کر اپنے ناوک اندازون کو کہ روکین ان دونون کو ورنہ قریب پہونچ چکے ہین ایسا نہو کہ لندھور کو رہا کرکے لیجائین بس یہ سننا تھا کہ فیروزہ نے اپنے ناوک اندازون کو پکارا کہ بیچ سے راہ دیکر دو رستہ کھڑے ہو جاؤ اور ان دونون بہادرون کو تیرون پر رکھ لو یہ سننا تھا کہ ناوک اندازون نے بیچ سے راہ دیکر دو رستہ صف باندھ لی اودھر عبدالجبار اور عبدالقہار دونون پہلوانون کو مار کر لندھور کیطرف بڑھے کہ حلقے مین لیکر نکل چلین بس یہ دونون دلاور جیسے ہی زد پر آئے ناوک اندازون نے اب جو تیر مارنا شروع کیے چالیس ہزار تیر انداز ہین یہ معلوم ہوا کہ مینھ برس گیا تمام جسم ان دونون بہادرون کا چھلنی ہوگیا مگر یہ ہمت ہارنے والے نہین تھے اوسی عالم زخمداری و بارش باران خدنگ مین گھوڑے بڑھا کر قریب لندھور کے پہونچ گئے مگر اب نہ تو اتنی قوت انمین باقی ہے کہ سنبھل سکین نہ گھوڑے آگے بڑھتے ہین دلمین سمجھ گئے کہ بیمانہ عمر لبریز ہوا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری قضا کا یہی مقام تھا لندھور کو آواز دی کہ بابا ہم کوشش کرکے تم تک پہونچے تو سہی مگر قضا سے مجبور ہین الحمدللہ کہ ہم تم سے پہلے راہی ملک عدم ہوا چاہتے ہین مگر تم ہمارے اسلام کے شاہد رہنا یہ کہکر دونون نے کلمہ طیبہ زبان پر جاری کیا لندھور ان دونون دلاورون کو اس حالت مین دیکھکر چیخین مار کر رونے لگے اور کہنے لگے کہ افسوس میری ذات سے آپ اس بلا مین مبتلا ہوئے عبدالجبار و عبدالقہار نے کہا کہ بابا کوئی کسی کے وجہ سے آرام پاتا ہے نہ کسی کے وجہ سے تکلیف اوٹھاتا ہے جو جسکے مقدر مین ہوتا ہے وہ ضرور ہوتا ہے ہماری قضا یہان کھینچ کر لائے تھی خیر کچھ پروا نہین ہمارے تو دن پورے ہوچکے تھے شکر ہے خدا کا کہ آخر وقت مین مرتبہ شہادت ملا حق تعالیٰ تمکو بچائے کہ ابھی جوان پھلنے پھولنے کا زمانہ ہے ہان اب اتنا کرنا کہ اگر خداوند عالم کسی حیلہ سے تمکو اس آفت سے نجات دے اور خدمت مین صاحبقران کے پہونچنا تو ہماری طرف سے تسلیم عرض کرنا اور کہدینا کہ غلام حسب الارشاد حاضر حضور رہتے تھے مگر راستے مین لقمہ قضا ہوگئے اور آپ تک نہ پہونچ سکے اگر کبھی اسطرف سے گذر ہو اور نشان تربت ملے تو فاتحہ خیر سے نہ فراموش کیجیگا اور اگر ظلم کفار سے تربت بھی نصیب نہو تو یوہین فاتحہ پڑھکر ہماری روح کو بخشدیجیگا اور تمہین اگر اتنا موقع ملے کہ ہمین دفن کرسکو تو دریغ نکرنا یہ کہتے ہوئے دونون غازی گھوڑون سے گرے اور راہی ملک بقا ہوئے لیکن انکے ہمراہیون مین سے جو ہزار پانچسو آدمی یہانتک صحیح وسالم پہونچے تھے اونھون نے

لاشون کو اپنی حفاظت مین لے لیا اور لندھور کو بھی حلقہ مین لیکر رد نا شروع کیا لندھور بھی جھوم رہے
ہین طاقت سنبھلنے کی نہین ہے پکار پکار کر کہہ رہے ہین کہ اے بزرگو ہمین اس عرصہ مین تنہا کیون
چھوڑتے گئے اپنے ہمراہ رکاب کیون نہ لے لیا کبھی فلک کو دیکھتے ہین کبھی اون دونون لاشون کو دیکھتے
ہین کہ دو شیر ہین زخمی پڑے ہین جو تیر جسم مین گڑ کر رہگئے ہین وہ اوسی طرح گڑے ہوئے ہین
کوئی اتنا نہین ہے کہ تیرون کو نکالے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سیاہی کی کھال بہن لی ہے بار بار پکار کر
کہتے ہین کہ ارے مجکو بھی جلد قتل کرو تاکہ اس غم دنیا سے مثل ان بزرگون کے نجات حاصل ہو لیکن
وہ سوار جو لندھور کو اپنی حفاظت مین لئے ہوئے ہین جانین لڑا رہے ہین تلوار چل رہی ہے
یہانتک کہ قتل ہوتے ہوتے اب شاید کوئی سو آدمی باقی رہ گئے ہون لیکن یہ بھی جانین لڑا
ہوئے ہین جانتے ہین کہ آج مرنا ضرور ہے جہانتک ہو سکے کفار کو قتل کرنا چاہیے اور جسوقت
تک دم مین دم رہے لندھور کو بچانا چاہیے کفار مین غل ہے کہ ہان مارلو انکو جانے نہ پائین اب
ناوک اندازون نے اسطرف رخ کیا ہے قریب ہے کہ لندھور بھی درجہ شہادت پر فائز ہون
لندھور کہہ رہے ہین کہ مین اپنے کلمہ کو کسکو شاہد کرون خداوند تو ہی گواہ رہنا کہ مین مسلمان
ہون تیری وحدانیت کا قائل ہون تیرے نبی برحق کا مقر ہون اور تیرے راہ مین ہاتھ سے
ان کفار کے قتل ہوا چاہتا ہون لندھور بارگاہ ایزدی مین یہ عرض کر رہے ہین اور کفار برسر پرخاش ہین
کہ یکایک از پردہ بیابان گردے برخاست گرد تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ و
پائے گرد در زمین بچیدہ آتے آتے ہوا نے مارا کرد کو گرد نے مارا ہوا کو دامن گرد شگافتہ ہوا دل
گرد سے تیس علم نشانہ تین لاکھ سوار کا پیدا ہوئے کہ پھریرے پر ہر علم کے تعریف الٰہی اور نعت رسالت
پناہی مرقوم اور تیس ہزار سوارون کے آگے آگے تین سردار مرکبون پر بیٹھے ہوئے اونھون نے
آتے ہی صحرا مین اک آن واحد مین قیام کیا اور خبر دریافت کرتے ہی لشکر کفار پر گھوڑے ڈال دیئے
تیس ہزار سوارون سے آکر گرے گرتے ہی لشکر کو پریشان کر دیا مار تلوارون کے خون کے دریا
بہا دیے کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگ گئے ایک جانب سے نعرہ ہوا کہ منم آلاگرد فرنگی
دوسری جانب نعرہ ہوا کہ منم مالاگرد فرنگی تیسری طرف نہنگ بحر دریائی نے نعرہ کیا یہ لوگ واسطے مدد
بدیع الملک کے روانہ ہوئے تھے اور خدمت صاحبقران مین جا رہے تھے انھون نے
راستے مین خبر گرفتاری و قتل لندھور کی سنی اسطرف پلٹ پڑے لشکر فرنگستان انکے ہمراہ ہے
یہ تینون رفیق قدیم شاہزادۂ علمشاہ رومی کے اور حاکم ہین فرنگستان کے ہر چند کہ علمشاہ اور لندھور
سے اک قسم کی چشمک رہا کرتی تھی اور علمشاہ نے لندھور کو معہ فیل اونٹا لیا تھا جیسا کہ آپ
لوگ فیل کے دفتر مین ملاحظہ فرما چکے ہین لیکن ایسے وقت پر جب کوئی مصیبت مین مبتلا ہو کوئی کد
نہین باقی رہتی ہے اور کوئی مدد کرنے مین تامل نہین کرتا ہے جیسا کہ ان تینون بہادرون نے
کیا کہ ہر چند یہ دست چپی مین ہین اور لندھور دست راستی مگر ان لوگون نے مدد پہنچکر کسی اور چاہا کہ
لندھور کو بچالین یہ تینون دیر بھی نہایت کبیر السن ہو چکے ہین مگر معرکے کے جھیلے ہوئے کب
مانتے ہین اس لشکر مین مثل ماہی پیرتے چلے آتے ہین یہ وہ بہادر ہین جنھون نے اپنے ابتدائی
زمانہ مین شاہزادہ علمشاہ رومی سے زبردست کا مقابلہ کیا اور جب سے زیر ہوئے علمشاہ کی
غلامی سے دست بردار نہین ہوئے اب بھی اونھین کے روح کا پاس تھا کہ نامہ بدیع الملک

کا پہونچتے ہی فرنگستان سے یہان تک آئے ہر چند بال سر کے سفید ہوگئے ہین دانت ٹوٹ گئے ہین
گر ہاتھ پاؤن مین وہی کس بل ہے ہمت ویسی ہی ہے جھریان نام کو نہین ہین ادھر تو یہ دونون فرنگی تلوار
برپا کر رہے ہین ادسطرف نہنگ بچہ دریائی برہنہ سر تلوار کھینچے ہوئے لشکر کو اولٹ پلٹ کرتا ہوا
چلا آتا ہے لشکر کفار مین دو ہلی ڈالدی ہے لشکر فرنگستان کے باجون نے عجیب رنگ پیدا
کیا ہے کہ لوگ مست ہو رہے ہین جھوم رہے ہین میدان جدال وقتال گرم ہے قیامت کی
تلوار چل رہی ہے ہزارون کا رن پڑا ہے جابجا کشتے تڑپ رہی ہین گھوڑے کو تل اٹھا پٹخے پھرتے ہین
خون کی ندیان بہہ رہی ہین صدائے بگر دبزن بلند ہے ایسی تلوار سوائے زمانہ صاحبقران اول
کے کبھی نہ چلی جیسا رن اس صحرائے مشرقیہ مین پڑا ہے اک وقت مین زیر قیطول لقا خداوند ملک
باختر مین البتہ ایسا ہی رن اوسوقت سے اسوقت تک اور کبھی ایسی نہ تلوار نہ چلی تھی نقیب پکار پکار
کر کہہ رہے کہ ہان اے بہادرو اور دلاورو یہ روز نامہ ننگ ہے جسکو اپنے باوا دادا کا نام روشن
کرنا ہو وہ جانبازی کے جوہر دکھائے اور نام رستم و اسفندیار کو مثل حرف غلط کے اس صفحہ دنیا سے
مٹائے اے بہادرو ایک روز مرنا ضرور ہے جیسے آج ویسے کل اگر دنیا مین دس ہزار برس بھی
زندہ رہیگا تو ایک روز مرنا ضرور ہے کہان ہے اسوقت جمشید جس نے ایک ہزار برس فقط سلطنت
کی تھی کہان ہے ضحاک مارکان جس نے ہزارون آدمیون کو قتل کروالا اور اون بیگناہون کے مغز
سانپون کو کھلائے کہان ہے سکندر کہان ہے دارا اے جو الوصف شکنوہ

رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہگیا	مردونکا آسمان کے تلے نام رہگیا

دیگر اشعار

تاج مین جنکے ٹنکے تھے گوہر	ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسہ سر
جس جگہ گل تھا بلبلون کا ہجوم	آج اوس جا ہے آشیانہ بوم
اب نہ رستم نہ سام باقی ہے	اک فقط نامی نام باقی ہے

نقیبون کی ترغیب دینے سے اور جوش سپاہیون کا زیادہ ہوتا جاتا ہے جانین لڑائے ہوئے ہین کفار
کو یہ کد ہے کہ کمک لشکر تک نہ پہونچنے پائے اہل اسلام کو یہ کوشش ہے کہ کسیطرح لشکر کو
ان مظالم کے پنجہ سے بچانا چاہیے دونون طرف کے لوگ جانین لڑائے ہوئے لڑ رہے ہین کہین
تلوار چل رہی ہے کہین تیر کہین نیزہ غرض ہر طرح کا ہنگامہ برپا ہے زمین کو زلزلہ ہے
سم مرکبون کے خون مین غرق ہو گئے اسقدر کے شور سے جگر گاؤ زمین کا تھرایا جاتا ہے۔ ؎

چناچاک خنجر بگردون رسید	زمین خون شد و خون بجیحون رسید

اوس دریائے خون مین خود سپاہیون کے مثل حبابون کے نظر آتے ہین چوب تلوارون کی مثل
ماہی کے معلوم ہوتی ہے بازو بجوزہ پوشون کے کٹ کٹ کر تڑپ رہے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہے
کہ ماہی اسیر دام ہوئی ہے مگر صیاد اوسکو ایسی حالت مین چھوڑ کر چلا گیا ہے بازار موت گرم ہے
جانون کی ارزانی ہے ملک الموت قبض روح سے دست نہین پاتے ہین ادھر یہ گرا ادھر وہ گرا
کسی کا دم نکل رہا ہے کوئی پھڑک رہا ہے کوئی سسک رہا ہے بعضے ایسے زخمی ہین کہ بچ
جانے کی امید تھی وہ یون ضائع ہو رہے ہین کہ کوئی انکو نہین اوٹھاتا ہے نہ علاج ہوتا ہے بلکہ
ادھر زمین پر گرا ادھر سوارون کے گھوڑون نے اوسکو پامال کر دیا جو مرتا تھا تو مر گیا کہان تک

بیان کرون وہ جنگ دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی ذکر اوسکا احاطہ تحریر سے باہر ہے بھائی کو بھائی کی خبر نہ تھی
بیٹا باپ سے غافل باپ بیٹے سے بیخبر تھا نفسی نفسی ہو رہی تھی کہ یکایک آلاگرد فرنگی و مالاگرد فرنگی
و نہنگ بچہ دریائی یہ تینون پہلوان لڑتے ہوئے لشکر کو متشر کرتے ہوئے قریب لندھور ثانی
کے پہونچے لندھور کی اب یہ حالت ہے کہ ہرنی پر سر رکھدیا بیہوشی اپنر طاری ہے مرکب انکا انکی سواری کا
نہین ہے ورنہ ایسے وقت مین کمال لے جانے کی کوشش کرتا ادھر قیماس اژدرگیر اور الماس
اژدرگیر بڑھکر قریب لندھور پہونچ گئے ہین انکو یہ فکر ہے کسیطرح لندھور کو قتل کرین آلاگرد
و مالاگرد نے جو یہ حالت دیکھی للکارے کہ او نامرد یہ کیا حرکت ہے کہ اک بے بس و مجبور کو قتل کرتے
ہو اس سے تو چوڑیان پہنکر گھرون مین بیٹھ رہو دعوی سپہگری کا نہ کرو ورنہ ادھر آؤ اور ہم سے
مقابلہ کرو ان ملعونون کو ایسی غیرت دلائی کہ یہ اوسطرف سے پھرے اور الماس اژدرگیر نے
قریب آلاگرد فرنگی کے پہونچکر ارہ پشت نہنگ مارا یہر یہ سپر سے نہین رکتا ہے آلاگرد
نے خالی دینا چاہا تھا کہ گھوڑے نے سکندری کھائی ارہ سر پر بیٹھا تا دو ابرو اوتر گیا
داستانہ مارا ارہ تو سر سے نکل گر ایک تو پیرانہ سالی دوسرے ارہ کا زخم وہ زخم بھی نہایت
کاری سنبھلنا دشوار ہوا الماس اژدرگیر نے چاہا کہ اسپر تو غشی طاری ہے کمر زنجیر کا بند پکڑ کر
اوٹھا لون تاکہ بہادرون کے سامنے ناموری حاصل ہو کہ اتنے بڑے سردار کو خانہ زین سے
اوٹھا لیا سنتا ہے کہ یہ پہلوان سوا گلشاہ کے کسی سے زیر نہین ہوا ہے بس جیسے ہی اسنے
ہاتھ کمر زنجیر پر ڈالا آلاگرد نے وہی کھنچی ہوئی تلوار اسکے شانے پر لگائی کہ دوسری بغل کیطرف
سے نکل گئی اور یہ کاز دو ٹکڑے ہو کر گرا آلاگرد نے وقفہ پاکر زخم سر کو مضبوط باندھا اور آگے
بڑھے ادھر مالاگرد فرنگی پر قیماس اژدرگیر نے گرز مارا مالاگرد نے گرز اسکا سپر پر روکا
اور ہاتھ تلوار کا مارا اسنے بھی وار مالاگرد رد کیا اسی رد و بدل مین ہین شاہ مالاگرد کا نشانہ ہوا
اس سبب سے کہ یہ سردار اتنے بڑی فوج سے لڑتے چلے آتے ہین اور ضعیف بھی ہین تھک
ہوئے بھی ہین ہاتھون کی قوت جواب دے چکی ہے لشکر کفار کے سردار تازہ دم ہین مگر مالاگرد
نے وار قیماس کا رد کرکے ایک ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار سپر و خود و غرق چکین زرد ٹوپ کو کاٹتی
ہوئی کاسہ سر سے مثل قطرۂ آب کے گزر کر صراحی گردن سے صندوق سینہ تک پہونچی اور
وہان سے شکم و کمر و بند کمر کو کاٹکر زین کو بوسہ دیا قیماس دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گرا اور
آلاگرد و مالاگرد آگے چلے اب انکو کوئی روکنے والا نظر نہ آیا میدان خالی پاکر گھوڑے ڈالدیئے
چاہتے تھے کہ قریب پہونچکر لندھور کو فوج کے حوالہ کرین کہ فیروزہ نے نادکی انداز دونکو آواز
دی کہ ارے کیا دیکھ رہے ہو مارو ان دونون کو یہ سنتا تھا کہ چالیس ہزار کمانین کڑکین اور
تیر مانند فوج ملخ کے ان دونون بہادرون پر پڑنے لگے ہر چند کہ یہ دونون سردار نہایت
زبردست ہین مثل مشہور ہے کہ سو راجا بہادر نہین ہوتا ہے بہت سے تیر اونھون
نے کاٹے لیکن بہت سے تیر انکے جسم پر بھی پڑے اور واضح رائے ناظرین ہو کہ یہ لوگ
بارادہ جنگ آ نہین رہے تھے یہ ایک دوسری جانب جاتے تھے لباس انکا وہ تھا جو
مسافرت کی حالت مین ہوتا ہے نہ لباس جنگ اور اتنی مہلت ہی تھی کہ لباس بدلتے یہی
وجہ تھی زخمی بہت ہو گئے ادھر ناوک اندازون نے تیرون پر رکھ لیا تمام جسم غربال

ہو گیا قوت سنبھلنے کی نہ رہی لیکن مرتے مرتے قریب لندھور کے پہونچ گئے اور پکار کر کہا کہ اے
فرزند دارائے ہندسب ہم مجبور ہین کہ طاقت سنبھلنے کی باقی نہین ہے یہ کہتے جاتے تھے اور تلوار
کھینچی ہوئی ہے تیرون کو قلم کرتے جاتے ہین جس کافر کو قریب پاتے ہین اوسے تلوار سے واصل
جہنم کرتے ہین اودھر فیلان قوی بازو کو سموات تاجدار نے حکم دیا کہ جا کر لندھور کا سر کاٹ لا
یہ ملعون تلوار کھینچے ہوئے چلا آتا ہے اودھر نہنگ بچہ دریائی نے دیکھا کہ آلا گرد و مالا گرد کی
جان بحق تسلیم ہوا چاہتے ہین اور لندھور بھی قتل ہوا چاہتا ہے اور اگر تم بھی مثل
آلا گرد و مالا گرد کے سامنے سے جاؤ گے تو تیر اندازون کا نشانہ ہو گے پہلو پر سے چلنا چاہیے
بس یہ دیوانہ نہایت ہوشیاری کا کام کر گیا اور پہلو پر سے کماندارون کے صف پر
آ کر گرا اور قتل کرنا شروع کیا ناوک اندازون کو سنبھلنا دشوار ہو گیا تیر تو فاصلہ سے
چل سکتا ہے قریب کا حربہ نہین ہے نہنگ بچہ دریائی نے جوان ناوک اندازون کو تلوار
کے نیچے رکھ لیا تو سنبھلنا دشوار کر دیا جبتک وہ کمان کو ہاتھ سے رکھین اور تلوار کھینچین
اوسوقت تک مین سیکڑون لاشین گرا دین اودھر فوج دیوانہ کی آ پڑی خوب گھمسان
کی لڑائی ہونے لگی بازار جدال و قتال اور گرم ہوا نہنگ بچہ نے ناوک اندازون
کا ستھراؤ کر دیا جسپر ہاتھ تلوار کا مارا اوس کے دو ٹکڑے ہو گئے شاخ حیات قلم
ہوئی گوشہ امن نہ ہاتھ آیا زاغ روح سہم کر پرواز کر گیا آن واحد مین چالیس ہزار
کے لشکر کو ٹھکانے کر کے اوسوقت قریب لندھور کے پہونچا ہے کہ فیلان قوی بازو
لندھور کے سر پر تلوار کھینچے کھڑا ہے چاہتا ہے کہ قتل کرے کہ نہنگ بچہ نے ایسی
ہتکٹی ماری کہ تلوار معہ قبضہ و پنجہ علیحدہ گر گئے اور فیلان دست پاچہ ہو کر رہ گیا مگر اسنے بھی
داہنے ہاتھ کے کٹنے کا کچھ خیال نہ کیا بائین ہاتھ مین گرز لیکر سر پر نہنگ بچہ کے مارا نہنگ بچہ
نے گرز اسکا چھین لیا اور وہی گرز سر پر فیلان کے مارا کہ سر اسکا پارہ پارہ ہو گیا لیکن فیلان
سے مقابلہ کرنے مین ناوک اندازون کو مہلت ملگئی اور اونھون نے فاصلہ دیکر نہنگ بچہ
کو حلقے مین لے لیا اور تیر مارنا شروع کیے اب لندھور کی یہ حالت ہے کہ تڑپ تڑپ کر
کہہ رہے ہین کہ ارے یہ کیا قیامت برپا ہے مین جانتا تو اپنے کو قتل ہو جانے دیتا قید کو نہ
توڑتا ہائے مجھے کیا معلوم تھا کہ ایسے ایسے بہادر جو انتخاب زمانہ تھے وہ میرے واسطے مارے
جائین گے اگر زندہ مین بچا تو کیا افسوس کیسے کیسے بزرگ آنکھون کے سامنے خون مین
نہائے ہوئے ہین مثل شیر کے تڑپ رہے ہین اے کافرو آؤ مجھے پہلے قتل
کرو مین قسم کھاتا ہون سر بدیع الملک کی کہ تم وار نہ کرو گے مجھ سے نہین دیکھا جاتا ارے
یہ کون کون بہادر میرے آنکھون کے سامنے خون مین لوٹ رہے ہین ہائے یہ سب میرے
واسطے جان سے مارے گئے اور مین ابھی تک زندہ موجود ہون کاش مین پہلے قتل
ہو جاتا اور یہ حالت ان بزرگون کی نہ دیکھتا لیکن نہنگ بچہ مثل شیر گرسنہ کے جھپٹ جھپٹ
کر لڑ رہا ہے آخرکار یہ بھی اسقدر زخمی ہوا کہ مثل آلا گرد و مالا گرد کے مجبور و مجروح ہو کر
گھوڑے سے گرا لیکن ان تینون سردارون کے ساتھ والے جو قریب تیس ہزار کے تھے
اب بھی دس بارہ ہزار ہین جانین لڑائے ہوئے ہین اور اپنے مالکون کو پکار رہے ہین

کسی کا سر نہین کٹنے دیا ہے لیکن یہ سردار ایسے زخمی ہین کہ زندہ نہین بچ سکتے بلکہ انکے زندہ رہنے سے انکا مرنا ہی بہتر معلوم ہوتا ہے بہتیری دیر یہ زندہ ہین ایسے کرب مین ہین کہ دشمنون سے بھی نہین دیکھا جاتا اور وہ لنڈھور دیکھ رہے ہین کہ ایک طرف تو لاشین جیار حلبی و فمار حلبی کی پڑی ہوئی ہین اور دوسرے طرف آلا گرد فرنگی دم توڑ رہے ہین ایک سمت مالا گرد فرنگی موت کی ہچکیان لے رہے ہین ایک طرف کثرت زخم سے مہتاب بچہ تڑپ تڑپ کر دم توڑ رہا ہے عجب قیامت کا وقت تھا آنکھون سے لنڈھور کے آنسو جاری تھی بار بار فیروزہ ناوک انداز سے کہتے تھے کہ او ملعون کھڑا کیا دیکھ رہا ہے اسے قریب آکر اک ہاتھ مار میرے کہ کام میرا تمام ہوجائے فیروزہ نے کہا کہ تیری ذات سے بڑے فسادات برپا ہوئے اب تجکو دار پر کھینچکر تیر باران کرینگے یہ تیرا قتل کرنا کچھ لطف کی بات نہین ہے جسوقت تو دار پر کھنچے گا اور بارش باران تیر ہوگی اوسوقت ماہیان دریا وہ مرغان ہوا تیرے حال پر گریہ کرینگے اور دیکھنے والون کو عبرت ہوگی کہ یہ وہی لنڈھور ہے جو بادشاہ ہندوستان تھا جسکو حمزہ اور اولاد حمزہ نے بڑا عروج دے رکھا تھا اور جس نے بڑے بڑے سرکشون کو مارا تھا جسکی ذات سے بڑے بڑے فساد برپا ہوئے تھے وہ آج اس ذلت وخواری سے قتل ہو رہا ہے لنڈھور جانب آسمان دیکھکر درگاہ احدیت مین عرض کرتے ہین کہ خداوندا ملک الموت کو تو بھی حکم نہین کرتا کہ وہ آکر اس عاجز کی قبض روح کرین اللہ مشکل کو میرے آسان کرین پروردگار اب مجھے حیات اپنی منظور نہین ہے اب اگر زندہ رہونگا تو میرے دلسے ان دلاور بزرگون کے مرنے کا داغ نہین مٹیگا اور جب یہ حال یاد کرونگا چیخین مار مار کر روؤنگا لیکن جسکی زندگی باقی ہوتی ہے موت خود اوسکی حفاظت کرتی ہے قول معصوم کا غلط نہین ہوسکتا ہے اسی عالم مین جانب صحرا سے پھر تق گرد و غبار بلند ہوا سب نگران تھے کہ اب کون آتا ہے لیکن اس گرد کے بلند ہونے سے کفار کے جی چھوٹ گئے ہین کہ اگر اب کمک اس خدا پرست کی آگئی تو غضب ہوجائیگا ان پانچ آدمیون نے جو سبکے بعد دیگرے چالیس ہزار سوارون کی جمعیت سے آئے تھے لشکر کا ستیاناس کردیا اب اگر کوئی آگیا اور فوج اوسکی ہمراہ زیادہ ہوئی تو سب کے قدم اوکھڑ جائین گے ادھر لنڈھور نے جو گرد کی جانب خیال کیا تو اونکو کچھ علامات اپنے لشکر کے ایسے محسوس ہوئے کہ ایک اوس گرد مین سے ابر سی سیاہی معلوم ہوئی اور اوس سیاہی مین چمک صدہا بجلیون کی نظر آئی جسوقت گرد قریب پہونچکر شق ہوئی ایک لشکر ہاتھیون کا دیکھا کہ انکے پرون کے آہنی اور رنگیلی شاہین چڑھی ہوئی ہین سونڈون پر پٹی چڑھی ہوئی اس لشکر کی ہیبت سے تمام فوج سموات شاہ کی زہرہ بے آب ہوگئی یہ چالیس ہزار فیل قریب پہونچکر ایک جانب صف بستہ ہوئے اور جو ہرکارے آگے بڑھ آئے تھے وہ خبر لیکر جو پلٹے اور اپنے سردار سے بیان کیا وہ تین لاکھ سوار و پیادہ سے طرف لشکر سموات تاجدار کے چلا جسوقت ان ہاتھیون کو دیکھا تھا تو لنڈھور سمجھ گئے تھے کہ یہ فوج ہمارہی معلوم ہوتی ہے دل مین خوش ہوئے مگر یہ سمجھ مین نہ آیا تھا کہ اس فوج کو لیکر کون آیا ہے اسواسطے کہ یہ وہ فوج تھی جسے لنڈھور حفاظت ملک ومال واولاد کے واسطے چھوڑ آئے تھے لیکن جسوقت اس فوج سے تین سردار نکلکر نعرے کرکرکے چلے اوسوقت لنڈھور کو ظاہر ہوگیا

کہ ایک اُنکا فرزند فرسنگ بن لندھور اور دونون بھائی اُنکے ارشیلون پر یہ زاد اور
فرہاد خان یک ضربی ہین ان دونون بھائیون سمجھا بجھا کر لندھور ہندوستان مین چھوڑ
آئے تھے اور عرض کیا تھا کہ آپ نے بڑے بڑے معرکے دنیا مین ساتھ والد ماجد کے
نام پیدا کیا اب آپکو کیا چاہیئے اب یہ زمانہ ہمارے نام پیدا کرنے کا ہے آپ آرام سے بیٹھیے سلطنت
کا انتظام کیجیے اس لڑکے کی تربیت و تعلیم فرمایئے مین خدمت صاحبقران مین جاتا ہون لیکن
بعد آنے لندھور کے جبکہ لشکر اسلام پر تباہی آئی اور صاحبقران معہ لشکر اندھے ہوئے اور
نامہ ہر طرف روانہ کیے گئے تو اوسوقت لندھور نہ تو ہندوستان مین تھے اور نہ صاحبقران
تک پہونچے تھے یہی سبب تھا کہ ایک پروانہ اُنکے نام بھی روانہ ہوا تھا جسوقت یہ پروانہ
ہندوستان مین پہونچا اور پڑھا گیا فوراً فرسنگ بن لندھور نے اپنے دونون چچاؤن
سے دست بستہ عرض کی کہ معلوم ہوتا ہے والد ماجد ابھی صاحبقران تک نہین پہونچے جو یہ نامہ
یہان آیا اور نامہ کے مضمون سے معلوم ہوا کہ صاحبقران کسی بلا مین مبتلا ہو گئے ہین بس ایسے
وقت مین مدد صاحبقران کی ضرور ہے یہ سونچکر یہ تینون بہادر تین لاکھ سوار و پیادہ کی جمعیت سے
چلے تھے یہان پہونچکر اوسنون نے لوگون سے سنا کہ لندھور قتل ہوا چاہتے ہین جو لوگ اونکی
مدد کو آئے تھے وہ مارے گئے بس یہ تینون بہادر اسیطرف پلٹ پڑے اور معہ فوج اب
جو لغزہ کر گرتے ہین لشکر کو پامال کرنا شروع کر دیا چونکہ قبل ازین کچھ لوگ فوج حلب کے کچھ لشکر
فرنگستان کے جو بچکر رنگ لڑائی کا بڑا دیکھکر نکل گئے تھے وہ راہ مین اونکو ملے تھے اور
کیفیت ناوک انداز دن کی اوسنون نے بیان کی تھی اور کہدیا تھا کہ اس صورت سے
عبد الجبار و عبد القہار حلبی مارے گئے اور اسطرح آلا گرد فرنگی و بالا گرد فرنگی
و نہنگ بچہ زریالی وغیرہ قتل ہوئے بس اِن تینون بہادرون نے تین لاکھ سوار و
پیادہ کی جمعیت سے آکر تین جانب سے لشکر کا محاصرہ کیا ایک رخ بھاگنے کے واسطے کھلا
رہنے دیا اور تلوار برسانا شروع کی آن واحد مین آکر لشکر کو اسطرح حلقے مین لے لیا کہ ناوک انداز کو
کوپہ کشی کا موقع نہ ملا محض تلوار کی لڑائی باقی رہی ہر طرف سے آواز تکبیر بلند ہوئی اودھر
سمنوات تاجدار نے اپنے لشکر کو للکارا کہ ہان خبردار مار کینا اِن خدا پرستون کو جانے نہ پائین
اودھر فیوان شیر سر نے مرکب اپنا بڑھایا اور لقمان شیر سر نے بھی کر گدن مست کو جولان
کیا کہ بڑھکر ان لوگون کو روکین اور فیروزہ ناوک انداز نے دیکھا کہ اک لڑکا پندرہ سولہ برس
کا گھوڑا اوڑائے ہوئے سب سے آگے آرہا ہے اور تڑپتا ہوا جا رہا ہے تصویر شباب
لندھور کی معلوم ہوتی ہے دلمین سوچا کہ عجب نہین ہے کہ یہ فرزند لندھور کا ہو بس اسکو
مار کر سر اسکا کاٹ کر لندھور کے آگے پھینک دونگا تو لندھور خود گلا کاٹ کر جان دیدیگا
ہر چند زد تیر کے نہین ہے مگر یہ لڑکا ہے اُسکی حقیقت کیا ہے بس اپنا مرکب بڑھا کر سامنے
فرسنگ بن لندھور کے آیا اور پکارا کہ او لڑکے کہان جاتا ہے تجکو اپنی صغر سنی پر رحم نہ آیا
کیون اپنی جوانی برباد کرنے اتنے بڑے لشکر پر بیدھڑک آپڑا کہ تیری فوج پیچھے ہے اور تو سب سے
آگے گھوڑا دوڑا کر نکل آیا ہے تو کون ہے لندھور کا جو اپنے کو لقمۂ اجل بنانے دیتا ہے
جا پلٹ جا ورنہ ہاتھ سے میرے مارا جائیگا فرسنگ نے جواب دیا کہ او اجل رسیدہ تو کون ہے

ہو میرا سد راہ ہوتا ہے مین اپنے والد ماجد کو رہا کرنے جاتا ہون فیروزہ نے باتون مین لگا کر تیر مارا لیکن فرسنگ نے ہوشیاری کے ساتھ تیر کو قلم کر کے مرکب کو دوڑایا فیروزہ نے جلدی کمان پھینک کر فرسنگ کو آتے دیکھکر نیزہ مارا فرسنگ بن لندھور نے نیزہ کو تلوار سے قلم کیا اسنے گرز مارا فرسنگ نے گرز فیروزہ کا پنجہ مروڑ کر چھین لیا اور کمر زنجیر کا بند پکڑ کر صدر زین اسے بلند کر لیا اور آواز دی کہ باش اے گروہ کفار خبردار و ہوشیار کہ خم فرسنگ بن لندھور اس نعرہ کی آواز سنکر جو لشکر کفار نے دیکھا تو فیروزہ کو ہاتھ پر فرسنگ کے بلند پایا جو منصف مزاج تھے وہ تعریف کرنے لگے کہ کیا بہادر لڑکا ہے اور کیون نہو جسکا باپ ایسا ہے کہ اوسنے دو لاکھ کے لشکر پر یکہ و تنہا تلوار کھینچی اوسکا فرزند اتنا بھی نہوتا الولد سر لابیہ ادھر لندھور نے جو اپنے فرزند کو دیکھا لہو تنمین جوش مارنے لگا ماشاء اللہ چشم بد دور کہکر جوش شوق مین آگے بڑھ گئے مگر طاقت نے یاری نہ کی ادھر فرسنگ نے فیروزہ سے پہلوان کو ہاتھ پر بجائے سپر لیا اور کماندارون پر جا پڑا جس نے تیر مارا تیر کو فیروزہ پر روکا اپنے کو بچایا ادھر تو جب تیر پڑتا ہی فیروزہ ناوک انداز شور کرتا ہے کہ ارے دشمن کو قتل کرتے ہو یا فحش تیر لگاتے ہو یہ کیسی قدر اندازی ہے ارے کیا اقبال سموات تاجدار کا برگشتہ ہو گیا جو تم سے ناوک اندازی بھی بھول گئے ادھر فرسنگ لوگون کو قتل کرتا ہوا کماندارون کو قلم کرتا ہوا مرکب کی باگ لیے چلا جاتا ہے کہ یکطرح لندھور تک پہونچون ادسطرف فرہاد خان ایک ضربلی چوبدست سنبھالے ہوئے مرکب پر سوار پشت پر لشکر فوج کفار کو دباتا چلا آتا ہے لشکر کفار کا قدم اب آگے نہین بڑھتا ہے فرہاد خان نے جسے چوبدست ماری وہ پیوند خاک ہو گیا ایک ایک وار مین تین تین اور چار چار آدمی جان سے مارے جاتے ہین جہان فرہاد خان لڑ رہے ہین ایک تمق گرد بلند ہتے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اک دیو ہے کہ آدمزادون کے لشکر کو پامال کرتا چلا آتا ہے کہ یکایک قیوان شیر سر سد راہ ہوا اور آواز دی کہ او بڈھے غضب کیا تو نے کہ تمام لشکر مین ایک تہلکہ برپا کر دیا ہے سیکڑون کو جان سے مارا تو آدمی ہے یا قوم جن سے ہے مگر کہان جائیگا بچکر میرے ہاتھ سے اس لیئے کہ مین دیوکش ہون اور سپہ سالار ہون لشکر سموات تاجدار کا لاضرب بہادری کی فرہاد خان نے جواب دیا کہ تو اپنا حوصلہ نکال لے ہم اہل اسلام سے ہین پیشدستی ہمارا دستور نہین ہان اگر خداوند کریم تیرے ضرب سے بچائیگا تو دیکھا جائیگا قیوان نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے قضا تیری آگئی جو مجھ سے کہتا ہے کہ تو وار کر میرے ضرب سے بچنا مشکل ہے خیر خبردار رہو یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا یہ کہکر گرز اپنا فرہاد خان کے حوالہ کیا فرہاد خان نے گرز قیوان کا سر چوبدست پر روکا ترانے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا تمق گرد و غبار بلند ہوا نعرہ کیا قیوان نے کہ زدم و پست کردم بس فوراً فرہاد خان نے گرز سے نکلکر آواز دی کہ کرا زدی و کرا پست کردی حریف تیرا لین موجود ہون لے خبردار ہو کہ مین اپنا وار کرتا ہون قیوان نے کہا شوق سے وار کر اور گرز اپنا بلند کیا فرہاد خان نے چوبدست گران سنگ آسمان رنگ کو سر پر چرخ دیکر خبردار خبردار کہکر جو وار کیا قیوان نے وار فرہاد خان کا گرز پر روکا لیکن چوبدست جو گرز پر پڑتی ہے اک تڑاقا ہوا یہ معلوم ہوا کہ ایک

کوہ پھٹ پڑا شعلہ چمک کر فلک کو نکل گیا مثل گرد و غبار بلند ہوا ہاتھ دونون فیوان کے
تھرتھرائے چوبدست گرز کو ہمراہ لیتی ہوئی سر پر پڑی کہ خود سر مین سر گردن مین گردن سینہ
مین سینہ شکم مین شکم پشت مرکب مین مرکب زمین مین غرق ہو گیا اب جو گرد برطرف ہوئی
تو دیکھا کہ زمین پر ایک خون کا تہلہ تھلا ہے جو لشکر اس کے مرتے ہی تمام فوج کا تاب او گئی
جس سے سامنا ہوا وہ کتائی کاٹ گیا راہ دی فرہاد خان بھیڑ کو ہٹاتا ہوا قریب لندھور
پہونچ گیا ہے ادھر تو فرسنگ اور ادھر فرہاد خان ہین انکے عقب مین فوجین
ہین لشکر کو پسپا کرتے چلے آتے ہین لشکر کفار کے جی چھوٹے جاتے ہین چار گھڑی دن
چڑھے سے تلوار چل رہی ہے اور اب شام قریب ہے تمام دن لڑتے گذرا ہے
ارشیون پریزاد تیسری جانب سے لشکر کو دباتا چلا آتا تھا جو سامنے آیا دو ہو کر
گرا عقب مین ارشیون پریزاد کے لشکر اسکا جگہ پاکر بڑھتا چلا آتا ہے یہ بھی قریب
اپنے بھائی کے پہونچ چکا تھا کہ لقمان شیر سر نے للکارا کہ او خدا پرست کہان جاتا ہے
بس اب آگے بڑھنے کا قصد نہ کرنا کہ مین تیرے قبض روح کو آپہونچا ارشیون
پریزاد نے کہا کہ کیا جھک مارتا ہے اور کو دکھاتا ہے اگر تجھے کچھ دعوی ہے تو
ضرب بہادری کی یہ سنکر لقمان شیر سر نے جھنجھلا کر دار تیغہ آبدار کا کیا ارشیون
پریزاد نے وار اسکا پشت شمشیر پر روک کر جو ہاتھ مارا معہ راکب و مرکب چار
ٹکڑے ہوے لوگ اسکی لاش اوٹھا کر بھاگے ارشیون پریزاد کو للکارا تھا مرکب
کو جولان کیا یہ تینون بہادر لڑتے ہوئے قریب لندھور کے پہونچے لیکن فرسنگ
پہلے پہونچا تھا جسوقت لندھور نے دیکھا کہ فرسنگ بہادری سے فیروزہ ناوک
انداز کو ہاتھ پر بلند کیے ہوئے یہانتک آیا ہے کہا اے فرزند اس ملعون کو زندہ
نہ چھوڑنا کہ اس نے بڑے بڑے داغ دیئے ہین یہ سنتے ہی فرسنگ نے اس ملعون
کو اوچھالدیا اور تلوار کمر سے کھینچکر سامنے اپنے باپ کے اسطرح چوزنگ ہوائی کا تما
کہ لندھور نے سر اسکا سینے سے لگا لیا لاش فیروزہ کی ناوک اندازون نے اوٹھالی اور
راہی ہوے اتنے مین فرہاد خان بھی اپنے لشکر سمیت پہونچے اور ارشیون
پریزاد بھی آگئے لیکن فرسنگ کا لشکر بعد پہونچا سبب یہ تھا کہ فرسنگ خوش شجاعت
مین لشکر سے بہت آگے نکل آیا تھا اور یہ دونون بھائی لندھور کے آزمودہ کار و ہوشیار
تھے اسوجہ سے لشکر کو پشت پر لیئے ہوئے آگے بڑھے کہ اگر لندھور تک پہونچین تو
بحفاظت تو لاسکین اگر قریب پہونچے بھی اور حفاظت نہ کر سکے تو جانے کا کیا نتیجہ ہے لیکن
سمٹوات تاجدار نے جو دیکھا آٹھ دس سردار ایسے مارے گئے کہ چراغ ملک سمٹواتیہ کا گل ہو گیا
اب انجام اچھا نظر نہین آتا تین جانب سے لشکر خدا پرستون کا ہجوم کیئے ہوئے ہے اور نہین معلوم
انھون نے ہاتھیون کی فوج سے کام کیون نہین لیا ورنہ ابتک سارا لشکر پامال ہو گیا ہوتا یہ قدرت تھی
خداوند اکو ان لوگون کے دلمین بھی آگئی خداوند کو ہم لوگون کا بچانا منظور تھا ایسی ایسی باتون کا
خیال کر کے طبل بازگشت بجوادیا اوسیوقت دونون لشکر علیحدہ ہوئے فرہاد خان نے لندھور
کو اوٹھایا فنس مین ڈالا لندھور نے اتنا تو کہا کہ پانچ لاشین رفیقان صاحبقران کی

پڑے ہین اسکے بعد لند ھور بیہوش ہوگئے فرہاد خان وارشیون نے لاشون کو تلاش کرنا شروع کیا۔ اور فرسنگ باپ کو لیکر اپنے لشکر مین آیا جراحون کو طلب کرکے زخمون مین ٹانکے دلوائے مرہم کی پٹیان چڑہائی گئین۔ وہان فرہاد خان یک ضربی نے لاشین ڈھونڈھ کر اوٹھائین اور مع ارشیون پریزاد و فرسنگ بن لند ھور بعد دفن کرنے لاشہاے لشکر اسلام کے ان پانچون سردارون کے لاشین ہمراہ لیکر بخدمت صاحبقران عالیشان روانہ ہوئے اونکو راستہ مین چھوڑا جاتا ہی اور انکا بیان اپنے موقع پر آویگا

اب دوکلمہ داستان لشکر صاحبقران کے بیان ہوتے ہین

کہ جسوقت سے لند ھور غائب ہوئے تھے ہر کارے اور عیار برائے تلاش روانہ ہوئے تھے بعد کی رودر کے اطلاع ملی کہ فرہاد خان یک ضربی وارشیون پریزاد فرسنگ بن لند ھور ثانی پانچ لاشین اپنے ہمراہ لئے آتے ہین لند ھور کو عیار چرا کر سمرات تاجدار کے ملک مین لے گئے تھے اور جسقدر کیفیت گذری تھی یعنی سامان قتل لند ھور قید توڑکر لڑنا لند ھور کا اور زخمی ہونا پہونچنا عیار جلبی اور قہار جلبی کا اور گھر کر ناوک انداز ون مین نشانہ تیر قضا ہونا اسکے بعد پہونچنا آلاگرد فرنگی و مالاگرد فرنگی و نہنگ بچہ دریائی کا اور شہید ہونا اوسی صورت سے انکا بھی اسکے بعد بڑی شد و مد سے آنا فرسنگ بن لند ھور ثانی کا اپنے دونون چچاؤن کے ہمراہ اور تباہ کرکے ناوک اندازون کو مارنا اونکے افسر فیروزہ ناوک انداز کو اور بچا کر لانا اپنے باپ کو سب بیان کیا صاحبقران خبر آمد ان لوگون کی سنکر بہت خوش ہوئے لیکن رفیقان امیر وعلمشاہ کی شہادت کا حال سنکر نہایت غمگین ہوئے اور سرداران جنیا کو کہ جنکا ذکر ہو چکا ہی مثل اسفندیار گیلانی و ہشام بن مالک و کیماس بن بہرام و فرخ شہسوار وغیرہ کے کہ یہ ہاتھ سے آفات کے زخمی ہوئے تھے اب روبصحت ہین برائے استقبال فرسنگ بن لند ھور روانہ کیا اسطرف سے یہ سردار چلے اور اوسطرف سے فرہاد خان وارشیون و فرسنگ اُنکے استقبال کو لشکر سے آگے بڑھے راہ مین ملاقات ہوئی آپسمین ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے اور ہمراہ اپنے لیکر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے امیر نے ان سبکو گلے سے لگایا لند ھور کو شفاخانہ سلیمانی مین بھجوادیا اور لاشون پر رفقائے امیر وعلمشاہ کی بہت پر رو ئے اور فرمایا کہ انکو دفن کرکے مقبرہ بنوادیے جائین اور نماز جنازہ خود بادشاہ اسلام و امیر ثالث نے مع جملہ سرداران نامی کے پڑہی اور ان پانچون شہیدون کو دفن کیا حسب الارشاد صاحبقرانی مقبرہ طیار کئے گئے ہر قبر پر ایک لوح سنگ مرمر کی نصب کردی گئی اور اوسپر نام صاحب قبر کا کندہ کردیا گیا لیکن عفریت دیو صورت نے جو دیکھا کہ پھر کمک اسلام کی آگئی اور لند ھور تک سے روایت سے رہا ہوکر آگیا مگر انتہا کا زخمی ہی اکیلا ہزارون لاکھون سے لڑا تھا دلمین ڈرا کہ بلا کا دلیر و بہادر ہی مگر خیال کیا کہ اس سے بہتر موقع نہ ملیگا کہ لند ھور قابل مقابلہ نہین ہی پس طبل جنگ بجوا کر ان خدا پرستون سے سمجھ لینا چاہئے یہ خیال کرکے حکم دیا کہ بجے نقارہ زرین اوسیوقت کوس حربی پر چوب لگی اور آواز نقارہ کی گرجی بقول شاعر شعیر ز نقارہ آواز آمد برون + کہ دولست دولست گردون دون ہرکارون نے خبر لشکر امیر ثالث مین پہونچائی یہان بھی بحکم بادشاہ اسلام کوس حربی نواز ش مین آیا دونون لشکر و یکبن تیاری جنگ ہونے لگی اب انکو تماشے حال مین چھوڑا جاتا ہی کہ دیکھیے اوقت نتیجہ مقابلہ مین کسکی فتح ہوتی ہی اور کسکی شکست لیکن ؛

اب چند کلمہ داستان حیرت بیان ملک سموا جہ کے گذارش کیجاتے ہین

کہ جسوقت سموات شاہ ہزیمت پاکر بطبل بازگشت بجوا کر اپنے شہر مین واپس آیا نہایت مغموم ہوا کہ لاشین سردارون کی میدان جنگ سے اوٹھوا کر منگائی ہین دیکھ دیکھکر اونکو روتا تھا اور کہتا تھا کہ یا خداوند اکوان یہ آپنے کیا کیا کہ میرے ایسے نامی سردارون کو مجھسے لے لیا اب مین خدا پرستون کے مقابلہ مین کیا کرونگا وہ لوگ اپنے دل مین خوش ہوتے ہونگے کہ ہمارا خدائے نادیدہ ایسا ہی کہ اوس نے ہماری مدد کی اور ہم اکوان برستون پر فتحیاب ہوئے لیکن اپنے مدد کرنے کے عوض اور میرے سرداروں کی بھی مجھسے چھڑا دیا اب مین لاشین انکے نہ ملنے دونگا جبتک آپ میری مدد نکرین گے یہ کہہ کہکر سموات تاجدار رو رہا تھا کہ یکایک بوڑی ہرکارون کی گرد مین آلودہ پسینے مین غرق سامنے سے نمودار ہوئے اور بعد دعاؤ ثناے بادشاہی بجالانے کے عرض کی کہ جانب شہر لقمانیہ سے جا پہنچے ہین تن وبدید رومین تن ایک ایک لاکھ سوار کے جمعیت سے اسطرف آنے مین دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اونکو حکم ملا ہی خداوند اکوان تاجدار کا کہ ہمارا بندۂ خاص یعنی سموات شاہ نہایت پریشان ہی۔ سردارون نے اوسکے عزور کیا تھا اونکو ہمنے قتل کرادیا اب وہ پریشان ہی تم دونون بھائی جاکر سموات شاہ کی مدد کرو اور نام خدا پرستون کا اس صفحہ ہستی سے مٹا دو یہ سنتے ہی سموات شاہ مارے خوشی کے اوچھل پڑا پھر تا بنا گوش آکین وزیر سے کہا کہ حکم دو کہ سواری تیار ہو یہ دونون فرستادہ خداوند مین مین خود اونکے استقبال کو جاونگا اوسیوقت حسب الحکم سواری تیار ہوئی اور سموات شاہ مع ارکین دولت سوار ہوکر برائے استقبال جدید رومین تن روانہ ہوا اودھر اون دونون کو خبر ملی کہ بادشاہ خود برائے استقبال آتا ہی یہ بھی لشکر سے آگے نکلے راہ مین ملاقات ہوئے بغلگیر ہوئے سموات شاہ ان دونون کو ہمراہ لیے ہوئے بعزت تمام داخل شہر ہوا یہ دونون بھائی بھی شہر لقمانیہ کے بادشاہ ہین سموات شاہ نے چاہا کہ انکو تخت پر جگہ دی لیکن ان دونون نے انکار کیا اور کہا کہ خداوند اکوان نے تاج و تخت ہمین بھی عنایت کیا ہی لیکن ہم سپاہیانہ مزاج رکھتے ہین دوسرے ہم اپنے ملک کے بادشاہ ہین تم اپنے ملک کے فرمانروا ہو یہان تمہین کو تخت پر بیٹھنا چاہیے اور ہم تمہارے خداوند کے تمہارے سالار لشکر کے مرتبہ پر بیٹھینگے اسکے خلاف کرنے مین خداوند کی ناراضی کا اندیشہ ہی یہ سنکر سموات شاہ خاموش ہو رہا اور کہا کہ اپنی تشریف آوری کی مفصل کیفیت بیان کیجے اونھون نے تشریف لاتا ہوا گوہر کارون کے زبانی احوال کے ساتھ سنا ہی لیکن آپکی زبان سے سننے کا منتظر ہی باقی ہے ان دونون نے بیان کیا کہ ہمین ایک پروانہ جسپر مہر خداوند کی تھی ایک طائر نے لاکر دیا اوسے جسوقت پڑہا تو یہ تحریر دیکھا کہ از جانب خداوند اکوان تاجدار بجانب جدید رومین تن و شدید رومین تن اے بندگان سخت و آہنی تمکو حکم دیا جاتا ہی کہ یہان سے طرف ملک سموا جہ جاؤ کہ ہمارا بندۂ خاص سموات شاہ نہایت پریشان ہی سردار اوسکے مارڈالے گئے ہین فوجین تیار ہی اوسے تسلی دو اور ہمراہ اپنے لیجاؤ سکو بادشاہ لشکر سمجھو اور خود عہدہ سالاری لشکر کا اختیار کرکے بیابان ہولناک مین جاکر اون بندگان مغضوب کو ہمارے قتل کرو جنکو ہمنے اپنے غضب قدرت سے اندھا کر دیا پہلے ہمنے قصد کیا تھا کہ ساحرونکو اور بیابان ہولناک کے باشندونکو روانہ کرین مگر پھر ہمکو شرم معلوم ہوئی کہ اگر ان اندھون کو ساحرون سے یا بیابان ہولناک کی بلاؤن سے قتل کروایا تو کیا

بس تم دونون بھائی کالی ہو۔ ہم یہ پروانہ پڑھتے ہی بلاتامل دو لاکھ سوار اپنے ہمراہ لیکر آپ کے خدمت مین آکر پہونچے اب آپ بھی تیاری کرکے جلد بیابان نوطاق کیطرف روانہ ہونے اسلئے کہ اسوقت آپ پر خداوند کی نظر عنایت ہی اور خدا پرستون پر غضب قدرت نازل ہی ایسا سنو حکم کی تعمیل مین عرصہ ہونے سے تقدیر بدل جائے تو پھر کچھ بنائے نہ بنے گی سموات شاہ نے کہا کہ وہ پروانہ آپ کے ساتھ ہی شدید وحید پڑھتے اور کہا کہ وہ پروانہ خداوندی تھا کہین رہ سکتا تھا ہم اوسکا ادب سر وقت کہان اسلئے تمنے ویسے ہی عبارت پڑھکر تمام کی ویسے ہی پروانہ ہاتھ سے غائب ہوگیا فرشتگان قدرت لے گئے سموات شاہ کو یہ سنکر افسوس ہوا اور کہا کہ اگر وہ پروانہ ہوتا تو اوسے مین حفظ ہیکل بناتا اب آپ دونون صاحب بجائے حفظ ہیکل ہین یہ کہکر اوسیوقت سامان سفر کا حکم دیا فوج کے واسطے گاڑیان وشتر باربرداری کے تیار ہوین وزیر ہوشمند دانا کو برائے انتظام ملک چھوڑا اور آپ مع شدید رویین تن وحید دیو عین تن پانچ لاکھ سوار و پیدل کے معیت سے طرف بیابان نوطاق کے روانہ ہوا۔ اب دیکھا چاہئے کہ کسوقت پہونچتا ہی لیکن

چند کلمہ داستان لشکر صاحبقران کے بیان کیے جاتے ہین

کہ یہان عفریت دیو صورت نے طبل جنگ بجوا دیا تھا بہرام فیل سوار بھی آگیا ہوگیا ہی دونون ایک ہی خیمہ مین بیٹھے ہوئے ہین جام شراب ناب کو گردش ہی عفریت نے اوس روز کی تقریر سمجھ لیا تھا کہ قلب اسکا برگشتہ ہوچلا ہی۔ ایسا ہو کہ یہ خدا پرستون کا شریک ہوجائے اسکو خوب شراب پلائی سیوقت عالم بیخودی کا دیکھنا کچھ اسطرح بہکایا کہ مقابلہ پر اہل اسلام کے آنے کے عہد لے لیا اور کہا کہ جو غیر مذہب والا خدا پرست ہوتا ہی تو یہ خدا پرست اوسکو کتے سے بدتر جانتے ہین ظاہر اسیل رکھتے ہین باطنا یہ کوشش رہتی ہی کہ پہلے لڑوا کر اسیکو قتل کرا دو پھر آپ کہ لندھور نے اپنی جان بچائے اور قلب کے پہلوانون اور فرنگستان کے نامورون کو قتل کرا دیا یہ خیال نہ کیا کہ یہ ہمارے مدد کو آپڑے نہ یہ سوچا کہ میرا باپ بھی تو اس زمانے مین کافر تھا یہ بدنصیبان ان خدا پرستون مین ہین غرضکہ ایسا اولٹا سیدھا سبق پڑھایا کہ دل بہرام کا پھر اسطرف سے برگشتہ ہوگیا اور اس نے کہا کہ صبح کو پہلے مین ہی میدان جنگ مین جاؤنگا اور بھائیون کو لندھور کے قتل کرونگا غرضکہ طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی جسونکے نسیم بہار کے چلے طائران خوش الحان شاخ درخت پر بیٹھکر اپنی اپنی زبان مین حمد وثنا الٰہی بجا لانے لگے پرندے مصروف چرا ہوئے دشت مین ہر چہار جانب کو ڑیا لاعجب لطف دکھا رہا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ صحرا مین سفید فرش بچھا ہوا ہی سبزہ کا خواب مخمل کا شاخی کی شان دکھا رہا تھا طاؤس روشن باغ پر شمل سہے تھے فربان شاخ پر بیٹھی ہوئی نغرہ حق سرہ بلند کر رہی تھین بلبلین گل کے تصدق ہو رہی تھین مسافرون نے رخت سفر باندھ کر چلنے کا سامان کیا تھا نمازی مصروف اطاعت الٰہی تھے جبکہ امور دینی و دنیوی سے فراغ حاصل ہوچکا لشکرون نے راستہ میدان کارزار کا لیا سواری سواری بادشاہ اسلام کی ہاشم وجاہ برآمد ہوئی آج صرف فوج ہندوستانی صف آرا ہوئی ہی وہی سب دستور قدیم قلب مین لشکر کے تخت بادشاہ اسلام کا ہی اور صرف یہی تین سردار یعنی فرسنگ بن لندھور اور فرہاد خان یک صد بیست و ارشیون پریزاد اپنی اپنی فوجین لیکے ہمراہ

لشکر شہ بین یا نہ وہ چند سردار کہ جنکا ذکر اُنکے استقبال مین آیا تھا وہ اپنے چند آدمیون سے تماشا دیکھنے کی نظر سے کھڑے ہین کیونکہ زخم سر اُنکے ابھی طرح مندمل نہین ہوچکے ہین۔ اوسطرف لشکر کفار صف بندی کر رہا ہی عفریت دیو صورت بہرام فیل سوار برجہ افسری آگے لشکر کے نکل کھڑے ہوئے ہین غرضکہ جب دونون طرف صف بندیان ہوچکین میسرہ و میمنہ و قلب و جناح ساقہ و کمین گاہ اکابر اول پچھلا چند اول درست ہوچکا اور نقیب نقابت کرکے ہٹ گئے تو بہرام فیل سوار نے مرکب اپنا صف سے نکالا اور میدان آکر آوازدی کہ ہر کہ داند و ہر کہ نہ داند بشنا سد کہ منم بہرام فیل سوار باش اے گروہ خاکپرستان منسے آکر روبرو مرگ و تمنائے گمشدہ ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو بس یہ سننا تھا کہ فرہاد خان یک عنان نے مرکب اپنا بڑہایا سامنے تخت بادشاہی کے آکر مرکب سے کود سے زمین سعادت کو بوسہ دیا اور اجازت ضرب چاہی فرمایا جاؤ حافظ حقیقی تمہارا نگہبان ہی فرہاد خان نے سلام کیا اور بار دیگر اپنے فیل پر سوار ہوکر روانہ حریفگاہ ہوئے جسوقت سامنا بہرام کا ہوا اس نے کہا کہ اے شخص تو اند صور کا کوئی عزیز ہی اسلئے کہ صورت تیری مشابہ ہے فرہاد خان نے کہا کہ وہ میرا چھوٹا بھائی ہی مین سن چکا ہون کہ تو اوس سے مقابلہ کرچکا ہی اور پست ہوچکا ہی بہرام نے کہا کہ جنگ دو سردار دا اس روز اسکی فتح تھی کہ مین اسکے ہاتھ سے زخمی ہوا اگر آج میرتی فتح ہی تو تجھے مین زخمی یا قتل کرون گا فرہاد خان نے کہا کہ پھر انتظار کس بات کا ہی لاضرب بہادری کی یہ سنتے ہی بہرام نے نیزہ فریاد کے حوالے کیا فرہاد خان نے نیزہ کو نیزہ پر روکا طعنین ہونے لگین کوئی بارہ طعن کی نوبت آئی ہوگی کہ فرہاد خان نے اک مقام پر نیزہ کو نیزہ پر گانٹھا اور مثل اجگل مجوبان نیزہ کو نیزہ سے پیچیدہ کرکے یا حیدر کرار کہکر جو ہکہ مارا نیزہ بہرام کا مثل تیر شہاب کے ہاتھ سے نکل گیا دونون لشکرون سے تعریف کی صدا بلند ہوئی اور بہرام نہایت خفیف ہوا اور کہا کہ خیر نیزہ بازی غلان بازی تک تو اس ضرب گرز کو یہ طمانچہ ہی اجل کا اور ارابہ پر سی گرز اپنا اوٹھاکر خبردار کہکر سر فرہاد خان پر وار کیا فرہاد خان نے سپر کو اوٹھاکر چہرہ کی پناہ کی گرز جو بدست پر بیٹھا تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا گرد و غبار بلند ہوا فرہاد خان یک عنان زمین گرین چھپ گئے بہرام سے پسینہ جاری ہوا قبل انکا کانپ گیا لیکن دونون ہاتھ مثل ستون فولادی کے قائم رہے بہرام نے نعرہ کیا کہ زدم نیست کردم خبردار اس خدا پرست کے عیار فرہاد خان جھپٹ کر گیا اور گرد گرد کے چرخ مار کر اندر گرد سے در آیا دیکھا کہ فرہاد خان بہوش کھڑا ہی عیار نے تھہ پر پانی کا چھینٹا دیا آوازدی کہ اے شہریار ہوشیار ہو جسے اجریف لاف و گزاف کر رہا ہی فرہاد خان نے گرد سے نکل کر آوازدی کہ کرا زدی و کرا نیست کردی حریف پیش آ اینک موجود ہون تعیر توصریح زدی ضرب بانوش کن + ہمہ بنادی از دل فراموش کن۔ یہ کہکر جو بدست گران سنگ آسمان رنگ پر چہ کوہ کا وار کیا بہرام نے بھی جلدی سے سپر کو اوٹھاکر چہرہ کی پناہ کیا تھا مگر جو بدست جو پڑتی ہی تو تڑاقے کی صدا آئی یا بہرام کا ٹوٹا سپر تو ذرہ پر آئی خود سر پر سینے مین سینہ شکم تین شکم رکب مین مرکب پیوند خاک ہوگیا حق گرد بلند ہوا فرہاد خان نے نعرہ کیا کہ زدم و نیست کردم خبردار گبر ناہنجار کے دیکھو تو کیا حال ہی اسکا یہ سنکر عیار بہرام کا جھپٹ کر آیا اور گرد گرد کے چرخ مار کر اندر گرد سے در آیا کر دکھائی نہ پڑا جھپٹ کر بیٹھا یا دیکھا تو نہ بہرام کا پتا ہی نہ فیل معلوم ہوتا ہی ہان زمین پر اک تل بستہ خون کا دکھائی دیا یہ سمجھ گیا کہ بہرام مارا گیا وہان سے روتا اور خاک اوڑاتا لشکر مین آیا فیل

بہرام کے اطلاع کی کفار نے گریبان چاک کئے خاک اوڑانے لگے فریاد خان پلٹ کر بادشاہ اسلام کو مژدہ فتح دی بادشاہ نے ہاتھ پشت پر رکھا شفقت فرمائی دیان عفریت دیو صورت نے کر گردن اپنا صف سے نکالا رخ میدان جدال وقتال کا کیا پہلے خوب صلح شوری کی ہاتھ ترے کے نکالے سراپا میدان کا دکھایا جسوقت غرق غرق ہوگیا اک مقام پر ٹھہر کر دم کو آراستہ کرکے آواز دی کہ اے خدا پرستو جسے آرمایش رنج وشکست کرنا ہو وہ نکلے کہ مضرع ہمین ست میدان ہمین تست گونجے پس یہ سنتے ہی ادھر تو فرسنگ بن لندھور نے مرکب اپنا نکالا اور ادھر ارغیون نے باگ لی لیکن فرسنگ نے ارشیون پدر سے دست بستہ عرض کی کہ اس سے مجھی کو لڑنے دیجیے مین نے سنا ہی اسی نے میرے باپ کو گرفتار کرکے ملک سمواتیہ مین بھیجا تھا مین چاہتا ہون کہ اسے سزائے معقول دون صورت اس ملعون کی دیکھکر میری آنکھون مین خون اوترتا ہی ارشیون نے کہا اے فرزند ہمارے ہوتے تم کیون مقابلہ کرو اتم ہم سب کا نام کی نشانی ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ تم میدان مین جاؤ اور ہم تماشا دیکھین فرسنگ نے کہا کہ فرد اسی واسطے ہوتے ہین کہ جب ہو شیار رہون تو بزرگون کو راحت پہونچائین آپ سنبھلیے اور ہمارے اسکے علاوہ اگر دنیا مین مجھ نام پیدا کیا تو لطف زندگی ہی ورنہ موت اچھی آپ نام پیدا کرچکے لڑنے کی ایسی باتین کین کہ ارشیون نے مرکب اپنا پلٹا لیا اور فرسنگ بن لندھور نے بادشاہ اسلام سے اجازت جنگ حاصل کی اور رخ میدان کا کیا عفریت نے کر گردن اپنا یہ ارادہ نگاہ ترنی کے بڑھایا تھا۔ کہ فرسنگ نے خالی دیا عفریت گرتے گرتے بچا سبب یہ تھا کہ گھوڑے اور کینہ ٹے مین ترگاہ ورین مین چلتی ہی پس سنبھلتے ہی اسنے کہا کہ اوترکے تو بڑا ہوشیار معلوم ہوتا ہی میں نے تو چاہا تھا کہ نگاہ ورین مجھے پامال کردون مگر خیر کہان جائیگا بچکر میرے ہاتھ سے یہ کہکر نیزہ مارا فرسنگ بن لندھور نے نیزہ کو اپنے نیزہ پر کاٹھا بند بند ہلنے لگے جو بند عفریت نے باندھا فرسنگ نے کھولدیا جو بند فرسنگ نے باندھا عفریت نے کھولدیا کوئی بارہ مین کے ردوبدل ہوئی ہوگی کہ اک مقام پر فرسنگ نے نیزہ کو نیزے پر گانٹھ کے جو مارا اس سے نیزہ ہاتھ سے عفریت دیو صورت کے نکلگیا بس نیزہ کا نکلنا تھا کہ جہان نظر وتمین عفریت کی تیرہ وتاریک ہوگیا کہا کہ غضب کیا او طفل تو نے کہ نیزہ اوس شخص کے ہاتھ سے نکالدیا کہ جو ترے باپ سے دعوی اتقاتل کا رکھتا تھا جواب دیا فرسنگ نے کہ اگر دعوے ہوتا تو عیار سے کیون گرفتار کرواتا ظاہر ہی کہ تجھے مقابلہ لندھور سے خوف تھا جو یہ حرکت کی کہان جائے گا بچکر میرے ہاتھ سے الامرب بہادری کی دیر نکر یہ سنتے ہی عفریت دلمین کٹ گیا اور سوچا کہ غضب ہوا نیزہ اگھل گیا بس جھپٹ کر تلوار ماری فرسنگ نے دھار بچاکر ہاتھ قبضہ پر ڈالدیا زور ہونے لگے مرکب لنگرون کے تاب نہ لاسکے بیٹھ بیٹھ گئے دونون پہلوان مرکبون سے کود کر مصروف دزد آزمائی ہوئے فریقین دونون جانب کی سمٹ کر قریب آگئین تماشا کشتی کا دیکھنے لگین کوئی چار گھڑی کے کشتی مین فرسنگ نے لنگر عفریت کا توڑا اور سر سے بلند کرکے زمین پر مارا کود کر سینے پر آواز دی کہ کیا کہتا ہی شناخت پروردگار کے بادکین عفریت دیو صورت نے کہا کہ نثار جانین ہون تو نام پر خداوند اکو ان تاجدار کے نثار ہین بس یہ سنتا تھا کہ فرسنگ نے اسکو ٹانگین چیر کر پھینک دیا بس اسکا مرنا تھا کہ لشکر اسلام سے صدا سے تہنیت ومرحبا بلند ہوئے اور فوج کفار مین اک غل ہوا۔ کہ مارا تو اس خدا پرست کو جانے نزدیک

ارے بڑا غضب کیا اس نے کہ اتنے بڑے سردار کو اسطرح مارا یہ رنگ دیکھکر **فرسنگ** جلدی سے مرکب پر سوار ہوا اور لشکر کفار تلوارین کھینچکر آپڑا لڑائی ہونے لگی شور بگیر و بزن بلند ہوا **فرسنگ** نے بھی تاراکھینچی کفار کو قتل کرنا شروع کیا اُدھر **آرشلیون** پرزاد اور **فرہاد خان** یکسنزلی نے بھی مرکب جولان کئے اور لشکر کفار پر مانند غضب الٰہی کے گرے خوب گمسان لڑائی ہونے لگی آن واحد مین خونکی ندیان بہگین کشتون کے پشتے لاشون کے انبار ہوگئے قریب پانچ ہزار کے کافر اور دو ہزار مسلمان کام آئے اب ان کافرون نے لاش **توعضریت** کی اوٹھالی اور قصد کیا کہ کل جائین یکایک از پردۂ بیابان گردے برخاست گرد تیرہ ذخیرہ ذخیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ دیائے گرد در زمین پیچیدہ سب نگران تھے کہ ملون آیا اور کسکی حمایت کریگا ناگہ وہ گرد مثل آندھی کے یہ آئی اور یہ آئی آتے آتے ہوا نے مارا گرد کو گرد نے مارا ہوا کو دامن گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے سات سو علم نشانہ سات لاکھ سوار کا پیدا ہوئے کہ پھریرے و نیزاونکے تعریف اکوان تاجدار کی تحریر تھی اور دیکھا کہ ایک بادشاہ تخت پر سوار ہے اور دو گیر تاجدار مرکبان مشکی پر بیٹھے ہوئے کہ صورتین اونکی نہایت گریہ اور بھیانک عقب مین فوج مثل دریائے زخار کے آتی ہے۔ آن واحد قیام کرکے اور خبر دریافت کرکے دونون سردارون نے گھوڑے اوٹھائے اور سات لاکھ کی فوج سے لشکر اسلام پر حملہ کیا اور تیسرا کی کہ ہرکہ داند داند و ہرکہ ندانند بشناسد فتح جدید مین تن و شدید رو مین تن نصب خداوند اکوان تاجدار بس یہ نعرے کرکے جو یہ دونون رو مین تن سات لاکھ سوار سے لشکر اسلام پر گرے تہلکہ برپا ہوگیا جمی ہوئی صفین اوٹھنے لگین قدم اوکھڑنے لگے مگر یہ غازیان دیندار بازار رزم و پیکار کو گرم کئے ہوئے ہین برابر تیغ زنی کر رہے ہین انہون نے بھی کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگا دئے ہین اُدھر مضرور رو مین تن عنقای رو مین تن یہ دونون سردار لشکر **سموآت تاجدار** کے لڑ رہے ہین اپنر بھی جسر پر اثر نہین کرتا ہے مگر فرستادگان **اکوان تاجدار** ہین اور ان رو مین تنون مین فرق ہے جو آگے بڑھکر ناظرین پر واضح ہو جائے گا غرضکہ خوب گمسان کی لڑائی ہو رہی ہے ہر طرف خون کی ندیان بہہ رہی ہین سرہا مثل حباب آب کے تیرتے پھرتے ہین دست و پا کٹے ہوئے مثل ماہی بے آب کے تڑپ رہے ہین گھوڑون کے خون مین غرق ہین کافرون کا خون بخش مسلمانون کے خون صالح مین شامل ہوکر رنگ بیگانگی دکھا رہا ہے باپ کو بیٹے کی خبر نہین بیٹا باپ سے جدا ہے بھائی بھائی کی مدد سے عاجز ہے عجب طرح کا ہنگامہ برپا ہے جو سوار قتل ہوئے ہین اونکے گھوڑے کو تل دوڑتے پھرتے ہین زمی پامال ہو رہے ہین پھریرے نشانون کے خون سے افشانی ہو رہے ہین میدان جنگ مین لطف تو روز حاصل ہے ہر بہادر اپنے خون سے رنگ کھیل رہا ہے پچکاریان لہو کی چھوٹ رہی ہین عبیر و گلال خون کا ہے آسمان پر شفق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خون اس فلک کج رفتار کا دامنگیر ہوا ہے کہ ترے گردش مین ہزارہا بندگان خدا جان بحق تسلیم ہوئے ہین انکا خون ناحق سوا تیرے کسکی گردن پر ہو سکتا ہے دلاورو نکو روز مرگ روز عید ہے چہرون پر خون کے دھارون کے سہرے بندھے ہوئے ہین یہ خاک سرخ پہنے ہوئے دولہا بن بن کر عروس مرگ سے وصال حاصل کر رہے ہین ایک طرف کو **فرہاد خان** یکسنزلی نے فیل کو علیحدہ کرکے پشت مرکب پر قرار لیا ہے کیونکہ جنگ مغلوبہ مین فیل کی سواری کا کوئی موقع نہین ہے چوبدست اسکے ہاتھ مین ہے

جبیں کا فریر ہاتھ مارا سر راکب و مرکب پیوند خاک کر دیا یہی سبب ہی جو لقب اسکا یک ضربی ہی کہ اوسکی ایک ہی ضرب کام دشمن کا تمام کر دیتی ہی دوسرے وار کی نوبت نہین آنے پاتی ہی اوسطرف ارشیون پر زاد تبر ہاتھ مین لیے ہوئے شاخ حیات کفار کی قلم کرتا پھرتا ہی دشت حسرت باغیون کی پامال ہی سوا ثمر تلخ موت کے کچھ ہاتھ نہین آتا ہی چہرہ کفار کی دہشت سے مثل برگ خزان دیدہ کے زرد ہو رہے ہین سر جسیم سے مثل شاخ بریدہ کے گر رہے ہین ایک جانب فرسنگ بن لندھورتانی مانند بچہ شیر کے حملے کر رہا ہی جسے گرز مارا پرا اٹھا ہو کیا مقدور ان اجل ہوا ذائقہ تلخ موت چکھا گویا یہی تینون بہادر لشکر کو روکے ہوئے ہین ورنہ ابتک قدم لشکر اسلام کے اوکھڑ جاتے مرکبون کی انکے یہ حالت ہی جیسے دریاے امواج مین کشتی جاتی ہی اہل لشکر اسلام انکے خیال سے جانین لڑائے ہوئے ہین قدم پیچھے نہین ہٹاتے ہر چند کہ سات لاکھ کی فوج کا ریلا ان مین لاکھ جوانون سے کیونکر رکے مگر قدم گاڑے ہوئے داد مردی و مردانگی دے رہے ہین لقب پکار پکار کہ رہے ہین کہان اے بہادرو یہی روز نام و ننگ ہی۔ قدم پیچھے نہ ہٹے کہ یہ شیوہ نامردی ہی شان مردانگی کے خلاف ہی تلوار ہاتھ پر پڑے مگر آنکھ نہ جھپکے نیزے سے آگے سینہ لشانہ رہے گرز دیکھکر گردن نہ جھکے کمان کے خوف سے گوشہ نہ ڈھونڈے تیر کے سنسناتے سے دل نہ سہمے میدان جنگ مین آکر مرنا ہر طرح ضروری ہی ذلیل ہوکر مرنا بہتر نہین اگر قسمت سے فتح حاصل ہوئی تو دفتر مین غازیون کے نام لکھا گیا اگر مارے گئے تو شہید کہلائے یہ باتین اور ولولے جانبازی مین کھٹی ہوئی قوت کو بڑہاتی ہین جوانان لشکر سینہ سپر تو نسے بلائے دیتے ہین لیکن جو بزدل ہین اونکو کب ہراست آتی ہی ہر جگہ اونہین جان بچانے کی فکر ہی بقول شخصے کہ مارتے کے پیچھے اور بھاگتے کے آگے دوسرونکو للکار رہے ہین کہ لینا مار لینا جانے نپائے مگر آپ آگے نہین بڑہتے اپنی کمک کے واسطے سگنل پکارتے ہین آپ کسی کی مدد کو قدم آگے نہین بڑہاتے کہ کون بیکار اپنے کو آفت مین پھنسائے آپ زندہ جہان زندہ آپ مردہ جہان مردہ جسوقت کنارہ لشکر تک پہونچ جاتے ہین کبھی اس صف کے پیچھے کبھی اوس صف کے عقب مین دور سے تیر اندازی کر رہے ہین مگر تیر مارا اور جلدی سے بیٹھ گئے کہ ایسا نہو کوئی دشمن دیکھ لے اور نشانہ تیر قضا بنائے مگر ہان سرداران لشکر کفار جو بہادر ہین یا کسی قسم کا اطمینان ہی مثل مغفور رومین تن اور مصفور رومین تن کے یا جدید رومین تن اور شدید رومین تن کہ یہ فرستادہ اکوان ہین سمجھتے ہین کہ ہماری موت خداوند اکوان تاجدار نے خلق ہی نہین کی بلکہ ہمکو ان خدا پرستون کا ہلاک نمودن قرار دیکر بھیجا ہی لشکر مین ڈوبے ہوئے تلوارین مارتے چلے جاتے ہین جسکے تلوار آن پڑتی ہی پٹ ہو جاتی ہی جسم پر جرکا بھی نہین آتا انکی تلوار جسپر پڑتی ہی وہ شہید ہوتا ہی بچ نہین سکتا ہی یہ دونون رومین تن ساختہ ہین لقمان ثانی کے کہ انھون نے ادویہ مین انکو ڈبو ڈبو کر آہنی بدن بنا دیا ہی اور کچھ دوا ئین ملا کر آواز انکی اسقدر بڑہا دی ہی کہ جب یہ نعرہ کرتے ہین گھوڑے بھڑکنے لگتے ہین نیچے سوار اوپر گھوڑا ہو جاتا ہی اگر کوئی ایسا شہسوار ہی کہ اوس نے گھوڑے کو سنبھالا اور وار بھی کیا تو جسم پر اونکے حربہ کارگر نہین ہوتا ہی انجام کار ہاتھ سے ان سخت جانون کے مارا جاتا ہی یہ دونون بڑے ولولے سے لڑتے ہوئے چلے جاتے ہین اور اوسطرف سے فرہاد خان یک ضربی اور ارشیون پر زاد صفون کو شکستہ کرتے چلے آتے ہین راہ مین جدید رومین تن

اور فرہاد خان یک ضربی کا سامنا ہوا فرہاد خان نے للکارا کہ بانس او گبر نابنجار کہان جاتا ہے
آگاہ ہو کہ قضا تیرے سر پر آگئی یہ سنکر برہم ہوا یہ جو دست پیغام قضا ہی کہان جائے گا بچکر میرے
ہاتھ سے ستم فرہاد خان یک ضربی دوسرے وار کی نوبت بھی نہ آنے دی رستم تھا کہ جدید
روئین تن نے سر آگے بڑہا دیا چوب پر پڑتی ہی کہ مرکب جدید کی توڑی اور گردن تک ملعون
زمین مین غرق ہو گیا تیغ کر دبلند ہوا فرہاد نے نعرہ کیا کہ بردم ولیست کردم جدید روئین تن نے
کہا کہ اس زور سے چیخا کہ مرکب فرہاد کا بھڑکا فرہاد خان نے گھوڑے کو سنبھالا لیکن جدید نے گرز
سے نکلکر گھوڑا فرہاد خان کا پاپے کر دیا سوار مرکب دونون خاک پر غلطان ہوئے فرہاد خان کو
یہ خیال نہ تھا کہ جدید وار سے میرے بچ گیا ہے ورنہ ہوشیار چلتے گھوڑا ہی لے ہونا ممکن تھا
بالفرض اگر گھوڑا مار بھی جاتا تو آپ کود کر علحدہ ہو جاتے مگر یہ کام غفلت مین ہوا کہ جدید نے گھوڑا
لے کر دیا اور گرتے ہی فرہاد خان کے تلوار مارے کہ شانہ نشانہ ہوا اور پاؤن مرکب کے نیچے دبکر ٹوٹا
اودھی یہ حالت دیکھکر لشکر اہل اسلام نے ہجوم کر کے فرہاد خان یک ضربی کو ہاتھ سے جدید روئین تن
بچایا اور خیمہ مین ڈالکر روانہ ہوئے لیکن یہ حالت فرسنگ بن لنبھورنے جو دیکھی کہ اس
ملعون کے ہاتھ سے بچا تھی ہوئے نعرہ کیا کہ او قحبہ ساق کہان جائیگا بچکر میرے ہاتھ سے
غضب کیا تو نے کہ اتنی بڑے سردار کو دغا سے زخمی کیا مین تیرے فریب سے ہوشیار ہو گیا
لا ضرب بہادری کی جدید روئین تن نے وہی تیغ خون آلود فرسنگ کے حوالے کیا فرسنگ نے
ڈالی تلوار کو درمیان مین رکھکر تھپکی دی کہ تلوار پٹ پڑے بس یہ مین بایان ہاتھ کمر مین ڈال کر
نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر جو زور کیا اوٹھا لیا زمین سے اور ہاتھ پر بچا کے سپر لیکر لڑنا شروع کیا
جو کافر تلوار مارتا تھا فرسنگ وار اوسکا جدید پر روکتا تھا لیکن اس ملعون پر اثر کب ہوتا تھا اور
سنگاسہ اور بیدش مین اتنا موقع نہ تھا کہ فرسنگ اپنے دلکا ارادہ پورا کر سکتا خیال یہ تھا کہ بیر مچھے اور
کم ہو تو اس ملعون کو پا بندہ لیجاؤن یا ٹانگین اسکی چیر کر پھیکدون مگر فوج جدید کی اپنے سردار کے بچانے
کو کے ہوئے تھے فوج لشکر کا فرسنگ پر ہو رہا تھا اسی اثنا مین اک تلوار جدید کی زنجیر کمر پر پڑی کہ
زنجیر کٹی اور جدید زمین پر گرا گرتے ہی اس نے چاہا تھا کہ مرکب کو فرسنگ کے پے کرے کہ فرسنگ
گھوڑے سے کود پڑا اور چاہا اس نے کہ لپٹ پڑون جدید نے پھر تلوار ماری فرسنگ نے چاہا تھا
کہ سپر دست پکڑون مگر قضائے کار اتفاقات روزگار کہ ٹھوکر اک کا سہ سر سے لگی فرسنگ گرتے گرتے
بچا مگر تیغہ جدید کا سر پر بیٹھا تھا دو ابرو اوتر گیا فرسنگ نے دلستانہ مارا تیغہ تو ہنسا کر سر سے نکلا
مگر بہادر رونین تن سر سے باہر آئی اوسے عالم زخمدار مین فرسنگ نے اور اک ہاتھ تلوار کا مارا تلوار
ٹوٹ گئی اور جسم پر جدید کے خط بھی نہ پڑا اس نے دوسری تلوار ماری کہ زخم سر جو مارا
ہو گیا یہ حالت دیکھکر اہل اسلام دوڑ پڑے چاہتا تھا جدید کر فرسنگ کا قلع قمع کرون کہ اہل اسلام یلغار کر کے
ہو گئے فرسنگ کو بچا لیا اپنی جانون پر کھیل گئے سموات شاہ نے تیسرا مرکب جدید کے لیے بھیجا اب
فرہاد خان کے مقابلہ مین مارا گیا دوسرا فرسنگ کے مقابلہ مین چھوٹ گیا اب ملعون تیسرے مرکب سوار ہو کر
لڑنے لگا وہان ارشیون پر یزاد نے جو بھائی اور بھتیجے کو زخمی ہوتے دیکھا آنکھ مین خون اتر آیا پکار کر آواز دی کہ ملعون
غضب کیا تو نے ایسے سردارون کو زخمی کیا ادھر آ کہ حریف تیرا مین ہی ہون یہ کہکر باگ مرکب کی اوسطرف موڑی ہی تھی کہ
شدید روئین تن نے پکار کر کہا کہ او خدا پرست اوھر کہان جاتا ہے تو میرا شکار ہے ارشیون نے جو یہ سنا کہ مردود

لڑنے مرنے سے کام ہی تو ہی آ اگر خداوند کریم نے فتح دی اور زندگی کا تیرے ہاتھ سے خاتمہ کیا
تو تیرے بعد اوس سے سمجھون گا لا ضرب بہادری کے کہ دیر ہوتی شدید رومین تن نے
کہ انجام تیرا بھی مثل اونہین دونون کے ہونے والا ہی پہلے تو وار کر کے اپنا حوصلہ نکال لے
تاکہ یہ حسرت تیرے دل مین نہ رہجائے ارشیون نے جواب دیا کہ ہمارا دستور پیش دستی نہین ہی
جب خداوند کریم تیرے ضرب سے بچائے گا تو دیکھا جائے گا ضرب بہادری کی دیر نکریہ
سنتا تھا کہ شدید رومین تن نے تبردار تبردار کہکر تلوار ماری ارشیون پر زادنے سپر کو اوٹھا کر
چہرہ کی پناہ کیا تلوار جو شدید رومین تن کی سر پر پڑتی ہی چار انگل سپر کو کاٹا ارشیون نے للکار دی
کہ تلوار شدید کی ٹوٹی اوس نے سنبھلکر وہی مگر اہوا سکا تھا قبضہ سمیت ارشیون پر کھینچ مارا ارشیون
نے وار اسکا خالی دیا اور تہہ سر شدید پر مارا اوس نے سر نیچے کر لیا جو سر پر پڑا تو یہ معلوم
ہوا کہ سنگ خارا پر تبر اسر سے شدید کے اوچٹ کر گردن مرکب پر آیا گردن گھوڑے کی قلم ہوئی
شدید کود کر گھوڑے سے علیحدہ ہوا چاہا کہ مرکب ارشیون کو بھی پے کر دون ارشیون نے علی
خالی کیا اور چاہا کہ شدید رومین تن سے لپٹ پڑون اس نے دیکھا کہ اب مین اس خدا پرست کا کچھ
کر سکونگا ایسا نہو کہ گرفتار ہوجاون اس پہ بھاگا اور ارشیون نے اسکا تعاقب کیا لیکن قضائے
کا اتفاقات روزگار پاون ارشیون کا سو تخانہ مین جانا رہا اور ارشیون پر زادگر اگر تے ہی ارشیون نے
شدید رومین تن پلٹ پڑا اور تلوار دوسری کاٹھی سے کھینچکر سر پر ارشیون کے لگائی کہ سر خمی ہوا ارشیون نے
اوسے ترکاری مین باندھ شدید کا پکڑ لیا اور خیال کیا کہ تو تو زخمی ہو ہی چکا ہی اسے کیون چھوڑ اور اوٹھا کر
زمین پر مارا اوھر ارشیون نے چاہا کہ مشکین اسکی باندھ لون کہ یہ حال جدید رومین تن دیکھ رہا
تہا مرکب کو جولان کیا اور آواز دی کہ باش اے خدا پرست غضب کیا تو نے کہ اس حالت زخمداری مین
شدید رومین تن سے بہادر کو باندھنے کا قصد کیا ہی ادھر تو یہ ملعون چلا آتا ہے اوھر تو
ارشیون کو یہ کوشش ہی کہ کسی طرح اس ملعون کو تو گرفتار کر کے خدمت صاحبقران مین روانہ کرون
پھر اس سے مقابلہ کرون لیکن کام ناتمام رہا ہنوز مشکین اسکی اچھی طرح نہین بندھین تھین کہ جدید
رومین تن آپہونچا اور تلوار سر پر ارشیون کے لگائی کہ زخم سر جو پارہ ہوگیا یہ حال دیکھکر اہل
اسلام یورش کر کے ارشیون کو تو اوٹھا لے گئے مگر شدید رومین تن کمند مین اوجھا پڑا رہ گیا
جدید رومین تن نے جلدی سے اسکو رہا کر کے مرکب دیا کہ یہ ملعون پر سوار ہوا اور لڑنے لگا۔
لیکن لشکر اسلام سردارون کے زخمی ہونے سے بددل ہوگیا ہی مگر قدم جمائے ہوئے لڑ رہا ہی
لیکن یہ دونون رومین تن قیامت کر رہے ہین مورچے توڑتے ہوئے طرف تخت بادشاہ اسلام
کے بڑھ رہے ہین مسلمان جانین لڑائے ہوئے سینہ سپر کھڑے ہین لیکن تلوار تو انکے جسم پر اثر
ہی نہین کرتی کرین تو کیا کرین انکا وار بیکار جاتا ہی دشمن کا وار کارگر ہوتا ہی علاوہ رومین تن
ہونے کے یہ دونون زبردست بھی ہین اسکے سوا آوازون سے انکے گھوڑے بھڑکتے ہین
اوھر سموات شاہ چلا چلا کر کہہ رہا ہی کہ اے غضب خداوند کون ہان آج ان مسلمانون کا خاتمہ
کر دو۔ کوئی انمین سے بچنے نپائے لشکر اسلام شکست کھایا چاہتا ہی کفار کا یہ حوصلہ ہی سات لاکھ
سوارون کا ریلا ہی ادھر کل تین لاکھ آدمی ہین بہت سے قتل بھی ہوگئے ہین کچھ لوگ حفاظت
خیمون اور زخمیون کی کر رہے ہین کچھ فوج نابینا کی حفاظت کر رہے ہین کوئی ڈیڑھ لاکھ آدمی لڑ رہا ہی

قدم ادکھڑا چاہتے ہین بادشاہ اسلام دست بدعا ہین کہ اے کارساز اے بے نیاز واسطہ اپنے حبیب کا کہ ہم سبکو ان ظالمون کے ہاتھ سے نجات دے تو خوب جانتا ہی کہ ہم رواج دین اسلام کے واسطے لڑتے ہین شوق ملک و مال نہین ہی اور نہ خواہش حکومت ہی اگر موت ہماری قریب آگئی ہی تو ہمکو عذر نہین ہی لیکن اسوقت کے مرنے مین حرمت اسلام کے برباد ہوگی لاشین ان کفار کے ہاتھ پڑین گی مردہ بدست زندہ نہین معلوم یہ لوگ لاشون سے کیا سلوک کرین گے جلد کسی کو ہماری مدد کے لیے بھیج۔ ہنوز سخن در دہان تھا کہ تیر دعا کا ہدف اجابت پر بیٹھا اور جانب بیابان سے تیز گرد و غبار کا بلند ہوا سب نگران لشکر کہ یکایک دامنۂ گرد شگافتہ ہوا اور دل گرد سے **اسفند یار خان** زرانجا ہادی ایک لاکھ سوار کی جمعیت سے پہونچا دیکھا اس نے کہ کفار کا غلبہ ہی اہل اسلام شکست کھایا چاہتے ہین پس وہین سے اس نے نعرہ کیا کہ باش اے گروہ کفار خبردار و ہوشیار باش کہ منم **اسفند یار خان** زرانجا ہادی یہ کہکر اور نعرہ کرکے جو گرتا ہی خود بھی تازہ دم ہی لوگ بھی اسکے تازہ دم ہین لشکر اسلام مین تو جان آگئی اب قریب ڈھائی لاکھ کے مسلمان بھی ہوگئے ہین اسفند یار خان کے ساتھیون نے حملہ کرکے کفار کو چاہا کہ پیچھے ہٹا دین مگر کہان ممکن تھا ڈیڑھ لاکھ سے ساڑھے لاکھ پیادہ ہو سکتے ہین ساتھ ہی دوسری گرد اوڑی سب نگران نے کہ اب کون آیا کمک لشکر اسلام کی آئی یا مددگار کفار کے آئے دونون لشکرون کی نگاہین گرد کی طرف تھین کہ یکایک دامنۂ گرد شگافتہ ہوا اور دل گرد سے **سہیل خان** سنجری حصاری ایک لاکھ سوار کی جمعیت سے پیدا ہوا۔ اور آکر اہل اسلام مین شامل ہوکر کفار سے مصروف جہاد ہوا یہ دونون سردار حکمنامہ پہونچتے ہی بعجلت تمام روانہ ہوئے تھے کہ وقت پر پہونچ گئے مگر چونکہ یہ لوگ تازہ دم تھے آتے ہی جو ملکر حملہ کرتے ہین فوج کفار مین تہلکہ ڈال دیا خون کی ندیان بہادین۔ سرون کے اولے برسا دیئے بازار جنگ کو گرم کر دیا اہل اسلام مین جان تازہ آگئی **بادشاہ اسلام** نے شکر پروردگار کیا اور ان دونون سردارون نے اپنا اپنا لشکر آگے بڑہانا شروع کیا۔ اور فوج ہندوستان جو تھک چکی تھی اوسکو پشت پر لے لیا۔ ادھر شاہ اسلام نے یہ انتظام کیا کہ اس تھکی ہوئی فوج کو حفاظتی فوج کے مقام پر قائم کیا اور حفاظتی فوج جنگ مین طلب کرلی۔ خوب ہی گھمسان کی لڑائی ہونے لگی لشکر کفار کے جی چھوٹ گئے چھوڑ دیئے سات لاکھ فوج کو جب حملہ کرکے پیچھے ہٹا دیا لڑتے لڑتے تمام دن ختم ہوگیا اور شام ہوگئی۔ مگر مسلمان دم نہین لیتے لڑتے ہوئے چلے ہی جاتے ہین **سموات شاہ** نے دیکھا کہ فوج کیری تھکی ہوئی ہی اور لشکر اسلام تازہ دم ہی اور شام بھی ہوچکی ہی۔ آج جنگ کو موقوف رکھنا چاہیے۔ پھر دیکھا جائے گا۔ یہ خیال کرکے **بختیار کرک ثانی** سے صلاح لی یہ وہی وزیر شیطان خصال ہی۔ جو

ہمراہان چارون سردارون کے یہان آیا تھا۔ بختیارک ثانی مثل بختیارک
اول کے نہایت ہوشیار و زیرک ہی بلکہ وجہ تسمیہ بھی اسکی یہی ہی کہ اسکی حرکتین
شیطان لقا سے مشابہ پاکر بادشاہ نے اوسکو بختیارک کا خطاب عطا فرمایا
اور یہ نام اصلی اسکا کمیہ اور تھا بختیارک نے یہی صلاح دی کہ اب طبل
بازگشت بجوا دیجئے کل دیکھا جائیگا۔ سموات شاہ نے پکار کر کہا کہ اے غضب
خداوند اکو آن مین طبل بازگشت بجواتا ہون بس اب کوچ کی شب آرام سے بسر
کیجئے کل دیکھا جائے گا۔ یہ کہکر حکم طبل بازگشت کا دیا دونون لشکرون نے
حسب قاعدہ جنگ سے ہاتھ کھینچا اور علیحدہ ہوکر اپنے اپنے آرام گاہ کیجانب
متوجہ ہوئے ادھر سموات نامدار اپنے بارگاہ مین داخل ہوا۔ سردار
اپنے اپنے خیمون مین گئے پوشاک نرم اوتار کی لباس نرم پہنا سپاہیون نے
کمرین کھولین آج بسبب تھکے ہوئے ہونے کے سموات شاہ نے بھی دربار نہین
کیا اور جاکر بستر مرگ پر قیام کیا یہان اہل اسلام اپنے فرودگاہ پر آئے
بادشاہ اسلام داخل بارگاہ ہوے اسفندیار خان زرانجا بادی وسہیل خان
مشتری حصاری ایک ایک پایہ تخت کا پکڑے ہوئے ساتھ آئے تھے جسوقت
بادشاہ داخل آرامگاہ ہوئے یہ دونون اپنے اپنے خیمہ کی طرف واپس گئے جسوقت
یہ آکر مصروف جنگ ہوئے تھے اوسیوقت سے انکے ملازمون نے خیمہ سمجھکر یاد کرکے
کرکے خیمہ نصب کردیئے تھے۔ غرضکہ ان لوگون نے یہی بستر راحت پر قرار لیا
فرہاد خان یکسر بی وارشتیون پریزاد و نرسنگ بن لندھور شفاخانہ
شاہی مین داخل کئے گئے علاج انکا ہونے لگا جب دوسرا روز ہوا اور بادشاہ اسلام
آکر بارگاہ گوہر بار مین تخت حکومت پر جلوہ افگن ہوئے صاحبقران عالی شان دنگل
صاحبقرانی پر بیٹھے اور سردار آآکر اپنے اپنے دنگل پر متمکن ہوئے سہیل خان
مشتری حصاری و اسفندیار خان زرانجا بادی بھی حاضر دربار ہوئے آداب
شاہی بجالانے کے بعد اپنے مرتبہ کے موافق دنگلو پر متمکن ہوئے بادشاہ اسلام نے انکی
جانفشانی پر مرحبا کی اور فرمایا کہ اب تمہارا سن اس قابل نہین ہی۔ کہ تم میدان
جنگ مین تیغ زنی کرو مگر وقت ایسا ہی آپڑا تھا کہ تمکو سب ایسی بلا مین مبتلا مین کہ اک
طفل صغیر سے بدتر ہین دشمن کو دیکھ ہی نہین سکتے تو لڑین کیونکر یہی سبب تھا کہ تم لوگون
کو پروانے بھیجکر یہ تکلیف دی اور تم بھی بروقت پہونچے پروانہ کے آن پہونچے خداوند
اسکا اجر عنایت کرے ان دونون نے دست بستہ عرض کیا کہ نمک خوار ہوے
ہی اس دن کے لئے ہین اب خداوہ وقت جلد لائے کہ حضور کے حق نمک سے سبکدوش
ادا ہو جاوین اور ان قدمون پر نثار ہون بادشاہ نے فرمایا کہ حافظ حقیقی تمہین ہر بلا سے
بچائے اور عمرون کو تمہاری دراز کرے لیکن خضر آن بن عمرو قریب صاحبقران
کے آیا اور اسنے عرض کی کہ اے شہریار با اقبال آخر یہ کیا بلا ہی کہ جسمین
آپ مبتلا ہوے اور تمام لشکر سردارون سمیت اندھا ہوگیا کب تک اسی حالتمین

آپا ہی بنے بیٹھے رہیے گا آخر اسکی کوئی فکر کوئی تدبیر انسان کو چاہیے کہ نکالے۔
اپنی سی کوشش کرے آیندہ مقدر ہی۔ صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ ان باتونمیں
تم مجھ سے بہتر سمجھ سکتے ہو۔ جو کچھ تم سے ہو سکے وہ کرو مین تو کچھ بھی نہین کر سکتا
بڑی امید مجھکو درویش صاحب کی تھی مگر اونہون نے بھی اسوقت تک خبر نہ لی خدا
جانے کون سے سخت ستارے ہمارے لوگون کے آگئے ہین کہ ایسی بلا مین مبتلا ہوئے ہین
اور کوئی تدبیر کرنے والا نظر نہین آتا کوئی فکر ذہن مین نہین آتی۔ بادشاہ اسلام
نے فرمایا کہ خواجہ اگر اسکی فکر کرو اور ہم لوگون کو اس بلا سے نجات دلوا دو
تو تمہارا احسان عمر بھر نہ بھولونگا گویا تم ہی نے جان بخشی کی اور تمام لشکر پہ تمہارا احسان
ہوگا۔ اور ہم بھی اتنا وعدہ کرتے ہین کہ تمکو خوش کر دینگے دامن مراد تمہارا
گوہر مقصد سے بھر دینگے۔ خضران نے عرض کی کہ جاتا ہون اگر اقبال شہنشاہ کا یاور ہی
اور مکسمت میری رسا ہی تو کامیابی حاصل ہوگی۔ غرضکہ خضران سب سے رخصت
ہوکر ان اندیشون کے واسطے دوائے چشم ڈھونڈنے نکلتا ہی دیکھیے اب یہ کہان
پہونچتا ہی اور کیا کرتا ہی۔ اول حال سمندات شاہ کا گذارش کیا جاتا ہی کہ یہ کافر
ذلیل بازگشت بجوا کر جو میدان سے پھرا رات سونے مین کٹی صبح کو دربار کیا اور جدید
روئین تن اور شدید روئین تن سے کہا کہ جب سے آپ دونون صاحب تشریف
لائے اسوقت تک مجھے آپ کی دعوت کرنے کا موقع نہ ملا۔ لہذا میرا یہ جی چاہتا ہی کہ
یہ صحرا نہایت پرفضا ہی اور بالفعل جنگ بھی بسبب خستگی لشکر کے ملتوی ہی اور
خداوند اکوان نے آتے ہی فتح بھی عنایت کی کہ یہ تینون خدا پرست ہمین آپنے
گرفتار کیا ہی ایسے زبردست و سرکش تھے کہ میری فوج مین گھسکر اپنے بھائی لشکر
بھائی کو چھڑا لے گئے آپ ہی ایسے تھے کہ اونکو زک پہونچائی لہذا یہ دعوت مسافر
بجا طرف خداوند اکوان تاجدار قبول فرمائے جدید روئین تن و شدید روئین تن نے بخاطر
مہمانداری تاجدار دعوت منظور کی اوسیوقت سمندات شاہ نے حکم دیا ہرکارون کو کہ خبر
لاؤ کہ اس صحرا کے گرد و نواح مین کون کون سی بستیان ہین اور وہان سے طائفون
کو لاؤ ہرکارے ادھر روانہ ہوئے ادھر سامان جشن ہونے لگا بارگاہ کی
آراستگی بیان سے باہر ہے ایک تو بارگاہ شاہی پھر اوسکی آرایش و زیبایش
کیا کہنا کہ اور سنواری گئی ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ مجلہ عروسی آراستہ ہی لشکر
کی آراستگی کا حال کیا بیان ہو کسی طرف کنوڑا کھنک رہا ہی دوکانین دورویہ آراستہ ہین کل
دوکاندار و نوکر بادشاہ کا حکم ہی کہ لشکر جدید روئین تن و شدید روئین تن سے کوئی قیمت
نہ لے جو شے جسے درکار ہو وہ بغیر قیمت کے لے قیمت خزانہ شاہی سے ملیگی
ہر طرف سامان روشنی ہو رہا ہی ہر خیمہ کے دروازے پر عام طور سے دو دو سرو
چراغان لگائے گئے ہین اور ہر طرف راستے پر ٹٹر بندی ہی۔ درختون مین قندیلین
آویزان کی گئی ہین امرا کے خیمون پر مختلف رنگ کے جھنڈے اوڑ رہے ہین درخت
پارچہ ہائے رنگا رنگ سے مزین و مزین کیے ہین یعنی سرخ و سبز و سبز مختلف اقسام کی پوششون سے آراستہ و پیراستہ ہین اکثر جگہ

تمامی سے مندھے گئے ہین قندیلون مین بادلے کی جھالرین لگائی گئی ہین بختیارک تمامی
کس خوبی سے انتظام کر رہا ہی ایک روز مین اتنے بڑے لشکر مین یہ سامان کرنا اور
صحرا مین جہان اینا گھر بھی نہین ہی کہ ہر چیز مہیا ہو سکے بختیارک تمامی انتظام
مدبر دن بھر مین اس نے کل انتظام کر لیا شام ہوئی ہی ہر طرف روشنی ہونے لگی
یہ معلوم ہوتا تھا کہ لشکر بھر مین ایک آگ لگی ہوئی ہی روشنی اس کثرت سے تھی
کہ عکس اوسکا روے فلک پر رنگ شفق کا پیدا کر رہا تھا اور زمین پر آگ فرش
نورانی بچھا ہوا تھا درختون کے سبز پتون مین سرخ قندیلین دور سے نارنگی
کے پھلے ہوئے درخت کا سمان دکھا رہی ہین بادلے کی جھالر جھلی دل پر بجلیان گرا رہی
تھی بلس خیمون کے مثل ماہتاب کے چمک رہے تھے روشنی انجم کی محسوس ہونے
لگی تھی ہر گلی کوچہ مین بھرو پیے پھر رہے تھے کوئی لنگور بنا ہوا اوچک رہا تھا کوئی اودھنگ
کا روپ بھرے ہوئے ایک انسان مین مرد و عورت دونون جلوے دکھا رہا تھا
کسی جگہ نٹنیان ناچ رہی تھین تماشائیون کا ہجوم تھا بازاری لوگ آوازے کس
رہے تھے گانیان سن رہے تھے کسی طرف سوانگون کے تخت ارے ہوئے
لاگین ہو رہی تھین کوئی چھری نگل رہا تھا کوئی جلتا ہوا گیند اوگل نگل رہا تھا کسی نے
زبان پر تکلہ سوزن کر کے پھر کھینچا مگر خون نہین دیا نہ زخم محسوس ہوا کسی نے کلہ
مین چھری کا بھونک لی اور کھینچ لیجانے پر نشان زخم ظاہر نہوا۔ اُن لوگون کو بھی الفاظ
مل رہے ہین۔ کسی مقام پر مداری تماشہ کر رہے ہین ساختون اور مصنوعتون
کے تخت برابر سے لگے ہوئے ہین پرستیون کا ہجوم ہی دم پر دم ہو رہے پان پر پان
کھائے جا رہے ہین لشکر کی تو یہ حالت ہی اور بارگاہ سموات شاہ مین سردارون
کا جلسہ ہی طائفہ تاج رہے ہین پرستان کا سمان ہی وہ بارگاہ کی آراستگی اور
وہ روشنی کہ سقف بارگاہ نمونہ سائبان چرخ کا ہو رہی تھی جا بجا سقف پر طلائی کام
بنا ہوا چوبین گنگا جمنی قالین کا رچوبی بچھا ہوا اوپر سردارون کا جلسہ پلو مین
بادشاہ کے جدید سنہ مین تن و مشد نرسنہ مین تن انکے بعد دوروبہ اور سردار
اپنے اپنے رتبہ کے موافق یکے بعد دیگرے بیٹھے ہوئے سامنے رقاصان ماہ
طلعت پری صورت زیور جواہر مین غرق باری باری بھرے ہو رہے ہین نگاہین ہر طرف
سے لڑ رہی ہین آنکھون ہی آنکھون مین سب کچھ باتین ہو جاتی ہین بختیارک تمامی بھی
سب کی خاطر تواضع مین سرگرم ہی کبھی اندر بارگاہ کے آتا ہی کبھی باہر جاتا ہی اسی آمد و رفت
مین ایک مرتبہ دیکھا کہ ایک بیل گاڑی چلی آتی ہی اور اسپر دو عورتین سوار ہین ایک
کے بال صندی سے رنگے ہوئے ہین فیانہ لباس پہنے ہوئے طبلہ سارنگی وغیرہ
رکھا ہوا ایک اور مرد بھی ساتھ بیٹھا ہوا اس وضع سے کہ سر پر پگڑی بندھی ہوئی
ڈاڑھی چڑھی ہوئی تنبورہ ہاتھ مین بیچ مین ایک پری تمثال بارہ چودہ برس کے
سن کی ایک موتی کی تھ پہنے ہوئے بیٹھی ہی بقول شاعر ؎

برس پندرہ یا سولہ کا سن ہے	ہوائی کی راہین مرادون کے دن

قرینے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ کوئی بڑے دار رنڈی ہی جلسے کی خبر سنکر آگئی ہی ابھی تک رسائی نہین ہوئی **بختیارک** نے یہ خیال کیا کہ اگر بغیر اپنا مقصد حاصل کئے ہوئے یہ چلے گئے تو بدنام کرین گے اس سے دریافت کرکے نام لگا لینا چاہئے تاکہ رخصت کرنے کے وقت اسے بھی کچھ دیدیا جاوے اس خیال سے آگے بڑھے اور پوچھا اک خواص سے کہ نام اسکا کیا ہی - اوس نے جھپٹ کر قریب لڑھیا کے آکر بی نائکہ سے پوچھا کہ بائی جی تم کون ہو اور یہ کہان کی رہنے والی ہو نام تمہارا کیا ہی - اوس نے پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ میان مین شہر خفقانیہ کی رہنے والی ہون نام میرا خفقان بائی ہی اس جلسہ کی خبر سنکر مین بھی ادھر چلی آئی ہون خواجہ یہ سنکر بہت ہنسا اور اکر **بختیارک** سے کہا کہ وہ تو بڑی دل لگی باز عورت ہی نام اپنا خفقان بائی بتاتی ہی اور کہتی ہی کہ مین شہر خفقانیہ کی رہنے والی ہون - **بختیارک** نے کہا کہ اوس سے مجھے کیا تم جھوٹ بنایا مین آپ پوچھے لیتا ہون یہ کہکر آگے بڑھا اور کہا کہ بائی جی ٹھیک ٹھیک اپنا نام و نشان بتلاؤ اوس نے پھر یہی کہا کہ حضور مین کیا آپ سے مذاق تھوڑے کرتی ہون میرا یہی نام ہی جو حضور سے عرض کیا آپکا نام سنکے چلی آئی ہون لیکن اس نائکہ نے جو دیکھا کہ نگاہین اوسکی نوچی کی طرف بیڈھب پڑ رہی ہین کہا قربان جاؤن کیا سرکار مین عورتون کو آپ ہی پہونچاتے ہین **بختیارک** نے کہا کہ بائی جی ذرا سمجھ کر بات کیا کرو ہم تو سنتے تھے کہ اگلی رنڈیان بہت تمیز دار ہوتی تھین خیافہ شناس ہوتی تھین تم کیسی ہو کہ شریف اور رئیس کو نہین پہچانتین اوس نے کہا کہ واری ایک تو مین خفقانی عورت ہون دوسرے کمبخت صورت آپ کی ایسی ہی کہ کیا کہون تمپر اسکے علاوہ اب تو شہ لیون نے بھی اس پیشہ کو جایز کر لیا ہی اور اس سلسلہ سے سرکارون مین ترقیان کرتے ہین عہدہ پاتے ہین میر مین نے کہا کہ تم قصور کیا - امپیا اگر اچھا مانتے ہین جانے دیجئے مین اور ذریعہ رسائی کا پیدا کرلون گی اور آپ سے تو مین نے اس لئے پوچھا تھا کہ اگر ارباب نشاط کا انتظام حضور ہی کے حوالے ہو تو ہمارا مجرا ابھی سنوا دیجئے آپ خدانخواستہ آپکے دشمن ایسے ہون جہانپناہ پھونکدین دور پار سات سمندر درمیان **بختیارک** نوچی پر اوسکی دل سے فدا ہو چکا ہی سرد گرم سب سن رہا ہی نائکہ بھی آفت کی ہی کہ حرارت بھی دلاتی ہی - اور ایک ہی منٹے مین میر ٹھنڈا کر لیتی ہی ادھر وہ بھوکری ٹھنک کر کہہ رہی ہی - کہ بوبو ہمین تو نیند آتی ہی بائی جی ڈانٹ کے کہتی ہین کہ یون کی دون ہی گھر بنا یا ہی کہ چراغ مین بتی پڑی اور اللہ رکھی محنت پڑی ہی ایسی ہی نیند ہی تو کیا کھائیگی اور کیا کمائے گی کیا یار کے بغل مین جائے گی جب سے سوئے گی یا تو کوئی ایک مرتبہ سے دوسری مرتبہ بلائے گا نہین یا کوئی بگڑے دل ہوا تو لاتین مار کر سیدھا کر دے گا یہ سنکر **بختیارک** نے کہا کہ تم بڑی زبان دراز و بدمزاج معلوم ہوتی ہو کہ ابھی جو عورت اتنی کم سن ہی کہ مرد سے آگاہ نہین اوس سے ایسی ایسی باتین کرتی ہو اوس نے کہا کہ سبحان اللہ بھی یونہی ہو جائے گی **بختیارک** نے کہا کہ تمہین ٹھہرنے کا ٹھکانا بتائے دیتے ہین موقع اور محل سے تمہارا مجرا بھی سنوا دیا جائے گا یہ کہکر خواص سے کہا کہ

اسے ہمارے خیمہ مین لے چلو ہم آتے ہین خواص نے لیجاکر خفقان بائی کو ایک خیمہ مین اوتارا اور بختیارک ثانی نے جلسہ مین جاکر کہا کہ لمانا سیار ہی۔ دسترخوان آراستہ ہوچکا ہی۔ سموات شاہ نے رقص کی موقوفی کا حکم دیا اور مع جدید روئین تن و شدید روئین تن اوٹھکر روانہ ہوا دوسرے خیمہ مین پہونچکر دیکھا تو دسترخوان چنا ہوا ہی۔ کھانے انواع و اقسام کے چنے ہوے ہین جو لوگ بادشاہ کے ہمنشین تھے وہ ساتھ بادشاہ کے بیٹھے کھانا کھایا اور سب لوگ دوسرے خیمون مین اوسط درجہ کے لوگ بیٹھے۔ تیسرے طبقہ کے لوگ اور اور خیمون بیٹھے ہر شخص کی حیثیت کے موافق خیمہ تھا۔ کھانا عام طور سے اہل لشکر پر تقسیم ہوا۔ غرضکہ جب کھانے سے فرصت ہوچکی تو پھر جلسہ جما سرداران آکر مع بادشاہ اپنے اپنے مرتبہ کے موافق بیٹھے ناچ شروع ہوا ساقی کی طلب ہوئی اوسی وقت بختیارک ثانی نے دست بستہ عرض کی۔ کہ اے جہان پناہ اگر ارشاد ہو تو اسی کام کو بھی مین ہی انجام دون میرے خیمہ مین اک ڈیرے دار بانی لڑکی ہوئی ہی کہ ایسی عورتین حسین اور نازنین کم پیدا ہوتی ہین اور نہایت شوخ و چالاک معلوم ہوتی ہی مجرا بھی کرتی ہی۔ اگر فرمایئے تو اوسے حاضر کرون کہ ناچی بھی جائے اور ساقی گری بھی کرتی جائے بادشاہ نے کہا کہ پھر اس سے بہتر کیا ہی بختیارک وہان سے اپنے خیمہ مین آیا اور خفقان بائی سے کہا کہ بی اپنے کہو کہ پشواز پہنین اور گھنگرو باندہین سرکار مین طلب ہی اور ہان یہ تو سنلاؤ کہ ساقی گری بھی یہ جانتی ہین یا نہین خفقان بائی نے کہا کہ جی ہان سب کچھ اسے مین نے بتلایا ہی۔ مگر اپنے شعور کے دستور کے موافق ایکمرتبہ یہ آپ کے سامنے اسی مقام پر ساقی گری کرتی ہی آپ ہر بات پر نظر رکھیے جو باتین تمکنت اور رسم و رواج کے موافق ہون اونہین سنے دیجیے گا اور جو باتین خلاف ہون اون کو رد کرکے طریقہ اوسکا تعلیم کردیجیے گا یہ ایسی ذہین ہی ابھی سب کچھ سیکھ لے گی بختیارک نے کہا بہتر ہی پہلا جام انکے ہاتھ کا مین پیون گا۔ غرضکہ یہ نازنین سر تمکین بصد کرشمہ و ناز اوٹھی اور پشواز پہنی گھنگرو باندھے جام صراحی سے لبریز کیا اور اشعار عشق آمیز گاتے اور ناچتے ہوئے جام سر پر رکھکر چلی بختیارک اسکی اداؤن پر لپسا جاتا ہی را جاتا ہی۔ دل مین کہتا ہی کہ مین نے یہ کیا غضب کیا کہ بادشاہ سے اسکا ذکر کردیا کہین ایسا نہو کہ بادشاہ کی نگاہ بھی اسکی طرف ہوجائے تو بڑا ہی غضب ہوجائیگا یہ سوچکر دل مین پشیمان بھی ہوتا پھر بھی خفقان بائی سے پوچھتا ہی کہ یہ شہر خفقانیہ کہان ہی اور کسقدر فاصلہ یہان سے ہی خفقان نے کہا حضور یہ شہر بہت قریب اور نہایت دور بھی ہی خداوندا کو ان تاجدار کی بہت بڑی خدائی ہی اوس نے ایک ظاہر کردنیا پیدا کی ہی۔ اور ایک باطن دنیا پیدا کی ہی یہ شہر اسے صحرا مین بسا ہوا ہی مگر کسی کو نظر نہین آتا ہی یا شہنشاہان دنیائے باطن جب کوئی قصور کرتے ہین

تو دنیا نے ظاہر پر بھید لے جاتے ہین اور جیسی خطا ہوتی ہی - اوسکے موافق
اون کو سزا دیجاتی ہی مین نے یہ تصور کیا تھا کہ ایک روز خداوند
کی طرف نسبت بد کی تھی کہ اگر اس لڑکی کو خداوند اپنی خدمت مین قبول
کرین تو اچھا ہی کہ یہ نہایت خوب صورت ہی لائق اونہین کے ہی - یہ بات
خداوند کے خلاف گزری اور مجکو ویسی ہی سزا دیگئی - حکم ہوا کہ تو نے
اپنی حد سے گزرنا چاہا اسکا شکر نہ کیا کہ تجھے دنیائے باطن مین پیدا کیا
اب تو یہ چاہتی ہی کہ کوٹھے پر چڑھی ہون تو آسمان کو چھولون بس جو شخص کوٹھے
پر سے اوچک کر آسمان کو چھونا چاہے گا وہ آسمان پر پہونچے گا یا زمین پر گریگا -
تجھے بھی ویسی ہی سزا ملی کہ دنیائے باطن سے دنیائے ظاہر مین بھیجی گئی اور
ہمیشہ ایسا ملا جو حد کا ذلیل ہی - **بختیارک** نے کہا کہ آخر یہ سزا کبھی ختم
بھی ہوگی یا نہین اوس نے کہا کہ جی ہان برس دن کی سزا ہوئی تھی جسمین
اب مہینہ بھر باقی ہی اسکے بعد مین اپنے ملک مین پہونچ جاؤنگی اور رد بہود صلا کردیگی ہی
پاک وصاف بخاون گی **بختیارک** نے کہا کہ جس وقت یہان سے مذمت مین
خداوند کی پہونچا تو کہنا کہ ایک بندہ گنہگار آپ کا آہین ملا تھا اوس نے عرض
کیا ہی کہ کیا سبب ہی کہ اسوقت تک میرے یہان اولاد نہین ہوئی لہذا امیدوار
ہون کہ مجھے اسی سال مین لڑکا عنایت ہو خفتان بائی نے کہا کہ بروقت پہونچنے کے مین سب
کچھ کہدون گی اور جسقدر میری خاطر مدارات کروگے اوسکا حال بھی بیان کرونگی
اور تمہاری مہمان نوازی کی تعریف خداوند کے سامنے کرون گی **بختیارک**
ثانی نے کہا اچھا یہ ہوسکتا ہی کہ مجھے بھی اپنے ہمراہ وہان لیتے چلو اسنے جوابدیا کہ وقت تو آنے دو سب کچھ
ہوجائیگا اتنے مین نماز مین ماچتی ہوئی قریب **بختیارک ثانی** کے پہونچی اور جام دیا **بختیارک** نے جام
ہاتھ سے لیا اور یہ شعر پڑھکر پی گیا شعر گر ساقی بکف نشانی پیمانہ ما پر کن پیمانہ ما پر کن
گر زاہد ازین معنی آگاہ نہ شدستی ما مست ازین معنی ہشیار نہ خواہیم
پھر ساقی سے کہا کہ اگر ایسا ہی ہی تو پھر کیون نہ پیجئے زاہد نہین مین شیخ نہین
کچھ ولی نہین ہون جام پیتے ہی اک سرور پیدا ہوا پکارا ایک جام اور دیجئے مجکو مسرور اور محظوظ کیجئے اس
جام کا انجام وہ بد انجام نہ سمجھا کہ مآل کار کیا ہوگا اگرچہ بڑا گرگ باران دیدہ و کار آزمودہ گرم و سرد زمانہ
چشیدہ تھا مگر اسمقام پر ایسا مدہوش ہوا کہ کچھ اسکو خیال نرہا اسکی تیزی و چالاکی افترا پردازی ایسی مشہور
و مشہور ہی کہ ہر ایک اسکے مذاق سے واقف ہی شیطان درگاہ خداوند کے لقب سے ملقب ہی اور اسی
طرح کی مضحک باتین و مذاق آمیز تقریرین بارگاہ مین بیٹھکر کیا کرتا - اول درجہ کا مفتری و فتنہ پرداز
ہی کسیکو بہکا دینا یا کسیکو اغوا کرنا دو شخصون کے درمیان مین آتش کینہ و فساد کو بھڑکا کر عداوت
ڈلوا دینا یا کسیکو بڑھاوی دیکر اور ابھار کر خصومت کرا دینا اوسکے بائین ہاتھ کا کھیل ہی اور
جتنے حرکات سکنات شیطان علیہ اللعن کے ساتھ مخصوص ہین وہ سب اسمین موجود
ہین بلکہ مجسم شیطان ہی ابلیس لعین اوس پر ایسا مسلط ہوا ہی - کہ گویا حلول
کر گیا ہی غرض کہ اس نازنین سے مخاطب ہوکر **بختیارک** نے کہا کہ ایک
جام اور دیجئے آپ نے جام دیا تو وہ لطف دیا ہی کہ بے دغدغہ انجام بالکل مدہوش کر دیا ہی دنیا و مافیہا
کی کچھ خبر نہین **بقول شاعر** ایسا ایک جام دے ای ساقی بیہوش مجھے دونون عالم نظر آنے لگین بیہوش مجھے

یہ کلام سنکے نازنین نے کہا لیجئے اور دوسرا جام بھر کر پیدیا بختیار کہ نے متواتر چوتھی جام پیے بیہوشی سے خابچہ مارا چیخ مار کر زمین پر گرا و بیہوش ہوا خفقان بائی اپنے مقام سے اوٹھی چاہا کہ خنجر کھینچکر اسے قتل کرون کہ یکایک پشت خیمہ کیطرف سے اک آواز آئی کہ واہ مرشد دا ہ اپنے ہاتھون بنا بنایا کام بگاڑے دیتے ہو حضرات بن تم دیکھو کہ خفقان بائی بنا ہوا اپنا پلٹ کر دیکھنے لگا کہ یہ کون شخص ہے اتنے مین قران ثانی نے اپنا نام بتایا اور اندر خیمہ کے آکر عرض کی کہ اسے گرفتار کیجیے اور مین اسکی شکل بنکر آپکو ساتھ لیے چلتا ہون بادشاہ کے سامنے اسے چھوکری سے جو کہ وہ لڑکا بائی بنا ہوا ہے مجرا کرایے وہان ہی محفل آراستہ کیجیے اور ساقی گری کرکے سبکو بیہوش کیجیے مال و اسباب لوٹیے حضرات کو رائے قران ثانی کی پسند آئی غرضکہ قران ثانی نے جلدی سے رنگ و روغن عیاری چہرے پر بکار صورت اپنی بختیار کی ایسی بنائی اور کپڑے اوسکے پہنکر خفقان بائی کو ساتھ لیا اور داخل بارگاہ سموات شاہ ہوا یہان تو انتظاری تہا سموات شاہ نے کہا کہ بڑی دیر کی بختیار کہ نے چپکے سے کہا کہ حضور وہ یہان آنے پر راضی نہ تہی کہتی تہی کہ مین صرف بادشاہ کے سامنے تخلیہ مین مجرا کرونگی محفل مین بیٹھکر گاونگی سموات تاجدار نے کہا کہ یہ ہی تو کہی پہلا طوائف کو اسنے کیا اوسکا تو پیشہ ہی ہے بلکہ جسقدر زیادہ آدمی ہون اوسیقدر اچھا کہ زیادہ نفع کی امید ہوتی ہے بختیار کہ نے عرض کی کہ حضور یہ طوائف پیشہ نہین ہے اسکی حکایت کو اسی کی زبان سے سنیے عجب واقعہ اس عورت کا ہے وہ اس دنیا کی رہنے والی نہین ہے سموات شاہ نے کہا یہ اور تعجب ہے اچھا کہو اس سے کہ حال اپنا بیان کرے بختیار کہ مصنوعی نے پکار کر کہا کہ بی خفقان بائی اپنا مفصل حال جو کہ مجھسے خیمہ مین بیان کیا تمام بادشاہ کے سامنے بیان کرو بادشاہ تمہاری بہت عزت کرینگے خفقان بائی نے کہا کہ آپ ہی تو کہتے تہے کہ وزیر شاہ ہین لیکن بڑی اوچھی طبیعت کے آدمی معلوم ہوتے ہین دوست سمجھکر آپکی شفقت و عنایت دیکھکر اپنا اک راز آپسے بیان کیا اب آپ رسوائے عالم کرنا چاہتے ہین بختیار کہ نے کہا کہ یہ ساری صحبت مع بادشاہ اوسی خداوند کے ماننے والے فیصلے ہین جسنے تمہین دنیائے باطن مین پیدا کیا اور اب دنیائے ظاہر مین بھیجا ہے یہ سب واقعہ تمہارا سنکر تمہاری بہت عزت کرینگے مرتبہ تمہارا زیادہ ہوگا کوئی شخص نظر بد سے تمہاری لڑکی کیطرف نہ دیکھیگا گو تم معتوب خداوند ہو لیکن اسکو خداوند کے نامزد کر چکی ہو جب بختیار کہ نے بہت اصرار کیا تو خفقان بائی نے وہی قصہ دوہرایا کہ میری نیت تہی کہ اس لڑکی کو نذر خداوند کرون یہ ارادہ اوسکے خلاف گذرا اوسکی سزا یہ مقرر ہوئی کہ اب وہ لڑکی ہر شخص کے پاس جا سکتی ہے جس قدر عزت بڑہنا چاہیے تہی اوس سے زیادہ ذلت کا سامنا ہوا لیکن اب یہ بہتر بات ہے اسکے بعد مین اپنے ملک خفقانیہ مین جو کہ دنیائے باطن کا شہر ہے پلٹ جاونگی اور تو یہ میری خداوند اکو ان تاجدار قبول فرمائینگے یہ سنکر سموات شاہ نے کہا کہ مجھے ہی یہ اپنا نام سنکر ہر کہیں دنیا مین نہین ہوتا ہے تعجب ہوا تہا کہ خفقان بائی کیسے نام ہے مگر معلوم ہوا کہ نئی دنیا مین نئے نام ہی ہونا ضرور ہے شدید رو مین تن و حدید رو مین تن نے جو یہ واقعہ سنا وجد مین آگئے اور کہنے لگے کہ کتنی بڑی خدائی ہے ہمارے خداوند کی کہ جسکی جڑ واتہا نہین ہے دیکھیے آجتک کسی نے ملک خفقانیہ کا نام ہی سنا تہا سموات شاہ نے خفقان بائی کی طرف دیکھکر کہا کہ یہ خوش نصیبی ہملوگون کی کہ تم ایسی مقرب خداوند کی زیارت سے مشرف ہوئے تمہارا گانا سننا اور ناچ دیکھنا کوئی اسرثواب سے خالی نہین ہے اور جام تمہارے ہاتھ کا ساغر کوثر ہے لہذا آج ساقی گری کا انتظام ہی تمہارے سپرد ہے لیکن پہلے گانا گاو یہ سنکر خفقان بائی نے عرض کی کہ بہت خوب اور چھوکری کیطرف اشارہ کیا وہ عجب انداز سے سامنے آکر بیٹھی کہ دیکھنے والون کے دل بیٹھگئے جس نے آنکھ اوٹھاکر

دیکھا تیر عشق کہایا وہ ادسکی شرمائی ہوئی نظرین اور چتون کی شوخی سینہ کا سن کے موافق
ادبہار جیسے دو گدرائے ہوئے سیب یا کاغذی نیبو ہوتے ہین ہر ایک محو جمال ہو رہا ہے
بڑی بڑی انکھین جنمین حیا و شوخی دونون کی آمیزش نے قیامت کی دلربائی پیدا
کردی ہے لمبے لمبے بال بنکی ورازی و سیاہی کو شعرا نہین معلوم کیا بسا کر کس درجے تک
پہنچا سکتے ہین مگر اسمین شک نہین کہ اسی جمال کا مارا کل نہین سکتا اور اس افعی کا کاٹا
جاگ نہین سکتا ہے عارضون کی سرخی برگ گل کو شرماتی ہے پیشانی کی ضو خرمن جان پر
بجلی گراتی ہے ابرو کی کمان ہر وقت دلون مین ہلکون کی فوج صفین باندھے ہوئے
قتل عاشقان پر تیار کھڑی ہے مراحی دار گردان حسن کے میخانہ مین انتخاب سینہ پر دونون
ساغر دار گون لاجواب کمر کی پھک تلوار کا کام کرتی ہے پاؤن کی رفتار جگر کو پامال خانہ دل کو
مسمار کرتی ہے غرض کہ جو چیز ہے وہ اپنے مقام پر بہت خوب ہے قد مناسب تا پہ پاؤن
سڈول ادسکا سمٹ سمٹ کر بیٹھنا دل کو مسوسے ڈالتا ہے ناک مین ایک موتی کی نتھ کنوارے
پن کی علامت اور پاکدامنی کی سچی گواہ موجود ہے ہر سردار کی یہ حالت ہے کہ چاہتا ہے اگر
بجھا ئے تو اسکو خانہ دل کا چراغ بنائے ابھی اسنے گانا شروع نہین کیا ہے کہ صحبت
مین ہر طرف سناٹا ہے ایک سے ایک بات نہین کرتا بازار رقابت گرم ہے اک مرتبہ سازندون نے
ساز ملاکر درست کیئے اور نازنین پری جمال حور خصال نے غزل شروع کی

غزل

آرام گردش فلک سے پر حزین نہین
تیرے سی شوخیان تری تصویر مین نہین

دل چاہتا ہے وہ کہ جو تقدیر مین نہین
بوسہ کی ہمارے لیگیا پہلو سے کوئی تو

وہ اک طرح اسکے عالم تصویر مین نہین
سینے مین ہو کہان جو تری تیر مین نہین

ہشیار رہ دل سے ہین دیوانگی خلاف
آخر اپنے بالون کی زنجیر مین نہین

نکلا نہ عہدنامہ الفت سے کوئی کام
پیش آسکا ہے وہ کہ جو تحریر مین نہین

کیا بہلے اوس سے دل جسے ہر وقت ہو سکوت
بات یہ تجھمین ہے تری تصویر مین نہین

سنکر وہ ہنس دیگے نہ آئیگا حرف گر
اولٹا اثر ہی کیا مری تقریر مین نہین

سوغات لطف آپکے ہو ہونٹ دانتون سے اسیر زلف
انجام جو ہو ابتو یہ کہتا ہے شوق وصل

جلدی کرین جو ہے لطف و تاخیر مین نہین
یکبار اب تو ملی تو مری تقریر مین نہین

اوس طالب وصال کی ہمت کو دیکھیے
حسن سے وہ کہا ہے یہ تری تقدیر مین نہین

خوش ہو کہین نہ لکھ جسکے سہارے سے آرزو
پہلو وہ اپنے خواب کی تعبیر مین نہین

پھر غزل وہ نازنین ماہ جبین یعنے دلربا بائی اس طرح گانی محفل مین سمان باندھ دیا پھر
جیسی گندی تھی وہ زخم تازہ ہو گیا بے اختیار آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے ایک کو دوسرے
حال کی خبر نہ تھی ہر شخص اپنے حال مین مبتلا ہو رہا تھا اسکے بعد اور پکہ ٹھمریان دادرے
ٹپے خیال وہ ہر چیز اس رنگ سے گائی کہ کمالات علم موسیقی کے دکھا دیئے جس قدر گویے
اور طوائفے تھے سب کے سب سمٹ کر قریب آگئے ہر شخص پر اک بیخودی طاری تھی جو لوگ
سن رسیدہ تھے وہ کہہ رہے تھے کہ ہمنے بڑے بڑے گویون اور نائکون کو سنا مگر یہہ وصف
انمین دیکھا یہہ سرون کی سچائی یہہ خوبصورتی اور مشکلات کی دقتین بسہولت رفع کرنا اور تاثیر تو زبان حال سے
خود اپنے بے مثال ہونے کا ہر دل سے اقرار لے رہی تھی اس کے بعد سموات شاہ نے
کہا کہ ایک غزل اور گاؤ اور اسکے بعد اپنے ہاتھ سے جام شراب ہم سبکو دو ہمنے
سنا ہے کہ مہینہ بھر کے بعد تم خدمت خداوندی مین جاؤ گی اور وہان حور بنا کر داخل جنت

کیجاوگی تو اس وقت کی صحبت کو نہ بھولنا اور وہان بھی ہمکو جام کوثر سے سیراب کرنا
اور اگر ہم تمکو خداوند سے طلب کرین تو تم انکار نکرنا اس جملہ پر یہہ نازنین اس طرح شرمائی کہ ایک
تیر جگر دوز سموات شاہ کے سینہ سے گذر گیا بے اختیار آہ مونہہ سے نکل گئی اسنے
تو کوئی جواب نہ دیا تھا لیکن خفقتان بائی نے کہا قربان جاؤن وہ وقت تو آنے دیجئے کہ یہہ
بی خداوند کی خدمت مین پہونچین اور خداوند حضور کو بھی طلب کرین بھلا آپ ایسے شاہ
و شہریار کسے ملتے ہین یہہ انکی خوش نصیبی ہے کہ آپکی نظر انپر ہوئی بھلا یہہ وہان آپ سے
کیا انکار کرینگی یہان تو عذر کر نہین سکتی یہہ سنکر سموات شاہ اور بھی بیتاب ہوگیا
ان فقرات نے سیماب دل پر آتش کا کام کیا لیکن دلربا بائی نے یہہ غزل شروع کی

غزل

جو کل تک ہمسے کہتے تھے کہ معروف فغان کیون ہو
یہہ ہم آج اوسسے پوچھینگے کہ چپ ایسہربان کیون ہو

کسی پر اے جنون عشق راز دل عیان کیون ہو
طبیعت پر نہو قابو تو کہنے مین زبان کیون ہو

محبت کیلئے لازم ہوئی ہے بدگمانی بھی
جو اطمینان ہو جائے تو جھگڑا درمیان کیون ہو

بُرے ہین یا بھلے اپنے لیئے ہین تمسے کیا مطلب
تعلق ہی نہین جسسے پھر اُسکا امتحان کیون ہو

نہ دکھلایا اثر دل کی کشش نے جاکے پہلوسے
غرض ہے اپنے مطلب سے خیال دوستان کیون ہو

حیا مانع ہے کیا پوچھون مین اوس دل بیخطا لیسے
عنایت اسپہ کاہیکی ہے مجھپر مہربان کیون ہو

خدا پر جب رہا انصاف پھر شکوہ تجھسے کیا حاصل
وہین طے ہوگا جب قصہ تو پھر جھگڑا یہان کیون ہو

نہ اس امید مین چھوڑی وفا ناکام الفت نے
کہ جو محنت ہوئی اب تک عبث وہ رائگان کیون ہو

خوشی کیسی گران گذریگا سیر اغم ہی دشمن پر
یہہ کہولے بال تم استادہ زیر آسمان کیون ہو

محبت دور کی اے ہمصفیران چمن تجھسے
قریب اپنے نشیمن کے کسی کا آشیان کیون ہو

نتیجہ اس تمہارے ظلم پنہان کا ہے رسوائی
اگر چٹکی نہ لو دل مین کوئی محو فغان کیون ہو

بھلی افشائے راز دل سے ہے آپس کی غمخواری
یونہی ہو جائے طے جھگڑا تو کوئی درمیان کیون ہو

شکایت کرکے اور اُلٹا گلہ سننا پڑا ہمکو
بگڑکر اوسنے جب پوچھا کہ ہمسے بدگمان کیون ہو

سمجھ لو خاک کا اک ڈھیر لاش اس سوختہ جان کی
نہو جو بار دوش آخر وہ خاطر پر گران کیون ہو

گلہ کیا ہمنشینون کا ہمین ہی وجہ رسوائی
کرین واقف نگر خود ہی تو کوئی رازدان کیون ہو

تغیر رخ کا بتلاتا ہے حال دل کی کیفیت
خموشی جب کرے رسوا تو شرمندہ فغان کیون ہو

نہ رحم آئے ترپنے سے تو اچھا سکرا ای دو
یہہ محنت دردمندان وفا کی رائگان کیون ہو

ہنسی اوس دردمند عشق کی رونیکے قابل ہے
جسے کوشش ہو ہر دم سے غم پنہان عیان کیون ہو

پیام وصل پر اوس بیوفا نے کیا کہا ہمدم
مری اولین سوا ہوتی ہے چپ ایسہربان کیون ہو

سکوت و سوز غم سے ہونگین شمع بزم خاموشی
غرض جب بات کرنیسے نہین پیدا زبان کیون ہو

یہہ رنجش ہے غنیمت ہے مین بانداز آیا صفائی سے
مجھے اسمین بھی اندیشہ ہے کوئی درمیان کیون ہو

نگاہ بد سے دشمن کی خدا محفوظ ہی رکھے
جو ہو عہد وفا اون سے تو زیر آسمان کیون ہو

فغان مین حال کہدینا جو پیمانون کا شیوہ ہے
صد لپہر کوس رحلت کی دلسیل کاروان کیون ہو
زبان بند کر سراپا ہی بچوڑی جس نے خاموشی
سبنے دلسوزدہ الشمع لیکن ہمزبان کیون ہو
یہہ کہکر آرزو سمجہا لیا دل کو جدائی مین
کہ ہرجائی نہین جب وہ تو اپنا میہمان کیون ہو

یہہ غزل اس رنگ سے گائی کہ رنگ اپنا جما دیا در و دیوار سے ساز کی آواز گونج رہی تہی ہر لب پر خاموشی طاری تہی آنکہون سے انسو جاری تہی کسی کو تن بدن کا ہوش نہ تہا اسکے بعد ساقی گری قرار پائی تہی سامان پہلے لگا دیا گیا تہا دلربا بائی اپنے مقام سے لچک کر اوٹہی اور کشتی پوش ہٹا کر جام بلورین بائین ہاتہہ مین اوٹہایا بوتل کا کاگ اس حسن سے اوڑایا کہ دیکہنے والون کے ہوش اوڑ گئے جام مے گلرنگ سے لبالب کر کے رندانہ اشعار گاتی ہوئی اور جام سر پر رکہکر گت ناچتی ہوئی سامنے سموات شاہ کے آئی اور اس ادا سے ساغر پیش کیا کہ بادشاہ ایک تو مخمور عشق ہو ہی چکا تہا اب بالکل سرشار ہوا ہاتہہ ڈالتا کہین ہے پڑتا کہین ہے جام کے بدلے صراحی پکڑ لیتا ہے یہہ نازنین کہڑی مسکرا رہی ہے خرمن جان پر بجلی گرا رہی ہے لیکن بہزار خرابی جس وقت جام سموات شاہ نے لیکر پیا آنکہون مین سرور آگیا دل ایک تو پہلے ہی سے بیخودی کر رہا تہا اب بالکل ہاتہہ سے جاتا رہا اس نے دوسرا جام اوسی طرح بہر کر دوسرے رنگ سے ناچتی ہوئی آکر حدید روئین تن کو دیا تیسرا جام شدید روئین تن کو دیا اسی طرح باری باری سبکو دیا جس قدر امرا و رؤسا و افسران فوج جمع تہے سب نے اسکے ہاتہہ سے شراب پی بعد اوسکے جس قدر شراب بچی تہی جو اور لوگ ادنے درجے کے تہے اونہون نے تبرکاً آپس مین تقسیم کر لی اور پی گئے اور ہر ایک پر بیخودی طاری ہونے لگی امتیاز دور ہونے لگا سموات اپنی جگہہ سے ناچتا ہوا اوٹہا اور دلربا بائی کی طرف بڑہا حدید روئین تن کے یہہ امر خلاف گذرا اور کہا کہ اے سموات شاہ یہہ نہ جانا کہ مین بادشاہ ہون ساری بادشاہی خاک مین ملا دونگا اگر اس عورت کی طرف بڑہنے کا قصد کیا اس پر نظر ما بدولت کی ہے سموات شاہ نے کہا کیا تجہ مین پہلے سے اسکی طرف مائل ہو چکا ہون میرے وزیر کی آوردہ ہے آپ کیا حق رکہتے ہین آپ اگر فرستادۂ خداوند ہین تو جس کام کے واسطے آپ آئے ہین اوسے انجام دیجئے ورنہ مین شکایت آپکی خداوند کے پاس لکہہ بہیجون گا پہر آپ کے حق مین برا ہوگا حدید نے کہا مجہے اسکی پرواہ نہین ہے مین ہی تمہاری شکایتین لکہہ بہیجون گا شدید روئین تن نے کہا کہ بہائی صاحب اب یہہ آپ کے کام کی نہین ہے یہہ تو برعہت میری طرف بڑی دیر سے دیکہہ رہی تہی مجہہ سے راضی ہے آپ کی چہوٹی بہاوج ہو چکی وہ آپ سے راضی ہی نہین ہے حدید نے کہا تو نالائق تیری ہی یہہ لیاقت ہے کہ وہ تیری طرف دیکہے وہ در اصل مجہسے اشارہ وصل کر رہی تہی تو تو اپنے کو سمجہا شدید نے کہا کہ آپ بڑے ہین مین آپ کا لحاظ کرتا ہون ورنہ کسی امر مین آپ سے کم نہین ہون یہہ کہکر اپنی جگہہ سے اوٹہا اودہر

حدید روئین تن اپنے مقابلے سے اٹھا ان دونون مین مشت مشت ہونے لگی وہان سموات
شاہ نے موقع پاکر دلربا بائی کو گود مین اٹھا لیجاؤن برابر ہو چکر ہاتھہ پکڑا تھا کہ بیہوشی نے
طمانچہ مارا چرخ کھاکر دہم سے گرا لوگ دوڑے اسکو سنبھالنے کے لیئے جو چلا پڑاق سے چھینک
آئی پاؤن لڑکھڑائے دہم سے گر اور ہر حدید و شدید آپس مین لڑتے لڑتے بیہوش
ہو ہو کر گرے غرض کہ سب سردار و امیر و رئیس اسیطرح بیہوش ہوئے خواص و خدمتگار
وغیرہ جس جس نے اس تبرک کو پیا تھا جو جہان تہا وہین رہگیا بختیارک نقلی دروازہ
بارگاہ پر کھڑے ہوگئے کہ اگر اتفاقاً کوئی بینا شخص آئے تو اوسے روک دین کہ اندر اسکی
اجازت نہین ہے لیکن یہان اجس وقت سب بے ہوش ہوگئے خفقان بائی نے
نعرہ کیا کہ منم حضران بن عمرو بانفین شاہ عباران عیار پیکمتا
ریش تراشندۂ کافران و سر برندۂ جادوگران اور ہر دلربا بائی نے نعرہ کیا کہ منم مہتر برق
ثانی اور یہہ دونون استاد شاگرد لوگون کا اسباب لوٹنے لگے حضران نے جو نکال کر جال
الیاسی مارا بارگاہ کا تمام شیشہ آلات مسند فرش وغیرہ سب تندر نثیل کیا اور ہر
برق ثانی نے لوٹنا شروع کیا اور کل سرداردن خدمتگارون تک کے کپڑے اوتار لیئے
مع بادشاہ سب کو برہنہ کرکے ڈال دیا بعد اسکے حضران نے استرہ نکالکر ایک موچہ حدید
کی اور ایک موچہ شدید کی مونڈی ڈاڑہی سموات شاہ کی مونڈی اور سوا اسکے
امیرون کے بال اس طور سے مونڈے کہ کسیکے سر پر جوتے کی ہیئت بنادی
کسیکے سر پر سور کی شکل تمام کسیکی ڈاڑہی مین گدہے کا کہر بنادیا اسی طور سے سبکو
درست کرکے پھر وہیں سرخ سیاہ ٹیکے وغیرہ دیکر مع برق ثانی و قران ثانی نکل کر
بارگاہ سے روانہ ہوئے لیکن اب تک شاہ بارگاہ سموات کا سنیئے کہ جس وقت ان سبکو
ہوش آیا ایک دوسرے کی حالت دیکھکر پہلے تو بہت ہنسے سموات شاہ حدید روئین
تن کی صورت دیکھکر ہنسا اور حدید سموات کی شکل دیکھکر ہنسا اسی طرح سب سردار جو جو
ہوشمین آتے گئے دوسرون کو دیکھکر ہنسنے لگے لیکن جب اپنے اوپر نظر پڑی اور اپنے کو برہنہ
پایا تو خفیف ہونے کسی نے یہہ خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے غضب خداوند کا ہملوگون پر نازل
ہوا دلربا بائی منظور خداوند تہی ہملوگون نے نظر بد سے اوسکی طرف دیکھا یہہ اوسکی
سزا ہملوگون کو ملی خود کردہ را علاجے نیست ارے میان توبہ کرو ورنہ اس سے بدتر
درجہ ہوگا لیکن سموات شاہ جو بچایا عشق دلربا بائی کا کہائے ہوئے تہا
گھبرا گھبرا کر چہار طرف دیکھنے لگا مگر اب نہ تو بختیارک نظر آتا ہے نہ دلربا بائی ہے
نہ اوسکے سازندے ہین نہ ناچنے والے خدمتگارون اور خواصون کو جو دیکھا تو وہ بھی سب برہنہ
ہین جسکی نظر اپنے اوپر پڑتی ہے اوٹھکر بہاگتا ہے بارگاہ کے باہر نکل جاتا ہے اگر کوئی شخص
قصد کرتا ہے کہ فرش ہی پہاڑ کر ستر کرین تو وہان سوا فرش زمین کے باقی ہی
کیا ہے تمام بارگاہ لٹی ہوئی ہے فرش کیا شیشہ آلات تک غائب ہے کوئی چیز آرائش
کی باقی نہین رہی ہے منہہ پر ہاتھہ جو پھیرا تو کسی کے ہاتھہ مین سرخ و ہبا لگا کسی کے ہاتھہ مین نیلا
اپنی صورت ہی نہین دیکھہ سکتے کہ کچھہ سامان معلوم ہو آئینہ وہان کہان جس قدر آرائش کے آئینہ

سب لینے والا لے گیا ہان ٹٹولنے سے یہ محسوس ہوا کہ کسیکی مونچھ مونڈی ہوئی ہی
کسی کی ڈاڑھی ندارد ہے جسکے سارے سر پر بال ہے اوسکی خالی ایک چوٹیا رنگی ہے
کسیکا سر شل چلے ہوئے چکوترے کے نظر آرہا ہے عجب ہیئت ہے ایک
دوسرے کو پہچاننا مشکل سے ہے لیکن **سموات شاہ** نے دیکھا کہ ایک سفید
کاغذ بارگاہ مین اڑتا پھرتا ہے اوٹھاکر اوسکو پڑھا لکھا ہوا تھا کہ باشندگان ایران و کابل
خبردار و ہوشیار ہو ہم **حضران بن عمرو بن امیہ ضمری** ریش تراشندہ
کافران و سربرندہ جہاد و گران ہمارا خطاب اسی وجہ سے ہے اور او ملعون دیکھ
ہمارے آقا کی رحم دلی کہ انکا حکم نہین ہے کہ سوا ساحر کے ہلوگ کسیکو قتل کرین
ورنہ تم سبکو اس طرح مار ڈالتا کہ کسی کو خبر بھی نہوتی اور اے حدید رومین تن
وشدید رومین تن آگاہ ہوجاؤ کہ تم یہ خیال اپنے دل مین نکرنا کہ ہم رومین تن
واہنین بدن ہین ہمپر تلوار اثر نہین کرتی ہے ہم مر نہین سکتے اگر میرا آقا حکم دیتا تو اسی وقت
تم سبکا خاتمہ کردیتا مگر اب بھی اگر کوئی پنجلا آجائیگا تو سیدان تمہاری ٹانگین چیر کر پھینک
دیگا بس یہ مضمون پڑھنا تھا کہ **سموات شاہ** آگ ہوگیا اور اوسی وقت اسنے
شور کیا کہ دربان وغیرہ اور لوگ جو باہر بارگاہ کے تھے گھبراکر اندر چلے آئے تو بادشاہ
کو عجب ہیئت سے دیکھا کہ پہچانا بھی نہین لیکن **سموات شاہ** نے اول تو پوشاک
طلب کی جب کپڑے پہن چکا تو حکم دیا کہ لاؤ **بختیار ک ثانی** کو کہ ان عیاردن کو وہی نکرم
لایا تھا اور کچھ عیاردن کو برائے تفحص روانہ کیا کہ عیاران اسلام یہان سے کہان گئے
اتنے مین بارگاہ پھر سے آراستہ کیگئی فرش بچھایا گیا دنگل کرسیان وغیرہ لگائی گئین
جو لوگ برائے تلاش **بختیار ک** گئے تھے اونہون نے آکر عرض کی کہ نہ اپنے خیمہ مین نہ
کسی اور مقام پر اونکا پتا ملتا ہے اور عیاران لشکر اسلام جس قدر ہین وہ
اپنے لشکر مین ہین ہان **حضران بن عمرو** کا شام سے وہان بھی پتا نہین اور نہ اب ہے
سموات شاہ نے سنکر معلوم ہوتا ہے کہ یہ نمک حرام عیاردن سے مل گیا اور
اسی کی سازش سے وہ لوگ یہانتک پہنچے اونہین کے ساتھ اب بھی ہوگا بعض نے کہا
عجب نہین ہے کہ بسبب خجالت کے روپوشی اختیار کی ہو کہا خیر جیسا ہوگا دیکھا جائیگا
بلاؤ منشی کو اوسی وقت دبیر حاضر ہوا کہا **سموات شاہ** نے کہ اسی منہہ پر حمیت اسلام کا
دعوے کرتے ہو کہ عیاردن سے سردار دن اور بادشاہون کی یہ حالت ہوائے ہو تف ہے
اس دعوائے صاحبقرانی پر معلوم ہوا کہ سارا زور **صاحبقرانی** انہین عیاردن کے
بھروسے پر ہے غرض کہ **سموات شاہ** ایسا غصہ مین تھا کہ بہت نازیبا الفاظ
مین اسنے نامہ لکھوایا لیکن دبیر نے الفاظ نامناسب نکالکر نامہ عمدگی سے لکھکر پیش کیا
سموات شاہ نے کہا ہے کوئی ایسا جو یہ نامہ بارگاہ امیر مین لیجائے اور جواب اسکا لائے
یہ سنکر **مغرور رومین تن** اوٹھکڑا ہوا اور نامہ باتھ سے بادشاہ کے لیکر روانہ ہوا اوسوقت لشکر اسلام
مین پہنچا ہے کہ سب اہل اسلام نمازون سے فرصت کرچکے تھے سواری بادشاہ کی محل سے برآمد ہوچکے تھے
سردار بارگاہ کو ہر بار مین جمع تھے جس وقت آمد سواری کی خبر سنی در بارگاہ تک استقبال کرکے پایہ تخت کو

اپنے کندھو پر اوٹھائی ہوی آئے بادشاہ تخت روان سے اوتر کر تخت شاہی پر جلوہ افروز ہوئے
ذکر خضران بن عمرو کا ہونے لگا صاحبقران افسوس فرمارہے تھے کہ کس وقت مین اس
دوست کا فراق ہوا ہے لیکن جو مصلحت الہی خیر وہ جس کام کو گیا ہے خدا اوسکے ارادہ
مین برکت عطا فرمائے کہ اتنے مین ہرکارون نے خبر دی چوبدار نے اطلاع کی کہ معتمد
روئین تن نامہ سموات شاہ کا لیکر خدمت مین حاضر ہوا ہے بادشاہ نے فرمایا
بلاو حسب الارشاد اجازت ملی معتمد نے بارگاہ مین آکر بطور اکوان پرستان سلام کیا
کسینے جواب نہین دیا بلکہ لاحول پڑہا دنگل آہنی اسکے بیٹھنے کو ملاسانی کو حکم ہوا اوسنے
جام بھر کر دیا جس وقت دماغ اوسکا بادۂ ناب سے گرم ہوا پکارا نامہ دار فرمایا صاحبقران
نے کہ لا نامہ اسفندیار خان زرانجابادی نے نامہ اسکے ہاتھہ سے لیکر صاحبقران
کو دیا صاحبقران نے بادشاہ اسلام کو اونہون نے دبیر کو عنایت کیا دبیر نے
پکار پکار کر پڑہنا شروع کیا جس وقت مضمون سخت گوش آشنا ہوئے مزاج صاحبقران
اور تمام سردارون کا برہم ہوگیا لیکن خون جگر پی کر رہگئے کہ صبر بھی زیادتی ہمارے ہی عیاں کی ہے
کہ جوش مین اون لوگون کو آزار پہونچایا کہین تو کیا کہین جواب مین کچھہ الفاظ بیزی لکھے کہ یہہ
جہل ہمارا نہ تہا نہ ہے اوسے یہہ حکم دیا تہا نہ ہم اس سے آگاہ ہے نہ وہ تیار اسوقت یہان
موجود ہے ورنہ ہم بے تامل اوسکو باندہکر مشکین ایلچی کے حوالے کر دیتے اور جس وقت وہ
لشکر مین آجائیگا اوسی وقت باندہکر بھجوایا جائیگا یہہ جواب لیکر معتمد روئین تن
روانہ ہوا اور جاکر جواب پیش کیا سموات شاہ نے پڑہوا کر سنا حدید روئین تن نے
کہا کہ یہہ سب فریب کی باتین ہین ہمارا ملازم بغیر ہمارے حکم کے کسی سخت و دشوار کام مین کبھی ہاتھ
نہ ڈالیگا حکم دو کہ بجے طبل جنگ مین ابھی جاکر ان خداپرستون کو غارت کر دونگا ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑونگا
یہہ سنتے ہی سموات شاہ نے کہا کہ ہان میرا بھی یہی جی چاہتا ہے کہ آج ہی ان خداپرستون کا خاتمہ
ہو جائے یہہ کہکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگی اوسیوقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور صدا دار نقارہ کی گئی ہرکارے
خبر لیکر جانب لشکر اسلام روانہ ہوئے اوسوقت بارگاہ مین پہنچے کہ امیر فرمارہے تھے کہ اگر خضران بغیر
اپنا کام انجام دیئے واپس آیا اور اسنے کوئی فکر ہمارے بینا ہونے کی نہ کی تو اسکو مشکین باندہکر سموات
شاہ پاس بھیجدونگا عجب حرکت اسنے کی کہ کبھی کسینے ایسی نالائق حرکت نکی ہوگی اسکے باعث سے
آج ذلت کا سامنا ہوا اور عجب نہین ہے کہ کفار زیادہ برہم ہوکر آپڑین اور جنگ عظیم ہو ہزارہا بندگان
خدا کس بے بسی سے مارے جائینگے ان سبکا خون اسی نالائق کی گردن پر ہوگا اسکا باپ بھی ملعون تہا لیکن
یہہ کمبخت تو قبل از انہائے عیاری پانے کے ایسا تہا کیا یہہ بات بھی میراث عمرو مین داخل تہی کہ جو اوسکا
مال لے بخیل و ملعون بھی ضرور ہو جائے افسوس صد ہزار افسوس یکایک ہرکارون نے جاکر دعائے
ثنائے شاہی بجالاکر عرض کی کہ اقبال یار ہو دوست شاد دشمن پامال روئین تن کو نہایت
غصہ ہے اونہون نے طبل جنگ بجوا دیا ہے سموات شاہ کل لشکر تیار کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ
ہمکو اور خداپرستونکے آج ہی فیصلہ ہو جائے حملہ ہوا ہی چاہتا ہے بس یہہ سنتا تہا کہ بادشاہ اسلام
پریشان ہوگئے صاحبقران نے فرمایا کہ انا للہ و انا الیہ راجعون معلوم ہوا کہ صاحبقرانی ہماری
ختم ہوئی قضا ہماری تدبیک آپہنچی خاک ہماری بیابان نہ طاق ہی کی تہی جو یہان کہینچلائی خیمہ

کیا فکر ہے جو مصلحت پروردگار ہے ہمارے یہان ہی کوس رحلت و نقارہ کوچ ہمین ہی اب
زندگی اپنی سخی کو ناگوار ہے اس ایاچ ہوکر جینے سے مرنا ہزار درجے بہتر ہے اوسی وقت یہان ہی
نقارہ رزمی نواز ش مین آیا لشکر مین تیاری ہونے لگی اسفندیار خان زرانجابادی و
سہیل خان مشتری حصاری نے عرض کی کہ جبتک ان نمک خوار دن کے شونین
ہے اور تلوار قبضہ مین ہے کیا جان رکھتے ہین یہہ کافر جو حضور تک پہنچ سکین اور جسوقت یہہ
غلام حق نمک سے ادا ہو جائینگے اوس وقت پروردگار عالم کوئی اور سبیل نکالدیگا اسلیے
کہ اقبال آپکا بڑا زبردست ہے کیا حقیقت ہے ان کافرون کی جو آپکو اذیت پہنچا سکین بڑے
بڑے سرکشون نے ارادہ کیا مگر پست ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ یہہ سب سچ ہے
لیکن جس وقت اقبال بدی پر آجاتا ہے تو بہت جلد خاک مین ملا دیتا ہے اور جسقدر
اقبال ترقی دیتا ہے اوسی وقت ذلیل بھی کر دیتا ہے بقول شاعر مصرعہ
ہر عروجے را زوالے ہر بہارے را خزان دیگر بیک گردش چرخ نیلوفری ڈونہ نادر بجا ماند نے نادری
اے سہیل خان واے اسفندیار خان جس وقت موت انسان کی قریب آتی ہے
جو اقارب ہوتے ہین وہ عقارب ہو جاتے ہین اپنا بال بال اپنے واسطے نشتر کا کام کرتا ہے حتہ
تا مدار شاہزادہ ملک قاسم اپنے ہی پوتے کے ہاتھہ سے اور علشاہ رومی باپ اوسکے
بیٹے کے غم مین پوتے کے ہاتھہ سے قتل ہوئے ہر چند کہ دونون دلیرون نے بارگاہ خون سے
لال کر دی تھی مگر مارے گئے موت سے نہ بچے لیکن تجکو مرنیکا کچھہ خوف نہین ہے اسواسطے کہ ہمیشہ
یہی ہوتا آیا ہے اور ہمیشہ یہی رہیگا مصرع آج ایک کا عروج ہے کل دوسرے کا دور
جناب سلیمان کی حکومت تو دوامی رہی نہین دوسرے کا کیا ذکر ہے بقول شاعر غزل

آرام کے تئین ساتھی کیا کیا جب وقت پڑا تنہا کوئی نہین	سب دوست ہین اپنے مطلب کے دنیا مین کسیکا کوئی نہین

ہر چند کہ یہ رفیق و دوست ایسے نہین ہین لیکن جب دشمن قوی ہین اور دوست ناتوان تو انجام کیسا ہوتا ہے
افسوس کہ اس وقت تک جو تصویرین صفحہ ہستی کی زینت تہین کل تکسیر ہو خاک مین ملجائینگی

جو باغ تہا کل پھولون سے مہکہ رہا کہیلون سے چلتی تہی صبا	اب سنبل و گل کا ذکر تو کیا خاک اڑتی ہے اوجاڑی ہے
آئینہ و ساغر پر باہم جیرتین ہے مل آنکہین پر نم	یاد آتے ہین اسکندر و جم اب محو تماشا کوئی نہین
کل جنکو اندہیرے سے تہا خطرہ ہتا ہاتہہ چراغان پیش نظر	اک شمع جلا دے تربت پر جز داغ اب اتنا کوئی نہین
پہرے ہین کہان اہل سخن اغازدہ کچھ انجام ہے	یا بزم طرب یا کنج لحد یا دہ مجمع یا کوئی نہین
قتال جہان معشوق جو ہے سوتے ہین پڑے مرقد اونکے	یا مرنے والے لاکہون تہے یا دور اجالا کوئی نہین
اے آرزو اسکا فخر نگر گو شعر کا فن ہے نازک تر	اوس کام مین کی کسون عمر سر جسکا کہ نتیجا کوئی نہین

غرضکہ ایسے ایسے اشعار عبرت آثار صاحبقران عالیشان زبان مبارک پر لائے کہ بے اختیار
رفقا کی آنکہون سے آنسو جاری ہوئے لیکن سہیل خان مشتری حصاری و اسفندیار
خان زرانجابادی نے کمر ہمت کو چست باندہا اور دیگر سرداروں نے بھی مرنے پر کمر کسی انہون نے
کفنیان گلے مین ڈال لین پہلے سے غسل میت کر لیا سب سامان موت اپنے پاس سے مہیا کر لیا
اسلیئے کہ یہہ امید نہ تہی کہ کوئی مسلمان باقی رہجائیگا جو غسل و کفن و دفن کرے وہان لشکر کفار
آراستہ ہو گیا قلب لشکر مین سموات شاہ کا تخت ایک فیل پر کسا گیا حدید دو تین تن

و شدید رویین تن مرکب پر سوار ہوئے دوہری دوہری تلوارین کمر مین لگائین سہیم ناوک انداز
نے اپنے ناوک اندازون کو آراستہ کیا اور حصار سخت شاہی کا کرکے یہہ ہی چلایا کہ شاہ کو
حفاظت مین لیے ہوئے ہے کہ یہہ خدا پرست بلا کے منچلے ہین ایسا ہو کوئی ادہر آپڑے تو آرخ
اسطرف کا دیکہین تو ادہر سے تیر و نیزہ کہہ لین اسطرح یہہ کافر طبل بجاتے ہوئے یلغار کرکے چلے اور
اُسطرف دمبدم خبر ہرکارے برابر پہنچا رہے ہین یہان ہی سہیل خان و اسفندیار
خان نے سید آئین پہنچکر اپنے لشکر کی صفین آراستہ کی ہین صرف دو لاکہہ سوار انکے
ہمراہ ہین انکے عقب مین فوج لشکر ہور قریب ڈیڑہ لاکہہ کے صف باندہے کہڑی ہے مگر اس
فوج کا لڑنے والا کون ہے اسلیئے کہ سردار انکے زخمی شفاخانہ مین پڑے ہین یہی سبب تہا کہ کئی
لاکہہ منڈیون مین سے یہہ ڈیڑہ لاکہہ برائے جانبازی نکلے ہین باقی لوگ ٹال گئے جنہون نے
یہہ سمجہہ لیا کہ آج ساتہہ صاحبقران کے ساتہہ مرنا ہے وہ کمرین باندہکر میدان جنگ کو قلعۂ
آہنی بنائے کہڑے ہین کہ یکایک سامنے حدید و شدید مع لشکر بیشمار نمودار ہوئے اور آواز
دی انہون نے کہ باش اے گروہ خذاپرستان ہوشیار باشید کہ ہم حدید رویین تن کہان
جاؤگے بچکر ہمارے ہاتہہ سے خوب میدانون سے کام لے لیکر نام پیدا کیا ہے آج تمہاری جرأت کی
قلعی کہل گئی یہہ کہکر مع فوج سرپٹ گہوڑے ڈالدیئے ادہر سہیل خان مشتری حصار ہی
و اسفندیار خان زرانجا بادی نے بہی اپنے لشکر سے کہکر بہایونڈی بہر صاحبقران کا
نمک کہایا ہے لائق و لازم یہہ ہے کہ آج حق نمک سے ادا ہو جاؤ مارو ان کفار کو اور جانین اپنی قدم
صاحبقران پر نثار کرو یہہ کہکر تلوارین کہینچین اور گہوڑے ڈالدیئے ادہر سے کفار سرپٹ آرہے تہے
ادہر سے اہل اسلام جا رہے تہے درمیان مین وہ ٹکاوین چلین کہ سیکڑون گہوڑون کے کلیجے پہٹگئے
سوار گرد بردہو گئے وہ ٹکرین چلین کہ یہہ معلوم ہوا بادل گرجا اور مینہہ سرد ٹکا برسنے لگا ہر ناہنجار کرنے
ڈریڑا خون کا کلاموت کا بازار گرم ہوا جانون کی خریداری ہونے لگی سرفروشون نے جنس جان نقد
قضا کے ہاتہہ بیچنا شروع کی خوب گمسان کی لڑائی ہونے لگی کفار کو یہہ بل ہے کہ چار سردار رویین تن
آہنی بدن ہمارے ساتہہ ہین تعداد ہماری چوگنی ہے حدید رویین تن و شدید رویین تن کو
اپنی زیست پر غصہ ہے چاہتے ہین کہ آج ہی اہل اسلام کو تاراج کردین تلوارین مارتے ہوئے چلے
جاتے ہین ادہر اہل اسلام ہر چند کہ کم ہین مگر سب مرنے والے ہین یہہ سوچ چکے ہین کہ آج زندہ پہرنا تو
ہے نہین لہذا وہ کار نمایان کرنا چاہیے کہ تا قیام قیامت نام باقی رہجائے سہیل خان رخ تخت
بادشاہ کا کیا ہے اور اسفندیار خان علمدار لشکر کیطرف بڑہتا چلا جاتا ہے یہان صاحبقران
عالیشان دمبدم پوچہہ رہے ہین کہ میرے رفیق زندہ ہین یا نہین کوئی مجہے اون تک پہنچادے لوگ عرض کر رہے
ہین کہ حضور صحیح و سالم ہین دریائے لشکر مین پیر رہے ہین قریب ہے کہ بادشاہ لشکر کو پکڑ لین
صاحبقران فرما رہے ہین کہ ہائے مین کیونکر اس جنگ کو دیکہون اور انکا شریک ہو کر لڑون آخر میرے
کیا بے بس کر دیا ہے لیکن اسفندیار خان زرانجا بادی لڑتا ہوا قلب لشکر مین پہنچ گیا اور اک ہاتہہ
ایسا مارا کہ علمدار لشکر کفار کا قلم ہوا اور علمدار کے پاؤن اوٹہگئے لیکن سہیم ناوک انداز نے دیکہکر غضب
کیا ان دونون بہائیون نے کہ ایک نے علم لشکر کو قلم کیا اور دوسرے کو دیکہیے کہ طرف بادشاہ کے چلا آتا ہے
بس ایک تیر کمان مین جوڑ کر مارا کہ ادہر تو اسفندیار خان نے علم کو قلم کیا ساتہی تیر عیسائی پر پڑا کہ اوندہ کر

اٹھگیا یہ شیر چرخ مار کر گھوڑے سے نیچے آیا اور آواز دی کہ اے برادر سہیل خان ہم تو مفت تمین حمزہ
صاحبقران کے جاتے ہین تمسے اگر ممکن ہو سکے تو لاش ہماری تن کفار سے چھین لینا اور خدمت
مین صاحبقران وقت کے پہنچا کر عرض کر دینا کہ یہ غلام حق نمک سے ادا ہوا امید وار ہون کہ اگر ان بقید
مہلت ملے تو لاش پر اس عاصی کی نماز پڑھکر دفن کر دیگا یہ آواز جو کان مین سہیل خان کے پہونچی
بیتاب ہو گیا قریب تخت سلوات شاہ کے پہنچ چکا تہا کہ وہین سے باگ مرکب کی پھیر دی اور مثل شیر گرسنہ کے
حملہ کیا صفون کو توڑتا ہوا کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگاتا ہوا قریب اسفندیار خان کے پہنچا یہان
اتنے عرصہ مین سیکڑون تلوارین اسفندیار خان پر پڑگئین تہین جسم اور کپڑے تمام خون آلود ہو گیا تہا کہ سہیل
خان نے تلوار اون کے ہاتہ کا وار بچا دیا لیکن نوفل نیزہ دار عقب کیطرف سے آ رہا تہا اور سامنے سے
سہیل ناوک انداز نے تیر مارا اسنے طرف تیر کو آتے ہوئے دیکھکر سہیل خان نے تیر تلوار سے قلم کر کے
گھوڑا ڈالا اسنے اور تیر مارا سب تیر قلم کر کے قریب پہنچکر ایسا ہاتہ تیغہ آبدار کا مارا کہ مرکب دونون کے
چار ٹکڑے ہو گئے وہان سے پلٹکر پھر لاش پر اسفندیار خان کے آئے اور گھوڑے کو باگ دے پر ڈالا لاش کو
حلقہ مین لے لیا کہ پامال نہو جائے اسفندیار خان ہچکیان سوت کی لے رہا ہے ماتہے پر پسینہ
آ رہا ہے حال دگرگون ہے کہ نوفل نیزہ دار موقع پاکر پہلو سے نیزہ مارا کہ پسلیون کو توڑ کر نیزہ
نکل گیا اسنے چاہا کہ سہیل خان کو نیزے پر اوٹہا لون ممکن نہوا نیزہ ہاتہ سے چہوڑ دیا تلوار کہینچکر
قریب آیا کہ اب سہیل خان مین تاب مقاومت کہان سر اسکا قلم کر دیا لیکن سہیل خان
بہی بہادر ہے آنکہین صاحبقران کی دیکہے ہوئے ہزارون معرکے جیسے ہوئے ہین جیسے ہی نوفل
سامنے آیا اور وار کیا سہیل خان نے اوسی عالم مین وار اوسکا پشت شمشیر پر روک کر ایسا
تیغہ مارا کہ اسکے دو ٹکڑے ہو گئے لیکن اسکے بعد سہیل خان مین بہی سنبہلنے کی طاقت نرہی اور
مرکب سے زمین پر آئے اپنے کو لاش پر اسفندیار خان کی گرا دیا اور آواز دی کہ اے برادر جلدی
نکر نا کہ ہم بہی آتے ہین زندگی بہر ساتہہ رہا تہا تو بعد مرگ بہی جدا نہون ہم تم دونون ایک ہی بارگاہ
کے مجاور رہے جسوقت خدمت صاحبقران مین پہنچینگے اور امیر عالیشان دیکہینگے تو خوش ہونگے
کہ خوب ساتہہ نبہا کہ دونون یہان بہی ہمراہ آئے وہان بہی ہمراہ رہے یہ ایسے کلمات حسرت آیات زبان سے
کہہ رہے تہے کہ کفا کا نرغہ ہوا سیکڑون وار ہو گئے روح دونون کی تنون سے نکلکر گلزار جنت کی
طرف سدہارے ہوئے جسم اوسی خاک بیابان پر پہڑک پہڑک کر سرد ہو گئے لیکن صاحبقران کے
نزدیک جو لوگ کہڑے تہے اور دمبدم کی خبر بیان کرتے تہے اونہون نے کہا کہ حضور غضب ہوا
دونون رفیقون نے جان نثار کی اسفندیار خان نے علاوہ کفار کو قلم کیا مگر قضا نے نشان فتح
بلند کرنے دیا اور سہیل خان نے اوسکے قاتل کو تو مارا مگر خود بہی ہاتہ سے ایک نیزہ دار کے مارا گیا
حالانکہ مرتے مرتے اوسے بہی وہین سلا دیا اور اب سو ئین تن لشکر مین دوڑے ہوئے قریب تخت
بادشاہ اسلام پہنچ گئے ہین قیامت ہوا چاہتی ہے صاحبقران یا تو قتل رفقا کا حال سنکر
سو رہے تہے گریبان چاک کر ڈالا تہا یا حال بادشاہ کا سنکر کہ دشمن نرغہ مین سے بچا دشوار ہے
بیتاب ہو گئے فرمایا کہ لاؤ مرکب میرا اور شہنشاہ گوہر کلاہ نے بہی گہوڑا طلب کیا سرداران زخمی
بہی زخم باندہے ہوئے مرکبون پر سوار ہوئے اور صاحبقران بہی گہوڑے پر بیٹہکر چلے تہے تمام سپاہ
مین تہلکہ تہا اور ہر شور بگرد بن بلند تہا قیامت کی تلوار چل رہی تہی میدان جنگ خون سے سرخ

ہو رہا تھا جا بجا سر و پاؤن ہاتھ جسم پھڑک رہے تھے حدید روئین تن قریب تخت پہونچ چکا تھا کہ
صاحبقران یہان سے للکارتے ہوئے اور نعرہ مارتے ہوئے چلے کہ خبردار اوگیدی کہان جاتا ہے
پہلے مجکو قتل کر پھر ظل اللہ کیطرف بڑھنا یہہ سنکر شدید روئین تن نے باگ مرکب کی اسطرف
موڑی اور آواز دی کہ تم سب میرے شکار ہو کہان جاؤگے یکبارگی ہاتھ سے اب اودہر تو حدید
روئین تن قریب تخت پہونچ گیا ہے اردلی کی فوج گلا تلوار کے نیچے رکھے دیتی ہے مگر بادشاہ
کو بچالے ہوئے ہے ایک گرا اور دوسرا آگیا یہہ لوگ کہہ رہے ہین کہ او ملعون جبتک ہمارے
تن مین دم ہے اپنے شاہ پر آنچ نہ آنے دینگے اودہر حدید کہہ رہا ہے کہ جتنے آؤگے
مارے جاؤگے کیون مفت جانین اپنی دے رہے ہو انجام یہی ہونا ہے کہ جس واسطے تم سب جان
دیتے ہو اسطرح بادشاہ اور سردارون کو مارونگا کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا کے حال پر گریہ وزاری
کرینگے لیکن یہہ لوگ جانین دے رہے ہین ہر بہادر آگے بڑھا جاتا ہے اس وقت اگر شیشہ بستی
بھی کر بیٹھتے ہین مگر حربہ اسکے جسم پر کارگر نہین ہوتا بادشاہ فرما رہے ہین کہ یار و بیکار جانین
دیتے ہو اسے یا تو مجکو اس ملعون کے حوالے کردو اور یا مرکب پر سوار کردو مین زور لگا اس سے
لوگ عرض کر رہے ہین کہ ہم جان نثار کس دن کے لیئے ہین اودہر راہ مین شدید نے صاحبقران و
شہنشاہ گوہر کلاہ کو دیکھا ہے فوج اسلام بیچین آگئی ہے تلوار چل رہی ہے صاحبقران دمبدم
پوچھتے ہین کہ بادشاہ پر کیا گذری لوگ عرض کرتے ہین کہ ابھی تک تو خیریت ہے تخت و تاج قائم ہے
لیکن حدید روئین تن نہایت سخت و مضبوط بنایا گیا ہے کہ حربہ اوسپر اثر نہین کرتا ہے قریب ہے
کہ تخت شاہی پر زوال آجائے اور جان دشمنون کے پنجۂ قضا مین پھنس جائے اودہر شدید
روئین تن نے غول سے نکلکر تیغہ مارا ہے کہ سر صاحبقران زخمی ہوا سرداران زخمی آگے بڑھے لیکن
اسنے جسے اک ہاتھ مارا وہ پھر زخمی ہوا ایک آدہ جوان کام آگیا ہے کہ یکایک بائین جانب سے لشکر
کے تئین گرد بلند ہوا اور وہ گرد قریب آکر شق ہوئی یہہ معلوم ہوا کہ سرخ آندہی آگئی دیکھا کہ نقابدار
سرخ پوش چالیس ہزار سرخ پوشون سے مثل شعلۂ جوالہ کے پیدا ہوا اور للکارا کہ باش اے گروہ کفار
خبردار و ہوشیار باشید کہ منم نقابدار سرخ پوش او شدید روئین تن ملعون اودہر آواز حدید
کہان جاتا ہے پلٹ کر ملک الموت تیرا آگیا یہہ سنتا تھا کہ حدید روئین تن نے باگ مرکب کی
پھیری اور آواز دی کہ اجل رسیدہ تو کہان سے آیا جا جس طرف سے آیا ہے پھر جا مجھے شباب پر
تیرے رحم آتا ہے ایسا نہو کہ ہاتھ سے میرے مارا جائے نقابدار نے کہا کہ کیا جھک مارتا ہے لیکن لشکر
اسلام نے جو دیکھا کہ طرفدار ہمارا پیدا ہوا ہے خوش تو ہوئے مگر دعا کرنے لگے کہ پروردگار ہمارا اس
جوان کو کہ عجب نوک کا جوان ہے کس آن بان سے اتنے بڑے لشکر پر چالیس ہزار آدمیون سے
حملہ کیا ہے ایک آدہ بہادر نے بڑھکر پکارا کہ اے نقابدار بہادر یہہ ملعون روئین تن ہے اسپر حربہ
کارگر نہین ہوتا نقابدار نے جھنجھلاکر کہا کہ کیا ہم نادان ہین جو تم ہمکو آگاہ کرتے ہو اودہر صاحبقران
ہر چند کہ زخمی ہے لیکن جبر آمد نقابدار سنکر زخم سر باندھکر پھر مرکب پر سوار ہوئے ہین اور نعرہ
نقابدار کی آواز جو سنی ہے فرما رہے ہین کہ نہین معلوم یہہ کون بہادر ہے خدا اسکی مدد کرے کہ
اسوقت ہین ہماری خبر لی ہے وہان نقابدار نے قریب حدید روئین تن کے پہنچکر للکارا کہ او
ملعون تجھے شرم نہین معلوم ہوتی ہے کہ اندہون پر حملہ کرتا ہے حدید نے کہا کہ نہین نہین معلوم یہہ

لوگ اندھے نہو جاتے تو نہین معلوم کیا غضب کرتے ابہی کل کی بات ہے کہ عیار کو بھیجکر ہمارا جشن برباد کیا بارگاہ شوائی سبکو برہنہ کراکر ذلیل کیا اور کیا کیا بیان کروان جو جو حالت کی ہے یہی بہادر وانکا شیوہ ہے جوابیا نقابدار نے کہ یہہ افعال اون لوگون کے نہین ہین بان عیار اکثر ایسا شہد پنا کرتے ہین تو اونہین یہہ لوگ خود سزا دیتے ہین حدید نے کہا کہ تم جھوٹ کہتے ہو ان لوگون نے ایسی ایسی ہی حرکتین کرکے صاحبقرانی قائم کی ہے اور ملک گیری مین فتح حاصل کی ہے ورنہ مجاور زادہ مکہ کی اولاد اور سلطنت اگر آبائی سلطنت انکی ہوتی تو ایسی حرکتین کبھی انسے سرزد نہوتین بس یہہ کلمہ سنتا تہا کہ نقابدار بہادر کو غصہ آیا اور آواز دی کہ او ملعون بس بہودہ نہ بک ورنہ زبان تیری کدی سے کھینچ لونگا حدید روئین تن نے کہا کہ او نامنصف مینے اتنا سا کہا تو تجکو اسقدر غصہ آیا اور ان لوگون کے ایسی ایسی حرکتین سنین تو کچھ نہ کہا لے یہہ تلوار پیغام قضا ہے یہہ کہکر وار کیا نقابدار نے آتے ہی تلوار کو خیال مین رکھکر تہپکی دی کہ تلوار پٹ پڑی بس یونہی کمر زرہ کا بند پکڑ کر نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کہینچکر جو زور کیا سر سے بلند کر لیا اور کہا کہ ابہی مارون تجکو اے استخوان تیرے پارہ پارہ ہو جائین حدید روئین تن ہنسا اور کہا کہ جہان تیرا جی چاہے پہینک خداوند اکوان نے میری موت ہی نہین معین کی ہے جب چہوٹونگا تجھی کو مارونگا اور ہر شدید روئین تن نے جو دیکہا کہ نقابدار نے بھائی کو تیرے گہوڑے اوٹہالیا ہے بانگ مرکب کی لی اور آواز دی کہ او نقابدار سرخ پوش ارے غضب کیا تو نے کہ ایسے بہادر کو گہوڑے سے اوٹہالیا کہان جائیگا بچکر ارے ہاتہہ سے لیکن نقابدار نے جو شدید کو اپنی طرف آتے دیکہا یونہین ہاتہہ پر بلند کیے ہوئے تہا پہلے بجلی کے سپر لیے ہوئے رہا تہا اب داہنے ہاتہہ مین لیکر جو شدید روئین تن پر حدید روئین تن کو کھینچ مارا دونون لوند موند ہوکر مرکب سے نیچے گرے ساتہہ ہی نقابدار بہی گہوڑے سے کودا اور ایک ٹانگ حدید کے پاؤن کے نیچے دبائے دوسری ٹانگ ہاتہہ مین پکڑکر جو زور کیا حدید چلایا کہ ارے یہہ کونسا طریقہ قتل ہے نقابدار نے کہا کہ تیری روح نکلنے کا اک یہی تو راستہ کہلا رہگیا تہا ارے اسکی فکر پہلے سے نہ کرلی اور جہرے چیر کر اسکو پہینک دیا اسکا مرنا تہا کہ شدید اوٹہک بہاگا نقابدار نے جہپٹ کر ٹہوکر ماری کہ یہہ بہی گرا اسکو بہی اوسیطرح چیر کر پہینک دیا دونون ٹکڑے پہڑک پہڑک کر سرد ہوگئے لاشین ان دونون کی اوٹہواکر خدمت صاحبقران مین روانہ کین اور آپ مرکب پر سوار ہوکر پہر لڑنا شروع کیا وہان صاحبقران و بادشاہ اسلام سے لوگون نے عرض کی کہ حضور مبارک ہو دونون روئین تن مارے گئے نقابدار بہادر نے مثل شیر درندہ دونون ملعونون کو چیر کر پہینک دیا صاحبقران نے فرمایا کہ ماشاء اللہ خدا اوسکو جزائے خیر دے کہ ہم پاکستون کی مدد کی اور خدا اوسکی مطالب پورے کرے بادشاہ اسلام نے سجدۂ شکر کیا نقابدار کو دعا دی اور فرمایا کہ بعد فتح اسین نقابدار کو نے آنا اسلیے کہ یہہ مہمان جان بخش ہے اسکی خاطر ہمپر واجب و لازم ہے وہان نقابدار نے چالیس ہزار سرخپوشون سے فوج کفار پر حملہ کیا اہل اسلام بہی اپنا فن سمجھکر شریک ہوگئے بازار جنگ پھر گرم ہوا ہر طرف تلوارون کی بجلیان کوندنے لگین کفار کا دل ٹوٹ گیا کہ سردار مارے گئے مگر اپنی کثرت پر بہروسا کرکے لڑ رہے ہین قدم پیچہے نہین ہٹاتے ہین مگر نقابدار جدہر طرف گوتا ہے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بجلی گری گہوڑا مثل برق جہپٹنے کے ہر طرف پہر رہا ہے نیزہ نقابدار عجب بہار دے رہا ہے سرخ پوشین انکی مرنے صولت ہونیکی دلیل ہین

گویا انہون نے پہلے سے اپنے تئین آلودۂ خون کافرن کرلیا ہے اک تحفہ لانے کا بھولا ہوا ہے یا یون
کہیے کہ زمین پر شفق کا عکس پڑ رہا ہے اور اوس شفق مین سیکڑون ہلال شمشیر نظر آرہے ہین ہر
طرف بجلیان چمک چمک کر گر رہی ہین نقابدار کی یہ ہیبت ہے کہ جدہر آپڑا ایرے شکستہ کردے
صفین توڑدین لاش پر لاش گرتا ہوا چلا جاتا ہے اودہر اہل اسلام کے حوصلے کہنکہر پڑگئے ہین
عمرس اپنے ساتھیون کا لیے کو موجود ہوگئے ہین اوکھڑے ہوئے قدم پھر سے جمائے ہین ساتھہ ساتھہ
نقابدار کے بڑھتے چلے جاتے ہین نقابدار وفوج نقابدار نے تو جی چھوڑدیا ہے ہین کہ اب کافرون نے
دیکھا جان بچتی نہین معلوم ہوتی ہے فرار پر قرار کیا ہے اور نقابدار انکو دباتے چلا جاتا ہے یہہ
کافر بھاگتے بھی جاتے ہین اور لڑتے بھی جاتے ہین لیکن جس وقت دیکھا نقابدار نے کہ یہہ کافر بھاگے
ٹھہر کر ایک مقام پر جیب سے قلم دوات کاغذ نکالکر اک پرچہ لکھکر اک رسالہ دار لشکر اسلام کو دیا اور کہا کہ
دیدینا یہہ صاحبقران کو اور میری طرف سے بعد سلام کہدینا کہ تمہاری ناانصافی نے اس درجہ کو پہنچایا
کہ اندہے ہوئے افسوس کہ تمنے دل مین انصاف نہ کیا اور ملتی ہوئی چیز تو کیسے بری معلوم ہوتی ہے لیکن
اصل مین یہہ ناانصافی امیر ثانی کی تھی جنہون نے صاحبقرانی رستم کے ہوتے تمہارے سپرد کی اور یہہ
بھی کہدینا کہ وہ تمسے بغیر صاحبقرانی چھینے جانے والا نہین ہے جبتک صاحبقران بنے ہوئے ہو اسوقت کو
غنیمت جانو اور مین چوتا ہون اوس شخص کا جس سے کبھی کوئی تمہارے بزرگون مین سر نہین ہوا اور
ہمیشہ اوس سے دبے مرے ہے یہہ کہکر باگ مرکب کی لی اور پھر لشکر کفار پر حملہ کیا اور فوج مع تخت بادشاہ
بھاگے نقابدار نے قتل کرنا شروع کیا جنگل مین یہہ لاشونکی سڑک بناتا چلا جاتا ہے کفار کہتے ہین کہ یہہ ملک الموت
آیا ہے اسسے جان نہین بچیگی بھاگتے کا کوئی پیچھا نہین کرتا لیکن یہہ تو جان ہی نہین چھوڑتا ہر طرف
یا خداوندا کوان کی صدائین بلند ہین نقابدار لاحول پڑھتا ہوا اور اللہ اکبر کے نعرہ کرتا ہوا
ان سبکو بھگاتا چلا جاتا ہے کہانتک گزارش کیا جائے کہ نقابدار بھادر نے سات کوس تک کفار
کو پسپا کیا اور کہا کہ انکے شہر تک انکو اسیطرح بھگاتا ہوا لیجاؤنگا اور گھسکر شہر مین مارونگا تاکہ ان لوگونکی عزت
ہو اور اب اسکے بعد کوئی انمین سے اتنا نہ ہے کہ لشکر اسلام پر چڑھائی کرکے آئے لیکن جسوقت عیار نقابدار
نے سمجھایا کہ اے شہریارِ یہہ آپکے بزرگون کا چلن نہین ہے کہ بھاگتے کا پیچھا کرین بس بہت مارا ان کافرونکو
یہہ اپنی سزا کو پہنچگئے اقل تو یہہ خود ہی اب کبھی لشکر اسلام کا رخ نکرینگے اور اگر ایسا ہوا تو پھر انکو سزا دیجیگا جب
بہت سمجھایا نقابدار کے عیار نے تو باگ مرکب کی پھیری تو اوسوقت حال نقابدار کا یہہ تھا کہ بہون سے
خون ٹپک رہا تھا قبضہ تلوار کا گھہ بیٹھا تھا مرکب بسینے مین غرق خود بھی عرق عرق لشکر اسلام کے جو لوگ
یہانتک لڑتے ہوئے ساتھہ آئے تھے نقابدار کی جرات وقوت پر حیران ودل سے فدا ہوگئے تھے
اور کہہ رہے تھے کہ یہہ ہمہی بادشاہ بیخبر اور نہین لوگون مین دیکھی ہے کہ جنہون نے بارگاہ صاحبقرانی
کو خالی کردیا ہے کیا یہہ نقابدار اور نہین لوگون مین سے تو نہین ہے کہ وقت مصیبت دیکھکر بے امداد چلا
آیا اسلیے کہ کہ وہ لوگ دشمن ایکدوسرے کے نہین ہین سب ایک ہین فقط عزت کا جھگڑا ہے اور بانکا خیال
ہے یہی باتین تھین کہ یکایک کڑسے بجلی کڑکی اور چمکر نیچے گرا اور نقابدار کو لیکر روانہ ہوا بس اس
حادثہ کو دیکھکر عیار نقابدار تو چیخین مار کر رہ گیا لیکن پنجہ نقابدار کو لیکر یہہ جا وہ جا نظرون سے
غائب ہوگیا اودہر اہل اسلام افسوس کرتے ہوئے پھرے اودہر فوج نقابدار اسکی نالان وگریان چلے
لیکن اب حال صاحبقران کا سنیے کہ جب فتح ہوچکی لاشین اہل اسلام کی اٹھواکر دفن کین قریب

ایک لاکھ کے کام آئے تھے اور ڈھائی لاکھ کفار مارے گئے تھے لیکن لاش اسفندیار خان زرانجا بادی
وسہیل خان مشتر بحصاری کے اسقدر ٹکڑے ٹکڑے تھے کہ یون نہ اوٹھہ سکی ایک چادر مین باندھکر
اوٹھائی گئی چونکہ شہید تھے غسل انکا خون سے ہو چکا تھا اور کپڑے انکے بجائے کفن تھے صرف نماز جنازہ
پڑھکر انکو دفن کر دیا لیکن صاحبقران انکی لاشوپر بہت روئے اور کہا عرض کرتا ہون حضرت سے
جان کی کہ یہہ غلام آپکا ایسی سخت بلا مین مبتلا ہے کہ نجات دشوار معلوم ہوتی ہے آپکا اقبال ایسا تھا کہ اور
کوئی مصیبت نازل ہوئی فورًا پروردگار عالم نے اوسے دفع کیا اور باوجود اسکے کہ دست راستیون اور
دست چپیون مین مخالفت کی بنیاد آپہی کے زمانے مین قائم ہوئی تھی اور بڑے بڑے فساد پیدا ہوئے
مگر یہہ سب یکبارگی ایکدوسرے کا شریک حال رہا ہم ایسے بدنصیب صاحبقران ہوئے کہ ہمارے
زمانے مین انواع واقسام کی بلائین نازل ہوتی ہین اور دفع نہین ہوتین جو معاون و مددگار پیدا ہوتا ہے
وہ اسقدر جلد ناپید ہو جاتا ہے کہ نشان اوسکا صفحۂ ہستی سے مٹ جاتا ہے پروردگار عالم سے دعا
کیجئے کہ مجھپر سے یا تو بلا دفع ہو اور یا ملک الموت کو حکم ہو کہ میری روح قبض کرین اب مجھسے بیتابیان نہین
اوٹھہ سکتین ہین اوس صاحبقرانی سے باز آیا یونہی اچھا تھا اسکے بعد فرمایا کہ دیکھو نقاب دار
کہان ہے جاکر ہماری طرف سے کہنا کہ اے برادر بیجان برابر اگرچہ مجھے نہین معلوم کہ آپ کون صاحب
ہین اور اپنے کو آپنے پوشیدہ کیا ہے خیر ہر شخص اپنے فعل کا مختار ہے مگر مین چاہتا ہون کہ ایک آدھ روز
میرے گھر کو اپنا گھر تصور کرکے یہین قیام کیجئے اگر آپ ہم مین سے نہین ہین تو ہمارے دوست تو ضرور ہین کہ ایسے
وقت سخت مین آکر مدد کی اور شریک حال ہوئے اب اتنی تکلیف اور اٹھائیے کہ یہان تشریف لائیے
لوگون نے عرض کی کہ حضور اونکو بیچارے بیگانہ اور نگار وتا ہوا طرف دامنہ کوہ کے روانہ ہوا فرمایا افسوس جو ہم
بدنصیبون کا غمخوار بنا وہ بھی بلا مین پھنسا کیا مقدر ہے ہمارا خدا اوسکو اپنی حفظ وامان مین رکھے اور اگر
کسی بلا مین پھنس گیا ہو تو نجات دے مگر تم لوگون نے اوسکے شکر کو ہمسے علیحدہ کیون اور تنہا دیا لوگون نے
عرض کی کہ حضور ہمنے ہر چند اصرار کیا عیار نقابدار نے کہا کہ ہمین تم لوگون سے کنارہ کرنا من سبب
حکم ہے ہمارے سردار کا کہ ان ناانصافون سے ملکے کبھی نہ چلنا ورنہ خطا پاؤگے فرمایا ہائین یہہ
کیا کہا ہمنے کونسی ناانصافی کی معلوم یہہ ہوتا ہے کہ طرفدار ہین یہہ دست چپیون کے سرخ بالا
اونکی اس کج خلقی پر دال ہے اتنے مین اوس رسالدار نے وہ نامہ پیش کیا جو کہ نقابدار نے امیر
ثالث کو بھیجا تھا آپنے اوس نامہ کو پڑھکر سنا تحریر تھا کہ اے بدیع الملک تمہین باہنائے
صاحبقرانی پر دست اندازی کرنا مناسب نہتی یہہ حق تھا رستم ثانی کا اسلیئے کہ اوسنے کیسے
کیسے کارنمایان کیے ہین کیا تم بھول گئے جسوقت یرودج بن عوداج بن عوج بن عنق آیا ہے
جسکا حربہ پانچہزار من کا تھا اور قد مثل مینار کے دیوؤن سے زیادہ بلند تھا تو اسکے مقابلے کو پہلے تمہاری
ہی جرأت نہوئی جسوقت رستم نے نکلکر مقابلہ کیا اور وہ بیہوش ہوا تو غیرت مین آکر تم بھی نکلے
تمہاری بھی وہی حالت ہوئی جو کام کیا اوسنے پہلے کیا بعد کو تمہین غیرت آئی تو تمنے بھی جرأت کی
اور یہہ طریقہ تمہارے اور اوسکے بزرگون سے ہمیشہ سے چلا آتا ہے تمہین آخر کس بات کی فوقیت تھی
جو تم صاحبقران بنے امیر ثانی کی خوشامد البتہ اون لوگون نے نہین کی وہ لوگ سپاہی ہے
اونہین چکنی باتون سے ہمیشہ نفرت رہی یہہ تمہین لوگونکا شیوہ رہا اور تمہین راس بھی آیا کہ امیر ثانی
نے جاتے وقت باہنائے صاحبقرانی تمہارے سپرد کیے مگر اب ہوشیار رہو کہ ایکدن تمسے ضرور

باہنائے صاحبقرانی سر میدان جہین لیگا مین آگاہ کئے جاتا ہون اور مین پوتا ہون اوس شخص کا جسکا مقابلہ کبھی کسینے نہین کیا بدیع الملک کو یہہ کلمات سخت ناگوار ہوئے فرمایا کہ کیا کہون یہہ نقابدار محسن ہو چکا ہے ورنہ اُسے ڈہونڈہکر اُس سے مقابلہ کرتا اور اگر یہہ بخلق مجھے طلب کرتا تو مین خود بنا ہائے صاحبقرانی اسکے حوالے کر دیتا لیکن اب تو ہر چند کہ نابینا ہو چکا ہون مگر بغیر مقابلہ کیئے نہ دونگا یہہ حق اوسکا ہے جو مجھپر غالب ہوا سکے بعد لاشین حدید و شدید کی مرہم پٹی کرواکر اون اور زخمیون سمیت خود شفاخانہ سلیمانی مین داخل ہوئے اب انکو تو اسی حال مین چہوڑا جاتا ہے لیکن اب چند کلمات حالات سموات شاہ کے تحریر ہوتے ہین کہ یہہ ہزیمت خوردہ فوج جس وقت شہر سمواتیہ مین داخل ہوا اکابر شہر برائے استقبال آئے اور سموات شاہ کو لیکے وزیر ہوشمند دانا نے حال پوچہا سموات شاہ نے اول سے آخر تک حال بیان کیا مارا جانا بہرام فیل سوار و عفریت دیو صورت کا اور اپنا پہنچنا بمی ہونا فرہاد خان دار شیون و فرسنگ کا ہاتہہ سے رہوین تنون کے پہنچنا کمک اہل اسلام مشتری حصار و زرانجہاد سے طبل باز بجنا دوسرے روز جشن دعوت کرنا اپنا آنا حضران کا خفقان بالی بنکر اور سبکو ساقیگری کرکے بیہوش کرکے برہنہ کرنا سبکا اسکے بعد طبل جنگ بجوا کر حملہ کرنا اپنا قتل ہونا اسفندیار خان و سہیل خان کا اسکے بعد آنا نقابدار سرخیوش کا مارا رہین تنونکا شکست کہانا اپنا بہاگنا نقابدار کا تعاقب کرنا نقابدار کا سات کوس تک یہہ کہکر تہہرانے لگا اور کہا کہ نقابدار نہین معلوم کون شخص ہے کہ غضب خداوند کو ڈہا دیا رہین تنون کو سر میدان چیر کر پہینک دیا یہہ سنکر ہوشمند دانا نے کہا کہ پہلا قول حضور کو یاد ہے بادشاہ یہہ سنکر دل مین خفیف ہوا اور کہا کہ بلاؤ دبیر کو اوسیوقت منشی حاضر ہوا حکم دیا کہ ایک عرضی ہماری جانب سے خداوند کنجد ستین لکہو کہ دونون فرستادہ آپکے ہاتہہ سے خدا پرستون کے قتل ہوئے اور تمام سردار چیر ڈالے گئے ایک نقابدار نہین معلوم کہان سے آیا ہتا بلائے بیدرمان تہا کہ دونون رہین تنون کو چیر کر پہینک دیا اور چالیس ہزار کے لشکر سے سات لاکہہ کی فوج کو سات کوس تک بہگاتا چلا آیا اگر اوسے پنجہ نہ لیجاتا تو یقین ہے کہ جان نہ بچتی اور آج ہی شہر سمواتیہ برباد ہو جاتا اور عیار لشکر اسلام نے تو ہماری وہ حالت بنادی ہے کہ کسیکو مونہہ دکہانے کے قابل نہین رکہا جلد خبر لیجئے اسواسطے کہ اس بلا کے علاوہ متواتر یہہ خبرین سننے مین آتی ہین کہ کوئی شخص چرنگ بن زمرد پیدا ہوا ہے کہ اُسے بہی دعوائے خداوندی ہے وہ بہی اسیطرف آتا ہے اور برجیس آفتاب پرست بہی بڑے زور شور سے چلا آتا ہے اوسی بہی خداوندی کا دعوے ہے اوسکی یہہ کیفیت ہے کہ ایک آفتاب اوسکے سر پر سایہ افگن رہتا ہے جسطرف برجیس اشارہ کرتا ہے شعلے چمک چمک کر گرتے ہین جلا کر خاک سیاہ کر دیتے ہین اسی طرح وہ پہونکتا چلاتا شہرون کو برباد کرتا چلا آتا ہے جو شخص اوسکا مقابلہ کرتا ہے مارا جاتا ہے بڑے سامان اوسکے ہمراہ ہین اور ایک صاحبقران پردہ غائب ہے اسکا ہے ان سبکے رخ بیابان نہ طاق ہی کی طرف ہین آپ کسی ساحر کو جلد روانہ کیجئے کہ وہ آکر ان خدا پرستون کا خاتمہ کرے پہلوان انسے کبہی نہ لڑ سکینگے آیندہ حضور کو اختیار ہے واجب جانکر عرض کیا جس وقت مضمون عرضی تمام ہوا کہا کہ ایک نامہ شوقیہ اور لکہو بنام شبرنگ جادو کہ اے برادر ہمجان برابر ہم ایک عرضی بھیجتے ہین اسکو خدمت مین خداوند

کی پہنچا دو دبیر نے یہہ نامہ بھی لکھکر تیار کیا سموات شاہ نے اک واقف راز کو بلاکر حکم دیا کہ یہہ نامہ لیکر بعد طلسم جاؤ جسوقت قریب دیوار پہونچوگے عرض کرنا مین عرضی لایا ہون چاہتا ہون کہ خدمتمن خداوند کی پہنچا دون تہوڑی دیر مین ہوائے سرد چلیگی کہ آنکہین تمہاری بند ہو جائینگی جسوقت پہر آنکہہ کھلیگی چوب نامہ کا ہاتھہ مین باندہکے چلے آنا وہ شخص تو اسطرف روانہ ہوتا ہے دیکہیے یہہ کیسے پہنچتا ہے اور کسوقت جواب نامہ کر دیتا ہے لیکن یہان سموات شاہ سے ہوشمند دانا نے پوچہا کہ شبرنگ کا نام تو آپکی زبان سے اکثر سنا لیکن یہہ نہین معلوم کہ یہہ رہتا کہان ہے سموات شاہ نے بیان کیا کہ اے ہوشمند طلسم نہ طاق کے دربند سوم مین رہتا ہے اسکا مالک ہے چونکہ میرا دوست ہے اسوجہہ سے مینے اوسے لکہا ہے کہ اوسکی سفارش زیادہ مفید ہوگی بزرگون سے سنا ہے کہ کسیوقت زمانہ مین یہہ مقام جنون کے قبضہ مین تہا اور اونہین کی سلطنت یہان تہی وہ اپنی رعیت سے آگے بڑہ بڑہکر انسانونپر ظلم کرتے تہے تو ہمارے خداوند نے یہہ انتظام کیا کہ بادشاہ کو جنون کے گرفتار کیا اگرچہ وہ بہت بڑا درویش تہا مگر خداوند نے اوسکو بزور سحر ایسے پوشیدہ مقام پر قید کیا ہے کہ اول تو کسیکو معلوم نہین اور بالفرض اگر کسیکو دریافت بہی ہو جائے تو خداوند کے قید یکو کون رہا کر سکتا ہے اُسوقت سے جو آجتہ یہاں کر رہے ہین وہ یہی انتظار مین ہین کہ اگر کوئی شخص دشمن زبردست خداوند کا پیدا ہو تو ہم یہی جاکر اوس سے عرض حال کرین اور اپنے بادشاہ کو قید سے رہا کرائین اور حکومت اپنی پہر سے قائم کرین کہ دراصل یہہ مقام اونہین لوگونکا ہے مگر کیا کر سکتے ہین کوئی دشمن خداوند کا کیا کر سکتا ہے یہہ بہی اک حکمت ہے خداوند کی کہ آجتہ کو ابتک زندہ رہنے دیا ہے ورنہ سبکو جلاکر خاک سیاہ کر چکے ہوتے خداوند جانتے ہین کہ یہہ بندگان برگشتہ میرا کیا کر لینگے اسی سبب سے انکو زندہ رہنے دیا ہے کہ ایک ایک کے سامنے فریاد کرین اور ذلیل ہون غرضکہ جب یہہ مقام جنون سے خالی ہوا تو یہان نو دربند کا ایک طلسم قائم کیا اول دربند کا مالک ضوبان جادو ہے کہ جو سحر و ساحری کے فن مین وحید عصر و یکتائے زمانہ ہے اور دوسرے دربند کا مالک سقال جادو ہے جسکا مثل و نظیر روئے دنیا پر نہین ہے کہ اگر تمام دنیا کے ساحر بہی جمع ہونکر اوسکی مرضی سے بغیر اجازت بزور سحر گذر نہین سکتے تیسرے دربند کا حاکم ہمارا دوست شبرنگ جادو ہے یہہ ساحر اون دونون سے زبردست اور مقرب تر ہے خداوند یعنے کیوان تاجدار کا نہایت معتمد چہیتا ہے اور چوتہے دربند پر خود کیوان تاجدار برادر خداوند ہین ہر ایک عرضی کا پہنچانا اور رازہائے خداوندی و دیگر انتظامات ممالک اونہین کے سپرد ہین انکے سحر کا حال کیا کہون بس اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ یہہ برادر خداوند ہین پانچوین دربند کا حاکم شرارہ شعلہ زن جادو ہے یہہ وہی دربند ہے جسکا ذکر اکثر تمہارے سامنے آیا ہے یعنے بیابان ہولناک یہہ وہ مقام ہے کہ ان سحر و ساحر کا نام لیتے جسوقت وہانکا کوئی شخص آگیا تو یہہ سمجہ لو کہ خدا پرستون کی بنیاد مٹ گئی چہٹے دربند کا حاکم و ناظم چوپان چہار دست ہے یہہ مقام بہی نہایت سخت ہے جسوقت اسکے بیان کا محل آئیگا اور ناظرین سنینگے تو نہایت خوش ہونگے اور عرق ریزی مؤلف کی داد عنایت کرینگے ساتوین دربند کا مالک قرطاس فیل پیکر ہے اور آٹھوین دربند کا حاکم عنقائے گرد باد ہے نوین دربند پر تو خود خداوند ہین اس طرح نو دربند کا یہہ طلسم خداوند نے باندہا ہے یہی سبب ہے کہ اس مقام کو بیابان نہ طاق کہتے ہین اور یہہ بھلی سرحد پر دیوار ہے کہ بظاہر تو وہ مثل معمولی دیوارون کے بلند ہے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کا جی چاہے کند مار کر چڑہ جائے مگر جس وقت کوئی پرند تک اوس طرف جانا چاہتا ہے تو دیوار اسقدر بلند ہو جاتی ہے کہ راہ پلٹنا پڑتا ہے یا ٹکرا کر گر جاتا ہے اور اگر ساحر قصد کرتا ہے کہ اوسکو طے کر جائے تو اوسکو بہی مثل پرند صحرا اپنی گندر دشوار ہوتا ہے اور اگر سحر کرتا ہے تو اپنے سحر سے آپ جلکر خاک ہو جاتا ہے

یہانتک حالات طلسم کے بیان کیے ہین اب انکو تو انتظار مین جواب نامہ کے چھوڑ جاتا ہی لیکن اب یہانسے چند کلمہ داستان کی خواجہ ثالث مہر سپہر عیاری قلب لشکر شجر گذاری ریش تراشندگان فرق سرتراشندگان جادوگران بیان کیے جاتے ہین کہ جسوقت خضران بن عمر بارگاہ سموات شاہ کو لوٹ کر اور سکو چھوڑ کر نکلے لشکر سے تو وہی ہیئت انکی تھی یعنے خفقان بائی کیے ہوئے تھے اور برق ثانی دلربا بنا ہوا تھا قران ثانی بختیارک بنکر بہو بچانے کے بہانے سے ساتھ ساتھ آئے تھے اہل لشکر کہتے تھے کہ کیا اس وزیر بادشاہ نے اپنی عزت ہاتھ سے دی ہے کہ اتنا اک رنڈی کو بہو بچانے جاتا ہے جب ایسے لوگ کتنا پاکرین تو وے برحال دیگران لیکن یہہ تو قران ثانی ہین انسین اپنے کام سے کام ہے جسوقت حد لشکر کے باہر آگئے اک صحرا مین پہونچکر خضران نے قران ثانی و برق ثانی کو رخصت کیا کسیکو ایک حبہ نہین دیا قران ثانی کو تو خواہش بھی نہ تھی لیکن برق ثانی نے ہر چند کہا کہ جو چیزین بنے لوٹی ہین اونھین سے کچھ تھوڑا بہت تو دیدیجیے کام آیگا تھا جان ہمنے بھی لڑائی ہے مگر خضران نے اسکے قول پر بھی اپنا ہی مطلب نکالا کہ جب کام ہمارا تھا تو مستحق ہم ہوے یا تم بھی تمہارا کوئی کام ہوگا ہم کردینگے غرضکہ یہہ دونون تو اوسطرف روانہ ہوے یہان خضران نے بختیارک ثانی کو زنبیل سے نکالا اور درخت مین باندہ کر ہوشیار کیا جسوقت بختیارک کو ہوش آیا دیکھا اک درخت مین بندہا ہوا صحرا مین کھڑا ہون اور اک عیار لشکر اسلام کو ڑا لیے سامنے کھڑا ہے اسنے آنکھین اپنی بند کرلین جانا کہ مین خواب دیکھ رہا ہون خضران نے اک کوڑا مارا اور کہا کہ ہوشیار ہو یہہ خواب نہین بلکہ عین بیداری ہے بختیارک کوڑا کھاتے ہی تڑپ گیا اور کہا کہ او ظالم تو کون ہے اور کیون مجھے پکڑ لایا ہے خضران بن عمر نے کہا کہ تو واقف راز ہے سموات شاہ کا اور مین تجھے اسی واسطے لایا ہون کہ چلکر مجھے بتا بصیر جادو کا بتا کہ وہ کہان رہتا ہے بختیارک نے جواب دیا کہ مجھے کیا معلوم مصرع رہنمود مملکت خویش خسروان دانند خضران نے کہا اور دوسرا مصرع بختیارک نے کہا اوسے اسس واقعہ سے تعلق نہین خضران نے کہا کہ پڑھ تو سہی بختیارک نے پڑہا مصرع زنان پردہ نشین حال این چسان دانند خضران نے کہا کہ عورتین تو خوب جانتی ہین تجھکو کے وقت جو چاہتے ہین پوچھ لیتے ہین اور تو کیا عورت ہے کرنا دانستہ ظاہر کرتا ہے بختیارک نے کہا کہ بادشاہ مجھ سے ناراض رہتا ہے راز اسنے نہین بیان کرتا نہ مین پوچھتا ہون اسس لیے کہ مجھے اسس کے دریافت کے کیا ضرورت ہے خضران نے کہا تو نہ جانتا تھا کہ ہم سے پوچھا جائیگا بختیارک نے کہا مین تو ہرگز نہ سمجھا تھا کہ میری یہہ حالت کی جائیگی اور مجھ سے یہہ راز پوچھا جائیگا ورنہ تجھکو بتا دیتا اور پہلے سے پوچھ رکھتا اور اگر پوچھتا بھی تو بادشاہ ایسے شخص کو کیون بتاتا جس سے وہ ناخوش رہا کرتا ہے خضران نے کہا کہ سارا انتظام تو حلب دعوت کا تیرے حوالے تھا انتہا یہہ ہے کہ ارباب نشاط تک تیرے ذریعہ سے پہونچتے تھے ہر کام تیری صلاح پر ہوتا ہے اور تو کہتا ہے کہ بادشاہ مجھ سے ناراض ہے او مکار جلد بتا یہہ کہکر مین چابک کوڑے مارے کہ یہہ بلبلانے لگا اور ہاتھ جوڑنے لگا مگر خضران نے نہ مانا اور کہا کہ او ملعون خفقان بائی لشکر مین گیا تھا اور عیاری کرکے تجھکو پکڑ لایا ہون تیرے بادشاہ اور تمام اراکین دربار کے وہ حالت بنائی ہے کہ زندگی تو وہ نہ بھولینگے سب کے سب برہنہ پڑے ہین بارگاہ مین کوئی اسمے باقی نہین ہر انہار ہے کہ رات تک نہین ہر جب آنکھ کھلیگی تو نہ ہوگا

یہہ سنکر بختیارک کے ہوش اوڑ گئے سمجھ گیا کہ اب سموات شاہ پر زوال آیا اور تیرے بھی جان گئی اسلیے کہ یہہ عیار زندہ چھوڑے گا خضران بن عمرو نے کہا کہ تو یون نہین بتائیگا اب تیرے لیے وہ سامان کرتا ہون جو والد ماجد نے تیرے نام کے واسطے بارگاہ ضلصال مین کیا بختیارک اول وزیر نوشیروان بڑا ہی حرامزادہ تھا یعنے تجھ سے زیادہ جس امر کو پوچھو انکار کرتا تھا جب جوتیان پڑتی تھین تو قبولتا تھا آخر کار انجام یہہ ہوا کہ اوسکا حریہ بگاڑ اوسی کے بیٹے کو کھلا دیا اور اہل دربار نے بھی کھایا تھا اب تیرا بھی وہی حشر ہوا چاہتا ہے یہہ کہکر زنبیل سے اک دیگ نکالی اور پانی بھر کر کچھ ایندھن پتھر جمع کر کے اور اسکا چولہا بنا کر اوس پر دیگ چڑہا کر آگ سلگا دی اور اک بڑی سے چھری جس سے قصاب بکری کو ذبح کرتے ہین نکالکر سامنے رکھی اور بختیارک سے کہا کہ کیا کہتا ہی بختیارک پہلے تو یہہ سب سامان دیکھا کیا کہ اک ذرا سی زنبیل اوس سے اتنی بڑی دیگ کیونکر نکل آئی بعد کو جب چھری پر نظر پڑی دم فنا ہونے لگا کہا کہ مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ لوگ بڑے صاحب کمال ہین اب اس سامان کو موقوف رکھیے اور میری جان بخشی کیجیے مین بتائے دیتا ہون خضران نے کہا کہ جب تک تو بتائے گا نہین پانی دیگ کا دیگ مین کھولا کرے گا اور چھری سامنے رکھی رہے گی بختیارک نانی نے کہا کہ مین تو بتائے دیتا ہون لیکن پہونچنا آپ کا بصیر جادو تک نہایت دشوار بلکہ ناممکن ہے اسلیے کہ اوسنے سات درندے قائم کیے ہین اور طلسم بند ہو کر کوہ قضا و قدر مین بیٹھا ہے اب وہ وہان سے نا جات صاحبقران نہین نکلے گا اور نہ کوئی اوس تک پہونچ سکتا ہے کہ سات چوکیان حائل ہین خضران نے کہا گر راستہ بتائین ضرور جاوینگے گا اور بقوت پروردگار طے کر کے سا تون چوکیون کو ماروں گا بصیر جادو کو بختیارک نے دل مین خیال کیا کہ یہہ دیوانہ ہوا ہے بھلا وہان ساحر کا گذر تو دشوار ہے جب تک مالک درندہ کی اجازت نہو پرندہ پر نہین مار سکتا یہہ کیا جائے گا اور جائیگا تو مارا جائے گا اب اسے راستہ بتا دینا چاہیے خضران سے کہا کہ یہان سے جانب مغرب دو کوس تک بیلون کا جنگل ہے اسکے بعد اک صاف میدان ملیگا اوسے طے کر کے اک ساکھو کا جنگل ہے جب اوسے طے کیجیے گا تو اک دریاے سحر نظر آئیگا وہ مقام ماہیان خوش تقریر کا ہے اور بھلا درندہ ہے وہان پہونچکر جو آپ سے ہو سکے وہ کیجیے خضران نے کہا ابھی چلتا ہون اور وہ دیگ و چھری داخل زنبیل کی بختیارک سے کہا تو بھی بھوکا ہوگا اور مین بھی بھوکا ہون پہلے کچھ کھانے پینے کا انتظام کر لینا چاہیے بختیارک نے کہا اس صحرا مین کھانے کو کہان سے آئے گا خضران نے کہا کہ دولت ہو تا مقدم ہے ہر چیز ہر مقام پر ممکن ہو سکتی ہے بقول شخصے چڑیا کا دودہ تو ملجاتا ہے بختیارک نے کہا کہ دولت بھی ہر جگہ کہان اس صحرا مین آپ مجھے لے آئے ہین اگر نہ لے چلے سب کچھ ممکن ہے خضران نے کہا کہ وہان چلنے مین عرصہ ہوگا دیکھو تو کچھ تمہاری کمر مین ہے بختیارک کو یاد آیا کہا کہان چند اشرفیان ہیرے پاس تھین ٹٹولی تو کچھ تھا وہ پہلے خضران نے نکالکر نذر زنبیل کرلی تھین بختیارک نے کہا کہ میری پاس سات اشرفیان تھین نہین معلوم کیا ہوئین خضران نے کہا گر گئی ہونگی تمہاری پوشاک نہایت بیش قیمت ہے اگر مجھے دو تو مین بیچ کر سامان کرون یہہ کہکر اک لنگوٹی زنبیل سے نکالکر دی اور کہا کہ یہہ خیال نکرو کہ مین بادشاہ کا وزیر ہون اول تو یہان دیکھنے والا

کون ہے ہم مین باہم ہوا سکے مادر اعزت انسان کی لیاقت سے ہوتی ہے نہ کہ لباس سے بختیارک
تم وزارت کے درجہ پر نہین پہونچے تھے اوسوقت کیا یہی لباس ہوگا تجکو دیکھکر صاحبقران کا رفیق
ہون گر کس حالت سے رہتا ہون بختیارک مجبور و ناچار بیچارہ ملک الموت مین ہے اگر خلاف حکم
کرتا ہے جان کا خوف ہے جان کا صدقہ مال تصور کرکے وہ غرقی باندہی لباس خضران کی دیدی
کیا آپنے نذر زنبیل کرکے ایک پتلی نکالی جسمین سوا پاؤ سے زیادہ نہ پک سکتا تھا اور کچھ لکڑی
نکالکر دی اور کہا کہ پکاؤ اسکو بختیارک نے کچڑی پکائی پہلے خوب پیٹ بھر کر آپ نوش جان
فرمائی جو کچھ بچ رہا بختیارک کو دیا اب اس نے انکار کیا کہ اب مجھے بھوک نہین ہے مین نہ
کہاؤن گا آپنے غنیمت سمجھکر نذر زنبیل کرلیا کہ دوسرے وقت کا ناشتہ ہوگا اور کہا بختیارک
کرے چلو بختیارک نے کہا مجھے نہ لیجایئے اپنے راستہ آپکو بتلا دیا اب میرا کیا کام نہین خضران نے
کہا اگر تو نے جھوٹ بنایا ہوا اگر صحیح بھی سہی تو اسکے بعد دوسرے مرحلہ تک کیونکر پہونچون گا
بختیارک نے دیکھا کہ یہہ جان نہ چھوڑے گا کہا کہ آپ پر صاحبقران کے قسم کھایئے کہ مین تجکو
چھوڑ دون گا قتل نہ کرون گا کہا کہ او ملعون وزیر رہا مگر تجکو تہذیب نہ آئی مین پائے صاحبقران
کی قسم کہاؤن گا مگر اوسوقت جبکہ تو یہہ قسم کھائے کہ مین بھی دغا نکرونگا بختیارک نے کہا تجکو قسم
خداوند اکوان تاجدار کی کہ مین آپکے ساتھ دغا نکرونگا بشرطیکہ آپ جان بخشی کا عہد پورا کرین خضران
نے کہا کہ مین بھی قسم کھاتا ہون بانئے مبارک صاحبقران کی کہ اگر تو دغا نکریگا تو مین بھی تجھے زندہ
چھوڑ دونگا قتل نکرونگا بعد اس عہد و پیمان کے بختیارک خضران کے ساتھ ہوا بھلے میونکا
جنگل ملا جو تا بختیارک کا خواجہ نے پہلے ہی لے لیا تھا اب یہہ پا برہنہ اون کانٹون سی بچتا ہوا چلا
جاتا ہے لیکن دو کوس کا جنگل ہے کہان تک طے کرے آپ پائے شاطری مارتے ہوئے اوڑے چلے
جاتے ہین اور بختیارک کو پکار رہے ہین کہ اے جلدی آ ورنہ شام ہوجائیگی درندہ نکلکر تجکو کھا
لینگے بہروز بر سموات کبھی بیدل تو چلا نہ تھا نہ کہ پا برہنہ اور وہ بھی کانٹون پر اپنی قسمت کو روتا چلا
جاتا ہے دلمین کہتا ہے یا خداوند مجھسے ایسا کیا قصور ہوا ہے جسکی سزا یہہ ملی اپنے کرم سے میری
خطا بخشی کر اور مجھی اس قید سے رہائی دیجئے کہین کوئی کانٹا چبھ جاتا ہے بیٹھکر نکالتا جاتا ہے
تو آپ شور کرتے ہین کہ ارے بھاگ تیرے پشت کی طرف خرس صحرائی آتا ہے جان تو بری چیز ہے
یہہ سنکر بھاگتا ہے کانٹا ٹوٹ کر بدن مین رہجاتا ہے آپ فرماتے ہین کہ منزل پہونچکر نکال لینا راستہ
مخدوش ہے یہان ٹھہرنا اچھا نہین ابھی وہ خرس فلان جھاڑی مین چلا گیا غرضکہ ہزار خرابی وہ صحرا
طے ہوا اب بیابان ملا کہ کوسون درخت نظر نہ آتا تھا ریت دہوپ سے اسقدر جل رہی تھی کہ پاؤن
بھنے جاتے تھے ہر قدم پر کٹون کٹون ریت مین پاؤن غرق ہوجاتا تھا ادہر کانٹون کی ایذا ادہر
ریت کی گرمی بختیارک کی بری حالت ہے بھوک پیاس سب بھول گیا دلمین کہتا ہے کہ اس سے
مرنا ہی قبول ہے خضران سے کہا کہ آپ مجھے مار ڈالئے مجھے اس زندگی سے مرنا ہزار درجہ
اچھا ہے مین آپکی جان بخشی سے باز آیا آپ نے فرمایا کہ زندگی کا کفارہ تکلیف ہے یہہ وقت بھی
گذر ہی جائیگا اسنے کہا کہ اب مین آگے نہ بڑھون گا جب تو آپ مجھے قتل کیجئے گا آخر
بھلے قتل پر آمادہ ہوئے اب کیا عذر ہے خضران نے کہا کہ مسخرے مجھے تو نے سر صاحبقران
کی قسم کی مین کیونکر تجھے قتل کرون پہلے یہ سمجھ لیا اب مین عہد شکنی کبھی نکرونگا آپ اپنی جان دیدی بختیارک جانے عاجز ہے

اپنے منھ سے موت مانگتا ہے مگر موت بھی نہین آتی برے وقت کا کوئی شریک نہین ہوتا
دلمین کہتا ہے کہ کیون اسکے ہمراہ آیا غرضکہ ہزار دشواری وہ صحرا بھی طے ہوا اب سا کھو کا
جنگل ملا ادہر کھین کھڑکھڑاہٹ پتون کی ہوئی اور خواجہ جبت کرکے وہ پہونچے اور کہا کہ تمنا
آتا ہے بختیارک نے بھی اپنے کو جسطرح بنا پھینک دیا اسیطور سے خضران نے سا کھو کا
جنگل بھی طے کرایا اب اک مقام پر تھک کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ اب مجھسے نہین چلا جاتا پاؤن
سوج گئے ورم آگیا خضران نے دیکھا کہ اب یہہ آگے نہ بڑہیگا اک حقہ آتشبازی اسکی آنکھ
بچاکر کھینچ مارا اور کہا کہ جنگل مین آگ لگ گئی اور بھاگے جان بری طے ہوتی ہے بختیارک
بھی گرتا پڑتا بھاگا تھوڑا سا صحرا تو باقی ہی رہگیا تھا اوسے بھی طے کیا اب جو دیکھا تو سامنے
اک دریا موجزن ہے پانی نہایت صاف شفاف ہے شام قریب تھی آپ نے اک مقام پر ٹھہر کر
دم لیا بختیارک کے پاؤن پر کچھ دوا جھپ سے نکالکر لگا دی کہ اسکو بھی سکون ہوا ہزار دون
دعائین دینے لگا لیکن دلمین کہتا تھا کہ چلتا ہے تو ملک الموت کے منھ مین اگر قابو پایا تو کب
تجھے چھوڑتا ہون ابھی دوستی کا دم بھر رہا ہے اور رکھتا ہے کہ کیا مسیحائی کی ہے حضور نے جب
تھوڑی دیر دم لے چکے تو پھر کچھ سوکھے مدے جیب سے نکالکر کھانا شروع کئے بختیارک
سے کہا کہ اس صحرا مین اسی غنیمت جانو وہان سوائے پتون کے اور کیا ہے بختیارک نے اوسوقت
کو کچھ سے انکار کیا تھا اب سوکھے ٹکڑے مانگے کہ مجھے بھی دیجئے میرا دم نکلا جاتا ہے ایک تو فاقہ
دوسرے پیدل کے سفر کی صعوبت خواجہ نے کہا کہ بھئی تم سے یہ نہ کہا جائیگا تم سموات شاہ کے
وزیر ہو یہہ تو ہم فقیرون کا کھانا ہے بختیارک نے کہا کہ اتو مین فقیر سے بدتر ہون کہ آپسے مانگتا ہون
خضران نے کہا کہ ٹکڑے تو اب رہے نہین اگر پہلے سے تم کہتے تو مین دیدیتا اب وہی بچی ہوئی کھچڑی
کھرچن ہے تمہارا جی چاہے تو کھالو مینے اسی خیال سے تمہارے واسطے لگا رکھی تھی کہو اگر مین
نہ رکھتا دیتا تو تم کیا کھاتے میان جیسا وقت ویسی بات بارگاہ بدیع الملک مین ہم بلاؤ اور مزعفر
شاخبن نکالا کرتے تھے کہ آج برا تھا اور جانوں سخت رہے جیسا موقع ویسی بات یہہ سوکھے ٹکڑے
پھپھوندی لگے وہ مزا دیتے ہین کہ بلاؤ کی حقیقت نہین ہے مجبور ہوکر بختیارک نے وہی کھرچن جلی
ہوئی کھائی پانی مانگا کہا بھی دریا سامنے ہے پی لو اس نے کہا کہ یہہ دریا تو سحر ہے اس کا پانی کوئی
نہین پی سکتا ہے یہی مسکن ہے ماہیان کا خضران نے کہا کہ خیر کیا یاد کروگے جسطرح آپ پانی پیا
اوسیطرح اسکو بھی زنبیل سے نکالکر پلا دیا اور کہا کہ احسان تو مانوگے کہ کس صحرائے بے آب و گیاہ
سے نکالکر سیر و سیراب کیا ہے بختیارک نے کہا کہ کس کس احسان کا شکریہ ادا کرون آپ کے
احسانات زندگی مین تو نہ بھولینگے اب خضران نے کہا کہ ماہیان تک کیونکر پہونچین اسلیے کہ یہہ تو دریا
ہی دریا معلوم ہوتا ہے بختیارک نے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ یہہ غلام تو کچھ نہین معلوم
قسم ہے خداوند اکوان کی جو اس کا حال مین اس سے زیادہ جانتا ہون اب جیسی
آپکی فضل کرین بادنده بھوربن خضران نے دیکھا کہ واقعی قیافہ پر اسکی آثار قریب نہین ہے ضرور زاد توشہ سے
کہا کہ کھیرا دونگے بتا ہم خود لگا لینگے یہہ فرماکر زنبیل سے ایک جوڑی طلے کی نکالی اور ایک
طشتری خلاف تخمل کا شانی کا اوس پر جڑا ہوا اور رکھے کپڑے نکالکر بختیارک کو دیئے
کہ یہہ تم بھنو بختیارک نے بر بنگی سے غنیمت سمجھکر وہ کپڑے بچھائے ایک پگڑی سر پر باندھی اب آپسے ہاتھ

اپنا اسکے منہ پر پھیرا اور فرمایا کہ بس ٹھیک ہوا اور خود رنگ و روغن عیاری چہرے پر لگا کر اور لباس
تبدیل کر کے اک ٹوٹرا جوڑا باندھ کر گویئے کی ہیئت قائم کی اور بختیارک کی طرف دیکھکر کہا کہ کیون
بھئی ہم کون ہین بختیارک نے کہا سبحان اللہ کیا کرامتین آپ مین بھری ہوئی ہین اگر میرے
سامنے بیٹھے تو مین ہرگز نہ پہچان سکتا بالکل گویئے معلوم ہوتے ہین اسکے بعد آپنے آئینہ جیب سے
نکالکر اسکو بھی دیکھا یا اور فرمایا کہ اپنی صورت بھی دیکھو کیون بھئی تم کیسے بنے اپنے جو صورت
اپنی دیکھی تو واہ واہ تو وہ رنگ ہے چہرہ کا نہ وہ خط و خال ہے ایک نئے شخص کیصورت پیش
نظر ہے کہا یک لخت دو سند معلوم ہو گیا کہ آپ کو سب کچھ آتا ہے مجھے بھی خوب بنایا اور آپ
بھی اچھے بنے کہا ہان مینے اسی خیال سے صورت تمہاری تبدیل کردی کہ اگر تمھین کوئی اصلی
حالت سے دیکھیگا اور پہچانا سا ہوگا تو کہی گا کہ ہم نے وزیر سلوات شاہ کو اسطرح دیکھا تھا اب
آپنے کہا کہ بجا ہے اور درست ہے جو آپنے کیا بہت مناسب کیا لیکن دلمین جلا جاتا ہے اور خواجہ
بیٹھی مچھری کی طرح اسکے دلکو فگار کرتے جاتے ہین ہر فقرہ اسکے دل پر نشتر کا کام کرتا ہے غرضکہ
جب دونون اپنی اپنی بخونیکے موافق درست ہو چکے تو خواجہ نے کہا کہ تمھین تو گانے بجانے کا
اک مدت سے شوق ہے مینے سنا ہے کہ تمنے حاصل بھی لیا ہے ذرا طبلہ تو چھیڑ دو اسنے کہا بہت
خوب اسکے بعد کنارے دریا کے آکر بیٹھے اب شام ہو چکی ہے طایر اپنے اپنے آشیانون کیطرف
متوجہ ہوئے ہین شب کی سیاہی نے بہارستان عالم کو نظر بند کیا ہے ماہ نے افق چرخ سے منہ
نکالا ہے کچھ روشنی اور سیاہی ملکر عجب لطف دکھا رہی ہے درخت و دشت کوہ سب ابلق معلوم
ہوتے ہین دریا مین موجین مثل ماہی بے آب کے تڑپتی پھرتی ہے مچھلیان اوچھل رہی ہین اب
ماہتاب کچھ بلند ہو آیا ہے اور پورا عکس اسکا پانی پر پڑ رہا ہے بہت معلوم ہوتا ہے کہ تہہ آب پر
اک گردہ زر سرخ کا پڑا ہوا ہے موجونکا پیچ و خم جو کھاتا گیسو محبوب سے مشابہ تھا اب زنجیر نقرہ
معلوم ہوتا ہے شعر پرتو مہتاب سے ہر موج ہے زنجیر نسیم + جا نہ نی مین دیکھ لو آب روان دو چار دن۔ حباب اوس
بھار کو چشم تماشا سے دیکھکر انجام پر پھوٹ بیٹھے ہین کہ کل اسی مقام پر خاک اوڑتی ہوگی جہان یہ نہر صفا جاری ہے
یہہ کیفیت دیکھتے دیکھتے خضر ان نے طبنورہ ملایا اور سر درست کر کے طبلہ کو مطابق طنبورہ کے کر کے چھیڑا اور گانا شروع کیا

غزل

اس اپنے بخت کا کچھ امتحان نہین ہوتا
بھی نصیب ترا استان نہین ہوتا

دو سر جھکا لے ہین عشر مین پیش داور حشر
مین کہرا ہون کہ اب امتحان نہین ہوتا

جگر وہ اوٹھتی ہے رہ رہ کے میری سینے مین
کہ مجھ سے درد جگر کا بیان نہین ہوتا

بندھی ہے بلبلون مین کچھ یہہ باغبانی ہوا
کہ کوئی مایل آہ و فغان نہین ہوتا

مرے سکوت مین اک مصلحت ہے اب ناصح
کہ راز عشق کسی سے بیان نہین ہوتا

مین جلتے دیکھ کے پروانو کو یہہ کہتا ہون
کسی سے سوز نہان یون عیان نہین ہوتا

جلے ہین سینے مین اپنے دل و جگر کیونکر
یہہ کیسی آگ لگی ہے دھوان نہین ہوتا

وصال ہوگا جو ممکن ہوا نہ وصل اوسکا
کسی کا عشق کبھی رائگان نہین ہوتا

یہہ سب ہمین سے وفا و جفا کے جھگڑے ہین
رقیب کا کبھی کچھ امتحان نہین ہوتا

قدم ٹہرانے کا مانع فقط ہے باس ادب
وہ تیغ کھینچ کے کہتا ہے عشق سے باز آ
ورنہ جان کا کوئی پاسبان نہین ہوتا

ابھی ہے خیر ترا امتحان نہین ہوتا

پھیلے رہتا ہے منھ و دل سے عاشق کے — مقابل اوسکے مہ آسمان نہین ہوتا
بنجھا کے پاس یہہ منزل بن ہمسے کہتے ہین — کہ تم سا قافلہ مین ناتوان نہین ہوتا
تلاش جسکو ہے دل کے لینے والے کی — لیا ہے جس نے دل اوسپر گمان نہین ہوتا
اگر وہ سانس بھی لیتا ہے تو غش آتا ہے — جگر کی طرح کوئی ناتوان نہین ہوتا

خضران بن عمر نے اس غزل کو اس حسن سے ادا کیا کہ بختیارک وجد مین آگیا کہ یہہ کمال بھی آپ پر ختم ہے اور پرندے صحرائی سمٹ کر جمع ہوگئے ماہیان آب موجون پر سر ٹیک رہی ہین چشم حباب پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے ہر شجر و حجر سے آواز ساز بیدا تھی لیکن اسوقت تک وہ مقصد حاصل نہوا جس واسطے یہہ سب کوشش تھی خضران نے کہا کہ اے بختیارک کیا کسی دور مقام پر بالکل اس مرحلہ کے رہتے ہین اور آواز میری اونکے کان تک نہین پہونچتی بختیارک نے عرض کی کہ وہ یہان سے دور ہو یا نزدیک اصل اس دریا کی ایک گز کے فاصلہ سے زیادہ نہین ہے بقوت سحر یہہ کوسون تک راستہ روکے ہوئے ہے تو اراوہ آواز جو ایک گز کے فاصلہ سے کانون مین آسکتی ہے وہ ہزار اور دو ہزار گز کے فاصلہ سے بھی کان تک مالک در منبد کے پہونچ سکتی ہے لشکر طبکہ دریا سے قریب رہے سنا اوس نے ضرور ہوگا مگر یا تو کبھی کام مین مصروف ہوگی جو نہین آئی یا کھین گئی ہوگی جبتک اور شغل فرمایئے جی کو بہلایئے پھر بختیارک نے طبلہ چھیڑا اور خضران نے دوسری غزل شروع کی غزل

دل عشق مین ایسا کبھی مضطر نہوا تھا — اب قصد وہ ہوتا ہے جو اکثر نہوا تھا
عاشق کا عدو یون کوئی دلبر نہوا تھا — مجھ پر وہ ستم ہے جو کسی پر نہوا تھا
الفت کا پتہ جسدم مقرر نہوا تھا — یہہ سب کہ ترا نام ستمگر نہوا تھا
پھر کی نفس تنگ نے سینہ مین کشاکش — گو سانس کبھی تیرے ابھی دم بھر نہوا تھا
تاثیر فغان شہ لب سے ہے وہ سیمیں — پر خبر ہوئی تیر ابھی سرسر نہوا تھا
جنت نے مری شرم رکھی سامنے اونکے — خوش کب تھا جو بن جامہ سے باہر نہوا تھا
کس توبہ شکن کی یہہ دعا فتح کے ہین ساتھ — ایسا کبھی مجمع لب کوثر نہوا تھا
اے شکوہ وارفتگی اب دل کا یہہ ہے حال — مین کوئی تمہمان مقرر نہوا تھا
اوٹھو بیٹھے تھے تربت پہ تیری کشتہ فرقت — اوسوقت کہ برپا ابھی محشر نہوا تھا
دل کہتا ہے سو شاد مان اس غم کے صدقے — دیوانہ تھا شیدا جو کسی پر نہوا تھا
ہر طرح ضرر اپنا ہی تھا جس مین وہ پیمان — منظور رہی اوس نے نکبا در نہوا تھا
قابو سے مری کیا وہ نکل سکتے ہہ یہے — تدبیر کا پابند مقدر نہوا تھا
شوخی کا گمان تجھی نگہ پر ہو تو کیونکر — دل اوس نے لیا شبھ بھی جسپر نہوا تھا
پابند وفا نام کو بھی رہتے نہ آتا — اے شکر کے جاؤ تمین ترے گھر نہوا تھا
آزار رسان بھلے تھا دلو نہ دل — اتنا تھا کہ قابو سے مین باہر نہوا تھا
قسمت کے نوشتہ کی خبر دیتا تھا قاصد — گو خط ابھی لایا تھا بمیبر نہوا تھا
گھائل تری چتون کا ہے دل گیسے کہ جبتک — نام ابرو خمدار کا خنجر نہوا تھا
اقرار وفا خود وہ نہ تمین خوبی قسمت — سچ ہم سے جو پوچھو تو یہہ بہتر نہوا تھا
اللہ رے تلون کہ بدلنے لگے تیور — پیمان محبت کو گھڑی بھر نہوا تھا

تم وصل پہ راضی ہو تو ہم صبر کرین کیون اے آرزو اس دل پہ بہت مجھ کو بھروسا	اسکا تو کوئی وقت مقرر نہوا تھا جبتک مری قابو سے یہہ باہر نہوا تھا

ہنوز یہہ غزل ناتمام تھی کہ سامنے سے ایک مور نیکھی مثل عروس شب اول کے آراستہ و پیراستہ نمودار ہوئی چند نازنینین ماہجبینین آفت ہوش و دردگوش رشک یوش دریائے جواہر بین غوطہ مارے اور ایک پری وش حور خصال پندرہ سولہ برس کا سن قیامت کا نمونہ اوس مور نیکھی پر سوار بار بار وہ نازنین اپنی سہیلون سے پوچھتی ہے کہ ارے لمحتون اتبک بتا نہ ملاکہ یہہ کونسا ظالم ہے جو دل کھینچے لیتا ہے آواز اسکی کلیجے کے پار ہوئی جاتی ہے مجھے پوجا کرنا اور سر جھکانا دشوار کر دیا ہے نام سے کہین گا رہا ہے یہہ اس صحرا مین کہان سے آگیا سہیلیون مین ایک آوگنے عرض کی کہ دربان ملکہ آواز تو اسطرف کی معلوم ہوتی ہے اے لیجئے جتنا مور نیکھی اسطرف بڑھتی آتی ہے آواز قریب معلوم ہوتی جاتی ہے دیکھئے کیا اچھی تان لی یہہ کیا خوب شعر تھا اور کس مزے سے ادا ہوا ہے وہ کیا اچھی مینڈھ کھینچی ہے پنچم کا سُر کیا لمبے مرکز پر لگا ہے چھوٹے تو ایسی ہوتی ہے کہ جی چھوڑوائے دیتی ہے مگر طبیعا اوس درجے کا نہین معلوم ہوتا تاہم اچھا ہے ملکہ نے کہا ارے کہین گانے والا بھی دکھا دیتا ہے کانون سے تو ہم بھی سب کچھ سن رہے ہین جب آنکھ سے دیکھین تو قرار آئے ایک بولی کہ بلالون وہ کنارے پر کوئی بیٹھا نظر آتا ہے دوسری نے کہا دوسرا کوئی اور بھی ہے تیسری بولی کہ بھی تو گا رہا ہے دیکھو طنبورہ چھڑ رہا ہے ملکہ نے کبھی دیکھا کہا جلد کشتی اسکے قریب لیچلو خضران نے جو دیکھا کہ کشتی قریب آگئی اپنا اخرا انجرا سنبھالنے لگے طنبورے پر غلاف چڑھانے لگے اس نازنین نے جو کہ افسر تھی دیکھا کہ اسنے گانا بھی موقوف کیا اور چل چلاؤ کے سامان کر رہا ہے پکار کر کہا ارے ہم تو تیرے اشتیاق مین یہان تک آئے اور تو بھاگا جاتا ہے خبردار آگے بڑھنے کا قصد نکرنا ورنہ بچنا نیگا خضران نے کہا کہ غلام کو بڑی دور جانا ہے منزل کھوٹی ہوگی ملکہ نے پوچھا کہان جائیگا کہا روٹی کی فکر مین اور کہان بس کہا ہان اسکے سوا اور دنیا مین کونسی ایسی چیز ہے جسکے واسطے انسان دنیا پہ کرم کرتا ہے پوچھا تو آتا کہان سے ہے اور نام تیرا کیا ہے اور جائیگا کہان اسنے عرض کیا کہ نام میرا نشاط خان ہے بندا ہون سرور خان کا اک زمانہ مین مغرب خداوندا کوان تاجدار تھا خداوند کے حضوری ہر وقت نصیب تھی گا بجا کر اونکا دل بھلاتا تھا ایک روز طبیعت میری سست تھی خداوند نے گانے کو فرمایا مینے عذر کیا بس غضب ہوگیا قہر خداوندی نازل ہوکر مین اوسیوقت جلکر خاک سیاہ ہوگیا اوسپر بھی غصہ اونکا فرو نہوا مجکو اک غریب گویے کے یہان پیدا کر کے تباہ کر دیا کہ اب مین دربدر کی ٹھوکرین کھاتا پھرتا ہون یہہ دو انجر باب نہ تبلا دیتا تو فاقون مرجاتا اور اب بھی فاقون سے بدتر حالت ہے کہان وہ بارگاہ خداوندی کہان یہہ جنگل جسوقت خیال آتا ہے جنجین مار مار کر رونا ہون اور توبہ کرتا ہون مگر اسوقت تک خداوند نے توبہ بھی قبول نہین فرمائی دیکھئے میرا کیا حشر ہوتا ہے یہہ کہکر جنجین مار مار کر رونا شروع کیا ملکہ نے بھی اسکے حال پر افسوس کیا اور تسلی دی کہ گھبراؤ نہین جہان خداوند کا غضب اسقدر ہے وہان رحمت کا بھی شمہ نہین ہے مین تمہارے واسطے خداوند سے سفارش کر کے خطا معاف کرادونگی تیرا عہدہ تجھے دلوادونگی نشاط خان نے کہا کہ مجھے آپکی سفارش کی ضرور نہین ہے جب خداوند کا جی چاہیگا خود ہی خطا معاف کر دینگے مجھے شرم آتی ہے کہ شاہون اور شہریارون کے قصور تو مین معاف کراؤن اور آپ میری خطا معاف کرائین بس اس ذکر کو جانے دیجئے میرا ارادہ ہے کہ مین یہان سے ملک سلیمانیہ مین جاؤن اور کسطرح کوشش کر کے بادشاہ کے حضوری حاصل کر کے کچھ فائدہ اوٹھاؤن ماہیان خوش تقریر نے کہا کہ اچھا آج کی شب تم ہمارے

مہمان رہو گے ہم تمکو باسانی ملک سمواتیہ مین پہونچوا دینگے نشاط خان نے کہا کہ ایسا اسکا مضائقہ نہین ہے
چونکہ کشتی پر جگہ کم تھی ماہیان خوش نظر نے اپنی شہیلیون سے کہا کہ تمیون مہمان کے خاطر لازم ہے کہ لوگ
تھوڑی دیر کے لیئے تکلیف کرو دریا درنا چلی آؤ اور کشتی پر نشاط خان کو بٹھلا کر سب دریا مین
کود پڑین اور غائب ہوگئین اب ماہیان نے نشاط خان کو معہ مختیار رک نانی جو طبلیا بنا ہوا تھا
کشتی پر سوار کیا اور ہمراہ لیکر کشتی اشارہ پر جارہی تھی عجب لطف تھا چاندنی رات تھی دہ پانی کی لہرین
انکھو مین چکا چوند ہوتی تھی غرضکہ وہ بہار دیکھتی ہوئی ماہیان اپنے قصر کے قریب پہونچی دیکھا
نشاط خان نے کہ اک قصر رفیع در یا کے کنارے بنا ہوا ہے گرد اوسکے تین طرف چمن ہے اور
جانب دریا بالاخانہ نہایت بلند و آراستہ ہے جابجا گلدستہ لگے ہوئے ہین کشتی کنارے پر لگی
ماہیان کشتی سے اوتری اور نشاط خان معہ اپنے ہمراہی کے ساتھ ماہیان کے خشکی مین آئی جب
بہ مشکل آدمی کشتی سے اوتر چکے تو دیکھا کہ چند نوجوان نہایت تڑپ تڑپ کر پانی کے باہر آئین اور شکل
انسانی بدلکی دیکھا تو وہی نازنینین ہین جو ملک کے ساتھ کشتی پر سوار تھین غرضکہ ماہیان
سبکو ساتھ لئے ہوئے بالاخانہ پر آئی اگر بہان کی آراستگی بیان ہو تو کئی جز سیاہ ہو جائین مگر
چونکہ اختصار منظور ہے لہذا اس مقام سے یہ ذکر قطع کیا جاتا ہے صرف اتنا اشارہ کافی ہے
کہ یہہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام قصر جا بجا عروسی پھولون سے ہر طرف سے خوشبو چلی آتی ہے کہ دماغ جان معطر ہوا
جاتا تھا یہہ معلوم ہوتا تھا کہ یہہ مقام کسی شاہ شہریار کے رہنے کا ہے چمن کی روشین بڑی نہایت
درست و خوشنما تھین اور مین گلون کی بہار قابل دید تھی اک دلکش منظر پیش نظر تھا قدرت پروردگار
نظر آتی تھی ہوائے سرد چل رہی تھی گرمی کے فصل اوس مین ہوا جان تازہ بخشتی تھی روح کو فرحت
حاصل ہوتی تھی سبکو ملکہ اپنے ہمراہ لیئے ہوئے پہلے اوس چبوترے کی طرف بڑھی جو وسط چمن مین نہایت
خوشنما بنا ہوا تھا سادہ سفید فرش تھا اور گرد نانذے گلے رکھے ہوئے تھے اور مین درخت انواع
و اقسام کے لگے ہوئے ہین پھول طرح طرح کے کھلے ہوئے ہین عجب طرح کی بھینی بھینی خوشبو چلی آتی ہے
صدر و بائین کے امتیاز کے لئے اک سفید مسند بچھی ہوئی ہے گاؤ تکیہ ہے ورنہ یہہ مسند چبوترہ ہر طرف
سے یکسان ہے ماہیان آکر مسند پر بیٹھی سہیلیان ادب سے دوزانو گرد و پیش جمع ہو کر بیٹھ سکتے
نشاط خان کو بیٹھنے کا حکم ہوا جسکے اسکے طبلیا بیٹھا ملکہ نے کہا کہ ہان میان نشاط خان اب
غم نشاط کو گرم کرو دل سنگ کو نرم کرو نشاط خان نے کہا کہ حضور آج مجکو اپنے خداوند کی یاد
آگئی آپکے بہان کا سامان ایسا ہے کہ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ بھی اوس سامان کو دیکھ
ہوئے ہین جو خداوند کے بہان ہے گو بہان اوس قدر نہین ہے نہ ویسا ہے جیسا وہان
ہے مگر پھر بھی نمونہ بہشت ضرور ہے غرضکہ اسقدر تعریف کی کہ دماغ ماہیان کا آسمان پر پہونچا دیا
اور ساز کو حرکت دینا شروع کیا ادہر مختیار رک نے طبلہ چھیڑا خضران نے گنگنا کر اک غزل شروع کی غزل

اسطرف وہ آتے آتے ترے گھر پھر گیا	راہ پر مجھ آجلا تھا پھر مقدر پھر گیا
تیرے پھر جانیسے عالم او ستمگر پھر گیا	چرخ بر گشتہ ہوا مجھ سے مقدر پھر گیا
دشمنی کی یار کو تیرے سنبھالا ضبط نے	ہجر مین منہ کو کلیجا آکے اکثر پھر گیا
تھے بہت مالی کو دعوی کیجیے جب تیری شبیہ	موت کا نقشہ نظر کے سیجے اکثر پھر گیا
جو کہ اقتادین اوٹھا کر بھی نہ سنبھلا وہ جین	ٹھوکرین کھانے مہان کوئی دلبر پھر گیا

آنکھ ملتے ہی جو ترچھی اوسنے کی سیدھی نگاہ — تیر اک سینے سے گذرا دل یہ خنجر پھر گیا
تن مین جان پھونکنے برقی تجلے مثل ہوش — حیرت گذری کہ وہ پردا اوٹھا کر پھر گیا
قبر عاشق سے رہی غلغال کی آواز دور — کان تک پہونچا نتھا جو شور محشر پھر گیا
یہہ تصور کے کرشمے ہم نہ سمجھے آجتک — کس طرح وہ سامنے آیا تھا کہ پھر گیا
کام اپنا کر گئی اوسکی نزاکت وقت ذبح — زخم گردن پر نہ آیا دل پہ خنجر پھر گیا
آوسنے دامن سے جو پوچھے اشک یماران — مردنی جاتی رہی پانی سا منہ پر پھر گیا
طائر قبلہ نما ہین گردش گردون مین ہم — اوسطرف منھکو پھیرا ہم نے سب گھر پھر گیا
دور تک دربان ابھی پہونچا گئے تھے آرزو — کونسی امید پر تو لیکے لشکر پھر گیا

یہہ غزل اسطرح گایا کہ سبکو محو دیا **ماہیان** کے آنکھ سے آنسو جاری ہوے سہیلیان سناٹے مین اگنین صحرا کے چرند پرند گرد جیو ترے کے جمع ہو گئے مگر **خضران** نے طنبورہ ہاتھہ سے رکھدیا **ماہیان** نے کہا کہ اور کچھ گاؤ اسنے کہا کہ گاوسے بدتر بزسے کمتر تو ہم خود ہو رہے ہین دیکھئے تو کہ تمام درندے گھیرے کھڑے ہین ایسا نہو کہ یہہ مجھے کھالین تو اور مشکل ہو جاے ہم پیٹ کی فکر مین نکلے تھے پیٹ ہمین کو کھاے لیتا ہے **ماہیان** ہنسی اور کہا مرد کی صورت ہو کر ایسے ڈرپوک ہو کر موت نکلا جاتا ہے اچھا مین تمہاری خاطر جمع کیے دیتی ہون یہہ کہکر اک دستک دی کہ وہ سب درندے راہی ہوے **خضران** نے کہا کہ اب گاؤ **خضران** نے پوچھا کہ کیا یہہ سب اسکے پالو تھے جو خالی دستک کے اشارہ پر چلے گئے آپ تو خداوند زادی معلوم ہوتی ہین کیا کیا باتین آپکے اختیار مین ہین **ماہیان** نے کہا کہ اسوقت کوئی بات مجھے سوا تمہارے گانے کے اچھی نہین معلوم ہوتی جسقدر چاہنا باتین پوچھ لینا مگر اسوقت گاے جاؤ کہ میرا دل اسطرف متوجہ ہے **نشاط خان** نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کچھ آپکے دلکو لگی ہوئی ہے یہہ کہکر طنبورہ چھیڑا اور گانا شروع کیا غزل دیگر

مشکل ہوئی آسان تدبیر کو کیا کہیے — تدبیر نہین بنتی تقدیر کو کیا کہیے
جب ظلم کرے قاتل پھر تیز تو کیا کہیے — اے شمع وفا پیشہ گلگیر کو کیا کہیے
قسمت کی برائی سے لو یہہ بھی کشیدہ ہے — بات آتی ہے کہنے مین تصویر کو کیا کہیے
حسرت وہ ہماری ہے کینہ دل قاتل کا — جو آکے نہ پھر نکلے اوس تیر کو کیا کہیے
سنتے تھے نہ وہ جبتک کیا کچھ نہین کہتے تھے — کہتے نہین اب بنتا تقدیر کو کیا کہیے
اقرار زبان سے ہے انکار قلم سے ہے — تقریر سمجھیے کیا تحریر کو کیا کہیے
کوچہ مین ہو جو نربت ٹھوکر مین نہ کیون آوے — مانا اوسنے کاوش تھی رہگیر کو کیا کہیے
زیور کبھی منت کا تمغہ کبھی وحشت کا — جب ایسے محل آئین زنجیر کو کیا کہیے
نالے وہ مری سنکر رنجیدہ نہین خوش مین — ظاہر ہوئی اولٹی مے تاثیر کو کیا کہیے
ہم خواب مین ساتھہ اونکے آرام سے سوتے تھے — نیند اوڑگئی آنکھونسے تعبیر کو کیا کہیے
منت مین کروون جتنی وہ روٹھتے ہی جائین — قسمت ہے برائی پر تدبیر کو کیا کہیے
دل وہ جو نہ اوجھانے گیسو مین نہ بھنستا — حداد کا نکوہ ہے زنجیر کو کیا کہیے
دونون کی برائی نے ملکر تجھے مارا ہے — کیا کوسیے گردون کو تقدیر کو کیا کہیے

اوس ترک کے ناوک سے بچنے کا نہین کوئی	خبر اپنی سناتے ہین تجہیز کو کیا کیجے
گنبد کی صدا شکوہ خاموشی بت کا ہے	جو خود ہو جواب ایسی تقریر کیا کیجے
اے آرزو اوس بت کا شیوا ہی جفا کا ہے	بیوجہ ستم جب ہون تقصیر کو کیا کیجے

اسیطرح مبان نشاط خان نے کچھ ایسے عشق آمیز درد انگیز اشعار گا کر سنائے کہ روتے روتے ماہیان کے چمکیان بندہ گئے آنکھون سے لڑی بندھی ہوئی ہے مسلسل اشک جاری ہین تار نہین ٹوٹتا تنہیلیان سمجھا رہی ہین کہ اے ملکہ آپ نہ گھبرائین جلدی کا کام ہمیشہ خراب ہوتا ہے دیر آید درست آید بقول شاعر شعر ہے اگر منظور ایدل تجھکو الفت کا نباہ دو آسنا ہونا کسی دیر آشنا کو دیکھکر دیہہ خیال نہ فرمائیے کہ جو مزاج آج ہے وہ ہمیشہ رہیگا جارون مین تو چولین ڈھیلی ہو جائینگی آخر خود ہی معذرت کرے گا ہاتھ جوڑے گا پھر آپکو لازم ہے کہ اس سے زیادہ انکار کیجیے گا اور اسکو اس بیدردی کی سزا دیجیے گا ماہیان کہہ رہی ہے کہ بھلا میرے ویسے تو کا ہیکو ہوگا کہ مین اوسے گھڑی بھر کے واسطے جھوٹ موٹ بھی رنجیدہ کرون وہ جو ظلم جاہے کرے میرا دل تمہارا سا نہین ہے بیبیون جب دل کسی پر آجاتا ہے تو اوسوقت حال معلوم کیہوتا ہے یون ہم بھی اک زمانہ مین دوسرون پر ہنسا کرتے تھے وہ عروج پیش آیا کہ اب روتے نہین بنتی ہے شعر جسپہ گذری وہ باوفا جانے ہے جو کہ بیدرد ہو وہ کیا جانے ہمارے یہان قوم ہے کہ اسکو کسی کا درد نہین ہوتا مین کیا ہون وہ مر جائیگا مگر راضی نہوگا یہہ باتین جو نشاط خان کے گوش زد ہوئین طنبورہ ہاتھ سے رکھدیا اگے بڑھکے کان لگا کر سنا کیے اک مرتبہ دست بستہ عرض کر قربان جاؤن یہہ کیا معاملہ ہے مین پہلے ہی سمجھ گیا تھا لیکن ادب سے عرض نکر سکا کہ حضور کے سامنے ایسی گستاخی اچھی نہین مگر اب تو بالکل بات آئینہ ہوگئی اور اتنا میرے سمجھ مین بھی آگیا کہ کوئی معشوق ظالم ہے کہ وہ ایسے کشیدہ رہتا ہے عجب طرحکا بدنصیب ہے کہ آپ ایسی پری جو رتمثال سے انکار وصال کرتا ہے اوسے بھلا دوسری عورت مثل آپکے کہان ملیگی اور آپکی یہہ حالت ہے کہ رنگ زرد ہو گیا ہے آنکھین یہہ معلوم ہوتا ہے جیسے پانی پر تیر رہی ہین منہ اوپر بال پریشان جسکی ایسی بری کی سی صورت ہو وہ اپنا شباب خون برباد کرے مجھے تو بتائیے کہ وہ کون شخص ہے ماہیان نے کہا کہ تم کو بتا کے کیا کرون نشاط خان نے کہا کہ اگر مجھکو بتا دیجیے کہ وہ فلان شخص ہے اور فلان مقام پر رہتا ہے مین کسی طرح رسائی پیدا کر کے اسبار تنگ خما لونگا دوسری روز آپکے وصل پر راضی نہ کرون تو جو چور کی سزا دہ میری اے حضور ہمنے سینکڑون نیک بار سا لوگو نکو ڈوبتے ہوئے راہ پر لگا دیا ہے وہ کٹنا لے گئے ہین کہ کنعان بھی ہمارے نام سے کانون پر ہاتھ دھرنے لگی ہین یہہ سنکر ماہیان کے جان مین جان آئی اور ایسا باتون مین لگا کر اپنی طرف متوجہ کیا کہ سب رونا دھونا بھول گئی امید بری شے ہوتی ہے کہا کہ اے نشاط خان اگر اوسکو راضی کر دو تو زندگی بھر تمہاری ممنون احسان رہونگی اور جو مانگوگے وہ دونگی اسنے کہا کہ غلام عرض تو کر رہا ہے اور کیونکر کہے ماہیان نے ایک سہیلی سے کہا کہ جاؤ سامنے فلان کمرے مین وہ بیٹھا ہے نشاط خان نے کہا کہ کیا یہین موجود ہے ماہیان نے کہا کہ میرے اختیار مین ہے ہر چند ڈرایا دھمکایا مگر کسیطرح نہین مانتا نشاط خان نے کہا کہ یہہ رہنے والا کہان کا ہے اسنے جواب دیا کہ یہہ بھی مین نہین جانتی ہون اسقدر آگاہ ہون جتنا بیان کرتی ہون کہ برسون مین ابر سحر پر سوار سیر کرتی ہوئی چلی جاتی تھی دیکھا

بیٹے کر مشرق بیابان نہ طاق مین لشکر اسلام و لشکر سموات شاہ مین جنگ ہو رہی ہے روئین تنون نے
بہت سے خدا پرستون کو مارا خاتمہ ہی کر دیا صاحبقران زخمی ہوئے بادشاہ قتل ہوا چاہتے تھے
کہ بیابان سے ایک نقابدار سرخ پوش پیدا ہوا پشت پر چالیس ہزار سرخ پوش بس اوسنے آتے ہی
آگ برسادی اور لڑتا ہوا روئین تنون کے قریب پہونچا کس آن بان سے ایک کو اوٹھا کر دے مارا
کہ یہہ معلوم ہوا پہاڑ کو پہاڑ پر دے مارا اوسکے بعد دونون کو چیر کر پھینک دیا سموات شاہ بھاگ
کھڑا ہوا نقابدار نے سات کوس تک جان نچھوڑنی اگر مین پنجہ نہ نے آئی تو یقین ہے کہ وہ جان
نچھوڑتا ملک سموانیہ اوسی روز برباد ہو جاتا مین تو اوس وقت تک دشمنی کی نیت سے لائی تھی
لیکن جب یہان نقاب ہٹا کر صورت دیکھی تو دل ہاتھ سے جاتا رہا طبیعت پر قابو نہ رہا ہر چند کہ وہ خدا پرست
ہے اور دشمن خداوند ہے مگر ابتو خداوند دل ہمارا ہے کیونکر اوسے قتل کرین ہزار جانین ہون
تو اوس پر نثار ہین جاہے دنیا مین رسوائی ہو یا عقلی مین ذلت ہو ایسا محبوب جانی تو قتل نہین
ہو سکتا جاو اس عورت کے ساتھ دیکھ آؤ اور سمجھاؤ شاید تمہاری نصیحت کارگر ہو کہ انسان تو بہت ہو
مگر میرے دل کو یقین نہین ہوتا کہ وہ کہنا کسی کا مانیگا اور اپنی ضد اور ہٹ کا بھی ہے شعر
یہہ اوسکو بات کی بچ ہے کہ ان نہین کرتا ٹل گئی کبھی منہ سے باتین مین نہین ہرنشاط خان
نے کہا مین ابھی جاتا ہون اور اوسے راضی کیے لاتا ہون حضران بن عمر جو نشاط خان
بنے ہوے ہین اوٹھے اور اوس سہیلی کے ساتھ چلے تختیارک کے طرف سے گو نہ اطمینان
ہے کہ یہہ قسم کھا چکا ہے دغا کیا کریگا اور قسم بھی اپنے خداوند کی کھائی ہے پہ اتھا دس عورت
کے اوس کمرے مین آیا جہان نقابدار سرخ پوش سر پر تو عالم سکوت مین بیٹھا ہوا تھا سہیلی اسے کمرہ مین کر
خود واپس گئی اب یہان سوا حضران یا نقابدار کے اور کوئی نہین ہے کہ حضران نے
بٹ آہستہ سے کھولا نقابدار نے آہٹ پا کر کہا تو کون حضران نے عرض کیا کہ غلام آپکا جو ابدیا
کرنین تجھ کو نہین پہچانتا حضران کے کہا مین تو پہچانتا ہون اور جب پتا بتاون گا آپ بھی جان
جائینگے مین تو ظاہر اور باطن اور ہون نقابدار نے کہا غضب طرحکی باتین کرتا ہے کیا تو
ساحرہ ہے یا بہروپیا ہے اسنے ادہر ادہر دیکھکر چپکی سے عرض کیا کہ مین ہون حضران بن عمر
فرمایا ہائین تو یہان تک کیونکر پہونچا عرض کیا کہ صاحبقران کو اندھا کر کے اک ساحرہ چلا گیا ہے
اور طلسم بند ہو کر بیٹھا ہے اوس کے مارنے کی فکر مین جاتا ہون یہہ پہلا مرحلہ طلسم کا ہے
مالک اوسکی یہی ساحرہ ہے جو حضور کو اسیر کر لائی ہے ایک عرض رکھتا ہون امیدوار ہون
کہ آپ اوسے قبول فرماوین تو آپ بھی اسکے دام مکر سے رہا ہون اور مین اسے مار کر
دوسرے دربند کی طرف بڑہون فرمایا کیا عرض کیا کہ اوس سے آپ انکار نفرمائین جو کچھ وہ کہے
اوسے قبول فرمالین اسمین کیا قباحت ہے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کیا بیہودہ بکتا ہے
بھلا اہل اسلام مین سے کسی نے بھی ایسا کیا ہے کہ ساحرہ کا وصل قبول کیا ہو حضران نے
عرض کیا کہ خالی زبان سے کہدینے مین کیا نقصان ہے صرف اقرار کر لینے مین کام نکلتا ہے اتنی
مہلت اوسکو قضا سے نہین ملیگی جو خیال ہو آپکے دل مین کہ وعدہ پورا کرنا پڑیگا کہا کہ خیر تمہاری خاطر سے
ہو سکتا ہے ورنہ میرا تو ہرگز نہین جی چاہتا اوسنے سنکر سے ہاتھ باندھکر میرے بیکار کر دیے ورنہ
ابتک مینے چیر کر پھینک دیا ہوتا حضران نے عرض کیا کہ محل غصہ کا نہین ہے تحمل کا موقع ہے

اے شہریار شعر نہ ہر جاے مرکب توان تاختن ولیکہ جاہا سپر باید انداختن پہ اسوقت کا یہی موقع ہی عرضہ نقابدار کو سمجھا بجھا کر خضران رخصت ہوا لیکن یہان بختیارک عہد شکن نے اپنی قسم کا کچھ خیال نہ کیا اور تمام حقیقت خضران کی ماہیان خوش تقریر سے بیان کردی کہ اسطرح یہہ رنڈی شکر یہان جنکن مین پہونچا بھلے مجھکو شراب پلاکر بیہوش کیا پھر اوسی کی زبانی سنا ہے کہ تمام بدکار کو لوٹا بادشاہ اور سردارون کو ذلیل کیا اور اسکے بعد مجھے اک صحرا مین نکالکر مار ڈالتا تھا بجبوری بیٹے کمتار الشان بتایا اور یہان تک اسطور سے تمہارے سامنے آیا مین وزیرون سمیت شاہ کا ماہیان نے کہا کہ بر نام کیا لینے جو مکر سے اسکے آگاہ کیا ورنہ وہ کام تمام ہی کر چکا تھا خداوند نے بچا لیا بڑی خیریت ہوئی اب آپ اسی طرح بیٹھی رہیے اور اسے آنکے دیدیجیے یہہ خاموش ہو رہا تھوڑی دیر کے بعد میان نشاط خان ہنستے ہوے اور ٹہلتے ہوے قریب آکے سامنے ملکہ بیٹھ گیے کہا لیجیے مقصد آپکا حاصل ہو گیا معشوق آپ پر مائل ہو گیا مین نہ کہتا تھا دو فقرہ بمین راضی کر دیا ماہیان کی آنکھین غصہ سے سرخ ہو گئین جسم مین رعشہ سا پڑ گیا بکاری اور دغاباز مکار ارے غضب کیا تھا تو نے مجھکو اپنے فریب مین لے ہی لیا تھا تو مینے قتل کیوا اسلیے آیا ہے اور دشمن کو بھی ساتھ لیتا آیا بڑا ہوشیار نکلا ہے اور یہہ حماقت کہ بختیارک کو یہان چھوڑ آیا گیا یہہ خداوند نے تیرے دل مین ڈالدی اور مجھکو بچانا منظور تھا ورنہ تو اپنا کام کر چکا تھا خضران نے دیکھا کہ راز کھلگیا اب غضب ہو گیا افسوس مفت جان گئی اور مطلب نہ نکلا جاہا کہ اوٹھکر بھاگون دیکھا کہ زمین پانون پکڑے ہوے ہے خضران نے بختیارک سے کہا کہ او عہد شکن معلوم ہو گیا کہ تو اپنے ہمنام کے قدم بقدم ہے خیر دیکھا جائیگا اس قابو پرستی کا دیکھ تو کیسا مزا چکھاتا ہون کہ تو بھی یاد ہی کرے گا مگر اب تو مین خود ہی اسیر بلا ہو چکا ہون اسکے بعد ماہیان نے حکم دیا کہ سامان شراب خواری اور نقابدار کو بھی حجرہ سے نکال لاؤ اوسکا یہہ غمخوار ہی آج اوسکے سامنے اسکو قتل کرونگی اور کباب اسکے لگا کر کھاؤنگی یہہ سنکر وہ کنیزین جو سامنے کھڑی رہتی تھین گئین اور سنجین لاکر رکھین چھری بلیٹ نمک مرچ کشتی مین شراب کی کنٹر اور گلاس وغیرہ سب چیزین مہیا کین وہ چھری لیکر اوٹھی ایک عورت نے نقابدار کو لاکر بٹھایا نقابدار نے جو یہہ سامان دیکھی دل مین سمجھ گیا کہ معلوم ہوتا ہے عیاری پکڑ گئی حال کھل گیا آہ ازدی کہ او قحبہ یہہ کیا کرتی ہے ماہیان نے کہا اسکے کباب لگاؤنگی تم بھی کھاؤگے نقابدار یہہ سنکر نہایت برہم ہوا اور کہا کہ او مردار کیا بیہودہ بکتی ہے او مخوار نوچی ہے ہم نہین ہین خبردار اسکو قتل نکر ماہیان نے کہا کہ اسکو تو ضرور قتل کرونگی ہان اگر تم وصل میرا قبول کرو تو کباب اسکے نہ لگاؤنگی اتنی خاطر تمہاری ہو سکتی ہے زندہ اسے چھوڑون گی اسلیے کہ بصیر جادو اسکے خوف سے طلسم بند ہوا ہے اور یہہ یہان تک پہونچ چکا ہے اب اگر زندہ بچیگا تو پھر ہاتھ آنا بہت دشوار ہے نقابدار نے کہا کہ اسکو چھوڑ دینے تو خیر جو کچھ اسنے تیری نسبت سمجھا تھا وہ مین منظور کر لونگا اور اگر اسکو قتل کرنے گی تو پھر دماغون گا اس نے کہا کہ اے نقابدار یہہ تو نہین ہو سکتا ہے کہ مین اسے چھوڑ دون دشمن کو کوئی بھی چھوڑتا ہے یہہ کہکر چاہتی تھی کہ گوشت جسم سے خضران کے جدا کرے ابھی مجبور ہی تھی کہ یکایک زمین شق ہوئی اور ایک سحر طویل القامت نیزہ فام ہاتھ مین نامہ لیے ہوے پیدا ہوا اور

ہاتھ مین ماہیان خوش لفزر کے دیکر کہا کہ یہہ نامہ ہی شرارہ شعلہ افگن کا پہلے اسے
بڑہ لیجئے پھر قتل کیجیے گا دیکھئے اسمین کیا لکہا ہے ماہیان نے نامہ ہاتھ مین لیا تمام کاغذ اسقدر
گرد آلودہ تھا کہ حرف اچھی طرح پڑہے نہ جاتے تھے جھنجھلا کر کہا تو کیسا بدتمیز ہے کوئی نامہ
اس بے احتیاطی سے رکھتا ہے اوسنے جواب دیا کہ مجکو حکم ہوا تھا کہ آجکل زمین زمین جایا
کرو بالائے زمین ہزار طرح کے اندیشہ ہین زمانہ برآشوب ہورہا ہے اسوجہ سے نامہ
گرد آلود ہوگیا مجھیر آپ بے فائدہ خفا ہوتے ہین نامہ کو جھاڑ ڈالیے میرے جھاڑنے سے
کیا فائدہ ہے یہہ سنکر ماہیان نے نامہ کو جھاڑا گرد اوڑی اور نفس کے ساتھہ دماغ مین داخل
ہوئی فورا اسنے چھینک آئی بیہوش ہوکر گری ساتھہ ہی اسکے انیسین چیسین چوسنجھالنی
چلین وہ بھی گرین اسقدر غبار اس نامہ سے نکلا تھا کہ سبکو بیہوش کیا اب اسنی نعرہ
کیا کہ منم اوبوس جنی غلام خواجہ اور جھک کر خضران کو سلام کیا اوبوس چاہتا تھا کہ
ماہیان کو قتل کرے کہ ایک مرگ چھالا پانی ہوا سے اوڑتا ہوا دکھائی دیا ایک درویش
اوسپر بیٹھے ہوے تھے جسوقت یہہ مرگ چھالا زمین پر اونرا خضران نے صورت اُن بیمردکی
دیکھی پہچانا سلام کیا اور کہا کہ آپ القای بوزیہ لشکر مین ہین اور کوئی صاحب ہین مرد درویش نے
فرمایا کہ بات مین وہی ہون انے خواجہ اسوقت تک مجھے حکم نہ تھا اسوجہ سے مین صاحبقران کے
پاس نہین گیا مگر اب اشارا اللہ بہت جلد ملاقی ہونگا تم اس ساحرہ کو قتل نکرو اطلسم کو قائم رکھو
ورنہ دوسرے درجہ تک نہ پہونچ سکینگے خضران نے عرض کی کہ ابسری میری کیونکر برطرف
ہوگی فرمایا مین سحر ممنارا اتارکر دیتا ہون یہہ فرماکر رومال کی ہوا دی کہ سحر خضران پر سے برطرف
ہوا ہاتھہ پاؤن قابو مین آئے اسکے بعد نقاندار بہادر کو رومال کی ہوا دی کہ انکی بھی رہائی ہوئی
کہ اب آپ تو اپنے لشکر مین جلیے کہ غارا بچا اور تمام ملازمین نہایت پریشان ہین لیکن ذرا
سمجھ بوجھکر کام کیجیے گا ایک افت مین آپ پھنسا چاہتے ہین جسکی وجہ سے صاحبقران سے
سامنا کرنا پڑیگا ذرا اچھی طرح مقابلہ کیجیے گا نقاندار نے کہا جیسا ہوگا دیکھا جائیگا یہہ کہکر
حسب ہدایت درویش ایک جانب روانہ ہوے لیکن یہان خضران نے بختیارک کو
ہوشیار کیا اور کہا کیون ملعون دیکھا تونے کہ کیا جلد خدا نے ہمکو رہا کیا اور تجکو قید مین پھنسا دیا انقلاب
زمانہ کو کبھی ہم نے قابو تھے تو صاحب اختیار تھا اب پھر ہم صاحب اختیار ہین تو بیقابو ہے مگر
معلوم ہوگیا کہ تجھہ پر یقین کرنا نہین چاہیے اب تجھہ پر سے قسم خود ساقط ہوگئی تجھہ پر بھی اختیار
باقی رہا کہ چاہے مجھے قتل کرون چاہے مجھے رہائی دون یہہ خاموش بیٹھا ہے کہ دفعتا پانسا پلٹ گیا
سوچا کہ جب مین اسکے اختیار مین تھا تو خداوند سے دعا کی تھی اونھون نے اپنی قدرت سی
اسے گرفتار کراکے محکوم رہا کردیا تھا اب پھر دل مین دعا مانگون گا پھر یہہ گرفتار
ہوجائیگا مین رہا ہوجاؤن گا ابھی تو یہہ مجھکو قتل کرے گا نہین کیونکہ اسکی غرض
بھی مجھہ سے اٹکی ہوئی ہے یعنے راہ در بندونکی کون بتائیگا گو ایک مرحلے کا قائم
ہوا ہے ابھی تو جہہ جو کیسان اور باقی ہین یہہ سوچ کر خاموش ہورہا انے مین
فقیر صاحب نے کہا اب جو تم سے ہوسکے وہ کردین زیادہ نہین ٹھہر سکتا ہون
یہہ کہکر روانہ ہوے مرگ چھالا اوڑا اور شاہ صاحب نظرون سی غائب ہوگئے اوبوس ثانی کی بھی عرض کی

کہ غلام کے بارے مین کیا ارشاد ہوتا ہے کہا خضران نے کہ جاؤ سپرد خدا کیا تمکو مگر تم سے غافل
نہ رہنا اسنے عرض کیا کہ جہان خدا نخواستہ کوئی خبر بدسنون گا فوراً جان بازی کرون گا یہہ
کہکر سلام کیا اور غرق زمین ہو کر غائب ہو گیا خضران نے بختیارک کا لباس اوتار کر داخل
زنبیل کیا اور اسکو اپنی صورت بناکر گنبد عیاری کا اسکے منہ پر چڑہا دیا کہ بول نہ سکے حال
کھول دیسکے اور خود ماہیان خوش تقریر کے صورت بنکر ماہیان کو زنبیل مین ڈال لیا
اسکے بعد سوچے کہ اب دوسرے مرحلہ کا بندوبست کرنا ہے ہاتھ دیکھا ہاتھ کی نشست دیکھتے ہی
انمین سو سا ٹھ مکر ذہن مین آئے ایک کو تجویز کرکے جو سہیلیان ماہیان کی بیہوش پڑی تھین
اونکو داروی دیکر بیہوش سنگھا کر ہوشیار کیا اور کہا کہ مجھے شرارہ نے بلا بھیجا ہے میری تو ہوش
باختہ ہین کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ کسطرح جاؤن مین بالکل بھولی ہوئی ہون کہ مین شرارہ
تک کس ذریعہ سے جاتی تھی اوس نے نامہ لکھا تھا کہ خضران کو لیکر چلی آؤ سنتے سنا ہے
کہ تم نے اوسکو گرفتار کر لیا ہے اُسے اگر وہان قتل کرو گی تو رہا ہو جانے کا بکھیڑا نے
والے اوسکے چل چکے ہین مقفل اُسکا یہہ مقام ہے اونہون نے عرض کی کہ واری اُنکو تو
عشق کے کمین کا نہ رکھا آپ ایسی بھولین کہ وہ چھڑی آپکو بادی نہین جو شرارہ نے
چلتے وقت آپکو دی تھی آپ کے خواب گاہ مین رکھی ہے کہئے تو اوٹھا لاؤن ماہیان نے
کہا کہ لے آؤ ایک عورت جلدنی سے جاکر لے آئی ماہیان نقلی نے وہ چھڑی ہاتھ مین لی
اور کہا کہ اب کیا کرون اونے عرض کی کہ اسے زمین پر مارئیے ایک در پیدا ہوگا اوسمین داخل ہو جائیگا
دریای آتش نظر آئیگا لیکن عکس سے اس چھڑی کے آگ دونون طرف ہٹتی جائیگی اک سڑک پیچھے
بچائیگی یہہ راہ شرارہ کے قصر تک صاف ملی گی یہہ سنکر ماہیان نقلی نے کہا کہ اچھا تم شب
بخیر رہو مین جاتی ہون اور وہ چھڑی زمین پر ماری واقع مین ایک در پیدا ہوا خضران اوس
در مین سے ہو کر آگے بڑہا دیکھا کہ ایک صحرا آگ سے مملو ہے ہر طرف شعلے لپکتے بھرتے ہین لیکن
انکے ہاتھ مین تو چھڑی رد سحر کی موجود ہے برابر چھڑی ہلاتے چلے جاتے ہین جاتے جاتے قریب
قصر پہونچے وہان شرارہ شعلہ افگن سائبان مین بیٹھا ہوا تھا کہ سامنے ایک مقام پر سے شعلہ
اٹھتی اور ماہیان خوش تقریر چھڑی ہلاتی ہوئی نمودار ہوئی شرارہ نے کہا کہ اے ماہیان
اسوقت کہان آئین ماہیان نقلی نے خضران نقلی کو پیش کیا اور کہا کہ یہہ میری سرحد
مین ایا تھا مینے اسکو گرفتار کیا شرارہ نے بہت تعریف کی اور کہا کہ اے ماہیان
دغدغہ صرف اسی کی ذات کا تھا اب کسیکا خطرہ نہین رہا بصیر جادو اسی کی خوف سے
سات پردون مین چھپ کر بیٹھا ہے مگر اسکا زندہ رکھنا ٹھیک نہین یہہ کہکر ٹانگ پکڑ کر
خضران نقلی کے جو در داخل بختیارک ثانی وزیر سموات تاجدار ہی اوس دریای آتش مین پھینک دیا
کہ یہہ جلکر خاک ہو گیا اب شرارہ نے کہا کہ ای ماہیان آج تمہاری خاطر ہر طرح فرض ہے ایک
تو تم نے کام اتنا بڑا کیا دوسرے مہمان ہو ہماری ہمارا جی چاہتا ہے کہ ہم تم ملکر شراب
پین ماہیان نقلی نے کہا کہ میرا بھی جی یہی چاہتا ہے غرض صحبت
گرم ہوئی شرارہ نے بھی شیشے اور ساغر منگوا کر ڈھیر کر دیے اور ماہیان نقلی
نے بھی جیب سے ایک قلم نکالکر رکھی شرارہ نے کہا کہ اسمین کیا ہے ماہیان نے کہا کہ جوہر انگور سہ آتشہ ہے شراب

عمدہ ہے کہ اگر پیو گی تو بہت خوش ہوگے شرارہ نے کہا کہ ضرور پیون گا بس ماہیان نے
ایک ساغر بانی سے بھر کر جو دو قطرے ٹپکا دیئے سارا جام خون کبوتر ہو گیا اور خوشنوا طیور کی
اینلگی شرارہ نے بنابت تعریف کی اور جام لیکر جانتا تھا کہ ہونٹون سے لگا لے کہ انسکے سامنے
اک لطمی رکھی ہوئی تھی اوسنے جلا کر کہا کہ او غافل کیا کرتا ہے ارے جام مین بیوتی ہے کیا پیمانہ
عمر تیرا بھر ہوا ہے جو اس جام کو پیتا ہے اور یہہ خضران بن عمر ہے اور جسے تو نے خضران
سمجھ کر قتل کیا وہ بختیارک ثانی دلربر شہوات شاہ کا تھا بس یہہ سنا تھا کہ شرارہ نے کہا کہ
او دزد مکار کہان جاتا ہے یہہ کہکر جانتا تھا کہ سحر کرنے جلدی سے گلیم اوڑھ لی اور غائب
ہوگیے چھڑی تو دہین چھوٹی لیکن خود زوانہ ہوگئے مگر راستہ نہین ملتا ہر چند کہ وہ اگ طرز نہین
پہونچا سکتی ہے مگر اون شعلون سے نکل بھی نہین سکتے ہین ادہر شرارہ شعلہ افگن ہر چہار
طرف ڈہونڈتا پھرتا ہے جب کہین پتا نہ ملا اور عقل اسکی حیران ہوئی اسنے صندوقچہ کھولا اور رقعہ
جمشیدی اوٹھا کر دیکھا لکھا تھا کہ اے شرارہ خضران فلان صحرا مین زیر درخت انار بیٹھا ہے
شرارہ یہہ سنکر وہان سے چلا یہان اپنے زیر درخت ٹھہر کر ماہیان اصلی کو زنبیل سے
نکال کر مول دیا اور خود گلیم اوڑھے ہوئے پاس کھڑے رہی اسواسطے کہ انکو بھی یہہ یقین تھا کہ
شرارہ آتا ہوگا بس جیسا ہی دیکھا اسنے کہ جانب آسمان سے اک برق چمکی ہے جلدی سے
تکلہ ماہیان کے زبان سے کھینچ لیا یہہ عرض کیا جا چکا ہے کہ خضران سامنے شرارہ کے ماہیان
کے شکل بنے ہوے کیے تھے بس جیسے ہی شرارہ نے دیکھا کہ ماہیان زیر درخت بیٹھی ہوئی
ہے خضران سمجھکر نعرہ کیا کہ خبردار مین آپہونچا ماہیان نے جو شرارہ شعلہ افگن کو دیکھا کہا کہ
اے برادر تم نے کیونکر مجھے ہاتھ سے اوس ظالم کے چھڑایا شرارہ نے کہا او حرامزادی راز
تیرا کھل چکا مگر تو مکر کی باتین کیے جاتی ہے فریب کسے باز نہین آتا ہے کہان جائیگا کہ میرے ہاتھ
سے ہوشیار ہو جا کہ اجل تیری سر پر آگئی پیمانہ عمر لبریز ہوا یہہ کہکر تیغ مارا ماہیان نے خالی دیا
اور دیکھا کہ یہہ دہوکے مین ہے اوس مین لڑنا ٹھیک نہین غلطک مار کر صورت اپنی بہری کی
بنا کی اور اوڑ کر چلی ساتھ ہی شرارہ نے آواز دی کہ حرام زادے تو سحر بھی جانتا ہے اچھا
دیکھون تو کیسا ساحر ہے اور دیکھ مین کیسا جادوگر ہون یہہ کہکر قلابی اور باز بنکر بہری کا پیچھا
کیا بہری بھاگتی جاتی ہے اور کہتی جاتی ہے کہ ارے دیوانے مین خضران نہین ہون مین ماہیان
ہون یہہ مجھے کیا ہوا ہے شرارہ ایک نہین سنتا ہے کہتا ہے پہلے مشک مین دیوانہ
ہو جلا تھا مگر اب مین ہوشیار ہون دوست و دشمن کو خوب پہچانتا ہون بغیر
مارنے چھوڑون گا آخر کار دونون مین بالا ہوا بچہ چلنے لگا یہہ خالت جو خضران
نے دیکھی جلدی سے رنگ و روغن عیاری لگا کر صورت اپنی اک چڑی مار کی بنائی غرضی
باندہ کر دو شاخہ تیر کا بنایا اور اوس مین لاسا لگا کر اک بانس مین باندہ کر
بلند کیا یہہ رنگ جو شرارہ و ماہیان نے دیکھا پکار کر کہ او چڑی مار
دبوانے ارے ہم جانور نہین ہین انسان ہین تو یہہ کیا کرتا ہے چڑی مار نے
جواب دیا کہ اہا اہا اہا تم تو باتین مثل انسانون کے کرتے ہو بادشاہ بڑی
قیمت مجکو دے گا اور تمھین سونے کے پنجرے مین بند کرکے عمدہ عمدہ گوشت کھلائیگا ادہر تو

اودھین پنجہ چل رہا ہے ادھر آپ بانس لئے اوچک رہے ہین ہر جگہ سے شست باندھتے ہین کہ جہان
مچھے ہون کنبا ماردن اور وہ دونون ساتھ لڑتے جاتے ہین بہہ لگا لیے ساتھ ساتھ ہے
کہ پنجہ چلتے چلتے اک مقام پر بازنے بہری کو دبوچا اور مثل کوتے کے لیے ہوے زمین پر آیا
چاہتا تھا کہ اُسے مار کر جرنی مار کا کام تمام کردن وہین سے ابے ہٹ ابے ہٹ کھڑا
تھا کہ ایک بار آپنے چنگے سے جال الیاس زنبیل سے نکال کر جو مارا باز بہری دونون
پھنس گئے جھٹ نے اونکو نذر زنبیل کرکے روانہ ہوے راستے مین ایک گھسیارا ملا
اوس سے شہر کا پتا پوچھکر داخل شہر ہوے دیکھا کہ شہر چھوٹا ہے مگر نہایت
آباد ہے دو طرفہ سڑک کے دوکانین حلوائیون نان بائیون کی ہین کہ اگر کوئی
مسافر وارد ہو کہ بھوکا نرہے اور آگے بڑہے تو اور مختلف قسم کے دوکانین ہین
یہان تک کہ خوب بھرے جسوقت تھکے ایک حلوائی کی دوکان پر چڑھ گئے دیکھا تو
گرم گرم پوریان تلی جارہی ہین کڑہاؤ خوب کھول رہا ہے اوس نے کہا کہ سیر بھر
پوریان دے حلوائی تو پوریان تو تولنے لگا دونا بنا با اپنے باز و بہری
دونون کو نکال کر کڑاہ کے اندر پھینک مارا یہ دونون جو گرکر بھڑکے آپ تو
جست کرکے الگ ہو گئے جسقدر تیل یا گھی اوچھلا حلوائی پر پڑا وہ بھی چیختا
ہوا بھاگا اودہر باز و بہری جلنے لگے بھر تو اوسی وقت خاک ہو گئے پتا بھی
نہ لگا وہ چراہند پھیلی کہ ناک نہ دی جاتی تھی بازار مین شور ہوا آن واحد مین
دو دونون جلکر خاک ہوے اور لاکھین انسانون کی جلی ہوے کڑاہ سے نکلکر علیحدہ
گرین آندھی چلی خاک اوڑی تمام عالم تیرہ و تار ہو گیا زلزلہ پیدا ہوا دو آوازین
مہیب پیدا ہوئین کہ مارا جوان کشتی یعنی نام من ماہیان خوش تقریر جادو شرارہ
انگلن جادو بواحیف مردیم و جان دادیم و مطلب خود نہ رسیدیم جسوقت علامات
سحر برطرف ہوے اور لوگون کو معلوم ہوا کہ حاکم ہمارا مارا گیا سر پیٹنے لگے وہان
دریاے آتش کل ہو گیا سب حصہ سحر برطرف ہو گئے لوگ رونے پیٹنے لگے آپنے صورت
اپنی ڈراونی بنائی اور موکل غضب نگر داخل شہر ہوے اور ندا دینی خداوندا کوان نے
اسی شہر پر غضب نازل کیا ہے یہان تک کہ جو افسر تھا تمہارا وہ ہلاک ہوا جسے کہ اپنی
جان بچانا ہو وہ شہر خالی کردے اور جانب صحرا روانہ ہو جائے ورنہ مال سے
پیچھے جان بھی جائیگی کس یہہ سنا تھا کہ لوگ جوق جوق گروہ گروہ بھاگنے
لگے عورتون نے بچون کو گودیون مین لٹکایا اور اسباب و مال و زیور سب
یون ہین چھوڑا کیونکہ موکل غضب نے کہدیا تھا کہ اگر مال کی قسم سے کوئی اک حبہ بھی
ساتھ لے جائیگا تو وہ اپنی جان سے جائے گا سواے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا
بلکہ عورتون نے یہہ کیا کہ جو اسباب وہ پہنے ہوئی تھین اوسے بھی اوتار کر پھینک دیا
کہ جان سے تو جہان ہے اگر جیتے بچے تو پھر پیدا کرلین گے جسوقت تمام شہر
خالی ہو گیا آپنے باطمینان تمام شہر نے گھر گھر کو لوٹا ایک حبہ کسی کے گھر مین نچھوڑا
جب لوٹ سنے فرصت ہوئی تو موکل رحمت نے دور جاکر صحرا مین آواز دی کہ شہر مین جاو صحرا خالی کرو

غرض کہ یہ سب اپنے اپنے گھرون مین آئے اسنے جو دیکھا گھر دکھین آکر تو چولھے پر توا بھی باقی نرہا ہر ایک
شور وغل مچانے لگا کہ ہاے کوئی لوٹ لیگیا قریب اُسکے ایک ذومنی کا مکان تھا اُسنے بلک کر آواز دی
کہ اے آباد ھے بائین جوڑی طبلے کی رکھی ہوئی تھی کون ایسا شوقین تھا جو آکر جوڑی طبلے کی بھی لیگیا اب
تو تار بند گیا محلے مین سے اور آواز آئی کہ بوا تم تو طبلے سارنگی کو روتی ہو میرا ایک لوٹا اپنی جان کی قسم کیسا بڑھتا
ہوا مع پنجرے کے اُسکو بھی بھڑوا لیگیا تیسری آواز آئی کہ بوسنو مجھ چرخہ کا چرخہ تک نوا لیگیا روئی تو کم تھے
پونیان بھی بنا رکھی تھین وہ سب کے سب اٹھا لیگیا پانچ پیسے بچکون پر بیٹھکی لائی تھی وہ تک مونڈی کاٹا
لیگیا میسری کیسی بے آبرو کی ہوئی خداوند اُسکا ستیناس کرین نام لیوا پانی دیوا باقی نرہے۔ اُسی
قریب مین ایک مسن ہاری رہتی تھی کہ آٹا پیسن پیس کر جیتی تھی اس سے اوقات بسر کر لیتی تھی وہ بھی
سر پیٹ رہی تھی کہ مونڈی کا ٹا میری کیہون جو سکھانے کو پھیلائے تھے سب کے سب اوٹھا لیگیا
اب جنکا روپیہ پیلے لیلیا تھا کہ آٹا پیسکر پونہچا دونگی ہاے اونکو کیا جواب دونگی اور کیونکر اونکو سمجھا دونگی
ہاے کون ایسا گندم نما جو فروش تھا جو میری کشت زار امید کو پامال کر گیا اور آسیاے ظلم وستم سے
میری چھاتی پر مونگ دل گیا یا سامری دانہ دانہ کو محتاج ہو جاے جو میرا کلیجہ چھلنی کر گیا ہے اور تو
اور بانٹ وترازو تک تو لیگیا دھڑی دھڑی کر کے مجھے لوٹ لیا کیا من مانی گھر جانی تھی ایسا اولٹا دھرا
باندھا کہ سیر بین پاسنگ بھی نہ باقی رکھا ہاے سوکھے دہانون پانی پڑ گیا تھا کہ اناج ذرا سستا ہو گیا
تھا چار پیسے ملنے کی امید ہوئی تھی دال دلیا جوئی بھوسی جو میسر ہوئی وہ کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی تھی
مگر فلک نے اُس امید کو ظلم پر آمادہ کر دیا روا نرکھا اس رنج مین میدہ شہاب سنی جو رنگت تھی وہ
جھلسکر اُلٹا تو امید گیہوں تخم یاس مزرع امید مین بو گئی دھوبن ایک طرف کلپ رہی ہے کہ میری لادیان
کی لادیان مر لیا لیگیا سب گاہکون کے بیان کے میلے کپڑے دھونے کو آئے تھے اب کیونکر
اُنکا من منا و نگی دیدہ کی صفائی تو دیکھو کہ لے دے کر صاف اسطرح نکل گیا جیسے صابن
مین سے تار نکل جاتا ہے واہ کیا دھوبی پاٹیکا دانون کیا کہ سب کو پٹرا کر دیا ایک ہی
گھاٹ اوتارا بھٹی چڑھانے کا برتنی پتیلا اور کلپ رکھنے کی دیگچی تک مونڈی کاٹے نے
باقی نہ رکھی۔ کسی درزی کے گھر سے دردناک آواز آتی تھی کہ واہ کیا قطع وبرید کی کہ ایک
کپڑا تمام لینے کو نہ چھوڑا نواب چھنن صاحب کی اچکن آغا صاحب کا کوٹ وواسکٹ
اور صدہا آدمیون کے کرتے انگرکھے پائجامے بیسیون صدر جو سینے کے لیے آئے
تھے مع سینے کی مشین تک اٹھا لیگیا اب کیا کرین ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہین سب کپڑے
طیار دنا طیار کیا لیگیا ہمارے رشتہ حیات کو قطع کر گیا دلمین ایک ڈورا سا بندھا ہوا ہے
ہر وقت اُسیکا دھیان ہے مگر کیا ہو سکتا ہے جو مقدر مین ہوتا ہے وہی ہوتا ہے ؎ چاک
کو تقدیر کے ممکن نہین کرنا رفو + سوزن تدبیر ساری عمر کو سیتی رہے + خیاط ازل نے
کیا جامہ رنج والم ہمارے ہی قامت نازیبا پر قطع کیا تھا قاطع کلم وستم ہمارے ہی رخت
ہستی پر چلا تا تھی جیسا ہمارا گھر موس لیگیا ہے جمشید جاہینگے تو ایک کپڑا پہننا نصیب
ہونگا سب سونے کے کفن پر اتریگا ہاے کیا زمانہ کا حال ہے ؎ جیتے جی جسپر مرے
انسان کیسے ترک لباس مد بعد مردن اُسکے ہاتھون سے کفن ملتا نہین + اب اسی دھیر بندھ
مین تھا کہ ان لوگون کو کیا جواب دینگے جنکے کپڑے جاتے رہے وہ تو ہمارے جامہ حیات کی بخیہ کو دم بھر مین

کھول ڈالینگے کھال تک اودھیڑ دینگے دیکھینگے نہ بھالینگے ہائے وہ ناشاد و نامراد مرنے چوکا
تھکولوٹ لیگیا زخم دل کے ٹانکے توڑ گیا کمر تو ئی و بند کی دھجی تک نہ چھوڑ گیا۔ رنگریزان چدا جلائی تھی
عجب عجب رنگ سے آوازین سنائی تھی کہ ہائے کوئی چور ایسا آیا کہ جسقدر کپڑے رنگنے کو آئے
تھے سب لیگیا لیکن پرجو کسم جو ڑھا تھا رینی ٹپک رہی تھی وہ تک لیگیا دوپٹے پائجامے انگنی پر
جو پھیلے ہوئے مع انگنی سب غائب ہوگئے بنگم صاحب کی انگیان کرتیان شالوں کے جو ایک سے
ایک عمدہ کپڑے رنگنے آئے تھے ایک نہ باقی رہا ایسا نیل کا ماٹھ پڑا ہے کہ جسطرف دیکھو
چرچا ہے باندھنون کی چنریان جو گوڑیون مین فروخت کرنیکو طیار کی تھین اوپچ رنگی ساریان
ہائے سب اوڑا لیگیا ہمارا کلیجہ تو رنگ کی طرح کٹ گیا دل پھیکا ہوگیا ہائے گلابی بادامی
فالسائی اودے گل انار سنہری چمپئی شربتی اور ململ کے دوپٹے کیسے کیسے نادر رنگ
پھیلا سکھے تھے ایک کو بھی جوا نامرگ نے نہ چھوڑا غرضکہ چار دن طرف ہاہا کار مچا ہوا ہے
بازار کے بازار لٹے ہوئے پڑے ہین حسرت برس رہی ہے تمام شہر مین سناٹا پڑا ہوا ہے
دوکانین بند ہین مکانات شہر سے صدائے گریہ و بکا بلند ہے بعض بعض خالی مکانون اور
دوکانون کو اہل محلہ اور بدمعاشون نے لوٹ لیا ہے ہر گلی و کوچہ سے فریاد الغیاث کے
سوا کچھ نہ سنائی دیتا تھا ہر شخص کے زبان پر یہہ کلمہ جاری تھا کہ ہائے کوئی لوٹ لیگیا جھاڑو دیگیا تنکا نہ چھوڑا
کیا اہل محلہ کیا دوکاندار کیا اہل حرفہ و پیشہ ور سب کا ایک ہی حال تھا بقول شخصے ایک حمام مین سب ننگے
دوکانین تاجرون کی لٹی ہوئی سب زینت و آرائش خاک مین ملی ہوئی جہان دیکھو سناٹا سا ہے بھیرون
ناچ رہا ہے بازار شور و فغان گرم ہے متاع ہوش و حواس کھو کر ہر ایک رنج و غم و الم کا خریدار ہے بزازون
کا جامہ عقل و شعور مکدر و آنکی گلبدنی سب رفو ہوکر جسم انکا زخمہای رنج افسوس سے رشک مشبک تیر ستم سے بہ
اسطرح غربال جالی لوٹ سے بہتر خصہ سے چہرہ لال شالبافون کی کیفیت دیکھا تا تھا برق غضب دہ چمک
مثل ماہیان تھی کہ قبائے عقل و خرد تکڑے تکڑے مثال کتان تھی یہی حال صرافے کا تھا کہ اس سناٹا
لوٹ و غارتگری مین کھوٹے کھرے کی پرکھ جانچ ہوتی تھی جو بدچلن تھا وہ مزب غارتگری سے مثل
سکہ رائج الوقت روان و رم دینار کی طرح داغ تجسس پر عیان اور بساط خانہ کی انبساط سب خاک مین
ملگیی تھی کچھ بساط نرہی تھی گلفروشون کے ہاتھ یاذن پھول گئی تھے ساری بہار اپنی بھول گئی تھے نرگس آسا
ٹکٹکی باندھے حیران کاربلبل نمط پریشان و زار گل کیطرح گریبان چاک برنگ سبزہ پامال و ہلاک تمبولنو کی
سرخروئی زردروئی سے بدل گئی تھی مارے رنج کے دھان پان تھین نقصان کی جان سیاری مین تھی
سے منہ لال تھا انھین کی سبزقدمی کا اثر تھا کہ چونہ سنگ مرمر تھا حلوائیون کے لیے امرتیان نالہ
گلوگیر تھین لوٹ مار نے قوام انکا بگاڑ دیا تھا شیرینی کے عوض تلخکامی کا مزا تھا کبابی آتش
حسرت پر جلتے تھے درد و غم سے کبابون کے آنسو نکلتے تھے شور نالہ و بکا سے دل زخمی کو نمک کا مزا
ملتا تھا صورت کباب کلیجہ جلتا تھا بھنگیرنون کا بھی یہی حال تھا کہ سارے نشے ہرن ہوگئے دھیرے
دھان ٹھہرنا محال ہوا بیچ ان کیطرح ہر ایک تپے و تاب کھا یا بھاگنے پر دار و مدار ٹھہرا چنبیرچرخ انکی حال پر
بدلتا تھا سینہ فلک سے دود آہ نکلتا تھا سنگرنین اور قربیرنین نارنگی کے عوض یہ نیرنگ دیکھتی تھین اور خارج کی
رنج بانی تھین نارستان کو انکی بھی نہ خبر تھی سیب ذقن کو رنج و ملال کا آسیب اتنا سن سے حواس کر دیا تھا خلاصہ یہ
کہ ہجوم الناس مین سوائے اس تذکرہ لت جماہی اور کچھ چرچا نہ تھا اس بلوہ مین کسی کا لڑکا چھٹ گیا تھا عورتون کا زیور تو پہلے ہی لٹ گیا تھا

ہر ایک مقام پر اہل شہر کا جاؤ تھا ایک ایک سے کہتا تھا کہ بارہ یہہ خداوند نے نئی خدائی خداوندی
کی کہ پھر بھی لوٹا اور فرشتہ رحمت بھیجکر ہمین سبکو بلوایا غرضکہ آپس مین ہر ایک کی قیل وقال ہوتی
رہی اور ہر ایک نوعکی تدبیرین اور فکرین ہوائین آخرالامر ہوتے ہوتے سب نے بالاتفاق کہا کہ
اب ایک رائے خوب ہے کہ اب شب روپیٹکر ہمین بسر کرو جب صبح طالع ہو تو تالاب
خداوند پر چلین گے اور وہ جو گنبد نکلتا ہے تالاب مین سے اوسمین سے ایک طلائی جو سارے حالات
مہینہ بھر کے بعد بیان کرتی ہے اوسی سے سب حال معلوم ہو جائیگا کہ کون ہم لوگون کو آکر لوٹ
لیگیا اور فرشتہ رحمت کیون آیا اور کسنے بھیجا یہہ سب حالات بخوبی معلوم ہو جائینگے چنانچہ
یہ بات خواجہ نے بھی سنی کہ ان لوگون نے باہم یہہ امر قرار دیا ہے کہ رات تو جون تون
ہمین بسر کر صبح کو تالاب خداوند پر چلین وہ جو گنبد تالاب مین سے نکلتا ہے اور پتلی طلائی
جو سارے حالات گذشتہ و آئندہ مہینہ بھر کے بعد بیان کرتی ہے اوسی سے سب حال
معلوم ہو جائیگا بس خواجہ خضران بن عمرو نے ان لوگون سے یہ بات سنکر فوراً اپنی شکل تبدیل
کرکے بانتظار صبح ٹاٹ کا ٹکڑا بچھاکر کسی حلوائی کی دوکان پر جو خالی پڑی ہوئی تھی اوسمین جاکر سو
رہے۔ جب زلف لیلاے شب کمر تک پہونچی انکی آنکھ بند ہوئی اور نفیر خواب بلند ہوئی
اوسوقت خواجہ نے عالم رویا مین دیکھا کہ مہر سپہر عیاری تشریف لائے جھک کے انھون
نے باپ کو مجرا کیا عمر نے دعا دی اور کہا کہ بیٹا تو تو مجھ سے بھی بڑھگیا ؎ مین تو مرشد تھا
تم ولی نکلے مجھ اکیلے نے سارے شہر کو لوٹا تب بھی تیرا جی نہ بھرا ؎ گفت چشم تنگ دنیادار را
یا قناعت پر کند یا خاک گور ۔ خواجہ عمرو نے کہا کہ جسطرح یہ سارا شہر لوٹا اوسیطرح نہین معلوم
کسقدر روپے ہوئے ہونگے اور کسقدر مال و دولت حاصل ہوئی ہوگی مگر کبھی پانچ پیسے بھی خانہ
کعبہ کو نہ بھیجے کہ ہمارا بھی دل خوش ہوتا کہ بیٹا ہمارا بڑا سعادتمند ہے اور نہایت محبت ہے
اور ہمارا خیال ہے اوسکو خیر زیادہ نہین تو کم ہی سہی بھول کی جگہ پنکھڑی تھوڑا یا بہت
بھیجا تو مان کا پان بہت ہے خیر دیکھا جائیگا پھر خواجہ خضران نے ہاتھ باندھکے عرض کیا کہ
اے والد ماجد آپکی دوستی و محبت آپکی نگہداری حق الخدمت دل حمزہ صاحبقران
پر نقش ہے اور تمام عالم جانتا ہے اظہر من الشمس ہے حاجت بیان نہین ورنہ
شاہزادہ بدیع الملک بھی اگر خیال فرمایا جاے تو گل ہین اوسی گلستان کے اور گوہر
نایاب ہین اوسی بحر عمان کے کیونکہ صاحبقران بن صاحبقران یعنی شاہ زادہ
بدیع الزمان اونکے بیٹے شاہزادہ عالیوقار شاہزادہ نورالدہر انکے نور نظر یعنی شاہزادہ
بدیع الملک ہوئے الحال صاحبقران فی الحال ہین انکی بصارت چشم زائل ہو گئی
حال آپکو معلوم ہوا ہوگا کیونکہ جب لوٹنے کا حال آپ کو معلوم ہوا ہے تو یہہ حال بھی
ضرور معلوم ہوا ہوگا اور واہ باوا جان آپکو لوٹنے اور مال حاصل کرنیکی فکر تو ہوئی طمع دنیا
آپکو دامنگیر ہوئی مگر آپنے کوئی فکر ایسی نہ فرمائی کہ جس سے شاہزادہ بلند اقتدار کی بینائی
کا بندوبست ہوتا اونکو دشمنونکو جو اندون چشم زخم پہونچا ہے اور بصارت نے اونسے چشم پوشی کی ہے انکی اچھی ہونیکا
انتظام ہوتا ہم سب انھین کے لیے دردمند ہیں کہ آئے صاحبقران کیلیے جان نثار یا کمین ہین غلام بھی ویسی ہی
فکرین کرتا ہے یہ سب آپ ہی کی جوتیون کا صدقہ ہے۔ خواجہ عمرو نے کہا کہ بیٹا سچ تو یہہ ہے کہ دنیا کی چھوٹنی کا تو چندان

افسوس نہین ہے ؎ ترک دنیا کا سوچ کیا ناسخ + کچھ بڑی ایسی کائنات نہین + مگر بان مال
وزر کے چھٹنے کا البتہ افسوس ہے کہ ہاے ہم تو بون ترسین اور غیر لوگ مزے کرین کن محنتون اور
مشقتون سے تو حاصل کیا مگر کچھ کام نہ آیا سب یہین چھٹ گیا ؎ سکندر جب گیا دنیا سے دونون
ہاتھ خالی تھے + متاع دہر نہایت قلیل ہے ہر دم کا فون مین کوس رحیل ہے اور سوا اے
اسکے ہمکو کسی طرح کی تکلیف نہین ہے بقول ہوس ؎ کبھی کعبہ مین تھے کبھی بت پہ فدا
کبھی دیر مین کرتے تھے جا کے بکا + ترے کوچے مین بیٹھے تو خوب ہوا + کہ کشاکش دیر
حرم سے چھوٹے + ہوے عازم ملک بقا جو ہوے تو خوشی یہ ہوئی تھی کہ غم سے چھوٹے +
فراغ الم نہ وہان بھی ہوا وہان غم یہ ہوا کہ وہ ہم سے چھوٹے + ہاے دنیا - باغ بہشت مین ہمکو
نہایت آرام ہے حورین خدمت کے لیے موجود غلمان کمر بستہ حاضر قصرہاے جنت کیسے
آراستہ کہ آرائش دنیوی اُنکے سامنے ہیچ ہے ہر دم پیش نظر خم ابروے حسینان یا کاکل
محبوبان ہیچ در ہیچ ہے جواہرات کے اشجار ہر خیابان مین زینت بخش روضہ رضوان
ہین یاقوت و زمرد کے ناندون مین چھوٹے چھوٹے درخت جنمین موتیون کے گچھے آویزان فروغ بخش
باغ جنان ہین قصرہاے مروارید و زبرجد پر نور کا عالم ہے ہر مکان مین قمقمہاے نور آویزان ہین وہانکی ہوا
روح پرور سے قلب کو فرحت دل کو تازگی ہوتی ہے وہان کے باغ ہمیشہ بہار ہین خزان کا نام نہین نہر کوثر
و تسنیم کا پانی کیسا صاف و شفاف کہ آب مروارید بھی جسے دیکھکر خجل و منفعل ہو جاے ہر ندامت مین موتے کھاتے
ہر قصر مین نور کی قندیلین روشن فرش نور سے سارا مکان مزین و مرتین پھل ایسے خوش ذائقہ و شیرین جنکے کھانے
سے روح کو طاقت قلب کو فرحت حاصل ہو طرفہ یہ کہ جس پھل کیطرف رغبت ہو وہ شاخ پر ثمر خود جھککر منھ مین
لگجاے جسقدر خواہش ہو کھائیے پھر درخت اپنے مقام پر چلا جاے نہ کچھ گرانی معلوم ہو نہ بول و براز کی حاجت
ہو نجاست کا کہین نام نہین خلاصہ یہ کہ نہایت آرام سے بسر ہوتی ہے حوریان جنت سے ہر دم صحبت
رہتی ہے یہ عیش و راحت بسر ہوتی ہے - خضران نے کہا کہ باوا جان اب مین بہت حیران
ہون کہ گنبد کا حال کیونکر معلوم ہو اور بصیر جادو کو کہان سے پاؤن جوان سب کو اندھا کر گیا ہے
تاکہ اُس ملعون کو قتل کرون خواجہ عمرو نے جواب دیا کہ بیٹا مین تیری حیرانی و پریشانی کیوجہ سے اس مقام
پر آیا ہون تاکہ اُسکی تدبیر تجکو بتاؤن بیٹا بڑی جرأت کا وقت ہے بیچ دریا مین وہ گنبد نکلے گا اور
سوا ہاتھ کی طلائی پتلی بیچ گنبد مین سونے کی ایک چوکی پر بیٹھی ہوئی زیور مرصع جواہر کا تمام تن پر
آراستہ کیے ہوے گویا ہوئی ہے اور کل حالات بیان کر دیتی ہے کوئی شخص اگر نیا اس شہر مین
آیا ہو تو بیان کر دیتی ہے پس تمکو یہ چاہیے کہ تم اوسکے کانون کی بالیان ہمین پونہچا دینا
اور باقی کل زیور اسکا اپنے قبضہ مین کرنا اگر بالیان نہ بھیجو تو خیر ایک تہنی ہی بھیجدینا
از خرس ہوے بس ست + اگر یہ بھی نہو تو بانده کر فقط رہا زر بفتح و بائے ہوز لاتی کنارے دریا کے
کھڑے ہو جانا کہ وہ پہچانکر تمہین آواز دے اور لوگ دوڑکر تمکو گرفتار کرنا چاہین تم جست کرکے اوس گنبد مین
اپنے آپ کو پونہچانا اور پتلی طلائی کو مع چوکی طلائی میرے نام پر داخل ذنبیل کر لینا اور جو بیس
بچیس ساحر اِس بات پر مقرر ہین جنکا دن رات پہرہ رہتا ہے کہ جسدن عمر آئے گا یہ گنبد دریا
پر گریگا اور دریا خشک ہو گا فوراً عمر کو پکڑ لینا پس اُن ساحرون سے اپنے کو بچانا اور اُنسے خوب
ہشیار رہنا اور بصیر جادو جب ہاتھ آجاے تو اُسکو زندہ گرفتار کر لینا اور اُسکی دونون آنکھین نکال

اور بہت سے لوبان مین شریک کرکے کجل کے آنکھ کے اوپر دھونی دینا جب یہ سب بینا ہوگئے بصارت چشم جو زائل ہوگئی ہے عود کر آئیگی خوب خیال کرلو کہ جب تک اس ملعون بصیر کی آنکھین نکالکر دھونی نہ دوگے تب تک کسی کی آنکھہ مین بصارت نہوگی اس کام مین ہرگز چشم پوشی نکرنا خواجہ خضران چاہتے تھے کہ اور پوچھین کہ خواجہ عمر نظر سے پوشیدہ ہوگئی انکی آنکھہ جھپک کے کھل گئی دیکھا تو غول کے غول عورت و مرد صغیر و کبیر برنا و پیر سب بسمت دریا کے چلے جاتے ہین ایک اژدہام کثیر اور جم غفیر ہے کہ ٹیڑی دل کیطرح آمڈا چلا آتا ہے تا حد نظر بھرا ہوا ہے اہل شہر سے ایک آدھ بیفکرے نے انکو بھی ٹھوکر مار کر جگایا کہ اگر فریادی ہی تو چل ٹاٹ بغل مین دبا کے کہ سب فریادی جاتے ہین میرا بھی مدعا ئے دلی بر آئیگا دیکھہ وہ سب غول کے غول چلے جاتے ہین بس یہ بھی اُس غول کے ساتھ ہولیئے اور چلے اب جو دریا پر جا کر پہنچے تو دیکھا صبح صادق کا وقت ہے نور کا تڑکا ہی ستارے جھلملا رہے ہین رخ ماہتاب پر زردی ہے لباس فلک لاجوردی ہی آمد آمد شاہ خاور کی ہو رہی ہے شعاع نور ہر طرف پھیلتی جاتی ہے روز روشن ہوا چاہتا ہے سب زن و مرد تھالیان ہاتھ مین اُسمین سامان پوجا پاٹ کا رکھا ہوا سب دریا کی سمت متوجہ ہین انھون نے بھی مہلت پاکے اپنا اسباب عیاری تن پر درست کرلیا اور حیلہ ہاے ناحق سے تنگ و چست ہوکر یہ بھی چلنے پر آمادہ ہوئے اب جو دیکھا تو ایک دریائے زخار ایک صحراے لق و دق و پریشان مین واقع ہوا ہے اگر اُس سحرا کی ویرانی بیان کیجائے تو یقین ہی کہ ویرانی کو بھی وحشت ہو ہمہ تن وہ بادیہ ہول خیز صعوبت کا گھر تھا بربادی کا مدنظر تھا کوسون کا چٹیل میدان انسان نہ حیوان دشت شنسان آفتاب وہان جاتے ہوئے تھرّاتا ہے شب کو ماہتاب کا دل داغدار نظر آتا ہی ہر ستارہ صورت داغ چرخ پیر کو وہان عشرت سے کب فراغ ہر ذرہ آفتاب محشر باد سموم کا قدم دھرنا مشکل اُس زمین پر مسافر وہم و خیال کو جانا محال رستم وہان خوف سے پر زال پناہ پانی مشکل وہان کا سنگ ہر ایک سنگدل کوسون کیا منزلون تک کہین درخت کا نام نہین وہ صحراے ہولناک کہ خوف سے ہر ایک کا دل بیتاب دیوانگان بادیہ وحشت وہان آتے خوف کھاتی تھی یہ حال تھا کہ نظم آسیب جو اُسمین آئے ڈر جائے + دیوانہ ہو دیو بلکہ مرجائے + ہوش اوڑتے تھے دیکھکر سیاہی + پھیلی تھی ادہر ادھر سیاہی + ڈائن تھی جگر کو کھا رہی تھی + بن بن کے بلا ڈرا رہی تھی + ایک تیر کی تھی لحد کا عالم + معلوم نہو کہ ہین کہان ہم + غرض کہ راہ طے کرکے دریا پر پہنچے دیکھا کہ بحر زخار ہے متواج و قہار ہے نہنگان خون آشام دمبدم سرپانی سے نکالکے غوطے مارتے ہین کہ سہمگین آے کہ مرغ آبی در و امن نبود + کمترین موج آسیا سنگ از کنارش در ربود بلکہ اشعار آب تھا یا کہ بحر تھا زخار + جسکا ہر قطرہ موج تھا تہ دار + موج کا ہر کنارہ طوفان پر + مارے چمک حباب عمان پر + گذر آب جب نہ تب دیکھا + ساحل اسکا نہ خشک لب دیکھا + اس دریا کا یہ حال تھا کہ ہر اک کنارے سے اُسکے شعلے آگ کے نکلتے تھے لہرین اُسکی مثل مار سیاہ پیچ و تاب کھاتی تھین آنے والون کو ڈراتی تھین ایسے مقام قہر آلود کی حفاظت کے لیئے بہت سے سحران زبردست یادگار سامری و جمشید اوس دریا پر متعین ہین ہر وقت مسلح و مکمل حربہ ہاے

سحر ہاتھون مین لیے ہوے برائے حفاظت بیٹھے رہتے ہین آخر گریبان سحر غم مین ان فریاد بلند کے چاک ہوا اور جلاد فلک باتیغ تیز قتلگاہ پہر مین داخل ہوا نظم چو گلعذار فلک نرگس خمار آلود + بصد کرشمہ ز خواب سحر گہی بکشود + بترک روز ندائے سحر گہی برسید + کہ سر ز خواب برآور کہ چشم شب ننمود + دواج روز بہ پوشید ترک یغمائی + پرند کہکی گردون ز پشت شب بربود + ہوائے شیدہ شیدا ز افق علم بمزد + ز چین فتادہ بہندوستان درفش کبود + اب خوب دن نکل آیا ضیائے مہر جہانتاب سے جہان تیرہ وتار روشن ومنور ہوگیا اب جو دیکھا تو دریا مین ایک تلاطم پیدا ہوا اور پانی جوش مارنے لگا بعد اُس جوش وخروش کے دیکھا تو یک بیک کلسی طلائی دریا کے اندر سے مثل آفتاب کے عجب آب وتاب سے نکلی اور اُس کلسی پر ایک آفتاب بڑی چمک دمک کے ساتھ نمایان تھا کہ اُس سے ایک روشنی پیدا ہوئی دیکھنے والونکی نگاہین اس آب وتاب کو دیکھکر خیرگی کرنے لگین خواجہ نے یہ کیفیت دیکھکر دلمین کہا کہ یہ سب کارخانہ سحر کا معلوم ہوتا ہے اور تمام سامان شعبدہ بازی ونیرنگ سازی کا دکھلائی دیتا ہے مگر یقین ہے کہ پیتل اور چوکی سونے ہی کی ہوگی کیونکہ اگر ایسا نہوتا تو والد ماجد کبھی جھوٹ نہ بولتے بس خواجہ یہ تصور کر ہی رہے تھے کہ اب جو نگاہ اٹھا کے دیکھتے ہین تو وسط دریا مین ایک گنبد مثل شعلۂ آتش کے قائم ہے یہ سب مرد وزن جو کہ جوق جوق آئی تھے اور کنارہ پر ایک ازدہام کثیر لگا ہوا تھا یہ سب کے سب برائے سجدہ جھکے اور ہر ایک شخص دنڈوت وپرستش کرکے فریاد واغیاث کرنے لگا کہ ہم لٹ گئے تباہ وبرباد ہو گئے ہمکو کسی طرف کا نہ رکھا تمام مال واسباب ہمارا لوٹ لیگیا مگر مین ایک تو انگ نہ چھوڑا برتنون کی قسم سے پانی پینے کا کٹورہ تک باقی نہ رکھا کپڑے کی یہ کیفیت ہے کہ ایک چیتھڑا تک بدن پر نہین ہے ایک بینی دو دو گوش سہ بندی کے نوکر دن کی فکر آگاہ پیچھا برابر جسم پر سوائے لنگوٹی کے چار انگل کا کپڑا تک نہین ہے کہ اپنا ستر عورت کرین سب کے سب یون ہی برہنہ ہین ؎ تنکو عریانی سے بہتر نہین دنیا مین لباس ± یہ وہ جامہ ہے کہ جسکا نہین سیدھا اولٹا + کسی متنفس کے پاس ایک تار پیرہن تک باقی نہین رکھا بقول شاعر ؎ کریگا دست درازی جنون تو اب کسپر ہم اپنا جامۂ ہستی اوتار رہے ہین + غرضکہ ہر طرف نعرہ وشور وفریاد بلند تھا ہر صغیر وکبیر کی زبان پر یہی کلمہ جاری تھا کہ ہاے ہم لٹ گئے فریاد ہے دوہائی ہے سوائے خداوند کے کس سے فریاد کرین ہماری فریاد کو پہنچے کوئی ہمکو آکر لوٹ لیگیا اور ساری شہر کو تباہ وبرباد کر دیا سبکو محتاج کر گیا کسی کام کا نہ رکھا اور کچھ اُسکا پتہ نہ ملا کہ کون لوٹ لیگیا۔ جب اسطرح ان فریادیون نے صدائے نالہ وفریاد بلند کی تب اُسنے آواز دی کہ ارے غافلو اپنے ساتھ دشمن کو لیکر آئے ہو پہچانتے نہین ہو وہ تمہارا لوٹنے والا تو تمہاری آنکھونکے سامنے موجود ہے وہ دیکھو سنگھاڑے والے پاس کھڑا ہوا ہے یہی خواجہ خضران ہین عمر وعیار ہے کہ جسنے تمام ملک کو تباہ وبرباد کرکے بیچراغ کر دیا ہے اسکے جاتے ہوئے روکھ تک باقی نہین ہین یہ عجب بلاے بے درمان ہے کہ بڑے بڑے ساحران غدار وفسون سازان جفا شعار اُس کے نام سے مثل بید کانپتے ہین اور ایسے اسکے ہاتھون عاجز وپریشان ہوے ہین کہ مارے خوف کے تھراتے ہین نہ ارون بلکہ

لاکھون ساحرا سکے ہاتھ سے بہزاران رنج و تعب انواع و اقسام کی تکلیفین اٹھا کے رہرو
ملک عدم ہوئے جسطرف امکا قدم گیا وہان کی صفائی کردی شاہان طلسم کے دربارون کو
ایسا لوٹا کہ سوائے نقش بوریا کے اور کچھ نہ چھوڑا جس گھر پر گئے جھاڑو دیدی تنکا تک نہ
چھوڑا اسکے خنجر نے لاکھون ساحرون کے خون چاٹے ہین ہزارون کے گلے کاٹے ہین
بڑے بڑے پہلوانان رستم شکوہ و شاہان اجم گردہ کے چراغ زندگانی اسنے گل کردیئے
ہین اسکی صرصر عیاری نے اونکی شمع حیات کو خاموش کردیا ہے دفتر کے دفتر اسکی عیاری مکاری
کے حالات سے بھری ہوئی ہین خداوند سامری و جمشید اسکے بارے مین لکھ گئے ہین
کہ جہان عمرو عیار کا قدم آدے ساحر کو چاہیئے کہ اپنے تئین پوشیدہ کرے سر بر زندہ ساحران
درنیش تراشندہ کا فران حلقہ فگن گوش گردن کشان پیک طرار خنجر گذار قلعہ گیر بے جنگ صاحب
قنطورہ و زرنگ مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گذاری اسکا لقب ہے وہ دیکھو سامنے کھڑا ہی
جلد اسے گرفتار کرلینا جانے نپائے پتلی کا یہ کہنا تھا کہ لوگ چھپٹے ادھر اسنے جست کیا یا
مولا یا اللہ کہکر یہ خیال کرکے کہ ؎ درین دریا ئے بے پایان درین طوفان موج افزا +
دم افگندم بسم اللہ مجریہا و مرسا ہا + یہ کہکر کہ ؎ خداوندا برا ئے نوح میری ناخدائی کر +
محیط بیکرانی ہے اور میری کشتی ہے طوفان مین + وہی کردیگا بیڑا پار میرا اس ہلاکت سے
بچائی جسنے کشتی نوح کی طوفان سے ایک آن مین + فوراً یہ جست کرکے در گنبد پر پہنچے
پتلی نے شور مچانا شروع کیا کہ ارے حرامزادون آج سے ہماری زیارت کو ترسوگے اور
خبر کے محتاج رہوگے آج سے ہمارا دیدار تم لوگون کو نصیب نہوگا نہ کوئی حال گذشتہ و
آئندہ معلوم ہوگا افسوس ہے کہ آج سے تم لوگ ہماری زیارت سے محروم رہے انہون نے
آواز دی کہ کیون چین چین کرتی ہے تو چپ نہین رہتی یہ کہکر ماہاجال الیاسی اور فوراً داخل
زنبیل کرلیا وہ بہتیرا شور و غل مچایا کی مگر یہ کب سنتے ہین پڑی رہ مالزادی زنبیل مین بس
پتلی کے جاتے ہی گنبد و در یاب - در گنبد ہوگیا یعنی در یا تو شعلہ بنکر بھک سے اوڑ گیا
جسطرح کہ بارا آگ پر سے اوڑ جاتا ہے اور گنبد زمین پر آکر تڑاق سے گرا وہ جو بیس پچیس
آدمی کنارے دریا کے برائے محافظت و نگہبانی بیٹھے تھے وہ دوڑے کہ لینا جانے
نپائے بھلا اونکی کیا تاب و طاقت تھی اور کیا جان رکھتے تھے جو انکو گرفتار کرتے یہ ایک
برق ہین چھلاوا ہین بقول شاعر ؎ سیماب و شعلہ ہین ہم برق و شرار ہین ہم + اللہ ری
بیقراری کیا بیقرار ہین ہم + بس انھون نے جلدی سے وہ گنبد جو کاٹھ کا تھا وہ بھی جھٹ
پٹ انھون نے داخل زنبیل کرلیا کہ اسکو کیون چھوڑون شاید میری تقدیر سے اسمین
بھی کچھ سونا لگا ہوگا تو خرچ لون جب گنبد زمین پر سے اوڑ گیا اب وہ لوگ بہت گھبرائے
کہ ارے گنبد بھی غائب ہوگیا وہ اپنے مقام پر سے کھڑے کہہ رہے ہین کہ اسی مارلو نار یل
اور ترنج و گولے فولادی مارنے لگے یہ کودکر ان لوگون کی پشت پر آگئے وہ نارئیل و ترنج وغیرہ
زمین پر گرکے خاک ہوگئے گولے فولادی ہیکار گئے اپنے پشت پر سے نکال کے سفید مہرہ کہ
جسکی آواز چھ فرسخ کوس تک جاتی ہے گڑگڑانا شروع کیا آواز دی کہ باش اے قرمساقا مین تمہارا ملک اور
شہر مون تمہاری جان چھوڑدونگا تھوڑی دیر تک تم سبکو کھانا لونگا جسطرح مال و اسباب تمہارا غائب ہوگیا ہے اسطرح تمہین

بھی تمھاری غائب ہوتی روحوں کو تمھاری قبض کرونگا بس اپنی جان بری چاہتی ہو تو پھینکدو
جو کچھ تمھارے پاس ہے ابتو لوگون نے نارنیل و ترنج و نارنج اور جو کچھ چھولبون مین تھا اور
جسکے پاس جو روپیہ پیسا تھا سب نے پھینکنا شروع کردیا اور آپ نے جتنا شروع کیا لوگون
نے دیکھا کہ جو چیز گرتی ہے وہ غائب ہوجاتی ہے کرتے ہوئے تو معلوم ہوتی ہے پھر نہین دکھلائی
دیتی کہ زمین کھا گئی یا آسمان کھا گیا کوئی کہتا ہے یار و جان کی خیر مال ہی پھینکدو جسکے پاس
جو چیز ہو کہ اس بلا سے تو نجات ملے اور یہ سفید مہرہ برابر بچا رہے ہین اسکی وہ مہیب آواز
ہے کہ معاذ اللہ ایک ہیبت سی دلون پر چھائی ہوئی ہے اور مارے خوف کے روح
فنا ہوئی جاتی ہے جو چیز جسکے پاس ہے وہ برابر پھینک رہا ہے یہان تک کہ پاجامہ
انگرکھا بھی اوتار اوتار کر سب نے پھینکدیا ٹوپی پاگ دستار کسی کے سر پر نہ تھی سب نوگ
کپڑے اپنے پھینکتے جاتے تھے یہ برابر کہہ رہے ہین کہ ارے پھینکدے ارے پھینکدے
اور لوگ مارے خوف کے کپڑے اوتار کر پھینک رہے ہین غرضیکہ تین دم دس ایک
حال مین مبتلا ہین ایک حمام مین سب ہی ننگے ہزارہا آدمی جو ایکدم سے برہنہ ہوگیا تو یہی معلوم
ہوتا تھا کہ صحرا مین غول بیابانی پھر رہے ہین ؎ خلوت عریانی سے بہتر نہین دنیا مین لباس
پر وہ جامہ ہے کہ جسکا نہین سیدھا الٹا + تھوڑی دیر مین سب کے سب برہنہ ہوگئے وہ
جو ایک مقام پر پچاس ساٹھ سا حر بطور نگہبان و محافظ اس جگہ کے تھے وہ اپنے مقام پر
کھڑے دیکھ رہے تھے اُنھون نے کہا واہ بھئی واہ جسکو دیکھو برہنہ بھاگا چلا آتا ہے ایک
ہاتھ آگے ایک ہاتھ پیچھے اور کہہ رہا ہے کہ کیا کہین ایک آفت پیچھے چلی آتی ہے اس
سے بچنا دشوار ہے میان تم بھی بھاگو اور جو کچھ تمھارے پاس ہو پھینکدو کہ جان کا صدقہ
مال ہے جان رہیگی تو پھر سب کچھ ہوجائیگا اور حضرت سفید مہرہ پھونکتے چلے آتے ہین
وہی عبرت اون پر بھی طاری ہوئی چنانچہ انھون نے بھی مارے ڈر کے کپڑے اپنے
اوتار کے پھینکدیئے اور جو کچھ انکے پاس تھا سب نکالکے ڈال دیا وہ سب غائب
ہوتا چلا جاتا ہے اب یہ سب لوگ بھاگتے ہوئے کوہ قضا و قدر کے جانب چلے
طوفان بن سرکش جادو جو اس مقام کا حاکم ہے وہ فی الحال شکار پر ہے فقط بصیر جادو
اس جگہ کا بندوبست و انتظام کر رہا تھا وہ یہ کیفیت دیکھکر چھپٹا اور ان ننگون کو دیکھکر
اس نے ایک اسم پڑھ دم کیا کہ ان سب کی پشت پر ایک دیوار آہنی پیدا ہوئی اور سب
اُسکے اندر آگئے خضر ان بن عمرو ثانی بھی کلیم اوڑھے ہوئے انہین سب ننگون کے
ساتھ آپ بھی اُسی حصار آہنی کے اندر آگئے اور جلدی سے آپ بھی ننگے ہوگئے
اور کہنے لگے کہ حضور ان سب لوگون کے ساتھ میری بھی بہت عمدہ پوشاک لٹ گئی مین
مرد باہون اور فخر دہر میرا نام ہے میرا سونے کا عصا اور لباس میرا بہت عمدہ تھا جسکین و
پگڑی وغیرہ سب مینے بھی پھینکدیا اب ننگون کے ساتھ یہ بھی مرد بنجاتی ہین اب بصیر سب کو اپنے ہمراہ لیکر
کوہ قضا و قدر کیطرف چلتا ہے کہ اسکا حال اب آیندہ کسی داستان مین پیش کرینگے ناظرین باتمکین
اب دوکلمہ داستان نقابدار سرخ پوش کے عرض کیے جاتے ہین کہ جسکو ساحرہ نے اپنی ماہیان
خوش تقریر عاشق ہوکر اٹھا لائی تھی پنجہ بنکر اور مدد سے اجروس جنی کے خضر ان بن عمرو

رہا ہوئی تھی اور آنا دروش انقامی صحرائی نشین کا اور ان سب کا سحر دفع کر کے چلی جانا اور نقابدار کا حصول
ہونا ممنون ہو کر اور نی لشکر کیجانب چلنا اور خضر انکا مختیار ک شاہی کو عمرو بنا کر بیابان آتش کو جانا کہ وہ گذارش
کر چکا ہون اب نقابدار کا حال بیان کیا جاتا ہے ناظرین با تمکین ملاحظہ فرمائین ساقی نامہ

کہ مرتب ہے نوائے ساقی لالہ فام + پیا پے پڑ مجکو گلرنگ جام + لبالب بلا جام ہو غم کی خیر + فرزن حبس سے
مین بلغ مضمون کی سیر + بیا بنشنو اے ہمدم راستان + کہ باز آمدم برسر داستان + نمائندۂ نطق و ذہن
نظام + چنین سازد آراستہ این کلام + نغمہ سرایان شاخسار گلشن سخندانی و زمزمہ سنجان بلبل گلزار خوش
بیانی گلشن فہم و ادراک مین پرواز کرکے یون زمزمہ پرداز ہین کہ جب نقابدار کو بچہ اٹھا لیگیا تو عیار
نقابدار کا صحرا مین انکو تلاش کرتا پھرتا تھا جبکہ نقابدار سے ملاقات ہوئی تو اُسنے مرکب پیشکش
کیا اور انکو لشکر کی طرف لیکر چلا اب یہ راہ طے کرتے چلے جاتے ہین کہ جاتے جاتے قریب ایک
کوہ کے آکر پہنچے تو دیکھا ایک آواز نہایت حزین و غمناک بڑے جوش و خروش سے آرہی ہے
اور کوئی شخص اشعار درد آمیز پڑھتا ہے اور روتا ہے آواز سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نازنین
مہ تمکین ہے کہ صدائے دردناک سے رو رہی ہے اور بصد سوز و گداز یہ شعر پڑھ رہی ہے
ے خدا در از کرے عمر چرخ نیلی کو + کہ ہم غریبون کی تربت پہ شامیانہ ہوا + کبھی یہ کہتی ہے شعر
ے کسی نے قدر بنجانی دل شکستہ کی + کوئی خریدکے توڑا پیالہ کیا کرتا + اور گاہ بہ آواز حزین یہ کہتی
کہ ے مجکو صیاد یہ بھی یاد نہین + کس جگہ میرا آشیانہ تھا + قبر شاہان دہر پر کوکب + شمع تھی اور نہ شامیانہ
تھا + بس اس آواز سے یہ شاہزادہ عالیوقار یعنی نقابدار سرخ پوش بیچین ہو کر اُسطرف کو چلے عیار
نے عرض کیا کہ حضور یہ دھوکا ہے معلوم کسکی آواز ہے ابھی ایک مصیبت تازہ سے خدا نے بچایا ہے
آپ اوسطرف کا قصد نہ فرمائیے کیونکہ اسطے کہ صحرا مین اکثر غول بیابانی آوازین بنا بنا کر جس رنگ کا
آدمی دیکھتے ہین ویسی آواز بنا کر اُسکو بہکاتے ہین اور لیجاکر آفت مین پھنساتے ہین شہزادہ نے
فرمایا کہ ہان تمین بھی جانتا ہون اور اکثر مجکو امتحان و تجربہ اسکا ہو چکا ہے لیکن یہ آواز
تو دل کے ٹکڑے ٹکڑے اوڑائے دیتی ہے ایک نشتر ہے کہ قلب حزین پر کسی نے
چبھو دیا نہ معلوم کس مصیبت مین اور کس بیکسی کے عالم مین یہ شخص ہے مین اس
آواز سے روگردانی نکرونگا چاہے کسی بلا مین مبتلا ہو جاؤن اگر تمہین خوف ہے تو تم
لشکر کی جانب چلے جاؤ لیکن مین بغیر خبر لائے نہ پلٹونگا اس نے عرض کیا کہ غلام آپکو
تنہا چھوڑ کر کہان جائیگا جو آپ کا حال وہ میرا احوال چلیے تشریف لے چلیے
غرض کہ شاہزادہ اور عیار دونون آواز کی طرف چلے جب قریب اُس
پہاڑ کے پہنچے تو وہ آواز آنا موقوف ہو گئی عیار نے عرض کیا
کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ یہان تک تو اُس آواز نے آپکو بلایا اب
صدائے برنخاست اب چلیے یہان بھی مجبور ہو کر چلے تھے کہ پھر آواز
آئی کہ ے اوڑا کے خاک یہ تشت غبار لیتا جا + مجھے رکاب مین
او شہسوار لیتا جا + اب جو پلٹ کر دیکھا تو ایک آفتاب تابان
نظر آیا مگر جیسا کہ آفتاب لب بام ہوتا ہے مائل بہ زردی مثل زر خالص
کے زلفین او لجھی او لجھی چہرہ پر پڑی ہوئین اوس ماہ طلعت کے

وہ عجب کیفیت دیتی تھی کہ ؎ زلفت کو عارض جانان پہ جو بلتے دیکھا + صبح اور شام کو کس پیار سے ملتے دیکھا
یہ ثابت ہوتا ہے کہ بال جو انکی پشت پر پڑے ہین انکی نسبت شاعر سچ کہتا ہے کہ ؎ قد سے بڑے
جو بال ہین اوسمین یہ راز ہے + دن وصل کا ہے کم شب ہجران دراز ہے + بس یہ ہیئت اس نازنین
کی دیکھکر نقابدار عالیوقار نے پوچھا کہ اس مقام پر آنیکا کیا باعث ہے اور اس بیکسی سے رونے اور
ہمارے دل دکھانے سے کیا فائدہ میرا دل بیچین ہوا جاتا ہے اور قلب محزون یہ حال پر ملال
دیکھکر تکرے تکڑے ہوا جاتا ہے اے ماہ فلک رعنائی و زیبائی اپنا مفصل حال بیان کر
کیا یہ کوئی آپکی سیرگاہ ہے کہ دل بہلانے کے لیئے آپ یہان آتی ہین بس شہزادہ کا یہ کہنا
تھا کہ اسنے اپنی کلائیون کو بلند کیا اب جو دیکھا تو آستین پتلی پتلی زنجیرین طلائی مثل سنگریزون
کے پڑی ہوئی ہین + اور گلے مین طوق سونے کا اور پاؤن مین بیڑیان طلائی بڑی ہوئین وہ
طوق یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدر کامل کے گرد ہالہ ہے اور اسلیئے گلوگیر ہوا ہے کہ کسی سے بات نکرنے
پائے ملکہ نے رو کر کہا کہ ؎ اسیری عشق کو منظور تھی میری لڑکپن مین + بچھائے طوق نے بہانے
میری گردن مین + اور وہ بیڑیان یہ معلوم ہوتا تھا کہ چمک انکی مثل شعاع آفتاب کے ہے کہ برائے
قدبوسی اس نازنین کے حاضر ہوئی ہین مصداق ؎ زنجیر جنون کڑی نہ پڑیو + دیوانہ کا پاؤن
درمیان ہے + یہ حضرت عشق کی سلسلہ جنبانی ہے کہ ایسی حسین مہ جبین کو یون اسیر سلسلہ
سخت و محن کیا ؎ ہے مگر لازم اسیری عاشق و معشوق کو + اسکو طوق زر تو اسکو طوق آہن
چاہیئے + مگر کیا کرتی مجبور تھی ؎ سختی سی باگڑی اٹھائی + افتاد تھی جو پڑی اٹھائی + اب
جو غور کر کے شہزادہ نے دیکھا کہ اس نازنین کی آنکھون سے آنسو پیہم جاری ہین ایک
لڑی ہے کہ چشمہ چشم سے برابر اشکون کی بندھی ہوئی ہے وہ آنکھین چشمین موتی کوٹ کوٹ
کے بھرے تھے انسے دُر اشک مثل قطرات شبنم کے ٹپ ٹپ گر رہے ہین یہ کیفیت ہے
کہ ؎ دو طفل اشک آئے نکل ایک سطرف ایک اوسطرف + گر گئے دونون مچل ایک سطرف
ایک اوسطرف + شہزادہ والا تبار یہ حال دیکھکر چشم پرنم ہوا اور کہنے لگا ؎ اُسکے
رونے نے لگائی جو اُدھر منہ کی جھڑی + طپش دل نے اِدھر میرے گرائی بجلی + بس شہزادہ
نے جو دیکھا کہ یہ نازنین زار و قطار مثل ابر نوبہار کے رو رہی ہے اور اپنے کو شرمندہ کر رہی
ہے تو فرمانے لگے کہ اے فلک جفا کار و اے سپہر غدار تو نے یہ کیا اسکے ساتھ بدسلوکی کی
کہ ایسے نازنین کو ایسے مقام خارستان پر لاکر پھینکا ہے مجکو اسکی گریہ و زاری اور ہجوم اشکباری
سے نہایت صدمہ ہوتا ہے اور مخاطب ہوکر یہ شعر پڑہا ؎ جو یون شور سے میرا رونا
رہیگا + تو کاہیکو ہمسایہ سونا رہیگا + مین وہ رونے والا اٹھا ہون جہان سے + جسے ابر سال
رونا رہیگا + بس شہزادہ نے ملکہ سے کہا کہ آپ کچھ اس بیسروسامانی کا خیال کرین اپنے نام نامی
و اسم گرامی سے مجھے مطلع فرمائین اور مفصل حال اپنے خاندان کا کہ آپ کل کس گلستان
خوبی کی اور ماہ کس آسمان محبوبی کی ہین بیان فرمائیے ملکہ نے کہا کہ واقعی جسطرح مجھے اس فلک جفاشعار نے
برباد کیا ہے شاید ہی کسی اور کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہو خدا دشمن کو بھی یہ صدمہ جانکاہ نہ
دکھائے حضور اپنا حال اگر بیان کرونگی تو آپ کو بھی صدمہ ہوگا اور مجکو تو جو کچھ قلق و بیقراری ہے
ظاہر ہے اپنا حال پر ملال اگر آپ کے سامنے عرض کرون تو کیا عجب ہے کہ حضور بھی

نفرمائین شعر ؎ ہمنے بھی کبھی جام وسبو دیکھا تھا ۔ جو کچھ کہ نہین ہی وہ وہ دیکھا تھا ۔ اون باتون کو اب
جو یاد کرتے اے درد ۔ کچھ خواب سا تھا وہ جو کہ ہو دیکھا تھا ۔ حضور باتو میرے لیئے بجا سامان عیش و عشرت
مہیا رہتا تھا کہ معاجین اعبسین جلیسین ہمجولیان ہمجلیان سب ہمراہ رہتی تھین خدمت کے لیئے غلامان
پیش قدمتین کہاریان وغیرہ دست بستہ حاضر تھین دنرات عیش وطرب مین گذرتا تھا یا ایک دن یہ بیسر
وسامانی ہی کہ عالم تنہائی مین اپنے حال زار پر روتی ہون اور کہتی ہون کہ اے فلک کب تک شب درپر
پھر آئیگا یہ روز بد دکھائیگا ؎ داد مے غربت مین پھری پھرون ہمین وحشت لیئے ۔ ہر دم غم وماندہ سے
سو بار مرمر کے جیئے ۔ کیا کیا نہ داغ اس زندگی مین چشم عبرت نے دیئے ۔ کہ یاد باشندون کی ہم وان کے
بہت رو یا کیئے ۔ غربت مین جا نکلے تھے کل ایک شہر ویران کی طرف ۔ اکیدن وہ باغ تھا کہ جنہ لیبان چمن کے
سنتے اور قہقہے سنتے تھی جس گل کو شگفتہ دیکھتی تھی اپنا کمنجہ خاطر بھی کھل جاتا تھا ایک سرور وسرت حاصل
ہوتی تھی یا اکیدن یہ ہے کہ خار غم والم کا تنا سا دل مین کھٹکتا ہے وہ نرگس کیطرح حیرانی وذلف سنبل
کیصورت پریشانی ہر دیکھیئے ابھی فلک کیا دکھاتا ہے ؎ ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہے کیا ۔ اہی شہر یار عالیوقار ایک شہر سرکشیہ ہے صحرائے سرکشان
دہر کے قریب مین یہ نصیب وبالکی شہزادی ہون مجھ بدبین کا نام ہمائے گوہر پوش ہے ع برعکس
نہند نام زنگی کافور ۔ باپ کا میرے نام سرکشان شاہ ہے میرا سانحہ عجب عبرت خیز وحیرت انگیز ہے
ایک ساحر کہ نام اُسکا انزروت جادو تھا اتفاقات روزگار سے اکیدن اُسکا گذر ہمارے محل
کے جانب سے ہوا دلبندہ مہربان پر جو اُسکی نگاہ پڑی وہ عاشق ہوگیا اور خواستگاری اُسنے چاہی باپ
میرا اُس روز شکار پر گیا ہوا تھا ملازمون نے اُسے سخت وسست کہا اور اس حرکت سے اُسکی مانع
ہوئے وہ مردود دغا نہ اندر محل کے گھس آیا اور ظلم و بدعت کرنے لگا مان نے میری جب یہ حال دیکھا سودہ
الماس پھانک لیا کچھ ملازمان جان نثار نے اُسی اثنا مین میرے والد کو اطلاع دی وہ یہ خبر سنتے ہی فوراً
شکار سے واپس آئے اور جو کچھ معتبر لوگ شکار پر اُنکے ہمراہ تھے اونکو لاکر انزروت سے مقابلہ کیا خوب
لڑائی ہوئی مگر غالب نہ آسکے شکست پائی وہ ملعون اور زیادہ ظلم و بدعت پر آمادہ ہوا لوٹ مار کرنے لگا
اُسی ہنگامہ مین باوا جان ہم سب لوگون کے لے جانے کے لیئے جو اندر محل کے تشریف لائے تو میری
مادر گرامی کو مردہ پایا دیکھا تو وہ جان بحق تسلیم ہو چکین تھین اُس وقت کے رنج وصدمہ کا کیا حال بیان
کرون کہ کوہ غم دلپر ٹوٹ پڑا بس لاش اٹھاکر اور مجھ کمبخت کو ہمراہ لیکر دوسرے دروازہ سے چل نکلے مین
بھی روتی پیٹتی جنازہ کے ساتھ چلی جاتی تھی کہ دفعتہً ایک نیزہ گرا اور مجھے اوٹھاکر یہان لایا اب مجھے کچھ کیفیت
نہین معلوم کہ باپ پر کیا گذری اور مان کہان دفن ہوئین اور کیا واقعہ درپیش ہوا تھوڑی دیر تک تو مین بیہوش
پڑی رہی اب جو میںنے آنکھ کھولکر دیکھا تو اپنے تئین اس کوہ پر پایا اور ایک دیو سر جھاڑ منہ پھاڑ سامنے
کھڑا ہوا تالیان بجا بجا کر گاتا ہے اور خوش فعلیان کرتا ہے مین سہمی اور ڈری اور یقین ہوا کہ اب
قفس تن سے بلبل روح پھڑک کر نکل جائیگا یہ حال دیکھکر میرا اُسنے مجھے ولاسا دیا اور کہا کہ تم ڈرو نہین
مین تمہین تمہارے باپ کے پاس پہنچا دونگا بس میری بھی جان مین جان آگئی اور دل کو
ذرا ڈھارس ہوئی مگر آج تک نہ تو اُس حرامزادے نے مجھے پہنچایا نہ کچھ خبر باوا جان کی

لاکر مجھے دی اسوقت آپکے آنے سے میرا دل بہل گیا اور مینے اپنا درد دل بیان کیا در نہ ؎ روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم + تیر بیمحبت چو از زاغ کمان دور نیا + اے شہریار اب آپ تشریف لیجائیے کہ قرینہ ہی کہ وہ موذی دیو خلیت آتا ہوگا اور آپکو خدانخواستہ آزار پہنچائیگا تو مجھے اور زیادہ قلق ہوگا جیتے جی مرجاؤنگی ہرچند دل یہی چاہتا ہے کہ آپ نگاہین لمحہ بھر کی آپکی متفارقت گوارا نہین ہی مگر مجبوری ہے جانیسے ایسا نہو کوئی آزار آپکے دشمنون کو پہنچائے تو میرا قلب کیونکر اس صدمہ کا متحمل ہوگا میرا زور میری آنکھون پر ہے ؎ ہے کب تلک چشم تر جائیگی - چڑھی ہے یہ ندی اتر جائیگی + بس اب آپ تشریف لیجائیے + جو گذرنیکی ہیگذر جائیگی + طبیعت کو ہوگا قلق چند روز + ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہر جائیگی + نقابدار مرخ یوش نے کہا کہ ہمارا یہ شیوہ نہین ہے کہ ہم تمہین اس بلا مین چھوڑ کر چلے جائین اب جو کچھ ہوگا اسکا تماشا تم دیکھیو یہ تذکرہ تھا ہی کہ دیکھا ایک سناٹا اس صحرا مین پیدا ہوا ملکہ نے کہا کہ یہ اسی حرامزادے کی آمد ہے للہ جسطرح بنے تم اپنے گھوڑے کو اور لے چلے جاؤ کیونکہ اب مجکو اپنی جان سے زیادہ تمہاری جان کا خیال ہی مجھپر جو کچھ جا ہے گذر جانے مگر شہزادے تمہارے دشمنون کو کوئی تکلیف نہ پہونچے خدا وہ دن نہ دکھائے کہ کوئی صدمہ تمہارے دشمنون کو عالم دنیا اور مین توبخ اور صدمے اٹھانیکو پیدا ہی ہوئی ہون اور مجھسا بدنصیب تو دوسرا دنیا مین خلق ہی نہوا ہوگا ؎ ہون وہ غم دوست کہ سب اپنے ہی دل مین بھرتا + غم عالم کی اگر اسمین سمائی ہوتی + بس نقابدار اس طرف کو متوجہ ہوا کہ جدھر سے سناٹا پیدا ہوا تھا بس دیکھا کہ سامنے ایک ہیبتناک ہیولا نمایان ہوا اور آواز پیدا ہوئی کہ باش باش اور اتنا زمین بھی تو آگیا کس واسطے یہان آیا ہی کیا چاہتا ہے کہ ملکہ کو بھگا لیجاؤن شہزادہ نے آواز دی چپ او قرساق اب تک مت اور حرامزادے مین تیرا ملک الموت آپہونچا اور اس بیکس کی مدد کو انشاء اللہ پہونچتا ہون یہ کہکر گھوڑے پر سے دامن زرہ کو گردانہ مرکب غیار کے سپرد کرکے آپ پیدل چلے ادھر ملکہ نے دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے اور لگی عرض کرنے کہ اے کس بیکسان واے دادرس عاجزان اے خداوند آسمانی مین تجھ سے یہ عرض کرتی ہون کہ اگر یہ نقابدار غالب ہوگیا تو اسکا کچھ ہی بندوبست کیون نہو مگر تجھے اے پروردگار اپنا خالق جانونگی اور تجھے سجدہ کرونگی ؎ تجھے فضل کرتے نہین لگتی بار + نہو تجھ سے مایوس امیدوار + اے خداوند ذوالمنن اس نقابدار کو اس دیوزشت کردار پر فتحیاب کر ملکہ تو مصروف دعا رہی اور ہلک ہلک کر استغاثہ کر رہی ہے ادھر وہ دیوار پشت نہنگ اسکے ہاتھ مین تھا وہی جھپٹ کر شاہزادہ پر مارا اسنون پینترہ بدل کر اسکو خالی دیا دیو کا معمول ہے کہ جب مزب لگاتا ہے تاک کے تو مزب لگانے کے وقت آنکھین بند کر لیتا ہے شاہزادہ اسکے پہلو کے قریب آگیا اور اسکو معلوم نہوا کیونکہ ہنگام ضرب آنکھین اسنے بند کرلین نہین اتنے پشت نہنگ اسکا زمین مین در آیا پکارا کہ ہائی افسوس تیرا یہ نرم نرم گوشت زمین نے کھایا ہمارے حصہ مین کچھ نہ آیا اسخوان تیرے ریزہ ریزہ ہوگئے گوشت کرکرا ہوگیا مین اسکے ذائقہ سے محروم ہی رہا دیو یہ کہہ رہا تھا کہ شاہزادہ نے کہا کہ باش او حرامزادے مین تیرا ملک الموت زندہ ہون اب تو میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہی

یہ کہکر شاخ پر ہاتھ ڈالدیا اور دوسری شاخ دوسرے ہاتھ سے پکڑلی اور کہا کہ بہادر نکل
تو جا او ملعون دیو ہے۔ اب یہ گھبرایا اور اسنے چاہا کہ مین سیدھا ہو جاؤن انھون
نے دونون ہاتھون سے دونون شاخون کو پکڑ لیا اور بازوان پاک تھکے اب جو مضبوط تھا
اور اسنے چاہا کہ مین سیدھا ہو جاؤن مگر ممکن نہ ہوا اب یہ سامنے اُس دیو کو دوڑاتے تھے
اسنے قصد کیا کہ مین کاٹ کھاؤن تب یہ ادھر کو منھ کرتا تھا تو یہ شاخ کو تان دیتے تھے اور
جب یہ ادھر کے ہاتھ کیطرف رخ کرتا تھا تو یہ ادھر کی شاخ کو تان دیتے تھے یہ اوٹھنے نا
پاتا تھا بلکہ جنبش ہی نہین کر سکتا تھا نکل جانا تو شے دیگر ہے اس کشمکش اور اس لہو دیو مین
جان کے لالے پڑے تھے دل مین کہتا تھا کہ عجب شخص سے پالہ پڑا ہے یہ انسان سفید
دندان بڑے غضب کا ہے بس اب تھکے جو شاہزادہ نے ہنکا مارا تو دونو شاخین اوسکی
زمین مین گر گئین ہنس کے کہا کہ یون ہزار عاشقان بنا کے دکھا دیتے ہین عیار نے دیکھ کے آواز دی
کہ ماشاء اللہ جیتم بدور داد اجان نے بھی آپکو اسی سن مین ایسے کام کیے تھے بڑے بڑے دیوان
قوی ہیکل عظیم الجثہ کو زیر کرکے پیوند زمین کیا تھا دیوان قاف اُنکا نام سنکے کانپتے تھے مینے اپنے
والد ماجد سے اُنکی کل کیفیت سنی ہے بس اے آقائے نامدار اس شکار کو جانے نہ دیجیے جلد
صید کیجیے شاہزادہ نے دیو خلیت سے کہا کہ اے حرامزادے کیا کہتا ہے مذہب کے
بارے مین اور شناخت پروردگار عالم اور اسکی وحدانیت مین اگر جانبزی چاہتا ہے تو صدق
دل سے مذہب خدا پرستی اختیار کر دیکھا تو نے کہ خلاق عالم نے مجھکو تجھ اپنے دیو گران کے اوپر
کسطرح فتحیاب کیا کجا برگ کاہ کجا کوہ گران کہان تو پیل دمان کہان یہ عبد ضعیف البنیان یہ اُسی
وحدہ لاشریک کی صفت رزاقی وشان قہاری ہے کہ مور ناتوان نے پیل دمان کو زیر کر لیا
؎ چو خواہد کہ ویران کند دودرا + خورد پشہ مغز فرو درا + دیو نے کہا ہزار جا مین خدا بون خداوند
ابلیس پر کیا اون سے بھی کوئی بڑھ کے دوسرا اور معلوم ہوتا ہے جو مین اُسکی پرستش
کرون اور اُسکو بجا لاؤن مانون بس یہ کہکر شاخون کو زمین سے چھوڑ کر چاہتا تھا کہ
بھاگے شہزادہ نے جو جھپٹ کر ہاتھ تلوار کا مارا دونون پیر اسکے تخم کیے اُس کوہ گران
کو کاٹ کر زمین پر ڈالدیا گویا گنبد کفر وضلالت کو بیخ وبنیاد سے اکھاڑ کر پھینکدیا ملکہ نے
جو یہ تماشا دیکھا شاہزادہ کے زور وطاقت ہمت وجرات وبدبہ وشوکت کی تعریف
کرنے لگی اور بے اختیار یہ شعر پڑھتی تھی اور شور تحسین وآفرین بلند کرتی تھی ؎ نظر کے
نہ گہین اُنکے دست وبازو کو + یہ لوگ کیون میرے زخم جگر کو دیکھتے ہین ماشاء اللہ سبحان
اللہ خدا نظر بد سے بچائے کیا آپکی ہمت وجرات کی صفت وثنا کیجائے زبان قاصر ہے
اتنے بڑے دیو طویل القامت کو آپنے چشم زدن مین زیر کرکے جہنم رسید کیا واہ کیا کہنا
کا ہاتھ پڑا کہ مثل خیار تر کے دو ٹکڑے ہو گیا تسمہ تک لگا نہ رکھا ؎ لگا نہ رہنے
دے جھگڑے کو یار تو باقی + وہ ہاتھ مار رہے نہ رگ گلو باقی + یہ کہکر آبدیدہ ہوئی آواز دی کہ ؎
یتیم پیت لگائیکے دور دیس مت جاؤ + بسو ہماری ناگری ہم ماگین تم کھاؤ + یہ
پڑھتی تھی اور نگاہ حسرت دیکھتی تھی شہزادہ نے دیکھکر کہا کہ اے ملکہ یہ تمہارا
کہنا بجا ہے لیکن مین وہ آوارہ وسرگشتہ ہون کہ کوئی مقام میرے قیام کا نہین ہے لہذا تم

میری محبت و الفت سے باز آ مجھ سے دل نہ لگا ۵ مین مسافر ہون مجھ سے دل نہ لگا
کیا بھروسہ میرا رہا نہ رہا دیگر مسافر سے کرتا ہے کوئی ابھی پیت + مثل ہے کہ جوگی ہوے کسکے میت
نہ سلام کس دشت پرخار مین دامن الجھے ہوے ہمارے پڑے ہونگے مجھ آوارہ وطن غریب دیار کے
مونس و غمخوار سے اپنے دامن موانست کو پر غبار نہ کر و میرا حال کیا پوچھتی ہو ۵ گھر کو چھوڑے
ہوے مدت ہوئی صیاد مجھے + کس شجر پر نشیمن نہین مجھے یاد مجھے + قبر پر آے میری رو رو کے
بہت یاد کیا + خاک اوڑانے لگے جب کر چکے برباد مجھے + اے ملکہ میرا حال قابل بیان نہین
۵ نے بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون + مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون + گریبان تشبیہ
دخندان بہ شکل جام + اس سیکدہ کے بیچ عبث آفریدہ ہون + مین کیا کہون کہ کون ہون سو بالقول
ورد + جو کچھ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون + دیگر ایک سینہ وفا مین اور خاطر مین ہم
ایک جیب آرزو ہین اور تار تار مین ہم + سیماب و شعلہ ہین ہم برق و شرار مین ہم + اللہ ری بیقراری
کیا بیقرار ہین ہم + افتادہ خاک برسر رستی مین رو بقبلہ + پیر مغان کے آگے کیا کفر سار ہین ہم
ایک تیری ہی نظر مین ایسے سبک ہوے ہین + یان ورنہ سنگنت سے عالم پہ بار ہین ہم
کعبہ کو جب کہ جائین رستہ مین کرلین توبہ + جب سیکدہ مین آئین ہارون کے یار ہین ہم + جو دیکھے
ہے مجھکو کرتا ہے عجب الفت + یارب یہ کسکے دل کے صبر و قرار ہین ہم + ملکہ نے کہا
ای شہریار عالیوقار بہ من مسم دیی ہون کہ اتنا تو بتلایے کہ مین اُس نام و نشان سے آگہی
کرون اور بیچی رہون شہزادہ نے فرمایا کہ مجھ ننگ خاندان کے نام و نشان دریافت کرنیسے
۵ روح برنام کنندہ نکو نامے چند + بہتر ہے کہ اسے یون ہی رہنے دو گمنامون کا نام کیا
پوچھتی ہو ۵ سراسر دل دکھانا ہے کوئی ذکر اور ہی چھیڑو + یہ خانہ بدوشون سے
نہ پوچھو اشیانہ کا + یہ نام بتانے کے لائق نہین ہے باپ دادا کے نام رکھوانے والے
کا اگر نام معلوم ہوا تو سن کبھی معلوم ہی ہو جائیگا شہزادہ نے جب یہ کہا ملکہ نے کہا اے
صاحب ہمنے تمہارے لیے کیا کیا رنج سہے لیے ۵ اگرچہ پھر مین تخم الفت کا ای ستمگر ہم
بوتے + تو تھا یقینا کہ اوسکے بیچے کبھی تو رہتے کبھی تو سوتے + نہ ایسا گلبدن مین تیری خاطر
کیے ہین نالے پھرے ہین روتے + خراب و خستہ ذلیل و رسوا نہ تمسے لگتے نہ ایسے ہوتے
شہزادہ نے اُس شیرین ادا کی دلداری کی اور کوہ پر سے اُتارا اور ہمراہ لیکر اپنے لشکر کیطرف
چلے اور بعد طے مراحل و قطع منازل اپنے لشکر مین پہنچے سواری کسی گاؤن یا قصبہ سے مثل
محافہ کے بہم پہنچائی اور ہمین ملکہ کو سوار کر لیا تھا وہ محافہ بھی لشکر مین داخل ہوگیا شہزادہ
نے ملکہ کو علحدہ خیمہ مین فروکش کیا تمام رفیق و مصاحب حیران تھے کہ شہزادہ کس کو اپنے
ہمراہ لایا معلوم نہین کہ کون گوہر درج عصمت اور کون اختر برج عفت ہے
آپسمین یہہ تذکرہ کر رہے تھے کہ فرخ نے سارا حال بیان کیا یعنے شہزادہ کو بچہ
کا اٹھا لیجانا کہ ماہیان خوش نقریر ایک ساحرہ تھی کہ شہزادہ پر عاشق ہو کر اُسے
لیگئی تھی پنجہ بنکر اور اجردس جنی کی مدد سے خفران بن عمرو کا رہا ہونا اور آنا اور
القاے صحرا نشین کا اور ان سب کا سحر دفع کر کے اُنکا واپس جانا شہزادہ کا
ممنون ہو کر اُنکو رخصت کرنا اور پھر شہزادہ لشکر کی جانب روانہ ہونا اور خواجہ کا بختیار گرفتار

کو عمر و بنا کر بیابان آتش کو جانا اپنا شہزادہ کی تلاش مین بحر ابھرا پھرنا شہزادہ کا ساحرہ سے نجات پاکر اپنے
لشکر کیطرف آنا اور ایک صحرا مین قریب کوہ شہزادہ سے ملاقات ہونا پہاڑ پر سے ایک آواز دردناک
کا ظاہر ہونا شہزادہ کا کوہ پر جانا اور صاحب آواز کی تلاش کرنا ملکہ سے ملاقات ہونا اور دریافت حال
کرنا زبانی ملکہ کے یہ معلوم ہونا کہ مین دختر سرکشان شاہ ہون دیو مجکو پکڑ لیگیا تھا لایا مجکو اپنے باپ
کا کچھ حال معلوم نہین کہ وہ کہان ہین اور انپر کیا گذری پھر شہزادہ کا دیو کو قتل کرکے ملکہ کو اسکی قید سے
رہا کرنا اور اپنے ہمراہ لانا یہ سب حال فرخ نے بیان کیا رفیق و مصاحب شاہزادہ کے یہ حال
سنکے سجدہ شکر بجا لائے اور شہزادہ کے لشکر مین آنے سے نہایت خوش ہوئے آقا کے نامدار
کے آنے سے سب لشکر کے جان مین جان آگئی شکر یہ خداوند کریم بجا لائے۔ الحاصل شہزادہ
قریب شام تو لشکر مین آیا ہی تھا آفتاب غروب ہوا چاہتا تھا کہ شام ہوگئی شاہزادہ نے
اپنے خیمہ مین آرام فرمایا۔ جبکہ نقاب زرخ چہارم نے خیمہ مغرب سے نکلکر نقاب ظلمت شب
کو چہرہ سے اُٹھا دیا اور اپنی ضیا رخ انور سے تمام عالم کو روشن و منور کر دیا ؎ تا گہ از جیب افق
خفر صبح ۔ برزن شب کسوت ظلمت درید ۔ تا کہ کند زندہ دل مردہ را ۔ صبح چو عیسیٰ نفسے بر کشید
دامن فلک دسته ریحان درود ۔ سرخ گل از سبزہ گردون دمید ۔ شاہزادہ بیدار ہوا نماز صبح ادا
فرمائی ورد و وظائف سے فراغت کرکے ملکہ کے پاس آئے اور کہا کہ اے ملکہ مین تمہارے
خاندان سے واقف ہوگیا اور باپ تمہارے سرکشان شاہ وہ بھی ساتھ شاہزادہ ببدیع الملک
صاحبقران کے تابینا ہوگئے ہین اور اُنکے لشکر مین موجود ہین مین تمکو کہان کہان اپنے ہمراہ
لیئے پھرونگا اور ہمارے خاندان کے خلاف بھی یہ امر ہے کہ عورت کو ساتھ لیئے پھرین
اس سے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مین تمکو وہین بھیجدون جہان تمہارے والد بزرگوار ہین
اور ایک نوشتہ کامل مین تحریر کیئے دیتا ہون تمہاری حفاظت و نگہبانی کے لیئے تمکو بعزت و حرمت
تمام نہایت عفت و عصمت کے ساتھ لشکر مین صاحبقران کے پہنچا دینگے تم وہان بآرام
تمام پہونچ جاؤگی اپنے باپ سے ملوگی شہزادہ سے جو یہ کہا اسوقت دیکھا کہ ملکہ کی آنکھون سے زار
و قطار آنسو جاری ہین مثل ابر نوبہار کے جھڑی لگی ہوئی ہے متصل اشک جاری ہین اور یہ کہہ
رہی ہے کہ مین آپکی مفارقت کی کیونکر متحمل ہونگی عجب نہین ہے کہ طائر روح قفس جسم سے پھڑک
کر نکلجائے اس سے تو کاش دیو ہی مجھے کھا لیتا تو بہتر تھا کہ اس صدمۂ فراق سے بچتی معلوم ہوا
کہ مین آپکی کنیزی کے بھی لائق نہین ہون شاہزادہ بھی آنکھون مین آنسو بھر لایا ملکہ نے کہا کہ
چہرہ انور تو مجھے ذرا دکھائیے اور یہ کہکر نقاب چہرہ سے الٹ دی اور کہنے لگی ؎ نقاب
از کیدن اُلٹ کر آپنے اتنا نہ فرمایا ۔ جمال آفتاب ذرہ پرور دیکھتے جاؤ ۔ اب جو دیکھا تو ایک ماہ
طلعت پری صورت ہے کہ آفتاب تابان بھی اُسکے آگے شرمندہ ہے چہرہ مثل ماہ چہاردہ
شب چہاردہ کے روشن ہے ابروان خمدار تیغ آبدار یا قوس قزح کا لطف دکھا رہی ہین مژگان
صورت سنان کلیجے کے پار ہوئی جاتی ہین رخسار تابان پر سبزۂ خط کی بہار ہے بروقامت سہی بالا
بحر حسن و جمال کا گوہر یکتا ابرو ہلال فلک ہین بدر سیما ہے چشم جادو نرگس شہلا ہے قطعہ
سنتے ہین کہ تھا حسن کا بانی یوسف ۔ رکھتا تھا کہان یہ نوجوانی یوسف ۔ سب کہنے کی ہے بات
کر یون تھا وون تھا ۔ ہرگز بھی نہ ہوگا ایسا ثانی یوسف ۔ نوجوان حسین کمسن

آفتاب رخسار و خال ہندو چشم جادو یوسف ثانی اوضحی جوانی نشاط شباب مین چور سے دو چشمش دلفگار ہو
مردم شکار ۔ دو ابرو دو سر فتنہ روزگار ۔ ہر خندہ کزلب برانگیختہ نمک بر دل خستگان ریختے ۔ ملکہ
نے کہا کہ بان صاحب کیون نہو واقعی مین آپکے نوسے کے برابر بھی نہین ہون آپکا جمال باکمال دیکھکر
یوسف بھی ہوتا تو شرما جاتا اوسوقت شہزادہ نے دیکھکر کہا کہ ملکہ تمھاری مفارقت ایک لمحہ کے
بھی گوارا نہین ہے مگر مین مجبور ہون شاہزادہ بدیع الملک کے سپان تمکو بھیجے دیتا ہون اور بہت
قریب ہے کہ مین بھی لشکر مین آکر شریک ہون بس یہ کہکر آپنے ایک خط شاہزادہ بدیع الملک کو
لکھا کہ یہ امانت میری آپ کے پاس رہے مین آپکی سپردگی مین بھیجتا ہون اور باپ اسکا سرکشان
شاہ آپکے لشکر مین موجود ہے یہ دختر نیک اختر اسکی حاضر ہوتی ہے اس مضمون کا نامہ تحریر کرکے
عیار کے حوالہ کیا کہ وہ بھی نقابدار رہتا اور ملکہ کو محافہ مین سوار کر دیا اوسوقت کی مفارقت کا حال
کیا بیان کیا جاے گل و بلبل کی جدائی شمع و پروانہ کی ایک دوسرے مہاجرت عجب وقت یاس و
بے بسی کا تھا ایک نے دوسرے کو رخصت کیا سنگ صبر کلیجہ پر رکھکے شاہزادہ نے کہا
تو ملکہ خدا حافظ و ناصر ہے ملکہ نے رو کر کہا خداوند عالم تمھارا نگہبان رہے ہمارا بھی تمھین دھیان ہے
دونون پر عالم گریہ طاری ہوا چشمہا اشک جاری ہوا الوداع کہکے باہم رخصت ہوے ۔ وہ رو
روکے دو ابر غم ہوے ۔ کہ جسطرح سانون سے بھادون ملے ۔ غرض کہ ملکہ کو با چشم اشکبار و دل
بیقرار محافہ مین سوار کیا اور خود نالان و گریان اپنے خیمہ کا رخ لیا ۔ جب یہ محافہ مسافت راہ طے کرکے
لشکر بدیع الملک صاحبقران مین پہونچا تو محافہ کے ہمراہ جو عیار نقابدار آیا تھا اسنے عرضی و محافہ
خدمت صاحبقران مین حاضر کیا شاہزادہ عالیہمت نے نام نقابدار سرخ پوش کا سنکے
یہ فرمایا کہ مین نہایت ہی ممنون و مشکور ہوا اور ای بھائی ہر چند کہ نقابدار کی ہمراہی سے اور میری
طرفداری کرنے سے اور مجھے ان کفار کے ہاتھ سے بچانیکا یہ باعث معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی
گل ہیں گلشن صاحبقرانی سے جسکو کہ صدمہ برباد کرنا چاہتے ہین بھائی تو نے یہ دیکھا کہ ؎ کہ پانی
سے گلچینون نے غارت پر گلستان کے ۔ اجارہ بلبلون کے خون کا صیاد کرتے ہین یہ شعر پڑھکر
فرمایا کہ مین نہایت ممنون ہوا کہ یہ بتلادو کہ یہ گل اسی گلستان کا ہی اور یہ عندلیبان سرخ پوش اسی
گلزار ہمیشہ بہار کے بلبل ہین اسوقت یہ عیار نقابدار آنکھون مین آنسو بھر لایا اور عرض کیا کہ حضور قریب ہی کر آپکے اور
انکا حال و نام سب آشنا ہو جائیگا وہی حال ہی بقول شاعر کہ ؎ قیس کا نام نہ لو ذکر جنون جانے دو ۔ کھل ہی جائیگا راز
فصل بہار آنے دو ۔ تو حضور واقفیت نہین ہی کہ ہم عرض کرسکین اور نقابدار عالیمقدار کی نہایت ممانعت ہی فرماتے ہین کہ
مجھسے ابھی کونسا ایسا کارنمایان ظہور مین آیا ہی جو مین اپنی نام و نشان سے آگاہ کرون اور ماشاء اللہ حضور نے تو
وہ کارنمایان کیے ہین بنی عہد صاحبقرانی مین جبکہ امیر ثانی تشریف رکھتے تھے جتنے طلسم کہ آپنے فتح کیے اور کسیکے
اتنے طلسم دیکھنا بھی تو نصیب نہوگا اور جیسا کہ داب صاحبقران کے سامنے آپنے دکھایا ایسا کسی نے نہین کیا اور صاحبقران
اول کے ساتھی ہی یہ بات کسی اور کو حاصل نہین ہونے پائی یہ سنکے صاحبقران نے حکم دیا کہ عرضی پڑھی جاے اور عیار کو خلعت سے
مخلع کیا چنانچہ عرضی پڑھی گئی شاہزادہ بدیع الملک نے عرضی سنکے نقابدار کا نہایت شکریہ ادا کیا اور سرکشان شاہ سے
کہا کہ دختر تمھاری آئی ہی اور یہ کہکر اپنی ناموس مین بھیجدیا کہ خبردار اسکی بہت خاطر کرنا اور اسکی دلشکنی ہونے پائے یہ امانت ہی
نقابدار سرخ پوش کی اور نقابدار کو لکھا کہ خدا وہ دن کرے کہ مین اسکی شادی آپکی ساتھ کرون اور میرا جو حال ہی آپ
پر ظاہر ہی پس اب نقابدار نے اس نامہ کو پڑھکر بہت خوش ہوا اب یہ نکا کیا سبب ہوئی ہین نکا حال آئندہ معلوم ہوگا

لیکن اب یہان سے داستان نیرنگ قاف کی آغاز کیجاتی ہے + سخن دانی کہ معنے
ساز کردہ + سخن را اینچنین آغاز کردہ + راوی بیان کرتا ہے کہ نیرنگ قاف اقالیم پرستان مین
اقلیم پنجم ہے مالک یہان کا نیرنگ شاہ کجکلاہ ہے اور اٹھارہ لاکھ فوج کا مالک ہے بڑے
بڑے زبردست دیو اسکی فوج مین ہین کہ حال انکا بروقت تحریر ہوگا اور بھائی اسکا گیرنگ شاہ
کجکلاہ طلسم نیرنگ قاف کا بادشاہ ہے غرضکہ اقلیم پنجم کی حکومت ظاہری و باطنی انھین دونون
بھائیون کی ہے اسی اقلیم مین ایک صحرا ہے کہ دیوار بلند سے محیط کرکے نام اسکا گلستان عدم رکھدیا
گیا ہے بنا اسکی جناب سلیمان کے وقت سے ہے یہ دراصل زندانخانہ قاف ہے جو دیو و پری کہ لائق سزا
سخت ہوتے ہین وہ اسی گلستان عدم مین قید کردیئے جاتے ہین جو یہان آتا ہے پھر نہین نکلنے پاتا
ہے اسی باعث سے اسکو گلستان عدم کہتے ہین اس زندانخانہ مین داخل ہونا گویا ہستی سے عدم
مین جانا ہے غرضکہ رفتہ رفتہ اسقدر جمعیت بڑھی کہ لوگ یہان ہر قسم کے کاروبار مین مصروف ہوئے
گویا ایک ملک آباد ہوگیا آپسمین شادیان بیاہ ہونے لگے اُنسے پود بڑھی لوگ ہر پیشہ کے موجود ہین
جسکو جو کام آتا تھا اُسنے اُسے ترقی دی یہان تک کہ ہر قسم کی صنعت و حرفت و ہر پیشہ کے لوگ یہان
موجود ہین اب یہ زندانخانہ خود ایک ملک وسیع ہے جسے ایک قلعہ محکم کہنا چاہیئے کہ دیوار بلند و مستحکم
حصار کئے ہوئے ہے ہر قسم کے علوم و فنون سکھائے جاتے ہین مدارس کھلے ہوئے ہین کہین فن سپہگری
کی تعلیم کسی جا صلاح جنگ بنکر فروخت ہوتے ہین آپسمین امتحان ہوتے ہین آزمایش جنگ و جدال ہوتی
ہے یہانتک کہ نو دیو ایسے زبردست و بہادر نکلے کہ انھون نے تمام دیوان گلستان عدم کو محکوم کرلیا
لیکن آپسمین روزمرہ چشمکین رہا کرتی ہین بازارخانہ جنگی گرم رہتا ہے یہ حال دیکھ کر دیو برق بریق کہ
مالک زندانخانہ تھا سوچا کہ اب یہ لوگ سرکش ہوگئے جس روز یلغار کرکے نکل پڑینگے کسکے روکے رک سکتے
ہین اول تجکو غارت و برباد کردینگے بعد اُسکے بادشاہ نیرنگ قاف کا ملک تباہ کرینگے ہرچند کہ بادشاہ
پاس اٹھارہ لاکھ فوج ہے لیکن وہ عالم غفلت مین ہے یہ نو لاکھ ہین اگر یکایک جا پڑینگے کچھ بنا سکے نہ
بنیگی اسکا کچھ انتظام کرنا چاہیئے اور بالفرض بادشاہ نیرنگ کجکلاہ انجام مین فتحیاب بھی ہوا تو مجھے کیا اسلیئے
کہ تو پہلے ہی لقمۂ اجل ہوجائیگا لہذا اسکی اطلاع بادشاہ کو کرنا چاہیئے کہ وہ کوئی معقول بندوبست کرے
یہ اسی سوچ مین بیٹھا تھا کہ دیکھا اسنے سامنے سے عیار اسکا کہ نام اُسکا مہرخرچال ہے آیا سلام کیا اور
مالک کو متردد و متفکر پاکر عرض کیا کہ کیا فکر ہے اور کونسی تشویش ہے کہ رنگ رو متغیر ہے خدانخواستہ
مزاج مبارک کیسا ہے دیو برق بریق نے کہا کہ اے مہرخرچال مجھے اس وقت ایک تازہ فکر پیدا ہوئی ہے
جسکا مین نے پہلے سے خیال نہ کیا اب معاملہ سخت و دشوار معلوم ہوتا ہے اور کوئی چارہ کار نہین معلوم
ہوتا مہرخرچال نے کہا کہ شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + اے شہریار آپ
خاندان شاہی سے ہین ہرچند کہ نیرنگ شاہ نے آپ سے ناراض ہوکر اک قسم کا قیدی آپکو
بنایا کہ زندانخانہ کا حاکم کیا معمولی آدمیون کے واسطے اندر داخل ہونا قید تصور کیا جاتا ہے اور رئیسون
امیرون کے واسطے زندان کی حکومت بجائے اسیری و قید ہے اس لیئے کہ حاکم قیدی اور محکوم قیدی
کا فرق معلوم رہے لہذا آپ کو لازم نہین ہے کہ گھبرا جائیے کیسی ہی مصیبت سخت ہو مگر استقلال سے
کام لینا چاہیئے آخر بیان تو فرمائیے کہ وہ کیا بات ہے اس کلام سے دیو خرچال کے برق بریق کو کو تسکین
ہوئی اور کہا مجھے ان زندانیون سے اندیشہ ہے دیو خرچال ہنسا اور کہا معلوم ہوتا ہے

کہ تیری قسمت مین سلطنت ہے برق بریق حیران ہوا کہ مین خوف و اندیشہ ظاہر کرتا ہون اور یہ کہتا ہے کہ سلطنت تقدیر مین ہے ہارون گھگنا بھوٹے آنکھ جواب دیا کہ اے خرچال مجھے تو تردد ہے اور تو تمسخر کرتا ہے یہ سب سرکش ہو گئے ہین سامان حرب و پیکار وغیرہ سب انکے پاس موجود ہے یہی غنیمت جان کہ ان کو آپس کی خانہ جنگیون سے فرصت نہین ہے اور خیال آزادی دل مین پیدا نہین ہوا ہے ورنہ مشکل پڑجائیگی کچھ بنائے نہ بنیگی دیو خرچال نے عرض کیا کہ اے شاہنشاہ برق بریق پہلے میری ہی نذر قبول ہو اور مجھے بوقت حکومت بھول نہ جایئے گا اس واسطے کہ حکومت پاکر دماغ بدل جاتا ہے رفقائے قدیم کا خیال کم ہو جاتا ہے میری نظرون مین آپ شاہ دیوان نظر آتے ہین اور میری کیا مجال ہے کہ آپ سے تمسخر کرون وہ وقت اور ہوتا ہے جبکہ خوش نداتی کیجاتی ہے کہ روسا کا دل بہلے یہ جو کچھ مین کہتا ہون اُسے صحیح جاننا اور میرا ذمہ اگر تو بادشاہ نہ ہو جائے تو مین نے اپنا خون تجکو بحل کیا اور اگر تو بادشاہ ہو جائے تو مجھے وزیر کرنا یہ سُنکر دیو برق بریق نے کہا کہ یہ مین نے مانا اور اُسی وقت دونون مین قسم کے ساتھ معاہدہ ہوا اب دیو خرچال نے کہا کہ آپ اشتہار دیجئے کہ ہمارے یہان آج کے آٹھوین روز دنگل ہے جسقدر دیو ہمارے گلستان عدم کے پہلوان ہین سب جمع ہو کر آوین اُنکو خاطر خواہ انعام دیا جائیگا جس وقت وہ سب جمع ہون اور اُن مین آزمائش زور و طاقت ہو جائے اُس وقت اصلاح بتلاؤنگا جس سے تاج شاہنشاہی تیرے سر پر جلوہ فگن ہوگا برق بریق نے اسکی راے کے موافق اعلان کیا اور روز معین اکھاڑا درست کر دیا گیا ہر چہار طرف کرسیان دنگل بچھ گئے صدر مین برق بریق مع دیو خرچال آکر بیٹھا اور دیگر دیوان زبردست آآکر اُن دنگلون پر بیٹھنے لگے چار گھڑی دن چڑھی تک سب پہلوان آکر جمع ہو گئے اور دیگر تماشابینون کا اس قدر مجمع ہو گیا کہ کھوے سے کھوا چھلتا تھا راہ نہ ملتی تھی لوگ آپس مین کہتے تھے کہ جب سے یہ مقام آباد ہوا آج تک ایسا میلا کبھی نہ ہوا تھا برہما روز تھا کہ ان قیدیون مین شان آزادی پیدا ہوئی نہایت جوش مسرت تھا اور دیو اشقال کہ تمام دیوون سے دراز قد و زبردست تھا ایک دنگل آہنی پر بیٹھا ہوا تھا کہ دیو برق بریق نے کہا کہ اے دیو اشقال تم ان لوگون سے واقف ہو برابر کی جوڑین تجویز کر کے ان کو لڑاؤ کہ کمزور و زبردست کا حال معلوم ہو دیو اشقال نے حسب الحکم برق بریق داروغہ زندانخانہ جوڑین تجویز کر لڑانا شروع کین کئی سو جوڑین لڑین اسی طرح تین چار روز تک برابر میدان کشتی گرم رہا آخر روز آٹھ دیو دیو اشقال نے منتخب کئے کہ تمام دیوان گلستان عدم سے زبردست تھے اور دیو اشقال ان سے بھی زبردست تھا اس کے بعد جلسہ برخواست ہوا سب اپنے اپنے گھر گئے اور برق بریق نے حسب صلاح دیو خرچال ان دیوان منتخب کو مع دیو خرچال روک لیا اور ان کی دعوت کی حین جلسہ دعوت مین جبکہ دور جام شراب کا چل رہا تھا ہوشربا نوشانوش کی صدا بلند تھی برق بریق نے کہا کہ اب تک تم لوگ زندانی کہلاتے ہو اگر تم کو اس قید سے رہائی حاصل ہو کر دولت و مال دستیاب ہونے کی صلاح بتلائی جائے تو تم کچھ احسان مانوگے یا نہین سب نے متفق ہو کر کہا کہ اے داروغہ صاحب اس سے بڑھ کر کیا بات ہے زندگی بھر شکرگزار رہینگے اور بعد آزادی بھی آپ کی اطاعت کے اسیر اپنے کو تصور کرینگے دیو برق بریق نے کہا کہ مین تم سب کو ایسی تدبیر بتاتا ہون کہ قلعہ مین ناموری حاصل ہو ملک و دولت ہاتھ آئے بہادران

آفاق مین سے تم لوگون کا شمار ہو لیکن کچھ ہمارا بھی حق تم لوگ سمجھتے ہو انھون نے عرض کیا کہ آپ کو اپنا محسن تصور کرین گے مالک جانیگے اُس وقت برق بریق نے ان سے عہد واثق لیا اور ان سب نے قسم ابلیس کی کھا کر کہا کہ ہم جادۂ اطاعت سے کسی وقت مین قدم نہ نکالین گے یہ سُن کر برق بریق نے کہا کہ اچھا اب وہ تدبیر سُنو سب بگوش ہوش متوجہ ہوئے برق بریق نے کہا کہ مجھے مردم شماری سے معلوم ہوا کہ بارہ لاکھ دیو علاوہ بچون اور پریون کے اس مقام پر رہتے ہین جنمین سے تین لاکھ ضعیف و ناتوان چُن کر علیحدہ کردو اور نو لاکھ دیو منتخب کر کے اُن کا لشکر تیار کرو اور تم مین سے ہر ایک ایک لاکھ دیو کی سرداری کرے اور دیو اشقال کو سپہ سالار کیجیے اور مجھ کو بادشاہ مانے جس وقت یہ سامان درست ہو کر ایک سلطنت محکم قایم ہو جائے اُس وقت یہان سے نکل کر ملک گیری کرنا شروع کرو یہان تک کہ بزور و طاقت اپنے کو نیرنگ شاہ کے مقابلے پر پہونچا دو کہ اگر وہ لڑے تو اُس سے کلہ بکلہ لڑین اور اگر نہ لڑے تو اُس سے مزاحمت نہ کرین اس لیئے کہ پردۂ قاف مین صدہا ملک ایسے ہین جنکا قبضہ مین کرنا اور حصول مال و دولت سے اقتدار کا بڑھانا آسان ہے پس کیا ضرورت ہے کہ اپنے بادشاہ سے لڑین ہان اگر وہ خود بگڑیگا تو دیکھا جائیگا یہ سُن کر تمام دیو خوش و مسرور ہوئے تالیان بجانے اور ناچنے لگے یہ معلوم ہوا کہ پردۂ قاف پر انکا اسی وقت سے قبضہ ہو گیا قہقہون کی صداؤن سے گنبد فلک گونج اُٹھا اور دیوون نے برق بریق سے کہا کہ ہمین اطاعت قبول ہے جو اپنا محسن ہو اُسے چھوڑ کر دوسرے کی ماتحتی کیون قبول کرنے لگے اس لیئے کہ بغیر بادشاہ کے لشکر بیکار ہے اور بغیر لشکر کشی کے اقتدار دولت ہاتھ آنا دشوار آپ ایسا رعایا پرور بادشاہ ہمین نہین ملیگا نہ آپ کو ہم ایسے جان نثار ہاتھ آئینگے کہ ہماری آزادی کے بانی آپ اور آپ کی بادشاہت کے بانی ہم ہوئے برق بریق نے جب اِن سب کو آمادہ و مستعد پایا اُسی وقت اعلان کیا کہ ہم پرسون دربار عام کرینگے ہر ایک کو حسب لیاقت منصب و جاگیر عطا کرینگے جتنے دیو ان گلستان عدم مین سب کو چاہیئے کہ آکر شریک ہون جس وقت یہ اعلان کیا گیا ملک مین عجب طرح کی خوشی تھی کہ دیو پھولے نہ سماتے تھے اپنے اپنے چوترے بجاتے پھرتے تھے کبھی اس زندان مین آج تک ایسی باتین کاہے کو سُننے مین آئی تھین یہ خبر آن واحد مین تمام ممالک گلستان عدم مین پھیل گئی اور فوج در فوج دیو جوق جوق گروہ گروہ ہر طرف سے دیو اُس مقام پر آکر جمع ہونے لگے جسکو برق بریق نے صدر قرار دیا تھا اور وہان بارگاہ آراستہ کی تھی اور تاج و تخت نثار رکھا تھا غرضکہ جب تمام دیو جمع ہو گئے اُس وقت دیو برق بریق نے تخت شاہی پر قدم رکھا اور تاج ہاتھ مین لے کر آواز دی کہ ایہاالناس اس وقت تک مین تم پر ایک داروغہ کی حیثیت سے حاکم تھا اور تم سب زندانی تھے لیکن آج سے مین بادشاہ تمھارا اور تم سب رعایا ہو یہ کہکر تاج سر پر رکھا بس جلدی سے دیو خرچال نے نذر دی برق بریق شاہ نے نذر اسکی قبول کی آستین مرحمت پشت پر جھاڑی اور خلعت وزارت عنایت کیا اس کے بعد دیو اشقال دراز شاخ نے نذر دی بادشاہ نے نذر اس کی بھی قبول کی اور خلعت سپہ سالاری سے مخلع کیا بعد اس کے اُن آٹھون دیوون نے نذر دی اِن کی بھی نذر قبول ہوئی اور ایک ایک لاکھ دیو کی افسری ان کو عنایت ہوئی اور دیو اشقال ان پر افسر مقرر ہوا بعد اس کے یکے بعد دیگرے نذرین گذرنا شروع ہو گئین

اور سب کو حسب لیاقت عہدے تقسیم ہونے لگے کوئی کوتوال معین ہوا کوئی ناظم کوئی وزیر کوئی کسی عہدے پر مختار کوئی کسی درجہ پر کامیاب ہوا غرضکہ یہان آج سے سلطنت برق بریق کی قائم ہوئی اور فوج کو قواعد جنگ مثل پٹا بانا کشتی پھری گتکا وغیرہ سکھایا جانے لگا حتےٰ کہ ایک سال کے اندر یہ سب برق ہو گئے اور نو لاکھ کا لشکر تیار ہو گیا دیو اشقال نے برق بریق سے عرض کی کہ اب فوج تیار ہو گئی اور دیوون کے دیولے ایسے بڑھے ہوئے ہین کہ اگر آپ خروج نہ فرمائین گے تو یہ بغیر حکم متفرق ہو کر خلل پڑینگے کام بگڑ جائیگا بہتر و مناسب ہے کہ اب آپ خروج کرین اور ملک گیری شروع کر دین یہ سنکر برق بریق نے خرچال کی طرف دیکھا خرچال نے عرض کی کہ بس اتنی ہی دیر تھی اب کوئی محل تردد و تامل نہین ہے اسی وقت برق بریق نے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو اور پیش خیمہ ماہی مراتب جلوس سواری وغیرہ تیار ہو کہ ما بدولت و اقبال خروج فرمائین گے حسب الحکم برق بریق سب سامان تیار ہوا اور برق بریق مع فوج بے شمار اور لشکر جرار گلستان عدم سے بصد شوکت و حشم نکلا آگے آگے سواری کے ڈنکا بجتا ہوا جلو مین تمام لشکر دیوان نو دیو ان زیر دست تخت کو تھامے ہوئے بڑی دھوم دھام سے سواری اس کی چلی آتی ہے آتے آتے یہ انبوہ حشرات الارض قاف کے چوراہے پر پہونچا اور منزل کی صبح کے وقت راہگیرون سے دریافت کیا کہ یہ راستے کس کس طرف کو گئے ہین معلوم ہوا کہ ایک راستہ نیرنگ قاف کی جانب گیا ہے جہان کا بادشاہ اٹھارہ لاکھ فوج دسپاہ رکھتا ہے اور دوسرا راستہ طلسم نیرنگ قاف کی طرف گیا ہے اور تیسرا راستہ گلستان ارم ملک ملکہ آسمان پری کی جانب گیا ہے اور چوتھا راستہ بہارستان قاف کو گیا ہے کہ جہان کی شاہزادی ملکہ بہار پری زوجہ بادشاہ ہندوستان لندھور بن سعدان ہے بس یہ سننا تھا کہ آتش عناد ان دیوون کے دل مین روشن ہوئی کہ ہماری ہم قوم شاہزادی اور زوجہ آدم زاد کہلائے بس ملک اس کا غارت کرنا سب کامون سے مقدم ہے اور قتل کرنا بہار پری کا جملہ واجبات سے اولےٰ ہے اس کے علاوہ لندھور نے بڑے بڑے سرکشان قاف کو مارا ہے اس کا عوض ضرور ہے یہ خیال کر کے برق بریق نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر بہارستان قاف کی طرف چلے اور قلعہ بہاریہ کو اول غارت و برباد کرے اسکے بعد دیکھا جائیگا یہ سن کر دیو اشقال نے لشکر کے ٹکڑے کئے اور پیش خیمہ اپنے ہمراہ لے کر آگے آپ روانہ ہوا اس کے بعد طوفان کرگدن سوار لاکھ دیوون سے روانہ ہوا پھر دیو ہامون و دیو شکیلائے آہن کلاہ و دیو افغان بلند آواز و دیو کلکنیزال و دیو منیزال و دیو کراو دیو تن تنا یہ سب یکے بعد دیگرے تھوڑے تھوڑے فاصلے سے ایک ایک لاکھ دیو کی جمعیت سے بہارستان قاف کی جانب روانہ ہوئے اور آخر مین برق بریق شاہ دیوان گلستان عدم کی سواری بہارستان قاف کی طرف روانہ ہوئے اب دیکھا چاہیئے کہ یہ لوگ کسوقت پہونچتے ہین۔ لیکن اب راویان اخبار و ناقلان آثار اس طرح روایت کرتے ہین کہ ایک روز ملکہ بہار پری بیٹھی ہوئی ہے اور ہر چہار جانب اس کے انیسون جلیسون جمع ہین باتین ہو رہی ہین شباب کی آنا لندھور بن سعدان گرد کا ساتھ صاحبقران کے عشق ہونا اپنی جوانی کے زمانے کے دلولے اور عشق کے چرکے تا رنا لندھور کا دیوان قاف کو بیان ہو رہے ہین کہ

اُسی حالت مین ملکہ بہار پری نے کہا کہ آج کل مجھے بہارستان قاف خزان بہار معلوم ہوتا ہے
ہر گل وریحان کو دیکھ کر دل پر ایک داغ کی ایسی جلن محسوس ہوتی ہے سبزے سے بوئے بیگانگی آتی
ہے کانٹے نیش زن معلوم ہوتے ہین صبا کی چال مین گھبراہٹ پیدا ہے جیسے کوئی کسی کے
خوف سے بھاگتا ہے برگ خشک مانند فوج ہزیمت خوردہ کے عالم تباہی مین پڑے ہوئے
ہین مژہ نخلہ دخام مثل سر بریدہ کے ٹھوکرون مین آرہے ہین شفق مین بوئے بیوفائی و رنگ خون
تمنا کی شان نکلتی ہے طائرون کی نغمہ سرائی نوحہ خوانی معلوم ہوتی ہے ہر زمزمہ سے آواز
الفراق پیدا ہے بلبلین فریاد کرتی ہین لیکن گلون کے کان بہرے ہوگئے ہین کوئی کسی کی نہین
سُنتا سنبل باحال پریشان کہہ رہا ہے کہ سامان بربادی نظر آتا ہے نرگس کی آنکھون مین سوائے
تیرگی کے کچھ نظر نہین آتا عجب سامان ہین نہین معلوم کیا منظور خدا ہے کہ دل اُداس ہوا جاتا
ہے طبیعت پریشان ہے جو منھ چڑھی ہوئی پریان ہین اور بچن کی سہیلیان ہین اُنھون نے کہا
کہ واری اس وقت جو ذکر ہو رہے تھے وہ دل کی پریشان ہی کرنے والے ذکر تھے اُس وقت
کہ جسکی یہ باتین تھین فقط فراق یارجانی بچپنی کی نشانی تھا اب تو فرقت شباب اُس ایذا پر بھی
غالب آگئی کہ افسوس اب وہ زمانہ ہی نہین رہا کہ لندھور کبھی اس طرف کا رُخ کرین بس
جس کو ایسے ایسے خیال پریشان کر رہے ہون اُس کا دل کیونکر ٹھکانے رہ سکتا ہے یہ سُن کر ملکہ
بہار پری چین بہ جبین ہوئی اور کہا رنڈی ہوش سنبھال بڑھاپے کا چونچلا جنازے کے ساتھ
تیری خرمستی ابھی نہین مٹی ہے تجھ کو ایسے خیال آیا کرتے ہونگے جوانی کا حاصل شادی ہونا
شادی کا مآل اولاد وہ سب کچھ ہو چکا کوئی حسرت دل مین باقی نہین رہی جو حالتین مین نے
اپنی بیان کی ہین یہ سب علامتین ہین زوال اقبال کی نہین معلوم کہ زمانہ کیا رنگ بدلا چاہتا
ہے مجھے یقین ہے کہ بہارستان قاف پر کوئی تازہ بلا نازل ہوا چاہتی ہے یہی جرچا تھا کہ دیو
ہلاہل کہ جو نائب و وزیر ہے ملکہ بہار پری کا اور ناظم ہے بہارستان قاف کا گھبرایا ہوا
خدمت مین ملکہ بہار پری کے آیا اور عرض کی کہ ای ملکۂ آفاق ایک خبر وحشت اثر سُنی ہے
خداوند عالم اُس کو جھوٹ کرے لیکن مقام تشویش ضرور ہے غفلت کرنا مناسب نہین کوئی
انتظام کرنا چاہیئے اس لیے کہ سُنا ہے دیو برق بریق بادشاہ بنا ہے دیوان گلستان عدم
کا اور قیدیون نے اتفاق کرکے اُس کو بادشاہ بنایا ہے اور لشکر آراستہ کیا ہے اور برائے
ملک گیری نکلے ہین اور اسی طرف آرہے ہین نو لاکھ دیوون کی فوج ہے اور بڑے بڑے
زبردست دیو افسر ہین کہ جن مین کا ایک بھی کافی ہے بربادی بہرستان قاف کے واسطے
ایسے ایسے نو افسر ہین اور ایک دیو دراز قد کہ جسکا قد اڑہائی سو گز کا ہے سب دیوون کا
افسر ہے اور سپہ سالار ہے برق بریق کا آگے آگے پیش خیمہ لیئے چلا آتا ہے بس یہ سُن کر
ملکہ بہار پری نہایت پریشان ہوئی کہ کندھور نے امیر حالیشان کے ہمراہ خانۂ کعبہ مین
گوشہ نشینی اختیار کی اور فرزند میرا ارشیون پریزاد نہین معلوم کس مقام پر ہے اور کس حال
مین ہے اور یہ یورش کفار کا ہے میری فوج تاب مقاومت نہ لاسکے گی یا خدا اس کا انجام کیا
ہوگا اور اپنی ہمجلیسون سے کہا کہ دیکھا تم نے آثار پریشانی ظاہر ہو گئے اور سبب دل کی
گھبراہٹ اور ملک کی اُداسی کا کھل گیا ان سب نے اپنی اپنی گردنین جھکا لین لیکن اُسی وقت

ملکہ بہار پری نے ایک نامہ نہد آسمان پری کو بطور عرضی لکھا کہ اے ملکہ آفاق بمجرد وقت تنگ آگیا ہے اور زمانہ کی گردش برخلاف معلوم ہوتی ہے دیوان گلستان صدم نے میرے ملک پر چڑھائی کی ہے اور لشکر فراوان سیاہ گران سے برق برق برائے بربادی بہارستان قاف آمنہ ہے لہذا جلد کسی کو برائے مدد روانہ فرمائیے کہ وہ آکر ان سرکشون کو پست کرے اور شاست دے اور آبرو آب سے کہیری اور ملک بہارستان قاف کو تباہی سے بچائے واجب جانکر عرض کیا جس وقت یہ عرضی تیار ہوئی ایک پریزاد یہ عرضی لے کر خدمت مین ملکہ آسمان پری کی پہونچا اور عرضی پیش کی ملکہ آسمان پری نے لفافہ چاک کیا اور عرضی ملاحظہ فرماکر جواب لکھا کہ اے بہار پری خداوند کریم ہماری تمہاری دونون کی ملک و آبرو کا نگہبان ہے اس لیئے کہ یہ دور زمانہ ہے کہ صاحبقران عالیشان خانہ کعبہ مین جاکر گوشہ نشین ہوئے اور فرزندان کا یعنے صاحبقران اعظم عبادت مہور دیو پرور کو طرف مہور یہ کے گیا ہوا ہے اور فرزند قریشیہ طلسم نیرنگ قاف مین پھنس گیا خدا اُس کو رہائی بخشے قریشیہ سلطان اور قریشیہ ثانی کو بھائی ہے اُن کے رد سے بھاگا ہے اس وقت کوئی معاون و مددگار سوا ذات پروردگار عالم کے نظر نہین آتا ہے لشکر مین بھی بھیجے دیتی ہون یہ جواب عرضی کا لکھ اُس پریزاد کو دیا اور کچھ لشکر ہمراہ کرکے روانہ کردیا جس وقت جواب عرضی بہار پری کو پہونچا نہایت پریشان ہوئی اس کے بعد فوراً ایک عرضی بنام صاحبقران ثالث بیٹے شاہزادہ بدیع الملک لکھ کر روانہ کی یہ نامہ دار جس وقت لشکر اسلام مین پہونچا عجب حالت دیکھی کہ تمام لشکر مع جملہ سرداران نامی و گرامی نابینا ہے اس طرف سے بھی مایوس ہوا لیکن اپنا فرض منصبی ادا کرنے کے خیال سے حاضر خدمت صاحبقران عالیشان ہوا اور عرضی پیش کی بدیع الملک نے فرمایا خیریت ہے اُس نے عرض کیا کہ عرضی پڑھکر حضور کو معلوم ہو جائیگا جس وقت بدیع الملک نے یہ کلمہ سُنا فرمایا کہ اچھا عرضی کھول کر پڑھو مین سُن لون نامہ دار نے عرضی لفافے سے نکالی اور پڑھی صاحبقران ثالث مضمون عرضی سے آگاہ ہوکر نہایت رنجیدہ و محجوب ہوئے گردن جھکالی فرمایا کہ افسوس کس وقت مین بہار پری نے مدد طلب کی ہے کہ جس وقت ہم خود لقمۂ اجل بنے بیٹھے ہین کہ جسکا جی چاہے یہان آکر ہمین قتل و قمع کرکے چلا جائے کوئی پوچھنے والا بھی نہین ہے یہ فرماکر بہت روئے اور نامہ دار کو جواب اس مضمون کا لکھ کر عنایت فرمایا کہ اے ملکہ بہار پری مین تم کو اور مہربان سے زیادہ سمجھتا ہون اس لیئے کہ تم میرے جد اعلے یعنے صاحبقران اول کے جانشین کے ناموس ہو یہ بھی بزرگ ہو پھر ہر طرح اطاعت تمہاری بھی فرض تھی مگر جو حالت یہانکی ہے وہ اپنے ایلچی سے سُن لینا کہ اُس نے ہم سب کو کس حال پر ملال مین دیکھا ہے اور فرزند تمہارا اور شیوان پریزاد جو ہماری مدد کو آیا تھا اس قدر خمونے چور ہے کہ اُٹھنا بیٹھنا محال ہے اگر آج ایلچی ہو تو دو مہینے مین اور یہی حالت فرہاد خان یک ضربی و لندھور ثانی و فرسنگ بن لندھور و دیگر سردارون کی ہے جو کہ بلائے کورچشمی سے محفوظ ہین وہ اس آفت مین مبتلا ہین تکیہ خدا پر کرو کہ جسنے تمہین پیدا کیا ہے وہ ہی بچانے والا ہے اس وقت ہماری تمہاری ایک حالت ہے کہ ہر وقت گویا موت سر پر ہے اور دہان گور لقمۂ چرب سمجھ کر منہ کھولے ہوئے ہے

اگر زندگی ہماری تمھاری ہے تو وہ مسبب الاسباب کوئی سبب زندگی کا پیدا ہی کر دیگا اور اگر قضا آگئی ہے تو کوئی چارہ نہین ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ایلچی جواب نامہ لے کر رخصت ہوا چلتے وقت صاحبقران عالیشان نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ یہ بھی کہدینا کہ بھائی میرا خضران بن عمرو جو میرا عاشق و شیدا ہے فکر بصیر جادو مین گیا ہوا ہے تاکہ اُس کو مار کر آنکھین ہم سب کی روشن کرے نہین معلوم کہ اُسپر کیا گذری اس وقت تک کوئی خبر اُس کی بھی ہمین نہین معلوم ہوئی نامہ دار مع نامہ و پیغام زبانی رخصت ہو کر روانہ ہوا اور آکر ملکہ بہار پری سے تمام واقعات وحالات چشمدیدہ بیان کر کے عرضی کا جواب دیا اور حال خضران بن عمرو کا زبانی بیان کیا جس وقت بہار پری نے حال خضران سُنا اور مضمون جواب عرضی سے آگاہ ہوئی ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور کہا کہ معلوم ہے کہ ستارہ سخت ہم لوگون پر آگیا ہے اور تقدیر ہماری برگشتہ ہو گئی ہے خیر اب کمر ہمت کو سفر مرگ پر چست باندھنا چاہیئے آثار و علامات اچھے نہین معلوم ہوتے ہین یہ سوچ کر چند نامے اور قریب قریب کی پریون کو جو کہ ایک ایک دو دو ملک کی حاکم ہین لکھ کر روانہ کئے چنانچہ ایک نامہ جلاجل پری اور ایک نامہ سلاسل پری اور ایک نامہ رضوان پری کو بھی بھیجدیا اور خود لشکر اپنا لے کر قلعہ سے باہر نکلی بارگاہ برپا کی دوسرے روز جلاجل پری بیس ہزار دیودن سے آکر پہونچی بہار پری نے اس کا استقبال کیا اور اپنے خیمے مین لائی اس کے بعد سلاسل پری آئی اور بعد سلاسل پری کے رضوان پری آئی یہان تک کہ شام تک آٹھ نو پریان جمع ہو گئین شام کو ان سب نے ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھایا اور آپس مین حسرت آمیز باتین ہونے لگین اور صحبت مشورت گرم ہوئی اور یہ راے قرار پائی کہ ہم تم لڑکر مر جائین تو بہتر ہے کہ پردہ رہ جائیگا ورنہ نہین معلوم یہ کفار ابلیس پرست کیا سلوک کرین اور کیونکر پیش آئین یہی راے قرار پائی اور سب نے ایک ہی خیمے مین آرام کیا کہ اس تھوڑے زمانے کی زندگی کو غنیمت سمجھنا چاہیئے ایک دوسرے کو جی بھر کر دیکھ لے غرضکہ جب صبح ہوئی سب نے منھ ہاتھ دھونے سے فرصت کی صحبت گرم ہوئی سرانچہ بارگاہ کے اُٹھے ہوئے تھے صحراے بہارستان قاف کی سیر دیکھی جا رہی تھی کہ یکایک جانب صحرا سے تیز گرد و غبار بلند ہوا دل بہار پری کا دھڑکنے لگا کہ معلوم ہوتا ہے وہ آفت قریب ہے جس کا ہمین خوف تھا وہان دامن گرد و غبار کا فتنہ ہوا اور دل گرد سے اشتعال در از قامت ایک لاکھ دیودن کی جمعیت سے مع بارگاہ آکر پہونچا اور جاے مناسب تجویز کر خیمہ برپا کیا بہار پری نے جو دیکھا گونہ اطمینان ہوا کہ ایک لاکھ دیو ہین ان سے میرا لشکر چندی لڑ سکتا ہے خداوند کریم شاید کوئی صورت نکال دے ممکن ہے کہ صاحبقران اعظم بھی عبادت قہور دیو پرور کے بعد واپس آئین اور ان دیودن کو بسزا پہونچائین یہ خیال کر کے دل کو مضبوط کیا اور جلاجل پری سے کہا کہ بہن مین نے تو بہت کچھ سنا تھا کہ نو دس لاکھ دیو آتے ہین اسی سے مین پریشان ہوئی تھی اے لو یہ تو موے لاکھ سے زیادہ نہین معلوم ہوتے ان سے زیادہ تو ہمارا تمھارا لشکر ہے یہ مونڈی کاٹے کیا کر سکتے ہین جلاجل پری نے کہا کہ بہن یہ گو تمھارا قاعدہ یہی ہے کہ ذرا سی بات کو بڑھا کر بیان کرتے ہین مبالغہ کے بغیر زبان سے لفظ نہین نکلتے ہین زندانخانہ پرستان مین اتنے دیو کہان سے آگئے یہ اتنے دیو بھی نہین معلوم

کہان سے آئے ہین بعد دریافت معلوم ہو جائیگا لیکن سلاسل پری نے کہا کہ بہن ابھی کیا معلوم اگر اس کے بعد اور دیو آتے ہون لشکر زیادہ ہوتا ہے تو کئی حصون مین تقسیم کر دیا جاتا ہے رضوان پری نے کہا کہ میرا بھی یہی خیال ہے مین بھی سُن چکی ہون کہ دیوان گلستان عدم نے ذاردغہ زندان کو بادشاہ بنایا ہے اور آپ لشکری بن کر اُس کے ساتھ ہوئے ہین اور بربادی پرستان کے ارادے سے نکلے ہین یہ سُن کر جلاجل پری نے کہا کہ بہن اللہ اللہ کرو بھلا کوئی عقل کی بات ہے فال بد منھ سے نکالنا اچھا نہین ہوتا ہے یہی ذکر تھا کہ یکایک دوسری گرد اڑی سب اُس طرف نگران ہوئے دیکھا کہ آتے آتے دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے پھر ایک لاکھ دیو آگے آگے اُن کے ایک دیو برتبہ افسری تھا پیدا ہوئے اور دیو اشقال جو ان سے پیشتر آیا تھا اُس کی فوج سے ملحق ہو گئے اور فوج بہار پری کی طرف دیکھ کر قلقاریان مارین رضوان پری نے کہا کہ بہن دیکھا تم نے یہ کیا سامان ہے بہار پری و جلاجل پری کو ایک سناٹا آگیا دفعتًا پھر ایک تیسری گرد پیدا ہوئی اور دل گرد سے دیو طوفان ایک لاکھ دیوون سے پہونچا پھر تو اس کے بعد تانتا بندھ گیا یہ بیان تصویر بنی بیٹھی ہین اور رنگ رو متغیر ہین اور دیو گروہ گروہ پیچھے بعد دیگرے چلے آتے ہین بعد دیو طوفان کے دیو ہامون اس کے بعد دیو شکیلا آہن کلاہ اور دیو گنیزال و منیزال و دیو کرکراد دیو تن تنا یہ سب کے سب ایک ایک لاکھ دیو کی جمعیت سے آکر پہونچے شام کو بادشاہ دیوان یعنے ملک برق بریق مع حشم و خدم آکر پہونچا سب افسرون نے استقبال کیا بادشاہ نے آتے ہی آتے لشکر بہار پری کی طرف غور سے دیکھا اور داخل بارگاہ ہوا سب سردار اپنے اپنے خیمے نصب کرا کے دربار مین برق بریق کے حاضر ہوئے وہان دیوون کے لشکر نے پڑاؤ کیا تمام صحرا دیوون سے مملو ہو گیا دیو برق بریق نے دیو اشقال سے کہا کہ آج تم سب آرام لو کل طبل جنگ بجوانا دیو اشقال نے کہا کہ خداوند کیا کسی زبردست دشمن سے یا برابر والے سے سامنا ہے جسکے واسطے یہ انتظام کیا جائے آپ طبل جنگ بجوا دیجیے گا صبح کو دو دیو دو لاکھ دیوون سے حملہ کر کے ان سب کو پامال کر کے کل ہی بہارستان قاف پر قبضہ کر لین گے ہم اور آپ کھڑے تماشا دیکھین گے برق بریق نے یہ سُن کر کہا کہ تم جاؤ طبل جنگی بجوا دو دیو اشقال نے اُسی وقت نوازش طبل جنگی کا حکم دیا کوس حربی پر چوب پڑی شعر زنقارہ آواز آمد برون ۔ کہ گردون دون ست و دونت دون ۔ یہان ملکہ بہار پری کثرت لشکر دیوان دیکھ کر حیران و پریشان ہوئی تھی ہوش و حواس جاتے رہے تھے یہ خیال کیا تھا کہ ملک سے دست بردار ہو کر کسی سمت کو چلی جاؤن جب امید فتح نہین تو لشکر کو قتل کرانے سے کیا فائدہ ہے لیکن جب ان دیوون نے آتے کے ساتھ ہی طبل جنگ بجوا دیا تو دل ملکہ بہار پری کا دھڑکنے لگا کہ اب بھاگنے کا موقع بھی نہین رہا خیر شعر سرنی پیچم ز شمشیر حبیب ۔ ہر چہ آید بر سر من یا نصیب ۔ اب کرہمت کو سفر مرگ پر محکم باندھنا اس واسطے کہ کوئی صورت بچاؤ کی ذہن مین نہین آتی مجبوری طبل جنگ کو حکم دیا یہان کوس حربی پر چوب پڑی اور آواز نقارے کی گرجی گویا نقارہ ہر دو دست چوبی سے ظلم کفار پر سر پیٹ رہے ہین یا ماتم مرگ اہل اسلام کر رہے تھے

فوج مین ایک تہلکہ تھا بزدلون نے اُسی پردہ شب مین بہارستان قاف کو خالی کر دیا تھا
کہ آپ زندہ جہان زندہ آپ مردہ جہان مردہ اگر ہمین نہ ہوئے اور بہارستان قاف
خزان سے محفوظ رہا تو کیا اور اگر اپنی جان ہے تو جہان ہے بہارستان قاف نہ سہی
کوئی اور مقام اپنا مسکن ہوجائیگا خدا کی خدائی خالی نہین ہے کسی اور بادشاہ امیر
کی نوکری کرلین گے کسی طرح زندگی گزار لین گے غرضکہ زندگی عجب گوہر بیش بہا ہے کہ
اسے کھوکر افسوس بھی نہین کرسکتے لیکن جو دیو کہ سرفروش و نمک حلال ہین وہ آپسمین
ایک دوسرے سے کہہ رہے ہین کہ یارون کل جس قدر کافرون کو قتل کروگے اُسی قدر اجر و
ثواب حاصل ہوگا خوشا قسمت کہ سامان شہادت مہیا ہے جنس آخرت ارزان ہے اگر
فتح پائی تو غازی ٹھہرے ورنہ شہید ہونے مین تو کوئی شک ہی نہین ہے خوشا نصیب
اُس شخص کا کہ زندگی بھر عیش مین گزری مرنے کے بعد گلشن جنت کی ہوا کھائی یہان
بھی مزے وہان بھی عیش ادھر ملکہ بہار پری اپنی بارگاہ مین فردکش ہے گرد مجمع اور
پریون کا ہے آنکھون سے بہار پری کے آنسو جاری ہین کبھی ملک کی بربادی کا
خیال ہے کبھی اپنی تباہی کا رنج کبھی فرزند زخمی کا صدمہ کبھی فراق شوہر کے خنجر جگر
کو زخمی کرتے ہین ملکہ جلاجل پری سلاسل پری رضوان پری یہ سب سمجھا رہی ہین
اور کہہ رہی ہین کہ بہن اس رونے دھونے سے کچھ حاصل نہین ہے خدا کو یاد کرو
وہ بڑا کارساز و بے نیاز ہے کیا وہ اس بلا کو دفع نہین کرسکتا جو تم اس درجہ ہراسان
ہو بہار پری نے کہا کہ یہ سچ ہے مگر خدا نے ہر بات کے واسطے آثار و علامات معین کیے
ہین اس وقت تک سوا شکست کے فتح کے کون سے سامان ہین جلاجل پری نے کہا
اچھا فرض کرو کہ شکست ہی کا سامنا ہوگا تو ویسے ہی سامان کرو کہ بروقت دقت نہ
پیش آئے اور ہوش و حواس درست رکھو عقل سے کام لو اگر اپنی پریشانی کو ان خیالات
سے ترقی دوگی کچھ نہ ہوسکیگا یہ سُن کر ملکہ بہار پری نے کہا کہ ہان یہ تو سچ کہتی ہو اور اُسی
پردہ شب مین جواہر بیش بہا اور اشرفی روپیہ اور اشیا عمدہ اپنے ملازم خاص دیو
تخت کے ہمراہ کرکے طرف ملک ملکہ آسمان پری کے روانہ کردیئے اب رات تھوڑی
رہ گئی تھی پہلے یہ پریان اپنا زمانہ یاد کرکے آپس مین گلے مل مل کے روئین بعد اسکے
ملکہ بہار پری نے کشتیان اسلحہ کی طلب کین اور بال سمیٹ کر جوڑا باندھا پوشاک
زنانہ اُتار مردی لباس مردانہ پہن کر اسلحہ تن پر آراستہ کیا زرہ خود بکتر چلتہ و آئینہ عرق چین
زرہ ٹوپ و موزے داستانہ سب پہن کر بیچہ کمر سے لگایا یہ رنگ دیکھکر جلاجل پری و
سلاسل پری و رضوان پری اور دیگر پریون نے کہا کہ بہن اگر ساتھ دیا ہے تو
پورا دین گے ہم بھی تمھارے ساتھ ان موذی کافرون سے لڑکر اپنی جان دین گے
آبرو بچائین گے یہ کہکر سب نے کشتیان صلاح جنگ کی طلب کین اور اپنے اپنے جسم نازک
پر زیور جنگ آراستہ کیا انقلاب زمانہ و گردش فلک دوار ہے کہ یہ شاہزادیان
امیرزادیان جو کسی وقت ذرا سی تکلیف اُٹھانے کی عادی نہین آج زخم نیزہ و شمشیر
اُٹھانے کے لیئے آمادہ ہوئی ہین جو ہمیشہ آغوش نازنین رہین اب آغوش تربت کی

شتاق ہو کر جنی ہین جنکے رعب و داب سے پرندہ پر نہین مار سکتا تھا اُن پر یورش ہے
کفار کا ملکہ بہار پری اشعار عبرت آمیز زبان پر لاتی ہے اور روتی جاتی ہے شعر پاؤن
تھراتے تھے جنکے سامنے جاتے ہوئے ۔ کاسۂ سر اُنکے دیکھے ٹھوکرین کھاتے ہوئے ۔ کبھی
شکایت فلک کرتی ہے کہ کیون جفا کر دارد ۔ اے گردون دوار تیرے دور مین کبھی کوئی خوش
نہین رہنے پایا جو آج شاد ہے وہ کل غمین ہے ہائے وہ زمانہ جبکہ یہان لندھورین سعد
گرد ہمراہ حمزہ صاحبقران کے تشریف لاتے تھے کیسے کیسے سرکشون کو مارا اور پست کیا
کسی کی مجال نہ تھی کہ بہارستان قاف کا رُخ بھی کرتا اب ایک وقت آیا ہے کہ زندانی
دیو دنکی بھی ایسی ہمت بڑھی ہے کہ اُنھون نے بہارستان قاف کی تاراجی اور تباہی
کا قصد کیا ہے اور کوئی سزا دینے والا اِن کا نظر نہین آتا خدا کی قدرت ہے کہ وہ عاجز
جو ایک زندانخانے مین پشت ہا پشت سے اسیر تھے آج بادشاہ بن کر آئے ہین اور وہ
لوگ جو ہمیشہ سے حکمران تھے جنکے خاندان سے شاہی و شہریاری چلی آتی ہے وہ زندانیون
زندانیون سے بدتر ہوا چاہتے ہین مگر کیا اجارہ ہے یہ گردون دون کی سفلہ پروری ہے
کہ رئیسون کو زوال اور کمینون کو عروج خیر کیا چارہ ہے اگر مرضی پروردگار اِس کے خلاف
ہے تو فلک کی کجروی کیا کر سکتی ہے اور اگر اُسی کی مشیت مین یہ امر گذرا ہے کہ زندانی
حاکم ہون اور حاکم محکوم ہون تو کوئی چارہ نہین ہر حال مین اُس کا شکر لائق و لازم ہے
بموجب مصرعہ مصرع سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے ۔ غرضکہ انھین باتون مین زمانہ
شب کا برطرف ہوا اور خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلے نمازیون
نے وضو کیے مصلون کو روشن کیا لشکر کفار مین نعرے یا خداوندا ابلیس کے بلند ہوئے
ابلیس پرست اپنے اپنے طریق مذہب کے موافق پوجا پاٹ مین مصروف ہوئے لیکن
وقت صبح کیا وقت ہوتا ہے کہ اُس کے منظر کی ہر چشم تماشا مشتاق رہتی ہے اور صبح بھی
بہارستان قاف کی صبح کو ہر طرف ایک عالم محویت ہے بہانکے پھول و پھل درخت و گیاہ
جا و در سب نرالے ہین چشم تماشا بین بہشت عنبر سرشت کا سمان نظر آتا ہے بلکہ بہشت کا تو صرف
نام سُنا ہے دیکھا نہین اُس کو بچشم خود دیکھ رہے ہین کہ خواب سبزہ دیدہ بیدار مین تری
بخشتا ہے روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے گلون کی سرخی خون کو ہیجان مین لاتی ہے ضعیفی
مین ولولہ شباب عود کر آتے ہین معشوقان نازک اندام کے عارض رنگین یاد آتے ہین
طائرون کی صدائین دل کھینچے لیتی ہین روح کو بیچین کرتی ہین لیکن اُس بہارستان مین باغبان
نے قدم تاراجی باغ کی فکر ہے خار حسد دلون مین پیوست ہین کشت تمنائے اہل اسلام
پامال ہوا چاہتی ہے فرش نمود کا مزا زبانون پر آرہا ہے کہانتک بیان کرون کہ نہرون کی روانی
آبشارون کی درفشانی فوارون کا چھوٹنا تارون کا ٹوٹنا معلوم ہوتا ہے اسی کیفیت
مین جس وقت دونون فوجون مین تیاری ہونے لگی لشکر جوق جوق گروہ گروہ آکر میدان
جنگ مین صف آرا ہونے لگا سردار بمرتبۂ سرداری آکر قایم ہوئے اپنے اپنے عقب مین
اپنے اپنے لشکر کو آراستہ کیا اُس طرف تخت برق بریق کا بیس فیلان قاف پر کسا ہوا
کہ ایک ایک فیل کوہ گران معلوم ہوتا ہے اور اُس تخت پر برق بریق تاج شاہی سر پر رکھے ہوئے

چترگردن مین لباس شاہی در بر بڑے غرور سے بیٹھا ہوا اگر یہ تخت وسط لشکر مین قایم ہوا اور دیو استقال دراز قد لشکر سے بیس گز آگے بمرتبہ سپہ سالاری آکر قایم ہوا اور دیو طوفان کرگدن سوار دہامون وشکیلائے آہن کلاہ دلکنیزال ومنیزال وافغان بلند آواز ودیو کرکر اودیو تن تنا یہ سب ایک ایک لاکھ سوار کے افسر لشکر سے پانچ پانچ قدم آگے بڑھ کر بمرتبہ سرداری قایم ہوئے ادھر ملکہ بہار پری دجلاجل پری دسلاسل پری و رضوان پری یہ سب مرکبون پر سوار ہو ہو کر لشکر سے دس دس قدم آگے بڑھ کر قایم ہوئین اور عقب مین ان کے تمام لشکر دیوان صف بستہ ہوا لیکن سرداران لشکر بہار پری کے اگر قدمون پر بہار پری کے گر پڑے اور عرض کی کہ آپ نے یہ کیا غضب کیا کہ لشکر کو آپ ہی سے خدانخواستہ بے بادشاہ کر دیا اور خود لباس جنگ جسم پر آراستہ کر کے لشکر سے آگے بڑھ کر کھڑی ہوئی ہین جب تک کہ غلامون کے تنون پر سر ہین اور جسم مین جان باقی ہے اس وقت تک یہ امر آپ کو مناسب نہین ہے نہ ہمین زیبا ہے جس وقت ہم نہ ہونگے اس وقت حضور کو اختیار ہے بہار پری نے کہنا انکا نہ مانا اور جواب دیا کہ کیا تمکو امید فتح ہے انجام یہی ہونا ہے جسکا انتظام مین نے اس وقت سے کیا ہے یہان تو یہ گفتگو تھی اور وہان دیو اشقال نے جو دیکھا کہ یہ بیان لباس مردانہ پہن کر بارادہ مقابلہ آئی ہین بہت ہنسا اور کہا کہ تم لوگ تو گلے لگانے کے قابل تھے مگر اب بڑھاپے نے تمھین کسی کام کا نہ رکھا صرف تمھارے ملک کی خواہش ہے تمسے کوئی غرض نہین ہے اگر جانین بچانا ہین تو بہارستان قاف کو خالی کر دو اور حکومت سے دست بردار ہو جاؤ ہم تمسے مزاحمت نہ کرین گے اور اگر لڑوگی تو جان بھی جائیگی اور مال بھی ضایع ہوگا سرداران لشکر بہار پری نے ملکہ سے کہا کہ یہ کلمات تو مین حضور آپ اپنے ہاتھون سنتی ہین اور ہمین بھی سامنے اس لشکر کثیر کے ذلیل کرواتی ہین غرضکہ قسمین دے کر بہار پری کو لاکر تخت پر بٹھالا اور پریان بھی گرد تخت کے اپنے اپنے تخت روان پر سوار ہوئین غرضکہ بعد آراستگی صفوف جدال وقتال نقیب نقابت کر کے نکل گئے تھے کہ برق پریق نے آواز دی کہ ہان لینا سب ایک دم سے دھاوا کر دو ایک ایک کے نکلنے اور لڑنے مین وقت بہت ضایع ہوگا بس یہ سنا تھا کہ دیو اشقال نے دار شمشاد ہاتھ مین سنبھالی اور ہان کا نعرہ کر کے چلا ساتھ ہی دیو طوفان ودیو ہومان وغیرہ تمام سردارون نے حربے سنبھالے اور لشکر اسلام کی طرف چلے اور عقب مین لشکر نولاکھ کا اس زور وشور سے چلا کہ دل زمین کا تھرا گیا آسمان کو لرزہ آیا نتق گرد وغبار بمقدر بلند ہوا کہ خورشید نظر دلسے غائب ہو گیا بموجب شعر زسم ستوران دران پہن دشت + زمین شش شد وآسمان گشت ہشت + ادھر لشکر بہار پری کے دیو دن نے بھی حربے سنبھالے صفون کو محکم کیا اور اپنی جگہ سے آگے بڑھے ملکہ بہار پری نے کہا کہ اے بہادر دو نمک حلالو یہ روز جنگ نہین بلکہ روز مرگ ہے یقین ہے کہ آج کے بعد بہارستان قاف مین ہمارے لشکر سے دوسری جنگ نہ ہوگی جس سے جو ہو سکے وہ کمی نہ کرے اس لیئے کہ جب مرنا ٹھہرا تو فکر کیا رہی ہان یہ کفار تھا ہے شکار ہین لینا انکو جانے نہ پائین اہل اسلام کے دلون مین اپنے مالک کے حرکت سے ایک جوش تازہ پیدا ہو گیا اور حربے پکڑ پکڑ کے جا پڑے ادھر سے کفار

آپڑے یہ معلوم ہوا کہ دو ابر غلیظ مل کر گڑگڑانے لگے جنگ ہونے لگی دار شمشاد چادر چاق آرہ
پشت نہنگ میل فولادی ترسول تیج سول گرز وغیرہ یہ سب حربے چلنے لگے شور دار و گیر بلند
ہوا کسی طرف تبر نخل حیات دیوان کو قطع کر رہی تھی کسی جا سب دار شمشاد سے سر پھٹ رہے
تھے کہین چاق چادر تین تین چار چار کو ایک ایک مرتبہ فرش مرگ پر لٹا رہی تھی کسی طرف
میل فولادی نشان منزل عدم دکھا رہا تھا کہین ساطور سے سر قلم ہو رہے تھے نخل حیات
دیوان ختم ہو رہے تھے جو لاش گرتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ پہاڑ پھٹ پڑے جو دیو نعرہ کرتا تھا
یہ معلوم ہوتا تھا کہ فیل چنگھاڑا یا بادل گرجا جو سر دو پارہ ہو کر گرتا تھا یہ ثابت ہوتا تھا کہ کوئی
گنبد شق ہو کر آرہا اگر ہاتھ قلم ہو کر گرتا تھا تو ظاہر ہوتا تھا کہ ستون کسی مکان بلند کا آرہا قیامت
کی لڑائی تھی دریاے خونی موجزن تھا تمام بیابان بہارستان قاف لالہ زار ہو رہا تھا
ہر طرف آواز گیر و بزن بلند تھی کشتون کے پشتے لاشون کے انبار تھے دیوان بہارستان
قاف اگرچہ تعداد مین دیوان گلستان عدم سے بہت کم ہین مگر جرأت مین بڑھے
ہوئے ہین یہ تو سمجھ چکے ہین آج مرنا ہے ایک ایک دیو چار چار اور آٹھ آٹھ دیو کو مار کر
مرتا ہے ہر طرف یہی شور ہے کہ بڑے غیرت کی بات ہے کہ یہ قیدی ہمین پیچھے ہٹا دین
مار لو ان نمک حرامون کو جانے نہ پائین قدم جمائے ہوئے کس بہادری سے لڑ رہے ہین ادھر
دیوان گلستان عدم آپس مین ایک دوسرے کو اغوا کر رہے ہین کہ آج اپنے اپنے
کینہ دیرینہ کو نکال لو اس سے بہتر موقع ہاتھ نہ آئیگا یہ وہ ہی لوگ ہین جنھون نے ہمین زندان
مین بھجوایا تھا آج انھین اسیر طوق و زنجیر کر دیا سن کر جس وقت نو لاکھ فوج ریلا کر کے
چلتی ہے تو ان دو لاکھ دیودن کو قدم جمانا دشوار ہو جاتا ہے ایک ایک سے کلہ بکلہ لڑ رہا
ہے مگر سرداران لشکر کفار نے قیامت برپا کر رکھی ہے ایک طرف دیو اشقال میل فولادی
ہاتھ مین لئے ہوئے چلا آتا ہے جس دیو کو مارا وہ بیوند خاک ہو گیا اسکا مارا ہوا پانی
بھی تو نہین مانگتا جسپر میل پڑا راستہ عدم کا سامنے معلوم ہونے لگا ایک طرف دیو طوفان
کرگدن پر سوار اپنا کرگدن دوڑائے ہوئے دیو اشقال سے بھی کچھ آگے بڑھ گیا ہے کیونکہ
یہ مرکب پر سوار ہے اور سب دیو پیدل لڑ رہے ہین دیودن کو کوئی مرکب سواری نہین دیسکتا
انکا لنگر کون سنبھالے سب پیدل لڑ رہے ہین مگر دیو طوفان کو یہ کرگدن ابلق پدر فیل خدا
جانے کہانسے مل گیا ہے کہ اسنے اتنے بڑے پہاڑ کو اپنی پشت پر سنبھالا ہے غرضکہ دیو
طوفان قیامت برپا کر رہا ہے اور پشت نہنگ اسکے ہاتھ مین ہے جسپر ارہ مارا دو ٹکڑے
ہوئے نخل حیات پر خزان آگئی یہ حربہ نہ سپر سے رکتا ہے نہ خود سے نہ بکتر نہ چار آئینہ نہ مگر زنجیر سے
کوئی شے اسے روک نہین سکتی دوسرے یہ ملعون کرگدن پر سوار ہے اور دراز قد بھی ہے
دیودن کے حربے اس تک پہونچ بھی نہین سکتے ایک جانب دیو ہامون نورد یہ ساطور گراں
پکڑے ہوئے چلا آتا ہے جسپر ساطور مارا اچھل پڑا تو دو ٹکڑے کیے اور دستہ پڑا تو ایک سے
پچاس ٹکڑے ہوئے یہ ظالم حربہ بھی ارہ سے کچھ بڑھا ہوا ہے کم نہین ہے ایک جانب دیو شکیلا
آہن کلاہ چاق چادر ہاتھ مین سنبھالے ہوئے لڑتا چلا آتا ہے یہ عجب طرح کا حربہ ہے کہ چند
زنجیرون مین بڑے بڑے پتھر بندھے ہوئے ہین جب اسنے چکر دیکر وار کیا دس دس اور بارہ بارہ

دیو ایک ایک دار مین جان بحق تسلیم ہوے کون اسکا جواب دسیکتا ہے اتنا بڑا زبردست دیو
اور یہ ظالم حربہ اُس طرف دیو افغان بلند آواز قیامت برپا کر رہا ہے چیخ چیخ کر تمام قاف کو سر پر
اُٹھا لیا ہے جب نعرہ کرتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پردے کان کے پھٹ گئے دار شمشاد اس کے
ہاتھ مین ہے اِدھر تو اسنے نعرہ کیا اُدھر حریف بدخواس ہوا بس اسنے دار ماری حریف کو روکنا
دشوار ہوتا ہے سیکڑون کو پست کرتا ہوا چلا جاتا ہے ایک طرف دیو کر کر اپنج سول سے لڑ رہا
ہے یہ بھی اُن دیوان مذکور بالا سے کم نہین ایک لاکھ دیوون کا یہ بھی افسر ہے اسکے دار کی
بھی پناہ نہین ہے ایک سمت دیو تن تناگر گران سنگ آسمان رنگ پرچہ کوہ بلکہ کوہ گران
کو ہاتھ مین اُٹھائے ہوئے لڑتا چلا جاتا ہے جسے گرز مارا پیوند خاک کر دیا ان سب دیوون کا
رُخ قلعۂ بہارستان کی طرف ہے ادھر دیو ان مسلمان پسپا ہوتے جاتے ہین دو لاکھ دیوون
مین سے اب شاید کوئی ایک لاکھ دیو باقی رہگئے ہون اب اسنے ریلا فوج کا نہین رکتا
ہر چند جانین لڑا رہے ہین اور دل مین تہیہ کئے ہوئے ہین کہ اگر ایک شخص بھی باقی رہجائے
تو زندہ نہ پھرے اُدھر ملکہ بہار پری نے بال سر کے کھول دیئے دست مناجات بدرگاہ
قاضی الحاجات بلند کر دیئے ہین کہ اے کس بیکسان وای دادرس غریبان اس وقت مصیبت
مین کوئی خبر لینے والا سوا تیرے نہین ہے صدقہ اپنے پیارے محمد مصطفےٰ کا کہ ہمین اس بلائے
ناگہانی سے نجات دے ادھر تو بہار پری دعا کر رہی ہے اور اُس طرف دیو اشقال
آگے آگے اور ساتھ ہی اسکے اور سردار ان لشکر دیوان قتل و قمع کرتے ہوئے قریب
قلعہ پہونچ چکے ہین قریب ہے کہ لشکر کے قدم اُٹھ جائین کہ یکایک از پردۂ بیابان گردے برخاست
مگر گرد تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ و پاے گرد در زمین پیچیدہ ہوا نے مارا گرد کو
گرد نے مارا ہوا کو دامن گرد شگافتہ ہوا اور دل گرد سے دو لاکھ دیو پیدا ہوئے اور آگے آگے
اُنکے قمرزاد و گہرزاد مرکبان پرستانی پر سوار نمودار ہوئے یہ دونون بھائی عیادت مہور
دیو پرور کو گئے ہوئے تھے اب واپس آرہے تھے کہ راستے مین خبر آمد لشکر کفار جانب
پرستان قاف سُنی تھی اور اُسی وقت یہ دونون بھائی بقصد اعانت بہار پری روانہ
ہوئے تھے اُس وقت پہونچے جبکہ ہنگامہ گیر و دار برپا تھا شور گیر و بزن بلند تھا اور لشکر
بہار پری شکست کھا کر پیچھے ہٹ رہا تھا بس یہ حال دیکھنا تھا کہ قمرزاد نے گہرزاد سے
کہا کہ بھائی صاحب اب ہمارے آپ کے یہ وقت اُن چشمکون کا نہین ہے جو کہ دست راستی
و دست چپی باہم رکھتے تھے اس وقت زوجۂ لندھور کی اعانت کرنا چاہیئے گہرزاد نے کہا
کہ اے برادر بجان برابر ہمیشہ تمھاری ہی زیادتی ہے تو ہمین مجبور ہو کر جواب دینا پڑتا ہے
ورنہ ہمین تو نہ کبھی خیال تھا نہ اسوقت ہے اسکے علاوہ آپس کے جھگڑے بے فکری کے
وقت پیدا ہوتے ہین دشمن کے مقابلے مین ہمیشہ ہم سب ایک رہے ہین بس یہ کہکر دونون
بھائیون نے باگ مرکبون کی لی اور نعرے کئے کہ باش اے گردہ زندانیان خبردار و
ہوشیار باشید کہ منم قمرزاد بن حمزہ و گہرزاد بن حمزہ اے دیوان ابلیس پرست ہر کہ
داند داند و ہر کہ ندانند بشناسد کہ ہم فرزند اُس شخص کے ہین کہ نام نامی جسکا زلزلہ قاف
ثانی سلیمان زوج آسمان پری حمزہ صاحبقران عالیشان ہے جنھون نے تمام سرکشان

قاف کو پست کیا اور حلقۂ غلامی اپنا اُنکو پہنا دیو سمندون ہزار دست و فہقہہ سہ پیمی کیسے دیودن کو مارا ہے کہ پرستان مین زلزلہ قاف کا خطاب حاصل کیا لیکن دیو طوفان بلند آواز دیو افغان بلند قد نے جو یہ نعرہ سُنا دیکھا کہ پہلو کی جانب سے دو آدم زاد مرکبون پر سوار چلے آتے ہین اور نعرہ کر رہے ہین پشت پر لشکر دیودن کا ہے انھون نے خیال کیا کہ یہ دیو نہایت بزدل ہین جنھون نے اطاعت ان آدمزادون کی اختیار کی مارلو انکو کہ لقمۂ چرب ہین دیو طوفان نے دیو افغان کو آواز دی کہ بھائی ایک ہمارا حصہ ہے اور ایک ہمارا حصہ ہے اسنے کہا کیا مضائقہ ہے اس طرف سے یہ دونون دیو اس قصد سے بڑھے کہ ان دونون کو مع مرکب اُٹھا کر مُنھ مین رکھ لین لیکن بہادر پری نے جو دیکھا کہ قمرزاد و گہرزاد آگئے قالب بیجان مین اسکے جان آگئی لشکر کو آواز دی کہ گھبرانا نہین کمک تمھاری آگئی یہ دیو پھر لڑنے لگے وہان قمرزاد و گہرزاد نے دو لاکھ دیودن سے لشکر کفار پر اچانک ایسا حملہ کیا کہ لشکر کفار مین ابتری پڑ گئی اُدھر تو قمرزاد و گہرزاد کے دیودن نے لشکر کو دھر دبایا اور ادھر لشکر بہادر پری کے دیودن نے پھر سے یلغار کیا اور لڑائی گھمسان کی ہونے لگی ہر طرف ترسول بنج سونل چاق چادر ارہ پشت نہنگ ارغمشاد میل فولادی چلنے لگے شور دار و گیر بلند ہوا دیوان گلستان عدم گھبرا گئے کہ یہ آفت کہان سے آگئی لیکن دیو طوفان نے للکارا کہ او آدم زاد سیاہ سر سپید دندان غضب کیا تو نے کہ لشکر مین آکر ابتری ڈالدی کہان جائیگا بچکر میرے ہاتھ سے کہ مین قابض روح تیرا آہونچا لا ضرب بہادری کی قمرزاد نے کہا کہ او ملعون ہم کبھی جنگ مین سبقت نہین کرتے اگر خداوند کریم تیرے وار سے بچائیگا تو اپنی ضرب کا تماشا تجھے دکھاوینگے دیو طوفان نے کہا اے آدم زاد افسوس معلوم ہوتا ہے کہ گوشت تیرا کرگرا ہو جائیگا بد ذائقہ ہو جائیگا مین مُنھ کھولتا ہون تو مُنھ مین میرے کود پڑ قمرزاد نے کہا گیا جھک مارتا ہے مین تیری جان کا ملک الموت ہون ابھی تجکو لقمۂ دہان اجل کئے دیتا ہون بس دیر نہ کر لا ضرب بہادری کی یہ سُنا تھا کہ دیو طوفان کرگدن سوار نے ارکۂ پشت نہنگ مارا قمرزاد نے دیکھا کہ یہ حربہ سپر سے نہین رُکتا ہے بس وہین سے مرکب کو اشارہ کیا کہ زیر بغل پہونچا یو نہین ہو ہاتھ تیغۂ آبدار کا مارا شانہ دیو کا نشانہ ہوا کشتی حیات دیو طوفان کی طوفانی ہوئی بحر فنا نے تھپیڑا دیکر غرق کر دیا گرداب بلا سے نکلنا دشوار ہو گیا ہاتھ مثل نہنگ جدا ہو کر زمین پر تڑپنے لگا شانے سے پرنالہ خون کا جاری ہوا دیو چیخا اور بائین ہاتھ سے گردہ سپر آہنی کا مُنھ پر قمرزاد کے کھینچ مارا انھون نے اس وار کو بھی رد کیا اور شاخ اسکی پکڑ کر جھٹکا مارا کہ کرگدن سے نیچے آرہا زمین پر گرتے ہی دھڑ سے سر کھینچکر پھینکدیا اُدھر دیو افغان نے قریب گہرزاد کے پہونچکر آواز دی کہ او آدمزاد تو بڑا سرکش معلوم ہوتا ہے کہ ہم لوگونے بارادہ پیکار آیا ہے کیون اپنی جان کھوتا ہے جس طرف سے آیا ہے پلٹ جا ورنہ لقمۂ دہان دیو ہو جائیگا مجکو تیرے اوپر رحم آتا ہے گہرزاد نے کہا او مسخرے کیا بکتا ہے رحم کھا اپنی جان پر جو میرے ہاتھ سے پریشان ہو کر جسم نجس سے تیرے نکلکر جانب دوزخ روانہ ہو جائیگی دیو افغان نے کہا کہ تو مجکو بڑا زبان دراز معلوم ہوتا ہے اور تو یون نہ مانیگا لے اسے یہ کہکر ارشمشاد

وار کیا گہرزاد نے وار خالی دی وار جو زمین پر پڑی ایک خق گرد بلند ہوا اور دیو نے کہا کہ ہوں گوشت تیرا گرا ہو گیا ہو گا یہ جھک کے دیکھنے لگا ادھر گہرزاد نے پہلو کی جانب آکر آواز دی کہ او قرمساق مین ملک الموت تیری جان کا موجود ہون خبردار ہو شیار ہو یہ کہنا کہ ہوشیار نہ کیا تھا شعر تو ضرب زدی ضرب مانوش کن ۔ ہمہ شادی ازدل فراموش کن ۔ یہ کہکر جو ایک تیغۂ آبدار کا کمر پر دیو کے مارا اسکے دو ٹکڑے ہوگئے گہرزاد نے نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچا لیکن جس وقت قمرزاد نے دیو طوفان گردن سوار کو مارا تھا تو گہرزاد نے تعریف کی تھی جب انھون نے دیو افغان بلند آواز کو مارا قمرزاد نے بھی تعریف کی کہ بھائی صاحب سبحان اللہ کس خوبصورتی سے اس پہاڑ کو ڈھا دیا ہے یہ خلق باہمی قمرزاد و گہرزاد مین سوا اسوقت کے اور کبھی نہ ہوا تھا کیونکہ ایک دست راستی اور دوسرے دست چپی ہین ان مین ہمیشہ سے چشمک چلی آتی ہے مگر ان دونون دیوان زبردست کے مرتے ہی دیوان گلستان عدم کے حواس باختہ ہو گئے لاشین تو اپنے سردارون کی اٹھالین مگر تاب مقاومت نہ لاسکے قریب تھا کہ ہیبت قمرزاد و گہرزاد سے قدم انکے اکھڑ جائین یہ رنگ دیکھکر ملک برق بریق شاہ بادشاہ لشکر دیوان نے آواز دی کہ ارے غضب کیا ان آدمزادون نے دو سردار ان زبردست کو جان سے مارا ارے مارو ان کو جانے نہ پائین بس یہ سننا تھا کہ تمام لشکر نے یورش کرکے قمرزاد و گہرزاد کو گھیر لیا خوب جنگ ہونے لگی دیوان لشکر اسلام و دیوان لشکر کفار مل گئے خوب تلوار چلنے لگی مگر تعداد اہل اسلام کم گروہ کفار زیادہ ہر چند دیو کوشش کر رہے ہین کہ اپنے سردارون سے قریب رہین مگر کفار نے یلغار کرکے قمرزاد و گہرزاد کو گھیر لیا ان دونون بھائیون نے عزم بالجزم کر لیا کہ سردارون کو چن چن کے مارو ورنہ اس انبوہ مین کمی ہونا غیر ممکن ہے ایک بھائی تخت برق بریق کی طرف چلا اور دوسرے نے علمدار لشکر کو تاک لیا راہ مین دیودنکو قتل کرتے چلے جاتے ہین کہنیون سے خون ٹپک رہا ہے دیر سے جو لڑ رہے ہین تو قبضے تلوارون کے گو بیٹھے ہین خود بھی زخمی ہوتے جاتے ہین دیودن کے اتنے بڑے حربون سے کہان تک بچ سکتے ہین مرکب رکابون تک خون مین غرق ہین جو دیو قتل ہوتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے مشک خون پھٹ گئی گھوڑون کے قدم نہین اٹھتے یہی ایسے مرکب پرستانی ہین کہ سوارون کو لیئے ہوئے کشتون کو روندتے چلے جاتے ہین ورنہ دوسرے گھوڑے کی کیا مجال تھی جو اس میدان مین قدم رکھ سکتا لاشون کے انبار سے زمین اسقدر ناہموار ہو گئی ہے کہ راہ قطع کرنا دشوار ہے مگر یہ مرکب جست و خیز کرتے ہوئے برابر چلے جاتے ہین یکایک قمرزاد بن حمزہ اول قریب علمدار لشکر دیوان کے پہونچے اور ایک ہاتھ مارا کہ علم قلم ہوا یہ نشان نہایت بلند تھا اور اسپر تعویذ ابلیس لعین کی تحریر تھی حامل اس کا ایک دیو زبردست تھا کہ نام اس کا شمیلائے دراز گوش تھا بس جیسے ہی علم قلم ہوا شمیلائے دراز گوش نے آواز دی کہ او آدم زاد غضب کیا تو نے کہ علم لشکر کو سرنگون کیا دیکھ مین بھی نام و نشان تیرا صفحۂ ہستی سے مٹائے دیتا ہون یہ کہکر اس نے ساریق کا وار قمرزاد پر کیا یہ حربہ بلا کا ہے اس کا رد کنا شاہزادہ ملک قاسم کا کام تھا کہ ملک سنجان بن موت بن ساریق کو انھون نے زیر کیا اور ساریق اس کی چھین لی تھی صورت اس حربے کی یہ ہے کہ ایک زنجیر

دراز مین دو لنبو آہنی مثل گرز کے ہوتے ہین جس وقت ہاتھ کو گردش دے کر وار کیا جاتا ہے
تو دونون لٹو علحدہ علحدہ عضو کو نشانہ کرتے ہین اگر حریف سپر سے ایک کو رد کیگا دوسرا کام
تمام کردیگا کوئی صورت بچاؤ کی نظر نہین آتی ہرچند کہ قمرزاد افسانہ قاسم عالیشان کی لڑائی
کا سُن چکے تھے اور یہ بھی چاہتے تھے کہ اُسی طرح اس حربے کو رد کردن کہ ایک لٹو کو تلوار
سے قلم کردن اور دوسرے کو سپر پر رد کون مگر قضا سر پر آپہونچی تھی اُس نے مہلت نہ لینے دی
کہ پہلو کی جانب سے ایک دیو نے وار شمشاد کا وار کیا قمرزاد نے وار کو سپر پر روکا اور ایک
لٹو تیغ سے قلم کیا مگر دوسرا لٹو سر پر پڑا سر کئی جگہ سے شق ہو گیا کاسہ چور چور ہو گیا انھون
نے اُسی حالت زخمداری مین بھائی کو آواز دی کہ میری خبر لیجئے ورنہ مین بہت جلد خدمت
مین پدر بزرگوار کی جاتا ہون ادھر گہرزاد آواز بھائی کی سُن کر بیتاب ہو گئے قریب تخت
برق برق کے پہونچ چکے تھے اور جس وقت علم لشکر قمرزاد نے قلم کیا تھا تو قمرزاد نے
بھی جلدی کی تھی کہ بادشاہ لشکر کو سر تخت جاکر ماردن کہ قدم دیودن کے اُکھڑ جائین لیکن
جس وقت بھائی کے استغاثہ کی آواز سُنی روح بیچین ہو گئی اور باگ مرکب کی اس طرف
پھیری اور دیودن کو قتل کرتے ہوئے چلے یہان دیو شمیلا چاہتا تھا کہ اس آدم زاد کو
اُٹھا کر کھالون بس جیسے ہی یہ ملعون ہاتھ بڑھا کر جھکا قمرزاد نے ہاتھ اسکا پکڑ کر جھٹکا مارا
کہ اوندھے منھ زمین پر آکر گرا بس دہنے ہاتھ سے وہ ہی تیغہ خون آلود اسکی گردن پر مارا
کہ سر مثل خم دراز کے لنڈھک کر دور گرا اور جسم مثل مینار کے زمین پر ڈھیر ہو گیا یہ رنگ دیکھکر
دیودن نے شور کیا کہ یہ آدم زاد غضب کے ہین ارے یہ کھانے کی چیز نہین ہین کوئی انکے
کھانیکا قصد نہ کرے ورنہ خود لقمۂ اجل ہو جائیگا اور دور ہی دور سے پتھر مارنا شروع کیے اُدھر
گہرزاد دیودن کو قتل کرتے چلے آتے ہین رگ ہائمی کو حرکت ہے خون عزیزی جوش مار رہا ہے
زمانہ نظر مین تیرہ و تار ہے جو دیو سامنے آتا ہے نشانہ تیر اجل ہوتا ہے اسی طور سے لڑتے
بھڑتے ہوئے قریب لاش قمرزاد کے پہونچے دیکھا بھائی کو زخمون مین چور چور ہے رمق جان
باقی ہے کوئی دم کا مہمان ہے بس گھوڑے سے بیتاب ہو کر کود پڑے لاش آغوش مین لی
اور آواز دی کہ اے بھائی جلدی نہ کرنا ہم بھی چلتے ہین یہان ساتھ رہا تو وہان بھی نہ
چھوٹے افسوس اس بات کا ہے کہ ایسے مقام پر مرے ہین کہ کوئی دفن کرنے والا بھی نظر نہین
آتا قبر سوا شکم دیو ان کے دوسرے مقام پر ملتے نہین معلوم ہوتی خیر اس کی بھی کچھ پروا
نہین جو مرضی پروردگار کیا چارہ ہے یہ کہکر جو لاش سے پلٹے ایک تو یہ نہین زخمی تھے کہ
لڑنے کے قابل نہ رہے اب اور بھی زخمون مین چور چور ہو گئے علاوہ تمام جسم کے
وہ ہاتھ بھی زخمی ہین جن سے تلوار لگاتے تھے سپر سے جسم کو بچاتے تھے اب دیودن کو
پورا پورا موقع ملا وار پر وار ہونے لگے آن واحد مین ان کی حالت اُن سے بدتر ہو گئی
فوج نے جو سردارون کی یہ حالت دیکھی آپڑی کہ کسی نہ کسی طرح لاشین اپنے سردارون
کی نکال لے جائین ورنہ تمام عالم مین ہماری بدنامی ہو جائیگی ادھر تو ان کے دیو
لشکر یورش کر کے چلے اور اس طرف بہار پری نے بال سر کے کھولدیے منھ پیٹنے لگی
کہ ارے یہ کیا غضب ہو گیا فرزندان صاحبقران مارے گئے ہائے اگر انکے عزیز مجھسے پوچھینگے

تو کیا جواب دونگی پروردگار سے اس بڑھاپے مین تو نے یہ کلنگ کا ٹیکا میرے نام لگایا کاش یہ کسی اور جنگ مین شہید ہوتے مین اس بدنامی سے بچ جاتی مگر تقدیر سے کیا چارہ روز ازل سے زمین بہارستان قاف ان کی خون کی پیاسی تھی بہار پری نے اپنے دیودن سے کہا کہ جس طرح بنے لاشین میرے آقازادون کی لاش مرنے مین انھی جان دیدون گی یہ سنکر دیوان لشکر بہار پری بھی آبڑی ادھر دیوان لشکر قمرزاد و گہرزاد ادھر یہ دیو یلغار کرکے جو چلے لاش تک پہونچ گئے دیکھا کہ بھائی بھائی سے لپٹا ہوا ہے سمجھے کہ معلوم ہوتا ہے زخمی بہت مین اس باعث سے ایک دوسرے سے گلے مل رہا ہے لیکن جس وقت جھک کر اوٹھایا تو معلوم ہوا کہ دونون مردہ ہین ملازمون نے جو اپنے آقا کی یہ حالت دیکھی سر پیٹنے لگے اور لاشون اوٹھاتین اور روتے ہوئے پلٹے سامنے بہار پری کے آئے بہار پری نے لاشون کو اپنی حفاظت مین لیا اور بین کرنے لگی وہان دیوان کفار نے ان شہزادون کو قتل کرکے نعرے بلند کیے اور یلغار کرکے چلے یہ دیکھ لشکر اسلام نے جگہ دینا اور پیچھے ہٹنا شروع کیا بہار پری نے کہا کہ بس اب یہی موقع ہے ان لاشون کو لیکر نکل چلو لیک وصال نے چاہا اوٹھاؤ بس یہ سننا تھا کہ دیو لاشین لیے ملک بہار پری کے براہ ہوئے اور ملک قمر پری کی طرف روانہ ہوئے کہ یہ ملک یہان سے قریب اور محفوظ ہے اہل لشکر بہار پری و دیوان لشکر قمرزاد نے جو دیکھا کہ سردار ہمارے گئے اور بہار پری نے یہ سنا ان سے نہ سوا پہنچے تو یہ جنگ مین مصروف جانین لڑ رہے تھے اب دشمنون سے علیحدہ ہوکر راہ فرار اختیار کی اب یہ تو ملک قمر یہ قاف کو چلے ہین لیکن یہان دیوان کفار نے نقارے فتح کے بجائے اور قلعہ بہارستان پر قبضہ کیا خوب مال لوٹا ہو دیو پری کہ رہا یا سے تھے اور بھاگ نہ سکے انکو لوٹنے کے بعد ابلیس پرست بنانا چاہا بعض نے نقیہ اختیار کیا کہ یہی عمل اس کا تھا بعض نے انکار کیا وہ قتل کیے گئے بعضے جو خوف اہل اسلام سے مسلمان ہوئے تھے ان کی گویا تمنا بر آئی غرضکہ تمام بہارستان قاف بن کفر کا عمل ہوگیا عجب انقلابات ہین دنیا کی شہزادیان تباہ ہوکر اور قیدی سلطنت کر رہے ہین جو مقام بلبلون کے رہنے کا تھا وہ اب آشیانہ زاغ و زغن ہوگیا جن محلون مین شاہانہ جلوس تھا وہ مثل خرابہ بوم کے ہوگئے۔ مثنوی

جسجگہ کل بلبلون کا ہجوم	آج اوسجاہے آشیانہ بوم	اعطر مئی کا جو ملتے تھے	شہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے
گردش برج سے ہلاک ہوئے	استخوان تک بھی اونکی خاک ہے	اشک مین جنکے گلتے تھے گوہر	ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسہ سر
	اب نہ رستم نہ سام باقی ہے	اک فقط نام ہی نام باقی ہے	

افسوس کہ یہ مقام شاہزادہ ہندوستان لندھور بن سودان گرو کا تھا اب اوسپر دیوان قبضہ ہے کبھی گردش فلک مین ایسا بھی ہوجاتا ہے الحاصل ان دیودن کو جب غارت سے فرصت ہوئی اور مال و خزانہ انکے ہاتھ لگا نہایت خوش ہوئے کئی دن تک جشن رہا دن عیدات شبرات تھی انکو نوا سی حالمین چھوڑے اب شہر قمریہ قاف کی طرف چلیے دیکھیے کہ وہان کیا ہو رہا آج حسب اتفاق ملکہ گہر پری بھی

ملکہ قمر پری کے دیکھنے کو آئی ہوئی ہے دونون ایک ہی جگہ بیٹھی ہین کچھ باتین ادہر ادہر کی ہو رہی ہین کہ اک مرتبہ ملکہ قمر پری نے کہا کہ بہن خدا جانے کیا معاملہ ہے کہ اسوقت خود بخود دل گھبرا رہا ہے خدا جانے تمہارے دیو پرور کیسا ہے ہمارے تمہارے دونون کے فرزند اوس کی عیادت کو گئے ہوئے ہین اس وقت تک واپس نہین آئے گھبری چلے تو سمجھانے لگی بعد کچھ دیر کے کہا کہ بہن اب تو وہ فقط میرے دل کی بھی ویسی ہی حالت ہو چلی پروردگار ایہ کیا سانحہ ہے کچھ ایسا دل ان دونون کا گھبرایا کہ رونے لگین انیسون چلیسون نے سمجھایا کہ دل آپ کا ہمیشہ کا کمزور ہے اب زمانہ صفائی کا ہے قربان جاؤن کچھ دوا پیا کیجے قمر پری نے کہا کہ اب دن مرنے کے ہین دوا ٹھنڈائی کوئی شے اثر کرنے والی نہین ہے جو دن کی زندگی ہے وہ بھی وبال ہے جب لطف زندگی نہین تو مرنا بہتر ہے انھون نے کہا خدا نہ کرے خدا سایہ آپ کا آپ کے فرزندون کے سر پر اور ہم لوگون کے سر پر قائم رکھے قمر پری نے کہا نہ بیبیو یہ نہ کہو یہ دعا کو سننے سے بد تر ہے اب خدا وہ وقت جلد لائے کہ مٹی ہماری ہمارے فرزندون کے ہاتھ سے سوارت ہو جائے مجھے ہر وقت اندیشہ رہتا ہے کہ دشمن بہت دوست کم اور یہ زمانہ تو نہایت خراب ہے کہ صاحبقران ثانی نے بھی گوشہ نشینی اختیار کی اب خدا رکھے اون کی جگہ شاہزادہ بدیع الملک ہے وہ ابھی بچہ ناکردہ کار خدا اوسی کو دشمنون کے ہاتھ سے محفوظ رکھے وہان پردہ دنیا پر بھی جو کفار مارے گئے ہین اولاد صاحبقران کے دشمن لہو کی پیاسی ہے یہان پردہ خفا ہین تو اس قدر بہ دوئے جاتی ہین کہ جن کی انتہا نہین ہے ابھی حال کا ذکر ہے کہ سنا ہے ملک ملکہ آسمان پری پر دیو نفریت ہین عفریت چڑھ آیا تھا ملکہ پھر شکست کھا کر بھاگا ہمیشہ دشمن ایک نہ ایک فساد برپا کئے رہتے ہین ہمارے دونون فرزند بھی اگرچہ شہ صاحبقران تو نہین الا اتنے ہین کہ ان سوئون کی گوشمالی کر دین لیکن بوا خدا وقت بد نہ لائے بارہا امیر تو زخمی ہو ہو گئے ہین مگر وہ صاحبقران تھے اون کا اقبال بڑا تھا خدا مدد کرتا ہے سچ یہ ہے کہ مجھے اپنے فرزندون کی طرف سے اندیشہ تھا لوگون نے کہا کہ نہین ایسا خیال نہ کیجئے اونکی طرف گمان بد نہ لیجائے فال بد نہ نکالیئے وہ کسی لڑائی پر نہین گئے ہین اپنے بھائی کی عیادت کو گئے ہین آتے ہونگے قمر پری نے کہا کہ لڑائی کہین لیئے جاتا ہے سوئے دشمن تو وقت تاکے ہی رہتے ہین جس نے سن لیا ہوگا کہ مقہور کا غیر حال ہے اوسی نے فوج کشی کر دی ہوگی یہ تو پہونچ ہی گئے ہین لڑے ہونگے اس وقت کے اولجھن اچھی نہین ہے خدا دیکھئے کیا دکھاتا ہے انجنین سمجھا رہی ہین کہ یکایک سامنے سے تیز گرد بلند ہوا لوگون نے کہا لیجئے آپ پریشان نہین ہون فرزند آپ کے آگئے قمر پری و مہر پری نے کہا خدا ایسا کرے یکایک تیز گرد شق ہوا اور دیکھا کہ دیو روتے خاک اوڑاتے اور کچھ پریان بال کھولے سینہ زنی کرتے ہوئے اور دو لاشین دو دو لئے ہوئے چلے آتے ہین شور فریاد و فغان بلند ہے یہ دونون گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئین انکو یقین ہو گیا کہ فرزاد و گہر زاد مارے گئے پا پیادہ اوٹھ کر دوڑین کہ لوگو خبر تو لو یہ کیا سانحہ ہے ارے یہ کسکی لاشین ہین کون مارا کیا پریان کیسی ساتھ ہین کچھ تو لو

جھپٹ کر گئے اور خبر لیکر آئے تو روتے ہوئے آئے اور عرض کی کہ فرزند حضور کے شہید ہوئے اتنے مین وہ
پریان اور دیو بھی لاشین لیے ہوئے قریب پہونچے لاشین لاکر رکھدین تمر پری دکھہری دونون
بیٹے لگین بین کرنے لگین کہ اسقدر جلدی تینے کی ارے تمنے ہمین نہ دفن کیا بلکہ داغ جدائی دکھایا اور
ایسے چھوٹے کہ اب سوا قیامت کے ملاقات نہوگی اے فرزند وحق تمھارا یہ تھا کہ تم ہمین دفن کرتے
سوگ رکھتے مگر تقدیر نے ہمین کو سوگوار بنایا یہ بین جگر خراش کرکے اسقدر روئین کہ غش کر گئین
جس وقت غش سے افاقہ ہوا دونون کو باحترام تمام دفن کیا اور بہار پری سے سب حال پوچھا بہار پری
نے بیان کیا کہ جس وقت یہ زیادہ زخمی ہوئے اور لشکر بھی کم رہگیا مین نے دیو کو بھیجا کہ اے شہزادہ
اسوقت نکل چلو موقع جنگ کا نہین ہے پھر دیکھا جائیگا لیکن انہون نے کہنا نہ مانا اور جواب دیا کہ شیوہ
حمزہ صاحبقران کے خلاف ہے ہم پا شکست دیکر پھرینگے یا مر کر پھرینگے یہ قدم آگے بڑھکر کبھی پیچھے
نہین ہٹے ہین انجام کار درجہ شہادت کو پہونچے اب ان سبکو تو یہان سوگ نشین چھوڑا جاتا ہو دیکھیے انکا ذکر کب آئے لیکن اب

چند کلمہ داستان مخالفت عنوان شدید جنی ہمشیرزادہ عبدالرحمن جنی کی بیان ہوتے ہین

کہ ہمشیرہ عبدالرحمن جنی نے اپنے فرزند کو بھائی کے سپرد کیا تھا اور عرض کیا تھا کہ مین امیدوار ہون کہ اس
لڑکے کو اپنا علم تعلیم فرمائین چونکہ عبدالرحمن جنی کو خاطر اپنی ہمشیرہ عزیزہ کی منظور تھی علاوہ اس کے
بھانجی اور فرزند مین تھوڑا ہی سا فرق ہوتا ہے انھون نے کہا کہ کیا مضائقہ ہے مین جسقدر جانتا ہون
اس کے بتانے مین تامل نکرونگا چنانچہ شدید جنی کی تربیت و تعلیم ہونے لگی یہانتک کہ رفتہ رفتہ سن
اسکا بیس سال کا ہوا اور بہ علم علیات سے خوب واقف ہوگیا اب اسے یہ خیال پیدا ہوا کہ مین کسی
طرح مامون صاحب سے پایہ کمی کا تو رکھتا نہین ہون لیکن انکی موجودگی مین یہان قدر نہوگی لہذا اور
کسی ملک مین چلنا چاہیے اور شان و شوکت پیدا کرنا چاہیے ساتھ ہی یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر مامون صاحب
سے مخالفت پیدا ہو گئی اور ضرور ہی ہوگی کیونکہ جب ایک علم کے دو ہوئے تو عداوت
کا ہونا بھی اک امر لازمی ہے جس طرح دو بادشاہ ایک شہر مین نہین حکومت کرسکتے
اسی طرح دو عامل بھی ایک مقام پر عمل نہین جما سکتے لہذا یہان سے اس طرح
نکلنا چاہیے کہ مامون صاحب خود بے دست و پا ہو جائین یہ سوچ کر فکر مین رہا
ایک روز وہ کتاب اسکے ہاتھ آگئی کہ جس پر عبدالرحمن جنی کا دار و مدار عمل تھا
بس اس نے خیال کیا کہ اب یہان ٹھہرنا نہ چاہیے اور فوراً وہ کتاب قبضہ مین کرکے وہان
سے روانہ ہوا اور بھاگتے بھاگتے یہ خیال کیا کہ اگر خدا پرستون کے ملک مین تو قیام
کرے گا تو رنگ جمنا تیرا دشوار ہے اس سے بہتر یہ ہے کسی بادشاہ زبردست کے
ملک مین چل کر رہو کہ جہان دست رسی مامون صاحب کی نہو پس جس وقت یہ چوراہہ
پرستان پہونچا راہ نیرنگ قاف کی اختیار کی اور اقلیم نیرنگ قاف مین جاکر بود و باش
اختیار کی پہلے وہان کے عام لوگون پر اپنا اثر ڈالا بعد اسکے رفتہ رفتہ اکابر شہر سے ملا یہانتک
کہ بادشاہ تک رسائی پیدا کرلی اور خلعت وزارت سے سرافراز ہوا مرد ہوشیار لسان
بھی ہے اس نے ایسی ایسی باتین کین کہ بادشاہ کو گویا مٹھی مین کرلیا اور اک امیر کبیر کی لڑکی سے
شادی کا پیام سلام ہوا اور بموجب موافق قاعدے کے جب بالا بالا اسکا حسب و نسب دریافت کیا

اور معلوم ہوا کہ یہ عبدالرحمن جنی کا بھانجا ہے اوس امیر نے کہا کہ عبدالرحمن خدا پرست ہے اور اسکا بھانجا ہے یہ بھی خدا پرست ہوگا اور ہم لوگ ابلیس پرست ہین کیونکر صحبت برابر ہوسکتی ہے لہذا صاحب یہ معاملہ لڑکی کا ہے سمجھ بوجھ کرنا چاہئے پیوند مین پیوند خوب ملتا ہے شدید جنی سے اسی بنا پر انکار کیا گیا کہ تم خدا پرست کی اولاد ہو تم بھی چھپے ہوئے خدا پرست ہوگے اس بنا پر تمھاری شادی ملک نیرنگ قاف من نہین ہوسکتی ہر چند اس نے انکار کیا مگر سماعت نہوئی اور اوسی روز سے لوگ اوس کو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگے بادشاہ بھی کراہت کرنے لگا انگشت نما ہوگیا جس قدر عزت اتنے زمانے مین رہکر پیدا کی تھی وہ سب خاک مین مل گئی بلکہ اس پر زور ڈالا جانے لگا کہ تم ملک ہمارا خالی کردو یہ نہایت پریشان ہوا مگر چونکہ اس نے اپنے عملیات کا ایسا زور باندھ رکھا ہے اور وہ وہ شعبدے دکھائے ہین کہ لوگ اس سے خائف بھی ہین در نہ ابتک قتل کرڈالا جاتا اس نے دیکھا کہ کوئی چارہ نہین ہے اور دل کو سمجھایا کہ بس دین خدا پرستی سے یہ عزت مٹی ایسے ایمان سے کفر ہی بہتر ہے خیال کرکے بادشاہ پاس کہلا بھیجا کہ وہ شخص اکثر حضور سے عرض کرچکا کہ مین ابلیس پرست ہون ہان راموں میرا بیشک خدا پرست ہے تو سمجھے اوس سے کیا بلکہ اسی سبب سے مین نے اپنے وطن مالوف کو ترک کیا عزیزون کی فرقت گوارا کی پرائے ملک مین سکونت اختیار کی اگر میرے اوسکے اختلاف مذہب نہوتا تو مجھے یہان آنے کی کیا ضرورت تھی میری زندگی بسر کرنے کو گلستان ارم مین کمی نہ تھی مگر مین تو یہی خیال کرکے حضور کے ملک مین حاضر ہوا تھا کہ یہان سب ہم مذہب ہین پر لوگ ایمانی ہین مگر افسوس کہ میرے قول کا آپ لوگ اعتبار نہین کرتے اگر یہ خیال کرتے کہ آپ لوگ کراہت کرتے ہون کہ یہ اولاد خدا پرستان ہے تو اے شہر یار اپنی اپنی گور اور اپنی اپنی منزل ہے نہ وہ میری قبر مین جائینگے نہ مین اونکی قبر مین جاؤنگا لہذا دست بستہ گذارش ہے کہ مجھکو اپنے ہمراہ معبد مین لے چلئے مین سامنے آپکے تصویر خداوند ابلیس کو سجدہ کرون جس وقت یہ حال بادشاہ سے عرض کیا گیا نیرنگ شاہ نے کہا کہ ہان اسکا مضائقہ نہین ہے اور شدید جنی کو طلب اور ہمراہ اپنے اوس معبد مین لایا جہان تصویر ابلیس لعین کی نصب تھی بس شدید جنی نے کہا مین سب کو گواہ کرتا ہون کہ مین پیدا ہوا خدا پرستون کے گھر مین لیکن بندہ ہون خداوند ابلیس کا آپ سب صاحب میرے انکار مین قدیم کے شاہد رہین یہ کہکر تصویر ابلیس کو سجدہ کرنے سرمد ہوگیا بادشاہ نے اوسی وقت اس کو خلعت وزارت سے دوبارہ سرافراز کیا سب وزیرون مین ممتاز کردیا کیونکہ اسکی لیاقت مین تو شک پہلے بھی نہ تھا اگر کراہت تھی تو اختلاف مذہب کی اب یہ بھی ابلیس پرست ہوگیا سب اس کی پیشتر سے زیادہ دلمین عزت کرنے لگے اب اسکا عقیدہ بھی پلٹ گیا کہ واقعی ابلیس کی خداوندی بہت درست ہے جس نے اس مذہب پر آتے ہی اتنی جلد ایسی ترقی دی کہ پہلے برسون مین بھی نہ حاصل ہوئی تھی اب امرا خود لڑکیان پیش کرنے لگے ہر ایک نے اپنی دختر کی شادی شدید جنی کے ساتھ کرنا باعث افتخار اور سبب خوشنودی ابلیس بعد چند زمانے کے شدید جنی کے یہان لڑکا پیدا ہوا کہ نام اوسکا صفدر جنی رکھا گیا اور پرورش اسکی

ہونے لگی یہ لڑکا اسقدر زبردست پیدا ہوا کہ جنون مین آج تک ایسا پہلوان زبردست کوئی نہ پیدا ہوا تھا یہ دیکھکر شدید جنی نے فن سپہ گری اس کو تعلیم کرائے اور یہ نہایت زبردست پہلوان ہوا کہ پہلوانان نیرنگ آفاق ام سے صفدر جنی کے کانپتے تھے ایک روز بادشاہ کے سامنے جو ذکر اس کا آیا شدید جنی سے کہا کہ کل اپنے لڑکے کو ہمراہ لیتے آنا اس نے عرض کیا کہ بہت خوب جب دوسرا روز ہوا شدید جنی صفدر جنی کو ہمراہ لیکر خدمت مین نیرنگ شاہ کی حاضر ہوا صفدر جنی نے نذر دی بادشاہ نے نذر اس کی قبول کی اور خلعت بیس ہزار دیوون کے سرداری کا عنایت فرمایا اور ترقی کا وعدہ کیا لیکن بعد چلے جانے شدید جنی کے عبد الرحمن جنی بہت پریشان رہے اور یہ پریشانی بزرگانہ محبت کے سبب سے تھی جب یہ ظاہر ہوا کہ شدید وہ کتاب بھی لے گیا جو انکی مایہ ناز تھی تو انکو اور بھی صدمہ ہوا اور ہمشیرہ سے اپنی کہا کہ بعد میرے سوا اسکے ان چیزون کا کون وارث تھا افسوس کہ اسنے جلدی کی اور میری تھوڑی سی بقیہ زندگی خراب کردی مگر جہان رہے خوش رہے یہ کہکر خاموش ہو رہے جسوقت انھین خبر ملی کہ نیرنگ قاف مین جاکر مسکن گزین ہوا ہے ایک خط کلمات شفقت آمیز سے بھرا ہوا اس کو لکھا کہ اے شدید اے نور نظر تمہارے گھر مین کس بات کی کمی تھی جو تمنے غیر ملک کی صعوبت برداشت کی تمہین لائق و لازم ہے کہ تحریر دیتے ہی چلے آؤ شدید جنی نے اس کا جواب تحریر کیا کہ جناب مامون صاحب ہرچند کہ آپ بزرگون کے سایہ مین ہر طرح راحت تھی لیکن صاحبان کمال کیواسطے ہر مقام پر راحت کے سامان مہیا ہو جاتے ہین جو ہاتھ پاؤن کا اپاہج ہو وہ دولت والدین صرف کرے جب ہم اپنے قوت بازو سے پیدا کر سکتے ہین تو ہمین کیا ضرورت ہے کہ آپکو تکلیف دین اسکے علاوہ وہان آپکے سامنے ہمین کون پوچھتا یہان ہمین ہم تو ہین یہ جواب دیکھکر عبد الرحمن اور بھی رنجیدہ ہوئے کہ یہ نالائق اپنی ہی بہتری ہر قسم کی چاہتا ہے چند روز خاموش رہے پھر جب محبت نے جوش کیا پھر کوئی تحریر نصیحت آمیز بھیجدی لیکن ہمیشہ جواب امید کے خلاف بے ادب الفاظ مین آیا یہانتک کہ خبر اس کے مرتد ہونے کی پہونچی بس اوسی روز سے عبد الرحمن نے کوئی خط اسکو نہ بھیجا اور راہ نامہ و پیام مسدود کردی اور ملکہ آسمان پری سے عرض کی کہ اب مجھکو شدید جنی کی طرف سے اندیشہ پیدا ہو گیا ہے کہ ابتدا سے اسکی طبیعت نالائق تھی رفتہ رفتہ یہان تک خرابی پڑی کہ پہلے ہمارا عدو ہوا اب دشمن خدا و مرتد ہو گیا اور اب بڑے سلطنت کارکن اعظم یعنے وزیر پر تدبیر ہوا ہے خدا اس کے شر سے بچائے اگر اسنے بادشاہ کو طمع دلاکر اغوا کیا اور گلستان ارم کا رخ کیا تو بڑی دقت پیش آئے گی کیونکہ تو صاحبقران اول و ثانی ہین نہ صاحبقران اعظم فرزند انکا موجود ہے دیکھا چاہیے کیا ہوتا ہے بادشاہ اقلیم آگاہ فوج کی جمعیت رکھتا ہے بڑے بڑے دیوان زبردست اوسکی فوج مین ہین اور پھر اجواب دینے والا یہ نالائق موجود ہے مجھے ہر وقت اوس کی طرف سے اندیشہ رہتا ہے ملکہ آسمان پری نے کہا کہ تم نے تربیت و تعلیم کے وقت انجام نہ سمجھ لیا کیون اس درجہ تک نہلایا کہ آج اوسکی طرف سے اندیشہ پیدا ہوا تم سے دانا شخص سے یہ نادانی ظہور مین آنا تعجب خالی نہین ہے عبد الرحمن نے عرض کی کہ اے ملکہ آفاق کوئی بھی یہ سمجھ سکتا ہے کہ اولاد بڑھکر ہم سے کیا کرے گی اگر خلاف امید ہو تو پہلے ہی یہ اوس کو دبا دیا جائے اتنا کیون ہونے دیا جائے کہ وہ گردن دبا یہ مقدرات کی باتین ہین ہر شخص اسمین عاجز ہے ان باتون کو سوا پروردگار عالم کے کوئی نہین جان سکتا

پسنکر اودہر تو ملکہ آسمان پری خاموش ہورہی ادہر عبدالرحمن جنی چپ ہورہے کچھ گذری
بات وہان شدید جنی کو شیطان نے ورغلایا اور یہ بات اس کے ذہن مین آئی کہ اب
مامون صاحب کو اپنی شوکت دکہانا چاہیئے ذرا اونھین تو معلوم ہو کہ اس نے گلستان
ارم سے نکل کر کیا ترقی کی یہ سوچ کر نیرنگ شاہ دست بستہ عرض کی کہ ایک حکمنامہ
بنام ملکہ آسمان پری کو اس مضمون کا لکھیئے کہ اے دختر شہہ بال تجھے شرم نہ آئی
کہ تو اتنے بڑے بادشاہ کی دختر ہو کر ایک آدم زاد بے بنیاد کی زوجہ بنی اور مذہب قدیم کو اپنے
ترک کرکے مذہب جدید اختیار کیا لہذا دو باتون مین سے ایک اختیار کر کہ یا تو دین جدید کو ترک
کرکے اوسی دین قدیم کو اختیار کر اور اپنے اعمال گذشتہ سے توبہ کر اولاد و اعزا سے حمزہ سے ملنا
ترک کر دے ورنہ خراج دے اگر ان باتون مین سے کوئی اختیار نہ کریگی تو بہت پچھتائے گی وہین
آکر تمام گلستان ارم کو تاراج کرکے حکومت تیری مٹا دونگا اور سلطنت چھین لونگا بادشاہ نے
اسے شدید جنی کی تدبیر اعظم کی پسند کی اور اوسی وقت دبیر کو حکم دیا اوس نے نامہ لکھکر تیار کیا
جسوقت نامہ تحریر ہوچکا بادشاہ نے مہر اپنی ثبت کی اور کہا کہ اب ایلچی کس کو بنانا چاہیئے شدید جنی
نے کہا کہ میرے فرزند صفدر جنی کو دیجئے یہ وہان سب سے کلہ بکلہ رد کر جواب با صواب لائے گا
بادشاہ نے منظور کیا اور صفدر جنی کو خلعت دیکر نامہ سپرد کیا صفدر جنی بادشاہ سے رخصت ہوا
اور وہی بیس ہزار دیو جن کا یہ افسر تھا اپنے ہمراہ لیکر طرف گلستان ارم کے روانہ ہوا جسوقت
بعد طے مراحل و قطع منازل قریب گلستان ارم کے پہونچا اپنے آنے کی اطلاع کی عبدالرحمن جنی نے
ملکہ آسمان پری سے عرض کی کہ خدا خیر کرے اے ملکہ جو کچھ سابق مین ہمنے شدید مردود کی نسبت
آپ سے ظاہر کیا تھا اوس کا ظہور ہوا چاہتا ہے آسمان پری نے کہا کہ پھر کیا کیا جائے بلاو صفدر
جنی کو صفدر جنی نہایت خشمناک داخل بارگاہ ہوا اسلئے کہ اسکا استقبال نہین کیا گیا تھا بس
اس نے بارگاہ مین آتے ہی بطریق ابلیس پرستان سلام کیا کسی نے جواب سلام نہین دیا اور
عبدالرحمن جنی نے اسکی طرف سے سنہ پھیر لیا یہ امر بھی اسکو ناگوار گزرا مگر خاموش رہا اسکے بعد
پکارا کہ منم نامدار ملک نیرنگ شاہ بادشاہ اقلیم پنجم قاف ملکہ آسمان پری نے فرمایا کہ لا نامہ اسنے
نامہ پیش کیا ملکہ نے نامہ پڑھا اور مضمون سے آگاہی ہوئی عبدالرحمن جنی سے صلاح لی کہ کیا جواب
لکھنا چاہیئے انھون نے یہ مصرع پڑھا۔ رموز مملکت خویش خسروان دانند لیکن میری رائے ناقص
کے نزدیک تو دونون امرون مین سے کوئی بات اختیار نہین ہوسکتی نہ تبدیل مذہب اور نہ
اولاد صاحبقران اسے بے تعلقی ممکن ہے اور نہ خراج دیا جا سکتا ہے اس لیئے کہ ایک تو یہ سلطنت
ہمیشہ سے باج گہر و تاج بخش ہے جو پہلے خود ہمین خراج دیتا تھا اب ہم اوس کو خراج
دین ایسی کون سی مصیبت پڑی ہے جس کے خوف سے ایسا کیا جائے اسکے علاوہ
صاحبقران اعظم آپ کا فرزند جس وقت ملک فغفور سے واپس آئے گا اور وہ سنے گا
تو کہے گا کبھی وہ گہر بار عالی وقار اس کو جائز نہ رکھے گا لہذا جواب جنگ تحریر کر دیجئے
ملکہ نے فرمایا کہ سچ کہتی ہو اور اپنے ہاتھ سے پشت نامہ پر جواب جنگ تحریر کر دیا بس پڑھکر
صفدر جنی آگ ہو گیا اور پکارا کہ معلوم ہو گیا کہ تم لوگ حد کے بد تہذیب و بد خلق ہو یہی وجہ تھی
جو والد ماجد نے تم سے کنارہ کیا ورنہ کوئی اپنے عزیزون کو بے وجہ نہین چھوڑتا ہے

پہل یہ ہوئی کہ میرا استقبال نہین کیا گیا دوسرے جواب سلام نہین دیا تیسرے حرکت کی کہ ملکہ سے
بھجانے کی عوض جواب جنگ کہلوایا اور بڑھی یہ سب حرکتین تیری ہین تجھے یہ لازم تھا کہ خیال کرتا کہ بادشاہ
آیا ہے ایسا کچھ تدارک کرون کہ دونون بادشاہون کے سامنے اوسکی عزت ہو دیکھ دونون جگہ ذلت ہوئی یہان
استقبال نہونے دیا اور سلام نہ لیا وہان یہ سرخروئی ہوئی کہ جواب جنگ ملا **عبدالرحمن** نے
جواب دیا کہ او نالائق زادے چپا باپ تیرا مرتد ہوگیا تو ہم سے کیا واسطہ رہا بموجب مصرع
پسر نوح با بدان بنشست + خاندان نبوتش گم شد + تیری کیا حقیقت ہے جب فرزندان
انبیا خاندان سے بسبب اپنی بدچلنی کے خارج ہوگئے تو تو کس شمار مین ہے اور کیا تیرے فرقہ
والا کا استقبال کیا جاتا ہو تو نے حرام خوری سے بڑھائے ہین باپ تیرا اس سرکار کا نمک پروردہ
تیری کیا حقیقت ہے اگر تو لائق بھی ہوتا تو اس سرکار کا خانہ زاد تھا یہان تیری وقعت کسی کی
نظر مین نہین ہوسکتی اتنی ہی بڑائی تیری ساتھ ضرور ہوئی کہ یہ رعایت جب بھی ہوئی
کہ دشمن **بادشاہ** کے سامنے تو سرخرو ہوا اور ہماری شاہزادی اور اوس کی محکوم سے
بس خیریت اسی مین ہے کہ چلا جا یہان سے یہ سننا تھا کہ اس نے کہا مین کیا خالی
جاؤن گا اپنے باپ کی نذر کو تیرا سر لیکر جاؤنگا یہ کہکر **عبدالرحمن** کی طرف بڑھا تھا کہ سیامک
بن سیاہ کلاہ نے بازو اسکا پکڑا اور کہا کہ ابتک تیرے ساتھ اسی باعث سے رعایت کی گئی
کہ تو پوتا ہے عبدالرحمن سے معزز شخص کا ورنہ اس دریدہ دہنی کے پیشتر ہی سزا دیدی جاتی مگر
تو حد کا شہدا اور نالائق ہے کہ جس دادا کی وجہ سے بچکر رعایت کی گئی تو اوسیکا دشمن ہوا جبر
دار آگے قدم نہ بڑھا تاکہ جائے ادب ہے یہ دربار ہے اوس شاہ کی زوجہ کا ہے کہ نام نامی واسم
گرامی جسکا زلزلہ ثانی سلیمان حلقہ فگن گوش گردن کشان صاحب گرز سام بن نریمان
جناب امیر حمزہ صاحبقران عالیشان ہے بموجب مصرع بے ادب پاینہ رنجا عجب رنگا بست
یہ کہکر ہاتھ پکڑ کر اسکا کھینچا تھا کہ صفدر جنی نے کہا کہ کیون بڑھاپے مین اپنی عزت کھوتا ہے ہمارا
قرابت کا جھگڑا ہے تجھے اس مین کیا دخل ہے ہٹ جا ورنہ ہاتھ سے یہ ترے مارا جائے گا سیامک نے کہا
کہ حوصلہ اپنا نکال لے جس کہنا تھا صفدر جنی سیامک سے لپٹ پڑا اور دونون لڑتے ہوئے صحن باغ مین
مین نکل آئے خوب رد و کشمکش کے ہونے لگے کبھی سیامک صفدر جنی کو کھینچ لاتا ہے اور کبھی
صفدر جنی سیامک کو پچھاڑ دیتا ہے مگر فرق یہ ہے کہ سیامک ضعیف ہوگیا ہے اور صفدر
جنی جوان ہے جس مقام پر ہاتھ ڈال دیتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو سلاخین
لوہے کی ہین لیکن سیامک ہی جان ہاتھ ڈال دیتا ہے صفدر جنی کو بھی چھڑانا
دشوار ہوجاتا ہے جھڑاکے سے کشتی ہو رہی ہے لیکن ملکہ آسمان پر سے
عبدالرحمن جنی دونون کو منع کر رہے ہین صفدر جنی کہتا ہے کہ مین بغیر اس کو ہلاکے
ہوئے نہین رہون گا کیا سمجھ کر اس نے میرے بازو پر ہاتھ ڈالا مین نے تو اسے
نہین ٹوکا تھا اور ہر سیامک کہتا ہے کہ رہنے دیجئے اپاہج ہوکر سرکشی اور بدزبانی کرتا ہے
جبتک سزا نہ پائے گا نہ مانے گا یہانتک کہ لڑتے لڑتے پاؤن سیامک کا موچکا نہ
مین چار ہا اور صفدر جنی لپٹ کر لے چلا چپی پر سے پاؤن جاتا رہا تڑاخے کی آواز آئی رنگ
رخ زرد ہوگیا دست و پا مین رعشہ پڑ گیا بس یہ دیکھتے ہی سیاہ قبا نے آواز دی

کہ او نامرد دیکھا تو نے کہ پاؤن اس کا موش خانہ مین جا رہا بجے وقت غنیمت معلوم ہوا
زور کر کے پاؤن توڑ ڈالا ایسی جرأت پر سرکشی کرتا ہے ادہر آکہ حریف تیرا مین ہون یہ
یہ کہکر صفدر جنی سے لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی خوب زور ہوے یہانتک کہ شام ہوگئی
اب بھی دونون لڑے جاتے ہین علحدہ نہین ہوتے بس عبدالرحمن جنی
اپنے مقام سے اور صفدر جنی کے ٹھوڑی مین ہاتھ دیکر کہا کہ اگر تمہین اپنے زور و
قوت کی آزمایش کرنا ہی تو ہو چکی اور اگر عناد نکالنا ہے تو جواب جنگ ل ہی
چکا ہے جس وقت ہمراہ اپنے بادشاہ کے آوے میدان مین نکل کر مقابلہ کر لینا یہ وقت
اور موقع لڑائی کا نہین ہے اس مین ہماری تمہاری دونون کی بدنامی ہے اس
لیے کہ نہ ایلچی کو سرکشی و زبردستی لازم ہے نہ یہی چاہیے ہے کہ ایلچی کے ساتھ
بدسلوکی کیجاے کوئی تمہین برا کہے گا کوئی ہمین برا کہے گا ادہر ملکہ آسمان پری
نے سیاہ قبا سے کہا کہ چھوڑ دو اس کو علحدہ ہو جاؤ سیاہ قبا علحدہ ہوا صفدر
جنی اپنے بیس ہزار دیوون کو ساتھ لیکر نیرنگ قاف کی طرف روانہ ہوا ادہان سیاہ
سیاہ قبا بارگاہ مین اپنے اپنے دنگلون پر بیٹھے ملکہ آسمان پری
تخت شاہی پر جلوہ افروز ہوئے دس بجے تک دربار رہا اور باتین صفدر جنی
کی بدزبانی وغیرہ لایعنی کی ہوا کین جب دربار برخواست ہوا سب اٹھ کر بسبیل رخصت کر کے اپنی مکان
کی طرف روانہ ہوے عبدالرحمن جنی اپنے مکان مین آئے لیکن انکو شدید جنی کی طرف سے
تشویش ہے کہ دیکھئے یہ ملعون کین عملیات کے قوت سے کام نہ لے تو مشکل
پڑ جاے گی لیکن اب حال صفدر جنی کا سنیے کہ قلعہ بلور کیہ سے
نکل کر ایک منزل تک یہ پہونچا ہوگا کہ اسے خیال گذرا کہ ایلچی گری سے اور جواب جنگ
لیجاے یہ تو کوئی لطف نہین ہان اگر یہ دونون دیو ہاتھ آجاتے تو لطف تھا دیو زال
نے کہا کہ ہو سکتا ہے جو تو بفن عیاری ان سرداران لشکر آسمان پری کو
گرفتار کر لاے اوس نے کہا اچھی بس وہین قیام کیا اور انتظار مین دیو زال کے
بیٹھا لیکن دیو زال یہانسے پر قلعہ بلور یہ کیجانب روانہ ہوا جاتے جاتے داخل قلعہ ہوا وقت
شب کا نظارات زیادہ جا چکی تھی اسنے دریافت کر لیا تھا کہ دربار ملکہ آسمان پری کا کس وقت برخاست
ہوتا ہی معلوم ہوا کہ ابھی وقت باقی ہی بس جو راہ بارگاہ سے مکان سیاہ قبا کو گئی تھی وہان دیو
زال صورت گرگ کی بنکر کھڑا ہوا کہ یکایک سامنے سے روشنی شعلون کی نمودار ہوئی اور دیکھا کہ سیاہ قبا
و سیاہ قبا دونون ساتھ چلے آتے ہین بس اسنے خاک اوڑانا شروع کی دو بار خراصون نے بڑھ کر آواز
دی کہا رے یہ کون بے ادب ہی نہین دیکھتا کہ سواری افسران لشکر کی چلی آتی ہی اور خاک اوڑا رہا ہی
لیکن کوئی جواب نہ ملا انہون نے پھر ڈانٹا پھر کوئی جواب نہ ملا انہون نے پھر للکارا جب پھر
جواب نہ ملا تو آگے بڑھ کر دیکھا کہ ایک میز پلنگ اوڑا رہا ہی یہ دیکھکر جھپٹے گرگ بنا گاہ اور سامنے ٹھہر کر یہ
خاک اوڑانے لگا لیکن خاک جو نفس کے ذریعہ سے دماغ تک پہونچی چھینکین مار مار کر حواس کرنے لگی اتنے مین
سواری قریب ہو گئی اور صورت منحاک بسبب زعمی ہونیکے نفس پرستانی پر داری اور سیاہ کلاہ مرکب اپنا بار نفس کے لگا رہا ہو
تھا جیسی ہی یہ حالت سواحون نے دیکھا تو دیکھی گرگی خیال ہوا شاید خوف گرگ سے یہ گرد مین ایسا ہو گرگ اپنے حملہ کرے بس مرکب اپنا

دوڑا کر قریب پہونچے دیکھا کہ خواص زمین پر پڑی ہین اور گرگ سامنے کھڑا ہوا خاک اڑا رہا ہے
انھون نے ڈانٹا اور کوڑا پکڑ کر جھپٹے گرگ اور چند قدم بھاگ گیا لیکن تہ ہوتے گردن پہونچے
چھینک مار کر بیہوش ہوئے اور مرکب پر سے گرے اب دیوارزال نعرہ کرکے سامنے آیا اور شہزادہ
سیامک سیاہ قبا کا باندہ کر پشت مرکب پر ڈالا اور آپ باگ ہاتہ مین لیکر نجارے
کی صورت بنکر روانہ ہوا اور صفدر جنی کے روبرو لیجاکر دونون کو ڈالدیا صفدر جنی نہایت خوش
ہوا اور دیوارزال کو بہت کچہ انعام دیا اور ان دونون کو مسلسل و مطوق کرکے روانہ ہوا دوسری
منزل پر پہونچکر قیام کیا لیکن جس وقت بیہوشی سیامک سیاہ قبا کے دفع ہوئی اپنے کو اسیر
غل و زنجیر پایا آنکہین بند کرلین جانا خواب بد دیکہائی دے رہا ہے دیوارزال نے کہ اسی کے
سپرد انکی قید تھی آواز دی کہ یہ غفلت نہین بلکہ عین ہشیاری ہے خواب نہین بیداری ہے
اس وقت سیاہ قبا نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے وہ گرگ نہ تھا بلکہ عیار تھا رے کرتے ہین
گرفتار کرایا ہے دیوارزال نے کہا ابھین معلوم ہوجائے گا اتنے مین صفدر جنی نے ان دونون کو
طلب کیا دیوارزال قیدیون کی اپنے ہمراہ لئے ہوئے سامنے صفدر جنی کے آیا دیکہا
ان دونون نے کہ صفدر جنی بصد تخوت و تجمل پر بیٹھا ہے ان دونون کو بقید دیکہکر
آواز دی کہ کیون اے سیامک اور سیاہ قبا تمہین اس وقت یہ کیا جرأت تھی کہ
بارگاہ مین مجھسے زبان لڑائی سیامک نے کہا وائے ہو تجہپر کہ عیار سے گرفتار کرآئے تہ بلاتا
تجھے شرم نہین آتی اگر غیرت ہے تو چلو ہیر پانی ہے ڈوب مرنے کو کافی ہے ہان اگر مردی
تو ہم کو زیر کرتا تو جائے دم زدن نہ تھی بس صفدر جنی کو یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ دونون
سامنے نیرنگ شاہ کے بھی اسی طرح بیان کرینگے تو پہلوانون کے سامنے ذلت ہوگی اس سے
بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان دونون کو سر کاٹ کرلے چلون یہ خیال کرکے جلاد کو حکم دیا کہ
لیجاکر ان کو صحرا مین سر ان کے کاٹ لو یہ حکم سنکر جلاد قریب آیا اور ان
دونون کو لیکر طرف صحرا کے چلا اک درخت شمشاد کے نیچے تہاکر کوئے
سے گردن پر خط کھینچا اور حسب قاعدہ حکم کا منتظر ہوکر کھڑا ہوا پوشاک سرخ
اس کی بر مین جنجہ برہنہ ہاتہ مین لئے سامنے مجمع دیوؤن کا اور صفدر جنی
آگے اونچے کھڑا ہوا ہے کہ صفدر جنی نے کہا دیر کیا ہے مار دے اک ہاتہ کہ سر الگ
ہوجائے جلاد نے حسب دستور کہا کہ بہر بجہہ تیجئے کہا ہان قتل کر کوئی
محل تردد نہین ہے دو حکم مل چکے ہین تیسرے حکم کی دیر ہے ادہر سیامک
سیاہ قبا نگاہ یاس سے ہر چہار طرف دیکہہ رہے ہین لیکن سوا تشنگان
خون کے کوئی غمخوار نظر نہین آتا بلک کر دعا کی کہ اے پروردگار عالم
اس وقت بے کسی مین سوا تیرے کوئی حامی و مددگار نہین ہے بار الہا ہرچند کہ عمرین
ہم دونون کی پوری ہوچکین بچپن جوانی بڑہاپا تینون پنہن گذر چکے اب سوا
مرنے کے کیا باقی ہے لیکن ایسی صورت کے مرنے سے ضرور کراہت معلوم ہوتی ہے
کہ لاش غسل و کفن و دفن سے بھی محروم رہینگے یہ ملعون سر ہمارے ملک نیرنگ قاف
مین لیجاکر اک بادشاہ کافر کو نذر دیگا وہ نہین معلوم سر کو نسے کس طرح پیش کرے اور انجام مین کہان پہنچکر

اور لاشون کو تو یقینی یہ کافر اسی صحرا مین چھوڑ کر چلے جائینگے ہم اتنا چاہتے ہین کہ بعد مرگ منی خراب ہو
ان دونون نے کچھ اس طرح تہ دل سے دعا کی کہ تیر دعا مدت اجابت پر بیٹھا تھا فی الفور غبار جانب صحرا
سے بلند ہوا جلاد حکم ثالث کا منتظر ہے صفدر جنی غبار کی جانب دیکھتے ہین کیا دیکھتے ہین کہ آتے آتے آندھی
گرد کا شگاف سا ہوا اور دل گردے دس ہزار دیو اک آدم زاد کے ہمراہ رکاب آکر پہونچے
گرسب سیہ پوش صورت ماتمیون کی بنائے ہوئے خاک عزا بالون پر پڑی ہے صاحبقران اعظم
فرزند ملکہ آسمان پری ہین جو ملک قمہور یہ کو برائے عیادت قمہور یہ دیو پر دور گئے ہوئے تھے اس
وقت پہونچے کہ حال غیر لقا اعیان کے سامنے قمہور کا انتقال ہوا یہ بھائی کو دفن کئے ہوئے
لباس ماتمی پہنے اپنے مکان کو واپس آرہے تھے راستے مین یہ معرکہ دیکھا کہ دو دیو نے
چند دیو قتل کیا چاہتے ہین دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ ملازم سب کا ہین بس
نہایت غصہ آیا اور مرکب کو پاشنہ کیا مثل برق وہ فرس کوندا صاحبقران اعظم نے سامنے
آکر پوچھا کہ تو کون ہے اور کس خطا پر میرے ملازمون کو قتل کرتا ہے اس نے کہا تم نہین جانتے
مجھ کو منم صفدر جنی صاحبقران اعظم نے فرمایا صفدر جنی کون کیا تیرا یہ مقصد ہے کہ مین
جنون مین بکت بہادر ہون اس نے کہا بہادر نہ تھا تو ان دیودن کو قابو مین کیونکر
لایا اور بیس ہزار دیودن کی سرداری پائی مین بیٹا ہون شدید جنی کا ہو بھانجے ہین عبدالرحمن
جنی کے فرمایا ہان اب معلوم ہوا تو پوتا ہے عبدالرحمن کا اچھا ان دیودن نے تیری کیا خطا
کی ہی جو تو قتل کرتا ہے اس نے کہا کہ تمہارے بارگاہ مین یہ مجھسے بچے تھے فرمایا کہ پھر تو نے
سخت کلامی کی ہوگی اس نے کہا کہ پھر بہادر دب کے کب گفتگو کرتے ہین صاحبقران اعظم نے
فرمایا کہ تجھہ تیری شامت تو نہین آئی ہے مین تجھسے دریافت حال کرتا ہون اور تو بڑے پن کی گفتگو
کرتا ہے اگر عبدالرحمن کا خیال نہوتا تو زبان تیری گدی سے کھینچکر پھینک دیتا صاف صاف بیان
کر کہ تو کیون آیا تھا اور ان سے زبان کیونکر لڑی اور انکو گرفتار کس طرح کیا اس نے سب اپنے
آنیکا اور گفتگو کا حال اور کشتی ہونا سیماب سے اور کو لاوٹنا اوسکا بیان کیا اور خاموش ہورہا لیکن
حال گرفتاری نہ بیان کیا سیماب نے چلا کر کہا کہ اے شہریار اس نے عیار کے ذریعہ سے ہمکو گرفتار کرایا
بس یہ سنا تھا کہ صاحبقران اعظم کا چہرہ سرخ ہوگیا غصہ سے دست و پا کانپنے لگے فرمایا او بزدل اسی
منہ پر منم کا نعرہ کرتا تھا بس دور ہو میرے سامنے سے ورنہ سزا پائے گا جب یون بس نہ چلا تو عاجزون
سے تمام کیا اس نے کہا مین تو تمہاری فکر مین تھا اوسوقت تم نہ ملے مگر شکر ہے خداوند
ابلیس کا کہ انھون نے گھیر کر تمین بیان بھیجدیا صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ مامن دو
ہوگیا ہے کب چھوڑتا ہون تجھہ کو اس نے کہا مجھے خود تمہاری تلاش تھی لو اس بوکے
یہ نیزہ و قضا ہے یہ کہکر برچھا سینہ بے کینہ صاحبقران اعظم کے حوالہ کیا صاحبقران اعظم نے
ترچھے ہوکر برچھے پر ہاتھ ڈالدیا اور اک جھٹکا مارا کہ برچھا ہاتھ سے صفدر جنی کے نکل گیا اور یہ ملعون
اوندھے منہ جا گرا صاحبقران اعظم نے برچھا تو پھینک دیا اور فرمایا کہ دیکھا تو نے بس چلا جا
میرے سامنے سے کہ غصہ ہے مجکو ایسا نہو تو مارا جائے اور مجھے تیرے دادا عبدالرحمن سے
شرمندگی ہو یہ تو اس مردود پر رعایت کر رہے ہین مگر صفدر جنی خون کا پیاسا ہے
بس یہ سن کر سے تیغہ کھینچکر صاحبقران اعظم پر وار کیا انکے ہاتھ مین تلوار

تلوار ہے نہ سپر لباس ماتمی پہنے ہوئے ہین نہ خیال بھی نہ تھا کہ مین اس پر رعایت
کرون گا تو یہ سرنگون ہوگا بس بوجھن جو تیغہ آکر سر پر بیٹھتا ہے تا دو ابرو ادھر گیا اور
ہاتھون مین واسطے بچانے بھی نہ تھے یون دونون ہاتھہ مارے تیغہ تو بمشکل سر سے کلا
مگر دونون کلائیان بھی زخمی ہوئین بس اب طیش مین آکر یہ چاہتا تھا کہ دوسرا وار کرون کہ
صاحبقران اعظم نے کلائی اسکی پکڑ لی اور جھٹکا دیا کہ یہ اوندھے منہ زمین پر آرہا بس
یندکر پکڑ کر زین سے اوٹھایا اور سرسے بلند کرکے زمین پر مارا سیامک نے آواز دی کہ
اے کشہر بار سبحان اللہ یہ آپ ہی کا کام تھا اب اسے بچموڑ دیجیے گا قلب اس ملعون کا
سیاہ ہے بس صاحبقران اعظم نے پوچھا کہ کیا تم نے شناخت پروردگار عالم کے بارے مین
اس نے کہا لاکھ جانین ہون تو بنام یزدان خداوند ابلیس کے نثار ہین یہ سنتا تھا کہ صاحبقران اعظم
نے ایک پاؤن اسکا پاؤن کے نیچے دبایا اور دوسرا پاؤن ہاتھہ مین پکڑ کر جو زور کیا جھرسے
چیر کر پھینک دیا بس اس کا مزا تھا کہ جلادون نے سیامک و سیاہ قبا کو تو چھوڑا
اور صاحبقران اعظم پر آپڑے ادہر صاحبقران اعظم کے لشکر نے دیکھا کہ مالک پر یورش ہے
یہ سب بھی دارین پکڑ پکڑ کر آپڑے ادہر لشکر صفدر جنی کے دیو بیس ہزار ہین تعداد مین دو تے ہین
جھٹ پڑے کہ مار لو اس آدم زاد کو ارے غضب کیا اس نے کہ سردار کو ہمارے
مارا ہم بادشاہ کو کیا جواب دینگے دونون طرف غٹ پٹ ہوگئے تلوار چلنے لگی کچھ دیو صاحبقران
اعظم کو لیکر علحدہ ہوگئے کہ یہ زخمی ہوگئے تھے ادہر کچھ دیوون نے دوڑ سیامک سیاہ قبا
کو بھی لا کیا قید کاٹ دی سیامک تو بسبب پاؤن بیکار ہونے کے صاحبقران اعظم پاس
آکر ٹھہرے اور سیاہ قبا دارشمشاد پکڑ کر جا پڑے جس دیو پر وار مارے وہ پیوند خاک ہوگیا
ہر طرف دھما دھم وار ین اور میل فولادی چل رہے ہین سر پھٹ رہے ہین جسم خاک پر لوٹ رہے
ہین شور دار و گیر بلند ہین ادہر دس ہزار دیو ہین ادہر بیس ہزار انکا سردار زخمی ہے اور
اون کا افسر مارا جا چکا فوج بے سردار کہان تک لڑے سیاہ قبا نے کشتون کے
پشتے لاشون کے انبار لگا دیئے انجام کار فوج کفار نے لاش صفدر جنی کی اوٹھالی
اور نیرنگ قاف کی جانب روانہ ہوئے بیس ہزار دیون مین سے دس ہزار مارے
گئے اور دس ہزار لاشین لے کر بھاگے اور کوئی دو ہزار کے قریب اہل
اسلام مارے گئے بعد فتح کے صاحبقران اعظم کو تو پانچ ہزار دیوون سے گلستان
ارم کی جانب روانہ کیا کہ یہ نہایت زخمی تھے اور سیامک سیاہ قبا لاشون کے
دفن کے انتظام مین مصروف ہورہے تین روز مین دفن و کفن سے فرصت ہوئی اب یہ
بھی گلستان ارم کی جانب روانہ ہوئے ان کو تو راہ مین چھوڑ دیجیے لیکن اب حال
گذارش کیا جاتا ہے ان دیوون کا جو لاش صفدر جنی کی لے کر نیرنگ
قاف کو روانہ ہوئے تھے دوسرے روز پہونچ گئے اوس وقت پہونچے
کہ نیرنگ شاہ مصروف سیر و شکار تھا شدید جنی بھی ہمراہ تھا کہ دیکھا سامنے سے
کچھ دیو خاک اوڑاتے ہوئے روتے پیٹتے چلے آتے ہین نیرنگ شاہ نے کہا ارے
خیر تو ہے دیوون نے عرض کیا کہ حضور بھلا خیر کہان سوا شر کے یہ کہکر لاش صفدر جنی کے سامنے لیجا

نیرنگ شاہ نے کہا کہ یہ کیونکر مارا گیا دیوؤن سے تمام سرگذشت بیان کی پہونچنا بارگاہ آسمان پری مین سخت کلامی ہونا عبدالرحمن جنی سے کشتی ہونا سیامک سیاہ قبا سے بعد اسس کے واپس آنا جواب نامہ لے کر راہ مین گرفتار کرانا سیامک سیاہ قبا کو اور حکم قتل دینا پہونچنا صاحبقران اعظم کا اور قتل کرکے صفدر جنی کو چھڑانا سیامک سیاہ قبا کا سب حالات اس طور سے بیان کئے کہ کہین زیادتی صفدر جنی کے نہ بیان کی اور اہل اسلام کو خطاوار قرار دیا بس یہ سننا تھا کہ زمانہ نظر مین شدید جنی کی تیرہ و تار ہو گیا اور کہا کہ تو سبھی جو خون صفدر جنی کے عوض مین تمام گلستان ارم کی دیو و پری کو جلا دیا ہو ہر چند نیرنگ شاہ نے کہا کہ یہ اٹھارہ لاکھ دیوؤن کی فوج موجود ہے جس مین بڑے بڑے سرکش و قوی ہیکل دیو ہین جسقدر فوج چاہو لے جاؤ اور خون فرزند کا قصاص دشمنون سے لو لیکن اسس نے کہا کہ مجھ اس کے ضرورت نہین ہے اب آپ تماشا دیکھئے اور اوسی وقت لہارون کو طلب کرکے ایک تالاب آہنی تیار کرایا اور نیچے اوس کے اک صندوق کھدوا کر تالاب کو تیل سے پر کرا کر آگ روشن کرا دی اور کہا اسم پڑھ کر دستک دی دیکھا کہ جانب جنوب سے ایک لکا ابر پیدا ہوا اور سامنے آکر گرد گرد آیا اور اک آواز پیدا ہوئی کہ موکل ابر نشین مجھکو کس واسطے طلب کیا ہے شدید جنی نے کہا کہ جاؤ گلستان ارم کی طرف اور تمام دیو و پری کو اسیر کر لاؤ یہ سننا تھا کہ وہ ابر پھیل کر گرجتا ہوا گلستان ارم کی جانب روانہ ہوا یہ عمل شدید جنی کا نہایت غضب کا تیار ہے غرضکہ وہ ابر جاتے جاتے اوس مقام پر پہونچا جہان کہ سیامک سیاہ قبا پانچ ہزار دیوؤن سے لاشین دفن کرکے چلے آتے تھے اور قریب قلعہ بلوریہ کے پہونچ چکے تھے کہ دفعتاً انہون نے ابر نہایت زور شور سے آرہا ہے اک درخت کے نیچے ٹھہر گئے لیکن ان کو تعجب ضرور ہوا کہ فصل گرا مین ابر کیسا لیکن وہ ابر بہت تیزی کے ساتھ آکر محیط ہو گیا اور برسنے لگا بس جس دیو پر ایک بوند بھی پڑ گئی اوس نے غلطاں ماری اور بشکل جانور آبی کوئی قاز کوئی مرغابی کوئی سرخاب بن بن کر اوڑنا شروع ہوے اور اوس ابر سے جا کر مل گئے یہانتک کہ پانچون ہزار دیو جانور بنکر اوڑ گئے صرف سیامک و سیاہ قبا اور اوس ابر جا کر مل گئے اب اوپر اوپر ابر اور نیچے اوس کے یہ پانچون ہزار دیو جانور بنے ہوے اوڑتے چلے جاتے ہین ابر انکو لیکر طرف نیرنگ قاف کے روانہ ہوا اور ان جانورون نے اتنی آواز دی کہ یا عبدالرحمن جنی ہماری خبر لیجئے ورنہ ہم تو جاتے ہین ادہر قلعہ بلوریہ سے ابر بے فصل اوٹھی دیکھکر ملکہ آسمان پری و عبدالرحمن جنی بھی تعجب مین تھے جسوقت یہ واقعہ آنکھون کے سامنے گزرا کہ جس دیو پر بوندی پڑی وہ جانور بن گیا بس انکو یقین ہو گیا کہ یہ فعل شدید جنی کا ہے بس انہون نے ملکہ آسمان پری سے کہا کہ جلد قلعہ گلستان ارم کی جانب چلئے اور قلعہ بلوریہ کو خالی کیجئے ورنہ یہی حالت ہم سب کی ہوگی جو آپ کے سیامک سیاہ قبا اور پانچہزار دیوون کے ہوئی ہے اور اب یہ بچ نہین سکتے ان سے تو ہاتھ اوٹھائیے جو لوگ باقی ہین اونہین کی خیر منائیے ملکہ آسمان پری بعجلت تمام قلعہ بلوریہ سے قلعہ گلستان ارم کو روانہ ہوئے اور اک منادی کو حکم دیا کہ وہ ندا کرے

کہ کوئی شخص رعایا برایا مین سے یہان نہ رہے سب قلعہ گلستان ارم مین چلے چلین ورنہ
زمانہ پر آشوب ہو رہا ہے ایسا نہو کسی بلا مین مبتلا ہو جاے جس وقت منادی نے ندا کی تمام
قلعہ مین اور گرد و نواح مین ہل چل مچ گئی دیو پری بھاگنے لگے پرون نے بچونکو بغل
مین دبا لیا مردون نے اسباب اوٹھایا گھر بار کو چھوڑا جسے دیکھو بھاگا چلا جاتا ہے
تھوڑے عرصہ مین تمام قلعہ بلور یہ خالی ہو گیا اگ ہو کا عالم ہر طرف نظر آتا تھا تمام گھر خالی
پڑے تھے لیکن عبدالرحمن جنی نے قلعہ گلستان ارم مین پہونچکر اک کتاب نکالی
اوس مین طریقہ رد عمل سحاب دیکھکر سامان اوسکا مہیا کیا اور اک مقام پاک و طاہر پر
بیٹھکر خوشبو جسم مین ملی اور اک مشعل سامنے رکھ لی اور کچھ اسم پڑھ پڑھ کر چند
اجزاے سرخ مشعل پر ڈالے کہ اوسنے دود سرخ پیچیدہ ہو کر بلند ہونا شروع ہوا یہانتک
کہ تمام گلستان ارم پر اک سائبان سرخ بنکر محیط ہو گیا اسکے بعد کچھ اور اسم پڑھکر
دستک دی کہ اک موکل سرخ پوش پنکھا ہاتھ مین لئے ہوے زمین سے پیدا ہوا اور ہاتھ
باندہ کر عرض کی کہ کیا حکم ہوتا ہے عبدالرحمن جنی نے کہا کہ اے موکل شعلہ افروز جا اور
ابرشدید جنی کو جلا کر اعمل اوسکا پلٹ دے اوسکے بعد اپنے ہمراہ لشکر کفار کو دیکھا یہ کہکر
ایک ٹکڑا قرطاس سفید کا سرخ روشنائی سے لکھ کر آگ پر ڈالا کہ وہ چلا اور وہین سے
اک بساط بنکر تیار ہوا موکل سے کہا کہ بیٹھکر روانہ ہو موکل نے سلام کیا اور بساط پر
بیٹھکر نیرنگ قاف کی جانب روانہ ہوا اب اسے بھی راہ مین چھوڑیے پہلے حال اوس ابر کا
سنیے کہ جو دیوان گلستان ارم کو قید کرکے لے گیا ہے جاے سجاے جس وقت نیرنگ
قاف مین پہونچا شدید جنی کے سر پر محیط ہو کر قائم ہو گیا شدید جنی نے نیرنگ شاہ سے
کہا کہ اب تماشا دیکھیے اوسنے ابر کی طرف کچھ پڑھ کر اونگلی سے تالاب کی طرف اشارہ کرکے
آواز دی کہ آؤ یہ مقام تمہارے واسطے ہے بس اشارہ کرنا تھا کہ ان طائرون نے جو زیر ابر
شور فریاد بلند کر رہے تھے کندے جوڑے اور تالاب مین گرے اسی طرح آن واحد مین سب
جل کر خاک ہو گئے نیرنگ شاہ یہ کمال شدید جنی دیکھکر نہایت خوش ہوا بہت تعریف کی
اوسی وقت توپا رچہ کا خلعت دیا شدید جنی نے کہا کہ اسی طرح اگر کل پریزادان گلستان
ارم کو نہ پھونک دیا تو نام اپنا شدید جنی نہ پایا اور آپ تماشا دیکھیے غرضکہ یہان ابھی ڈیرے
پڑے تھے کہ فوجین آگین شدید جنی نے ایک چوکیداری اپنے واسطے علحدہ برپا کی اور ابر کی طرف اشارہ
کیا وہ ابر پر سایہ فگن سایہ کرتا ہوا گلستان ارم کی جانب روانہ ہوا اب تماشا دیکھیے کہ
اس طرف سے تو ابر جا رہا ہے اور ادہر سے موکل شعلہ افروز چلا آتا ہے بس جیسے ہی ابر نے
اس موکل کو دیکھا پہلے تو زور شور سے گرجتا ہوا چلا کہ قبد کرون اس کو لیکن جیسے ہی قریب پہونچا
اور موکل شعلہ افروز نے نعرہ کرکے چھپک پنکھیا کی دی جس طرح اگ کی سختی ہی گوشۂ ابر سمٹ
گیا بس موکل نے اب جو چار طرف سے پے در پے پنکھیا کی چھپک دی وہ تمام ابر سمٹ کر اک
روئی کا گالا بن گیا اور موکل شعلہ افروز پنکھیا کی چھپک دیتا ہوا سمیٹ کر اور اس ابر کو
نیرنگ قاف کی طرف لے چلا ابر سے بجاے گرج و چمک کی صداے فریاد بلند ہوئے یہانتک
کہ یہ موکل ابر کو لئے ہوے اوس تالاب پر پہونچا جسمین تیل کھول رہا تھا اور کنارہ پر اوسکے

شدید جنی کھڑا ہوا تھا بس موکل نے پہونچتے ہی آواز دی کہ او کافر مرتد تو نے پانچھزار بندگان
خدا کا خون کیا دیکھ اب اوسکا کیا نتیجہ ہوتا ہے یہ کہکر جو پنکھیا کی پھینکی دی وہ ابر کا ٹکڑا تالاب
مین گرا اور اک شعلہ بنکر بھڑکا گرتے وقت اس نے آواز دی کہ مین دشمن کے تعاقب مین آگیا اگر تجھ
طاقت ہو تو روکو مجکو ورنہ مین جاتا ہون شدید جنی تو اس انتظار مین تھا کہ موکل میرا اسب کو
اسیر کئے ہوئے لاتا ہوگا لیکن معاملہ بالعکس ہوگیا بس اوس نے تو آواز دی کہ اے جلدی
لاؤ کتاب میری اور نیرنگ شاہ سے کہا کہ آپ جلدی بھاگئے یہان قیامت ہوا چاہتی ہے نیرنگ
شاہ تو سر پر پاؤن رکھکر بھاگا لیکن لکہ ابر جو تالاب مین گرتا ہے جل کر اک شعلہ جوالہ بنا اور بھڑک کر
شدید جنی پر گرا اس نے جلدی سے کوئی اسم پڑہا کہ ایک شعلہ کے کئی شعلے بن کر جسم
سے علحدہ ہوئے لیکن تمام جسم مین شدید جنی کے آپڑے اور یہ اپنی چھولداری کیطرف بھاگا
شعلون نے اس کا تعاقب کیا جب یہ کچھ پڑہ کر پھونکتا ہے شعلے علحدہ ہوجاتے ہین بعد اسکے
پھر لپٹنے لگتے ہین مہلت نہین دیتے موکل شعلہ افروز مبہم للکار رہا ہے کہ ہان جلا دو اسکو
جانے پائے ادہر اس نے ایک پڑیا پھر ادہی تالاب مین ڈالدی جو اس کو چلتے وقت عبدالرحمن
جنی دی تھی بس اس پڑیا کے گرتے ہی صد ہا شعلے تالاب سے نکلے اور لشکر دیوان نیرنگ قاف
کی طرف چلے بادشاہ تو پہلے ہی بھاگ کر چلا گیا تھا لیکن لشکر یہان پڑا تھا لگے
تھا اب یہ شعلے چمک چمک کر گرنا شروع ہوئے اور دیوون کو پھونکنا شروع کیا جسپر شعلہ
چمک کر گرا جل کر مثل دیو آتشبازی کے خاک ہوگیا لشکر مین بھگدڑ مچ گئی دیو بھاگے
جاتے ہین اور موکل للکار رہا ہے کہ ہان ارے وان کو جانے پائین شعلے پیچھا کئے ہوئے ہین
دیو بھاگتے پھرتے ہین ادہر چند شعلے شدید جنی کی فکر مین لپٹ ہی جاتے ہین چھولداری
تک پہونچنا اس نے دشوار ہوگیا ہے موکل چلا رہا ہے کہ یہ مزا ہے خون بھگنا ہان کا شعلون کی لپک
سے تمام صحرا آتش بہار ہو رہا ہے بلکہ یہ کہئے کہ نمونہ دوزخ معلوم ہوتا ہے کفار جیتے جی جل رہے ہین
بار بار موکل کہتا ہے کہ آج کوئی دیو پری نیرنگ قاف کی بچنے پائے بعضون نے قصد کیا کہ
اب خیر نہین معلوم ہوتی طلسم مین بھاگ چلنا چاہیے شاید جان بچ جائے غرضکہ عجب طرح کا
ہنگامہ برپا ہے آن واحد مین شعلون نے قریب دس ہزار دیو و پری کے پھونک دیے اور
جلاکر خاک کر دیئے اب موکل پیچھے ہے اور شعلے مثل فوج کے پرا بھائے ہوئے آگے
آگے ہین لیکن چلے جاتے ہین یہانتک کہ اسی حالت مین قریب شہر کے پہونچ گئے شہر مین تلاطم
ہوگیا شعلون کی فوج سے کوئی چارہ نہین ہے بھاگ کر جان بچتی ہے نہ لڑتی بنتی ہے کوئی ذی روح
ہو تو اوسپر حربہ کرین قتل کرین ضرب کا جواب دین شعلون سے کون لڑے عجب طرح کا تہلکہ
برپا ہے اگر دو دیو ایک مقام پر کھڑے ہین اور شعلہ لپک کر وہان پہونچا تو ایک دوسرے کو شعلہ
پر دھکیل کر بھاگتا ہے بھائی بھائی کا باپ بیٹے کا بیٹا باپ کا دوست نہین سب کو اپنی اپنی
جان عزیز ہے لیکن شدید جنی گرتا پڑتا اپنی چھولداری مین پہونچا اور کہا اسم پڑھکر دروازہ
خیمہ پر ایک لکیر کھینچ دی کہ شعلے باہر رہگئے اندر نہ آسکے تب اسے کتاب نکالی اور اوس مین سے
روغن کی ترکیب نکالکر جلدی سے سات مرتبہ اک اسم کو پڑھکر دستک دی کہ اک پری پیدا
ہوئی تلوار اوسکے ہاتھ مین کھنچی ہوئی کہا کیون مجھے بلایا ہے شدید جنی نے کہا کہ دشمن کو جواب دی یہ کہکر

ہاتھ سے اشارہ کیا پری تڑپ کر خیمہ سے نکلی جس شعلہ کو پر ارادہ افسردہ ہوگیا جب اسنے ان
شعلونکو گل کردیا شدید جنی کو مدنظر اب یہ بھی خیمہ سے نکلا آگے آگے پری تلوار کھینچی ہوئی اور پیچھے
پیچھے شدید جنی آتے آتے قریب شہر پہونچا دیکھا کہ عجب قیامت برپا ہے ہزارہا دیو و پری بھاگتے
پڑتے ہیں اور شعلہ اونکے پیچھے بلا کیطرح لپٹے ہوئے ہین جو دیو یا پری ذرا ٹھہرتا یا ٹھوکر
کھاکر گرا شعلے نے اوسکو جلا کر خاک کر ڈالا ہر طرف بھگدڑ مچی ہوئی ہے بس یہ دیکھنا تھا کہ شدید جنی
نے پری سے کہا کیا دیکھتی ہے قتل کر اسکو کہ اس نے سیکڑون کا خون کیا ہے یہ سنتے ہی پری کندی
تولکر موکل آتش افروز کی طرف چلی اور پکاری کہ اوجھوٹے اسقدر تو نے سر اونچا یا بس
ٹھہر کہ اجل تیری آپہونچی یہ سنتا تھا کہ موکل سہم گیا اپنے ملک الموت کو پہچان گیا اور شعلونکی طرف
اشارہ کیا شعلے اودھر سے پلٹے اور پری کی طرف چلے اور آپ یہ موکل بھاگا شعلون کو آگے کر دیا
کہ جبتک یہ شعلے اسکو روکین ہمن عبدالرحمن کے پاس پہونچکر اطلاع کرون شاید وہ کوئی صورت جان
بخشی کی نکالین پری اسکی قضا ہے کب فرصت لینے دیتی تھی جو شعلہ لپک کر اسکی طرف چلا پری نے
پر مارا بگڑ ہوکر دیکھا رفتہ رفتہ تین چار سو شعلے تھے سب افسردہ ہوگئے اور پر مار مار کے سر پر موکل آتش افروز
کے پہونچ گئی اور کہا کہ بہت سر اونچا تھا تو نے دیکھ یہ اوسکی سزا ہے یہ کہکر وہی تلوار جو اسکے ہاتھ مین کھینچی ہوئی تھی
گردن پر موکل کے لگا کر کاٹ دیا بس سر کا کٹنا تھا کہ بجائے خون اک شعلہ نکلا اور لاش موکل کے سر
سر جلا کر خاک کر دیا بعد اوسکے خود بھی افسردہ ہوگیا یہ دیکھکر یا تو تمام دیو شدید جنی کو گالیان دیتے
تھے کہ یہ بلا اسکے ذات سے آئی نہ یہ ابر بہتا نہ وہ بانسے شعلہ آتے اسنے اپنے ساتھ ہماری بھی جان لی
اوستاد سے اپنے ستایا کیا اوسکی سزا پائی جو محسن کشی کریگا اوسکا یہی انجام ہوگا لیکن جب پری نے آکر موکل کو
ادب تعزیہ کرنے لگے کہ اگر ایسا نہوتا تو اتنی بڑے شخص سے کیون بگڑتا جب جامہ ستیاناس ہوتمنے کی راہ رکھ
لیتا ہے بادشاہ بھی پہلے نہایت ناراض ہوگیا تھا تیاری ظالم کیطرف بھاگنے کی کردی تھی کہتا تھا کہ اس کی ذات
سے سلطنت مین رخنہ پڑا لیکن جب خبر موکل مارے جانے کی سنی نہایت خوش ہوا اور شدید جنی
کیواسطے خلعت بھیجا پری تو موکل کو جلا کر حسب اجازت غائب ہوگئے لیکن شدید جنی علاج مین مصروف
ہوا وہ آبلے جو اس کے جسم پر پڑگئے تھے کوئی دوا اوپر اثر نہ کرتی تھی جب شدید جنی نے عملیات سے
کام لیا ہے تو اچھا ہوا ہے بعد اچھے ہونیکے اسنے اپنے ہمزاد کو طلب کیا جب وہ حاضر ہوا تو بقوت عمل اسکو
مقید کرکے گلستان قفس کیطرف روانہ کردیا سبب اسکا یہ تھا کہ جسوقت عبدالرحمن جنی نے اس کا
ردعمل کیا ہے تو یہ کلمہ غصہ مین آکر کہدیا تھا کہ تو سہی جو اسکا ہمزاد اسی کو قتل کرے یہ خبر موکلون نے
اس کو بھی پہونچا دی تھی اسی بنا پر اسنے ہمزاد کو گلستان قفس مین قید کیا کہ نہ ہوگا نہ مجھے
قتل کرے گا لیکن خبر قید ہمزاد کی جو عبدالرحمن جنی کو پہونچی کہ اسکے موکل بھی ہر وقت کی خبر پہونچا
رہتے ہے یہ سنتے ہوئے سبب سکوت ملکہ آسمان پری نے پوچھا عبدالرحمن نے عرض کی کہ عمل
میرا باطل ہوگیا ملکہ آسمان پری نے کہا کہ کیون باطل ہو گیا عبدالرحمن نے جواب دیا کہ اسوقت
شدید جنی مجھسے کسی طرح کم تھوڑی ہے جو باتین تیغ ادس سے پوشیدہ کی تھین وہ اوسنے بھی
آگاہ ہوگیا اسلیے کہ وہ پہلے ہی ادس کتاب کو چرا لے گیا کہ جو عملیات کا دارومدار تھا اوسنے رد عمل
کی ترکیب کی جو موکل کہ میرے موکل پر حاوی تھا وہ اسکے قبضہ مین ہے اور وہ اسوقت سب کچھ کر
سکتا ہے لیکن آپ نہ گھبرائین اسلیے کہ مینے یہ سائبان سمج جو تمام گلستان ارم پر تمام کردیا کہ

یہ بجاے حصار ہے اب اگر ابر وغیرہ آئے گا تو بوندیون کا اثر ضرب نہین پہونچا سکتا
جو قطرہ گریگا جل جائے گا اور چند سو کل پیدے اور سین کر دیئے ہین جو ہر دم کے خبر رسانی کرتے رہینگے کہ اوسکا

پیشتر سے بندوبست ہو جائیگا لیکن اب یہانسے چند کلمہ داستان ضلالت لشکر دیوان گلستان ارم کی بیان کرتے ہین
کہ جسوقت انہون نے بادی بہارستان قاف سے فراغت پائے اور جشن سے فرصت ہوئی تو برق بریق نے دیو استقال
سے کہا کہ اب گلستان ارم کیطرف چلنا چاہیئے دیو استقال نے کہا بہت مناسب ہے اور اوسی وقت
لشکر کو تیاری کا حکم دیا اور خود سامان کرکے سو بارگاہ گلستان ارم کی جانب روانہ ہوا بعد
اسکے تمام لشکر سو ابرق بریق شاہ گلستان ارم پر چڑہائی کرنے کی غرض سے روانہ ہوے
جسوقت تین چار منزل پر پہونچے تو دیکہا کہ تمام صحرا دیو دنسے مملو ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بہت
بڑا لشکر اوترا ہوا ہے دیو استقال نے کچہ دیوون کو بہیجا کہ جاکر خبر لاؤ کہ یہ دیو کہان کے رہنے والے ہین
اور کس بادشاہ کے ملازم ہین یہان کیون ٹہرے ہوئے ہین کس طرف سے آتے ہین اور اب ارادہ
کدہر کا ہے یہ لشکر دیو برائے تفحص روانہ ہوئے تہوڑے دیر کے بعد آکر عرض کی کہ یہ لشکر دیو نفرت
بن عفریت کا ہے بہت بڑا لشکر ہے آپکے لشکر سے کسی طرح کم نہین ہے اور سب ابلیس پرست ہین
سنا ہے کہ یہ لوگ بہی گلستان ارم پر چڑہ کر گئے تہے لیکن سردار انکا لوا سے حمزہ کے ہاتہ سے زخمی ہو
شاخ اعظمی ٹوٹ گئی شکست کہا کر بہاگا ہے اور اسی صحرا مین مقیم ہے علاج مین مصروف ہے اور دیو
نفرت نے آمد لشکر دیکہکر اہل اسلام کے خوف سے اپنے دیوون کو برائے خبر روانہ کیا تہا جبکہ
ان دیوون نے حال دریافت کر لیا آکر دیو نفرت بن عفریت سے بیان کیا کہ اک دیو
دراز قامت ایک لاکہ دیو دنسے چلا آتا ہے سنا ہے کہ بارادہ بربادی گلستان ارم جاتا ہے
اور مذہب بن ابلیس پرست ہے نام اوسکا دیو استقال ہے مگر یہ بادشاہ نہین معلوم
ہوتا بلکہ افسر فوج ہے سنا ہے کہ بادشاہ عقب مین اسکے چلا آتا ہے اور بڑی فوج
اوس کے ساتہ ہے دیو نفرت نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو وہ اور ہم ایک
ہو جائینگے خیمہ آئے دو اور ملاقات تو ہونے دو اتنے مین دیو استقال ایک لاکھ
دیو سے اسی صحرا مین پہونچا اور ایک طرف خیمہ زن ہوا اسکے بعد دیو ہومان اور
دیو گلیزان دیو تیلیزان اور دیو سنتا اور دیو کرکرا اور شکیلائے آہن کلاہ یہ
سب تین آٹہون دیو ایک ایک لاکھ فوج کی جمعیت سے آکر پہونچے آخر مین سواری
بادشاہ کی آئی بارگاہ برپا ہوئے بادشاہ اور ترکر داخل بارگاہ ہوا دیو استقال نے
سب کیفیت جو کچہ کہ دریافت ہوئی تہی نفرت بن عفریت کی سامنے برق بریق
کی بیان کی برق بریق نے کہا کہ جب ہمارا اوسکا مذہب ایک ہے تو ملنا اور ملاقات
کرکے یکدل ہو جانا چاہیئے کہ کام مین آسانی ہو دیو استقال نے کہا کہ میری بہی یہی
رائے ہے اوس وقت برق بریق نے شکیلائے آہن کلاہ سے کہا کہ تم نامہ لیکر
جاؤ اور جواب اسکا لے آؤ اور شکیلائے آہن کلاہ نے نامہ لیکر سر سے باندہا اور لشکر نفرت
کیطرف روانہ ہوا نفرت کے دیوون نے اسکو خبر کی کہ بادشاہ نوواردی کی طرف سے ایلچی آتا
ہے کہا آنے دو بلکہ اوسکو تعظیم کیساتہ ہمارے پاس لاؤ کچہ دیو جو عمدہ ہاے جلیل پر تہے چند قدم گئے اور

استقبال کرکے شکیلائے آہن کلاہ کو سامنے نفریت بن عفریت کے لائے اسنے ادب سے سلام کیا جواب سلام دیا دشگل پینے کو ملا ساقی نے جام شراب بھر کر پیش کیا شکیلائے آہن کلاہ نے جام شراب کا غٹ غٹ کر پیا اور نامہ برق بریق شاہ کا ٹوپی سے نکال کر نفریت کو دیا نفریت نے پڑھا لکھا ہوا تھا کہ اے برادر ہم نے سنا ہے کہ آپ بھی مذہب ابلیس پرستی رکھتے ہین اور قدیم طریق کے پابند اور دشمن ہین خدا پرستون کے اور ہم بھی بندگان خداوند ابلیس سے ہین اور منزل مقصد بھی ہماری آپکی ایک ہی ہے یعنے ارادہ بربادی گلستان ارم ہم بھی کیے ہوئے ہین لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم آپ ملکر ان خدا پرستون کا استیصال کرین شعر

دو دل یک شود چو شکند کوہ را	پراگندگی آرد انبوہ را

جس وقت ہم آپ ایک ہوکر لڑینگے کام باسانی انجام کو پہنچیگا یہ مضمون دیکھکر دیو نفریت بن عفریت نہایت خوش ہوا اور شکیلائے آہن کلاہ کو خلعت دیا اور جواب نامہ یہہ لکھا کہ اے برادر جو کچھ آپنے لکھا بہت بجا و درست ہے لیکن پہلے اسکا تو فیصلہ کر لیجئے کہ دو بادشاہ ایک شہر مین کیونکر رہ سکتے ہین لہذا یا مین رہون یا آپ ایک حاکم بنا رہے اور دوسرا اوسکا محکوم و تابع فرمان رہے لہذا یہ حق میرا ہے اسلیئے کہ خاندانی بادشاہ ہون اور تم نئے بادشاہ ہو نہین وزارت اختیار کرنا چاہیئے کہ یہ بھی ہمارے واسطے کم نہین ہے اور مین بادشاہ رہون کیونکہ یہہ حق میرا ہے اور میرے بزرگون سے سلطنت چلی آئی ہے والسلام یہہ جواب نامہ کا شکیلائے آہن کلاہ کو دیا گیا شکیلائے آہن کلاہ جواب نامہ لیکر باس برق بریق کے آیا اور جواب پیش کیا برق بریق نے جواب الجواب تحریر کیا مضمون اوسکا یہہ تھا کہ ہرچند کہ مین دار و غہ زندان خانہ تھا اور اب بادشاہ ہون اور آپ خاندانی بادشاہ ہین لیکن یہہ تو خیال فرمایئے کہ جس خداوند نے آپکو سلطنت کئی پشتون سے عنایت کی ہے مجھکو یہہ سلطنت جدید بھی بخشی ہے اور کسی وقت مین آپکے بزرگ بھی کسی دوسرے بادشاہ کی رعایا ہونگے جسطرح ایک حیلہ حکومت میرے واسطے حل آیا اسی طور سے کوئی حیلہ اونکے واسطے بھی ہو گیا ہوگا یہہ استدلال ایسے نہین ہین جنسے مین اپنی حکومت آپکو دیکر خود محکوم بنجاؤن اے برادر جسکی تیغ اوسکی دیگ اگر کچھہ زور بازو ہو اور میرے پہلوانون کو زیر کیجئے تو مین اس بات کو گوارہ کرونگا کہ آپ بادشاہ ہون اور مین وزیر اور اگر میرے پہلوانون سے آپ زیر ہو گئے تو اسکے عکس کرنا پڑیگا کہ مین دونون لشکر رکھکا بادشاہ ہونگا اور آپکو عہدہ وزارت اختیار کرنا ہوگا بس یہہ نامہ دیو اشقال کو دیا اور اشقال نامہ لیکر نفریت بن عفریت پاس آیا نفریت نے نامہ پڑھا مضمون نامہ سے آگاہ ہوا کہا کہ آ دیو اشقال مجھے منظور ہے جو کچھہ تمہارے بادشاہ نے لکھا بہت صحیح ہے مین پشت پر جواب جنگ تحریر کرتا ہون لیکن یہہ جنگ بھی دوستانہ اور امتحانی جنگ ہے دیو اشقال نے کہا نہین تو کیا دشمنی ہے ایک جھگڑے کی بات تھی اوسکے فیصلہ کی یہی صورت قرار پائی لیکن دیو نفریت نے کہا اے اشقال مجھے تو تجھسے زیادہ زبردست برق بریق کے لشکر مین کوئی نہین نظر آتا لہذا طول کیون کھینچے جو سب سے زیادہ زبردست ہو وہی لڑے دیو اشقال نے کہا ایسا ہی ہوگا اور یقین ہے کہ میرے ہی آپ کے مقابلہ کی نوبت آئے اسلیئے کہ مین سالار فوج ہون اور سب سے زیادہ قوی ہون نفریت نے کہا کہ جاؤ اور اپنے ہی نام پر طبل جنگ بجوا دو یہہ سنکر دیو اشقال نفریت سے رخصت ہوا اور اپنے لشکر مین برق بریق سے سب کیفیت بیان کی اور کہا کہ آپ میرے نام پر طبل جنگ بجوا دیجئے اوسی وقت

برق بریق نے دیو اشقال کے نام طبل جنگ بجنے کا حکم دیا بس نقارۂ رزمی پر چوب پڑی
اور آواز نقارہ کی گرجی یہان دیو نفریت بن عفریت نے طبل جنگ بجوایا دونون طرف کوس حربی
بجا تیاری جنگ ہونے لگی تمام رات تیاری جنگ مین بسر ہوئی جسوقت دیو سپید صبح نے دیو
سیاہ شب کو لیکر گوشۂ مغرب کے غار عمیق مین پھینکا تمام دیوان نفریت بن عفریت و برق
بریق میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوئے ادہر دیو اشقال بمرتبۂ سرداری لشکر سے بیس قدم
آگے بڑھکر ٹھہرا ہوا اور نفریت اپنے لشکر کے آگے بمرتبۂ سرداری قائم ہوا اوسوقت دیو اشقال
سامنے تخت برق بریق کے آیا اجازت چاہی برق بریق نے کہا جا تجھے خداوند ابلیس کی
نگہبانی مین دیا یہہ سنکر دیو اشقال نے زمین ادب کو بوسہ دیا اور وہان سے رخ میدان جنگ
کا کیا اور میدان مین آکر قائم ہوا اور پکارا کہ اے بادشاہ لشکر دیوان یعنے اے نفریت بن عفریت
آیئے اور آزمائش قوت کر لیجئے ادہر سے دیو نفریت نکلا دونون مین جنگ ہونے لگی دیو اشقال
نے وار شمشاد سر پر نفریت کے ماری نفریت نے وار کو وار پر روکا اور اپنی وار اشقال
کے حوالے کی اسنے بہی وار نفریت کا رد کیا کئی ضربون کی نوبت آئی یہہ رنگ دیکھکر برق
بریق نے دیو اشقال کو آواز دی کہ اے سپہ سالار ما بدولت حربہ بازی جنگ سے کام
نے ایسا ہو کہ تم دونون مین سے ایک ہی باقی رہ جائے تو ایک ہونہار بندہ خداوند ابلیس کا
کم ہو جائیگا بہتر یہہ ہے کہ اپنا فیصلہ کشتی سے کر لو دیو اشقال نے کہا بہت خوب اب ایسا ہی
ہوگا واہا تبہ سے پہینکدی اور نفریت سے لپٹ پڑا دیو نفریت نے بہی وار شمشاد کو دور
پہینکا اور دیو اشقال سے مصروف تلاش ہوا اسنے اوسکی کمر زنجیر پکڑی اور اوسنے
اسکے کمربند مین ہاتہہ ڈالا سر ملا دیئے زور ہونے لگے کبہی دیو اشقال دیو نفریت کو ریل
پیلتا ہے اور کبہی دیو نفریت دیو اشقال کو پیچہے ہٹا دیتا ہے زور کشمکش کے ہو رہے ہین
پسینے کے شرابے چل رہے ہین یہہ معلوم ہوتا ہے کہ دو فیل زبردست لڑ رہے ہین تمام لشکر دیوان
کی نگاہین اور جانین لڑی ہوئی ہین اسلیے کہ ایکطرف بادشاہ لشکر دیوان اور دوسری طرف
سپہ سالار ہے ہر لشکر کا اسی ایک پہلوان پر مدار ہے جو زبر ہو گیا گویا تمام لشکر زیر ہوا
کہان تک گذارش کیا جائے کہ لڑتے لڑتے شام ہو گئی اب برق بریق نے کہا کہ شب
واسطے آسائش کے ہے اس وقت کشتی موقوف کی جائے کل صبح کو پہر دیکہا جائیگا دیو
نفریت نے کہا کہ اے برق بریق جب یہہ ثابت ہو گیا کہ دن بھر کا دم ہم دونون
مین ہے اگر دن بہر لڑینگے اور شام کو علیحدہ ہو جائینگے تو زندگی مین اس کا فیصلہ
نہ ہوگا اس سے بہتر یہہ ہے کہ جب فیصلہ ہو جائے اوس وقت علیحدہ ہون
دیو اشقال نے بہی کہا کہ اے شاہ یہی مناسب معلوم ہوتا ہے رہنے دیجئے
شاباش دیجئے شام کو ایک ایک بوٹا گوشت کا اور ایک ایک مشکا دودہ کا دونون
نے پیا اور پہر مصروف تلاش ہوئے تہوڑے عرصہ مین وہ قلیل
رقیق غذا پسینہ ہو کر نکل گئی تمام رات یہی عالم رہا نہ کہیں دیو اشقال
کم پڑتا ہے نہ دیو نفریت اگر یہہ دس قدم ریل لے جاتا ہے تو وہ یہی دس
قدم ریل لے جاتا ہے اگر یہہ اوسے پچھاڑتا ہے تو وہ اسے پچھاڑ

لے آتا ہے تو یہہ نہین تہمتا دونون مین قیامت کے زور ہو رہے ہین دونون طرف کے دیو آخر تین
اپنے اپنے سردارون کی کر رہے ہین نگاہین اور جا بجا لڑی ہوئی ہین کہ دیکہیے فیصلہ کیا ہوتا ہے
ابہی تک تو دونون برابر ہین کسی کو کوئی نہین ہٹتا جب علیحدہ ہو کر جم جاتے ہین جنگل گونج اوٹہتا ہے
کہان تک بیان کیا جائے کہ رات بہی اسی عالم کشمکش مین تمام ہوئی اب پہر صبح ہوئی اور
دونون طرف سے قاعدہ کے موافق وہی ایک ایک خم دودہ کا جسمین قریب قریب نصف کے شراب
ملی ہوئی تہی اور اک اک مجہ گوشت کا وہ انہون نے کہایا پیا کسل مین کہی ہوئی قوت بڑہی خم
مار کر پہر لپٹ پڑے اور اوسی صورت سے کشتی ہونے لگی جو پنج دیو اشقال باندہتا ہے دیو
نفریت اوسے رد کر دیتا ہے اور جو داؤن نفریت کرتا ہے اوس سے دیو اشقال بچتا ہے
دونون جا بجا لڑائی جوڑے ہین پسینے کے شرابے بہ رہے ہین ہاتہہ پہسل رہے ہین زمین سے
مٹی لے لیکر ایک دوسرے کے جسم پر ملتا ہے کہ ہاتہہ قائم ہون گرفت بن پڑے مگر پہسلتے تو یہہ
حالت ہے کہ معلوم ہوتا ہے جسم سے ہزارہا سوتین پانی کی جاری ہین ہر بن مو سر مو سے پسینہ
بہ رہا ہے اسی عالم مین یہہ دن بہی گذرا اور شام ہو گئی فیصلہ نہوا دیو برق دیو ریق نے پہر چاہا تہا
کہ دونون کو علیحدہ کر دے مگر پہلوانون نے منظور نہ کیا اسلیے کہ تکلیف ہے تو دونون کیواسطے
راحت ہے تو دونون کے لیے ہے اگر یہہ معلوم ہو کہ علیحدہ ہو جانے سے ہمارا زور بڑہ جائیگا
اور دوسرے کی طاقت کم ہو جائیگی تو ایسا بہی کیا جائے جس وقت حالت مساوات ہے تو
پہر کیا فائدہ ہے بہتر یہی ہے کہ فیصلہ ہو جائے تو الگ ہون دوسرے یہہ کہ اس وقت تک
دونون کو اپنی اپنی طاقت پر گہمنڈ ہے دم کسیکا نہین آیا ہے ہر ایک کو اپنے اپنے دم کا اندازہ ہے
غرضکہ آج شام کو بہی کچہ دیر کو علیحدہ ہوئے جتنے عرصہ مین دل دودہ اور گوشت کہایا پیا بعد اوسکے پہر
لڑنے لگے اور لڑتے لڑتے یہہ رات بہی تمام کر دی اب تیسری صبح ہوئی دونون لشکرون کی جاگتے
جاگتے آنکہین سرخ ہو گئی ہین ہر حدقۂ چشم اک کاسۂ پر خون معلوم ہوتا ہے دیو نیند کے
مارے جہونکے لے رہے ہین اور اشقال دیو بہی مخمور ہو رہا ہے اودہر دیو نفریت بہی
بہک بہک کر ہاتہہ ڈالتا ہے دونون برابر کہڑا رہے ہین لیکن اب نظر بازون کو اتنا فرق محسوس
ہونے لگا کہ دیو اشقال کی حالت نفریت سے زیادہ خراب ہے کہ پاؤن بہی اسکے بہکے بہکے
پڑتے ہین پیر اقائم نہین رہتا دم بہی آگیا ہے کبہی کیطرح ہانپ رہا ہے اور دیو نفریت جہان بہک
جاتا ہے فوراً سنبہل جاتا ہے اگر دیو اشقال نفریت کو تین قدم دوڑا لیجاتا ہے اور یہہ سنبہلکر
لنگر قائم کر کے سر سینے مین اڑا کر دیتا ہے تو دیو اشقال گو پانچ قدم ریل لیجاتا ہے شکیلائے
آہن کلاہ نے بادشاہ سے کہا کہ آثار برے ہین ہم لوگ شرط ہارا چاہتے ہین برق و ریق
نے کہا جو مرضی خداوند ابلیس کی اودہر دیو اشقال نے کہا کہ اے نفریت شاہ
واقع مین تو بڑا زبردست ہے مگر لے یہہ زور آخری ہے اگر اسکو روک لیا تو گویا مجکو
زیر کر لیا سنبہل جا اور ہوشیار ہو جا یہہ کہکر دونون بازو نفریت کے
پکڑے اور سر سینے سے ملا کر یا خداوند ابلیس کا نعرہ کر کے اب جو زور
کرتا ہے واقع مین ایسا زور کیا کہ نفریت کو سنبہلنا دشوار ہو گیا اور سات
قدم تک پسپا کرتا ہوا چلا گیا بس یونہی جو آگے کو جہٹکا دیا ایک گہٹنا دیو نفریت کا

زمین سے آشنا ہوا لیکن دوسرے گھٹنے کے بھل سنبھل کر یہ کھڑا ہو گیا برق بریق پہلے تو یہ سمجھا تھا کہ اشقال نے نفریت کو زیر کر لیا اور شکیلائے آہن کلاہ سے کہا تھا کہ ابتو آثار فتح کے معلوم ہوتے ہین شکیلائے آہن کلاہ نے جواب دیا کہ ہین حضور جس بات کو آپ علامت فتح سمجھتے ہین یہی نشان شکست ہے دیو اشقال نے یہ برا کیا ہے اگر نفریت نے یہ زور روک لیا اور خود زور کیا تو دیکھ لیگا کہ اشقال مین سنبھلنے کی طاقت ہی نہ رہیگی اسنے اپنا پورا زور ختم کر دیا اگر سنبھل سنبھل کر لڑے جاتا تو ابھی پہر ڈیڑھ پہر تک لڑ سکتا تھا اسنے عرصہ مین شاید نفریت دل ہار دیتا تو کوئی صورت معاملہ کی پیدا ہوتی اور تو شکیلائے آہن کلاہ نے اپنی تقریر تمام کی اور ادہر زور اشقال کا ختم ہوا اور نفریت گھٹنا ٹیک کر سنبھلا آواز دی کہ اے اشقال یہ زور تیرا آخری تھا تو نے تیرا زور روک لیا اور اب مین ہی زور آخری کرتا ہون تو بھی سوک اور ہوشیار ہو جا یہ نہ کہنا کہ ہوشیار نہ کیا تھا یہ نعرہ کر کے دونون بانہ اشقال کے پکڑے اور سر سینے سے ملا کر جو زور کیا اور ریل کو پھیلا تو اشقال کو سنبھلنا دشوار ہو گیا اور دیو نفریت اسکو نو قدم تک ریل کر لیے چلا گیا اور اب جو ہچکا دیتا ہے تو دونون گھٹنے زمین سے آشنا ہو گئے بس یونہی کمر زنجیر کے بندین ہاتھ ڈالکر یا خداوند ابلیس کا نعرہ کر کے اب جو زور کرتا ہے سن سے اونچا لیا اور کہا کہ اے دیو اشقال کیا کہتا ہے الی عت کے بارے مین اوسنے جواب دیا کہ تا زندہ ایم بندہ ایم بس دیو نفریت نے اسکو زمین پر چھوڑ دیا اسنے اوسی وقت سے حلقۂ الی عت کان مین ڈالا اب دیو نفریت نے برق بریق سے کہا کہ تم کیا کہتے ہو اوسنے جواب دیا کہ بیشک اقبال آپکا زبردست ہے اور شرط مین آپ سے ہارا آپ بادشاہ ہین وزیر یہ کہکر برق بریق تخت پر سے اتر پڑا اور تاج سر سے اوتار ڈالا دیو نفریت کو تندر دی نفریت نے خلعت وزارت دیو برق بریق کو عنایت کیا اور دیو اشقال کو سپہ سالاری کا عہدہ دیا آپ بادشاہ دونون لشکر کا ہوا اب دونون لشکر ایک ہو گئے دیوان نفریت و دیوان برق بریق آپس مین بغلگیر ہوئے نقارہ شادمانی بجنے لگا یہ دن تو ایسا نہ تھا کہ کوئی تازہ انتظام کیا جاتا سب تھکے ہوئے تھے دوسرے روز دیو نفریت نے جشن قرار دیا اور صحبت عیش و نشاط گرم ہوئی جام شراب ناب گردش مین آیا ناچ پریونکا ہونے لگا صدر مین مسند شاہی پر دیو نفریت بیٹھا ہے اور دہنے جانب برق بریق بائین طرف دیو اشقال اسی طور سے دونون طرف اور سرداران لشکر مثل شکیلائے آہن کلاہ و گلین ال و میزال و دیو کرا و دیو تین تنا وغیرہ یہ سب دیو بیٹھے ہین ناچ ہو رہا ہے جام چل رہا ہے اب جمعیت لشکر قریب پندرہ لاکھ کے ہو گئی ہے تمام صحرا دیوون سے مملو ہے کوئی چرند و پرند کو سون تک باقی نہین ہے سیکڑون درخت لنڈے ہو گئے ہین برگ و بار اونکے نوچ نوچ کر دیوون نے کھا لیے ہین غرض کہ عین صحبت جشن مین دیو اشقال نے دیو نفریت سے پوچھا کہ آپکا زخم دست کس شخص کے ہاتھ سے زخمی ہوا دیو نفریت نے اک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور کہا اے دیو اشقال اسوقت وہ باتین پوچھی کہ غم تازہ کر دیا یہ صحبت عیش و غم معلوم ہوتی ہین تجھ سے کیا حال اپنا بیان کرون کیا تو نے سنا ہو گا

کہ اک آدمزاد پردہ دنیا سے آیا تہا اوسنے تمام سرکشان قاف کو مار دیو سمندون ہزار دست
کہ جس سے تمام قاف تہراتا تہا دیوان سرکش اوسکے نام سے سرپیچا کر لیتے تہے اوس آدمزاد نے اسکو
بہی مارا اور آسمان پری کو زوجہ بنایا اوس شخص کا باپ عفریت نام کہ بادشاہ زبردست تہا
وہ بہی اوسیکے ہاتہہ سے مارا گیا نام اوس آدمزاد کا حمزہ تہا دعوے صاحبقرانی کا رکہتا تہا دیو فیقہ
بن سمندون ہزار دست کہ نہایت زبردست تہا وہ بہی اوسی شیر بیشہ شجاعت کا شکار ہوا
کہانتک تجھہ بیان کرون کہ کون کون سی دیو اوسنے زیر کیے اور قتل کیے کہ تمام پردہ قاف اوسکے
نام سے تہراتا تہا یہانتک کہ سنا ہے اب اوسنے گوشہ نشینی اختیار کی ہلوگون کو موقع ملا اکثر
گلستان ارم پر چڑہائی کی لیکن اوسکی درندہ دختر جو کہ ملکہ آسمان پری کے بطن سے ہین نہایت
زبردست ہین گو بظاہر تو ایسے ہی ہین جیسے کہ آدمزاد ہوا کرتے ہین لیکن قوت اونکی دیوون سے زیادہ
ہے انہون نے بہی صدہا دیوون کو مارا یہانتک کہ مہیسا زبردست بہی اوسی حمزہ کے نواسے کی ہاتہہ سے
زخمی ہوا اوسنے شاخ بیری توڑ ڈالی اگر بہاگ کر جان اپنی نہ بچاتا تو ضروری اوسکے ہاتہہ سے مارا جاتا
ہان اور ہین اوس لڑکے کی وہ بہی ایسی زبردست ہین کہ بہت سے دیوون کو مارا مگر اے دیو
اشقال آجکل میدان خالی ہے سنا ہے کہ اوس لڑکے کو پنجہ اوٹہا لیگیا وہ تو مفقود الخبر ہے
اور وہ عورتین دونون پردہ نشین ہو گئی ہین بیٹا حمزہ کا صاحبقران اعظم کہین سے زخمی ہو کر
آیا ہے یہی موقع ہے چڑہائی کا فوج ہماری بیشمار دیو بہت زبردست زبردست ساتہ ہین اسیبات پر
ہے کہ ایکی مرضی فتح ہوگی اور مین چند نامے اور لکہتا ہون انہی چند سردار زبردست سوزنگار اور سہی
ہین کہ جنکو اپنے زور بازو پر گھمنڈ ہے اور حمزہ و اولاد حمزہ کے دشمن ہین اور سرکشان قاف
سے ہین نامہ پہنچتے ہی وہ بہی آکر شریک ہو جائینگے بیس لاکہہ دیوونکا مجمع ہوگا ایک ہی روز مین گلستان
ارم کو پامال کر دینگے دیو اشقال نے کہا کہ نہایت مناسب ہے لیکن مجھے سال آدمزاد کا سنکر
یقین نہ آتا تہا کہ ایک نحیف الجثہ ضعیف البنیان جسکے نام سے ہنسی آتی ہے شاید وہ جادوگر ہوگا
جو ایسے ایسے زبردستان روزگار کو اوسنے مارا دیو نفریت نے کہا نہین ہرگز نہین وہ سحر نہین
جانتا تہا بلکہ ساحرون کا دشمن تہا اور ہزارہا ساحر اوسکے ہاتہہ سے مارے گئے غرضکہ بعد اس گفتگو کے
صحبت برخاست ہوئی رات تہوڑی باقی تہی سب سو رہے صبح کو پہر دربار نفریت نے آراستہ
کیا اور نامے رئیسان قاف کے نام لکہا کر روانہ کیے اور خود انتظار مین بیٹہا چند یوم
سوار گذرے ہونگے کہ اک مرتبہ جانب بیابان سے شوق گرد و غبار بلند ہوا سب دیکہنے لگے کہ کون آتا ہے
کہ یکایک دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے دو لاکہہ دیو پیدا ہوئے اور ایک دیو بلند قامت دراز
شاخ سیاہ رنگ جسم پر سرخ و سفید چتہے پڑے ہوئے تمام حربے مثل چقماق چاردہ
سار یق و سالود وغیرہ جسم پر آراستہ کیے ہوئے آکر پہنچا دیو نفریت سے بغلگیر
ہوا نفریت نے دیو اشقاق و برق یراق وغیرہ سے ملاقات کرائی اور
کہا کہ یہی دیو ابلق بن سمندون ہزار دست ہین انہین بہی اپنے باپ کے
خون کا قصاص مسلمانون سے لینا ہے دیو ابلق یہ جمعیت دیو نفریت کے
ساتہہ دیکہکر بہت حیران ہوا اور دل مین کہا کہ بڑی شوکت اسنے پیدا کی نیز مسلمانون
فیصلہ ہوئے اوسکے بعد دیکہا جائیگا غرضکہ یہ بہی آکر شریک ہوا اور لشکر اسکا لشکر نفریت بن

عفریت مین شامل ہوا کر دوسری گرداوڑی اور تخیف بن خفیف ایک لاکھ دیو کی جمعیت سے آکر پہنچا پھر گرداوڑی اور دیو سراب بن گراب ایک لاکھ دیو کی جمعیت سے پہنچا ان سب کے لشکر بھی لشکر نفریت مین شامل ہوئے اور نفریت سے ملے نفریت نے دیو اشقال وغیرہ سے ملایا اور ہر اک کو اپنے ارادہ کا شریک بنایا جسوقت سب سرداران قاف جمع ہوگئے اور بیس لاکھ دیو دنکا لشکر تیار ہوگیا تو ان سب نے گلستان ارم کی طرف کوچ کیا اب دیکھیے یہہ کب پہنچتا ہے

لیکن اب پھر داستان گلستان ارم کی آغاز کیجاتی ہے

راویان اخبار و ناقلان آثار اسطرح روایت کرتے ہین کہ بعد باطل ہونے عمل کے عبدالرحمن جنی حصار کھینچکر بیٹھے ہین کہ اب اگر شدید جنی کوئی عمل کرے تو اُس سے ساکنانِ گلستان ارم محفوظ رہین بالفعل شدید جنی صرف علاج ہے اسنے بادشاہ سے صرف اتنا کہلا بھیجا ہے کہ بالفعل قلعۂ بلوریہ خالی ہے اور آسمان پری وہان سے بھاگکر گلستان ارم مین مقیم ہوئی ہین آپ چند دیوون کو بھیجکر قلعہ بلوریہ پر قبضہ کر لیجئے نیرنگ شاہ نے دیو سرماق کو پانچ لاکھ دیو دنکا افسر کیا اور کہلا بھیجا کہ قلعہ بلوریہ پر قبضہ کرنے دیو سرماق چل چکا ہے یہہ بھی اسی راستے مین ہے دیکھیے کس وقت پہنچتا ہے لیکن یہہ تمام خبرین ملکہ آسمان پری کو برابر پہنچ رہی ہین کہ ایکطرف سے تو دیو نفریت بن عفریت پہرا تا ہے اور اسنے بیس لاکھ دیو دنکی فوج بہم پہنچائی ہے اور ابھی بڑے بڑے زبردست دیو اوسکے ہمراہ ہین اور ایک جانب سے دیو سرماق پانچ لاکھ دیوون سے قلعہ بلوریہ پر قبضہ کرنے کے واسطے آتا ہے اوس دیو کو نیرنگ شاہ نے بھیجا ہے یہہ دیو بھی نہایت زبردست ہے ملکہ آسمان پری یہہ سنکر نہایت پریشان ہوئین اور عبدالرحمن جنی سے کہا کہ فراق حمزہ صاحبقران کا ہمارے حق مین ہر طرح برا ہوا کیا مصیبتین پیش آرہی ہین اوسکو کوئی ممد و معاون نظر نہین آتا ذرا اپنے علم سے دریافت تو کیجئے کہ انجام ان پریشانیون کا کیا ہوگا اور یہہ بلائین کسطرح دفع ہونگی اور کون ان دیوون پر فتحیاب ہوگا صاحبقران اعظم اسقدر زخمی ہے کہ جلدی اچھا ہونا اوسکا غیر ممکن ہے علاوہ اسکے ایک لڑکا کس کس سے لڑیگا ایک لڑکا قریشیہ کا تباہ ہوا ہی طلسم نیرنگ قاف مین پھنس گیا کوئی صورت مفر نظر نہین آتی نہین معلوم مصلحت پروردگار عالم کیا ہے عبدالرحمن جنی نے قرعہ پھینکا اور سولہون شکلین چیال مین کرکے احکام نکالنے شروع کیے بعد تھوڑے سکوت کے کہا کہ اے ملکہ اک لڑکا پردہ دنیا پر پیدا ہوا ہے کہ وہی اول دامیر کبیر سے ہے نام اوسکا اسکندر رستم خو ہے بالفعل ملک آب پرستان مین ہے دختر بادشاہ اوسپر عاشق ہے اور وہ اوس لڑکے پر شیفتہ ہے لہذا وہ اپنی معشوقہ سے ملنے کو جارہا ہے اگر وہ آئے تو یہہ مرحلے طے کرے فرزند شیر شیر کو بھی وہی طلسم جہر آئینگا نیرنگ قاف اوسکے ہاتھ سے ہر چند کہ ابھی دس بارہ برس کی عمر ہے مگر وارث زور صاحبقران ہے طلسم نیرنگ بھی وہی توڑیگا اگر آپ آ بلائین اور وہ یہان آئے تو سب مشکلین حل ہوجائین ہر چند کہ آپکے فرزند یعنے صاحبقران اعظم بھی زور و طاقت مین کسی سے پایہ کمی کا نہین رکھتے ہین مگر مصلحت خدا مین کیا چارہ ہے اس کلسم کا انفتاح وہی ہے ملکہ آسمان پری نے کہا اے عبدالرحمن میرے آگے جسے

صاحبقران اعظم دوسرے صاحبقران ثانی علمشاہ عمرو بن حمزہ بدیع الزمان قاسم ابرج نورالدہر بدیع الملک رستم ثانی کہانتک بیان کروں خدا کرے یہ سب مجھ پر ہوں

جسقدر اولاد حمزہ کی ہے خواہ میرے بطن سے ہو یا کسی اور عورت کے بطن سے ہو سب میری آنکھوں کے تارے کلیجے کے ٹکڑے ہیں اور یہ کیا لیعنے کہ یہ چھوکرا اتنی سی جان ابھی سے عشق بازی کرنے لگا آواگی پر کمر باندھی آخر اسکے ماں باپ کون ہیں اور کہاں ہیں یہ اتنے سے سن میں یہانتک کیونکر پہنچا کیا کوئی بزرگ اسکے ساتھ نہیں ہے عبدالرحمن جنی نے کہا کہ یہ فرزند ہے شہریار عالیوقار کا بیٹا ابرج نوجوان کا ہے جس وقت اسنے ہوش سنبھالا ماں سے پوچھا کہ باپ ہمارے کہاں ہیں اوسنے رو رو کر بیان کیا کہ بیٹا وہ فقیر ہو کر نکل گئے بس اسنے بھی فقیری بانا لیا اور چل کھڑا ہوا آسمان پری کو اسکی حالت سنکر بہت افسوس ہوا اور سوچی کہ نہیں معلوم یہ بچہ کس حالت میں ہوگا اولاد حمزہ کا اک زمانہ دشمن ہے ایسا نہو کہ اس شادی میں کوئی فریب ہو بس دیو تندک سے کہا کہ ہر چند تو لائق اسکے ہے کہ اب تجھکو بغیر خدمت کے بسر اوقات کے لیے کچھ دیدیا جایا کرے کیونکہ سن تیرا بہت ہوا اور بڑے بڑے کام تونے اسوقت تک کیے مگر اے تندک اسوقت کا یہی موقع ہے کہ لشکر دن کی چڑھائی ہے اور کوئی معاون نہیں ہے لہذا تو بہت تیز پر ہے اب بھی نہ کوئی جوان نہ ضعیف جہانتک ہو سکے جلد جا اور اوس لڑکے کو لے آ اسنے عرض کی کہ بہت خوب میں ابھی جاتا ہوں غلام وخلام ہوتے کسواسطے ہیں میں ابھی لاتا ہوں یہ کہکر اوسی وقت جانب ملک آب پرستان روانہ ہوا اسکی راہ میں چھوڑا چلتا ہوں اور اسے بیان

چند کلمہ داستان جرات نشان شیر بیشہ رستمی یعنے سکندر رستم خوی بن شہریار کے بیان کیے جاتے ہیں

یہہ داستان اس مقام پر پہونچی تھی کہ یہ فقیر بنے ہوئے ملک آسمانیہ میں مقیم ہیں آسمان شاہ نہایت فقیر دوست ہے یہانتک کہ اسکے یہاں فقیروں سے پردہ بھی نہیں ہے خاص اسکی دختر ملکہ مہ پارہ کا باغ انکے رہنے کو ملا ہے یہہ اوسی باغ میں بیٹھے ہوئے عبادت خدا کیا کرتے ہیں اک نہ دو بہت بندی ہوئی ہے کہتا باہر ہیں ہے لوگوں کو انکی صورت دیکھکر خیال ہوتا ہے کہ چہرے سے تو اس لڑکے کے شان شاہی و شہریاری پیدا ہے لیکن بانا فقیر کا اختیار کیے ہوئے ہے یہہ سن اسکا اور یہہ فقیری صورت ہے کہ قدرت خدا کی ہے یہہ معلوم ہوتا ہے گویا اک آفتاب زمین پر اوتر آیا ہے خدا جانے یہہ گل کس چمن کا ستارہ کس آسمان شرافت کا ہے بادشاہ کو اس سے دلی محبت ہو گئی ہے اگر سوچتا ہے کہ اگر حسب ونسب اسکا معلوم ہو جاتا اور یہہ ظاہر ہو جاتا کہ یہہ کس خاندان سے ہے تو میں شادی اپنی دختر کی اسکے ساتھ کر دیتا ہر چند کہ اوسکی شرافت وریاست اوسکے چہرے سے ظاہر ہے مگر جبتک خاندان معلوم ہو جائے اوسوقت تک شادی کرنا اچھا نہیں اسلیے کہ باعث بدنامی کا ہوگا اور لوگ طعنہ زن ہونگے کہ داماد بادشاہ فقیر ہے مگر جب خاندان دریافت ہو جائیگا تو کسیکو شک نہ رہیگا اسکو تو یہہ فکر ہے اودہر ملکہ مہ پارہ کہ سن اسکا بھی تو دس برس سے زیادہ نہیں ہے مگر بسبب قوے کے جوان سمجھی جاتی ہے اوس زمانہ میں اس سن کی لڑکی راشدہ کہلاتی تھی اور شادی کے قابل سمجھی جاتی تھی اگر یہہ شاہزادی باغ میں آتی ہے سکندر سے یہہ باتیں کیا کرتی ہے کہ آخر قصہ یہہ جوگی کیونکر لیا ہے کیا کسی کے عشق میں اوسی دھونڈھنے نکلے ہو

یقین تو ہے کہ وہ ہمسے اچھی ہوگی جب تو تمہاری یہہ صورت ہوئی ہے کہ اپنی سلطنت چھوڑی
فقیری اختیار کی آخر وہ انسان ہے یا حور ہے کون ہے سکندر رستم خو اسکی باتو پر کبھی
ہنستا ہے کبھی اک آہ سرد دل پر درد سے کھینچکر کہتا ہے کہ اے ملکہ کیا کہتی ہو عشق کیسا اور سروری
کیسی سلطنت کسکا نام ہے مجھے کبھی کوئی لڑکی ایسی اچھی نہین معلوم ہوئی جیسی تم مجھے پہلی معلوم
ہوتی ہو مگر مین تو فقیر ہون دنیا دار نہین ہون اگر اچھی ہو اپنے لیئے بری ہو تو اپنے واسطے مجھے تمسے
نہین مجھے کیا مطلب ہے یک نظر سے خوش گذرے تمنے مہمان نوازی کی ہم بھی یہہ سوچے کہ چند
دن یہی سہی اور سلطنت جسکے پاس ہوتی وہ فقیری کیون اختیار کرتا مین تو خانہ ویران فقیر ہون
باپ میرا جب سے فقیر ہوکر نکل گیا اوسی کی تلاش مین نکلا ہون دادا بھی فقیر تھا ملکہ نے کہا
کہ تم کہہ چکے تو کیا ہوتا ہے یہہ تو ظاہر ہو چکا کہ تم رئیس خاندان ہو چہرہ تمہارا تمہاری شرافت
و ریاست ظاہر کر رہا ہے فقیری ظاہر ہی ہو جائیگا کوئی نہ کوئی تمہارا ڈھونڈھنے والا سرزمین
اس ملک مین نکل آئیگا اور سی روز حال تمہارا کھل جائیگا ابھی یہہ تو بتا دو کہ دین و آئین تمہارا
کیا ہے ہملوگ تو خداوند آب کو مانتے ہین دیکھو وہ کیسا خداوند ہے کہ کوئی شے بغیر اوسکے
زندہ نہین رہ سکتی اگر وہ کنارہ کشی کرے تو درخت خشک ہو جائین باغو بیخ خزان آجائے
انسان و حیوان سوکھہ سوکھہ کر مر جائین تمام عالم کی سرسبزی و شادابی اوسکے افضال پر
موقوف ہے سکندر رستم خو نے فرمایا کہ اے ملکہ اب تمنے وہ بات نکالی جو باعث فساد
ہے ہر شخص اپنے مذہب کو حق جانتا ہے اور اوسکی اچھائی بیان کرتا ہے مگر جو انصاف
سے دیکھو تو حق و باطل کا فرق معلوم ہو جاتا ہے اور اگر بات کی تہ کرو اور نا انصافی پر کمر
باندھو تو قلب سیاہ ہو جاتا ہے اور نور ایمان اوس سے دور بھاگتا ہے اے ملکہ
اصل یہہ ہے کہ یہہ سب مخلوق خدا مین پانی ہوا آگ ہوا یا خاک انہین چارون عنصر سے
خداوند کریم نے تمام عالم کو سنوارا ہے اور انہین کی ترکیب سے ہر دشت و در کو مرکب کیا ہے
اے ملکہ خدا وہ ہے جو سب سے افضل و بہتر ہو وہ ہر شے پر قادر ہو اور کوئی اوسپر قادر نہ ہو
دیکھو پانی ایسی چیز ہے جس سے ہر نجاست کو دور کرتے ہین اگر تھوڑا سا پانی بیکر زیادہ آگ مین
ڈالدو تو آگ پانی کو جلا دیگی اور اگر زیادہ پانی تھوڑی سی آگ پر ڈالدو تو پانی آگ کو
بجھا دیگا جہان دونون کا غلبہ زیادتی پر موقوف ہوا تو انکو خدا ماننا بالکل عقل کے خلاف
ہے خدا وہ ہے جسنے زمین و آسمان دشت و در کوہ و صحرا شجر و حجر مکین و مکان دد
و طیر چرند و پرند جن و انسان سبکو خلق کیا ہے وہ لاشریک ہے نہ کوئی اوسکا شریک ہے
نہ وہ جسم رکھتا ہے نہ جان ہر جسم و جان کو اوسنے پیدا کیا ہے کوئی اوسکو دیکھ نہین
سکتا وہ کسی مقام پر نہین اور ہر جگہ موجود ہے یہہ کلمات اسطرح سکندر رستم خو نے بیان
کیے کہ ملکہ ماہ پارہ کے دل سے زنگ کفر دور ہو گیا اور نور ایمان نے آئینۂ دل کو جلا بخشی عرض
کی کہ جو آپکے مذہب مین آئے وہ کیا کہے سکندر نے کلمہ تعلیم کیا ملکہ از سر صدق مسلمان ہوئی
دلمین یہ کر دعا کیا کرتی ہے کہ اے رب پاکذات مین تو مسلمہ ہون صدقہ اپنے نبی برحق کا کہ اس شہریار کے خاندان
عالیشان کا ہی بخش تا کہ شادی میری اسکے ساتھ ہو جائے اور بینی مجھے دوزخ سے بچا یا راستہ بہشت کا بتا یا مین چاہتی ہون
کہ ایسے ہی شخص سے قسمت میری وابستہ ہو اور ہر بادشاہ کو بھی فکر ہے کہ کسطرح اسکے خاندان کا حال دریافت کرے ذکر فرخ

اتفاق سکندر رستم خوباس بادشاہ یعنے ملک آسمان فیل زور کے بیٹھا ہوا ہے اور
بادشاہ حال سکندر کا پوچھ رہا ہے سکندر بادشاہ سے بہانے کر رہا ہے کہ یکایک سامنے
سے اک برات پیدا ہوئی دیکھا کہ تمام براتی روتے پیٹتے چلے آتے ہین کوتوال شہر ساتھ ہے
آسمان شاہ نے کوتوال سے پوچھا کہ یہہ کیا معاملہ ہے کوتوال نے عرض کیا کہ جہان پناہ
وہ جو ایک آدمی روزخوراک دیو کے واسطے بھیجا جاتا ہے اوسکا طریقہ یہہ رکھا گیا ہے کہ قرعہ
پھینک کر نام نکالتے ہین آج اس دولہا کا نام نکلا ہے جو دولہن کو بیاہنے جا نیکو تھا اور برات
تیار تھی عزیز اوسکے اور سسرال والے سب رو رہے ہین بادشاہ نے کہا کہ اتنا ہو سکتا ہے
کہ اگر اس دولہا کے عوض کوئی اور عزیز اوسکا جان دینا گوارا کرے تو اسکو چھوڑ دو اوسکو
بھیجدو یہہ کہکر سنکر یا تو سب رو رہے تھے اور خود کر رہے تھے کہ اسکے بدلے ہمین بھیجدو مگر
اسے چھوڑ دو یا سب سانت ہوگئے بلکہ مان باپ تک ٹل گئے جان بڑی شئے ہوتی ہے اپنے پاؤن
سے موت کے مونہہ مین کسی سے نہین جایا جاتا ہے آخر کار یہی امر طے پایا کہ اسیکو دیو
کے حوالے کردو یہہ تماشا دیکھکر سکندر رستم خو نے کہا کہ اے بادشاہ یہہ کیا معاملہ ہے وہ
دیو کونسا ہے جسکی خوراک تمہارے یہان سے معین ہے اور یہہ کیا ظلم ہے کہ بندگان خدا
تندہ پکڑ کر اوسکو بھیجے جاتے ہین کچھہ تدارک اوس دیو کے دفع کرنیکا نہین کیا جاتا آسمان
شاہ نے کہا کہ شاہ صاحب اگرچہ تم مرد فقیر ہو مگر ابھی بچے ہو دیو کا تدارک انسان اور
کیا کر سکتا ہے اتنو مدت سے یہہ بلا اس شہر پر نازل ہے دیکھیے کب دفع ہوتی ہے آسمان شاہ
نے کچھہ ایسا مجمل بیان کیا کہ سکندر کی سمجھہ مین نہ آیا اسنے اتنا تو کہا کہ مین اپنے سامنے
اسے بچانے دونگا اور خود جاکر دیو سے لڑونگا اسکے ولولہ پر اہل دربار ہنسنے لگے اور آسمان
شاہ نے کوتوال سے اشارہ کیا کہ تم دیر نکرو اور دولہا کو لیکر دیو کیطرف روانہ ہوا یا ہو کہ
دیو ہمسے دیو ہین آجائے اور ایک کے بدلے بہت سی جانین جائین کوتوال تو اوسے لیکر روانہ
ہوا یہان سکندر جلدی سے اوٹھکر ملکہ کے باغ مین آیا اوسوقت ملکہ یاد مین اس فقیر گلرو کے
ٹہلتی پھرتی تھی بھولیان اسکے ساتھہ تھین اچانک سکندر پہنچا اور کہا ملکہ اک بات تمسے
پوچھتے ہین تمہین ہمارے سر کی قسم سچ سچ بتا دینا تامل نکرنا ملکہ گھبرائی پوچھا کہ وہ کونسی بات
ہے سکندر نے کہا کہ وہ دیو کہان رہتا ہے اور تمام واقعہ برات کے آنیکا بیان کیا
ملکہ نے کہا کہ ہان وہ دیو مجھپر عاشق ہے اور باپ سے میرے مجھے طلب کرتا ہے اوسنے
ابھی یہہ کہکر ٹال دیا ہے کہ ملکہ کا سن کم ہے جب جوان ہوگی تو تمہاری حوالے کر دینگے جب سے
وہ اسی شہر کے قریب ایک صحرا مین رہتا ہے اور ایک آدمی روز اوسکی خوراک کیواسطے
یہانسے بھیجا جاتا ہے بس یہہ سننا تھا کہ زمانہ آنکھون کے نیچے تیرہ و تار ہوگیا اور کہا کہ تمنے
مجھسے پہلے سے نہ بیان کیا کہ اوس قرمساق کو سزا دیتا اور تمہارے ملک کو اس بلا سے نجات
دیتا بس ابھی تن جاتا ہون اور بغیر دیو کے مارے مجھے قرار نہین ہے یہہ کہکر دروازہ باغ کیطرف متوجہ
ہوا ملکہ نے کہا کہ شاہ صاحب سنو تو سہی شاہ صاحب کسکی سنتے ہین غصہ سے چہرہ
سرخ ہے رگون مین خون شجاعت کو جوش ہے ملکہ کہتی جاتی ہے کہ خبردار وہان نہ جانا ارے دیو سے
لڑنے جاتی ہو کچھہ دیوانے ہو یا سڑی ہو شدید نے دیو کو کبھی دیکھا نہین ہے وہ آدمی کو کہا لیتا ہی یہہ پلٹکر نہین دیکھتے اور

جلدی جلدی قدم بڑہائے چلے جاتے ہین ملکہ دوڑی کہ دامن پکڑلون آپ بہاگ کر دروازے کے
باہر نکل گئے یہ دل مین پچہتاتی ہے کہ نہ نے کیون اسے پتا دیو کا بتلایا مگر کیا جانتی تہی
کہ یہہ چلا جائیگا افسوس کہ دیو اسکو کہالیگا ہائے مفت جان جائیگی باغ میرا سونا ہوگیا
یہہ تو روتی رہگئی اور سکندر دوڑتا ہوا چلا کہ کسطرح کوتوال سے پیشتر پہونچ جاؤن
دولہا لقمۂ دیو نہونے پائے لوگون نے شہر کے دیکہا کہ آج شاہ صاحب صحرا
کی طرف دوڑے چلے جاتے ہین خیال کیا کہ کسی بوٹی پتی کی تلاش ہوگی لیکن جب
شہر سے نکلکر صحرا مین پہنچے اور نگہبانون نے دیکہا جو بادشاہ کی طرف سے معین ہے
تو پکار کر کہا اے فقیر اودہر نخلستان مسکن دیو ہر جنگال کا ہے راہ بھول کر تو
وہان دیو ہو جائیگا آپ ایک کی نہین سنتے بلکہ جواب دیتے ہین کہ ہم دیو کش ہین دیو ہمارا
کیا کر سکتا ہے یہانتک کہ قریب دیو کے پہنچ گئے دیکہا کوتوال شہر اوس نوشاہ کو دیو
کے سپرد کر کے پلٹا ہے اور دیو نوشاہ کو لقمہ کیا چاہتا ہے گوشت تمام جسم کا شول
رہا ہے اور خوش ہو رہا ہے کہ آج لقمۂ چرب ہاتہہ آیا بس جیسے ہی یہہ معرکہ سکندر نے
دیکہا آواز دی کہ او دیو خبردار و ہوشیار ہو جا کہ ملک الموت تیری جان کا آگیا خبردار اس
دولہا کو نہ کہانا دیو نے جو پلٹ کر دیکہا نہایت خوش ہوا اور ناچنے لگا کہ شکر ہے خداوند
ابلیس کا کہ اونہون نے ایک لقمۂ اور بہیجدیا آج دونون ڈاڑہین گرم ہو جائینگی کہا اچہا
او آدمزاد معلوم ہوتا ہے کہ تجہے خداوند نے میرے لیئے بہیجا ہے کہ اسکو کہالون تو تجہے
بہی کہا کون تیرا گوشت اس سے زیادہ مزے کا ہوگا کوتوال نے جو دیکہا کہ یہہ وہی لڑکا فقیر کا ہے
جسکو بادشاہ بہت دوست رکہتا ہے ادہر تو سکندر سے کہا کہ آپ نے یہہ کیا غضب کیا کہ
یہان چلے آئے اور ادہر دیو کو آواز دی کہ اسے آپ نہ کہائیے گا مین اسکے عوض مین دو آدمی
اور دونگا دیو نے کہا وہ اس مزے کے نہونگے یہہ کہکر ایک ہاتہہ سکندر کیطرف بڑہایا اور دوسرے
ہاتہہ سے اوس نوشاہ کو اٹہانا چاہتا تہا کہ مونہہ مین ڈال لے اس سکندر نے اک پتہر
دو سو من کا اوٹہا کر جو ہاتہہ پر دیو کے مارا وہ آدمی ہاتہہ سے دیو کے چہوٹ پڑا اور کلائی مین چوٹ آئی
بس دیو کو غصہ آیا اور کہا کہ تو بڑا شریر معلوم ہوتا ہے آ پہلے تجہی کو کہالون پہر اوسے کہاؤنگا یہہ کہکر
دہین اپنا مثل قہر بلا کے کہولکر لپکا اور چاہا کہ سکندر کو نگل لون سکندر نے جست کر کے شاخ
اسکی پکڑی اور لٹک گئے دیکہنے والونکو افسوس ہو رہا تہا کہ مفت اپنے ہاتہون سے یہہ دیو کے
مونہہ مین گیا اب نہین بچ سکتا لیکن سکندر نے جو شاخ پکڑ کر لٹکرہا تو سر دیو کا نیچا ہوگیا
اور پاؤن سکندر کے زمین سے لگے دیو نے ہاتہہ کمر مین ڈالدیا اور چاہا اوٹہا کر کہالون کہ
سکندر نے اک ایسا پینچ کیا کہ دیو چت ہو کر زمین پر آ رہا بس چہاتی پر چڑہکر وہ سر اوسکا جو
مثل گیند کے تہا دہر سے کہینچکر پہینک دیا لاش اسکی پہڑکنے لگی کوتوال نے تعریفین کین اور کہا
ہاتہہ چومے کہ آپکوئی اوتار معلوم ہوتے ہین اودہر وہ نوشاہ جو پنجۂ اجل سے چہوٹا
سکندر کے قدمون پر گر پڑا کہ آپنے میری جان بچائی ورنہ ہم تو لقمۂ دہان اجل ہو چکے تہے اب مجہے
اپنی غلامی مین قبول فرمائیے یہہ وقت مخت ایسا تہا کہ باپ ماں سب نے ساتہہ چہوڑ دیا مگر آپ ایسی خطرناک
جگہہ کے واسطے اپنی جان پر کہیل گئے آپ سے بڑہکر میرے واسطے دنیا مین نہ ماں ہے نہ باپ مین اس قسم سے علیحدہ ہونگا

مجھے ہی چیلا بنائیے اور اپنے ساتھ رکھیئے اودہر شاہ صاحب کے چلے جانیکے بعد ملکہ ماہ پارہ نے آکر اپنے باپ سے اطلاع کی تھی یہ بھی چند نشانی اور کچھ فوج اپنے ہمراہ لیکر چلا تھا کہ اگر یہہ دیو پہنچگئے ہونگے تو ان زنانیون کو دیکر شاہ صاحب کو دیو سے لے لونگا یہہ اوسوقت پہنچے کہ شاہ صاحب دیو کو مار چکے تھے بس یہہ دیکھنا تھا کہ آسمان شاہ قدمبوسی کرنا اور ہاتھ چومے اور کہا کہ یہہ کمال اس سن مین اور نذر نثار کرتا ہوا ہمراہ اپنے لیکر چلا تمام ملک مین غل ہوگیا ہر جگہہ چرچا تھا کہ وہ شاہ صاحب جو کمسن سے بادشاہ کے یہان آئے ہین بڑے صاحب کمال ہین کہ دیو کو مارا اب ہم سبکو امان ملی روز کے خدشہ سے نجات پائی خداوند آپ انکا سایہ ہمیشہ اس ملک پر رکھے یہہ تو عجب دولت لازوال بادشاہ کے ہاتھہ آئی کوئی تو کہتا ہے کہ ہم بھی انکی مریدی اختیار کرینگے اور کوئی کہتا ہے کہ اونکے چیلے ہونیکے قابل بھی ہم نہین ہین لیکن سکندر نے دیو کو مار کر جو نعرہ کیا تھا وہ فقط کوتوال شہر اور آسمان شاہ نے سنا تھا کہ یہہ بھی قریب پہنچ چکا تھا ان دونون پر واضح ہوگیا ہے کہ یہہ مذہب اسلام رکھتے ہین اور پروے ہین صاحبقران کے خاندان اعلے سے ہین بادشاہ و کوتوال دونون نہایت معقول پسند ہین اوسیوقت سے انکو بھی توجہہ مذہب اسلام کیجانب ہوگئی ہے اور بادشاہ اس خوشی مین انکو ساتھہ لیئے چلا آتا ہے کہ ابتو انکے خاندان کا حال بھی معلوم ہوگیا اور دیو بھی مارا گیا جس سے زیادہ تر خطرہ تھا اب ملکہ ماہ پارہ کی شادی انکے ساتھہ کردینا چاہیئے اور فقیری لباس انکا دور کرادینا چاہیئے یہہ سب کے سب خوش و مسرور لیئے ہوئے شاہ صاحب کو چلے آتے ہین کہ یکایک سر پر اک شعلہ سا چمکا اور اوس شعلہ سے اک پنجہ پیدا ہوا کڑک کر گرا اور سکندر رستم جو کو اوٹھا کر ایک جانب روانہ ہوا اور آواز پیدا ہوئی کہ منم عقرب جادو معشوقۂ دیو ہر کہ جنگال غضب کیا تھا اس طفل نے کہ چاہنے والے کو میرے مار ڈالا تھا اور صاف نکلا جاتا تھا اب مین اسکو لیئے جاتی ہون تا قیامت اس سے ملاقات نہوگی یہہ دور تک تو معلوم ہوا کہ پنجہ سکندر کو لیئے جاتا ہے لیکن جب زیادہ دور ہوگیا تو پنجہ اور سکندر دونون نظرون سے غائب ہوگئے آسمان شاہ تڑپکر رہگیا اور تمام شہر کو افسوس ہوا لیکن ملکہ ماہ پارہ پہلے تو قتل دیو کی خبر سنکر نہایت خوش ہوئی تھی دروازہ باغ تک گہری گہری بیتابانہ دوڑ کر جاتی تھی کہ شاہ صاحب آتے ہونگے دوسری خبر یہہ جو سنی کہ شاہ صاحب کو راہ سے پنجہ اوٹھا لیگیا نہایت صدمہ ہوا اور رونے لگی مثل تصویر کے ہلنے کا عالم ہوگیا کہ تقدیر کی گردش نے یہہ کیا سامان دکھایا اب ان سب کو تو اسی حالت پر چھوڑ اندہ مین چھوڑا جاتا ہی

اب چند کلمہ مہتر بلقیس بن شاپور بن ہرمز کا لکھے جاتی ہین

کہ سن اسکا بھی دس گیارہ برس کا تھا سکندر کے ساتھہ کھیلا کرتا تھا جسوقت اسکو یہہ معلوم ہوا کہ آقائی میرے جوگ اختیار کیا اور فقیر ہوکر نکل گیا بہت رویا اور اوسکے بعد آپ بھی اکتارہ ہاتھہ مین لیکر اک جوگ کے لباس مین برائے تلاش سکندر روانہ ہوا دیکھیئے اس سے کہان ملاقات ہوتی ہے

اب کچھہ حال اوس پنجہ کا سنیئے جو سکندر کو اوٹھا لیگیا تھا

راہ مین تموج ہوا سے سکندر بیہوش ہوگیا تھا جسوقت عقرب جادو فریب اپنے سکن پنجہ کی بالائے ہوا سی سر کوہ پر اتری سکندر کو زمین پر ڈال دیا اور کباب لگانیکے سامان کیئے کہ سخین ہوکے کھائی کہ

تھوڑا سا تک مرچ ایک بہری اس مردار خوار نے نکالی اور چاہا کہ اسے ذبح کرون لیکن نظر جو جمال
جہان افروز پر پڑی ہزار جان سے قربان ہوگئی پنکھا جھلنے لگی پانی چھڑک کر ہوشیار کیا جسوقت
آنکھ سکندر کی کھلی دیکھا کہ اک پہاڑ پر بیٹھا ہون اور اک بلا سامنے بیٹھی ہوئی ہے کسطرح کا سر جیسا
مونہہ پہاڑ سیاہ رنگ دو بڑے بڑے دانت نکلے ہوئے بال سر مین سب سفید فرمایا تو کون ہے
اور کیون مجھے اوٹھا لائی ہے اسنے کہا اے جان جہان و آرام دل مشتاقان مین ہون عقرب
جادو جس دیو کو تو نے مارا وہ مجھپر عاشق تہا اور مجھسے اوس سے انتہا کی محبت تہی جسوقت
تو نے اوسکو مارا تو مجھے صدمہ ہوا اور مینے چاہا کہ تجھسے خون ہر جنگال کا قصاص لون مگر اس
صورت نے مجھے ایسی بیلی معلوم ہوئی کہ مینے ارادہ اپنا فسخ کر دیا اب تجھکو بجائے ہر جنگال تصور
کرونگی اور کام دل اپنا نکالونگی آپکا دل خوش کردے یہہ کہکر اوسی چٹان پر تہرکے لیٹ گئی
بس یہہ دیکہنا تہا کہ سکندر نے کہا او حرامزادی اپنی صورت تو دیکہہ یہہ سن تیرا اور یہہ حرکتین
دور ہو میرے سامنے سے ورنہ ابہی مار ڈالونگا عقرب جادو تو یہہ بہی تہی کہ مجہی معشوقہ کے
ملتی ہے یہہ بخوشی منظور کریگا جب یہہ جواب سخت سنا برہم ہوگئی اور کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تو
نہین مانیگا جب سزا پائیگا تو یہہ غرور جاتا رہیگا دیکہہ تو ہاتہہ پاؤن تیرے قابو مین ہین یا نہین سکندر
نے دیکہا تو دست و پا بجس ہو رہے ہین سکندر نے قصد کیا تہا کہ اوٹھکر اسکی ٹانگین چیر کر پھینک
دون مگر جب اپنے کو بیحس پایا مجبور ہوکے کہا کہ او قحبہ مین تیرے کام کا نہین ہون مجھے قتل
کر ڈال اسنے کہا سون تجھے دہوپ مین سکہاؤن اور اوس مین بہکو ڈالونگی اور اگر کام دل میرا اور
کردیگا تو جو کہیگا وہی کرونگی فرمایا یہہ نہین ہوتا ہے غرضکہ اسی طرح ایک رات اور ایکدن گذرا جب
عقرب جادو نے سنین ہی کین ڈرایا دہمکایا ہی مگر سکندر نے نہ مانا آخر کار یہہ رونیلگی اور
علیحدہ جاکر جلا جلا کے دعا مانگنے لگی کہا خداوند سامری آپنے میری ایسی بری تقدیر بنادی
کہ دیو ہر جنگال کو بہی مجھسے لیا کہ اوس سے خوب مقصد دل میرا پورا ہوتا تہا اب اس آدمزاد
سے اپنا مطلب نکالنا چاہتی ہون تو یہہ بہی مجھسے بے اعتنائی کرتا ہے یا خداوند اسکے دلمین
میری محبت ڈالدیجئے اس اس طرح یہہ دعا کر رہی تہی کہ اک آدمزاد کوہ کی چوٹی سے سیدہا
کرتا ہوا آگیا اب مقصد تیرا پورا ہو جائیگا اسنے پلٹکر دیکہا تو اک جوگی ہے خوبصورت گورا گورا اکنڈا
ہاتہہ مین لئے چلا آتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے خداوند سامری نے بہیجا ہے کہ جاکر اوس آدمزاد
کے دلمین محبت عقرب جادو کی ڈالدے اور تو بہی مطلب دل اوسکا پورا کر یہہ دعا
کر ہی رہی تہی اسے یقین ہوگیا کہ یہہ فرستادہ سامری ہے جوگی نے پوچہا کہ وہ آدمزاد کہان ہے
اسنے کہا وہ سامنے بیٹہا ہوا ہے جوگی نے جو دور سے دیکہا کہہ شخص سا ہوا قریب آیا اور کہا
کیون بہئی مطلب دل عقرب جادو کا پورا کرتے ہو دیکہو مجھے خداوند
سامری نے تمہاری فہمائش کے واسطے بہیجا ہے اگر نہ مانوگے تو برا ہوگا خداوند
ناراض ہو جائینگے دین و دنیا مین نہکانا نہ رہیگا یہہ سنکر سکندر نے کہا کیا
بہک مارتا ہے تجھپر اور تیرے خداوند دونون پر ہزار ہزار لعنت ہے
ادہر یہہ لکاتہ یعنے عقرب جادو قریب آئی جوگی کے پاؤن چومے اور
کہا کہ تم فرستادہ خداوند ہو تمہارے قدم کی برکت سے یہہ کام سرانجام پا جائیگا جوگی نے کہا ہت تو

تجسس اپنا میرے نہ لگا کیونکہ تو دنیا دار ہے اور مین فرشتہ اقدرت ہون ایسا نہو کہ مجھپر عذاب
نازل ہو اور یہین رہجاؤن حضرت خداوند سے خارج کردیا جاؤن تو کہین علیحدہ
پوشیدہ ہو جاتا کہ مین اسکو راضی کرون اور سحر اپنا اسپر سے اوتارے عقرب جادو نے
جلدی سے ہاتہہ کو سکندر پر تین بار گردش دی کہ دست و پا مین انکے حرکت محسوس
ہوئی اور ہاتہہ پاؤن انکے کہل گئے اور عقرب جادو علیحدہ چلی گئی اب سکندر
نے بہجانا کہ یہ بلقیس عیار میرا ہے اور بلقیس نے سکندر کو بہجانا ہر ایک نے اپنی
سرگذشت بیان کی اور گلے ملے بلقیس نے کہا کہ مین در بدر کی ٹہوکرین کہاتا ہوا آپکی تلاش
مین یہانتک پہنچا اسکو دعا کرتے سنا اگر مین اسکی باتونکا جواب دیتا گیا مگر مقدر نے
راہبری کی اور آپ سے ملایا اب اسکے قید مین بیٹہی رہو گے یا رہائی کیصورت کروگے سکندر نے
کہا مین کیا کرون بلقیس نے جواب دیا کہ وصل پر کیون نہین راضی ہو جاتے ہو یہجا ہی کیا ہے یہی
کوئی ساڑہے تین سو برس کی عمر اوسکی ہوگی زیادہ تو نہین معلوم ہوتی یہان اپنا کام نکالیے
جسطرح ہو سکے سکندر نے کہا بیہودہ نہ بک تسخر کا یہہ کونسا موقع ہے کوئی تدبیر رہائی بتلا بلقیس نے
کہا کہ رہائی تو بغیر اسکے ناممکن ہے سکندر نے کہا اگر یہی صورت رہائی کی ہے تو قید اس سے
بہتر بلکہ موت اس سے اچہی ہے نہ ہمارے بزرگون نے کبہی ایسا کیا نہ ہم کرینگے سکندر نے کہا
یہہ مین کب کہتا ہون کہ تم اوس سے وصل بہی کرو زبانی اقرار کرلو اور موقع پاکر گلا گہونٹ کے مار ڈالو
سکندر نے کہا ہان یہہ ہو سکتا ہے کہا اب مین ہنسا جاتا ہون دیکہو غصہ مین کام خراب کرنا
ذرا میٹہی میٹہی باتین کرنا جس سے وہ خوش ہو یہہ کہکر عقرب جادو کو بلایا اور کہا کہ مجہے راضی
کردیا مبارک ہو اوسنے کہا کہ نکاح بہی میرا پڑہتے جائیے ایسا نہو کہ یہہ مجہے چہوڑکر چلا جائے
جوگی نے کہا اچہا بیٹہو اور سکندر سے کہا کہ راضی ہو نکاح تمہارا پڑہون سکندر کو شرم بہی آتی ہے
غصہ بہی مگر کیا کرے موقع ہی ایسا ہے کہا کہ ہان مجہے بہی منظور ہے کہ نکاح میرا اسکے ساتہہ ہو جائے
کہ اگر لڑکا پیدا ہو تو حرامی نہو عقرب جادو کی باچہین خوشی کے مارے کہلی جاتی ہین اور
نیلی جادو کا گہونگہٹ نکالکر بیٹہی ہے کہ جوگی نے کہا کہ بڑا نام خداوند سامری کا جس نے
چوڑنے لگا کر بچے جنائے نکاح ہابہی کا ہفتی کیساتہہ اور نکاح بھینسے کا بھینس کے ساتہہ نکاح ہما
کا کوئل کے ساتہہ اور نکاح تمہارا اس بلا کے ساتہہ مبارک مبارک اس تک بندی کے
بلقیس کے سکندر کے پیٹ مین گدگدی ہوئی اور بے اختیار یہہ ہنسنے لگے جوگی نے کہا
بہت خوش ہوئے یہہ انکار سب دیکہنے ہی پہر کا تہا عقرب جادو سکندر کو ہنستے دیکہکر یہہ سمجہی
کہ شادی کے نام سے یہہ خوش ہوا ہے جوگی تو ہنکر علیحدہ ہو رہا اور سکندر نے ہاتہہ عقرب
جادو کا پکڑ کر لٹا لیا کبہی گلا اسکا ٹٹولتے ہین کبہی کان پکڑتے ہین یہہ لگاتہ سمجہی کہ کوئی بیحد مسا کا
ہوگا لیکن سکندر نے جب اسے بالکل غافل دیکہا بس دونون ہاتہہ گردن پر رکہکر اس زور سے
دبایا کہ آنکہین عقرب جادو کی نکل پڑین اور روح بخس شرمگاہ کے رستے سے نکلکر دوزخ
کو روانہ ہوگئی بس اسکا مرنا تہا کہ وہ پر اک زلزلہ سا محسوس ہوا اور یہہ معلوم ہوا کہ ہزارہا پیچہو
چلے آتے ہین بعد تہوڑی دیر کے جب لاش اسکی پہڑک کر سرد ہوئی تو علامات سحر طرف ہوئے اک آواز پیدا
ہوئی کہ ہا راجہان کشتی نام من عقرب جادو بود سیف مردم وجان دادیم و بطلب خضر رسیدیم پہر بہت شور کیا لیکن

جب بس نہ چلا تو خاک اوڑا کر چلے گئے روشنی ہوئی تو سکندر نے دیکھا کہ نہ کوہ ہے نہ فوج مقابل کے
ایک چٹیل میدان مین ایک پتھر پر لاش ایک جادوگرنی کی پڑی ہے اور سامنے بلقیس کھڑا ہے سکندر
نے کہا اے بلقیس تو نے خوب ترکیب بتلائی ورنہ تا قیامت اس بلا سے نجات نہ ہوتی اب
ملک آب پرستان کیطرف چلو ہمین پتا ملک آسمانیہ کا معلوم ہے بلقیس نے کہا چلو
خدا مالک ہے یہان سے تو چلو وہان کا پتا بھی کسی نہ کسی سے مل ہی جائیگا غرضکہ یہ دونون ایک
جانب روانہ ہوئے جاتے جاتے قریب شام ایک کوہ کے نیچے پہونچے دیکھا تو کوہ پر لوگ بیٹھے
ہین لیکن وضع اور قطع اونکی ڈاکوؤنکی ایسی ہے چونکہ شام ہو چکی تھی سکندر نے کہا کہ آج یہین
قیام کرنا چاہیے صبحکو پھر چلینگے بلقیس نے کہا کہ یہ لوگ حرامزادے معلوم ہوتے ہین
یہان ٹہرنا اچھا نہین ایسا نہو کہ کچھ ایذا پہنچائین سکندر نے جواب دیا کہ ہمین کوئی ایذا
پہونچائیگا تو کیلئے اسواسطے کہ نہ دولت دنیا پاس ہے نہ مال ہے بقول شاعر شعر

طفیل وعلم ہے پاس ہمارے نہ ملک و مال	ہمسے خلاف ہوکے کریگا زمانہ کیا

بلقیس نے کہا یہ صحیح ہے مگر شعر

تیش عقرب نہ از پے کین ست	مقتضائے طبیعتش این ست

اے شہریار یہ خیال کیجئے کہ ہمارے پاس کچھ نہین ہے دشمن کو کیا معلوم کہ آپکے پاس کچھ ہے یا نہین
یہ تو بعد کو معلوم ہوگا فرمایا کہ اچھا اگر یونہی سہی تو کیا مین موم کا بنا ہوا ہون یہان یہی باتین
ہوئین کہ کوہ پر سے قزاقون نے دیکھا کہ دو لڑکے جنمین ایک انتہا کا حسین ہے کھڑے باتین کر رہے
ہین کہا کہ جاؤ ان دونونکو پکڑ لاؤ انسے سائیسی گری کا کام لینگے یہ لڑکے اسی قابل ہین یہ سنکر
ایک شخص سیہ فام زرد چشم اوترا زیر کوہ آکر قریب سکندر و بلقیس کے آیا اور کہا کہ کہان سے
آتے ہو تم دونون اور کہان جاؤگے سکندر نے کہا کہ ہم کہین سے آتے ہین اور کہین جائینگے
بچے کیا یہ سنکر اوسے غصہ آیا کہ یہ لڑکا بڑا اڑا ہے اسنے بازو پکڑا اور کہا چلو ہمارا مالک
تمہین بلاتا ہے سکندر نے ہاتھ اسکا جھٹک دیا اور کہا کہ او بے ادب سیدہی طرح نہین
بات کرتا ہے تو کیا ہی اور تیرا مالک کیا چیز ہے ہم کسیکے نوکر نہین جو چلین اوسنے کہا دیکھتا ہاتھ پاؤ پھر زبان
اگر نہ چلوگے تو زبردستی اٹھا لیجاؤنگا یہ کہکر چاہتا تھا کہ سکندر کو گود مین اوٹھائے کہ بس پھر کیا تھا جو اک
تھپڑ مارا تو سر اسکا پھٹ گیا اور زمین پر گر کر پھڑکنے لگا یہ حال جو اہل کوہ نے دیکھا سبکے سب چلے کہ یہ لڑکا تو بلا کا
جسنے اتنے بڑے جوان کو یون مارا کہ ایک تھپڑ مین لوٹن کبوتر بنا دیا بعض نے کہا کہ مار ڈالو اسکو جانے نہ پائے
لیکن قزاق جوان سبکا افسر تھا اوسنے کہا کہ خبردار کوئی نہ بولے مین اس سے مقابلہ کرونگا اور
اسے زیر کرکے فرزند بناؤنگا کہ یہ لڑکا نہایت زبردست قابل افسری ہے یہ کہکر قریب سکندر کے
آیا اور کہا اے طفل تو نے غضب کیا اتنے بڑے جوانکو تھپڑ سے مار ڈالا سکندر نے کہا ایسے ایسے
سو ہونگے تو اسیطرح مار ڈالونگا تمہارا جی چاہے تمہی حوصلہ نکال لو اور لڑو قزاق نے کہا کہ
مین چاہتا ہون تیرے تمہارے زور بازو کو زیر کرونگا تو فرزند بناؤنگا اور پیشہ اپنا سکھاؤنگا
اور اگر تم زیر کروگے تو تمہاری اطاعت اختیار کرونگا سکندر نے کہا مین موجود ہون غرضکہ قزاق
اور سکندر سے کہڑے کہڑے زور ہونیلگے کبھی قزاق سکندر کو پیل لیجاتا ہے کبھی سکندر قزاق کو مگر جب سے
سکندر نے بازو اس قزاق کے تھامے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو سلاخین آہنی ہین کہ بازو توڑے ڈالتی ہین

بس زور ہوتی ہوئے سکندر نے ایک ہاتھ سے تو زور قران قزاق کا روکا اور دوسرے
ہاتھ سے کمر زنجیر کا بند پکڑ کر جو زور کیا سر سے بلند کر لیا اور نعرہ کیا کہ میں سکندر رستم خوے بن بہمن
بن ایرج بن قاسم بن علم شاہ بن حمزہ صاحبقران عالیشان اے قران قزاق
کیا کہتا ہے شناخت پروردگار عالم کے بارے مین ساتھیون نے اسکے چاہا تھا کہ سکندر پر
حملہ کرین لیکن قران قزاق نے منع کیا اور کہا کہ سنا تمنے کہ یہہ کس شہریار عالیوقار کا بیٹا اور
کس کا پوتا ہے سکا پرقتا ہے جزدار کوئی بدسلوکی ساتھ انکے نکرے اور کہا کہ تا زندہ ایم بندہ ایم سکندر کے
قران کو آہستہ سے زمین پر کھڑا کر دیا اور کہا کہ پڑہ کلمہ قران قزاق کلمہ پڑہکر از سر نو
مسلمان ہوا اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ بنے تو اطاعت اس شہریار عالیوقار کی اختیار
کی اب جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ دین اسلام کو قبول کرے اور جسکو منظور نہو وہ یہان سے چلا
جائے سب نے کہا کہ جب افسر نے اطاعت کی تو نوکرون کو کب عذر ہو سکتا ہے غرضکہ سب
صدق دل سے مسلمان ہوئے اب قران قزاق نے عرض کی کہ بالائے کوہ تشریف
لیجائیے اور اپنی کیفیت سے مطلع فرمائیے کہ کیونکر اس وادی پرخار مین تنہا پیادہ پا آنا ہوا
سکندر بہرہ قران کے بالائے کوہ آئے اور سب ماجرا اپنا فقیر ہوکر نکلنا اور ملک آب
پرستان مین پہونچنا اوسکے بعد دیو کو مارنا اور تنہا پنجہ کا پہونچنا بلقیس کا اور مارنا
عفریت جادو کو اوسکے بعد بقصد ملک آسمانیہ چلنا اور یہان پہنچنا سب بیان کیا
اور فرمایا کہ اگر تمہین راہ ملک آسمانیہ کی معلوم ہو تو مجھے بتا دو قران قزاق نے
عرض کی راہ بتلانا کیسا مین ہمراہ رکاب ہون لیکن آپ کیسی کیسی پریشانیان اوٹھائے
چلے آتے ہین دو ایک روز یہان قیام فرمائیے اور راحت اوٹھائیے اوسکے بعد مین حضور کو
یہان سے ملک آسمانیہ کیطرف لیچلونگا فرمایا کہ دو چار روز تو ٹہرنا ممکن نہین مگر یہہ شب
تمہاری خاطر سے یہین بسر کرونگا اسواسطے کہ نہین معلوم وہان ملکہ بس اتنا کہکر خاموش ہو رہے کچھ
خیال آگیا شرم دامنگیر ہوئی بلقیس پاس بیٹھا تھا اسنے کہا اے شہریار ملکہ کہکر آپ خاموش
ہو رہے وہان آپنے کس بات کا ملکہ حاصل کیا ہے کچھ عشق باز کے رنگ مین تو نہین پہنس گئے
سکندر نے کہا تیرے خیالات ہمیشہ فاسد رہتے ہین ملکہ ماہ پارہ دختر ہے آسمان شاہ کی
وہ مجھے پاک محبت رکھتی ہے نہ مجھے کسی نوع کا خیال اوسکی جانب ہے نہ اوسکو دیدار شاں ہوئی بلقیس نے
کہا پاک محبت کے یہہ زور و شور ہین تو آگے بڑہکر کیا ہوتا ہے اسلیئے تو گھبرا رہے ہو اور فقیری اختیار
کی ہے ذرا وطن چلیئے یا کسی مقام پر آپکے والد بزرگوار ملین تو دیکھئے کیا پوست کندہ بیان کرتا ہون
سکندر نے کہا ہمارے سر کی قسم کسی بزرگ کے سامنے اسکا ذکر نکرنا غرضکہ ہر بات مین سکندر
کی پچین ٹیکے رہا تھا اور بلقیس کی حرکتون سے شرارت پیدا ہوئی قران تو سکندر کا عاشق
ہو گیا ہے خاک قدم کو طوطیائے چشم بناتا ہے آنکھین بچھاتا ہے غرضکہ شب تو یہان بسر ہوئی صبح
کو سکندر نے قران قزاق سے کہا کہ بس اب چلو ہمارے ساتھ اور اگر ساتھ ہمارا دینا ہے
تو اس پیشہ کو سلام کرو کہ یہہ آئین اسلام کے بالکل خلاف ہے جسقدر تمکو دشت مار مین ملتا تھا
خداوند کریم اوس سے زیادہ عنایت کریگا قران قزاق نے عرض کی جو کچھ فرمائیگا ویسا ہی ہوگا کیا
مجال ہے میری کہ جادۂ اطاعت سے قدم باہر نکالون یہہ کہکر اک مرکب سمند کہ نہایت عمدہ تھا شاہ زادی کے آگے کر کے خدمتگار

شاہزادے کے پیش کیا اور سپر تلوار خود بکتر چار آئینہ داستانے مورچے کل اسلحہ جنگ کشتی مین
لگا کر حاضر کیے شاہزادے نے فرمایا کہ مرکب خیر اچھی چیز ہے کہ اس سے قطع راہ مین آسانی ہوگی اور
جانا جلد منظور ہے ورنہ اسکی بھی ضرورت نہ تھی پیدل ہی چلتے لیکن یہ اسلحہ جنگ
فضول ہین قران قزاق نے عرض کی کہ اے شہریار راستے کی حفاظت کا سب سامان
ہونا چاہیے جسوقت اپنے ملک مین پہنچ جایئے گا اوسوقت جو لباس چاہی اختیار کر لیجیگا فرمایا کہ خدا
ہر جگہہ حافظ ہے اگر زندگی ہے تو کوئی کچھہ نہین کر سکتا بقول شاعر دو با

جب کور اکے سایبان بارہ سال کوئی	بال نہ بیکا کر سکے جو جگہ پری ہوئی

اے قران قزاق حافظ حقیقی کی نگہبانی مقدم ہے قران نے عرض کی کہ یہ سب کچھہ درست ہے
مگر اتنی عرض اس خادم کی پذیرا ہو فرمایا خیر خوشی تمہاری یہہ کہکر آلات حرب تن پر آراستہ کیے اور
مرکب سمند پر سوار ہوئے قران قزاق سی بارہ ہزار قزاقونکے سکندر کے ساتھہ ہوا اور
راہ ملک آسمانیہ کی اختیار کی اب دیکھا چاہیے کہ یہہ کس وقت پہنچتے ہین

لیکن اب یہان سے کچھہ حال ملک آسمانیہ کا بیان ہوتا ہے	

راوی کہتا ہے جب سے پنجہ مژگان صاحب یعنے سکندر رستم ہو کو لیگیا ہے تمام شہر غمگین ہے اور بادشاہ کو
بھی انتہا کا صدمہ ہے اور ملکہ بیچاری تو دیوانی ہو رہی تھی آہہ آہہ روز گنگھی نہین کرتی ہے ہر وقت منہ نہیں لیٹے پڑی
رہتی ہے اغیونکو جایئن سے نفرت ہی کیونکہ وہ سمجھاتی ہین تو اونکی باتین بری معلوم ہوتی ہین اکثر جواب مین یہہ شعر پڑہ دیتی ہے

عشق ہم اب نکر سکے جو ضرر سے ناصحو	چوٹ جو کہا چکے ہین اسکی دوا کون کرے

کبھی باغ مین جاتی ہے اس مقام کو حسرت سے دیکھتی ہے جہان شاہزادی بیٹھے عیش و خندہ کیا کرتے تھے کبھی یہہ شعر زبان پر جاری ہوتا ہے

تربتونا ساقدے آرشک گل جہت یاد کرتی ہین	نہالون سے گلہا ہل ہلکی ہم فریاد کرتے ہین

کبھی درگاہ قاضی الحاجات مین نازک نازک ہاتھہ اوٹھاکر یہہ دعا کرتی ہے کہ پروردگارا یہہ تو نے
کوئی فرشتہ بھیجدیا تھا یا جن تھا کہ دیو کو کس دبدبہ سے مارا اور وہین سے غائب ہو گیا اگر تو نے
کسی ملک کو ہماری ہدایت کے واسطے بھیجا تھا تو امیدوار ہین کہ پھر اوسکی زیارت سے مشرف ہونگے
اور اگر وہ انسان تھا تو اوسنے تیرے ہزارہا بندون کو دیو کے شر سے نجات دی تو اسکو ہر بلا سے بچانا اور ہمسے ملا کر

پکڑے ہوئے معشوق ہین سب کے الٰہی	پھر کبھی وہ دلبر کہین آئے مرے آگے

یہہ تو اس حال پر ملال ہین ہے اور آسمان شاہ نے ڈھنڈورا پٹوا دیا ہے کہ جو شخص شاہ صاحب
کا پتا لگائیگا وہ اسقدر انعام پائیگا کہ کبھی کسنے نہ دیا ہوگا عیار ہر چہار طرف دوڑتے پھرتے ہین
لیکن اسی ملک آسمانیہ سے قریب ملک ہے کہ بادشاہ وہان کا ارژنگ زرہ پوش
اگوان پرست ہے جس وقت اسے معلوم ہوا کہ آسمان شاہ نے مذہب آب پرستی ترک
کیا اور مذہب اسلام کیطرف توجہ اسکی معلوم ہوئی ہے کوئی لڑکا ٹھہرا ہوا اولاد حمزہ صاحبقران
سے اس ملک مین آیا تھا اوسنے دیو کو مارا اب اوسے پنجہ لیگیا ان سبکو اوسکے دین کی طرف توجہ ہوگئی
ہے یہہ سنتے ہی اسنے دبیر سے ایک نامہ اس مضمون کا لکھوایا کہ اے آسمان شاہ
ہم نے سنا ہے کہ تنے دین قدیم کو اپنے ترک کیا اور مذہب جدید کی طرف
تمہاری توجہ ہے بس آگاہ ہو جایئے کہ اگر ایسا کیا تو بہت پچھتاؤگے ہر چند کہ
پہلے بھی تم آب پرست تھے اور مین بندہ ہون خداوند اگوان کا لیکن خیر وہان تک

مضایقہ نہ تھا اس لیئے کہ وہ بھی ایک قدیم مذہب تھا اور یہ مذہب جدید بہت ہی خراب اور اس مذہب والے ہمیشہ فتنہ وفساد برپا کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ ہم دین کو اپنے رواج دین اور دوسرے مذہبون کو مٹادین لہذا اگر خیر اپنی اور اپنے ملک کو چاہتے ہو تو اپنے مذہب قدیم پر قایم رہو دین جدید سے ہاتھ اوٹھاؤ ورنہ ایک روز مین ملک آسمانیہ کو آکر تباہ وبرباد کردونگا جسوقت دبیر نے یہ نامہ لکھکر تیار کیا اسنے اک رفیق کو اپنے دیا کہ نام اوسکا گیہان تیغ زن تھا اور کہا کہ جاؤ اور آسمان شاہ سے اس نامہ کا جواب لاؤ گیہان نے نامہ سر سے باندھا اور کچھ توشہ سے سر فروش حفاظت راہ کے واسطے ہمراہ لیکر ملک آسمانیہ کو روانہ ہوا جسوقت بعد طے مراحل وقطع منازل ملک آسمانیہ مین پہونچا خبر آسمان شاہ کو ہوئی کہ گیہان تیغزن نامہ ارژنگ زرہ پوش کا لیکر آتا ہے آسمان شاہ نے کہا کہ آنے دو مگر یہ اک تازہ بات ہے اسواسطے کہ ہرچند ملک اوسکا ہمارے ملک سے بہت قریب ہی لیکن ہمارے اوسکے رسم ورواج نہین اختلاف مذہب کی وجہ سے ہم اوس سے کارہ ہین وہ ہم سے اجتناب رکھتا ہے آج تک کبھی سلسلہ نامہ وپیام نہین جاری ہوا اعتقاد دیکھئے کونسا سلسلہ آغاز ہوا چاہتا ہے آیا سلسلہ دوستی ہے یا دشمنی غرضکہ جب گیہان نے نامہ آسمان شاہ کو دیا اور آسمان شاہ مضمون نامہ سے آگاہ ہوا کہان تو یہ فقیر کے رنج مین بیٹھا تھا کہان یہ نامہ پہونچا بس اسکو نہایت غصہ آیا اور کہا کہ جواب نامہ جنگ لکھدو اسواسطے کہ میرا کوئی مذہب تھا اور نہ اب مین نے جو مذہب چاہا امتیاز کیا تو کون ہے دبیر نے پشت نامہ پر بخط جنگ تحریر کردی گیہان تیغزن نے کہا کہ آپنے یہ اچھا نہ کیا اسواسطے کہ آپ ارژنگ شاہ زرہ پوش سے آگاہ نہین کہ وہ کیسا بہادر ہے ایک روز مین تمام ملک کو آپکے برباد کردیگا آسمان شاہ نے کہا کہ تو ایلچی ہے تو مجاز اسطرح کی گفتگو کا نہین رکھتا ہی تجھے امور سلاطین مین کیا دخل ہے اگر تجھے بھی دعوی اپنی سپہگری پر ہے تو ہو تجھ سے ہوسکے کمی نہ کرنا یہ سنکر گیہان تیغزن خاموش ہورہا اور جواب نامہ کا لیکر طرف شہر ارژنگیہ کے روانہ ہوا اور نامہ اپنے بادشاہ کو دیا یا ارژنگ شاہ نے اوسیوقت حکم دیا کہ لشکر ہمارا تیار ہو کل کوچ ہمارا ہوگا ملک آسمانیہ کی جانب یہ حکم ملتے ہی لشکر تیار ہونے لگا اور دوسرے روز ارژنگ شاہ زرہ پوش پچاس ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر ملک آسمانیہ کی جانب روانہ ہوا یہ خبر آسمان شاہ فیل زور کو ہوئی اسنے بھی حکم دیا کہ بارگاہ ہماری بیرون قلعہ استادہ کیجائے اور لشکر تیار ہو اوسیوقت حسب الحکم آسمان فیل زور لشکر قلعہ آسمانیہ سے باہر نکلا اور بارگاہ آسمان شکوہ برپا ہوئی لشکر نے پڑاؤ کیا ملک آسمان فیل زور بارگاہ مین آکر مقیم ہوا یہ خبر ملکہ ماہ پارہ کو پہونچی کہان تو صدمہ محبوب مین بستر غم پہ پڑی تھی کہان اضطراب اسکا اس خبر وحشت اثر نے اور بڑھادیا کہ تیرے باپ کے ملک پر غنیم نے چڑھائی کی ہے دلمین کہتے تھے کہ اے خدائے نادیدہ ہم تا نہ مسلم ہین حال پر ہمارے رحم کر اسواسطے کہ ابھی دیو ہر جنگال کے شر سے تو نے بچایا تھا کہ دوسری آفت کا سامنا ہوا یہ کہکر یہ اشعار پڑھا ؎

دل یو ہین تھا بجھے دربہر کہ طبیعت آئی	ایک آفت نہ ٹلی دوسری آفت آئی

اے رب پاک ذات واسطہ حبیب کا اس بلا کو بھی ہمپر سے دفع کر جسطرح دیو سے بچایا اسیطرح

اس کافر سے بچایا یہ تو یہان تڑپ تڑپ کر دعا کر رہے ہین اور وہان آسمان شاہ باہر قلعہ کے
بارگاہ برپا کیے بیٹھا ہے کہ یکایک از پردہ بیابان گردے برخاست مگر گرد تیرہ وتیرہ
خیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ وپاے گرد در زمین پیچیدہ آتے آتے ہوائے مارا گرد کو گرد
نے مارا ہوا کو دامن گرد شگافتہ ہوا اور دل گرد سے پچاس ہزار سوار سے ارژنگ شاہ
زرہ پوش پیدا ہوا اور ایک جانب خیمہ زن ہوا لشکر نے پڑاؤ کیا بس ارژنگ نے
بارگاہ برپا ہوتے ہی طبل جنگ بجوادیا خبر ہوئی آسمان شاہ کو اسنے حکم دیا کہ ہمارے
یہان بھی بفضل ایزدی بجے طبل جنگی یہان بھی کوس حربی پر چوب لگی اور آواز نقارہ
کی گرجی تیاریان جنگ کی ہونے لگین یہانتک کہ زمانہ شب آخر ہوا اور صبح نے جلوہ فروز
کی طایران خوش الحان محو یاد سبحان ہوئے نسیم سحر نے غفلت شعارون کو تھپک
سلانا شروع کیا اور شور اذان نے خداشناسون کو خواب غفلت سے بیدار کیا قافلہ والون نے
سفر کی تیاریان کی عاشقان ہجران کشیدہ نے روے سحر دیکھکر سجدۂ شکر کیا ملکہ ماہ پارہ
نے تڑپ تڑپ کر جو یاد محبوب واندیشہ ملک مین رات گذاری ہے تو بستر اسکا زمین
مقتل کا نمونہ ہو رہا ہے جابجا اشک سرخ کے داغ شکنین پڑی ہوئی ہو جیسے شعر ؎

شب فرقت کے تڑپنے کا پتا دیتا ہے	صبح کے وقت وہ سمٹا ہوا بستر اپنا

واقعی عجب عالم ہے ملکہ کا کہ آنکھین نشۂ عشق وشراب غم سے رو رو کے سرخ ہو گئی ہین
چہرہ ہا تندرو کے ماہتاب کی کہ جو حالت اوسکی ہنگام صبح ہوتی ہے سفید گریبان مثل گریبان تنبو
کے چاک بال پریشان لب خشک وہ پھانس جو دلمین چبھی ہوئی ہے رہ رہکر کھٹکتی ہے
بے اختیار منھ سے اُف نکلجاتی ہے کبھی درگاہ الٰہی مین چھوٹے چھوٹے ہاتھ اوٹھا کر دعا کرتی ہے
کہ یہ روزگار اوس اپنے بندۂ پاک سے جلد ملادے کہ جس نے مجھے راہ نیک تعلیم کی کفر سے پھیر
کر اسلام کی طرف کبھی کہتی ہے کہ باپ کو میرے دشمن پر فتحیاب کرنا کہ وہ تیری راہ مین لڑنے گیا ہے
اگر اپنے دین قدیم پر رہتا تو ارژنگ شاہ سے نہ بگڑتی بار الٰہا تو بھی اوسکی مدد کرنا یہ تو یہان
اس حال پر خیال مین خدا سے رجوع کیے بیٹھی ہے اور وہان دونون لشکر میدان جنگ مین
آکر صف آرا ہوئے بعد آراستگی صفوف قتال وجدال تبردارون نے تھلکر میدان کو جھاڑا
جھنڈی کاٹ کر صاف کیا بیلدارون نے نشیب وفراز کو برابر کیا سقون نے آبپاشی کرکے
گرد کو بٹھلایا نقیبون نے نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا بہادرون کے دلون مین جوش پیدا
ہوا خون شجاعت نے جسم مین دورہ کیا جنگی باجون نے جوانان لشکر کو مست وبیخود بنا دیا بس
گیہان تیغزن نے مرکب اپنا صف سے نکالا اور سامنے تخت ارژنگ زرہ پوش کے آیا
اجازت حرب وپیکار ارژنگ شاہ نے کہا کہ جا خداوند اکوان تیرا حافظ ونگہبان ہے
بس وہین سے اسنے باگ مرکب کی موڑی اور پاشنہ کیا کہ مرکب مثل برق چمک کر
میدان مین آیا اسنے پہلے خوب صلح شوری کے بعد اوسکے اک مقام پر نیزہ زمین پر گاڑا اور
کو آراستہ کرکے آواز دی کہ اے آسمان شاہ اسی روز بد کے واسطے مین نے تمھین کہا تھا کہ
ارژنگ شاہ سے نہ بگاڑو تمنے کہنا نہ مانا اور جواب جنگ لکھا اوسکا یہ نتیجہ پیش آیا کہ آج ملک تمھارا
اندیشہ بربادی سے خالی نہین ہے آسمان شاہ فیل زور نے اپنے لشکر کیطرف دیکھا بس

اسکا دیکھنا تھا کہ خریط نیزہ باز نے مرکب اپنا نکالا اور سامنے تخت آسمان شاہ کے آیا مجرا کیا اجازت حرب مانگی اسنے باآواز بلند کہا کہ تجھے اوس خدا کے سپرد کیا کہ جو قدیم ہے نہ اوس سے پہلے کوئی تھا نہ سوا اوسکے ہمیشہ کوئی رہیگا خریط نیزہ باز نے سلام رخصت کیا اور باگ پھیر کر مرکب کو پاشتہ کیا مرکب ہیچین ہو کر مثل بجلی کے کوندتا ہوا سامنے گیہان تیغزن کے آیا گیہان نے کہا کیا تو نے بھی مذہب جدید اختیار کیا ہے خریط نے کہا کہ میرا مذہب قدیم میرا خدا قدیم ہے گیہان نے کہا کہ دیکھون تیرا خدا کیسا ہے اور میرا خدا کیسا ہی خریط نے کہا او ملعون اپنے خدائے باطل کو میرے خدائے برحق کے مقابلہ مین بیان کر کے فیصلہ خواہ ہوتا ہے دیکھ ابھی کھلا جاتا ہے وار کر اپنا گیہان نے کہا پہلے تو ہی اپنا حوصلہ نکال لے خریط نے کہا کہ جس مذہب پر رغبت کی اوسکے آئین بھی اختیار کرنا لازمی ہوئی لہذا ہم مطیع اسلام ہو چکے ہین کبھی پیشدستی نہ کرین گے کہ یہ اون لوگون کا طریقہ نہین ہے یہ سنکر گیہان نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے یمانہ عمر تیرا بریز ہو چکا ہے لے اسے یہ کہکر نیزہ خریط کے حوالہ کیا خریط فن نیزہ بازی کو خوب جانتا ہے اس نے نیزہ گیہان کا نیزہ پر روکا اور طعنین چلنے لگین بند بند ہنے اور کھلنے لگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو سانپ زبانین نکالکر گتھ گئے ہین غرضکہ رد و بدل ہوتے ہوتے ایک مقام پر خریط نیزہ باز نے چھوٹ پر چھوٹ ماری اور اپنے نیزہ مین نیزہ گیہان تیغزن کا پیچیدہ کر کے اک کس دیکر جو ہکا مارا نیزہ ہاتھ سے گیہان کے نکل گیا اور بیس قدم کے فاصلہ پر جاکر گرا اسنے کہا کہ خیر نیزہ بازی تو ہوا تلوار بازی راست بازی یہ کہکر میان سے تیغہ کھینچ لیا اور سر پر خریط کے وار کیا اسنے سپر کو اوٹھا کر چہرہ کے پناہ کیا لیکن تیغہ جو گیہان کا پڑتا ہے صاف سپر کو مانند قرص پنیر کے کاٹ کر سر پر بیٹھا خریط نے سر پیچھے کھینچا اودھر گیہان نے جھٹکا مارا تیغہ تا دو ابرو اوتر کر نکل گیا بس خریط نے بھی اوسی عالم زخمداری مین جھپٹ کر تلوار ماری کہ شانہ اسکا بھی نشانہ ہوا جس ہاتھ مین سپر تھی وہ جھول لٹکا گیہان نے دوسرا وار کیا کہ زخم سر خریط کا چوپارہ ہو گیا اور یہ غش کھا کر زمین پر گرا لوگ دونون طرف سے دوڑ پڑے اپنے اپنے سردار ان زخمی کو لیگئے اسکے بعد ریحان تیغزن بھائی گیہان تیغزن کا اپنے بادشاہ ملک ارژنگ زرہ پوش سے اجازت لیکر میدان مین اور مبارز طلب کیا گیہان لشکر آسمان شاہ سے بسیط بن خریط نکلا دونون مین نیزہ بازی ہوئی بسیط نے نیزہ ریحان کے ہاتھ سے نکالدیا لیکن جب نوبت تیغزنی کی پہونچی تو یہ بھی زخمی ہو لوگ اسکو بھی لے آئے ریحان نے پھر مبارز طلب کیا تفریط بن افراط نے آسمان سے اجازت حرب لی اور آکر مقابلہ کیا بعد گفتگوئے بسیار نیزہ بازی ہوئی کام نہ نکلا نوبت شمشیر زنی کی آئی ریحان نے ایسا تیغہ مارا کہ تفریط بھی زخمی ہو الغرض اسکے افراط بن تفریط نکلا یہ بھی زخمی ہوا کہانتک بیان کیا جائے کہ دوپہر کی جنگ مین ریحان نے کئی سردار آسمان شاہ کے زخمی کئے بس یہ دیکھکر اسنے خود مرکب طلب کیا اور ملک آسمان شاہ فیل زور نے لباس شاہی اوتار اپوشاک رزم پہنے جسم کو زیور جنگی سے آراستہ کیا اور مرکب پر بیٹھ کر باگ لی سامنے ریحان کے آیا اور پکارا کہ او تیغزن غضب کیا تو نے کہ کئی سردار میرے زخمی کئے کہان جائیگا بچکر میرے ہاتھ سے دیکھون تو سہی تو کیسا تیغزن ہے ذرا اپنے جوہر مجکو بھی دکھا ریحان نے کہا اے آسمان شاہ

دیکھا تو نے کہ کسطرح زخمی کیا مین نے تیرے سرداروں کو وہی حال تیرا بھی کرونگا آسمان شاہ نے کہا کہ پھر دیر کس بات کی ہے یہ سننا تھا کہ ریحان تیغزن نے وہی تیغہ خون آلودہ آسمان شاہ کو حوالہ کیا آسمان شاہ نے تیغہ اسکا سپر پر روک کر تیغہ اور کمر پر ماری ریحان کے دو ٹکڑے ہوئے بعد اسکے شمعون شترلب میدان مین آیا یہ بھی ہاتھ سے آسمان شاہ کے زخمی ہوا اسکے بعد مقرون شترلب نے مقابلہ کیا یہ مارا گیا شام تک کئی سردار اسنے جان سے مارے اور کئی زخمی کیے شام کو طبل بازگشت بجا دونون لشکر میدان سے پھرے زخمیون کو شفاخانہ بھیجا مقتولین کو دفن کیا لشکر نے کر کھولی سرداروں نے پوشاک رزم اوتاری لباس بزم تن پر آراستہ کیا دو چار جام شراب کے پیئے کہ کسل دفع ہوا ارژنگ شاہ نے جو اپنے سرداروں کو زخمی اور قتل ہوتے دیکھا نہایت ملال ہوا اپنے خیمہ مین آکر بیٹھا دو چار جام شراب کے پیئے جسوقت دماغ اسکا گرم ہوا حکم دیا کہ بجے طبل جنگ کل ہم خود آسمان شاہ سے مقابلہ کرین گے اوسیوقت نقارہ رزمی گڑگڑایا ہرکارون نے خبر آسمان شاہ کو پہونچائی کہ ارژنگ شاہ زرہ پوش نے اپنے نام نامی پر طبل جنگ بجوایا ہے آسمان شاہ نے کہا کہ کچھ پروا نہین ہے خدائے ما بزرگ است کہدو کہ ہمارے یہان بھی کوس حربی بجے یہان بھی کوس حربی بجے یہان بھی طبل بجا تمام رات تیاری جنگ ہوئی صبح کو دونون لشکر معرکہ کارزار مین صف آرا ہوئے نقیب نہیب دیکر نکل گئے تھے کہ ارژنگ زرہ پوش نے پودا باگ کا لیا اور میدان مین آکر سراپا میدان کا دکھایا نیزے کے ہاتھ نکالے جسوقت خوب عرق عرق ہو گیا ٹھہر کر اک مقام پر دم کو آراستہ کر کے آواز دی کہ اے آسمان شاہ نیست میدان ہمنیست گوئی آسمانے اگر دعوی بہادری کا ہے آسمان شاہ نے کہا کہ مین تیری سر کوبی کو موجود ہون یہ کہکر مرکب کو باشنہ کیا فرس بیچین ہو کر چلا سامنے ارژنگ شاہ کے آیا ارژنگ نے کہا کہ اے آسمان شاہ مینے تو تجھے سمجھانے کے طور سے لکھا تھا کہ تیرا مذہب تو کچھ ایسا بُرا نہین ہے تو مذہب دوسرا نہ اختیار کر اگر مجھے نہین منظور تھا تو بہ لطافت ٹالدیا ہوتا مین بھی خاموش ہو رہتا مگر تو نے اپنی ترنگ مین جواب جنگ لکھدیا انجام نہ سوچا اب دیکھ تو تیرا کیا حال کرتا ہون آسمان شاہ نے کہا کہ تو میرا اتالیق نہ تھا کہ مین کہنے پر تیرے عمل کرتا مین اپنے فعل کا مختار ہون مین نے جو چاہا سو کیا اور بہت اچھا کیا اب اگر جواب جنگ تجھے ناگوار ہوا ہے تو جو تجھ سے ہو سکے وہ کر ارژنگ نے گرز سیمین لاکر کا ہاتھ مین سنبھالا اور باگ مرکب کی لی اور بقصد تگاور جھپٹا آسمان شاہ نے بھی سپر کر گدن کو سنبھالا اور مرکب کو باشنہ کیا دونون طرف سے مرکب چلے پس برابر پہونچتے ہی سپر سے سپر سینہ سے سینہ لڑا گھوڑون مین ٹھوکر چلی تراقے کی صدا بلند ہوئی سپرون سے چنگاریان اوڑین مرکب تین تین چار چار قدم پسپا ہوئے پس دونون نے باگ تیزی سے ہاتھون مین سنبھالی باگین موڑ موڑ کر ایک نے دوسرے کا سامنا کیا ارژنگ شاہ نے خبردار خبردار کہکر نیزہ سینہ بے کینہ آسمان شاہ پر مارا آسمان شاہ نے نیزہ نیزہ پر گا ٹھا طعنین چلنی لگین یہ معلوم ہوا کہ دو سانپ زبانین نکال کر لڑنے لگے جو بند ارژنگ شاہ باندھتا ہے آسمان شاہ کھول دیتا ہے اور جو بند آسمان شاہ باندھتا ہے اوسے ارژنگ شاہ کھولدیتا ہے

یہانتک ۔ دو بدل ہوئی کہ سنانین بنانین بیکار ہوگئین چھرے چھرے پڑنے لگی تھوڑی دیر مین چھریان مثل
مسواک ہوکر رہگئین ہاتھ سے پھینک پھینک کر تلوارین میانون سے کھینچ لین وار چلنے لگے پھر پھر
کامل تلوار چلی گاہین دونون لشکرون کی لڑی ہوئی ہین دونون کے بادشاہ مصروف جنگ ہین نہین
کے فتح و شکست پر لڑائی کا فیصلہ ہے قضائے کار اتفاقات روزگار سپہ آسمان شاہ کی گھٹی
اور سر زخمی ہوا چادر خون سر سے باہر آئی غشی طاری ہوگئی لوگ دوڑ کر آئے اور بادشاہ کو اپنے
لیگئے ادھر ارژنگ شاہ زرہ پوش مبارز طلب کر رہا ہے اوسکو خیال ہے کہ اور کوئی سردار
مقابلہ کو نکلیگا لیکن آسمان شاہ کے سردارون نے اس وقعہ کو غنیمت جانا اور سردار کو اوٹھا کر داخل
قلعہ ہوئے جلدی سے پھاٹک قلعہ کا بند کر لیا یہ دیکھکر ارژنگ شاہ نے طبل بجوا کر دھاوا کر دیا ادھر
اہل قلعہ نے توپین پھٹرون پر چڑھادین اور نشانہ باندھکر بیٹھے خندق پر سے پل تختہ ہٹا دیا پانی
کا متوالا کڑک کا پولا بارود کے ماندھی تیل کا کڑاہ سب چیزین درست کر رکھین ارژنگ شاہ
نے سامنے قلعہ کے آکر نعرہ کیا کہ اے اہل قلعہ ہوشیار ہوجاؤ کہ مین آتا ہون یہ کہکر مرکب کو
دوڑایا ایک ہاتھ مین گرزہ سپر کا اور دوسرے مین گرز گران سر سنبھالا اور قلعہ کیطرف چلا اہل قلعہ
نے جو دیکھا کہ یہ آتا ہے نشانہ باندھکر گولے مارنا شروع کیئے صدہا آدمیون کو گرادیا صفین پھاڑین
ایک ایک گولہ کئی کئی صفون کو مسمار کرتا ہوا چلا جب گولا داہنی جانب آیا گرز مارا کہ گولا پلٹ گیا
جب بائین جانب آیا سپر سے روکیا سامنے آیا تو داہنی بائین طرف ہٹ کر خالی دیا اسیطرح ارژنگ
شاہ گولون کو رد کرتا ہوا چلا جاتا ہے یہانتک کہ زیر قلعہ پہونچ گیا کوئی گولہ قضا کا اسکے نہ لگا اب
اسنے گھوڑے کو ایڑ کی یہ چارون طرف پتلیان جھاڑ کر جو اوڑتا ہے تو دروازہ قلعہ پر جا کر ٹھہرا اوسوقت
اہل قلعہ نے پانی کا متوالا کڑک کا پولا بارود کی ہانڈی تیل کا کڑاہ تمام حربے قریب کے کئے مگر
ارژنگ سب سے بچا قریب ہے کہ گرز مار کر پھاٹک کو توڑے یہ حال دیکھکر اہل قلعہ نے
کہا کہ اب وقت دعا کا ہے سوا اسکے کوئی چارہ کار نہین ہے ان نو مسلمون نے دست
مناجات بدعا ہو قاضی الحاجات بلند کئے اور عرض کرنے لگے کہ اے رب بے نیاز اے
معبود و کارساز ہم تازہ مسلمان ہین اور نئے شناسان تیرے ہین ہر چند کہ ذات تیری
قدیم ہے مگر ہم جدید ماننے والون مین سے ہین اسوقت مشکل مین ہماری مدد کر اور تو خوب
جانتا ہے کہ ہم حق پر ہین اور تیری راہ مین لڑے ہین اسلیئے باعث فساد یہی تبدیلی مذہب ہی
اسی مذہب اسلام کے اختیار کرنے پر یہ جنگ ہوئی ہے اور دشمن ہمارے گمراہ کرنے پر
آمادہ ہے لہذا اگر ہم حق پر ہون تو ہمین نجات دے ادھر ملکہ ماہ پارہ کو جو یہ خبر پہونچی کہ باپ تیرا
زخمی ہوکر قلعہ بند ہوا اور قلعہ بھی فتح ہوا چاہتا ہے دشمن قریب پہونچ گیا ہے ۔ یہ سننا تھا کہ
یہ بلک کر رونے لگی اور منہ مین ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنے لگی کہ خداوندا کسی معاون و مددگار کو
اپنے تو نے ابتک نہ بھیجا ہم لوگون کی تقدیر مین تباہی و بربادی لکھدی ہے ہم نے اپنے رہنما
سے سنا ہے کہ جو خاص بندے تیرے ہین وہ ہمیشہ تکلیف مین رہتے ہین ہر قسم کی ایذا
اونکو پہونچتی ہے دنیا اونکے واسطے نہین ہے لیکن اے بے نیاز ہم تو بندگان گنہگار مین
سے ہین ہمارا وہ نفس نہین ہے کہ ہر طرح کے مصیبت برداشت کر سکین یہ طرف
اونہین خاصان خدا کا ہے چونکہ دعا ان سب کی رجوع قلب و اعتقاد درست سے تھی

تیر دعا کا ہدف اجابت پر بیٹھا نہ بجیر عرش ہلنے لگی باب قبولیت مثل آغوش کے وا ہو گیا جانب صحرا سے تتق گرد و غبار بلند ہوا سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہے ارژنگ شاہ زرہ پوش نے بھی تامل کیا کہ مبادا کوئی حریف کا طرفدار ہو تو پہلے ہی نہ مقابلہ ہو جائے یہ خیال کر کے دیکھنے لگا ادھر اہل قلعہ نگران تھے کہ شاید خداوند کریم نے کسی متوکل کو ہماری مدد کے لیے بھیجا ہو اسواسطے کہ ذات اوسکی رحیم ہے لیکن گرد مثل آندھی کے آ رہی تھی آتے آتے دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے اک شہسوار بارہ ہزار سواروں سے آگے پہونچا اور مرکب کو روک کر حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ ملک آسمانیہ پر غنیم کی چڑھائی ہے بادشاہ زخمی ہو کر قلعہ بند ہوا ہے اور غنیم چاہتا ہے قلعہ کا شکست کیا چاہتا ہے بس یہ سننا تھا کہ تاب نہ رہی اور رہین سے مرکب کو پاشنہ مارا کہ گھوڑا مثل بجلی کے کوند کر قلعہ کیطرف چلا قریب پہونچکر آواز دی کہ او ارژنگ شاہ خبردار آگے قدم نہ بڑھانا کہ مین آ پہونچا منم سکندر رستم خو کے گذارم ترا کہ از دست من زندہ وسلامت روی ادھر ارژنگ شاہ نے کہا کہ خوب خدا نے اکوان نے گھیر گھار کر تجکو قضا کے منہ مین بھیجا مجھے سب سے سوا تیری تلاش تھی پہلے تجھسے فیصلہ کر لون تو پھر آسمان شاہ سے سمجھ لونگا لاضرب بہادری کی سکندر رستم خو نے کہا کہ نہین جانتا ہم اہل اسلام مین طریقہ پیشدستی کا نہین ہے تو اپنا حوصلہ نکال لے ارژنگ شاہ نے نیزہ سینہ بے کینہ سکندر پر مارا سکندر نے نیزہ اسکا اپنے نیزہ پر لیا طعنین چلنے لگین دس یا بارہ طعنون کی نوبت آئی ہوگی کہ ایک مقام پر سکندر رستم خو نے چھپٹ پر چھر ماری اور نیزہ حریف کو اپنے نیزے سے لپیٹ کر پھینکا مارا کہ مثل تیر شہاب کے نیزہ ہاتھ سے ارژنگ شاہ کے نکل گیا اور چالیس قدم کے فاصلہ پر جاکر گرا بس جہان نظر مین ارژنگ شاہ کے تیرہ و تار ہو گیا قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈال کر آواز دی کہ او طفل غضب کیا تو نے کہ نیزہ ہاتھ سے میرے ہوائی کیا سامنے بہادران عالم کے خفیف کیا مگر خیر کچھ پروا نہین ہے نیزہ بازی خلال بازی تیغ بازی راست بازی جسے حلال مشکلات جہان کہیے یہ کہکر سر شاہزادہ نامدار پر تیغہ آبدار کا وار کیا بس سکندر رستم خو نے علی بند سپر کا ہاتھ سے چھوڑ دیا کہ گردہ سپر کا پشت پر جا جھولا اور پنجہ ہلی کو دراز کر کے تہپکی دی کہ تلوار ارژنگ شاہ کی پٹ پڑی ہاتھ بڑھا کر کلائی پکڑ لی ارژنگ نے تلوار ہاتھ سے چھوڑ دی اور گریبان مین ہاتھ ڈالدیا ہلہ چلنے لگے مرکب لگڑون کے تاب نہ لائے بیٹھ بیٹھ گئی دونون شہسوار گھوڑون سے کود پڑے زور کشمکش کے ہونے لگے سماکشتی کا بندھا اہل قلعہ دروازہ کھولکر نکل آئے آسمان شاہ نے نقم سر اپنا باندھا اور اسی حالت مین قلعہ سے باہر آیا چونکہ خیال اوسکو یہ گزرا کہ فوج سکندر کے ساتھ کم ہے نہین معلوم انجام کیا ہو اس لیئے کہ جنگ دیدہ و سردار و اپنے فوج لیکر قلعہ کے باہر آیا اور تماشا کشتی کا دیکھنے لگا ادھر فوج ارژنگ شاہ بھی قریب آگئی سکندر کے ہمراہی بھی پاس آگئے گاہین بلکہ جانین سب کی لڑی ہوئی ہین کہ ارژنگ شاہ بادشاہ ہے اور سکندر رستم خو اہل اسلام کے لیے بادشاہ سے زیادہ مرتبہ رکھتا ہے ہر ایک کو اپنے اپنے ملک و آقا کا خیال ہے وہان سکندر رستم خو اور ارژنگ

زرہ پوش مین کشتی ہو رہی ہے پیچ پر پیچ بندھ رہے ہین زور پر زور ہو رہے ہین معلوم ہوتا ہے
کہ دو کوندے لپک رہے ہین جہڑ کا کشتی کا بندھا ہوا ہے آدمی اور دیو کی لڑائی معلوم ہوتی ہے
ارژنگ زرہ پوش زبردستان روزگار سے ہے قد و قامت اسکا نہایت عریض و طویل
ہے ہر جگہ چھایا ہوا معلوم ہوتا ہے اور سکندر رستم خو بارہ تیرہ برس کا لڑکا مگر وارث زور
صاحبقرانی ہے جہان ہاتھ ڈال دیتا ہے ارژنگ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سلاخ آہنی آکر
جم گئی چھڑانا دشوار ہوتا ہے دلمین کہتا ہے اللہ رے زور تیرا دیکھنے والے اور سمجھنے والی
دونون طرف کی داد مردی و مردانگی دیتے جاتے ہین کہ ایک بار سکندر نے آواز دی کہ تو
بہت اوبھا شاباش و مرحبا مگر اب وقت کم ہے مین چاہتا ہون کہ شام تک جنگ یکسو ہوتی
اور تجھے خوب تھکا لیتا اوسوقت زیر کرتا خیر آگاہ ہو جا اور خبردار ہو جا کہ مین تجھے اوٹھائے
لیتا ہون یہ حسرت تیرے دلمین نہ رہجائے کہ مین واقف نہ تھا کہ اتنی جلد زیر ہو جاؤنگا یہ
کہکر دونون بازو اسکے پکڑے اور سر سینے سے ملایا اور خبردار خبردار کہکر لے دوڑے
ارژنگ نے ہر چند قدم جمائے کہ جگہ سے نہ ہٹون مگر کیا ہو سکتا ہے سکندر بارہ قدم
تک دوڑا لے گئے اور یو ہین آگے کو جھٹکا مارا کہ دونون گھٹنے زمین سے آشنا ہوئے
بس دوسرے ہاتھ سے بند کمر پکڑ کر نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر جو زور کیا سن سے اوٹھا لیا
ہر چند یہ تڑپا لنگر مارے کہ نہ اٹھون مگر کیا ہو سکتا ہے زور کے آگے ظلم کہین چل سکتا ہے
سکندر نے ہاتھ کو قائم کرکے آواز دی کہ پھڑک لے اچھی طرح سے قران قزاق نے
آواز دی کہ اے شہریار نامدار سبحان اللہ کیا کہنا ہے یہ زبردستی اور یہ اختیار کہ فیل مست کو
ہاتھ پر بلند کر لیا یہ آپ ہی کا کام تھا اودھر آسمان شاہ نے کہا کہ اگر ایسے نہوتے تو اتنے سے
سن مین یہ نام کیونکر پیدا ہوتا اور اکیلے ہر ہر ملک مین کیونکر پھر سکتے لیکن سکندر نے ارژنگ
سے کہا کہ بتا کیا کہتا ہے اس نے عرض کی کہ تا زندہ ایم بندہ ایم فرمایا کہ وحدانیت پروردگار کے
بارے مین کیا کہتا ہے اس نے عرض کی جو آقا کا دین وہ غلام کا مذہب سکندر نے
اسکو آہستہ سے زمین پر چھوڑ دیا اور اوسیوقت کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا ارژنگ زرہ پوش
از سر صدق مسلمان ہوا اور اپنی فوج کو آواز دی کہ بیٹے لوگ دین اسلام اختیار کیا اور مذہب
اکوان پرستی پر لعنت کی جسے میرا ساتھ دینا ہو وہ اس مذہب کو اختیار کرے اور جسے
نہ منظور ہو وہ میرے لشکر سے نکل جائے سبنے عرض کی کہ الناس علے دین ملوکہم جو مذہب
بادشاہ کا وہی اپنا بھی مذہب اب سکندر رستم خو نے ارژنگ شاہ اور آسمان شاہ کو گلے
ملوایا اور فرمایا کہ آپس کے رنج و ملال کو دور کرو اور باہمین ہمدردی کا خیال رکھو ارژنگ
نے عرض کی کہ وہ بنائے عداوت مٹ گئی جس واسطے مین نے انکے ملک پر چڑھائی کی تھی
اب وہی مین نے بھی کیا یعنے مذہب اسلام اختیار کیا آسمان شاہ نے ہنسکر کہا
کہ اے ارژنگ شاہ دیکھا تم نے قدرت پروردگار عالم کو اور سمجھ لیا مذہب اسلام
کو کہ یہ کیسا دین برحق ہے یہ دونون آپسمین بغلگیر ہوئے بعد اسکے سکندر نے قران
قزاق کو آسمان شاہ سے ملایا ارژنگ سے ملاقات ہوئی شاہزادہ سکندر
رستم خو کا دوست اور رفیق سمجھکر قزاق سے بادشاہ تحریم کے ساتھ ملے اور

اسکی نہایت عزت کی آج قلعہ آسمانیہ مین صحبت عیش ونشاط ہے جام شراب ارغوانی کو گردش ہے جو لوگ باہم ایک دوسرے کے لہو کے پیاسے تھے آج جام سلامتی پی رہے ہین ہوشا ہوش اور نوشا نوش کی صدا بلند ہے ہرچند کہ آسمان شاہ زخمی ہے لیکن اسکو دو ایسی مسرتین ہین جنھون نے سب غم غلط کر دیے ہین تکلیف بھلا دی ہے ایک تو جنگ مین کامیابی اور دشمن فاجر کا دوست مسلم ہونا دوسرے اس گمشدہ شاہزادی کا آنا اور دشمن کے ہاتھ سے جان ومال کو بچانا لیکن اب کچھ حال ملکہ کا گذارش کیا جاتا ہے کہ یہ دعا بھی مانگ رہی تھی اور آنسو اسکے دونون آنکھون سے جاری تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو لڑیان دُرِ غلطان کی بندھی ہوئی ہین جنکا سلسلہ کسیطرح ختم نہین ہوتا کہ یکایک ایک عورت نے آکر کہا کہ بی بی کیون رو رو کر بدشگونی مناتی ہو خداوند کریم نے تمہارے باپ کو دشمن پر فتح یاب کیا یہ سنتے ہی ملکہ چونک پڑی اور کہا کہ سچ کہہ اوسنے عرض کی کہ میری مجال ہے جو جھوٹ بولون اور وہ بھی آپ سے فرمایا کیونکر فتح حاصل ہوئی اسلیے کہ مین نے تو سنا تھا کہ قبلہ وکعبہ جہان پناہ زخمی ہوکر قلعہ بند ہوئے ہین اوسنے عرض کی کہ یہ سب صحیح تھا اور دشمن دروازہ قلعہ تک پہونچ گیا تھا مگر سنا ہے کہ مدد غیبی ہوئی اور کوئی لڑکا بارہ ہزار سوارون سے صحرا کیطرف سے آیا اور دشمن سے لڑکر اوسکو زیر کیا کیا پیارا پیارا لڑکا ہے اور سنا ہے کہ وہ بھی مسلمان ہے دشمن کو بھی اوسنے مسلمان کیا اور آپ کے باپ سے گلے ملوایا باہم دوستی ہوگئی آیندہ کوئی خطرہ بھی نہین رہا بلکہ اگر اور کوئی چڑھائی کرے تو جب ایک سلطنت تھی اب دو کی ایک ہوگئی طاقت مضاعف ہوگئی ملکہ نے پوچھا نام اوس لڑکے کا کیا ہے اور تو نے دیکھا بھی ہے یا نہین اوسنے عرض کی کہ قربان جاؤن لوگ کہتے ہین کہ یہ لڑکا وہی فقیر ہے جو پہلے اِس ملک مین دوسرے بھیس مین آیا تھا اور جس نے دیو کو مارا تھا مگر اب وہ سپاہیانہ لباس مین ہے یہ سنکر ملکہ شادی مرگ ہونے لگی دفعتاً جو یہ خبر مسرت آگین ایسے غم وملال کے بعد سنی قلب اوسنے لینے لگا دیوانگی کا ایسا عالم ہوا قریب تھا کہ بسبب فرط مسرت کے مرغ روح قفس تن سے پرواز کر جائے اوس عورت کو خبر کی تصدیق کے لیئے روانہ کیا کہ جاکر دیکھ تو آ اور پہچان تو کہ یہ وہی شخص ہے یا اور۔ کوئی لیکن سہلیون سے کہا کیون صاحبون بھلا وہ کہان یہ کوئی اور شخص ہوگا اس لیئے کہ سنتی ہون یہ لباس ریکسانہ پہنے ہے اور وہ فقیر تھا جسکا جوگ ہم نے لیا ہے اگر یہ شاہزادہ بھی ہو تو ہمین کیا مطلب ہان اتنے شکر گذار ضرور ہین کہ اوسنے ملک ہمارا دشمن کے ہاتھ سے بچا دیا وہ لڑکیان کہتی ہین کہ ملکہ خدا مین سب طرح کی قدرت ہے وہ چاہے تو مردہ کو زندہ کر دے اور زندہ کو مردہ کر دے فقیر کو بادشاہ بنا دے بادشاہ کو فقیر کر دے ابھی آپ نے دیکھا کہ کیا سے کیا کیا اور کیا سے کیا ہوگیا کہ پہلے ایسی شکست ہوئی کہ ملک ومال بچنے کی کوئی امید نہ تھی پھر خدانخواستہ نصیب اعدا اگر دشمن کی فتح باقی رہتی تو کیا انجام تھا وہی بادشاہ کے بعد فقیری پر خداوند کریم نے اوسیوقت ایسا مددگار بھیجدیا کہ وہ شکست فتح سے مبدل ہوگئے اور وہ بادشاہت جو فقیری کے درجہ تک پہونچ گئے تھے فقیری سے پھر بادشاہت

ہوگئی اسیطرح ممکن ہے کہ اب اوسنے اوس لباس کو تبدیل کرڈالا ہو پہلے بھی آپ کہتی تھین کہ یہ خاندان عالی سے معلوم ہوتا ہے یہ فقیری بانا اس نے کسی صدمہ و رنج مین اختیار کیا ہے یہی ذکر تھا کہ آسمان شاہ محل مین داخل ہوا اور خود ہی بیان کیا کہ خدا نے اپنا فضل کیا اور وہ شہزادہ جو فقیر بنکر یہان آیا تھا جس نے دیو کو مارا تھا اور اوسکو پنجہ لے گیا تھا اوس نے آکر ارژنگ زرہ پوش کو بھی زیر کرکے مسلمان کیا اب حال اوسکے خاندان کا بھی ظاہر ہوگیا کہ اولاد جناب حمزہ صاحبقران سے ہے اتنا تو مین پہلے بھی سمجھا تھا کہ یہ فقیر نہین ہے یہ کہکر اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر اوسنے منظور کیا تو میرا قصد ہے کہ اس لڑکی کا ہاتھ اوسکے ہاتھ مین دیدون ملکہ نے کہا نہایت مناسب ہے اس سے بہتر اور کون ہوسکتا ہے اصل یہ ہے کہ اوسنے خاک سے ہمین پاک کیا دوزخ سے نکال کر راہ بہشت دکھلائی مال و ملک جان و آبرو بچائی جسوقت ملکہ کو یہ بات مفصل معلوم ہوگئی کہ یہی دلبر جان فروز ہے چہرہ پر بحالی آگئی جوش مسرت سے یہ حال ہوا کہ قریب تھا دیوانی ہوجائے لیکن اپنے کو سنبھالا کہ ایسا نہو راز دل ظاہر ہوجائے اور رسوائی ہو ضبط کیا لیکن جسوقت آسمان شاہ گھر سے باہر گیا اوسوقت ملکہ نے ایک نامہ شوقیہ اپنے ہاتھ سے تحریر کرکے ایک کہاری کو دیا جاکر اوس ہمروت کو چپکے سے دے آنا اور کہنا کہ واہ صاحب کب سے آپ آئے ہوئے ہین اور ابھی تک ہماری خبر بھی نہ لی کہ ماہ پارا جیتی ہے یا مرگئی جسوقت تم باغ سے چلے تھے اور مین روک رہی تھی تو پلٹکر دیکھا تھا کہ مین دروازے تک آکر مثل طائر بسمل کے پھڑک کر رہگئی تھی اور جسوقت یہ سنا تھا کہ تمہین پنجہ لے گیا اوسوقت سے تو جو حال میرا ہوا اوسے بجز خداوند کریم کے کوئی نہین جانتا ہر چند کہ اسوقت تک مین نے ضبط و تحمل سے کام کیا اور راز دل افشا نہونے دیا مگر اب یہ دل ناصبور میرے اختیار سے باہر ہوا جاتا ہے سنبھالے نہین سنبھلتا بموجب شعر ؎

نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دلکو	عجب طرحکا الٰہی عذاب ہے دلکو

اللہ اکبر کیسے آپ قلعہ مین آئے ہوئے ہین اور ہم انتظار مین بیٹھے ہین لیکن آپنے اسوقت تک خبر بھی نہ لی کہ دیکھین تو اوس غم کشیدہ ہجران کا کیا حال ہوا ہے سچ کہا ہے کہ مرد کی ذات مین وفا نہین ہے ہرائے خدا اب زیادہ نہ ترسہ پاؤ ایک نظر اپنا دیدار ہمین بھی دکھا جاؤ مین تمہارے موتی نہین توڑ لونگی یک نظرے خوش گذرے ؎

کیون آئے تھے ہم سکی بھلا کیا خبر نہین	جانے مین غیر دیکھ لیا ایک نظر نہین

دیگر

فرقت مین یہ پوچھو کیسی گذر رہی ہے	اچھی گذر رہی ہے جیسی گذر رہی ہے
غیر نیگی جہان نے بدلا نہ رنگ اپنا	جیسی گذر چکی ہے ویسی گذر رہی ہے
سنتا رہا وہ نالے پوچھا نہ پھر بھی لیکن	کیون دردمند الفت کیسی گذر رہی ہے
ایک ایک سے روتے بیٹھین اپنی کہانی کیا ہم	ویسی گذارتے ہین جیسی گذر رہی ہے

ہے آرزو یہ مجمل حال غم جدائی
دشمن پہ بھی نہ گذرے ایسی گذر رہی ہے

ہرچند کہ تم سے نہ جان سکتے ہو نہ سمجھ سکتے ہو اس لیے کہ اگر کسی سے دل لگا یا ہوتا تو درد و محبت کا مزا معلوم ہوتا کہ یہ ایذا قابل برداشت ہوتی ہے یا نہین اور کیا وہ دل ہین ایسے دکھ اُٹھاتے ہین اور اُف نہ زبان پر نہین لاتے۔ ۵

رسم ہی نہیں کا مزا جانے	جسکو ایذا نہو وہ کیا جانے
ہمکو یہ بھی خبر نہین آہم	کس نے دل لے لیا خدا جانے

غرضکہ اگر پورا اشتیاق ملکہ کا تحریر ہوتا تو ایک دفتر سیاہ ہوجاتا سب جانتے ہین کہ عاشق کے گلے شکوونکا دفتر ہر داستان سے طویل ہوتا ہے کہ اسکی ابتدا تو ہوتی ہے مگر انتہا نہین ہوتی جہان قطع سخن کردیا وہی انتہا ہوگئی غرضکہ یہ نامہ و پیغام جسوقت سکندر رستم خو کے پاس پہونچا اور سکندر نے علیحدہ جاکر پڑھا دل بیٹھنے لگا آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے دل مرغ بسمل کیطرح سینے مین پھڑکنے لگا وہ صحبت باغ کی یاد آگئی اک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی یہ حال مہتر بلقیس نے دیکھا قریب آیا اور کہا کہ وہ کلمہ جو قران فراق کے سامنے آپکی زبان سے نکلا تھا یہ کچھ اوسی کا سلسلہ معلوم ہوتا ہے یہ الگ ہی ہم سے خبر بھی نہین سکندر نے کہا اے بلقیس نہ ہمارے بزرگون نے تمہارے بزرگون سے کسی امر کا پردہ کیا ہے نہ ہمین پردہ رکھنا منظور ہے مگر ابھی سے کسی کو بدنام کرنا اچھا نہین جب وقت آئیگا تو دیکھا جائیگا ابھی تو وہ حالت ہے کہ گو ہم مشکل وگرنہ گویم مشکل بڑے عیب کی بات ہے کہ جس کے مہمان ہین اوسی کے ساتھ ایسا کرین کہ اوسکی دختر سے تعلق ناجائز پیدا کرین بڑی مشکل کی بات ہے کہ نہ تو کوئی بزرگ یہان موجود ہے کہ سلسلہ جنبانی کرکے نکاح کراوے نہ خود کہہ سکتے ہین دیکھئے کیا انجام اس محبت کا ہوتا ہے وہ کہا رہی تو نامہ دیکر چلی گئی لیکن انکی عجیب حالت ہے ادھر وہان ملکہ ماہ پارہ کی مان نے جو یہ حالت اپنی دختر کی دیکھی آسمان شاہ سے کہلا بھیجا کہ ذرا یہان آؤ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے جسوقت آسمان شاہ داخل محل ہوا ملکہ نے تخلیہ کیا اور آسمان شاہ سے کہا کہ اگر ارادہ تمہارا ہے کہ عقد ملکہ کا سکندر سے کردون تو دیر کرنا مناسب نہین ہے ایسا گل سرسبد کسے ملتا ہے دیکھو صاحب اچھون کے سبھی خواستگار ہوتے ہین اگر وہ پھر کہین چلا گیا اور کسی شاہ و شہریار نے اپنی دختر سے عقد کردیا تو ہاتھ مل کے رہجاؤگے آسمان شاہ نے ملکہ سے اسطرح بیان کیا کہ اوسے کچھ نہ بن پڑی اور کہا کہ مین تو چاہتا ہون کہ اسیوقت شادی کردون مگر اے ملکہ اتنا تو سمجھو کہ نہ تو کوئی بزرگ اوسکا یہان ہے اور نہ اوسنے خود خواہش ظاہر کی ہے یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ مین خود اوس سے کہون آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے ملکہ نے کہا جب تمہین اسقدر غیرت ہے تو اوسے کہانتک شرم نہوگی آخر کوئی ہمجولی لوکر جاکر کوئی بھی اوسکے ساتھ ہے مین تو سمجھتی ہون کہ ایکی اوسکے ساتھ بارہ ہزار آدمی ہین اور ایک لڑکا اوسیکا ہم سن ہے جسے وہ بہت دوست رکھتا ہے اوس سے کہلواؤ کچھ دینے لینے کو کہو دنیا مین کام اسیطرح چلتا ہے یہ دولت وہ شئے ہے کہ ہر مشکل آسان کرتی ہے لیکن یہ تمام باتین ایک سہیلی ملکہ کی سُن رہی تھی سب آکر ملکہ سے بیان کین ماہ پارہ دل مین خوش ہوئی اور کہا کہ دیکھئے یہ سر انجام کبتک ہوتا ہے اسے تو مہینون چاہئے ہین اوسنے کہا نہین بڑی وہان تو یہ فکر ہو رہی ہے کہ بہت جلد یعنے آج ہی کل مین نکاح ہوجائے لیکن وہان مہتر بلقیس

نے سکندر سے تو کچھ نہین کہا جسوقت آسمان شاہ محل سے برآمد ہوا بلقیس آسمان شاہ کے پاس آیا اور کہا کہ ہمارے شہریار کی طبیعت نادرست ہے وہ فرماتے ہین کہ ایک تعویذ حفظ صحت میرا اوس باغ مین کہین رہگیا ہے جسمین فقیری کے زمانہ مین مین رہتا تھا تو اگر آپ اجازت دین تو مین وہین جاکر تلاش کرلون آسمان شاہ نے کہا گھبرا اونکا ہی مجھسے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے انتہا یہ ہے کہ ملکہ تک اونسے پردہ نہین کرتی ہے بلقیس نے عرض کی کہ یہ سب صحیح ہے مگر صاحب خانہ کی اجازت لینا ضرور ہے کیا معلوم اب بھی آپکی وہی طبیعت ہو یا کچھ مصلحت بدل گئی ہو تو ایسا امر کیون کرین کہ کسی کے خلاف ہو آسمان شاہ نے کہا مکان اونکا مین اونکا ملک اونکا مال اونکا ہے اے بلقیس تمہین وہ بہت دوست رکھتے ہین اور بھائی فرماتے ہین مین تم سے پوچھتا ہون کہ اگر کسی امر کو دریافت کرنا چاہون تو پوچھ دوگے یا نہین لیکن اس راز کو کسی سے آگاہ نہ کرنا حتی کہ ابھی اپنے شہریار سے بھی نہ کہنا اور وہ بات بھی ایسی نہین ہے کہ وقت گزر جانے کے بعد اگر اوس شہزادہ کو معلوم بھی ہوجائے تو وہ تم سے ناراض ہو اور کیا عجب ہے کہ خوش ہو بلقیس نے کہا جو کچھ آپ فرماتین گی مین اپنے طور پر دریافت کرکے آپ سے عرض کردونگا آسمان شاہ نے کہا اچھا اسوقت تو اوس شہریار عالی وقار کو ساتھ لیجا کر سیر باغ کراؤ کہ ذرا مزاج درست ہو اور خدا کرے وہ تعویذ اوسکا ملجائے کل مین تم سے کہونگا بلقیس نے کہا بہتر ہے آسمان شاہ سے بلقیس رخصت ہوا اور اوسیوقت سکندر کے پاس ہوپہنچا کہ دوسرا رقعہ شوقیہ ملکہ کے پاس سے آیا تھا سکندر دیکھ رہے تھے اور کہارے جواب کی منتظر کھڑی تھی سکندر کو تشویش تھی کہ کیا جواب لکھون اور کس بہانے سے ملکہ تک پہونچون کہ مہتر بلقیس پہونچا اور پوچھا کہ کیا تردد ہے فرمایا وہی درد سر ہے کہ جسکا علاج سمجھ مین نہین آتا بلقیس نے کہا اگر کوئی طبیب حاذق علاج اوسکا بتلائے تو اوسے کیا صلہ ملیگا فرمایا اے سکندر زندگی بھر ممنون احسان رہونگا اگر کوئی ایسی فکر بتا کہ بدنامی اور محسن کشی سے بچون اور مطلب دل پورا ہوجائے تو جو مانگے گا وہ دونگا بلقیس نے عرض کی کہ آپکا دیا سب کچھ ہے اے شہریار جسوقت پہلا رقعہ آپ پاس آیا تھا اور مین نے آپکو متردد پایا تھا مجھے اوسیوقت سے فکر پیدا ہوگئی تھی کہ کونسی سبیل ملکہ سے ملاقات کی نکالون ایک تدبیر سوچکر آسمان شاہ سے باغ مین جانے کی اجازت تو لے آیا ہون اور یقین ہے کل تک ایسے سامان ہوجائین گے کہ ہمیشہ کے واسطے وہ کانٹا دل سے نکل جائیگا جسکی خلش اسوقت پھڑکا رہی ہے فرمایا سچ کہہ میرے سر کے قسم بلقیس نے کہا کہ حضور کے قدمون کی قسم خلاف نہ عرض کرونگا آپ شوق سے باغ مین چلیئے اور ملکہ سے ابھی ملیئے کوئی اندیشہ کی بات نہین ہے بادشاہ کے فحوائے کلام سے پایا جاتا ہے کہ اوسے عقد ملکہ کا آپکے ساتھ کردینا منظور ہے بلکہ خواہش اوسکی ہے کل تک یقین ہے کہ پیغام سلام شروع ہوجائے گا اسوقت ایک ڈر دو طرف غالب ہے اوسکو یہ بھی اندیشہ ہے کہ ایسا نہو یہ نامنظور کرین اور آپکو اوسکا پاس و لحاظ ہے لیکن مین اس پردہ کو ہٹادونگا اور اقرار کرتا ہون کہ عقد آپکا ملکہ سے کرادونگا سکندر نے کہا اے بلقیس میری تو عقل درست نہین ہوش و حواس باختہ ہین مین تمکو اختیار دیتا ہون کہ جو مناسب جانو وہ کرو اور بادشاہ سے کیا کہکر باغ کی اجازت لی ہے بلقیس نے عرض کی کہ مین نے بادشاہ سے کہا کہ مزاج ہمارے شہریار کا ناساز ہے اور وہ

فرماتے ہین کہ تعویذ حفظ صحت ہمارا باغ مین ملکہ کے رہگیا ہے آسمان شاہ نے کہا کہ جسقدر خرچ جسپر باغ اوسکا تھا اب اوس سے بڑھکر اونھین تمام ملک ومال کا اختیار ہی وہ شوق سے باغ مین جائین اور جاہین وہین رہین لیکن اے شہریار رہنا مناسب نہین معلوم ہوتا سکندر نے کہا کہ ہان اجتو مین بھی وہان رہنا اچھا نہین سمجھتا ہون اگرچہ تمنا یہی ہے مگر خیر جب اوسکا وقت آئیگا تو وہین رہین گے غرضکہ کہارى تو یہ مژدہ لیکر پہلے ہی روانہ ہوچکی تھی اور ملکہ سے خبر کی کہ مبارک ہو وہ باغ مین آتے ہین ملکہ نے کہا کیونکر اونسے تمام تقریر جو کہ بلقیس سے سنی تھی بیان کی ملکہ نہایت خوش ہوئی یہان سکندر رستم خود ہمراہ بلقیس کے باغ کیطرف چلا اور ادھر ملکہ نے اپنے کو سنوارا کنگھی کی سر مین تیل ڈالا زیور جسم پر آراستہ کیا اور رنجوکیون سے کہا کہ مین دعوت کرونگی سامان مہیا کرو یہان تیاری دعوت ہونے لگی اور ادھر سکندر رستم خود داخل باغ ہوا ادھر ملکہ روش پر ٹہل رہی ہے آنکھین در باغ کیطرف لگی ہوئی ہین بار بار یہ شعر زبان پر ہے

جمال تو نے دکھا کر لگا لگا ڈالی عادت	یہ آنکھین اب نہین انتظار کے قابل

ناگاہ دروازہ باغ کا مثل آغوش تمنا کے وا ہوا اور وہی یار جانی محبوب جاودانی یعنے سکندر رستم خود سامنے سے آتے ہوئے دکھائی دیا اور دیکھا ملکہ نے کہ ایک اور لڑکا بھاسی سن وسال کا لیکن اسکے چہرہ سے اُسکے شوخی وشرارت ٹپک رہی ہے سکندر کے ساتھ ہے ملکہ تو سمجھی کہ انکا بھائی یا اور کوئی عزیز قریب ہوگا جب تو اسکو ساتھ لائے ہین لیکن وزیرزادی اسکے برابر کھڑی تھی غضب کی چنچل قیامت کی شریر تھی جیسے ہی اونسے بلقیس کو دیکھا دوہی کر کے بھاگی اور ایک درخت کے پیچھے چھپی اودھر سکندر کی نظر جو ملکہ پر پڑی دیکھا کہ صورت ہی بدل گئی ہے رنگت زرد آنکھون مین حلقے پڑے ہوئے سکندر نے یہ حالت جو ملکہ کی دیکھی قلب بیچین ہوگیا بے اختیار جی چاہا کہ گلے لگالون مگر ضبط کیا اور کہا کہ ملکہ مزاج کیسا ہے ماہ پارہ نے جواب دیا کہ تمہین کیا تمہاری بلا سے سکندر کا دل اس کلام سے بیٹھ گیا اور کہا کہ ملکہ تمہین ہمارے حال کی کیا خبر کہ ہمپر کیا کیا مصیبتین گزر گئین یہ کہکر تمام سرگذشت عقرب جادو کی اور یہانتک پہونچنا سب بیان کیا اب دونون کی آنکھون سے آنسو جاری ہین بلقیس پہلو مین سکندر کے کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یہ رونا ہمارے سمجھ مین نہین آتا ہے اب وقت خوشی کا ہے بالمال کا لیکن یہ دونون تو صدمہ فرقت اوٹھائے ہوئے تیر عشق کلیجہ پر کھائے ہوئے ہین آپہ دل ذرا سے چھیڑ کا بہانہ ڈھونڈھ رہے تھے پھوٹ بہے۔ یکایک کڑ سے بجلی کڑکی اور کڑک کر اب جو گرتی ہے تو ایک پنجہ پیدا ہوا اور سکندر کو لیکر روانہ ہوا بس یہ دیکھنا تھا کہ ملکہ کے جسم سے تو گویا جان نکل گئی سن سے ہو کر رہگئی ہاتھ پاؤن کانپنے لگے اور بلقیس بھی رونے لگا کہ ہائے کس مدت مین تو اپنے شہریار کو ڈھونڈھ کر نکالا تھا اس فلک تفرقہ انداز نے پھر جدائی ڈالی واقع مین یہ کسی کا ہنسنا نہین دیکھ سکتا بقول شاعر ؎

کسی کا اسے عیش بھاتا نہین	یہ دو دل کو اک جا نبھاتا نہین

اے ملکہ معلوم ہوگیا کہ ہماری تمہاری دونون کی قسمت ابھی تک برائی پر ہے دیکھیے اس شہریار عالیوقار سے کب قدمبوسی حاصل ہوتی ہے ملکہ نے کہا کہ اگر زندگی باقی ہے تو ضرور ہی ملجائینگے مگر مجھے تو اونکی دشمنون کی زندگی ہی سے یاس ہے لیکن پنجہ جسوقت گرا تھا تو اونسے آواز دی تھی کہ جو دوست ہون وہ پریشان نہون کہ مین اس شہریار کے

دوستون مین ہون دشمن نہین ہون انشاء اللہ تعالیٰ پھر تم سے ملیگا ملکہ کے دلکو یہی خیال ہے کہ یہ کام کسی دشمن
کا ہی اسلیئے کہ ابھی کل کی بات ہی کہ عقرب جادو کا واقعہ پیش آچکا ہے اب بھی ایسے ہی خیال ہے کہ دوست
ایسے وقت مین کیون ستائیگا کہ وہ اپنے پنجے مین ہی اور قاعدہ کی بات ہے کہ جاہنے والے ہی کے دلمین
بُری باتین آتی ہین اور وہ ہمیشہ دلکو ہمیشہ تشویش مین ڈالے رہتا ہی لیکن وہ کنیزین جو یہ حال دیکھ رہی تھین
روتی ہوئین ملکہ کی ماں کے پاس گئین اور کہا کہ وہ شاہ صاحب جو پھر آئے تھے اونھین پنجہ لے گیا یہ
سنکر ملکہ نہایت مضطرب ہوئی اور آسمان شاہ سے کہلا بھیجا آسمان شاہ باغ مین آیا ملکہ سے سارا
واقعہ سنا نہایت افسوس کیا اور بلقیس سے کہا کہ ایسا واقعہ کبھی اُنکے بزرگون پر بھی گزرا ہے بلقیس نے
کہا اکثر ایسا ہوا ہے کہ کسی رفیق عزیز پر وقت مصیبت پڑا اور کوئی دیو وغیرہ اوسکو اختیار مین ہوا تو واسطے
مدد کے اوسکو امنگایا ہے صدہا مرتبہ حمزہ صاحبقران پرستان گئے اور آئے یہ مقام زیادہ تشویش کا نہین
ہے آسمان شاہ کو تو گونہ اطمینان ہوا لیکن ملکہ کو تپ فراق نے آکر بستر غم پر گرایا یہ خبر تمام شہر مین مشہور
ہو گئی ارژنگ شاہ مضطر و پریشان آسمان شاہ سے رخصت ہوکر اپنے ملک کیطرف روانہ ہوا
کہ اب یہان رہنا میرا فضول ہی جب خداوند کریم اُس آقائے نامدار سے پھر ملائیگا تو دیکھا جائیگا لیکن ملکہ
ماہ پارہ کے لیئے باعث تسکین بلقیس کی باتین ہین اکثر حال سکندر کا پوچھا کرتی ہے اور یاد کرکے
رویا کرتی ہے بلقیس کو یہی بلغ رہنے کیواسطے ملا ہے اعتبار اسکا بہت کچھ ہے کہ سکندر اسکو بھائی کہتے
تھے اور قران قراق بھی نہایت فکرمند ہے لیکن آسمان شاہ نے اسکو قلعہ مین جگہ دی ہی اور کہا ہی کہ
جسوقت تک وہ شہریار عالیوقار واپس آئے تم یہین رہو یہ بھی یہین مقیم ہی اب ان سبکو تو بنظاہر چھوڑا جاتا لیکن اب
چند کلمہ داستان حیرت نشان اوس پنجہ کے بیان کیے جاتی ہین کہ جو سکندر کو لیکر روانہ ہوا ہی
یہ وہی دیو تندک تھا جسکو ملکہ آسمان پری نے بھیجا تھا کہ جاکر سکندر کو پردہ دنیا پر سے اوٹھا لا
دیو تندک جسوقت سکندر کو لیکر اوڑا اور سکندر نے دیکھا کہ مجکو لیئے جاتا ہے اور ابھی ملکہ سے ملاقات
ہوئی تھی پھر وہی فرقت اور وہی بیقراری پیش آیا چاہتی ہے چاہا کہ زور کرکے پنجہ سے چھوٹ جاون کروٹین کھا کر
کہہ مارا کہ پنجہ نیچا ہو گیا اور یہ زمین کیجانب کئی قدم نیچے ہو گئے لیکن پنجہ پھر لیکر چلا اب یہ ہر چند لنگر مار کر
چاہتے ہین کہ کسیطرح چھوٹون اور دیو زور اُنکا خالی دیکر پھر لے چلتا ہی اسیطرح جاتے جاتے قریب ایک
کوہ کے پہونچے اور مشکل دیو پردہ دنیا سے سرحد قاف تک لایا لیکن اتنے لنگر مارے کہ اب ہاتھ دیو کا
شل ہو گیا اور دیکھا اس نے کہ اب میرے سنبھالے نہ سنبھلین گے کوہ پر اوتر پڑا ہاتھ اپنا کمر سے نکال
لیا اور دست بستہ ہوکر سامنے کھڑا ہو گیا سکندر نے کہا تو کون ہے اس نے عرض کی کہ غلام کو تندک
کہتے ہین خادم دیرینہ حضور کے جد اعلیٰ کا ہون اور آپ سب صاحبون کو جانتے ہے چھوٹے ہون یا بڑے
اپنا آقا و ولی نعمت سمجھتا ہون فرمایا کہ یہ کونسی حرکت کی کہ ہم سے بے پوچھے اور دریافت کیئے تو اوٹھا
لایا عرض کی کہ المامور معذور مجھ سے یہی حکم آپکی دادی صاحب نے کیا تھا کہا دادی کون ہماری بہت سی
دادیان ہین کچھ نام و نشان بیان کر اسنے عرض کی کہ ملکہ قاف یعنی آسمان پری فرمایا کہ کوئی مصیبت
پڑی ہوگی یون کوئی صاحب نہین یاد فرماتے ہین جب کوئی مصیبت کا وقت پڑتا ہی اُسوقت سب
آجاتے ہین تندک نے عرض کیا کہ اب اجازت ہو تو پھولے چلون فرمایا ابھی ٹھہرو دیو دور کرنیکے ہٹا اور جاکر کچھ میوہ قاف
کا توڑ کر لایا شہزادہ کیخدمت مین پیش کیا کہ یہ نوش فرمایئے تو مین چلون سکندر نے کہا تو نے
ایسے وقت مجھے ایذا دی ہے کہ اگر دوسرا ہوتا تو بغیر مارے نہ چھوڑتا مگر کیا کرون کہ ایک تو تو ملازم

ہے وزیر صاحب کا وہ سر سے سر ضعیف ہے مگر یہ میوہ اپنا لیجا مین نہ کھاؤنگا اس لیئے کہ ملکہ کی خفا جانے
کیا حالت ہوگی اور بھائی میرا بلقیس میرے واسطے جدا پریشان ہوگا مین بھی غم سے خون جگر کھاتا ہو
نہ کھانے پر رغبت ہے نہ پانی پر دیو تندک نے عرض کی کہ آپ اطمینان رکھین مین نے چلتے وقت
آگاہ کر دیا تھا کہ دوست ہون دشمن نہین ہون جب یہ سن لیا تو میوہ نوش کرنے لگے اور تندک
کوہ سے اتر کر وہان کی سیر کرنے لگا کہ ذرا غصہ فرو ہو جائے تو لیچلنے کو کہون قضائے کار اتفاقا
روزگار راہ سے ایک ساحرہ طاؤس سحر پر سوار نیرنگ قاف کو چلی آتی تھی راہ مین اسنے
دیو تندک کو دیکھا کینہ دیرینہ نے دلمین آتش افروزی کی اسکی کوئی عزیز جادوگرنی ہاتھ سے
تندک کے ہلاک ہوئی تھی اس نے اس موقع کو غنیمت جانا کہ اسوقت یہ تنہا بیٹھا ہے اس سے
بہتر موقع قصاص لینے کا نہ ملیگا بس وہین سے جو ایک تیر سحر مارا تو سر پر تندک کے پڑا
سر اسکا شق ہو گیا اور زمین پر گر کر پھڑکنے لگا ساحرہ تو روانہ ہو گئی لیکن دیو تندک نے
آواز دی کہ اے شہریار غلام پر حق نمک سے ادا ہوا یہ آواز جو سکندر کے کان مین پڑی
گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ یہ کس نے پکارا اور کسکو آواز دی دیکھا کہ تندک زیر کوہ تڑپ رہا
ہے سر سے خون جاری ہے سکندر جلدی سے کوہ کے نیچے اوترے تو دیکھا تندک
مر چکا ہے بس یہ دیکھکر سکندر کو نہایت افسوس ہوا ادھر ادھر دیکھنے لگے کہ یہ کس نے
اسکو مارا کوئی نظر نہ آیا تندک کے فاتحہ خیر پڑھا اور ایک طرف روانہ ہوئے دلمین
کہتے ہین کہ خداوندا کونسی تباہی ہے کہ کہین کہین سے کہین کہین ماری ماری پھرتے ہین اب دیکھیئے گردش قسمت
کہان لیجاتی ہے نہ تو راہ سے واقف نہ رہنما ساتھ ہے نہ یہ معلوم کہ یہ مقام کونسا ہے شہر یہان سے
کتنی دور ہے حاکم یہان کا کون ہے عجب عالم مجبوری ہے کہ تندک کو دفن و کفن بھی نصیب نہو
خدا رحم کرے تندک پر یہ فرماتے ہوئے اور روتے ہوئے چلے جاتے ہین عجب طرحکا
عالم ہے کبھی اپنی مصیبت خون رولاتی ہے یہ بادیہ گردی اور ایک نازپروردہ کبھی ملکہ ماہ پارہ
کی یاد دلمین چٹکیان لیکر چین کرتی ہے کدھر جائین کدھر نہ جائین کبھی یہ شعر پڑھکر رو دیتے ہین

نکلے کا تھون سے چلے کی ہمتے یہ تدبیر یا	کو کھر قدمون مین نکلے واہ ری تقدیر یا

اسیطرح تمام دن پھرتے رہے آخر کار شام ہو گئی سیاہی محیط عالم ہو گئی تمام جنگل ہو کا مقام ہو گیا ہو
کا سناٹا کلیجے کے پار ہوا جاتا ہے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس صحرائے بے آب و گیاہ مین عمل بلا ہو نکلا ہے
شجر بسبب سیاہی شب کے دیو مہیب بنے ہوئے کھڑے تھے درندون کی ہیبت ناک صدا
چلی آتی ہین بار بار کہتے تھے کہ کاش کوئی درندہ ہی آکر میری مشکل آسان کرے
روز کے صدمون سے نجات دے کبھی کہتے ہین کہ ہائے کل اسوقت گرد و پیش مجمع احباب تھا
قران قرانی ارژنگ زرہ پوش ملک آسمان فیل زور برادر نیک سیرت بلقیس
بن شاپور سب ایک جگہ بیٹھے تھے ملکہ کے رقعے آرہے تھے آج اس وادی مین ہین
جہان آدمی کا نام و نشان تک نہین رات ہو گئی اور بیٹھنے کا ٹھکانا بھی نہین آخر کار تھک کر
ایک درخت کے نیچے بیٹھ رہے تیمم سے نماز ادا کی اور یہ خیال کر کے کہ ایسی زندگی سے تو موت
بہتر ہے اچھا ہوا کہ کوئی درندہ آکر کھالے یہ خیال کر کے چاہا کہ سو رہون لیکن وہان بچھانے کیا ہے زمین کا
فرش آسمان کی سقف درخت کے تنہ سے لگ کر سو گئے مگر معبود حقیقی جسکی حفاظت کرتا ہے

اوسے کوئی بھی ایذا نہین پہونچا سکتا ہے تمام رات سویا کئے اور درندہ گزندہ قریب سے آتے جاتے رہے لیکن کسی نے حملہ نہین کیا جب صبح ہوئی اور نسیم سحری چلی ستارے غروب ہونے لگے طائران صحرائی نشیمنون سے نکلکر اپنے اپنے زبانون مین حمد و ثنائے الٰہی بجا لانے لگے آنکھ سکندر کی حسب عادت کھلگئی دیکھا تو وقت نماز صبح کا ہے بس اوسی درخت کے نیچے تیمم کیا اور فریضہ سحری کو ادا کیا شکر پروردگار بجالائے اور ایک سمت پھر روانہ ہوئے عجب طرح کا صحرا تھا کہ سائین سائین کر رہا تھا بوے حیوانات نہ آتی تھی کہین کہین ہڈیان مردون کی ملین تو وہ اتنی اتنی بڑی نہین کہ جنکو دیکھکر انسان کا زہرہ آب ہوجائے مگر سکندر شیر بیشۂ شجاعت ہے مطلق اسے خوف و ہراس نہین ہے لیکن دلمین کہتا ہے کہ یہ قبرستان کہنہ معلوم ہوتا ہے مگر یہ استخوان بوسیدہ تو انسان کے نہین معلوم ہوتے خدا جانے کونسی مخلوق یہان رہتی تھی کہ جنکے استخوان اسقدر دراز ہین کہ استخوان فیل بھی اسکے آگے کوئی رتبہ نہین رکھتے اسیطرح پھرتے پھرتے پھر شام ہوگئی اور جلوہ عالم نظر سے پنہان ہوگیا تیرگی شب نے جہان کو گھیر لیا ستارہ فلک پر نمودار ہونے لگے مہر عالمتاب نے گوشۂ مغرب مین روشنی کی سکندر پھر کسی مقام پر بیٹھ رہے یہ رات بھی اسیطرح گذاری پھر صبح ہوئی نماز پڑھکر پھر ایک جانب روانہ ہوئے جاتے جاتے قریب ایک کوہ کے پہونچے دیکھا تو بالائے کوہ ایک گنبد مثل بیضہ کے ہے اور دامن کوہ مین کوئی شخص بیٹھا ہوا ہے اور سامنے سواد شہر معلوم ہوتا ہے سکندر نے شکر خدا کیا اور دامنہ کیطرف چلے کہ اس شخص سے کچھ پتا ملیگا جاتے جاتے پاؤن شل ہوئے جاتے ہین اور راہ نہین قطع ہوتی تین روز کے بھوکے پیاسے لبون پر دم ہے پاؤن پر ورم ہے چہرہ غبار آلودہ دامن خار ہائے دشت کی تعدی سے چاک دل دردناک اس حال پر ملال سے بمشکل تمام طے کی اور سامنے فقیر کے پہونچے اور سلام علیک کی فقیر نے جواب سلام بطریق اہل اسلام دیا اور حال پوچھا کہ بابا کہان سے آتا ہوا اور نام آپکا کیا ہے فرمایا کہ ہم ملک آسمانیہ سے چلے آتے ہین فقیر نے ہنسکر کہا کہ بابا فقیرون سے بھی ٹھٹھول کرتے ہو آسمانیہ کس ملک کا نام ہے اور آسمان پر فرشتہ رہتے ہین یا انسان بھی یہ سنتے ہی غصہ آگیا فرمایا تو مجھے جھوٹا سمجھتا ہے شرط کہ گردن سے سر نو چکر پھینکدون فقیر یہ سنتے ہی تھرتھرانے لگا اور کہا کہ بابا خفا نہو ہم نے نام اس ملک کا نہین سنا تھا اس سے پوچھا شاید یہ ملک پردہ دنیا پر ہے ابتو کان اٹکے کھڑے ہوئے اور کہا کہ یہ مقام کیا دنیا سے علیحدہ ہے فقیر نے کہا کہ یہ پرستان ہے آپنے پوچھا کہ تم ملکہ آسمان پری کو جانتے ہو اسنے عرض کیا کہ جی ہان نام تو سنا ہی اور انھین کون نہین جانتا تو اسی مین جناب سلیمان کی لیکن وہ دوسرے اقلیم مین رہتے ہین ملک ہونکا یہان سے بہت دور ہے کیا آپ وہین جانا چاہتے ہین فرمایا کہ مین کاہیکو جانا چاہتا ہون اونھین نے مجکو بلوا بھیجا تھا راہ مین دیو کو اونکے کہنے مار ڈالا اور مین تباہ ہوکر یہان پہونچا فقیر نے کہا آپکا نام نامی و اسم گرامی کیا ہے فرمایا اب مین تجھ سے کچھ نہ بتاؤنگا تو دو بدظنیت ہے بات کا یقین نہین ماتا اور سنے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ خطا میری معاف ہو مین غلطی پر تھا اور اگر آپ نہ بھی بتائین تو مین سمجھ گیا ہون آپ اولاد حمزہ صاحبقران سے ہین مرشد نے میرے کہا تھا کہ تو خوش نصیب ہے تجھے زیارت اولاد صاحبقران کی نصیب ہوگی ایک شاہزادہ فلان زمانے مین بحالت بیابان گردی و دشت نوردی اسطرف آنکلے گا اور تیرے جھونپڑے کو اپنے قدم سے روشن و منور کریگا اب آپ تشریف رکھیے یہ کہکر اک مرگ چھالا بچھا دیا اور تعظیم کو اوٹھکر کھڑا ہوا ہاتھ جوڑے

یہ دیکھکر وہ جو چند چیلے اس فقیر کے بیٹھے ہوئے تھے کہ اونمین سے وہ نہایت قوی تھے اور شوق ورزش بھی تھا وہ بولے کہ مرشد آپکی یہ شان ہے کہ اس بچہ کا استقبال و تعظیم کیجیے ہاتھ چومیے فقیر نے کہا تم نہین جانتے یہ بچہ نہین شیر کے بچہ ہین بس یہ سنتے ہی مزاج بدلگیا تیور یون پر بل آگیا فرمایا شیر کے بچہ تم آپ ہوگے مین آدمی کا بچہ ہون فقیر پھر ڈرا اور کہا کہ چونکہ شیر جانور بہادر و جری ہوتا ہے اسوجہ سے بہادر کو شیر کہتے ہین فرمایا کہ آپ مجھے جانور بتاتے ہین مین شیر کش ہون ہے کوئی شیر اس صحرا مین کہ دیکھیے ابھی کلی چیر ڈالتا ہون یا نہین فقیر نے کہا آپ ایسے ہی ہین لیکن وہ ایک بالکا فقیر کا چیلہ جو نہایت قوی تھا اپنی جگہ سے اوٹھا اور کہا کہ دیکھون آپ کیسے قوی ہین جو بات بات پر بگڑتے ہین مرشد کا ادب نہین کرتے ہین ہر چند فقیر ہان ہان کیا کیا اس نے ایک نہ سنی اور قصد کیا کہ سکندر سے لپٹ پڑون سکندر نے پیچھے ہٹ کر جو ایک تھپّہ مارا تو لوٹن کبوتر کی سی کیفیت ہوگئی زمین پر گر کر تڑپنے لگا وہ چیلے جو فقیر کے اسکے ساتھ اوٹھے تھے کہ ہم بھی لڑین گے وہ لوٹ کر قدمون پر گر پڑے کہ حضور کا مثل و نظیر نہین ہے جیسا آپ فرماتے ہین اوس سے بہتر ہین اور اس بالکے کو جو تھپّہ مارا تھا گھنٹہ بھر کے بعد ہوش آیا اب وہ بھی مطیع ہوا فقیر نے ہاتھ منہ سکندر کا دھلایا جو اسکو میسر تھا پیش کیا اور عرض کی کہ مین کافر نہین ہون موحد ہون فرمایا خیر جو خدا کو برحق جانے اوسکی دعوت رد کرنا درست نہین ہے یہ فرما کر کچھ نوش کیا اور لیٹ رہے شام تک سویا کیے شام کو فقیر نے پھر جگایا اور کچھ کھانا کھلایا اور بہت تمام پوچھا فرمایا نام میرا سکندر رستم خو ہے مگر خبردار جو کسی کے سامنے کہا تم مجھے صفدر شیر دل کہہ کے پکارا کرو اوسنے عرض کی کہ بہت خوب اب فرمایا کہ تمہارا کیا نام ہے فقیر نے عرض کی کہ مجھے شاہ قلندر کوہ نشین کہتے ہین فرمایا کہ تم پہاڑ مین جو رہتے ہو اسوجہ سے کوہ نشین کا لفظ نام مین شامل کیا ہے اس نے عرض کی کہ وجہ تو مرشد جانے جس نے یہ خطاب عنایت کیا ہے فرمایا آپ کچھ نہین جانتے کوہ نشین کہلوانیکو فخر سمجھتے ہین اگر آپ ایسے ہی سیدھے ہین تو کوئی دوسرا مرشد آئیگا وہ شاہ قلندر بیوقوف کہدیگا آپ لفظون کے معنے تو سمجھتے ہین فقیر خاموش ہو رہا کہ یہ بڑے ہیڈ ہب ہین منھ در منھ مجھکو بیوقوف کہہ رہے ہین اتنا کہہ کر ٹالدیا کہ بابا فقیر بیوقوف نہون تو راحت دنیا کو ترک کیون کرین اب سکندر یہین رہنے ہین اور فقیر کے مہمان ہین فقیر انسے نہایت خوش ہی بہت عزت و توقیر کرتا ہے وہ بالکے فقیر کے بھیک مانگ کر لاتے ہین اور شام کو انکے پاؤن دباتے ہین اونکو یہ ایک آدھ پیچ بتا دیتے ہین زور کرا دیتے ہین فقیر نے سبکو سمجھا دیا ہی کہ دیکھو زبان نہ لڑانا ورنہ انکو غصہ آگیا تو ہی ڈالین گے اور مین بھی کچھ کہہ سکتا ہون اور نہ کچھ انکا بنا سکتا ہون اب انکو تو اسی مقام پر چھوڑ دیا لیکن اب یہان سے

چند کلمہ داستان پردہ قاف گلستان ارم کے پھر تحریر ہوتے ہین کہ دیو تندرک

کے جانے کے بعد دو روز گذر گئے اور تندرک واپس نہ آیا ملکہ آسمان پری نے عبد الرحمن جنی سے کہا کہ تندرک جب پردہ دنیا پر گیا ایک روز سے زیادہ نہ صرف ہوا کہ واپس آگیا ابکی کیا معرکہ ہے کہ آج تیسرا دن ہے اور تندرک نہین پھر اعبد الرحمن جنی نے کہا کہ کیا ہوا اب تندرک ضعیف ہوا اور لینے اوس لڑکے کو گیا ہے جو زور و طاقت صورت و سیرت مین دوسرا اعلمشاہ ہے مزاج اوسکا نازک ہے آتا ہوگا راستے مین وہ سیر کرتے تندرک کو ہر جگہ ٹھہراتے ہوئے آتے ہونگے آسمان پری خاموش ہو رہی دو روز اور

کچھ نہ کہا یہ نندک کا انتظار رہا جب اور دو تین روز گذر گئے ملکہ نے پھر عبد الرحمن جنی سے کہا
کہ اب تو کئے روز گذر گئے کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا کہ نندک پردہ دنیا پر گیا ہو اور اسنے اتنے
دنون نہین آیا میرا دل کھٹکتا ہے کہ کوئی افتاد پڑی خود علم شاہ رومی کو اکثر لایا ہے مگر اسقدر زمانہ
کبھی نہین گذرا کیا اور آیا ذرا اپنے علم سے دریافت کیجئے کہ کیا سبب ہے جو نندک
ابھی تک نہین آیا عبد الرحمن جنی نے کہا کہ اب تو مجھے بھی تشویش سی پیدا ہوئی مین ابھی دریافت
کرتا ہون یہ کہکر زائچہ کیا اور سولہ شکلین رمل کی نظر مین رکھکر بارہ بروج سات ستارون کو ذہن
مین لاکر منسوبات انکے مطابق کرکے خانہ سفر کو خانہ حیات سے ملا کر اب جو دیکھتے
ہین تو مدت زندگی تمام معلوم ہوئی اور خانہ استراحت خانہ قبر معلوم ہوا ملکہ سے کہا کہ نندک
زندہ نہین ہے اور سبب موت اوسکا سحر معلوم ہوتا ہے اب آسمان پری نے کہا کہ
سکندر رستم خو کہان ہے کہا کہ اسوقت تو سمر بطحہ معلوم ہوتا ہے کسی جا قیام نہین ہے
آسمان پری نے کہا کہ سکندر تک نندک پہونچا بھی تھا یا نہین عبد الرحمن نے کہا کہ نندک
سکندر کو لیے ہوے چلا آتا تھا راہ مین کسی مقام پر ٹھہرا تھا وہین سے سکندر تباہ ہوا لیکن
اب صرف مین آگیا ہے آسمان پری نے کہا کہ پھر اور کسی کو مین بھیجون عبد الرحمن جنی نے
کہا کہ آج ستارہ بد ہے کل بھیجئے گا لیکن صاحبقران اعظم کہ غسل صحت کر چکے ہین مان کے پاس
بیٹھے ہین اسوقت حال سکندر کی تباہی کا سنا آسمان پری سے عرض کیا کہ آپنے مجکو بھائی صاحب
یعنے علم شاہ رومی کی روح سے شرمندہ کیا افسوس کہ وہ بچہ خدا جانے کہان گیا اور دل مین
آیا کہتا ہوگا غرضکہ جب دوسرا روز ہوا آسمان پری نے جندک بن نندک کو اوسکے باپ کا
عہدہ سپرد کیا اور کہا کہ جاکر سکندر رستم خو کو اٹھا لا عبد الرحمن جنی نے پتہ اسکو بتلا دیا اب
جندک بن نندک یہان سے چلتا ہے دیکھئے کب ملاقات شاہزادہ سے ہوتی ہے
لیکن اب کچھ حال شہر نقش نگار تحریر ہوتا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ ایک روز سکندر
رستم خو نے شاہ قلندر کوہ نشین سے کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ اس شہر کی سیر کرون شاہ جی نے
کہا اختیار ہے حضور کو لیکن یہ مقام اور ہے پردہ دنیا نہین ہے ذرا تحمل مزاجی کو کام فرمائیگا فرمایا
تم میرے نصیحت کرنے والے کون ہو کیا مین نشیب و فراز دنیا کو نہین سمجھتا مگر جو کوئی خوامخواہ چھیڑ کریگا
تو سزا پائیگا یہان مین اپنی طرف سے چھیڑ نہ نکالونگا یہ فرما کر اور ٹھرکھڑے ہوئے فقیر نے ایک
بالے کو ساتھ کر دیا کہ ہمراہ جاکر سیر کرا لا بالکا فقیر کا اسکے ساتھ ہوا راہ مین اوسنے کہا کہ مین شہر مین جاکر
روزی کی فکر کرونگا آپ سیر کیجئے گا اگر واپس انیکو جی چاہے مجھے ڈھونڈھ لیجئے گا فرمایا کہ میرے
ساتھ آیا ہے تو چپکا چلا کسی سے سوال نہ کر نا ہو قسمت کا ہے خدا یہین دلوا دیگا اگر اسکے
خلاف کیا تو ایک چپت دونگا کہ سر گردن کے اندر دھس جائیگا نہ میرے ساتھ سے الگ ہونا
ہان دور دور رہنا یہ نمعلوم ہو کہ فقیر اسکے ساتھ ہے لڑکا یہ سنکر ٹھرا گیا ان تیورون سے
کہا تھا کہ وہ سمجھا کہ مار ہی بیٹھے غرض کی جیسا ارشاد ہوگا ویسا ہی کیا جائیگا یہ کہکر ایک بیس قدم
آگے بڑھ گیا اور دور دور چلا اسواسطے کہ سکندر راہ سے ناواقف تھے جانے جانے
داخل شہر ہوئے دیکھا کہ شہر نہایت آباد رعیت شاد ہے بادشاہ اس ملک کا اخضران پریزاد
بھائی خضران پریزاد کا ہے جو کہ نانا سہراب ثانی کے ہین بادشاہ یزدان پرست و موحد ہے

رعایا بھی نہایت نیک مزاج وخلیق ہے مثنوی شہر آباد تھا رعیت شاد ۔ ہر طرف چلتی تھی
مورد فکر وغم نہ تھا کوئی ۔ جز غم دل الم نہ تھا کوئی ۔ اب سکندر رستم خو ہر طرف کی سیر کرتے چلے جاتے
ہین چند قدم آگے آگے بالکا فقیر کا ساتھ ہے جسطرف وہ مڑتا ہے اوسیطرف یہ بھی جاتے
ہین مکانات نہایت بلند ووسیع لیکن نئی ساخت کے ہین دوکاندار نہایت سلیقہ شعار ہین
لیکن اشیاء نادر رکھے ہین جو پردۂ دنیا پر کبھی نہ دیکھے تھے لوگون کا لباس بھی عجیب وضع کا ہے
لیکن ہر طرف کثرہ کثرہ رہا ہے جاتے جاتے دیکھا کہ ایک دوکان پر ایک مرد زبردست
سپاہی وضع چہرہ پر اسکے رعب افسری تمغہ شاہی کلاہ مین لگا ہوا ہے سکندر رستم خو اوسکی طرف
بغور دیکھنے لگے اور اوسکی نظر سکندر پر پڑی وہ بھی نہایت محبت کی نظر سے دیکھنے لگا کہ کیا جوان
رعنا ہے اور مرد سپاہی معلوم ہوتا ہے اس سے ملاقات پیدا کرنا چاہیے اتفاقاً کچھ لوگ
بدمعاش شہر کے سیر کرتے چلے آتے تھے ایک چست فقیر کے بالکے کو لگا دی فقیر کے بالکے نے
اوسے سخت وسست کہا اوسنے پلٹ کر اس زور سے تھپڑ مارا کہ یہ گر کر فریاد کرنے لگا
بس یہ دیکھتے ہی سکندر کو تاب نہ رہی اور اوس بدمعاش سے کہا کہ تیری کیا خطا کی تھی جو تو نے
اسکو مارا تو نہین جانتا کہ یہ ہمارے ساتھ ہے اوسنے کہا خوب کیا مارا اور ماریگے آپ کوتوالی
قاضی ہین یا شہر کے کوتوال ہین فرمایا کہ بھلا اب اوسے چھوکر تو دیکھ لے اگر ہاتھ نہ توڑ دوں تو
کچھ کام ہی نہین کیا یہ سنتے ہی وہ گرگا فقیر کے بالکے کیطرف بڑھا اور چاہتا تھا کہ ایک چست
اور رسید کرون اور اوسکی طرف دیکھکر کہا کہ اگر کچھ دم ہے تو سمجھ لو دیکھو ہم اسکو پھر مارتے ہین
یہ سنتے ہی مثل شیر کے جا پڑے اور کلائی پکڑ کر جو جھٹکا مارا ہاتھ شانے سے اوگھر آیا اور وہ
بدمعاش زمین پر پھر گنے لگا ساتھ والے اوسکے لپٹنے لگے سکندر نے جسے گھونسا مار دیا
وہ وہین رہ گیا باقی بھاگ کھڑے ہوئے بعد اوسکے فقیر کے بالکے سے کہا کہ ابے بڑا بودا
ہے یہ موٹے موٹے ہاتھ پاؤن تیرے کٹوانے کے قابل ہین تو جسکے ساتھ ہو اوسے بھی
ذلیل کروائے لیکن وہ افسر جو ایک دوکان پر بیٹھا تھا یہ رنگ دیکھکر قریب سکندر کے آیا اور کہا
اے جوان کیا اسم گرامی رکھتا ہے اور کس ملک کا رہنے والا ہے فرمایا کہ ہم پردہ دنیا کے
رہنے والے ہین اور نام ہمارا صفدر شیر دل ہے پوچھا یہان کیونکر آنا ہوا فرمایا اس سے تمکو کیا
بحث ہے اوسنے کہا کہ مسافر سے سبب پوچھا ہی جاتا ہے اچھا آپ فروکش کس مقام پر ہین فرمایا کہ
شاہ قلندر کوہ لنگین کا مہمان ہون یہ سنکر اوسنے ہاتھ چومے اور کہا کہ آپ مرشد کے مہمان ہین
تو بادشاہ کے مہمان ہوئے آپکی تعظیم وتواضع ہم سب پر واجب ہے اگر تکلیف نہو تو تھوڑی دیر کے
واسطے فقیر خانہ پر بھی تشریف لیچلیے اور اس خاکسار کو بھی سرفراز فرمایئے جی تو چاہتا تھا کہ آپ
جبتک اس ملک مین رہین میرے ہی مہمان رہیئے فرمایا اب ایک کے تو مہمان ہو چکے
ہان اگر فقیر سے اجازت لے آؤ ہم تمہارے ہی مہمان ہو جائینگے چونکہ یہ سردار بہادر دلیر
سے برات سکندر کی دیکھکر عاشق ہو گیا اور سکندر اسکے حسن خلق کو دیکھکر پوچھنے لگا
کہ تمہارا کیا نام ہے اور بادشاہ سے کس قسم کا توصل رکھتے ہو اوسنے کہا کہ مجدد
توحید سربلند کہتے ہین مین سپہ سالار ہون ملک الخضران شاہ پریزاد کا غرضکہ توحید سربلند
سکندر رستم خو کو اپنے مکان پر لایا اور کچھ اشرفیان پیش کین سکندر نے کہا کہ یہ کسی محتاج کو

اسکی ضرورت نہین ہے اسنے عرض کی کہ ہمارے شہر کا دستور ہی یہ ہے کہ اگر کوئی
شاہ و شہریار بھی اس ملک مین آجاتا ہے تو جس سے پہلے ملاقات ہوتی ہے وہ کچھ
پیش ضرور کرتا ہے اور وہ اوسے لیتا ہے یا کسی کو دلوا دیتا ہے پھر لکھے اور بھیجے
مثل مشہور ہے کہ جیسا دیس ویسا بھیس لہذا اسے رد نہ فرمایئے اس دینے کا احسان
آپ پر نہین ہو سکتا رسم و رواج کے ادا کرنے کا احسان اپنی ہی ذات پر ہوتا ہے یہ سنکر
سکندر نے فرمایا کہ اسکو دیدو اور فقیر کے بالکے کی طرف اشارہ کیا توحید سربلند نے
وہ پانچون اشرفیان فقیر کو دیدین کچھ دیر یہان بیٹھے حالات و رسوم شہر کے پوچھا کئے
بادشاہ کا حال پوچھا بعد اسکے توحید سے رخصت ہو کر اوسیطرح شہر کو دیکھتے بھالتے شاہ قلندر
کوہ نشین کے پاس آئے فقیر نے بالکے سے پوچھا کہ کچھ جھگڑا فساد تو کسی سے نہین ہوا
اوسنے سارا واقعہ بدمعاشون کا اور ملاقات ہونا توحید سربلند سے اور اشرفیان ملنا سب
بیان کیا اور اشرفیان نکالکر تین فقیر کو دین اور دو چھپا رکھین سکندر نے یہ دیکھکر اپنا منھ
اودھر سے پھیرا اور مسکرانے لگے لیکن کچھ کہا سنا نہین وہان توحید سربلند جو بادشاہ کی
خدمت مین پہونچا تمام حال صفدر شیر دل کا بیان کیا کہ ایسا جوان خوشرو اور بہادر ہے کہ دیکھنے سے
تعلق رکھتا ہے باوصفیکہ سن و سال بہت ہی کم معلوم ہوتا ہے اور مذہب اسلام رکھتا ہے جو
ہمارے دین سے موافق ہے وہ بھی خدا پرست ہم بھی خدا پرست ہین اسکے بعد وہ کچھ اور بھی
کہتے ہین جسے ہم نہین جانتے یعنے درجہ نبوت بھی داخل ایمان ہے بادشاہ نے کہا
کہ وہ کہان مقیم ہے توحید سربلند نے عرض کی کہ شاہ صاحب کا مہمان ہے ہرچند مین نے
اصرار کیا کہ میری مہمانی قبول کرو اوسنے انکار کیا اور کہا کہ اگر شاہ صاحب اجازت دینگے تو
البتہ ہو سکتا ہے بادشاہ نے کہا مین ابھی بلواتا ہون اور چوبدار روانہ کیا چوبدار احکام شاہی لیکر
شاہ قلندر کوہ نشین کے پاس آیا اور عرض کی کہ بادشاہ نے فرمایا ہے کہ صفدر شیر دل کو
ہمارے پاس بھیجدیجئے اور اب وہ ہمارا مہمان ہے اپنی مہمانداری کو ختم کیجئے شاہ قلندر نے
یہ سنکر سکندر کیطرف دیکھا اور کہا کہ بسم اللہ تشریف لیجایئے لیکن اس خادم کو بھی کبھی
کبھی یاد کر لیا کیجئے گا سکندر نے کہا کہ اگر تم بادشاہ کے وہان سے اجازت دیتے ہو
تو مین ہرگز نجاؤنگا اور اگر بخوشی اجازت دیتے ہو تو خدا حافظ فقیر نے عرض کیا کہ مین جانتا ہون
کہ آپ بادشاہ کا دباؤ ماننے والے نہین ہین مگر اے شہریار اسوقت مناسب یہی معلوم
ہوتا ہے اور مین بخوشی اجازت دیتا ہون فرمایا خیر اور یہ کہکر اوٹھ کھڑے ہوئے
ساتھ ہی خیال آیا کہ یہ کونسا طریقہ بلانیکا ہے کیا مین نوکر ہون بادشاہ کا چوبدار سے
کہا کہ جبتک کوئی معزز لینے کو نہ آئیگا اور سواری نہ آئیگی اوسوقت تک ہرگز نجاؤنگا
شاید بادشاہ تمھارا اچھی طرح سے واقف نہین ہے یہ کچھ ایسے تیور دیکھے
کہا کہ چوبدار تو پیچھے ہٹا اور قلندر کی روح نکل گئی کہ دیکھئے یہ ترنگ اس لڑکے کی
کیا کرتی ہے چوبدار واپس گیا اور عرض کیا کہ خداوند نعمت وہ شخص کہتا ہے
کہ جب تک کوئی ارکین سلطنت سے میرے استقبال کو نہ آئے گا مین ہرگز
نجاؤنگا بادشاہ نے توحید سربلند سے پوچھا کہ یہ کوئی شاہزادہ امیرزادہ ہے

اسنے عرض کی کہ حضور یہ تو مجھے معلوم نہین کہ وہ کس خاندان سے ہے لیکن چہرہ پر
جلالت شاہانہ و رعب خسروانہ ضرور ہے جو اسکی عالی نسبی پر دلالت کرتا ہے بادشاہ
نے وزیر دانشمند خردافروز سے کہا کہ ایک مرکب تیز رفتار اور ایک پالکی بیجا جس سواری
کو وہ پسند کرے اوسپر سوار کرکے لے آؤ وزیر نے عرض کی کہ بہت خوب
اور اوسیوقت اصطبل شاہی سے ایک مرکب پرستانی نہایت خوشرو سازو یراق سے
آراستہ کرکے منگوایا اور ایک پالکی مین آپ سوار ہوا دوسری پالکی ساتھ لی اور رودہ
کوہ کی جانب جہان کہ سکندر رستم خو فقیر کے مہمان تھے روانہ ہوا وہان فقیر حیدر کے
جانے کے بعد دل مین ڈر رہا تھا کہ ایسا نہو بادشاہ برہم ہوجائے خدا ہی خیر کرتے دیکھئے
اس لڑکے کا مزاج کیا کرتا ہے لیکن سکندر رستم خو کو کوئی پروا نہین تھی کہ اسنے مین دورے
جلوس دکھائی دیا اور وزیر خردافروز دکھائی دیا فقیر نے دل مین کہا کہ یہ بڑا صاحب اقبال
معلوم ہوتا ہے غرضکہ جب قریب درہ کے پہونچا سوار ہی اوتری جب یہ دیکھا تو سکندر نے
بھی چند قدم بڑھکر وزیر خردافروز کا استقبال کیا وزیر نے فقیر کے ہاتھ چومے اور
سکندر سے کہا کہ مین حاضر ہون سواریان موجود ہین اگر آرام کی خواہش ہو تو پالکی موجود ہے
اور مرکب پرستانی بھی ہمراہ ہے فرمایا کہ چار کے کاندھے پر سوار ہونا یہ تو مردون کی سواری
ہے مرکب البتہ ہاتھ پاؤن والون کی سواری ہے وزیر نے دلمین کہا کہ اسنے پہلے ہی
مجھے مردہ بنایا مگر خاموش رہا وہ رعب سکندر کا تھا کہ مجال نہ تھی کہ کوئی جواب دیسکتا
غرضکہ سکندر رستم خو اسپ تیز رفتار و سبک عنان پر سوار ہوکر ہمراہ وزیر خردافروز کے
روانہ ہوئے اور بعد قطع راہ دربار مین پہونچ بادشاہ کو سلام کیا شاہ نے جواب سلام دیا
اور ایک دستگل جواہر نگار اسکے واسطے بھوا رکھا تھا اور سر بمٹھے کو جگہ دی تو حید سربلند نے
مجرا کیا اوسکو بھی جواب سلام دیا بادشاہ نے نام پوچھا سکندر نے کہا کہ نام میرا صفدر شیر دل ہے
بادشاہ نے فرمایا اے صفدر شیر دل آپ کس خاندان سے ہین فرمایا کہ سب بنی آدم مین
کونسا ایسا بشر ہے جو اولاد ابوالبشر سے باہر ہے بادشاہ نے کہا کہ کس ملک مین سکونت رکھتے
تھا اور کس مقام پر سلطنت کرتے تھے جواب دیا کہ اول تو آپ لوگ ممالک دنیا کے نامون سے
آگاہ نہین جو مین بیان کرون اسلیے علاوہ جسطرف تلوار اٹھا کر جا نکلے وہی ملک اپنا ہے
لیکن بطلون کو ہوس سلاہی و شہریاری نہین ہے ہم تاج بخش ہین یہ سنکر بادشاہ نے
گردن ہی کرلی بعد کچھ دیر کے فرمایا کہ ارادہ کسطرف جانے کا تھا اور یہان کیونکر آنا ہوا
سکندر نے کہا کہ ارادہ گلستان ارم کا ہے اور اسطرف بسبب راہ گم کرنے کے
بحل آیا مرکب میرا رستے مین مرگیا بادشاہ نے کہا کہ چند روز یہین قیام کیجئے اور سیر
اس ملک کی کیجئے بعد اسکے جب مزاج مین آئے چلے جائیگا فرمایا خیر دیکھا جائے گا
غرضکہ بادشاہ نے ایک قصر عالی انکے رہنے کو مرحمت فرمایا اور کچھ خادم کنیزین خدمت کے
واسطے بھیجدین سکندر رستم خو وہان رہنے لگے ایک روز کا ذکر ہے کہ دربار آراستہ
ہے اور ارکین دولت جمع ہین تو حید سربلند بھی اپنے دنگل سالاری پر بیٹھا ہے اور
صفدر شیر دل بھی اپنے دنگل پر متصل بادشاہ فرودش ہین کہ چوبدار نے آکر عرض کی کہ جہان

سلامت اقبال افزون دشمن پامال اک سوداگر ممالک غیر کا حاضر ہے اور عرض کرتا ہے کہ
میرے پاس گھوڑے نہایت عمدہ عمدہ ہین اور ایک مرکب تو ایسا ہے کہ مثل و نظیر اوسکا
نہین ہے فرمایا کہ اچھا بلالو وہ سوداگر حاضر ہوا مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور وہی باتین کہین جو چوبدار
نے اگر عرض کی تھین یہ سنکر بادشاہ کو اشتیاق پیدا ہوا اور فرمایا کہ اچھا جاکر گھوڑون کو لے آ
اوسنے عرض کیا کہ گھوڑے میرے ساتھ ہین لیکن جو گھوڑا لایق حضور کے ہے وہ یہان
نہین آسکتا بیرون شہر ہے اسلیئے کہ وہ زنجیرون مین جکڑا ہوا ہے اور کسی کو سواری نہین دیتا
یہ عیب بھی اوسمین ضرور ہے اگر کوئی شہسوار حضور کے یہان ہو اور وہ اوس مرکب کو
درست کر دے تو پھر وہ قاف مین دوسرا مرکب اوسکے مقابلہ مین نہ نکلیگا یہ سنکر بادشاہ نے
کہا کہ دیکھا جائیگا تم وہ مرکب دکھاؤ تو سہی سوداگر نے عرض کی کہ حضور سوار ہون بادشاہ نے
صفدر شیر دل سے کہا کہ چلوگے تمھین بھی کچھ دخل ہے صفدر شیر دل نے عرض کی
کہ مجھے اور تو کچھ بھی دخل نہین ہے لیکن اگر ارشاد ہو تو ہڈیان پسلیان اوس مرکب کی توڑ کے
رکھدون اور بکری بنا دون سوداگر ہنسا اور کہا کہ آپکا یہ سن و سال اور یہ قد و قامت اور بے
دیکھے ہوئے مرکب سے یہ دعوے بس یہ سننا تھا کہ صفدر شیر دل کو غصہ آگیا اور کہا
کہ چلو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے سوداگر نے عرض کی کہ اگر آپ اوس گھوڑے پر سوار ہو کر
اوسکو رام کرلین تو گھوڑا بغیر قیمت نذر کرتا ہون سکندر نے کہا مجھے منظور ہے غرضکہ بادشاہ
سوار ہوئے سوداگر اور صفدر شیر دل اور بعض دیگر ارکین سلطنت کو ساتھ لیکر چلے
جاتے جاتے بیرون شہر پہونچے ایک سرا مین وہ گھوڑا ایک شامیانہ کے نیچے
بندھا ہوا تھا پاؤن مین اگاڑی پچھاڑی کے مقام پر زنجیرین بندھی ہوئی تھین بڑے قد و قامت کا
مرکب ہے رنگ مشکی کنوتھیان کھڑی کیئے ہوئے آنکھین سرخ یہ دیکھکر صفدر شیر دل نے
کہا کہ مرکب بیشک اچھا ہے بادشاہ اور توحید سربلند وغیرہ سب نے تعریف کی مگر
ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ بڑا خونخوار مرکب ہے اسکا درست ہونا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے
اور سوداگر نے صفدر شیر دل کیطرف دیکھکر کہا کہ لیجئے مرکب حاضر ہے سوار ہوجیئے
یہ سنکر صفدر شیر دل نے دامن گرو الئے اور کہا کہ زنجیرین اسکی کھلوا دو بادشاہ نے
منع کیا اور کہا کہ یہ مقام جرات نہین ہے کیون جہالت کرتے ہو صفدر شیر دل نے کہا
کہ قول مردان جاندارد مین ضرور اس گھوڑے کو درست کرونگا ورنہ یہ سوداگر طعنہ زن
ہوگا سوداگر نے کہا کہ مین طعنہ زنی سے باز آیا مجھے اوسکی جان لینا منظور نہین ہے لہذا
آپ معاف فرمائین صفدر شیر دل نے کہا کہ اگر زبانسے نہ بھی کہوگے تو دل تمھارا کہے گا
کہ سوار ضرور ہونگا یہ فرماکر قریب مرکب کے گئے اور اپنے ہاتھ سے کاٹھی چڑھائی
تنگ مرضی کے موافق تنگا تنگ کیا لگام منھ مین دی اور جست کرکے پشت پر گئے سوداگر
نے کہا زنجیرین کھلوا دو سوداگر نے عرض کی کہ آپ واقع مین اسم بامسمی ہین شیر دل ہونے
مین شک نہین دوسرے کی اتنی مجال بھی تھی کہ اسپر زین کسکر لگام منھ مین دیتا آپ برائے خدا
اپنے سن و سال پر رحم فرماکر مرکب سے اتر آیئے مین ہارا اور آپ جیتے صفدر شیر دل نے کہا کہ
تمھارا کہا وہ کرکے دکھائینگے تم زنجیرین کھلوا دو کھلوا دو ورنہ ہم آپ کھول لینگے سوداگر نے بادشاہ سے عرض کی

کہ دیکھے حضور مین منع کر رہا ہون مگر یہ سماعت نہین کرتے اب مین ذمہ دار نہین لیکن صفدر شیر دل
گھوڑے سے کود پڑا گاڑی بچھاڑی اپنے ہاتھ سے کھولدی اور گلے کی زنجیر پشت مرکب پر
پہونچکر کھولی بس مرکب کا کھلنا تھا کہ اوسنے کنوتھیان بدلین آنکھین غصہ سے ابل پڑین الف
ہونے لگا بس صفدر شیر دل نے تمنچہ پر چابک مارا اور رانون مین مسلا گھوڑا لیکر چلا بادشاہ نے
کہا کہ بڑا منچلا ہے یہ لڑکا لیکن اسکا غصہ اسکا دشمن ہے توحید سربلند نے عرض کی کہ حضور مین تو
اسنے ڈر گیا اوس سے ڈرنا چاہیے جو کسی سے نہ ڈرے یہ موت سے بھی نہین ڈرتا تو کس سے
ڈریگا لیکن صفدر شیر دل گھوڑے کو دوڑاتے ہوئے اسقدر دور نکل گئے کہ سوا ایک
بگولہ گرد کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا بعد ایک ساعت کے وہ گرد بھی نظر سے غائب ہو گئی
بادشاہ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑا صفدر شیر دل کو لیکر کسی خندق یا چاہ مین پھاندا
لوگون کو روانہ کیا کہ خبر تو لاؤ لوگ تلاش مین چلے تھے کہ دیکھا سامنے سے گرد پیدا ہوئی
اور آن واحد مین دیکھا کہ صفدر شیر دل مرکب کو رانون دابے ہوئے چلے آتے ہین
اب سامنے آکر چار و نظر اس قابو سے پھیرنا شروع کیا کہ یہ معلوم ہوا کہ برسون سے
سواری مین ہے اور نہایت شائستہ ہے یہ دیکھکر توحید سربلند اور دیگر سرداران فوج
وارکین سلطنت نے مع بادشاہ نہایت تعریف کی اور سوداگر کا رنگ زرد ہو گیا دلین
کہتا ہے کہ یہ لڑکا تو بلا کا شہسوار نکلا اور مین شرط اس سے ہارا گھوڑا مفت ہاتھ سے جاتا رہا
غرض نفع کے اس تجارت سے نقصان اوٹھایا بادشاہ نے سوداگر سے کہا کہ اب کیا
کہتے ہو اسنے عرض کی کہ بیشک یہ سچے اور مین شرط ہارا گھوڑا حاضر ہے لیکن صفدر شیر دل نے
مرکب سے اوترکر بادشاہ سے کہا کہ ہرچند یہ شرط ہارا مگر قیمت اوسکو دلوا دیجئے غریب
آدمی ہے حضور کو دعائین دیتا چلا جائیگا بادشاہ اس بات سے انکی اور بھی خوش ہوا
قیمت سوداگر کو دلوادی اور گھوڑا صفدر شیر دل کو دیدیا کہ یہ لائق تمھارے ہی سوار کے
ہے دوسرے کو سواری نہ دیگا اب یہ ہمراہ بادشاہ کے واپس آئے اور رہنے سہنے لگے
اک روز بادشاہ سے عرض کی کہ میرا دل گھبرایا کرتا ہے مین سیر و شکار کا بہت عادی
ہون اگر اجازت ہو تو صحرا مین جاکر شکار کھیل آیا کرون فرمایا کہ تمکو تمام ممالک مین میرے
اختیار ہے جہان چاہے شکار کھیلو یہ سلام کرکے رخصت ہوئے اور تیر کمان ہاتھ مین لیکر
اوسی مرکب پر سوار ہو کر جانب صحرا روانہ ہوئے شام تک شکار کھیلا کیے ہرن مار کر لائے
اور بادشاہ کے واسطے بھیجدیئے اور ایک آہو اپنے پہلے دوست توحید سربلند کو بھیجا
توحید بھی بہت خوش ہوا اب یہ ورد ہو گیا کہ روز یہ شکار کو جایا کرتے ہین اور جو کچھ شکار ملتا
ہے وہ بادشاہ کیواسطے بھیجدیتے ہین اور زیادہ ملتا ہے تو ارکین دولت وزیر وغیرہ سب کو تقسیم کیا کرتے ہین ایک روز کا ذکر ہے کہ یہ تلاش آہو مین جا رہے ہین کہ دیکھا
سامنے سے اک ہرن بھاگا چلا آتا ہے بس یہ ہین جو تیر چلہ کمان مین پیوستہ کرکے مارتے
ہین تو قلب پر اسکے پڑا اور آہو اچھل کر گر پڑا یہ جلدی سے اوترے اور آہو کو ذبح کیا لیکن
اب جو خیال کرتے ہین تو ہرن تیر خوردہ ہے ایک ادھا ساز خم اسکے پشت پر ہے یہ دیکھکر بہت
افسوس کیا کہ نہ معلوم یہ کسکا صید تھا مین نے ناحق سے شکار کیا یہ اسی افسوس مین تھے کہ دیکھا

سامنے سے گرہ اوڑی اور ایک نقابدار سفید پوش پیدا ہوا دلمین سوچے کہ عجب نہین سے
جو یہ آہو اسی کا صید ہو لیکن اوس نقابدار نے جو دیکھا کہ ایک شخص پیچھے ہے اور آہو فوج کیا ہوا
پڑا ہے اسے نہایت غصہ آیا اور کہا اے شخص اس سے بھیک مانگا کر شکار نہ کھیلا کر کوئی
کوئی بندہ خدا ترس کھا کر دیدیا کریگا تیرا مطلب ہو جائیگا یہ کھڑے ہو گئے اور اوس سے عذر
کرنے لگے اوس نقابدار کو اور بھی غصہ آیا اور کہا کہ عذر گناہ بدتر از گناہ بس اسکی سزا یہ ہے
کہ اس آہو کو اپنی پشت پر لادو اور لیے ہوئے میرے سامنے سے چلا جا صفدر شیر دل
بھلا ایسی گفتگو کا کب عادی ہے نہایت غصہ آیا اور کہا کہ نہین بھی صید کیا تھا تو اب صید کیا
دیکھون تو تو میرا کیا کر لیتا ہے ہمتو عذر کرتے ہین مگر تو مانتا ہی نہین بڑا کج فہم ہے یہ کہتے
ہوئے پشت مرکب پر پہونچے نقابدار سفید پوش نے کہا کہ گردن نہین نیچی کرتا اور زبان
لڑاتا ہے شرط کہ زبان تیری کاٹ ڈالون صفدر شیر دل نے آواز دی کہ مجھے
قسم ہے اپنے دین و مذہب کی کہ کمی نکرنا بس یہ سنتے ہی نقابدار نے نیچے کمر سے کھینچکر
سکندر کے حوالے کیا سکندر نے چپ سے بند دست اسکا پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ سے
کمر زنجیر کا بند پکڑ کر سن سے اوٹھا لیا اور چاہا کہ زمین پر ماردن کہ استخوان اسکے پارہ پارہ ہو جائین
کہ یکایک بند نقاب ٹوٹا اور اک روشنی ہوئی نگاہ جو پڑی ہے ہوش اوڑ گئے یہ معلوم ہوا کہ
ابر ہٹگیا اور چاند نکل آیا دیکھا کہ مرد نہین بلکہ اک لڑکی تیرہ چودہ برس کی آفت ہوش بلائے جان
ہے حسن کی چوٹ پڑ رہی ہے ہاتھ مین رعشہ ہوا دل بیقابو ہو گیا بے اختیار نقابدار ہاتھ سے
چھوٹ گیا بس نقابدار نے جو رہائی پائی جلدی سے پشت مرکب پر مینھکر صحرا کیطرف روانہ ہو گیا
صفدر شیر دل دل پکڑ کر رہگئے جب نقابدار دور نکل گیا تو یہ خیال پیدا ہوا کہ ہائے یہ ظالم دل تو
لیے جاتا ہے اور پتہ اسکا معلوم نہین انجام مین رونا پڑیگا اور کچھ نہو سکیگا یہ خیال کر کے جلد پیچھے
مرکب کو چلا لایا اب جو دیکھتے ہین تو گرد کا بھی پتہ نہین کچھ دور نشان سم مرکب دیکھتے ہوئے گئے
لیکن آگے بڑھ کر ریگ لی کہ نشان سم کا پتہ بھی نہ معلوم ہوا شام کو مجبور و ناچار وہان سے پلٹے
گھر تک آنا دشوار ہو گیا صید بھی وہین چھوٹا خود شکار تیر محبت ہو گئے اوس آہو چشم نے اپنا
سودائی و وحشی بنا دیا چوکڑی بھول گئے سارے باغین جاتے رہے آہین کرتے ہوئے
مکان پر آئے بادشاہ کے یہان بھی نہین گئے قصد کیا کہ پھر تلاش چلون لیکن ساتھ ہی یہ
خیال آیا کہ ابتک ڈھونڈا تو کیا پایا اور اب ڈھونڈے تو کیا پاؤگے جسکا نشان نہین معلوم
اوسکا پتہ کیونکر ملے خادم نے آکر عرض کی کہ خاصہ تیار ہے فرمایا مین بھوک نہین ہے
اسوقت کچھ نہ کھائینگے اور سہری پر لیٹ رہے تصور ملکہ کا بندھا ہوا ہے ایک تصویر ہے
کہ آنکھون کے پیچھے پھر رہی ہے دل سے کہتے ہین کہ ارے تو نے اوسوقت ایسا
بیکار کر دیا تھا کہ تجھے یہ خیال نہوا کہ اگر یہ چلا جائیگا تو کیونکر اسکا پتا ملیگا ہائے کاش
مین بھی ساتھ ہی چلا جاتا اور حظ اوس سے معاف کراتا کہ مین نے اوسکے آہو
کو صید کیا وہ نہایت رنجیدہ ہوا ہوگا اور یقین ہے کہ اب اسطرف کبھی نہ آئیگا
کیونکہ زیر ہو کر گیا ہے افسوس کہ کسی امید کے بر آنے کی امید نہین بستر پر
کروٹین لے رہے ہین مگر نیند نہین آتی کسی پہلو چین نہین پڑتا کبھی وہ اشعار عشق آمیز

زبان پر جاری ہوتے ہین کہ جنکے مطلب اپنے حال زار کے موافق ہین

غزل

دوست بنکر دیگا دھوکا دشمن جانی مجھے
دیکھے اطمینان سے دے کیا پریشانی مجھے

جب کہا دے لی الفت مین حیرانی مجھے
بول اٹھی چشم تماشا دی پریشانی مجھے

جستجو دل کی ہے یا ہو تلاش دلربا
ہے محبت مین بہر صورت پریشانی مجھے

ابدل اُسکی حالت مین فکر راز پوشی ہے عبث
جبکہ آئینہ بنا دے میری حیرانی مجھے

مست آنکھونسے تری اس دل کو مین کیونکر بچاؤن
جسنے بیخود ہو کے سونپی ہو نگہبانی مجھے

بچکے چلنے سے ترے دست ہوس ہو گل دراز
داغ بدنامی نہ دے یہ پاکدامانی مجھے

جستجو کرنے نہ دیگا گم شدہ دل کی کبھی
اور دغا پیشہ یہ انداز پریشانی مجھے

ابدل اظہار وفا پر آزمایش اُسنے کی
دیکھون کیا کیا زخمین دے تیری نادانی مجھے

عشق کا آزاد کردہ کب ہے پابند رسوم
شرم رسوائی نہ اب ہے ننگ عریانی مجھے

آہ سوزان کا بُرا ہو ہے عجب اُلٹا اثر
پھونکے دیتی ہے یہ میری آتش افشانی مجھے

خنجر قاتل گلے مل لے نہ تو جان اے اجل
دوست رکھتا ہے بہت اک دشمن جانی مجھے

جستجو اُسکی ہے جس دل کا نہین کوئی پتا
ٹھوکرین کھلوائیگی یہ میری نادانی مجھے

میرا جادہ بیخودی ہے میری منزل گمرہی
پائیگا تھکا کے کیا غول بیابانی مجھے

لمنع اظہار شوق قتل سے اتنا خیال
خودکشی سے ہے وہ بہتر نم گلا کاٹو اگر

خونے ہمدردی نے آئینہ بنایا ہے مجھے
دیکھ لو حیران جسکو ہو پریشانی مجھے

آرزو یہ سب ہے قدر افزائی اہل ہنر
ورنہ کیا آتی نہین ہے مشکل آسانی مجھے

اسیطرح مختلف اشعار عاشقانہ پڑھتے ہین آنسو سے آنسو جاری ہین اسی عالم مین شب گذاری صبح ہوئی نماز صبح پڑھی کہ فرض ادا کر لیا لیکن طبیعت نوازی طرف رجوع ہے قلب قابو مین نہین ہے وظیفہ نام محبوب ہے غرضکہ جلدی سے منھ ہاتھ دھوکر فراغت کی اور پشت مرکب پر بیٹھکر پھر اسی صحرا کیطرف روانہ ہوئے کہ شاید پھر وہ محبوب دلنواز شکار کھیلتا ہوا اسطرف نکل آئے تمام دن تباہ رہے مگر ادھر کون آتا ہے شام کو پھر واپس آئے کس صورت سے کہ چہرہ زرد دل مین درد لب خشک آنکھ تر آج بھی دربار مین گئے اخضران شاہ نے دو تین بار چوبدار کو مزاج پرسی کیواسطے بھیجا ہر مرتبہ کہلا بھیجا کہ سر مین درد ہے لائق اسکے نہین ہون کہ حاضر ہون انشاء اللہ بشرط صحت کل حاضر ہونگا لیکن دوسرے روز بھی جانا کون ہے نوکری تو نقابدار کی کر لی ہے ملازمت عشق سے فرصت ہو تو بادشاہ کا دربار کرین دن بھر صحرا کی خاک چھانتے ہین رات کو آکر پڑ رہتے ہین اخفاے راز مین جو جو مشکلین پیش آتی ہین انھین دل ہی جانتا ہے مگر تاسف کی غمازی اور بھی محنت ضبط کو رائگان کرتی ہے آنکھون کے حلقے چغلی کھاتے ہین نگاہون کی پریشانی جنسے دلجانی کا حال بتاتی ہے اسی طرح جب دو ایک روز گزرے بادشاہ براے عیادت آیا تو حید سر بلند بھی ہمراہ تھا دیکھا تو عجیب ہی حالت ہے ملک اخضران پر زاد چونکہ مرد جہان دیدہ ہے سمجھ گیا کہ یہ تیر عشق کا نشانہ ہوا ہے خاموش ہو رہا اور طبیب خاص کو برائے علاج بھیجدیا لیکن یہ خبر بادشاہ کو روز ملتی ہے کہ یہ شکار کو ضرور جاتے ہین طبیب نے سنج بھی کیا ہے کہ نقل و حرکت تب کیواسطے مضر ہے مگر وہ سماعت نہین کرتے بلا ناغہ شکار پر جاتے ہین لیکن اب کچھ حال اُس نازنین مہر تمکین کا سنیئے کہ جو نقابدار سفید پوش بنی ہوئی

صحرا مین نکل آئی تھی یہ دختر ہے ملک اختران شاہ کی اور ملکہ ماہ سیما اسکا نام ہے
باغ اسکا شہر سے علیحدہ ہے اور یہ وہین رہتی ہے آٹھوین روز باپ کے سلام کو
شہر مین آتی ہے اور شوق صید افگنی اسے بچپن سے ہے حسب عادت یہ آہو کا
پیچھا کئے ہوئے اسطرف بھی نکل آئی تھی یہان صفدر شیر دل سے ہرن کے بابت
جھگڑا ہوا اور بند نقاب اسکا ٹوٹا تھا اوسوقت تو بسبب شرم کے یہ چلی گئی تھی لیکن اسنے
بھی جب سے صفدر شیر دل کو دیکھا ہے طبیعت ہاتھ سے جاتی رہی ہے دل
بے اختیاری کرتا ہے اگر بیٹھے بیٹھے اوجھن ہوتی ہے تو کسی شغل مین جی نہین بہلتا لیکن
شرم دنیا اور خوف رسوائی نے لب پر مہر سکوت لگادی ہے باوجین بیتابان ڈالدی
ہین اکثر قصد کیا کہ سیر و شکار سے دل بہلاؤن لیکن اس خیال نے باز رکھا کہ مبادا پھر کسی
مقام پر اوسی ظالم کا سامنا ہو جائے اور بے اختیاری بڑھ جائے تو داغ بدنامی سے
دامن نہ بچ سکیگا اور پاکدامنی آوارگی سے مبدل ہو جائیگی ماں باپ بلکہ سارے خاندان
کی عزت خاک مین ملجائیگی ایسی لڑکی کا مرجانا بہتر جو خاندان کا نام بدکرے اور بزرگون کے
آبرو کی امانت دار ہوکر خیانت کرے خداوندا مجھے اس زندگی سے موت بہتر ہے اسلیئے
کہ نہ تو بغیر اوسکے مین زندہ رہنا پسند کرتی ہون اور نہ اپنے خاندان کا نام ڈبونا چاہتی ہون علاوہ
اسکے مین شاہزادی اور نہین معلوم وہ کون شخص ہے یقین ہے کہ رعایا مین سے ہوگا لوگ
سنینگے تو کیا کہینگے اور ہجولیان جدا ہنسینگی کہ اگر کیا تھا تو اپنا ہمسر دیکھکر کیا ہوتا ایک ادنے
شخص کے ساتھ اپنی مٹی خراب کی حالانکہ مین نے سراسری نظر سے اوسکو دیکھا تھا لیکن خیر یہ تو
نہین معلوم ہوتا کہ کوئی معمولی شخص ہے اسلیئے کہ چہرہ سے اوسکے شان شاہی و شہریاری
پیدا ہے مگر وہ تو آدمزاد ہے اور مین پریزاد ہون یہ بھی میری آبرو کے خلاف ہے مگر یہ
دل نادان تو کچھ سمجھتا ہی نہین بقول شاعر شعر

اب سمجھتا ہی نہین دل عشق کی اچھی بری	اون فریب آمیز نظرون نے کیا سمجھا دیا

اسلوتہ خیال عزت ہوتا ہے نہ پاس رسوائی ہر چند سمجھاؤ مگر یہ اپنی ہی کئے جاتا ہے ایسے
دل سے تو کاش نہ ہوتا شعر ہوتا ہے بیقرار حسینون کو دیکھکر + انسا دیا تھا کیون مجھے پروردگار دل
جب دو ایک روز مین پریشانی اسکی زیادہ ہوئی تو انیسون جلیسون مین سرگوشیان ہونے لگین
کہ دو ایک روز سے کچھ ملکہ کی طبیعت پلٹ گئی ہے اونکی وہ نگاہ ہی نہین معلوم ہوتی یا تو ہمسے
ہر وقت کی چہلین ہنسی مذاق شغل چوسر وغیرہ کا ہوا کرتا تھا یا اب تو ایسی آدم بیزار ہو رہی ہین کہ کسی سے
بات ہی نہین کرتین چپکی بیٹھی رہتی ہین اگر ہمگون بیچارگی سے کبھی چھیڑتے بھی ہین تو فرماتی ہین کہ
بیہودہ پرسے سر مین درد ہے مجھے بک بک نہین اچھی معلوم ہوتی اکثر سونے کے بہانے ہمگون کو
ٹالدیتی ہین مگر ہمنے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ رات رات بھر جاگا کرتی ہین ادھر ہم پاس سے
اوٹھکر علیحدہ ہوئے اودھر وہ مسہری پر سے اوٹھ بیٹھین معلوم ہوتا ہے کہ کچھ اسرار ہوگیا ہے اکثر
منع کیا کہ جنگل کے جانورونکا اعتبار نہین انکا شکار نہ کیجئے اسی پردہ مین آسیب پھرا کرتے ہین اور
لوگونکو آزار پہونچاتے ہین مگر کسکی سنتی ہین دن دن بھر شکار کرتے پھرتے ہیں کان رہتی ہین مردون کے شوق
اختیار کیئے ہین نمعلوم خدا نے انکو عورت کے جامہ مین کیون اوتارا خدا جانے کیا اسرار ہے

ابھی کورا پنڈا اور جنگلون کا پھرنا آخر وہی نتیجہ پیش آیا کہ کچھ چھپتا ہو گیا جو بڑے بوڑھون کا کہنا
نہ مانے گا اوسکا بھی انجام ہو گا لیکن ایک آدجو اون مین ہوشیار تھی اوسنے کہا کہ بی بیٹھو تم ابھی
ان باتونکو کیا جانو ملکہ صاحبہ کسی سے نین مٹکا کر آئی ہین مگر اب انجام کو سوچتی ہین آبرو کا خیال
کرتی ہین بقول شاعر شعر غم صیاد و فکر باغبان ہے ۔ دو غلہ مین ہمارا آشیان ہے ۔ کچھ بن نہین پڑتی
ہے اس سے پریشان ہین یہ سب آثار عشق و محبت کے ہین دیکھو تو چہرہ کیسا زرد ہو گیا ہے
تنہائی پسند آئی ہے لوگون کی صورتون سے بیزار ہین یہ نہ آسیب ہے نہ اسرار ہے یہ
حضرت عشق کا جنون ہے ایک آدنے کہا بیوی زبان سنبھالو یہ بھی تمنے ہما شما تصور کیا ہے
ایک شہزادی کی نسبت ایسا کچھ کہنا اچھا نہین اگر جھوٹ نکلا تو ناک چوٹی پہچیگی خدا جانے ملکہ
کیا حال کریگی کیا تم اوسکے غصہ سے آگاہ نہین ہو اوسنے جواب دیا کہ تم ڈرو ہم نہین ڈرتے
اوڑنی چڑیا تو ہم پہچانتے ہین یہ بات جھوٹ ہی نہین ہو سکتی دیکھنا وہی چار روز مین ساری
قلعی کھلجائیگی یہ عشق کم ہوتا نہین معلوم ہوتا جب زیادہ جنون سوار ہو گا تو نہ اپنی آبرو کا خیال ہو گا
نہ ہجولیون کی شرم ہو گی یہی باغ ہو گا اور ملکہ ہونگی اور مردوا ہو گا دیکھو مین آج چھیڑونگی اون
سب نے کہا کہ بیوی تمھارا بڑا دیدہ ہے ہمتو اگر اپنی آنکھ سے بھی دیکھین تو ہرگز منھ پر نہ کہین
یہ باتین کرکے خاموش ہو رہین جب شام ہوئی تو ملکہ صحن باغ مین چبوترہ پر اگر بیٹھی سب
سہیلیان جمع ہوئین دیکھا کہ ملکہ کی ایسی حالت ہے کہ چکی زانو پر سر خم کیے بیٹھی ہے نہ کسی سے
بات کرتی ہے نہ کسی کا جواب دیتی ہے ان سب نے آپسمین چشمکین کین اور ایک نے
دوسرے سے کہا کہ ذرا چھیڑو اور مزاج تو پوچھو جس عورت نے کہا تھا کہ مین ملکہ سے پوچھ لونگی وہی
مخاطب ہوئی اور پاس آکر چھیڑ چھیڑ بلائین لیکر بولی کہ واری جاؤن آج کئی روز سے کیا خفگی ہے
کہ نہ تو آپ بات کرتی ہین نہ ہنستی ہین نہ بولتی ہین دن دن بھر منھ لپیٹے پڑی رہتی ہین شام کو
بھی وہی سورج سے نہ کبھی گانے کا شغل ہوتا ہے نہ سیر باغ نہ وہ ہنسی نہ وہ چہلین آخر یہ معرکہ کیا ہے
ملکہ نے کہا کہ بیراجی نہین اچھا ہے سر مین درد رہا کرتا ہے اکثر اوقات بخار بھی ہو آتا ہے
اوسنے کہا کہ نصیب دشمنان چھاتی پھٹین سات سمندر اور دس پار جب دائی بندی سے طبیعت
کچھ ناساز ہوتی تھی تو ہمارے گون پر تاکید رہتی تھی کہ کوئی پاس سے نہ ہٹے ہمارے سب طرح سے
دل بہلاتے تھے ہنسی مذاق گانا بجانا یہ تو عادت ہمیشہ کی تھی کوئی نئی بات نہین ہے لیکن
اس مرتبہ تو کچھ اور ہی حالت ہے کوئی بات اگلی سی نہین ایکایکی اسطرح طبیعت پلٹ گئی
کہ ان تلونین تیل ہی نہین مین نہ مانونگی جو کچھ ہو صاف صاف کہیے ملکہ نے کہا کہ زیادہ بک بک
سے مجھے اوجھن ہوتی ہے اور ہجوم سے جی گھبراتا ہے ذرا ہٹکر بیٹھو اور گاؤ بجاؤ شاید
میرا دل بھی بہلجائے یہ سنکر وہ پیچھے ہٹی اور دل مین کہا کہ دیکھو ابھی تمھارا سارا حال کھلا جاتا ہے
یہ کہکر ستار ہاتھ مین لیکر بجانے لگی اور ایک لڑکی نے جو خوش آواز تھی یہ غزل شروع کی

غزل

پایا سوائے رنج تری دوستی سے کیا	حاصل اب اور ہو گا تمھ دشمنی سے کیا
پاس اونکو غیر کا ہے مری دلدہی سے کیا	کام اپنے عیش سے ہے کسیکی خوشی سے کیا
ایدل اوٹھا وین عشق مین غیرت کہان وین	منظور تجکو دونون مین اب ہے خوشی سے کیا

بڑھ بڑھکے تم کہو جسے وہ ہائین ہان ملے
دشمن کو منھ لگایا ہے تمنے اسی سے کیا

تقدیر دو سنھونکو محبت ہے جسمین اگر
اک تمکو آپڑی ہے عداوت مجھ ہی سے کیا

چھٹکر ہم اوسنے مثل حنا امن پا گئے
جو خوب پس چکا ہو اُسے کوئی پیسے کیا

پایا جو حکم مہدی لگانے کا غیر نے
ہم ہاتھ ملکے رہ گئے ہین بے بسی سے کیا

چھولے اسے بھی تو وہ نہین آتے ہمارے گھر
ہوتی نہین کبھی غلطی آدمی سے کیا

یہ کیا کہ نام وصل سنا اور ہنسد یئے
کہنا ہو جو وہ صاف کہو دلگی سے کیا

تم پر کہین اثر نہو یہ خوف ہے ہمین
ہے ورنہ بد رقیب تو اوسکی بدی سے کیا

اوس بیوفا سے ہمکو وفا کی نہین امید
پائیگا فائدہ کوئی ظرف تہی سے کیا

اوسکی طرح نہین ہے ستمگر ہر ایک حسین
اب بدگمان ہو حضرت دل تم سبھی سے کیا

راضی رہین وہ ہمسے نہ سمجھین وفا شعار
مطلب ہے اپنے کام سے نام آوری سے کیا

چھپتے نہین سماتے ہے پہلو مین ابتو دل
یہ تمنے کہدیا تھا بتا تو ہنسی سے کیا

ناداں کی دوستی مین نہین فیض آرزو
دانا جو خام ہے وہ اوگیگا زمین سے کیا

یہ غزل جو ایک نازک اندام سے درد انگیز سروین گائی دل ملکہ کا بھر آیا اکثر اشعار کو اپنے حال سے مطابق پایا کہا اور کوئی غزل عاشقانہ گاؤ اوسنے دوسری غزل شروع کی۔

غزل

جب کام دل نکال سکین التجا سے ہم
باز آئے عرض حال مین شرم و حیا سے ہم

کیونکر بنا ہین اوس بت نا آشنا سے ہم
جسکا یہ قول ہو نہین ڈرتے خدا سے ہم

کل کیا فریب دیگے یہ اے ہمنشین بتا
مانا کہ آج اوسکو بلائین دغا سے ہم

وہ بت کسے لیگا عطا ہوگا کسکو صبر
محشر مین یہ سوال کرینگے خدا سے ہم

عہد وفا مین دیکھ کے کیا کہون معاملہ
ہین اس خراب حال مین اپنی خطا سے ہم

دل مانتا نہین شب وعدہ کسی طرح
ہر چند دور ہے ہین بہت کچھ دلا سے ہم

مشتاق پھر اوسی کے ہین قابو مین کر دے دل
بیتاب ہوگئے تھے تری جس ادا سے ہم

فرقت مین زہر کھانے سے پہلے یہ حضرتؐ
کر لیتے جان دینے کا شورش قضا سے ہم

کیا بس جو اوسکے دل پہ نہو آہ کچھ اثر
لڑتے ہین اے جنون محبت ہوا سے ہم

کہنا یہ اوسکا غیر کے کاندھے پہ رکھکے ہاتھ
دیکھو ادھر کھڑے ہوئے ہین کس ادا سے ہم

آجائے رحم شاید اوسے اس امید پر
ظلم و ستم اوسکا سہ رہے ہین انتہا سے ہم

سنگین سے بھی دلکی ترپ مین کمی نہین
ہر آج پھر اوسی شب فرقت کا سامنا

محشر مین اپنے حال مین سب سے درد مین یہ فکر
سنلے اگر تو مانگ لین اونکو خدا سے ہم

یہ حیلے جسکے رونیکا میت پہ کیا سبب
کیا اب بھی جاگ اوٹھینگے تمہاری صدا سے ہم

انجام عشق مین دی رسوائیان ہمین
ڈرتے تھے جن خرابیونکو ابتدا سے ہم

پوچھو نہ یہ گذرتی ہے مرمر کے کسطرح
اب تک تو جی رہے ہین تمہاری دعا سے ہم

غیرت کی انتہا ہے محبت مین آرزو
پوچھے نہ جو ہمین اوسے مانگین خدا سے ہم

حسب فرمائش ملکہ جو ایک فتنۂ دہر تھی یہ غزل گائی اور جو پہلے دل پر ملکہ کے سب حال اشعار سے
ٹمک پاشی کی دل بیقابو ہو گیا قریب تھا کہ راز دل فاش ہو جائے اور یہ چیخین مار مار کر رونیلگی مگر ملکہ نے
اپنے تئو سنبھالا غم کو ٹالا ادھر اودھر کی باتین کرنے لگی مگر دل نہین بہلتا اب اتنا ہوا کہ ملکہ ان لوگونسے
مخاطب ہو گئی اور اکثر گوایا کرتی ہے عاشقانہ قصہ پڑھا کرتی ہے لیکن بھید نہین کھلتا اسیطرح دو چار روز
اور گذرے آخرکار دلسے باتین ہونے لگین اور طبیعت اوسکا فیصلہ کرنے لگی کہ کچھ ہی کیون نہو مگر یہ آگ
یون فرو ہونی نہین معلوم ہوتی اور یہ لگی آب اشک سے ہرگز نہ بجھیگی ملکہ تنہا بیٹھی تھی اور دلسے کہہ رہی تھی
کہ ارے عاقبت اندیش تو نے اوس آفت مین پھنسوا دیا کہ جس سے نجات دشوار ہے افسوس مین کیون
گئی تھی شکار کھیلنے جو اس بلائے عشق مین مبتلا ہو گئی یہ تو تنہائی سمجھکر بآواز خفیف یہ باتین خود بخود
کر رہی تھی اور ایک سہیلی دروازے کی آڑ مین کھڑی سن رہی تھی تمام باتین ملکہ کی سنی جب دیکھا
کہ جوش گریہ نے سلسلہ گفتگو کو قطع کیا تو یہ سہیلی جلدی سے دوڑ کر قدموسے لپٹ گئی ملکہ اسکے
اچانک آپڑنے پر اچھلپڑی اور ایک دو ہتڑ پیٹ پر مارا کہ خدا کی سنوار ہو تم مجھے ڈرا دیا آخر تمھیں کیا
آفت پڑی کہ تو اسطرح اچانک آپڑی کہ جیسے کوئی پیچھے دوڑا آتا ہے اسنے عرض کی کہ قربان
جاؤن اوسیطرف آج پھر شکار کو چلئے جدھر اوتیس روز گئی ہین جسکے بعد سے پھر ابتک نہین لشین
ملکہ نے کہا کہ اوسطرف شکار سے کیا اور طرف نہین اور جب تو ساتھ نہین تھی اور مجھے خوب یاد ہے
کہ من تمنا گئی تھی تو مجھے یہ کیونکر معلوم ہوا کہ ادھر شکار بہت ہے یہ سنکر اوسنے جواب دیا کہ شکار تو تین سے
اور گو مین ساتھ بھی نہ تھی مگر من سنتی ہون کہ اگر وہان جاکر ایک صید بھی لائے تو زندگی بھر شکار کرنے کی
ضرورت نہین رہتی اب تو ملکہ کچھ سر ہوئی کہ معلوم ہوتا ہے یہ باتین میری سن رہی تھی کہا اللہ رے دیدہ
دلیل تو بھپر بھی چھاؤن آتی ہے اور یہ تیری اوڑن کھائیان مین سمجھی خیر اب تو مجھے معلوم ہو گیا لیکن خبردار
خبردار کسی کے سامنے منھ سے نہ نکالنا سیدھی ہو کر بیٹھ پاؤن سے سر اوٹھا زیادہ لپٹ چمٹ سے میرا
جی گھبراتا ہے یہ کہکر پاؤن سمیٹ لئے اور سر اوسکا ہاتھ سے ہٹا دیا وہ سیدھی ہو کر بیٹھی اور کہا کہ ملکہ اب
مین سن چکی لیکن مفصل نہین سنا ہے چاہتی ہون کہ پھر سے بیان کیجئے ملکہ نے کہا اگر تیری طرح کوئی اور
سنلے تو اور بھی رازہا فشا ہو سے عرض کی کہ جب ہمین لوگون سے پردہ ہے تو آخر وہ کون ہو گا جس سے
حال دل بیان کیجئے گا ملکہ نے اول سے آخر تک شکار کو جانا آہو کو تیر مارنا اوسکا چوٹیلا ہو کر بھاگنا ملکہ کا
اوسکے تعاقب مین گھوڑا ڈالنا راہ مین اک جوان کا اوس آہو کو ذبح کرنا اپنا غصہ کرکے مقابلہ کرنا اوسکا
گھوڑے سے اوٹھا لینا اور بند نقاب توڑنا اور ہاتھ اوس حریف کا تھرانا اپنا گرپڑنا اور جلد سے مرکب پر سوار
ہو کر بھاگنا اور باتین آکر یہ حالت اوسکے عشق مین ہونا جب سب بیان کر چکی وہ ہمجولی کہنے لگی کہ سبحان اللہ
بی بی یہ بھی تمھارا ہی کام تھا کہ یا تو وہ غصہ تھا کہ اوسے قتل کئے ڈالتی تھین اور یا یہ عشق بڑھا یا ہے کہ
بغیر اوسکے قرار نہین تم بھی وہ مزاج رکھتی ہو کہ تمھاری مہربانی اور غضب دونونسے خدا بچائے بھلا اگر
اتفاق سے وہ تمھارے ہاتھ سے قتل ہو جاتا تو کیا ہوتا ملکہ نے کہا کہ ہوتا کیا ہم بھی نہ ہوتے اوسنے کہا
خدا نکرے ایسی باتین منھ سے نہ نکالو مجھے وہم آتا ہے تمھاری الا بلا مجھکو لگ جائے یہ کہکر سات مرتبہ
اپنا سر ملکہ کے سر سے اوتارا اور گرد پھری کہا کہ پھر آخر اس رونے دھونے سے تو کوئی فائدہ نہین ہے
ایک بات پر آمادہ ہو جایئے یا تو اوس سے ہاتھ اوٹھا لیجئے اس لگی کو آگ لگا دیجئے اور یا مصرع برفرز نادم ہر چہ آید بچندد
دل کڑا کرکے اوس سے ملیئے اپنی جوانی کا مزا اوٹھا لیجئے اس شباب کو یون خاک مین نہ ملایئے یہ زمانہ

گھڑی گھڑی نہین آتا ہے چند دنکی بہار ہوتی ہے ذرا آئینہ لیکر اپنی صورت زیبا کو تو دیکھئے کہ پہچانی نہین
جاتی ہے مثل زرد لب پر آہ سرد آنکھون مین اشک بال پریشان جامہ کا ہوش نہین کھانا پینا سب چھوٹ
گیا ہے جیسے دشمن سودائی ہوگئے ہین بھلا سامنے اپنے والدین کے جائیگا تو وہ یہ حال دیکھکر کیا
کہینگے شعر ہوتے آفت کے ہین یہ پر کالے ہوتے جاتے ہین تازنے والے ہوتے نتیجہ یہ ہوگا کہ گھر
مین قید کی جاؤگی باغ کا رہنا بھی چھوٹ جائیگا اور اگر کسی نے صلاح دی تو عجب نہین ہے کہ کسی امیر
رئیس سے ساتھ شادی کر دیجائے یہ سنکر ملکہ نے کہا کہ بس کر تو تو سمجھاتی کیا ہے دلمین چھریان ہوتی
ہے اسدنکو موت جبکہ شادی میرے دشمنونکی کسی دوسرے کیساتھ ٹھہرے خدا کے لیے ایسی باتین نکر
اوسنے کہا کہ کیا جھوٹ کہتی ہون اسوقت سے انجام کو کیون نہین سوچتی جو دوست ہوتا ہے وہی جی جلاتا
کہتا ہے ملکہ نے کہا کہ بس جی ہی جلانا آتا ہے دل ٹھنڈا کرنا نہین آتا ہے اسنے کہا کہ دل آپکا وہی ٹھنڈا
کرینگے اتنا مین بھی کر سکتی ہون کہ پتہ معلوم ہو تو جاکر بلا لاؤن ملکہ نے کہا کہ جب پتہ بتا دون تو تیرا کیا احسان
جسے چاہون بھیجکر بلا لون لیکن یہ تو سمجھ کہ بڑے غیرت کی بات ہے کہ مین شاہزادی اور پرزاد وہ
اگر ہوگا تو کوئی پردہ دنیا کا رئیس زادہ ہوگا اسلیئے کہ آدمزاد سے طرہ اوسپر یہ کہ مین عورت ہو کر اوس
مرد کو بلاؤن اور وہ مرد ہو کر میرا خواہشمند نہ تھا اسے یہ کیسی اوکٹی گنگا بہی ہے اوسنے عرض کی کہ
غرض تمھاری یا اوسکی بھوک بھی لگی ہے اور چاہتی ہو کہ نوالہ خود حلق مین داخل ہو جائے تو کیونکر
ہو سکتا ہے سچ کہا ہے کہ ان امیرونکی انوکھی باتین ہوتی ہین وہ سوچتی ہین جسکا نہ دنیا مین ٹھکانہ نہ دین
مین محبت تھین ہی یا اوسے اور علاوہ اسکے کیا اوسے مکان کا پتہ بتا آئی تھین جو شکایت کرتی ہو تھین
کیا معلوم کہ اوسپر کیا گذر رہی ہے کوئی فرد بشر تم ایسی حسین کو دیکھے اور پھر دل کو اختیار مین رکھے کہہ سکتا
ہے وہ بیچارہ بھی خدا جانے کس حال مین ہوگا جنگل کی خاک چھان رہا ہوگا روز اوس صحرا مین آتا ہوگا
دلسے کہتا ہوگا کہ ہائے اسی جگہ سے وہ سونے کی چڑیا اوڑ گئی مثل مجنون کے حالت اوسکی جنون کو پہونچگئی
ہوگی بات یہ ہے کہ اپنی ایذا اسکو معلوم ہوتی ہے دوسرے دکھ کی خبر نہین ہوتی ملکہ نے کہا کہ مین تو
عورت ہون اگر فکر کرنا چاہون تو پتہ لگالون وہ مرد ہو کر کیا چوڑیان پہنے گھر مین بیٹھا رہتا ہے اگر تلاش کرتا
تو کیا باغ شہر نقش و نگار سے کہین مشروں پر ہے اوسنے فکر ہی نہین ہے خدا جانے کس پتھر دل کا
آدمی ہے اوسنے عرض کی کہ اچھا ہمارے آپکے کچھ شرط ہو جائے اگر وہ بھی صحرا کی خاک چھانتا
ہوا ملے تو تو شیدا آپکا ہے اور اگر خوش و مسرور مصروف سیر و شکار ہو تو آپ بھی گھوڑے
منگا لیجئے اور مجکو بھی ساتھ لیکر اوسی طرف کو چلیئے جہان اوس روز تشریف لیگئی تھین ملکہ نے
کہا بہتر ہے مگر شاید تیرا ہی کہنا صحیح ہو تو مجھے اوسکے روبرو ذلیل نکرنا اظہار محبت نہ کر دینا
کہ مین اوسکی نگاہون سے گر جاؤن ذات مرد کی بڑی قابو پرست ہوتی ہے اگر اوسپر یہ ظاہر
ہو گیا کہ یہ مجھپر مرتی ہے جان دیتی ہے تو اور تنے گا دن رات چرکے دیگا اسنے عرض
کی کہ کیا مجال تو سہی جو عاشق نہ بھی ہوا ہو اور پھر شوق مین ٹھوکرین کھاتا ہوا آکر سری ٹیک
کرے اور ہاتھ جوڑے غرضکہ ملکہ نے اوسیوقت اپنے اصطبل سے دو مرکب کھلوائے
اور لباس زنانہ جسم سے اوتار کر پوشاک مردانہ پہنی چہرہ پر نقاب ڈالی اور اس ہجولی کو
بھی لباس مردانہ پہنایا اور چہرہ پر نقاب ڈالکر مرکب پر سوار کیا اور خود بھی پشت مرکب پر
بیٹھکر روانہ ہوئی جاتے جاتے اوس ہجولی سے کہا کہ اے کنیز مین تجسے دور رہونگی اور

اگر وہ ظالم کہین نظر آگیا تو دور سے تجھے دکھاؤنگا باغ مین چلی اؤنگی تو اوسے لے آنا اسنے عرض کیا کہ ایسا ہی ہوگا غرضکہ جاتے جاتے جسوقت قریب دو کوس کے نکل گئی تو ملکہ نے کہا کہ وہ مقام یہی ہے کہ جہان اوس صیدافگن نے میرے مرغ دلکو صید کیا تھا مگر افسوس کہ اوسکا آج پتہ نہین دیکھ مین نہ کہتی تھی کہ اوسے میری پروا نہین ہے ہائے یہ دل آیا بھی کس بیوفا پر آیا طناز نے کہا کہ مین دیکھتی ہون کہ دشمنون کی عقل بھی جاتی رہی ہے کیا وہ ہر وقت اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے نہ اوسکے گھر ہے نہ بار نہ کوئی پوچھنے والا نہ وہ کچھ کھاتا ہے نہ پیتا ہے تمنے اوسکو کوئی پتھر کی تصویر سمجھ لیا ہے کیا کہ جہان پر لگادی وہین رہگئی ہوش کی باتین کرو وہ ضرور تمھاری تلاش مین ادھر تو سب سے پہلے آتا ہوگا اسکے بعد اور طرف تلاش کرتا ہوگا اور مجھے یقین ہے کہ آج بھی آیا ہوگا دیکھو زمین پر جابجا گھوڑے کی ٹاپون کے نشان معلوم ہوتے ہین اب خدا جانے کہان مارا پھرتا ہے ملکہ خاموش ہورہی کہ دیکھا ایکطرف گرد اوڑی یہ معلوم ہوا کہ ایک بگولا خیز مارتا چلا آتا ہے طناز نے کہا وہ آگئے اسے تو یونہین اٹکرلیس کہدیا تھا لیکن آواز سم مرکب ملکہ کے دلپر اولٹا اثر دکھانے لگی کہ دھڑکن مین کمی ہونے لگی نگاہین جادۂ راہ بنگئین لیکن اسنے طناز سے کہا کہ مین تو جاتی ہون اگر شاید وہی ہو تو سمجھ گا کہ یہ میری تلاش مین نکلی ہے طناز جھلا گئی اور کہا کہ ملکہ مالک و نابعدار کا معاملہ ہوتا تو خدا جانے مین کیا کیا کہتی لیکن اتنا اب بھی کہونگی کہ ہوش دحواس دشمنون کے جاتے رہے ہین جو سوجھتی ہے اولٹی ہی سوجھتی ہے اوسے کیا معلوم وہ کون تھا اور یہ کون ہے اوسدن ایک نقابدار تھا آج دو ہین علاوہ اسکے اگر وہی بھی سہی تو یہ کیا ضرورت ہے کہ اوسیکی تلاش مین آئے ہین کیا کوئی گھر سے نہین نکلتا ہے یہ بھی چور کے ڈاڑھی کا تنکا ہوگیا بس کھڑی رہو خبردار گھوڑے کو پیچھے نہ ہٹانا ذرا تو دیکھو کہ مردوے کو کیسا اونچا نیچا دکھاتی ہون تو سہی جو خود قبولے اور مجھسے پتہ پوچھے ہنوز تقریر ناتمام تھی کہ وہ بگولہ گرد کا شق ہوا اور دیکھا کہ ایک شخص مرکب پر سوار اسیطرف چلا آتا ہے جب اور قریب آیا ملکہ نے چپکے سے کہا کہ وہی ہے اور طناز نے غور سے دیکھا کہ آخر کیسی صورت ہے کہ جسپر ملکہ کا دل آگیا ہے جب نظر اسکی چہرہ پر اور اوس سوار کے پڑی تو دیکھا کہ واقع مین ایک جوان رعنا ہے بلکہ ابھی لڑکپن کا زمانہ باقی ہے سبزہ آغاز ہورہا ہے گلشن حیات مین بہار شباب کی آمد شروع ہوگئی ہے انکھڑیان نشتر حسن وجوانی سے مخمور ہورہی ہین مگر شوخی و شرارت بچپن کا ساتھ نہین چھوڑنے دیتی ہے ہنوز جسم شباب تک نہین پہونچا ہے عالم طفلی ہنوز حسن جوانی یا راہ مین حقیقت مین یہ آفتاب اندھیرے گھر کا اوجالا ہے طناز نے دل سے الحمد کیا کہ جو حالت ملکہ کی ہوئی وہ تھوڑی تھی یہ وہ یوسف ہے کہ جو عورت ایک نظر دیکھے یقین ہے کہ زلیخا دار جنس جان دیکر مشتری ہوجائے اور ملکہ کے عشق پر طعنہ زنی ایسی تھی جیسے زنان مصر نے زلیخا پر کی تھی مگر جب امتحان ہوا تو سب قائل ہوگئے شعر

یوسف مین تیز دستیون پر حسن کی گواہ ۔۔۔ پھریان تر بخون پر جو چلین ہاتھ کٹگئے

وہی حالت یہان ہوئی کہ ہم سب کہتے تھے کہ یہ پریزاد کس طبیعت کی ہین کہ اوسپر

عاشق ہوئین جو غیر جنس سے ہے بسکی قوم کے حسینون کا مقابلہ نہین کرسکتے
مگر یہ انسان ایسا ہی ہے کہ جسکا حسن عالم افروز مسخر جن وانس ہے شعر

غیر الجنس ہو مگر جسپہ جانان ہوجائے	سایہ پڑجائے پری پر بھی تو انسان ہوجائے

کہ یکایک نظر اوس سوار کی ان دونون نقابدارون پر پڑی جلدی سے مرکب قریب لایا
چپکا کھڑا ہوا دیکھ رہا ہے کہ اوس روز تو ایک ہی نقابدار تھا آج دو نظر آتے ہین اور ایک ہی
لباس ایک ہی وضع ہے گھوڑون کے رنگ مین فرق ہے مگر اوس روز والا مرکب نہین
معلوم ہوتا خدا جانے یہ نقابدار وہی ہے یا نہین اور شناسا اوسکے ہین یا نہین انسے پوچھون
یا نہ پوچھون کہ ایک مرتبہ طنازدل مین کبھی کہ پوچھنے مین پس وپیش کررہا ہے کہا کہ اے شہسوار
صید افگن کسکی تلاش ہے کیا کوئی آہو ادھر آیا تھا سوار نے کہا کہ نہین بلکہ مجھے اپنے صید فگن
کی تلاش ہے جسنے مجھے صید کیا ہے لیکن عجب بیرحم تھا کہ بسمل بناکر چھوڑگیا بستہ فتراک نکیا
طناز نے کہا کہ مینے سنا ہے آپ خوب نشانہ لگاتے ہین اور نہایت ذوق شکار رکھتے ہین
یہانتک کہ دوسرے کے صید کو بھی نہین چھوڑتے ہین شوق کے یہی معنی ہین معلوم ہوتا ہے
کہ آج ویسا کوئی صید نہین ملا جب ہی طبیعت پریشان ہے جسکو جو عادت پڑجاتی ہے وہ نہین چھوٹتی
اور جبتک اوسکی طبیعت کے موافق بات نہو دل پریشان رہتا ہے یہ سنتے ہی نقابدار
نقابدار سفیدپوش نے کہی صفدر شیر دل نے گویہ مدعا کو صدف ولمین پایا خوشی کے مارے
قریب تھا کہ روح نکلجائے کہا اے نقابدار برائے خدا اتنا بتادے کہ تم دونون مین سے
وہ کون ہے کہ جسکا مین گنہگار و خطاوار ہون تاکہ مین اپنی خطا اوس سے بخشواؤن نقابدار نے
کہا کہ بس اسقدر زیادہ تو ہوس نہین ہے یہ سنکر صفدر شیر دل خاموش ہورہے کہ نہ انکار
بنتا ہے نہ اقرار عجب گومگو کا عالم ہے نقابدار نے کہا کہ سوچنے کیا ہو جوابدیا کہ ہوس تو
وہ چیز ہے جو سوا بڑھنے کے کم نہین ہوتی ہے لیکن مقدر مین جو ہوتا ہے ہونا وہی ہے
نقابدار نے کہا کہ ہم دونون مین سے وہ کوئی نہین ہے جسکی تمکو تلاش ہے لیکن
یہ بات تمھاری اسقدر مشہور ہوئی کہ ہمین بھی معلوم ہوگیا کہ صفدر شیر دل آہو تیر خوردہ کو
خوب صید کرتے ہین واقع مین یہ بھی ایک کمال کی بات ہے اسلیے کہ یون تو جب صید
قائم ہوتا ہے اوسوقت نشانہ لگاتے ہین اور چوٹ کھایا ہوا آہو تڑپتا اوچھلتا جاتا ہے
کسی جگہ قرار نہین لیتا ہے اوسپر نشانہ لگانا سخت دشوار ہے آپ شرمندہ نہون مین
حقیقت مین تعریف کی راہ سے کہتا ہون اسکی باتین صفدر شیر دل کو بہت سنائی ہین
بھلا یہ ان باتون کے کب عادی تھی یہ لوگ ہوا سے لڑنے والے ہین کہ حضرت عشق
کیا ظالم ہین کہ شیر کو بکری بنادیا ہے اتنا تو کہا کہ اے نقابدار ایک امر اگر دھوکے مین
ہوگیا تو تو بار بار اوسکا طعنہ دیتا ہے مجھے یہ خیال ہے کہ تو اوس آفت جان کے
متوسطین مین سے نہو ورنہ اس فریبدہنی کی وہ سزا دیتا کہ تو زندگی بھر بات کرنے کو
ترستا بس اب خبردار ایسے کلام زبان پر نہ لانا ابتو نقابدار نے مرکب کو پیچھے ہٹایا
لیکن صفدر شیر دل نے کہا کہ لعنت ہے اوس زندگی پر جو ذلت وخواری سے بسر ہو
بس اس زندگی سے مرنا بہتر ہے کہ ذرا دور اسے نقابدار مملوک روزگار مجھے طعنہ

صید کا دین اور سنون اور پاس سے اپنے محبوب جانی کے کچھ بنون خیر اپنے
اوپر تو بس ہے کہ چاہے زندہ رہین یا نرہین یہ کہکر خنجر کھینچا اور چاہا کہ آپکو ہلاک کردین
کہ بس دوسرا نقابدار کود پڑا اور ہاتھ پکڑلیا کہ کیا جہالت ہے ہنسی مین غصہ کرتے ہو
وہ صید بھی تمھارا تھا مین بھی تمھاری ہون یہ کہکر نقاب چہرہ سے اوٹھادی طناز تو دانت
پیسکر رہگئی کہ بس آن بان ہوچکی خودکشی کرنے دی ہوتی نقاب اوٹھادینا کیا فرض تھا
یہ تو گھوڑا اوڑاکر روانہ ہوگئی کہ لو بی بی مبارک اب میرا کیا کام ہے لیکن نظر صفدر شیر دل
کی جو اوس مہر عالمتاب حسن وجمال پر پڑی ہاتھ پاؤن سنسنانے لگے دلمین قوت
آگئی بے اختیار گھوڑے سے کود پڑے ادھر ملکہ ماہ سیما مرکب سے اوتری دونون
گلے ملکر اسطرح روئے کہ یہ معلوم ہوا دو ابر ملکر برسنے لگے ہچکیان بندھ گئین جسوقت
وہ جوش گریہ کم ہوا صفدر شیر دل یعنے سکندر رستم خو نے ملکہ سے کہا کہ اب بھی
خبر لی تو بڑی بات کی ورنہ ہمتو سمجھتے تھے کہ جسوقت خبر مرگ سنوگے اوسوقت
شاید اسطرف آجاؤگے چلکر جنازہ اوس کشتۂ حسرت کا دیکھ لین ملکہ نے کہا خدا کے
واسطے ایسی باتین نکرو اور اس دکھے ہوئے دل کو نہ دکھاؤ خدا وہ دن نہ دکھائے
بلکہ تمھارے سامنے مجھے ساتھ غیرت کے اوٹھالے کہ رسوائی سے بچون
مجھے البتہ اپنے جینے سے مرنا بہتر معلوم ہوتا ہے سکندر رستم خو نے کہا کہ
اے ملکہ جن باتون کو تجھے منع کرتی ہو خود وہی باتین کرتی ہو بس اک ایسی فال بد
منھ سے نہ نکالنا ورنہ تم تو زبان سے کہتی ہین کرکے دکھادونگا اور ابھی گلا کاٹ کر
جان دیدونگا ملکہ ڈرگئی کہ مزاج بیڈھب ہے ایسا نہو کہ پھر خنجر کھینچلے اوس سے
کیا بعید ہے ابھی ابھی کی بات ہے کہ اپنے کو ہلاک ہی کر ڈالا ہوتا سکندر نے
کہا کہ یہ دوسرا نقابدار تمھارے ساتھ کون تھا تمنے واللہ تمھارے خیال سے چھوڑدیا
ورنہ زبان گدی سے کھینچ لیتا ملکہ نے کہا ابھی غصہ گیا نہین ہے وہ میری وزیرزادی ہے
نہایت شوخ وچنچل ہے اوسنے واقعہ تمھارا معلوم ہوچکا تھا تمسے ہنس رہی تھی کھا رہی تھی جان
جان کر غصہ دلا رہی تھی جانے دو اب یہانسے میرے باغ مین چلو آرام سے بیٹھو جبھی
چاہے چلے آنا یہان ٹھہرنا اچھا نہین سکندر نے کہا کہ چلو اور پشت مرکب پر بیٹھکر ملکہ کے ساتھ
ہوئے گویا راہ ہی تک رہے تھے بلکہ خود پوچھا چاہتے تھے کہ آخر تم رہتی کہان ہو اور نام تمھارا
کیا ہے کس خاندان سے ہو لیکن جب ملکہ نے چلنے کی صلاح کی تو خاموش ہورہے کہ اب وہین
چلکر دیکھا جائیگا یا راستے مین پوچھ لینگے اتنا تو سمجھ بھی چکے ہین کہ یہ کوئی شاہزادی ہے جب تو
اسنے نقابدار ثانی کو اپنی وزیرزادی بتلایا غرضکہ دونون مرکب پر ساتھ ساتھ چلے راہ مین بار بار
کہتے جاتے ہین کہ تمنے بند نقاب باندھ لیے ہین میرا جی گھبراتا ہے ملکہ کہتی ہے کہ تمھین کچھ
اپنی رسوائی اور میری رسوائی کا خوف بھی ہے اگر کوئی شناسا مجائے تو کیا ہو
جواب دیا کہ اس صحرا مین کون ملیگا ملکہ نے کہا کہ تم کیونکر ملے اگر اسی طرح کوئی برائے
صید وشکار آیا ہو وہ دیکھلے اور راز فاش ہوجائے تو کچھ بنائے نہ بنیگی غرضکہ اب
سکندر تو ملکہ کے ہمراہ اسکے باغ کی جانب چلتے ہین انکو راستے ہی مین چھوڑا جاتا ہے

لیکن اب یہان سے چند کلمہ داستان حیرت بیان لشکر اسلام کی بیان ہوتی ہین۔

راویان اخبار و ناقلان آثار اسطرح بیان کرتے ہین کہ بعد مارے جانے رومین منون کے اور شکست کھاکر بھاگ جانے سموات شاہ کے ایک مہینہ کے بعد سرداران زخمی کو صحت ہوئی ارشیون پریزاد و فرہاد خان یک ضربی و فرسنگ بن لندھور و لندھور ثانی زخمان سب اچھے ہوئے اور سبنے غسل صحت کیا حاضر دربار فلک وقار صاحبقران ثالث ہوئے صاحبقران نے بعد مزاج پرسی ارشیون پریزاد کیطرف دیکھکر فرمایا کہ تھوڑا زمانہ ہوا جو نامہ آپکی والدہ کا برائے کمک آیا تھا اوسمین تحریر تھا کہ کچھ دیوان سرکش نے خروج کیا ہے اور بارادہ بربادی بہارستان قاف آتے ہین مین نے اوس کے جواب مین اپنی حالت اور آپ لوگون کے زخمی ہونے کی کیفیت سب تحریر کردی تھی نہین معلوم وہان کیا گزری یہ سنتے ہی ارشیون پریزاد نہایت پریشان ہوئے اور دست بستہ عرض کی کہ ہرچند یہ وقت علیحدہ ہونیکا نہین ہے کہ حضور اس مقام خوفناک مین قیام پذیر ہین اور حالت ایسی نازک ہے کہ آنکھون سے معذور ہین لیکن میرے واسطے بھی یہ وقت نہایت صعب و دشوار ہے امیدوار ہون کہ مجھے رخصت عنایت ہو تاکہ حالت بہارستان قاف کی جاکر دیکھون کہ وہان کیا ہوا اگر خدانخواستہ کسی قسم کے بے حرمتی ہوگئی تو والد ماجد کی روح سے کیا شرمندگی ہوگی اور زمانہ مجھے کیا کہیگا کہ جسکا فرزند بارگاہ صاحبقرانی کا بیٹھنے والا ہوا اوسکی مان کی یہ بیعزتی ہو مجھے اس زندگی سے مرجانا بہتر ہے اگر ایسے وقت مین بھی جاکر مان کی خبر نہ لون فرمایا ہمارا تو خدا حافظ ہے جنیے سے سیر ہوئے ہین اپنے کو مردون مین شمار کرلیا ہے جیسی گزر بیتی جھیل لین گے لیکن تمہین یہی مناسب ہے کہ جہانتک ہوسکے جلد جاؤ اور بہارستان قاف کی خبر لو مین رنجیدہ ہرگز نہین بلکہ میری خوشی یہی ہے اور نہ جاتے تو مجھے ملال ہوتا افسوس کہ آنکھون سے مجبور رہون ورنہ یہ نوبت بھی نہ آنے پاتی کہ تم سے ذکر ہوتا مین خود اب تک جاچکا ہوتا ساتھ ہی فرہاد خان یک ضربی نے بھی عرض کی کہ حضور میرا معاملہ اونسے زیادہ نازک ہے اس لیے کہ یہ فرزند اونکے بطن سے پیدا ہوا ہی اگر کہانی بھی کریگا تو دلمین رہ نہین سکتی لیکن میرا نہ جانا بہت بُرا ہے زمانہ یہی کہیگا کہ سوت کا لڑکا تھا اوسے کیون خیال ہوتا صاحبقران نے فرمایا کہ تم بھی جاؤ اسکے بعد فرسنگ بن لندھور نے عرض کی کہ جو امر عمو صاحب ارشاد فرمارہے ہین یہی بات قریب قریب میرے واسطے بھی ہے کہ اگر ہم بطن بھائی کا بیٹا ہوتا تو اسوقت بدین ضرور شریک ہوتا اور والد ماجد کو تپ ایسی شدید ہے کہ وہ جا نہین سکتے فرمایا تم بھی جاؤ فرسنگ بن لندھور بھی سلام کرکے رخصت ہوا لیکن لندھور ثانی جیسے اٹھے ہوئے ہین اوسوقت سے تپنے ایسا گھیرا ہے کہ ہوش نہین ہے یہ وجہ ہوئی انکے لشکر مین رہجانے کی ورنہ یہ بھی جاتے لیکن ارشیون پریزاد و فرہاد خان یک ضربی و فرسنگ بن لندھور ثانی یہ تینون چچا بھتیجے اپنے اپنے لشکرون مین آئے اور پندرہ پندرہ سردار انتخاب کرکے ساتھ اپنے لیکر اور جانب صحرا روانہ ہوئے جسوقت لشکر سے دور نکل آئے تو ارشیون پریزاد نے ایک تعویذ

بازو سے کھولا کہ اوسمین موئے سر دیو تھے اونکو نکالکر منھ کی بھاپ دی اوسیوقت ایک ہوا
سناٹے کی چلی اور ایک دیو سر چہاڑ منھ پہاڑ جانب ہوا سے زمین پر اوترا اوسکے بعد اور
بہت سے دیو آنا شروع ہوئے دیو اول کہ سردار ان سبکا ہے نام اسکا دیو ہمیت ہے
سامنے آکر کھڑا ہوا اور عرض کی کہ کیا ارشاد ہوتا ہے ارشیون پریزاد نے کہا کہ بہارستان
قاف کی کیا خبر ہے تھوڑا زمانہ ہوا کہ نامہ والدہ ماجدہ کا خدمت صاحبقران مین برائے طلب
مدد آیا تھا اور اُس نامہ مین تحریر تھا کہ دیوان گلستان عدم نے بہارستان قاف پر
چڑھائی کی ہے تجھے کچھ معلوم ہو تو بیان کر دیو ہمیت نے عرض کی کہ مین بالکل آگاہ نہین ہون
کہ جب سے مین آپکی خدمت کے لیئے آزاد کیا گیا اوسوقت سے میرا کام یہ ہے کہ جہان آپ
ہوتے ہین وہان پوشیدہ مین بھی رہتا ہون کہ نہ معلوم کسوقت یاد کیا جاؤن تو جانے مین عرض
نہو فوراً حاضر خدمت ہو جاؤن جیسے آپ بیابان نہ طاق مین مین بھی وہین ہون سب لڑائیان
تمام معرکہ میرے آنکھون نے دیکھے ارشیون نے کہا خیر تو ہمین جلد لے چل کتنے دیو تیرے
ہمراہ ہین دیو ہمیت نے کہا کہ وہی پچاس دیو جنپر مین افسر کیا گیا ہون ارشیون پریزاد
اسکی گردن پر سوار ہوئے اور دیوون نے فرہاد خان یک ضربی و فرسنگ بن لنڈھو
و دیگر سرداران ارشیون کو جنھین انتخاب کرکے ساتھ لیتے آئے تھے گردنون پر سوار کیا
اور بہارستان قاف کی جانب روانہ ہوئے اب انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہے لیکن
اب یہان سے داستان ملک سموات کی پھر آغاز کی جاتی ہے۔
کہ جب سموات شاہ معہ لشکر فراوان ہاتھ سے نقابدار سرخپوش کے شکست
کھاکر بھاگا ہے حزیمت خوردہ اپنے شہر مین آیا تھا اور چند نامہ برائے طلب مدد جابجا روانہ
کیئے تھے اور اونمین حالت تباہی اپنی تحریر کی تھی حسب الطلب اسکے تین سردار اپنے اپنے
ملک سے چلے کہ اونسے اور سموات شاہ سے علاوہ مذہبی ہمدردی کے دوستی قدیم تھی چنانچہ
ایک اونمین سے جمہور صید افگن کہ سردار زبردست و بہادر و مرد سنجیدہ ہے اور دوسرا
حرثم شیر صورت اور تیسرا مقام کرگدن سوار ہے اولان اول جمہور صید افگن
چالیس ہزار سوار سے آکر پہونچا سموات شاہ نے اسکا استقبال کیا لشکر جمہور کا اوترا
بعد اوسکے حرثم شیر صورت ایک لاکھ سوار سے پہونچا اسکے بعد مقام کرگدن سوار ایک
لاکھ سوار سے آیا بعد مہمانداری ایک روز سموات شاہ تخت پر بیٹھا ہے اور تمام سردارون
کا مجمع ہے سب اپنے اپنے کرسیون و نگلون پر بیٹھے ہوئے ہین کہ مقام کرگدن سوار نے
کہا کہ کچھ حالات گزشتہ اپنے بیان کیجیئے کہ لشکر اسلام سے مقابلہ کا کیا عنوان ہوا اور اون اندھون
نے سرداران بینا کو کیونکر مارا ہے سموات شاہ نے سب کیفیت اول سے آخر تک بیان کی
اور کہا کہ وہ اندھے بھی آنکھون والون سے بہتر ہین کہ عیار کی آواز پر مقابلہ کیا اور آفات
مردار خوار ہے سردار کو چیر کر پھینک دیا علاوہ اسکے کمک اونکی برابر آتی رہتی ہے انتہا
یہ ہے کہ دو روئین تن پہلوان جنکو خود خداوند نے بھیجا تھا کہ یہ غضب خداوند ہین انھون نے
پہلے تو سب سرداران کو زخمی کیا لیکن آخر بن مغضوب خداوند ہو گئے کہ ایک نقابدار مغلوب
روزگار عالم صحرا سے پیدا ہوا اور اس بُری طرح ذلت دیکر دونون روئین تنون کو مارا ہے کہ

کہ جیسے کوئی مٹی کے کھلونے لڑا کر توڑ ڈالتا ہی اوسکے بعد ایسا لڑا ایسا لڑا کہ سات کوس تک میرے
لشکر کو بھگاتا چلا آیا یہ سنکر ان سب کے جی چھوٹ گئے مگر جب سموات شاہ نے بیان کیا کہ اگر
اوسکو پنجہ نہ لیجاتا تو اوسی روز اس ملک کا خاتمہ ہوگیا ہوتا یہ سنکر ان سبکو اطمینان ہوا
اور ان سرداروں نے کہا کہ بالفعل میدان خالی ہے چلکر لشکر کا خاتمہ کر دیجیے یہ سنکر ابلیس
مکار عیار طرار نے کہا کہ اگر ارشاد ہو تو غلام سرداران اسلام کو گرفتار کر لائے اور آپ صاحب
یہین بیٹھے بیٹھے اونکو قتل کرنا شروع کیجیے جو کام بسہولت حاصل ہو اوسکو وقت مین کیون ڈالیے
اگر لشکر کشی کیجیگا پھر وہی فسادات برپا ہونگے ہر طرف خبر مشہور ہوگی پھر کوئی نہ کوئی مدد کے
واسطے آجائیگا یہ رائے سموات شاہ کو پسند آئی ہر چند کہ مقام کرگدن سوار و حرثیم
شیر صورت نے کہا کہ اسکی ضرورت نہین ہے اور اگر عیار ہی سے کام لینا تھا تو ہم لوگونکا
بلانا بے سود تھا لیکن سموات شاہ نے کہا کہ بالفعل خداوند اپنے بندون سے ناراض ہو رہی
ہین خود ہی مسلمانون کو اندھا کر کے بٹھالا اور خود ہی ایسا زور دیدیا کہ اونھین اندھون نے
بڑی بڑی آنکھون والون کو مارا اور یہ بھی نہوا تو کمک بھجوادی اس سے بہتر یہی ہے کہ
یہ عیار نہایت ہوشیار ہے لندھور ثانی کو بھی گرفتار کر لایا تھا اس کام کو بھی بخوبی انجام دیگا
یہ سنکر مقام وغیرہ خاموش ہو رہے اور مہتر ابلیس مکار نے کچھ سامان طلب کیا اور صورت
اپنی ایک سوداگر کی بنائی اور نام اپنا ہرمز شامی رکھکر براہ دریا جہاز پر بیٹھکر بیابان
نہ طاق کی جانب روانہ ہوا جسوقت جہاز اسکا بیابان نہ طاق مین پہونچا دن تھوڑا تھا جہاز
نے لنگر کیا اور ہرمز شامی جہاز سے اوترکر داخل لشکر اسلام ہوئے لوگونکا لوگون نے روکا اور کہا
کہ بالفعل صاحبقران زمان کا حکم نہین ہے کہ کوئی شخص غیر ہمارے لشکر مین آئے کیونکہ زمانہ
پر آشوب ہو رہا ہے ایسا نہو کہ کوئی عیار مکار فریب دیکر کام اپنا کر جائے یہ سنکر ہرمز شامی
نے کہا کہ مین ملک شام کا رہنے والا اتنی دور سے برائے قدمبوسی صاحبقران آیا ہون اور بے
نیل مرام واپس جاؤن دل میرا کیا کہیگا اور یہ نقصان میرا مجکو کیونکر سہنے دیگا ان لوگون نے
کہا کہ ہم حکم صاحبقران سے مجبور ہین اوسوقت ہرمز شامی نے کہا کہ ہمتو سنتے تھے اہل اسلام
مین محبت بہت ہوتی ہے مگر معلوم ہوگیا کہ وہ حمیت صاحبقران ثانی کے زمانے تک کچھ باقی
رہی اور اب صاحبقران ثالث کے وقت مین بالکل جاتی رہی ہین تو آج سے اس مذہب
کو ترک کرتا ہون اور کوئی دوسرا دین اختیار کر لونگا اتفاقاً اوس طرف سے جزئیل عادی
آتے تھے اونھون نے جو یہ باتین ہرمز شامی کی سنین دلمین سوچا کہ یہ یہان سے جاکر
صاحبقران کو بدنام کریگا کہا ٹھہرو مین تمہاری اطلاع کرتا ہون اس نے کہا نام حضور کا کیا
ہے کہا مجھے جزئیل عادی کہتے ہین اس نے ہزارون دعائین دین اور کہا آپ مین وہ
بات نکلی جو ملازمان صاحبقران ثانی مین تھی خدا آپکو جزائے خیر دے لیکن جزئیل عادی
موٹے آدمی عقل کے گول ہین خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے اور ذکر سوداگر کا کر کے
بہت کچھ تعریف اوسکی کی اور عرض کیا کہ وہ قدامت ظاہر کرتا ہے اور اشیاء عمدہ لایا ہے
صاحبقران نے فرمایا کہ بلاؤ جسوقت ہرمز شامی ہمراہ جزئیل عادی کے سامنے
صاحبقران کے آیا سلام کیا صاحبقران نے جواب سلام دیا اور فرمایا کہ نام تمہارا کیا ہے

اور کہان سے آنا ہوا اس نے عرض کی کہ غلام کو ہرمز شامی کہتے ہین مین اپنے مکان سے
آتا ہون بہت زمانے سے آپ صاحبون کی قدمبوسی نہین حاصل ہوئی تھی بالفعل یہ خبر گوش زد
ہوئی کہ حضور بیابان نہ ملاق مین تشریف رکھتے ہین غلام حاضر ہوا کہ کچھ اشیاء لائق حضور
دستیاب ہوگئے ہین وہ پیش کرون اور آپکے والد بزرگوار کی خدمت مین بہت رہتا تھا
جب لشکر اسلام مین آتا تھا تو اونھین کی خدمت مین حاضر رہتا تھا اونکے خلق و مروت
کا کیا بیان ہو سکے ہمیشہ مہر اخیمہ اپنے بارگاہ کے متصل برپا کرا دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ
یہ سودا گر ہے اشیاء نادر اسکے پاس ہین ایسا نہو کہ شبکو کوئی چور اپنی کارروائی کرے
تو یہ کھٹکا نہ رہیگا اسی سلسلہ سے مین حضور کی خدمت مین حاضر ہوا لوگ مجھے آنے نہ دیتے
تھے اگر یہ مرد شریف جزیل عادی نہ ترس کھاتے تو یہ غلام بے نیل مرام واپس جاتا اور
بہت نقصان ہوتا فرمایا یہان سے کہان کا قصد ہی اسنے عرض کی کہ یہان سے بصرہ کا ارادہ
ہے صاحبقران نے فرمایا کہ اے ہرمز افسوس کہ تم ایسے زمانہ مین آئے ہو جبکہ ہم اپنی
آفت مین مبتلا ہین جان سے عاجز ہین گوہر و جواہر کون پرکھے انکہین ہین نہین علاوہ اس کے
ہر وقت موت پیش نظر ہی بان کچھ کفن وغیرہ ساتھ ہون تو وہ دیتے جاؤ یہ فرما کر رونے لگے اور
ارشاد کیا کہ مجھے تم سے شرم آتی ہے یہ کہتے ہوئے کہ تم لشکر مین قریب میری بارگاہ کے نہ رہو لیکن
مجبور ہون اگر کوئی آفت و بلا آئی تو ساری بدنامی میرے ہی سر ہوگی بالفعل تو تم سر حد لشکر کے
باہر خیمہ کر و لیکن گشت طلایہ کا تمہاری بھی حفاظت کریگا اور ہم تمہارے نقصان کے ذمہ وار ہین
کل دیکھا جائیگا ہرمز شامی نے عرض کی کہ بہت خوب اور صاحبقران سے رخصت ہو کر اپنے
جہاز کے قریب آیا اور حکمنامہ اہل لشکر کو دکھا کر خیمہ قریب لشکر برپا کیا ادھر صاحبقران عالیشان
نے حکم دیدیا کہ گشت طلایہ کا خیمہ ہرمز شامی کی بھی حفاظت کرے غرضکہ شب ہوئی اور ہرمز
شامی داخل خیمہ ہوا دروازہ خیمہ کا بند کر کے نقب لگانا شروع کی اور عیار جو اسکے ساتھ تھے
اونمین سے دو عیار اور ساتھ لیئے اور آگے جاکر نقب مین تین راستے پیدا کیئے ایک کا سر خیمہ
صاحبقران مین توڑا اور دوسرا سر نقب کا خیمہ شہنشاہ گوہر کلاہ مین اور تیسرا سر نقب کا
خیمہ اسپدشاہی مین نکالا کچھ رات باقی تھی کہ یہ تینون عیار مکار باطمینان تمام مختلف خیمون مین
پہونچ گئے اول ابلیس مکار جو ہرمز شامی بنکر آیا تھا خیمہ بدیع الملک مین پہونچا
اور دیکھا اسنے کہ باریدار اونگھ رہی ہین امیر ثالث آرام فرما رہی ہین بس اس نے پروائی
بیہوشی کے سمع پر مارے کہ دھوان اونکا بارگاہ مین کہسا جو باریدار اونگھ رہے ہین چھینکین
مار مار کر بیہوش ہوئے بس ابلیس مکار قریب چھپر کھٹ کے آیا اور کفچہ عیاری مین سارڈھے
تین مثقال بیہوشی رکھکر ناک کے پاس لیگیا جیسے ہی امیر ثالث نے سانس لی اس مکار عیار نے
بیہوشی دماغ مین پھونک دی کہ امیر چھینک مار کر بیہوش ہوئے بس اسنے چادر عیاری کمر سے
کھولکر پشتارہ باندھا اور اوسی نقب کی راہ سے نکلکر خیمہ مین آیا اور اپنے ہمراہیون کا منتظر ہو کر
بیٹھا دیکھا کیا تھوڑے عرصہ مین وہ دونون بھی پشتارہ بدوش آئے ابلیس مکار نے تینون
پشتارون کو جہاز پر پہونچایا اور اوسیطرح خیمہ خالی چھوڑ کر ایک پرچہ لکھکر رکھدیا کہ باش اے اہل گروہ
مسلمانان و فرقہ ہذا پرستان منم مہتر ابلیس مکار دیکھا تم نے کہ کیا کام کیا ہے مین اتنے بڑے

لشکر مین سے نمودی سردارون کو بیکریون صاف نکلا جاتا ہون عیاران اسلام سے کچھ نہوسکا لازم ہے کہ اسی دریا مین ڈوب مرین اور خود جہاز پر بیٹھکر ملک سموآتیہ کے جانب روانہ ہوا یہان صبح کو جو خادم آفتابہ ہاتھ مین لیے ہوئے داخل خیمہ ہوتا ہے کہ چلکر صاحبقران کو جگاؤن وضو کراؤن کہ وقت نماز کا تنگ رہگیا ہے آج مجھے بھی دیر ہوگئی ہے کہین خفگی نہ آئے کیونکہ یہی ایک کام اسکے سپرد ہے کہ صبح کو جگاکر وضو کراتا ہے سجادہ بچھاتا ہے یہان آکر جو دیکھا کہ چھپر کھٹ خالی پڑا ہے باری دار بیہوش پڑے ہین دہانہ نقب کا وا ہے اسنے شور کیا اور سر پیٹنے لگا باہر جو لوگ تھے جلدی سے دور پڑے کہ کیا ہوا اسنے کہا کہ غضب ہوا معلوم ہوتا ہے کہ کل جو سوداگر آیا تھا وہ عیار تھا صاحبقران کو چرا لے گیا امیر ثالث کا پتا نہین کچھ عیاران اسلام بھی بھی یہ خبر سنکر آگئے تھے اونھون نے جو دہانہ نقب کا وا دیکھا چالاک ثالث نیچے پیٹھکر نقب مین کود اسکے عقب مین اور عیار بھی روانہ ہوتے تھوڑے عرصہ مین غل ہوا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کو بھی کوئی لیگیا بعد اسکے اسد ثانی کی بارگاہ سے شور ہوا کہ یہان بھی نقب لگی ہوئی ہے اور سردار غائب ہے عیاران اسلام یکے بعد دیگر نقب مین کود کود کر روانہ ہوئے اول چالاک ثانی خیمہ مین نکلا دیکھا تو خیمہ خالی ہے جہاز بھی روانہ ہوگئے ہین بعد چالاک اور عیار مثل برق ثانی و قران ثالث و سرہنگ مصری و یزک خطائی و گلباد عراقی و گلباد عراقی یہ سب پہونچے وہان کسی کو نہ پایا اب سب نے اتفاق کیا کہ ہرمز شامی کوئی عیار تھا اور یہ کام اوسی کا تھا کہ یکایک ایک پرچہ ہوا سے خیمہ مین اوڑتے دیکھا دوڑ کر چالاک ثالث نے اوٹھالیا اور اوس پرچہ کو پڑھا لکھا ہوا تھا کہ اے عیاران لشکر اسلام بس اسی منہ پر دعوائے عیاری کرتے ہو کہ تم ایک لاکھ پیک نیچے جس جا موجود ہون وہان سردار چوری جائین معلوم ہوا کہ بس نام کے عیار ہو دیکھو عیاری اسے کہتے ہین کہ پہلے مین لنڈھور کو لے گیا اور اب صاحبقران کو لیے جاتا ہون یہ دیکھتے ہی چالاک نے پرچہ قران ثالث کو دیدیا اور کہا تو سہی چالاک میرا نام جو اس کو پڑھکر نہ ذلیل کیا ہو اور منھ اسکا نہ سیاہ کیا ہو یہ بھی جانب ملک سموآتیہ روانہ ہوا اور اسکے عقب مین اور عیار چلے کہ انکا ذکر بروقت آئیگا لیکن ابلیس مکار تینون پشتارے ساتھ دیئے ہوئے ملک سموآتیہ مین پہونچا اور جازون سے اوترکر خدمت مین اپنے بادشاہ کے پہونچا اور تینون پشتارے پیش کیے سموات شاہ نے کہا کسے کسے لایا اسنے عرض کی کہ جو لوگ رکن دین اسلام تھے اونکو لے آیا ہون اب انھین قتل کرکے لشکر لیجائیے اور سبکو ایک روز مین قتل کرکے چلے آئیے مگر انکے قتل مین تاخیر مناسب نہین ہے بادشاہ نے حدادون کو طلب کرکے ان تینون سردارون کو اسیر قتل و زنجیر کرایا اسکے بعد ابلیس سے کہا کہ اب ہوشیار کر ابلیس نے قیلہ رفع ہوشی سنگھاکر سبکو ہوشیار کیا صاحبقران ثالث نے ہوشیار ہوتے ہی فرمایا کہ کیا ابھی تک وقت نماز کا باقی ہے مین اپنے خیال کے نزدیک آج بہت سویا اچھا پانی لاؤ کہ مین وضو کرون سموات شاہ نے کہا کہ وقت نماز کا گیا لیکن وقت قضا کا آگیا ہی او خدا پرست آگاہ ہو کہ تو پنجہ اجل مین گرفتار ہوگیا یہ بارگاہ میری ہے تیری نہین ہے مین ہون سموات شاہ دیکھا تو نے خداوند کی قدرت نمائی کو کہ کسطرح تجھے اسیر کرادیا کہ تجکو خبر بھی نہ ہوئی تو نے بڑی سرکشی پر کمر باندھی تھی لیکن اسوقت کی تجکو خبر نہ تھی دیکھ تو کسطرح تجکو قتل کرتا ہون کہ ماہیان دریا

مرغان ہوا تیرے حال پر گریہ کرین یہ کہکر تلوار اپنے نیام سے کھینچی اور اوٹھکر کہا کہ تجھے مین خود قتل کرونگا
صاحبقران نے فرمایا کہ مین خود زندگی سے سیر ہون اس جینے سے مرنا بہتر ہے کہ گرفتار ہو رہا ہون
زخمی ہو رہے ہین لوگ مدد کو چلے آتے ہین ہر ایک کا احسان ہو رہا ہے لیکن اس حرکت پر سموات
شاہ کے جمہور صید افگن کو افسوس معلوم ہوا کہ ایسا بہادر شہرۂ آفاق اور اس بے بسی سے
قتل کیا جائے لطف یہ تھا کہ برمیدان مقابلہ ہوتا جسے خدا فتح دیتا بڑے شرم کی بات ہی کہ تیری موجودگی
مین یہ رکن دین اسلام اسطرح قتل ہو ساری خدائی مین بدنامی ہو جائیگی بس اسنے اوٹھکر ہاتھ سموات
شاہ کا پکڑ لیا اور کہا کہ کوئی امر خلاف طریق و آئین زمانہ نہ کرنا چاہیے پہلے اس خدا پرست کو سمجھائیے
کیجیے کہ دین اکوان پرستی کو قبول کرے جب یہ نہ مانے تو شہر سے باہر دستور زمانہ کے موافق چبوترہ
ریگ کا بنوا کر جلاد سے قتل کرایا جائے یہ آپکو ہرگز زیبا نہین ہے کہ اپنے ہاتھ سے قتل کیجیے یہ سنکر
سموات شاہ نے ہاتھ روکا اور کہا کہ اے جمہور یہ لوگ ماننے والے نہین ہین انکو تو وہ دھوے
ہین کہ جنکا بیان کرنا بھی کفر ہے یہ تو کہتے ہین کہ ہم تمہارے خداوند کو مخلوقات مین سے جانتے ہین
اور اوسکو قتل کرینگے پھر بھلا جسکے ایسے خیالات ہون وہ اپنے مذہب سے کب روگردانی کرنے
والا ہے اور جسے بندہ سمجھتا ہے اوسے خدا کیون کہنے لگا اگر تمکو یقین میری بات کا نہو تو خود
سمجھا کر دیکھ لو مین اجازت دیتا ہون جمہور نے کہا کہ اے صاحبقران ثالث آپکو دین اکوان
پرستی کے قبول کرنے مین کیون انکار ہے فرمایا اے جمہور مجھے تو مرد فہمیدہ معلوم ہوتا ہے
مگر انصاف تیری بھی طبیعت مین نہین ہے جس شخص نے اور اوسکے بزرگون نے بڑے بڑے
خداوندیان برباد کر دین وہ ایک ساحر کو کیونکر خدا تصور کرے اگر حیات میری باقی ہے تو انشاء اللہ
اکوان کی بھی قلعی کھلجائیگی اور جو لوگ اسوقت اوسکو سجدہ کر رہے ہین یہی اوسپر لعنت کرینگے
اور کیا تاب و طاقت ہے کسی کی کہ بغیر وقت کسی کو کوئی قتل کر سکے اگر اکوان مین قدرت خداوندی
تھی تو دونون فرستادہ اوسکی جو روین تن تھے نقابدار سرخپوش کے ہاتھ سے کیون مارے گئے
اور کسی نے اونکو بچا نہ لیا خداوند ایسے ہی ہوتے ہین کہ وعدہ مدد کرتے ہین اور مدد ایسی بھیجتے
ہین کہ کافی نہین ہوتی اگر اکوان مین کچھ قدرت ہوتی تو جنگ کی ضرورت نہ تھی جسکا مارڈالنا
مقصود ہوتا وہ بغیر لڑے بھڑے مر جاتا روح جسم سے نکل جاتی مگر وہ تو ایک ساحر ہے جہانتک
قوت سحر کام دیتی ہے وہانتک وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور جہان سحر کا زور نہین چلتا وہان تقدیر
بدلتا ہے گیا تو نے سنا نہوگا کہ زمرد شاہ باختری تقدیر اپنی مطلب کی کرتا تھا اور جب کام
بگڑ جاتا تھا تو کہتا تھا کہ مین نے تقدیر پلٹ دی ویسا ہی خدائے باطل یہ بھی ہے فرعون شاہ
کہ ساحر مستمش کے زور پر خداوندی کرتا تھا جسوقت ساحر مستمش کو عمرو نے دریا سے نکالکر مارا
ہے تو ساری خداوندی تشریف لیگئی آخر گرفتار ہوا اور دار پر کھینچکر اوسے تیر باران کیا
اسی طرح سے ہامان شداد نمرود ہزار شکل چرخ گردان وغیرہ یہ سبھی تو خداوند بنے
تھے لیکن سب کو صاحبقران اول و ثانی اور مین نے بحکم خدائے عزوجل واصل
جہنم کیا ایک روز اکوان کی بھی یہی حالت ہونا ہے جو زندہ رہیگا دیکھ لیگا ہم اگر نہ بھی ہونگے
تو ہمارے مقام پر اور کوئی ہو جائیگا ابھی لشکر اسلام مین بہت سے ایسے ہین جو لائق
صاحبقرانی ہین بس جو شخص میرے بعد صاحبقران ہوگا وہ لڑیگا کچھ ایسے کلمات

صاحبقران نے ارشاد فرمائے کہ جمہور کو سکوت ہوا جواب نہ دے سکا اسکے بعد وزیر ہوشمند دانا نے کہا کہ اے بادشاہ تو متواتر سن چکا ہے کہ جس سرزمین پر خون ان خدا پرستون کا گریگا وہ ویران ہوجائیگی اور پھر انکو قتل کرنا چاہتا ہے بہتر یہ ہے کہ میدان خونی کی تیاری کا حکم دے اور بیرون شہر انکو قتل کر سموات شاہ نے اوسیوقت حکم دیا کہ میدان خونی طیار ہو کل ان خدا پرستون کو بیرون شہر قتل کرونگا کہ انکے ہاتھ سے بڑے بڑے سردار میرے مارے گئے ہین اوسیوقت تیاری میدان خونی کی ہونے لگی جلادان مریخ صورت صاحبقران ثالث کی قید ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اور دوسرے روز بادشاہ بھی مع سرداران فوج ولشکر بسیار ہمراہ لیکر شہر سے باہر نکلا جلادون نے چبوترہ رفیع کا بنا کر تیار کیا اور صاحبقران ثالث و شہنشاہ گوہر کلاہ و اسد ثالث کو اوس چبوترے پر چڑھایا اور حکم کے منتظر ہوئے سموات شاہ نے کہا کہ پہلے صاحبقران کو قتل کرو جلاد تلوار کھینچکر آیا اور حسب دستور گردن پر خط کھینچا اور کہا کہ جو کہنا ہو کہہ لے جو کہنا ہو کہلے کہ حسرت تیرے دلمین نہ رہجائے یہ سنکر فرمایا کہ تجھ سے کیا خواہش بیان کرون اگر ممکن ہو تو کسی مسلمان کے سپرد کرنا کہ لاش کو وہ دفن کردے بس اور کوئی حسرت نہین ہے شہنشاہ گوہر کلاہ نے آواز دی کہ او جلاد نابکار پہلے مجھے قتل کر کہ مین اپنے سامنے اپنے والد ماجد کو قتل ہوتے نہ دیکھون اسد ثانی نے کہا کہ مجھی قتل کر صاحبقران نے فرمایا کہ اے فرزند پہلے قتل ہونا میرا ہی مناسب ہے اسلیئے کہ یہ سلسلہ خداوند کریم کا معین کیا ہوا ہے کہ باپ بیٹے کے سامنے دنیا سے جاتا ہے کہ سلسلہ خلقت قائم رہے تم اگر شاید بچ جاؤ تو میرا نام روشن رہیگا اور اسد ثانی بھی ابھی بچہ ہے یہ دن اوسکے مرنے کے نہین ہین شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی کہ اگر مین نہ بھی ہونگا تو کچھ مضایقہ نہین ہے خدا زندہ و سالم رکھے شاہزادہ رفیع البخت کو جو برائے فتاحی ملتسم گئے ہوئے ہین وہی بعد آپکے لائق صاحبقرانی بھی ہین یہان تو یہ جھگڑا ہے اور ادہر قہار عادل نے تین جلاد تینون سردارون کے قتل کو بھیجدیئے ہین کہ برابر سبکو قتل کرو مگر جمہور صیدافگن دل مین کہتا ہے کہ اللہ رے استقلال ان لوگون کی موت سر پر ہے مگر حواس مین فرق نہین ابتک اپنے خدا سے امید زندگی رکھتے ہین اگر انکے خدا نے انکی مدد کی تو مین بھی اکوان پر لعنت کرونگا اور یہی تہیہ کرلیا ہوشمند دانا وزیر سموات شاہ نے ادھر سموات شاہ نے دوسرا حکم دیا کہ ہاتھ مار کیا دیکھتا ہے ان لوگون کے واسطے تین حکمون کی ضرورت نہین ہے ایک حکم تین حکمون کے برابر ہے تامل نہ کر جلاد نے جواب دیا کہ قتل کسی معمولی آدمی کا نہین ہے ذرا بوجھکر حکم دیجیے ہنوز تیسرا حکم صادر نہین ہوا ہی کہ ان بیکسون نے تڑپکر دعا کی کہ اے پروردگار عالم ہمین اس بلا سے نجات دے ایسی موت سے بچا کہ جس کے بعد احترام میت بھی نہوسکے حسرت یہ تھی کہ ہم خانہ کعبہ کی سرزمین پر دفن ہوتے بس یہ دعا تمام تھی کہ تیر دعا ہدف اجابت پر بیٹھا اور جانب صحرا سے شرق گرد و غبار بلند ہوا سب نگران ہوئے یہ کون آتا ہی سموات شاہ کو خیال تھا کہ خداوند اکوان نے مدد بھیجی ہے کہ یکایک دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے نقابدار سرخپوش چالیس ہزار سرخپوشون سے پیدا ہوا اور نعرہ کیا کہ باش

اے گروہ کفار خبردار و ہوشیار باشید کہ منم نقابدار سرخپوش اسکے نعرہ کی آواز سے جسمین سمنوات شاہ کے تھرتھری پڑگئی دیکھا تو وہی چالیس ہزار سرخ پوش اسکے ساتھ ہین اور آرابون پر کچھ آہو شکار کیے ہوے لدے ہین اور کچھ لوگ ہاتھون پر باز بحریان لیے ہوے ہین جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شکار پر سے نقابدار ادھر آیا تھا لیکن نقابدار نے قریب پہونچکر آواز دی کہ او سمنوات شاہ کیا وہ وقت اپنا بھول گیا جبکہ زوبین تنون کو مار کر تجھے سات کوس تک بھگایا تھا اگر پنجہ نہ لیجاتا تو اوسی روز تیرا خاتمہ کردیتا مگر خیر معلوم ہوا کہ تھوڑا زمانہ تیری عمر کا اور باقی تھا اور تقدیر مین صاحبقران کے تیرے ذات سے ایذا پہونچنا تھی لیکن آج قسم کھاتا ہون اپنے دین و مذہب کی بغیر تیرا فیصلہ کیے واپس نہ جاونگا یہ کہکر مثل شعلہ جوالہ آگ کر اقہار ہاز نے کہا کہ او نقابدار آج تجکو نہ مارے نہ چھوڑونگا کہ تو نے بہت اذیتین دے رکھی ہین یہ کہکر اپنا مرکب بڑھا کر سد راہ ہوا صاحبقران نے کہا افسوس اب ہم اس قابل ہوگئے کہ ہر جگہ مجبور و ناچار ہوتے ہین اور نقابدار سرخپوش احسان پر احسان کرتا ہے اور ہمکو بچاتا ہے اس زندگی سے تو موت بہتر ہے یہ فرماکر تگڑی بیڑی بکڑ کر دامن زور مین آکر جو چرخ مارا قید کو مثل تار عنکبوت کے پارہ پارہ کرکے پھینکدیا ادھر شہنشاہ گوہر کلاہ فرزند صاحبقران و اسد ثانی قیدین توڑین اور وہ جلاد جو سرون پر تلوارین کھینچے کھڑے تھے اونھون نے بھی منم منم کے نعرہ کیے اور کہا صاحبقران ثالث نے کہا کہ حضور نہ گھبرائین غلام آپکے آگئے تھے پہلے ہی سب جلادون کو مار کر اپنا عمل کرلیا تھا اور وقت کے منتظر تھے یہ کہکر قران ثانی نے جھپٹکر ایک سوار کو بغدہ مارا کہ وہ مرکب سے گرا بس اوسکا مرکب اور تلوار لیکر خدمت صاحبقران ثالث مین حاضر ہوے اور کہا کہ مرکب و شمشیر حاضر ہے صاحبقران جلدی سے پشت مرکب پر سوار ہوے اور تلوار ہاتھ مین لیکر ہلانا شروع کی ادھر برق ثانی نے ایک سوار کو مارکر تیغ و مرکب شہنشاہ گوہر کلاہ کی خدمت مین پہونچایا اور یزک خطائی نے تیغ و فرس اسد ثانی کو دیا یہ تینون ہزار سوار ہوکر تلوارین ہلانے لگے کہ دشمن قریب نہ آجائے اور غیاروان نے چارون طرف حلقہ باندھکر نیمچہ زنی کرنا شروع کی ادھر لشکر بدار نے آتے ہی تہلکہ برپا کردیا مارے تلوارون کے زمین کیا اپنی پوشاک کے ہمرنگ بنادیا جمہور صعید افگن وہ ہوشمند دانا نے جو دیکھا کہ بروقت خداوند کریم نے ان لوگون کی مدد کی سمجھ گئے کہ دین انکا برحق اور دین اگوان پرستی باطل ہے دلون اوسیوقت سے مطیع اسلام ہوے اور دل سے عہد کیا کہ بعد ختم جنگ ہم مسلمان ہونگے اور جمہور صعید افگن نے تلوار کھینچ لی اور اپنے لشکر کو آواز دی کہ مین مسلمانونکا شریک ہون اور تلوار لشکر سمنوات شاہ پر کھینچتا ہون جو لوگ میرے ہمراہ ہین وہ مسلمانون کیطرف سے لڑین اور اگوان پرستون کو قتل کرین اسمین ایک بھید ہے جو بعد ختم جنگ کھلیگا یہ کلمہ اسنے اس خیال سے کہا تھا کہ مبادا لشکر کو میرے مسلمانون کی شرکت مین تامل ہو اور اپنے ہم مذہبون کو نہ قتل کرین تو راز کو پوشیدہ رکھا اور تلوار کھینچکر جا پڑا لڑنا شروع کیا لشکر نے بھی اسکے کفار کے قتل پر کمر باندھ لی اب اسی ہزار تو مسلمان ہین اور کئی لاکھ

کفار مین تلوار چل رہی ہے عرصۂ کارزار مین صدائے بگیر دبزن بلند ہی قران ثالث نے بڑھکر
صاحبقران سے عرض کیا کہ اقبال یاور ہوا دشمن کا طرفدار جمہور صید افگن حضور کا شریک
ہو گیا اور چالیس ہزار سوارون سے لاکھون کا مقابلہ کر رہا ہی صاحبقران ثالث نے فرمایا کہ مین
پہلے ہی سمجھا تھا کہ یہ مرد حق پسند معلوم ہوتا ہی اودھر نقابدار سر خیوشون نے جو قہار عاد کو اپنی
طرف آتے ہوئے دیکھا پکار کر آواز دی کہ کیون شامت آئی ہی قہار عاد نے کہا کہ دیکھ معلوم
ہوتا ہے یہ کہکر تلوار سر نقابدار پر ماری نقابدار نے پشت شمشیر پر وار اوسکا روک کر
جو ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا تو معہ راکب و مرکب چار ٹکڑے ہوئے نقابدار نے رخ کیا
تخت سموات شاہ کا اور لشکر سد راہ ہوا سر خیوشون نے اپنے مالک کے ساتھ آگے بڑھنا
شروع کیا اور جمہور بھی معہ لشکر نقابدار کے ساتھ ہوا تلوار چلنے لگی صدائے بگیر دبزن بلند ہوئی
نقابدار چالیس ہزار سر خیوشون سے کئی لاکھ کے لشکر مین ڈوبا ہوا ہے قیامت کی
تلوار چل رہی ہے کہ یکایک از پردۂ بیابان گردے برخاست مگر گرد تیرہ وخیرہ خیرہ
سر گرد بر آسمان رسیدہ و پائے گرد در زمین بچیدہ ہوا نے مارا گرد کو گرد نے مارا ہوا کو دامن
گرد شگافتہ ہوا اور دل گرد سے تین سو علم نشانہ تین لاکھ سوار کا پیدا ہوئے پھر یرون پر
انکے تعریف الٰہی اور نعت رسالت پناہی مرقوم تھی یہ لشکر ہے رستم خان بن گنجاب بن
گنجور بن ملک حرمان دیوکش کا کہ یہ بھی برائے مدد بدیع الملک ملک سنجان سے
چلے آتے تھے راہ مین یہ حالت سنی کہ بدیع الملک قتل ہوا چاہتے ہین معہ لشکر نعرہ کرکے
جو گرتے ہین فوج کفار کو تہ و بالا کر دیا لیکن اب بھی جمعیت لشکر اسلام کی لشکر کفار سے
بہت کم ہے اس لیے کہ تین لاکھ اسی ہزار کی فوج ادھر اور آٹھ نو لاکھ کی فوج سموات شاہ
کی ہے عقب سے تیغ زنی ہو رہی ہی کشتون کے پشتے لاشون کے انبار ہو رہی ہین زمین پر ایک
دریائے خون موجزن ہے سر مانند حباب کے تیرتے پھرتے ہین جا بجا زرہون کے جال پھیلے
ہوئے ہین چار آئینون کے سینے و نشین مین گھوڑے کوتل جنگلے سوار مارے گئے ہین
تاپتے پھرتے ہین یکایک دوسری گرد بیابان سے پیدا ہوئے اور رستم خان بن گاؤ لنگی پچا
ہزار سوار سے آکر پہونچے اور شریک اہل اسلام ہوئے اتنے مین پھر گرد اوڑی اور
فرامرز عاد مغربی شاہزادہ بہارستان مغرب پسر خواندہ حمزہ صاحبقران اول
ایک لاکھ سوار سے آکر پہونچے اور یہ بھی لشکر اسلام کے شریک ہوکر لڑنے لگے یہ سب بیابان
ذطاق کو جا رہے تھے راستے سے خبر پاکر پلٹ پڑے ان سب کے نام نامی بدیع الملک
کے پہونچے تھے اب اسطرف بھی قریب ساڑھے پانچ لاکھ کے لشکر ہے اور ادھر آٹھ لاکھ
مین سے بھی قریب لاکھ جوانون کے مارا جا چکا ہے لیکن پھر بھی جمعیت کفار اہل اسلام سے
کہین زیادہ ہے اب سردارون نے گھوڑے ڈالے ہین اور لشکر کفار مین دھنس گئے
ہین لشکر رستم خان بن گنجاب سے چالیس ہزار سوارون نے صاحبقران ثالث کو حلقے
مین برائے حفاظت لے لیا ہے باقی لشکر مصروف جنگ ہی اب سب سے آگے نقابدار
سر خیوش لہو کا مینھ برساتا ہوا مثل برق چہرہ مرکب کو ندھتا ہوا چلا جاتا ہی اور چالیس
ہزار سر خیوش اسکے ساتھ ہی لپٹے ہوئے چلے جاتے ہین یہانتک کہ قریب علمدار لشکر

سموات شاہ پہونچ گیا اور ایک ہاتھ مار کر علم کو قلم کیا علمدار لشکر نے تیر مارا نقابدار نے تیر اسکا تلوار سے قلم کرکے جو ہاتھ قمقام کا مارا علمدار کے دو ٹکڑے ہوئے اب نقابدار نے مرکب کو رانون مین مسلا اور تڑپکر چلا تخت سموات شاہ کیجانب ادھر رستم خان بن گنجاب نے کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگا دیے لڑتا ہوا یہ بھی چلا جاتا ہے کہ راہ مین حریم شیر صورت سے سامنا ہوا حریم نے نیزہ مارا رستم خان بن گنجاب نے نیزہ ہاتھ سے اسکے ہوائی کیا اسنے تلوار ماری کہ سپر کو کاٹ گئی لیکن فوراً رستم خان نے جھپٹ دی کہ تلوار اسکی ٹوٹ گئی اسنے وہی ٹکڑا منھ پر کھینچ مارا رستم خان نے خالی کو پکڑ جو ہاتھ تلوار کا مارا سپر و خود و بکتر کو کاٹکر تا جگر گاہ پر اتر گئی حریم مرکب سے گرا لوگ اسکی لاش کو لیکر بھاگے اب رستم خان بن گاؤ لنگی ہے اور مقہور سرکش سے سامنا ہوا مقہور نے گرز مارا رستم خان بن گاؤ لنگی نے گرز اسکا اپنے گرز پر روک کر جو گرز مارا تو مقہور کو پیوند خاک کر دیا قمقام کرگدن سوار نے فرامرز عادمغربلی کو آتے دیکھکر آواز دی کہ بس آگے قدم نہ بڑھانا نہین جانتا کہ مین کون ہون منم قمقام کرگدن سوار فرامرز نے آواز دی کہ اگر کچھ دعوی مردی و مردانگی ہے تو تلوار کھینچ زبان چلانے سے کام نہین نکلتا ہے قمقام نے کہا کیا ہاتھ اوٹھاؤن اگر خود صاحبقران میرے مقابلہ پر ہوتے تو مزا تھا جس یہ سنکر فرامرز کو بہت غیظ آیا اور کہا کہ او بے ادب اس دہن نجس سے اس پاک نام کو نہ لے دیکھ کام تیرا یہین تمام کیے دیتا ہون تو اوسنے کیا دیگا پہلے اونکے غلامون سے تو لڑ لے قمقام نے میل فولادی مارا فرامرز عادمغربلی نے میل اسکا چھین لیا اور وہی میل ایسا مارا کہ قمقام کو فرش زمین کر دیا اسکے لشکری اسکی لاش کو بھی نہ لیجا سکے اسواسطے کہ راکب و مرکب دونون ایک ہوکر رہگئے تھے ادھر نقابدار سرخپوش لڑتا ہوا قریب تخت سموات شاہ کے پہونچ گیا ہے بس ہر وقت اسکی حفاظت کو دو سردار رہتے ہین کہ نام اونکے مذکور ہو چکے ہین یعنے مغرور رویین تن اور عصفور رویین تن گویا انھین پر مدار سلطنت ہی قبل کی لڑائی مین جب نقابدار کے ہاتھ سے حدید رویین تن اور شدید رویین تن مارے گئے ہین تو سموات شاہ اکو بچا لیگیا تھا لیکن آج یہی محافظ تخت تھے نقابدار سرخپوش جیسے ہی قریب تخت سموات شاہ کے پہونچا اسنے آواز دی کہ لینا اس نقابدار کو آج یہ زندہ بچکر نہ جانے پائے یہ سنتے ہی مغرور رویین تن و عصفور رویین تن جھپٹ پڑے اور دونون نے تلوارین نقابدار پر برسانا شروع کین ایک کو ایک جواب دیتا ہے دو سے لڑنا ایک کا بالکل خلاف انصاف ہے مگر ان کافرون مین انصاف کہان یہ تو چاہتے ہین کہ کسیطرح ممکن ہو دشمن کو قتل کرو اسکے علاوہ نقابدار سرخپوش یہ بھی نہین جانتا ہے کہ یہ ملعون رویین تن آہنی بدن ہین حربہ نقابدار کا انپر کارگر نہین ہوتا اور وار انکا نقابدار سرخپوش پر کافی ہوتا ہے کئی زخم نقابدار نے کھائے اور جو ہاتھ مارا تلوار نے جسم کو انکے نہین کاٹا اب انھین خیال پیدا ہوا کہ یہ دونون رویین تن معلوم ہوتے ہین بس جیسے ہی مغرور نے تلوار ماری نقابدار نے بند دست پکڑ کر جھٹکا دیا کہ مغرور رویین تن کا غرور جاتا رہا سر پیچھے ہوا بس کمر زنجیر کا بند پکڑ کر تن سے اوٹھا لیا اور اسکو ہاتھ پر بجائے سپر بلند کرکے لڑنا شروع کیا جو وار عصفور رویین تن کرتا ہے ڈھال پر روکتے ہین مگر زخم بھی نتیجہ نہ نکلا کہ یہ مرتا ہے نہ وہ بس

جھلا کر ایک کو سر پر چرخ دیکر سموات شاہ پر کھینچ مارا اور دوسرے کو اوٹھا لیا ادھر تو مغرور اور سموات شاہ دونون ٹکڑا کر تخت کے نیچے گرے ادھر عصفور کو ٹانگین چیر کر پھینکدیا مغرور پھر جھپٹا اور اس نے تلوار ماری نقاب دار نے کلائی پکڑ کر پھر اسے اوٹھا لیا اور سموات شاہ کے قریب پہونچکر آواز دی کہ دیکھ بہادر جو منھ سے کہتے ہین وہ کر کے دکھا دیتے ہین اب تجھے بغیر مارے کب چھوڑتا ہون سموات شاہ نے تلوار ماری نقاب دار نے وار اسکا رد کر کے جو ہاتھ مارا سموات شاہ کے دو ٹکڑے ہوئے اب مغرور روئین تن کو بھی زمین پر مارا اور دھڑ سے سر کھینچکر پھینکدیا بس بادشاہ کا مارا جانا تھا کہ لشکر کے پاؤن اوکھڑ گئے فوج بھاگ کھڑی ہوئی اہل اسلام نے تلوار کے نیچے رکھ لیا اب ہر طرف سے شور امان بلند ہوا نقاب دار نے فرمایا بشرط امان ان سبنے کہا کہ قبول ہے اہل اسلام نے ہاتھ روکے اور نقاب دار نے اپنے سر خیلون کو ساتھ لیکر صحرا کی راہ لی اور پکار کر کہدیا کہ صاحبقران سے کہدینا کہ جمہور صیدافگن بہت نازک وقت مین کام آیا ہے اسکا خیال رہے یہ فرما کر جانب صحرا روانہ ہوگئے ہر چند کہ صاحبقران نے لوگون سے کہلوایا کہ برائے خدا آپ ہمارے محسن ہین تو دعوت بھی قبول کیجیے ایک روز تو لشکر مین رہیے جواب دیا کہ مین آپکا احسانمند ہون لیکن ابھی وقت یکجائی نہین آیا ہے انشاء اللہ دیکھا جائیگا یہ کہکر روانہ ہوگیا یہان اہل اسلام نقارہ فتح و فیروزی بجاتے ہوئے داخل ملک سموانیہ ہوئے شب تو کسیطرح بسر کرلی صبح کو فرمایا صاحبقران نے کہ تکیے کھدواؤ لیکن مسجد کی بنا ابھی نہ ڈالنا انشاء اللہ یہ بعد فتح نہ طاق ہوگا اور رعایا اگر مذہب اسلام قبول کرے تو خیر ورنہ قتل عام جسوقت یہ خبر مشتہر ہوئی امرا اور روساء شہر تحفے ہدیہ لیکر حاضر حضور ہوئے اور سبنے دین اسلام قبول کیا مذہب ایوان پرستی کو ترک کیا بعد اسکے صاحبقران نے جمہور صیدافگن کو یہان کا بادشاہ کیا اور ہوشمند دانا کو مرتبہ وزارت پر قائم دہنی دیا اور وہان سے کوچ کر کے اپنے لشکر مین آئے قیام فرمایا رستم خان بن گنجاب و رستم خان بن گاؤلنی و فرامرز عاد مغربی ان سب لوگون نے اپنے اپنے خیمہ جائے مناسب پر برپا کیے اور لشکرون نے انکی محافظت فوج نابینا کی کی اور ملایہ گشت آکا معیر کیا اب انکو بھی اسی حالمین چھوڑا جاتا ہی لیکن یہان سے

چند کلمہ داستان ضلالت نشان اکوان تاجدار کے بیان ہوتے ہین۔

واضح رائے ناظرین باتمکین ہو کہ اکوان تاجدار نے اپنی سرحد بھر مین ہوا کو تابع کیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر مین بات کرے تو ہوا وہ آواز اسکے کان مین پہونچا دیتی ہی اور ہر شخص کے حال کی خبر رہتی ہے جو واقعہ سامنے اسکے غلط بیان ہوتا ہی یہ اوسکی اصلیت بتا دیتا ہے لوگون کے اعتقادات اسکی طرف پختہ ہوتے جاتے ہین وہ آپسمین کہتے ہین کہ ہمارا خداوند کیا جانے جو بات کا خداوند ہی کہ جو بات ہم اپنے گھر مین کہتے ہین خداوند کو اوسکی خبر ہوجاتی ہے ہمارا خداوند مثل نمرود شاہ باختری و فرعون شاہ و نمرود شاہ وغیرہ کے نہین ہے کہ یہ لوگ عجیب احمق خداوند گزرے ہین اور اسی ہوا کے ذریعہ سے اکثر نامہ و پیام بھی رہا کرتے ہین کبھی ایسا ہوتا ہے کہ زوبان جادو وزیر اکوان تاجدار کا نامہ لیجاتا ہے اور

اور جواب نامہ بھی لاتا ہے چنانچہ نامہ سموات شاہ و نامہ سمندر جادو بھی اسی ذریعہ سے پہونچے تھے لیکن نہین معلوم کیا مصلحت تھی کہ اکوان تاجدار نے جواب ان نامون کے نہین بھیجے یہانتک کہ ملک سمواتیہ برباد ہوگیا اور سمندر شاہ مارا گیا اور گنجور شاہ مطیع اسلام ہوا جب یہ خبر بن اکوان کو پہونچین تو اسنے ایک ایک حکمنامہ لکھکر بر روئے ہوا اور ڈاکیا کہ انمین سے ایک نامہ قیصر عاد کو پہونچا اور دوسرا چرخ آدمخوار کو مضمون نامہ یہ تھا کہ اے بندگان خاص مابدولت تمکو ہم مسلط کرتے ہین گروہ خدا پرستان پر کہ جاکر اونکا استقبال کرو اور جلد خدمت مین مابدولت کے حاضر ہو اور ادمخوارون کے یہان اتنا فقرہ اور زیادہ تھا کہ تمہاری خوراک ہم نے آج سے گوشت ان خدا پرستون کا قرار دیا ہم نہین چاہتے کہ ان لوگون کو جو غیر ساحر ہین ساحرون سے قتل کرائین بہتر ہے کہ غیر ساحر سے غیر ساحر مقابلہ کرے کیونکہ انصاف کے خلاف نہونے پائے جسوقت یہ نامے ان دونون سردارون کو پہونچے اوسیوقت انھون نے کوچ کیا چرخ آدمخوار چالیس ہزار آدمخوارون سے طرف بیابان نہ طاق کے روانہ ہوا اور قیصر و عاد کہ بہت بڑا سردار ہے بادشاہ ہے سات سرداران زبردست کا سات لاکھ عادیون کی فوج سے بیابان نہ طاق کو روانہ ہوا لشکر اسکا سات حصون مین ہو چلا ہے دیکھیے یہ کسوقت پہونچتا ہے لیکن اب حال لشکر اسلام کا بیان ہوتا ہے کہ ایک روز صاحبقران ثالث یعنے شاہزادہ بدیع الملک نے خواجہ زادگان ثالث کو طلب کیا اور فرمایا کہ آپ لوگ اپنے علم سے دریافت کیجیے کہ ہم سب اس بلا مین کبتک مبتلا رہینگے آخر کبھی نجات بھی ہوگی یا نہین خواجہ زادگان نے حسب الارشاد فیض بنیاد صاحبقران عالیشان سولہ شکلین رمل کی کھینچکر زائچہ کا بچار کیا اور بعد استخراج احکام کے دست بستہ عرض کی کہ یہ مصیبت چندروزہ معلوم ہوتی ہے ستارہ خانہ قسمت کا خانہ ہبوط مین آگیا تھا لیکن اب تھوڑا زمانہ باقی ہے کہ خانہ اوج مین آکر ترقی اقبال وجاہ کریگا لیکن بالفعل ستارہ خانہ راحت کا بھی خانہ دشمن کے ستارہ سے نظر تربیع رکھتا ہے جو فتنہ و فساد کی دلیل ہے عجب نہین ہے جو کوئی بلائے تازہ پھر کسیطرف سے آئے لیکن جہانتک ممکن ہوٹالیگے اور شاید کوئی بادشاہ یا سردار فوج لیکر آئے تو مقابلہ نہ فرمائینگا اسلیئے کہ آپکا سچا خادم خضران بن عمرو نہایت جانفشانی کر رہا ہے اور خدا سے امید کیجاتی ہے کہ بہت جلد وہ اپنی کوشش مین کامیاب ہوکر حاضر خدمت بابرکت ہوگا اور آنکھین بھی سبکی روشن ہو جائینگی اوسوقت ایک نہین ہزار لشکر آئین گے تو آپکا کیا کرسکتے ہین جس بارگاہ فلک پناہ مین پانچہزار یا پچسو پچپن تلوار ہو کیا تاب وطاقت ہے کسی کی کہ اوسکی طرف دیکھ سکے لیکن بالفعل آٹھ روز تک جس صورت سے ہو سکے جنگ کو ٹالیئے گا فرمایا خیر ایسا ہی ہوگا لیکن اگر دشمن سبقت کر بیٹھا تو کیا کیا جائے خواجہ زادگان نے عرض کی کہ وہ تو ایک امر مجبوری ہے لیکن عیاران لشکر پر تاکید اکید ہو کہ ہر چہار طرف کی خبر رکھین کہ کوئی دشمن عیار یا سیاح و فیہ ساحر گھات مین نہو اس لیئے کہ ملک غیر کی سرحد مین ہین اور لڑائی چھڑی ہوئی ہے تو قران ثالث و برق ثانی و مہر بنگ مصری و یزنگ خطائی وغیرہ تنہم پیک بچے بیابان نہ طاق کے گرد و نواح مین گھل جایا کرتے اور گرد آوری کیا کرتے ہین جو لوگ دن کو جاتے ہین

شام کو واپس آتے ہین جو شام کو جاتے ہین صبح کو سمت آتے ہین یہ انتظام بندھا ہوا ہے کہ ایک روز نامیان خیبری و نومیان خیبری و سرہنگ مصری و یزک خطائی وغیرہ دوڑتے ہوے گرد مین آلودہ پسینے مین غرق آے آستانہ معبودیت کو بوسہ دیا دعا و ثناے شاہی بجالاکر عرض کی۔ ؎

الٰہی بخت تو بیدار بادا		تراد ولت ہمیشہ یار بادا	
کل اقبال تو دائم شگفتہ		بچشم دشمنانت خار بادا	

اقبال روز افزون دوست شاد دشمن نامرد اکوان تاجدار نے قوم عاد مقابلہ لشکر اسلام کیواسطے بھیجا ہے قیصر عاد اون رہکا بادشاہ ہے سات سردار نہایت زبردست اور سات لاکھ عادیون کے لشکر وسپاہ سے اس جانب آتا ہی اور چرخ آدمخوار چالیس ہزار آدمخوارون سے ہراول لشکر بنا ہوا آگے آگے آتا ہی ہم لوگ صورتین بدل بدل کر داخل لشکر ہوے اور مختلف ذریعون سے خبرین حاصل کرنے سے دریافت ہوا کہ یہ لوگ عملدار بنی اکوان ہین منتخب اور زبردستان روزگار سے ہین کہ انسے بہتر سردار اب نہین ہین ہین ایک ایک سردار کردن مست پر سوار ہی کوئی ایسا نہین ہے جسکو گھوڑا سواری دیسکتا ہو فرمایا بادشاہ اسلام نے کہ کتنک داخلہ اونکا بیابان نہ طاق امین ہوجائیگا عرض کی کہ یقین ہے کل شام تک کل لشکر آجائے یہ سنکر صاحبقران عالیشان نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور فرمایا کہ افسوس آنکھین بھی نہین جو آمد لشکر کا تماشہ دیکھین مگر خیر سامان ہمارا باہر لشکر سے درست کیا جائے ہم کل صبح سے جاکر وہین بیٹھین گے اور کچھ نہین تو آواز سم مرکب ہی کانین آجائیگی جو سردار ان بنیا نہین اونکی زبانی معلوم ہوگا کہ کون سردار آیا اور وہ کس شوکت و شان کا ہے غرضکہ حسب الارشاد فیض بنیاد خادمون نے ایک بارگاہ بیرون لشکر برپا کی اور سب سامان راحت مہیا کردیئے دنگل کرسیان وغیرہ سب لگادی گئین جب دوسرا دن ہوا صبح سے بادشاہ اسلام و صاحبقران ثالث و دیگر سرداران بنیا مثل رستم خان بن گنجاب و رستم بن گاؤ تنکی و فرامرز عاد مغربی شاہزادۂ بہارستان مغرب وغیرہ آکر اوس بارگاہ مین رونق افروز ہوے تھے کہ دیکھا جانب صحرا سے تا حد نگاہ گرد غلیظ بلند ہوا سب سرداران نگران ہوگئے اور اندھون نے آواز سم مرکب سے اندازہ آمد لشکر و کثرت فوج کا کیا یہانتک کہ آتے آتے دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے چالیس ہزار آدمخوارون سے چرخ آدمخوار پیدا ہوا دیکھا فرامرز عاد مغربی نے کہ انسان کا ہیکل ہے ایک دیو ہی صاحبقران عالیشان نے فرمایا کون آیا اور کیسا سردار ہی فرامرز نے بیان کیا کہ دیو پیکر انسان معلوم ہوتا ہے بہت بڑا جوان ہے ایک کرگدن سیاہ پر سوار ہی اور کرگدن بھی اس قدوقامت کا کم دیکھنے مین آیا ہے مگر پھر بھی بوجھ سے سوار کے دبا جاتا ہے یہی ذکر تھا کہ پڑاق سے دوسری گرد پیدا ہوئی یہ گرد اوس سے زیادہ غلیظ تھی جتنے عرصہ مین چرخ آدمخوار مرکب سے اوترکر اور جگہ تجویز کر خیمہ برپا کیا اتنے مین دوسری گرد بھی قریب پہونچکر سق ہوئی اور دل گرد سے سو علم نشانہ ایک لاکھ سوار کا پیدا ہوئے کہ پھریرے اون علمون کے زنگاری تھے اور بخط سفید اونپر تعریف اکوان ملعون کی تحریر تھی آگے آگے طوفان عاد کرگدن ابلق پر سوار گیارہ سو من کی جو بہ ہاتھ مین پشت پر

لاکھ عادی گرگدن پر سوار کہ ایک ایک قد و قامت مین دیو سے زیادہ ہی کم نہین معلوم ہوتا ہے اور سردار لشکر تو ایک بلائے مجسم معلوم ہوتا ہے غرضکہ یہ بھی ایک مقام تجویز کرکے خیمہ زن ہوا صاحبقران ثالث فرما رہے ہین کہ افسوس ایسے ایسے زبردست جوان آرہے ہین اور ہم دیکھ بھی نہین سکتے کہ اتنے مین بیسری گرد اوڑی یہ گرد بھی اوس گرد سے کم نہ تھی جو آندھی طوفان عاد سے پیدا ہوئی تھی سب نگران تھے کہ آتے آتے ہوا نے مارا گرد کو اور گرد نے مارا ہوا کو دامن گرد شگافتہ ہوا اور دل گرد سے پھر ایک لاکھ عادیون سے ایک عادی فیل جثہ پیدا ہوا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ نام اسکا افغان عاد ہے یہ بھی زور و طاقت قد و جسامت مین سرداران اول سے کسیطرح کم نہ تھا اسنے بھی برابر خیمہ طوفان عاد کے اپنا خیمہ برپا کیا اور لشکر نے اوسکے پڑاؤ کیا اب جو سردار آتا ہی وہ لشکر اسلام کیجانب غور سے دیکھتا ہی کہ اتنے مین چوتھی گرد پھر اوڑی یہ گرد بھی گرد اول و ثانی سے مشابہ تھی اور اوسی شان و شوکت کے ساتھ یہ سردار بھی ایک لاکھ عادیون سے آکر پہونچا نام اوسکا جالوس عاد ہے ایک گرگدن سفید پر سوار ہے قد و قامت مین مثل طوفان عاد کے ہے یہ بھی خیمہ زن ہوا پانچوین گرد اوڑی اور جسوقت دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا تو پھر ایک لاکھ عادیون سے ایک سردار دیو خصال پیدا ہوا کہ نام اسکا سالوس عاد ہے یہ بھی اوسی شان و شوکت کا جوان ہے بعد اسکے بہرام عاد ایک لاکھ عادیون سے آکر پہونچا اور خیمہ زن ہوا اب کچھ دیر تک سکوت رہا اور بہرام عاد کے آتے ہی ایک بارگاہ صدر لشکر مین قائم کی اور دورو یہ خیمہ سردارون کے نصب کرائے اسطور سے کہ داہنی جانب خیمہ طوفان عاد اور جالوس عاد کا برپا ہوا اور بائین جانب خیمہ افغان عاد اور سالوس عاد کا برپا ہوا اور پشت بارگاہ پر جرخ آد مخوار کو چالیس ہزار آد مخوارون سے رہنے کی جگہ ملی اور سامنے بارگاہ کے اپنا خیمہ برپا کیا اور یمین و یسار دو فیلون کے لیئے جگہ چھوڑ کر یہ منتظر ہو کر کھڑا ہوا تھا کہ یکایک از پردۂ بیابان گردے برخاست مگر گرد تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ و پائے گرد در زمین پیچیدہ بوجب شعر ؎

از سم ستوران در آن پہن دشت	زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

بس اس گرد کا بلند ہونا تھا کہ سرداران لشکر کفار نے گرد گرد اگرد گرد اگرد کو پودے پاک کیلیے اور قریب گرد پہونچے تھے کہ ہوا نے مارا گرد کو گرد نے مارا ہوا کو دامن گرد کا چاک ہوا اور دل گرد سے تین سو علم نشانہ تین لاکھ سوار کا پیدا ہوئی کہ رنگ سب پھریرون کی سیاہ رنگاری علامت کفر تھی اور آگے آگے کچھ جلوس شاہانہ ماہی مراتب وغیرہ اسکے گزر جانے کے بعد دیکھا تو تخت بادشاہ کا سولہ عادی اوٹھائے ہوئے اور بالائے تخت دیکھا کہ ایک انسان دیو خصال فیل قامت لباس فاخرہ پہنے تاج شاہی بر سر و جامہ شاہنشاہی در بر کیئے ہوئے بیٹھا ہی اور داہنے جانب تخت کے ایک پہلوان زبردست گرگدن پر سوار اور بائین جانب دوسرا سردار گرگدن مست پر بیٹھا ہوا پشت پر تین لاکھ فوج یہ سردار جو برائے استقبال گئے تھے اپنے بادشاہ کو باغزاز تمام لائے اور داخل بارگاہ ہوئے فرامرز مغربی نے صاحبقران عالیشان سے بیان کیا کہ معلوم ہوگیا سات سردار اور ایک بادشاہ ہی مگر چھ سردار قوم عاد کے ہین اور ایک آد مخوار ہی جو پہلے آیا تھا صاحبقران نے فرمایا کہ بادشاہ کس درجہ کا

معلوم ہوتا ہی اسفندیار کیلیانی و فرامرز عاد مغربی و رستم خان بن گاؤلنگی کا کوسوار دغیرہ سب نے کہا کہ بادشاہ خالی بادشاہ نہین معلوم ہوتا بلکہ وہ بھی پہلوان زبردست معلوم ہوتا ہے اور عجب نہین کہ اسیوجہ سے اسکو حکومت ان سرداروں پر حاصل ہوئی ہو صاحبقران نے فرمایا کہ افسوس کہ اسوقت مین یہ لشکر آیا ہی جبکہ ہم بے دست و پا ہو رہے ہین یہ فرماکر اوس بارگاہ سے اوٹھکر داخل بارگاہ گوہر بار ہوئے وہان عادیون نے اپنی بارگاہ مین قیام کیا بہرام عاد لشکر کو تو پہلے ہی مرتب کر چکا تھا جو مقام و خیمون کے لایق یمین و یسار چھوڑ دیے گئے تھے اونمین اصمصام عاد اور قمقام عاد نے اپنے خیمے نصب کراکے لشکر اوتارا لیکن قیصر عاد بادشاہ لشکر عادیان جسوقت داخل بارگاہ ہوا اور سب سردار اپنے اپنے دنگلون پر بیٹھے جام شراب ناب گردشمین آیا قیصر عاد نے دو تین جام پیئے جسوقت دماغ اسکا باوہ ناب سے گرم ہوا اور آنکھون مین سرور آیا یہ معلوم ہوا کہ دو کاسہ خون سے لبریز ہوگئے اس نے بہرام عاد سے کہا کہ دیر کرنا اچھا نہین ایسا نہو مزاج خداوند کے خلاف گزرے جہانتک ہوسکے دشمنان خداوند کا جلد خاتمہ کرنا چاہیئے تاکہ وہ خوش ہو اور ہماری قدر و قامت زور و طاقت کو اور ترقی بخشی بہرام عاد نے غرض کی کہ پھر جیسا ارشاد ہو کہا کہ بجے طبل جنگی بہرام نے یہ حکم نقارخانہ مین بھیجا جس وقت یہ حکم نقارخانہ مین پہنچا اوسیوقت نقارہ پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی لشکر عادیان مین تیاری جنگ ہونے لگی لیکن لشکر اسلام مین حسب ہدایت خواجہ زادگان یہ مشورہ تھا کہ کس بہانہ سے جنگ کو ٹالنا چاہیئے کہ شان و شوکت اسلام مین بھی فرق نہ آنے پاتے اور جنگ بھی دو ایک روز کے واسطے ٹلجائے صاحبقران نے دارائے بن جمشید بن قباد بن حمزہ اول بادشاہ لشکر اسلام سے عرض کی کہ اب ظل اللہ کی رائے عالی کیا ہے کس صورت سے دو ایک روز کے واسطے جنگ ٹالی جائے فرمایا کہ جو آپکی رائے ہو وہی انسب و اولا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ میرے خیال مین تو کوئی بات نہین آئی اسکو طبیعت گوارا نہین کرتی کہ مین بالتجا مہلت طلب کرون رستم خان بن گاؤلنگی و فرامرز عاد مغربی کہ یہ دونون پسر خواندہ جناب حمزہ صاحبقران اول ہین امیر عالیمقام ہمیشہ انکو فرزند سمجھا کیے یہ بھی اولاد صاحبقران کو اپنا عزیز جانا کیے ہین یہی وجہ ہے کہ اولاد بدیع الزمان و علمشاہ وغیرہ سب انکا لحاظ کرتے ہین اور انکو عمو کہتے ہین ان دونون نے کہا کہ آپ کیون مہلت طلب کرین جبتک ہم لوگون کے دم مین دم ہی اسوقت تک کیا تاب ہی کسی کی کہ نگاہ تند سے بادشاہ اسلام و صاحبقران وقت کیطرف دیکھ سکی اگر شیر ہو تو آنکھین نکال کر پھینکدین اگر یہ عادی دیو پیکر ہین تو کیا فکر ہے ہم لوگ بھی غلامان صاحبقران سے ہین جنہون نے دیوون کو مارا ہے ہم بھی دیو کش ہین کچھ پروا نہین ہے اور جسوقت ہم نہون گے اوسوقت خداوند کریم اور کسی کو بھیجدیگا ابھی تو بہت سے جان نثار آنے والے ہین کوئی گھر سے چل چکا ہے کوئی قریب آچکا ہے راہ مین بھی کوئی پہونچ گیا یہی ذکر تھا کہ آواز کوس حربی کے گوش زد ہوئی صاحبقران نے فرمایا کہ بجیے وہان طبل بج گیا اب وہ وقت بھی ہاتھ سے جاتا رہا کہ بہانہ ڈھونڈھا ہین اور مہلت طلب کرین اب تو کوئی گفتگو سوائے گفتگوئے جنگ آئین زمانہ کے خلاف ہے ہرکارون کو تصدیق کے واسطے روانہ کیا انھون نے بعد دریافت حال آکر عرض کی کہ لشکر دشمن مین نقارہ

رنڈی بجائے فرمایا خیر کچھ اندیشہ نہیں ہے بزرگ راست بود جب مصرع -

دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر ست

کہدو کہ ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی بجے طبل جنگی اوسیوقت نقارخانہ سلیمانی نوازش مین آیا اسکے بعد سلسلہ وار سب نقارخانہ گڈگڈائے شور طبل جنگ سے تمام بیابان نہ طاق گونج اوٹھا اور لشکر وینمین تیاری جنگ ہونے لگی اودھر آدمخوارون کو خوشی کے مارے نیند حرام ہورہی ہے آپسمین کہتے ہین کہ کل کا وہ روز سعید ہے کہ خداوند ہمین غذائے عمدہ کثرت سے بہم پہونچائیگا اور وہ شکم جو گوشت جانوران مردہ سے سیر ہوا کرتا تھا آج گوشت چرب و نرم سے بھریگا اودھر عادیون مین غل ہے کہ ہم فوج خداوند ہین ہمین کون مار سکتا ہے جب خداوند نے ہمین اپنی فوج قرار دیا تو فتح کا سہرا پہلے ہی ہمارے ہی سر باندھ دیا ہے کل یہ میدان ہے اور ہم ہین اور یہ خدا پرست نحیف الجثہ ہین یقین ہے کہ ہمارے مرکب انھین پامال کرڈالین گے ایک ایک سے کہتا ہے کہ انکا قتل ہی کرنا کیا جیسے مٹی کے کھلونے توڑنے ویسے انکو قتل کیا اس لیئے کہ نہ وہ دیکھ سکتے ہین نہ وار کرسکتے ہین اگر بینا بھی ہوتے تو ہماری زور و طاقت کو کہان پہونچ سکتے تھے بعض نے کہا کہ کچھ لوگ آنکھون والے بھی معلوم ہوتے ہین لیکن وہ کیا ہین جنگی آنکھین ہین اونھین کور باطن تصور کرنا چاہیئے اسواسطے کہ یہ خداوند کو نہین پہچانتے اور اوسکے جلوۂ قدرت کے قائل نہین ہین ہر چند کہ لوگ بے شمار ہین مگر کس شمار مین ہین یہان تو یہ چرچے ہین اور بہرام عادی دلمین کہتا ہے کہ خداوند نے بڑی ناانصافی کی ہے کہ ہم لوگون کو اندھون کے مقابلہ مین بھیجا ہے بڑی شرم کی بات ہے کہ ہم اندھون کو قتل کرین مگر المامور معذور خلاف حکم خداوند بھی نہین کرسکتے نہ معلوم کیا مصلحت ہے مگر ہین تو حتی الامکان مقابلہ نہ کرونگا اور لڑونگا تو ہوشیار کرکے اور بتا کے وار کرونگا بلکہ جب سپر بلند ہوگی تو سپر پر چوب ماروںگا اور بغیر سپر اوٹھائے ہوئے مجھسے سر پر وار نہ کیا جائیگا غرضکہ لشکر یئے آلات حرب و ضرب کو درست کر رہے ہین اور اہل اسلام مین ایک دوسرے سے بغلگیر ہو رہے ہین کہا سنا اپنا اپنا دوست دوست سے معاف کرا رہا ہے وصیت ایک دوسرے سے کر رہا ہے کہ اگر ہم قتل ہون اور تم بچ جاؤ اور ممکن ہو تو لاش ہماری دفن کردینا شہید کے لیئے غسل و کفن کی تو ضرورت نہین ہے اسواسطے کہ یہ لباس ہماری کفن ہے اور غسل ہمارا خون سے ہوجائیگا رہی نماز جنازہ اور قبر اسکو کسی طور سے ادا کردینا گڈھا کھودکر مٹی ڈال کے دفن کردینا وہ جواب دیتے تھے کہ ہم بھی تو اوسی حال مین ہین جو حال تمہارا ہے یہ امید ہی کہان ہے کہ کوئی زندہ بچیگا سنا ہے کہ چالیس ہزار آدمخوار اودس لشکر کے ساتھ ہین لاشون کا پتا بھی تو نہ ملیگا شکم اون آدمخوارون کا ہماری قبر ہوگی معلوم ہوتا ہے کہ قضا اس صحرا مین لائی تھی خیر کچھ پروا نہین جو مرضی الٰہی اسوقت تو امیر غریب بادشاہ فقیر سب کے ایک حالت ہے اگر خدانخواستہ وہ وقت بد آیا تو بادشاہ و صاحبقران و دیگر اولاد صاحبقران بھی تو محروم تربت رہجائینگے ہم کس شمار مین ہین لیکن خداوند کریم مین بڑی قدرت ہے ہمت نہ ہارنا چاہیئے مرنا تو ہر طرح ہے ہم بھی جسکو پاجائینگے زندہ نہ چھوڑین گے مار کر مرین گے دشمن ہمکو

کہانتک قتل کرینگے کوئی کفن پہن رہا ہے کسینے لباس کافر۔ ان چاک کرکے بصورت کفن بنالیا ہے
کوئی سوار مرکب کو گلے لگا رہا ہے کہ کل ہمارے تیرے روز مفارقت ہے اے اسپ وفا شعار اگر
تجھسے ممکن ہو تو لاش ہماری دشمنون سے بچاکر نکال لیجانا کوئی بہادر ٹٹول ٹٹول کو صیقل کر رہا ہے کوئی
دلاور نیزے کی انی کو صاف کر رہا ہے کمانون کو گوشہ مین رکھدیا ہے کہ انکو تو بیکار سمجھنا چاہیئے اس لیئے
کہ یہ حربہ دور کا ہے اس مین نگاہ کا کام ہے کوئی گرز کو تول کر قوت کا اندازہ کرتا ہے کہ اب بھی دہن
زور بل ہے یا آنکھون کی طاقت بھی ساتھ لیتی گئی ہے لیکن جو لوگ کہ صاحب بصارت ہین وہ اندھون کو
تسکین دیتی ہین کہ بھائیو نہ گھبراؤ جب تک ہمارے دم مین دم باقی ہے تمپر آنچ نہ آنے پائیگی اپنے
جانین دینگے مگر تمکو بچا لیجائینگی حق تعالیٰ بڑا رحیم و کارساز ہے کیا عجب ہے کہ فتح تمھاری ہی ہو بڑی بڑی آفتین
ہر صاحبقران کے زمانہ مین اس دور فلک دوار کے ہاتھ سے لشکر اسلام پر بڑی بڑی آفتین آئین
مگر حافظ حقیقی نے بچایا سیکڑون مرتبہ سامان موت کا نظر آیا مگر پھر زندگی ہولانی نکلی اور جو بلا آئی تھی
وہ رد ہوگئی ملک فرعونیہ بن ساحر شمش کہ خداوند ساحران کہلاتا تھا جس کے رعب سے تمام ساحر کانپتے
تھے جس کے سحر سے تمام لشکر صاحبقران کو پتھر کا بنا دیا تھا اور خود ساحر شمش سے مواجہ محیط
قلزم بن ننگ بنکر پوشیدہ ہو رہا تھا اور راستہ دریا کا کوکب جادو نے نظرون سے پنہان کر دیا
تھا ہر چند تلاش ہوتی تھی پتا نہ ملتا تھا اور صرف تین روز باقی رہ گئے تھے کہ اگر اس زمانے مین
ساحر شمش نہ ملتا تھا تو کل فوج پتھر کے ہو جاتے تو پھر اپنے حالت اصلی پر نہ آسکتے جو سحر لاونگا
اوس نے بھیجا تھا وہ کسی سے رد نہو سکا اور جو لال جس پر بیٹھ گیا خواہ ساحر ہو یا غیر ساحر وہ پتھر کا
ہو گیا جب بمشکل تمام کوکب جادو ہاتھ سے برق جادو کے مارا گیا اور دریا نظر آنا اور عمر و کشتی مین بیٹھکر
گئے تو اندر دریا کے ساحر شمش ننگ بنا ہوا پھر رہا تھا عمرو نے اوس کو جال الیاسی سے
گرفتار کیا اور باہر لائے تو کچھ ساعتین اور باقی رہ گئی تھین کہ اگر وہ گذر جاتین اور ساحر شمش
اوس زمانے کے اندر قتل نہو جاتا تو کوئی صورت مفر نہ تھی کسی خدا پرست کا نام بھی صفحہ
ہستی پر نہ باقی رہ جاتا لیکن خداوند کریم تو بڑا کارساز ہے ہر چند کہ اسم اعظم صاحبقران نے
بھی بسبب طلسم بند ہونے ساحر شمش کے کام نہ دیا اور تلوار نے حمزہ صاحبقران کے
اوس پر اثر نہ کیا مگر فطرت خواجہ عمرو کے تمام دنیا قائل ہو گئی کہ اونھون نے فرمایا ہین
ابھی اس کو ماری ڈالتا ہون اگر اس سے بیرون جسم کی محافظت کی ہے تو اندرون جسم کو
کیون کر بچائے گا یہ کہکر سیسہ گرم کرکے پلا دیا کہ شمش سا ساحر یہ تاب کر مر گیا
جب خداوند کریم نے ایسے ایسے مقام پر بچایا تو یہ فوج عادیون کے کیا
حقیقت رکھتی ہے اگر وہ چاہے تو ہمارے کیان سے ان سرکشون کے گردنین پہنچی
کہ دی غرضکہ یہ غازیان دیندار و ملازمان وفا شعار صاحبقران سنہیلی پہیلے
ہوئے ہین اور تیاری جنگ مین مصروف ہین اندھے ایک ایک سے علامات صبح دریافت
کر رہے ہین بعضون نے رات ہی سے اپنے کو زیور جنگ سے آراستہ کرلیا ہے کہ ہمین
سفیدہ صبح سیاہی شب دونون یکسان ہین جب ہم وقت کا درستی سی اندازہ نہین کر سکتے
تو ہمین پہلے سے آمادہ و مستعد رہنا چاہیئے جو لوگ صاحبان چشم و بصیرت ہین وہ اپنے
اپنے خواب گاہون مین محو خواب ہین کہ صبح کو سر کار نار گرم ہوگا پھر دم لینے کی فرصت کہان

ملیگی ہان اگر دوسری شب دیکھین گے تو سو جینگے لہذا وقت کو نیمت جان کر تھوڑی دیر آرام
لے لینا مناسب ہے غرضکہ وہ ساری رات تیاری جنگ و جدل مین بسر ہوئے یکا یک دو
قمر تمام ہوا اور وقت طلوع منیر عالمتاب نزدیک پہونچا سیاہی سب سمٹ کر گوشہ مغرب مین
پنہان ہوئی اور افق چرخ سے سپید صبحدم کا ظہور ہوا بزم انجم مین ابتری نظر آئی رو لے قمر پر
اوداسی چھائی رنگ عالم دگرگون ہوا علم کہکشان سرنگون ہوا فوج نور لشکر ظلمت پر غالب ہوئی
دیو سپید صبح نے اہرمن سیاہ شب کو زیر کیا نسیم سحری نے سبزہ خوابیدہ کو جگانا شروع کیا
گلہائے بوقلمون شگفتہ ہوئے گل چاندنے پراوس سے پڑ گئی گل شبو کی رونق کم ہو گئی
چہرہ گل آفتاب کا روشن منور ہوا طائران خوش الحان اپنے اپنے آشیانون سے نکل کر
شاخہاے درخت پر چہچہ زن ہوئے یا اپنی مذبان پیزبانی مین حمد و نعت الہی بجا لا رہے
تھے چرندے صحرا کے مصروف چرا ہوئے درندے فکر صید مین چلے پھرے ہوئے
قافلون نے کوچ کا سامان کیا بستہ بغل مین دبائے عاشق ہجران کشیدہ نے لشکر کا
سجدہ کیا کہ خدا خدا کر کے رات گذر تو گئی لیکن وہ خوش نصیب جو رات بھر لطف
وصال اوٹھایا کیے اس وقت اون کا گریبان امید مثل صبح صادق کے چاک ہو گیا
اس لیئے کہ یہ وقت رخصت محبوب جانی کا ہے اور وہ ظالم بے وفا پے دید کر بھی
سنبھلے نہین دیکھتا کہ کوئی چاہنے والا تڑپ رہا ہے شاعر شعونہ مرکے بھی بے درد
قاتل نے دیکھا ؎ تڑپتے رہے نیمجان کیسے کیسے ؎ عابد شب زندہ دار رات بھر کی
عبادت صبح کے قریب وہ نیند پر نثار کیے دیتا ہے گوشہ مسجد مین بیٹھا جھوم رہا ہے
پہرے والے پہرہ بدلوا رہے ہین جاگے ہوؤن نے خواب کی تیاری کی ہے اور سونے والے
انگڑائیان لیکر اوٹھ رہے ہین اپنے اپنے کار ضروری کے انجام دینے مین مصروف ہین شعر علی
الصباح چو مردم بکار و بار روند ؎ بیاکنان محبت بکوے یار روند ++ ادہر دونون لشکرون کی
آراستگی ہو رہی ہے بادشاہ اسلام کا تخت برآمد ہوا اول سلام صاحبقران کا ہوا جسکو
بادشاہ نے ہاتھ سینے پر لاکر جواب دیا بعد اسکے اور سرداروں کے سلام کا جواب بلکون
کے اشارہ سے دیتے جاتے ہین سرداران نامی دگرامی اپنے شاہ کے سواری حلقے مین
لیے ہوئے ہین اسی صورت سے میدان جنگ مین آکر اک مقام پر صدر قرار دیکر تخت
بادشاہ کو قائم کیا اور خود ہر سردار اپنے اپنے رتبہ کے موافق دس دس قدم لشکر سے آگے
بڑہکر ٹھہرا اور صاحبقران ثانی بمرتبہ صاحبقرانی لشکر سے چالیس قدم آگے بڑہکر
قیام پذیر ہوئے زکاب سعادت انتساب مین بجاے خضران بن عمر و جالاک
ثالث سے علم سر پر سایہ افگن ہے جسوقت پہرے مین ادسکے ہوا بہرتی تو آواز یا صاحبقران
یا صاحبقران پیدا ہوتی ہے ادہر طبل سے آواز یا صاحبقران پیدا تھی آج کسی مصلحت سے
صاحبقران ثانیسان نے سپر گرشاسب تبرک صاحبقران اول کو زیب پشت فرمایا ہے
اور تیغہ عقرب باندہا ہے اور علم اژدہا پیکر جلوہ گر ہے اور طبل سکندری بج رہا ہے
رات کو دربار بھی بارگاہ سلیمانی مین کی ہوا تھا سبب ان برکات کے استعمال کا شاید مدد
نیبی اور فال نیک تصور ہو غرضکہ صفین آراستہ ہونے لگین رستم خان بن گنجاب

بن گنجوب بن ملک خرمان دیو کش کہ بہ مامون مین شہزادہ نور الدہر کے اور برادر
نسبتی شاہزادہ بدیع الزمان گرد لشکر شکن کے ہین دادا ہوے ہین صاحبقران ثالث کی
مین لاکھ سوار کے جمعیت سے برائے مدد آئے اور ایک ایک لاکھ سوار رستم خان بن گاؤ
لنگی وشاہزادہ بہار مغرب فرامرز عاد مغربی کے ہمراہ بھی ہین ان لوگون نے صاحبقران سے عرض
کی ہے کہ جنگ عظیم ہوگی اور پانچ لاکھ سوار ہمراہ لوگون کے ساتھ ہین بس یہی کافی ہین زیادہ کی ضرورت
نہین ہے فوج نابینا کو تکلیف نہ دیجیے ورنہ باعث ابتری ہوگا صاحبقران نے برائے ان لوگون
کی پسند فرمائی اور فوج نابینا کو میدان سے واپس کیا اور فوج کند ہور ثانی کے و لشکر دیگر سرداران
نابینا جو کہ ان لوگون سے پہلے آئے تھے اونکی فوج موجود ہے سردار بھی بعض شہید ہوئے بعض موجود ہین
مگر زخمی یا علیل ہین ان لوگون کے سپرد نگہبانی فوج نابینا کے ہوے غرضکہ چشم زدن مین صفین آراستہ
ہوئین میمنہ میسرہ ساقہ و پیشگاہ اگلا ہراول پچھلا چنڈاول سب درست ہوا اور ہر سہ قیصر عاد کا صدر مین
قائم ہوا اور تمام عادی صف باندھکر کھڑے ہوے اور آدم خوارون نے پہلے لشکر عادیان مین صف اپنے
لشکر کی درست کی اور آگے اونکے چرخ آدم خوار ارہ پشت نہنگ باندھے ہوے گرگدن
سیاہ زیر ران برتبہ سرداری ٹہرا اسیطرح ہر سردار مثل طوفان عاد و افغان عاد
وجالوس عاد وصمصام عاد وقمقام عاد و بہرام عادیہ ساتون سردار سات
لاکھ فوج کے آگے برتبہ سرداری کھڑے ہوئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آدمزادون کے
مقابلہ مین دیودن کا لشکر صف بستہ ہے ہر پہلوان بلندی قامت مین حدود انسانی سے باہر
معلوم ہوتا ہے اور ہر گرگدن ایک پیل مست کے مانند ہے غرضکہ بعد آراستگی صفوف
قتال وجدال تبردار دونون جانب سے نکلے اور جھاڑی جھنڈے کو کاٹ کر میدان کو
صاف کیا جب یہ واپس گئے تو بیلدار پہاڑے باندھے ہوئے نکلے اور پستی و بلندی
زمین کو مثل آئینہ ہموار کر دیا سقون کے آب پاشی کر کے گرد کو بٹھالا میدان ایک دم مین
مثل آئینہ صاف و منور ہوگیا اب دونون جانب سے نقیبون نے صفون مین جاکر آواز دی
کہ اے بہادرو صف شکنو یہ دہ روز مسرت اور روز راحت ہے کوئی یا فتح و فیروزی خوش و
مسرور اپنے گھر کو آئیگا اور کوئی عروس مرگ سے ہمکنار ہوگا دونون کے انجام اچھے ہین اگر
مرے تو شہید اور جیے تو غازی کہلاے دنیا بھی ہی اور عقبے بھی رہی کہ وہان صلہ مین بہشت
ہے اور یہان نامیوری ہر شخص یہی کہے گا کہ فلان کا بیٹا اور فلان کا پوتا کیا سورما کام رکھتا
تھا کہ مرتے مرتے قبضہ شمشیر کو ہاتھ سے نچھوڑا اور جو شخص کنارہ کشی کرے گا وہ دونون
جہان مین خوار و ذلیل ہوگا اپنے ساتھ اپنے بزرگون کے نام کو مٹائیگا بس جسے جنس شہادت
و عروس مرگ کی حاجت ہو وہ جان سے دست بردار ہوکر خریدار جنس آخرت
و معشوق یوسف جمال مرگ ہو اس لیے کہ دنیاے فانی مین چند روزہ زندگانی کے طمع مین
جان کا عزیز رکھنا اور آبرو سے ہاتھ اوٹھانا اچھا نہین اگر ہزار برس بھی جیے تو ایک دن
مرنا ضرور ہے کیون کہ شعر ذات معبود جاودانی ہے + باقی جو کچھ کہ ہے وہ فانی ہے
جو نام بزرگون نے پشت ہا پشت کی جانفشانی مین پیدا کیے ہین بڑے افسوس کی بات ہے
کہ اونکو یون گنوا دین اور محنت اونکی رائگان کر دین نام ایسی شے ہے جس کو بہادران آفاق

جائین وہے دیگر حاصل کرتے ہین اور اوسکا نتیجہ ابد الآباد تک کے واسطے اپنی بقا تصور
کرتے ہین شعر رستم رہا زمین پر نہ بہرام رہگیا + مردون کا آسمان کے تلے نام رہگیا
جسوقت نقیبان خوش آواز عمدہ لہجہ مین نقابت کرکے بیٹھگئے اور جنکے باجے بجنے لگے ہر بہادر
دلاور کی رگون مین خون شجاعت جوش زن ہوا ارادہ کرلیا کہ آج میدان جنگ کو خون سے
گلنار کرونگے اور لباس سفید اپنا خون سے رنگ کردوبالا بنینگے اور آغوش مرگ مین جاکر عروس
اجل سے ہمکنار ہونگے کہ یکایک لشکر کفار مین طوفان عاد کرگدن اپنا گیک مار کر بڑہایا اور سامنے
سخت صفیر عاد کے آکر اجازت مانگی صفیر عاد نے کہا کہ خداوند تیرا نگہبان طوفان عاد نیلگ
مرکب کی موڑی اور رخ میدان کارزار کا کیا اس کی آمد سے زمین کو زلزلہ تہا ہر گام پر کر گردن
کے زمین مین دہنسے جاتے تھے یہی الیسا مرکب تھا کہ بارا تیتے بڑے جوان کا اوٹھائے
ہوئے تھا کہ جسکے ہاتھ مین گیارہ سو من کے چوبدست تہے اسکا نگرا اور سوار کا لنگر
اس شان و شوکت سے طوفان عاد میدان جنگ مین آکر قائم ہوا اور نیزہ زمین پر
گاڑکر اسنے نعرہ کیا کہ باشن اے فرقہ خدا پرستان لوگر و مسلمانان آگاہ ہو کہ خداوندا کو ان
تاجدار عجب بہاگتی جوت کا خداوند ہے کہ اوس سے بہتر کوئی خداوند نہوا اور نہوگا
بڑے حیف کی بات ہے کہ تم لوگ اوس سے دشمنی پر کمر باندہے ہوئے ہو جسنے تمکو پیدا
کیا اور اس مرتبہ جلیل کو پہونچایا کہ آج تمہارے جواب دینے والے پردہ دنیا پر کم ہونگے
لیکن تم اوس کی شکر گذاری کے عوض اوسے خداوند کے قتل کا ارادہ رکھتے ہو کیا مضائقہ
ہے بہلا خدا کسے بندہ کے قتل کیے سے قتل ہوسکتا ہے یہ بھی اوس خداوند کی رحیمی
ہے کہ ابتک تمکو اوسی نے زندہ رہنے دیا شاید اس مین یہ مصلحت ہو کہ اب بھی تم
راہ پر آجاؤ ورنہ ابتک اگر وہ ملک الموت کو حکم دیدیتا تو وہ تمہاری روح کو اسطرح
قبض کرلیتے کہ ایک کو ایک کی خبر بھی نہ ہوتی جب تم نے کسی طرح اوس کو نہپہچانا اور دیدہ و باطن
کو اپنے نور عقیدت سے روشن نہ کیا تو خداوند نے غضبناک ہو کر تم کو اندہا کردیا لیکن
پھر بھی رحم کہایا کہ کسی ساحر کو تمہارے قتل پر مامور نہین کیا کہ تم سحر نہین جانتے ہو پہلوان
ہو تو اوس نے بھی پہلوان کے مقابلہ مین پہلوان بھیجے ہین اور ہم لوگ پہلوانان
خداوند مین سے ہین بہلا تم ہم سے کیا لڑسکوگے اب بھی نصیحت میری مانو اور اپنے
ارادے سے باز رہو اور گناہان گزشتہ سے توبہ کرو تو مین خداوند سے سعی کرکے
گناہ تمہارے عفو کرادون آنکھین تمہاری پہر سے روشن ہو جائین بس یہہ
تقریر جو اس کافر مرتد کے اہل اسلام نے سنی لاحول پڑہا اور جواب دیا کہ تو کیا بکتا ہے
وہ خداوند تیرا کیا گیدی ہے جو فوج سے کام لیتا ہے اور اپنے کیے سے کچھہ
نہین ہوتا ہے بس یہہ میدان جنگ ہے مجلس وعظ نہین ہے کہ تو اپنی کہتا سنا رہا ہے
اگر کچھہ دعوائے مردی و مردانگی ہو تو مبارز طلب کر یہان بہی بہت سے دیو کش
تیری سرکوبی کو موجود ہین بس یہ سننا تھا کہ طوفان عاد نے کہا کہ تم لوگ سیاہ قلب
ہو کہا مانوگے جبہی تو خداوند تم سے ناراض ہے خیر اب تمہاری قضا ہی دامنگیر ہوئی ہے
جب تقدیر بگڑتی ہے تو سیدہی بات اولٹی معلوم ہوتی ہے آپ جسکو تمنائے مرگ تو

وآرزوی قضا ہو یہ سنتے ہی رستم خان بن گاؤلنگی نے مرکب اپنا صف سے نکالا اور سامنے تخت بادشاہ اسلام کے آکر مرکب سے اوترا آستان عبودیت کو بوسہ دیا اور اجازت حرب چاہی فرمایا کہ جاؤ حافظ حقیقی تمہارا نگہبان ہے یہ فرما کر خلعت عنایت فرمایا رستم خان بن گاؤلنگی نے ساغر بوٹون سے لگا کر جرعہ در کشید کیا اور سلام رخصت کر کے مرکب پر سوار ہوئے اور کڑکڑا کر دوڑا باگ کا ایا طوفان عاد سے سامنا کیا یہہ بھی بہت بڑے جوان ہین مگر جس وقت سامنے طوفان عاد کے پہونچے یہ معلوم ہوا کہ انسان وہی جان کا مقابلہ ہے طوفان عاد نے جو رستم خان بن گاؤلنگی کی طرف دیکھا آوازدی کہ ابھی انہین سرداران لشکر اسلام نے کوٹھ پر چڑھانے کی ہے جن کے سن آچکے تو اضعیف ہوتے پوچھا طوفان نے کہ کیا نام ہے تمہارا رستم خان بن گاؤلنگی نے کہا کہ اک گنام ملازم اوسنے صاحبقران زیشان کا ہون کیا کہ تجھسے نام بتلاؤن محکوم رستم خان کہتے ہین یہ طوفان عاد ہنس پڑا اور پکارا کہ اسے قدوقامت پر رستم خان نام رکھا ہے مصرع برعکس نہند نام زنگی کافور + اس کے بعد رستم خان سے کہا کہ وہ شخص کہان ہے جو تم سبکا افسر اور زور و طاقت مین سب سے زیادہ ہے یہہ سنکر رستم خان نے اشارہ بدریع الملک کے طرف کیا طوفان عاد کو اور بھی حیرت ہوئی اور اسنے کہا کہ یہہ مجھے بھی زیادہ ناتوان معلوم ہوتا ہے رستم خان نے کہا کہ وہ انسان ہے تیرے طرح قوم حیوان سے نہین ہے لیکن دیو کش ہے تجھ ایسے سیکڑون کو اوس نے ہانکین چیر کر پھینک دیا ہے بس یہ سنکر طوفان عاد نے کہا کہ تو بڑا دریدہ دہن معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کے سخت کلامی کرتا ہے جان کو اپنی نہین ڈرتا رستم خان نے کہا کہ اگر جان کو ڈرتا تو تیرے مقابلہ کو کیون آتا یہ سنکر طوفان عاد نے کہا لا ضرب بہادری کے تاکہ تیرے دل مین حوصلہ نہ رہ جائے اور مجھکو لقمہ آسان شمشیر کر کے دوسرے کو دہان گور مین بھیجون یہہ سنکر رستم خان بن گاؤلنگی نے کہا کہ مجھکو لقمہ نرم نہ سمجھ مین لقمہ سخت ہون اور تو پہلے وار کر اس لیے کہ آئین اسلام کے خلاف ہم لوگ نہین کر سکتے جب خدا نخواستہ تیرے ضرب سے بچا رہیگا تو دیکھا جاوے گا بس یہ سنتے ہی طوفان عاد نے خبردار خبردار کہکر نیزہ رستم خان کے حوالے کیا رستم خان نے نیزہ کو اپنی نیزے پر گانٹھا دو بدو ہونے لگی طعنین چلنے لگین اسپ بند بند معنی لگے بالائے ہوا ستونون سے چنگاریان اوڑ رہی تھین قریب بیس بائیس طعنون کے چلے ہوگئے کہ اک مقام پر رستم خان نے نیزہ کو طوفان کے نیزہ پر گانٹھا اور لپیٹ کر مثل کاہل محبوبان کے اجھکا دیا نیزہ ہاتھ سے طوفان کے ہوائی ہوا بس نیزہ اسکی ہاتھ سے نکلنا تھا کہ زمانہ طوفان کے نظرون مین تیرہ و تار ہو گیا اور رستم خان نے نعرہ اللہ اکبر بلند کیا فوج اسلام سے صدای احسنت و مرحبا بلند ہوئی فوج کفار نے خجالت سے گردنین نیچی کر لین لیکن طوفان عاد نے آوازدی کہ او بدبہ غضب کیا تو نے کہ نیزہ ہاتھ سے اوس شخص کے نکال دیا کہ گردیو کا

ہاتھ پکڑی تو چھڑا نہ سکے لیکن نہین معلوم ہوتا تو نے کیا ترکیب کی کہ نیزہ چھوٹ گیا
نیز کچھ پر ما نہین نیزہ بازی خلال بازی روک اس چوب گو کہ یہ طمانچہ اجل سے
بہت خبردار رہنا رستم خان نے کہا کہ ہم خبردار ہین وار کر بس طوفان عاد غصہ کے
سبب سے جھلا یا ہوا تھا اس نے وہی چوب دست گران سنگ گیارہ سو من کے
ضرب کو اوٹھایا اور سر پر چرخ دیکر سر رستم خان پر دو دستی وار کیا رستم خان
نے برابر سپر کو اوٹھا کر چہرہ کی پناہ کیا لیکن چوب دست جو سپر پر پڑتی ہے تڑاقے کی
صدا بلند ہوئی اور سپر سے پھول اوڑے کر مرکب رستم خان کی شکستہ ہوئی رستم خان چاہا
کہ کود کر توسن سے علیحدہ ہاؤن تضائے کار اتفاقات روزگار پاؤن رستم خان کا رکاب مین اوجھا ادہر تو یہہ گرے
اور ادہر مرکب رکاب کے جھٹکے سے پاؤن پر آرہا کہ چپنی ٹھٹکی سرک گئی طوفان عاد تو سمجھا کہ مارا اس
حریف کو لیکن حالت رستم خان کی جو فراز عاد مغربی نے مشاہدہ فرمائے دہین سے مرکب کو
اپنی لا جولان کیا اور قریب آکر پوچھا کیا حال ہے رستم خان نے جواب دیا کہ فضل الٰہی
سے رد کیا مین نے دار اوس کا لیکن پاؤن رکاب مین اوجھا مرکب کی
کمر ٹوٹ چکی تھی بے حال ہو رہا تھا جھٹکے کے ساتھ ادھر آ ہا پاؤن رکاب سے
نہ نکل سکا چپنی گھنٹے کی جاتی رہی ہے مگر اس سے لڑون گا فرامز نے کہا
کیا حماقت ہے ہم تو موجود ہین جب اسقدر ہو لینا اوس وقت مقابلہ کرنا یہ سنکر
رستم خان خاموش ہو رہے کہ درد سے رنگت چہرہ کی زرد ہو گئی تھی فرامز
نے سواری طلب کر کے رستم خان کو شفاخانہ شاہی کے جانب روانہ کیا
رستم خان کا تو علاج ہونے لگا لشکرون نے پاؤن جمایا بندش کے لیکن یہان
فرامز عاد مغربی نے طوفان عاد سے سامنا کیا طوفان نے کہا کہ دیکھا تو نے
کہ مین نے کیا حالت کی اوس کی اگر تجکو اپنی جان عزیز ہے تو مقابلہ نکر اور دین
اکوان پرستی اختیار کر کہ بہت اچھا دین ہے اور پرستش خدائے نادیدہ کی ترک کر
فرامز نے جواب دیا کہ لا ضرب بہادری نکے تو کیا گیدی ہے اور تیرا
خداوند کیا مسخرا فربے دم ہے بس یہہ کلمہ سخت جو اوس نے اپنے خداوند کے
نسبت سنا کہا کہ تم سب لائق اسی کے ہو کہ تمکو سزائے موت دی جاوے
خداوند کا نام اس بے عزتی سے لیتے ہو لو اس کو کہ یہہ طمانچہ اجل دست
ملک الموت ہے یہہ کہکر دی گیارہ سو من کے ضرب سر پر چرخ دیکر فرامز کے
سر پر وار کیا شاہزادہ بہارستان مغرب نے وار اس کا سر گرز پر روکا تڑاقے کی
صدا بلند ہوئے شعلہ فلک کو نکل گیا نقع گرد و غبار بلند ہوا کہ فرامز سمیت مرکب
پوشیدہ ہوئے کہ مرکب فرامز کی شکستہ ہوئی مرکب پہلو کے بل گرا گرز
ترچھا ہونے سے چوب دست پہلکر شاہی پر گرے گیارہ سو من کے ضرب
لشکر شاہنشاہ سے کیونکر روکے ہاتھ فرامز و مغربی کا جھول گیا چاہا کہ جوانون اس کو
ہاتھ قابو مین نہ پایا یہہ حالت دیکھکر عیاران لشکر اسلام دوڑ پڑے اور فرامز
عاد مغربی کو لیکر شفاخانہ سلیمانی کی جانب روانہ ہوئی طوفان عاد نے پھر مبارز طلب کیا

اور لاف وگذاف کرنے لگا شاہزادہ بدیع الملک نے پوچھا کہ کیا ہوا لوگون نے عرض کی
کہ رستم خان بن گاؤلنگی اور فرامرز عادمغربی دونون ہاتھ سے طوفان عاد کے
زخمی ہوئے رستم خان کا پاکون دبدمرکب دیکر ٹوٹ گیا اور فرامرز کا شانہ شانہ
ہوا اور مرکب دونون کے دشمن کے ضرب کا لنگر نہ اوٹھا سکے کمر بن ٹوٹ ٹوٹ
گئین فرمایا کہ ستارہ مسلمانون کا گردش مین ہے خیر جو منظور خدا ہو رستم خان
بن گنجاب گھوڑا بڑھاکر قریب آچکا تھا اس نے عرض کی کہ حضور یہہ عادی بہت
بڑا جوان ہے خداوند کریم فتح باب کرے اب ایک مین باقی ہون تو کیا کرسکتا ہون
جو مجھسے بدرجہا بہتر تھے وہ تو ہاتھ سے اوس کے زخمی ہوئے کیا بنا لون گا
لیکن شاید اقبال حضور کا یاوری کرے اور آپ دعا دین اوس کی برکت سے
عجب نہین ہے کہ فتح حاصل ہو مگر وہان تو جتنے ہین کوئی اس سے کم نہین
ہے غلام کس کس سے لڑے گا اب اس خادم کو رخصت جنگ عنایت ہو
اور پروردگار عالم سے مدد طلب کرین بدیع الملک نے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ تجھے
اس کے مقابلے کے واسطے جانے دو میدان کو فرق کردو رستم خان
نے عرض کی کہ یہ نہین ہو سکتا ہے کہ خادمون کے ہوتے آقا لڑنے جائے
جس وقت ہم نہ ہونگے اوس وقت حضور کو اختیار ہے لیکن ہم اپنی موجودگی مین
آپ کو نہ جانے دینگے یہان تو یہہ حجت درپیش ہے اور اودھر طوفان عاد بار
بار مبارزطلب کر رہا ہے کہ یہ تقدیم وتاخیر بے کار ہے اس لیئے کہ انجام سب کا
ایک ہے چاہے پہلے آؤ چاہے بعد لیکن دیر کرنا اچھا نہین ہے یہہ سنکر رستم خان
نے باگ مرکب کے لی اور صاحبقران کو قسم دیکر روکا تھا کہ جانب بیابان سے
گرد پیدا ہوا سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہے آتے آتے دامن گرد چاک ہوا
اب جو دیکھتے ہین تو صحرا نہین ہے لالہ زار معلوم ہوتا ہے گل لالہ کا تختہ کھلا ہوا ہے
وہی نقاب دار سرخپوش چالیس ہزار سرخپوشون سے مرکب دوڑاتا ہوا چلا آتا ہے
صاحبقران نے پوچھا کون آیا ہے لوگون نے عرض کی کہ حضور وہی نقاب دار
سرخپوش ہے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو مانند سایہ کے ہر وقت اور ہر جگہ
موجود رہتا ہے خداوند عالم اس کو سلامت باکرامت رکھے نہین معلوم
یہ مرد بزرگ کون ہے جس کو اس قدر مجھسے محبت ہے کہ ہر درد مین شریک ہر بلا مین
سینہ سپر جیسے شمع پر پروانہ ہوتا ہے سیکڑون احسان مجھپر کیئے ہین کہان تک شکریہ
نقاب دار کا ادا کرون ایسا ہے کوئی کہ میرے طرف سے بعد سلام مزاج پرسی
نقاب دار کی کردے رستم خان بن گنجاب قریب کھڑے ہوئے تھے
یہ بھی مرکب بیابان تھا اور گرد کے اوڑانے سے اور تامل ہوا تھا کہ دیکھ لین کون آتا ہے
تو پھر نکلین رستم خان پیام صاحبقران عالی شان کا نقاب دار سرخپوش کو
دیا میر باتوقیر آپ کو سلام کہتے ہین اور مزاج پوچھتے ہین نقاب دار نہایت نے
جواب سلام ادا کیا اور کہا کہ میرے جانب سے بھی مزاج پوچھو اور سلام مسنون الاسلا

اوسے کہدو اور یہ بھی کہو کہ آج نقاب دار اجازت جنگ مانگتا ہے ہر چند کہ آج تک
کبھی ایسا سنوا تھا کہ نقاب دار سر خپوش نے صاحبقران والاشان یا بادشاہ اسلام
سے اجازت مانگی ہو لیکن خلق صاحبقران نے نقاب دار کو بھی عجز و انکسار سکھا دیا ورنہ
یہ بانا اون لوگون کا ہے جو ہوا سے لڑتے ہین اور جن کی ہمت اونکی قوت سے ہمیشہ
بڑھی رہی ہے غرضکہ جواب مین صاحبقران نے فرمایا مین نہین سمجھ سکتا کہ آپ میرے
بزرگ ہین یا خرد اگر خرد ہین تو خیر اور بزرگ ہین تو کیا مجال ہے میری کہ مین آپ کو جنگ کی
اجازت دون نقاب دار نے جواب دیا کہ اس وقت ہر خرد و بزرگ آپ کے سامنے
سب برابر ہین کیونکہ خداوند کریم نے آپ کو صاحبقران زمانہ کیا ہے آپ اس وقت
ہر خرد و بزرگ کے مالک ہین بس اب دیر نہ کیجیے کہ حریف لاف زنی کر رہا ہے صاحبقران
نے فرمایا کہ خداوند کریم کے حفظ و امان مین دیا بسم اللہ کیجیے نقاب دار نے یالو کہہ کر
روک لیا تھا اب اجازت لیکر باگ گھوڑے کی پھیری اور مثل شعلہ جوالہ سامنے طوفان عاد کے
آکر آواز دی او قرمساق بڑی بدعت کر رہی ہے تو نے لاضرب بہادری کے اور دیکھ
تماشا میرے وار کا یہ سنکر طوفان عاد نے کہا او نقاب دار مفلوک بد روزگار تو کہان سے آیا ہے
جا پلٹ جا کہ مجھے سن و سال پر تیرے رحم آتا ہے کیون اپنے جان سے عاجز ہوا ہے
تیرے تو اس قابل نہین ہین کہ تو پیشہ سپہ گری اختیار کرے نہین دیکھا تو نے کہ جو لوگ
تجھسے زیادہ قوی تھے اون کی مین نے کیا حالت کی نقاب دار نے جواب دیا کہ قوت
ہونا اور جرأت ہونا قوی پر موقوف نہین ہے دیکھ کہ تیرا کیا حال کرتا ہون یہ موٹے موٹے ہاتھیان
گلوی کی طرح کاٹ کے ڈالون گا لاضرب بہادری کے بس دیر نکر یہ سنکر طوفان عاد نے نیزہ سینہ
کینہ نقاب دار پر مارا نقاب دار نے نیزہ طوفان عاد کا برچھے پر اوپر لیا اور طعنین چلنے لگین دو بدل ہونے لگیان
طعن کی نوبت آئی ہوگی کہ نقاب دار نے آواز دی کہ روک نیزہ کو نیزہ جاتا ہے تیرا بس
سپہ کہتے کہتے نہین معلوم کونسا بند باندھا کہ طوفان سے نہ کھل سکا اور نیزہ ہاتھ سے اس کے
نکل گیا لشکر نقاب دار سے تہنیت کے صدا بلند ہوئی اور لشکر سلام سی صحت و مرحبا کی
آوازین آئین صاحبقران نے بھی بلند آواز سے فرمایا کہ اے نقاب دار بہادر سبحان اللہ
کیا کہنا ہر چند کہ مین دیکھنے سے معذور رہون مگر سنا مین نے کہ اتنے بڑے جوان کے ہاتھ سے
نیزہ ہوین طعنین مین نیزہ نکال دینا آپ ہی کا کام تھا نقاب دار نے سلام کیا اور کہا کہ
یہ سب صدقہ ہے آپ ہی کے بزرگون کا یہ کنایہ نقاب دار کا نہایت پر معنی تھا اور
جس وقت حال نقاب دار کا کہے گا کہ نقاب دار کون شخص ہے اگر یہ معلوم ہو تو اور
لطف ہوگا غرضکہ جس وقت نیزہ ہاتھ سے طوفان عاد کے نکل گیا اس نے کہا کہ
معلوم ہوتا ہے تم لوگ اس فن مین کمال رکھتے ہو تم سے نیزہ بازی کرنا بیکار ہے تو اسے
کہ یہ چوب بدلکر ملک الموت کا ہے یہ کہکر چوب اپنے آگے پر سی اوٹھائی اور گیارہ سو من کی بھاری
ضرب سر پر چیخ دیکر دو دستی ضرب لگائی کہ پست کردون نقاب دار سر خپوش نے
سپر کو اوٹھا کر چہرہ کی پناہ کیا مگر چوب چوٹی سے سپر کی تراقی کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو
نکل گیا ہاتھ تو نقاب دار کے مانند ستون فولادی کے قائم رہے لیکن کمر مرکب نقاب دار کی

لڑائی ابھی پکتے ہی نقابدار نے زین خالی کیا چوب مرکب پر پڑی مرکب نقش زمین ہو کر رہگیا لیکن نقابدار
بہادر اسے تیغ گردن سے باہین جانب دیگر زیر کر گئے طوفان عاد پر پہونچ گئے ادہر تو طوفان
عاد نے زدم دپست کردم کا نعرہ کیا اور فوج کفار سے تعریف کی صدا بلند ہوئی قلب صاحبقران
عالیشان کا تہرا گیا کہ نہ معلوم نقابدار پر کیا گذری اہل اسلام کو گمان ہوا کہ نقابدار مارا گیا لیکن عیار
نقابدار پہلے تو جھپٹا تھا تھوڑی دور جا کر پلٹ گیا یہ معمہ کسی کی ذہن مین نہ آیا صاحبقران ذیشان
نے فرمایا کہ نقابدار ہمارے پر کیا گزری رستم خان بن گنجاب نے عرض کی کہ تیغ گردن
پر طرف ہو تو حال نقابدار کا معلوم ہو فرمایا کہ کوئی عیار برائے خبر نہین گیا ہے عرض کی عیار
نقابدار جاتا تھا مگر راستے سے پھر آیا کہ نعرۂ اللہ اکبر کی آواز کان مین آئی دیکھا تو نقابدار
سر خوش طوفان عاد کو معہ تیغ گردن اوٹھائے ہوئے لئے جاتا ہے رستم خان بن گنجاب
کے تو ہوش باختہ ہو گئے صاحبقران سے عرض کی کہ حضور یہ نقابدار نہین معلوم کون شخص ہے
اتنا بڑا جوان جسکے ضرب سے کہ مرکب نقابدار کی شکستہ ہوئی اوسکو معہ مرکب اوٹھا لیا ہے
اور اس فیل آہنی کی طرف لئے جاتے ہین جو حد بیابان نہ طاق کہا جاتا ہے اور ڈیڑھ سو قدم
کے فاصلہ پر ہے ہر چند طوفان عاد چاہتا ہے کہ مرکب سے کود پڑون مگر نقابدار نے
پاؤن اسطرح پکڑ لئے ہین کہ چھوڑتے نہین ہین بدیع الملک نے کہا یہ زور سوا دادا
صاحب یعنے عمشاہ رومی رستم بارگاہ جناب حمزہ صاحبقران اول کے اور کسی کا نہین
تھا سبحان اللہ کیا یہ بھی کوئی اونہین بزرگ کی یادگار ہین ادہر عادیون کا لشکر تعجب سے دیکھ رہا ہے
کہ یہ انسان ہے یا جن ہے کہ اتنے بڑے پہاڑ کو بلکہ دو پہاڑون کو تلے اوپر اوٹھائے ہوئے
ہین لیکن دیکھا چاہیے کہ انجام کیا ہوتا ہے وہان نقابدار خوش طوفان عاد کو معہ تیغ گردن اوٹھائے
ہوئے میل سر حد تک لیگئے جسکا فاصلہ میدان جنگ سے ڈیڑھ سو قدم تھا اور پکار کر کہا کہ او
طوفان کیا تو نے زور دیکھے پتلے ہاتھون کا اب کیا کہتا ہے شناخت پروردگار کے بارے مین
طوفان نے کہا اے نقابدار یہ میرے غرور کی سزا مجکو خداوندا کوان نے دی ہے مگر موت میرے
تو اوسنے معین بھی نہین کی پھر مجھے خوف کس بات کا ہے جو مذہب تیرا اختیار کردن فرمایا
نقابدار نے کہ شیطان تجھپر مسلط ہے اور تو راہ پر نہ آئیگا دیکھ سنبھل اور ہوشیار ہو جا کہ اب
رشتہ حیات تیری طوفانی ہوا چاہتی ہے یہ کہکر دونون ہاتھون پر تولکر جو اوسے میل سر حد
پر مارا پیکر طوفان عاد کا معہ تیغ گردن چور ہو گیا لشکر نقابدار سے شور مبارکباد بلند ہوا لوگ
خوشیان منانے لگے اور عیار نقابدار دوسرا مرکب لیکر چلا اہل اسلام نے احسنت و مرحبا کی
صدا بلند کی صاحبقران نے فرمایا کہ اسوقت آپنے زور رستم نوجوان کا دکھلا دیا یہ آپ ہی کے
واسطے تھا نقابدار نے جواب دیا کہ مین بھی غلام اونکا ہون ہان اونکا زور اولاد دکھا دونگا ابھی
ایسے ایسے لوگ اونکی اولاد مین موجود ہین قیصر عاد نے جو دیکھا کہ اتنے بڑے سردار کو نقابدار نے
اس ذلت و خواری سے مارا کہ کسی اور نے کو بھی کوئی زبردست نہین مار سکتا اب اس نقابدار
سے کون لڑے گا بس اسنے زانو پر ہاتھ مارا اور اپنی فوج کو آواز دی کہ ارے کیا دیکھتے ہو
نقابدار اسنے بڑے سردار کو مار کر تون صاف نکالا جاتا ہے گھیر لو اسکو جانے نہ دو یہ حکم پاتے ہی
سات لاکھ چالیس ہزار کا لشکر گھوڑے دوڑا کر نقابدار کیطرف چلا نہیں دیکھتے ہی لشکر نقابدار کا جسمین

کل چالیس ہزار سپاہی ہین لیکن ہر ایک بہادر اور منچلا ہے اپنے مالک پر نرغہ دیکھکر جھپٹ پڑے ہے معلوم ہوا کہ جنگاران بپٹ گئین یا اندھون کی آنہین نہین کہ غیر شہاب بیگر فوج ظالم پر گرین آدازہ مرکب جو صاحبقران کے گوشزد ہوئی فرمایا کفار نے یلغار کر دیا ہے جھٹا پون کے گھوڑے زمین مین نرغہ سا پیدا ہو گیا ہے رستم خان نے عرض کی کہ کفار آپڑے ہین اور نقابدار تنہا بلکہ بیدل ہین فرمایا کہ ہمارا لشکر کیا منہ دیکھنے کے واسطے ہے یارون کا فرمان بدعہدون کو مدد کرو نقابدار کی یہ خصلت ہی یہان سے ہی جو انون نے پودے باگون کے بنے اور فوج کفار پر جا پڑے لگی تلوار چلنے صدائے تکبیر و تہلیل بلند ہوئی لیکن سواران مین سوار رستم خان بن گنجاب کے اور باقی ہی کون تھا اسکے بعد صاحبقران ذوالجلال ثانی سے فرمایا کہ ہمارا مرکب طلسمی جسکا نام ابلق باد رفتار ہے جلد نقابدار کیواسطے لیجاؤ چالاک قریب دس مرکب کے آیا سازو یراق سے آراستہ پایا جلدی سے باگ ہاتھ مین لیکر دوڑتا ہوا جلد گیا کہ عیار نقابدار سے پہلے پہونچا اور مرکب پیش کیا بعد مرکب بھیجنے کے صاحبقران عالیشان نے آواز بھی دی تھی کہ اے نقابدار دلاور رہبر اندر میری قبول ہو اس بہ نکو وا پس نہ کیجیگا ورنہ مجھے ملال ہوگا نقابدار نے جواب دیا کہ یہ مرکب میرے واسطے خلعت سرافرازی اور سند صلہ جانبازی ہے بس جیسے ہی چالاک ثانی مرکب لیکر پہونچا چاہتا تھا رکاب مین ہاتھ دیکر عرض کردن کہ بسم اللہ سوار ہو جیئے یہ کہنے بھی نہ پایا تھا کہ چالاک جھکتے ہی نقابدار کو نشست مرکب پر پایا رکابین پاؤن مین آگئین لگام ہاتھ مین پہونچ گئی رکابون نے جلد حشر بنکر پاؤن نقابدار کی آنکھون مین رکھ لئے اور لجام نے دست بوسی کا شرف حاصل کیا چالاک ثانی تو اپنی چالاکی بھول گیا کہ اک برق تھی کہ چمک کر نشست مرکب پر آگئی جلدی سے باگ چھوڑکر علیحدہ ہوا اور نقابدار نے تلوار کھینچی اور مثل شعلہ جوالہ فوج کفار پر گرانا شروع کیا اور ہیر رستم خان بن گنجاب نے تلوار کھینچی اور تمام لشکر اسلام لشکر کفار سے گڈ بڈ ہو گیا ہر طرف نیزہ و گرز و شمشیر و تیر چلنے لگے جو عادی مرکب سے گرتا تھا زمین ہلاتی تھی گرد یوؤن اور انسانون کی لڑائی تھی لیکن سات لاکھ فوج کے ریلے نے قدم اہل اسلام کے آگے بڑہنے سے روکدیئے نقابدار سرخوش تو اوس لشکر مین مثل موج طوفانی کے ہر طرح اپنا عمل بٹھائے ہوئے ہے اور ڈوب ڈوب کر لڑ رہا ہے لیکن فوج اسلام سوا پیچھے ہٹنے کے آگے نہین بڑہ سکتی مرکب تگاور کینڈون سے نہین اوٹھا سکتے گھوڑے چراغ پا ہو کر پھر کتے ہین سوار ہر چند بڑہاتے ہین لیکن وہ کرگدن کے تگاور کا کیونکر تحمل کرین یہانتک کہ اب تخت بادشاہ اسلام کا قلب لشکر مین آگیا ہے صاحبقران نے بھی تلوار کھینچ لی ہے اور آگے آگے تخت بادشاہ کے پیدل ہاتھ مار رہے ہین جو عادی قریب آتا ہے وہ مارا جاتا ہے جو الگ رہتا ہے وہ ضرب صاحبقرانی سے محفوظ رہتا ہے سرداران لشکر کفار نے قیامت برپا کر رکھی ہے ایک جانب افغان عاد دو چوبدست پکڑے ہوئے چلا آتا ہے اسکا حربہ طوفان سے کم نہین ہے نہ زور و طاقت مین یہ کم ہے لشکر اسلام پر سات بلائین نازل ہین ایک طرف افغان عاد لڑتا چلا آتا ہے جسے چوبدست ماری راکب مرکب دونون ایک ہو گئے پشت پر آدمخوار ساتھ ساتھ ہین جو مارا گیا لاش کا پتا

بھی نہ ملا کہ کیا ہوگئی دوسری جانب بہرام عاد اسی صورت سے پست کرتا چلا آتا ہے لاشین آدمخوار کہلاتے ہین صورت سخت ہڈیان تونچ جاتی ہین نرم استخوان تک چبا جاتے ہین شکم اونکے مردون کے مرقد مین بلکہ گنج شہیدان ہوگئے ہین ایک طرف جاسوس عاد آرہ پشت نہنگ سے مخل تن کو چیرتا ہوا چلا آتا ہے آدمخوار دانت نکالکر دوڑتے ہین لاشین کہا جاتے ہین ایک سمت سالوس عاد ساطور گران پکڑے ہوئے جسپر ہاتھ مارا دستہ پڑا تو گرز کا کام دیا اور پہل پڑا تو راکب و مرکب کو چار ٹکڑے کیا ایک طرف صمصام عاد دوسری جانب قمقام عاد کبھی تیر کبھی گرز سے کام لیتے ہین ایک سمت چرخ آدمخوار گرز ہر کا چوڑا تیغہ باندھے ہوئے مسلمانون کو قتل کرتا چلا آتا ہے پشت پر بیس ہزار آدمخوار ہین اور بیس ہزار اور سردارون کے ساتھ ہوگئے ہین یہ مردون کو کھاتے چلے آتے ہین بلکہ اگر کوئی انکے ساتھ والا بھی مارا جاتا ہے تو لاش اوسکی حصہ بانٹ کر لیتے ہین کہ یہ بیکار نہ جائے اسکو سوارت کر لینا چاہیے جنگل کے درندے کہا ہین اس سے بہتر ہے کہ چار بھائیون ہی کے شکم سیر ہو جائین اس صورت سے یہ تمام سرداران کفار قیامت برپا کر رہے ہین صرف نقابدار اور رستم خان بن گنجاب تو عوض خون مسلمانان کا برابر لیتے جاتے ہین اہل لشکر ہاتھ سے عادیون کے بہت تنگ ہین تھوڑے ہی عرصہ مین قریب لاکھ آدمیون کے شہید ہوئے لیکن نقابدار سرخپوش نے بھی ان عادیون کو لکڑی کی طرح کاٹ کر ڈالدیا ہے اور مارے تلوارون کے زمین لال کر دی ہے اک شعلہ مجسم بنا ہوا ہے جسپر گرا جلا کر خاک کر دیا اور لشکر نقابدار کے لوگ مانند شعلہ آہ بیکسان کے خرمن ظالمان کو پھونک رہے ہین اوس لشکر عادیون مین جسکا ہر ایک جوان دیو صورت کوہ پیکر ہے یہ سرخپوش مانند لالہ کوہی کے پسند آتے ہین یا آسمان نیلے مین ستارے چمک رہے ہین یا درختون مین جگنو چمک رہے ہین ہر چند کہ نقابدار سرخپوش کوشش کر رہا ہے کہ کسیطرح اسردون تک پہونچکر ان کا کام تمام کرون کہ جلد فیصلہ لڑائی کا ہو جائے لیکن رسائت لاکھ کی فوج ہے اور فوج بھی عادیون کی فوج کہ ایک ایک سپاہی چار چار سپاہی کے برابر اور سواری کرگدن کے جثے گھوڑا ہمتگا در نہین ہو سکتا ہے بلکہ صورت دیکھکر ہڑکتا ہے یہی ایسا مرکب طلسمی ہے کہ یہان بھی اشارون پر چل رہا ہے جب نقابدار کسی سردار کیطرف جانے کا قصد کرتا ہے کثرت فوج سے راہ نہین ملتی عجب طرح کی حالت ہے کہ قبضہ تلوار کا گھسے بیٹھا ہے کہنیون تک سے خون ٹپک رہا ہے جس عادی پر ہاتھ مارا کٹ کے گرا گردن سے خون اسلئے کہ معلوم ہوا مشک سکا وہان کھل گیا سم مرکبون کے ٹخنون تک خون مین غرق ہین اب کسی طرح امید فتح نہین پائی جاتی ایک نقابدار کس کس کو قتل کرے کس کس کا جواب دے فوج کے یہ تاب نہین کہ سردارون سے لڑ سکے یہانتک کہ اب قریب پڑاؤ کے آگئے ہین پلٹ کر جو نقابدار سرخپوش نے دیکھا کہ مین تو آگے نکل آیا یون لشکر کا کیا رنگ ہے کہ فوج جانمین لڑا رہی ہے لیکن ساتھ لاکھ کے چھوڑ دیتا ہے جنگ سے منہ نہین موڑا مگر تگادر مین کرگدن کے آگے نہین بڑھنے دیتے ہین پیچھے ہٹائے دیتے ہین اور کفار قریب پڑاؤ کے پہونچ گئے ہین قریب ہے کہ فوج خود بخود جنگل مین خود بخود شامل ہو جائے اور اندہون کی حفاظت نہ کر سکے نقاب دار

اپنی طرف جو خیال کرتے ہین تو لشکر کے اس پار آگئے ہین درمیان مین سات لاکھ فوج حائل ہوگئی
اول تو اتنے بڑے لشکر کا مٹے کرنا دشوار ہے اور بالفرض مٹے بھی کیا تو جتنے عرصہ مین لشکر اسلام
تک پہونچینگے اتنی دیر مین لشکر تاراج ہوجائے گا بڑا غضب ہوا دیکھیے کیا ہوتا ہے اگر خدانخواستہ
اندہون پر زوال آیا تو دنیا کہے گی کہ نقاب دار سرخیوش سے کچھ نہ ہوسکا اور اندہے
قتل ہوگئے مین نے بڑی غلطی کی کہ اپنے دلولے مین اس پار تک چلا آیا خداوندا اس وقت
مین تو ہی میری بات کا رکھنے والا ہے اور جان ان اپاہجون کی بچانے والا ہے صاحبقران
عالی شان کو دیکھا کہ آگے تخت بادشاہ کے ہاتھ تلوار کے نکال رہے دشمنون سے
بچا رہے ہین رستم خان بن گنجاب ایک طرف گھر گیا ہے کہ یکایک جانب صحرا سے
غبار گرد بلند ہوا سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہے بس آتے آتے دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا
اور دل گرد سے نعرہ ہوا کہ منم موت بن سارق یہ سردار لعل خفتان جو زیر خاد ری شاہزادہ
ملک قاسم کا رفیق قدیم ہے جس وقت نامہ شاہزادہ بدیع الملک کا رستم خان
بن گنجاب لیکر گیا ہے تو کموت بن سارق سے اور نامہ دار سے راہ مین ملاقات ہوئی تھی
اس نے حال لشکر اسلام کا پوچھا تھا قاصد نے بیان کیا تھا کہ امیر مع لشکر اندے
ہوگئے اور کفار کا یورش ہے اس بنا پر نامی رفقا کے نام تقسیم ہوئے ہین ایک نامہ
رستم خان بن گنجاب کے نام بھی میرے پاس ہے کموت بن سارق نے
پوچھا تھا کہ ہمارے نام کوئے پروانہ نہین آیا قاصد نے کہا کہ تمہارے نام کا کوئی خط نہین
ہان قارون بلند گمان اور فضل بن گیاہور خون آشام اور رقامی زنجیرہ خوار کے نام ایک
ایک نامہ ہے موت بن سارق نے پوچھا کہ مظفر بن ضیغم خون آشام کے نام بھی نہین
قاصد نے کہا کہ نہین اس نام کا بھی کوئی خط میرے پاس نہین ہے بس موت بن سارق
سمجھ گیا کہ شاید ہم لوگون کے مدد سے اجتناب ہے تو سہی جو ہم اون لوگون سے پہلے نہ پہونچے
جن کو طلب کیا ہے اس لیئے کہ اگر شاہزادہ ایرج نوجوان اور شاہزادہ رستم ثانی سے
قدمبوسی ہوئے اور اونھون نے فرمایا کہ ہمارے عزیزون پر وقت پڑا آیا اور تم لوگون نے
مدد نہ کی تو ہم کیا جواب دینگے افسوس کہ شاہزادہ بدیع الملک نے ہمین یاد نہ کیا اگر اونکی
چشمک ہے تو برابر والون سے ہم ملازمین سے کیون ایسا برتاؤ کیا ہم جیسے اونکے خادم ہے
ان کے غلام یہ بات قابل شکایت ہے اب وہین چل کر اس کے شکایت ہوگی یہ سوچکر
موت بن سارق نے مظفر بن ضیغم خون آشام کو بھی اطلاع کی تھی اور پچاس ہزار سوار سے
چل کھڑے ہوئے تھے بس یہان پہونچکر جو اسکی نے یہ حالت دیکھی کہ لشکر اسلام پسپا ہوا ہے
اور صاحبقران و بادشاہ اسلام فرنٹے مین کھڑے ہوئے اپنے ساتھ والون سے کہا
کہ یہی موقع جانفشانی کا ہے ہان مارلو ان کفار کو پچاس ہزار سے اگر جو گرتا ہے ابھی تازہ دم ہے تھکے
برہا کر دیا تھا دوسری گرد اڈی اور مظفر بن ضیغم خون آشام پچاس ہزار سوار سے آکر پہونچا اور لشکر اسلام
شریک ہو تلوار چلنے لگی صاحبقران نے جو ان دونون کے آواز سنی دل مین کہا ان کو تو
نامی بھی نہین گنے تھے یہ کیونکر آگئے لیکن بڑے وقت سخت مین کمک کی خدا انکو جزائے
خیر عنایت کرے موت بن سابق نے جو لٹو مارنا شروع کئی پہلا اسکا حربہ کسی سے رکتا ہے

یہ کام شاہزادہ ملک قاسم ہی کا تھا کہ اس کے غیرون کو روکیا تھا اب جو موقع ہین سابق
کے زنجیر پکڑ کر گردش دے کر وار کرنا شروع کیا جس کافر کے سر پر لٹو پڑا سر کے پرخچے اور گئے پورا حربہ
اس کا سات من کا ہے تین سو من کے ضرب ہے جس مین ہر ایک لٹو ڈیڑھ سو من کا ہے گرز کی کیا حقیقت
ہے اسکے سامنے لیکن عادی بن جانین لڑائی ہوئی ہین ہر طرف یا خداوند کو ان کے نعرے بلند ہین اہل اسلام
تکبیر کی صدا دیتے ہین ان دونون سردارون نے لڑائی کو قائم کر لیا ہے لیکن فہم عادیون کے پیچھے نہین ہٹتے ہین ابھی
گرداوڑی اور دل گردے فضل بن گیا ہو خون آشام ایک لاکھ سوار سے پیدا ہوا اور نقارہ کرکے گرا ساتھ ہی سب
پھر کر داوڑی اور رقاصی بخیرہ خواہ پچاس ہزار سوار سے اگر ہو بچا اور خریدا اہل اسلام ہوا کفار پر گرا اب جو اسنے خوار زخمدار نا شروع
کیے ستراوگرو باکر پھر گرداوڑی اور رقاصی بلند کمان چالیس ہزار سوارون سے اگر سو بچا اور نوم
عادی مگر اب خوب گھمسان کے لڑائی ہونے لگی یہ لوگ جو تازہ دم ہین یہ جان تک ہوتا ہے تھکی ہوئی
فوج کو ہٹاتے جاتے ہین اور خود سامنے لشکر کفار کے جاتے ہین جیسے یہ پانچ سردار آگئے ہین
قوت لشکر اسلام کے زیادہ ہو گئی ہے اور زور کفار کا گھٹنے لگا ہے اب وہ حالت تو نہین ہے
کہ جب عادیون نے ریلا کیا فوج اسلام کو سو جگہ چھوڑنے کے چارہ ہوا لیکن یہ
بھی ممکن نہین ہے کہ لشکر اسلام ان کو پیچھے ہٹا دے دونون فوجین قبضہ جمائے ہوئے
برابر کا مقابلہ کرا ہے کوندا برق شمشیر کا ہر طرف لپک رہا ہے ابر ڈھالون کا دھوان دھار
ہو رہا ہے بارش خون کے ہو رہی ہے سر مانند بلبلون کے گر رہے ہین خود مانند حباب
کے دریاے خون مین تیرتے پھرتے ہین بازو زرہ پوشون کے کٹے ہوے
اس طرح تڑپ رہے ہین جیسے ماہی اسیر دام ہو کر پھڑکتی ہے ہر طرف صداے بگیر و بزن بلند
ہے بازار موت گرم ہے جانون کی ارزانی زیست کی گرانی ہے جنس امن و امان کا قحط پڑا ہوا ہے
راہ چارہ مسدود ہو رہی ہے سم مرکبون کے خون مین غرق ہین رنگ زمین کا سرخ ہے آسمان بھی
عکس خون سے شفق پھولی ہوئی ہے سم مرکب سے گرداوڑنا موقوف ہو گئی ہے جگہ کی زمین تنگ
نہین رہی ہے سیلاب خون کا آیا ہے کشتی حیات طوفانی ہے باد مخالف زور شور سے
چل رہی ہے جا بجا گرداب بلا مین پھنسی ہوئی ہین گوہر مراد نایاب ہے صدف آرزو خالی
پایا جاتا ہے نہنگ اجل دہان کھولے ہوئے لشکر کو پیر رہا ہے موجین شمشیرون کے ہین حباب
سرون کے جس عادی کا سر قلم ہوتا ہے خون نیزہ ان اوچل کر زمین پر گرتا ہے زمین دوات
شنجرف ہو گئی ہے صفحہ ہستی پر ہر اچہرہ قلم زد معلوم ہوتا ہے شیرازہ لشکر کھلا ہوا ہے ہر فرق
جدا ہے کوئی رابطہ باقی نہین رہا ہے انتظام لشکر مین فرق آگیا ہے نہ میمنہ ہے نہ میسرہ
نہ ساقہ نہ کمینگاہ ہر ایک جدا جدا لڑ رہا ہے میمنہ کے لوگ میسرہ مین شامل ہو گئے میسرہ والے
میمنہ مین مل گئے ہین قلب لشکر کے سپاہی جناح مین پہونچ گئے ہین جناح کے
بہادر ساقہ مین آگئے ہین اگلا ہراول پچھلے چندا دل سے مل گیا ہے اب نہ کوئی قاعدہ باقی
رہا ہے نہ افسرون کے رائے شریک ہو سکتے ہین جس سے جو بن پڑتی ہے وہ کرتا ہے نہ باپ
کو بیٹے کے خبر ہے نہ بیٹے کو باپ کا حال معلوم ہے بھائی سے بھائی جدا ہے ہر ایک کو
اپنی جان کی پڑی ہے دونون لشکر اس طرح سے مل گئے ہین کہ اگر پوشاکین علیحدہ رنگ کے
نہ ہون تو اپنے بیگانے کا امتیاز باقی نہ رہتا لیکن سردارون نے دونون لشکرون کے ستراوگ

کردیا ہے جدہر جاتا ہے اتنی لاشین گرادین کہ سڑک بنادے ایک طرف موت بن سارتی ہے
کس ہمہی سے ڈرتا چلا جاتا ہے کہ نقاب دار سرخپوش تعریف فرمارہے ہین ایک
جانب ورقاے زنجیرہ خوار نے لاشون کے انبار کشتون کے لگادیے ہین ایک طرف مظفر
بن ضیغم خون آشام نے فوج کا ستیاناس کردیا ہے ایک سمت قارن ملند کمان کس ان بان
سے بڑھاپے مین جوانی کے ولولے دکھارہا ہے ایک طرف فضل بن گیاہور خون شام
کہ ہمہی کے ساتھ فوج کو ریلے ہوئے ہے یہ تینون سردار یعنے قارن ملند کمان اور ورقای
زنجیرہ خوار اور فضل بن گیاہور خون آشام رفیقان قدیم شاہزادہ انجم گروہ رستم شکوہ
کے ہین اور فضل کو خصوصیت خاص حاصل ہے کہ ملکہ گوہر ملک مادر گرامی شاہزادہ نور الدہر والدہ
ماجدہ صاحبقران ثالث بھائی فرماتی ہین اور ساتھ اسکے ہوتی ہین اوسوقت سے جب کہ باپ سے علیحدہ ہوکر
شاہزادہ بدیع الزمان کے ساتھ چارباغ مین مقیم ہوئی ہین اور فضل نظر کردہ جناب خضر علیہ السلام کی
ہے بضیاتین اوسکو برادران بدیع الزمان مین خاطر خواہ حاصل ہین کہ دوسرے کو نہین ہین غرضکہ لڑتے لڑتے فضل
بن گیاہور خون آشام سے اور چرخ آذرمخوار سے سامنا ہوا چرخ نے کہا کہ اوبڈھے تو نے قیامت
پر پاکر رکھی ہے خبردار ہوشیار ہوکر مین آہو بچا کہان جائیگا بچکر میرے ہاتھ سے یہ کہکر اس نے تمنچہ مارا
فضل چپ دست پر ہاتھ ڈالا اور کلائی پکڑکر چوبکا تا کہنچیا مرکب پر سے کہ چرخ آذرمخوار اوندہے منہ آرہا بس
داہنے ہاتھ سے قبضہ شمشیر اس کے سر پر مارا کہ چرخ چرخی ہوگیا اور پھڑک کر مرگیا نقاب دار
سرخپوش نے تعریف کی اور صداے مرحبا بلند کی اور فرمایا کہ واقع مین ختم جوانی ہین شاہزادہ
انجم گروہ کے ساتھ کس ولولے سے لڑتے ہوگے جواب تک یہ حالت ہے کہ اتنے
بڑے پہلوان کو کس آن بان سے مارا ہے جیسے طفل مکتب کو لڑا دیتے ہین فضل
نے سلام کیا اور عرض کی کہ کیا حقیقت میرے ہے یہ سب صدقہ خاندان صاحبقران
کے غلامی کا ہے اودہر نقاب دار سرخپوش نے دیکھا کہ بہرام عادی نے قیامت برپا
کردی ہے لشکر اسلام کو دبروز بہ کیے دیتا ہے جس پر چوب دست ماری پر اٹھا ہوگیا نقاب دار
نے آواز دی کہ او عادی کہان جاتا ہے ادہر آ یہ کہ ملک الموت تیرے جان کا مین ہون کیا
کمزورون کو مار کر نعرے کرتا ہے بہرام نے کہا کہ تم بڑے شہزور ہو تو تمہین روکو اس ضرب کو
یہ کہکر وہی جو بدست گران سنگ اوٹھاکر سر پر چرخ دیا پر سر نقاب دار پر دار کیا نقاب دار
نے شمشیر و سپر ہاتھ سے چھوڑ دے کہ گردہ سپر کی پشت پر جا پڑا اور تلوار نیام مین آرام لینے
لگی جیسے ہی چوب قریب سر آئی دونون ہاتھ بلند ہوتے تو معلوم ہوتے لیکن یہ
سمجھ مین نہ آیا کہ کیونکر چوب دست مین لپٹ گئے ہاتھ نہین بلکہ بیسل
عشق پیچان کے تھے کہ ستون مین لپٹے ہوئے تھے اتنے بڑے
ہاتھون پر روکنا یہ کام نقاب دار ہی کا تھا فضل تو سمجھا تھا کہ نقاب دار کا پتا بھی
نہ ملے گا بلکہ استخوان تک سرمہ ہوجائین گے بلکہ اس نے انجام اپنی راے کے
موافق سوچکر افسوس کا نعرہ کیا تھا کہ غضب کیا نقاب دار نے کمین اتنا بڑا
حربہ ہاتھ سے روکا جاتا ہے لیکن اب جو خیال کیا تو چوب آتے آتے اس طرح
لگ گئی جیسے کوئی چھڑی کو پکڑتا ہے بس نقاب دار نے ہاتھون کو چوب مین

لپیٹ کر جو کھینچا بہرام عاد دھونک میں آگے کر ہا بس نقاب دار نے بائیں ہاتھ سے کمر زنجیر کا
بند پکڑ کے نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر جو زور کیا سن سے اوٹھا لیا اور سر پر بلند کر کے بجائے
سپر کے لیا گیارہ سو من کے چوب کا تنگ اور بہرام عاد کے جسامت کہ ایک دیو انسان کے
ہاتھ پر بلند معلوم ہوتا ہے فضل نے پکار کر کہا کہ اے نقاب دار علیو قار سبحان اللہ کیا تاب و
طاقت ہے کسیکی جو اس دیو سے مقابلہ کر سکے اسوقت حضور نے شاہزادہ عمر بن حمزہ
یونانی کو یاد دلایا اسطرح چوب دست سوا اونکے کسینے نہین حریف سے چھینی اور اس حربے
کو ہاتھون کی قوت سے کسنے نہین روکیا یا یہ زور اونکا دیکھا تھا آج حضور نے یہ قوت دکھائی
یہ زور دیکھکر فضل سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی بہت بڑے شخص ہین لیکن صاحبقران نے جو یہ
الفاظ سنے اونکے بھی کان کھڑے ہوئے نقاب دار تو صاحبقرانی کر رہا ہے نہین معلوم یہ کون صاحب
ہین لیکن قران ثالث نے آواز دی کہ ہوشیار ہو جیے بادشاہ لشکر مخالف شہنشاہ اسلام
کی طرف آتا ہے قریب ہے کہ بادشاہ پر حملہ کرے صاحبقران نے فرمایا باک میرے مرکب کی
اوس کی طرف پھیر دو قیصر عاد قریب تو آہی چکا تھا قران نے باک اشہب صاحبقران
پکڑ کر سامنے کر دیا اور آواز دی کہ اوسنے تیغہ مارا ہے صاحبقران نے شیر گرشانب
کو جھکا لے کی پناہ کیا تیغہ جو پڑتا ہے سپر سے نیچے پیدا ہوئے اور تیغہ سے لپٹ گئی اسنے
تیغہ کھینچا کہ یہ کس بلا مین پھنس گیا لیکن تیغہ نہ چھوٹ سکا صاحبقران نے بند دست پکڑ لیا
اور جست کر کے اسکے تخت پر گئے اور ٹوٹکر کمر زنجیر کا بند پکڑ لیا نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر جو زور
کیا سن سے اوٹھا لیا نقاب دار نے دیکھا کہ خاتمہ لڑائی کا ہوا چاہتا ہے صاحبقران
نے بادشاہ لشکر کو گرفتار کر لیا پس مرکب کو چمکا کر مثل برق قریب غلمدار پہونچے اور ساگ
ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا کہ علم قسلم ہو کر سرنگون ہوا غلمدار لشکر نے تلوار ماری نقاب دار
نے پشت شمشیر پر روک کر جو ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا معہ اک دو مرکب چار ٹکڑے ہوئے
اودہر قیصر عاد نے صدائے امان بلند کی صاحبقران نے فرمایا کہ بشرط ایمان قیصر عاد
نے کہا دلسے قبول ہے مذہب آپکا بیشک برحق ہے اور اکوان حرام زادہ کافر ملعون
ہے ہمیشہ حقیت اسلام ثابت ہو گئی صاحبقران نے اسکو آہستہ سے چھوڑ دیا
قیصر عاد کی فوج یورش کر کے قریب پہونچ گئی تھی ایک آدمی نے صاحبقران
پر حملہ کرنے کا قصد کیا تھا کہ اس نے ہاتھ سے منع کیا اور کہا کہ ہمارے لشکر مین طبل
امان بجوا دو دہر تو لقارہ امان پر چوب لگی دونون لشکر علیحدہ ہونے لگے نقاب دار
کسی قدر زخمی ہو چکے تھے اونہون نے بآواز بلند کہا کہ یا صاحبقران
سلام رخصت میرا قبول ہو اور یہ امانت اپنی لیجیے یہ کہکر فضل بن کیا ہور
خون آشام کی طرف اشارہ کیا کہ روکو اس کو اور بہرام عاد کو اوسے بائین
ہاتھ سے فضل کیطرف پھینکا فضل نے داہنے ہاتھ سے روک لیا نقابدار
سکرائے اور فضل کی تعریف کی اوس نے ادب سے سلام کیا صاحبقران
نے فرمایا کہ کب تک اپنے دیدار کو ترسائیگا اس عنایت کے ساتھ یہ بے اعتنائی
کرو ہم سے آپ نہین ٹھہرتے نقاب دار نے کہا کہ انشاء اللہ وہ وقت بھی قریب ہے

کہ ہم آپ سب ایک ہی مقام پر ہو گئے یہ کہکر نقاب دار نے باگ مرکب کی لی اور جانب صحارد انہ ہوگیا عقب مین اسکے تمام سرخپوش گھوڑے مارتے ہوئے دم بھر مین اس طرح نظرون سے پنہان ہوگئے کہ گویا بیابان نہ طی تھی ہی نہین صاحبقران معہ لشکر فرادان اپنے فرودگاہ پر آئے اور داخل بارگاہ ہوئے آج کی خستگی ایسی نہ تھی کہ دربار ہوسکتا قیصر عاد کو بھی رخصت فرمادیا شب کو آرام فرمایا اودھر قیصر عاد اپنی بارگاہ مین آیا ران اسنے بھی سورتمام کی صبح کو خدمت صاحبقران مین مع پانچہزار سردارون کے جو جنگ مین قتل سے بچے تھے روانہ ہوا یہان دربار آراستہ تھا بادشاہ اسلام تخت پر جلوہ افگن تھے صاحبقران دنگل نادعنبر پر متمکن تھے سرداران نامی وگرامی گرد پیش جمع تھے تعریف نقابدار سرخپوش کی ہورہی تھی بدیع الملک فرمارہے تھے کہ کل تو نقاب دار نے قوت صاحبقران دکھادی سبحان اللہ خداوند عالم نقاب دار عالیمقدار کو چشم زخم سے محفوظ رکھے فضل بھی کھڑا ہے کہ حضور میرا تو کشتہ دیرینہ واقعہ ہے کہ چوب کو نہ جانے دیا یہ سیر سے زد کا ہاتھ تھے زد کا اور اتنے بڑے جوان کو مثل برگ درخت کے زمین سے اوٹھالیا اور ہاتھ پر بجائے سپر لیئے ہوئے لڑا کیئے نوت بن سارق نے کہا کہ شاہزادہ ملک قاسم کے ایسے ولی نے نقاب دار کیسے ہین در فاے زنجیر خوار نے کہا کہ نوت شاہ انجم گردہ کے دکھلادیئے دست راسی و دست چپی متفق ہوکر تعریف کررہے ہین کہ اتنے مین چوبدار نے عرض کی قیصر عاد مع چار سردار ان عاد کے حاضر ہے فرمایا بلالو قیصر عاد حاضر حضور ہوا بطریق خدا پرستان سلام کیا بادشاہ نے دنگل بیٹھنے کو مرحمت فرمایا قیصر عاد دنگل پر بیٹھا ساقی نے جام دیا دو چار جام پیئے اور عرض کیا کہ جو آپکے دین مین آئے وہ کیا کہنے صاحبقران نے کلمہ تعلیم فرمایا قیصر عاد از سر صدق مسلمان ہوا بعد اسکے جاسوس عاد و صمصام عاد و مقام عاد جو اسکے ہمراہ آئے تھے کلمہ پڑہکر از سر صدق مسلمان ہوئے اب صاحبقران نے قید بہرام عاد کی طلب کی داروغہ زندانخانہ بہرام کو مسلسل مطوق لایا بہرام نے آتے ہی بطریق اہل اسلام سلام کیا سب نے مرحبا کی ہتکڑیان و بیڑیان مسبوقت کھلوادی گئین اور دنگل اسکے لیئے بھی بچھایا گیا اور کلمہ تعلیم کیا گیا بہرام بھی کلمہ پڑہکر از سر صدق مسلمان ہوا اور اوسنے عرض کی کہ مجھے پہلے تہکی آپ لوگون کے مقابلے مین آتے ہوئے غیرت معلوم ہوتی تھی کہ یہ کونسا انصاف ہے کہ آنکھون والے بے بصرون سے لڑین اور حضور اپنے ملازمین سے دریافت فرمالین کہ مین نے سرداران نابینا کی طرف رخ بھی نہین کیا تھا ہر چند کہ اب ظاہر ہوگیا کہ آپ مؤید من اللہ اور صاحب اقبال وجاہ ہین مجھ ایسے کیا بلکہ مجھسے بہتر بہتر سردار آپکی غلامی کرتے ہین اور شکر ہے خدا کا کہ ہم لوگ خوش نصیب تھے جو دولت ایمان بھی ملے اور آپ کی غلامی مین آئے اب حضور اطمینان رکھین کہ عملداری کو ان مین ہم سے بہتر سردار نہین ہین جو اگر مقابلہ کرینگے اور ہم لوگ سرفروشی و جانثاری کو ہر طرح موجود ہین مگر ہان ساحر دہان کے بلا سے بیدرمان آفت

روزگار رہین سے علی الخصوص بیابان ہولناک کے لوگ وہ مہیب صورتین رکھتے ہین کہ
دیکھنے سے زہرہ آب ہوتا ہے سنا ہے کہ آئینہ اندام جادو اتنا بڑا ساحر ہے کہ دعوائے
خداوندی کرتا تھا لیکن جب آپ لوگون کے ہاتھ سے شکست کھا کر بھاگا اور علمداری
اکوان تاجدار مین آیا تو اونے اونے ساحراو سکے سحر رہتا تھا انتہا یہ ہے کہ جب اوسے
تعلیم کیا گیا تو وہ یہان کے ساحرون مین بیٹھنے کے قابل ہوا ورنہ طفل مکتب تصور کیا
جاتا تھا قیصر عاد نے عرض کی کہ اب اگر ارشاد ہو تو مین اپنے لشکر کو خاکر لے آؤن
اور اب سے حفاظت لشکر صاحبقران کے خدمت میرے سپرد ہو فرمایا کیا مضائقہ ہے
قیصر عاد رخصت ہوکر اپنے لشکر مین گیا اور اک بلندی پر کھڑے ہوکر کچھ کلمات شان
وحدانیت ایزدی مین کہے اور کہا کہ مینے لعنت کی وہی اکوان پر جسکو ساتھ میرا دین ہو
وہ مذہب اسلام اختیار کرکے مسلمانون کا شریک ہو ورنہ جہان جہین کا جی چاہے چلا جائے
سب نے عرض کی جو بادشاہ کا مذہب وہ ہمارا مذہب ہم کہان جائینگے قیصر عاد نے
سبکو مرحبا کہی اور لشکر کو معہ بارگاہ وغیرہ ہمراہ لیکر دوبارہ خدمت اقدس باتوبکبر
مین حاضر ہوا اور اپنے لشکر کو مثل اک دایرہ کی گرد لشکر اسلام کے برائے حفاظت
معین کیا طلایہ کے گشت کے واسطے کچھ لوگ الگ معین کرکے اونپر جالوس عاد و
سالوس عاد و بہرام عاد و صمصام عاد وغیرہ کو معین کیا اور خود افسرون کے نگرانی کا
ذمہ دار ہوا ابھی قیصر عاد حاضر خدمت صاحبقران تھا کہ چالاک ثانی چیٹ کرآیا
اور عرض کی کہ کچھ آدمخوار جو خرخ آدمخوار کے ساتھہ مارے جانے سے بچ رہے اور قیصر عاد
کے ہدایت کرنے سے مسلمان ہوئے تھے وہ صحرا مین مُردون کا گوشت کھا رہے ہین
اتنا لحاظ تو ضرور کرتے ہین کہ لاشے اہل اسلام کے نہین چھوتے ہین لیکن کفار کے
مُردون کو چاے جاتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ کیا ابھی تک لاشے میدان جنگ سے
اُٹھہ نہین چکے عرض کی برابر مسلمان کو دفن کیا جا رہا ہے اور لاشہاے کفار دریا مین پھینکے
جا رہے ہین کہ میدان کی ہوا خراب نہو لیکن لاکھون آدمی مارا گیا ہے کل سے
اس وقت تک کئی ہزار آدمی اسی کام پر مامور ہین مگر ابھی تک فرصت نہین ملی
صاحبقران نے قیصر عاد سے فرمایا کہ تم جاکر اون لوگون کو سمجھا دو کہ مذہب اسلام کے
آئین ہین انسان کو انسان کا گوشت کھانا جائز نہین ہے خبردار کبھی ایسا نکرنا لوگ تو
سمجھے تھے کہ آدمخوارون پر عتاب آئیگا لیکن صاحبقران عقل سلیم رکھتے ہین سمجھ گئے
کہ بسبب ناواقفیت کے یہہ لوگ ایسا کر رہے ہین قیصر عاد حسب الحکم صاحبقران
عالی شان میدان جنگ مین پہونچا اور آدمخوارون کو اونکی بلانوشی سے منع کیا اور
کہا کہ صاحبقران فرماتے ہین کہ انسان پر انسان کا گوشت حرام ہے آدمخورون نے کہا
کہ ہم تو سمجھے تھے کہ کوئی شے ضایع نکرنا چاہیے جانتک ہو سکے سو آرت کلان صاحبقران کو
کھانا نہ کھلانا پڑیگا اسکے علاوہ زیادہ خیال اس بات کا تھا کہ ہمنے کفار کی طرف کے مسلمانون
کا گوشت کھایا اب مسلمانونکی طرف ہین تو کفار کی بدیان جائینگی کہ اس گناہ کا کفارہ ہوجائے
میزان عدل ہین برابر اوترین لیکن اگر مرضی صاحبقران کے خلاف ہو تو سہی یہ کہکر آئے باتچھون مین

باچھوتین خون کفار بہرا ہوا صاحبقران ڈکچرون آدمخوارون کے تعلیم و تربیت آئین دین کیواسطے
مقرر کئے اور حرکتون پرانکی بہت ہنسے فرمایا کہ یہہ بھی جانوران درندون سے کم نہین ہین غرضکہ اب
صاحبقران کو تو ایسی کیفیت مین چھوڑا جاتا ہے لیکن یہان سے چند کلمہ داستان خواجہ ثالث
یعنے خضران بن عمرو کے گذارش کئے جاتے ہین ناظرین نے ملاحظہ فرمایا ہوگا اس داستان جرنے
نشان کہ خواجہ ثالث یعنے خضران بن عمرو عیار صاحبقران عالیشانگون کے ساتھ سنگے
بنے ہوے بصیر جادو سے پوشاک طلب کرتے ہوئے چلے جاتے ہین بصیر جادو سے کہتا جاتا ہے
کہ گبراؤنہ مین بسکو پوشاک دون گا کوئی تو کہتا ہے کہ میرا جوڑا سورویہ کے تیاری کا تھا کوئی کہتا ہے
کہ اب گاڑہی کی دھوتی ہی ملجائے جس سے ستر کرین آپ خواجہ سلامت اک طرف سے پکارے
کہ غلام کا عصا سونے کا تھا بصیر جادو نے پوچھا تو کون سے کہا غلام فضلو مردہا ہے جسوقت
بصیر جادو اپنے رہنے کے جگہ پہونچا خادم سے کہا کہ پہلے اسے پوشاک دو خواجہ اوسی خادم
ساتھ ہوئے دامن سے لپٹی جاتے ہین کہ جلدی دو کہ مین ستر کرون لیکن کنکیون سے بصیر جادو
کی طرف بھی دیکھتے جاتے ہین بصیر جادو نے برابر اسکے اک بت رکھا تھا اوس سے پوچھا
کہ ان مین قابل تو میرا نہین ہے بت نے جواب دیا کہ یہہ کیا سامنے مردہا بنا کھڑا ہے بصیر
کے روبرو کھڑے ہوگئے چاہتا ہے گیر کہ خضران نے گلہ اوڑہ لی اب جو بصیر دیکھتا ہے تو
کچھ نظر نہین آتا لیکن خواجہ خضران نے قریب آکر اک چپت بصیر جادو کے رسید کی بصیر
ادہر متوجہ ہوا کہ یہہ کون بے ادب ہے آپنے دوسرے ہاتھ سے بت اوٹھا کر دا چل
تہیل کیا اب جو بصیر پلٹ کر دیکھتا ہے تو بت بھی غائب اب تو بصیر جادو کی حواس گئے
اور اوٹھکر خود بھی بہاگا اور کہا کہ خبردار کوئی میرے ساتھ نہ آئے جو یہان آئے گا مین تیغ سے
مار دونگا اتبو سب رکی دور فریاد کر رہے ہین بصیر جادو کو قضا و قدر سے اوتر کر صحرا کی طرف
بہاگا جاتے جاتے قریب بتخانہ سامری کے پہونچا اور صنمون کو آواز دی کہ جلد نکلو یہان سے
صنمت نور کر بہاگے بصیر بتخانہ مین داخل ہوا اور گرد حصار کھینچدیا کہ کوئی اندر نہ آسکے اور عہد کیا
کہ خداوند سامری ہی کی خدمت مین یہہ آٹھہ روز گذار دونگا جب ساعات بدگذر جائینگے
اوس وقت یہان سے نکلونگا اب یہہ تو یہان بیٹھا ہے لیکن دو ہمارے سنگے سر فریاد کرتے ہوئے
قلعہ کیطرف چلے جسوقت قریب قلعہ پہونچے اہل قلعہ نے دیکھا کہ کیا خوب تماشہ ہے سنگون کا
ڈہانکیل گیا ہے ادہر تو یہ سب فریاد کر رہے ہین کہ ہماری خبر لے اے خداوندا کوان تاجدار
لمو فان بن سرکش جادو حاکم قلعہ کوہ قضا و قدر سے کردو اودہر اہل قلعہ شور کر رہے ہین
کہ خبردار ادہر نہ آیا برے تم لوگ بیغیرت ہوا رے کیا تم سب اکدم سے دیوانے ہوگئے جو اپنی
یہہ حالت بنائی ہے وہ لوگ کہہ رہے ہین کہ ہمارے ساتھ اک بلا جسنے ہماری یہہ گت بنائی ہے
تو یہہ کرو اور ہم پر نہ ہنسو ایسا نہ ہو کہ تم بھی اسی آفت مین مبتلا ہو اہل قلعہ نے گالیان دین
کہ تمسبن کو یہہ حالت مبارک ہو جب تمہارے ساتھ ایسی بلا ہے تو خبردار اس طرف کا قصد
نکرنا ورنہ سزا پاؤ گے بادشاہ شکار کو گیا ہے دادرسی تمہاری کون کریگا اتبو یہہ سب اور
پریشان ہو رہے ہین جانون سے عاجز ہین کہتے ہین دل مین کہ یا خداوندا کوان ہمنے کون سی
خطا کی تھی جسکے عوض مین ہماری یہہ حالت کی ہے ہم توبہ کرتے ہین ہمکو اس بلا سے نجات دیجئے

اور اس اسیب کو ہم سے دفع کیجے کہ کوئی ہمارے پیچھے اور قریب آنے کا روادار نہین ہے اب یہ شور و خوغا کرتے ہوئے اور پیچھا پوچھتے ہوئے جانب صحرا روانہ ہوئے عجب شان ہے کہ جنمین ذرا شرم و انگیر ہے وہ تو ایک ہاتھ آگے ایک پیچھے رکھے ہوئے بھاگے جاتے ہین اور جو بیغیرت ہین اونمین اسکی بھی بردا نہین عورت مرد بچے توڑ سے سب ایک رنگ مین ہین جنگلیون کیطرح پھر رہے ہین عمر و عیار ثالث ابھی تک اس غول کے ساتھ ہین لیکن اب پاس کسی کے کیا رکھا ہے جو لوٹین لیکن یہ سب فریاد کنان پاس طوفان بن سرکش جادو کے پہونچے اس نے جو دیکھا کہ برہنہ سیکڑون آدمی چلے آتے ہین یہ بھی گھبرا گیا کہ اس صحرا مین تو ہین مانس کبھی نہین دیکھتے تھے آج یہ فوج کی فوج کہان سے آگئے پہلے تو اسنے ڈر کر حملہ کرنے کا قصد کیا تھا لیکن جب وہ لوگ قریب آئے اور اس نے انہین رعایا کو بیحانا کہا ارے یہ کیا حال ہوا ہمارا اونہون نے سب سرگذشت بیان کی کہ اسطرح عیار اسلام آیا پہلے ملہیان خوشنما تصویر دکھلا کر شعلہ افروز جادو کو مارا اور گنبد مین سے پتلی کو چرایا ہم تب کو ننگا کیا کپڑے اور روانے کر کے گھر لوٹ گئے ہم فریاد کنان بصیر جادو کے پاس پہونچے بصیر نے پوشاکین دینے کا حکم فرمایا لیکن اوس عیار بدکردار نے بصیر جادو کو بھی اک چیز دیدی اور وہ بہت جلد سے بصیر ہر وقت کی خبر دریافت کرتا تھا چرا لیا بصیر حرکت اوسکی دیکھکر ڈرا اور بھاگ کر بتخانہ سامری مین چھپا ہم لوگ تباہ و برباد یہان تک آکر پہونچی طوفان بن سرکش کبھی تو پریشان ہوتا ہے کبھی بیساختہ ان واقعات کے تصور مین ہنس پڑتا ہے غرضکہ طوفان جادو نے سب کو تسکین دی اور اپنے ہمراہ لیکر قلعہ طوفانیہ کے طرف چلا آگے آگے سواری طوفان کی ہے پیچھے پیچھے ننگون کی فوج ہے قلعہ طوفانیہ کو جا رہے ہین راستے مین دیکھا طوفان نے کہ اک لڑکی چودہ پندرہ برس کا سن و سال مگر بڑی جمال ہے ناک مین اسکے ایک موتی کی نتھ پڑی ہوئی کچھ پیلے درخت کے سمیٹے ہوئے اون سے اپنا ستر کیے بیٹھی رو رہی ہے طوفان کو حالت اسکی دیکھکر ترس آیا اور طبیعت بھی راغب ہوئی اس لئے کہ سینہ پر اس کے جو کچھ ابھار ہے وہ بالکل پوشیدہ نہین ہے کپڑا تو جسم پر نہین ہیون سے ستر کئے بیٹھی ہے سینہ کس چیز سے چھپائے طوفان بن سرکش جادو نے اپنے خادم ابلق جادو سے کہا کہ تو چلکے سے اسکو صندوق سحر مین بند کر کے ساتھ لے ابلق جادو نے قریب جاکر اس کو صندوق سحر مین بند کیا اور خیمہ مین پہونچا دیا طوفان بن سرکش نے شہر مین آکر سب کو الماس دلایا پوشاکین تقسیم کرائین پورے پورے سامان دے دیے کہ اس وقت تو یہین بسر کرو اگر دن پر جاکر کپڑے سلوا لینا یہ سب دعائین دیتے ہوئے رخصت ہوئے لیکن طوفان بن سرکش اپنے خیمہ مین آیا اس کا قاعدہ یہ ہے اکثر سیر و شکار مین مصروف رہتا ہے مکان کے رہنے سے خیمہ کے رہنے کو زیادہ پسند کرتا ہے صحرائیت پر اسکی رغبت ہے جس وقت شام ہوئی اور یہ بستر خواب پر جا لیٹا اسی عورت کا خیال آیا نیت تو اسکی بد ہو ہی چکی تھی ابلق جادو سے کہا کہ وہ صندوق کہان ہے

ابلق جادو نے صندوق حاضر کیا طوفان بن سرکش جادو نے صندوق کھولکر اس نازنین کو نکالا جس وقت نظر نازنین کی طوفان بن سرکش جادو پر پڑی اس نے عجب غمزہ سے کلمہ شکایت زبان پر جاری کیا کہ واہ صاحب یہ بھی کوئی بات ہے کہ اتنک مین برہنہ ہون تمام زمانے کو آپنے پوشاکین تقسیم کین اور مجھ کمبخت کو نہ دیا اس مہربانی سے تو آپ کی نامہربانی ہی بہتر تھی بقول داغ شعر

خوشنوائی نے رکھا ہمکو اسیر صیاد	ہم سے اچھے رہے صدقے مین اوترنے والے

وہان اوس نے خوشنوائی کیا ہے مجھے بھی خوش بیانی کہنا چاہیے حالانکہ مین تو آپنے نزدیک کوئی خوبصورتون مین نہین ہون اوناک نقشہ رنگ روپ کچھ نہین ہے اور برابر اوس موئے عیار کا کہ جس نے لباس کی نسبت بھی دور کرادی ہان یہ اور بات ہے کہ آپ کے چشم توجہ ہوئی اب مین بھی آپنے حسینون مین شمار کرنے لگون تو بے جا نہین مثل مشہور ہے کہ جسے پی چاہے وہی سہاگن جس کا کوئی چاہنے والا پیدا ہو جاے وہ ہزار حسینون کی حسین ہے طوفان اسکی باتون پر ریس گیا کہا اے جان جہان والے آرام دل مشتاقان خفا نہو بیشک مجھے خیال نہین رہا اور زیادہ تر سبب اوسکا یہ تھا کہ تمکو مین نے مخفی کر دیا تھا اب لباس کی کیا ضرورت لباس اک ایسی شے ہی جس سے جسم کو پوشیدہ کرتے ہین کیون گھبراتی ہو ہماری بہاری جوڑے تمہارے واسطے بنے ہین گے سونے مین زرد اور موتیون مین سفید کردونگا مین اسوقت کوہ قاف قدر اور تمام ساری متبرک مقامات کا حاکم ہون گا اور سلطنتین میرے سلطنت سے بڑی ہون یہ زر و جواہر کہ جو ان سبون کے بدولت میرے خزانہ مین ہے دنیا بھر مین جس سامری پرست کو کوئی عمدہ شے دستیاب ہوتے ہے یہان لاکر چڑہا دیتا ہے اور وہ شے ما بدولت کے قبضہ مین آجاتی ہے لیکن اے جان جہان اسوقت تو تم اسی طرح اچھی معلوم ہوتی ہو لباس کی خوبصورتی جسم کی اصلی حسن سے بہتر نہین ہے نازنین چھپی جاتی ہے اور کہتی ہے کہ نا صاحب الگ ہٹ کیجئے مجھکو دیکھو میرا کورا بنڈا ہے کہین چھو نہ لینا ابھی میری شادی تک نہین ہوئی ہے طوفان نے کہا کہ ہم آپنے ساتھ تمہاری شادی کرینگے تم کوہ قاف قدر مین تمہنشاہ بیگم کہلاؤگی نازنین کہتے ہے کہ مجھے یہ باتین اچھی نہین معلوم ہوتی ہین باتین تو سب کچھ ہین اور ابتک کوئی جادو بھی نہ دی کہ مین لپیٹ لیتی مردون کی جلسازی مین بہت کچھ ہین چلی ہون کہ ہر فقرہ سے اپنا مطلب کر لیتے ہین اور پھر پوچھتے بھی نہین ہین طوفان بن سرکش نے دیکھا کہ یہ بدمزاج ہوتی ہے اسیوقت سیلا سر کا کھولکر اسکو دیا کہ اسکو ساری کی طرح باندھ لو غرض اسکا بڑا ہے صبح کو جسقدر کہو کی پوشاکین بنا بنگی نازنین نے کہا تم اپنا منہ اوس طرف پھیر لو طوفان نے منہ پھیرا نازنین نے ساری باندھی اب جو طوفان نے دیکھا تو اور ہی چولین ہین اتنے مین ابلق جادو نے آواز دی کہ حضور مین حاضر ہون طوفان بن سرکش نے کہا کیا کام ہے اوسنے عرض کی کہ نامہ بصیر جادو کا ہے ضروری ہے اسکو ملاحظہ کر لیجئے طوفان نے نامہ ابلق جادو سے لیا اور ابلق جادو کو رخصت کر دیا نازنین نے کہا کہ نامہ کس کا ہے طوفان بن سرکش نے کہا کہ بصیر جادو جسکی تلاش مین عیار اہل اسلام آیا تھا جسنے تم سب کی بہ

حالت کی ہے نازنین نے کہا کہ اسمین کیا لکھا ہے طوفان بن سرکش نے کہا اوسنے لکھا ہے اب مجھسے اسکا روز ملاقات ہوگی
نہ مجھسے ملنے کا قصد کیجیگا اگر کوئی اشد ضرورت ہو تو قریب بتخانہ کے آکر مجھکو آگاہ کر دیگا اور مقام معین ہو کر ملاقات
ہو جایا کریگی کل صبح ست اسود سے ملونگا اک امر ضروری بیان کرنا ہے مجھسے اگر ضرور مل لیجیگا نازنین نے کہا تم جھوٹ کہتے ہو
کسی آشنا کا تمہارے رقعہ خود قبضہ ہے خدا ان مردوں کو فریب سے بچائے بس اپنا مطلب بہر کیا آشنا ہوتے ہین ابھی یہ حالت ہے تو آگے کیا ہوتا ہے
طوفان بن سرکش اسکی رکھائی پر مرا جاتا ہے کہتا ہے کہ قسم ہے خداوند ایکوان کی کہ
مین سچ کہتا ہون اب نازنین خاموش ہو رہی طوفان بن سرکش جادو نے کشتی
پر سے کشتی پوشش ہٹا یا دیکھا جام صراحی موجود ہے بادہ گلرنگ شیشون مین بھرا ہوا ہے یہ
سامان اسنے خیمہ مین موجود رہتا ہے کیونکہ یہ عادی شراب کا بہت ہے بس اسنے ایک جام
بھر کر آپ پیا اور دوسرا نازنین کو دیا نازنین نے منہ سے لگاتی ہی ہٹا دیا اور کہا کہ کیا
شراب تم پیتے ہو کیا بدبو آتی ہے اسمین طوفان نے کہا کہ مجھسے بہتر شراب کون پی سکتا ہے
اسلئے کہ دولت کی کمی نہین اور شوق شراب کا عمدہ سے عمدہ شراب میرے یہان
موجود ہے جو بری سے بری شراب ہے وہ بھی عمدہ ہے نہ کہ یہ تو ادنی درجہ کی شراب کا جام ہے
نازنین نے کہا اچھا لو پیکر دیکھ نہ لو ہاتھ لنگن کو آرسی کیا ہے طوفان نے جام ہاتھ مین لیکر پی لیا
اور کہا کہ کیسے خوشگوار شراب اوسکو بدبو بتلاتی ہے معلوم ہوتا ہے اسنے کبھی پی نہین ہے لنگن
شراب پیتے ہی درد سر معلوم ہوا کیونکہ جام ہاتھ مین نازنین کے پہونچتے ہی نمک سرکاری
مل گیا تھا طوفان غبرا کر اوسنے کہا کہ دو جام جو برابر پی لئے تو گرمی معلوم ہونے لگی اوٹھنے لگا
کہ ہوا لگی بے ہوشی نے طمانچہ مارا جھنک آتے ہی دھم سے گرا بس اسکا گرنا تھا کہ نازنین
چمک کر اپنی جگہ سے اوٹھی اور منہ خضران بن عمر کا نعرہ کر کے مشکین طوفان کی باندھین
اور زبان کنبجکر سوزن کر دیا اور اوٹھا کر زنبیل مین ڈال لیا اور آپ رنگ و روغن عیاری
باطمینان تمام لگا کر صورت اپنی طوفان جادو کی ایسی بنائی اور وقت کے منتظر رہی جب
دیکھا کہ صبح قریب ہے ابلق جادو کو پکارا ابلق حاضر ہوا بس طوفان نقلی ابلق کے ہمراہ
خیمہ سے نکلکر چلے چونکہ اس مقام کے ہر ہر گوشہ سے بخوبی آگاہ ہو چکی تھی تنگون کی راہ
خوب پھرے ہین مقام بت اسود کا بھی انکو معلوم تھا کہ اک درخت پیپل کے نیچے نصب ہے
جاتے جاتے قریب بت کے پہونچے اندر سے بت کے سلام کی آواز آئی طوفان نقلی نے
جواب سلام دیا اور پوچھا کہ کس واسطے مجکو طلب کیا ہے بصیر جادو نے کہا کہ آپ کو
معلوم تو ہوا ہوگا کہ وہ عیار مکار جسکے خوف سے مین نے ذود رسند قائم کرائے تھے اور
خود یہان آکر بحفاظت تمام رہتا تھا اوسنے وہ سارا انتظام بگاڑ دیا یہان تک کہ وہ بت
جس سے مین حال موجودہ دریافت کر لیا کرتا تھا وہ بھی اوسنے چرا لیا اور ابھی آٹھ روز اور
باقی ہین اور وہ عیار یہان موجود ہے لہذا یہ پھول گلاب کا مین آپکو دیتا ہون اسے
لیجا کر خلان اسم تحریر جو آپکے ورد مین ہے طوفان نقلی نے کہا ہان کہو مین سمجھ گیا کہا
بس اوسے کو ساٹھ مرتبہ پڑھکر بنکر یان اوسکی بکرا دیجیے گا کہ ہر بنکڑی اک درخت گلاب
بنکر تیار ہو جائیگی لیکن یہ عمل اوس دوراہہ پر کیجیے گا جہان سے ایک
راستہ آپکے محلہ کو اور دوسرا بتخانہ سامری کو گیا ہے طوفان نے پوچھا

طوفان نے پوچھا پھر اس سے کیا فائدہ ہوگا بصیر جادو نے کہا کہ اگر وہ عیار مکار اسطرف
آئیگا اور خوشبو گلاب کی اوسکے دماغ تک پہونچ جائیگی بس دیوانہ ہو جائیگا اور اب
آٹھہ روز مجھسے ملاقات نہو گی یہ کہکر بصیر جادو نے وہان بت سے ہاتھہ بڑہاکر پھول دیا
طوفان نقلی نے پھول لے لیا اور کہا کہ تجھے اپنی حفاظت تو کرلی یہ گل حیات میرا بھی
لیتے جاؤ اور اسکو بھی حفاظت تمام رکھنا بصیر نے کہا کہ وہان بت مین طوفان نے
اک دوسرا پھول موتیے کا جیب سے نکالکر وہان بت مین ڈالدیا فوراً چھنک مارنے کی
آواز پیدا ہوئی طوفان نے دوڑکر لات ماری کہ بت گرا دیکھا تو بصیر جادو
بیہوش پڑا ہے آواز دی کہ حرامزادے بہت پریشان کیا تھا تو نے پہلوی آتا جادو
نے آواز دی کہ ای بادشاہ یہ کیا حرکت ہے پلٹ کر کہا کہ تجکو کیا دخل ہے اور
جاب بیہوشی مارا کہ ابلق جادو بھی بیہوش ہوکر گرا ابتو انہون نے نعرہ کیا کہ نمرشاہ
عیاران عیار سیک طرار خنجر گذار ریش تراشید کافران دسر بردہ جادوگران کینے
عمرو ثالث اور جلدی سے زبانین دونون کی کھینچ کھینچ کر نکالا سوزن کرکے زنبیل مین ڈال لیا
اور وہان سے سامنے درخت تھا اوس درخت کے نیچے آئے اور اپنی ہیئت اصلی بنائی
اور پہلے طوفان کو زنبیل سے نکالکر درخت سے باندہا اور ہوشیار کیا فرمایا ای طوفان
نہین پہچانا تو نے مجکو منم خضران بن عمرو کیا کہتا ہے شناخت پروردگار عالم مین دیکھا تو نے
وہ کیسا قادر مطلق ہے اک نحیف الجثہ بے دست و پا مجھ ایسے گنہگار کو اوسنے اپنی مدد سے
اس درجہ کو پہونچایا کہ اس وقت تجھسا ستمگر میرے قابو مین ہے اگر اکوان کے خداوندی
برحق تھی تو بچا نہ لیا تجکو طوفان دل مین قائل ہوا اور اشارہ سے قلم دوات طلب کیا
خضران نے قلم دوات جیب سے نکالکر پیش کیا اور کہا کہ لکھ کیا لکھتا ہے طوفان بن
سرکش نے لکھا کہ واقع مین دین اکبا برحق ہے مین مطیع اسلام ہوتا ہون اور مجھسے
اب بکو بہت مدد ملی خضران نے بسم اللہ کہکر نکالا زبان سے طوفان کی کھینچ لیا طوفان نے
اف کی تمام قید جہل کیا اب خضران نے کہا کہ بصیر جادو اور ابلق جادو بھی میرے
پاس ہین طوفان بن سرکش جادو نے کہا کہ بصیر کو تو نہ دیجئے مگر ابلق جادو
کو نکال لیجئے خضران نے ابلق جادو کو زنبیل سے نکالکر ہوشیار کیا اور نکالا زبان سے
کھینچ لیا طوفان نے آواز دی کہ اے ابلق مطیع اسلام ہوا تو کیا کہتا ہے ابلق جادو نے کہا
جب آپنے اطاعت اسلام اختیار کی تو مجھے کیا عذر ہو سکتا ہے اب طوفان نے
خواجہ ثالث سے کہا کہ دو چار روز اس قلعہ مین رہیے خضران نے کہا اے طوفان مین
ایک دم یہان نہیں ٹہر سکتا اسلئے کہ کیا تجھے نہین معلوم کہ وہان تمام لشکر اندہا ہے اور
کفار کا یورش ہے اندہے آنکھون والون سے کیونکر لڑ سکینگے طوفان نے کہا بہتر ہے مین
آپکو ابھی اسطرح لئے چلتا ہون کہ اگر آپ یون جائے دس روز مین تو اب پہر بہر مین پہونچ
جائیگا خضران نے کہا اے طوفان اگر ایسا ہے تو دیر نکر اسواسطے کہ اب مفارقت ناسازگار
بدیع الملک کی مجھے مشتاق ہو طوفان بن سرکش نے اوسی وقت تخت سحر اپنا طلب کیا اور چند ساحر
اپنے ہمراہ لیکر خضران کو تخت پر بیٹھالیا اور جانب بیابان تہ طاق روانہ ہوا وہان صاحبقران

عالمتاب

عالیشان نے خواجہ زادگان ثالث کو طلب کیا اور فرمایا کہ آج وہ روز ہے جسکو بقول آپ لوگون کے روز صحت کہنا چاہیے خواجہ زادون نے عرض کی کہ انشاء اللہ مہتر مہتران خواجہ خضران آتے ہونگے اب دربار مین سب لوگ جمع ہین انتظار خواجہ خضران کا ہے نگاہین سبکے جانب در مین اور کان اوس مژدہ جانبخش کے مشتاق ہین کہ یکایک جانب آسمان سے ابر نمایان ہوا کہ وہ ابر مثل قوس قزح کے دم بدم رنگ بدلتا تھا اور بارش مروارید کی ہوتی ہوئی لشکر صاحبقران کیطرف آتا تھا یہ رنگ دیکھکر سرانجام عاد کہ اوسوقت کا گشت ایسی لے حوالہ تھا دوڑا ہوا خدمت صاحبقران مین آیا اور عرض کی کہ آمد ساحرون کی معلوم ہوتی ہے ایک بڑا ابر اودھا ہے اسی طرف بڑھتا چلا آتا ہے فیصر عاد نے بھی عرض کی کہ حضور اقبال آپکا یاور ہو مگر ہم لوگ ساحرون سے نہین لڑ سکتے اب ہم حفاظت کی ذمہ دار نہین ہین یہ ساحر طلسم نہ طاق کے ہین انمین جو ادنے ہے وہ بھی اعلے ساحرون سے بہتر ہین تمام ساحران عالم مین کوئی ایسا نہین ہے جو ساحران طلسم نہ طاق سے سامنا کر سکے صاحبقران نے فرمایا کہ حفاظت کرنے والا وہی پروردگار عالم ہے جسنے اجتک ہر بلا سے بچایا ہے وہی آیندہ بھی بچائیگا دیکھو تو کون آتا ہے یہ سروران بینا مثل رستم خان برزین گنجاب و فضل بن کیانبوز خون آشام و موت بن ساریق و مظفر بن ضیغم خون آشام و درقائے زنجیرہ خوار و قارن بلند کمان یہ سب اوسکے کھڑے ہوئے اور بیرون بارگاہ آکر تماشا ابر کا مشاہدہ کرنے لگے دیکھا کہ آتی آتی وہ ابر شق ہوا اور ایک تخت بالائے ہوا اڑتا ہوا نظر آیا پشت پر چند ساحر مرکبان سحر پر سوار جھولیان پڑی ہوئی نمودار ہوئے لیکن وہ تخت لشکر اسلام کیطرف بالائے آسمان سے جانب زمین اوترنا شروع ہوا جب تھوڑا فاصلہ باقی رہگیا تو سروران اسلام نے خضران بن عمر کو پہچانا اور دیکھا کہ پہلو مین اسکے اک شخص جلیل القدر بیساحر وضع بیٹھا ہے چہرہ سے اوسکے رعب و جلالت ظاہر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کہین کا حاکم ہے لیکن صورت خواجہ ثالث کے جو سردارون نے دیکھی ذکر تو آہی چکا تھا کہ آج عجب نہین ہے جو خواجہ آمین اور امیر باتوقر کو انتظار تھا سب انہین کے چشم براہ و گوش بر آواز تھے غور کیا کہ خواجہ آگئے یہ سنتے ہی لوک برائے استقبال دوڑ پڑے قریب تھا کہ خود صاحبقران بارگاہ سے نکل آئین مگر اپنے مرتبہ کا لحاظ کر کے بیٹھے رہے اور کہا کہ اے دل نہ گیر احیطرح اتنا زمانہ فرقت مین اوس ہمدرد و جان نثار کے گذارا تھوڑا سا اور توقف کر کہ وقت وصل یار آپہونچا ہے لیکن سردار پیشوائی کو آگے بڑھے اور سرداران نومسلم یعنی کیصر عاد حالوس عاد سالوس عاد صمصام عاد قمقام عاد کہ یہ لوگ ابھی عزت و توقیر خضران سے آگاہ نہ تھے اتنا سمجھتے تھے کہ صاحبقران کا عیار ہے اور عیارون پر اسکو فضیلت ضرور ہے یہ نہ معلوم تھا کہ صاحبقران بہ ذاتی فرماتے ہین اور اتنے اتنے بڑے سردار انکے پیشوائی کو جائینگے پہلے تو خیال تھا کہ جب وہ یہان آمین گے تو ہم بھی دیکھ لینگے لیکن جسوقت دیکھا کہ سرداران نامی و گرامی برائے استقبال چلے ہین تو یہ لوگ بھی ساتھ ہو لئے وہان تخت خضران کا زمین پر اوترا اور خضران بن عمر تخت سے اوترے اور وہ شخص جو ہمراہ تھا اوسے بھی ساتھ لیا طرف بارگاہ سلیمانی کے چلے سردارون نے بڑھ بڑھ کر خواجہ سے مصافحہ کیا طوفان

بن سرکش دل مین کہتا ہے کہ بڑی عزت کرتے ہین صاحبقران اپنے عیار کی لیکن
خضران بن عمرو طوفان بن سرکش جادو کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے داخل بارگاہ ہوا
سردار ان نابینا علاوہ بادشاہ اسلام و صاحبقران کے خواجہ ثالث کی تعظیم کو اوٹھے
صاحبقران نے فرمایا کہ بھائی میرا جی چاہتا ہے کہ جسطرح مسافت راہ او شاے ہوئے اسے ہو
اوسیطرح گرد آلودہ میرے بغلگیر ہو خضران نے پہلے ادب کے ساتھ بادشاہ اسلام کو سلام کیا
بعد اسکے صاحبقران کی خدمت مین تسلیم بجالا کر قدمون سے لپٹے صاحبقران نے سر
سینہ سے لگایا اور اشک جاری ہوئے خضران بھی رونیلگا اور عرض کی کہ اے شہر یار
با اقبال ہنگام مسرت آگیا اب نہ کریہ فرمائے غلام آپکا بصیر جادو کو پکڑ لایا اور اب طلب کیجئے اون
کو جو سحر سے اسکے اندھے ہوگئے ہین تاکہ آنکھین سب کی روشن ہون امیر ثالث نے فرمایا کہ اے
خضران پہلے حجت تمام کر لینا چاہیے شاید دعوت اسلام وہ قبول کرلے طوفان بن سرکش
نے عرض کی کہ حضور ایسا نکرین اسواسطے کہ اگر اسنے دعوت اسلام قبول کرلی تو آپ تمام
عمر بینا نہین ہوسکتے صاحبقران نے پوچھا یہ کون صاحب ہین یہ تو کوئی شئی آواز سنائی دی
خضران نے سب حال طوفان بن سرکش جادو کے مطیع اسلام ہونیکا بیان کیا
امیر بہت خوش ہوئے اور فرمایا اے طوفان تیرے خدائے بزرگ کی کہ جسنے مجھکو تجھکو
دونونکو بلکہ تمام عالم کو پیدا کیا ہے کہ اگر بصیر جادو کے مسلمان ہونا منظور کیا تو مجھے صاحبقران
انہ ہار رہنا بچشم و دل منظور ہے طوفان آنکی ثابت قدمی پر وجد کر گیا لیکن دل مین کہتا ہے
کہ خداوند ملعون بصیر جادو مسلمان نہو ورنہ ایک کے مسلمان ہوتے سے صدہا مسلمانونکی
جان جائیگی اور ایسے تیرے خاص مندے کہ کسی وقت مین بھی نہین بولتی خضران بھی دلمین
کہتا ہے کہ اگر اس ملعون کو نہ مانا تو غضب ہو جائیگا لیکن حکم صاحبقران سے مجبوری تھی بصیر جادو کو زنجیر
سے نکالا اور رفع بیہوشی دیکر ہوشیار کیا آنکھ جو اسکی کھلی اپنے کو اسیر پاکر سمجھ گیا کہ دن بھر کی ہین
خواب ہی نہین اچھے دکھائی دیتے آنکھین بند کرلین خضران نے آواز دی کہ یہ خواب
نہین ہے اب ذرا چونک کہ تیرا سونا چاہتا ہے مین ہون ملک الموت تیرے جان کا
پیاسے خضران بن عمرو ملعون تو نے بہت پریشان کیا تھا لیکن مینے تجھکو گرفتار کیا کہتا ہے
شناخت پروردگار عالم کے باریمین طوفان بن سرکش نے آواز دی کہ آپ بیشک پوچھئے
مین یہ خاص مندے ہین خداوند اکوان کے اگر آپ مار ڈالینگے روح انکی فریاد
کرتے ہوئی جائیگی وہ دوسرے پیکر مین اوس روح کو اوتار دینگے اور اس سے زیادہ
مرتبہ انکا ہوگا یہ چولا پرانا ہو گیا ہے اب نیا ملیگا یہ ہم ایسے کچے نہین ہین کہ ڈر کر مسلمان
ہو جائین انکا خداوند گویا ہے جو چاہتے ہین کہتے ہین جو چاہتے ہین سن لیتے ہین ہر بات کا
جواب حسب دلخواہ ملتا ہے گناہ اوسیوقت عفو ہو جاتے ہین قصاص وہان ہے ہی نہین
بصیر جادو نے لعین کہا کہ یہ گو خدا پرست ہوگیا ہے مگر باتین راستی کی کرتا ہے کہا کہ ہزار
ہا لعنت ہون تو نام پر خداوند اکوان کے نثار مین صاحبقران طوفان کیطرف دیکھکر مسکرائی کہ مین تمہاری
عنایت اور اشاری سمجھتا ہون آہی آئین اسلام کی اچھی طرح واقف نہین ہوئی ہو یہ کہی ناجائز ہے کہ کسیکو بہکا دے
اور راہ پر نہ آنے دے فرض یہ ہے کہ ہر طرح سمجھائی جب کسی طرح نہ مانے تو مجبوراً قتل کرے ذکہ

قتل کے واسطے اور آپ کسی مطلب کے واسطے بکادے کہ وہ راہ پر آتا ہی ہو تو نہ آوے اسکے بعد مخاطب ہوئی
بصیر جادو کی طرف اور فرمایا کہ اے بصیر جادو تیری ترکی تمام ہو چکی جتنے انتظام تو نے کئے تھے
ہر چند کہ وہ ایسے تھے کہ جو ہمارے بکادے سے باہر تھے کیونکہ تو ساحر ہے اور ہم نام سحر سنتے ہین یہ بھی نہین
جانتے کہ سحر کیسے کہتے ہین مگر یہ اوسی حافظ حقیقی و قادر مطلق کا فضل تہا کہ جسکی مدد سے حضرات
مسیح نے حملہ آب و آتش کو کیا اور ماہیان خوش تقریر و شعلہ افروز جادو کو مار کر بحکم گرفتار کیا
اسلئے ہمکو ہر وردگار عالم کو پہچاننا چاہئے اور الوان پر ہزار ہزار لعنت کرنا چاہئے کہ وہ کافر
اسکے گمراہ کئے ہوئے ہے قسم کہاتا ہون مین اوسی خدا کے برحق کی جسنے مجھے پیدا کر کے اس مرتبہ پر
پہونچایا اور تجکو ذلیل و خوار کر کے دکہایا کہ اب بھی تو اس دین برحق کیطرف مائل ہو اور اگر الوان سے
دست بردار ہو تو مین تجھے ہرگز نہ قتل کرون اور آپ تا حیات اندہار رہنا معہ لشکر گوارا کرونگا چاہے اسی
حالت مین قتل ہو جاؤن اس تقریر سے صاحبقران کی طوفان کا دل بر آیا رو رہا تہا کہ اسے
بھی باخدا ہوتے ہین لیکن دل بصیر جادو کا ایسا سیاہ و سخت تہا کہ نرم نہوا اور زنگ کفر نہ ہٹا اور
جواب لکہا اسنے کہ اگر آپ اپنے مذہب مین فی الاعتقاد ہین اور ثابت قدمی ظاہر کرتے ہین تو مین بھی
اپنے ایمان پر سے جان نثار کرنیکو موجود ہون آپ شوق سے مجھے قتل کیجئے اگر میری خداوند مین کچہ قدر ہے
تو وہ پھر مجھے زندہ کریگا بس یہ سنکر صاحبقران برہم ہو گئے اور حضرات سے فرمایا کہ اسی کو واجب القتل
ہوا پہلے شرکت نفس اسیلئے خود مین شامل رہتے طوفان تو خوشی ہوا کہ اگر یہ ملعون بیڑی سے مسلمان ہو جاتا
تو امیر با توقیر اسکو چہوڑ دیتے مگر شکر ہے خدا کا کہ اس ملعون نے بہانہ بھی نہ کیا حضرات بھی دل مین
شکر کرتا ہوا بصیر کو لیکر بیرون بارگاہ آیا لیکن ساتھہ ہی طوفان جادو نے کہا اے خواجہ ابھی اسکو
قتل نہ کرنا پہلے آنکھین اسکی نکال لو اوسکے بعد قتل کرو ورنہ کوئی قیامت تک بنا نہ سکیگا خواجہ
نے کہا کہ خوب یاد دلایا تم نے مجھے خواب مین والد ماجد بھی بچا گئے تھے لیکن مین اسوقت عجلت مین
بھول گیا تہا خواب میرا سچ تہا یہ کہکر بیرون بارگاہ آکر آنکھین نکال لین اور جلاد کے حوالے کیا
جلاد نے اک ہاتھہ گردن پر مارا کہ سر بصیر جادو کا کٹ گیا بس مرنا تہا اسکا کہ اک آندہی چلی زمین
کو زلزلہ پیدا ہوا خاک اوڑنے لگی برف باری آتش باری دیر تک رہی جسوقت لاشہ بیسر تک گر
سرد ہوا اور روح نجس بصیر کی وادی الیر ہوت کے روانہ ہوئی اور علامات سحر برطرف ہوئے
بیر خاک اوڑا کر یہ کہتے ہوئے روانہ ہوئے کہ مارا جوان کشتی یعنے نام مین بصیر جادو بود
حیف مردیم و جانداد یم و یہ مطلب خود نرسیدیم اب لاش تو اسکی اوٹھوا کر فرنگ پر بہنکوا دے اور
آنکھین لاکر نذر صاحبقران کین اور عرض کی کہ اب طلب فرمائی اون لوگون کو جو سحر سے
نابینا ہو گئے ہین اگر اس وقت کوئی شخص موجود نہوگا تو پھر وہ قیامت تک نابینا رہیگا
صاحبقران نے فرمایا کہ بلاؤ اون لوگون کو جس وقت یہ خبر مشتہر ہوئی کہ جسکو آنکھین
اپنی روشن کرنا ہون وہ آئے اگر اس وقت نہ آئیگا تو پھر قیامت تک بجہا سکا یہ مژدہ
سنتے ہی ایسہ حالت ہوئی کہ جو جس حال مین تہا اوٹھ کھڑا ہوا ٹوٹتا ہوا راستہ
بارگاہ صاحبقرانی کا پوچہتا ہوا روانہ ہوا جو سردار تہے اون کو تو لوگ ہاتھہ پکڑ کر
لے آئے لیکن بیچارے غریبون کو کون پوچہتا ہے انکا فریادرس تو وہی پروردگار عالم
ہے لیکن بیچارے نے خیمہ کھڑا کرنے پر لے کوئی خیمہ کی تناب مین اوٹھکر گرا کوئی کسیکے

گھوڑے پر جا پڑا اک غدر سا ہو گیا کہ جلدی چلو لیکن وہان بارگاہ سے دنگل کرسیان
وغیرہ سب ہٹوا دی لیکن سواد و کرسیون کے کہ خبر بادشاہ اسلام اور صاحبقران
عالیمقام ممکن ہوئے بسبب تنگی جا کے زمین کا فرش کر دیا گیا سرداران بلند اس انتظام پر
معین ہوئے کہ جا کر سردارون کو لائین اور حلقہ باندہ کر بیٹھائین ہر چند کہ بارگاہ بہت
وسیع ہے لیکن اتنے دنگل کرسیان کہان سے آئین کہ تمام لشکر کو دی جائین اور اس
سامان کے ساتھ لشکر بارگاہ مین جمع ہو غرض سردار آنے لگے کوئی تو شہنشاہ گوہر
کلاہ کو لیے چلا آتا ہے اور کوئی آصف انجم طلعت کو کوئی اشد ثانی کو کوئی داراب
کشور کشا کو کوئی تور ج یزدان پرست کو کہان تک نام لیے جائین سب سرداران
لشکر اسلام کو لا کر حلقہ باندہ کر بٹھایا جب سب آ گئے صاحبقران با اقبال سے عرض کی
کہ سردار لشکر جمع ہو گئے امیر ثالث نے فرمایا کہ اہل لشکر کو بھی تو لاؤ وہ بندگان خدا ہین
جب تک سب نہ جمع ہو لین اوس وقت تک بہ صحبت نہ کرنا اب لوگ جا جا کر اہل لشکر کو لانے
لگے جو لوگ راستہ مین گر گر پڑے تھے کسی کا ہاتھ ٹوٹ گیا تھا کسی کا پاؤن چھل گیا تھا
کسی کے سر مین چوٹ آئی تھی یا تو وہ لوگ کراہ رہے تھے کہ غریبون کو کون پوچھتا ہے امیر دنکے
سب خبر لیتے ہین اب جو لوگ اگر ہاتھ پکڑ پکڑ کے لے چلے کہ صاحبقران یاد فرماتے ہین
سب دعائین دینے لگے کہ خدا ایسے سردار کو برقرار رکھے جیسے ہمارا اقبال ہی مثل
اپنے ہے کیون نہو ایسے تھے جنکو خدا نے اس رتبہ عالی کو پہونچایا ابھی ہماشما ہوتے تو
ذرا سی عزت مین پھول جاتے سب کو بھول جاتے غرضکہ ہزارون دعائین دیتے ہوئے
تعریف کرتے ہوئے چلے یہان تک کہ سب آ کر بارگاہ مین جمع ہوئے پھر امیر با توقیر نے
سب سے عرض کی کہ اب اہل لشکر بھی آ گئے کوئی باقی نہین ہے فرمایا پھر تلاش کر لو
ایسا نہو کوئی رہ جائے تو اوس سے آنکھ بھی ہو نگاہ نہ چار ہو سکے حسب تاکید پھر عیاران بہ سلام
گئے اور جا کر ایک ایک گوشہ تلاش کیا اور آ کر عرض کی کہ حضور ایک ایک خیمہ ایک ایک
رادی ہر گوشہ دیکھ لیا ہے اب کوئی اندہا دہان نہین ہے اودہر طوفان نے عرض کی
کہ اب جو حکم فرمائے تو وہی شاطین اور باقی ہین اگر یہ بھی گذر جائینگی تو پھر کیا ہو سکیگا
صاحبقران نے فرمایا کہ میرے غرض یہ تھی کہ کوئی باقی نہ رہے اب اختیار ہے اپنا عمل کرو
تاکہ آنکھین روشن ہون اے طوفان تنے تو مجکو دیکھا مین بھی تو تمہین دیکھون اور اتنے
روز گذرے اس قدر کبیر ابٹ نہ تھی جو اس وقت ہے امید بھی کیا چیز ہوتی ہے طوفان نے
عرض کی کہ ابھی ایک بات اور باقی ہے وہ یہ کہ جو لوگ صاحب بصیرت ہین اونکو دیوان
ان آنکھون کا مضر ہے اگر چشم نابینا اس دیو مین سے روشن ہو گی تو چشم بینا کور ہو جائیگی اور
پھر تا قیام قیامت روشن نہ کہو سکیگی خضر ان بن عمرو نے کہا کہ اے طوفان یہ بھی
خوش نصیبی چاہیے تبھی کہ تم مطیع اسلام ہوئے ورنہ یہ بات ہمین بھی نہ معلوم تھی امیر
تو آج سے بینا ہو جاتے اور ہم ابد الاباد کے واسطے اندھے ہو جاتے خضر ان نے
کہا کہ خواجہ یہ سحر خداوند سیاجران اکوان جادو کا ہے اوسی نے اس کو بنا کیا تھا
ورنہ بصیر جادو کی یہ لیاقت نہ تھی کہ سحر در سحر ترکیب دے سکے یہ دیو کے پر دیو کا

اکوان ہی کا کام ہے جب تو وہ خداوند بنا بیٹھا ہے حضران نے کہا کہ پھر غور کون کریگا
طوفان نے عرض کی کہ یہ کام میرا ہے اب آپ اون لوگون کو لیکر سیان سے چلے جایئے
جبتک انکھین روشن ہین حضران نے قیصر عاد و رستم خان و موت بن شاریق و
فضل بن گیا ہو سبھی طرح تمام سردارون کو اپنے ہمراہ لیا اور صحرا کی جانب چلی کے روز ہوا
کے رخ سے بچکر مع لشکر صاحبقران کی طرف سے وہان طوفان بن سرکش جادو سے
صاحبقران نے فرمایا کہ ہمارے آنکھین تو نہ جاتی رہینگے طوفان نے عرض کی کہ جی نہین مین
رد بحر اس بخور کا جانتا ہون اسلئے مانگ کوہ قضا و قدر و بتخانہ سامری ہون اگر میری انکھین
ضرر یاب بھی ہوتین تو مین انکھون سے یہ خدمت بجالاتا چشم پوشی نہ کرتا حق تعالے انکو چشم
زخم سے محفوظ رکھے یہ کہکر کچھ اسم بحر دم کرکے کاجل پارا اور وہ اپنے آنکھون مین لگایا بعد اوسکے
آنکھون کو بصیر جادو زبرہ کرکے بہت سے بخور مین ملایا کہ جو تمام لشکر کو کافی ہو جائے
صاحبقران سے عرض کی کہ اب حضور خاموش ہوکر بیٹھیں مین بخور کرتا ہون صاحبقران
نے فرمایا کہ پہلے بادشاہ کی انکھین روشن کرد کہ وہ چشم و چراغ دین اسلام ہین بادشاہ نے فرمایا
کہ نہین پہلے صاحبقران کی انکھین روشن کرد چشم ما روشن دل ما شاد مجھے اپنی فکر نہین ہے کیونکہ
ہم اندھون کے لاٹھی ہین طوفان نے عرض کی کہ آپ دونون صاحب برابر ہی تو شریف
رکھتے ہین مین ساتھ ہی انکھین روشن کرتا ہون یہ کہکر طوفان نے وہ بخور جسمین زیرہ ہائے
چشم بصیر جادو شامل تھے منقل پر ڈالے گوگل لوبان صندل وغیرہ یہ سب چیزین جلین
اور دھوان اونکا انکھون مین بادشاہ اسلام اور صاحبقران عالیمقام کے لگا کہ انکھون سے
چند قطرہ ٹپکے اور یہ معلوم ہوا کہ اک چادر سیاہ انکھون پر سے ہٹ گئی اور روشنی ہوئے
طوفان نے سلام کیا بادشاہ و صاحبقران نے دعا دی اور نظر کی اپنے لشکر و سرداران
لشکر پر سب کی حالت پر انکھون سے انسو جاری ہوئے اور اپنی حالت کو تصور کیا تسکین
طوفان نے اب چار چار اور آٹھ آٹھ سردارون کو برابر سے بخور دینا شروع کیا جس طرح
اکھاڑی پر پہلوان لوبان سلگاتے ہین اب سردار بنا ہونے لگے مگر کیا خوش نصیب تھا
طوفان بن سرکش جادو کہ جس کی آنکھ کھلی اوسنے پہلے اوسی کی صورت دیکھی جب
سردارون سے فرصت ہوئی تو اہل لشکر کو برابر سے سو سو کو بٹھاکر بخور منقل پر ڈالا اور
ایک طرف سے دوسری طرف برابر چلا گیا پرے کے پرے اور صفین کی صفین اور ہون
کی بنا ہو ہوکر صاحبقران کو دعا مین دیتے ہوئے بارگاہ سے نکلے اور اپنے اپنے خیمہ کی
طرف چلے شام تک سب بنا ہو گئے اب طوفان بن سرکش نے سرداران بنا اور حضران
بن عمرو کو اطلاع کی کہ تشریف لایئے سب حاضر بارگاہ ہوئے امیر و بادشاہ اسلام گلے
ملکر بہت روئے ہچکیان بندھ گین بعد اوسکے صاحبقران عالی شان ہر سردار کو گلے لگاکر
بہت روئے بارگاہ مین ایک کرام تھا حضران قدمون سے لپٹا رو رہا تھا اک پیر بہر کامل
یہی حالت رہی بعد اسکے قیصر عاد نے سلام کیا پوچھا صاحبقران نے یہ کون ہے
قیصر عاد نے عرض کی یہ وہی غلام ہے جس کو حضور نے زمانہ کور حبشی مین زیر کیا تھا
قیصر عاد میرا ہی نام ہے ابتو صاحبقران نے غور سے اسکی طرف دیکھا کہ بڑا سردار ہے

اوس وقت نہین معلوم کیا ولولہ تھا کہ مین نے اتنی جلد اسیر کر لیا ورنہ لائق اسکے یہہ سردار نتھا
بعد اوسکے جالوس عاد بہرام عاد سالوس عاد صمصام عاد قمقام عادان سب نے
قدمبوسی حاصل کی اور صاحبقران نے انکو دیکھا اوسی وقت خلعت طلب کر کے ان
تازہ مسلمانون کو معہ طوفان بن سرکش کے خلعت سے سرفراز فرمایا اور ایک ضیافت
بہت بہاری حضرات کو عنایت کیا نذرین بالفعل موقوف رہین حکم ہوا کہ اس سے زیادہ
خوشی اور مسرت کا کونسا دن ہوگا ہم چاہتے ہین ایک جلسہ ہو تین روز رہے گا اور سامان عیش
و نشاط مہیا ہون پہلے روز نذرین گذرین اور دوسرے روز رقص و غنا تیسرے روز جلسہ خاص
ہو جس مین فقط خواجہ حضرات نے بجائین یہہ حکم ہوتے ہی سامان جشن ہونے لگا اوس
روز تو شب راحت سے بسر کی تیسرے روز پہلے بارگاہین اوکہاڑ لیکین کہ اونپر خاک
جم گئے تہے جانے لگے ہوئے تھے مثل چشم کور بے رونق ہو رہی تہین کون دیکھنے والا تھا کہ
درستی ہوتی جبرئیل عادی نے فراشون کو طلب کر کے بارگاہین صاف کرا کے پردے
نصب کرائین اور مقبل ثالث کے سپرد روشنی کا انتظام ہوا ہر طرف شمع بندی ہونیلگی
بارگاہون کی آراستگی کا تو کیا بیان کیا جائے صحرا تک جگمگ جگمگ کرنے لگا درخت حمامی سے
منڈہے گئی قندیلین آویزان ہوئین بادلاشا خونپر لٹکایا گیا دوکاندارون نے دوکانین
آراستہ کین لوگون نے غسل کر کے لباس فاخرہ پہنے ہر طرف لطف نوروز حاصل تہا
کہ سرشے جو بدلنے کے لائق تہی بدلی جا رہی تہی لوگ آپس مین گلے مل رہے تھے یہانتک
کہ شام تک سب تیاری ہوئی اور اب روشنی ہونے لگی تمام صحرای تہ طاق روشن و منور
ہو گیا فلک چشم انجم سے نگران تھا چراغان کے بہار دیکھ رہا تھا جنگل مین منگل نظر آتا تھا
ہر خیمہ مثل حجلہ عروس آراستہ تھا جا بجا فانوس کنول سب روشن تھے فرش عمدہ کیا
ہوا تھا اہل خیمہ نئی وردیان پہنے ہوئے دوڑتے پھرتے تھے مصروف انتظام تھے انتہا
یہہ ہے کہ اصطبل تک آراستہ کئے گئے تھے ہر چند کہ ضرورت ایک مرکب کی تہی مگر
جس کے پاس جتنے گہوڑے تھے سب ساز و یراق سے آراستہ کہڑے تھے ساعیس کارچوبی
وردیان پہنے ہوئے باگین پکڑے کہڑے تھے انہون نے بہی اپنے اپنے راؤتی کو اپنی
حیثیت و طبیعت کے لائق آراستہ کیا تھا کسی نے چراغ گیروسی رنگ کرا لائے تھے
پہول جنگل کے شاخون سمیت لاکر آبخوردون مین گلدستہ بنا کر لگائے تھے خواص
خاصیان لئے ہوئے درباگاہ پر استادہ تھے کہ مالک برآمد ہو اور سواری چلی تو
ساتھ ہو لین ہر طرف سے خوشبو چلی آتی تھی کہین مشک کہین عنبر کہین عود سلگ
رہا تھا کہ حیثیت والون نے لوبان ہی سلگا کر دماغ کو خوش و مسرور کر لیا تھا کہیون نے
قوارے عطر کے لنڈہا دیئے تھے کہ ہوا جس خیمہ سے ہو کر نکل گئے دماغ جان کو معطر کر دیا
ہر گلی کوچہ اس طرح آراستہ تھا کہ چوک کا لطف ہر مقام پر حاصل تھا دوکاندارون نے
دوکانون کو نہایت سلیقہ سے سجا تھا گلوری والون نے دوکانین قطعات و تصاویرات
سے زرین کی تہین پوشاکین عمدہ پہنے ہوئے بیٹھے تھے مٹہائی والون کے خوانچے عجب عجب صنعت سے
بنائے گئے تھے کہ صورت عارتون کی پیدا ہوتی تھے علاوہ معمولی چیزون کے عجب عجب

چیزین بنائی گئی تھین کہ جنکی صورت و ذائقہ سے غربا کا تو کیا ذکر امیری آگاہ نہیں بکوان تیار تھے
بازاریون کا دو کانون پر ہجوم تھا ہر شے خرید کر رہے ہین مزا چکھتے تھے خانہ بدوشون کے گیر
کسان تھا جو کہین لیجا کر بیچتے اہل و عیال کو دیتے ساقنون ہیجولون کے تخت برابر ایستادہ تھے
یارون کے جمع دائرہ بجا بجا کر نشہ باز کار رہے ہین دم پڑ رہے ہین کوئی یہ شعر پڑھتا ہی شعر

	بی بی ساقن دمو نکی خیر رہے		ہمین محروم دم بغیر رہے

کہین برابر سے چاندی بازار لگا ہوا ہے روشنی کے سبب سے سات کوون کا گمان ہے
طرف طرف تقرقی وزری جلا جل کر رہے ہین روز بار و امرا لشکر خرید رہے ہین ایک ایک
پیسے کے چار چار دیتے ہین دو کاندار نہایت خوش و مسرور ہین ایک رنگ سے ہر
گلی کوچہ لشکر کا آراستہ ہے ہر روپئے روپ بدلے ہوئے شکلین مختلف بنائے ہوئے
پھر رہے ہین دو کاندارون سے انعام لیتے ہین کہین سوانگ رچے کرتب دکھا رہے ہین
کہین مداری تماشا کر رہے ہین اک عجب ہنگامہ عشرت آگین ہے ہر سردار کے خیمہ مین محفل
رقص و سرود کا سامان موجود ہے ادنے درجہ والون نے بھی چندہ کر کے ایک ایک
ننی بچائی ہے ہر طرف قنقے اور چھپے ہین جس مقام پر ہو کا عالم تھا وہی آج گلزار بہار
ہو رہا ہے طوائفین جو پہلے مجرے کے واسطے جا رہی ہین سماجی ہمراہ ہے ایک ایک زیور و
لباس سے آراستہ و پیراستہ ہے جسوقت نوبجی بادشاہ اسلام برآمد ہوئے سب سردار
در دولت پر دیر سے حاضر تھے اول سلام صاحبقران عالی شان کا ہوا بادشاہ نے
سینے تک لاکر جواب دیا کہ تمہارے جگر دلین رہے بعد صاحبقران کے اور سردارون
کے سلام ہوئے بادشاہ سب کو پلکون کے اشارے سے جواب دیتے ہوئے بارگاہ کے
جانب روانہ ہوے صاحبقران پایہ تخت تھامی ہوئے بارگاہ تک آئے بادشاہ
تخت روان سے اوتر کر مسند جواہر نگار پر متمکن ہوئے آج عجب شان ہے بادشاہ کی کہ تاج شاہی
بر سر و چار قبہ شاہنشاہی در پیش و نر بال ہما کا ہوا نگاہ رو برو کے صدا کین لمبدا اول نذر
صاحبقران کی گذری بعد صاحبقران کے شاہنشاہ گوہر کلاہ نے نذر دی انکے بعد
حسب مراتب ہر سردار شکل حسین ابزمان نور الزمان تورج نیردان پرست
جورشید تاجدار اسد ثانی وغیرہ نے نذر دی جب امرا نذر دی چکے تو اور سردارون کی
نوبت آئی فضل بن کیا ہور خون آشام موت بن سار یق ورقائے زنجیر دخار
مظفر بن ضیغم خون آشام قارن بلند کمان لیکن ان سب سے پہلے لندھور ثانی
کے نذر گزری تھی کہ یہ بھی حلقہ باگوش ہین آخرین سرداران نو مسلم مثل قیصر عاد بہرام عاد
جالوس عاد و سالوس عاد و صمصام عاد و قمقام عاد طوفان بن سرکش جادو
سب کی نذرین قبول ہوئین اور خلعت عنایت ہوئے اب سرداران الوالعزم رخصت
ہونیلگے پہلے صاحبقران بالقبال رخصت ہوئے اور اپنے خیمہ مین آئے بعد صاحبقران
کے ترتیب وار نذر دے دیکر رخصت ہوئے گشتیان اور خلعت حسب حیثیت بادشاہ کی
طرف سے سبکو عنایت ہوئے صاحبقران کو تو بادشاہ اسلام نے اپنے ہاتھ سے خلعت
عنایت فرمایا اور عزیزون کو صاحبقران نے خلعت پہنایا باقی سردارونکو لندھور ثانی

سے کے ہاتھہ سے خلعت ملی یہ سب علیہ بادشاہ ہی کی جانب سے تھا لیکن سرداران الوالعزم اس غرض سے رخصت ہوآئے ہین کہ جو لوگ جس کے خاص ملازم ہین وہ اوسکو نذدین اول صاحبقران بالاقبال بارگاہ سلیمانی سے نکلکر بارگاہ گوہربار مین تشریف لائے اور جو لوگ رفیقان خاص سے انکے تھے اونہون نے نذرین دین حضران نے نذرین انکی لیکر داخل زنبیل کرنا شروع کین صاحبقران نے سبکو قطع کیا آخر مین حضران نے نذر دی صاحبقران نے نذر قبول فرمائی اور ایک لاکھہ زر سرخ مع خلعت عنایت فرمایا کیونکہ بڑا کام کیا تھا حضران نے یہ روز سعید اسیکی کوشش سے دیکھنے مین آیا ہے ورنہ سب مثل دیوار تھے اسی طرح ہر سردار کے ملازمین نے اوسکو نذر دے ہر افسر کو اوسکے ماتحتون نے نذر دی اور حسب حیثیت انعام پایا جب سردار نذر بادشاہ اسلام سے فارغ ہوئے تو جوبت عیارون کی آئی سب سے پہلے حضران کے نذر گزری بادشاہ اسلام نذر قبول فرماکر مبت بہاری خلعت عنایت فرمایا اور فیروزہ ثالث نے یہ خلعت اوسکو پہنایا اور دو لاکھہ زر سرخ عنایت ہوئے سب لیکر اپنے تذر زنبیل کئے لیکن وہ اشرفیان اور جواہر جو بادشاہ کو نذر دیا گیا تھا اک رقم کثیر تھی اور حق تھا یہ فیروزہ کا خواجہ حضران نے جو دیکھا منہ مین پانی بھر آیا دلمین کہا کہ محنت ہم کرین اور مزے یہ جوانا مرگ کرے کسی تدبیر سے یہ روپیہ لینا چاہیئے چونکہ بعد حضران کے منصب فیروزہ کا تھا یہ جلدی سے باہر بارگاہ کے نکلا اور اپنے خیمہ مین آکر چند اشرفیان صندوقچہ سے نکالکر لیچلا بس جیسے ہی خیمہ سے نکلا اک ناریل زمین پر پڑا تھا اوسکی ٹھوکر لگی اور خاک اوڑی فیروزہ نے غصہ سے ایک ٹھوکر اور دی کہ یہان کسنے یہ ناریل رکھا ہے ٹھوکر پڑتے ہی ناریل بیٹا اور فیروزہ چھنک مارکر گرا آپ ناریل ہموار راہ مین رکھکر بوشیدہ ہوگئے تھے اسکو تو اوٹھاکر خیمہ مین ڈالدیا اور وہ صندوقچہ جس مین کہ اشرفیان فیروزہ نے نکالی تھین جانکہ آہین اور رقم ہوگی نذر زنبیل کرلیا اور ہیت اپنی فیروزہ کے بناکر بادشاہ کو نذر دی بادشاہ نے حسب دستور نذر اسکی بھی قبول فرمائی اور خلعت سے سرفراز فرمایا عرض کی کہ یہ روپیہ تو مراحق ہے پر ایسے حفاظت سے رکھہ نہ آؤن کیونکہ خواجہ سلامت ذرا بری نظر سے دیکھتے ہین ایسا نہو کہ نظر اوسکی اسے لگا جائے بادشاہ نے فرمایا کہ تمہارا مال ہے چاہے ابھی لے جاؤ چاہے جب لیجاؤ آپ نے وہ روپیہ اشرفی کہ قریب پانچ لاکھہ کے تھی اک چادر سے مین باندھ کر چلدیئے باہر آکر نذر زنبیل کرلیا اور جلدی سے خیمہ صاحبقران کیطرف روانہ ہوئے جاکر اپنے منصب کی موافق کرسی ہدہد پر بیٹھہ رہے صاحبقران سے عرض کی کہ مین شاہ عیاران ہون یا نہین فرمایا بیشک کہا صاحبقران سے گواہ رہیے گا صاحبقران نے فرمایا کہ گواہی کس بات کی کہا اپنے قول کی صاحبقران نے فرمایا میںنے کب اپنے قول سے برگشتگی کی ہے جو تم سکہا رہے ہو عرض کیا اک مطلب ہے تھوڑی عرصہ کی بعد کہونگا جب نذرین گذر چکین اور عیار واپس آئے صاحبقران سے عرض کی زرا تکلیف حضور کو ہوگی ساتھی بادشاہ اسلام کے تشریف لیچلیے صاحبقران نے فرمایا کیا کام ہے بیان تو کر حضران نے کہا کہ کچھہ تو ہی جو اتنے بڑی تکلیف دیتا ہون صاحبقران خاموش ہورہے اور ہمراہ خواجہ ثالث کو لیکر ہوئے خدمت بادشاہ اسلام مین گئے شاہ اسلام کو

فرمایا کہ یہہ خلاف وقت آنا کس غرض سے ہوا عرض کی کہ یہہ ہمراہ لانے مین خضران سے بادشاہ نے
فرمایا کہ کیون خواجہ کیا مطلب ہے خضران نے عرض کی اک گستاخ بات پوچھونگا خطا عفو ہو تو عرض کرون
فرمایا کہو کیا کہتے ہو خضران نے عرض کہ حضور بادشاہ لشکر اسلام مین ہا نہین بادشاہ ہنسے اور فرمایا
کہ تم نہین جانتے ہو عرض کی کہ اسی طرح مین شاہ عیاران ہون یا نہین بادشاہ اسلام نے فرمایا
کہ بیشک عرض کی کہ اب تمام عیارون کو چاہیے کہ مجھے نذر دین بادشاہ نے فرمایا کہ بیشک ضرور چاہیے
عرض کی کہ اگر کوئی پہلوتہی کرے تو مجھے سزا جزا کا اختیار ہوگا صاحبقران اسکی طبیعت سے واقف تھی
کہ طمع مین زبردستی جرمانے کریگا فرمایا کہ جرمانہ حیثیت سے زاید نہ کرنا خضران نے کہا آپکو اسمین
کچھ دخل نہین ہے مین اپنے ملازمین کا اختیار رکھتا ہون ابھی آپ فرما چکے ہین کہ تو شاہ عیاران ہے
اور اسکے پہلے مین قول آپسے لیچکا ہون جو بادشاہ ہوتا ہے کوئی اوسکے کامون مین دخل دیتا ہے
صاحبقران خاموش ہو رہے اور خواجہ سلامت اپنے خیمہ مین آئے بانہاے عیاری تن برآراستہ
کئے اور کلاہ عیاری مین اک کلغی لگا کر تخت پر جلوہ افروز ہوئے کہ وہ تخت بھی ٹوٹا ہوا اٹھا جاتی
کسی سے مانگ لائے تھے پائین سے ٹوٹ مین پایا تھا اور نعرہ کیا کہ منم شاہ عیاران آج روز سعید ہے
نذرین دو ہمکو یہہ سنتے ہی سب سے پہلے قران ثالث نے نذر دی آپنے نذر لیکر داخل زنبیل کی اور
اک طرہ سال سوت کا عنایت کیا قران نے خلعت فاخرہ سمجھکر کاندھے پر لٹکا لیا اور ادب سے
پیچھے ہٹے بعد اسکے سرہنگ ثالث برگ ثالث گلباد ثالث کلباد ثالث سمک ثالث
برق ثالث وغیرہ سب نے نذرین دین کسی کو طرہ کسی کو ازکار رفتہ پاتابہ کسی کو بیکار سی قطورہ جو
شے کسی مصرف مین آنے کے لائق تھی وہ بجاے خلعت عنایت کی اور جسنے نذر اچھی دی اوسکی پیٹھ
ہاتھ پھیرا اور جسنے کمی کی ساتھ نذر دی اوسکو برا بھلا کہا وہ خلعت بھی نہین دیا جو قران وغیرہ
کو دیا تھا غرضکہ جب سب نذرین دیچکے تو پوچھا کہ یہہ دونون جوانا مرگ یعنے چالاک ثالث و
فیروزہ ثالث کہان ہین ابتک نہین آئے نسبت غرور انکو ہو گیا ہے خیر سمجھا جائیگا فیروزہ پر تو
ایک لاکھ روپیہ جرمانا کہ یہہ بڑا دولت مند ہے بادشاہ کا نوکر ہے اور چالاک ثالث پر
پچاس ہزار اور اگر ادا نکرے تو سو کوڑے کہ کہان تک جسم پر نرہے یہہ فرما کر دربار برخواست کر دیا
لیکن دہان فیروزہ جو ہر رد و بدل کے ہوشیار ہوا اپنے کو خیمہ مین پڑے ہوئے دیکھا سوچا
کہ یہہ کیا معرکہ ہے مین تو پہر رات رہے آیا تھا کہ اشرفیان لیلون تو بادشاہ کو نذر دون باہر
خیمہ سے شور کیا کہ گرا تھا پہر بان خیمہ مین کون ڈال گیا اور اب تو صبح تک مین بیہوش
پڑا رہا کچھ نہین یہہ انہین حضرت کا کام تھا جیب مین جو ہاتھ ڈالا تو اشرفیان ندارد
خیال ہوا کہ شاید کہین گر گئی ہونگی خیر دیکھا جائیگا اور نکال لون صندوقچہ دیکھا تو وہ بھی خالی ہے
ایک حبہ نہین اب تو یہہ سر پیٹنے لگا کہ کس سے مانگے جاؤن اور کہان سے لاکر
نذر دون وقت ایک تو گذر ہی چکا خفگی ضرور آئے گی مگر خیر آخیر ہی مین سہی ناغہ
تو نہوا یہ سوچکہ خلعت سرفرازی سے بھی محروم رہجاؤن اور اگر عتاب آیا تو
نوکری بھی گئی چپٹ کر اک مہاجن پاس گیا اور چند اشرفیان اوس سے
قرض لیکر دوڑتا ہوا چلا کہ بادشاہ کو نذر دون لیکن دہان خواجہ سلامت سے
جس وقت دربار برخاست کیا تو بادشاہ کی خدمت مین پہونچے اور عرض کی

کہ دیکھئے حضور چونکہ آپکے ملازم ہین تو میان فیروزہ کو اب یہ غرور ہوا ہی کہ ہمکو نذر دینا
عار سمجھے اور نہین آئے اور صاحبقران سے کہا کہ اوسکو لینے چالاک ثالث کو دیکھئے کہ
اوس جوانمرگ نے بھی نذر نہین دی قسم کہاتا ہون آپ ہی کے قدمون کی دونون پر
معقول جرمانہ کرونگا بلوا بھیجے دونون کو بادشاہ نے فیروزہ کو طلب فرمایا کہ جب سے
تم اپنا روپیہ رکھنے گئے ابھی تک واپس نہ آئے نہ شاہ عیاران کو نذر دیئے گئے
وہ تجھسے ناراض ہین جلد نذر لے کر حاضر ہو اور اونکو خوش کرو چوبدار یہ پیغام لیکر
چلا ہی تھا کہ سامنے سے فیروزہ دوڑتا ہوا نظر آیا چوبدار نے کہا جلد چلو
جہان پناہ یاد فرماتے ہین فیروزہ حاضر ہوا اور نذر دکھائی بادشاہ مسکرائے نذر
لیکر رکھ لی فرمایا کہ یہ دوسری نذر کیسی ابتو فیروزہ اور پریشان ہوا اور خواجہ سلامت
سے کہا کہ حضور روپیہ جو بہت سا ملا ہے تو طمع بڑھی کہ نذرون پر ملیگا ہمسے
تو کچھ ملتا تھا ہین ایک مرتبہ نہی نذر نہ دی فیروزہ نے عرض کی کہ مین جیسے گیا ایک
ایسی آفت میں مبتلا ہوا کہ اوسے کیا عرض کرون مین حاضر ہی کہان ہوا کہ نذر دیتا بادشاہ
اسلام نے فرمایا کہ نہین آیا تو ہمین نذر کس نے دی تھی کیا تیرا ہمزاد تھا خضران نے
کہا فرمائیے چاہئے ایسے شخص سے جو شاہون پر تہمت رکھے اور جھوٹ بولے
مجھے ڈر ہے کہ یہ بگڑے اور نہ لے مرے فیروزہ نے اپنا سارا قصہ بیان کیا اور
عرض کی مین تو لٹ گیا نام تو لے نہین سکتا مگر حضور خود ہی سمجھ لین کہ سوا
اوسکے کون ایسا ہو سکتا ہے کہ نہ صندوقچہ مین کچھ باقی رہگیا نہ جیب کی اشرفیان
رہین پھر حضور کی خدمت سے
جاتے رہے تھے ابھی نذر حاضر ہوا ہون خضران نے کہا کہ دیکھئے یہ مجھپر اوکہان
آرہا ہے نذر جو تجھکو نہین دی ہے تو چاہتا ہے اوسکی برأت کرون اور اپنے کو بچا لے
بلکہ کچھ لے مرون فیروزہ نے کہا واللہ مجھے خبر نہین کہ آپ نے دربار کیا تھا
دعا یہان نہین نہین معلوم تو ہم اسکو کیا کرین کیون ایسے غافل سوئے بادشاہ
رحم دل ہین تم ہمارے ملازم ہوتے تو آج ہی برخاست کر دیئے جاتے لیکن
ہمکو نذر نہ دینے کا ہمنے تم پر ایک لاکھ روپیہ جرمانا کیا اور پچاس ہزار اس تہمت کا جو
ہم پر رکھی فیروزہ نے صاحبقران کی طرف دیکھا صاحبقران یہ سوچتے ہین
کہ ابھی تو کمبخت اتنا بڑا کام کرکے آیا کیا اسے جرمون لیکن عجب نالائق
حرکتین اسکی ہین سب حیران ہین کہ فیصلہ کیون کر ہو کسکو سچا سمجھے اور
کسکو جھوٹا جانے اتنے مین چالاک ثالث حاضر ہوا اور عرض کی کہ جہان پناہ
داد فیروزہ کی ملنا چاہئے خواجہ سلامت نے جیسے ہی دیکھا کہ فیروزہ
اندر خیمہ کے گیا ہے ایک ناریل جیب سے نکال کر دروازہ خیمہ پر ڈالدیا اور خود
پوشیدہ ہو رہے جب فیروزہ خیمہ سے نکلا ٹھوکر لگی بے ہوشی اوڑی فیروزہ
گرا حضور نے اشرفیان جیب سے نکال لین اوسکو خیمہ مین ڈالدیا اوسکے بعد
مجھے نہین معلوم کہ کیا ہوا کیون کہ مین چلا گیا تھا خضران نے کہا حضور یہ دونون جسے

مجھ سے عداوت رکھتے ہین حضور انکی باتون پر خیال نہ فرمائین ان دونون مین سے کوئی مجھے نذر دیتے نہین یا اب بادشاہ اسلام بھی کچھ سمجھے اور مسکرکے فرمایا کہ خواجہ صاحب کا بیان لکھ لیا جائے کل ہم اسکا فیصلہ کردینگے منشی نے بیان خضر خان کا قلم بند کرلیا۔ بعد اسکے فیروزہ کا بیان لکھا اوسکے بعد چالاک کی گواہی لکھی خضر خان رخصت ہوکر اپنے خیمہ مین آیا فیروزہ کو جو یہ معلوم ہوا کہ خواجہ تیری صورت دیکھکر نذر کا روپیہ بھی بادشاہ سے لیگئے جو خاص تیرا حق تھا یہ سر پیٹنے لگا کہ مجکو مار ڈالا کہین کا نہ رکھا بادشاہ اسلام نے دربار کیا مدعی مدعا علیہ مع گواہ حاضر ہوئے بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ ہمنے یہ فیصلہ کیا کہ خواجہ ان دونون سے جرمانہ لین اور جرمانہ کا روپیہ پیشتر سے فیروزہ چالاک کو دیدیا تھا فیروزہ و چالاک نے روپیہ حاضر کیا خضر خان نے بادشاہ اسلام کو ہزارون دعائین دین اور کہا شاہ و شہریار ایسے ہوتے ہین کیا حق و ناحق کو پہچانتا ہی اور کتنا سچا فیصلہ کیا ہی اگر ایسی عقل نہوتی تو اس مرتبہ تک کیونکر پہونچتے یہ فرماکر فیروزہ کا روپیہ تو نذر مبذول کیا اور چالاک کا روپیہ رہنے دیا اور عرض کی بادشاہ اسلام سے کرانش جوانا مرگ کو بزاد و نگاہ عیار آیا تھا اس سے مینے رعایت کی لیکن اوسکو ضرور سو کوڑے مارونگا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اب کبھی اس سے ایسی خطا نہوگی جب باصرار بادشاہ اسلام نے فرمایا تو خواجہ ثالث اس شرط پر راضی ہوئے کہ خیر یہ روپیہ تو حضور کے فرمانے سے مین نے لیا اور خطا ان دونون کی معاف کی لیکن مین بارگاہ مین چلتا ہون یہ دونون نذر بھی دین فرمایا خیر اسکا مضائقہ نہین ہے غرض کہ خواجہ تو اوٹھکر بارگاہ آسمان جاہ مین اپنی آئے فیروزہ و چالاک حسب الحکم بادشاہ اسلام نذرین لیکر حاضر ہوئے اور پندرہ پندرہ اشرفیان اور سند دین آپنے فیروزہ کو اک طرہ جھومتے تاز بکا عنایت فرمایا کہ اسے کان مین لگاکر سامنے بادشاہ کے جانا کہ اوسکین بھی معلوم ہو کہ شاہ عیاران کیسا دل چالاک ہی اور چالاک ثالث کو اک پٹا ہوا تابہ دیا دونون دل مین کوستے ہوئے پیش بادشاہ اسے بادشاہ اسلام نے جو طرہ فیروزہ کے لٹکتے ہوئے دیکھا فرمایا کہ خواجہ تم سے نہیت خوش ہوئے کہ خلعت عنایت فرمایا لیکن چالاک دل مین ہزارون کوسنے دیتا تھا کہ خدا غارت کرے انکو کسی طرح انکی نیت بر نہین ہوتی اتنا روپیہ نذر مین ملا اسقدر انعام عنایت ہوا اتنا روپیہ فیروزہ کا لے بھاگے پھر جرمانہ کرکے لیا اوسکے بعد پھر نذرین لین غرضکہ پھر سامان جشن ہونے لگا آجکا عجیب جلسہ ہی کہ ہر سردار کی بارگاہ کل سے زیادہ آراستہ کی گئی ہی اور سامان رقص و غنا ہو رہا ہی قرب جوار بیابان نہ طاق کے جو مقامات تھے وہان سے طائفہ بلوئے گئے ہین خواجہ خضر خان ارباب نشاط کے دارو غہ ہین جو طائفہ دس روپیہ کا ہی آٹھ پہلے کرتے ہین اور پچاس روپیہ سرکار مین لکھواتے ہین بلکہ فوراً وصول کرلیتے ہین خوب جیب گرم ہو رہی ہی عیار اونکو دیکھ دیکھکے جلے جاتے ہین چالاک ثالث سے ضبط نہو سکا آخر کار بادشاہ اسلام سے کہدیا کہ خواجہ سینکڑون روپیون کے غبن کر رہے ہین بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ آخر یہ جلسہ کسکے دم سے ہوا۔ یہ اوسی کے بدولت جشن ہو رہا ہی اگر وہ جانفشانی کرکے بصیر جادو کو نہ مارتا تو آنکھین سب کی کیونکر روشن ہوتین اور یہ خوشی کسطرح نصیب ہوتی چالاک اپنا سا منہ لیکر رہ گیا الحاصل راوی بیان کرتا ہی کہ یہ

اتنا بڑا جلسہ ہوا ہی کہ صاحبقرانی بدیع الملک مین آجتک ایسا جلسہ نہوا تھا
گھر گھر تاج ہی ہر شخص کے اسقدر خیرات کی ہی کہ فقیر مالا مال ہو گئے ہین کہانے
کی تو یہ حالت ہی کہ بقول شخصے کتے اور کوے بھی نہین پوچھتے ہین ہر شخص بادہ
مسرت سے متوالا ہی جابجا جلسہ مین جام شراب ناب کو گردش ہی ساقیان
سیمین ساق جام زرنگار و صراحی مرصع کار ہاتھون مین لیے ہوئے اشعار رندانہ
پڑھ پڑھ کر جام دیتے جاتے ہین لوگ جام پر جام پی رہے ہین آواز ہوشا ہوش
و نوشا نوش بلند ہی آج کا جلسہ عجب طرح کا جلسہ ہی کہ چراغان کی بہار
ثوابت و سیارگان فلک پر چشمک کر رہی ہی سارا صحرا اخاکر جگمگا رہا ہی۔
بارگاہین مانند عروس شب اول کے آراستہ ہین لونڈے نخلخون کے
رکھے ہوئے ہین اگردان روش ہین بارگاہ شہنشاہ گوہر کلاہ مین جدا صحبت رقص ہی
اور متوسلین اونکے جمع ہین طوائفان پری جمال مصروف رقص ہین ایکطرف
بارگاہ آصف انجم طلعت مین محفل رقص و غنا بھی آواز ساز آرہی ہی ایک جانب
بارگاہ اسد ثانی مین جلسہ رقص ہی اور اونکے متوسلین جمع ہین اسی طرح
ہر سردار کی بارگاہ مثل بارگاہ نوشاہ کے سجی ہوئی ہی ہر گھر شادی کا سمان معلوم
ہوتا ہی۔ جن سردارون مین باہم ارتباط زیادہ ہین تھوڑی تھوڑی دیر
ایک دوسرے کی محفل مین شریک ہوتا ہی جام ارغوانی سے ایک دوسرے
کی ضیافت کرتا ہی جام سلامتی ایک دوسرے کا پیتا ہی دوپہر تک یہ جلسہ
متفرق رہا بعد دوپہر کے ہر سردار نے دربار کی تیاری کی اور اپنی بارگاہ
رفقا کے سپرد کی اور بارگاہ شاہی کے طرف روانہ ہوئے آج کی صحبت بارگاہ
حشامی مین منعقد کی گئی ہی بادشاہ اسلام تخت پر جلوہ افروز ہین فرش پر دنگل
بچھے ہین ہر سردار حاضر ہو کر مجرا گاہ پر سے مجرا کرتا ہی اور اپنے دنگل پر بیٹھ
جاتا ہی صاحبقران دنگل نادعنبر پر ممکن ہین بارہ بجے سارا دربار شاہزادون اور
رئیس زادون سے مملو ہو گیا تو سلمانون کے دنگل بھی جاے مناسب تجویز کر
بچھائے گئے ہین قیصر عاد جالوس عاد سالوس عاد ضیغم عاد مقام عاد
و نہرام عاد وغیرہ سب اپنے اپنے دنگلون پر بیٹھے ہین آنکھین انکی کھل گئی ہین کہ یہ سامان
اہل اسلام کے پاس ہین اور صاحبقران بڑے اولوالعزم ہین کبھی ان عادیون نے
ایسا جلسہ کا ہیلو دیکھا تھا وجد کر رہے ہین ادھر طوفان بن سرکش جادو خوش
ہو رہا ہی آج تو خواجہ خضران بھی ٹھاٹھ کئے ہوئے ہین اور سبب اوسکا یہ ہی کہ
انکو یہ خلعت اسی شرط پر ملا تھا کہ جلسہ مین بہادر نہ ایسے بیش قیمت چیز کو جب
استعمال مین لانے والے تھے اگر کوئی قریب سے نکل جاتا ہی بہت خفا ہوتے ہین کہ
عطیہ سلطانی خراب ہو جائے گا دامن بچا کر راستہ چلتے ہین جب تمام دربار
سردارون سے مملو ہو گیا تو صحبت رقص شروع ہوئی اک پری جمال حسینہ ارغشوہ ناز
کے ساتھ آکر کھڑے ہوئے اسطرح کہ ناک مین اسکے ایک موتی کی نتھنی پڑی ہوئی

زیور مین سر سے پا تک غرق چور ا بہت بھاری پہنے ہوے اوپر پشواز وہ بھی جواہر نگار
گھونگھرو پاؤن مین بندھے ہوے سیس پھول حسن دے رہا ہی گویا ابر سیاہ کے بیچ مین
ستارۂ روشن جلوہ گر ہی چولی وہ ناگنی ہی جسنے ہزارون دل ڈس لیے ہانگیا
لطف کہکشان دکھا رہی ہی چھپکا کبوتر دل کی اسیری کا پورا سامان کیے ہوے ہی۔
کانون کی بجلیان خرمن جان پر بجلیان گرا رہی ہین گلے کا طوق قمری کی طرح دیوانہ
بنا کر سیر و صحرا دے رہا ہی ہاتھون کی ہتھکڑیان پاؤن کی بیڑیان ہر طرح اسیر کر کے
پابند کیے لیتے ہین گلے کی ہنسلی دیکھنے والون کے دل مین اختلاج پیدا کرتی ہی آواز
خلخال سوتے فتنون کو جگا رہی ہی ضعیفون کو ولولہ شباب یاد دلاتی ہی سرمہ آنکھون کا
پیسے ڈالتا ہی سرمہ کا اک تیر بے امان ہی۔ کہ دیکھا اور دلسے پار گزر گیا ایک خنجر ہی کہ
خون حسرت دیدکرتا ہی۔ رنگ حنا بیگناہون کے خون ناحق سے دست بردار نگین
ہوتا سلیقہ کا اوبہار دل کے پار ہوا جاتا ہی۔ دو قمقمہ نور ہین کہ اوس مین دست موس
دراز ہوا جاتا ہی لیکن دوپٹہ کا دوہرا آنچل بار بار نگاہ شوق پر پردہ ڈالتا ہی مگر اوسکی ہوا بھی
بیزار اور خود نمائیون کی آمنگین ہر مرتبہ سرکا دیتی ہین رنگ محاب جمنے نہین دیتین
شعر اکیلے کا کہین دو سرکشون سے زور چلتا ہی + دوپٹہ لاکھ سینے پر سنبھالو کب سنبھلتا ہی
پہلے وہ پری جمال بصد عشوہ و ناز اک دلکش ادا سے کھڑی ہوئی اور پانون تال پر اوٹھانا
تا چنانچہ شروع کیا ہر ادا دیکھنے والون کے لیے تیر کا کام کر رہی تھی پاؤن کی روشش
دلکو پائمال کیے ڈالتی تھی آواز گھنگرو کی دل پر قیامت کا اثر کرتی تھی ابرو کی جنبش
ذبح کرنے کو موجود تھی توڑے کا چکر گردش تقدیر عاشقون کے واسطے بنگیا تھا کہ اس
پھیر سے دل نہ نکل سکتا تھا غرضکہ جو ادا تھی ہوش ربا تھی ہر دیکھنے والا تصویر بنا ہوا بیٹھا تھا۔
نگاہ کی گردش محفل ہر کو قابو مین کیے ہوے تھی ہر شخص یہی سمجھتا تھا کہ ہماری طرف مخاطب
جب کچھ دیر ناچ کا کمال دکھا چکی تو ہر سازندون نے ساز ملائے اور غزل شروع کی

غزل

خود نمائی سے تری شکل چھپائی نہ گئی — گئی جس خم مین لیتی ہوئی آئینہ گئی — آئینہ دیکھتے ہی لوٹ گیا وہ خود بین
چوٹ تھی سامنے کی اوس سے بچائی نہ گئی — سنکے پیغام اجل جان ہی بدی ہمنے — ناتوان تھے جو نہت بات اوٹھائی نہ گئی
اوس نے دیدار قیامت پہ اوٹھا رکھا ہی — ہاے نا تھی نسے قیامت ہی اوٹھائی نہ گئی — وصل دشمن مین ملا کیسے پریشان دل ہو
زلف بگڑی ہوئی تھی بات بنائی نہ گئی — سامنے تیغ کے مقتل مین نہ ٹھہرے اغیار — منھ کی کھایا کیے منھ پر کبھی کھائی نہ گئی
وعدۂ وصل پہ مجھ سے وہ قسم کیا کھا ہے — طفل ناداں کی قسم تجھ کو بھی کھائی نہ گئی — وائے دی جلوۂ دیدار نے چھوٹ انکھ مین
آجتک رشک سے آپس کی جدائی نہ گئی — تیغ اوٹھی جو نہ کبھی سر ہی مارا ہوتا + جان تم سے نظر بھی تو اوٹھائی نہ گئی

ہمکو دعوے تھا کہ الفت مین اوٹھا لینگے کیا — وقت پر بول گئے بات اوٹھائی نہ گئی

عمر سب کٹ گئی باتین ہی بناتے جلیل
اپنی بگڑی ہوئی افسوس بنائی نہ گئی +

جسوقت وہ نازنین ہر تمکین یہ قاصۂ فلک اس غزل عشق انگیز کو دلکش سرون مین گا رہی تھی سماں باندہ دیا یہان تک لوگون
کی بھی کہ ایک کو ایک کی خبر نہ تھی اشعار کا لطف موسیقی کے ہوش ربا اثر نے چوگنا کر دیا۔

سر حالت کی تصویر کھینچدی ہر شخص کی زبان پر واہ واہ کی صدا بلند تھی اور چٹیلی طبیعت والے چپکے چپکے آہ آہ کر رہے تھے جسوقت اسکا مجرا ہو چکا جی نہ چاہتا تھا کہ سامنے سے ہٹے یا گانا موقوف ہو لیکن دوسری آفت ہوش نے اسکو بھی بھلا دیا جما ہوا رنگ اوکھاڑ دیا اور اپنا ایسا رنگ جمایا کہ اوسکو سب بھول گئے اور یہ غزل شروع کی غزل

کیا تیغ ادا قبضہ قاتل مین نہین ہی
کیون درد محبت کی دوا تجھ مین نہین ہی
ذکر اپنا بھی یارب کی محفل مین نہین ہی

مین بھی ہون و حسرت جو کسی دل مین نہین ہی
ہمراہ عدو لطف گیا تجھ سے ہی کا
جس سے کہ مرا اتحاد و خلش دل مین نہین ہی

اے فیس تصور کا ترے نام ہی لیکے
ورنہ گوئی ان سا دہ محمل مین نہین ہی
تصویر قضا جسکو کہین قتل کے شتاق

وہ آئینہ تیغ قاتل مین نہین ہی
ہون دشمن جان ساتھ لئے مجھ حسرت
اتنی تو جگہ کوچہ قاتل مین نہین ہی

وسعت مرے گوشہ کی ہی صحرا سے زیادہ
اوسون کسی ناوک کا پتا دل مین نہین ہی
تا کامئی الفت کا نتیجہ ہوا کیا خوب

اب کوئی تمنا بھی مرے دل مین نہین ہی
اب اور کرون ترک محبت کا ارادہ
وہ بات نہ کہیے جو مرے دل مین نہین ہی

تیرے تیری تلوار کے تڑپا مین گے کیونکر
جب سانس ہی باقی تن بسمل مین نہین ہی
جلنے پہ مرے کون ہے خوش کس سے ترس ہے

وہ تیغ ہون مین جو تیری محفل مین نہین ہی
ہر چند کہ نازک ہی بہت دل مگر ایجان
جی ہارنے والا کسی مشکل مین نہین ہی

جھیلا جو کرے رشک سے صد موج خوشی سے
تاب اتنی تمہارے تحمل مین نہین ہی
حسرت نہین کہتا ہمہ تن گوکہ ہون اوس کی

کشتی مین وہ ہون جو کف ساحل مین نہین ہی
داغ جگر بدر شب وصل کا بنتا
تاثیر مرے جذبہ کامل مین نہین ہی

بے اثر اے فیس اگر حسرت بیدل
پھر کیا مجھے ہی کوئی گر محفل مین نہین ہی
طے رہ وفا خاک ہو افسردہ دلی مین

تابندہ چراغ ایک بھی منزل مین نہین ہی
ہی ظلم گرشتہ کا تلافی وصل مین دشوار
اوس زخم کا کیا ذکر جو اب دل مین نہین ہی

اے آرزو الفت کا مزہ کچھ نہین بے رشک
کیا لطف جو دشمن کوئی محفل مین نہین ہی

غرضکہ یہ صحبت صبح تک رہی منجب روزگار طائفہ ناچار گئے جسوقت سفیدہ سحری نمودار ہوا اور آواز اذان کان مین آئی یہ صحبت بھی مانند محفل انجم کے ابتر ہوئی **صاحبقران** عالیشان جانب مسجد کربلا متوجہ ہوئے لاحول پڑھکر وضو فرمایا مصروف اطاعت الٰہی ہوئے اور سردار بھی اپنے اپنے خیمہ کی طرف متوجہ ہوئے اور نماز سحری سے فراغ حاصل کرکے آرام کیا عجب انقلاب تھا کہ رات کا دن تھا اور دن کی رات تھی دوپہر تک سناٹا رہا بعد دوپہر کے جب سو کر اوٹھے کسل دفع ہوا پھر جلسہ کی تیاریان ہونے لگین آج کا جلسہ خاص تھا اور بارگاہ گوہر بار مین تھا وہ جلسہ **بادشاہ** کی طرف سے تھا اور یہ جلسہ **صاحبقران** کی جانب سے ہی آج پھر وہی سامان ہین اور وہی رنگ ہی جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا لیکن اس جلسہ کا سردارون کو مع **بادشاہ اسلام** انتہا کا اشتیاق ہی سرداران لشکر کی دعوت بھی ہی اور **بادشاہ اسلام** بھی **صاحبقران** کے ساتھ خاصہ تناول فرماوین گے غرضکہ جب شام ہوئی پھر وہی عالم ہوا کہ تمام صحرا جگمگانے لگا روشنی ثوابت و سیارگان کو ماند کر دیا درختون مین قندیلون کی روشنی کا پرتو بادلہ کی اجالون کو برق تابندہ بنائے ہوئے تھا آنکھ نہین ٹھہرتی تھی ہر شجر رشک نخل طور ہو رہا تھا طائرون سمجھکر آشیانون سے نکل نکل کر چہچہا رہے تھے درندے روشنی سے ڈر ڈر کر صحرا سے نکل گئے تھے زمین و آسمان

دونون منور ہو رہے تھے ہر جا دو لطف کہکشان دکھا رہا تھا قندیل کنول گیلاس جھاڑ جھابہ ہانڈی فانوس دور سے اک ستارہ تابندہ کے مانند نظر آتے تھے ان مشعلون کے شعلے جو ہوا سے لپکتے تھے تو ستارہ دنبالہ دار کی شکل پیدا کرتے تھے ٹٹیان برابر سے ہر راستہ پر لگی ہوئی ہین اور سامنے ہر چشمہ و ہر دروازے قائم کیے گئے ہین اونکی آراستگی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہی اسی طور سے ہر راستہ پر اک دروازہ قائم ہی اور سورج مکھی اوسپر نصب ہی کہ آنکھ نہین ٹھہرتی نگاہ خیرگی کرتی ہی لیکن جو راستہ بارگاہ گوہر بار کو گئے ہین اونکے دروازون پر جھنڈے نصب ہین اور فرش راستے مین کیا ہوا ہی۔ رسالے دورستہ کھڑے ہین سردار پوشاکین نفیس پہنے ہوے جا رہے ہین یہان تک کہ آٹھ بجے تک بارگاہ خلو ہو گئی مقبل ثالث نے آکر عرض کی خاصہ تیار ہی صاحبقران نے کھڑے ہوکر بادشاہ اسلام سے دست بستہ عرض کیا کہ نان خاک نوش فرمائیے کہ باعث فخر میرا ہو۔ بادشاہ اسلام اوٹھ کھڑے ہوئے امیر ثالث اپنے ہمراہ لے چلے جس خیمہ مین دسترخوان بچھا ہوا تھا وہان تکیہ پایہ تخت کو پکڑے ہوئے پیدل آئے اور بادشاہ کو اندر خیمہ کے لے گئے دیکھا تو خوان سر بمہر رکھے ہین صاحبقران نے اپنے ہاتھ سے مہرین توڑین اور خاصہ سامنے بادشاہ کے چنا اور خود ہی آفتابہ لیکر ہاتھ دہولایا بعد اسکے بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ آپ بھی آیئے صاحبقران نے عرض کی کہ مین اولش حضور کا کھاؤنگا اسلیے کہ آج مین میزبان ہون اور سب سردار مہمان ہین بعد سبکو کھانا کھلائے مجھے مناسب نہین کہ مین کھانا کھاؤن غرضکہ جب بادشاہ اسلام خاصہ نوش فرما کر چلے امیر ثالث پہر پایہ تخت کا پکڑے ہوئے دربارگاہ تک آئے اور بادشاہ کو مسند پر بٹھایا اب شہنشاہ گوہر کلاہ اپنے ہمراہ سردارونکو لیکر چلے اور مختلف خیمون مین بٹھا کر ایک گھنٹہ مین فرصت کر کے پھر واپس آئے صاحبقران نے اس حسن انتظام کی تعریف کی اور فرزند سے نہایت خوش ہوئے اب صاحبقران اور شہنشاہ گوہر کلاہ اور دیگر سردارون نے ساتھ بیٹھکر کھانا کھایا یہ وہ سردار تھے جو انتظام مین تھے اور انکو کھانا کھلا رہے تھے دس بجے رات تک فرصت ہو گئی اب صحبت رقص و سرود شروع ہوئی اور ساقیان سیمین ساق جام بلورین اور صراحی نقرئی وطلائی لیکر حاضر ہوئے جام شراب ناب گردش مین آیا اور ہر ایک ماہوش زہرہ خصال مشتری جمال نے غزل رندانہ شروع کی

غزل

قطرے جو مے کے ہوکے ہی آنچھو نکل پڑے
مجھ بادہ کش کی آنکھ سے آنسو نکل پڑے

دل شوق مین جو توڑ کے پہلو نکل پڑے
پردہ سے بیخودی مین ابھی تو نکل پڑے

کیا تفرتے ہون گھر سے اگر تو نکل پڑے
گلشن سے پھول پھول سے خوشبو نکل پڑے

تھا اک زبان حال مرا ماجرائے عشق +
پوچھی کسیسے بات تو آنسو نکل پڑے

جشن پہ مین سیر دشت کو آئے ہین گھر سے ہم
احباب کیون تلاش مین ہر سو نکل پڑے

جھوٹی تسلیون سے بڑہایا جو اضطراب
مطلب یہ تھا کہ دل کسی پہلو نکل پڑے

دونو نظرون اثر ہونیہی ہی لگی کا لطف +
اللہ ری کشش تری چشم سیاہ کی +
ہون سوز غم سے صورت شمع گداختہ
اتنی تو دے مدد دل بسمل کو تیغ تیز
نشتر سے کم نہین یہ تری مہربانیان
سنجید کی مٹا دی مری اضطراب نے
ذی حوصلہ ہی گو کہ دل ناتوان بہت
کم التفاتیون سے ترے غم فزون ہوا
باہر حجاب ہوش کے ہی جلوۂ طبیب
آہون نے کسکی آج پریشان کر دیا
برسون مین رنج دلسے مٹا بعد ترک عشق
پہلو سے اوسطرف نہ زیادہ سرکنے جاؤن
ہان سیاسلہ منقطع ہوا تھا رنج کا
سامان قتل مین یہ تری خود نمائیان
اپنی خوشی کے ساتھ مرا غم نباہ دو
دے اک طرف سے یون نہ فشار اضطراب دل
ہون جوش گریہ سے ہمہ تن چشم اگر رہو

کی مین نے جب فغان ترے آنسو نکل پڑے
دیکھے ادہر تو دیدۂ آہو نکل پڑے
جب دل جلا تو آنکھ سے آنسو نکل پڑے
تڑپے تو چاک کرکے یہ پہلو نکل پڑے
کی یاسی چھیڑ چھاڑ کہ آنسو نکل پڑے
جو تیر کھے جگر مین ترازو نکل پڑے
اتنا کہان کہ توڑ کے پہلو نکل پڑے
پوچھا جو ایک سیگڑون آنسو نکل پڑے
جسکو نہ اپنے دل پہ ہو قابو نکل پڑے
گھر سے جو تم کشادہ کئے مو نکل پڑے
جب کچھ خیال آگیا آنسو نکل پڑے
دیکھو کہین نہ تکیہ زانو نکل پڑے
نالہ رکے تو آنکھ سے آنسو نکل پڑے
سر کی نقاب جنجر پر دنکل پڑے
اتنا ہنسو کہ آنکھ سے آنسو نکل پڑے
ان پسلیون سے دب کے یہ پہلو نکل پڑے
جو آبلہ دیا دیا آنسو نکل پڑے

ادھر تو دور جام چل رہا ہی ادھر ایک ماہوش محو رقص وغنا ہی عجب طرح کا لطف ہی ہر ایک معمولی آنکھون مین سرور دل مسرور ادھر تو نشہ شباب ادھر نشہ شراب آنکھون کے لال ڈورے عجب لطف دکھا رہے ہین ہر شخص جھوم رہا ہی یہ جلسہ دو بجے رات تک رہا بعد دو بجے کے صاحبقران خواجہ سے فرمایا کہ اب آپکی باری ہی عمر ثالث نے کہا کہ آپ نے مجھے کوئی گویا مقرر کیا ہی کہ ہر جلسہ مین مجھہ سے فرمایش ہوتی ہی یہ امر میری شان کے خلاف ہی نہ کبھی مانگے ایسا کیا نہ دادلے ایک آدمی ہر آپکی خوشی کیواسطے مین نے گایا اب آپ نے ہر مرتبہ فرمایش کرنا شروع کردی صاحبقران نے فرمایا کہ تم بھائی ہمارے ہو گویئے تمہارے دشمن ہون اپنے گھر مین کوئی فضل عیب مین داخل نہین ہی ہان صحبت غیر مین نہ چاہیئے اور ایسا تو تمہارے باپ نے بھی اکثر کیا ہی خواجہ نے کہا چلیئے آپکے خیمہ مین گا کر سنا دونگا جس مقام پر طالیقہ ناچتے ہین وہان بیٹھکر گاؤن آخر میرا دونگا کیا فرق رہا امیر نے فرمایا مین ابھی فرق بتائے دیتا ہون ایک تو اون لوگون کو روپیہ دیا گیا ہی جب ناچی گائی ہین دوسری زمین کے فرش پر گائی ہین تمہارے واسطے تخت بچھوایا جائیگا اوسپر بیٹھکر گانا اور تمکو ہر سردار بطور نذر اشرفی وجواہر دیگا یہ فرق تجھے کم ہوا خواجہ نے کہا کہ تم بہت پریشان کرتے ہو مگر خیر تمہاری خاطر منظور ہی انکار کرنے مین کہین ملال ہوگا صاحبقران نے جلدی سے حکم دیا کہ اک تخت لاکر وسط بارگاہ مین بچھادو اوسیوقت تخت لگا دیا گیا حکم کی دیر تھی بلکہ اوسپر اک مسند بچھادی گئی اب خواجہ خضران تخت پر آکر چہار زانو ہوکر بیٹھے اور پہلے ستار بجایا اپنا کمال دکھایا بارہ وہ تین بجائین کہ ستار یونکو مات کردیا بعد اوسکے بین کا کمال دکھایا بجے بجائے ہر قسم کے باج کو اسطرح بجایا کہ یہ معلوم ہوتا تھا زندگی بھر یہی کام کیا ہی ہر طرف سے تعریف کی

صدا بلند بھی سر دار جھوم رہے تھے آخر مین ساز ملا کر اپنے شاگردونکو دیئے اور خود ہوری پٹہ دھر پت
خیال راگون کو اسطرح گائے کہ کلاونت بھی سنتے تو کان پکڑ لیتے بعد او سکے دھن گانا
شروع کیا تو ہان چاہا رولا دیا اور ہان چاہا ہنسا دیا سبکے گانے نظرون سے گر گئے

غزل

خوش ہی جو ہجر سے بھی مین ہون اے غم اور کوئی
ابھی ایجاد کرین طرز ستم اور کوئی

خوش ہون اس مین کہ ہو صاحب غم اور کوئی

ہین ہون موجود جو باقی ہو ستم اور کوئی
جائے گا کیا کہ ہی سرمایہ وفا کا مرا دل

تم سے جو کم ہوئی ہوگی وہ کم اور کوئی

ہو قرار آرزش بجا کا کہ وہ دل نہ رہے
ورنہ ہین آپ کوئی اور نہ ہم اور کوئی

ان طرفون مین یقین بانکا آگیونکر

عہد تو آپ کرین کھائے قسم اور کوئی
نہین جھیتی ہی جھیا سے غم اگین صورت

نہ یہ کہنا ہی مناسب کہ ہی غم اور کوئی

اسی جھگڑے مین رہا آج بھی ہجان وفا
وہ ہین خاموش تو کیون کھائے قسم اور کوئی

لا عری دیکھ مری اے کہ نا درک یار

جانے والا ہی ابھی سوئے عدم اور کوئی
ترک کر ظلم نہان ڈھی جو ہوائی کا

مین نہ بولونگا تو کہیگا بھرم اور کوئی

ہر دم شوق ہون افتاد ہی منزل میری
پاؤن تھرا ئین اوٹھائے جو قدم اور کوئی

اوسکی سوگند سے کیا جس سے لگی چھوٹے

ہمدمو یہ نہ کہو لے او قسم اور کوئی
جب مرے رخ کو تغیر ہو سمجھ لے ہمدم

دل مہور کا تازہ ہوا غم اور کوئی

بس مین لا کر کسی نا دانکو نہی خلد کوئی
یونہین بجا ندیکر اوسے دم اور کوئی

حسکے نالے مین خدا نے اثر اوسکا نہ رکھا

کم کسی سے نہ ہمین ہین نہ ہی کم اور کوئی
آرزو شکوہ بیداد کا پایا یہ جواب

آپ دل اور کو دین ہون ڈلین ہم اور کوئی

جسوقت خواجہ نے اس غزل کے شعر ونکو اتر بھر بھر کے گایا ہر حالت کا نقشہ دکھا دیا سر سے غصہ والے
اتنا ئی معشوق پیدا تھی کسی ہوک سے حالت درد مندان ہو پیدا تھی عجب حالت کردی سننے والون
کی خواجہ نے غزل موقوف کر کے اوٹھنا چاہا مگر رات باقی تھی صاحبقران نے اصرار فرمایا اور کہا
خواجہ ہمارے سر کی قسم ایک چیز اور گادو کہ اتنی رات یہ بھی بسر ہو جائے میان اس صحبت کو غنیمت جانو
کل کیا معلوم کیا ہو کیا نہو ہر وقت دہن اجل مین تو پھنسے رہتے ہین اکو ان ایسے ساحر سے ملنا ہی نہ معلوم کون
زندہ رہے کون نہ رہے ؎

غنیمت شمر صحبت دوستان کہ گل بیخ روزست در بوستان

صاحبقران کے ساتھ ہی بادشاہ اسلام نے اصرار کیا سردارون نے بھی لجاجت کے
ساتھ کہا خواجہ نے دوسری غزل شروع کی۔

غزل

یہ کسطرح کہون کہ اذیت نہین رہی
پوچھا جو تم نے حال شکایت نہین رہی

دل لیکے اب وہ اونکی طبیعت نہین رہی

مطلب نکلگیا تو مروت نہین رہی
سنتے نہ حال آپ سے دشمن کہے مرض غم

جرات سے بات کرنیکی طاقت نہین رہی

کیونکر عذاب جان نہو ہر وقت کی خلش
اک پھانس دل کی جنگی حسرت نہین رہی

ایسا تھا مرا دل کہ مین ہر غم سے شاد ہو

کیا تم نے کہدیا کہ وہ حالت نہین رہی
خوباں ہین چیکی داد کے ہم درد معشوق

یہ تم نے سنا کہ شکایت نہین رہی

ممکن ہی ہر زمان مین ہی قید تصور کا ہو بھلا
اب نکھ کھولنے کی ضرورت نہین رہی

دل اونکو دیکے پھر جو کیا عرض مدعا

آنکھون سے کہدیا کہ مروت نہین رہی
جلوہ دکھانے اب جو وہ آئے تو کیا حصول

جب آنکھ ہی اوٹھانے کی طاقت نہین رہی

ساکت بنا دیا مری آغوش تنگ نے
وہ آنکی شوخیان وہ شرارت نہین رہی

گو اعتبار وعدہ پیمان شکن نہین

آتا ہو کہ دلکی محالت وہ نہین رہی
اک شب کا مثل شمع تھا ہنگامہ فروغ تنا

جب صبح ہو گئی تو وہ صورت نہین رہی

پیرین دل ہی بجھی ہو کے آبلے کی طرح
وہ ولولے گئے وہ طبیعت نہین رہی

احسان یاد کیسے پھر نے کیا

اونی درازی شب فرقت نہین رہی
ساقی معاف ہو مری گستاخی طلب
تیور بدل گئے وہ طبیعت نہین رہی
جس سے بنا فساد کی تھی کہو دیا اوسے
پہلو سے تم اوٹھے تو وہ جا نہین رہی
سب حسن اک غرور جوانی نے کھو دیئے
جو دل مین رہگئی تو وہ حسرت نہین رہی
راہین تمام مشق تصور نے کھولدین
جب لب کشا ہوئی تو اذیت نہین رہی

عیب اس نے کیدیا مین ستمگاری سہی
اس سے بہک گیا ہون کہ عادت نہین رہی
بسمل بنا ئین گی یہ تری خوشخیان کسنے
جب دل نہین رہا کوئی حسرت نہین رہی
کوچہ مین اسکے دفن ہوئے بھی تو کیا ہوا
چین جبین سے رخ کی وہ صورت نہین رہی
ہی بند آنکھ دیکھیگا کسکو مریض بیخبر
ملنے مین اوسسے اب کوئی دقت نہین رہی
اک دلسے سو طرح کے بکھیڑے تھے آرزو

عیب کہدہے کہ اب کوئی حجت نہین رہی
اظہار مدعا نے دکھایا بڑا اثر
کروٹ بھی اب تو لینے کی طاقت نہین رہی
یون دل تسلیون سے ٹھہر بھی گیا تو کیا
جو کل بنی تھی آج وہ ترتیب نہین رہی
تقدیر کی وہ کوفت ہی ناکامیون کی پھانس
زحمت نہ کیجیے کہ ضرورت نہین رہی
غم کی خلش سے ہوگیا ناسور زخم دل
سر سے بلا ٹلی کہ وقاحت نہین رہی

خواجہ نے جونہی لحن داؤدی سے یہ غزل گائی سامعین وجد کرنے لگے اور علی الخصوص بادشاہ پر طاری ہوا اور اسکے مضمون نے
وہ دلکش اثر دکھایا کہ سب مبہوت ہوگئے واقعات و معاملات گذشتہ و موجودہ نگاہون کے نیچے پھرنے لگے جوانونکا تو ذکر ہی کیا ہی بوڑھے بھی اسطرح ٹھنڈی سانس لیکر اسطرح رہگئے
جیسے چراغ سحری بھڑک کر خاموش ہوجاتا ہی اور جوانونکو تو کئی روز تک اک سرور رہا عاشق مزاجون
کے دل کی آگ اور بھڑک اوٹھی انتہائی محویت یہ تھی کہ وقت نماز صبح کا بھی کم باقی رہگیا تھا جسوقت
خواجہ نے گانا اپنا ختم کیا اور سردارون نے خیال کیا کہ وقت تنگ ہی لاحول پڑھکر اوٹھے کہ ایسے
ہمکو لہو لعب مین گرفتار تھے کہ خدا کو بھولے ہوئے تھے دم بھر مین بارگاہ خالی ہوگئی
سردار جلدی جلدی اپنے اپنے خیمہ کی طرف روانہ ہوئے نماز سحری بجا لائے اور کشتیان حسب
حیثیت لگا لگاکر خواجہ خضر ان کی خدمت مین بمجین بادشاہ اسلام و امیر عالی مقام نے
بھی بہت کچھ عنایت فرمایا خواجہ کو مالامال کردیا اب مین زور کے کسل کیوجہ سے بیدوگ لیتے ہین

لیکن یہان سے داستان طلسم نہ طاق کی آغاز ہوتی ہی

راویان اخبار و ناقلان آثار اس داستان ملالت عنوان و مصیبت نشان کو اس طرح سے بیان مین لاتے ہین کہ جسوقت اوس کافر کافران اور دشمن دین و ایمان یعنے اکوان تاجدار کو
یہ خبر پہونچی کہ جسقدر سردار واسطے لشکر اسلام کے یہان سے گئے تھے اونمین سے کئی مارے گئے
جسوقت تمکلب اہل اسلام کی پہونچی اور لشکر کفار نے شکست کھائی اور سب مسلمان ہوکر شریک اہل
اسلام ہوگئے اور خضران نے جاکر بصیر جادو کو گرفتار کیا معرکہ توڑے طوفان بن سرکش جادو
جو انمین تھا راز بصیر جادو کا وہ شریک اہل اسلام ہوا اور بصیر کو مار کر انگھمن سبکی روسن کر این
بس اسکو نہایت غصہ آیا اور کہا کہ مین نے تو یہ چاہا تھا کہ ان پاشکستونکو افسون ہی سے قتل
کردون کہ جو سحر نہین جانتے ہین مگر معلوم ہوا کہ جانمین انکی سخت ہین یون نہ نکلین گی اب ساحرون
کو بھیجنا چاہیے یہ خیال کرکے مین نے نامے اپنے ہاتھ سے تحریر کرکے بالائے ہوا اوڑا دیئے کہ ایک
تو پاس مبہوت آسمان شگاف جادو کے پہونچا اور دوسرا امواج گرداب کے پاش جاکر زانو پر گرا اور
تیسرا زوبان جادو کے پاس پہونچا جسوقت اپنا نامہ مبہوت جادو نے پڑہا تو یہ تحریر دیکھا کہ
اے مبہوت آسمان شگاف جادو اب یہ خدا پرست بغیر ساحرونکے قتل نہونگے لہذا تمکو حکم دیا جاتا ہی

کہ لشکر اپنا لیکر بیابان نہ طاق کی جانب روانہ ہوا اور لشکر خدا پرستان کا کام تمام کرو
اور یہی مضمون نامۂ موواج گرد باد کا تھا اور زوبان جادو کے نام تحریر تھا کہ اے مالک
سرحد طلسمی تمکو چاہیے کہ بموجب اسمان شگاف و موواج گرد باد کو مع لشکر ساحران سرحد طلسم
کے باہر پہونچا دو اور پھر راستہ مسدود کردو واضح رائے ناظرین ہو کہ وہ دیوار جو بیرون طلسم بطور
حصار ہے وہ بھی ساحر زوبان کے سحر کی ہے بس یہ حکم پہونچتے ہی بموجب آسمان شگاف و موواج گرد باد
چالیس چالیس ہزار ساحرون کی جمعیت سے جانب بیابان نہ طاق روانہ ہوئے لشکر اسلام
مین جلسہ ہو چکا ہے ایک روز دربار برخاست رہا کہ ہر شخص کسل مند تھا جب دو گھڑی دن ہوا تو امیر
ثالث بادشاہ اسلام جلوہ افروز تخت شاہی و زینت بخش دلکل صاحبقرانی ہوے سردار
اپنی اپنی کرسیون و نگلون پر اکر متمکن ہوئے صلاح و مشورہ ہونے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے اسلیے
کہ زبانی قیصر عاد کے معلوم ہوا ہے کہ اب کوئی سردار غیر ساحر لایق مقابلہ لشکر اسلام طلسم نہ
طاق مین نہین ہے اور عجب نہین ہے کہ اب لشکر ساحرون کا آوے لہذا جس سردار کی نام فتحی طلسم ہو وہ پہلے ہی
کیون نہ روانہ ہو جائے کہ لشکر اسلام ستم ساحران و طلسم افسون گران سے محفوظ رہے یہی ذکر
تھا کہ جوڑی ہر کارون کی گرد مین آلودہ پسینے مین غرق سامنے سے پیدا ہوئی آتے ہی ستان
عبودیت پر سر کو جھکایا اور آداب شاہی بجالاکے دعا و ثناے بادشاہی مین لب و زبان سے
کام لیا شعر رہے یہ شاہ یارب تا قیامت + مع جاہ و حشم تخت و حکومت + اے خدیو فلک
بارگاہ و سلطان عالیجاہ جانب طلسم نہ طاق سے اک ابر اوٹھا ہے کہ گرج اور چمک اسکی خلاف
معمول ہے اور عنوان آمد لشکر ساحران کا معلوم ہوتا ہے فرمایا بادشاہ اسلام نے کہ جو مرضی
خدا کیا چاہیے اوسوقت حکم ہوا کہ سرانچہ بارگاہ کے اوٹھا دیے جائین حسب الحکم خدام نے
جلدی سے کام کو انجام دیا اور اب بادشاہ اسلام مع سرداران عالی مقام اوسطرف
متوجہ ہوئے کہ جسطرف وہ ابر اوٹھا تھا دیکھا کہ اک ابر سیاہ ہے کہ بڑھتا ہوا چلا آتا ہے کڑک اور گرج
سے زمین کو زلزلہ ہے اور ابر مین ہزارہا برقین چمک رہی ہین بارش شعلہاے آتش کی ہوتی
ہوتے کہ جو شعلہ جس درخت پر گرا اوسکو محل آتش بازی بنا دیا دہر دہر جلنے لگا جس سنگ پر
گرا اور وہ چٹک کر زمین پر گرا تو اوسکو سنگ سیاہ بنا دیا دریا مین گرا تو پانی کھولنے لگا اور
صدہا جانوران آبی جانبر نہو سکے اس شوکت و شان سے یہ لشکر ساحران قریب پہونچا
اور اب جو ابر شق ہوا تو دیکھا کہ دو ساحر مہیب کہ گردنان سحر پر سوار جھولیان کھا روے
کی مثل چینو کے گلون مین پڑی ہوئین سنگ دونون کے سیاہ آنکھین زرد لپٹ پرانتی ہزار اژدہا
نہنگ و پلنگ داڑ و رو مرکب طاؤس و ہا زد عقاب سحر پر سوار ڈبرو بجتے ہوے سنکھ
پھونکتے ہوے گھنٹیون کی صدا بلند ترسول چمکتے ہوے خداوندا کوان کی صدا مین جھولیان
سحر کی گلو مین ہاتھون مین ناریل ترنج نارنج سر پہنائے ہوے کہ اس شوکت و شان سے رو
ہوے بالاے زمین اوترے اور خیمے برپا کیے قیصر عاد نے پہچانا اور نام دونون کے
صاحبقران کو بتلائے اور عرض کی کہ یہ دونون ساحر اگرچہ ساحران طلسم نہ طاق مین کوئی
وقعت نہین رکھتے ہین مگر تمام ساحران عالم سے افضل و بہتر ہین کہ انکا مقابلہ کرنا بہادر شوار ہے
سمجھکر اکوان نے ان دونون کو بھیجا ہے کہ یہ کافی ہین یا صاحبقران انکے مقابلہ مین اگر خداوند

کرم ہی اپنا فضل شریک حال کرے گا تو کچھ ہوگا ورنہ خیر و عافیت ہی اگر یہ خیال ہو کہ
ساحران مطیع اسلام انسے لڑین گے تو ممکن نہین کہ کوئی ساحر انکا مقابلہ کرکے سرسبز ہو سکے فرمایا
وہی پروردگار عالم تمپر بھی فتح دینے والا ہی جسنے بڑی بڑی خداوندیان اپنے پاشکستہ بندون
کے ہاتھ سے برباد کرادین یہ فرما ہی رہے تھے کہ دیکھا جانب شمال سے اک چمک پیدا ہوئی
اور آواز بادل کے گرجنے کی پیدا ہوئی دیکھا تو اک ابر فروزہ رنگ پیدا ہوا کہ اوس ابر مین برقین
چمکتی ہوئی بارش فیروزہ و زمرد و یاقوت و نیلم کی ہوتی ہوئی نہایت زور شور سے آکر پہونچا اور
لشکر اسلام کی طرف بڑھنے لگا سب نگران تھے کہ یہ کون آیا یکایک قریب پہونچکر وہ ابر شق ہوا
اور اک ساحر اژدر پیکر پر سوار آفتاب اوسکے سر پر سایہ افگن جھولی سحر کی لگی ہوئی پشت پر چالیس
ہزار جادوگر مرکبیان سحر پر سوار بیرقین ہاتھون مین لیے ہوئے لیکن اوپر تعریف الہی نعت
رسالت پناہی مرقوم تھی صاحبقران نے پہچانا اور فرمایا کہ مریخ آفتاب علم مالک علم
فیروزہ آتے ہین یہان سے طوفان شاہ بن سرکش جادو کو برہے استقبال روانہ کیا
طوفان بھی تخت سحر اوڑا کر قریب پہونچا بطریق خداپرستان سلام کیا مریخ آفتاب علم نے جواب سلام
دیا لیکن پہچانا نہین کیونکہ یہ ابھی تازہ مطیع اسلام ہی لیکن اتنا سمجھ لیا کہ یہ دوست ہی دشمن نہین ہی
طوفان بن سرکش جادو مریخ آفتاب علم کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے خدمت صاحبقرانی مین حاضر
ہوا لشکر مریخ کا بمقابلہ لشکر کفار خیمہ زن ہوا مریخ نے صاحبقران کی دست بوسی کی اور یہ
عرض کیا کہ غلام حسب وعدہ حاضر ہوا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ خوب وقت پر پہونچے مریخ
نے عرض کیا کہ قبل اسکے کچھ دن ایسے ناقص تھے کہ مناسب نہ معلوم ہوا کہ حاضر خدمت ہون
اسلئے کہ اوسوقت دشمنون کا ستارہ مجھپر غالب تھا اپکو روبلا کے فکر کی علاوہ میرے بچانے
بھی کوشش کرنا پڑتی صاحبقران نے فرمایا بہتر ہوا ورنہ ایسے ہی مصائب سخت مین مبتلا ہم
بھی ہوئے جیسی آفت مین تم پھنس گئے تھے بھی چوتھا روز ہی کہ اوس آفت سے نجات ملی ہی
مریخ نے عرض کی مجھے معلوم نہ تھا کہ حضور سحر اکوان مین گرفتار ہو گئے تھے اگر مین
اوسوقت موجود ہوتا تو مین بھی بچ سکتا صاحبقران نے فرمایا کہ حیف ان کی کوشش
اور پروردگار کی مدد تھی کہ پہلے طوفان بن سرکش جادو بادشاہ کوہ قصاو قدر جو ابھی
تمہارے پیشوائی کو گئے تھے شریک ہوئے اور انہون نے اوس راز سے آگاہ کیا جو
ہملوگون کے بینا ہونے کے متعلق تھا ورنہ اگر ہم بینا ہوتے تو جو لوگ بینا تھے وہ نابینا
ہو جاتے خیر بہتر اور پروردگار عالم نے اوس بلا سے نجات دی یہی باتین ہو رہی تھین
کہ اک ابر اور نمودار ہوا کہ رنگ اوسکا مانند پرطاؤس کے تھا کڑک اور گرج بہت
تیزی سے ہو رہی تھی بارش گلہاے رنگا رنگ کی ہوتی ہوئی آتے آتے یہ ابر بھی لشکر
اسلام کی طرف متوجہ ہوا جسوقت قریب پہونچکر شق ہوا دیکھا کہ اک ساحر تاج پر تخت
پر سوار پشت پر چالیس ہزار ساحر غدار بلائے بدآفت کے پرکالے جھولیان بھر لیان
کاندھون پر ڈالے بیرقین ہاتھ لیے صاحبقران نے فرمایا کہ گنجور شاہ کی تعظیم لازم ہی
یہ سنکر مریخ آفتاب علم اور طوفان بن سرکش جادو برائے استقبال روانہ ہوئے
اور یہ دونون حسب الارشاد صاحبقران عالیشان اپنی شوکت و حشمت دکھلاتے ہوئے

اور گنجور شاہ کو اعزاز و اکرام کے ساتھ لائے یہ بھی صاحبقران سے ملا اور دست بوسی کی
صاحبقران نے اس سے بھی سارا حال طوفان بن سرکش جادو کے مطیع اسلام ہونیکا
اور قتل ہونا مصیر جادو کا سب بیان کیا اتنے مین خانہ سے اسے گرداوڑی اور اک جوان
رعنا دس ہزار جوانون سے آکر پہونچا صاحبقران نے صدر ان درد گوش کو بچانا وضع رکھنا ظریف ہو
کہ یہ وہی نوشاہ ہے جسکی برات جنگل مین صف ماتم بچھا کے بیٹھی تھی صاحبقران نے سمندر جادو
کو مار کر اسے طلسم گنجور سے رہا کیا تھا یہ بھی آکر شریک لشکر اسلام ہوا غرضکہ آمد لشکر ساحران مین تمام
ہو گئی تھی صدر ان بھی قریب شام آکر پہونچا تھا آج کی شب تو ان لوگون نے بہ راحت و آرام بسر
کی فقط طلائے کا گشت جاگتا رہا ساحرون نے حصار سحر باندھ لیے تھے کہ اگر کوئی دشمن آنیکا
قصد کرے تو پہونچ نہ سکے مگر جب دوسرا روز ہوا مبہوت آسمان خنگاف کے لشکر مین طبل جنگ
بجا ہرکارے خبر لیکر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوے فرمایا ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی
و بہ تائید ربانی طبل جنگی بجے یہان خضران بن عمر حکمت شاہی لشکر نقار خانہ سلیمانی مین ۱۲۰
دار و نقار خانہ نے نذر دی خواجہ نے نذر لیکر داخل زنبیل کی اور پہلے چوب اوٹھا کر بھی
طبل پر ماری اور آواز طبل سے پہلے کود کر زمین پر آ رہے صدائے طبل سکندری سے
تمام بیابان نہ طاق گونج اوٹھا درندے بھاگے پرندون نے شاخون سے اوڑ کر شور مچایا
گوش گردون دون کر ہو گئے ساحر اپنے اپنے مقام سے اوچھل پڑے کوئی اپنے عمل کا بگاڑ
سمجھا کسینے جانا کہ رجعت ہوئی عجب طرح کا ہنگامہ برپا ہوا غرضکہ اب نقار چیون اور شہنا نوازون
نے اپنا کمال دکھانا شروع کیا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی ساحرون کے آگے
منقلین و فرشین بچھ گئے ہوے تھے بخور کو گل لوبان صندل کافور رانی کا لادانہ کا ہورہا تھا
اور کسی نے خوک کو جھٹکا کیا اور اپنے پیرون کو بھینٹ دی ہے کسی نے بھینسے کے خون سے غسل کیا
ہے سحر جگائے جا رہے ہین آوازین یا سامری و یا جمشید کی بلند ہین ڈھمرو گھنٹے سنکھ بج رہے
ہین کہ یکایک طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی۔ آمد
شاہ خاور سے فوج انجم خوفناک ہو کر گریزان ہوے اور مہتاب عالمتاب کا چہرہ فق ہوا سر شب
پر رکھکر گوشہ مغرب کی طرف روانہ ہوا فوج شعاع نے لشکر تیرگی کو شکست دی طائران خوش الحان
آشیانون سے نکل نکل مصروف نغمہ سنجی ہوئی مسلمانون مین شور اذان بلند ہوا کفار مین از
یا خداوندا کی آواز بلند ہوئی غرضکہ جب دونون لشکر اپنے اپنے طریقہ کے موافق ادائے
بندگی کر چکے تو صف آرائے میدان کارزار ہوے اوس طرف مبہوت آسمان خنگاف موج
گرد باد نے اپنی فوج کے پرے جمائے اور خود بہ مرتبہ سرداری لشکر سے آگے نکل کر گردن
سحر پر سوار کھڑے ہوئے اس طرف بھی اسی ہزار ساحرون نے پرے جمائے
اور مریخ آفتاب علم دار گنجور شاہ و طوفان بن سرکش جادو اپنے اپنے مرکب پر
سوار آگے لشکر کے کھڑے ہوے بادشاہ اسلام مع صاحبقران عالیمقام و سرداران
ذوالاحترام ایک طرف صف آرائے معرکہ کارزار ہوئے لیکن بعد صف آرائی مبہوت
آسمان خنگاف نے تحریک دستک دی کہ اک پتلا تبر سحر لیے پیدا ہوا اوسنے کیا حکم ہوتا ہے
مبہوت نے کہا کہ جاکر میدان صاف کر پتلے نے آن واحد مین تبر سے درختون کو کاٹ کر

میدان صاف کردیا اور پاؤن مار کر غرق زمین ہوگیا اسطرف گنجور شاہ نے کچھ اسم سحر
پڑہا کہ زمین کو زلزلہ سا پیدا ہوا اور پستی و بلندی زمین پرابر ہوگئی اسکے بعد موا ج گرد باد نے
کچھ سحر کیا کہ جارو ب سحر پیدا ہوئی اور ہوائے تند چلی کہ تمام میدان صاف ہوگیا پہاڑی ہٹ
سمٹ کر ایک جا ہوگئی اب طوفان بن سرکش جادو نے کچھ اسم سحر پڑہا کہ اک ابر پیدا
ہوا۔ اور اُس سے بارش ہوئی اور گرد بیٹھ گئی طوفان بن سرکش جادو نے
مرکب سحر پڑہا یا اور سامنے تخت بادشاہ اسلام کے آکر مجرا کیا اجازت میدان چاہی
فرمایا کہ ابھی کیا ضرورت ہی تم تازہ مہمان ہو اسقدر عجلت نہ چاہیے طوفان نے عرض کی
کہ ہر چند کہ مین لائق مقابلہ نہین ہون اسواسطے کہ جو ساحر اندرون طلسم نہ طاق کے رہنے والے
ہین وہ ادنے ادنے بیرون طلسم کے اعلے ساحرون سے بہتر ہین مگر ہم لوگ اسی واسطے ہین
کہ جان نثاری کرین اور اسکے ماسوا مین اون دونون کو سمجھا ؤنگا اگر نہ مانینگے تو مجبوراً
لڑونگا فرمایا اچھا جاؤ حافظ حقیقی نگہبان ہی طوفان بلدگر مرکب پر سوار ہوا اور رخ میدان
کارزار کا کیا جسوقت سامنے مہبوت آسمان شگاف کے پہونچا کہا اے مہبوت نشہ کفر کو
سر سے دور کر خواب غفلت سے چونک خداوند کریم کو پہچان اکوان پرستی سے باز آ
مہبوت نے کہا کہ اگر تو برائے مقابلہ آیا ہی تو ہوشیار ہوجا اور وار کر اور اگر سمجھانے آیا
ہی تو واپس جا کسی ایسے کو بھیج جو سر میدان داد سحر و ساحری دے اسلیے کہ یہ میدان جنگ
محفل وعظ و پند نہین ہی طوفان نے کہا کہ پہلے تو مین برائے مقابلہ ہی آیا تھا لیکن اگر تو نہین مانتا
اور طالب جنگ ہی تو وار کر یہ سنکر مہبوت بہت ہنسا اور کہا کہ مجھ سے کہتا ہی کہ وار کر مرے
وار سے بچ سکے گا طوفان نے کہا اگر خدا بچائے گا۔ تو بچونگا مین مطیع اسلام ہوچکا پیشدستی نکرونگا
اور میدان مین پہلے نکلنا یہ بھی آئین اسلام کے خلاف تھا مگر مین بہ ارادہ جنگ آیا تھا اسی بات
سے پیش قدمی کی اب تو مجھے عرصہ کارزار مین نہ سمجھ بلکہ صف لشکر اہل اسلام مین تصور کر مہبوت
نے کہا کہ اب مین تجھے زندہ تہوڑے پلٹ کے جانے دونگا یہ کہکر کچھ اسم سحر پڑہ کر اک دو ہتڑ مارا
کہ دو برقین اور دو کین کڑک کر طوفان پر گرین طوفان بن سرکش مرکب سے کود کر زمین مین غرق
ہوگیا برقین مرکب پر گرین کہ مرکب کے دو ٹکڑے ہوے اور اک شعلہ نکلا کہ برقین مع مرکب جلکر
خاک ہوگئین لیکن طوفان بن سرکش جادو طبقہ زمین کا توڑ کر نکلا برابر مہبوت کے اور
اک ہاتھ تیغہ سحر کا مارا کہ گردن کر گدن مہبوت کی قلم ہوئی مہبوت کو دکہ علیحدہ ہوا لیکن خون
جو کر گدن کے گلے سے نکلا وہ اک شعلہ بنکر گرا کہ گر گدن کو جلا کر خاک کردیا اس سحر کی گنجور شاہ اور مسیح
آفتاب علم نے تعریف کی لیکن مہبوت آسمان شگاف نے جو دیکھا کہ اس کے برابر سے جواب سر دیا
مین نے اسکا مرکب مارا تو اس نے میرا مرکب مارا برسون کا ریاض خاک کردیا اب پھر کمی چلے
کھینچون تو مرکب سحر تیار کرون بس او سیوقت زمین پر غلطاک مار کر صورت اپنی اک فیل مست کی
پیدا کی اور طوفان بن سرکش جادو کی طرف چلا طوفان نے بھی اسکو آتے دیکھکر زمین پر اک لوٹ
لگائی اور صورت فیل کی پیدا کی اور دونون لڑنے لگے گھونسا چلنے لگا ٹکرون کی صدا سے تمام صحرا
گونج گیا دونون لشکر تماشا دیکھ رہے ہین لڑتے لڑتے یہ حالت ہوئی کہ دونون ہانپنے لگے اگر یہ اسکو
دس قدم تک ریل لیجاتا ہی تو وہ بھی اوسکو دس قدم تک ریل لاتا ہی کہ اک مرتبہ جھپٹ کر مہبوت

آسمان شگاف نے اک ٹکر ماری کہ اگر کوہ بھی ہوتا تو شق ہو جاتا طوفان نے ٹکر تو اوسکی رد کی مگر دم کہڑی کر دی اور اک چیخ ماری گنجور شاہ اور مریخ آفتاب علم کو بے اختیار ہنسی آگئی اور بادشاہ اسلام سے کہا کہ اب اثار اچھے نہین معلوم ہوتے ہین دیان مہوت نے طوفان کو سونڈین لپیٹتا اور کھینچتا ہوا اپنے اشکر مین چلا گیا زنجیر سحر پاؤن مین ڈالکر اک تخل سحر سے باندہ دیا موج گرد باد جادو نے اپنا گردن نکالا اور میدان مین آکر نہیب دی کہ باش فرقہ خدا پرستان و گروہ مسلمانان حسکو تمنای مرگ آرزوے قضا ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو یہ سنکر گنجور شاہ نے اپنا تخت سحر بڑہایا اور سامنے تخت بادشاہ اسلام کے آکر مجرا کیا اجازت میدان مانگی فرمایا جاؤ خدا کی حفظ و امان مین تمکو دیا گنجور شاہ نے سلام کیا اور بار دگر تخت پر بیٹھکر رخ میدان کارزار کا کیا جسوقت سامنا موج گرد باد جادو کا ہوا موج نے اواز دی کہ اے گنجور شاہ تو بڑا نمک حرام ہی کہ مسلمانون کا شریک ہوا اور وہ خداوند جس نے تجھے خاک سے پاک کیا اور اس مرتبہ کو پہونچایا کہ تو بادشاہ کہلایا تو اوس سے پھر کہا گنجور شاہ نے جواب دیا کہ حرام تو ہی یا مین ہون جسوقت سمندر شاہ نے مجھکو قید کرکے قتل کرنا چاہا اوسوقت جسنے مجھے بچایا وہ میرا آقا و جان بخش ہی اگوان کیسا خداوند تھا کہ ایک کے ہاتھ سے دوسرے پر ظلم ہوتا اوس نے روا رکھا اور خبر نہ لی بس معلوم ہوا کہ اوسکی خداوندی باطل ہی اور وہ اک رنگا ہوا سیار ہی جس نے میری جان بخشی کی مین نے بھی اوسکا ساتھ دیا اور تو اسوجہ سے نمک حرام ہی کہ اپنے بادشاہ کو جسے تو خداوند سمجھتا ہی سمجھکر توبہ نہین کرواتا راہ نیک نہین بتاتا بلکہ سجدہ کرکرکے اوسکے دماغ مین بو خداوندی پیدا کر دی ہی اب تو نمک حرام و بدخواہ ہی یا مین ہون اگر اگوان تاجدار اسلام اختیار کرے تو مین اب بھی اسکی غلامی سے باہر نہین ہون ورنہ انہین مسلمانون کے ہاتھ سے جنہین تو اور وہ بے دست و پا سمجھے ہوے ہین اوس خاک مذلت پر گرنا ہوگا کہ ساری خداوندی کسی راستے سے نکل جائے گی اور اسطرح پامال جائے گا کہا یہان دریا دم غان ہوا اوسکے حال پر گریہ وزاری کرین گے موج نے کہا کہ بس اپنی زبان کو سنبھال اور توبہ کر ایسا نہو کہ زبان تیری زبان جلاے تو خداوند کی شان مین ایسے کلمات تلے طائل زبان پر لاتا ہی دیکھ تو کیسی سزاے معقول اس زبان درازی کی تجھکو دیتا ہون یہ کہکر چھولی پر ہاتھ ڈالا اور اک ترنج سحر نکالکر کچھ اسم سحر دم کرکے زمین پر مارا کہ بسقہ ہالگیا اور اک درخت پیدا ہوا کہ شاخین اوسکی بازوؤن مین گنجور شاہ کے لپٹ گین پس یہ دیکھتے ہی گنجور شاہ نے یادن زمین پر مارا کہ ترب کر دو تلے تبر ہاتھون مین لیے ہوے زمین سے نکلے اور شاخین کاٹ کر بازو گنجور شاہ کے کھولدیے اور درخت کو جڑ سے کاٹ کر گرا دیا موج نے یہ دیکھکر کہ سحر تیرا رد ہوا نا نہل چھولی سے نکالکر زمین پر مارا کہ اوس سے شعلہ پیدا ہوا - اور اون پتلون پر گرا پتلے جلکر خاک ہوے اور وہ گری ہوی شاخین درخت کی پھر بصورت شجر بنین اور انمین پھل پیدا ہوے اور جو پھل اونمین سے گرا وہ شق ہوا اور اسمین سے ایک ایک پتلا شمشیر بہ کف پیدا ہوا اور گنجور شاہ کی طرف چلا گنجور شاہ نے تیغ سحر نکالی اور جو پتلا قریب آیا اوسپر اک ہاتھ مارا کہ پتلے کے دو ٹکڑے ہوے اور اک شعلہ بھڑک کر رہ گیا لیکن دیکھا گنجور شاہ نے کہ جتنی دیر مین ایک قتل ہوتا ہی

دس اور پیدا ہو جاتے ہین اور ہوا سے درختونکو حرکت ہو پھل برابر گر رہے ہین اور
شق ہو رہے تہوڑے عرصہ مین اک فوج جمع ہو گئی اور پتلون نے ہر طرف سے گھیر لیا
مریخ آفتاب علم نے آواز دی کہ اے گنجور شاہ کس مغالطہ مین ہو یہ تمہارے قتل کے
قتیل ہو سکین گے کیون نہین فوج طلسمی سے کام لیتے ہو اوسوقت گنجور شاہ نے ہوا سے
اک تنکا دستہ نکالکر کچھ اسم سحر پڑہکر زمین پر مارا کہ گرتے ہی اوسکی ہر ایک پنکھڑی علحدہ ہو گئی
اور ہر پنکھڑی سے ایک ایک پتلا شمشیر بکف پیدا ہوا اور اون پتلون سے لڑنے لگا خوب تلوار
چلنے لگی گنجور شاہ کے پتلہ طلسمی نے جس پتلے پر ہاتھ مارا دو پر کالے ہوے اور موا ج کے پتلہ
سحر نے پتلہ طلسمی پر تلوار ماری کچھ اثر نہوا آدھر اوہنین طلسمی پتلون مین سے اک پتلا ارا لئے
پیدا ہوا اور دم بھر مین درختونکو کاٹ کر ڈالدیا اور پتلونکو فوج طلسمی روکے ہی تھی درخت
کٹ گئے تو اوسی پتلے نے اپنی زبان مین نشتر دیکر خون لیا اور اون درختون پر مارا کہ آگ لگ گئی اور
سب دہر دہر جلنے لگے آن واحد مین جلکر خاک سیاہ ہو گئے اور پتلہاے طلسمی نظرون سے
پوشیدہ ہو گئے یہ دیکھکر مریخ آفتاب علم نے بہت تعریف گنجور شاہ کی کی لیکن
موا ج گرد باد کو نہایت غصہ آیا اور جھولی سے خاک نکالکر کچھ اسم سحر پڑہکر دم کیا کہ وہ خاک
چکر مارتی ہوئی مانند بگولے کے چلی اور گنجور شاہ کو ہر چہار طرف سے آکر گھیر لیا
پس یہ معلوم ہوا کہ دم گھٹنے لگا اور گنجور شاہ نظرون سے پنہان ہو گیا اور موا ج گرد باد نے
آواز دی کہ پکڑلاؤ اسکو اور وہ بونڈلا چرخ کہاتا ہوا گنجور شاہ کو گھینچکر طرف لشکر کفار کے
لیچلا بس کڑکڑاہٹ پیدا ہوئی اور دیکھا کہ وہ بونڈلا گرد کا شق ہوا اور اک آفتاب چمک کر نکلا
خاک زمین پر بیٹھ گئی اور نعرہ کیا گنجور شاہ نے کہ دیکھا تو نے یون نکل جاتے ہین اب
روک میرے وار کو یہ کہکر دونون اونگلیان جھٹکین کہ اونسے دس آفتاب پیدا ہوے اور
کڑک کڑک موا ج کی طرف چلے جس موا ج گرد باد نے جو اون آفتابونکو اپنی طرف آتے ہوے
دیکھا کچھ اسم سحر پڑہکر آواز دی کہ آؤ اور جو مقام اصلی تمہارا ہی وہان بیٹھو اور اصلی صورت پھر
پیدا کرو یہ کہکر دونون ہاتھ بلند کر دیے دیکھا تو وہ آفتاب طلائی حلقے بنکر دسون اونگلیون
مین اوتر آئے بس موا ج نے آواز دی کہ اے گنجور شاہ دیکھا مے بس یہی سحر تمہارا تھا
جسکو مین نے اپنی اونگلیون مین روک لیا اب اسی سحر کو دیکھو کہ دوست تمہارا دشمن ہوا
اور تمہارے ہی پیر تمہاری فکر مین آتے ہین ہشیار رہنا یہ کہکر اس نے کچھ اسم پڑہکر
وہی طلائی حلقے گنجور شاہ کی طرف کھینچ مارے کہ وہ دسون حلقے دس شعلے بنکر
گنجور شاہ پر چلے گنجور شاہ نے دیکھا کہ سحر میرا اسنے پلٹ دیا بس فورًا پاؤن مار کر
غرق زمین ہو گئے شعلے بالائے زمین ہر طرف تلاش کرنے لگے کہ اک مرتبہ گنجور شاہ
نے طبقہ زمین کا توڑا اور قریب موا ج کے نکلا تو اک ناند پانی سے بھری ہوئی اسکے ہاتھ
مین تھی شعلون نے جو گنجور شاہ کو دیکھا لپک لپک کر چلے لیکن جو شعلہ قریب پہونچا
گنجور شاہ نے ہاتھ سے اشارہ کیا وہ شعلہ ناند مین گر کر گل ہو گیا اسیطرح دسون شعلے
گل کر دیے موا ج نے جھپٹکر اک گولا نولادی ناند پر مارا کہ ناند ٹوٹی اور پانی نے اسکے
گنجور شاہ کو گھیر لیا دیکھا گنجور شاہ نے کہ یہ عمل بھی اسنے پلٹ دیا اور

پر چہار طرف دریائے مواج نظر آنے لگا گنجور شاہ اوس دریا مین ڈوبنے لگا اور نہنگ اوسمین پیدا ہوا۔ کہ گنجور شاہ پر حملہ کرنے چلا بس گنجور شاہ نے جھولی سے کچھ دانے ماش کے نکالے اور کچھ اسم سحر دم کرکے اس نہنگ پر مارے کہ تڑاقے کی صدا بلند ہوئی اور طبقہ زمین کا شق ہوگیا نہنگ مع دریا اوس غار مین سما گیا اور زمین پھر برابر ہو گئی ان دونون مین قیامت کے سحر ہو رہے ہین کہ دونون طرف کے ساحر تعریف کر رہے ہین لشکر اسلام مین لوگ حیرت سے تماشا دیکھ رہے ہین کہ کیونکر یہ سامان فوراً پیدا ہوتے ہین اور پھر غائب ہو جاتے ہین کہ اک مرتبہ گنجور شاہ نے جانب آسمان دیکھا اور آواز دی کہ اے عقربان سحر لینا دشمن کو کہ یہ سرکشی و ایذا رسانی سے باز نہین آتا تم بھی وہ نیش زنی کرو کہ حقیقت اپنی بھول جاے اور سحر سے توبہ کرے بس یہ آواز سنتے ہی اک لکھا ابر پیدا ہوا۔ اور سر پر مواج کے پہونچکر گرجا کہ بارش عقربون کی ہونے لگی جو بچھو مواج پر گرا اور اوسنے نیش مارا مواج چیخ اوٹھا اب یہ حالت ہوئی کہ ہزارہا بچھو مواج گرد باکے تن بدن مین لپٹ گئے اور نیش مارنا شروع کئے موج کی یہ حالت ہوئی کہ سحر و ساحری بھول گیا چیخنا شروع کیا اور تمام جسم نوچنے لگا لیکن جہان ہاتھ لگا یا بچھو نے ہاتھ مین ڈنک مارا تڑپ گیا تمام میدان مین ناچتا پھرتا ہی اوسی حالت اضطرار مین یہ تو دوڑ رہا ہی بچھو دم لینے کی فرصت نہین لینے دیتے جسطرف بھاگ کر جاتا ہی ابر سر پر ساتھ ساتھ ہی بچھو برابر برس رہے ہین مریخ آفتاب علم کو یہ حالت اسکی دیکھکر ہنسی آگئی تمام لشکر اسلام مع بادشاہ و سرداران کمالی مقام کو مارے ہنسی کے لوٹنے لگے تعریف گنجور شاہ کی ہونے لگی اوسی حالت اضطرار مین مواج نے اک بال اپنے سر کا توڑکر پٹکا کہ صورت اوسنے اژدر کی پیدا کی اور دم کشی کرکے تمام بچھو پنکو نگل گیا اور ابر کی طرف دیکھکر ایسی سانس کھینچی کہ تمام ابر دہن اژدر مین جاکر غائب ہوگیا اور شکم اژدر شق ہوا اوس سے سانپ پیدا ہوے اور گنجور شاہ کی طرف چلی اژدر تو اک غول ہوکر رہ گیا لیکن سانپون نے گنجور شاہ پر حملہ کیا گنجور شاہ نے اک دوہتڑ مارا کہ صحرا کی طرف سے اک سپیرا بانسری ہاتھ مین لئے ہوے پیدا ہوا۔ اور بانسری بجانا شروع کی جتنے سانپ تھے سب مجتمع ہوگئے جوگی نے سبکو پکڑ پکڑکر پٹارے مین بند کیا اور صحرا کی طرف چلا مواج نے کہا او گنجور شاہ تو چاہتا ہی کہ مین سحر کو اسیر کردن مجھے بھی تو اپنی حکومت دکھاتا ہی خبردار و ہوشیار ہوجا دیکھ مین سحر اپنا چھوڑائے لیتا ہون اور تیرا سحر مٹائے دیتا ہون یہکہکر اک اسم سحر دم کرکے چند دانے ماش کے پڑھکر پھینکے لگا دیکھا کہ جوگی نے پٹارا پھینک دیا گریبان پھاڑ ڈالا تو یہی خلق مین گھس گئی پٹارا خالی ہوگیا اور سانپ جوگی سے لپٹ گئے بس یہ دیکھتے ہی گنجور شاہ نے لک طا کوس گلی جھولی سے نکال کر کچھ اسم سحر پڑھکر پھینکا کہ اوس نے پر و بال پیدا کئے

اور سانپون پر آکر گرا دم بھر مین سانپ نگل گیا بس یہ دیکھتے ہی مواج گرد باد حادثہ
طیش آیا اور آواز دی کہ اے گنجور شاہ غضب کیا تو نے کہ میرے سحر کو مٹا دیا کہان
جائے گا بچکر کہ مین بھی تیرے سحر کو مٹائے دیتا ہون یہ کہکر زمین پر غلطان ماری اور
اور شکل اپنی اک باز کی پیدا کی اور طاؤس کی طرف اڑکر چلا طاؤس بھاگا باز نے
پیچھا کیا اور پکڑکر طاؤس کو جوگی کے اوپر لایا اور منقار سے گلا کاٹ دیا کہ خون نکلا
اور شعلہ بنکر گرا طاؤس اور جوگی دونون جلکر خاک ہوگئے یہ دیکھکر گنجور شاہ
نے بھی غلطان ماری اور یہ بھی باز بنکر اوڑا اور مواج گرد باد جادو کی طرف چلا دونون
لڑتے لگے پنجے چلنے لگے کبھی لڑتے ہوئے زمین پر آتے ہین کبھی پھر ہوا پر جاتے ہین پنجے پر
منقار چل رہی ہی لوگ دونون طرف کے تماشا دیکھ رہے ہین کہ نہ کبھی یہ کم پڑتا ہی اور
نہ وہ مریخ آفتاب علم نے بادشاہ اسلام سے عرض کی کہ یہ دونون برابر کے
ساحر ہین کوئی کسی سے کم نہین پڑے گا دیکھیے اسکا فیصلہ کیا ہوتا ہی یقین تو ہی کہ دونون
زخمی ہون اور اب دن بھی کم رہگیا ہی تاریکی ہوئی اور دونون علیحدہ ہوجائین گے
اسلیئے کہ اسوقت دونون باز بنے ہوے گتھے ہوے ہین انمین سب خاصیتین جانورون
کی سمجھئے قاعدہ سحر یہ ہی کہ ساحر جو پیدا کرتا ہی وہی خاصیتین بھی اوس مین پیدا
ہوجاتی ہین کل پھر یقین ہی کہ انمین دونون مین لڑائی ہوگی انجام مین دونون کے سحر
ناقص ہوجائین گے اور برسون کے ریاض خاک ہوجائین گے اگر ارشاد ہو تو گنجور شاہ
کو بلا کر انمین صلاح کرون فرمایا یہ خلاف ہی آج رہنے دو کل تمہی نکلنا گنجور شاہ کو
منع کر دینا مریخ آفتاب علم خاموش ہورہا لیکن وہان دونون ساحر اوسی طرح
سے باز بنے ہوے گتھے ہوے ہین برابر پنجہ چل رہا ہی اسنے اوسکے پر نوچ
ڈالے ہین اوس نے اوسکے پر نوچے ہین خون بہ رہا ہی لیکن دونون برابر سے
لڑ رہے ہین کہ یکایک جانب طلسم نہ طاق سے گھڑیال کی صدا بلند
ہوئی اور ہالہ سے ہوا اک جوگی بڑے بڑے جٹاؤن لٹکتی ہوئی جال ہاتھ مین لیے
پیدا ہوا اور قریب آکر آواز دی کہ او مواج ہٹ جا یہ تیرا کام ہی کہ بادشاہ
طلسم کو اسیر کرسکے یہ سنتے ہی مواج الگ ہٹا جوگی نے اوس باز پر جال مارا کہ جو
دراصل گنجور شاہ تھا اور پکڑکر مواج کے حوالہ کر دیا اور نعرہ کیا کہ نعم وساده
خداوندا کوان یہ کہکر ہوا پر اڑتا ہوا جانب طلسم نہ طاق روانہ ہوگیا یہان مواج
گرد باد خوشی خوشی گنجور شاہ کو باندھے ہوے اپنے لشکر مین آیا اور اک قفس آہنی
جو سحر کا ساختہ تھا باز کو بند کرکے درخت سحر مین لٹکا دیا اہل اسلام گنجور شاہ
وطوفان بن سرکش جادو کے اسیری سے نہایت غمگین ہوے لیکن چونکہ شام ہوچکی
تھی آفتاب قریب غروب تھا ملائک اپنے اپنے آشیانون کی طرف جارہے تھے سیاہی پردہ
پوش عالم ہوئی تھی راہ جنگ جدل مسدود ہوچکی تھی طبل بازگشت پر چوٹ پڑی کفار نقارہ فتح
فیروزی بجاتے ہوے گنجور شاہ وطوفان بن سرکش کو ہمراہ لیے ہوے اپنی فرودگاہ پر آئے
اہل اسلام نہایت غمگین وفخرون اپنے پڑاؤ پر آئے بادشاہ اسلام داخل بارگاہ ہوے صاحبقران

بادشاہ اسلام سے عرض کی کہ اب حضور بارگاہ سلیمانی ہی مین فروکش رہین اسواسطے کہ لشکر ساحرون کے
اوترے ہوئے ہین ایسا نہو کہ کوئی افتاد پڑے بادشاہ اسلام نے صاحبقران عالیمقام سے اشارہ
کیا کہ بلکہ آپ اور شہنشاہ گوہر کلاہ آصف انجم ماہ طلعت وغیرہ جملہ سردار یہین رہین تو بہتر
ہے مربیح آفتاب علم نے عرض کی کہ جسوقت تک غلام آپکے لشکر مین موجود ہے اسوقت تک
کوئی تردد نہ فرمایئے بمجال نہین ہے کہ پرندہ پر مار سکے صاحبقران نے فرمایا بہتر ہے لیکن وہان
مبہوت آسمان شگاف اور مواج گرد باد نے پھر طبل بجوادیا اور تیاری جنگ کردی
ہرکارے خبر لیکر لشکر اسلام مین آئے یہان بھی بحکم بادشاہ اسلام نقارہ رزمی نوبت
مین آیا دونون طرف تیاری جنگ ہونے لگی اب انکو تو اسی حالت مین چھوڑا جاتا ہے اور چند
کلمہ داستان ملک آسمانیہ کے تحریر ہوتے ہین کہ بعد اوسکے جانے سکندر رسم
خو کے یہ لوگ رنجیدہ بیٹھے ہین کہ دیکھئے پروردگار عالم کب اوس شہریار عالیوقار سے
ملاتا ہے اور کس دن زیارت اوس راہبر دین اسلام کی نصیب ہوتی ہے آسمان شاہ کو یہ فکر
بھی فکر وخیال ہے اسلیے کہ جب سے شاہزادہ سکندر رسم خو کو پنجہ لیگیا ہے ملکہ کے صدمہ نے
اسقدر ترقی کی کہ راز عشق ظاہر ہوگیا نوبت دیوانگی کی ہوگئی باغ مین دیوانہ وار پھرتی ہے
وہ چاند سے رخسار ماند ہوگئے ہین نمبا چہرہ زیبا پر پڑا ہوا بال سر کے کھلے ہوئے درختون سے لپٹ
لپٹ کر روتی ہے اگر کوئی سمجھاتا ہے اور منع کرتا ہے تو خودکشی کا قصد کرتی ہے لوگ مارے خوف
کے قریب بھی نہین آتے تو کون ایسی کو سمجھائے اور دامن نیکنامی مین بدنامی کا داغ لگائے
کوئی یہ نہ کہیگا کہ اچھا ہی کیواسطے منع کیا تھا بلکہ سب یہی کہینگے کہ فلان نے شاہزادی کی
جان لی تو نیکی برباد گنہ لازم ہمین کیا چاہے سڑن بن کے تنکے چنے کوئی کہتا تھا کہ سچ مچ کہی کہ
دولاری بیٹی چنال ہوتی ہے ماں باپ کا لاڈ لاد کو خراب کرتا ہے علی الخصوص بیٹی ذات
کو اسقدر دباؤ مین رکھے کہ جسمین ذرہ ورنہ ایسی ہی انجام پیش ہوتے ہین ہمنے مانا کہ وہ شخص
عالی خاندان سہی اور یہ بھی فرض کرلیا کہ شادی بھی اوسی کے ساتھ ہوگی لیکن ابھی تک تو وہ
محرم نہین ہے مثل شادی کے کواری لڑکی جب اپنے شوہر فرضی کے واسطے اپنی یہ
حالت بنائے گی تو زمانہ سوا اس کے کیا کہیگا کہ پہلے ہی سے یہین مکا ہوچکا تھا جب یہ
شاہزادی اوس لڑکی سے ہنس گئے بادشاہ نے بدنامی مٹانے کو اوسی کے ساتھ
شادی بھی کردی لیکن کون کہے شاہ دشہریار کا معاملہ ذرا کوئی بات سنہ سے نکالین
اور اونکے خلاف گذرے تو دن بجے سب کو لہو مین پیلو اڈالا جائے کس کی مان نے دھوتسا
کھایا ہے جو سنہ سے نکالے جو جیسا کرے گا ویسا آپ ہی پائے گا ہمین کیا نمک کھایا ہے
دل جلتا ہے تو اتنا بھی سنہ سے نکالتے ہین لیکن ملکہ اپنے ہوش ہی مین نہین ہے کہ کسی کی
شرم کرے دماغ قابو مین ہو تو ذہن مین آئے کہ ہم کیا کرتے ہین اوسے تو ہر وقت اک رٹ
لگی ہوئی ہے کہ آئے منت کی تمعین روشن کیجئے اتنے دنون کے بعد آئے اب بھی سامنے
نہین آتے کبھی اس درخت کے پیچھے چھپ جاتے ہو کبھی اور درخت کی آڑ مین ہوجاتے ہو
دیکھو مین وہین آتی ہون یہ کہکر ادہر سے ادہر دوڑ جاتی ہے ادہر سے ادہر دوڑی آتی
ہے کہتی ہے لو مین ادہر آئی تو ادہر چلے گئے ہان صاحب سچ ہے چاہنے والون سے

ہوکر بھاگتے ہین کبھی عاجز ہوکر رونے لگتے ہے بال سنہ پر بڑے ہوئے شانہ آشنا نہین کیے
وحیران ہوگئین آنکھون پر وحشت برس رہی ہے باتین اور حرکتین دیکھکر لوگون کے دل
ڈرے ہوتے ہین ہنستا ہے جب اس حالت نے طول کھینچا اور ہمشیرون کے چھپانے
نہ چھپ سکا تو خبر ملکہ کی ماں کو ہوئی پہلے تو ملکہ کو نہایت غصہ آیا کہ یہ کیا حرکت ہے اسکی
ایسی لڑکی کا جینا کس کام کا لیکن جب وزیرزادی نے سمجھایا کہ حضور کیسی باتین فرماتی ہین
اسوقت اسکو غصہ ہے کچھ انجام پر نظر نہین ہے لیکن اگر بادشاہ کو خبر ہوگئی اور جہان
پناہ نے ملکہ کے ساتھ غیرت کا برتاؤ کیا تو ہاتھ مل کر رہجائیگا کہ ہائے مین کیا جانتی تھی
کہ بادشاہ دشمن ہوجائینگے گا اس سے بہتر یہی ہے کہ اس معاملہ کو یونہی رہنے دیجے
ملکہ کی ماں نے کہا کہ بادشاہ کو کبتک خبر نہوگی ایک نہ ایک دن یہ حال کھلے گا ضرور ہی
اوس وقت کیا ہوگا وزیرزادی نے عرض کی کہ حضور کہدیا جائیگا کہ آپ بھی دیوانے
کی باتون پر جاتی ہین جب دماغ مین خلل آیا تو وہن لگ گئی کیا سٹری کے فعل سمجھے
بوجھے ہوتے ہین اوسوقت جو سوجھ آگئی جو وہن سوار ہوگئی ملکہ خاموش ہورہی
یہانتک کہ رفتہ رفتہ وہی انجام پذیر آیا کہ خبر آسمان شاہ کو ہوئی کہ ملکہ ماہ پارا
کو جنون ہوگیا اور دیوانی پن مین ہین وہ ایسی ایسی باتین کرتی ہین جو عزت کے خلاف
وناموس عصمت کی چاک کرنے والی ہین آسمان شاہ نے آکر نبی سے پوچھا کہ یہ کیا
واقعہ تم نے اسوقت تک ہمین اطلاع نہ کی اوسنے جواب دیا کہ اطلاع مین کس امر کی کرتا
تمہاری بدولت حکیم طبیب سب ملازم ہین ہر طرح کے سامان مہیا علاج ملکہ کا برابر ہورہا
ہے یہ خیال کیا کہ ایک تو تم یونہی پریشان ہو کہ جب سے وہ لڑکا گم ہوا ہے جو حالت ہے
تمہاری پہلے ہی اب اوس سے زیادہ پائی ہون صدمہ مین صدمہ دینے سے کیا فائدہ
یہی خیال کرکے اطلاع نہ کی کہ تم پریشان ہوگی علاج ملکہ کا ہو ہی رہا ہے دو چار
روز مین اچھی ہوجائے گی لیکن یہ مجھے نہ معلوم تہا کہ انجام علاج کا اولٹا ہوگا جنون
بڑھتا جائے گا بادشاہ نے کہا کہ مرض تو اور رہے ہے یہ تو سنا ہے کہ اوس کی
باتین رسوائے عالم کیا چاہتی ہین وہ سکندر کا نام لے لیکر روتی ہے ملکہ نے کہا کیا خوب
یہ بھی تم نے خوب کہی کیون صاحب دیوانی مین اور کیا ہوتا ہے انتہا ہے کہ کسی
ملت و مذہب مین اوس پر حد شرع تو جاری نہین ہوسکتی ہے خدا کے نزدیک گو وہ
مجرم ہے نہین مگر تم اوسے مجرم قرار دیتے ہو سلطنت کے فیصلے بھی ایسے ہی کرتے ہین
بہت سے بیگناہون کو سزا دیدی ہوگی گناہگارون کو چھوڑ دیا ہوگا بلکہ انعام
عنایت کیا ہوگا اگر اوس کی عقل ٹھکانے ہوتی تو وہ ایسی بات منہ سے نکالتی جسے
بھی شادی کی ذکر ہے تو عرق عرق ہوجاتی تھی جیسے تم نے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ مین شادی
اوس کی سکندر کے ساتھ کرونگا اوس وقت سے اوس نے مجھے منہ
نہین چار کی اور میرے سامنے آتے ہوئے شرماتی تھی اگر بلوا بھیجا اور سلام کو
کوآئی تو گردن جھکائے بیٹھی اور گھڑی ہر بعد چلی گئی آسمان شاہ یہ سنکر خاموش
ہورہا یہان تو یہ حالت ہے لیکن اب حال سنیے دیوانہ دیلم آہن خوار کا

کہ یہ ملک آسمانیہ سے قریب اک بیشہ مین رہتا ہے چالیس ہزار دیوؤن کا افسر ہے
نہایت زبردست ہے اک روز اتفاقیہ کوئی ساحر طلسمنہ طاق کا اس طرف نکل آیا تھا
اوس نے کچھ شعبدے دکھلا کر اسکو اگوان پرست بنا دیا تھا اوس روز سے اوسکو بھی دھن
سوار ہے کہ جس کو سن لیتا ہے کہ مذہب اگوان پرستی کے خلاف ہے اوسے آزار دیتا ہے
اک روز دیوانہ تنہا جا رہا تھا کہ اوس بیشہ کی طرف سے دو مسافر گذرے کہ وہ بھی اگوان
پرست تھے وہ آپس مین ذکر کرتے چلے جاتے تھے کہ آج کل خدا پرستون کا بڑا زور ہے
ابھی حال کا واقعہ ہے کہ اک لڑکا اولاد حمزہ سے کہ جس کا سن بارہ تیرہ برس سے زیادہ
ہرگز نہ ہوگا ملک آب پرستان مین فقیر بنا ہوا آیا تھا اب اوس نے وہ عروج پکڑا
کہ پہلے دیو کو مارا بعد اوس کے سنا ہے کہ کوئی ساحرہ اوس کو اوٹھا لے گئی تھی ایسا
بااقبال تھا کہ باوجود سحر نہ جاننے کے ساحرہ کو بھی مارا تمام ملک آب پرستان
کو مسلمان کیا بادشاہ تک اوس کا مطیع ہے یہ خبر سنکر کہ مذہب اپنا آسمان
شاہ نے تبدیل کروالا ہے ملک ارژنگ زرہ پوش نے آسمانیہ پر چڑھائی
کی سب کو زخمی کیا قریب تھا کہ قلعہ آسمانیہ کو وہ فتح کرے وہ لڑکا پہنچا ہوا
اب کی سپاہیانہ لباس مین تھا آتے ہی ارژنگ سے مقابلہ کیا اور ارژنگ زرہ پوش
اوس کے ہاتھ سے اسیر ہو کر مسلمان ہوا بڑے غضب کی بات ہے کہ خداوند اگوان
اپنے ماننے والے بندون کو توڑے دیتے ہین اور سرکشون کو اسقدر عروج دے رکھا ہے
یہ باتین جو دیوانے نے سنین ان دونون مسافرون کو قریب بلایا اور سارا حال مفصل
پھر سے سنا اور پوچھا کہ ملک آسمانیہ کس طرف ہے اور شہر ارژنگیہ کہان ہے
مسافرون نے بیان کیا کہ یہان سے بہت قریب ہے ارژنگیہ تو اس بیشہ سے شمال کیجانب
واقع ہے اور ملک آسمانیہ گوشہ شمال و مشرق مین آباد ہے دیلم آہن خوار نے
مسافرون کو پکڑا اور کہا کہ ہمارے ساتھ چلو اور راستہ بتاؤ کہ جسوقت ہم ارژنگیہ
مین پہونچ جائینگے تم کو چھوڑ دینگے انہون نے کہا کہ ہم بڑی ضرورت سے جاتے ہین ہمارا
نقصان ہوگا ہمین آپ کیون روکتے ہین رہنما کی ضرورت نہین دیلم دیوانہ کہا کہ اگر نہ چلوگے
تو ہم تم کو قید کرکے چلینگے اب یہ تو یہ دونون مجبور ہوئے دل مین کہتے تھے کہ کیون یہ ذکر اس کے
سامنے کیا کس مصیبت مین پھنسے مگر خود کردہ را علاجے نیست کرین تو کیا کرین ناچار و مجبور
کہا کہ چلیے ہم چلتے ہین اوسوقت دیوانے نے صحرا کی طرف دیکھکر اک چیخ ماری بس آواز
صحرا مین گونج گئی اب جو دیکھا تو چہار طرف سے زنجیرون کے کھڑکھڑانے کی آواز پیدا ہوئی اور
ہزارہا دیوانے آکر جمع ہوگئے اب دیلم آہن خوار نے مرکب اپنا طلب کیا اک دیو نے جھٹ
جاکر کرگدن کو پیش کیا دیلم پشت مرکب پر سوار ہوا مسافرون کو سامنہ لیا اور ارژنگ زرہ پوش
آسمانیہ کی جانب روانہ ہوا جس وقت قریب شہر پہونچا خبر ارژنگ شاہ کو ہوئی ارژنگ شاہ
نے اک پہلوان کو بھیجا کہ اس سے دریافت کرو کہ یہان کیون آیا ہے اور کیا ارادہ رکھتا ہے جسوقت
وہ ایلچی پاس دیلم کے پہنچا اور سبب دریافت کیا دیوانے نے کہا کہ مجھے سنا ہے بادشاہ تمہارا
مسلمان ہوگیا ہے اور خداوند اگوان سے پھر گیا ہے ایلچی نے کہا کہ بیشک مذہب اسلام

حق تہا دشاہ نے ہمارے اختیار کرلیا اور مذہب باطل کو ترک کردیا یہ سنتا تہا کہ دیلم کو نہایت
غصہ آیا اور کہا کہ ہائین تو بہی مذہب اکوان پرستی کو برا کہتا ہے یہ کہکر تھپڑ مارا کہ یہ چرخ
کہا کر گرادیوانے نے تسکین باندہ لین آر رہ پر ڈال لیا یہ خبر اورنگ زرہ پوش کو ہوئی
اورنگ لشکر اپنا لیکر قلعہ سے باہر آیا خیمہ برپا کیا جس وقت شام ہوئی دیوانے نے حکم دیا کہ بجے
طبل جنگی اوسی وقت اک دیوانے نے نقارہ پیٹنا شروع کیا جسوقت صدائے کوس حربی
اورنگ شاہ کے کان مین پہونچی اسس کو خیال ہوا کہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی مقام پر
وغیرہ تماشا کر رہے ہین لیکن جب ہرکارون نے آکر خبر دی کہ لشکر دشمن مین نقارہ بجتا ہے
تو اورنگ شاہ ہنسی کے مارے لوٹ گیا کہ آجتک اس طرح نقارہ بجتے نہ سنا تہا دیوانون کا
ہر فعل وحشت کی شان رکہتا ہے حکم دیا کہ ہمارے یہان بہی طبل بجے اس طرف بہی کوس حربی
بجا لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی جسوقت طبل بجتے بجتے زنانہ شب کا برطرف ہوا اور خانہ
شب سے صبح برآمد ہوئی ہوئے نسیم بہار کے پہلے گل شگفتہ ہوئے طائران گلشن
مونغمہ سنجی ہوئے لشکر اورنگ شاہ مین صدائے اللہ اکبر بلند ہوئی اور فوج کفار مین
نعرے یا خدا اکوان کے بلند ہوئے جس وقت دونون لشکرون نے اپنی اپنی آئین کے
موافق عبادت سے فرصت کی تو صف آرائے میدان قتال وجدال ہوئے جسوقت صفین
بندہ چکین تیردارون نے نکل کر جہاڑی جہنڈے کاٹ کر میدان کو صاف کیا بیلدارون نے
پستی وبلندی زمین کو ہموار ستون نے آب پاشی کرکے گرد کو بٹہالا نقیبان بلند آوازے
نہیب دی کہ ہے کوئی ایسا بہادر جو نام اپنے خاندان کا روشن کرے اور نام رستم وسہراب
مثل حرف غلط کے صفحہ ہستی سے مٹا دے بس یہ سنتے ہی دیلم دیوآہن نے مرکب اپنا جولان
کیا اور میدان مین آکر نہیب دی کہ اے اورنگ تو نے مجہسے سنا ہے کہ تو نے دین قدیم اپنا جو دین
برحق تہا اوس کو ترک کرکے خدائے نادیدہ کی پرستش اختیار کی ہے افسوس کہ تو نے
خداوند گویا سے روگردانی کی اور خدائے ساکت کو برحق جانا تیری سمجہہ مین نہین آتا کہ خدا
کس طرح کا ہے کہ نہ دکہائی دے نہ بات کرے سادہ لونون نے زبردستی یہی اک فرضی خدا
بنا لیا ہے بس بہتر یہ ہے کہ اس دین جدید کو ترک کرادر وہی دین قدیم اختیار کرورنہ ملک
ومال تیرا برباد ہوگا بس یہ سننا تہا کہ اورنگ شاہ نے جواب دیا کہ او دیوانے دین اسلام
سے بہتر کوئی مذہب نہین ہے مین تجہکو بہی ہدایت کرتا ہون کہ مذہب اکوان پرستی پر
لعنت کرکہ وہ اک دو ساحر کافر ہے اوس نے بزور سحر اپنی خداوندی قایم کی ہے وہ بہی
مثل ہمارے تمہارے اک انسان ہے بندہ خدا کا ہے لیکن خدا کو بہول کر اوس نے
اپنے زور سحر پر اپنی خدائی قایم کی ہے انجام مین مثل فرعون شداد نمرود وغیرہ کے یہ
بہی مارا جائے گا مسلمان اس کا پیچہا نہین چہوڑنے والے ہین تو خیال تو کر کہ جو باتین ہم
مین ہین وہی تجہ مین فرق کیا رہا دیوانے نے کہا او بیوقوف خدا نے ایک مخلوق اپنی
صورت کی ہی پیدا کی ہے یہی سبب ہے کہ انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے اورنگ
زرہ پوش نے جواب دیا کہ خدا مین شان یکتائی ہے دوئی کی وہان بو بہی نہین ہے
اگر خداوند کریم کو دوئی پسند ہوتی تو وہ ایسا کرتا دیکہا دیوانے چونک تو بہی اس مذہب

باطل کو ترک کرا دین برحق اسلام کو اختیار کر ورنہ انجام تیرا خراب ہوگا ہم تو اک مت سے یہ سنتے آتے ہین کہ دیوانہ بکارخویش ہشیار لیکن تو کیا سٹری ہے کہ اپنے انجام کو نہین سوچتا پسنگر دیوانے نے کہا کہ معلوم ہو گیا کہ تو راہ پر نہ آئے گا بلکہ اور اکوان پر ستو کو اسی طرح بہکائے گا جس طرح کہ اب تو مجھے بہکا رہا ہے بس تیرا زندہ رکھنا اچھا نہین ہے کل میدان مین پسنگر ارژنگ سے ہتھیار ہو گئے مرکب کی لی اور دیکھ دیوانے سے سامنا کیا دیلم نے کہا کہ وار کر اپنا تاکہ آیندہ تجھے موقعہ نہ باقی رہجائے ارژنگ نے جواب دیا کہ اہم اہل اسلام ہین پیش دستی کرنا ہمارا دستور نہین ہے تو وار کر اگر خدا تیرے ضرب سے بچائیگا تو دیکھا جائے گا ہم بھی تجھے تماشا اپنے ضرب کا دکھا دینگے یہ سنکر دیوانے نے تین سو سن کی زنجیر جو ہری کر کے ارژنگ زرہ پوش پر وار کیا ارژنگ نے زنجیر پشت سپر پر روکی لیکن مزا زنجیر کا پسر کے اوس پار سر پر پڑا کہ تمام ارژنگ کا شق ہو گیا خون جاری ہوا زخم ایسا کاری آیا کہ ارژنگ بیہوش ہو گیا اور مرکب اس کو لے نکلا دیلم نے ہر چند تعاقب کیا نہ پایا لیکن فوج نے جو دیکھا کہ سردار زخمی ہوا اب کوئی اس دیوانے سے مقابلہ کرنے کی تاب نہین رکھتا ہے فوج بھاگ کر قلعہ مین ہوئے دیوانے نے کہا کہ مجھے تم لوگون سے بحث نہین ہے مطلب جس سے تھا وہ گم ہوا جب ملے گا تو دیکھا جائے گا اور وہان سے کوچ کر کے طرف ملک آسمانیہ کے روانہ ہوا دیکھیے کب پہونچتا ہے لیکن اول حال ارژنگ زرہ پوش کا بیان کیا جاتا ہے کہ گھوڑا اس کو لئے ہوئے کنارے اک دریا کے پہونچا جھک کر پانی پیا اور پھر ہری لی کہ سوار نیچے گرا اور مرکب چپکا کھڑا ہو رہا گھاس چرنے لگا اتفاق روزگار سے بڑی دیر تک یہ بادشاہ یونہی زمین پر پڑا رہا اور کوئی درندہ و گزندہ اس طرف نہین آیا بعد اک پہر بھر کے ارژنگ کو ہوش آیا تو اپنے کو صحرا مین پایا ہر چند کہ خون بہ جانے سے قوت زائل ہو گئی تھی مگر ناچار دیجور اوٹھا رو ال سے زخم سر باندھا اتنی قوت نہ تھی کہ مرکب پر سوار ہو سکتا اک درخت سے تکیہ کر کے بیٹھ رہا اور دعا کرنے لگا کہ پروردگارا ملک ارژنگیہ مین بہت سے بندے تیرے ہین تو ہی اونکا نگہبان ہے مجھکو تو مرکب یہان نکال لایا دیوانے نے شہر کی نہ معلوم کیا حالت کی ہوگی اور دیکھیے اس صحرا مین میرا کیا انجام ہوتا ہے اسلیے کہ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن عجب اوجھن ہے کہ بیان نہین ہو سکتی اگر کوئی درندہ یا گزندہ اس طرف نکل آیا تو اتنی بھی تاب توان نہین ہے کہ مین اوس سے جان بچا سکون گا اے کس بیکسان وای دادرس غریبان تو ہی مدد کرنے والا ہے نہ کسی کو خبر ہے کہ کوئی اس طرف آئے نہ یہ راہ گذر ہے کہ آیندہ و روندہ سے امید کی جائے کہ وہ ملک مین ہمارے اطلاع کر دینگے نہ اتنی قوت ہے کہ چل سکون زخم ایسا سر مین ہے کہ گردن نہین اوٹھائے دیتا اس وقت بیکسی مین سوا تیرے کوئی مدد کرنے والا نہین ہے تو ابھی نو مسلم ہون تیرا ناچیز تو قدیم ہون لیکن شناسائی کو بہت ہی کم زمانہ گذرا ہے میرای دو کر اور اعتقاد کو میرے اور مضبوط کر پس یہ کلمات اسکی زبان پر جاری ہوا تھے کہ تیر دعا کا ہدف اجابت پر بیٹھا اور جانب صحرا سے شق گرد و غبار خیف بلند ہوا

دیکھا کہ آگے آگے اک ہرن چوکڑی بھرتا چلا آتا ہے اور پیچھے پیچھے اوس کے اک بگولہ گرد کا پرچہ
مارتا ہوا چلا آتا ہے ہرن ایسا گھبرایا ہوا تھا کہ ساحل تک چلا آیا اور دلدل مین پھنسا چوکڑی
بھولا سا تھا ہی پڑا تاق سے گرد شق ہوئی تیر کے سنانے کی آواز سنائی دی دیکھا کہ
ازرنگ زرہ پوش نے کہ آہو اوجھل کر گرا ایڑیان رگڑنے لگا خیال جو کیا تو تیر
دل پر اس کے پڑا آہا ساتھ ہی اک سوار آکر پہونچا اور کود کر گھوڑے سے ہرن کو ذبح کیا
دیکھا ازرنگ زرہ پوش نے کہ اک لڑکا چودہ پندرہ برس کا ہے یہ معلوم ہوتا تھا کہ
وہی شہریار ہے بلکہ اس کو یقین کامل ہوا کہ سکندر رستم خو ہے اودھر اوس لڑکے نے
دیکھا کہ اک شخص سر سے رومال باندھے درخت سے لگا بیٹھا ہے کپڑے خون مین تر بتر ہین
مرکب ایک طرف چر رہا ہے ساز و یراق سے آراستہ ہے چاہتا تھا کہ حال اس کا دریافت
کرون کہ کون شخص ہے مرد سپاہی وضع معلوم ہوتا ہے نہ معلوم اسے کسی قزاق نے زخمی کیا
ہے مگر ایسا ہوتا تو مرکب شمشیر وغیرہ اس کے پاس نہوتی شاید کسی جنگ مین زخمی ہوا ہے
گھوڑا اس کو نکال لایا ہے مرکب بھی اچھا اور عمدہ ہے سامان بھی شاہانہ ہین جبتک
یہ پوچھے پوچھے اوس زخمی نے آواز دی کہ اے شہریار عالی وقار پہلے آپکی جدائی کے صدمہ
نے بہت پریشان کیا بعد اوس کے محبت نے آپکی اس کو پہونچایا آپ کے تشریف لیجانے
کے بعد بہت انتظار کیا آخر مایوس ہوکر اپنے شہر مین آیا اور اس طرح دیوانے کے ہاتھ سے
زخمی ہوکر اس صحرا مین پہونچا اب نہ معلوم کہ وہان شہر کی کیا حالت ہے اور دیوانہ ابھی ہین
ہے یا ملک آسمانیہ کو گیا یہ سنکر وہ لڑکا حیران ہوا اور کہا کہ یہ تو کیا کہتا ہے مین تو
پہچانتا ہی نہین کبھی تیری صورت ہی نہین دیکھی اور تو ایسی باتین کرتا ہے جس سے
انتہا کا پاگل ظاہر ہوتا ہے اے شخص جسے دھوکا ہوا ہے وہ کوئی اور شخص ہوگا مین نہونگا
ازرنگ یہ سنکر رونے لگا کہ بعد اک مدت کے زیارت نصیب ہوئی تو آپ غلام
کو بھول گئے یہ مروت اسلام کے خلاف ہے اور آپ سے بعید ہے اب تو خیال ہوا کہ یہ
خدا پرست بھی ہے قریب ازرنگ کے آکر پوچھا کہ نام اونکا کیا تھا جنہین تم سمجھتے ہو
ہو ازرنگ نے عرض کیا کہ شاہزادہ رستم خو اور والد ماجد اونکے شہریار عالی وقار
ہین تب سنکر جواب دیا کہ وہ بھائی میرے تھے میرا نام سہراب بن رستم ہے اب جو غور سے
ازرنگ نے دیکھا تو خط و خال مین بھی فرق پایا عرض کی کہ حضور بجا ارشاد فرماتے
ہین بیشک غلام کو دھوکا ہوا تھا مین عیار سہراب ثانی کا اور لوگ ساتھ والے
بھی آگئے سہراب ثانی نے عیار سے کہا کہ سواری منگاؤ اور نام ازرنگ کا پوچھکر
فرمایا کہ انکو لے چلو اوسی وقت لوگ ازرنگ کو خیمہ مین ڈال کر خیمہ مین سہراب
کے لائے سہراب ثانی نے جراحون کو بلوا کر زخم سر دھلوا کر پٹی مرہم کی چڑھوائی اور کہا
کہلوایا کہ حواس ازرنگ کے درست ہوئے اب سہراب ثانی نے کہا کہ معلوم ہوا تم
رفیق میرے بھائی کے ہو اور مسلمان بھی ہو تمہاری حمایت ہم پر فرض ہے لہذا
چلو تاکہ مین اوس دیوانے کو سزا دون اور ملک کو تمہارے اوس کے ظلم سے بچاؤن
ازرنگ نے عرض کی کہ ای شہریار لشکر آپکے سامنہ کم ہے اور میرا لشکر بھی تباہ ہوگیا ہوگا اس طرح چلنا تو

احتیاط کے خلاف معلوم ہوتا ہے سہراب نے ہنسکر جواب دیا کہ ہم لوگون نے ہمیشہ پروردگار سے اپنے زور بازو پر کام لیا ہے کبھی لشکر کی پرواہ نہین کی ہے یقین ہے کہ بھائی ہمارا بھی تنہا تمہارے ملک کی طرف آیا ہوگا اژرنگ نے عرض کی کہ بجا ارشاد ہوتا ہے ایسا ہی ہوا تب مفصل قصہ اونکا ملک آسمانیہ مین چل کر سن لیجیے گا یہ باتین ہوکر سہراب بن رستم ثانی نے کوچ کیا اور اول شہر اژرنگیہ کی جانب روانہ ہوا جسوقت شہر مین پہنچے امن وامان دیکھی معلوم ہوا کہ دیوانہ ملک آسمانیہ کیجانب گیا ہے ایک روز سہراب ثانی نے قیام کیا دوسرے دن کوچ کرکے طرف ملک آسمانیہ کے روانہ ہوے ابران کو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہے لیکن حال دیلم دیوانہ کا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ملک اژرنگیہ سے کوچ کرکے طرف ملک آسمانیہ کے روانہ ہوا تھا جسوقت قریب شہر پہونچا خبر آسمان شاہ کو ہوئی کہ دیوانہ دیلم بقصد جنگ اس طرف آتا ہے اول شہر اژرنگیہ پر گیا تھا اژرنگ شاہ زخمی ہوکر کسی طرف نکل گیا اب اس طرف آیا ہے یہ سنکر آسمان شاہ نے بھی حکم دیا کہ فوج ہماری قلعہ سے باہر نکلے حسب الحکم لشکر قلعہ سے باہر آیا خیمہ برپا کیا آسمان شاہ بارگاہ مین آیا سردار جمع ہوے قران قزاق نے عرض کی کہ اول اس دیوانہ سے ہمین مقابلہ کرونگا آسمان شاہ نے کہا کہ امانت ہو شاہزادہ سکندر کی ہین تم کو نہین بھیجتا تم دونگا میرے سردار کیا کم ہین اگر خدانخواستہ تم زخمی ہوے تو مجکو شاہزادہ سے خجلت ہوگی قران قزاق نے کہا کہ اگر مجھسے شکایت ہوگی تو کیا جواب دونگا شاہزادہ فرمائیگا کہ تمہاری موجودگی مین بادشاہ نے مقابلہ کیا ہی باکین تھین کہ صحرا سے تق گرد وغبار بلند ہوا اور آواز زنجیرون کے آنے لگی کہ تمام صحرا گونج گیا آسمان شاہ وقران قزاق وسہ دیگر سردارون کے بارگاہ سے باہر آئے اور آمد لشکر دیوانہ کا تماشا دیکھنے لگے دیکھا کہ آگے آگے اک دیوانہ زبردست قوی بازو قوی ہیکل گردن مست پر سوار چالیس ہزار دیوانے زنجیرون مین کھڑکھڑاتے ہوے آتے ہین مناسب تجویز کرخیمہ برپا کیا دن کا تھا جسوقت لشکر نے کمر کھولی اور بکھیڑے برپا ہوے دیلم آہن خوار اپنے خیمے مین داخل ہوا دو چار جام شراب کے پیے جسوقت دماغ اس کا بادۂ ناب سے گرم ہوا حکم دیا کہ بجے طبل جنگی اسلیے کہ سمجھا ناان خداپرستون کو بیکار ہے اوسیوقت نقارہ رزمی کڑکڑایا خبر آسمان شاہ کو ہوئی کہ فوج دشمن مین کوس حربی بجا ہے آسمان شاہ نے بھی طبل جنگی بجوایا دونون طرف تیار ہوے جنگ جدال ہونے لگی جوانان لشکر تلوارونکو صیقل کرنے لگے آلات حرب وضرب کو درست کیا غرضکہ رات بھر طبل بجا کیا جسوقت صبح ہوئی دونون لشکر میدان مین آئے صفین آراستہ کرکے کھڑے ہوے میمنہ میسرہ قلب جناح ساقہ وکمینگاہ اگلا ہراول پچھلا چندا ول نہایت خوب درست ہوچکا تو نقیبون نے نقابت کی اور کرنیتون نے کرنا کیا بہادرون کو جوش شجاعت پیدا ہوا دیلم دیوانہ نے مرکب کی باگ لی اور میدان مین آکر نہیب دی کہ اے آسمان شاہ تو نے یہ کیا کیا کہ مذہب قدیم اپنا ترک کیا اور مذہب جدید اختیار کیا بس زیادہ گفتگو کی ضرورت نہین ہے اگر خیریت اپنی چاہتا ہے تو اس مذہب کو ترک کر اور اوسی مذہب قدیم پر آیا پرستش خداوند اکوان کی

اختیار کر کہ وہ عجب خداوند گویا ہے جو بات چاہو کرو اوسکا جواب حسب خواہ سنو یا مقابلہ کرو
یہ سنکر آسمان شاہ نے اپنے لشکر کیجانب دیکھا بس فوراً افراط بن لقرایط نے مرکب اپنا صف
سے نکالا اور آسمان شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور دیوانے سے کہا کہ اگر تجھ
بہادری کے دعوے ہین سا کہ تو کیا مقابلہ کرے گا دار اپنا کر کے جو حملہ نکال تاکہ حسرت تیرے
دلمین نہ رہجاے کہ شاید وار کارگر ہوتا اسلیے کہ میرے وار سے بچنا تجکو دشوار ہوجائے گا افراط
بن لقرایط نے جواب دیا کہ ہم اہل اسلام سے ہین پیشدستی ہمارا دستور نہین ہے تو اپنا وار
اگر پروردگار تیرے ضرب سے بچا لیگا تو ہم بھی وار کرینگے یہ سنکر دیوانے نے اک چیخ ماری
اور کہا معلوم ہوا کہ شامت تیری آگئی ہے اسکو کہ یہ زنجیر موت ہے دارا اسکا دیوانے کر دیا
اور روح کو اسیر کر کے لیجاتا ہے یہ کہکر تین سو من کی زنجیر چوہری کر کے سر پر پھرا کر افراط پر وار کیا
افراط نے گھبرا کر سپر بلند کی لیکن زنجیر جب پڑتی ہے ہاتھ تھرایا سپر چھوٹ گئی اور کمر کو دبا
پشت پر پڑین اور بوری زنجیر سر پر بیٹھی کہ کاسہ سر شق ہوگیا افراط بیہوش ہوکر
مرکب سے گرا دیوانے نے چاہا باندھ لیجاوین کہ قران قزاق دوڑ پڑا اور آواز دی
کہ او دیوانے یہ کیا حرکت ہے یہ فعل مردی کے خلاف ہے کہ تو زخمی کو اسیر کرتا ہے اور
ابھی حریف تیرا مین موجود ہون یہ سنکر دیوانے نے کہا تو ہی آ اب تجکو اور اس کو ساتھ
بلند ہونگا یہ کہکر وہی زنجیر سر پر پھرا کر قران قزاق پر وار کیا قران قزاق مرد ہوشیار تھا
دیکھا کہ زنجیر کارگر تا دشوار ہے ملا کر مرکب سے مرکب کو ہاتھہ کلائی پر ڈال دیا دیوانہ ہنسا
اور کہا کہ تو بڑا ہشیار معلوم ہوتا ہے کہ حربہ کو میرے خالی دیا خیر اچھا ہوا تجکو ابھی باندھے لیتا
ہون یہ کہکر ہاتھہ گریبان مین ڈالدیا زور ہونے لگے مرکب دونون کے بیٹھ گئے کودکر
مصروف تلاش ہوے ایک گھنٹہ کی کشتی مین دونون عرق عرق ہوگئے ہاتھہ پھسلنے
لگے اب یہ حالت ہے کہ قران قزاق اگر پانچ قدم ریل لیجاتا ہے تو دیوانہ سات قدم
ریل لے جاتا ہے قضاے کار پاؤن قران قزاق کا پھسلخانہ مین جاتا رہا اوپر سے دیوانے
نے زور کیا پاؤن اسکا ٹوٹا اور بیہوش ہوگیا دیوانہ نے قران قزاق کو باندھا اور لیکر
اپنے لشکر مین چلا گیا اور جاکر طبل بازگشت بجوادیا آسمان شاہ نہایت پریشان ہوا کہ دیوانہ کا
ہر فعل دیوانگی کا ہوتا ہے یہ کونسا موقع طبل بازگشت بجوانے کا تھا سارا دن پڑا تھا لیکن
دیوانے کو بھی دہن آگئی ہے خیمہ مین آیا اور دو چار جام شراب کے پیے
ہونگے کہ پھر وحشت نے زور کیا اور حکم دیا بجے طبل جنگ دہان آسمان
شاہ اپنے سردار زخمی کو لیکر واپس ہوا اپنا پوشاک کہ رزم اوتار رہا تھا
لباس بزم سامنے رکھا تھا اہل لشکر کمرین کھول چکے تھے گھوڑون کو باندھ
دیا تھا آواز طبل کی کان مین آئی اور ہر کارون نے خبر دی کہ دیوانے
نے پھر طبل بجوایا ہے یہ سنکر آسمان شاہ نہایت پریشان ہوا کہ
عجب حرکتین اس دیوانے کی ہین دیوانے اور بھی سنے ہین مگر یہ عجب
سنی ہے مجبور کرے تو کیا کرے حکم دیا کہ ہمارے یہان بھی کوس
حربی بجے یہان بھی نقارہ پر چوب پڑی لشکر کے سوار جلدی جلدی

مرکبون پر سوار ہو ہو کر میدان جنگ کیطرف متوجہ ہوے آسمان شاہ نے بھی کشتی پوشاک جنگ
کی اوٹھوادی اور اسلحہ تن پر آراستہ کرکے پشت مرکب پر بیٹھکر میدان مین آیا تو دیکھا کہ
دیوانہ نعرے مار رہا ہے کہا او دیوانے یہ کیا حرکت تھی کہ ابھی تو طبل بازگشت بجوا کر سیدھے
پھر گیا اور ابھی پھر آیا دیوانے نے کہا کہ مین کوئی تابعدار کسی کا نہین ہون میرا جی گھبرایا تھا
پھر طبل بجوا دیا آسمان شاہ نے کہا پہلے ہی کیون طبل بازگشت بجوایا اگر لڑنا منظور تھا
تو میدان سے واپس نیگا ہوتا دیوانے نے کہا کہ مین اپنی طبیعت کا مختار ہون ہیچ کسی
کو مقابلہ کیواسطے یا آپ نکل کر سامنا کر آسمان شاہ نے خیال کیا کہ تیرے خداوند اس
سے لڑینگے ابھی کی بات ہے کہ اس نے افراط کا کیا حال کیا اور قران قرنوں ق کو
باندہ لیگیا سردار و نکو لڑوا کر مفت جان لیتا ہے اس سے خود مقابلہ کرنا چاہیے بس یہ
خیال کرکے پودا باگ کالیا اور سامنے دیوانے کے آیا دیوانے نے کہا کہ دوسرے تلمچ
کو رکھکر مرغ زرین نیکر بیٹھنا جائے نا میدان جنگ مین لڑنا جانتا ہے ہیچ کسی اور کو
کیون اپنی جان سے عاجز ہوا ہے آسمان شاہ نے جواب دیا کہ مین سپاہی ہون فقط
بادشاہ نہین ہون لاضرب بہادری کے زیادہ گفتگو ہیچ ہے بس یہ سننا تھا کہ دیوانے
نے زنجیر ماری آسمان شاہ نے مرکب پیچھے ہٹایا اور چاہا کہ زنجیر خالی دون لیکن زنجیر سر مرکب
پر پڑی کہ مرکب مرکب آتشبازی ہو گیا آسمان شاہ گھوڑے سے کود کر علیحدہ ہوا اور
تلوار کھینچ کر چلا کہ مرکب کو دیوانے کے بے سر کردن دیوانے نے جو یہ ارادہ آسمان
شاہ کا دیکھا گینڈے سے کود پڑا اور زنجیر پھینک کر آسمان شاہ سے لپٹ پڑا
کشتی ہونے لگی ادہر سے دیوانے بڑھ آئے ادہر سے لشکر آسمان شاہ کا قریب آگیا
دونون تماشا کشتی کا دیکھنے لگے دوپہر کا ہل آسمان شاہ اور دیوانے سے کشتی ہوتی رہی
اب تھوڑا سا دن باقی ہے آسمان شاہ کی یہ حالت ہے کہ دم آگیا ہے جھنجھلا کر لڑ
رہا ہے اور دیوانہ اوسی طرح زور کر رہا ہے قریب ہے کہ آسمان شاہ ہاتھ سے
دیوانے کے اسیر ہو کہ یکایک جانب صحرا سے گرد اوڑی سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہے
یکایک دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے یکہ سوار پیدا ہوا کہ گھوڑا اڑائے ہوے
مثل بگولے کے چلا آتا تھا جو قریب پہونچا لوگ خوش ہوے کہ بل شاہ مانی پر چوب لگی لشکر
آسمان شاہ مین خوشی ہونے لگی یہ خبر ملکہ کو بھی پہونچی کہ سکندر رستم خو آگئے قریب تھا
کہ شادی مرگ ہو جائے لیکن چونکہ سنا ہے کہ آنا ان کا جنگ کے واسطے ہوا ہے اور
جانتی ہے کہ وہ شعلہ مزاج ہین بھلا اونسے کب برداشت ہو سکیگی کہ دشمن سے مقابلہ
نہ کرین اور جنگ دو سردارون کی ہے کیا معلوم کس کی فتح ہو کس کی شکست ہو ہاتھ اوٹھا کر
دعائین مانگنے لگی کہ پروردگارا مجھے عجب تقدیر تونے دی ہے کہ دو ہر گون مین
گھلی جاتی ہون تو ہی فتح یاب کرے والا ہے وہان سہراب بن رستم قریب آکر کشتی کا
تماشا دیکھنے لگے تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ لشکر بہی انکا منکہ اور ترنگ زرہ پوش
ہو کے آکر صف آرا ہو گیا کوئی پانچ ہزار آدمی سہراب بن رستم کے ساتھ تھے اور
چالیس ہزار سوار سیاہ اژدرنگ کے تھے یہ بہی ایک طرف صفین باندہ کر

کھڑے ہوئے لیکن سہراب ثانی نے جو دیکھا آسمان شاہ زیر ہوا چاہتا ہے بس ایک
ہاتھہ کمر زنجیر پر آسمان شاہ کی ڈالا اور دوسرے ہاتھہ سے دیوانے کے کمربند کو پکڑ کر
دونون کو علیحدہ کیا اور کہا کہ کیون لڑتے ہو بس الگ ہو آسمان شاہ تو صورت
دیکھتے ہی علیحدہ ہو گیا لیکن دیوانے کو نہایت غصہ آیا اور پکارا کہ او طفل غضب کیا تو نے
کہ دشمن کو میرے ہاتھہ سے بچایا اب تجھے باندھ کر اسیر کرونگا یہ کہکر سہراب سے لپٹ پڑا
سہراب بھی دست بگریبان ہوئے زور ہونے لگے ہر چند دیوانے نے چاہا کہ
لڑکے کو ہے پکڑ کر زنجیر کمر اوٹھا لو مگر کیا تاب و طاقت تھی کہ جنبش بھی دے سکتا ادہر سہراب
ثانی نے ارادہ کیا کہ اس سے کشتی کون لڑے لو بھی اوٹھا کر باندہ لون مگر دیکھا تو یہ
دیوانہ زمین نہین چھوڑتا اور زور کئے جاتا ہے غرضکہ جھڑاکا کشتی کا بندہا زور کشمکش
کے ہونے لگے لباس پارہ پارہ ہو گئے پہر بھر کا ل کشتی رہی مگر نتیجہ نہ نکلا آخر کار شام
ہو گئی دیوانے نے دیکھا کہ یہ لڑکا تو قیامت کا ہے کسی طرح انتہا ہی نہین اور اب شام بھی
ہو گئی ہے بس جھنجھلا کر چکت دی قریب تھا کہ گوشت شانے کا نوچ لیجائے بس سہراب نے
گھونسا کلے پر مارا کہ کلہ اس کا پھٹ گیا دیوانے چیخ ماری کہ صحرا گونج اوٹھا اور چکت مارنا
چھوڑ دی ادہر عیار سہراب نے آواز دی کہ اے شہریار اس قدر دیر فرمایا بھی
دیکھتے ہو کہ حریف بھی زبردست ہے کہین مانتا نہین یہ بغیر دو ایک روز کے کشتی کی زیر ہونے
دیوانے نے جو یہ سنا ہوش جاتے رہے کہ یہ کئی دن لڑنے کا دم رکھتے ہین اور عیار نے
نے کہا کہ پھر سب دنون کا زور ایک ہی مرتبہ کیون نہین ختم کر دیتے کہ رات راحت سے
بسر ہو بس یہ سنتے ہی سہراب ثانی نے دونون بازو دیوانے کے پکڑے اور سر سینہ
سے ملا کر آواز دی سنبھل جا میں تجھکو اوٹھائے لیتا ہون یہ نہ کہنا کہ ہوشیار نہ کیا تھا دیوانے
نے کہا کہ یہ پاؤن ستون فولادی ہین کبھی جگہ نہین چھوڑتے ہین جواب دیا کہ دیکھہ ان
ستونون کو ابھی گرائے دیتے ہین یہ کہکر جو زور کیا دس قدم دوڑائے گئے اور آگے کو
جھکا دیا کہ دونون گھٹنے دیوانے کے زمین سے آشنا ہوئے ساتھہ ہی کمربند پکڑ کر نعرہ اللہ
اکبر جگر سے کھینچکر جو زور کیا سن سے اوٹھا لیا اور ادہی زنجیر سے دیوانے کی اس کو باندھ کر
آسمان شاہ کے حوالے کیا آسمان شاہ نقارہ فتح و فیروزی بجاتا ہوا سہراب ثانی
کو ساتھہ لیکر میدان سے پھرا قلعہ مین آیا اور عرض کی کہ اسکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہے
فرمایا ابھی تو اسی زندان خانہ مین بھیجدو کل دیوانہ ہین اس کا بھیجا جائے گا آسمان شاہ نے
جلادون کو بلا کر دیوانے کو مسلسل و مطوق کرا کے زندان خانہ مین بھیجدیا اور آپ
شاہزادہ سہراب بن رستم ثانی سے عرض کی کہ پنجہ آپ کو کہان لے گیا تھا اور پھر کیونکر
اس طرف آنا ہوا یہ سنتے ہی سہراب ثانی حیران ہوئے کہ یہ کیا کہتا ہے فرمایا پنجہ کیسا اور کس
کو لے گیا ارژنگ زرہ پوش چونکہ ساتھہ تھا اس نے آسمان شاہ سے کہا کہ پہلے
مجھے بھی شاہزادہ سکندر کا دھوکا ہوا تھا میں نے بھی ایسے ہی کلام کئے مگر بعد کو معلوم ہوا
کہ آپ وہ نہین ہے مگر اسقدر مشابہ ہین کہ بادی النظر مین فرق نہین معلوم ہوتا آسمان
شاہ نے بھی جو غور سے دیکھا تو خط و خال مین تھوڑا سا فرق پایا عرض کی کہ پھر آپ کس

کس باغ کے پھول ہین اور کس آسمان کے چاند ہین کہ ہمارے شہر یار سے اسقدر مشابہ ہین شاہزادہ
نے فرمایا کہ مین بھائی سکندر رستم خو کا ہون بہت اشتیاق تھا مجکو اوس کے دیکھنے کا افسوس
کہ یہان آکر تم سب کو ہی پریشان دیکھا نہین معلوم اب وہ کہان ہین خیر اگر زندگی ہے تو کبھی
مل ہی جائینگے اسکے بعد ارژنگ شاہ نے آسمان شاہ سے سارا واقعہ اپنا بیان کیا
اب سہراب ثانی نے کہا کہ اگر وہ بھی آئے تو مدد تمہاری کرے اور مدد مینے بھی کی مطلب
تمہارا ہر طرح حاصل ہوگیا اب مین جاتا ہون آسمان شاہ نے عرض کی کہ یہ نہین ہوسکتا کہ آپ
جلد مین آپکو جانے دون پھر دن تو اس قلعہ مین رونق افروز رہیے سہراب ثانی نے
کہا کہ مین شکار پر تھا وہان ارژنگ شاہ سے ملاقات ہوئی حال دیوانہ کا سنا فوراً
چلا آیا لشکر مین میرے میرے والد ماجد اور چچا اور دادا صاحب ہین وہ پریشان ہونگے تب
آسمان شاہ نے عرض کی کہ اونکو بھی اطلاع دیدیجیے مین جاؤن اور استقبال کرکے لے
آؤن اسواسطے کہ یہ بھی گھر خانہ آپ کا ہے بہادر آپ کی یہان موجود ہے جسے شاہزادہ
کو پھنچہ لے گیا ہے اوس روز سے اوسکی نوبت یہ ہوئی ہے کہ پریشانی بڑھتے بڑھتے جنون
کی حد تک پہونچ گئی ہے چلکر اوسے تسلی دیجیے تاکہ پریشانی اوسکی رفع ہو سکندر سہراب
کو بہادر کے دیکھنے کا اشتیاق ہوا اور فرمایا کہ اچھا جاؤن گا اب مزاج پرسی اوسکی بھی واجب
ہوئی ہے آسمان شاہ سے کہا عقد ہوگیا ہے آسمان شاہ نے عرض کی کہ عقد تو ابھی نہین
ہوا ہے لیکن یہ امانت اونکی ہو چکی ہے سہراب ثانی نے عیار کو اپنے لشکر کیجانب روانہ
کیا اور کہلا بھیجا کہ مین ملک آسمانیہ مین ہون اور آپکا بھی اس مقام پر آنا ضرور ہے
اسواسطے کہ یہان عجب طرح کا سانحہ درپیش ہے جب آئیے گا تو معلوم ہوگا یقین ہے کہ خوشی
حاصل ہو عیار تو اس طرف روانہ ہوا اور سہراب ثانی آسمان شاہ نے ہمراہ باغ
ملکہ کی طرف چلی لیکن حال ملکہ کا یہ ہے کہ جب سے اسنے سنا ہے کہ سکندر آگئے اور
لڑائی بھی فتح ہوگئی نہایت خوش ہے سامان نذر و نیاز کا کیا ہے غربا کو کھانا دونون وقت
تقسیم ہوتا ہے دروازہ باغ پر مساکین کا ہجوم رہتا ہے لیکن بلقیس نے جسوقت یہ خبر
سنی تھی تو پہلے ہی جاکر دیکھ آیا تھا کہ یہ وہ نہین ہین مگر ہان کوئی عزیز و قریب ضرور ہین
لیکن اسنے ملکہ سے ظاہر نہین کیا تھا اسلیے کہ خوشی مین اسکی فرق نہ آئے ایسا نہو کہ بدل
ہو لٹ جائے جس طرح یہ سامان نذر و نیاز مین مصروف تھی اسکو اس کے حال پر چھوڑ دیا
تھا ملکہ جب ملکہ نے اصرار کیا تھا کہ تم کیسے رفیق ہو کہ شاہزادہ کی خبر ہی نہین جانتے ہو
تو بلقیس سامنے سے ٹلگیا تھا اور یہ اس انتظار مین بیٹھے تھے کہ اب شاہزادہ آتا ہوگا
اب آتا ہوگا یکایک دروازہ باغ پر روشنی نمودار ہوئی اور صدائے بسم اللہ بلند ہوئی
ملکہ خوشی مین پاپر ہنہ دوڑی لیکن ساتھ ہی حیا دامن گیر ہوئی کہ دیکھنے والے کیا کہینگے پھر
پلٹ آئی اور اک آہ کھینچی کہ شرم و حیا بھی انسان کی حسرتون کا خون کرتی ہے آتے ہین
آسمان شاہ سہراب ثانی کو ساتھ لیے ہوئے قریب قصر ملکہ کے آیا ملکہ تو بڑھی
تھی کہ جاکر لپٹ جاؤن اسواسطے کہ دل قابو سے باہر تھا خوشی مین کسی کا لحاظ نہ تھا بقول شاعر
شعر شرم ایدل دم اظہار وفا کون کرے ؛ جان ہی جاتی ہے الفت مین حیا کون کرے

لیکن جسوقت نظر اسکی آسمان شاہ پر پڑی کہ ساتھ ہی تعظیم کو جھکی گردن جھکا کر الگ کھڑی ہو رہی آسمان شاہ نے کہا سلام نہین کرتے ہو کہ یہ بڑے بھائی سکندر کے ہین ابتو ملکہ دھکسے ہو گئی کہ یہ کیا معاملہ ہے جلدی سے تسلیم کو جھکی سہراب ثانی نے سر سینہ سے لگایا پشت پر دست محبت رکھا اب سب ایک جگہ بیٹھے ہین لیکن ملکہ کی آنکھونسے آنسو جاری ہوے کہ افسوس تقدیر بھی کیا کیا دھوکے دیتی ہے مگر گونہ تسکین ہوئی شاہزادہ سہراب ثانی چونکہ حالت ملکہ کی آسمان شاہ کی زبانی سن چکی تھی بہت کچھ دلاسہ کی اور کہا کہ تم پریشان نہو یہ خاندانی بات ہے کہ پنجہ لیجاتے ہین اوس مین دوست دشمن سبھی ہوتے ہین خداوند کریم ہر آفت سے بچاتا ہے اور مظفر و منصور کرتا ہے انشاء اللہ پھر اپنے سکندر سے ملاقات ہوگی گھبراؤ نہین اور آنسو ملکہ کی اپنے رومال سے پونچھے سر سینہ سے لگایا بہت دیر تک بیٹھے رہے اتنے مین عیار سکندر مہر بلقیس بھی آیا اور جھک کر سلام کیا پوچھا تو کون ہے اسنے اپنی حقیقت بیان کی کہ غلام آپکے بھائی کا ہون فرمایا تو نے کوئی تجسس نکیا بلقیس نے عرض کی کہ ہر چند تلاش کی مگر کہین پتا نہ ملا فرمایا مجھے پہچانتا ہے بلقیس نے عرض کی کہ اتنا ضرور جانتا ہون کہ آپ ہمارے شاہزادہ سے بہت مشابہ ہین اور اولاد صاحبقران سے معلوم ہوتے ہین کیا عجب ہے فرزند شاہزادہ رستم ہون اسواسطے کہ چہرون آپ کے بالکل ویسے ہی ہین یہ سنکر آپ مسکرائے اور آدھہ کو موا ہوے آسمان شاہ نے کہا کہ ملکہ شرم کے سبب سے پریشان ہے اب قلعہ مین چلیے جسوقت یہ وہانسے اوٹھہ کر چلے تو ملکہ نے کنکھیون سے صورت دیکھی اور پہچانا کہ ہان وہ تہین ہین لیکن ایک صانع کبنائی ہوئی دونون تصویرین معلوم ہوتی ہین سہراب ثانی آسمان شاہ کے ہمراہ قلعہ مین آئے مسہری انکے واسطے بچھی ہوئی تھی اسباب راحت جمع تھے ابھی آکر بیٹھے ہی تھے کہ لوگون نے عرض کی کہ دیوانے کے لشکری دروازہ قلعہ پر غوغا مچا رہے ہین کہ اپنے سردار کو ہم لینگے ورنہ تمہارے سردار کو قتل کرڈالینگے یہ سنکر آسمان شاہ نے سہراب ثانی سے عرض کی کہ اک رفیق آپکے بھائی کا دیوانون مین پھنسا ہوا ہے یہ دیوانہ پہلے اوسکے باندہ لے گیا تھا بعد کو آپکے ہاتھہ سے اسیر ہوا اب ملازم اوسکے کہتے ہین کہ ہمارے سردار کو چھوڑدو ورنہ ہم تمہارے سردار کو مارڈالینگے سہراب ثانی نے کہا واقع مین تم دیوانے ہو تو ہین اگر ایسا کرین تو کیا عجب ہے اونکو تسکین دو کہ صبح کو تمہارے سردار کو چھوڑدونگے جسوقت یہ کہا گیا دیوانون نے جواب دیا کہ اگر تم صبح تک اوسے مارڈالو تو ہم کیا کرینگے سہراب نے مجبورًا اوسیوقت قید دیلم آہن خوار کی طلب کی لوگ اسکو مسلسل کئے ہوئے سامنے لائے سہراب ثانی نے پوچھا کہ اے دیلم مینے تجھے کیونکر زیر کیا اسنے کہا کہ جس طرح بہادر بہادرون کو زیر کرتے ہین فرمایا اب شناخت پروردگار عالم مین کیا کتا ہی اسنے کہا جو زبردست اوسکا خدا بھی زبردست اگر اکوان سحری مین کچھہ قدرت تھی تو مجھے کیون نہ بچایا جب تمنے اپنے خدا کا نام لیکر زور کیا ہے تو مینے بھی اکوان کو پکارا تھا اور کہدیا تھا کہ اب لڑائی ایمان کی ہے وقت مدد کا ہے لیکن کچھہ نہوا اوسیوقت مین زیر ہو گیا تو معلوم ہوا ہے کہ تمہارا خدا زبردست ہے کہ میرے خدا کا زور نہ چلنے دیا مینے لعنت کی اکوان پر ایسے کمزور

خدا کا بندہ بنا مجھے منظور نہین ہے مجھے اپنا دین تعلیم فرمایے سہراب ثانی نے حداد سے اشارہ
کیا کہ کاٹ دے قید اسکی حداد نے تھوڑی سی قید کاٹی تھی کہ دیوانے نے گھبرا کر قید توڑ
ڈالی پھلے تو سہراب ثانی کو خیال ہوا کہ یہ بھی مسلمان ہوا ہو لیکن دیوانے کا یہ فعل
بھی اک مایخولیا کا تھا قید توڑ کر قدمون سے لپٹ گیا سہراب ثانی نے کہا کہ اب اپنے لشکر
مین جاؤ کہ ملازم تمہارے دروازہ پر شور کر رہے ہین اور قران قزاق کو رہا کر کے لے آ دیوانہ
ادہیسوقت روانہ ہوا اور اپنے لشکر مین آیا جسوقت دیوانون نے اپنے سردار کو دیکھا تعظیمین
لگانے لگے لیکن دیلم آہن خوار نے کہا کہ مینے تو مذہب اپنا ترک کیا اور مذہب اسلام اختیار کیا
اگر تم لوگون کو ساتھ میرا دینا ہو تو یہی مذہب تم بھی اختیار کرو اور اگوان تاجدار پر لعنت کرو ورنہ
جس کا جدہر جی چاہے چلا جائے دیوانون نے کہا کہ اس مذہب کے کچھ اوصاف بیان کیجئے
اور ہمین سمجھا دیجئے کہ یہ مذہب مذہب اگوان پرستی سے کیونکر بہتر ہے تو ہم بھی تبدیل مذہب
کرین ورنہ بے سمجھے دین کا بدلنا اچھی بات نہین آپنے کس سبب سے اس مذہب کو اچھا جانا
دیلم آہن خوار نے کہا کہ خدا مسلمانون کا زبردست ہے اور اگوان کمزور ہے اسکا
تجربہ یون ہوا کہ جب مینے دیکھا کہ اب مین اس لڑکے پر غالب نہین آ سکتا تو مینے بار بار
خداوند کو پکارا لیکن کچھ نہوا اوسنے اپنے خدا کا نام لیتے ہی مجھے اوٹھا لیا تو معلوم ہوا کہ خدا
اوتکا ہمارے خداوند پر غالب آیا لہذا ہم ایسے کمزور خداوند کو نہین پسند کرتے دیوانے
تالیان بجانے لگے اور تصویر اگوان کی گلون سے اوتار اوتار کر اوسپر موتا اور کہا کہ میشک
یہ اسی قابل ہے اور مذہب اسلام برحق ہے ہم آپ کے ساتھ ہین دیلم آہن خوار نے
کہا کہ لاؤ اوس قیدی کو جسے باندھ کر ہم لائے تھے دیوانون نے قران قزاق کو لاکر پیش کیا
ایسا زنجیرون سے اسے باندھا تھا کہ تمام بدن مین نشان پڑ گئے تھے دیلم نے اپنے ہاتھ سے
زنجیرین کھولین اور قران قزاق کو رہا کیا اور عذر کیا کہ مجھے خطا ہوئی کہ تم زخمی تھے مین
تمہین بلا ندھ لایا سبب اوسکا یہ تھا کہ اوسوقت تک مین اپنے اسلام کا پابند تھا اور
مذہب اگوان پرستی کا پابند تھا مگر اب مینے اطاعت شاہزادہ سہراب ثانی کی
اختیار کی اور مسلمان ہوا لہذا پابندی آئین اسلام کی واجب ولازم ہوئی اب میرے
ہمراہ چلو کہ شاہزادہ نے تمکو طلب کیا ہے قران قزاق نے پوچھا کہ وہ کہان ہین کہا
قلعہ آسمانیہ مین قران قزاق نے شکل وشمائل دریافت کی دیوانے بیان کیا کہ سن
سال ہے ایسی صورت ہے اب قران قزاق کو خیال ہوا کہ شاید میرا شہریار عالیوقار ہو
اور اوسی نے اسکو زیر کیا ہو چلکر زیارت سے مشرف ہونا چاہیے اسواسطے کہ جو باتین یہ دیوانہ
بیان کرتا ہے یہ سب اوصاف اوسی کے ہین غرضکہ دیوانہ اپنے لشکر کو مسلمان کر کے قران
قزاق کو اک آراستہ پیراستہ کجاوہ پر بٹھا کر قلعہ مین لایا قران نے جو صورت دیکھی اسے بھی سکندر
رستم خو کا دھوکا ہوا اور سلام کر کے ایسی باتین کرنے لگا جن کے جواب مین سہراب
ثانی نے کہا کہ مین سکندر نہین ہون اس جتانے پر جو قران قزاق نے غور کیا تو سمجھ
مین آیا کہ کچھ فرق معلوم ہوتا ہے بیشک یہ وہ شہریار عالیوقار نہین ہے آسمان شاہ نے
قران قزاق سے قرابت شاہزادہ سہراب ثانی و سکندر رستم خو بیان کی اور

قران قزاق قدمبوس ہوا اور عرض کی کہ مین جیسے اونکا خادم ویسی آپکا غلام لیکن
دیلم آہن خوار نے عرض کی کہ مجھسے اک قصور ہوا تہا اوسے آپ عفو فرمائین وہ یہ کہ پاؤن
قران قزاق کا ٹوٹ گیا تہا مین اوسی حالت مین انکو باندہ لیگیا تہا فرمایا اوسوقت تم
دین اسلام مین نہ آئے تہے اے دیلم آہن خوار جسقدر تیرے گناہ زمانہ کفر کے تہے سب
خدا نے عفو کردیئے دیلم یہ سنکر بنایتا خوش ہوا اور قران قزاق نے عرض کی اگر
پاؤن میرا نہ بہی ٹوٹتا جب بہی یہ محکم ضرور زیر کرلیتے اسواسطے کہ دم میرا آچکا تہا غرضکہ
قران قزاق کا تو علاج ہونے لگا کمنگرون نے آکر پاؤن کو بٹہالا بندش کی رات چونکہ
زیادہ آچکی تہی سہراب بن رستم نے خاصہ نوش فرماکر آرام کیا جسوقت نماز صبح کا وقت آیا
خادم نے جگایا شاہزادہ نے فریضہ سحری کو ادا کیا اسکے بعد آسمان شاہ ہمراے استقبال پدر
وجد نامدار روانہ ہوئے تہوڑی دور پہونچے ہونگے کہ تیز گرد و غبار بلند ہوا اور جسوقت
گرد شق ہوئی تو دیکہا کہ اک دیوانہ بارگاہ لیے چلا آتا ہے دیوانے نے اپنے شہریار یعنے
سہراب بن رستم نامدار کو پہچانکر سلام کیا اور پوچہا کہ یہ کون لوگ ہین اودہر دیلم آہن
خوار نے دریافت کیا سہراب ثانی نے واقعہ بیان کرکے مصروف دیوانہ کو اب سے
ملایا اور دیوانے نے آسمان شاہ ارژنگ شاہ دیلم آہن خوار وغیرہ کو آگاہ کیا کہ یہ
میرا رفیق ہے اور سب کو جس طرح نئی ملاقات مین ایک دوسرے سے ملتے ہین اوسی طرح ملے
لیکن دونون دیوانے خوب گلے ملے بقول شاعر شعر قیس جنگل مین اکیلا ہی مجے جاندو
خوب گذرے گی جو مل بیٹہینگے دیوانے دو ۔ ان دونون کی باتون پر سب ہنستے تہے
اتنے عرصہ مین اور گرد اور دہی اور تین نقابدار کئی لاکھ کی فوج سے آکر پہونچے سہراب ثانی
نے استقبال کرکے سب کو سلام کیا دیکہنے والون نے قرینے سے سمجہ لیا کہ یہ سب درجہ
بزرگی کا رکہتے ہین سہراب ثانی نے استقبال کرکے نقابدارونکو قلعہ مین لائے
آسمان شاہ نے سامان ضیافت مہیا کیا فوج نے بیابان آسمانیہ مین ڈیرے ڈالدیے
جنگل مین منگل ہوگیا وہان آسمان شاہ نے سہراب ثانی سے عرض کی کہ مین دیدار سے
محروم رہا جاتا ہون سہراب نے اشارہ سے منع کیا اور چپکے سے کہا کہ ذکر ملکہ ہو لینے دو اور
باغ مین چل لین تو نقابین اوٹہ جائینگے یہان اس کا موقع نہین ہے آسمان شاہ
خاموش ہورہا لیکن اونمین سے اک نقابدار نے سہراب کیطرف دیکہکر فرمایا کہ جو کچہ
تمنے کہلا بہیجا تہا اوس مین صرف اتنا ہی سمجہ مین آیا کہ یہان آنا ضرور ہے اور مفصل
کیفیت نہ معلوم ہوئی کہ سبب کیا ہے سہراب ثانی نے اپنا واقعہ پہلے بیان کیا کہ اس
طرح شکار پر ارژنگ شاہ سے ملاقات ہوئی اور ارژنگ شاہ نے سکندر
رستم خو کے شبہہ مین مجہسے باتین کین اور اس سلسلہ سے آسمان شاہ کا حال معلوم ہوا
کہ دیو کا آنہ چڑہائی کی ہے یہان آکر لڑائی کو میرے فتح کیا اور دیلم آہن خوار مطیع ہوا اب
سکندر کا مفصل حال آسمان شاہ سے سنیے یہ فرماکر آسمان شاہ سے کہا کہ ابتدا سے
حال بیان کرو آسمان شاہ نے فقیری بہیس مین آنا سکندر کا اور اپنا زنانہ آب پرستی
مہمان کرنا شاہزادی کو شاہزادہ کا تلقین دین اسلام کرنا اور اپنی طبیعت کا اس مذہب کیطرف

سلان پانا اور ملکہ ماہ پارہ سے ارتباط پاک پڑھنا اوسکا بہی دین اسلام پر راغب ہونا بعد اسکے
جاکر دیو کا مارنا اور پنجہ کا لیجانا اور بعد چند روز کے سو قران قزاق دارد ہونا اور
ارژنگ زرہ پوش کو زیر کرکے مسلمان کرنا اور باغ مین ملکہ کی ملاقات کو جانا پہر پنجہ کا
لیجانا اور ملکہ کی حالت خراب ہونا سب بیان کیا اور ارژنگ زرہ پوش و قران
قزاق کو تبلا کر عرض کیا کہ یہ دونون رفیق اور سی شاہزادہ کے ہین نقابداردن نے
افسوس کیا اور کہا کہ اتنے سے سن مین یہ فقیر بنکر کہان سے نکل آیا خیر پروردگار عالم معین
ومددگار ہے لیکن ایک نقابدار بہت روئی اور آسمان شاہ سے پوچہا کہ عقد تمنے کر لیا ہے
یا نہین آسمان شاہ نے عرض کی کہ جب عقد کیواسطے اوسنے کہا گیا فرمایا کہ مین ایسا نہین
کرسکتا تاوقتیکہ کوئی بزرگ موجود نہو اب آسمان شاہ نے عرض کی کہ حضور کی زیارت نہوئی
قدمبوسی تو حاصل ہوئی لیکن دیدار سے محروم رہے اور نہ یہی آپنے بیان فرمایا کہ آپ تینون جنا
اوس شاہزادہ سے کیا قرابت رکہتے ہین نقابداردن نے کہا کہ پہر اوسکو نہین سب معلوم
ہو جائیگا اسکے بعد فرمایا کہ ہمین ملکہ کو بہی دکہا دو کہ وہ امانت سکندر کی ہے آسمان شاہ نے
نقابداردنکو اپنے ہمراہ لیا اور باغ ملکہ کیجانب روانہ ہوا جسوقت باغ مین پہونچا سب تو
در باغ سے رخصت ہوگئے لیکن آسمان شاہ اور سہراب ثانی اور تینون نقابدار باغ
مین آئے قصر ملکہ ماہ پارہ مین داخل ہوئے جسوقت نظر ملکہ کی نقابداردن پر پڑی بہتر
بلقیس سے حال کو معلوم ہی ہو چکا تہا کہ یہ سب بزرگ اوس شہریار عالیوقار کے ہین برائے تعظیم
اوٹہی سب کو سلام کیا نقابداردن نے دعائین دین دست شفقت سر و پشت پر رکہا پہر سینہ
سے لگایا اور ایک نقابدار گلے لگا کر بہت روئی انکے رونے پر سب کا دل بہر آیا سب رونے لگے
ملکہ سے بہی ضبط نہو سکا اسقدر روئی کہ ہچکیان بندہ گئین نقابدار نے آخرکار نقاب چہرہ سے اوٹہادی
اس نقاب کے ہٹتے ہی اون دونون نقابداردن نے بہی نقابین اوٹہادین یہ معلوم ہوا کہ تین آفتاب
ابر سے نکل آئے اب سہراب ثانی نے آسمان شاہ سے بیان کیا کہ یہ شہریار عالیوقار بدر عالم مقدار
سکندر رستم خو کے ہین یہی ملکہ کو گلے سے لگا کر بہت روئی تہی اور اوسکے بعد رستم ثانی
کیطرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ میرے والد ماجد چچا سکندر کے ہین اور ایرج نوجوان کو تبلا کر بیان کیا
کہ یہ دادا ہم دونون بہائیونکے اور والد بزرگوار ان دونون صاحبونکے ہین آسمان شاہ
دوبارہ دست بوس ہوا اور عرض کی کہ یہ امانت آپکے فرزند کی ہین اسکو مین آپ ہی کے سپرد
کرتا ہون اسواسطے کہ اب مجہے حالت اسکی دیکہنے نہین جاتی شاہزادہ ایرج نوجوان نے
بچہ زیور پوت بہو کو دیا اور رستم ثانی و شہریار عالیوقار نے بہی زیور عنایت کیا اور شہریار
اپنے ہاتہ سے اوسکو بہناکر تسلی دی کہ نہ گہبراؤ ہمارے خاندان مین اکثر ایسا ہوا کیا ہے تمسے
سکندر ملیگا اور نہایت عزت و شان پیدا کرکے آئیگا ملکہ گردن نیچے کئی بہی رہے
لیکن کسیقدر اسکو تسلی ضرور ہوئی ہے دو چار روز ملکہ کی تسکین کیواسطے سب نے بیان قیام کیا اوسکے
بعد سہراب ثانی نے آسمان شاہ سے کہا کہ اب ہم زیادہ ٹہر نا نہین سکتے اسلیے کہ سنا ہے ہمنے
کہ آفتاب پرستون نے ہمارے ملک تباہ و برباد کئے ہین لہذا ہمکو اپنے ملکونکی خبر لینا ضرور ہے
انشاء اللہ جسوقت سکندر آئیگا اور شادی ملکہ کی کرینگے تو تم کو اطلاع دینگے آسمان شاہ مجبور ہو

خاموش ہو رہا تو عرض کیا کہ حال سے اس خادم کے بھی غافل نہ رہیے گا اور اس کنیز کو اپنے ہمراہ لیتے
جایئے شہریار عالیوقار نے جواب دیا کہ تم اطمینان رکھو اور حکم کوچ دیا لشکر تیار ہونے لگا شاہزادہ
رستم ثانی نے دیو آہن خوار کو بھی مصروف دیوانہ کیا کہا کہ تم دونون حفاظت بارگاہ کرتے رہنا
غرضکہ ان دونو دیوانون نے اٹالہ بارگاہ کا اپنے ہمراہ لیا اور جانب ملک فرنگوشیہ کے روانہ
اب آگے آگے تو یہ دونون جا رہے ہین اور عقب مین اور لشکر روانہ ہوتا جاتا ہے آخر
مین شہریار عالی وقار اور رستم ثانی اور ایرج نوجوان نے نقابین چہرون
ڈالین بلکہ ہین سہراب ثانی نے نقابین ڈالے اور طرف ملک فرنگوشیہ کے
روانہ ہوئے تحائف ملکہ کا انکے ہمراہ ہے ارژنگ شاہ رخصت ہو کر اپنے ملک کیطرف
روانہ ہوا اب انکا حال پھر بیان کیا جائیگا لیکن اب چند کلمہ داستان شاہزادہ
سکندر رستم خو کے بیان کئے جاتے ہین۔ کہ یہ ہمراہ نقابدار سفید پوش یعنے
ملکہ ماہ سیما داخل باغ ملکہ ہوئی دیکھا تو باغ نہایت آراستہ ہے درخت نہایت عمدہ عمدہ
لگے ہوئے ہین میوہ اونمین گوناگون پھلا ہوا ہے طائر نئی نئی وضع کے شاخہائے درخت
پر چہچہہ زن ہین ہر چیز نئی وضع کی اور نرالی ہے پھول نہایت خوشبودار مگر دنیا کے
پھولونسے خوشبو اونکی الگ ہے وضع نئی ہے روشین پتے سب درست وسط باغ
مین اک قصر رفیع ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے آگے اوس قصر کے اک نہر ہے کہ پانی اوسکا
آب گوہر کو شرماتا ہے فوارے چھوٹ رہے ہین ملکہ نے باغ مین پہونچتے ہی نقاب
چہرہ پر سے ہٹا دی ہے سیر کرتی ہوئی داخل قصر ہوئی مرکب کو چھوڑ دیا اک پریزاد آئی اور
وہ گھوڑونکو لیکر اصطبل کیجانب روانہ ہوئی ملکہ ماہ سیما نے سکندر کو مسند پر
بٹھالا آپ بھی لباس تبدیل کیا اور اک جوڑہ نہایت نفیس پہنکر بیٹھی دفتر شکایتون
کے کھل گئے اپنے اپنے دونون کہہ رہے ہین اور داد دینے والا کوئی نہین ملکہ نے بیان کیا
کہ ہی محبت آپکی تھی کہ پتا نہ لگا سکے ہم تک نہ آسکے آخر مین نے ڈھونڈھ نکالا اب
سکندر نے جواب دیا کہ اے ملکہ انصاف تمہارے ہی ہاتھ ہے ملک غیر مین ہمارا قیام جنگل
مین ایک مرتبہ صورت دیکھنے کے گنہگار ہین آج خدا نے یہ جمال جہان آرا دکھلایا تبا کس
سے پوچھنی اور کیا کہکر پوچھتی نہ نام معلوم نہ نشان سکندر رستم خو یہ کہی رہے تھے کہ
اک صدا دوسرے کمرہ کیطرف سے آئی کہ آپ سچ فرماتے ہین عورت کو کیونکر پوچھے کسطرح
دریافت کرے مرد کا پتا ہر طرح لگ سکتا ہے اور ملکہ نے چپکی گویون مین نہ آئیگا
یہ بڑی بے مروت ہین نہ معلوم کیا ہے جو اس وقت یہ ایسی باتین کر رہی ہین
ورنہ ان کو خیال بھی نہ تھا ہر وقت ہم نشینون کے ساتھ چہلین دل لگی ہوا
کرتی تھی یہ سنکر سکندر نے پوچھا کہ یہ کون ہے ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا اور ادھر کا اوس
کمرے مین گئے دیکھا طناز کھڑی ہنس رہی ہے ملکہ اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچتی ہوئی لیچلی یہ چل گئی
کہ مین تو نامحرم کے سامنے نہ جاؤنگی آپ اپنے فعل کی مختار ہین مجھے کیون غیر مرد کے سامنے لیے
جاتی ہین ملکہ نے ایک ساعت نہ کی اور کہا کہ جسکے سامنے ہم ہون کیا تو اوس سے چھپے گی اور کھینچتی
ہوئی لے آئی جب دیکھا طناز نے کہ سامنا ہو گیا تو دوڑ ہوئی اور جا کے سلام کیا ملکہ نے کہا کہ آئیے شہریار یہی ہمکو

یہی مجکو منع کرتی تھی ہزار حیلہ ہوجاتی تھی کہ نام خاندان کا ڈبو دوگے مجنسونمین ہنسی کراؤگے کہ برزاد ہوکر آدمیزاد پر
فریفتہ ہوئی اب تمہارا منہ دیکھکر ایسی ایسی باتین بناتی ہے شاہزادہ مسکرانے لگا کہا شاید یہی تقاضا رسیفدیوں
نبی ہوئی تمہارے ساتھ آئی تھی ملکہ نے کہا ہان یہی تھی سکندر رستم خو نے اک آہ سرد بھری اور کہا ملکہ کیا کہون میرا رفیق
ملک اسمانیہ مین مجسے چھوٹ گیا ورنہ ساری شرارت اسکی بتلا دیتا جیسی پیہ چل ہے ویسا ہی وہ بھی شوخ ہے
خیر اگر حیات نے وفا کی تو انشا اللہ اوسکی باتین بھی دیکھنا بلکہ ان دونون کو آمنے سامنے کرکے تماشا دیکھینگے ملکہ نے کہا کہ خیر
وہ وقت تو ابھی دور ہے مگر مین کیا کہون کہ اسنے میرے زخم دل پر کیسی کیسی نمک پاشی کی ہے کہ میرا ہی کلیجا جانتا ہے
سکندر رستم خو نے کہا ملکہ یہی حالت میرے رفیق کی میرے ساتھ ہے کہ اوسکی باتین دلمین چٹکیان لیتی ہین اور
اوقات تو نہایت ناگوار گزرتی ہین ملکہ یاد ہی رکھنا کہ ایسے لوگ خیر خواہ ضرور ہوتے ہین جس بات مین نقصان
دیکھتے ہین اور سیکو جلا کر کہتے ہین بعد اسکے بہت سے شکوہ شکایتین رہین اب دن قریب ختم ہوا شام نزدیک ہوئی
سکندر نے کہا کہ ملکہ ہرچند کہ جانے کو جی تو نہین چاہتا ہے مگر یہان رہنا بھی مناسب نہین معلوم تا اسلئے کہ مین بادشاہ کا
مہمان ہون اور بادشاہ میرے حال پر مہربانی کرتا ہے مین روز برائے شکار جایا کرتا تھا جو شکار ملتا تھا وہ بادشاہ کے
واسطے بھیجا کرتا تھا لیکن جب سے تمہارے شہباز نظر کا صید ہوا خود مانند مرغ نیمبل کے پھڑکا کرتا تھا دربار مین بھی
نہ جاتا سکندر رحال علالت سنکر خود تشریف لایا اور طبیب شاہی کو میرے علاج کے واسطے مقرر کیا اب اگر
مین یہان رہونگا تو وہان میری تلاش ہوگی ایسا نہو کہ راز کھلجائے ملکہ نے کہا کہ تفرقہ اندازی چرخ کسیوقت
باز نہین آتی بقول حسن ؎ کسی کا اے عیش بھاتا نہین + یہ دو دل کو اکجا بٹھاتا نہین +
آپ ابھی آئے ابھی چلے نہ حال دل کہنے پائے نہ سننے پائے کچھ دیر تو اور بیٹھئے پھر چلے جائیگا شاہزادہ
یا تو اوٹھا تھا بخاطر ملکہ پھر بیٹھ گیا اب شام ہوئی اور مرغ زرین فلک نے آشیانہ مغرب مین جاکر قیام کیا
اور طائر شبینو نے نغمہ ہوے بلبل نے الفراق کی صدا دی اور گل سے رخصت ہوئی پروانے تلاش
شمع مین نکلے عاشقان ہجران نصیب نے شغل نالہ وزاری کو ترقی دی اور چشم منتظران جانب در
متوجہ ہوئی کہ شاید کوئی وعدہ خلاف ہو لکر چلا آوے لیکن جن لوگون کے نصیب جاگے
ہوئے ہین معشوق بغل مین ہے اونہون نے شب ماہ کی تیاریان کی ہین سامان عشرت کیا ہے ؎

می و معشوق و مینی و دلستان بہار	جمع سامان مسرت ہین سبھی خاطر خواہ

ملکہ صحن باغ کے چبوترہ پر سایہ سکندر رستم خو کے مشغول مے نوشی ہے آمنے سامنے جلیسین کرد و پیش جمع ہین
گائین حاضر ہین ادہر تو جام چل رہا ہے اودہر طبلے پر تھاپ پڑ رہی ہے یہ غنچہ ثریائے فلک کو شرما رہا ہے
چار طرف مثل ستارون کے جھاڑ فانوس روشن ہین بیچ مین ملکہ ماہ سیما اور سکندر رستم خو مثل ماہ چہاردہ شبی
کے جلوہ افروز مسند عیش و عشرت ہین مطربہ خوش آواز کے صدائے دلکش کیف شراب کو زیادہ کرتی
ہے عجیب طرح کا عالم ہے کہ دونون کو ادہر تو نشہ شباب نے چور کر دیا اودہر نشہ عشق ان سب پر
طرہ نشہ شراب جس نے حجاب دور کر دیا ہے آغوش تمنا وا ہوا جاتا ہے کمر پاکبازی کا چلن سے ہی سد راہ
شوق ہے اور دست کشتاخ ہوس کو اس مجبوری مین باندھے ہوئے ہے بقول شاعر شعر

دل رند مشرب تو لب مست مے	مگر پاک باطن کا پابند ہے

اوسی عالم مین شاہزادہ نے ملکہ سے پوچھا کہ تم کس خاندان سے ہو ملکہ نے جواب دیا کہ مین دختر ہون
ملک اختران پریزاد کی یہ سنکر شاہزادہ تصور سکوت ہنکیا ملکہ نے کہا یہ تمہارے خوش ہونے کا
مقام تھا یا جائے رنج سکندر رستم خو نے جواب دیا کہ اے ملکہ مقام مسرت اسوقت تھا کہ مجھ سے اور ملک

حضرات سے شناسائی نہ ہو چکی ہوتی اب خیال ہے کہ اگر یہ راز فاش ہو گیا تو زمانہ مجھے محسن کش کہے گا
ملکہ نے کہا کہ مین ایسی تدبیر کرونگی کہ بادشاہ خود میری شادی تمہاری ساتھ کردے سکندر نے جواب دیا کہ پھر
اسوقت تک جتنے عرصہ مین بادشاہ رضامند ہو اور شادی ہو میرا تمہارا ایک جا ہونا مناسب نہین معلوم ہوتا
اس لئے کہ اگر راز افشا ہو گیا تو سارا کھیل بگڑ جائیگا اور یہ عشق کمبخت ہے کہ چھپ نہین سکتا شعر

ہوتے آفت کے ہین یہ پرکالے	اڑ جاتے ہین تاڑنے والے

اور اگر ہم تم علیحدہ ہی اختیار کرین تو یہ احتیاط اختیار سے باہر ہے دل ناصبور بھی اس چیز کو اختیار نہین کرتا
شعر مرگئے ہم نجات کے غم مین + ایسے جنت پر پڑے جہنم مین + تا تر یاق از عراق
آور وہ شود مار گزیدہ مردہ شود جبتک شادی نہو ہو اوسوقت تک زندگی کاہے کو ہوگی شعر

جمال تو نے دلبا کر دی عادت	یہ آنکھین اب نہ ہین انتظار کے قابل

ہان اگر دیکھا ہوتا کچھ پروا نہ تھی اور پھر یہ بھی نہین معلوم کہ تمہاری کوشش کا نتیجہ دلخواہ ہو یا خلاف تمنا
ہو اوسوقت اور بھی مشکل ہو جائیگی غرضکہ ہر طرح مشکل ہے مگر اب تو جو ہوا وہ ہوا نہ یہ ممکن ہے کہ
تمسے دست بردار نہ اپنے کو رسوائے عالم کرنا منظور ہے حتی الامکان احتیاط سے کام لینگے
پھر اگر تقدیر ہی مین رسوائی ہے تو ہو

غزل

اپنے لئے کار و نا کیا ہے	اب رونے سے ہوتا کیا ہے	ہوتے ہی الفت اپنی دل پر
آگے دیکھین ہوتا کیا ہے	جاگ کے کٹتی ہین ہجر کی راتین	آنکھ لگی تو سونا کیا ہے
پھل نہین اچھا عشق کا ایدل	ایسے شجر کا بونا کیا ہے	سنگ در اوسکا خاک گلی کی
تکیہ کیا ہے بچھونا کیا ہے	عشق سے کیون باز آئین ناصح	دل تو گیا اب کہونا کیا ہے

ارزو اپنے کو بستو		بچھانے سے ہونا کیا ہے

اے ملکہ واقع ہین یہ سب شعر ہمارے حسب حال نہین اتنی باتون مین آدہی رات
گزر گئی اب جو آسمان پر نظر کی تو ستارون کے شمار سے معلوم ہوا کہ آدہی رات گزر گئی
ہے ملکہ سے کہا سکندر نے کہ اب مین جاتا ہون طنازہ نے کہا کہ اب کون موقع جانیکا
ہے صبح کو چلے جائیگا اس لئے کہ اگر یہہ خیال ہے کہ ایسا نہو کوئی پوچھے کہ رات بھر کہان
رہے تو جو بہانہ نصف شب کے واسطے کیجئگا وہی شب بھر کے لئے بھی ہو سکتا ہے اس نے
کچھ ایسی باتین کین کہ پھر رک رہے اب ملکہ نے پوچھا کہ آپکا نام نامی واسم گرامی کیا ہے اور
آپ کس خاندان سے ہین سکندر نے اک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور کہا شعر

سرگزشت بلا کشان نہ سنو	نہ سنو میری داستان نہ سنو

مختصر یہ ہے کہ نام اصلی میرا سکندر رستم خو ہے لیکن مینے تمہارے باپ سے صفدر
شیر دل نام ظاہر کیا ہے اور یوتا ہون رستم داستان شاہزادہ علم شاہ نوجوان کا
پروتا حمزہ صاحبقران زلزلہ قاف ثانی سلیمان کا ہون جو کہ زوج ملکہ آسمان پری نواز
ذاما د جناب سلیمان علیہ السلام کے ہین اجتو باچہین ملکہ کی تا بنا گوش آگین اور دل مین تصور
کیا کہ اگر یہ راز کسیوقت مین فاش بھی ہو جائیگا تو کچھ پروا نہین اس لئے کہ مرتبہ میرا آسمان
پری سے زیادہ نہین جب اونہون نے آدمزاد سے عقد کیا تو مین کیا ہون اور یہہ بھی پردے
آسمان پری کے ہین انہین باتونمین اب جو نظر جانب آسمان جاتی ہے تو سفیدہ سحری نمودار ہے

چھرہ ان دونون کے فق ہوگئے اور یہ شعر پڑہکر سکندر رخصت ہوا حافظ ناصر کہکر اوٹھہ کہڑے ہوئے

حیف در بیشم زدن صحبت یار آخر شد	روئے گل سیر نہ دیدم و بہار آخر شد

یہہ کہکر سکندر رستم خو نے تو قدم آگے بڑہایا اور ملکہ نے یہہ شعر پڑہا شعر

ایجا جان مری روٹھہ کے جانا تیرا	ایسے آنے سے تو بہتر تھا نہ آنا تیرا

لیکن اتنا تو بتا دیجئے کہ اب کب ملاقات ہوگی سکندر نے کہا کہ کل صبح کو پھر آئینگے لیکن ملکہ شام کو ہمین رخصت کر دیا کر داس لئے کہ دنکا بہانہ تو سیر و شکار ہو سکتا ہے رات کا بہانہ کیا ہو ملکہ نے کہا ایسا ہی ہوگا ادہر تو ملکہ ماہ پیما مثل طائر کبل کے پھڑکتی رہگئی ادسطرف سکندر رستم خو مرکب پر اپنے سوار ہوکر روانہ ہوا مگر یہہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شے بھول چلا ہون بار بار رستے سے پھر پھر کر باغ ملکہ کی طرف دیکھتے جاتے تھے جب مرکب بیچنی کر کے چلتا تھا فرماتے تھے کہ یہہ وقت تیز رفتاری کا نہین ہے اس لئے کہ دل آگے نہین بڑہتا ادہر ملکہ کہہ رہی تھی کہ شعر

اوڑا لے خاک پہ شت بہار لیتا جا	مجھے رکاب مین اوشہسوار لیتا جا

الحاصل جسوقت مرکب شاہزادہ کا نظرون سے پنہان ہوگیا ہے تو کرد کو دیکھا کی اسلئے کہ اس بیتابی مین دروازہ باغ تک چلی اتی لیکن جب گرد بھی نہ معلوم ہوئی تو ظنازہ سے کہا کہ میرا جی چاہتا ہے باغ مین بجاؤن یا صحرا کو نکل جاؤن کہ اب میرے واسطے وہی مقام مناسب ہے یا در باغ پر بیٹہی رہون جسوقت وہ شہریار ہمایون وقار واپس آئیگا اوسکو ساتہہ لے کر اندر باغ کے جاؤنگی اس لئے کہ بغیر اوس گل رعنا کے بہار باغ خزان سے بدتر ہے ایک ایک پہول نگاہون مین خار گزرتا ہے اس کے ہنسی ناگوار طبع ہوتی ہے کہ ہم تو رو رہی ہین اور غنچہ مسکرا رہین انکو اپنی ہنسی سے مطلب ہے چاہے کوئی مرے یا جیئے بقول شاعر شعر

تپش عشق ندارد بتے کیست	مقتضائے طبیعتش اینست

جب صبح ہوگی ہم روتے ہوئے اوٹھینگے اور کل حسب عادت ہنسین گے طبیعت کسیانی ہوگی ظنازہ نے کہا اے بی ہوش مین آؤ حواس کی باتین کرو تمہاری محبت بھی نئی ہے جو بات ہے دنیا سے انوکہی ہے اگر ایسے ہی طبیعت ہے تو چند دن مین تہوکے گا بھی نہین نظرون سے گر جاؤ گی پھر رونے کی آدمی کو زرا بردباری چاہئے اپنا رکہ رکہاؤ بھی مقدم ہے دوسرے کے سہارے پڑ رہنا اچھا نہین ایسی باتین کین کہ ملکہ رونے لگی ظنازہ قدمون سے لپٹ گئی اور عرض کی کہ جب آپنے منہ لگایا تو میری بھی اتنی جرات ہوئی کہ جی جلا کر کہا اور غرض یہہ تھی کہ آپ معشوق کی نظرون مین حقیر نہون غرضکہ ملکہ کو سمجھا بجہا کر قصر مین لائی سندیر بہالا ادہر ادہر کی باتون مین بہلایا لیکن وہان سکندر رستم خو جو اپنے مکان پر پہونچا ملازمون نے کہا کہ حضور کل دوبارچہ بدار بلانے کو آیا تھا ہمنے کہدیا کہ دشمنون کے سر مین درد ہے آپ کہان تشریف رکھتے تھے کہ ساری رات نہ آئے یہہ سنکر سکندر نے اونکو انعام عطا کیا اور ٹالدیا وہ لوگ خوش ہوگئے اور آپس مین ذکر کرنے لگے کہ باشاہزادہ جوان ہین کسی رنڈی منڈی کے یہان ہونگے ابھی کوئی ہم صحبت پوچھے تو بیان کرین ہلوگون سے کیا کہین غرضکہ سکندر نے پوشاک اوتاری کچھہ دیر آرام کیا بعد اوسکے دربار احضران شاہ مین گئے اپنے دنگل پر بیٹھے بادشاہ نے مزاج پوچھا کہدیا کہ اقبال سے

حضور کے اب اچھا ہون کل درد سر کی وجہ سے حاضر حضور نہو سکا آجتک اس ادب سے سکندر نے گفتگو نہ کی تھی لیکن اجتو بزرگی اخضران شاہ کی ماننا پڑی ہر چند کہ اخضران شاہ اس سبب سے تو آگاہ نہین کہ کیون خلق پیدا ہوا اور انداز گفتگو بدلا لیکن آج کی طرز تقریر سے بہت خوش ہوا کہا کہ اے صفدر شیر دل چاہے تم آؤ یا نہ آؤ اس سے تو مجھے بحث نہین ہے لیکن اگر دو ایک روز مین نہین دیکھتا ہون تو دل لگا رہتا ہے نہین معلوم مجھے اسقدر انس تمسے کیون ہو گیا حالانکہ مجھے نہ چاہئے اس لئے کہ تم ایک مسافر ہو آج یہان ہو کل نہ معلوم کہان ہوگے تمسے الفت بڑہانے مین نادانی ہے مگر کیا کہون اپنی طبیعت سے سخت حیرانی ہے شعر مسافر سے کوئی بھی کرتا ہے پیت ؛ یہ جوگی ہوئے ہین بھلا کس کے میت ؛ صفدر شیر دل نے گردن خم کر لی اور کہا کہ ہر چند مین بہت جلد گلستان ارم کیطرف جانا چاہتا تھا مگر یہان کی زمین نے ایسے پاؤن پکڑ لئے ہین کہ آج ارادہ کرتا ہون کل اوس قصد کو فسخ کر دیتا ہون دل خوش مین یہہ شہر اسم بامسمی ہے مگر اسکو شہر نقش و نگار کے بدلے نقش و نگر کہنا چاہئے آپنے وہ مسافر نوازی فرمائی ہے کہ شکریہ اوسکا ادا نہین ہو سکتا ہے بادشاہ نے کہا کہ دنکو بھی آپ اکثر نہین ملتے ہین سیر و شکار کیطرف بہت توجہ ہے صفدر شیر دل نے کہا کہ مجکو ہمیشہ سے صحرا پسند ہے بلکہ جی یہہ چاہتا ہے کہ شب و روز صحرا مین رہا کرون مگر آپکی دوری بھی منظور نہین ہے اس سے دنکی آزادی اور رات کی پابندی اختیار کر لی ہے اخضران شاہ نے کہا کہ پابندی کی کوئی ضرورت نہین ہے جبوقت آپکا جی چاہے یہان رہئے اور جبتک مزاج مین آئے صحرا مین سیر و شکار کا لطف اوٹھائے ہم بھی چلینگے یہہ کہکر اوسیوقت حکم دیا کہ سامان شکار فراہم ہو اور صحرا مین جاکے عمدہ دیکھکر خیمہ نصب کئے جائین قراول باز بحری کشکر اتمام شکاری جانور دنکو لیکر آج رات ہی کو روانہ صحرا ہو جائین کل صبح کو ہم بھی آنیکے اوسیوقت تیاری ہوئی بارگاہ مین خیمہ ڈیرے چھولداریان بارہ روانہ ہوئین قراولون نے جانوران شکاری ساتھ لئے اور صحرا کی جانب روانہ ہوئے جسوقت دربار برخاست ہوا اور سکندر رستم خو اپنے مقام پر آیا نہایت تردد ہوا کہ مین تو ملکہ سے وعدہ کر آیا تھا کہ کل صبح کو آونگا یہان بادشاہ نے شکار کا سامان کر دیا اور وہ بھی میری خاطر سے اب نہ تو یہہ ہو سکتا ہے کہ شکار پر نہ جاؤن اس لئے کہ میرے ہی شوق سے یہہ سب ہوا ہے اور مین نہ جاؤن تو کیا بادشاہ کہیگا اسکے علاوہ بہانہ کیا کرون اودہر ملکہ اپنے دل مین کہینگی کہ پہلے ہی بسم اللہ غلط تو آگے بڑہکر کیا ہونا ایسے سے کیا امید کیجائے اور وزیر زادی اوس کی نہایت ہی چالاک اور زبان آور ہین نہین معلوم کیا کیا طعنے دینگی میری طرف سے اوسکو برخاستہ کرے گی رات بہر اسی اوجھن مین نیند نہ آئی صبح ہوتے ہی چوبدار حاضر ہوا اور کہا کہ سواری تیار ہے بادشاہ نے یاد فرمایا ہے سکندر رستم خو نے بھی جلدی سے لباس پہنا صرف تیر دن کا ترکش اور کمان کے لی اور مرکب پر بیٹھکر اول در دولت اخضران شاہ پر آئے بادشاہ کو سلام کیا غرضکہ ساتھ بادشاہ کے شکار پر گئے بادشاہ کا صحرا مین ایسا دل لگ گیا کہ بعد آٹھ روز کے شہر مین واپس ہوا ہر چند کہ شام ہو چکی تھی لیکن سکندر رستم خو بادشاہ سے کیا علحدہ ہوئے کہ گویا قید سے چھوٹے اوسیوقت

جو باک لی تو صحرا کیطرف روانہ ہوئے اور وہان سے راہ باغ ملکہ ماہ پیما کی اختیار کی وہان ملکہ
کا یہہ عالم تھا کہ جب سے سکندر کو رخصت کرکے قصر مین آئی گھڑیان گن گن کر اس نے دن کاٹا
اور رات تو اختر شماری اور آہ و زاری مین بسر ہوئی کسی پہلو دلکو قرار نہ آتا تھا طناز پاس بیٹھی
ہو ملکہ طناز سے کہہ رہی ہے کہ کل اگر صبح کو بھی شاہزادہ نہ آیا تو کیا ہوگا طناز نے جھلا کر کہدیا کہ
پھر خود پتا پوچھتے ہوئی چلی جانا کیا بڑی دور تھوری ہے نقاب چہرہ پر ڈال لینا کسی کو کیا معلوم
ہوگا کہ عورت ہے یا مرد اور ہے تو کون ہو ملکہ طناز کا منہ دیکھکر رہگئی اور کہا کر کیا اچھی دلجوئی
تو کرتی ہے اے طناز یقین ہے کہ تیری باتین الدن میری جان لے لینگی کوفت کھاتے
کھاتے مدقوق ہو جاؤنگی خیر اچھا اس روز روز کی ایذا سے تو نجات پائیگی طناز نے ہنسکی
کہ دشمن آپکے وقت بد دیکھین اور مجھے جو آپ موردالزام کرتی ہین تو اتنا فرمائی کہ پھر اسکا
اور کیا جواب ہے یا تو صبر کی سل چھاتی پر دھر لیجئے یا شرم کا پردہ ہٹا دیجئے دو باتون
مین سے ایک اختیار کر لیجئے اسلئے کہ سوا ان دو باتون کے تیسری تو میری سمجھہ مین نہین آتی
ہے مین تو یہہ جانتی ہون کہ مرنے پر مرتے ہین راہ چلتے پر کوئی بھی نہین مرتا ہے اگر آپکے
تمہارا خیال ہے تو ضرور آئیگا قلعہ آہن مین ہی ہوگا تو آئیگا اور اگر اوسکو تمہارا خیال
نہین ہے تو تمہین بھی اسقدر بیتابی نہ کرنا چاہئے کہ اسکا کچھہ حاصل نہین غرضکہ انہین
باتون مین صبح ہوگئی تمہین کافوری جو روشن نہین ہوا کے تھپیڑون سے جھلا جھلا کر گل ہوگئین
اور طائران باغ نے چہچہہ زنی شروع کی ملکہ بستر پر سے انگڑائی لیکر اوٹھی بال پریشان آنکھین
سرخ نگاہین چاند درچشم انتظار مثل آغوش تمنا کے واسطے

اسلئے نیند کے غفلت کہ آئے خواب مجھے	تر بند ہونگی وہ آنکھین جو انتظار مین ہین

خواصون نے آکر منہ دہلایا طناز نے اپنے ہاتھہ سے ملکہ کی زلفین بنائین تمین دیگر کو شاک
بدلوائی کہ تھوڑا بہت وقت انہی مشغلون مین گذر جائے اسی حالت مین چار گھڑی دن چڑھ آیا
اور کوئی نہ آیا تو شاہزادی گھبرا کے پھر طناز سے کہا کہ وہ نہ آئینگے ورنہ ابتک آچکتے
طناز نے کہا کہ واری خیال تو کرو کہ وہ کتنی دور سے تو آتا ہے آخر کچھہ دیر راستہ
کے طے کرنے مین بھی گزرے گی یا نہین پھر انسان کے ساتھہ ہزار طرح کے جھگڑے
ہین اور پوشیدہ کی کی بات ہے جب سب طرح کے بندوبست کرلے گا تو آئیگا ملکہ خاموش
ہو رہی یہان تک کہ دوپہر دن آگیا تو ملکہ کو طناز کے سمجھانے سے بھی تسکین نہین ہوتی
ہے عجب حالت ہے اسکی اوسی حالت اضطرار مین اس نے مرکب اپنا طلب کیا منہ پر
نقاب ڈالی اور پشت مرکب پر بیٹھہ کر روانہ ہوئی عقب مین اسکے وزیرزادی بھی چلی جاتے
جاتے کئی کوس نکل گئی اور کچھہ پتا نہ ملا وہ دوپہر کا وقت آفتاب کی تیزی جانور تک ہی تو
ایسے وقت صحرا مین نہین نکلتے ہین مزدور تک چھپنی کے واسطے چلے جاتے ہین اور جو جنگل
کے رہنے والے اوس چٹیل میدان مین پھر رہے تھے اور کوئی اثر گرم ہوا کا بھی محسوس
نہین ہوتا بھوت ہو رہی ہے شام تک اسی طرح صحرا مین ماری ماری پھری آخرکار شام کو
اگر پڑ رہی اور تپ ہوا آئی حالت خراب ہوئی ابتو وزیرزادی نہایت گھبرائی اور کہا کہ اگر
انکے والدین کو خبر کرتی ہون تو وہ آکر لیجائینگے وہان ملکہ اور بھی گھٹ گھٹ کر رہے کی ایسا نہو

دشمنون کی حالت سنبل نہ سکی یہان رہنے مین الزام کا خوف ہے عتاب شاہی کا ڈر ہے کہ ایسا نہو بادشاہ کو خبر ہو جائے اور وہ کہے کہ تو نے ملکہ کے حال سے کیون نہ اطلاع دی وہ تو بیہوش تھی اوسوقت کیا جواب دونگی میری تو جان غضب مین ہے کیا کرون کیا نکرون لیکن مناسب وقت یہی معلوم ہوا کہ کسیکو خبر نہ کی اور آپ تیمار داری مین مصروف ہوئی تپ تو بسبب رحمت کے آگئی تھی صبح تک مین دور ہو گئی لیکن تپ فراق کا اس کے پاس کیا علاج تھا سوا اسکے کہ ملکہ کو سمجھاتے تھی رسوائی کے پہلو سمجھا سمجھا کر ڈراتی تھی مگر اس سے کیا ہوتا ہے یہہ جن سر سے نہین اوترتا ہے جو ذہن مین آگئی وہ آگئی بقول شاعر شعر

اب سمجھتا ہی نہین دل عشق کی اچھی بری	اون فریب آمیز نظرون نے یہہ کیا سمجھا دیا

بلکہ سمجھانے کا اور اولٹا اثر ہوتا ہے بیقراری ترقی کرتی ہے شعر

وصال یار سے دونا ہوا عشق	مرض بڑھتا گیا جو جو دوا کی

اسیطرح آٹھہ روز گزرے ہر روز ملکہ کا اضطراب مالیوسی کے ساتھہ ترقی کرتا جاتا تھا نا امیدی کے ہجوم نے چارطرف سے گھیر لیا تھا تمنائین سر شک حسرت مین بنکر آنکھون سے نکلی جاتی ہین آخر کار رو رو کے آنسو بھی خشک ہو گئے توانائی لاغری سے بدل گئی چہرہ زرد دلمین درد لب پر آہ سرد نہ کہانا کہا جاتا ہے نہ پانی پیا جاتا ہے شعر

تمنوش جدائی سے ہوئے غم کھاتے پیتے خون پیتے جیتے	
کھانا کیسا پینا کیسا پانی چھوٹا دانہ چھوٹا	

ہان اگر غذا ہے تو لخت دل اور دوا ہے تو خون جگر مسیحا ہے تو قضا جس کے سوا کوئی اس درد کو دور نہین کر سکتا صرف پوست واستخوان باقی رہگئے آج وزیرزادی نے قصد کیا ہے کہ کل انکے والدین سے ضرور اطلاع کر دینا چاہئے اب انجام اچھا نہین معلوم ہوتا ہے ہر چند کہ اسوقت بھی ضرور پوچھا جائیگا کہ ہمین ملکہ کے حال سے فوراً کیون نہ اطلاع کی اگر یہہ کہتی ہون کہ ملکہ نے منع کیا تھا تو ملکہ سے پوچھا جائیگا وہ کیا جواب دیگی اور پھر مجھسے بھی کہا جائیگا کہ ہمارے ہوتے تو نے ملکہ کے کہنے پر کیون عمل کیا جسکے سے اطلاع کر دی ہوتی تاہم اوسوقت سے بہتر ہے جو خدانخواستہ آنے والا ہے ملکہ کی اب یہہ نوبت ہے کہ بار بار نگاہین پھیر پھیر کر جانب در دیکھتی ہین کردن ضعف کے مارے تکیہ سے نہین اوٹھتی مانند پیکر تصویر کے بستر پر بیحس پڑی ہے یہہ شعر ورد زبان ہے شعر

حسرت لوٹگا اپنے غم کھاتے ہین ہم	تم نہ آئے خیر اب جاتے ہین ہم

کبھی یہہ شعر زبان پر لاتی ہے شعر

نہ قاصدی نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے	کسے زبیکسی ما می برد خبرے

ملکہ کی یہہ حالت اب دیکھی نہین جاتی ہے جو ایکسین پاس بیٹھتی ہین جسوقت کچھہ سمجھاتی ہین تو ملکہ یہہ شعر پڑھ دیتی ہے شعر

کوئی اولنے نہین کہتا ترس کھاؤ	جسے دیکھو مجھے سمجھا رہا ہے

اب طنازہ کی بھی یہہ حالت ہے کہ جب دل اُ کا بھر آتا ہے تو کنار و جا کر کسی گوشے مین روتی ہے کبھی ملکہ کے واسطے دعا کرتی ہی آنسو پونچھہ ڈالتی ہے ملکہ نے جو دیکھا کہ یہہ بار بار چلی جاتی ہے

خدا اسے طناز سچ ہے کہ مردہ سے کسیکو الفت نہین رہتی ہے اچھا ہے ہیو سب مجسے دور رہو
خدا نکرے کہ کسی پر مجھہ نامراد کا پرچھانوان پڑے اور کوئی ناشاد نامراد اسطرح دنیا سے جاے شعر

جہان سے حسرت دیدار لیکے چلے	چمن سے داغ فراق بہار لیکے چلے

طناز قدمون سے لپٹ گئی اور رونے لگی اور ملکہ نے کہا اے شاہزادی خدا تجکو سلامت رکھے ہم پر ہیز نہین کرتے ہین اور آپ اسقدر کیون ہراسان ہین ایسی حالت آپکی نہین ہے جو لائق تردد ہو اگر ہم یہان سے اوٹھتے ہین تو کسی کام ہی کاج کو جاتے ہین یہ کہکر سات کرد پھری اور تصدق ہوئی ہر چند ملکہ نے منع کیا مگر ناچار جب تسمین دین تو ملکہ سے لپٹکر رونے لگی یہی حالت دیر تک رہی اس کے بعد ملکہ نے طناز سے کہا کہ اب یہ کا موقع نہین ہے کہ تجکو سمجھاؤن خوب سمجھہ چکی ہون کہ ایسے بیمار بچ نہین سکتے ہین کوئی تمکساری و چارہ سازی کام نہ دیگی اے طناز وقت کو غنیمت جان جو مجسے مانگنا ہو مانگ لے اور کچھہ وصیتین میری سن رکھہ طناز نے جو کلمہ وصیت سنا دل اوٹھنے لگا چیخین مار مار کر رونے لگی کہ اوس دنکو موت کہ آپ مجسے وصیت کرین اور مین اس ارادہ سے سنون کہ اگر وقت آیا تو بجا لاؤنگی خدا اوسوقت کے لئے مجکو زندہ نہ رکھے ملکہ نے کہا کہ اچھا اگر تو سن نہین سکتی ہے تو کاغذ قلم دوات لا کہ مین کچھہ لکھکر دیدون اوسے اپنے پاس رہنے دینا اور جب اوس بیوفا سے ملاقات ہو تو دیدینا طناز نے خواص سے اشارہ کیا اوس نے قلم دوات کاغذ لاکر رکھدیا اور ملکہ نے قصد کیا کہ اوٹھکر بیٹھون لیکن طاقت نے جواب دیا ضعف نے دبا دیا اوٹھہ نہ سکی لیٹے لیٹے لکھنا چاہا یہ بھی ممکن نہوا کہا افسوس معلوم ہوتا ہے کہ ہماری حسرت بعد مرگ بھی نکلنا منظور فلک نہین ہے یہہ زمانہ غدار بھی نہین چاہتا کہ کوئی پیغام زبانی ہی اوس یار جانی تک پہونچے کہ ہمتو مسافر راہ عدم ہوتے ہین اور آپکو خبر نہین اپنی مجبوری و بیکسی پر رونے لگی اور غش آگیا دانت بیٹھہ گئے طناز نے بازو باندہا پنکھے سے ہوا دینے لگی دل دہڑکنے لگا کہ دیکھئے خدا کیا دکھا ہے کہ ایک مرتبہ آواز سم مرکب کا نہین آئی طناز کے کان کھڑے ہوگئے کہ یہہ کیا معاملہ ہے کہین سکندر تو نہ آتا ہو یہہ تصور کرکے کسیسے کچھہ نہ کہا اور وہان سے اوٹھکر دروازہ باغ پر آئی دیکھا کہ سکندر نے گھوڑے سے اوترکر باغ مین جانیکا قصد کیا ہے کہ ملکہ نے ہاتھہ کے اشارہ سے منع کیا سکندر ٹھٹکا کہ کیون کیا ہے طناز نے کہا چلو مین علیحدہ کسی گوشہ مین بٹھائے دیتی ہون وہان ملکہ کے والد ماجد عبادت کے لئے آئے ہین ملکہ کی طبیعت ناساز ہوگئی ہے یہہ سنتا تھا کہ سکندر کا دل دہڑ گیا حواس جاتے رہے کہ یہہ کیا غضب ہوا اوس نازک اندام سے غم فراق کی برداشت نہو سکی ساتھہ ہی یہہ خیال آیا کہ اخضران شاہ کو تو ابھی مین محل شاہی مین چھوڑ آیا ہون سرپٹ گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا ہون بہلا وہ مجسے جلد یہان کیونکر آسکتا تھا پس تازیانہ پر ہاتھہ گھما اور کہا کہ تو شرارت سے اپنی باز نہین آتی ہے مجھے فقرہ دیتی ہے ابھی تو مین بادشاہ کو محل مین چھوڑکر آتا ہون اتنے جلد یہان بادشاہ کیونکر آسکتا ہے بس مٹجا میرے سامنے سے ملکہ کا لحاظ ہے ورنہ اتنے کوڑے مارتا کہ کھال کھینچ کر پھینک دیتا طناز ڈر گئی کہا

اے شہریار ملکہ کا آپ کے غم مین برا حال ہے اور اوسکو غش آگیا ہے اگر غش سے آنکھین
کھولکر صورت اپنی دیکھ لے گی تو شادی مرگ ہو جائیگی اسی سے مین روکتی تھی آگے آپکو
اختیار ہے سکندر نے کہا تو صاف کیون نہ کہدیا ہم کیا ملکہ کے دشمن تھے یہ کہکر داخل
ہوے انیسون جلیسون نے جو آتے ہوے دیکھا قصد کیا کہ خوشی مین ملکہ سے کہدین
سکندر نے اشارہ سے منع کیا اور قریب پہونچکر سرہانے کھڑا ہو رہا ملکہ کی حالت دیکھکر
دل پھٹنے لگا بے اختیار جی چاہا کہ خنجر مار لون لیکن ضبط و تحمل سے کام لیا کہ اس کا اثر
ملکہ پر بڑا پر لگا اودہر طنازنے کیوڑہ گلاب وغیرہ چھڑک کر ملکہ کو ہوشیار کیا اور کہا
کہ ابھی آدمی سکندر کا آیا تھا وہ کہ گیا کہ شاہزادہ آج ضرور آئیگا ملکہ نے کہا کہ کیون
مجھے بلاتی ہو بلا اوسے آدمی بھیجنے کی کیا ضرورت تھی آنے والا ہوتا آچکتا مین خوب
جانتی ہون کہ وہ اس راز کو کسی پر ظاہر نہ کریگے اونکے مزاج مین احتیاط بہت ہے
اب طنازنے اک رومال جو سکندر کے ہاتھ سے لیا تھا ملکہ کو دیا اور کہا کہ اسے
پہچانو ملکہ کو یاد آگیا کہ یہ وہی رومال ہے جو سکندر کے ہاتھ مین تھا اتبو یہ اوٹھ بیٹھی
سکندر جلدی سے پاکے کی آڑ مین ہو رہا ملکہ نے کہا اے طنازتو بڑی شوخ ہے
بلا یہ کیا حرکت تھی کہ تو نے رومال اونکا چرا رکھا اگر اونکو خیال آئیگا تو کیا کہین گے
یہی سمجھینگے کہ ملکہ کے ملازمین عورتین نہایت خبیث ہین شاید ملکہ کے یہان سے
انکو ایسا ہی ملتا ہے کہ جسپر اکتفا کرین مگر وہ رومال سینے سے لگایا آنکھون پر رکھا
سونگھنے لگی جب تو نہ تسکین ہوئی تو طنازنے اک کمان سامنے رکھی کہ یہ کمان کسکی
ہے ملکہ نے کہا کہ تو کسیکی کمان اوٹھا لائی ہوگی اس لئے کہ ملکہ سے کہون کہ یہ سکندر
کی کمان ہے جسپر وہ خوش ہوا ہے مین نہ مانونگی طنازنے کہا کہ اپنا ہاتھ تو دیکھو
اب جو ملکہ ماہ سیما نے دیکھا تو اک انگشتری ہاتھ مین بھی ہے جو سکندر روز ملاقات
پہنے ہوے تھے اتبو ملکہ کو تحیر ہوا کہ یہ انگوٹھی اسکے پاس کمان سے آئی ہوگی ملکہ سے طناز
نے کہا کہ وہ ایسی ایسی نشانیان اپنی چھوڑ گئے ہین پھر بھی مایوس ہوتی جاتی ہو ان سے
دلکو بہلاؤ ملکہ نے کہا اے طناز یہ وقت اس قابل نہین ہے کہ تو مجھے اوجھن مین ڈالے
صاف صاف بیان کر طنازنے کہا کہ صاف صاف تو یہ ہے کہ جو شخص کسیکا کہنا
نہ مانیگا انجام مین پچھتائیگا تم تو بیہوش پڑی تھین وہ تشریف لائے تھے کچھ دیر بیٹھے رہے
جب تم کسطرح ہوشیار نہ ہوئین اونکا دل گھبرایا اوٹھکر جانے لگے یہ کہو بہلو گون نے
روکا کہ خدا خدا کرکے تو آئے ہو اور پھر جاتے ہو اونہون نے کہا کہ مین تھوڑی
دور جاؤنگا اور ابھی ابھی واپس آونگا بہلو گون نے کہا کہ ہمین کسطرح یقین ہو اونہون
نے یہ چیزین بیان چھوڑین جنہین تم نے دیکھا اتبو ملکہ کو عجب اوجھن ہے کبھی رخ پر
بحالی سی آجاتی ہے کبھی پھر مایوسی بڑھ جاتی ہے طنازنے کہا کہ کس سوچ مین بیٹھی ہو
ذرا اوٹھو اپنی حالت درست کرو مہمان کے واسطے سامان ضیافت کا حکم دو قصر کے
اندر سے نکلو باغ مین ٹہلنے کی تو طاقت نہین ہے کرسیان بچھوا دو یا مسہری لگا دیجائے
ملکہ نے کہا ان باتون کے واسطے مجھسے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے طنازنے اوٹھکر

چبوترہ پر کرسیان بچھوا ین ایک طرف مسہری بھی لگادی گئی اور سکندر کو ایک درخت شمشاد کے پیچھے چھپا دیا اور ملکہ کو لاکر کرسی پر بٹھالا اب اتنی ہی امید دلانے سے ملکہ کے چہرہ پر اگر رونق سی آگئی طناز نے ایک پری زاد سے اشارہ کیا مرکب شاہزادہ سکندر کا ٹہلاتی ہوئی سامنے سے گزری ملکہ کی نظر جو اوس گھوڑے پر پڑی کرسی سے اوٹھ کر کھڑی ہوئی اور طناز سے کہا کہ تو نے کہین چھپا دیا ہے ین خود اوٹھکر ڈھونڈہ لونگی یہہ کہکر چلی تھی کہ لڑکھڑا کر گرنے لگی طناز نے سنبھال لیا اور مسہری پر بٹھا دیا یہہ دیکھکر سکندر کو تاب نہ رہی دوڑکر ملکہ سے لپٹ گیا اور ملکہ سکندر سے لپٹی مگر ہاتھ پاؤن سنبھالنے لگے اور قریب تھا کہ بسبب خوشی کے روح جسم سے پرواز کر جائے اگر طناز اپنی حکمت عملی سے رفتہ رفتہ غم کو کم نہ کردیتی تو ملکہ شادیمرگ ہو جاتی بڑی دیر تک دونون روتے رہے کہ ہچکیان بند ہوگئین آخرکار طناز نے باتون مین لگایا دہیان بٹایا اب ملکہ نے سکندر سے کہا کہ تم نے تو چوتھے ہی گال کاٹا پہلی ہی بسم اللہ غلط کی آیندہ کیا امید کیجائے اسوقت تو اسی شہر مین موجود تھے اوسیر آٹھہ روز تک خبر نہ لی جب کہین چلے جاؤگے تو یقین ہی کہ برسون مین بھی خیال نہو کا کہ ہم کسی سے وعدہ کر آئے ہین یا ہماری محبت مین کوئی پریشان ہو گا مزاب مین تجکو کب جانے دیتی ہون اگر اوٹھنے کا قصد کروگے ہیرا چیاؤن کی جان دیدون گی شاہزادہ نے کہا اے ملکہ مین مجبور ہو گیا تم سے مجبور ہو گیا ہے تو اپنی کہی لیکن میری بھی سنو کہ تمہارے باپ مجکو اپنے ہمراہ شکار پر لے گئے اور آٹھہ روز بعد شکار سے واپس آئے مجھے قسم نے لوجو بادشاہ سے رخصت ہونے کے بعد مینے ایک ساعت بھی کسی مقام پر قیام کیا ہو یہین اگر ٹھہرا ملکہ نے کہا خیر گزشتہ را صلوات آیندہ را احتیاط بس اب آسی باغ مین رہو اگر جاؤگے پھر کوئی جھگڑا نکل آئے گا آج پھر نہ آسکے گا ہم انتظار مین مرین گے ایسے دہڑکے مین کہان تک اوٹھاؤن گی کسیدن جان پر بنجائے گی مصرع ہماری جان گئی آپکی خوشی ٹھہری ملوتم ہمسے دلونان افسوس کروگے پھر کسی اور سے دل ہلا لوگے کبھی ہمارا خیال بھی نہ آئے گا ملکہ نے ایسی ایسی باتین جو کین سکندر کا دل بھر آیا کہا اے ملکہ اب مین خود یہان سے نجاؤنگا چاہے بادشاہ سے بگڑے یا رہے مجھے کچھ کسیکی پروا نہین ہے زیادہ سے زیادہ یہی نیست ڈیگا لڑون گا تو مین خوب دیکھہ بھال چکا ہون تمہارے باپ کے یہان کوئی سردار اتنا نہین نظر آتا جو مجھے مقابلہ کرسکے ہان اگر کچھہ ہے تو سپہ سالار البتہ ہے وہ خیر کچھہ لڑے گا جب اوکھلی مین سر دیا تو دھمکون سے کیا ڈرنا اگر کوئی یہہ کہے گا کہ فلان شخص نے ایسا کیا تو اوس کا صاف جواب یہہ ہے اگر کچھہ مہر رکھتا ہوگا تو خود ہی سمجھہ لے گا کہ بغیر دو کے رضامندی کے کوئی امر نہین ہو سکتا ملکہ کو یہہ سنکر اک عید تو ہو گئی لیکن ساتھہ ہی یہہ بھی خطرہ پیدا ہو گیا کہ اب یہہ راز

صنہ در ہو گا اور بہت جلد ہو گا ہر چند کہ یہ سب کچھ کہہ رہے ہین کہ مثل مشہور
ہے ایک کے دو اد و اور دو کی دو اتین سو رمان پنا چار نہین چھوڑتا
ہے اوسکا ملک ہے لشکر اوس کے پاس ہے یہہ اکیلے کس کس سے
لڑین گے کس کس کا مقابلہ کرین گے انجام مین دشمن گرفتار ہو جائین گے
یا قتل ہون گے افسوس کہ میری وجہہ سے اس کی جان جائے لی ہائے تقدیر
نے کس مصیبت مین پہنسا دیا کیا میری شامت تھی کہ مین یہان اوس روز
شکار کو گئی تھی جو اس ظالم کا سامنا ہوا بیٹھے بٹھائے اس دردسر مول
لیا اس سے تو پھر وہی بہتر تھا کہ جس طور سے اس نے آنے کو کہا تھا
دیر آید درست آید اوس صورت مین شاید کوئی پہلوان آفتون سے
بچاؤ کا نکل آتا ایک تو رات بھی دیر مین افشا ہوتا صبح تک شاید کوئی
تدبیر ہی بن آتی موقع پاکر اس کے ساتھہ نکل بھی چلتی یا اگر خدانخواستہ
کچھہ نہ بن پڑتی تو بھی کچھہ دنون دل کے حوصلے تو نکل جاتین کہ یہہ تو ہوگا
کہ رات ہنس کر نہ ازی اور دلمردی کا سامنا ہوا ایسی ایسی باتین
سوچکر سکندر سے کہا کہ اے **شہریار عالی وقار** مین ہرگز نہین چاہتی
کہ میری وجہہ سے حضور کے دشمنون کو گزند پہونچے برائے مہربانی اس ارادہ
سے باز رہئے مجھہ پر جو گزرے گی جھیل لون گی یہہ تھوڑی سی مفارقت ہمیشہ
کی جدائی سے بہتر ہے ایسا نہو بادشاہ کو خبر ہو جائے اور آپ کے دشمن
میری وجہہ سے کسی بلا مین مبتلا ہو جائین آپ نہین جانتے کہ باپ اوس
شخص کا دو لاکھ سوار کے فوج جرار کا مالک ہے اسوقت اوس نے یہان
توحید سربلند سا سردار موجود ہے یقین ہے کہ آپنے دیکھا ہو گا بھلا اوسکا
کوئی کیا مقابلہ کر سکتا ہے اگر ایسا ہی ہے تو مجکو لیکر یہان سے کسیطرف نکل
چلئے یہہ سنکر فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ اے ملکہ وہ **توحید** سربلند کیا
چیز ہے قسم ہے اوس خدائے عزوجل کی کہ جس نے میرے **جد امجد** کو زندہ
صاحبقرانی عطا کیا اگر **توحید** ایسے دو ملکر مجھسے مقابلہ کرین تو مجکو ہراس نہین ہے
خدا نے چاہا تو تمہارے سامنے اوسے باندھ لاؤنگا اور دو لاکھ فوج ہے تو
میرا کیا کرے گی مین پہلے ہی سردارون کو چن چن کر پکڑ لون گا اور عورت کو
لیکر جانا بہلوگون کا شیوہ نہین ہے اور اسنے تو یا تم جانتی ہو یا مین جانتا
ہون یا خدا جانتا ہے جیسی محبت میرے تمہارے ہے لیکن ابتدائے زمانہ مین
اپنے دوسرون کو بھی خیال کرنے ہین مین دو باتون کا منتظر ہون ایک تو یہہ کہ
باپ تمہارا یزدان پرست تو ضرور ہے احدیت پروردگار کا اقرار کرتا ہے
لیکن رسالت **محمدی** کا قائل نہین ہے بس یا تو وہ پورا کلمہ پڑہے اور مسلمان
ہو اور برضا و رغبت عقد میرا تمہارے سامنہ منظور کرے یا دین اسلام سے
انکار کرے تاکہ قتل ہو دوسرے یہہ کہ کوئی بزرگ میرا موجود ہو بغیر اسکے مین

شادی تمہارے ساتھہ نہین کر سکتا اور بغیر عقد و نکاح میرے تمہارے درمیان بناہ کا کوئی اور امر نہین ہو سکتا شعر

وصل کا شوق نہین ہجر سے دل خوش ہے	پاکبازان محبت کو عجب مشکل ہے

بس اے ملکہ اسوقت کی باتون کو خوب کان دھر کے سن رکھو کہ جو میرے منہ سے نکلجائے گا جب تک جسم پر سر ہے اوس قول سے نہ پھرون گا اور اپنے جادہ سے نہ ہٹون گا بس اب مجھے سمجھانا فضول ہے اور جبردار کوئی امر مجھسے نہ کہنا ورنہ تمکو ملال ہوگا کہ ہمارا کہنا نہ مانا اور مین اپنے ارادہ سے باز نہ رہون گا قول مردان جان دارد اب مجھے یہہ دیکھنا ہے کہ افرسکی سپاہ کیسی ہے اور پہلوان کیسے کیسے جمع کئے ہین جب ملکہ نے دیکھا کہ یہہ کسیطرح ماننے والے نہین ہین عاجز اگر خاموش ہو رہی لیکن نہایت افسوس ہوا ساکت ہو گئی طنازنے سمجھایا کہ پہلے انجام نہ سوچے اب فکر کرنے سے کیا ہوتا ہے بس اب اوسی خدا پر شاکر رہو جو بگڑے کاموں کو بنا دیتا ہے سوچنے اور رنج کرنے سے کوئی فائدہ نہوگا جو منظور خدا ہوگا وہ ہوگا ان دھڑکون مین جو تھوڑا وقت خوشی کا ملا ہے اسے بھی کیون کھوتی ہو آخر تو جو ہوگا وہ ہوگا اپنا عیش و عشرت و آرام کیون کھو دیں لکے حوصلے نکالو بقول شاعر شعر

اجو آرام سے گذرتی ہے	عاقبت کی خبر خدا جانے

جو دکھہ اوٹھاتا ہے اوسکو راحت بھی ملتی ہے اور جو آرام پاتا ہے وہی تکلیف اور رنج والم وغم وغصہ بھی اوٹھاتا ہے بموجب شعر

وصل ہو گلہ ہجر بتان کون کرے	مزے لیتے ہین لگائے ہین فغان کون کرے

یہہ تو ایک بلائے بیدرمان قیامت کی زبان اور ایسی ایسی باتین کین کہ ملکہ اور سکندر دونون کو خیال ہوا کہ بچ گئی ہے غرضکہ اوسنے دسترخوان بچھا سکندر و ملکہ نے کھانا ساتھہ کھایا اور ایک جام شراب کے پیے اب کانون کو مطرب ملا اونہون نے ساز ملائے اول مبارکباد گائین جسپر سبکو انعام ملکہ اور سکندر رستم خونے دیا بلکہ ایک ایک خواص تک نے ملکہ کے تالیف قلب کے واسطے اپنی حیثیت کے موافق انعام دیا اسکے بعد اور عاشقانہ چیزین گانا شروع کین غزل

غزل

یاری تجھسے کیا کی پیدا ہر اک سے یارانہ چھوٹا
احباب چھوٹے اغیار چھوٹے سر اپنا بیگانہ چھوٹا
غمنوش جدائی جیسے ہوئی غم کھاکے لگے خون پینے جیسے
کھانا کیسا پینا کیسا پانی چھوٹا دانا چھوٹا
کس مست سے ساقی آنکھ لڑی بے مے پیے کیفیت یہہ ہوئی
اس ہاتھہ سے بوتل چھوٹ پڑی اوس ہاتھہ سے پیمانہ چھوٹا
مشرب نہ ہمارا رندی تھا نہ مذہب بادہ پرستی تھا

جب سے کہ چھوٹا اک متوالا او شدن سے پیارا چھوٹا
بیڑی جو تری منت کی پڑی پونچا اثر اسکا او سمجھی
وہ قید جنون اوس نے توڑی وہ تیرا دیوانہ چھوٹا
کل کہتے تھے ہم کچھ حال دلی اونپر بھی تھی محویت طاری
اس کلفت مین یاد نہین کچھ بھی کسجا سے وہ افسانہ چھوٹا
اک جلوہ قیامت تھا تیرا ایمان اسکا اوسکا لیا
زاہد سے کعبہ چھوٹ گیا صندوسے بتخانہ چھوٹا
تھا سوز جدائی تو جتنا تیرے بھی اثر کو دیکھہ لیا
کیون آگ مین اپنے جل نہ بجھا جب شمع سے پروانہ چھوٹا
اے آرزو اب کیا ذکر اوسکا الفت مین جو ہم اس دلسے ہوا
اک بت سے بڑھا کچھہ ربط ایسا برسون کا یارانہ چھوٹا

یہہ غزل اس رنگ سے اک نازنین نے گائی کہ سکندر رحم خو اور ملکہ ماہ سیما کا تو کیا ذکر ہے اسکی انیسین جلیسین جسقدر بھی تھین بے اختیار ہو گئین بے اختیار منہ سے واہ اور دلسے آہ نکل گئی آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے اور ملکہ ماہ سیما اور سکندر رحم خو کی تو ہچکیان بندہ گئین بعد کچھہ دیر کے مصلحتاً یہہ جلسہ برخاست کردیا طنازا وقت مین نہایت ہوشیاری سے کام لے رہی ہے ورنہ خدا جانے ان دونون کی کیا حالت ہوتی اب بیان تو دن عید اور رات شب برات ہے ایک دوسرے کے باغ جمال کی تکمینی مین مصروف ہے نہ غم دنیا ہے نہ فکر عقبا انتہا یہہ ہے کہ ملکہ ماہ پارہ کا خیال بھی کم ہو گیا ہے لیکن جناب سرخ دوار نے وہی سامان کر دیے کہ جنکا خوف دو نو تھا یعنے جس روز بادشاہ شکار سے واپس آیا تھا محل مین جاکر آرام کیا دوسرے روز چوبدار کو بھیجا کہ صفدر شیر دل کو بلا لائے چوبدار نے جاکر عرض کی کہ وہ نہین ہین بلکہ ملازمین یہہ بیان کرتے ہین کہ جب سے ہمراہ حضور کے شکار پر گئے تھے یہان واپس ہی نہین آئے یہہ سنکر بادشاہ کو تردد ہوا کہ نہ معلوم یہہ کہان چلے گئے شاید فقیر کے پاس نہ گئے ہون لوگ برائے دریافت حال شاہ قلندر کوہ نشین پاس بھی گئے تو انہون نے بھی کہدیا کہ یہان سے بیان سے تشریف لے گئے پھر نہین آئے اب بادشاہ کو یہہ خیال گذرا کہ وہ گلستان ارم جانیوالے تھے کہین نہ چلے گئے ہون لیکن یہہ کیا حرکت کی کہ نہ اطلاع لی نہ ملے سچ ہے کہ آدمزاد نہایت بیمروت اور کج خلق ہوتے ہین انکی دوستی بندر کی آشنائی ہے ہر طرف تلاش کرکے خاموش رہا اب کوئی تلاش بھی نہین کرتا خیال بھی جاتا رہا ایک روز اتفاق لگا رشاہ پسر ملک اخضران پریزاد واسطے شکار کے گیا ہر طرف تلاش کی لیکن صید نہ ہاتھہ آیا تھک کر اک درخت کے نیچے زین پوش بچھا کر بیٹھ رہا اور مصاحبین تو چھوٹ گئے ہین لیکن توحید سر بلند اسکے ہمراہ ہے یکایک نیند نے غلبہ کیا اور ہر چہار طرف دیکھا کوئی چشمہ و چاہ نظر نہ آیا خیال مین گذرا کہ یہان سے باغ ملکہ ماہ سیما کا قریب ہے وہین چلکر

دم بہر آرام لینا چاہیے یہہ سوچکر توحید سربلند سے کہا اوس نے کہا کہ بہت مناسب ہے غرضکہ دونون پشت مرکب پر بیٹھکر باغ ملکہ کی جانب روانہ ہوے جبوقت نگارشاہ دروازہ باغ پر پہونچا دیکھا کہ دروازہ بند ہے اور آواز غنا آرہی ہے اسے خیال گذرا کہ آج نئی بات ہے اس صحرا مین آنے جانے والا کون ہے جس کے خیال سے دروازہ بند ہے اور اگر کوئی آئے بھی تو سب جانتے ہین کہ یہہ باغ دختر بادشاہ کا ہے اور وہ یہان رہتی ہے اتنی مجال کسکی ہے جو اسطرف کا رخ بھی کرسکے نہ آجتک ایسا کبھی ہوا تھا کہ دروازہ بند رہتا اکثر مین اسطرف آیا ہون تو دروازہ باغ کو کھلا پایا ہے نہ وقت شب کا ہے کہ یہہ سمجھا جاے کہ احتیاطاً چورون کے خوف سے دروازہ بند کرلیا ہے اس مین کچھہ نہ کچھہ بھید ضرور ہے اسے دریافت کرنا چاہیے اس لئے کہ آج مینے والدہ ماجدہ سے سنا تھا کہ لڑکی پندرہ روز کے بعد سلام کو آتی تھی تو کچھہ عجب حالت تھی اوسکی کہ رنگت زرد پڑگئی ہے منہ نشت کیا ہے نقشہ بھی بگڑگیا ہے اور نظرہ او سپر یہہ کہ پانچوین چوتھے دن صبح سے آتی تھی اور شام کو جاتی تھی اپنی بجولیون سے چھلین رہتی تھین یا آتے ہی جانیکا تقاضا شروع ہوگیا اور نہ وہ شان مزاج ہے نہ ہنسی نہ مذاق یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ وہ لڑکی ہی نہین رہی چپ سی لگ گئی تو اے توحید سربلند او نکے منہ پر مین کیا کہتا لیکن یہہ سب علامات تو ایسے ہین کہ کہتے غیرت آتی ہے خیر منہ سے نکالنا تو فضول ہے اس لئے کہ اگر خلاف او سکے ظہور مین آیا تو اک بری بات کا منہ سے نکالنا کیا ضرور ہے اور صحیح ہوا تو جیسا کچھہ ہوگا ابھی دیکھہ لیا جائیگا توحید سربلند نے جو دیکھا کہ شاہزادہ کچھہ کہتے کہتے پھر رک گیا اس نے بھی بات کو اور بڑھانے مین ڈالدیا اور اک غیر مفید جواب دیکر ٹالدیا کہ جیسا مناسب جانئے ہین ان امور مین کیا دخل ہے شاہون شہریارون کے جھگڑے وہی ان باتون کو چاہے اور بھائین چاہے سلجھائین بقول شخصے ؎

رموز مملکت خویش خسروان دانند گدا متعلوم زبان ہے اچھی نکلے بری نکلے نتیجہ اوسکا کیا پیدا ہو اس سے ایک خموشی ستر بلاتالی ہے مصرع خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید+ توحید تو بس اتنا ہی کہکر خاموش ہورہا اور نگارشاہ نے کمند ماری اور دیوار باغ پر جا نکلا دیکھا تو عجب تماشہ دیکھا کہ صفدر شیر دل ملکہ ماہ سیما کے گلے مین ہاتھہ ڈالے ہوے سیر باغ کر رہا ہے پیچھے پیچھے آنیسین جلیسین ساتھہ ہین بس سیر دیکھتی ہی آنکھون مین نگارشاہ کی خون اوتر آیا اور آواز دی کہ او او مزادہ نمک حرام یہہ کیا حرکت ہے نگارشاہ کی آواز سنتی ہی سب عورتین تو بیتابین اپسین ایک دوسرے سے کہتی تھی کہ اب ناک ہوئی کی خیر نہین ہے ملکہ کو سکتا سا ہوگیا ہاتھہ پاؤن کانپنے لگے ملنا زاک درخت کی آڑ مین ہوگئی لیکن صفدر شیر دل نے کہا کہ اے نگارشاہ بس زبان سنبھالکر گفتگو کرنا اسلئے کہ مین تمہارا اسقدر لحاظ کرتا ہون جیسا کچھہ سمجھتے ہو ایسا نہین ہے اندر آؤ اصل واقعہ سنو مجھے زبان نہ لڑاؤ ایسا نہو کہ مجکو بھی غصہ آجائے تو پھر اوسوقت مجھے کسیکا خیال نہوگا مین قسم کھاتا ہون پروردگار عالم کی کہ اسوقت تک مجھے اور ملکہ سے پاک محبت ہے اسکے دامن عفت کو ہاتھہ بھی نہین لگایا ہے اور بڑے شرم کی بات ہے کہ تم اپنی

بہن پر اتنی بڑی تہمت رکھے ہو جو کسی غیر کے واسطے بھی زیبا نہین یہ سنا تھا کہ نگار شاہ نے دیوار پر سے کود کر دروازہ باغ کا کھولدیا اور توحید سربلند کو بھی اندر باغ کے بلا لیا اور کہا کہ جب یہ نوبت ہم پہونچی کہ اک غیر جنس کے ہاتھ اس نے اپنی آبرو دی تو ہم کوئی غیر ہو گئے کیا پردہ اور اب یہ گیسو بریدہ کیا میرے ہاتھ سے زندہ بھی بچ کر جا سکتی کہ یار کے ساتھ مزے کرے مین بغیر ان دونو کو مارے نہ رہون گا اور صفدر شیر دل کو آواز دی کہ مجھے باتین بناتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے پاک محبت ہے اور تیرا لحاظ کرتا ہون اور میرا لحاظ کرتا تو کیا کوئی اور برا دیکھے نہین ملتی تھی کہ میری بہن کو تو نے آوارہ کیا اور پاک محبت اسیکا نام ہے کہ گلے مین ہاتھ ڈالے پھر رہا تھا آٹھ دس روز سے تو غائب تھا کہان کہان تیری تلاش نہین ہوئی لیکن کہین پتا نہ لگا اور جو تو یہان چھپا بیٹھا تھا اور اب تک پاک محبت کا دعوی ہے لیکن یہ ممکن ہے کہ آگ اور بارود ایک جگہ رہین اور فساد نہ برپا ہو یہ کہتا ہوا صفدر شیر دل کیطرف چلا صفدر شیر دل نے جو اسکو بارادہ فساد اپنی طرف آتے دیکھا ملکہ کو تو ہاتھ سے ہٹا دیا اور خود آگے بڑھکر آواز دی کہ معلوم ہوتا ہے ذلت تیری تقدیر مین ہے اگر ہم بد تھے تو تیری بہن کیون بد ہو گئی اوسے نہ مارا نگار شاہ نے کیا دیکھہ تجھے قتل کرلون تو اوسے بھی سزا دون یہ کہکر قریب پہونچتے ہی تلوار ماری صفدر شیر دل نے ہاتھ بند دست پر ڈالدیا اور اک جھٹکا مارا کہ نگار شاہ اوندھے منہ آرہا بس اسکے ہاتھ سے کمر زنجیر کا بند پکڑکر سین سے اوٹھا لیا اور آواز دی کہ کیا کہتا ہے یہ دیکھتے ہی توحید سربلند جھپٹ پڑا اور کہا اے صفدر شیر دل یہ شاہزادہ ہے بہونرے کا پلا ہوا یہ لڑائی بھڑائی کو کیا جانے بس اسکو چھوڑ دے اور مجھسے سامنا کر جہانتک کہ مین چاہتا تھا میرے تیرے مقابلہ ہو اس لئے کہ تو بھی اک مرد بہادر ہے اپنے جثہ سے زیادہ جرات و ہمت رکھتا ہے اور مجھے تیرے ساتھہ اک قسم کی محبت ہو گئی تھی مگر تو نے تو غضب کیا کہ ایسے نالائق حرکت کی کہ کوئی نمکحرام اپنے ولی نعمت کی لڑکی کو خراب کیا لیں ہوشیار ہو جا کہ تو لائق سزا ضرور ہے اب تجھے باندھکر سامنے بادشاہ کے لیجاؤنگا ایک وقت وہ تھا کہ میرے ہی بدولت تجھے بادشاہ نے کس عزت سے کہ خاص وزیر اعظم تجھے پیشوائی کرکے لایا آج ویسی ہی ذلت سے جائیگا یہہ سنکر قریب آیا صفدر شیر دل نے کلائی نگار شاہ کی مروڑکر تلوار تو چھین لی اور نگار شاہ کو چھوڑ دیا سبب یہہ تھا کہ تلوار بھی صفدر شیر دل کے پاس نہتھی اس لئے کہ سیر چمن کے وقت اسلحہ جنگ کا کیا کام ہے اسکا دم بھی نتھا کہ یہانتک ایک ایک خار کا دشمن پیدا کر لیگا ایک ایک گل خار کہائیگا نگار شاہ تو چھوٹتے ہی علیحدہ کھڑا ہو رہا اور توحید سربلند نے آواز دی کہ دار کہ صفدر شیر دل نے جواب دیا کہ نہین جانتا مین مسلمان ہون اور اہل اسلام پیشدستی نہین کرتے ہین اگر حافظ حقیقی تیرے ضرب سے بچائیگا تو خیر دیکھا جائیگا توحید نے کہا معلوم ہوا کہ اہل تیری دانشمند ہے لے اسے یہہ کہکر نیزہ مارا اسکندر رستم خو نے نیزہ اسکا تلوار سے ماتد خیار کے قلم کیا توحید نے کہا تو بڑا تیز دست معلوم ہوتا ہے یہہ کہکر تلوار ماری صفدر شیر دل نے وار بیکنہ آبدار کا پشت شمیر پر روک کر اپنا وار کیا اسنے پھر پہ روکا اسیطرح کئی

ضربون کی رد و بدل ہی آخر تنگ آکر تو حید نے تلوار ہاتھ سے پھینکدی اور کہا کہ معلوم ہوتا ہے تو فن جنگ
کو اچھی طرح جانتا ہے خیر اب تیرا اور علاج ہے تو یون نہ مانیگا تجھے کشتی لڑکر مارنا ہو نکلا اور مجھے منظور
بھی یہی تھا کہ تجھے زندہ اسیر کرکے لیجاؤن تاکہ تو اپنی ذات اپنی آنکھون سے تو دیکھے کہ کس شکل سے تو
ہوتا ہے یہ کہکر تلوار اتھ سے پھینکدی اور صعدر شیر دل سے لپٹ پڑا صعدر شیر دل نے بھی تلوار پھینک دی
اور ہاتھ کر سیاتمین ڈال یا زور شمس کے ہونے لگے کبھی یہ اوسے کھینچ لاتا ہے اور کبھی وہ اسے کھینچ لاتا ہے
جب دیکھا زور بھی برابر ہے اور کام نہ نکلا تو حید سر بلند نے داؤن پیچ لڑنا شروع کئے لیکن صعدر شیر دل نے
کوئی پیچ نہ چلنے دیا اور برابر کاٹ کیا جواب دیا نگار شاہ تو اک تماشا دیکھ رہا ہے اور ملکہ علیحدہ کھڑی ہوئی
دلمین دعائین منگ رہی ہے کہ خداوندا اس دیو سے سکندر کو بچائین بھے وا - طہ دیتی ہون اسکے رسول مقبول کا
کہ تو سکندر کو فتح یاب کر نگار شاہ نے جو دیکھا کہ یہ دونون تو مصروف جنگ ہین یہی موقع ہے ملکہ کا کانٹا
لینا چاہیے بس تلوار لیکر ملکہ کیطرف جھپٹا کہ اوسکو ذبح دبدہ کیے بر یہ وہی مزا ہے کہ تجھکو تیرے باپ کے سامنے قتل
کرون بس یہ ارادہ مونگار شاہ کا سکندر نے دیکھا آواز دی کہ او نار دکیا کرتا ہے صورت پر ہاتھ اوٹھاتا ہے اور
پیرے رسامنے نگار شاہ نے کہا کہ اگر تو ہو تو روک لے بس سنتے ہی سکندر رستمخو کو غصہ آیا اور جوش شجاعتین
کہ تو حید سر بلند کا پکڑکر کیطرف نگار شاہ جارہا تھا اوسیطرف ریلا کر ریلا اور ملکہ نے جو دیکھا کہ یہ تو مارا
قتل آتا ہی ہاں کر سکندر رہ تو حید سر بلند کی آڑ مین چھپی اور تو حید سکندر رہ بیچ مین آئے یہان نگار شاہ جبتک
سنبھلے سکندر نے نعرہ اللہ اکبر جگر سے مارکر جو زور کیا تو حید کو ہاتھہ پر بلند کر لیا اور کہا کہ اب تو سر بلند
ہوا بس دے ہاتھ پر تو اسے نچانے ہوئے تھے بایان ہاتھہ کمر مین نگار شاہ کے ڈالکر اسکو بھی اوٹھا
لیا لیکن فورا گرہ بند ٹوٹا اور نگار شاہ گرا بس یہ زور دیکھکر اس کے جی چھوٹ گئے اور اوٹھکر
کہڑے جھاڑتا ہوا بھاگا سکندر نے آواز دی کہ اب تو ہین نہین اسکو قتل کرنا نگار شاہ ایسا
خفیف ہوا تھا کہ کچھ جواب نہ دیا اور بھاگکر پشت مرکب پر روانہ ہوا چلتے وقت اتنی آواز دی
کہ دیکھہ بیٹا کرنیہ اکیا فال کرتا ہون فرمایا جا جو تیرے بنائے بنے وہ کر لینا تو حید سر بلند
شاہزادہ نے کی یہ جرات و بلاقت دیکھکر ہزار جان سے شیدا ہو گیا عرضکی امان فرمایا بشرط ایمان
اس نے کہا کہ قبول سکندر رستم خو نے اسکو ہاتھہ سے چھوڑ دیا تو حید نے عرضکی کہ جو آپکے دین مین
آپ وہ کیا کے فرمایا میرے تمہارے دین مین کوئی فرق ایسا نہین ہے آدمی مسلمان تو ہو تم
یعنی کلمہ لا الہ الا اللہ کے تو قائل ہی ہو ایک کلمہ اور کہو کہ محمد رسول اللہ تو حید سر بلند اسپر بھنا
کلمہ پڑہکر اسپر تو صدق دل سے مسلمان ہوا لیکن عرض کی کہ اے شہریار عالیجاہ قلعہ فتح
کو تخمینہ جانے اور شاہزادی کو ہمراہ لیکر یہان سے نکل چلیے سکندر یہ سنکر ہنسنے لگا اور
اور فرمایا کہ اے تو حید تمہارے دلمین یہ خیال پیدا ہوا ہوگا کہ نگار شاہ یہان سے
گیا ہے جاکر باپ سے کہیگا اور وہ فوج لیکر آئیگا عرض کی کہ یہ ضرور ہوگا فرمایا کہ پھر کیا
پروا ہے تم نہین جانتے کہ مین بیٹا کس شخص کا اور پوتا کس بہادر کا اور پھر وہ تا کسکا ہون
جسنے مرزوق فرنگی کو بارگاہ مین بھسکر مع تخت اوٹھا لیا تھا اے تو حید سر بلند تو بھی
جو اخضر ان شاہ کو بھی مع تخت نہ اوٹھا لیا ہو یہ ولولے دیکھکر تو حید ہزار جان سے
نثار ہو گیا اور عرض کی کہ اے شہریار یہ سب بجا اور درست ہے لیکن سورماجنا بازنین
پھوڑتا ہی ایک کی دو اور اوسکے ساتھہ پہلوان نامی و گرامی بھی ہین دولاکھہ فوجکا مالک ہے

کس کس کو قتل کیجیگا اور بادشاہ تک پہونچیگا کسطرح سکندر رستم خو نے کہا کہ اگر تمکو اپنی جان عزیز
ہے تو یہان سے چلے جاو نہین تمکو لونگا جسکا جو حصہ ہوتا ہے وہی خوب اوتہاتا ہے تم مجکو بے
بزدل بنائے دیتے ہو تو حید نے دیکہا کہ تیور بیڈ سب ہین اب کچہ کہونگا تو ابھی گنی میرے
ہی سر ہو جائیگی خاموش ہو رہا اور عرض کی کہ مجھے اپنی جان عزیز نہین ہے جیسا آپکے
مزاج مبارک مین آئے ویسی ہی جو خدمت مجھسے ہو سکیگی مین بھی بجالاونگا یہ کہکر خاموش ہو رہا
ملکہ نے شکر خدا کیا اور سکندر کو ساتھ لیے ہوئے قصر مین آئی ملتازنے کہا کہ اے
بہ کوئی خوشی کا محل نہین ہے دیکہنا تہوڑی دیر مین کیا قیامت برپا ہوتی ہے
بھائی تمہارا باپ سے سامنے جسوقت یہان کا واقعہ بیان کریگا اوسوقت اوسکی
کیا حالت ہوگی مع فوج آکر محاصرہ کریگا اوسوقت یہ اسلحے کیا کرینگے بس معلوم ہوگیا
کہ تقدیر مین اتنے ہی دنون کی راحت تہی اب زمانہ خلاف آگیا خدا ہی اس بلا سے
نجات دے مرد و اسمار ایسا جبکی ہے کہ جو ذہن مین آجاتی ہے وہی کرتا ہے
کسیکی کب سنتا ہے تو حید سربلند نے اچہی صلاح دی تہی کہ ملکہ کو لیکر نکل چلیئے اوسکا
جواب سنا کر کیا دیا انتہا کی جہالت مزاج مین ہے ملکہ نے کہا جس خدا نے
اب فتح یاب کیا وہی ظفر دینے والا ہے دل تو میرا بھی دہڑک رہا ہے اب یہہ
لوگ تو یہان اس انتشار مین بیٹھے ہین اور وہان نگار شاہ کی سنئی کہ اوسنے
طوعاً سے کردین آلودہ لباس پارہ پارہ با حال خراب پہلے تو اپنے لشکر مین
ہوتا لوگون نے ہر چند پوچہا کہ یہہ حالت آپ کی کیونکر ہوئی بیان کیجئے کہ
جلکر اوسے زندہ خاک نہین تو پ دین نگار شاہ نے کچہہ بیان نہین کیا اور سیدہ
ملک اخضران پریزاد کے پاس آیا اخضران شاہ یہہ حالت دیکہتے ہی پریشان
ہوا پوچہا یہہ کیا حالت ہے بیان کر نگار شاہ نے کہا کہ کیا عرض کرون کو یم مشکل و کر نکو یم
مشکل ملکہ ماہ سیما نہایت خراب خطی صفدر شیر دل اسکے پاس ہین ہے اوسی نے میری یہہ
حالت بنائی بس یہہ سننا تہا کہ بادشاہ کی آنکہون مین دنیا تیرہ و تار ہو گئی اسیوقت
حکم دیا کہ کہان ہے تو حید سربلند کہدو کہ لشکر ہمارا تیار ہو اور ایک لاکہ سوار
ہمراہ لیکر جائے اور سر صفدر شیر دل کا اوس کیسو بریدہ سمیت کاٹ لائے نگار
شاہ نے عرض کی کہ حضور تو حید میرے ہمراہ تہا اوسے بہی کہڑی ہوئین اوس
آدمزاد نے زیر کر لیا یہان تک تو مینے اپنی آنکہہ سے دیکہا تہا لیکن اب نہین معلوم
کہ وہ وہان قید ہے یا قتل ہوا یہہ سنکر بادشاہ اپنے حلیہ سے اوٹہہ کہڑا ہوا
اور کہا کہ مجھے دانتے ہاتہہ کا کہانا حرام ہے جب تک قتل کرون صفدر شیر دل کو
یہہ کہکر حکم دیا فوج کو تیاری ہونے لگی کہنہ پہر نہ گذرا تہا کہ دو لاکہہ سوار تیار
اور تو حید سربلند کی جگہہ نگار شاہ کو سالار لشکر کرکے آپ تخت پر سوار ہو کر
برائے محاصرہ باغ ملکہ ماہ سیما روانہ ہوا وہان تو حید سربلند کو ملکہ تنہائی کا خطاب عنایت
فرمایا اور کہا کہ اب کچہہ تدبیر کرو اسلئے کہ لشکر آتا ہوگا تو حید سربلند نے عرض کی کہ جبتک میرے دم
ہے اسوقت تک شاہزادے پر آنچ نہ آنے دونگا بشرطیکہ آپ دونو صاحب ایکہی مقام پر رہنا

اور علیحدہ نہ ہون اس لیئے کہ مین جدا جدا کیونکر حفاظت کر سکتا ہون اتنا ضرور ہے کہ فضل خدا سے
شکر بادشاہ مین کوئی ایسا نہین ہے جو تجھسے مقابلہ کر سکے لیکن اسے شاہزادے مین کہان تک
تمکو قتل کرونگا یہ وقت مدد پروردگار کا ہے یہی باتین تھین کہ کڑکڑ کر کے گھوڑون کے
سمون کی آواز پیدا ہوئی پس ملکہ ماہ سیما کا دل دہڑکنے لگا لیکن سکندر رستم خو جلدی
سے تلوار کھینچکر اوسکے آگے کھڑا ہوا اور توحید سر بلند سے کہا کہ تم ملکہ کی حفاظت کرو مین لشکر کا مقابلہ
کرتا ہون توحید نے عرض کی کہ یہ نہین ہو سکتا ہے کہ مین آپکو خطرہ مین ڈالون اور خود نہ لڑون
فرمایا کہ گھبراتے کیون ہو تم کو بھی لڑنا پڑیگا اگر ہم تم دونون لڑتے ہون گے تو ملکہ کی حفاظت
نہ ہو سکیگی ایسا نہو کہ بگار شاہ اسکو قتل کر ڈالے کیا مین وہ وقت بھول گیا جبکہ تلوار
کھینچکر وہ ملکہ کی طرف چلا تھا اور مین تجھسے لڑ رہا تھا اب اگر وہ پورا موقع پاوے گا تو کیا زندہ
چھوڑ دے گا توحید سر بلند نے عرض کی کہ اچھا آپ ملکہ کی حفاظت فرمائین مین لشکر سے مقابلہ
کرون فرمایا یہ کام تم سے انجام کو نہ پہونچے گا اس لئے کہ تم اتنے نہین ہو کہ دو لاکھ کے فوج
کے ریلے کو سنبھالو اور صفین توڑتے ہوئے اخضان شاہ تک پہونچکر بادشاہ کو قابو مین
کرو فوج کو کہان تک قتل کرو گے ایسی لڑائیان یونہین سر ہوتی ہین کہ افسر کو قابو مین
کریا فوج خود ہتیار رکھدے گی اور اگر قتل کرے گی تو ہم پہلے ہی اوسکو مار ڈالین گے
توحید سر بلند نے عرض کی کہ یہ حوصلے تو نہ ہم نے دیکھے نہ سنے حقیقت حال یہ ہی
کہ مین ایسا دعوی نہین کر سکتا ہان یہ دعوی ضرور ہے کہ لڑکر جان فدا کردون گا مرتے
مرتے قبضہ تلوار کا ہاتھ سے نہ چھوٹے گا قدم پیچھے نہ ہٹے گا غرضکہ ملکہ کو اک حجرے مین
بٹھا لا الطناز اور جتنے انیسین جلیسین اُس کی تھین سب اوسی حجرے مین گرد و پیش ملکہ کے
بیٹھی تھین اور توحید سر بلند مرکب پر سوار ہو کر دروازہ پر حجرے کے ٹہلنے لگا کہ جب یہان تک کوئی
آئیگا تو دیکھا جائیگا لیکن شاہزادہ رستم خو نے مرکب پر سوار ہو کر دروازہ باغ کا رخ کیا ملکہ شہزادے
کے دامن سے لپٹ گئی رکاب پکڑ لی اور کہا کہ جو کچھ ہو تم بھی اسی حجرے کے دروازہ پر رہو اسلیئے کہ جو کچھ
انجام ہو گا وہ مین اپنی نگاہ سے ہو گا جسوقت تمہارے دشمنون کو زخمی دیکھونگی اپنی بھی جان دیدون گی جام زہر
پی لونگی تاکہ مجھے کوئی زندہ نہ لیجا سکے دم آخر حسرت دیدار بھی نکلجائے شعر آرزو یہ ہے کہ نکلے دم تمہارے
سامنے ہم تمہارے سامنے ہو ہم تمہارے سامنے ۔ ملکہ نے اس طرح کے کلام سے جی دل بھر آیا
گر فرمایا کہ اے ملکہ ہراسان نہ ہو اوس خدا مین بڑی قدرت ہے تم جنگ کے معاملات نہین
جانتی ہو پس اتنا کہدینا کافی ہے کہ یہان رہنے مین خطرہ ہے اور باہر نکل کر لڑنے
مین فتح کی امید ہے اور میرے حال کے خبر تم کو ملتی رہے گی ہان جس وقت مین اور
توحید سر بلند دونون قتل ہو جائین اوس وقت تم کو اپنے فعل کا اختیار ہے
یہ کہکر روانہ ہوئے توحید نے عرض کی اے شہریار فوج کو پھیل جانے دیجئے ابھی
نکلیئے ورنہ سامنے کی لڑائی مین بادشاہ تک پہونچنا دشوار ہو گا اور جب فوج باغ کو
گھیرے گی اور پھیل جائے گی تو بادشاہ تک پہونچنا آسان ہو گا شاہزادہ سکندر
رستم خو نے سنا توحید سر بلند کی پسند کی اور تھوڑی دیر منتظر رہے اودہر بگار
شاہ نے لشکر کو آواز دی کہ چہار طرف سے گھیر لو ایسا نہ ہو کہ نکل جائے سوار گھوڑے

کر اکر باہر طرف گئے اور باغ کو محصور کر لیا جس وقت محاصرہ پورے طور سے ہو گیا اور ملک
اخضران پہ مزاد کو بھی اطمینان کامل ہو گیا کہ اب کسی طرف سے نکل جانے کی راہ نہیں ہی
تو آپ دروازہ باغ کیطرف متوجہ ہوا کوئی دس ہزار سوار اس کے تخت کو گھیرے ہوئے ہین اور
اک پہلوان قوی ہیکل آگے آگے ابھی تخت بادشاہ کا قریب دروازہ باغ نہ پہنچا تھا
کہ ارشاد پری نژاد نے دروازہ باغ پر گرز مار کر دروازے کو توڑا اور نہیب دی کہ او صفدر
شیر دل کہان ہے ارے کیا چوڑیان پہنکر بیٹھا ہے کہ اب باغ سے نہین نکلتا
اگر وہین اگر بجگونہ مارا تو نام اپنا ارشاد پری نژاد نہ پایا بس یہ سنتا تھا کہ اب سکندر
رستم خو کو تاب کہان تھی کہا خبردار ہو شیار ہو کہ مین آپہونچا او ملعون چوڑیان
تو پہن کہ ایک پہ تو دو لاکھ سے چڑہائی کی ہے دیکھو مرد میدان ایسے ہوتے ہین جن
کی تلوار لاکھ دو لاکھ ہی پر کھینچی لا ضرب بہادری کے یہ کہتے ہوئے قریب ارشاد پری نژاد
کے پہونچے بس ارشاد نے جو دیکھا کہ صفدر شیر دل مثل شیر گرسنہ کے جھپٹ کر سامنے آگیا
ہی اس نے نیزہ سکندر کے حوالے کیا سکندر نے نیزہ اس کا تلوار سے قلم کیا اس نے آواز دی
کہ بڑا تیز دست معلوم ہوتا ہے لے اسے کہ یہ طمانچہ ہے اجل کا یہ کہکر گرز سر
سکندر پر مارا سکندر نے ضرب گرز کو سپر سے روک کر کے جو ہاتھ تیغہ آب دار کا مارا
ارشاد نے یوہین گرز بلند کر دیا بس تلوار جو پڑتی ہے سر عمود کو مانند خیار تر کے دو کرتے
یہانہ خود سے گزر کر کاسہ سر و صراحی گردن سے مثل قطرہ آب نکل کر صندوق سینہ کو
کھولتے ہوئے اور شکم کو چاک کرتے ہوئے زین مرکب پر پہونچے اب جو سکندر
نے جھکا ملا را کب مرکب دونون کے چار ٹکڑے ہو گئے اخضران شاہ تو یہ
کاٹ تلوار کا دیکھکر تھرا گیا بس اسے مار کر سکندر نے نعرہ کیا کہ ہر کہ داند داند
و ہر کہ نہ داند بداند منم سکندر رستم خو نبیرہ جناب امیر حمزہ صاحبقران اب تو
اخضران شاہ کے کان کھڑے ہو گئے اور پکارا کہ تو نے اپنا نام صفدر شیر دل بتلایا تھا
یہ نعرہ تو نے سکندر کا کیا سکندر نے جواب دیا کہ مردان عالم مین جتنے اوصاف
ہوتے ہین وہ سب نام ہو جاتے ہین ابھی تو نے کیا سنا ہے اور بھی بہت سے نام ہین
ایک نام ہمارا دشمن کش بھی ہے اور ایک نام کافر کش ہے اسی طرح بہت سے نام ہین
تو اپنا مطلب کہہ ملک اخضران شاہ نے کہا کہ ایک نام تیرا آج سے محسن کش
بھی ہوا سکندر نے جواب دیا کہ اگر میری زیادتی ہے تو مین محسن کش ہوا اور اگر تیری
زیادتی ہے تو تو مہان کش ہوا ملک اخضران نے کہا کہ تو باغ ملکہ مین بغیر میری
اجازت کے کیون گیا سکندر رستم خو نے جواب دیا کہ کیا خوب بات ہے باغ ملکہ کا اور اجازت مین تجھ
لیتا ملکہ خود مجھے لے گئی جب مین گیا کہا کہ ملکہ کا مالک کون ہے مین ہون یا کوئی دوسرا شخص ہے کہا وہ
میری دختر نہین ہے جواب دیا کہ ملکہ جب تک نابالغہ تھی اوسوقت تک تمہارا اختیار بتا اب
ملکہ اپنے دلکی آپ مختار ہے اور اے ملک اخضران مین قسم کہاتا ہون اوسی خدا ے
برحق کی کہ جسنے مجکو زور صاحبقرانی ورثہ مین عنایت کیا اور عصمت مردانہ بخشی ہے
کہ ابھی تک مینے ملکہ کو نظر بد سے نہین دیکھا ہان اوس حالت دیکھکر البتہ مجھ سے

بیہ نہ ہو سکا کہ اوسکو بیدھڑکا نہ جان دیتے دون اور مین خبر نہ لون جو میرے واسطے
جان دی مین اوسکے واسطے جان عزیز کردن اخضران شاہ نے کہا او دغا باز پر فریب
باز بان کسی اور سے کر مین ایسا نادان نہین ہون کہ ایک لڑکی کی باتون مین آجاؤن
کیا کبھی میرا بیہ سن بتھا مین نے ایسے حرکات نہین کیے تمام سرد و گرم عالم سے
تو مین آگاہ ہون سکندر نے جواب دیا کہ جو جیسا ہوتا ہے ویسا ہی دوسرے کو بھی سمجھتا
ہے اگر میرا سا ہوتا تو مجھسے تہمت نہ رکھتا اور اگر جب بتھا تو اب انشاء اللہ
ملکہ سے عقد کردون گا بس یہ کہتا تھا کہ ملک اخضران پسینے مین غرق ہو گیا کہا ارے
کیا دیکھتے ہو یہ مجھ سے زبان لڑاتا ہے اور ایسی ایسی بدزبانیان کرتا ہے مار لو
اس کو جانے نپائے بس یہ سننا تھا کہ چار جانب سے فوج نے نعرہ کیا اور سکندر
پر تلوار برسنے لگی سکندر نے جو مرکب کو اشارہ کیا مانند بجلی کے کوندھ کر تخت ملک
اخضران کی طرف چلا لوگ سد راہ ہوئے لیکن جس پر ہاتھ تیغہ آب دار کا پڑ گیا معہ
راکب و مراکب چار ٹکڑے ہوئے اخضران شاہ برابر فوج کو ترغیب دیرہا ہے
اور فوج سکندر پر ہجوم کیے ہوئے ہے صدائے بگر دمزن بلند ہے سکندر ہی
ایسا بہادر ہے کہ اکیلا سب کو جواب دیتا ہے جو قریب آیا اک ہاتھ مارا کہ دو ٹکڑے
ہوے ایک کو گرایا اور دس کو ریلتا ہوا آگے بڑھ گیا یہان تک کہ قریب تخت اخضران
شاہ کے پہونچکر نعرہ اللہ واکبر بلند کیا ملک اخضران کے للکارنے سے فوج
یورش تو کرتی ہے مگر کیا تاب ہے کسی کی کہ سکندر کو روک لے جو بڑھا ایک ہاتھ
مین دو دم ہوا کشتی سے خون ٹپکتا جاتا ہے لوشاک سرخ ہو گئی ہے دروازہ باغ سے تا
تخت اخضران پیر زادہ کی لاشون کی سڑک بنا دی ہے گھوڑے کو تل صحرا کی طرف
بھاگے جاتے ہین دیکھنے والے کہہ رہے ہین کہ سبحان اللہ کیا بہادر ہے
کہ اتنی بڑی فوج سے کس بشاشت کے ساتھ لڑ رہا ہے اگر اتفاقیہ کوئی زخم اوچھا
سا پڑتا ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ پارہ کو آگ دکھا دی حوصلہ دونا ہو گیا کبھی ہمت کو
نہین ہارتا بس جاتے جاتے یوہین زیر تخت پہونچکر بائین ہاتھ پر تخت کو لیا اور یا حیدر کرار کہکر
جو زور کیا معہ تخت اخضران پیر زاد کو اوٹھا لیا اور سر پر چکر دیکر آواز دی کہ بتا کہان پھینکون
اخضران شاہ جست کرکے تخت سے علیحدہ ہوا سکندر کے دل مین آئی کہ یہی
تخت اسپر کھینچ مارون پھر کچھ خیال آگیا اور تخت کو پھینک دیا قریب اخضران شاہ
کے پڑا اخضران نے جا کر مرکب کو سکندر پر ستم خو کے پے کر دون بس سکندر نے چونہ
ارادہ فاسد اس کا دیکھا تو رکاب زین خالی کیا اخضران شاہ نے تلوار ماری سکندر
نے وہار پر نظر ڈالی اور آتی تلوار کو خالی خیال مین رکھکر پھسکی دی کہ تلوار تو پیٹ
پر سے بس ایک ہاتھ سے کلائی پکڑی اور دوسرے ہاتھ سے بند کمر کو پکڑ کر یوہین اوٹھا لیا
لوگ دوڑ پڑے کہ سردار کو اپنے چھین لین جس نے تلوار اوٹھائی سکندر نے
اخضران شاہ کو بجائے سپر کے لیا اور کہا کہ لگاؤ ہاتھ اب اہل لشکر کیا کرین مجبور
ہوئے ملک اخضران نے دیکھا کہ مین قابو مین اس کے آگیا پکارا کہ امان فرمایئے

فتح کا ایمان کہا قبول ہے سکندر رستم خو نے بادشاہ کو چپکے سے زمین پر چھوڑ
دیا اب اخضران شاہ نے فوج کو منع کیا اور سکندر کو ساتھ لیے ہوئے داخل باغ
ہوا دیکھا اہل لشکر نے تمام باغ کو پامال کر ڈالا ہے اوس حجرے کی طرف بلوہ کر رہے
ہین جہان کہ سکندر ملکہ کو چھوڑ کر گیا تھا اور توحید سر بلند سب کو روکے
ہوئے ہے ہر چند کہ زخمی خود بھی ہوا ہے مگر برابر لڑ رہا ہے اور نگار شاہ فوج کو
ترغیب دے رہا ہے اور دور کھڑا ہوا ہے توحید سر بلند اگر حجرہ کے پاس سے
ہٹتا ہے تو دشمنون کا قابو ملکہ پر ہوا جاتا ہے اور اگر حجرے کی حفاظت کرتا ہے تو لڑائی کا
فیصلہ دشوار ہے اسلئے کہ اکیلا کس کس کو قتل کرے کیسے کیسے بسپا کرے جان
لڑا رہا ہے بس یہ حالت دیکھتے ہی سکندر نے ملک اخضران پریزاد سے
کہا کہ دو کیے اپنے فرزند کو ورنہ مجھے پھر تلوار کھینچنا پڑے گی کہ اک مرتبہ
اخضران شاہ نے پکار کر آواز دی کہ اے نگار شاہ بس کر لڑائی کا فیصلہ ہو گیا
نگار شاہ یہ سمجھا کہ شاید صفدر شیر دل مارا گیا اودھر ملکہ کو بھی یہی گمان گزرا
بس جیسے ہی اسے گمان اپنی گرفتاری کا ہوا جام زہر ہاتھ مین اوٹھانا چاہتی تھی
پری نے کہ طناز نے اک ہاتھ مارا جام دور جا گرا کہا کہ بڑی نادان ہو اگر دشمن
اون کے قتل ہو گئے تو حریف اپنی فوج کو لڑنے سے کیون منع کرتا یقین ہے کہ کچھ
صورت معاملہ کے اچھی ہے ملکہ نے کہا دیکھا ایسا نہ ہو کہ مین گرفتار ہو جاؤن طناز
نے کہا کہ وصل دل دار مبارک ہو گرفتار ہونا کیا معلوم ہوتا ہے کہ سکندر نے
بادشاہ کو گرفتار کیا عیار وہ مطیع ہوا اور سردار تمھارے وارث کا دروازہ پر برابر
لڑ رہا ہے کہ یکایک صدائے چٹاچاٹ خنجر موقوف ہوئی توحید نے ہاتھ روک
لیا ہے مگر تلوار کھینچی ہوئی دروازے پر ٹہل رہا ہے کہ مبادا اس مین دھوکا ہو
تو عہد کے خلاف ہو جائے گا جب تک امانت سکندر کی اوس کے
حوالے نہ کر دون گا اوس وقت تک ملکہ کی حفاظت سے باز نہ آؤن گا لیکن اور
وہان نگار شاہ اپنے باپ کے قریب جو آیا دیکھا کہ سکندر رستم خو ساتھ
ساتھ ہے کہا کہ یہ تو ابھی زندہ موجود ہے اور آپ نے لڑائی کو ختم کر دیا اخضران
شاہ نے کہا اے نگار شاہ اب اطاعت اسکی تم پر واجب ہوئی اس
لیے کہ اس نے تاج و تخت تجھ سے چھین لیا اب یہ حاکم ہے اور تم محکوم ہو
اگر تم لڑے جاتے تو مین قتل ہو جاتا اس نے جان بخشی کی اب یہ محسن ہو گئے
ان پر تلوار اوٹھانا حرام ہے نگار شاہ یہ سنکر خاموش ہو رہا اب سکندر نے
کہا کہ پہلے لاشین باغ سے اوٹھوا لیجیے اور اہل لشکر کو یہان سے باہر کر دیجیے
اخضران شاہ نے حکم دیا اوسی وقت لاشین اوٹھ گئین کئی سو جوان توحید
سر بلند نے قتل کیے تھے بعد اس کے اہل لشکر نے بھی باغ کو خالی کیا سکندر
بادشاہ اور پسر بادشاہ کو ساتھ لیے ہوئے قریب اوس حجرے کے آیا جہان کہ
ملکہ تھی اور آواز دی کہ اے ملکہ تمھارے والد ماجد تشریف لائے ہین آو

کو بہ تسلیم بجالاؤ اختصران شاہ نے کہا کہ نامحرم موجود ہے یعنے توحید سربلند اور آپ ملکہ کو بلائے لیتے ہین سکندر نے جوابدیا کہ جب ملکہ اسکو بھائی کہہ چکین اور یہہ بہن کہہ چکا تو اب پردہ کیسا اور آپکے صاحبزادے سامنا کرانیکے باغ مین اگر سامنے ملکہ کے خود مجنے لڑائے توحید کو لڑوایا وہ زیر ہوکر سامنے ملکہ کے مطیع ہوا یہ خطا بھی اس کی ہے جب سامنا ہوچکا تو ملکہ نے بھائی کیا اور اسنے بہن کیا اب پردہ فضول ہے وہی ملکہ ہے جسے کہ وہ دیکھ چکا ہے یہ سنکر اختصران شاہ خاموش ہورہا اور لنگار شاہ نے گردن نیچی کرلی لیکن ملکہ بسبب حجاب کے سامنے نہ آئی تھی کہ باپ کو کیا منہ دکھاؤن جب ملک اختصران شاہ خود بخود حجرے مین داخل ہوا اور دختر کا ہاتھ پکڑکر اوٹھایا تو ساتھ آئی اب یہ سب لوگ یعنے سکندر رستم خو ملکہ ماہ سیما ملک اختصران شاہ لنگار شاہ توحید سربلند طناز وزیرزادی جسوقت یہ سب اگر قصر مین بیٹھے تو سکندر رستم خو نے پھر ملک اختصران شاہ پر یہ زادے سے کہا کہ ہرچند آپنے سراسر غلطی کی اور بغیر سمجھے ہوئے اپنی دختر نیک اختر پر تہمت رکھی اور مجھے بدنام کیا لیکن اے بادشاہ فرینہ تو آپ ہی کے خیال کے موافق تھا لیکن ہر شخص کو بدکار نہ سمجھنا چاہیئے نہ ہمارے بزرگون مین سے کسی نے آجتک ایسا کیا نہ یہ ہمارے شیوے ہین خداوند کریم نے دنیا مین سب طرح کے لوگ پیدا کیئے ہین کہ اون مین اچھے بھی ہین بُرے بھی ہین شعر نہ ہر زن زنست نہ ہر مرد مرد + خدا پنج انگشت یکسان نکرد + مین بھی قسم کھاتا ہون اوسی پروردگار عالم کی کہ جسنے مجھے اور تیری دختر کو داغ معصیت سے بچایا ہے کہ اسوقت تک ہم دونون ویسے ہی ہین کہ جیسے قبل شناسائی تھی ملک اختصران نے کہا کہ بیشک آپ ایسے ہی ہین اور اب یہ کنیز ہے اور تاج و تخت بھی حاضر ہے سکندر رستم خو نے کہا کہ ہم تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین آپکا تاج و تخت آپ ہی کو مبارک رہے اختصران شاہ نے کہا کہ اس کنیز کے بارے مین کیا ارشاد ہوتا ہے سکندر نے جواب دیا کہ مین ضرور شادی اپنی ملکہ کے ساتھ کرونگا لیکن اوسوقت تک مجبور رہون جبتک کوئی بزرگ نہ ملے اس لیئے کہ ہمارے خاندان مین آجتک ایسا کسی نے کیا نہین ہے کہ اپنی شادی آپ کرلی ہو ملک اختصران مجبور رہا اور وہان سے رخصت ہوکر شہر مین آیا ملکہ کی ماں سے سب واقعہ بیان کیا اوس نے کہا خوشا نصیب تمہارے کہ تم کو ایسا داماد ملا لیکن اے بادشاہ یہ مناسب نہین ہے کہ اپنی شادی ہوئی نہین اور دونون بیجا رہتے ہین اس مین بڑی رسوائی ہے اختصران شاہ نے کہا پھر مین اسے کیا کرون وہ راضی نہین ہوتا کہتا ہے کہ جسوقت تک کوئی ہمارا بزرگ نہوگا ہم شادی نہ کرینگے ملکہ نے کہا اوسے میرے پاس بلاؤ مین راضی کرونگی اختصران شاہ نے ایک چوبدار سکندر رستم خو کے پاس روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ تمہاری ساس تمھین دیکھنا چاہتی ہین جسوقت چوبدار نے آکر سکندر رستم خو سے بیان کیا سکندر نے طناز سے مشورت کی اوسنے کہا کہ جانیمین کیا مضائقہ ہے اوسیوقت سکندر سوار ہوکر روانہ ہوا جسوقت در دولت پر پہونچا اور خبر ملکہ کو ہوئی اندر طلب کرلیا کہ اب تجھے کیا پردہ جب تم فرزند ہوگئے تو پردہ

پردہ کس بات کا رہ گیا غرضکہ سکندر رستم خو محل مین داخل ہوئے یاس کو سلام کیا
ملکہ نے سر سے پاؤن تک بلا ئین لین یاس نمکھایا سکندر سر جھکا کر بیٹھ گئے اب ملکہ نے
پوچھا کہ تمھین شادی کے بارے مین کیا عذر ہے اونھون نے وہی جواب دیا کہ جبتک میرا
کوئی بزرگ موجود نہ ہو یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین اپنی شادی آپ کرلون ملکہ نے
کہا کہ اس کے سوا تو اور کوئی عذر نہین ہے سکندر نے جواب دیا کہ اور کوئی عذر نہین ہے
اب ملکہ نے کہا کہ مین کون ہون کہا آپ بھی بزرگ ہین کہا پس تو مین تمھاری شادی بھی
ماہ پیما کے ساتھ کرتی ہون تم میرے فرزند ہو مین تمھاری مان ہون اور ماہ پیما بادشاہ
کی دختر ہے وہ اوس کی شادی کا بندوبست کرے اور مین تمھاری شادی کا انجام کرتی
ہون اب سکندر کو کوئی جواب نہ بن پڑا اس لیئے کہ زبان ہار چکی ہین ملکہ نے اقرار
پہلے ہی لے لیا ہے کہین تو کیا کہین بس اوسی وقت سے سامان ہونے لگا اب
اخضران شاہ تو مع لشکر و سپاہ و ساز و سامان باغ ملکہ کے طرف روانہ ہوا اور ادہر
سکندر رستم خو کو محل شاہی مین رہنے کا حکم ہوا تیاری شادی کی ہونے لگی
تمام شہر آئینہ بند کیا گیا اور اول رسم مانجھے کی ادا کی گئی بعد اس کے سانچق مہدی تک
کہ رات کی شب آئی آج کی تیاری قابل دیکھنے کی تھی کہ شہر سے باغ ملکہ تک دو رستہ
ٹمٹماتی ہوئی چراغان کی بہار نے بہار انجم کو شرما دیا بسبب کثرت روشنی کی رات دن
معلوم ہوتی تھی بارگاہ نوشاہ ایسی سجی ہوئی تھی کہ تیاری اوس کی دیکھنے سے تعلق
رکھتی تمام عزیز اخضران شاہ کے جمع تھے سکندر رستم کو دولھا بنا کر مسند پر
بٹھایا گیا دولھا ہونے کے بھی پرستان کا پانچ پریان جھرمٹ کر کے آ رہی تھین اک
عجب سمان ہے لیکن ادھر تو سکندر کا دل پژمردہ ہو رہا ہے اس لیئے کہ زبردستی کی
شادی ہو رہی ہے سکندر نے بہانہ کر کے ٹالنا چاہا تھا مگر بات بگڑ گئی فقرہ نہ بن پڑا
سبب یہ تھا کہ سکندر سے اور ملکہ ماہ پارہ دختر آسمان شاہ سے عہد ہو چکا
تھا کہ مین شادی تمھاری ہی ساتھ کرون گا اسی خیال نے اس کو پریشان کر دیا تھا اگر
وہ سنے گی تو کیا کہے گی پہلے اوس سے عقد ہو لیتا پھر کچھ پروا نہ تھی اس طرح کے
خیالات دماغ مین چکر کھانے لگے ماہ پارہ کا تصور بند ہو گیا دل بیچین ہو گیا کہ خدا
جانے وہ کس حال مین ہو گی صدائی مین اوس کی کیا صورت ہوئی ہو گی گانا تانا اچھا نہین
معلوم ہوتا مگر ناچار سہی کیا کرین اوس طرف ملکہ ماہ پیما جب سے ماجھ بٹھائی گئی تھی
شاہزادہ کو پاس جانے کا حکم نہ تھا کئی روز گزر گئے تھے کہ سکندر کو نہ دیکھا تھا مثل ماہی
بے آب پھڑک رہی تھی ساعتین گنتے گذرتی تھین غرضکہ اب وہ وقت آیا کہ برات سکندر
کی بڑی دھوم سے چلی وہ جلوسی شاہانہ ماہی مراتب فیلان پرستانی پر ڈنکا بجتا ہوا کثرت
جلوس سے یہہ حالت تھی کہ نشان خانہ عروس تک پہونچ گیا تھا اور یہان ابھی دولھا سوار بھی
نہ ہوا تھا ہاتھیون کی کثرت سے تمام صحرا کھلی بن معلوم ہوتا تھا اس کے بعد اونٹون کا
شمار نہ تھا تخت پریان رقص کرتے ہوئے ہمراہ پیرین نقرئی طلائی ہوا سے
اڑتے ہوئے پرستان کے باجے بجتے ہوئے دولھا اک مرکب پری پیکر پر سوار

سہرا گلیش کا چہرہ پر عجب حسن دیتا تھا دیکھنے والون کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ چہرۂ آفتاب پر خطوط
شعاعی کے چلمن پڑی ہوئی ہے گھوڑا مثل عروس شب اول کے زیور سے آراستہ
نوشاہ خلعت پہنے ہوئے مرکب پر بیٹھا ہوا کیا شائستہ مرکب ہے بن بن کر چل رہا ہے
اہل شہر کا ہجوم ہے کہ بادشاہ کے داماد کو دیکھنا چاہیے کیسی صورت کا انسان ہے
کہ جسکی پیزاد شہرہ ہوئی ہے جو لوگ اُن کو دیکھ چکے ہین وہ تو بیان کرتے ہین کہ انسان
نہین ہے بلکہ اوس کو ملک کہنا چاہیے جنھون نے نہین دیکھا ہے اشتیاق مین دوڑے
چلے آتے ہین جو دیکھ لیتا ہی سکتے مین رہجاتا ہے کہ خداوند کریم نے پردہ دنیا پر ابھی ایسے
ایسے حسین پیدا کر دیے ہین کیونکر شاہزادی اس پر فریفتہ نہ ہو جاتے غرض کہ
سواری نوشاہ کے باغ مین پہونچے یہان سے مرد علیحدہ ہوئے خاص خاص لوگ
ساتھ ہین ہاتی عورتون کا ہجوم ہے کوئی بلائین لیتی ہے اور کوئی نثار ہوتی ہے کوئی
پانی وار کر پیتی ہے پیچھے چلے جاتے ہین یہان تک کہ اسی صورت سے محلہ
عروسی کے پاس پہونچے اور ملکہ کی ماں نے کہا کہ بیٹا آنکھین بند کر لو کہ عروس تمکو دیکھے
لے موافق رسم زمانہ کے سکندر نے آنکھین بند کر لین لیکن آنکھون کا بند کرنا اوسوقت
نہایت شاق گزرا اور ہر طنا روزبرزادی نے کہا کہ ملکہ یہ رسم ہوتی ہے آنکھ
کھول کر صورت شوہر کے اپنے دیکھ لو ملکہ ماہ پارہ جب سے نہلا کر بٹھائی گئی آنکھین بند
کیے بیٹھی ہے بس اس نے آنکھون کو نیم باز کر کے جو دیکھا تو قریب تھا سیب خوشی کے
بے ہوش ہو جائے اس لیے کہ آج تو سکندر رستم خو کے اور ہی شان ہے وہ شہانہ
جوڑا پہوٹا نکلتا ہے جی نہ چاہتا تھا کہ آنکھ بند کیجے مگر رسم دنیا سے مجبوری تھی ہنوز آنکھ
ملکہ کی کھلی ہوئی تھی اور نظر چہرہ سکندر رستم خو پر جمی ہوئی تھی کہ کڑے سے بجلی کڑکی اور کڑکر
اب جو گری ہے سکندر کو لیکر روانہ ہو گئے چمک سے برق کی آنکھین سب کی جھپک
گئی تھین اب جو دیکھا تو نوشاہ کو نپایا اک تلاطم ہو گیا کہ کوئی نوشاہ کو لے گیا دیکھتا
کون تھا کدھر گیا پریان عقب مین روانہ ہوئین لیکن پتہ کا پتا بھی نہ لگا سب کو سکتے کا
سا عالم ہو گیا وہ بزم شادی بزم غم ہو گئی اور صحبت عیش برہم ہو گئی ملکہ ماہ سیما نے تو
ایک چیخ ماری اور اس کو غش آگیا کہ یہ کیا ہوا اور مادر ملکہ ماہ سیما اپنے کو پیٹنے لگے
ملک اخضران شاہ بہت پریشان ہوا جنون کو ہر طرف دوڑایا پر پتا نہ لگا مین کون لے گیا
اب ان سب کو اسی حالت پر ملال مین چھوڑا جاتا ہے لیکن یہان سے

چند کلمہ داستان لشکر صاحبقران عالیشان کے بیان کیے جاتے ہین

کہ یہان طبل زن ہو چکا ہے پہلی میدان داری مین طوفان بن سرکش جادو اور گنجور شاہ
مالک طلسم گنجورہ اسیر ہو چکے ہین لشکر اسلام مین صرف شاہزادہ مریخ آفتاب علم باقی
ہین ان کے لشکر مین تیاریان جنگ کی ہو رہی ہین اور مریخ آفتاب علم نے لشکر سے
بہت دور ہٹکر اک مار کی بر پا کی ہے شبگیر دہن چلے گئے ہین اور اپنا سحر جگانے مین مشغول ہین یہانتک
کہ طبل بجتے بجتے صحبت انجم مین اتری ہوئی افسون گر فلک نے رنگ انقلاب دکھایا کہ

سیاہی شب دور ہوئی اور سپیدۂ صبح کا نمودار ہوا اول اہل اسلام نے نمازون سے فرصت
فریضہ سحری کو ادا کیا سردار دربار گاہ اکر جمع ہوئے سواری بادشاہ اسلام کی کس جاہ و جلال سے
نمودار ہوئی نقیب بولتا ہوا ڈنکے پر چوب پڑتی ہوئی چلو مین تمام سرداران نامی و گرامی صاحبقران
پایہ تخت بادشاہ کو تھامی ہوے اگر میدان کارزار مین پہونچے تمام لشکر جوق جوق گروہ گروہ
دستہ دستہ فشون فشون اگر صف آرا ہوا ادھر مریخ آفتاب علم لئے اپنے لشکر کی صفین درست
کین اور خود بر تہہ سرداری اک اژدر سحر پر سوار آگے بڑھکر کھڑے ہوئے لشکر کفار نے
بھی صفوف قتال و جدال کو آراستہ کیا ساحر جادوران سحر پر سوار کوئی باز کوئی بحری کوئی
قرقری وغیرہ پر جھولیان سحر کی کاندھون پر پڑی ہوئی مشقہ پیشانیون پر کھنچی ہوئی ڈنکے
اور زبر و بجتے ہوئے سنکھ پھنکتے ہوئے ترسول پرسول چمکتے ہوئے بیرقین اوڑتی ہوئی
آوازین یا خداوندا کوان تا جدار کی بلند آگے آگے مہیب آسمان شگاف اور موج گرد
باد مرکبان سحر پر سوار کر منہ سے اون مرکبون کے شعلے نکلتے ہوئے جس وقت دونون
طرف صفین آراستہ ہو چکین قریب تھا کہ کوئی نہ کوئی عازم میدان کارزار ہو کہ دیکھا جانب
مکسم نرطاق سے اک ابر سیاہ رنگ گرجتا ہوا اٹھا معاً مثل آمد ابر سے اک زلزلہ سا پیدا
تھا گرج اور چمک دل ہلائے دیتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ اک دریائے سیاہ ہے کہ بالائے
جوش مارتا چلا آتا ہے یہ آمد دیکھکر معلوم ہو گیا کہ کوئی ساحر زبردست آتا ہے کہ یکایک قریب لشکر
کفار پہونچکر وہ ابر شق ہوا اور اک ساحرہ مہیب پلنگ سحر پر سوار پیدا ہوئی پشت پر اس کی
چالیس ہزار ساحران غدار بلائے بدآفت کے پرکالے جھولیان بھولیا کاندھون پر ڈالے ہوئے
قہرہ یا خداوندا کوان کے کرتے ہوئے پہونچے اور لشکر کفار سے ملحق ہو گئی اس ساحرہ کا کفار
نے استقبال کیا یہان سے ہرکارے برای خبر روانہ ہوئے تھے دریافت حال کر کے عرض
کی کہ نام اس ساحرہ کا قہر نگاہ سحر برہمنہ ہے اس کے سحر کی پناہ نہین ہے بعد اس کے
اور اک ابر طاؤسی رنگ نمودار ہوا سب متحیر ہوئے کہ اب کون آتا ہے کہ یکایک وہ ابر
بھی قریب لشکر کفار پہونچکر شق ہوا اور اک نازنین ماہ جبین دُر در گوش مرصع پوش دریاے
جواہر مین غوطہ مارے ہوئے اک جھولی زربفت کی لگی ہوئی ماتھے پر تلک سیندور کا دیا ہوا
سن چودہ برس کا حسن قیامت کا دل فریب جادو نگاہ مین شوخی چتون مین فتنہ خیزی رفتار
مین اعجاز گفتار مین بانکپن طبیعت مین پشت پر ہیلیان ان کی بھی سن قریب قریب اسی کے
سب حسین اور نازنین صحرا روشن ہو گیا درحقیقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابر سے اک چاند کچھ
ستارون کو ہمراہ لیئے ہوئے نکل آیا جس کی نظر اسکی صورت پر پڑی ہاتھ پاؤن مین سن سنی
ہونے لگی صاحبقران نے بغور اس کی جانب دیکھا کہ سرداران لشکر اسلام کو سکتا سا
ہو گیا لیکن یہہ پری جمال بھی اگر لشکر کفار سے ملحق ہوئی اور قہر نگاہ سحر برہمنہ سے دوڑ کر
لپٹ گئی اور کہا کہ خانہ جان آپ خوب دھوکا دیکر چلی آئین تھین لیکن مجھے معلوم ہو گیا تھا
مین بھی آ پہونچی قہر نگاہ سحر برہمنہ نے اسکی طرف بہ نگاہ قہر دیکھا اور کہا کہ تو بڑی خود مختار ہو گئی
ہے ہمنے تو منع کیا تھا پھر تو کیون یہان آئی اس نے آنکھون مین آنسو بھر کر کہا کہ آپ تو خفا ہوتی
ہین ہماری محبت دیکھے کہ ہم وزیر خداوند کی معیتن کر کے اور اتنی دور سے تو آپکے واسطے

یہان آئی اور آپ کی نگاہ ہم سے پھیری ہوئی ہے پہلے تو قہر نگاہ نے کہا تھا کہ تو چلے جا لیکن جب یہ آنکھون مین آنسو بھر لائی تو قہر نگاہ نے دست شفقت پشت پر رکھا اور کہا کہ بیٹا یہ میدان جنگ ہے یہان دشمنون سے ہر وقت اندیشہ ہے مین نے سنا ہے کہ عیاران لشکر اسلام ملایے ہین اگر خدانخواستہ چشم زخم تیر سے دشمنون کو پہونچا تو مین عظمت جادو کو کیا جواب دون گی اگر تو نہین مانتی ہے تو خبر تیر سے فوجی لیکن خبردار کسی نئے آدمی کو اپنے قریب بھی نہ آنے دینا بہت ہشیار رہنا یہ کہکر اس نے طبل بازگشت بجوا دیا اور میدان سے پھر کر داخل خیمہ ہوئے ادہر سرداران لشکر اسلام اپنے خیمون کی طرف متوجہ ہوئے اوتناون تو گزر گیا جب شام ہوئی بادشاہ اسلام نماز مغرب پڑھکر بارگاہ سلیمانی مین تخت پر جلوہ افروز ہوئے صاحبقران ثانی نادر غلبہ پر بیٹھے اور سرداران نامی وگرامی اپنے اپنے مرتبہ کے موافق تخت دفوقانی و پیش دنگلون کرسیون پر جلوہ افگن ہوئے عیاران لشکر اسلام اپنے اپنے خشت زرین پر آکر کھڑے ہو گئے خضران بن عمرو خواجہ ثالث کرسی ہدہد پر آکر متمکن ہوئے صاحبقران نے جس وقت ہرجیات جادو کو دیکھا ہے عجب کیفیت ہے مریخ آفتاب علم سے فرمایا کہ آپ اس ساحرہ کو جانتی ہین جو آخرین آئی ہے مریخ آفتاب علم نے عرض کی کہ مین خوب اس سے واقف ہون یہ بھانجی ہے قہر نگاہ سر برہنہ کے اور بتی ہے عظمت جادو کے سحر کے اس کی پناہ نہین ہے اس نے سات برس کے سن سے ایک سحر پر ریاض کیا ہے دوسرا سحر نہین جانتی لیکن وہ ایک سحر اس کا اس قیامت کا ہے کہ جرو نہین ہو سکتا طریقہ اس کا یہ ہے کہ جس وقت حریف کے مقابلے مین جاتی ہے جب تک خاموش ہے اوس وقت تک تو کچھ نہین لیکن ادہر اس نے لب کھولے اور کوئی بات منہ سے کہی بس ایک شعلہ اس کی دہن سے نکلتا ہے اور مانند تیر شہاب کے سینہ سے پار ہو جاتا ہے اے شہریار مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ حریف نے سو سو سپر ہین سحر کے پیدا کی ہین کہ وار کو اس کے روکین مگر کچھ نہوا اور وہ شعلہ تیر شہاب کے مانند سپرون کو توڑتا ہوا سینے سے گزر جاتا ہے اسی دعوی پر یہ طلسم بنا ہے اور یہ لوگ ہین جنپر زعم ہان جادو وزیر اکوان کو تاحد کو بھروسا ہے اور نانے کہ میرے ساحرون کا عالم مین جواب دینے والا نہین ہے اور یہ گمان اوس کا بیجا بھی نہین ہے صاحبقران نے فرمایا کہ جو سن اس کے چہرہ سے ظاہر ہوتا ہے یہ اصلی ہے یا بزور سحر یہ بنی ہوئی ہے مریخ آفتاب علم نے کہا کہ اس کا یہی سن ہے اور حسن وجمال اس کا تمام طلسم مرطاق مین مشہور ہے اور اس کی مان کے اور خالہ کے سحر کا تو جواب نہین ہے نہایت زبردست ساحرہ ہین کہ ہر کس وناکس ان کے مقابلہ مین منہ نہین کھول سکتا آصفہ اندام جادو جس کو اپنے زور سحر پر دعوائے خدائی تھا جب آپ کے خوف سے بھاگ کر اس طلسم مین داخل ہوا ہے تو یہان کے ساحر اوس پر ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ تو نے ساحرون کا نام خراب کیا ہے اور کمزور سحر سے سحر یاد کیا ہے جب اوس کو بیان تعلیم سحر ہوئی ہے تو اب یہ لوگ اوسکے ساحرون مین شمار کرنے لگے ہین ورنہ طفل مکتب سمجھتے تھے اور اے شہریار اس سحر پر جرات جادو کے ایسا اطمینان ہے کہ اوس کی مان باوجود اس سن وسال کے اور باوصف اس حسن وجمال کے کہ جو ہر دل عزیز کرتا ہے جس کی اولاد ہے اوسے کسی قدر محبت چاہیئے لیکن حریف کے مقابلہ مین بھیج دیا ہے

چاہیے دشمن کیساہی زبردست ساحر کیون نہ ہو آج تک اس کا سحر کسی سے رد نہین ہوا ہے
یہہ کلام سنکر عیاران نے باہم اشارہ کیے اور منہ پھیر پھیر کر کہا کہ ابھی جاکر مارے ڈالتے ہین کیا
حقیقت ہے ان جادوگرون کی لیکن کسی نے ان کے کہنے کو بالکل نہ سُنا جس نے سنا بھی
تو اعتنا نہ کی صاحبقران نے فرمایا کہ اس کی خالہ کا کیا سحر ہے اور اس کو سر پر نہ کیون
رکھتے ہین شاہزادہ مریخ آفتاب علم نے عرض کی کہ باتون سے اس کی ہزارہا جگنو پیدا
ہوتے ہین کہ جب یہہ میدان مین آتی ہے اور حریف پر وار کرنا چاہتے ہے تو بال سر کے
کھول دیتی ہے اور جھٹکا دیتی ہے کہ باتون سے اس کے ہزارہا جگنو پیدا ہوتے ہین اور وہ بڑھ
ہوکر صورت انسانی پیدا کرتے ہین تلوارین اون کے ہاتھ مین ہوتی ہین وہی دشمن پر حملہ
کرتے ہین جس پر تلوار پڑتی ہے دو ٹکڑے ہوتے ہین یہہ ایک جادوگر نے ایک لشکر سے
ساحرون کے تنہا مقابلہ کرسکتی ہے اس کا سحر نہین ہے بلکہ اک فوج ساحران طلسم بند ہے
اور اس کے اختیار مین ہے یہہ سنکر صاحبقران نے سکوت کیا شاہزادہ مریخ آفتاب علم
نے عرض کی کہ حضور نہ پریشان ہون یہہ غلام آپ کا ان مین کسی سے مغلوب نہین ہے ابھی فتح شکست
خداوند کریم کے اختیار مین ہے لیکن دیکھیے گا کہ کیسا مقابلہ کرتا ہون کہ وہ بھی یاد کرے گی لیکن
اگر مناسب ہو تو ایک نامہ شہنشاہ جادوان ملک قیصر صاف باطن کو بھی بھیجیے میرا جی
چاہتا ہے کہ وہ بھی میرے مقابلہ کا تماشا دیکھ لیتے اس واسطے کہ طلسم نہ ٹوٹنے کے ساحرون
سے مقابلہ کرنا ہر اک ساحر کا کام نہین ہے اگرچہ مجھے بھی یہہ دعوی نہین ہے کہ مین فتح یاب
ہونگا لیکن اگر خدا نے چاہا تو ان ساحرون کو بھی معلوم ہوجائیگا کہ فقط بہین ہی ساحر نہین ہین بلکہ
اس علم کے جاننے والے اور بھی ہین صاحبقران نے فرمایا تمھین اختیار ہے میری جانب سے
نامہ لکھ بھیجو انھون نے عرض کی کہ نامہ حضور تحریر عکرون بھیجدینا میرا کام ہے مین اون الفاظ کو جو آپ
تحریر فرمائینگے نہین سمجھ سکتا اور آپ اس قدر جلد پہونچا نہین سکتے جتنی جلدی مین نامہ بھیج
دونگا فرمایا بہتر ہے دبیر کو حکم ہوا کہ فلان بادشاہ کے نام ایک نامہ [illegible]
سب احکام زبیر نے سنکر درج کرکے سنا دیا صاحبقران نے کسی مقام پر کوئی لفظ قلم زد کردیا اور
کہین کوئی لفظ تازہ لکھوا اصلاح فرماکر دبیر کو دیدیا دبیر نے نامہ صاف کیا اور حاضر کردیا صاحبقران
نے نامہ مریخ آفتاب علم کو دیا مریخ آفتاب علم نے اک طائر سحر کے ذریعہ سے روانہ کردیا اتنا مین چوڑی سر کردون
کی گرد مین آلودہ پیشانی مین غرق حاضر ہوئے بعد دعا کے ثنا کے بادشاہی بجالانے کے عرض کی کہ
لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہے فرمایا ہمارے یہان بھی بفضل یزدی و بتائید ربانی بجی طبل
جنگی ہمان بھی کوس حرب نوازش مین آیا تیاری جنگ ہونے لگی ساحر اپنے اپنے سحر جگانے لگے مریخ
آفتاب علم صاحبقران سے رخصت ہوا اپنے مارکی مین آئی اور سحر جگانے لگے لیکن
عیاران لشکر اسلام نے باہم چشمک کی کہ چلتے ہو سنا ہے کہ بزرگون نے بڑے بڑے کام
کیسے کیسے جادوگرون کو مارا ہے ہم تم بھی قسمت آزمائی کرین یہ اشارہ آپس مین کرکے
اور اپنے اپنے خشت سے کود کر روانہ ہوئے بارگاہ سے نکل کر سب متفرق ہوگئے
اور اپنی اپنی فکر مین روانہ ہوئے لیکن اول حال لشکر کفار کا سنئے کہ جیسے قہر نگاہ سیر بر منہ
اور خیالات حاد رآئے لشکر مین خوشی ہے ہجوت آسمان شگاف اور موج گرد باد

جادو نے سامان دعوت مہیا کیا ہے نقارہ خوشی کا بج رہے ہین حیات جادو مسند عزت پر اپنی
خالہ کے پاس بیٹھی ہے مجولیان بیٹھی ہین مجھوت آسمان شگاف دستوالچ گرد باد جادو دوڑتے
پھرتے ہین اسباب راحت فراہم کر رہے ہین لیکن جس وقت کہ اسنے سے فراغ حاصل ہو چکا
اور محفل طرب کی تیاری ہونے لگی قہر نگاہ سر برہنہ سے مجھوت آسمان شگاف سے کہا کہ تم
لڑکی ابھی الڑ ہو شیب و فراز دنیا سے آگاہ نہین ہے عیار لشکر اسلام ہم لوگون کے تاک
مین ہین مجھے اتنی دیر کی اجازت دو کہ مین اک حلقہ بنا کر اسے بٹھا آؤن مجھوت آسمان شگاف
نے کہا کہ آپ کو اختیار ہے اوسی وقت قہر نگاہ سر برہنہ جانب دریا روانہ ہوئے اور
چار سر کنڈے جھولی سے نکال کر زمین پر نصب کیے اور اون پر ملا سورت گرمین دی دیکر
پھیٹ دیا اور کچھ اسم پڑھکر دم کیا اب جو دیکھا تو اک قلعہ فولادی قائم ہو گیا کہ تین طرف
سے وہ بند تھا صرف دریا کی راہ کھلی ہوئی تھی کہ حیات جادو یہان بیٹھکر سیر کرے گی
شب بسر کرے گی جب صبح ہوگی تو میدان جنگ مین آکر مقابلہ کرے گی شب کو یہین رہا
کرے گی جب قلعہ تیار ہو گیا تو حیات جادو کے پاس آئی اور کہا کہ بی بی ہم نے
تمھارے لیے لشکر سے الگ دریا کے کنارے اک قلعہ بنا دیا ہے اور سامان
راحت فراہم کر دیا ہے اتنی خوشی جاری کرو کہ رات وہین بسر کرو صبح کو میدان جنگ مین آکر
جیسا ہے مقابلہ کرنا چاہو تماشا دیکھنا یہ تمکو اختیار ہے حیات جادو نے کہا کہ بھر اتنا کہنا تو مین
آپ کا کرتی ہون لیکن صبح کو مقابلہ مین ہی کرون گی قہر نگاہ نے کہا کہ ہان مان لیجئے تو مین خود ہی
کہتی ہون غرض کہ حیات جادو کو ساتھ لیا اور کچھ کشتیان لیکے اوپر کشتی پر شکار چوگان نہانے
تفیس پڑے ہوئے شراب نہایت عمدہ عمدہ بسبی رنگ زعفرانی رنگ ارغوانی رنگ ہر قسم کے
نہایت تفیس حرا چون پر بھیگے ہوئے کپڑے پڑے ہوئے معلوم ہوتا تھا کہ عروس بیٹھی ہے
گویا دختر رز کی شادی ہوئی ہے ملکہ حیات جادو عجب نازو انداز سے قہر نگاہ سر برہنہ
کے ہمراہ چلی جاتی ہے کہ جھٹ کر یہ پھول توڑ لیا اوس درخت کے شاخ جھکا لی اور کہا
سچھے اچھے درخت اس جنگل مین ہین کہین سے ان کا بیج ملے تو مین اپنے باغ مین لگاؤن
مہدی ہاتھون مین رچی ہوئی اور پور پور چلے انگلیون مین سرمہ دیا ہوا اس طرح سے اٹھلاتے
ہوئے قلعہ مین پہونچے قہر نگاہ سر برہنہ جس وقت اس کو قلعہ مین پہونچا کر پھری ہے
تو اس نے سحر کر کے قلعہ کو نظرون سے پوشیدہ کر دیا اب تو کوئی یہان تک نہ آسکے گا
خود بہ اطمینان تمام اپنے لشکر مین آئے اور مصروف می نوشی ہوئی وہان حیات جادو
نے جو قلعہ دیکھا دریا کے سیر دیکھے عجب لطف ملا جانتی کے عکس سے موجین زنجیر
نقرئی معلوم ہوتی تھین شعر پرتو مہتاب سے ہر موج ہے زنجیر سیم + چاندنی مین دیکھو تو
آب رواں زد ہار دان ملکہ حیات جادو نے اپنے ساتھ والون سے کہا کہ کیا یہ
کہانیان ہی جائے گی اومنون نے کہا کہ نہین ابھی سب کچھ ہوا جاتا ہے عرض کر آپس
مین کسی نے طبلہ جمایا کسی نے سارنگی لی کوئی گانے لگی صحبت رقص و سرود گرم ہوئی جام چلنے لگے

غزل	اک بت سو ہوئی کیا یاد آئی کہ چشم بھر آئی ہے
یہ ہوش کہان دل کہو بیٹھے کچھ پوچھ کوئی کچھ کہتی ہین	اون لوگون کے ہین پتھر کے جگر جو ایسی جفائین سہتی ہین
ہر بات پہ کھنچتا ہے خنجر دیکھا جب اودھر مارا لشکتہ	

کیا جانے کوئی کیون روتے ہین ہم آپ ہی اپنا کیون نہ رو لین
خیر آپ تو جو کچھ ہونا ہو وہ ہو پہلے یہ خبر کیا تھی ہمکو
تم کہتے ہو فریاد نہ کر صبر آئے ہے ہمین آخر کیون کر
جب ضبط کرون ہون آنسو رون تو نہ نکلے اشک کوئی
کب تک ای بت یہ سکوت بہم ہم محو وفا تو محو ستم
اے ارزوی تفتیدہ جگر پیری مین ہے جل بجھنے کا ڈر

ناسور بہت سی ہین دل مین کچھ رسنی ہین اور کچھ بہتے ہین
کرتے ہین تمنا وصل کی وہ ہجر کو دیکھ ہی سہتے ہین
بان پڑتی ہے چپ کی داد اگر تو ہم بھی نہین کچھ کہتے ہین
کیا دیدۂ تر کا حال کہون دریا سے پڑے بہتے ہین
چپ رہ کی بہت تنگ آئے ہین ہم کچھ تو منہ سے کہتے ہین
دو جن کو تپیڑی بادِ سحر دہ چراغ بھی روشن ہوتے ہین

اس طرح کی دو ایک غزلین ملکہ نے سنی سنائی ہو گیا بجو یون سے کہا کہ نہ معلوم یہ کیا بات ہے کہ لوگ گانے بجانے کا شغل دل بہلنے کے واسطے کرتے ہین مگر میری طبیعت کو تو پریشانی حاصل ہوتی ہے کچھ کچھ مین نہین آتا ہون کہ یہ لفظین کس شعر کا اثر رکھتی ہین میرے نزدیک یہ شغل صحبت ماتم کے واسطے رکھا ہوتا اس لیے کہ جی چاہتا ہے چیخین مار مار کر روؤن اون مین سے ایک آدھ گھیلی کھائی تھی اوس نے کہا ملکہ ہم ابھی کہا جانو تم نے کسی سے دل لگایا ہوتا تو تمھین مزا آتا

بقول شاعر لطف سے کیا بتاؤن اے زاہد + ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہین

خیر اب تو یہان آئی ہو سنا ہے کہ لشکر اسلام مین بڑے بڑے حسین جوان ہین کسی کی طرف تو طبیعت مائل ہو ہی جائے گی حیات جاودانی پہنچے یا نہ پہنچے اور کہا کہ ہم اون لوگون کو قتل کرنے آئے ہین یا اون سے محبت کرنے آئے ہین معلوم ہوتا ہے کہ تیرا دل کسی پر آیا ہے میرے دشمن اون لوگون پر فریفتہ ہون دور پار چھ مہینہ مین پہونچین ہین سمندر اوس پار الیسا رنگ تیری جان کو لگے مجھے مرد کے نام سے نفرت ہے اوسنے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا جب ایسا ہو گا تو جہاز مین بیٹھ کر دیکھ لینا ہی باتین تھین کہ دریا مین کچھ روشنی سی ہوئی حیات جاودانی اوس طرف دیکھنے لگی تحریر کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ وہ چراغ سی روشن ہین اور روشنی اسی طرف بڑھتی چلی آتی ہے قیاس کرنے سے معلوم ہوا کہ کوئی کشتی چلی آتی ہے جب کچھ دیر گذری اوز وہ روشنی قریب پہونچی تو دیکھا کہ ایک مور پنکھی دہارے پر چلی آتی ہے کیسی آراستہ ہے کہ سبحان اللہ شعاعون ٹوٹ اوس کی مانند چشم معشوق کے ہے اور ایک نازنین ماہ جبین در دگوش مرصع پوش دریائے جواہر مین غوطہ مارے ہوے برس بارہ یا تیرہ کا سن انتہاے سن طفولیت اور آثار شباب دونون ملکر عجب قیامت عالم دکھا رہے ہین **شعر** شباب تک نہین پہونچا ہے عالم طفلی + ہنوز حسن جوانی یار باندھے ہے + چہرہ زیبا کے عکس سے اک آفتاب دریا مین روشن معلوم ہوتا ہے کانون کے گوشوارے زمرد کے معلوم ہوتا ہے کہ لو دے رہے ہین عارضون کے صبا ماہ کو شرمندہ کرتی ہے ابرون کے کمان مین قتل پر لیس ہین پلکون کے تیر اپنی جگہ پر ہمہ تن کلیجے کے پار ہوئی جاتی ہین ہنسی مین دانتون کے چمک خرمن جان پر بجلی گراتی ہے سینہ کا بلکا ہار کا اونار نمونے شباب کے دلیل ہے سے معلوم ہوتا ہے کہ دو قمقمے نور مین کر روشن ہین قمقمے بھی نور کے بنے ہوے ہین یا بلور کے ع طوطہ کا سرمہ لگا کر اوسکا سینا دیکھئے + سراپا عشوہ و ناز اک ستارہ بھی کاندھے پر رکھے ہوے کری

جواہر نگار پر بھی ہوئی کس مزے کی گت بجاتی ہوئی چلی آتی ہے دو گیلاس سبز و سرخ
جو روشن ہین اون کی روشنی آپس مین ملکر عجب لطف دیتی ہے کہ رنگ قوس قزح کا پیدا
کرتی ہے صورت اوس نازنین کی دیکھکر حیات زرین پوش کے ہوش اوڑ گئے ساتھ
والیون سے کہا کہ نگوڑیون تمھے حسین بتاتی تھین ایدو دیکھو یہ کیسی حسین ہے اونھون نے
عرض کی کہ ملکہ کہہ نہ سکتی تھی مگر آپ کی منصف مزاجی کے قائل ہو گئے جسکی صورت ذرا
بھی اچھی ہونی چاہیئے ناک نقشہ نہ درست ہو خالی پیلے چمڑے پر غور مین وہ اغماز کرتی ہین
کہ کسی کو اپنے سامنے موجود نہین جانتی ہین اور آپ تو در حقیقت ایسے حسین ہین کہ ہزارون
مین ایک بین قسم ہے خداوند اکوان کی کہ اس سے پہلے آپ سے زیادہ تو کیسی کہ اتنی صورت
کے حسین ہی نہ دیکھے تھے بیشک اوس خداوند کی قدرتی خدائی ہے کون سمجھ سکتا ہے
ہمتو جانتے تھے کہ آپ سے بڑھکر حسین عورت خداوند نے پیدا بھی نہ کی ہو گی حسن کا آپ
پر خاتمہ ہے مگر نہین معلوم ہوا کہ اور حسین بھی طبقہ زمانہ پر ہین ملکہ نے کہا کہ ہم سنتے آئے
ہین کہ پانی مین بھی اک مخلوق بصورت انسان ہے اوسمین لوگ نہایت حسین ہوتے ہین
کہین یہ جل پری تو نہین ہے اونھون نے عرض کی کہا کہین کچھ سمجھ مین نہین آتا کیا اسرار ہی
یہ عورت ہے یا پری ہے یا حور ہے خدا معلوم کون چیز ہے اور کیا بھید ہے اگر
جل پری ہوتی تو اوسکو کشتی کی ضرورت نتھی اس لیئے کہ وہ پانی کی رہنے والی ہے
جسطرح ہم آپ زمین پر چلتے ہین اسیطرح وہ پانی پر چل سکتی ہین اسکے علاوہ وہ قوم
برہنہ ہوتی ہے لباس و زیور کو جانتے ہی نہین کہ کیا چیز ہے نہین معلوم یہ کون انسان ہی
اور کہان سے آئی ہے یہی باتین تھین کہ وہ مور پنکھے یونہین باہر سے لگاکر چلے یہ معلوم ہوتا ہی کہ روشنی
ہو گئی چہرہ تابان کے جوت پڑتی جاتی تھی بس حیات زرین پوش نے جو قریب سے دیکھا دل بیچین
ہو گیا آواز دی کہ سبن خدا کے واسطے اک زرد آم ہمکو ادھر ہو نی جاؤ سنتی ہی اوس نازنین نے
جواب دیا کہ واہ واہ بی بی زرا زبان سنبھالو اپنے پیارے کو دیکھکر بات کیا کرو مین کیا جانون
کہ سبن تمھاری کون ہے اور کہان رہتی ہے سبن بوچ تمھاری سبن ہون یہ وہی مثل ہی
کہ جان نہ پہچان بڑی خالہ سلام حیات زرین پوش نے کہا کہ مین نے تمکو سبن
کہا تو کیا برا کیا تم بھی انسان ہو مین بھی انسان ہون اس کے علاوہ میرا تمھارا سن بھی
قریب ہی قریب ہے ہجولیون کو سبھی ایس مین سبن کہتے ہین اوس آشوب
روزگار نے جواب دیا کہ مین کیا کرون کہ تم انسان ہو یا پری ہو مین نے
سنا ہے کہ دریا کنارے پریون کا بھی گزر ہوتا ہے اون سے حذر کرنا چاہیئے
قوم نبی جان نہایت ظالم قوم ہوتا ہے ان لوگون کے دل مین درد نہین ہوتا ہے
جنیون سے ملتی ہو اگے دور بے سبن نہ معلوم تم کس طرح پیش آؤ حیات جادو
نے کہا کہ تم ہم سے قسم لے لو اگر ہم تمھارے ساتھ دغا کرین بس اتنی دیر کو ٹھہر جاؤ
کہ ایک جام ہم تمھارے ہاتھ کا پیئین اور ایک جام تم ہمارے ہاتھ کا پیو بس چلی جانا
اوس نے جواب دیا کہ ہی مجکو ڈر لگتا ہے ارے نگوڑیون کہین تم پن ڈبیان تو
نہین ہو مین نے یہ بھی اپنے دوا سے سنا تھا دریا مین پن ڈوبی ہوتی ہین

وہ آدمی کو ڈبو دیتے ہین اور اوسے بھی اپنی ساتھ لے لیتے ہین شاید ایسا ہی کچھ ہے
مین ہرگز نہ آؤن گی اگر تم نے مجکو ڈبو دیا تو مین اپنی لال سے جان کہان سے
پاؤن گی ماں باپ میرے روتے روتے جان دیدین گے بس بی بی ملاقات دور کی
اچھی ہوتی ہے ہمارے تمہارے اتنی شناسائی ہو گئی ایک آدھ روز مین سمجھ بوجھکر
تم سے ملین گے اس لیے کہ اس طرف سے روز آتے جاتے ہین زیادہ دل اس
سے کھلتا ہے کہ ابھی کل تک کنارہ دریا کا صاف تھا آج یہان اتنی بڑی عمارت
معلوم ہوتی ہے یہ کیا سبب ہے خدا کے واسطے مجھے نہ بلاؤ حیات زرین
پوش سے کہ پیتاب ہوئی جاتی ہے ہزار دن قسمین کھا رہی ہے کہ ہم انسان ہین تم
خوف نہ کرو اک دم بہر کے واسطے میرے پاس ہو جاؤ تمہاری صورت اور آواز
دونون نے دل بیچین کر دیا کلیجا ہرما دیا نازنین نے جواب دیا کہ کیا خوب میری بہت
صورت اور آواز نہ ہوئی کوئی ہرما ہو گئی مجھ سے ایسی باتین نہ کرو مین نے تمھین
بیچین کر دیا تو چین سے بیٹھی رہو مجھ سے دوری ہی اچھی پاس آؤن گی تو اور خدا جانے
کیا کیا تہمتین رکھو گی کہو گی تم نے حلال کر ڈالا خدا بچائے تم سے آدمی چین حاصل کر
ڈھونڈھتا ہے تم ایسے الجھی ہو کہ بیچین کرنے والی کو بلاتے ہو معلوم ہوتا ہے کچھ
عوض کرو گی تم مجھے بیچین کرو گی ناصاحب مجھے بیچنی اپنی پسند نہین حیات زرین
پوش دل مین کہتی ہے کہ ابھی مجھ سے بھی زیادہ اکھڑ ہے کچھ جانتی ہی نہین ہے
کہا بی بی مطلب میرا نہین سمجھین مجھے تم سے عشق ہو گیا ہے نازنین نے جواب دیا
کہ عورت کو مرد سے عشق ہوتا ہے یا عورت کو عورت مین بھی عشق معلوم ہوتا ہے کہ
تم دوست باز ہو مجھے یہہ شوق بھی نہین ہے مین بزرگون سے سنتی آئی ہون کہ
عورت عورت کی دوستی اچھی نہین ہوتی ہے وہ عورتین بھی خراب ہین کہ جو آپس
مین دوستی کرین حیات زرین پوش نے کہا کہ مجھے ویسی محبت نہین ہے
ہے مین تم سے اس قدر چاہتی ہون کہ جسے سہاگ کرو دوپٹہ بدلو اگر یہہ خیال ہو کہ ایسی
بھی کچھ فریب ہے تو دیکھ لو تم سادہ دوپٹہ اوڑھے ہو میرا دوپٹہ تمہاری اوڑھنی سے بیش
قیمت ہے نازنین نے جواب دیا کہ تمہارا دوپٹہ بیش قیمت ہے تو تمکو مبارک ہے مجھے میری
سادی اوڑھنی اچھی ہے حیات زرین پوش نے کہا کہ اچھا جو کہو گی وہی ہوگا مین
دوپٹہ بھی نہ بدلون گی لیکن تمھین قسم ہے اپنے دین مذہب کی اور قسم ہے اوسی کی کہ جسکو
چاہتی ہو اب انکار نہ کرنا بس چلی آؤ نازنین نے ہر پکڑ لیا اور کہا تم تو بلا ہو کر میرے
پیچھے لپٹ گئین یا میرے خدا مین ادہر کیون آئی تھی کہ اس بلا مین پھنسے یہہ
تیری قسمین دیتی ہے اب مین انکار نہین کر سکتی مگر ان موذیون سے تو ہی مجھے
بچانا یہہ کہکر مور پنکھی قریب لائی حیات زرین پوش اس کی باتون پر لوٹی جاتی
ہے اس کی بھی یہہ صورت ہے کہ ہنسنے مین بجلی چمک جاتی ہے دانتون کا عکس
دہانہ مین دریا ہوار کے لڑی معلوم ہوتا ہے جیسے ہی مور پنکھی قریب لائی حیات
زرین پوش نے جلدی سے ہاتھ پکڑ لیا گود مین اوٹھا کر قصر مین لے آئے

اک عورت نے مرد کی مونچھ کو کسوی سے باندھ دیا اب یہ نازنین اگر بیٹھی حیات زرین پوش سے
کہا کہ تم تو اس طرح پستی ہو جس طرح دولہا دولہن کو اوٹھاتا ہے اگر مرد ہوتین تو میرے
اوپر تمھاری ہاتھ سے کاہیکو بچتی یہ کہو خدا نے دیکھکر جامہ یونت دیا ہے حیات زرین
پوش نے جلدی سے اپنا دوپٹہ اس کے سر پر ڈالا اور اس کی اوڑھنی کھینچ کر آپ
اوڑھ لی کسا اتو بہن ہوگئین نازنین بھی ہنسی اور کہا کہ کیا زبردستی ہے مگر ہین جاتے وقت
میری اوڑھنی مجکو دیدینا اپنا دوپٹہ لے لینا نہین تو امی جان خفا ہونگی لوگ شہمت
کرینگے کہ یہ کسی بازنے اوڑھایا ہوگا حیات زرین پوش نے کہا کہ تم ماں سے
اپنی بہت ڈرتے ہو کہا کون ماں باپ سے نہین ڈرتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ تم
ماں باپ سے نہین ڈرتے ہو خدا تم سے بچائے غرض کہ بہت لطف کی باتین
زبان پر ہوتی رہین حیات زرین پوش نے کہا کہ ذرا وہی گت پھر بجادو جو تم نے
اپنی بہنون کو بجاتی چلی جاتی تھین نازنین نے کہا کہ مجھے تو یاد بھی نہین ہے کہ مین
کون سی گت بجا رہی تھی حیات زرین پوش نے کہا وہی کافی والی گت جس نے
میرے ہری گت کردی تھی بس وہی کافی ہے نازنین نے گت بجائی واقع مین
سب کو بیچین کردیا اور ستارے ہاتھ سے رکھدے حیات زرین پوش نے
کہا کہ ایک گت اور اس نے پھر ایک گت بجادی اور ستارے ہاتھ سے
رکھدے حیات زرین پوش نے پھر اصرار کیا کہا اب تو نازنین بگڑگئی کہ تم نے
مجھے کوئی ڈومنی سمجھا ہے اب تم گاؤ حیات زرین پوش نے کہا کہ مین تمھارے
سامنے گا سکتی ہون مگر خیر تمھاری خوشی کئے دیتی ہون کہ تم یہہ نہ سمجھو کہ یہ دماغ کی لیتی ہے
یہہ کہکر اس نے اپنی ہمجولیون سے اشارہ کیا اونھون نے جلدی سے طبلہ طنبورہ اوٹھا لیا
اور حیات زرین پوش گانے لگی غزل

دم زندہ تری خاطر تمنی کچھ اور کہتی ہے	نہ کیون کر روزون مین تقدیر کچھ اور کہتی ہے
تمناؤن کا مطلب اور ہی کچھ ہے سب وصلت	جمالی جمالی یار کی کچھ اور کہتی ہے
بظاہر خوش ہو مرگ غیر مین میرے دکھانیکو	ولیکن گیسوؤن کی برہمی کچھ اور کہتی ہے
اوڑا کر ہوش میرے دل کو بھی سینے سے لیتا جا	ارے بیدید چشم مست ابھی کچھ اور کہتی ہے
نگہ پہچاننے والون سے ظاہر دار بان کیسی	کہ غمزون سے تمھاری دشمنی کچھ اور کہتی ہے
فراق یار مین صبر اور کچھ کہتا ہے آنکھون سے	مگر آنسو ہی دل کی لگی کچھ اور کہتی ہے
مرض ہجر لطف چارہ گر سے مطمئن کیا ہو	رونش نبضون کی وقت جان کنی کچھ اور کہتی ہے
دعا مین مانگے ہین دوست میرے اچھے ہونیکی	مگر تکلیف دل کی درد کی کچھ اور کہتی ہے
خدا وندا بخیر انجام کرنا شام وعدہ کا	دل پر شوق کے بیحد خوشی کچھ اور کہتی ہے
بظاہر یار سائی کا بڑا دعوی ہے محشر کو	مگر رندون سے انکی دوستی کچھ اور کہتی ہے

یہ غزل حیات جادو نے بھی اس رنگ سے گائی کہ نازنین نے بے حد تعریف کی اور کہا کہ ابھی میرا
دل سیر نہین ہوا ہے تم کیا مزے سے گاتی ہو کہ گویون کے بھی تم نے کان کاٹے ہین یہہ سنکے
حیات زرین پوش نے کہا کہ کیا اچھی تعریف کی ہے ابھی ہم اسطرح کی تعریف کرتے

تو بھین ہی تم بگڑ جاتین کہکر دو ایک چیز بین حیات جاد و اور گالی اور اب کہا کہ ہماری جان کی قسم
ستار تو تمھارا ستا اب ایک چیز بھی اپنی منھ کی سنا : دو الحار نکر نازنین نے کہا تم تو بلا کی طرح پیچھے پڑ جاتی ہو یہ کہکر بلبل
اپنی ہاتھ مین لی اور اوسکو اپنے مزاج کے موافق درست کرکے جو چھیڑا اسی دن کی لو بندھ گئی اب اس نے بلبل کو ملا کر
حیات زرین پوش کو دیا کہ تم بجاؤ ہم گاتین حیات زرین پوش نے بلبل پر مضراب دی اور نازنین نے یہ غزل شروع کی

غزل

خود بھی وہ تڑپے گا جو تڑپا ئے گا — صبر کیا عاشق کا خالی جائے گا
اون کو لینے جو یہان سے جائے گا — پھر پلٹ کر دو بھلا کیا آئے گا
چین تجکو بھی نہ دم بھر آئے گا — دے کے دکھ اوہ دل شکن بچنا ئے گا
دل مین جب اوسکے غبار آجائے گا — خاک امید ین مری بر لائے گا
بات پر عاشق اگر آجائے گا — پھر کبھی نالہ نہ لب تک آئے گا
تالے کرنے کا سبب ہمدم سے پوچھ — چپکا بیٹھون گا تو جی گھبرائے گا
یاس ہو دل کو کہ امید وصال — صبر اس کمبخت کو کیا آئے گا
کیا ستاؤ گے دل بسمل کو تم — ہاتھ کانپین گے جگر تھرائے گا
تھرتھراتے ہین یہ کیون غصے سے ہر نٹا — اب کبھی شکوہ نہ لب پر آئے گا
سخت جان مین نازک اوس قاتل کا ہاتھ — حوصلہ دونون ہی کو رہجائے گا
لطف ہمدردی اوسے گا ہجر مین — دل کو مین اور دل مجھے سمجھائے گا
اشک خون پو بھو نہ چشم غیر سے — دامن عفت مین داغ آجائے گا
دیکھئے کب تک پنجر مین غنچہ رہا تھا — جب اکیلا ہون گا جی گھبرائے گا
تو جفا شیکمی وفا کی اوسنے ترک — اب جو دل دے گا بہت پچتائے گا
مبتلائے عشق دیکھین کے جسے — حال زار اپنا ہمین یاد آئے گا
کیا مٹے گا جوش گریہ ضبط سے — اشک رکتے ہی پسینا آئے گا
خود کشی مین وجہ بیتابی نہ پوچھ — پھر تڑپنا مچکر یاد آجائے گا
کھل گیا اون پر چھپانا تھے جو راز — اب نظر جھکنے کی دل شرمائے گا
آہ کھینچین گے اثر ہو یا نہ ہو — کچھ نتیجہ تو نکل ہی آئے گا
بدگمان ہو لین زرا دشمن سے وہ — پھر جو کہدو گے یقین آجائے گا
طول تمہید آرزو اچھا نہین — مطلب دل دیکھو پھر رہجائے گا
آرزو اوس بیوفا کو دے کے دل — ہم کسے دیتے ہین تو پچتائے گا

یہ غزل نازنین اس طرح گائی کہ سب کے دل بھر آئے جو آدارہ تھین اونکو واقعات گذشتہ یاد آگئی جو
نیک طبیعت تھین اونکا دل بھی بھر آیا حیات زرین پوش تو بیخود ہو گئی اور طپین پر نازنین سے لپٹ
جاتی تھی عجب رنگ کی صحبت رہی اب نازنین نے کہا کہ رات زیادہ آگئی اب مین جاتی ہون حیات
زرین پوش نے کہا کہ اب ایک جام ہمین پلا دو اور ایک جام ہمارے ہاتھ سے پی لو یہ کہکر صراحی پر سے صاف
اوٹھائی عجب رنگ کی شراب تھی کہ آنکھون مین بھی حالی تھی جام بلوری بلوری بھر کے نازنین
کو دیا اور نازنین نے جام بھر کر حیات زرین پوش کو دیا دونون نے وہ ساغر پی لیکن نازنین نے جام ہی کر منھ
بنایا اور کہا کہ یہ شراب تم کس سے منگاتی ہو نشہ معلوم ہوتا ہے مین ایسی شراب کبھی نہین پی حیات زرین پوش نے کہا کہ پھر تم بڑھ جاؤ گی کیا کرین

نازک مزاجی سے ڈرتی ہون نہین پوچھتی کہ تم کیسی شراب پیتی ہو نازنین نے کہا کہ تم میرے پینے کی شراب پیوگی حیات زرین پوش نے کہا کہ بغیر پیئے ہوئے کیونکر فرق معلوم ہوگا نازنین نے کہا کسی کو بھیجکر میری کشتی پر سے کشتی اوٹھوا منگاؤ مین ابھی بلا کر دکھادون یہ سنکر حیات زرین پوش نے اک خواص سے کہا کہ جا کشتی پر سے کشتی شراب کی اوٹھا لا وہ اوسیوقت گئی اور کشتی اوٹھالائی جسوقت نازنین نے کشتی پوش ہٹایا دیکھا تو حقیقت مین تین کنٹریان رکھی ہوئی ہین کہ ایک زعفرانی شراب سے مملو ہے اور دوسری ارغوانی ہے تیسری کیتکی رنگ کی ہے بس نازنین نے ایک کنٹری اوٹھا کر جام اپنے ہاتھ سے لبریز کیا اس نے اس نزاکت سے شراب اونڈیلی کہ معلوم ہوا کہ کلائی مین موچ آگئی مگر جسوقت حیات زرین پوش نے جام اسکے ہاتھ سے لیکر پیا تو بہت تعریف کی کہا اور پیوگی حیات زرین پوش نے کہا بس اب نہین اس ایک جام نے تمہارے ایسا چہکا دیا کہ ضرورت دوسرے جام کی نہین رہی اور بیشک دعویٰ تمہارا صحیح نکلا میری شراب ایسی خوشبودار اور معطر نہین ہے اب نازنین نے اون عورتون سے کہا کہ تو مفت خوریون تم بھی پیو کیا یاد کروگی کہ کسی نے شراب پلائی تھی یہ سنکر سب لوٹ پڑین اور ہر ایک نے جام بھر بھر کے بے اندیشہ انجام پینا شروع کر دیا تینون کنٹریان خالی ہوگئین حیات زرین پوش بہت خفا ہوئی کہ تھوڑی پی لی ہوتی اب بہن کیا پیتگی وہ اسقدر عادی ہین کہ کشتی پر بھی شراب ساتھ تھی نازنین نے کہا نہین بہن مین کچھ ایسی عادی نہین ہون نہین تو کیا کوئی غیرت تھی تمہارے یہان سے شراب لے لیتی کہا ہان بہن اگرچہ تمہارے لائق تو نہین ہے مگر ہر روز اچھی پیتی ہو آج بُری ہی سہی پریشان تو نہوگی نازنین نے کہا کہ یون تمہاری خوشی ورنہ ضرورت نہین ہے اور اب مین جاتی ہون بہت دیر ہوگئی دیکھیے امی جان کیا کہتی ہین یقین ہے کہ بہت ناراض ہونگی اور عجب نہین جو کل آنا بھی ٹلے حیات زرین پوش نے کہا یہ تو تم نے بُری سنائی اگر ایسا ہے تو نہ جاؤ یہین رہو نازنین نے کہا کہ کیا خوب کیا تمہارے واسطے ماں باپ کو چھوڑ دون یہ کہان ہوسکتا ہی حیات زرین پوش نے کہا تو مجھ سے قسم کھاؤ کہ کل مین ضرور آؤنگی نہین تو مین تمکو جانے نہ دونگی نازنین نے کہا واہ واہ یہ اچھی کہی مین تو ضرور جاؤنگی اور اب اگر اجازت دیگی تو آؤنگی اور اگر اجازت نہ ملی تو تمہین کو دعا مین دونگی کہ تمہاری وجہ سے میری سیر چھوٹی حیات جادو نے کہا اچھا مجھے ہمراہ لیتی چلو مین تمہاری مان سے کہدونگی کہ بہن میرے یہان تھین اور مین نے روک رکھا تھا انکی خطا نہین میری خطا ہے مجھے جو چاہیئے سزا دیجیے نازنین نے جواب دیا کہ اب تم نے پورا قید کا سامان کر دیا مجکو اجازت نہین ہے کہ کسی اجنبی عورت سے مین بات بھی کرون نہ کہ تمہارے مکان مین آنا اور پھر تمہین ساتھ لیجانا اگر ایسا ہو تو یقین ہے کہ زندگی مین نہ نکلنے پاؤنگی بس آپ یہین بیٹھیے زیادہ مہربانی نہ کیجیے حیات زرین پوش نے کہا تو ایسی فکر نکالو کہ سانپ مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے نازنین نے جواب دیا کہ اب جو فقرہ وقت پر بن پڑے گا اور جیسی سوجھے گی ویسا کرونگی بس اب زیادہ

نہ بالون مین لگاؤ یہ کہکر اوسکی ساتھ ہی حیات زرین پوش بھی اوٹھی کہ مین تمہین پہونچاؤنگی
بس اوٹھنا تھا کہ ہوا لگی بیہوشی نے طمانچہ مارا تراق سے چھینک آئی اور بیہوش ہوکر
گری ہمجولیان دوڑین کہ یہ ہماری ملکہ کیا ہوا جو اوٹھی دھم سے گری جو اوٹھی دھم سے گری
یہانتک کہ سب چھینکین مار مارکر بیہوش ہوین ابتو نازنین نے نعرہ کیا کہ منم مہتر براق ثانی
کے گذاریم کہ از دست من زندہ بسلامت روی یہ کہکر پہلے تو تمام لباس و زیور حیات زرین
پوش کا اوتارا اور خنجر کھینچکر آواز دی کہ او محبہ تیری آمد نے لشکر اسلام مین تہلکہ ڈال دیا
تھا یہ کہکر اسے ذبح کر ڈالا بعد اس کے اور جتنی تھین سب کو مارکر زیور و لباس
اوتار لیا اور پشتارہ باندھا لیکن مرنا تھا اس ساحرہ کا کہ ایک تلاطم برپا ہوا آندھی چلی طوفان
اور ڈی تمام دریا متلاطم ہوگیا بیرون نے لینا بکڑنا جانے نہ پائے کا غل مچایا جب
کچھ قابو نہ چلا اور لاش پھڑکتے پھڑکتے ساکت ہوئی آواز دی کہ کشتی مرا تمام من
حیات زرین پوش جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم
بیرا اسکے سر پیٹتے ہوئے روانہ ہوگئے جسوقت علامات سحر برطرف ہوئین اور روشنی
ہوئی برق ثانی سوچا کہ اگر اسکی خالہ کو خبر ہوگئی تو قیامت برپا کریگی اب یہان ٹھہرنا
مناسب نہین معلوم ہوتا یہ مشورہ دل سے کرکے پشتارہ پوشاک و زیور کا مورچہ پر رکھکر
روانہ ہوا اب یہ تو اسطرف جاتا ہے لیکن حال بیان کیا جاتا ہے قہر نگاہ سر برہنہ کا کہ یہ
اپنے خیمہ مین بیٹھی ہوئی شراب پی رہی تھی اور سحر جگا چکے تھے اب عیارون کے خوف سے یہ جاگ
رہی ہے کہ مبادا کوئی چور غافل پاکر اپنا کام کرجائے صبح کو جنگ ہے آج تمام رات اور گزار دینا چاہیے
یہ خیال کرکے سوئی نہین ہے کہ یکایک اسکا دل گھبرایا اور خیال آیا کہ چلکر اوس بھوکری کو دیکھ
آؤن لڑکیان لڑکیان سب ایک جگہ ہین ایسا نہو کہ قلعہ سے سیر کو ادھر اودھر نکل جائین تو
عیارون کے ہاتھ سے بچنا انکا دشوار ہوگا ابھی سب الھڑ ہین دھوکا ضرور کھا جائین گی یہ
خیال کرکے اوٹھی اور پرواز پیدا کرکے قلعہ کی جانب روانہ ہوئی لیکن جسوقت
قلعہ مین پہونچی تو سناٹا دیکھا سمجھی کہ معلوم ہوتا ہے سب سو رہے ہین لیکن اندر قلعہ
کے کیا دیکھتی ہے کہ حیات زرین پوش برہنہ ذبح کی ہوئی پڑی ہے بلکہ ساتھ والیان
بھی ہمراہ ہین ایک زندہ نہین بس یہ دیکھتے ہی اس نے سر پیٹ لیا اور رونے لگی
بال اپنے نوچ ڈالے کہ مین عظمت سے ساز جادو کو کیا منہ دکھاؤنگی ہائے یہ کیا غضب
ہوا کاش مین مرجاتی اور یہ زندہ رہتی یہ کہہ کہکر بہت روئی اور لاش کو حیات زرین
پوش کی آغوش مین لیا اور قلعہ کو مٹا دیا وہان سے اپنے خیمہ مین آئی کہ کل صاحبقران
کو سر میدان ذلیل کرکے عوض اسکے خون کا کرونگی لیکن اب حال خضران بن عمرو خواجہ
ثالث کا سنیئے کہ یہ بھی تلاش مین حیات زرین پوش کے روانہ ہوئے تھے اول لشکر
کفار مین گئے اور پتا لگایا کہ دریا کنارے قلعہ آہن مین پوشیدہ ہے وہانسے دریا کیطرف چلے
ہر چند ڈھونڈھا مگر پتا نہ پایا سبب یہ تھا کہ قہر نگاہ سر برہنہ نے احتیاطاً قلعہ کو نگاہون سے
پوشیدہ کردیا تھا جب پتا قلعہ کا نہ ملا اور رات کم رہی تو دریا کنارے سیر کرتے
ہوئے اپنے لشکر کیطرف چلے جاتے ہین دیکھا کہ ایک نازنین مورچہی پر سوار نہایت

تیزی سے دھارا کاٹتے چلی جاتی ہے صورت اوسکی دیکھکر دل بھر بھرایا آواز دی کہ ارے تو کون ہے اور کہان جاتی ہے جواب دیا کہ مین دختر ہون گرداب شاہ کی سیر دریا کو آئی تھی اب اپنے گھر جاتی ہون خضران نے کہا کہ اک بات ہماری سنتی جاؤ اوسنے رکھائی کے ساتھ جواب دیا کہ نہین کیا غرض ہے ہم ایسے ویسون کی نہین سنتے خضران نے کہا کہ تمہارے فائدہ کی بات ہے جواب دیا کہ مجھے فائدہ درکار نہین ہے یہ سنکر خضران نے کہا کہ پھر مین نہ بین آتا ہون کہا آیگا تو کیا کریگا بس یہ سنتے ہی آپ نے ایک ڈونگی زنبیل سے نکالکر دریا مین ڈالی اور بیٹھکر اوس ڈونگی پر مورپنکھی کا تعاقب کیا اور اسقدر تیز چلائی ڈونگی کہ قریب پہونچ گئی ابتو وہ نازنین مجبور ہوئی اور کہا کہ دیکھو میرا پیچھا نہ کرو یہ اچھی بات نہین ہے کہا جان جہان کہان جاتی ہو جب اسنے دیکھا کہ اب اس سے بھاگ کر نکلنا دشوار ہے تو نازنین نے کہا کہ مرشد زادے کیون میرے پیچھے آتے ہو مین اک بلا سے ڈر کر بھاگا ہون ابتو خضران نے غور سے دیکھا اور کہا کون برق ثانی جواب دیا کہ جی مین ہی ہون خضران نے کہا کہ تو کہان گیا تھا کہا کیا عرض کرون موت کے منہ مین گیا تھا مگر خدا نے بچایا لیکن ڈر لگا ہوا ہے کہ آفت آیا چاہتی ہے کہا ارے مفصل بیان کر برق ثالث نے تمام واقعہ حیات زرین پوش کے مار ڈالنے کا بیان کیا کہ مین اس صورت سے پہونچا اور یون بیہوش کر کے مار ڈالا خضران نے کہا کیا مار ڈالا اسنے جواب دیا کہ جی ہان عجب نہین ہے جو اوسکی خالہ تعاقب مین آتی ہو بھاگے خضران نے کہا کہ غضب کیا اور ڈونگی اپنی بھی بہگائی اور برق ثانی نے اپنی مورپنکھی اوڑالی دونون دریا کنارے پر نکلے خضران نے اپنی ڈونگی اور برق کی مورپنکھی دونون کو داخل زنبیل کیا اور کہا آؤ تو بھی چھپ رہ برق ثانی نے تو انکی فقرون سے خوب آگاہ ہے کہا مجھے رہنے دیجیے خضران نے دیکھا کہ ایک پشتارہ پہ لیے ہے سمجھ گئے کہ زیور وغیرہ اسکے پاس ضرور ہے مین نے دیکھا تھا کہ حیات زرین پوش گٹھنے مین لدی ہوئی تھی کہا اے برق تو نے بڑا غضب کیا کہ حیات زرین پوش کو مار ڈالا ارے کوئی ایسا غضب بھی کرتا ہے کہ ایسی نازنین کو یون ذبح کرتا ہے تجھ سے تیرا ہاتھ بھی نہ ٹھہرایا برق نے کہا مین کافرہ سے محبت نہین رکھتا خضران نے کہا کہ اگر آیندہ وہ مسلمان ہو جاتی تجھے خیال نہین کہ صاحبقران کس رغبت کے ساتھ حال اوسکا شاہزادہ مریخ آفتاب علم سے پوچھ رہے تھے یہ نہ سمجھا کہ اونکی منظور نظر ہے اب جسوقت صاحبقران سنینگے تو نہین معلوم کیا قیامت ہوگی اتنا بتائے دیتا ہون کہ اب تو اپنے کو پوشیدہ کر اور بھاگ ورنہ یہ سن لے کہ جسوقت یہ حال کھلا اور قہرنگاہ نے امیر سے شکوہ کیا تو وہ برابر تجکو گرفتار کرا کے قہرنگاہ کو حوالے کرینگے تمہین یاد نہین اکثر یہ ذکر آیا ہے کہ جد بزرگوار نے آمس بن الوس کی ناک کاٹ ڈالی تھی اس بنا پر کہ آمس نے سکندر غبار انگیز کو تیر کا نشانہ کیا تو حمزہ صاحبقران نے خواجہ خواجگان کو پکڑ کر آمس بن الوس کے سپرد کر دیا تھا اور جسقدر محبت عمرو سے امیر کو تھی وہ مشہور ہے اور عمرو سا شخص جس نے ہزار ہا مرتبہ صاحبقران پر احسان کیے سیکڑون جادوگرون کو مار اکس کس مصیبت مین امیر کے کام آئے مگر حمزہ صاحبقران نے کچھ مروت نہ کی یہ بھی اونھین کا پوتا ہے اور تمہین وہ خصوصیت بھی نہین ہے جو عمرو

کو صاحبقران اول سے تھی اور طرہ اوسپر یہ کہ تم نے جان سے مار ڈالا ہے ارے کاش زندہ پکڑلایا
ہوتا تو یقین ہے کہ صاحبقران بہت کچھ انعام عطا فرماتے اور خوش ہوتے برق ثانی
نے کہا کہ میرے پاس مثل آپکے کوئی زنبیل تو تھی نہین جسمین ڈال لیتا مجھے کھٹکا اوسکی خالہ کا بھی
تھا کہ کہین آنہ جائے تو قیامت ہوا بتو جو کچھ ہوا وہ ہوا بچھتانے سے تو کچھ حاصل نہین ہے
جو مقدر مین ہوگا وہ ہوگا خضران نے کہا کہ یہ مال تو میرے حوالہ کرو اسے تم کہان رکھتے
پھروگے برق ثانی نے کہا سبحان اللہ یہ وہی مثل ہوئی کہ دکھ سہین بی فاختہ کوئے
میوے کھائین خضران نے کہا ملعون مجھے کوا بناتا ہے بس خیریت اسی مین ہے کہ نصف
مجھے دے نصف آپ لے لے ورنہ ابھی صاحبقران سے اطلاع کیے دیتا ہون ساری
قدر عافیت معلوم ہوجاتی ہے اور اگر دیدوگے تو جان تمہاری بچانے مین کوشش ضرور
کرونگا آگے تمہاری قسمت ہے برق نے دیکھا کہ اب مال کے مجھے جان جایا چاہتی ہے
بیشک یہ جلے مین صاحبقران سے کہدینگے پھر کچھ نہ بنیگی اور اسکا اشتعال دلانا قتل ہی کرادیگا
مجبوراً نصف خواجہ کو دیا اور نصف مال اپنے قبضہ مین کرکے روانہ ہوا ادھر خضران چلے
برق ثانی سے کہدیا تھا کہ تو پوشیدہ رہنا ظاہر نہ کرنا رات کم رہگئی تھی لشکر مین پہونچکر
پہونچتے صبح ہوگئی صاحبقران نماز سحری سے فراغ حاصل کرکے دولت شاہی پر حاضر
ہوئے سرداران عالی مرتبت یکے بعد دیگرے آآکر جمع ہوئے سواری بادشاہ
اسلام کی بصد احتشام برآمد ہوئی اول صاحبقران کا سلام ہوا بادشاہ نے سینے پر ہاتھ
رکھکر جواب دیا کہ تمہاری جگہ دلمین ہے بعد اور سردارون کے سلام ہوئے بادشاہ
پلکون کے اشارون سے جواب دیتے ہوئے میدان کارزار کیطرف متوجہ ہوئے
صاحبقران پایہ تخت تھامے ہوئے چلے جسوقت سواری عرصہ کارزار مین پہونچی تخت
بادشاہ اسلام قلب لشکر مین قائم ہوا صاحبقران باقبال چالیس قدم مرکب اپنا
بڑھاکر بمرتبہ صاحبقرانی قائم ہوئے اور سردار دس دس قدم لشکر سے آگے بڑھکر کھڑے
ہوئے اوسطرف منہوت آسمان شگاف مواج گردباد نے اپنے لشکر کے صفون کو
درست کیا اور آپ لشکر سے آگے بڑھکر کھڑے ہوئے جسوقت صفین آراستہ ہوچکین
ہنوز نقیب مصروف نقابت ہین کہ یکایک لشکر کفار سے قہرنگاہ سر برہنہ باحال پریشان
گریبان چاک منہ پر خاک ملے ہوئے آنکھون سے آنسو جاری چہرہ پر رنج طاری اک
لاش گود مین لیے ہوئے سینہ سے لپٹائے صف لشکر سے نکلکر میدان مین آئے اور لاش
کو زمین پر رکھکر صاحبقران زمان کیطرف متوجہ ہوئے اور پکارے کہ بس اسی منہ پر دعوا
صاحبقرانی ہے کہ اس لڑکے کو عیار سے ذبح کراڈالا معلوم ہوا کہ تمہارے لشکر مین
کوئی لائق مقابلہ نہ تھا جو خوف زدہ ہوکر یہ حرکت کی بس معلوم ہوگیا کہ تم نے صاحبقرانی یونہین
لی ہے اور اسیطرح نام پیدا کیا ہے لطف تو یہ تھا کہ معرکہ جنگ مین مقابلہ کرکے اسے قتل کیا ہوتا
کیا رات کو دغا سے ذبح کراڈالا صاحبقران باقبال نے جو یہ کلمات سنے آب غیرت مین غرق
ہوگئے اور فرمایا کہ اے قہرنگاہ مجھے قسم ہے اپنے دین ومذہب کی جو مین اس واقعہ سے آگاہ بھی
ہون اور مین نہین جانتا قہرنگاہ نے کہا کہ اگر آپکے حکم سے یہ قتل نہین ہوئی ہے تو قاتل اسکا لائق سزا

یا نہین فرمایا بیشک کہا اب عدالت کیا چاہتی ہے اور انصاف کا کیا مقتضا ہی فرمایا تم نام بتاؤ
مین ابھی قاتل کو گرفتار کرکے تمہارے سپرد کرتا ہون جسطرح چاہو اوس سے قصاص لو قہر نگاہ
سر برہنہ نے کہا کہ آپ کیسے حاکم ہین کہ پتا نہین لگا سکتے فرمایا مین تلاش کرتا ہون اوسیوقت
خضران بن عمرو سے فرمایا کہ سچ بتا یہ کسکا فعل تھا خضران نے کہا مجھے کیا معلوم امیر ثالث
نے فرمایا کیا بھی قاتل کا پتا لگا و سوا عیار کے دوسرے کا یہ کام نہین ہے خضران نے عرض کیا کہ
یہ بجا ہے لیکن جسکا فعل ہے وہ آپ قبولیگا ہنوز خضران کو برق ثانی کی سفاریش کا
موقع بھی نہ ملا تھا کہ یہان یہ رنگ ہوگیا اب کون کہہ سکتا ہے سوا ٹالنے کے کیا چارہ تھا قہر
نگاہ سر برہنہ نے یہ گفتگو سنی عرض کی کہ دیکھئے مین خود ابھی نام و نشان سبکے سامنے ظاہر کیے
دیتی ہون یہ کہکر اسنے سر کو حیات زرین پوش کی گردن سے ملایا گلے مین اک رومال باندھا اور
کچھ دانے ماش کے پڑھکر مارے کہ حیات زرین پوش اوٹھ بیٹھی قہر نگاہ سر برہنہ نے
کہا کہ نام اپنے قاتل کا بیان کر اور سارا واقعہ صاحبقران سے اپنے قتل کا کہکر داد مانگ کہ
وہ عادل مشہور ہین بس یہ سننا تھا کہ لاش حیات زرین پوش کی گویا ہوئی اور بایں الفاظ
کیطرف رخ کرکے کھڑی ہوئی اور پکاری یا صاحبقران مین اپنے قلعہ سحر مین بیٹھی ہوئی اپنے
ہمجولیون کے ساتھ سیر دریا دیکھ رہی تھی کہ ایک مور پنکھی بہتی ہوئی آئی اوسپر ایک نازنین
سوار تھی مین نے ہزارون منتین کرکے اوسکو بلایا کہ میری ہمجولی معلوم ہوتی تھی وہ بیشکل
میرے پاس آئی مین نے دوپٹہ بدلکر پہنایا کیا اوسکے بعد مین نے اوسے شراب پلالی
اوس نے مجھے شراب پلالی مگر نہ معلوم اوس شراب مین کیا شے ملی ہوئی تھی کہ مین
بیہوش ہوگئی میری ساتھ والیون نے بھی پی تھی وہ بھی بیہوش ہوگئین اسکے بعد
اوس نے نعرہ کیا تو معلوم ہوا کہ برق ثانی عیار تھا نازنین نہ تھی اب آپ عادل ہین
آپ سے اپنے خون ناحق کی داد چاہتی ہون صاحبقران نے فرمایا کہ بیہوش کرنے سے پہلے تجھ سے
ہوشیار کرکے کچھ کہا بھی تھا یا نہین حیات زرین پوش نے کہا مقدور و فرصت سے
مین نے بیان کیا مین بیہوش ہونے کے بعد اوسوقت ہوشیار ہوئی جبکہ گردن کٹ چکی تھی اور
روح جسم سے نکلنے کو بیقرار ہی تھی بیسر سر پیٹ رہے تھی دست و پا کام و زبان اظہار سے جاتی
رہی تھی ورنہ کیا وہ میرے ہاتھ سے زندہ بچکر نکل بھی جا سکتا تھا بس یہ کہکر حیات زرین
پوش پھر زمین پر گری اور معلوم ہوگیا کہ مرگئی اوسی ہیئت اصلی پر آگئی اس لاش نے ہوا مین
خونبہا اپنا خود صاحبقران سے طلب کیا تمام لشکر اسلام و فوج کفار کا دل بھر آیا ہو رہم دل تھے
وہ تو چیخین مار مار کر رونے لگی مگر کوئی متنفس ایسا نہ تھا کہ جس کے دل پر اس واقعہ نے اثر
نہ کیا ہو آپسمین ایک دوسرے سے کہتا تھا کہ ارے ایسی حسین پر سن و سال ایسا جمال
کہ اندھیرے گھر مین بیٹھے تو روشنی ہو جائے پھر اسوقت تک اوسکی ذات سے کسی کو ایذا
بھی نہ پہونچی جسکا عوض سمجھا جائے ہائے کیا ظالم شخص تھا جس نے اسکو مار اختیارون
کے جسم مین تو رعشہ پڑگیا کہ اب جان برق ثانی کی بچتی نہین معلوم ہوتی اور واقعہ
خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کا یاد آگیا امیر ثالث او شیفتہ حسن اسکے
پہلے ہی سے ہو چکے تھے جسوقت لاش نے اسکی صاحبقران سے فریاد کی ہے تو

جو حالت ہوئی وہ احاطہ تقریر سے باہر ہے دوسرے کا یہ ظرف نہ تھا کہ اسطرح خاموش رہتا صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو طلب کیا جسوقت یہ قریب آئی فرمایا کہ بیان اس لاش کا اصلی ہے یا سحر کا فیرنگ ہے اس لیئے کہ بیہوشی کے حالت مین اسے کیا معلوم کہ کس نے ذبح کیا مریخ آفتاب علم نے عرض کی کہ حضور اس سے آگاہ نہین ہین یہ قاعدہ سحر کا ہے کہ جب ہمزاد کو مردے کے اوس کے جسم مین قوت سحر سے داخل کرتے ہین تو جو حالت اصلی ہوتی ہے وہ سب بیان کردیتا ہے اس لیئے کہ انسان کی بیہوشی کے وقت ہمزاد نہین بیہوش ہوتا ہے بس یہ سنکر صاحبقران کی آنکھون کے آگے اندھیرا آگیا اور خضران سے فرمایا کہ جہان ہو ابھی گرفتار کرکے لاؤ اب خضران کیا کہہ سکتا ہے فوراً روانہ ہوا عیارون کو حکم پہونچا ایک لاکھہ لواسی ہزار پیک بچہ تلاش کرنے لگا آخرکار اوسی وقت برق ثانی کے گرفتار ہوکر پیش صاحبقران حاضر ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ تو نے کیون حیات زرین پوش کو قتل کیا سچ سچ بیان کر برق ثانی نے سب واقعہ بیان کیا جسطرح لاش نے حیات زرین پوش کی بیان کیا تھا صاحبقران نے فرمایا کہ تو نے آئین اسلام کے موافق زبان پر کلمہ سوگند کرکے مسلمان ہونے کو کہا تھا برق ثانی نے عرض کیا کہ جی نہین مین نے بسبب خون قہرنگاہ کے قتل مین جلدی کی فرمایا کہ یہ سب کچھ تو نے اپنے قصد سے کیا یا مین نے تجھے حکم دیا تھا برق ثانی نے عرض کی کہ آپ یقین ہے کہ اسوقت آگاہ ہوئے ہونگے آپکا فرمانا کیسا کہ مین نے ظاہر بھی نہین کیا تھا کہ مین اس ارادہ سے جاتا ہون فرمایا کہ اگر ایسی ہی خود مختاریان عیار کرین گے اور آئین اسلام کے خلاف حرکتین اونسے سرزد ہونگی تو مین کیا بلکہ دین کی بدنامی ہوگی لہذا اوسکو سزا دینا چاہیئے تاکہ اور لوگون کو عبرت ہو اور کوئی آیندہ ایسا حوصلہ نکرے فرمایا قہرنگاہ سر برہنہ سنے کہ تو اسے یہ موجود ہے جسطرح چاہو اس سے قصاص اپنی بھانجی کے خون کا لو تجھے کوئی عذر نہین ہے یہ سنکر قہرنگاہ قریب آئے اور ہاتھہ برق ثانی کا پکڑکر اپنے لشکر کیطرف لے چلے پس یہ دیکھنا تھا کہ عیاران لشکر اسلام کے تن بدن مین رعشہ پڑگیا اور خوف سے تھرانے لگے ایک دوسرے سے کہتا تھا کہ ان لوگون سے ہم لوگون کو کسیوقت امید رعایت نکرنا چاہیئے اسکے پردادا نے عمرو کے ساتھہ جو سلوک کیا تھا وہی آج اونھون نے برق ثانی کے ساتھہ کیا یہ لوگ بڑے ہی طوطہ چشم اور بیمروت ہین زندگی بھر جانبازیان کین کن کن آفتون سے بچایا اگر ایک کافرہ کو اپنی طبیعت سے مار ڈالا تھا تو کیا قباحت تھی عیار کا کام ہی مکر و فریب ہے افسوس صد افسوس آج سے عورت کی عیاری کا خاتمہ ہوگیا لیکن قہرنگاہ سر برہنہ جو برق ثانی کو ہمراہ لیئے ہوئے قریب لاش حیات زرین پوش کے آئے دلمین سوچی کہ صاحبقران نے بڑی عدالت کی اور نہایت منصف مزاج ہے اب اس کے قتل کرنے سے حیات زرین پوش زندہ تو ہو نہ جائیگی قتل کرنا اسکا بیکار ہے پکار کر صاحبقران سے عرض کیا کہ یا امیر آپکو جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا درحقیقت آپ منصف و عادل ہین ورنہ کوئی دشمن کے ساتھہ عدالت کو دخل نہین دیتا ہے اور مجھے بھی آپکا امتحان منظور تھا کہ دیکھون آپ گرفتار کرکے میرے سپرد کرتے ہین یا نہین ورنہ جسوقت

مین قلعہ مین حیات زرین پوش کی خبر کوگئی ہون اور وہان یہ واقعہ جانگداز دیکھا ہے تو
اوسوقت ایک مورچہی کو بھاگتے ہوئے دیکھا تھا مین سمجھ گئی تھی کہ قاتل اسکا بھاگا جاتا ہے
مگر یہی سمجھ کر خاموش ہو رہی تھی کہ پہلے صاحبقران کے عدل وانصاف کو دیکھ لون بعد
اوسکے ہر وقت اسکو گرفتار کرکے قتل کرڈالنا میرے اختیار مین ہے لہذا اگر آپنے میری
دادرسی اور انصاف گستری کی تو مین بھی اسے رہا کرتی ہون اس لیے کہ اسکے قتل کرنے
سے حیات زرین پوش زندہ نہو جائیگی یہ کہکر برق ثالث کو چھوڑ دیا لیکن دوسری
روایت یہ ہے کہ قہر نگاہ نے برق ثانی کو بھی قتل کیا اور پہلے لاش حیات
زرین پوش کی دفن کی بعد اوسکے برق ثانی کو ایک گڑھا حیات زرین پوش
کے قبر کی پائنتی کھود کر توپ دیا متصل قبر حیات زرین پوش بیٹھکر بین جگر خراش کرنے لگی کہ
اے حیات تو نے حیات کا مزا تھوڑا دیا زندگی مجکو بھی تلخ و دشوار ہے مجھے جلدی بلانا اس لیے
کہ اگر مین یہان سے زندہ پھر گئی تو تیری مان عظمت سحر ساز کو کیا منہ دکھاؤنگی اور افسوس
کس بہار کے زمانہ مین تجھپر خزان آگئی ایسے ایسے بین اپنے کیے کہ دیکھنے والے آنکھون مین آنسو
بھر لائے اسی حالت مین شام آگئی اور طبل بازگشت بجا صاحبقران عالیشان نہایت
رنجیدہ غمگین داخل بارگاہ فلک جاہ ہوئے سردار اپنے اپنے خیمہ مین آئے پوشاک
رزم اوتاری لباس بزم پہنا کچھ دیر آرام کیا اوسکے بعد بخدمت بادشاہ اسلام حاضر ہوئے
مریخ آفتاب علم بھی داخل بارگاہ ہوئی اپنی کرسی پر بیٹھی چونکہ صاحبقران کو نہایت ملول دیکھا
تھا خاموش بیٹھی رہے بعد کچھ دیر کے خبر آئی کہ لشکر کفار مین پھر طبل جنگ بجا ہے یہان بھی
حسب الارشاد فیض بنیاد صاحبقران کوس حربی نوازش مین آیا دونون لشکرون مین تیاری جنگ
ہونے لگی مریخ آفتاب علم نے عرض کی کہ اب مین رخصت ہوتا ہون اسلیے کہ طبل جنگ بج چکا ہے
صبح کو مقابلہ ہے یقین ہے کہ قہر نگاہ غصہ مین بھری ہوئی ہے قیامت کے سحر کرینگی مین بھی اپنا
انتظام کرون اور کیا عرض کرون کہ حیات زرین پوش سے مقابلہ کی حسرت رہ گئی ورنہ یا تو
وہ شعلہ جو زبان سے اوس کے نکلتا تھا میرے ہی سینہ کے پار ہو جاتا اور یا جس زبان سے
وہ شعلہ نکلتا تھا مین اوسی کو پھونک دیتا مگر خیر اب انشاء اللہ تعالیٰ کل اس خادم کی جانبازی
کا تماشا دیکھینگا یہ کہکر رخصت ہوئے جسوقت دروازہ بارگاہ کے باہر آئی خضران بن عمرو بھی
کسی بہانہ سے باہر چلا آیا اور مریخ آفتاب سے کہا کہ آپنے بھی کوئی فکر برق ثانی کے بجانے
نہ کی شاہزادہ مریخ آفتاب علم نے کہا اے خواجہ تم نے دیکھا کہ اسکا موقع ہی نہ ملا ورنہ
مجھے خود خیال تھا ضرور صاحبقران سے سفارش کرتا مگر اس نکاتہ قہر نگاہ نے طعنہ دیکر ایسا برہم
کردیا کہ جائے گفتگو نہ رہی خواجہ رونے لگے اور کہا کہ دیکھئے مرو تی اس عرب کی افسوس کہ ہمارے
بیڑے کا ایک شخص ایسا کم ہوگیا کہ کمر ٹوٹ گئی مین بھی حیات زرین پوش کے فکر مین نکلا تھا
کہ گرفتار کرکے صاحبقران کے نذر کرونگا لیکن مجکو راستہ نہ ملا اور یہ ظالم نہین معلوم کیونکر
پہونچ گیا اور اوسکو قتل کر آیا یہ کہتے کہ اوسکے پاس برکات نہین ہین ورنہ کسی بات مین
ہم سے یا یہ کمی کا تھوڑے رکھتا تھا برق اول کا نام اسی سے روشن تھا افسوس
کہ زنگستان سے نام عیاری اور کارمکاری جاتا رہا جسوقت مریخ آفتاب علم نے خواجہ

کو ملول دیکھا کہا کہ میرے ساتھ چلے آؤ عمر ثالث مریخ آفتاب علم کے ساتھ چلے جسوقت تمام لشکر کو طے کرکے اپنے لشکر مین آئے اور ہاتھ خواجہ کا پکڑے ہوئے اک خیمہ مین داخل ہوئے دیکھا کہ ایک زن جمیلہ مسہری پر لیٹی ہوئی ہے خواجہ ناموس شاہزادہ مریخ آفتاب علم سمجھا تھا کہ مریخ آفتاب علم نے کہا کہ آپسے پردہ کی ضرورت نہین ہے اور اوسنے نازنین سے کہا کہ دیکھو خواجہ سلامت کو تمہاری تلاش ہے اوسنے کہا ہائین کیا تم مجکو ڈھونڈھ رہے تھے تو نے اپنے بہنوئی سے کیون نہ پوچھ لیا مین تو کئی روز سے اسی خیمہ مین ہون خضر ان نے کہا کہ بھائی تیرا کون اور بہنوئی میرا کون ہے دیکھیے اے شہزادہ مریخ آفتاب علم اسکو منع کیجیے مین آپکے خیال سے کچھ نہین کہتا ہون ورنہ سخت جواب دیتا نازنین نے کہا واہ بہتیا واہ کیا دنیا کا لہو سپید ہے کہ بھائی بہن کو نہین پہچانتا تم نے خود میری شادی مریخ آفتاب علم کے ساتھ کی دو لاکھ روپیہ اوسنے لیا مان تمہاری راضی نہ تھین تم نے دنیا کی طمع مین ایک جادوگر کے ساتھ میری شادی کردی اسی بنا پر مان تم سے ناراض ہو لیکن اسطرح یہہ فرفر بیان کر رہی ہے اور خواجہ بگڑ رہے ہین کہ بڑی جعل ساز ہے مریخ آفتاب علم نے کہا کہ نکالیے ایسی عورت کو رکھنا اچھا نہین ہے ورنہ یہ کسی روز آپ پر بھی کوئی تہمت لگا کچھ سے مرے گی کہیگی کہ مہر میرا اتنا نہین بلکہ اس سے زائد تھا خدا اپنی پناہ مین رکھے ان عورتون سے مین تو اب جاتا ہون یہ کہکر آپ پلٹے تھے کہ عورت نے لپک کر ہاتھ پکڑ لیا کہ جاؤ گے کہان ذرا سنتے تو جاؤ وہ جو زیور میرا درست کرانے کو لے گئے تھے ابتک نہ لائے مین تو صاحبقران سے تمہاری فریاد کرونگی بلکہ یہ کہونگی کہ اس نے میرے ساتھ بجبر ایک فعل کیا ہے مین راضی نہ تھی اوسیدن جو تیان لگوا کر دربار سے نکلوا دونگی گلی گلی کی ٹھوکرین کھاتے پھروگے نہین تو ابھی میرا زیور دو آپنے چاہا کہ بقوت تمام چھڑا لو ممکن نہوا ایتو آپ مریخ آفتاب علم کیطرف پھرے اور کہا کہ یہ طاقت عورت کی نہین ہوسکتی کہ اسطرح ہاتھ گرفت کرے کہ یکایک مرد نہ چھڑا سکے کیا یہ بھی ساحرہ ہے مریخ آفتاب علم ہنسنے لگے اور کہا کہ یہ وہی ہین جنکے واسطے آپ رو رہے تھے اور افسوس کر رہے تھے فرمایا کہ برق ہے ایتو برق ثانی ہنسنے لگی اور کہا کہ مرشد آپ کیون رنج فرماتے تھے خدا بھلا کرے اس شہریار کا جس نے اپنے خیمہ مین پوشیدہ کرلیا خواجہ نے کہا بہتی تمہارا رنج ہمین زیادہ تر اسوجہ سے تھا کہ جو کچھ مال و دولت تم نے جمع کیا ہے وہ سب رائیگان ہوگا نہین معلوم کہان دفن ہوگا کس کے ہاتھ آئے اگر ہم سے تم کچھ کہہ جاتے تو اوسمین تمہارا نتیجہ جو ہوسو ان بہت اچھی طرح کر دیتے ورنہ یہ بوجھ ہمین پر پڑتا اور مال مفت مین ضایع ہوتا خیر شکر ہے خدا کا کہ تم زندہ ہو برق ثانی نے کہا کہ آپکو مال ہی کی فکر رہتی ہے پہلے تو آپ ایسے نہ تھے لیکن جس روز سے آپنے دریائے طمع کا پانی پیا اور وارث باغ نے عیاری ہوئے اوسی دن سے پوری پوری خصلتین خواجہ کی پیدا کرلین بلکہ اوسسے بھی بڑھ گئے لیکن مریخ آفتاب علم نے کہا کہ خواجہ ابھی ضبط سے کام لینا بردباری کو دخل دینا خوشی مین آکر کسی سے بیان نہ کر دینا ورنہ یاد رکھو کہ اگر اوس لکاتہ کو خبر ہوگئی اور اوسنے صاحبقران کو سر میدان پھر طعنہ دیا تو یقین ہے کہ صاحبقران اسکے ساتھ مجھے بھی بلندھکر

دیدیجئے یہ کہکر وہ اپنے بھانجی کے غم مین بیحواس ہو رہی تھی کہ اوس نے پہچانا نہین اور مین نے اس کام مین نہایت عجلت کی کہ جسوقت برق کی تلاش ہونے لگی اور صاحبقران کو غیظ آیا مین نے دیکھا کہ یہ غیظ ٹالے نہ ٹلیگا تو اتنے جلد اس کارروائی کو کیا کہ برق کو اپنے خیمہ مین چھپا دیا اور برق ثانی کی صورت کا ایک دوسرا شخص بزور سحر بنا کر چھوڑ دیا جسے گرفتار کرکے صاحبقران نے قہرنگاہ سربرہنہ کے حوالے کیا اور اوس نے قتل کردیا یہ اوسی لکاتہ کے فوج کا ایک خدمتگار تھا جو سحر سے آگاہ نہ تھا اب انشاء اللہ قہرنگاہ کے قتل کے بعد خطا اپکی صاحبقران سے معاف کرادونگا ابھی انھین پوشیدہ رکھا ہے میرے خیمہ مین لوگ یہ نہین خیال کرسکتے کہ عیاری اگر کوئی دیکھیگا تو میرا نامونس سمجھکر خاموش ہورہیگا خواجہ خضران نے کہا بہت مناسب ہے جبتک اسکی خطا معاف ہونیکا وقت آئے اوسوقت تک محنت تو اپنی وصول کرلیجئے خوب اسکی مجرمیان کیجئے حقیقت مین عورت کی عیاری مین کیا غضب کا روپ اسپر آتا ہے کہ بارہا مین نے دھوکا کھایا اور یہ عیاری اسکی خاندانی ہے باپ انکے دادا انکے سب اسی عیاری کے بادشاہ گزرے ہین یہ کہکر خواجہ نے برق کو گلے سے لگایا اور رخصت ہوئے کہ اب یادہ مین نہین ٹھہر سکتا ہون جو پریشانی تھی وہ شاہزادہ مریخ کے بدولت دفع ہوگئی یہ کہکر رخصت ہوئے اور خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے امیر نے پوچھا کہان گئے تھے کیا کہون تمہارے قانون دنیا سے الگ ہین یہان جسطرح پایا دشمن کو مار ڈالا اوسوقت قہرنگاہ کو دیکھکر آنکھون مین خون اوتر آیا جی چاہا ابھی جاکر مار ڈالون لیکن تمہارے ڈر کے مارے چپکا چلا آیا برق ثانی کی تصویر میرے آنکھون کے نیچے پھر رہی ہے اگر طبل بج نہ چکا ہوتا اور موقع نہ گذر گیا ہوتا تو آج ضرور مین اپنے نام پر طبل بجوا کر اس بیسوا سے خود مقابلہ کرتا خیر کل دیکھا جائیگا صاحبقران زمان نے فرمایا کہ بیشک اگر تم جاکر قہرنگاہ کو بھی اسیطرح قتل کر آتے جسطرح حیات زرین پوش کو برق نے مارا ہے تو تمکو مین اپنے ہاتھ سے قتل کرتا اگرچہ برق کا بھی تمکو نہایت صدمہ ہے اور تمہارا رنج اوس سے زیادہ ہوتا مگر مین خلاف عدل کبھی نہ کرتا خضران نے کہا کہ اے عرب بیمروت کا بھیجہ خاتمہ ہے تو نے ساری جانبازیان برق کی بھلا دین اور ایک کافرہ کے قتل کرڈالنے پر اوسکو گرفتار کرکے کافرہ کے حوالہ کردیا یہ خون ناحق تیرے ہی گردن پر ہوا جسوقت پیش خدا پرسش ہوگی کہ کافرہ کے عوض مین مسلمان کو قتل کیون کرایا تو کیا جواب دوگے صاحبقران نے فرمایا کہ اپنی اپنی گور اپنی اپنی منزل ہے تم بچانے نہ آتا خضران نے کہا بچانا کیسا مین تو خود برق کیطرف سے گواہی دونگا کہ اس عرب نے مفت خدا اوس بیچارہ کو قتل کروایا اوسوقت وہ بے بس تھا آج اسنے انتقام لیا جائے اور کیون امیر یہ بتاؤ کہ جن جادوگرون اور عیارون نے اہل اسلام کو قتل کیا تھا اونکے بادشاہون اور حاکمون نے بھی مجرم کو تمہارے حوالہ کردیا فرمایا اگر وہ بادشاہ عادل ہوتے تو کافر نہوتے اور مین عادل نہوتا تو مسلمان کیون ہوتا خضران نے خاموشی اختیار کی کہ زیادہ منہ لگنا اچھا نہین ہوتا غرضکہ دربار برخاست ہوا سردار اپنے اپنے خیمون کیجانب چلے صاحبقران اپنے خیمہ مین آئے بادشاہ لشکر اسلام آرامگاہ مین تشریف لے گئے کہ

صبح کو معرکۂ قتال و جدال سے تھوڑی دیر آرام لے لینا چاہیئے لیکن ساحرون نے تمام رات
سحر جگائے تیاری جنگ مین بسر کی ہر طرف آوازین یا سامری یا جمشید یا خداوندا کو ان کی بلند
تھین دلبر و بج رہے تھے سنکھ پھنک رہے تھے اگیاریان روشن تھین بخور گوگل لوبان
کا فور گندھک وغیرہ کا ہو رہا تھا کسی جگہ رائی کا دھوان پھیلا ہوا تھا کسی جانب سرسون
کی چرا ہندیان ہوئی تھی کسیطرف مال کنگنی کے بقچہ نکل رہے تھے کہین پر کالے آتش کے
چمک رہی تھی کسی جا شعلہ لپک رہے تھے کوئی گھی کے ٹھیٹے آگ پر دے دے کر
بیرون کو اپنے ہوشیار کر رہا تھا کوئی تیل چھڑک کر ہمزاد کو چونکا رہا تھا ہر طرف
مہیب صدائین بلند تھین کوئی میٹھے طبیعت کا ساحر حلوا پکا کر بھینٹ دے رہا تھا کوئی تیز
مزاج خوک سے ٹھاکر چوکر دے رہا تھا کسی نے بکرا بھینٹ دیا تھا کسی نے
سینے کو چھڑکا کیا تھا کوئی ماش کے آٹے کا پتلہ بنا کر اوسمین جادو پھوک رہا تھا
خون انسان سے اوسکو نہلا کر دل کر دے اوسکو کھلائے تھے زرہ بکتر خود چار آئینہ
وغیرہ پہنا کر تلوار ہاتھ مین دیکر پردہ سحر مین پوشیدہ کر دیا تھا کہ وقت پر اس سے
کام لین گے کسی نے اپنی سواری کے واسطے اژدر آتش فشان تیار کیا تھا
کوئی دائرہ بجا رہا تھا کوئی خنجری بجا رہا تھا ہر ہر طریقہ سے بیرون کو قابو مین کر رہے
تھے کوئی خوشامد سے کوئی دعوت سے کہ وقت پر کام دین اور جنگ سے منہ نہ موڑین
کسی نے انگشت چاک کر کے خون انسان کا مزا چکھا دیا تھا کہ دشمن پر حکم کے ساتھ جائین
اور کوتاہی نہ کرین کسی نے زبان مین سوزن چبھو کر لہو زبان کا پتلہ سحر کے ہونٹون مین لگا
کہ خدا پرستون کا خون دل سے اسی طرح پی لینا کوئی دو ہتڑ زمین پر مارتا تھا اور کوئی
کے بال کھول کر چیختا تھا کوئی کچھ بڑبڑا رہا تھا کوئی سر مار رہا تھا کوئی دستک دے دیکر
اپنے سحر کو عادی کر رہا تھا کہ جسوقت تالی بجاؤن سحر کام کرے اور دشمن سے بچائے اور
اوسپر حملہ کر کے اوسکو رد کرے مبہوت آسمان شگاف اپنے بیرون کو جگا کر اونکو بھینٹ
دے رہا تھا مواج گرداب اپنے سحر کو عجب عجب طریقون سے جگا رہا تھا تیغ
منتر پڑھ رہا تھا جنتر زمین پر کھینچ کھینچ کر بیرون کو سامنے طلب کر کے اونکی خوراک بھینٹ
دے دے کر پچکار رہا تھا کئی بیگناہ انسان اسنے مروا کے لاکر ذبح کیے جو بیچارے مسافر
تھے اور نہ معلوم کہان جا رہے تھے قہر نگاہ سر برہنہ نے اور سب سحر تو جگا چکے
ہی تھے کہ جنکا اظہار بروقت مقابلہ ہوگا لیکن اس نے سحر حیات زرین پوش
کو بھی اپنے تابع کیا ہے اور دلمین کہتی ہے کہ غیر ساحرون پر اسی سحر سے کام لونگی
اور اسی کے سحر سے عوض اسکے خون کا لونگی دفن کرتے وقت زبان کی نوک اس نے
قطع کر لی تھی اور اوسے امانت رہنے دیا تھا جسوقت اپنے سحر جگانے سے فرصت ہوئی
اور اپنے سحر تیار کر چکے تو اوس نے ایک پتلی ماش کے آٹے کی بنائی اور ایک
بیگناہ جسکو لشکر خدا پرستان سے پکڑ لے گئی تھی کہ وہ بیچارہ حد لشکر سے نکلکر دریا
کی طرف جا رہا تھا اور نہ مریخ آفتاب علم کی وجہ سے لشکر کے اندر قہر نگاہ
کچھ نہ کر سکتی تھی اور اگر ایسا قصد بھی کرتی تو حال کھل جاتا اور مقابلہ قبل از وقت

ہوجاتا یہ خیال کرکے گھات مین رہے جسوقت اس نے دیکھا کہ یہ اجل رسیدہ مسلمان حد لشکر سے نکل آیا ہے بس بقوت سحر ہاتھ اپنا دراز کرکے اوٹھالائی اور خون سے اس بیگناہ کے اوس پتلی کو نہلایا اور کچھ اسم سحر دم کرکے وہ نوک زبان جو حیات زرین یوش کے دفن کے وقت قلم کرلی تھی اس پتلی کے منھ مین دی اور خون اپنے بائین چھنگلیا کا اسکے منھ مین ٹپکا دیا کہ یہ پتلی گویا ہوئی اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے کہا اے سحر حیات زرین یوش اپنے مالک کے خون کا بدلہ ان خدا پرستون سے لے اور سحر ساحران کا جواب دے یہ کہکر اوسی پتلی کو ایک شیشہ مین بند کرکے جھولی مین ڈال لیا اور منتظر وقت کے ہوئے یہان لشکر اہل اسلام سے کچھ دور پر مریخ آفتاب علم نے اپنے لشکر کو اوتارا ہے یہان سحر جگائے جارہے ہے عطر وگلاب کا فوارہ صندل سلگ رہا ہے کوئی کچھ لکیرین زمین پر کھینچ رہا ہے کوئی انگشت کے اشارے سے ہوا کو مسخر کررہا ہے کسی نے زمین کو لیپ کر صندل کے چھاپے دیئے ہین کچھ پھول کیوڑے جوہی چنبیلی وغیرہ کے رکھے ہین مشعلین روشن ہین مریخ آفتاب علم نے مشک وعنبر اگر کے بخور سلگا کر تمام صحرا کو معطر کردیا بیٹھے ہوئے کچھ پڑھ رہے ہین کبھی بجلی چمک کر نظرون سے پوشیدہ ہوجاتی ہے کبھی ایک شعلہ سا لپک کر رہجاتا ہے کبھی پریان ہاتھ جوڑے ہوئے سامنے آتی ہے کبھی دیو مہیب اپنی متابعت ظاہر کرکے نظرون سے پوشیدہ ہوجاتا ہے غرضکہ رات بھر مین جتنے سحر انکے تھے سبکو جگا کر نماز صبح تک فراغ حاصل کرلیا جسوقت سیاہ انجم میدان فلک سے شکست خوردہ گریزان ہوئے اور علم کہکشان سلامی ہوا بادشاہ شبستان یعنے ماہ درخشان کا چہرہ دیہیم فلک کے قبضہ سے نکلا اسنے بیرونق وغمگین کردیا دبیر فلک نے چہرہ مریخ دیکھا ان مشتری زہرہ کو قلم زد کیا تمام کشور افلاک عمل شاہ خاور مین آئے سپاہ نور نے ہر ہر مقام پر اپنا قبضہ کیا اور سپاہ سیاہی کو شکست دیکر گوشہ مغرب مین قلعہ بند کردیا طبقہ ارض کے رہنے والے خواب غفلت سے بیدار ہوئے اپنے اپنی حال سے خبردار ہوئے ٹھہرے ہوئے قافلون نے کوچ کا سامان کیا صدائے کوس سفر نے پس ماندون کو پریشان کیا غربا تلاش معاش مین چلے امرا عیش شب سے فراغ حاصل کرکے عشرت روز مین مصروف ہوئے پہرے والون نے پہرا بدلا جاگنے والون نے سونے والون کو جگایا اور نیند نے جاگے ہوؤنکو سلایا پرند اپنے اپنے آشیانے سے نکلکر کوئی شاخ درخت پر زمزمہ سنجی کرنے لگا اور کوئی زمین کیطرف فکر شکم پروری مین چلا چرند گیاہ سبز کیطرف متوجہ ہوے درندے تلاش شکار مین چلے باغون مین تا شگفتہ غنچے نسیم سحری کے دست اندازی سے کھل کھلاکر ہنسے اور کھلے ہوئے پھول مرجھاکر شاخون سے زمین پر گرکر بے ثباتی عالم کی خبر دینے لگے بلبلین بیقرار ہوکر نشیمن سے نکلین اور تر سے ہوئے عاشق کیطرح گلون سے لپٹنے لگین قمریان شمشاد وصنوبر پر اڑکر پہونچین طوق محبت گلے مین ڈالے ہوئے عشق کے دم بھرنے لگین فاختہ سرو سہی کے عشق مین لباس فقیرانہ پہنے نعرہ حق سرہ بلند کرنے لگی نسیم سحری نے سبزہ خوابیدہ کو جتنا جگایا اوسیقدر خواب اوسکا زیادہ ہوا لالہ کوہی نے خون سر فرہاد یاد دلاکر عاشق مزاجون کی جان شیرین کو تلخی مرگ یاد دلادی دامن صحرا کو کوڑیالے نے پھولون سے بھر دیا۔

مشام جان کو ہر ذی روح کے نکہت گل نے معطر کردیا خدا پرستون مین شور اذان بلند ہوا شوق عبادت دوچند ہوا کفار مین سنکھ کی صدا سے شان بت پرستی نمایان ہوئی صاحبقران عالیشان نے وضو کرکے نماز سحری کو ادا کیا اور صندوق اسلحہ و کشتی پوشاک رزم کو طلب فرمایا اول لباس رزم تن پر آراستہ کیا زرہ بکتر خود بہتر چار آئینہ لگایا داستانے ہاتھون مین پہنے موزے پاؤن مین چڑھائے اور اسلحہ مین سے صرف ایک سپر اور ایک تلوار لے لی اور مسجد کے پاس سے برآمد ہوئے ادھر اور سردارون نے بھی آلات حرب وضرب کو تن پر سنوارا لیکن بیکار سمجھکر اس لیے کہ اگر کوئی پہلوان ہوتا اوس سے مقابلہ کرنے شان جانبازی دکھانے و ادمردی و مردانگی دینے ساحرون کے مقابلہ مین جانا قبضے باندھکر کھڑے ہونا اور سرون کی لڑائیکا تماشا دیکھنا طبیعت پسند نہین کرتے لیکن کیا چارہ ہے شکست و فتح یونتو من جانب اللہ ہے لیکن بظاہر دوسرون کے اختیار مین اپنا کوئی قابو نہین شہنشاہ گوہر کلاہ آصف انجم طلعت عین الزمان نور الزمان اسد ثانی وغیرہ یہ سب عزیز صاحبقران باقبال حاضر دربار دولت شاہی ہوئے تو صاحبقران کو موجود پایا تسلیم و آداب بجا لائے ادھر رفیقون مین لندھور ثانی ہشام بن مالک فضیل بن گیا ہوار خونخوار شام رستم خان بن گنجاب رستم خان بن گاذنگی مکفر بن صنیم خون آشام قارن بلند کمان ورقائے زنجیرہ خوار موت بن سارین قیصر عاد ابہرام عاد جالوس عاد سالوس عاد صمصام عاد مقام عاد یہ سب تارکان مسلمان ہنوز آفتاب نہین نکلنے پایا تھا کہ دردولت پر جمع ہوگئے وہان بادشاہ اسلام دارا بن داراب سیمین زرہ تاج شاہی برسر و چہار قبہ شاہنشاہی در بر کیے ہوئے چتر سر پھرتا ہوا بصد جاہ و احتشام محل سے برآمد ہوئے سردارون نے ترتیب وار مجرا کیا تقیب نے نعرہ روبرو کی آواز دی کہارون نے ہاتھون ہاتھ تخت باہر لاکر کہارون کے کاندھون پر رکھا اور سواری بادشاہ اسلام کے بصد جاہ و تجمل میدان کارزار کیطرف روانہ ہوئی آگے آگے تقیب بولتا ہوا اوسکا بیٹا ہوا صاحبقران باقبال گوشہ تخت پر ہاتھ رکھے ہوئے میدان کارزار تک آئے اوسکے بعد سردار اپنے اپنے لشکر کیطرف متوجہ ہوئے اور صفین آراستہ ہونے لگین میمنہ میسرہ ساقہ کمینگاہ قلب جناح اگلا ہراول پچھلا چنداول ایک دم مین درست ہوگیا اب صاحبقران باقبال چالیس قدم لشکر سے آگے بڑھکر بمرتبہ صاحبقران کھڑے ہوئے کس شان سے کہ علم اژدہا پیکر کا پھریرا اوڑتا ہوا آواز دیا صاحبقران یا صاحبقران آنی ہوئی خضران بن عمر و رکاب سعادت انتسابین حاضر اور سرداران نامی وگرامی اپنے اپنے مرتبہ کے موافق دس دس قدم لشکر سے آگے بڑھکر کھڑے ہوئے ایک طرف مریخ آفتاب علم مع اپنے ساحرون کے آکر پہونچے اور صاحبقران عالیشان سے عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو میرا لشکر آگے بڑھکر صف آرا ہو کہ آجکی میدان داری مین حضور ان جان نثارون کی لڑائی کا تماشا دیکھین فرمایا صاحبقران نے کہ آپکو اختیار ہے جس مقام پر مناسب جانیے وہان کھڑے ہوکر تماشا جنگ کا دیکھیے لیکن اسکے بعد آبدیدہ ہوکر فرمایا کہ خداوند کریم آپکا حافظ و نگہبان رہے اس لیے کہ تین ساحران زبردست کا سامنا آپ تن تنہا سے ہوگا

ابہ بینم کہ تا کردگار جہان	درین آشکارا چہ دارد نہان

دیکھا چاہیئے کہ انجام اس لڑائی کا کیا ہوتا ہے شہزادہ مریخ آفتاب علم نے عرض کی کہ فضل پروردگار اور آپکا اقبال چاہیئے تو کیا حقیقت ہے ان ساحرون کی ایک ایک انھر کے یہ سب ہین صاحبقران زمان نے فرمایا کہ وہی خالق ذوالمنن معین و مددگار ہے جسکے واسطے ہم جانین اپنی ہتیلی پر لیے ہین یہ کہکر رخصت ہوتے اور اپنا لشکر سپاہ اسلام سے آگے بڑھاکر صفین قائم کین اور آپ بمرتبہ سرداری آگے بڑھکر کھڑے ہوئے کہ دیکھا فوج کفار کے ساحر بھی میدان حرب مین آکر پہونچے ایک لاکھ بیس ہزار ساحر بلائے بد آفت کے پر کالے جھولیان منجھولیان کاندھون پر ڈالے کوئی گرگ سحر پر سوار کوئی پلنگ پر بیٹھا ہوا کوئی فیل کو زیر ران کیے کوئی اژدر سحر پر سوار منھ سے اژدر کے شعلے نکلتے ہوئے اسیطرح مختلف جانوران سحر پر سوار ڈنکے ڈبرو بجاتے ہوئے سنکھ پھونکتے ترسول پرسول ہاتھون مین جھولیان اسباب سحر کی کاندھون پر لگاتے ہوئے اوسمین ترسول ناریل تیغ کچھ سوئیون کا گولہ فولادی خاک قبر جمشیدی وغیرہ جیو گلون مین پڑے ہوئے تلک ماتھون پر دیئے ہوئے قشقے کھینچے ہوئے آواز مین یا سامری یا جمشید یا خداوندا کوان تاجدار کی بلند آگے آگے مبہوت آسمان شگاف مارفسون اسکے ہاتھون مین لپٹے ہوئے آنکھین سرخ رنگ سیاہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو ساغر خون سے بھرے ہوئے پہاڑ پر رکھے ہین ایک طرف موج گرد باد جادو خاکستری لباس پہنے ہوئے اژدر سحر پر سوار بات بات مین منھ سے دھوان نکلتا ہوا اسباب سحر سے آراستہ گلے مین بجائے زنار اک مار سیاہ لپٹا ہوا ایک جانب قہر نگاہ سر برہنہ غصہ مین بھری ہوئی اسباب سحر سنبھالے ہوئے سب سے آگے بڑھکر اک تخت سحر پر سوار میدان جنگ مین پہونچے صفین آراستہ ہوئین اب نقیبون نے نکل نکلکر نہیب دی کہ اے بہادران صف شکن و دلاوران تہمتن یہ روز نام و ننگ ہے دیکھا چاہیئے آج کون کون میدان حرب و ضرب مین داد مردی و مردانگی دیکر اپنے باپ دادا کا نام روشن کرتا ہے اور کون کون با فتح و فیروزی واپس ہوتا ہے اور کون کون خاک ادبار و ذلت پر لیٹتا ہے ہان اے جوانو آج تمام ستم و ستم اب کو پردۂ دنیا سے مثل حرف غلط کے صفحۂ دنیا سے مٹادو اور اپنے شمشیر آبدار کی ضرب سے سکہ اپنی دلاوری و بہادری کا جاری کردو اس لیئے کہ مرنا ہر طرح ہے آج مرے تو کل مرے تو ایک روز سبکو فنا ہے اوسی کی ذات کو بقا ہے کیسے کیسے بادشاہان اولوالعزم اس دنیا سے اسطرح چلے گئے اور وہ حشم و جاہ اونکا ایسا خاک مین ملگیا کہ اب کسی کا پتہ بھی نہین ؎

نہ گور سکندر نہ ہے قبر دارا	مٹے نامیون کے نشان کیسے کیسے

جن بادشاہون کے رعب و داب سے فلک لرزتا تھا زمین جنبش مین آتی تھی آج استخوان و گوشت اونکے کیڑون نے کھالیے ہین قبر کا نشان تک باقی نہین ہے ؎

پاؤن تھراتے تھے جنکے سامنے جاتے ہوئے	کاسۂ سر اونکے دیکھے ٹھوکرین کھاتے ہوئے

جنکے آغوش تمنا کے معشوق تمنا کرتے تھے آج وہی آغوش قبر مین اسطرح پڑے ہوئے ہین کہ حس و حرکت بھی نہین وہ خوش لباس جو ہمیشہ بوشاک نفیس و عمدہ پہنتے تھے آج دو گز کفن

مین لیٹے ہوے پڑے ہین مسند نشینان حکومت کے واسطے بھی وہی بستر خاک ہی اور تخت نشینان کے لیئے تختۂ تابوت ہے - ۵

اشعار عبرت آثار

آرام کے تھے ساتھی کیا کیا جب وقت پڑا تھا کوئی نہین — سب دوست ہین اپنی مطلب کے دنیا مین کسیکا کوئی نہین
آئینہ و ساغر باہم حیرت مین ہے دل آنکھین پر نم — یاد آتی ہین اسکندر و جم اب محو تماشا کوئی نہین
جب بند ہوئین آنکھین تو کھلا اور روز کا تھا سارا جھگڑا — تخت اسکا نہ اب تاج اوسکا اسکندر و دارا کوئی نہین
جو باغ تھا کل پھولون سے بھرا اٹکھیلیون سے چلتی تھی صبا — اب سنبل و گل کا ذکر تو کیا خاک اڑتی ہی اوسجا کوئی نہین
بیٹھے ہین کہان اہل مسند آغاز وہ کچھ انجام یہ بد — یا بزم طرب یا گنج لحد یا وہ مجمع یا کوئی نہین
کل جنکو اندھیرے سے تھا حذر رہتا تھا چراغان بپیش نظر — ایک شمع جلا دی تربت پر جز داغ اب اتنا کوئی نہین
قتال جہان معشوق جو تھے سونے ہین برابر مرقد انکے — یا مرنے والے لاکھون تھے یا رونے والا کوئی نہین
اے آرزو اسکا فخر نہ کر گو شعر کا مضمون ہی نازک تر — اوس کام مین کیون کی عمر بسر جسکا کہ نتیجہ کوئی نہین

اے بہادر وے ثانی عالم پوشیدہ نہین ہے اس لیئے کہ کبھی صبح ہے کبھی شام کبھی دن ہے کبھی رات کبھی سردی ہے کبھی گرمی کبھی آفتاب عالمتاب کے دور دورے ہین اور کبھی مہتاب جہانتاب کا عمل ہے اس زندگی مستعار کا کیا اعتبار ہے ایک نفس کی آمد و شد پر دار و مدار زندگی ہے جسوقت یہ انتظام بگڑا ہستی عدم ہوگئی اور بقا فنا سے بدلگئی جب اعتبار زندگی نہین تو کس روز کے واسطے جان کو بچایئے بہادر کے واسطے تلوار کی موت سے بہتر موت نہین کیا معلوم اگر آج جان بچا لی تو کل ایسی موت نصیب ہو یا نہو جسوقت نقیب نہیب دیکر ہٹ ہٹ گئے دونون لشکرون مین ایک غریو ہوا باجے جنگی بجنے لگے علم جلوہ گری پر آئے رگون مین دلاورون کے خون شجاعت جوش زن ہوا اور قہر نگاہ سر برہنہ کی آنکھون مین خون اوتر آیا دنیا نگاہون مین تاریک ہوگئی حیات زرین پوش کی تصویر آنکھون کے نیچے پھرنے لگی بس دلمین سوچی کہ اب زندگی بیکار ہے اس لیئے کہ بہتر ہوا گر عظمت سحر ساز سے میرا سامنا نہو یہ تصور کرکے اپنے تخت سحر کو اشارہ کیا کہ وہ مانند لکہ ابر کے میدان جنگ مین آکر قائم ہو اور آواز دی کہ اے گروہ خدا پرستان مین حیات زرین پوش کے خون کے بدلے اگر تم سبکو بھی مٹا دونگی تو بھی یہ داغ میرے دل سے نہ مٹیگا پس مین جہانتک قابو پاؤنگی کوتاہی نہ کرونگی جس نے میرا سحر روکنا ہو اور جواب دینا ہو وہ ہوشیار ہو جائے یا مقابلہ پر آئے اس لیئے کہ مین اپنا وار کرتی ہون مربی آفتاب علم نے جواب دیا کہ مین موجود ہون اور پہلے سے ہوشیار ہون جو بات تیرے ذہن مین بعد کو آئی ہوگی مین نے اوسکا پہلے سے انتظام کر رکھا ہے تو کبھی ہرگز نہ کرنا یہ کہکر اپنا تخت فیروزہ اور آگے بڑھایا اور کہا کہ بس مقابلہ مین تیرے آنا بیکار ہے انشاء اللہ تیرے سحر کا جواب یہین سے دونگا یہ سنکر قہر نگاہ سر برہنہ نے کہا کہ آپ سے مقابلہ کرنے مین میرے واسطے ہر طرح بہتر ائی ہے اس لیئے کہ آپ وہ شخص ہین جنہون نے طلسم فیروزہ کو فتح کرایا قیصر صفات باطن کو مطیع اسلام کرایا اور بڑے بڑے ساحران نامی و کرامی کو زیر کرکے مطیع اسلام کرایا آئینہ اندام جادو آپ ہی کے ہاتھ سے شکست

کھاکر بھاگا اور یہان آکر پوشیدہ ہوا لہذا آپ ایسے عالی خاندان و بلند مرتبہ شخص سے مقابلہ کرکے اگر جان دی تو بھی باعث افتخار ہے کہ ایسے شخص کے ہاتھ سے ماری گئی اور اگر مارا اور فتح یاب ہوئی تو سحر سازی کے جھنڈے گڑ گئے تمام دنیا مین نام ہوگیا یہ کہکر اس نے وہی پتلی جھولی سے نکالی جسمین سحر حیات زرین پوش کو بند کیا تھا اور کہا کہ جا لشکر اسلام پر اور اپنے خون کا بدلا لے بس یہ کہنا تھا کہ وہ پتلی بڑی اور بڑھکر قد مثل انسان کے دراز کیا اور لشکر اسلام کی جانب چلی ایک آدھ ساحر لشکر مریخ آفتاب علم نے جھپٹ کر روکنا چاہا لیکن پتلی نے آواز دی کہ کیا تو بھی میرے خون مین شریک تھا بس منھ کھلنا تھا کہ ایک شعلہ دہن سے نکلا اور جسپر گرا جلاکر خاک کردیا اگر کسی نے سپر سحر چہرے پر روکے جب بھی رد نہو سکا اور سپر کو توڑکر سینہ کے پار گزر گیا اب تو یہ حالت ہوئی کہ پتلی ادھر جا پڑی جس سے کہا تو میرے خون مین شریک تھا شعلہ نکلکر سینے سے پار گزر گیا اب تو ساحر رکے اور بلکہ جان بچانے لگے جسوقت ساحرون نے کنارہ کشی کی تو یہ پتلی لشکر صاحبقران عالیشان کیطرف چلی اور پکاری کہ مین تو آج بغیر اپنا خون بہا لیے نہ پھرونگی کیا حیات زرین پوش کا خون اوپر ہی اوپر جائیگا جبتک زمین شفق گون نہ کردونگی اوسوقت تک مجھے صبر آئیگا جانبازون نے بڑھ بڑھکر اپنے سینون کو سپر کیا لیکن پتلی نے جس سے کلام کیا شعلہ نکلکر اوسکے سینے سے پار ہوگیا بہت سے لوگ مارے گئے اور اب ایک تلاطم ہوگیا مریخ آفتاب علم کچھ دیر تو خاموش کھڑے رہے اس لیے کہ رد سحر کی ترکیب ذہن مین نہ آئی تھی دل مین کہتے تھے کہ اس لگاتہ نے بڑی چالاکی کی کہ سحر کو قید کر رکھا تھا کوئی نتیجہ حیات زرین پوش کے مرنے سے اہل اسلام کے فائدہ کا نہ نکلا اس لیے کہ ہنوز سحر اوسکا اوسیطرح موجود رہی اگر وہ خود زندہ ہوتی تو اور کیا مقابلہ کرتی اور فکر یہ تھی کہ ایسا رد سحر ہو جو قہر نگاہ بھی کہی کہ ہم نے کسی پر حملہ کیا تھا تو اوسکا جواب پایا تھا اس سے عرصہ گزرا اور ادھر قہر نگاہ سر برہنہ سمجھی کہ میرا وار چل گیا بس اب یہی سحر سازی لشکر اسلام کے غارت کرنے کو کافی ہے ادھر لوگ کہہ رہے تھے کہ بادشاہ طلسم فیروزہ کو بڑے دعوے تھے اور اتنا بڑا نام تھا مگر اب کچھ بنائے نہین بنتی ایک سحر ابھی اسنے رد نہین ہوتا مفت مین صدہا جانین تلف ہو رہی ہین۔ ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دلکا	جو چیرا تو ایک قطرۂ خون نہ نکلا

مریخ آفتاب علم تو اسی شعر کے مصداق ہوگئے اوسطرف پتلی جدھر ہلا کیطرح منھ کھولے ہوئے جاتی ہے صفون پر صفین اور پرون پر پرے گرتے ہین کہ یکایک مریخ آفتاب علم نے آواز دی کہ او سحر حیات زرین پوش ادھر آ مین سنتے نام قاتل کا بتا دون کیون بیگنا ہون کا خون کرتی ہے اور قاتلون کو چھوڑے دیتی ہے یہ سنکر پتلی اسطرف پلٹی کہ آپکا احسان ہوگا آپ ہی بتا دیجیے یہ کہتی ہوئی جو مریخ آفتاب علم کیطرف چلی شعلہ دہن سے نکلکر مانند تیر شہاب مریخ آفتاب علم کیطرف چلا بس جیسے ہی یہ شعلہ قریب

پہونچا مریخ آفتاب علم نے کچھ اسم سحر دم کرکے اوسے منھی مین بند کر لیا اور قہر نگاہ
سر برہنہ کو آواز دی کہ بس اسی سحر پر ناز تھا قہر نگاہ کے ہوش باختہ ہو گئے لیکن
مریخ آفتاب علم نے پھر کچھ اسم سحر پڑھا اور بائین ہاتھ کی چھنگلیا کا خون اس پتلی کے
منھ مین دیکر اوسی انگلی سے اشارہ سے قہر نگاہ سر برہنہ کو بتایا کہ قاتل تیرے
مالک کی یہی ہے اور سارا لشکر اسکا شریک ہی نہ یہ اوسکو لاتی نہ وہ یہان اگر قتل ہوتی
اب اسی سے خون کا بدلا لے اور وہ شعلہ جو منھی مین بند تھا اوسکو چھوڑ دیا بس یہ کہنا تھا
کہ اوس پتلی نے کہا کہ آپ سچ کہتے ہین پہلے مین نہ سمجھی تھی حقیقت مین اگر یہ نہ آتی
تو حیات زرین پوش بھی طلسم کے باہر قدم نہ رکھتی اسی نے اوسکو قتل کرایا ہے
یہ کہکر وہ پتلی چمک کر قہر نگاہ سر برہنہ کیطرف چلی قہر نگاہ نے جو دیکھا کہ میرا سحر میری ہی
طرف آتا ہے ہائین ہائین کرتی ہوئی پیچھے ہٹنے لگی اور پتلی نے کہا کہ کہان تک بچوگی مین تمھین
زندہ تھوڑے چھوڑونگی سچ کہتے ہین شہزادہ مریخ آفتاب علم کو تمھین نے یہان لاکر
اوسکو قتل کرایا اب یہ حالت ہے کہ پتلی آگے بڑھتی ہے اور قہر نگاہ پیچھے ہٹتی
جاتی ہے یہانتک کہ صف لشکر کے پیچھے ہو گئی اور لشکر والون نے بڑھکر روکنا
چاہا پتلی نے کہا معلوم ہوتا ہے تم لوگ بھی اس قتل مین شریک تھے جب تو
سامنے آئے ہو لو تم بھی لو بس یہ کہنا تھا کہ دہن سے شعلہ نکلا اور جس شیطان خصال
پر مانند تیر شہاب کے گرا اوسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیا جس نے روکنا چاہا سپر سحر چہرہ کی
پناہ کی شعلہ سپر کو توڑ کر سینے کے پار گزر گیا بقیہ لشکر کفار کی بھی وہی حالت ہوئی جو کہ
لشکر اسلام کی ہوئی تھی صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کی تعریف فرمائی کہ کیا خوب
اوسی کے سحر کو اوسی کے طرف پلٹا یا ہے خضر ان بن عمرو نے کہا کہ میان کی جوتی اور
میان کا مسئلہ سنتے تو بہت دنون سے ہین لیکن آنکھون سے آج دیکھا اجو اہل اسلام
ہنس رہے ہین اور فوج کفار مین تہلکہ مچا ہوا ہے پتلی چمک کر یہ آئی اور وہ آئی
جس نے روکا جلکر خاک ہوا ہر چند سحر کرتے ہین وہ ہٹتی زمین پر مارتے ہین لیکن
پتلی نہین رکتی جلاتی پھونکتی قہر نگاہ کیطرف چلی جاتی ہے کہ یکایک قہر نگاہ کو غصہ آیا
اور اس نے ایک اسم سحر پڑھکر آواز دی کہ اجھا مین تجکو تیرے مالک سے ملادون
پتلی نے کہا کہ اس سے بہتر کیا بات ہے قہر نگاہ کچھ اسم سحر پڑھتی ہوئی قبر حیات
زرین پوش کیطرف چلی کہ پتلی حملہ کرنے سے باز آئی اور قہر نگاہ کے ہمراہ ہوئی قہر نگاہ
قبر حیات زرین پوش کے اوپر آئی اور انگشت نر کا خون قبر پر ٹپکا کر آواز دی
کہ لے یہ تیرے بہنوئی ہے اور اپنے مالک کو اس زمین مین ڈھونڈھ لے
یہ سننا تھا کہ پتلی نے قبر پر گر کر پہلے تو وہ خون چاٹا ساتھ ہی ایک شعلہ جوالہ
ہوکر قبر پر گرا اور نظرون سے غائب ہو گئی ساحران لشکر کفار نے
قہر نگاہ سر برہنہ کی رد سحر کے تعریف کی لیکن مریخ آفتاب علم نے
پکار کر کہا کہ تف ہے تیرے اس رد سحر پر کہ اپنی بلا مردے کے سر جھونکی
ارے تجھ سے رد سحر نہو سکتا تھا تو جان دیدی ہوتی یا مجھی سے کہا ہوتا

یہہ کیا کیا کہ مرد سے پر ظلم کیا اور لاش کو حیارت زرین پوشش کے پھونک دیا معلوم ہو گیا کہ تجھے اپنی
بہائنی سے بڑی محبت تھی اگر وہ زندہ ہوتی اور اوسپر آنچ آتی تو بیشک تو سینہ سپر ہوتی مریخ آفتاب علم
نے جواب دیا کہ ہاتین کمین قہر نگاہ بیمہ سا حران عالم کے آگے ذلیل ہوئی اور خیال پیدا ہوا کہ بعد
جنگ جب ساحران طلسم نطاق داخل نطاق ہونگے اور گفتگو مریخ آفتاب عالم کی بیان کرینگے
تو بڑی بدنامی ہوگی اور عظمت سحر ساز شکایت کریگی کہ ایک لڑکے کو لیجاکر مردا ڈالا طرفہ یہہ
یہہ کہ رد سحر نہ کر سکے اور لاش اوسکی جلادی تف ہے اس صورت پر خیرا جو ہونا تھا وہ ہوا تقدیر
کی بدنامی مٹ نہین سکتی اب لڑنا چاہیئے اور زندہ پلٹ کر نطاق نہ جانا چاہیئے بلکہ اگر فتح بھی حاصل
ہو تو بھی کسی اور طرف نکل جانا بہتر ہے لیکن طلسم نہین جانا اچھا نہین یہہ خیال کرکے اسنے کچھ اسم
سحر دم کیا اور زمین پر یا خداوندا کہکر ایک دوہتڑ مارا کہ سارا طبقہ ہل گیا زلزلہ پیدا ہوا جا بجا سے
زمین شق ہو نیلگی لوگ زندہ درگور ہونیلگے اک قیامت صغرای برپا ہو گئی سحر نے اسکے ساحر و غیر
ساحر سبکی ایک حالت کر دی ہے گھوڑے بیقابو ہو گئے ہین سوار دن کے سنبھالے نہین سنبھلے
بارگاہین اسطرح حرکت مین ہین جیسے طوفان مین ناؤ ہوتی ہے اکثر خیمہ گر پڑے جو لوگ اچانک
گھڑے تھے زمین پر گر پڑے کسیکا ہاتھ کسیکا منہ کسیکا گھٹنہ کسیکا سر ٹوٹ گیا جو گھوڑون پر تھے
اونکی یہہ حالت ہوئی کہ تھوڑا بہت کا بعضون نے سنبھال لیا اور بعضون سے نہ سنبھل سکا آخر گر گئے
مرنا شروع ہو گئے بس یہہ حالت دیکھتے ہی مریخ آفتاب علم نے آواز دی کہ اے قہر نگاہ بیٹے
تو تیرا بڑا نام سنا تھا لیکن اسوقت تو ایسے سحر کر رہی ہے کہ ہر معمولی درجہ کا ساحر کر سکتا ہے
یہہ اور بات ہے کہ تیرا سحر بہ نسبت اونکے زوردار زیادہ ہے اب دیکھ تماشہ یہہ کہکر کوئی
اسم سحر پڑھا اور دستک دیکر آواز دی کہ اے حامل زمین سحر دو ساحری روک دے
اگر اسکو بس یہہ کہنا تھا کہ اک مقام سے طبقہ شق ہوا اور ایک زنگی تیرہ رو پیدا ہوا اک
بیخ آہنی اور ہتوڑا اوسکے ہاتھ مین تھا بیخ لشکر مین پہونچکر اوسنے وہ بیخ آہنی زمین مین
ٹھونک دی کہ زلزلہ موقوف ہو گیا اور ہتوڑا مار کر غرق زمین ہو گیا قہر نگاہ نے جو
یہہ معرکہ دیکھا اور مریخ آفتاب علم کا طعنہ سنا بس اسنے غیظ مین آکر سر برہنہ کر دیا
بال بکھرا دیئے اور سر کو حرکت دی یہہ معلوم ہوا کہ روز روشن ظلمت شب مین گرفتار
ہو گیا تمام صحرائے نطاق پر وہ ظلمت معلوم ہونے لگا ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا
دم گھٹنے لگے اور گھبن پیدا ہوئی نفس تنگی کرنے لگا ساحران شعلہ مزاج نے مشعل
سحر روشن کی کچھ نہوا یہہ معلوم ہوا کہ شب تاریک مین جگنو چمک رہے ہین اور
اس تاریکی سے ایسا دم گھٹا کہ لوگ ہلاک ہونے لگے یقین ہے کہ اگر وہ تاریکی
پہر بھر اوسی طرح چھائی رہتی تو ایک نفس نہ بچتا گھٹ گھٹ کر ہلاک ہو جاتے
یہہ دیکھکر مریخ آفتاب علم نے اک ناریل نکالا اور کچھ اسم سحر دم کرکے زمین
پر مارا کہ تڑاقے کی صدا بلند ہوئی اور ہزارہا پتلی مشعلین ہاتھون مین لیئے ہوئے
پیدا ہو گئے اور ہر چہار طرف پھیل گئے کہ روشنی مشعلون کی اوس تاریکی پر غالب
آگئی یہہ دیکھکر قہر نگاہ نے سر پر اک دوہتڑ مارا اور بال جھٹکے بالونکا جھٹکنا تھا کہ ہزار
ہا گبوا اسکے بالون سے پیدا ہو گئے پہلے تو مچھر کے برابر تھے پر اونکی جھٹکتے ہوئے

اب اونھون نے مثل کیو نرون تاوے لگانا شروع کیے اور بلند ہونے لگے
تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ تداد نکے بالشت بالشت بھر کے ہوگئے اب تمام لشکر دیکھ
رہا ہے کہ یہ کیا کرتے ہین صاحبقران نے بھی ایسا سحر نہ دیکھا تھا غور سے ملاحظہ
فرمارہے ہین اور دلمین کہہ رہے ہین کہ عجب سحر ہے تھوڑا عرصہ اور گذرا تھا کہ دیکھا
وہ جگنو نہین ہین بلکہ ہاتھ بھر کے پتلے ہین اور خنجر اونکے ہاتھون مین چمک رہے ہین
جسوقت سحر نے پوری ہیئت پیدا کی تو قہرنگاہ نے اشارہ کیا کہ لینا لشکر حرامین
کو کہ ان لوگون نے خداوند سے سرکشی کرنا شروع کی ہے بس یہ اشارہ کرنا تھا کہ وہ پتلے
لشکر صاحبقران اور لشکر مریخ آفتاب علم کی طرف چلے اور خنجر تان لیے سرداران
لشکر اسلام نے تلوارین کھینچ لین لیکن پتلے آگے ہی لپٹ پڑے اسطرح آتے کہ یہ
معلوم ہوا کہ تیر آیا جسنے پتلون پر تلوار ماری تلوار تو ٹوٹ گئی لیکن پتلے کے جسم
پر چرکا بھی نہ آیا ساحرون نے سحر کیے سحر بھی بیکار ہوگئے اور کچھ نہ ہوسکا اودہر ساحران
لشکر کفار ہنس رہے ہین اور قہرنگاہ کی تعریف کر رہے ہین اودہر حاضرین لشکر
لشکر مریخ آفتاب علم مین اک غدر ہے پتلے جسکو لپٹ کر خنجر مارتے ہین وہ ہلاک
ہوجاتا ہے پتلون پر کوئی سحر اثر نہین کرتا بلکہ سحر بھی پلٹ پڑتا ہے اک قیامت
برپا ہے جسنے پتلے کو آتے دیکھا تیر سحر مارا ترنج سحر مارا ترنج پتلے پر پڑتے ہی پلٹ پڑا
اور اوسی کو ہلاک کیا اگر کسی نے گولا خولادی مارا اور پتلے کے سینہ پر پڑا پتلا
گرا گولا ایک طرف نکلا چلا گیا اب جو پتلہ لپٹ کر خنجر مارتا ہے ساحر دم بھر مین
پھڑک کر ہلاک ہوگیا ساحران لشکر کی تو یہ حالت ہے ہو غیر ساحر ہین اونکا کیا ذکر ہے
پتلے ہر ایک سے لپٹے ہوئے ہین جان بچانا دشوار ہے اگر ایک کو روکا کرالی بگڑی
تو دوسرا لپٹ پڑا تیسرے نے آکر خنجر مار دیا کوئی صورت مفر کی نظر نہین آتی
ہے یہ دیکھکر مہبوت آسمان شگاف نے اک سحر کیا کہ آندہی چلی بڑے
بڑے پتھر اوڑ کر لشکر اسلام پر گرنے لگے لوگون کو ہلاک کرنے لگے اور جسقدر
مشعلین سحر مریخ آفتاب علم سے روشن تھین سب گل ہوگئین ہر دہی تاریکی
چھاگئی ادھر تو آندہی اس زور وشور سے چل رہی ہے کہ سوار گھوڑون پر سے
گرے جاتے ہین مرکب قابو مین نہین ہین منہ پھرے جاتے ہین اودہر تاریکی
مین دم گھٹا جاتا ہے اندھیرے مین کچھ نظر نہین آتا ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجھتا
پتلے اسطرح آتے ہین کہ اب دکھائی نہین دیتے جسکے لپٹ کر خنجر مارا وہ ہلاک
ہوگیا تین آفتین ایک وقت مین آئی ہوئی ہین اودہر تو آندھی سے دم گھٹ
رہا ہے پتھر برس رہے ہین خاک آنکھون مین بھر گئی ہے جو ساحر ہین
وہ سحر بھولے ہوئے ہین جسکے منہ مین تھوڑی سی خاک چلی گئی سحر فراموش
ہوگیا زبان اختیار سے جاتی رہے اودہر پتلون نے لاشون پر آستین گرا رکھی ہین
اس تلاطم مین لوگ دست بدعا ہوئے کہ اے رب پاک ذات اس
بلائے بد سے نجات دے تین آفتین ایک وقت مین آئی ہوئی ہین

کس کس سے بچین اور کیا کرین مرنا تو ہر طرح ہے مگر اسطرح بیدست و پا ہو کر
مرنا عجب بے کسی کی صورت ہے پروردگار اصدقہ اپنے رسول برحق کا جنکو
تو نے غار مین بچایا اور چاہ مین حضرت یوسف کی مدد کی طوفان سے نوح کو امان
دی آتش نمرود سے خلیل کو نجات بخشی بلکہ اوس آگ کو گلزار کر دیا ہمکو بھی ان
بلاؤن سے نجات دے اور اپنے دامن پناہ مین چھپالے ادھر تو یہہ لوگ مضطرب
الحال مصروف دعا ہین ادہر مریخ آفتاب علم نے ایک ترنج سحر جوڑے سے نکالکر
اپنے نشان پر مارا کہ اک شعلہ بھڑکا اور تمام صحرا روشن ہوگیا اک بدر کامل اوس نشان
سے نمودار ہوا اور وہ تاریکی برطرف ہوئی صحرا روشن ہوگیا مبہوت آسمان شگاف
جادو نے جو پھر اکر اوس بدر کی طرف دیکھا تو عجب قیامت دیکھی کہ چاند کے اندر اک
آفتاب حشر جلوہ گر ہے یعنے اک نازنین مہر جبین بصد عشوہ و ناز بیٹھی ہوئی ہے گوشوارے
کانون کے چمک مین وہ برق ہے جو خرمن جان کو پھونکتی ہے سر سے پاؤن تک
زیور مین لدی ہوئی بال وہ لانبے لانبے کہ جان عاشق وبال مین پڑجائے بلکہ طائر دل
کے واسطے دام فریب ہین اور سیاہی اونکی شب فرقت و تاریکی مدفن کا نمونہ ہے
ہر حلقہ زلف اک کڑی زنجیر کی ہے جسکی سختی اوٹھانا دشوار ہے یا اک ابر کالکہ ہے
جو آفتاب پر سایہ افگن ہے یا مانگ غیرت کہکشان جادہ راہ ظلمات یا یون سمجھیے کہ
اک لڑے موتیون کی کشتی حدید مین رکھی ہے یا تھا سانوین تاریخ کا چاند جسکی
صفائی سے چاند بھی ماند ہوتا ہے یعنی محفل حسن و خوبی کے شمع گوش ایسے
خوبصورت کہ تمام اعضا کی ناک ہین لوین کان کے مانند شعلہ شمع کے
ضو دیر ہی ہین عارضون کے صفائی سے آئینہ بے نور غبار و کدورت سے
پاک یا یہہ کہیے کہ دو چاند یا دو آفتاب ایک وقت مین پہلو بہ پہلو نمودار ہوئی
ہین لب برگ گل سے زیادہ نازک تر دندان رشک اختر و گوہر جسکے چمک بجلیان
گراتی ہے چاہ ذقن کی چاہ یوسف دل کو خود گر پڑنے پر آمادہ کرتی ہے
سیب زنخدان کی تازگی روح افزا ئے دل پژمردہ ہے وہ مراحی دار گردن
کہ جسپر ہزار دن گلے گلین دیکھکر مست شراب محبت ہو جائین بس یہہ دیکھکر
مبہوت آسمان شگاف مبہوت ہوگیا عشق کا دم بھرنے لگا اوس نازنین
نے اشارہ سے کہا کہ دور سے کیا دیکھ رہے ہو پاس کیون نہین چلے آتے
یا کسی نے منع کیا ہے اری مین تو اس میدان کارزار مین تمہاری تلاش کو آئی
اور تم مجھسے دور بھاگتے ہو بس یہہ اشارہ کرنا تھا کہ مبہوت دیوانہ وار اوسطرف
چلا لیکن ساتھ ہی نظر مواج گرد باد جادو کی بھی اس نازنین پر پڑی یہہ بھی اوسی طرح
دیوانہ ہوگیا اور پکارا کہ اس سے تو صورت مین ہزار درجے اچھا ہون مگر کیا قدرشناس ہو
کہ تم اس کالے زمہریر دوزخ کے کندے تمباکو کے بنڈے پر فریفتہ ہوتی ہو نازنین نے
کہا کہ تم مین وہ بات کہان جو اسمین ہے دیکھو تو یہہ زرد زرد آنکھین سیاہ رنگ مین کیا
لطف دیتی ہین جیسے شب تاریک مین دو جگنو چمک رہے ہین مواج نے کہا کہ مین اسی مارڈالون گا نازنین

سے کہا پھر دیر کیون کرتے ہو اگر تم اسکو مار ڈالو گے تو مین ہزار سے ہی ساتھ شادی
کرونگی موا ج گردباد نے مہبوت آسمان شگاف کو بلایا کہ اے ادھر آ خبردار
آگے نہ بڑھنا تیرا منہ بھی اس قابل ہے کہ تو ایسی نازنین سے وصال کی خواہش کرے
مہبوت نے پلٹ کر دیکھا تو موا ج گردباد عشق کے دم بھرتا ہوا چلا آتا ہے مہبوت
نے کہا کہ کیون شامت آئی ہے جا پلٹ جا ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا موا ج
نے کہا کہ تیری بھی یہ حقیقت ہوئی کہ تو مجھسے سخت کلامی کرتا ہے غرض کہ اسقدر گفتگو
کو طول ہوا کہ نازنین نے آواز دی کہ بس معلوم ہو گیا دونون زبان کے چلنے مین ہوتا
ہوا آپسی سے کچھ نہین ہے بس یہ سنکر دونون کو تاؤ آگیا اور موا ج گردباد نے گولا نوا
جھولے سے نکالا اور اسم سحر دم کرکے مہبوت آسمان شگاف پر مارا جیسے ہی گولہ قریب
مہبوت کے پونہچا اس مہبوت نے دیکھا کہ یہ خالی جانیوالا حربہ نہین ہے باد ان
مار کر غرق زمین ہوا اور وار اسکا خالی دیا لیکن گولا جو زمین پر گر کر شق ہوا تو اک بگولا اوس
سے پیدا ہوا اور ہر طرف چرخ مارنے لگا جیسے کوئی کسیکی تلاش مین ہوتا ہے
مہبوت آسمان شگاف نے جیسے ہی سرزمین سے نکالا بگولے نے اکر محاصرہ کرلیا
اور مہبوت کو گھیر لیا مہبوت نے جلدی سے اک شیشی آب سحر کی نکالی اور
پانی اوسکا چھڑکا کہ گرد بیٹھ گئی اور بگولا غائب ہو گیا اب مہبوت نے ترنج
سحر مارا کہ ترنج سے شعلہ نکلا اور موا ج پر چلا جیسے ہی قریب پونہچا اسنے کچھ اسم
کر پھونک دیا کہ شعلہ بجھ کر رہگیا اب ان دونو مین رد و بدل ہونے لگی سحر چلنے لگے
ترنج تا ترنج گچھا سو لپونکا تر سول پر سول ہر قسم کے حربے بھی کام مین آئے سب
کے سحر ختم ہوئے زخمی دونون ہو گئے مگر کوئی کسی پر غالب نہ آیا اسلیئے کہ دونون
ساحر زبردست ہین جو زرا غالب آتا ہے نازنین اوسکی تعریف کرکے کہتی ہے
کہ تیرے ہی ساتھ نکاح کرونگی یہ دونون جانین لڑائے ہوئے لڑ رہے ہین ادھر
مریخ آفتاب علم نے کچھ اسم کو پڑھکر دستک دی چاہ جو گی اک حوض طلائی سے
پیدا ہوئے کہ بیچمین اوسکے شمع کافوری روشن تھی زبان شمع سے آواز پیدا ہوئی
کہ معشوق یون جلے اور عاشق مارے مارے پھرین ارے یہ تو اوسوقت ہوتا ہے
جبکہ کسیکا خوف ہو یا معشوق راضی نہو جب دونون طرف دل کی لگی کا اثر برابر ہے
اور کوئی مانع نہین تو مجھسے کیون دور بھاگتی ہو ارے ادھر آؤ بس اس آواز کے
سنتے ہی وہ پتلے جو لشکر سے لپٹے ہوئے تھے اسطرف پلٹے اور جو قریب حوض کے
پونچا زمین پر غلطک مارے اور پروانہ بنکر شمع پر گر اجل کر خاک ہو گیا ہوا ایک
اور دو اور تین لگے وہ پتلے جلنے قہرنگاہ یا تو با اطمینان تمام مہبوت
آسمان شگاف اور موا ج گردباد کی لڑائی دیکھ رہی تھی اور پکار رہی
تھی کہ ارے دیوانو اس فریب مین نہ آؤ آپس مین لڑ کر نہ جان دو
تمہیں سچ ہوا ہے اوسے رد کرو ورنہ مارے جاؤگے یہ کسکی سنتے ہین لڑ رہے ہین اور کر
ہین کہ بی قہرنگاہ معلوم ہو گیا کہ تم دونون بار ہو اور اس نازنین پر قبضہ کرنا چاہتی ہو یہ کبھی نہ ہوگا ہم ادھر سے فرصت کر لیں

اور ہر بھی متوجہ ہوتا تمکو اپنے ساحری پر بڑا ناز ہے قہر نگاہ نے کہا معلوم ہوتا ہی آج کی جنگ
کا انجام اچھا نہین ہے اب تو دیکھنی ہے تو وہ پہلے یا تو لڑ رہے تھے لشکر اسلام کے سردار
اور سپاہیون سے مصروف جنگ تھے یا پروانے بن بنکر جلے جاتے ہین اسنے مریخ آفتاب
علم کو آواز دی کہ بڑا سحر تمنے تیار کیا کہ جسکو اتنی عمر کے ریاض مین تمنے تیار کیا تھا اور بیشمار
زور کو دیا تھا کہ تاب تھی کسیکی جو روک سکتا مریخ آفتاب نے قہر نگاہ کو بے دست دپا
کرکے آواز دی کہ اور جو حوصلہ ہو اوسے بھی پورا کرلے اسنے جواب دیا کہ اب مین
آپکے سحر کی مشتاق ہون اور غم مین حیات زرین پوش کے جینے سے سیر ہون
اب آپ وار کیجیے کہ کام میرا تمام ہو سحر بھی مٹا اور ذلیل بھی ہوئی کیا منہ لیکر طلسم
سرطاق مین جاؤن مریخ آفتاب علم نے کہا کہ اگر ناامید ہوا اور یقین مرگ سے
نو آکر مطیع اسلام ہو قہر نگاہ نے یہ نگاہ تکبر دیکھا اور کہا گستاخی معاف مین ایسی خام
طبیعت کی نہین ہون کہ دین بدل ڈالون یہ آپ ہی تھے کہ ایمان قدیم کو چھوڑکر مذہب
جدید اختیار کیا جسوقت دو لڑنیوالے ایک کی فتح دوسرے کی شکست ضرور ہوگی اس مین جان کے
خوف سے ایمان بدلنا تو کچھ اچھا فعل نہین ہے بس اب آپ وار کیجیے یا تو مینے آپکا سحر بھی رد
کیا اور یا جان دی لیکن جسوقت عظمت سحر ساز سے مقابلہ پڑیگا اوسوقت آپکو معلوم ہوگا ادھر
تو یہ گفتگو تھی ادھر مہیوت آسمان شگاف اور مواج گردباد مین جنگ ہو رہی تھی مواج
فیل مست بنا ہوا تھا اور مہیوت آسمان شگاف پلنگ کی شکل ہو رہا تھا اسکا طمانچہ
اوسکا بھسونڈا چل رہا تھا اہل لشکر اسلام ہنس رہے تھے عیار پکارتے تھے کہ نکی کا ہارنے
اور چتی کا جیتنے اس فقرہ نے دونون لشکرون کو بھڑکا دیا صاحبقران دبادشاہ اسلام نے
منہ پر زور مال رکھا اور مریخ آفتاب علم نے ساختہ کہل کہلاکر ہنس پڑے ادھر مہیوت
نے جو کہ شیر بنا ہوا تھا جب طمانچہ مارا بوٹا گوشت کا نوچ لیگیا اور فیل چیخ اوٹھا دم
کھڑی کرکے بھاگا شیر اوسکے پیچھے جھپٹا اسنے دیکھا کہ اب بھی جان نہین بچتی پلٹ کر شیر
سے کھونسا بناکر مارا کہ شیر بھی چیخ اوٹھا اور یہ بھی تھوڑی دور بھاگا نازنین نے
کہا ارے کہان بھاگا جاتا ہے پھر تین اوسکے ساتھ شادی کرلونگی تو یہین رہجائیگا
شیر پھر پلٹا اور طمانچہ دیا کہ ہاتھی اوس سے زیادہ چیخا اور پھر بھاگا چاہتا تھا کہ نازنین
نے کہا دیکھ مین اوسکے ساتھ شادی کرلون گی تو رہ جائیگا پھر ہاتھی پلٹا دونون کی
بزدلی تمام لشکر پر کھل گئی اور نازنین ترغیب دے دے کر لڑوا رہی ہے
کہان تک بیان کرون کہ لڑتے لڑتے دونون زخمون سے چور ہوکر بیٹھ گئے
نازنین نے آواز دی کہ جو پہلے مجھ تک آجائیگا اوسکے ساتھ شادی کرون گی
یہ سنکر دونون اپنی جگہ سے اوٹھ کر دوڑے کبھی ہاتھی آگے اور شیر پیچھے اور
کبھی شیر آگے اور ہاتھی پیچھے دونون کو یہ کہ کہ ہم پہلے پہونچین یہانتک کہ شیر پہلے
پہونچ گیا بس جیسے ہی شیر سامنے پہونچا نازنین نے اف کی آواز دی بس اک
شعلہ زبان سے چمک کر نکلا اور سر پر شیر کے گرا کہ شیر شیر آتشبازی بنگیا اور دیر
دیر جلنے لگا اب فیل جھکا تھا کہ نازنین نے کہا آہ بیمروت تیرے واسطے تو

سینے اوسکو جلا دیا تو بھاگتا ہے ادہر آیہ سنکر سوداج دلمین خوشی ہوا کہ اسنے
میرے ہی واسطے اوسکو پھونک دیا بس ایسے ہی قریب ہونچا اسنے اپنے
کی شعلہ چمک کر چلا اور فیل بھاگا کہا کہ وہی آفت تو ادہر بھی آیا چاہتی ہے لیکن
یہ ایسی آفت نہین ہے جو ٹانے سے ٹلے شعلہ جو گرتا ہے فیل بھی جلنے لگا اور
تو شیر جلکر خاک ہوا اور اودہر فیل جلکر گرا ان دونون کا مرنا تھا کہ اک طوفان
عظیم برپا ہوا زمین سے خاک اوڑی آسمان سے سانپ بچھو برسنے لگے شعلے
لپکنے لگے آتشباری برف باری ہونی ہیہ شور و غل مچانے لگے بڑی دیر تک اک
حشر برپا رہا بعد کچھ دیر کے آوازین مہیب پیدا ہولین کہ کشتنی مرا نام من میہوت
جادو و سوداج جادو بود حیف مردیم و جاندادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب
جو علامات سحر برطرف ہوئے اور میدان صاف ہوا دیکھا کہ دو لاشین
بڑی ہوئی ہین کہ جا بجا سے گوشت نچا ہوا ہے منہ جھلسا ہوا ہے لشکر والو
ان دونون کے سر اپنا پیٹنے لگے خاک اوڑانے لگے سرداران لشکر اسلام
نے مریخ آفتاب علم کی بہت تعریف کی صاحبقران نے بھی نہایت تعریف
کی لیکن قہر نگاہ سر بر ہنہ جلگی اب مریخ آفتاب علم نے دستک دی کہ جانب
آسمان سے اک بڑی شیشہ ہاتھ مین لیئے ہوئے پیدا ہوئی مریخ آفتاب علم
کے سامنے آکر عرض کی کہ کیا حکم ہے فرمایا کہ دیکھ سامنے ملکہ قہر نگاہ سر بر ہنہ
کھڑی ہین انکو اپنے بھاگنے کا بہت غم ہے جاکر غم انکا غلط کر اور یہ عطر ملکے
کہ انکو حیات زرنین پوش سے ملنے کی عید ہے اب جہان وہ ہے وہین
یہ بھی جا بجا جاتی ہین یہ سنکر وہ پری پرواز کرتے قریب قہر نگاہ سر بر ہنہ کے
پہونچی کہا ہاتین ملکہ تم رنجیدہ کیون ہو قہر نگاہ نے کہا کہ تو مجھے فریب دیتی ہے
خبردار میرے عطر کے ملنے کا قصد نہ کرنا مین جانتی ہون کہ شیشے مین عطر نہین ہے
بلکہ آتش سحر ہے پری نے کہا واہ مین تو ضرور عطر ملونگی یہ کہکر قریب پہونچ گئی قہر نگاہ
نے اف کی کہ منہ سے شعلہ نکلا اور پری پر گرنے کو تھا کہ پری نے ایسی ہوا
پر سے دی کہ شعلہ گل ہو گیا اور پھر آگے بڑھی قہر نگاہ نے کہا تو نہ مانے
گی اور پیچھے ہٹی اب یہ اف اف کرکے شعلہ برسا رہی ہے اور پری ہر
ہوا دے دیکر شعلہ بجھاتی ہوئی چلی جاتی ہے کہ مریخ آفتاب علم
نے آواز دی کہ تو برابر اوسکے نہ پہونچ سکیگی انتظار کر اور سن سے کام
اپنا کر کے روانہ ہو جا یہ سنتے ہی اوس پری نے آواز دی کہ اے قہر نگاہ
بھاگ کر کیا تو بچ جائیگی بے اسنے یہ کہکر شیشے سر پر قہر نگاہ
کے کھینچ مارے بس وہ شیشی جو سر پر پڑتی ہے اور ٹوٹتی ہے
تو بجائے عطر کے ایک شعلہ گرا اور اوسنے قہر نگاہ کو ہر
طرف سے گھیر لیا کپڑون مین اوس کے آگ لگ گئی اور قہر نگاہ
مثل پتلہ آتشبازی کے جلنے لگی ہر چند سحر پڑھا دوہائیان کھینچین مگر کچھ نہوا آخرکار اوسی جا تھین اک

شعلہ ہوا لہ بنکر شعلے سے لپٹ پڑی دونون شعلون مین داؤن پیچ ہونے لگے اور دونون
شعلے ملکر ایک ہو گئے مریخ آفتاب علم نے کہا کہ واقع مین یہہ بڑی لگاتر ہے
کہ خود بھی شعلہ بن گئی کہ اب آگ کو آگ کیونکر جلا لیگی خیر سمجھا جائیگا یہہ جاتی کہان
ہے اور انگشت سے اشارہ کیا لشکر کفار کی طرف بس اشارے کا کرنا تھا
کہ وہی شعلہ لپک کر لشکر کفار پر گرا اور ہر ایک ساحر کو پھونکنے جلانے لگا پہلے تو
اونہون نے رد سحر مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا کہ بانی برسایا جام آب مین اون
شعلہ کو گرایا مگر یہہ شعلہ دوہرے سحر کا بنا ہوا ہے اتنے بڑے دو ساحرون
کے سحر مین اتنا زور کس سے رکتا ہے یہہ شعلہ پانی مین آگ لگا دینے والا ہے
کون اس سے بچ سکتا ہے انجام یہہ ہوا کہ صدہا ساحر جلے ہزارہا بھاگ کر
طلسم نہ طاق کے جانب روانہ ہوئے جو دریا کی طرف بھاگا وہ بھی جانبر نہ ہوا اگر
پانی مین جاکر چھپا تو شعلے نے پانی مین گر کر جلا دیا اور وہ اسیطرح صحیح وسالم پھر کتا
ہوا پھر نکلا یہانتک کہ آن واحد مین میدان صاف ہو گیا دو چار ہزار ساحرون کی لاشین
تو پڑی ہوئی تھین اور خیمہ گرے ہوئے تھے مال و اسباب کو کون پوچھتا تھا
جانین بچانا دشوار ہو گئی تھین شعلہ نے ہزارون کو جلا دیا تھا باقی لوگ فرار کر گئے تھے
شعلہ ہر گوشہ صحرا مین ڈھونڈتا پھرتا تھا جب اسنے کسی کو نہ پایا تو بیچ میدان کے آکر ہوا
پر ٹھہرایا اور مثل تیر شہاب کے لشکر اسلام پر چلا صاحبقران نے مریخ آفتاب
علم سے کہا کہ لو وہ آفت اب ادہر آتی ہے یہہ کیا ہوا مریخ آفتاب علم نے عرض
کی کہ اے شہریار یہہ بڑی لگاتر تھی اسنے اپنے کو سحر مجسم بنا لیا ہے اور ہر انسان
کی دشمن ہو گئی ہے خواہ وہ اپنا ہو یا بیگانہ جس مقام پر انسان دیکھیگی زندہ
نہ چھوڑیگی دیکھیے مین اسکی تدبیر کرتا ہون یہہ کہکر اک خالی شیشی نکالی اور چھ آم سحر
دم کر کے آواز دی کہ ارے او دہر کہان جاتی ہے ادہر آ یہہ سنا تھا کہ وہ شعلہ مریخ
آفتاب علم کی طرف پلٹا اور تیر شہاب بنکر سناٹے سے ہاتھ اور پاؤن مین سنسنی پیدا
ہوتی تھی بس جیسے ہی یہہ شعلہ قریب پہونچا مریخ آفتاب علم نے شیشہ اور اسکا
شعلہ کی طرف کر دیا کہ شعلہ شیشی مین اوندھا آیا بس فوراً انھون نے چھ آم
سحر دم کر کے ڈاٹ لگا دیا کہ وہ شعلہ بند ہو گیا ہنو نقارہ شادمانی برجوبیا
بڑی لوگ آپس مین گلے ملنے لگے صاحبقران مریخ آفتاب علم کی طرف
بڑھے مریخ آفتاب علم قریب صاحبقران کے آئے امیر ثالث نے تعریف
کی انھون نے سلام کیا اور عرض کیا کہ اقبال حضور سے خداوند کریم نے فتح
باب کیا ورنہ اسنے کوئی کمی نہین کی تھی اور مہبوت نے تو غضب ہی کیا تھا
کہ سحر مین اسکے اپنا سحر شریک کر دیا تھا ایک رد ہنو نے بایا تھا کہ دوسرا
سحر قیامت ڈھانے لگا یہہ کہیے کہ مینے اون دونون کو دیوانہ بنا کر آپس مین
لڑوا دیا ورنہ تین تین سحرون کے رد کرنے مین دیر ہوتی اور لشکر کے بہت سے
لوگ ضایع ہوتی بادشاہ اسلام کو سردارون نے مبارکباد دی مریخ آفتاب علم پر سے زر و جواہر نثار کرتے ہوئے

راہ مین خیال آیا کہ گنجور شاہ اور طوفان بن سرکش کا پتا نہ معلوم ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ بیشک اونکی خبر لینا بھی ضرور ہے یہی باتین تھین کہ دیکھا جانب صحرا سے دونون تخت سحر پر سوار چلے آتے ہین مریخ آفتاب علم نے پوچھا کہ آپ لوگ کہان تھے اونہون نے بیان کیا کہ جسوقت مبہوت آسمان شگاف و مواج گرد باد مارے گئے تو ہم قید سے چھوٹنا چاہتے تھے کہ لشکر اسلام مین آکر شریک ہون کہ قہرنگاہ شعلہ جنگ لشکر برگری ہمارا سحر بسبب نہ جگائے جانے کے سست ہو رہا تھا اس سبب سے صحرا مین نکل گئے تھے جب معلوم ہوا کہ لشکر اسلام نے فتح پائی تو حاضر خدمت ہوئے صاحبقران نے انکو بھی ساتھ لیا اور داخل بارگاہ آسمان جاہ ہوئے سب سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے پوچھا کہ یہ بلا جو آپنے شیشی مین بند کر رکھی ہے اسے کیا کیجیے گا عرض کی کہ جسوقت اسکی تہہ عظمت سحر سازت سامنا ہوگا اوسوقت یہ کام دیگا کہ وہ بھی ساحرہ زیردست ہے اب صاحبقران نے فرمایا کہ ہم آج کے آٹھوین روز طلسم نہ طاق کی طرف چلینگے لہذا اوس روز کوئی صاحب سیر و شکار کے واسطے نہ جائین اور بارگاہ مین جمع ہون یہ کہکر دربار برخاست کیا سردار اپنے اپنے خیمہ کی طرف چلے اب یہ داستان تو اسی مقام پر چھوڑی جاتی ہے

اور اوس حال شہر فرنگوشیہ کا آغاز کیا جاتا ہے

بربادی شہر فرنگوشیہ برچیس آفتاب پرست کے ہاتھ سے اور ارژنگ بن زمرد کے ستم کی یہ داستان بسبب اختصار کے دفتر آفتاب شجاعت جلد سوم مین کم کرکے تحریر کی گئی تھی لہذا اس مقام پر بیان اوسکا ضرور ہے شعر بیا بشنو اے ہمدم ازین داستان کہ باز آمدم بر سر داستان + راویان جادو بیان و ناقلان نوادر لطائف دل افسردگان اس داستان مصیبت نشان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جسوقت جاردن نقابدار ملک آسمانیہ سے ملکہ ماہ پارہ کو لیکر حوالے شہر فرنگوشیہ مین پہونچی عجب مصیبت دیکھی کہ جا بجا لاشین جلی ہوئی پڑی ہین کوئی غسل و کفن دینے والا نہین ہے خاک صحرا نے تھوڑی بہت پردہ پوشی کی ہے صحرا اسقدر ہیبناک ہو رہا ہے کہ دیوون کو خوف معلوم ہوتا ہے درخت جلے ہوئے ہین زمین پر گیاہ کا نام نہین درندون مین بانی کم رہگیا ہے جانور ان درندہ وچرندہ کوئی نظر نہین آتا ہوا سانبین سائین کرکے چلتی ہے قدم قدم بڑھ کر قبرستان ملا ذیکہا تو نئی قبرین تعمیر ہین اور پرانی قبرین جلی ہوئی ہین ہر داہ کی شکل قبرستان کی ہو رہی ہے پتھر چٹک چٹک کر ریزہ ریزہ ہو گئے ہین یہ نہین معلوم ہوتا کہ کون قبر کسکی ہے نام پتھرون پر سے مٹ گئے ہین لیکن تازہ قبرون کے پتھر پڑھنا شروع کیے تو اپنے ملازمون اور رفقا کے نام دیکھے ارج نوجوان بہت رویا یہانتک کہ دو قبرین جو کسی قدر تازہ تھین جو شام کی تھین قبر اونکے پہونچی دیکھا تو دو مجاور بیٹھے ہین قبرون کے پتھر پڑھے معلوم ہوا کہ ایک تربت خواجہ بازرگان کی ہے اور دوسری قبر مالک بن ملکوت شاہ کی ہے ارج نے گریبان چاک کیا اور رویا کیونکہ خواجہ بازرگان وہ شخص تھا جسنے ارج کو طفلی مین مثل بیٹون کے پرورش کیا تھا اور مالک بن ملکوت شاہ کو اپنا دوست سمجھتا تھا اسکی محبت مین

آخرین سانحہ ایرج کے ملک فرعونیہ مین مسلمان ہوا تھا ایرج ان لوگون کیواسطے بت رویا تصویر
ان لوگون کی نگاہون کے نیچے پھر رہی تھی وہ ملک جو کیسا آباد تھا آج ویران پڑا ہے عمارتین خراب
ہوگئی ہین ہر گلی کوچہ مزبلہ سے مشابہ ہو رہا ہے کوڑا پڑا ہے مکان خالی ہین کمین زیر خاک آرام کر رہے ہین بلندی
اونچے اونچے مکان تھے جنکے بڑے بڑے آج وہ تنگ گورین ہین پڑے تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر
ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسہ سر عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے
گردش چرخ سے ہلاک ہوئے استخوان تک بھی انکے خاک ہوئے اب نہ رستم نہ سام باقی ہے
اک فقط نامی نام باقی ہے نہ ہی شیرین دکوہکن کا پتا نہ کسی جا ہے نل دمن کا پتا
ایرج نوجوان اپنے ملک کی یہ حالت دیکھکر بہت روئے اور داخل قلعہ ہوا قلعہ کو بھی جا بجا سے
منہدم دیکھا چند روز وہان قیام کرنا پڑا جو لوگ خوف سے برجیس آفتاب پرست کے بھاگ بھاگ
گئے تھے وہ خبر آمد ایرج نوجوان کی سنکر بہت خوش ہوئے اور حاضر ہوئے ایرج نے سب کو
تسلی دی اور کہا کہ اب مین ادسی کے تعاقب مین جاتا ہون تم لوگ اطمینان سے رہو اور پہلے جس طرح
شہر مین رہتے تھے رہو غرضکہ پھر سے شہر فرنگوشیہ آباد ہوا اب ایرج نوجوان یہانسے کوچ کرکے
طرف ملک خاور کے چلے کہ وہان دادی انکی خورشید خاوری رہتی ہین انہین دلمین چھوڑا جاتا ہے

اور اول حال ملک خاور کی بربادی کا عرض کیا جاتا ہے

کہ بعد انتقال شاہزادہ لعل خشان خورشید خاوری یعنے ملک قاسم کی ملکہ خورشید خاوری
دن رات رویا کرتی ہین تصویر قاسم کی آنکھونکے نیچے پھرا کرتی ہے یہانتک کہ اسے صدمہ مین علیل ہوئین
اور حالت خراب ہوئی اب انہون نے ایک نامہ بنام ملکہ رابعہ اطلس پوش کے تحریر کیا کہ یہان شاہزادہ
علشاہ کی اور سپاس ملکہ خورشید خاوری کی ہوئی ہین مضمون نامہ یہ تھا کہ اے والدہ مہربان
جسے قاسم نے انتقال کیا مین دن رات پروردگار عالم سے موت کی خواستگار رہتی تھی اب زمانہ اجابت
دعا کا قریب معلوم ہوتا ہے لہذا امیدوار ہون کہ آپ تشریف لائیے تاکہ مٹی میری خراب نہو اور علاج بھی
اچھی طرح ہو جسوقت یہ خط رابعہ اطلس پوش کو پہونچا تو گیتی افروز انھین کے پاس تھین
انھون نے بھی پڑھا اور بہت روئین اور عرض کی کہ مین بھی چلونگی غرضکہ یہ دونون شاہزادیان
خاور مین آئین خورشید خاوری نے رابعہ اطلس پوش کو سلام کیا اور گیتی افروز کو
پوشاک سفید پہنے دیکھکر اسقدر روئین کہ روح جسم سے مفارقت کر گئی رابعہ اطلس پوش
اور گیتی افروز بہت روئین اور خورشید خاوری کو دفن کیا سب نے لباس سیاہ پہنا ہنوز ان کی
صف ماتم بچھی ہوئی تھی کہ خبر سنی ارژنگ بن زمرد براے بربادیے شہر خاور آتا ہے مظفر
بن ضیغم خون آشام بیابان نہ طاق سے واپس آچکے تھے انھون نے لشکر اپنا
قلعہ سے نکالا اور وقت کے منتظر بیٹھے الماس خان خاوری مامون
قاسم کے ابھی تک زندہ تھے لیکن انتہا کے ضعیف ہو گئے تھے یہ بھی معہ لشکر قلعہ سے
باہر آئے لیکن رابعہ اطلس پوش صدمہ مین بہو کے خمیدہ ہو گئی تھین
ہر وقت رویا کرتے ہین کبھی اپنے فرزند علشاہ رومی کو یاد کرکے رو
مان باپ کا سہارا ہوتے ہین ایسے بدنصیب ہوئے کہ بجایے

ہو مرگئی پوتے نے انتقال کیا خدا رکھے ایرج کو اور اسکے ساتھ حمزہ ثانی نے ایسی بدخلقی کی
کہ مع اپنی اولاد کے وہ نہین معلوم کہان چلا گیا کچھ اوسکی خبر نہین افسوس کہ ہماری خبر لینے والا
اسوقت سوا پروردگار عالم کے کوئی نہین ہے شوہر جیسے خانہ کعبہ تشریف لے گئے اونکی خبر بھی
نہین کہ زندہ ہین یا نہین اب زعفہ نفاق کا ہے دیکھئے کیا ہوتا ہے ہر طرح مٹی خراب ہے جو سردار
اور ملازم ہین وہ لائق مقابلہ نہین ہین ہر چند کہ الماس خان خاوری اور مظفر بن
ضیغم خون آشام نے بہت کچھ تسکین دی ہے کہ جب تک ہمارے دم مین دم ہے
آپ پر آنچ نہ آنے پائیگی لیکن رابعہ اطلس پوش اک زن جہاندیدہ کہن سال ہین
بڑے بڑے لڑائیون کے واقعات سنے ہوئی ہین خاموش رہین مگر گیتی افروز سے کہا کہ بیٹا
بیتجا تمہارا تمہارے ملک کے خراب کرنے کو آتا ہے تمہین اوسکی ذات سے کیا امید ہے ملکہ
گیتی افروز نے عرض کی کہ جب وہ کافر ہے اور ابھی تک راہ راست پر نہین آیا ہے تو سوا
دشمنی کے اور کیا امید کرنا چاہیے خدا جانے کیونکر پیش آئے اور کس بے جرمتی کا سامنا ہو رابعہ
اطلس پوش نے کہا ہان میرا بھی ایسا ہی کچھ خیال ہے اپنے اپنے سامان حفظ ماتقدم سے ہشیار
رہنا چاہیے لیکن حال مظفر بن ضیغم خون آشام کا سنیے کہ انھون نے قلعہ سے دور آگے
بڑھکر خیمہ برپا کیا ہے اور الماس خان خاوری سے عرض کی ہے کہ آپ قلعہ کی حفاظت کا
خیال رکھین صبح کا وقت ہے صحرا رشک گلشن ہو رہا ہے سبزہ کی دید سے روح تازہ ہوتی ہے
کوڑالے کی بہار قابل دید ہے اوسنے ہر برگ درخت پر عجب لطف پیدا کیا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ
صدف مین گوہر آبدار چمک رہے ہین لیکن اک سناٹا سا ہے یہ معلوم ہوتا کہ کوئی لوٹ لے
گیا ہے جسوقت سے شاہزادہ ملک قاسم کا انتقال ہوا ہے دشت و کوہ کوچہ و بازار
سنسان معلوم ہوتے ہین کوئی گدڑی بھردن چڑھا ہوگا کہ دیکھا مظفر بن ضیغم خون آشام
نے کہ جانب مغرب سے تیرہ گرد و غبار بلند ہوا اور آمد لشکر معلوم ہوئی مظفر بن خون آشام
نے ہرکارون کو واسطے خبر کے روانہ کیا یکایک آتے آتے دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور دل
گروہ سے کئی سو علم نشانہ کئے لاکھ سوار کا نمودار ہوئے کہ پیہم ہردن پر علمون کی تعریف ارژنگ
بن زمرد ثانی کی تحریر تھی آگے آگے قرناسپ بن عنز ماسب بن طرماسب بن
طہماس بن عنقویل دیو پرور ساڑھے چھ سو من کا ساطور باندھے ہوے بارگاہ کا
اٹالہ لئے ہوئے آکر پہونچا اور جائے مناسب تجویز کر خیمہ زن ہوا اسکے بعد دیلم بن لوج
اور اسلم بن تورج دو دو لاکھ سوارون سے آکر پہونچے انکے بعد اور بہت سے
سردار آئے آخر ہے آخرین ارژنگ بن زمرد تخت خداوندی پر بیٹھا ہوا تاج
سر پر رکھے چتر پھرتا ہوا پشت پر بیس سپاہ بیکران آکر داخل بارگاہ ہوا دس روز تو کوئی
فتنہ و فساد نہ رہا ہوا لیکن دوسرے روز ارژنگ نے اک سردار کو بھیجا کہ جاکر
مظفر بن ضیغم خون آشام سے کہو کہ آپ اوس شخص کے داوا ہوتے ہین جسنے بڑے
خداوند زمرد شاہ باختری کے خالو قدرت کے فرزند ہین تو خداوند کے
بھائی ہوئے اور خداوند زمرد ثانی کے چچا ہوئے اور مجھے بھی دعوائے خداوندی ہے
تو موجودہ خداوند کے داوا ہوئے بڑے حیف کی بات ہے کہ جسکا رشتہ تین

خداوندون سے ہو وہ ایک مجاور زادہ ملکہ کے پوتے کا رفیق ہے مجھ کو
حیرت آتی ہے جسوقت لوگ آپ کا ذکر کرتے ہین لہذا آپ کو لازم ہے کہ خدا
پرستلون سے کنارہ کیجئے اور میرے پاس چلے آیئے تو مین آپ کو میشر قدرت
معین کرون کیونکہ آپ حالات سے ان خدا پرستون کے خوب آگاہ ہین
آپ کی رائے سے جو تقدیر کی جائے گی وہ کبھی پٹ نہ پڑے گی اور اگر
اس کے خلاف کیجئے گا تو مین قسم کہاتا ہون اپنے خداوندی کی کہ ایسی تقدیر
بدکرونگا کہ پھر وہ تقدیر کبھی نہ بدلے گی قیلوس یہ عدد آواز نے یہ پیغام مظفر بن
ضیغم خون آشام کو پہونچایا مظفر نہایت برہم ہوئے اور کہو کہ جا کہدیا کہ تو
بھی کافر ہے اور تیرا باپ بھی کافر تھا اور تیرا دادا بھی کافر تھا سب گمراہ تھے مین تجھے
نصیحت کرتا ہون کہ دنیا کا جاہ وحشم عزت عقبیٰ کے آگے ہیچ ہے اسلئے کہ
یہ فانی ہے اور وہ جاودانی ہے علاوہ اس کے بادشاہی بھی خدائی سے
کم نہین ہے صرف بادشاہت کر خداوندی دعوے سے باز آ کیا تو نے
سنا نہ ہوگا کہ تیرے دادا کے کیسے سامان تھے کہ دیو اور ساحر اور
پہلوانان زبردست اوس کے محکوم تھے اٹھارہ ہزار ملک باختر
کا بادشاہ تھا بلکہ خداوند کہلاتا تھا اوسے اصاحبقران عالی شان نے جس
کو تو مجاور زادہ ملکہ کہتا ہے ساری خداوندی برباد کردی اور کس ذلت
وخواری سے مارا گیا کہ ماہیان دریا اور مرغان ہوا اوس کے حال پر گریہ
کرتے تھے بس دیدہ غفلت سے پردۂ ظلمت کو اوٹھا اور نور ایمان کو دیکھ
اپنے افعال قبیحہ سے توبہ کر یقین ہے کہ پھر تو اوسی رتبہ اعلےٰ کو پہونچے جو
تیرے دادا کو حاصل تھا اور تیرے باپ کو نصیب بھی نہوا اور مین مرنے سے
نہین ڈرتا ہون اگر تو نہ مانے گا اور لڑے گا تو ضرور لڑون گا ہر چند کہ لشکر
میرے سابقہ کم ہے اور فوج تیری بے شمار ہے اور مین ضعیف ہو چکا ہون اور
پہلوانان زبردست سے مقابلہ کرنا پڑے گا مگر پروردگار عالم توانا ہے
اگر اوس کو منظور ہوگا تو مین اون جوانون پر ضعیفی مین غالب آؤنگا اور
اگر قضا اسی بہانہ سے اور مقدر مین خلعت شہادت ہے تو سبحان اللہ خوشا
نصیب اوس شخص کے جو راہ خدا مین مارا جائے جسوقت قیلوس یہ عدد
آواز یہ جواب پیغام لے کر ارژنگ بن زمرد پاس پہونچا اور سب مین
بیان کین ارژنگ بن زمرد کو نہایت غصہ آیا اور کہا کہ جس نے مذہب
اسلام اختیار کیا عقل اوس کی زائل ہوگئی مصلحت وقت نہین دیکھتے بس خدا
پر بھروسا کئے بیٹھے رہتے ہین کافر سے سامان بہت جلد ہو جاتا ہے لیکن مسلمان سے
کافر نہین ہوتا یہ یون نہ مانینگے اب مین تقدیر قتل کرتا ہون یہ کہکر طبل جنگ
اوسی وقت نقارہ رزمی پر چوٹ لگی اور آواز نقارہ کی گرجی ہرکارے
خبر لیکر مظفر بن ضیغم خون آشام کے پاس آئے اور بیان کیا

کہ لشکر کفار مین طبل جنگی بجا ہے مظفر نے کہا کہ ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی بجے
طبل جنگی بجے بھی اب اپنی زندگی ناگوار ہے چاہتا ہون کہ جلد خدمت مین شاہزادہ ملک
قاسم کے پہونچون یہان بھی کوس حربی نواز ش مین آیا تیاری جنگ ہونے لگی ان صیغون
نے بھی کمر ہمت کو چست باندہا اور مرنے پر آمادہ ہوئے ایک ایک سے کہتا تھا کہ بھائیو
اگر بہت جیتے تو دو چار برس اور جیتے انجام مین مرنا ضرور تھا شکر خدا کرو کہ اگر اس جنگ مین
مارے گئے تو خلعت شہادت سے سرافراز ہوئے ایک ایک کے گلے ملتا ہے کسی نے
کفن پہن لیا ہے کسی نے خضاب کیا ہے کہ کل روز مرگ ہے عروس موت سے جوان
بنکر ملنا چاہیئے اور شاہزادہ ملک قاسم اس صورت سے شاید دیر مین پہنچے تو دولہا
بنانا چاہیئے جس سے شاہزادہ جلد پہچان لے کیونکہ اوسکے سامنے ایسی مشقت نہ ہوئی ہو
مظفر بن ضیغم خون آشام شب بخدمت ملکہ رابعہ اطلس پوش اور گیتی افروز حاضر ہوئے
اور عرض کی کہ کل کا دن روز ہے کہ یہ خادم دیرینہ حق نمک سے ادا ہو گا لہذا امیدوار ہون
کہ میرے حق مین دعائے مغفرت فرمائیگا اسلئے کہ دعا آپ لوگونکی مستجاب ہو گی اور
جو کچھ حضور آجتک ہوا ہو اوسے عفو فرمادیجے رابعہ اطلس پوش نے کہا کہ اے مظفر
ہمین سن چکی ہون کہ تمنے بڑی بڑی جانبازیان کین ہین اور قاسم کا بہت ساتھ دیا ہے
یہ تو بتلاؤ کہ بعد تمہارے ہم لوگون پر کیا گذرے گی مظفر نے عرض کی کہ آپ ہراسان
نہون پروردگار عالم مدد کرنے والا ہے ہم ایسے بہت سے جانباز ابھی آآکر جانین نثار
کرینگی اور آپکو بچائینگے آپکی عزت کا نگہبان پروردگار خود ہے کہ آپ اوس کے بندگان
خاص کے ناموس ہین بعد اوس کے گیتی افروز نے کہا کہ آپ میرے مالک و ولی نعمت
بھی ہین اور بجاے فرزند بھی ہین اسلئے کہ والد آپکے میرے بھائی تھے لہذا امیدوار ہون
کہ آپ بھی اگر کوئی قصور مجھسے ہوا ہو تو اوسے عفو فرما دین گیتی افروز رونے لگی اور کہا
کہ ایسے الفاظ زبان پر نہ لائین کہ مین گنہگار ہون مین ابتک آپکو ہمیشہ سے اپنا بزرگ
سمجھا کی ہون باپ کافر تھا اور دشمن خدا تھا پیر ابھی عدو ہو گیا آپ ہی شفقت پدری
فرماتے رہے اور مین آپکو پدر سمجھا کی ہان اگر مجھسے کوئی قصور ہوا ہو تو اوسے عفو فرمادیجے
اور اگر خدانخواستہ نصیب اعدا آپ کو چشم زخم پہونچا تو بہت جلد مین بھی راہی ملک عدم
ہونگی اور ساتھ آپکے شاہزادہ ملک قاسم و پدر بزرگوار یعنے علمشاہ رومی سے ملونگی
یہ کہکر اسقدر روئی کہ ہچکیان بندہ گئین اک کہرام قلعہ مین برپا تھا اتنے مین الماس
خان خاورمی آئے اور مظفر بن ضیغم رخصت ہو کر لشکر مین آئے الماس خان نے
سب کو تسلی دی اور کہا کہ نہ گھبراؤ جس خدا نے بڑی بڑی بلاؤن سے نجات دی وہی
اسوقت بھی بچانے والا ہے اسقدر ہراسان نہو ابھی عالم مین طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا
برطرف ہوا اور خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلے طائران خوش الحان
شاخ درخت پر مجوز مزمر سرائی ہوئے اپنی اپنی زبان بیزبانی مین حمد الہی بجالارہے
تھے نسیم بہار نے غنچون کو شگفتہ کیا فوج اسلام مین آواز اذان بلند ہوئی مسلمان
بسترون سے اوٹھے اور فریضہ سحری کو ادا کرکے ملازم میدان کارزار ہوئے مظفر

بن ضیغم خون آشام نے آلات جنگ تن پر آراستہ کئے اور اہل لشکر سے کہا کہ بھائیو عمر بھر
تک شاہزادہ ملک قاسم کا کھایا ہے اب سن بھی آچکا جوان سے بوڑھے ہوئے
ہر وقت موت کا کٹکا لگا ہوا ہے پیمانہ عمر لبریز ہو چکا ہے چھلکنے کی دیر ہے آج ان کفار سے
ایسا جہاد کرو یہ بھی یاد کرین کہ کسی معرکہ مین بوڑھون سے سامنا پڑا تھا تو انھون نے جوانونکی
کیا حالت کردی تھی سب نے عرض کی کہ انشاء اللہ دیکھئے گا کہ یہ دست رعشہ دار کس
کس سر پر غرور کو خاک مذلت پر گراتے ہین مظفر نے کہا کہ آبرو تمہین لوگون کے ہاتھ ہے
یہ معاملہ نہایت نازک ہے کہ ناموس قلعہ مین ہین یہ کہتے ہوئے مرکب پر سوار ہوکر
میدان کارزار مین آئے دیکھا تو تمام لشکر کفار قریب بیس بائیس لاکھ کے صف بستہ ہے
بڑے بڑے سرداران نامی و گرامی مرکبون پر سوار آگے آگے لشکر کے پراگندہ کھڑے
ہین پیچھے تمام فوج صف آرا ہے قلب فوج مین تخت ہے ارژنگ بن زمرد کا بیٹا اوس پر
نکل کر میدان کو ہموار کیا سقون نے آب پاشی کرکے گرد کو بٹھالا نقیب نقابت کرتے نکل
گئے گرز کیتون نے گرز کا کہا جوانون کو جوش شجاعت ہوا تلوارین نیامون سے ابل نے لگین
کہ اک مرتبہ قرماسب بن غرماسب بن طرماسب بن طہماس بن عنقویل دیو پر دے
گینڈا اپنا بڑھا کر سامنے تخت ارژنگ بن زمرد کے آیا اور مرکب سے اوتر کر سجدہ کیا
اجازت میدان مانگی ارژنگ نے کہا کہ جا تجھکو اپنے دست قدرت کے حوالے کیا اور
جام شراب اپنے ہاتھ سے قرماسب کو دیا قرماسب نے جام ہونٹون سے لگا کر شیدہ کیا اور
مار کر مرکب پر بیٹھکر گجک ماری کہ گینڈا بلبلا کر چلا اور مانند گولے کے میدان مین اوترا
پہلے اس نے سراپا میدان کا دیکھا یا نیزہ کے ہاتھ نکالے جسوقت پسینے مین غرق ہوگیا آواز دی
کہ باش اے گروہ خدا پرستان جس کو آرزوے مرگ و تمنائے قضا ہو وہ نکلے میرے
مقابلہ کو بس یہ سننا تھا کہ مظفر بن ضیغم خون آشام نے باگ گھوڑے کی لی اور پاشنہ
مارا کہ گھوڑا تڑپ کر چلا اور آگے ہی بیچ میدان مین کچھ دون پتلیان جھاڑ مین آدے
قرماسب بعزم تگاور زنی چلا تھا کہ اس بڈھے کو یون پامال کردون مظفر نے پھر
سے باگ کے اشارہ پر مرکب کو پھیرا اور تگاور خالی دیکر آواز دی کہ او نامرد یہ کونسا
طریقہ ہے ارے کہین گھوڑے اور گینڈے مین بھی تگاور چلی ہے قرماسب زور مین
دوڑا کرے چلا تھا کہ گدن اس کا اپنے زور مین دور تک نکلا چلا گیا بمشکل قرماسب نے
اس کو روکا اور پھیر کر سامنے لایا مظفر بن ضیغم خون آشام نے کہا کہ او قرماسب
جائے حیف ہے کہ تیرا پردادا اور سکڑدادا دونون مسلمان ہوے اور انجام
اونکا بخیر ہوا اور تیرے باپ دادا نے خدائے باطل کی پرستش کرکے اپنی عقبیٰ
بگاڑی اور واصل جہنم ہوگیا ارے تونے بھی وہی طریقہ اختیار کیا کہ قتل خدا پرستان
پر کمر باندھی اور اسکا فر کی اطاعت مین انجام کو خراب کیا یہ ارژنگ
اوسی کا بیٹا ہے جس کی خدائی کو حمزہ صاحبقران نے برباد کرکے
اوس کو قتل کر ڈالا اور اسکے باپ کو حمزہ ثانی نے واصل جہنم کیا
یہ بھی ایک نہ ایک دن اوسی طرح اولاد صاحبقران کے ہاتھ سے مارا جائیگا

اور جاکر اپنے باپ دادا سے جہنم مین مل جائے گا اگر باپ دادا اس کے
خدا ہوتے تو بندگان خدا کے ہاتھ سے قتل نہوتے قرماسب نے کہا کہ تو
لاکھ مجھکو فریب دے مین تیری باتون مین آنے والا نہین ہون مین سن
چکا ہون کہ خدا پرستون کی باتین بحر کا اثر رکھتی ہین انہین لوگون نے
بہکا کر میرے پردادا اور سگڑ دادا عنقویل دیو پرور کی عاقبت بگاڑی
مین ایسی کہ سنو نگا ان اگر تم اس حرف آنا چاہو اور شریک ہونا چاہو تو
مضائقہ نہین ہے اسلیے کہ عزیز خداوند ہو ورنہ میدان جنگ سے
بہتر وعظ و پند نہین ہے یکہہ جرارت دیکھاؤ مظفر بن ضیغم خون
آشام نے کہا کہ تو جانتا ہے کہ اہل اسلام پیشدستی نہین کرتے ہین
اور پھر مجھسے طالب حرب ہے واکر اپنا اگر خداوند کریم تیرے حربہ سے
بچالے گا تو دیکھا جائے گا یہ سنکر قرماسب نے خبردار خبردار کہکر برچھا
مارا مظفر نے برچھا اس کا اپنے نیزے پر روکا طعنین چلنے لگین بند
بندنے لگے گویا بیس بائیس طعنون کے نوبت آئی ہوگی کہ اک مرتبہ مظفر نے
نیزہ سے نیزہ کو کاٹھ کر جو کن دیا حسات نیزہ ہاتھ سے قرماسب کے نکل گیا
بس یہ دیکھتے ہی زمانہ نگاہون مین تیرہ وتار ہو گیا آواز دی کہ اے مظفر
غضب کیا تو نے کہ نیزہ ہاتھ سے میرے نکال دیا مگر خیر کچھ پرواہ نہین نیزہ
بازی خلال بازی کے اسے کہ یہ دل کوہ کو چاک کرتا ہے یہ کہکر آرا پہ سے
ساطور گران سار سے چہرہ دمن کے ضرب کو اوٹھایا اور خبردار خبردار
کہکر مارا مظفر نے برابر سپر کو اوٹھاکر چہرہ کی پناہ کیا لیکن ساطور کہنایت کار
دار ہے اور ہاتھ بھی قرماسب کا زبردست اب جو پہل اس کا سپر پر پڑتا ہے
سپر کو مانند قرص پنیر کے دو ٹکڑے کیا خود کو کاٹا کاسہ سر و صراحی گردن
قلم کرکے تا جگر گاہ اوتر آیا مظفر تڑپ کر گھوڑے سے زمین پر گرا اور روح
جانب جنت پرواز کرگئی الماس خان خاوری دوڑ پڑے کہ او غادی غضب
کیا تو نے کہ اتنے بڑے سردار کو مارا کہ جو شہرہ آفاق و رفیق قدیم ملک
قاسم کا تھا جیسے ہی الماس خان قریب پہونچے وہی ساطور قرماسب
نے انکے بھی حوالہ کیا الماس خان کا سر تو بچا پایا لیکن گردن گھوڑے کی
قلم ہوئی الماس خان کود کر علیحدہ ہوئے اور جھپٹ کر گینڈے کو
قرماسب کے بے سر کردیا قرماسب بھی کود کر علیحدہ ہوا الماس خان نے
تلوار ماری قرماسب نے تلوار انکی ساطور سے روک کر کے جو ہاتھ مارا یہی
شہید ہوئے لشکر اسلام سے آواز گریہ وزاری بلند ہوئی لوگ بھاگ کر
قلعہ بند ہوئے ارژنگ بن زمرد بافتح و فیروزی میدان سے پھرا اور
دوسرے روز صبح کو طبل جنگ بجوا کر قلعہ پر دھاوا کیا اہل قلعہ نہایت
ہوشیاری سے کام لیا قلعہ کو خوب مستحکم کرلیا تو پین چڑھا دین ہاتھ کا

منوا لاکر ڈک کا پولا بارود کی ہنڈیا تیل کا لڑاہ سب چیزین درست کر رکھین خندقون
مین آگ روشن کردی پل تختہ ڈہادیا قرماسب نے ارژنگ بن زمرد سے
کہا کہ اور لوگون کو کیون بھیجے تمین ہی کافی ہون آپ دور سے تماشا دیکھئے ارژنگ
نے کہا اب قلعہ پر دہاوا کرنے کی تو کوئی ضرورت نہ تھی اسلیے کہ قاسم کو
اور اوسکے بھائی عمر بن رستم کو شکار پر قتل کیا یہان پہونچکر رفیقون کو
اوس کے قتل کیا لیکن مین نے سنا ہے نور قدرت خداوند اول یعنے ملکہ
گیتی افروز اس قلعہ مین ہین اونکا چہین لینا ضرور ہے اسلیے کہ ایسا متبرک
خدا پرستون مین نرہے مینے سنا ہے کہ خداوند فرماتے تھے کہ ملکہ گیتی افروز
نور خالص ہے اس کی مدارات و خاطر خداوند کو ہر طرح منظور ہے اگر یہ خدا
پرستون کے قبضہ مین نہ چلی جاتی تو خدا پرستون کو اسقدر زور نہوتا لہذا
اے قرماسب اس کو خدا پرستون سے جداکرکے اپنے مین شریک کرنا ضرور
ہے اسلیے کہ زور خدا پرستون کا گھٹے نگاہ ترحم خداوند کی ان کو گون کی
جانب سے پھرے اور ہماری طرف مبذول ہو قرماسب نے کہا جو حکم ہوا سے بجالاؤن
خداوند کی مصلحتین بندے کیا سمجھ سکتے ہین ارژنگ نے کہا تو بڑا مخلص بندہ
ہے مین تجھے رفتہ رفتہ صاحبقران قدرت بناؤنگا یہ سنکر قرماسب پھول گیا اور
کہا کہ اب جلد آستین مرحمت میری پشت پر جھاڑیے اور اجازت عنایت فرمایئے ارژنگ نے
اسکی پشت پر ہاتھہ رکہا اور کہا جا مجھے اپنے دست قدرت کے سپرد کیا بس سنتے ہی قرماسب
چاہتا تہا کہ کر گردن مست کو جولان کرے کہ دیلم بن تورج نے کہا اے ارژنگ یہ کام
اسکا نہین ہے بلکہ ہمارا ہے اسلیے کہ اس قلعہ مین ہمارے عزیزونکی ناموس ہین اگرچہ ہم
اونکے تشنہ خون ہین اور وہ ہمارے لہو کے پیاسے ہین لیکن عزت اونکی ہماری عزت ہی قرماسب
کا جانا ٹھیک نہین ہے ارژنگ شاہ نے کہا کہ مینے تقدیر پلٹ دی اور اس قلعہ کی فتح تمہارے نام
کی ہے یہ سنکر دیلم بن تورج نے پودا باگ کالیا اور مرکب کو پاشنہ مار کر مانند برق بہادر کے
قریب کرچلا کوئی دس ہزار سوار دیلم نے اپنے ساتھہ لے لئے جسوقت قلعہ کے مقابل پہونچے آواز دی
دیلم نے کہ اے اہل قلعہ خبردار ہوشیار ہو کہ منم دیلم بن تورج بن ایرج نوجوان ملکہ
گیتی افروز سے بعد تسلیم کے میرا پیام دے دو کہ پدر آتا آپ کا آپکے لینے کو آتا ہے اس غرض سے
کہ اب ساتھہ خدا پرستون انکا چھوڑکر اپنے بھتیجے ارژنگ بن زمرد کے سرپرستی فرمایئے اور ہم
دونون کے سر پر ہاتھہ رکھئے کیونکہ آپ ہمارے واسطے باعث برکت ہین ہمین کسی اور سے
کچھہ مطلب نہین ہے اہل قلعہ نے جواب دیا کہ تو کافر ہے اپنے کو اونکا پدر مت کہہ کہ ایسا
کبھی اونکی تو ہین ہے اور وہ کبھی تیرے عرض کو قبول نہ فرمائینگی دیلم نے کہا کہ تمین
ان جھگڑون سے کیا وہ قبول کرین یا نہ کرین تم پیام میرا کہدو جو وہ جواب دین
وہ مجھہ سے کہدینا مین چاہتا ہون کہ کشت و خون نہو کام بآسانی حل ہوجائے ورنہ
یہ یاد رکھنا تمام قلعہ خاور کو اولٹ پلٹ کردونگا اس کے زیادہ اصرار سے
لوگون نے جاکر ملکہ گیتی افروز سے عرض کیا کہ دیلم بن تورج اس طور سے

اظہار قرابت کرکے عرض کرتا ہے کہ ہمارے اور ارژنگ کے سر پرستی کیجئے کہ ہم پر دشمن ہین اور ارژنگ بہیجا آچکا ہے اور ساتھ ان خدا پرستونکا چھوڑ دیے ملکہ گیتی افروز نے کہا اوس سے کہدو کہ اگر مذہب اسلام اختیار کرے تو وہ اور ارژنگ بن زمرد دونون فرزند ہین اور اگر کافر رہے تو ہین اونکی کوئی نہین نہ وہ میرے کوئی ہین اسلئے کہ شعر پسر نوح با بدان بنشست ✤ خاندان نبوتش گم شد ✤ انبیا کے فرزند گمراہ ہونے کے سبب اونکی نسل سے علیحدہ کردیے گئے اور غیر کشتی پر بٹہا کر بچالے گئے اور مظفر بن ضیغم خون آشام سے رشتہ اسقدر قریب کا نتہا جیسا تم دونون سے ہے مگر اوس نے ننگ راہ اختیار کرکے ہمارا ساتھہ دیا ہمنے اوسکا ساتھہ دیا تونے اور تیرے باپ نے بد چلنی سیکہی ہم سے علیحدگی رہی اور اگر تجکو یہ خیال ہو کہ ہین بزور شمشیر گیتی افروز کو لیجاؤنگا تو یہ خیال دل سے دور رکہہ تو قلعہ مین نہ داخل ہونے پائے گا کہ ہین یا تجکو قاسم کی خدمت مین پہونچا دونگی یہان اگر سوا لاش کے کچہہ نہ پائے گا اہل قلعہ نے بہی سب باتین دیکہہ سے بیان کین اودہر گیتی افروز نے جام زہر تیار کرنے کا حکم دیا لیکن رابعہ اطلس پوش نے منع کردیا اور گلے سے لگایا کہ اے فرزند جلدی نہ کر اب تم ہمین رہو تو اوسکے بعد اختیار ہے یہ داغ مجہسے نہ اوٹہگا چاہیے تجہ پر تہا کہ خورشید خاور سے بہی پہلے سیر اکوہ دنیا سے ہوتا اور تم دونون ساتھ ہوتین مگر میرا ارادہ تہا کہ ہم خورشید خاور سے بہی گزر جائین اے گیتی افروز اب تمہارا داغ مجہہ سے نہ دیکہا جائے گا گیتی افروز نے عرض کی کہ یہ شرارت ارژنگ کی ہے کہ دیلم کو اوبہارا ہے ورنہ اسے یہ خیال بہی نہو گا کہ ہین دادی کو لیجاؤن بہر طور یہ کفار اگر مجہہ کو لیجائینگے تو میرے ساتھہ کیا سلوک کرینگے نہین معلوم ذبح کرکے کہا ن پہینکین مردہ بہی خراب ہوگا یہان تو یہ صحبت ہو رہی ہے اور دہان دیلم نے گرز ہاتھہ مین کیا اور سپر سنبہالی اور مرکب کو پاشنہ کیا مرکب تڑپ کر کمند باد ہوکر چلا جسے ہی اہل قلعہ نے دیکہا کہ دیلم زد پر آگیا ہے توپین سر کین اور گولے مارنا شروع کئے دیلم دس ہزار سوارون سے اوہاد اکرکے چلا ہے اور قلعہ پر سے گولے برسنا شروع ہوئے ہین جسکے گولہ لگا وہ گہوڑے پر سے اوندہ گیا برابر قلعہ پر سے باڑہ پڑ رہی ہے زمین ہل رہی ہے توپون کی آوازون سے جو نئے گہوڑے لشکر مین ہین وہ بدک بدک کر پلٹ رہے ہین جگر زمین ہول سے شق ہو رہا ہے توپ خانے کی آواز رعد کو نظر سے گرا دیا ہے لیکن دیلم مانند شیر کے برابر مرکب کو دوڑائے ہوئے چلا جاتا ہے اگر سامنے سے گولا آتا ہے گرز سے رد کرتا ہے دہنے پر آتا ہے تو بائین پر ہٹ کر خالی دیتا ہے اور اگر دہنے پر آتا ہے تو بائین رکاب پر آرہتا ہے کبہی اس پہلو کبہی اس پہلو [illegible] برابر بچتا ہوا گولون کو رد کرتا ہوا چلا جاتا ہے ساتھہ والون [illegible] کہ دس یہان گرگئے پندرہ وہان گرگئے بارہ اودہر ٹوٹ گئے جسکے گولہ لگا [illegible] ہوج کیواسطے دوڑے پہرتے ہین دم لینے کی فرصت

لینے کی فرصت نہین ملتی ہے یہان تک کہ دس ہزار سوارون مین سے جو بھاگ کر بچے وہ تو بچے ورنہ سب مارے گئے گولہ اندازون نے اپنی قادر اندازی دکھادی لیکن دیلم کے کوئی گولہ قضا کا نہ لگا اور لب خندق جا پہونچا اہل قلعہ نے مانے کا متوالا کڑک کا پولا بارود کی ہنڈیا فریب کے حربے کئے لیکن سب دیلم نے زد کئے اس لیئے کہ قضا اسکی ابھی نہین ہے آواز دی دیلم نے کہ اے اہل قلعہ دیکھا تمنے کہ مین نے کیونکر حربے تمھارے رد کیئے بس اب خیریت اسی مین ہے کہ فقط گیتی افروز کو میرے سپرد کردو مین تم لوگون سے تعرض نہ کرونگا ورنہ یہ سمجھ لو کہ مین داخل قلعہ ہو چکا ہون ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا لوگون نے جواب دیا کہ جب تک ہمارے دم مین دم ہے اُس وقت تک گیتی افروز کو نہ دینگے ہمین مرنا قبول ہے اور یہ ہمسے نہ ہوگا یہ سُن کر دیلم نے کہا کہ معلوم ہوا قضا تم لوگون کی میرے ہاتھ سے ہے لے ہوشیار ہو جاؤ مین آتا ہون یہ کہکر جو مرکب کو ایڑ کی گھوڑا سمٹ کر جو اُڑتا ہے چارون پٹلیان خندق کے کنارے پر جھاڑین اہل قلعہ نے دیلم کو تاک کر تیل کا کڑھاؤ اوپر سے پھینکا دیلم نے خالی دیا تیل کھولتا ہوا جو زمین پر گرا زمین سڑنے لگی اب اہل قلعہ مایوس ہوکر اور دعا کرنے لگے کہ اے کس بیکسان واے دادرس غریبان ہماری داد کو پہونچ اور اس ظالم کے پھندے سے بچا ہنوز سخن در دہان تھا کہ پردۂ بیابان سے تیز گرد و غبار بلند ہوا سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہے آتے آتے قریب پہونچکر دامن گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے سو علم نشانہ ایک لاکھ سوار کا پیدا ہوئے کہ اُنپر تعریف الٰہی اور نعت رسالت پناہی مرقوم تھی آگے آگے سب کے ایک مرد ضعیف مرکب پر سوار لیکن پیر کہن سال ہے جیسے ہی وہ مرد ضعیف قریب پہونچے اور اہل قلعہ نے پہچانا نقارہ خوشی بجایا یہ خبر ملکہ گیتی افروز اور رابعہ اطلس پوش کو ہوئی کہ شاہ سلیمان فارسی مع اپنے فرزندون کے ایک لاکھ سوار کی جمعیت سے کمک کو آئے ہین ملکہ گیتی افروز یا تو ارادہ خودکشی کر رہی تھی اور رابعہ اطلس پوش اسے روکے ہوئے تھی دل مین دعا مانگ رہی ہین یا خبر آمد سلیمان فارسی کی سُن کر خوش ہوئین ملکہ گیتی افروز نے بھی اپنا ارادہ ملتوی کیا اور رابعہ اطلس پوش نے سجدۂ شکر ادا کیا لیکن سلیمان شاہ فارسی نے مرکب جولان کر کے آواز دی کہ اے دیلم خردار کہان جاتے ہو ہر چند کہ محرم ہو نا محرم نہین ہو مگر ایسے محرم کس کام کے جو قصد بے ادبی رکھتے ہون اور بزرگ داشت نہ کرین بس مناسب یہی ہے کہ اپنے ارادے سے باز رہو اور پلٹ جاؤ بڑے تعجب کی بات ہے کہ وارث ان عورتون کے موجود نہین ہین اور تم نے دست جفا دراز کیا ہے لطف یہ تھا کہ جب شاہزادۂ ایرج نوجوان یا رستم ثانی موجود ہوتے تو سب کچھ مناسب تھا جس طرح چاہتے تم اُن سے وہ تم سے پیش آتے اس وقت مین ہم غلامون کو اُن شاہزادگان سے محجوب کر نیکا عبث ارادہ کیا یہ کہو پھر بھی خیر مجھے جو بچ گئی اور مین وقت پر آگیا ورنہ اس سن مین سفیدی پر سیاہی چڑھتی اور یہ مشہور ہوتا کہ ملازمان شاہزادۂ خاور سپاہ موجود رہتے برائے کمک نہ آئے اور ناموس اُن کا برباد و تباہ ہو گیا بس بہتر و انسب یہی ہے کہ تم واپس جاؤ جو وقت شاہزادۂ ایرج نوجوان تشریف لائین گے اُس وقت سمجھ لینا دیلم نے آواز دی کہ او بڈھے جا پلٹ جا ورنہ سفت میرے ہاتھ سے مارا جائیگا مجھے بھی اتنا خیال ہے کہ تو داداصاحب کے ملازمان قدیم سے ہے کیون میرے ہاتھ سے قتل ہوا چاہتا ہے اور ملکہ گیتی افروز خداوندزادہ باختر کی

چھوٹی اور میری دادی ہین ہم جس طرح چاہین اُن سے پیش آئین تجھے کیا حق حاصل ہے جو ہمین روکتا ہے سلیمان شاہ فارسی نے کہا کہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ جسکا جد رواج دین اسلام کرے اُسکا پیرو تا راجی اسلام پر آمادہ ہوا ہے دیلم ساتھ ان کفار کا چھوڑ دا دینا تمھین لازم ہے کہ خود ان لوگون کی حفاظت کرو ورنہ تمھارے لیئے بھی بدنامی ضرور ہے دیلم نے کہا کہ تو مجھے نصیحت نہ کر جو تیرا جی چاہتا ہے وہ کرتا ہون تجھے اگر روکنا ہے تو روک لے یہ کہکر برچھا سنبھالا سلیمان شاہ فارسی نے بھی نیزہ لیا دیلم نے آواز دی کہ وار کر اور حوصلہ اپنا نحال ایسا نہ ہو کہ دل کی دل ہی مین رہجاے اور انجام مین تو پچتائے یہ سُن کر سلیمان فارسی نے جواب دیا کہ کیا تم اپنے بزرگون کے آئین سے نہین واقف ہو جنکا تتبع مجھپر فرض ہے تم وار کرو پھر مین بھی وار کرونگا پشت دستی کبھی نہ ہوگی دیلم نے خبردار خبردار کہکر آگے نیزہ مارا سلیمان شاہ فارسی نے نیزے کو دیلم کے اپنے نیزے پر گانٹھا طعنین چلنے لگین بند بند ہنے اور کھلنے لگے یہان تک کہ سنانین اور بنانین نیزون کی بیکار ہوگئین چھڑ پر چھڑ پڑنے لگی آخر کو ڈانڈون کے بھی ٹوٹے اُڑے مانند مسواک کے ہوگئین ہاتھون سے پھینک پھینک دین لیکن دیلم نے بہت تعریف کی کہ اس ضعیفی مین کتنے خوب نیزہ بازی کی لیکن یہ تلوار تمھارے واسطے پیغام اجل ہے یہ کہکر سن سے تلوار کمر سے کھینچلی سپر پشت سے لے کر خبردار خبردار کہکر تلوار ماری سلیمان شاہ نے بھی تلوار کھینچی ردو بدل ہونے لگی یہ معلوم ہوا کہ دو بجلیان کوند رہی ہین قضا نے کار کھوٹے نے سلیمان شاہ کے ٹھوکر لی بوڑھے آدمی سنبھلا سنبھلا سوار ہو گیا جب تک سنبھلین سنبھلین تلوار دیلم کے سر پر پڑی نہ اُٹھ سکے گھوڑے مین خود بھی گر گیا تھا روکنے والی کوئی چیز نہ تھی تا کہ اُتری چلی گئی دیلم نے جھٹکا مارا کہ مرکب سمیت چار ٹکڑے ہوگئے لاش زمین پر تھرتھرا کر رہگئی یہ مرد مسلمان رفیق قدیم شاہزادہ خاور سپاہ ملک قاسم درجہ شہادت پر فائز ہوا اہل قلعہ نے شور گریہ بلند کیا بعد سلیمان شاہ فارسی کے اِن کے فرزند بھی ہاتھ سے دیلم کے فرداً فرداً قتل ہوے جنگ مغلوبہ ہوگئی کیونکہ کفار چاہتے تھے کہ سر ان مسلمانون کے کاٹ لین اہل لشکر سے دیکھا نہ گیا دوڑ پڑے اور لاشین اپنے سردارون کی لے کر روانہ ہوے لیکن اس وقت یہ خبر ملکہ گیتی افروز کو ہوئی بہت روئین اور کہا کہ معلوم ہوتا ہے قضا ہماری نزدیک آگئی ہے آنکھون کے سامنے کل سے آج تک کون کون لوگ قتل ہوگئے لیکن دیلم پھر طبل جنگ بجوا کر قلعہ پر چلا اسی طرح پھر گولون کی مار ہونے لگی گولہ اندازون نے جانین لڑ لڑا دین لیکن کوئی گولا قضا کا دیلم کے نہ لگا اور یہ خندق کو پھاند کر در قلعہ پر جا پہونچا یہ خبر ملکہ گیتی افروز اور رابعہ افلس پوش کو ہوئی کہ قلعہ دشمنون کے قابو مین آگیا بس ملکہ گیتی افروز نے خیال کیا کہ آبرو مین فرق آیا چاہتا ہے بس یونہین اپنے کو صحن قلعہ مین گرا دیا کہ سر تختہ چٹان پر پڑا دو پارہ ہو گیا لاش پھڑکنے لگی دیلم اتنے عرصے مین قلعہ کا پھاٹک گرز سے توڑ کر داخل قلعہ ہوا اور در محل تک پہونچ گیا ہر چند کہ راستے مین لوگون نے بہت روکا اور جانین دین لیکن دیلم نے در قلعہ سے در دولت تک کشتون کے پشتے اور لاشون کے انبار لگا دیئے اور دروازہ مین داخل ہوا تو اپنی آنکھ سے گیتی افروز کو زمین پر تڑپتے دیکھا اور گرد عورتون کا ہجوم پایا سمجھ گیا کہ ملکہ گیتی افروز نے جان دے دی بس ذہن سے یہ پلٹا کہ اب کیا منھ لیکر سامنے

جاؤن اور جسکے واسطے یہان تک آیا تھا جب وہ ہی نہین تو پھر بیکار ہے یہ تو اس طرف پلٹا اور
یہان بعد ملکہ گیتی افروز کے رابعہ اطلس پوش نے بھی قصد خودکشی کیا تھا کہ عورتون نے
روک لیا کہ اگر آپ کے دشمن بھی ہلاک ہوئے تو ہمارا کون ہے اور ملکہ گیتی افروز کی صف
ماتم کون بچھائیگا رابعہ اطلس پوش نے ایک پچھاڑ کھائی اور غش آگیا یہ سبب ان کے بچنے کا
ہوا ورنہ آج ہی خاتمہ ہو گیا ہوتا مگر ابھی ان کی حیات باقی ہے دیلم تو قلعہ سے نکل کر لشکر
ارژنگ مین آیا اور سارا ماجرا ملکہ گیتی افروز کا اپنے کو کوٹھے پر سے گرا کر جان دینے کا
بیان کیا یہ سُن کر ارژنگ بن زمرد نے کہا کہ افسوس آج نور خالص خداوند باختر سے دنیا
خالی ہو گئی لیکن یہ تمام فسادات قاسم کی ذات سے برپا ہوئے دریافت کرو کہ قبر قاسم کی
کہان ہے لوگون نے بعد دریافت ارژنگ سے بیان کیا کہا کہ ابھی قبر قاسم کی کھدوا ڈالو اور
لاش کا سر کاٹ کر نیزے پر رکھوا کر کوچہ بکوچہ شہر بشہر تشہیر کراؤ یہ سُن کر دیلم و اسلم غصہ سے
کانپنے لگے اور تلوارین پکڑ پکڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے کہ اے ارژنگ احسان فراموش ہمنے
تو اسقدر تیرا پاس و لحاظ کیا کہ تیری طرف سے اپنے عزیزون کو قتل کیا ملک اُن کے تاراج
کئے ملکہ گیتی افروز اسی باعث سے ہلاک ہوئین اور تو ہمارے دادا کی قبر کھدوانے کو کہتا
ہے اگر وہ زندہ ہوتے تو ہم اُن سے لڑتے یا قتل کرتے یا مارے جاتے مردے کی تو ہمین
ہم سے نہ دیکھی جائیگی بس حکم اپنا منسوخ کر ورنہ مارے تلوارون کے بارگاہ کو خون سے
لال کر دینگے ارژنگ بن زمرد اپنے دل مین قائل ہوا اور خاموش ہو رہا ایک روز
یہان جشن کیا کہ عین جشن مین ایک سوداگر نے آکر تصویر ملکہ ثریا لے سیمتن کی دکھائی
اور ارژنگ اُس پر عاشق ہو کر بر جبیں آفتاب پرست سے مقابلہ کرنے کو روانہ ہوا
یہ داستان مفصل لکھی جا چکی تھی اس وجہ سے اس مقام پر اختصار کیا گیا لیکن جس وقت
ملکہ رابعہ اطلس پوش کو ہوش آیا اور خیالات مجتمع ہوئے تو لاش ملکہ گیتی افروز دیکھی اور کہا کہ
ابھی مجھ سے باتین کر رہی تھی ابھی بجز حرکت پڑی ہے زخم سر سے خون بہکر منجمد ہو لیا ہے لاش
سے لپٹ گئین اور اسقدر روئین کہ سر و زانو نیلے کر لیے بعد اس کے بہت بین جگر خراش کئے
اور لاش کو پہلوئے مزار قاسم مین دفن کرا دیا اور خود لباس سیاہ پہنا دن رات روتے
گذرتی تھی واقعی امر یہ ہے کہ جسکی آنکھون کے سامنے عمر شاہ سا فرزند قاسم سا پوتا دنیا
سے کوچ کر جائے اور دونون بہوئین جہان سے گذر جائین اُس کی کیا حالت ہو گی در و دیوار
پہاڑے کھاتے تھے ہر ایک کی نشانیان سینے سے لگا لگا کر روتی تھین یہان تک کہ اسی
صدمے مین انھون نے بھی انتقال کیا لوگ جنازہ ملکہ رابعہ اطلس پوش کا باجاہ و
تجمل قبرستان کی طرف لئے جاتے تھے قبرستان شہر سے کسی قدر فاصلے پر تھا کہ جانب
صحرا سے گرد اڑی یہ لوگ ڈرے کہ ایسا نہ ہو کوئی دشمن آتا ہو جنازے کو لے کر بھاگنے کا
قصد کیا تھا کہ گرد برطرف ہوئی اور چار نقابدار با لشکر بسیار آکر پہونچے نقابدارون
نے جو دیکھا کہ ایک جنازہ باشوکت شاہانہ گورستان جا رہا ہے خیال گذرا کہ کسی امیر
یا رئیس نے انتقال کیا ہوگا شرکت کرنا چاہیئے کہ ہمدردی دین اسلام کا مقتضا یہی ہے
اُدھر اُن لوگون کو جو ہمراہ جنازہ تھے یہ خبر ملی کہ یہ لوگ مسلمان ہین اور شرایعت کے لیئے

آئے ہین دشمن نہین ہین اِن کے جان مین جان آئی اور دل مین کہا کہ ملکہ رابعہ اطلس
پوش بڑی خوش نصیب تھین کہ غیب سے سامان ہو گیا اور اتنا بڑا لشکر اِن کی نماز
جنازہ پڑھیگا غرضکہ چارون نقابدار قریب آئے اور پوچھا کہ یہ میت کسکی ہے اُنھون نے
عرض کیا کہ ملکہ رابعہ اطلس پوش والدۂ رستم تہمتن شاہزادہ علمشاہ رومی کی یہ لاش
ہے بس یہ سُنتے ہی نقابدارون نے نقابین اُٹھا دین گریبان چاک کئے سر برہنہ ہو کر خاک
اُڑانے لگے اور کاندھون پر تابوت کو اُٹھا کر نزدیک قبر لائے نماز جنازہ پڑھی اور دفن
کیا اس کے بعد قلعہ مین آئے وہان سناٹا دیکھا ایرج نوجوان نے اپنی دادی کو پوچھا
یہ سُنکر لوگون نے کہا کہ وہ بھی انتقال کر گئین بلکہ اُنھین کی تیمارداری کو ملکہ رابعہ اطلس پوش
بھی آئی تھین اس کے بعد آنا ارزنگ بن زمرد کا اور اول شکار شہید ہونا عمر وبن حمزہ
کا اور محبت مین بھائی کی دوڑ پڑنا شاہزادۂ خاور سیاہ ملک قاسم کا اور ان کا بھی
شہید ہونا اس کے بعد چڑھ آنا قلعہ پر ارزنگ بن زمرد کا فوج کثیر سے مقابلہ کرنا
مظفر بن صنیغم خون آشام کا اور شہید ہونا ساطور قرماب سے اور الماس خان شادی
کا شہید ہونا چڑھائی کرنا دیلم کا قلعہ پر پہونچنا سلیمان شاہ فارسی کا اور اپنے
فرزندون سمیت شہید ہونا اس کے بعد پھر آنا قلعہ کی جانب دیلم بن تورج کا اور
پھاٹک توڑ کر داخل قلعہ ہونا اس ارادے سے کہ ملکہ گیتی افروز کو لے جا کر اُسکے
بھتیجے کے سپرد کرون ملکہ گیتی افروز کا اپنے کو فصیل قلعہ پر سے نیچے گرا کر جان دے دینا
اور اسی غم مین مرجانا رابعہ اطلس پوش کا سب بیان کیا اب تو نقابدارون کی یہ
حالت ہوئی کہ دیوارون سے سر ٹکرا رہے تھے کہ ہائے افسوس ہمارے یہان نہ ہوتے
سے سارا گھر تاراج ہو گیا کوئی باقی نہ رہا ایک ہو تو اُس کا نام لے کر روئین اتنے
صدمے جو ایک مرتبہ ہوئے تو آنسو خشک ہو گئے سکتہ سا ہو کر رہ گیا از سر نو
ایرج نوجوان نے اُن سب کا ماتم برپا کیا چالیس روز تک خوب سینہ زنی رہی ان
سب کی قبرون پر گنبد تعمیر کرائے شہر کو آباد کیا اور سہراب ثانی نے قسم کھائی کہ اب
بغیر دیلم و اسلم کو قتل کئے ہوئے مجھے چین و آرام نہ آئیگا اور ارزنگ بن زمرد کو
بھی سزا دے معقول دونگا کہ اس بے حیا نامعقول نے میدان خالی پا کر بڑی بڑی بدعتین
کین اس کو نہایت اشتیاق شاہزادۂ خاور سیاہ سے ملنے کا تھا اکثر واقعات اپنے
پردادا ملک قاسم کے سُن سُن کر وجد کیا کرتا اسی باعث سے اس کو سب سے زیادہ
صدمہ ہوا اور ماہ پارہ بھی ان لوگون کو روتے دیکھ کر بہت روئی کہ افسوس ہم
کس وقت مین یہان آئے کہ عورتون مین کوئی بزرگ سر پر نہ رہا پہلے قصد یہ تھا کہ
ماہ پارہ کو خورشید خاوری کے حوالے کر دینگے اب یہ خیال ہوا کہ اس کا چھوڑنا
مناسب نہین ہے اس لیئے کہ زمانہ پر آشوب ہو رہا ہے اور یہ امانت ہے سکندر
رستم خو کی اسے بہت حفاظت سے رکھنا چاہیئے ہنوز شادی بھی اِس کی نہین ہوئی ہے
بن بیاہی ہے مگر اپنے خاندان کی محبت مین پیٹھ سے ماں باپ کا فراق گوارہ کرکے
سسرالی بزرگون کے ساتھ ہوئی ہے غرضکہ ایرج نوجوان نے ہر کارون کو برائے

روانہ کر دیا تھا بعد چند روز کے معلوم ہوا کہ ارژنگ بن زمرد سمندریہ پر ساتھ برجیس آفتاب پرست کے ہے اور وہان سے نہ طاق کو جائیگا بس یہ سُن کر پھر ان سب نے نقابین چہرون پر ڈالین اور بیس لاکھ سوار و پیدل کی فوج سے سمندریہ کی جانب روانہ ہوئے کہ اسکے بعد بیابان نہ طاق مین ہو نگر بدیع الملک کو ٹوکین گے اب تو یہ اس طرف چلتے ہین۔ لیکن چند کلمہ داستان عظمت سحر ساز مادر ملکہ حیات زرین پوش جادو بیان کئے جاتے ہین کہ یہ اپنے بستر خواب پر ایک روز سو رہی تھی کہ اس نے خواب مین دیکھا کہ حیات زرین پوش میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے بال اس کے پریشان منھ اداس آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے چلی آتی ہے آتے آتے جس وقت سامنے عظمت سحر ساز کے پہونچی ماں کو جھک کر سلام کیا عظمت سحر ساز نے کہا کہ کیون حیات خداوندا کو ان تیری حیات کو طولانی کرے غل زندگی سے تو بار پائے مزاج کیسا ہے اور یہ کیا اپنی حالت بنائی ہے یہ کہہ کر گلے لگانا چاہا تھا کہ حیات زرین پوش پیچھے ہٹ گئی اور کہا کہ مجھ سے علیحدہ رہیئے اب مین اور عالم مین ہون آپ اور مقام پر ہین آپ سے گلے نہین مل سکتی فقط اپنا حال بیان کرنے آئی ہون کہ یہان سے مین ہمراہ خالہ امان کے بیابان نہ طاق مین واسطے مقابلہ لشکر اسلام گئی تھی ہر چند کہ خالہ امان نے میری حفاظت کا بہت بڑا انتظام کیا تھا کہ ایک قلعہ آہن بزور سحر بنا کر تین راستے اس کے مسدود کر دیئے تھے صرف دریا کی راہ کھلی تھی گویا موت نے وہ راہ اپنی آمد و رفت کے واسطے کھلی رکھی تھی لیکن بموجب مصرعہ ؎ چون قضا آید طبیب آبله غوده + اُسی راہ دریا سے ایک عیار لشکر اسلام کا کہ نام اُس کا برق ثانی ہے ایک نازنین کی صورت بنا ہوا مورنکھی پر سوار نمودار ہوا مین اُسی لڑکی سمجھ کر بہت خوش ہوئی آپ تو جانتی ہین جیسا کہ مجھے اپنی ہمجولیون سے کھیلنے کا شوق تھا غرضکہ اُس کو بلا لیا اُس نے شراب بیہوشی آمیز پلا کر فوج کو فوج کر ڈالا مین اب مردہ ہون زندہ نہین ہون اور خالہ امان بھی میرے ہمراہ آئی ہوئی ہین لیکن الگ پوشیدہ کھڑی ہین مارے شرمندگی کے آپ کے سامنے نہین آتین کہ ہن میری مجھے کیا کہینگی عظمت سحر ساز نے کہا کیا وہ زندہ ہے حیات زرین پوش نے کہا کہ دوسرے روز لشکر اسلام سے مقابلہ کیا اور مرتج آفتاب علم بادشاہ طلسم فیروزہ کے ہاتھ سے وہ بھی قتل ہوئین بس یہ سُننا تھا کہ اس نے ایک چیخ اُسی خواب مین ماری اور اُچھل پڑی آنکھ کھلی تو اپنے کو بستر پر پایا اور دل اس کا دھڑکنے لگا اپنے ملازمین سے بیان کیا اور کہا معلوم ہوتا ہے کہ چراغ خانہ میرا گل ہوا اور سرو باغ تمنا میرا قلم ہو گیا ابھی ابھی مین نے حیات زرین پوش کو خواب مین دیکھا کہ وہ اس اس طرح بیان کر گئی ہے لوگون نے کہا کہ حضور یہ خواب و خیال کی باتین ہین بھلا کسکی مجال ہے کہ اُن سے مقابلہ کر سکے یا اُن کو کسی فریب سے قتل کر سکے اس لیئے کہ اُن کی خالہ آنکھ کی پتلی ملکہ قہرنگاہ سر پر ہے اُن کے ہمراہ ہین وہ کیسی ہوشیار جہان دیدہ ہین بھلا ایسے مقام پر کب چھوڑینگی کہ جہان اندیشہ ہو اس لیئے کہ ایک تو وہ حیات زرین پوش کو اپنا مایۂ حیات سمجھتی ہین علاوہ اس کے یہ بھی ضرور ہے کہ آپ کا خیال اُن کو ہوگا کہ اگر

اس کے دشمنون کو چشم زخم پہونچا تو ہمین کو کیا منھ دکھاؤنگی وہ بھلا ملکہ سے غفلت کرسکتی
ہین آپ اس قدر پریشان نہ ہون دل کو قابو مین رکھین اس کے علاوہ خواب کی تعبیر
اُلٹی ہوا کرتی ہے اگر ایسا ہی آپ نے خواب مین دیکھا ہے تو ملکہ کی حیات طولانی ہوگی
وہ پروان چڑہینگی عظمت سحر ساز نے کہا کہ یہ سب کچھ سچ ہے مگر مین کیا کرون کسیطرح
دل نہین مانتا مین طلسم سے باہر ضرور نکلونگی نہین معلوم کہ میری بچی پر کیا گذری کہ اس
حال خراب سے وہ میرے سامنے آئی جب سے مین نے اُس کی ایسی حالت دیکھی
ہے عجب عجب طرح کے وسوسے دل مین آتے ہین دنیا نگاہون مین اندھیری ہے کچھ
نہین معلوم ہوتا اُن لوگون نے عرض کی کہ اچھا مشکل ہی کیا ہے طلسم سے باہر جاکر
اپنا اطمینان کر لیجیے بلکہ اُن کو ساتھ اپنے لیتی آئیے گا کیا دشمن اُن کے ایسے قابو
ہین کہ لشکر اسلام سے لڑین اگر بادشاہ طلسم کو غارت کرنا مسلمانون کا منظور ہوگا کسی
اور ساحر کو بھیجینگے اُن کے یہان ایک سے ایک بڑھکر ساحر ہے بھلا لشکر اسلام
مین کوئی چھوکرنا تو جانتا نہین کوئی اُن سے کیا مقابلہ کرسکتا ہے یقین ہے کہ ملکہ قہرنگاہ
نے اب تک تمام لشکر اسلام کو برباد بھی کردیا ہوگا اور بافتح وفیروزی آتی ہونگی آپ یہان
سے چلنے بھی نہ پائیے گا کہ وہ پہونچ جائینگی خیر اچھا ہے سیر ہوجائینگی دل آپ کا بہل جائیگا
عظمت سحر ساز نے اُسی وقت تیاری کا حکم دیا گھڑی بھر مین چالیس ہزار ساحران
غدار بدکردار نے اپنی اپنی سواری کا بندوبست کیا اور جانور ان سحر تیار کرکے
اُن کے اوپر بیٹھے جھولیان اسباب سحر سے مملو کرکے کاندھون پر ڈالین خدمت مین
ملکہ عظمت سحر ساز کی حاضر ہوئے اس کے بعد ملکہ عظمت سحر ساز نے اپنا تخت سحر
باہر نکالا اور اسباب سحر ساتھ لیا جس مین ایک صندوقچہ بھی تھا اور ابر سحر بناکر اپنے
لشکر کو اُسمین پوشیدہ ومحفوظ کرکے بیابان نہ طاق کی جانب روانہ ہوئی جس وقت
سرحد طلسم سے باہر نکلی ہزارہا ساحرون کو تباہ حال فریاد کرتے ہوئے دیکھا کہ زیر دیوار
طلسم نہ طاق شور کر رہے ہین کہ یا خداوندا کوان تاجدار ہماری خبر لیجیے سردار
ہمارے مارے گئے اور ہم شکست کھاکر بھاگے صدقہ اپنی قدرت کا ہمین بچالے یہ حال
دیکھکر عظمت سحر ساز ابر سے نکل کر زمین پر آئی اور اُن لوگون سے پوچھا کہ تم کون لوگ
ہو کسکی فوج کے ہو اور کہان سے آتے ہو کسکے ہاتھ سے تم سب نے شکست کھائی
کچھ لوگون نے کہا کہ ہم ملازم ہین مہبوت آسمان شگاف کے اور بعض نے بیان
کیا کہ ہم مواج گردباد جادو کے نوکر ہین کہان مین جانتی ہون اچھا بیان کرو
کہ یہ کسکے ہاتھ سے قتل ہوئے اُنھون نے رو رو کر تمام ماجرا بیان کیا اتنے مین کچھ اور
لوگ ہائے ملکہ قہرنگاہ ہائے ملکہ قہرنگاہ کہکر روتے ہوئے نظر آئے اب تو عظمت سحر ساز
اُن لوگون کی طرف متوجہ ہوئے کہ ارے کیا ہوا کیون روتے ہو اور اپنی بہن کو ملازمون
کو پہچانا اُن لوگون نے عرض کی کہ ملکہ قہرنگاہ نے انتقال کیا ہاتھ سے مریخ آفتاب علم
کے ماری گئین انھون نے اپنے زور سحر سے کشکر اسلام مین تہلکہ ڈال دیا تھا قیامت
برپا کردی تھی صدہا مسلمانون کو پتلون نے ہلاک کیا مگر انجام کار قتل ہوئین عظمت سحر ساز

سر پیٹنے لگی کہ یہ تو کچھ آثار بڑے معلوم ہوتے ہین اُن لوگون سے کہا کہ حیات زرین پوش کہان گئی اُنھون نے جواب دیا کہ اے ملکہ حیات زرین پوش تو معرکہ جنگ مین شریک بھی نہ ہوسکین پہلے ہی قتل ہوگئین بس یہ سُنتے ہی عظمت سحر ساز جادو نے ایک پچھاڑ کھائی اور ہائے میری بچی کہکر پیٹنے لگی آواز گریہ جو عظمت سحر ساز کی بلند ہوئی اور ساحرون نے اس کے ابر سحر سے حالت اسکی مشاہدہ کی جلدی سے زمین پر اُترے آکر عظمت سحر ساز کو گھیر لیا اور کہا کہ ملکہ خیر تو ہے کیا خبر وحشت اثر ان لوگون سے سُنی عظمت سحر ساز نے کہا کہ کیا پوچھتے ہو ہائے وہ ہی ہو کہ جو خواب مین حیات زرین پوش نے آکر مجھ سے بیان کیا تھا یہ کہکر اس قدر پیٹی اس قدر پیٹی کہ تمام جسم نیلا ہوگیا ساتھ والون نے سمجھایا کہ اب اس رونے پیٹنے سے آپ کے حیات زرین پوش زندہ تو ہو نہ جائینگی اپنے کو ہلاک کرنے سے کیا فائدہ ہے اس سے تو دشمنون کو قتل کیجیئے کہ دل کی بھڑاس نکلے کلیجے کی آگ بجھے عظمت سحر ساز نے کہا تو سہی جو اس ایک خون کی عوض مین ہزار ہا کو نہ قتل کیا ہو اور سب سے پہلے اُس کے قاتل کو ماردنگی ذرا قبر اپنی بچی کی دیکھ لون اور اُس سے مل لون کہ جیسے وہ مجھ سے رخصت ہوکر اپنی خالہ کے پاس گئی اسی طرف سے یہان چلی آئی ورنہ مین کاہے کو آنے دیتی کیا بُری ساعت تھی کہ پھر ملنا نصیب نہ ہوا خیر زندہ نہین تو مردہ ہی سہی یہ کہکر اُن لوگون سے کہا کہ اب جو ہونا تھا وہ تو ہوچکا اب مین آگئی ہون تیرے سامنے کوئی تم کو قتل نہین کرسکتا ہے کسی کی مجال نہین ہے اطمینان رکھو اور ساتھ میرے چل کر مجھے پہلے تو قبر میری راحت جان کی دکھاؤ کہ مین جی بھر کے اُسکو رولون اُس کے بعد لشکر اسلام سے مقابلہ کرکے قصاص اپنی نور نظر کے خون ناحق کا لون پھر تم چاہے یہان ٹھہر کر تماشائے جنگ دیکھنا اور چاہے طلسم کو واپس جانا یہ سُنکر وہ لوگ اس کے ہمراہ ہوئے اور سیدھے جانب قبر حیات زرین پوش جادو روانہ ہوئے راہ مین بہت سی جلی ہوئی لاشین ملین کہ یہ سب سحر قہر نگاہ سے ہلاک ہوئے تھے جس کو آفتاب مریخ علم نے منقلب کردیا تھا یہ ساحرہ ان سب کو بچشم غور دیکھتی ہوئی اور اپنے دل مین کہتی ہوئی کہ بڑا رن پڑا یہ خیال بھی نہ تھا کہ خدا پرستون کی طرف بھی بہت بڑے بڑے ساحر شریک ہین غرضکہ باحال پریشان افتان و خیزان خاک بسر دریدہ گریبان عظمت سحر ساز قریب قبر حیات زرین پوش جادو کے پہونچی اور لوگون نے اشارے سے بتایا کہ یہی تربت ہے اس ماہ جبین مہر کین ملکہ حیات زرین پوش کی بس یہ سُنتے ہی عظمت سحر ساز نے اپنے کو کھڑے قد سے قبر پر گرادیا اور بہت روئی پیٹی بعد اس کے تھوڑی قبر کھود کر تختہ ہٹایا تو لاش کو جلا ہوا پایا یہ دیکھکر اسے نہایت حیرت ہوئی کہ یہ کشتہ سحر تو تھی نہین اور عیار نے خنجر سے ذبح کیا تھا پھر یہ جلی کس طرح لوگون نے کہا کہ یہ بات ہمین بھی نہین معلوم اتنا جانتے ہین کہ ایک شعلہ سحر دشمن کا اس قبر پر بھی آکر گرا تھا اُسی نے جلادیا ہوگا یہ سنکر عظمت سحر ساز نے کہا کہ معلوم ہوا یہ خدا پرست بڑے ظالم ہین خیر دیکھا جائیگا بس

یہین خیمہ سیاہ برپا کرو فوج نے عظمت سحر ساز کی خیمہ سیاہ برپا کیا اور عظمت سحر ساز نے
پوشاک ماتمی پہنی اب یہ ساحرہ داخل خیمہ ہوئی اور صندوقچہ اپنا کھول کر کاغذ و قلم
و دوات نکالی اور کچھ اسم سحر دم کر کے دستک دی دیکھا تو کوئی اِدھر سے اور کوئی
اُدھر سے قریب چالیس پچاس جوگیون کے آکر جمع ہو گئے کہ یہ سب پیرو سحر عظمت
سحر ساز کے ہین اور برابر سے پرا باندھ کر کھڑے ہوئے اور پکارے کہ ہمین آپنے
کیون یاد کیا ہے یہ سن کر عظمت سحر ساز نے کہا کہ تم سے کام لیا جائیگا لہذا بہت
ہوشیار رہو اور ایک پیر سے کہا کہ بتا حیات زرین پوش کا کون قاتل ہے اور
نام اُس کا کیا ہے صورت کیسی ہے یہ سن کر اُس نے بیان کیا کہ قاتل ملکہ حیات
زرین پوش کا برق ثانی عیار ہے رہنے والا وہ فرنگستان کا ہے اور صورت
اُس کی ایسی ہے یہ کہہ کر اُس نے ایک لوٹ لگائی اور لوٹ لگا کر جو سیدھا ہوتا ہے
تو صورت اس کی برق ثانی کی تھی حیات زرین پوش کے قاتل کی صورت
دیکھ کر آنکھون مین عظمت سحر ساز کی خون اُتر آیا قریب تھا کہ اُسی غصے مین یہ سحر کو
اپنے مٹا دے اور پیر کو پھونک دے لیکن ضبط کیا کہ یہ کیا حرکت ہے بعد اُسکے
کاغذ پر قلم سحر سے نقشہ برق ثانی کا اُتارا اور اُس پر کوئی جنتر لکھا اور پیرون کو
رخصت کر دیا بعد اس کے ایک ساحر کو طلب کر کے وہ تصویر اُس کو دی اور کہا کہ
جا صحرا مین اور اس تصویر کو ایک پتھر کے نیچے دبا دینا تھوڑے عرصے مین ایک
شخص تیرے پاس خود بخود چلا آئیگا اُسکی یہی صورت ہو گی جو اس تصویر کی ہے بس
اُسے گرفتار کر لانا یہ سُن کر وہ ساحر تصویر لے کر تلاش برق ثانی روانہ ہوا لیکن
اول حال برق ثانی کا گزارش کیا جاتا ہے کہ بعد فتح جنگ ساحران و مرگ
قہر نگاہ سر برہنہ صاحبقران مریخ آفتاب علم سے نہایت خوش ہوئے اور بہت
تعریف فرماتے تھے جب انھون نے صاحبقران کو اپنی جانب زیادہ مخاطب دیکھا تو
عرض کی کہ ایک قصور بھی خادم سے ہوا ہے امیدوار ہون کہ اب حضور اُسے عفو
فرمائین صاحبقران متحیر ہوئے کہ کیا خطا ان سے ہوئی مریخ آفتاب علم نے عرض کیا
کہ اگر عفو فرمائیے تو اُسے عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ آپ ایسی باتین کر کے
مجھے مخمل نہ کیجئے وہ کیا بات ہے انھون نے عرض کی کہ حقیقت مین ایسا ہی ہے جیسا
کہ مین عرض کرتا ہون یہ خطا نہین تو اور کیا ہے کہ آپ کے لشکر مین ہو کر بغیر اجازت
حاصل کئے کوئی دخل اندازی کی تو کیا یہ قصور نہین ہے صاحبقران نے فرمایا کہ آپنے
کوئی تو مصلحت دیکھی ہو گی اور جو کچھ کیا ہو گا وہ ہمارے واسطے بہتر ہی ہو گا اور ایسے سردار
اور بادشاہون کے لیئے جزو امور مین دریافت کی ضرورت نہین ہے مریخ آفتاب علم
نے عرض کی کہ مین نے برق ثانی کو بچا لیا ہے اور وہ میرے خیمے مین ہے یہ سُن کر
صاحبقران حیرت مین آگئے اور دیکھا مریخ آفتاب علم نے کہ چہرے پر آثار مسرت
ظاہر ہوئے مریخ آفتاب علم سے کہا کہ اُسے تو مین نے خود گرفتار کر کے دے دیا تھا
اور سامنے دونون لشکرون کے قہر نگاہ کے ہاتھ سے قتل ہو گیا مریخ آفتاب علم نے

عرض کی کہ اے شہریار یہ فعل میرا آپ سے مخالفت کی نظر سے نہ تھا بلکہ مین یہ دیکھتا تھا کہ آیا قہر نگاہ کچھ پہچانتی بھی ہے اس کو اصلی و نقلی کا فرق بھی دکھائی دیتا ہے یا یونہین اجل کے سحر کرتی ہے وہ شخص جسے سب نے جانا کہ برق ثانی ہے وہ اُسی قہر نگاہ کا ایک ملازم تھا جس وقت برق ثانی کے واسطے حضور نے حکم گرفتاری جاری کیا ہے تو مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ اب تو صاحبقران زبان دے چکے ہین برق کو پکڑ کر ضرور دیدینگے ذرا اسکی آزمایش تو کرو کہ یہ کچھ پہچانتی بھی ہے یا نہین لیکن اُس نے کچھ نہ پہچانا اب اس کی ضرورت نہ تھی کہ مین خواہ مخواہ ایک مرد مسلمان کو قتل کرواتا صاحبقران یہ سُن کر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ برق ثانی کہان ہے بُلا ئیے اُس کو مریخ آفتاب علم نے عرض کی کہ میرے خیمے مین موجود ہے لیکن اتنا اور امیدوار ہون کہ اب اُس کی خطا بھی عفو ہو جائے فرمایا کہ مجھے ہر طرح خوشی آپ کی منظور ہے یہ سُن کر مریخ آفتاب علم نے ایک شخص کو بھیج کر برق ثانی کو بُلایا جس وقت برق حاضر ہوا تو مریخ آفتاب علم نے اپنے مقام پر سے اُٹھ کر برق ثانی کا ہاتھ پکڑ کر صاحبقران کے قدمون پر گرایا صاحبقران نے قصور اس کا عفو کیا تمام سردار اور عیار جن کو برق ثانی کے مرنے کا غم تھا نہایت خوش ہوئے اور عیار تو بغلگیر ہوئے صاحبقران نے خلعت بخشا مریخ آفتاب علم کو عیارون نے ہزارہا دعائین دین برق ثانی اپنے عہدہ پر بھی بحال ہوا اور اپنی خشت ہائے زرین پر جاکر کھڑا ہوا غرضکہ وقت سے دربار برخاست ہوا اور دوسرے روز موافق معمول پھر سردار مجتمع ہوئے اب انتظار اُس روز موعود کا ہے جو صاحبقران نے طلسم نہ طاق پر جانیکا معین فرمایا تھا کوئی سیر و شکار کو بھی نہین جاتا ہے کہ نہ معلوم کیا افتاد پڑے بروقت نہ پہونچ سکین تو مورد عتاب ہون روز دربار سردارون سے معمور رہتا ہے حسب اتفاق صبح کے تیسرے روز بھی حسب دستور دربار مملو ہے سردار ان عالیمقام اپنے اپنے دنگلون اور کرسیون پر جلوہ افروز ہین عیار خشت ہائے زرین پر کھڑے ہین تعریف مریخ آفتاب علم کے مقابلے کی ہو رہی ہے یہ گردن بسبب حجاب کے نیچی کئے ہوئے بیٹھے ہین کہ ایک مرتبہ برق ثانی کا کچھ دل گھبرایا اور اس نے اسی اُلجھن مین اپنے قریب کے عیارون سے کہا کہ اس وقت میرے دل کی اُلجھن بڑھتی جاتی ہے یہ جی چاہتا ہے کہ چیخین مار مار کر روؤن انھون نے سمجھایا کہ تم پھرنے چلنے کے عادی ہو کئی روز ایک ہی مقام پر ہیئت بدلے جو بیٹھے رہے ہو تو اختلاج قلب کا مرض ہو گیا ہے دو ایک روز دوا پیوگے تو اچھے ہو جاؤگے لیکن چہرہ برق ثانی کا دمبدم متغیر ہونے لگا اور اشعار عبرت آمیز زبان پر جاری کئے نا پائداری دنیا بیان کر کے رونے لگا آخر کار ایسی اُلجھن بڑھی کہ بارگاہ سے نکل کر روانہ ہوا چونکہ خضر ان بن عمرو حالت اِس کی دیکھ رہے تھے انھین کچھ شک سا گذرا کہ کہین یہ مسحور بہ تو نہین ہے کچھ نہ کچھ راز ضرور ہے ساتھ ہی یہ بھی بارگاہ سے نکل کر راہی ہوئے لیکن خضر ان بن عمرو جب تک آئین آئین برق ثانی لشکر سے نکل کر اس ساحر کے قریب پہونچ گیا جو تصویر اس کے پتھر کے نیچے دبائے بیٹھا تھا ساحر نے جو صورت اس کی دیکھی اور تصویر کو خیال کیا تو مطابق پایا کہا تو کون اس نے کہا کہ نام میرا

برق ثانی سے اس نے کہا کیون آیا ہے اور کیا چاہتا ہے اس نے بیان کیا کہ کیا
کہون جب سے مین نے ملکہ حیات زرین پوش کو قتل کیا دنیا سے نفرت ہو گئی جی چاہتا
ہے کہ اپنی جان دے دون اور کسی طرح ملکہ تک پہونچ کر اپنی خطا معاف کرا لون یہ سن کر
اُس نے کہا کہ آؤ ہم تم کو ملکہ کی والدہ کے پاس لے چلین وہ تم کو ملکہ حیات زرین پوش
کے پاس لے چلینگی یہ سُن کر برق ثانی نے کہا کہ اگر ایسا کرو گے تو مین تمھارا بہت ہی
احسانمند ہونگا یہ سُن کر اُس ساحر نے تصویر تیتر کے پنجے سے نکالکر مٹھی مین دبالی اور ہاتھ
برق ثانی کا پکڑ کر لے چلا تھوڑی دور بڑھا ہوگا کہ دیکھا سامنے سے ایک جوگی اکتارہ
بجاتا ہوا اور بھجن گاتا ہوا چلا آتا ہے اس جادوگر نے کہا کہ میان جوگی اس صحرا مین
کون سُننے والا ہے جو تم گا رہے ہو جوگی نے کہا کہ تمھین لوگ سُننے والے ہو جو
آدھ سیر آٹا دے کر پیٹ فقیر کا بھر دیتے ہو اس نے کہا کہ یہ تو سچ ہے مگر جو ہمارے ساتھ
ہماری ملکہ کے پاس چلو تو وہ تم کو مالا مال کر دینگی جوگی نے کہا وہ کہان رہتی ہین ساحر
نے جواب دیا کہ بالفعل تو اسی صحرا مین اُتری ہوئی ہین اور رنج مین ہین کہ مسلمانون نے
اُن کی نور نظر ملکہ حیات زرین پوش جادو کو قتل کر ڈالا ہے وہ طلب خون کے ارادے
سے آئی ہین لیکن بعد مقابلہ لشکر اسلام یقین ہے کہ وہ بہت بڑا جشن کرینگی جس وقت
یہ خبر سُننا تو ضرور ضرور آنا جوگی نے کہا کہ اب مین اسی صحرا مین رہونگا اور کہین
نہ جاؤنگا یہ کہہ کر جوگی نے ایک خوشہ انگور کا جھولی سے نکالا اور کھانے لگا ساحر نے
پوچھا کہ یہ انگور کیسے ہین جوگی نے کہا کہ میرے مرشد نے مجکو دیئے تھے آج بہت
دنون بعد اس صحرا مین مل گیا تھا اور اُس نے کہا تھا کہ بابا اگر اسے دشمن کھائیگا تو
مر جائیگا دوست کھائیگا تو عمر بڑھیگی ساحر نے کہا کہ مین آپ کا دوست ہون یا دشمن جوگی
نے کہا کہ آپ سے بڑھ کر دوست کون ہوگا کہ جان نہ پہچان اور پھر میرے فائدے کی
بات مجھ کو بتائی ساحر نے کہا کہ پھر اس مین سے ایک انگور مجھے بھی عنایت کیجیے کہ مین بھی
کھاؤن اور عمر کو اپنی بڑھاؤن اس لیئے کہ ایسے مقام پر ہون جہان ہر وقت جان کا
خطرہ لگا ہوا ہے اگر خداوندا کو ان عمر بڑھا دینگے تو مین قتل ہونے سے بچ جاؤنگا
مسلمانون کا قابو نہ چل سکیگا جوگی نے کہا لو بابا جو کچھ پاس موجود ہے اُس مین مجھے
دینے مین عذر نہین ہے یہ کہہ کر خوشے مین سے دو ایک انگور اس کو دیئے ساحر نے
انگور جوگی سے لے کر کھائے اب ساحر اُدھر چلا اور جوگی ادھر اپنی راہ آیا ابھی دو چار
قدم بڑھا ہوگا کہ ہوا نے تمانچہ مارا جھینک آئی بیہوش ہو کر گرا بس اس کا گرنا تھا
کہ جوگی نے پلٹ کر آواز دی کہ باش او بے حیا منم خضر ان بن عمرو کے گزاریم کہ از
دست مین زندہ و سلامت روی اور قریب پہونچ کر چاہتا تھا کہ اس کو قتل کر ڈالے کہ
برق ثانی نے کہا بس مرشد الگ رہنا خبردار اسے قتل نہ کرنا کہ یہ میرا دوست
ہے مجھے عظمت بحر ساز کے پاس لیئے جاتا ہے خواجہ خضر ان نے کہا اور برق ثانی
اپنے ہوش مین آ تو مسحور بسحر ہے جس وقت یہ قتل ہوگا تو تجھے ہوش آ جائیگا برق ثانی
نے جواب دیا کہ دیکھیے اب ایسا ارادہ نہ کیجیے گا ورنہ بہت پچھتائیگا مین آپ کا بہت لحاظ

کرتا ہون آپ کو ابھی مار ڈالونگا یہ کہکر پنجہ عیاری کھینچ لیا اور خواجہ خضران بن عمرو پر
برس پڑا کہ ان کو اپنی جان بچانا دشوار ہو گیا آخر کار جست کر کے علٰحدہ ہوئے اور جلدی
سے کمند آصفائے باصفا مار کر اس کو باندھا اور ناک مروڑ کر بیہوش کیا بیہوش کر کے
داخل زنبیل کر لیا اور اس ساحر کو بصورت برق ثانی بنا کر گیند عیاری اس کے حلق
مین اتار دیا کہ سحر نہ کر سکے زبان سے نہ بول سکے اور خود رنگ و روغن عیاری کامل کر
صورت اپنی اس ساحر کی بنائی اور برق نقلی کو پکڑ کر لے چلے اور جا کر سامنے عظمت
سحر ساز کے رکھدیا اور کہا کہ یہ گنہگار آپ کا حاضر ہے عظمت سحر ساز نے جو صورت
برق ثانی کی دیکھی آتش عناد سینے مین مشتعل ہوئی اور کہا کہ او بیدرد مجھے حسن و شباب
پر حیات زرین پوش کے کچھ رحم نہ آیا اور اس بیدردی سے اس کو ذبح کیا
اس وقت کی تجھ کو خبر نہ تھی دیکھ تو تجھے بھی ملک کی پاکینتی بھیجے دیتی ہون یہ کہکر ایک گولہ
فولادی جھولی سے نکال کر کچھ اسم سحر اس پر دم کر کے جو سینے پر مارتی ہے ایک تڑاقے کی
صدا بلند ہوئی اور ایک شعلہ چمک کر گرا کہ یہ جل کر خاک ہو گیا بس اس کا مرنا تھا کہ علامات
سحر ظاہر ہوئے آندھی چلی خاک اڑی آتش باری و برف باری دیر تک ہوا کی عظمت
سحر ساز اپنے دل مین سمجھی ہے کہ کیا عیاران لشکر اسلام ساحر بھی ہین لیکن
جس وقت آواز آئی کہ مار اجوان کشتی یعنے نام من ظلمات جادو بود حیف مردم و
جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم بس اس آواز کے پیدا ہوتے ہی عظمت سحر ساز
بہت گھبرائی کہ یہ تو وہی ساحر ہے کہ جسے مین نے گرفتاری برق ثانی کے واسطے
بھیجدیا تھا یہ دوسرا کون شخص ہے شاید کوئی عیار ہو گا پلٹ کر آواز دی کہ تو کون ہے
اس نے جواب دیا کہ او بے حیا تو نے مجھے نہین پہچانا منم خضران بن عمرو کیا تاب
طاقت ہے کسی کی جو میرے سامنے برق ثانی کو قتل کر سکے چاہتی تھی عظمت سحر ساز
کہ گیر کہہ کر پکڑے خضران کو خضران بن عمرو نے لبون کو متحرک ہوتے جو دیکھا فوراً
گلیم اوڑھ لی اور غائب ہو گئے عظمت سحر ساز ہر چند تلاش کرتی ہے کہین پتا
نہین ملتا اس نے دستک دی کہ ایک جوگی پیدا ہوا اس سے پوچھا کہ بتا خضران
بن عمرو کہان ہے اس نے کہا کہ اے ملکہ عظمت سحر ساز اس کی تلاش بیکار ہے
اس لیئے کہ وہ یہین موجود ہے مگر نظر نہین آتا یہ سن کر عظمت سحر ساز نے پوچھا کیا
تو سحر جانتا ہے جوگی نے جواب دیا کہ ساحر تو نہین ہے لیکن ایسی چیز مین اپنے کو
چھپائے ہوئے ہے جو نظر نہین آتی عظمت سحر ساز نے کہا کہ خیر سمجھا جائیگا کہدو
ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجے اسی وقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی ہر کارے لشکر
اسلام کے یہ خبر لے کر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے لیکن اول خضران بن عمرو آکر
بارگاہ مین پہونچا اور تمام ماجرا برق ثانی کا اور ساحر کو قتل کرنے کا بیان کیا یہ
سن کر مریخ آفتاب علم نے کہا کہ مجھے خیال ضرور تھا کہ یہ آئیگی مگر یہ نہ معلوم تھا کہ
اس طرح پوشیدہ طور سے آئیگی کہ کسی کو معلوم بھی نہ ہو گا اس عرصے مین ہرکارے
گرد مین اٹے ہوئے پسینے مین غرق آئے بعد دعا و ثنائے شاہی بجا لانے کے عرض کی کہ

عظمت سحر ساز نے طبل جنگ بجوایا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کون ساحرہ ہے
مریخ آفتاب علم نے عرض کی کہ یہ ماں ہے حیات زرین پوش کی اب اس آخر
کا تماشا دیکھیئے گا جو مین نے شیشے مین بند کر رکھی ہے لہذا طبل جنگی میرے نام پر بجوا دیجئے
صاحبقران نے فوراً طبل جنگ بجوا دیا تیاری جنگ ہونے لگی مریخ آفتاب
صاحبقران سے رخصت ہو کر اپنے خیمے مین آئے اور سحر جگانے مین مصروف ہوئے
بخور عود و مشک و عنبر و اگر کا دے کر بیرون کو ہوشیار کیا ادھر عظمت سحر ساز نے
اگیاری کی چوکہ دیا گوگل لوبان گندھک کافور سلگا کر بیرون کو بھینٹ دی غرضکہ تمام
رات تیاری جنگ مین بسر ہوئی صبح کو دونون لشکرون نے اپنے اپنے طور پر عبادت
پروردگار عالم سے فراغت کی اور میدان حرب و ضرب مین آکر صف آرا ہوئے ادھر
مریخ آفتاب علم نے اپنے لشکر کو لشکر صاحبقران سے چند قدم آگے بڑھا کر
صفین جمائین پرے آراستہ کئے آج کی جنگ مین طوفان بن سرکش و گنجور شاہ
بھی شریک ہین مریخ آفتاب علم اپنے تخت سحر پر سوار پیچھے ان کے چالیس ہزار
جادوگر بازو بحری قزاق طاؤس دار زرد پلنگ فیل سحر وغیرہ پر حسب مراتب سوار
پھریرے علمون کے ہوا سے اڑتے ہوئے ایک جانب گنجور شاہ بادشاہ طلسم
گنجور یہ مع سپاہ بیکران اور لشکر فرادان دوسری سمت طوفان بن سرکش چند سحر
سے جنکو یہ اپنے ہمراہ لیتے آئے تھے ادھر عظمت سحر ساز ایک نہنگ سحر پر بیٹھی ہوئی
آگے اس کے صندوقچہ سحر کا رکھا ہوا پشت پر پچاس ہزار ساحران عذار بلائے بد
کے پرکالے جھولیان منجھولیان کاندھون پر ڈالے جانوران سحر پر سوار ڈیرہ بجاتے
ہوئے سنکھ پھونکتے ہوئے آوازین یا سامری یا جمشید یا خداوندا کوان تاجدار کی
بلند ہیرقین سیاہ کھلی ہوئین اور ہر ہیرق پر تعریف اکوان تاجدار کی مرقوم عظمت
سحر ساز غم مین حیات زرین پوش کے لباس سیاہ پہنے ہوئے اور سب ساماں
اس کا سیاہ بس جیسے ہی صفین بندھ چکین اور نقیب نقابت کر کے ہٹ گئے عظمت
سحر ساز اپنا نہنگ سحر بڑھا کر میدان کارزار مین آئی اور آواز دی کہ کیون اے
مریخ آفتاب علم تم بادشاہ طلسم فیروزہ ہو کر تمھین شرم نہ آئی کہ تم نے قمر حیات
زرین پوش کو آتش سحر سے جلا دیا کیا قتل کرانے کے بعد بھی عناد تمھارے دل
سے نہین گیا تھا کہ مردے پر یہ ظلم کیا مریخ آفتاب علم نے کہا کہ اے عظمت سحر ساز
کیا تو نے واقعہ قتل حیات زرین پوش کا اور عدالت صاحبقران عالیشان
کی سنی نہ ہو گی جس وقت مین نے تیری خون حیات زرین پوش کا دعوی کیا ہے
تو صاحبقران عالیشان نے اپنے قدیمی ملازم کو پکڑ کر قہر نگاہ کے حوالے کر
اور کچھ اس کا خیال نہ کیا کہ تین پشتین اس کی نمکخواری مین گذری ہین اور تو یہ جو کہتی
ہے کہ قبر کو پھونک دیا یہ تیری بہن کا فعل ہے بتا پہلے اس نے یہ ظلم کیا کہ تیری دختر
کی زبان قلم کر کے رکھ لی اور لاش کو بغیر زبان کے دفن کیا اس کے سحر حیات کو زندہ
کیا اور دوسرے روز میدان جنگ مین اس سحر سے کام لیا مین نے رد سحر کر کے اس

شعلے کو پلٹا دیا قہر نگاہ نے ہر چند کہ رد سحر مین کوئی بات اُٹھا نہین رکھی مگر سحر رد نہ ہو سکا
انجام کار قہر نگاہ نے اپنی بھتیجی کو بھینٹ دے کر سحر کو رد کیا یہ سُن کر عظمت سحر ساز کو بہت
ناگوار گذرا اور کہا کہ کیا کہون اب تو وہ زندہ بھی نہین ہے ورنہ چرخہ کو اس بات
کی سزا دیتی اور مزاج پوچھتی کہ کیا اچھی محبت بھانجی کے ساتھ ختم کی ہے مگر خیر اب مجھے
بھی زندگی اپنی تلخ و دشوار معلوم ہوتی ہے جب حیات زرین پوش دنیا مین نہ رہی
تو لعنت ہے میری زندگی پر مگر زرا مزا تو چکھا دون تم لوگون کو کہ اگر کسی کو ناحق قتل کرتے
ہین تو اُس کا کیا انجام ہوتا ہے یہ کہکر صندوقچہ کھولا اور ایک پتلہ کاغذ کا کتر کچھ اسم سحر اُسپر
دم کرکے اور کچھ لکیرین بناکر زمین پر پھینک دیا کہ وہ گرتے ہی تڑپا اور تڑپ کر اُسنے
ہیئت انسانی پیدا کی اور سیدھا صحرا کی طرف بھاگا چلا گیا بعد کچھ دیر کے دیکھا کہ جانب
بیابان سے ایک بگولہ گرد کا پیدا ہوا سب نگران تھے کہ دیکھا اُس گرد مین سے ایک
نقابدار سیہ پوش ابلق سوار پیدا ہوا اول سامنے عظمت سحر ساز کے آیا اور کہا
کہ کیا حکم ہوتا ہے عظمت سحر ساز نے کہا جا اور خون حیات زرین پوش کا انتقام
لے یہ سُن کر نقابدار میدان مین آیا اور آواز دی کہ باسن اے گروہ خدا پرستان
تم سے کوئی ایسا ہے کہ جو میرے مقابلے کو نکلے یہ سُنتے ہی قارن بلند کمان مرکب
اپنا دوڑا کر سامنے تخت شاہی کے آیا اجازت میدان مین جانیکی مانگی بادشاہ اسلام
نے فرمایا اے قارن بلند کمان یہ معاملہ سحر کا معلوم ہوتا ہے تم نے کیون اس قدر
جلدی کی اُدھر مریخ آفتاب علم نے آواز دی کہ یا صاحبقران عالیشان کسی کو میدان
مین نکلنے نہ دیجیئے گا آپ ان معاملات کو نہین جانتے ہین کسی سردار کا کام نہین ہے جو
اس سے مقابلہ کرے اور سربرہو تماشا دیکھیئے قارن بلند کمان نے بادشاہ سے عرض کی
کہ اب تو مین نکل چکا اگر پلٹ جاؤنگا تو مردان عالم مجھ کو کیا کہین گے یہی چرچے جا بجا ہونگے
کہ قارن بلند کمان ڈر گیا اور میدان مین نکل کر پھر سوچ سمجھ کر پلٹ گیا اے شہریار
میرے ذمے داغ بدنامی رہجائیگا بدنام ہو کر جینے سے مرنا بہتر ہے یہی ناکہ ہاتھ سے
اس بے حیا کے مارا جاؤنگا اور کیا ہوگا مرنا تو ہر طرح ہے بلکہ اب ہم لوگون کا مرنا ہی
بہتر ہے یہ زندگی کس کام کی ہے کہ شاہزادہ بدیع الزمان تو نہ ہون اور ہم زندہ رہین
یہ کہکر ڈاڑھین مار کر رونے لگا بادشاہ اسلام نے مجبوراً اجازت دی اور مریخ آفتاب علم
سے پکار کر کہا کہ اب ان کو تو جانے دیجیئے اس لیئے کہ یہ نکل چکے ہین اب پلٹ جانا
شان مردی و مردانگی کے خلاف ہے مریخ آفتاب علم نے کہا بہتر ہے لیکن دل مین
سوچے کہ یہ خون ناحق مفت مین ہوگا چپکے سے کوئی چیز جو ڑے سے نکال کر زمین پر
پھینک دی جن لوگون نے دیکھا اُن معلوم ہوا کہ ایک سوار ہاتھی دانت کا مع مرکب
ہے بعد اس کے دیکھا کہ وہ سوار دوڑتا ہوا صحرا کی طرف نکل گیا یہان قارن بلند کمان
نے قریب اس سوار کے پہونچ کر آواز دی کہ او نقابدار سیاہ پوش آگاہ ہو کہ
مین وہ شخص ہون کہ قبل مسلمان ہونے کے خداوند باختر میری عزت کرتا تھا اور بڑی
بڑی لڑائیان مین نے سرکین میرے نام سے بڑے بڑے شجاعان زمانہ کانپتے تھے

ہر چند کہ اب زمانہ شباب نہین ہے اور پیرانہ سالی ہے لیکن تیرے واسطے بہت ہون
یہ سُن کر نقابدار بہت ہنسا اور پکار کر آواز دی کہ تو مجھے نہین جانتا کہ مین کون ہون
منم نقابدار ابلق سوار لاضرب بہادری کی قارن بلند کمان نے کہا کیا تو نہین
جانتا کہ یہ دستور ہم اہل اسلام کا نہین ہم پیشدستی نہین کرتے ہین جب خداوند کریم
دشمن کی ضرب سے بچاتا ہے تو اپنا وار کرتے ہین نقابدار نے کہا کہ اب مجھے معلوم ہوگیا
کہ تھنا تیری آگئی ہے اور جھپٹ کر تیغۂ آبدار کا وار سر قارن پر کیا قارن بلند کمان
نے سپر کو اُٹھا کر چہرے کی پناہ کی دیکھا تو تلوار سپر سے کوئی دو انگل اونچی رہی آگے نہ
بڑھ سکی قارن بلند کمان نے اس کے وار کو خالی جاتے دیکھ کر اپنا وار کیا کہ
سر پر نقابدار ابلق سوار کے پڑا چھن سے تلوار ٹوٹ گئی بس نقابدار نے دوسرا
وار کیا قارن بلند کمان نے دیکھا کہ تلوار میری بیکار ہوچکی ہے اب وار اس کا
رد کرونگا تو جواب کا ہے سے دونگا یہ تصور کرکے باڑھ بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا
نقابدار ابلق سوار نے اپنا ہاتھ کھینچا کہ قارن یال مرکب پر آرہا پس دوسرا
ہاتھ کمربند مین قارن بلند کمان کی ڈال کر سن سے اُٹھا لیا اور لے کر عظمت سحر ساز
کی طرف چلا عظمت سحر ساز نے پکار کر کہا کہ کیون اے مریخ آفتاب علم دیکھا
تم نے اس سحر کو یہ اسی طرح سے تمام لشکر اسلام کو باندھ لائیگا اور تم نے سحر مخفی
کرکے ضرب تیغ سے تو بچا لیا لیکن زور نقابدار کا نہ روک سکے یہ کہہ کر قہقہہ مار کر ہنسی
کہ دیکھا سامنے بیابان سے تنق گرد بلند ہوا اور مثل بگولے کے چرخ مارتا ہوا آکر میدان
مین پہونچا اب جو دیکھا تو ایک نقابدار سفید پوش ہے اس نقابدار نے جو دیکھا
کہ یہ قارن بلند کمان کو لیئے جاتا ہے للکارا کہ او نقابدار غضب کیا تو نے کہ اتنے
بڑے جوان زبردست کو اس طرح اُٹھا لایا اور لیے جاتا ہے بس پلٹ جلدی کر
حریف تیرا مین موجود ہون پہلے مجھ سے مقابلہ کرلے پھر اس کو لے جانا ابھی اس کو
دہن چھوڑ دے اگر مین تجھے مارونگا تو مین اس کو لے جاؤنگا اور اگر تو مجھے قتل کرے
تو تو اسے لے جانا یہ سُن کر نقابدار سیاہ پوش نے قارن بلند کمان کو دہن
چھوڑا اور خود جھپٹ کر سامنے نقابدار سفید پوش کے آیا اُدھر عظمت سحر ساز
نے قصد کیا تھا کہ کسی ساحر کو بھیج کر اسے اُٹھوا لون کہ مریخ آفتاب علم نے پکار کر
کہا کہ اے عظمت سحر ساز اگر تم کسی ساحر کو بھیجو گی تو مین بھی کسی نہ کسی ساحر کو
بھیج سکتا ہون ہرگز ایسا ارادہ نہ کرنا ورنہ بُری ہوگی اب انھین دونون کا فیصلہ ہوجانے دو
بہتر و انسب یہی ہے جو زبردست ہوگا وہ قارن بلند کمان کو لے جائیگا یہ سُن کر
عظمت سحر ساز اپنے ارادے سے باز رہی لیکن یہان نقابدار سیاہ پوش نے
نقابدار سفید پوش پر وار کیا نقابدار سفید پوش نے سپر سے وار اس کا
رد کرکے جو تلوار ماری نقابدار سیاہ پوش کے مع مرکب چار ٹکڑے ہوگئے
بس اس کا قتل ہونا تھا کہ بجائے خون کے جسم سے ایک شعلہ نکل کر نقابدار
سفید پوش پر گرا اور جلا کر خاک کر دیا اب عظمت سحر ساز نے مریخ آفتاب علم

کو پکار کر آواز دی کہ بس اسی سحر پر دعوے تھا اور شعلہ کو للکارا کہ لے ان خدا پرستوں
کو یہ سنتا تھا کہ شعلہ بلبلا کر چلا لشکر اسلام کی طرف ساحر دن نے اس کو روکنے کا
ارادہ کیا مگر یہ بھلا کسکے روکے سے رکتا ہے جس پر گرا مثل بجلی کے گرا خرمن جان کو
پھونک دیا کبھی ادھر چمک کر آیا کبھی اُدھر چمک کر گیا ایک قیامت برپا کر دی ساحر
جل جل کر مرنے لگے علامات پیدا ہونے لگی ہر طرف بیر شور دغل کر رہے تھے کہ کشتی مرا
نام من فلان جادوگر بود اُس آتش باری اور برف باری اور آندھی مین شعلہ چمک
چمک کر گر رہا تھا اور کام اہل اسلام کا تمام کر رہا تھا مریخ آفتاب علم حیران ہین
دل مین کہتے ہین کہ مین یہ نہ جانتا تھا کہ یہ ایسی ساحرہ ہے واقعی یہ اپنی بہن سے
بہت زیادہ ہے اب لشکر مین دوہائی مچ گئی اور لوگ بھاگنے لگے ایک مرتبہ یہ شعلہ
لپک کر قریب طوفان بن سرکش جادو کے پہونچا چاہتا تھا کہ جلا کر طوفان بن سرکش
کو خاک سیاہ کر دون طوفان نے فوراً نوک زبان مین نشتر دے کر خون ہاتھ مین لیا
اور شعلے پر چھینٹا مارا اور کہا کہ لے بھینٹ اپنی اور پلٹ جا اتنا تو ہوا کہ یہ شعلہ کچھ دیر تھرایا
اور ان پر نہین گرا یہ اُس سے محفوظ رہے مگر پلٹا نہین پھر چمک کر لشکر اہل اسلام
پر جا کر گرا اب کی مرتبہ جو یہ چمکتا ہے تو صاحبقران کی طرف چلا گنجور شاہ بڑھ کر
سد راہ ہوا اور اپنے جسم کا خون بھینٹ دے کر انھون نے بھی کچھ دیر کے واسطے
شعلے کو روک دیا مگر یہ فتنہ فرو کسی سے نہ ہو سکا جب چمکا لشکر اسلام پر گرا اب تو
سب کے سب نہایت پریشان ہوئے صاحبقران عالیشان بھی دل مین اپنے
کہتے ہین کہ یہ نکلا تہ بہت بڑی ساحرہ ہے خداوند عالم اس کے شر سے بچائے اب
آثار اچھے نہین معلوم ہوتے ہین کہ اتنے اتنے بڑے ساحردن سے یہ شعلہ رد نہ ہو سکا
اہل اسلام تو اس تباہی مین ہین اُدھر عظمت سحر ساز ہنس رہی ہے اور پکار پکار کر
کہہ رہی ہے کہ بس اسی منھ پر دعوی سحر و ساحری تھا اب یہ سحر کسی سے نہین رکتا یہ سن کر
مریخ آفتاب علم نے جواب دیا کہ یہ ایسا سحر نہین جو نہ رُک سکے کیا بیہودہ بکتی ہے
او اجل رسیدہ وہ اور ہی شعلہ ہے جو تیری خرمن حیات کو پھونکیگا اور شمع حیات کو گل
کر دیگا یہ کہہ کر ایک دستک دی دیکھا تو آسمان کی جانب سے ایک پری شیشہ ہاتھ
مین لیئے ہوئے پیدا ہوئی جیسے ہی قریب مریخ آفتاب علم کے پہونچی جلدی سے
مریخ آفتاب علم نے وہ شیشہ اُس پری کے ہاتھ سے لے لیا وہ پری تو اُڑ کے
چلی گئی لیکن مریخ آفتاب علم نے وہ شیشہ لے کر عظمت سحر ساز کو دکھایا اور کہا
کہ دیکھ اے عظمت سحر ساز اس مین تمہارا شعلہ قضا بند ہے یہ کہہ کر فوراً ڈانٹ
اُس کی کھول دی ڈانٹ کا کھلنا تھا کہ مثل برق کے ایک شعلہ چمک کر نکلا اور تھرایا
بس مریخ آفتاب علم نے اپنے بائین تلوے مین نشتر دے کر خون چلو مین لیا اور
طرف شعلے کے پھینکا اور پکار کر کہا کہ لے بھینٹ اپنی اور اُس شعلے سے لپٹ کر عظمت
سحر ساز پر گرا اور اُس کو جلا کر خاک کر دے بس خون کا چھینٹا مارتے ہی وہ شعلہ بھڑکا
اور بھڑک کر اُس شعلے کی طرف چلا جو لشکر اسلام کو جلا کر خاک کر رہا تھا بس پہونچتے ہی

یہ شعلہ اُس شعلے سے لپٹ گیا اور کھینچ کر لے چلا صاحبقران عالیشان نے فرمایا آج نئی جنگ دیکھی شعلے سے شعلے کو بند ہوتے آج تک نہ دیکھا تھا لیکن شعلۂ سحر مریخ آفتاب علم آگشتی بحر عظمت سحر ساز کو لپٹ کر لے چلا بس جیسے ہی قریب مریخ آفتاب علم کے پہونچا مریخ آفتاب علم نے اشارہ کیا کہ لے عظمت سحر ساز کو اور اُسکے لشکر کو بس یہ سنا تھا کہ شعلہ بھڑک کر عظمت سحر ساز پر چلا اور ساحرون نے اسے روکنے کا ارادہ کیا بھلا اب دونی قوت ہے یہ سحر کب رُکتا ہے جس پر گرا اُسکو جلا کر خاک کر دیا اب جو حالت لشکر اسلام کی تھی وہ ہی حالت لشکر کفار کی ہوئی شعلہ چمک کر گرنے لگا ساحرون مین غدر پڑ گیا بدحواسی مین ایک پر ایک گرا پڑتا ہے عجب حالت ہے جدھر شعلہ چمک کر گرا اُس صف کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا ایک قیامت کبرٰے بپا ہے مریخ آفتاب علم نے پکار کر آواز دی کہ اے عظمت سحر ساز لشکر کو جلوا رہی ہو اب روکتی نہین اس شعلے کو یہ سُن کر عظمت سحر ساز کو غصہ آیا اور کچھ اسم سحر پڑھ کر آواز دی کہ ادھر آ بس یہ کہنا تھا کہ شعلہ چمک کر عظمت سحر ساز کی طرف چلا عظمت سحر ساز نے جیسے ہی دیکھا کہ شعلہ قریب آیا ہے بس کچھ اسم سحر دم کر کے اور زبان مین نشتر دے کر خون چلو مین لیا اور شعلے پر مارا یہ معلوم ہوا کہ روغن چھڑک دیا شعلہ اور بھڑکا اب تو عظمت سحر ساز بہت گھبرائی کہ یہ کیا آفت ہے کچھ عقل کام نہین کرتی کیا مین نے گھبراہٹ مین کچھ غلطی تو نہین کی یہ دل مین سوچ کر سینے کی بوٹی کاٹ کر پھینکی اور پکار کر آواز دی کہ لے اپنی بھینٹ لے اور جا لشکر اسلام کی طرف اس سے بھی شعلہ نہ پلٹا اب بھاگتی جاتی ہے اور شعلہ ساتھ ساتھ لپکتا چلا آتا ہے جب اس نے دیکھا کہ کسی طرح مفر نہین ہے بس ایک مشکیزے مین کچھ خون اپنا دے کر آواز دی کہ آ اتر آ اس ترکیب نے اتنا اثر دکھایا کہ شعلہ خون کے لگاؤ سے مشک مین اُتر گیا بس جلدی سے عظمت سحر ساز نے اُس مشکیزے کا باندھ دیا اور لے کر چلی کہ اسے سرحد طلسم مین پھینکدون اُدھر صاحبقران عالیشان نے مریخ آفتاب علم سے پوچھا کہ اب کیا ہوگا یہ سُن کر مریخ آفتاب علم نے عرض کی کہ تماشا دیکھتے جائیے عظمت سحر ساز تھوڑی دور پہونچی ہوگی کہ ایک مرتبہ وہ مشکیزہ پھولتے پھولتے تڑاق سے شق ہوا اور اب جو وہ شعلہ گرتا ہے تو عظمت سحر ساز کو جلا کر خاک کر دیا اور اب اس کی فوج پر جا کر گرا فوج بھاگی اور شعلے نے تعاقب کیا لیکن مرتے ہی عظمت سحر ساز کے ایک آدمی سیاہ چلی برقباری و آتشباری دیر تک رہی آخر کو آواز آئی کہ کشتی مرا نام من عظمت سحر ساز جادو ہو اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا میدان صاف ہے کچھ لاشین میدان مین پڑی ہین اور باقی ساحر بھاگ گئے ہین اب وہ شعلہ پلٹکر پھر لشکر اسلام کیطرف چلا تھا کہ مریخ نے ایک ناندے مین پانی بھر کر رکھا تھا اشارہ کیا کہ تیرا یہ مقام ہے ادھر آ اب جو شعلہ چمک کر اُس ناندے مین گرا گل ہو کر رہ گیا لشکر اسلام مین نقارۂ فتح بجا یا فتح و ظفر مریخ آفتاب علم پر سے زر نثار کرتے پھرے انکو تو اس طرح فتح و فیروزی مین سیان چھوڑا جاتا ہے اور اب جنہ نظر بہ اسکان نقابداران شرح پوش بیان کیے جاتے ہین

یہانتک یہ داستان تحریر ہوچکی ہے کہ نقابداروں نے یہ خبر سنکر کہ برجیس آفتاب پرست مع ارژنگ بن زہرہ کے سمندر ریہ پر ہے تو اونھون نے بھی سمندر ریہ کا قصد کیا تھا چنانچہ انکو راہ مین معلوم ہوا کہ برجیس نے سمندر ریہ پر بڑا ہنگامہ برپا کیا ہے تمام فوج ولشکر اوسکا وہین مقیم ہے اور خدا پرست ظلم و بدعت سے نہایت پریشان ہین اور برجیس آفتاب پرست نے تمام ملکون کو خدا پرستون کے خواہ دست راستی سردارون کے ہون خواہ دست چپی والون کے سبنے سب کو برباد و تباہ کیا ہے اور وہا کے ساکن کچھ تو بحالت تقیہ کے ہین اور کچھ قتل ہو گئے ہین یہ نقابدار نہایت غیض و غضب مین ہین کہ برجیس کو جاکر قتل کرون یہ بہت جلد بجانب سمندر ریہ چلے جاتے ہین کہ وہی راستہ طاق کا ہی کہ ادھر سے ہوتے ہوئے بقصد مقابلہ بدیع الملک روانہ طاق ہون یہ تو سطر فکو جاتے ہین کہ انکا ذکر پھر ہوگا

اب بھے حال شہزادہ بدیع الملک کا بیان کیا جاتا ہی کہ انھون نے جو آٹھ روز کا وعدہ کیا تھا کہ مین مع بارگاہ کے طلسم نہ طاق کو جاؤنگا سب اہل مشورہ جمع ہون پس وہ سب لوگ جمع ہوئی ہین اور صاحبقران ثالث یعنی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے قصد روانگی نہ طاق کیا ہی و دیگر حالات متعلقہ داستان ہذا

نگارندۂ نقاشان مانی فریب	عروس سخن را چنین داد زیب	واقفان کہ در سخن فرواند	شرح این داستان چنین کردند

اب یہانسے راویان شیرین کلام اس داستان جلالت عنوان کو اس نہج سے بیان کرتے ہین کہ جسوقت کل سردار اور مشیران پرتدبیر بحضور بادشاہ جمجاہ حاضر دربار ہوئے اوسوقت آنپی سرکشان شاہ کو طلب کیا اور فرمایا کہ تم کچھ اس حقیقت سے واقف ہو عرض کیا کہ ہان حضور غلام حالات نہ طاق سے واقف ہی اور بزرگون سے بھی سنتا آیا ہی بلکہ جو حقیقت حال غلام عرض کریگا کیا عجب ہی کہ وہ حالات اور لوگ جانتے ہون چنانچہ گنجور شاہ اور طوفان بن سرکش باری باری حالات عرض کرنے لگے پہلے سرکشان شاہ نے بیان کیا کہ حضور غلام کو یہان تک معلوم ہے کہ نہ طاق سے کیا مراد ہی یعنی وجہ تسمیہ نہ طاق یہ ہی کہ آٹھ قلعہ ہین متعلق اسکے اور نوان مقام کیوان و اکوان کا ہی اول ہی قلعہ کی کیفیت جو مین نے اپنے بزرگون سے سنی ہے اُسے مین عرض کرتا ہون اور گنجور شاہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ آپ بھی تو خوب واقف ہین کہ جو حالات میرے بیان کرنے سے رہجائین یا کوئی امر فروگذاشت ہوجائے تو آپ بتادین کیونکہ مقصود یہ ہی کہ شاہزادہ عالیمقدار جملہ حالات سے طاسر نہ طاق و حوالی نہ طاق کے واقف ہوجائے۔ فرمایا کہ کہوانے بیان کیا کہ ایک دریائے زخار بدمستان ہے کہ نام اسکا دریائے نسیان رکھا گیا ہی شہزادہ نے پوچھا کہ دریائے نسیان سے کیا مراد ہی عرض کیا اسنے کہ حضور اس دریا پر جو پل واقع ہوا ہی اس پل کو اوتر کے اس پار کی حد پر جب انسان جاتا ہی تو ایک کیفیت نسیانی اوسپر طاری ہوتی ہی اور خود فراموش سا ہوجاتا ہی مثلاً تلوار مارنا ہو تو نیزہ کا وار کرتا ہی چاہیے ضرب کو روکنا گر پر وہ سپر اٹھائے لیتا ہی گرز کو بھولا جاتا ہی یا جو چیز کہین رکھدی وہ بھول گئے جس سے جو وعدہ کیا فراموش ہوگیا چنانچہ یہ کیفیت نسیانی جسقدر لوگ کہ بقصد مقابلہ اس پار جاتے ہین اون سب پر یہ کیفیت طاری ہوتی ہی اور جو لوگ کہ بطریق سیر جاتے ہین یا عام راہگیر ہین اونسے کچھ واسطہ نہین عرض کرنا

جو شخص بہ نیت مقابلہ پل کو عبور کرتا ہی اوسکو ایک خبط سا ہوجاتا ہی اور حواس اوسکے مختل ہوجاتی ہین اور نسیان غالب ہوتا ہی یہ تاثیر اُس دریا کی ہی صاحبقران نے فریخ آفتاب علم کیجانب دیکھا اسنے عرض کیا کہ جو کچھ سرکشان شاہ نے کہا بجا و درست ہی جہانتک کہ اُنھون نے حالات بیان کیے ہین سب صحیح ہین مگر شاہ نے عرض کیا کہ اب یہان سے غلام عرض کرتا ہی کہ ہر چند سرکشان شاہ نے جو بیان کیا بہت درست ہی مگر مین اُسکے اصلی کیفیت عرض کرتا ہون کہ یہ کردار کس شخص کا ہی اور کون اوسکا موجد و بانی ہی واضح حذمت ہو کہ حکیم فیلقوس ثانی نے اپنی مدت العمر مین ایک دریا اس قسم کا بنایا اور ایک دیوانہ ہی کہ نام اسکا ارذشیر حشتم ہی اوسکو اونھون نے بحکمت اپنی عملیات کی زور سے اور کچھ ادویات کھلا کر اوسکو رو مین تن کیا ہی اور ایک گرز اوسکو ایسا بنا دیا ہی قریب تیرہ سو من کے اور باقی جو سلحہ کہ دیوانہ کے لیے مناسبت رکھتے ہین وہ اُسکو بنا دیئے اور وہ دیوانہ خود بالذات بھی بہت بڑا بہادر اور صاحب زور و طاقت ہی اور اُس گرز مین یہ صفت رکھی ہی کہ وہ دیوانہ جب کسی سردار پر گرز کا وار کرکے ضرب لگاتا ہی اور نگاہ اُسکی چار ہوتی ہی وہ سردار یا تو ضرب گرز سے ہلاک ہوجاتا ہی یا ایسا بیہوش ہوجاتا ہی کہ کچھ خبر اوسکو اپنے تن بدن کی نہین رہتی بس وہ دیوانہ اُسکو اسیر کرلیتا ہی اور باندھ لیجاتا ہی اور چونکہ وہ دیوانہ رو مین تن ہی اسپر کوئی حربہ اثر نہین کرتا ہی اب یہ معلوم نہین کہ نگاہ مین اوسکے کوئی تاثیر رکھی ہی یا گرز مین اور اسی دریا کے قرب مین ایک قلعہ ہی کہ وہان کی بادشاہ کا نام ہیز پر سرجیوس ہی وہ بھی نہایت جری اور بہادر ہی اور قلعہ سب یاقوت نگار معلوم ہوتا ہی اور قریب تین لاکھ فوج جرار کی اُس قلعہ مین مقیم رہتی ہی لیکن وہ حکیم بہ تدبیر کہ جس نے یہ جملہ امور قائم کیے ہین اسنے اپنے جانب سے ایک شعبدہ باز کہ نام اسکا عازم شعبدہ باز ہی اسکو اپنی جگہ پر بادشاہ کی پاس قائم کیا ہی کہ بجائے میرے یہ حضور کی دربار مین حاضر رہیگا اور حکیم نے بادشاہ سے یہ عرض کیا ہی کہ جسوقت تک مین حریف کی ہاتھ نہ آؤنگا اوسوقت تک کسی شے کی ہیئت مین کسیطرح کا فرق نہ آنے پائیگا اُس بادشاہ نے حکیم سے پوچھا کہ اب ہی کوئی شخص ایسا کہ جو ان اشیاء آپکی بنی ہوئی کو مٹا ئیگا اور جسکا آپکو خوف و خیال ہے حکیم نے کہا کہ ہان بیشک مجکو خیال ہی ایک شخص کا کہ جو صاحبقران ثالث کا عیار ہی خواجہ خضران نام کہ وہ بہت بڑا عیار زبردست ہی کہ اپنا مثل و نظیر نہین رکھتا ہی اور اوسکی وجہ سے پوشیدہ ہوجاؤنگا اور مین ایسے مقام پر پوشیدہ ہونگا کہ کسی کو میرا سراغ نہ مل سکے اور آپکو بھی اُس مقام سے آگاہ نہ کرونگا بادشاہ نے اوسوقت دیکھکر کہا کہ ہم بھی جب اُس مقام سے ناواقف ہونگے اور ہم سے بھی پردہ رہیگا تو ہم آپکی زیارت سے کیونکر مشرف ہونگے ورنہ محروم رہین گے اوسوقت حکیم صاحب نے دیکھکر کہا کہ سال بھر کے بعد عازم شعبدہ باز مجکو بھی دکھا دینگے اور عجائبات نہایت عمدہ و فادر آپکے پاس پیش کرینگے جسکو دیکھکر آپ نہایت محظوظ ہونگے بلکہ کنارہ دریائے نسیان اگر مثل میلہ کی اوسنے قرار دیجی تو نہایت دلچسپی اُس سے ہوگی بادشاہ منظور کرکے رشاہ زاستعد بیان کرکے عرض کیا کہ غلام ایک دفعہ کسی تقریب سے جو قریب دریائے نسیان کی پہونچا تو بادشاہ کو خبر معلوم ہوئی کہ یہ بھی بندہ خداوند کیوان یعنی کیوان پرست ہی بادشاہ نے غلام کو بلوا لیا چنانچہ مین باریاب خدمت شاہ ہوا زمانہ میلہ کا قریب تھا جب غلام دریا کے اوس پار گیا تو کل اپنا سحر بھول گیا اور کچھ بھولا یاد تھا کہ اگر کسی پر سحر کرون تو بیکار نہو گویا بالکل خود فراموش ہوگیا تھا اور ایک کیفیت نسیانی طاری ہوگئی تھی بادشاہ سے ضرور مین نے عرض کیا کہ ایک سبب مین حضور سے دریافت کرنا چاہتا ہون۔ ؎ یکے عرض دارم اگر گوش کن ۔ وگر نہ خموش نیاید فراموش کن ۔ بادشاہ نے فرمایا کہ تمہاری

عرض سب قبول ہی تم شوق سے عرض کرو تم سے مین کسیطرح کا پردہ کسلی مرمین نرکھونگا چنانچہ بادشاہ ہر بر میر خوش ہوے
یہ ساری کیفیت حکیم فیلقوس ثانی اور انکی عجائبات کی بیان کی جو کہ مین نے حضور مین عرض کی اب یہ تابعدار مستانی
میلہ کا ہوا بعد تھوڑے دنون کے زمانہ میلہ کا آیا تمام رعایای شہر مین ایک غلغلہ ہوا کہ کل میلہ ہی اور غلام سے
ملاقات عازم شعبدہ باز سے بھی ہوئی اب وہ زمانہ ہی کہ کل میلہ ہوگا بادشاہ نے قصد کیا کہ مین خیمہ اور بارگاہ وغیرہ
مقام میلہ مین روانہ کرون تاکہ وہان آراستگی ہوجاے عازم نے عرض کیا کہ کوئی ضرورت یہان سے کسی شے کی روانہ کرنیکی
یا کسی سامان کی بھیجنے کی نہین ہی حضور اپنی ساتھ کوئی سامان جلوس شاہی وغیرہ کا لین جسقدر ملازم کہ حضور کے
ہمراہ رکاب ہونگے وہ سب براحت جگہ پاوینگے اور میلہ دیکھینگے اور حضور کے لیے بھی جملہ سامان شاہی آراستہ و
پیراستہ ہوگا بس بادشاہ نے منظور کیا الغرض حضور میلہ صبح سے ہونا شروع ہوا تمام رعایای شہر صغیر و کبیر
جوان و پیر میلہ مین جانا شروع ہوئے چہار طرف سے جوق جوق تماشائی میلہ مین آنے لگے اب جو دیکھا تو بسامنے
سے ایک بارہ دری یاقوت نگار جسمین تین درجہ واقع ہوی ہین اور تمام کارچوبہ کیا ہوا ہی نمایان ہوئی عجب خوشنما
بارہ دری ہی کہ شعاع آفتاب سے تمام مکانات گرد و پیش ہو کہ وزیرو کوتوال و دیگر ارکین سلطنت کی لیئے بنے ہوی ہین عجب
سرخی اور عجب بہار دی رہے ہین اور چمن جو سامنے بارہ دری کی واقع ہوا تھا وہ لائق دید تھا کچھ درخت سرو کی جابجا اطراف
چمن مین لگی ہوئی جنپر قمریون کا ہجوم مسنبل اپنی زلف عنبر افشان کھولی ہوئی تاریکی شب کا مزا دکھاتی تھی کہ جیسی کاکل محبوبان
ارد گرد پڑی ہوتی ہی نرگس شہلا آنکھین پھاڑ پھاڑ مسنبل کیجانب نگران تھی کہین ہیلا اپنا البیلاپن دکھاتا تھا اپنی مہک سے
تمام چمن کو بساتا تھا کہین جوہی کی کلیان نسیم وصبا کی جا ہی جو ہی مین عجب لطف دکھاتی تھین کسی مقام پر تختہ گلبدن کا
کھلا ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ فوج سبز پوشان کو دستار بندی ملی ہی کوئی گل پکارتا تھا کہ جنون پسند ہین چھاؤن ہے
جوگیون کی عجب بہار دے رہی ہین زرد زرد پھولونکی دھوم غرضکہ حال اس چمنستان کا کیا بیان ہوسکی کہ نمونہ گلزار خلد و رونق باغ
شداد تھا الحاصل بادشاہ بھی میلہ مین نہایت تزک و احتشام سے تشریف لاے اور بارہ دری قصر اعلی مین داخل ہوے
ایک تخت یاقوت نگار پر جلوہ گر ہوی اور گرد و پیش تمام کرسیان جواہر نگار ارکین دولت و روسا امیر و وزیران خوش تدبیر
کی لیئے آراستہ تھین وہ بھی علی قدر مراتب اپنی اپنی مقامات پر متمکن ہوے سوا انکے اور جو مصاحبین و رفقا تھے اونکو بھی انکی رتبہ
کے موافق خیمے وغیرہ ملی جنمین جملہ اسباب راحت مہیا تھا اب جو دیکھا تو کشتیان چنی ہوئی مے ارغوانی کی تورہ پوش زردوزی
انپر بڑے ہوی شیشون کے منہ بچکون کے منڈھی ہوے اور سرخ شالباف لپٹا ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ پری شیشہ مین بند ہے
یا عروس چنچل محاذہ مین بیٹھی ہوئی ہی اور ایک ساقی بچہ لباس فاخرہ پہنے ہوے مودب کھڑا ہی اور میلہ کی اب خوب گہما گہمی ہو رہی ہی
دوکاندار سب اپنی اپنی دوکانین آراستہ کیے ہوے ہین عجب رونق پاکیزہ دوکانون سے ظاہر ہوتی ہی کسی مقام پر گھنی گھنی چھاؤن
درختونکی یا کرچھ افیونی بیٹھی ہین پیالیان سفید سفید رکھی ہوئی ہین افیون لالہ رنگ خون کہوتر گھل رہی ہی کوئی ڈبیا
نکالکر گولی کھاتا ہی کوئی پونڈا چھیل رہا ہی کہتا جاتا ہی کہ یہ خاص فیض اللہ گنج ہی اسکی شیرینی کی آگے بمبئی پونڈا بھی مات
ہی آپ کھائین کی تو مزا اوٹھائین گی کہین چاء کا سامان ہو رہا ہی بسکٹ اور نان باوئیے حاضر ہین کوئی کھیر کی پیالی کھا رہا ہی
غرضکہ یہ مجمع بھی عجب لطف خیز اور فرحت انگیز تھا کسی مقام پر کلوار کی دوکان کیسی آراستہ ہی مجمع اوسمقام پر بیشمار
کا ہی پیتے ہین اور بیخود ہوتی ہین کوئی اسمین پکار اٹھتا ہی کہ کمر مین زر ہی رندونکی گھٹا اوٹھی ہی ارے ڈیقین ہی آج
ساقی تیرے میخانے مین ہن برسے ڈ اور کوئی اشعار عاشقانہ پڑھتا ہی کہ کیا ہی ذبح مجکو جس گھڑی سفاک بدخوے
ہزارون حسرتین لیٹی رہین قاتل کی خنجر سے ڈ کسی نے دیکھکر کہا کہ دیکھو یار وکہ کمبخت یہ کاری کا رے دھومر دھوان سے دھوان
کاری کجل کجارے ڈ طوطی فالکتا ہی جو کہی دیت جو دکھائی رہین ڈ نیلے اور پیلے بھورے اور نارنجی سفید منتہا بن آئی ہی ڈ
برکھارت جو رکام پھرے چوہون اور ایری جوگیون سوے کام جام کی جگائی ہے ڈ پکارا وٹھا کوئی متوالا کہ

جھومتی آتی ہی متوالی گھٹا + ہی سیہ مست آجی کالی گھٹا ۔ کسطرح بے دمی معشوق مجھ کل آئی ۔ بوندیان پڑنے لگین جھوم کر بادل آئے ۔ غرضکہ ہر مقام پر کانین سب نسم کی آراستہ ہین اور میلہ خوب جمع ہی اب جو دیکھا تو سامنے سے ایک تخت پیدا ہوا اور چند نازنینان مرصع پوش در در گوش زیور و جواہر سے آراستہ پوشاکین نفیس پہنے ہوے مع اپنے ساز و سامان کی تخت پر بیٹھی ہین کہ وہ تخت آتی آتے سامنے بارہ دری کے قائم ہوا اور وہ نازنینین جو کہ لایق حضوری بادشاہ تھین وہ اس درجہ تین تین ادا جو لایق صحبت و زر و امر اتھین وہ انکی درجہ تین تین گنجور شاہ کہتا ہی کہ حضور اوسوقت ایک محویت کا سا عالم سب پر طاری ہوا کہ یہ نازنینان کہ صورت پری طلعت کہان سے پیدا ہوین غرضکہ عازم سعیدہ بار ساقی کیطرف متوجہ ہوا اور اشارہ کیا کہ مشغول بزم میکشی ہو اب اس نے تورہ پوش کشتی پر سے اٹھایا اور جام خاص جو اہنگار بادہ ارغوانی سے مملو کیا بادشاہ پکار اوٹھے کہ ؎ ساقیا کان جواہر کیا ترا میخانہ ہی ۔ خم ہین مرواریدکی الماس کا پیمانہ ہی ساقی اسی حال و حال سے آیا اور جام مے ارغوانی پیشکش کیا بادشاہ نے جام کو بے اندیشہ انجام نوش کیا آنکھون پر ایک مستولہ ین ثابت ہوا اسی عالم بیخودی مین ساقی جام لیکر اٹھا تھا اور چند قطرہ شراب کے اسنے بجانب زمین پھینکا تھے کہ بادشاہ نے فرمایا کہ ؎ ہمین تو زور ہی ساقی مرا دل بھائی ۔ کہ پہلے جام کی مے خاکپر چھڑکوائی ۔ ہمین نے پوچھا تو مجھ سے کہا کہ سودائی ۔ چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی + بیاد آر حریفان بادہ پیمارا + غرضکہ وہ بادہ کش کہ جنہون نے اسے ایجاد کیا تھا وہ یاد آگئے اور بادشاہ و رفیق یہ پکارے کہ ؎ ساقیا وہ شراب تو ڈھلکا + کاگ اوڑتا ہو جسکی بوتل کا + غرضکہ وہ نازنینان مہ جبین کہ جنکے بارہ مین شاعر کہتا ہی کہ ؎ شکلین ہین رنگ رنگ کی پڑی بہار کے + انسان پھول ہین چمن روزگار کی + اوسمین سے ایک نازنین کہ جو حاضر حضور بادشاہ تھی اوسنے غزلین اور ٹھمریان گانا شروع کین تمام محفل کو بیخود کر دیا حضور کے لوگون نے تو پوشیدہ ہو ہو کر اپنی اپنی گریبان چاک کئی ایسا رنگ مجلس کا جما کہ ہر ایک محو ہو گیا الحاصل اب وہ وقت آیا ہی کہ آفتاب تابان اپنی آشیانہ کیجانب متوجہ ہوا ہی اور آمد آمد شب کا ظہور ہونے والا ہی بدر کامل اپنی فوج سیارگان ساتھ لیکر اسطرح سے آیا کہ جیسی کوئی حریف حریف کی فوج پر چڑھائی کرتا ہی بس دیکھا کہ آفتاب کا اس دریا مین شکست اپنی جانکر غروب ہونا اور فوج ستارگان کا ہجوم کرنا بدر کامل کا اپنی تخت نور پر جلوہ گر ہونا اب جو یہ آیا تو دریا کا دونا حسن پایا معلوم ہوتا تھا کہ شب تار کو کسی ستارونکا دوپٹہ آبرو ان کا اوڑھا ہی اب دریا کا حسن اور ہی ہو گیا اور خود بخود ہزارہا کنول دریا کی اندر روشن ہوئے اور اسطرح کا ایک غلغلہ پیدا ہوا کہ جیسی کسی کی آمد آمد کا شور ہوتا ہی حباب اپنی صفین باندھی ہوے کسی جانب کو متوجہ ہوے کہ بحر سے یہ آمد ہو نیوالی تھی اور چراغان تمام دریا مین ہو رہا تھا اور یہ آواز آتی تھی کہ ؎ عجب نمدار سے کل صحن گلشن مین بہار آئی + بکردہ فرسمند ناز پر ہو کر سوار آئی + نسیم صبحدم ہر باغمین جا کر پکار آئی + مبارکباد بلبلو تمکو کہ اب فصل بہار آئی + غرض یہ سب اسی جانب متوجہ تھی اور دیکھ رہے تھے کہ تختہ حباب کیونکر روشن ہی کوئی کہتا تھا کہ کیا دل کھلا ہوا ہی دریا کا کہ حباب نہین معلوم ہوتے ہین دریا پر آبلہ ہے ہماری طرح وہ بھی داغ بدل ہی جو جسکی سمجھ مین آتا تھا وہ کہتا تھا حضور اب جو دیکھا تو سامنے سے ایک تخت جواہر نگار اسپر کرسی زمردی رکھی ہوئی حکیم صاحب اوسپر جلوہ گر ہین اور چالیس شاگرد ارسطو فطرت فلاطون مرتبت بقراط وقت جالینوس دہر چپ و راست دست بستہ حاضر ہین ہر ایک ہین ثانی لقمان و ارسطاطالیس ہین بادشاہ کی نگاہ جو اس تخت پر پڑی حکیم صاحب نے سلام کیا اور تمام شاگرد مجرہ بجا لائے بادشاہ نے دیکھکر کہا کہ سال بھر کے بعد آپکی زیارت سے ہم مشرف ہوے ہین اور وہ سامان آپکی بدولت ہمنے دیکھا اور اس سامان عیش و نشاط مین بیٹھا ہون کہ خداوندا مجھے دوسرا سامان نہ دکھائیو یہی سامان ہمیشہ میرے لیے مہیا رہے حکیم صاحب مسکرائے اور فرمایا کہ ای بادشاہ سلامت تمہین خیال کرنا چاہیے کہ دور یکسان کسی مین بھی باقی رہا ہی جو لطف پچھلی شب مین ہو کل کی شب نہ معلوم کیونکر گذری ؎ غنیمت جان اپنی صحبتین اپسکی ای دلدار دگرگون حال ہو جاتا ہی اکیدم مین زمانہ کا + کسیکی ایک طرح پر بسر ہوئی نہ انیس + عزیز مہر بھی دیکھا تو دو پہر یکھا

حکیم صاحب نے یہ فرماکر کہا کہ کیا عجب ہی کہ اب ملاقات نہو اور آپ مشغول صحبت ہون مین دریا کی سیر کرتا ہوا اوسیطرف سے چلا جاؤنگا اوسوقت تمام رعایا و برایا جو میلہ مین جمع تھے حکیم صاحب کو جو دیکھا تھا تو اپنی اپنی لیاقت کی موافق روپیہ اشرفی دریا مین پھینکنا شروع کیا یہانتک کہ بادشاہ نے بھی بہت کچھ جواہر و روپیہ دریا مین پھینکا گویا کہ اسوقت صاحبقران خضران بن عمر ثانی کیجانب دیکھکر ہنسے اور کہا کہ یقین ہی کہ آپکے جال الیاسی سے وہ روپیہ نکلوا چکے نے دیکھکر کہا کہ بس مجھ ایسا فقرہ نہ دیجئی مین حال سب ہانکا سنتا جاتا ہون اور میرے اندام مین رعشہ ہی روپین مفلس ہوے جاتے ہین ابھی کل حال نہین سنا ہی آیندہ دیکھئی کیا بیان ہوتا ہی ہان بھئی گنجور بادشاہ بیان کرو۔ گنجور بادشاہ نے عرض کیا کہ بس حکیم صاحب تو سیر کرتے ہوی دریا کیطرف سے گذر گئے حکیم صاحب کے جانے سے سب صحبت کی صحبت آبدیدہ تھی حکیم صاحب کے اس لفظ پر جو انھون نے فرمایا تھا کہ اب ملاقات ہونا معلوم غرضکہ بعد جانے حکیم صاحب کے اوسیطرح جلسہ عیش و عشرت برپا رہا اور رات بھر میلہ کا لطف نہایت عمدگی اور رونق پر رہا مگر بادشاہ بار بار آہ سرد بھرتا تھا اور یہ شعر پڑھتا تھا کہ ؎ ای دردیہ درد جی سے کھونا معلوم ہون للہ جگر سے داغ کھونا معلوم ہ گلزار جہان ہزار پھولا لیکن اپنی دل کا شگفتہ ہونا معلوم ہ ہر چند ندماو مصاحبین نے بادشاہ کے جی کو بہلایا اور ہر طرح کے لطف صحبت کیطرف مائل کیا لیکن نہین خیال حکیم صاحب کے اسی لفظ کا رہا کہ کیا عجب ہی کہ الاب ملاقات نہو غرض وہ شب ساتھ اس ناچ و رنگ و عیش کی بسر ہوئی اب بود یکھا تو وہ شب تمام ہونے لگی اور وقت صبح کا نمودار ہوا ستارہ پردہ شب مین مع بدر کامل کے لگے منھ چھپانے شور آمد آمد آفتاب تابان کا ہوا اوسوقت دیکھا کہ ناگاہ فراش سپہر خبر آمد آمد فہر سنکے دو گھڑی پیشتر چادر نور بدستور لیکر فلک نیلوفری پر پہونچا اور سپیدہ سحری بصد جلوہ گری قبہ رخ اخضری چمکا کہ یکایک آفتاب عالمتاب دامن سحاب کو اپنی چہرہ سے بصد آب و تاب تند تند نقاب کے بیحجاب ہوکر دور کیا سبھون نے دیکھا کہ تاج زرین بر سر چار قب شہنشاہی در بر کرکے اس کروفر سے در مشرقستان سے ظہور کیا تمام عالم ایجاد کو نور سے پر نور کیا ارمنیا حسن جبین پر تو رخسار سے مطلع انوار کیا از زمین تا سپہر برین مگر ماہ تابان آمد مہر درخشان سے کل جہان بسیر و سامان ہے ان دوان ہوکر نہایت پریشان دامن کہکشان مین پنہان ہوا ؎ مہتاب ہوا گم فلک نیلوفری سے + پھولا گل خورشید نسیم سحری سے + اب ہی رنگ نظر آنے لگا عازم سعیدہ باز نے اب صحرا کیطرف دیکھا بس کیا دیکھتی ہین کہ ایک آندھی سیاہ سی پیدا ہوئی اور بڑھتی ہوئی چلی بادشاہ نہایت گھبرائے اور فرمایا کہ اے عازم سعیدہ باز یہ کیا آفت ہی عرض کیا کہ جو سامان کہ حضور نے دیکھا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ خزان کیصورت آندھی آتی ہی حضور کسی کا شعر ہے کہ ؎ بازان شگفتگی بہ نہای گلعذار ہو + آئی خزان و زین ہی جہان پر بہار ہو + ایسا نہو کہ یہ گلدستہ عجائب کہ جو آپکی سامنے کھلا ہی گل ہوجاوے وقت یہ ہی کہ وہ شمعون کا جھلملا جھلملا کر جلنا اور گل ہونا اسقدر تیز و تار آندھی آئی کہ سب عالم کو گھیر لیا اور آنکھین سبکی بند ہوگئین اب جو آندھی برطرف ہوئی تو دیکھا بادشاہ نے کہ کنارہ دریا کی مین بیٹھا ہون اور ایک کھٹولی پرانے بانون کی بنی ہوئی بچھی ہی اسپر بیٹھا ہون نہ وہ عمارتین ہی نہ وہ نازنینون کا جلسہ ہی نہ وہ خیمے معلوم ہوتے ہین کہ جو زینون کے لئے برپا تھے جو کہ مسند پر بیٹھتے تھے وہ کنارہ دریا کی خاک پر بیٹھے ہوئے نظر آئے دامن جھاڑ کر اوٹھ کھڑے ہوئے دو دن میلہ کی بالکل جماعت رہی چند دوکانین جو اصلی تھین وہ باقی رہگئین بادشاہ نے پلٹ کر عازم سے کہا کہ بھئی مین کہان ہون یہ کہکر اپنی آنکھین بند کرلین عازم نے عرض کیا کہ اسی خواب نہ تصور فرمائیے بادشاہ نے کہا کہ یہ سامان کیا تھا اور کیا ہوگیا اسنے عرض کیا کہ نام میرا کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ عازم سعیدہ باز بس اسنے عرض کیا کہ یہ ایک شعبدہ ہی اور دفعہ تو سرکار کو اور رنگ سے دکھایا اب کی اس رنگ سے حضور نے مشاہدہ کیا بادشاہ نے کہا کہ وہان تک غنیمت تھا کہ شعبدہ سابق مین تم نے دکھائی اور مین گھر تک اپنی پہونچگیا لیکن اس سامان سے تم نے کبھی نہین دکھایا تھا تمنے بڑی خطا کی اور مجکو نہایت ذلت ہوئی اسنے یہ عرض کیا کہ حکیم صاحب جو شعر پڑھ گئے تھے تو مین نے حضور کو آخر کو

وہ تاک کے کھا دیا کہ خاک مذلت پر آپڑے اپنی تئین بیٹھا پایا بس بادشاہ نے حکم دیا عنقائی تیز رفتار عیار کو جو حاضر تھا سے
کہا کہ اسی گرفتار کرلو اوسیوقت عازم شعبدہ باز کو عیار نے گرفتار کرلیا اور مسلسل بہ قید کرکے بادشاہ نے سوار
طلب کی جس سواری پر آئے تھے غرضکہ بادشاہ سوار ہوکر داخل قلعہ ہوئے اور عازم شعبدہ باز کو اوسیوقت
میرے سامنے زندانخانہ مین بھیجدیا آفتاب زرین علم نے کہا کہ پھر اسکے بعد کیا ہوا کہا کہ مین بادشاہ سے رخصت
ہوا اور اپنی طلسم مین پہنچا اسقدر مجھے یاد تھا کہ جو مین نے حضور مین عرض کیا آگی مجھے اور حال نہین معلوم ہے پھر میرے سامنے
جب گنجور شاہ یا کیفیت بیان کرچکا تو صاحبقران عالیشان نے یہ سنکر فرمایا کہ کل ہمارا پیش خیمہ سب طیار ہو اور
ہم یہان سے کل کوچ کرینگے حضران بن عمر ثانی نے کہا کہ مین نے سب حال سنا آپ تو اودھر کوچ کرین اور غلام
کعبہ جاتا ہی کہ حال مجھ اپنے باپ دادا کا ثابت نہین ہوتا نہ کوئی خط آیا ہی نہ کسی نے کچھ حال بیان کیا ہی بس جی چاہی تو اپنے نہ
کو جو کچھ لکھنا ہو وہ خط آپ لکھیے مین لیتا جاؤن اور زبانی جو کچھ آپکا حال ہی وہ بھی بیان کرونگا کہ آپتو صاحبقران سے
بھی بڑھ گئے کہ کوئی ملک چھوڑے بھی نہین آپتو یہ چاہتے ہین کہ عازم شعبدہ باز کو بھی مارون اور ساحرہ
بھی قتل کرون اور ملکون کو اوسکے فتح کرون آپکی طمع تو مجھ سے بھی زیادہ بڑھگئی بس آپکی مہر و محبت سے ہاتھ اوٹھا
خدا گواہ کسی سے نہ دل لگاؤنگا + کیا ہی عہد یہی ابتو جب مین جاؤنگا + ضرور تربت مجنون پہ گل چڑھاؤنگا
ابکی خیر سے میری بہار مین گذری + خواجہ نے سردار ان عالیشان کیطرف دیکھا اور کہا کہ میرا حق آپ سب صاحبون
بہت بڑا ہی جو کچھ جسے دینا ہو وہ مجھی دیدین پھر کاہیکو مین لینے آؤنگا بادشاہ جمجاہ سے بھی عرض کیا کہ مجھے اب رخصت فرما
شاہزادہ بدیع الملک نے بہت اصرار فرمایا اور کہا کہ اس دریای نسیان تک تو ہمین پہنچادو آپنے کہا کہ مجھے تو حضور
خلل واقع نہین ہوتا جو مین وہانتک جاؤن اور ایسی بیرحمی سے کہا کہ واقعی شاہزادے کو ایک رنج سا ہوا مگر چونکہ خواجہ
کام بہت مشکل مشکل انجام دیے ہین اس سبب سے کچھ جواب سخت نہین دیا فرمایا کہ تمہارا دل پر صاحبقرانی نہین کرتا ہی
خدا کی عنایت اور اسی کی افضال سے میرے سب کام بنتے ہین اور بادشاہ سے عرض کیا کہ پروانہ رخصتی انکو عنایت
فرمایئے اور سرداروں مین جو کچھ جسکو دینا ہو مین مانع نہین ہون کہ یہ سبکا خدمتگزار ہی اور اسکے احسانات سے
بہت ہین بادشاہ نے پانچہزار روپیہ عنایت فرمائے اور سردارون نے علیقدر حیثیت کسی نے دہزار کسی نے چار ہزار خواجہ
دیے سب سے آپنے لیکر کہا کہ کوئی خط خطوط کوئی صاحب دینگے مین خانہ کعبہ جاتا ہون فرمایا شاہزادہ نے کہ کوئی
نہین ہی خدا ملائیگا تو مل ہی جائیگے آپکی چاہی تو زبانی کہدیجیگا ہم بھی جانتے ہین کہ سفر دور دراز ہی پھر آپ تشریف
جو گذریگی ہمپر گذر جائیگی + طبیعت پہ ہوگا قلق چند روز + سنبھلتے سنبھلتے سنبھل جائیگی + یہ کہکر آنسو آنکھون مین
خضران نے کہا کہ مین کیا عرض کرون + ہم نے چاہا تھا نہ ہو مین عمر بھر تم سے جدا + ہان مگر مجبورین جو کچھ
کی رضا + کہنا سننا کیجیو میرا عفو بہر خدا + تو خدا حافظ و ناصر + دل مت جانا ذرا + ہمتو رخصت ہوچلی خوش رہیے اب
جان تمہارے پاس ہی اب تن سے فرمادو کہ جا + یہ کہکر عمر ثالث اوٹھ کھڑے ہوئے اور تمام عیارون سے بغلگیر ہوکر
ہمارا خیمہ برسانشانی ہماری برقرار رکھنا اور قران ثالث نے کہا کہ میرا خیمہ ضرور قائم رہیگا کہ یہ معلوم ہو کہ عمر ثالث کبھی
ہی بس یہ کہکر آپ سب مال و زر اپنا داخل زنبیل کرکے چلے بادشاہ نے فرمایا کہ کل ہم لوگون کو تو رخصت کرلیجئے
دیکھکر کہا کہ مجھی اور رفاق زیادہ ہوگا بس یہ کہکر چل کھڑے ہوئے یہان یہ سب افسوس کنان بیٹھے رہے بعد جانے
خضران بن عمر ثانی کے شاہزادہ نے حکم دیا کہ بلاؤ جعفر بن حادی کو کہ پیش خیمہ ہمارا طیار ہی اور کل ہم پیش
لیکر طرف دریای نسیان کی روانہ ہو اور ہم بھی آتے ہین بعد اسکے آنجم طلعت سے یہ ارشاد ہوا کہ مین چاہتا
آپ مع مال طلسمی کے یعنی جو اشیاء طلسمی ہے کہ آپ طلسم بیت الجمال سے حاصل کیے ہین اس اسباب سمیت
آپ لیکر دریای نسیان پر آوے گا آپکو مین رخصت کرتا ہون کہ آپ اپنا انتظام کرکے اسطرف کو تشریف لائینگے انشاء اللہ

وناصر ہی آصف انجم طلعت اوٹھی بادشاہ کو مجرا کیا اور صاحبقران کو سلام کرکے اور اپنے دوستون سے رخصت ہوکر اب
یہ جاتی ہین کہ انکا حال آگے بیان کیا جائیگا بعد اسکے صاحبقران بجانب سکندر فرخ لقا مخاطب ہوے اور فرمایا کہ آپکو بھی تکلیف
مین دینی کی دیتا ہون کہ آپ بھی اشیاء طلسمی کو جو کہ آپنے طلسم رنگین فلک سے پائی ہین انکو ہمراہ لیکر دریائی نسیان
پر ملاقات فرماہی انھون نے عرض کیا کہ بہت خوب اسکو سلام مجرا کرکے اوسیوقت رخصت ہوکر چلے اب صاحبقران بطرف
شاہزادہ امیر الزمان کے مخاطب ہوے اور ارشاد فرمایا کہ آپ بھی مع اشیاء طلسمی کہ جو آپ طلسم بیت الحزن سے اپنی ہمراہ
لائے ہین ان اشیاء نادر کو لیکر آپ دریائی نسیان کیجانب روانہ ہوجیئے اور ہم بھی انشاء اللہ وہان پہونچتے ہین ہماری آپکے
وہین ملاقات ہوگی یہ بھی رخصت ہوے اور حسب ارشاد روانگی مین مصروف ہوے بعد اسکے شہنشاہ گوہر کلاہ بجانب متوجہ
ہوے اور اُنسے ارشاد کیا کہ اے فرزند تم بھی اُن اشیاء نادرہ طلسمی کو جو کہ طلسم ذوفنون کی فتحی مین تمکو دستیاب ہوے
ہین تم انکو ہمراہ لیکر بجانب دریائی نسیان روانہ ہو اور اسی مقام پر ہم سے ملو ہم خدا چاہا تو بہت جلد وہان پہونچتے ہین شہنشاہ
گوہر کلاہ نے اوٹھکے مجرا کیا اور عرض کیا کہ آرزو تو کمتر مین یہ تھی کہ ہمراہ رکاب سعادت انتساب مین بھی فاشیہ برداری کرتا
ہوا چلتا مگر الامر فوق الادب جیسا حکم ہوا ہی مطابق اُسکے تعمیل کرونگا اور بسر و چشم اسیوقت رخصت ہوکر عازم منزل مقصود
ہونگا یہ عرض کرکے یہ بھی رخصت ہوے کہ انکا حال بھی آیندہ حوالہ رقم ہوگا بادشاہ سلام سے مخاطب ہوکر کہا کہ یا صاحبقران
اگر آپ کہین تو مین ایک بات کہون عرض کیا صاحبقران نے کہ اے ظل اللہ آپکا فرمانا مین بسر و چشم بجا لاونگا آپ ارشاد
فرمائین بادشاہ نے فرمایا کہ ہان مین نے ان امور صاحبقرانی مین دخل دینا پسند نہ کیا مگر ہان میری رائے ہی کہ اگر کہئے تو
خواجہ زادون کو بلا کر دریافت کیا جاے کہ یہ دریائی نسیان کیا چیز ہی اور اودھر کا سفر ہمارے لیے کیسا ہی کیونکہ وہ مقام بہت
سخت ہی اور خواجہ کا چلی جانا بھی مصلحت سے خالی نہین ہی وہ بڑا شخص جانتی والا اس علم کا بھی ہی اُسکے جانے سے لشکر مین ایک
اوداسی اور سناٹا معلوم ہوتا ہی صاحبقران نے عرض کیا کہ بہت مناسب ہی آپ خواجہ زادون کو بلوائیے اور اُنسے مشتفسار
حالات ضروری کیجیے اور عمر و کے بارہ مین میرا کیا اعتبار تھا بہتیرا اُنسے کہتا رہا اور روکا کیا مگر انھون نے کچھ سماعت نکی بلکہ اگر
خیال کیا جاے تو انھون نے ایک نوعکی ہمدردی کی بلکہ بحکم امی کی حرکت اُنسے سرزد ہوئی خیر آپ خواجہ زادون کو طلب کرنے مین
حکم ہوا کہ اسیوقت چوبدار جاے اور خواجہ زادون کو بعد دعا کے ہمارے طرف سے کہا جاکر آپکو طلب کیا ہی چنانچہ چوبدار روانہ ہوکر خواجہ
زادون کے پاس پہونچی اور جاکے عرض کیا کہ آپکو بادشاہ جمجاہ نے یاد فرمایا ہی آپ تشریف لیچلین خواجہ زادون نے کہا کہ پہر
رات باقی ہی گو حال سفر ہمین معلوم تھا اور اسی سبب سے نیند بھی ہمکو نہین آئی تھی کہ صبحکو لشکر کا کوچ ہوگا حاضر ہوئے مین کیا حرج
کہار و نکو طلب کیا کہ میانے ہمارے لیکا لو چنانچہ کہارون نے میانہ تیار کی نکالا انھون نے جامے نیمے پہنے صندلی عمامے سر پر رکھے اور
کتب رمل و نجوم ہمراہ لیکر شکلین اپنی بزرگونکی ایسی بناکر اور لباس درباری پہنکر اوسیوقت سوار ہوے اور راہ کوتی کرکے
داخل بارگاہ ہوے تا لب فرش شاہزادہ بدیع الملک استقبال کرکے لیگیا اور بادشاہ کیجانب اُنکی تعظیم کی
چوکیان صندلی بچھوادی گئین اُسپر آکر خواجہ دوالاکھر ثانی و خواجہ نیرنگ مہید ثانی و خواجہ سیاوش ثانی و خواجہ
زریادل ثانی آکر بیٹھے اور بادشاہ کی جانب متوجہ ہوکر عرض کیا کہ حضور نے اسوقت کہ رات پہر بھر باقی ہی خاد مونکو یاد فرمایا
ارشاد ہو کیا کام ہی بادشاہ نے فرمایا کہ دریائی نسیان کیجانب صبحکو کوچ ہی اسکے بارہ مین کچھ دریافت کرنا ہی خواجہ زادون نے
عرض کیا کہ حضور لفظ نسیان کو ذہن مبارک مین رکھین اور اُسکا مفہوم ملحوظ خاطر رہی بس کہکے انھون نے فورہ تفکر تختہ تعقل پر
پھینک کر عرض کیا کہ عطارد و فرح وانکیس کی مطابقت اور عطارد و مریخ و زحل و زہرہ و مشتری کی نظرات کو اکثر ثابت ہوتا
ہی اور خانہ حیات پر نظر کرکے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس نسیان سے کسیقدر نقصان لشکر اسلام کا بھی ہونا چاہیئے مگر ساتھ
سلامتی جان کے لہذا آپکا سفر مین جانا مناسب نہین معلوم ہوتا ہی اب پوچھا بادشاہ نے کہ جانا خضران کا لشکر سے
جانب جانا کعبہ کیسا ہی خواجہ زادون نے عرض کیا کہ جانا خواجہ خضران کا کعبہ کیجانب ثابت نہین ہوتا ہی یقین ہی

کہ کسی مقام پر شاہزادہ سے بہت اچھی طرح ملاقات ہو اور کارنمایان اُنسے ظہور مین آئین کیونکہ خواجہ نہایت باوفا اور
دوست صادق شاہزادہ بلند اقبال کے ہین اب وہ وقت آیا ہی کہ طایران خوش الحان غناخوانی درخت پر چہچہہ زن ہوے
لگے اور بزبان بیزبانی حمد و ثنای صانع حقیقی مین زمزمہ سنجی کر رہی ہین اور رہنمایان سبز پوش اُسکی وحدانیت مین
ہواخواہی نسیم سحری سے متحرک ہو کر زبان برگ سے کہہ رہی ہین کہ برگ درختون سبز در نظر ہوشیار + ہر ورق دفتر
معرفت کردگار + ہر گیا ہے کہ بر زمین روید + وحدہ لاشریک لہ گوید + کوئی یہ کہہ رہا تھا کہ دیکھو وہ بولتا ہی مرغ سحر
صبح صادق کی یہ نشانی ہی + کہ آواز مؤذن کانمین آئی اور دیکھا فلک کیطرف وہ وقت تھا کہ لگے ہونے نظرون
تاری نہان + چھپا جادۂ نور مین کہکشان + بخ شمع مایل بزردی ہوا + لباس فلک لاجوردی ہوا + مؤذن اذان
ہوے بہرہ مند + ہوئی بنگ اللہ اکبر بلند + مسیحا نفس تھی نسیم روان + اوٹھی لوگ اپنے انگڑائیان + شاہزادہ
عالیہمت نے عرض کیا کہ اب نماز صبح آپ بھی یہین پڑھلین اور مین بھی آپکے سامنے رخصت ہولون بس تمام لوگ
لشکر اسلام کی صفین باندھ کر کھڑی ہوے وہ جھونکی نسیم وصبا کی فرحت خیز چلنا اور غازیان دینیدار و مجاہدان تہور شعار
کا روبقبلہ کھڑی ہونا عجب لطف دیتا تھا اور ایک سماں بندھا ہوا تھا حاصل کلام یہ کہ نماز صبح ادا کرکے بادشاہ کی خدمت
مین عرض کیا کہ حضور تو یہی مقام پر تشریف رکھین اور مین آپسے رخصت ہوتا ہون آنکھون مین آنسو بھر لاتا بادشاہ نے
کہا تین بھی ہمراہ چلونگا عرض کرنا لگا کہ ابھی خواجہ نہ آوے حکم لگا چکے ہین کہ حضور کا جانا سفر مین مناسب نہین ہی سو
سے قرین مصلحت یہ امر ہی کہ حضور یہین قیام فرمائین یہ باتین ہو رہی تھین کہ سامنے سے مریخ آفتاب علم نے
اپنی سپاہ کامل کی سامان سفر بہم کیے ہوے حاضر ہوا اور آکر عرض کیا کہ جہزیل بن عادی چند سردارون کے
ساتھ بارگاہ کو لیکر کچھ رات رہے روانہ ہو چکے ہین مجھے کیا حکم ہوتا ہی مین بھی عقب بارگاہ مین جاؤن یا حضور کے ہمراہ چلون
شاہزادہ نے فرمایا کہ ای مریخ آفتاب علم تمہارا یہین رہنا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ یہان تنہا ہین
معلوم نہین نہ طاق کیجانب سے کوئی سر اٹھاے اور خدانخواستہ کوئی امر خلاف ظہور مین آوے تو کوئی جواب
والا بھی یہان نہین ہی اُسنے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا مگر غلام تو کبھی قدم مبارک سے جدا نہین ہوا کیونکر ہو سکتا
ہی کہ حضور تشریف لیجاوین اور غلام ہمراہ رکاب فیض انتساب نہو یہ نہایت غلام کی کم نصیبی ہے اور حضور وہ مقام
نہایت سخت ہی جہانکا حضور قصد فرما رہی ہین معلوم نہین کیسی پڑے کیسی پڑی سو جسے اس جان نثار کا بھی ہونا انسب ہے
حضور کی جو مرضی ہو فرمایا کہ بھائی تمہارا یہین رہنا بہتر معلوم ہوتا ہی اور تمہاری رہنے سے مجکو اطمینان ہے گویا مین ہی بادشاہ
کی خدمت مین حاضر ہون سو جسے تم بادشاہ کی خدمت مین حاضر رہو کہ سوقت تنہائی مین تمہین اُنکی محافظ ہوگی اُسنے سر کو جھکا
زیادہ تقریر کرنا خلاف ادب سمجھا عرض کیا کہ الامر فوق الادب ارشاد حضور کا ہی اوسیکو خادم اپنا فخر سمجھا تعمیل ارشاد بجا
لایگا یہ کہکر اپنے لوگون کو سامان سفر سے باز رکھا اور اپنے ارادہ کو فسخ کر دیا صاحبقران بادشاہ کیطرف متوجہ ہوے اور عرض کیا
کہ حضور اب مجھے رخصت کرین حضور بھی شب بھر بیدار رہی ہین طبیعت عالی کو ملال ہوگی حضور آرام فرمائین اور مجھے اجازت دین
مین عازم سفر ہون بادشاہ آبدیدہ ہوے اور فرمایا کہ آپ اصرار کرتے ہین اور مجھے ہمراہ نہین لیچلتے مجکو آپکی مفارقت و تنہائی کا
خیال ہی خیر خدا حافظ و ناصر ہی بسم اللہ کیجیے ؎ سپردم بتو مایہ خویش را + تو دانی حساب کم و بیش را + غلام نے رخصت ہو کر باہر آکر
حاضر کیا صاحبقران اُسپر سوار ہوے گنجور شاہ نے عرض کیا کہ مین وہان کے حالات کچھ جانتا بھی ہون اور تحفہ مجالات جو مین نے
پیشکش کیے تھے وہ میرے ہمراہ ہین اور طوفان بن سرکش کا بھی ہمراہ رکاب ہونا ضرور ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ خیر کیا مضایقہ
ہی چلیے اور چند عیار بھی ساتھ ہوے لیکن شاہزادہ کا سوار ہونا خانہ زین کو منور کرنا گویا یہ معلوم ہوتا تھا کہ انگوٹھی پر نگینہ
بیٹھ دیا ہی ؎ ہوا سوار جو وہ شہسوار گھوڑی پر + قدم قدم پہ صبا تھی نثار گھوڑے پر + کبھی زمین پہ کبھی آسمان پہ چشم اہل
گمان پری کا ہوا یار گھوڑی پر + وہ مرکب خوشخرام کیا تھا + پہنچا نہ صبا کا دست گوتا + برچھون اوڑتا تھا وہ

فلک سیر + مہیز کے ذکر سے تھا اک ببر + جلد سبکی تھی صاف شمع فانوس + پاکھر کے گلون سے تھا وہ طاوس + بادشاہ
جماہ بھی بارگاہ سے شاہزادہ کا جانا دیکھ رہے تھے پردے بارگاہ کے اوٹھے تھے آخر اہل لشکر سے رخصت ہو کر سواری
مثل باد بہاری کی منزل مقصود کیجانب روانہ ہوئی اور یہان آوازگرپڑی کہ مع بادشاہ کے بلند ہوئی ایک حشر کا سا سامان نظر
آتا تھا کونسی چشم نہ تھی جو گریان نہو شاہزادی کے غم مفارقت مین غرضکہ سب روتے ہوے رخصت ہوے بادشاہ نے دیوت دریار
برخاست کر دیا اب حال شہزادی کا آگے بیان کیا جائیگا کہ یہ منزلون کو طے کرتے چلے جاتے ہین -

اب دوسرے کلمہ داستان شوکت بیان اوس عمکین وحزین کے جو خانہ لعبہ چلا تھا یعنی خضران بن عم ثانی کے بیان کیے جاتے ہین

کہ یہ رہروی کرتے ہوے چلے جاتے ہین کہ وقت قریب شام کے پہونچا جانوران صحرائی اپنی اپنی مقامونکو جانے لگے طیور نے اپنے
آشیانون کیطرف رخ کیا آفتاب قریب غروب ہوا وہ آفتاب کا نقاب حجاب مین منہ چھپانا ہوا کا زرد زرد گیاہ سبز
پر پڑنا عجیب کیفیت دے رہا تھا لیکن کاروانسرا کا کہین پتہ نہ معلوم ہوتا تھا ایکطرف کو شیر ڈہکتے ہوے اپنے
بچھا ایکطرف جاتے تھے ایک سمت آہو وان کا غول چلا جاتا تھا ایک دوسرے سے خبر نہوتا تھا خضران کہتے تھے کہ
زلف کہتی ہی مسافر ٹھہر جا کہ کچھ کام ہی + دل یہی کہتا ہی جانا دور ہی اور شام ہی + بس خدا خدا کر کے کہین بیٹھ جاتے تھے اور
یہ شعر پڑھتے تھے کہ حسرت یاس مسافر بیکس کی روتے + جو تھک گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے + اب جو
دیکھا تو سامنے سے ایک کاروانسرا نظر آیا شکر خدا کر کے یہ وہان پہنچے اور جاکر ایک مقام پر اپنا بستر لگایا بھٹیاری اپنے مقام سے
اوٹھکر حقہ لیے ہوے انکے پاس آئی اور کہا کہ میان مسافر بہت تھک گئے آپنے کچھ انگشتریان نکالین کہ دانہ یاقوت کی اور نہایت
عمدہ عمدہ نگینے پکھراج وفیروزہ وغیرہ اونپر جڑی ہوے تھے دیکھکر کہا کہ مین انکی سوداگری کرتا ہون اسوقت کوئی بھی انکو مول لیتا تو
مین کوڑیونکی مول بیچ ڈالون کھانا وغیرہ یکوانیکا بندوبست کردون بھٹیاری کہ نہایت نوجوان اور تراق پراق تھی انکی
انگوٹھیون کو دیکھکر اور مسکراکر کہا کہ گو یہ رقم زیادہ کی ہی مگر میرے پاس اسوقت سو روپیہ حاضر ہین جی چاہی تو مجھی کو
عنایت کیجیے آپکی نشانی میرے پاس یادگار رہیگی اور کھانا تو آپکی دعوت مین کرون ہی گی اور شب کو جسطرح
جی چاہی مجھے تکلیف دیجیے مین حاضر ہون آپنے ہنسکے کہا کہ یہ تو مین نے قبول کیا لیکن اگر شبکو کوئی تمہین تکلیف
دیتا تو کیا دیتا اسنے کہا کہ پچاس روپیہ کیا کم دیتا خواجہ نے کہا کہ وہ پچاس روپیہ مجھی کو دیدو اور تم کسی اور کو تکلیف دو اور
مین تو اس کام سے محروم ہون بس بھٹیاری نے اپنی کسی مرد والے سے پچاس روپیہ لیکر خواجہ کے پیشکش کیے وہ
روپیہ آپنے باندھکر داخل کر لیے اور کہا کہ خداوندا تیرا شکر ہی کہ کوڑی دو کوڑی کا روزگار تو ہوگیا دن بھر بھوکا پیاسا
مین نے یہ سفر تمام کیا تو خالق ہی رزاق ہی صدا آئی مجھے یہ ہی کہ سہ آسیا کہتی ہی ہر صبح باآواز بلند + رزق سے
بھرتا ہی تراق دہن مت بھر کے + یہ ذکر تھا کہ دیکھا چار گھڑی رات گئی بھٹیاری کھانا انکے لیے لائی بہت تکلف سے انھون نے
شکر خدا کر کے نوشجان کیا اور آب وطعام سے فراغت کر کے پلنگ اسنے بچھا دیا تھا اوسپر آپ نے آرام کیا اور مسافر
بھی وہان تھے سب انکی حقہ پانی سے تواضع کرتے رہے اب انکا نیز خواب بلند ہوا اور بھی شب سرور ہی اب انھون نے
عالم رویا مین دیکھا کہ عمر ثانی عجب پیر دانی سے گرد وغبار چہرہ پر پڑا ہوا کچھ کپڑے ملگجے سے پہنے ہوے خواب مین نظر آئے
اور دیکھکر کہا کہ شاباش وصد مرحبا یہی وقت رخصت ہونیکا تھا کہ تو وہان سے رخصت ہوا اپنے جان شیرین کو عزیز رکھا
اور شاہزادی کو تنہا چھوڑ دیا تیری وضع سے تیرے تمام بزرگون پر حرف آئیگا اور لوگ تجھی کو الزام دینگے اور تیری
وجہ سے ہماری بھی جو خدمتین کہ ہم نے اولاد حمزہ کی ساتھ کین تمامتر محنتین ہماری بھی مٹین یہ کہتے آنے لگا اور غائب ہوگیا
کہ اسی والد ماجد خدا جانتا ہی کہ دل سے مین شہزادہ کو تنہا نہین چھوڑ کر آیا ہون فقط اس خیال سے کہ چل کر زیارت کرون
انکی داد اصاحب کی اور جناب حمزہ صاحبقران کی اور پھر مصروف کوشش ہون اور مین نہین جانتا

ہون کہ آپ لوگون پر کیا گذری سو جہ سے دل میرا بہت بیتاب رہتا ہی آنکھون مین آنسو بھر کر عمر ثانی نے فرمایا
قیس کا نام نہ لو ذکر جنون جانے دو + پھل ہی جائیگا ذرا فصل بہار آنے دو + اگر تو یہ پوچھتا ہی کہ ہمپر کیا گذری اور ہم
کسطرح ہین یہ امر ارخدا ہی اسکو ہم نہین بیان کر سکتے ہین تو اپنی کام مین مشغول ہو اور ذہنی جانب کو تو قصد کر
کہ شہر حرمانیہ ہی وہان پہونچکر جو کام کہ لائق تیرے ہین انکو بجالا یہ چاہتا تھا کہ کچھ اور کہے کہ اسکی آنکھ کھل گئی رات تھوڑی کی
معلوم ہوئی نماز صبح کا وقت قریب تھا بس اٹھون نماز پڑھکی یہ خیال کیا کہ بھٹیاری صبح کو بلا ہوکر پیچھے پڑیگی کہ سب
انگوٹھیان مصری کی بنی ہوئی تھین بھاگو یہان سے یہ سمجھکر یہ تو ذہنی جانب کو میرا کی دیوار پھاند کر لمبے ہوے اور یہان
بھٹیاری صبحکو انگوٹھیان پہنی ہوی خوشی خوشی حوا نکھی اب جو اسنے ہاتھ دھونے کو دیکھا کہ پانی کچھ سرخ کچھ سبز کچھ کاسنی کچھ
فیروزئی ہر نگینہ کا رنگ بہتی لگا بھٹیاری بیچاری کہ واہ کیا نگینے رنگین ہین کہ جنکا پانی بھی رنگین ہی دو چار مسافر اور بھی
تماشا دیکھنے لگے ایک بولا بی بھٹیاری یہ صفت تو نگینون کی نہ دیکھی تھی بھلا ایک کوپا نی مین تو ڈال کی دیکھئے انجکے انگوٹھی
یاقوت نگار پانی مین ڈالی تو سب پانی سرخ ہوگیا بھٹیاری نے کہا دیکھو یہ عمدگی ہی یہ کہکی انگوٹھی کو جو ڈھونڈھا تو پانی
مین پتہ ہی نہین ہی۔ اسنے کہا ہے ہے انگوٹھی گھل گئی ایک آدھ دل لگی باز بھی وہان تھے کہ انھون نے کہا کہ یہ خون
ہی اسی بیلو تمہارے دل کا دھڑکنا جاتا رہیگا جاننا عاشقون کا خون پیا ابتو جو انگوٹھی ڈالی وہ گھل گئی اسنے آواز دی کہ ذرا
سرا کانہ کھلنے پائے کوئی مسافر جانی نہ پائے اور یہ کہکر مسافر جہان سوتا تھا وہان جھپٹ کر آئی دیکھا کہ وہ دری جو مین نے
بچھانے کو دی تھی اور وہ دولائی جو اوڑھنے کے واسطے دی تھی مع تکیون کے لیکر چلا گیا چہار طرف ڈھونڈھا کہین نہ
پایا بھٹیاری تو رو لی رہگئی لیکن اب حال خواجہ کا سنیئے کہ بھٹیاری کا روپیہ اور بستر لیکر جو بھاگے تھے بس رہ روی
کرتے ہوی چلے جاتی ہین منزل کوٹے کرتے ہوے قریب شہر حرمانیہ کی پہونچے دیکھا کہ شہر ویران و پریشان رعایا مغموم و
مضطر سراسے اجڑی ہوئی خر فکہ یہ شہر مین آئے اور ایک شخص کو نہایت معقول پاکر اسنے کہا کہ بھائی مین مسافر ہون مجھی نہین
معلوم تھا کہ اس شہر مین کوئی سامان استراحت کرنیکا اور بیٹھنے کا نہین ہی اگر جاو بیجا کہین پڑ رہتا ہون تو لوگ چور
تصور کرکے پکڑ لین اس شخص نے یہ سنکر کہا کہ اگر ایسا ہی تو خیر آپ چلیے آج ہماری مہمان ہوجیئے یہ کہکر لایا اور ایک بروٹے
مین چارپائی انکے لیے بچھادی اور شام تو ہوہی گئی تھی تھوڑی دیر کے بعد انکے لیے کھانا لایا اور کھانا کھلا کی یہ خیال کیا
کہ تنہا اس مسافر کو چھوڑنا اچھا نہین ہی شاید کوئی چور چکار ہو اور رات کو کسی کی مکان مین کودی تو اچھا نہوگا اس سے
بہتر ہی کہ تو ہی اس مقام پر سبورہ غرض یہ بھی لیٹا اسوقت خضران نے پوچھا کہ بھائی یہ شہر مبسیر و سامان کیون ہی اسنے یہ سنکر
کہا کہ تمہین اس سے کیا کام انھون نے کہا اگر بتلادو گے تو ہمین بھی اس شہر کی مبسیر و سامانی معلوم ہوجائیگی اسنے یہ سنکر کہا کہ
اے شخص ہم لوگ قوم اجنہ مین سے ہین اور مالک ہمارا حرمان جنی ہی کہ وہ ہر کمال مین بہت بڑی لیاقت رکھتی تھے
اکوان و کیوان دو بھائی ہین کہ انھون نے دعوی خداوندی کیا اور ہماری قوم کو بھی وہان سے نکالدیا اور یہ شہر
حرمانیہ ہمارے بادشاہ نے آباد کیا تھا لیکن کیوان کو اسکی جانب سے ایسا کھٹکا تھا کہ اسنے آہوان جادو کو بھیجکر بادشاہ
کو ہمارے قید کرکے ایک صحرا ہی کہ اسمین ایک گنبد یاقوت نگار بنا ہوا ہی اسمین قید کیا ہی اور نہ معلوم زمین مین دفن کردیا
اور اوس نے وہان ایک طلسم بنایا ہی اور آپ وہان رہتا ہی اور آہوان نے یہ انتظام کیا ہی کہ تین طرف تو دریا ہی کہ اگر
کشتی پر کوئی بیٹھکر گنبد تک خبر کے لیے تو ایک برق گرتی ہی اور دو بھٹے کر ڈالتی ہی دریا ہی مین اور چوتھا
رستہ یہ کہ اسمین بہت سے آہو ہین اور ایک آہوی کلان اپنی ساتھ لیے پھرتا ہی جو شخص اودھر سے جانیکا قصد کرتا ہے
وہ آہوے کلان اسے مار ڈالتا ہی اور اسپر کوئی حربہ اثر نہین کرتا ہی تو اب کیونکر انھین چھڑائین اور کیونکر خبر لائین
عجب سخت مقام ہے کہ قدم رکھ سکین جنگی کیا جان ہی + فرشتہ بھی وان عقل حیران ہی + یہ حال پر ملال اس شخص
سے سنکر خواجہ خضران نے دلمین خیال کیا کہ اگر اسکو چھڑا لیا تو کچھ احوال طلسم کا بھی معلوم ہوگا اسمین کوشش

ع شاید کہ ہمین بیضہ برآرد پر و بال ۔ بس خواجہ یہ تصور کرکے اور اُس شخص سے رخصت ہوکر اُس بیابان کا پتہ و نشان مفصل دریافت کرکے چلے تصور کرتے ہوے اور یہ کہتے ہوے کہ اپنی جان شیرین کو مین تصدق کرتا ہون اِس حال کو دریافت کرنے اور وہانکی سب کیفیت معلوم ہونے کیلیے بمحبت شاہزادہ بدیع الملک کے اِس تک صاحبقران غرضکہ آتے آتے قریب اُس بیابان حسرت افزا کے پہنچکر جہان ایک تخم پر گیاہ سبز کی ہے کہ اُسکی اسجانب جب آدمی جاتا ہی تو وہ ہرن آکر مارڈالتا ہی قد اسکا برابر فیل کے ہی بس وہان جاکر ہاتھ دیکھا اور ہاتھ کی پشت کو دیکھا مکرر یاد کرکے خواجہ عمر بن امیہ ضمری کی بس گلشن عیاری کی سیر کرنے لگے بہت دیر کی بعد تخل مراد اُس عیار پیر اور نگر کے ہاتھ آیا سر کو اوٹھایا بشاش ہوکر زنبیل پر ہاتھ ڈالا ایک کمال آہو کی قطع دار و خوبصورت کی نکالکر آگے زیب بدن کی اور شکل ہرنی کی بنائی گاہ بگاہ بنی ہوئی سنگوٹیان طلائی و نقرئی پڑھی ہوئین نہایت خوبصورت آنکھین وہ کہ غزالان ختن جنکو دیکھکر چوکڑی بھولین اِس قطع پر طیار ہوکر چوکڑیان بھرتے ہوے جست و خیز کرتے اُسی سبزہ کی تکیہ کے پار اگلے اُسی آہون کی غول مین یہ بھی شریک ہوگئے اب یہان کا حال عرض کیا جاتا ہی کہ جب آہوان جادو کو یہان کی نگہبانی کا حکم ملا تھا تو اُسنے اپنی سحر سے وہ دریا بنائی تھے جنپر برقتین گرتی تھین جو کوئی شخص جاوے وہ ہلاک ہوجاوے اور اِس دشت مین آہوان صحرائی کو اکٹھا جمع کیا تھا اور اپنی سحر سے مطیع کیا تھا کہ وہ سب حاضر رہتے تھے اور بھاگ جاتے تھے لیکن کیوان و اکوان نے خبر دی تھی کہ وہ عیار پیر اور نیرنگ دو ندۂ بیدرنگ ضرور ایک وقت مین آئیگا اور بشکل آہوان مشکل ہوکر اور انمین داخل ہوکر اپنا کام کریگا اُسنے عرض کیا کہ غلامان آہوون کو روز بروز شمار کرکے جایزہ اُنکا لیتا رہیگا اگر بڑھتی پاوینگا تو کل آہونکو پھونک دونگا اُسمین وہ بھی جل جائیگا اُسنے اِسواسطے گلہ آہوان جمع کیا ہی چنانچہ خواجہ بھی بشکل ہرنی تھوڑے سے دن رہی اُسی دشت مین آہوون کی بھیڑ مٹڈ مین چرتے چگتے چلے جاتے تھے کہ پہر دن باقی رہی آہوان جادو سامنے سے پیدا ہوا وہ بھی بشکل آہوی کلان بنا ہوا ہرنون کی غول کیطرف متوجہ ہوا اور اپنی ترکیب سے بلا بلاکر شمار کرنے لگا ایک آہو کی بو سونگھی ہٹا دیا دوسرے آہو کو بلایا اسکی بو سونگھی ہٹا دیا غرضکہ اسی طرح ہرنیان خوش ہوہوکر آتی تھین اور یہ بو سونگھ سونگھکر ایکطرف کو جمع کرتا جاتا تھا لیکن ہرنی تازہ بھی بڑھی اب جو اِس مادہ نے اسکی خوشبو سونگھی تو معلوم ہوا کہ یہ بیابان ختن مین ہوون اور مشک تتار کی خوشبو سے دماغ اسکا بس گیا ایک چھینک اِسنے ماری کہ ہونٹون کو دانتونپر کھینچکر زمین پر کرگیا اس ہرنی نے بیچون سے اوٹھکر یون جو کیا تو یہ داخل زنبیل ہوا اور ہرنیان ہمارے ڈرکے بھاگین کہ ایسا سہو ہمکو بھی کھائیگا کیونکہ آپنے اس کمال پر وہ قاتل روغن بیہوشی مل لیا تھا اور اپنی نتھنون مین بھی دانع بیہوشی رکھلی تھی بس آپنے فرصت جو پائی چوکڑیان بھرتے ہوی قریب گنبد پہونچ گئے وہان جاکے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک گنبد وسیع ہی اور اسکے اندر کوئی نقارہ بجا رہا ہی یہ حیران تھی اندر گنبد کے جو قدم رکھا تو دیکھا کہ ایک دیو سر چہار منہ بہاڑ پر اسو رہا ہی نفیر خواب بلند ہی اُسکے نتھنون کی یہ صدا ہے آپنی جلدی سے وہ لباس اوتارا اور باب دو کفچہ عیاری کی نکالی اور ساز و ضرب مین مشغول بیہوشی رکھکر اُسکے نتھنون کی قریب لیگئی جب اُسکی نفس کشی کی بیہوشی دماغ مین سرایت کرگئی یہ سونی کا ستو رہگیا آپنے جال الیاسی مارکر اسکو بھی داخل زنبیل کیا اور تمام گنبد مین حسربان جنی کو ڈھونڈا کہین نہ پایا یکبارگی طرف دیکھا ایک دروازہ نظر آیا اور اسمین ایک زینہ نمایان ہوا نشیب کیجانب جیسے کوئی تہخانہ ہوتا ہی انھون نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر زینہ پر قدم رکھا یہ کہکر کہ ؎ سر نہی پیچم ز شمشیر حبیب + ہر چہ آید بر سر من بالنصیب + بس انھون نے اُس زینہ پر قدم رکھا یہ نیتی ہوی کہ خداوندا تو گواہ رہیو کہ مین نے اس راہ مین فقط صاحبقران کی محبت مین قدم رکھا ہی سوا تیرے ہماری کون جان ہی سکتا اور یہ شعر پڑھتے ہوے چلے کہ ؎ چو دید حلاج منصور سولی پر بیکبار عشق باندن نی + یہ اسکو بام کا زینہ ہوا آگے جسکا جی چاہی یہ شعر پڑھتی ہوے چلے لیکن ایک جن بچہ ہی کہ نام اُسکا برخوردار جنی ہی اور کھانا یہ نہایت تحفہ پکاتا ہی اسکو اور اسکے مالک کے کہ جسکی نگہبانی مین یہ نفس ہی کہ جسمین حسربان جنی قید ہی نام اِس محافظ کا تشہیر جادو ہی کھانیکا اسکو نہایت ذوق ہی اسواسطے کھانا پکانے کیلیے یہان مقرر کرلیا ہی کہ یہ نہین جاسکتا ہی نہ آسکتا ہی نہ باہر نکل سکتا ہی اور بادشاہ کا کھانا پکانے کو بھی

تشہیر نے برخوردار ہی کو تجویز کر لیا ہی غرضکہ بادشاہ کے لیئے بھی یہی کھانا طیار کرتا ہی اور یہی کر خاصہ کھلاتا ہی اسکیلیئے
جب خاصہ لیکر گیا تو بادشاہ نے اس سے کہا کہ ای برخوردار جنی تو ہماری قوم مین سے ہی ای بھائی تو گھبرا نہین وہ شخص جو
چکا ہی کہ جو مجکو رہا کر نیکا تو اکثر زینہ کی دہان جاکر خیال رکھنا کہ تجھ سے ملاقات ہوتی ہی ہلکہ وہ تیرا مہمان ہوگا یہ عرض کرتا ہی
کہ بھلا حضور یہان کیونکر کوئی آسکتا ہی اتنی مشکلات کو طے کرے تو یہانتک پہنچے دشت آہوان سے نکلکر آنا اور دیو راہدار اسی پر
جب کہین زینہ تک رسائی ہو آپکو کیونکر معلوم ہوا مین تو حضور یہ خیال کرتا ہون کہ اس قید سے تا بعمر رہائی غیر ممکن ہی دیکھیے کہ
یہان سے نجات ملتی ہی اسوقت بادشاہ نے کہا کہ بھائی رو رو کر آنکھ میری بند ہوگئی تھی اپنی اس تنہائی اور بیکسی پر مجکو بہت
تاسف تھا اسی حالت رنج مین مجکو غنودگی سی ہوگئی تو دیکھا مین نے کہ ایک بزرگوار تشریف لائے اور فرمایا کہ ای حق پرست
بادصفیکہ تو نہایت بیبس ہی اکثر خاصان خدا پر اس قسم کی تکلیفین گذرتی ہین بقول نزد یکان را بیش بود حیرانی لیکن اپنے
معبود کو یاد کر جو تا بیچ آج ہی اسی تابیچ کو فرمایا ہی کہ تیرا رہا کرنیوالا آئیگا اور برخوردار جنی سے ملاقات ہوگی اسوجہ سے مین
تم سے بیان کیا بھائی وہ دن آچکا ہی تو اسطرف کو پھیرا کرنا برخوردار جنی اس خبر فرحت اثر کو سنکے نہایت خوش ہوا
چونکہ یہ کھانا تشہیر جادو اور چالیس ساحرون کو جو محافظ گنبد تھے سکو کھلا چکا تھا بس یہ زینہ کیجانب کو روانہ ہوا اگرچہ
اودھر ایک سناٹا سا تھا لیکن یہ دہان گیا اور دیکھا تھا کہ ایک شخص زینہ پر سے اُترکے اور اسکو دیکھکر کچھ سہما اور اشارہ
سے کہا کہ بھائی یہان آؤ تو مین ایک نامہ لیکر آیا ہون اسنے اپنی دلمین تعجب کیا کہ یہان نامہ بر کا آنا یا کسی غیر شخص کا کیونکر
ممکن ہی وہم و گمان مین بھی نہین آسکتا ہی لہذا معلوم ہوتا ہی کہ کیا عجب ہی یہ وہی شخص ہو جسکو بادشاہ نے کہا ہی جب
یہ قریب آیا تو دس اشرفیان اور ایک نامہ اسنے دیا اور یہ کہا کہ نامہ اپنی مالک کو دیدینا اور اس سبب کی نسبت حکم ہوا تھا
کہ جو نامہ لیکر جائے اوسکو دیدینا کہ وہ کھالی یہ ہنسا اور اسنے دیکھکر کہا کہ مین نے یہانا آپکو یہ کہنا تھا کہ مجھ سے آپ کلیم اور مین
غائب ہوگئے اسکو دیکھکر اور تعجب ہوا اسنے کہا کہ جناب آپ میرے ساتھ چلیئے اور کمالات نہ دکھلایئے مجھے سب حال
آپکا معلوم ہی کہ آپ ہی بادشاہ کو چھڑائین گے جب برخوردار جنی نے اسطرح کہا تو آپ گلیم اور دیو نے فقط سر اپنا
کے باہر کیا اب ہوا اسنے دیکھا بادصفیکہ جن تھا اور جانتا تھا کہ ایک شخص آئیگا مگر اسپر بھی بوجہ خوف کے ایسا بولایا کہ
اسکا خطا ہوگیا اس حرکت پر خواجہ کو بھی ہنسی آگئی اور اسکے قیافہ کو دیکھکر آپنے خیال کیا کہ ایسا سہو کہ دہشت کے
مارے یہ شخص مرجائے یہ دوست معلوم ہوتا ہی بس آپنے گلیم اوتاری اور اپنی تیئن ظاہر کیا اسنے کہا کہ آپ آدمی کا ہیولیٰ ہین
بلا ہین آپنے تو جنون کی بھی کان کاٹے ہین آیئے میرے مکان پر چلیئے آپ اسکے ساتھ ساتھ چلے وہ جہان پر اترا
ہوا تھا اسکو ہمراہ لیکر وہان آیا اور سارا حال اسنے تشہیر جادو کا اور اپنا کھانا پکانے کے لیئے معین ہونیکا اور گرفتار کرکے
لانیکا اور بادشاہ کے قفس مین اسیر کرنیکا اور اپنا بادشاہ کے لیئے بھی کھانا لیجانیکا اور کھلانیکا بیان کیا انھون نے سب
حال سنا اور کہا کہ تو صبر انہین انشاء اللہ آج ہی اس ملعون کا فیصلہ کیے دیتا ہون اور بادشاہ کو رہا کرتا ہون
جو وقت اس محافظ تشہیر جادو کے پاس کھانا لیجانیکا ہوا اسوقت مجھ بھی اپنے ساتھ لیجانا مین خود کھانا طیار کرتا ہون محافظان
زندانخانہ کے لیے لیجونگا جب وہ وقت آیا تو انھون نے برخوردار جنی کو تو گھر مین چھوڑا اور خود اوسکی شکل پر بنکے کھانے
چنانچہ اقسام کے طیار کیے کچھ پلاؤ کچھ سفیدہ کچھ مطنجن و مزعفر کچھ فسیر برنج و کباب وغیرہ نہایت تحفہ طرح سے طیار کیے
اور بیہوشی مین دم کیے بعد اسکے آکر برخوردار جنی سے کہا کہ جا اپنی مہر لگا سب کھانے طیار ہین برخوردار جنی نے
کہا کہ آپتو جامع الکمالات ہین مین آپکا شاگرد ہوا آپ ہنسے اور دیکھکر کہا کہ اچھا مین کچھ بتاؤنگا اور کچھ دو چار ہاتھ کمند وغیرہ
کے اور نیچے کے نکالنے کے بتلا بھی دیئے بس برخوردار جنی نے کھانا خوانون مین لگایا اور حسب قاعدہ کمنے کسے تو بوش
ڈالکی مہر لگا کر اب یہ کھانا محافظان زندانخانہ کے لیکر چلا انھون نے برخوردار سے منع کر دیا تھا کہ تو اس کھانے مین سے کچھ
کچھ نہ چکھنا نہ بادشاہ کو کھلانا یہ کھانا خاص محافظان زندانخانہ کے لیے ہین بس خوانون کو اسنے آدمیون کے سر پر

رکھوا کر لیکر چلا آپنے بھی انھین آدمیونمین شامل ہوکر اور ایک خوان سر پر رکھکر آپ بھی چلے اور آکر داخل ہوے تشہیر جادو کھانیکا منتظر
بیٹھا ہوا تھا بس پرخوردار حبشی مخوالونکی مہر توڑکی خاصہ لاکر دسترخوان پر چن دیا تشہیر نے اُن چالیس ساحرون کو بھی طلب کیا
یہ بھی ہاتھ دھو دھوکر بلکہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھوکر دسترخوان پر جا بیٹھے جادو خدمتگار کھانا کھلانے آب خاصہ وغیرہ پلانے کیلئے حاضر تھے
وہ مصروف کار و خدمت ہوے غرضکہ تشہیر نے مع رفقا خاصہ نوش کرنا شروع کیا یہ کھانا کھاتا جاتا ہی اور تعریف کرتا جاتا ہی کہ واہ
آج تو تم نے نہایت خوش ذائقہ کھانا طیار کیا ہی اور سب کے سب ساحر بھی تعریف کرتے جاتے تھے اب جو دیکھا خضران کے رنگ انکا بیرنگ
ہونیلگا کہ دسترخوان ہی پر سب ڈھیر ہوا جاتے ہین آپ بھی بمشکل پرخوردار بنکر سامنے دسترخوان کے کھڑے ہوگئے پرخوردار کا
تو دم نکل گیا کہ یہ کیا ہوا یہ دوسرا پرخوردار کہان سے پیدا ہوگیا اوسوقت تشہیر نے نگاہ جو کی کہ دو ایک صورت کے باہم کھڑے ہوے
ہین گھبراکر اسنے پوچھا کہ یہ دوسرا پرخوردار کون ہی دیکھکر اسنے کہا کہ او گیدی تو نے مجھی نہین پہچانا کہ مین ملک الموت جان کاذان
و سر برندہ سا حیران ہون اسنے کہا کہ یہ الفاظ تو آپنے نئی بیان کیے آپنے کہا کہ تو کھانا کھاتا جاتا ہی اور تو نے کچھ شکر یہ خداوند کا ادا نکیا یہ
خاص خداوند نے تیرے لیئے بھیجا ہی اُٹھ اور تعظیم بجالا اور یہ کہکر ایک مورت ہاتھ بھر کی نکالی بس یہ سب کے سب دوڑی تڑاق بڑاق زمین اُفتاد
یہ سب زمین پر گر پڑی گویا مورت پر اسا سحر کیا کہ آپ ہی بیسدھ ہوگئی دنیا سی اوجھڑ گئی بس انھون نے جھپٹ کر خدمتگارونکی بگریبان
چھینین اور انھین بگڑیون سے کسکی مشکین باندھین اور واحیل زنبیل کرکے پہلے جا ہاتھا کہ اڑا لون مگر ایکجانب سے آواز آئی کہ شاباش و
مرحبا مگر خبردار ایسی حرکت نہ کرنا اور میرے پاس انھون نے قریب قفس جاکی سلام کیا آواز آئی کہ مجھو آپکے آنیکی خبر تھی مگر اسم مبارک سے اپنے
آگاہ فرمایئے انھون نے کہا کہ مجکو خواجہ خضران بن عمر ثانی کہتے ہین بادشاہ زنگی نے بہت تعریف کی اور کہا کہ جسطرح آپنے ان
دو بلاؤنکو زیر کرکے رکھا ہی اور کسی کو آپکے آنیکی خبر تک نہین ہوئی جسطرح انکو آپنے رکھا ہی اوسیطرح انکو بھی رکھیئے اور یہ تو بتایئے
کہ آپنے دیو راہدار کو اور آہرمن جادو کو کہان رکھا ہی آپنے کہا کہ زنبیل مین داخل کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ بس ان چالیس ساحرون
اور اس ملعون تشہیر کو بھی داخل زنبیل کیجیئے کہ مین خوش ہون اور مجکو اس قفس سے نکالی بس انھون نے ایسا ہی کیا کہ چالیسون ساحرونکو
مع تشہیر جادو اور چارون خدمتگارون کے داخل زنبیل کیا اور بادشاہ کو قفس سے رہا کیا اور پوچھا کہ آپکے کمالات کی صفت مین نے شہر
حریانیہ مین سنی کہ بیحد مشتاق ہوا آپ کچھ کمالات اپنے دکھلایئے بادشاہ نے کہا کہ مجھ مین جو کسب و کمال تھا بہت اور تاک جادو کو بیشتر
مین اپنے بند کرکے لیگیا اور آپ مثل بنابت کے کیوان کیطرف سے اوس مقام کا حاکم بنا اور وہ مقام وہ ہی کہ جدہر سے راستہ ہی
نطاق کے جانیکا ایک راستہ تو وہ ہی کہ جدھر عازم شعبدہ باز نے دریا نسیان کیجانب سے رکھا ہی کہ جو اودھر جاتا ہی وہ
مسلوب الحواس ہوجاتا ہی اور ہوش و خرد اپنے طاق نسیان پر رکھدیتا ہی دوسری سمت کی راہ ہی کہ اسمین دریا نسیان نہین
ملتا ہی اور سیدھی راہ طلسم نطاق کی رہی ہی بس اوسنے اوس مقام کو اپنے قبضہ مین کیا ہی اور میرے کسب و کمال کو شیشہ آہنی مین بند کرکے
رکھا ہی جبتک وہ نہ مارا جائیگا تب تک میری وہ سب محنت و ریاضت بیکار ہی لہذا آپ اسکو بھی قتل کیجیئے اور ڈانٹ شیشہ کی نکل جائے تو جو کچھ مین نے
حاصل کیا ہی اسکو ظاہر کرونگا اور آپکی مددگاری ہر طرح سے کرونگا بس اوس مکان مین جو کچھ اسباب وغیرہ تھا وہ آپنے شکر خدا کرکے داخل زنبیل
کیا ایک قلیل تک کھانا پکانے کو نہ چھوڑی بس بادشاہ کو اوسی زینہ کی راہ سے گنبد سے باہر نکالا کہ وہ اپنی شہر حریانیہ کو چلے شکر یہ ادا
ادا کرتے ہوے خواجہ نے بادشاہ سے کہدیا تھا کہ ابھی اپنی تئین ظاہر کیجیگا اور ان واقعات کی ہوا بھی پھونچنے پاے واضح ہو کہ ابھی حیثیت ان
مکانون اور گنبد وغیرہ کی برقرار ہی کیونکہ تشہیر جادو ابھی زندہ ہی جبتک مارا نہ جائیگا تب تک حیثیت ان مکانونکی بدستور قایم رہیگی
فقط پرخوردار حبشی کو اپنے ساتھ لیا اور اوسی مکان تشہیر جادو سے راستہ لگا ہوا تھا بت اور تاک جادو کی مقام سے سکو ہمراہ
لیکر اور کچھ عیاری کے فن اسکو سکھاتے ہوے کہ یون مکر عیاری لگاتے ہین یون حیلے سے شی مارتے ہین یون تبدیل ہیئت کرتے ہین سب باتین
اسکو تعلیم کرتے ہوے اوسی رستہ سے چلے بعد عرصہ تین چار دن کے اوس راہ دراز و صحرا و ریگستان کو طی کرکے شہر مین داخل ہوے وہ شہر نہایت
آباد و بارونق پایا کچھ ساحران پر دغا اور کچھ ریا یا و برایا کہ مکانات بجا بنی ہوئی یہ سیر کرتے ہوے داخل ہوے وہان کی آدمیونکو دیکھا کہ بیحد
ایسی شکلین انھون نے بھی بنالین تھین اور وہی وضع و لباس آپکا بھی تھا جیسی کہ اور ساکنین شہر کا تھا جب دن کم رہا تو پرخوردار حبشی سے کہا کہ

مقام کرینگی تدبیر سرائے وغیرہ کی کرنا چاہیئے اسنے عرض کیا کہ جو مسافر سرائمین اُترتے ہین انکو بادشاہ کی پاس بھیٹیاری لیجاتی ہی اور اُنکا امتحان کیا جاتا ہی اگر کوئی مخبر یا جاسوس عیار آتا ہی تو وہ گرفتار ہو جاتا ہی اور جو مسافر ہوا تو وہ بھی بغیر ضمانت کی نہین چھوٹتا ہی حوالات مین جاتا ہی پھر خورد جنی نے جب کہا تو آپنے کہا کہ اگر یہ حال ہی تو بیٹا چلو کہین کوہستان کیجانب شب کو رہین بسر کرین صبحکو چل کر دربار کی سیر کرینگی یہ کہکر ایک صحرا مین گئی اور درہ کوہ مین چل کر دامن کوہ مین شب بسر کی صبحکو پھر خوردار جنی کو تو وہین چھوڑا اور آپ تبدیل خدمتگارونکی بنکر دربار مین داخل ہوئی دیکھے ایک مہیب صورت شیطان سی جنی برجست مسند حکومت پر بیٹھا ہوا ہی اور تین سو ساحران نابکار جھولیان شانو نپر ڈالی جھولی کھواب کی کہ ایسی کہ خواب مین دیکھی ہوگی ترنج ہاتھ مین لیے ہوئے بیٹھی ہین خضران نے دیکھا لیکن نوقت وہ ہی کہ جواہر خانہ کا داروغہ اشیاء جواہر صندوقچہ لالا کر بادشاہ کو دکھا رہا ہی اور وہ اسکو نظر ثانی کرکے اپنے سامنے رکھوا رہا ہی آپکی جواہر دیکھکر رال ٹپک پڑی عرض کیا اے پروردگار شب اسی مال کو اس مقام پر گذرنے پائی اور یہ مال میرے پاس جائیگا مین نیت کرتا ہون کہ سواد مڑی کی شیرینی کے نام پر نذر کرونگا یہ کہکر وہان سے نکلے اور جواہر خانہ کو گردیکھ کر اور سب اسکو مکانات دیکھکر اور کچھ کھانیکو لیکر برخوردار کے پاس پہونچی اسی دامن کوہ مین جہان اسکو بٹھا گئی تھے غرضکہ وہان پہونچکے کھانا کھایا کھا مین جو کچھ خیال آیا تو ایک آہ کا نعرہ مارا گھبراکر برخوردار نے پوچھا کہ استاد خیر تو ہی آپنے جو اسقدر گھبراکر آہ کا نعرہ مارا کیا کسی معشوق کا دھیان آگیا کہ دل بیچین ہوگیا آپنے کہا کہ بیٹا یہ بات نہین ہی اب اسی زنوچھوٹے کو صدمہ ہوتا ہی اسنے کہا کہ کچھ ارشاد تو فرمایئے کہا کہ مین نے جواہر خانہ شاہی دیکھا ہی کہ دل بیچین ہوگیا کہ کمبخت یہ ہاتھ آئی اسنے کہا کہ یہ مال پر یا حسین اجی حضرت یہ مال کیونکر قبضہ ہوسکتا ہی آپنے کہا کہ یہ سارا مال کیسا حرام کا مال ہی جو کچھ مال ہی سب راہی تو ہی یہ کہکر ایک سمت کو روانہ ہوئے اسنے ڈر کر مارے کچھ نہ ٹوکا کہا ایسا نہو استاد کچھ کہدین یہ بات مارے ہوئے چلی شب کا تو وقت تھا اور اسی جواہر خانہ کی پشت پر ایک غار رسا تھا کہ اسمین سانپ بچھو کی خیال چلکر غار مین بیٹھ رہی اور وہین سے نقب دینی شروع کی اور یہ رات پچھلی باقی تھی کہ صبح تو اسنے جواہر خانہ مین طبقہ کو توڑ کر سر نکالا اور جسقدر کہ مال اور صندوقچہ جواہرات کی تھی سب روشنی مین دیکھ دیکھکر داخل زنبیل کیے اور جو چیزین کہ چھوٹون پر اکثر ٹنگی رہتی ہین اور جہان جہان کہ رکھی ہوئی تھین سب چین بنکر زنبیل مین داخل کیے کل جواہر خانہ کی صفائی کردی اور صبح دسویں تاریخ قریب صبح آپ اسی نقب سے نکلکر اپنی مقام قیام پر آئے برخوردار نے کہا کہ استاد رات بھر کہان رہی کیا معشوق کو گلے لگائی رات بھر مزا لیتی رہی آپنے کہا کہ کچھ مال لایا ہی بیٹا اسے نہ پوچھا کرو کہدینگی صبحکو جواہر خانہ جو آکر دیکھتا ہی تو ایک حصہ مین دو رایک سو اینٹ بڑا سا بنا ہوا اسی کی راہ سے کوئی مال نکال لیگیا ہی اور حضور کو ٹمنا رکی چیزین اور تاوقیش وغیرہ جو زمین پر پڑی تھے وہ تک جھاڑ دیکے لیگیا سوا تفتش بوریا کچھ نہ چھوڑا آخر کو یہ حرامزادہ جو اوٹھا اور جھنجلا کر اسنے کوٹھی کو جو کھولا اور خود اندر جاکر جو دیکھا وہین سے پکارا کہ ہلاؤ کوتوال کو یہ سنتے ہی کوتوال حاضر ہوا بادشاہ نے کہا کہ میرے گھر مین یہ چوری کونسا وزدا کر یہان سے سب مال لیگیا اور یہ کیسا انتظام ہی اور کیا تمہاری کارگذاری ہوشیاری ہی کہ سبکی آنکھون مین خاک ڈالکر یہان سے سب مال و جواہرات لیگیا اور کسی کو خبر بھی نہوئی کوتوال نے اسیوقت مشتبہ اور بد وضع لوگونکو پکڑوا کر زدوکوب کرنا شروع کی اور کہا کہ بتاؤ حرامزادون یہ مال کہان لیگیا وہ دوہائی دیتے ہین اور روتے ہین کہ ہمارا فعل نہین ہی اور ہمین سے کسنے یہ کام نہین کیا ہی آپ حاکم ہین جاہی ہمکو پھانسی دیدیجیے مگر یہ کام ہمارا نہین ہی کہ دیکھا سامنے سے ایک بڈھا چلا آتا ہی چلنی مین چالاک ہی لیکن جتنی اسکو ان بدلت مین ہین سب صاف معلوم ہوتی ہین اور رکین جسم کی مثل تار مسطر کے نمایان ہین ہڈیان بھنوئی چلنی مین مٹ چپٹ بولتی ہین کھالمین جھریان پڑی ہوئی پشت خمیدہ پلکین تک سفید ریش دراز تا بناف آکر سامنے کھڑا ہوا اور کہا کہ افسوس کرتا ہون کہ میرا مال بھی کل اسقدر چوری گیا تھا ہائی ہی کوتوال صاحبکی اور بہت اور تنگ جاکر وہین پر بیٹھا ہوا تماشہ دیکھ رہا تھا اُسکی بڈھی کا حال دیکھکر اسنے کہا کہ بھائی ہم بھی تو اسی درد مین مبتلا ہین ہمارے یہان بھی چوری ہوگئی کل جواہر خانہ کے صندوقچے اوٹھ گئی ایک چیز تک باقی نہ رہی باوجود اسقدر پہرہ چوکی اور سامان حفاظت و نگہبانی کی اسنے ہائے کہکر ڈاڑھی اپنی پیچ ڈالی اسنے پوچھا ری دہقانی یہ کیا سبب ہے اسنے کہا کہ یہ جنیات کہنی کی نہ تھی لیکن اب مجھکو کہنا پڑی عرصہ ہوا اسشبکو مین نے دیکھا کہ ایک چراغ کی روشنی میرے مکان کی کچھ فاصلے سی معلوم ہوتی ہی مین بھی حیران ہوا کہ کبھی یہ چراغ اس مقام پر روشن نہوا تھا اسلئے مکان مین تلاش مین دیکھتا ہوا چلا جب قریب اس چراغ کی پہونچا تو آواز میرے کانمین آئی کہ فقیر دہقانی آتا ہی دوسری آواز آئی کہ آبنوش اب جو مین اندر گیا تو دیکھا کہ خداوند سامری و جمشید فر مرد شاہ باضری اور تینک میمنگ و خدیجہ مع خداوند و تنک جھونٹا و خداوند ثمرات سفنگو و خداوند

ہزار شکل ہرخ گردان غرضکہ یہ سب ہیئتین ہین اور بیسیون خداوندونکی جبلتین ہورہی ہین کبھی خداوند سامری کو لقا کا منہ چومتے ہین اور کبھی
خداوند لقا جمشید کا منہ چومتے ہین اسیطرح یہ سب خداوند بیسیون خوش فعلیان کررہی ہین کہ ہمنے سامنے جاکر سلام کیا اُس زمانہ
ہمنے سیر یہان بھی چوری ہوگئی تھی تو ہنس کر خداوندونے کہا کہ اے پیر ہقانی تیرے یہان جو چوری ہوگئی ہو تو ہمکو تالاش مین آیا ہی
وہ ہمارے فرشتون نے دل لگی کی تھی جا فلان مقام پر ہی لیلے مین جو صبحکو اُسمقام پر گیا تو اپنا مال بجنسہ وہان پایا خداوندونے یہ بھی کہا
تھا کہ ہم اس مکان صندلی مین مہینہ بھر کے بعد ایک صحبت یہان ہوتی ہی اور ہم سب یہان آتی ہین پھر اگر بت اور رنگ اپنی
رفقا اور کوتوال سے پوچھا کہ تم نے بھی کبھی اُس مکان کا حال سنا ہی انھون نے عرض کیا نہ کبھی دیکھا نہ حال سنا سوا ہی آجکے لیکن خداوندون
کوئی اپنی قدرت سے مکان طیار کیا ہوگا خداوند کی کارخانہ قدرت بہت وسیع ہین کیا عجب ہی کہ وہان تشریف لاتے ہون یہ سنکی سب گفتگو
سنکر داروغہ ہوکے بیٹھے تھے رہا کردیا کہ یہ مقبول ہین انکو چھوڑدو یہ خداوند ہی کا فعل ہی وہ لوگ چھوڑدیے گئے بت اور رنگ نے کہا ہمکو بھی
اس مکان مین لیچلو اور خداوندون کے حضور مین جاکر ہم بھی زیارت سے مشرف ہون چور کا حال بھی دریافت کرین بڈھے سے کہا اسنے کہا
کہ حضور آٹھ دن باقی ہین میری بھی چوری اور آپکی بھی چور کا حال کھل جائیگا مین آکر حضور کو بھی لیجاؤنگا اور یہ کہکر اسنے اپنے مقام
کی راہ لی لیکن یہ خوردار حیران تھا کہ یہ بڈھا کہان سے آیا یہ بھی ساتھ ساتھ روانہ ہوا اب یکہا تو بھی سمت کو جاتی ہین اسنے دیکھکر
کہا کہ پیر ہقانی آپ کہان تشریف لیجاتی ہین ہنسکے کہا کہ بھی تمہارے استاد ہی تو ہین اسنے تعریفین کرنا شروع کین کہ استاد کیا کہنا آپ
بڑی جامع الکمالات ہین آپ پر عیاری ختم ہی لیکن یہ تو فرمایئے کہ وہ مکان ہی کہان ہی کیونکر اُنکو دکھلایئگا کہا کہ چلو تو سہی دیکھا جائیگا یہ
کہکر اپنے مقام پر آئے اور اپنی زنبیل سے بڑے بڑے موٹی بیلدارونکو نکالا اور ایک ایک کو لی گڑھی آپنے ان بیلدارونکو دی اور کہا کہ ایک جگہ
یہانپر کھودو وہ سب لگے کھودنے خوردار حیران حیران لگا دیکھنے کہ یہ بیلدار کہان سے پیدا ہوگئے غرضکہ ان بیلدارون نے گڑھی کو طیار کیا
انھون نے اُس گڑھی مین سے ایک نقب صحرا کی طرف لگادی اور زنبیل سے بارود نکالکر تمام غار پر بچھادی یہ متحیر تھا کہ اسقدر بارود
کہان سے آگئی اور ایک توڑا یعنی قلیتہ باہر غار کے اوڑا کے لیے لگادیا اور چاروطرف چار پیو بارود کی رکھدیئے اور بعد اُسکے سکو بندکرکے اوپر
زمین کو درست کرا کہ اُن سب بیلدارونکو داخل زنبیل کرکے اور آپنے بچہ چوبی پیری صندل کی سمین بیٹھ آپنے لگی ہوی اُنکو لگا کر ایک مکان ایسا کھیرا اور ایک
تصویر سامری کی اور ستر کھداوند بیان کی ہین اُن سبکی تصویرین لگادین بت ہی مرتب کرا کے اُس مکان کو اور فرش وغیرہ سے آراستہ
کراکے دروازہ بھی معقول قایم کرکے لگادیا گیا ہو وہ جو مال لیا تھا خالی صندوقچون مین جھوٹا مال سمین بھرکے درخت کے نیچے گاڑدیا اور
خوردار کو دکھادیا کہ یہین گاڑدینا اور اُسکے واسطے زیر مکان ایک گڑھا کھود کے تیار رکھدیا اور کہا کہ حضور ہم اُنھین لائین ہو وہ
بیٹھین اور پوچھین کہ خداوند ہم آپکو دیکھنا چاہتے ہین تو آواز دینا کہ ہم ابھی اپنی صورت دیکھانا نہین چاہتے ہین تم جسوسطے آئے ہو وہ بیان کرو
کہین چوری کی نسبت تم کہنا کہ فلان درخت کے نیچے گڑا ہوا ہی جاؤ کھود لو جب وہ مال آئیگا تو وہ دیکھکر معتقد ہونگے اور کہین گے کہ ہمکو زیارت سے
بھی مشرف کرایئے تو تم یہ کہنا کہ ایک کام کرو تمہین ہم یہ حکم دیتے ہین کہ تم پائخانہ پھرو اور پیشاب کرو اسی مقام پر اور شراب اور پیشاب
اور بول و براز کو اپنی جسم مین مالو اور منہ مین لگاؤ ہماری کرامات دیکھو کہ اُسمین کیسی خوشبو مشک و عنبر کی پیدا ہوتی ہی اُسوقت ہم بھی ظاہر ہوجائینگے
پس جب ایسی حرکتین کرنے لگین گے تو اُسوقت مین اُنکا قلیتہ دیدیگا یہ سب بھاگ اوٹ جائین گے ملک خالی ہوجائیگا اُسنے عرض کی اور تعریف کی کہ واقعی نہ
رہنگ لگی نہ بھلکی ہی نہ کسیکی نکسیر تک پھوٹی اور ملک کو آپنے خالی کرالیا واہ رے فطرت آپ سبحان اللہ الغرض کہ وہ آٹھوان دن آگیا پیر ہقانی اُسی سال
کے بار شاہی لیکر پہنچا یہ سب منتظر تھے کہ بجاکر اٹھوان نے سلام کیا اور سبکو اپنی ساتھ لیکر اُس صحرا مین آئے قریب شام ہونیکے کیسا جراغان کیا تھا اور
کچھ متقلین بخور اور خوشبویات آپنی سلگائی تھین کہ بنابت خوشبو مہک رہی تھین غرضکہ یہ سب کے سب اُس مکان صندلی کی پہونچے اور سجدہ کیا کہ
تصویرونکو دیکھا بس اُسی زمانہ کہ جامال بنا فلان درخت کے نیچے سے سنکا کوتوال کہ بڑی خواہش سے آیا تھا یہ ہی جھپٹا ہوا گیا اور مال بجنسہ پایا
اور لاکر سامنے رکھدیا اور رنگ کے رکھدیا اُنھون کا معتقد ہونیکا نہایت ہی اعتقاد بڑھگیا اور لگے سجدے کرنے اور عرض کیا کہ اے خداوند حق تو ہویدا کہ آپکی
کرامات اور خداوندی ہمپر آج ظاہر ہوئی اب ہم چاہتے ہین زیارت سے بھی آپکی مشرف ہون اُسوقت آواز آئی کہ بھی اپنے تین خوشبو سے سواء عرض کیا کہ جیسا
ارشاد ہو وہ خوشبو کونسی ہی آواز آئی کہ تمہارے پاس جو ہی عرض کیا کہ ہم نہین سمجھتے کہا کہ پائخانہ پھرو پیشاب کرو اور سب اپنی جسم پر ملو اور اپنے

کپڑون مین لگاؤ دیکھو تو کیسی خوشبو مشک و عنبر کی آتی ہی اور اسی مین عمر مین بھی تمہاری زیادہ کردی جائیگی اور یہ جو کچھ کہ اسباب ہے اسکو
دہقانی کو دیدو کہ اپنی بیان کہ آئیگا بعد اس جلسہ کے پھر تمکو لادیگا غرض پیر دہقانی اپنا جھوٹا اسباب بھی لیکر چلی آگے بڑھکر اسکو بھی ڈال دیا
اور ان حرامزادون نے واقعی اس مقام پر خانہ پھر اپیشاب کیا آواز آئی کہ جو بندہ خاص ہونگی جنکے اعتقاد درست ہونگی اونکو خوشبو مشک و
عنبر ہی کی معلوم ہوگی اور جنکی دل مین کچھ شک ہی اونکو بدبو غلیظ کی معلوم ہوگی غرضکہ ان لوگون نے کس مشکل اور دقت سے کساتھ لوان برا
کیا اور اپنی جسم لباس مین ملا اور خوف کی مارے کسی نے دم نہ مارا کہ بدبو آتی ہی تاکہ بداعتقادی ثابت نہو کہنے لگے کہ واقعی کیا خوشبو آتی ہی کہ
مشک و عنبر کی خوشبو بھی شرماتی ہی برخوردار جنی نے اختیار ہنس پڑا ہی کہ واقعی کیا عیاری کی ہی کہ گوکی گیڈ دنکو گوہی کی مار اواہ واہ کیا
کہنا عیاری ہی کا نام ہی آپکا مثل و نظیر نہین آواز آئی کہ جسقدر خوش فعلیا کروگی اوسیقدر ہم خوش ہونگی ہم تمہارا تماشا دیکھ رہے ہین
چنانچہ ایک دوسرے کے منہ مین چھاپ غلیظ کی لگاتے تھے اور قلقاریان مارتے اور خوش ہوتی تھے خضران اپنی عیاری پر آپ بھی بہت ہنسا اور
برخوردار جنی کو وہان سے لیکر دہنہ نقب پر آیا اور اسنے آگ دیدی جب آگ برابر پیپو بارود کی پہونچی ایک دھماکا سا ہوا اور یہ سب اوپر کی ہوا
آسمان ہوگیا جیہری اور گئی یہ دونون کہ دونون طرف حرمان جنی کردار ہوگیا یہان جو صبح ہوئی تو لاشین جلی ہوئی تین سو ساٹھ ساتھ فرقہ
مع بادشاہ کی شہر مین گرین اور جابجا پونچین اول تو لوگ ساکنان شہر آواز ہی سے گھبرائی تھے کہ یہ کیا آفت نازل ہوئی اب لاشین جلی
ہوئی دیکھین تو اور زیادہ گھبرائی اور بدحواس ہوئے اور کہنے لگے کہ یقہر خداوند نازل ہوا نہ معلوم کونسی خطا ان لوگون سے بے ادبی کی ہوئی تھی
کہ بادشاہ خود بھی جلے اور اونکے کیسے کیسے فقاکا مل بھی جلے تو یہی تشویش مین چھوڑی اور حال خضران اور برخوردار جنی کا سماعت
فرمایئے کہ خضران مع برخوردار جنی کے پاس حرمان جنی کے پہونچی بادشاہ اونکے گلے سے لگایا اور کہا کہ ای عیار جہان کیا بات ہی سبحان اللہ
عیاری آپ ختم ہی برخوردار جنی نے کل عیاریکا حال مفصل جو کہ گذرا تھا بیان کیا بادشاہ نہایت ہنسا اور فرمایا کہ جو جسکا نتیجہ اور
تھا ویسی ہی آپنے عیاری کرکے اونکو غارت کیا واہ واہ زبان سے آپکی صفت و ثنا نہین ہوسکتی اسکے بعد خواجہ خضران بن عمر
ثمانی نے آہوان جادو دیو راہدار کو زنبیل سے نکالا اور مذہب کے بارہ مین انسے استفسار کیا کہ حالا در شتا خلق روزگار عالم چہ
میگوئی یعنی انسے سوال اسلام کیا اور شہ الیطہ صاحقرانی کی بموجب انکو ہدایت کی آہوان نے نہایت ناپاکیسطرح زنگ کفر اسکے دل سے دور نہوا
کلیم سخت کسی راکہ باشد سیاہ + بآب کوثر و زمزم سفید نتوان کرد + ہرچند فہمایش کی اور وہ خدا اخذ اسکے سامنے بیان کی مگر اسکے قلب
پند و نصائح خواجہ کچھ تاثیر نکی آخر الامر لاچار ہوکر اس کافر خاسر کو قتل کیا وہ گنبد اور دریا سب اوڑ گئی چشم زدن مین معلوم بھی
ہوئی کہ کہان تھی اس دیو مکار نے دیکھا کہ یونہی جان جائیگی ڈاؤ کر کے جو یہ کہین اوسکو قبول کرین تو اب عمر و ثالث نے اس سے پوچھا کہ تو
خود کیا کہتا ہی مذہب کے بارہ مین یہی حال تیرا بھی ہوگا بتا کیا کہتا ہی کہا کہ کہیے آپ کیا کہتے ہین کہیے تو آپکو سجدہ کرون فرمایا کہ معاذ اللہ مجھ کیا
سجدہ کریگا سجدہ معبود کرنا چاہیے تو کلمہ پڑھ اور از صدق مسلمان ہو اسنے قبول کیا مثل طوطی کے کلمہ زبان پر جاری کیا انھون نے
اسکی پیشانی پر شک دیکھکر بادشاہ سے جیسے سے عرض کیا کہ یہ مسلمان ویسا نہین ہو اسکی قیافہ سے مکر پایا جاتا ہی بادشاہ نے کہا کہ آپکو
ہی چاہیے اسے قتل کیجئے چاہیے آپنے کہا کہ آئین صاحبقرانی کے خلاف ہی کہ شرع ظاہر پر اعتماد کرنا چاہیے ع حال کسی کسی محمد
بجز پروردگار + غرضکہ اسکو پھانسی دیکر سامنے کھڑا ہوا اور کہا کہ او انسان سفید دندان تو نے مجھ سے کیا کیا مکر کیا
اب تجھے کب چھوڑتا ہون یہ کہکر بیساختہ یہ جھپٹا کہ آپنے جلدی سے سفید مہرہ نکالکر اور لگی آپ اسکو بجانے اور غزل لیلی کی زبان مین
آپ لگی گانے یہ نادہنلاد ہنا لگا ناچنے جب اسے مست پایا حرمان جنی نے نہایت تعریف کی کہ جیسا آپنے فرمایا ویسا ہی اس ملعون نے
کیا غرضکہ اسی عالم مستی مین تو مست تھا ہی آپنے سفید مہرہ سے بیہوشی اور اگر گانا شروع کیا آخر کو بیہوشی نے تاثیر کی ناچتے ناچتے
دھم سے گرا پس آپنے اسکی مشکین باندھکر اور ہوشیار کرکے ایکی دفعہ اسے قتل کیا بادشاہ نے اور بھی تعریف کی اور کہا کہ بیشک تو
تاج آپکا ہین اور بادشاہت کو مین آپنے نذر کیا کہ بادشاہت آپکو مبارک ہی ایسی فکر کیجئے کہ عالم شعبدہ بازی کا طے ہو اور کچھ میرے لئے
شعبدہ بازی اسمقام پر ہو لطف دیکھئے اور آپکو جسقدر راستی معلوم ہون اور جو عنوان کہ اس طلسم نہ طاق کی فتح ہو اور زندان
وغیرہ کا حال جو معلوم نہو بیان فرمایئے انھون نے کہا کہ آج تو نہین کل بیان کیا جائیگا لہذا یہ شب بیتر مقرر ہوئے کہ حال آئندہ بیان کیا جائیگا

خواجہ کو حرمان چینی کے بیان چھوڑتا ہون اور حال یاجوج ماجوج اور دجال کے خروج کا بیان کرتا ہون

اب بفرمان سرکار ابد قرار یہ جفر سراپا سراپا تقصیر صحیح متصدق حسین داستان کو

خروج خوخوار بن دجال کو تحریر کرتا ہی

ببزم سخن طوطی خوشنوا	بدین زمزمہ شد ترنم سرا

راویان اخبار واقعات درد واندوہ و نامداران آثار حقیقت پژوہ اس داستان مصیبت کو یون آغاز کرتے ہین کہ درمیان پردہ دنیا و پردہ ظلمات کے ایک بیابان ہے کہ نام اسکا بیابان پر آشوب ہی اس صحرا مین ایک قزاق رہا کرتا تھا کہ نام اسکا خوخوار بن دجال تھا یہی حاکم یہان کا سمجھا جاتا تھا رفتہ رفتہ اپنے زور بازو کے بھروسے پر اسکی جرات اسقدر بڑہی کہ اسنے خروج کیا چالیس ہزار سوارون سے جس ملک پر چڑہگیا اوسی فتح کرلیا اب ملک گیری کرتے کرتے اسکے پاس جمعیت سپاہ بہی بہت ہوگئی اور ساڑہے تین سو سرداران زبردست زیردست ہوکر مطیع ہوئے اب یہ بیابان پر آشوب شر کے نام سے مشہور ہوا اور سلطنت خوخوار بن دجال کی قائم ہوئی بارگاہ اسکی ایسی وسیع ہی کہ جسمین تخت شاہی کے علاوہ ساڑہے تین سو تخت بچھتے ہین اور سرداران نامی و گرامی حسب مراتب بیٹھتے ہین اب اسکے دور دورے ہین اور یہ تمام لوگ ابلیس پرست ہین ایک روز کا ذکر ہی کہ خوخوار بن دجال تخت شاہی پر متمکن اور دائنے جانب طوفان بزور آزما تہمید زور آزما و مجور قتال سرار زنگ بیبیت ناک قرنیل گرز زن شعبان آزدر سوار نشہیر شتر سوار مقام شیر زور قرنیل نیزہ باز تجیل شتر لب اپنے اپنے درجہ پر بیٹھے ہوئے دو سو سردار قومی ہیکل اپنے اپنے ٹکاؤن پر بیٹھے ہین اور بائین جانب افواج بے پناہ کلاہ اجول عقرب چشم اجبل کوہ باطن ہشام سیر گردان انعام سپر گردان غضنفر ان فیل سوار اہبال کوہ پیکر اجمال فیل زور انتقال گراز دندان گرشیب آہن کلاہ اعقاب نیزہ بازقرنہ میمغزان اسی صورت سے پونی دو سو سردار دست چپ جانب بیٹھے ہین اور فعل زشت خو اوسکا وزیر درجہ وزارت پر بیٹھا ہی باتین ہو رہی ہین کہ اب کس ملک پر چلنا چاہیے ایک آدمی نے بیان کیا کہ بالفعل خدا پرستون کا بڑا زور ہے اور ہر چہار طرف یہی پہیلے ہین بقوت شمشیر گویا تمام دنیا پر اونہین کا قبضہ ہی جس قدر یہ لوگ قتل کیے جائینگے اوسی قدر خوشنودی خداوند کا باعث ہوگا یہی باتین تہین کہ ایک مرتبہ دروازہ بارگاہ کیطرف سے اک شخص عجیب الخلقت نمودار ہوا آواز دی اوسنے کہ ایہا الناس آگاہ ہو کہ ہمین فرستادہ خداوند تبت زرین سخنگو کا ہون اسلیے آیا ہون کہ خداوند کوہ اسود پر تشریف لائے ہین اونکی تشریف آوری سے آگاہ کردون خوخوار بن دجال نے کہا ہم سوا خداوند ابلیس کے کسی کو نہین جانتے اوس نے کہا کہ یہ نائب خداوند ابلیس کے ہین اگر نہ تم لوگ چلوگے تو یقین ہے کہ مورد عتاب ہوگے اس نے کہ اونکو خداوند ابلیس نے اسی لیے بہیجا ہے کہ مرتبہ تم لوگون کا بڑہا ہین جس طرح قزاق سے بادشاہ بنادیا اسی صورت شہنشاہ بنادینا منظور ہی اور اگر خلاف اسکی کروگے تو پھر اوسی حالت اصلی کو پہونچ جاؤگے یہ سنکر خوخوار بن دجال ڈرا اور کہا کہ مجھے کیا معلوم تھا کہ نائب خداوند تشریف لائے ہین ابہی چلتا ہون یہ کہکر سوہ عام ارکین سلطنت کی جانب کوہ اسود روانہ ہوئے لیکن اوس حال اس بت

زرین سخنگو کا بیان کیا جاتا ہے کہ جس زمانہ مین حمزہ صاحبقران اول نے دیوان قاف
مارا و شکست دیکر بھگایا تھا تو اون شکست یافتہ دیوون نے مختلف مقامات پر قیام اختیار کیا
بہت سے دفعتاً آکر لڑا کے اکثر مسلمان ہوگئے بعض بوشیدہ ہی دور دور نکل گئے
اونمین دیوان قاف مین سے ایک دیو اس طرف بھی بھاگ کر نکل آیا تھا اور صحرا البصرا
پر اکرتا تھا نام اس دیو کا دیو بادبان ہے ایک مدت مدید تک یہ سیاہ رہا کوہ صحرا البصرا
قبر کی اکثر ابلیس ملعون کو یاد کرکے اپنا مدعائے دلی بیان کیا کرتا تھا ایک
شیطان اسکے سامنے آیا اور کہا کہ کیا چاہتا ہے دیو بادبان نے کہا کہ آپ کون ہین
شیطان نے جواب دیا منم خداوند ابلیس دیو بادبان نے سجدہ کیا شیطان نے
ہاتھہ اوسکی پشت پر رکھا اور کہا کہ مطلب تیرا یہی ہوگا کہ خدا پرستون کو زک ملے اور حمزہ
کسی طرح قتل ہو دیو بادبان کا اعتقاد یہ سنکر اور بھی قوی ہوگیا کہ بیشک خداوند برحق ہین
تب تو دل کی بات بتا دی کہا کہ آپ تو خود ہی جانتے ہین میرے بیان کرنے کی اب کیا
ضرورت رہی شیطان نے کہا اچھا ہم ایک فرشتہ تیرے ساتھ کرتے ہین
اور تجکو نائب اپنا قرار دیتے ہین اور تدبیر بتاتے ہین کہ کو خدا پرستون پر غالب آئین
دیو بادبان آ تو پاؤن پر سر رگڑنے لگا اور کہا جلد ارشاد ہو کہ وہ کیا تدبیر ہے
شیطان نے بیان کیا کہ تو اک بت سونے کا تیار کرا اور خود اوس بت مین
پوشیدہ ہوکر بیٹھہ اور نام بت کا بت زرین سخنگو رکھہ اور ہر شخص سے بت کے
اندر سے کلام کیا کر کہ اعتقاد لوگون نے تیری طرف جمین اور مطیع تیرے ہون
اور اپنے کو تابعدار خداوند ابلیس ظاہر کرکے فرمان ہمارا پہونچا کہ خداوند کا حکم
کہ خدا پرستون کو قتل کرو اور دین ہمارا پھیلاؤ لیکن خروج تیرا کوہ اسود
مناسب معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ وہان سے عملداری خونخوار بن دجال کی
قریب ہے یہ فرشتہ جو ہم تیرے ساتھہ کرتے ہین یہ تجکو ہر قسم کی مدد دے گا
اور اسے بتلایا کرے گا اور لوگون کو گمراہ کرکے لاتے گا اور یہ تیرا مطیع بنائے گا
یہ کہکر آواز دی کہ اے فرشتہ مدبر ادہر آ یہ کہنا تھا کہ دیکھا اک شخص عجیب الخلقت سامنے
سے نمودار ہوا کہ قد اوسکا مانند انسان کے ہی اور چہرہ بلند دیو کے مگر سر پر
ایک ہی شاخ ہے یہ ہمزاد دیو بادبان کا تھا کہ جس کو شیطان نے دیو بادبان
کو تابع کردیا تھا کہ جو کچھ تو اسے پوچھوگے یہ حالات تمام دنیا کے تم سے بیان کیا کرے گا اور مشکلین
آسان کیا کریگا یہ کہکر شیطان تو نظرون سے غائب ہوگیا اور دیو بادبان اپنے ہمزاد کو
ساتھہ لیے ہوئے کوہ اسود پر آیا اور بت سونے کا تیار کرکے خود اوسی بت کے اندر جا گزیں
یہ اسی کا فرستادہ تھا ہوا دل خونخوار بن دجال پاس پہونچا اور اوس کو بہکا کر اس طرف لایا
الحاصل جس وقت خونخوار بن دجال درہ کوہ اسود مین داخل ہوا
تو دیکھا اسنے کہ اک بت طویل القامت سونے کا رکھا ہے آنکھین دونون یاقوت
سرخ کی ہین اور اسمین ضوء دیا ہین کہ معلوم ہوتا ہے وہ چراغ روشن ہین دانت
مروارید آبدار کے ہین بس جسکے دیکھتے ہی خونخوار بن دجال اس بت کو

دیکھا سجدہ کیا بعد اسکے تمام سردارون نے مگر مہمل زشت خو وزیر خونخوار نے سجدہ کیا
اور نہایت خوش ہوئے کہ ہم اس وقت اپنے خداوند کے سامنے ہین جس وقت ان
لوگون نے سر اوٹھایا بت مین سے آواز پیدا ہوئی کہ کیون خونخوار ین دجال ہم نے رعد سے
پریشان آئے ہوئے ہین اور تو آج تک پریشان نہ آیا جب ہم نے طلب کیا تو حاضر ہوا خونخوار ین
دجال نے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ مین واقف نہ تھا کہ حضور تشریف لائے ہین جیسی خبر ملی
ویسی وقت حاضر حضور ہوا کہا ہان پہلے تم نے کہا تھا کہ ہم بت زرین سنگو نہین جانتے ہین
خونخوار ین دجال نے عرض کی کہ یہ قصور تو ضرور ہوا لیکن مین ناواقف تھا اس امر سے
آگاہ نہ تھا کہ آپ نائب ہین خداوند ابلیس کے چونکہ ہم لوگ ابلیس پرست ہین اسوجہ سے
کسی دوسری خداوند کو سجدہ نہین کرتے جس وقت نہین آپکے حال سے آگاہی ہوئی کہ آپ نائب
خداوند ہین اوسیوقت حاضر ہوئے اب ارشاد ہو بت کے اندر سے جواب آیا کہ اے خونخوار ین دجال
مجکو خداوند ابلیس نے اس لئے بھیجا ہے کہ مین اونکے خاص بندون کو اونکی جانب سے
ہدایت کرون اور جو عمل کرنے کا اقرار کرین اون سے فرمان خداوندی بیان کرون خونخوار ین
دجال نے عرض کی کہ ہم بسر و چشم موجود ہین جو کچھ ہوگا اوسے بجالائینگے پھر سنگر
بت زرین سنگو نے کہا کہ بت دنون سے خدا پرستون نے اپنا عمل بیکار کیا ہے اور ہزارہا
بندگان ابلیس کو قتل کیا ہے پہلے یہ گنہگار بندے ہین اس قدر پسند آئے کہ ہم نے اونکو
زور دیا اپنے ماننے والون کو اتنے زک دلوائی مگر اب ظلم اون کے بہت بڑھگئے اور غرور
اس قدر دماغون مین سما گیا ہے کہ وہ ہم کو بھول گئے اور ایک جھوٹ موٹ کا اپنا
خدا الگ بنا لیا ہے اور اوسکی پرستش کرتے ہین اور یہ امر ہمارے ناگوار گذرا ہے
لہذا تمکو اس قدر قوت عنایت کی گئی کہ تم ان لوگون کا استیصال کرو اور نشان
طبقہ ارض سے مٹا دو یہی وجہ ہے کہ پہلے تم فراق سے اب درجہ بادشاہت کو پہونچے
اور اس قدر فوج و لشکر فراہم ہوا کہ سارے تین سو سردار تمسے زیر کر اگر تمسارے
مطیع ہوئے اور اب اطاعت خداوند و حکم خداوند کے موافق جس سے لڑوگے
اوس پر غالب آوگے یہ سب سامان تمکین اس لئے عنایت ہوئے ہین کہ تم خروج کرو
ہم تمسارے ساتھ رہینگے اور اول خانہ کعبہ کو برباد کرو بعد اسکے حمزہ اور اولاد حمزہ کو
قتل کر کے نام انکا صفحہ دنیا سے مٹا دو اور اگر خلاف اسکے کروگے تو اپنی اصلی حالت کو
پہونچ جاوگے بلکہ اس سے بھی کمزور کر دیئے جاوگے کہ پیشہ قزاقی کے بھی لائق نہ رہوگے
کیونکہ یہ ناغدہ پیشہ جس مین سوا حلال کر کے لینے کے حرام کا ذکر تک بھی نہین ہے تمسے
نزک ہو جائے گا اوس لقمہ پر بسر ہوگی جو کوئی بخوشی و رضا تمکو کچھ دیدے گا یہ سنکر
خونخوار ین دجال کانپ اوٹھا اور عرض کی کہ خداوند تجھسے ناراض نہون
جو حکم میرے نام آیا ہے اوسے پر عمل کرون گا یہ سنکر بت زرین سنگو نے کہا کہ اول
سامان خروج کا تیار کرو اوسکے بعد یہان سے خانہ کعبہ کی طرف چلو خونخوار ین
دجال نے کہا کہ وہ سامان بیان فرمایئے بت مین سے
آواز آئی ایک تخت بہت بڑا نہایت مضبوط و مستحکم جواہر لگا رہوا اور ایک چترا سی

سامان کا تیار کرو اور یک نوبخانہ جو ہمارے تخت کے آگے آگے
بجتا ہوا چلے اور چار فیل زبردست سدہاؤ کہ تخت اوپر کسا جاوے اور
وہ فیل تخت کو لیکر چلیں تمہارے قیام کے واسطے سیاہ رنگ کے تیار ہوں
اسلئے کہ یہ رنگ خداوند کو نہایت پسند ہے اور پیرہن بھی علمون کے
سیاہ ہوں اونیز توبرے خداوند ابلیس اور نائب خداوند ابلیس کی
تحریر ہو جس وقت یہ سب سامان درست ہو جاوے تم ہم سے اطلاع کرنا اور
بس اب جاؤ یہ سنکر خونخوار بن دجال کوہ اسود سے شہریار مصع حصاری
اور تیاری کا حکم دیا بعد چند روز کے جس وقت یہ سب سامان درست ہو گیا
تو تخت و تاج چتر وغیرہ سب اپنے ہمراہ لیکر کوہ اسود کے جانب روانہ ہوا
اور بت زرین سخن کو اطلاع دی حکم ہوا کہ تم سب آنکھیں اپنی بند کرو سب نے
آنکھیں بند کر لیں دیو بت بن سے نکلکر قریب اوسی تخت جواہر نگار کے
آیا کہ جسکی تیاری کا حکم دیا تھا اور بت کو اوٹھا کر تخت پر رکھا اور خود اوسی بت میں
پوشیدہ ہو رہا اور وہ شیطان پشت کی طرف آکر کھڑا ہوا چنور ہاتھ میں
لیکر مگس رانی کرنے لگا اب جو سب نے آنکھیں کھولیں بت کو تخت پر دیکھا
سب نے سجدہ کیا نوبخانہ بجنے لگا آواز سے اوسکی دیو خوش ہو کر فین فین
کرنے لگا یہ لوگ سمجھے کہ خداوند خرد بہت خوش ہوئے غرضکہ خونخوار بن
دجال بھی اپنے خچر پر سوار ہو کر اکیس لاکھ سوار دن کی جمعیت سے طرف خانہ کعبہ
بارادہ قتل صاحبقران و بربادی خانہ کعبہ روانہ ہوا جاتے جاتے
اول قریب شہر مرمر مصع حصار کے پہونچا خبر شہنشاہ مرصع حصاری و
شہریار مرصع حصاری کو ہوئی کہ کوئی کافر ہے کہ نام اسنے بت زرین سخن
رکھا ہے اور خونخوار بن دجال کو اپنا سپہ سالار کیا ہے ساڑھے تین لا
سپاہ و اعوان زبردست اوسکے ہمراہ ہیں برائے استیصال ممالک خداپرستان و بقصد
اہتمام خانہ کعبہ آتا ہے اور راستہ اسی طرف سے ہے یقین ہے کہ یہاں بھی آکر
یہ کفار فتنہ و فساد برپا کرینگے یہ سنکر شہنشاہ مرصع حصاری و شہریار مرصع حصاری
نے وزراو امرا سے مشورت کی کہ کیا کرنا چاہئے خیرخواہان دولت نے عرض کی
کہ دشمن کی فوج زبردست ہے سرداران قوی ہیکل اوسکے ہمراہ ہیں یہ
حالت ہے کہ صاحبقران اول و صاحبقران ثانی
جب سے خانہ کعبہ کو تشریف لے گئے ہیں کوئی خبر نہیں معلوم ہوئی شاہزادہ گرد
لشکر شکن کا انتقال ہو گیا شاہزادہ نورالدہر بن بدیع الزمان کا پتہ نہیں
کہ کیا ہوئے صاحبقران ثالث یعنے شاہزادہ بدیع الملک
تہ طاق کی طرف گئے ہوئے ہیں آپ کا لشکر اس لائق نہیں کہ ان کفار سے تاب
مقاومت لاسکے لہذا مناسب وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ تحمل سے کام لیجئے اول ملک
مال و جان آبرو کو بچائی شہنشاہ مرصع حصاری و شہریار مرصع حصاری نے کہا

اب سن شباب گزر چکا زمانہ پیری آگیا بہت سی ساتھ والے جانب ملک عدم
راہی ہو گئے انس وقت ضعیفی مین سفیدی پر سیاہی چڑہانا اور تقیہ کرکے جان بچانا
کر وزکی عمر کے واسطے بہتر ہی ہی کہ ان کفار سے لڑکر مرین کہ غازی و شہید کی خطاب سے
ممتاز ہون عاقبت بخیر ہو یہ کافر کہی جانین کہ غلامان صاحبقران ایسے تھے
کہ جان دی مگر عزت و ایمان کو ہاتھ سے جانے ندیا یہ عزم بالجزم کرکے جو بادشاہ کہ
یہان سے قریب قریب تھے اونکو برائے مدد نامے تحریر کئے کہ اس طور سے
کفار نے خروج کیا ہے اور آرادہ بربادی دین اسلام کا رکھتے ہین لہذا ہمین تمہین سبکو
مناسب ہی کہ ایک ہی مقام پر اچھی طرح جم کر لڑین ورنہ فوج کفار بہت ہی جس
ملک پر آپڑین گے بغیر لڑے بہڑے برباد کردین گے جسوقت نامہ شہنشاہ دشہریار کے
لوگون کو پہونچا سات بادشاہ معہ شاہزادہ آذر کوہ مرصع حصار کی جانب روانہ ہوئے
یہان شہنشاہ مرصع حصاری دشہریار حصاری نے اپنا لشکر قلعہ کے باہر نکالا
بارگاہ برپا کی ہرکارے خبر کے واسطے روانہ کئے کہ اب لشکر کفار کہان تک آیا اور
اب کس طرف کا رخ ہے پہلوان کیسے کیسے اوسکے ہمراہ ہین ہرکارے متواتر
خبرین پہونچا رہے ہین کہ آج فلان مقام تک لشکر پہونچا اور آج فلان صحرا مین مقام کیا
کل فلان مقام تک پہونچینگے اور سامان اس اس طرح کے ہین اور فوج بیشمار اون کی
ہمراہ ہے یہان تک آٹھ روز کے بعد داخل ہو جائینگے اب انتظار ہے کہ جن
بادشاہون کو برائے مدد طلب کیا ہے دیکھئے وہ کتنے وقت پہونچتے ہین الحاصل
جب وہ روز آیا کہ جسکی خبر ہرکارون نے دی تھی شہنشاہ مرصع حصاری اور
شہریار مرصع حصاری منتظر چشم براہ ہوکر بیٹھے صبح کا وقت ہے دھوپ
ہلکی ہلکی درختون پر نمودار ہوئی ہے اور آہستہ آہستہ تیز ہو رہی ہی تارے
غائب ہو چلے ہین طائران صحرا اے غول کے غول اس درخت پر سے اوڑ کر اوس
درخت کے طرف جاتے ہین اوس طرف سے اوڑ کر ادہر آتے ہین عجب طرح کا
عالم ہے سبزہ لہلہا رہا ہے دریا لہرین مار رہا ہے شفق کا رنگ دھوپ مین
اوڑا جاتا ہے برگ ہائے درخت شعاع مہر کے پرتو سے سنہرے
معلوم ہوتے ہین اور جس وقت ہوا سے متحرک ہوتے ہین عجب چمکیلا پھیلے
پیدا کرتے ہین چشم تماشا مین جلیان سی کوندہ جاتے ہین کوئل بلا عجب
بہار دے رہا ہے کہ یہ معلوم ہو رہا ہے کہ صحرا مین دور تک اک فرش سفید بچھا
ہوا ہے چرند مصروف چرنے ہین پرند غول باندہ کر ادہر سے ادہر آتے جاتے ہین
عجب لطف ہے کہ یکایک جانب صحرا اک شفق گرد و غبار بلند ہوا یہ معلوم ہوا کہ آندہی
آتی ہے سب نگران تھے کہ کون آتا ہے شہنشاہ مرصع حصاری و شہریار سے
کہا کہ یہ علامت تو آمد لشکر کی نہین ہے شہریار بھی حیرت زدہ تھے کہ واقعے
اس طرح کبھی لشکر کو آتے نہین دیکھا لیکن جب آتے آتے وہ گرد قریب
پہونچکر شفق ہوئی تو گھوڑون کے ٹاپون سے زمین کو زلزلہ ہو رہا تھا یہ معلوم ہوا

کہ قریب ایک لاکھ سوار کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے آتے ہین آگے آگے داود شاہزادہ آذرکوہ مرکب پر سوار پشت پر ایک لاکھ سوار ہین شہنشاہ دشہریار بڑھکر استقبال کیا اور سبب اس طرف آنے کا دریافت کیا شاہزادہ آذرکوہ بیان کیا کہ نامہ آپکا مجھے شکار پر ملا یہ خیال ہوا کہ مبادا فوج دشمن آجاے تو پیشتر پہونچنا چاہیے اس خیال سے مین اپنے لشکر سمیت گھوڑے پر پٹ دوڑاتا ہوا آیا ہون یہی سبب تھا کہ گرد اس قدر تیز آرہی تھی کہ آندہی معلوم ہوتی تھی الحاصل بارگاہ شاہزادہ آذرکوہ کی جانب راست تجویز کر برپا کی اور لشکر اوتر کر لشکر شہنشاہ دشہریار مین شامل ہوا اب یہ تین بادشاہ ایک جا بیٹھے ہین باتین عبرت آمیز و دردانگیز ہوتی لگین اوسکے بعد اور گرد اوڑی اور چار لاکھ سوار سے چار بادشاہ رفقاے شاہزادہ نوراکدر سے اکر شہنشاہ دشہریار سے ملے انکے لشکر بھی لشکر شہنشاہ دشہریار مین شامل ہوئی اور بارگاہ انکی بھی برپا ہوئین یہ روز ان سرداروں اور بادشاہون کی آمد مین تمام ہوا شام سے طلایہ گشت کا پہرے لگا آوازین ہوشیار باش بیدار باش کی بلند ہوئین شب ان بادشاہون نے اپنے اپنے خیمہ مین راحت و آرام کے ساتھ بسر کی کل راہ دفع ہو جب دوسرا روز ہوا اب یہ سب ایک جگہ ہوے باتین ادہر اودہر کی ہونے لگین شہنشاہ مرصع خصاری نے شاہزادہ آذرکوہ سے کہا کہ جس دن سے قدم مبارک صاحبقران یہان سے گے ہین اوس روز سے برکت جاتی رہی ہر چہار طرف سے نرغہ ہے کفار کا خروج ہو رہا ہے ملک اہل اسلام کی غارت و برباد ہو رہے ہین نوبت بہ ایجا رسید کہ اب یہ ملک بھی ہاتھ سے جاتا رہتا نہین معلوم ہوتا اور اسکے بعد دیکھیے کس کی نوبت آتی ہے جس وقت تک صاحبقران گوشہ نشینی نہین اختیار کی اوس وقت تک اول تو کسی نے سر نہین اوٹھایا اور اگر کوئی ادہر ادہر ہی تو وہین پست کر دیا گیا بڑے بڑے کفار مارے گئے صدہا خدا بیان مٹا دئے افسوس آج کل زمانہ کی گردش اہل ایمان سے ایسے ناموافق ہو رہی ہے کہ سامان بربادی و تباہی کے ہر طرف نظر آتے ہین شاہزادہ مدبع الملک صاحبقران زمانہ فتح طلسم طاق کے لیے گئے ہین سب سردار اوسکے ہمراہ ہین چند سردار امیر کے ساتھ گئے تھے اون کا پتا نہین کہ زندہ ہین یا راہی ملک عدم ہوے ایک طرف ارژنگ بن زمرد نے خروج کیا ہے دوسری طرف چترنگ اوس کا بھائی دعویدار خداوندی ہوا ہی سنا ہے کہ آپس مین جنگ ہوتی تھی پھر نہین معلوم کیا ٹھہری ایک جانب سے برجیس آفتاب پرست ملعون کوہپیکر تمکتار اج کرتا ہوا طاق کی طرف جا رہا ہے ادہر ان ابلیس پرستون نے سر اوٹھایا ہے نہین معلوم کہ تسلط الٰہی کیا ہے اور انجام کیا ہوگا

بیا تا کرد گار جہان	درین آشکارا چہ دارند نہان

یہی باتین تھین کہ یک از پردہ بیابان گردے بر خاست بگرد تیرہ تیرہ و خیرہ خیرہ
سر گردہ آسمان رسیدہ و پاے گرد در زمین پیچیدہ شعر

زسم ستوران دران نہین دشت	زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہے کہ ہوا نے مارا گرد کو گرد نے مارا ہوا کو دامن گرد کا شگافتہ ہوا اول گرد سے سو علم نشانہ ایک لاکھ سوار کا آکر پہونچے پھر ہر ون پر تین تین سے تعریف ابلیس پر تلیس کے اور بت زرین سخنگو کی تحریر تھی اور رنگ پھریرہ کا سیاہ تھا آگے آگے دو پہلوان قوی تن و قوی من کوہ پیکر دیو صورت گرگدن مست پر سوار اٹھالہ بارگاہ لئے ہوئے پشت پر ایک لاکھ سوار سیاہ وردی پہنے ہوئے یہان سے ہرکارے روانہ ہوئے لیکن اون کافرون نے آتے ہی لشکر شہنشاہ دشہریار کے مقابل بارگاہ برپا کی خیمہ استادہ ہونے لگے فوج نے پڑاؤ کیا بعد کچھ دیر کے ہرکارون نے گر شہنشاہ مرصع حصاری دشہریار مرصع حصاری کو اطلاع دی کہ پیش خیمہ بت زرین سخن گو کا آیا ہے اور یہ چودہ نون سردار ہر اول لشکر ہیں ایک کا نام طوفان زور آزما اور دوسرے کا نام تہمید زور آزما ہے یہ سنکر شہنشاہ دشہریار مرصع حصاری نے کہا کہ دیکھا چاہیے کہ کل فوج کس قدر ہے اور سردار کیسے کیسے ہین ہنوز سخن در دہان تھا کہ دوسری گرد اوڑی اور مخمور فیل سر چالیس ہزار سوار سے آکر پہونچا اور مقابل مین لشکر اسلام کے خیمہ زن ہوا ابھی یہ لوگ خیمہ نہین برپا کر چکے تھے کہ پھر گرد اوڑی اور ارژنگ ہیبت ناک پچاس ہزار سوار سے آکر پہونچا پھر گرد اوڑی اور قرسیل مشت زن دس ہزار سوار سے آکر پہونچا اوسکے بعد قرسیل گرز زن آیا اب تو تانتا بندھ گیا اور تغبان اثر در سوار قمقام شیر زور قرسیل نیزہ باز محمل شتر لب یکے بعد دیگرے آنا شروع ہو گئے کوئی چالیس ہزار کی سپاہ سے کوئی تیس ہزار کوئی بیس ہزار غرضکہ دس ہزار سپاہ سے کم اور ایک لاکھ سوار و پیادہ سے زیادہ کسی کے ہمراہ نہ تھے شام تک یہ سلسلہ یونہین جاری رہا آج جو شہنشاہ مرصع حصاری دشہریار مرصع حصاری پلٹ کر بارگاہ مین آئی تو نہایت متردد ہین کہ فوج دشمن ابھی نصف سے کم آئی ہے اور ہماری سپاہ اس موجودہ لشکر سے بھی کم اور کمزور ہے اسلئے کہ جو سردار ہین وہ ضعیف ہو گئے یوست و استخوان باقی ہین گوشت سب گل گیا ایک جوانی کیا گئی کہ اپنے ہمراہ بہت سے سامان لیتے گئی

شعر

گیا جوانی کے ساتھ سب کچھ وہ گرمی مشق اب کہان ہے	ابھی ہوا آہ کی ہے نیچی کبھی ہوئی تھی کمان کا دھواں ہے

اب یہ لوگ ان کفار سے کیا لڑ سکین گے بلکہ اداو نکی زیادہ قوت اونکی زیادہ پہچان سن آچکا دلولے جاتے رہے امنگین باقی نہین رہین وہان خاص زبانہ سرکشی و دل آزاری ہے مگر وہ پروردگار توانا ہے اگر چاہے تو مور کو قبل پر فتح یاب کر دے مگر یہ سب آثار قواعد زمانہ کے خلاف معلوم ہوتے ہین اور اب یہ سمجھنا چاہیے کہ قضا ہماری آگئی غرضکہ شب بسر ہوئی اور صبح نمودار ہوئی اہل اسلام تمازین پڑھ پڑھ کر مصروف دعا ہوئے شہنشاہ دشہریار وظیفہ پڑھتے ہوئے بارگاہ مین بیٹھے کہ دیکھیے اب کیا نظر آتا ہے

شعر

ہے ظلم تازہ ستم دیکھتے ہین	فلک جو دیکھاتا ہے ہم دیکھتے ہین

یہ تمام فوجین ہماری بربادی کے واسطے جمع ہورہی ہین خیر کچھ فکر نہین ہے ہم بھی جیکر کی
سیر ہین خوشا قسمت اوسکی جو شہادت کی موت میرے اوسکو مردہ نہ سمجھنا چاہیے بلکہ
وہ زندہ جاوید ہے اس طرح کے خیالات ان بادشاہون کے دماغ مین چکر مار رہے تھے
کہ جانب صحرا سے بہت کچھ گرد و غبار بلند ہوا سب نگران تھے کہ اب کون آتا ہے اور کسقدر
سپاہ اوسکے ہمراہ ہے کہ یکایک دامن گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گردی اقوای آہن کلاہ
چالیس ہزار سوارسے آکر پہونچا اسکے بعد پھر گرد اوڑی اور اجول عقرب چشم
تیس ہزار سوارون سے آکر لشکر کفار مین شامل ہوا تیسری گرد اوری اجبل کوہ پیکر
بیس ہزار سوار سے آکر پہونچا اسکے بعد انعام سپر گردان اور ہشام سپر گردان
بیس بیس ہزار سوار سے آکر پہونچے پھر شام ہوگئی اہل اسلام پریشان ہوکر پھر سے
تیسرا دن ہوا پھر صبح سے آمد لشکر شروع ہوئی اول اجمال کوہ پیکر تیس ہزار سوار سے آیا بعد
اجمال فیل زور اسی قدر فوج سے آکر شامل لشکر کفار ہوا اسکے بعد استقال گرز دندان
گرز غضب آہن کلاہ عقاب پنجہ باز قرنیہ تیغ زن یہ سب سردار با فوج و
سپاہ بسیار آکر پہونچے اور فوج کفار مین شامل ہوکر بمقابلہ اہل اسلام
خیمہ زن ہوئے پریشانی اہل اسلام کی ان فوجون کو دیکھکر بڑہتی جاتی ہے
اور زندگی سے مایوس ہوتے جاتے ہین عوض سامان حرب درست کرنے کے سامان
موت و زاد آخرت کی فکر مین ہورہی ہین چوتھا دن ہوا آج بھی وہی حالت رہی کہ صبح سے
شام تک برابر سردار آیا کئے اور سرداران کفار برائے استقبال جایا کئے یہی حالت
گیارہ بارہ یوم تک برابر رہی ادہر اہل اسلام نے مرنے پر کمر کس لی دل اپنا دنیا کیطرف
ہٹا لیا اب تیر ہوان روز ہے کہ ہر دن چڑہا ہوگا تمام صحرا فوجون سے بھرا ہے ہر طرف
سانون کی چمک ہتیارون چنگار گھوڑون کے ہن ہنانے کی آوازون کے سوا ہر گیا
گیا تک نظر نہین آتا ہے زمین پوشیدہ ہوگئی ہے آسمان کو بھی گرد نے چھپا لیا ہے
یہ کثرت لشکر ہے اور ابھی تک انتہا نہین ملی ہے بادشاہ کی سواری نہین دیکھی ہے کہ
یکایک از جانب بیابان گردے بر خاست مگر گرد تیرہ تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد
بر آسمان رسیدہ و پای گرد در زمین پیچیدہ آتے آتے ہوا نے مارا گرد کو گردنی
مارا ہوا کو دل گرد چاک ہوا اور تین سو علم لشکر مین لاکھہ سوار کا پیدا ہوئے کہ ہر ہر پر
علمون کے تعریف ابلیس پر تلبیس کے مرقوم تھے اور صفت بت زرین سخنگو
تحریر تھی نشان بردار فیلان مست پر سوار تھے اور تن و توش مین خود بھی مانند
دیو کے تھے ہر ہر سے نشانون کے سیاہ ہوا سے اوڑتے ہوئے فیل جو متی ہوئے
سوار لباس سیاہ پہنے ہوئے گھوڑے اک رنگ مشکی زیبا ان تمام صحرا سیاہ ہوگیا
یہ دیکھتے ہی جو سردار لشکر کفار تھے گھوڑے اوڑا اوڑا کر برائے استقبال
روانہ ہوئے ادہر لشکر مین سلامی کی توپین سر ہوئے نفیرین باجے بجنے لگے
کفار خوشیان کرنے لگے کوئی گنتا بجا رہا تھا کوئی سنکھ پھونکتا تھا عجب طرح کا ہنگامہ
برپا تھا نعرے با خداوندا ابلیس کے بلند تھے ادس طرف لشکر نے دو رستہ

صف باندہی اور بیچ مین راہ خالی رکھی اب دیکھا تو آگے آگے ماہی مراتب اور دنکا
بجتا ہوا بہت سا جلو مین گذرکے شتر آب پاشی کرتے ہوئے گرد کو بٹھاتی ہوئے
نظر آئے اوسکے بعد دیکھا تو آگے آگے اک گبر نا ہنجار دراز قد کوتاہ گردن تنگ پیشانی
زرد آنکھین کٹر بڑے بال اک خچری پر سوار آلات حرب ضرب جسم پر آراستہ کئے ہوئے
پیچھے اک تخت چار ہاتھیون پر کسا ہوا گرد تخت کے ساڑھے تین سو سردار رستم وقت
و سہراب زمانہ اور اوس تخت پر اک بت بہت بڑا سونے کا بصورت انسان بیٹھا ہوا
پشت پر اک شخص عجیب الخلقت مگس رانی کرتا ہوا اس عظم وشان سے آکر پہونچا
ہرکارون نے بیان کیا کہ **خونخوار بن دجال** سالار لشکر کفار یہی ہے جو خچر سوار نے
اسکے بار کا تحمل مرکب نہین کرسکتا ہے اور خچر اک مضبوط جانور ہے اسوجہ سے اوسکی لنگر کو
اوٹھاتا ہے غرضکہ اب گروہ ان کفار کا پورا ہوا **خونخوار بن دجال** داخل بارگاہ ہوا
تمام سردار اپنے اپنے خیمہ مین داخل ہوئے آج بسبب کسلمندی کی جنگ موقوف رہی
جب دوسرا روز ہوا اور **خونخوار بن دجال** اگر بارگاہ مین بیٹھا سب سردار جمع ہوئے
خونخوار بن دجال نے کہا کہ اول ان لوگون سے حجت ختم کرلینا چاہئے اگر یہ بین بلوک
اطاعت قبول کرلین تو کیا ضرورت ہے کہ کشت وخون ہو اک نامہ **خدا پرستون** کو
تحریر کیا جائے مضمون نامے کا یہ ہو کہ اے فرقہ **خدا پرستان** آگاہ ہو کہ تمہاری گمراہی نے
طول کھینچا اور مجبورا **نائب خداوند ابلیس** کو خروج کرنا پڑا تاکہ اب بھی تم اپنے اعتقادات مین
اور **خداوندی ابلیس** کے قابل ہو اور **نائب خداوند** کی دیداری آئینہ دل کو روشن کرو
اور اگر اس پر بھی قلب تمہارے برگشتہ نہون تو جنگ منظور کرو جس وقت دبیر نے یہ
نامہ لکھکر تیار کیا **خونخوار بن دجال** نے مہر ثبت کی اور **اجبل کوربالمن** سے کہا کہ تم
جاؤ اور جلد اس نامے کا جواب لیکر حاضر ہو **اجبل کوربالمن** اپنے دنگل پر سے اوٹھا اور
نامہ ہاتھ سے **خونخوار بن دجال** کے لیکر سر سے باندہا اور دس ہزار سوار اپنے
ہمراہ لیکر طرف لشکر مسلمانان کے متوجہ ہوا جس وقت یہ خبر **شہنشاہ مرصع حصاری**
و **شہریار مرصع حصاری** کو ہوئی کہا آنے دو جس وقت **اجبل کوربالمن** سامنے
بادشاہ لشکر اسلام کے پہونچا بطریق **ابلیس پرستون** کے سلام کیا **اجبل کوربالمن** نے
جواب سلام نہین دیا اور دنگل بیٹھنے کو عنایت کیا **اجبل کوربالمن** دنگل پر بیٹھا
ساقی نے جام دیا جس وقت دو چار جام پی چکا اور دماغ اسکا بادہ ناب سے گرم ہوا
پکارا منم نامہ وار **شہنشاہ مرصع حصاری** نے نامہ طلب کیا **اجبل کوربالمن** نے
نامہ **شہنشاہ مرصع حصاری** کو دیا **شہنشاہ** نے دبیر کو دیا دبیر دار بلند پڑھا مضمون تھا
کہ اے فرقہ **خدا پرستان** آگاہ ہو کہ **خداوند بت زرین** سخنگو سے خروج کیا ہے
اور دین **ابلیس پرستی** کو رواج دینا چاہتے ہین اگر تمکو یہ دین برحق اختیار
کرنا ہو تو اگر **نائب خداوند** کو سجدہ کرو اور اپنے گناہان گذشتہ سے توبہ کرو
کہ تمام عمر اپنی تمنے عبادت **خدائے** نادیدہ مین بسر کی ہے اب حسن تمہارا
وہ ہوا کہ جو دم ہے غنیمت ہے ہر وقت سامان سفر تیار ہے لہذا وقت کو غنیمت جانو

اور یہ خوش نصیبی تم لوگون کی تھی کہ تمہاری حیات مین خداوند بت زرین سنگدل خروج فرمایا اور تمکو گمراہی سے نکالکر ہدایت کی اب بھی نہ مانو تو یہ تمہاری بدنصیبی ہے جس وقت مضمون نامے سے سب آگاہ ہوئے غیرت ایمانی نے جوش مارا نامہ دبیر کے ہاتھ سے لیکر پشت پر جواب جنگ تحریر کردیا اجہل کور باطن جواب نامے کا لیکر خونخوار بن دجال کے پاس آیا اسکو یہ خیال تھا کہ خدا پرستون کو دین ابلیس پرستی منظور کرلیا ہوگا خواہ نخواہ بھیجا لیکن جس وقت پشت نامہ پر جواب جنگ تحریر پایا تو نہایت برہم ہوا اور کہا معلوم ہوتا ہے قضا ان خدا پرستون کی آگئی ہے اور یہ ایسے کور باطن ہین کہ کسی طرح اونکو حق نظر نہ آئے گا پس اوسی وقت حکم دیا کہ بجے طبل جنگ حکم پہونچتے ہی لشکر کفار مین نقارہ رزمی پر چوبگی اور آواز نقارے کی گرجی ہر کارے خبر لیکر لشکر اسلام کے جانب روانہ ہوئے یہان شہنشاہ مرصع حصاری دشہریار مرصع حصاری دشاہزادہ آذر کوہ پیکر باتین کر رہے تھے کہ ہم سب کو آمادہ مرگ دمیا کے قضا ہو جانا چاہیے اس لئے کہ انجام جنگ موت کے سوا اور کچھ نہین ہے کہ سامنے سے جو نرے ہرکارون کی گرد مین آلودہ پسینے مین غرق آکر پہونچے دعا دثنائے شاہی بجالانے کے بعد عرض کی کہ فوج کفار مین طبل جنگ بجا ہے شہنشاہ دشہریار نے کہا کہ کچھ پروا نہین خدائے ما بزرگ است ہماری یہان بھی طبل جنگ بجے کل دیکھا جائیگا یہان بھی کوس حربی نواز آیا تیاری جنگ ہونے لگی ادہر سے طرف الیس لاکھ کی فوج ہے ادہر کل ستر ہزار لاکھ آدمی ہین وہ بھی ضعیف و ناتوان ایک دوسرے رخصت ہو رہا ہے ایک ایک سے خطا مین معاف کرا رہا ہے کوئی تلوار کو صیقل کر رہا ہے کوئی اسلحہ جنگ کو صاف کر رہا ہے جو لوگ پیر دیرینہ ہین اونہون نے پٹکون سے کمر کو کس کر سیدھا کیا ہے عجب طرح کا ہنگامہ ہے کہ گشت ظلایہ کا پھر رہا ہے آواز بھی ہوشیار باش بیدار باش کی بلند ہے اہل اسلام پروردگار عالم کی طرف متوجہ ہین جناب باری مین عرض کر رہے ہین کہ جو کچھ تو اپنے بندے کے حق مین کرتا ہے وہی بہتر ہے خوشا نصیب ہمارے کہ اس آخر زمانہ مین یہ سامان ہمارے واسطے مہیا ہے کہ تلوار کی موت مرین گے جامہ شہادت پہنینگے جوانی بہر خوب خوب ترٹے اور غازیون مین نام ہوا بڑھاپے مین شہید کہلائینگے

رات بھر خوب سے پی صبح کو توبہ کرلی	رند کی رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

کیا شکر تیری بے نیازی کا ادا ہو اور جس قدر کافر ہمارے ہاتھ سے مارے جائینگے یہ سعادت کمانے کی ہے ادہر فوج کفار مین نعرے یا خداوندا ابلیس کے بلند ہین ادہر مین کفار باتین کر رہے ہین کہ کل خدا پرستون کے خون سے ہولی کھیلینگے اور اپنی رنگین کرینگے اور سامنے خداوند بت زرین سنگدل کے سرخرو ہو کر آئینگے اسی عالم مین زمانہ شب کا ہر طرف ہوا خانہ شب سے صبح ہر آمد ہوئی ستارے غروب ہونے لگے خیمہ نیلگون فلک بے رونق ہوا محفل

انجم برہم ہوئی عابد شب زندہ دار فلک نے گوشہ مغرب مین جاکر قرار لیا تمام عالم پر نیر اعظم سے پر نور ہوا شعر	
عالم الصباح چو مردم بہ کار و بار روند	بلا کشان محبت بہ کوئے یار روند

ہر چشم خواب آلودہ نیند سے ہوشیار ہوئی کوئی غریب تلاش معاش کو چلا کوئی اسیر خواب گاہ سے اوٹھکر بارگاہ مین رونق افروز مسند ہوا عبادت گزار مسجدون کی طرف روانہ ہوئے **بت پرستون** نے مندرون کو آباد کیا ہر طرف یاد معبود بیخدا گانہ طریقے سے ہونے لگی سبزہ لہلہانے لگا لالہ کوہی رنگ لانے لگا شفق نے کشت وخون کی خبر دی گویا ہلاد فلک نے لباس قاتلانہ اختیار کیا شبنم نے گریہ کی کہ شام کو ہزار ہا گھر بے چراغ ہو جائینگے خون نے لباس اپنا پارہ پارہ کیا لمایان مرگ نے تمام صبح سے قرأت کرکے کفن پہنے اسلحہ جنگ کو تن پر آراستہ کیا آلات حرب وضرب کو سنوارا لشت مرکب پر بیٹھکر میدان جنگ کی راہ دیکھنے ہین اوس طرف سے آمد لشکر کفار کی شروع ہوئی دستے کے دستے پرے کے پرے فشون کے فشون گردہ کے گردہ کٹری ہر دن چڑھے تک تمام صحرا فوجون سے مملو ہوگیا اس طرف **شہنشاہ مصع حصاری** و **شہریار مصع حصاری** و **شاہزادہ آذر کوہ** وغیرہ مرکبون پر سوار آکر میدان مین پہونچے اور صفون سے آگے برتہ سرداری دس دس قدم آگے بڑہکر کٹری ہوئی اوس طرف وسط لشکر مین تخت **بت زرین سخنگو** کا آکر قائم ہوا آگے آگے نوبتخانہ بجتا ہوا اڑنکے پر چوب پڑتی ہوئی اک شخص عجب الخلقت **بلکس** رانی کرتا ہوا تخت چار فیلان مست پر کسا ہوا کہ وہ فیل جھومتے چلے آتے تھے آگے آگے فوج کے سارتھی تھے مین سو سردار زبردست گینڈون اور گھوڑون پر سوار سب سے آگے **خوبخوار بن دجال** اپنی خچری پر سوار برتہ سالاری لشکر آکر مقابل ہوا صفین بندہنے لگین میمنہ ومیسرہ قلب جناح ساقہ گینگاہ اگلا ہراول پچلا چندا اول ساتون صفین آراستہ ہوئین تبردار دونون لشکر کے جھاڑی جنڈی کاٹ کر پینگ دی بیلدارون نے پستی وبلندی زمین کو ہموار کرکے میدان کو شل آئینہ کے بنایا ساقیون نے آب پاشی کرکے گرد کو بیٹھایا اب نقیب صفون سے نکلے اور اشعار عبرت آمیز پڑہکر ترغیب جنگ دینے لگے ادہر کے نقیب خوف خدا و ناپائداری دنیا بیان کرکے ثواب شہادت واجر آخرت یاد دلا رہے تھے اور اوس طرف کے نقیب حصول دنیا کو امر واجبی کہکر جوش جنگ دلا رہے تھے غرضکہ جب دونون طرف نقابت ہو چکی اور نقیب پلٹ پلٹ کر صفون مین گئے بس لشکر کے علم جلوہ گری پر آئے **خوبخوار بن دجال** نے گردن پھرا پھرا کر دہنے اور بائین نظر کی بس اسکا دیکھنا تھا کہ **تجیل شترلب** نے گینڈا اپنا صف سے نکالا اور سامنے **تخت بت زرین سخنگو** کے آکر گینڈے سے اوترکر سجدہ کیا اجازت جنگ مانگی بت مین سے آواز پیدا ہوئی کہ جا تجکو خداوند ابلیس کے سپرد کیا **تجیل شترلب** بار دگر مرکب پر سوار ہوا اور مانند فیل مست کے آکر میدان مین دوڑنے لگا آواز دی کہ ہوشیار باش اے فرقہ **خداپرستان** گروہ مسلمانان ستم **تجیل شترلب** بندۂ خاص خداوند ابلیس ہے تم مین سے جسکو اطاعت خداوند **تخت زرین سخنگو** کی منظور ہو وہ آکر اطاعت کرے اور جان دینا ہو تو وہ

مقابلہ کو نکلے بس یہ سنا تھا کہ لشکر اسلام سے **احرام یزدان پرست** نے زرہ
اپنا صف سے نکلا اور **شہنشاہ شہریار** سے اجازت جنگ کیکر **تنجیل**
سامنا کیا یہ ترک خوشرو پوش المعروف **احرام یزدان پرست** اک مرد صنعیف
سن انکا قریب نوے سال کے ہوگا **تنجیل** نے جو **احرام** کو دیکھا کہا او بڈھے
تو کیا لڑے گا پھر جا میدان سے مجھے تجھ سے مقابلہ کرتے ہین ننگ و عار ہی **احرام** نے کہا
او ملعون مصرع دشمن نتوان حقیر پنداشت الخ اگر تجکو یہ گھمنڈ ہے کہ مین جوان ہون ہاتھ
پاؤن میرے توانا ہین اور یہ ضعیف ہے تو وار کر دیکھ تا شا اس دست رعشہ دار کا
تنجیل کو نہایت غصہ آیا اور کہا کہ معلوم ہوا تو جوانی مین خوب خوب لڑا ہی کسی زبردست سے
سامنا نہین پڑا ہے وہی غرور تیرے سر مین سمایا ہوا ہی مین پر سمجھا تا ہون کہ پہلے اپنا
وار کر کے حوصلہ نکال لے ورنہ میرے وار سے جانبری تیری محال ہی دل کی دل ہی مین
رہجائی گی **احرام** نے جواب دیا کہ ابھی تو آئین **خداپرستان** اور اہل اسلام سے
آگاہ نہین ہے ہم لوگ حریف پر پیشدستی نہین کرتے ہین ہان اگر خداوند کریم
تیرے حربہ سے بچا لیگا تو دیکھا جائیگا یہ سنکر **تنجیل** نے نیزہ ہاتھ مین سنبھالا اور
خبردار خبردار کہکر سینہ **احرام** پر مار کیا **احرام** نے نیزہ کو اوسکی نیزہ پر گانٹھا طعین پر
لگین بڑی دیر تک نیزہ بازی رہی آخر کار ایک مقام پر **احرام** نے پرتے سے بند
باندہ کر جو ہاتھ سے کین دیا نیزہ **تنجیل** سے نکل گیا بس نیزے کا نکلنا تھا کہ
زمانہ لگا ہون کے نیچے نیزہ وتار ہو گیا اہل اسلام مین احسنت و مرحبا کی آوازین
بلند ہوئین اور کفار سے شرمندہ ہو کر گردنین نیچے کر لین **تنجیل** نے غیظ و غضب مین آکر
تلوار اپنے نیام سے کھینچ لی اور کہا کہ لے اسے کہ یہ پیغام اجل ہے یہ کہکر سر **احرام**
وار کیا **احرام** نے وار اسکا رد کیا اور اپنا وار کیا **تنجیل** نے سپر کو اوڑھا کر نیزہ کی
پھلو دیا لیکن تلوار **احرام** کی پڑتے ہی سپر کو قلم کرتے خود پر چمکی تھی کہ **تنجیل** نے
سر نیچے کو نیچا کیا خود سر کر گردن پر پڑا گردن گینڈے کی قلم ہوئی **تنجیل** کود کر علیحدہ ہوا
اور مرکب مرکب آتش بازی ہو گیا **تنجیل** چپٹا تھا کہ مرکب کو اوسکی بھی بے سر کر دون
احرام ارادہ اوسکا فاسد دیکھکر گھوڑے سے کود پڑا **تنجیل** نے سپر تلوار ہاتھ سے
پھینک دی اور **احرام** سے لپٹ گیا ادہر **احرام** نے بھی تیغ و سپر پھینک دی اور **تنجیل**
دست و گریبان ہوا کشتی ہونے لگی کوئی پہر بھر کامل کشتی رہی ہو گی کہ قضای کار
اتفاقات روزگار پاؤن **احرام** کا موقعہ مین جا رہا لنگر نہ رک سکا حریف نے
جو زور کیا تو گھٹنا ٹوٹ گیا **احرام** بے ہوش ہو گیا بس **تنجیل** نے غنیمت جانکر
اوسکو باندہ لیا اور خوشی خوشی اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا اہل اسلام
دردناک ہوئے کفار مین شور مسرت اٹھا بلند ہوا اسکے بعد **اقوای آہن کلاہ**
بت زرین کمر سے اجازت حرب لیکر میدان کارزار مین آیا
اور مبارز طلب کیا اوسکی مرتبہ حریف **یزدان پرست** نبائی **احرام یزدان پرست**
لشکر اسلام سے نکلا اور **اقوای آہن کلاہ** سے سامنا کیا بعد گفتگو

بیشمار کے نیزے بازی شروع ہوئی حریم نے نیزہ ہاتھ سے اقوای آہن کلاہ کے نکالدیا اوسنے غصہ مین آکر تلوار ماری حریم نے وار اسکا رد کرکے اپنا وار کیا کہ سر اقوای کا زخمی ہوا لوگ اوسکو لے گئے حریم نے کئی سردار زخمی کئے کئے جان سے مارے آخر کار خلعت شہادت سے سرفراز ہوا شام ہو چکی تھی طبل بازگشت بجا اور دونون لشکر میدان سے پھرے آج کے میدان داری مین کئی سردار لشکر اسلام کے زخمی اور شہید ہوے اور کفار کی حالت بھی ایسی ہی کچھ ہوئی اب دوسرا روز ہوا پھر دونون لشکر باہمدگر مقابلہ مین صفین باندہ کر کھڑے ہوے آج فوج کفار سے عفریت خرس پیشانی میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے توحید پاک باطن اوسکے مقابلہ کو نکلے نیزہ بازی ہوئی کام نہ نکلا نوبت شمشیر زنی آئی توحید بھی خلعت شہادت سے سرفراز ہوا ہوے بعد توحید کے اکرام خدا پرست نکلا یہ مرد مومن بھی شہید ہوا شام تک گیارہ بارہ سردار ہاتھ سے عفریت کے مارے گئے شام کو طبل بازگشت بجا دونون لشکر میدان حرب سے اپنے اپنے فرودگاہ کی طرف متوجہ ہوئے سردارون نے پوشاکین رزم اوتارین اور لباس بزم پہنا کفار نقارہ شادمانی بجاتے ہوئے عفریت پر سے زر نثار کرتے ہوئے پھرے اور پہونچتے ہی پھر طبل جنگ بجوادیا کہان تک بیان کیا جاوے کہ آٹھ نو روز خدا پرستون نے میدان روکا اور جائین راہ خدا مین نثار کین آخر کار نوبت بہ اینجا رسید کہ اب کوئی اوس قابل نہ رہا جو سرداران کفار سے مقابلہ کرتا مجبور و ناچار رہو بادشاہون نے کمر جنگ پر کسی اور یہ سانون تاجدار سپاہی وضع ہو کر میدان مین آئے لشکر کفار سے محلول ہلاہل کہ بہت بڑا سردار ہے میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے چھوٹے چھوٹے افرون نے نکلنا شروع کیا لیکن جو گیا ہاتھ سے محلول ہلاہل کے مارا گیا اب شہنشاہ مرصع حصاری نے شہریار سے کہا کہ جب مرنا ہر طرح ہے تو ان غریبون کی جانین لینے سے کیا فائدہ خود مقابلہ کرنا چاہئے جو ہونا ہوگا وہ ہو جائیگا شہریار نے کہا پہلے مجھکو اجازت ہو کہ اس کافر سے لڑکر یا تو اسے جہنم مین بھیجدون یا آپ جان بحق تسلیم ہون شہنشاہ مرصع حصاری نے کہا کہ میرے ہوتے کیونکر ہو سکتا ہے کہ تم جنگ مین جاؤ جس وقت مین نہون گا اوس وقت اختیار ہے یہ باتین ان دونون کی دیکھکر شاہزادہ آذر کوہ و دیگر بادشاہان اسلام نے بھی ایک دوسرے سے اجازت طلب کی ہر ایک یہی کہتا ہے کہ پہلے ہم جائین کے انجام کار شہنشاہ مرصع حصاری نے کہا کہ آپ سب لوگ مہمان ہین اور مین میزبان ہون کیونکر ہو سکتا ہے کہ پہلے آپ کو جانے دون اور یہ حجت و تکرار عبث ہے اسلئے کہ شام تک سب ایک ہی منزل پر پہونچ جائینگے کوئی پہلے کوئی بعد ہاتھ سے ان کفار کے بخانہ شوار ہے یہ کہکر بدقت تمام رخصت جنگ حاصل کی اور رخ میدان کارزار کا کیا عجب طرح کا ہنگامہ لشکر اسلام مین تھا

سپاہیون کو اسنے نازپروردہ بادشاہ کا میدان جنگ مین حریف کی مقابلہ کو
جانا نہایت شاق تھا اور دیکھا نہ جاتا تھا یہ حالت تھی کہ منہ پیر پیر کر رو رہے تھے
جس سر پر تاج شہنشاہی رہتا تھا اج اسے پر کلاہ آہن ہے تمر جسوقت **شہنشاہ**
مرصع حصاری سامنے **مخلول ہلاہل** کے پہونچے نعرہ کیا کہ او کافر ابلیس پرست
تو شیطان کے بہکانے مین آگیا اور اسنے خدائے برحق کو بھول کر **ابلیس** پرستی
اختیار کی ہوش مین آ اور غفلت کو دور کر **مخلول ہلاہل** نے کہا کہ تم مجھ سکتے ہو
اگر تمھین جان اپنی عزیز ہے تو **خداوندت زرین سخنگو** کو سجدہ کرکہ وہ عجب
خداوند ہے جو چاہو کہو جو چاہیے سنو تمہارا خدا اک زبردستی کا خدا ہے
کہ نہ کوئی اوسکو دیکھ سکتا ہے نہ اوس سے کلام کرکے جواب پا سکتا ہے
یہ کیسا خدا ہے ہماری سمجھ مین نہین آتا **شہنشاہ** نے کہا کہ او ملعون معلوم ہوا کہ قلب
تیرا سیاہ ہے اور تو راہ راست پر نہ آئیگا شیطان کا تجھپر تسلط ہو گیا ہے پس لا ضرب
بیاد ری کے **مخلول** نے خبردار خبردار کہکر نیزہ مارا **شہنشاہ** نے نیزہ کو
اوسکے نیزہ پر کاٹھا تھین چلنے لگین سناٹون سے چنگاریان اور نے لگین تموڑا
عرصہ گزرا ہوگا کہ **شہنشاہ** نے نیزہ ہاتھ سے **مخلول** کے رہا کیا **مخلول** نے
گرز مارا **شہنشاہ** نے گرز کو تیغ سے قلم کیا اور اب ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا کہ **دو**
دو پر کاٹے ہوے یہ دیکھکر لشکر اسلام سے صدائے **اللہ اکبر** بلند ہوئی اور فوج
کفار مین اک غریو ہوا **حلیل بن مخلول** کو تاب نہ رہی مرکب کو چمکا کے سامنے
شہنشاہ کے آیا اور پکارا کہ اے بدبخت غضب کیا تو نے کہ باپ کو اوس شخص کے مارا
یہ کہکر تلوار ماری **شہنشاہ** نے وار اوسکار کرکے اپنا وار کیا کہ اوسکے بھی دو ٹکڑے
ہوے یہ دیکھکر **خونخوار بن دجال** نے خر اپنا آگے بڑہایا اور سامنے **بخت**
زرین سخنگو کے آکر اجازت مانگی آواز آئی کہ جا فتح تیرے ہی نام ہے **خونخوار**
بن دجال نے باگ پھیری اور رخ میدان کارزار کا کیا دیکھا **شہنشاہ مرصع حصاری**
نے کہ اک دیو ہے کہ چلا آتا ہے دل مین کہا کہ خدا ہی اسپر فتح دے لیکن **خونخوار**
بن دجال نے سامنے آکر آواز دی کہ اے **شہنشاہ مرصع حصاری** کیون اپنی
اپنی جان و مال کو برباد کرتے ہو تم ایسے جاندیدہ ہو کر اور **خداوند ابلیس** کے
خداوندی سے انکار کرتے ہو اور **خدائی** ناندیدہ کی پرستش کرتے ہو **مرصع**
شہنشاہ کے بود مانند دیدہ۔ اگر اب بھی تم توبہ کرو اور **خداوند ابلیس** کے
قائل ہو کر **بخت زرین سخنگو** کو سجدہ کرو تو مین تمہارے ملک و مال سے
تعرض نکرون اور اور قصد روانہ ہون ورنہ مفت جان و مال برباد ہون گے
سوائے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا **شہنشاہ مرصع حصاری** نے کہا تو مجکو اولی النصیحت
کرتا ہے کیا مجکو نہین معلوم کہ **ابلیس** لاندہ درگاہ **ایزدی** ہے جب اوس نے سجدہ
آدم سے کراہت کی تو حضرت الٰہی سے مطرود ہوا اور یہ قوم بنی جان سے ہی دشمن ہے
انسان کا حیف کی جا ہے کہ تم انسان ہو کر اوس کو خدا مانتے ہو اور یہ بت کوئی پلٹنا

اس مین سما گیا ہے اسرار شیطانی ہے جو کلام کرتا ہے اسکے بہکانے پر نجاؤ اور انجام کو اپنے
خراب نکرو اگر خدا کو دیکھ لیا اور مثل دیگر ابنائے جنس کے اوس نے باتین کرلین تو
ہم مین اور خدا مین فرق کیا رہا خونخوار بن دجال نے کہا معلوم ہو گیا کہ تم لوگ
راہ پر نہ آؤ گے خیر ہمنے ہر طرح سمجھا دیا اب وار کرو اور حوصلہ اپنے دل کا نکال لو اسلئے
کہ بیشمار سے ہاتھ سے تم لوگون کا دشوار ہے اس دلیل سے کہ مجھے خداوند نے
خود یہ خدمت سپرد کی ہے کہ اہل اسلام کو قتل کرو اور مذہب ابلیس پرستی کو
رواج دو شہنشاہ مرصع حصاری نے کہا کہ کیا تو نہین جانتا کہ اہل اسلام مسبقت
نہین کرتے ہین تو اپنا وار کر اگر خداوند کریم تیری ضرب سے بچا یگا تو دیکھا جائیگا یہ سنکر
خونخوار بن دجال نے نیزہ سنبھالا اور سینہ کو تاک کر وار کیا شہنشاہ نے نیزہ کو اوسکے
تلوار سے قلم کیا پس خونخوار غصہ مین آیا اور ارہ پشت ننگ خبردار خبردار کہکر ملا شہنشاہ نے
برابر سپر کو اوٹھا کر چہرہ کی پناہ لی لیکن یہ حربہ سپر سے رکنے کی چیز نہین ہے برابر سپر کو چیرتا ہوا
سر پر بیٹھا اور تا جگر گاؤ اوتر گیا شہنشاہ پھڑک کر زمین پر گری روح مقدس اوسکی جانب
جنان پرواز کر گئی اہل اسلام مین شور فریاد و زاری بلند ہوا کفار نے جوش مسرت کا
اظہار کیا خونخوار بن دجال نے پھر مبارز طلب کیا اب شہریار مرصع حصاری
میدان مین آئے اور خونخوار کا سامنا کیا خونخوار نے کہا دیکھا تھے کہ مین نے کس طرح
تمہارے بھائی کو مارا اگر تمہین اپنی جان عزیز ہے تو اطاعت بت زرین سنجنگو کی
اختیار کرو ورنہ یہی حال تمہارا بھی ہوگا شہریار نے للکارا تو لو بھادی اور خونخوار سے
کہا کہ بس دماغ میرا تیری باتون کا متحمل نہین لا ضرب بہادری کہ خونخوار نے وہی
ارہ مارا شہریار نے اپنے کو بچایا مگر گردن مرکب کی قلم ہو گئی شہریار کود کر علیحدہ ہوے
چاہتے تھے کہ مرکب کو خونخوار نے دگر دن کردن کہ خونخوار کمبوڑے سے کود کر علیحدہ ہوا
شہریار نے پلٹ کر خنجر مارا کہ پاؤن خونخوار کا نگار ہوا خونخوار نے بھی کٹار مارا
کہ شہریار زخمی ہوے اب دونون مین خنجر اور کٹار چلنے لگا یہ حالت دیکھکر دونون لشکر
قریب قریب آ گئے اور جنگ دیکھنے لگے لڑتے لڑتے شہریار بسبب زخمہای کاری کے
بیہوش ہو گئے خونخوار نے تلوار سے سر قلم کرنا چاہا تھا کہ شاہزادہ آذرکوہ نے
آواز دی کہ او ملعون کیا کرتا ہے کہ بیہوش پر حملہ کرتا ہے حریف تیرا مین موجود ہون
یہ کہکر سامنے ہوے لیکن کفار نے جو دیکھا کہ خونخوار زخمی ہوا اودہر خونخوار بن
دجال نے آواز دی کہ کیا دیکھتے ہو مار ڈالو اسکو کہ یہ میرا مخالف ہی مجسے جیتنا
چاہتا ہے سارے تین سو سردار تلوارین پکڑ پکڑ شاہزادہ آذرکوہ کیطرف چلے
ادہر شاہان اسلام بے پودے باتون کے نئے تلوار چلنے لگی یہ رنگ جو دیکھا
لشکرون نے کہ سردارون سے جنگ ہو رہی ہے دونون طرف کے لشکر
پڑی تلوار چلنے لگی ہنگامہ گیر و دار بلند ہوا

شعر

چقا چاق خنجر بہ گردون رسید	زمین خون شد و خون بہ بیچون رسید

اکیس لاکھ کی فوج ایک طرف سارے سے چار لاکھ سوار ایک طرف ہنگامہ

قیامت برپا ہوا شور بگیر بزن بلند ہوا لاش کا شہریار کی پتا بھی نہ ملا کہ کیا ہوئی گفتار
نوخوارزن دجال کو اوٹھا کرلے گئے عین گرمی جنگ مین شاہزادہ آذرکوہ کو
کے سردارون نے گھیر کر قتل کیا فوج کفار نے لشکر اسلام کو پامال کردیا سارے
چار لاکھ آدمی وہ بھی ضعیف و ناتوان اودہر اکیس لاکھ کا پورش ریلا فوج کا نرغہ سے
سیکڑون پس پس کے مرگئے اہل اسلام نے وہ تلوار کی کہ زمین خون سے لال کردی
اتنا بڑا رن ہوا کہ کئی لاکھ آدمی مارے گئے سردارون کی لاشین بھی نہ ملین
انجام کار تمام اہل اسلام کام آگئے اور **شہر مرصع** حصار ہاتھ سے گفتار
نا ابکار کے تاراج ہوگیا بعض مسلمانون نے بخوف جان تقیہ کرلیا اکثر جلاوطن ہوگئے
باقی مارے گئے اب ان کفار نے اپنی طرف سے یہان حاکم معین کرکے چند روز
قیام کیا جب زخمیون کو صحت ہوئی تو جشن فتح کرکے قصد کوچ کا کیا کہ خبر ملی کہ
کل مجمع **خدا پرستون** کا بیابان **تہ طاق** مین ہے اور سمندر یہ مین **برجیس**
آفتاب پرست ملک **خدا پرستون** کی برباد کررہا ہے اس خبر کو سنکر **خوخوارزن**
کیا کہ خانہ کعبہ مین صرف حمزہ اول و حمزہ ثانی ہین جنکے ساتھ نہ لشکر ہے نہ
فوج نہ سامان حرب اتنا بڑا لشکر لیکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کرنا فضول معلوم ہوتا ہے
لہذا تین سردار تین لاکھ سوار لیکر اودہر طرف روانہ ہون اور مین کل فوج لیکر سمندر یہ
کی طرف جاتا ہون اور **برجیس آفتاب پرست** کو اپنا شریک کرکے یا خود اوسکے
شریک ہوکر **خدا پرستون** کو برباد کردون گا یہ کہکر اسنے گرشیب آہن کلاہ اور
عقاب نیزہ باز اور **قرینہ تیغزن** کو ایک ایک لاکھ سوار کا افسر کرکے براے بربادی
خانہ کعبہ روانہ کیا اور آپ کل فوج اپنے ہمراہ لیکر طرف سمندر یہ کے روانہ ہوا اب
ان کو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہے اور یہان سے

داستان رفیقان قدیم صاحبقران اول کی تحریر کیجاتی ہے

بیا بشنو اے ہمدم راستان		کہ باز آمدم بر سر داستان

پرچہ نویسان مالک عالم و خبر دہندگان اخبار نبی آدم اس داستان حقیقت عنوان کو یون
تحریر کرتے ہین کہ جب رفقاے قدیم **صاحبقران** عالیشان کو ہمرہ **صاحبقران** مین ایک زمانہ گزرا
اور سن اونکی درجہ آخر تک پہونچ گئے ہاتھون مین عوض قوت کی رعشہ پیدا ہوگیا گوشت
گیل کر کمال واستخوان سے علیحدہ ہونے لگا آنکھون کا نور رخصت طلب ہوا انتظار
مرگ مین نیند آنکھون سے اوڑ گئی اور پر آشوبی زمانہ نے عروج پکڑا ہر طرف سے
کفار نے خروج کیا اور ممالک اہل اسلام کو تاراج کرنے لگے ہر شخص کے دل مین یہ
خیال ہوا کہ بچپن بھی اچھا گزرا اور جوانی بھی خوب کٹی بڑھاپے کے بھی دن اب تک
اچھی طرح بسر ہوگئے اب سو مرنے کی کسی چیز کا انتظار نہین ہے پھر ایسا
سامان کیون نہ ہو کہ عاقبت بخیر ہو اور وقت نزع اپنے آقا کے دیدار سے
محروم نہ رہین اور اونکے ہاتھ سے کفن پائین اونکے نساینہ دنیا سے کوچ کرین یہ سوچکر
ہر شخص اپنے اپنے ملک سے لشکر قلیل ہمراہ لیکر اول بجانب ملک ایران روانہ ہوا اس غرض سے

کہ پہلے چلکر بادشاہ اسلام کی قدمبوسی کا شرف حاصل کرین اوس کے بعد خانہ کعبہ مین حمزہ صاحبقران کی زیارت سے مشرف ہون یہ سوچ کر اسد اسدان اسد شیر گیر اسد دیوانہ اسد پنجہ گیر اسد مار گیر اسد اژدہا گیر گرشت سپہر گردان سیف ذوالیدین خسرو نیستانی فیضل گرجستانی طوق گردان گردالو المعدن گردیسی طرح تین سو ساٹھ رفیقان قدیم جناب حمزہ صاحبقران کوچ بکوچ منزل بہ منزل طے کرتے بعد دیگرے شہر ایران مین داخل ہوئے اور قدمبوسی شاہ قدم سعدین قباد شہریار کی حاصل کی اور سلطان سعد بن عمر بن حمزہ بادشاہ روم و خاقان بن حمزہ و پرویز بن قباد سے شرف ملازمت حصول کیا اسوقت خبر انتقال ملکہ رابعہ اطلس یوش و ملکہ خورشید خاوری و ملکہ گیتی افروز کی معلوم ہوئی تین روز تک تمام ملک ایران مین ماتم داری رہی اس کے بعد اسد اسدان وغیرہ نے بادشاہ اسلام سے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ اب ہمارا قصد خانہ کعبہ جانیکا ہے بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ میرا بھی چاہتا ہے زیارت خانہ کعبہ سے اور دیدار صاحبقران سے مشرف ہون لیکن خیال یہ ہے کہ آجکل زمانہ پر آشوب ہو رہا ہے اور اکثر عالم ہا ادشمن ہو گئے ہین اگر معہ فوج و سپاہ جائے ہین تو آہستگی سے ہوگی اور کفار چڑھائی کر سکتے خانہ کعبہ پر فتح و شکست اختیار کی چیز نہین خدا جانے انجام جنگ کیا ہو اور حرمت خانہ کعبہ زائل ہو اس سے بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہان سے پوشیدہ طور سے نکل چلین اور کسی صحرا مین جاکر لباس و وضع تبدیل کرکے سوداگرون کے بھیس مین زاد ہون تاکہ کوئی شخص پہچان نہ سکے اس رائے کو سب نے پسند کیا اول یہ انتظام کیا گیا کہ ناموس کو قلعہ دوالاقران کیجانب روانہ کیا اور قافلہ سالار ملکہ گردیہ بالنو کو کیا باقی تمام ناموس کو بغل ملکہ فیروزہ کہر تاجدار و ملکہ کہری بہادر و ملکہ زبیدہ شیر گیر و ناموس خواجہ عمران سب کو روانہ کرنے کے بعد بادشاہ اسلام نے تخت و تخت کو چھوڑا اور پچاس عیاران قدیم کو انتخاب کرکے ہمراہ لیا کہ انکی بھی اشتیاق زیارت خانہ کعبہ قدمبوس صاحبقران و دیدار عمو کا تھا سے زیادہ تھا وہ عیار چالاک بن عمرو فرخ بن عمرو امیہ بن عمرو عیارہ روئی پیر ہنگ مصری سعد ملقی بختیار بن ابو شہاب حرقہ گیر بن ابو بکر لشکری اسکلپیادہ رودگیا د کلباد وغیرہ تھے مکمل جمعیت چلد سو دیو کی ہی اس تفصیل کیساتھ کہ تین سو ساٹھ سرداران رفیقان امیر تھے اور پچاس عیار یہ اول بادشاہ اسلام شہر سے نکلکر صحرا کیجانب روانہ ہوئے اور بوقت شب کوچ کیا صحرا مین عیارون کے ذریعہ سے لباس تبدیل کرکے سوداگرون اور فقیرون کے بھیس مین خانہ کعبہ کی جانب روانہ ہوئے اس قافلہ مین دو چار گھوڑے بھی ہین اور جس طرح برائے نام حفاظت جان کے لئے سوداگرون پاس ہتیار ہوتے ہین اسی طرح چند ہتیارون سے آلودہ تلوارین ان لوگون نے بھی اپنے ساتھ لے لی ہین جس وقت خشکی کا سفر طے ہوا اور سمندر کے کنارے پہونچے جہاز طلب کئے اور اون جہازون پر بیٹھ بیٹھکر خانہ کعبہ کی جانب روانہ ہوئے بعد چند روز کے دریا کا سفر طے ہوا اور پھر خشکی کا راستہ ملا لنگر جہازون کا صبح کے وقت ہوا آفتاب نکل آیا تھا اور موسم گرما تھا اون بہر قیام کیا اور شب کو چلے وہ ریگستان کا سفر اور سخت منزلون کی صعوبتین کبھی اون ناز پرورون نے کا ہیکو ایسی سختیان اوٹھائی تھین اور سن بھی ضعیفی کا

ہر قدم پر طاقت جواب دیے دیتی تھی ہر چند کہ ملازمان دولت ہاتھون ہاتھ بادشاہ کو لیے جاتے
تاہم تکلیف زحمت سے خالی نہ تھا اسلیے کہ وہ سامان شاہی کہان جسکی کہ طبیعت عادی ہوئی
تھی ایسی حال پر ملال سے منزل بہ منزل چلے جاتے ہین اور فرماتے ہین کہ اس راہ کو سر سے طے
کرنا چاہیئے تیسرے روز قریب شام اک دامنہ کوہ مین پہونچے اور قیام کیا تھوڑی دیر
نہ گذری تھی کہ جانب صحرائے تبق گرد و غبار بلند ہوا خیال مین گذرا کہ کوئی قافلہ حجاج کا
ہوگا لیکن آثار سے پایا جاتا ہے کہ کوئی بڑا قافلہ ہے لیکن جسوقت آئے آئے دامن
گرد کا شگافتہ ہوا تو علامات لشکر کے معلوم ہوئے یہان سے ایک آدہ عیار صورت
اپنی بنجارون کی بنا کر واسطے تفحص کے روانہ ہوا اور بعد دریافت حال کے بادشاہ
اسلام سے آکر عرض کی کہ تین سردار مین لاکھ سوارون سے برباد دیئے خانہ
کعبہ کے ارادہ سے جاتے ہین اور اوسی کوہ پر قیام کیا ہے جو سامنے معلوم ہوتا ہے
سنکر بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے اب تقدیر مین دیدار صاحبقران
اور زیارت خانہ کعبہ نہین خیر کچھ پروا نہین جو مرضی معبود شعر سر نہ می پیچم ز شمشیر خصم
ہر چہ آید بر سرم باد نصیب + لوگون نے عرض کی کہ حضور ایسا خیال نہ فرمائین اگر یہ گمار
یہان اور ترے بھی ہین تو کیا فکر ہے اسلیے کہ ہم لوگ اوس ہیئت مین نہین ہین کہ کوئی
پہچان سکے کہ یہ کون ہین وہ جس ارادہ آئے ہین اودہر چلے جائینگے بادشاہ اسلام
نے فرمایا کہ انجام ایک ہی ہے یہان جنگ ہوگی تو اور خانہ کعبہ مین جنگ ہوگی تو
ہم لوگ بے دست و پا کیا کر سکتے ہین خیر خواہان دولت نے عرض کی کہ یہ
کام کیا کر سکتے بھلا انکی بھی یہ لیاقت ہے کہ خانہ کعبہ پر چڑہائی کرکے
ہو سکین وہان دو شیر بیشہ شجاعت موجود ہین جناب حمزہ صاحبقران
اول و امیر ثانی کہ جن کے رعب سے اک عالم تھرّاتا ہے بادشاہ
اسلام تو یہ سنکر خاموش ہو رہے لیکن جس طرح یہان کے
عیار وہان کی خبر لائے تھے اوسی طرح عیاران کفار ہیئتین بدلے ہوئے
یہان بھی موجود تھے یہ تمام باتین اونہون نے سنین اور اچھی طرح دریافت
کیا کہ کون کون اس قافلہ مین ہے اور جاکر اپنے سردارون کو فوراً
اطلاع دی کہ آپ بڑے خوش نصیب ہین اور خداوند ابلیس کا
اقبال آپ کے شریک حال ہے جن لوگون کے ہاتھون صدہا خداوندیان
برباد ہوئی ہین اور جو خاص مالک تخت و تاج تھے وہ بے سر و سامان دامنہ
کوہ مین اترے ہوئے ہین اور خانہ کعبہ کی طرف جانے کو ہین کرشیب
آہن کلاہ وغیرہ سے پوچھا کہ نام اوس بادشاہ کا کیا ہے عیارون
نے بیان کیا ایک سعد بن قباد شہریار نبیرۂ صاحبقران بادشاہ
اول اور دوسرے سلطان سعد یہ بھی پوتے امیر اول کے اور بادشاہ
دوم لشکر اسلام مین باقی اور رفیقان قدیم جو ضعیف ہو چکے ہین لیکن بڑے
بڑے شجاع و بہادر جنھون نے ہزارہا معرکے جیتے ہین اور اب تک زندہ و سالم

موجود ہین لیکن سب بے سرو سامانی کی حالت مین ہین نہ تو مرکب ہی اتنے ہین
کہ اون سب کی سواریون کے واسطے کافی ہین اور جو کچھ ہین وہ بھی ایسے ہین
کہ جن پر سوار ہوکر جنگ کرنا بسا دشوار معلوم ہوتا ہے ہتیارون کی بھی یہی
کیفیت ہے کہ سوا چند زنگ آلودہ تلوارون کے اور کچھ بھی نہین ہے اور جمعیت
بھی تین سو کے اندازا معلوم ہوتی ہے یہ سنکر گرشیب آہن کلاہ داعقاب
پنجہ بازو قرینہ تیغزن نہایت خوش ہوے اور کہا اس سے بہتر موقع ہاتھ نہ
آئیگا ان لوگون کو مار لینا چاہیے اگر یہان یہ لوگ قتل نہو جائینگے اور سنخانہ کعبہ
تک پہونچ جائینگے تو جمعیت انکی زیادہ ہو جائے گی اور قوت بڑھ جائیگی بس
اوسیوقت حکم دیا کہ بجے طبل جنگ یہ سنتے ہی نقارہ رزمی پر چوب لگی اور آواز
نقارہ کی گرجی جس وقت آواز کوس حربی کی سمع اقدس بادشاہ اسلام
مین پہونچی ملازمین سے فرمایا کہ دیکھا تم نے معلوم ہوتا ہے ان کفار کو بھی ہماری
خبر لگ گئی جبھی جو منظور رب ہے فرما کر آہستہ آہستہ خیال مین گذرا کہ کہان ہے
اسوقت بارگاہ سلیمانی کہان ہے اساسہ صاحبقرانی کہان ہے طبل
اسکندری کہان ہے علم اژدہا پیکر کہان ہین وہ جوانان صف شکن و تہمتن
جو رونق افروز بارگاہ سلیمانی رہا کرتے تھے افسوس کہ تفرقہ پردازی فلک
کجدار نے سب کو متفرق کردیا اور اس مجمع کو پریشان کردیا اور موت گریبان پکڑ کر کس
بے سروسامانی کیساتھ اس صحرا مین لڑنی جبتا ہم پوشیدہ ہوکر چلے تھے اور تکلیفین گوارا
کی تھین اور جس خیال سے احتیاط کو دخل دیا تھا اوسی کا سامنا ہوا کہ دشمن موجود
ہوگئے شعر بیچ کے کانٹون سے چلین کی ہمنے گو تدبیر پا ۔ گو کھرد تلو دنمین نکلے داوی تقدیر
لیکن ان عاقبت بینون نے مطلق خوف نہ کیا اور یہ صلاح ہوئی کہ شب کا آخر معلوم
ہوتی ہے اس تھوڑے زمانہ کو غنیمت سمجھنا چاہیے اور زندگی یاد معبود مین گزارنا
چاہیے یہ تصور کرکے سب نے وضو کیے اور طاعت الہی مین مصروف ہوے اور مس طرف
آوازین ہوشیار باش و بیدار باش کی بلند تھین اس طرف وہ محویت خدا کی
جانب تھی کہ اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہ تھا وہان فوج کفار تلوارون پر صیقل کر رہے
تھے زرہ چار آئینہ عرق چین زرہ تور خود موچینہ داستانے موزے وغیرہ
صاف درست کیے جارہے تھے یہان کسی نے کفن پہنا تھا کوئی کافور تلاشی کر رہا
تھا کوئی غسل کر رہا تھا کوئی کسی سے وصیت کر رہا تھا عجب حالت تھی کہ ایک
دوسرے کے حال پر رو رہا تھا وہان تو طبل جنگی بج رہا تھا یہان سناٹا تھا
کوئی ایسا بھی نظر نہ آتا تھا جس سے یہ امید ہوتی کہ یہ لشکر پھر جمع کرینگے
غرضکہ اسی حالت مین وہ شب مہیب تمام ہوئی اور سفیدہ سحری گردون
پر نمودار ہوا شب زندہ دار فلک گوشہ مغرب مین جا فیت پذیر ہوا اور
مہر عالم افروز افق مشرق سے تیزہ بکف تاج بر سر نمودار ہوا عبادت
گزارون نے مصلے اوٹھائے اور آمادہ مرگ و پیکار تھے کفار نے علم

ہمت بلند کیا اور میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوئے ادہر بادشاہان لشکر
اسلام یعنے سعد بن ابی وقاص اور سلطان سعد ادہین معمولی گھوڑون
پر سوار ہوئے سپر تلوار لی اور میدان جنگ مین پہونچے ادہر کفار نے صف بندی
کی میمنہ میسرہ قلب جناح ساقہ کمینگاہ اگلا ہراول پچھلا چندا ول لسالون صفون کو درست کیا یہان
صرف دونون بادشاہ تو مرکبون پر سوار آگے آگے ہین اور پیچھے تین سو سوار
سردار مثل اسد اسدان اسد شیر دل اسد دیوانہ اسد بیخ گیر اسد بار گیر اسد ہر گیر گرز گیتی ہر گردان
سیف ذوالیدین خسرو نیستانی فضل گرجستانی طوق حران گرد ابوالمدن گرد کیسے کیسے سخت سخت معرکون کے
ہین جنہون نے صفین باندہی پچاس عیار پشت پر صف لبستہ ہین آج یہ شان لشکر اسلام کی ہے
بادشاہ اسلام اپنے شوکت قدیم کو یاد کرکے جانب فلک دیکھتے ہین اور آنکھون
مین آنسو بہر آتے ہین تو ضبط سے کام لیتے ہین کہ دشمن مضحکہ نہ کرین طوق حران گرد ابوالمدن
گرد علم ارغوا پیکر کو یاد کرکے دونون سے علم آہ بلند کرتے ہین تمام سرداران قدیم
جو اس وقت سپاہیون کی طرح ہین صفین باندہے کھڑے ہین اپنے بچپن کی سرداری
کو خیال کرکے اس حالت پر نظر کرتے ہین تو کلیجہ منہ کو آتا ہے لیکن سب کے سب کمال
استقلال کے سیالتہ مزے پر تلے ہوئے ہین اگرچہ سن وسال اس قابل نہین ہین
کہ میدان جنگ کی تکلیف برداشت ہوسکے مگر ہمتین اب بھی وہی ہین کہ جوانون کو
سوار کیا چیز ہین مرنے والا اکیلا سو پر بھاری ہوتا ہے انشاء اللہ بقوت پروردگار
انہین رنگ آکود تلوارون کو خون کفار سے صیقل کرینگے خوشا نصیب جنکا
خانہ کعبہ مین پہونچ چکے ہین اور سامان سفر مہیا ہوگیا ہے یقین ہے کہ صبا جعفران
کو ضرور اس حالت کی خبر پہونچے گی اور وہ یہان تشریف لاکر ہمکو بھی ہمراہ
لیجائینگی یہان تو یہ رنگ ہے اور ادہر لشکر کفار مین باجے جنگی بج رہے ہین
علم لہرا رہے ہین بیرقین اوڑہی ہین کلغیان خودون کی سنانین نیزون کی
سریان تیرون کے پھل تلوارون کے پھول ڈہالون کے دہوپ مین چمک رہی ہین
کفار مین ایک دوسرے کو ترغیب جنگ دے رہا ہے کہ ہان اے جوانو دلاورو آج
روز نام و ننگ ہے دیکھو شان خداوندا بلیس کی کہ آج اوس نے تم کو کیسے
سامان عنایت کئے ہین اور ان لوگون کو کس حال خراب سے اس صحرا مین لاکر
بیدست و پا کردیا ہے کہ جس طرح چاہو مار لو اب یہ کہین جا نہین سکتے ہین ارے
یہ وہی لوگ ہین جنہون نے سینکڑون خداوندیان برباد کردین شہر کے شہر
خراب و تاراج کردیے سلطنتین بگاڑ دین اپنا سکہ تمام عالم مین
بٹہایا جوان لوگون کی خون سے ہاتہ بھریگا سامنے خداوند نعمت
زرین سخن گو کے سبہ خرد جائے گا اور جو تاں کرے گا بہت پچھتائے گا
پہر ایسا وقت نہ ہاتہ آئے گا یہان نہ نقیب ہین نہ کرکیت آپس مین
ایک دوسرے کو ترغیب جنگ دلا رہا ہے کہ اے بہادرو آج سے زیادہ
کوئی بہتر وقت آزمائش کا نہو گا جو اسوقت مین استقلال کے ساتہ

راہ خدا مین شہید ہوا وہ مرد ہے یہ جنگ رہی قیامت تک یاد رہیگی لوگ اس
افسانہ کو سینگے اور رقصینگے کہ رفیقان صاحبقران کیا بہادر تھے کہ کس وقت مین
اور کس بے سروسامانی مین کفار سے لڑے اور تقیہ نہ کیا اور اپنے حیات مین اپنے
بادشاہ پر آنچ نہ آنے دی ۔ اس لشکر مین تیردار بلیدار وغیرہ تھے کہ میدان
جنگ کو درست کرتے لشکر کفار سے تیردار نکلے جھاڑیان جھنڈیان کاٹ کر ہٹادین
اور بلیدارون نے پستی و بلندی زمین کو برابر کردیا سقون نے آب پاشی کرکے
گرد کو بٹھالا ایک طرف میدان مثل آئینہ کے تھا اور ایک جانب وہی بھیڑ تھا جا بجا
کہین گڑھا کہین موشخانہ کہین ڈھیا کہین جھاڑی غرضکہ ہر حال اک تصویر عبرت تھا
اب لشکر کفار سے اعقاب نیزہ باز نے باگ مرکب کی لی اور باشندہ مارا کہ گھوڑا
تارہ بھر کر میدان مین آیا اس پیچھے پہلے خوب نیزہ کے ہاتھ نکالے سر اہا میدان
کا دکھایا جسوقت عرق مین غرق ہوگیا اک مقام پر نیزہ گاڑ کر ٹھہرا اور دم کو آراستہ
کرکے آواز دی کہ باشندہ اے گروہ خداپرستان و فرقۂ مسلمانان منم
اعقاب نیزہ باز بندہ خاص خداوند ابلیس و فرستادہ خداوند
بت زرین سخن کو مین اسواسطے آیا ہون کہ اول تم لوگون کو ہدایت اور دین
برحق کی کرون کہ جسکا مین پابند ہون اگر تم راضی ہو تو تمکو اپنے گروہ مین شامل
کرلون اور خانہ کعبہ کو برباد کرکے خدمت خداوند مین روانہ ہون اور گناہ تمہارے
عفو کرادون اور اگر نہ رضامند ہو تو تم کو قتل کردون بس تم کو آگاہ ہونا چاہیے کہ
خداوند ابلیس کیا خداوند ہے کہ جس نے سوا خدا پرستی کے کسی فعل کو
گناہ قرار نہین دیا ہے چاہے چوری کرے یا ڈاکا مارے یا کسی کو قتل کرڈالے
یا زنا کرے سب جائز اور مباح ہے اسلیے کہ ہر چیز خداوند نے راحت انسان کے
واسطے پیدا کی ہے مال و دولت جس حیلے سے ممکن ہو اپنے صرف مین لائے جسے
کمزور پائے اور اپنا فائدہ دیکھے اوس کو قتل کرڈالے کیونکہ کمزور وہی لوگ ہین
جنہون نے دنیا پر آنے مین جلدی کی اور خمیر اونکا خام رہگیا گویا نافرمانی کی اپنے
خداوند کی وہ لائق اسی کے ہین کہ قتل کئے جاوین اور عورت پروردگار عالم نے
مرد کے لئے پیدا کی ہے اوس مین اس تفریق کی کوئی ضرورت نہین ہے
کہ ایک عورت حلال ہے اور دوسری عورت حرام ہے کوئی عورت
کسی مرد پر حرام نہین ہے خواہ وہ ماں ہو یا بہن یا بیٹی بلکہ جہانتک ایسی
ایسی عورتین ممکن ہون غیر عورت پر توجہ کرنا مکروہ ہے اسلیے اصل خالص یہی
رہے ہے تم لوگون کو چاہیے کہ آئین اس مذہب کی اختیار کرو اور دین اپنا
ترک کرو کہ طریقہ اسلام مین بڑی بڑی دقتین ہین سخت پریشانیان لاحق
لاحق رہتی ہین یہ شے پاک ہے وہ نجس اور یہ شے یون نجس ہوجاتے
ہین اس طرح نجس پاک ہوتی ہے یہان یہ کوئی شے نجس ہے یہ
حرام ہے ہر چیز پاک ہے اور شے حلال ہے تمہارے خدا نے

تم پر کیسی سختیان ڈالی ہین اور ہمارے خداوند نے ہم کو کیسی کیسی آسودگیان بخشی ہین آپ بھی اس دین عمدہ کو نہ اختیار کرو تو سوا نا انصافی اور بد نصیبی کے کیا کہنا چاہیے یہ کلام اس ملعون کے سن سنکر اہل اسلام لاحول پڑھ گئے اور کوئی بات اس قابل نہ سمجھے جسکا جواب دیے لیکن اک امر ضروری دوا جی جانکر چند کلمات نصیحت آمیز بادشاہ اسلام نے بھی بیان فرمائے اور تعریف پروردگار عالم مین بھی. پھر جنیان کیا اور مذمت ابلیس پر بلیس کی بیان کی جسے سنکر اعقاب نہایت برہم ہوا اور پکارا کہ تم لوگ بڑے بے ادب ہو کہ شان خداوند مین ایسے ایسے کلمات کہتے ہو جس کا سننا اور اعادہ کرنا دونون گناہ سے خالی نہین ہین معلوم ہوا کہ قلب تمہارے سیاہ ہین اور تم کبھی راہ راست پر نہ آؤگے لہذا جس کو تمنائے مرگ و آرزوئے قضا ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو بس یہ سننا تھا کہ فوج اسلام سے کرنیت سپہ گردان مرکب کو اپنے بڑھا کر سامنے بادشاہ اسلام کے آئے اور اوسی قاعدہ قدیم کے موافق گھوڑے سے اوتر کر اجازت میدان مانگی بادشاہ رونے لگے اور وہ سامان یاد آیا کہ جو سردار اجازت طلب کرتا تھا اوسے جام دیا جاتا تھا یہان انجام اچھا نہین معلوم ہوتا فرمایا کہ پروردگار کی حفظ و امان مین دیا ہے اور اے کرنیت سپہ گردان کیون تم نے اس قدر جلدی کی اسواسطے کہ تم مجھ سے زیادہ سن ہو پہلے مجھی کو جانا چاہیے تھا تمہارا زمانہ راحت اوٹھانے اور آرام سے بیٹھنے کا ہے عرض کی کہ اے شہریار عالی وقار خداوند قتال کو آپ کے زیادہ کرے اور ان دشمنون پر بھی ظفر دے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ہم بیٹھے دیکھا کرین اور بادشاہ دشمنون سے لڑنے جائے وائے ہو ہماری زندگی پر کہ ہم یہ دیکھنے کو زندہ رہین کاش اور لوگون کی طرح کسی اور جنگ مین مارے گئے ہوتے اور یہ حالت یہ بے سر و سامانی حضور کی نہ دیکھتے یہ کہکر کرنیت سپہ گردان بار دگر مرکب پر سوار ہوئے اور رخ میدان کارزار کا کیا جیسے ہی مرکب کو بڑھا کر سامنے اعقاب نیزہ باز کے آئے اعقاب نے کہا کہ تو کون ہے کہ وہان اجل مین دیدہ و دانستہ چلا آتا ہے یہ سن تیرا کر خمیدہ بال سیمین تن پر جہریان پڑی ہوئی تو مجھسے کیا لڑے گا جا پلٹ جا اور کسی کو بھیجدے تو سنا تھا کہ رفیقان حمزہ کا یہ مجمع ہے اور بڑے بڑے سرداران نامی و گرامی ہین کرنیت سپہ گردان نے کہا کہ مین اک اوسکے خادم ادنیٰ کا ہون اور بیشک میرا تن سہت ہے مگر تجھ ایسے ہزارون کافر چڑھ کر آئے اور رفیقان امیر کشوگیر کے ہاتھ سے مارے گئے تیری کیا حقیقت ہے کہ تو اون سے رستگار چلے اس پر عشوہ وار کا وار تو روک لے اعقاب نے کہا کہ دیر کیا ہے اور تامل کیون کرتا ہے کرنیت سپہ گردان نے

جواب دیا کہ پہلے تیری طاقت تو دیکھ لون کہ تو کیسا پہلوان زبردست ہے
یہ سنکر اعقاب نیزہ باز نے کہا کہ معلوم ہوا اجل تیری دامن گیر ہے
دل کی دل مین رہجائیگی نے اسے یہ کہکر نیزہ مارا کہ بیت سپر گردان
نے وار نیزہ کا خالی دیکر تلوار ماری اسکے پاس نیزہ کہان تا نیزہ بازی کرتے
اعقاب نے وار کہ بیت سپر گردان سپر سے رد کرکے دوسرا وار کیا اسی طرح
کئی وار کی رد و بدل مین یہ نوبت ہوئی کہ اب نہ تو گھوڑے مین کہ بیت
سپر گردان پہنے اور پلٹنے کا دم رہا اور نہ سوار مین قوت رہی پسینہ بہنے لگا
ہاتھ پاؤن کانپنے لگے آخر کار یہ مرد مومن شہید ہوا بس یہ دیکھکر سلطان
سعد نے گھوڑا دوڑایا اور سامنے اعقاب نیزہ باز کے پہونچکر نعرہ کیا
کہ لا حزب بہادری کے اعقاب نے جواب دیا کہ دیکھا تم نے کہ کیونکر مین نے
اوس بڈھے کو مارا بیکار اپنی جانین دیتے ہو کیون اطاعت خداوند بیت
زرین سخن گو کی اختیار کرلیتے ہو یہ سنکر سلطان سعد نے جواب
دیا کہ تو نصیحت اپنی رہنے دے اگر تیرا قابو چلے تو ہم سب کو قتل کرڈال
یہ سنکر اعقاب نے خبردار خبردار کہکر نیزہ کا سلطان سعد پر وار کیا سلطان
سعد نے ترچھے ہوکر نیزہ کو خالی دیکر ہاتھ نیزہ پر ڈالدیا اور اک جھٹکا مارا کہ اعقاب
اوندھے منہ آرہا اس انگلیں برست نے اک گھونسا مرکب سلطان سعد پر مارا
کہ گھوڑا گھوم گیا اور سر پھٹ گیا سلطان سعد نے نیزہ تو ہاتھ سے اعقاب کے چھین
لیا مگر مرکب آتشبازی ہوکر رہگیا بس کودکر گھوڑے سے سر مرکب اعقاب
پر ایسا گھونسا مارا کہ وہی حالت مرکب اعقاب کی ہوئی بلکہ گئی چکر کھاکر زمین
پر گرا اور تڑپ کر مرگیا اعقاب نے کہا تو بڑی شہزوری دکھاتا ہے یہ کہکر
سلطان سعد سے لپٹ گیا سلطان سعد نے بھی نیزہ ہاتھ سے پھینک کر
گریبان مین ہاتھ ڈالا غرض کشمکش کے ہونے لگے دونون کے طرف دار قریب
قریب آکر تماشا دیکھنے لگے تھوڑی دیر گذری ہوگی کہ سلطان سعد نے کمر
اعقاب کا توڑا اور سر سے بلند کرکے زمین پر مارا کہ چارون شانے چت گرا
پوچھا کیا کہتا ہے شناخت پروردگار مین بارے مین اعقاب نے جواب دیا کہ
یہ تیرے گاؤزوری سے مین دبنے والا نہین ہون اسلیے کہ خداوند بیت
زرین نے میری موت ہی معین نہین کی ہے مین خود تجھے قتل کرونگا پس یہ
سننا تھا کہ سلطان سعد تڑپ کر اسکے پیرون کی طرف گئے
اور ایک پاؤن ہاتھ سے پکڑا اور دوسرا پاؤن پاؤن کے نیچے دبایا اور اللہ اکبر
کا نعرہ کرکے جو جھٹکا مارا ساغری سے نرخری تک چیر کر پھینک دیا یہ قوت
دیکھکر سعد بن قباد شہریار نے آواز مرحبا بلند کی اور فرمایا کہ اسوقت تمنے نور
اپنے والد ماجد عمر بن حمزہ کونانی کا دکھا دیا سلطان سعد نے عرض کی
کہ یہ سب آپکا اقبال اور بزرگون کی دعا کا اثر تھا ورنہ من آنم کہ من دانم لیکن

اقوای آہن کلاہ و زرہ پوش تھے جونہی دیکھا کہ اتنا بڑ سردار اس بیدست و پا کس ذلت و خواری سے مارا گیا صلاح کی کہ ان لوگون سے پون لڑنا ٹھیک نہین ہے سب مل کے یورش کرکے قتل کر ڈالو ورنہ ایکسدا ایک کرکے تو یہ سارے لشکر کا خاتمہ کر دینگے یہ مشورہ کرکے ان دونون نے باگین اور ٹھادین اور لشکر کو آواز دی کہ مار لو اسکو جانے نپائے غضب کیا اس نے کہ اتنے بڑے جوان کو یون مارا یہ سنتے ہی تین لاکھ سوار کے لشکر نے باگین اوٹھادین بس دیکھکر سعد بن قباد شہ مارنے بھی اپنے رفیقون سے کہا کہ لینا ان کافرونکو اور خود بھی تلوار کھینچکر آپ سے تلوار چلنے لگی ہنگامہ گیر و دار برپا ہوا خوب گھمسان کی تلوار چلنے لگی سلطان سعد نے اک سوار کو مار کر مرکب اوس کا چھین لیا اور بیٹھکر گھوڑے پر کفار کو قتل کرنا شروع کیا رفقائے بادشاہ کے پاس بھی تلوارین اور گھوڑے نہ تھے اسد اسد ان پر اک سوار نے نیزہ مارا اس مرد جہاندیدہ نے نیزہ خالی دیکر کلائی پکڑ کر جھٹکا مارا کہ وہ اوندھے منہ گرا ہاتھ مروڑکر ہاتھ سے نیزہ چھین لیا اور اوس کافر کو گھوڑے سے گرا کر آپ اوسکے مرکب پر سوار ہو کر اور اوسکو قتل کرکے آگے بڑھے اسی طرح جن جن سرداروں کے پاس گھوڑے اور تلوارین نہ تھین انہین کافرون سے چھینا اور لڑنا شروع کیا طوق حران گردد ابوالمعدن کردنے علمدار لشکر کفار کو مار کر سر اوسکا نیزہ پر بلند کیا اور تلوار کھینچکر لڑنا شروع اسد پنجہ گیر کے پاس مرکب تھا مگر تلوار نہ تھی جیسے ہی اک سوار لشکر کفار کا قریب اپنے آیا اوسنے تلوار ماری اسد پنجہ گیر نے وار اوسکا خالی دیکر گھوڑا مارا کہ وہ سوار بلبلا گیا سایہ ہی دوسرا گھوڑا بقوت تمام مرکب کو اوسکے مارا کہ مرکب بے الف ہو کر سوار کو گرا دیا بس اپنا گھوڑا اوس سوار پر دوڑا دیا کہ استخوان چور ہو گئے تلوار اوسکی قبضہ مین کی اور لڑنا شروع کیا عیاردن نے پیچھے پیچھے اور کفار پر گرے مارنا اور قتل کرنا شروع کیا جس سوار کو جست کرکے پیچھے مارا سر تن سے اوڑا دیا مرکب کو چابک مار دیا کہ وہ اوس لاش کو لے کر بے تحاشا بھاگا جس سوار پر گرا گھوڑا اوس کا بھی بھڑکا بعض نے پہنچ مارنا شروع کیے نہ تو اسکے پاس سامان عیاری ہے کہ کوئی کام کر سکین آپس مین مشورت کی کہ کیا کرنا چاہیے چالاک نے رائے دی کہ گو عیاران لوگون کے ساتھ بھی ضرور ہونگے اگر اون پر قابو چلے تو کچھ کام نکل سکتا ہے سب نے اس رائے کو پسند کیا فوج کفار تو اس طرف مصروف جنگ تھی کسی کو یہ خیال بھی نہ تھا کہ کوئی خیمون کی طرف آئیگا اسلیے کہ اہل اسلام کی اتنی جمعیت ہی کہان تھی کہ وہ فوج جنگ آور علیحدہ کرتے اور فوج محفوظ جدا قائم کرتے لیکن یہ نہ معلوم تھا کہ عیار بلائے بیدرمان ہین کفار کو اپنے پڑاؤ سے غافل دیکھکر اودہر متوجہ ہو گئے اور جاکر تمام خیمون چھولداریون مین آگ لگا دی نقارہ بھاڑ ڈالے اور جسقدر سامان عیاری عیاران کفار کی خیمون مین

موجود پایا سب کو لوٹ لیا اور جوانے سے بیکار سمجھا دست برباد کر دیا اوس کے بعد
یہ بھی فوج کفار کی طرف متوجہ ہوئے لیکن جیسے جوکافرون کے بچے اور کھیلے بھرے تھوڑی
سی فوج اور بھی دوڑ پڑی کہ یہ کس ظالم نے ستم کیا کہ کسیکو کھانا نہ رکھا لیکن وہان
جاکر دیکھا تو کسی کو نہ پایا ہر چند چاہا کہ خیمون کی آگ بجھائین لیکن اوس ریگستان مین
اتنا پانی کہان تہا کہ سینکڑون خیمون کو آگ کے شعلون سے بچا سکتے لیکن غول عیارون
کا اب جو وہان سے پلٹا اور فوج کفار کی طرف متوجہ ہوا کسی نے کہان مین پتہر رکھکر
مارنا شروع کیا جس سوار کے سر پر پتہر پڑا سر پھٹ گیا گھوڑے سے چکرا کر گرا اور پامال
ہو گیا کسی کے گھوڑے کے سر پر پڑا وہ تڑپ کر دوسرے پر جا رہا بعض نے حقہ سے
آتشبازی مارنا شروع کی کوئی سوار جلا کسی کا مرکب جلا اور بھڑکا ایک دوسرے پر گرا
غرضکہ جدہر یہ عیاران لشکر اسلام متوجہ ہو گئے آگ لگا دی اور تہلکہ ڈالدیا جب
اپنی طرف سے کسی سردار کو دیکھا کہ گھر گیا ہے جھٹ کر دو ایک حقہ آتشبازی کے وہیں
بیس پتہر مار دیئے کہ پھر جمع منتشر ہو گیا ایسی گرمی جنگ مین قرینہ تیغزن سامنے
سعد بن قباد شہریار کے آیا اور نعرہ مار کے تیغ مارا سعد بن قباد کے مرکب کو
دہا اور زین نیچے آ کر کلائی پکڑ لی اور کمربند پکڑ کر نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر زور کیا کہ سر سے
اونچا لیا پوچھا کیا کہتا ہے شناخت پروردگار کے بارے مین اسنے انکار کیا بس سعد
بن قباد نے اوس کو چورنگ ہوائی کیا لیکن اقوائے آہن کلاہ اور چوگان
بن حمزہ سے سامنا ہوا اوسوقت کہ چوگان زخمون مین چور چور ہو رہے تھے کہنی سے
خون ٹپک رہا تہا قبضہ تلوار کا ہاتھ مین گرہ بیٹھا تہا آنکھین بند ہوئی جاتی تھین اقوائے
آہن کلاہ نے نعرہ کیا کہ باش اوخدا پرست تو کون ہے کہ حالت زخم داری مین اس
طرح شیر بیشہ حملے کر رہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ تو حمزہ عرب کا کوئی عزیز ہے کہ ایسی جرات
سوا اوسکے خاندان کے دوسرے مین نہین دیکھی فرمایا نام میرا چوگان بن حمزہ
ہے افسوس کہ کس وقت تو سامنے آیا ہے جبکہ مجھے خود سنبھلنا دشوار ہے مگر خیر تو
وار کر اور حوصلہ اپنا نکال لے کہ اس سے بڑھکر تجھکو موقع نہ ہاتھ آئے گا اقوائے
آہن کلاہ نے کہا کہ غرض ہماری اب بھی پوری ہے اسلیئے کہ مطلب تم لوگون کے
قتل کرنے سے ہے یہ کہکر تلوار ماری چوگان بن حمزہ نے وار اسکا پشت شمشیر پر
روک کر جو ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا اسنے بھی برابر سپر کو اوٹھا کر چہرے کے پناہ کیا
لیکن تلوار جو سپر پر پڑی ہے سپر کو مانند قرص پنیر کے کاٹ کر خود کو دو ٹکڑے کیا
اور سر پر بیٹھی جھٹکا مارا کہ تا جگر گاہ اوتر گئی اقوائے آہن کلاہ گھوڑے سے
گرا ادہر چوگان بن حمزہ کو غش آ گیا کفار پیش کر کے اپنے لاش اپنے سردار
کی اوٹھائی اور چوگان بن حمزہ پر تلوار برسنے لگی یہ حالت دیکھکر جمشید
بن قباد دوڑ پڑے لیکن جس وقت تک پہونچین پہونچین چوگان بن
حمزہ کو کٹا رے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تہا کہان تک بیان کیا جائے
کہ تلوار چلتے چلتے تمام دن گذرا اب کوئی چار گھڑی دن باقی ہوگا کہ قریب

ایک لاکھ سوار دن کے فوج کفار کام آئے اور تین سو ساٹھ سردار ان لشکر اسلام قتل ہوئے
اور پچاس سپہ سالار مارے گئے آخرین سلطان سعد و سعد بن قباد شہریار دو شہسوار
ین قبیلہ بھی شہید ہوئے ایک ایک بہادر نے سو سو اور دو دو سو کو مارا لیکن کہانتک
لڑین اور کس کس کو قتل کرین لیکن چونکہ سردار لشکر کفار کے بھی مارے جا چکے تھے اس وجہ
سے سران خدا پرستون کے بچ گئے فوج کفار لاشون کو چھوڑ کر علیحدہ ہوگئے اور
اپنی بے سر و سامانی کی وجہ سے کہ خیمہ بھی جل چکے تھے میدان کا سہارا ہی خدا پرستون
باقی نہ رکھا تھا اپنی طرف کی لاشین ہی خاد ثائین اور چل کھڑے ہوئے کیا
چاہیے کہ اب یہ لوگ کس طرف جاتے ہین لیکن اب حال کچھ تھوڑا سا گلستان
ارم کا تحریر کیا جاتا ہے کہ ملکہ آسمان پری نے دیو جندک کو روانہ کرنے کے بعد
ایک روز عبدالرحمن جنی سے کہا کہ بہت روز سے خبر حمزہ صاحبقران کی نہین معلوم
کہ اون پر کیا گذری ذرا اپنے علم کے ذریعہ سے دریافت تو کیجیے کہ صاحبقران اور
اولاد صاحبقران کی کیا حالت ہے اور خانہ کعبہ مین کون کون اونکے ہمراہ ہے
عبدالرحمن جنی نے زائچہ کے خانہ درست کرکے سولہون شکلون کو رمل کی پیش از کم
جو غور کیا اور نظر تعمق سے دیکھا تو سر ہٹ لیا اور ملکہ آسمان پری سے کہا کہ غضب ہو
بادشاہ اسلام سعد بن قباد شہریار اور سلطان سعد اور چوگان بن حمزہ
ایک صحرا مین تین سو ساٹھ رفیقون کے ساتھ خون مین ڈوبے نظر آرہے ہین اور
فوج کفار انکو قتل کرکے روانہ ہوا چاہتی ہے یہ سنکر ملکہ آسمان پری نے راشد
جنی اور ارشد جنی سے کہا کہ جلد جاؤ اور لاشین خدا پرستون کی اوٹھا لاؤ یہ سنکر
دونون سردار فوج جنان ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اوسوقت پہونچے جبکہ کفار مسلمانون کو
قتل کرکے علیحدہ ہوچکے تھے راشد جنی نے یہ حال دیکھکر ارشد جنی سے کہا کہ یہان
تو خاتمہ ہوچکا سب اہل اسلام قتل ہوچکے ہین اور کفار انھین قتل کرکے جا
نکلے جاتے ہین پہلے انسے انتقام کرین اسکے بعد کو لاشین اوٹھا لے چلینگے ارشد جنی
نے کہا کہ ایسا نہو یہ ارصاحبقران اعظم کے خلاف گذرے اونکی اجازت نہین ہے
کہ دیو آدم زادے لڑین راشد مجبور ہوکر خاموش ہو رہا لیکن آنکھون سے جو
خون جاری ہوئے جس وقت لاشین اوٹھانا شروع لین اور قریب لاش
سعد بن قباد شہریار کے پہنچے تو دیکھا کہ زخمون مین چور ہین مگر سانس برابر آ
رہی ہے اور یہی حالت سلطان سعد کی ہوئی غرضکہ دیوون نے تمام لاشون کو
اوٹھایا اور گلستان ارم کی جانب روانہ ہوئے جس وقت خدمت مین ملکہ
آسمان پری کی پہونچے اور تین سو ساٹھ لاشین سامنے رکھدین ملکہ آسمان پری
آسمان پری و فرشتہ ثانی اسقدر بیٹین کہ منہ اور زانو نیلے ہوگئے اسی
شور و غل مین سعد بن قباد شہریار کو ہوش آیا ارشاد
سے پانی طلب کیا ملکہ آسمان پری فریدآئین اور پانی منگوایا لیکن
سلطان سعد راستہ مین مرگئے تھے صرف سعد بن قباد

شہر یار مین رمتے جان باقی تھی اور سانس چل رہی تھی جس وقت اپنے
گرد پریون کا مجمع دیکھا نہایت متعجب ہوا کہا کہ مین اس وقت کہان ہون
ملکہ آسمان پری نے فرمایا کہ اے فرزند تم پرستان مین ہو مینے تمہین
اوشو اسنگا یا مین تمہاری دادی ملکہ آسمان پری ہون سعد بن قباد
شہر یار نے سلام کیا اور کہا کہ میرے ساتھ بہت سے رفیقان صاحبقران تھے
اور سلطان سعد اور عمو صاحب یعنے چوگان بن حمزہ و برادرم جمشید
بن قباد تھے آسمان پری نے کہا مین نے سب کو اوشو اسنگا یا ہے سعد بن
قباد نے کہا کہ رن بہت بڑا پڑا تھا اور قریب ڈیڑھ لاکھ کے کافر بھی مارے گئے تھے
دیوؤن نے کیونکر لاشین مسلمانون کی پہچانی ہونگی آسمان پری نے
کہا اے فرزند مجھے بھی یہ خیال گذرا تھا کہ دیوؤن نے کس طرح پہچانا ہوگا لیکن پیچھے
کرنے سے معلوم ہوا کہ نشان سجدہ سے پہچان کر لاشین مسلمانون کی اوٹھائین
اتنے مین سعد بن قباد نے پہریائی طلب کیا اور ملکہ آسمان پری نے دو چار
پیچہ حلق مین پہکائے ہونگے کہ اک ہچکی آئے اور روح جانب جنت پرواز کر گئی پہر ان
پریون مین اک تلاطم برپا ہوا تمام گلستان ارم مین اک کہرام برپا تھا
جس وقت رونے اور پیٹنے سے فراغت ہوئی سامان لاشون کے اوٹھانے کا ہوا
جلوس پرستانی منگوایا گیا صندل کا تابوت کارچوبی شامیانہ آگے آگے دونون
بادشاہون کے تابوت تھے کہ تاج اون پر رکھے ہوئے تھے اگر سلگتا ہوا منقلین
عود و عنبر کی روشن پریزادان تابوتون کو بوجہ کاندہون پر اوٹھاہوے ساتھ ساتھ
پریان روتی اور پیٹتی آواز مین کلمہ طیب کی بلند پہنچے اوٹھے اور سردارون کے جنازہ
اوٹھنے کے بعد عمارون کے صندوق عجب عبرت کا سامان تھا کہ تین سو ساٹھ تابوت
آگے پیچھے چلے جاتے تھے دیکھنے والون کو بے سبب رونا آتا تھا یہانتک کہ اسی حال پر ملال
سے تکیہ گلستان ارم مین پہونچے اور اون چاندسی صورتون کو زیر خاک چھپا دیا
خیال کرنے کی بات ہے کہ مقدر سے انسان کا کچھ زور نہین چلتا جہان کی خاک ہوتی
ہے وہین لیجاتی ہے رہنے والے کہان کہان کے اور قتل کس مقام پر ہوئے اور دفن
پرستان مین آکر ہوئے مگر کیا کیا رفیق جانثار بادشاہ اسلام کو میسر ہوئے
تھے کہ مرکر بھی ساتھ نہوڑا ایک ہی تکیہ مین دفن ہوے پرستان مین چالیس
روز تک ماتم انکا برپا رہا تمام پرستان سیاہ پوش تھا پریون کے بال پھرون پر
بکھرے ہوئے کپڑے سیاہ پہنے ہوئے اسی زمانہ مین صاحبقران
اعظم بھی آکر پہنچے کہ یہ اتفاقیہ شکار پر گئے ہوے تھے ورنہ یہ ضرور ہوا کہ
لاشین بلکے لانے انکو جو یہ حالت معلوم ہوئی اور تمام شہر کو سیاہ پوش
دیکھا بہت پریشان ہوئے کمرہ مین آکر مفصل حال معلوم ہوا
تو یہ بھی بہت روئے اور نہایت صدمہ اس امر کا ہوا کہ مٹی مین
بھی نہ شریک ہوسکے ابہان سب کو تو اسی حال پر ملال مین چھوڑا جاتا ہو اور اب یہانسے

چند کلمہ داستان ضلالت نشان دیو ابلق کے بیان کئے جاتے ہین

شعر وفا کا لاکھ طرح سے کرے قرار کوئی ٭ کرے کسیکی نہ الفت کا اعتبار کوئی ٭ ریا کی
الفت پہ کسی کی نہین جانا اچھا ٭ ہو عہد وفا کا آزمانا اچھا ٭ اس رشتہ خام کو ذرا کسکے
بھی دیکھہ ٭ بودا ہے اگر تو ٹوٹ جانا اچھا ٭ راوی بیان کرتا ہے کہ دیو
ابلق جو کہ مثل طوطے کے کلمہ پڑہکر مسلمان ہوا تھا لیکن دل سے اس کے
زنگ کفر بطرف نہوا تھا خوف بری چیز ہوتا ہے جبتک سہراب بن رستم
کے سلسلہ رہا کچھہ سرکشی نہ کی مگر جب شاہزادہ نے اس کو رخصت کیا اور یہ پردہ
قاف کیجانب روانہ ہوا راستہ ہی سے یہ سوچتا چلا کہ کیا فکر کرون کہ ملک اخضر
پریزاد کو قتل کرکے تاج و تخت پر قبضہ کرون یہ سوچتے یہ بات خیال مین
آئی کہ جزیرہ نہنگان مین چل کر دیو تہمتن گرزن کو اپنا شریک کرون
کہ وہ دیو تمام دیوان قاف سے زبردست و بزرگ تر ہے اور کوئی مذہب
نہین رکہتا ہے اگر وہ شریک ہو گیا تو یہ مشکل دم بھر مین آسان ہو جائیگی
اور وہ آدم زاد بھی اگر کمک کو آئیگا تو اوسکے ہاتہہ سے مارا جائیگا اسلیے کہ دیو تہمتن
بائیس سو من کا گرز باندہتا ہے یہ تجویز کرکے راہ جزیرہ نہنگان کی جانب
روانہ ہوا یہ جزیرہ سمندر قاف مین بصورت تہنک واقع ہے اسی سے اسکو
جزیرہ نہنگان کہتے ہین جس وقت دیو ابلق اپنے ہمراہیون سمیت جزیرہ
نہنگان مین پہونچا اور خبر دیو تہمتن کو ہوئی اک دیو کو بہیجا کہ تو کون ہے اور کس
غرض سے یہان آیا ہے دیو تہمتن کا لشکر نہایت قلیل ہے محض اپنے زور بازو پر
اس جزیرہ کی بادشاہت کرتا ہے جس وقت فرستادہ دیو تہمتن گرزن
نے جاکر دیو ابلق سے پوچہا دیو ابلق نے لشکر کو وہین چہوڑا اور تنہا دس
دیو کیساتہہ پاس تہمتن گرزن کے آیا اور بطور ابلیس پرستان
سلام کیا دیو تہمتن ہنسنے لگا اور بسبب اپنے خلق کے دیو ابلق سے کچہہ نہ کہا
پوچہا کہ کس غرض سے تم میرے پاس آئے ہو دیو ابلق نے اپنی ساری روئداد
سہراب تہمانی کے ہاتہہ سے زیر ہونے کے بیان کی اور کہا کہ مین بچکر مسلمان
ہوا تہا جس وقت اوس آدم زاد نے مجہے رخصت کیا اور مین قاف
مین آگیا تو پہر اپنے دین قدیم پر قائم ہو گیا اب مین یہ چاہتا ہون کہ آپ میری
حمایت کرین تو مجہے بادشاہی ملک اخضر پریزاد کی حاصل ہو جائے
دیو تہمتن نے کہا کہ مین ناانصاف نہین ہون کہ اک بے گناہ سے سلطنت اوسکی
چہین کر جبر سے حوالے کرون تجہہ کو دیکہہ کہ اس جزیرہ مین
رہتا ہون اور جو کچہہ سامان یہان میسر ہے اوسی کو کافی سمجہتا
ہون زیادہ ہوس نہین کرتا جو شخص ہوس کو ترقی دیتا ہے
خسارہ ہوتا ہے اے دیو ابلق اس ارادہ سے باز آ اور شہ

خراب ہوگا اگر تجھے کہین رہنے کا ٹھکانا نہین ہے تو یہین رہ ا جازت
دیتا ہون اگر جہان کوئی تجھپر چڑہ کر آئے گا تو مین تیری طرف سے بیشک
لڑون گا دیو ابلق نے دیکہا کہ یہ دیو حق پسند ہے یون تیرا شریک ہوگا
کہا کہ معلوم ہوا کہ تم دیکھنے ہی بھر کے ہو یہ گرز مقدی کا بنا ہوا ہے اتنے بڑے ہاتہ
پاؤن ہوکر جب اسقدر احتیاط سے کام لیتے ہو تو ظاہر ہوگیا کہ نام جنگ سے
ڈرتے ہو اب وہان وہ آدم زاد ہی نہین ہے جس نے مجھکو زیر کیا تہا
دیو تہمتن کو یہ سنکر غصہ آیا اور کہا کہ او مکار مین تیرے فریب مین تو آنیوالا
نہین ہون جب وہ آدم زاد ہوگا اوسی وقت چلونگا اور اوس سے لڑون گا بشرطیکہ وہ
مجہ سے لڑے ورنہ مین دیو ہوکر اک آدم زاد بے بنیاد کو ہرگز نہ ٹوکون گا
ترجا اور جس وقت وہ آدم زاد وہان آئے تو مجھے لے چلنا یہ سنکر دیو ابلق
زار زار مثل ابر نوبہار کے رونے لگا اور کہا افسوس کیا حمیت دیوون کی قوم سے
جاتی رہی کہ پریون کو آدمزادون سے منسوب کرتے ہین جو خوبصورت پری
ہوتی ہے وہ تو آدم زادون کی نذر ہوجاتی ہے جو ایسی ویسی پریان ہوتی ہین
وہ ہم لوگون کو نصیب ہوتی ہین اول حمزہ صاحبقران داخل پرستان ہوئے
اور آسمان پری سے اونکی شادی ہوئی بہار پری اونکی رفیق
لندھور کی نذر ہوگئی اب حال مین مضراب پری جو کہ سنگتر میری تہی اوسکو
بھی اک آدم زاد آکر لے گیا اور ملکہ اخضر پریزادے جو کہ اب مضراب
پری کا تہا ہمارا خیال نہ کیا اور اوس آدم زاد بے بنیاد کے ساتہ شادی کردی
مین اوس سے لڑا تو زیر ہوگیا جب منہ سب اوسکا اختیار کیا تو جان بچی ورنہ مارڈالا
جاتا آپ پاس یہ سمجھکر اپنی داد مانگنے آیا تہا کہ آپ رستم دیوان
قافہ مین میرا انصاف کیجیے گا مگر آپ نے بہی جواب صاف دیا یہ کہکر رونے لگا
اس کرمین اسکے دیو تہمتن گرزن آگیا اور ساتہ چلنے پر راضی ہوا کہ اگر
ایسا ہے تو مین چلتا ہون اور اخضر پریزاد سے مضراب پری کو چہین کر
بدلے دیون گا بشرطیکہ جو کچہ تو کہتا ہے اوس کا اوس نے بہی اقرار کیا دیو ابلق
نے کہا کہ اب بھلا وہ سچ سچ کیا کہینگے وہ تو ضرور کرینگے اچہا چل مین تیرے ساتہ ہون لیکن دلمین یہ خیال کرلیا تہا کہ یہ
دیو مکار معلوم ہوتا ہے چل کر اول تحقیق کرلینا چاہیئے کہ یہ معرکہ کیا ہے یہ سوچکر
اوس ہزار دیو اپنے ہمراہ لئے اور دیو ابلق کے ساتہ قلعہ اخضر
کے جانب روانہ ہوا کوئی چالیس ہزار دیو ابلق کے بہی ساتہ ہین اور
اوس ہزار دیو دیو تہمتن گرزن کے ساتہ ہین جس وقت یہ
دیو جمعیت کرکے قریب قلعہ اخضر کے پہونچے اور خبر اخضر پریزادکو
ہوئی بہایت پریشان ہوئی اور خیال کیا کہ اب رستم ثانی یا
سہراب بن رستم یا شہریار عالی وقار یا ایسا نوجوان
ہوگا جو وہین ہین جو اسکے سر کو بی کرین میرے لشکر مین کوئی

دیو ایسا نہین جو دیو ابلق سے لڑ سکے اور طرہ اوسپر ہے کر سناہے وہ ہرا
اپنے دیو تہمتن کو بھی لایا ہے بھلا اوس سے کون لڑ سکتا ہے ایسی ایسی
باتین سوچکر داخل قلعہ ہوا اور خندق مین آگ روشن کرادی پل تختہ گروادیا
توپین پھر چڑھ گئین مانے کا متوالا گرزک کا پولا بارود کی ہانڈی تیل کا
کڑاہ سب چیزین درست کر رکھین کہ اگر دشمن یہانتک پہونچ بھی جائے تو
قلعہ پر قابو نہ پائے مضراب پری بھی حال دیو ابلق کے آنے کا سنکر نہایت
پریشان ہوئین دعا درگاہ الہی مین کر رہی ہین کہ خداوندا عزت میری بچانا تمام اہل
قلعہ متردد ہین کہ اک مرتبہ جانب صحرا سے تیز گرد و غبار بلند ہوا جس
وقت قریب پہونچکر دیوار شق ہوئی تو دیکھا آگے آگے دیو تہمتن کہ اک کوہ جاندار
معلوم ہوتا ہے گرز بہت بڑا ہاتھ مین لئے ہوئے کہ کالہ گرز مثل لک کیندر دراز
کے ہے اگرچہ دیو ابلق بھی بہت بڑا دیو ہے لیکن اس دیو کے سامنے ہیچ
معلوم ہوتا ہے اور دیو ابلق بھی اسکے ساتھ ساتھ ہے پشت پر چالیس
پچاس ہزارہ بشت نہنگ چوب چماق پاویل فولادی چوبدست دار شمشاد قرسول طویل
پاندے ہوئے قلقاریان لگاتے ہوئے شور کرتے ہوئے آکر پہونچے اور سامنے قلعہ کے
توپون کی زد سے دور قیام کیا ملک اخضر پریزاد کے جسم مین بسبب
خوف کے تھرتھری پڑ گئی اور کیون نہو دشمن قوی کا سامنا اور کوئی مددگار
سوجود نہین لیکن دیو ابلق نے جو اخضر پریزاد کو قلعہ بند دیکھا دیو
تہمتن سے کہا کہ دیکھئے اگر یہ خطادار نہوتا تو قلعہ مین کیون چھپکر بیٹھتا دیو تہمتن
گرزن نے کہا کہ دیکھو مین نامہ لکھتا ہون یہ کہکر ایک خط اس مضمون کا
تحریر کیا کہ اے اخضر پریزاد آگاہ ہوجاؤ کہ نام میرا تہمتن گرزن ہے
اور جسہ پیرہ ہنگان میرا مسکن ہے اس غرض سے نہین آیا ہون کہ
ملک تمہارا چھینون بلکہ مین چاہتا ہون کہ تمہین فہمائش کرون اگر بات میری
قابل ماننے کے ہو تو مانو اور نہین تو مجھے معقول کردو وہ یہ ہے کہ دیو ابلق
کے بیان کے موافق مجھے معلوم ہوا کہ تمہاری دختر نیک اختر ملکہ مضراب
پری جو کہ منگیتر دیو ابلق کی تھی تم نے کسی آدم زاد کے سپرد کردی
ہے لہذا یہ حرکت بالکل خلاف شرافت و ریاست ہے اپنے کئے سے پشیمان ہو
اور اوس کی منگیتر اس کے حوالے کردو یا جواب شافی لکھو اور سبب
اس کے ساتھ شادی نکرنے کا بیان کرو ورنہ سمجھ لو کہ اگر تم کسی
آدم زاد کے بہروے پر بھولے ہو اور مجھ سے خلاف قاعدہ گفتگو کرو گے
اور معقول نہوگی تو دم بھر مین قلعہ کو برباد کردون گا اور مضراب
پری کو بجبر تم سے چھین کر اوس کو دیدون گا جس وقت تم
تیار ہوا لک دو ضعیف کو دیا کہ جاکر جواب لے آ اور سخت کلامی نکرنا
دیو نامہ تہمتن کا لیکر زیر قلعہ آیا اور اوس نے آواز دی کہ

سا کہان قلعہ مجھ سے خوف نکر کیونکہ مین ایلچی ہون صرف جواب نامہ لینے
آیا ہون اخضر پریزاد نے دیو کو اندر قلعہ کے طلب کر لیا جس وقت دیو اندر قلعہ
کے داخل ہوا نامہ تہمتن گرزن کا اخضر پریزاد کو دیا اخضر پریزاد نے نامہ
پڑہا مضمون سے آگاہی ہوئی دوسرا کاغذ اور قلم دوات طلب کرکے جواب اس
مضمون کا تحریر کیا کہ اے تہمتن جسقدر باتین کہ آپکے زبانی دیو ایلق کے نہین
اور مجھکو تحریر کی ہین سب غلط ہین مضراب پری سے اور اس سے کیا نسبت
تھی کہ وہ اس کی مشتہر ہوتے اسکی بھی یہ لیاقت نہی کہ شاہزادیون سے
اس کی شادی قرار پاتی محض تہمت لیتا ہے علاوہ اس کے اگر ایسا بھی ہوتا تو جسوقت
ہمارے اس کے اختلاف مذہب کا جھگڑا آپڑا یعنے وہ ابلیس پرست اور ہم خدا
پرست اس صورت مین اگر شادی قرار بھی پا چکی ہوتی تو ترک کرنا پڑتی
اور تم یہ جو لکھتے ہو کہ آدم زاد بے بنیاد اسکا جواب تو وہ آدم زاد نبود ہوتا
تو تم کو جواب دیتا مین تو حقیقت مین تجھ سے مقابلہ نہین کر سکتا جس وقت یہ جواب
نامہ کا دیو نے لاکر تہمتن گرزن کو دیا تہمتن نے تو صاف انکار کیا اور دیو ایلق
سے کہا کہ مین تیری الحاح وزاری کے سبب یہانتک چلا آیا تہا ورنہ تیرے مکر و فریب
مین پہلے ہی سمجھ گیا تہا اب تجھے اپنے فعل کا اختیار ہے میرا قاعدہ نہین کہ جو اپنے سے
بھاگے قلعہ مین چھپے مین اوس پر حملہ کرون ہان اگر وہ آدم زاد یہان موجود
ہوتا تو بیشک مین اوس سے لڑتا اور تجھکو بھی غیرت ہوتی تو کبھی قلعہ اخضر کا رخ نکرتا
اور مضراب پری سے دست بردار رہو جب وہ دوسرے کے تصرف
مین آچکی اور لڑکا اوس کا جوان موجود ہے تو اب تیرے کس کام کی رہی دیو ایلق
نے کہا کہ یا مین اپنی جان دونگا اور یا مضراب پری کو اس سے لونگا اگر
آپ نہین شریک ہوتے نہ سہی میرا تماشا دیکھئے مگر شاید وہ آدم زاد آجائے
تو اوسے روکیے گا دیو تہمتن نے کہا کہ ایسے وقت مین مین اوسے بھی نہ روکون گا کہ تو
ناموس کو اوس کے چھینے جاتا ہے ہان اگر وہ طبل جنگ بجوا کر میرا سامنا کرے گا تو خیر
لڑون گا ورنہ مین سبقت نکیل بجوانے مین بھی نکرونگا دیو ایلق کو اگر خوف تھا تو
سہراب ثانی وغیرہ کا تہا یہان قلعہ مین اب کوئی ایسا نہین ہے جس سے دیو
ایلق کو خوف ہو بس اس نے فوراً طبل جنگ بجوا دیا ادہر اخضر پریزاد
کو معلوم ہوا کہ دیو تہمتن نے تو مدد دینے سے انکار کیا مگر دیو ایلق نے تہمتن
اپنے نام پر طبل بجوا دیا ہے اخضر پریزاد نے بھی نقارہ بجوا دیا جب صبح ہوئی
تو دیو ایلق نے قلعہ پر دہاوا کیا جس وقت سامنے قلعہ کے پہونچا
گولون کی مار ہونے لگی دیو ایلق نے گرز و سپر کو سنبھالا اور چلا قلعہ
کی طرف جو گولہ سامنے آیا گرز سے روکا جہانتک پہونچ کے آیا پھر سے
روک لیا پاؤن کی طرف آتے دیکھا تو جست کرکے خالی دیا سر پر
آتے دیکھا تو بیٹھ گیا کہ گولہ سر سے نکلا چلا گیا سامنہ والے کو

دیوا بلق کے بہت سے لڑکے مرا سکی قضا نہ تھی کہ گولے روکتا ہوا برابر قلعے کے
پہونچ گیا اور قلعہ پر سے نزدیک کے حربون کی مار ہونے لگی مانے کا متوا کر کک کا
بولا بارود کی ہانڈی تیل کا کڑھاؤ سب حربون کو رد کر کے اسنے جست کی کہ خندق کو
پھاند کر برابر فیل بند دروازے کے پہونچگیا کہ جان اخیضر پر زاد بیٹھا ہوا تھا
چاہتا تھا کہ تہا تک کو توڑ کر داخل قلعہ ہون کہ اہل قلعہ نے دست مناجات بدرگاہ
قاضی الحاجات بلند کیے اور عرض کرنے لگے کہ اے رب پاکذات ہم تیرے بندے ہین
اور تجھے خداے برحق جانتے ہین بحق محمد و آل محمد ہمین شر سے ابلیس پرست
کے بچا ہنوز سخن دردہان تہا کہ تیر دعا کا ہدف مراد پر بیٹھا کہ قضاے کار افتاد
روز گار گرد دیو جندک بن تندک کا اس طرف سے ہوا کہ وہ شاہزادہ
سکندر رستم خو کو شہر نقش و نگار سے پنجہ بنکر اوٹھا لایا تہا اور گلستان
ارم کی طرف لیے جاتا تہا کہ پلٹے تو دیو سے اور سکندر سے خوب لڑ چلے تھے
دیو تندک اس کو بھی عاجز کر دیا تہا آخر کار مجبور ہو کر اس نے اک صحرا میں
ان کو اوتار دیا اور ہاتھ باندہ کر عرض کی تھی کہ اے شہریار آپ کی وادی نے
آپکو بلایا ہے چاہے چلیے چاہے نہ چلیے میری مجال نہین ہے جو مین زبردستی آپکو
لیجا سکون یہ سنکر سکندر رستم خو نے گماکہ زبردستی ہین کوئی بہی نہین لیجا سکتا
تو کیا ہے تیرے باپ کو بہی مار کے لنگر دن کے دیوانہ کر دیا تہا آخر کار اوس نے
بہی اسی طرح مجھے کوہ پر اوتار دیا مگر افسوس کہ نہ معلوم کون دشمن اوسکا تہا کہ اوسے
قتل کر کے چلا گیا مجھے بڑا صدمہ ہوا دیو جندک بن تندک نے کہا کہ غلام اسی
واسطے ہوتے ہین دو حق تک سے ادا ہو گیا خدا مجھکو بہی حضور کے حق نمک سے
ادا کرے سکندر نے کہا کہ مجھے سنا ہے دیو ہر چیز کی صورت بن سکتے ہین جندک
نے عرض کی کہ جیسا ارشاد ہو سکندر نے کہا تم گھوڑا بنو تاکہ ہم سیر چہار باغ
کی دیکھتے ہوے چلین جندک نے غلطک مار کر فیالفور اپنی گھوڑے کی بناوٹ کی اور
سکندر رستم خو کو سوار کر کے روانہ ہوا اوس وقت صحراے اخضر مین
پہونچا جبکہ دیوا بلق دروازہ قلعہ پر پہونچ چکا تہا اور اہل قلعہ مصروف
دعا تھے کہ صبا اسے تیغ گرد شل بگولے کی بلند ہوئی سب دیکھنے لگے
دیوا بلق بہی ٹہر گیا تہا کہ اب جلدی نکرنا چاہیے شاید وہی آدمزاد
ہو کہ اک مرتبہ گرد تیز ہوئی دیکہا کہ اک لڑکا تیرہ چودہ برس کا چہرہ مثل ماہتاب
کے روشن مرکب پر دار پر سوار چلا آتا ہے یہ سوچ کر دیکہنے لگے سکندر نے دیو سے پوچھا
کہ یہ قلعہ کس کا اور کون مالک قلعہ ہے دیو جندک بن تندک نے
عرض کی کہ اے شہریار غضب ہوا کہ دیوا بلق نے دغا کی اسکر آپ کے بہائی
سہراب بن رستم ثانی نے زیر کر کے مسلمان کیا تہا معلوم ہوتا ہے
کہ شبل طیے کے کلمہ پڑہ کر مسلمان ہوا تہا یہ قلعہ سہراب ثانی کے ملا اور
رستم ثانی کی خسر کا ہی بلکہ والدہ ماجدہ سہراب ثانی کے ہین سکندر نے پوچھا کہ بہائی صاحب

کیا موجود نہین ہین نہ چا صاحب ہین جندک نے عرض کی اونکا قصہ طولانی ہے بیان مین دیر
ہوگی اور دیو دروازہ قلعہ پر ہو چکیا ہے ایسا نہو اہل قلعہ کو زک دے سکندر رستم خو نے
جواب دیا کہ کیا مجال ہے اوسکی اس سے اطمینان رکھو جب ہم آگئے تو اب دیو کی اتنی مجال
نہین ہے یہہ کہکر اشارہ کیا کہ گھوڑا قلعہ کیطرف چلا اودہر دیو ابلق نے جو دیکھا کہ اک آدمزاد
رکب پر سوار چلا آتا ہے قلعہ سے پہرا اور دم اسکا فنا ہونے لگا کہ نہین سہراب ثانی نہون اپنے
فوج کو حکم دیا کہ مارلو اس آدمزاد بے بنیاد کو دیو سکندر رستم خو کیطرف متوجہ ہوے اس حرکت پر
دیو بہمن نے دیو ابلق کیطرف سے منہ پھیر لیا کہ ایک طفل آدمزاد جو کہ پورا لقمہ دہن بھی نہین ہے
اوس سے اسقدر خوف کہ فوج کو حکم دیا ہے اودہر اہل قلعہ نے جو دیکھا کہ ہمارے مدد گار پیوزن
ہے اور وہ تنہا ہے دروازہ قلعہ کا کھولکر نکل پڑے اور لشکر دیو ابلق کو رد کا مقابلہ ہونے
لگا پہلے تو اخضر پرزاد اور دیو ابلق اور اُن دونون کے اہل لشکر کو بھی خیال ہوا تھا کہ معلوم
ہوتا ہے سہراب ثانی آگئے کیونکہ صورت دونون کی بہت مشابہ ہے یہی دہوکا ملک
آسمانیہ مین ہوا تھا کہ سہراب ثانی کو لوگون نے سکندر تصور کیا تھا اوسی طرح یہان سکندر
کو سہراب کا گمان گذرا تھا اور دیو ابلق نے بہاگنے کا قصد کیا تھا لیکن جس وقت
سکندر رستم خو نے نعرہ کیا کہ منم سکندر رستم خو باش اے گروہ کفار خبردار ہوشیار کہ مین آپہونچا
یہہ نہ خیال کرنا کہ پہرا اور عاجز قدار شاہزادہ سہراب ثانی موجود نہین ہین اونکا خادم تو موجود
ہے اب دیو ابلق نے جانا کہ یہہ کوئی اور لڑکا ہے اُس سے کیا خوف بس نعرہ کرکے چلا کہ او
طفل تیری بھی یہہ حقیقت ہے کہ تو مجھسے مقابلہ کرے سکندر رستم خو نے نعرہ کیا کہ پیر کیون
سامنے نہین آتا دیکھہ کیسے طفل دیو کش ہین اگر سر تیرا دھڑ سے فلکگیر نہ پھینک دیا تو نام اپنا
سکندر رنجا دیو بہمن دیکھہ رہا ہے کہ اوس فوج کے بادل مین اک چاند سا کبھی چھپ جاتا ہے
اور کبھی پھر نظر آنے لگتا ہے جب سکندر فوج مین پوشیدہ ہو جاتے ہین تو دیو بہمن افسوس
کرتا ہے کہ شاید کسی دیو نے کھا لیا اور جب نظر آنے لگتے ہین تو خوش ہو جاتا ہے جی تو سکا
چاہتا ہے کہ آکر اس لڑکے کو علحدہ کر لیجاؤن کیسا منچلا ہے کہ دیو مثل شیرون کے حملے
کر رہا ہے اور بہت سے دیو مار بھی ڈالے ہین مگر اس خیال سے خاموش ہو رہتا تھا کہ آیا
تو ہون دیو ابلق کے ساتھہ اور شریک ہو جاؤن اوسکے دشمن کا ہے کون سی بات
ہے مگر وہان سکندر رستم خو مثل شیرون کے برابر حملے کر رہا ہے جس دیو کی شاخ پکڑ لیتا جھٹکا
مارا اوندہے منہ آرہا کسی کی شاخ توڑی کسی کے سر پر کرز مارا یہہ معلوم ہوا کہ اک کمند شق
ہو گیا جس دیو کے گردن پر تلوار ماردی اس طرح سر علحدہ ہو گیا کہ معلوم بھی نہوا کسی کے
پاؤن پر تلوار ماری اور لنگا کر کے پٹخا دیا اودہر دیو ابلق دیوان قلعہ اخضر کو قتل
کر رہا ہے اودہر سکندر رستم خو نے ستون کے پیچھے لاشون کے انبار لگا دیے ہین
خوب کمان کی تلوار چل رہی ہے ترسول پنج سول ارہ پشت ہنبک چوبدست چوب
پھاس میل فولادی چتاس چادر بیان تومر گدال و قتال کرم ہے قضائے کار اتفاقات
روزگار اس طرف سے ارسیون پرزاد کا گزر ہوا سابق مین ذکر انکا ہو چکا ہے کہ
یہہ صاحبقران تاکت شاہزادہ بدیع الملک سے رخصت ہو کر اپنی والدہ کی مدد کو روانہ

ہوے تھے پچاس سردار انکے ہمراہ ہین یہان جو یہ معرکہ دیکھا اپنے دیو سے دریافت کیا کہ
کون مقام ہے اور لڑائی کیسی ہو رہی ہے دیوون نے نام و نشان قلعہ اخضر کا بتایا اور
قرابت رستم ثانی کی بیان کی کہ اخضر پریزاد رستم ثانی کے سسرے ہین دیو ابلق سے
جنگ ہو رہی ہے یہہ دیو کافر ہے بس ارشیون نے فرہاد خان یک ضربی سے کہا کہ
اب تو اس جنگ مین شریک ہونا بجملہ واجبات سے ہے فرہاد خان نے کہا کہ بیشک یہہ نہین
کہ آنکھون سے دیکھکر ٹال جائین فرسنگ بن لند ہورے سے کہا کہ بس انتظار کیجئے فوراً
دیون سے کہا کہ گھوڑے بنو دیو زمین پر اوترے اور غلطکین لگا لگا کر مرکب بنکر تیار ہوے
ارشیون پریزاد و فرسنگ بن لند ہور و فرہاد خان یک ضربی سب کے سب اپنے
پچاس جوانون سمیت نعرے کرکے لشکر دیو ابلق پر گرے اور دیوونکو قتل کرنا شروع کیا
آواز نعرہ کی سنکر اخضر پریزاد اور بھی خوش ہوے کہ سردار ان لشکر امیر بھی برائے مدد آے
اگرچہ دیکھا نہ تھا لیکن شاہزادہ رستم ثانی کی زبانی نام تو اکثر سنے تھے اسیطرح سکندر رستم خو
نے بھی نام ان لوگون کے سنے تھے پلٹ کر دیکھا تو خوب لڑائی ہونے لگی دیو بہمن بھی
ایک طرف کھڑا سیر دیکھ رہا تھا کہ آدمزاد دیوون سے کس بہادری کے ساتھہ لڑ رہے ہین کہ
اسطرح دیو بھی دیو کا مقابلہ نہین کر سکتا اسی اثنا مین دیو ابلق اور سکندر رستم خو
کا سامنا ہوا دیو ابلق نے کہا کہ او طفل غضب کیا تو نے کہ سیکڑون دیو میرے لشکر کے
قتل کیے تو کون ہے اور کیا طرفداری ہے تجھے اخضر پریزاد کے سکندر رستم خو نے جوا
دیا کہ تجھے اس سے کیا مین کوئی ہون اگر خدا پرست پر تو ظلم کرتا ہے مین بھی خدا پرست
ہون اسوجہہ سے تجھے کافر سمجھکر برائے مقابلہ آیا ہون تو دیو ہے مین آدمزاد ہون
لاضرب بہادرسی کی دیو ابلق نے کہا کہ شہراب ثانی تیرا کون ہے سکندر رستم
نے کہا کہ وہ میرے برادر عالیقدر ہین او ملعون تو اونکا نام اس بے ادبی سے میرے
سامنے لیتا ہے اب تیرے کلہ پہاڑے بغیر مجکو قرار نہ آئیگا یہہ سنکر دیو ابلق نے
چوب چقماق سر پر سکندر کے لگائی سکندر رستم خو نے کلائی پر ہاتھہ ڈالدیا اور ایسا
جھٹکا مارا کہ دیو ابلق اوندھے منہ آرہا یہہ معلوم ہوا کہ ہاتھہ شانہ سے جھول گیا دیو نے اگ
چیخ ماری دیو بہمن نے تعریف کی اور بے اختیار ہو گیا سکندر رستم خو نے جو ہاتھہ کو
مروڑ کر ذرا سا کن دیا دیو ابلق چت ہو گیا بس کود کر مرکب سے چھاتی پر اسکی چڑھکر
خنجر کمر سے کھینچکر منہ مین دیو ابلق کے دیا دیو نے چاہا کہ خنجر کو چبالون سکندر نے اگ
باجو پر رکھکر جو کھینچا تا بناگوش چاک کر ڈالا اسیطرح دونون کلہ پہاڑ دیے اور کہا کہ یہہ سزا
اوس زبان درازی کی ہے یہہ سنکر دیو ابلق کو چھوڑ دیا دیو ابلق اوٹھکر بھاگا تا کہ بہمن
گرزون نے آواز دی کہ لعنت ہے تجھپر کہ اک طفل آدمزاد کے سامنے سے بھاگا جاتا ہے
اور تیرے بنائے کچھہ نہین بنتی دیو ابلق کو یہہ سنکر غیرت آئی اور پھر پلٹ پڑا بہمن
نے سکندر رستم خو کو آواز دی کہ دیو پھر آتا ہے غفلت سے کام نہ لیجیو گا سکندر رستم
خو نے جو دیو ابلق کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا آواز دی کہ او اجل رسیدہ بیٹے تو
سبکو چھوڑ دیا تھا مگر کو خود موت کے منہ مین چلا آیا اب مین مجبور ہون دیو ابلق نے

ابلق مرتبہ ازدہ پشت نہنگ کا وار کیا سکندر رستم خو کو معلوم ہے کہ یہ حربہ سپر سے نہین
رکتا ہے لہذا جست کر کے تلوار ماری کہ ارہ قبضہ کے پاس سے ٹکڑا گرا اور خبردار خبردار
کہکر آپنے دیو کے پشت پر سے جست کر کے تلوار ماری تو سر پر دیو ابلق کے پڑی ہرچند
اس نے سپر کو اوٹھایا چہرہ کے پناہ کیا تھا مگر تلوار جو پڑی ہے سپر کو مانند قرص پہیر
دو ٹکڑے کئے پیمانہ خود کا سر سہ کو کاٹتی ہوئی صراحی گردن سے مثل قطرہ آبکے
لذری اور صندوق سینہ کو کہولکر شکم دلکر کے دو دو حصہ کرتی ہوئی زمین تک پہونچی کہ
دیو ابلق تو دو ٹکڑے ہوکر زمین پر گرا اور ستراگر رہگیا فوج اسکی بہاگی دیو ہمتن نے
آواز دی کہ اے صاحبزادے کیا ہاتھ مارا ہے کہ اتنے بڑے دیو کے برابر دو ٹکڑے
ہوئے اور یہہ دیو ہمتن اسیوقت سے عاشق ہوگیا دلمین کہا کہ کسیطرح یہہ لڑکا ہاتھ
آئے تو قابل ساتھہ رکھنے کے ہے ارشیون پریزاد و فرہاد خان یک ضربی و فرسنگ
بن لندھور تو اوچھل پڑے اور کہا کہ اے شہریار عالی وقار سبحان اللہ آپ ہی وارث
فرد صاحبقرانی معلوم ہوتے ہین اگرچہ مجھے یہہ نہین معلوم کہ آپ فرزند کس بزرگ
کے ہین لیکن اتنا سمجھہ لیا کہ نسل صاحبقرانی سے ضرور ہین یہہ کہکر قریب آئے اور
ہاتھون کے بوسے لئے اور حال اپنا بیان کیا کہ باپ اوس شخص کا صاحبقران ثانی
جانشین جناب حمزہ صاحبقران کہلاتا تھا سکندر رستم خو کہا ہان ہان مین سمجھا
جسکو رستم ہمتن شاہزادہ عکشاہ ومی نے مع فیل اوٹھالیا تھا ارشیون پریزاد نے
سر بلکا لیا سکندر رستم خو نے ان لوگون کو گلے لگایا اور دست کرم پشت پر
رکھا فرہاد خان یک ضربی نے عرض کی کہ غلام شاہزادون سے کہین مقابلہ کر سکتے ہین
بیشک شاہزادہ عکشاہ نے مع فیل اونکو اوٹھالیا تھا اب میدان خالی ہوگیا دیو ابلق
دیو ابلق ہلاک کر لشکر دیو ہمتن کے عقب مین چھپے اور شاہزادہ سکندر رستم خو
نے دیکھا پکار کر آواز دی کہ اے دیو ہمتن کردون یہی گو ہے اور یہی میدان ہے
اگر تجھے بھی کچھ دعوے ہے تو نکل آ میدان مین مین بھی تو آزماؤن اور دیکھون کہ تیرا
بائیس سومن کا گرز کیسا ہے دیو ہمتن نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا کہ تو بڑے حوصلے کا
صاحبزادہ ہے مین تجھے مقابلہ کرنا پسند نہین کرتا اس لئے کہ اگر میرے ہاتھہ سے تو
مارا گیا تو جب بھی مجھے صدمہ ہوگا بہتر یہہ ہے کہ میرے تیرے قوت کی آزمائش
دوسرے طریقہ سے ہوجائے یہہ فیل آہنی میرا ہے کہ جسکو سوا میرے آجتک کسی
دیو نے نہین اوٹھایا ہے جس آرائے پر یہہ رکھا ہوا ہے اسے کئی دیو ملکر کھینچتے ہین
بس اگر اس فیل کو تو اوٹھالے تو مین اطاعت تیری اختیار کرتا ہون ورنہ تو میری
اطاعت اختیار کرنا سکندر رستم خو نے منظور کیا اور ارشیون پریزاد و فرسنگ بن
لندھور و فرہاد خان یک ضربی قریب اوس فیل کے آئے اول ارشیون پریزاد
نے زیر فیل جاکر دونون پاؤن پکڑ کر پشت شکم فیل مین لگاکر زور کیا تو صرف ایک
پاؤن فیل کا اپنی جگہہ سے اوٹھا باقی دوسرے پاؤن نے جگہہ بھی نہچھوڑی اور مسہ
ارشیون پریزاد کا سرخ ہوگیا پیشانی پر پسینہ آگیا ارشیون فیل کو چھوڑ کر علیحدہ

ہوئے دیو تہمتن نے ارشیون کی بھی تعریف کی اور کہا کہ اک آدمزاد کے واسطے اتنا زور بھی بہت ہے کہ جو لنگر دیون سے نہ اوٹھے اوسے تمنے تھوڑا سا اوٹھا لیا لیکن بعد ارشیون پریزاد کے فرسنگ بن لندہور نے زور کیا دو پاؤن فیل کے زمین سے اوٹھ گئے اس کے بعد فرسنگ مین بھی عمل زور کرنے کا باقی نہ رہا دیو تہمتن نے فرسنگ کی بھی تعریف کی اسکے بعد فرہاد خان یک مزبی نے زور کیا تین پاؤن فیل کے زمین سے اوٹھ گئے لیکن چوتھا پاؤن زمین سے نہ اوٹھ سکا آخر کار مجبور رہو کر یہہ بھی الگ ہٹ گئے لیکن دیو تہمتن اور سکندر رستم خو نے فرہاد کی تعریف کی اب شاہزادہ سکندر رستم خو نے دامن گرد انے اور آستینین اوٹھائین اور زیر فیل جاکر دونون پاؤن فیل کے ہاتھونین پکڑ کر سر شکم فیل سے ملا کر نعرہ اللہ اکبر مکر سے کھینچا اب جو زور کیا تو پہلے ہی زور مین چارون پاؤن فیل کے زمین سے اوٹھ گئے اب جو گھٹنا ٹیکا دوسرا زور کیا تو سر سے بلند کر لیا چار پانچ قدم لئے ہوئے چلے آئے اور یہہ بسطرح گھٹنا ٹیک کر فیل کو زمین پر رکھدیا تب دیو تہمتن دوڑ کر قدمون پر گر پڑا اور عرض کی کہ تا زندایم بندہ ایم واقع مین کہ یہہ قدرت مجھ مین بھی نہین کہ جسطرح آپ نے پاؤن اسطرح پھر اسے رکھہ بھی دون مین سر سے بلند کر کے پھینک دیا کرتا تھا ہر چند قصد کیا کہ کپڑے ہونے کے بعد اس لنگر کو سنبھالے ہوئے پھر بیٹھ جاؤن ممکن نہوا شاہزادہ سکندر رستم خو نے دست شفقت دیو تہمتن کی پشت پر رکھا اور فرمایا کہ تم بڑے نیک طبیعت ہو اور منصف مزاج ہو لیکن مذہب تمہارا کیا ہے دیو تہمتن نے عرض کی کہ اے شہریار عالیوقار مینے جب غور کیا مذہب کا معاملہ میری سمجھہ مین نہ آیا میرے باپ دادا سب ابلیس پرست تھے لیکن مین ابلیس پر لعنت کرتا ہون اور تلاش مین ہون کہ اگر کوئی مذہب حق مجھے تحقیق ہو تو اوسے اختیار کرون شاہزادہ نے جسدا دلہ وجود و ذات باری تعالے مین ایسے پیش کیے کہ دیو تہمتن احدیت ایزدی کا معتقد ہوا اور عرض کی کہ جو آپکے مذہب مین آئے وہ کیا کہے شاہزادہ نے کلمہ تلقین فرمایا دیو تہمتن کرزن ازسر صدق مسلمان ہوا اب شاہزادہ سکندر رستم خو نے کہا کہ مین گلستان ارم کیطرف جانے والا ہون دیو تہمتن نے عرض کی کہ مین ہمراہ رکاب ہون گا حضر پریزاد نے کہا کہ اپنے میری مدد کی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ آپ اولاد صاحبقران سے ہین لہذا ایک روز قلعہ مین قیام کیجئے کسل راہ دفع ہو لے تو جدہر مزاج مین آئے اوسطرف چلے جائینگا اور اسم گرامی اپنے والد ماجد کا بیان کیجئے شاہزادہ سکندر رستم خو نے بیان کیا کہ نام والد ماجد کا شہریار عالیوقار ہے اور اسم گرامی دادا صاحبقران ارج نوجوان ہے مینے سنا ہے کہ آپ عمو صاحب یعنے شاہزادہ رستم ثانی کے خسر اور بھائی صاحب شہراب ثانی کے جد ماذری ہین مجھسے ایسی لفظون مین بات کیجئے جسطرح خردون سے کلام کرتے ہین یہہ سنکر حضر پریزاد نے سکندر رستم خو کو گلے سے لگایا اور ساتھہ اپنے لیے ہوئے داخل قلعہ ہوئے ساتھہ سکندر کے فرہاد خان یک مزبی فرسنگ بن لندہور ارشیون پریزاد اور تازہ رفیق سکندر کا دیو تہمتن بھی

قلعہ مین داخل ہوئے اب اخضر پریزاد نے اپنے دیون سے سامان دعوت کا حکم دیا
اور خود سکندر رستم خو کو ہمراہ اپنے لئے ہوئے محل مین داخل ہوا مضراب پری نے
جو صورت سکندر کی دیکھی شہراب ثانی کے دھوکے دوڑکر گلے سے لگایا اور کہا ہے
فرزند اپنے باپ اور چچا اور دادا کو کہان چھوڑا اخضر پریزاد نے کہا کہ یہہ وہ فرزند نہین
ہے جسے تم سمجھی ہو یہہ تمہارے دیو رشہریار کا فرزند ہے تمہارے فرزند کا چچازاد
بھائی ہے یہہ سنکر مضراب پری نے سر سے پاؤن تک بلائین لین اور کہا کہ یہہ اور خوشی
کی بات ہے کہ پہلے ایک ہی آنکھہ مین روشنی تھی اب دونون مین ہوئی مجھے دو ہر اسہارا ہوا مگر یہہ
فرزند شہراب سے کسقدر مشابہ ہے اخضر پریزاد نے کہا کہ پھر تعجب اسکا کیا ہے
آخر بھائی اوسکا ہے یا کوئی غیر ہے لیکن سکندر رستم خو کو مضراب پری نے جو ڈاہتا
پہنے دیکھا اور خوشبوئے نوشاہی دماغ مین پہونچی کہا اے فرزند یہہ کیا سیر کرنے تم تو
اس ہیئت سے ہو جیسے کوئی دولہن کو بیاہنے جاتا ہے سکندر کی آنکھون مین آنسو بھر آئے
اور تصویر ملکہ ماہ پیما کی نگاہون کے نیچے پھر گئی لیکن ضبط کیا اور شرم سے گردن نیچی
کرلی اخضر پریزاد نے اشارہ سے منع کیا کہ لحاظ نہ تو تو وہ شرماتا ہے مین حال اسکا
دریافت کرونگا اور وہان سے دیو چندک بن بندک کے پاس آکر پوچھا کہ تم اس
شہریار کو کہان سے اوٹھا لائے چندک نے تمام واقعہ شہر نقش ونگار کا بیان
کیا کہ اسطرح یہہ شاہزادہ دوکھن کو بیاہنے گیا تھا باغین پہونچ چکا تھا کہ مین اوٹھا لایا
راہ مین یہہ ولدات دیکھکر یہان اوتر پڑا اخضر پریزاد نے کہا کہ کوئی ایسا ظلم بھی
کرتا ہے چندک بن بندک نے عرض کی کہ مین حکم ملکہ آسمان پری سے مجبور تھا کہ یہان
نے فرمادیا تھا کہ بغیر بزرگون کے شرکت کے شادی کیسی جلد لیجاکر اوٹھا لا اخضر پریزاد
نے اکر مضراب پری سے سب کیفیت بیان کی اور سکندر رستم خو سے کہا کہ
ہم ساتھہ چلین کے اور تمہاری شادی کرینگے سکندر نے کہا کہ مجھے دادی صاحبہ
ملکہ آسمان پری نے طلب کیا ہے سنا ہے کہ دیون نے اونکے ملک پر چڑہائی کی
ہے مجھے اونکی مدد کے لئے جانا ضرور ہے بعد اوس مرحلے کے دیکھا جائیگا اور مین
آپکو بھی اطلاع دیکر تکلیف دونگا جتنے عرصہ مین اخضر پریزاد نے چندک سے حال
سکندر کا دریافت کیا تھا اتنے عرصہ مین سکندر رستم خو نے مضراب پری سے
اپنے بھائی اور باپ اور چچا اور دادا کا حال دریافت کیا کہا کہ وہ لقادار بند
پردہ دنیا کیطرف گئے ہین اور مقابلہ کرکے بدیع الملک سے صاحبقرانی چھینکے
یہہ سنکر سکندر کو بھی جوش شجاعت پیدا ہوا اور دلمین تہیہ کرلیا کہ بعد فراغ مرحلہ
گلستان ارم کے جاکر اپنے بھائی کے شریک ہونگا اور بدیع الملک سے مقابلہ
کرونگا الحاصل تین روز تک سکندر رستم خو قلعہ اخضر مین مقیم رہے اسکے بعد
اخضر پریزاد سے کہا کہ اب مجھے اجازت ہو اسلئے کہ پہلے بہارستان قاف
پر جاکر تجھے بہار پری کی خبر لینا ہے اور اس کے بعد گلستان ارم کیطرف جاؤنگا
ایسا نہو کہ دیو ان کفاران ممالک اسلام کو تباہ وبرباد کردین اخضر پریزاد نے

مجبوری سکندر رستم خو کو رخصت کیا اور سکندر رستم خو مع دیو تہمتن گلعہ اخضر سے
نکلکر بہارستان قاف کیطرف متوجہ ہوئے جندک بن بندک نے کہا کہ اے شہریار ملک
آسمان ہر گھڑی پریشان ہوتی ہے کیا سبب ہوا جو اتنا عرصہ گذرا ایک واقعہ ہوچکا ہے علاوہ اسکے
ایسا نہوگا دیو تفرقت اگیا ہوسنا ہے کہ ایکمرتبہ بڑی جمعیت اوسکے ساتھہ ہے سکندر
رستم خو نے کہا کہ اگر سیمون پریزاد نے جنگ مین میرا ساتھہ دیا ہے مین اسکے ساتھہ
ضرور جاؤنگا اور اسکی مان کا ملک دیوان زندانی کے ہاتھہ سے بچاؤنگا بعد اسکے
گلستان ارم کیطرف جاؤنگا ہرچند دیو جندک نے اصرار کیا نہ مانا ارشیون پریزاد نے بھی
عرض کی کہ غلام آپکے اُن دیوون سے سمجھ لیگا فرمایا واہ یہ کب ہوسکتا ہے کہ مین تمہارے
ساتھہ نہ چلون الحاصل یہ سب بہارستان قاف کی جانب روانہ ہوئے اب کچھہ کم گیارہ
ہزار یہہ دیو زاد و آدمزاد ہین دس ہزار دیو تہمتن گرزان کے ساتھہ ہین اور پچاس سردار
ارشیون پریزاد کے ہمراہ ہین اور سکندر رستم خو اسلیے دیو جندک کو گھوڑا بنائے ہوئے
سب سے آگے آگے دوڑاتے ہوئے چلے جاتے ہین ایک تو یہہ دیو تیز رفتار ہے کہ کوئی
دیو اُس کے برابر آنہین سکتا طرہ او سپر یہہ کہ آپ رانون سے مسلتے جاتے ہین جندک
مارے ڈر کے بھاگا چلا جاتا ہے اور دیو جو ساتھہ ہین دوڑتے دوڑتے ہانپنے لگے
ہین اسیطرح سطے مراحل و قطع منازل کرتے ہوئے قریب بہارستان قاف کے پہونچے
تو دیکھا کہ کچھہ دیو بھاگے ہوئے چلے آتے ہین اون سے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہان سے
آتے ہو دیونمن نے بیان کیا کہ ہم ملکہ بہار پری کیطرف سے خزانہ بہارستان قاف
کے محافظ تھے جب سے بہارستان قاف تاراج ہوا اور دیوان گلستان عدم کے
قبضہ مین آیا تو ہمنے خزانہ کو مخفی کیا اور کچھہ نشانات ایسے بنا دیے کہ جنکو ہمین پہچان سکتے
ہین دوسرا نہین جان سکتا اوسکو روز دیکھہ آتے ہین کہ اوسی طرح خزانہ برقرار ہے
یا نہین سکندر رستم خو نے کہا کہ اب یہان کون حاکم ہے اور بہار پری کہان ہین
دیونمن نے بیان کیا کہ ملکہ ہماری ملک قمر پری ہین ہین اور یہان دیو ارزال برق
برق کی طرف سے حاکم ہے اور دو لاکھہ دیو اوسکے تابع ہین اور دو سردار دیونمن
کے بڑے بڑے زبردست ہین کہ اونکا مقابلہ ہر ایک دیو نہین کرسکتا پس شاہزادہ
نے اسی مقام پر قیام کیا اور دیو تہمتن سے کہا کہ تم جاؤ اور اوسکو سمجھاؤ کہ ملک خالی کردے
اور یہان سے چلا جائے ورنہ بہت خراب ہوگا دیو تہمتن گرزان پیغام سکندر رستم خو کا
لیکر دیو ارزال کے طرف روانہ ہوا لیکن دیو ارزال کو جو خبر ہوئی کہ فرزند بہار پری
اولاد حمزہ سے کسی لڑکے کو ساتھہ لیکر آیا ہے اور تھوڑی سی فوج بھی اوسکے ہمراہ ہے
بس اس نے اپنے دونون سپہ سالارون سے حکم دیا کہ لشکر قلعہ سے باہر نکالو اور
بارگاہ برپا کر حکم پاتی ہے دیو فیل سر اور دیو شیر سر نے لشکر قلعہ بہارستان سے
باہر نکالا اور بارگاہ برپا کی سکندر رستم خو نے لشکر کو باہر نکلتے دیکھکر اپنے دیونمن کو
بھی سامنے لشکر دیوان گلستان عدم کے اوتارا اور خیمہ برپا کیا لیکن دیو تہمتن جو لشکر
حریف مین پہونچا یہہ خبر دیو ارزال کو ہوئی کہ حریف کی طرف سے ایک دیو زبردست

ابھی ننگر آیا ہے دیو ارژال نے بلایا بہمن نے آواز دی ہمن نامہ دار دیو ارژال
سے کہا کہ لاؤ نامہ بہمن نے کہا نامہ میری زبان ہے صرف اتنا لکھ اپنے شہریار کا
لایا ہون کہ تو اس ملک کو خالی کر دے اور مع لشکر جہان جی چاہے یہان سے چلا جا
ورنہ سزا پائیگا دیو ارژال یہ مضمون سنکر بہت ہنسا اور کہا کہ قدرت خدا کی
کہ آدمزاد دیو کو دھمکی دین اور اے دیو تو اتنا بڑا قوی ہیکل ہو کر ایک آدمزاد کا
ابھی ننگر آیا ہے اور اوسکا مطیع ہوا ہے مجھے شرم نہین آتی دیو بہمن نے کہا
کہ جسوقت آدمزاد سے سر میدان سامنا پڑیگا اسوقت حقیقت کھلے گی دیو ارژال
نے کہا دیکھا جائیگا تم جاؤ ہم طبل جنگ بجواتے ہین دیو بہمن وہان سے پلٹ کر خدمت
شاہزادہ مین آیا اور عرض کی کہ وہ نہین مانتا لڑنے کو کہتا ہے فرمایا خیر دیکھا جائیگا
وہان دیو ارژال نے طبل جنگ بجوا دیا جسپر شاہزادہ سکندر رستم خو کو ہوئی یہان
صرف دس ہزار دیو دیو بہمن کے ساتھ ہین انہین کے ساتھ دو چار لشکر رہے تھے
وہ یہان بھی بجنے لگے تیاری جنگ ہونے لگی دیو بہمن نے شاہزادہ سکندر رستم خو
سے عرض کی کہ اب کل اس تازہ غلام کی جانبازی کا تماشا دیکھیے گا شاہزادہ
سکندر رستم خو نے نماز سحری سے فراغت کر کے رخ میدان کارزار کا کیا ارشیون
پسر داد و فرہاد خان یک صفدی مع فرسنگ بن لند ہور ہمراہ رکاب ہوئے
دیو بہمن گرزن نے اپنے دس ہزار دیو دنکا پر اجایا کیسے کیسے دیو انتخاب روزگا
دیو بہمن کے لشکر مین بھی ہین کہ ہر ایک لائق سرداری معلوم ہوتا ہے اودہر دیو
ارژال تخت پر سوار ہو کر میدان مین آیا دو لاکھ دیو پیچھے جاکر کھڑے ہوئے
آگے اون کے دونون سردار یعنے دیو فیل سر اور دیو شیر سر برتبہ سرداری
کھڑے ہوئے بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیبون نے نقابت کی کڑکیھون نے
کڑکا کہا دیو فیل سر سامنے دیو ارژال کے آیا اور رخصت جنگ طلب کی دیو
ارژال نے کہا کہ جا تجکو خداوند ابلیس کے نگہبانی مین دیا دیو فیل سر میدان مین
آیا اور مبارز طلب کیا دیو بہمن گرزن نے شاہزادہ سکندر رستم خو سے کہا
کہ اب مجکو بھی اجازت ملے شاہزادہ نے فرمایا کہ جاؤ حفاظت پروردگار زمین و زما
اور آسمان مرحمت پشت پر جھاڑی دیو بہمن نے گرز اپنا ہاتھ مین سنبھالا اور
مثل فیل مست کے میدان مین آکر چنگھاڑا دیو فیل سر نے شمشاد کا وار کیا دیو بہمن
نے وار اس کے ہاتھ سے پکڑ لیا اور ایسا جھٹکا مارا کہ دیو فیل سر اوندھے موہنہ
آرہا بس وہی دستہ چوب جو سر پر اسکے مارا سر پاش پاش ہو گیا اور دیو فیل سر
پھڑک کر مر گیا یہ دیکھتے ہی دیو شیر سر دوڑ پڑا کہ غضب کیا تو نے کہ بھائیکو اوس
شخص کے مارا کہان جائیگا بچکر میرے ہاتھ سے اور آتے ہی دیو بہمن گرزن پر
گرز مارا دیو بہمن نے گرز اسکا اپنے گرز پر روکا اور خود گرز مارا کہ دیو شیر
سر کو سنبھلنے بھی نہ دیا یہ معلوم ہوا کہ پہاڑ ٹوٹ پڑا بائیس سو من کی ضرب جو سر پر
پڑی سر سینے مین اور سینہ گردن مین سر و گردن و سینہ شکم مین زمین پر اگیا

شکست کا سلسلہ ہو کر رہگیا شاہزادہ نے اپنے رفیق کی بہت تعریف کی لیکن دیو ارزال نے
تہمتن کو حکم دیا کہ دیکھتے ہو مار لو اس دیو کو یہ سنتے ہی دو لاکھ دیو دوڑ پڑے اور
تہمتن گرز زن کو کمیر لیا لگا گرز چلنے اور ہر دیو تہمتن کے دیو بھی آپڑے شاہزادہ سکندر
رستم خو بھی دیو جبندک کو گھوڑا بنا کر دوڑ پڑا اور ارشیون پریزاد و فرہاد خان
یک ضربی فرسنگ بن لند ہور سب آپڑے تلوار چلنے لگی دیو تہمتن نے آواز دی
تھی سکندر کو کہ اے شہریار آپ تکلیف نہ فرمائین آج اس غلام کی لڑائی کا تماشا دیکھئے
جائے کہ دو لاکھ کیا لاکھ دیو تنہا شکست دیتا ہون بس یہ دس ہزار دیو میرے کافی ہین
سکندر رستم خو نے کہا کہ یہ ہمارا شیوہ نہین کہ رفیقون کو قتل کروائین اور اپنی جان
بچائین یہ فرما کر تلوار اپنی اور قتل کرنا شروع کیا اور ہر ارشیون پریزاد دیو تنہا قتل کرنا
ہے جس دیو نے حربہ کیا اوسے روک کے جو تلوار ماری سر الگ جا کر گرا ایکطرف فرسنگ
بن لند ہور گرز سنبالے ہوئے جس دیو کے سر پر وار کیا ایک سر کے سو ٹکڑے ہوئے ایک
جانب فرہاد خان یک ضربی اپنی جوہر دست آزمائی ہوئے لڑ رہا ہے جس دیو پر چوٹ
ماری اوسکو پست کر دیا ایک طرف دیو تہمتن تو لڑ کیا رہا ہے کہ کھیل رہا ہے جو دیو قریب
آیا دبوچ کر زمین پر اٹھا ہو کر رہگیا اسطرح دیو تنومند پٹکتا ہوا چلا جاتا ہے سکندر
رستم خو قریب دیو ارزال کے پہونچ گئے دیو ارزال نے چوب چماق کا وار سکندر
سکندر نے چوب اس کے ہاتھ سے چھین کر پھینک دی دیو ارزال نے چاہا کہ
لپٹ پڑون شاہزادہ نے پہلو کی طرف آکر بند کمر پکڑ کر جو زور کیا سر سے بلند کر لیا دیو
تہمتن اس زور پر نثار ہو گیا اور کہا اے شہریار یہ بات آپ ہی کے واسطے ہے
دوسرے کی کیا طاقت ہے جو اتنے بڑے دیو کو اسطرح اوٹھالے شاہزادے
نے فرمایا کیا کہتا ہے شناخت پروردگار کے بارہ مین اس نے بگڑ منظور کیا جیسی ہی
شاہزادے نے اسکو چھوڑا دیو ارزال اوسکر بھاگا اور پکارا او آدمزاد اب تو بھاگ
کیا پائیگا جاتا ہون اور دیکھ کتنے دیو تیرے سرکوبی کے واسطے لاتا ہون دیو تہمتن
نے دیکھا کہ یہ بھاگا جاتا ہے جھپٹ کر قریب آیا ارزال نے پلٹ کر گرز مارا دیو تہمتن
نے گرز اسکا چھین لیا اور شاہزادہ سے عرض کی کہ کیا حکم ہوتا ہے یہ احتیاط اسوجہ سے
تھی کہ یہ شکار انکا ہے ایسا نہو مار ڈالون تو خلاف مزاج ہو لیکن جسوقت شاہزادے
فرمایا کہ یہ مرتد ہے چیر کر پھینک دو اسکو بس اجازت پاتے ہی دیو تہمتن نے دونون
پاؤن اسکے دونون ہاتھون سے مضبوط پکڑ کے یون جو جھٹکا مارا ساغری سے زخمی
تک چیر کر پھینک دیا بس اسکا مرنا تھا کہ فوج اسکی بھاگی دیو تہمتن نے تعاقب کیا اور کئی
کوس تک انکو بھگا دیا شاہزادہ سکندر رستم خو نے فرمایا کہ بس بھاگتے کا پیچھا نہین
کرتے ہین یہ سنکر دیو تہمتن پلٹا اب شاہزادہ نے ارشیون پریزاد سے کہا کہ قلعہ کا
بندوبست کرو ارشیون نے عرض کی کہ لشکر کے فراہم کرنے مین عرصہ ہوگا اور حضور
کو ابھی گلستان ارم جانے کی جلدی ہے اسے ابھی یون رہنے دیجئے جسوقت گلستان ارم
سے پھر آئینگا تو دیکھا جائیگا غرضکہ وہان سے ملک قمرزاد دلہرزاد کی طرف روانہ ہوئے جسوقت

خبر بہار پری کو ہوئی کہ فرزند تیرا آتا ہے اور ساتھ اوسکے ایرج نوجوان کا پوتا بھی ہے اس نے خود شاہزادہ سنگدر کا استقبال کیا اور جلاجل پری سلاسل پری وغیرہ سب ساتھ آئین اور شاہزادہ سکندر کو استقبال کرکے قلعہ قمر پہ مین لائین ملکہ قمر پری و گلرخ پری بلاگردان ہوئین اور حال مفصل قمرزاد و گلرزاد کا بیان کیا سکندر رستم خو وہان سے قبر پر آیا اور فاتحہ خیر پڑھکر رویا پیٹے تو شوہر کو یہ بلند رابعد اس کے بہار پری نے اپنے فرزند و نبو کو گلے لگایا پوتے کو پیار کیا ارشیون پریزاد نے بہار پری سے کہا کہ ملک آپکا فضل خدا سے دشمن کے ہاتھ سے چھوٹا سب دیو مارے گئے اب مین تو شاہزادہ کے ہمراہ گلستان ارم کو جاتا ہون آپ قلعہ کی طرف تشریف لیجائیے اس لئے کہ شاہزادہ کی بدولت قلعہ فتح ہوا اور انہون نے میرا اسقدر خیال کیا کہ اپنی وادی ملکہ آسمان پری کی مدد کو جانے تھے لیکن پہلے بہارستان قاف پر گئے اب یہ کیون کر ہو سکتا کہ مین اس شہریار عالیمقدار کا ساتھ نہ دون بہار پری نے کہا کہ نہایت مناسب ہے بلکہ مین بھی ساتھ چلونگی اور کسی دیو کو سردار کرکے فوج برائے حفاظت ملک بھیجے دیتی ہون یہ کہکر دیو بخوت بلند بالا کو سالار لشکر کرکے قلعہ کی جانب روانہ کیا اب شاہزادہ سکندر رستم خو نے ملکہ قمر پری و گلرپری سے کہا کہ آپ میرے ہمراہ گلستان ارم کیطرف چلئے اس لئے کہ آجکل قاف مین بڑی ابتری ہے اور زمانہ پر آشوب ہو رہا ہے ایسا نہو کہ کوئی دیو اسطرف بھی چڑھ آئے اور خدانخواستہ آپ کے عوض جان دینا پڑے قمر پری اور بہار پری نے آپس مین کہا کہ ہے تو بچہ لیکن بات فہم کی کہتا ہے کہا اے فرزند جیسی تمہاری رائے ہو ہمین عذر نہین ہے غرضکہ سکندر رستم خو نے ملکہ قمر پری و گلرپری و بہار پری و سلاسل پری و جلاجل پری ان سب پریون کو ہمراہ لیا اور ارشیون پریزاد سے اصرار کیا کہ تم بہارستان قاف مین جاکر انتظام کرو مگر ارشیون نے نہ مانا اور عرض کی کہ مین ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہون اور یہی فرہاد خان یک ضربی اور فرسنگ بن لندھور نے بھی جواب دیا آخر شاہزادہ سکندر رستم خوان سب کو اپنے ہمراہ لیکر طرف گلستان ارم کے روانہ ہوا کہ اب حال اسکا وقت پر تحریر ہوگا لیکن

اب یہاں سے کچھ حال گلستان ارم کا تحریر ہوتا ہے

بفضل خدائے زمین و زمان	چنان ست آغاز این داستان

مصوران معرکہ جدال و قتال و نقشہ نویسان صورت خیال اس داستان حیرت نشان کو صفحہ قرطاس پر یون قلمبند کرتے ہین کہ بعد ماتمداری سعد بن قباد شہریار بادشاہ دوم لشکر اسلام و سلطان سعد بادشاہ سوم فوج مسلمانان و چوگان بن حمزہ انتظار مین سکندر رستم خو کے بیٹھے ہین کہ اک مرتبہ چند دیوون نے آکر عرض کی کہ دیو نفریت بن عفریت بڑی جاہ و حشم سے بارادہ جنگ پھر آتا ہے ابکی مرتبہ اوسکے ساتھ قریب الیس لاکھ دیوون کے ہین اور پچاس ساٹھ دیو نہایت زبردست ہمراہ ہین کہ جنمین ایک ایک دیو لاکھ لاکھ دیوونکا افسر ہے صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ پروا نہین

ہے کہ راشد جنی وار شد جنی سے کہ لشکر ہمارا قلعہ سے باہر نکالین اور بارگاہ برپا کرین
حسب الحکم راشد جنی وار شد جنی نے لشکر کو قلعہ گلستان ارم سے باہر نکالا اور بارگاہ
برپا کی صاحبقران اعظم مع عبدالرحمن جنی آکر بارگاہ مین مقیم ہوئے اوسوقت اک عجب
سمان تھا کہ صحرا ابھار پر تھا سرانجہ بارگاہ کے اوٹھے ہوئے تھے صاحبقران اعظم سیر
صحرا کر رہے تھے صبح کا سہانا وقت تھا طائران پرستان مصروف زمزمہ سرائی تھے
کوڑیالا پھولا ہوا تھا سبزہ ایسے خواب غفلت مین تھا کہ گویا اس نے بیداری کبھی خواب
مین بھی نہ دیکھی تھی لالہ کو بھی کار رنگ حنا کو شرمندہ کرتا تھا شقیق کا رنگ اوکھا رہے دیتا
تھا خون سر فرہاد کے رنگ کو مٹاتا تھا اور داغ بیرنگی دیتا تھا دھوپ ہلکی ہلکی درختون
کی چوٹیون پر آئے تھی یہہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر شجر تاج زر سر پر رکھے ہوئے ہے صاحبقران
اعظم محو صنعت صناع عالم ہین کہ یکایک از پردہ بیابان گردے بر خاست مگر دو تیرہ
وخیرہ وخیرہ سر کرد بر آسمان رسیدہ و پائے گرد در زمین بچیدہ شعر

ز سم ستوران دران دشت	زمین شش شد آسمان گشت هشت

یہہ معلوم ہوتا تھا کہ اک طبقہ آسمان کیطرف جا رہا ہے لہذا خاک بیان کیا جائے کہ آئے آئے
ہوا نے ماکرا کر دکو اور کر دنے مارا ہوا کو دامن گرد کا شگافتہ ہوا۔ اول تین سو علم نشانہ
تین لاکھ جوانون کا نمودار ہوئے کہ پھریرے پر ہر علم کے تعریف ابلیس پر تلبیس کی مرقوم
تھی اور اک دیو دراز قد بلند بالا ارزق چشم کور باطن کہ سیاہ فام جسم پر چیتے کی پوستی
شاخین بڑی بڑی وار شمشاد باندھے ہوئے کہ دو دیو اوسکے دونون پہلوون مین چلتے
پرہین لاکھ دیو مہیب صورت بدطینت کریہ منظر اثالہ بارگاہ کا بار کئے ہوئے آکر پہونچے
اور جائے مناسب تجویز کر خیمہ زن ہوئے بارگاہ وسط صحرا مین برپا کی صاحبقران
اعظم نے اپنے دیوون سے دریافت کیا کہ یہہ کون دیو ہے لوگون نے بعد دریافت
حال آکر عرض کی کہ نام اسکا دیو اشقال ہے یہہ سات دیوون کا افسر ہے جنمین کا ہر دیو
ایک ایک لاکھ دیوون کا افسر ہے اور یہہ دونون دیو جو اس کے ہمراہ ہین یہہ بھی اسکے
تابع ہین اور ایک ایک لاکھ دیو کے افسر ہین نام ایک کا دیو کلنزال اور دوسرے کا
دیو منیزال یہہ سب دیو پیش خیمہ دیو نفریت بن عفریت کا لکر کے آئے ہین یہہ سنکر
صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ اتنے جلد یہہ ملعون ایسے شوکت پیدا کر کے ہمارے خیر
دیکھا چاہتا ہے کہ اتنے مین سمت جانب بیابان سے تمتق گرد بلند ہوا اور دو دیو دو لاکھ دیوون
سے آکر پہونچے اور فوج اشقال مین شامل ہو کر خیمہ زن ہوئے صاحبقران اعظم نے نام
ان دونون کے بھی دریافت فرمائے دیوون نے بیان کیا کہ انمین ایک دیو کا نام دیو
کرکرا اور دوسرے کا نام دیو تین تنا ہے یہہ دونون بھی اسی دیو کے ماتحت
ہین اتنے مین پھر گرد اڑی اور جسوقت دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا تو پھر دو سو علم سیاہ رنگ
نظر آئے کہ جنپر تعریف ابلیس ملعون کی مرقوم تھی دو دیو اور نہایت زبردست
کہ رنگ انکے سرخ تھے اور بدن پر نیلے کپڑے پہنے ہوئے تھے شاخین ان کی بیچ
کھائی ہوئی صاحبقران اعظم نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ انمین ایک دیو کا نام

ہامون اور دوسرے کا نام ہومان ہے یہ دونون بھی لشکر کفار مین شامل ہے
ان دیون کی آمد مین شام ہوگئی جب دوسرا روز ہوا اور صاحبقران اعظم مارچ
مین آکر فروکش ہوئے تو دیکہا کہ پھر گرد اوڑی آتے آتے ہوا نے مارا گرد کو کہانے
مارا ہوا کو دامن گرد کا شگافتہ ہوا دیکہا تو پھر دل گرد سے دوسو علم رنگارنگ نمودار
ہوئے انکے پھر ہر دو نیزہ بھی تعریف اکتیس لکھن کی تحریر تھی آگے آگے دو دیو نہایت
زبردست و قوی سر چہار مشہ پہاڑ رنگ دونون کے سیاہ گردنین کوتاہ پیشانیان
تنگ بال سر کے بھیڑ کے ایسے دانت کبود آنکہین مثل ساغر خون کے سرخ پشت
پر دو لاکھ دیو ارد پشت خفتان چقماق چادر چوب چماق دار شمشاد میل فولادی
سا طور گران گزرگاہ سر فیل سر شیر سر ترسول پنج شول باندہے ہوئے اگر لشکر
کفار سے ملحق ہوئے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ نام ایک کا دیو مردین مردود اور دوسرے
کا مردود بن مرید ہے یہ دونون آپسین عجب طرح سے قرابت رکھتے ہین جو فہم سے
باہر ہے ہنوز یہ چہے برپا کر رہے تھے کہ پھر گرد اوڑی جسوقت دامنہ گرد کا چاک ہوا
اور نظر نے کام کیا تو دیکہا کہ پھر دو دیو سفید رنگ جسم پر اونکے سیاہ چہٹے بڑے
ہوئے شاخین کبود دانت سرخ آنکہین زرد پتلی نیلی بال تمام جسم پر مثل خرس کے
بڑے بڑے پشت پر دو لاکھ دیو نہایت بہیانک اونکی صورتین صاحبقران اعظم
نے نام دریافت کئے دیون نے یہ تصحص عرض کیا کہ نام ایک کا اہانت بن سمندون
ہزار دست اور دوسرے کا تبلق بن سمندون ہزار دست ہے یہ بھی اگر دیوان
کفار کے شریک ہوئے پھر تیسرا دن ہوا اور صاحبقران اعظم بارگاہ مین آکر خفتے
ہر روز یہہ خیال ہوتا ہے کہ آج کفریت بن عفریت آجائیگا لیکن تیسرا دن پر لشکر آیا
کرتا ہے اور شام تک کفریت کا پتا بھی نہین معلوم ہوتا جس سے دریافت کرتے
ہین وہ یہی جواب دیتا ہے کہ حضور ابھی فوج تو اوسکی آئے اوس کے ساتھ
اکتیس لاکھ دیون کا لشکر ہے کہانتک گذارش کیا جائے کہ کئی روز تک برابر لشکر
دیو کفریت بن عفریت کا آیا کیا سا تو ان روز تھا کہ صبح کو پھر صاحبقران اعظم منظر
ہوکر بیٹہے کہ دیکہا چاہیے آج کون کون آتا ہے کہ یکایک جانب صحرا سے مثل گرد
و غبار بلند ہوا اور آتے آتے وہ گرد شفق ہوئی اور دل گرد سے تین دیو تین لاکھ
دیون سے آکر پہونچے عجب صورتین اون دیون کی ہین جسامت مین اونکو کوہ کہنا
سا لغہ نہوگا اور درازی مین قد اونکا اک منارہ بلند سمجہنا چاہیے سر مانند گنبد کے
بال اس طرح بڑہے ہوئے جیسے ٹیلے پر گیاہ خودرو نکل آتی ہے پشت پر ان دیون
کے تین لاکھ دیو شور و غل مچاتے ہوئے قلقاریان لگاتے ہوئے دریافت کرنے
سے معلوم ہوا کہ ان مین ایک دیو تخیف بن خفیف اور دوسرا دیو شکیلا ئے
آہن کلاہ اور تیسرا دیو گرانبن گراز ہے یہ بھی ایک ایک لاکھ دیو کے افسر
ہین جسوقت یہہ بھی لشکر دیوان کفار مین آکر شریک ہوئے تو تمام صحرا دیون سے
بھر گیا اور اب گنجائش آمد لشکر کی باقی نرہی ہر طرف سوا دیون کے کچہہ نظر نہ آتا تھا

صاحبقران اعظم متحیر تھے کہ اسقدر فوج اس کو کہان سے دستیاب ہوئی بعضے راوی بیان کرتے ہین کہ تعداد اس فوج کی اکتالیس لاکھ کی تھی اب کچھ دیر سکوت رہا اور دیوان افسر مجتمع ہوکر صحرا کے جانب روانہ ہوئے کہ یکایک از دور و بیابان گردی برخاست کہ دشت تیرہ و خیرہ و خیرہ سر کرد بر آسمان رسیدہ و پائے آدمی زمین پچیدہ اب جو دیکھا تو ہوا نے مارا گرد کو کر دنے مارا ہوا کو دامن گرد کا شگافتہ وا اور دل گرد سے کئی سو علم سیاہ و زنگاری رنگ پیدا ہوئے آگے آگے کچھ جلوس شاہانہ دُنکا بجتا ہوا اور سکے بعد اک تخت زنگار پر دیو نفریت بن عفریت بنا ہوا اسطرح کہ تاج سر پر رکھے ہوئے چتر ہوا پر تانا ہوا اک شاخ چوا سکی ٹوٹ گئی تھی ابا سنے وہ شاخ سونے کی بنا کر لگائی ہے پشت پر اک دیو مگس برانی کرتا ہوا اگوشہ تخت پر اک دیو بمرتبہ وزارت بٹھا ہوا آگے تخت کے تمام دیو انتظار کرتے ہوئے ڈنکا ہوتا ہوا قریب لشکر پہونچکر فوج تو دور رہ کھڑی ہوگئی اور سرداران لشکر دیوان چوبرائے استقبال روانہ ہوئے تھے تخت کو ہاتھون ہاتھ لئے ہوئے بارگاہ شاہی تک لائے دیو نفریت بن عفریت تخت سے اوتر کر دیو برق برق داخل بارگاہ ہوا باجے خوشی کے لشکر مین بجنے لگے لیکن آمد اسکی دیکھکر عبدالرحمن جنی کو نہایت انتشار ہوا اور ملکہ آسمان پری یہہ دیکھکر نہایت پریشان ہوئین صاحبقران اعظم نے بھی فرمایا افسوس ہوتت والد ماجد ہوئے کہ دیو نے اس یورش کو ایسا نرغہ کبھی اونکے زمانہ مین بھی گلستان ارم پر ہوا تھا دیکھا چاہئے کہ انجام اس لڑائی کا کیا ہوتا ہے لیکن دیو نفریت بن عفریت کی آمد مین شام ہوگئی تھی وہ رات تو خیریت سے گذری لیکن جب دوسرا روز ہوا تو نفریت بن عفریت تخت پر آکر بیٹھا اور تمام سرداران لشکر دیوان آآکر اپنے اپنے دنگل آہنی پر بیٹھے ایک طرف دیو کلنیزال دیو میزال دیو کرا دیو تن تنا دیو مرید بن مردود دیو مردود بن مرید شکیلائے آہن کلاہ دوسرے جانب دیو ابلق بن سمندون ہزار دست دیو تبلق بن سمندون ہزار دست دیو ہامون دیو ہومان دیو خیف بن خفیف دیو کرازبن کراز وغیرہ کہان تک بیان کیا جائے کہ قریب اسی نوّے دیوان افسر کے بارگاہ مین جمع تھے اور رستم دیوان دیو اشقال سب سے بالادست اک دنگل بلند پر بصد نخوت بیٹھا ہوا تھا دور جام شراب کا چل رہا تھا پریان محو رقص و غنا ہین جسوقت دیو نفریت نے تین چار جام پیے کہ ہر جام مثل اک کاسہ سر دیو کے تھا ایک ایک جم ایک ایک جام مین سما جاتا تھا دماغ دیو نفریت بن عفریت کا بادہ ناب سے گرم ہوا انمین سرخ ہوگئین غفلت کے پردے پڑے بیخودی طاری ہوئی شیطان مسلط ہوگیا کم ظرف تھا چھلک گیا حکم دیا کہ بجے طبل جنگ حکم ملتے ہی نقارہ رزمی پر چوب لگی اور آواز اکتالیس نقارون کی بلند ہوئی تمام صحرا گونج اوٹھا طائر ڈر کر آشیانون سے اوڑے چرندے اور درندے مارے خوف کے کھوہون سے نکل نکل بھاگے دیوان نقارہ نواز نے

نقارون کو زور زور پیٹنا شروع کیا بغیر اطلاع لشکر صاحبقران اعظم مین خبر ہوئی کہ لشکر
بن طبل جنگی بجا ہے فرمایا کہ خدائے ما بزرگ است بچہ پروعظیمن کہد و ہمارے یہان بھی
طبل جنگی بجے اوسیوقت حسب الارشاد صاحبقران اعظم یہان بھی کوس حربی
نوازش مین آیا شعر

از نقارہ آواز آمد برون	کردون ست دون ست کردون دون

دونون طرف طبل جنگ بجنے لگا اور تیاری جنگ ہونے لگی طلایہ کا لشکر پھرنے
لگا آوازین بیدار باش و ہشیار باش کی بلند ہوئین جوانان لشکر تیاری مین مصروف
ہوئے آلات حرب و ضرب کو درست کیا کسی نے خود پر جلا کی کسی نے ارہ کو
صاف کیا کسی نے ساطور کے پھل کو زہر مین بجھایا کسی نے اپنے کرز کو وزنی کرنے
کی غرض سے اوسپر اور راے خول چڑہایا کسی نے ترسول کو صیقل کیا کسی نے پنج سول
کے سریونکو ٹیک کیا کوئی چقماق چادر کی سلون کو ہاتھو نپر تول رہا تھا کوئی جلتے
کندے کے کھول رہا تھا کسی نے تیغہ کو جلا دی تھی اسی طرح ہر شخص اپنے اپنے حربہ کو
درست اور کمر ہمت کو چست کر رہا تھا دیوان کفار مین یہہ شب شب عید تھی یہہ خیال
کیا بلکہ یقین تھا کہ کل گلستان ارم پر قبضہ ہو جائیگا اس لئے کہ صاحبقران اعظم آدم کو
آدمزاد سے بنیاد سے اور بالفرض اگر وہ زبردست بھی ہے تو کس کس سے لڑیگا
کس کس کو قتل کرے گا ہمارے ساتھ اکتالیس لاکھ دیو ہین اور اسی نوے دیو ایسے
ہین جنمین ایک ایک دیو زبردستان قاف مین سے ہے مثل مشہور ہے کہ سو سنار
چنا بہاڑ نہین پھوڑتا ہے انجام مین صاحبقران اعظم ضرور مارا جائیگا اور فتح ہماری
ہی ہوگی یہہ سوچ سوچ کر یہہ دیو نہایت خوش ہین قلقاریان لگاتے ہین اسمین ایک
دوسرے سے کہتا ہے کہ یہان فوج مین کون کون لڑیگا وہان دو چار لاکھ دیو ہین
ادہر تو جنگ ہوگی ادہر قلعہ مین گھسکر ہم خوب مال لوٹینگے سنا ہے کہ آسمان پری سب سے
مالدار ہے نواسی ہے جناب سلیمان کی کہانتک ہو کا مثل مشہور ہے کہ لاکھ کماتی
لٹیگا پھر بھی سوا لاکھ کے کا ہے ان دیوون مین تو یہہ خیالی پلاؤ پک رہے ہین لیکن لشکر
اسلام مین سخت انتشار ہے کہ ہونا کیا ہے اسنے دیوون سے یہہ چھوٹا سا لشکر کیونکر
مقابلہ کرے گا ایک ایک دیو اپنے اپنے عزیزون سے خطا بخشوا تا ہے گلے مل ملکر رخصت ہوتا
ہے کہ کیا معلوم کل پھر شب دیکھنا نصیب ہو یا نہو کوئی کسی سے وصیت کر رہا ہے
کوئی اپنے اہل و عیال کو ملکہ آسمان پری کے سپرد کر رہا ہے کہ کل ہو اپنی جان نثار
کرینگے انکے پرورش آپکے ہاتھ ہے آسمان پری رو رو کر دعا درگاہ خدا مین کر رہی ہے
کہ اے رب بے نیاز میرا پنجہ تنہا ہے مزاج اسکا بھلا ہے دشمن اسقدر قوی اور کثرت سے
ہین تو ہی اسکے جان کا حافظ ہے ادہر عبدالرحمن جنی بار بار قرعہ پھینکتے ہین اور انجام
جنگ پر نظر ڈالتے ہین لیکن دلکی پریشانی عقل کو جمنے نہین دیتی نتیجہ ذہن مین نہین آتا
پھر خاموش ہو رہتے ہین ملکہ قریشہ سلطان و ملکہ قریشہ ثانی بال سر کے کھولے ہوئے
درگاہ الہی مین فتح و نصرت کی دعائین مانگ رہی ہین عجب طرح کا انتشار ہے لیکن

صاحبقران اعظم سے پرو کے ساتھ بارگاہ مین آرام فرما رہے ہین صندوق اسلحہ کا
کشتی تیار ہون کی کسر باقی رہی ہے کہ صبح کو آلات حرب و ضرب سے آراستہ کرکے
مین دیر ہو کہا تک گذارش کیا جائے کہ طبل جنگ بیدرنگ بجے بجتے زمانہ شب کا برطرف
ہوا اور خاور شب سے صبح برآمد ہوئی

شعر

از زان گشت مہ با فوج اختر	عیان گشتہ ز مشرق شاہ خاور

وہ عجب صبح تہی کہ شام دیکھنے کی دعا مین مانگی جاتی ہین جس نے اوس دن کو اپنے جہان
مین بخیر و عافیت تمام کیا گویا دوبارہ پیدا ہوا اہل اسلام مصروف عبادت خدا ہو
دعا مین مانگ رہے تھے پیشانیان خاک عجز پر رگڑے ہوئے رو رہے تھے راشد جنی
اور ارشد جنی صاحبقران اعظم پر سے بلا گردان ہو رہے تھے کہ ہم جانین اپنی
نثار کرین کہ بیہ مظہر یار عالیمقدار ثانی صاحبقران نامدار باقی رہے عرض کہ جب نمازون
اور وظیفون سے فراغت ہوئے تو ہر ایک نے آلات حرب و ضرب سے اپنے کو آراستہ
کیا اور میدان کارزار کی طرف متوجہ ہوا جوق جوق گروہ گروہ دستہ دستہ قشون
تمام لشکر دیوان سلیمان میدان کارزار مین آکر پہونچا ارشد جنی اور راشد جنی ہمراہ
رکاب سعادت انتساب صاحبقران اعظم میدان مین آکر پہونچے اور صفین اپنے لشکر
ظفر اثر کی درست کرنے لگے آن واحد مین میسرہ و قلب جناح ساقہ کمینگاہ اگلا
ہراول پچھلا چنداول ساتون صفین درست ہوگئین اوسطرف دیکھا تو لکھا لیس لاکھ
دیو صفین باندہے ہوئے کھڑے ہین پیرہے علمہاے سیاہ و زنگاری کے لہرا رہے
ہین ترسول بچھسول چوب چماق ارہ پشت نہنگ وار شمشاد میل فولادی ساطوراں
چقماق چادر سار یق زنجیر آہنی گرزگران پر باندہے ہوئے سناہین نیزون کی چمک ہی
ہین قلب لشکر مین تخت دیو کفریت بن عفریت کا ہے سولہ دیو اسکے تخت کو اوٹھائے
ہوئے ہین کوشہ تخت پر دیو برق یمین بیٹا ہوا ہے آگے لشکر کے افسران فوج بمرتبہ
سردار دس دس پانچ سات سات قدم آگے بڑہے ہوئے حسب مراتب بمرتبہ
سرداری کھڑے ہوئے ہین اور دیو اشقال سب سے بیس قدم آگے بڑہا ہوا بمرتبہ
سرداری کھڑا ہے غرض کہ بعد آراستگی صفوف قتال و جدال تبردار دونون لشکرون سے
نکلے اور جہار کے جھنڈے کاٹ کر پھینک دیئے اس کے بعد پیلدار نکلے اونہون
نے پستی و بلندی زمین کو ہموار کیا سقون نے نکلکر آب پاشی کرکے گرد کو بٹھالا
اب میدان مثل آئینہ کے شفاف ہوگیا نقیبون نے صفون سے نکل نکلکر نقابت
کرنا شروع کی اور مذمت دہر ناپائدار مین یہہ چند اشعار پڑہے

نظم

ہان دلا کر نظر بدیدۂ غور	دیکھہ دنیاے بے ثبات کا طور
بھول مت دیکھہ دیکھہ آرائش	نہین دنیا مقام آسائش
کوئی بزم طرب کا بانی ہے	کہین ماتم ہے نوحہ خوانی ہے
کہین چوٹھی ہے اور رچالا ہے	کہین افضال حق تعالے ہے
کہین شادی حنا بندان ہے	اور کہین شور مرگ فرزندان

ہے یہ دنیائے دون کا سررشتہ	نوش اسکا ہے نیش آغشتہ

گردش چرخ کج مدار اور انقلاب دہر ناپائدار سے کیسے کیسے نامی و نامور زیر خاک پنہا ہوے جنکی شجاعت وجوانمردی آجتک صفحہ دہر مین ضرب المثل ہے زمانہ کا یہی ردو بدل ہے رستم و اسفندیار باوصف زور وقوت دہر و ملک عدم ہوے کیسے دم نہ مارا کو چہ فنا کا رستہ لیا جمشید و کیکاؤس و افراسیاب و فریدون نامدار و کیقباد ذوی الاختیار و اسکندر کیسے شاہان اولوالعزم ہیے مگر پنجہ موت سے کسیکو رستگاری نہ ہوئی بادشاہون کو جانے والے دنیا دل کو دیکھو جو خاص بندے مقبول بارگاہ کبریائی تھے انھون نے بھی ذائقہ موت کا چکھا اور اپنی رضاے خدا تعالی ہوئے اے دلاور وصف شکنو آج روز نام و ننگ ہے جسنے میدان جنگ سے منہ نہ موڑا چہرہ اوسکا بہادران عالم کے دفتر مین تحریر ہوگیا اور جسنے زور مردانگی کی نام اوسکا شجاعون کے دفتر سے نظری ہوگیا اور وہ نگاہون سے دلاوران عالم گرا لہذا اے بہادر وجنگ مین کوتاہی نکرنا اس لئے کہ نئی ہوئی بات کا بگڑنا آسان ہے اور بگڑی ہوئی بات کا بنانا بسا دشوار ہے خیال تو کرو کہ کس مشکل سے دنیا مین نام پیدا ہوتا ہے اور کیا جاری مسٹ جاتا ہے اہل اسلام کے نقیب اشعار غیرت آثار پڑھ پڑھ کر کہہ رہے ہین کہ دنیا مقام رہنے کا نہین ہے اس لئے کنارہ بہتر ہے اور بہادر کے واسطے تلوار کی موت سے بہتر موت نہین ہے اے غازیو جہاد براہ خدا کا ہے اور رواج دین اسلام کے لئے ہے اگر قتل کروگے غازی کہلاؤگے قتل ہوگے جنتی اور شہید کے نام سے موسوم ہوگے دنیا اور عقبا دونون تمہارے واسطے ہین جبا تک روز دنیا سے جانا ضرور ہے تو جیسے آج گئے ویسے کل گئے اگر آج نام کے ساتھ مرنا ہوا اور کل بدنامی کے ساتھ تو آج ہی کی موت کو فوق دینگے دیکھو مالک کی رفاقت دستبردار نہونا چاہیے کہ کیسے کیسے اولوالعزم صاحب زور وقوت گوہر دریاے سطوت وصولت صفحہ دہر مین نامی و نامور گذر گئے ہین مگر کارنامے انکی شجاعت و مردانگی کے تواریخ عالم مین تبک یادگار ہین ہرچند پنجہ مرگ سے اونکو بھی رستگاری نہین ہوئی مگر نام انکا بسبب شجاعت و مردانگی کے دنیا مین ابتک قائم ہے

شعر

بار رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہگیا	مردون کا آسمان کے تلے نام رہگیا

خیال کرو کہ اونکو مرے ہوے ہزارون برس گذر گئے لیکن ذکر اونکا ہر وقت مین زبان زد خاص و عام ہے اے بہادران شاہان ماضی کا حال سنے سنا ہوگا جیسا اس کلام سے ظاہر ہے

باحوال جم جاے حشرت نکوست	نشانے نہ از کارہ مغز اوست
سکندر کہ آیینہ عمر ساخت	ز آیینہ مرگ چون رنگ باخت
نظر کن درین طاق بازیچہ رنگ	کہ بشکست چون فرق کسریٰ بسنگ
کجا رفت خسرو چہ شد کیقباد	مذاری ز کاؤس و دارا بہ یاد
فریدون خداوند اکلیل و تخت	ز دنیا بنا چار بربست رخت
بگرخون شد از دہر افراسیاب	کہ گشتی از دز ہزبر شیر آب
بخاک سیہ فرق رستم نگر	کہ دزد بدے از گرزد او کوہ سر

بگر آنکہ نام شجاعان عصر	بماند نکو تا بغرد اے حشر
شجاعت خدا در سل را پسند	شجاعان ز دنیا بجنت رسند
کدام ست آن کس ار جمند ژ	کہ آید بمیدان تیغ و کمند
دہد جلوہ نام جد و پدر	بہ پیش شجاعان شود جلوہ ور

نقیبون کی صدا سے ہر ایک بہادر کو مرنے کی آرزو جنانچہ لڑائی کی ہوس بڑہائی غرضکہ سب نقیب نقایت کرکے ہٹ گئے اور لڑکیت کڑکا کہکر روانہ ہوئے تو دونون لشکرون مین ایک سناٹا سا ہو گیا بہادرون کے جسم مین خون شجاعت جوش مارنے لگا چہرے سرخ ہو گئے آنکھون مین خون اُتر آیا تلوارین نیامون سے آدھ نکلنے لگین ہاتھ قبضون پر پڑ گئے ہر بہادر یہی چاہتا تھا اور شوق جنگ مین یہی ارادہ رکھتا تھا کہ پہلے مین ہی جاکر حریف سے مقابلہ کرون اور زد بھر کے عرصہ کارزار مین اپنا نام کر جاؤن کہ یکایک لشکر کفار نابکار سے **دیو نخیف بن خفیف** اپنی صف سے نکلا اور سامنے تخت **نفریت بن عفریت** کے آکر پایۂ تخت کو بوسہ دیا اور اجازت خواہ جنگ ہوا کہ مین جاکر حریف کو زار و زبون کرون اعدا کا نام صفحۂ دہر سے مثل حرف غلط کے مٹا دون راہ کو یہ فساد دکھا دون **نفریت** نے کہا کہ جا تجکو خدا و ند ابلیس کے حوالہ کیا جان خدا پرستون کا کام تمام کر یہ سنکے **نخیف بن خفیف** میدان رزم مین آیا اور پہلے سراپا میدان کا دکھا کر وار شمشاد پکڑ کے آواز دی کہ اے گروہ خدا پرستان و فرقہ مسلمانان ہر کہ داند داند و ہر کہ ندانند بشناسد منم **دیو نخیف بن خفیف** جسکو آرزوئے مرگ و تمنائے قضا ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو اور آگاہ ہو کہ میرے حربہ کی پناہ نہین کوئی شجاع و بہادر پردۂ **قاف** مین چھپا ہوا نہین میرے منہ چڑہا نہین اور کوئی زبردست مجھ سے لڑ بھڑ کر سیر ہوا نہین تمہارے نفس ہستی کو دم بھر مین مٹا دونگا کورین سبکو سلا دونگا نظم

نہ اپنے زور و شوکت پر ہو مغرور	کہ میرے سامنے سے دیکھی مور
نہین ہے کام اژدر جائے آرام	کہ شیشہ کا ہے خارا سے بد انجام
بہادر نامور تھے جو کہ سرہنگ	کیا دم بھر مین مینے انکو چور نگ
جاتے تھے وغا مین جو قدم کو	گئے وہ ضرب سے میرے عدم کو
بہادر جو مقابل میرے آیا ژ	فنا کا راستہ اسکو دکھایا ژ
میرے منہ پر چڑہا جو مرد دل گیر	مین اُسکا مدعی ہون مثل شمشیر
شراب تند لشکر سے نہ کہا جوش	خمار اسکا پشیمانی ہے بیہوش
اگر کچھہ حوصلہ دل مین ہو آؤ	یہی گو اور یہی میدان ہی اب تو

غرضکہ بڑی لاف و گذاف کے بعد اس دیو مغرور و شکر نے تہیب دی کہ جس بہادر کو اپنی جان عزیز ہو وہ آکر مجھسے مقابلہ کرے یہ کلام سنکر لشکر اسلام سے **دیو میکلان** اپنے صف سے نکلا اور سامنے **صاحبقران اعظم** کے حاضر ہو کر میدان جنگ کی اجازت طلب کی **صاحبقران اعظم** نے فرمایا اے **میکلان** یہ کیا غضب کیا کہ اسقدر جلدی کرکے تمہاری ابھی عرصہ رزم مین جانے کی کیا ضرورت تھی کوئی اور بہادر چلا جاتا تم اس کے ہم پنجہ نہین ہو یہ دیو

دیو نہایت زبردست ہے دیو ہیکلان نے عرض کی کہ انتوین نکل چکا ہون پلٹ جانا اچھا نہین
اگر حیات مستعار باقی ہے تو پھر لونگا اسکے ہاتھ سے ورنہ جو مقدر کا لکھا ہوگا کبھی نہ ٹلے ہیچم
شمشیر چو بیب + ہرچہ آید بر سرمن بالنصیب + حق نمک سے ادا ہو جاؤنگا صاحبقران
عظم نے فرمایا اچھا جاؤ خدا تمہارا حقیقی نگہبان ہے فرمایا جام شراب عنایت فرمایا
دیو ہیکلان نے ساغر ہونٹون سے لگا کر جرعہ در کشید کیا اور سلام کر کے میدان جنگ مین
سامنے دیو نخیف بن خفیف کے آیا اور غرہ کیا کہ الضرب بہادری کے نخیف
بن خفیف نے کہا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو میرے مقابلہ کو نکلا ہے جا چلا جا کہون
موت کے منہ مین آیا ہے میرا ہاتھ تجھپر نہین اٹھتا ہے کہ تو کمزور ہے دیو ہیکلان نے کہا کہ
بہک مارتا ہے اگر دست و پا کمزور ہین تو دل کمزور نہین ہے الضرب بہادری کے ابھی حال
کھلا جاتا ہے یہ سنکر دیو نخیف بن خفیف نے خبردار خبردار کہکر وار شمشاد کا وار کیا
دیو ہیکلان نے وار کو خالی دیا اور پہلو کی طرف پھرتی سے آکر گرز مارا کہ شانہ دیو نخیف
بن خفیف کا نشانہ ہوا اور ہاتھ شانہ سے جھول گیا بس یہ خفت جو دیو نخیف
کو حاصل ہوئی اور اہل اسلام نے نعرہ تکبیر اللہ اکبر بلند کر کے دیو ہیکلان کو احسنت
مرحبا کی صدائین دین جلد ہی سے دیو نخیف نے بائین ہاتھ سے خنجر کمر سے نکالکر
دیو ہیکلان پر مارا کہ بازو اوسکا بھی زخمی ہوا ہیکلان نے غصہ مین آکر دوسرا
گرز مارا کہ نخیف بن خفیف کا دوسرا شانہ بھی ٹوٹا دونون ہاتھ بیکار ہو گئے
جانتا تھا دیو ہیکلان کہ اک وار اور کرے کام اس ابلیس کا تمام کردون گا صاحبقران
عظم نے منع کیا کہ زخمی پر وار نہ کیا کرو جب یہ اچھا ہو کر آئیگا تو دیکھا جائیگا اور لشکر
کفار کی طرف دیکھکر آواز دی کہ اپنے زخمی کو لیجاؤ یہ سنکر دیو نخراب دوڑا
اور نخیف بن خفیف کو میدان سے پھیر ادھر صاحبقران اعظم
نے دیو ہیکلان کو طلب کر لیا کہ یہ زخمی ہو چکا تھا ادھر دیو نخراب نے
سوار طلب کیا یہ دیو نہایت جسیم ہے کہ طول عرض اسکا یکسان معلوم ہوتا ہے
لشکر اسلام سے اسکے مقابلہ کو اک دیو نکلا کہ نام اوس کا دیو درازشاخ
تھا بعد گفتگو کے بسیار دیو نخراب نے چوب چماق کا وار کیا دیو درازشاخ
نے چوب کو اسکی اپنے گرز زبردست کا اس تڑاقے کی صدا بلند ہوئی کہ شعلہ فلک تک نکل گیا
شق گرداور پڑا کہ دیو درازشاخ اوس گردین پوشیدہ ہو گیا دیو نخراب
نے نعرہ کیا زدم دلپست کردم صاحبقران اعظم نے ایک دیو کو یہ اسکے خبر کے
روانہ کیا دیکھا تو دیو درازشاخ کی اک شاخ ٹوٹ گئی ہے خون بہ رہا ہے لیکن
زندہ ہے دیو نے آواز دی کہ حریف لاف زنی کر رہا ہے یہ سنکر دیو درازشاخ
شاخ گردسے نکالا تو معلوم ہوا کہ بازو بھی اسکا لنگر سے ضرب نخراب سے زخمی
ہوا ہے دیو نخراب نے جو دیکھا کہ یہ زخمی ہے اب مار لینا اسکا آسان ہے
بس جھپٹ کر اسکے دوسرا وار کیا چماق جو سر پر پڑا سر دیو درازشاخ
شاخ کا پاش پاش ہو گیا بس یہ دیکھنا تھا کہ زمانہ نگاہ مین صاحبقران

اعظم کے تیرہ وتار ہوگیا اور آواز دی کہ او نامرد کیا تو نے مجھے تو میرے زخمی کو خود بچا کر
میدان سے پھیر دیا اور تو نے زخمی کو مار ڈالا دیکھ تو کیسی سزا اسکی دیتا ہون یہ فرماکر
مرکب کو دوڑا دیا اور برابر دیو خراب کے پہونچکر نعرہ کیا کہ لا ضرب اپنے پیر تاسف
دیکھ کہ کیا ہوتا ہے دیو خراب نے وہی چوب چماق سر پر صاحبقران اعظم
کے لگائے صاحبقران اعظم نے وار اسکا رد کرکے جو ہاتھ تیغہ آبدار کا کردن
لگایا سر اوسکا دس قدم کے فاصلہ پر جاکر گرا اور لاش پھڑکنے لگی خون جو زخم سے
اسکے نکلا صاحبقران اعظم لہو مین ڈوب گئے لیکن دیو خراب بن خراب نے
جو دیکھا کہ باپ اوس شخص کا مارا گیا بغیر اجازت لیے دوڑ پڑا کہ او آدمزاد غضب کیا تو نے
کہ باپ کو اوس شخص کے مارا دیکھ تو کیا حال کرتا ہون تیرا یہ کہکر سیل فولادی مارا صاحبقران
اعظم نے سیل اوسکا خالی دیکر پہلو پر آکر جو کمر کا وار کیا دیو خراب کے دو ٹکڑے ہوگئے
صاحبقران اعظم نے نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچا جا تھا کفار نے کہ دوڑ پڑین لیکن
دیو اشقال نے منع کیا کہ شرم نہین آتی اتنی ہو اور ایک آدمزاد کا یہ خوف ہے کل مین اس
سے مقابلہ کرونگا یہ کہکر طبل بازگشت بجوا کر میدان سے پھر گیا اہل اسلام نقارہ
شادمانی بجانے لگے صاحبقران اعظم پر سے زر نثار کرتے ہوئے
میدان جنگ سے پھرے ملکہ آسمان پری نے کہدیا کہ او ہمارے بلاگردان ہو مین
لیکن جسوقت شام ہوئی تو دیو اشقال نے اپنے نام پر طبل جنگ بجوادیا یہ خبر صاحبقران
اعظم کو ہوئے یہان بھی نقارہ رزمی نواز ش مین آیا حسب دستور رات تیاری
جنگ مین بسر ہوئی اور صبح کو دونون لشکر معرکہ آرا آئی جدال وقتال ہوے کہ لشکر
کفار سے دیو اشقال نکلا اور سامنے تخت نقریت مین عفریت کے آکر اجازت جنگ
مانگی نقریت نے آستین مرصع پشت پر جھاڑی اور کہا جاو اے کیا خبر
خداوند ابلیس کے یہ سنکر دیو اشقال دراز قامت میدان مین آیا
یہ دیو تمام دیوان زندانی سے بلند قامت تھا فریب ڈہائی سو گز کے اسکا
قد تھا اور حربہ اسکا چوب چماق تھی کہ وزن اوس چماق کا ساڑھے تیرہ سو
من کا تھا میدان مین آکر پکارا کہ او آدمزاد سیاہ سر سفید دندان آمیرے
مقابلہ کو واقع مین تو بہادر ہے لیکن پھر اک مشت استخوان ہے اگر میرے
ہاتھ مین آجائے تو تجھے چٹکی سے مسل کر پھینکدون صاحبقران اعظم نے
فرمایا کہ تا ہون دیکھون تو تیرے ہاتھ مین کیسا زور ہے یہ فرماکر اک مرکب کی نے
یہ مرکب بھی ایک دیو دراز قامت ہے جو بصورت مرکب بنا ہوا ہے غرضکہ
صاحبقران اعظم سامنے دیو اشقال کے آئے اور فرمایا کہ
کیا کہتا ہے اضرب بہادری کے دیو اشقال ہنسا اور کہا کہ تو نے جو دو اک
لاشے باشی دیو نکو تو قتل کیا تو اب تجھے غرور ہوگیا ہے میرے ضرب کا لنگر
کیا کریگا دل کی دل ہی مین رہجائے گی پہلے تو اپنا وار کرکے حوصلہ نکال لے
صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ قد تو تیرا بیشک بلند ہے لیکن

زد رتیرا مین سمجھے ہوئے ہون تو نصرت بن عفریت سے زیادہ زبردست
ہے اوس سے پوچھ کر کے مرتبہ زیر ہو کر اور شکستین کھا کر بھاگا ہر دیو اشقال
کو یہ سنکر غصہ آیا اور چوب گران سنگ آسمان رنگ پر چہ کوہ سا ڈھے تیرہ مو
من کے ضرب سر پر صاحبقران اعظم کے خبردار خبردار کہکر
لگائی صاحبقران اعظم نے خیال کیا کہ اگر وار اسکا خالی دون گا تو یہہ
سمجھیگا کہ یہ لشکر سے ضرب کے دلمین دبا دار اسکا روکنا چاہیئے یہ خیال
کرکے برابر سپر کو اوٹھا کر چہرہ کی پناہ کیا لیکن چوب چماق جو اگر سپر پر بیٹھے
ہی معاذ اللہ تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ چمک کر نکل گیا تشق گرد بلند ہوا
جگر زمین ہول سے شق ہوگیا اور مرکب صاحبقران اعظم کا سینہ
تک غرق زمین ہوا دیو اشقال سمجھا کہ مین نے کام اس آدمزاد کا تمام کیا
پکارا کہ زدم دلیست کردم یوخبر اس آدمزاد کی یقین ہے کہ لاش تک کا پتا
نہ ملے گا یہ سنکر عیار صاحبقران اعظم کا قریب گرد کے آیا اور
گرد گرد کے چرخ مار کر اندر گرد کے داخل ہوا دیکھا کہ صاحبقران اعظم
صحیح وسالم موجود ہین لیکن ہر سر مو بدن سے پسینہ جاری ہے لیکن
پاتھر دونون مانند ستون فولادی کے قائم ہین عیار نے آواز دی کہ اے
شہسوار ہوشیار رہو چاہیئے کہ حریف لاف زنی کر رہا ہے یہ سنکر ہوش مین
آئے اور چاہا کہ مرکب کو زمین سے نکالون دیکھا تو مرکب مرکب کلی ہوگیا ہے لبس کود کر
مرکب سے علیحدہ ہوے اور دوسرا مرکب طلب کیا اور دیو اشقال
کو آواز دی کہ الست کردی حریف تیرا مین موجود ہون فوج کفار یا توجوج
پر تھی ہر ایک دیو کو یقین تھا کہ دیو اشقال نے کام حریف کا تمام کیا
پاب جو دیکھا کہ صاحبقران اعظم گرد سے صحیح وسالم نکلے اور دوسرے
مرکب پر سوار ہوکر نعرے کر رہے ہین کہین چیونٹ بھی نہین آئی ہے نہایت متعجب
ہوے کہ یہ انسان ہے یا کوئی بلا ہے کہ اتنے بڑے ضرب اوٹھائی اور پھر
زندہ رہا اور دہر دیو اشقال نے آواز دی کہ اے آدمزاد حقیقت مین تو بڑا سخت
جان اور بڑا بہادر ہے اگر یہ ضرب میری کوہ پر پڑتی تو پارہ پارہ ہوجاتا اب
لاضرب اپنی کر مین بھی تیری ضرب کا مشتاق ہون صاحبقران اعظم نے
فرمایا کرلے اسے نہ ہیر گز طبانچہ ہے ملک الموت کا شعر

تو ضربے زدی ضرب ما نوش کن	ہمہ شادی از دل فراموش کن

یہ فرماکر گرز گران سنگ آسمان رنگ ہشت پہلو پر چہ کوہ سر سے بلند کیا
اور پندرہ سو من کی ضرب کو چرخ دیکر دیو اشقال پر وار کیا
دیو اشقال نے برابر چوب چماق کو اوٹھا لیا چہرہ کی پناہ کیا
لیکن گزر جو اگر چوب پر پڑتا ہے عیاذا باللہ یہ معلوم ہوا کہ آسمان
پھٹ پڑا تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا جگر زمین ہول سے

شق ہوگیا ہاتھ دیو اشقال کے کاٹے اور قائم نہ رہ سکے گرز سمیت چوب سر پر بیٹھا اور سر گردن میں
آگیا گردن سینے میں اور سینہ شکم میں شکر رانوں میں رانیں پاؤں میں زمین پر ایک
چبوترہ بنکر رہگیا شق گرد بلند ہوا صاحبقران اعظم نے نعرہ کیا کہ زدم پست
کردم یہ خبر اسکی کہ کیا حال ہوا یہ دیکھکر کئی دیو جھپٹ کر آئے اور اگرد کو پانی کے
دے دے کر بٹھالا اب جو دیکھیے تو ان دھبا سا بنا ہوا ہے اور دیو اشقال
کا پتا بھی نہیں ہے یہ دیکھکر وہ دیو چیخ مار کر رونے لگے لیکن دیو لقمیت
بن عفریت نے جو دیکھا کہ سالار لشکر میرا اس طرح مارا گیا ہے پکارا اوٹھا
کہ اے کیا دیکھتے ہو مارلو اس آدمزاد کو بس یہ سننا تھا کہ تمام دیو حربہ
سنبھال سنبھال کر دوڑ پڑے ادہر ارشد جنی اور راشد جنی نے جو دیکھا کہ تمام
لشکر کا ایک تن تنہا پر یورش ہے فوج سے کہا کہ لینا ان حرامزادوں کو بس فوج
دیوان اسلام بھی دوڑ پڑے دونوں لشکر آکر گتھ بھڑ ہوگئے دارین چلنے لگیں میل
فولادی کے ضرب سے زمین میں زلزلہ سا پیدا تھا دھم دھم کی آوازیں آرہی تھیں
سر دیوؤں کے پھٹ رہے تھے لاشیں زمین پر گر رہی تھیں ہنگامہ دار گیر
برپا تھا ہر طرف پر نالے خون کے گردنوں سے بہ رہے تھے جا بجا لاشیں پھڑک
رہی تھیں رنگت زمین کی سرخ ہو رہی تھی صاحبقران اعظم گرز
سنبھالے ہوئے جنگ کر رہے تھے جس دیو پر گرز مارا وہ پیوند خاک ہوگیا
ادہر اسید صاحبقران اعظم لاشوں پر لاشیں گرا رہے تھے
اور ادہر اس طرف سترا شی دیو سرداران لشکر کفار سے مثل دیو کرگرا و
دیو تن تنا و دیو تنومند و دیو کلیزال و دیو میزال و دیو مرید
بن مرد و دیو مرد و دیو بن مرید و شکیلا نے آہن گلا و دیو
باسون و دیو ہومان و دیو ابلق بن سمندون ہزار دست و دیو تبلق
بن سمندون ہزار دست اسی طرح سے بڑے بڑے دیو لشکر اسلام
کے دیوؤں کو بیدردی سے قتل کر رہے تھے کہ اثنائے جنگ میں دیو تنومند
سے اور صاحبقران اعظم سے سامنا ہوا اور دیو تنومند
نہایت زبردست دیو ہے ایک لاکھ دیو کا مقابلہ ہے اور کسی طرح دیو
اشقال سے کم نہیں ہے آواز دی اسنے کہ او آدمزاد تو کون سی بلا ہے
کہ تو نے اتنے بڑے دیو کو اس ذلت و خواری سے مارڈالے میرے ضرب تو روک
یہ کہکر دار سمشاد کو دار کیا صاحبقران اعظم نے وار اوس کا
خالی دیکر جو ہاتھ تیشہ آبدار کا سر پر دیو تنومند کے مارا یہ معلوم ہوا کہ کوہ پر بجلی
گری یا توپ سر پر چلا تھا یا دونوں ٹانگوں کے نیچے سے لگ گیا اک مینار بلند دیو بکر دی
ہوکر زمین پر گرا لرزہ زمین پر مچ گیا دونوں ٹکڑے تھرتھرا کر رہ گئے صاحبقران اعظم
نے نعرہ اللہ اکبر بلند کیا کہاں تک بیان کیا جائے کہ شام تک یہ جنگ قائم رہے
اور قریب بیس ہزار کے دیوان لشکر اسلام کام آگئے تھے اور بارہ ہزار

دیوان لشکر کفار مارے گئے اور کئی سردار دیوان لشکر کفار کے کام آئے شام کو
نفریت بن عفریت نے طبل بازگشت بجوادیا دونون لشکر علیحدہ ہوئے
اور اپنے اپنے فرودگاہون پر آئے ملکہ آسمان نے فرزندون کو
گلے سے لگایا اور بلاگردان ہوئین کہ اب یہی زندگی کا سہارا ہے ملکہ قریشہ
نے سجدہ شکر ادا کیا کہ پروردگار عالم نے زندہ وسالم دکھلایا ہر روز یہہ
امید نہین ہوتی ہے کہ صاحبقران اعظم میدان جنگ سے زندہ
پھر نگے آج بسبب فتح کے میدان داری موقوف رہی دوسرے روز نفریت
بن عفریت نے پھر طبل جنگ بجوایا صاحبقران اعظم کو خبر ہوئی
فرمایا کہ ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی وبہ تائید ربانی بھی طبل جنگی اور سیوقت نقارہ
رزمی پر چوب لگی اور آواز نقارہ کی گرجی دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی
دیوان ہر دو لشکر چوب چماق دار شمشاد وسیل فولادی ارہ پشت پلنگ اور
ساطور گران سار یلغ بڑسول بچھول اپنے اپنے حربون کو درست کرنے لگے یہانتک
کہ طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے
نسیم بہار کے چلے طایران خوش الحان مصروف زمزمہ سرائی ہوئے نمازیون
نے فریضہ سحری کو ادا کیا کفار نے آواز دی یا خداوند ابلیس کی بلند کین
جبکہ دونون گروہ اپنے اپنے طریق مذہب کے موافق رسوم عبادت کو ادا کر چکے
گروہ گروہ دستہ دستہ قشون قشون کرکے صف آرائی میدان جنگ ہوئے
ساتون صفین آراستہ کرکے مقابل ہمدگر کھڑے ہوگئے بعد آراستگی صفوف
قتال جدال نقیب نقابت کرکے نکل گئے تھے کہ فوج کفار سے دیو مہیب
قوی تن نکلا اور سامنے غنت نفریت بن عفریت کے آکر اجازت خواہ
ہوا نفریت بن عفریت نے کہا کہ جا مجکو خداوند ابلیس کے سپرد کیا دیو مہیب
قوی تن میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا آج راشد جنی اور ارشد جنی
نے صاحبقران اعظم سے عرض کی حضور کئی روز سے برابر لڑ
رہے ہین ایک روز نہ لڑے آخر جان نثار کس دن کے لیئے ہین یہی ناکہ مارے
جائینگے حق نمک سے ادا ہوجائینگے ادہر ملکہ آسمان پری نے بھی سمجھایا
تھا کہ اے فرزند میرے سر کی قسم آج تم نہ نکلنا فوج کو لڑنے دینا کئی روز سے
برابر میدان داری کر رہے ہو تھک رہے ہو اگر خدانخواستہ دشمن بیمار ہوگئے
تو کون ان ظالمون کا روکنے والا ہے اس سبب سے صاحبقران اعظم
خاموش کھڑے ہین نکلنے کا قصد نہین کیا ہے اتنا تو طیے وقت اون سے
مان سے کہدیا تھا کہ اگر کوئی مجکو ٹوکیگا تو ضرور لڑونگا ورنہ خود سے نہ نکلونگا
بس جسوقت دیو مہیب نے مبارز طلب کیا ہے اور ارشد جنی نے سمجھایا ہے
تو صاحبقران اعظم خاموش ہورہے اور فوج اسلام
سے ایک آدہ دیو نے نکلکر دیو مہیب سے سامنا کیا لیکن جو گیا یا زخمی ہوا یا مارا گیا

دوپہر تین سات دیو زخمی ہوے اور چار مارے گئے بدا سکے یہ دیو میدان سے پلٹ
گیا اور شکیلائے آہن کلاہ دیو نفریت بن عفریت سے اجازت
لیکر میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا آب ارشد جنی - نے صاحبقران اعظم
سے رخصت جنگ طلب کی فرمایا کہ جاؤ تمہین حفظ خدا مین دیا اور جاکہ عنایت
کیا ارشد جنی جام بکر میدان جنگ مین آیا اور شکیلائے آہن کلاہ سے
سامنا کیا شکیلائے آہن کلاہ نے ارہ پشت نہنگ مارا کہ اگر ارشد جنی خالی
نہ دیتا تو بچنا محال تھا بس دار اوسکا خالی دیکر ارشد جنی نے اپنا وار کیا کئی ضربون
کے رد و بدل ہوے آخرکار ارشد جنی ہاتھ سے شکیلائی آہن کلاہ
کے زخمی ہوا ارشد جنی نے نکلکر مقابلہ کیا یہ بھی زخمی ہوا یہانتک کہ اسنے بھی شام تک
نو سردار زخمی کیے اور پانچ دیو یہان سے مارے گئے شام کو طبل بازگشت بجا اور دونون
اپنے اپنے فرودگاہ پر آے دیو نفریت بن عفریت شکیلائے آہن کلاہ پر سے
زر نثار کرتا ہوا اور طبل شادمانی بجاتا ہوا میدان سے پھرا اور ہر اہل اسلام نہایت
پریشان و اداس اپنے فرودگاہ پر آے رلاشین دیون کے اوٹھالین اونکو دفن
کیا زخمیون کو شفاخانہ مین بھیجا صاحبقران اعظم نے نہایت افسوس کیا کہ اگر مین
خود نکلکر لڑتا دیو کیون مارے جاتے اور آسمان پری سے کہا کہ آج آپکے حکم کی تعمیل
کا یہ نتیجہ ہوا کہ کئی دیو مارے گئے اب کل کے بارے مین کچھ ارشاد فرمائیگا اسی اثنا مین
ہرآواز طبل جنگ کے کان مین آئی اور یہان بھی کوس حربی نواز ش مین آیا اوسی طرح
رات تیاری جنگ مین بسر ہوئی صبح کو دونون لشکر میدان قتال مین آے قبضے باندھ کر
ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ہوے آج پھر دیو مہیب قوی تن لشکر کفار سے
نکلا اور میدان مین آکر پکارا کہ اے آدمزاد با تو مجھے ڈر گیا جو میدان مین نہین نکلتا کتنک
اپنی جان بچایا کریگا یہ سنکر صاحبقران اعظم نے مرکب کو جولان کیا اور
سامنے دیو مہیب قوی تن کے آکر آواز دی کہ او ملعون تیرے سردار کو تو مین نے
کس ذلت و خواری سے مارا تیرے بھی یہ حقیقت ہوئی کہ مین تجھے ڈر جاؤنگا لا ضرب
بہادری کے دیو مہیب نے وار شمشاد ماری صاحبقران اعظم نے
وار اوسکے ہاتھ سے چھین کر جو وہی وار ماری دیو مہیب پیوند خاک ہوگیا دہشت سے
غرب کی زمین ہلگئی بس اسکا مرنا تھا فوج اسلام نے نعرہ ہاے خوشی بلند ہوے اور
لشکر کفار مین غریو فریاد کا ہوا یہ دیکھکر شکیلائے آہن کلاہ نے دیو نفریت
بن عفریت سے اجازت جنگ لی اور سامنے صاحبقران اعظم کے آکر
آواز دی کہ بیٹے تو نے دیو اشقال کو مارا ہے خون میری آنکھون مین اترا ہوا
ہے کل بھی مین اسی غرض سے نکلا تھا کہ اگر تو میرے مقابلہ کو نکلے تو تجھسے عوض خون
دیو اشقال کا لون مگر خیر کل تو مارے خوف کے سامنے نہ آیا آج تجکو میرے ہاتھ سے
امان جائیگی اسنے کہ یہ ضرب کوہ گران سے بھی نہین رکتی ہے یہ کہکر ارہ پشت نہنگ
کا وار کیا صاحبقران اعظم نے ہتہ کٹی مارے کہ دستہ سے کٹکر ارہ علیحدہ ہوا

شکیلا لے آہن کلاہ نے قبضہ خود پر کھینچ مارا صاحبقران اعظم نے خالی دیکر تیغہ آبدار کا وار کیا کہ شکیلا لے آہن کلاہ کے دو ٹکڑے ہوگئے یہ دیکھکر اسکا مکرنا تھا کہ پھر فوج کفار سے اک دیو نکلا وہ بھی مارا گیا شام تک صاحبقران اعظم نے سترہ دیو جان سے مارے شام کو طبل بازگشت بجا دونون لشکر میدان سے پھرے آج اہل اسلام تو نہایت شاد و خرم ہین اور کفار نہایت ملول اپنے فرودگاہ پر آئے اور طبل نہین بجوایا بارگاہ مین دیو نفریت کے آدھے سردار نظر آتے ہین اور آدھے دیو مارے گئے ہین صاحبقران اعظم نے ستھراؤ کر دیا ہے دیو نفریت بن عفریت نے دیو کہ از بن کرا کو سپہ سالار کیا ہے کہ یہ دیو دیو اشقال سے بھی زبردست ہے اور اسنے کہا تھا کہ مین دیو اشقال کا ماتحت کبھی نہین ہون گا نفریت بن عفریت نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ مین تجھی کو سپہ سالار کرونگا مگر وقت اوسکا آیا جب دیو اشقال مارا گیا تو دیو نفریت بن عفریت نے اسکو سالار لشکر کر کے دنگل دیو اشقال کرا زبن کرا زکو دیا لیکن بالفعل جنگ کو ملتوی کیا اور اس سوچ مین بیٹھا کہ یہ آدمزاد کسی دیو سے قتل نہ ہوگا اب کوئی ایسی تدبیر کرنا چاہیئے کہ یہ بغیر لڑے بھڑے قابو مین آجائے یہ خیال کر کے اس اک بکرا اپنے دل سے سوچا اور دربار برخاست کیا اپنے خیمہ مین آیا اور دیو قرسی کو طلب کیا کہ یہ دیو جالاک اور فن عیاری مین طاق و مشاق ہے جسوقت دیو قرسی حاضر ہوا عرض کیا کہ مجھے کیون یاد فرمایا ہے نفریت بن عفریت نے کہا کہ اے قرسی اگر تو صاحبقران اعظم کو کسی تدبیر سے گرفتار کرلائے تو جو تو کہیگا وہی مین تجکو دونگا یہ سنکر دیو قرسی نے کہا کہ اے بادشاہ مین اک مدت سے تیری بہن پر شیفتہ ہون اگر تو اوسکے ساتھ میری شادی کر دینے کا عہد کرے اور خداوند ابلیس کو ضامن دے تو مین اس کام کو انجام دون اس لیئے کہ اگر اس کام کا تجکو گران بہا معلوم ہوتا ہے اور مجھے یہ کام کبھی آسان نظر نہین آتا لشکر اسلام مین جاکر اوسکے سردار کو چرا لانا زر اسمہل کام نہین ہے اسمین جان جوکھم ہے دیو نفریت کو اگرچہ یہ امر شاق تھا مگر غرض بری قسی ہوتی ہے دیو قرسی سے اقرار کر لیا اور ٹھکر مہر کر دی یہ سنکر دیو قرسی جان پر کھیل کر طرف لشکر دیوان اسلام کے روانہ ہوا جسوقت قریب لشکر پہونچا دیکھا کہ گشت طلایہ کا پھر رہا ہے آواز مین بیدار باش و ہشیار باش کی بلند ہین ہر چند اسنے کوشش کی کہ کسیطرح چھپ چھپا کر داخل لشکر ہون لیکن ایسا انتظام تھا کہ ممکن نہوا آخرکار یہ صحرا کی طرف گیا اور وہان جاکر نقب لگانا شروع کی تمام رات نقب کھودی مگر اسقدر فاصلہ تھا کہ کام ناتمام رہا قریب صبح واپس چلا آیا اور وہانہ نقب کا اک سنگ سے چھپا دیا دوسرا دن گذر کر جب شام ہوئی تو پھر یہ دیو مکار پتھر ہٹا کر داخل نقب ہوا اور تمام رات پھر نقب کھودا کیا خلاصہ یہ کہ تین روز مین نقب صحرا سے خیمہ صاحبقران اعظم تک لے گیا اور طبقہ نقب کا پشت خیمہ مین توڑا یہ وہ وقت تھا کہ صبح قریب تھی پہرے والے بھی رات بھر جاگتے جاگتے سرد ہوا پاکر سو گئے تھے بار بردار بھی غافل تھے شمعین بھی جھلملا رہی تھین بس

دیو قرشی نے بہوشی صاحبقران اعظم کے دماغ مین پھونک دی اور پشتارہ باندہ کر اوسے نقب کے راستے سے لیکر روانہ ہوا اور سرنگ پہونچا کہ صبح ہو گئی تھی وہان دیو نفریت اسکے انتظار ہی مین بیٹھا تھا کہ قرشی پہونچا اور پشتارہ صاحبقران اعظم کا اسکے سامنے رکھدیا نفریت بن عفریت نے کہا کہ جاکر اسکو چاہ بیشہ تاریک مین پھینک آ کہ وہ چاہ نہایت عمیق ہے اور جانوران گزندہ اوسمین بہت رہتے ہین یہ اوس چاہ مین گرتے ہی ہلاک ہوجائیگا اور اگر وہان مین اسکو قتل کرونگا تو قیامت کبری برپا ہوگی بردہ دنیا سے برسر بندہ جائیگی اور ہزارہا اسکے عزیز اکر عوض خون لینے کو موجود ہوجائینگے اور دیو مرید بن مردود اور مردود بن مرید کو بلا کر دو لاکھ دیو ساتھ کرکے ارابہ پر صاحبقران اعظم کو ڈالکر انکے حوالے کیا یہ دونون دیو خوشی خوشی صاحبقران اعظم کو لیکر طرف پشتہ تاریک کے روانہ ہوئے کہ اب انکا حال تو پھر عرض کیا جائیگا اور دیو قرشی نے کہا کہ مینے اپنا کام کردیا تو اپنے وعدہ کو اب پورا کر دیو نفریت بن عفریت نے اک رقعہ اپنی ماں کے نام لکھا کہ مین جس دیو کو یہ رقعہ دیکر بھیجتا ہون اس کے ساتھ شادی حمالہ پری کی کردینا تا ہیل نکرنا اس لیئے کہ مین نے اس سے اقرار کیا تھا اور اسنے بہت بڑا کام کیا ہے دیو قرشی تو نامہ لیکر ادہر روانہ ہوا لیکن آپ خوش وخرم بیٹھا کہ اب جب جائینگے دہادا کر گے گلستان ارم پر قبضہ کرینگے مگر اب حال پر ملال لشکر اسلام کا سنیئے کہ جب صبح ہوئی اور خادم داخل خیمہ صاحبقران اعظم ہوا کہ چل کر شہزادہ کو جگائین کہ وقت نماز کا تنگ رہگیا ہے وہان جاکر عجیب حالت دیکھی کہ مسہری خالی ہے پشت خیمہ کے چاک ہے باہر جاکر دیکھا تو مہر نقب کا کھلا ہوا ہے یہ خادم سر پیٹنے لگا کہ کوئی مکار صاحبقران اعظم کو چرا لے گیا بس یہ سنتے ہی لشکر مین تہلکہ پڑگیا دیو سر دیتے دوڑے بعض دیو نقب مین پہاند پڑے کہ شاید چور راستے مین ہو لیکن اب کون بیٹھا ہے جسے گرفتار کرین ادہر ادہر ڈہونڈ کر چلے آئے رفتہ رفتہ یہ خبر ملکہ آسمان پری اور قرشیہ سلطان اور قرشیہ ثانی کو ہوئی سب دیتے پیٹنے لگین اور ملکہ آسمان پری اسقدر روئین آہ پیٹین کہ بیہوش ہوگئین قرشیہ سلطان نے سر زانو پہ رکھ لیئے سب اپنے اپنے حال مین مبتلا تھے اور ملکہ آسمان پری بیہوش پڑی تھین انکی خبر کسی نے نہ لی ایک تو سن ضعیف دوسرے جوان فرزند کا صدمہ لیکن ہوگیا تھا کہ یہ کفار اب میرے فرزند کو زندہ کیا چھوڑینگے دشمن اوسکے قتل ہوگئے ہونگے اسی دہڑکے مین سانس اولٹ گئی اور مرغ روح آشیانہ تن سے پرواز کر گیا ابھی تک کسی کو خبر نہین ہے جب جوش گریہ کم ہوا اور نظر قرشیہ سلطان کی ماں پر پڑی دیکھا کہ مطلق حس و حرکت نہین ہے کہا لوگون ہٹو ذرا دیکھو تو کہ والدہ مہربان کی حالت کیا ہے دیکھا تو راہ نفس بھی قطع ہوچکی ہے نبض سب اعضا مین کوئی علامت زندگی نہین پائی بیجان عبدالرحمن حبشی نے جو دیکھا کہا ملکہ نے انتقال فرمایا اب پھر سے نیا کہرام برپا ہوا

سب پینے لگے دو پہر تک قیامت کرنے برپا رہی آخر کار میت اوٹھانے کا سامان کیا اور زیب گل بستان صاحبقرانی سعد بن قباد شہر یار کے دفن کیا تین روز تک ماتم عظیم برپا رہا تمام شہر معہ فوج کے سیاپوش تھا ایسی حالت تھی کہ دیو نفریت بن عفریت کو بھی رحم آگیا اور کہا کہ زرا ہوش ان لوگون کے ٹھکانے ہو لین تو قلعہ پر دہاڑا کرون

لیکن اب یہانسے حال سلیمان ثانی شوہر ملکہ قریشیہ سلطان کا بیان کیا جاتا ہے

کہ یہ بھی خبر لشکر کشی دیو نفریت کی سنکر بقصد مدد چلے تھے طے مراحل و قطع منازل کرتے چلے آتے تھے راستے مین دیکھا کہ بہت سے دیو آرا بہ کسی کے بندے کا بیے جاتے ہین اپنے دیون سے کہا کہ زرا دریافت تو کرو کہ یہ کسکے قید جاتی ہے دیو ون نے دریافت کرکے عرض کی کہ غضب ہوا صاحبقران اعظم کو یہہ دیو نہین معلوم کس طرح اسیر کرلائے ہین اور چاہ پشتہ تاریک مین پھینکنے کو لیے جاتے ہین بس یہ سننا تھا کہ سلیمان ثانی نے کہا کہ مارلو ان حرامزادون کو اور جین لوقید اسنے یہ کہکر مرکب کو جولان کیا اور مانند برق کے آکر لشکر دیوان پر گرے قتل کرنا شروع کیا یہہ حالت دیکھکر دیو مرید نے کہا کہ مین تو اس آدم زاد کو روکتا ہون ابے دیو مردود تو قید کو لیکر بھاگ اور کسیطرح پشتہ تاریک مین پھینکدے یہ کہکر دیو مرید تو سلیمان ثانی کے سدراہ ہوا اور دیو مردود آرا بہ لیکر چاہ تاریک کی طرف بھاگا گرہ نفریت سلیمان ثانی کا ہوا اور آواز سلیمان ثانی کی کان مین صاحبقران اعظم کے پہونچی بس ہتکڑی بیڑی پکڑ دامن آرزو مین آکر اب جو چرخ مارا قید کو مانند تار عنکبوت کے پارہ پارہ کر ڈالا یہ کہکر دیو مردود بن مرید نے کہا کہ او آدمزاد غضب کیا تو نے کہ قید کو توڑ ڈالا جسکو دیو ہی نہین توڑ سکتے کب چھوڑتا ہون تجکو کہ پھر تو جاکر دیو نفریت بن عفریت کو پریشان کرے یہ کہکر ساطور مارا صاحبقران اعظم نے بغل بیٹھ کر کے ساطور کو خالی دیا اور میل ساطور پکڑ کر جو جھٹکا مارا قبضہ ہاتھ سے دیو کے نکل آیا اور دیو مردود سامنے اوندہے منھ آرہا بس اسکا سامنے آنا تھا کہ وہی ساطور جو مارا تو دیو مردود کے دو ٹکڑے ہوئے ادہر سلیمان ثانی سے اور مرید سے سامنا ہوا دیو مرید پکارا کہ او آدمزاد تو اسکا کون ہے جو چھڑانے کو آیا ہے جا چلا جا ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا سلیمان ثانی نے کہا او مردود بغیر تیرے مارے مین کب جاتا ہون طول تقریر سے کچھ حاصل نہین ہے اگر کچھ دعوائے مردی و مردانگی ہے تو لا ضرب بہادری کے دیو مرید نے ساریق کا وار کیا سلیمان ثانی نے ساریق کو تیغ سے قلم کرکے جو ہاتھ تلوار کا مارا آئینہ بانو سر پر چمکا تھا باز مین پر نظر آیا دیو مرید کے دو ٹکڑے ہوے اب تو سلیمان ثانی اور صاحبقران اعظم نے دیو ون کو تلوار کے تلے دھر لیا اور لاشون پر لاشین گرانا شروع کین کشتون کے پشتے اور لاشون کے انبار لگا دئے لیکن دو لاکھ دیو ہین کہان تک قتل ہون دیو بھی برابر یورش

کیئے چلے آتے ہین شور کر رہے ہین کہ مارو ان آدمزادون کو جانے نہ پائین غضب کیا
انھون نے سردارون کو ہمارے مار ڈالا بہت دیر تک یہ دیو لڑتے گئے ہزار کا کہیں
ہوا آخر کار فوج لے سردار کہان تک لڑتی سب بھاگ کھڑے ہوئے یہان
سلیمان ثانی اور صاحبقران اعظم سے ملاقات ہونی سلیمان
ثانی نے پوچھا کہ کیا حال ہے گلستان ارم کا اور تمکو کیونکر ان دیوون نے
اسیر کیا صاحبقران اعظم نے سارا حال جنگ کا اور اپنی اسیر ہونے کی کیفیت
بیان کی اور کہا کہ اب نہ معلوم وہان کیا کیفیت گزری ہوگی جلد چلنا چاہیئے اسلیئے کہ ایکی مرتبہ
دیو نفریت کے ساتھ بہت بڑا لشکر ہے اگرچہ تینے تیس چالیس سردارون کو مارا مگر ابھی
بڑے بڑے دیو باقی ہین سلیمان ثانی نے کہا اب جلد چلنا چاہیئے اب یہ دونون سالے
بہنوئی گلستان ارم کی جانب روانہ ہوئے دیکھیئے کب پہونچتے ہین لیکن اب یہانے

اول حال دیو نفریت بن عفریت کا بیان کیا جاتا ہے

کہ اوسنے بعد انتقال ملکہ آسمان پری تین روز تک تو سکوت اختیار کیا بعد تین روز کے
طبل جنگ بجوا دیا کہ ایسا نہ ہو ان خدا پرستون کی کمک آجائے یہ خبر لشکر آسمان پری
مین ہوئی عبدالرحمن جنی نے فوج کو قلعہ مین کر لیا خندق مین آگ روشن کرا دی پل
تختہ اٹھوا دیا لیکن جسوقت یہ خبر ملکہ قرلیشہ سلطان کو پہونچی عبدالرحمن جنی سے
کہا کہ مین ان حرامزادون سے لڑونگی یہ فرما کر سلح سنجوئے سے آراستہ ہوئین تیغہ کمر سے
لگا کر سپر پشت پر ڈالی خود سر پر رکھا موزے پاؤن مین پہنے دستانے ہاتھون مین پہنے اور آمادہ
جنگ ہو کر بیٹھین لیکن عبدالرحمن جنی نے کہا کہ اب متردد نہون اور خلاف حکم اپنے
شوہر کے نکیجے قاعدہ سے پایا جاتا ہے کہ ہر وقت لگ پہونچے اور انجام مین کچھ آپ ہی
کے نام ہوگی کہا خیر دیکھا جائیگا غرض کہ طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور خانہ
شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلے طایران خوش الحان مصروف نغمہ ہوئے
ہوئے اہل اسلام نے نماز سحری سے فراغ حاصل کیا نفریت بن عفریت نے بائیس تیس
لاکھ دیوون کی فوج لیکر میدان جنگ مین آیا تو میدان کو خالی پایا پکار کر آواز دی کہ تمھین جس جگہ
پر بھروسا تھا وہ ایسا گیا کہ قیامت تک ملاقات نہوگی بہتر ہے کہ حلقہ اطاعت کان مین ڈالو
تو جان تمھاری بچ جائیگی ورنہ ایک ایک کو چن چن کر مار ڈالونگا اہل قلعہ نے گالیان دین کہ او
ملعون کیا جھک مارتا ہے ہم کبھی تیری اطاعت نہ کرینگے بس یہ سنکر اسنے دیو کرکرا اور دیو
تنا کی طرف دیکھا اور کہا لے تو قلعہ ان خدا پرستون سے بس یہ سنتے ہی یہ دونون دیو دو لاکھ دیو
اپنے ہمراہ لیکر قلعہ کی طرف چلے اہل قلعہ نے جو ان دونون دیونکو اپنیطرف آتے دیکھا تو پون
کے زور پر لاکر توپین سر کین اور گولے مارنا شروع کیئے ان دونون دیوون نے گرز سپر کو سنبھالا
دامن گرز اٹھا کر قلعہ کی طرف چلے قلعہ کیطرف سے لوگون کی مار ہونے لگی توپ خانہ رعد
آواز گرجا تمام صحرا دہوان دہار ہو گیا ہزارہا دیو لشکر دیو تنا اور
دیو کرکرا کے مارے گئے جس دیو کے گولہ لگا سینہ توڑ کر نکل گیا

ہالشی وہانتک لاشین زمین پر بچھی ہوئی ہین گولہ اندازون نے جسے تاکا اوسے مارا دیوتن تنا اور
دیو کرکرا یہ بھی گولون کے بوچھار ہوا کی لیکن ان دونون کے کوئی گولہ قضا کا نہ لگا اور یہ برابر
ہر گولے کو گرز سیر سے رد کرتے رد ہوتے قریب خندق پہونچ گئے جسوقت دیوان ہر طرف ہوا
دیکھا اہل قلعہ نے کہ دونون دیو زندہ و سالم موجود ہین بس ماننے کا منہ الا کڑک کا پولا بارود کی
ہانڈی تیل کا کڑاہ یہ سب چیزون پھینکین مگر ان دونون نے ان حربون کو بھی رد کیا اور جست
کر کے دروازہ قلعہ پر جا پہونچے بس یہ دیکھکر قلعہ مین تہلکہ مچ گیا لوگ دست بدعا ہوئے
کہ اے کس بیکسان دانے دادرس غریبان اپنے بندونکو ان کافرون کے ہاتھ سے نجات
دے ادہر ملکہ قریشہ سلطان نے سپر تلوار سنبھالی اور عبدالرحمن جنی سے کہا کہ تمھارے
باعث سے یہ نوبت ہم پہونچی ورنہ ہمین ان کو قلعہ کے قریب ہی نہ آنے دیتی خیر اب جو ہوا
سو ہوا بس دروازہ قلعہ کا کھولدو ہمین ان حرامزادون کو سزائے سرکشی دیے دیتی ہون عبدالرحمن
جنی نے یہہ کہا کہ یون اکیلے جانا مناسب نہین ہے مگر میری رائے نہین ہوتی اگر شوہر آپکے پہونچنے
سے پہلے تو منع کیا تھا تم میدان جنگ مین کیون نکلین تو آپ کیا جواب دیجئے گا قریشہ
سلطان نے کہا کہ یہ اوسوقت کے لیئے ہے جب کوئی مددگار موجود ہو ہے اسوقت مین اپنی
حفاظت اور کسطرح ہو سکتی ہے یہ فرماکر مرکب طلب کیا اور چہرہ پر نقاب ڈالے اور دروازہ
قلعہ کی طرف چلین اور آواز دی کہ ای ابلیس پرستو خبردار دروازہ قلعہ کا نہ توڑنا مین آتی
ہون یہ فرماکر ادہر تو یہ چلین ادہر دیو کرکرا اور دیو تن تنا نے جو نعرہ کی آواز سنی
جسکا پہلے سے کیا غفلت تھی جو نکل کر مقابلہ نہ کیا قریشہ سلطان نے کہا کہ دیکھ تجھے سب
کچھ بتلائے دیتے ہین یہ فرماکر قلعہ کا پھاٹک کھلوا دیا اور چاہتی تھین کہ قلعہ سے نکلین کہ یکایک
گرد پردہ بیابان گردے برخاست مگر گرد تیرہ تیرہ و خیرہ خیرہ بسر گرد بر آسمان رسید و بادے
گرد و زمین پیچیدہ سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہے دیو کفریت تو دل مین ڈرا کہ معلوم
ہوتا ہے کہ اہل اسلام کی آگئی اور دیو کرکرا و دیو تن تنا بھی منتظر ہوئے
کہ قریشہ سلطان بھی رکی کہ ایسا نہ ہو کہین وہی مردوا آجائے تو مجھے طعنہ دے گا کہ اسی
اثنا مین دامن گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے سلیمان ثانی اور صاحبقران اعظم
پیدا ہوئے بیست پر چالیس ہزار دیو قریشہ سلطان تو صورت اپنے شوہر کی دیکھتے
ہی اوٹھے پاؤن بھرن ادہر اہل قلعہ نے پاٹون پاٹ دروازہ کھولدیا اور قلعہ سے نکلنے لگے
دیو کرکرا اور دیو تن تنا قلعہ سے بھرے دیو کفریت نے جو صورت صاحبقران
اعظم کے دیکھیے دم فنا ہو گیا کہ یہ کیونکر چھوٹا اتنے مین دیکھا تو فوج دیو مرید اور
دیو مردود کی لاشین لیئے ہوئے اور خاک اوڑاتے چلے آتے ہین دیو کفریت
نے پوچھا کہ ارے کیا ہوا یہ کیونکر چھوٹا اونھون نے تمام ماجرا سلیمان ثانی کے
آنے کا اور قید توڑنا صاحبقران اعظم کا اور مارے جانا اپنے
سرداروں کا بیان کیا ادہر صاحبقران اعظم نے آتے ہی دیو
کرکرا کو ٹوکا کہ او ملعون تجھے غیرت نہ آئی کہ مجھکو دغا سے قید کر کے ادہر بھیجا اور آپ
ادہر میدان خالی پاکر قلعہ پر یورش کی کہ اب مین آگیا ہون اب تو قلعہ کی ہر اک قدم بڑھا پاؤن توڑ

ڈالو تمکا دیو کر اسنے کہا کہ اے آدم زاد قسم ہے خداوند ابلیس کی کہ مین اس واقعہ سے آگاہ بھی نہین
کہ تجھے کسنے اسیر کیا اور کیونکر اسیر کر کے کسطرف بھیجا مین قلعہ پر بیشک مینے دھاوا کیا تھا
تو یہ فعل بھی بادشاہ کے حکم سے تھا میرا فعل نہ تھا اور مین تجھسے ڈرتا نہین ہون اب بھی میرے
مقابلے کو موجود ہون یہ سنکر صاحبقران اعظم نے فرمایا دیر کا ہے کی ہے لا ضرب
بہادری کے اودہر دیو تن تنا نے سلیمان ثانی کا سامنا کیا دیو کر کرا لے
صاحبقران اعظم پر چتاق چادر کا وار کیا یہ حربہ عجیب ظالم حربہ ہے کہ اس
سے بچنا دیوون کا دشوار ہے ذکر آدمزاد کا چند زنجیرون کے جال مین بڑی بڑی مشکیں
بندہی ہوتی ہے صاحبقران اعظم بھی ایسا بہادر تھا جسنے اس حربہ کو
بفنون سپاہ گری رد کیا اور ایک ایسا ہاتھ تلوار کا مارا کہ تلوار دہنے شانے پر دیو کر کرا لے
چکی اور بائین کر سے نکل چلی ادہر کا تندہا ایک طرف گرا اور نیچے کا دھڑ دوسری جانب
سے یہ معلوم ہوا کہ اک منارہ بلند دو ہو کر گر پڑا زمین ہل گئی دونون لشکر مین اسطرح پر
پڑے کہ زمین کو زلزلہ آگیا ادہر دیو تن تنا نے شاہزادہ سلیمان ثانی پر وار شمشاد
کا وار کیا سلیمان ثانی نے زیر بغل اکرا ایسا ہاتھ تیغہ آب دار پر کا مارا کہ بنڈارہ
کھل گیا آنتین باہر نکل آئین دیو تن تنا اودہے منھ گرا بس ان دونون کا
مارے جانا تھا کہ نفریت بن عفریت نے چالیس لاکھ کے لشکر کو آواز دی
کہ ارے کیا دیکھتے ہو مارو آدمزادون کو غضب کیا انھون نے کہ اتنے اتنے بڑے
سردارون کو مار ڈالا جانے نہ پائین آج اسے بغیر فیصلہ کئے نہ بیٹھنا بس
یہ سننا تھا کہ چالیس لاکھ دیو یورش کر کے چلے صاحبقران اعظم
نے سلیمان ثانی کی طرف دیکھکر کہا کہ بھائی صاحب آج سامنا موت
کا ہے بچنے کی تو کوئی صورت نظر نہین آتی ہے مگر اتنا خیال رہے کہ جہان تک ممکن ہو
چن چن کر سردارون کو قتل کیجیے یہ کہکر تلوار کھینچی اور لشکر دیوان پر گرے ادہر سلیمان ثانی
افسوس بادل مین ڈوبے اور قتل کرنا شروع کیا جس دیو کو تلوار ماری اوسکے
دو ٹکڑے ہوئے ادہر دیوان گلستان ارم اپنے مالک کے شریک ہو کر
مصروف جنگ ہوئے لیکن صاحبقران اعظم نے جو لشکر کو اپنے
سیاہ پوش دیکھا نہایت پریشان ہوئے کہ یہ کیا معرکہ ہے خدا خیر کرے مگر ایسی حالت مین
یہ جین کس طرح فرصت تو ملتی نہین ہے اگر ایک دیو قتل ہوتا ہے تو چار مقابلہ
پر نظر آتے ہین برابر لڑ رہے ہین صدائے تکبیر دہن بلند ہے لاشین
گر رہی ہین بازار موت گرم ہے جانون کی خریداری ہے گوشہ امن نایاب
ہے پہاڑ پھٹ پھٹ کر گر رہے ہین جو دیو گرتا ہے زمین ہل جاتی ہے ہنگامہ
قیامت برپا ہے ڈہالون کا دہوان دھارا برچھا یا ہوا ہے گویا برق شمشیر کا
چمک رہا ہے بارش سرون کی ہو رہی ہے دریائے خون مین سیلاب
پر سیلاب آرہے ہین جو دیو قتل ہوتا یہ معلوم ہوتا ہے کہ دہانہ مشکیزہ
پر خون کا کہل گیا زمین گلنار ہو رہی ہے لاشون پر لاشین گر رہی ہین ادھر تو

صاحبقران اعظم نے جدھر کا رخ کیا سر اڑا کر دیا ادھر سلیمان ثانی
نے گشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگا دیے ہین یہ دونون شیر سردار ان
لشکر دیوان کی تلاش مین رہتے ہین جسے پاتے قہر دیان شمشیر آبدار کیا کئی سردار اور
مارے گئے ادھر لشکر اسلام اور لشکر کفار کے دیوون مین چقماق چادر چوب
چماق ساطور گران ارہ پشت نہنگ وار شمشاد چوبست گران میل فولادی ترسول
چھول ساریق گرز برابر چل رہے ہین قیامت کی لڑائی ہو رہی ہے ادھر
تو دیوان کفار کو یہ خیال ہے کہ تعداد انکی ہمیشہ بہت کم ہے اگر ایک ایک مٹھی خاک
ڈالین گے تو یہ تپ کے رہجا ینگے ادھر دیوان لشکر اسلام یہ سمجھ رہے ہین کہ
مرنا تو ہر طرح پر ہے پھر دشمنون کو اچھی طرح مار کر کیون نہ مرین دونون فوجین
اڑی ہوئی ہین مقاتلہ ہو رہا ہے کہان تک گزارش کیا جائے کہ دوپہر کا پل
تلوار چلی اب سلیمان ثانی اور صاحبقران اعظم
کی یہ حالت ہے کہ خود بھی زخمی ہوے ہین طاقت نے جواب دے دیا ہے
کہان تک لڑین کس کس کو قتل کرین چالیس لاکھ دیو ہین اگرچہ اب تعداد
کم ہوگئی ہے تاہم تیس چھتیس لاکھ ہین تو شک نہین ہے قریب ہے کہ لشکر اسلام
شکست کہائے اور صاحبقران اعظم و سلیمان ثانی
شہید ہو جائین ملکہ قمر طلعت سلطان بام قلعہ پر سے ملاحظہ فرما رہے ہین اور
بہائی اور شوہر کے واسطے بیتاب ہین بال سفید کئے تولد دیے ہین مصروف دعا ہین
کہ اے کس بیکسان واے دادرس غریبان مشکل کو ہماری آسان کر اور مدد کر اپنے
بندون کی کہ تیری راہ مین کفار سے جہاد کر رہے ہین عبد الرحمن جنی
نے پریشان ہو کر زائچہ کیا ہے اور احکام استخراج کر رہے ہین مگر کچھ سمجھ
مین نہین آتا ہے ہر مرتبہ انتشار طبیعت کی وجہ سے دماغ پریشان ہے ادھر
صاحبقران اعظم اور سلیمان ثانی گھوڑون پر جھوم
رہے ہین اگر کوئی دیو خود قریب آجاتا ہے تو اوس سے لڑ لیتے ہین ورنہ آگے
بڑھنے کی قوت نہین ہے بازو شل ہو گئے ہین قبضہ تلوار کا ہاتھ مین گہہ بیٹھا ہے
کہنیون سے خون ٹپک رہا ہے قمر طلعت سلطان اور قمر طلعت ثانی دونون
ماں بیٹیون نے قصد کیا ہے کہ چلکر شریک جنگ ہون سلح بسوک سے آراستہ ہونے لگی ہین
کہ یکایک از پردہ بیابان گردی برخاست مگر گرد خفیف سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہے
اہل اسلام دعا کرنے لگے کہ خداوندا ہماری کمک بھیج کہ ہم تو بیت بیجان ہین ادھر کفار یہ
خیال کیے ہوے ہین کہ اگر اہل اسلام کی کمک بھی آئیگی تو ہمارا کریگی کیا انکو بنی جمعیت
پر خاطر جمع ہے مگر نگاہین اسی کی اوسی طرف ہین کہ کون آتا ہے یکایک آواز دہمہ گرد کا شگافتہ ہوا
اور دل گرد سے اک شہزادہ جاند کی تصویر مرقع صاحبقرانی چہرہ خال وخط ابرو کی سی
علامات اولاد صاحبقران کے نمودار ہوئین یک طرف قمر طلعت خان یک منزلی فرسنگ
بن لادن دوسرے جانب ارشدیون پر نیزہ اوپشت پر اک دیو در از قامت

قوی الجثہ بہت بڑا گرز ہاتھ مین لیے ہوئے عقب مین اوسکے دس ہزار دیو وہ بھی ایسے ہی
زبردست ہر ایک اونمین کا قابل سردار ہے لشکر ہے مگر اپنے افسر کے سامنے وہ مرتبہ
اک سپاہی کا رکھتے ہین ملکہ قریشیہ سلطان وغیرہ نے سکندر رستم خو کو کبھی دیکھا
تو تھا نہین جو پہچانتے دلسے کہا کہ غضب ہوا کہ یہ لڑکا کس وقت آیا ہے ایسا نہو کہ شتاب
بلا ہو لیکن سکندر رستم خو نے یہ قیامت برپا دیکھی کہ لشکر اسلام شکست کھایا چاہتا ہے
اور دو سردار نہایت رنجکی ہین دیو ولنکا اذنبر یورش ہے وہی ایسے بہادر ہین کہ اس
حالت مین بھی برابر حملہ شیرانہ کر رہے ہین بس یہ دیکھتے ہی سکندر نے آواز دی
کہ ہان مار لینا ان حرامزادون کو کہ بڑی سرکشی انہون نے کر رکھی ہے یہ کہکر گھوڑا
ڈالدیا ساتھ ہی ارشیون پریزاد فرہاد خان یک ضربی فرسنگ بن لندہور
نعرے کر کرکے فوج کفار پر گرے ادہر تو دیو تہمتن گرزن نے گرز سیدہا کیا
اور اکبر فوج کفار پر دس ہزار دیو ون سے گرا اور اپنے گرز گران سے ان دیو ونکو
تہیکنا شروع کر دیا جسپر گرز مارا ایک چبوترہ بنا دیا اب یہ قتل کرتا ہوا علمدار لشکر
دیوان کیطرف چلا اور سکندر رستم خو پہلے صاحبقران اعظم کے پاس آئے
سلام کیا اور کہا کہ اب آپ نہ تکلیف فرمائین مین ان مردودون سے سمجھے لیتا ہون
یہ کہکر اپنے ساتھ کے دیو ونسے کہا کہ حلقہ مین لے لو اوسکے بعد سلیمان ثانی کو حفاظت
مین کیا اور اب دیوان کفار پر تلوار برسانا شروع کی یہ معلوم ہوا کہ بجلی چمک چمک کر
رہی ہے خرمن جان برباد ہو رہا ہے اب پھر قوم دیوان گلستان ارم کی جمی اور اونہون
نے بھی لڑنا شروع کیا ایک طرف فرہاد خان یک ضربی چوبدست گران سنگ
سے دیو ونکو پست کر رہا ہے دوسری جانب ارشیون پریزاد تلوار سے سر قلم
کر رہا ہے ایک سمت فرسنگ بن لندہور لاشون پر لاشین گرا رہا ہے ایک
طرف شاہزادہ سکندر رستم خو مثل شیر گرسنہ کے حملے کر رہا ہے اور اسنے دیو
نفریت بن خفریت کو تاک لیا ہے کہ تحت ہی اسکا الٹ دو کہ بکھیڑا پاک ہو ورنہ
یہ انبوہ کہانتک قتل کروگے ادسطرف دیو تہمتن گرزن اپنے گرز سے دیوون
کو پست کرتا ہوا پیوند خاک بناتا ہوا چلا جاتا ہے جو گرز پڑتا ہے زمین ہل جاتی ہے
جو دیو سامنے آتا ہے وار کرتا تو نظر آتا ہے لیکن وار روکنے کے بعد پتا بھی معلوم ہوتا
کہ کیا ہوا زمین نگل گئی یا آسمان کہا گیا مگر سردار دیوون کفار برابر سے ہوئے
لڑ رہے ہین اور ابتک انکے یہی حوصلہ ہین کہ ہم فتح یاب ہونگے اگر ایک لڑکا چند
دیو ہمراہ لیکر آگیا ہے تو کیا کر لیگا برابر فوج کو ترغیب دیتے ہین کہ ہان مار لو اس طفل
کو جانے نپائے ایک طرف دیو گلزال ارہ پشت نہنگ پکڑے ہوئے دیوان لشکر
اسلام کو قتل کر رہا ہے ایک جانب دیو نیزال لاشون پر لاشین گرا رہا ہے
ایک سمت دیو ابلق بن سمندون ہزار دست ایک جانب دیو تلق بن
سمندون ہزار دست ایک طرف کو گرازین گرازگرز لیے لڑ رہا ہے اسطرح
اٹھارہ اونیس دیوان زبردست لشکر اسلام کا ستھراؤ کیے دیتے ہین سکندر رستم خو

یہ دیکھکر اپنے ساتھیون کو آواز دی کہ افسران فوج سے مقابلہ کرو اور مین بادشاہ لشکر
کی طرف جاتا ہون یہ کہکر مرکب کو باگ مارا اور تخت نفریت بن عفریت کی طرف
چلا ادھر دیو تہمتن گرزن نے علمدار لشکر کی طرف رخ کیا اس دیو کی صورت
دیکھکر زہرے دیوان کفار کے آب آب ہوئے جاتے ہین ادھر ارشیون پریزاد
نے دیو گگنزال کی طرف رخ کیا اور خرسنگ بن لنبہ ہوا سند دیو منیزال کا سامنا
کیا فرہاد خان یک ضربی نے دیو ابلق بن سمندون ہزار دست کو روکا ادھر
سہراہ ہوا دیو تہمتن گرزن نے دیو مبلق کو روکا اور سکندر رستم خو نے
دیو گرازبن کراز سے سامنا کیا اول جمال ارشیون پریزاد کا بیان کیا جاتا ہے
کہ جسے ہی یہ سامنے دیو گگنزال کے پہونچے دیو نے کہا کیا سب آدمزاد اب ایسے
ہوگئے کہ دیوون سے مقابلہ کرین ارشیون نے کہا کہ دیکھ ابھی معلوم ہوا جاتا ہے
لاضرب بہادری کے دیو گگنزال نے اردشت نہنگ مارا ارشیون نے وار اسکا
خالی دیکر جو کمر کا ہاتھ مارا دیو گگنزال کے دو ٹکڑے ہوگئے ادھر خرسنگ بن لنبہ ہوا
پر دیو منیزال نے وار شمشاد ماری خرسنگ نے زیر بغل اکر اک ہاتھ تینہ آبدار کا مارا کہ ہاتھ
بغل کے نیچے تلوار چمکی اور اوس بغل سے نکل گئی اوپر کا بند لا الگ اور نیچے کا جسم الگ
جا کر گرا فرہاد خان یک ضربی سے اور دیو ابلق سے سامنا ہوا دیو ابلق نے
گرز مارا فرہاد خان نے ضرب اسکی جو بدست پر روک کر وار کیا تو سر سینہ
مین جا رہا اور دیو ابلق ٹہرک کر مر گیا ادھر دیو تہمتن گرزن نے بہت سے
افسران فوج کو مارا انجام کار دیو تبلق بن سمندون ہزار دست
سے سامنا ہوا دیو تبلق نے جو وار جمال کا وار کیا دیو تہمتن نے جو اسکی
گرز پر روک کر خبردار کہکر جو گرز مارا دیو تبلق پوند خاک ہوگیا اک پہاڑ کے
تہا کہ پست ہوگیا تشنگ گرد بلند ہوا شاہزادہ سکندر رستم خو نے تعریف کی
اب اسنے لڑائیکا ڈنگ بدل دیا اور دیوون کو چیر چیر کر پھینکنا شروع کیا
فوج کفار مین کہلبلی پڑ گئی کہ یہ بلا کہان سے آگئی لیکن سکندر رستم خو قریب
تخت نفریت بن عفریت کے پہونچ گئے تھے کہ دیو گرازبن کراز بڑھکر
سہراہ ہوا اور کہا کہ او طفل بڑی ہمت کی تو نے کہ تخت بادشاہ تک لڑتا ہوا
آگیا بس اب اپنے ارادہ سے باز رہ اور اطاعت اختیار کر ورنہ دانت لگاؤنگا ڈاڑھ
پلپلا پلپلا کر کہا جاؤنگا شاہزادہ سکندر رستم خو نے کہا کہ مین تجھ تخت ہون بگلے مین
پہانسی نجاؤنگا لاضرب بہادری کے بس یہ سننا تھا کہ دیو گرازبن کراز نے وار
شمشاد کا وار کیا شاہزادہ سکندر رستم خو نے دستہ پر ہاتھ ڈالدیا اور جھٹکا
مارا کہ یہ وند سے منہ آدھا بین کر وار دستہ جو ہر پر اسکے مارا دیو
آتشبازی ہوگیا اور چرخ مار کر زمین پر گرا پھر گر کر مر گیا دیو تہمتن
نے تعریف کی اے شہریار عالی وقار یہ بات آپ ہی کے
واسطے ہے سکندر رستم خو نے اسکو مار کر تخت

دیو نفریت کا رخ کیا کے دیوان زبردست نے راہ روکی سکندر رستم خو
سے مبسپر تلوار ماری دو ٹکڑے ہوئے اسیطرح لڑتے ہوئے قریب تخت دیو
نفریت بن عفریت کے پہونچ گئے دیو نفریت نے جو دیکھا کہ یہ لڑکا اس
ہامی کے ساتھ یہانتک آپہونچا ہے بس اسنے آواز دی کہ اے طفل دانع مین
تو دلاور اور بہادر ہے اگر اطاعت میری قبول کرے تو تجھے سالار لشکر بناؤن فرمایا کیا
جو تک مارتا ہے پہلے اپنی جان تو میرے ہاتھ سے بچالے دیو نفریت نے کہا
معلوم ہوا کہ قضا تیری دامنگیر ہے یہ کہکر وار شمشاد کا وار کیا سکندر نے
وار اوسکی خالی دی کہ گرداور ڈھی نفریت بن عفریت خوش ہوا کہ مین نے
مارا آواز دی کہ زہے دست کردم دیو تہمتن نے پلٹ کر دیکھا تو حق گرد مین شاہزادہ
پوشیدہ تھا سمجھا کہ وہ شہریار عالی وقار مارا گیا بس اسنے چاہا تھا کہ گریبان
پارہ کرون اور خود اس دیو سے عوض خون کا لون کہ یکایک سکندر نے
گرد سے نکل کر آواز دی کہ کراز دے وکر ایست کردی حریف تیرا مین موجود ہون
یہ کہکر جو تلوار ماری نفریت نے جست کی اور تخت سے کود کر وار کو خالی دیا تلوار
جو پڑی ہے تخت کے دو ٹکڑے ہوئے نفریت نے چاہا کہ ہاتھ بڑہا کر اوٹھالون
اور لقمہ کر جاؤن بس ہاتھ اوسکا قریب پہونچا تھا کہ سکندر نے کلائی ہاتھ سے
پکڑ کر جھٹکا مارا اسلیے کہ کلائی اسکی ایک ہاتھ مین نہ آئی تھی جیسے ہی دیو نفریت
جھکا بس شاخ اسکی پکڑ کر جو جھٹکا مارا شاخ بھی اسکی ٹوٹی دیو جان بچاکر بھاگا ادہر
دیو تہمتن نے غلبہ لشکر کفار کو سرنگون کیا علمدار کو مارا ادہر تو سردار مارے گئے علم
سرنگون ہوا بادشاہ لشکر بھاگا بس تمام دیون کے پاؤن اوکھڑ گئے اور بھاگے دیوان
زندانی دل مین کہتے تھے کہ اس سے تو وہین اچھے تھے کہ کہیتی کرتے تھے یہان تو مخل
حیات قلم ہونیکا کھٹکا ہے خرمن جان پر بجلیان تلوارون کی کوندرہی ہین ہم اس ملک گیری
سے باز آئے یہ خیال کرکے بھاگے آن واحد مین یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ اس میدان مین
کوئی تھا بھی یا نہین مگر ہان لاشین بہت سی پڑی ہوئی تھین اب اہل اسلام با فتح
و فیروزی نقارہ شادمانی بجاتے ہوئے داخل قلعہ ہوئے سکندر رستم خو
نے اپنا حسب نسب بیان کیا صاحبقران اعظم نے گلے سے لگایا ملکہ قریشیہ
سلطان و قریشیہ ثانی بلاگردان ہوئین لیکن سکندر رستم خو نے سیہ پوشی کا سبب
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ملکہ آسمان پری نے انتقال کیا بس یہ سننا تھا کہ سکندر نے
اک چیخ ماری اور اسقدر رو باکر بیہوش ہوگیا صاحبقران اعظم نے اپنی حالت تباہ کی اور
سلیمان ثانی بہت روئے فتح کی جسقدر خوشی تھی وہ سب ماتم آسمان پری نے خاک کردی
تمام گلستان ارم مین گھر سے ماتم برپا ہوا اور سکندر نے بھی جوڑا شہانا دور کیا اور لباس ماتمی پہنا
قمر آسمان پری پر جاکر بہت روئے کہ افسوس اسی عجدہ ماجدہ مجھے تو طلب کیا اور آپ پرلوک
ہوگئین بہار پری قمر پری گہر پری نے قریشیہ سلطان کو پرسادیا اور وصال مرحوم قمرزاد
و گہرزاد کا بیان کیا غرضکہ بعد فاتحہ خوانی ملکہ قریشیہ نے سکندر رستم خو کو گلے سے لگایا اور

حال سلیمان کو چک کا بیان کرنا شروع کیا کہ فرزند یہ اطلسم نیرنگ قاف مین قید ہو گیا ہی
ور تمہارے نام پر فتاحی اوس طلسم کی ہے اسواسطے مینے تمکو طلب کیا ہے کہ تم جاؤ اور اسے
کر کے لاؤ شاہزادہ نے عرض کی کہ بہت بہتر ہی آپکی تعمیل ارشاد مین مجھے کیا عذر ہو سکتا ہی مین فی الفور روانہ
ہونگا اور انشاء اللہ تعالی سلیمان کو چک کو طلسم سے رہا کر کے آپکی خدمت مین حاضر ہونگا۔ ملکہ قمرالنسہ سلطا
نے دیو طنطنہ کو تہمتن گرزان کا خطاب مرحمت کر کے اسکو کل لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا بعد اس انتظام کے
شاہزادہ سکندر رستم خو صاحبقران اعظم سلیمان ثانی و راشد جنی و ارشیون پریزاد و فرہاد خان
یک ضربی و فرہنگ بن لندھور ثانی اور کل لشکر کو ہمراہ لیکر بجانب قلعہ بلوریہ روانہ ہوئے منزلونپر منزلین طے کرتے
ہوئے چلے جاتے ہین بعد قطع منازل و طے مراحل قریب قلعہ بلوریہ کے مع عبدالرحمن جنی کے پہنچے ۔ خبر
ساکنان قلعہ کو معلوم ہوئی یہ بھی اپنے لشکر کو مرتب کر کے سامان حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ ہو کر بیرون قلعہ
آئے اور آکر طبل جنگ بجوایا ہرکارے لشکر اسلام کے جو بارجاسوسی یہان مقرر تھے وہ یہ خبر لیکر اپنے لشکر مین آئے
شہزادہ سے عرض کیا یہان بھی بفضل خداوند کریم طبل جنگ نواز ش مین آیا رات بھر دونون لشکر وین سامان جنگ
کی درستی ہوا کی جبکہ آفتاب عالمتاب دریچہ مشرق سے باہر آیا اور ماہتاب نے اپنا پیش خیمہ جانب مغرب روانہ کیا
دونون لشکر نکلکر میدان جنگ مین آئے صفوف جدال و قتال آراستہ ہوئین لشکر دیوان کفار سے دیو قصیا نکلا اور مبارز طلب
کیا ادہر سے دیو طنطنہ یعنی تہمتن گرزان نکلا اور جازت جنگ لیکر صف لشکر سے باہر آیا دیو قصیا نے گرز کا وار کیا تہمتن
نے گرز کو گرز پر روکا اب جو اسنے اپنا گرز مارا تو دیکھا کہ بعد تحقیق گرد کے ایک چبوترہ ٹیلون کا معلوم ہوتا ہی یہ معرکہ دیکھکر تہمتن
گرزان پر سب دیو لشکر مخالف کے جھپٹ پڑے لگے مار مار کرنے ادہر سے بھی لشکر دیوان کا صاحبقران اعظم
و سلیمان ثانی کے اور شاہزادہ سکندر رستم خو کے ہمراہ سے ایک جانب سے ارشیون پریزاد و فرہاد
خان یک ضربی و فرہنگ بن لندھور لے کر کے لشکر دیوان سے ملحق ہو گئے وہ جنگ عظیم واقع ہوئی کہ گرد
فلک بھی یہ معرکہ دیکھکر تھرا گیا تا زوال آفتاب ہنگامہ جنگ دیو کا رخوب گرم رہا غرضکہ دوپہر کی جنگ مین دیڑھ دو
لاکھ دیو مارے گئے اور کوئی دس ہزار دیو دیوان لشکر اسلام سے جان بحق تسلیم ہوئے دیوان مخالف تاب مقابلہ نہ لاکی
بھاگ کر طرف دیو نیرنگ روانہ ہوئی فرار کو قرار پر اختیار کیا سپہ ہادیو نیرنگ کیجانب رخ کیا یہان قلعہ بلوریہ فتح
ہو گیا قبضہ دیوان اسلام کا اور سپہ ہو گیا تمام پریزادون نے مبارکبن فتح کی صاحبقران اعظم کو دین ہر طرف خوشی کے
شادیانے بجنے لگے تمام لشکر نے اپنے اپنے مقام پر قیام کیا اب یہانسے سکندر رستم خو نے پتہ طلسم نیرنگ قاف کا دریافت
کر کے ایک دیو کو ہمراہ لیکر قصد روانگی طلسم نیرنگ قاف کیا مصداق خدا حافظ و ناصر و نصر من اللہ و فتح قریب ہر طرف نقارے بلند ہوئے
اب یہ خود اوسجانب جاتے ہین اور باقی سب فوج کو اور سردارونکو اسی مقام پر چھوڑی جاتے ہین کہ انکا حال آئندہ بیان ہوگا
اب کچھ حال قلعہ بلوریہ کا بیان کیا جاتا ہی کہ یہان زبانی ہرکارون وغیرہ کی یہ خبر معلوم ہوئی کہ سب دیو جو یہان سے فرار ہوئے
وہ نیرنگ کے پاس جمع ہوئے ہین اور وہان سے بجمعیت کثیر فراہم کی ہی صاحبقران اعظم نے یہ خبر پاکر اپنی فوج
تیار کر کے مع بارگاہ کوچ کیا یہی جانب دیو نیرنگ روانہ ہوتے ہین انکو بھی راہ مین چھوڑ کر آگے اور

داستان نالکار جنی کے سماعت فرمایئے

ازین قصہ یکدم فراموش کن ۔ وزجای دگر داستان گوش کن ۔ راویان خوش تقریر ہین داستان مصیبت عنوانکو صفحہ قرطاس پر یون
رقم کرتے ہین کہ لشکر دیوان مکار جو قلعہ بلوریہ سے بھاگ کر نیرنگ شاہ کے پاس آیا اور طرف تہمتن گرزان سے بدحواس ہو کر
پہونچا یہان تو خبر نیرنگ شاہ کو بھی نہایت مزدد ہوا بادشاہ سے نالکار جنی نے جاکر عرض کیا کہ آپ کیون سست
ہو رہے فرماتے ہین مینے ایک تلاب سحر طیار کیا ہی کہ اوسمین لکڑیان سلگواوی ہین شعلے اوس سے مشتعل ہوا ہین جسوقت

فوج حریف کی بہادر آیگی مین ایک پرایسا بھیجونگا کہ اوسمین سے جو بارش ہوگی اور جسپر ایک بوند بھی پڑجائیگی شعلہ دار
ہوا اور اسان وہ مشاق جیل کو دان کے تنکرا ہی مین خود ہی جلا دینگے اور اون تالاب مین گر کر ہلاک ہوجائینگے آپ بالکل کچھ اندیشہ
نفرمائین اور اطمینان رکھین مینے سب بندوبست اپنا پختہ کرلیا ہی بادشاہ کو نابکار جنی کے اس کلام سے فی الجملہ
ہوا اب اسنے یہان آکر ایک جام فراموش علم تیار کیا ہی کہ کچھ پانی اسنی جام مین بھرا ہی اور کچھ گھوش نیرنجات اوسپر منقش
کیے ہین اور کل لوازمات اسکے درست و فراہم کرکے اب اس مکار نے شکل اپنی تبدیل کی ہی اور ہیئت بدلکے برابر قلعہ
بلوریہ کے آیا ہی قضائے کارد اتفاقات روزگار سے مرسلہ بنت عمرو باغ سے آتی تھی کہ اس مکار نے اسکو فریب دیا
شکل تو یہ تبدیل کیے ہی ہوے ہی بولا اسنی مرسلہ سے کہا کہ اگر میرا ایک کام تم کردو تو مین تمہارا نہایت ممنون و مشکور ہونگا
کیونکہ مین ایک مرد مسافر ہون میری حاجت روائی کردوگی تو مین تمہارا شکریہ مدت العمر ادا کرونگا نہ ندامت نہ بدنامی ہم نے کہا کہ
اسنے ایک پرچہ نکالا اور اسکے ہاتھ مین دیا پرچہ دیتے کے ساتھ ہی مرسلہ پر ایک بیخودی سی طاری ہوئی اسوجہ سے کہ پرچہ
قرطاس پر جو نقش تحریر تھا اوسکی یہی تاثیر تھی کہ جسکے ہاتھ مین دیا جائے وہ شخص بالکل بیخود ہوجائے غرضکہ جب بیخود ہوگئی
تو یہ مکار مرسلہ لگا کر ایک کنج کیطرف لایا کہ یہان مقام تنہائی کا تھا اور مرسلہ بیخود ہوچکی تھی بس اس ملعون نے اوس مقام
کو تنہا پاکے اس بیچاری کو شہید کیا افسوس ہی کہ یہ ایک نشانی مہر سپہر عیاری کی قاف مین بانی تھی اسکو اس نے
نے مٹادیا پس اس مکار نے اسی کنج مین صورت اپنی اسنے تبدیل کی اور اسکی صورت بنکر اب عبدالرحمن جنی
کے پاس آیا حسب اتفاق انکو پانی کی خواہش ہوئی اسنے وہی جام پیش کیا انہون نے پینے کے انجام یہ ہوا کہ وہ جو
در وغدو تالف اپنی حفاظت جان کے لیے بڑھو دیے تھے وہ فراموش ہوگئے عبدالرحمن نے پوچھا اے
مرسلہ یہ پانی تو کہان سے لائی کہ تمام علم میرا مجھسے فراموش ہوگیا اوسوقت اسنے دیکھکر کہا کہ مامون جان تیری نسبت
مین ہون نابکار جنی کہ جو خطاب آپنے مجھکو نابکار جنی کا دیا ہی سو مینے آپکا کام تمام کیا یہ کہکر دستک دی کہ دو زنگی
پیدا ہوے ایک نے گلا دبایا اور ایک نے ہاتھ پکڑلیے انکا کام تمام ہوا قفس تن سے طائر روح نے پرواز کیا
یہ وہان سے چل کھڑا ہوا اپنے لشکر مین پہنچا یہان ساکنان قلعہ نے لاش مرسلہ کی پائی اور عبدالرحمن جنی
کی لائے گستاخی مین لائی ملکہ قریشہ سلطان نے ان سے زیادہ انکا ماتم کیا اور نہایت صدمہ عظیم ملکہ کو ہوا تین
ان اور نوکی بعد مساوی کفن نہایت تعظیم و تکریم سے دفن کرائے لیکن ملکہ کے خواب مین عبدالرحمن جنی آیا اور کہا کہ ملکہ خدا حافظ
نابکار جنی کے ہاتھ سے ہلاک ہوا اسنے مجکو جام فراموشی علم پاکے شہید کیا اب آپ میرے بیٹے کو خبر کردیجیے کہ
نابکار جنی کے ہاتھ سے شہید ہوا تم میرے خون کا عوض اس ملعون سے لینا کہا اور بیگناہ مجکو شہید کیا چنانچہ اسی
صبح کو ملکہ قریشہ سلطان نے خط اسی مضمون ملالت خیز و مصیبت انگیز کا حکیم شمس جنی کو لکھا یہ اسی وقت
خبر پاتے ہی مع اسباب کتاب عملیات کے آئے اور ملکہ سے ملاقات ہوئی ملکہ نے کل حال وفات عبدالرحمن کا بیان کرکے
نہایت رنج و افسوس کیا اور فلکعت ماتم پرسے حکیم شمس جنی کو مرحمت فرمایا حکیم شمس جنی یہ حال سنی والد بزرگوار
کا سنکے خوب روئی اور بعد گریہ و بکا کے انہون نے حسب وصیت والد بزرگوار کے ایک عبادت خانہ مین بیٹھکر نہایت
نیرنجات پڑھنا شروع کیے چھ دن چار موکل دست بستہ حاضر ہوئے انہون نے حکم دیا کہ جاکر اس نابکار جنی کی تابکین جسے
کر پھینک دو چنانچہ چاروں موکل بارگاہ نیرنگ شاہ مین پہنچے اور سرد بار چاروں موکلون نے نابکار
جنی کو پکڑ کر گلا دبایا ایک نے زبان کھینچ لی اور تینون نے تابکین چیر کر وہین پھینک دیا اور آپ غائب ہوگئے اور
تالاب سحر مجسمین آگ روشن جنی سکو مرگئی وہ گل ہوگئی بادشاہ بحال دیکھکر بہت گھبرایا اور اسکی مربیکا بادشاہ نیرنگ شاہ
کو بہت مدد ہوا یہ تو اس بیچون و ناسوت مین ہوا اب ادھر کا حال سنیے موکلون نے حکیم شمس جنی کے پاس آکر کل
حال اور موکلو کا بیان کیا انھون نے شکر خدا کیا اور آج چار روز کے بعد کھانا کھایا جبکہ باپکے قاتل سے عوض خون اپنے والد کا

سے لیا اب حکیم شمس جنی نے ملکہ سے کل کیفیت اس ملحونہ کی اصل جہنم ہونیکی بیان کی ملکہ بہت خوش ہوئی اور کہا کہ آپ مفاح طلسم کے پاس طلسم نیرنگ قاف مین تشریف لیجائیے اور نیدرین اونکو متعلوز طلسمی علسم کے بتلا لیجیے کیونکہ آپکا علم ماشاء اللہ ماجد سے بڑھا ہوا ہی کیون نہو آخر آپکو کل سکھایا ہے حکیم شمس جنی صاحب نے ایا ملکہ عازم طلسم نیرنگ قاف ہوئے اور ملکہ سے رخصت ہوکر سکندر رستم خود کے پاس روانہ ہوئے انکا حال اب آئندہ بیان ہوگا

اب دفتر داستان گل نگار صاحبقرانی در روایتی فتوت نجم سپہر صولت سپہر سیدین کرب دلاور کی عرض کیے جاتے ہین

نگارندہ صفحہ بستان چنین می نگارد بیاک بیان + راویان اخبار و ناقلان آثار اس داستان بحالت عنوان کو صفحہ قرطاس پر جا بجا اساس یہ شب کلک گہر سلک سے یون جولانگری کرتی ہن کہ شاہزادہ اسد بن کرب نمازی بیابان مرجانیہ کی جانب امیر ثانی سے رخصت لیکر شکار کو جاتے ہین کیونکہ فرمایا تھا امیر ثانی نے کہ تمہارا جانا میری ساتھ اچھا نہین ہی کہ شاہزادہ بدکیش ملک کو بیخ صاحبقران کیا ہی تم انکی امانت ہو امداد کرتے رہنا اسد مجبور ہوکر شکار کو گئے تھے اتفاق اُن بیابان مین آہو وغیرہ صید کرتے تھے آہو کباب لگ رہے تھے سب نقاب پہنے تھے کہ ایک پنجہ فلک پر سے گرا اور شاہزادہ کو اٹھا لیگیا یہ اس نشونیکے ایک روز نکا ذکر ہی کہ جب آٹھ دن گذر گئے اور پتہ شاہزادہ اسد بن کرب کا نہ معلوم ہوا تو فتاح پلٹنیہ یون نے فرخ نام شیر دل سے کہا کہ بڑی تعجب کی بات ہی کہ آج زمانہ آٹھ دن کا ہوا کہ شاہزادہ کا پتہ کہین معلوم نہین ہوتا اس نوبت ایک زبان ہوکے ان سب نے کہا یعنی ابراہیم بن مالک و علقہ بن جمہور اللہ صادہ بن لبید ہورہ عدیل بن عادی و مقبول بن مقبل فرزیل بن فرامرز عاد مغربی و مرزنگ بن مرزبان خراسانی و معروف غازی بن اسد غازی و عضنفر غازی بن اسد غازی و شاہزادہ رستم خوبن کرب نمازی وغیرہ ان سب سردارون نے کہا کہ بیشک تعجب ہی اے فرخ نام شیر دل کہ تم بھی بیٹھے رہے اور کچھ تلاش شاہزادہ کی نہین کی نہ کہین کچھ سراغ لگایا عرض کیا فرخ نام نے کہ جا بجا تلاش کیا مگر کہین پتہ نہ پایا اب اگر سب صاحب اسی مقام پر قیام فرمائین تا دفعتیہ ہین آؤن یہانسے کوئی صاحب کسی اور مقام پر قصد جانیکا نکرین تو مین جاتا ہون او حق المقدور پتہ لگاتا ہون اگر کوئی دقیقہ سراغ رسانی کا فروگذاشت نہ کرونگا اور خدا نے چاہا تو بانیل مرام واپس آؤنگا یہ کہکے اپنی اپنا سامان عیاری جمع کرکے صدائے خدا حافظ و ناصر کی بلند کی اور توکلا علی اللہ صحرائے مرجانیہ کیجانب چلنیکا مسافت راہ کوطے کرکے جب قریب شہر مرجانیہ کے پونہچا اور دیکھا کہ یہانکا بادشاہ مرجان پنجہ کش بڑا بادشاہ اولوالعزم ہی بڑی شوکت و شانسے اور سکدر بار آراستہ ہوتا ہی بڑے بڑے سردار اور پہلوان اسکی سرکار مین ہین اور ہر طرحکا سامان شاہی موجود ہی فی الحال فرخ نام شیر دل سر مرجانیہ کی سیر کرتا ہوا صورت اپنی ایک جوگی کی ایسی بنائے ہوئے آتا تھا کہ دیکھا اسنے کہ ایک محافہ بہت زرق برق ساتھ سے پیدا ہوا سپاہی اور خاص بردار چوبدار برچھی بردار وغیرہ طبوس شاہی سواری کے ہمراہ ہی کہاریان زربفت کے لہنگے پہنے زیور و پوشاک سے آراستہ عمدہ ہاتھون مین لیئے محافہ کا پایہ پکڑے ہوئے چلی جاتی ہین فرخ نام یہ بو کی آواز سنکے ایک مقام پر ٹھہر گیا اور بیساختہ ہوکر پکارا کہ ؎ دیکھہ لینے مین اور مرنوٹ نہ جائے تری ہاتھ سے لیلی تہا تو نہ تھا یہ محل بیقراری و قضائے کار صبائے بیباک نے ہاتھ دست درازی کو دراز کرکے پردہ کو الٹ دیا کہ چوبدی کسی نہ تھی کہ سرشتہ تھامتیں در پردہ بہت ناز سے لیکن + سیمین بین جو پردہ اوڑھا ہوا سے + بس ہوا کی جھونکے سے پردہ محافہ کا جو اوڑھا فرخ نام نے نگاہ اٹھا کر جو دیکھا اسنے کہ ایک آفتاب روشن ہی جلوہ سے اس شمع رو کے دل اسکا جا کر خاک ہوا ہزار جانسے عاشق و شیدا ہوگیا اسے تھی نظر یکہ سحر کی آفت تھی + وہ نظر بھی وداع طاقت تھی صبر جاتا رہا اک آہ کیساتھ ہوش بیقرار ہمگاہ کیساتھ + فلیہ کرشمہ چیدن زنارگاہ کیساتھ

کیا پروا رفاعلہ کا جمال جہان آرا دیکھکر فرخ نام کا تو یہ حال ہوا کہ آئینہ وار ششدر و حیران رہگیا اور ادھر اس صاحب محافہ نے کہ نام اسکا ملکہ محبوب چنگ نواز ہی اسکی نگاہ ہوس ساز ہوش ربا پر جو پڑی تو دیکھا کہ ایک تارہ ہاتھ مین لیئے ہوئے اسطرح دیکھتا ہی کہ جیسے شاہ کو

کراد کہتا ہی اور صدا یہ کہہ رہا ہی کہ ؎ قیس جو دشت مین پھرتا تھا دیوانہ تھا + اُسے لیلیٰ ہی کے دروازہ پہ مرجانا تھا
آوازدی کہ ؎ مرنا مقدر ہی ارمان نکل جائے + سر لاذو پہ تیرے ہو اور جان نکل جائے + اے شاہ حسن ابدال اِس اپنے
گدا کو کسی دربار کے جانیکا محتاج نرکھ پس دلوا نہی دن کر محبوب چنگ نواز یہ خبار سنکے سب کی ایک آدہ خواہش ہوئی
پکاری کہ اس بوندی کا نے شاہ جی کی شامت آئی ہی کہ ملکہ کی خدمت مین ایسے سخن لاطائل پہ کہتا ہی ملکہ نے کہا کہ فقیرون کی بات
یہ لوگ بادشاہ نہ زہر دیکھے سامنے ایسے کلمے کہتے ہین میری کیا حقیقت ہی گو مین شاہزادی ہون لیکن یہ اللہ والے لوگ ہین
اُنکو سب معاف ہی شاہزادی نے دیکھکر کہا کہ جی چاہتا ہی کہ شاہ صاحب سے اکتارہ پر کچھ سنون کہ فن موسیقی مین بھی کامل معلوم
ہوتے ہین ایک مصاحب بول اُٹھی کہ لیجئے یک نشد دو شد معلوم ہوتا ہی کہ توجہ حضور کی اسکے گانے سنے پر ہوئی آوازدی اے
کہ بسلام آ ور حضور پہ تو اس کو لگائے ہوئے + شاہ جی یہ تمہارا کشکول گدائی زر و جواہر سے بھر دیا جائیگا کہ تمنا ی گدائی کی
نہ رہیگی غرضکہ یہ فقیر بھی ساتھ ساتھ سواری کے روانہ ہوا ملکہ قریب اپنی باغ کے پہونچکر داخل باغ ہوئی شاہ صاحب سے کہا کہ
چلے آؤ اِن فقیرون سے کیا پردہ ہی فقیر بے تدبیر یہ شعر پڑھتا ہوا کہ ؎ نشان پا کسی بیباک کا ہی + تصدق جان ہی اور دل فدا
ہے + بتہ اچھا چیلو نکالدے رہا ہی + ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہی + کہدیتی ہی شوخی نقش پا کی + داخل باغ ہوا آگے
دیکھا تو ملکہ اپنے مسند ناز پر جلوہ گر ہے صاحبین گرد پیش حلقہ باندھے ہوئے بیٹھی ہین جیسے ماہتاب کے گرد ستارون کا
ہجوم ہوتا ہی مغلانیان پیش خدمتین کہ ہاتھ باندھے کھڑی ہین کہ ہر کام کارہین کہ یہ روشنی کچھ ڈرتا ہوا اندیشہ
کرتا ہوا کہ ایسا نہو کوئی شخص سد راہ ہو اور منع کرے لیکن کسی نے کچھ نہ کہا جب یہ بارہدری کے اندر پہونچا تو ملکہ
نے دیکھکر کہا کہ شاہ صاحب تم جو تشریف لائے ہو عرض کرو کہ گانا روتا ہر شہر جانتا ہی لیکن حضور کی چنگ
نوازی کی شہرت سنکر اس شہر مرجانیہ مین میرے آنیکا باعث ہوا ملکہ نے کہا کہ جو مجھے برابر آتا ہی مین سنانی ہون
اور یہ کہکے کشتی چنگ کی طلب کی اور محبوب چنگ نواز نے اسے بجانا شروع کیا واقعی در و دیوار کو مست کر دیا ہر
ایک پر عالم محویت طاری تھا سب کے سب نقش دیوار ہو رہے تھے سکتے کے عالم مین جھوم رہے تھے کوئی مصاحب
بلا مین نہیں تھی کوئی ماشاء اللہ جشم بد دور کہتی تھی کوئی انیس کیسے باتون کی خاک اٹھائے ملکہ پر سے اُتار کے
تھی درویش نے دیکھا کہ اس مشغلہ مین پسینہ جبین در رخسارون پر آیا ہی وہ عجب طرح کا لطف دے رہا ہی یہ معلوم
ہوتا ہی کہ ؎ نہر ہی نہین عرق کے رخ لاجواب پر + گویا پڑی ہی اوس گل آفتاب پر + یہ کیفیت دیکھکر ہزار جانسے عاشق
تو تھا ہی اور بھی فریفتہ ہو گیا ملکہ نے مسکراکر کہا کہ شاہ صاحب مین خوب جانتی ہون کہ آپنے میری داد دی اور بہت
تعریف کی لیکن میرا بھی چاہتا ہی کہ مین بھی کچھ آپکو سنون مین تکلیف دینا چاہتی ہون کہ آپ بھی کچھ فرمائین عرض کیا کہ حضور
مین تعمیل ارشاد بسر و چشم کرتا ہون مگر حضور ایسے کامل کے بعد گانا گویا منہ چڑہانا ہی حضور کا اس فن مین مثل نہین
کیا مجال ہی کسی کی جو آپکے سامنے منہ کھول سکے گانا تو شے دیگر ہے لیکن الامر فوق الادب فرمانا حضور کا بجالاتا ہون
اور فقیر کو جو کچھ برا بھلا آتا ہی حضور کو سناتا ہون یہ کہکے اپنے اکتارہ کو اُٹھاکر قائم کرکے شاہ جی نے یہ غزل شروع کی
؎ اندر تون جوش جنون ہی تیرے دیوانہ کو + لوگ ہر سو سے نکلے آتے ہین سمجھانیکو + منع کرتا ہی کوئی یار کی گھر جانیکو +
ناصحا آگ لگے اس ترے سمجھانیکو + شہر مین اپنے یہ لیلیٰ نے منادی کردی + کوئی پتھر سے نہ مارے میرے دیوانہ کو +
ساقیا بہر خدا از رہ الطاف و کرم + بادہ وصل سے بھر دے میرے پیمانہ کو + خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانیکو + یہ خدا ملکی سمجھا
تیرے دیوانہ کو + اس غزل کو ایسا گایا کہ ملکہ بھی آنکھون مین آنسو بھر لائی اور یہ کہا کہ شاہ صاحب واہ وا آپ سے
کامل و سحر بیان ہین آپکا مثل نہین مگر ہمارا دل ابھی سیر نہین ہوا ہی کچھ اور بھی گائیے معلوم ہوا کہ آپ بھی کسی
اسوقت آپکے گانے سے یہ ثابت ہوا کہ آپکی آواز سے بوئے درد ہویدا ہی فقیر نے کہا کہ فقیر کو عشق
غزل شروع کی کہ ؎ کیا فائدہ جو غیر سے وہ ہم کنار ہی + ہمسے تو اب تلک وہی دور و مدار ہی + آنکھون

یہ سبزہ نو دمیدہ ہمین نوک خار ہے + ایکدن گیا جو گورغریبان کی سیر کو + دیکھے جہان بہ رنگونکا اکثر مزار ہے + دیکھا تو ایک قبر پہ نرگس
ہے سرنگون + پوچھا جو میں نے اُس سے تو کیون تہ مسار ہے + کہنے لگے عزیز تو نرگس سمجھ نہ جان ہمارا آنکھین ہوتین اسکی یہ جسکا
مزار ہے + سودا لقین مجکو اُسی روز سے ہوا + عاشق کو لعید مرگ کے بھی انتظار ہے + اس غزل عبرت آمیز کو سنکر ملکہ نے
بہت تعریف کی اور اس صحبت کو موقوف کیا اور اشارہ کیا کہ ہان صحبت میںوشی آراستہ کیجائے کہ شاہ صاحب
کو بھی اسکا ذوق ہے اور عرصہ ہوا کہ اسکا چرچا نہین ہوا غرضکہ بزم میںوشی برپا ہوئی بادہ ارغوانی کا دور شروع ہوا
جام مے لالہ فام بے اندیشہ انجام چلنے لگا ساقیان سیمین ساق اپنے دست نازک سے شراب ناب کنزونسے انڈیل
انڈیل کر جام کو لبریز کرکے دیتے جاتے تھے جام مے ارغوانی گردش مین تھا عجب لطف کی صحبت میںوشی تھی کہ بزم
جمشید کا نمونہ دکھلا رہی تھی کوئی مصاحب کہتی تھی کہ ؎ ساقیا یان لگ رہا ہی چل چلاؤ جبتک بس چلے ساغر
چلے + کوئی رفیق رنگین ادا عجب نازہ ادا سے یہ شعر پڑھتی تھی کہ ؎ غنیمت جان تو یہ صحبتین آپس کی اے ناداں
دگرگون حال ہوجاتا ہی ایکدم مین زمانکا بس عین گرمی صحبت مین دیکھا تو ایک ستارہ فلک پہ سے ٹوٹا اور بیچ مین گرا
گرتے کے ساتھ ہی ہیئت انسانی پیدا کی دیکھا تو ایک عورت حسین مہر نگین چین نورانی مثل ستارہ سحری کے چمکتی
ہوئی بارہ تیرہ برس کا سن و سال نہایت صاحب جمال سامنے سے نمایان ہوئی مگر زلفین ابھی آراستہ مین فرق باس
لگا ہوئے کچھ بدحواس دیوانہ وار اسکی صورت نظر آتی تھی کبھی گل کو نگاہ حسرت سے دیکھا کبھی عندلیبان چمن کو مینقا
رکھے گل پر دیکھا کبھی آہ کھینچتی تھی اور کہتی تھی افسوس ؎ کسینے قدر نجانی دل شکستہ کی + کوئی خریدکے تو ہمارا پیارا کیا
کبھی یہ کہتا کہ ای فلک مین تیری ممنون ہون حال آن کہ تو نے میرے ساتھ جو دراندازی کی اسکو مین کیا بیان کرون
؎ خدا دراز کرے عمر چرخ نیلی کو + کہ ہم غریبونکی تربت پہ شامیانہ ہوا + یہ کہتی ہوئی قریب صحبت آئی ملکہ تو اسکو
دیکھکر بھک کر کھڑی ہوگئی کہ ہاتھ سے جام چھوٹ گیا درویش یا مرشد یا مرشد کہکر اوٹھ کھڑے ہوئے کوئی مصاحب
پکاری کہ حضور یہ کوئی ساحرہ معلوم ہوتی ہے کسینے کہا معلوم ہوتا ہی کہ بھیروین مسخر ہوکے آگئی ہے کسینے کہا کہ
بوقت کی نکہو کوئی پکاری یہ تو بیوقوف معلوم ہوتی ہے شاہ جی پکارے کہ مین تو بردیس مین ہون مگر معلوم ہوتا ہی کہ یہ
کلمات رام گلی کی ہمشیرہ بھیرون کی چاہنے والی آگئی اوسوقت اس عورت نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی
اور کہا شاہزادی سچ ہی جو کچھ چاہو پھپھیان کہو مین وہ ہون کہ چاہون تو ابھی شہر مرجانیہ مغل دیکھ رہا کے
اُلٹکر کے جلادون میرا نام شعلہ افروز جادو ہے اوسوقت کی تمہاری بزم صحبت مین دیکھ رہی تھی اور تمکا
گانا شاہ صاحب کا سن رہی تھی اور روتی تھی مشتاق ہوکر آئی ہون ای ملکہ ؎ معلوم تجھکو ہو کسی پر جو آئے دل +
ناحق ستایا کرتے ہو صاحب برائے دل + اے عندلیب ہمتو کرین مل کے زاریان + تو ہائے گل پکارے مین ہائے دل
+ جب یہ شعر پڑھ چکی تو ملکہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور دیکھکر کہا کہ حضور مین امیدوار ہون کہ آپ تشریف لائیے
؎ رواق منظر چشم من آشیانہ تست + کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست + اور میری بے ادبی کو معاف فرمائیگا آپ
شوق سے تشریف لائین یہ سنکر آئی اور آکر بیٹھی شاہ صاحب نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ ایسی اشعار دلآویز صوت خیز آپنے
پڑھے کہ دل اس درویش کا بھی دھو گیا یہ کون ایسا محبوب ہوفا ہی نادر کہ آپ ایسی مہر جبین پر نگین کو نہین چاہتا دیکھکر
اس ساحرہ نے کہا کہ یہ اپنے مقدر کی خوبی ہے درویش نے کہا کہ کچھ فرمائیے تو مین سنون کیا عجب ہے کہ کچھ حال درد دل
مجھے معلوم ہوسکے شاید کہ فہمین نقیبہ برآرد پر و بال + ساحرہ نے دیکھا کہ شاہ جی صاحب کمال معلوم ہوتے ہین کیا عجب ہے کہ میرا
نقل حمنا شاہ جی کی آبیاری عنایت سے سرسبز ہوجاوے بس اسنے بیان کرنا شروع کیا کہ چند روز کا عرصہ ہوا کہ ایک مقام پر فرحبخش
روضہ مین ایک شاہزادہ بیٹھا ہوا تھا سیر اگذر جو اسطرف ہوا تو مین اوس صنم دلربا کو اٹھا لائی اور لاکر ہر چند اسکو باغ سیر دکھایا
اور حال اپنی طبیعت کی آمیکا بیان کیا اور اظہار وصل کے کلمے زبان پر آئے مگر یہ نازنین کہنے لگی کہ کیا کہون ؎ سوال وصل کیا تھا

جواب صاف ملا غضب ہوا نرہی جاے گفتگو باقی + بس اس کلام بد خو نے وصل کیطرح منظور نکیا اور سکو مہینے قید کیا ہے اور سکے فراق مین
ماری ماری پھرتی ہون آج وسکو تیسرا ماہ ہے اور مہینے بھی تسم سامری جمشید کی کچھ نہین کھاتا ہے دلمین کہا حضر غلام نے کہ بیجا شہزادہ
کہ تجہ تنا ہزادہ کا معلوم ہوا اب یہ لکا تہ میرے ہاتھ سے جاتی کہان ہے اوسوقت فرغام نے شعلہ افروز سے دیکھکر کہا
کہ آخر اس شہریار با وقار کے پاس مین پہونچ جاؤن کہ جسپر آپ عاشق ہین کیا عجب ہے کہ چندا تجہیز آپکی جانب سے
ایسے بیان کرون کہ وہ شربت وصل سے آپکا جام تمنا بے اندیشہ انجام بھر دے اس فقرہ پر یہ ساحرہ ہنسی اور رد کیکر کہا
کہ آج کلی دنکے بعد تنا مسکرائی ہون اے دوست دلیل تیرے اس ظرافت آمیز فقرہ نے تو غنچہ دل کو شگفتہ کر دیا ؎ غنچہ دل
کو بس نسیم ہے تو ہمدرد عشق کا حکیم ہے تو + دلمین شاہ جی نے کہا کہ ہنسی اور بھنسی آپ جانی کہان ہے مار سلیتا ہون تجہ
خیال کر کے خاموش ہو رہے اور ایک آہ جام بھر کے اسکے سامنے پیشکش کیا اور کہا ؎ بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند + چنان
نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند + آپ شوق فرمائین اور دل مضطر کو ذرا تسکین دین اور یہ کہا کہ مجھکو کیجئے مین آپکا علاج دروکرون
اور اسکو سمجھا دن ساحرہ نے فورا اس امر کو منظور کیا اسوجہ سے کہ اسکی عین تمنا تھی بس اسنے فی الفور ایک جوکی سحر سے
طیار کی اور آپ بیٹھی اور شاہ جی کو ہمراہ لیا ملکہ محبوب چنگ نواز نے جو یہ کیفیت دیکھی آنکھون مین آنسو بھر لائی اور نہایت
اودس ہوئی اور دیکھکر کہا کہ شاہ صاحب مجھے بھی کچھ عرض کرنا ہے شاہ جی نے کہا کہ حاضر ملکہ یہ کہکر شاہ صاحب کو طلحدہ لیجاکر
اور کہا کہ افسوس کہ مین آپکی محبت و اخلاق سے سیر ہونے پائی تھی کہ ؎ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد + روی گل سیر ندیدیم
و بہار آخر شد و مگر افسوس ہے کہ بعد آپکے جانیکے کیا عجب ہے کہ ہم مرتکب انکرا کے مرجائین کیونکہ آپکو محبوب خوش وضع ملگیا اب ہمکو
کاہیکو آپ یاد کرینگے ہائے افسوس کہ ان آنکھون نے کیون شکل آپکی دکھائی معلوم ہوتا ہے کہ ہماری قسمت مین آپکی
اشتیاق مین رونا اور قید سخت کا اٹھانا ہی بدا تھا کاش اودھ سے سواری نجاتی کیون آپکو دیکھا اور کیون مجھ کم بخت نے آپکو
بلایا ہی جوانی مین روگ کایا یہ شعلہ افروز کیا آئی کہ میرے سینہ مین آتش فراق کو بھڑکا گئی اب جو دیکھا تو دونون آنکھ
پر آب مین آنسو بھرے ہوئے ہین معلوم ہوتا ہے کہ مردم آبی گل رخسار کو تر کیا چاہتے ہین اور آبشاری کر کے چاہ
زنخدان مین آپ پہونچایا چاہتے ہین بس یہ دیکھکر شاہ جی کا دل بیچین ہوگیا اور یہ کہا کہ ملکہ اگر حوران بہشتی بھی میرے
سامنے آئین تو میری آنکھون مین سب خاک ہین لیکن ملکہ اسوقت تجہ سے بات راز کی ہے جو مین تجہ سے کہتا ہون ایسا نہو
کہ کسیکے سامنے اس راز کو بیان کر دے باد کوئی در اندازسن لے اور یہ طلسم نا ہنجار نیا رنگ لائے ہس سے بہتر ہے کہ زبانسے
نہ نکالا جاوے صندوق سینہ مین مثل امانت کے محفوظ رہے اس راز سربستہ کا اظہار کیسکے سامنے نہو کہ دیوار ہم گوش دارد
؎ نہان کے ماند آن راز کے کزو سازند محفلہا + یعنی میرا سردار میرا مالک اسکا پتہ ایک عرصہ سے نہ معلوم ہوتا
تھا اس ساحرہ کی باتونسے معلوم ہوتا ہے کہ کیا عجب ہے کہ یہی اٹھا لیگئی ہو اسوجہ سے مین اسکے ساتھ جاتا ہون اور ای
ملکہ یہ صورت زیبا اسکی اصلی نہین ہے سحر سے اسنے یہ اس طلعت زیبا کو آراستہ کیا ہے اور تجسبا محبوب دلنواز نے
ملکون کو برابری بھی یہ ساحرہ نہین کر سکتی ہے مین تیری اس محبت پر خود جان و دل سے نثار اور قربان جان ملکہ
تم اپنے دل مین رنج و صدمہ نکرنا استقلال کو کام فرمانا قالب خاکی میرا وہان جاتا ہے روح میری تجہ
رہیگی اور اسے ملکہ خدا نے چاہا تو مین بہت جلد پلٹ کر آؤنگا اور اپنے دیدہ و دیدار طلب کو جمال جہان آرا کی دید سے روشن و منور کرونگا اور تم کسی طرح کا گمان نہ کرنا مین بہت جلد آؤنگا
لے خدا حافظ اب کوئی بات ایسی نہ نکالو جو میرے دل کو ملال ہو ملکہ چشم پر نم ہوئی کہ ؎
ڈبڈبائی آنکھ آنسو تھم رہے + کاسہ نرگس مین جون شبنم رہے + ملکہ نے اسوقت
اشکباری مین کہا کہ ؎ اوڑا کے خاک یہ شت غبار لیتا جا + مجھے رکاب مین اپنے شہسوار
لیتا جا + یہ دیکھکے شاہ جی نے کہا کہ اب بہین زیادہ مناسب نہین خدا حافظ و ناصر کہتا ہوا کچھ آبدیدہ

سا بلکہ روتا ہوا چوکی پر ہمراہ شعلہ افروز کے سوار ہوا بلکہ تھوڑے عرصہ تک تو چوکی کی جانب نگاہ
حسرت دیکھتی رہی جب کہ چوکی نظرون سے اوجھل ہو گئی تو ملکہ غمگین و دل حزین باغ مین خلی گئین
اور بارہ دری مین جاکر مسند بیٹھ کے پڑ رہی بیان شاہ صاحب و شعلہ افروز کی چوکی سحر مسافت
راہ کو طے کرکے ایک مقام پر پہونچی چوکی کو شعلہ افروز نے اتارا اب جو دیکھا تو ایک باغ ہے
نمونہ بہشت عنبر سرشت نہرین و آبشار جاری ہین کثرت گلہائے خوشبو سے سارا باغ مہک
رہا ہے اشجار میوہ دار کثرت اثمار سے سربسجود طائران خوش الحان زمزمہ سنج حمد و ثنا
رب ودود ؎ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار + ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار
ہر گیاہے کہ بر زمین روید + وحدہ لا شریک لہ گوید + منزہ نو دمیدہ جو لہلہا رہا ہے عجب شان دلربا
ہے گویا فرش زمردی صحن چمن مین گسترہ ہے عنادل شاخ گل بر نغمہ سرا ہین قمریان فرہ حق
سرو سہی خوش ادا ہین غرض کہ تمام باغ نہایت آراستہ و پیراستہ درمیان مین ایک بارہ دری
بہت خوش نما شیشہ آلات و فرش فروش سے مزیب و مزین مکان عالیشان کی خوبصورتی اور
زیبائش کا کیا بیان کیا جائے زبان قاصر ہے کیا پاکیزہ قصر دلکش ہے کہ سنگ زر ہے
صفا سے عمارت کہ در تماشایش + دیدہ باز گردد نگاہ از دیوار + قدآدم آئینہ لگے ہوئے
جھاڑ ستفنی و فرشی قرینے سے لگے میز و کرسی و تمام سامان آرایش ساری کو عمدہ مثل
عروس شب اول کے آراستہ غرض کہ یہ دونون بارہ دری کے ایک قصر مین فروکش
ہوئے شاہ جی نے دیکھا کہ باغ تو ایسا نادر نمونہ بہشت برین بارہ دری ویسی ہی آراستہ
و پیراستہ مگر اسباب عیش و طرب سب درہم و برہم شیشہ کہین جام کہین ساقی کلفام کہین
ایک ویرانگی سی صورت پیدا دیکھکر شاہ صاحب نے کہا کہ کیون ملکہ شعلہ افروز کہ مکان ایسا
فرحت سرشت اور سامان سراسیمگی یہ سنکے ایک آہ سرد بھر کے کہا کہ شاہ صاحب مین اپنی
ویرانگی اور مکان کی سراسیمگی کا کیا حال بیان کرون کہ وہ محبوب بیوفا مجھے ملنفت نہین ہوتا
نہین معلوم کسقدر فاقے گذر گئے کھانا پینا کیا ملا خون دل پیتے ہین اور لخت جگر کھاتے ہین +
یہ غذا ملتی ہے پیارے ترے دیوانہ کو + سب سامان عیش و طرب بیکار ہے جب خانہ دل ہی ویران پڑا
ہے تو پھر شگفتگی کہان ؎ نہین ہے بزم مین ساقی تو میکشی ہے خراب + نمک خراب مین ڈالو کباب
کے بدلے + شاہ صاحب نے یہ کلمات حسرت و یاس سنکے فرمایا کہ آپ پوشاک بدلیے زیور
وجواہر سے اپنے تئین آراستہ کیجیے سامان عیش و راحت درست فرمانیکا حکم دیجیے مین آپکے
محبوب کو آپسے شگفتہ کرائے دیتا ہون آپ اپنی خاطر کو منقبض نہ کیجیے ایسا اچھا بندوبست کرونگا کہ وہ خود
آپکو وصل کی خواہش کرے آپ مجھکو اُس کی گرفتاری کا مقام بتلائیے مجھے وہان بھیجدیجیے تاکہ مین اُس غزال
رمیدہ دشت محبت کو رام کرون آپکو اُسکے وصل سے شادکام کرون یہ دیکھکے اپنی خلعت یا ہی ملازمون کو کہا
سامان آرائش بارہ دری از سر نو آراستہ و پیراستہ کرو کشتیان مئے لالہ فام کی اور جام و صراحی جلد سامان
عیش مہیا کرو ساقیان پری رو و مغنیان کمان ابرو کو بزم نشاط مین حاضر کرو کہ آج مژدہ وصل سے شاہ صاحب
کی بدولت کامیابی کی امید ہے کیا عجب ہے کہ یہ دل پژمردہ شگفتہ ہو ملازمون نے چپکے سے اپنے دلمین کہا اور متعجب
ہوئے کہ کون ایسا شخص آیا کہ جو اسقدر خوش ہے معلوم نہین کہ اب کیسکو لگا کے لائی ہے چنانچہ حسب الحکم فی الفور
سارا سامان عیش و راحت مہیا ہو گیا اور دلکش حجرہ شاہ صاحب کو دیگئی اور بتلایا کہ اسی حجرہ مین وہ شخص ہے

اور شاہ صاحب کیجانب مخاطب ہوکر اسنے کہا کہ ؎ عیخ دلکو بس تسلی ہی تو + مرض عشق کا حکیم ہی تو + ای
شاہ صاحب میرے دلکی شگفتگی آپکے اختیار مین ہی میرے بلبل دلکو جو اس تن مین پھڑک رہا ہی اس گل
رعنا کے مژدہ وصل سے تسلی کیجیے بس شاہ صاحب مسکراتے ہوئے حجرہ مین آئے اور وہ تالا نام حق
تعالی لیکر کھولا کنجی کو حجرہ سے گرایا دروازہ کو جھٹ پٹ کھولکے اندر گئی تو دیکھا کہ شاہزادہ کے چہرہ پر ایک
کاہیدگی اور پژمردگی اسقدر ہی کہ پہچان نہین پڑتا یہ دیکھکر آنکھونمین آنسو بھر لایا تھا اور یہ شعر پڑھا ؎
اگر نہ ماہ کو ایک شب کمال رہتا نے + یہ آدمی ہی کہ برسون جمال رہتا ہی + بس یہ شعر پڑھکے اسنے کہا ای
دردریائے فتوت ای انجم سپہر صولت ای شیر مردان عالم آپکا کیا حال ہی او سوقت دیکھکے آپنے کہا ای شناسا
عالم سوقت تری آواز سے افسوس کرتا ہون کہ تری آواز اسنے ایک دوست صادق بار وفادار غمگسار یاد آگیا
اور دیکھکر کہا کہ افسوس کرتا ہون ای بھائی ؎ آپکی باتون کا رہتا ہی مجھے ہر دم خیال + جو کوئی بولا صدا کا لون مین آپکی
آپکی + اور ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی درویش نے پوچھا کہ مجھسے تو پردہ نفرمائیے مین تو دل باہم کرنیوالا
آپا ہون آپنے کسکو یاد کیا اور آہ سرد کسکے واسطے کھینچی کیا حضور کی طبیعت کسی پر اور آگئی ہی جو ایسے معشوق
سے آپ کنارہ کرتے ہین ہاتھ مین ہاتھ نہین جکڑیان پانو نہین بیڑیان ایسی کڑی جھیلنا آپ ہی کا کام ہے او سوقت
اسد غازی نے دیکھکر کہا کہ آپ میرے ناصح نہین ہین بس زیادہ مجھے نہ سمجھائیے اپنا مطلب بیان کیجیے
بس یہ کہنا تھا کہ اسکو بھی تاب نہ رہی اسنے کہا کہ ای شہریار مین آپکا غلام ہون جسے آپنے یاد کیا تھا در پردہ جا
یعنی غلام آپکا منر غانم شیر دل ہون بس یہ سننا تھا کہ شہزادہ نے گلے سے لگا لیا اور چاہا کہ سلون اسنے منع کیا اور عرض
کیا کہ یہ محل عیاری ہی نہ موقع آہ وزاری ایسے ہم عیار و ہم سردار ہوکے دھوکا کھائینگے اس حرامزادی کے
پھندے مین پھنسے رہے اب مین جاتا ہون اور آپ کو بلواتا ہون آج ہی تو اس قصہ کا فیصلہ کیے دیتا ہون
ابھی کچھ زیادہ کیفیت دریافت کرنی اور بات چیت کرنیکی ضرورت نہین ہی بس وہ آویگی اور آپکو لیجائیگی اور مین اسکو
فریب دیکے ابھی مارے لیتا ہون یہ کہکر باہر آیا اور کہا ای ملکہ شعلہ افروز نہارک ہو محبوب کا رضامند ہونا جانوکہ
کے آفرکردہ تمہاری مشتاق ہین اونکے ناز اٹھاؤ انکو بعزت تمام و اشتیاق مالا کلام لاؤ یہ کہکر آپ کورنش بجا لاکے
بیٹھ گیا ملکہ بھی عجب انداز سے ایک ناز معشوقانہ کرتی ہوئی اور بشاش ہوکر اٹھلاتی چال مستانہ چلتی ہوئی قریب
حجرہ کے آئی اور آکے دیکھکر کہا کہ او بیوفا آجتک ہمکو بھی ہلاکت مین ڈالا اور آپ بھی ہلاک رہی ہر طرح کی سختیان اٹھائین
بڑی جھیلین مگر قرار وصل نکیا شاہزادہ نے مسکراکے سر کو جھکایا اور دیکھکر کہا کہ عشق بازی سہل تھوڑی ہی ؎
نہین آسان کسی معشوق پر آنا دلکا جان لیتا ہی میر جان لگانا دلکا + یہ عشق وہ ہی کہ پتھر کو دم مین آب کرے +
لگائے دل وہی جسکو خدا خراب کرے + عشق و عاشقی کچھ آسان کام نہین ہی کہ جلدی سے ہمین اٹھا لائین
اور طالب وصل ہوئین اتنا جلدی تم چاہتی تھین کہ ہمین وصل سے شاد کام کرین ارے مین اسیطرح ترسا تا
اور تجھے ہلاک کرتا مین بھی ہلاک ہوتا ؎ جو مزا انتظار مین دیکھا نہ کبھی وصل یار مین دیکھا + بس
اسنے دیکھکر کہا کہ میری خطا کو معاف فرمائیے اور یہ کہکے اسنے سجدہ کیا اور آپ شہزادہ کا ہاتھ پکڑکے
اٹھلاتی ہوئی بل کھاتی ہوئی شہزادہ کے ہاتھ مین ہاتھ لاکر مسند پر بٹھایا درویش ہنسے اور کہا کیون ملکہ آج کیا
خوشی کا دن ہی اور یہ کہکر کچھ میوہ خشک جو منگوا رکھا تھا آپ بھی کھایا اور کچھ شہزادہ کو کھلایا اور ساحرہ کو بھی کھلایا
کسیقدر قلب کو فرحت حاصل ہوئی اب دیکھکر شاہ جی نے کہا کہ آؤ ملکہ ہم تمہین دمن بناوین کیونکہ تمہارے ماں باپ
یہان نہین ہین تو ہمین تمکو زیور و لباس سے درست کرین یہ سنکے ملکہ نے سر کو جھکایا شرمائی اور لجائے عرق
شرم سے پسینہ پسینہ ہوگئی شاہ جی نے کہا خدا کرے کہ کسی کے ماں باپ ایسی کم سنی مین مرجائین ابھی عمر بیکار

ملکہ سچ کہیئے کیا عمر آپکی ہوگی سر جھکا کے کہا کہ کوئی پونے تیرہ سو برس کی درویش نے اسد کیجانب دیکھکر کہا کہ
یا اسد غازی ایسی نازنین کہین میسر آتی ہے آپ بھی اپنی زلفون مین شانہ کیجئے دل کو شگفتہ کیجئے مین
انہین دو طبل بناتا ہون کیا سادہ مزاج ملکہ تھی کہ اسد کو پھر پھر دیکھتی ہوئی درویش کے ساتھ حجرے
مین آئی شاہ جی نے وہ ریگ بیابانی چمکتی ہوئی بجائے فشان کے اسکی بشیانی پر لگائی جھولی سے نکالکر
کچھ توے کی سی سیاہی مثل مسی کے اسکے دانتون پر لگائی ایک بوٹی کاجل کی نکال اسکی آنکھون مین
لگائی اور آئینہ نکال کر دیا کہ دیکھئے کیا عجب ہے کہ آپ ہی اسے مردم دیدہ کی فلی تحریر کو جو سد راہ ہوئی ہے اپنی
تیرہ بختی کی دلیل سمجھکر پسند فرمائین دیکھیے کیا کیفیت دیتی ہے ملکہ آئینہ دیکھکر بہت مسکرائی شاہ جی نے کہا اسے
استخوان صدمون سے پس گئے سرمہ ہو جائین اگر + تیری نظرون مین کسی صورت سمایا چاہیئے + جی چاہتا ہے
کہ اُس ظالم کے پاس تمہین دلھن بنا کے نہ بھیجون پہلے اپنے ہی دل کو شاد کرون اسنے دیکھکر کہا کہ کسنے منع
کیا ہے جب وہان جاؤنگی جب جاؤنگی گو وہ میرا معشوق ہے مگر کیا مضائقہ ہے لیکن پہلے جسکی نیت آپنے
کی ہے اُسکے پاس ہو آنے دیجیئے پھر آپکو اختیار ہے دلمین اسنے کہا کہ لعنت ہے اس مردار پر کہ کسی پر نیت ہی
نہین اور یہ کہکر عطر سہاگ نکالا اور دیکھکر کہا کہ ملکہ اس عطر کو اپنے تمام جسم پر ملو اسنے خوشی خوشی وہ
عطر لیکر اب جو ملا تو دل اسکا کچھ نڈھال سا ہو گیا اور شاہ صاحب کی طرف دیکھکر اُسنے کہا کہ شاہ جی کچھ نیند سی
آئی جاتی ہے بوئے عطر نے خبر دی کہ اب ایسا سوؤگی کہ پھر نہ جاگونگی اور یہ کہکر کچھ آنکھین جھپکا لیلگی درویش صاحب نے ہنس
کے کہا کہ ؎ نسیم غفلت کی چل رہی ہے اُنڈ رہی ہین تمنائین دین + کچھ ایسے سوئے ہین سونے والے کہ جاگنا خندہ سم ہے
دیکھو ملکہ اب اور ہی حسن ہے ذرا اپنی قد و قامت کو کھڑی ہو کر دیکھو بس اب جو اُٹھی اور چند قدم چلی کہ فوراً دھم سے گری اسکو گود
مین چھپوڑ کے کہا کہ آیئے عروس بلاتی ہے اسد درویش کے ساتھ ہنستے ہوئے چلے اور کہا کہ تونے کیا کیا اسنے عرض کیا کہ
مینے اُس خفتہ بخت کو سلا دیا اب حشر کو اُٹھیگی ؎ تصور مین تمہارے ہو کہ زیر خاک سوتے ہین + نہ جاگینگے سو تیری جگانے
جسکا جی چاہے + اسد آئے اور بیساختہ یہ شعر زبان پر جاری کیا کہ ؎ یہ کیسی نیند آگئی الٰہی مسافران رہ عدم کو + کچھ ایسا سوئے
کہ پھر نہ چونکے ہم اُنکو جگا جگا کر + اسد نے کہا کہ اب تو بی اسے مار ڈال بھی مجھے ترس آتا ہے عرض کیا کہ وقتی اسکی پیارا تی پر مجھے
بھی ترس آتا ہے مگر بغیر اسکے مارے رہائی غیر ممکن ہے یہ کہکر کسوت عیاری سے سیسے کی گولی نکالی اور حلبی سے کر مجھے مین گرم
کر کے اُسکے دہن مین ڈال دی کہ دل و جگر اسکا چر گیا اور تڑپ کر روح اسکی واصل جہنم ہوئی آواز آئی کہ مارا جوان کشتی غم
شعلۂ فروزاں دو بود افسوس مردیم و جاندادیم و مطلب خود نہ رسیدیم ابھی کوئی گل نہ کھلا تھا اپنے باغ جوانی کا نہ چنا تھا کہ اجل
گریبان گیر ہوئی کہ ؎ نخل سرسبز ہوئے پھول کھلے پھل آئے + اجل اک جوش جنون سے جو پہنچی جنگل آئے + اسکے لاشے
پر یہ صدا آتی تھی ؎ اس گلشن ہستی مین عجب دید ہے لیکن + جب آنکھ کھلی گل کی تو موسم ہی خزان تھا + اب جو دیکھا تو ایک
شور روز قیامت برپا ہے ہر طرف سے مچا رہی ہین آدمی سیاہ چل رہی چارون طرف تاریکی پھیلی ہوئی ہے کہ سارا باغ و مکان
سب تیرہ و تار ہو رہا ہے بعد تھوڑی دیر کے یہ ہنگامہ ہر طرف ہوا اب جو دیکھیے تو نہ وہ باغ ہے نہ وہ عندلیبان
چمن کے چہچہے ہین نہ بارہ دری ایک کچی سی سہ دری معلوم ہوتی ہے اور ایک مکڑا اثاث کا بچھا ہوا ہے کہ جسپر لاش اسکی
پڑی ہے نہ وہ نازنینان گل پیرہن ہین نہ انیسین نہ جلیسین نہ خادم نہ خدمتگار نہ زنگی نہ پنکھے سحر کے سب
کے سب خاک سیاہ ہو گئے لاش کے قریب آئے اور اسکی ہیئت کو دیکھا عجب رنگ تھا کہ ؎ بھوت بنی بیسونی
اور بجا سی ڈرونی جو ملے کی سی لاونی مانو نیل مین رنگائی ہے + کوئی ایسی سیاہ تین شام چھڑ دیہ رنگ کہان پائی ہے +
اسکی لاش کو دیکھکر اسد نے نہایت نفرت کی اور ضرغام کی بہت تعریف فرمائی گلے سے لگایا اور کہا کہ بھائی
؎ اے پیک راستان خبر یار ما بگو + احوال گل بہ بلبل بستان سرا بگو + آپکو حال ہمارے لشکر کا معلوم ہی کہ کیا ہے

اور کس مقام پر سب کو بھیجدیا ہے عرض کیا کہ سب بیابان مرجانیہ مین مقیم ہین اور مین آپکی تلاش مین نکلا الحمد للہ کہ آپکو پایا اب تشریف لیجیے چنانچہ شہزادہ اسعد غازی مع تمرغام شیردل یہانسے روانہ ہوئے مسافت راہ کو طے کرتے ہوئے جبکہ قریب شہر مرجانیہ کے پہونچے تو تمرغام نے بلندگر بنگاہ حسرت شہر مرجانیہ کو دیکھا اور ایک آہ سرد جگر سوز کھینچکر کہا کہ ہیہات حسرت شہزادہ نے پوچھا کہ یہ آہ جگر سوز تو نے کیون کھینچی اس شہر کیطرف دیکھکر سچ بتاؤ مجھسے نہ چھپاؤ عرض کیا اسنے کہ حضور اسکا حال کچھ نہ پوچھیے یہ ایک داستان عظیم ہے ملکہ محبوب چنگ نواز مہانگ بادشاہ کی دختر اسی باغ مین ہی اسی کی وجہ سے مین آپ تک پونہچا اور فقیر بنا ہوا مین تھا تو مجھسے ملکہ نے جسوقت چلنے کے کہا تھا کہ ہمسے پھر ملنا لیکن اب خوشی یہ ہی کہ آپ اپنے سرداروں سے ملین لشکر کے لوگ سب حضور کے انتظار مین چشم دررہ ہونگے کا میکو آپ منزل بمنزل کھوجی کوین اور کہان پھیر کھا مین اور اسطرف کو آپ جائین شہزادہ نے فرمایا کہ خوب تمنے مجھسے کہدیا اب مین بغیر تمہارا عقد کیے یہان سے کب جانیوالا ہون بس باغ کی سمت چلو غرضکہ یہ تو جانب باغ روانہ ہوئے حال یہان کا بیان کیا جاتا ہی کہ جب اس حال کی خبر مرجان پنجہ کش بادشاہ کو ہوئی کہ یہ شوخ دریدہ ایک شاہ جی کو لڑکا لائی ہے باغ مین بلایا اور صحبت آرا ہوئی تھی اسوقت اسنے حکم دیا ابرہا سے شتر سوار کو کہ ملکہ کو گرفتار کرلا ابرہا یہ حکم پاتے ہی اپنے مقام سے چلا اور ملکہ کو گرفتار کیا لیکن بروقت گرفتار ہونے کے ملکہ نے ایک خواص نیک اطوار سے کہ نہایت اسکی رفیق تھی اس سے کہا کہ شاید بعد میرے درویش صاحب آئین تو میرے حال کی انکو خبر دینا اتنا احسان تم میرے اوپر کرو یہ کہکر ملکہ تو اسیر پنجہ سوار ہوئین اور گرفتار ہوکر چلین باپ کے پاس پونہچین مرجان پنجہ کش نے ملکہ پر بہت تعدی و شدائد کرکے ایک قفس مین بند کیا اور کہا کہ آواز کریہ نہ نکلے سہ نہ پھڑکنے کی اجازت ہی نہ فریاد کی ہی اسطرح کہ جاؤن یہ مرضی مرے صیاد کی ہی + غرضکہ ملکہ کو نہایت بے بسی و لاچاری سے اسیر کیا ادھر تو ملکہ اسیر ہوگئی جاتی ہین اور ادھر اسعد غازی مع تمرغام شیردل کے ملکہ کے باغ مین پونہچے دیکھا تو باغ پر عجب ویرانی کا عالم ہی در و دیوار سے سراسیمگی و پریشانی پائی جاتی ہی بردے سر ٹکرا رہے ہین بارہ دری کے سامان پر عجب عالم یاس ہی ہر شی سے ویرانگی ظاہر ہی صبا فریب گل پیام خزان لیکر جاتی ہی عندلیبان چمن گلون سے رخصت ہوتے ہین پژمردگی گلون سے ظاہر ہے سہ نہ گلچین ہے نہ سنبل ہی بدا ہی باغ ویرانہ + دھنچہ ہی نہ سبزہ ہے نہ ساغر ہے نہ پیمانہ + نرگس آنکھونمین آنسو ڈبڈائے کھڑی ہی سنبل بال کھولے ہوئے پریشانی کے عالم مین مبتلا ہی لالہ داغ بدل دست خزان سے پژمردہ تھا سوسن سوزبان سے اپنی پریشانی کا اظہار کررہی تھی بیلا الیلا بن کھل گیا تھا جوہی مرجھی کی شکل پژمردہ تھے گیندے کے چہرے پر عجیب زردی چھائی تھی گل اشرفی پر برقان کا عالم تھا جو کنول تھا گویا کنول ماتم تھا۔ تمرغام باغ کو دیکھکر بے اختیار رویا سہ چمن کے تخت پر جسدم شہ گل کا تھا + ہزارون بلبلون کی فوج تھی اور شور تھا غل تھا + خزانے دن ہوا رکھا نہ تھا خز خار گلشن مین + بتاتا باغبان رو رو یہان پنجہ یہان گل تھا + باغبان کی یہ حالت دیکھکر تمرغام کی آنکھونمین اوسوقت کا سمان پھر گیا یہ باغکو حسرت زدہ دیکھ ہی رہا تھا کہ وہ خواص آئی اور تمرغام سے کہنے لگی کہ آپ اس باغ کو کیا دیکھتے ہین جس تن سے روح نکل جاتی ہے وہ تن کیونکر قائم رہسکتا ہے والی اس باغ کی نہین ہے کل تک اس باغ کا جمل اور ہی کچھ تھا تمرغام نے اسعد غازی کی طرف دیکھکر کہا کہ یہ خواص سچ کہتی ہی لیجئے بچشم خود اس باغ کی شان و شوکت دیکھی ہے سہ کل چمن مین ہر طرف تھا آشیان عندلیب + آج جو ڈھونڈھا نہ پایا کچھ نشان عندلیب باغبان یہ حال سے رو رو کے یہ بولے کہا + کچھ نہ گل کا بتا رو رو ہے نشان عندلیب + سنتے ہی گلچین چمن سے ڈھونڈھ لایا دم کے بعد + ڈالیان سوکھی ہوئی اور استخوان عندلیب +

دیکھکر خواص نے کہا کہ بفراق شاہ صاحب میری ملکہ بہ عشت کامل کرکے بادشاہ نے اسیر قفس کیا ہی
اور یقین ہی کہ دو ایک دن مین ملکہ کا سر تن سے جدا ہوجائے اور نا شاد و نامراد ہجران کشیدہ روی راحت
مزیدہ دنیا سے گذر جائے ہائے یہ اسکی جوانی کہ اپنے باغ حسن کی کچھ سیر نہ کرنے پائی تھی کہ صرصر اجل نے پامال
کردیا ملکہ نے اپنے باپ سے بھی اظہار عشق کردیا اور کہا کہ درویش کا عشق تھا تو اب ہی اور درویش صاحب
کی یاد مین ملکہ نے قفس مین کچھ شعر حسرت آمیز پڑھے تھے کہ ؎ کہیو اے باد صبا مرغ عاشق تیرا کو چہ یار مین
گر ہو کبھی جانا تیرا + اور ؎ کون بیان جو یار کی لاوے خبر مجھے + ای سیل اشک تو ہی بہا دے ادھر مجھے + اور
کوئی اس تعاقل شعار سے یہ کہہ ؎ کہ بروقت قتل کے اور دفن کے وقت مزور آجانا اور اپنے عاشق کے بھی
کشتہ کا تماشہ دیکھنا ؎ بجرم عشق تو ام میکشند چونا ئے ست + تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشا ئے ست + اور
کبھی یہ کہنا کہ ؎ تمہین لحد مین اوتارو تمہین پڑھو تلقین + کبھی تو صحبت راز و نیاز ہوجائے + اور گاہ آہ سرد
دل پر درد سے کھینچکر بچشم اشک آلودہ یہ پڑھتی تھی کہ ارے ؎ ہوا وہ ہو تیرا دیکھکر کے حسن ای یار + کہ تن
بدن کا نہ مطلق رہا کچھ ہوش اکبار + قسم خدا کی نہین دلکو ایک آن قرار + یہ مجھے کرتی ہون لاچار ہوکے یہ اظہار
درون سینہ من زخم بے نشان زدہ + بجرم کہ عجب تیر بے کمان زدہ + ارے ہوا تری چاہت مین بیقرار
پڑی تڑپتی ہون و حیران صورت بسمل + جگر مین دل ترے تیغ ادا کا ہی گھائل + غضب یہ اور کیا او ستمگر
تو نے ای قاتل + درون سینہ من زخم بے نشان زدہ + بجرم کہ عجب تیر بے کمان زدہ + یہ شعر در دآمیز
پڑہتی ہین اور روتی ہین وہ درویش بالکل ابتک نہین آیا کہ جو اسکو پیام دون جو میری ملکہ کو مبتلائے غم
کرگیا اب دشمنون کی جان کے لالے پڑے ہین ہائے یہ اسکی جوانی اور تاسیر یہ غم + ستم ہی ستم ہی ستم
مجھسے حق محبت ملکہ ابتک ادا نہین ہوا ضرغام شیر دل یہ کلام مفارقت انجام سنکے آہ کرکے بیٹھ گیا اور
دیکھکر خواص کیطرف کہا کہ وہ درویش مین ہی تھا اپنے آقا کو چھڑا کر لایا یہان ملکہ سے چھوٹا یہ سنکے اسد نے
کہا کہ بھائی اب تو اپنی شکل درستی قائم کرتا کہ مجھے شب بسیجائین اور مین بایمان خود بھی جاتا ہون اگر وہ
لاکھ ہین تو کیا غم ہے تیری محبت مین اپنے سر کو تصدق کرتا ہون اور انشاء اللہ الرحمن ملکہ کو مع نفس
بھی لاتا ہون یہ کہکر یہ شیر بیشہ شجاعت مردانہ وار ایک شیخہ آبدار کمر پر کے طرف بارگاہ مرجان پنجہ کش کے
روانہ ہوا جبکہ قریب دربارگاہ پہونچے دربان نے روکا عقب مین ضرغام شیر دل صورت درویش کی بنا ہوا پہونچا
دربان کو اسد نے طمانچہ مارا کہ نیمرتب کر زمین پر گر پڑا اسد نے اندر بارگاہ کے پہونچکر یہ آواز دی کہ ؎ اسد
شہسوارم کہ در روز جنگ + بدرم دل شیر و چرم پلنگ + بس جیسے ہی اس نعرہ کی صدا بادشاہ کے کانین پہنچی
ساتھ ہی بادشاہ مرجان پنجہ کش نے ابر ہائے ستر سوار کو حکم دیا کہ دیکھہ تو یہ نعرہ اغدار ست کی صدا کہان
صحن بارگاہ مین آئی یہ حکم پاتے ہی جھپٹا تھا کہ سامنے سے اسد کو آتے دیکھا یہ سمجھا کہ سپاہی شکار بن جھپٹ کے
تلوار اسنے ماری شہزادہ نے بازو کو بچاکر بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اور رپٹکا مارکر تلوار کو اسکے قبضہ سے باہر کردیا
اور کمر زنجیر کا بند پکڑکے اٹھا لیا جسطرح بہت دنون کا شیر بھوکا اپنے شکار پر جاتا ہی اسیطرح اس شہریار عالیوقار
نے اسکو ہاتھ پر بلند کرلیا اور بائین ہاتھ مین کرکے آگے بڑھے لوگ نیر توڑ پڑے انہون نے اسکو بچا
سر کے کرلیا جو شخص تلوار مارتا تھا یہ اسکو سامنے کردیتے تھے وہ منع کرتا تھا کہ یارو مجھکو نہ مارو شاہ
زادہ فرماتا تھا کہ ہماری سپر خود بولتی ہے حریف کو منع کرتی ہے بس یہ معرکہ دیکھکر مرجان پنجہ کش
خود جھپٹا اور ایک ہاتھ شاہزادہ پر مارا انہون نے اسی سپر کو سامنے کردیا اسنے بادشاہ سے گھبراکر کہا کہ
مجھے مار ڈالیئے گا ادھر تو بادشاہ کا ہاتھ رکا اور ادھر اس شہریار کا ہاتھ کمر زنجیر پر تھا اسد نے اللہ کہکر اسکو بھی ہاتھ

اُٹھالیا اور دونون کو سر سے بلند کیا اور فرمایا کہ الہٰی شکر تیرا کہ تو پروردگار عالم ہے میگوئی عرض کیا مرجان پنجہ کش نے کہ تا زندہ ایم بندہ ایم یہ دین آپکا قبول کیا آپ جسکو سر سے بلند کرتے ہین اوسکو خاک مذلت پر نہین ڈالتے ہین اسد نے آہستہ سے مرجان کو زمین پر اتار دیا مرجان قدمون پر گر پڑا اور کہا جو آپکے مذہب مین آئے وہ کیا کہے شہزادہ نے اپنی زبان معجز بیان سے کلمہ تلقین فرمایا یہ کلمہ پڑھکے ازسر صدق مسلمان ہوا جالیس ہزار فوج سے سب ہمراہ نے ستر سوار کے اوسوقت شہزادہ نے فرمایا کہ مجھے آپ سے ایک کام اور بھی ضروری ہے کہ جس بلبل ہزار داستان کو آپنے قفس آہنی مین بند کیا ہے کہ جسکی یہ صدائے دردناک آرہی ہے کہ ؎ اس پھرنے پہ میرے تو نہ خفا ہو صیاد + قفس تنگ ہے اور تازہ گرفتاری ہے + اُس آزار رسیدہ کے پاس ان درویش کو لیکر چلو کہ جنکے فراق مین اسقدر اندوہ اُٹھائی ہے اور یہ درویش میرا بھائی ہے کہ نام اسکا خرغام شیر دل ہے مرجان پنجہ کش نے عرض کیا کہ زہے فخر و سعادت میری کہ یہ حضور کے زمرۂ کنیزان مین داخل ہو وہی پھول جو میسر چڑھے یہ کہکے ساتھ ساتھ شاہزادہ کو لایا اور دیکھا کہ بال ملکہ کے کھلے ہوئے پشت پر پڑے ہین زلفین ویران و پریشان اُس عارض جانا پر لوٹتی تھین چہرہ اودا اس عالم کا کہ وہ پھول سے رخسار ملکہ کے قفس تنگ کے صدمہ سے کملا گئے ہین گل عارض مرجھا گئے ہین آنکھین نرگس بیمار کیطرح زار و نزار ہین فراق شاہ صاحب مین اشکبار ہین خرغام نے عرض کیا کہ حضور خیال فرمائین کہ ؎ قد سے بڑے جوبال ہین اوسمین یہ راز ہے + دن وصل کا ہی کہ شب ہجران دراز ہے + اور حضور سے زلف کو عارض جانان پہ جو لوٹتے دیکھا + صبح اور شام کو کس پیار سے لوٹتے دیکھا + اسد نے بڑھکر ملکہ کے حال زار کو دیکھا اور کہا ؎ کسکے غم مین ہوئی اے شخص یہ حالت تیری + رونا آتا ہے تجھے دیکھکے صورت تیری + ملکہ آنکھون مین آنسو بھر لائی کہ ؎ ڈبڈبائی آنکھ آنسو تھم رہے + کاسۂ نرگس پہ جون شبنم رہے + اور ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچکر عرض کیا کہ وہ سامنے میرا رولانے والا کھڑا ہے اسکی بدولت یہ سب زیور پہنا ہے اور یہ سختی و کڑی سب اسی کیوجہ سے جھیلی ہے ؎ عالم کا ترے جہان بیان ہے + بینائی دل جہان جہان ہے + زنجیر جنون کڑی نہ پڑیو + دیوانہ کا پاؤن درمیان ہے + ذرے کا بھی ہے مہر تابان ہے + قائم ہو زمین و آسمان ہے + حضور سرور نے اس شب ہجر کو مینے جسطرح کاٹا ہے میرا ہی دل اسکے خوب مزے اٹھاتا ہے قفس تنگ و تاریک کی گرفتاری رات بھر کی گریہ و زاری و اختر شماری دل کی بیقراری و اشکباری تڑپ تڑپ کے شب ہجر کو کاٹنا اور صبح کرنا کیا حال اپنا عرض کروں یہ کہکے ایک جوئے اشک چشم خونبار سے جاری کی اور رو کے کہنے لگی کہ ؎ کہون کیا جو گذرتے ہین مجھپہ الم غم دل کی کسیکو خبر نہین + میرا ہجر مین جسکے یہ حال ہوا میرے حال پہ اسکو رحم نہین + نہ تو آتی ہے نیند کہ سو ہی رہون نہ انیس ہے کوئی کہ باتین کرون + شب ہجر کی کیسی درازی ہے کہون یہ وہ شب ہی کہ جسکی سحر ہی نہین + کہان بخت جو جائین بھی کو آزادین اُنکے نصیبون مین رہائی ہوا + جو اسیر قفس سے چھٹے بھی تو کیا اُسے طاقت جنبش پری نہین + مین جہان کی چمن کی جو سیر کیا نہین ایک طرح یہان کی ہوا + جہان کل گل و سرو سہی تھے میا وہان دیکھا تو آج مجھ ہی نہین + ہے الم سے ہوس ترا حال زبون ہے عبث تجھے دعوی عشق و جنون + شب ہجر مین کیسا تو رویا تھا خون ترا دامن و جیب تو تری نہین اور حضور سے اپنی تو یہ حالت ہے کہ جون بلبل تصویر + پرواز کی طاقت نہین اور ہاس چمن ہے + شاہزادہ نے یہ حال پر ملال ملکہ کی زبانی سنکے ارشاد فرمایا کہ اے ملکہ گھبراؤ نہین اب زمانہ مفارقت کا برطرف ہوا انشاء اللہ اب ہنگام عیش و مراد آیا دل کو اپنے بشاش کرو

بہت صدمہ بجرا اٹھا چکین اب براحت وآرام بسر ہوگی عشرت سے شب وصل کی سحر ہوگی یہ کہکر ملکہ کو نفیس
سے باہر نکالا داخل محل کیا اور ضرغام سے کہا کہ ہمارے لشکر مین جاکر خبر کرو ہمارے آینگی بس ضرغام
شیر دل گیا اور اسنے جاکر لشکر مین اطلاع کی کہ شاہزادۂ عالیوقار بخیر وسعادت تشریف لا رہے اہل لشکر
اس مژدۂ جانفزا اور خوشخبری فرحت افزا کو سنکے نہایت درجہ شاد وخرم ہوئے انکے تن بیجان مین
جان آئی ہر طرف لشکر مین خوشی کے شادیانے بجنے لگے اب لشکر مین اور ہی گہما گہمی ہوگئی ہر شخص
کے چہرہ پر آثار خوشی وخرمی کے ظاہر ہوئے مثل برگ خزان رسیدہ کے جو شہزادہ کی
عدم موجودگی مین پامال رنج والم ہو رہے تھے وہ مژدہ تشریف آوری سنکے مثل گل کے شگفتہ
ہوگئے آنکھ کھلوا نکی نور قلب کو سرور حاصل ہوا پس کل اہل لشکر وسرداران مغرور جو اشتیاق قدمبوسی
شہزادہ مین ہمہ تن چشم انتظار تھے وہ بہت جلد شہر مرجانیہ مین داخل ہوئے جیسے دربار گاہین سردارونکی
برپا ہوگئین اہل لشکر نے شہر مرجانیہ مین قیام کیا اب اور ہی رونق لشکر مین ہوگئی اسد نے
ضرغام شیر دل کا عقد ملکہ کے ساتھ کیا اب یہ دونون طالب ومطلوب ایک دوسرے کے وصل
سے شاد کام ہوئے تمنائے دلی برآئی جام تمنا انکا بادۂ مراد سے لبریز ہوا بخت رسا کی مددگاری
سے شہزادۂ عالی جاہ کی بدولت دولت وصل معشوق حاصل ہوئی غنچہ دل طرفین کا نسیم
وصل سے شگفتہ ہوا سب رنج والم برطرف ہوگئے زمانہ کلفت عیش وراحت سے مبدل
ہوگیا گلے شکوے سب جاتے رہے ؎ بشب وصل شکوہ ہا مکنید + شب کوتاہ وقصہ
بسیار ست + بس یہ دونون عاشق دل دادہ وصل سے ایک دوسرے کے شاد کام ہوئے شب بائی
وصل بعیش وآرام بسر ہونیلگی لیکن ملکہ محبوب چنگنواز کو حمل رہتا ہی اور اسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوگا
کہ نام اوسکا بنجمیل شیر دل ہوگا اور یہ بھی نہ طاق ہوکر بچکر کام کریگا اپنے باپکی مدد کریگا غرضکہ شاہزادہ نے کچھ حال
لشکر اسلام کا بیان کرنا شروع کیا اور مرجان پنجہ کش نے کچھ کیفیت اپنی ارشاد کی کہ مین ایک لٹیرا کرکے مشہور تھا
کہ نام میرا اسد ہے اور یہ سب میرے مہربان اور میرے رفیق جان نثارین مرجان پنجہ کش نے عرض کیا کہ مین چاہتا
ہون کہ اہی زمرہ مین مین بھی داخل کیا جاؤن اور آپکی رفاقت کا فخر حاصل کرون یہ بانا مجکو بھی عنایت ہو اسد
غازی نے پہلے تو اسکی دقتین بیان کین کہ بھائی اسمین بڑی بڑی سختیان جھیلنا پڑتی ہین کہ بے آب ودانہ
رہنا اور جنگلون مین پھرنا لباس سخت پہننا غرضکہ بہت تکلیفین برداشت کرنا پڑتی ہین اسنے عرض کیا کہ مجھے
سب گوارا ہین اُن تکلیفون کو مین راحت سے بڑھکر سمجھونگا اور حضور کی رفاقت ترک کرونگا۔ پھر
شہزادہ نے فرمایا کہ مین تو قید ساحرہ مین تھا معلوم نہین کہ آجکل زمانہ کا کیا رنگ ہی عرض کیا کہ آجکل
زمانہ نہایت پرآشوب ہے کہ خونخوار بن دجال ایک بندہ ابلیس پرست ہی کہ اسنے ایک عالم
کو ہلا دیا ہے ہزارہا خدا پرستون کو اسنے قتل کیا ہی بالفعل اسنے خانہ کعبہ پر قصد کیا ہے کہ ناموس
صاحبقران وعزیزان صاحبقران کو قتل کرے کہ اونکے یہان انکا قتل کرنا موجب ثواب ہے
اوس سفاک نے اس ظلم پر کمر باندھی ہی ؎ کمر باندہی ہی کلیجونن نے غارت پر گلستان کے + اجاڑ بلبلون
کے خون کا صیاد کرتے ہین + اور حضور دوسرا شخص ہے کہ نام اسکا برجیس آفتاب پرست ہی
اور اسکے ساتھ اورنگ بن زمرد مع فوج فراوان اور حیرتگ بن زمرد اسکا بھائی مع لشکر
گران اسکا شریک ہوا ہے اور کئی لاکھ فوج لیکر بجانب نہ طاق کہ جہان فی الحال شاہزادہ
بدیع الملک ہین وہان چلا ہے اور راہ مین جو ملک خدا پرستون کے اسکو ملے ہین سب کو

برباد کرتا ہوا اور پھونکتا ہوا چلا آتا ہے یہ سنکے اسد نے کہا کہ یہ تو نکتا کیسا کیا رفیقان و جان نثاران صادق العقیدہ مر گئے ہین جو کہ یہ کفار اسقدر ظلم و ستم کر رہے ہین مرجان نے عرض کیا کہ حضور اسکا سحر ایسا ہی کہ جو ابلیس کی شکل دیکھتا ہی وہ سجدہ کرتا ہے دوسرے اسکا سحر یہ ہے کہ جہان اسنے آسمان کی جانب دیکھا ایک آفتاب فلک پر سے گرا اور صاحب مقابلہ کو جلا کر خاک کر دیا اور اگر حکم کیا تو لشکر بھر بلکہ ملک بھر کو پھونک دیا اسد نے کہا کہ ایسے مکار سے شب کو مقابلہ کرے کہ وہ آفتاب ہی نہ باقی رہے اور یہ کہکر اسد نے اپنی طیاری کی مع اپنے رفیقون کے مرجان نے عرض کیا کہ میری تمنا یہی ہے کہ حضور کے قدمون سے جدا نہ ہون بن شہزادہ نے کہا کہ تم اپنے ملک کا بندوبست کرو اور ملکہ محبوب جنگ نواز کی تیمارداری میں مصروف ہو پھر کسی وقت پر بن تمکو طلب کرونگا مرجان نے عرض کیا کہ حضور ابھی اور چندے قیام فرمائین کہ ہملوگ حضور کے دولت دیدار سے سیر بھی نہین ہوئے ہین ؎ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد + روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد + یہ باتین ہو رہی تھین کہ خواجہ امان ظلمانی تاجر شہر مرجانیہ مین آیا بادشاہ نے اسکو طلب کیا تاجر نے حاضر ہو کر مال تجارت و اشیائے نادر ہر ملکون کے پیش کیے اسد غازی نے خواجہ امان ظلمانی سے پوچھا کہ تمہارا آنا کہان سے ہوا عرض کیا کہ شہر مرصع حصار کیطرف مین گیا تھا اُس ملک کو بیحد نہایت تباہ اور تاراج پایا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ خونخوار دجال نے شہر مرصع حصار کو خراب کیا ہے اور قربوس خرس پیشانی کو یہان کا حاکم کر کے آپ قلعہ زرین حصار کیجانب روانہ ہوا ہے چنانچہ قربوس خرس پیشانی یہان کا حاکم ہے اور وہ ابلیس پرستی ہے یہ کافر جہان بتہ کسی خدا پرست کا پاتا ہی اُسے قتل کرتا ہی یا بجبر تصویر ابلیس کو سجدہ کراتا ہی مین نے دیکھا کہ خدا پرست اسکے ظلم و ستم سے تنگ آکر جنگلون مین چھپے ہوئے پڑے تھے اور اپنے تئین پوشیدہ کر رکھے تھے خوف جان و ایمان حضور یہ حال پر ملال دیکھکر مجھے نہایت صدمہ ہوا اور زمانہ شہزادہ نور الدہر بن بدیع الزمان بن صاحبقران کا یاد آیا مین اُس زمانہ کو یاد کر کے بہت رویا اور افسوس کیا غرضکہ تاجر نے اس بیان تاسف خیز پر اسد غازی اور فتاح بے نوا بھی نہایت رو دئے اور سب سردار خاموش بیٹھے رہے خواجہ امان تاجر نے عرض کیا کہ حضور تخت مین آیا ہی کہ ایرنج کا دقارت اس کافر ہوا اسد نے یہ سنکے اسیوقت آواز دی کہ ہیا الناس خیال کرنا چاہیے کہ ؎ رستم زمان مین نہ و بہرام رکیاب مردونکا آسمانکی نام رہگیا + ہمکو گونکو خیال کرنا چاہیے کہ سوائے ذات خدا کے اور کوئی نہ رہا ہے نہ رہیگا ؎ رہیگی خبر مین رحمت نہ گلبن بوبانی + یہ سب تیکے بھی بر رہیگا تو باقی + شہزادہ نے یہ شعر پڑھکر اور اٹھا کر بوق کو دم کیا کہ رفقای جان نثار سب کے سب تیسری آواز بوق مین آکر حاضر ہوئی چنانچہ یہ سب غازیان و میدار و مجاہدان تہور شعار اور شہزادہ اسد غازی اسیوقت سوار ہو کر طرف شہر مرصع حصار کے روانہ ہوئے مرجان پنجہ کش نے اپنے وزیر کو انتظام ملکی سپرد کر کے اور ملکہ کی حفاظت و پاسداری کا حکم دیکر یہ بھی ہمراہ شاہزادہ عالیجاہ روانہ ہوا۔ منزلونکو طے کرکے یہ شہریار صحرائے مرصع حصار مین پہنچا وہان مقام کیا جہانسوز مرد شاہ باختری کو شاہزادہ نور الدہر ایک ہاتھ پر بلند کیے ہوئے ۱۲ کوس تک لیگئے تھے اُسی مقام پر اس شہزادہ عالیوقار نے بھی قیام فرمایا اور سب کے سب انکی ہمراہی و رفیق بھی وہان فروکش ہوئے۔ مرجان پنجہ کش نے ایک خیمہ برپا کرایا اور سامان عیش وہان فراہم کر دیا اسد غازی مع اپنے رفقا کے کرسیون پر بیٹھے وہ لوگ جو کہ قربوس خرس پیشانی کے خوف سے مانند طائر بے بال و پر کے مارے مارے پھرتے تھے انہون نے جو خیمہ برپا دیکھا اور دریافت کیا تو معلوم کیا کہ دُر دریائے فتوت انجم سپہر صولت اسد بن کرب دلاور تشریف رکھتے ہین اسوقت یہ لوگ جمع ہوئے

اور خبر دی یاقوت مرصع حصاری کو کہ عمر اسکی کوئی بارہ برس کی ہوگی یہ بھی شہزادہ اسد غازی
کے پاس حاضر ہوا اور حال اپنے باپ اور چچا کے مرنیکا عرض کیا اور صحرا مین اپنا چھپنا مع اپنی ناموس کے
اور سب حال اپنی تباہی اور بربادی کا بیان کیا کہ مین اور میری ماں اپنے حال زار پر رو تے تھے کہ ایک بزرگوار
خواب مین تشریف لائے اور حال پرملال مین انہون نے ارشاد فرمایا کہ اب رنج نکر کہ شیر بیشہ صاحبقرانی
یعنے اسد غازی تشریف لائیگا اور تیری امداد کریگا اور اس ابر گفر وضلالت کو جو چھایا ہوا ہے اپنی تیغ
صاعقہ بار سے اُسکو برطرف کریگا اُسدن سے حضور تقویت ہوئی اور انتظار حضور کا کام کر رہے ہین
پوچھا اسد غازی نے کہ شہنشاہ مرصع حصاری کی قبر کہان بنائی ہین عرض کیا کہ قبر کہان نصیب
ہوئین مثل کنج شہیدان کے ایک مقام پر دفن کردیا اور بھی خدا پرستون کو وہان دفن کیا اسد اسکے ساتھ چلے
دیکھا تو یہ آواز آتی تھی ؎ کیا کہین عالم لنین ہم انسان یا حیوان تھے + تھے غرض جو کچھ کہ تھے ایک آن کے
مہمان تھے + اکبدن ایک استخوان اور بڑا سیر ہو یا لان + کیا کہون اُسدم مجھے غفلت مین کیا کیا دھیان تھے + پاؤن
پڑتے ہی میرے اُس استخوان نے آہ کی + اور کہا غافل کبھی ہم بھی تو صاحب جان تھے + رات کے
سونے کے خاطر نرم و نازک تھے پلنگ + بیٹھنے کو دیکے اعلی طاق اور ایوان تھے + بچ رہے تھے جسم
اور اوڑ رہے تھے اتلسے + ساقی و ساغر صراحی عطر و پھول و پان تھے + لگ رہا تھا دل کبھی جنجال پرداون کے ساتھ
کچھ کسی سے عہد تھے اور کچھ پیمان تھے + گلبدن اور گلعذارون کے کنار و بوس تھے + کچھ نکالی تھی ہوس اور
کچھ ابھی ارمان تھے + ایک ہی جھونکا اجل نے آکر ایسا دیا + پھر نہ وہ ہم تھے نہ کچھ عیش کے سامان تھے +
ایسی بیدردی سے ہمپر پاؤن مت رکھ اوسیان + اوسیان تیری طرح ہم بھی تو صاحب جان تھے + اے
شخص دیکھ سے پاؤن ٹھراتے تھے جنکے سامنے جاتے ہوئے + کاسۂ سر دیکھیے اُنکے ٹھوکرین کھاتے ہوئے +
شہزادہ اسد اس حال پرملال کو دیکھکر بہت رویا اور فاتحہ اُن سب کی قبرون پر پڑھی جبکہ وہان سے واپس
آکر خیمہ مین داخل ہوا آواز دی کہ مین چاہتا ہون کہ نامہ لیکر اس ملعون قربوس خرس بیشانی کے پاس
جاؤن عرض کیا فتاح پلنگینہ پوش نے کہ حضور کا جانا مناسب نہین ہے کسواسطے کہ یہ جان نثار بھی شوق
شہادت چکھنے کے مشتاق ہین فرمایا کہ اچھا ایک جام منگوا کر آپنے رکھدیا اور فرمایا کہ مین چاہتا ہون تم مین سے
کوئی صاحب اس قاعدہ نامہ داری کو ادا کرین فتاح پلنگینہ پوش اپنی مقام سے اُٹھے اور دیکھکر کہا کہ ای شہریار
تمہارے باپ کی رفاقت کی اور اب مین تمہارے پاس ہون چاہتا یہ ہون کہ مین بھی رہی عدم ہون کہ وہان جاکر
قدم سامنے سے میرے اُٹھ گئے ایک مین تنہا باقی رہگیا۔ اسد غازی آنکھون مین آنسو بھر لایا اور فرمایا کہ چچا مین
آپکو مثل والد ماجد کے جانتا ہون عرض کیا کہ اب تو مین اپنی حکمہ سے اُٹھ چکا یہ کہکر جام کو لب سے لگایا اور ادا کردی
کہ ؎ لگا منہ سے پیالہ ہی یہ بات اُٹھائی + کہ اسکا باقی و من کل فانی + اور یہ کہکر اُس نامہ کو اپنے سر سے باندھا
اور تمام اسباب جنگ اپنے تن پر آراستہ کیا اور اپنے چالیس ہزار رفقائے قدیم اپنے ساتھ لیکر شہزادہ
کو مجرا کرکے چلے جب قریب بارگاہ قربوس خرس بیشانی پونہچے تو چوبدارون نے عرض کیا کہ ایک
نامہ دار آتا ہی حکم دیا کہ ہمارے یہان نامہ دار کے آنے کی کوئی ضرورت نہین ہے چہرہ پر جو تحمل
سرکش کھڑا ہے اُسکو حکم دو کہ وہ آنے نہدے جب یہ قریب دربارگاہ پونہچے تو اُس نے روکا
انہون نے تعرہ کیا اور نکیرہ کرکے مرکب کو قریب مرکب ملاکر ایک طمانچہ اسے مارا کہ منہ اسکا
پھر گیا اور چرخ کھا کے گھوڑے پر سے گر پڑا یہ مع مرکب دراندہ صحن بارگاہ مین آئے
یہان قربوس نے ایک وزیر اپنا مقرر کیا ہے کہ وہ بھی مرصع حصاری ہے اور نہان

مرصع حصاری اوسکا نام ہے۔ قربوس چاہتا ہے کہ حکم دون کہ اسکو مارا اوسوقت اپنے
ہاتھ باندہ کر عرض کیا کہ اے شہریار یہہ نامہ دار کی تو قیر نہین ہوتی ہے کہ اُسکو آپ قتل کرین ایلچی
مارنوالے نیست کسی مذہب اور ملت مین ایلچی کو نہین مارتے ہین مجھ خوب معلوم ہے کہ خداوند
زمرد شاہ باختری بھی تو قیر نامہ دار کی فرماتے تھے + وزیر کے اس طرح سمجھانے سے کچھ غصہ
اسکا فرو ہوا اور کہا کہ بلالو اور ایک دنگل بچھوا دیا۔ انہون نے آکر کہا السلام علیکم جو خدا کو برحق جانتا
ہو میرا سلام اوسپر ہے اور یہہ کہکر اُس دنگل پر بیٹھ گئے اسنے پوچھا کہ اوسکی کیا تو قیر ہونا
چاہیے اسنے تو جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا وزیر نے عرض کیا کہ جام سے سیراب کرائیے جیسا کہ سنا ہون اور شہر
یارون کے دربار کا دستور ہوتا ہے تا کہ آپ کے خلق و اخلاق کی مدح و ثنا کرے اور خلعت سے
بھی مخلع کرائیے گا اس نے کہا کہ بہتر بس قربوس نے حکم دیا کہ ساقیان شوخ چشم حاضر ہون حکم
دیتے ہی ساقیان مہر طلعت جام و صراحی لیکر حاضر ہوے اور جام بھر کے نامہ دار کے سامنے پیش
کیا انہون نے کہا کہ او بدانجام مین کافر کے یہان کا جام نہ پونگا بس تو نامہ کو دیکھیا اور جو لکھنا ہو تو
لکھہ دے اور اگر کسی طرح نامہ کے ساتھ بے ادبی کی تو جان لینا کہ مثل لفافہ کے مین بھی تکڑے
اُڑا دونگا یہ سنے بزرے کڑوا لون گا۔ یہ ہنسا اور کہا کہ سچ ساتھ لے دے کے اپنے یارون کو
مینڈکی بھی خلعت دیتے ہین + یہہ خوش نامہ دار جو یہہ سخت زبانی کرتا ہے اور مین برداشت کرتا ہون تو
فقط وزیر کے سمجھانے سے نہیں اسکے کلام درشت کا تحمل کیا تو اسنے شاید یہہ خیال کیا کہ مین دب گیا
یہ اسکا خیال خام اور تصور ناتمام ہے خیر لاؤ نامہ۔ انہون نے نامہ دیا اور کہا کہ اُٹھکر نامہ ادب سے
لے اسنے وزیر کیطرف دیکھا وزیر نے عرض کیا کہ مضائقہ ہی نامہ کو تعظیم سے لینا چاہیے بس قربوس
نے نیم قد آستادہ ہوکر نامہ لیا۔ نامہ کو کھولکر پڑھا۔ بعد تعریف پروردگار عالم کے لکھا تھا کہ او ظالم
جیسی تو نے بیدادگری پر کمر باندھی ہے اور ہزارہا بندگان خدا کا بیگناہ کشتہ و خون کیا ہی اُسکی سزا
انشاء اللہ تجکو دیکر آیا ہون اگر تو سجدہ ابلیس پرستی سے باز آ تو مین تیری اس بیدادگری کو معاف
کرتا ہون اور پہچان پروردگار عالم کو تو بہتر ہے اور نہین تو اس حال خراب سے تجکو قتل کرونگا
کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا تیرے حال زار پر گریہ و زاری کرینگے اور صدا تیری لاش سے یہہ آئیگی
کہ ؎ ہماری لاش چوراہی پہ کرنا دفن لیجا کر + چراغ صد قہ رکھدینا کوئی گور غریبان پر + یہہ سنکے
اسے کچھ غصہ سا آگیا ساتھ ہی وزیر نے سمجھایا کہ حضور یہہ محل غصے کا نہین ہے ع ہر سخن موقع
و ہر نکتہ مقامے دارد + آپ جواب جنگ نامہ پر تحریر فرمائیے چنانچہ قربوس خرس پیشانی
نے جواب جنگ نامہ مین تحریر کر دیا خلعت جو فتاح پلنگینہ پوش کے واسطے رکھا تھا اُسکو
یہ ٹھوکر مار کر اُٹھے اور کہا کہ اگر کسی کو حوصلہ جنگ ہو تو مین حاضر ہون کہیے جواب نامہ
یہ اُسی دم و خم سے چل کھڑے ہوے ساتھ ہی ساتھ چھپا ہوا ضرغام شیر دل
بھی آیا تھا اسنے اپنی بارگاہ مین پہنچکر سارا حال اسد غازنی سے فتاح پلنگینہ پوش
کی جرات و مردانگی کا بیان کیا۔ اسد نے کہا کہ اے ضرغام فی الواقع وہ بوڑھے
شیر ہین اونکی جرات و دلاوری کا کیا ذکور ہے یہہ کہکر اسد نے اپنے بیٹون
سے آنکا استقبال کرایا اور وہ استقبال کرکے بکمال اعزاز و اکرام بارگاہ
مین لائے لیکن اب حال وہان کا سنیے کہ قربوس خرس پیشانی

نے حکم دیا کہ فوج ہماری طیار ہو کر اسد کے مقابلہ مین روانہ ہو ہم بھی آتے ہین اسلی فوج یہان قریب
ساتھہزار کے ہے ہر ایک ابلیس پرست جنگ کرنے کو تلا ہوا ہے کہ یہ قزاق ہمارا کیا کر سکتا ہی
چنانچہ چار گھڑی دن باقی تھا کہ قرلوس بھی آیا اور داخل بارگاہ ہوا صحبت منوشی کی آراستہ ہوئی دو چار
جام جب منوآر چلے اور دماغ اسکا بادہ ناب سے گرم ہوا سونت اسنے آواز دی کہ ہان طبل جنگ بجے
چنانچہ طبل جنگ بیدرنگ بجنے لگا جب خبر نواخت طبل جنگ شہزادہ عالیوقار کو معلوم ہوئی تو
آپنے بھی حکم دیا کہ پروردگار عالم کے عنایت پر نظر کر کے ہمارے یہان بھی طبل جنگ بجے حکم دینا تھا
کہ انکے لشکر مین بھی طبل رزمی پر چوب پڑی ے بجا اسطرف فوج مین طبل جنگ + اُدھر اگر دن
کے چہرہ سے رنگ + رات بھر دونون لشکرون مین طیاری سامان جنگ ہوا کی آلات حرب و ضرب صیقل
و صیقل ہونے لگے طلایہ دار دونون لشکرون کے طلایہ پھرنے لگے آواز حاضر باش و ناظر باش ہر طرف
بلند تھی غرضکہ اسی امید و بیم مین زمانہ شب کا برطرف ہوا اور خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی ے لگی ہونے
نظرون سے تارے نہان + چھپا نور مین جادۂ کہکشان + مؤذن اذان سے ہوئے بہرہ مند + ہوئی بانگ
اللہ اکبر بلند + رخ شمع مائل بزردی ہوا + لباس فلک لاجوردی ہوا + مسیحا نفس تھی نسیم روان + اٹھی
لوگ لے لیکے انگڑائیان + یہ بہادر سب کے سب نماز صبح پڑھ پڑھ کے اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہو کر
میدان کارزار کیطرف عازم ہوئے اور صفین باندھین ادھر لشکر کفار بھی داخل میدان رزم ہوا اسی
بھی اپنی صفین آراستہ کین نقیب نقابت کیواسطے آئے سرد دستانہ چھپر چھپڑ کے یہ سب بھی بڑھنے لگے
راوی کہتا ہی کہ نقیب نامردون کے رقیب پرون کے قریب قریب آکر نقابت کرنے لگے جہادرون کے سینہ
مین شجاعت نے جوش مارا حباب آسا سینے تان تان کے ابھرنے لگے نقیب للکار کر یہ کہنے لگے کہ دلیرن

ے لڑائی بھڑائی کا لبدن ہی کج	ہان سلک تیغ کا ہے رواج	سلیمان کی حشمت سے کیا کام ہی
جو مر جاؤ لڑ بھڑ کے تو نام ہے	سکندر نہ دارا نہ جمشید ہے	کسے زندگانی کی امید ہے
فریدون نہ وہ گنج قارون رہا	نہ تخت شہی پر ہمایون رہا	تمہین بھی مناسب ہی اے خاص و عام
وہی بات کرنا کہ ہو جس سے نام	نہ مر کر جیے قبضہ ذوالفقار	زمانہ مین کہہ تو رہے یادگار

یہ صدا سنکر سردار جو تھے تلوارون کے قبضے چومنے لگے غرضکہ ایک سردار کہ نام اسکا تجمل تیغ زن
تھا اسنے نکلکر سلحشوری دکھائی اور آواز دی کہ اے گروہ خدا پرستان دای زبردستان جسے کہ
آرزوی مرگ ہو آئے میرے سامنے بس یہ سننا تھا کہ فتاح پلنگینہ پوش یا تو خاموش کھڑے تھے
یا مرکب کو صف سے نکالا اور عرض کیا شہزادے سے کہ خدا حافظ اس کافر سے مین مقابلہ کرونگا اسید
نے سر جھکا لیا اور یہ کہا کہ سپردم بہ پروردگار عالم یہ اڑ کر مرکب کو سامنے اُس شیطان پرست کے
پہونچے اور کہا کہ لاضرب بہادری کی اسنے کہا کہ پہلے اپنا وار کرو آرزو دل نکال لو انہون نے کہا کہ
جانتا ہے کہ ہم خدا پرستون کا دستور پیش قدمی کا نہین ہی پھر تقریر کرتا ہے برجہا تر چیے ہو کر مارا
انہون نے اوسکے برچھے کو خالی دیکر دوبارہ سنان کو سنان پر گانٹھہ کر ستائیس طعنون کے بعد نیزہ
اسکے ہاتھ سے نکالدیا اسنے جھنجھلا کر تیغ آبدار کا وار کیا انہون نے اسکی تیغ کو سپر پر گانٹھہ کر ہاتھ
چوما تھا جگرگاہ تیغ انکی اسکے گھوڑے پر سے گر پڑا اسیطرح سے پانچ سردار اس بہادر نے واصل
جہنم کیے اب جھنجھلا کر قرلوس خرس پیشانی اپنے گینڈے کو چھیڑ کر نکلا اور
کہا اللہ رے خدا پرست تو نے بہت سے بندگان ابلیس کو سیر بہشت مین متوجہ کیا لیکن مین تجھکو

چھوڑتا ہون یہ کہکر گرز اسنے پھرکے ہان ہان کہکر جھپٹ کر مارا انہون نے سپر کو اٹھا کر جھرہ کی نیاد کیا لیکن سپر کیا ضرب گرز تجاوہ گرز سپر کو شکر پارہ اور سر گھوڑے میں آیا یہ گھوڑے پر سے پھڑک کر گرے جھپٹ کر لوگون نے انکو اٹھایا اسد نے نعرہ آہ کا مارا اور کہا کہ چچا آج ہمارا ساتھ آپنے چھوڑا افسوس کوئی ہمارا چاہنے والا اب نہ رہا والدماجد یعنی کرب خانہ کعبہ گئے اور چچائی صاحب نور الدہر کا حال نہین معلوم اور یہ کہکر آبدیدہ ہوکر بمقابلہ قبر لوس خرس پیشانی ہوئے پھر اس ملعون نے وہی گرز خون چکان انکے بھی سر پر مارا انہون نے خالی دیا اسکی جھونک مین جھکا ہوا تھا کہ انہون نے تلوار جو ماری تو اسکے کرگدن کے سر پر پڑی یہ کود کر الگ ہوگیا اور چاہا کہ اونکے مرکب کو پے کرے یہ گھوڑے پر سے کود کے اسکے گریبان گیر ہوئے لگی کشتی ہونے دو پہر کی کشتی مین شہزادہ اسد نے اسکا لنگر اوکھیڑ کر زمین پر مارا اور فرمایا کہ تا سے شناخت پروردگار عالم کے باب مین اسنے کہا کہ ہزار جانین خداوند ابلیس پر صدقہ کیجئے مذہب ابلیس پرستی کو ہاتھ سے نہ دیجئے اسد نے پڑھا کر پاکون اسکی ران پر رکھا اور ٹانگ پکڑ کر جو جھٹکا مارا تو مثل کپاس کہنہ کے چیر کر پھینکدیا فوج اسکی ٹوٹ پڑی ادھر سے یہ لوگ بھی مرکبون کو بڑھا کر جا پہونچے لگی تلوار گھمسان کی چلنے یہ تو اس عالم مین تھے کہ وہ لوگ جو خانہ کعبہ سے پھرے ہوئے ڈیڑھ لاکھ کی فوج آتی تھی انکو معلوم ہوا کہ قلعہ مرصع حصار پر خونخوار بن دجال حاکم کر گیا تھا وہ مارا گیا بس یہ لوگ بھی آکر اسد پر گرے اب شہزادہ اسد پر وقت تنگ ہوا لیکن راوی بیان کرتا ہے کہ اتفاقات وقت سے اسد ثانی جو اجازت لیکر سمندر پر گئے تھے وہ حسب اتفاق رستہ بھول کر مرصع حصار کیطرف آنکلے انہون نے جو یہ صدائے گیر دار گشتی اور نعرہ کی آواز جو انکے کان مین پونہچی کہ ؎ اسد شہسوارم کہ در روز جنگ ۔ بدرم دل شیر چرم پلنگ ۔ یہ آواز لیتے باپ کی سنکر بیتاب ہوگئے اور بعجلت تمام لشکر کفار پر آکر گرے انکے آنیسے اسد من جان آگئی وہ اضطراب برطرف ہوا اسد ثانی جو تازہ دم آکر لشکر کفار پر گرے تو سب کو درہم وبرہم کر دیا غرضکہ فوج کفار بدشعار روان دوان ہوکر چارون طرف منتشر ہوکر بھاگے قریب شام فتح ہوگئی شہزادہ اسد نے بیٹے کو گلے سے لگایا اور خیمہ کیطرف سب حال دریافت کرنے کے لیے گئے اور لاش فتاح پلنگینہ پوش کی میدان جنگ سے اٹھوا کر لائے اور قریب شہنشاہ مرصع حصاری و شہریار مرصع حصاری کے فتاح پلنگینہ پوش کو دفن کیا اور نہایت افسوس کے ساتھ اس گوہر دریائے شجاعت کو زیر زمین رکھا۔ بعد اس غم والم کے انکے ہمراہیون کی لاشین اٹھوا کر انکو بھی دفن کیا اور کمال رنج وافسوس فاتحہ خیر پڑھکر چلے خیمہ مین آکر بیٹے سے حال دریافت کیا کہ تم تو ہمراہ صاحبقران ثانی کے گئے تھے اسنے کسطرح جدا ہوئے اسد ثانی نے آنکھون مین آنسو بھر کر کل واقعہ میدان کاج باج کا باپ کے سامنے بیان کیا اسد غازی نے پوچھا کہ پھر وہ کہان گئے کہا کہ مجھے کیا معلوم وہ اسی آگ مین تھے اسد نے بہت افسوس کیا اور کہا کہ دیکھئے ابھی حال کسی کا مفصل معلوم نہین ہوا۔ اب شہزادہ اسد غازی انتظام مرصع حصاری جانب متوجہ ہوئے اور یا قوت مرصع حصاری فرزند شہنشاہ مرصع حصاری کو بادشاہ کے دین اسلام کو اس ملک کو آباد کیا اور اس انتظام سے فارغ ہوکر بیٹھے تھے کہ نکا حال آیندہ بیان ہوگا

اب دوکلمہ داستان خونخوار بن دجال کے بیان ہوتے ہین

جب خونخوار بن دجال قلعہ زرین حصار پر پونہچا تو گلبن زرین حصاری و گلبانش زرین حصار

کو اطلاع ہوئی۔ نہایت پریشان ہوکر اپنے رفقا کو جمع کیا اور کہا کیا صلاح ہے عرض کیا رفیقون نے کہ
جو حضور کی صلاح ہو وہ ہی مناسب ہی ؎ صلاح ما ہمہ آنست کو صلاح شماست ۔ پادشاہ نے ارشاد
فرمایا کہ وہ زمانہ جوانی کا اور زور و قوت و امنگ کا گذر گیا بقول شاعر ؎ زمان طفلی کو رو مین کیا
ہم فریب آیا ہے وقت پیری ۔ جوانی رخصت سنا رہی ہی گذر چکا ہی شباب آوارہ یہ شعر پڑھکر
رفیقون سے کہا کہ میری رائے تو یہی ہی کہ قلعہ بند ہوکر بیٹھو لڑنا میرا بھوتا ہے۔ خنقاین گلبن زرین
حصاری کو جنگل کیطرف روانہ کردیا اور آپ قلعہ کو آلات حرب و ضرب سے آراستہ کرکے گولہ اندازون
ناوک اندازون خشت اندازون کو مہیا کرکے مثل آتش افشان تیار کیا اور مہیا قضا و قدر ہوکر
بیٹھے اور خندقہای قلعہ کو پر آب کرکے پل تختے اٹھوا دیئے۔ اس اثنا مین خونخوارین دجال کو بھی
خبردارون نے خبر پہونچائی کہ وہ لوگ قلعہ بند ہوگئے ہین تاب مقابلہ حضور نہین لا سکتے ہین اسوقت
دجال نے اپنی فوج مین سے حربان آدمخوار کو حکم دیا کہ اس قلعہ کو تو ہی فتح کر جو تیرے ہاتھ
آئے اسکو کھاسے اور جا بجی کو اس قلعہ کا حاکم کیا۔ یہ ملعون یہ حکم سنکے بہت خوش ہوا اور دجال
کی صفت و ثنا کرتا ہوا سامنے قلعہ کے آیا اور طبل جنگ بجوا کر صبح کو دھاوا کیا جب توپ کی زد پر آیا
تو توپ اسپر پڑنے لگی تو تمام اسمان دھوان دھار کردیا اہل قلعہ نے وہ آتش باری کی کہ زمانہ کو
تیرہ تار کردیا مگر کوئی گولہ قضا کا اسمین نہ پڑا یہانتک کہ قریب خندق آگیا اسوقت ناوک اندازون و خشت
اندازون نے اپنا حربہ کیا اور ماتوالا گرز کا پولا بارود کی ہانڈیان اسپر ماریں لیکن یہ کسی حربہ سے
نہ مرا اور آتے آتے خندق کے پار آگیا اسوقت ساکنان قلعہ مجبور ہوکر تلوارین پکڑکے غٹ پٹے
ہوگئے چار گھڑی کی تیغ زنی مین باشاہ بھی مارے گئے اور انکے رفقا بھی قتل ہوگئے اور بعد قتل یہ
اور مزید ظلم ہوا کہ لاشے بھی خاصکر طعمہ نہنگ اجل ہوگئے یعنے آدمخوار سبکو کھا گیا قلعہ مین اسکی
عملداری ہوگئی تمام لوگ بھاگ کر صحرا مین چلے گئے بھگدر پڑگئی اسقدر خوف اس ظالم کار عایا اور
اہل فوج پر غالب ہوا کہ جسکا جدھر سینگ سمایا وہ ادھر کو روانہ ہوا کسی کی کسیکو خبر نہ تھی ایک غدر
مچا ہوا تھا اور تہلکہ عظیم برپا تھا غرضکہ خونخوارین دجال نے حربان آدمخوار کو حسب وعدہ یہ
ملک دیدیا اور اسی کو بادشاہ دہان کا کرکے کل انتظام ملکی و مالی کا اسکے اختیار مین دیدیا اور
خود مع فوج و لشکر کے دیدہ خونریز کیطرف روانہ ہوا بعد قطع منازل و طی مراحل کے قریب درہ
خونریز کے پہونچا۔ حارب خونریز و ضارب خونریز کو معلوم ہوا کہ قاتل ہمارا آپہونچا اسنے
اپنے رفقا اور اہلکارون سے مشورہ کیا کہ اب کیا تدبیر کیجائے سبنے عرض کیا کہ حضور موت کی
کوئی تدبیر ممکن نہین قضا و قدر کیسے ٹالے ٹل نہین سکتی کیونکہ ؎ کچھ کام نہین کرتی سپر تیر کے
آگے ۔ تدبیر کے پر جلتے ہین تقدیر کے آگے ۔ حارب خونریز نے ضارب خونریز سے کہا
کہ دروازہ قلعہ کا بند کرنا ہمارے نزدیک بڑے عیب کی بات ہی اور کمال نامردی اور بزدلی ہی اسلیئے
مثل مشہور ہی کہ قلعہ بغیر ٹوٹے نہین رہتا اور قیدی بغیر چھوٹے بس یہ تدبیر مناسب معلوم ہوتی
ہے کہ ناموس کو تو مع تمام اہل و عیال کے جانب صحرا روانہ کردینا چاہیے اور یہان سے ہم تم
چلکر اسکا استقبال کرکے قلعہ مین لائین اور دعوت مین عداوت کرکے زہر کھلا کر مار ڈالین بس
دونون باہم یہ مشورہ کرکے ساتھ آدمیون سے استقبال کے لیئے روانہ ہوے۔ لیکن ہمتر جاریں
عیار خونخوارین دجال کا اسمقام پر حسب اتفاق بہ تبدیل ہیئت ایک خدمتگار کی شکل

بنا ہوا موجود تھا اور سب حال کھڑا ہوا سن رہا تھا اسنے جلد اپنے تئین خونخوار کے پاس پہونچایا اور کل
حال مشورہ کا اور دعوت کرنے کا عرض کیا خونخوار بن دجال سب کیفیت سنکے خاموش ہو رہا
کہ اس اثنا مین عرش بیگی نے آکر عرض کیا کہ حضور حارب خونریز و ضارب خونریز دونون آپ کی
خدمت مین حاضر ہونے کے لیے مین کیا اجازت ہے اسنے کہا کہ بلالو چنانچہ حارب و ضارب دونون اسکے
حضور مین حاضر ہوئے دیکھا کہ تمام سردارون کا مجمع بکثرت ہے اوسوقت ان دونون نے آکر سلام کیا
اور یہ عرض کیا کہ حمزہ اور اولاد حمزہ نے ہم لوگون پر بڑا ظلم کیا کیونکہ حضور ہم لوگ پہلے زمرد
پرست تھے پھر انہون نے یہ جبر کیا کہ اپنے مذہب مین ہمکو لائے چونکہ وہ زبردست تھے ہم انکا
کچھ نہ کرسکے بالضرورت مجبوری ظاہر مین ہمنے انکا مذہب اختیار کر لیا مگر حضور جیسے لقا ویسے خداوند
ابلیس ہم پھر اپنا مذہب قدیم قبول کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ حضور قدم رنجہ فرماین قلعہ مین
یعنی لین مع تصویر خداوند ابلیس کے تاکہ تمام ساکنان قلعہ بھی تصویر خداوند کے مشرف ہون اور مذہب
ابلیس پر ہتی پر عود کرین اور حضور کی دعوت ہے جو نان و نمک ہلوگون کو میسر ہے حضور اسکو قبول
فرماین ہم سب حضور کی تابعداری و جان نثاری مین حاضر ہین - یہ سنکر خونخوار بن دجال ہنسا
اور دیکھکر کہا کہ او حرامزادون تم مجھ فقرہ دیتے ہو مجھ پہلے ہی خبر تمہاری اس عنوان دغابازی کی
پہونچ گئی ہے مین اب تمہارے ملکون مین کب آتا ہون یہ کہکر اسنے حکم دیا کہ انہین مار لو بس لوگ ان پر
تلوارین کھینچکر دوڑ پڑے انہون نے بھی تلوارین میان سے نکالین ساٹھ آدمی دوسو آدمیون کو مار کر
بدرجہ شہادت فائز ہوئے کہا اسقدر کفار کا مجمع کہان یہ قلیل ساٹھ آدمی کیا کر سکتے تھے مگر بیشکر
مار کر مرے اور خوب شمشیر زنی کر کے لیے جوہر شجاعت کے دکھا دیئے اور زمرہ شہدا مین داخل ہوئے
بس بعد ان دونون کے شہید ہونے کے خونخوار نے جاکر قلعہ کو تاخت و تاراج کیا اور تمام قلعہ
کو مسخر کر کے اپنے قبضہ مین کیا غارت و یرانی کی جو باقی تھی وہ صحرا کیطرف روانہ ہوگئے اور
تمام مخلوق جا بجا کھڑی ہوئی اسنے قلعہ کو فتح کر لیا اور یہان کی حکومت آگو از بلند آواز کے
سپرد کر کے اور اسکو یہان کا حاکم معین کر کے آپ شہر عنطلی آباد کیطرف روانہ ہوا منزلون کو طے کرتا
ہوا جاتا ہے کہین کوچ در کوچ و مقام در مقام کرتے صحرا کے عنطلی آباد مین جا پہونچا - یہ خبر ناموس
عمرو کو پہونچی مہتر برق فرنگی کیا منوزن بن قران دل سمک لیطانی جواہر بن عمرو فیروزہ
بن عمرو نیلبان خنجر گزار بن عمرو عمران خطائی نرگ خطائی یہ سب کے سب دامنے ایران
استانی یعنی ملکہ جادو کے دیدار کو آئے تھے اور کہہ رہے تھے کہ افسوس کیون ملکہ وہ زمانہ شہر
عنطلی آباد مین ہمارے استاد کے اور ہمارے آنیکا یاد ہے اب پیری نے ایسا ہمکو کثیف و ناتوان
کر دیا کہ کسی عیاری و مکاری کے قابل نہ رہے بس یہ ذکر ہو ہی رہا تھا کہ خبرداروں نے آکر خبر دی
کہ شہر عنطلی آباد مین اس کافر جبار خونخوار بن دجال کا لشکر آپہونچا ہے ملکون کو اجاڑتا ہوا
ظالم جفا شعار چلا آتا ہے ہم نے یہ خبر پائی ہے کہ یہان ناموس عمرو ملکہ جادو رہتی ہین تو اس
واسطے اس ملک کو برباد کرنے آیا ہے مہتر برق فرنگی نے کہا کہ حضور تو سحر سے توبہ کر چکے ہین اگر
اس توبہ کو توڑ کر اور پھر سحر کر کے اسکو مٹا دیجئے تو کیا بات ہے کچھ بعید نہین ہے کہ ملک بربادی سے
بچ جائے اور ہزارہا بندگان خدا کی جانین بچ جائین ملکہ آنکھون مین آنسو بھر لائی اور دیکھکر
کہا کہ اے برق فرنگی کہین ثابت قدمون کی توبہ ٹوٹ سکتی ہے مین انہین نہین ہون کہ

سے کی تو سو بار پر اگندم نہ بنا ہی تو بہ پہ مین بھی وہ تو بہ شکن ہون کہ اگی تو بہ پس اگر میرا وارث مہر سپہر عیار ہوتا تو یقین تہا کہ اس ملعون کو اسی بیابان مین قتل کرتا اور آگے نہ بڑھنے دیتا اسکی حسرت دل دل ہی مین رہجاتی پر ارمان روانہ ملک عدم ہوتا بس یہ سنکر برق فرنگی نے کہا کہ استانی ابھی اتنے غلام آپکے حاضر ہین ہم لوگ جاتے ہین اور عیاری بن پڑی تو اس ملعون کو وہین فیح کرینگے اور اسکے لشکر کا کام تمام کرینگے یہ کہکر سب عیار ملکہ کے پاس سے رخصت ہوکر اسٹھے اور گوشہ مین آکر مشورہ کیا کہ اے برق فرنگی تم سے بہتر کوئی عورت کی عیاری نہین کرسکتا پس اپنی اگلی عیاری کرو اور اس ملعون کو چلکر مارو برق فرنگی نے ہنسکر کہا کہ لوٹرہا چونچلا جنازہ کے ساتھ اب وہ عیاری کیا کام دیگی یہ کہکر کھولکر کسوت عیاری اپنی مشکل اتہارہ برس کی نازنین کی بنائی اور یہ کہا کہ یہ عیاری بھی آخر ہی اور ہم تم بھی آخر ہین یہ کہکر ایک رتھ نہایت خوشنما منگوائی اور ایک دو آہنین سے سارتھ بنے اور ایک طبلچی بنا اور ایک مجرا اور ایک انہین سے کاٹھی بان بنا اس رتھ کے اوپر برق فرنگی بیٹھکر اور ان سب کو اپنے ہمراہ لیکر اس صحرا کیطرف چلا جیسا کہ خوشنما بتھے کہ پانون پر انکے گھنگرو بندھے ہوئے اور سینگون پر انکے نقش ونگار کیا ہوا رتھ کیسی خوشنما مثل ہوا کے اڑتی ہوئی چلی جاتی ہی باقی یہ تین عیار عمران خطائی تعبان خنجر گزار جانسوز بن قران ایک صورت بیراگی کی بنکر کہ جسکو کنک کنہیا بن دمان دونون کو کنہک کی صورت بناکر اپنے ساتھ لیکر یہ بھی چل کھڑا ہوا ادھر کا حال سنیے کہ خونخوار بن دجال نے اس صحرا مین اپنی بارگاہ کو برپا کیا مع اپنے رفیقون اور مصاحبون کے بیٹھا ہی کہ اسکی دربار گاہ مین ایک رتھ اسپر ایک عورت نہایت حسین وجمیل بیٹھی ہوئی سازندے نے آکر دربان سے عرض کیا کہ بی بی برق قہر نگار ایک طوائف ہر آپکا نام سنکر آئی ہے دربان نے جاکر عرض کیا حکم ہوا کہ بلالو تین مرتبہ منوشی کی ہوا چاہتی تھی کہ اسکا آنا بھی ضرور تھا طلب ہوئی مع اپنے سازندون کے دیکھا تو ایک نسیم بہار کے مانند ہوا سے اپنی زلفون کو کان کے پیچھے کرتی ہوئی چال مستانہ وار چلتی ہوئی یہ شعار برجستہ پڑھتی ہوئی ؎ چال ہی مجھیا تو ان کی مرغ بسمل کی تڑپ ہر قدم پر ہی یقین یان رکھیا دان رکھیا خدا برا کرے اس ہوائے تیز کا کہ مجھی گرائے دیتی ہی۔ یہ سازندے ہوا سے بچاتے ہوئے سامنے خونخوار کے لائے خونخوار اس ادا و وضع کو دیکھکر نہزار جان سے عاشق ہوگیا کہ ساتھ ہی آدمی نے آکر عرض کیا کہ تین کتھک دو لڑکے اور ایک بوڑہا ساتھ ہی چاہتے ہین کہ وہ آکر اپنے کمال سے بادشاہ کو آگاہ کرین انعام مین مال و زر پائین از بسکہ اسکو دونون شوق ہین یعنی دونون جانب ملتفت ہی عورت سے بھی اور کم سن لڑکون سے بھی کہا کہ بلالو۔ اب جو دیکھا کہ یہ دونون کیسے خوش قطع ساربان باندھے ہوئے کچھ زیور تن پر آراستہ کیے ہوئے۔ جوڑے نکیلے نکیلے بندھے ہوئے۔ آنکھہ وہ آنکھہ کہ نرگس شہلا دیکھہ لے انکے دیدار مین عمر اپنی ساتھ غم کے بسر کرے بقول شاعر ؎ چشم تو جادوست یا آہوست یا صیاد خلق ۔ یا دو نرگس شہلاست این ما معلوم ہوتا ہے کہ لالہ داغ بدلی انہین صورتون کا ہی بلبل آ جتک باجال پریشان انہین کے خیال مین ہی۔ سوسن نے ہزار زبان دراز زبان کین مگر انکے سی مالیدہ لب کا مقابلہ نکرسکی خاموش ہورہی پہنچے ان غنچہ لبون کو دیکھکر بچکنا پھول گئے ایسے دل بستہ ہوئے کہ رشک کے مارے پھول گئے غرضکہ ان دونون تینون نے بھی آکر مجرا کیا خونخوار بن دجال ہنسا اور کہا کیا خوب بات ہے ؎ غم صیاد و فکر باغبان ہی ۔ دو حلقے مین ہمارا آشیان ہے ۔ یہ پڑھکر انکو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ بی قہر نگار طوائف بزبان نکلو نکو دیکھکر اور خونخوار کیجانب

آنسو بھر کر کہا کہ خدا غارت کرے ہماری کوئی کاہیکو قدر کریگا ان کم سن لڑکوں کے۔ اسنے کہا کہ کچھ مضایقہ کی بات نہین ایک صراحی کا پانی سب مرد و زن پیتے ہین تم کاہیکو پریشان ہوتی ہو یہ کہکر اور اسکی جانب دیکھکر کہا کہ یہ بچے کاؤ آہکو دو نہین آنسو بھری تھی ساز ندون نے ساز ملا لیے اور اسنے یہ غزل میر کی شروع کی۔

غزل

جو یون شور سے میر رویا رہے گا
تو کاہیکو ہمسایہ سوتا رہے گا

این وہ رونے والا اوٹھا ہون جہان سے
جو ہمکو کہیگا وہ ہوتا رہے گا

جسے ابر ہر سال روتا رہے گا
تو وے شوق سے غیر کو گالیان

ہے مجھ منی آتی ہی متوالی گھٹا
خونخوار نہایت محظوظ ہوا اور کہا کہ دیکھو

بوندیان برسنے لگین جھوم کر بادل آئے
اسطرح بن کر معشوق مجھ کو آئے

اری او ساقی کہان ہی جوہم رندون کی دور مین
ہیکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

یون کہنے لگا پس دیکھا ساقیان گوخ چشم مع صراحی مرصع نگاہی جام زرنگار سجے کشتیان مولا لہ فام کے لئے ہوئے حاضر ہوئے اور توری پوش کشتیون کو الٹ کر دکھائے معلوم ہوتا تھا کہ ہر کشتی مین ایک ایک دس بارہ برس کے بچے بھی ہی کیونکہ وہ بھی سر کو گلوری صراحی بندھی ہوئے جو ہر نگار کام کئے ہوئے بس دیکھکر بیساختہ اس نازنین نے ایک چاہی تو خونخوار نے ہنسکر کہا کہ کیا کہنا تم بھی پیوگی ساز ندون نے بڑھکر کہا کہ حضور آپکے ہاتھ پیر اور بلا نکی ہی اور معشوق کر ہو ساقی کی کیا ضرورت ہی خونخوار نے دیکھکر کہا کہ مین منظور کرتا ہون اسطرف کو یہ دونون کہنک پلائین اور اسطرف سے ہم لگائین کہ میری سرکار مجھ دم نہین گھٹا آئی ہوئی تھی عجب سماں بندھا تھا عجب وقت تھا ہے

ابر چھایا ہوا ہلکی سی بہار ہین گرمی ہین ۔ شیشہ چھلکا ہوا ساقی بھی پریرو پیدا ۔ بس دونون نے آدہی آدہی کشتیان اپنے قبضہ مین کر کے اور گھنگرو اپنے پانون مین باندھکر اور جام لبریز کر کے دونون نے لگانا پلانا شروع کیا اس نازنین نے خونخوار مین دجال کو پلایا ۔ جھٹ کر کہنک نے بھی ایک ساغر ہوش آمیز اسکو پلایا یہ تیسرے نے بھی ایک جام بیہوش آمیز خونخوار کو پلایا اب دماغ اسکا یہ دہ تاب سے گرم ہونے لگا اور باقی دورہ کیا کہ خنجر رفیق اسکی بھوکی سب کو سیر کر دیا یعنی خدمتگار تک کو پلایا اور کہنک کہتا تھا کہ میر کے بچون نے آج بڑی بہادری کی ہی ۔ لو جو نشہ مرکی پیاسی ہین وہ پی لین ۔ یہ کہکر سبکو خوب پلائی کل حاضرین جلسہ کو سیر و سیراب کر دیا اب انکی آنکھون مین سرسون پھولی ایک ایک کو کہنے لگا کہ ہی تمہاری موچھہ پر کوا بیٹھا ہی وہ بولا کہ یہ دیوانہ ہو گیا ہی اسکو وہ مسا کو معلوم ہونے لگا اسنے کہا کچھ بھی سودا ہی اسنے کہا دکھا دیتا ہون سودا اور یہ کہکر اسنے اسکی موچھہ پر ہاتھ مارا اور موچھہ کو نوچ لیا اور کہا کہ کوا تو اڑ گیا پر ہاتھ مین رہگئی یہ حرکت دیکھکر اسنے کہا کہ او بیایمان تو نے میری موچھہ نوچلی ۔ اسنے بھی اسکی موچھہ نوچلی آپسمین لگی دہینگا مشتی ہونے یہ لوگ بچا بیچ سے اٹھے خونخوار یہ حال دیکھکر آپ بھی جھپٹا ۔ وہ ایک قلعہ چلا تھا کہ سب کے سب سر تلے ٹانگین اوپر کر کے گرنے لگے ایک دم مین سبکو کوچہ سنا نظر آنے لگا سب کے سب بیہوش ہو گئے بقول شاعر ؎ ایسا ایک جام دے اے ساقی مینوش مجھ ۔ دونون عالم نظر آنیلگین بیہوش مجھ ۔ پس طیلے اور سارنگیان پھینک مع گاڑیان ان سب نے تلوارین ان سیہ مستونکی کمرون سے نکال نکال کر بھینکر قصد انکے قتل کرنیکا کیا ۔ لیکن اسمقام پر عرض کیا جاتا ہی کہ ؎ نقوش کلک قدرت کی ہی اندیشہ کو حیرانی ۔ پڑھا جاتا نہین ہرگز کسی سے خط پیشانی ۔ عقل ہر فرد بشر کی بسکہ حیرانی مین ہی ۔ پیش آتا ہی وہی جو کچھ کہ پیشانی مین ہی ۔ پس یہ چاہتے ہین کہ تلوارین مارین کہ زمین شق ہوئی اور نامراد جا دو کہ اسکی اوپر ایک عرصہ سے عاشق بھی یہ حسب اتفاق زمین سے پیدا ہوئی اور اسنے یہ معرکہ دیکھا کہ آٹھ آدمی قتل کیا چاہتے ہین ان لوگون کو مع خونخوار کے اسنے آواز گیردی یہ آنکھون کے کمر زمین مین گڑ گئی اور تلوارین ہاتھونسے چھوٹ گئین گویا وہ درگور ہو گئے بحیرت و یاس فلک کی جانب دیکھنے لگے ۔ معاملات قضا و قدر بھی عجب نرالے ہین کہ جانے

دم زدن مہلت ہو ۔ ۵ قسمت تو دیکھو کہ کمان کو لی جا کمند ۔ دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا ۔ آپہین کہنے لگا ای بھائیو
اب بچنا دشوار ہوا کلمہ آخری پڑھ لو اور تصور خدا کی جانب کرلو ۔ یہ کہکر ہر ایک عیار نے دعائے توبہ پڑھی اور درگاہ
خالق بے نیاز مین استغفار کرنے لگے اس اثنا مین نامراد جادو نے ان سیستان بادہ غفلت کو ہشیار کیا
اور یہ رنگ بارگاہ کا دکھایا ۔ ہکا ۔ عیار سامنے سے اب آیا خونخوار اسپر بہت خفا ہوا اور کہا کاش سران سب
کے بس یہ آٹھون بیدار ہاتھ اس نابکار کے قتل ہوتے حق جان نثاری اپنے مالک کا ادا کر گئے مرتے
تدبیر سے غافل نہ رہے مگر قضا و قدر سے مجبور تھے کہ بنی بنائی بات بگڑ گئی اجل آکر گریبان گیر ہوئی قابض ارواح
نے مہلت دم زدن تدی بفحوائے اذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعتا ولا یستقدمون سب کے سب تیر اجل کے نشانہ ہوئے
تنگ حلالی مین مثل جان نثاری مین مشہور زمانہ ہوئے جو جو امنگین دل مین تھین سب خاک مین مل گئین قضا
کے سامنے کوئی تدبیر پیش رفت نہ ہوئی کوئی منصوبہ کارگر نہوا اگر تھوڑی دیر اور مہلت نامراد جادو نہ آتی تو ان
عیارون نے قیامت برپا کردی ہوتی ایک کافر کو بھی زندہ نہ چھوڑتے سب کے سر کاٹ کر جہنم رسید کر دیتے ۔ یہ وہ
عیار تھے کہ خبکا فن عیاری مین مثل و نظیر نہ تھا آٹھون بڑی جا اکی ڈانپر کام مین ہوشیار تمام عیارون مین منتخب
اور ممتاز تھے ۔ خواجہ عمرو جو کہ تاجدار شاہ عیاران مشہور تھا اور اپنے زمانہ مین عدیل و نظیر اپنا نہ رکھتے تھے وہ بھی ان
عیارون کے معترف و مداح تھے اور اکثر کہا کرتے تھے کہ یہ سب شاگرد ہمارے نہایت لائق و فائق ہین اور انکی
وجہ سے مجکو بہت مدد ملتی ہے اور اکثر مقامات پر انکی امداد و اعانت سے کامیابی ہوئی واہ کیا عیاری کی تھی کہ رستمدلی
نرکھا تھا سب کا صفایا کر دیتے مگر ان لوگون کے ہاتھ سے ان نابکارون کی قضا نہ تھی بچگئے اور عین وقت پر نامراد جادو
پہونچ گئی اسنے سب کھیل بگاڑ دیا کل معاملات درہم برہم ہوگیا پیمانہ عمر ان بادہ نوشان خمخانہ عیاری کا لبریز ہو چکا تھا کہ یکبگ
جان پر ہو گئے سب محنت و مشقت رائگان ہوئی اور بے نیل مرام اس جہان فانی سے عالم جاودانی کیطرف جا تازہ دم
عیار تھے کہ جنون نے اپنے عہد شباب مین بڑے بڑے کارہائے نمایان کئے تھے اور ایسے سخت اور شرارگزار مقامات
عیاریان کین تھین کہ جہان آدمی کا گذر بہت مشکل تھا اکثر شاہان بد دماغ کافران بیحیا کو عیاری سے جہنم واصل ہوئے
بڑے بڑے بادشاہونکی بارگاہ مین اور سردارونکے خیمون مین جاکر عیاریان کین اور انکو بیہوش کرکے اپنا کام کیا
اور صاف نکل چلے گئے کسی نے بھی انکی گرد کبھی نہ پایا صاحبقران انکی کارگذاریون سے بہت خوش تھے اور اکثر نظر عنایت
کیا کرتے تھے اور عزت و آبرو کی نظر سے انکو دیکھتے تھے انعام و اکرام سے ہر ایک کو مالا مال کر دیتے تھے جب کہ انکے مارے جانے کی خبر
حال انکی عیاری کا اور ہوکر خونخوار ابن دجال جفا کا بگ اس عیاری کے ذریعہ سے اور عالم بے بسی و بیکسی مین قتل ہونا
سنیگا صاحبقران زمان کو معلوم ہوگا تو نہایت افسوس کرینگے ان کامل کارآزمودہ عیارونکے قتل ہو جانیکا اور کفار
مین گھر جانیکا بہت رنج و ملال ہوگا اور کل سردار باقیماندہ اور شاہزادی انکی حالات سنکے افسوس کرینگی ہر ایک عیار انمین سے
مخصوص ایک ایک عیاری مین کامل تھا مثلاً مہتر برق قزمی عورت کی عیاری نہایت عمدہ کرتا تھا اور ایسی
شکل تبدیل کرتا تھا اور اس طرز پر اپنے کو نازنین مرجبین مہر نگین بناتا تھا اور پوشاک و زیور وغیرہ سے آراستہ و پیراستہ
ہوتا تھا کہ عابد و زاہد بھی دیکھ لے تو ہزار جا سے عاشق فریفتہ ہو جائے علی ہذا القیاس کوئی درویش کی شکل
و شمائل بنتا تھا اور فقیرانہ لباس مین اپنے تئین آراستہ کرتا تھا کہ کیا مجال ہر کہ کوئی پہچان سکے بڑے بڑے
ساحر دہوکے کھا گئے اور یہ عیاری کر کے صاف نکلے چلے گئے اسیطرح کوئی نقب زنی مین مثیل و بی نظیر تھا کوئی فن
شمشیر کا ماہر کوئی فنون سپہ گری پین کامل خلاصہ یہ کہ ہر ایک ایک صفت خاص مین متصف تھا اور
وہ عیاری اسپر ختم تھی کہ یون تو سبھی فن عیاری مین مشہور و معروف تھے کہ اپنا عدیل و نظیر نہ رکھتے تھے ہر ایک زبان سے
واقف ہر ایک ملک کی وضع و طرح کا چربہ اتارنے مین کامل طرز رفتار و گفتار سب اسیطرح کی کہ اگر کیسا ہی دلاک

ہو خیار دیکھے تو وہ بھی ایک مرتبہ دہوکا کھا جائے اور پہچان نہ سکے۔ فن عیاری بھی نہایت مشکل فن ہی کہ کل علوم و فنون کی تھوڑا تھوڑا جانکی ضرورت ہوتی ہی جیسا جہان موقع و محل ہو ویسا وہان رنگ جمایا جاے مثلاً کہین مولوی بنے کہین شاعر کہین حکیم کہین درویش کہین عابد زاہد کہین رند وادباش کہین عورت کہین مرد کہین رنڈی کہین بھڑوے کہین جوگی سپراگی کے بھیس مین اپنے کو ظاہر کیا کہین پنڈت جگے کہین نجومی دربالی کہین کوتنے کہین کلاونت قوال غرضکہ ہر ایک رنگ دہر ایک وضع بر اپنے تئین بنانا پڑتا ہے تو جب تک کہ کسیقدر بھی اس طرز و روش و محاورات سے واقف نہو گا تو وہ کیا عیاری کرسکتا ہی اور کیونکر اسکا رنگ جم سکتا ہی اور کسطرح وہ دھوکا دیسکتا ہی غرضکہ فن عیاری بہت مشکل فن ہی ان لوگون نے بڑی محنت و مشقت سے اسکو حاصل کیا تھا اور عمر بھر ایسے کامل فن کی شاگردی کی اور برسون انکی صحبت مین رہی اور انکی خدمت کی جب اس درجہ پر پہونچے مگر افسوس کہ اس چرخ جفا کار اور گردون غدار کی جفا کاری و بیمہری سے اپنی مراد کو نہ پہونچی اور یہ سب کسب کمال اپنے ہمراہ لیے ہوے بحسرت و یاس عازم ملک بقا ہوے۔ افسوس کا مقام ہی کہ بقول شاعر

سہ نہ گور سکندر نہ ہے قبر دارا ۔ مٹے نامیون کے نشان کیسے کیسے

کون ذی حیات ہی کہ جسنے اس دہر ناپائدار مین جاودانی مرگ نہ چکھی ہو کل نفس ذائقۃ الموت کا مصداق نہوا ہو

سہ ہر آنکہ نا دنیا چار باید نوشید ۔ زجام دہر کے کل من علیہا فان

الحاصل خونخوار بن دجال نے بعد قتل و قمع ان عیارون کے اپنی بارگاہ مین داخلہ کیا اور آج کی شب نامراد جادو سے ہم بستری کی رات بھر عیش و نشاط مین مصروف رہا اس زانیہ سیہ کار کے ساتھ انبانھ کالا کیا۔ صبح کو ہنگام رخصت نامراد سے اسنے کہا کہ اب تو جا مین شہر عنطلی آباد کی طرف جاؤنگا پھر ملاقات ہوگی اسکو رخصت کرکے خونخوار نے اپنے سرداردن کو بلا کے حکم دیا کہ لشکر ہمارا طیار ہو اب ما بدولت شہر عنطلی آباد کیطرف جائینگے اور کہا کہ اب ہم شہر عنطلی آباد کو تباہ و برباد کرکے اسکو خاک مین ملا دینگے اینٹ سے اینٹ بجا دینگے نام و نشان تک مثل حرف غلط کے مٹا دینگے اور یہہ کہکے فوج و لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر جانب عنطلی آباد روانہ ہوا اسکا ارادہ یہ ہی کہ جاتی ہی ایک بارگی دھاوا کرکے نسکو نیست و نابود کردے چنانچہ اس ظالم نے یہی قصد اپنا کرکے عنطلی آباد کا رخ اور کوچ و مقام کرتا ہوا چلا جاتا ہی کہ اسکا حال آئندہ بیان کیا جائیگا

اب شمہ حال پر ملال مقیمان شہر عنطلی آباد معرض بیان مین آتا ہے

شعر ازین قصہ یکدم فراموش کن ۔ بزائے دگر داستان گوش کن

راویان صداقت شعار و ناقلان صدق گفتار اس داستان مصیبت عنوان کو بطرز شائستہ و آئین بایستہ یون زیب رقم فرماتے ہین اور اشہب کلک گہر سلک کو میدان مدعا مین یون جولان کرتے ہین اور سوانحات رنج و الم متعلق تباہی و بربادی مقیمان شہر عنطلی آباد اس طرح سے تحریر و تسطیر کرتے ہین سہ واقفان کہ در سخن مرواند ۔ شرح این داستان چنین کردند جبکہ یہ آٹھون عیار نامراد جادو کے دغا آجانے سے گرفتار اور خونخوار کے خونخواری سے قتل ہوئے اور نامراد جادو اپنے مقام پر واپس گئی تو تمام لشکر خونخوار اور اوسکی کل سردار اس امر سے مطمئن ہوگئی کہ اب ان عیارونکی طرف سے کوئی خلش باقی نہین رہی تو اوسنے جانب قلعہ عنطلی آباد رخ کیا۔ یہان قلعہ کی کیا سے اس افسوسناک واقعہ کو دیکھکر واپس گئی اور جبکہ

ملکہ جادو کو ان عیارون کے مرنے کی خبر پہونچی تو وہ بہت بیقرار ہوئی اور ان بیچارون کے حال زار پر بہت روئی - اونکی اس بے بسی اور بیکسی سے قتل ہونے پر گو افسوس ملتی تھی مگر مجبور و ناچار تھی کیا کر سکتی تھی اس حادثہ جانکاہ کا اثر دل غمگین سے کم نہوا تھا کہ ایک اور بلا آسمان سے اوترتی ہوئی معلوم ہوئی کیا دیکھتی ہے کہ دامن کوہ سے ایک گرد اوٹھی ہے اور وہ آندھی کیطرح بڑھتی چلی آتی ہے یہ دیکھکر ملکہ کو اور زیادہ فکر ہوئی اپنے ملازمون سے کہا کہ جلد خبر لاؤ یہ کس کا لشکر دھاوا کیئے ہوئے چلا آرہا ہے آیا کسی دوست کی فوج ہے یا دشمن نے چڑھائی کی ہے ایک جاسوس گیا اور بہت جلد گھبرایا ہوا واپس ہوا اوسنے عرض کی کہ خونخوار بن دجال نے آپکے قلعہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا ہے اور اوسکا قصد ہے کہ آپکے دشمنون کو قتل وغارت کرے اور کسی کو زندہ نہ چھوڑے ملکہ یہ سنکر بہت ہراسان ہوئی اور یاسی سے آسمان کیطرف دیکھنے لگی اور دست دعا بلند کرکے اپنے خدا سے دعا مانگنے لگی کہ اے میرے پروردگار مین بالکل بے یار و مددگار اور ناچیز و خاکسار ہون اور میرا دشمن زبردست اور خونخوار ہے بس تو ہی مدد کرنے والا ہے اور تیرا ہی بھروسا ہے اب سوائے تیرے تیرے بندون کی جان بچانے والا کوئی نہین ہے تو ہی ہم لوگون کی غیب سے اعانت کر اور ہماری جان بچا لے لیکن اگر تیری یہی مرضی ہے اور تیری مصلحت اسی مین ہے کہ ہم سب مسلمان اوس کافر کے ہاتھ سے شہید ہون اور تیری آغوش رحمت مین جگہ پائین تو ہم جان و دل سے حاضر ہین اور استقلال و ثابت قدمی سے اپنا سر تیری راہ مین قلم کرانیکو موجود ہین - یہ دعا کرکے ملکہ زار زار روئی - تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا اور دریائے رحمت الٰہی جوش مین آیا کیا دیکھتی ہے کہ آسمان پر ایک لکہ ابر نمودار ہوا اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنے لگی - صحرا سرسبز و شاداب نظر آنے لگا - منہ بند کلیان سب یکبارگی کھل گئین اور شاخین مستانہ وار جھومنے لگین آسمان سے ترشح ہونے لگا اور آمد خونخوار کی گرد بھاگ کر گویا خاک مین ملا دی - دفعتہً قریب قلعہ آکر وہ ابر شق ہوا دیکھا کہ ایک تخت مرصع پر ایک ساحرہ نورانی بیٹھی ہوئی اوڑتی چلی آتی ہے اوسکا چہرہ چاند کیطرح روشن ہے اور تمام جسم ایک نور کا بگا معلوم ہوتا ہے ملکہ جادو تعظیم کو سر و قد کھڑی ہوگئی وہ ساحرہ مسکراتی ہوئی تخت پر سے اوتری ملکہ کو گلے سے لگایا اور کہا کہ بیٹی تو نے مجھے بلایا نام میرا نام نور جادو ہے تیرا باپ زردشت میرا بھائی تھا ایک عرصہ سے میرا خیال یہ تھا کہ ہم ساحرون کا خدا بالکل ذلیل اور ناچیز ہے وہ لوگ بھی ذلیل و حقیر ہوکر مرے اور ہم سب ساحر بھی مسلمانون کے ہاتھ سے کتے کی موت مارے جاتے ہین مسلمانون کا خدا البتہ سب پر غالب اور بڑا زبردست ہی وہ جسکی مدد کرتا ہے اوسکو غلبہ ہوتا ہے اور پھر کوئی اوس سے مقابلہ نہین کر سکتا - جب مین نے یہ سنا کہ تو مسلمان ہوگئی ہے تو مجھے بہت خوشی ہوئی اور یہ ارادہ تھا کہ مین تجھے دیکھنے کو آؤن مگر دنیاوی امور نے اتنی فرصت ہونے دی کہ مین یہانتک پہونچتی آج مین اس خیال مین لیٹی ہوئی تھی کہ دفعتاً آنکھ لگ گئی کیا دیکھتی ہون کہ قلعہ غنطلی آباد پر خونخوار بن دجال نے چڑھائی کی ہے اور وہ قتل و غارت پر آمادہ ہے اور سب مسلمان بہت پریشان ہین کوئی دریا مین کود پڑا ہے کوئی قلعہ سے پھاند پڑا ہے

یعاد نہ دیکھکر مین خواب مین گھبرا گئی اور فورا مین نے آنکھ کھولدی اوسیوقت تخت سحر تیار کرکے اور چند آدمیون کو ہمراہ لیکر تمہارے پاس آئی یہان آکر دیکھا تو درحقیقت خونخوار بدکردار تمہارے قلعہ کیطرف آرہا ہے۔ ملکہ جادو نے کہا کہ ہمارے خدا نے آپکو خواب مین مطلع کیا اور مین نے دعا کی تھی کہ پروردگار غریب کی میری مدد کر تو بس اوسنے آپکو اسطرح بھیجدیا اب تامل نہ کیجیے جلد اسکے لشکر کو غارت کردیجیے نور جادو نے کہا کہ اچھا دیکھو مین ایک ایسا سحر کرتی ہون کہ کسی سے رد نہ ہوسکے یہ کہکے اوسنے ایک اسم سحر پڑھا اور پڑھکر دستک دی۔ دستک کی آواز سے ایک شعلہ پیدا ہوا اور وہ شعلہ ایک نور کا پتلا بنکر سامنے آموجود ہوا نور جادو نے اوسکو آواز دی کہ اے موکل نور آ تو اسیوقت غرق زمین ہوکر لشکر خونخوار مین جا اور اوس طبقہ زمین کو جسپر اوسکا لشکر ہے متزلزل کردے تاکہ خونخوار بدکردار کی تمام فوج زمین مین دفن ہوجائے وہ نور کا پتلا پھر شعلہ بنا اور بلک مارتے ہی زمین کے اندر اوتر گیا جاتے ہی اوسنے اوس طبقہ زمین کو نرم کردیا جسپر خونخوار کا لشکر قدم اوٹھائے قلعہ کیطرف آرہا تھا زمین کے نرم ہوتے ہی ساری فوج کمر کمر تک زمین مین دھنس گئی گھوڑے بالکل غرق زمین ہوگئے اور سوار گھوڑون پر سے کود کود کر الگ ہوگئے مگر جس نے زمین پر پاؤن رکھا وہ کمر تک اوتر گیا ہر ایک پہلوان جو رستم ثانی اپنے کو سمجھتا تھا زمین مین دھنسنے لگا اور ہر ایک بہادر جو اپنے کو بہرام فلک سے بڑھکر سمجھتا تھا زندہ درگور ہوا کسی کو جیتے جی عذاب فشار کا مزہ چکھنا پڑا کہ کمر اور کولے کی ہڈیان ٹوٹی جاتی تھین اور زمین اوسکو رہ رہکے دبائی تھی اور کوئی اپنے ظلم و بدعت کی سزا بھگتنے کے لیئے کھڑے قد سے گویا تیرہ باری کے لیئے چن دیا گیا تھا تمام سپاھیون کے ہتیار بیکار کل بہادران فوج کی دم بے مصرف کسی کا کچھ زور نہ چلا کوئی داؤ پیچ کام نہ آیا زمین نے زنجیر کمر مین ایسا ہاتھ ڈالا تھا کہ دھڑ نہ لگ سکا ایک ساتھی اپنے دوسرے ہمراہی کی اوکھڑ لگاتا تھا مگر کنگر ایسا قایم تھا کہ جنبش نہ تھی پہلوانون کی دستی اور زبردستی زیردست ہوگئی چرخے کی عقل چکر مین تھی کیلی کو جیسے کسی نے کیل دیا تھا قلعہ جنگ اور دھوبی پاٹ قلعہ بازیان کھانے لگا ٹانگ بیکار ہوئی بغلی بغلین جھانکنے لگی ہتھہ کوڑا بیدست و پا ہوگیا ہفتون پر سینچر سوار ہوا نماز بند سلام کرکے فرار ہوا پہنا بھنایا حلقون نے آپ اپنا گلا دبایا بال شنگرداجان کا وبال ہوا گوکھ بیل کیطرح دبیل ہوا روم ڈوبنا غرق زمین ہوا غرضکہ سب پہلوان اپنے اپنے پیچ بھولے سب کے ہاتھ پاؤن پھولے تلوار لوتو نیام سے نکال کی مگر خود میان مین اوترے جاتے تھے تیر انداز ترکش مین گھسے جاتے تھے نیزہ بازون کو جانکنی تھی اونکی جان پر آن بنی تھی کوئی تیر کام نہ آیا لاکھ ہاتھ پاؤن مارے مگر یہ وہ دریا تھا جسمین کوئی بچبرا ہاتھ نہ آیا ہر ایک دُر کیطرح تہ نشین ہوا جاتا تھا شرم کے مارے زمین مین گڑا جاتا تھا۔ خونخوار کا یہ حال تھا کہ کاٹو تو لہو نہین بدن مین ساری خونخواری بھول گیا غصہ کے مارے سڑے ہوئے چوہے کیطرح پھول گیا ادھر اودھر دیکھتا تھا مگر سوائے قضا کے اور کوئی بلا بھی اوسکے سر پر نہ تھی جسکو دیکھتا تھا اپنے جامے سے باہر پاتا تھا گویا ایک حمام مین سب ننگے تھے فنا کے حوض مین تا بکمر اوترے ہوئے

تھے لشکر بھر مین ایک غریو بلند ہوا ہر ایک سپاہی اور پہلوان دردمند ہوا چارون طرف سے
ہائے واویلا کی آوازین آنے لگین جسمین تو کلیجے مین تھے تڑپ نہ سکتے تھے مگر جانین نکلی جاتی
تھین اور زمین اژدہا بنکر سب کو نگلی جاتی تھی خونخوار کا نام لے لیکر سب پکارتے ہین کوئی اوسکو
رو رو کے بلاتا تھا کوئی غصہ مین گالیان سناتا تھا ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی تھی قیامت کا سناٹا
تھا نفسی نفسی تھی خونخوار دیوانہ ہوا جاتا تھا کہتا تھا ارے یارو مجکو ہاتھ پکڑ کے گھسیٹ تو
تو پھر مین تمکو نکال لون زمین مین گرنے سے سنبھال لون قضا اوسپر ہنستی تھی دیوانگی آوازے
کستی تھی غرضکہ یہ حال دیکھکر نور جادو نے باہر سو آدمیون کو حکم دیا کہ جاؤ ان حرامزادون کے سر
کاٹ لاؤ میری بیٹی کو اکیلا سمجھکر دھاوا کرنے چلے تھے دیکھو اب کیا دھاوا ہو گیا۔ خبردار سب سے
پہلے خونخوار ناہنجار کا سر کاٹنا اور اوسکو زندہ نہ چھوڑنا۔ بارہ سو سپاہی تلوارین پکڑ پکڑ کے
دوڑے کسی نے پہلے سے نیزہ تانا کسی نے خونخوار پر پہلے سے تیر کا نشانہ تاکا بارہ سو آدمی
ایکدم سے ریلا کرکے جو بڑھے تو یہ معلوم ہوا کہ ایک سیلاب چلا ہے اور ایکدم سے سبکو ڈبو دیگا
کسی کو زندہ نہ چھوڑیگا یہان تو یہ سامان ہوا اور اودھر یہ آفت پڑی کہ ایک ساحرہ نامراد
جادو خونخوار پر عاشق تھی مگر اسکو اوس سے ذرا بھی محبت نہ تھی وہ ہمیشہ اسکی خبرگیری
کرتی رہتی تھی بڑی بڑی لڑائیون مین اسکی مدد کو عین وقت پر آئی خفیہ سحر کرکے اسکے
دشمن کو زیر کیا اور چلی گئی اسی وجہ سے کوئی پہلوان اور کوئی بہادر آجتک اسپر غالب آسکا
جو مقابل پر آیا اوسکو نامراد جادو آکر سحر سے کمزور اور بالکل بیکار کر دیتی تھی اسوقت
بھی اوسکے بیرون نے اوسے اطلاع دی کہ نور جادو نے خونخوار پر سحر کیا ہی اور وہ کوئی دم مین
مع تمام فوج کے قتل ہونے کو ہے نامراد جادو یہ کیطرح پر پرواز پیدا کرکے دہان گئے
اوڑی تو عین وقت پر یہان آپہونچی خونخوار کا حال دیکھا تو آنکھون مین خون اوتر آیا پوچھا یہ
کیا ہوا کہا زندہ درگور ہین جان بچاؤ وسنے کہا کہ پھر پہلے ہمارے آغوش مین کیون نہ آئے
جو زمین نے ہمارا بدلہ لیا اگر ہمارا صبر اوپر ہی اوپر نہ گیا مگر اب کیا ہوتا ہے وقت گذر گیا ہی بات
رہی خونخوار نے کہا کہ باتین نہ بناؤ میرا دم نکلا جاتا ہی اور وہ دیکھو جلاد سر پر آپہونچے آج اپنی
محبت کا کمال دکھاؤ نامراد جادو نے کہا کہ اس سحر کو مین بآسانی رد نہین کر سکتی یہ نور کا جادو
ہے اسمین میری جان جائیگی جب تمہاری جان بچیگی۔ خونخوار نے تیوری پر بل ڈالکے کہا کہ ہمیشہ
تم میری محبت کا دم بھرتی تھین۔ جان دینے پر مرتی تھین اب معلوم ہوا کہ یہ سب دم دیتی تھین
اصلیت کچھ نہ تھی فقط بہانہ تھا خیر اب جاؤ مجکو اپنی صورت نہ دکھاؤ جان دینے مین ہچکچاتی ہو
اور پھر مرنے پر مری جاتی ہو نامراد جادو نے ہنسکر کہا کہ خیر میرا تو نام ہی کاہون نے یہی سوچکر
رکھا تھا کہ ناکام و نامراد رہونگی اور یونہی اپنی جان فدا کرونگی خیر تم بھی کیا نہ کہو گے لو آج
مین اپنی محبت کے ساتھ اپنا بھی خاتمہ کرتی ہون یہ کہکر نامراد جادو نے اوسی زمین محورو
تزلزل مین سے ایک چٹکی خاک اوٹھاکر اپنے گریبان مین ڈالی اور کچھ پڑھکے بیٹھی
نور جادو بھی سامنے آکر موجود ہوئی تھی اس نے اوس سے آنکھ ملاکے کہا کہ اے
آتش محبت مجکو اور میرے ساتھ میرے دشمن نور جادو کو بھی جلاکے خاک کر ہمیشہ
کے لیے قصہ پاک کر یہ کہنا تھا کہ ادھر تو نامراد جادو ہمہ تن شعلہ بن گئی اور اودھر

نور جادو شمع کیطرح روشن ہوگئی دونون ایکدم ساتھ جلکر خاک ہوگئین زمین نے خونخوار کے پاؤن چھوڑ دیئے سب نے اپنے کو نکال لیا اور ایکبارگی قلعہ کیطرف دوڑے بارہ سو آدمیون نے مقابلہ کیا مگر خونخوار کی فوج بے شمار تھی معلوم بھی نہ ہوا کہ وہ بارہ سو سپاہی کدھر گئے کچھ قتل ہوے کچھ کچلکر مرگئے بدن اور بکتر کے ٹکڑے آسمان تک جاتے تھے حرب وضرب کے صدمون سے پہاڑ تھراتے تھے خون کا دریا بہنے لگا مقتولون کے سر حباب کیطرح تیرنے لگے تلوارون کی موجین بلند ہوہوکر اوٹھتی تھین اور بسمل مچھلیون کیطرح تڑپتے تھے - نور جادو کے ملازم دوڑ کی لاش اوٹھاکر قلعہ مین لیگئے اون بارہ سو آدمیون مین تو ایک بھی نہ بچا سب کے سب قتل اور پامال ہوے مگر ملکہ جادو نے قلعہ کے دروازون کو بند کرلیا اور حتی الامکان حفاظت کا بندوبست کرلیا - لیکن جب خونخوار در قلعہ پر پہونچا تو اوس بدکردار کو تاب دمرہی غصہ سے چہرہ لال ہوگیا حکم دیا کہ دروازہ توڑ ڈالو کئی سو پہلوان دروازہ مین چمٹ گئے اور اپنے زور بازو سے دروازہ توڑ ڈالا یکبارگی نرغہ کرکے جو قلعہ کے اندر گھسے تو قیامت برپا ہوگئی محافظ اور تمام اہل قلعہ کیا رعایا کیا سپاہی بلکہ دوکاندار تک سینہ سپر ہوئے مگر خونخوار کا لشکر ایک طوفان تھا کہ سمندر کیطرح موج مارتا ہوا جو قلعہ مین گھسا تو پناہ پانی مشکل ہوگئی ہر طرف سے فریاد وفغان کی آوازین آنے لگین در ودیوار سے حسرت ٹپکتی تھی زمین وآسمان ان بےبسون پر روتا تھا کوئی مددگار اور غمگسار نہ تھا ایک کو خبر نہ تھی باپ کو بیٹے سے بیٹے کو باپ سے مدد نہ ملسکی جو جہان تھا وہین قتل ہوگیا مکانات منہدم ہوگئے ہزارون گھر جلا دیئے گئے دوکانین لٹ گئین سارا قلعہ قلعہ آشوبزی بنگیا کوئی کسی کا پرسان حال نہ تھا ملکہ جادو کو کچھ بن نہ پڑا فصیل قلعہ کے نیچے ایک دریا بہرہا تھا اوسمین کود پڑی اور اوسکے ہمراہ سو سوا سو مصاحب تھے اونھون نے بھی اپنی جان دریا کو سپرد کردی تمام قلعہ اور اوسکی کل آبادی تہس نہس ہوگئین مال واسباب لوٹ لیا گیا مکانات خاک مین مل گئے اور سب آدمی کام آئے اسوقت خونخوار نے دم لیا جو لوگ دل سے مسلمان نہ ہوئے تھے اونھون نے امان مانگی اور پھر مرتد ہوگئے اونھین مین مل گئے خونخوار نے پھر سے قلعہ کی درستی کرائی اور اوس ویرانہ کو آباد کیا - خوب خوب جشن ہوئے دو ایک روز ناچ رنگ مین مصروف رہا لشکر مین خوشی کے شادیانے بجے کوئی دن رات شراب پیتا رہتا کوئی ہر وقت نیند کے نشہ مین بیہوش رہتا غرضکہ جب خونخوار اور اوسکی فوج سستا چکی تو اوسنے انترگرا ذندان کو وہانکا حاکم بنایا جو کہ اوسکے تمام سردارون مین ظالم اظلم مشہور تھا اور بلا کا بددماغ اور مغرور تھا تمام لوگ اوس سے تھراتے تھے اور غریب زیادہ تر جھڑکتے تھے اسکی ہیبت سب پر طاری تھی اور اسکی طینت مین مکاری اور خصلت مین خونخواری تھی انتہا کا بدکردار اور بدمست تھا اسکا مذہب شیطانی اور یہ ابلیس پرست تھا جب خونخوار اس کام سے فراغت کرچکا تو خود جانب ہفت منظر روانہ ہوا اور یہان انترگرا ذندان کو مع فوج کافی ولشکر وافی چھوڑ گیا اب غنطلی آباد مین کوئی مسلمان اور اسلام کا نام لینے والا نہ رہا -

لیکن

لیکن اب یہان سے چند کلمہ داستان اسد بن کرب غازی کی بیان کیے جاتی ہین

کہ وہ قلعہ مرصع حصار کو تسخیر کرکے مطمئین ہوئے تھے کہ وہان کوئی کافر باقی نہ رہا تھا تمام کفار کو قتل وغارت کرکے اسلام آباد بنایا تھا اور اسلام کا سکہ خوب جمایا تھا ایک روز دربار آراستہ تھا خود تخت گل زرین پر جلوہ افروز تھے اور چپ و راست سرداران نامی وگرامی متمکن تھے درمیان مین رقص وسرود ہو رہا تھا اور چار جانب بہادران فوج تماشائی بنے ہوئے جشن کا لطف اٹھا رہے تھے ضرغام عیار نے اسد بن کرب غازی کے قریب آکر یہ عرض کی کہ حضور آج لشکر مین کچھ لوگ فقیرون کا بھیس بدلے ہوئے پھر رہے ہین اور لوگون کا بھید لیتے پھرتے ہین۔ چہرون سے تو باغی اور کافر نہین معلوم ہوتے مگر اونکی حالت ظاہری ضرور مشتبہ ہے اگر حکم ہو تو گرفتار کرکے حاضر دربار کرون اونسے دریافت کیا جائے کہ تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو اسد بن کرب غازی نے اجازت دی مگر تاکید کردی کہ زیادہ سختی اونپر نہ کرنا شاید مسلمان ہون یا فقیر ہون غریب الوطن اور سائل پر ظلم و بدعت نہ کرنا چاہیے ضرغام بہت خوب کہکر واپس گیا ادھر جلسہ رقص وسرود موقوف کیا گیا اور سوائے سرداران خاص کے باقی سب لوگ اپنے اپنے قیامگاہ پر چلے گئے اتنے مین ضرغام شیر دل چند فقیرون کو ہمراہ لیے ہوئے حاضر دربار ہوا اونھون نے دربار مین آکر ڈرتے ڈرتے سلام بقاعدہ اسلام کیا اور مؤدب اسد بن کرب غازی کے سامنے آکر کھڑے ہوگئے اسد بن کرب غازی نے بیٹھنے کو کہا اور پھر حال پوچھا کہ تم لوگ کہان کے رہنے والے ہو اور کیا مذہب رکھتے ہو یہان کیون آئے اور کرب سے ہمارے لشکر مین پھرتے ہو اونمین سے ایک نے دست بستہ گذارش کی کہ ہم لوگ قلعہ زرین حصار کے رہنے والے ہین وہین رہتے تھے اور ہمارا مذہب اسلام اور دین محمدی ہے خونخوار بن دجال نے آکر ہمارے شہر کو تباہ و برباد کردیا تمام مسلمانونکو قتل کرڈالا اب وہان سوائے کفر کے اسلام کا نام ونشان نہین ہے اسقدر ظلم اوس نے ہم لوگون پر کیا کہ ہم مین بیان کرنے کی طاقت نہین ہم چار پانچ آدمی اتفاق سے زندہ بچکر نکل آئے اور سنا تھا کہ حضور نے قلعہ مرصع حصار کے کفار کو خاک مین ملادیا ہے اور قربوس خرس پیشانی کو قتل کرکے مسلمانون سے بسا دیا ہے اس لیئے یہان آئے تھے کہ حضور سے فریاد کرین اور داد کو پہونچین۔ اب قلعہ زرین حصار کو خونخوار بدکردار نے اکوان بلند آوازہ کے قبضہ مین دیا ہے اور ظلم و بدعت کے ساتھ وہان حکومت کرتا ہے چالیس ہزار فوج اوسکی حفاظت کے لیئے چھوڑ گیا ہے اور خود نہین معلوم کسطرف کوچ کرگیا ہے یہ کہکر ادھر تو فقیر خاموش ہوئے اور ادھر اسد بن کرب غازی کو ایک جوش ہوا غصہ مین قبضہ پر ہاتھ ڈالا ہونٹ چبانے لگے طیش مین آکر قسم کھائی کہ منتقم حقیقی کی قسم جبتک خونخوار کو قتل نہ کرونگا دہنے ہاتھ سے کھانا کھانا مجکو حرام ہے یہ کہکر حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین سفر کی تیاری ہو ہم صبح کو قلعہ زرین حصار کیطرف روانہ ہونگے

فوراً تمام لشکر مین یہ حکم شایع ہوگیا اور تیاریان ہونے لگین سپاہیون نے اپنی تلوارین اور تیر و خنجر صاف کیے اور سوارون نے ساز و یراق درست کیے پہلوانون نے کثرت و ورزش سے اپنے ہاتھ پاؤن چست کیے ساری رات تمام لشکر مین تیاری سفر اور سامان جنگ کا غلغلہ رہا علی الصباح اسد بن کرب غازی نماز سے فارغ ہوکر بارگاہ کے باہر آئے ضرغام شیر دل کو بلایا اور پوچھا کہ فوج کوچ کے لیئے تیار ہے ضرغام نے کہا کہ حضور سب کے سب مستعد و آمادہ ہین کہ ہمراہ رکاب ہون مگر کچھ لوگ اس قلعہ کی حفاظت کے لیئے بھی رہنا چاہیئے - یہ سنکر اسد بن کرب غازی نے اپنے چند معتبر سردارون کو مع فوج ظفر موج اسی قلعہ مین رہنے کا حکم دیا اور باقی تمام لشکر کے دو حصے کیئے ایک کو اپنے ہمراہ رکھا اور دوسرے حصہ کو جسمین ابراہیم بن مالک ازدی جمہور بن مقہور اور عدلان شاہ بن فضلان شاہ ایسے نامی و گرامی سردار تھے قلعہ زرین حصار پر روانہ کرنے کا حکم دیا اس لشکر کا افسر معروف بن اسد بن کرب غازی کو بنایا اور ادھر تو وہ روانہ ہوئے ادھر دوسری راہ سے خود اسد بن کرب غازی اپنی آزمودہ اور جرار فوج کو اپنے ہمراہ لیئے ہوئے مرغزارون اور سرسبز و شاداب صحراؤن کیطرف سے ہوتے ہوئے سیر و شکار کرتے ہوئے چلے - ان کے ہمراہ بھی بڑے بڑے سرداران نامی و پہلوانان گرامی موجود ہین چنانچہ اسد ثانی بھی ہمراہ رکاب ہے - یہ ادھر سیر و شکار کرتے ہوئے اور پہاڑ صحراؤن کی ہوا کھاتے ہوئے پہاڑون کے دامنون مین جا رہے ہین کہ یک بیک دامن کوہ مین ایک جمعیت نظر آئی اسد بن کرب غازی نے پلٹ کر کہا کہ دیکھنا یہ کسکا لشکر ہے ایک جاسوس فوراً گھوڑے کو خیز کرکے آگے بڑھا اور ہوا ہوگیا دم کے دم مین پلٹ کر آیا اور عرض کی کہ اکوان بلند آواز حاکم قلعہ زرین حصار یہان مصروف شکار ہے اور دس ہزار سوار اوسکے ساتھ ہین اسد بن کرب کو یہ سنتے ہی تاب نہ رہی گھوڑے کو ایڑ دی وہ بجلی بنکر چمکا اور لے اڑا اسد ثانی نے اپنے سردارون سے یہ کہا کہ مین بھی ہمراہ جاتا ہون جسوقت بوق بجاؤن تم ان دس ہزار سوارون کو چارون طرف سے آکر گھیر لینا اور میرے پیچھے چلے آؤ یہ کہکر اسد ثانی نے بھی گھوڑا دوڑایا اب دونون بہادر اکوان بلند آواز کے لشکر مین در آئے اور جاتے ہی نعرہ کیا -

(نعرہ اسد)

اسد شاہسوارم کہ در روز جنگ	بدرم دل شیر و چرم پلنگ

ادھر اسد نے للکارا کہ باش او فرمساق مین آیہونچا اکوان یہ رعد کی سی گرج سنکر گھبرایا اپنی بلند آوازی بھولا لشکر مین ہر طرف سے ایک غریو بلند ہوا ہل چل مچ گئی یہ معلوم ہوا کہ دو شیر بکریون کے گلے مین گھس آئے ہین اور سب کو کھائے جاتے ہین اکوان بلند آواز چلایا کہ یارون ان دو آدمیون سے اسقدر گھبرائے ہو کہ ہوش و حواس درست نہین تیر و خنجر سنبھالو ان دو آدمیون کو گھیر لو کب

سوارون نے اپنے گھوڑے سنبھالے تیغ وخنجر نیام سے نکالے ادھر اسد ثانی نے بوق بجایا تمام لشکر نے چارون طرف سے ان دس ہزار سوارون کو آکر گھیر لیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ چند آدمی پہاڑون کے سلسلہ مین آکر قید ہوگئے ہین اور پامال ہوئے جاتے ہین ایک ایک کا شکار ہوا جاتا ہے اب تلوارون کا ابر چارون طرف سے گھر آیا اور سرون کا مینھ برسنے لگا تیغون کی جھنکار اور بہادرون کے نعرے پہاڑون مین گونجنے لگی بگیر وبکش کی آوزین بلند ہونے لگین خون کا دریا بہنے لگا اور لاشین موجون کیطرح اوس دریائے خون مین نظر آنے لگین لشکر کفار مین دوہائی مچگئی حرب وضرب کے اصول وقواعد بھولے خوف جان سے سب کے ہاتھ پاؤن پھولے ملک الموت جلد جلد روحین قبض کرنے لگا موت کا بازار گرم ہوا سرفروشی ہونے لگی ہر ایک پر خود فراموشی طاری ہوئی - اودھر معروف بن اسد نے جاتے ہی ایک دم سے قلعہ زرین حصار پر دھاوا کردیا قتل وغارت کرتے ہوئے قلعہ مین گھسے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک سمندر جوش مارتا ہوا آندھی کی طرح بڑھتا ہوا چلا آتا ہے - قلعہ کی فوج کا کوئی سردار نہ تھا اکوان بلند آواز تو یہان مصروف شکار ہوکر خود شکار بنا ہوا تھا وہ بیچارے کیا لڑتے کچھ مارے گئے کچھ قید ہوئے مگر ہر کس وناکس بدحواس تھا ہر طرف موت ہی موت نظر آتی تھی جو تھا وہ بے حواس تھا دوکاندار اور مکاندار اپنے اپنے دوکانون اور مکانون کو چھوڑ کر بھاگے جو مسلمان چھپے ہوئے اونکے بخت جاگے آکر جہاد مین شریک ہوئے کافرون سے اپنا بدلہ لینے لگے اور داد شجاعت دینے لگے چالیس ہزار فوج مین سے چوتیس ہزار یہان اکوان چھوڑ گیا تھا اکدم مین غارت ہوگئی پتہ بھی نہ لگا کہ کہان گئی کیا ہوئی تین ہزار گرفتار اور باقی قتل ہوکر فی النار ہوئے رہا یانے امان مانگی معروف بن اسد نے اب ہاتھ روکا تلوار نیام مین کی سب کو امان دی انکی فوج نے بھی قتل وغارت سے ہاتھ اوٹھایا اور قلعہ مین پھر سے اسلام کا سکہ بٹھایا ادھر اسد غازی اور اسد ثانی ایک ایک وار مین صفین کی صفین اولٹ رہے ہین کفار بدکردار بھی حتی الامکان ان شیرون پر جھپٹ رہے ہین مگر کوئی آگے بڑھنے نہین پاتا تلوار کا منھ چڑھنے نہین پاتا جو جہان تھا وہین کام کسی کا ہاتھ مع تلوار کے اوڑ گیا کسی کا سر دھر سے ندارد ہوگیا کسی کے کمر کے دو ٹکڑے ہوئے کوئی تیر کھاکے گرا ادھر اکوان بلند آواز اسد ثانی کیطرف بڑھتا ہوا چلا آرہا ہے چاہتا ہے کہ کسیطرح اس سردار کو مارون عین غفلت مین وار کرون اودھر اسد ثانی بھی اسی تاک مین ہے اسد بن کرب غازی بھی اسی فکر مین ہی تھا کہ اونسے دیکھا اکوان لڑتا بھڑتا اسد ثانی کیطرف جارہا ہے اور وہ کفار کو قتل کرنے مین مصروف ہے یہ دیکھتے ہی اسد بن کرب غازی کے للکار کر آواز دی کہ اے فرزند اکوان بے امتیاز تمہارے قریب آگیا ہے لینا اسکو یہ شکار ہاتھ سے جانے نہ پائے یہ سنتے ہی اسد ثانی اسکی طرف متوجہ ہوا اکوان نے سنبھل کر تیغہ کو تولا اور اسد ثانی کے سر پر وار کیا جیون ہی کہ تیغہ خار اشگاف بلند ہوا

اسد نے بوق بجا دیا بوق کی وحشت خیز آواز سنتے ہی اوسکا گھوڑا چمکا اور الف ہوگیا الف ہوکر اودھر وہ تڑپا ادھر اسد نے صفائی سے ایک ہاتھ جو تلوار کا مارا تو چارون سُم ندارد ہوگئے اور گھوڑا سکندری کھاکر زمین پر گرا اور اوسکے ساتھ اکوان بھی منہ کے بل گرکے اوٹھا اور اوٹھکے اوسنے بھی چاہا کہ اسد کے گھوڑے کو مارے اور حریف کو پیادہ پا کردے مگر وہ سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ اسد کا منجا ہوا ہاتھ اسطرح اوسکی کمر سے نکل گیا جس طرح صابون سے تار یا جینک سے نگاہ اکوان کے دو ٹکڑے ہوئے اسد بن کرب غازی کے منہ سے واہ نکلی اور اکوان کے لشکر سے صدائے آہ اب کیا تھا سازی فوج ایک تو یونہی بیکار ہورہی تھی اب بے سردار ہوگئی تلاطم برپا ہوگیا آنکھین بند کرکے سر کٹوانے لگے ایک دم سے سبکا صفایا ہونے لگا نہ بھاگنے کی راہ ملتی تھی نہ جان کی مفر تھی نہ ایک کو دوسرے کی خبر تھی کفار گرفتار ہونے لگے اور سرون کے مینار ہونے لگے امان امان کی پکار ہونیلگی اسد ثانی اور اسد بن کرب غازی نے ہاتھ روکا علم امان بلند کیا حساب لگایا تو چھ سو آدمی گرفتار اور مطیع ہوئے باقی سب قتل ہوگئے پہاڑ کے درونمین خون بہہ بہکر جارہا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے برفباری کے بجائے خون جاری ہوا ہے اور کوہ وبیابان رنگین ہوکر زعفران زار اور گل لالہ کا رنگ دکھا رہا ہے لہلہاتا ہوا سبزہ مہندی کیطرح رنگ لایا خود رو اشجار کے نیچے سرون کے پھل گرے پڑے ہین اور کیف دسنان کی شاخین ٹوٹی پڑی ہین شکارگاہ کو شاخین ٹوٹی پڑی ہین شکارگاہ کو قتلگاہ بنا دیا تھا زمین نے آسمان کا رنگ دکھایا تھا غرضکہ گھڑی بھر مین کیا سے کیا ہوگیا دس ہزار کا نام ونشان تک نہ رہا ہر ایک فنا ہوگیا اسد نے قلعہ کی خبر کو دو مخبر روانہ کیے اور خود وہان سے ہٹ کر ایک پہاڑ کے دامن مین قیام کیا سپاہیون نے اپنی تلوارون سے خون صاف کیا لوٹ اور زخمیون نے مرہم پٹی کی لباس کو درست کیا اور چاق چوبند ہوکر اب قلعہ کے اندر کی لڑائی کے آرزومند ہوئے مگر مخبر واپس آئے اور اونھون نے عرض کی کہ قلعہ فتح ہوگیا معروف بن اسد نے تمام کفار کو جہنم واصل کیا اور بتیس ہزار سپاہی قتل وقید کردیئے یہ سنکر اسد بن کرب غازی کو بہت خوشی ہوئی اور ارادہ کیا کہ قلعہ ہی مین جاکر قیام کرنا بہتر ہوگا اب یہان ٹھہرنے کی کچھ ضرورت نہین تمام لشکر پھر سے تیار ہوا اور قلعہ کیطرف روانہ ہوا راستے مین کوئی اتفاق درپیش نہین ہوا جب اسد قلعہ مین پہونچے تو نقارہ فتح وظفر پر چوٹ پڑی اور تمام فوج ظفر موج مین غلغلۂ شادمانی بلند ہوا ہر طرف سے خوشی کے نعرے بلند ہوئے صدائے مبارکباد آسمان تک پہونچی دربار منعقد ہوا تمام سرداران اسلام اپنی اپنی جگہ بیٹھکر دنگلون اور کرسیون پر متمکن ہوئے جلسہ رقص وسرود شروع ہوا تمام رات عیش وعشرت مین بسر ہوئی صبح ہوتے ہی اسد بن کرب غازی نے قلعہ کی منہدم اور سوختہ عمارتون کی تعمیر ومرمت شروع کی بتخانون کو گرایا اور اونکے بجائے مساجد کو تعمیر کرایا رعایائے اسلام پھر سے آباد ہوئی بتکدے کفر بیخ وبنیاد سے

برباد ہوئی جب اس کام سے فراغت ہوئی تو تحقیق کی گئی کہ اس قلعہ کے حاکم سابق کی نسل مین سے کوئی باقی ہے یا نہین معلوم ہوا کہ عنقا بن گلبن شاہزادہ زرین حصار موجود ہے اسد نے اوس شہزادہ کو بلایا اور خلعت سے سرفراز کرکے اس قلعہ کا حاکم بنایا اصول حکمرانی سکھائے اور کچھ نصایح وہدایات کرکے تمام اہل قلعہ کو مطیع کیا کہ عنقا بن گلبن اس قلعہ کا حاکم بنایا گیا ہے تمام رعایا اور ملازمین پر اونکی اطاعت لازم و واجب ہے ہر ایک نے بدل وجان عنقا کی حکومت تسلیم کی اور امن وامان کا دور دورا ہوا جبکہ اسد نے اس کام کو بھی انجام دے لیا تو قیدیون کو بلاکر سمجھایا کہ دیکھو ابلیس پرستی اور بت پرستی جہنمیون کا کام ہے اور اسکا بُرا انجام ہے مذہب حق درحقیقت اسلام ہے کفر والحاد سے منھ موڑو کافران بدانجام کا ساتھ چھوڑو ورنہ دنیا مین کتے کی موت مارے جاؤگے اور عاقبت مین عذاب الہی اوٹھاؤگے انمین سے بعض تو دین حق اسلام کو سمجھے مسلمان ہوئے اور بعض اپنے انجام کو نہ سمجھے روگردان رہے اسد نے اونکو بہت بُری طرح قتل کرایا اور فوراً جہنم مین پہونچایا یہ قصہ بھی پاک ہوا اتمام قلعہ پھر سے شادکام و فرحناک ہوا اب اسد بن کرب غازی نے چند مخبرون کو خونخوار کی خبرگیری کے لیئے روانہ کیا تاکہ اوسکا حال معلوم ہو کہ وہ ملعون کدھر گیا ہے زندہ ہے یا مرگیا ہے مخبرون کو روانہ کرکے اسد بن کرب غازی اونکا منتظر رہکر قلعہ مین مقیم رہا۔ اب کچھ حال خونخوار بن دجال کا بیان کیا جاتا ہے کہ وہ بدکردار قلعہ عنطلی آباد کو تاخت وتاراج کرکے جانب قلعہ ہفت منظر جارہا ہے راستہ مین سیر وشکار کرتا ہوا باطمینان تمام قطع مسافت وطے منازل کررہا ہے اوسکا مصمم قصد ہے کہ خدا پرستون کے ممالک کو تباہ وبرباد کرتا پھرے اور ابلیس پرستی کو رواج دے چنانچہ اب ارادہ کرچکا ہے کہ ہفت منظر کے مسلمانون کو خاک مین ملائے اور اپنی خونخواری ودجالی اون غریبون کو دکھائے یہان یہ حال ہے کہ ملکہ قمر چہرہ شہزادۂ نور الدہر کے فراق مین غمگین وبیقرار ہوئی ہے اور شب وروز گریہ وزاری مین بسر ہوتی ہے کبھی روتی روتے بیہوش ہوتی ہے اور کبھی ہوش مین آکے پھر رونی ہے جو کوئی مسافر اوس شہر مین وارد ہوتا ہے اوس سے شہزادہ کا حال دریافت کرتی اگر کچھ پتہ لگتا ہے تو وہان قاصد روانہ کرتی ہے اور اوسکے واپسی کے انتظار مین ہر وقت دیدۂ دل سے منتظر رہتی ہے اور اگر کچھ خبر نہ ملتی تو پھر دلگیر وبیقرار ہوتی ہے کبھی یاد نور الدہر مین آہ سرد بھرتی کبھی اپنے فرزند بدیع الملک کے غم مین نالہ وفغان کرتی بھوک وپیاس جاتی رہی تھی اور خواب راحت آنکھ سے نہ دیکھ سکتی تھی آخرکار اسی غم مین گرفتار ہوکر بیمار ہوئی اور صاحب فراموش ہوگئی ملکہ کا باپ کیوان فلک رفعت اگرچہ ضعیف ونا توان تھا مگر شاہزادی کے حال پر ملال کو دیکھکر بہت پریشان تھا جہانتک ہوسکا تیمارداری مین مصروف رہا اور تسکین وتسلی کے کلمات سے ڈھارس دیتا رہا مگر شہزادی کا غم روز بروز زیادہ ہونے لگا اور ضعف ونقاہت کی ترقی ہوتی رہی کوئی دوا کوئی علاج کارگر نہوا کسی حکمت وتدبیر کا کچھ اثر نہوا آخرکار بقول میر تقی میر ؎

اولٹی ہو گئین سب تدبیرین کچھ نہ دوا نے کام کیا دیکھا اس بیماری دل نے آخر کام تمام کیا

یعنے شاہزادی قمر چہرہ کا انتقال ہوا ہر کس ناکس کو سخت ملال ہوا اور باپ کا تو عجب ہی حال ہوا تمام قلعہ مین ماتم برپا ہو گیا رعایا اور ملازم سبھی تو رو تے تھے اور اس شہزادی کے غم مین اپنی جان کھو تے تھے در و دیوار اور کوہ بیابان سے گریہ وزاری کی آواز مین آتی تھین لوگون کے کلیجے شق ہو تے تھے کسی کو غش آگیا تھا اور کوئی پچھاڑین کھاتا تھا شجر و حجر رو تے تھے اور دوست دشمن سبکا حال یکسان تھا کوئی ایسا نہ تھا جسکو اس غمی کا غم نہو۔ کیوان فلک رفعت کے صدمہ کی انتہا نہ تھی اس پیری مین یہ داغ کہ جوان بیٹی نور چشم لخت جگر آنکھ سے اوجھل ہو گئی موت سے بدتر تھا لوگون کو شاہزادی کا تو غم کم تھا مگر اس ضعیف و ناتوان بادشاہ کی حالت زار دیکھکر ہر شخص کی حالت عجیب طرح کے پریشان تھی بادشاہ کے ہوش و حواس بجا نرہے قلب اوٹ گیا چلا چلا کر نور الدہر اور بدیع الملک کو پکارتے تھے اور کہتے تھے کہ اے شاہزادہ نور الدہر اور اے شاہزادہ بدیع الملک آؤ اس غم مین تو ہمارے شریک ہو تم کہان ہو کیون ہماری بات کا جواب نہین دیتے مصاحبین خالی بادشاہ کو سمجھاتے تھے مگر سمجھاتے کیا تھے خود ان کے کلیجے پھٹے جاتے تھے کبھی کیوان فلک رفعت کو غش سے چونکاتے کبھی تسکین دہ کلمات سے تسلی دیتے اور صبر و جبر کیطرف اشارہ کرتے مگر ہر شخص پر ایک دلگداز کیفیت طاری تھی اور ہر ایک کی جان ناتوان جسم مین تنگ اور عاری تھی۔ جب بادشاہ کو ہوش آتا تھا تو وہ اپنے مصاحبون سے کہتے تھے کہ ایہا الناس تمکو وہ زمانہ یاد ہے کہ ملکہ قمر چہرہ اس مقام پر شاہزادہ نور الدہر کے غم مین اگر گوشہ نشین ہوئی تھی اور فقیرانہ زندگی اختیار کر لی تھی پھر ایرج نوجوان کا حمید زنگی کے ہمراہ آنا اور ملکہ کے عاشق کو کوڑے مارنا اور شہزادہ بدیع الزمان کا آنا اور طہماس بن عنقویل دیو پرور کا آنا اور حمزہ صاحبقران کی تشریف آوری اور اس قلعہ ہفت منظر پر چارون طرف سے کفار اور سرداران اسلام کا نرغہ کرنا اور لاکھون آدمیون کا جمع ہونا اور شاہزادہ نور الدہر کو آقا قلیاس کا دریا مین پھینکدینا اور آقا قلیاس کا ملکہ کو اوٹھا لیجانا اور پھر شاہزادہ نور الدہر کی شادی ملکہ قمر چہر کے ساتھ ہونا اور عمرو کا نما بلبل بننا اور وہ مجمع دار اراب کشور کشا اور خورشید ستارہ پرست اور کوتر ج ماہ پرست تم لوگون کو یاد ہے افسوس ہزار افسوس کہ جس کے لیئے یہان اس سرزمین پر ایسی ایسی مجمع ہوئے تھے آج ہم اوسکو اوسی زمین مین دفن کیئے جاتے ہین یہ کہکر بادشاہ اسقدر روئے کہ غش آگیا اور مصاحبین و اراکین نے سنبھالا مگر سب کے سب اسی حال مین تھے بہزار خرابی بادشاہ معہ سرداران و مصاحبین داخل قلعہ ہوئے اور صف ماتم درست کی گئی تمام اہل قلعہ رعایا و ملازمین شاہی سیاہ پوش ہوئے اور چہلم تک رسوم ماتم داری کا ارادہ کر لیا مگر اسی غم سے ابھی جی نہ بھرا تھا اور آنسو بھی خشک نہ ہو نے پائے تھے کہ یکایک جاسوسون نے خونخوار بن دجال کی خبر سنائی کہ وہ بد کردار ہفت منظر پر حملہ کرنے کی غرض سے آرہا ہے اور قریب قلعہ پہونچ گیا ہے یہ خبر سنکر

بادشاہ نے آیہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھی اور اوسی وقت سے یقین کامل ہوگیا کہ اب وقت پورا ہوگیا اسی بہانہ سے درجہ شہادت نصیب ہوگا خیر بعد شاہزادی کے جینے کا لطف بھی نہ رہا تھا بحمد للہ کہ اوس نے اپنے پاس بلانیکا سامان کردیا ہے یہ کہکر بادشاہ نے نعمان ہفت منظری کیجانب دیکھنا اوس نے دست بستہ عرض کی کہ جبتک یہ غلام حاضر ہے حضور کو کچھ فکر و اندیشہ نہ کرنا چاہیئے ہم بسر و چشم پہلے اپنی جانین نثار کرلینگے اوس کے بعد خدا کو اختیار ہے جو چاہے وہ کرے یہ کہکے نعمان ہفت منظری اپنی فوج مین آیا اور آراستگی کا حکم لشکر کو دیا تمام فوج لڑنے مرنے پر تیار اور برسرپیکار ہوئی برجہائی قلعہ درست کیے گئے فصیل اور خندق پھر سے درست ہوئے اور نعمان ہفت منظری نے قلعہ کو خوب اچھی طرح حتی الامکان مستحکم و مضبوط کرلیا اور منتظر موت ہوکر مستعد کارزار و مشتاق حرب و ضرب ہوا خونخوار نا ہنجار نے قلعہ کے دو کوس کے فاصلہ پر ایک دامن کوہ مین لشکر کو روک لیا بادشاہ اور نعمان ہفت منظری نے برج قلعہ پر سے دیکھا کہ سات لشکر علم کے پھریرے ہوا مین لہرا رہی ہین اور اونپر ابلیس کی تعریف لکھی ہوئی ہے نعمان ہفت منظری نے کہا کہ حضور سات لاکھ کا لشکر ہے مگر خدا کے ہاتھ مین فتح و ظفر ہے اگر اوس نے امانت کی تو آپ ملاحظہ فرمائینگے کہ مین چند آدمیون سے کیونکر ان سات لاکھ ابلیس پرستون کا حملہ روکتا اور مقابلہ کرتا ہون اور اگر انھین کفار کے ہاتھ سے خدا ایتعالی نے میری موت موقوف رکھی ہے تو بھی مین شکر ادا کرتا ہون کہ وہ مجھے درجۂ شہادت پر پہونچائیگا۔ نعمان ہفت منظری نے دیکھا کہ وہ سات لاکھ کا لشکر سایہ کوہ مین فروکش ہوا اور خونخوار نے وہین خیمہ اور بارگاہین نصب کرائین اور باطمینان تمام ایک نامہ لکھکر طوفان زور آزما کو دیا کہ بادشاہ کیوان فلک رفعت کے پاس لائے وہ بڑی شان و شوکت سے نامہ لیے ہوئے در قلعہ پر آکر رکا ہرکارون نے بادشاہ کو خبر دی کہ خونخوار کا نامہ دار حاضر ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ بلالو طوفان زور آزما حاضر دربار ہوا اور بقاعدہ ابلیس پرستان سلام کرکے باآواز بلند مطلع کیا کہ منم طوفان زور آزما نامہ دار خونخوار بن دجال یہ کہکر اوسنے نامہ خونخوار پیش کیا تعریف ابلیس علیہ اللعنت کے بعد لکھا تھا کہ اے بادشاہ قلعہ ہفت منظر آگاہ ہو کہ ہم ابلیس پرست ہین اور تم سب مسلمانون سے زبردست ہین تم بھی ہمارے مذہب مین داخل ہوجاؤ یہ مذہب سب سے زیادہ آسان ہے جو چاہو شراب پیو چاہو سور کھاؤ جو عورتین تمہارے یہان حرام ہین اونکو ہمارے خداوند نے حلال کردیا ہے اور انھون نے ہمکو دنیا مین مالا مال اور خوشحال کردیا ہے بہتر ہے کہ ہمارا مذہب اختیار کرو ورنہ ہمارے مقابلہ پر تیار رہو اور ہوشیار ہوجاؤ کہ ہمارا لشکر سات لاکھ جوانان پلٹن اور بہادران صف شکن سے آراستہ ہے یہ تمہارے قلعہ کو ایک دم مین تباہ و برباد کردینگے اور مسلمانون کو قتل کرکے ابلیس پرستون سے بھردینگے تم نے سنا ہوگا کہ مین نے کیسے کیسے قلعون کو تسخیر کیا ہے اور

کس بہادری سے اپنے دین کو مشتہر کیا ہے ہر ایک بادشاہ میرے مقابلہ مین کچھ مال
نہین اور کسی پہلوان مین میرے مقابلہ کی مجال نہین زرین حصار اور عنطلی آباد کے
واقعات تمکو معلوم ہوئے ہونگے کہ میرے سامنے ساحر وغیر ساحر سب یکسان ہین اور
میری تلوار سے جن اور دیو حیران و پریشان ہین لہذا میری اطاعت اور ابلیس کا
قبول کرو ورنہ ملک الموت کے مقابلہ کے لیئے تیار ہو رہو۔ یہ خط جو کہ واہیات
خرافات اور لاف وگزاف سے بھرا ہوا تھا دیکھکر بادشاہ کو غصہ آیا اور فوراً چاک کرواکے
زمین پر پھنکوا دیا۔ طوفان کو یہ دیکھکر جوش آیا اور تلوار نیام سے کھینچکر بادشاہ کیجانب
بڑھا نعمان ہفت منظری نے للکارا کہ او گستاخ کدہر جاتا ہے مردان عالم کو
پیٹھ دکھاتا ہے طوفان غصہ مین آکر پلٹا اور تیغہ خارا شگاف کا وار نعمان ہفت
منظری کے سر پر کیا نعمان ہفت منظری نے بڑھکر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور تلوار
چھین کے پھینکدی طوفان زور آزما پہلوان زبردست تھا اپنے زور کے غرے
لپٹ گیا نعمان ہفت منظری جوان شجاع نے کلائی چھوڑکر ایک طمانچہ ایسا مارا کہ منھ
اوسکا پھر گیا طوفان زور آزما نے جھلاکے خنجر کھینچا اور چاہا کہ سینہ بے کینہ کے پار کردے
نعمان ہفت منظری بکبیت اور پھکیت تھا خالی دے کے ایک اوکھیڑ ایسی ماری
کہ دو گز زمین سے بلند کر لیا آواز دی کہ او مسخرے دربار شاہی مین یہ بے ادبی اگر
قاصد کو مارنا خلاف قاعدہ و اصول شہنشاہی نہ ہوتا تو اب تک کیکا جہنم واصل
ہو چکا تھا یہ کہکر نعمان ہفت منظری نے ایک چرخ دیا اور گھما کے جو پھینکتا ہے
تو دربار کے باہر زمین مین گرد برد ہو گیا ساری طوفانی خاک مین ملگئی شرم سے
عرق عرق ہو گیا اسی چلو بھر پانی مین ڈوب مرا گرد جھاڑتا ہوا اوٹھا اور للکار کر اپنے
ہمراہیون کو آواز دی کہ یارو جلدی میری خبر لو مجھے ان خدا پرستون نے گھیر لیا ہے
اوسکے ہمراہ دس ہزار جوان در قلعہ پر موجود تھے سب کے سب اکدم سے گھس پڑے
یہان بھی ساری فوج تلوارین گھسیٹ لین دست بدست تلوار چلنے لگی بادشاہ بھی
اوٹھ کھڑے ہوئے ولایتی کمر سے نکال کے صفایا کرنا شروع کیا وہ منجے ہوئے اور
تلے ہوئے ہاتھ اس مشاقی سے نکلتے تھے کہ تلوار کا آنا جانا معلوم نہ ہوتا تھا اور صرف
دشمن کی لاش پھڑکتی ہوئی نظر آتی تھی نعمان ہفت منظری کی جب تیغ بیدریغ
بلند ہوتی ہے دس پانچ کو بیچارا دکھا کے دم لیتی ہے صفین کی صفین کاٹ چھانٹ کے
رکھدین اسی اثنا مین طوفان زور آزما کا مقابلہ ہو گیا نعمان ہفت منظری
نے پھر للکارا اور چاہا کہ ٹوک کے مارے طوفان زور آزما سنبھلا مگر سنبھلنے نہ پایا
تھا کہ قضا کا وار سر پر آپہونچا طوفان زور آزما نے سپر کو پناہ کے لیئے
بلند کیا تلوار سپر پر پڑی اور اوسکو خیار ترکیطرح کاٹتی ہوئی سر مین در آئی
طوفان زور آزما نے داستانہ مار اتلوار اوچٹ کر پٹ ہو گئی نعمان ہفت
منظری جھپٹ کر لپٹ گیا زنجیر کمر مین دست زبردست ڈالکر سر سے بلند کیا
اور اوچھال کے چورنگ ہوائی تمیا یہ خبر خونخوار بن دجال کو پہونچی

کہ طوفان زور آزما مع اپنے سات ہزار ہمراہیون کے گستاخی اور بے ادبی کی
باعث مارا گیا یہ سُنکر اوسکی آنکھون مین خون اوتر آیا سات لاکھ کا لشکر لیکر چڑھ دوڑا
آتے ہی قلعہ کا دروازہ توڑ ڈالا اور قلعہ کے اندر گھس آیا خونخوار بن دجال کے
لشکر مین سب سے بڑا سردار تمہید زور آزما علمدار فوج تھا قلعہ کے اندر آتے
ہی بہادرون کو للکارنے اور نام لے لیکر پکارنے لگا نعمان ہفت منظری
نے فوج کفار مین غوطہ مارا جب اوبھرا تو سو سو پچاس پچاس سپاہیون کو فی النار
کرتا اسیطرح دریائے خون مین شناوری کرتا ہوا تمہید زور آزما کے مقابل آیا
تمہید زور آزما تو اسی اشتیاق مین تھا کہ نعمان ہفت منظری ایسے جوان سے مقابلہ
ہونیپر ابدل کے سامنے آیا اور آتے ہی خبردار خبردار کہہ کے تلوار کا ہاتھ مارا نعمان ہفت
منظری نے تلوار کو تلوار پر گاٹھا اوبھاوادیکر جو ایک ہاتھ جیدو کا مارا دو اونگل تلوار
اوتار دی تمہید زور آزما اس پھرتی پر حیران ہوا حریف کو سُست سمجھا تھا چستی
وچالاکی دیکھکر سخت پریشان ہوا تیور پر بل ڈال کے دوسرا وار کیا ابکی مرتبہ نعمان نے
چاہا کہ سپر پر روکے اور پھر فوراً ہی اسکا جواب دے یہ خیال کرکے بائین ہاتھ سے
سر پر سپر کی آڑ کی اور سیدھے ہاتھ سے دوسرا ہاتھ طمانچہ کا مارا یہان تلوار سپر کو کاٹکے
صرف زخمی کرگئی وہان تیغ بیدریغ گردن مین اوتر گئی نہر کٹ کے بھول گیا اور ساری
زور آزمائی دوسرے ہی وار مین بھول گیا گر کے فوراً تڑپا اور ایکدم مین ترد کے
ٹھنڈا ہوگیا خونخوار بن دجال کے آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا اتنا بڑا سردار مارا
گیا جسکا مثل ونظیر اوسکے لشکر مین نہ تھا کلیجہ پکڑ کے رہگیا اس سوختی مین نعمان
ہفت منظری کیطرف راستہ کو صاف کرتا ہوا چلا کہ اسنے دو بڑے نامی وگرامی
سردارون کو مارا تھا اور سر میدان للکارا تھا نعمان ہفت منظری خود بھی حیران
وہمت رکھتا تھا کہ خونخوار بن دجال کو مارے تو لڑائی کا مزا ہے ورنہ ہر کس وناکس
کا قتل کرنا کیا ہے اسی دُھن مین نشہ شجاعت سے جھومتا ہوا کفار کا ستھراؤ کرتا چلا
ہے کہ خونخوار نے آواز دی کہ او نعمان ان دو پہلوانون کو مار کر تو بہت شیر ہوا ہے
ایسے ایسے سپاہی میرے لشکر مین لاکھون ہین آ میرے سامنے دیکھون تو کیسا بہادر ہے
کیا ہنر رکھتا ہے نعمان نے جواب ترکی بہ ترکی دیا اور کہا کہ او شیطان ملعون اگر
خدا نے چاہا تو تجھے اوکھین دونون کے پاس جہنم مین بھیجتا ہون یہ کہتے ہی نعمان
ہفت منظری قریب آگیا خونخوار نے نیزہ مارا نعمان نے نیزہ کو نیزہ پر روکا اور
خود بھی ایک اینی کی چوٹ تاکی اوسنے خالی دی چند طعن ردوبدل ہوئے ایک مقام
پر خونخوار نے جو نیزہ مارا تو نعمان نے چوٹ بچاکر اوسے بغل مین لے لیا اور دبا کے
بتیرا جو بدلتا ہے تو نیزہ خونخوار کے ہاتھ سے نکل گیا خونخوار غصہ مین تلوار کھینچکر دوڑا
خبردار خبردار کہہ کے کمر کا ہاتھ مارا نعمان ان ضربون کو کب مانتا تھا تیغزنی مین اپنا
مثل ونظیر نہ رکھتا تھا کمر کا ہاتھ خالی دیکر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا چاہا کہ تلوار چھین لے
خونخوار بن دجال نے خود تلوار چھوڑ دی اور لپٹ گیا دونون مین کشتی ہونے لگی

خوب خوب زور آزمائیان ہوئین دا و پیچ کی مشق دونون نے دکھائی خونخوار
بن دجال مین کس زیادہ تو نعمان مین دم بہت وہ پہلوان تھا تو یہ نوجوان تھا
اوسکی قوت بے پناہ اوسکی پھرتی بے انتہا ایک مقام پر جرأت کر کے کمر مین ہاتھ
ڈالدیا جھک کے ایک ہکہ مارا تو پہلے زور مین تا بہ زانو دوسرے زور مین تا بہ کمر
تیسرے زور مین سر سے بلند کیا دونون لشکر مین ایک غریو بلند ہوگیا نعمان کی
فوج کی صدائے واہ اور خونخوار کے لشکر مین صدائے آہ بلند ہوئی نعمان کی اس
جرأت و طاقت پر بادشاہ کلیجہ ہاتھ بھر کا ہوگیا اس قوت و ہمت کو تائید
غیبی سمجھا مگر امر شدنی ہو کے رہتا ہے آئی ہوئی کبھی ٹلتی نہین جنگ ایک حال پر
قائم نہین رہتی یہ تو سمندر کا مد و جزر ہے طوفانی ہوا کا کیا اعتبار کبھی ادھر کی کبھی
ادھر کی ہے کبھی مشرق مین جوش کبھی مغرب مین خروش مگر نعمان ہفت منظری
نے جو کہا تھا وہ کر کے دکھا دیا کہ جان نثار اور بہادر یون لڑتے ہین اور خدا نے
بھی خونخوار بدکردار کے غرور کا سر نیچا کر دیا پھر قسمت مین جو لکھا تھا وہ ہو کر
رہا ایک سردار خونخوار نے دھوکے مین آکر جبکہ نعمان ہفت منظری
اوسے سر سے بلند کر چکا تھا اوسکی کمر مین آکر خنجر بھونکدیا اس زخم کو نعمان
برداشت نہ کر سکا خونخوار ہاتھ سے چھوٹا اور اوسکے ساتھ ہی خود بھی زمین پر
گر کے واصل بحق ہوا اب خونخوار کی بن آئی تلوار بکرد کے قتل عام کرنے لگا
کفار سات لاکھ اور اہل اسلام چند ہزار یہ نعمان ہی کا دم تھا کہ اوسنے تیور
بل نہ آنے دیا اور اوسیطرح لڑتا رہا اور ایسے ایسے نامی سردارون کو مارا اور زیر کیا
اب اوسکی جگہ پر کون تھا جو فوج کے ٹوٹے ہوئے دل کو جوڑتا اور اونھین سنبھالتا
بادشاہ کا وقت قریب ہی اوسے معلوم تھا خونخوار بدکردار نے اس ضعیف و ناتوان
بزرگ کو بھی قتل کیا تمام فوج اسلام مین اس حادثہ سے قیامت برپا ہوگئی
مگر ہفت منظر کا ایک ایک سپاہی گویا ہزار ہزار جانین رکھتا تھا بادشاہ اور
سردار دونون قتل ہوئے مگر جو سپاہی یہان کھڑا تھا گویا پہاڑ تھا کہ نہ کاٹے کٹتا تھا
اور نہ مارے مرتا تھا پیچھے ہٹنے کی قسم جس کے جسم مین جبتک جان رہی ثابت قدم
رہا نہ کوئی اپنی جگہ سے ہٹا اور نہ اپنے مذہب سے منحرف ہوا خونخوار بد اطوار
جن جن کے مسلمانون کو مارا چوبیس گھنٹے موت کا بازار گرم رہا سب مسلمان
شہید ہوئے ہفت منظر مین اسلام کا نام نہ رہا کچھ رعایا اور چند دوکاندارون
نے ہجرت اختیار کی باقی وہ بھی جہاد مین شریک ہوکر راہی جنت ہوئے سارا
اسباب رعایا اور دوکاندارون کا اور کل مال و متاع بازاروں کا فوج ابلیس نے
آپسمین تقسیم کر لیا اور شاہی خزانہ خونخوار بن دجال نے اپنے قبضہ مین
کیا جواہرات اور موتیون کا انبار اشرفیون اور سونے چاندی کا ڈھیر
لگ گیا ہفت منظر کا قلعہ مال و دولت مین تمام قرب و جوار کے قلعون سے
اور آبادی مین زیادہ تھا خونخوار بن دجال اس فتح پر جامہ مین پھولا نہ سماتا

تھا آپ ہی آپ قہقہے لگاتا تھا شراب پی کے کبھی ناچتا کبھی گاتا تھا کبھی غصہ مین آکر اپنے ہی سپاہیون سے لڑتا تھا خود بخود رجز خوانی کرتا تھا بے موقع بے محل شجاعت کا دم بھرتا تھا دن بھر مسجدون کو گروا کے ابلیس خانے بنواتا اور رات بھر ناچ گانے اور شراب وکباب مین مصروف رہتا یہان تو یہ رات دن عیش وعشرت کر رہا ہے اب ایک نیا جملہ سنیئے کہ کچھ روز سے قلعہ ہفت منظر کے چند سردار نامی گرامی بادشاہ سے اجازت لیکر سیر وشکار کو گئے ہوئے تھے منجملہ اونکے کیوان انجم سپاہ اور دراج دردر گوش زرہاب خان وبہبن خان و سہیل ستارہ پیشانی اور ابرج تاج بخش وغیرہ تھے اور اِنکے ہمراہ فتاح بن عمرو بھی تھا جب یہ لوگ مع اپنی فوجون کے شکارگاہ سے واپس ہوئے تو انھون نے اس حادثہ جانکاہ کو سُنا کہ ادھر تو ملکہ قمر جبیں کا انتقال ہوا ادھر خونخوار بن دجال نے قلعہ پر سات لاکھ جوانون سے ایسا حملہ کیا کہ ایک مسلمان بھی نہ بچا یہ سُنکر سب کے ہوش اوڑ گئے تمام سردارون نے اپنے گریبان چاک کرڈالے ملکہ اور بادشاہ اور نعمان ہفت منظری کے غم مین دیوانے ہوگئے لیکن سب کے سب منچلے اور بہادر تھے یون کب اپنی جان دینے والے تھے سب نے یہی صلاح کی کہ لڑ بھڑ کر جان دیدینا چاہیئے جہان شاہ کیوان فلک رفعت گئے ہین ہم بھی اونھین کے عقب مین چلے جائین دس ہزار سپاہیون سے یہ شکار کو روانہ ہوئے تھے اِنھین کو ہمراہ لیکر قلعہ کے دروازے پر آڈٹے خونخوار نے اسد کے خوف سے دروازہ قلعہ کا بند کر لیا اور فصیل قلعہ کے اوپر چڑھکر ایک لاکھ تیر اندازون نے تیر باری شروع کی اب لشکر اسلام زخمی ہونے لگا اُدھر سے بھی تیر اندازی کی جاتی تھی مگر اکثر تیر ہوائی ہوجاتے تھے اور یا انمین زیادہ توڑ نہ رہتا تھا ابرج تاج بخش نے دروازہ قلعہ پر دہلیز کے نیچے ہاتھ ڈالا اور یا شاہ خیبر کہہ کے جو کہ مارا تو پہلے ہی زور مین دروازہ کے بازو پاکھون سے الگ ہوگئے اب جو پیچھے ہٹ کے ایک لات مارتے ہین تو دونون پٹ اڑا اڑا کر دھم کرکے جا رہے سیکڑون ابلیس پرست جو ادسطرف پھاٹک کے کھڑے تھے کچل کر مرگئے اور دیوار کا بھی کچھ حصہ گر پڑا بہت سے زخمی ہوکر بھاگے اب کیا تھا بہبن خان زرہاب خان اور کیوان انجم سپاہ اور دراج سہیل ستارہ پیشانی بھی گھسے دسون ہزار جوان تلوارین گھسیٹ گھسیٹ کے دوڑے پھر تو برچھی اور بندوق کے ٹھہر گئی ہر طرف سے دار وگیر کی آوازین آنے لگین قلعہ مین قیامت کبریٰ برپا ہوگئی خونخوار بن دجال برج قلعہ پر جاکر چھپ رہا ان شیرون کے نعرون اور تیغزنی کو دیکھکر آنکھین بند کرلیتا تھا مگر اوس ملعون نے زہر مین بجھے ہوئے تیر لیکر جھروکے سے ان نامی سردارون کو مارنا شروع کیئے پہلا تیر اوسنے ابرج تاج بخش کے سینہ پر مارا تیر آکے سینہ مین گڑ گیا مگر ابرج وہ دلاور تھا کہ اوسنے اسطرح تیر نکال کے پھینکدیا کہ جسسے ایک پھانس جھپ گئی تھی وہ نکال ڈالی سینہ سے خون کا فوارہ جاری ہوا ابرج کو غش آنے لگا مگر وہ غش کو روکتا تھا اور سنبھل سنبھل کر کافرون کی صفون پر آپڑتا تھا جب اوسکی تلوار بلند ہوکے پھاتی تھی تو سو

پچاس پچاس کے خون مین ڈوبکر نکلتی تھی اب خونخوار اسی تاک مین وہان بیٹھا ہوا ہے کہ جو
سردار کفار کے نرغے مین سے اونکو قتل کرکے اوبھرتا ہے اوسکو یہ تیر مار دیتا ہے اودھر دس
ہزار سات لاکھ سے مقابلہ کر رہے ہین اودھر تمام زخمی ہو ہوکر بیہوش ہونے لگے ستارہ
سہیل پیشانی کے حلق مین ایک تیر ایسا لگا کہ وہ پہلوان کھڑا نہ رہسکا اور فرش زمین پر
آیا در اج دُر در گوش ایک ایک وار مین صفین اولٹتا تھا مگر جب اوسکے بھی تیر
لگا وہ بھی جانبر نہوسکا یہی حال زرہاب خان اور بہمن خان کا بھی ہوا انمین سے ہر ایک
سردار نے کئی کئی ہزار ابلیس پرست مارے انکی تلوارین بجلی کیطرح گرکے ایک ایک حملہ مین
سو سو دو دو سو کو جہنم واصل کرتی تھی آخرکار دسون ہزار جوان کام آئے اور دُھائی لاکھ
ابلیس پرست مارے اور کل سردار جان بحق تسلیم کرگئے قریب ایک لاکھ کافرون کے قلعے
بھاگ گئے تھے فتاح بن عمرو نے یہ کیفیت جو دیکھی کہ ہر ایک سردار تیر کھاکے گرا ہے تو اوسنے
خیال کیا کہ کدہر سے تیر آتے ہین معلوم ہوا کہ برج قلعہ پر سے کبھی کبھی کوئی تیر آجاتا ہے یہ اور
برج قلعہ پر پہونچا اور سکا دروازہ خونخوار بند کرکے بیٹھا تھا مگر فتاح بن عمرو نے ایک دوسرا
راستہ پیدا کیا اور ٹوٹی ہوئی فصیل کیطرف سے چڑھ گیا دیکھا تو خونخوار بدلکوار تیردن کا
نشانہ تاک رہا ہی اور چھپ کے مین سے جھانک رہا ہی فتاح نے للکارا کہ او نامرد ازلی یہ کیا
مردانگی ہے دکھا باہر کہ عورتون کیطرح چھپا ہوا تیر لگا رہا ہے لے تیری قضا سر پر آپہونچی خونخوار نے
وہین سے ایک تیر مارا فتاح نے تیر کو تلوار سے کاٹ دیا اور جھپٹ کے سر پر پہونچا خونخوار نے
کہہ کے تلوار کا ہاتھ مارا خونخوار جبتک اپنی جگہ سے پیر ابدل کے ہٹے تب تک تلوار سر تک
پہونچگئی اور دو اونکل اوتر گئی خونخوار نے اب داستانہ مارا فتاح کی تلوار اوچٹ کے اونچی ہوئی
اوسنے چاہا کہ اب سنبھلنے نہ دے دوسرا وار پھر کرے کہ عقب سے خونخوار کا ایک سردار آپہونچا
اور اوسنے آتے ہی فتاح کے کمر مین خنجر بھونکدیا فتاح یکبارگی گرا اور وہ بھی اپنے
ہمراہیون کے ساتھ ملک عدم کو چلا گیا خونخوار کو پھر فتح حاصل ہوئی اور برج سے نیچے اوترا
تو دیکھا کہ قلعہ کے اندر خون کا تالاب بنگیا ہے اور مردون اور لاشون کا اسقدر انبار ہے
کہ جہانتک نظر کام کرتی ہے لاشون پر لاشین دکھائی دیتی ہین کہین پاؤن دھرنے کی جگہ
نہین ہے اب خونخوار نے جو حساب لگایا تو سات لاکھ مین صرف تین لاکھ آدمی رہگئے
تھے تھوڑے سے بھاگ گئے تھے اور باقی سب کے سب قتل ہوگئے تھے ان باقیماندہ
سپاہیون کے بھی حواس درست نہ تھے اور اسقدر گھبرائے ہوئے تھے کہ آپس ہی
مین لڑ رہے تھے اور آنکھین بند کئے ہوئے تلوارین چلا رہے تھے خونخوار
نے علم بلند کیا اور نقارہ بازگشت بجوایا اب سب کے ہاتھ رک گئے اور کئی
ہزار آدمی بیہوش ہوکر گر گئے لاکھون آدمی انمین زخمی بھی تھے خونخوار
بن دجال کی اس لڑائی مین دانت کھٹے ہوگئے تھے اوسنے دروازہ
قلعہ کا پھر سے بنوایا اور اب کی مرتبہ بہت مضبوط و مستحکم تعمیر ہوا
کیونکہ اب برج تاج بخش نے اوسے اوکھاڑ کے پھینکدیا تھا اور برجون اور کنگرون کی بھی
از سر نو مرمت کرائی اور اونپر جھنڈے گاڑ دیئے اور پھر یرون پر ابلیس علیہ اللعنت کا نام

اور اوسکی تعریف لکھی تفصیل کو پھر سے درست کیا خندق زیادہ گہری کھودوادی اور اوسکا راستہ
سرنگ لگاکے بنوایا غرضکہ از سر نو تمام قلعہ کی درستی ہوئی تحیل زور آزما بر اور
تمہید زور آزما کو وہان کی حکومت دی اور پچاس ہزار جوانون کو اوسکی حفاظت
کے لیئے مقرر کیا جب ان تمام کامون سے فراغت ہوگئی تو اب اپنے اپنے مصاحبین
سے مشورہ کرنا شروع کیا کہ اب کسطرف کا رخ کرنا چاہیئے کون کون سے ممالک مسلمانون
کے یہان سے قریب ہین ہر ایکنے اپنی اپنی واقفیت اور معلومات کے موافق رائین دین
کسی نے قلعہ ذو الامان کیطرف توجہ دلائی کہ وہان مال وسہاب بہت ہے اور وہین ناموس
صاحبقران بھی قیام پذیر ہین کسی نے ملک اندلس کا حال بیان کیا اور اوسکی رونق و
عظمت مٹوانے کی درخواست کی مگر خونخوار بن دجال کی یہ رائے ہوئی کہ قلعہ اندلس
کو پہلے فتح کرنا چاہیئے اوسکے بعد قلعہ ذوالامان کی جانب روانہ ہونا مناسب ہوگا اس
مشورہ کے بعد اوسنے حکم دیدیا کہ ہماری فوج کل کی روانگی کے لیئے تیار ہوجائے۔ تمام
رات آلات حرب وضرب اور ساز وبراق کی درستی کے لیئے تمام فوج مین انتظام وانصرام
ہوتا رہا علی الصباح خونخوار بن دجال معہ اپنے سرداران نامی وگرامی کے پہلے اپنے
بت زرین سخنگو کے پاس آیا اسنے اوس بت کے آگے دست بستہ مؤدب ہوکر عرض
کی کہ اے نائب خداوند مین نے جو کچھ کارہائے نمایان کیئے ہین اور مسلمانون کے تمام قلعون کو
تاخت وتاراج کرکے اپنا سکہ بٹھایا اور بجائے دین اسلام کے ابلیس کا نام چلایا ہے
اور تمام اہل اسلام کو قتل وغارت کیا ہے تو آیا کچھ خوشنودی آپکی ہوئی یا نہین بت زرین
سخنگو نے جواب دیا کہ ہان اے بندۂ نیک تو نے بہت بڑا کام کیا اور ما بدولت اور
خود خداوند ابلیس تجھ سے بہت خوش ہوئے بہشت مین تیرے لیئے جگہ تجویز ہوچکی ہے
خونخوار نے گھبراکے کہا کہ کیا اے نائب خداوند مین اب بہت جلد ابلیس کی خدمت
مین بھیجدیا جاؤنگا ابھی تو مجھے بہت سے حصون پر جانا ہے اور کئی قلعے فتح کرنا ہے یہ کہکے
وہ گڑگڑانے لگا بت نے آواز دی کہ نہین ابھی تو نہین بلایا جائے گا ابھی بہت دیر ہے
خداوند ابلیس بے کہ کے ہم تیری عمر بڑھوا دین گے اب ہمارے واسطے حلوا اور شراب
وکباب جلد لا خونخوار نے فوراً اپنے آدمیون کو حکم دیا وہ کئی من حلوا اور کباب اور دو سو
مشکے شراب کے مہیا کرکے لائے وہ سارا سامان اس بت کے جہنمی پیٹ مین جھونکا گیا وہ سب کھا پی
لیا اور ڈکار کی آواز تک نہ آئی تمام شیاطین جو انسانون کے قالب مین وہان بیٹھے تھے
کہنے لگے کہ یہ نائب خداوند کی کرامت ہے کہ اسقدر حلوا اور اتنے پیپے شراب کے چڑھا گئے
اور معلوم بھی نہوا کہ کیا ہوئی کہان گئی کسی اور بت مین یہ طاقت نہین کہ ایسا معجزہ دکھا سکے
خونخوار بھی بہت خوش تھا کہ اوسکا تحفہ قبول ہوا اور نائب صاحب سب کا سب ہضم کرگئے
غرضکہ خونخوار بن دجال نے اس خوشنودی اور قبولیت کے شکر مین بہت کچھ زیورات
طلائی ونقرئی اور جواہر بیش بہا جو قلعون مین لوٹ مار کے خصوصاً قلعہ ہفت منظر سے پائی
تھے نائب خداوند کے نذر کیئے اسنے اسپر زیادہ خوشنودی ظاہر کی اور مصاحبین
اور سکے خونخوار کی تعریف وستائش کرنے لگے کوئی شیطان تو کہتا تھا کہ اے نائب خداوند اوسکو

کوئی عہدہ پیغمبری شیطانی کا دلا دیجئے کوئی کہتا تھا کہ نہین آپ خود اسکو بنی کر لیجئے غرضکہ خوب آو بھگت ہوئی۔ پھر یہان سے رخصت ہوکر اپنے قیامگاہ پر آیا اور لشکر کو حکم دیا کہ کل ہم قلعہ اندلس کیطرف کوچ کرینگے تمام لشکر مین تیاریان ہونے لگین زنگ آلود اسلحہ صاف اور مصیقل ہونے لگے نیزون کی درستی اور نیامون کی چستی گھوڑون کے ساز و یراق درست کیئے گئے تیر زہر مین بجھائے گئے کمانون مین لوچ دیا گیا اور چہرون پر باڑھ رکھی گئی تمام شب سارا لشکر تیاری مین مصروف رہا جب شاہ خاور میدان مشرقی مین بر آمد ہوا اور سیاہ انجم نے روشنی کا گھونگٹ منہ پر لیا تو خونخوار بن دجال کی فوج قہار نے جانب ملک اندلس قدم اوٹھا دیئے اور تگ و پو سے ذرہائے گرد فلک تک پہونچا دیئے دو منزلہ سہ منزلہ کرتا ہوا چلا جا رہا ہے اور دماغ مین خیال تباہی اندلس بکا رہا ہے اوسکے سر مین جنگ و جدال کا ایک سودا ہے کہ سما گیا ہے اور بار بار اپنے سردارون سے کہتا ہے کہ دیکھو اب ملک اندلس قریب آگیا ہے جاتے ہی قلعہ پر چڑھ دوڑونگا اور ذرا بھی توقف نہ کرونگا اکدم مین تو قلعہ فتح ہوجائیگا کونسا ایسا بہادر وہان ہے جو میرا مقابلہ کریگا کسی کی کیا مجال ہے کہ مجھے روک لے اور سر میدان لوٹک لے یعقوب شاہ بادشاہ اندلس مجھ سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہین رکھتا ہے وہ میرے نام سے لرزتا ہے اور اوسپر کیا موقوف ہے ہر ایک پہلوان اور بہادر مجھ سے اسیطرح ڈرتا ہے غرضکہ یہ لاف و گذاف کرتا ہوا چلا جا رہا ہے وہان اندلس مین یعقوب شاہ کو خبر پہونچی کہ خونخوار بن دجال نے قلعہ پر حملہ کرنیکا عزم کیا ہے اور بہت قریب پہونچ گیا ہے یعقوب شاہ نے وزیر خیر اندیش کو بلایا اور مشورہ کیا کہ اس موقع پر کیا انتظام کرنا چاہیئے وزیر خوش تدبیر نے مہتر ادریس بن اندلس کو بھی اس مشورہ مین شریک کیا کیونکہ وہ بڑا ہی عاقل و فرزانہ تھا اور اوسکی ہوشیاری و عیاری کے آگے بھی ہر ایک اہم سے اہم معاملہ اور مشکل سے مشکل کام ہیچ تھا اوسنے عرض کی کہ حضور پر نور سپاہی کے چھتیس فن ہین اور بقول الحرب خدعۃ ہمکو اسوقت تھوڑا اور زیادہ دلیری سے کام نہ لینا چاہیئے کیونکہ فوج خونخوار سات لاکھ کے قریب ہے اور ہماری فوج چند ہزار گویا اوسکے لشکر کے مقابلہ مین کچھ نہین لہذا میدان جنگ مین مقابلہ کرنا بہتر نہین ہے ؎

نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن	ز جا ہا سپر باید انداختن

بہتر یہ ہے کہ قلعہ کو خالی کر دینا چاہیئے اور بیس ہزار فوج ہمراہ لیکر اوس وادی کوہ مین جاکر چھپ رہنا چاہیئے جدہر سے اوسکا راستہ ہے اگر موقع ملے تو ایک لڑائی وہان لڑنا چاہیئے اور ضرور موقع ملیگا کیونکہ وہ راستہ ایسا تنگ ہے کہ دو سوارون سے زیادہ اوسطرف گزر نہین سکتے بس دو دو سوارون کو دو دو تیر کافی وافی ہونگے درۂ کوہ مین وہ اکدم سے کسیطرح نہین آسکتے ہمیں غالب آئین اسکے بعد اگر ہم دیکھین گے کہ اب یہان موقع ٹھہرنیکا نہین ہے تو وہان سے دوسرے کوہ پر شکوہ کے درے مین چلے آئین گے وہ سر پھک کے مر جائیگا اور کبھی ہمارا پتہ نہ پائیگا پھر جب وہ قلعہ مین آئیگا تو اوسے یہ خیال ہوگا کہ اہل قلعہ بھاگ گئے اور پھر وہ اطمینان سے آرام کریگا جسوقت ہم دیکھین گے کہ اب وہ غافل ہے تو پھر شبخون مارین گے

اس حکمت سے امید ہے کہ اوسپر غالب آسکین گے ورنہ برسرمیدان مقابلہ کرنا مضر ہوگا یعقوب شاہ مرد شجاع تھا اوسنے کہا کہ شبخون مارنا تو ہماری مردانگی سے بعید ہے اور یس نے گذارش کی کہ سرکار بڑے بڑے بہادرون نے شبخون مارے ہین کرب غازی ایسے بہادر وجری نامور نے میرے باپ اندلس کو ہمراہ لیکر حاکم سومنات مغرب سکندرثانی ہیکلان کی فوج ظفر موج پر صدہا شبخون مارے ہین غرضکہ سپاہیون کا یہ کام ہے کہ جیسا موقعہ ہو ویسا کرین کچھ ضرور نہین سرمکھ مقابلہ کرکے اپنی فوج کو کنڈوادین اسمین بدنامی اور ذلت کی بات نہین ان کفار کے مقابلہ مین جسطرح ہوسکے غلبہ حاصل کرنا چاہیے اگر دوچار شبخون ہمنے مارلیے تو بس پھر کیا ہے خونخوار کی ساری خونخواری کرکری ہوجائیگی شاہ وزیر نے آخر کار بصد ردوقدح کے اس مشورہ کو منظور کیا اور بیس ہزار فوج کو فوراً ہمراہ لے کر ایک وادی کوہ مین آکر جاگزین ہوئے وہان تک ابھی خونخوار بن دجال نہ پہونچا تھا لیکن جب اوس مقام پر آیا تو دیکھا کہ کوہ کے اندر بالکل تاریکی ہے اور راستہ اسقدر تنگ ہے کہ زیادہ آدمی ایک ساتھ نہین چل سکتے دو سوارون اور تین پیدلون سے زائد ایک ساتھ نہین چل سکتے بمجبوری دو دو سوار آگے بڑھنے لگے تیر اندازون نے تیر کمان سے درست ہوکر یہ قصد کرلیا کہ جو دہانہ کوہ پر آئے فوراً اوسکے سینہ پر نشانہ پر ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا سب سے پہلے جو مقدمۃ الجیش کے دو سوار آگے بڑھے دونون سینون سے دو تیر زہر مین بجھے ہوئے پار ہوگئے گھوڑے تو آگے بڑھ آئے اور اونکی جگہ پر دو سوار اور آگے آگئے وہ بھی نشانہ تیر ہوئے اور آگے بڑھکے گر پڑے ابتو جو سامنے آیا اوسنے فوراً تیر کھایا یہانتک کہ وادی تنگ تھی آگے بڑھنے کی جگہ نہ رہی پس ماندہ فوج مین تشویش پیدا ہوئی کہ یہ کیا بات لاشون سے وادی کوہ پٹ گئی ساری فوج وہین آکر ڈٹ گئی خونخوار کو یہ حال معلوم ہوا تو وہ دہانہ کے قریب آیا مگر خود تو خوف جان سے اندر نہ گھسا ایک عیار جاروس کو حکم دیا کہ اس حادثہ کو تحقیقات کرے وہ لیٹے لیٹے پیٹ کے بل چلتا ہوا اندر گھسا اور لاشون کو ٹٹولا تو معلوم ہوا کہ تیر خوردہ ہین اوسیطرح واپس آیا اور خونخوار سے بیان کیا کہ جو سوار یا پیدل اندر جائیگا وہ ضرور تیر کھائیگا کیونکہ وادی کے اندر قزاق معلوم ہوتے ہین۔ خونخوار کو بہت ہی غصہ آیا کہ قزاقون کے چند نفر اتنی بڑی فوج کو روک لین یہ خیال کرکے اوسکا قہر و غضب اور بھی بڑھگیا اوسنے جاروس سے کہا کہ بڑی افسوس کی بات ہے کہ ہماری ایسی فوج کے سدراہ چند اشخاص قزاق ہوجائین ضرور تمکو اسوقت کوئی تدبیر کرنا چاہیے جاروس حکم خونخوار سے مجبور و ناچار ہوا مگر سوچتا تھا کہ اس اندھیری کوٹھری مین کیونکر گھسون اور کدھر جاؤن جس قزاق کے سامنے جاؤنگا وہ میری گردن توڑ ڈالیگا تاہم حکم حاکم مرگ مفاجات یہ خیال کرکے وہ فوراً اوندھا ہوکے پیٹ کے بل غار مین گھسا اور بہت سارا راستہ اسیطرح طے کرتا ہوا چلا گیا یہانتک کہ وادی کے اوس پار ہوگیا تو دیکھا کہ سامنے قلۂ کوہ پر قلعہ اندلس نظر آرہا ہے چاردن طرف نظر دوڑائی تو کسی کا نام و نشان نہین قلعہ کیطرف روانہ ہوا دیکھا کہ دروازہ پاٹوپاٹ کھلا ہے اب بے خوف و خطر

اندر داخل ہوا رعایائے اندلس سے صاحب سلامت بھی بقاعدہ اسلام کیا اور کچھ حالات دریافت کیے معلوم ہوا کہ یعقوب شاہ حاکم قلعہ اور اوسکی فوج قلعہ کو خالی کرگئی ہے اس نے چند واقفکار مزدورون کو بلایا اور اونسے کہا کہ ہم سوداگر ہین ہمارا کچھ اسباب دہانہ کوہ کے باہر رکھا ہوا ہے مگر وہ اسباب گھاٹی کے اندر آ نہین سکتا اگر کوئی اور راستہ ہو تو ادھر سے ہمارے ساتھ چلکر لے آؤ ہم تمھین بہت خوش کرینگے مزدورون نے کہا کہ سب راستہ تو ہے مگر کئی کوس کا پھیر پڑیگا سارے پہاڑ کا چکر کاٹنا پڑیگا جاروس نے کہا کہ کچھ پروا نہین ہم تمکو اجرت پوری جو کہوگے وہ دیدین گے مزدور راضی ہوئے اور جاروس کو ہمراہ لیکر چلے درحقیقت دو تین کوس کا چکر پڑگیا جاروس کو راستہ معلوم ہوگیا جب اوسنے دیکھا کہ اب لشکر قریب ہے تو اوس نے مزدورون سے کہا کہ اب یہ بتاؤ تمہاری اجرت کیا ہوئی اونھون نے کچھ رقم مانگی جاروس نے فوراً حوالے کرکے رخصت کیا اور اپنے لشکر مین آکر خونخوار سے ملا خونخوار کو یہ یقین ہوگیا تھا کہ جاروس کام آیا اسلیئے وہ برابر گھاٹی کے اندر آدمیون کو بھیج رہا تھا نہ تیر اجل بنوا رہا تھا صدہا بیگناہ مارے گئے یہانتک کہ اب گھاٹی کے اندر گنجایش نہ رہی تھی کہ کوئی قدم رکھے جاروس نے جاتے ہی خونخوار بن دجال کو دوسرا راستہ بتایا اور قلعہ کا سب حال سنایا کہ یعقوب شاہ آپکے خوف سے قلعہ چھوڑ کر بھاگ گیا ہے اور اوسکی فوج بھی تتر بتر ہوگئی ہے دوسرے راستہ سے چلکر فوراً قلعہ پر قبضہ کرلیجیے خونخوار جاروس کے اس کارگذاری سے بہت خوش ہوا اور فوج کو واپسی کا حکم دیا ایک میل پیچھے ہٹ کر پہاڑ کی پشت کیجانب جو راستہ مڑا تھا ادھر روانہ ہوئے اور بہت ہی سرعت کے ساتھ چلکر قلعہ مین پہونچ گئے کسی نے مقابلہ نہ کیا اور نہ کوئی مقابلہ کرنے والا وہان تھا قلعہ کا تمام انتظام و اہتمام اپنے ہاتھ مین لیا اور سرگروہون کو بلوا کر اپنی اطاعت کا عہد لیا رعایا اور بقیہ فوج کو احکام حکومت جدید سنائے سبنے طوعاً و کرہاً موقع و محل سے اقرار و عہد کیا گویا خونخوار نے قلعہ کو تسخیر کرلیا خوشی کے شادیانے بجنے لگے ہر طرف سے مبارکباد کی آوازین آنے لگین ناچ رنگ شروع ہوا شراب کباب کا دور چلنے لگا نصف رات تک یہی شور و شغل برپا رہا اوسکے بعد تھکے ماندی منزلین طے کیے ہوئے چلے آرہے تھے سب کے سب اپنے بسترون پر آکے سو رہے خونخوار بھی شراب نوشی کے بدمست ہوا اور بالکل بیہوش ہوگیا یہان کا حال سنیئے کہ جب مہتر اوزلیس نے دیکھا کہ شام قریب آئی اور اب وادی مین کوئی قدم بھی نہین رکھتا تو وہ قلعہ کیطرف تبدیل ہیئت کرکے روانہ ہوا یہان قلعہ مین خونخوار کی گرمامگرمی دیکھی نصف شب تک شریک جلسہ رہا جب دیکھا کہ اب سب کے سب خود فراموش اور مست و مدہوش ہوگئے ہین تو واپس آیا اور یعقوب شاہ سے عرض کی کہ حضور اب یہی موقع ہے فوراً لشکر کو ہمراہ لیکر قلعہ مین گھس چلیئے اور قتل عام ایسا سر پیسے شروع کردیجیے پھر جب موقع دیکھیگا کہ اب یہان ٹھہرنا

ضرور نہین اور دست بدست مقابلہ ہونے لگا تو فوراً واپس آئینگے دوسرے دن اسکی کسر نکلوائینگے
یہ سوچکر یعقوب شاہ نے بیس ہزار سوار آزمودہ کار ہمراہ لیئے اور بہت ہی خاموشی سے
قلعہ مین داخل ہوئے جس مقام پر لشکر خونخوار اترا ہوا تھا اوسکے کنارہ آکر بیس ہزار
سوار صف باندھ کے نیزے ہاتھون مین لیئے ہوئے اور تلوارین میان سے نکالے ہوئے
کھڑے ہوگئے یعقوب شاہ کا اشارہ پاتے ہی پہلے ہی ہاتھ مین بیس ہزار کفار
جہنم واصل ہوئے پھر دوسرا اور تیسرا اسیطرح پے در پے چند حملے ایسے ہوئے کہ
پچاس ساٹھ ہزار سونے والون کو خواب عدم مین پہونچا دیا اب تو سارا لشکر جاگا اور بھاگا
تک پیک سوتے سوتے ہو آنکھ کھول کے اجل کو سر پر سوار دیکھا تو مخبوط الحواس ہوگئے
کوئی کسی کی ٹانگ لاٹھی سمجھکر غرض کھسیٹنے لگا کسی نے اپنے دشمن کو پتھر کھینچ مارنے کے لیئے اپنے
ہمراہی کی کھوپڑی دونون ہاتھون سے مضبوط پکڑلی کوئی اپنے دوستون سے دشمن سمجھکے
لپٹ گیا بعضے غافل بدمست اس غل غپاڑے اور مار دھاڑ کو خواب سمجھکے پھر آنکھین
بند کرکے لیٹ رہے غرضکہ سارے لشکر مین قیامت برپا ہوگئی ہر شخص کا حال دگرگون
تھا خونخوار بمقدار جو ہوش مین آیا تو اور بھی بدحواس ہوا اچلا چلاکے لوگون کو پکارنے
لگا اور اپنے بستر ہی پر سے پکار کے للکارنے لگا کہ ہان لینا جانے نہ پائین یہ قزاق
ہین بدمعاشی مین شہرۂ آفاق ہین انکو فوراً گرفتار کرلینا رفتہ رفتہ قتل ہوتے ہوتے
یہ لوگ ہوشیار ہوکر جنگ وجدال کے لیئے خوب تیار ہوئے سوار گھوڑون پر سوار ہوئے
پیدلون نے تیر وخنجر سنبھالے سوارون نے نیزے نکالے مہتر ادریس موجود تھا
اوسنے یعقوب شاہ سے کہا کہ اب یہان ٹھہرنیکا موقع نہین ہے نکل چلیئے جنگ دو
سہ وار ممکن ہے کہ گرفتار ہوجائین یا کوئی پہچان لے پھر موقع غفلت کا نہ ملیگا یعقوب
شاہ نے اپنے سوارون کو روکا اور مہتر نے جو علامت واپسی مقرر کی تھی اوسکے
ذریعہ سے سب کو اطلاع دی اور خود قلعہ سے باہر نکل آئے جسکو جسوقت موقع ملا
فوراً نکل بھاگا تھوڑی دیر مین بیسون ہزار سوار وادی کوہ مین آکے جمع ہوگئے مہتر
ادریس نے انکی کارگذاری کا اندازہ کیا تو قریب ایک لاکھ آدمی کے انکے ہاتھ سے
مارے گئے تھے مگر یہ لوگ یہان چلے آئے وہان آنکھین بند کیئے ہوئے وار پر وار
کیئے جارہے ہین خوب گھمسان کی لڑائی ہورہی تھی باپ بیٹے کو بیٹا باپ کو مار رہا
تھا بلکہ جو جہان کھڑا تھا وہ اپنے آس پاس والون کو اپنا دشمن سمجھکے قتل کرنے کے لیئے برچھون
اور تلوارون کو جنبش دے رہا تھا صبح تک خوب مزے کی لڑائی رہی خونخوار بھی دور ہی سے
ڈانٹ ڈپٹ کررہا تھا اور بہت اچھی طرح اپنی فوج کو لڑوا رہا تھا جب سپہر آفتاب
سے سیاہ انجم نے اپنے چہرے کی پناہ کی اور نور صبح نے سیاہ رویون کو آئینہ دکھایا تو
کیا دیکھتے ہین کہ ہر ایک اپنے ساتھی پر حملہ آور ہے کوئی غیر سپاہ سے میدان مین نظر
نہین آتا اسوقت ہر ایک نے نادم وخجل ہوکر سر جھکا لیا تلوارین شرم کے مارے
ہاتھون سے گرگئین ڈھالون مین منھ چھپایا خونخوار بہت جھلایا ایک ایک سے
کہتا تھا کہ ہا رویہ کیا ماجرا ہے آپس مین ساری رات لڑتے رہے مفت مین اپنی

ہی فوج کو پکڑتے رہے کوئی دشمن نہ تھا عجیب معاملہ ہے غرضکہ لاشین اٹھوائی گئین۔
زخمیون کی مرہم پٹی ہونے لگی قیدی چھوڑے گئے خونخوار کو بہت قلق تھا جاروس
عیار کو بلوایا اوس سے کہا کہ تو بڑا غافل رہتا ہے تجھے خبر رکھنا تھی یہ تیرا منصب تھا کہ
تو ہوشیاری رکھے اور فوج کو مغالطہ نہونے دے اب تحقیقات کر کہ یہ کیا معاملہ
تھا آیا قزاق تھے یا اس قلعہ کی فوج نے شبخون مارا تھا۔ جاروس یہ سنکر بہت
محجوب ہوا مگر بہت خوبکہکر وہان سے روانہ ہوا یہان مہتر ادریس اسوقت یہ تبدیل ہیئت
ولباس موجود تھا خونخوار بن دجال اور جاروس کی گفتگو سن کے اوسکے پیچھے ہولیا
جاروس در قلعہ سے نکلکر نشانہائے سم اسپ دیکھتا ہوا قریب کوہ پرشکوہ کے
ایک فقیر کی شکل بنکر اندر داخل ہوا تمام فوج کو وادی مین پوشیدہ دیکھکر واپس
لیکن مہتر ادریس نے جب یہ معلوم کرلیا کہ جاروس تمام حالات سے واقف ہوکر کامیاب
جائیگا اور ہمارا سب کام خراب جائیگا تو اوس نے ایک عورت کا بھیس بدلا اور بہت
خوبصورت اور خوش وضع بنکر اپنی جسم پر مصنوعی زخم لگا اور کپڑون کو خون سے رنگا یہ تمام
ہیئت اختیار کرکے جاروس کے راستہ مین ایک کوہ کے غار مین لیٹ رہے
اور آہ وفریاد کرنا شروع کی جاروس جب ادھر سے واپس ہوا تو رونے پیٹنے کی
آواز سنکر متوحش ہوا ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ کدھر سے یہ دردناک آواز آرہی ہے
معلوم کیا کہ غار مین سے یہ صدائے فریاد وفغان آرہی ہے فوراً اوسطرف دوڑا
تو دیکھا کہ ایک حسین نوجوان عورت زخم خوردہ پڑی ہوئی چلا رہی ہے کہ اوسکی افسوسناک
آواز سے کلیجہ شق ہوتا ہے اوس کیطرف متوجہ ہوکے پوچھنے لگا کہ اے نیکبخت یہ تیرا کیا
حال ہے کیون زخمی ہوئی ہے کس نے تجھپر یہ ظلم کیا ہے اوسنے رو کر کہا کہ ہائے مین کیا
کہون مجھپر ادریس عیار نے یہ ظلم کیا کہ مجھی دھوکہ دیکر اپنے ساتھ لگالایا اور ہم صحبت ہوکر مجھے
تلوارون سے بلاوجہ کر گیا مے بھلا مین نے اوسکا کیا قصور کیا تھا ہان یہ خطا البتہ کی تھی کہ اوسکے
ہمراہ یہانتک چلی آئی اور جو اوسنے کہا وہ کیا جاروس بہت رنجیدہ ہوا اور ادریس
پر کمال غصہ آیا کہنے لگا کہ اچھا تو اوس عیار مکار ملعون کو بھیج اور میرے ساتھ
چل اوسنے کہا کہ کہین تم بھی میرے ساتھ وہی کام نہ کرنا جو اوس موئے نے کیا اور پھر
زخمی ہی کر گیا مین تمہارے ساتھ نہ جاؤنگی مجھے تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے جاروس
نے کہا کہ نہین ہم تجھپر ظلم نہ کرینگے تیرا علاج کرکے تجھے بہت آرام سے رکھینگے
چل جلدی اوٹھ مجھے اور بہت سے ضروری کام ہین اسنے جواب دیا کہ کچھ خیر ہے مین
چلنے کے قابل ہوتی تو یہان کیون پڑی رہتی مجھ سے اوٹھا نہین جاتا اسقدر یاس نے
مارا ہے جاروس نے کہا کہ اچھا میری پشت پر سوار ہوجا مین تجھے لیچلونگا
غرضکہ بہزار خرابی ودقت مہتر ادریس نے اوسپر سواری گانٹھی اور وہ لے
چلا جیون ہی کہ وہ کھلے میدان مین آیا ادریس نے پیرون سے تو تسمہ پا کیطرح اوسکی
پسلیون کی بڑی زبردست گرفت کرلی اور ہاتھون سے حلقہائے کمند اوسکے
گلے مین لٹکا دیئے اب جاروس نے یہ چاہا کہ تڑپ کے نکل جائے مگر قضا

سر پر سوار ہو چکی تھی نکل کے کہان جا سکتا تھا فوراً حلقہائے کمند بچی ہو گئے اور سواری مضبوط گٹھہ گئی جاروس نے بہت کچھ ہاتھ پاؤن مارے لیکن اوس نے جنبش نہ کرنے دی اور کمر سے حباب بیہوشی نکال کے منھ پر مارا آواز دی منعم مہتر ادریس بن اندلس اوجاروس سا عیار ہے تو کہ مجکو نہ پہچان سکا دیکھ تو اب تیرا حال کیا ہوتا ہے تو نے سب حالات ہم لوگون کے دریافت کئے تھے غضب ہی ہوا تھا یہ کہہ کے پشت پر سے سامنے آیا اور وہ بیہوش ہو کے گرا ادریس نے اوسکا پشتارہ باندھا اور اور ڈیرہ گرہ عیاری کی لگا کے بیچلا وادی کوہ مین پہونچکے یعقوب شاہ کے سامنے رکھدیا یعقوب شاہ نے پوچھا کہ یہ کون ہے کس کو باندھ لائے ہو عرض کیا کہ حضور بڑا غضب ہوا تھا یہ جاروس عیار خونخوار بدکردار ہے قلعہ مین خونخوار نے اسکو لعنت ملامت کی کہ تیری غفلت سے شب کو یہ حادثہ ہوا اور اب تک تو نے خبر نہ لی کہ کیا معاملہ تھا قزاق آئے یا دشمن نے شبخون مارا تھا یہ بھیش مین وہان سے آکر روادہ ہوا مین بھی موجود تھا پیچھے ہو لیا یہ صاحب یہان تشریف لائے اور آپ لوگون کا قیامگاہ اور کل حال دریافت کر کے واپس ہوئے تھے راستہ مین مین نے ایک عورت کی شکل بنکر عیاری کی اور اسطرح اوسکو گرفتار کر لیا یعقوب شاہ نے اوسے ہوشیار کیا اور پوچھا کہ تو کون ہے اوس نے کہا مین جاروس عیار خونخوار ہون بیشک مین نے اپنے مالک کی خیرخواہی کی تھی مگر نہ چلی یہ عیار زبردست ہے مین نے نہین پہچانا اب جو چاہئے سزا دیجئے یعقوب شاہ نے چاہا کہ اوسے گرفتار کر رکھے مگر دیگر سرداران ہوشیار و عاقبت اندیش کی یہ رائے ہوئی کہ اسکا قتل کرنا بہتر ہے قید رکھنے کا یہان کوئی موقع نہین ہے قلعہ ہوتا تو مضایقہ نہ تھا ادریس کی بھی یہی رائے ہوئی یعقوب شاہ نے اوسے قتل کر ڈالا اور مہتر ادریس کو خلعت عطا ہوا اور بادشاہ بہت خوش ہوئے ادریس نے آہ کی اور آنکھون مین اشک بھر لایا اور عرض کی کہ حضور ہم لوگ اک دریائے مصیبت مین غوطے کھا رہے ہین دیکھئے انجام کیا ہوتا ہے ساحل تک پہونچتے ہین یا نہین اس خلعت کی مجھے کیا خوشی ہوگی جبکہ مین یہ جانتا ہون کہ یہ آخری خلعت ہے ہان اگر خونخوار ملعون مارا جائے اور وہ پھر سے قلعہ ہمارے قبضہ مین آئے تو بیشک مین خلعت اور انعام خوشی سے لون بادشاہ نے اوسکو تسکین و تشفی دی اور کہا کہ اگر خدا کو یہی منظور ہے کہ ہم ان کفار کے ہاتھ سے غالمان برباد اور شہید ہون تو ہم راضی ہین اور ہماری بھی یہی خوشی ہے جو چاہے وہ کرے مالک و مختار ہے کسی کا کیا اختیار ہے اور اگر خونخوار کی قضا اوسے اس قلعہ مین لائی ہے تو دیکھنا کہ کس بُری طرح سے مارا جاتا ہے تاہم تم لوگون کو مایوس نہ ہونا چاہئے اور جہانتک ممکن ہو کوشش کرتے رہو یہ سنکر ادریس دوڑا اور اوس نے جاروس کی پوشاک پہنی اور رنگ و روغن لگا کے اوسکی شکل بنکر قلعہ کیجانب روانہ ہوا یہان جاروس کا سخت انتظار ہو رہا تھا جب جاروس نقلی پہونچا تو خونخوار بہت خوش ہوا اور سمجھا کہ جاروس کامیاب واپس آیا پوچھا کہ کیون اے مہتر جاروس کچھ پتہ بھی لگا اسنے کہا کہ خداوند بہت اچھی طرح مین

جاکے بچشم خود دیکھ آیا یعقوب شاہ چند ہزار سوارون کو لیے ہوئے ایک کوہ کے اندر
پوشیدہ ہے رات کو اوسی نے شبخون مارا تھا اور کلہ تیر باری بھی اوسی کی فوج نے کی تھی
جسکی وجہ سے ہمکو پیچھا کے قلعہ مین داخل ہونا پڑا تھا خونخوار اس پتہ کے معلوم ہونے سے
بہت خوش ہوا اور کہا کہ اب اونکا قلع قمع کرنا چاہیے جاروس نقلی نے کہا کہ ہان
یہ تو ضروری امر ہے اور اسی واسطے مین نے عرض کیا ہے مگر ترکیب یہ کرنا چاہیے
کہ پانچہزار پیدلون کو ارژنگ ہیبت ناک اور مہمل زشت خو کے ہمراہ
بھیجدیجئے مین بھی ساتھ جاؤنگا اور وہ مقام بتا دونگا جہان یہ لوگ پوشیدہ ہین بس
یہ فوج ظفر موج جاکر مین غفلت مین اونکا کام تمام کردیگی خونخوار نے کہا کہ پانچہزار
پیدل کافی ہونگے جاروس نقلی نے کہا کہ حضور ساری فوج تو یعقوب شاہ کی بھاگ
گئی کچھ لوگ اوسکے ہوا خواہ اوسکے ساتھ ہیگئے ہین اونمین وزیر اعظم اور اوسکا عیار مہتر
اور زیس بن اندیس بھی ہے خونخوار بہت خوشی سے اس تدبیر پر راضی ہوا
اور اوسنے ارژنگ ہیبت ناک اور مہمل زشت خو کو حکم دیدیا کہ پانچہزار
جرار سپاہی اپنے ہمراہی کے لیے انتخاب کرکے لے جاؤ اور دشمنون کو قتل و غارت
کرکے جلد واپس ہو جبتک یہان تیاری ہوتی رہی اوسوقت تک جاروس وادی
کوہ مین اپنے بادشاہ یعقوب شاہ کے پاس گیا اور اوسنے سب حال کہہ کے فوج کو ایسے
مقام پر معین کرادیا کہ جب ارژنگ اپنے سپاہیون کو لیکر آئے تو زد مین رہے یہ
انتظام کرکے فوراً واپس گیا اور خونخوار سے جاکر عرض کی کہ حضور اب مین سبکو لیکر جاتا
ہون صبح سے دوڑ رہا ہون میرا عجب حال ہو گیا ہے خدا جانے کتنی مرتبہ مین
یعقوب شاہ کے لشکر مین گیا اور قلعہ مین آیا خونخوار نے پوچھا کہ آپ کیون گئے
تھے جاروس نقلی نے کہا کہ مجھے اطمینان نہ تھا اور مین نے یہ خیال کیا اگر یعقوب شاہ
بھاگ گیا تو مفت مین ہمارے پانچہزار جوان ہلکان ہونگے اور کوئی نتیجہ نہ نکلیگا
مگر آپکے اقبال سے ابھی تک سب موجود ہین بس یہی موقع ہے اس سے بہتر
موقع پھر نہ ملیگا خونخوار ین دجال یہ سنکے بہت خوش ہوا اور خلعت نیکنامی اور
ایک مالائے مروارید انعامی عطا کیا یہ خوشی خوشی اوسے لیکر ارژنگ کے پاس آیا
اور کہا کہ جناب آپ تیار ہوگئے اور آپکی فوج بھی تیار ہے ارژنگ نے کہا کہ ہان
سب تیار ہین جاروس نقلی ان سب کو پیدل ہمراہ لیکر چلا پہاڑون اور خندقون
کی ٹھوکرین کھاتا ہوا اوسطرف لے جارہا ہے کوئی منہ کے بل گرکے چلا اوٹھتا ہے
کوئی ٹھوکرین کھاکے گر پڑتا ہے یہ سب سوار تھے اور منتخب و آزمودہ کار تھے
انکو پیدل چلنے کی مشق نہ تھی اور پھر ایسے مقام پر کہ جہان دو گز زمین بھی برابر اور ہموار
نہ تھی ہر جگہ پتھرون کے انبار اور پہاڑون کے نشیب و فراز خندقون اور نالون اور
گھاٹیون کا عبور کرنا اوسکے علاوہ ایک مصیبت تھی اور اوسپر طرہ یہ کہ جاروس نقلی
خاصکر ان لوگون کو ایسے راستے سے لیگیا تھا کہ جو بہت ہی خراب اور ناہموار تھا
اسوجہ سے اور بھی وہ سب کے سب ہلکان ہوئے خصوصاً افسرون کی تو بہت ہی

بڑی کت ہوگئی اور ارژنگ اور مہل زشت خو۔ خونخوار پر دانت پیستے تھے وہ کہتے تھے کیا ہمین کو بھیجنا تھا لاکھون آدمیون مین کوئی اس مصیبت کا اوٹھانے والا نہ تھا۔ اِن کے پیرون مین بڑے بڑے آبلے پڑگئے اور بہت سے گر گر کے زخمی ہوگئے کسی کا منہ ٹوٹ گیا کسی کا کولا اوتر گیا کوئی لنگڑاتا ہوا دوڑا چلا جارہا ہے کوئی کولے پر ہاتھ رکھ کے منہ بنانے لگتا ہے غرضکہ عجیب وغریب چالون اور مختلف حالتون سے یہ پانچ ہزار اوس کوہ تک پہونچے جس کے اندر اونکے ملک الموت منتظر تھے جیون ہی کہ پانچون ہزار آدمی اوس تاریک اور تنگ وادی مین پہونچ گئے تو جا روس نقلی غائب ہوگیا اور فوراً پہاڑ کے دونون دہانون سے دونون فوجون نے گر کے قتل کرنا شروع کیا اب اِنکو بھاگنا تو درکنار ایک طرف جنبش کرنیکا بھی موقع نہ تھا اور اتنی گنجایش بھی نہ تھی کہ اپنی جگہ سے ہٹ جائین بعضے تو ایسے گھبرائے کہ دیوار کوہ سے سر ٹکرا کے مرگئے اور باقیماندہ کو ان لوگون نے قتل کیا ارژنگ اور مہل دونون معمولی حشرات الارض کیطرح مارے گئے کوئی لطف اونکی لڑائی کا دیکھنے مین نہ آیا چند ساعت مین سبکا خاتمہ ہوگیا ایک بھی بچکر نکل نہ سکا اونکی لاشین گھسیٹ کے کھائی مین ڈالدی گئین اور راستہ صاف کردیا گیا اب ادریس بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا بادشاہ نے اس کارگزاری کی بہت تعریف کی اور گلے سے لگالیا ادریس نے عرض کی کہ حضور جو دم ہے غنیمت ہے دیکھئے اب خدا یتعالیٰ آگے کیا دکھاتا ہے ان پانچ ہزار سپاہیون کے قتل ہونے سے ہمکو اطمینان نہین ہوسکتا اب ادریس نے پھر قلعہ کا رخ کیا اور خونخوار بن دجال کے لشکر مین پہونچا تو یہان خونخوار ارژنگ اور مہل کے لئے بہت پریشان تھا کیونکہ دیر بہت ہوگئی اور شاہ خاور ندامت سے پردہ افق غربی مین روپوش ہوچکا تھا شب نے اپنی سیاہ چادر زمانہ پر ڈالدی تھی اور خونخوار بن دجال نے کئی آدمی اونکی خبر گیری کے لئے روانہ کئے مگر جب وہ واپس آئے تو اونھون نے سوائے اسکے اور کچھ نہ کہا کہ ہمین کوئی نہین ملا تمام پہاڑون اور گھاٹیون کو دیکھ آئے خونخوار بن دجال اب اور زیادہ پریشان ہوا آخر کار یہ امر طے پایا کہ بت زرین سخنگو سے اس معاملہ کو پوچھنا چاہئے یہ بت ہمیشہ خونخوار بن دجال کے ہمراہ رہتا تھا اور بہت بڑی حفاظت اور نگاہ کے ساتھ ہمسفر رہتا تھا چنانچہ جب خونخوار بن دجال اس قلعہ مین داخل ہوا تو یہان بھی اوسنے اس کے لئے ایک خیمہ علیحدہ نصب کرادیا تھا اور وہ اوسی مین مع اپنے مجاورون کے موجود تھا اب خونخوار بن دجال اور چند سردار اس خیمہ مین آئے خونخوار بن دجال نے پہلے تو سجدہ کیا پھر کچھ جواہرات اور زروگوہر اوسپر سے نثار کئے اوسکے بعد دست بستہ عرض کی کہ اے ثانی خداوند مین اس معاملہ مین بہت پریشان ہون کہ چار دس عیار ارژنگ اور مہل زشت خو کو معہ پانچ ہزار جوانون کے لے گیا تھا تاکہ مسلمانون کو قتل

کرائے مگر اب تک اونمین سے ایک شخص بھی واپس نہین آیا خدا جانے یہ سب کیا ہوئے اور کدھر چلے گئے مین نے بہت سے جاسوس اور مخبر روانہ کیے تھے لیکن کسی کو اونمین سے ایک نفر بھی نہین ملا لہذا مین امیدوار ہون کہ اس امر مین کچھ ارشاد ہوتا کہ مین اونکے حالات سے واقف ہوجاؤن بت زرین سخنگو ایک مرتبہ جنبش مین آیا اور آواز دی کہ اے خونخوار بن دجال تو نہین جانتا ہے کہ مسلمان بہت بڑے ہوشیار اور سخت جان ہوتے ہین سن پہلے تیرا عیار چار وس اور ریس کی عیاری سے گرفتار ہوا اور اوسے یعقوب شاہ نے قتل کیا پھر اور ریس اوسکی شکل بنکر تیرے دربار مین آیا اور تجھسے یہ مشورہ دیا کہ ارزنگ اور مہل زشت خو کو پانچ ہزار پیدلون کے ہمراہ میرے ساتھ کردے تاکہ مسلمانون کو قتل کرادون اس بہانہ سے وہ ان سبکو لے گیا اور ایک وادی مین لیجاکر یعقوب شاہ کی فوج سے پامال کرادیا او خونخوار تو بڑا ہی غافل اور بیخبر ہے خونخوار بن دجال یہ سنکر بڑا ہی نادم ہوا اور گڑگڑاکے پوچھنے لگا کہ اے نائب خداوند اب جلد کوئی تدبیر بتایئے کیونکر ان خدا پرستون پر فتح حاصل کرلیجائے ہرچند کہ بت زرین سخنگو اوسکا نائب خداوند اوس سے بہت ہی ناراض تھا مگر جب خونخوار بن دجال نے بہت منت سماجت کی تو اوسنے کہا کہ ان مسلمانون کے تباہ کرنے کی سہل تدبیر یہ ہے کہ قریب بیابان پوشیدہ جو کوہ ہے اوسکی وادی مین یعقوب شاہ مع بیس ہزار سپاہ کے چھپا بیٹھا ہے تم اپنی فوج کو روانہ کردو کہ دونون جانب سے آگ لگادے سب کے سب جلکر خاک ہوجائینگے یہ سنکر خونخوار بہت خوش اور مطمئن ہوا اور چند ہزار آدمیون کو مع ایک سردار کے منتخب کرکے اس کام پر مستعد کیا یہ تمام لوگ روانہ ہوئے اور ریس عیار کو یہان خبر گیری مین اسقدر دیر ہوئی کہ جب یہ لوگ طیار ہوچکے تو وہ آکے پہونچا اوسکی سمجھ مین نہ آیا کہ یہ لوگ کیون اور کس لیئے قلعہ سے باہر جارہے ہین مگر تبدیل ہیئت کیے ہوئے یہ بھی ساتھ ساتھ روانہ ہوا راستہ مین بھی اسکو کوئی پتہ نہ لگا اور نہ آخر تک اونکے ہمراہ رہسکا کیونکہ وہ سوار تھے اور یہ پیدل تھا ان سوارون نے جاتے ہی پہاڑ کے دونون جانب آگ لگادی جب اور ریس وہان پہونچا تو دیکھکر کف افسوس ملنے لگا اس نے بہت کوشش کی کہ اندر چلا جائے مگر راستہ نہ ملا اور نہ یعقوب شاہ کا کوئی سپاہی باہر نکل سکا وہان یہ حالت ہوئی کہ چارون طرف سے آگ کے شعلے بلند ہوئے اور لوگ جلنے لگے پہاڑون مین جو آگ لگی تو پھٹنے لگا اور پتھر کے ٹکڑے اوڑ اوڑ کے لوگون کو زخمی کرنے لگے چشمہ کا پانی کھولنے لگا اور ایکدم سے ابلنے لگا بیابان پوشیدہ کے تمام اشجار انار آتشبازی بن گئے اور ہر طرف سے قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم کی آوازین آنے لگین آگ کے شعلے اک لحہ مین اسقدر بلند ہوئے کہ قلعہ کوہ سے گذر گئے اور اس آتش کے مقابلہ مین آتشخانہ نمرود شرمندہ تھا یعقوب شاہ کی تمام فوج خدا سے فریاد کرنے لگی

اور یہ مناجات پڑھنے لگی ؎

مناجات

اے خداوند کارساز و کریم
مالک و صانع و قدیم و حکیم

خیمہ برپا کن سپہر بلند
آسمان ساز اور زمین بچھوند

نقش پرداز کارنگار جہان
کاتب نسخہ زمین و زمان

تو نے برپا کیے ہین یہ افلاک
خاک کو تو نے دی یہ صورت پاک

تیری صناعی کا ہے سب یہ اثر
نخل مین شاخ شاخ مین ہی ثمر

تجھ سے گوہر نے یہ چمک پائی
تو نے انسان مین دی یہ رعنائی

سب کو تجھ سے ملی وجود کی راہ
تیری قدرت پہ تیری صنع گواہ

توانیس دل غریبان ہے
مرہم زخم سینہ ریشان ہے

رحم پر ہی تیری سب کو ناز
اے مرے کارساز بندہ نواز

عرض مطلب مین ہون بہت حیران
شرم سے بند ہو رہی ہے زبان

روسیہ شرمسار و پرتقصیر
روز و شب بند معصیت مین اسیر

مبتلائے بلائے حرص و ہوا
پائے بند جفا و جرم و خطا

ہے عیان تجھپہ حال دل مولا
تیرے آگے بھلا کہین ہم کیا

ہم سزاوار نار تو ہے نور
ہم گنہگار تو خدائے غفور

اپنے ہر حال سے ہے تجکو خبر
تجھپہ روشن ہے اپنا خیر و شر

تو رحیم اور گناہگار ہین ہم
مغفرت کے امیدوار ہین ہم

مگر خدا کی مصلحت اسی مین ہے کہ اس دعا و مناجات کا نتیجہ عاقبت مین ملے لہذا اوسکو یہی منظور تھا کہ یہ لوگ اسیطرح درجہ شہادت کو پہونچین چند ساعت مین بیسون ہزار جوان جلکر خاک سیاہ ہوگئے اور لوگ کفن کے بھی قابل نہ رہے ادریس کا یہ حال ہوا کہ اگرچہ وہ اس آگ مین نہ جلا تھا مگر بغیر آگ کے اوسکے تمام جسم مین آگ لگ گئی تھی وہ روتے روتے بیہوش ہوگیا اور جب ہوش مین آیا تو اوسنے دیکھا کہ صدہا کوس تک چنگاریان اور پہاڑون کے پتھر چٹخ چٹخ کے جارہے ہین اب یہ وہان سے اوٹھا اور یعقوب شاہ اور دیگر اشخاص کے نام پر فاتحہ پڑھکے سوچنے لگا کہ اب یہان پہاڑون مین سر ٹکرا کے مرجانے سے بہتر تو یہ ہے کہ اسد کی خدمت مین چلا جاؤن اور اوسنے کہون کہ یعقوب شاہ کی یہ کیفیت ہوئی اور اسطرح بے گور و کفن رہگئے عجب نہین کہ وہ اچھی طرح عوض لینے کے صاحب اقبال و شجاع اور صاحب غیرت ہین بغیر بدلہ لیے ہوئے چین نہ لینگے یہ سوچکر ادریس تو اودھر روانہ ہوئے ادھر خونخوار بن دجال کا حال سنیئے کہ جب اوسکی فوج یعقوب شاہ وغیرہ کو جلاکر واپس گئی تو وہ بہت خوش ہوا اور بت زرین سخنگو کی خدمت مین آکر شکریہ ادا کیا اور بہت کچھ جواہرات اور نقرہ و طلا نثار کیے اور سیکڑون من حلوا اور صدہا خم شراب کے منگاکے اوسنے پیٹ مین جھونکے اوسکا پیٹ تھا جہنم تھا کہ جو چیز اوسمین پڑتی

تھی وہ غائب ہوجاتی تھی جب وہ سب دھرا کرچکا تو خونخوار نے اوسکے خیمہ سے باہر آکر اپنے تمام مشیران سلطنت کو بلایا اور مشورہ کیا کہ اب یہان سے کسطرف روانہ ہونا چاہیئے اور یہان کی حکومت کسکو دینا مناسب ہوگا۔ تمام سردارون کی یہ رائے ہوئی کہ قرسیل مشت زن کو قلعہ کا حاکم مقرر کرنا چاہیئے خونخوار بن دجال نے اوسکو بلاکر خلعت حکومت سے سرفراز کیا اور تمام قلعہ مین احکام جاری کیئے کہ قرسیل مشت زن کا حاکم قرار دیا گیا ہے تمام رعایا اور ملازمین کو لازم ہے کہ اوسکی حکومت اور احکام کو تسلیم کرین اور دائرہ اطاعت سے قدم باہر نہ رکھین۔ تمام آبادی قلعہ کے سرگروہون اور معززین شہر کو بلاکر اوسسے عہدنامہ لیکے اقرار اطاعت کرایا اور پچاس ہزار فوج جرار اور آزمودہ کار اوسکی ماتحتی مین چھوڑی جب اس کام سے فراغت ہوگئی تو فوج کو فراہم کرنا شروع کیا۔ ان لڑائیون مین جسقدر نقصان اوسکے لشکر کا ہوا تھا وہ چند روز مین پورا ہوگیا اور سات لاکھ فوج جمع کی۔ اور دوسو جہازون کو تیاری کا حکم دیا۔ دریائے اندلس مین بیڑہ جہازات لنگر زن ہوا اور فوج مین تیاری ہونے لگی۔ واقف کاران منازل نے بیان کیا کہ ملک زنگبار کو دریائی راستے سے روانہ ہونا چاہیئے طویل شاہ زنگی اور ثریائے زنگی حکومت کرتا ہے۔ خونخوار بن دجال نے پہلے بت زرین سخنگو کو ایک جہاز پر سوار کیا اور اوسکے ساتھ اوسکے خادمون کو بھی بہم اپنی تمام فوج کو جہازون پر سوار کرکے اور خود سب جہازونکے درمیان مین ایک اعلیٰ درجہ کے جہاز پر بیٹھ کے روانگی کا حکم دیا۔ بیڑہ جہازات چند روز تک مناسب رفتار سے روانہ رہا مگر ایک تند ہوائے مخالف ایسی چلی کہ اپنے سیدھے راستہ پر قایم نہ رہسکے اور جدھر ہوا لے گئی اوسطرف روانہ ہوئے خونخوار اور اوسکی تمام فوج بہت پریشان ہوئی ہر شخص خداوند ابلیس کو یاد کرنے لگا اور نائب خداوند کو پکارنے لگا جہاز اوسی تباہی مین تھا اور کوئی اپنی اختیار سے وہانتک نہ پہونچ سکتا تھا خونخوار نے بہت کچھ کوشش کی کہ اپنے جہاز کو اوسکے جہازسے ملادے اور اپنی تباہی رفع ہونیکی امداد طلب کرے مگر یہ ممکن نہوا۔ ہر ایک شخص کے پاس جو کچھ تھا اوسنے سمندر کو بھینٹ دیا اور ابلیس کے نام پر لاکھون روپیہ کی اشیاء دریا مین ڈالدی گئین۔ کئی روز تک ہوائے مخالف یکسان حالت سے چلتی رہی اور تہل بیڑا نہ لگا مگر آخر کاران تمام جہازون کا سلسلہ اپنی اختیاری رفتار سے روان دوان ہوتا ہوا ایک ساحل کے قریب آکر رک گیا خونخوار اسکو قیامت سمجھا کہ تمام جہازات دریا مین غرق ہونے سے بچے اور خشکی کا منظر آیا اوس نے فوراً جہازون کو لنگر انداز کیا اور کشتیون کے ذریعے سے معہ چند سردارون کے ساحل پر اوترا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک صحرائے لق ودق ہے اور کف دست میدان جہانتک نظر کام کرتی ہے ریت اور بالو کے ذرون کے سوای کوئی شے نظر نہین آتی نہ پہاڑون کی بلندی ہے نہ دریا کی روانی ہے نہ درختون کی سبزی اور نہ مرغزارون کی بہار۔ سوائے بالو کے اور کوئی چیز نظر نہین آتی سردارون کی یہ رائے ہوئی کہ اگرچہ یہ مقام سخت تکلیف دہ ہے مگر جبتک راستے معلوم نہو اور ان ممالک

سے پوری واقفیت نہوجاوے اور جبتک کہ ہوا موافق چلنے نہ لگے اسی میدان مین قیام کرنا چاہیئے - خونخوار کی بھی یہی تجویز ہوئی اور خیمہ نصب ہونے لگے - تمام میدان خیمون اور بارگاہون سے بھر دیا گیا اور سات لاکھ فوج جہازون سے اوترکر اونمین قیام پذیر ہوئی بڑی تلاش اور جستجو کے بعد دریافت حال کے لیئے ایک شخص میسر ہوا اوسکو خونخوار نے اپنے پاس بلاکر بٹھایا اور پوچھا کہ آیا یہ کوئی ملک ہے یا جزیرہ یہان آبادی ہے یا نہین اگر ہے تو کون حکومت کرتا ہے اور یہان کا زمین دار کیا مذہب رکھتا ہے اوسنے ہنسکر جواب دیا کہ آنا بڑا نہیں عظیم الشان ملک ہے جیساکہ تم نے کبھی اپنی آنکھ سے نہ دیکھا ہوگا کئی کروڑ باشندے اس سرزمین پر آباد ہین اور یہان کی حکومت حوت آئینہ پرست کے قبضہ مین ہے - وہ خود اور اوسکی تمام رعایا ملازمین مذہب آئینہ پرستی رکھتے ہین یہ سب لوگ پہلوان اور سپاہی ہین مگر حوت آئینہ پرست کی بیوی مبہوت جادو ساحر زبردست ہے اور صلصال بن دال بن دیو بن شمامہ جادو اور اوسکا بیٹا ہیکل بن صلصال بھی موجود ہین ایک زنانہ مین ترمیم جادو اور حریم جادو ان دونونکو اوٹھا لائی تھین اسکا ذکر دفتر لعل نامہ مین ہے - وہ دونون جادوگرنیان بھی یہان موجود ہین اور ارجال دیو سگ اور قارن کوہ پیکر اوسکے سپہ سالار ہین ان دونون کی ماتحتی مین سات لاکھ فوج جرار و آزمودہ کار ہر وقت تیار رہتی ہے - اس ملک کے بادشاہ کی ایک دختر بھی جسکا نام طوفان سبز پوش ہے - ہم لوگون کی پرستش کا یہ قاعدہ ہے کہ صبح اوٹھتے ہی آئینہ سامنے رکھکر اوسکو سجدہ کرتے ہین اور ہم لوگون کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارا خداوند ہماری شکل مین ہمکو جلوہ دکھاتا ہے خونخوار بن دجال اور اوسکے سردار بہت ہنسے اور کہا کہ اے خودپرستو آئینہ مین تو اپنی آپ ہی صورت نظر آئیگی یہ تو خودپرستی ہوئی خدا پرستی کیسی غرضکہ اسی قسم کی گفتگو کرکے خونخوار بن دجال نے تسخیر ہرزہ گو کو بلایا اور اپنے دبیر سے نامہ لکھوا کر تسخیر کو دیا نامہ کا مضمون یہ تھا کہ اے گروہ خودپرستان وسادہ لوحان تم بہت بڑے خوش نصیب ہو اتفاقات روزگار و گردش لیل ونہار سے ہم اس مقام پر آکر فروکش ہوئے ہین خونخوار بن دجال ہمارا نام ہے اور تسخیر ممالک ہمارا کام ہے تمہارا مذہب خودپرستی ایک دین مہمل ہے ہر شخص اپنا آپ خداوند ہے آئینہ پرستی کا بہانہ مقصود ہے اپنی صورت آپ دکھاتا ہے آگاہ ہو کہ ہم ابلیس پرست اپنے عبودیت اور دین حق مین مست ہین بہتر ہے کہ اس مذہب کو اختیار کرو اور ہماری اطاعت کا اقرار کرو - نامہ خداوند میرے ہمراہ ہے جو کہ ہر ایک حال موجودہ اور گذشتہ سے آگاہ ہے اور تمام حالات ظاہری و باطنی سے ماہر ہے اوسکی قوت و عظمت بیان سے باہر

ہے ورنہ تمہارا ملک و فوج برباد ہوگی اور رہا یا مفت مین ناشاد ہوگی یہہ نامہ لکھکر خونخوار نے تسنیم کو دیا اور کہا کہ اس شخص کے ساتھ چلا جا جسکو دربار شاہی کا پتہ بتا دیگا وہان جاکر یہ خط ہمارا حوت آئینہ پرست کے سامنے پیش کرنا اور فوراً جواب لیکر واپس ہونا خونخوار بن دجال نے کچھ انعام اوس مرد آئینہ پرست کو دیکر تسنیم کے ساتھ کر دیا وہان حوت آئینہ پرست کو یہہ خبر معلوم ہوئی کہ کچھ لوگ طوفان سے تباہ ہوکر ساحل پر اوترے ہین اور اونکے ہمراہ کچھ آدمی ہین مفصل حال دریافت کرنے کے لیے چند عیار جاسوسون کو روانہ کیا اتنے مین تسنیم ہرزہ گو کی اطلاع ہوئی کہ ایک نامہ دار اون مسافران تباہی زدہ نے خدمت شاہنشاہی مین بھیجا ہے۔ حوت جادو نے اوسکے اندر بلانے کا حکم دیا جب وہ بارگاہ مین پہونچا دربان نے کہا کہ یہان کا یہ قاعدہ ہے کہ جو کوئی دربار مین جانے پہلے آئینہ کو سجدہ کرلے اور ایک بہت بڑا آئینہ پھاٹک پر لگا ہوا تھا۔ تسنیم سو بولا کہ یہان کا قاعدہ یہی ہے حجت و تکرار کرنا فضول ہے اور بغیر اس رسم کی بجا آوری کے اندر جانا محال ہے جب ایسا ہی ہے پھر اسکو اختیار کرنا چاہیے اور اپنی صورت کو آپ سجدہ کرنا کوئی بیعزتی کی بات نہین ہے یہ سوچکر یہ راضی ہوا۔ دربان نے آئینہ کا پردہ اوٹھایا تسنیم سجدہ کرکے اندر آیا دیکھا کہ ایک تخت عظیم الشان پر حوت آئینہ پرست نشہ شجاعت مین مست بیٹھا ہوا ہے اور اوسکے قریب ملکہ مہموت جادو سحرہ بدخو بصد غرور و ناز بیٹھی ہوئی ہے۔ چپ و راست ارجال اور قارن کوہ پیکر سپہ سالار و گل زرین پر بیٹھے ہوئے ہین۔ ایک جانب صاصمال بن دال اور ہیکل بن صلصمال آہنی دنگلون پر موجود ہین۔ اور بڑے بڑے سرداران نامی و گرامی اپنی اپنی کرسیون اور دنگلون پر متمکن ہین۔ جوہر شجاعت سے جھوم رہا ہے قبضہ شمشیر کو چوم رہا ہے۔ قہر و غضب سے ہر ایک کے چہرہ پر چشم و ابرو کا اوتار چڑھاؤ ہے۔ بار بار قبضہ پہ ہاتھ اور مونچھون پر تاؤ ہے تسنیم پریشان دربار دیکھکر تھرا گیا جس کے چہرہ پر نظر ڈالی خوف سے چکرا گیا۔ حوت آئینہ پرست نے چوبدار کو اشارہ کیا کہ اوس نے اسکو ایک کرسی پر بٹھا دیا جب ذرا دل ٹھکانے ہوا اوٹھکر تعظیم بادب پیش کیا۔ چوبدار نے اوسکے ہاتھ سے خط لیکر دیکھ کو دیا۔ ادھر صلصمال نے جس کے قریب تسنیم بٹھایا گیا تھا کہا کہ تجھے کچھ حال خدا پرستان کا بھی معلوم ہے اوس نے دست بستہ عرض کی کہ صاحبقران اول و دوم جب خانہ کعبہ کیطرف روانہ ہوئے بیابان کاج یاج مین آگ لگ گئی تو پھر یہ نہین معلوم ہوا کہ وہ جل گئے یا زندہ بچکے نکل گئے۔ ادھر بدیع الملک کوئی جوان اولاد صاحبقران مین سے ہے اوس نے خروج کیا ہے اور طلسم نہ طاق کے فتح کرنے کا بیڑا اوٹھایا ہے آجکل اوسکا زور بندھا اور ہر طرف اوسکی شجاعت و بہادری کا شہرہ ہے لیکن ہمارے حاکم

خوتخوار بن دجال نے صدہا قلعہ مسلمانون سے خالی کرالئے چنانچہ اب اسوقت قلعہ
اندلس کو فتح کرکے آرہے ہین اور جانب زنگبار جارہے تھے کہ راہ مین ہواے
مخالف نے ادھر پہونچایا اور آپکا ملک دکھایا - ہمارے ہمراہ خداوند بت زرین
سخنگو بھی ہین جنکو ابلیس نے اپنی نیابت دی ہے اونھون نے ہمارے ساتھ
اقرار کیا ہے کہ ہم تمکو مسلمانون پر فتح دین گے ہمین لاکھ فوج خانہ کعبہ
کیطرف بھی روانہ کی گئی ہے لیکن اوسکا حال نہین معلوم ابتک اوس نے کیا
کارہاے نمایان کیے - صلصبال نے امیر حمزہ اور بدیع الملک
کے ذکر پر ایک سرد آہ کھینچی تسخیر کو یہ معلوم ہوا کہ مجھے یاد دہنے نے سانس
گھسیٹی ہے اگر یہ جگر نہ بیٹھ جاتا تو اوسکے منہہ مین چلا جاتا صلصبال نے غمگین ہوکر کہا
کہ اے ابلیس پرست اسوقت تو نے میرے دلپر بھاری مارا
ہین وہ بادشاہ تھا جس کے دامن مین نوشیروان نے آکر پناہ لی تھی روی
زمین پر میری صولت وعظمت کا مدمقابل نہ تھا میرے چار سردار لوتار
ایسے زبردست تھے کہ روے زمین پر اونکا مثل ونظیر نہ تھا ایک طہماس خان
ترک محمندی دوسرا یزک خطائی تیسرا تمغاج خان ترک اور چوتھا
نیماس خان خاوری تھا میرے ساتھ تین سو بیٹے اور دو سو داماد
تھے انمین سے ہر ایک رستم اور روئین تن تھا - ترک فلک میرے ایک
ایک بہادر سے تھرا تا تھا لیکن کمبخت عمرو عیار نے ایک دم سے ان
سبکو پھونک دیا اور حمزہ صاحبقران نے میرے تمام ملک تباہ وبرباد
کردیئے کوئی میرا نام لینے والا باقی نہ رہا ساری دنیا کے کانون مین بھنک
امیر حمزہ گونج کر بھر گیا تھا اور اوسکی ضرب شمشیر کا آوازہ زمین سے آسمان
تک پہونچ گیا تھا ادھر تو حمزہ کی صولت وشجاعت اور ادھر
خواجہ عمرو کی عیاری اور جرأت بس ان دونون نے مجھے خاک مین ملایا
اب صرف مین اور میرا ایک بیٹا ہیکل زندہ ہے اور وہ بھی اس وجہ سے
کہ دونون جادوگر نیان جو اسوقت میرے قبضہ مین ہوئی ہین بزور سحر مجکو یہان
اوڑا لائی ہین زرہ خان میرا وزیر حمزہ سے ملگیا اور میرا ایک عیار
یزک خطائی عمرو کا ایک شاگرد ہوگیا لیکن میرا ارادہ ہے کہ اپنے عزیزون
اور بچون کا بدلہ صاحبقران اور خواجہ عمرو سے یا اونکی ذریات سے
لون خوت آئینہ پرست بادشاہ جلیل القدر ہے اور اس کے یہان
بھی ایسے ایسے سردار ان نامی وگرامی ہین کہ اولاد حمزہ اور شاگردان
خواجہ عمرو دیکھکر بدحواس ہوجائین گے - بادشاہ میرے ساتھ چلیگا
اور مجکو قوی امید ہے کہ میرا ساتھ دیگا تسخیر خاموش سنتا رہا
ادھر خوتخوار بن دجال کا نامہ پڑھا گیا تو خوت آئینہ
بدست قہقہہ مار کر ہنسا اور ایک عرصہ تک لاف وگزاف کرتا رہا

پھر منشی کو بلا کر جواب لکھوایا کہ اے خونخوار بن دجال تجکو اپنی شیطنت
پر غلو ہے تجھے کچھ سزا دینا ضرور ہے میرے کاہنون اور نجومیون نے
مجھے پہلے ہی اطلاع دی تھی کہ خونخوار بن دجال ہوائے مخالفت
سے بدحال ہو کر اس طرف سے گذریگا وہ پیشین گوئی آج پوری ہوئی اور
اب تجھے تیرے حالات سے مطلع کر دینا ضروری ہے آگاہ ہو کہ بت
زرین سخنگو جو تیرا نائب خداوند ہے ایسے ایسے میرے سیکڑون غلام
ہین کیونکہ تیرا یہ نائب خداوند دراصل کوہ قاف کا ایک دیو ہے جو کہ
اپنے ملک سے خوف زدہ ہو کر بھاگ آیا ہے اسکا نام دیو بادبان ہے
میرے یہان ایسے ایسے پہلوان از قسم انسان و اجناد دیو زاد موجود ہین جو کہ
دیو بادبان کو کان پکڑ کے لے آوینگے بہتر ہے کہ تو اوسکی بندگی سے
باز آ اور ہمارے مذہب کو قبول کر ہمنے جو کہا وہ کر کے دکھا دونگا اور
تیری ساری خونخواری خاک مین ملا دونگا یہ خط لکھکر تسخیر کے ہاتھ مین دیا اور اسکو
خلعت و انعام دیکر رخصت کیا - یہان دیو بادبان کا ہمزاد موجود تھا وہ تمام
سرداروں کو دیکھکر اور خط کا مضمون معلوم کر کے اوس دیو کے پاس واپس گیا اور
کل حال بیان کیا اور بہت ہی پریشان ہوا کیونکہ حوت آئینہ پرست نے جو کچھ
کہا تھا وہ بالکل ٹھیک ہے حوت آئینہ پرست ایسا زبردست ہے اوسکی قوت خونخوار سے
اس سے زیادہ تھی اس دیو کے ہمزاد نے یہ بھی یقین کر لیا تھا کہ حوت آئینہ پرست
کا سپہ سالار اوس دیو سے قوی تر ہے جسکو خونخوار نے بت زرین کے نام سے مشہور
کیا تھا اور نائب خداوند شیطان سمجھکر اوسے سجدہ کرتا تھا اس دیو نے خط کا مضمون
اپنے ہمزاد کے ذریعہ سے معلوم کر کے سوچنا شروع کیا اب کیا تدبیر کرنا چاہیے
مگر اوسے اوسوقت تک خونخوار بن دجال پر ظاہر نہین کیا جبتک کہ تسخیر نامہ
لے کر واپس نہین آگیا - اب جو نامہ خونخوار بن دجال کے پاس آیا
تو یہ بہت ہی برہم ہوا اور اپنی عادت کے موافق اوس نے حوت آئینہ پرست
کو سیکڑون باتین سنائین یہان ایک مخبر تبدیل ہیئت کئے ہوئے
تسخیر کے ساتھ چلا آیا تھا وہ خونخوار بن دجال کی برہمی دیکھکر اپنے دربار مین
مین واپس گیا اور کل حال اپنے بادشاہ سے بیان کیا اوسکو
جو غصہ آیا تو اوس نے ارجال دیو سگ کو سامنے بلایا جب وہ دست
بستہ حاضر ہوا تو اوسکو حکم دیا کہ تو اسی وقت خونخوار بن
دجال کے لشکر مین گھس جا اور اوسکے بت زرین سخنگو کو
جو کہ دیو بادبان ہے اپنے آہنی گرز گران سے ہلاک کر یہ حکم
سنتے ہی ارجال دیو سگ ایک لاکھ فوج ہمراہ لیکر تی الفور لشکر
خونخوار بن دجال بدخصال کیطرف روانہ ہوا - خونخوار بن دجال
کو جو اس ہنگامہ کی خبر ہوئی تو وہ بہت گھبرایا اور بت زرین کے پاس آیا

یہان بت زرین خود پریشان تھا ساری شیطنت بھولے ڈر کے مارے ہاتھ پاؤن پھولے
خونخوار نے عرض کی کہ ارجال سپہ سالار جوت مقابلے کے لیئے آیا ہے بت زرین
بت بنا رہا بڑی دیر تک چکا بھٹکارا جب خونخوار بہت رویا اور چلایا تو آواز آئی او
بندۂ خود سر تیرا غرور حد سے گزر گیا تو یہ نہ سمجھا کہ خداوندا ابلیس اور خود اپنی جانب سے
تجھ کو صرف خدا پرستون سے مقابلہ کرنے لیئے مقرر کیا ہے اور تیری مدد کا اقرار کیا ہے
نہ کہ تمام دنیا سے تو مقابلہ کرتا پھرے اور ہر ایک کے سامنے حکومت اور شجاعت کے دعوے
تو نے یہ نہ خیال کیا کہ آتشکدہ پرستی بھی ابلیس پرستی کی ایک شاخ ہے اور گو وہ ہماری
نیابت کو نہین قبول کرتا ہے مگر ہماری ہی بنائے اور پڑھائے ہوئے بندے ہین اب
ہم ان کو تباہ و برباد کرنا نہین چاہتے اب خداوندا ابلیس تجھ سے ناراض ہو جائینگے
اور ہم اُن کے پاس چلے جائینگے کیونکہ اگر ہم تیرے پاس رہین گے تو تیری اعانت
کرنا ضرور لازم و واجب ہوگی ابلیس کو اس معاملے مین تیرا ساتھ دینا منظور نہین ہے
لہذا اب یہان ہمارا ٹھہرنا کچھ ضرور نہین یہ کہکے بت زرین خاموش ہوا اور دھوان
بن کر نکلنے لگا تھوڑے ہی دیر مین تمام دھوان چبے سے نکل کر آسمان کی طرف بلند ہو کر
غائب ہو گیا خونخوار اور زیادہ پریشان ہوا اُسے کوئی تدبیر بن نہ پڑتی تھی اپنے سرداروں
کو بلایا دل مضبوط کر کے حکم دیا کہ جاؤ اس ارجال کو راستہ ہی مین روک لو خبردار یہ آگے
بڑھنے نہ پائے سردارون نے کہا کہ حضور کسکی طاقت ہے کہ اُسے روک لے آپ دیکھیے
تو سہی کہ اُس کا قد کتنا بڑا ہے ساٹھ گز کا لانبا اور بیس گز کا چوڑا ہے تیرہ سو من کا گرز
اُس کے ہاتھ مین ہے ہم مین اتنی طاقت و قوت نہین ہے کہ ارجال کو روکین اور میدان ٹوکین اُدھر ارجال آندھی کی طرح بڑھتا ہوا چلا آرہا تھا یکایک سامنے سے آکر
اُس نے قدم جمایا اور للکار کر آواز دی کہ او خونخوار ابلیس پرست تجھ اپنے بت
زرین سخنگو کو میرے مقابلے مین تا کہ مین اپنے بادشاہ کے حکم کی تعمیل کرون اور
اپنے اس گرزگران سے اُس کا بھیجا نکالون خونخوار ابلیس پرست جرات کر کے سامنے
آیا اور کہا کہ اے ارجال تم کو مجھ سے مقابلہ کرنا منظور ہے یا میرے نائب خداوندا بت
زرین سخنگو سے اُس نے کہا کہ اس وقت تو مجکو بھی حکم ہے کہ مین اُس دیو بادبان
کا سر کچلون اور تو بھی اُس کے پھندے سے نجات پائے درحقیقت وہ ایک بھاگا ہوا
دیو ہے جو کہ قاف سے بھاگ کر یہان روپوش ہوا اور تجھ کو گمراہ کرتا ہے خونخوار
ابلیس پرست نے کہا کہ اب وہ یہان نہین ہے کسی طرف چلا گیا اور یہ کہکے گیا ہے
کہ مین خداوندا ابلیس کے پاس جاتا ہون اگر اعتبار نہ ہو تو تم خود آکے دیکھ لو اسکا بت
خالی پڑا ہوا ہے اور قالب مین کچھ نہین ہے ادھر خونخوار سے یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر
ارجال کے پہلو سے ایک نعرہ ہوا کہ منم سوار قدرت سب نے دیکھا کہ ایک نقابدار
کہارو اپوش ارجال کے روبرو آکر کھڑا ہو گیا ہے اور للکار رہا ہے کہ او دیو زاد
و بندگان ابلیس کو بہکاتا ہے اور اپنی بیدینی کی طرف بلاتا ہے آگاہ ہو کہ مجھ کو ابلیس
نے تیری سرکوبی کے لیئے بھیجا ہے اور میرا یہ گرزگران ہے اور تیرا بھیجا ہے اسقدر بلند آواز

سے اُس نے یہ گفتگو کی کہ دونون فوجین تھرا اُٹھین اب اُس نقابدار نے خبردار خبردار کہہ کر
اپنے گرزگران کا ارجال کے سر پر دار کیا ارجال فن سپہ گری مین ایک کامل تھا ضرب
حریف زبردست دیکھ کر اپنی جگہ سے ہٹ گیا گرز کا وار خالی گیا اور زمین پر اس زور سے
دھماکا ہوا گرگویا طبقۂ ارض پھٹ گیا غبار اس قدر بلند ہوا کہ ارجال اُس مین چھپ گیا
نقابدار سمجھا کہ مین نے حریف کو مار لیا ہے اور پیوند زمین کر دیا ہے مگر دامن گرد نگاہ
ہوا ارجال نے نعرہ کیا کہ باش او بادبان ؎ تو ضربے زدی ضربے مانوش کن +
ہمہ شادی از دل فراموش کن + یہ کہہ کر ارجال نے تیرہ سو من کا گرز کھا کر جو اُس کے
کلے پر مارا تو اُس کا سر اس طرح پاش پاش ہو کر دھڑ پر سے اڑ گیا کہ گویا تھا ہی نہین دیو
نقابدار کی لاش زمین پر گر کر تڑپنے لگی ارجال نے غنیم مین آکر اسکو چیر کر پھینک دیا
اور بڑی زور سے لشکر خونخوار کی طرف چلایا کہ اے خونخوار او سردار تمھارا نائب خداوند
مارا گیا اب ابلیس کو بلاؤ تاکہ اُس کو بھی مین اسی طرح چیر کر پھینکدون اب اپنے مذہب
باطل سے باز آؤ ورنہ تمھاری بھی سر کوبی اسی طرح کیجائیگی اگر مجھے اسی وقت حکم آتا تو
مین تم سب کو اسی وقت کچل کر مار ڈالتا خونخوار ابلیس پرست مین اب دم کہان تھا
جو دو بدو گفتگو کرنا سمجھ گیا کہ درحقیقت بت زرین سخن گو دیو بادبان تھا جو کہ نقابدار
بن کر آیا اور ارجال کے ہاتھ سے مارا گیا یہ خیال کر کے اُس نے ارجال سے کہا
کہ اے سپہ سالار مین اپنے اس خیال خام سے باز آیا ہون تم حوت آئینہ پرست
سے میری سفارش کرو مین تم سے مقابلہ کسی طرح سے نہین کر سکتا تمھارے بادشاہ
نے جو کچھ کہا تھا وہ ٹھیک تھا اگر تمھارے بادشاہ مجھے بلائین گے تو مین خود حاضر
ہو کر اظہار اطاعت کرونگا اور اپنی خطا اُن سے معاف کراؤنگا۔ ارجال دیو بادبان
کی لاش کو ہاتھیون پر لدوا کر مع اپنی فوج کے واپس گیا۔ اور تمام معاملہ اور
نقابدار کا مقابلہ از ابتدا تا انتہا بیان کیا آخر مین خونخوار کی سفارش کی اور کہا
کہ وہ اپنی خطا پر نادم ہے اگر اُس کی خطا معاف کیجئے اور بلا بھیجئے تو وہ دست بستہ
حاضر ہوگا ہر وزیر و مشیر کی بھی یہی رائے ہوئی کہ خونخوار کی خطا معاف کر دینا چاہیے
کیونکہ خدا پرستون کی دشمنی مین ہمارا ہم خیال ہے اُس نے تیون قلعہ مسلمانون کے
قبضے سے نکال لیے ہین اگرچہ ہم کو اُس کی شرکت ضرورت نہین لیکن اُس کو ہماری مدد
کی ضرور احتیاج ہے اور جو شخص اپنا دست نے اُس پر ظلم کرنا شاہون کی شان
کے خلاف ہے غرضکہ یہان یہ مشورہ طے پا گیا کہ خونخوار دربار مین بلا لیا جائے اور
ایک چوبدار کو روانہ کیا وہ چوبدار خونخوار کے خیمے مین حاضر ہوا اور اُس نے بادشاہ
کا پیغام کہا کہ حوت آئینہ پرست نے آپ کو یاد فرمایا ہے خونخوار یہ سُن کر بہت ہی
خوش ہوا اور پانچہزار سردارون کو منتخب کر کے اپنے ساتھ لیا پوشاک جواہر کار
سے مرصع اور اسلحہ جوہر دار سے مسلح ہو کر دربار شاہی مین داخل ہوا وزرا و امرا
نے اُس کا استقبال کیا اور بادشاہ نے تعظیم دی بڑی عزت و حرمت کے ساتھ
حوت آئینہ پرست نے اپنے کرسی تخت پر خونخوار کو جگہ دی باہم کلام دوستانہ

دسخن محبتانہ ہو رہا ہے خونخوار کل احوال اپنی تمام لڑائیون کا بیان کر رہا ہے اور حوت آئینہ پرست بہت ذوق وشوق سے اُس کو سُنتا رہا جس قدر حالات خونخوار بیان کرتا جاتا تھا حوت آئینہ پرست کے دل مین قوت پیدا ہوتی جاتی تھی کہ مسلمانون سے مقابلہ کرنا کچھ مشکل نہین اُس نے صلصال سے کہا کہ جب خونخوار نے خدا پرستون کو اس طرح تباہ و برباد کیا کہ اُن مین مقابلہ کرنے کا دم نہ رہا اور جس قلعے پر چڑھائی کی اُس مین کا ایک بھی متنفس نہ بچا تو تم کو بھی اپنی آل واولاد کے خون کا بدلہ لینا کیا مشکل ہے صلصال نے کہا کہ خونخوار کی لڑائی خدا پرستون سے ابھی نہین ہوئی البتہ مین خدا پرستون سے لڑا ہون صاحبقران کی فوج کا ایک شخص خونخوار کی ایک لاکھ فوج پر بھاری ہے امیر حمزہ صاحبقران وہ شخص ہے کہ جس نے بڑے بڑے عفریتون کی ٹانگین چیر کے پھینکدین اور اُس کی نسل مین جس قدر ہین سب کے سب ایسے ہی ہین اور ایک لاکھ چوراسی ہزار عیار طرار اُس کے ساتھ ہین اُنمین سے ایک عیار اگر خونخوار کی سات لاکھ فوج مین آجاوے تو سب کو جلا کر خاک کر دے حوت آئینہ پرست نے کہا کہ تم خدا پرستون کے رعب مین آگئے ہو اگر ایسا ہوتا تو خونخوار کی کیون نہ خبر لیجاتی غرضکہ آپس مین یہی گفتگو ایک عرصے تک ہوتی رہی بادشاہ نے خونخوار کی بڑی دھوم سے دعوت کی اور کئی روز تک جلسۂ رقص وسرود وشغل شراب وکباب ہوتا رہا پھر خونخوار نے رخصت کی اجازت طلب کی۔ صلصال اور حوت آئینہ پرست نے کہا کہ اچھا تم زنگبار کی طرف روانہ ہو ہم لوگ بھی عقب مین آتے ہین

اب یہان سے چند کلمے داستان اسدغازی کے بیان ہوتے ہین

کہ اسدغازی نے قلعۂ زرین حصار سے جوہرکار سے خونخوار بدکردار کی خبر لانے کو روانہ کئے تھے وہ واپس آئے اور اُنھون نے عرض کیا کہ مہتر برق فرنگی اور جانسوز بن قران اول وسمک پلطانی وجواہر بن عمرو وفیروزہ بن عمرو اور نعبان خنجر گزار بن عمرو وعمران خطائی ویزک خطائی یہ آٹھون عیار خونخوار بن دجال کے مقابلے مین بڑی بڑی عیاریان کر کے شہید ہو گئے اور ملکہ جادو کو اِن کا بہت بڑا غم ہوا آخرکار خونخوار نے اُس کے قلعہ پر حملہ کیا ملکہ جادو سوا سو مصاحبین کے ساتھ دریا مین غرق ہو گئی اور تمام قلعہ تباہ و برباد ہو گیا ہزارون لاکھون مسلمان رعایا شہید ہو گئی ایک متنفس بھی اسلام کا نام لینے والا نہ بچا اب خونخوار نے قلعۂ عنطلی آباد کی حکومت انتر گرازوندان کی سپرد کی اور خود جانب اندلس روانہ ہوا پسر اسدغازی کو اِن آٹھون عیارون اور ملکہ جادو کے قتل وغرق ہونے کا کمال درجہ صدمہ ہوا اور بڑی دیر تک روتا رہا اپنے سرداروں سے کہا کہ اب جانب عنطلی آباد روانہ ہو کل صبح کو ہم یہان سے چل کھڑے ہونگے تمام لشکر مین تیاری کوچ کی ہونے لگی آلات حرب وضرب زنگ وخون سے صاف ہونے لگے سپاہیون

سے خود و زرہ درست و چست کئے سوارون نے ساز و یراق آراستہ کئے ساری رات انتظام و اہتمام مین بسر ہوئی جب شاہ خاوری نے قلعۂ مشرقی سے برآمد ہو کر لشکر سیارگان کو پسپا کیا تو اسد غازی اپنے خیمے سے نکل کر جانب عنطلی آباد روانہ ہوا پہلو مین ضرغام شیر دل مشورہ کنان ہم رکاب تھا اس نے عرض کیا کہ قلعۂ عنطلی آباد ایسے موقع پر واقع ہے کہ اگر قلعہ مین ہزار آدمی ہون تو غنیم ایک لاکھ فوج سے اس مین داخل نہین ہو سکتا لہذا کوئی ایسی تدبیر کرنا چاہیئے کہ انتر گرز دندان قلعے سے نیچے اتر آئے اسد غازی نے اسد ثانی سے اس معاملے مین مشورہ کیا سب کی یہ رائے ہوئی کہ عدلان شاہ اور فضلان شاہ اول مقابلے کے لیئے روانہ کئے جاوین جب مقابلہ ہو تو یہ پسپا ہو جاوین تا وہ ان کا تعاقب کرے جب وہ تعاقب کرتا ہوا قلعے سے بہت دور نکل آئے اور پہاڑون کے تنگ و تاریک راستے ختم کر کے میدان مین آجاوے تو اس وقت پلٹ پڑین اور ابراہیم بن مالک قلعے پر حملہ کر دین اس ترکیب سے بہت جلد فتح حاصل ہو گی یہ مشورہ آپکو مین طے ہو کر اسد غازی کو اطمینان ہوا اور منزل بمنزل طے کرتے ہوئے جاتے ہین جب قریب عنطلی آباد پہونچے تو فوج کے تین حصے کئے دس ہزار سوارون کی افسری عدلان شاہ اور فضلان شاہ کو مرحمت کی اور حکم دیا کہ تم در قلعہ کے مقابلے مین جا کر میرے نام کا نعرہ کرنا تاکہ وہ سب تم سے مقابلہ کرنے کے لیئے تیار ہون اور بارہ ہزار جو ان قلعے پر حملہ کرنے کے لیئے منتخب کئے گئے ان کے سردار ابراہیم بن مالک مقرر تھے ان کو حکم ہوا کہ قلعہ کی بائین جانب وادی کوہ مین پوشیدہ رہین جس وقت انتر عدلان شاہ کا تعاقب کرے اور قلعے سے کسی قدر فاصلے پر آجائے تو تم اس وقت قلعے پر دھاوا کرنا اور فورًا قلعے کے اندر داخل ہو جانا تیسرا حصہ فوج کا اسد غازی نے اپنے پاس رکھا اور ایک جنگل مین پوشیدہ ہو کر منتظر اس امر کے رہے کہ ان دونون فوجون مین سے کسکو مدد کی ضرورت ہوتی ہے اسد غازی نے مالک بن ابراہیم اور عدلان شاہ و فضلان شاہ کو اپنے اپنے موقع پر روانہ کر دیا اور کہا کہ تم مین سے جس کو اعانت کی ضرورت ہو گی مین فورًا پہونچ جاؤنگا کیونکہ ہم ایسے موقع پر قیام پذیر ہونگے جہان سے دونون مقام صاف نظر آتے ہین ادھر ضرغام شیر دل بتبدیل ہیئت قلعے کے اندر داخل ہوا اور وہان کے کل حالات ضروری دریافت کر کے واپس آیا اسد غازی سے تمام حالات بیان کئے کہ قلعہ بہت مضبوط اور مستحکم ہے اگر وہ قلعہ بند ہو کر بیٹھ رہا تو بڑی دقت ہو گی ادھر عدلان شاہ اور فضلان شاہ مع دس ہزار سوارون کے روبرو ے قلعہ آکر مقیم ہوئے اور للکار کر آواز دی کہ باش اوقرم ساق نعرۂ اسد سے ۱۵ اسد شہوارام کہ در روز جنگ + بدرم دل شیر و چرم و پلنگ + انتر گراز دندان کو پہلے ہی خبر ہو چکی تھی کہ اسد غازی دس ہزار سوارون سے قلعے پر حملہ کرنے کے لیئے آگیا ہے وہ مقابلے کے لیئے بیٹھا تھا اسد کے نام کا نعرہ سنتے ہی قلعہ سے باہر نکل آیا اور اپنے پچیس ہزار

سوارون کو للکارد یا کہ خبردار یہ جانے نہ پائین انھین گھیر کر مار لو تمام فوج ایک دم سے
حملہ آور ہوئی دست بدست تلوار چلنے لگی عدلان شاہ اور فضلان شاہ نے
تھوڑے ہی عرصے مین کئی سو کفار جہنم واصل کر دیئے مگر ایک دم سے رُخ بدل دیا
اور پیچھے ہٹ کر گھوڑون کو ایڑ دی دس ہزار سوار جو ایک دم سے مفرور ہوئے
اور انتر گراز دندان نے للکارا تو سب نے بڑے زور و شور سے تعاقب کیا
اُسی زور مین قلعے سے بہت دور تک نکل آئے اُدھر مالک بن ابراہیم نے
موقع پاکر قلعے پر حملہ کر دیا اور ادھر عدلان شاہ اور فضلان شاہ نے جگہ دیکھ کر
رُخ بدل دیا اب پھر نہایت زور و شور سے تلوار چلنے لگی اور لاش پر لاش دھڑا دھڑ
گرنے لگی نیزے قلعے کے پار ہوئے ملک الموت نے جلد جلد روح قبض کرنا
شروع کی اُدھر اسد غازی نے دیکھا کہ ابراہیم بن مالک تو قلعے مین داخل
ہو گئے ہین اب کیا ہے غالباً اب بہت جلد فتح کر لین گے اس لیئے دوسری جانب
سے انتر گراز دندان کی فوج پر حملہ کر دیا اب جو اسد غازی نے اپنے نام کا
نعرہ کیا تو انتر گراز دندان بہت گھبرایا کہ یہ کیا معاملہ ہوا مین نے تو اسد کا
مقابلہ کیا اور اُس کا تعاقب کرتا ہوا یہان تک آیا اب جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے
لیکن پھر عقب سے اسد کے نعرے کی آواز کیونکر سے آئی پلٹ کر جو دیکھتا ہے
تو اپنی فوج کو چاردن طرف سے گھرا ہوا پایا سمجھ گیا کہ قضا نے گھیر لیا اب جان بچا کر
نکلنا دشوار ہے دل مین سوچا کہ اب اسد کو توڑنا چاہیئے اگر اُس کو مار لیا تو لڑائی
فتح کی ورنہ قضا تو آہی چکی ہے کیا چارہ ہے دل مین یہ خیال کر کے وہ اسد غازی
کی آواز پر دریلے فوج مین شمشیر زنی کرتا ہوا آرہا ہے ادھر اسد غازی بھی اسی
فکر مین ہین کہ کسی نہ کسی طرح انتر گراز دندان سے مقابلہ ہو جاوے تو بہتر ہے
تاکہ جلد وارا نیارا ہو جاوے آخر کار دونون ایک دوسرے کے سامنے آ گئے
اسد غازی نے للکارا کہ باش او قوم سناق کدھر جاتا ہے میرے سامنے آ پس نکر
انتر گراز دندان نے جھپٹ کر ایک ہاتھ تلوار کا مارا اسد نے خالی دے کر
ایک کھنڈا ایسا مارا کہ اُس کا منھ چرخا ہو گیا وہ فوراً گھوڑے پر سے کودا اور چاہا کہ
اسد غازی سے لپٹ جاوے اسد غازی نے زنجیر کمر مین ہاتھ ڈال کر اُٹھا لیا
ایک جھونک دے کر بلند کیا اور اُچھال کر آگے آگے چور نگ ہوائی کیا اب انتر
گراز دندان کی فوج نے گھونگٹ کھایا ایک تو یونہین چاردن طرف سے
پامال ہو رہی تھی اب بے سردار ہو گئی کیونکر لڑتی بھڑتی بھاگ کھڑی ہوئی مگر
بھاگنے کا راستہ کہان تھا سب نے اپنے اپنے ہتھیار ڈال دیئے اور حلم امان
بلند کیا اب اسد غازی نے ہاتھ روکا اور عدلان شاہ اور فضلان شاہ نے
اپنی اپنی تلوار نیام مین کی لڑائی کا خاتمہ ہوا قلعے کی خبر منگائی تو معلوم ہوا کہ ایک
معمولی لڑائی کے بعد ابراہیم بن مالک نے قلعے پر قبضہ کر لیا اسد غازی
قلعہ روانہ ہوئے داخل قلعہ ہو کر ابراہیم بن مالک سے مل ہر جانب سے مدد

مہار کمان بلند ہوئی لیکن اسد غازی کو ملکہ جادو اور عیار دن کا اس قدر غم تھا کہ
اس فتح کی کچھ خوشی حاصل نہ ہوئی قلعے مین پھر سے مسلمانون کی آبادی ہوئی
اور کفر کا نام مٹایا گیا تمام خونخوار کی تابع فوج مطیع اسلام ہوئی اور سب نے کلمہ طیبہ
پڑھ کر اسلام قبول کیا اب چند ملازمان انبتر گراز دندان سے جو خونخوار کا حال
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ قلعۂ ہفت منظر کی جانب روانہ ہوا ہے اب اسد غازی
نے عدلان شاہ کو اس قلعے کی حفاظت کے لیے یہین چھوڑا اور فرمایا بہت ہی
ہوشیاری سے رہنا اور ہر امر کی ہم کو اطلاع کرتے رہنا اور خود تیاری کوچ کر کے
جانب ہفت منظر روانہ ہوئے ان کو تو اسی حال پر چھوڑا جاتا ہے ان کا حال
وقت پر بیان ہوگا لیکن اب کچھ حال خونخوار بن دجال کا بیان ہوتا ہے کہ خونخوار
بن دجال جانب زنگبار منزل بمنزل براستہ تری و خشکی کوچ کرتا ہوا جا رہا ہے
جب قریب زنگبار پہونچا تو طویل شاہ زنگی کو یہ خبر پہونچی کہ خونخوار بن دجال مع
فوج بے شمار مقابلے کے لیے آیا ہے طویل شاہ زنگی نے شریاے زنگی کو
بلا کر مشورہ کیا کہ اے فرزند اس وقت کیا مصلحت ہے سننے مین آیا ہے کہ سات
لاکھ فوج جرار خونخوار بن دجال اپنے ہمراہ لایا ہے یہ سن کر شریاے زنگی
نے دست بستہ جواب دیا کہ سوا ے جنگ کے اور کوئی چارہ نہین معلوم ہوتا اور یہ تو سراسر
ظاہر ہے کہ ہم کو اس کے مقابلے کا یارہ نہین طویل شاہ نے کہا اپنے تمام امرا
و احباب و خراج گزار دن کو اس مضمون کے نامے لکھ کر روانہ کرو کہ خونخوار
بن دجال نے ہمارے ملک پر چڑھائی کی ہے ہم سے کچھ بن نہین پڑتا یہی وقت
اعانت و مددگاری ہے لہذا تم سب کو بہتر و مناسب ہے کہ جس قدر فوج فراہم
ہو سکے اپنے ساتھ لے کر جلد آؤ یہ نامے لکھوا کر طویل شاہ نے چارون طرف روانہ
کیے تین چار روز مین قریب تین لاکھ کے فوج جمع ہو گئی اب طویل شاہ نے
حسین مغربی کہ جسکی عمر قریب بارہ سال کے تھی تمام عورتون کے ہمراہ بیابان
سومنات مغرب مین روانہ کر دیا تاکہ وقت شکست ناموس کی بے حرمتی نہ
ہو اور سلطان زرین اور فاخر سلطان بن زرین کو قلعے سے دو کوس کے
فاصلے پر صف آرا ہونے کا حکم دیا اس کے بیان ایک عیار ہشام تیز پر ان
تھا جس کو فوج خونخوار بن دجال کی خبر گیری کے لیے روانہ کیا تھا اس نے
ایک فقیر کا بھیس بدل کر لشکر خونخوار بن دجال کا رخ کیا اور دو ماہ کے کل حالات
دریافت کرنا شروع کیے رفتہ رفتہ بارگاہ خونخوار مین داخل ہوا عرض بیگی
نے خونخوار سے آکر عرض کی کہ ایک فقیر در بارگاہ پر کھڑا ہے خونخوار تو اس
فکر مین تھا ہی کہ کوئی شخص زنگی دستیاب ہو تو اس سے کچھ حالات دریافت کیے
چنانچہ اس نے حکم دیا کہ اس فقیر کو اندر بھیج دو فقیر اندر آیا خونخوار بن دجال
نے دریافت کیا کہ تو کون ہے اور اسی ملک کا باشندہ ہے یا اور کہین کا
اس نے عرض کی کہ مین اسی ملک کا رہنے والا ہون اللہ بھیک مانگ کر اپنی بسر

اوقات کرتا ہون آپ کا جو لشکر یہان آیا تو مین نے خیال کیا کہ سپاہی دبہادر
بہت سخی ہوتے ہین مجھے میری حالت دیکھ کر خوشحال کر دین گے لیکن یہان آکر
جو دیکھا تو سپاہی ہونے مین ان سب کے شک نہین ہر ایک پہلوان نامی رستم
ثانی ہے اور ہر ایک سردار گرامی اسفندیار وقت ہے لیکن دیا کسی نے بھی کچھ
نہین ان سات لاکھ آدمیون سے تو دہ تین لاکھ فوج بدرجہا اچھی ہے اگرچہ کہ زور
سے مگر ہمین بہت کچھ دیا مالا مال کر دیا خونخوار بن دجال کو فقیر کی یہ آزادانہ گفتگو
پسند آئی اس نے کہا شاہ صاحب اگر آپ میری ملازمت کرین تو بہت مناسب ہے
مین بہت خوشی سے آپ کو نوکر رکھ لونگا یہ سن کر فقیر نے کہا کہ بابا اگر تیری یہی
خوشی ہے تو یہی سہی کچھ دنون یونہین گذار دونگا لیکن مذہب کے بارے مین کبھی
کسی طرح کی گفتگو نہ کیجاوے مجھے اپنے فعل کا اختیار رہے جو مذہب چاہون اختیار
کرون یہ سن کر خونخوار بن دجال نے جواب دیا اس سے آپ مطمئن رہین اس کا
کبھی درمیان مین ہمارے آپ کے ذکر بھی نہ آویگا مذہب سے ہمین کیا مطلب ہے
جیسے بدین خود ویسے بدین خود کل باتین طے کر کے فقیر یہان رہنے لگا اور دربار
خونخوار بن دجال کے یہان اس درجہ اس نے اپنا اعتبار بڑھایا کہ اس کو
اور کسی کا اس کے مقابلے مین اعتبار نہ رہا جب شام ہوئی اور خونخوار بن دجال
کے سونے کا وقت آیا تو ہشام تیز پران نے بارگاہ کے دربانون کو شربت
کے ذریعے سے بیہوشی پلادی سب نے پی کر بیہوش ہوئے اس کے بعد اندر
بارگاہ کے داخل ہو کر خونخوار بن دجال کے پانون دبانے لگا جب دیکھا کہ وہ
غافل سو گیا ہے تو کفر عیاری مین بیہوشی رکھ کر اس کی ناک کے نتھنون کے پاس
لے گیا سانس لیتے ہی خونخوار بن دجال بیہوش ہوا ہشام تیز پران فورًا اسکا
پشتارہ باندھ کے اور ڈیڑھ گرہ عیاری کی لگا کر لے چلا دربان تو بیہوش ہی تھے
بسکن اور لوگون نے پوچھا کہ شاہ جی صاحب یہ کیا آپ لیے جا رہے ہین تو
اس نے جواب دیا کہ بھائی ہمارے سردار کے بیٹے مین کتا گھس آیا تھا ہمین حکم
ہوا ہے کہ اسے لے جا کر دریا مین چھوڑ دو یہ کہتا ہوا لشکر سے نکل کر سومنات مغرب
کی طرف روانہ ہوا جب قریب فوج زنگبار پہونچا اور اپنی فوج مین داخل ہوا تو
فریاسے زنگی سے ملاقات ہوئی تو اس نے کہا کہ اے ہشام تو اس وقت
ایسا فقیر بنا ہوا ہے کہ مین نے بمشکل تجھے پہچانا مجھے بخوبی یاد ہے کہ جب آبا جدہ
امیر حمزہ صاحبقران کا لشکر قیام پذیر تھا اور ہرمز فرامرز کی فوج بھی
فرد کش تھی تو تو نے شرط بد کر لندھور بن سعدان اور کرب غازی پر عید
کی تھی اب یہ کسکا پشتارہ لایا ہے ہشام نے دست بستہ عرض کی حضور یہ سات
لاکھ فوج کا سردار ہے دجال کا بیٹا خونخوار ہے تو یہ بہت خوش ہوا
اور فورًا حکم دیا کہ آہنگر کو بلاؤ اسی وقت آہنگر حاضر ہوا خونخوار کو پابزنجیر کرنے کا
حکم دیا آہنگر نے پابندی حکم کی جب خونخوار بن دجال کو ہوش آیا تو اپنے کو مقید پایا

اور دیکھا کہ غیر آدمیون مین قید آہن سے مسلسل پڑا ہون لوگون سے اُٹھ کر اُٹھ کے پوچھنے لگا
کہ مین کہان پڑا ہون بیدار ہون یا خواب دیکھ رہا ہون ہشام نے کہا کہ
مین کتا سمجھ کے آپ کو یہان اُٹھا لایا تھا یہان پر آکر ہم اور آپ دونون قید
ہو گئے یہ لشکر سلطان زنگی کا ہے افسوس ہے کہ آپ اتنے دور دراز ملک
توطے کر کے یہان آئے اور کچھ ہاتھ نہ آیا آہنگرون نے آپ کو زنجیر و طوق سے
مسلسل و مطوق کر دیا ہے ثریا نے زنگی نے حکم دیا کہ اس بے حیا کو دربار مین
لاؤ اور شہنشاہ طویل زنگی کے حضور مین پیش کرو خونخوار بن دجال یا بزنجیر دربار
مین پہونچایا گیا ثریا نے زنگی اپنے دنگل پر آکر بیٹھے اور ہشام پہلو مین آکے
کھڑا ہو گیا طویل زنگی نے پوچھا کہ یہ کونسا قیدی ہے اسے اس وقت یہان
کیون لائے ہو ثریا نے زنگی نے دست بستہ عرض کی کہ اے شہریار یہ خونخوار
بن دجال ہے ہشام تیز پر ان اسے عیاری کر کے باندھ لایا ہے یہ سُنکر
طویل زنگی بہت خوشحال ہوا اور ثریا نے زنگی سے اشارہ کیا کہ اِس کو
ہدایت کرو شاید راہ راست پر آجاوے ثریا نے زنگی نے بفصاحت و بلاغت
یہ تقریر کی کہ اے خونخوار بن دجال مین نے سنا ہے کہ تو ابلیس پرست ہے
کیا یہ سچ ہے اگر درحقیقت تو شیطان کی پرستش کرتا ہے تو مین تجھ سے
پوچھتا ہون کہ کیا تجھ کو شیطان کے حالات سے آگاہی نہین ہے کیا تو نے
کبھی یہ نہین سُنا ہے کہ شیطان سب کو گمراہ کرتا ہے بڑے تعجب کی بات ہے
کہ جس نے لوگون کو بہکانے کا بیڑا اُٹھا لیا ہے تو نے اُس ملعون کو اپنا خدا بنا لیا
ہے میرا خیال ہے کہ تیرے مذہب سے زیادہ کوئی مذہب بدتر نہین اور تیرا یہ
طریقہ دین و دنیا مین تیرے واسطے بہتر نہین مین نے یہ بھی سُنا ہے کہ کوئی شیطان
بت زرین سخنگو کے نام سے تیرے ہمراہ رہتا ہے اور وہ تجھ سے سب حال آئندہ
و موجودہ کہتا ہے خونخوار بن دجال نے جواب دیا کہ درحقیقت پہلے مین ابلیس
پرست تھا مگر اب آمینہ پرست ہون اور وہ بت زرین سخنگو دراصل دیو بادبان
تھا وہ ارجال کے ہاتھ سے مارا گیا جو سے آمینہ پرست کی مین نے اطاعت قبول
کی ثریا نے زنگی نے کہا کہ آمینہ پرستی اُس سے زیادہ بدتر ہے گویا اپنا خدا آپ ہی
بنا یہ مذہب اُس سے بھی زیادہ واہیات ہے اپنی صورت کو آپ سجدہ کرنا ہنسی
کی بات ہے بہتر ہے کہ خداوند حقیقی کو مان اور اُسی کو پہچان کہ اُس کے سوا کوئی
قابل سجدہ نہین اور سوا اُس کے کوئی کسی کا بندہ نہین یہ سُن کر خونخوار بن دجال
نے چین بجبین ہو کر جواب دیا کہ مجکو مقید کر کے جو چاہتے ہو کہتے ہو اور تم سمجھتے ہو کہ مین مجبور و
بیکس و بے بس ہون اس واسطے میرے مذہب پر حملہ کرتے ہو اور ایک عیار کی
عیاری کے بھروسے پر اپنے مذہب کی دعوت دیتے ہو ثریا نے زنگی نے جواب دیا
اگر زیر ہو گا پھر تو ہمارا مذہب قبول کریگا ہم بھی یہ نہین چاہتے کہ تجھ کو مجبور اور بے بس
کر کے تجھ سے زبردستی کوئی اقرار لین بہتر ہے کہ ہم سے مقابلہ کر اگر زیر ہو تو

ہمارے خدا پر ایمان لانا اور اگر غالب آنا تو اپنے لشکر مین چلے جانا طویل نے یہ تقریر
سُن کر آہنگرون کو حکم دیا کہ اس کی زنجیر و بیڑی کاٹ دو خونخوار بن دجال درحقیقت
بڑا زبردست و طاقتور پہلوان تھا اپنے ممالک مین اپنا مثل و نظیر نہ رکھتا تھا یہی
وجہ تھی کہ لاکھون آدمی مطیع ہو کر اس کی فوج مین داخل ہوئے اور ہزارون
سردارون کو مار کر یہ خونخوار کہلایا جب اس نے بادشاہ کا حکم قید سے رہا کرنیکا
سُنا تو مثل تار عنکبوت کے ایک ہی جھٹکے مین زنجیرون کو توڑ کر پھینک دیا اور
طوق و بیڑی کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے طویل زنگی نے اس کو ایک دنگل کے
اوپر بیٹھنے کا اشارہ کیا یہ اُس پر آکر بیٹھا اِدھر تو یہ یہان بیٹھا ہوا ہے اور وہان
اس کے لشکر مین جو دربان بارگاہ ہوشیار ہوئے تو کچھ شبہہ ہوا اندر بارگاہ
کے جا کر دیکھا تو دیکھا کہ خونخوار بن دجال مع فقیر کے غائب ہے اب سارے
لشکر مین ہلڑ ہو گیا کہ خونخوار مع فقیر کے غائب ہو گیا سب کی یہ رائے ہوئی کہ وہ
فقیر کوئی عیار تھا خونخوار کو بیہوش کر کے لے گیا بہتر ہے کہ سلطان زنگبار
کے لشکر مین جا کر جستجو کرین یہان ثریائے زنگی نے دو گھوڑے ساز و یراق
سے آراستہ و پیراستہ کر کے اسلحہ منگوائے اور خونخوار بن دجال کے سامنے
پیش کیے اور کہا کہ یہ سب چیزین دو دو ہین ان مین سے ایک ایک اپنے واسطے
انتخاب کر لو خونخوار بن دجال نے نیزہ و خود و زرہ و تلوار اور تمام سامان جنگ
مین سے ایک ایک چیز اپنے لیئے پسند کی اور دریاے آہن مین غرق ہو کے
گھوڑے پر سوار ہوا ثریائے زنگی بھی مسلح و مکمل ہو کر مقابلے کے لیئے تیار ہوا
سلطان زنگی نے ثریائے زنگی سے کہا کہ اے برادر اول مین اس سے
مقابلہ کرونگا کیونکہ میرے ہوتے ہوئے آپ کا مقابلہ کرنا مناسب نہین ہے
یہ سُن کر ثریائے زنگی نے کہا کہ گفتگو مجھ سے ہوئی ہے مجھی کو مقابلہ کرنا مناسب
ہے کہ مین اس کا مقابلہ کرون مگر سلطان زنگی کو انتہا کا جوش تھا ثریائے
زنگی نے بہت کچھ منع کیا مگر سلطان زنگی نے ایک نہ سُنی آخر ثریائے زنگی مجبور
ہو کر خاموش ہو رہا اور سلطان زنگی خونخوار بن دجال کے مقابلے مین آیا
دونون باہم تگاور زن ہوئے کوئی مین قدم مرکب خونخوار کا پیچھے ہٹا اور اس سے
کچھ کم سلطان کا دونون نے نیزے سنبھالے خونخوار بن دجال نے نیزہ تان کر
مارا سلطان نے سنان کو نوک سنان پر روکا نیزون سے چنگاریان نکلنے لگین
اور دونون شہسوار اس خوبصورتی سے نیزہ بازی کرنے لگے کہ ہر دوست و
دشمن کے منھ سے صدائے احسنت و آفرین نکلی قریب سو طعن کے آپس مین
رد و بدل ہوئی ایک مقام پر جو خونخوار بن دجال نے نیزے کا وار کیا تو سلطان
نے اُس کے نیزے کو اپنے نیزے مین اُلجھا کے ایک ایسی تھپکی دی کہ نیزہ
خونخوار کا ہوائی ہو گیا چہار جانب سے تحسین و آفرین بلند ہوئی خونخوار نے
تادم ہو کر میان سے تلوار نکالی اور پکار کر کہا کہ نیزہ بازی جنگ بازی کوئی چیز نہین ہے

مردان عالم ہر ایک لڑائی کا تصفیہ تلوار سے کرتے ہین یہ کہکر اور جھپٹ کر ایک
ہاتھ تلوار کا مارا سلطان زنگی نے سپر کو جھرے کی پناہ کیا مگر تیغ جوہر دار اور
دست زبردست خونخوار سے سپر خیار ترکی طرح کٹ گئی اور تلوار سر مین اتر گئی سلطان
نے چاہا کہ دستانہ مارے مگر تلوار بجلی کی طرح گلو تک پہونچ کے گھسنتی ہوئی نکل
آئی فاخر بن سلطان بے اختیار ہو گیا اور شاہ طویل زنگی بھی بیتاب ہو گیا
اسی بے اختیاری مین ان دونون کے منھ سے نکل گیا کہ مارو اس قرم ساق کو
ہر چند ترپائے زنگی ہان ہان کرتا رہا اور اس نے چاہا کہ مین تنہا مقابلہ کرون
مگر بادشاہ اور سپہ سالار کا حکم پاتے ہی سب سردارون نے اس پر ایک دم
سے حملہ کر دیا خونخوار بن دجال اب نہنگانہ لڑنے لگا اور ترپائے زنگی خاموش
ہو کر الگ کھڑا ہو گیا دل مین کہتا تھا کہ یہ سردار کیا کہیگا کہ اکیلے آدمی پر اتنے
ٹوٹ پڑے اور تنہا کوئی اس سے مقابلہ نہ کر سکا ادھر سرداران خونخوار
بن دجال قریب لشکر زنگیان پہونچ چکے تھے اپنے مالک کے نعرے کی جو
ان سب نے آواز سنی تو انھون نے بھی وہین سے للکارا اور تلوارین اپنی اپنی
کھینچ کر دریائے فوج مین کود پڑے اور شناوری کرنے لگے انکے پیچھے باقی
کل فوج بھی خونخوار کی آگئی اور ادھر یہ تین لاکھ فوج بھی تیار ہو گئی بات
کرنے مین دونون لشکر غٹ پٹ ہو گئے اور گھمسان کی تلوارین چلنے لگی تلوارون
کی بجلیان کرتی تھین نامرد خوف سے سہے جاتے تھے اور بہادر سینہ سپر کئے ہوئے
رستمانہ دلیرانہ لڑ رہے تھے ہر جانب سے نعرون کی گرج کلیجے ہلاتی تھی اور ہر سو
سرون کا مینھ برس رہا تھا خون کا دریا نہایت زور و شور سے بہنے لگا اور لاشین
تیرنے لگین موت کا بازار گرم ہوا سرفروشان ہونے لگین یہ معلوم ہوتا تھا کہ
دو بحر ذخار بڑے ہی جوش و خروش مین آکر مل گئے ہین دونون فوجون کے
نقیبون نے بڑھ کے خوش آیند آوازون سے دار فانی کی مزمت مین کچھ اشعار
گانا شروع کئے اور اپنی اپنی فوجون کو جوش جرأت دلانے لگے اشعار

اے جوانان صف شکن دیکھو	نہین رہنا ہمیشہ یان تمکو
آخر اک روز سب کو مرنا ہے	سب کو دن زندگی کے بھرنا ہے
پھر کسیکو رہے کوئی باقی	زندگی کسکی رہگئی باقی
ہے نہ رستم جہانمین نے سہراب	نہ ہے دارا جہانمین نے دارا
نہ سکندر رہا نہ ہے جمشید	نہ فریدون رہا نہ ہے خورشید
گو نہین انمین ہے کوئی باقی	نام ہین انکے پر ابھی باقی
ہان یہی وقت ہے شجاعت کا	ہان یہی وقت ہے جرأت کا
پیچھے ہٹنے نہ پائین پانون کہین	آگے بڑھنے کی بھی جگہ تو نہین
رستم اسوقت مین اگر ہوتا	وہ بھی جان اس لڑائی مین کھوتا
روح اسکی تمھارے ساتھ ہی ہا	آبرو بس تمھارے ہاتھ ہی ہان

دیکھو دشمن کی فوج بھگتی ہے ایک حملے کی ہے کسر باقی		جتنا بڑھتے ہو تم وہ ہمتی ہے گھوڑے سے رہگئے ہین سر باقی	

اشعار پڑھ کر جانبین کے لشکرون نے اس قدر جوش دلایا کہ ہر ایک نامرد مرد ہو گیا اس لڑائی مین رستم و اسفندیار کا نام گرد ہو گیا ہر ایک سپاہی یہ چاہتا ہے کہ اپنے غنیم کی کل فوج کو ایک دم سے قتل کر ڈالے ایک کو زندہ نہ چھوڑے اور اپنے نام پر نقارۂ فتح و ظفر بجوا دے ادھر تو یہ جنگ مغلوبہ بڑے زور و شور سے ہو رہی ہے ادھر طرفین کے سرداران نامی و گرامی اپنے اپنے مقابل کے سرداران کو ٹوک ٹوک کے لا رہے ہین خونخوار بن دجال کے ایک سردار قرسیل مشتزن نامے نے ثریائے زنگی کو ٹوکا آگے بڑھنے سے روکا خبردار خبردار کہکے تلوار کا وار کیا ثریائے زنگی نے خالی دے کر جو ایک ہاتھ جنیون کا مارا گردن سے قلب تک تلوار اتر گئی اور ایک دم مین اس کی لاش تڑپ تڑپ کر ٹھنڈی ہو گئی فاخر بن سلطان بھی لڑتا ہوا جا رہا تھا اور یہ ہاتھ جو ثریائے زنگی نے بڑی صفائی سے نکالا تھا اس نے بھی دیکھ لیا تھا بے اختیار واہ وا کرنے لگا یہ تو ادھر کا چشم تھا ادھر پشت پر سے خونخوار بن دجال کے ایک سردار فرزیل گرزن نامے نے ایک گرز جو آکر مارا تو فاخر بن سلطان کے ہتھیار بند دار کار گر ہو چکا تھا ایک ہاتھ تلوار کا اس صفائی سے نکال کر گھوڑے سے گرا کہ ادھر اس کی لاش تڑپ رہی تھی ادھر دشمن کا دم نکل رہا تھا اب ثریائے زنگی کو آکر زربادفیل زور نے للکارا ثریائے زنگی اس کی آواز پر پہونچا پہلو سے خونخوار بن دجال کے نعرے کی آواز آئی اب ادھر مخاطب ہوا اور یہ تھا ہی اسی فکر مین کہ خونخوار سے تنہا مقابلہ ہو خونخوار نے دوڑ کے تیغے کا ہاتھ مارا ثریا گھوڑے سے کود کے خالی دے گیا کیونکہ اس کا وار بلائے بے درمان تھا روکنا عین حماقت تھا خونخوار بن دجال بھی گھوڑے پر سے کودا پھر دوسرا ہاتھ مارا پھر ثریائے زنگی نے خالی دیا اور جھپٹ کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا چاہا کہ تلوار چھین کے خونخوار کے ہاتھ سے پھینک دے خونخوار پہلوان زبردست تھا تلوار اس نے نہ چھوڑے ثریائے زنگی نے دوسرا ہاتھ بھی اس کی کلائی پر ڈال دیا خونخوار نے مجبور ہو کر ہاتھ سے تلوار کو گرا دیا اور لپٹ گیا ثریائے زنگی نے چاہا کہ خونخوار بن دجال کو اپنا زور دکھائے ایک ہی حملے مین چاہا کہ سر سے بلند کرے قضائے کار زربادفیل زور لڑتا ہوا یہان پہونچ گیا اس نے جو یہ معرکہ دیکھا ایک برچھا لیکے ثریائے زنگی کی پشت پر زور سے مارا سینے کے پار سے اس بار نکل آیا اب ثریا مین کیا تھا تڑپ کے زمین پر گرا یہ حادثہ دیکھ کر طویل زنگی کی آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا جھپٹ کر زربادفیل زور کے سر پر تلوار ماری اس نے سر بلند کی تلوار جو ہر دار سپر کو کاٹتی ہوئی سر مین زربادفیل زور کے آئی زربادفیل زور نے دستانہ مارا طویل زنگی کی تلوار اچٹ کے پٹ پڑی

اُدھر پہلو سے خونخوار بن دجال نے خنجر مارا طویل زنگی کے جگر کے پار ہو گیا
اور تڑپ تڑپ کر یہ بھی ٹھنڈا ہوا سلیم تیر انداز نے ہشام تیز پر ان کو نا
کہ وہ بھی بفنون عیاری لڑ رہا تھا سلیم تیر انداز نے ایک تیر ایسا تاک کر ہشام
کے سینے پر مارا کہ پشت سے نکل گیا وہ بھی جان بحق تسلیم ہوا لشہیر شیر سوار نے للکار کر
آواز دی کہ اے بہادران خونخوار اب بقیہ فوج کو بھی گھیر کے مارو سردار تو انکے
مارے گئے اب یہ سب بے سردار کے ہین ان کا مار لینا کتنی بڑی بات ہے کیونکہ شاہ
زنگبار اور سپہ سالار تک کام آچکا ہے یہ سُن کر فوج زنگیان کے دل ٹوٹ گئے
اور سب کے جی چھوٹ گئے ایک تو یون ہی شمار مین کم تھے اب بے سردار ہو گئے
بالکل مجبور و ناچار ہو گئے اور فوج حریف شیر ہو گئی پہلے سے زیادہ دلیر ہو گئی چند
ساعت مقابلہ کر کے فوج زنگبار نے شکست کھائی ڈیڑھ لاکھ آدمی قتل اور
زخمی ہوئے باقی ماندہ قید ہوئے اور کچھ آزاد ہو کر جدھر سینگھ سمایا اُدھر چلے گئے
خونخوار بن دجال نے طبل امان بجوایا فتح پائی اور قلعہ گاکل ساتان ہاتھ آیا
سبھون نے کمرین کھولین ہاتھ سے ہتھیار رکھے کوئی اپنی جگہ پر آکے بیہوش ہو گیا
کسی کا لڑائی مین دم اٹکا ہوا تھا خاتمے پر خود بھی ختم ہو گیا لاشین اُن کی اٹھوا کر
دریاے زنگبار مین ڈالی گئین زخمیون کی مرہم پٹی کی گئی قلعے پر آکے خونخوار نے
قبضہ کیا مذہب آتشینہ پرستی کا اعلان کیا اہل اسلام کو بلوا کے جلا وطن یا قید
کیا خونخوار مردار خوار تھا اس طرح بھی اپنا صید کیا جہان تک ہو سکا اسلام
کا نام مٹایا آتشینہ پرستی کا سکہ جمایا مسجدین اور خانقاہین ڈھدوا کے آتشینہ خانے
بنا کے گئے کل عمارات اسلامی گرائے گئے ہر طرح سے مسلمانون کی خبر لی
جہان تک ہو سکا اچھی طرح کسر لی تخت شاہی پر بیٹھ کے لاف و گزاف کرنے لگا
ہمچنین دیگرے نیست کا دم بھرنے لگا تمام سرداران و مشیران خونخوار بن دجال
آآ کے اپنی اپنی جگہ پر کرسیون اور دنگلون پر متمکن ہوئے ایک سردار نے پوچھا
کہ حضور آپ عظیم کے لشکر مین کیونکر آئے تھے ہم لوگون کو سخت پریشانی تھی کہ یہ
کیا حادثہ ہوا جو دفعتاً آپ گم ہو گئے تھے خونخوار بن دجال نے جواب دیا کہ وہ
فقیر نمک حرام جس کو نوکر رکھ لیا تھا دراصل عیار تھا بڑا ہی مکار تھا مجھے سونے
مین بیہوش کر کے اُٹھا لے گیا یہان لا کر زنجیر و طوق مین خوب اچھی طرح
سے مسلسل و مطوق کر کے دربار مین لایا تریاے زنگی نے مجھ کو نصیحت کرنا
شروع کی مین نے کہا کہ یہ تو بڑی ہی نامردی ہے کہ قید کر کے ایسی باتین سناتے
ہو یہ امر دانگی اور شجاعت کے خلاف ہے یہ میدان مصاف ہے اگر ایک سے
ایک آدمی مقابلہ کرے تو معلوم ہو کہ کون کیسا ہے اور یون تو جو کہو وہ بجا
درست ہے لشکر تریاے زنگی نے کہا کہ اچھا ہم تمہاری قید دور کیے دیتے ہین
مجھ سے مقابلہ کرو اگر زیر ہونا تو ہمارا مذہب اختیار کرنا ورنہ اپنے لشکر مین سیدھے
چلے جانا مین نے اس شرط کو منظور کیا اُنھون نے چاہا کہ آہن گر بلا کر

قید کو توڑ ڈالین مین کسی کا محتاج نہ تھا مین نے خود ہی ایک جھٹکے مین زنجیرون
اور بیڑیون کو توڑ ڈالا اُس وقت مین مسلح و مکمل ہو کے گھوڑے پر سوار ہوا
سلطان زنگی نے مجھ سے مقابلہ کیا فوراً میرے ہاتھ سے مارا گیا ایسی تلوار
مین نے ماری تھی کہ مع سپر کے سر کے دو حصے ہو گئے بادشاہ نے گھبرا کے
سب سرداروں سے کہا کہ اُس کو گھیر کے مارو مین اب چاروں طرف لڑنے لگا
مجھ کو یہ لوگ بھلا سمجھے تھے مجھ اکیلے نے جس طرف رُخ کیا تھرا کر دیا لاش
پر لاش گرا دی دہائی بلوا دی اتنے مین تم سب لوگ آ گئے حالانکہ تم لوگون
کی کچھ ضرورت نہ تھی ان سب کے لیئے مین اکیلا ہی کافی تھا جب مین چاہتا
سب کو مار کر نکل آتا غرضکہ اس طرح کے کلمات غرور و تکبر کے خوتخوار بن
دجال ایک عرصے تک بکتا رہا اور سب سردار سر جھکائے ہوئے سنتے رہے
اور ہان مین ہان ملاتے رہے اس کے بعد مشورہ ہوا کہ یہ خوشخبری حوت
آئینہ پرست کو بھی پہونچانا چاہیئے یقیناً وہ اس خبر کو سن کر بہت خوش ہو گا
خوتخوار بن دجال نے اِس تجویز کو قرار دیکر ایک منشی کو بلایا اور اُس سے حکم کیا کہ
شاہ حوت آئینہ پرست کی خدمت مین ایک نامہ اس مضمون کا لکھو جسکا مضمون
یہ تھا کہ اے شہنشاہ گیتی پناہ مین بعد قطع مسافت و طے مراحل ملک زنگبار
مین پہونچا اور قلعے کے روبرو کچھ فاصلے پر صف آرا ہوا کہ اتفاق سے ایک
عیار کی عیاری مجھپر چل گئی اور وہ مکار مجھے بیہوش کر کے اُٹھا لے گیا وہان
لے جا کر آہنی قید کا بندوبست کیا اور اپنے نزدیک ہر طرح سے مجبور و
ناچار کر دیا اور سپہ سالار اور بادشاہ زنگبار نے یہ ہدایت و نصیحت کی
کہ تم مسلمان ہو جاؤ اور مذہب آئینہ پرستی چھوڑ دو کیونکہ یہ مذہب بالکل
خراب و واہیات ہے یہ سُن کر مجھ کو اِس قدر غصہ آیا کہ مین نے زنجیرون
اور تمام قید کو مثل تار عنکبوت توڑ ڈالا اُس وقت سب سے پہلے میرا مقابلہ
سلطان زنگی سے ہوا یہ پہلوان اور سب سے بڑا زبردست و توانا اور
نامی سردار تھا گویا سارے لشکر کی جان تھا مین نے جو اُس پر تلوار کا وار
کیا تو پہلے ہی وار مین مع سپر خود و زرہ اور راکب و مرکب دو ٹکڑے
کر دیئے بس اُس کے مرتے ہی اُس کی فوج نے مجھپر چاروں طرف سے حملہ کر دیا
مین نے باقبال شاہی دریائے فوج مین غوطہ مارا اور تن تنہا تین لاکھ فوج
سے لڑنے لگا کئی گھنٹے اکیلا لڑتا رہا ہزارون سردارون کو جان سے
مارا یہان تک کہ طویل زنگی شاہ زنگبار و دریائے زنگی و سپہ سالار
سلطان زنگی و فاخر بن سلطان و زرہا دفیل زور اور تمام سرداران
زنگبار مارے گئے اُس کے بعد میرے سردار بھی سات لاکھ فوج کو ہمراہ
لے کر چڑھ دوڑے اب تو جنگ مغلوبہ ہو گئی ایک گھڑی بھ مین بیشمار قتل اور قلع
قمع کر ڈالا ہر طرف سے آواز الامان الامان بلند ہوئی ڈیڑھ لاکھ آدمی

جان سے مارے باقی لوگ قید و مطیع ہوئے تعداد سے چند کل بھاگے ہونگے ورنہ
کسی کو بھاگنے کا موقع حتے الامکان نہین دیا گیا قلعے پر آپ کے اقبال سے قبضہ
کر لیا ہے اور اب آپ کے حکم کا منتظر ہون اور راہ دیکھ رہا ہون کیونکہ آپ نے
تشریف لانے کا وعدہ کیا تھا اگر آپ کو ابھی تشریف آوری مین دیر ہو تو مجھے
اطلاع دیجیے تاکہ مین دیگر ممالک اسلام کا قصد کرون۔ خونخوار بن دجال
نے اس مضمون کا نامہ لکھوا کر تسخیر ہرزہ گو کو دیا کہ یہ بہت عقیل و سنجیدہ ہے اور
آداب شاہی اور قواعد نامہ بری سے واقف ہے یہ نامہ لے کر مع چند
جوانان جرار کے قطع منازل و طے مراحل کرتا ہوا شہر حوتیہ مین داخل ہوا
درِ بارگاہ پر پہونچ کر اطلاع کرائی کہ نامہ بر خونخوار بن دجال کا حاضر ہے امیدوار
باریابی ہے تسخیر ہرزہ گو کے آنے کی خبر حوت آئینہ پرست کو ہوئی اسی وقت
حکم باریابی ہوا یہ حکم باریابی پاکر داخل بارگاہ ہوا حوت آئینہ پرست تخت پر
بیٹھا ہوا تھا گرد سرداران نامی اپنے اپنے دنگلون اور کرسیون پر بیٹھے تھے تسخیر
پہلے تو آداب شاہی بجالایا بعد اس کے نامہ خونخوار کا دونون ہاتھون پر
رکھ کر پیش کیا حوت آئینہ پرست نے میر منشی کو پڑھنے کا اشارہ کیا موجب
اس کے پڑھنا شروع کیا حوت آئینہ پرست مضمون نامہ سن کر بہت خوش ہوا
اور جواب نامہ اس مضمون کا لکھوایا کہ اے دوست وفادار و اے خیرخواہ
امید دولت تمہاری اس لڑائی کے فتح ہونے سے ہمارا دل بہت خوش
ہوا کیا کہنا تمہارا اردے زمین پر کوئی مثل و نظیر نہین اگر رستم و اسفندیار
زندہ ہوتے تو وہ داد تمہاری بہادری کی دیتے اور حلقۂ اطاعت اپنے کان
مین ڈالتے اور صلصال بن دیو بن شمامہ بھی تمہاری شجاعت اور مردانگی
کی تعریف مین رطب اللسان ہین لیکن اب اس جانب کا قصد جانب ملک
زنجبار روانہ ہونے کا نہین ہے کیونکہ اب تم اس کو فتح ہی کر چکے ہو اس طرف
جانا تحصیل حاصل ہے لہذا میرا قصد ہے کہ مع صلصال بن دیو بن شمامہ
و دیگر سرداران نامی دگرامی قلعہ ذوالامان کی طرف روانہ ہون راہ
مین چند مرحلے طے کرنا پڑین گے ان کے بھی حالات سے تم کو اطلاع
دینا خالی از فائدہ نہین اول طولابہ سم قندی کو قتل کرنا پڑیگا
پھر وزیر رزہ خان کو اور برج کو لیتے ہوئے براہ بخارا قلعہ ذوالامان کے
اوپر چڑھائی کرین گے وہان پر پیر فرخاری اور ملک قہرش بن بیوقیہ
طوفانی اور الماس خون آشام اور مقلل خان اور دیگر سرداران
و ملازمان حمزہ صاحبقران سے مقابلہ سخت ہوگا بڑے بڑے معرکے پڑینگے
بہتر و مناسب ہے کہ تم بھی قلعہ ذوالامان کی طرف جلدی روانہ ہو دیر نہ ہو
کیونکہ عین وقت پر اپنے کو وہان پہونچاؤ اور جو راستہ کہ مین نے تم کو بتا دیا
ہے اسی طرف کے ممالک تسخیر کرتے ہوئے آؤ مین بھی عنقریب روانہ ہوتا ہون

یہ نامہ لکھ کر حوت آئینہ پرست نے تسخیر ہرزہ کو دیا اور دو روز اُس کو آرام دے کر روانہ کر دیا وہ تمام مسافت راہ کی طے کرتا ہوا مع اپنے ہمراہیون کے صحیح و سالم ملک زنجبار مین پہونچ گیا اور اپنے سردار کی خدمت مین حاضر ہوا خونخوار بن دجال نے جواب نامہ جو پڑھا تو خوشی اور کبر و نخوت سے گدھے کی طرح سے اور بھی پھول گیا جو کچھ الفاظ تکبرانہ باقی رہے تھے وہ بھی بک ڈالے دو ایک روز خوب جشن ہوئے شبانہ روز ناچ گانا ہوتا رہا اور رات دن شراب و کباب کا شغل جاری رہا آخر کار روانگی کا انتظام ہونے لگا فرزیل گرزن کو اُس قلعہ کی حکومت دی اور ساٹھ ہزار جوانان تہمتن اور دلیران صف شکن کو اُس کی اور قلعے کی حفاظت کے لئے مقرر کیا اور سب سے اقرار و عہد امانت فرزیل گرزن نے کر قلعے کو خوب مضبوط و مستحکم کرا دیا اُس کے بعد جہازات کی تیاری کا حکم دیا گئی سو جہاز تیار ہوئے اور دریاے زنگ مین لنگر زن ہوئے خونخوار بن دجال اپنی نقصان فوج کو پورا کر کے اُن جہازون کے اوپر سوار ہوا مال و اسباب قلعہ از قسم جواہر قیمتی ہمراہ لے لیا اور جانب ہندوستان روانہ ہوا اب یہان سے کچھ حال اسد غازی بن کرب غازی کا لکھا جاتا ہے کہ وہ قلعۂ عنظلی آباد سے جانب قلعۂ ہفت منظر روانہ ہوئے تھے تاکہ خونخوار بن دجال کی خون آشامی کا بدلہ لیا جاوے اور کفار کا خون اچھی طرح سے بہایا جاوے یہان یہ حادثہ ہوا کہ دُرِ دُرخوش عظیم بن دراج در درگوش کے قلعۂ ہفت منظر سے الگ مع اپنے والد کے ایک صحرا مین پوشیدہ طور پر بود و باش اختیار کی تھی لیکن مجزون نے تمہید زور آور برادر تمہید زور آزما کو آکر یہ خبر دی کہ ایک عزیز دار بادشاہ کیوان فلک رفعت کا ایک صحرا مین چھپا ہوا ہے تمہید زور آزما نے چند سواردن کو حکم دیا کہ اُس شہزادے کو جا کر گرفتار کر لاؤ وہ بمجرد حکم پانے کے فوراً اُس صحرا مین آکر موجود ہوئے تلاش بسیار آکر در درگوش کو گرفتار کیا اور گرفتار کر کے تمہید کے پاس لائے تمہید زور آزما نے اُس غریب سے کہا کہ تمہاری جان کی خیر اُس امر مین ہے کہ تم مذہب ابلیس پرستی اختیار کرو یہ سُن کر در درگوش نے تمہید کو جواب دیا کہ اے تمہید کیا بیہودہ بکتا ہے جو مذہب ہمارے بزرگون کا تھا وہ ہی مذہب ہمارا بھی ہے ہم جان و مال کی کوئی حقیقت نہین سمجھتے ہین کہ اُس کے خوف سے اپنے قدیم مذہب کو بدل دین اور ہمارے نزدیک مذہب اسلام کے سوا کوئی دوسرا مذہب حق نہین ہے اِس مذہب کے آگے سب مذہب باطل ہین اگرچہ ایک زمانہ ہمارا وہ تھا کہ بادشاہ کیوان فلک رفعت نے مجھکو اپنا بیٹا بنایا تھا اور اِس قدر مجھ سے محبت کرتے تھے کہ میری تکلیف سے اُنکو تکلیف ہوتی تھی مگر اب فلک نے یہ زمانہ دکھایا کہ نہ وہ خود رہے اور نہ میرا باپ ہی زندہ

سے اور نہ سوائے خدا کے کوئی اور ہے جو کہ ایسی مصیبت اور خوف آبرو کے
وقت مین ہماری مدد کرے اب جو تیرے اختیار مین ہو تو اُس سے دریغ نہ کر اگر ہمارا
خدا چاہیگا تو ہماری اعانت کریگا اور اگر اُس کو یہی منظور ہے کہ ہم بھی اپنے
بزرگون کے پاس جائین تو بہت ہی مناسب و انسب ہے تمہید بلبید نے کہا کہ اگر
تمہارا خدا ایسا قادر ہوتا تو تمہارے بزرگون ہی کو کیون قتل ہونے دیتا ضرور
اُن کی مدد کرتا یہ بات دردگوش کو اس قدر ناگوار ہوئی کہ وہ رونے لگا اور در
آسنے دل سے دعا کی کہ اے پروردگار اگر تیری یہی مصلحت ہے کہ تو مجھے میرے
بزرگون کی خدمت پہونچا دے تو خیر مجھے اسکی بہت ہی خوشی ہے مگر مین یہ دعا کرتا ہون
کہ تو بہت جلد اس مردود کو اس گستاخی کی سزا دے تاکہ اسے بھی معلوم ہو جائے کہ
ہمارا خدا کیسا قادر و زبردست اور منتقم حقیقی ہے ادھر تمہید نے جلاد کو حکم دیا کہ
میدان اس لڑکے کو قتل کرو اور فوراً لیجاؤ اُدھر اسکی مان نے جو اسکے ساتھ گرفتار
ہو کر آئی تھی بیتاب ہو کر یہ دعا کی کہ اے پروردگار یہ معصوم بیگناہ ہے اسکو کفار بلا
وجہ قتل کرتے ہین اور اسکے بعد مجھے اپنی آبرو کا خوف ہے میرے پروردگار مجھے اس
ذلت سے بچانا اور اسکی گستاخی کا مزا چکھانا ادھر اسکی مان یہ دعا کر رہی اُدھر جلاد حکم
قتل کے جلاد کو پہونچ چکے تھے تیسرا حکم ہونیوالا تھا کہ جانب مشرق سے ایک غبار نمودار
ہوا لوگون کی نظر اُس طرف لگی کیا دیکھتے ہین کہ ایک شیر دلیر سامنے سے للکارتا ہوا اتھا
مبرم کی طرح بڑھا چلا آرہا ہے اُس شیر نے پوچھا کہ میدان مین یہ کسکو قتل کرنے
لائے ہین لوگون نے عرض کی کہ حضور عظیم دردگوش بن دراج دردگوش کو تمہید
نے قتل کا حکم دیا ہے وہین سے جلاد کو روکا اور ایک ڈانٹ ایسی بتائی کہ اُس کے
ہاتھ سے خنجر چھوٹ پڑا جلاد سہم کر پیچھے ہٹگیا اُس جوان نے اپنے ایک آدمی کو کہ جسکا
نام طلحہ بن عنظلہ تھا تمہید کے پاس روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ یہ لڑکا کم سن ہے قتل کے قابل
نہین ہے بہتر ہے کہ اسکو چھوڑ دے تمہید یہ سُنکر بہت ہی چراغ پا ہوا اور کہنے لگا کہ
کہ مسافرون کو امور مملکت و سیاست مین کیا دخل ہے مین جہانتک پاؤنگا نام خدا پرستان
مٹاؤنگا تم اپنے جوان پہلوان سے کہدینا کہ تم اس معاملے مین دخل نہ دو ہم جانین اور
ہمارا کام جانے طلحہ یہ کہکے اُٹھا کہ ہمارا جوان ایسا ویسا نہین ہے جو اپنی بات
کو ٹل جانے دے بات تو ذرا سی ہے مگر اسی مین خون کے دریا بہ جائینگے اور
کیا مجال ہے کسی کی جو اس نوعمر لڑکے کو قتل کرسکے طلحہ یہ کہکر اپنے لشکر مین آیا
واپس آکر کل کیفیت بیان کی ہو اُن کو جو غصہ آیا تو جلاد اور سپاہیون کو کہ جنکی
حراست مین ظلم دردگوش بن دراج دردگوش تھا بڑھاسکے نکلوا دیا اور عظیم
دردگوش کو اپنی حفاظت مین لے لیا تمہید زور آزما اس واقعہ سے مطلع
ہو کر بہت غضبناک ہوا اور اپنے چند سردارون کو ہمراہ لیکر سوار ہوا اور قلعہ سے باہر
آکر میدان مین روبرو کے فوج آیا اور للکارا کہ او نوذاردان و مسافران آوارہ گرد تم
کون ہو اور کیا مذہب رکھتے ہو اور تمہین کیا حق تھا کہ ہمارے معاملات مین دست اندازی

اوس جوان نے جواب دیا کہ اے خود سر و مغرور آگاہ ہو کہ ہم لوگ آتش پرست ہین اور حضرت آتش کی خدمت مین جارہے ہین یہان ہم نے ماجرائے عجیب دیکھا کہ کمسن بچہ کو جلاد ناشاد قتل کر رہا ہے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ تمہارے حکم سے یہ بیگناہ قتل کیا جارہا ہے بڑا افسوس معلوم ہوا کہ ایسے کم عمر معصومون کو اپنے تیغ ظلم سے ذبح کرتا ہے یہ تقریر سنکر تمہید کو سخت غصہ آیا مغلوب الغضب ہوکر تلوار کھینچ لی اور اپنے سپاہیون کو بھی للکار دیا ادھر سے بھی جواب ترکی بہ ترکی دیا جوان بڑی آن بان سے لڑنے لگا اور نعرۂ شیرانہ کیا کہ آگاہ ہو منم طلحہ بن عنطلہ تمہید لڑتا بھڑتا ہوا قریب طلحہ آرہا ہے اور طلحہ بھی اپنے زور بازو سے صفون کو درہم برہم کرتا ہوا چاہتا ہے کہ تمہید کے نزدیک اپنے کو پہونچائے اور اُس ظالم کو ظلم کا مزا چکھائے آخر کار مقابلہ ہو ہی گیا تمہید نے جھپٹ کر تلوار کا وار کیا طلحہ نے دیکھا کہ ہاتھ اوبھاوادے کے بہت پھرتی سے نکلا ہے سپر کام نہ دیگی یہ ضرب روکنے سے نہ روکیگی فوراً گھوڑے پر سے کود پڑا اوسکے وار کو برق کیطرح آنکھ سے اوجھل ہوکے خالی دے گیا اور خود ایک ہاتھ مارا تو مرکب تمہید کی گردن قلم ہوئی وہ بھی گھوڑے سے کودا دونون پہلے سوار تھے اب پاپیادہ ہوتے حرب وضرب پر آمادہ ہوئے تمہید نے ایک وار وار انیار اکر دینے والا کیا طلحہ نے تیغ کو تیغ پر گانٹھا اور اوبھاوادے کے ایک ہاتھ جو مارا تیغ بیدریغ سر پر چڑھ کے گردن تک کاٹتی ہوئی کھینچکر نکل آئی اور تمہید گر کر تڑپنے لگا تھوڑی ہی دیر مین تڑپ کر ٹھنڈا ہوگیا تمہید کی بے سردار فوج بیقرار ہوئی کچھ لوگ نکل جانیکا موقع دیکھنے لگے کچھ خون کا بدلہ لینے کے لئے رہے کہ دفعتہً دامن صحرا سے غبار بلند ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ ایک آندھی بڑی زور شور سے آرہی ہے ایک لاکھ اسی ہزار کا لشکر جرار نمودار ہوا ایک دم سے سب نے بوقون کو دم دیا صحرا مین آواز گونجتی ہوئی پھیل گئی لڑنے والون کے ہوش پران ہوئے گھوڑے الف ہوکر پریشان ہوتے متواتر طرارے بھرنے لگے بدلگامی کرنے لگے دفعتہً اس فوج ظفر موج نے دونون فوجون کو گھیر لیا اور اسد نے نعرہ کیا ؎

اسد شاہسوارم کہ در روز جنگ	بدرم دل شیر و چرم پلنگ

اس آواز سے سب کی رہی سہی جان بھی نکل گئی آسمان تک آوازہ پہونچا زمین دہل گئی اسد نے گرشاسپ پر دیو دیلی کو للکارا اور بجوش وخروش پکارا ؎

ابا تاچہ داری زمردی نشان	المان کیانی وگرزگران

طلحہ بن عنطلہ یہ معاملہ دیکھکر بہت گھبرایا دوڑکر اسد کے قریب آیا اور کہنے لگا کہ یہ تو وہ مثل ہوئی نیکی برباد گناہ لازم ہمنے تو ایک بیکس کی جان بچائی جسکی وجہ سے ہم پر یہ آفت آئی تمہید کو مارا اوسکی تمام سردارون کو للکارا وہ مسلمان تھا جسکو مین نے اپنی حفاظت مین لے لیا آپ بھی اوسی مذہب کے معلوم ہوتے ہین پھر کیا وجہ ہے کہ مجھ سے تنگ ہین اور آمادہ جنگ ہین اگر یہی ارادہ ہے تو بندہ بھی آمادہ ہے لیکن اوسکی بقیہ فوج کا قلع و قمع کرلون تو پھر آپ سے بھی فیصلہ کرلون اسد نے جواب دیا کہ ہم تم اوسی سے لڑنے کو آئے تھے تم سے کچھ مطلب نہین بلکہ اگر تم نے کسی مسلمان پر احسان کیا ہی تو

گویا ہمپر بھی احسان کیا یہ کہکر اسپہد نے ابراھیم بن مالک کیطرف رخ کیا اُنھون نے بوسہ بجایا
اور اپنے زبانین سبکو سمجھایا کہ گرشاسپ رودابلی کی فوج کو چھوڑدو اور تمہید کے لشکر
کیطرف منھ موڑدو دوسرا بوق عدیل بن عادی کو سنایا گیا اور اونکو یہ سمجھایا گیا
کہ دس ہزار سوار ہمراہ لیکر آگے بڑھجائین اور قلعہ پر چڑھ جائین اودھر ابراھیم
نے چُن چُن کے فوج تمہید کو قتل و گرفتار کرنا شروع کیا اودھر عدیل بن عادی نے قلعہ
ہفت منظر کیطرف رجوع کیا یہانتک انتظام ہوا کہ لشکر ابراھیم بن مالک نے
تین صفین اسطرح جمادین کہ گویا حصار کی تین دیوارین اوٹھادین طلحہ کے سوارون کو
نکل جانیکا موقع دیا اور تمہید کے سپاہیون کو پہچان پہچان کر مار لیا ایک دم مین سبکا فیصلہ
ہوگیا کوئی قید کوئی قتل ہوگیا گرشاسپ اور طلحہ پسمین انگشت بدندان اور حیران و
پریشان تھے کہ ایسی قواعد دان فوج دیکھنے مین نہین آئی یہ چالاکی اور یہ پھرتی اور
یہ ہاتھون کی صفائی یہ نہین معلوم کہ یہ کون شخص کون صاحب جرأت و ہمت ہو کوئی شاہزادہ عالی
تبار معلوم ہوتا ہے چہرے سے وقار اور شان و شوکت آشکارا ہے نہین معلوم کس
آسمان خسروی کا ستارہ ہے حساب لگایا گیا تو ایک ہزار آدمی قید ہوا اور بقیہ
لشکر گرگ اجل کا صید ہوا ہے اب اسکو طلحہ نے لاکر بارگاہ مین باعزاز و اکرام صدر
مقام پر بٹھایا بہت کچھ تعریف شجاعت و لیاقت کرکے اپنا حال سنایا کہ ہم لوگ آتشکدہ
پرست ہین جودت کے پاس جاتے تھے اثنائے راہ مین یہ اتفاق ہوا کہ ایک بیگانہ اور
کمسن لڑکے کو زیر تیغ جلاد دیکھا آنکھونمین خون اوتر آیا اوسکو اپنی حفاظت مین لیکر تمہید سے
مقابلہ کیا شکر ہے کہ فتح پائی اور پھر آپکی دولت دیدار ہاتھ آئی اسد نے غیظ و درد گوش
سے ملاقات کی تمام حالات پوچھے اور بہت افسوس کیا کیونکہ فلک رفعت کو یاد کرکے آنکھ
مین آنسو بھر لائے اور بہت رنج ہوا اوسکے بعد قلعہ کی خبر منگائی معلوم ہوا کہ عدیل بن عادی
نے بہت آسانی سے قبضہ کرلیا ہے اور تمام فوج کفار کا قلع قمع کردیا ہے اسد نے گرشاسپ
اور طلحہ سے کہا کہ قلعہ خالی کرالیا گیا ہے اب وہین چلکر قیام کرنا مناسب ہوگا گرشاسپ
کو اور بھی حیرت ہوئی کہ اسقدر جلد قلعہ کو کیونکر مسخر کرلیا بڑے ہی بہادر اور کارگذار لوگ
ہین غرضکہ تمام لوگ داخل قلعہ ہوئے صدائے مبارکباد بلند ہوئی سرداران اسد و غیرہ دنگلون
اور کرسیون پر جلوہ افروز ہوئے اسد سے گرشاسپ نے غیظ و درد گوش کی بہت تعریف کی اور کہا
کہ یہ اگرچہ لوغر ہے مگر اپنے مذہب کا اس قدر پابند ہے کہ جلاد کی تلوار کے نیچے بھی اسنے
اپنی زبان اور دلکو قابو مین رکھا یہ نہ کہا کہ مین اپنے مذہب سے دست بردار ہوتا ہون اسد نے
کہا کہ ہان ہم لوگون مین یہ بات تو کچھ ایسی اہم نہین ہے بالکل معمولی اور ایک
ایسا فرض منصبی ہے جو کسی وقت اور کسی حالت مین نہین بدل سکتا ہم
مین سے کسی نے سخت سخت مصائب اور تکلیف کے حالت مین یہ خیال بھی
نہین کیا کہ دشمن سے ملجائین اور اوسکی ہان مین ہان ملائین یہ سنکر گرشاسپ
اہل اسلام کی تعریف کرنے لگا اور کہا کہ اس سے بہتر اور کوئی بات قابل
ستایش نہین ہوسکتی اب گرشاسپ رودابلی نے اسد کا نام و نشان

اظہار ان پوچھا اسد نے کہا کہ میرا نام اسد بن کرب غازی ہے اور مین صاحبقران اول کا نواسا ہون میرے بزرگ تو خانہ کعبہ کو تشریف لے گئے ہین اور یہان کفار نا ہنجار نے قلعون مین شور وغل مچا رکھا ہے جہانتک پاتے ہین مسلمانون کو قتل کرتے ہین مین ایک اکیلا قلعہ بہ قلعہ شہر بہ شہر اونکی سہ کوبی کو جاتا ہون اور اپنی جان کھپاتا ہون اب آجکل خونخوار بن دجال بدخصال ہمارے قلعہ تباہ کرتا پھرتا ہے مین اوسکا پیچھا کر رہا ہون دیکھیے کب مقابلہ ہوتا ہے اور میرے دل کا حوصلہ نکلتا ہے گرشاسپ نے کہا کہ مین نے آپکا اور آپ کے بزرگون کا نام واقعہ نگارونکی تحریرون مین دیکھا ہے اور آپ کی شجاعت وبہادری اور جنگ آزمائی بمقابلہ شہزادہ ایرج نوجوان تاریخون مین دیکھی ہے درحقیقت آپ نے جو کارنمایان کیے ہین وہ کسی سے آج تک نہین ہوئے اور تمام سرداران صاحبقران آپکا نام بڑی عزت سے لیتے ہین اور ایرج تو آپ سے بہت دبے حالانکہ دعوے صاحبقرانی رکھتے تھے اسد بن کرب غازی اوسکی خوش بیانی اور کلمات تحسین وتعریف سنکر بہت خوش ہوا اوسکے بعد باری تعالی کی حقیقت ومعرفت کے باب مین ایک عالمانہ مدلل تقریر کی جسکا اختصار یہ تھا کہ اے گرشاسپ ہمارا پروردگار اور مالک حقیقی خدائے عزوجل ہے جسکو تم لوگ خدا کہتے ہو وہ خدا نہین اور ہمارا خدا وہ خدا ہے جو سب پر حاکم اور قادر ہے اور اوسکو کسیطرح کا زوال نہین ہوا اور نہوگا وہ ہمیشہ ہے اور ہمیشہ رہیگا تمام مخلوق اوسی نے پیدا کی ہے اور سوائے اوسکے کوئی پرستش کے قابل نہین ہے تم لوگون کے جسقدر خدا تھے وہ سب مثل ہمارے تمہارے ایک مخلوق تھے کہ پیدا ہوکر فنا ہوگئے نہ وہ ہمیشہ سے تھے اور نہ ہمیشہ رہسکے ان مخلوقات مین سے بعض کسیقدر صاحب کمال یا بہادر وشجاع تھے اس لیے اونھون نے گمراہ ہوکر دعوئی خدائی کیا ہو تو ف اور جاہل لوگون نے اونسے ڈر کر یا کسی طمع اور غرض سے تسلیم کر لیا مگر تم نے دیکھا ہوگا کہ آخر کار فنا ہوگئے تو جسطرح سب لوگ خدا کی مخلوقات مین شامل تھے اوسیطرح وہ بھی خدا ایسا ہونا چاہیے کہ جسکو زوال نہو اور اوس نے سب کو پیدا کیا ہو کوئی اوس سے وصف مین زیادہ نہو۔ بقول شاعر ؎

جس نے ہے پیدا کیا افلاک کو	نور ایمان جس نے بخشا خاک کو
خاک کو پیر نور سرتاپا کیا	قطرۂ ناچیز کو دریا کیا
لائق حمد خالق اکبر وہ ہے	خالق اشیائے بحر وبر وہ ہے
ہی یہ ادنی وصف اس خلاق کا	باغبان ہے گلشن آفاق کا
ہے عجب وہ صانع رنگین نگار	جس نے پیدا کین بہارین بیشمار
یہ نگارستان عالم کا چمن	ہے نسیم لطف حق سے خندہ زن
اسنے دکھلائین بہارین بیشمار	گل کھلائے سیکڑون لاکھون مزا
ہے وہی بس قابل حمد وثنا	جسکی ہے نی ابتدا نی انتہا

وہم اس رہ مین قدم فرسودہ ہے — اور پائے فہم خواب آلودہ ہے
درک وعقل وفہم ہی یان نارسا — ادعا عرفان کا ہے محض افترا
صفحۂ گیتی کہون طبیعت ننگ ہے — خامۂ میدان ثنا مین لنگ ہے
کس سے اسکی قدر لوگون کا ہو حساب — جس کے دریا کا فلک ہی اک حباب
کس زبان سے ہو ادا اوسکی ثنا — پہونچے کیا بندے کی عقل نارسا
وہ نہین محتاج توصیف جہان — ہم سے کیا ہو اسکی قدرت کا بیان
ذات اوسکی بے عدیل وبیمثال — پاک بے ہمتا قدیر وذوالجلال
اوس سے روشن ہی زمین وآسمان — اوسکی قدرت کی ہین سب نیرنگیان
کُن کے کہنے سے کیا عالم بپا — اور جب چاہی اوسے کردی فنا
خاک کے پتلے کو وہ گویا کرے — قطرۂ ناچیز کو دریا کرے
مور کو دم مین سلیمان وہ کرے — مرسلون نے بھی نہین مارا ہے دم
باش رعنا روک تو اپنا قلم

لہذا ہمارے مذہب کے سوا باقی جسقدر مذاہب ہین وہ سب باطل ہین اور ہمارے سوائے کوئی حق پر نہین ہے تمہارا خاص مذہب آئینہ پرستی ہے آئینہ کو سجدہ کرنا کسقدر سادگی اور سادہ لوحی کی بات ہے یا تو وہ شیشہ ہے یا اوسمین اپنی صورت نظر آتی ہے شیشہ عام کاریگرون نے بنایا ہے اور ہم جب چاہتے ہین اوسمین صورت نظر آتی ہے تو اگر اوس شیشہ کو خدا کہتے ہو تو وہ ایک بہت معمولی دھات ہے جو کہ ڈھال کے تختون اور سلون کی شکل بناکر چوکھٹون مین جڑدی جاتی ہے تاکہ انسان اوسکے ذریعہ سے اپنی صورت کے عارضی عیوب دیکھکر دفع کردے اگر بال پریشان ہون تو انھین درست کرے اگر کہین خاک یا کنکا لگا ہوا ہو تو اوس سے اپنے چہرے کو صاف کردے بس آئینہ اسی لیئے بنایا گیا ہے اور وہ بہت جلد ٹوٹ سکتا ہے جب ہم چاہین اوسے توڑ پھوڑ کے برابر کردین تو وہ شیشہ کسیطرح ہمارا تمہارا خدا نہین ہوسکتا ہے جسپر ہمکو اختیار حاصل ہے اوسکو ہمپر کوئی غلبہ اور اختیار نہین اب رہا عکس تو یہ ایسی عارضی اور فانی شے ہے کہ ہمارے روبرو ہونے سے وہ موجود ہو جاتی ہے اور ہمارے علیحدہ ہونے سے وہ معدوم ہوجاتی ہے تو جو چیز ہمارے قبضہ قدرت اور اختیار مین ہو بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ جو شے ہمارے تابع ہو ہم اوسکے بندے اور پرستار کبھی نہین ہوسکتے کیونکہ ہم سے وہ ذلیل اور ہمارا محکوم وتابع ہے تیسری شے اوسمین ہماری صورت ظاہری ہے تو گویا خودپرستی یہ بھی عقل کے خلاف ہے کہ ہم اپنے خدا بنین کیونکہ خدا اور بندہ دونون چیزین علیحدہ علیحدہ ہین نہ کہ ایک اور ان دونونکو ایک کردینا بالکل عقل وقیاس کے خلاف ہے کوئی شے اپنی خالق نہین ہوسکتی اور نہ اپنی مخلوق ہوسکتی ہے چنانچہ تم اگر غور کروگے تو معلوم ہوگا ہر ایک چیز کو کسی کسی نے بنایا ضرور ہے خود بخود کوئی شے نہین بنگئی جب کبھی کسی شے کی تحقیقات کروگے تو معلوم ہوجائیگا کہ اسکا موجد اور صانع فلان شخص ہے اسیطرح ہم سب آدمی اگرچہ بظاہر اپنے والدین کے بنائے ہوئے ہین مگر درحقیقت ہم سبکا خالق

حقیقی وہی خدائے برحق ہے اور اوس نے سب سے پہلے ایک آدمی بنایا تھا اپنے دست قدرت سے اوسکی جسم کو تیار کرایا اور اوسکے اندر روح پھونکی اور پھر ایک عورت بھی اوسکے پہلو سے پیدا کی اوسکے بعد اون دونون کے ذریعہ سے اور انسان ہوئے پھر یہ خلقت بڑھتی گئی یہان تک کہ ساری دنیا آباد ہو گئی خدا نے یہ دنیا اور آسمان وغیرہ ہماری خلقت سے پہلے پیدا کر دیتے تھے غرضکہ وہ ایک اکیلا خدا ہے اور اوسکے سوا کوئی قابل پرستش نہین اگرچہ وہ ہمکو ان آنکھون سے نظر نہین آتا مگر اتنی عقل خدا نے ضرور ہی دی ہے کہ ہم یہ سمجھین اور غور کرین کہ ہم سب مخلوقات خود بخود نہین پیدا ہو گئے بلکہ ہم سب کو اور ان تمام آسمانون اور زمینون اور تارون اور سمندرون کو کسی نے ضرور بنایا ہے بس جس نے بنایا ہے وہی ہمارا خدا ہے اور وہ ہمکو کیونکر نظر آسکتا ہے جبکہ ہم مین اتنی قابلیت ہی نہین کہ ہم معمولی درجہ کی لطیف چیزون کو بھی دیکھ سکین مثل عقل اور روح کے کہ اوسکا دیکھنا ہماری قوت سے باہر ہے بلکہ صاف ہوا کو بھی ہم نہین دیکھ سکتے چہ جائیکہ خدا تعالی کہ محض نور اور غیر مجسم ہے اوسکو ہم دیکھ سکین یا اوسکو ہم مین سے صرف وہ لوگ دیکھ سکتے ہین جو دل کی آنکھون کو کام مین لاتے ہین اور جو اوسکے عاشق صادق ہین اونمین یہ مادہ پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ اوسے دیکھ سکتے ہین اور وہ وہی خدا ہے جسے آپ لوگ خدائے آسمانی اور خدائے نادیدہ کہتے ہین اس خوشبیانی کے ساتھ توحید خالق ارض وسما بیان کی کہ جو زنگ کفر گرشاسپ رودنیلی اور طلحہ بن عنظلہ کے آئینہ دل پر چھایا ہوا تھا وہ اس بیان فیض آثار سے بالکل دور ہو گیا اور دل اونکا مانند آئینہ کے صاف وشفاف ہو کر مقر اسلام ہو گیا اسد بن کرب غازی سے کہا کہ جو شخص آپکے مذہب مین داخل ہونا چاہے وہ کیا کرے اسد غازی نے اوسکو کلمہ طیبہ تلقین فرمایا یہ مرد حق پسند از سر صدق مسلمان ہوا اور بعد اوسکے اپنے لشکر سے کہا کہ مین نے تو دین اسلام اختیار کیا تم مین سے جسے میرا ساتھ دینا ہو وہ اس مذہب برحق کو اختیار کرے اور جسے نہ منظور ہو وہ چلا جائے سب نے کہا کہ ہم آپ کے تابع ہین جو مذہب بادشاہ کا وہ ہمارا مذہب اب اسد غازی کو جسقدر قلعہ ہفت منظر کے بربادی کا رنج تھا اوسیقدر بلکہ اوس سے زیادہ ان لوگون کے مسلمان ہونے کی خوشی ہو گئی کیونکہ یہ دونون سردار نہایت قوی دل اور بہادر تھے انکی جرأت کا حال آیندہ داستانون مین اپنے موقع اور محل پر ظاہر ہوگا۔ اسد غازی نے گرشاسپ گرد سے کہا کہ آپ یہان کی حکومت اپنے اختیار مین لین اس لیے کہ اعظم دُر دُر گوش ابھی بچہ ہے اور آپ اسکے محسن وجان بخش ہین گرشاسپ رودنیلی نے عرض کیا کہ مین قدم مبارک آپکے چھوڑنا اچھا نہین سمجھتا اگر بادشاہی ہفت کشور بھی ہاتھ آئے تو آپ کے قدمون سے دور نہون اسد غازی نے فرمایا کہ اے برادر من مین خانہ بدوشون کی طرح ہون مجھے ایک مقام پر رہنا پسند نہین تم میرے ساتھ کہان تک تباہ پھروگے ؎

اوارہ و سرگشتہ نہ دیوار نہ در کے	سایہ کیطرح ہم نہ ادھر کے نہ ادھر کے

آپ ان تکلیفون کو کیونکر برداشت کر سکین گے کیونکہ یہ بات عادت پر موقوف ہے

مین بچین سے عادی اسیکا ہون میرے واسطے دامن صحرا آغوش مادر ہے آپ اپنے
عیش کو نہ ترک کرین مین بطیب خاطر کہتا ہون کہ آپ حکومت یہان کی اختیار کرین
گرشاسپ نے کہا کہ غلام تو عرض کر چکا کہ آپ ہی کے دامن دولت کے سایہ مین رہونگا
اور انشاء اللہ مرتے دم تک یہ قدم نہ چھوڑونگا اب اسد بن کرب غازی نے اپنے
فرزند دلبند یعنے معروف بن اسد کو بلایا اور گرشاسپ رودینلی کیطرف اشارہ کرکے
فرمایا کہ آپکی فوج کا لباس مثل ہماری فوج کے کرو اور طلحہ بن عنطلہ کو تم اپنے گروہ
کے ساتھ رکھو حسب الحکم اسد دلاور معروف نے سب انتظام کر دیا اب اسد غازی نے
خطیم دردر گوش کو تخت پر بٹھالا اور فنون سپہ گری سکھانے والے استاد اس بچہ پر معین کئے
ہنوز کوچ نہین کیا تھا کہ دیکھا ایک نوجوان آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے چلا آتا ہے اسنے
آکر اسد کو مجرا کیا اسد نے پوچھا کہ تو کون ہے اوسنے عرض کیا کہ حال میرا قابل بیان
نہین ہے اگر آپ سنین گے تو بہت رنج فرمائین گے مین نے آپکی آمد کا حال جو سنا
تو اپنا ماجرا بیان کرنے چلا آیا اسد نے فرمایا کہ پھر کیون نہین بیان کرتا اسنے کہا کہ خیر
میرا حال تو جو ہے وہ ہے آپ کے والد ماجد کے پرنانا یعقوب شاہ اندلسی کو مع لشکر
خونخوار بن دجال نے بیابان یوشیدہ مین پھونک دیا یہ سنکر اسد دلاور بہت
روئے اور کہا کہ اب وہ حرامزادہ کہان گیا ہے اوس نے عرض کیا کہ ملک زنگبار
کی طرف گیا ہے وہان جاکر دیکھیے کیا آفتین برپا کرتا ہے پوچھا کہ حاکم اندلس کسنے
مقرر کیا ہے کہا اپنے ایک سردار کو کہ نام اوسکا فرنیل مشت زن ہے مین خبر
آپکی سنکر اسطرف آیا تھا الحمد للہ کہ آپکے قدمبوسی حاصل ہوگئی اسد نے نام اوسکا
پوچھا کہا غلام کو نہین پہچانا مین خانہ زاد ہون ادریس بن اندلس
میرا نام ہے اسد غازی نے اوسکو گلے سے لگایا اور عیار ہوشیار جانکر
اسد ثانی سے کہا کہ اے فرزند یہ اوسکا بیٹا ہے جو ہمارے والد ماجد کرب غازی
کا عیار تھا تم اسے بھائی اپنا سمجھکر اپنا عیار مقرر کرو اور اپنے ساتھ رکھو پھر یہ
بانہائے عیاری اوسکو منگوا دینے لباس بدلوا دیا ادریس بن اندلس
اسد ثانی کے ساتھ ہولیا اب شاہزادہ اسد غازی نے معروف بن اسد طلحہ بن عنطلہ
اور گرشاسپ گرد کو پہلے مقدمۃ الجیش بناکر روانہ کیا اور معروف کو سمجھا دیا کہ جسوقت
تم قریب اندلس کے پہونچنا تو طلحہ بن عنطلہ اور گرشاسپ کے مسلمان ہونے کا حال
ظاہر نہ کرنا بعد اسکے خود بھی مع کل لشکر کوچ کرکے طرف شہر اندلس کے روانہ
ہوئے اب اول منزلون کو طے کرتے ہوئے گرشاسپ رودینلی اور طلحہ بن
عنطلہ اور معروف بن اسد قریب شہر اندلس کے پہونچے اوس طرف اہل
قلعہ نے جو گرد آمد لشکر کی دیکھی چار سوار پرانے دریافت حال روانہ کئے
یہ سوار گھوڑے دوڑاکر قریب لشکر معروف بن اسد کے آئے دیکھا کہ ایک
بادشاہ ساٹھ ہزار سوار سے چلا آتا ہے انھون نے مؤدب ہوکر سلام کیا گرشاسپ
نے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو اور کسواسطے آئے ہو ان سوارون نے عرض کیا کہ ہمارے

بادشاہ

بادشاہ نے ہمکو دریافت حال کے واسطے بھیجا ہے کہ آپ کہان سے آتے ہین اور کیا
ارادہ رکھتے ہین اور مذہب آپکا کیا ہے گرشاسپ رودینلی نے اپنا نام بتایا اور کہا
کہ مین اس ارادہ پر چلا ہون کہ جہان خدا پرستون کو باون اونھین قتل
کرون مین نے سنا کہ بادشاہ تمہارا ہمارا ہم مذہب اور کشندہ خدا پرستان
ہے مجھے شوق ملاقات پیدا ہوا اسی غرض سے اسطرف آنکلا ہون سوارون نے
کہا کہ یقین تو ہے کہ بادشاہ ہمارا آپ سے بہت خوشی کے ساتھ ملے ہم جاکر اطلاع
کرتے ہین گرشاسپ تو اسے مقام پر ٹھہرے اور سوار گھوڑے اوٹھائے ہوئے
فرسیل مشت زن کے پاس آئے اور تمام ماجرا بیان کیا یہ سنکر فرسیل
بہت خوش ہوا اور برائے استقبال آیا اور کہا کہ آپ قلعہ کے اندر تشریف لے چلئے
گرشاسپ رودینلی نے کہا کہ جب ہم اور آپ ایک ہین تو تکلف کس بات کا ہے
چلئے فرسیل گرشاسپ کو لیئے ہوئے داخل قلعہ ہوا اور نہایت اعزاز سے مہمان کیا
گرشاسپ رودینلی نے کہا کہ آپ کچھ متفکر سے معلوم ہوتے ہین فرسیل نے
کہا کہ جی ہان اوسکا ایک سبب ہے وہ یہ ہے کہ مین نے سنا ہے کہ اسد نامی
کوئی شخص پیدا ہوا ہے کہ وہ مذہب اسلام رکھتا ہے اوسنے تمام مفتوحہ قلعے خونخوار
بن دجال کے اپنے قبضہ مین کر لیئے اور سردارون کو خونخوار بن دجال
کے قتل کر ڈالا وہ ایسا زبردست ہے کہ کوئی اوس سے عہدہ برآ نہین ہوسکتا
مجھے یہ خوف ہے کہ کہین وہ اسطرف بھی نہ آئے اسی خیال سے مین نے قلعون پر
توپین چڑھوا دی ہین گرشاسپ ہنسا اور کہا کہ مین تو دعا مانگتا ہون کہ وہ جلد
آجائے تو میرے اوس کے مقابلہ ہو دیکھنا تمہارے سامنے کیا حالت کرتا
ہون کیون بہی طلحہ تمہارا کیا خیال ہے طلحہ نے کہا حضور بھلا آپ سے وہ
کیا مقابلہ کریگا عالم مین کوئی بھی آپ سے عہدہ برآ نہین ہونے کا
اب فرسیل کے دل کو تقویت ہوئی کہ یکایک از پردہ بیابان گردے برخاست
گرد تیرہ تیرہ وخیرہ خیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ و پائے گرد در زمین
محدہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیابان پوشیدہ کی جانب سے ایک آندھی اٹھی ہی
فرسیل نے گھبراکر ہرکارے برائے دریافت حال روانہ کیئے ہرکارے
گئے اور کچھ دیر کے بعد آکر عرض کی کہ حضور وہی بلا آئی ہے جسکا آپکو خوف
تھا یعنے اسد کا لشکر چلا آتا ہے یہ سنکر فرسیل کا رنگ فق ہوگیا
گرشاسپ نے کہا کہ آپ پہلوان ہوکر ڈرے جاتے ہین جب ابھی سے
آپ کی یہ حالت ہے تو بروقت مقابلہ کیا ہوگا بڑے تعجب کی بات ہے
کہ سنی سنائی بات کو آپ مان لیتے ہین ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ
جس وقت مقابلہ ہو نرم گرم کا حال کھلے اور یونہی لوگ ہر ایک نئی شخص
کی ہوا باندھ دیتے ہین اسکا کچھ اعتبار نہین آپ لشکر اپنا قلعہ سے
نکالیئے ہم آپ کے ساتھ ہین پہلے ہم لوگ مقابلہ کرین گے اگر آپ کا بڑا دیکھیگا

قلعہ مین آکر پھاٹک بند کر لیجیے گا ایسا اسکو دغا دیا کہ فرسیل مشت زن راضی ہوا اور لشکر کو لیکر قلعہ سے نکلا معروف بن اسد تو دس ہزار سوار سے قلعہ مین رہا کہ اگر یہ پلٹ کر قلعہ کا رخ کرے تو پھاٹک بند کر دین اور گرشاسپ رودنیلی نے آگے طلحہ بن عنطلہ اور فرسیل مشت زن کو کیا اور تھوڑے فوج بھی طلحہ کے ساتھ کر دی اور بعد اسکے فرسیل کی فوج ہوئی اور پیچھے اس فوج کے اپنے فوج کے بھی صف بندی کی اور قلعہ سے نکل کر باہر آئے اب یہ لوگ اپنے اپنے کام سے ہوشیار ہو کر کھڑے ہوئے کہ یکایک دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گردنسے نعرہ شیرانہ کی صدا آئی اور اسد دلاور مع فوج ظاہر ہوا فرسیل مشت زن نے طلحہ بن عنطلہ سے کہا کہ آپ دیکھتے ہین کہ یہ کیسا دلیر و بہادر ہے کہ فوج قلیل سے کسطرح چلا آتا ہے کہ اسے کوئی بھی خوف نہین ہے یہ سنکر طلحہ بن عنطلہ نے کہا کہ اونکا تو کیا ذکر تیرے لیئے تو اونکے ملازم و خادم بھی بہت ہین فرسیل نے کہا یہ کیسا طلحہ بن عنطلہ نے ہاتھ کمر مین ڈال دیا اور کہا کہ زور کر کے آؤنگا پس کر لے فرسیل نے کہا آزمائش کی ضرورت نہین جلد خبردار ہو جا کہ دشمن قریب آگیا ہی اوسکی خبر لو طلحہ بن عنطلہ نے کہا دشمن تو بغل مین ہے اور مجھے خبر نہین یہ کہکر جو زور کیا تو فرسیل مشت زن کو قاشین زین سے اوٹھا لیا اور ہاتھ پر بلند کر لیا فرسیل پکارا کہ یہ کیا حرکت ہے تم تو کہتے تھے کہ ہم تمہاری طرف سے لڑینگے طلحہ بن عنطلہ نے کہا بیوقوف کافر کیطرف سے مسلمان مسلمان سے لڑے گا تو بکتا کیا ہے منم طلحہ بن عنطلہ غلام اسد غازی فوج نے جو یہ رنگ دیکھا کہ سردار گرفتار ہو گیا بھاگنے کا قصد کیا لیکن آگے فوج طلحہ بن عنطلہ کے تھے ان لوگون نے روکا اب چاہا کہ پلٹ کر داخل قلعہ ہو جائین اسطرف فوج گرشاسپ سد راہ ہوئے اودھر اسد دلاور نے قریب پہونچکر جو بوق پھونکے فوج نے گھوڑے اوٹھا دیئے اور چارون طرف سے آکر گھیر لیا اور راہ گریز ہر طرف سے مسدود کر دی اتبو سب کے سب گھبرائے گرشاسپ نے کہا کہ ہتیار رکھدو تو جان بچیگی ورنہ سب قتل ہو جاؤ گے اور یہی آواز اسد بن کرب غازی نے بھی دی اس کش مکش مین سوار ہتیار ڈال دینے کے اور کچھ نہ بن پڑی ایک ایک قزاق نے ایک ایک سوار کو باطمینان تمام باندھ لیا طلحہ بن عنطلہ فرسیل مشت زن کو ہاتھ پر بلند کیئے ہوئے تھے فرسیل مشت زن نے کہا کہ کونسی دوستی تھی کہ تم نے میری فوج کو گرفتار کرا دیا اور مجھے اپنے قابو مین کر لیا طلحہ بن عنطلہ نے جواب دیا کہ او ملعون تو اسی قابل تھا جو تیرے ساتھ کیا گیا بلکہ اس سے زیادہ ہونا چاہیئے اسد بن کرب غازی نے جسوقت گرفتاری لشکر سے فراغت پائی تو اسد بن کرب غازی نے حکم دیا کہ جنگل کاٹ کاٹ کر لکڑیان ڈھیر کرو اور جسقدر روغن ممکن ہو وہ لاکر چھڑک دو تا کہ ان ملعونون کو مین بھی اوسی طرح پھونک دون جسطرح ان ظالمون کے ہاتھ سے

اہل اسلام پھونکے ہین یہ حکم پاتے ہی قزاق روانہ ہوئے اور جسقدر لکڑی قلعہ سے ممکن ہوئی وہ لاکر ڈھیر کی اور باقی جنگل کٹوا کر انبار کرا دیئے اور اون لکڑیون کا ایک قلعہ سا بنا کر تیار کیا اور فرسیل مشت زن کو مع لشکر اوس قلعہ ہیزم مین بند کرکے لکڑیون پر تیل ڈال کر آگ لگا دی اور شعلے بھڑک کر چلے یہ دیکھکر کفار فریاد کرنے لگے کہ ہمین پناہ دو مگر اسد بن کرب غازی دلاور نے ایک نہ سنی اور یہ جواب دیا کہ تم وہی ظالم ہو جنہون نے اہل اسلام کو پھونکا ہے اب مجھے بغیر خونخوار بن دجال کو مارے قرار نہ آئیگا کیونکہ تمہاری طرف سے دل جلا ہوا ہے کلیجے مین آبلے پڑے ہوئے ہین غرضکہ یہ سب کافر جلکر خاک ہوگئے اب اسد بن کرب غازی اوس مقام پر آئے جہان خونخوار بن دجال نے بتپرستون کو پھونکا تھا اسد بن کرب غازی نے سوا خاک اور کچھ نہ پایا پہلے تو اسد بن کرب غازی ان سب کے حال پر ملال پر بہت روئے اوسکے بعد ایک گڑھا کھودوا کر تمام خاک جمع کرا کر اوس گڑھے مین دفن کرکے نشان قبر کا بنا دیا اور اوسپر ایک پتھر نصب کروا دیا جسپر کچھ اشعار عبرت آمیز حال مین ان سوختہ بختون کے تھے بعد اسکے گنج شہیدان پر فاتحہ خیر پڑھا اور وہان سے پلٹ کر داخل قلعہ ہوئے اور طلیعہ بن عنطلہ کی نہایت تعریف کی کہ تم نے کیا اشارون پر کام کیا ہے فضلان شاہ کو یہان انتظام کے واسطے چھوڑا اور فرمایا کہ ہم قلعہ زنگبار کیطرف چلتے ہین تم جلد یہان کا انتظام کرکے ہمارے پاس آؤ اور صرف ایک ہزار آدمی فضلان شاہ کے حوالے کیا اور کل لشکر کو اپنے ہمراہ لے کر قلعہ زنگبار کیجانب روانہ ہوئے فضلان شاہ نے قلعہ کو تعمیر کرنا شروع کیا شہر کا انتظام کیا ادھر اسد بن کرب غازی نے رہبری کرنا شروع کی کہ کسیطرح جلد قلعہ زنگبار تک پہونچون ایسا نہو کہ زنگبار بھی مثل اندلس کے برباد ہو جائے انکو تو اسی مقام پر چھوڑا جاتا ہے اور یہان سے

پند کلمہ داستان خونخوار بن دجال کے بیان کیے جاتے ہین۔

راوی بیان کرتا ہے کہ خونخوار بن دجال نے جسوقت بربادی شہر زنگبار سے فراغت پائی تو دست تعدی اسکا ہندوستان کیطرف دراز ہوا اور بعہ لشکر جہازون پر سوار ہوکر جانب ہندوستان روانہ ہوا جسوقت راہ دریا طے ہوئی اور جہازون نے لنگر کیا اہل ہند سمجھے کہ یہان زنگبار کے آتے ہین اکثر لوگ دیکھنے کو آئے تو یہان اس گرنا ہنجار یعنے خونخوار بن دجال کو دیکھا ان لوگون مین ہرکارے بادشاہ ہندوستان شہپال ہندی کے بھی تھے یہ خبر دریافت کرکے گئے اور جاکر بیان کیا کہ کوئی کافر ہے کہ نام اوسکا

خونخوار بن دجال ہے وہ فوج بیشمار سے آیا ہے شہپال ہندی نے
عادل شیر دل اور فاضل شیر دل اور طلحہ بن لندھور سے کہا
کہ تم جاؤ اور حال اس کافر بدکیش کا دریافت کرو کہ کس قصد سے آیا ہے یہ سنکے
یہ تینون دلیر تھوڑی سی فوج اپنے ہمراہ لیکر جانب سرحد روانہ ہوئے جسوقت
قریب لشکر خونخوار بن دجال پہونچے دیکھا کہ فوج بے شمار اس کے ہمراہ ہے
اور بہ سرحد ہند میں لشکر اوترا ہوا ہے یہ دیکھکر انکو بہت غصہ آیا اور اوسطرف
خونخوار بن دجال کو خبر ہوئی کہ بادشاہ ہندوستان کی جانب سے تین
سردار آئے ہوئے ہین خونخوار بن دجال نے کہا کہ بلالو انکو اور تین کرسیان
منگواکر بچھواؤ اور آپ دنگل پر بیٹھا جسوقت عادل شیر دل اور طلحہ
بن لندھور اور فاضل شیر دل دربار مین پہونچے خونخوار بن دجال ہوئے
بطریق اہل اسلام سلام کیا اور آواز دی کہ جو شخص خدا کو برحق جانتا ہو اور تمام
ادیان کو سوائے مذہب اسلام باطل سمجھتا ہو اوس پر میرا سلام ہووے
یہ سنکر تمام سرداران لشکر خونخوار بن دجال جو رستم وقت تھے اور دربار
مین موجود تھے نہایت برہم ہوئے اور کہا کہ ہرچند ایسے دریدہ دہنون کا قتل
کرنا جملہ واجبات سے ہے لیکن مجبوری یہ ہے کہ یہ اپنے گھر پر آئے
ہوئے ہین قتل انکا باعث بدنامی ہے سکوت اختیار کیا کہ بروقت مقابلہ
دیکھا جائیگا لیکن جسوقت سرداران اسلام کرسیون پر بیٹھے خونخوار بن دجال
نے کہا کہ لندھور نے انتقال کیا عادل شیر دل نے جواب دیا کہ اے
خونخوار بن دجال بحمد للہ ہمارے خاندان مین سب تلوار کی موت مرے
اور بستر خواب پر کوئی ہلاک نہین ہوا ہم پریشان تھے کہ ہمارا کیا انجام
ہوگا مگر تیرے آجانے سے وہ پریشانی دور ہو گئی اور معلوم ہو گیا کہ ہم بھی
تلوار کی موت مرینگے اور مثل اپنے بھائیون کے بستر پر ہلاک نہونگے اب تو
اپنا ارادہ ظاہر کر کہ تیرا کیا قصد ہے اوسنے کہا کہ مین خداوندان گذشتہ
کا بندہ ہون اور دشمن خدا پرستان ہون کیونکہ پونے دو سو خداوند مانند
خداوند ابلیس و تیتک بیتک دم بھیشہ لوتک پوتک لونا چمارمی وخداوند
جمشید وسامری نمرات منحنہ نمرود شاہ رکابی خداوند شاہ ہامان شاہ
فرعون شاہ زبرجد شاہ زمرد شاہ باطرمی وغیرہ ان خدا پرستون کے
ہاتھ سے پریشان ہوکر جانب آسمان چلے گئے اور اپنی برکت اس زمین سے اوٹھالی
مین نے اس لیے حملہ کیا ہے کہ مین تمام خدا پرستون کو اس صفحہ ہستی سے مٹادون
اور اوسی مذہب قدیم کو رواج دون یہانتک آتے ہین جسقدر ملک خدا پرستون کے
راستے مین ملے اون سب کو مین نے تباہ اور برباد کیا کہ کوئی خدا پرست
باقی نہ رہا اور اب جسقدر ملک باقی ہین اونکو تسخیر زیر ان کرتا ہوا قلعہ ذوالامان
پر جاؤنگا اور تمام قلعہ کو قتل کرکے اوس قلعہ کو بھی برباد کرونگا کیونکہ جڑ فساد

کے وہی مقام ہے وہین حمزہ کے ناموس ہین تمہارے ساتھ اتنی رعایت
کرتا ہون کہ خیر اب تک جو ہوے اوسکا بیان تم سے ہوئین وہ ہوئین اور تمھین
مین نے معاف کیا لیکن آیندہ سے تم دین جدا پرستی کو ترک کرو اور پرستش
خداوند آئینہ کی اختیار کرو کہ وہ عجب خداوند ہے ہر بندے کے سامنے
اوسی کی صورت بنکر آتا ہے تاکہ وہ خوش ہو اور اپنی ریاست پر رحم کرے کہنا
میرا مانو اس لیئے کہ اب بھی دور ہے مجھ سے زیادہ جاہ و حشم کے ساتھ
حوت آئینہ پرست خروج کیا چاہتے ہین اونکے ساتھ خان اعظم
یعنے صلصبال بن ذال بن دیو بن شمامہ جادو بھی ہین اور چند ساحر
بلاے بد آفت روزگار ہین بلکہ مبہوت جادو کہ ساحری وقت ہین اونکا جواب
دینے والا نہین ہے یہ سنکر عادل شیر دل نے فاضل شیر دل
کیطرف دیکھکر کہا کہ انا للہ و انا الیہ راجعون کا جو کچھ مامون صاحب یعنے اللہ صور بن
سعدان گرد خواب مین ارشاد فرمائے تھے وہ سب درست ہے اور اوسکا
ظہور ہونا ہی چاہتا ہے خیر جو مرضی پروردگار یہ کہکر خونخوار بن دجال کی
طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ اے خونخوار بن دجال ہم تو
کہہ چکے کہ ہمین مرنے کا خوف نہین بلکہ حسرت یہی ہے کہ تلوار کی موت
مرین تم اپنی فوج میدان ہندوستان مین اتارو ہم بھی لشکر اپنا قلعہ
سے نکالتے ہین ہمارے تمہارے مقابلہ ہوگا جسوقت تک ہم زندہ ہین پرستش
اوس معبود حقیقی اور رب تحقیقی کی ترک نہ کرینگے یہ کہکر تینون سردار
اوٹھ کھڑے ہوئے اور خدمت مین شہبال ہندی کے روانہ ہوے
جسوقت قلعہ مین پہونچے شہبال ہندی سے سارا ماجرا بیان کیا اور کہا
کہ آپ تو قلعہ کو آراستہ کرین اور ہم لشکر لیکر خونخوار بن دجال کے مقابلہ کو جاتے
ہین اور حاکمان ہندوستان کو نامے لکھتے ہین اگر خدا نے فتح دی فہو المراد
ورنہ آپ توپون سے ان کافرون کو اوڑا دیجیگا یہ کہکر نامے تحریر کیئے مضمون سب کا
یہ تھا کہ اے بھائیون اگر ملک اپنا اور ایمان اور عزت بچانا ہے تو دیکھتے ہی اس
نامہ کے جلد اپنے کو مع لشکر پہونچاؤ شاید یکدل ہوکر مقابلہ کرین تو فتح
پائین اسواسطے کہ فوج حریف کے ساتھ بیشمار ہے اور بڑے بڑے پہلوان
زبردست اوس کے ہمراہ ہین جس وقت یہ نامے تیار ہوے ایک
نامہ بنام عبد العزیز ہندی روانہ کیا اور ایک فرمان
بختیار شاہ کو بھیجا ایک دولت شاہ کو اور ایک فرخ
شاہ کو اور ایک مخمور شاہ کو اور ایک راے دلیب کو روانہ کیا
اور زبانی بھی کہلا بھیجا کہ اب صرف تمہارے آنیکا انتظار ہے کہ تم بھی آ لو تو ہم فوج
قلعہ سے نکالین اور لشکر حریف کے مقابل بارگاہ پہونچکر اسطرح ہو جلد پہونچو
اور اس ملک کو بچاؤ کہ یہ ملک جناب شیث پیغمبر کا بسایا ہوا ہے

ہم سب اوکھین کی اولاد مین سے ہین اور جن لوگون سے کہ قوت کہتی سے یعنے صاحبقران
اور اولاد صاحبقران اونسے تو زمانہ خالی معلوم ہوتا ہے اب اس ملک
پر بھی تباہی آئی سب یکدل ہوجاؤ ؎

دودل یک شود بشکند کوہ را	پراگندگی آرد انبوہ را

جسوقت یہ نامے روانہ ہوچکے تو گوہر ملک اور بلند خان قندھاری اور خضران شاہ
کشمیری کو حکم دیا کہ تم جاکے مناسب بجوبز کے بارگاہ برپا کرو اور لشکر کو اتارو
ہم بھی آتے ہین یہ حکم پاکر یہ تینون سردار قلعہ سے نکل کر اپنے کام مین مشغول ہوئے
اور اہل قلعہ انتظار مین اپنے مددگارون کے بیٹھے ہین لیکن جسوقت یہ نامے
ہر چہار جانب ہندوستان مین پہونچے اور خبر آمد خونخوارین دجال
کی مشتہر ہوئی تو تمام ہندوستان مین ایک تہلکہ مچ گیا ہزارہا آدمی اہل وعیال
کو لے کر نزدیک کے طرف پناہ لینے روانہ ہوگئے اور جو لوگ کہ مستقل
مزاج تھے اونھون نے کمر مرگ پر کس لی اور کہا کہ ہم اپنا گھر نہ چھوڑین گے
جو مرضی خدا ہوگی وہ ہر طرح ہوگا ع

جو کہ پیشانی کی ہے بات وہ پیش آتی ہے

الحاصل میسرادون تھا کہ گرد اوڑتی اہل قلعہ دیکھنے لگے جسوقت دامن
گرد کا شگافتہ ہوا تو عبدالعزیز ہندی چالیس ہزار سوار سے نمودار ہوا
اہل قلعہ استقبال کرکے اوسکو لائے کہ دوسری گرد اوڑی اور بختیار شاہ
ہندی پچاس ہزار سوار سے پہونچا اسی طرح دولت شاہ اور
فرخ شاہ اور محمود شاہ اور رائے دلیپ وغیرہ
دس دس بیس بیس ہزار سوار و پیادہ کی جمعیت سے دو چار روز مین یکے بعد دیگرے
آگئے اب قریب تین لاکھ کے فوج ہندوستان تیار ہوگئی مگر یہ سب سردار
ضعیف ہوچکے ہین نہ وہ زور ہی تن مین نہ کثرت ہے نہ قضا پر اختیار اب طلحہ
بن لنڈھور اور عادل شیر دل اور فاضل شیر دل ان سب سردارون کو لیکر
میدان مین آئے اور بارگاہین برپا ہوگئین سب لشکر ایک ہوگئے قلب لشکر
مین خیمہ طلحہ بن لنڈھور کا برپا ہوا دیکھا ایک پردہ بیابان گرد سے برخاست
مگر گرد تیرہ وخیرہ خیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ وپائے گرد در زمین پیچیدہ زیر آسمان
ایک آسمان خاکی نمودار تھا یکایک ہوا نے مارا گرد کو گردنے مارا ہوا کو دامن گرد
کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے ساڑھے سات سو علم نشانہ سات لاکھ پچاس
ہزار سوار کا نمودار ہوئے کہ پھر پرون پر اونکے صفت وثنا خداوند آئین
کی مرقوم تھی اور آگے آگے ایک سردار زبردست ایک چھپر پر سوار گرد بہت سے
سردار ان زبردست پہ آکر پہونچے عقب مین اونکے غول کے غول پرے کے
پرے تیسے کے تیسے اور دستے کے دستے سوارون اور پیدلون کے آنے لگے
یہانتک کہ تمام میدان فوجون سے مملو ہوگیا اور خونخوار بن دجال نے مقابل

لشکر اسلام خیمہ برپا کیا اور لشکر او ترا سردار مکیون سے او تراوتر کر داخل بارگاہ ہوئے آمد لشکر مین شام ہو گئی تھی اہل اسلام آپس مین کہتے تھے کہ یہ کافر کہان سے اسقدر جمع ہو گئے ادھر خونخوار بن دجال داخل خیمہ ہوا اور سردار آآکر سیون دنگلون پر بیٹھے جام شراب ناب کو گردش ہوئی دور چلنے لگا آواز مین ہوشا ہوش دنوشا نوش کی بلند ہوئین طایفے حاضر ہوئے مجرا ہونے لگا یہان تو یہ صحبت عیش ونشاط برپا ہے اور اوسطرف لشکر اسلام مین بہادران دینداران نے نمازون سے فراغ حاصل کیا ہے سب ایک جگہ آکر بیٹھے ہین باتین ہو رہی ہین ایک دوسرے سے کہہ رہا ہے کہ بھائیو بچپن سے جوانی آئی جوانی سے بڑھاپا اسکے بعد سوا موت کے اور کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ قضا ہم لوگون کی آگئی ہے جو یہ کافر بدکیش اتنے بڑی فوج سے چڑھکر آیا ہے خیر کچھ پروا نہین اگر بستر پر مرجائے تو کیا حاصل ہوتا تلوار کی موت مرنے مین دین ودنیا دونون بنتے ہین اگر زندے بچے تو غازی کہلائے اور مرگئے تو شہیدون مین داخل ہوئے مرنا تو ہر طرح ہے کل وہ تلوار کرو کہ یہ کافر بھی یاد کرین کہ کسی سے سامنا پڑا تھا اور لشکر اسلام کے بڈھے بھی جوانون پر فوقیت رکھتے ہین یہان یہی چرچے تھے خونخوار بن دجال نے طبل جنگ بیدرنگ بجوادیا نقارہ رزمی کی صدا نے اہل اسلام کو بھی آمادہ جنگ کیا یہان بھی کوس حربی نوانرش مین آیا تیاری جنگ ہونے لگی دلاوران اسلام باوجود ضعیفی ہونے کے جھکی ہوئی کمرون کو پٹکون سے سیدھا کر رہے تھے اور مصروف اہتمام جنگ تھے ایک ایک کے گلے ملکر کہتا تھا کہ کل اس دار فانی سے جانب ملک جاودانی کوچ ہے اسی عالم مین وہ رات بسر ہوئی اور وہ سحر نمودار ہوئی جس کے شفق خونریز نے اہل اسلام کی گواہی دے رہی تھی غازیان دیندار دلاور مہور شعار نے نمازین پڑھین اور آلات حرب تن پر آراستہ کرکے رخ میدان کارزار کا کیا گھڑی بھر دن چڑھتے چڑھتے تمام میدان دورویہ فوجون سے مملو ہو گیا اسطرف اہل اسلام نے صفین باندھین میمنہ میسرہ قلب جناح ساقہ وکمینگاہ اگلا ہراول پچھلا چنڈاول آٹھون صفین درست کین اور سردار اپنے اپنے مرتبون کے موافق صفون سے آگے بڑھ بڑھ کر کھڑے ہوئے اوسطرف خونخوار بن دجال نے سامنے لشکر اسلام کے اپنی فوج کو صف آرا کیا اوسوقت دونون لشکرون سے بلدار برق رفتار نکلے اور پستی و بلندی زمین کی درستی پر تیز دستی کرکے نکل گئے سقون نے آب پاشی کرکے گرد کو بٹھایا نقیبون نے باواز بلند کہا کہ ؎

رومی مصری کھادرے کھرالی سب جوان	آج دشمن رن بیچ خوب کرو گھمسان
جو تلوار کے منہ چڑھے وہ شہید کہلائے	جو جنگ مین جیتا بچے وہ غازی کہلائے

شعر

بیاہ لیجا ئے عروس موت کو	دو طلاق اس زندگی سے موت کو

جسوقت نقیب یہ آواز دیکر یرون سے ہٹے بہادرون کی رگون مین خون شجاعت نے
جوش مارا امیرکیون پر جھومنے لگے ہاتھ قبضہ شمشیر کیطرف بڑھ گئے کہ
یکایک لشکر خونخوار بن دجال سے تاریک خرس رو میدان مین
آیا اور نعرہ مارا کہ باش اے گروہ خدا پرستان و فرقہ مسلمانان جسکو
تمنائے مرگ و آرزوئے قضا ہو وہ سامنے میرے آئے یہ سنتے ہی لشکر اسلام
سے گوجر ملک اسکے مقابلہ کو گیا تاریک خرس رو نے نیزہ مارا
گوجر ملک نے نیزہ اسکا نیزہ پر کاٹا طعنین چلنے لگین سترھوین طعن کے بعد گوجر
ملک نے نیزہ ہاتھ سے تاریک کے ہوائی کیا بس اس نے غصہ مین تلوار
کھینچ لی اور گوجر ملک پر وار کیا انھون نے بھی تلوار کھینچی رد و بدل ہونے
لگی ایک مقام پر گھوڑے نے ٹھوکر کھائی کہ گوجر ملک جھکے نکلے مین ایال مرکب پر جھک پڑے
خود سر سے گر گیا تلوار جو سر پر پڑی کاسہ سر مین در آئی تاریک نے جھٹکا مارا کہ تلوار
جگر تک اوتر آئی اور یہ مرد مسلمان شہید ہوا یہ دیکھکر عبد العزیز ہندی دوڑ پڑے
اور تاریک سے سامنا کیا بعد رد و بدل کے عبد العزیز ہندی نے بھی زخم
قضا کمر پر کھائی اور یہ بھی شہید ہوئے اب عادل شیر دل نے باگ مرکب کی
لی اور سامنے تاریک کے پہونچکر مقابلہ کیا اور ایسا ہاتھ مارا کہ اسکے دو ٹکڑے
ہوئے لشکر اسلام سے صدائے مرحبا بلند ہوئی لیکن خونخوار بن دجال نے
تعبان اژدر سوار کیطرف دیکھا تعبان اپنا مرکب بڑھا کر میدان مین آیا اور
عادل شیر دل سے سامنا کیا نیزہ بازی ہوئی کام نہ نکلا نوبت شمشیر زنی
کی پہونچی عادل شیر دل نے اسکو بھی مارا شام تک تین چار سردار جان سے
مارے اور دو ایک کو زخمی کیا شام کو طبل بازگشت بجا دونون لشکر میدان سے پھرے
مسلمانون نے اپنے کشتون کو دفن کیا کفار نے اپنی لاشین اوٹھوا کر دریا مین بہادین
خونخوار بن دجال نے پھر طبل جنگ بجوا دیا تمام رات پھر تیاری ہوا کی صبحکو
دونون لشکر میدان مین آئے اور مقابل یکدگر صفین باندھکر کھڑے ہوئے کہ
لشکر کفار سے الماس شتر لب میدان مین آیا اور نعرہ کیا کہ اے خدا پرستو
بہتر یہ ہے کہ اطاعت خداوند آئینہ کی قبول کرو ورنہ تباہ ہو جاؤگے یہ سنکر
طلحہ بن لشدھور اسکے مقابلہ کو آئے اور کہا کہ لا ضرب بہادری کی الماس
شتر لب نے کہا کہ پہلے تو وار کر کے اپنا حوصلہ پورا کر لے اس لیئے کہ پھر
میری ضرب سے بچنا دشوار ہوگا طلحہ نے کہا کہ او ملعون ہم مسلمان ہین شیوہ ہمارا
سبقت نہین ہے جس وقت خدا تیرے حربہ سے بچا ئیگا تو دیکھا جائیگا
یہ سنکر الماس نے نیزہ مارا طلحہ نے بغل کشادہ کر دی جسوقت نصف
نیزہ بغل سے ہوکر گزرا طلحہ نے بر چھا بغل مین دبا کر جھٹکا مارا کہ ڈانٹ اوسکی
ٹوٹ گئی الماس نے ڈانڈ کھینچ ماری طلحہ نے خالی دی الماس
نے غصہ مین آکر تلوار کھینچ لی اور سر طلحہ پر وار کیا طلحہ نے ہاتھ کلائی پر ڈال دیا

اور تلوار اسکے ہاتھ سے چھین کر اوسی تلوار سے الماس کو قتل کیا بس یہ دیکھتے
ہی بھائی اسکا بلیناس قوی تن دوڑ پڑا اور گرز مار اطلحہ نے وار اسکا
رد کر کے جو ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا تو اوسکے بھی دو ٹکڑے ہو گئے یہ حال دیکھکر
اغلب بن مغلوب یک چشمی میدان مین آیا اور طلحہ کا سامنا کیا طلحہ نے
اسکو بھی واصل جہنم کیا بعد اسکے مردود زنگی نکلا اور پکارا کہ او ہندی غضب کیا تو نے
کہ تین سردارون کو مارا اب کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر تلوار ماری طلحہ نے آتی
ہوئی تلوار خیال مین رکھکر کردہ سپر کا ہاتھ سے چھوڑ دیا کہ سپر پشت پر جا کر جھولی
اور پنجہ پلی مین دراز کر کے تھپکی دی کہ تلوار پٹ پڑی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اور بایان ہاتھ
کمر زنجیر مین ڈالکر قاش زین سے اوٹھا لیا اور سر پر پھر اکر بروئے زمین
مارا کہ پیکر اسکی چورا ہو گئی مگر یہ سخت جان زندہ رہا اسنے طلحہ بن لنڈھور کو
دشنام دیے اور چاہا کہ اوٹھکر بھاگون طلحہ بن لنڈھور نے گھوڑے
سے کود کر سر اسکا دھڑ سے کھینچکر پھینکدیا اہل اسلام نے تحسین و مرحبا کی
صدا بلند کی اور عادل شیر دل نے کہا کہ بھائی صاحب سبحان اللہ
اسوقت آپ نے مامون صاحب کی شجاعت یاد دلائی طلحہ نے کہا کہ سب فیض
تعلیم اونھین بزرگون کا ہے لیکن خونخوار بن دجال ملعون نے خیال کیا
کہ یہ جوان نہایت منچلا ہے اسکا یون قتل ہونا بسیار دشوار معلوم ہوتا ہے بس
اس نے خچر کی باگ لی لوگ سمجھے کہ برائے مقابلہ آتا ہے اور مردانہ وار
مقابلہ کرے گا لیکن اس ملعون نے اور ہی کچھ سوچ لیا تھا جلدی سے قریب
طلحہ بن لنڈھور پہونچکر آواز دی کہ کیا خوب آپ نے اس زنگی کو مارا ہی
لائیگا ہاتھ کہ مین چوم لون یہ کہتا ہوا قریب پہونچ گیا طلحہ بن لنڈھور اسکی
باتون سے حیرت مین رہے کہ یہ کہتا کیا ہے کہ یہ کافر بدکیش قریب پہونچگیا
اور سر طلحہ پر گرز مارا اس جوان کو بچنے کی فرصت ذلی گرز سر پر پڑا کہ کاسۂ
سر چورا چورا ہو گیا یہ دیکھکر عادل شیر دل نے باگ مرکب کی لی اور
آواز دی کہ او دغاباز بے ایمان یہ کیا حرکت تھی لیکن یہ جو گھوڑا دوڑا کر چلے تو
قضائے کار تنگ مرکب کا ٹوٹا اور عادل شیر دل گھوڑے سے گرے
خونخوار بن دجال نے جھپٹ کر انپر بھی گرز مارا اور مہلت سنبھلنے کی نہ دی
یہ بھی شہید ہو گئے یہ دیکھکر فاضل شیر دل نے ہائے بھائی کا نعرہ مارا
گریبان چاک کیا اور دوڑ پڑے خونخوار بن دجال نے دیکھا کہ اب کوئی سردار
لشکر اسلام مین مثل طلحہ بن لنڈھور اور عادل شیر دل کے نہین ہے بس
اس نے للکار دی اپنے لشکر کو کہ ہان مارلو ان خدا پرستون کو یہ سنکر تمام
لشکر کفار نے باگین لین اور گھوڑے اوٹھا دیئے اہل اسلام بھی چلے وسط
میدان مین دونون لشکر مل گئے اور تلوار چلنے لگی اودھر فاضل شیر دل
قریب خونخوار بن دجال کے پہونچے خونخوار بن دجال نے گرز انپر

بھی مارا انھون نے گرز کو خالی دیا کلہ گرز کا سر مرکب پر پڑا مرکب مرکب
آتشبازی ہوگیا اور یکبار افاضل شیر دل گھوڑے کو سنبھالتے لگے خونخوار
بن دجال نے دوسرا گرز مار کر انکا بھی کام تمام کیا اودھر دونون لشکرون مین
تلوار چلنے لگی سردار دونون فوجون کے فوج کو لڑانے لگے اور خود بھی تلوارین
کھینچ کھینچ کر کرے ایک طرف بلند خان قندھاری نے تلوار برسانا شروع کی
اور کفار کو قتل کرنے لگے ایک جانب دولت شاہ اور مخمور شاہ اور فرخ شاہ
لڑ رہے تھے لاشون پر لاشین گرا رہے تھے پیری مین زور جوانی دکھا رہے
تھے ایک سمت خضران شاہ کشمیری اور بختیار شاہ اور راے دلیپ
وغیرہ قتل کفار پر تلے ہوئے تھے ایک کافر کو دو دو کر کے جانب دوزخ روانہ کر رہے تھے

چلے خول کے خول اور غٹ کے غٹ	گئے سارے گبر اور مومن سمٹ
پیادون کے ایک سمت بے ہوئے	سوار اونسے کلہ بکلہ ہوئے
نکلے پیٹنے سر دمامے و ڈھول	دیئے سر کے بال اپنی علمون نے کھول

الغرض بازار موت گرم ہو! جانون کی ارزانی ہوئی جنس امن نایاب تھے خریدارون کو
نقد جان دیکر بھی نجات نہین ملتی تھی ہر طرف لاش پر لاش گر رہی تھی دریاے
خون روان تھا سم مرکبون کے خون سے حنائی ہو رہے تھے گویا برق
شمشیر کا لپک رہا تھا بارش سرون کی ہو رہی تھی جو سوار مارے گئے
گھوڑے اونکے دوڑتے پھرتے تھے لاشون کو کچل رہے تھے
ہر طرف صداے ہیگیر و بزن بلند تھی کہا تک بیان کیا جاے کہ ہندیون نے ایسی
تیغ زنی کی کہ کفار کے جی چھوٹ گئے مگر اوسطرف کثرت تھی فوجون پر فوجین چلی
آتی تھین اور اسطرف فوج قلیل زور گھٹتا ہی چلا گیا سردارون کے مرنے
سے دل پہلے ہی ٹوٹ چکا تھا کہ اب خونخوار سے کون مقابلہ کریگا جو اسکے جواب
دینے والے تھے وہ پہلے ہی نشانہ تیر قضا ہو گئے اسی حالت مین بختیار شاہ
لڑتے ہوئے قریب خونخوار کے پہونچے تلوار ماری خونخوار نے وار انکا گرز پر روکا
تلوار انکی ٹوٹ گئی اسنے گرز مار کر انکا بھی کام تمام کیا اودھر راے دلیپ
زخمون مین چور چور جھوم رہے تھے کہ ایک کافر نے پشت پر نیزہ مارا کہ سینہ
کو توڑ کر پار گزر گیا یہ بھی شہید ہوئے فرخ شاہ یہ معرکہ دیکھکر دوڑ پڑے ایک
پیادہ نے تلوار پائی مرکب پر لگے کہ مرکب زخمی ہو کر گرا فرخ شاہ بھی
گرے ہر طرف سے تلوارین پڑنے لگین یہ بھی شہید ہو گئے اسیطرح مخمور شاہ
و خضران شاہ کشمیری بھی شہید ہوئے اب کوئی سردار لشکر اسلام
کا باقی نہ رہا فوج بے سردار کہانتک لڑتے اور کس امید پر لڑتے
قریب ایک لاکھ آدمیون کے مارے گئے باقی بھاگ کھڑے
ہوئے کچھ تو صحرا کیطرف روانہ ہوئے کچھ قلعہ کی جانب بھاگے
جو گھرے ہوئے تھے وہ قتل ہو گئے مگر ان لوگون نے اطاعت اور فرمانبرداری ان

کافرون کے نہ اختیار کی خونخوار ملعون بے عون نے خیمہ و بارگاہ طبل و علم اپنے
قبضے مین کیے لاشین اپنے لشکریون نے اُٹھوا کر دفن کین اور ان خدا پرستون کو
اُسی طرح میدان مین چھوڑا اور کوچ کر کے طرف قلعے کے روانہ ہوا یہان ان
کشتگان تیغ قضا پر عجب حسرت و یاس برس رہی تھی کہ کوئی دفن کرنے والا بھی نہ
تھا لاشین ہزار ہا آدمی کی پڑی ہوئی ہین خاک بجاے کفن و تربت ہے اُدھر خونخوار
بن دجال جس وقت سامنے قلعۂ ہندوستان کے پہونچا خیمہ برپا کیا اور
شہپال ہندی سے کہلا بھیجا کہ تم مرد سن رسیدہ دہقان دیدہ ہو تمھین چاہیے
کہ اپنی جان نہ دو اور ملک کو تاراج نہ کراؤ مذہب قدیم اختیار کرو یا خداوند آئمنہ
کی پرستش مین باقی عمر کو صرف کردو خداوند ایسا رحم دل ہے کہ گناہان گذشتہ
تمھارے معاف کردیگا اور تمھاری بخشش ہو جائیگی جس وقت یہ پیام خونخوار بن
دجال کا شہپال ہندی کو پہونچا اُنھون نے جواب مین کہلا بھیجا کہ جان تو اے
خونخوار دے برحال اُس کے اوپر جو تمام عمر اپنی عبادت خدا مین گذارے
اور زمانۂ ضعیفی مین مرتے وقت کفر کو اختیار کرے اور ہمیشہ کے واسطے جہنم مول لے
مرتے وقت اگر انسان کافر بھی ہوتا ہے تو افعال بد سے توبہ کرتا ہے کہ سامنے خدا
کے جاتا ہے اب وہ خدا چاہے جسے سمجھا ہو نہ کہ مین مسلمان ہو کر پھر کافر بنون
مین تجھ سے نصیحت کرتا ہون کہ دین آئمنہ پرستی کو یا خود پرستی ہے تو اِس مذہب
خودساز کو ترک کر اور اپنے پیدا کرنے کو پہچان ورنہ ہمیشہ کے واسطے دوزخ مین جلیگا
اور مین تو آمادۂ مرگ بیٹھا ہوا ہون اگر تلوار کی موت نہ مرونگا تو یون ہی دو چار روز
مین مرجاؤنگا تو کثرت فوج سے مجھ کو نہ ڈرا یہ جواب سُن کر خونخوار بن دجال نہایت
برہم ہوا اور اس نے حکم طبل جنگ دیا آواز نقارے کی قلعے مین پہونچی یہان بھی
نقارۂ رزمی بجا اور تیاری حرب و پیکار ہونے لگی لوگون نے کمر مرنے پر کسی
اور آپس مین گلے ملے کفن پہنے غسل میت پیشتر سے کرلیا جس وقت صبح ہوئی تو
شہپال ہندی فیل دروازے پر آکر بیٹھا گولہ انداز توپون پر آگے مہتابین روشن کر کے
بیٹھے خندق مین آگ روشن کرادی تھی پل تختہ ہٹوا دیا تھا اُس طرف خونخوار
بن دجال نے ایک لاکھ سوار اپنے ہمراہ لیے اور سردارون سے کہا کہ یہ قلعہ
نہایت مستحکم و مضبوط معلوم ہوتا ہے اسے مین خود فتح کرونگا اور اس نے ایک ہاتھ
مین گرز لیا اور ایک ہاتھ مین سپر سنبھالی اور مرکب تیز رفتار پر سوار ہو کر جانب
قلعۂ ہند روانہ ہوا جس وقت سامنے قلعے کے پہونچا گولہ اندازون نے تاک
تاک کر اور شست باندھ باندھ کر گولے مارنا شروع کردیے توپخانہ رعد آواز
نوازش مین آیا بارش آتش ہونے لگی تمام میدان دھوئین سے بھر گیا
ہر طرف سوا دھوئین کے کچھ نظر نہ آتا تھا دن شب تار ہو رہا تھا اور گولے توپون
سے مانند تیر شہاب کے اُس گروہ شیاطین پر گر رہے تھے ہزار ہا آدمی واصل
جہنم ہوا آخر کار سب کا رُخ میدان سے پھر گیا اور بھاگ بھاگ گئے لیکن کوئی گولہ

قضا کا خونخوار بن دجال کے نہ لگا اور یہ ملعون گولون کو رد کرتا ہوا بر لب خندق جا
پہونچا قلعہ پر سے مارنے کا منوالا کڑک کا پولا بارود کی ہنڈیان تیل کا کڑھاؤ پھینکا گیا مگر
اس کی قضا نہ تھی کہ بچ گیا اور لب خندق جا پہونچا مرکب کو اشارہ کیا کہ یہ خندق کو پھاند کر
قلعے کے پھاٹک پر پہونچا اور تیسرے گرز مین پھاٹک قلعے کا توڑا اور داخل قلعہ ہوا
جس وقت دھوان برطرف ہوا اور لشکر نے خونخوار بن دجال کے دیکھا کہ سردار
ہمارا داخل قلعہ ہو گیا پھر فوج نے یورش کیا اور قریب پہونچ گئی دہان قلعے کے
دروازے پر خونخوار بن دجال سے تلوار چلنے لگی اب اس کی فوج بھی کمک
کے واسطے آگئی اہل قلعہ بھی آمادۂ مرگ ہو گئے خوب گھمسان سے لڑنے لگے
اہل اسلام تو مرنے پر تلے ہوئے تھے ایک ایک نے دو دو تین تین کو مارا
پر جانون سے بچا سے آب خون بہ رہا تھا زمین کا رنگ سرخ ہو گیا تھا بازار
موت گرم تھا جانون کی ارزانی تھی ملک الموت کو قبض ارواح سے مہلت نہ
تھی روحین وادی السلام اور وادی البرکات کو برابر قافلے کے قافلے چلے جاتے
تھے یہان تک کہ تمام اہل اسلام درجۂ شہادت پر فائز ہوئے ایک روایت یہ
ہے کہ جس وقت شہپال ہندی نے رنگ لڑائی کا دگرگون دیکھا تو اندر جا کر
تمام زنان قلعہ کو قتل کر ڈالا اور اس کے بعد آپ بھی لڑ کر جان دے دی کہ
بعد ہماری بیحرمتی نہ ہو اور دوسرا راوی بیان کرتا ہے کہ ان عورتون نے جام
بھر بھر کر سامنے رکھ لیئے تھے جس وقت کفار قلعہ مین داخل ہوئے تو ان خاتونان با
عصمت نے خود زہر پی لیا اور جانین دے دین کہ حرمت ہمارے خاندان کی برباد
نہ ہو الحاصل ان کفار نے شہپال ہندی کو بھی شہید کیا بچون کو ذبح کیا تمام
قلعہ کا مال و اسباب زر و زیور وغیرہ لوٹ کر اپنے قبضے مین کیا اب اس بیرحم نے
قتل عام کا حکم دیا اس کو یہ غصہ تھا کہ ہندیون نے سخت مقابلہ کیا اور بہت سا
لشکر کام آگیا ہر طرف ہندی قتل ہو رہے تھے ایک قیامت کبریٰ برپا تھی ہر
طرف سے آواز الامان بلند تھی مگر یہ بیرحم امان نہ دیتے تھے یہان تک کہ تمام ہندی
قتل ہو گئے سوا فوج خونخوار بن دجال کے کوئی ہندی نظر نہ آتا تھا لاشین
گلیون اور مکانون مین پڑی ہوئی تھین کوئی ان کو دفن کرنے والا بھی نہ تھا جب
خونخوار بن دجال کو یہ معلوم ہوا کہ اب ہندوستان بالکل تباہ و برباد
ہو گیا نام کو بھی کوئی ہندی زندہ نہین آخر کو اس ملعون نے بارگاہ اپنی اندر
قلعہ کے برپا کی اور لاشین اہل اسلام کی اٹھوا کر جلوا دین اور اپنے کشتہ
نجس کو دفن کیا شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ تین لاکھ آدمی مارے گئے اسے
اپنی فوج کا نہایت افسوس ہوا اب خونخوار بن دجال نے قلعے مین قیام کیا
کہ کمک برطرف ہو تو آگے کو روانہ ہون تیسرا روز تھا اور خونخوار بن دجال قلعہ
قلعے پر سے شہر کی بربادی دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا کہ یکایک از پردۂ بیابان
گردے برخاست مگر گرد تیرہ تیرہ و خیرہ خیرہ سر بر گرد بر آسمان رسیدہ دپائی گرد

در زمین پیچیدہ خونخوار بن دجال نہایت پریشان ہوا کہ اب کون آتا ہے اس لیے
کہ نہیر اکوئی سردار پیچھے رہ گیا تھا جسے سمجھون نہ ملک ہند کا کوئی وارث باقی ہے
یہ اسی سوچ مین تھا کہ دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے چار سو علم نشانہ
چار لاکھ سوار کا نمودار ہوئے پھر ہر دن پر علمون کے تعریف لقائے بے بقا
زمرد شاہ باختری کی مرقوم تھی سردار اگے اگے اور پشت پر چار لاکھ جوان اسلحہ جنگ
سے آراستہ خیمہ دبارگاہ وغیرہ سب ہمراہ اور دو سردار نہایت زبردست اپنے
تحت مین اس فوج کو لئے ہوئے آکر سامنے قلعے کے پہونچے اور بارگاہ برپا کی
لشکر کو اتار اہر کارے لشکر خونخوار بن دجال کے روانہ ہو گئے تھے انھون
نے خبر حاصل کی اور آکر خونخوار سے بیان کیا کہ زیر باد ہند سے دو سو کوس
پر ایک مقام ہے کہ نام اس کا شہر مخمور یہ ہے مالک وہان کا مخمور منارہ گردن
ہے وہ ایک مدت سے لندھور کے ملک کی تاک مین تھا اور فوجین فراہم
کر رہا تھا جس وقت لشکر اس کا اس کے ارادے کے موافق پورا ہو لیا
تو وہ فوج لے کر چڑھ آیا اسے یہ معلوم نہ تھا کہ اس ملک کو آپ نے فتح کر لیا
ادھر مخمور منارہ گردن کے ہرکارون نے اسے اطلاع دی کہ اب حکومت
اس قلعہ کی ہندیون کے ہاتھ مین نہین ہے خونخوار بن دجال کوئی شخص
ہے اس نے آکر تمام ہندیون کو قتل کیا اور کسی وارث سلطنت کو زندہ نہین
چھوڑا اب وہ ہی اس قلعے مین مقیم ہے مخمور منارہ گردن نے یہ سن کر برجین
تیغزن کی طرف دیکھا اور کہا کہ اب کیا رائے ہے برجین تیغزن نے کہا کہ
ہمین تو اس ملک کے لینے سے مطلب ہے جو یہان کا حاکم ہو گا وہ ہی بجائے
لندھور اور اولاد لندھور ہے آپ حملہ کی تیاری کرین یہان تیاری جنگ
ہونے لگی یہ خبر خونخوار بن دجال کو پہونچی کہ لشکر حریف مین حملے کی تیاری
ہو رہی ہے یہ ایک ہی فطرتی اور مکار ہے دیکھا اس نے کہ اب مقابلہ برابر
کا ہے سات لاکھ مین تین لاکھ آدمی میرے مارے جا چکے ہین اب چار لاکھ آدمی
میرے ساتھ بھی ہین اور چار لاکھ اس کے پاس بھی ہین جنگ دو سردار
معلوم کیا ہو کیا نہ ہو اس اس طرح کی باتین دل مین سوچ کر کہا کہ دیکھو مین اسکا
ابھی ابھی انتظام کرتا ہون اور چند سردار اپنے ساتھ لے کر قلعے سے نکل کر جانب
لشکر مخمور منارہ گردن روانہ ہوا یہ خبر مخمور شاہ کو ہوئی کہ افسر فوج اور بادشاہ
ہندوستان یعنے خونخوار بن دجال آتا ہے مخمور شاہ نے برجین تیغزن
کو برائے استقبال روانہ کیا برجین تیغزن روانہ ہوا راہ مین ملاقات ہوئی
برجین تیغزن خونخوار بن دجال کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے داخل بارگاہ
ہوا ادھر مخمور منارہ گردن خود بھی تا در بارگاہ استقبال کے واسطے آیا اور
خونخوار بن دجال کو لاکر دنگل پر بٹھایا یہان تیاری حملے کی ہو رہی تھی لیکن
خونخوار بن دجال کے آجانے سے وہ ارادہ تھوڑی دیر کے واسطے ملتوی

ہو گیا کہ مبادا باہم کوئی صورت صلح کی پیدا ہو جائے وہ ہی ہوا کہ خونخوار بن
دجال نے مخمور منارہ گردن کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اے برادر تمہارا کیا مذہب
ہے مخمور منارہ گردن نے یہ سن کر جواب دیا کہ مین لقا پرست ہون خونخوار بن
دجال نے مخمور منارہ گردن کی طرف پھر مخاطب ہو کر کہا کہ اے برادر اس ملک پر
آنے کا اتفاق کیونکر ہوا مخمور منارہ گردن نے بیان کیا کہ مین ایک مدت سے اس
فکر مین تھا کہ کسی طرح ہندوستان پر قبضہ حاصل ہو لیکن چونکہ بادشاہ
یہان کا یعنے لندھور بن سعدان گرد پہلوان زبردست تھا اور فوج بھی اسکے
پاس بے شمار تھی اس وجہ سے میرا حوصلہ نہ پڑتا تھا اس زمانے مین مین نے
سنا ہے کہ لندھور سے ہندوستان اس طرح خالی ہوا ہے کہ اب شاید
لندھور پلٹ کر بھی اس طرف کبھی نہ آئے مین نے اس موقع کو غنیمت جانا اور
لشکر فراہم کر کے چڑھ آیا یہان پہونچ کر آپ کو قابض پایا اب آپ بھی ارشاد
کرین کہ آپ کیا دین رکھتے ہین خونخوار بن دجال نے کہا کہ مین پہلے ابلیس
پرست تھا بلکہ پوسنے دو سو خداوندون کو مانتا تھا جس مین سے ایک زمرد شاہ
باختری بھی ہین جنکے تم بندے ہو لیکن بالفعل ہدایت حوت آئینہ پرست سے
مین نے خداوند آئینہ کو پہچانا اور اس کی پرستش بھی شروع کر دی میری رائے
یہ ہے کہ خداوندان قدیم تو ان خدا پرستون کے ہاتھ سے نہایت حیران و
پریشان ہو کر بہشت کو چلے گئے کیونکہ ان لوگون نے بڑا زور پکڑا تھا اور
خداوندون کی توقیر نہ کی لہذا مناسب یہ ہے کہ اب تم بھی پرستش خداوند
آئینہ کی اختیار کرو ہر چند کہ اس مین صورت اپنی ہی نظر آتی ہے مگر اس مین
بھی جلوہ خداوندی نظر آتا ہے اس لیئے کہ تمام عالم مین ایک صورت کے دو
نہین ہین یہ خداوند آئینہ ہی کی قدرت نمائی ہے کہ وہ ہر شخص کو اس کی
صورت کا دوسرا دکھا دیتا ہے کہ اب بھی قدرت نمائی خداوند آئینہ کے قائل
ہو اور اس کو سجدہ کرو بعد اس کے ہم تم ایک ہو کر خدا پرستون کا استیصال
کرین اور دنیا کو ان لوگون سے پاک کرین بعد اس کے ایک ہندوستان
پر کیا موقوف ہے اور بھی بہت سے ممالک قبضے مین آجائین گے جس قدر ملک خدا
جی چاہے اپنے قبضۂ اقتدار مین رکھنا اور بے خوف و خطر حکومت کیا کرنا یہ سن کر
مخمور منارہ گردن بہت خوش ہوا اور کہا کہ اس رائے کو مین دل سے
پسند کرتا ہون مگر ایک بات میری آپ کو ضرور ماننا پڑیگی وہ یہ ہے کہ کوئی کسی
کے مذہب سے سروکار نہ رکھے مین اپنے مذہب پر قایم رہون آپ اپنے مذہب
پر تو بدل مین آپ کا شریک ہون اس بات کو خونخوار بن دجال نے منظور کیا
اب یہ دونون کا فر گلے ملے اور دونون لشکرون مین اس کی اطلاع ہوئی طبل
شادمانی بجا دونون لشکر ایک ہوئے اور افسران فوج باہم گلے ملے خونخوار بن
دجال نے اپنی طرف سے تشہیر شتر سوار کو بیس ہزار سوار دے کر یہان کا حاکم کیا

اور انتظام ملک کے واسطے چھوڑا اور دریافت کیا کہ یہان سے آگے کونسا ملک خدا پرستون سے معلوم ہوا کہ گیلان مین بھی خدا پرستون کا قبضہ ہے اور وہ ہندوستان سے قریب ہے عالیجاہ گیلانی اور والاجاہ گیلانی وہانکے حکمران ہین خونخوار بن دجال نے گیلان کی طرف کوچ کیا اب اسے تو رہردی راہ گیلان مین چھوڑا جاتا ہے وقت پر تحریر کیا جائیگا

دد کلمہ داستان ضلالت نشان خروج حوت آئینہ پرست کے گزارش کیے جاتے ہین

شعر بلا ساقیا دے مئے خوشگوار ۔ کہ بیتاب دل کو ہو میرے قرار ۔ محمس

جسے کہ یاد نہو اپنا آشیان صیاد
بھلا وہ خاک کہے حال بوستان صیاد

عبث عبث نہ ہو تو مجھ سے بدگمان صیاد
مین ہاجرائے چمن کیا کرون بیان صیاد

لکھی ہے کنج قفس مین مری زبان صیاد

بیان کر نہین سکتا جو میری حالت ہے
عجب قصہ دلچسپ یہ حکایت ہے

ابھی ہون تازہ گرفتار رزد وحشت ہے
سنا دُنگا گل و بلبل کی داستان صیاد

کلام کرتا ہے وہ دلکو جو خوش آتا ہے
حکایت گل و بلبل مجھے سناتا ہے

ہر ایک بات مین سو سو طرح لبھاتا ہے
اُداس دیکھ کے سیر چمن دکھاتا ہے

بہت دنون مین ہوا ہے مزاجدان صیاد

مزاج نازک صیاد سے مجھے تھی یاس
کہ جی نہ لگتا تھا رہتا تھا رات دن مین اُداس

جو پوچھے تو تو کیا انتہا کا ہے مرا پاس
قفس کو شام سے ڈھکا کے فرش خواب کے پاس

سنا کیا مری تا صبح داستان صیاد نے

عزیز رکھتے ہین مینوا رسا غریل کو
بغیر گل نہین آرام دچین بلبل کو

صد آفرین ہے مرے صبر اور تحمل کو
کہ جھانکتا نہین چاک قفس سے بھی گل کو

نہ ہوئے تا مری جانب سے بدگمان صیاد

راویان شیرین کلام وحاکیان نیک انجام اس داستان حیرت بیان کو یون آغاز کرتے ہین کہ اسی زمانہ پر آشوب مین جبکہ تباہی اہل اسلام پر آئی ہوئی تھی خواجہ کمیل ایرانی وارد ملک حوتیہ ہوئے اور بادشاہ سے عرض کرا بھیجی کہ ایک سوداگر ایران کچھ اسباب تجارت اور اشیاء نادرہ لے کر حاضر ہوا ہے اور امیدوار باریابی ہے حوت آئینہ پرست نے خواجہ کمیل کو طلب کر لیا خواجہ کمیل حاضر ہوئے اور تحفہ جات پیش کئے بادشاہ نے سب قبول کئے اور اُس کا معاوضہ بہت کچھ کیا اُس کے بعد پوچھا کہ تم سوداگر ہو اکثر ممالک مین تمہارا جانا ہوا کرتا ہے ہر مقام کے حالات معلوم ہوتے رہتے ہین بالفعل خدا پرستون کے ملکون کی کیا کیفیت ہے خواجہ کمیل نے عرض کیا حضور وہ دفتر گاؤخورد ہو گیا صاحبقران نے کعبہ تشریف لے گئے بہت سے سرداران نامی وگرامی اُن کے ہمراہ چلے گئے جو کہ

نوعمر اور جوان باقی رہے وہ بدیع الملک کے ساتھ نہ طاق پر گئے ہوئے ہین
میدان خالی پڑا ہے لیکن چار تصویرین اب بھی صفحۂ ہستی پر ایسی ہین جو ممالک
اسلام کی نگرانی اور حفاظت کرتے رہتی ہین وہ چار دن تصویرین میرے پاس
موجود ہین اگر حکم ہو تو پیش کردن حوت آئینہ پرست نے کہا کہ مین ضرور
دیکھونگا یہ سُن کر خواجہ کمیل نے چار دن تصویرین پیش کین ان مین ایک
تصویر دُرِّ دریائے فتوت و پنجم سپہر صولت یعنے اسد بن کرب دلاور کی تھی
اور نین تصویرین ان کے تینون فرزندون کی تھین اور ہر تصویر پر نام تحریر تھا
جس وقت حوت آئینہ پرست نے نام پڑھے تو صلصال کانپ اُٹھا اور رنگ
رو اُس کا متغیر ہو گیا حوت آئینہ پرست کی نظر جو چہرۂ صلصال پر پڑی کہا
اے خان اعظم تم تو اس قدر ڈرے کہ جیسے کوئی شیر کو تم سے ڈرتا ہے صلصال
نے کہا کہ حضور یہ شیر سے کم نہین ہین بلکہ شیر کش ہین ان کا زندہ رہنا حمزہ کے
زندہ رہنے سے کم نہین ہے اگر یہ مرجاتے تو پھر کوئی سر پرست خدا پرستون کا نہ
تھا اور جو ملک تباہ و برباد ہوتے وہ پھر نہ آباد ہوتے یہ سُن کر حوت آئینہ پرست
خاموش ہو رہا اور کہا کہ خیر دیکھا جائیگا تصویرین سوداگر سے لے کر رکھ لین اور
خواجہ کمیل کو پچاس ہزار روپیہ دے کر رخصت کیا حسب اتفاق اُس وقت
مسترہمائے تیز رفتار کو کا طوفان سبز پوش کا دربار مین حاضر تھا اُس نے
بھی اُن تصویرون کو دیکھا تھا جس وقت یہ خدمت مین ملکہ طوفان سبز پوش
کی گیا اور ملکہ طوفان سبز پوش نے اس سے حالات پوچھے کہ سوداگر کیا کیا
چیزین لایا تھا کوئی شے ہمارے واسطے بھی والد بزرگوار نے خریدی ہے یہ
سُن کر ہمائے تیز رفتار نے عرض کی کہ اے ملکۂ عالم یون تو بہت سی چیزین
عمدہ عمدہ از قسم زیور و جواہر بادشاہ نے خریدی ہین کہ اُن کا ذکر ہی کیا
خود ہی ملاحظہ فرمائیے گا لیکن چار تصویرین وہ سوداگر لایا تھا وہ درحقیقت ایسی
ہین کہ دیکھنے کے لائق ہین بلکہ آپ کے قصر مین لگانے کے لائق ہین کہ ایسے
حسین و جمیل مرد بھی کم دیکھنے مین آتے ہین یہ سُن کر ملکہ طوفان سبز پوش کو
اشتیاق حد سے زیادہ پیدا ہوا کہا کہ مین ایک عرضی والد ماجد کو تحریر کرتی ہون
تم اُسے لیجاؤ اور وہ تصویرین اُن سے لے آؤ یہ کہہ کر اس نے ایک تحریر اپنی
دی اور کہا کہ جلد اس کا جواب یا تصویرین لاؤ ہمائے تیز رفتار وہ نوشتہ
لے کر روانہ ہوا اور وہ تحریر ملکہ طوفان سبز پوش کی حوت آئینہ پرست کو دی
حوت آئینہ پرست نے پڑھا لکھا ہوا تھا کہ مین نے سُنا ہے کچھ تصویرین آپنے
دشمنان خداوند کی خریدی ہین مین چاہتی ہون کہ وہ تصویرین آپ مجھے
دکھا دیجیے کہ مین بھی دشمنان خداوند کو پہچان لون حوت آئینہ پرست یہ پڑھکر
مسکرایا اور تبسم یہ سب کی جانب مخاطب ہو کر بیان کیا کہ اُس شخص کی دختر کو بھی
خدا پرستون سے ایسا عناد ہے کہ تصویرون کا حال سُن کر اُس نے طلب کی ہین

اور لکھا ہے کہ مین چاہتی ہون دشمنان خداوند کو پہچان لون حکیم زرہاد شترلب
کہ وزیر حوت آئینہ پرست کا ہے بول اُٹھا کہ اے بادشاہ مکری را سے
نہین ہے کہ آپ ملکہ کو تصویرین دکھائیے کوئی نہ کوئی بہانہ کرکے ٹال دیجئے
کہ ان تصویرون کا دیکھنا بھی گناہ ہے یہ سُن کر حوت آئینہ پرست نے جواب دیا
کہ وہ اِس کا یہ جواب دیگی کہ پھر آپ نے وہ تصویرین کیون دیکھین اگر ایک
گناہ آپ نے کیا تو ہم بھی کرین گے اور تصویرون کے دکھانے مین مضائقہ
کیا ہے زرہاد شترلب نے کہا کہ اے بادشاہ تو ناعاقبت اندیش ہے
اور مین دور تک سوچ لیتا ہون اس لیئے کہ مین نے تواریخ سے معلوم کیا
ہے کہ زمرد شاہ باختری نے جس وقت خروج حمزہ صاحبقران کا حال سُنا
تو مہتر گردمرد کو اور مہتر ارم زاد نقش بین کو روانہ کیا اور کہدیا کہ تصویرین سب خدا
پرستون کی لے کر جلد حاضر ہونا کہ مین اُن بندگان خوابی کو دیکھون جنہین بین
پیدا کرکے بھول گیا ہون دونون عیار زمرد شاہ باختری کے جس وقت
داخل لشکر اسلام ہوئے تو عمرو نے ایک روز مین پانچ ہزار پانچ سو پچین
تصویرون کی تصویرین کھینچ کر دے دین گردمرد اُن تصویرون کو لے کر پلٹا
اول ملک سنجان مین پہونچا کہ یہ ملک راہ باختر مین واقع تھا اور مالک
وہان کا گنجاب بن گنجوب بن ملک حرمان دیو کش تھا اور یہ گنجاب پیغمبر
زمرد شاہ باختری کہلاتا تھا جس وقت گنجاب کو خبر ہوئی گردمرد تصویرین
خدا پرستون کی لایا ہے اور خدمت خداوند مین لیئے جاتا ہے تو گنجاب کو
بھی اُن تصویرون کے دیکھنے کا اشتیاق ہوا اور مہتر گردمرد کو طلب کیا اور
تصویرین مانگین گردمرد نے وہ تصویرین دے دین گنجاب ایک عجیب وغریب
چیز سمجھ کر اور اُن تصویرون کو لیئے ہوئے محل مین چلا گیا اور اپنے اہل و
عیال کو دکھائین کہ یہ بندگان خوابی ہین جن کو خداوند نے خواب مین پیدا
کیا ہے یہ تو اُن لوگون سے بھی اچھے ہین جن کو بیداری مین پیدا کیا ہے کاش
خداوند خواب ہی مین رہا کرین کہ اُن کا خواب بیداری سے بہتر ہے اب
عورتون نے ان تصویرون کو دیکھنا شروع کیا جس وقت نظر گوہر ملک کی
تصویر بدیع الزمان پر پڑی ہزار جان سے عاشق و شیفتہ ہو گئی اور پھر
گوہر ملک کی ذات سے جو جو فسادات ظہور مین آئے اُس کا خلاصہ یہ ہے
کہ ملک سنجان تباہ و برباد ہو گیا اور گوہر ملک بدیع الزمان کے ساتھ
چل گئی اور بیچہ خاتون زوجۂ گنجاب لندھور بن سعدان پر عاشق ہوئی اور
گنجاب کے مرنے کے بعد لندھور سے نکاح کیا اور مسلمان ہو گئی بعد اسکے
عیار تصویرین لے کر لقا کے پاس آئے لقا نے اُن تصویرون کو دیکھ کر
بختیارک سے کہا کہ مین نے ان بندون کو جیسا زور دیا ویسی ہی صورت
بھی دی مگر افسوس کہ اِن کو اس قدر خودسر بنا دیا کہ یہ کسی سے نہین دبتے

خیر جس وقت یہان آئین گے اور اپنے خداوند کو دیکھین گے تو پہچان لین گے بعد
اس کے ان تصویرون کو لے کر محل کی جانب چلا بختیارک مرد دانا تھا
اس نے منع کیا کہ یا خداوند یہ اچھا نہین ہے مگر لقا نے اس کا کہنا نہ مانا اور
تمام اہل وعیال کو تصویرین دکھائین کہ ہم نے ایسے ایسے بندے پیدا کیے
ہین مگر یہ ہم سے منحرف ہو گئے ہین اور اپنے دل سے ایک خدا فرض کر لیا ہے
اس کو سجدہ کرتے ہین ملکہ گیتی افروز انتہا کی حسینہ وجمیلہ تھی کہ لقا اس کو
نور چکیدہ قدرت اور نور خالص کہتا تھا جس وقت ملکہ گیتی افروز نے تصویر
شاہزادۂ خاور سیاہ لعل ختان خونریز خاوری ملک قاسم کی دیکھی اس پر عاشق
ہو گئی اور تصویر کی نقل کر کے گلے مین پہنی اور جہان افروز جو گیتی افروز سے
بڑی تھی وہ بدیع الزمان پر عاشق ہوئی اور اس کی تصویر نقل کر کے اپنے
گلے مین پہنی آخر کار وہ ہی ہوا کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھاوے ساری سلطنت تباہ و
برباد ہو گئی لہذا میرے نزدیک ان تصویرون کا گھر مین لے جانا مناسب نہین
ہے آئندہ آپ کو اختیار ہے یہ کلمہ جوت آئینہ پرست کو بہت ناگوار گذرا اور
کہا کہ اے زرہاد شترلب کیا کہون کہ تم وزیر ہو اگر کوئی دوسرا شخص ایسی
بدگمانی کرتا تو اس کی زبان گدی سے کھنچوا لیتا کیا لقا کی بیٹیان چھنال نکلین تو سب
بادشاہون کی اولاد آوارہ ہوتی ہے یہ کہہ کر تصویرین لیتے ہوئے داخل
محل ہوا اور طوفان سبزپوش کو بلایا اور اول تصویر اسد بن کرب غازی
کی پیش کی ان کا سن وسال تو درحقیقت اس قابل نہ تھا کہ کوئی دیکھے تو تعریف
کرے بلکہ طوفان سبزپوش نے بہت مذمت کی اور پھبتیان کہین بعد اس کے
تصویر عضنفر بن اسد کی دکھائی اسے بھی دیکھ کر ملکہ نے ناک بھون چڑھائی
بعد اس کے تصویر معروف بن اسد کی دکھائی گئی ملکہ طوفان سبزپوش نے ظاہر
اس تصویر کو بھی برا بھلا کہا لیکن جس وقت سے تصویر معروف بن اسد کی دیکھی
رنگ روبدل گیا لب پر مہر سکوت لگ گئی آنکھون مین تری حیا اس مین ابتری پیدا
ہوئی دل دھڑکنے لگا یہ تصویر ہمہ تن دل پر نقش ہو گئی جوت آئینہ پرست اس
تصویر کو دے کر چلا گیا تھا ملکہ نے خوب اطمینان کے ساتھ تصویر اسد ثانی کا جو
اتارا اور اپنے گلے مین پہن لیا کہ مبادا بادشاہ تصویر کو طلب کرے تو پھر مین
کیا کرونگی نشانی بھی پاس نہ رہیگی باقی تصویرین خود بھجوا دین اور کہلا بھیجا
کہ ابا جان ان تصویرون کو پھنکوا دیجئے کہ یہ منحوس صورتین کوئی نہ دیکھے یہ مغضوب
خداوند ہین ان کی صورتون پر شقاوت برستی ہے یہ سن کر جوت آئینہ پرست
دختر سے بہت خوش ہوا اور زرہاد شترلب سے کہا کہ سنا آپ نے کہ میری دختر
نے کیا کہلا بھیجا ہے وہ مانند اور شاہزادیون کے نہین ہے زرہاد شترلب یہ
سن کر خاموش ہو رہا اور کہا خیر خداوند ایسا ہی کرین جیسا کہ اس نے کہا ہے
لیکن اب ان تصویرون کو چاک کر ڈالیے کہ ان کو دیکھ کر مجھے خوف آتا ہے معلوم

ہوتا ہے کہ یہ دربار شاہی کو لوٹ رہے ہین حوت آئینہ پرست نے اُن سب تصویرون کو چاک کر ڈالا باوجودیکہ ہزار ہا روپیہ تصویرون کے معاوضہ مین سوداگر کو دیا گیا تھا لیکن اس کا کوئی خیال نہین کیا گیا ادھر ملکہ طوفان بیزبوس دختر حوت آئینہ پرست تیر عشق کھا چکی تھی اور تصویر شاہزادہ اسد ثانی زیب گلو فرما چکی تھی اس کی حالت آناً فاناً مین ترقی کرنے لگی اور رنگ رو متغیر ہونے لگا ہر وقت کی خوش مزاجی سکوت سے بدل گئی اس کو خیال ہوا کہ ابھی تازہ بات ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی شبہہ کرے اب ماں باپ کے ساتھ رہنا درست نہین ہے بہتر یہ ہے کہ کسی بہانے سے کنارہ کشی کر دے یہ سوچ کر ہمائے تیز رفتار کو حکم دیا کہ ہمارا جی چاہتا ہے کہ ہم باغ فیروزہ نگار کو جائین اور وہان چند روز قیام کرین لہذا تم اس کی تیاری کر دے یہ سُن کر ہمائے تیز رفتار اسی وقت روانہ باغ ہو کر سب سامان درست کر دیا گئین حاضر کر دین اور وہان سے سواری حاضر کی ملکہ جلوس شاہانہ کے ساتھ جانب باغ فیروزہ نگار روانہ ہوئے اور وہان بصحبت عیش برپا کی یہان حوت آئینہ پرست نے ایک نامہ حاکم ملک فرانسیہ کو لکھا کہ نام اس کا حرمان آدنخوار ہے مضمون نامہ یہ تھا کہ بالفعل ہمارا قصد ہے کہ ہم خروج کرین اور خداپرستون کا استیصال کرین لہذا تم دیکھتے ہی اس نامہ کے سرداران دعیاران ذیل کو ہمراہ لے کر حاضر ہو وہ سردار یہ ہین بہمن دیو سگ طوماس شیر سر فربوس خرس پیشانی دہتر ذوفنون دمہتر قیاس جہان تک ممکن ہو اپنے کو ہم تک جلد پہونچا دو جس وقت یہ نامہ حرمان آدنخوار کو پہونچا حرمان آدنخوار اسی ہزار آدنخوارون سے سرداران مذکور و عیاران مشطور کو ہمراہ لے کر کل چار لاکھ کی فوج سے جانب شہر حوتیہ روانہ ہوا یہان حوت آئینہ پرست انتظار مین تھا کہ خبر آمد حرمان آدنخوار کی پہونچی حوت آئینہ پرست نے حکیم زرہا دشترلب سردار جہال دیو سگ دقارن کوہ پیکر کو اسی ہزار سوار اسے برائے استیصال روانہ کیا یہ لوگ گئے اور حرمان سے ملے اور نہایت اعزاز سے اس کو اپنے ہمراہ لے کر داخل ملک حوتیہ ہوئے ملک حوتیہ فوجون سے مملو ہو گیا اور دونون لشکر گلے مل کر ایک ہوئے حوت آئینہ پرست نے دنگل سردارون کے واسطے بچھوا رکھے تھے جس وقت حرمان آدنخوار داخل دربار حوت ہوا حوت آئینہ پرست کو سلام کیا حوت آئینہ پرست نے اشارہ بیٹھنے کو کیا حرمان آدنخوار ایک دنگل زرین پر بیٹھا اور صحبت میخواری شروع ہو گئی دور جام چلنے لگا عین گرمی صحبت مین حرمان آدنخوار نے حوت آئینہ پرست سے پوچھا کہ آپ کا کیا ارادہ ہے مفصل بیان کیجئے اب حوت آئینہ پرست نے صلصال کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ مالک ترکستان کے بیٹے ہین خان اعظم یعنے صلصال انھین کا نام ہے خداپرستون نے ملک ان کا اسلئے چھین لیا ہے

یہ میرے پاس فریادی آئے ہین تو میرا قصد ہے کہ خروج کر کے ملک اِن کا اِن کو
واپس دلاؤن وزیر اِن کا اِن سے منحرف ہو کر خدا پرستون سے مل گیا تھا اور فرزند
بھی اِن کے سرداران حمزہ سے زیر ہو کر مطیع ہو گئے تھے مین اُن کو سزا دے معقول
دونگا کہ اب وہ ہی دہانکے حاکم ہین اور راہ مین جس قدر ممالک اہل اسلام کے ملین گے
اُن پر اپنا قبضہ کرونگا اول شہر سمرقند ہے حاکم دہان کا طولا بہ سمرقندی ہے پہلے
اِس ملک پر قبضہ کرونگا بعد اس کے بلخ ملیگا ہوشیار بلخی اور گوشیار بلخی
دہانکے حاکم ہین اُن کو سزا دونگا اُس کے بعد ختن ہے ختن کے بعد ترکستان ہے
جو ملک خان اعظم کا ہے وہان کئی سردار ہین ایک توزرہ خان وزیران کا ہے
دوسرے مالک ترک سفید جامہ ہے اور تین بیٹے اِن کے ازدرخان اور
صعب خان اور بلب خان ہین سب کو مطیع یا قتل کر کے اِن کا ملک اِن کو
دلاؤنگا اور وہان سے جانب قلعۂ ذوالامان جا کر اُس قلعہ کو تاراج و برباد کرونگا
کہ وہان کل ناموس حمزہ مقیم ہے بعد اُس کے سُنا ہے کہ بدیع الملک نبیرۂ حمزہ
دعوی صاحبقرانی رکھتا ہے اور طلسم نہ طاق کی طرف گیا ہوا ہی وہان جا کر اُسے
قتل کرونگا اُس کے بعد برجیس آفتاب پرست کو سزا دونگا سُنا ہے کہ وہ آفتاب
کو سجدہ کراتا ہے بعد اُس کے نقابداران قاف کو قتل کرتا ہوا اُس لٹیرے
کو مارونگا جس کا نام اسد بن کرب غازی ہے کہ وہ خدا پرستون کا زور بازو
ہے اُس کا قتل سب سے اول ہے یہان تک کہ تمام عالم پر قبضہ کر کے پھر اپنے
ملک کو واپس آ کر آپ دعوی خداوندی کرونگا اور تم کو نائب خداوند کرونگا
اور تمکو اور تمہارے لشکر کو ہمیشہ گوشت آدمزادون کا کھلاؤنگا یہ سُن کر حرمان
آدمخوار نہایت خوش ہوا کہا چلیے مین آپ کے ساتھ ہون اور جانبازی کو
موجود ہون اب حوت آئینہ پرست نے سامان دعوت کا حکم دیا اور تیاری جشن
ہونے لگی غرضکہ نہایت دھوم دھام سے دعوت حرمان آدمخوار کی ہوئی کہ تمام
آدمخوارون کو کباب انسانون کے کھلائے گئے جہان تک واجب القتل اور
مجرم دستیاب ہوئے اُن کو ذبح کیا جب وہ کافی نہ ہوئے کہ اسی ہزار کھانے والے
موجود تھے تو بے گناہ اور لاوارث گرفتار کئے جانے لگے شہر مین ایک غوغا تھا
لوگ گرفتار ہو رہے تھے رعایا کہتی تھی کہ ایسا ظالم بادشاہ ہمارے اوپر حاکم ہے
خدا جلد اِس کو غارت کرے اگر اس کی حکومت مین ترقی ہوئی تو نہ معلوم کیا کیا
ظلم کریگا لیکن فوج حوت آئینہ پرست کی ظالم کسی کی فریاد نہ سُنتی تھی لوگ برابر
گرفتار ہو کر ذبح کئے جا رہے تھے جس وقت شام ہوئی حوت آئینہ پرست نے
حرمان آدمخوار کی دعوت کی بعد دعوت کے جلسۂ رقص و سرود شروع ہوا
اب یہ تو اِدھر محو عیش و عشرت ہین اور اُس طرف ملکہ طوفان سبزپوش کی
سواری باغ مین اُتری ملکہ طوفان سبزپوش سیر باغ کرتی ہوئی داخل
قصر معلے ہوئی عجب طرح کا یہ قصر تھا کہ تمام قصر مین فیروزے جڑے ہوئے تھے

شیشہ آلات جس قدر تھا وہ بھی فیروزہ نگار تھا مسند بھی فیروزہ نگار تھی غرضکہ
ملکہ طوفان سبز پوش آکر مسند پر جلوہ افروز ہوئی گائنین حاضر تھین اُنھون نے
ساز چھیڑا اور گانا شروع کیا **غزل**

تم سنو جسکی وہ چپ رہکے پریشان کیون ہو — یا خموشی سے بنے بات تو نالان کیون ہو
سر کے ٹکرانے کو سنگِ درِ جانان کیون ہو — جب ہوا خاک اُڑانا تو بیابان کیون ہو
مر کے ہو جاتی ہے درد و غم و ایذا سے نجات — ہے وہ دشمن تو مری جان کا خواہان کیون ہو
کر کے دعوائے وفا ہے گلۂ ظلم عبث + — جو خرابی کی ہے بنیاد وہ عنوان کیون ہو
کیا کرین وصل پر اصرار جب اُنکو ہے یہ ضد — کہ نہین منھ سے نکلجائے تو پھر ہان کیون ہو
ناتوان ہون مدد اے کاوشِ جوشِ وحشت — ہاتھ قابو مین نہین ہین تو گریبان کیون ہو
تیری باتون کو ہم اے عہد شکن جلتے ہین — جسکا انجام ہو بے سود وہ سامان کیون ہو
نہ اُٹھے ہوک تو کیون راز محبت ہو عیان — نہ اُڑے رنگ تو ظاہر غمِ پنہان کیون ہو
حاجبِ چشم تصور نہ کبھی ہو گی نقاب — جسکو چھپنا نہین آتا ہے وہ پنہان کیون ہو
دل سے عاشق کے جو نکلی تو بہت ہو گی تباہ — صدر مین جسکی ہے جا وہ کہین مہمان کیون ہو
جان ستان ناز ہین جسکے کوئی اُنسے کہ آئے — مہربان آپ جو ہون موت کا احسان کیون ہو
بدگمان کرتی ہے رہ رہ کے اسے غیرتِ عشق — دلمین رہکر نگہ شوق سے پنہان کیون ہو
تم تو پہلے ہی سے سمجھے ہین محبت کا مآل — جان پر آپ جو کھیلا وہ پشیمان کیون ہو
طالب ذادِ ستم حشر مین آتے ہین تو آئین — تم کسی کے نہین قاتل تو پریشان کیون ہو
خواہش عیش ہی دنیا مین ہے ایذا کا سبب — گر نہو وصل تو اندیشہ ہجران کیون ہو
اے اجل شام سے بیٹھا ہو نہین آمادۂ مرگ — کہ یہ ہونا ہے تو صبح شب ہجران کیون ہو
طولِ ایذا سے جدائی مین اگر طول حیات — جز اجل خواہش صبح شب ہجران کیون ہو
کوئی مجرم نہین اے سوز جگر عاشق زلف — رہنے والا ہے اندھیرے کا چراغان کیون ہو
رہ سکین گے نہ کبھی آپ وفا کے پابند — جسکا نبھنا نہین آسان وہ پیمان کیون ہو
امتحان گاہ محبت مین نہ جانا تھا ہمین + — آپ ڈالی ہے جو مشکل وہ اب آسان کیون ہو
دلسے نکلے بصد لذت بخوشی تو کھینچون + — میری حسرت ہی نہ وہ ہو ترا پیکان کیون ہو
حالتِ شمع پہ ہنستے تھے بہت تم کل تک — آج اک سوختہ جان کے لیے گریان کیون ہو
گھات مین اپنے اُدھر وہ ہمین یہ سوچ اِدھر — ٹوٹنا جسکا ہے آسان وہ پیمان کیون ہو +
پردہ در راز محبت کا نہین دست ہوس — نہ کشیدہ ہو تو پرزے ترا دامان کیون ہو
آرزو جسکے لیے ہو گئے برباد اُس سے — کبھی یہ بھی تو نہ پوچھا کہ پریشان کیون ہو

اس غزل کے اکثر اشعار کے مضامین جو ملکہ طوفان سبز پوش کے دل پر درد کی
داد دے رہے تھے طوفان سبز پوش کی آنکھون سے طوفان اشک جاری ہوا
چشمہائے چشم ابل پڑے سیلاب اشک نے اُس تصویر تصور کو غرق کر دیا جو ہر
وقت ملکہ کے روبرو تھے بیساختہ یہ درد ہا زبان پر جاری ہوا **دوہا** روتے
روتے بھوسٹین پیا نہ آئے پاس + نینن نیچے گنگا بہی دُکھ بن لا کے آس + جسقدر

ملکہ ضبط کرتی تھی اُسی قدر جوش رقت زیادہ ہوتا تھا بموجب شعر شعر جب ضبط
کرون پیکین آنسو رؤن تو نہ نکلے اشک کوئی + کیا کہون اِن آنکھون کا یہ دریا لئے
بہتے ہین + آخر کار راز دل چھپانے کے واسطے ملکہ طوفان سبز پوش اُٹھکر
حجرے مین چلی آئی صحبت رقص وغنا برخاست کردی اکیلی مسہری پر لیٹ رہی
اور بخار دل کا رو رو کر نکالنے لگی یہ حکم پہلے سے دے دیا تھا کہ سوا ہمارے
تیز رفتار کے اور کوئی میرے پاس نہ آئے اس لیئے کہ شدت سے دھڑکن
ہو رہی ہے وہ آئے تو مین اُس کو حکیم صاحب کے یہان بھیجون اور حال
اپنا کہلا بھیجون سب ایسین جلیسین پریشان ہین کہ یہ دفعتاً ملکہ کو کیا ہوا اس
باغ مین آنا تو آج اُلٹا اثر دکھا رہا ہے تفریح کے بدلے اختلاج نہین معلوم
کس بڑی گھڑی سے آج اِس باغ مین قدم رکھا کوئی کہتی تھی کہ ان پر
سایہ کسی پری کا ہو گیا ہے یا جن عاشق ہو گیا ہے اِن لوگون کی یہی خاصیت
ہوتی ہے کہ جس شخص پر عاشق ہوتے ہین اُس کو پریشان کرتے ہین لوگ یہ بھی
نیا عشق ہے کہ جس سے محبت کرین اُس کو پریشان کرین باز آئے مثل ہے
کہ پھٹ پڑے وہ سونا کہ جس سے ٹوٹین کان یہان تو یہ حالت ہے اور اُدھر
ملکہ کی عجب کیفیت ہے کبھی تصویر کو اُٹھا کر دیکھتی ہے کبھی گلے سے لگا لیتی ہے
کبھی کہتی ہے اے پیکر بیجس تو جس کی شبیہ ہے مجھے اُسی کی قسم کہ مجھے اتنا تو
جواب دے کہ وہ رہنے والا کس دیس کا ہے کہ مین خاک چھانتی ہوئی خود
وہان جاؤن یا اپنا آدمی بھیج کر اُس کو بلاؤن ہائے مجھے تو یہ بھی نہین معلوم
کہ وہ کہان ہے طرہ اُس پر یہ کہ اُسے مجھ بدنصیب کے حال کی خبر بھی نہین کہ
ایک زخمی تیغ ادا ہمارا مانند مرغ بسمل کے پھڑک رہا ہے اور ایک بلبل زار
ہمارے گل سے چہرہ کے شیفتہ ہو کر بیمار ہو گئی ہے نرگس وار ہر طرف نگران ہے
سنبل کے مانند پریشان ہے لیکن ہوائے باغ اُس کے واسطے ناساز
ہے اُن خارون مین گھری ہوئی ہے کہ نکلنا دشوار ہے ہر وقت گلچین کا خوف
صیاد کا کھٹکا آشیانے سے نکلنے کو مانع ہے فریاد کو روکتا ہے کہ ایسا نہ ہو
حال ظاہر ہو جائے شعر غم صیاد و فکر باغبان ہے + دو علے مین ہمارا آشیان
ہے + یہ اس اس طرح کی باتین دل سے کر رہی تھی کہ ہمارے تیز رفتار باغ
مین آیا صحبت کو برہم دیکھ کر نہایت حیران و پریشان ہوا عورتون سے پوچھا
کہ ملکہ طوفان سبز پوش کہان ہین اُنھون نے بیان کیا کہ فلان حجرے
مین آرام فرما رہی ہین ہم لوگون کے جانے کی ممانعت ہے لیکن تمہارے لئے
اجازت دیدی ہے ہمارے تیز رفتار جلدی سے حجرے مین آیا تو ملکہ کی
عجب حالت دیکھی پوچھا کہ مزاج کیسا ہے ملکہ طوفان سبز پوش نے بہانہ
دردسر اور اختلاج قلب کا کیا ہمارے تیز رفتار سمجھ گیا کہ جب سے چوتھی تصویر کو
اُنھون نے دیکھا تھا تو رنگ چہرے کا بدل گیا تھا کچھ طبیعت اُس صاحب تصویر

کی طرف مائل ہوئی ہے کہا اے ملکۂ عالم مین نے تمھین اپنی گودیون مین کھلایا
ہے اور پالا ہے مین نادان نہین ہون کہ تمھاری باتین نہ سمجھ سکون صاف صاف
بیان کرو مجھ سے نہ چھپاؤ لیکن ملکہ طوفان سبز پوش کی غیرت کب گوارہ کرتی
تھی کہ وہ صاف صاف بیان کر سکتی ہمارے تیز رفتار نے وہ ہی تصویر یعنے
اسد ثانی کی سامنے کی اور کہا اے ملکہ یہ چیز بڑی کوشش سے تمھارے لئے
لایا ہون یہ دیکھتے ہی ملکہ طوفان سبز پوش یا تو بیٹھی ہوئی تھی یا اٹھ کھڑی ہوئی
اور کہا کہ تم کیونکر اسے لائے ہمارے تیز رفتار نے کہا کہ جس وقت سواری
مین نے آپ کی باغ مین پہونچا دے تو مجھے خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو وہ تصویرین
تلف ہو جائین اور حکیم زرہاد ان تصویرون سے بغض اپنا نکالے مین نے یہ
انتظام کیا کہ خود دربار بادشاہ مین چلا اور حاضر رہا جب کہ حکیم زرہاد نے ان
تصویرون کے چاک کر ڈالنے کی رائے دی بادشاہ نے تصویرین مجھے
دین مین نے اُس مین سے تین تصویرین چاک کر ڈالین اور یہ تصویر آپ کے
خیال سے چھپالی اور لیتا آیا مین سمجھ گیا تھا کہ یہ تصویر آپ کو پسند آئی ملکہ نے کہا
کہ مین نے بھی ایک نقل اِس تصویر کی بنائی تھی یہ کہہ کر گلے سے تصور اتار کر
دکھائی ہمارے تیز رفتار نے ملکہ طوفان سبز پوش کے صناعی کی نہایت
تعریف کی کچھ دیر تو ملکہ طوفان سبز پوش اُس تصویر کو غور سے دیکھا کی بعد اُسکے
پھر رونے لگی ہمارے تیز رفتار نے بہت سی تسلی اور تشفی کی اور کہا کہ
والد ماجد آپ کے سفر کرنے والے ہین آپ بھی ساتھ ہی چلیئے گا مین اُس
صاحب تصویر کو آپ سے ملا دونگا آپ اطمینان رکھیئے اور اگر یہان رہیئے گا
تو مین وعدہ نہین کرتا ملکہ طوفان سبز پوش نے کہا کہ اے ہمارے تیز رفتار
تم جہان کہو گے مین وہان چلونگی اب ملکہ کو کچھ تسلی ہوئی ہمارے تیز رفتار
نے سمجھا بجھا کر اور صاحب تصویر کی تسمین دے کر ملکہ طوفان سبز پوش کا منھ
دھلوایا کھانا کھلایا لیکن ملکہ کو حرارت ہو آئی تھی یہ نازپروردہ نازک اندام
اِس تعب کو برداشت نہ کر سکی اور باغ مین جی بھی نہ لگا آخر صبح کو سوار ہو کر محل
شاہی مین چلی آئی ملکہ طوفان سبز پوش کی ماں نے جو یہ حالت دیکھی کہ بیٹی کا
مُنھ اُترا ہوا ہے آنکھون مین حلقے پڑے ہوئے ہین رنگ چہرے کا زرد ہے
کہا واری مزاج کیسا ہے ملکہ طوفان سبز پوش نے دست بستہ عرض کیا کہ
اماں جان کیا عرض کرون کل ایسا دورہ اختلاج کا ہوا کہ جسنے دفعتاً میری یہ حالت
کر دی اس لیئے باغ گئی تھی کہ شاید سیر گل و ریاحین سے دل بہل جائے لیکن کچھ
نہ ہوا آخر کو چلی آئی اِس وقت بھی دھڑکن ہو رہی ہے ابھی دیکھیئے یہ دل
ہاتھون اُچھل رہا ہے اور حرارت بھی ہو آئی ہے طوفان سبز پوش کی حالت
اِس کی ماں نے جو دیکھی بیتاب ہو گئی حکیم زرہاد شتر لب کو طلب کیا
نبض دکھائی یہ حکیم تو پہلے ہی سے سمجھے ہوئے تھا یہ تپ تپ عشق ہے ایک

نسخہ لکھ دیا کہ جس مین کچھ مفرحات تھے اور کچھ دوا مثل کاہو وصندل وغیرہ کے
زبانی بھی بتلادی کہ اگر درد سر ہو تو یہ پیس کر ماتھے پر لگا دینا اور آپ وہان سے
خدمت حوت آئینہ پرست مین آیا بادشاہ نے پوچھا کہ آج دیر ہونے کا
کیا سبب ہے زرہاد شترلب نے بیان کیا کہ طبیعت شاہزادی کی کچھ ناساز
ہو گئی تھی میری طلبی ہوئی تھی تو وہین گیا ہوا تھا نسخہ لکھ آیا ہون یہ سن کر
حوت آئینہ پرست نہایت حیران و پریشان ہوا اور حکیم زرہاد شترلب
سے کہا کہ مین آمادۂ سفر ہون اور دختر کی یہ حالت ہے نہ اُسے ساتھ رکھ سکتا ہون
اور نہ یہان چھوڑ سکتا ہون حکیم زرہاد شترلب نے کہا کہ آپ کچھ تردد و فکر نہ
فرمائین ملکہ طوفان سبزپوش بہت جلد اچھی ہو جائینگی مگر اُن کو اپنے ہمراہ
لیتے چلیے یہان اُن کو چھوڑنا بہتر و مناسب نہین اس لیئے کہ وہ آپ سے مانوس
زیادہ ہین ایسا نہ ہو کہ دل نازک پر اُن کے کچھ صدمہ پہونچے راہ مین تبدیل
آب و ہوا سے مرض جلد زائل ہو جائیگا اور صحت حاصل ہو گی ظاہر تو یہ تھا اور
باطنًا مقصود اس حکم کا یہ تھا کہ ایسا نہ ہو اِس حالت کی خبر اُس جوان کو
پہونچ جائے کہ جسکی تصویر پر ملکہ طوفان سبزپوش عاشق و شیفتہ ہے اور وہ
میدان خالی پاکر یہان آئے اور ملکہ کے اوپر قبضہ کرے اور لے جاوے
اگر ملکہ طوفان سبزپوش ساتھ رہیگی تو پھر اُس کی حفاظت آسان ہو گی الحاصل
حوت آئینہ پرست حکیم زرہاد شترلب سے حال دختر کا سن کر محل مین آیا اور
ماتھے پر ملکہ طوفان کے ہاتھ رکھا گرم پایا کہا اے فرزند اب میرا تو ارادہ
سفر کرنے کا ہے اور تمھاری طبیعت کی یہ حالت ہے پہلے میرا قصد تھا کہ تمھین اپنے
ساتھ لے چلون مگر اب میری رائے نہین ایسا نہ ہو کہ زحمت سفر سے مرض مین
طول ہو لہذا تم اپنی مان کے پاس رہو ملکہ طوفان سبزپوش یہ سن کر زار
زار مثل ابر نوبہار کے رونے لگین اور کہا کہ مین نے کبھی ایک ساعت آپ کی فرقت
گوارا نہین کی ہے اور ہمیشہ آپ ہی کے ساتھ رہی ہون مین ضرور آپ کی ہمراہی
مین چلونگی اور اگر یہان مجھے چھوڑ دیجیے گا تو بیشک مرض میرا طول کھینچے گا اور انجام
خراب ہو گا پھر شاید آپ آنے بھی نہ پائین گے کہ ہم اِس جہان سے رخصت
ہو جائین گے یہ کلام سن کر حوت آئینہ پرست کا دل ہل گیا کہا اے فرزند ایسی
باتین نہ کرو مین تمھین اپنے ساتھ لیتا چلونگا یہ کہہ کر دو جادوگرنیون کو بلایا اور اُنسے
کہا کہ ہم آگے چلتے ہین تم تخت ملکہ کے واسطے تیار کرو اور اُس کو اُس کی
خواصون سمیت اور خدمتیون سمیت ساتھ لے کر میرے لشکر کے پیچھے پیچھے آؤ یہ
کہہ کر باہر آیا اور حکم کوچ دیا قارن کوہ پیکر پیش خیمہ لے کر آگے روانہ ہوا بعد
اِس کے خود حوت آئینہ پرست مع صلصال و حرمان آدمخوار و مہوت
جادو وغیرہ لشکر گران ہمراہ لے کر جانب سمرقند روانہ ہوا اس کے بعد ملکہ
نے ہمارے تیز رفتار عیار اور دیگر کنیزون کو ہمراہ لیا اور جانب سمرقند روانہ ہوئے

اب ان سب کو راہ مین چھوڑا جاتا ہے وقت پر تحریر ہوگا

چند کلمے داستان اسد دلاور کے بیان ہوتے ہین

بزم سخن طوطی خوشنوا ۔ بدین زمزمہ شد ترنم سرا ۔ راویان اخبار و حاکیان خوش گفتار اس داستان ظفر نشان کو اس طرح معرض بیان مین لاتے ہین کہ جس وقت اسد غازی مع فوج جرار داخل سرحد زنگبار ہوئے صحرا مین ایک آدھ آدمی کو بھاگتے ہوئے دیکھا سواردن کو حکم دیا کہ پکڑ لاؤ ان کو ان سے حالات زنگبار کے دریافت کرین سواردن نے گھوڑے دوڑائے وہ بیچارے اور بھاگے لیکن کہان بھاگ سکتے تھے سوار آن واحد مین گھوڑے دوڑا کر سردن پر پہونچ گئے جب انھون نے دیکھا کہ بھاگ نہین سکتے ان لوگون سے بمنت کہا کہ اچھا اتنی مہلت دو کہ ہم اپنے اہل وعیال کو جاکر ایک نظر دیکھ آئین پھر قتل کرڈالنا سواردن نے کہا کہ ہم تمھین قتل کرنے نہین آئے ہین چلو ہمارے مالک نے تمھین طلب کیا ہے وہ تم سے کچھ حالات شہر زنگبار کے دریافت کرین گے اور تمھین انعام دین گے اب ان لوگون نے جو دیکھا کہ سوار مسلمان وضع ہین کہا تمھارے مالک کا کیا نام ہے انھون نے بتلایا کہ اسد غازی یہ سن کر وہ نہایت خوش ہوئے اور سواردن کے ساتھ خدمت مین اسد دلاور کی حاضر ہوئے فرمایا کہ افسوس اب تم لوگ ایسے منحرف ہو گئے کہ ہم بلاتے ہین اور تم دور بھاگتے ہو ان ستم رسیدون نے عرض کیا کہ کیا مجال ہے جو ہم آپ سے منحرف ہون لیکن سبب ہمارے بھاگنے کا یہ ہے کہ جو خونخوار بن دجال کی طرف سے جو حاکم ہے اس کا حکم یہ ہے کہ جس زنگی کو پاؤ اسے قتل کرڈالو ہم لوگ سب کے سب بھاگ کر صحرا مین پناہ گزین ہوئے اکثر سوار اس کے یہان آئے اور جس کو پایا اسے قتل کرڈالا وہ کافر یہ چاہتے ہین کہ کوئی مسلمان باقی نہ رہے ہم ان سواردن کو آپ کا فرستادہ نہ سمجھے تھے اسد غازی کو یہ سنکر نہایت صدمۂ عظیم ہوا اور فرمایا کہ افسوس کیا کیا تباہیان اہل اسلام پر پڑ گئی ہین خیر دیکھا جائیگا کچھ حال حاکم قلعے کا بیان کرو ان لوگون نے عرض کی کہ فرزیل گرزن ایک گبر ہے وہ ہی اس قلعے کا حکمران ہے اور قلعہ نہایت آراستہ و پیراستہ ہے توپین ہر وقت چڑھی رہتی ہین نگہبان پھرا کرتے ہین عجب نہین جو حضور کے تشریف لانے کی خبر اہل قلعہ کو ہو گئی ہو اور وہ آگاہ ہو گئے ہون یہ سن کر اسد غازی نے ان پریشان حالون کو کچھ روپیے اور کچھ اشرفیان عنایت کین اور فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور اپنے اہل وعیال کی پرورش مین صرف کرو ہم قلعے پر جاتے ہین جس وقت قلعہ فتح ہو جائے تو پھر ہمارے پاس آنا ہم ہر ایک کی دادرسی کرین گے اور

جسکا مال و اسباب و جائداد جسقدر تلف ہوا ہو گا اُسے اُسی قدر اور دین گے
وہ لوگ تو خوشی خوشی دعائین دیتے ہوئے روانہ ہوئے ادھر اسد دلاور
نے فرمایا کہ اب کیا کرنا چاہیئے سب نے عرض کی کہ ہماری رائے آپ کی رائے
سے بہتر نہین ہے اسد غازی نے ضرغام شیر دل اور ادریس بن اندلس
سے فرمایا کہ تم جاؤ اور خبر لاؤ کہ قلعے کی کیا حالت ہے اب اسد غازی تو تیاری
لشکر مین مصروف ہوئے اور یہ دونون عیار طرار جانب قلعۂ زنگبار روانہ ہوئے
راستے مین انھون نے ہیئت اپنی تبدیل کی اور فقیر بن کر چلے جس وقت قریب
قلعے کے پہونچے نگہبانون نے آواز دی کہ اے فقیر وکسی اور مقام پر جاؤ
خبردار اس طرف بڑھنے کا قصد نہ کرنا ورنہ عوض نفع کے نقصان جان کا
ہو گا اور نشانۂ تیر قضا ہو گے یہ کہتی ہی انھون نے تیر چلہ کمان مین پیوست
کر لیئے یہ رنگ دیکھ کر دونون عیار خوف جان سے آگے نہ بڑھے مجبور و ناچار
ہو کر وہان سے واپس آئے اور سارا ماجرا روبرو ئے اسد غازی حرف
بحرف بیان کیا کہ اہل قلعہ آپ کی آمد سے باخبر ہو گئے ہین قلعہ آلات و حرب
و ضرب سے آراستہ و پیراستہ ہے پرندہ پر بھی نہین مار سکتا اور کسی کی کیا مجال ہے
کہ وہان تک جائے بڑے انتظام ہین حتے کہ فقیر بھی نہین جانے پاتے ہر وقت
دروازہ قلعے کا بند رہتا ہے ہم دونون عیارون نے ہر چند بڑی کوشش
اور جانفشانی کی لیکن کسی طرح اندر قلعے کے نہ جا سکے وہ لوگ بہت ہوشیاری
سے قلعہ بند ہین یہان تک کہ ہوا سے بھی بدگمان ہین کہ مبادا اس مین بھی
بھوتنی شامل نہ ہو یہ سُن کر اسد غازی نے سردارون کی طرف دیکھ کر فرمایا
کہ کیا کرنا چاہیئے اس لیئے کہ قلعہ کی تین طرف پانی ہے صرف ایک جانب
راستہ خشکی کا ہے اُس کی یہ حالت ہے کہ راستہ بہت تنگ ہے اور زد
قلعہ کی مار کی ایسی ہے کہ کوئی شخص گولے سے بچ کر جا نہین سکتا سب نے
متفق اللفظ عرض کیا کہ آپ ہم سے بہتر سمجھتے ہین اسد غازی اسی فکر و تردد
مین تھے کہ مہتر ادریس بن اندلس نے عرض کی کہ اے شہریار میرے ذہن
مین ایک ترکیب ہے بشرطیکہ آپ بھی اُس ترکیب کو پسند فرمائین یہ سُن کر
اسد غازی نے فرمایا کہ اے ادریس بیان کر ادریس نے عرض کی کہ مین
تاجر بن کر سفر دریا سے قلعے کی طرف جاؤن اور صندوقون مین بجائے مال
سردارون کو بند کر رکھا جائے اور ایک نامہ فرضی خونخوار کی طرف سے
قلعہ دار زنگبار کو لکھا جائے جس وقت نامہ خونخوار کے نام سے پہونچیگا
تو جو تحریر ہو گی اُس پر عمل درآمد ہو گا اور ہم داخل قلعہ ہو جائین گے داخل
قلعہ ہو کر بس حین وقت پر صندوقون کو کھول لین گے ادھر آپ لشکر لیئے تیار
رہیئے گا جس وقت سردار اندرون قلعہ جنگ شروع کر دین تو اُس وقت
آپ دھاوا کر کے آجایئے گا اور قلعے پر قبضہ کر کے کفار کو گھیر کر قتل

ڈالیگا اسد دلاور نے رائے ادریس کی پسند کی اور سردار صندوقون مین بند کرنے
کے واسطے منتخب ہوئے گرشاسپ رودینلی ایک طلحہ بن عنطلہ دو معروف
بن اسد تین غضنفر بن اسد چار یہ چار سردار تو صندوقون مین بند ہوئے اور
بارہ پندرہ قزاق سوداگر کے ملازمین بنے اور ادریس بن اندلس
سوداگر بنا اب صندوق جہاز پر لادے گئے اور ادریس بن اندلس
قزاقون کو لے کر سوار ہوا چلتے وقت اسنے کہدیا تھا کہ جس وقت
قلعہ مین شور و غوغا بلند ہو فوراً آپ دھاوا کر دیجیگا ہم توپون کو بند کر دینگے
یہکر روانہ ہوا پہلے جہازون کو دور لے گیا اور راہ ہندوستان کی سیدھی
دیکھکر اب قلعہ کیطرف چلا اہل قلعہ نے جو دوربین لگا کر دیکھا معلوم ہوا
کہ جہاز اسطرف چلا آتا ہے بس فوراً جسقدر ناوک انداز تھے سب
لیس ہو گئے کہ مبادا کوئی حریف راہ دریا سے نہ آتا ہو جسوقت
یہ جہاز تیر کے زد پر آگیا ادریس بن اندلس نے چادر ہلائی تیراندازون
نے سمجھا کہ شاید کوئی تاجر ہے حریف نہین ہے اور اجازت آنے کی دی
جسوقت یہ جہاز قریب قلعہ پہونچکر لنگر انداز ہوا اہل قلعہ نے پوچھا کہ
تم کہان سے آتے ہو جواب دیا کہ ہم ہندوستان کے تاجر ہین اور ایک
نامہ خونخوار بن دجال کا حاکم قلعہ کے نام لائے ہین اہل قلعہ نے
جواب دیا کہ بالفعل یہان زیادہ پر آشوب ہو رہا ہے حریف مقابلہ پر آچکا ہے
قلعہ کے اندر کسی کے آنے کی اجازت نہین ہے اونھون نے جواب دیا
کہ یہ نامہ خونخوار بن دجال کا لیجا کر اپنے مالک کو دو جیسا وہ کہے
اوسپر عمل کرو اور بغیر جواب نامہ لیے ہم نہ جائینگے اسواسطے
کہ خونخوار بن دجال کو یہ شبہ گزریگا کہ معلوم ہوتا ہے اس تاجر نے
بہانہ کیا اور قلعہ تک نہین گیا اون لوگون نے آپسمین مشورت کی اور
کہا کہ یہ سچ کہتا ہے نہین معلوم کیا ہو کیا نہو ایسا نہو کوئی ضروری بات ہو تو
اوسکا الزام ہمارے سر آئیگا لہذا ہم اپنے سر الزام کیون لین فرزیل
گرزن جیسا مناسب بنائے گا وہ کریگا یہ سوچکر نامہ سوداگر بقلی کے
ہاتھ سے لیا اور خدمت مین فرزیل گرزن کے آئے اور سارا ماجرا
سوداگر کے آنے کا بیان کیا فرزیل نے لفافہ کو چاک کرکے نامہ
نکالا اور پڑھا۔ لکھا تھا کہ اے فرزیل گرزن خداوند آئینہ کی مدد سے
ہم نے ہندوستان کو بھی فتح کیا اور اب ہم گیلان کیطرف جاتے ہین یہان سے
جو بیش بہا اور نادر چیزین دستیاب ہوئین وہ ان چارون صندوقون
مین بند کرکے بدست غنائے ظلمانی تمہارے پاس بھیجے
جاتے ہین تمہین لازم ہے کہ ان صندوقون کو لیکر اپنے قبضہ مین
رکھو اور سوداگر کی مہمانی کرنا کہ یہ لائق مہمانی ہے اور جو تحفہ

پیغام زبانی یا خط وغیرہ بھیجنا وہ اسکے ہاتھ بھیجنا کہ یہ مرد معتبر ہے اب ہم قلعہ گیلان مین جاتے
وہین نامہ ہمکو ملجائیگا یہ مضمون دیکھکر فرزیل درمایوس جواب آیا اور سوداگر سے
کہا کہ آپکے تشریف لائیے ادریس بن اندلس پہلے آپ قلعہ مین
داخل ہوا بعد اوسکے چارون صندوق رسّون مین باندھکر اوپر کھینچ لیئے اسکے
بعد اور ہمراہیان سوداگر داخل قلعہ ہوئے اب سوداگر صندوقون کو اٹھواکر صحن
مین لایا اور جلدی جلدی قفل صندوقون کے کھولدیئے کہ آپ دیکھ لین اور
فردون سے مقابلہ کر لین فرزیل نے کہا کہ فردین لاؤ ادریس
بن اندلس نے فردین ہاتھ مین دین فرزیل گرزن نے داروغہ
کو طلب کیا اور فردین اوسکی سپرد کردین کہ جانچ آپکی کرلو داروغہ نے دیکھا
کہ صندوق بہت بڑے بڑے ہین مال بھی زیادہ ہوگا جاگر تیس پینتیس آدمی اپنے ساتھ
لایا جسنے عرصہ مین وہ پلٹ کر آئے آیئے یہان ادریس نے سب کو
ہوشیار کردیا اور کہا کہ جسوقت مین نفیر عیاری پھونکون اوسوقت تم سب
پڑے اولٹ کے باہر نکل آنا اور جنگ شروع کردینا جسوقت
داروغہ قریب آیا فرد کو اوٹھاکر پڑھا اوسمین تحریر تھا
کہ یاقوت رمانی ایک نفر یہ حیران ہے اگر یاقوت کے ساتھ نفر کا لفظ
آج تک کسی فہرست مین نہین دیکھا یہ کیا ماجرا ہے ادریس
بن اندلس نے کہا کہ اہل ہندوستان یونہین تحریر کرتے ہین اوسکے
بعد لکھا تھا کہ اژدر الماس ایک نفر یہ اسی حیرت مین تھا کہ ادریس نے
نفیر عیاری پھونکی اور سردار پڑے اولٹ کے اور نعرے کرکے
نکلے تلوارین کھینچ کھینچ کر آپڑے داروغہ نے پوچھا کہ یہ کیسا مال ہے ادریس
نے کہا کہ فرد سے بہلت لیجیے ان سردارون نے تلوارین مارنا شروع کین
ان تیس آدمیون کا تو دم بھر مین خاتمہ کردیا اور اب نعرہ کرکے توپون کیطرف
چلے فرزیل گرزن نے جو یہ معرکہ دیکھا نہایت پریشان ہوا کہا کہ بارگاہ
ان لوگون کو کہ یہ چند کس ہین کیا کرین گے لوگ ہجوم کرکے چلے لیکن انھون نے جاکر
ایک ایک ہاتھ مین گولندازون کا کام تمام کردیا اور توپون پر قبضہ کرلیا
اب جو شور و غوغا بلند ہوتا ہے کہ مسلمان آگئے مارو انکو جانے نہ پائین بس
اسد غازی نے بھی کل فوج سے دھاوا کردیا توپون پر تو پہلے ہی قبضہ
ہوگیا تھا کفار کچھ نہ کرسکے اور اسد غازی معہ فوج داخل قلعہ ہوا اور
فوج کو پہلے سے بتادیا تھا کہ محاصرہ کرلینا تاکہ کوئی کافر نکلکر نہ جانے
پائے اب کچھ فوج تو باہر قلعہ کے ٹھہری باقی فوج نے اندر قلعہ
کے داخل کیا اور تمام پھاٹکون اور دروازون پر پہرے قائم کرلیئے اور تلوار
برسانا شروع کردی لاشون پر لاشین گرادین ایک جانب گرتا تھا سب
رد و بدل نے لاشون کے پشتے لاشون کے انبار لگادیئے ایک طرف

طلحہ بن عنطلہ نے قتل شروع کیا ایک طرف اسد ثانی شجاعت اسد دلاور کا نمونہ دکھا رہا تھا ایک جانب خود اسد دلاور مانند شیر غضبناک کے حملہ آور تھا ایک سمت غضنفر بن اسد لڑتا ہوا چلا جاتا تھا عین گرمی جنگ مین غضنفر کا اور فرزیل گرز زن کا سامنا ہوا فرزیل گرز زن نے تلوار ماری غضنفر نے وار اسکا خالی دیکھکر جو ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا کمر پر پڑا فرزیل کے دو ٹکڑے ہوگئے لشکر بے سردار بددل ہوکر بھاگنے کو تھا کہ راہ مسدود پائی ہر طرف خدا پرستون کو راہ روکے ہوئے دیکھا غرضکہ دوپہر کی جنگ مین اسد غازی کے لشکر نے تمام کفار کو تہہ تیغ کیا جسوقت جنگ سے فراغت پائی تو شمار لاشون کا ہوا معلوم ہوا کہ پانچسو آدمی اسد غازی کے شہید ہوئے اور بیس ہزار آدمی کفار کے مارے گئے اب لاشین علحدہ کرکے مسلمانون کو دفن کیا اور کفار کو دریا برد کردیا کہ نہنگ وغیرہ کے پیٹ بھرے بعد اس کے رعایا کو طلب کرکے آبادی شہر کا حکم دیا اور جسقدر مال غنیمت ہاتھ آیا تھا وہ رعایا پر حسب حیثیت تقسیم کردیا بعد اسکے خیمہ برپا ہوگئے دوسرے روز اسد غازی نے اونھین لوگون مین سے ایک شخص کو انتخاب کیا کہ یہ خاندان شاہی سے سلسلہ قرابت رکھتا تھا نام اوسکا طوفان زنگبار می تھا اسے حاکم قلعہ کیا اور فرمایا کہ کشتیان اور جہاز فراہم کیے جائین کیونکہ اب ہندوستان جائین گے دیکھین وہان کی کیا حالت ہی حسب الحکم کشتیان تیار کی جانے لگین اور جسقدر جہاز ممکن ہوئے وہ فراہم کرلیے گئے جبتک یہ سامان باہم کیا جائے ان لوگون کو مجبوراً اس مقام پر قیام کرنا پڑا ایک روز معروف بن اسد نے عضنفر دلاور سے پوچھا کہ کیون بھائی تمہارے پاس مرکب بادخور اور انگشتری مہر و ماہ اور تیغہ سحر کش تھا جسے تیغہ زرین نگاف بھی کہتے ہین یہ چیزین کیا ہوئین عضنفر نے کہا کہ بھائی یہ چیزین ساحر مستمش نے بنائین تھین جو خداوند ساحران عالم کہلاتا تھا جب وہ ساحر جہنم واصل ہوا تو بہت زمانے تک اون چیزون نے کام دیا بعد اوس کے رفتہ رفتہ اوسکی تاثیر باطل ہونے لگی گھوڑے کی رفتار مین کمی ہونے لگی اور تیغہ کے کاٹنے مین کمی پائی انگشتری کی تڑپ کم ہوتے ہوتے بالکل تاثیرین باطل ہوگئین آخر کارمین والد ماجد کی خدمت مین چلا آیا معروف بن اسد نے یہ سنکر بہت رنج کیا اور کہا کہ ایسے چیزون کے اثر نہ ہونے سے بڑے بڑے کامون مین خلل واقع ہوگیا اگر وہ اشیاء نادرہ موجود ہوتین تو آجکل کسقدر کام دیتین الغرض یہ سب سردار انتظار جہازات مین ہین اب تیسرا روز ہے شبکا وقت ہے ہر سردار اپنے اپنے خیمہ مین آرام سے سو رہا ہے کہ یکبارگی اسد ثانی کی بلند ہوئی اسد نے خواب مین دیکھا کہ ایک باغ جنت

نظیر ہے کہ گلہائے بوقلمون شگفتہ ہین میوے گوناگون لگے ہوئے ہین نہر جاری ہے جانوران خوش الحان مصروف زمزمہ سرائی ہین گویا بزبان بے زبانی صفت ثنا باغبان قضا و قدر کی کر رہے ہین سامنے ایک قصر فلک رفعت ہے کہ سراپا فیروزنگار ہے اندر قصر کے نازنینون کا ہجوم ہے صحبت رقص و سرود آراستہ ہے جام بادہ ناب کو گردش ہے اور ایک نازنین ماہ جبین در در گوش مرصع پوش دریائے جواہر مین غوطہ مارے تن نازک پر زیور سنوارے بیٹھے ہوئے ہین مسند بھی فیروزہ نگار ہے اور تمام زیور مین فیروزے جڑے ہوئے ہین لباس اوس آفت ہوش کا سبز ہے لیکن نگاہین اوسکی بتا رہی ہین کہ یہ کسی کے انتظار مین بیٹھی ہے نگاہ اسد ثانی کی جو اوس ماہ جبین پر پڑی دل نے داغ محبت کھایا عشق نے رنگ اپنا جمایا ہزار جان سے والہ و شیدا ہو گیا اور بیخودی کے جوش مین اوس نازنین کیطرف چلا نظر اوس نازک اندام کی جو چہرۂ اسد ثانی پر پڑی بیساختہ کھڑی ہو گئی چہرہ پر بحالی آگئی پکاری کہ اے شہریار عالیوقار یہ مشتاق دیدار تڑپ رہی تھی لیکن یہ امید نہ تھی کہ آپکا دیدار فیض آثار میسر ہوگا مگر الحمد للہ کہ آپ کے فیض جمال نے اس خانہ دل کو روشن و منور کیا ہے

رواق منظر چشم من آشیانہ تست	کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست

یہ کہتی ہوئی وہ نازنین اوسطرف سے چلی اور اسد ثانی اس طرف سے بڑھے ہر قدم پر کمر کی لچک خرمن جان پر بجلی گراتی تھی یکایک صراحی مین پانی اوبھاوہ اوبھکر گری اسد ثانی سنبھالنے دوڑے اسی عالم مین آنکھ کھل گئی اب دیکھتے ہین تو نہ وہ باغ ہے نہ قصر نہ ملکہ نہ اوسکے مصاحبین اپنے بستر خواب پر لیٹا ہوا ہون اسد ثانی نے پھر آنکھین بند کین مگر اب وہ سمان کہان ایک جلوہ برق تھا کہ چمک کر نگاہون سے پنہان ہو گیا گھبرا کر پھر آنکھین کھولدین ابتو اسد ثانی کی بری حالت ہوئی تڑپنے لگے آہین بھرنے لگے یہ شعر زبان پر جاری ہوا ؎

یہ تصور کے کرشمے سب کے خنجر نکل	ادھر آیا بھی وہ کب تھا کہ جو مہمان نرہا

الحاصل تمام رات اسیطرح تڑپ تڑپ کر گذار دی صبح کو جو اوٹھتے ہین تو تپ کی شدت سر مین درد اسد غازی نے جو یہ حالت اپنے فرزند دلبند کی دیکھی نہایت پریشان ہوئے فرمایا کہ اے فرزند مین اپنا سفر نہین ملتوی کر سکتا اس لیئے کہ جسقدر میرے جانے مین عرصہ ہوگا اوسیقدر بندگان خدا زیادہ قتل ہونگے نہین معلوم وہ ملعون خونخوارین دجال کیا کیا بدعتین کر رہا ہوگا تمہین حافظ حقیقی کے حوالہ کیا اور اب مین ہندوستان جاتا ہون جسوقت تمہین صحت ہو جائے تو میرے پاس چلے آنا مین عقب خونخوار

بن دجال مین جاتا ہون یہ فرماکر بازو پر دعائے صحت پڑھی اور خود معہ لشکر جہازون اور کشتیون پر سوار ہو کر جانب ہندوستان روانہ ہوئے یہان اسد ثانی کے جنون عشق نے ترقی کرنا شروع کی اور حالت انکی دن پر دن زیادہ خراب ہونے لگی ہر وقت تصویر خیالی اوس یار جانی اور محبوب جاودانی کی پیش نگاہ تھی اور نعرے آہ کے مارا کرتے تھے غزل

یاری مجھ سے کیا کی پیدا ہرات سے یارانہ چھوٹا
احباب چھٹے اغیار چھٹے ہر اپنا بیگانہ چھوٹا

غمنوش جدائی جیسے ہوئی غم کھا کر پیئے خون پیکے جیئے
کھانا کیسا پینا کیسا - پانی چھوٹا دانہ چھوٹا

مشرب نہ ہمارا رندی تھا - نہ مذہب بادہ پرستی تھا
جیسے کہ چھٹا اک متوالا - اوسدن سے میخانہ چھوٹا

کس مست سے ساقی آنکھ لڑی - بے پیئے کیفیت یہ ہوئی
اس ہاتھ سے بوتل چھوٹ پڑی - اس ہاتھ سے پیمانہ چھوٹا

کل کہتے تھے ہم کچھ حال دلی - اوسنے بھی تھی محویت طاری
اوس لطف مین یاد نہین یہ بھی کس جا سے وہ افسانہ چھوٹا

بیڑی جو تری منت کی پڑھی - پہونچا اترا سکا بھی
وہ قید جنون اوسنے توڑی وہ تیرا دیوانہ چھوٹا

اک جلوہ قیامت تھا تیرا - ایمان اسکا دین اسکا لیا
زاہد سے کعبہ چھوٹ گیا - ہندو سے بتخانہ چھوٹا

تھا سوز جدائی تو جتنا - تیرے بھی اثر کو دیکھ لیا
کیون آگ مین اپنی جل نہ بجھا جب شمع سی پروانہ چھوٹا

اے آرزو اب کیا ذکر اوسکا - الفت مین جو سر سے مرحوا
اک بت سے پڑا یار بڑا ایسا برسون کا یارانہ چھوٹا

اب اسد ثانی کو تو اس حال پر ملال مین چھوڑا جاتا ہے اور یہان سے حال اسد غازی کے بیان ہوتا ہے - کہ یہ اپنے فرزند دل بند کو مبتلائے تب ہجران چھوڑ کر روانہ ہندوستان ہوئے ہین اسطرف تو یہ براہ دریا کو جلدی جلدی طے کرتے ہوئے چلے جاتے ہین اور وہان لشکر شہر شتر سوار جو خوبخوار بن دجال کیطرف سے مالک قلعہ ہندوستان ہوا ہے اوسنے یہ انتظام کیا کہ کنارہ دریا پر نگہبان مقرر کیے کیونکہ اسے یہ خیال تھا کہ اسد دلاور اسیطرف ضرور آئیگا جسوقت کشتیان اور جہاز قریب ہندوستان پہونچے یہ خبر لشکر شہر شتر سوار کو ہوئی اس نے بلبل غوطہ خور کو طلب کیا کہ اس ملعون کو بہت بڑی مشق پیرنے کی ہے جسوقت یہ حاضر ہوا اوسے حکم دیا کہ اپنے سات سو شاگردون کو ہمراہ لیکر جاؤ اور سرداران لشکر کو گرفتار کرلاؤ کہ وہ سب کشتیون مین سوار چلے آتے ہین یہ سنکر بلبل غوطہ خور نے سات سو غوطہ خورون کو ہمراہ لیا اور جانب دریا روانہ ہوا بعد اس کے لشکر شہر شتر سوار بھی پندرہ ہزار سوار ساتھ لے کر چلا اور کنارہ دریا پر صفین باندھین اور غوطہ خور لنگوٹ باندھ باندھ کر دریا مین کود ے قضائے کار اتفاقات روزگار آگے آگے کشتی گرشاسپ رودنیلی کی چلی آتی تھی اور یہ لوگ غوطہ خورون کیطرف سے بالکل غافل تھے کیونکہ خیال انکا اسطرف تھا کہ کنارہ دریا پر فوج جمع ہے اور ناوک انداز تیر بوڑے کھڑے ہین مبادا زد پر ہو نچ جائین اور باڑھ تیرون کی چلی ان لوگون نے سپر ین سنبھال لین اور کھینچ لین کہ جسوقت تیر چلین گے تو اونکو کاٹین گے اور روکین گے غوطہ خورون نے آکر کشتی کا پیندا توڑا اور کشتی مین پانی بھرنے لگا یہ دیکھتے ہی گرشاسپ

رود نیلی گھبرایا کہ یہ کیا معرکہ ہوا جبتک یہ کوئی فکر کرے اوسوقت تک کشتی چکر مار کر غرق ہوگئی اور گرشاسپ اپنے چالیس مصاحبون سمیت غرق ہوا غوطہ خور لوگھات مین لگے ہوئے تھے انھون نے کمندین مار مار کر انکو باندھا اور لے کر خدمت مین تشہیر شتر سوار کے روانہ ہوئے سو آدمی تو انکو لیکر تشہیر شتر سوار کے پاس آگئے تشہیر شتر سوار نے اسیر ضل وزنجیر کرکے زندانخانہ بھجوادیا اور یہ لوگ پھر پلٹے اور دریا مین کود پڑے ادھر بلبل غوطہ خور طلحہ بن عنطلہ کی کشتی کے پاس پہونچا جسوقت سے کشتی گرشاسپ رود نیلی کی غرق ہوئی تھی طلحہ بن عنطلہ نہایت پریشان تھا کہ یہ کیا غضب ہوا افسوس کہ کس بے بسی سے گرشاسپ نے جان دی اگر تلوار کی لڑائی ہوتی دشمن سے سامنا ہوتا مقابلہ کرکے جان لڑاتے دو چار کو مارتے خود بھی مرتے تو افسوس نہ تھا مگر جو منظور الٰہی تھا وہ کیا ہے ۔

درین دریائے بے پایان درین موج فنا شورا فزا	دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسہا ۔

یہ اسی رنج و تردد مین تھا اور تکیہ پروردگار عالم پر کئے بیٹھا تھا کہ بلبل غوطہ خور نے اسکی کشتی کا پیندا بھی کاٹا اور یہ کشتی چکر مارنے لگی اور غرق ہوگئی اور غرق ہوتی ہوئی طلحہ بن عنطلہ نے اسد دلاور کو آواز دی کہ اے شہریار خدا حافظ ہماری تو طلب ہوگئی اب آپکو حوالہ پروردگار عالم کیا یہ کہتے ہوئے یہ بھی غرق دریا ہوئے اور غوطہ خورون نے انکو بھی باندھا اور لے کر خدمت مین تشہیر شتر سوار مین روانہ ہوئے تشہیر شتر سوار نے مرحبا کہی اور کہا کہ جس وقت سب کو گرفتار کر لاؤ گے تو بہت کچھ انعام دونگا کہ ایسا کسی نے غوطہ خورون کو نہ دیا ہوگا اور طلحہ بن عنطلہ کو بھی انکے ہمراہیون سمیت گرفتار کرکے زندانخانہ مین بھجوادیا لیکن اسد غازی نے جو یہ معرکہ دیکھا کہا کہ ہم سمجھ گئے آج وہی مصیبت ہمارے لشکر پر آئی ہے جو ناناصاحب پر جزیرہ نارو ند مین پڑی تھی اوس مین دادا صاحب یعنے خواجہ عمرو سے اور امیر صاحبقران سے ملال تھا تو خواجہ عمرو بھاگ کر جزیرہ نارو ند مین آئے تھے مالک وہان کا لکنت بن لکنات زنگی تھا خواجہ عمرو لکنت بن لکنات زنگی کیصورت بنکر دریا مین کودے تھے اور تمام لشکر کو پکڑ لے گئے میرے خیال مین یہان بھی غوطہ خور آئے ہین اور پنیدا کشتی کا کاٹ کر سوارون کو گرفتار کرلے جاتے ہین مین ہمیشہ سفر دریا مین ہوشیار رہتا ہون اور اوسی دن سے اسکا انتظام کر لیا ہے یہ فرماکر مقبول بن مقبل سے کہا کہ اپنی کشتی قریب لاؤ جسوقت کشتی مقبول بن مقبل کی قریب آئی فرمایا تمہارے ساتھ کشتی پر کسقدر آدمی ہین عرض کیا سات سو فرمایا کہ تم ان سب کو ساتھ لو اور لنگوٹ باندھکر دریا مین کود و اور ان غوطہ خورون کا بند وبست کرو مقبول بن مقبل نے یہ سنتے ہی جلدی سے کپڑے اوتار ے لنگوٹ باندھا سب انکے ساتھ ہی تیار ہوئے اور جھم جھم کرکے دریا مین

کودے اودھر بلبل غوطہ خور چالیس غوطہ خوردن سے زیر کشتی اسد غازی آچکا تھا اور بیندا کشتی کا کاٹ رہا تھا کہ مقبول بن مقبل سات سو آدمیون سے پہونچ گیا وہ لوگ کہتے یہ سب بھی ہمارے ہمراہیون مین سے ہین انھون نے باطمینان تمام قریب جاکر ملتھاے کمند مار مار کر سب کو پکڑ لیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ بڑی بڑی مچھلیان جال مین پھنسی ہوئی ہین اور اونکو باندھکر اوپر لائے کشتی مین ڈالا اسد غازی نے ہنسکر فرمایا کہ ہم سے کوئی کیا فریب کرسکتا ہے تمام زمانہ کا تشیب و فراز تو ہم خود ہی دیکھے ہوئے ہین اودھر کشتی جو اسد غازی کی آگے بڑھی ایک غول چالیس پچاس کا اور چلا اور زیر کشتی پہونچتے ہی یہ بھی اسیر ہوے الغرض اسیطرح سب اسیر ہوگئے جو دو چار بھاگے اونکو تعاقب کرکے گرفتار کرلیا اب کشتیان کنارے پہونچ گئین اور اسد دلاور نے نعرہ کیا ؎

اسد شہسوارم کہ در روز جنگ	بدرم دل شیر و چرم پلنگ

ساتھ ہی نعرہ غضنفر و معروف بن اسد نے بھی کیا لشکر کفار نے تیر و تفنگ مارنا شروع کیے اور چاہا کہ اتھیں روک لین کشتیون سے نہ اوترنے دین مگر یہ شیران بیشہ شجاعت کس سکے رکتے ہین تیرون کو سپر پر روکتے ہوئے اور تلوار سے قلم کرتے ہوئے کنارے اوتر گئے اور اب لشکر پر خود بھی حملہ کیا آگے آگے کشتیان سردارون کی تھین اور بھی لوگ ملے تھے یہہ بھی نعرہ کرکرکے جو گرے لشکر کو درہم و برہم کردیا بعد اسکے لشکر بھی اوترا اور شریک جنگ ہوا مقبول بن مقبل وفادار کہ بالکل برہنہ تھے اپنی کشتی کے پیچھے سب کشتیون کے لائے اور کنارہ پر اوترے قید یونکی کشتی کا پیندا کاٹ کر غرق کردیا کہ تمھارے لیئے یہی سزا ہے سات سو غوطہ خور معہ بلبل غرق دریا ہوئے اور اب یہ لوگ بھی اسلحہ لگاکر اور مرکبون پر سوار ہوہو کر شریک جنگ ہوئے تلوار چلنے لگی شور دار و گیر بلند ہوا اسد غازی نے ہرچند کوشش کی کہ انکو گھیر کر مارلون مگر ممکن نہوا اس لیئے کہ یہ کفار بھاگتے جاتے ہین اور لڑتے جاتے تھے تاہم اسد غازی نے کنارہ دریا سے لیکر قلعہ تک زمین لاشون سے پاٹ دی پندرہ ہزار مین دس ہزار بچ کر داخل قلعہ ہوئے اور پانچ ہزار آدمی مارے گئے لشکر شہر سوار نے دروازہ قلعہ کا بند کرادیا خندق مین آگ روشن کرادی اور خود فیل دروازے پر آکر بیٹھا اسد غازی نے جو دیکھا کہ کفار داخل قلعہ ہوئی اور شام ہوگئی ہے خیمہ اوسی جگہ برپا کیا اور لشکر کو اتارا کہ صبح کو بجھا جائیگا دہان اہل قلعہ نے خوب قلعہ کو آراستہ کیا دوہری دوہری توپین چڑھائین بہان اسد غازی نے طبل جنگ بجوادیا یہ خبر اہل قلعہ کو ہوئی وہان بھی

نقارہ بجا تیاری جنگ ہونے لگی اب انکو تو سامان جنگ مین چھوڑا جاتا ہے۔

لیکن اول حال خونخوار بن دجال کا گذارش کیا جاتا ہے

کہ اس نے کئی منزلین طے کین قریب شہر گیلان کے پہونچا خیمہ برپا کیا ساتھ ہی یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہو کوئی مدعی سلطنت آجائے کیونکہ ہندوستان مشہور اور زرخیز ملک ہے ہر ایک اس ملک کی ہوس رکھتا ہے اور فوج تشہیر کے پاس کافی نہین ہے بس اس نے ایک سردار کو چالیس ہزار سوار ہمراہ کرکے برائے مدد تشہیر شتر سوار روانہ کیا کہ تم جاکر عہدہ سپہ سالاری اختیار کرو اور ملک کی حفاظت کرو اور اس ہدایت کو خود بھی یاد رکھو اور تشہیر شتر سوار سے بھی کہدینا کہ اگر کسی خدا پرست پر کبھی قابو پاجانا تو اسیر نہ رکھنا بلکہ فوراً قتل کرڈالنا یہ سنکر مسنحوق قوی بازو چالیس ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر جانب ہندوستان روانہ ہوا یہان طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلے طائران خوش الحان آشیانون سے نکل نکل کر شاخ درخت پر مصروف نغمہ سرائی ہوئے بہادران اسلام نے مانند شیرون کے انگڑائیان لین اور بسترون سے اوٹھ اوٹھ کر وضو کرکے نماز سحری کو ادا کیا اور اسلحہ جنگ تن پر سنوارنے لگے لیکن اسد غازی کی نگاہون مین بہار صبح خزان سے بدتر معلوم ہوتے تھے کیونکہ ہندوستان کی تباہی دیکھ دیکھ کر آنکھون مین آنسو بھرے آتے تھے قطرات شبنم دیکھکر اشک برساتے تھے گلون کے گریبان چاک پر لباس ماتمی کا شبہ ہوتا تھا سنبل بال پریشان کیے تھا کہ اب اس ملک مین وہ سواد نرہا نرگس چشم حیران اون تصویرون کو دیکھتے تھے جو ہر وقت پیش نظر رہتی تھین مگر اب نظرون سے پنہان ہوگئین۔ ؎

سب کہان کچھ لالہ و گل ہین نمایان ہوگئین	خاک مین کیا صورتین ہونگی کہ پنہان ہوگئین

اسی حالت رنج و افسوس مین آلات حرب وضرب تن پر آراستہ کرکے ہمہ تن انتقام مجسم ہوکر سامنے قلعہ کے آئے اور پودا باگ کا لیا ساتھ ہی سب قزاقون نے گھوڑے ڈالے اہل قلعہ نے زور بینون سے دیکھا اور شست باندھ کر گولی مارنا شروع کیے تمام میدان دھوان دھار ہوگیا اور اسد غازی گولون کو رد کرتا ہوا چلا جو گولہ سامنے سے آیا اوسے گرز سے رد کیا جو داہنے جانب آیا بائین رکاب پر آکر اوسے خالی دیا بائین طرف آیا تو داہنے جانب آکر خالی دیا اسی صورت سے رد کرتے چلے جاتے ہین قزاقون کی بھی یہہ حالت ہے کہ ساتھ ہی ساتھ لپٹے چلے آتے ہین اور قلعہ پر سے گولون کی بوچھار ہورہی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ابر سیاہ چھایا ہوا ہے اور اولے

برس رہے ہین اسمین سوار گرتے ہین لیکن کوئی پلٹ کر بھی نہین دیکھتا جاتین
ہتیلی پر لیئے ہوئے چلے جاتے ہین یہانتک کہ یہ سب خندق پر جا پہونچے اہل
قلعہ نے دیکھا کہ ڈیڑھ سو قزاق مارے گئے باقی سب زیر قلعہ پہونچ گئے اور
اسد دلاور نے پھاٹک قلعہ کا توڑنا چاہا لب خندق کھڑا ہوا تعرے مار رہا ہی
کہ یکایک از پردہ بیابان گردے برخاست مگر گرد تیرہ تیرہ خیرہ خیرہ سر گرد بر آسمان
رسیدہ و پائے گرد در زمین پیچیدہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زیر آسمان ایک گنبد خاکی
نمودار ہے سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہے تھوڑی دیر کے واسطے اسد
دلاور نے بھی اپنا ارادہ ملتوی کیا کہ یکایک ہوا نے مارا گرد کو گردنے مارا
ہوا کو دامن گرد شگافتہ ہوا اور دل گرد سے ایک گبر ناہنجار چالیس
ہزار سوار سے پیدا ہوا ہر کارے بر ائے خبر روانہ ہو گئے تھے کہ اہل قلعہ
نے نشان اپنا پہچان کر طبل شادمانی بجایا ادھر ہرکارون نے اسد
غازی کو اطلاع دی کہ مسحوق قوی بازو خونخوار بن دجال کیجانب
سے برائے انتظام قلعہ و مدد اہل قلعہ آیا ہے ادھر مسحوق قوی بازو
کو معلوم ہوا کہ اسد دلاور قلعہ پر قبضہ کیا چاہتا ہے بس مسحوق قوی بازو
گھوڑا دوڑا کر سامنے آیا اور کہا کہ او خدا پرست کہان جاتا ہے خبردار
ہو جا کہ مین آ پہونچا منم مسحوق قوی بازو اسد نے فرمایا کہ تو ہی
آ شیرون کو شکار سے بحث ہے چاہے آہو ہو چاہے فیل لاضرب بہادری کی
یہ فرما کر باگ گھوڑے کی پھیر کر سامنے مسحوق قوی بازو کے آئے
مسحوق قوی بازو نے کہا کہ تو تشہیر شتر سوار کو اپنے دل مین تنہا
سمجھا تھا یہ خبر نہ تھی کہ مددگار اوسکا آتا ہے اسد غازی نے فرمایا
کہ تو اکیلا آیا ہے تو کیا کرے گا وہ حرامزادہ قرمساق یعنے خونخوار بن
دجال ملعون کہان ہے مجکو تو اوسکی تلاش ہے کہ وہ ملے تو جھگڑا
پاک ہو کیونکہ اوسنے بہت سے ملک اہل اسلام کے تاخت و تاراج کر ڈالے ہین
یہانتک اوس ملعون کو نہ مارونگا قرار نہ آئیگا یہ سنکر مسحوق قوی بازو
کو نہایت غصہ آیا اور کہا کہ او خدا پرست زبان دراز تو میرے سامنے
میرے مالک کو برا کہتا ہے کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر اسنے نیزہ اسد
غازی کے حوالے کیا اسد غازی نے ترچھے ہوکر نیزہ اسکا خالی دیا
اور پہلو پر آکر ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا کہ ہاتھ مسحوق قوی بازو کا قلم ہوا نیزہ
پھر سمیت زین پر گرا مسحوق قوی بازو نے بائین ہاتھ سے تلوار ماری اسد
نے یہ بھی وار اسکا خالی دیکر جو ہاتھ مارا یہ بازو بھی اسکا قلم ہوا فرمایا کہ اب
کیا کہتا ہے ابتو مسحوق بے دست ہوکر پریشان ہوا کر کونکر بھاگ جاؤن
گھوڑے کو اسنے تازیانہ مارا اور مرکب اسکو لیکر خندق کی طرف
بھاگا اسد دلاور نے گھوڑا دوڑا کر ایک تازیانہ اور رسید کیا

گھوڑا بلبلا کر معہ سوار خندق مین پھاند پڑا راکب و مرکب دونون جل کر مر گئے لیکن فوج نے اسکی جو یہ معرکہ دیکھا تلوارین کھینچ کھینچ کر اسد غازی پر چڑھے اسد نے بھی تلوار کھینچی قزاق اسد دلاور کے دوڑ پڑے تلوار چلنے لگی بڑی قتال وجدال برپا ہوا ہر طرف سوار تلوارون کی چمک اور ڈھالون کی تیر کے کچھ نظر نہ آتا تھا لاشین گر رہی تھین آوازین بگیر و بزن کی بلند تھین اسی دار و گیر کے عالم مین قزاقون نے چار جانب سے ان چالیس ہزار سوارون کو گھیر لیا اور آواز دی کہ اگر خیریت چاہتے ہو تو تلوارین رکھدو فوج نے دیکھا کہ اب مفر مشکل ہے چارون جانب سے گھر گئے بھاگ بھی نہین سکتے اب بغیر اسکے چارا نہین ہے کہ ہتھیار رکھدین سب نے ہتھیار رکھدیئے اسد غازی نے حکم دیا کہ باندھ لو مشکین انکی دلاورون نے انکی مشکین کس لین اسد غازی نے ان لوگون پر پہرہ دو ہزار قزاقون کا قائم کیا اور آپ پھر قلعہ کیطرف متوجہ ہوا قلعہ پر سے پھر گولہ باری ہونے لگی میدان جنگ کرہ نار ہو گیا ہر طرف سوائے دھوئین کے کچھ نظر نہ آتا تھا انکی اہل قلعہ نے ایسی گولہ باری کی تھی کہ انکو یقین تھا کہ حریف مارا گیا اور اب ہم تک نہ پہونچ سکیگا۔ لیکن جس وقت بعد چند ساعت کے ہوائے دھوئین کو منتشر کیا اور میدان جنگ مثل آئینہ کے نظر آیا اسد غازی کو دیکھا کہ برلب خندق کھڑا نعرے کر رہا ہے ابتو اہل قلعہ نہایت پریشان ہوئے لیکن تشہیر شتر سوار ایک ہی مکار ہے اس نے کہا لاؤ قیدیون کو اوسی وقت دار و قفہ زندانخانہ قید گرشاسپ رودینلی اور طلحہ بن عنطلہ کے لایا تشہیر شتر سوار نے ان لوگون کو سامنے اسد غازی کے زیر تیغ بٹھایا اور اسد غازی کو آواز دی کہ بس بہتر اسی مین ہے کہ پلٹ جاؤ ورنہ اگر تم آگے بڑھے تو ہم ان ہمراہیون کو تمہارے ابھی قتل کر ڈالینگے یہ معرکہ دیکھکر اسد غازی نہایت پریشان ہوئے اور غضنفر سے کہا کہ اب کیا فکر کیجائے غضنفر نے کہا کہ سوا پلٹ چلنے کے کوئی چارہ نہین اس لیے کہ دیدہ و دانستہ تو اپنے سرداروں کو قتل نہین کرایا جائیگا لیکن طلحہ بن عنطلہ نے جو دیکھا کہ اسد غازی رک گئے اس نے آواز دی کہ اے اسد دلاور آپ کچھ خیال نہ فرمائیے اگر ہم قتل ہو جائینگے تو مرتبہ شہادت پائین گے آپ اپنے ارادہ کو ملتوی نہ کیجئے ورنہ یہ کفار روزبہکو زیر تیغ بٹھا کر آپ کو پھیر دیا کرین گے ہم ایسے غلام آپ کو بہت ملجائینگے اپنی محنت رائگان نہ فرمائیے بہتر یہی ہے کہ جو ہونا ہو وہ آج ہی ہو جائے اسد دلاور نے فرمایا کہ اے بہادر شاباش و مرحبا جری و بہادر ایسے ہی ہوتے ہین مگر مین روز اسی طرح پلٹ جاؤنگا اور آگے نہ بڑھونگا جبتک تم لوگون کو نجات ان کافرون سے نہ دلینگی

طلحہ بن عنطلہ نے کہا آپ کو قسم ہے پروردگار عالم کی کہ پلٹنے کا قصد نہ فرمائینگا
اسد غازی نے فرمایا کہ اے طلحہ بن عنطلہ مجھے قسمین دیکر
مجبور نہ کرو مین کفارہ بھی دیدونگا مگر اب آگے نہ بڑھونگا یہ کونسا انصاف
ہے کہ مین تمہین قتل کرادون طلحہ بن عنطلہ نے کہا کہ اگر آپنے قدم
پیچھے ہٹایا تو مین اپنے کو قلعہ سے نیچے گرادونگا اب اسد غازی نہایت
پریشان ہوا ادھر نگہبان نے جو دیکھا کہ یہ اپنے کو قلعہ سے گرادینے پر
آمادہ ہے جھنجھلا کر تلوار ماری کہ ایسا جان سے عاجز ہے تو لے ہم سے تجھے
قتل ہی نہ کرینگے لین تو اپنی جان آپ کیون دے خدا کی قدرت کہ کیا بات
طلحہ بن عنطلہ کی طولانی تھی تلوار کی چمک دیکھتے ہی طلحہ بن
عنطلہ نے ہاتھ بلند کردیئے تلوار ہتکڑی پر پڑی اور کاٹ کر ہتکڑی کو دونون
ہاتھون کے درمیان سے نکل گئی طلحہ بن عنطلہ کے ہاتھ کھل گئے
بس اسنے اور قید کو بھی مثل تار عنکبوت کے پارہ پارہ کرڈالا اور تلوار
نگہبان کی چھین کر ایک ہاتھ مارا کہ اسکے دو ٹکڑے ہوئے یہ دیکھکر
وہ جلاد جو گرشاسپ رودنیلی کیطرف کھڑا تھا جھپٹا اور طلحہ
بن عنطلہ پر تلوار ماری طلحہ بن عنطلہ نے خالی دیکر جو ہاتھ مارا اسکے
بھی دو ٹکڑے ہوگئے ادھر گرشاسپ رودنیلی نے مہلت پائی اسنے
بھی اپنی ہتکڑی بیڑی کو پکڑ کر دامن آرزو مین آکر جو چرخ مارا قید کو
ماند تار عنکبوت کے توڑ کر پھینک دیا یہ دیکھکر اہل قلعہ ٹوٹ پڑے
اور ان دونون نے لڑنا شروع کیا ادھر اسد غازی نے
مرکب کو اشارہ کیا مرکب سمٹ کر جو اڑتا ہے خندق کو پھاند گیا چارون
پٹکیان اس نے قلعہ کے پھاٹک پاس پہونچکر جھاڑین اسد
نے گرزمارا کہ پھاٹک قلعہ کا اڑاڑا کر گرا اسد غازی نے
اسی پھاٹک کے تختون کو خندق پر بچھا کر پل بنادیا اور آپ داخل قلعہ
ہوا فوج اوس پل پر آنے لگی یہانتک کہ ساری فوج اسد غازی
کی داخل ہوئی اور ہر دروازے پر پہرے قائم کر لیئے کہ کوئی کافر
بچکر نہ جانے پائے اور چارون طرف سے لشکر لشتہیر شتر سوار کو گھیر کر
تلوار برسانا شروع کردی دریائے خون بہادیا عین گرمی جنگ مین
گرشاسپ رودنیلی کا اور لشتہیر شتر سوار کا سامنا ہوا لشتہیر شتر سوار
نے تلوار ماری گرشاسپ رودنیلی نے ہاتھ کلائی پر ڈال دیا اور
دوسرے ہاتھ سے کمر زنجیر کا بند پکڑ کر فانش زین سے اونھا لیا یہ
جنگ فصیل قلعہ پر واقع ہوئی تھی لشتہیر شتر سوار کو گرشاسپ
رودنیلی نے فصیل قلعہ سے خندق مین پھینک دیا کہ اول تو پیکر اس ملعون کے
چور ہوگئے اور بعد اوسکے جلکر خاک ہوگیا یہانتک کہ پہر بھر کی جنگ مین

اسد غازی نے تمام کافرون کو واصل جہنم کیا اور لاشین ان سبکی خندق مین پھنکوادین کہ یہہ سب کے سب جلکر خاک ہو گئے اب اسد غازی نے دو تین دن رہکر ڈھنڈھورا پٹوادیا جو لوگ بھاگ گئے ہین وہ اپنے اپنے مکانون مین آنکر آباد ہون وہ کہ تمام رعایا جو تباہ ہوگئی تھی اور شہر کو چھوڑ کر جنگلون کو نکل گئے تھے کہ اگر جان بچیگی تو صحرا مین بھی بسر ہو جائیگی اوسنے جسوقت یہ خبر مشتہر ہوئی کہ اسد غازی نے قلعہ کو فتح کیا اور کفار کو مارا لوگ خوشی خوشی داخل شہر ہوئے اور اپنے اپنے اوجڑے مکانون کو پھر سے آباد کیا اب اسد غازی نے کہا تلاش کرو کہ خاندان لندھور مین کوئی بھی زندہ ہے بعد دریافت کرنے کے معلوم ہوا کہ صرف ایک شخص ہے کہ نام اوسکا کلیم ہندی ہے اسد غازی نے کلیم ہندی کو تخت پر بٹھلا لا اور یہان کا بادشاہ کیا بت خانون کو منہدم کرایا کہ ان کافرون نے یہان آتے ہی مسجدون کو خراب کیا تھا اور بہت سے بتخانے بنائے تھے کہ ہر خیار جانب انمین آئینہ تھے بعد اسکے مسیحوق کی فوج کو طلب کیا یہ سب مسلسل و مطوق حاضر ہوئے اسد غازی نے ایک دیوار قلعہ کے سامنے تعمیر کرائی اور اوسمین ان سب کو چنوا دیا بعد اوسکے گولندازون کو حکم دیا کہ بارہ تین توپون کی مار کر ان دیوارنکو منہدم کردو ابھی تک بعض کافر زندہ تھے جسوقت گولے پڑنا شروع ہوئے تو یہ سب چیتھڑے ہو کر اوڑ گئے اور دیوار مسمار ہوگئی جب یہان کے کامون سے فرصت ہوئی تو اسد غازی نے پوچھا کہ اب وہ ملعون یعنے خونخوار بن دجال کہان گیا ہے لوگون نے عرض کی کہ جانب گیلان گیا ہے اسد غازی نے معروف و غضنفر سے کہا کہ جلد کوچ کی تیاری کرو ایسا نہو کہ وہ گیلان کو بھی خراب کرے اور اہل اسلام کو تباہ و برباد کرے غضنفر و معروف نے تیاری لشکر کا حکم جاری کیا اور دوسرے روز وہان سے کوچ کرکے جانب گیلان روانہ ہوئے اب انکو تو رہنے دی گیلان مین چھوڑا جاتا ہے اور

یہان سے چند کلمہ داستان مصیبت نشان شہر گیلان کی تباہی کے عرض کیے جاتے ہین

راوی بیان کرتا ہے کہ جب خونخوار بن دجال مسیحوق قوی بازو کو جانب ہندوستان روانہ کر چکا تو اسنے بارگاہ پر اپنی لشکر اسکا اور تر اتمام صحرا فوجون سے مملو ہو گیا ہر طرف خیمہ ہائے سیاہ و رنگا رنگی

نصب ہو گئے بازار لشکر کے کھل گئے بارگاہین برپا ہوئین خونخوار بن دجال
داخل بارگاہ ہوا دنگل شاہی برمنکن ہوا سردار گردو پیش آکر جمع ہوئے
خونخوار بن دجال نے دبیر کو طلب کیا وہ حاضر ہوا کہا کہ ایک نامہ ہمارے
جانب سے شاہان گیلان کو لکھو مضمون اوسکا یہ ہو کہ اے شاہ گیلان
آگاہ ہو کہ مین وہ شخص ہون جس نے صدہا ملک خدا پرستون کے تاراج
کر دیئے عورت مرد بچہ بوڑھا کسی کو زندہ نہین چھوڑا اب مین تمہارے
ملک پر آیا ہون تمکو لازم ہے کہ دین خدا پرستی ترک کرو اور مذہب
آتشہ پرستی اختیار کرو اور ہاتھ باندھکر حاضر خدمت ہو تو ملک تمہارا
واپس دیا جائیگا ورنہ قسم ہے خداوند آتشہ کی کہ ایک دن مین یہ بھی
نہ معلوم ہوگا کہ کوئی مسلمان کبھی اس مقام پر تھا بھی یا نہین دبیر نے
نامہ تیار کیا خونخوار بن دجال نے نامہ عفریت زحل پیشانی
کو دیا اور کہا کہ جاؤ اور جواب اسکا عالیجاہ گیلانی اور والاجاہ گیلانی
سے لاؤ یہ سنکر عفریت زحل پیشانی نے نامہ خونخوار بن
دجال کا لیکر سر سے باندھا اور بارہ ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر جانب قلعہ
گیلان روانہ ہوا وہان حاکمان قلعہ کو خبر وحشت اثر آمد خونخوار بن دجال
کی پہونچی ان دونون بھائیون نے آپسمین مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے
یہی رائے قرار پائی کہ ہم اوسکا کیا کر سکتے ہین اس لیئے کہ اوسکے ہمراہ
فوج فراوان ہے اور سردار ان زبردست ہین لہذا قلعہ بند ہونا چاہیے
ان لوگون نے اوسیوقت سے تیاری قلعہ کا حکم جاری کیا خندق کو پانی
سے بھروا دیا پل تختہ ہٹوا دیا تو پین برجون پر چڑھا دین گئین گولندار
توپون پر معین ہو گئے اتنے مین خبر پہونچی کہ نامہ دار خونخوار بن
دجال آتا ہے عالیجاہ والاجاہ گیلانی نے باہم مشورت
کی کہ کم سے کم اس کافر کو تو زندہ پلٹ کر نہ جانے دو اس لیئے کہ خود بھی بچ
نہین سکتے پھر مرنے مین تو حتی الامکان کفار کو مار کر مرینگے یون تو جان
اپنی نہ دین گے یہی مشورے تھے کہ سامنے سے عفریت زحل پیشانی
بھی بارہ ہزار سوارون سے آکر پہونچا اور کہا کہ اہل قلعہ مین نامہ اوس
شخص کا لایا ہون جس کے نام سے تمام عالم کانپتا ہے لہذا تمکو لایق ولازم
یہ ہے کہ اس نامہ کی تعظیم کرو اور بعزت تمام مجکو پیشوائی کر کے لیجاؤ اور
جو کچھ لکھا ہو اوسپر عمل کرو ورنہ جسطرح اور ممالک اسلام برباد ہوئے ہین
اوسیطرح یہ ملک بھی خراب ہوگا اہل قلعہ نے اسکا کوئی جواب نہ دیا
اور خاموش بیٹھے رہے اب یہ ملعون اور آگے بڑھا اور بر لب خندق
آپہونچا اور پھر پکار کر اسنے کہا کہ ابھی تک خیریت ہے ورنہ اسیوقت
قلعہ مین گھسکر تمام قلعہ کو تاراج کرونگا پھر اہل قلعہ نے کوئی جواب

نہ دیا اب اس نے مرکب کو اشارہ کیا گھوڑا اسکا خندق کو پھاند کر زیر دیوار قلعہ
پہونچا اور چاہتا تھا عفریت زحل پیشانی کہ گرز مار کر پھاٹک کو توڑدون
کہ اہل قلعہ نے اوپر سے تیل کا کڑاہ باطمینان تمام عفریت زحل
پیشانی پر اوندیل دیا کہ یہ کافر اکفر واصل جہنم ہوا کچھ تیل مرکب پر
بھی پڑا تھا وہ جو تڑپتا ہے تو سوار کو لیکر خندق مین گرا دونون جل کر
خاک ہوگئے ہمراہیان عفریت زحل پیشانی روتے اور پیٹتے پیٹتے گئے
کہ عالیجاہ گیلانی نے کہا مارو ان ملعونون کو جانے نہ پائین یہ سنکر گولندازون نے
توپون پر بتی دی توپخانہ رعد آواز گرجا اور باڑہ گولون کی چلی پہلے ہی باڑھ
مین صف کی صف لیٹ گئی دوسرے صف کا بھی خاتمہ ہوا یہانتک کہ بارہ
ہزار مین سے شاید سو دو سو آدمی بچکر نکل گیا ہو باقی سب مارے گئے سارے
قلعہ کے سوا لاشون کے کچھ نظر نہ آتا تھا وہ لوگ جو بھاگ کر نیچے تھے روتے
پیٹتے سامنے خونخوار بن دجال کے پہونچے اور ساری سرگذشت بیان
کی کہ اہل قلعہ نے پہلے تو خاموشی اختیار کی بعد اوسکے جب ہمارا
لشکر قلعہ پہونچا تو کڑاہ تیل کا اوندیل دیا خونخوار بن دجال کو یہ سنکر
نہایت طیش آیا اور اسنے کہا کہ تو سہی جو گیلان کو ہندوستان سے
زیادہ نہ برباد کیا ہو کہدو کہ بجے طبل جنگ اوسیوقت نقارہ رزمی پر چوب
لگی اور آواز نقارہ کی گرجی خبر اہل قلعہ کو ہوئی اونھون نے بھی طبل
جنگ کا حکم دیا دونون جانب نقارہ بجنے لگے تیاری جنگ وجدال ہونے
لگی لیکن عالیجاہ گیلانی نے شہر مین منادی کرادی کہ جسکو اپنی جان بچانا
ہو وہ آج رات ہی کو اپنے اہل وعیال سمیت نکل جائے کل اس
کافر کے ہاتھ سے کوئی نہ بچیگا جسوقت یہ منادی ہوئی ہزارہا آدمی گھر بار چھوڑ
صحرا کیطرف نکل گیا تمام شہر گیلان خالی ہوگیا صرف تھوڑی سی
فوج اور افسران فوج باقی رہگئے اب یہ سب آمادہ مرگ ومہیائے قضا ہوئے
ایک ایک سے بغلگیر ہوتا تھا ایک ایک سے اپنا کہا سنا بخشواتا تھا
عجیب طرح کا ہنگامہ برپا تھا عورتون کو ایک محل مین بند کر دیا تھا اور
کہدیا تھا کہ جسوقت ہم لوگ مارے جائین اور تم سامان اپنی
خونریزی کا دیکھنا تو تمہین اختیار ہے جسطرح ہو عزت اپنے خاندان
کی بچانا ان بیچاریون نے بھی جا بجائے زہر تیار کرکے رکھ لیے ہین یہانتک
بند کر لیا ہے کوٹھون پر چڑھی ہوئی بال کھولے ہوئے زار زار رو رہی
ہین اور نہایت عجز وانکسار سے کہہ رہی ہین کہ اے رب بے نیاز ہمارے حرمت
رکھ لینا اسوقت ہمین اپنی جان کا خوف نہین ہے لیکن آبرو کا پاس ہے
اور عالیجاہ گیلانی نے جا بجا خم شراب کے زہر آلودہ رکھوادیے
پانی کھانا جسقدر تھا سب مین زہر ملا دیا کہ بعد ہمارے جو لوگ اسے کام مین

اونکا کام بھی تمام ہوا الحاصل طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور نور صبح کا ظہور
ہر طرف ہوا طائران خوش الحان بزبان بیزبانی کُلٌّ مِّنْ عَلَیْهَا فَانٍ کی آواز دینے
لگے شاہ خاور افق سے نمودار ہوا فوج انجم نے شکست کھائی ماہ تابان مانند
بادشاہ بد اقبال کے شکست کھا کر گوشۂ مغرب مین پنہان ہوا فوج شعاع
شمس نے اپنا عمل بٹھایا شمعین جھلملا جھلملا کر خاموش ہوگئین جوانان اسلام
نے نماز آخری پڑھی اور آمادۂ مرگ ہوکر فصیل قلعہ پر آکر بیٹھے گولندازون
پر مسلط ہوئے اور عالیجاہ دوالاجاہ گیلانی نے فیل بند دروازے
پر آنکر معاینہ کیا پھر دوربین ہاتھ مین لی اور آمد حریف کے منتظر ہوکر بیٹھے کہ یکایک
سامنے سے خونخوار بن دجال خچیر پر سوار آٹھ لاکھ فوج اپنے ہمراہ لیئے
ہوئے نمودار ہوا ہر طرف سو اڈھائون کے سپاہی اور نیزون کی چمک
کے کچھ نظر نہ آتا تھا عالیجاہ نے یہ کثرت لشکر کی دیکھکر بھائی کیطرف دیکھا
اور کہا کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور دونون بھائی آپسمین گلے ملے اور کہا کہ
افسوس جب سے قدم صاحبقران سے جدا ہوئے عجب عجب تباہیان
پڑین اتنے مین خونخوار بن دجال نے سامنے قلعہ کے پہونچکر آواز دی
کہ اے اہل قلعہ کیا تم میرے جاہ وجلال سے آگاہ نہ تھے جو تم نے میرے
پیامبر کو مارا دیکھنا کہ اب تمہارا کیا حال کرتا ہون کہ ماہیان دریا اور مرغان ہوا
حال پر تمہارے گریہ وزاری کرین گے اہل قلعہ نے بہت سی گالیان دین اور
کہا کہ او ملعون ہم تو قبر مین پاؤن لٹکائے بیٹھے ہین کیا مرنے سے ڈرتے ہین
تو بکتا کیا ہے اگر آج تلوار کی موت نہ مرے تو چند دن مین یون بھی اس دار
فانی سے طرف ملک جاودانی کے کوچ ضرور ہونا ہے الحمد للہ کہ تیرے
باعث سے مرتبہ شہادت حاصل ہوگا تیرے ہی سر ہورہین گے یہ سنکر
خونخوار بن دجال نے گھوڑا ڈالا اور سپر و گرز کو سنبھالا عقب خونخوار مین
آٹھ لاکھ سوار و پیدل یورش کرکے چلے جیسے ہی دیکھا کہ یہ کافر زد پر آگیا ہے بس
عالیجاہ گیلانی نے ہوائی اوڑائی اس سے یہ اشارہ تھا کہ گولے مارو
سر پر زد پر ہے بس ادھر تو ہوائی جانب آسمان روانہ ہوئے اور ایک
سناٹا پیدا ہوا ادھر گولندازون نے توپون پر بتی دی اور باڑھ گولون کی
فنا فنا کی صدا دیتی ہوئی چلی ادھر خونخوار بن دجال نے گرز کو سنبھالا
اور گولون کو رد کرتا ہوا چلا ساتھ ساتھ اسکے اور بھی کئی سردار ہین
مثل تخمور منارہ گردن اور برجین تیغزن کے یہ بھی برابر مرکب سے
مرکب ملائے ہوئے اور گرز و سپر سے گولون کو رد کرتے چلے جاتے ہین قلعہ
پر سے برابر مار ہو رہی ہے لشکر خونخوار بن دجال کے کئی سو
سوار گر گئے تمام میدان دھوئین سے تاریک ہوگیا اب جو روشنی
ہوتی ہے تو دیکھا کہ خونخوار بن دجال خندق کے کنارے کھڑا ہوا ہے

اودھر اہل قلعہ نے توپون کو تو بند کردیا اور قریب کے حربون کا اہتمام کیا کہ مانے کا متوالا گرڑک گاپولا بارود کی ہانڈی تیل کا کڑاہ یہ سب چیزین خونخوار بن دجال پر پھینکین مگر رسی اسکی دراز ہے وقت اسکی اجل کا ابھی نہین آیا ہے اور مدت عمر اہل قلعہ کی بسر ہو چکی ہے سب حربون سے یہ ملعون بچا اور مرکب کو اشارہ کرکے خندق کو پھاندکر قریب پھاٹک کے پہونچا اور کئی گرز مار کر پھاٹک کو توڑا اور معہ لشکر داخل قلعہ گیلان ہوا اہل قلعہ نے بھی تلوارین کھینچین اور خونخوار بن دجال پر آپڑے صدائے بگیر و بزن بلند ہوئی مگر کہان تک آٹھ لاکھ آدمیون نے چند ہزار کو کاٹ کر ڈال دیا عالیجاہ گیلانی اور والاجاہ گیلانی بھی اوس دریائے مواج مین شناوری کرتے کرتے تھکے آخرکار غرق ہوئے کشتی حیات طوفانی ہوئی ادھر یہ ہنگامہ دیکھکر عورتون نے زہر کے جام پی لیے اور سب نے جانین دیدین جسوقت خونخوار بن دجال محل شاہی مین داخل ہوا تو عورتون کو بھی مردہ پایا اور صرف بچون کو زندہ دیکھا اس شقی نے بچون کو بھی ذبح کرکے عورتون سمیت سب اہل اسلام کو خندق مین ڈالدیا اور جلاکر خاک کیا کوئی مسلمان گیلان مین باقی نرہا خونخوار بن دجال نقارہ فتح بجاتا ہوا داخل شہر ہوا لیکن جسوقت اپنی فوج کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ ایک لاکھ آدمی توپون سے اور گئے اسکو نہایت صدمہ ہوا اسنے ان لاشون کو بھی نہایت تکلف سے دفن کیا اور جو لوگ قلعہ کی جنگ مین مارے گئے پچاس ہزار تھے انکو بھی دفن کرکے مال و اسباب و خزانہ وغیرہ اپنے ہمراہ لیا اور جسقدر شراب دستیاب ہوئی اوسکو منگوایا اور اہل لشکر پر تقسیم کردیا اور جشن مقرر کیا یہ وہی شراب تھی جسمین عالیجاہ گیلانی نے زہر ملادیا تھا مگر رسی ان کافرون کی دراز تھی کہ افسران فوج نے یہ شراب نہین پی تھی لشکر کے سپاہیون نے تھکن مٹانے کی غرض سے شراب پی اوسی وقت کلیجا کٹ گیا اور تڑپ تڑپ کر مرگئے یہ خبر خونخوار بن دجال کو ہوئی اوسنے سب شراب پھنکوادی بعد اسکے جشن کیا اور اپنی جانب سے مقام ستیرزور کو حاکم قلعہ گیلان مقرر کرکے اور تھوڑی فوج اسے دیکر جانب اردبیل کو روانہ ہوا

اب یہان سے چند کلمات مصیبت آیات زیب اورنگ جہان بانی شاہزادہ اسد ثانی کے بیان ہوتے ہین

بیا بشنو اے ہمدم راستان — کہ باز آمدم بر سر داستان

دشت پیمایان عشق و محبت و سرگشتگان کوچہ الفت و اسیران رسن گیسو و مسخران نرگس جادو و مریضان لب جان بخش جانان و دردمندان شام ہجران اس داستان محبت نشان کو اسطرح معرض بیان مین لاتے ہین کہ بعد جانے اسد غازی کے

شاہزادہ اسعد ثانی کا جنون عشق ترقی کرنے لگا اور ملکہ طوفان سبز پوش کی یاد نے رگ جان پر اسقدر نشتر زنی کی کہ قرار نہ لینے دیا اور مرغ بسمل بنا دیا ؎

قیس جنگل مین اکیلا ہی مجھے جانے دو	خوب گذرے گی جو مل بیٹھین گے دیوانے دو

ایک تخت شنجرفی باندھے اور لباس فقیرانہ مانند قمری کے اوس شمشاد قد کی جدائی مین اختیار کیا اور طوق محبت گلے مین ڈالا سر و پا برہنہ جانب صحرا روانہ ہوا وہ بہار کا زمانہ آمد فصل گرما تر شادی کا پھولنا پھیلے کی صدا کوئل کی کوک قیامت کا اثر رکھتی تھی کہ ہر دل زخم خوردہ کی ایذا کو زیادہ کیئے دیتی تھی کہ وہ دل جو ہجران کشیدہ ہو کسطرح قابو مین رہسکتا ہے شاہزادہ اسعد ثانی خاک صحرا کی چھانتا ہوا بادیہ پیمائی کرتا ہوا چلا جاتا ہی نہ یہ معلوم کہ کسطرف جاتے ہین نہ یہ ارادہ کہ فلان مقام پر جائین گے ؎

جسطرف لیجائے اذخود رفتگی	بے ارادون کی کوئی منزل نہین

جس جگہ ٹھہر گئے وہین منزل ہو گئی نہ کوئی یار رہی نہ غمگسار رہی نہ ہمسفر ہے نہ رہبر ہے کیسی رفیق تنہائی بے کسی باعث شکیبائی ہے کبھی دن کو قیام شام کو سفر کبھی شام کو قیام دن کو رہروی ہے دل قابو مین نہین ہوتا درست نہین جانوران سے انس آدمیون سے بیزاری اگر کسی مقام پر کوئی راہگیر نظر آتا تھا تو دل گھبراتا تھا بموجب شعر ؎

پسند آتی ہی کچھ وحشت مین تنہائی ایسی	کہ اپنے سایہ سے لپٹا تمرا دیوانہ آتا ہی

نہ کھانا ہی نہ پینا ہے نہ بستر ہے نہ فرش جسوقت تیسرے چوتھے وقت زیادہ بھوک معلوم ہوئی کچھ پھل درختون کے کھالیئے پانی کسی چشمہ سے پی لیا یا یہ شعر پڑھکر خاموش ہو رہی ؎

خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانیکو	یہ غذا ملتی ہو جانان ترے دیوانے کو

رات دن اسی طرح گزر رہے ہین دل سے باتین ہوتی ہین نالے ہمدم ہین آہین محرم ہین ہر وقت ایک تصویر خیالی ملکہ طوفان سبز پوش کی پیش نظر ہے کبھی بے اختیاری مین اوس تصویر خیالی کو محبوب اصل تصور کرکے دوڑ پڑتے ہین کہ لپٹ جاؤن لیکن جب آغوش تمنا کو خالی از شاہد مدعا پاتے ہین تو بے اختیار یہ شعر زبان پر لاتے ہین ؎

سب تصور کے کرشمے تھی یہ آخر دل	ادھر آیا ہی وہ کب تھا کہ جو مہمان نہ رہا

کبھی کسی ادا کو یاد کرکے متاثر ہوتے ہین اور آپ ہی آپ سوالات فرضی کا جواب دیتے ہین بموجب شعر ؎

قاصد فراق یار مین خوش دل کو کر لیا	کچھ خود ہی لکھ کے اپنے خطون کے جواب مین

کبھی کسی درخت سے لپٹ جاتے ہین کبھی خاک پر بیٹھ جاتے ہین کبھی یہ کہہ اوٹھتی ہین بمطابق ؎

کیا کہین پھر کہین نظر وہین ادا ہین کسکی	بیٹھے بیٹھے ابھی لی ہین یہ بلا ہین کسکی

کبھی یون فرماتے تھے ؎

قاصد سے نہ سنا ہے نہ مرغ نامہ بر سے	کیسے رہ بیکسی مانہ می برد خبر سے

کبھی ماتم ابر بہار کرکے زار زار روتے تھے اور فرماتے تھے ؎

ہمین جانو نہ یہ حیرت پہلے نظرت جنسے تھی	مشرف ہوتے ہی حد اجانی مجھے کیا ہو گیا

ہر چند بہ نسبت گھر کے یہان زیادہ دل لگتا ہی مگر جسوقت بزم جانان کا خیال آتا ہی تو لطف صحرا بھی وبال ہوتا ہے بقول شاعر ؎

گھر سے اچھی سیر دشت اور دشت سے بستان بھلا	دلکی گر پوچھو تو سب سے کوچۂ جانان بھلا

اسی دشت نوردی وبیابان گردی مین ایک روز تھک کر ایک درخت کے نیچے بیٹھہ گئے مہینون کے جاگے ہوئے منزلون کے تھکے ہوئے ہوائے سرد جو چلتی ہے تو اوسی فرش خاک پر ہاتھ کو تکیہ کرکے سو گئے قضائے کار اسطرف سے ایک سوداگر کا گذر ہوا کہ نام اسکا قیصر شامی تھا اسنے بھی اسی صحرا مین قیام کیا لوگ اسکے تلاش آب نکلے تھے جسوقت کنارے ایک چشمہ کے پہونچے دیکھا کہ ایک جوان حسین بہ لباس فقیری لیکن چہرہ سے شان امیری ہویدا زیر سر ہاتھ رکھی ہوئے فرش خاک پر سو رہا ہے بلکہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ تعب سفر سے بیہوش ہو گیا ہی پاؤن پر ورم ہی رنگت چہرہ کی زرد ہو گئی ہے چہرہ پر ہوائیان چھوٹ رہی ہین چشم نیم باز مرض انتظار کا پتا دے رہی ہی علامات سی بیمار محبت معلوم ہوتا ہی ان لوگون نے جو یہ حالت اسد ثانی کی مشاہدہ کی اپنی مالک سے بیان کیا کہ عجب طرح کا معاملہ ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ اس صحرائے پر ہول مین کہ جہان سے قافلون کا گذر نادشوار ہوتا ہی بستی یہان سے منزلون دور ایک تن تنہا اسطرف کیونکر نکل آیا اور اس مقام پر کیونکر قیام اختیار کیا اگر یہ کہیئے کہ بھولکر نکل آیا تو بھولا ہوا یہانتک آکر راستے کی کھکیڑون سے بچ بھی نہین سکتا اگر یہ خیال کیا جائے کہ یہین کا رہنے والا ہی اور بارہا تنہا چلا آیا ہی تو یہ اور بھی عقل کے خلاف ہی اسلیئے کہ اس مقام پر رہکر تنہا کوئی شیر بھی زندہ نہین رہ سکتا نہین معلوم کیا سانحہ ہے کوئی ملک ہی یا آسیب ہی یا جن ہے نہین معلوم کیا ہی قیصر شامی ہمراہیون کے جو کہ اسد ثانی کو سوتا ہوا دیکھ گئے تھے قریب اسد ثانی آکر کھڑے ہوئے یہ سوداگر تنہا مرد معقول اور مسلمان ہی ملک شام مین انکا مکان ہی اولاد صاحبقران سے بخوبی واقف ہے اِنکی نظر جو صورت زیبائے اسد ثانی پر پڑی انھین فوراً خیال اسد دلاور کا آیا کہ ہو نہ ہو یہ کوئی پودا اوسی باغ کا ہوگا چہرہ سے خال وخط ابرا ہیمی نمودار تھے لیکن رگ ہاشمی صرف امیر کی اولاد نرینہ کے واسطے ہی اور یہ نواسہ ہے اس بنا پر رگ ہاشمی نہین ہے بھورے بھورے بال اسکے چہرہ پر اوڑتے ہین قیصر شامی نے خود شانہ پکڑ کر ہوشیار کیا گھبراکر آنکھ کھولدی اور پوچھا کہ تم کون ہو قیصر شامی نے بیان کیا کہ مین ایک مرد سوداگر ہون حضور اپنی نام نامی واسم گرامی سے آگاہ فرمائین جواب دیا کہ تم مرد سوداگر ہو مین مرد فقیر ہون میرا اسم بھی ایسا ہوا کہ جسکو اسم گرامی کہا جائے بس زیادہ کوئی نہ کہیئے اور مجھ غریب کو نہ بنایئے اس لیئے کہ مین خود آزار رسیدہ ہون قیصر شامی نے عرض کی کہ اے شہریار باوقار آپ شہزادہ اسد غازی سے کچھ قرابت ہے اسد ثانی نے فرمایا کہ کیا تم اوسے واقف ہو قیصر شامی نے عرض کیا کہ مین اکثر امیر عالیوقار کی خدمت مین جایا کرتا تھا تو سب عزیزان وفرزندان صاحبقران سے آگاہ ہون اوسوقت اسد ثانی نے نام بتلایا اور آگاہ کیا قیصر شامی نے عرض کی کہ اس صحرا مین تن تنہا کیونکر تشریف لانا ہوا فرمایا

سرگذشت بلاکشان نہ سنو	نہ سنو میری داستان نہ سنو

بس اتنی ہی ہمدردی تمہاری بہت ہے کہ تم نے نام پوچھ لیا مکان دریافت کرلیا قیصر شامی نے عرض کی کہ اتنا تو بتا دیجیے کہ اب کہان کا ارادہ ہی اسد ثانی نے کہا کہ جہان کو تم کہو ہمارا کوئی قصد نہین جسطرف ذہن مین آگئی ادھر چلے گئے قیصر شامی نے عرض کی کہ ہمراہ خادم کے تشریف لے چلیے تاکہ راہ مین زحمت سے محفوظ رہیے اسد ثانی نے کہا کہ ایک شرط سے مین تمہارے ہمراہ چلتا ہون وہ یہ کہ اگر میرا جی گھبرائے اور مین کہین کو چلا جاؤن تو مجھے تعرض نہ کرنا اور یہ نہ پوچھنا کہ کہان گئے تھے قیصر شامی نے جواب دیا کہ مجھے اسکی کیا ضرورت ہی کہ جو بات آپکے خلاف ہو وہ کرون لیکن اتنا ضرور ہے کہ بغیر مجھ سے اطلاع کیے ہوئے ایسا نہ کیجیگا کہ آپ تشریف لیجائین اور مجھے خبر بھی نہو مین انتظار مین رہون اور آپ پلٹ کر تشریف نہ لائین اسد ثانی نے کہا کہ نہین ایسا نہوگا تم اطمینان رکھو الغرض جسوقت باہم یہ عہد و پیمان ہوگئے تو اسد ثانی قیصر شامی کے ہمراہ ہولیے قیصر شامی اپنے خیمہ مین لایا اسباب آسایش مہیا کیا شاہزادہ بسبب تعب راہ کے بیمار ہوگیا تھا جو طبیب سوداگر کے ہمراہ تھا اوسنے نبض دیکھکر نسخہ لکھدیا جو مرض صعوبت سفر کی وجہ سے تھا وہ تو دور ہوگیا لیکن جو بخار عشق کا تھا وہ بغیر وصل یار جانی کے کیونکر دفع ہوسکتا تھا تھوڑی تھوڑی حرارت رہی ابتک قیصر شامی نے سفر معطل رکھا تھا جسوقت اسد ثانی کو تخفیف ہوئی شہزادہ نے فرمایا کہ اے قیصر شامی اب تم میری وجہ سے منزل نہ کھوٹی کرو اسلیئے کہ یہ حرارت جو باقی رہگئی ہے اسکا دفع ہونا ابھی محال ہے جبتک اسکا وقت نہین آتا ہے یہ دفع نہ ہوگی قیصر شامی نے عرض کی کہ حضور ایسا نہو تعب سفر سے پھر دشمن علیل ہوجائین اور وہ کونسا ایسا مرض ہے جسکی دوا خداوند عالم نے نہین خلق کی شاہزادہ نے فرمایا کہ ہان دوا تو ہر چیز کی ہے اور اس مرض کی بھی ہے لیکن وہ دوا نا ممکن ہے جسوقت وہ ملجائیگی مرض دفع ہوجائیگا یہ وہ مرض ہے جسکی تشخیص اطبا نہین کرسکتے ؎

مرا سوزیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد	وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

بس اب مجکو میرے حال پر چھوڑدو زیادہ نہ کہو ؎

لطف نے کیا بتاؤن اے زاہد	ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہین

تم جس بات کو نہین جانتے اوسمین بحث بیکار ہے قیصر شامی نے دیکھا کہ تیور بدلہوئے خاموش رہا اور حسب الارشاد اسد ثانی حکم کوچ دیا تیاری سفر ہونے لگی دوسرے روز کوچ کیا اور طے مراحل و قطع منازل کرتے ہوئے چلے جاتے ہین اسد ثانی کی یہ حالت ہے کہ یا تو خیمے مین تنہا بیٹھے رہتے ہین یا جانب صحرا نکل جاتے ہین نہ درندون کا خوف نہ گزندون کی پروا جان ہتیلی پر رکھے ہوئے چلا جاتا ہی کبھی کسی کوہ کی دامن مین بیٹھکر گذاردی کبھی کسی درخت کے اوس نونہال گلشن خوبی کو یاد کرکے اپنی پژمردگی خاطر پر رو لیے جبتک بستر خواب پر پڑے رہتے ہین کروٹین لیا کرتے ہین نیند نہین آتی ہے ؎

شب بھر نہ آئی نیند مجھے اضطراب مین	رہتا وہ کہہ گئے تھے کہ آؤنگا خواب مین

دیگر

یاد جبکو کسی کی رہتی ہو	لب اون آنکھون مین نیند آتی ہی

اسی حال پر مہینون مین طے مراحل و قطع منازل کرتے ہوئے چلے جاتے ہین تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچکر شام ہوگئی قیصر شامی نے اپنے لوگون سے کہا کہ دریافت کرو یہان سے آبادی کتنی دور ہے اونھون نے ہر چند تفحص کیا کوئی فرد بشر نظر نہ آیا جس سے حال دریافت کرتے اور آبادی کا پتا لگاتے آخرکار مجبور ہوکر واپس آئے اور اپنے مالک سے کہا کہ دور دور تک کوئی قصبہ قریہ گاؤن کہین بھی نظر نہین آتا قیصر شامی نے مجبوری سے اسی مقام پر قیام کیا خیمہ برپا ہوگئے قافلہ اوترپڑا جابجا کھانے پکنے لگے روشنی ہوگئی کوئی گا رہا تھا کوئی بجا رہا تھا عجیب طرح کا ہنگامہ تھا جنگل مین منگل ہو رہا تھا ہر جہار جانب درندون کے خوف سے آگ روشن کردی تھی پہرے ڈاکوؤن کے خوف سے معین ہوگئے تھے لیکن چونکہ وہ شب ماہ تھی عجیب طرح کی کیفیت تھی تمام صحرا نور تھا درخت جھوم رہے تھے ہوائے مرد چل رہی تھی آٹھ نو بجے تک تو سب جاگ رہے تھے آخرکار دن بھر کے تھکے ماندے سب سو گئے ہر طرف نفیر خواب بلند تھی ایک سناٹا سا ہو رہا تھا پہرے والون نے بھی خیال کیا کہ اس صحرا مین کوسون تو بولے انسان نہین ہے چور یہان کہان سے آجائیگا جاگنا بے سود ہے یہ بھی سو رہے لیکن اسد ثانی کو بستر پر تڑپنے تڑپتے بارہ بج گئے نصف شب گذر گئی اور نیند انکو نہ آئی آخرکار خیمہ سے باہر آئے دیکھا تو سناٹا ہے ہوا سائین سائین چل رہی ہے تمام جنگل ہو مار رہا ہے درختون کے ہلنے مین عجیب کیفیت پیدا ہوتی ہے عکس مہتاب سے برگہائے سبز سونے کے ورق معلوم ہوتے ہین جانوران صحرائی آشیانون سے نکلے نہین مگر صبح کے شبہ مین بول رہے ہین ڈالیان درختون کی مستانہ وار جھوم رہی ہین جنگلی پھولون کی خوشبو اسقدر تیز ہے کہ دماغ کے پار ہوئی جاتی ہے شاہزادہ کا جنون ترقی پر ہوگیا اور تن تنہا پشت مرکب پر بیٹھکر ایک جانب روانہ ہوا ہر وقت تصویر ملکہ طوفان سبز پوش کی نگاہون کے نیچے پھر رہی ہے خواب کا سامان بندھا ہوا ہے دل سے کہتا ہی کہ اس بیداری سے وہ غفلت ہی اچھی تھی کہ وہ یار جانی پہلو مین تھا ہماری تو وہی حالت ہے کہ آنکھ کھلی تو کچھ بھی نہ تھا اے پروردگار وہ کوئی حور تھی یا پری تھی یہ کیا اسرار تھا کچھ سمجھ مین نہ آیا زندگی بھر دیدار اوس محبوب جانی کا نصیب ہوگا یا نہین اگر نام اور پتا معلوم ہوتا اوسکے ملک مین جاتے التجا کرتے پھر آگے تقدیر تھی یہ کیا قیامت ہے کہ ہم مرتے ہین دم نکلتا ہے اور اسکو خبر بھی نہین ؎

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ بری	کسے زبیکسی ما نمی برد خبرے

کیا کرون اور کسیطرف جاؤن یونہی اکثر واقعات عشق سنے ہین لیکن وہ لوگ خوش نصیب تھے کہ اونکو اپنے اپنے معشوق کے مکان معلوم تھے کسی نے اوسی در پر سر پھوڑ پھوڑکے جاندیدی کوئی وصل سے کامیاب ہوا ہم ایسے بدنصیب ہین کہ یہ بھی نہین معلوم کہ وہ مہ جبین دلفروز کس آسمان حسن کا تارا ہے اور کس باغ شاداب کا غنچہ ناشگفتہ ہے قیس برسون لیلیٰ کے ساتھ ایک مقام پر پلا بڑھا ورش پائی مکتب مین دونون ایک ساتھ پڑھتے تھے

لطف دید ہر وقت حاصل تھا امید ین ترقی پر تھین لیکن مقدر کی بدی نے وصل نہونے دیا رائی
افشا ہوگیا اور والدین کے ظلم نے تفرقہ ڈالدیا آخر کار وہ دیوانہ ہوکر صحرائے نجد مین مارا مارا
پھرتا تھا مجنون کا خطاب سرکار عشق سے عنایت ہوا لیکن اوسکی تسکی خاطر کے واسطے
کبھی کبھی لیلیٰ ناقہ پر سوار ہوکر صحرائے نجد کیطرف آہی نکلتے تھے ہر چند کہ وہ محمل مین سوار
ہوتے تھے پردے پڑے ہوتے تھے لیکن قیس کو کتنی بڑی تسکین تھی کہ جس کے
واسطے یہ حالت بنائی ہے وہ آکر دیکھ جاتا ہے داد ملجاتی ہے ہم ایک مرتبہ دیکھنے کے
گنہگار رہین اگر ہم قیس کے مانند اپنے یار جانی سے ہم صحبت رہے ہوتے تو کبھی اوس سے
علیحدہ نہوتے زیادہ بر بن یہ ست تو ہی قتل کر ڈالتا شہید محبت کہلاتے مریض فرقت
تو نہوتے یا اوس محبوب کو ترس آجاتا تو سارا غم عمر بھر کے لیے غلط ہوجاتا ؎

قیس جنگل مین جو پھرتا تھا تو دیوانہ تھا	اور مجنوں لیلیٰ ہی کے دروازے پہ مرجاتا تھا

ہماری بیابان گردی بیجا نہین ہے اس لیے کہ جب کوچۂ جانان کا راستہ نہین معلوم
اور بزم یار جانی کے حال سے بیخبر ہین تو کہان جائین گھر مین بیٹھے بیٹھے کچھ حاصل
نہین بقول شاعر ؎

گھر سے ابھی سیر دشت اور دشت سے بستان بھلا	دل کی گر پوچھو تو ہے کوچۂ جانان بھلا

یہ تو اسی حال مین دیوانہ وار مارے مارے پھر رہے ہین کبھی کسی درخت سے لپٹ کر یہ شعر
پڑھتے ہین ؎

ترا بوٹا سا قد اے رشک گل ہم یاد کرتے ہین	نہالون سے گلے مل مل کے ہم فریاد کرتے ہین

کبھی تصور معشوق مین کوسون نکل جاتے ہین انکو تو اسی صحرانوردی کی حالت مین رہنے
دیجیے لیکن حال سنیے قیصر شامی کے قافلے کا کہ جسوقت یہ قافلہ وارد صحرا ہوا ہے
تو کچھ خبر لہراسپ قزاق کے پوشیدہ طور سے آگئے تھے جسوقت اونھون نے
دیکھا کہ قافلے نے مقام کیا اور بستی یہان سے دور ہے اب کہین جا نہین سکتے مال و
اسباب اونکے ہمراہ بہت ہے بس اوسی وقت یہ سب خوشی خوشی اپنے مالک کے پاس
پہونچے اور سارا حال بیان کیا لہراسپ قزاق نہایت خوش ہوا اور اسنے حکم دیا کہ
ہمارے ہمراہی تیار رہین ہم ایک بجے شب کو چلین گے یہ سنکر اسکے ایک ہزار
آدمیون سے دو سو آدمی تیار ہوئے لہراسپ قزاق نے دریافت کرلیا تھا
کہ کسقدر لوگ مین ہین خبرداروں نے بیان کیا تھا کہ پانچسو آدمیون کا قافلہ ہے بس
لہراسپ قزاق نے دوسو آدمیون کے تیار ہونے کا حکم دیا اس لیے یہ قزاق
نہایت مرد بہادر اور زبردست ہے ہمیشہ تھوڑی جمعیت سے بڑے بڑے قافلے
اسنے لوٹے ہین زیادہ آدمی اپنے ہمراہ نہین رکھتا اکثر جنگلون مین تن تنہا پھرا کرتا ہی
اور دو چار کی نیز منا لیتا ہے الحاصل جسوقت بارہ پر ایک بجا اور وقت پورے
سناٹے کا ہوا تو یہ کوہ پر سے اترا اور وہی دوسو آدمی اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا
یہ کوہ قیصر شامی کے قافلہ سے دو کوس کے فاصلہ پر واقع ہے یہ بھی اتفاق کہ قیصر
شامی کا آدمی ہسطرف نہ آیا ورنہ اوسیوقت آبادی کے دھوکے مین قافلہ ہسطرف

اگر اوتر تا اور شام ہی کو لوٹ لیا جاتا الحاصل لہراسپ قزاق دوسو قزاقون سے ایک قافلے
کے عرصے مین قیصر شامی کے قافلہ تک پہونچگیا لوگ ایسے گھوڑے بیچکر سو رہے تھے
کہ انھین ہوش نہ تھا لہراسپ قزاق نے یہ حالت دیکھکر ساتھ والون سے کہا کہ کسی کو
قتل نہ کرنا اول تو ہتھیار شب لے لو اور بعد اسکے محاصرہ کرکے کھڑے ہو رہو قزاقون
نے ایسا ہی کیا اب لہراسپ قزاق چند آدمیون کو اپنے ہمراہ لے کر خیمہ قیصر شامی
مین داخل ہوا اور اسکے ہتیار بھی اپنے قبضہ مین کرکے اسباب تلاش کرنا شروع
کیا جو کچھ یون ملا اوسکو تو اپنے قبضہ مین کرکے روانہ کیا بعد اسکے تلوار کھینچکر سرہانے
قیصر شامی کے کھڑا ہو رہا اور سوداگر کو ہوشیار کیا قیصر شامی کی آنکھ جو کھلی بالین پر
ملک الموت کو پایا دیکھا کہ ایک شخص قوی ہیکل تلوار کھینچے کھڑا ہے قیصر شامی
کی گھگھی بندھ گئی اور کہا کہ آپ کون ہین مجھ سے کیا قصور ہوا ہے جو سزائے موت
میرے واسطے تجویز کی گئی ہے لہراسپ نے کہا کہ تیرا مال واسباب کہان ہے
جلد بتا ورنہ ابھی ایک ہاتھ مین فیصلہ ہے اب قیصر شامی سمجھا کہ بڈا کو معلوم ہوتا ہی
دم فنا ہو گیا کہ مال بھی گیا اور جان بھی گئی سوچتا ہے کہ بتاؤن یا نہ بتاؤن اگر بتاتا ہون تو
جب بھی یہ لوگ مار ڈالین گے نہ بتاؤنگا جب بھی جان نہ بچیگی پھر بتانے سے کیا فایدہ
لہراسپ قزاق نے کہا اگر مال بتادے تو تیری جان نہ لین گے تجکو زندہ چھوڑ جائین
ورنہ ابھی قتل کرینگے قیصر شامی نے ہر ہر خیمہ کا پتا دینا شروع کیا اس لیے کہ جان
بچی لاکھون پائے اگر جیتے رہے تو پھر پیدا کرلین گے کسیطرح زندگی بسر ہی ہوجائیگی
اور جان گئی تو کیا فائدہ ہوگا مثل مشہور ہے کہ جان کا صدقہ مال ہوتا ہے یہ سمجھ کر سب
اسباب بتادیا اب لہراسپ قزاق سب مال واسباب روانہ کرکے آپ
کچھ دیر ٹھہر رہا جب اسے یقین ہوگیا کہ ساتھ والے مال لیکر دور پہونچ گئے ہونگے
اوسوقت یہ بھی خیمہ سے نکلا اور راہ فرار اختیار کی قیصر شامی کے اتنی بڑی جماعت
قافلے مین کسی کی یہ جرأت نہوئی کہ یہ اکیلا جاتا ہے اسی کو گرفتار کرلین تو ابھی سب
مال ملا جاتا ہے ہر ایک نے آنکھین بند کرلین غفلت مین والدیا جو دور تھے اونھون نے
شور وغل کرنا شروع کیا تھا کہ لہراسپ نے تلوار چمکائی وہ بھی ڈر کر خاموش ہورہے
کہ میان آپ زندہ جہان زندہ آپ مردہ جہان مردہ جب کوئی ٹوکتا نہین تو ہمین کیا
ضرورت ہے کیا ہمین ایک نمکخوار ہین اور یہ سب شیرخوار ہین جانے بھی دو الزام
آئیگا تو سبھی کے سر آئیگا تم اکیلے کیا کروگے ایک تو ہتیار پاس نہین اور اگر ہوتے
بھی تو سو رمان چنا بھاڑ کو انہین پھوڑتا ہے جانے بھی دو الحاصل لہراسپ
قزاق مال واسباب لے کر صاف نکلا ہوا چلا گیا جب یہ دور پہونچ گیا اوسوقت
لوگون نے شور کیا کہ لینا پکڑتا جانے نہ پائے قیصر شامی بھی خیمہ سے نکلا ہوا نکلا
کہ مین تو کہین کا نہ رہا لٹ گیا لوگ بھی ادھر اودھر دوڑنے لگے مگر اب کیا ہوتا ہے
سانپ نکل گیا لکیر کو پیٹا کرو دہان قزاق بہ اطمینان تمام کوہ پر پہونچ گئے اور تمام مال و
اسباب رکھا لہراسپ قزاق نے سب اسباب دیکھا نہایت خوش ہوا

لیکن اب حال شاہزادہ اسد ثانی کا سنیئے کہ انکو اوسی عالم محویت مین صبح ہوگئی جس چاند سے آنکھین لڑائے ہوئے تھے اوا وس سے باتین کر رہے تھے کہ تجھے کس بات پر غرور ہے اور کسواسطے دماغ تیرا آسمان پر ہے کیا تو حسن وخوبی مین ملکہ طوفان سبز پوش سے بہتر ہے شاید تو نے آئینہ کبھی نہین دیکھا ہے جو تجھے اس جھائیون دار چہرہ کے اوپر صفائی کا گمان ہے میرا تمام منزل حسن وخوبی اور مہر برج خوبی کا اگر تو دیکھ لے تو صورت تیری نگاہون سے گر جائے اور خود بینی وخود پسندی کل دعوی غلط ہوجائے اسی حالت مین دیکھا کہ نور قمر زائل ہونے لگا ستارے جھلا جھلا کر غروب ہونے لگے چرخ نیلی فام پر زردی چھا گئی عارض ماہ مانند تابۂ نقرہ کے جسپر جلا نہو بیرونق ہوگیا ہنے مرغان باغ کے چہکنے کی صدا کانو مین آنے لگی ایتو اسد ثانی نے خوش ہوکر کہا کہ شاید وہ برق تجلائے حسن وخوبی کسی جانب پر تو فگن ہے جو ایک عالم کو اوسنے بیرونق کردیا مگر نہین معلوم کہ کہان ہے اور کسطرف ہے خوشا نصیب اوسکے جو لطف دیدار اوٹھاتے ہونگے ہماری آنکھین تو رونے کیواسطے خلق ہوئی ہین اپنی تو وہ حالت ہے جو شاعر نظم کر گیا ہے ؎

جو سمجھے جاتے نہین دیدار یار کے قابل
وہ آنکھین ہوگئین اب انتظار کے قابل
جمال لوتنے دکھاکر بگاڑ دی عادت
یہ آنکھین اب نہ رہین انتظار کے قابل

یکایک طائرون کی زمزمہ سنجی نے اسد دلاور کو اس خواب سے چونکا دیا اور آگاہ کردیا کہ وقت شب کا گذر گیا اب صبح ہے رنگ عالم دگرگون ہے ایکمرتبہ جو اسد ثانی کو کچھ خیال آگیا لاحول پڑھکر اپنے مقام سے اوٹھے اور اودھر اودھر دیکھا تو کہین چاہ یا چشمہ قریب نہ معلوم ہوا اور وقت نماز صبح کا کم رہگیا تھا بس جلدی سے اوسی مقام پر تیمم کرکے فریضہ سحری کو ادا کیا اور بیشتر مرکب پر بیٹھکر قافلہ کی جانب روانہ ہوئے جسوقت قریب پہونچے تو عجیب رنگ دیکھا کہ لوگ رو رہے ہین قیصر شامی فریاد کر رہا ہے کہ مجھے لوٹ لیا اب مین کیا کرون یہ حالت دیکھکر شہزادہ جلدی سے قریب آیا اور پوچھا کہ کیا حال ہے لوگون نے بیان کیا کہ شب کو قزاق آئے اور تمام مال واسباب لوٹ کر لے گئے اسد ثانی نے پوچھا کہ کسقدر لوگ ہونگے اہل قافلہ نے عرض کیا کہ ہم سے اونکی جمعیت بہت کم تھی شہزادہ نے فرمایا کہ دائے ہو تیرے کہ وہ کم تھے تم سے اور تمہین لوٹ لے گئے تم سے کچھ نہو سکا اونھون نے عرض کیا کہ ہم سب سرد ہوا پاکر سو گئے اوسی حالت مین قزاقون نے آکر محاصرہ کرلیا ہتیار اپنے قبضہ مین کر لیئے ہم کیا کرتے فرمایا بلاؤ قیصر شامی کو جسوقت لوگ قیصر شامی کو لائے فرمایا کہ کدھر کو قزاق گئے قیصر شامی نے عرض کی کہ انھین لوگون سے دریافت کر لیجئے اسواسطے کہ مین تو اپنے حال مین نہ تھا شہزادہ نے اون لوگون سے کہا کہ دریافت کرو تو لوگون نے عرض کی کہ وہ کوہ جو یہان سے جانب مشرق معلوم ہوتا ہے وہ قزاق اوسیطرف گئے ہین یہ سنکر شاہزادہ اسد ثانی تن تنہا جانب کوہ روانہ ہوا ہر چند کہ چلتے وقت قیصر شامی نے منع کیا کہ اے شہریار عالیوقار آپ تن تنہا جانے کا قصد نہ فرمایئے اس لیئے کہ قزاق

نہایت زبردست ہے اور اوسکے ساتھ بہت لوگ ہین لیکن یہ شیر بیشہ شجاعت اپنی سامنے کسی کو موجود جانتا ہی فرمایا کہ تم مجھ سے ابھی آگاہ نہین ہو قسم ہی والد ماجد کے سر اقدس کی کہ فروز جاؤنگا اور تنہا جاؤنگا اگر کوئی شخص میرے ساتھ چلنے کا قصد کریگا تو وہ میرا دشمن ہی اب جو دیکھا قیصر شامی نے کہ تیور پر بل پڑگئے زلفین گرد چہرہ کے بل کھانے لگین بس اسنے توڑ کر گردن نیچی کرلی اور اسد ثانی مرکب کو اوڑا کر جانب کوہ روانہ ہوئے جسوقت قریب پہونچے اور نظر قزاقون کی پڑی اونھون نے اپنے سردار سے کہا کہ ایک سوار اسطرف آتا ہے لہراسپ قزاق نے کہا کہ جاؤ دریافت کرو کہ ادھر کیون آتا ہی یہ سنکر ایک قزاق کوہ سے اوترا ادھر شہزادہ زیر کوہ پہونچا اور آواز دی کہ او دزد مکار ادھر آ یہ سنتے ہی وہ قزاق جو کوہ سے اوتر رہا تھا اور دریافت حال کے واسطے چلا تھا پکارا کہ تو کسی پکارتا ہے اسد ثانی نے جواب دیا کہ تیرے افسر کو اوسنے کہا کہ اس بے ادبی کی ساتھ پکارتا ہی شرط کہ زبان تیری کھینچ لون یہ کہتا ہوا کوہ سے اوتر کر سامنے آیا اودھر اور قزاق جو کوہ پر یہ تماشا دیکھ رہے تھے اونھون نے لہراسپ دزد سے خبر کی کہ وہ یکہ تنہا سوار جو آیا ہے نہایت سرکش اور بدزبان ہے ہمین فساد ہوتے معلوم ہوتا ہی لہراسپ نے کہا کہ اگر فساد کریگا تو کیا پائیگا جان دیکر جائیگا ہم سے کیا بنجائیگا اکیلا کیا کرسکتا ہی لوگون نے کہا کہ آمادہ فساد ہوکر آیا ہی اوسنے اپنا انتظام نہ کر رکھا ہوگا ممکن ہی کہ کچھ فوج و سپاہ پوشیدہ طور پر اوسکے ہمراہ ہو لہراسپ نے کہا کہ اگر ایسا ہی تو تم لوگ بھی مسلح و مکمل ہوجاؤ اور یہ خود بھی ہتیار لگاکر بالائے کوہ آکر کھڑا ہو تاکہ یہان جو فرستادہ لہراسپ قریب اسد ثانی کے پہونچا شہزادہ نے فرمایا کیا ارادہ رکھتا ہے اوسنے کہا کہ تجھے سزا سخت کلامی کی دونگا فرمایا کہ پھر دیر کا ہے کی ہے قزاق نے کمند ماری اسد ثانی نے تلوار سے حلقے کمند کے کاٹ دیئے بس قزاق نے منجنیق مین پتھر رکھکر گردش دیئے اسد ثانی نے پھرتی سے ایک ایسا ہاتھ تلوار کا مارا کہ ہاتھ اسکا معہ منجنیق کٹ کر بالائے کوہ سامنے لہراسپ قزاق کے گرا اور یہ قزاق بھاگا ادھر اسد ثانی نے آواز دی کہ کہان ہے وہ دزد مکار جو افسر ہے تم سبکا کہ مین اوسکی فکر مین آیا ہون یہ کلمہ جو لہراسپ کے گوش زد ہوا کہا کہ کیا تو مجھے کو کہتا ہے لے مین آتا ہون ادھر تو لہراسپ نے ہاتھ اوس فرستادہ کا اپنے قلم دیکھا اودھر اسد ثانی نے اسکو لوٹ کا بس یہ پیش کھاتا ہوا کوہ سے اوترا ساتھ اسکے اور بھی قزاق اوتر آئے کہ مبادا اسکے ساتھ مین لشکر ہو اور موقع پاکر ہمارے سردار کو گھیر نہ لے یہ لوگ بھی کودتے نیچے آگئے لیکن ان سبکو حیرت ہے اور دل مین کہتے ہین کہ یہ کون شخص ہے جو ہم لوگون کے سر چڑھا ہے اسکو شاید جان سے یا جان سے بیزار ہے جو تنہا اسطرف آیا ہے کبھی کوئی بادشاہ تو ہم سے بھڑنیکا قصد نہین کرتا ہے فوجین تو اسطرف آتی ہوئی دکھائی دیتی ہین لیکن یہ نہین معلوم کہ کس دل گردے کا شخص ہے جو اسنے یہ جرأت کی الحاصل لہراسپ و دزدنے سامنے پہونچکر آواز دی کہ لے مین آگیا تو کیا اسد ثانی نے فرمایا کہ شب کو جو مال و اسباب تو قافلہ قیصر شامی سے لوٹ کر لایا ہے وہ نکال کر لہراسپ ہنسا اور کہا کہ او نادان ہم لوگ مال اسلیے لیتے ہین کہ پھر واپس کردین لا جو کچھ تیرے پاس ہے دے

وہ بھی دیتا جا اسد ثانی نے کہا کہ اگر نہ دیگا تو سزا پائیگا لہراسپ قزاق نے کہا تو اپنی جان کو نہین ڈرتا کہ تنہا کھڑا ہوا اسطرح کی بدزبانی کر رہا ہے اسد ثانی نے کہا کہ اگر ہم ایسی ویسی چوٹون سے ڈر جائین تو پہلوانون اور لشکرون سے مقابلہ کیا کرین گے بس بہتر اسمین ہے کہ مال قیصر شامی کا واپس کر دے اور آیندہ سے عہد کرکہ اب کسی قافلہ کو نہ لوٹینگے اور معاش کا کوئی اور طریقہ اختیار کرے یہ بدمعاشی ترک کر لہراسپ قزاق نے کہا واقع مین تو بہادر ضرور ہے کہ اپنی جان کو نہین ڈرتا اور اسطرح کی باتین کر رہا ہے لیکن اب اس جہالت کو دور کر ٹھنڈا ٹھنڈا یہان سے چلا جا مجھے تیری جوانی پر رحم آتا ہے یا میرے لشکرین آکر شریک ہو جا مین تیری بہت عزت کرونگا اس لیئے کہ تو مرد بہادر ہے ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا اسد دلاور نے کہا کہ بس زیادہ گوئی موقوف کر اگر یون مال نہ دیگا تو مین تجھ سے بزور شمشیر لونگا لہراسپ نے کہا اگر تو محتاج ہے اور بسبب تنگ دستی کے اپنے جان سے بیزار ہے تو کچھ مجھ سے لے لے لیکن اپنی سخت کلامی سے باز آ اور معذرت کر اسد دلاور نے تلوار کے بدلے کو ڑا سنبھالا اور فرمایا کہ مجھے کیا فقیر سمجھا ہے بس خبردار اب بیہودہ نہ بکنا ورنہ کھال کھنچوا دونگا یہ دیکھکر لہراسپ قزاق کو بھی طیش آیا اور نیزہ اسنے سنبھالا آواز دی کہ جہانتک مین ٹالے جاتا ہون تو سر پر چڑھا آتا ہے تو یون نہ مانیگا بس یہ کہکر اسنے نیزہ کا وار کیا اسد ثانی نے ترچھے ہوکر نیزہ کو خالی دیا اور ہاتھ چوب نیزہ پر ڈالدیا قصد کیا کہ نیزہ اس سے چھین لون لیکن لہراسپ قزاق بھی مرد جہاندیدہ ہے اور پہلوان زبردست ہے اسنے نیزہ ہاتھ سے نچھوڑا زور ہونے لگے یہ اپنی طرف کھینچتے تھے اور لہراسپ اپنی جانب کھینچتا تھا اسی کشمکش مین نیزہ کی کیا بساط تھی جو زور اسطرح کے روک سکتا ڈانڈ بیچ سے دو ٹکڑے ہو گئے جسوقت دیکھا لہراسپ نے کہ نیزہ بیکار ہو گیا تلوار کمر سے کھینچ لی اور مرا اسد کو وار کیا اسد نے مرکب کو رانون مین مسل کر جو اشارہ باگ کا کیا گھوڑا اشارہ کے ساتھ زیر بغل آگیا شاہزادہ نے کلائی اسکی پکڑ لی اسنے تلوار پھینک کر دوسرا ہاتھ گریبان مین ڈالدیا اور دلمین خوش ہوا کہ اب یہ اور بھی جلدی زیر ہو جائیگا کہ قوی اسکے کم ہین اور زندہ ہاتھ آجائیگا زیر ہوکر ضرور اطاعت قبول کریگا ورنہ اگر تلوار کی جنگ رہتی تو نہ معلوم کیا ہوتا تیغ کی برش کے آگے قوی اور ناتوان سب برابر ہین ماسوا اسکے کیا معلوم کہ فتح ہوتا یا مین مارا جاتا خیر رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔ اب ہلکے چلنے لگے زور ہونے لگے مرکب لگام سنبھال سکے چارون پاؤن ٹیک کر بیٹھ گئے اسد لہراسپ گھوڑون سے نیچے کود پڑے کشتی ہونے لگی قزاق چہار طرف سے گھیرے ہوئے تماشا دیکھ رہے تھے کہ یہ بھی کس غضب کا شخص ہے آدمی ہوکر دیو سے لڑ رہا ہے اور کسی مقام پر دبتا نہین دیکھیے مآل اس کشتی کا کیا ہوتا ہے ادھر قیصر شامی نے جن لوگون کو پوشیدہ طور پر واسطے خبر کے بھیجا تھا وہ قریب درختون کے آڑ مین چھپے ہوئے تماشا دیکھ رہے تھے انھون نے جاکر قیصر شامی سے بیان کیا قیصر شامی اپنے لوگون کو لیئے ہوئے کوہ سے آدھ کوس کے فاصلہ پر ایک باغ تھا کہ اوسمین درخت گنجان لگے

تھے وہان چھپا کھڑا تھا جیسے خبر کشتی کی پہونچی سبکو ساتھ لیکر دوڑ پڑا اور خیال کیا کہ ایسا نہو اسد
ثانی تنہا نہنے قزاق ملکر لپیٹ پڑین اور اُس شیر بیشہ شجاعت کو گرفتار کرلین خدا نکردہ کوئی
بیچ پڑے تو مین اسد دلاور بیٹے اوسکے والد ماجد کو کیا جواب دونگا ہر چند کہ مین نے منع کیا کہ
تنہا نہ جائین لیکن سننے والے یہ تھوڑے کہین گے کہ منع کیا ہوگا بلکہ یہ الزام دیا جائیگا کہ
اسنے اپنے مال کے لالچ مین ترغیب دلائی ہوگی اب تو کچھ ہی ہو مگر شرکت کرنا ضرور
یہ کہتا ہوا اپنے ہمراہیون سمیت زیر کوہ آکر پہونچا اور اسد ثانی کی کشتی کا تماشا دیکھنے لگا
اودھر قزاق بھی پہنچے اور اونھون نے جگہ دیدی اب دونون گروہ تماشا کشتی کا دیکھ رہے
ہین اور اسد ثانی و لہراسپ دزد مصروف تماش ہین دوپہر کامل کشتی رہی آخر کار
لہراسپ کا دم پھولنے لگا سانس پیٹ مین نہ سماتی تھی لیکن اسد ثانی کے پسینا
بھی نہ آیا تھا لہراسپ قزاق نے کہا اے شخص تو جن ہے یا کوئی آسیب ہے کہ
ایسے زبردست سے دو پہر لڑا اور اسوقت تک تازہ دم معلوم ہوتا ہے اگر آپ شہید مرد
ہین تو یہ فرمائیے کہ کس مقام پر قبر ہے وہان حاضر ہوا کرون اور کچھ پھول ریوڑیان وغیرہ
چڑھا جایا کرون میری جان چھوڑ دیجئے اسد ثانی نے فرمایا کہ ہم زندہ مرد ہین اور
انسان ہین او بیوقوف جب تو دبا تو آسیب بتانے لگا مجھے یہ نہین معلوم کہ انسان سے
زبردست کوئی قسم آسیب کی ہے خداوند کریم نے انسان کو اشرف مخلوقات قرار
دیا ہے پھر انسان کسے کون لڑ سکتا ہے مین بھی ایک شیر ہون اور بندۂ ضعیف ہون
اوس توانان کا جس نے بڑے بڑے بہادر اور زبردست دنیا مین پیدا کیے ہین
لہراسپ قزاق نے عاجز ہوکر آواز دی کہ اچھا ابکی مرتبہ وہ زور کرتا ہون جس سے
زیادہ کبھی کسی پر زور نہین کیا اگر تو نے اس زور کو روک لیا تو گویا دیو کو مارا اور بہادر
کو اوٹھا لیا یہ کہکر دونون بازو اسد ثانی کے لہراسپ نے پکڑے اور سر سینے سے
ملا کر پوری قوت سے ریل کرکے چلا دیکھا اسد ثانی نے کہ لہراسپ پوری قوت سے
لے چلا ہے بس تین قدم تو یہ پیچھے ہٹے اور بعد اوسکے یون ہین دہنے جانب جو ذرا سا
کن دیا تو دیکھا کہ لہراسپ اپنے زور مین اوندھے منہ جا رہا اور اسد تیر ابدل کر
اسکے پہلو مین آ رہے لہراسپ کا اوندھے منہ گرنا تھا کہ دم اسکا ٹوٹ گیا پہیر
پھول گئی سانس مانند دھونکنی کے چلنے لگی بس اسد ثانی نے کہا کہ لے ہوشیار ہو
کہ مین بھی یہ زور آخر کرتا ہون اگر تو اس زور مین مجھ سے زیر نہو سکا تو مین بھی پھر تجھ سے متعرض
نہونگا اور یہ خیال کرونگا کہ مجکو لہراسپ نے زیر کر لیا یہ فرما کر کمر زنجیر کا بند پکڑا اودھر لہراسپ
بھی ہوشیار ہو گیا اور اوسنے بھی زمین پکڑی لنگر اپنا قائم کیا ہر چند کہ سانس اسکی
پھولی ہوئی ہے لیکن ابھی تک اِسے یہ گھمنڈ ہے کہ تن و توش کا میرے لنگر گیا کم ہے
اگر یہ اوٹھا نہ سکا تو مرد بہادر ہے اور بات کا دھنی معلوم ہوتا ہے پھر مجھ سے
متعرض نہوگا اور چپکا چلا جائیگا لیکن اسد ثانی نے کمر زنجیر کا بند پکڑ کر آواز دی کہ ہوشیار
رہنا اور نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر اب جو زور کرتا ہے لہراسپ کو سر سے
بلند کر لیا وہ قزاق جو لہراسپ قزاق کے گروہ کے تھے چاہا انھون نے

کہ سردار کو اپنے اسد ثانی سے چھین لین اور تلوارین پکڑ پکڑ کر اسد ثانی پر چلی اسد
دلاور نے جو انکے یہ ارادے دیکھے لہراسپ کو بجائے سپر ہاتھ پر لے لیا جس نے
تلوار دکھائی اسد نے لہراسپ کو بتلیں کر دیا کہ تمہارا وار تمہارے ہی مالک پر پڑیگا
ادھر لہراسپ نے اپنے ساتھ والون کو منع کیا کہ خبردار کوئی اسپر ہاتھ نہ اوٹھانے
اور شاہزادہ سے امان مانگی فرمایا بشرط ایمان اسنے کہا کہ قبول ہے شاہزادہ نے
لہراسپ کو زمین پر چھوڑ دیا لہراسپ جرأت اسد ثانی کی دیکھکر از سر صدق
مسلمان ہوا اور اپنے ساتھ والون سے کہا کہ مین نے تو اطاعت اس شہریار عالیوقار کی
اختیار کی جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ مسلمان ہو ورنہ میرے گروہ سے علیحدہ ہو جائے یہ
سنکر تمام قزاق مسلمان ہوئے اور کہا کہ جب آپنے اطاعت اختیار کی تو ہم کس شمار مین
ہین اب شاہزادہ نے فرمایا کہ اے لہراسپ قبل مقابلہ جو باتین مین نے کہین تھین
اونکا بھی خیال ہے یا نہین لہراسپ نے عرض کی کہ خوب خیال ہے مین نے صرف مذہب
اسلام ہی نہین قبول کیا بلکہ کل افعال ناجائز سے اجتناب کرونگا اور اسکے بعد اونسے اپنے
قزاقون سے کہا کہ جاؤ اور وہ سب مال لے آؤ جو کل لوٹ کر لائے تھے یہ سنکر لوگ اسکے
کوہ پر گئے اور تمام مال و اسباب لاکر پیش کیا اور شاہزادہ سے عرض کیا کہ وہ مال حاضر
ہے جانچ لیجیے شاہزادہ نے قیصر شامی کیطرف دیکھکر فرمایا کہ مال کی اپنے
جانچ کرکے اپنے قبضہ مین کرو قیصر شامی نے جو آکر جانچ کی تو سر مو فرق نہ پایا سب
سب اشیاء بدستور تھین اب اسد ثانی نے فرمایا کہ اے لہراسپ جس خدا نے
پیدا کیا ہے اوسنے رزق بھی پیدا کیا ہے اب یہ اپنا فعل ہے کہ خواہ اوس رزق کو اپنے
سعی سے حرام کر دے یا حلال یہ تو طریقہ حصول پر موقوف ہے لہذا اب اس لوٹ مار کو
ترک کرکے توبہ کرو وہ غفور الرحیم ہے خطائین تمہاری بخش دیگا لہراسپ نے قسم کھائی
کہ اے شہریار آج سے سوا کافرون کے مسلمانون کو نہ لوٹونگا الحاصل لہراسپ نے
عرض کی کہ امیدوار ہون کہ اب جسوقت تک یہان رہنے کا قصد ہو اوسوقت تک
مہمانی میری قبول فرمایئے اور جب یہان سے تشریف لیجانا منظور ہو تو مجھ سے ارشاد
کیجیگا مین بھی ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہونگا شاہزادہ نے فرمایا کہ بہتر ہے
جو تمہاری خوشی لہراسپ قزاق نے قیصر شامی کیطرف ہنسکر دیکھا اور فرمایا کہ اب
اس مال کو انھین چور لوٹن کی حفاظت مین دیجیئے اور آپ آرام سے رہیئے بلکہ چاہیے
اسی صحرا مین چھوڑ دیجیئے کیا مجال ہے کسی کی جو اسے چھو سکے اور کیا ممکن ہے
جو کوئی اسے بھی اٹھا لی جاتی رہی قیصر شامی نے کہا کہ جب ہمارے سردار نے
مہمانی قبول فرمالی تو ہم کیا چیز ہین لہراسپ قزاق ان سبکو اپنے ہمراہ لیکر
ہوئے بالائے کوہ آیا اور سامان دعوت مہیا کر دیا شام تک خیمہ و ڈیرے برپا
ہو گئے یہی قزاق نہین معلوم کہان سے جاکر کچھ طلیفے بھی پکڑ لائے کھانے
انواع و اقسام کے تیار ہوئے جسوقت شام ہوئی قزاقون نے تمام صحرا مین
چراغان کیا بالائے قلعہ روشنی کی بڑی دھوم سے شہزادہ اسد ثانی کی

دعوت کے دوسرے روز شاہزادہ نے فرمایا کہ بس اب ہم جائینگے لہراسپ نے عرض کی مین بھی ہمراہ رکاب ہون شاہزادہ نے فرمایا کہ تم ابھی یہین رہو جسوقت ہم نامہ بھیجکر طلب کرین اور جس مقام سے طلب کرین وہان آجانا لہراسپ رنجیدہ ہوکر خاموش ہورہا اتنا تو عرض کیا کہ اس غلام کو فراموش نہ کر جائیگا اور تمام مال و اسباب قیصر شامی کا پھر انکے حوالے کیا اور خود بھی اپنی جانب سے کچھ جواہرات شاہزادہ اسد ثانی کے نذر کرنا چاہا مگر شاہزادہ نے واپس دیا اور کچھ نہین لیا اب قیصر شامی یہان سے کوچ کرکے جانب شہر سحابیہ روانہ ہوا جسوقت قافلہ چلا ہے تو لہراسپ دور تک پہونچانے آیا آخر شاہزادہ اسد ثانی نے قسمین دیکر رخصت کیا شام کو یہ قافلہ قریب شہر سحابیہ کے پہونچا اور صحرا مین مقام کیا اس لیئے کہ شہر یہان سے تھوڑے ہی فاصلہ پر تھا سرائے کوئی نہ تھی قیصر شامی نے یہ خیال کیا کہ اسوقت شہر کے اندر لایق قیام مقام مشکل ملیگا رات یہین بسر کرنا چاہیئے صبح کو دیکھا جائیگا شب کے وقت شاہزادہ اسد ثانی کو ملکہ طوفان سبزپوش کی یاد نے پریشان کیا اور جوش شوق اتنا بڑھا کہ جنون کے حد تک پہونچ گیا آخر کار یہ شہریار عالیوقار گریبان چاک کرکے صحرا صحرا کیجانب یہ شعر پڑھتا ہوا روانہ ہوا۔ ؎

قیس جنگل مین اکیلا ہے مجھے جانے دو	خوب گزریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

یہان قیصر شامی نے پوچھا کہ دیکھو شاہزادہ تشریف رکھتا ہو تو میرے حاضر ہونے کی اطلاع کرو لوگون نے آکر دیکھا تو خیمہ خالی قیصر شامی نے کہا اگر وہ تشریف فرما ہوتے تو ہمین اونکو شہر مین لے چلتا ذرا دل بہلتا نہین معلوم کہان نکل گئے لیکن اسد ثانی اوسی حالت اضطراب و بیقراری مین پھرتے پھرتے قریب ایک کوہ کے پہونچے اور کچھ اشعار عشق انگیز پڑھکر رونا شروع کیا انکی آواز دردناک جو بلند ہوئی تو ایک عابد شب زندہ دار کے گوش زد ہوئے یہ عابد اسی پہاڑ کی گھاٹی مین رہتا ہے نہایت مرد متبرک ہے دن رات اسکو عبادت سے کام ہے اہل دنیا سے کنارہ کشی کیئے ہوئے رہتا ہے اور اسقدر حیلہ کشی کرکے نفس کو پاک کیا ہے کہ روشنضمیر ہی نام ہے جسوقت آواز گریہ اسد ثانی کا مین عابد روشنضمیر کے پہونچی بیتاب ہوگیا اور اپنے مقام سے اوٹھا اور گھاٹی سے نکل کر اوس آواز کی طرف متوجہ ہوا جو اسکے کان مین پہونچی تھی دیکھا کہ زیر کوہ ایک جوان حسین سر برہنہ گریبان چاک آنکھون سے وحشت برس رہی ہے کبھی آپ ہی آپ رونے لگتا ہی کبھی خود بخود ہنسنے لگتا ہے اشعار عشق آمیز زبان پر جاری ہین یہ حالت دیکھکر عابد کو نہایت رحم آیا اور قریب آکر سلام علیک کی آواز دی اسد ثانی جھجک گئے کہ یہ کون آگیا کوئی شناسا نہو کہ راز اوسپر فاش ہوجائے اور بھی مشکل ہو یہ جھجک اسد ثانی کی بخوف افشائے راز تھی کہ اچانک عابد روشنضمیر سامنے آگیا ورنہ اس شیر بیشہ شجاعت کو خوف کسیطرح کا نہ تھا جواب سلام دیا اور نظر کو اوٹھا کر دیکھا تو ایک مرد متبرک بارعب دراز و سفید صورت اونکی نورانی پیشانی چمکتی ہوئی نسخ سے نور اسلام ظاہر ہا تھے پر سجدہ کا گٹھا سر پر عمامہ باندھے ہوئے قریب تھا بادام

کے ہاتھ مین سفید پوشاک پہنے کھڑی ہین اسد ثانی کی ساری وحشت جاتی رہی پھر اکر تعظیم کو اوٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ آپ کہان سے تشریف لاتے ہین اور ہم گرامی آپکا کیا ہی عابد روشنضمیر نے کہا کہ میرا توطن مسکن یہی کوہ ہی اور نام میرا روشن ذوالکمال ہی آپ یہ فرمائیے کہ اسد غازی کے فرزند نبیرہ صاحبقران اول ہو کر یہان کیونکر تشریف لائے اتبو اسد کے کان اور بھی کھڑے ہوئے اور کہا کہ کیا آپ مجھی جانتے ہین عابد نے کہا کہ اگر نہ جانتا تھا تو اب جان گیا اسد نے کہا اب آپنے کیا جانا اس لئے کہ مین نے اپنی زبان سے کچھ بھی نہین کہا آپنے تمام حسب ونسب میرا بیان کر دیا آپ ضرور صاحب کمال ہین اب یہ بھی معلوم ہوگا کہ کس حیلہ سے میرا اسطرف آنا ہوا درویش نے کہا بابا سارے کمال اللہ کے خاص بندون کے واسطے ہین مین ایک بندہ گنہگار ہون مان باپ نے جینے کے واسطے ذوالکمال نام رکھدیا لوگ بھی کہنے لگے اور سبب تمہارے یہان آنے کا وہی ہی جسکا انجام ہمیشہ خراب ہوا کیا ہے تمکو طوفان سبز پوش دختر حوت آئینہ پرست کی محبت نے تباہ کیا ہے دیکھو اب بھی اس ارادہ سے باز آؤ تمکو یہ امور شایان نہین ہین تم کس شیر کے فرزند اور کیسے شیر ہو کر ایک عورت کی محبت مین ایسے دیوانے ہوئے کہ نہ شرم ہے نہ غیرت بشر کو چاہیئے کہ سوا عشق خدا کے عشق مجازی کے پھیر مین نہ پڑے ورنہ بہت خراب ہوگا بقول شاعر ؎

یہ عشق ہے آفت سماوے اِسی کے سختی سے تنگ ہو کر
ہوئے ہزارون ہے دل شکستہ گرا ہے شیشون پہ سنگ ہو کر
ہزارون چراغ اسنے گل کر دیئے سیکڑون بستیان اوجاڑ دین شہر سنسان کر دیئے ؎

کیئے سیکڑون گھر محبت نے خالی	سنو جس محلہ مین رونا پڑا ہے

اسد ثانی دلمین پریشان ہے زبان سے کچھ نہین کہتا شرم وغصہ دونون نے آکر ایک عجیب سکوت کی حالت پیدا کر دی ہے کہ نہ کہتے بنتا ہی نہ خاموش رہتے بنتا ہے دلمین کہتا ہے کیا شامت میری تھی کہ مین اسطرف آیا اگر مجکو معلوم ہوتا کہ یہان یہی ایک حضرت موجود ہین تو کیون اسطرف آتا اور آیا بھی تھا تو اتنا کیون ٹھہرتا کہ یہ آکر پریشان کرتے اور نہ یہ معلوم تھا کہ یہ بک بک کے جان کھائین گے اولٹی سنائین گے ورنہ صورت انکی دیکھتے ہی ٹل جاتا ؎

حضرت ناصح جو آئین دیدہ ودل فرش راہ	کوئی پہلے یہ تو سمجھا دو کہ سمجھائین گے کیا

انکو تو اپنے بڑے سے بحث ہے یہ کیا جانین کہ درد سر دل کیسا ہوتا ہے نہ وہ سخن باقی ہے کہ کسی پر دل آئے نہ اپنے جوانی کا زمانہ یاد ہوگا جو سوچکر پشیمان ہون علاوہ اسکے بعض لوگون کی عادت ہوتی ہے مثل خود را فضیحت ودیگرے را نصیحت + اپنا عیب معشوق ہوتا ہی اور دوسرے پر نکتہ چینی کو سب موجود ہو جاتے ہین ہر چند عابد نے سمجھایا کہ انجام اس محبت کا خراب ہوگا مگر جتنے دیر عابد سمجھایا اور بکا کیئے یہ ظاہر مین تو گردن جھکا سب سنتا کیئے اور درحقیقت یہ اپنے دل سے باتین کیا کیئے خاموش بیٹھے رہے آخر مین کہنا کہ شاہ صاحب ؎

عشق ہم اب نہ کرینگے جو ضرر ہی ناصح	چوٹ جو کھا چکے ہین اسکی دوا کون کرے

اور دوسرا شاعر تو مجکو بالکل ہی اس جرم سے بری کیئے دیتا ہی وہ کہتا ہے ؎

یہ کام تو خود مطلبی سے نہین ہوتا	نادان ہو تم عشق کیے سے نہین ہوتا

پھر جو فعل اپنے ارادہ سے نہین ہے اوسمین ہم مجرم کیونکر ہو سکتے ہین جو بلائے آسمانی اور آفت ناگہانی آنے والی تھی وہ آچکی اب اوسے ہر طرح انگیز کرینگے یہ بھی ہمت مردانہ کے خلاف ہے کہ جب سختی پڑے تو کنارہ کش ہو جائین۔ غزل۔

جو دل پر چوٹ کھا بیٹھے تو گھبرانے سے کیا حاصل	کیا ہی جو اوسے بھلکین گے بچھتانے سے کیا حاصل
ندامت تمکو دونی ہو گی میرا غم سوا ہو گا	جسے تم سن چکے وہ حال دہرانے سے کیا حاصل
ذرا اتنا تو مڑ کر دیکھ ہم کیونکر تڑپتے ہین	ہلاک دکھلا کے منھ پھیر لے جانے سے کیا حاصل

بس یہ ستر زبان پر آتے ہی آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے نہ یہ لحاظ رہا کہ ایک اجنبی شخص جو اس حالت کا پورے طور سے اندازہ نہین کر سکتا وہ ہنسے گا نہ یہ شرم آئی کہ یہ راز چھپانے کا ہی جسوقت درویش نے یہ حالت اسد ثانی کی دیکھی دلمین سمجھ گیا کہ یہ عشق سچا ہے اسکا اثر دل سے مٹنا دشوار ہے کوئی نصیحت کارگر نہو گی بلکہ جتنا منع کرینگے اوتنا غم بڑھتا جائیگا ولولہ زورون پر آئیگا اب اس ذکر کا قطع کرنا مناسب ہے درویش نے کہا بہتر ہے آپ ترک محبت نہ کرین جہانتک دلمین گنجائش ہو یاد معشوق کو جگہ دیجیے لیکن ایک وقت سخت آپ پر ایسا آنے والا ہی کہ یقین ہے اوسوقت آپکو میری ضرورت ہو گی وہ ایک راز سربستہ ہے جسنے مین بیان نہین کر سکتا انشاء اللہ بروقت کہونگا شہزادہ نے فرمایا کہ اوسوقت آپ مجھتک کیونکر پہونچینگے گا اور مین کس ذریعہ سے آپکو خبر کرونگا درویش نے جواب دیا کہ مجھے اطلاع ہو نیکا سہل طریقہ یہ ہی کہ ایک چیز آپ اپنے پاس رکھین وہ یہ ہی یہ کہکر جیب سے ایک تعویذ نکالکر شہزادہ کو دیا اور فرمایا کہ جسوقت کوئی سخت مصیبت آپ پر پڑے اور ایسا مرحلہ سخت و دشوار ہو کہ آپسے طے نہو سکے اوسوقت اس تعویذ کو منھ کی بخار دیجیگا مین فوراً حاضر ہونگا اور حال راز سربستہ کا بیان کرونگا شاہزادہ نے وہ تعویذ عابد روشندضمیر سے لیکر بازو پر باندھ لیا اور عابد نے سلام رخصت کیا شاہزادہ اسد ثانی برائے تعظیم اوٹھ کھڑا ہوا اور درویش جانب صحرا روانہ ہو گئے شاہزادہ نے دیکھا کہ وہ ایک پہاڑ کی گھاٹی مین جاکر غائب ہو گئے اسد ثانی انکے جانے کے بعد نہایت شرمندہ ہوا کہ ایسے مرد متبرک سے مین نے اسطرح کی گفتگو کی اور اونسے ترک محبت طوفان سبز پوش سے صاف صاف انکار کر دیا کاش مین اونکے منھ پر یون نہ کہتا اور اقرار کر لیتا کہ مین ترک عشق کی کوشش ضرور کرونگا آئندہ مقدر رہے تو اونکو ملال نہوتا اور اسطرح صاف صاف اونسے مخالفت کرنے مین یقینی مجھ سے ناراض ہو گئے ہونگے مگر مین کیا کرون کہ میری عادت جھوٹ بولنے کی نہین ہر چند کہ بقول سعدی دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز مگر وہ شخص مجبور ہے جسے عادت نہو اسطرح کی دل سے باتین کرتے ہوئے اور لاحول پڑھتے ہوئے اپنی جگہ سے اوٹھے اور بجانب خیمہ روانہ ہوئے جسوقت قافلہ مین پہونچے ہین تو وقت نماز صبح کا تھا چراغ جھلملا رہے تھے ہوائے سرد چل رہی تھی طائر چہچہا رہے تھے گویا اپنی زبان بیزبانی مین حمد الٰہی بجا لا رہے تھے آواز آذان بلند تھی اہل قافلہ وضو کر رہے تھے

اسد ثانی نے جلدی سے وضو کیا نماز پڑھی حالانکہ انکو ایسا عشق تھا کہ کسی وقت یاد ملکہ طوفان سنبر پوش کی نہ بھولتی تھی لیکن یہی ایسے مرد باخدا تھے جو اس حالت مین بھی بندگی رب بے نیاز کی بجا لاتے تھے اور تھوڑی دیر کے واسطے دل سے یاد ملکہ کی دور کرکے یاد خدا کو جگہ دیتے تھے بعد نماز کے اگر کوئی دعا تھی تو یہی تھی کہ پروردگارا وہ کونسا دن ہوگا جو دیدار اوس یار جانی کا نصیب ہوگا وظیفہ مین سوا یا جامع المتفرقین کے اور کوئی نام پروردگار عالم کا زیادہ دلچسپ نہ تھا الحاصل جسوقت نماز صبح سے فرصت ہوئی تو قیصر شامی حاضر ہوا اور عرض کی کہ اب چلکر ملک کی سیر کیجئے کہ دل بہلے شاہزادہ نے بخاطر قیصر شامی منظور کیا حالانکہ دل تو سوا تنہائی کے کسی سیر و تماشے کو نہ پسند کرتا تھا۔ ؎

دل چاہتا تھا یہی وہی فرصت کہ روز و شب	بیٹھا رہون تصور جانان کیے ہوئے

لیکن زمانہ کی گردش کس کو ایک پر رہنے دیتی ہے مروتاً قیصر شامی کے ساتھ ملک سحابہ مین داخل ہوئے ساتھ ساتھ قیصر شامی کے چلے جاتے تھے لیکن سمجھ مین نہ آتا تھا کہ ہم کہان جاتے ہین چہرہ کی زردی دل کے درد کی خبر دیتی تھی لوگ صورت دیکھ دیکھکر اپنے اپنے مذاق کی موافق رائے زنی کرتے تھے کوئی کہتا تھا کہ یہ مدقوق ہے کوئی کہتا تھا مصیبت زدہ ہے کوئی کچھ کہتا تھا کوئی کچھ کہتا تھا لیکن جو اس آفت مین پھنس چکے تھے اس درد سے آگاہ تھے مذاق عشق رکھتے تھے وہ کہتے تھے کہ ہو نہو کچھ نہ کچھ شیدا ہے حسرت اسکی نگاہون سے پیدا ہے۔ ؎

ہوتے آفت کے ہین یہ پرکالے	تاڑ جاتے ہین تاڑنے والے

مگر انکو کچھ خبر نہ تھی قیصر شامی نے مکان قابل قیام تلاش کیا اور اسد ثانی سے کہا کہ آپ اپنے رہنے کے قابل درجہ پسند فرمالین جواب دیا کہ ہمارے پسند کی جگہ تو قبر ہے وہ کاہیکو ملے گی اس لیے کہ جان ایسے سخت ہوگئی ہے کہ تن سے نہین نکلتی جبتک کہ زندگی باقی ہے یہ کوہ و صحرا مین بسر ہوجائیگی، تمہارے ساتھ ہونے کی وجہ سے برائے نام ایک جگہ ہونا ضرور ہے اوسمین صرف تنہائی اور علحدگی کی شرط ہے بس اس سے زیادہ کوئی خواہش نہین ہے قیصر شامی نے مرضی کے موافق کے ایک کمرہ جو سب سے علحدہ تھا دروازے اوسکے باغین باغ کے جانب تھے تجویز کرکے مسہری بچھوادی سامان آسایش مہیا کردیا اور کہا کہ اب مین بادشاہ کی خدمت مین جاتا ہون امیدوار ہون کہ یہ ملک پر ایا ہے یہان ادھر اودھر بے سمجھے نہ چلے جائینگا نہین معلوم لوگ یہان کے کیسے ہین برتاؤ اونکا مسافرون سے کس قسم کا ہے شاہزادہ نے فرمایا کہ جب ہم کسی کو آزار نہ دینگے تو ہمین کوئی کیون ستانے لگا اور قید ہوکر ہم سے نہ رہا جائیگا جہانتک ہم سے ہوسکیگا یہان سے نہ نکلینگے اور اگر زیادہ جی گھبرایا تو سوا صحرا کے ہمین آبادی سے خود نفرت ہے جنگل مین کون آکر فساد کریگا نہ مین برائے شکار جاتا ہون کہ کسی سے صید پر جھگڑا ہو مین خود آہو تیر خوردہ ہون تم اطمینان رکھو اور اگر ایسے ہی زبردستی ہے تو سمجھا جائیگا

قیصر شامی خاموش ہورہا اور کچھ اشیاء لائق بادشاہ اپنے ہمراہ لیکر جانب دربار ملک سحاب لشکر گیر روانہ ہوا جسوقت سحاب لشکر گیر بادشاہ ملک سحابیہ کو اطلاع ہوئی کہ ملک شام سے ایک سوداگر آیا ہے اور امیدوار باریابی ہے اسنے بلوالیا اور کچھ اشیاء پسند کرکے خریدلین اور چند ایسی چیزون کی فرمایش کی جو قیصر شامی کے پاس تھین ضرور مگر وہان موجود نہ تھین اسنے عرض کیا کہ کل یہ چیزین بھی لے کر حاضر ضرور ہونگا یہ کہکر سوداگر رخصت ہوا اور مکان مسکونہ پر آیا اور آتے ہی اسد غازی کو پوچھا لوگون نے بیان کیا کہ آپ کے جانے کے بعد وحشت نے زور کیا اور کچھ اشعار جنون آمیز پڑھتے ہوئے کہین چلے گئے قیصر شامی کو اطمینان تھا کہ اکثر یہ صحرا مین نکل جاتے ہین اور جسوقت مزاج مین آتا ہے پلٹ آتے ہین یہ کوئی نئی بات نہ تھی جس سے قیصر شامی پریشان ہوتا لیکن شاہزادہ اسد ثانی جو بعد قیصر شامی کے جانے کے یہان سے نکلکر چلے تو بستی سے علیحدگی اختیار کی اور جانب صحرا روانہ ہوئے ادھر ادھر پھرتے پھرتے ایک درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھکر اپنے حسب حال مختلف اشعار پڑھنے لگے۔ ؎

ہین نئے سامان خنون فتنہ سامان کے لیئے	ر	جڑھ رہے ہین ہاتھ کے ناخن گریبان کے لیئے
	دیگر	
آئے دنیا مین ہمارا وہ مصیبت کے لیئے		دل ہے زخم بلا زخم اذیت کے لیئے
نالے کرتا ہون برابر کار دلمین ہے شب ہجر	ر	مشق کرتا ہون غم دل کی شکایت کے لیئے
	دیگر	
یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا	ر	اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا
	دیگر	
جہان سے حسرت دیدار یار لیکے چلے		ہمین سے داغ فراق تمہارے کے چلے

افسوس کہ ہمین نہین امید کہ زندگی مین ہماری حسرت نکلی اور پھر دیدار اوس محبوب دلفریب کا نصیب ہو کیونکہ خواب کی بات تھی نہ معلوم وہ خواب صادق تھا یا محض طلسم خیال تھا جسکو بیداری کی لوح نے شکستہ کردیا ہا اگر وہ صورت زیبا دراصل نہین ہے تو میرے دماغ مین پھر وہی حالت پیدا کردی جس سے وہ دلکش پھر پیش نظر ہوجائے مجھے اس بیداری سے وہ خواب بدرجہا پسند ہے اور یہ تو میرے دل سے نہین ہوسکتا کہ اگر وہ ایک خیالی تصویر ہے سمجھ لون تو اوسکے دیدار کی حسرت کو دل سے دور کردون یہ تو اسی جنون عشق کے لطف اوٹھا رہے ہین اور خاک پر بے تکلف بیٹھے ہوئے ہین قضائے کار اتفاقات روزگار ملکہ سحابیہ بانو دختر ملک سحاب لشکر گیر برائے شکار ایک مرکب پر سوار نیزہ ہاتھ مین لباس مردانہ پہنے ہوئے مرکب پر سوار کمان و ترکش پر ترکش کمر مین لگا ہوا سیر کرتے ہوئے ادھر آنکلے نقاب اسکے چہرہ پر پڑے ہوئے تھے لیکن حسن عالم افروز اسکا پردہ نقاب سے باہر آرہا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ شعاع شمع فانوس کو توڑ کر باہر نکلی آتی ہے جسوقت یہ گھوڑا دوڑاتے ہوئے اسطرف سے نکلے تو نظر اسکی اسد ثانی پر پڑی اسکی

حالت ایسی نہ تھی جسکو دیکھکر انسان کو فکر نہ پیدا ہو جائے کہ یہ کس رنگ مین ہین ۔ ؎

آداب عاشقی کا رہے پاس اے جنون	حالت نہ وہ بنا کہ تماشا کہین جسے

انکو تو انکے جنون محبت نے ایسا تماشا بنا دیا تھا کہ جو دیکھتا تھا وہ ایسا محو ہوتا تھا کہ خود بھی قابل تماشا ہو جاتا تھا ۔ ؎

ہوے بیخود کچھ ایسے اوسکا جلوہ دیکھنے والے	تماشا بن گئے خود ہی تماشا دیکھنے والے

ملکہ غور سے اسد ثانی کو دیکھا کی اور ایسی متاثر ہوئی کہ جی چاہا پاس جا کر حالات اسکے دریافت کرون مگر حیا مانع ہوئی اور یہ خیال پیدا ہوا کہ بادشاہ کی تو بیٹی ہو کر ایک معمولی آدمی سے ایسے مقام پر بات چیت کرے مجھے شایان نہین یہ سوچکر پلٹ گئی لیکن جسوقت اپنے باغ مین پہونچی تو یہ خیال آیا کہ نہ معلوم یہ کون شخص تھا اور کہان سے اس صحرا مین نکل آیا کس حالت مین مبتلا تھا اوسکو بلوا کر دریافت کرنا چاہیئے اسکا حال سننا بھی دلچسپی سے خالی نہو گا یہ سوچکر وہان سے پھری اور اپنے مین باغ مین آکر مہتر صمد کو طلب کیا یہ عیار اسکا کو کا بھی ہے جسوقت مہتر صمد حاضر ہوا ملکہ نے کہا کہ ہوالی باغ مین ایک درخت کے نیچے ایک وحشی مزاج آدمی بیٹھا ہے اوسکو کسی ترکیب سے یہان لے آ یہ سنکر مہتر صمد باغ سے نکلکر روانہ ہوا ادھر اودھر دیکھتا ہوا قریب اسد ثانی کے پہونچا قطع وضع سے سمجھا کہ یہ کسی کا عاشق ہے سلام کیا اسد ثانی نے کہا کہ تمکو میرے نام و مکان سے کیا کام ہے ایک مرد مسافر ہون تمہارے ملک مین آیا ہوا ہون صحرا سے میری طبیعت زیادہ مانوس ہے اکثر جنگلون کی سیر کیا کرتا ہون مہتر صمد نے کہا کہ اس دریافت سے ایک غرض ہے شاید آپکا بھی کوئی مطلب نکلے اسد ثانی نے کہا کہ میرا مدعا ایسا نہین ہے جو میری زندگی مین نکلے ہان تمہارا کوئی مطلب ہو تو مجھے نام بتانے مین عذر نہین مہتر صمد نے کہا کہ اچھا میرا ہی مطلب سہی آپ اپنے گرامی سے آگاہ تو فرمایئے شاہزادہ نے کہا کہ مجکو اسد ثانی کہتے ہین صاحبقران اول میرے جد امجد اور میرے والد کے جد مادری ہین مہتر صمد نے کہا آپ سے نامی و نامور صاحب جاہ و حشم یہان اس حال پر ملال سے کیونکر تشریف لائے دشمنون پر ایسی کیا بنی کہ نہ لشکر نہ فوج آتھا یہ کوئی خاص معاملہ نہین اسد ثانی نے کہا کہ اسکا سبب نہ پوچھو اپنا مطلب بیان کرو مہتر صمد نے کہا کہ ہماری شاہزادی نے آپکو بلایا ہے اونکا یہ معمول ہے کہ جو مسافر اس ملک مین آئے اور اس صحرا مین اوسکا گذر ہو جائے تو وہ دعوت وضیافت کرتی ہین جیسے مرتبہ کا ہو ویسا ہی سامان اوسکے لیے مہیا کرتے ہین اونھون نے آپ کو بلایا ہے اور کہا ہے ۔ ؎

ارواق منظر چشم من آشیانہ تست	کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست

اگر آپکے مذہب مین رد دعوت جائز ہو تو مین زیادہ نہین عرض کرسکتا ورنہ چلنا آپکا ضروری امر ہے یہ سنکر شاہزادہ اسد ثانی نے اک آہ کھینچی اور فرمایا کہ بہتر ہے مہتر صمد شاہزادہ اسد ثانی کو اپنے ہمراہ لیچلا راہ مین اسد ثانی نے مہتر صمد سے کہا کہ تم ملکہ کو میرے نام و نشان سے نہ آگاہ کرنا اسواسطے کہ مجھے اظہار اپنا منظور نہین ہے مہتر صمد نے کہا کہ اگر اظہار حسب و نسب نہ کیا جائیگا تو ملکہ ایک معمولی

آدمی بھیجکر اوسی سامان سے دعوت کرینگی وہ آپ کے خلاف مزاج ہوگا اسد ثانی نے
کہا کہ مجھے اسکی پروا نہین ہے انھین باتون مین راستہ طے ہوگیا کیونکہ باغ ملکہ کا دکان سے
قریب تھا اسد ثانی دروازہ پر ٹھہرے اور مہتر صمد نے ملکہ سے اطلاع کی ملکہ
نے کہا کہ بلالو اوس سے پردہ کیا وہ اپنے ہوش مین کب ہی لیکن مہتر صمد نے ملکہ سے
یہ کہدیا تھا کہ مین دعوت کے بہانہ سے لایا ہون ملکہ نے سامان دعوت کا حکم دیدیا تھا
مہتر صمد آکر اسد ثانی کو باغ مین لے گیا اسد ثانی کی نظر جو ملکہ سحابیہ پر پڑی
دیکھا کہ ایک زن حسینہ ہے چہرہ پر آثار راست بازی ہین ملکہ نے قریب اپنے
بیٹھنے کو کہا اوسکے بعد مزاج پرسی کے اسد ثانی نے کہا کہ شکر ہے خدا کا ہر عالمین
بعد تواضع و تعظیم کی ملکہ نے پوچھا کہ آپکا اسم گرامی کیا ہے فرمایا کہ سرگشتہ صحرائے محبت و آوارہ
کوے الفت ملکہ نے کہا کہ یہ تو آپکی صورت سے ظاہر ہے لیکن نام اصلی کیا ہے شاہزادہ
کو تردد ہوا فرمایا کہ تمہین میرے نام سے کیا کام ہے تم نے مسافر نوازی کی مین سادہ مزاجی سے
چلا آیا ملکہ نے کہا آپکی سادہ مزاجی میری سادہ لوحی سے زیادہ نہین ہے اس لیئے کہ مین اس
ملک کی شاہزادی اور عورت ہوکر ایک نامحرم مرد سے اسطرح بیجھجانہ ملی اور
آپکو نام تک بتانے مین تامل ہے کیا آپ مجکو دشمن سمجھتے ہین مین قسم کھاتی ہون اپنے
دین و مذہب کی کہ اگر نام معلوم ہونے کے بعد مجھسے یہ بھی ظاہر ہوگا کہ آپ میرے
دشمن ہین تو بھی مین آپ سے بہ لطف و مدارا پیش آؤنگی اور اگر آپ نام نہ بتائین گے
تو مجھے رنج ہوگا شاہزادہ نے گردن جھکالی بعد کچھ دیر کے فرمایا کہ اے ملکہ اگر
مین یہ جانتا کہ تم دشمن ہو اور نام دعوت مجھ سے لیا جاتا تو بھی مین رد دعوت نہ کرتا نہ مجھے
یہان آنے مین کوئی تکلف ہوتا نہ مجھے کسی وقت مین دشمن سے خوف ہے ہر چند کہ
میرا جی نہین چاہتا کہ مین زمانہ عسرت مین حال تونگری بیان کرون مگر تمہاری خلق و اصرار
نے مجبور کردیا یہ فرماکر یہ شعر ورد زبان فرمایا ؎

دل میرود ز دستم صاحبدلان خدارا	دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا

مجکو اسد ثانی کہتے ہین ملکہ نے کہا کہ اس ملک تک اس حال خراب سے کیونکر آنا ہوا
اسد ثانی نے کہا بس اب آگے نہ پوچھو ملکہ نے کہا اگر غیر لوگون کی شرم ہے تو مین
سب کو ہٹائے دیتی ہون اتنا اشارہ پاتے ہی سب انیسین کلیسین چلی گئین مہتر
بھی ہٹ گیا ملکہ نے ہاتھ جوڑے کہ برائے خدا یہی بتلا دیجئے شاہزادہ نے
فرمایا کہ اے ملکہ اب زیادہ مجکو پریشان نہ کرو تمہاری عنایت نے تھوڑی دیر
کے واسطے میرے حواس درست کردیئے اب تم پھر وہی ذکر لاتے ہو کہ جس سے
ہوش و حواس مین فرق آجائیگا اور دماغ مین بات نہ سماسکے گی کچھ کا کچھ جواب دونگا
کی طبیعت اسد کی حالت سے ایسی متاثر ہوئی جاتی ہے کہ شوق اسکا بڑھتا جاتا ہے جب
ملکہ نے دیکھا کہ یہ کسی طرح نہین بیان کرتا ملکہ نے کہا تمکو اوسی نازنین کی جان کی قسم ہے
کہ جسپر تم فریفتہ ہوا اور جس کے عشق نے تمہین اسدرجہ کو پہونچایا ہے مجھ سے نہ چھپاؤ شاہزادہ
نے مجبور ہوکر گردن جھکالی اور سارا حال اپنا ملکہ طوفان سبز توپش کے عشق کا بیان کیا

آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے ملکہ پر اسا اثر ہوا کہ یہ بھی رونے لگی اب ایک مرتبہ اسد ثانی کا دم گھبرایا اور طبیعت پریشان ہوئی بس اوٹھ کھڑا ہوا ملکہ سحابیہ نے کہا کہ کہان اسد ثانی نے کوئی جواب نہ دیا ملکہ نے دامن پکڑ لیا اور کہا کہ اے بیمروت بیوفا اپنا ہی سا دل دوسرے کا بھی سمجھ تعجب کی بات ہے کہ صاحب درد ہوکر دوسرے کے درد کی پروا نہین کرتا یہ کہکر شعر پڑھا ؎

جو طبیب اپنا ہے دل اوسکا کسی پر زار ہی	افتردہ باد اے مرگ میسی آپ ہی بیمار ہے

اسد دل اور نے پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ اے ملکہ مین اس رمز کو اچھی طرح نہین سمجھا ملکہ سحابیہ نے کہا کہ اے شخص جسوقت سے مین نے تجکو دیکھا تھا اوسوقت سے مین نے اپنی قسمت کا مالک تجکو سمجھ لیا تھا مگر مین یہ نہ جانتی کہ میری تقدیر مجھ سے برگشتہ ہوگئی ہی کیسے کیسے شاہزادے اور شہریار زادے میرے باپ سے میرے خواہشمند ہوئے لیکن صرف میرے انکار پر اونکو مایوسی نصیب ہوئی اب میرا دل بھر آیا تو نے مجھ سے روگردانی کی یہ سزا ہے اوسی کی جو مین نے اورون کے حق مین کیا ہر چند کہ یہ رشک اسطرح کا ہے جسے کوئی بھی نہین گوارا کرسکتا اور یہ زہر ایسا ہے کہ کام انسان کا تمام کردیتا ہے مگر مین تجھ سے وعدہ کرتی ہون کہ درد تیرا مٹا دونگی اور جہان سے ممکن ہوگا تیرے معشوق کو پیدا کرکے تجھ سے ملادونگی لیکن صلہ اسکا میرے واسطے کیا ہوگا اسد ثانی نے کہا کہ گویا تم نے مجھے مول لے لیا سحابیہ بانو نے کہا کہ نہین بلکہ صلہ اسکا اسیقدر چاہتی ہون کہ جیسی خوشی مین تجکو دون تو ویسی ہی خوشی مجھے بھی دے یعنے اگر شادی تیری ملکہ طوفان سبز پوش کے ساتھ ہوجائے تو مجھے بھی اپنی کنیزی مین قبول کر یہ سنکر اسد ثانی نے فرمایا کہ مجھے بسر وچشم منظور ہے اب جو ملکہ نے دلکی بات کہی تو وہ ساری وحشت تشریف لیگئی اور بیٹھ گئے ملکہ سے نہایت توجہ کے ساتھ باتین کرنے لگے کہ کیا تم اوسکو جانتی ہو وہ کہان رہتی ہے تمہین اوسپر کیا اختیار ہے ملکہ سحابیہ نے کہا کہ اگرچہ اسوقت مجھے یہ یاد نہین آتا کہ وہ کہان کی شاہزادی ہی مگر مین تم سے یہ کہے دیتی ہون کہ بہت جلد پتا لگا لیگا یہ نام مینے کسی سے سنا ضرور ہی اور اپنے کو کامہتر صمد کو آواز دی مہتر صمد حاضر ہوا ملکہ نے کہا کہ تم ملکہ طوفان سبز پوش سے آگاہ ہو کہ وہ کسکی دختر ہے کہان رہتی ہے مہتر صمد نے کہا کہ جی ہان مین اوسکو جانتا تو ہون مگر اتنا ہی جانتا ہون کہ وہ حوت آئینہ پرست کی دختر ہے یہ نہین معلوم کہ حوت آئینہ پرست کہان کا حاکم ہے ملکہ سحابیہ نے کہا کہ اے مہتر صمد اگر تو پتہ اوس شاہزادی کا لگا دے تو مین کچھ انعام دونگی مہتر صمد نے کہا کہ مین حتی الامکان کمی نہین کرونگا ملکہ سحابیہ نے کہا کہ بس جاؤ دیر نہ کرو اور بہت جلد پتا لگا کر واپس آؤ یہ سنکر مہتر صمد اوسیوقت روانہ ہوا بعد جانے مہتر صمد کے ملکہ سحابیہ نے اسد کے واسطے کھانا منگایا دونون نے ساتھ کھانا کھایا ایک مرتبہ اسد ثانی کو یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ عورتون کے قریب مین بھلا یہ اوس محبوب کو کیا جانے جسکا پتہ ہم نہ لگا سکے یہ کیا لگا یگی بس ان خیالات نے ایسا پریشان

کیا کر فوراً اوٹھ کھڑا ہوا ملکہ سحابیہ نے پھر روکنا چاہا لیکن اسد ثانی نے کہا کہ اے ملکہ اب مجھے نہ روکو اس لئے کہ میرا جی گھبرا گیا ہے اور وحشت دل زور پر آچلی ہے ایسا نہو کہ کوئی بات تمہارے خلاف مجھ سے سرزد ہو اور تمہین ملال گزرے ملکہ سحابیہ نے کہا تم کیسے ہی کج خلقی کروگے مگر میرے خلاف نہوگا کیونکہ مین تمہارے حال سے واقف ہوگئی ہون اسد ثانی نے کہا کہ اگر تمہارے خلاف نہ ہوگا تو اب مجھے یہان کا بیٹھنا جبر ہے ملکہ سحابیہ نے کہا کہ اچھا مجھ سے اقرار کرتے جاؤ کہ پھر آنا اسد ثانی نے وعدہ کیا کہ مین ضرور آؤنگا اوسکے بعد باغ سے نکلکر جانب صحرا روانہ ہوا اور یہ شعر پڑھا ؎

جھپٹا وقت ہے بہتا ہوا اور ہاتھ را	صبح سے شام ہوئی دل نہ ہمارا ٹھہرا

اسی کے حسب حال اشعار پڑھتے چلے جاتے تھے اب ہمکو تو اسی حال مین چھوڑا جاتا ہی لیکن اول

چند کلمہ داستان مہتر صمد عیار کے بیان کئے جاتے ہین

کہ جسوقت ملکہ سحابیہ نے مہتر صمد کو برائے تلاش طوفان سبز پوش روانہ کیا تو یہ باغ سے نکلکر چلا اور شہر کے ناکے پر پہونچکر آیندہ روندے غیر ممالک کے حال دریافت کرنا شروع کیا اتفاقاً کچھ سوداگرون سے ملاقات ہوئی اونسے پوچھا کہ آپ لوگ کہان سے آتے ہین انہون نے بیان کیا کہ ہم شہر سمرقند سے آتے ہین جو اس ملک سے بہت قریب ہے مہتر صمد نے پوچھا کہ حال شہر سمرقند کا کیا ہی سوداگرون نے بیان کیا کہ شہر پر آشوب ہو رہا ہی بادشاہ نہایت پریشان ہے ملک پرحوت آئینہ پرست چڑھ آیا ہے اوسکے ساتھ فوج بیشمار ہے اور ساحر بھی ہین بس یہ سنتے ہی مہتر صمد جانب شہر سمرقند روانہ ہوا جسوقت قریب شہر پہونچا دیکھا کہ لشکر اوترا ہوا ہے صورت اپنی ایک فقیر کی بنائی اور داخل لشکر ہوا اور دریافت کیا کہ یہ کسکی فوج ہے لوگون نے بیان کیا کہ حوت آئینہ پرست کا یہ لشکر ہی اب مہتر صمد سوچا کہ یہ کیونکر دریافت ہو کہ دختر اسکی کس مقام پر ہے اسی فکر مین یہ لشکر سے علیحدہ ہوا اور صحرا مین ایک درخت کے نیچے سوچ مین بیٹھا ہوا تھا کہ کیا تدبیر کرون کہ دریافت کرون کہ شام ہوگئی طائر اپنے اپنے آشیانون مین بیٹھے مسافرون نے منزل کی تمام صحرا مین تاریکی چھاگئی ایک ہوکا عالم نظر آتا تھا مہتر صمد گرد پا درندون کے خوف سے ایک درخت پر چڑھگیا کہ رات یہین بسر کرنا چاہیئے صبح کو دیکھا جائیگا جسوقت یہ درخت کے ایک بلند شاخ پر پہونچا تو نظر اسکی جانب شمال گئی دیکھا اسنے کہ کچھ روشنی ہو رہی ہی مہتر صمد نے غور کیا کہ یہ کیسی روشنی ہے کوئی گاؤن یہان آباد ہے یا کسی قافلے نے قیام کیا ہے فاصلہ زیادہ تھا اچھی طرح محسوس نہوا آخر درخت سے اوتر آیا اور جان پر کھیل کر اوسی جانب روانہ ہوا جہان ذرا سا کھٹکا ہوتا تھا تو درندون کے خوف سے یہ خفقہ آشیان کھینچ مارتا تھا جب روشنی ہوتی تھی اور معلوم ہوجاتا تھا کہ راستہ ہے پھر آگے بڑھتا تھا اوسی روشنی کے سید پر چلا جاتا تھا یہانتک کہ جاتے جاتے قریب پہونچا دیکھا اسنے کہ ایک بارگاہ برپا ہے سراپردے اوسکے اوٹھے ہوئے ہین اور اندر بارگاہ کے محفل عیش آراستہ ہے شغل سرود و ستار بھی ہو رہا ہے مہتر صمد سوچا کہ کیا تدبیر کرنا چاہیئے اور کیونکر اس محفل مین داخل ہونا چاہیئے پس ویسے ہی ایک

مگر جو سنکر کے صورت اپنی ایک عورت کی بنائی اور قریب بارگاہ ایک درخت کے نیچے بیٹھکر رونا
شروع کیا اسقدر رو اویلا مچائی کہ آواز اسکی اون لوگون نے سنی جو اوس محفل مین شریک تھے
گاؤن سے کہا کہ خاموش ہو رہو دیکھو تو یہ شور وغل کیسا ہے اس محفل مین سوا عورتون
کے مرد کا نام نہ تھا دو چار عورتون سے اونکی مالک نے کہا کہ دیکھو تو یہ کون رو رہا ہے
اور اوسپر کیا مصیبت پڑی ہے وہ عورتین آئین اور پوچھا کہ اے نیک بخت تو کیون
رو رہی ہے تجھپر کیا مصیبت پڑی اوسنے کہا کہ بی بی تم سنے کیا بیان کرون مین جس حال مین
ہون مجھے رہنے دو اونھون نے کہا کہ اگر ہم سے دوا تیرے درد کی ہوسکے گی تو تامل
نہ کرینگے اوسنے کہا کہ ہمین اپنی ملکہ کے پاس لے چلو تو اونکے سامنے بیان کرین گے
وہ عورتین اسکو اپنے ہمراہ لے کر ملکہ کی خدمت مین آئین اوسنے ادب سے ملکہ کو سلام کیا
ملکہ نے جواب سلام دیا اور دیکھا ایک حسن عورت ہے نہایت قبول صورت ہے پوچھا
کہ تو اس صحرا مین کیونکر آئی اوسنے کہا کہ اک شرم کی بات ہے اوسے کیا بیان کرون
ملکہ نے فرمایا کہ شرم مردون سے کی جاتی ہے عورتین عورتون سے شرم نہین کرتی ہین
اوسنے کہا کہ یہ صحیح ہے مگر درد صاحب درد سے بیان کرتے ہین ؎

ہر قسم ہی بیس کا مزا جانے	جسکو ایذا نہ ہو وہ کیا جانے

ملکہ سمجھی کہ کسی کی عاشق ہے کچھ دیر سکوت کرنے کے بعد فرمایا کہ بس اب برخاست
کرو مجھے نیند آتی ہے یہ فرماکر اوٹھ کھڑی ہوئی اور اوس عورت کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے
خوابگاہ مین آئی باربدارون کو بھی منع کر دیا کہ آج ضرورت اسکی نہین ہے اور تخلیہ کر دیا
اب اس عورت سے کہا کہ اے نیک بخت اب تو حال اپنا بیان کر مین بھی تیری طرح دردمند
ہون عجب نہین ہے کہ میرا تیرا درد ایک ہی سبب سے ہو اسی باعث سے مین نے
تخلیہ کر دیا اور اون لوگون کو ہٹا دیا جو متبلائے درد نہین ہین یہ سنکر اوس عورت نے
بیان کیا کہ اے ملکہ آفاق اول تو اپنے نام نامی واسم گرامی سے آگاہ فرمایئے کہ آپ کس
ملک کی رہنے والی ہین اور یہان اس صحرا مین کیون قیام پذیر ہین ملکہ نے فرمایا کہ مین
تجھ سے پوچھتی تھی تو مجھ سے پوچھنے لگی مجھے تیری طرح چھپانے کی ضرورت نہین ہے
اس لیئے کہ مین نے صحرا مین رہنا اسی غرض سے اختیار کیا ہے کہ آیندہ دردمند سے دوا
اپنے درد کی پوچھون سخن پہلے ہی مین بیان کیئے دیتی ہون مگر اول یہ بتا کہ تو شاہون
اور شہریارون کے حالات سے واقف ہے اوسنے کہا کہ خوب جانتی ہون مجھے
برس دن گزرا ہے اسی تباہی کو ملکون ملکون مین پھرتی یہانتک پہونچی ہون ملکہ نے
کہا کہ مین تجھ سے سب حال اپنا بیان کیئے دیتی ہون نام میرا طوفان سبز پوش ہے دختر ہون
ملک حور آئینہ پرست کی باپ نے میرے ملک سمرقند پر چڑھائی کی ہے
اور ملک گیری کرتا ہوا یہانتک پہونچا ہے لیکن مین بسبب ایک مصلحت کے
اوسکے ہمراہ آئی ہون اور اوس سے علیحدہ صحرا مین رہا کرتی ہون اس لیے
کہ مین نے ایک خواب دیکھا تھا چاہتی ہون کہ اوسی کے تعبیر عالم بیداری مین نظر آئے
اوس عورت یعنے مہتر صمد گرد یا نے کہا کہ وہ خواب بیان کیجیے ملکہ نے کہا کہ ایک روز

شب کے وقت مین اپنے بالاخانہ پر سو رہی تھی مینے دیکھا کہ میرے باغ مین محفل رقص و سرود گرم ہے دور بادۂ ناب کا چل رہا ہے کہ ایک شہریار عالیوقار اچانک میرے باغ مین چلا آیا پہلے تو مجھے نہایت غصہ آیا کہ یہ کون مرد اجنبی نامحرم میرے باغ مین چلا آیا لیکن جسوقت نظر میری اوسکے جمال جہانفروز پر پڑی تو سارا غصہ فرو ہوگیا اور مین نے اوسکی تواضع کی وہ صحبت عیش مین شریک ہوا اوسی عالم مین میری آنکھ کھل گئی اوسوقت سے مین نہایت پریشان ہون کہ کیونکر پتا اوس شہریار عالیوقار کا لگاؤن اوس عورت نے پوچھا کہ نام اوس شہریار کا کیا تھا ملکہ نے کہا کہ نام اوسنے اپنا اسد ثانی بتایا تھا مگر یہ مین نے نہ پوچھا تھا کہ وہ رہنے والا کس مقام کا ہے اب اگر تو آگاہ ہو کہ یہ شہریار کس ملک کا رہنے والا ہے تو بیان کر مہتر صمصام دل مین نہایت خوش ہوا اور کہا کہ مین اوسنے واقف ہون اتنو ملکہ اوٹھ بیٹھی چہرہ پر بحالی آگئی اور کہا کہ اگر تم پتا اوسکا لگادو تو جو مانگوگی مین دونگی مہتر صمصام نے کہا کہ مین بہت جلد اوسکو آپسے ملا دونگی مگر ہائے اپنے درد کا علاج کس سے پوچھون ملکہ نے کہا کہ اب اپنا درد بیان کر مہتر صمصام جو بصورت عورت بنا ہوا تھا کہا کہ مین اوسی شہریار کے دوسرے بھائی پر عاشق ہون جسکا نام عضنفر بن اسد ہے ملکہ نے کہا کہ اگر تم اسد ثانی کو مجھ سے ملا دوگی تو مین اوسنے کہہ سنکر عضنفر کے ساتھ تیرا عقد کرا دونگی غرضکہ اس عہد و پیمان کے بعد اوس عورت نے کہا کہ اب مجھے جانے دیجیے تاکہ مین اوس شہریار کو راضی کرکے آپسے ملاؤن ملکہ نے کہا ایسا نہ کرنا کہ تم نہ آؤ تمہین سے مجکو ایک تسکین ہوئی اگر تم بھی نہ ہوگی تو اور میرا جی گھبرائیگا مہتر صمصام نے کہا آپ یہ کیا فرماتی ہین آپ ہی کی ساتھ تو میری بھی غرض اٹکی ہوئی ہے غرضکہ چلتے وقت اوسنے ملکہ سے کہا کہ کوئی نشانی اپنی دیجیے تاکہ وہ شہریار عالیوقار آپکی محبت کا یقین تو کرے ملکہ نے اپنی ایک تصویر اسکو دی اوسی حال پر ملال کی تھی کہ بال پریشان چہرہ زرد لب پر آہ سرد ذقن پر ہاتھ اور کہا کہ کہدینا کہ تمہاری محبت نے ہماری یہ حالت بنا رکھی ہے مہتر صمصام تصویر ملکہ کی لیکر رخصت ہوا اب دیکھیے یہ باغبین کسوقت پہونچتا ہے اور کب ملکہ سحابیہ سے حال طوفان سبز پوش کا بیان کرتا ہے لیکن اول چند

کلمہ داستان سرگشتہ راہ الفت و آوارہ کوئی محبت شاہزادہ اسد ثانی کے گزارش کیے جاتے ہین

کہ یہ ملکہ سحابیہ سے دامن چھوڑاکر اور پھر آنے کا اقرار کرکے چلے تھے کہ چند کوتوالی کے آدمیون نے آکر انکو پکڑ لیا کہ تم کون ہو اور ملکہ کے باغ مین کس لیئے گئے تھے یہ اپنے ہوش مین کب تھے کہ مصلحت وقت کے موافق اوسنے بہانہ کرتے یا کسیطرح اپنی جان بچاتے ایسے اولٹے سیدھے جواب دیئے کہ وہ لوگ انکو گرفتار کرکے کوتوال شہر کے پاس لے گئے اور تمام حال بیان کیا کوتوال شہر نے پوچھا کہ تم کیا جواب رکھتے ہو

اسد ثانی نے فرمایا کہ مین غلطی سے راہ بھولکر باغ مین چلا گیا تھا کوتوال ہنسا اور کہا کہ
ایسا بھونڈا فقرہ مثل مشہور ہے کہ دروغگو را حافظہ نباشد کیا باغ مین دروازہ نہ تھا یا
چہار دیواری نہ تھی خیر تمہاری اطلاع بادشاہ سے کیجائیگی فرمایا کچھ پروا نہین مین خود جان سے
عاجز ہون کوتوال شہر نے پرچہ بادشاہ کے نام تحریر کیا کہ ظل اللہ کو ایک ایسے امر کی
اطلاع دی جاتی ہے جس کے بیان مین ہاتھ کو رعشہ اور قلم کو لرزہ ہوتا ہے مگر المامور
معذور پر خیال کرکے عرض حال کیا جاتا ہے کہ ملکہ آفاق کے باغ سے ایک شخص نکلا
تھا اوسے گرفتار کیا ہے اب اوسکی نسبت کیا حکم ہوتا ہے جسوقت یہ عرضی کوتوال
کی بادشاہ کو پہونچی اور بادشاہ نے اوسے پڑھا نہایت برہم ہوا چہرہ غصہ سے
سرخ ہوگیا پسینا ماتھے پر آگیا غیرت دامنگیر ہوئی پروانہ کوتوال کے نام تحریر کیا کہ ابھی اوس
مجرم کو لیکر حاضر ہو چوبدار پروانہ شاہی لیکر روانہ ہوا اسوقت قیصر شامی سوداگر بھی دربار مین
موجود تھا اور کچھ جواہر بیش بہا بادشاہ کو دکھا رہا تھا ابھی رخصت نہونے پایا تھا جو یہہ
گزرا اور بادشاہ غصہ مین خاموش بیٹھا ہی نہ سوداگر کو جانے کا حکم دیا اور نہ جواہر خریدا لیکن
جسوقت حکمنامہ کوتوال کے نام پہونچا وہ اسد ثانی کو لیکر حاضر دربار ہوا راہ مین لوگ
اسد ثانی کو دیکھکر آپسمین کہتے تھے کہ نہین معلوم یہ بیچارہ کہان سے آکر اس آفت مین مبتلا
ہوا اور کیا جرم اسنے کیا ہے جو اسکو اسطرح قید کئے ہوئے لیے جاتے ہین جہرہ سے
اسکے آثار شاہی و شہریاری ہویدا ہین دیکھئے انجام اسکا کیا ہوتا ہے غرضکہ جسوقت
اسد ثانی سامنے بادشاہ کے پہونچا بادشاہ کی نظر صورت زیبا پر پڑی پکار اٹھا
اجل رسیدہ تو کہان سے آیا ہے اور کیونکر باغ مین گیا تھا اسد ثانی کو ایسے کلمات کے
سننے کی کب تاب تھی غصہ مین آکر جواب دیا کہ او بادشاہ زبان سنبھال شریفون سے اسیطرح
کی گفتگو کرتے ہین اگر مین باغ مین ملکہ کے گیا تھا تو اپنی خوشی سے نہین گیا تھا تیری دختر
نے جب مجکو طلب کیا تو گیا بس یہ سنکر بادشاہ کو اور غصہ آیا کہ یہ میری دختر پر تہمت
رکھتا ہے اگر وہ کسی بدنیت سے طلب کرتی تو یہ ایسے حال خراب سے کیونکر نکل سکتا جو
گرفتار ہوتا یقینی یہ چھپ کر گیا تھا اور یا تو وہان سے نکالا گیا یا خود بسبب خوف جان کے
بھاگا ہوگا بس فوراً حکم دیا کہ قتل کردو اسد ثانی نے اتنا تو کہا کہ الحمد للہ کہ آج دنیا کے
جھگڑون سے نجات ملجائیگی لیکن قیصر شامی نے جو یہ معرکہ دیکھا بیتاب ہوگیا اور کہا کہ
اے شاہ یہ شخص مجنون ہے جنگل سے یہ میرے ساتھ ہوا تھا اور یہانتک میرے ساتھ
آیا بستی سے اسکو نفرت ہے آدمی کے سایہ سے بھاگتا ہی نہین معلوم کیا اتفاق ہوا ہے
اور کیونکر یہ ملکہ کے باغ تک پہونچگیا دریافت حال اسکا کسی دوسرے ذریعہ سے کرلینا
چاہیئے کیونکہ کوتوالی کے لوگ ہمیشے ہوتے ہین ظاہر ہے یہ لوگ اپنی نیکنامی کے لیے ہزارون
بیگناہون کو پھنسا دیتے ہین بادشاہ نے کچھ سماعت نہ کی اور دوسرا حکم دیا کہ قتل کردو
اسکو لیکن یہ خبر ملکہ سحابیہ کو بھی پہونچ گئی بس فوراً یہ وہان سے سوار ہوکر بخدمت
بادشاہ مین حاضر ہوئی اور کہا کہ قبل اس مجرم کو قتل کرنے کے کچھ میری عرض بھی سن لیجئے
بادشاہ نے دختر کے پاس آکر فرمایا کہ او شوخ دیدہ تو بھی اوسپر فریفتہ ہے جو سفارش

آئی ہے اب تجھے بھی اوسی کے ساتھ قتل کرونگا صحابیہ بالو نے کہا کہ یونہی وقت آپ جان
کے مالک ہین لیکن یہ شخص بالکل بے قصور ہے واقعہ اسکا یہ ہے کہ یہ باغ کے نزدیک
صحرا مین ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا رو رہا تھا اور مجنونانہ حرکتین کر رہا تھا مین واسطے
شکار کے نکلی تھی مجھے اسکی حالت پر رحم آیا اور مین نے بطور مہمانی اسکو باغ مین
بلایا اور اسکی دعوت کی مسافر سمجھکر اوسکے بعد اسکو رخصت کر دیا جب یہ میرے
باغ سے نکلکر چلا تو کوتوالی کے سپاہیون نے اسکو گرفتار کر لیا اور اگر حضور کو کسی
نوع کا مجھپر شبہ ہے تو یا قسم مجھسے لیجیے یا مجھے قتل کیجیے اس لیے کہ اسمین
قصور ہے تو میرا ہے یہ بالکل بے خطا ہے حضور کی بدنامی ہوگی اور بادشاہ عادل
مشہور ہونگے ظالم کے نام سے مشہور ہوجینگا ابتو بادشاہ کو ایک فکر پیدا ہوئی کہ کیونکر
اسکا حال دریافت کرون بس فوراً ایک قابلہ کو طلب کیا اور اوس سے کہا کہ دیکھو تو کہ
اسکی لڑکی کی عصمت باقی ہے یا نہین اور اگر تو نے کسی طرح کا ساز کیا یا رشوت
لیکر خلاف بیان کیا تو تجھے بھی قتل کرونگا قابلہ نے عرض کیا کہ کیا مجال ہے میری اور علیحدہ
ملکہ کو دیکھکر بادشاہ سے بیان کیا کہ بالکل غلط ہے اور ابھی تک ملکہ پاک دامن ہے
اگر اسمین فرق نکلے تو شاہ کو اختیار ہے کہ جیسی چاہے مجکو سزا دین مینے خون اپنا حلال کیا
یہ سنکر بادشاہ نے دختر کو گلے سے لگایا اور اسد ثانی کو رہا کیا اور فرمایا کہ جہان چاہے
رہے کوئی اس سے تعرض نکرے اور اب جو حالات اسد ثانی کے دریافت کیے تو اسکی وحشیانہ
حرکتون پر بادشاہ نہایت خوش ہوا اور قیصر شامی نے بھی شکر خدا کیا کہ جان اسد ثانی
کی بچ گئی اور اسد ثانی کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے جائے قیام پر آیا وہان ملکہ اپنے باغ کیجانب
روانہ ہوئی اور اس نے عہد کیا کہ اب زندگی مین ایسے باپ سے سامنا نکرونگی جسکو میری
طرف اسقدر بدگمانی ہوئی دوسرے روز پھر اسد ثانی جانب صحرا روانہ ہوے اور ملکہ
اپنے باغ سے تلاش اسد ثانی مین چلی لیکن اول اسد ثانی کا حال بیان کیا جاتا ہے کہ یہ
صحرا مین ایک چشمہ کے قریب بیٹھے ہوے اشعار عاشقانہ پڑھ رہے تھے کہ سامنے سے مہتر
صمد نمودار ہوا اور اسد کو دیکھکر سلام کیا اسد ثانی نے مہتر صمد کو پہچانا اور پوچھا کہ کیا
خبر لائے مہتر صمد نے کہا کہ مین نے پتا لگا لیا مگر آپکو نہ بتاؤنگا اسد ثانی نے کہا کہ آخر اسکا
کیا سبب اوسنے کہا کہ وہ ایسے مقام پر ہی جہان پہونچنا آپکا ممکن نہین ہے یہی باتین تھین
کہ سامنے سے ملکہ صحابیہ مرکب پر سوار نقاب چہرہ پر ڈالے نمودار ہوئی اور اپنے
عیار کو دیکھکر اشارہ سے منع کیا کہ اس سے مفصل حال نہ بیان کرنا ورنہ یہ ابھی وہان جائیگا اور
اپنے ہوش مین ہے نہین ایسا نہو کہ کوئی افتاد پڑے اور اسد ثانی سے کہا کہ میری
باغ مین چلیے یہان بیٹھنا آپکا مناسب نہین ہی اور اسد کو ہمراہ لیکر باغ مین آئی اسد
ثانی سے کہا کہ اب تم اطمینان رکھو اب کسیکی اتنی مجال نہین ہے جو تمہین گرفتار کرے
اسد ثانی نے فرمایا کہ اے ملکہ اگر مجھے تمہاری رسوائی کا خیال نہوتا تو مین
کیسا حقیقت تھی کوتوالی کے سپاہیون کی جو مجھے لیجاتے اور تمہارا لحاظ
نہ ہوتا تو تمہارا آپ مجھ سے سخت کلامی کرتا اور مین خاموش رہتا

اسی وقت زبان کدی سے کھینچ لینا ملکہ نے کہا کہ میرے منہ پر میرے باپ کو تم اس طرح
کہتے ہو یہ کہکر مسکرائی اسد ثانی کو پھر ملکہ طوفان سبز پوش کا خیال آیا اور مہتر صمد سے کہا کہ
تم نے بتایا نہیں مہتر صمد نے تصویر ملکہ طوفان سبز پوش کی پیش کی اس تصویر کو دیکھتے ہی اسد کو شادی
مرگ کا عالم ہو گیا کوڑا بیہوش ہوا ملکہ سحابیہ نے کہا کہ غضب کیا تم نے جو تصویر تم نے اسکو دیدی
اور تصویر اسد ثانی کے ہاتھ سے لیکر آپ دیکھی صورت ملکہ طوفان سبز پوش ایسی تھی جسکی
تھی کہ ملکہ سحابیہ سکتے مین آگئی اور دلمین قائل ہوئی کہ اگر اسد ثانی کی اسکے فراق مین یہ حالت ہو
اچنبا نہین ہی بقول شاعر شعر ترا دیدہ دیوے را شنیدہ ۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۔ اگلے
صفتونکے افسانہ ہی سنے ہین مگر ایک زمانے مین اسکے حسن کا فسانہ بھی شہرہ آفاق ہو جائیگا
ملا جو ایسی نازنین کا شیدا ہو چکا ہو وہ کسی دوسرے کو کیا خیال مین لائے ملکہ نے اس تصویر
کو چھپا لیا اور صمد سے حالات دریافت کیے اور کہا کہ تم کیونکر اسکی محفل مین پہونچے اور کسطرح یہ
تصویر دستیاب ہوئی مہتر صمد نے سارا واقعہ اپنے پہونچنے کا عورت بنکر بیان کیا اور کہا کہ
اے ملکہ جیسا خواب انھون نے بیان کیا تھا ویسا ہی وہ بھی بیان کرتی ہے اور عشق ظاہر کرتی
ہے مین نے عورت بنکر اسکے دل کا سارا بھید دریافت کر لیا ملکہ یہ سنکر خوش ہوئی اور کہا کہ
اب شاہزادے کو اس سے ملانا زیادہ دشوار نہین ہے لیکن اب کیا فکر کرنا چاہیے مہتر
صمد نے کہا کہ فکر کیا پتا بتا دیجیئے یہ آپ جاکر اس سے مل لینگے ملکہ نے کہا کہ یہ تو
آسان ہے مگر اے بھائی صمد اس مین میرا مطلب رہجائیگا جب وہ خود جاکر اپنی
معشوقہ سے ملیگا تو میرا احسان کیون مانیگا اور وہ شاہزادی میری حقیقت
کیا سمجھے گی مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ مین خود جاکر اس کو لاؤن اور اسی باغ مین ان
دونون کو ملا کر دون کہ دونون میرے احسانمند ہون اور میرا بھی خیال رکھین یہ
کہکر اسد ثانی کو ہوشیار کیا اسد ثانی نے کہا وہ تصویر کہان ہے ملکہ نے کہا
کہ تصویر موجود ہے مگر مین اب ملکہ کو لیتی جاتی ہون آپ اس تصویر سے اپنا دل
بہلائیے جب تک مین واپس نہ آؤن اس باغ سے باہر جانیکا قصد نہ کیجیئے گا شاہزادے
نے فرمایا کہ ہم بھی تمھارے ساتھ چلتے ہین ملکہ نے کہا کہ تمھارا چلنا مناسب نہین ہے
سارا کھیل بگڑ جائیگا اسد خاموش ہو رہا اور ملکہ سحابیہ بانو اپنے عیار مہتر صمد کو
ہمراہ لے کر باغ سے نکلی اور دونون مرکبون پر بیٹھ کر جانب سمرقند اڑے سمرقند
روانہ ہوے انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہے لیکن اب کچھ حال حوت آئینہ پرست
کا گزارش کیا جاتا ہے جس وقت اس کا لشکر صحرائے سمرقند مین آکر اترا اسنے
ایک نامہ طولا بہ ستم قندی کے نام لکھا کہ بہتر یہ ہے کہ حاضر ہو کر مذہب آئینہ پرستی
اختیار کرو ورنہ تمام ملک کو تاراج کر دونگا جس وقت ایلچی یہ نامہ لے کر طولا بہ
ستم قندی کے پاس پہونچا اور نامہ حاکم سمرقند کو دیا طولا بہ ستم قندی مضمون
نامے سے آگاہ ہوا اس نے بہت کلمات سخت حوت آئینہ پرست کو لکھے اور پشت
پر جواب جنگ تحریر کر دیا حوت آئینہ پرست کو یہ خیال تھا کہ میرے خوف سے اطاعت
اختیار کریگا جس وقت جواب نامہ پہونچا اور مضمون سے آگاہ ہوا بس اسنے برہم ہو کر

حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اسی وقت نقارۂ رزمی پر چوب لگی اور آواز نقارہ کی گرجی ہر کارے
خبر لے کر طولا بہ سمرقندی کے پاس آئے اور بعد دعا و ثنا بجا لانے کے عرض کی کہ
لشکر دشمن مین طبل جنگ بجا ہے طولا بہ سمرقندی نے بھی نقارہ بجوایا اور فوج سے کہ
قلعے سے باہر نکلا رات تیاری جنگ مین بسر ہوئی صبح کو دونون لشکر میدان جنگ
مین آکر ایک دوسرے کے مقابل صفین باندھ کر کھڑے ہوئے اول تبردارون نے
نکل کر جھاڑی جھنڈی کو کاٹ کر میدان صاف کیا بیلدارون نے پستی و بلندی زمین کو
ہموار کیا سقون نے آبپاشی کر کے گرد کو بٹھالا گھڑی بھر مین میدان کو مثل آئینے کے
روشن کر دیا نقیبون نے باواز بلند اشعار عبرت آمیز پڑھ کر لشکر کا دل بڑھایا کرکیون
نے کڑکا کہا ہے جنگی بجنے لگے بہادرون کے خون شجاعت نے جوش مارا بہمن دیو
سگ اپنا کر گدن بڑھا کر سامنے تخت حوت آئینہ پرست کے آیا اور اجازت
میدان چاہی حوت آئینہ پرست نے کہا کہ جا تیرا خداوند تیرا حافظ و نگہبان
ہے یہ سنکر بہمن دیو سگ میدان مین آیا مبارز طلب کیا فوج سمرقندی سے
محراب سمرقندی نکلا بعد گفتگوے بسیار نیزہ بازی ہوئی بہمن دیو سگ نے
محراب سمرقندی کے مرکب کو مارا محراب سمرقندی نے تلوار کھینچ کر بہمن کے
مرکب کو پے کیا بہمن دیو سگ جست کر کے مرکب سے علیحدہ ہوا دونون مین پیادہ
تلوار چلنے لگی آخرکار محراب سمرقندی ہاتھ سے بہمن دیو سگ کے قتل ہوا اسکے
بعد سہراب سمرقندی نکلا وہ بھی ہاتھ سے بہمن دیو سگ کے مارا گیا یہانتک کہ شام تک
بہت سے سردار طولا بہ سمرقندی کے قتل اور زخمی ہوئے شام کو طبل بازگشت بجا دونون لشکر
میدان سے پلٹکر اپنی اپنی فرودگاہ پر آئے وزرائے طولا بہ سمرقندی کو یہ صلاح دی کہ اج
قلعہ بند ہو جیئے اسلیئے کہ آثار اچھے نہین ہین طولا بہ سمرقندی قلعہ بند ہوا یہ خبر حوت آئینہ پرست
کو پہونچی کہ طولا بہ سمرقندی قلعہ مین چلا گیا بس یہ سنکر مہبوت جادو کہ معشوقہ ہے
حوت آئینہ پرست کی اسنے کہا کہ آپ طبل جنگ بجوایئے مین کل شہر سمرقند کو
پھونکدونگی حوت آئینہ پرست نے طبل جنگ بجوا دیا یہ خبر اہل قلعہ کو ہوئی نہایت پریشان
ہوئے مگر کیا کر سکتے تھے ناچار و مجبور ہو کر انھون نے بھی طبل جنگ بجوا دیا دونون طرف
تمام رات نقارۂ رزمی بجا کیئے صبح کو حوت آئینہ پرست لشکر لیکر قلعے کے سامنے آیا مہبوت
جادو میدان مین آکر مبارز طلب کیا جب قلعے سے کوئی نہ نکلا تو اسنے کچھ اسم پڑھکر
آسمان کی طرف اشارہ کیا بس اشارہ کرنا تھا کہ گڑگڑاہٹ کی صدا پیدا ہوئی اور ایک
ابر سرخ جانب شمال سے نمودار ہوا اور قلعۂ سمرقند کی طرف متوجہ ہوا ابر قریب چکے ہی
کوندا لپک رہا تھا رعد کے گرجنے کی صدا دل ہلائے دیتی تھی اہل سمرقند دست بدعا تھے اور
پریشان تھے کہ دیکھیئے کیا ہوتا ہے مگر وہ ابر آکر پھیلنے لگا اور قلعہ پر مثل سائبان سرخ کے
چھا گیا اور بارش آتش ہونے لگی ہر طرف آگ برس رہی تھی شعلے لپک رہے تھے اہل قلعہ اضطرار
کی حالت مین ادھر سے ادھر دوڑتے پھرتے تھے اور فریاد کرتے تھے مگر جس پر شعلہ گرا اسے جلا کر خاک
کر دیا ہر چہار جانب سوا آگ کے کچھ نظر نہ آتا تھا برابر شعلے برس رہے تھے اور انسان کو جلا رہے

تمام قلعہ کرہ نار ہو رہا تھا نمونہ دوزخ نظر آتا تھا یہانتک میگزین مین آگ لگ گئی دروازے
جلنے لگے لوگ اضطراب کی حالت مین نہر مین کود پڑے وہان بھی مفر نہ ہوئی شعلون نے پانی
کے اندر جاکر جلا کر خاک کر دیا یہانتک کہ تمام قلعے کے لوگ مع طولا بہ سمرقندی جلگئے اور اہل شہر نے
اگر جوت آئینہ پرست سے فریاد کی جوت آئینہ پرست نے مہموت جادو سے کہا کہ اب
ان لوگون کو اماں دو اگر یہ میری اطاعت نہ کرینگے تو انکو بھی پھونکدینا مہموت جادو نے
دوسرا اسم سحر پڑھ کر دم کیا اور انگشت سے اشارہ کیا کہ وہ ابر جسطرف سے اٹھا تھا اسی طرف جاکر
نظر سے غائب ہو گیا جوت آئینہ پرست نے ایک منادی کو بھیجا کہ جاکر ندا کرے کہ اے
اہل سمرقند اگر تم کو جانین اپنی عزیز ہون تو اطاعت ملک جوت آئینہ پرست کی اختیار کرو
اور مذہب آئینہ پرستی کو قبول کرو ورنہ سب کی یہی حالت ہوگی جو اہل قلعہ کی ہوئی ہے
یہ سنکر تھرانے لگے سپاہیون نے ترک وطن کیا بہتون نے تقیہ کر لیا اور اکثر ایسے تھے
جنہون نے بدل وجان مذہب آئینہ پرستی کو اختیار کر لیا امرا شہر جوت آئینہ پرست
کے پاس آئے اور نذرین دین جوت آئینہ پرست نے انکو خلعت دیئے اور عہدے سپرد
کئے جہن دیو سنگ کو شہر سمرقند کا حاکم کر کے آبادی شہر کا حکم دیا اور آپ داخل شہر ہوا
اور ایک عیار کو روانہ کیا کہ جاکر ملکہ طوفان سبزپوش کو لے آئے اب عیار تو ملکہ کی طرف
جاتا ہے اور جوت آئینہ پرست شہر سمرقند مین مقیم ہوتا ہے اسکو تو اسی حال مین چھوڑ کر
لیکن چند کلمہ داستان حیرت بیان سحابیہ دردر گوش کے عرض کئے جاتے ہین
کہ یہ ساتھ اپنے مہر صمصد گرد پا کو لیکر برائے تلاش محفل طوفان سبزپوش روانہ ہوئی تھی جسوقت
سے مراحل و قطع منازل کے بعد سرحد سمرقند مین پہونچی تو اسنے گھوڑا ملکو تو وہین چھوڑا اور مہر
صمصد کے حوالے کیا آپ منہ پر بھبوت لا بیراگی ہاتھ مین سے لئے مالون کی منہ پر چھوڑین اور
انڈوا سر پر رکھ کر گیروے کپڑے پہنکر جوگن کا لباس اختیار کیا اور گاتی ہوئی چلی مہر صمصد
سے کہدیا تھا کہ اگر تمھارے آنے کی ضرورت ہوگی تو مین کوئی نشانی اپنی تمھین بھیجدونگی
تم اسی نشانی پر چلے آنا یہ تو یہان ٹھہر گیا اور ملکہ سحابیہ دردر گوش بتلاش محفل ملکہ طوفان
سبزپوش روانہ ہوئی اسطرف سے تو یہ جاتی ہے اور اُدھر حال ملکہ طوفان سبزپوش کا
بیان کیا جاتا ہے کہ جب سے وہ عورت اسد ثانی سے ملنے کی تسلی دیکر گئی ہوئی تھی ملکہ
کی عجب حالت ہے کہ شوق مین بیتاب ہے اکثر انیسون جلیسون کو لیکر صحرا مین نکلتی ہے اور
انتظار اُس عورت کا کیا کرتی ہے آج صبح کا وقت ہے ہوائے سرد چل رہی ہے طائران باغ
مصروف نغمہ سرائی ہین گلون پر بہار ہے کوہ بالا تمام صحرا مین پھولا ہوا ہے درختون کے پتون
پر جو پڑی ہے تو عجب لطف دکھا رہی ہے ہر شجر رشک نخل طور معلوم ہوتا ہے جلوہ قدرت معبود
کا نظر آتا ہے پپیہے کی صدا دل کے پار ہوئی جاتی ہے ملکہ اپنے قاصد کے انتظار مین سیر صحرا
کرتی چلی آتی ہے جھرمٹ عورتون کا اسکے ساتھ ہے جسمین ایک ایک پری جمال آفت ہوش ہے
ملکہ کی زبان پر یہ شعر ہے شعر یارب تو خیر کرنا قاصد نے دیر کی ہے + یا راستہ ہی بھولا یا راہ
پھیر کی ہے + نہین معلوم ہمارے پیغامبر سے اور اُس یار جانی سے ملاقات بھی ہوئی یا نہین
اور ہمارا پیام اگر سنا تو کیا جواب دیا امید تو ہے گو اُسنے بھی ہماری تلاش پیدا ہوگی ہو گی

کیونکہ مثل مشہور ہے **شعر** دل را بدل راہیست درین گنبد سپہر + از روئے کینہ کینہ واز روئے
مہر مہر + مگر دیکھیے وہ کون سا دن ہوتا ہے جو اُسکا دیدار پھر نصیب ہوتا ہے حالانکہ اس فلک
کجدار کی رفتار سے تو یہ امید نہین ہے کہ ہماری زندگی مین وہ دن بھی آئے جسے مست کہتے ہین
کیونکہ ہمیشہ سے اسکا شیوہ دل آزاری وجفاکاری ہے بقول شاعر **شعر** یہ دو دل کو یکجا بٹھانا
نہین + کسی کا اسے عیش بھاتا نہین + ہمیشہ اسنے اہل دل پر ظلم ہی کیے ہین وہ کون ہے جو
اِسکے ظلم کا شاکی نہین ہے مگر ہان اپنے جذب دل پر اتنا بھروسا ضرور ہے کہ عجب نہین ہے
جو یہ اُسکو کھینچ لائے اسی طرح کی باتین دل سے کرتی ہوئی چلی جاتی ہے کہ ایک مرتبہ کان
مین تونبی کی آواز آئی **ملکہ** نے گھبراکر داہنی جانب دیکھا تو ایک جوگن نظر آئی کہ سن وسال
اُسکا پندرہ سولہ برس سے زیادہ کا نہ ہوگا بھولی بھولی صورت دھونی رمائے ہوئے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ ایک چاند ہے جسپر ہلکا ہلکا ابر آیا ہوا ہے **ملکہ طوفان سبز پوش** کا دل بس گیا
اور اس درد سے تونبی بجا رہی تھی کہ **ملکہ** بے اختیار رونے لگی اُدھر اُس جوگن نے جو **ملکہ**
طوفان سبز پوش کو دیکھا کہ ایک آفتاب حشر ستارون کو ساتھ لیے ہوئے زمین کی سیر مین
مصروف ہے انڈام مین اسکے رعشہ پڑگیا قریب تھا کہ تونبی چھوٹ پڑے اور اسے غش
آجائے لیکن اپنے کو سنبھالا اور اسطرح جھوم جھوم کر تونبی بجانے لگی جیسے اسنے کسکو دیکھا
نہین **ملکہ** خود قریب اسکے آئی اور تونبی سننے لگی اُدھر تو **ملکہ طوفان سبز پوش** کی آنکھوسے
آنسو جاری تھے اور اُدھر جوگن کی یہ حالت تھی کہ دونون رخسارون پر ایک سیلاب آیا ہوا تھا
ملکہ کے ساتھ جسقدر عورتین تھین وہ بھی مبہوت ہو رہی تھین آخرکار ایک آدھ مصاحب نے **ملکہ**
سے کہا کہ دن زیادہ چڑھ آیا ہے آگے دریا کا خوف ہے اگر حضور کو گانا اس جوگن کا پسند آیا
ہے تو اسکو خیمے مین بلجلیے وہان اطمینان سے سنیئے یہان صحرا کا مقام ہے **ملکہ** نے کہا کہ اچھا ذرا
مجھے حال تو اسکا دریافت کر لینے دو دیکھون تو میرے مکان پر چلنا قبول بھی کرتی ہے یا نہین
عورتون نے کہا کہ محال ہے جو قبول نہ کریگی اور اگر یہ نہ بھی مانیگی تو ہم زبردستی اسکو لے چلینگے
یہ سُنکر **ملکہ** نے دانتون مین اُنگلی دبائی اور کہا کہ مین اسے نہین روا رکھتی کہ کسی کو
بلوا ون اُسکا جی چاہے چلے نہ جی چاہے نہ جائے اُس جوگن سے خود **ملکہ** نے کہا کہ بی
جوگن اگر کچھ مضائقہ نہ ہو تو ایک آدھ روز ہماری مہمانی کو قبول کرو جوگن نے عرض کی کہ آپ
شاہزادی ہین ایک فقیرنی انکار تو نہین کر سکتی مگر حضور کو میری ذات سے پریشانی ہوگی کہ
مجھ جتلائے درد آفت کی ماری ہر وقت سوا گانے اور رونے کے اور کسی بات سے
مجھے غرض نہین ہے اگر کسی وقت ایسا ضعف ہو گیا کہ اُٹھنا اور بیٹھنا دشوار ہوا تو کچھ کھا
پی لیا کہ سہارا ہو جائے ایک تو در اصل اسکی یہی حالت تھی دوسرے جوگن نے اور زیادہ
کرکے بیان کیا اور اپنے اوپر حالت طاری کرکے کہا کہ **ملکہ** کی طبیعت نہایت متاثر ہوئی
اور فرمایا کہ مین بھی دردمند ہون جو تم اپنا حال بتلاتی ہو یہی میرا بھی شغل ہے میرے
تمھارے خوب میزان بنیگی بقول شخصے **شعر** نہیں جنگل مین اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گزریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو + مین تو ایسے ہی لوگون کی صحبت پسند کرتی
ہون جوگن بولی کہ یہ آپ فقیر نوازی کرتے ہین ورنہ مجھ سے آپ کا جی کیا بہلیگا غرضکہ

جوگن اٹھ کر ملکہ کے ساتھ ہوئی ملکہ اپنی بارگاہ مین آئی جوگن کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا جسوقت ہاتھ مُنہ دھونے سے فراغت ہوئی ملکہ آکر مسند پر جلوہ افروز ہوئی نمبسین جلیسین بھی آکر بیٹھین ملکہ نے گائنون کو طلب کیا گائین آکر دیر تک گایا کین لیکن ملکہ کو کوئی حظ نہ حاصل ہوا اور جوگن سے کہا کہ اگر تمھارے خلاف مزاج نہ ہو تو کچھ تم بھی گاؤ اسلیئے کہ ان گھتلون کا گانا تو مجھے خاک بھلا نہین معلوم ہوتا سراسر اسکے گانے مین بناوٹ ہے اور تمھارے گانے مین اثر ہے جوگن نے کہا کہ یہ تو آپ کی قدردانی ہے مجھ سے یہ لوگ اچھا گاتی ہین مگر آپ کا فرمانا نہین ٹال سکتی اور جو کچھ مجھے آتا ہے سُنائے دیتی ہون یہ کہکر اپنے دہنی ہاتھ سے رکھدی اور گن گنا کر یہ غزل شروع کی غزل

نہ وفا پسند ہر گز وہ جفا خصال ہوتا
نہ مین اپنی جان دیتا نہ اُسے خیال ہوتا

وہ جوان حور طلعت جو پری جمال ہوتا
مری طرح دل جو دیتا وہ خراب حال ہوتا

جو امید وصل ہوتی تو بُرا ملال ہوتا
کہ جواب ہے اس سے بدتر مرے دل کا حال ہوتا

وہ وفا کا سُنکے دعوی ہوئے امتحان کے طالب
ہم اگر خموش رہتے تو یہ کیون سوال ہوتا

جو بجا رہے نکلتے مرے دل کا میرے نالے
تو نہ تن بدن کو لرزہ دم عرض حال ہوتا

وہ خوشی تو میری کرتے اُنھین ہوتی کچھ نہ زحمت
نہ قدم بھی اُٹھتے پاتا کہ مین پائمال ہوتا

جو کچھ اُنسے مانگتے ہم تو اُنھین کو مانگتے ہم
جو کوئی سوال ہوتا تو یہی سوال ہوتا

جو بلائے جان تھا یہ دل تو ہمارے واسطے تھا
اُنھین اس سے کیا تھی زحمت اُنھین کیون ملال ہوتا

گلہ جفا کیا تو ہوئے خود ہی پھر پشیمان
وہ اگر جواب دیتے تو نہ انفعال ہوتا

مری طرح تم بھی ہوتے جو کسی حسین کے شیدا
کہو کیا گذرتی دل پر کہو کیسا حال ہوتا

یہ ہمارا ہی جگر ہے کہ وہی نظر ہے اب بھی
کوئی کیا نباہ سکتا جو ذرا ملال ہوتا

یہ کہو کہ جام بھر کر نہ دیا کسی نے واعظ
جو حرام بھی تھا یا وہ تو ابھی حلال ہوتا

ہوئی خیریت کہ چھوٹا دل مضطرب وگرنہ
ہم اُسے سمجھتے دو بھر وہ ہمین وبال ہوتا

نہ اُٹھی میان محفل وہ نظر حیا سے ورنہ
یہ چھری کسی پہ چلتی تو نہین حلال ہوتا

شب وعدہ آپ ہی مین نہ خوشی کے مارے ہم تھے
جو نہ آپ عذر کرتے تو نہ کچھ خیال ہوتا

یہ کہو ہوا غنیمت کہ وہ زلف لے گئی دل
جو یہ بال بال بچتا تو نہین وبال ہوتا

نہ سُنا یہ کہکے اُسنے کہ اثر ہے ذکر غم مین
اُسے ایسی کیا پڑی تھی جو شریک حال ہوتا

جو نہ دیکھ لیتا جلوہ تو خیال کیون بدلتا
وہی حسن ظن کسیکا رُخ پر جمال ہوتا

کچھ اسی مین بیتی تھی کہ ہوا نہ اُسنے وعدہ
نہین دو گھڑی کا عرصہ مجھے ایک سال ہوتا

مرے عرض مدعا پر ہوئے دوست بھی نہ سائی
کوئی ہان مین ہان ملاتا تو نہ ردسوال ہوتا

یہ خدا کی مصلحت تھی کہ وفا تھین نہ آئی
نہین اور بڑھتی الفت جو ذرا خیال ہوتا

کبھی پہلو جفا بھی نکل آتا ہے وفا سے
وہ جسے بچا کے چلتے وہی پائمال ہوتا

ہمین مرگ غیر سے بھی نہ خوشی حصول ہوتی
جو غم اپنا دور کرتے تو اُنھین ملال ہوتا

جو نہ خواب مین تم آئے تو فضول عذر بھی تھا
جسے نیند ہی نہ آئے اُسے کیا خیال ہوتا

وہ حسینون ہی کا دل ہی نہین جسمین رحم اصلا
کبھی ہم تڑپ سکتے جو یہ تیرا حال ہوتا

اس غزل کے جو اکثر اشعار ملکہ کے حال زار کے مطابق تھے تو دل بھر آیا اور آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ درق طلا پر موتی ڈھلک رہے ہین یا عارض گل پر شبنم بہ رہی ہے اُن سرمہ آگین آنکھو نسے آنسو ونکا نکلنا اور نوک مژہ پر ٹھہرنا عجب لطف دکھاتا تھا بقول شاعر شعر ؎ ابلق کسے کہ دیدہ موجود ۔ مگر اشک بتان سرمہ آلود ۔ اُدھر جوگن کی بھی حالت ملکہ کے قریب ہو گئی ہے دیر تک سناٹا رہا بعد اسکے جوگن نے ملکہ کی طرف دیکھ کر بین ہاتھ سے رکھدی ملکہ نے کہا خدا کے لیئے کوئی چیز ایسی ہی اور سُنا دے تو نے تمام زخم میرے دل کے تازے کر دیئے جوگن نے عرض کی کہ یہ کیا اچھا کام کیا اسکے عوض مین مجکو سزا ملنا چاہیئے نہ کہ آپ پھر اسی چیز کی فرمایش کرتی ہین جس سے طبیعت متاذی ہوتی ہے ملکہ نے کہا ایسے اذیت دینے والونکو انعام دیا جاتا ہے اور اس ایذا مین ایسی لذت ہے جسکو ہر شخص خوشی سے گوارا کرتا ہے ہم تو تمسے کہتے ہین تمھین اسمین کیون عذر ہے جوگن نے عرض کی کہ بہت خوب اور گنگنا کر یہ دوسری غزل گانا شروع کر دی غزل

رنگ فق منھ پر اداسی بیخودی چھائی ہوئی ۔ آج ہر صورت سے اُس محفل مین رسوائی ہوئی
غم رہیگا یہ کہ ترک اُنسے خود آرائی ہوئی ۔ کاش آجاتی مجھی کو غیر کی آئی ہوئی
خوف رسوائی مین آنسو بھی بہا سکتے نہین ۔ بجھتی ہو کب آسمان کی آگ پر سائی ہوئی
کھلگیا رند دبہ ساقی درد گردن کا سبب ۔ بال ساغر مین تھا می زاہد کی ٹھکرائی ہوئی
حضرت واعظ بھی ہین اک مہربان مجھ رند کے ۔ یہ نہ پوچھو کس جگہ ان سے شناسائی ہوئی
عاشقونکے موت دشمن اُنکی آرائش کی ہے ۔ جان دیدی پھر کسی نے جب خود آرائی ہوئی
ترک اے ناصح کرین نظارہ بازی کسطرح ۔ میری آنکھین اور دل شیدا کی بھائی ہوئی
صبح کو دیتی ہے یاد لذت شب کا پتا ۔ چھپی چھپی مسکراہٹ آنکھ شرمائی ہوئی
نامہ و پیغام برسون اور نتیجہ کچھ نہین ۔ منھ تکے بیکار بیجا خامہ فرسائی ہوئی
فیصلہ کو رنجش باہم کے برسون چاہیئے ۔ جب ہر اک شکوہ کے خاطر محل آرائی ہوئی
کب بنائے سے بنے کب کوششون سے رہ سکے ۔ بے نشانونکی لحد اور اُنکی ٹھکرائی ہوئی
مجمع احباب مین ضبط بکا مشکل ہوا ۔ خشک آنسو ہو گئے جسوقت تنہائی ہوئی
راز پوشی مجھپہ واجب نہ خودداری پہ فرض ۔ ایک بھی چوکا اگر دونون کی رسوائی ہوئی
جوش رحمت مانع خوف گنہ ہی آرزو ۔ تو یہ تڑوانی ہے پھر کالی گھٹا چھائی ہوئی

جوگن نے ایسی درد انگیز آواز سے یہ غزل سُنائی کہ ملکہ طوفان سبز پوش کا جوش عشق اور زیادہ ہو گیا اور چشمہائے چشم اسقدر بہے کہ صحرائے دامن تک سیلاب اشکون کا پہونچ گیا دریائے شوق مین طغیانی ہوئی دل کی کشتی گرداب بلا مین پھنس گئی ساحل مراد نظرون سے پنہان ہو گیا آہون کی باد مخالف نے جہاز دل کو تباہی مین ڈالدیا اور امیدون نے منصب ناخدائی سے کنارہ اختیار کیا تلاطم بحر غم مین کشتی امید طوفانی نظر آنے لگی آخرکار ملکہ سے ضبط نہ ہو سکا اور جوگن کا ہاتھ پکڑکر تخلیے مین لائی اور کہا کہ تجھپر کیا مصیبت پڑی ہے جو اس سن مین یہ فقیری اختیار کی افسوس کہ یہ تیرا حسن و جمال اور یہ سن و سال خاک مین ملنے کے واسطے پیدا ہوا تھا جوگن نے عرض کی کہ جب شاہزادیان

اور شہریار زادیان مبتلائے درد والم ہون تو میری کیا حقیقت ہے طوفان سبزپوش نے کہا
کہ دل کی موج سب کو ڈبوتی ہے چاہے غریب ہو چاہے امیر عشق کے ظلم مین اتنی ہی تو
عدالت ہے کہ اُسے اس سے غرض نہین ہے کہ یہ کون ہے جوگن نے عرض کی کہ
کہان ان معنون سے تو حضرت عشق عادل ہین مگر دراصل اُنسے بڑھ کر ظالم اور قابو پرست
کوئی نہوگا جسکو دہا پایا اُسے اور پیس ڈالا اور جو خود بے پروا ہوا اُس سے یہ خود نہین بولنے
لگے کیا اُن لوگون کے دل پر بیتی ہے ہزارون نے جانین دے دین اور اُنھین پروا بھی نہین
بلکہ طوفان سبزپوش کے روبرو کھڑے ہو گئے اور دل مین کہا کہ اسکی باتین تو زہر ہین
بجھے ہوئے نشتر سے کم نہین ہین جوگن سے پھر اصرار کیا کہ حال اپنا بیان کرو جوگن نے
کہا کہ ایک شرط سے مین بیان کرتی ہون ملکہ نے کہا کہ وہ کیا جوگن نے عرض کی کہ اپنا
حال بھی مجھ سے نہ چھپایئے گا ملکہ طوفان سبزپوش نے تیور بدل کر کہا کہ کیا مین کسی کی
عاشق یا عاجز ہون جو اپنا حال بیان کرون میرا حال یہی ہے کہ ہزارہا شاہزادے
میرے حسن کا شہرہ سُنکر آئے اور تصویر میری تلاش کر کے منگائے لیکن میرا دیدار
اُنکو میسر نہ ہوا جوگن نے کہا کہ خدا اُن لوگون کے صبر سے بچائے آپ نے تو مجھے
ڈرا دیا ایسے بیدرد ہوتے کاہے کو ہین بس آپ سے داد چلتی ہین تو جاتی ہون یہ کہکر
اُٹھی ہی تھی کہ ملکہ نے دامن پکڑ لیا اور کہا بی بی بیٹھو پہلے مغز سخن کو تو پہونچ لو پھر مجھسے
بھاگنا یہ کام بیوفاؤن کا ہے کہ ہر ایک کو صورت دکھا کر کسی کو ناخوش نہ رکھین آپمین
بیدردی کیا ہے کیا مین اپنی عزت اُن لوگون کے واسطے ڈبو دیتی معلوم ہوتا ہے کہ
تم ایسی مذاق کی ہو جوگن نے کہا کہ میرے دشمن کیون ایسے ہونے لگے ملکہ نے کہا کہ
کیا خوب پھر دوسرے کو کیون کہتی ہوے اب اپنا حال بیان کرو جوگن نے کہا کہ
مین ایک شہریار عالیوقار پر عاشق ہون کہ وہ اور کے عشق مین مبتلا ہے مجھ سے ملتفت
نہین ہوتا ملکہ نے حیرت مین آکر کہا کہ کیا وہ جس عورت پر عاشق ہے وہ تجھ سے بہتر ہے
تو خود ہزار دو ہزار عورتون مین ایک ہے جوگن نے عرض کی کہ کیا کہون اُس عورت
کو مین اُسکے تلوے کی برابری بھی نہین کر سکتی ملکہ طوفان سبزپوش نے گھبرا کر کہا
کہ پھر کیا ہوگا جس وقت وہ عورت جسپر وہ عاشق ہے اُسے مل جائیگی تو وہ تجھ سے اور
بھی کنارہ کشی کریگا جوگن نے کہا کہ نہین ایسا نہین ہے بلکہ اُسکی حالت اپنی معشوقہ
کے لیئے ایسی خراب ہے کہ میری حالت اُسکے واسطے اسقدر پریشان نہین ہے شاید اُسکا
سبب ہو کہ اُسکا دیکھنا مجھے ممکن ہے اور وہ اپنی محبوبہ کے دیدار سے بھی محروم ہے
ملکہ نے کہا کیا تم اُسے جس وقت جی چاہے دیکھ سکتی ہو جوگن نے عرض کی جی ہان
ملکہ نے کہا کہ پھر تمنے صحرانوردی کیون اختیار کی اور قربت اُس یار جانی کی ترک کی
معلوم ہوتا ہے کہ تم مین رشک کا مادہ زیادہ ہے اور تمنے جلکر دست برداری کی اور
دل اپنا اُسکی طرف سے ہٹا لیا جوگن نے عرض کی کہ جی نہین ایسا نہین ہے بلکہ اسوقت مین
اُسکی عاشق نہین بلکہ چارہ ساز غمخوار بنکر نکلی ہون کہ جہان کی خاک چھانون مگر اُسکی محبوب کو
اُس سے ملادون ملکہ طوفان سبزپوش نے کہا کہ مرحبا یہ بھی تیرا ہی کلیجہ ہے خدا تیری مراد جلد دے

آپ جوگن نے ملکہ سے پوچھا کہ آپ بھی اپنا حال نہ چھپائین اسلیئے کہ یہ تو مین جان چکی کہ آپ صاحب درد ہین ملکہ نے اپنا خواب جسطرح مہتر صمد گرد پا سے بیان کیا تھا اسی طرح جوگن سے بھی کہا جوگن نے کہا کہ اگر کوئی شخص آپ کے معشوق کو آپ سے ملادے تو اسکے صلہ مین سے کیا دیجیئے گا ملکہ نے کہا کہ مین زبان دیتی ہون کہ جو مانگیگا وہ مین دونگی جوگن نے کہا کہ اس قول کو بھول نہ جایئے گا ملکہ نے کہا کہ مین اپنا قول زندگی مین نہین بھولتی مگر مجھے امید ہی نہین کہ یہ زندگی مین میری حسرت دل بر آئے اور تمنا میری نکلے جوگن نے کہا کہ صورت اُس شہریار کی بیان کیجیئے ملکہ نے جواب کی داد کے موافق سراپا اسد ثانی کا بیان کیا بس یہ سنتے ہی جوگن نے تصویر اسد ثانی کی جھولی سے نکال کر پیش کردی بس جیسے ہی نظر ملکہ طوفان سبز پوش کی اُس تصویر پڑی تصویر حیرت ہو گئی اور دیر تک سکوت مین بیٹھی رہی بعد اسکے جوگن سے کہا کہ ہان وہ شخص یہی ہے اے جوگن جلد بتا کہ یہ شخص کہان ہے جوگن نے کہا کہ میرے باغ مین مقیم ہے اور آپ کے غم مین بیمار ہو گیا ہے طوفان سبز پوش نے کہا کہ اُسنے مجھ کو کہان دیکھا ہوگا جوگن نے کہا کہ وہ بھی اسی طرح کا خواب بیان کرتی ہین جس طرح آپ نے بیان کیا یہ سُنکر ملکہ نہایت تعجب ہوا اور کہا کہ تمھارا باغ کہان ہے اور اُس باغ تک وہ کیونکر پہونچا اب سب حال مفصل بیان کرو جوگن نے کہا کہ مین دراصل جوگن نہین ہون بلکہ مین دختر ہون ملک سحاب لنگر گیر کی جو کہ بادشاہ ملک سحابیہ ہے وہ شہریار یعنی اسد ثانی میرے ملک مین ایک سوداگر کے ساتھ وارد ہوا اور مین نے اُسے صحرا مین بحال خراب دیکھکر اپنے باغ مین بلوالیا اُس سے حالات اُسکے دریافت کیئے تو معلوم ہوا کہ آپ کی محبت نے اُسکو تباہ و برباد کر دیا ہے اور صحرا کی خاک چھنوا کر یہانتک پہونچایا ہر چند کہ میرا دل بھی اُس کی طرف مائل تھا لیکن مین نے اُس سے وعدہ کیا کہ مین تمھاری محبوبہ کو تمسے ملادونگی اسی حیلے سے اُس کو رد کا پہلے اپنے عیار کو اُسنے برائے تلاش بھیجا تھا جب وہ عورت بنکر حالت آپ کی دریافت کر گیا اور تصویر تیار کر دی تو اب مین جوگن بنکر یہانتک پہونچی اور وہ بھی معہ حال جسے مین اول کے بیان مین اور اپنے حالات مین کہہ گئی ہون مین جسکی عاشق ہون وہ آپ کا عاشق ہے یہ سُنکر ملکہ طوفان سبز پوش نے جوگن کو گلے سے لگایا اور جوش محبت مین پیشانی اور رخسارون پر بوسے دیئے اور فرمایا کہ مجھے تجھسے آنکھ چار کرتے حجاب معلوم ہوتا ہے تو بڑے ظرف کی عورت ہے جو اِس امر کو تو نے اپنی خواہش سے گوارا کیا کوئی عورت سوت کا نام سُننا پسند نہین کرتی تجھ سے کیونکر ہوا جو تو خود اپنی سوت کی تلاش مین اس ہیئت سے سرگردان نکلی اور اس طرح کہ پروردہ ناز و نعمت ہو کر بیابان گردی و صحرا نوردی کی مصیبتین برداشت کین اور یہان تک اپنے کو پہونچا بس اب مجھ کو مفصل معلوم ہو گیا کہ تم جس غرض سے نکلی تھین وہ مطلب تمھارا پورا ہو گیا اب تمھین مناسب یہ ہے کہ اس لباس کو جسم سے دور کرو مجھسے تمھاری یہ حالت دیکھی نہین جاتی دیکھ کر افسوس آتا ہے جب تک مجھے اس واقعہ کی خبر نہ تھی اُس وقت تک تو مجبوری و ناچاری تھی لیکن اب دیکھا نہین جاتا مین پھر بھی تم سے عذر و معذرت کرتی ہون کہ تم کو تمھارے رتبے کے لائق مین نے جگہ نہ دی میری خطا برائے خدا معاف کرنا ملکہ سحابیہ ملکہ درگوش نے عرض کی کہ مین اسوقت بھی

دو بائے کنیزی رکھتی ہون اور آیندہ بھی آپکی خدمت سے باہر نہین ہون ملکہ طوفان سبز پوش نے کہا کہ نہین مین تمکو بہن کے برابر سمجھتی ہون اور سمجھونگی اور اوسیوقت ملکہ سحابیہ دُر دُر گوش کو منگوا کر پوشاک شاہانہ پہنائی لباس فقیرانہ بدلوایا اور اپنے پہلو مین بٹھایا اب ملکہ سحابیہ دُر دُر گوش نے کہا کہ اے ملکہ زیادہ عرصہ کرنا مناسب نہین ہے اب میرے باغ مین چلکر اوس شہریار عالیوقار سے ملیئے نہین معلوم آپ کے فراق مین اوسکی کیا حالت ہوئی ہوگی اوس بیمار محبت مین اب اتنی طاقت نہین ہے کہ زیادہ زمانہ فراق کا جھیل سکے ؎

ہوا ہے حال یہ اب تو ترے بیمار ہجران کا	کہ جس نے کھولکر منھ اوسکا دیکھا بس دہن اوسکا

یہ سنکر ملکہ طوفان سبز پوش پریشان ہوگئی اور کہنے لگی کہ ہائے مین کسطرح چلون تم ابھی میرے حالات سے آگاہ نہین ہو ورنہ اسطرح نہ کہہ بیٹھتین مجکو آزاد نہ سمجھو مین قید مصیبت مین مبتلا ہون میرے ساتھ دو جادوگرنیان ہین جو دامنہ کوہ مین مقیم ہین اگر مین کسی جگہ جاؤنگی تو اونکو خبر ہوجائیگی اور راز افشا ہوجائیگا میرے باپ کو اگر خبر ہوگئی تو خدا جانے وہ میری اوسکی کیا حالت کرے ؎

یہ سنکر مرغی بلبل قفس مین	نہو بندہ کسی بندہ کے بس مین

اے ملکہ سحابیہ دُر دُر گوش اسوقت جو میرے دل کی حالت ہے اوسے میرا ہی دل جانتا ہے کہ عجیب بےبسی کی حالت ہے ملکہ سحابیہ دُر دُر گوش نے کہا کہ اچھا پھر اونکو یہین لے آؤ تب طوفان سبز پوش نے کہا ایسا غضب بھی نہ کرنا یہ اوس سے بدتر ہے وہ جادوگرنیان روز آتی ہین اور خیریت دریافت کرکے چلے جاتی ہین میرے ملازمین میرے دوست نہین ہین مجھے ہر وقت اِنسے خوف ہے اگر اون جادوگرنیون کو کسی نے خبر کردی تو اور بھی مشکل پڑجائیگی ایسا کوئی انتظام ہوتا کہ اِنکے ہاتھ سے نجات ملتی ان کمبختون کی موت بھی خدا نے نہین خلق کی یہ تین سو برس کی عمر مین ہین اور ابھی تک سی کے زور سے جوان معلوم ہوتی ہین ملکہ سحابیہ دُر دُر گوش نے کہا کہ اچھا بی کی ہمت مردان مدد خدا تو مثل ہے لیکن یہان تو عورتون کی ہمت ہے ہم بھی اوسی خدا کی بندون مین ہین اگر کیا ہماری مدد وہ نہ کریگا مین اسکی تدبیر کرتی ہون کوئی کنیز آپ کی معتبر بھی ہے طوفان سبز پوش نے کہا مجھے کسی کا اعتبار نہین جو کام ہو اوسے مین خود کرسکتی ہون یا تم تکلیف اوٹھاؤ ملکہ سحابیہ دُر دُر گوش نے کہا کہ میرا عیار میرے ساتھ ہے جس کے ذریعہ سے مین نے آپکا پتا لگایا اور جو مجھ سے پہلے یہان عورت بنکر آیا تھا وہ یہان سے کچھ دور پر گھوڑے لیئے موجود ہوگا مین جاکر اوسکو بتا اون جادوگرنیون کے رہنے کا بتاتی ہون وہ جاکر اونکو قتل کر آئیگا اوسکے بعد آپ میرے ساتھ یہان سے نکل چلیئے گا طوفان سبز پوش کو بھی یہ رائے پسند آئی اور ملکہ سحابیہ دُر دُر گوش سے کہا کہ پھر بہن تمہین تکلیف کرو ہر چند کہ فرض میرا یہ تھا کہ مین تمہین راحت پہونچاتی نہ کہ خود ہی تکلیف دون مگر کیا کرون کہ

وقت ہی ایسا آپڑا ہے کہ موقع ہی ایسا ہے یہ کہکے رونے لگی ملکہ سحابیہ
دردر گوش گلے سے لپٹ گئی اور کہا کہ بہن وہ آدمی کاہے کو ہے جانور ہے جو دوسرے
کے کام نہ آئے اور اوسکے اچھے بُرے کا شریک نہو اور تمہارا کام تو دراصل میرا
ہی کام ہے لے خدا حافظ مین اب جاتی ہون کیونکہ دیر مناسب نہین ہے طوفان
سبز پوش نے کہا کہ بہن ایسا نہ کرنا کہ جاکر پھر نہ آؤ اور ہمین امیدوار بنا کر لوہن تڑپتا
ہوا چھوڑ جاؤ تو مین زندہ درگور ہو جاؤنگی یہ کہکر لپٹ گئی اور رونے لگی سحابیہ
دردر گوش کا دل بھر آیا اور رونے لگی کہا تم نہ گھبراؤ اگر زندہ ہون تو بہت جلد
تم سے آکر ملونگی یہ کہکر ملکہ طوفان سبز پوش سے رخصت ہو کر جانب صحرا روانہ ہوئی یہان دو سوار تھا
تھا اور مہتر صمد گرد پا گھبرا رہا تھا کہ معلوم ملکہ کس آفت مین پھنس گئی جو ابھی تک نہین
آئی اگر مین خود جاکے تلاش جاتا ہون تو یہان گھوڑون کی نگہبانی کون کرے شاید
پھٹتے وقت مرکبون کی ضرورت ہو اور ضرور ہوگی کیونکہ یہان اور سواری کہان
ممکن ہے کہ یکایک سامنے سے ملکہ سحابیہ دردر گوش بہیت اصلی
نمودار ہوئی مہتر صمد گرد پا اپنے مالک کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور کہا اے ملکہ مین
بسبب دیر ہونے کے نہایت پریشان تھا کہیے کیا کیفیت گذری ملکہ سحابیہ بالونے
سارا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ ملکہ طوفان سبز پوش دو ساحراؤن کے پھندے
مین ہے اگر وہ دونون قتل ہون تو کام چلے مہتر صمد نے کہا کہ وہ کس مقام پر ہین سحابیہ
دردر گوش نے کہا کہ فلان کوہ جو سامنے نظر آتا ہے لیکن یہان سے کئی کوس پر
واقع ہے وہین مقیم ہین مہتر صمد نے کہا کہ اچھا مین چلتا ہون مگر آپکو یہان تنہا کیونکر
چھوڑون سحابیہ دردر گوش نے کہا کہ تم میرا خیال نہ کرو اگر تمہین دیر ہوگی تو مین
طوفان سبز پوش کی پاس چلی جاؤنگی مہتر صمد نے کہا کہ بہت مناسب ہے اور
ملکہ سے رخصت ہو کر جانب کوہ روانہ ہوا جب یہ دور نکل گیا تو ملکہ نے گھوڑون
کو وہین چھوڑا کہ یہ ایک درخت سے بندھے ہوئے تھے اور خود بھی پیچھے پیچھے
اپنے اپنے عیار کے روانہ ہوئی یہانتک کہ جب عیار کوہ پر چڑھنے لگا تو ملکہ بھی
ایک گھاٹی مین چھپ کر بیٹھ رہی لیکن اون جادوگرنیون کا حال سنیئے کہ یہ دونون
بہنین ہین نام ایک کا مرات جادو اور دوسری کا عمرات جادو ہے یہ بالائے
کوہ بیٹھی ہوئی مصروف مے خواری ہین دن ڈھل چکا تھا شام قریب تھی کہ ایک
نے دوسری سے کہا کہ جنگل مین ایسا سنسان ہے کہ جہان بوائے انسان بھی نہین
کیا کہین ابتو بہت جی گھبراتا ہے کس سے دل بہلائین اوسنے جواب دیا کہ بہن
مجھ سے سنو مین تو یہان سے جاتی ہون اور تم اسی جگہ قیام کرو ایک آدمزاد اجوادھر
اودھر مسافر کہین کا آتا جاتا ہوگا اوسے اوٹھا لاؤنگی اپنا اپنا دل خوش کرکے
یا چھوڑ دینگے یا ذبح کرکے بھون کھائین گے کل پھر دیکھا جائیگا تم نے تو خود اپنے کو
قیدی بنا رکھا ہے بھلا دو دو آدمیون کا کیا کام ہے ہم مین تم مین سے ایک ملکہ
کی حفاظت کر سکتا ہے اوسنے کہا کہ بہن تم قول مبہوت جادو کا بھول

گئین کہ اوسنے کہدیا تھا کہ تم دونون کسی وقت علیحدہ نہونا ورنہ زک اُٹھاؤگی اوسنے جواب
دیا کہ یہ اوسنے اسوجہ سے کہدیا تھا کہ ہم لوگ ملکہ کیطرف سے غفلت نہ کرین ہمکو
ہوا اور کوئی بات نہین ہے غرضکہ عمرات جادو نے پر پرواز پیدا کیئے اور اوڑکر
ایک جانب روانہ ہوئی بہ تمام باتین مہتر صمد گردپا نے سنین کہ یہ ایک پیڑکے
آڑمین بیٹھا ہوا تھا بس اسنے رنگ و روغن عیاری چہرہ پر لگایا اور ایک
خوبصورت نوجوان کی شکل بنکر گھبرایا ہوا بالائے کوہ پہونچا اور ثمرات جادو
سے پوچھنے لگا کہ آپ نے ہمارے بھائی کو تو نہین دیکھا وہ میرے ساتھ تھا ابھی
ابھی کہین غائب ہوگیا ثمرات جادو نے جو اوسکو گھبرایا ہوا دیکھا اور نظر اسکے
حسن و جمال پر پڑی کہا یہان آؤ ہم تمہارے بھائی کا پتا لگا دینگے تمہارا نام کیا ہے اور کہان
کے رہنے والے ہو مہتر صمد قریب اوسکے گیا اور کہا کہ مین رہنے والا ایک گاؤن کا
ہون جو یہان سے قریب ہے جنگل کی سیر کو نکلا تھا بھائی بھی میرا میرے ساتھ تھا دونون
راستہ بھولکر ادھر نکل آئے اور پریشان ہوئے کہ اب شام ہوگئی ہے گھر تک
پہونچنا دشوار ہے رات کو یہان کوئی درندہ آکر کھا لیگا آخر یہ صلاح ٹھہری
کہ اس کوہ پر چلو اور کسی گھاٹی مین چھپ رہو یہ سوچکر کوہ پر چلے ایک بجلی
چمکی کہ آنکھ جھپک گئی پھر جو آنکھ کھولکر دیکھا تو مین نے اپنے بھائی کو نہ پایا یہ کہکر
یہ بسورنے لگا اوس ساحرہ کو یہ شبہ ہوا کہ اوسے میری بہن اوٹھا لے گئی ہوگی
کہا تم نہ گھبراؤ مجھے پتا معلوم ہوگیا تمہارا بھائی آتا ہوگا تم جبتک یہان بیٹھو یہ
نوجوان باتون اوس ساحرہ کے بیٹھ گیا ثمرات جادو اسکی بھولی باتونپر عاشق ہوگئی
پوچھا تم شراب پیتے ہو اسنے کہا جی مین شراب پیتا تو نہین ہون مگر پلاتا خوب ہون
مجھے ساقی گری آتی ہے یہ سنکر وہ اور بھی خوش ہوئی اور کہا کہ یہ کشتی مے کی رکھی
ہے دیکھین تو تم کیسی ساقی گری کرتے ہو اسنے کہا بہت خوب یہ کہکے اوٹھا
اور کشتی پوش ہٹاکر مشراب جام مین انڈیلی اور کھا یون سے بیہوشی ملاکر جام
پیش کیا ثمرات جادو نے دلمین کہا کہ اس سے بہتر موقع نہوگا وہ اپنے یار
کو لے کر کہین اور چلی گئی ہوگی تو اسکے ساتھ عیش کرونس بے اندیشہ انجام جام ہونٹون
سے لگا لیا اور یہ شعر پڑھا ؎

گر یار مے پلائے لو گیر لیون نہ جیتے	از اہد رہین مین شیخ نہین کچھ ولی نہین

اسنے دوسرا جام دیا ثمرات جادو وہ بھی پی گئی مہتر صمد گردپا نے دو تین جام اسکو
ایسے دیئے کہ جنمین بہت سی بیہوشی ملی ہوئی تھی اب انکمین اسکی سرخ ہوئین نشہ چھا
گیا پکاری جان جہان لاؤ اب ہم نہین پلاتین یہ کہکر کشتی اپنے سامنے کھینچکر جام لبریز
کرکے اس نوجوان کے آگے بڑھا دیا اسنے بھولے پن کے ساتھ کہا کہ ہم تو نہین پیتے ہمارے
ابا جان نے منع کردیا تھا کہ تم خود کبھی نہ پینا ثمرات جادو نے کہا کہ کیا وہ دیکھتی
ہین اوسنے کہنے کو تو رٹے جا ینگے اسنے پھر انکار کیا ثمرات جادو اوٹھی کہ اگر تو یون
نہ پیئے گا تو مین تجھے پچھاڑ کر پلاؤنگی یہ دیکھ اس نوجوان نے دیکھا اوٹھکے بھاگا ثمرات

اسکے پیچھے چلی بس اوسنا تھا کہ بیہوشی نے ملانچہ مارا سر تلے ٹانگین اوپر دھڑام سے گری
بس اسکا گرنا تھا کہ مہتر صمد نے پلٹ کر زبان کھینچ کے تکلہ سوزن کر دیا اور آپ
اسکی صورت بنکر بیٹھا ثمرات جادو کو ایک مرد کی صورت بناکر سامنے اپنے بٹھا لیا
منتظر عمرات جادو کا ہوا کھوڑی دیر گذری ہوگی کہ ہوا چلی اور عمرات جادو مثل پرند
کے اوڑتی ہوئی آئی اور ایک انسان کے کمر مین پنجہ ڈالے ہوئے وہ بیچارہ تڑپتا ہوا
بالا سے کود پونچکر کھا لوہن مین تو ایک مونڈی کاٹے کو پکڑ لائی ثمرات نقلی نے کہا
مین نے بھی ایک مردے کو گرفتار کیا دیکھین کسکا اچھا ہے عمرات جادو قریب آئی
دونو دلمین خوش ہوئی کہ اب مطلب دل اچھی طرح سے پورا ہوجائیگا ورنہ ایک انا
اور دو بیمار کا مصیبون تھا نہ میرا دل بھرتا نہ اسکی طبیعت سیر ہوتی وہی مثل ہوجاتی
کہ مرغی اپنی جان سے گئی کھانے والون کو سواد نہ ملا جلدی سے قریب آئی پوچھا
یہ یہان کیونکر آگیا ثمرات جادو نے کہا خداوند سامری نے اسکو یہان
بھیجدیا ثمرات جادو نے کہا دیکھو یہ صورت مین اچھا ہے عمرات جادو نے کہا
ہاتھ یا ؤن میرے والے کے زبردست ہین پلنگ کے کام کا یہی سچا ہے ثمرات جادو
نے کہا چلو اپنے اپنے پسند کا ہے آپین جھگڑے کی کوئی ضرورت نہین یہ تو
جب سے آیا ہے پڑا سو رہا ہے ادھر عمرات جادو جسے لائی تھی وہ بیچارہ
ایک دہقانی تھا کھیت جوت کر اپنے گھر جاتا تھا کہ یہ لکا تا گرفتار کر لائی پنجہ بشکر
اوٹھا لائی چونکہ یہ بھی ستوج ہوا سے بیہوش ہوگیا تھا تو مثل مردہ کے پڑا ہوا تھا
ثمرات نقلی نے کہا کہ تم تھکے ہوئے آئی ہو ایک آدجام شراب کا پیو کہ کسل
ہو اور جام لبریز کر کے عمرات جادو کو دیا اسنے جام پیا اور مانگا ثمرات جادو نے
کہا کہ بس اب نہین دو بوتل شراب اب کم رہگئی ہے اور ساری رات گزارنا ہے
عمرات نے کہا کیا تم سے چھپی گئین اب تمہین جاکر کہین سے لاؤ اسنے کہا مین تو جاؤنگی
نہ یہ شراب تمکے دو بوتل عمرات جادو نے کہا مین ابھی تھکی چلی آتی ہون ذرا
تمہین دلجمعی رہے آؤ ثمرات نے کہا تجھے کیا غرض ہے تو تھکی تو اپنے یار کے لیئے تھکی
کچھ میرے واسطے تھکی ہے ہو مین تیرے واسطے شراب لاؤن یا تیری نوکر ہون عمرات جادو
نے کہا مین تو ضرور آدھی شراب اور بوتل بھانتک تھنک ہو کہ ثمرات جادو نے کہا
یہ معمولی خفگی ہے اور تو دیکھ نہیں شیشہ شراب کا ہاتھ مین لیکر بھاگی اور عمرات جادو
اوٹھکر دوڑی نہیں اوٹھنا تھا کہ تڑاق سے چھینگ ماری اور بیہوش ہوکر دھم سے گری
مہتر صمد نے پلٹ کر نعرہ کیا اور دونون کو پہاڑ پر سے ڈھکیل دیا کہ یہ ٹکرائی ہوئی زمین
تک پہونچتین سر پھٹ گئے پھر دونون کے چوز ہوگئے انکا مرنا تھا کہ آندھی چلی خاک
اوڑی ہیرون نے شور کیا کہ کشتی مرا نام من عمرات جادو و ثمرات جادو بود حیف
مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم جب ہیرون دونون کے خاک اوڑا کر چلے گئے
اور دوستی ہوئی تو مہتر صمد نے اوس دہقانی کو ہوشیار کیا وہ گھبرایا کہ یہ مین کہان
آگیا مہتر صمد نے کہا کہ تجھے ساحرہ اوٹھا لائی تھی اوسے مین نے مار ڈالا اور تجھے

اوسکے پنجہ سے نجات دی یہ بیچارہ قدمون پر گر پڑا کہ تم گسیان ہو مہتر صمد نے کہا کہ ہم گسیان
نہین ہین بندۂ خدا ہین چل تجھے لاشین اونکی دکھادین یہ کہکر اوسے ساتھ لیئے ہوئے کوہ سے
اترے اور لاشین اون جادوگرینون کے دکھادین ایسی مہیب صورتین تھین کہ وہ ڈر گیا
کہ یہ کونسی بلائین تھین رنگ سیاہ دانت منھ مین نہین جہریان تمام جسم پر پڑی ہوئین دیوتین
معلوم ہوتی تھین اب اوس دہقانی کو ساتھ لیئے ہوئے ملکہ کی لاش مین چلے دیکھا
کہ ملکہ ایک درخت کے نیچے بیہی ہوئی رو رہی ہے مہتر صمد نے پوچھا کہ آپ
کیون رو رہی ہین سحابیہ دردر گوش نے کہا کہ مین سمجھی تم قتل ہو گئے وہ جادو
کرنیان تھین بچگین مہتر صمد نے کہا کہ حضور کے اقبال سے مین نے دونون کو مار ڈالا ہے اور
لاشین اونکی پہاڑ کے نیچے پڑی ہوئی ہین اب ملکہ نے کہا کہ طوفان سبز پوش کو
لانا چاہیئے مہتر صمد نے کہا کہ پھر مین جاؤن کہا نہین تم چلکر ایک گھوڑے کی اور فکر
کرو مین اوسکو خود لاتی ہون مہتر صمد نے کہا کہ گھوڑا ملتا تو اس صحرا مین دشوار ہے
مگر خیر دیکھا جائیگا کوئی تدبیر ہو جائیگی یہ کہہ کے مہتر صمد تو اسطرف چلا اور ملکہ بارگاہ
طوفان سبز پوش کی جانب روانہ ہوئی جسوقت قریب بارگاہ پہونچی پشت قنات
ذرا سی چاک کرکے جھانکا دیکھا تو ملکہ طوفان پوش تنہا بیٹھی رو رہی ہے اور
دعائین مانگ رہی ہے کہ خداوندا ملکہ سحابیہ دردر گوش کی حفاظت کرنا اور جلد اوس سے
ملانا کہ وہ بڑی بے نفس عورت ہے یہ دیکھکر سحابیہ دردر گوش نے خنجر سے اتنی قنات
چاک کردی کہ ایک آدمی نکل جا سکے اور اندر خیمہ کے داخل ہوئی پہلے تو طوفان سبز پوش
جھجک گئی بعد اوسکے سحابیہ دردر گوش کو پہچان کر کہا کہ بہن تم نے تو ڈرا دیا سحابیہ
دردر گوش نے کہا کہ لے بس نکل چلو ایسے مین سناٹا ہے شام قریب ہے طوفان
سبز پوش نے کہا کہ ابھی موقع نہین ہے جب مین سونے کے واسطے یہان سے اپنے
خوابگاہ مین چلونگی اوسوقت سب مطمئن ہو جائینگی علاوہ اسکے ان جادوگرینون کے آنیکا بھی وقت
ہے ملکہ سحابیہ دردر گوش نے کہا کہ اطمینان رکھو اب کوئی نہین آئیگا وہ دونون مار ڈالی
گئین میرے عیار نے کام اون دونون کا تمام کیا یہ سنکر طوفان سبز پوش بہت خوش ہوئے
اور سحابیہ بانو سے مفصل حال سنا اور کہا بہن خدا تمکو جزائے خیر دے کہ تم نے بڑی تکلیفین
اوٹھائین تس اب مین چلتی ہون یہ کہکر خیمہ سے باہر نکلے اور کہا کہ مین آج شب کو تنہا بیٹھکر کچھ
پڑھونگی خبردار میرے خیمہ مین کوئی نہ آئے کنیزون نے عرض کی کہ کیا مجال ہے ہماری جو
قریب بھی خیمہ کے آئین طوفان سبز پوش وہان سے پلٹ کر اندر خیمہ کے آئی اور
سحابیہ دردر گوش سے کہا کہ لے چلو مین تمہارے ساتھ ہون سحابیہ بانو نے طوفان
پوش کو ہمراہ لیا اور اوسے چاک ہوئی قنات سے نکلکر جانب صحرا روانہ ہوئین یہہ
شاہزادیان کبھی پیدل اور تنہا کاہے کو چلی تھین صحرا کے ہوا کا سناٹا کلیجے کے
پار ہوا جاتا تھا دل تھرتھرایا جاتا تھا پاؤن ڈالتے کہین نہین پڑتا کسی جگہ تنہا
کسی مقام پر اوسبھکر گر پڑتی تھین اور پلٹ پلٹ کر دیکھتے جاتی تھین کہ کوئی آتا تو
نہین ہین ہر چند کہ جسوقت شام ہو گئی تھی تو مہتر صمد گھوڑے لے کر خیمہ

طوفان سبز پوش بہت قریب آگیا تھا لیکن ان دونون شاہزادیون کو اونتا راستے طے کرنا بھی دشوار ہوگیا تھا خصوص ملکہ طوفان سبز پوش کو پیدل چلنے کی عادی بھی نہ تھی اور ایک نازک اندام عورت تھی خدا خدا کرکے وہ راہ طے ہوئی اور ایک دہقان کے بیٹے مہتر صمد گرد یا گھوڑے لیئے دکھائی دیا یہان صمد گرد یا نے اوس دہقان سے کہا تھا کہ اگر کوئی مرکب کہین سے مل سکے تو لادو اوسنے اس احسان کے عوض مین کہ اسکی بدولت جان بچی اور رہائی ہوئی ہے ایک گاؤن مین جاکر ایک مرکب چرا کر لادیا تھا کہ یہ دہقان بہت بڑا زبردست وزدتھا اوسکے بعد دہقان تو رخصت ہوکر اپنے مکان کو روانہ ہوگیا مہتر صمد نے اوس گھوڑے کو اپنی سواری کے لیئے تجویز کیا تھا کہ یہ گھوڑا معمولی ہے مین اس سے کام نکال لونگا غرضکہ جیسے ہی اسنے اپنی شاہزادی کو دیکھا گھوڑے لیکر آگے بڑھا اور اسحابیہ در در گوش و ملکہ طوفان سبز پوش کو مرکبون پر سوار کیا اور آپ اوس ٹٹو پر بیٹھکر کہا کہ بس اب چلیئے چونکہ اوس زمانے کی شاہزادیان اکثر گھوڑون پر سوار ہوتی تھین اور سواری جانتی نہین اس سے لے چلنا طوفان سبز پوش کا آسان ہوا ورنہ سخت دشواری ہوتی الحاصل ان سب نے گھوڑون کی باگ لی اور بجانب ملک سحابیہ روانہ ہوئے ان شاہزادیون نے لباس مردانہ پہلے سے پہن لیئے تھے اور نقابین چہرون پر ڈال لی تھین اب انکو لوراہ مین چھوڑ دیئے لیکن کچھ حال اسعد ثانی کا سنیئے کہ یہ بیمار درد فرقت بستر غم پر انتظار یارجانی مین تڑپ رہا تھا تصویر ملکہ طوفان سبز پوش کے پیش نظر ہے اور زبان پر یہ الفاظ جاری ہین کہ کیا تو بھی ہم سے کشیدہ ہے جو کلام نہین کرتی اگر تو نے خاموشی اختیار کی ہے تو ہم تجھے اسطرح سنائینگے کہ تجھے بولنا اوٹھنا پڑیگا۔ ؎

کہتا ہون بولے جسکے مین تصویر یار کے	کچھ بول اوٹھ تجھے بھی اگر ناگوار ہو

لیکن اسکا حجاب تو کچھ ملکہ طوفان سبز پوش سے بھی زیادہ ہے کہ نہ لبونکو جنبش ہی نہ اعضا کو حرکت ہے اسد مثل دیوانون کے اس تصویر سے باتین کرکرکے اپنے دلکو بہلا رہا ہے ورنہ اسکا جنون محبت ایک جگہ قرار دینے دیتا دوسرے امید ایسی چیز ہی جو ہر طرح انسان کو مجبور کردیتی ہے۔ ؎

ناریہ جفا مین تری اٹھوائی ہین کیا کیا	دیدے کے تسلی ہمین امید وفا نے

جب اسی حالت مین اسکو بہت روز گزر گئے اور ملکہ سحابیہ در در گوش پلٹ کر نہ آئی کنیزین آتی تھین مزاج پوچھ جاتی تھین کھانا حاضر کرتی تھین تو اسعد ثانی یہ شعر پڑھکر آنسو بہانے لگتا تھا ؎

غمنوش جدائی جب سے ہوئے غم کھاکے پتے خون پی کے جیئے
کھانا کیسا پینا کیسا پانی چھوٹا دانا چھوٹا

وہ مجبور ہوکر دسترخوان بڑھا دیتی تھین اور آپس مین کہتی تھین کہ بس دو چار روز کا یہ اور مہمان ہے ہمین امید نہین کہ ملکہ کے آنے تک یہ زندہ رہے

اگر اسنے اپنی جان دیدی تو کیا ہوگا یہ مانا کہ اوسکو کسی جگہ گاڑ تو دینگے لیکن ملکہ کو کیا جواب دینگے کیونکہ وہ اسکی عشق مین ایسی مبہوت ہو رہی ہے نہ جان کو ڈرتی ہے نہ آبرو کا پاس ہے جسوقت یہ معلوم ہو جائیگا کہ معشوق اوسکا مر گیا نہ معلوم دیوانی ہو جائے یا خودکشی کر بیٹھے دیکھیے کیا انجام ہوتا ہے ابتو ہمین ملکہ کی فکر ہے کہ خدا اوسکی جان بچائے کہ اوسکے دم سے ہزار باد م وابستہ ہین وہی اسوقت چراغ سلطنت ملک سحابیہ ہے اگر اوسنے خودکشی کی تو سبب ضرور دریافت کیا جائیگا آخرکار بھید کھلیگا کیسی رسوائی ہوگی اور ہماری بھی ناک چوٹی کی خبر نہین معلوم ہوتی کونسی گڑھی تھی کہ یہ سبز قدم اس باغ مین آیا تھا نہ یہ آتا نہ اس طرح کے اندیشونکا سامنا ہوتا لیکن اسد ثانی کو جب چوتھا روز ہوا تو اسنے تصویر ملکہ طوفان سبز پوش کی گلے مین حمائل کی اور باغ سے نکلکر جانب صحرا چلا تھا کہ سامنے سے تین گھوڑے آتے ہوئے دکھے لیکن بسبب چہرون پر نقابین ہونے کے اسد ثانی نے نہ پہچانا اور یہ اوسی مجنونانہ حالت سے اشعار عاشقانہ پڑھتا ہوا چلا ؎

جہان سے حسرت دیدار یار لے چلے	اچمن سے داغ فراق بہار لے چلے

ملکہ سحابیہ دردگوش نے جو دیکھا کہ اسد ثانی باغ سے نکلکر صحرا کو جاتا ہے اور آواز کی پہچانی اور مضمون شعر سے آگاہ ہوئی اسنے دوسرا شعر پڑھا ؎

درخانہ دماگرد جہان میگردم	آب درکوزہ و باتشنہ لبان میگردم

یہ آواز سنکر اسد نقابداردن کی طرف متوجہ ہوا کہ یہ آواز تو کچھ پہچانی ہوئی ہے اور گوش گزار ہو چکی ہے اور مضمون شعر پر بھی غور کرنے لگا کہ یہ شعر اسنے کیون پڑھا شاید اسنے محبوب کو اپنے مکان مین چھوڑا ہوگا ہم وہ فرقت نصیب ہین کہ ہماری یار جانی اور محبوب جاودانی سے ہم نے اسقدر دوری ہے کہ معلوم بھی نہین اگر اسنے اپنے حسب حال شعر پڑھا تو ہمین کیا بقول شاعر ؎

مبارک ہو اونھین بوسونکی جو لذت اوٹھاتے ہین	ہم اپنی سخت جانی کے سبب سے زہر کھاتے ہین

یہ شعر پڑھکر آگے بڑھنے کا قصد کیا تھا کہ دوسرے نقابدار نے آواز دی ؎

وہ مذاق عشق ہی کیا کہ جو ایک ہی طرف ہو	مزہ جان مزا تو جب ہے کہ تمہین بھی کل نہ آئے

اس آواز اور اس شعر نے ایسا اثر کیا کہ پھر اسد دلاور ان نقابداردن کیطرف پلٹ پڑا اور اب نقابدار بھی قطع راہ طے کرکے قریب آ گئے یہ شعر ملکہ طوفان سبز پوش کی زبان پر جاری ہوا تھا یہ دونون شاہزادیان آگے آگے گھوڑون پر تھین اور پیچھے پیچھے اسکے مہتر صمد گرد پا تھا جسوقت یہ سب قریب اسد ثانی پہونچکر گھوڑون سے اوترے اور نظر اسد کی مہتر صمد گرد پا پر پڑی تو سمجھا کہ نقابدار ملکہ سحابیہ دردگوش ہے اودھر سحابیہ بانو نے نقاب اپنے چہرہ کی اوٹھائی اور طوفان سبز پوش سے اشارہ کیا کہ تم ابھی نقاب نہ اوٹھانا کہ خلاف مصلحت ہے اسد ثانی نے سحابیہ دردگوش کو دیکھکر فرمایا کہ اے ملکہ مین تمہارا شکر گذار اتنا تو ضرور ہون کہ تمہاری بدولت تصویر اوس بت مغرور کی ملگئی ہر چند کہ یہ بھی بات کا جواب نہین دیتی اور راہ کوئے دوست نہین بتلاتی مگر خیر مونس تنہائی تو ہے ع گر پاس تو نہین ترا تصویر ہی سہی ۔ مگر مجھ سے تم سے اس امر کا

شکایت ضرور ہے کہ تم مجھسے دھوکا دیکر چلی گئین تمہارا انتظار کرتے آخرکار عاجز ہوکر اسوقت
مین باغ سے نکلا تھا کہو کیا خبر لائین ملکہ سحابیہ نے کہا کہ باغ مین چلو قریب سے جبکہ خدا
تمنا تمہاری پوری کریگا اسد ثانی نے کہا اب مین باغ مین نہ جاؤنگا تم یونہین جھوٹی تسلیان
مین مجکو رکھوگی حال تمہارا معلوم ہوگیا اب سحابیہ دُر در گوش تو یہ چاہتی تھی کہ یہ باغ مین
چل لے تو مین طوفان سبز پوش کو دکھاؤن ایسا نہو کہ یہ دونون وارفتگان محبت اختیار
وبیہوش ہوجائین اور آپہنچے دیو ندیکھکر تماشا مقرر کرلین تو باعث رسوائی وبدنامی
دونون کے واسطے ہے بقول شاعر ؎

آداب عاشقی کا رہے پاس آجنون	حالت نہ وہ بنا کہ تماشا کہین سے

یا یون کہیئے کہ ؎

راز دوستی مجھیہ واجب ہے تم کو داری ہی فرض	ایک بھی ہوگا اگر دونون کی رسوائی ہوئی

لیکن اسد ثانی کو یقین نہین آتا ہر چند دیکھ رہا ہے کہ ایک اور بھی نقاب دار ساتھ ہے
مگر اسکے دلکو نا امیدیون نے ایسا پژمردہ کردیا ہے کہ خیال اسطرف نہین جاتا کہ یہ دوسرا نقابدار
کیون نقاب چہرہ کی نہین اوٹھاتا سنا چاہیئے کہ طوفان سبز پوش ہوجب دیکھا سحابیہ
دُر در گوش لے کہ یہ کسیطرح باغ مین نہین چلتا تو سحابیہ دُر در گوش نے طوفان
سبز پوش سے اشارہ کیا کہ نقاب اوٹھادو مگر پھر یہان نہ ٹھہرنا اور باغ ہی کے اندر
جاکر دم لینا طوفان سبز پوش سحابیہ بانو کو اپنا محسن سمجھکر اسی کے کہنے کی پابندی کرتی ہے
بس اسنے بند نقاب کھولا اور نقاب چہرہ سے اوٹھائے نقاب کا اوٹھنا تھا کہ آفتاب جسطرح
ابر سے نمودار ہوگیا کہ جوٹ اسکے چہرہ کی زیبائی پر پڑی اور دونون کو چمکا دیا نظر جو اسد ثانی
کی اسکے چہرۂ زیبا و منور پر پڑی بے اختیار چاہا کہ دوڑکر لپٹ جاؤن مگر رعب حسن نے
آگے نہ بڑھنے دیا ادھر طوفان سبز پوش نے جسوقت سے اسد کو دیکھا ہے اسکی
بیتابی بھی افزون ہوگئی ہے بموجب شعر ؎

شرم اے دل دم اظہار وفا کون کرے	جان ہی جاتی ہے الفت مین حیا کون کرے

ہر چند کہ صبر و شکیبائی رخصت طلب ہین اور ضبط بھی ساتھ دینے کا وعدہ نہین کرتا مگر حجاب
و ناز معشوقانہ بیحجاب ہونیکی اجازت بھی نہین دیتا یہ عجیب کشمکش کی حالت مین ہے مگر
اسکو سنبھالنے والی تو ملکہ سحابیہ دُر در گوش موجود تھی اوسکی اشارہ کے ساتھ ہی ملکہ
طوفان سبز پوش جانب باغ روانہ ہوئے اور اسد ثانی بیتاب ہوکر یہ اشعار
پڑھتا ہوا پیچھے چلا ؎

ذرا اتنا تو منہ پھیر کر دیکھ ہم کیونکر تڑپتے ہین	ہلاک دکھلا کے منہ پھیرے چلے جاتے ہین کیا حال

دیگر

کلیجا کوئی تھام کر رہگیا ہے	اودھر جانے والے ادھر دیکھ لینا

اب آگے آگے تو ملکہ طوفان سبز پوش اور سحابیہ دُر در گوش پیچھے پیچھے
اسد ثانی مثل ماہی بیتاب بیقرار چلا جاتا ہے یہانتک کہ ملکہ باغ مین پہونچگئین اور
اسد ثانی بھی داخل باغ ہوا کنیزون کی نظر جو ملکہ پر پڑی دوڑین کہ مالک

ہماری آگئی لیکن دیکھا کہ ملکہ کے ساتھ اور ایک ماہ سپہر حسن و جمال ہے کہ حسن عالم افروز شکا
ملکہ سحابیہ کے حسن کو شرمندہ کرتا ہے ملکہ نے ہاتھ کے اشارہ سے کہا کہ تم سب چلی جاؤ جب
مین طلب کرون اوسوقت آنا سب کی سب چلی گئین ملکہ طوفان سبز پوش کو لئے ہوئے
داخل قصر ہوئی یہان سب سامان عیش و راحت مہیا تھا مسند جواہر نگار بچھی ہوئی
تھی ملکہ طوفان سبز پوش کو سحابیہ بانو نے مسند پر بٹھایا اور کہا کہ مین تھوڑی
دیر مین آتی ہون یہ کہکر آپ تو دوسرے مقام پر جاکر اپنی کنیزون سمیت مقیم ہوئی اور
ایک آدمی خواص کو برائے خدمت ملکہ طوفان سبز پوش یہان چھوڑ دیا اور سمجھا دیا کہ
جبتک مین کوئی بلائے نہ سامنے نہ جانا پوشیدہ طور پر موجود رہنا یہان ملکہ طوفان
سبز پوش مسند پر بیٹھی تھی کہ اسد ثانی مثل پروانے کے اوس شمع بزم خوبی کے
پاس آکر پہونچا اور کہا کہ بس اب نقاب چہرہ زیبا سے ہٹاؤ زیادہ نہ ترساؤ ملکہ طوفان
سبز پوش نے بھی تاب نہ سکی نقاب چہرہ سے دور کردی اسد ثانی ملکہ سے لپٹ
گیا اور دونون عاشق و معشوق اسقدر روئے کہ بیہوش ہوگئے جب بعد کچھ دیر کے
ہوش آیا تو اپنی اپنی سرگذشت بیان کی جسوقت یہ بیہوش ہوئے تھے تو ملکہ سحابیہ
دردر گوش کو اوسکی کنیزون نے اطلاع کی تھی اوسنے آکر ہوشیار کیا تھا اب
یہ بھی موجود تھی اسد ثانی نے کہا کہ مین خوبی قسمت سے اس ملک مین پہونچا اور
اس شاہزادی نے میرے حال پر رحم کیا کہ میری جان بچالی اور تم سے ملا دیا ورنہ چراغ
سحری ہو رہا تھا تیر فرقت نے ہڈیان سوخت کردی تھین ملکہ طوفان سبز پوش
نے کہا کہ اصل یہ ہے کہ ہمارے تمہارے دونون کی محسن ہین ورنہ یہ امر دوسری عورت
سے ناممکن تھا کہ جس سے خود محبت ہو اوسکے واسطے دوسری عورت کو تلاش کرکے
اوس سے بلائے نہین معلوم یہ کس دل گردہ کی آدمی ہین اب ہمارا تمہارا فرض بھی
یہ ہے کہ انکے احسان کو فراموش نہ کرین تمہین چاہیے کہ پہلے انسے عقد کرو اسکے بعد
مجھ سے سحابیہ بانو نے کہا یہ ہرگز نہوگا مین آپ دونون کی شادی کا انتظام کرونگی
اسد ثانی خاموش بیٹھے ہین اب انکو تو اسی حال مین چھوڑا جاتا ہے اور

چند کلمہ داستان حوت آئینہ پرست کے بیان کئے جاتے ہین

کہ جس وقت اسنے انتظام ملک سمرقند سے فراغت پائی تو انتظار مین بیٹھا تھا کہ ملکہ بھی آئے
تو آگے روانہ ہون اور کسی اور ملک کو قبضہ مین لاؤن جو لوگ ملکہ کو اطلاع کرنے
چلے تھے وہ راہ ہی مین تھے کہ دیکھا کچھ عورتین روتی پیٹتی چلی آتی ہین اوس پیامبر نے
انسے پوچھا کہ تمپر کیا گذری جو اسطرح رو رہی ہو انھون نے بیان کیا کہ شبکو ملکہ
خیمہ مین سے غائب ہوگئین اور دو جادوگر نیان جو اونکی حفاظت کیواسطے معین تھین وہ
دونون کو کے تیجے مری پڑی ہین اب یہ فرستادہ حوت آئینہ پرست
اون سب کو اپنے ہمراہ لیئے ہوئے حوت آئینہ پرست کے پاس آیا اور سارا حال بیان کیا حوت
آئینہ پرست نے مبہوت جادو کیطرف دیکھا اور کہا کہ یہ کیا ہوا مبہوت جادو نے کہا کہ

تمہاری لڑکی کچھ دنون سے اسی حالت مین تھی کہ اگر سخت حفاظت اوسکی نہ کی گئی ہوتی تو وہ کب کی
نکل جاتی معلوم ہوتا ہے کوئی ذات شریف اوس تک پہونچ گئے جنہون نے جادو گرینون کو
بھی مارا اور وہ اشخاص کے سامنے نکل گئی اوسکے چہرہ سے آثار عشق و محبت ظاہر تھے
یہ سنکر حوت آئینہ پرست کو نہایت غصہ آیا اور کہا کہ اے مہبوت جادو جلد اوسے
گرفتار کرلا ورنہ مین اپنی جان دیدونگا مہبوت جادو نے کہا کہ مین ابھی گرفتار کیئے لاتی
ہون یہ کہکر اسنے سحر غائب کیا اور نظرون سے پوشیدہ ہوکر روانہ ہوئی پہلے ایک صحرا
مین ٹھہر کر اسم سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک پتلی پیدا ہوئی اوس سے پوچھا کہ شاطون
سبز پوش کہان گئی اور اب کس مقام پر ہے اسنے بیان کیا کہ وہ ایک خدا پرست
پر عاشق ہی اور ملک سحابیہ مین سحابیہ در در گوش کے باغ مین اپنے شوہر کے ساتھ
پلنگ پر لیٹی ہوئی ہے بلکہ سو رہی ہے یہ سنتا تھا کہ فوراً مہبوت جادو وہان سے
جانب باغ سحابیہ روانہ ہوئی یہان شب کا وقت تھا دونون عاشق و معشوق لذت
شربت دیدار اوٹھاتے اوٹھاتے سو گئے تھے نفیر خواب بلند تھی کہ ایک مرتبہ مہبوت
جادو آپہونچی اور ان دونون کو ایک جا دیکھکر اسنے اسم سحر پڑھا کہ یہ دونون اور خالص
ہوجائین بعد اوسکے دستک دی کہ چار پتلیان ہاتھ باندھے ہوئے سامنے آئین اونسے
کہا کہ اس پلنگ کو اوٹھاکر جانب شہر سحر قند لے چلو اور مین تمہارے ساتھ ہون
اونہون پتلیون نے اوس مسہری کو کاندھون پر کیا جسطرح جنازہ اوٹھاتے ہین اور
اوڑھکر بالائے ہوا جانب شہر سحر قند روانہ ہوئین اور ملکہ مہبوت جادو ساتھ
ساتھ چلی چھ دن مین تمام راہ کو طے کرکے شہر سحر قند مین پہونچ گئی خوت آئینہ
پرست نے دربار ابھی تک برخاست نہین کیا اور انتظار ملکہ مہبوت جادو
مین بیٹھا تھا کہ ایک مرتبہ بجلی چمکی کہ آنکھین سبکی جھپک گئین اور مہبوت جادو مع
مسہری پہونچ گئی اب جو بند ہوکر آنکھ کھلتی ہے تو دیکھا حوت آئینہ پرست
نے کہ مہبوت جادو پاس میرے بیٹھی ہے اور سامنے ایک مسہری رکھی ہے
جسمین شاطون سبز پوش ایک جوان حسین کے گلے مین بانہین ڈالے ہوئے بے خبر
سو رہی ہے یہ دیکھتے ہی اسکو اسقدر غیرت آئی کہ اسنے قصد خودکشی کیا
تخلیہ زجاج نیام لب برابر اسکے بیٹھا ہوا تھا اسنے ہاتھ حوت آئینہ پرست کا پکڑ لیا
اور کہا کہ اپنی جان دینے سے کیا فائدہ اس سے داغ بدنامی نہین دور ہوسکتا بہتر ہے
کہ ان گنہگارون کو سزائے موت دیجئے کہ یہ نہ زندہ رہین گے نہ کوئی جھگڑا باقی رہیگا اگر
آپنے اپنی جان دیدی تو اونکا کیا نقصان ہوگا وہ زندگی ہمیش سے بسر کرینگے زمانہ
آپ پر ہنسیگا کہ آپنے اپنی جان دیدی اور اس دختر شوخ دیدہ گیسو بریدہ کو زندہ
رہنے دیا یہ سنکر حوت آئینہ پرست نے کہا کہ مین اس دختر کو بہت دوست
رکھتا تھا مگر یہ نہ جانتا تھا کہ یہ مجھسے دشمنی کریگی نام خاندان کا ڈبو دیگی مگر مین تمہاری
رائے پسند کرتا ہون اسکے بعد مہبوت جادو کو طرف خطاب کرکے حکم دیا کہ مجھسے قبل
قتل اسکا نہ دیکھا جائیگا دوسرے اگر قتل ہوئی تو لاش کسی مقام پر دفن کر دیجائیگی

برنے کی جوکوئی دیکھے گا اور اوسکو معلوم ہوگا کہ یہ قبر طوفان سبز پوش کی ہی اوسے یہ بھی ضرور معلوم ہوگی کہ یہ جرم بدکاری پر قتل کی گئی تھی داغ بدنامی سے بون بھی نہ سکیں گے ہوے مرکے ہم جو رسوا ہوے کیون نہ غرق دریا نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا

لہذا مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم ان دونونکو کسی مقام پر بیجا کر اسطرف چلا دو کہ راقم کہانی کی باقی رہے یہ معلوم ہوجائے کہ کبھی یہ دونون پیدا ہی نہین ہوے تھے مہبوت جادو نے کہا یہی ٹھیک ہے اور اوسیوقت وہ مسہری اوسوار ساتھ لیکر اور ساتھ ہولیکر جانب صحرا روانہ ہوئی جس مقام پر ملکہ سحابیہ در در گوش کے ساتھ چھپی تھی وہان جاکر ایک غار عمیق کھدوایا اور اوسمین آتش سحر روشن کی کہ یہ کبھی فرو نہ ہو ہمیشہ شعلے نکلتے رہین اسلیئے کہ اسکو بھی بسبب اسکے کہ یہ موت کی لڑکی ہے ہلاک کرنا ہمکو منظور تھا کاوش تھی پس جسوقت اوس غار سے شعلے نکلنے لگے تو اوسنے اوس مسہری کو اوسمین اسد وطوفان سوتے ہوے تھے اوسی غار مین پھنکوا دیا اور آپ وہان سے موت آئینہ پرست کیفیت مست مین آئی موت آئینہ پرست نے پوچھا کہ دونون کو جلا دیا مہبوت نے کہا ہان جلا دیا بس یہ سنتے ہی موت آئینہ پرست کا رنگ رو متغیر ہوگیا دل محبت پدری کے وجہ سے پھڑکنے لگا بے اختیار آنکھون سے اشکبار ہوگئے کہ افسوس اسے طوفان سبز پوش تو نے اپنی جوانی اور ہماری منعمی دونون کو مٹایا آخر کار لباس ماتمی پہنکر چند روز اس مقام پر رہا اور پھر اوسنے کہنے کہ ملک کیجا روانہ ہوا کہ اب اسکا حال پھر بیان کیا جائیگا۔ لیکن اب حال ملکہ سحابیہ در در گوش کا عرض کیا جاتا ہے کہ یہ بوقت شب ان دونون کو باغ مین چھوڑ کر اپنی مان کے سلام کو چلی گئی تھی کہ اب مین صبح کو آونگی ملکہ طوفان سبز پوش نے بمشکل اسکو جانے دیا تھا جسوقت صبح کو باغ مین آئی کہ چلکر دیکھین کہ اب کیا رہا ہے یہان سب کنیزون کو روتے ہوے پایا کہا ری مردار مین تو جتنی بیٹھی ہون پھر کیون رو رہی ہو معلوم ہوتا ہے کچھ گستاخی کی ہے پٹی پائی گئی ہو مین نے منع کردیا تھا کہ مین رعایت کرتی ہون دوسرا رعایت نہ کریگا شہد پیا نہ کرنا تم نے چھپ چھپا کر اون دونون کو نخلیہ کی حالت مین دیکھا ہوگا جیسا کیا ویسی سزا پائی اب رونا کاہیکا ہے اوسنون نے عرض کی کہ ملکہ یہ بات نہین ہے شب کو بارہ بجے تک ہم حاضر رہے بعد بارہ بجے کے ہم اپنے اپنے رہنے کے مقام پر چلے آئے ملکہ اور شہزادہ دونون ایک ہی پلنگ پر سوتے رہتے تھے صبح کو دیکھا تو کوئی نہین نہ مسہری ہے نہ ملکہ اور شہزادہ یہ سنکر سحابیہ در در گوش کا رنگ فق ہوگیا دبی آواز سے کہا کہ تم نے ڈھونڈھا بھی تھا وہ نہین کہین باغ مین کسی طرف سیر کرتے ہونگے اوسنون نے کہا کہ ہم نے ایک ایک گوشہ ڈھونڈھ مارا اب آپ ہی چلکر ڈھونڈھ لیجئے سحابیہ در در گوش ہر طرف ڈھونڈھنے لگی چہار جانب تلاش کیا کہین نشان پایا ہی نہ پایا ایک کنیز نے کہا کہ وہ اپنے مطلب کے تھے اوسکی معشوقہ اوسکو ملگئی اوسکو لے کر چل گئی یہان رہکر کیا کرتے اوسنین آپکا ساتھ دینا تو دراصل منظور نہ تھا جو یہ ہوا ہوئی

کہ ہماری چاہنے والی پریشان ہوگی یہ مرد کی ذات ہے اسمین وفا کہان اور عورت بھی
ہرایک کی سادہ مزاج نہین ہے کہ اپنا معشوق دوسرے کے حوالے کردے وہ کیون
سوت اپنے سر پر رکھتی اگر آپ ہی کی وجہ سے وہ اوس شہریار سے نہ ملی ہوتی
تو آپکا بھی آپکا لحاظ نہ کرتی کہ آپ اوس سے بات کیجیے آپنے جیسا کیا ویسا پایا یہ نیکی کا
زمانہ نہین ہے مثل مشہور ہے کہ نیکی کا ثمرہ بدی اوسی عورت نے صلاح دی ہوگی
کہ بس اب چلے چلو وہ اپنے شہر چلے گئے ہونگے یا اوسی کے ساتھ اوسکے ملک کو روانہ
ہوگئے ہونگے سحابیہ بالو کو یہ سنکر اور بھی غصہ آیا اور کہا کہ حرامزادیو تمہارے
منہہ مین لگام نہین ہے جو چاہتی ہو بکتی ہو یہان اونکو تکلیف کیا تھی جو وہ اسطرح
بھاگ کر جاتے صحرا اون کے ٹھوکرین کھاتے خدا معلوم کیا افتاد پڑی تعجب تو یہ
ہے کہ مسہری بھی نہین ہے اگر وہ چلے بھی جاتے تو کیا مسہری بھی سر پر اوٹھائے جاتے
مجھے یقین نہین کہ وہ از خود چلے گئے ہونگے الغرض سحابیہ بالو کئی دن تک
پریشان رہی گھوڑے پر سوار ہوکر دو دو تین کوس نکل جاتی تھی آخر کار اسی
صدمہ مین اسنے بھی تبدیلی لباس کر کے سلطنت سے ہاتھ اوٹھایا عیش و آرام
کو بالائے طاق رکھا اور فراق اسد ثانی و ملکہ طوفان سبز پوش مین جوگی بنکر
نکل کھڑی ہوئی اور سیدھی اوسی مقام پر پہونچی کہ جہان سے ملکہ کو تنکا لگا لائی تھی
جسوقت اوس صحرائے پر ہول مین پہونچی تو سناٹا دیکھا ایک ایک درخت
کے نیچے بیٹھکر روتی تھی اور عبرت آمیز اشعار پڑھ پڑھکر آہین کھینچتی تھی اسطرح
پھرتے پھرتے ایک مقام پر دیکھا کہ کچھ عورتین ہین اور بیٹھی ہوئی رو رہی ہے
سحابیہ بالو کو خیال ہوا کہ یہ نہ معلوم کس غم مین ہین چلکر ہمدردی کرنا چاہیے اور
دریافت کرنا چاہیے کہ آپکو کیا مصیبت پڑی ہے جو اس درد سے رو رہی ہین
کہ کلیجا شق ہوا جاتا ہے جسوقت قریب پہونچی تو دیکھا بیچ مین ایک گڑھا ہے
کہ وہ آگ سے مملو ہے شعلے نکل رہے ہین اور ہر چہار طرف کچھ عورتین بیٹھی ہوئین
ہین گر گر کے رو رہی ہین کہہ رہی ہین کہ ہائے ملکہ طوفان سبز پوش تو کس ظالم اور
جلاد باپ کے یہان پیدا ہوئی جس نے اتنے سے جرم پر بھی اس ہمدردی سے جلاکر
خاک کر دیا اب ہم تجھے کہان سے لائین بس یہ سننا تھا کہ سحابیہ بالو کا رنگ فق
ہوگیا جلدی سے قریب آئی دیکھا تو وہی عورتین ہین جو ملکہ کے پاس رہتی تھین
جو گن قریب اوسکے گئی اور پوچھا کہ کیا ہوا جو تم سب رو رہی ہو اور جان کھو
رہی ہو اون عورتون نے تمام کیفیت بیان کی کہ اسطرح میہوت جادو جاکر
اوٹھالائے اور اس صحرا مین لاکر دونون کو اسی تنور مین جلا دیا بس یہ سنتے ہی ایک
شعلہ بھڑکا جسنے ملکہ سحابیہ کی دلکو پھونک دیا اور آمادہ مرگ کر دیا کہ بعد اسکے
شہریار کے زندگی ہیچ ہے بس کنارے اوس غار کے آکر کہا کہ افسوس
آپ دونون صاحب تو راہی جنت ہوئے اور ہمکو یہان تنہا چھوڑ دیا اپنے
جانے سے آگاہ بھی نہ کیا کیون اے ملکہ طوفان سبز پوش شرط وفا یہی تھی تم

کہتی تھین کہ اب ہمارا تمہارا قیامت تک ساتھ ہے مگر دو چار دن بھی ساتھ نہ دیا خیر کیا یاد کروگی تو ہم بھی تمہارے ہی پاس آتے ہین بعد تمہارے ہمکو بھی اس دنیا فانی مین رہنا منظور نہین ہے یہان بھی تمہاری خدمتی کرتے تھے وہان بھی کینگے مگر ساتھ نہ چھوڑینگے یہ کہکے کچھ اشعار عبرت آمیز زبان پر جاری کیئے اشعار سہ

ہاے عبرت سراے فانی ہے	مورد مرگ ناگہانی ہے
صبحدم طائران خوش الحان	پڑھتے ہین کل من علیہا فان
عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے	نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے
گردش چرخ سے ہلاک ہوئے	استخوان تک نہی اونکے خاک ہوئے
ہے نہ شیرین نہ کوہکن کا پتا	نہ کسی جا ہے نل دمن کا پتا
بوئے الفت تمام پھیلی ہے	باقی اب قیس ہے نہ لیلی ہے
تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر	ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسہ سر
اب نہ رستم نہ سام باقی ہے	ایک فقط نامی نام باقی ہے

یہ اشعار اسطرح سحابیہ در در گوش پر پڑھ رہی تھی کہ تصویر موت پیش نظر تھی اب رقت سلب ہوگئی تھی ہوش وحواس جاتے رہے تھے دیوانون کی سی کیفیت اسکی ہوگئی تھی وہ عورتین جو پہلے رو رہی تھین سحابیہ بالونکی حالت دیکھکر رونا اپنا بھول گئین کہ یہ کونسی دردرسیدہ بلکہ کی جانے والی آگئی اسکو تو کبھی دیکھا ہی نہ تھا چاہتی تھین وہ سب کہ کچھ حال سحابیہ در در گوش کا بیان کرین کہ اسنے اپنے کو بھی اوسی غار مین گرادیا اور سنگلے اسکے جسم سے لپٹ گئے اس واقعہ جانگزا پر وہ عورتین نہایت پریشان ہوئین اور روپیٹ کر جسطرف سے آئی تھین اوسی جانب چلی گئین اب یہ داستان اسی مقام پر چھوڑکر

چند کلمہ داستان شوکت نشان دردریای قوت وانجم سپہر صولت اسد بن کرب دلاور کے بیان کیئے جاتے ہین ۔

کہ یہ شیر بیشہ شجاعت یعنے اسد دلاور ملک ہندوستان سے بطرف گیلان روانہ ہوا تھا کوچ بکوچ منزل بمنزل آتے آتے ایک صحرا مین پہونچے کہ یہان سے گیلان ایک منزل دریا رہگیا تھا یہان پہونچکر شام ہوگئی تھی اسد غازی نے قیام کیا قزاقون نے کمل تان تان کر خیمون کا کام لیا اور اسد غازی کیواسطے ایک چھوٹا سا خیمہ برپا کردیا شب بسر ہوئی صبح کو نماز صبح سے فراغ حاصل کرنے کے بعد اسد غازی نے قصد کوچ کیا تھا کہ گرشاسپ رومیلی نے آکر عرض کی کہ حضور یک لخت راہروی کرنے مین ہلاکت کا خوف ہے اسلیئے کہ اب نہ وہ سن ہے جو ایسی تکلیفین برداشت ہوسکین نہ کوئی شدید ضرورت پائی جاتی ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک آدرو اسی مقام پر قیام کیجیئے جسوقت کسل راہ برطرف ہوے تو گیلان کیجانب کوچ فرمایئے اسد غازی نے کہا کہ بحمد اللہ مجھے تو اسوقت تک وہی ولولہ باقی ہے جو اوس سن مین تھا باقی اگر تمہارا جی چاہتا ہے تو ٹھہر جاؤ دو ایک روز مین کسل برطرف کرکے چلنا مین تو تکلیف کو ہمیشہ راحت سمجھا کیا ہون لشکر صاحبقران مین بہت کم رہا ہمیشہ جنگلون اور

بیابانون مین بسر کی اسوقت بھی انتہا یہ ہے کہ کیسے کیسے بادشاہ دنیا سے اوٹھ گئے اور اونکا پتہ
چالیسوان تک ایسی عجلت رہروی کی وجہ سے نہین کیا اگر خیر ایک آدھ روز مین زیادہ نقصان
نہین ہے اب ارادہ سفر ملتوی ہوا اور سب ایک جگہ جمع ہوے دور چلنے لگا جو
آہو صید کیے تھے اوسکے کباب لگا سے لگے صحبت گرم ہوئی باتین ادھر اودھر کی ہونے
لگین کہ اسی اثنا مین معروف بن اسد نے عیاری ادریس بن اندلس کی حد سے زیادہ تعریف
کی اور کہا کہ شاید ایسے عیاریان سوا اولاد عمرو کے دوسرے قبیلے نہ کی ہوگی ادریس بن اندلس
نے کہا اگر تم یہان تو دیکھیے گا کہ کیسی کیسی عیاریان کرتا ہون جو باتین میرے دلمین ہین اونکے
اظہار کا ابھی موقع نہین ہے جسوقت محل اوٹکا آئیگا تو دیکھا جائیگا یہ کلمات ضرغام شیر دل
کو ناگوار گذرے اور کہا کہ صاحبزادے خدا نہ کرے کہ کوئی سخت وقت آئے آئی عقل گم
ہوجاتی ہے اور بڑے بڑون کے حواس باختہ رہتے ہین ان خیالات کو دفع کرو اور بھی غلطی
سمجھو کہ ابتک خدا نے بات بنائی اور یہ دعا کرو کہ آگے بھی خدا محفوظ رکھے زمانہ خروج ایرج مین جیسی
جیسی سختیان پڑی ہین اور اونکو ہم نے اوٹھایا ہے اگر دوسرا ہوتا تو زہرہ آب ہوجاتا اور گرفتار
ہوکر ایرج کے ہاتھون اپنا قبر مین سونا ہوتا ادریس بن اندلس نے کہا کہ یہ سب
صدقہ تمہارے دعا کا تھا جب تم شاگرد ہوکر ایسے ایسے کام کر گذرے ہم تو اولاد مین سے ہین اور
جو بات کھاندانی ہوتی ہے وہ انسان کو بغیر سیکھنے اسقدر آجاتی ہے کہ دوسرے کو سیکھنے
سے نہین آتی اسکا بڑا ثبوت یہ ہے ضرغام شیر دل نے کہا کہ جو محنت کریگا وہ اوسکا ثمر
پائیگا ہنر کے واسطے خاندان کی ضرورت نہین ہے قبیلی عقل ہو اور جسقدر محنت کریگا اسقدر
اوسکا لطف اوٹھائیگا کثر اوستاد کو نہین سوجھتی اور شاگرد کر گذرتے ہین اگرچہ ضرغام نے
یہ اپنے اوستاد کی نسبت نہین کہا تھا لیکن ادریس بن اندلس کو ناگوار گذرا اور کہا
کہ اوستاد نے تمہارے سیکڑون قلعے فتح کیے یہانتک کہ قلعہ گرے جنگ مشہور ہوئے
تم نے آجتک کونسا قلعہ فتح کیا یہ سنکر ضرغام شیر دل اوٹھ کھڑا ہوا اور اسعد دلاور
سے عرض کی کہ قلعہ کیلان کیسا ہے اسعد نے کہا نہایت مستحکم ہے کیا آپ مجھے اجازت
دین تو مین اس قلعہ کو فتح کرون اسعد غازی نے اجازت دی ضرغام شیر دل نے
ادریس بن اندلس کیطرف دیکھکر کہا کہ صاحبزادے آجکے تیسرے روز قلعہ فتح ہوجائیگا
یہ کہکر منظورہ دربقی اور پاتا بہ سفر لاج سے آراستہ ہوکر جانب کیلان روانہ ہوا جاتے
جاتے قریب شام شہر مین پہونچا اور کسی مقام پر جاکر شکل و شمائل تبدیل کرکے داخل
لشکر ہوا اب یہ ہے دیکھ رہے ہین کہ ایک شخص غریب مفلوک روزگار عجب حال
پریشان سے چلا آتا ہے کہ مارکین کا لشکر کہانتک پھیلا جانجا وہ بیچے دامنون مین پڑے
ہوے اگرکھا شانے پر سے پھٹا ہوا جامہ کی زیرین اور ڈھی ہوئی کمر سے ایک میلی
چادر لپٹی ہوئی ایک... جھولا کاندھے پر لٹکتا ہوا خلقہ ہاتھ مین پاؤن مین ایک لاہوری جوتا
اوسکے کنے جابجا سے ٹکے ہوئے اس ہیئت کذائی سے سٹر سٹر کرتا چلا جاتا ہے
حسبہ اتفاق اوسطرف سے داروغہ بندوبستی خانہ آتا تھا جلدی سے آگے بڑھکر سلام
کیا اوسنے نیا آدمی دیکھکر پوچھا کہ تو کون ہے اور کہان کا رہنے والا ہے جواب دیا کہ

آپکے مطلب کا ہون اوس نے پوچھا کہ میرے کس مطلب کا ہے کہا کہ مین ایک نامی حقہ
بردار کا بیٹا ہون اور خود بھی اس کام کو خوب جانتا ہون داروغہ بھنڈی خانہ کو اسطرف
توجہ کمی کے ساتھ ہوئی کہا کہ اگر تو اس کام کو خوب جانتا ہے تو اس حال خراب سے
کیون ہے کیا کہ تیرے شہر مین کوئی تیرا قدردان نہین ہے اسنے جواب دیا کہ قدردان
تو بہت ہین لیکن اسکا ایک طولانی قصہ ہے آپکا دماغ پریشان ہوگا اہل کمال ہمیشہ
پریشان رہتے ہین اور زمانے نے اونکو پیسا ہے اگر آپ کو یقین نہین ہے مین ایک
چلم بھر کر پلاتا ہون آپ نوش کرین معلوم ہو جائیگا کہ مین کیسا ہون قابل خدمت
دربار کے ہون یا نہین ہون داروغہ نے اوسکو اپنے ساتھ لیا اور اپنے جائے
قیام پر آیا کہا بھر حقہ دیکھون تو تو کیسا کامل ہے اس مرد غریب صورت نے ایک حقہ
اوٹھا لیا اور اوسے تازہ کیا چلم بھرے وقت اپنی جھولی سے تباکو نکالکر اوسمین
رکھا اور آگ رکھکر تھوڑی دیر دم دیا اوسکے بعد سامنے داروغہ کے حقہ لگا دیا اور
داروغہ حقہ پینے لگا اب ہلکا ہلکا دھوان نکلنے لگا مگر دھوان بھی ٹھنڈا اور خوشبو بھی
اسنے اپنی عمر مین ایسا حقہ نہ پیا تھا نہایت خوش ہوا پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے عرض
کیا کہ غلام کو نسیم حقہ بردار کہتے ہین اور باپ میرا قسیم حقہ بردار تھا یقین تو ہے کہ
حضور نے نام سنا ہوگا داروغہ نے سنتے ہی مین آکر کہدیا کہ ہان وہ بہت مشہور آدمی
تھا اور نہایت عمدہ سائی تھا مگر تو بھی کامل ہے اوس سے کم نہین ہے یہ سنکر نسیم حقہ بردار
نے منہہ پر طمانچے لگائے اور کہا کہ مین بھلا اونکا کیا مقابلہ کر سکتا ہون یہ جو کچھ تھوڑا بہت
حقہ بھر لیتا ہون اونھین کا تصدق ہے وہ عجب کمال کے آدمی تھے اونکی جو جو قلبین سنی ہین
وہ قیاس سے باہر ہین ایک روز حاکم قلعہ زنگبار نے فرمائش کی کہ ایسا حقہ پلاؤ کہ فوراً
بھوک معلوم ہونے لگے اونھون نے کہا بہت خوب اور حقہ بھر کر پیش کیا اونھین ایسی
بھوک معلوم ہوئی کہ سیر بھر کی جگہ ڈیڑھ سیر کھا گئے اور پھر پیٹ خالی تھوڑی دیر کے
بعد پھر کلیجا کھرچنے لگا دن بھر مین من بھر کھا گئے اور پھر بھوکے کے کلیجے مین اک آگ
لگی ہوئی تھی کھانا اِدھر پیٹ مین گیا اور بھسم ہو گیا آخرکار اونھون نے کہا کہ ہم اس بھوک
سے باز آئے اب ایسا حقہ پلاؤ کہ بھوکے جائے رہے بس خداوند اونھون نے دوسرا
حقہ بھر پلایا تو ایسی بھوک غائب ہوئی کہ اونھون نے تین دن کھانا نہ کھایا آخرکار اونھون نے
کہا کہ بیشک تم اپنے فن مین کامل ہو مگر اب ایسا حقہ پلاؤ کہ طبیعت اعتدال پر آجائے پھر والد
ماجد نے تیسرا حقہ جو پلایا تو جو معمولی وقت غذا کا تھا اوسیوقت بھوک لگی اور جسقدر کھانا
کھاتے تھے اوسیقدر کھایا والد کو بہت کچھ انعام دیا خلعت عطا فرمایا مگر افسوس کہ زمانے کی
گردش نے مصیبت مین پھنسا کر اس تربیت کو پہونچا دیا کہ ہم بھوکون کھاتے ہوئے
یہانتک آئے اور اس حال سے مین کہ ہمارے نوکر بھی ہم سے اچھے ہونگے یہ
کہکر بسورنے لگا داروغہ نے کہا کہ جب بادشاہ بھی مہربان تھا یہ تباہی کیون پڑی
اوسنے کہا حضور بادشاہون کی مہربانی بھی بری ہوتی ہے جو بیحد حد سے بڑھجاتی ہے
اوسمین خرابی پڑتی ہے چونکہ اور ہم پیشہ جلنے لگے تھے اونھون نے بادشاہ

سے کہدیا کہ آپ کافر کے ہاتھ کا حقہ پیتے ہین بادشاہ نے حال مذہب کا دریافت کرکے والد ماجد سے پوچھا کہ کیا تم بتپرست ہو اونھون نے کہا کہ حضور ہان جو باپ دادا کا مذہب تھا وہی ہمے ہم ایسے لوگ تو ہین نہین کہ جیسا زمانہ دیکھین ویسا مذہب اختیار کرلین بادشاہ خدا پرست تھا اوسنے پہلے بہت سمجھایا کہ تم مسلمان ہوجاؤ جب اوس شخص کے باپ نے نہ مانا تو بادشاہ نے اوسکو قتل کیا گھر لوٹ لیا مان میری چھپ کر بھاگ کھڑی ہوئی میرا سن کم تھا اوسنے یہان درہ کوہ مین آکر بود و باش اختیار کی اور مجھے پرورش کرکے میرا آبائی کام مجھے تعلیم کیا جو کچھ اساسہ ساتھ لیکر نکل آئی تھی وہ اتنے دنون مین صرف ہوگیا اور فلاکت بڑھنے لگی کہین صورت روزگار ہی نہ نکلی آخر کار مین نکل کھڑا ہوا اور یہانتک پہونچا اب یہ فلاکت بغیر کسی رئیس تک رسائی ہوئے دور نہین ہوسکتی اور رسائی رئیس تک بغیر حالت درست ہوئے محال ہے تو بس معلوم ہوگیا کہ تقدیر برگشتہ ہے اور اب اسی حال مین بسر ہوگی مین نے یہ بھی ایک ڈھٹائی اور بے غیرتی کی جو حضور کو سلام کیا لیکن حضور بھی ایسے رحم دل تھے کہ میرے حال پر مہربانی فرمائیے اور مجکو اپنے ہمراہ لے آئے ورنہ اکثر لوگون نے تو میری حالت دیکھکر مجھسے کراہت کی اور دتکار دیا بھلا حال کون پوچھتا داروغہ کو اسکے حال پر رحم آیا اور کہا کہ تم اس صحنچی مین رہو ہم سب انتظام کئے دیتے ہین اور تمکو اپنے بادشاہ کی خدمت مین لے چلینگے اوسکو حقہ کا نہایت شوق ہے ہر وقت حقہ منہہ سے لگا رہتا ہے یہانتک کہ سونے سے چونکتا ہے تو حقہ مانگتا ہے یہان کسی کو ایسا عمدہ حقہ بھرنا نہین آتا وہ یقینی تمکو خلعت سرفرازی دیگا مگر ایسا ہی حقہ اوسکو بھی پلانا جیسا مجھسے پلایا تھا اسنے عرض کیا حضور اوس حقہ کی کیا حقیقت تھی ایسا حقہ بھرون کہ تمکو بندہ جانین اسکے بعد داروغہ نے اپنے آدمی سے کہا کہ اسے نہلا دھلا کر اوجلے کپڑے پہناؤ اور ایک تہیلہ شالباف کا توے وغیرہ رکھنے کے لیئے اسکو دیدو جب یہ سب سامان درست ہوگیا تو ایک بہاری دوشالہ اسکی کمر سے بندہوایا اور ایک کلاہ درباری سر پر پہنائی اور ایک اشرفی ہاتھہ مین دی کہ یہ نذر دینا بعد اسکے اپنے ہمراہ لیکر داخل قلعہ ہوا اور اس حقہ بردار کو مقام شیرزور کی خدمت مین پیش کیا اسنے سلام کرکے نذر دی مقام نے پوچھا کہ یہ کون ہے داروغہ نے عرض کی یہ ایسا شخص ہے کہ اپنا نظیر نہین رکھتا حضور کا اقبال تھا کہ ایسا شخص آپکے شہر مین آگیا آپکو حقہ کا نہایت شوق ہے اور یہ حقہ ایسا بھرتا ہے کہ اسکا مثل نہین ہے حضور ایک حقہ اسکے ہاتھ کا بھرا ہوا نوش کرین تو یقین ہے کہ پھر کسی کے ہاتھہ کا حقہ مزا نہ دے مقام کو اشتیاق ہوا کہا کہ اچھا اس سے کہو کہ پیوان کی چلم بھرے اسنے تسلیم کرکے چلم ہاتھہ مین لی اور عرض کی کہ حضور کس خوشبو کا حقہ پسند کرتے ہین مقام نے کہا کہ حقہ کے خوشبو کا تو کوئی خاص نام نہین ہے جسے مین بتاؤن اسنے کہا کہ خوشبو تو ہر حقہ مین ہوتی ہے یہ کوئی کمال نہین ہوا اگر حکم ہو تو حقہ سے گلاب کی خوشبو

آئے کہ بیلے کی مہک نکلے کیونکہ خس کی نکہت سے دماغ مین خنکی پہونچے اور اگر ارشاد
ہو تو مشک وعنبر کی خوشبو پیدا ہو جس خوشبو کی فرمایش ہو ویسا حقہ بھر دون مقام شیر
زور کو نہایت تعجب ہوا کہ حقہ مین اور پھولون کی خوشبو یہ اسی سے سنا ورنہ ایسا دعوی
آجتک کسی نے نہ کیا مقام شیر زور نے کہا اچھا یہ پان تو موتیے کی خوشبو کا بھر دو اسکے بعد
اور کسی پھول کے خوشبو کا حقہ بھرنا نسیم حقہ بردار نے کہا کہ بہت خوب اوسی وقت
چلم تیار کی صرف تو اپنی جھولی سے نکالکر جما دیا تھا اور آگ عجیب اندازہ سے رکھی تھی
کہ نہ حقہ بجھے اور نہ بھڑکنے پائے جسوقت یہ چلم درست کرکے مقام کے سامنے
لگا چکا تو اور چلمین تیار کین جن لوگون کو مقام شیر زور کے سامنے حقہ ملتا تھا اونکے
سامنے پیش کردین لوگون نے دم لگایا اور اب تھوڑی دیر کے بعد طرح طرح کی خوشبو
آنے لگین اب ایک ایک دو دو کش سب نے حقہ پیا سب چلمین مختلف خوشبو کی تھین
اب جو پان ملتا ہے تو عجب مجموعہ بنا تھا کہ سب مست ہو گئے اور تعریف کی
مقام شیر زور نے بہت بھاری خلعت دیا اور کہا کہ ہم نے تمکو بھنڈی خانہ
کا داروغہ مقرر کیا نسیم حقہ بردار نے خلعت تو لے لیا مگر داروغہ صاحب اپنے
دل مین نہایت پشیمان ہوئے کہ مین ناحق اسکو لایا خود گردہ را علاجے نیست اپنے
ہاتھ سے اپنے پاؤن مین کلہاڑی ماری کہ میرا عہدہ چھین کر اسکو مل گیا لیکن
نسیم حقہ بردار نے دست بستہ عرض کی کہ غلام محسن کش اور نمک حرام نہین ہے
یہ داروغہ صاحب جو کھڑے ہین یہ میرے محسن ہین انھین کی بدولت مین
حضور تک پہونچا لہذا مجکو انکا ماتحت رکھیئے اور یہ میرے افسر رہین مقام
شیر زور نے کہ مجھے اختیار ہے مین جسے چاہون جو مرتبہ دون
تجھے اسمین کیا دخل ہے نسیم حقہ بردار نے کہا کہ غلام کی شرافت مین
داغ لگے گا مین ایسی نوکری سے باز آیا چاہے حضور قتل کرین یا نشیمن
مجھ سے محسن کشی کبھی نہو گی یہ سنکر داروغہ صاحب تو اس سے نہایت خوش ہوئے
اور بادشاہ نے بھی بہت تعریف کی اور کہا کہ دوبارہ میرا اصرار تیرے صرف کے
امتحان کے لیئے تھا شاباش و مرحبا اچھا تو اسی کے ماتحتی مین کام کر لیکن تنخواہ ہم نے
اوس سے زیادہ مقرر کی کہا اسکا مضائقہ نہین ہے از بسکہ گرما تھا اور سبکے جھلی
جا رہے تھے نسیم حقہ بردار ہنسا اور دست بستہ عرض کی کہ اگر ارشاد ہو تو یہ چلمین
بدل دون اور اور چلمین بھر کر حقون پر لگا دون پھر دیکھیئے کیا لطف آتا ہے بادشاہ
قلعہ نے اجازت دی اس نے چلمین پلٹ دین اور تو سے بدلکر حقہ بھرے
اور سامنے لگا دیئے اب جو ان حقون کو سب نے پیا تو عجیب طرح کی خنکی
محسوس ہوئی کہ سبکے موقوف کرا دینا پڑے بلکہ کچھ اوڑھنے بچھونے کی
ضرورت ہوئی یہ معلوم ہوا کہ فصل ہی بدل گئی جن لوگون کو حقہ نہین
ملا تھا وہ تو اوسی طرح پسینے مین غرق تھے پہلا موقوف ہونا
اونکے خلاف گزرا تھا اور پریشان ہو رہے تھے سب نے نہایت تعریف کی

اور کہا کہ تو اپنے من مین کا مل ہے نسیم حقہ بردار نے عرض کیا کہ اگر ارشاد
ہو تو پھر چلمین بدل دون مقام شیر سوار نے کہا کہ بہتر نسیم حقہ
بردار نے پھر چلمون کو بدلا ہر مرتبہ یہ تو اچلم کا بدل دیتا تھا اب جوان حقون کو
پیا تو عجیب طرح کی خوشبو نکلی دماغ معطر ہوگیا اور نہ گرمی معلوم ہوئی نہ سردی
محسوس ہوئی ایک اعتدال کی حالت تھی مقام شیر زور نے
اسے دوسرا خلعت عنایت کیا اسنے عرض کیا کہ حضور اگر اجازت ہو تو مین
یہ خلعت اور روپیہ اپنی والدہ کو دے آؤن کہ فلاکت دور ہو اور وہ بھی
جانے کہ بیٹا میرا کسی شاہ و شہریار کے دربار مین پہونچا اور جس وقت
واپس آؤن تو کوئی مجھے روکے ٹوکے نہ کیونکہ میرے ہم پیشہ یقینی
مجھ سے جل گئے ہونگے اونکے دلون سے دھوئین اوٹھ رہے ہونگے
ایسا نہو وہ مجھے نہ آنے دین اور مجھ سے ضامن طلب کرین اور رسائی
میری حضور تک محال ہوجائے مقام شیر زور نے دوسو روپیہ
اور دیئے کہ یہ ہماری جانب سے اپنی مان کو دینا اور حکم دیدیا کہ خبردار
کوئی اسے روکنے ٹوکنے کا قصد نہ کرے ورنہ سزائے سخت ملیگی اور
اے نسیم حقہ بردار اگر تجکو کسی کیطرف بدگمانی ہو کہ یہ شخص مجھ سے کاوش
رکھتا ہے اور یہ بدی سے پیش آئیگا تو مین اسیوقت اوسکو نکالدون
نسیم حقہ بردار نے عرض کیا کہ نہین حضور اسکی ضرورت نہین ہے
جب مالک مہربان و قدردان ہے تو کوئی دشمنی کرکے میرا کیا بنا لیگا کچھ
اپنا ہی بگاڑیگا مین یہ بھی نہین چاہتا ہون کہ میری ذات سے کسی کی
روزی مین خلل واقع ہو یہ سنکر مقام شیر زور اور بھی خوش
ہوا اور کہا کہ اب جاؤ اور اپنی مان کو روپیہ دیکر جلد واپس آؤ
کیونکہ مجھے حقہ کی تکلیف ہوگی اور اب سوا تمہارے کسی کے ہاتھ
کا بھرا ہوا حقہ مزا نہ دیگا نسیم حقہ بردار سلام کرکے رخصت
ہوا اور باہر آکر داروغہ کے سامنے وہ خلعت اور روپیہ رکھدیا کہ
یہ آپ ہی کے بدولت ملا ہے آپ ہی اسکی مالک ہین داروغہ نے
اسکو گلے سے لگایا اور کہا کہ مین تجھ سے بہت خوش ہون کہ تو نے میرے
مالک کو خوش کیا یہ مال و دولت تجھے مبارک مجھے اسکی خواہش
نہین یہ کہکر پچاس اشرفیان اپنے پاس سے دین نسیم حقہ بردار
رخصت ہوکر صحرا مین آیا اور کسی مقام محفوظ پر وہ خلعت و زر دفن کردیا
اور آپ پھر آکر اپنے منصب کے موافق کام کرنے لگا مقام شیر زور
نے پوچھا کہ بیٹے ہو آئے تم تو بہت جلد آگئے اچھا جاؤ
مین نے اوسوقت سے حقہ بھی نہین پیا جس وقت سے تم گئے نسیم
حقہ بردار نے دست بستہ عرض کی کہ غلام بھی اسی خیال سے واپس

ایک دم نہین ٹھہرا کہ مالک میرا حقہ کیواسطے بیچین ہوگا حالانکہ مین انتظام کرگیا تہا
کئی چلمین لگا کر رکھ گیا تہا اگر دو روز نہ آتا تو بہی حضور کو تکلیف نہوتی مگر مجکو
تو خود ہی بغیر حضور کے قرار نہین ہے جی یہ چاہتا ہے کہ ہر وقت پاس بیٹہا ہوا حقہ
چلایا کرون مقام شیر زور اسکی باتون سے نہایت خوش ہوتا ہے اب اسنے
دو روز اسطور سے گزارے کہ یہ ہر وقت حاضر رہتا ہے جب سونے کا وقت
آتا ہے تو وہین کہین پڑ رہتا ہے اور وہ حقہ بردار جو اسکے بیشبدست ہین
وہ جاگا کرتے ہین چلمین بھری رکھین رہتی ہین جسوقت مقام شیر زور
حقہ طلب کرتا ہے وہی لوگ حقہ پلا دیتے ہین اب اس عرصہ مین اسنے
یہ انتظام کیا کہ رات کو ایک بجے دو بجے جسوقت دکھن مین آئی پھاٹک
کھلوایا رات بھر مین دس دس بارہ بارہ مرتبہ بیکار کو اندر سے
باہر جاتا ہے اور باہر سے اندر آتا ہے کبہی کوئی شے اندر سے باہر لیجاتا ہی
کبہی کچھ باہر سے اندر لے آتا ہے اور اندازہ کر رہا ہے کہ دیکھون کوئی
مجکو روکتا ٹوکتا تو نہین جب دو ایک روز مین اسے اچھی طرح سے
اطمینان ہوگیا تو ایک شب کو اسنے ایک گٹھری لاکر کونے مین رکھدی اور
وقت کا منتظر ہوا اور دل مین سوچا کہ اب مار لیا جاتا کہان ہے مقام شیر زور
حسب دستور معمول آج بہی دربار برخاست کرکے خوابگاہ مین آیا اور
حقہ طلب کیا نسیم حقہ بردار نے حقہ بھر کر سامنے لگا دیا مقام شیر زور
حقہ پیتے پیتے سوگیا معمول یہان کا یہ ہے کہ چار مسلح دار پلنگ کی حفاظت کرتے
ہین اور پہرہ دیتے ہین جب نسیم حقہ بردار نے دیکہا کہ مقام سوگیا ہے
تو اسنے ایک اور چلم جلد بھی اور وقت کا منتظر ہوا حسب عادت بعد تھوڑی
دیر کے مقام شیر زور کی آنکھ کھلی اور اسنے حقہ مانگا نسیم حقہ بردار نے
اوسی چلم پر آگ رکھکر چوان پر لگا دی مقام شیر زور نے دو ایک
گھونٹ پیتے ہونگے کہ سوگیا اور تہوڑی دیر خواب بیہوشی بلند ہوئی جب نسیم
حقہ بردار نے سمجھ لیا کہ اب بغیر صبح کے ہوشیار نہین ہوسکتا تو حقہ
اوٹھا کر اون سرداردن کے سامنے لایا جو پہرہ پلنگ کا دے رہے تھے
اون لوگون نے حقہ پینے مین تامل کیا اور کہا کہ اے نسیم حقہ بردار
اگر مالک ہمارا اوٹھیگا تو ہمین بے تہذیب بنائیگا اور تجہکو تو خاطر خواہ
عقاب آئیگا ایسی بات نہ کر کہ ہماری وجہ سے تو معتوب ہو نسیم حقہ
بردار نے کہا کہ خداوندیہ تو آپ جانتے ہین کہ میرا حقہ کیسی کیسی تاثیر
رکھتا ہے سب نے کہا کہ چشم دیدہ بات کے کیونکر قائل نہون بیشک تیرے
حقہ مین ہر قسم کی تاثیر پیدا ہوئی ہے نسیم حقہ بردار نے کہا کہ بس
اطمینان رکھین آج مین نے ایسا حقہ بھرا ہے کہ جو پی لیگا وہ اسقدر
غافل ہوکر سوئے گا کہ بغیر چونکائے ہوئے پھر نہ جاگے گا مجھے بیٹے بیٹے

خیال آیا کہ آپ لوگ جاگ رہے ہین اور پریشان ہین اس خوف سے سو نہین
سکتے کہ ایسا نہو مالک جاگ اوٹھے اور ہمین سوتا ہوا دیکھکر ہم سے ناراض ہوجاے
ورنہ پہرے کی ضرورت کیا ہے کون ہے جس کے خوف سے پہرہ چوکی قایم
کیا جائے پرندہ پر تو مار نہین سکتا ہے فقط قاعدہ اور دستور کی پابندی
ہے اون لوگون نے کہا کہ ہان اور کیا ہے یہان کون دشمن بیٹھا
ہوا ہے جسکا خوف ہے لیکن تابعداری بری سے ہوتی ہے
نسیم حقہ بردار نے عرض کیا کہ بس مین نے اسی خیال سے
یہ نیند لانے والا حقہ بھر کر پلایا کہ بادشاہ بھی چین سے سوئے گا
اور آپ لوگ بھی اطمینان سے سو رہین پہلے آپکو جگاونگا تو اوسکے
بعد بادشاہ کو جگاؤنگا یہ سنکر وہ لوگ نسیم حقہ بردار
سے بہت خوش ہوئے اور ایک ایک روپیہ چاردن سردارون
نے انعام کا دیا اور کہا کہ یہ کیا شخص ہے جسکو ہر ایک کی راحت
رسانی کا خیال ہے اور سب نے حقہ پیا یہانتک کہ یہ چاردن
بیہوش ہوگئے اب نسیم حقہ بردار نقلی یعنے ضرغام شیر دل
نے وہی چلم ایک مدار یئے حقہ پر رکھکر خدمتگارون کو بھی بلالی یہ سب
بھی بیہوش ہوگئے دھوان جو اسکا مہکا پہرے والے بھی اندر
چلے آئے اور جو حقہ پیا یہانتک کہ جس نے حقہ پیا وہ بیہوش
ہوا جب ضرغام شیر دل نے دیکھا کہ اب سب کے سب
بیہوش ہین گویا سانپ سونگھ گیا ہے بس اس نے خنجر کمر سے
نکال کر اون چاردن سردارون کو قتل کیا جو پہرہ پلنگ کا
دیتے تھے اس کے بعد پشتارہ مقام شیر زور کا باندھکر
پشت پر لگایا اور باہر نکلا دیکھا کہ ہر طرف سناٹا ہے ہر خیمہ ڈیرے
سے نفیر خواب بلند ہے یہ راہ کو طے کرتا ہوا دروازہ قلعہ پر آیا
اور دربانون سے کہا کہ دروازہ کھولدو مجھے ایک ضرورت سے ہین باہر
جاؤنگا دربانون نے دروازہ قلعہ کا کھولدیا اور پشتارہ کو دیکھکر کہا کہ یہ
وہی گٹھری ہے نا جو دن کو تم لائے تھے ضرغام شیر دل نے کہا ہان
یہ بھرم کی گٹھری ہے حال اسکا تمپر کھل جائیگا اور بہت جلد ظاہر ہوجائیگا
ابھی دروازہ نہ بند کرنا مین گٹھری رکھکر ابھی آتا ہون دربانون
نے کہا اچھا اور یہ سمجھے کہ معلوم ہوتا ہے کچھ پوشاک وغیرہ اسے
خلعت ہین عنایت ہوئے ہین وہی یہ لیے جاتا ہے اپنے مکان پر
رکھکر پھر واپس آجائیگا کیونکہ اسکو اکثر خلعت ملے ہین اور یہ
اسی طرح گیا ہے اور خلعت اپنے گھر مین دے کر واپس آیا ہے
ہم لوگون سے اس غرض سے چھپاتا ہے کہ کچھ دینا نہ پڑے تو اوسکی ہین

پروا نہین ہے جانے بھی دو یہ لوگ تو خاموش ہو رہے اور دروازہ کھولے ہوئے انتظار مین بیٹھے ہین اور ضرغام شیر دل جو پشتارہ لیکر قلعہ سے باہر نکلا سیدہا اپنے لشکر کی جانب روانہ ہوا جلدی جلدی رہروی کرتا ہوا اور پاے شاطری مارتا ہوا چلا جاتا ہے کہ صبح تک اپنے لشکر مین پہونچ جاؤن ایسا نہو اہل قلعہ آگاہ ہو جائین اور تعاقب کرین یہان اسعد دل اور بیدار ہوئے نماز صبح سے فراغت کی اور وظیفہ پڑھتے ہوئے خیمہ سے نکلکر ٹہلنے لگے معروف بن اسعد اور عضنفر بن اسعد اور ادریس بن اندلس بھی آ گئے ذکر ضرغام شیر دل کا ہونے لگا معروف بن اسعد نے کہا کہ آج تیسرا روز ہے اور ضرغام شیر دل ابھی تک واپس نہین آئے خدا نکردہ گرفتار تو نہین ہو گئے اسعد غازی نے فرمایا کہ ضرغام ایسا نہین ہے اگر حال کھل بھی جائیگا تو لڑ بھڑکر نکل آئیگا اسواسطے کہ میری طرح وہ بھی نظر کردہ ہے ادریس بن اندلس نے کہا کہ چچا صاحب کو غصہ آ گیا اور اپنے خیمے مین نکل گئے ایسا نہو کوئی افتاد پڑی ہو اگر اجازت ہو تو مین جاؤن اسعد غازی نے کہا کہ آج اور انتظار کر لو اگر ضرغام شیر دل آج اور نہ آیا تو کل مین خود چلونگا یہی باتین تھین کہ سامنے سے مہتر ضرغام شیر دل پشتارہ بدوش پیدا ہوا اور سامنے اسعد کے پشتارہ رکھدیا اسعد غازی نے مسکراکر فرمایا کہ کہو شیر یا بھیڑ ضرغام شیر دل نے عرض کی غلام آپکا ہمیشہ شیر رہتا ہے بھیڑ کبھی بھی ہوا ہے جو آج ہی ہوتا اسعد غازی نے فرمایا کہ اس پشتارہ مین کون ہے ضرغام شیر دل نے عرض کیا کہ مقام شیر زور حاکم قلعہ اسعد دلاور نے کہا کہ ستون بارگاہ ہے اسکو باندھکر ہوشیار کرو جسوقت ضرغام شیر دل نے پشتارہ کھولا اور نظر ادریس بن اندلس کی پڑی دل مین قائل ہوا اور کہا کہ عموجان سبحان اللہ بیشک فن عیاری آپ کے واسطے خلق ہوا ہے مین ایسا نہ سمجھتا تھا آج آپ نے داد اصاحب کی عیاری کا مزا دکھا دیا میری گستاخی معاف فرمائیے گا ضرغام دل نے کہا بابا یہ سب تمہارے ہی بزرگون کا صدقہ ہے یہ میری تعریف بھی انہین لوگون کی تعریف ہے جنکے فیض تعلیم سے مین اس قابل ہوا تم میرے مرشد زادے ہو مین تمہارا مقابلہ نہین کر سکتا تم اس سے بہتر عیاری کر سکتے ہو مگر چونکہ تمہارے منہہ سے تمہارے سن کے خلاف بات نکلی تھی اس سے مجھے بھی ناگوار ہوا کہ اگر غیر سنیگا تو ہنسے گا گویا یہ بھی تمکو ایک تعلیم ہو گئی تاکہ آیندہ کسی کے سامنے ایسی گفتگو زبان پر نہ لاؤ ادریس بن اندلس کو یہ خیال آیا کہ افسوس آقا تیرا نہین معلوم کس حالت مین ہے چلکر اسکی خبر لینا چاہیئے یہ سوچکر خیمہ سے باہر نکلا اور جانب زنگبار روانہ ہوا کہ وہین اس نے

اسد ثانی کو چھوڑ اٹھا اب اسے تو اوسطرف بانے دیجئے اول حال قمقام
شیر زور کا سنیئے کہ جسوقت ضرغام شیر دل نے اسکو ستون بارگاہ
سے باندھکر ہوشیار کیا تو اس نے چونکنے مین آواز دی کہ نسیم حقہ لاؤ
ضرغام شیر دل نے آواز دی کہ او گبر ناہنجار ہوشیار ہو کہ منم مہمتہ
ضرغام شیر دل عیار اسد غازی آنکھ کھول اور پردے غفلت کے
ہٹا دیکھا وہ سامنے شہریار عالیوقار میر اتشریف فرما ہے سلام کر قمقام شیر زور
نے گھبرا کر آنکھین کھولدین تو مکان غیر کو دیکھا اور اپنے کو ستون بارگاہ سے بندھا
ہوا پایا سامنے اسد غازی کو دنگل شوکت پر متمکن دیکھا بس قمقام
شیر زور نے کہا اے اسد دلاور تیری جرأت و بہادری سے یہ امر بعید
ہے کہ تو نے عیار کے ذریعہ سے گرفتار کیا خود مقابلہ سے باز رہا یہ کونسی
شان جرأت و ہمت ہے اور اسطرح کسی سردار کی حرمت لینا کس مذہب مین
روا ہے یہ سنتے ہی اسد غازی نے فرمایا کہ قید اسکی کاٹ دو اور
ستون سے کھولکر رہا کر دو اب اسکو اسی کے قلعہ کے سامنے سر میدان باندھکر
لاؤ نگا یہ سنتے ہی ضرغام شیر دل نے جلدی جلدی قید اسکی کاٹ دی اور ستون
بارگاہ سے کھول کر رہا کر دیا قمقام شیر زور کو حیرت ہوگئی کہ اسد
بڑا بہادر ہے جو دشمن کو قابو مین کر کے پھر چھوڑ دیا یقینی یہ میدان جنگ مین
بھی مجھکو زیر کرے گا اور اگر ایسا نہوتا تو ان سردارونکا حاکم کیونکر ہوتا پہلو مین
اس کے کیسے کیسے بہادر شہرہ آفاق بیٹھے ہوئے ہین کہ روئے
زمین پر جسکا مثل مشکل سے دستیاب ہوگا بس یہ خیال کر کے قدمون پر اسد
غازی کے گر پڑا اور کہا کہ کیا مجال ہے میری جو آپ سے سامنا کر سکون یہ
دیکھکر اسد غازی نے سر اسکا سینے سے لگا لیا اور فرمایا کہ اے
برادر پہلے مقابلہ کر لو پھر اطاعت اختیار کرنا بغیر امتحان کے کمزور بنجانا
تو ٹھیک نہین اسوقت نہ سہی دوسرے وقت تمکو یہ خیال گزرے گا
کہ شاید مہین اسد کو زیر کر لیتا تو حوصلہ ہمارا باقی نہ رہجائے اور
علاوہ اسکے ایک اس سے زیادہ سخت و اہم مسئلہ ہے وہ یہ کہ تمکو مین
تلقین دین اسلام نہین کر سکتا اور تم کیون منظور کرنے لگے قمقام
شیر زور نے کہا کہ سپاہی کو سپاہی خوب پہچانتا ہے
اگر مین تمقابلہ کرونگا تو ضرور زہی آپ مجکو زیر کر لینگے اور مذہب
بھی آپکا برحق ہے اس لیئے کہ مین نے واقعات آپ کے اول سے سنے
ہین کہ پہلے آپ کمزور تھے مگر جب سے نظر کردہ ہوئے ہین اوسوقت
سے آپکے زور کی انتہا نہین ہے اگر مجھ ایسے سو بھی آپ سے مقابلہ
کرین گے تو آپکا کچھ نہین کر سکتے آپکا دین متین برحق ہے اب جلد کر
طیبہ تلقین فرمائیے مین خوف خونخوار دجال سے کانپتا ہوا تا

ورنہ دراصل مین مذہب بت پرستی کو بُرا جانتا تھا یہ سنکر اسد غازی نے
کلمہ تلقین فرمایا اور فمقام شیر زور از سر صدق مسلمان ہوا اسد
غازی نے اسکو غسل کرایا دیگر بیٹھنے کو عنایت فرمایا ایک روز اسکی دعوت
وضیافت مین صرف ہوا اب فمقام شیر زور نے عرض کیا کہ امیدوار ہون
کہ قلعہ مین تشریف لے چلیئے اسد غازی نے منظور کیا اور ہمراہ فمقام شیر زور
کے جانب قلعہ روانہ ہوئے وہان اہل قلعہ اپنے سردار کے واسطے نہایت
پریشان تھے پہرے والون نے نسیم حقہ بردار کا تمام رات انتظار
کیا یہانتک کہ صبح ہوگئی اور نسیم حقہ بردار پلٹ کر نہ آیا آخرکار اہل
قلعہ بھی بیدار ہوئے جو خدمتگار کہ خوابگاہ فمقام شیر زور مین بے روک
ٹوک آتے جاتے تھے اونھون نے جو آکر دیکھا تو عجب قیامت دیکھی
کہ سردار ندارد ہین اور جو لوگ پلنگ کے پہرے پر تھے وہ ذبح کیئے ہوئے
پڑے ہین ان لوگون نے ہائے واویلا مچائی قلعہ مین ہلڑ ہوگیا کہ مالک
قلعہ کو کوئی لے گیا اور چار سردارون کو قتل کر گیا جسوقت یہ خبر داروغہ
بھنڈی خانہ کو ہوئی یہ بھی نہایت پریشان ہوا اور نسیم حقہ بردار کو ڈھونڈھنے
لگا پہرے والے بھی پریشان تھے کہ معلوم ہوتا ہے اسکی نسیم حقہ بردار
کی کوئی کارروائی تھی وہ گٹھری جو بیکر صاف نکل گیا اوسمین کچھ بھید تھا مگر
اب مارے خوف کے منھ سے نہین نکال سکتے کہ ساری بدنامی ہمارے ہی
سر آجائیگی ابتو جو ہوا وہ ہوا دیکھیئے انجام کیا ہوتا ہے اودھر داروغہ بھنڈی
خانہ نسیم حقہ بردار کے نہ ملنے سے پریشان ہوا اور لوگون نے کہنا
شروع کردیا کہ تمہاری بدولت یہ روز سیاہ دیکھنا پڑا کہ مالک ہمارے
ہم سے چھوٹ کر نہین معلوم کس بلا مین مبتلا ہوگئے داروغہ بھی پشیمان ہے
لیکن کہہ رہا ہے کہ اگر ہم سے نادانی ہوگئی تو تم سب کیون اندھے
ہوگئے تھے اور سمجھ نہ لیا کہ یہ عیار ہے یہان کیا جھگڑا ہے اور برابر
تلاش ہر طرف دوڑتے پھرتے ہین کہ یکایک سامنے سے فمقام
شیر زور مع اسد غازی وغیرہ نمودار ہوا لوگ اپنے مالک
کو دیکھکر دوڑے اور استقبال کرکے قلعہ مین لائے فمقام شیر زور
نے دربار کیا امرا و رؤساے شہر حاضر ہوئے اب فمقام شیر زور نے پہلے
کچھ کلمات تعریف پروردگار عالم بیان کیئے اور کہا کہ مین نے تو اطاعت
اسد غازی کی اختیار کی اور رفاقت خونخوار بن دجال سے
ہاتھ اوٹھایا مذہب باطل کو چھوڑکر دین خدا پرستی کہ جو مذہب
برحق ہے اختیار کیا جسکو ساتھ میرے دینا ہو وہ بھی ان دونون
باتون کو اختیار کرے ورنہ قلعہ سے نکل جائے یہ سنکر سب نے
عرض کی کہ جو بادشاہ کا مذہب وہی ہمارا مذہب آپ نے کچھ تو سمجھا

جو اس مذہب برحق کو اختیار کیا مقام شیر زور نے مرحبا کہی اور کلمہ پڑھکر
سبکو مسلمان کیا اوسیوقت حکم دے دیا کہ بتخانے منہدم کرا دیئے جائین اور
مسجدون کی بناڈالی جائے سکہ بنام بادشاہ اسلام یعنے دارای
بن داراب سیمین زرہ جاری ہوا مقام شیر زور نے نہایت
اہتمام سے اسد دلاور کی دعوت کی اور بچہرا اپنے مصاحبون
سے اصلیت نسیم حقہ بردار کی بیان کی کہ یہ مہتر ضرغام
شیر دل تھے اور اب اسد غازی نے حال خونخوار بن
دجاجیل کا مقام شیر زور سے پوچھا اور کہا کہ کسطرف
گیا ہے مقام شیر زور نے بیان کیا کہ اب وہ بربادی شہر اردبیل
کے واسطے گیا ہوا ہے اس ملعون نے ایسے ایسے ظلم کیئے ہین کہ قابل
بیان کے نہین ہین اسد غازی نے فرمایا کہ افسوس کسی مقام پر
اوس سے سامنا ہی نہین ہوتا بس اب مجھے رخصت کرو کہ مین اردبیل
جاکر اوس سے مقابلہ کرون اور اگر منظور خدا ہے تو اوسے قتل کرے
بندگان خدا کو اوسکے دست تعدی سے محفوظ رکھون ایسا نہو وہ شہر
اردبیل پر پہونچ جائے اور مین نہ پہونچ سکون تو بڑا غضب ہو جائیگا
شہر میرا ہی ہے اور قلعہ مین میری جدہ ماجدہ ملکہ گردیہ بانو اور میری والدہ
معظمہ ملکہ زبیدہ شیر گیر مقیم ہین بس اب مین ایکدم یہان نہین ٹھہر سکتا یہ کہکر
اوٹھکھڑے ہوئے مقام شیر زور نے عرض کیا کہ مجکو بھی اپنے
ہمراہ رکاب لیتے چلیئے اسد غازی نے فرمایا کہ میرے ساتھ سختیان
بہت ہین کیونکہ مین دو دو تین تین منزل کی ایک ایک منزل کرتا ہوا جاؤنگا
تم اپنی جانب سے کسی کو حاکم کرکے چلے آنا مقام شیر زور نے
عرض کیا کہ جسکو حضور ارشاد فرمائین اوسیکو حاکم قلعہ کیا جائے اسد
غازی نے فرمایا کہ اسمین میرے کہنے کی کچھ ضرورت نہین ہے جسپر
تمکو اطمینان اور بھروسا ہو اوسکو نائب کرکے برائے انتظام ملک
چھوڑو اور آپ باطمینان تمام چلے آنا ایسا نہو کہ تم اوسیطرف جاؤ اور
یہان میدان خالی پاکر کفار جفائین شروع کردین مقام شیر زور
نے عرض کی کہ بہت خوب جیسا حکم عالی ہے ویسا ہی کیا جائیگا اب آپ مقام
شیر زور تو انتظام قلعہ مین مصروف ہے اور اسد دلاور
نے تیاری لشکر ظفر اثر کا حکم دیا فوج مین کمر بندیان ہونے لگین
جب دوسرے روز لشکر طیار ہوا تو مقام شیر زور سے
رخصت ہوئے اور جانب قلعہ اردبیل روانہ ہوئے
مقام شیر زور دو ر تک پہونچانے آیا اسد غازی
نے قسمین دیکر اسکو رخصت کیا اب کچھ حال اور لیس بن اندلس کا سنیئے آیا ضرغام شیر دل

پوچھا کہ جب سے مین قلعہ گیلان مین آیا مین نے ادریس بن اندریس کو نہین دیکھا خسرو غلام شیرول نے
عرض کی کہ وہ تو نگبار چلا گیا کہتا تھا کہ مجھے اپنے آقا اسد ثانی کی فرقت نہایت شاق ہی
اسد غازی نے فرمایا کہ خدا حافظ اور آپ راہی اردبیل ہوئے اب انکو تو ہر دسی اردبیل
مین چھوڑا جاتا ہی اور یہان سے پھر داستان ضلالت نشان حوت آئینہ پرست آغاز
کیجاتی ہی ؎ بیا بشنوای ہمدم راستان ٭ کہ باز آمدم بر سر داستان ٭ راویان اخبار و ناقلان
آثار اسطرح بیان کرتے ہین کہ جسوقت اسنے شہر سمرقند کی بربادی سے فرصت پائی اور اپنی
دختر بلند اختر یعنے ملکہ طوفان سبز پوش کو مع اسد ثانی و مصاحبہ در دوش کیے جلاکر خاک کیا
اور بہمن دیو سنگ کو حاکم شہر سمرقند کر چکا تو اب اراکین دولت سے صلاح کی کہ کون سا
ملک خدا پرستون کا یہان سے قریب ہی لوگون نے عرض کیا کہ اب شہر بلخ یہان سے بہت
نزدیک ہی حاکم وہان کے ہوشیار بلخی اور گوشیار بلخی ہین حوت آئینہ پرست نے حکم دیا کہ لشکر
ہمارا تیار ہوکر شہر بلخ کی جانب روانہ ہو کیونکہ مجھے فرقت اپنے دختر کی نہایت شاق ہی اگر اسد
ثانی اسکو اپنے تصرف مین نہ لاتا تو مین کیون اسکو قتل کرتا اب جسوقت تک تمام خدا پرستونکو
پردہ دنیا سے نشانہ نونگا اسوقت تک یہ داغ دل سے نہ مٹے گا حسب الحکم حوت آئینہ پرست
فوج مین کمربندیان ہونے لگین اور دوسرے روز کوچ کرکے طرف شہر بلخ کے روانہ ہوا طی مراحل
و قطع منازل کرتا ہوا قریب شہر بلخ کے پہونچا یہ خبر ہوشیار بلخی اور گوشیار بلخی کو ہوئی کہ کوئی
کافر مرتد حوت آئینہ پرست پیدا ہوا ہی وہ اب کے ملک پر آیا ہی اور سنا ہی کہ اسنے شہر سمرقند کو
غارت و برباد کر دیا تمام شہر کو مع دولا بہ سمرقندی پھونک دیا بڑے بڑے ساحر زبردست اسکے
ہمراہین اور ایک ساحرہ کہ نام اسکا مہموت جادو ہی وہ معشوقہ حوت آئینہ پرست کی ہی اسکے سحر کی
جادو نہین ہی تمام شہر سمرقند کو اسنے پھونک دیا اب اسطرف آیا ہی اور کہتا ہی کہ نام خدا پرستون کا
صفحہ ہستی سے مٹاؤنگا ان دونون بھائیون نے آپس مین صلاح کی کہ کیا کرنا چاہیے کوئی رائے
مستقل نہ قایم ہوئی اور کہا کہ ہم خوب جانتے ہین کہ ستارہ خدا پرستون کا گردش مین ہی اور
زمانہ تباہی و بربادی اہل اسلام کا آگیا ہی مگر کیا چارہ ہی جو مرضی پروردگار عالم کی اسوقت سعید بلخی
عیار انکا سامنے موجود تھا ہوشیار بلخی کی نظر جو سعید پر پڑی کہا کہ ای سعید تو مرد سعید ہی اور شاگرد
خواجہ عمر بن امیہ حمزی کا ہی جو شاہزادہ ولایت اول تھے اور ریش تراشندہ کا فران دسر برندہ کا
جادوگران انکا لقب تھا تمھین کوئی فکر کرو کہ اس بلاے بد سے نجات ہو اور بندگان خدا
شر سے حوت آئینہ پرست کے محفوظ رہین سعید بلخی نے گردن جھکائی اور عرض کی کہ غلام نوازی
کرے گا آیندہ مقدر ہو یہ کہکر اسیوقت قلعہ سے لشکر جانب لشکر حوت آئینہ پرست روانہ ہوا وہان
حوت آئینہ پرست جسوقت سامنے قلعہ بلخ کے پہونچا لشکر کو آتا ہوا دیکھا تمام بیابان جو مین تھا صحرا
فوجون سے مملو تھا ہر طرف خیمے اور ڈیرے چھولداریان نظر آتی تھین بازار لشکر کے کھل گئے کوڑہ
کھکنے لگا جسوقت حوت داخل بارگاہ ہوا اور تخت پر بیٹھا اراکین دولت حاضر ہوے ایک دنگل بہ
صلصال بن ذال دیو بن شمامہ جادو بھی بیٹھا ہوا تھا حوت آئینہ پرست نے دبیر کو حکم دیا
کہ نامہ نام ہوشیار بلخی و گوشیار بلخی لکھکر تیار کرو مضمون اوسکا بتلا دیا تھا جسوقت دبیر نے
نامہ لکھکر تیار کیا اور حاضر خدمت کیا حوت آئینہ پرست نے نامہ ملاحظہ کرکے مشیہ سر کو دیا اور کہا

کہ جواب اس نامہ کا لاؤ طوماس نے نامہ لیکر سر سے باندھا اور بارگاہ سے نکلکر بارہ ہزار سوار اپنے
ہمراہ لیکر جانب قلعہ بلخ روانہ ہوا خبر ہوشیار بلخی وگوشیار بلخی کو ہوئی باہم مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہئے
آخر یہ رائے قرار پائی کہ ایلچی کو استقبال کرکے بلا لیا جائے اور دیکھنا چاہیے کہ اسنے لکھا کیا ہی جو
اسکے جو مناسب سمجھا جائے وہ کیا جائے جسوقت یہ رائے قرار پاگئی تو چند افسر دکو اپنی فوج کے برائے
استقبال روانہ کیا ایلچی نے جو لوگون کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا اسی مقام پر ٹھہرا کہ معلوم
یہ کس قصد سے آتے ہین ادھر ان لوگون نے باگین مرکبون کی روکین اور ایک شخص صف سے
علیحدہ ہوکر پاس طوماس شیر سر کے آیا اور کہا کہ تشریف لائیے ہم لوگ برائے استقبال آئے ہین
جنگ و جدال کے ارادہ سے نہین آئے ہین طوماس شیر سر ان لوگون کے ساتھ داخل قلعہ ہوا
ہوشیار بلخی وگوشیار بلخی نے پیشتر سے اسکے واسطے دنگل بچھوا دیا تھا طوماس دنگل پر بیٹھا
ہوشیار بلخی نے ساقی کو اشارہ کیا اسنے دو چار جام شراب کے پیئے جسوقت دماغ طوماس شیر سر
کا نشہ بادہ سے گرم ہوا پکارا کہ سنم نامہ دار سنم نامہ دار شاہان قلعہ نے نامہ طلب کیا طوماس شیر سر
نے نامہ پگڑی سے نکال کر پیش کیا اور کہا کہ اس نامہ سے بغض و حسد نہ نکالیے گا کیونکہ کلمات
سخت و سست اسمین تحریر ہین ہوشیار بلخی نے کہا کہ یہ ہمارا دستور ہین کہ کاغذ پر غصہ نکالین
اسکے بعد لفافہ چاک کرکے نامہ کو پڑھا لکھا ہوا تھا کہ ای ہوشیار بلخی وگوشیار بلخی آگاہ ہو کہ خداوند
آئینہ عجب خداوند حیرت نما ہی تمکو چاہیئے کہ اسے سجدہ کرو اور اطاعت خدا پرستون کی اور دین
خدا پرستی کو ترک کردو کیونکہ اب وقت حمزہ صاحبقران اول کا نہین ہی اور ہمارے ساتھ
ہمارا مالک قدیم صلصال بن دال بن دیوین شمامہ جادو بھی ہی تمکو چاہیے کہ حاضر ہوکر روبرو
کلام کرو تمھارا آنا جملہ واجبات سے ہی یہ مضمون دیکھکر ان دونون بھائیون نے جواب تحریر
کردیا کہ ہم کل صبح کو حاضر دربار ہونگے اور نامہ دار کو خلعت دیکر رخصت کردیا طوماس شیر سر
خوشی خوشی نامہ لیے ہوئے بارگاہ حوت آئینہ پرست مین آیا اور جواب نامہ کا دیکر زبانی بھی
بیان کردیا کہ کل صبح کو دونون بادشاہ بلخ آئینگے اور خلق کی ہوشیار بلخی وگوشیار بلخی کی
نہایت تعریف کی حوت آئینہ پرست یہ سنکر خاموش ہوئی اور جلسہ عیش و نشاط برپا کیا اب یہ تو
مصروف جشن ہی ادھر بادہ ناب کا چل رہا ہی ساقیان نسرین ساق حاضر ہین آوازین ہوشا
ہوش و نوشا نوش کی بلند ہین طائفہ حاضر مین ناچ ہو رہا ہی اور شاہان قلعہ اس فکر مین ہین کہ
دیکھیے کل کیا گفتگو پیش آتی ہی لیکن اول حال مختصر سعید بلخی عیار طرار کا بیان کیا جاتا ہی کہ جسے
یہ قلعہ سے نکلکر داخل لشکر حوت آئینہ پرست ہوا ہی اسی فکر مین ہی کہ کیا کرون کیونکہ ان جادوگرون
کو مارون جسپر حوت آئینہ پرست کو دیوے اور بھیس بدلنے کی فکر کرنے کرتے صورت اپنی ایک زن
جمیلہ کی بنالی اور قریب ایک خیمہ کے بیٹھکر رونا شروع کیا وہ خیمہ آئینہ دار کا تھا جسکے پاس پرستش
حوت آئینہ پرست کے آئینے رہتے تھے اسنے جو آواز دردناک سنی خیمہ سے باہر نکل آیا دیکھا
کہ ایک خوبصورت عورت بیٹھی رو رہی ہی آنسو جو نرگسی آنکھون سے بہہ بہہ کر عارض پر آتے
ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ شبنم کے قطرہ برگ گل پر پڑے ہوئے ہین آئینہ دار نے پوچھا کہ اے نیکبخت
کیون روتی ہی تجھ پر کیا مصیبت پڑی ہی اسنے کہا کہ حال میرا بیان کے قابل نہین ہی میری کہانی
مثل ہی کہ اگر گویم مشکل ورنہ گویم یہ کیا کہون کہ کون ہون اور یہانتک کیونکر آئی ہون ہون ہون گل

مین سو سم بہار مین شاخ پر پیدہ ہون ۔ اصل واقعہ میرا یہ ہی کہ مین ہمراہ اپنے شوہر کے اُسکے مکان
جاتی تھی راہ مین قزاق ملے اُنھون نے شوہر کو میرے مار ڈالا اور تمام زیور و زر چھین لیا مین
تباہ و برباد یہان تک آکر پہونچی اور اپنے حال زار پر رونے لگی کہ اب کہان جاؤن اور
کیونکر اپنی زندگی بسر کرون اول تو راستہ اپنے مکان کا یاد نہین دوسرے اگر پہونچی بھی
لوگ مجکو بدنصیب اور سیہ قدم کہین گے اگر نہین جاتی ہون تو زندگی کیسے ساتھ بسر
کرون مجھے کون پوچھے گا نہ صورت نہ دولت آئینہ دار تو اسپر شیفتہ ہی ہو چکا تھا
کہا ای جان جہان صورت تو تمھاری ایسی ہی کہ پریان بھی صدقے کی ہین تم جسکا ہاتھ پکڑوگی
وہی تمھارا ساتھ دیگا اور خوشی سے تمکو رکھیگا یہ سنکر اُس عورت نے آنسو پونچھے اور کہا
کہ جب کوئی ایسا ملے تو جانین زبان سے سب کہتے ہین مگر نباہتا کوئی بھی نہین چارون
کے سب ساتھی ہوتے ہین ہمیشہ وہی ساتھ دیتا ہی ماں باپ جسکے ہاتھ مین ہاتھ دیدیتے ہین
مثل مشہور ہی کہ چارون کی چاندنی پھر اندھیرا پاکھ ہی دو ہا جوبن تھے جب روپ تھے گا کہ
تھے سب کوئے پر جوبن رتن کنوارے کے ساتھ نہ پوچھے کوئے یون تو بہت سے ہین لیکن
مین تو ایسا چاہتی ہون جو زندگی بھر نباہے آئینہ دار نے کہا اگر تم بھی منظور کرو تو مین تمھارا ساتھ
دینے کو موجود ہون کہو تو شادی کرلون اور جلوس کے ساتھ تمھین اپنے گھر لیجاؤن مگر ان
ابھی سفر کی حالت مین ہون بادشاہ میرا اس ملک پر آیا ہوا ہی مین اُسکا آئینہ دار ہون جب
جنگ سے فرصت ہوگی اور قلعہ پر قبضہ ہو جائے گا تو مین اسی قلعہ مین تمھارے ساتھ شادی
کرون گا اُس عورت نے یہ سنکر گردن جھکالی آئینہ دار نے خاموشی نیم رضا سمجھکر ہاتھ پکڑلیا
یہ عورت بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور ساتھ آئینہ دار کے خیمہ مین آئی آئینہ دار نے سامان دعوت
مہیا کیا اور تمام اسباب آسایش درست کرادیا اُسکے بعد کہا کہ اب مین اپنے مالک کی
خدمت مین جاتا ہون مگر تمھارے سپرد یہ کہکر صندوق کھولا اور ایک آئینہ قد آدم
نکال کر باہر رکھا اُس عورت نے پوچھا یہ کیا چیز ہی آئینہ دار نے کہا اس آئینہ مین تصویر
خداوند آئینہ کی ہی جسکی ہم لوگ پرستش کرتے ہین عورت نے کہا ذرا مجھین بھی دکھادو ہم بھی
دیدار خداوند سے مشرف ہون مین اُسنے کہا کہ دیکھو اور غلاف اُس آئینہ کا دور کیا اور یہ
کہا مین خدمت مین بادشاہ کے جاتا ہون جسوقت کوئی چوبدار آئے تو یہ آئینہ اُسکو دیدینا
یہ کہکر اُسطرف روانہ ہوا ایمان سعید بخی نے میدان خالی دیکھکر اُس آئینہ کو درست کیا
صرف شیشہ علحدہ کرکے پشت پر آئینہ کی تصویر سورکی بنا کر لگادی اور تصویر حوت آئینہ پرست
کی جلا ڈالی اور آئینہ پر غلاف چڑھا کر رکھدیا اور آپ پشت خیمہ کی طرف اپنے نکل جانیکا
راستہ بنا کر خاموش بیٹھ رہا جسوقت چوبدار آئے اور آئینہ مانگے تو مین آئینہ اُسکے حوالے
کرکے چلدون وہان آئینہ دار جاکر خدمت حوت آئینہ پرست مین پہونچا تمام رات شریک
جلسہ رہا جسوقت صبح ہوئی تو حوت آئینہ پرست کو خبر ملی کہ ہوشیار بلخی و گوشیار بلخی چالیس
آدمیون سے آئے ہین یہ سنکر حوت آئینہ پرست بہت خوش ہوا اور زرہاج شترلب
اور طوماس شیشہ سر و مہتر ذوفنون و مہتر قیاس عیار کو بارہ سو سوارون سے برائے استقبال
روانہ کیا یہ سب گئے اور راستے مین حاکمان قلعہ بلخ سے ملے اور اپنے ساتھ لیکر داخل بارگاہ

ہوئے حوت آئینہ پرست نے انکے واسطے پیشتر سے دسترخوان بچھوا دیئے تھے اور چالیس کرسیان قرینے سے بچھوا دی تھین جب لوگ آکر بیٹھے حوت آئینہ پرست نے ساقی کو اشارہ جام دینے کیا ہوشیار بلخی مرد ہوشیار ہی یہ اس اشارہ کو سمجھ گیا اور کہا کہ مجھے شراب سے تو معاف رکھیے حوت آئینہ پرست نے سبب پوچھا ہوشیار بلخی نے کہا کہ ہلوگ عزیز مذہب کے ہاتھ سے شراب نہین پیتے ہین حوت آئینہ پرست نے کہا تم آسمانی خدائے نادیدہ کو مانتے ہو تمنے کبھی کوئی کلام بھی کیا ہی اور جواب تمکو اس سے ملا ہی ہوشیار بلخی نے کہا کہ معاذ اللہ کہین خدا بھی بندون سے اسطرح کلام کرتا ہی جسطرح ہم لوگ آپسمین جو چاہتے ہین گفتگو کرتے ہین حوت آئینہ پرست نے کہا جب تم اپنے خدا سے کلام نہین کر سکتے تو خدا تمھارا تمھارے مقصد کیونکر پورے کر سکتا ہی ہوشیار بلخی نے کہا وہ خدا کیا جو بندون کے حال سے بغیر واقف کے ہوئے خود ہی آگاہ نہو ہمارا پروردگار عالم ہمارے ہر حال سے خوب واقف ہی اور وقت مصیبت مین ادھر ہمنے اپنے دل مین اُسکو یاد کیا ادھر اُسے معلوم ہوگیا بلکہ ہم چاہین اُسکو بھول بھی جائین وہ ہمین کسیوقت مین نہین بھولتا اور ہر وقت بشکل مین ہماری مدد کرتا ہی یہ سنکر حوت آئینہ پرست نے کہا کہ اگر تم ہمارے کہنے پر نہ چلے اور جنگ کی ٹھہری تو کیا تمھارا خدا تمکو بچا لیگا ہوشیار بلخی نے کہا کہ اگر قضا ہماری ابھی نہین ہی اور خداوند کریم کو زندگی ہماری منظور ہی تو تم کیا ہو اگر تمام عالم ایک مور ضعیف کو مار ڈالنا چاہیے تو بھی ممکن نہین اور اگر قضا ہماری آچکی ہو تو کوئی چارہ نہین ہی جو مرضی خدا کی بندے کو کیا عذر ہی حوت آئینہ پرست نے یہ سنکر آئینہ پرستش اپنا طلب کیا آئینہ دار نے لاکر آئینہ پیش کیا اور غلاف اُسکا اتار کر سامنے حوت کے لگایا حوت آئینہ پرست نے جو آئینہ پر نظر کی تو صورت حوت آئینہ پرست کی سور کے مانند معلوم ہوئی صلصال قریب بیٹھا تھا اسکی نظر بھی آئینہ پر پڑی بیساختہ ہنس پڑا اور جھک کر سلام کیا اور کہا کہ آج صورت اصلی خداوند کی دکھائی دی حوت آئینہ پرست نے سایہ کیا صلصال نے کہا خطا معاف آپ تو آئینہ مین نہین معلوم ہوتے بلکہ سور دکھائی دیتا ہی حوت آئینہ پرست نہایت خفیف ہوا اور پردہ آئینہ پر ڈالدیا اور آئینہ دار سے کہا کہ لیجاؤ آئینہ دار نے سامنے سے آئینہ اٹھا لیا مہتر سعید بلخی اپنے کام کو انجام دیکر یہان آگیا تھا پاس ہوشیار بلخی کے کھڑا ہوا تھا کہا کہ آپنے اپنے خداوند کی اچھی طرح زیارت کرلی حوت آئینہ پرست نے کہا ہان اب اسنے جھک کر کان مین ہوشیار بلخی کے خلاصہ اپنی عیاری کا بیان کیا اور کہا کہ اس آئینہ مین مین نے تصویر سور کی بنا دی ہی اسی سے یہ کفار آئینہ مین دیکھتے ہی خفت ہوگی ہوشیار بلخی نے حوت آئینہ پرست سے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ ہم بھی آپکے خداوند کو دیکھتے صلصال نے دیکھا کہ سامنے ان خدا پرستون کے ذلت ہوگی کہا اسوقت خداوند پر ہم ہین کچھ اور ہی صورت دکھاتے ہین اور اپنی ہیئت اصلی کو چھپاتے ہین یہ موقع تمھارے دکھانے کا نہین ہی یہ سنکر ہوشیار بلخی کو تاب ضبط نہ رہی اور پکارا کہ حیف ہو تمھارے دین و مذہب پر کہ خدائی پاک کی پرستش سے روگردانی کرتے ہو اور ایک جانور نجس جس سے بدتر کوئی جانور نہین اُسکو سجدہ کرتے ہو یہ کہکر اٹھ کھڑا ہوا حوت آئینہ پرست نے کہا کہا ہو ہوشیار بلخی تم مجھسے بگڑ کر جاتے تو ہو مگر اتنا خیال رہے کہ کل تمام قلعہ کو پھونک دونگا ہوشیار بلخی نے کہا کہ تجھے قسم ہی اپنے دین و مذہب کی کہ کوئی دقیقہ ہماری ایذا رسانی مین فروگذاشت نکرنا یہ کہکر بارگاہ کے باہر آیا اور پشت

مرکب پر بیٹھکر اپنے ہمراہیون سمیت روانہ ہوا اہل قلعہ نے جو دیکھا کہ مالک ہمارا بخیر و عافیت
آتا ہی بہت خوش ہوئے نقارہ خوشی بجایا اور استقبال کرکے لیگئے اب یہ تو منتظر
مرگ و آمادہ قضا ہوکر قلعہ مین بیٹھے ہین اور حوت آئینہ پرست ہوشیار و گوشیار کے
جانے کے بعد نہایت شرمندہ ہوا کہ یہ اپنے دل مین کیا تقرین کرتے ہونگے اور منہ
پر بھی بہت کچھ کہہ گئے آئینہ دار سے پھر آئینہ طلب کیا جسوقت آسنے لاکر پیش کیا حوت
آئینہ پرست نے اک لات ماری کہ آئینہ ٹوٹ گیا اور کہا یا خداوندا آپ نے ہمکو ذلیل کیا ہمنے
آپکو ذلیل دی عیارون نے جو مگر سے اُس آئینہ کے ٹکڑے اٹھا کر دیکھے کہا یا خداوندا یہ وہ آئینہ نہین
ہی یہ بدلا ہوا معلوم ہوتا ہی اور یہ کام سوا عیار کے دوسرے کا نہین ہی یہ کہکر اب دوسرا
آئینہ پیش کیا اور کہا کہ اپنی صورت زیبا کو ملاحظہ فرمایئے حوت آئینہ پرست نے دوسرے
آئینہ مین جو صورت اپنی دیکھی اصلی پائی بس خیظ و غضب مین آکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ
کل ان سب کو پھونک دونگا حسب الحکم نقارہ زنی پر چوب لگی اور آواز نقارہ کی گرجی
سعید لخمی لشکر مین آیا ہوا تھا کہ قابو چلے تو بھوت جادو کو مارون یہان نقارہ زنی
بج گیا یہ جلدی سے خبر لیکر قلعہ مین آیا اور ہوشیار نہ لی کہ ارادہ کفار سے ہوشیار کیا ہوشیار لخمی
نے بھی تاخیر نہ کی طبل بجوا دیا دونون طرف تیاری جنگ ہونے لگی اہل قلعہ نے حسب دستور
انتظام قلعہ کا درست کر لیا لیکن مایوس ہین اسلئے کہ معلوم ہو چکا ہی کہ مقابلہ ساحرون کا ہم لوگ
کیا کر سکتے ہین جسوقت طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور وقت صبح کا ہوا تو اہل قلعہ
نماز مین پڑھ پڑھکر آمادہ مرگ ہوگئے اور حوت آئینہ پرست لشکر لیکر سامنے قلعہ کے آیا کہ تماشا
ان لوگون کے جلنے کا دیکھون یہ ایک بھوت جادو اپنا تخت سحر اڑاتی ہوئی نمودار
ہوئی جھولی سحر کی پاس اسکے رکھی ہوئی ہی جسوقت یہ صف لشکر مین شامل ہوئی تو ایک
شیشہ اسمین سے نکالا اور کچھ اسم سحر پڑھکر دانت اسکی کھولی اُس شیشہ مین دھوان
بند تھا دانت کھلتے ہی دھوان شیشہ سے نکلا بھوت جادو نے ہاتھ سے اشارہ کیا وہ دھوان
ابر بنکر قلعہ بلخ کی جانب روانہ ہوا اہل قلعہ نے جو آمد اس ابر کی دیکھی سمجھ گئے کہ اب ہمپر بارش
باران قضا ہوا چاہتی ہی اب وہ ابر ہر طرف پھیلنے لگا اور محیط ہونے لگا یہان تک کہ تمام قلعہ کو گھیر
لیا یہ دیکھکر ہوشیار لخمی و گوشیار بلخی نے دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات مبذول کیے دور
عرض کرنے لگے کہ اے یکسان والی و داور بس غریبان اس وقت مصیبت مین ہماری مدد کر کہ سوا تیرے
اس وقت مشکل مین کوئی بچانے والا نہین ہی شعر یونس کو تونے لبلن سے ماہی کی دی نجات ✤
ہی سہل تجھکو حل معضلات و مشکلات ✤ ہماری بھی مشکل کو حل کر تمام اہل قلعہ مین شور فریاد و فغان بلند
تھا کہ نیتے بچے تک بلک بلک کر رو رہے تھے اور چھوٹے چھوٹے ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا مین مشغول
رہے تھے عورتین بال بھولے ہوئے صحن خانہ مین کھڑی ہوئی فریاد کر رہی تھین یکایک تیر دعا بدف
مراد پر پہونچا اور جانب آسمان سے ایک اور ابر سرخ رنگ نمودار ہوا کہ برقین اُس ابر مین چمکی ہوئی
تھین رعد کی اک مرتبہ اک برق چمک کر اوس ابر سرخ رنگ سے اُس ابر سیاہ پر
گری کہ یہ ابر شق ہوا اہل قلعہ نے دیکھا کہ ایک عورت ساحر وضع نہایت حسین گرلباس سفید پہنے
ہوئے جو رانڈون کا دستور ہی نمودار ہوئی ایک شیشہ اسکے ہاتھ مین تھا جلدی سے دانت شیشہ کی

کھڑکر کچھ اسم سحر پڑھکر آواز دی کہ ابر اپنی ہیت اصلی پر آجا پس یہ کہنا تھا کہ وہ تمام ابر سیاہ
وہان تنگ اس شیشہ من اترآیا اب اس صورت نے نعرہ کیا کہ سنو ملکہ محروق جادو ہوشیار
بلخی نے گوشیار سے کہا کہ آپ نے انکو پہچانا یہ معشوقہ مین شاہزادہ اسشیرویہ عالیمقام کی
انھون نے عشق شیرویہ مین اپنی جوانی کو برباد کیا اور حسن وجوانی کو خاک مین ملادیا اہل قلعہ
نے آواز دی کہ اے ملکہ آیئے تشریف لایئے شعر رواق منظر چشم من آشیانہ تست ۔ کرم نما و
فرود اکہ خانہ خانہ تست ۔ یہ سنکر محروق جادو بالاے قلعہ پہونچکر شق ہوا اس ابر سے توسن جادو
طاوس جادو طلسم جان بن جان کی شاہزادیان پیدا ہوئین محروق جادو نے انکو پہچانا اور
کہا کہ آؤ بہن ایک مدت کے بعد تمکو دیکھا الحمد واکبر جب امیر کشور گیر ملک فرعونیہ گئے تھے اور
مقابلہ زلزلہ جادو سپہ سالار ساحر شمش سے ہوا تھا تو ہم بھی برائے مدد آئی تھین وہان
تمکو دیکھا تھا یا آج دیکھا کہ اسوقت ہم تم دونون جوان تھے اب بوڑھے ہوگئے توسن جادو
اور طاوس جادو و محروق جادو سے ملین اور بہت روین کہا کہ اے بہن جو مصیبت فلک نے
تمپر ڈالی ہے خدا دشمن پر بھی نہ ڈالے کہ کس سن سے تم روانہ ہوئین جس سن کی لڑکیان بچہ
کو بھی ہین اور اسوقت تک تمنے لباس ماتمی نہ اتارا اور نام پر شیرویہ عالی وقار کے زندگی
کردی محروق جادو کا غم تازہ ہوگیا اور آنکھون سے آنسو بادشیرویہ مین جاری ہوگئے
جسوقت جوش گریہ کم ہوا محروق جادو نے کہا بہن اب یہ ماجرا کہو کہ خدا تمکو بھی دیتا ہے
اٹھالے اور پاس شیرویہ عالی وقار کے پہونچا تین بعد اسکے لشکران لوگون نے
قلعہ سے باہر نکالا اور خیمہ برپا کیا ہوشیار بلخی اور گوشیار بلخی بھی فوج لیکر قلعہ کے
باہر نکلے اور بارگاہ مین برپا کین جسوقت محروق جادو آئی ہے اور سحر مبہوت جادو کا تیار
کیا ہے تو مبہوت جادو یہ سوچکر خاموش ہورہی کہ یہ بھانجی ہے میری اگر سمجھانے سے کہنا مانے
تو کیون اسے قتل کرون اور روح کو اپنی بہن کی تڑپاؤن اب اسنے ایک نامہ محروق جادو
کے نام تحریر کیا اور ایک پیتل کی چھوٹی سی نکالکر اسکو دی اور اسم سحر دم کرکے آواز دی
کہ جا اور ہوا پر نامہ کا لیکر آ اور نام محروق جادو کا بتا دیا فوراً وہ پیتلی پر پرواز پیدا کرکے اڑی
اور جانب محروق جادو روانہ ہوئی یہان محروق جادو جسے مین بیٹھی ہوئی تھی توسن جادو
اور طاوس جادو پاس بیٹھی ہین شکوے شکایت آپسمین ہورہے ہین ایک دوسرے
سے کہتی تھی کہ بہن تم بیمروت ہو وہ کہتی تھی کہ تم بیمروت ہو اور کبھی آتی بھی نہین اور بلاتی
بھی نہین کہ یکایک بجلی چمکی اور پیتلی سامنے آکر ٹھہرائی محروق جادو نے کہا کہان سے
آئی ہو اور کیا پیغام لائی ہو پیتلی نے چھوٹا سا ہاتھ بڑھاکر رقعہ ہاتھ مین محروق جادو کے دیا اور جواب کے
منتظر کھڑی ہوئی محروق جادو نے رقعہ ہاتھ سے اس پیتلی کے لیا اور دیکھا اسمین لکھا ہوا تھا کہ اے محروق
جادو تو میری بھانجی ہوکر مجھ سے لڑنے کا قصد کرتی ہے تجھے شرم نہین آتی تیری ماں تو ہمیشہ مجھ
سحر پر اصلاح لیا کرتی تھی تو اس قابل ہوئی کہ مقابلہ کرنے آئی ہے اور ایک سحر میرا اسیر کرکے بہت نادان ہے
پس بہتر و مناسب یہ ہے کہ ان خدا پرستون سے علیحدگی اختیار کرلے اور رہ دے انکے بازو میرے پاس چلی آ
جیسے بہن کی بیٹی دیسی میری مین تجھے اسی طرح بہن تجھے سمجھونگی جسطرح بہن تجھے سمجھتی ہین اور کسی شاہزادہ

کے ساتھ شادی بھی تیری کردون گی کیون لطف زندگی کھوتی ہی اور ایک شخص کے نام پر
بیٹھی ہوئی ہو جس سے ملنے کی اب زندگی مین امید ہی نہین یہ دیکھکر محروق جادو آگ ہوگیا
اور پشت نامہ پر جواب لکھا کہ ہا لہا ن تم ایسی عورتون نے خاندان کا نام ڈبویا ہی بہو بیٹیان
ایک کے نام پر نہین بیچتی مین تو کیسے آئے دن یار کیا کرتی ہین پس یہ تمھین کو مبارک رہے مین تم سے
صاف صاف کہے دیتی ہون اگر تم ان خدا پرستون کے قتل سے باز رہو اور جسطرف سے آئی ہو
اُسیطرف چلی جاؤ تو خیر ہی ورنہ گمان نہین کہ میری موجودگی مین شہر بلخ کے مور و ملخ کو بھی تم
ایذا پہونچا سکو اور جہان تک ممکن ہوگا مین تمھارے قتل مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرون گی
اور تمکو بھی قسم ہی اپنے دین و مذہب کی کہ تم میرے قتل مین بھی کوئی کمی نہ کرنا اسلیے مین خود جینے سے
سے عاجز ہون اور زندگی سے تنگ ہون یہ لکھکر اُسی چٹھی کے حوالہ کیا چٹھی جواب نامہ لیکر مہبوب بانو کے
پاس آئی اور نامہ دیا مہبوت جادو نے نامہ اُس چٹھی کے ہاتھ سے لیکر پڑھا اور مضمون نامہ
دیکھکر نہایت غیض و غضب مین آئی کہ اُس چھوکری کی شامتین آئی ہین لو اور سنو چھوٹا
منہ اور بڑی بات اسنے حکم دیا کہ بجے طبل جنگی اُسی وقت نقارہ رزمی پر چوٹ لگی اور آواز نقارہ
کے گرجنے کی خبر اہل اسلام کو ہوئی یہان بھی کوس حربی نوازش مین آیا شور نقارہ آواز آمد برون
کرد نسبت دو نسبت گردون دون ۞ دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی ہوشیار
یلخی نے محروق جادو سے کہا کہ مجھے ایک بات کا تعجب ہی وہ یہ کہ دستور لشکر ساحران کا یہ ہی
کہ جب انکو کسی سے مقابلہ کرنا ہوتا ہی تو وہ سحر اپنے جگالے مین بیرون کو قوت دیتے ہین
کہ آپ آج خاموش بیٹھی ہین کہ لشکر کو جنبش تک نہین محروق جادو نے کہا اے ہوشیار یلخی
مین نے ایک مدت سے سحر ترک کر دیا ہی مگر تو یہ سنین کی تھی اسی دن کے واسطے کہ مبادا
لشکر اسلام پر کوئی وقت نازک آپڑا تو مین جانبازی کرونگی اور اُنکو بچاؤنگی وہی ہوا کردہ
دن پیش آگیا اب جو خدا کرے گا وہ میدان جنگ مین ہوگا اب ہوشیار یلخی نے تو سن جادو
دلاور کس جادو کی طرف دیکھا انھون نے بھی یہی جواب دیا ہوشیار یلخی خاموش ہو رہا اور
مہبوت جادو نے لشکر سے علحدہ خیمہ اپنا برپا کیا اور ساحرون کو اپنے گرد خیمہ کے جمع کرکے
سحر کرنا شروع کیا راوی بیان کرتا ہی کہ اسطرف گروہ گروہ نابکار کافران غدار رات بھر ہون بھوگ
روغن مین سرگرم رہے حلوا کیا پکاتے وہ خام عقل یہی وضع کردل اُنکے نرم تھے نہایت
ہی بے شرم تھے آگ کے شعلہ کی سربلندی سے خود پسندی صاف روشن تھی اہل اسلام کے نام
سے دو ناری جلتے تھے سب آتشہ پرست تھے نشہ جرات اُن روباہ خصالون کے آگے شیر
بیشہ شجاعت کی پست تھے کوئی کچھ بڑبڑایا کوئی زبان پر لایا کوئی بھوائی مہارانی کرشمہ تازہ
دکھاؤ کوئی ہرم بچے اور بیوی بچے اور کوئی کہتا تھا کہ یا گنگا مائی ہر جائی تیری دوہائی ہمارے سر پر
آفت آئی اور کوئی ملک دھاری اپنی باری یون بڑبڑاتا تھا کہ مرے سحر کا کیونکر تیز پر ہو تمام
خدا پرستون کو جلا کے غرض یہ بدذات ایسے کلمات پوچ دلچسپ بکتے رہے اور آپسمین خیال پلاؤ
پکتے رہے ناگہان دیکھا کہ فراش سپہر خرآمد ہر سنگر و دگھڑی پیشتر چادر نور لیکر بدستور فلک
نیلوفری پر پہونچا اور یکایک آفتاب عالمتاب نے دامن سحاب شب کو چہرہ سے دور کیا اور
تمام عالم ایجاد کو نور سے معمور کیا از زمین تا سپہر برین ضیا حسن جبین پرتو نور رخسار سے تطلع

انوار کیا مگر ماہ تاباں آمد مہر و جشان سے بشکل حیران از سر و سامان روان دوان ہوکر دامن کہکشان مین پنہان ہوا شعر مہتاب ہوا گم فلک نیلوفری سے ؛ پھولا گل خورشید نسیم سحری سے ؛ صبح شام خدا پرستون نے فریضہ سحری کو ادا کرکے رخ میدان کارزار کا کیا اسطرف ملکہ محروق جادو و توسن جادو و طاؤس جادو آکر میدان مین قائم ہوئین اور اسطرف بہوت جادو فوج ساطان غدار اپنے ہمراہ لیے ہوئے میدان مین آکر صف آرا ہوئی بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیب نہیب دیکر نکل گئے تھے کہ بہوت جادو کے لشکر مین دُنلے اور دہرو بجنے لگے سنکھ پھکنے لگے ہر طرف ترسول پنسول چمک رہے تھے ساحر جانوران سحر پہ سوار ہاتھون مین کمانین کھینچے ہوئے تیکے سنبدور کے دیے ہوئے زنار گلون مین پڑے ہوئے جولیان سحر کی کمان پر لگتی ہوئی نعرہ یا سامری یا جمشید کے بلند کرنے لگے بہوت جادو ایک بندریا کا بچہ اپنے کاندھے پر بٹھائے ہوئے تھی کہ ایک مرتبہ ایک ساحر لشکر بہوت جادو سے نکلا اور میدان جنگ کی طرف اشارہ کرکے کچھ اسم سحر دم کیا اور ایک مکڑا انوار کا جھولی سے نکالکر پھینکدیا دیکھا کہ وہ مکڑا چمک کر چلا اور تمام میدان کی جھاڑی جھنڈی کانٹ کر میدان کو صاف کر دیا اب اہل ساحر نے پھر کچھ اسم پڑھا اور دستک دی دیکھا کہ ایک جانب سے بھونکا ہوا کا پیدا ہوا اور تمام خس و خاشاک کو سمیٹ کر ایک طرف کرتا ہوا نکلا چلا گیا پھر اسنے کچھ اسم سحر پڑھکر زمین پر ایک دو ہتھر مارا کہ زلزلہ سا پیدا ہوا اور تمام پستی و بلندی زمین برابر ہوگئی جسوقت میدان مثل آئینہ کے ہموار ہوگیا تو یہ ساحر پلٹ کر صف لشکر مین شامل ہوگیا اب بہوت جادو نے آواز دی کہ کون مقابلہ کو آویگا محروق جادو نے جواب دیا کہ جسکو نکلنا ہوگا وہ بروقت نکلے گا آپ پہلے سے کیون پوچھتی ہین جسوقت کوئی میدان مین آویگا یا کوئی علامت سحر ظاہر ہوگی اُسوقت جس سے جو ہو سکے گا وہ کرے گا یہ سنکر بہوت جادو نے شام جادو کی طرف دیکھا شام جادو اپنا مرکب چمکا کر میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے توسن جادو نکلی اور سامنے شام جادو کے پہونچی اور آواز دی کہ او کافر کیا کتا ہی شام جادو نے کچھ اسم سحر پڑھا اور ایک دو کا زلزلہ سا پیدا ہوا اسنے آواز دی کہ ای زمین نگل لے توسن جادو کو بس اسکا آواز دینا تھا کہ زمین شق ہوئی اور توسن جادو تا توسن سحر غرق زمین ہوتے ہوئے رہی بس توسن جادو نے زمین مین غرق ہوتے ہوتے کچھ اسم سحر شروع کر دیا تھا اسم تمام ہوا اسوقت تک تو یہ زمین مین دھنستی چلی گئی جیسے اسم سحر ختم ہوا اب توسن جادو تڑپی اور پر شام جادو کے نکلی دونون پاؤن شام جادو نے پکڑ کر کچھ اسم سحر پڑھکر جو اشارہ کیا چیر کر پھینکدیا بس اسکا مرنا تھا کہ صدائے گیر و دار بلند ہوئی آتشبازی و برف باری دیر تک ہوا کی بعد کچھ دیر سے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من شام جادو بود حیف مرد یم و جاندارم و بمطلب خود نرسیدیم جسوقت لاش اسکی تلاش جہنم مین پھرک پھرک کر سرد ہوئی اور پھر اسکی خاک اڑ کر پھیل گئی تو وہ تاریکی سحر برطرف ہوئی توسن جادو پلٹ کر لشکر اسلام مین آئی محروق جادو نے نہایت تعریف کی اور کہا کہ آج تمنے ٹیک رکھ لی اور نام طلسم جان بن جان کا روشن کر دیا توسن جادو نے سلام کیا اور کہا کہ مین ایک مدت سے سحر کر دیا تھا اب وہ بات تو کہان مگر خیر تم لوگون کی دعا سے آتا ہی کہ ایسے ایسے ساحرون کے لیے یہ چھوٹا ہوا سحر بھی بہت ہی محرون نے کہا کیون نہ ہو یہ پہلے کے ریا منون کا پھل ہی

مہبوت جادو نے جو دیکھا کہ ایک ساحر میرا مارا گیا دوسرے ساحر کو حکم دیا کہ اسکا خیام جادو
تھا میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا اسطرف سے ملکۂ طاؤس جادو یا مندطاوس
طلب کے اپنا طاؤس سحر اژدہا کر میدان مین آئی اور سامنے خیام جادو کے پہونچکر آواز دی کہ او
خیام جادو تیری بھی یہ حقیقت ہوئی کہ آج تو ہمارے سامنے آیا ہی اور رای مہبوت جادو اب تمکو
کا مقدر غرور ہوا کہ خود مقابلہ کو نہین نکلتی اپنے سہ داردن کو ہمارے مقابلہ کے لیے بھیجتی
ہو یہ ہمارا کیا کرلین گے ہر چند کہ جسنے اب اس کام کو ترک کردیا ہی اور لائق مقابلہ نہین رہے
مگر ہمارا چھوٹا ہوا سحر بھی ایسے ایسے ساحرونکو کافی ہی مہبوت جادو نے کہا کہ تمنے خداوند ساحری کو ذلیل سمجھا ہم
تمکو ذلیل سمجھتے ہین جس سحر کو ہمنے چھوڑ سمجھکر ترک کیا ہی آج اچھی طرح اسکا مزا چکھو تاکہ تمکو بھی معلوم ہوجائے کہ جو
ساحر ہمارے مقابلہ کے لائق نہ تھے اب ہم خود اُنکے مقابلہ کے قابل نہین رہے ہین خیام جادو کافی ہی یہ
سنکر طاوس جادو کو نہایت غصہ آیا اور خیام جادو کا دماغ آسمان پر پہونچگیا پکارا کہ ملکہ ہماری سچ کہتی ہین بھلا
ساحر کو تو اس سحر کو بیکار کیلئے کچھ بال اپنے سر سے توڑے اور کچھ سحر دم کرکے طاؤس جادو کی طرف پھینکے کہ
وہ زمین پر گرتے ہی بشکل مار سیاہ ہوکر پیچ و تاب کھاتے ہوئے چلے یہ دیکھتے ہی طاؤس جادو
اپنے طاؤس سحر پر سے کود پڑی اور اشارہ کیا کہ لے کھالا انکو کہ یہ تیری خوراک ہی بس اشارہ
کرتے ہی وہ طاؤس جا پڑا اور سانپون کو نگلنے لگا ہر چند خیام جادو نے سحر کیا مگر کچھ سوا طاؤس جادو
کا طاؤس اُن تمام سانپون کو نگل گیا اب طاؤس جادو نے اشارہ کیا کہ جا اور خیام جادو
کو بھی کھا کہ گوشت اسکا بھی مثل گوشت اونی کے ہی یہ اشارہ پاتے ہی طاوس سحر خیام جادو
کی طرف چلا خیام جادو نے ایک ناریل جھولی سے نکالا اور کچھ اسم سحر دم کرکے اس طاؤس پر
مارا کہ وہ ناریل پھٹا اور دھوان پیدا ہوا اہل لشکر نے دیکھا کہ دھوین کے اندر ایک پنجرا معلوم
ہوتا ہی اور طاوس اُس قفس مین بند ہی یہ دیکھتے ہی طاؤس جادو نے ایک ترنج سحر جھولی
سے نکال کر کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا اور آواز دی کہ توڑدے قفس کو اور رہا کردے اس طاؤس
کو وہ ترنج سحر جو اگر پڑا ہی چٹیان قفس کی ٹوٹ گیین اور قفس جلکر خاک ہوا مخروق جادو
نے تعریف کی کہ کیا خوب سحر کیا ہی کہ قفس جل گیا اور طاوس کے پہون پر بھی داغ نہ لگا
اب وہ طاؤس خیام جادو کی طرف پھر چلا خیام جادو نے جلدی سے کچھ اسم سحر پڑھکر اپنے
گرد حصار کھینچا اور دیکھا کہ چار چٹیان ایک چھوٹا سا خیمہ لیے ہوئے آئین اور وہ
خیمہ برپا کردیا خیام جادو اُس خیمہ مین داخل ہوا طاؤس چاہتا تھا کہ اندر خیمہ کے خیام جادو
کا کام تمام کردین کہ دیکھا چار دن چٹیان جال ہاتھون مین لیے ہوئے آئین اور طاؤس پر
جال مار طاؤس جادو نے کہا کہ خدا کی قدرت ہی کہ آج یہ ساحر ہمارے سحر کے جواب دے رہا ہی
ہر جسکو ایک سحر کا روکنا دشوار تھا پس جیسے ہی وہ چٹیان طاؤس کو جال مین پھانسکر لیچلین
مہبوت جادو نے آواز دی کہ کیون اے طاؤس جادو بس اسی سحر پر تم بادشاہی طلسم
جان بن جان کرتی تھین اب بھی بہتر یہ ہی کہ اگر اطاعت میری اختیار کرو اور دوستی خدا پر سنان
سے ہاتھ اُٹھاؤ مین تمکو پھر اسی درجہ پر پہونچادونگی ورنہ آج ہی تمام طلسم جان بن جان کا
دنیا سے مٹ جائے گا اور تم زندہ پکڑے کر یہان سے نہ جاسکوگی یہ سنکر طاؤس جادو
نے کہا کہ اے مہبوت جادو خدا کی قدرت ہی کہ آج تم اس طرح کے کلمات زبان سے

نکال رہی ہو کبھی اسکے پہلے تمنے مقابلہ نہ کیا جبکہ ہمارے سحر تیار تھے کیا اُس وقت تمھین
معلوم نہ تھا کہ ہم سلیم اسلام ہین مگر اُس وقت تم کیا سمجھکر سامنے آتین جانتی تھین کہ مقابلہ
ان لوگون سے آسان نہین ہی اور یہ حرامزادہ خیام جادو میرا کیا کر سکتا ہی یہ کہکر دستک
دی کہ ایک تیا سحر کا پیدا ہوا اور آواز دی کہ کیا حکم ہوتا ہی طاؤس جادو نے کہا کہ جا اور ان چاروں
پتلیون کو پھونک دے اور آپ بھی لجالس پر بیٹھا تھا کہ وہ پتلہ ترچھ کر چلا اور پتلیان اس پتلے
کو آتے ہوے دیکھکر بھاگین پتلہ مانا ملاے ناگہانی کے قریب پہونچ گیا اور ایک ڈبیا اسکے ہاتھ
مین تھی وہ کھولی شعلہ آتش ڈبیا سے نکلا اور ان پتلیون پر گرا اور چارون کو جلا دیا طاؤس بھی جلنے لگا
خیام جادو نے کچھ پڑھکر ایک ترنج پھینک مارا کہ وہ پتلا بھی جلا اب یہ چھٹون شعلے ایک ہو کر
طاؤس جادو کی طرف چلے طاؤس جادو نے جلدی سے زبان مین نشتر دیا اور خون چلوؤن
مین لیکر اُس شعلہ پر مارا کہ وہ ٹھہر ایا کہا یا مین خیام جادو بس یہ سنتے ہی وہ شعلہ بھڑک کر چلا
اور خیام جادو نے بھول سے ترنج نارنج پھینک مارنا شروع کیا لیکن وہ شعلہ کو کسیطرح
نہ لگا آخر کار یہ ملعون بھاگا اور شعلے نے اسکا تعاقب کیا یہان تک کہ یہ اپنے لشکر مین چلا گیا اور
ایک ساحر کے پیچھے چھپا شعلہ جو گرتا ہی دونون کو جلا کر خاک کیا ایک آندھی چلی اور خاک اڑ گئی
دیر تک انشباری و برق باری ہوا کی تاریکی چھائی رہی شعلہ سحر نے اسی تاریکی مین اپنا کام کیا کہ ہر طرف
چمک چمک کر گرنے لگا اور ساحرون کو پھونکنے لگا اور آواز مین پیدا ہوتے تھے کہ کشتی مرا نام فلان
فلان بود و فلان بود یہ رنگ دیکھکر مہبوت جادو بدحواس ہو گئی اور جلدی سے
اسنے کچھ اسم پڑھکر دستک دی دیکھا کہ ایک زنگی شیشہ لیئے ہوے پیدا ہوا کہا کہ
اس شعلے کو یہ سنتے ہی وہ زنگی قریب شعلہ کے آیا اور شیشہ سامنے کرکے آواز دی کہ بس
او ظالم بہتون کو تو نے مارا اب ادھر آ شعلہ جھلا کر اس شیشہ مین اتر آیا اور ڈانٹ لگا کر کہا
مہبوت جادو کے آیا مہبوت جادو نے شیشہ اُسکے ہاتھ سے لیلیا اور کہا کہ بس
اب تو جا یہان ٹھہرنا تیرا مناسب نہین ہی اسلئے ابھی ایک مرتبہ تجھے اور آنا ہوگا شعلہ وہ زنگی تو بآ
صحرا روانہ ہوا یہان مہبوت جادو نے نشتر اپنی چھنگلیا مین دیا اور خون اسکا اُس شیشہ
مین ٹپکایا اور کہا کہ اے شعلہ بس اب کام طاؤس جادو کا تمام کر اور بعد اُسکے تمام لشکر اسلام
کو غارت کر کہ اب یہ سب تیرے دشمن ہین یہ سنتا تھا کہ وہ شعلہ طاؤس جادو کی طرف
چلا یہان طاؤس جادو نے جلدی سے ایک اسم سحر پڑھکر ٹکڑا روئی کا پھینکا اور
چھینٹا پانی کا مارا کہ وہ ابر بنکر اُس شعلہ کی طرف چلا شعلہ ابر کو دیکھکر بلند ہوا اور وہ ابر
اسے لپٹ گیا دیکھا تو اے کہ ابر مین آگ لگ گئی اور مانند پنبہ جلکر خاک ہوا اور اب جو شعلہ
چمک کر طاؤس جادو پر گرتا ہی تو جسم مین اُسکے آگ لگ گئی طاؤس جادو جلنے لگی تو سن جادو
نے جھپٹ کر ایک شیشہ پانی کا بھرا ہوا طاؤس جادو پر پھینک مارا کہ وہ شعلہ تو فرو ہو گیا مگر
طاؤس جادو بیہوش ہو گئی چھالے تمام جسم مین پڑ گئے تھے مجروح جادو جلدی سے تریاق
طاؤس جادو کے آئی اور ایک ڈبیا جھولی سے نکال کر مرہم جمشیدی زخمون پر طاؤس جادو
کے لگایا کہ یہ فوراً اچھی ہو گئی تمام زخمون کے انگور بندہ گئے یہ دیکھکر مہبوت جادو نہایت
غصہ آیا اور پکاری کہ اے جھوکری معلوم ہوا کہ اب بغیر میرے نکلے ہوئے کام نہ چلے گا اور یہ

لڑائی فتح ہوگی یہ کہتی ہی اپنا تخت سحر اوڑا کر میدان مین آئی اور کہا کہ اب جسے نکلنا ہو وہ نکلے
محروق جادو نے کہا کہ تمہارے واسطے مین موجود ہون یہ کہکر اپنی صف سے نکلکر سامنے
مہبوت جادو کے آئی مہبوت جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی کہ جانب آسمان
سے ایک ابر پیدا ہوا اور اس ابر سے ایک برق چمک کر محروق جادو پر چلی محروق جادو
پاؤن مارکر غرق زمین ہوگئی برق جو خالی پھری کڑک کر مہبوت جادو کی طرف چلی محروق جادو زمین
سے شعلہ بنکر نکلی اور اس ابر پر جاکر گری اور ابر مین اگ لگ گئی اور وہ ابر شعلہ ہوکر مہبوت جادو
کی طرف چلا اب محروق جادو اپنے مقام پر اکر کھڑی ہوئی اور سحر پڑھ پڑھ کر اس شعلے
پر دورے دی وہ شعلہ مانند تیر شہاب کے تیز ہوتا ہوا چلا جاتا ہی مہبوت جادو نے جو دیکھا کہ محروق
نے تیرے سحر کو بیخبر پاکر پھینکا دیا ادھر تو برق چمک کر آئی ادھر شعلے دونون برابر لگے پیچھے
آتے ہین پس اسنے جلدی سے بندر یا کے بچہ کو ایک گھونسا مارا کہ اسنے منہ کھول دیا اور برق
چمک کر اسکے دہن مین گری اور غائب ہوگئی اب یہ چھپٹی اور شعلہ کو بھی پکڑ کر کھا گئی محروق جادو
نے جو دیکھا کہ مہبوت جادو نے اپنے سحر کو مٹا دیا پس جلدی سے کچھ اسم سحر پڑھکر آواز دی
کہ کہان ہی ہمارا لشکر اے سپہ سالار فوج افسون لنباحوت آئینہ پرست کو کہ سارا فساد اسی ملعون کی
ذات کا ہی یہ آواز ہوتے ہی جانب محل سے مثل گرد غلیظ بلند ہوا سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہی معلوم
ہوتا تھا کہ زیر آسمان اک آسمان خالی پیدا ہو گیا ہی یہان تک کہ آتے آتے دامنہ گرد کا تنگ نہ
ہوا اور دل گرد سے ڈیڑھ لاکھ سوار پیدا ہوئے آگے آگے انکے ایک پہلوان تلوار کھینچے ہوئے
آیا سب کے سب لشکر حوت آئینہ پرست پر گرے اور قتل کرنا شروع کیا اور افسر فوج نے
نعرہ کیا کہ منم جاموش تیغزن باشش او قرسان حوت آئینہ پرست کہان جاتا ہی میرے ہاتھ
سے یہ کہتا ہوا اور تلوارین مارتا ہوا چلا جو سامنے آیا دو ٹکڑے کیے صفون کو توڑتا اور پرون
کو پسپا کرتا ہوا چلا ہی جاتا ہی ہرچند کہ حوت آئینہ پرست کے ساتھ بڑا لشکر ہی اور نہایت زبردست
پہلوان ہمراہ ہین مگر جاموش تیغزن کسی سے نہین رکتا اور قتل کرتا چلا جاتا ہی اب جو قتال کرکے
دیکھا تو سوارین برس رہی ہین مگر یہ سپہ گاہ سر سے نہین روکتا بلکہ برابر اسکے جسم پر تلوارین پڑ رہی ہن مگر خط
بھی نہین پڑتا اور یہ جسکو ہاتھ مارتا ہی سپر کو قلم کرکے خود دوبلغہ زرہ چین زرہ کوپ وغیرہ کو کاٹ کر چلا آئینہ
پرست زنجیر کمر زین فرس وغیرہ فرس کو کاٹکر تلوار زمین پر رکتی ہی یہ دیکھکر مہبوت جادو سمجھی کہ شاید یہ فوج سحر ہی پہلے
یہ گمان نہ تھا پس اسنے اپنے ساحرون سے کہا کہ لینا انکو جانے نہ پائین ساحر ترنج نارنج گولہ فلاخنی
کچھ سوچ نکالنے لیکر بھیجے اور سحر کرنا شروع کیے آگ برسائی برچھین گرائین تیر برسانے
دریا سے سحر بہایا مگر یہ فوج کسی سے نہ رکی اور کوئی حربہ اسپر کارگر نہ ہو سکا تو حوت آئینہ
پرست چلا کر اے مہبوت جادو اب مین کیا کرون کہ مہبوت جادو نے کہا کہ گھبرایا کیون
جاتا ہی اور اپنے ساحرون سے کہا کہ لیٹ آؤ معلوم ہو گیا کہ یہ فوج ساحران ہی نہین ہی بلکہ لشکر
سحر ہی ساحر لیٹ آئے اور وہ لشکر بیشمار قتل کرتا ہوا چلا ہی جاتا ہی اب مہبوت جادو نے
محروق جادو کی طرف دیکھکر بہت تعریف کی اور کہا کہ واقع مین کیا اچھا دھوکا کھایا کہ مجھے
بھی یہ شبہ ہوا کہ یہ فوج سحر نہین ہی پس اسنے بھی کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی اور
پکاری کہ اے اہل لشکر افسون تبردار کہان ہی آ اور اپنے ہم نبرد سے سامنا کر دیکھا کہ اوسی طرح

دوسری گرد اوڑی اور اُس گرد سے بھی ڈیڑھ لاکھ سوار پیدا ہوئے اور اُنکر لشکر جاموش پر
گرنے اُنکا تیر اُنکی تلوار چلنے لگی اور افسر فوج یعنی افسون تبردار سامنے جاموش تیغزن
کے پہونچا اور پکارا کہ او جاموش کیا کمزور پاکر تو نے قتل و نہب کرنا شروع کیا برابر ہے
سے لڑ کر تجکو جواب ملے یہ سنکر جاموش تیغزن اسکی طرف لپکا اور کہا کہ آ تو ہی اے افسون تبردار
نے جھپٹ کر تیر مارا جاموش تیغزن نے اپنا سر آگے بڑھا دیا تیر پڑتے ہی سر اسکا شق ہوا
اور دو ٹکڑہ خون کا نکلکر سر پر جاموش تبردار کے پڑا اُس خون نے شعلے کا کام کیا کہ افسون
جلا کر خاک کر دیا دونون سپہ سالار جلکر خاک ہوئے اور یہی صورت فوج کی بھی ہوئی کہ
جس تبردار نے تیغزن کو مارا اور خون جسم سے نکلا وہ شعلہ بنکر گرا اور دونون کو جلا کر خاک
کر دیا اور جس تیغزن نے تبردار کو قتل کیا تبردار کا خون بھی شعلہ بنکر دامنگیر ہوا اور قصاص
لیا اب دونون لشکر تماشا لشکر سحر جنگ کا دیکھ رہے ہین اہل اسلام تعریف محروق
جادو کی کر رہے ہین اور کفا مبہوت جادو کی تعریف کر رہے ہین جسوقت یہ دونون لشکر
جلکر خاک ہو گئے تو صرف دو شعلے قائم رہ گئے باقی سب شعلے فرو ہو گئے بس جلدی سے
محروق جادو نے کچھ اسم سحر پڑھا اور اُن شعلون کی طرف پھونک کر آواز دی کہ بس دشمنی
کا وقت گیا اب دوستی کا زمانہ ہے تم دونون ایک ہو جاؤ اور جو کام ملکر کرینگے وہ خوب ہوگا
شعر دو دل یک شود شکند کوہ را ۔ پراگندگی آرد انبوہ را ۔ بس یہ سننا تھا کہ وہ دونون شعلے
لپک لپک کر ایک ہو گئے اب آواز دی محروق جادو نے کہ اے مبہوت جادو کو دیکھا کہ
شعلہ مانند برق چمک کر مبہوت جادو کی طرف چلا مبہوت جادو نے دیکھا کہ یہ سحر نو ہوگا
بس جلدی سے کچھ اسم سحر پڑھکر آواز دی کہ اے ترنگار جادو آنا کہ وقت تیرا یہی ہے بس یہ
کلمہ زبان سے ختم ہوتے ہی زمین شق ہوئی اور ایک زنگی شیشہ خالی ہاتھ مین لیے ہوئے پیدا ہوا
اور اُس شعلہ کی طرف دیکھکر آواز دی کہ ادھر کہان جاتا ہے ادھر آ تھوڑی دیر ہم اس شعلہ سے آواز
آئی کہ تو مجھے کیون بلاتا ہے مین جسطرف جاؤنگا اپنا کام کرونگا آپ مین کسیکا دوست نہین ہوتا
یہ کہکر ترنگار جادو کی طرف چلا مبہوت جادو نے جلدی سے مانگین بندریا کے بچہ کی چیر کر اُس
شعلہ پر کھینچ ماری بندریا تو جلکر خاک ہوئی اور شعلہ قائم ہو کر تھرتھرا مبہوت جادو نے آواز دی
کہ اے محروق جادو کو شعلہ چمک کر محروق جادو کیطرف چلا اور ترنگار جادو شیشہ لیے ہوئے شعلہ
کے ساتھ ساتھ چلا جیسے ہی شعلہ قریب محروق جادو کے پہونچا محروق جادو نے رگ دست
مین نشتر دیکر خون نکالا اور چلو مین لیکر کچھ اسم سحر دم کر کے شعلہ پر کھینچ مارا اور آواز دی کہ بس تم
اسی جگہ شعلہ اسی مقام پر قائم ہو گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک ستارہ درخشان ہے ترنگار جادو نے
سحر کیا کہ شعلہ شیشہ مین آئے ممکن نہ ہوا اب یہ حیران حیران مبہوت جادو کیطرف دیکھنے لگا
مبہوت جادو نے کہا اے محروق اس سے کیا فائدہ کہ تو نے سحر کو بند کر دیا کہ اب نہ یہ تیرا کچھ کر سکے
نہ میرا محروق جادو نے کہا اب جسکی قضا ہے یہ اُسکا کام تمام کریگا یا آج شہر بلخ کا خاتمہ ہے اور یا
موت کا خاتمہ ہے یہ کہکر اسنے جھولی سے ایک چھلی پیتل کی نکالی ہاتھ مین اُسکے ایک مشعل تھی محروق جادو
نے چند پھول گلاب کے لیکر کچھ اسم سحر پڑھکر اُس چھلی پر کھینچ کر آواز دی کہ اے مشعل دار سامری
جا اور شعل اپنی روشن کر مبہوت کے پانون مین آگ لگانے بس یہ سنتے ہی وہ چھلی تڑپ کر

اٹھی اور مشعل اپنی اُسی شعلہ کے قریب لائی شعلہ اپنی جگہ پر قائم رہا اور مشعل جلنے لگی تیلی چمک کر مبہوت جادو
کی طرف چلی مبہوت جادو نے جو دیکھا کہ یہ بلا کی طرح چلی آتی ہے دل مین سوچی کہ غضب ہوا اسکا
رکنا دشوار ہے جلدی سے پاؤن مار کر عرق زمین ہو گئی تیلی نے اسکے تخت سحر مین آگ لگادی اور
آپ پلٹ کر محروق جادو کی طرف چلی محروق جادو نے کہا کہ ای طاؤس جادو غضب ہوا اب
یہ سحر میرے روکے رکنے والا نہین ہے کیونکہ اسکا رد ہونا ممکن ہی نہین مگر مین نے بڑی غلطی کی کہ زمین
نرم کردی کہ مبہوت بھاگ نہ سکتی یہ امر ترک عادت کی وجہ سے ہوا طاؤس جادو نے کہا
کہ پھر آپ ہی عرق زمین ہو جائیے محروق نے کہا کہ یہ تو غیر ممکن ہے اگر یہ شعلہ مجکو نہ پائے گا تو لشکر
اسلام کو غارت کرے گا بڑے افسوس کی بات ہے کہ لشکر اسلام میرے سحر سے میری زندگی مین
برباد نہ ہو یہ کہی رہی تھی کہ اُس تیلی نے آتے ہی مشعل محروق جادو پر پھینک ماری تمام جسم مین آگ
لگ گئی اور محروق جادو جلنے لگی تو سن جادو و طاؤس جادو نے ہر چند سحر کیے مگر کچھ نہ ہو سکا
محروق جلکر خاک ہو گئی اب اُس تیلی نے وہی مشعل پھر اُٹھالی اور تو سن جادو کی طرف چلی
تو سن جادو اور طاؤس جادو نے چاہا کہ زمین مین عرق ہو جائین لیکن زمین سخت ہو گئی یہ سحر
مبہوت جادو کا تھا جب تک یہ دونون رد سحر کرتے زمین کو نرم کرنے مین رہے تیلی قریب آگئی
اور مشعل پھینک ماری تو سن جادو و طاؤس جادو بھی جلنے لگین یہان تک کہ یہ بھی جلکر خاک ہو گئین
اب وہ تیلی پلٹ کر مبہوت جادو کی طرف چلی مبہوت جادو جھپٹ کر قریب اُس شعلہ کے آئی جو
الاؤ سے ہوا قائم تھا اور اسنے اپنی زبان مین نشتر دیکر خون نکالا اور اُس شعلہ پر ڈالا اور کہا کہ اس
تیلی کو شعلہ چمک کر اُس تیلی پر گر تیلی مع مشعل جلکر خاک ہو گئی بس یہی کام تھا کہ مبہوت جادو
نے شعلہ سے اشارہ کیا کہ لشکر اسلام کو بس یہ سنا تھا کہ وہ شعلہ لشکر اسلام کی طرف چلا اور اک
ابر سرخ رنگ ہو کر محیط ہو گیا انبوہ اک تلاطم مچ گیا اور لوگ بھاگنے لگے لیکن اس شعلہ نے
اُسکو پہلے جلایا جو لشکر سے الگ ہوا لیکن جو بچے تھے وہ اُسیطرح کھڑے رہے اور جلا کیے
عجب طرح کا ہنگامہ لشکر اسلام مین برپا تھا کہ لوگ جل رہے تھے ہر طرف سے صدائے اشہد ان
لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ بلند تھی ایک دوسرے کو اپنے اسلام کا شاہد کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ
ہم مرتے مرتے اس دین مبین پر قائم رہے کہان تک بیان کیا جائے کہ تمام لشکر مع ہوشیار بلخی
و گوشیار بلخی جلکر خاک ہو گیا اور کوئی جانور تک نہ بچا تمام قلعہ و شہر ویران ہو گیا یہ معلوم ہوتا تھا
کہ ہزار ہا برس سے یہان کوئی ذی روح نہین رہتا ہے جسوقت تک شعلہ شہر بلخ کی بربادی مین
مصروف رہا اتنے عرصہ مین مبہوت جادو نے ایک اسم سحر زنگار جادو کو تعلیم کیا اور کہا کہ زمین پر شیشہ رکھکر
یہ اسم پڑھنا شعلہ آسمان سے اتر آئے گا اور تمہارا تابع رہیگا اور جسوقت تمہین نہ پائیگا یا اگر کوئی شخص تمہسے
شیشہ کسیطرح چھین لیگا تو اسکے تابع ہو جائیگا تمکو چاہیے کہ اسکو تم بڑی ہوشیاری سے اپنے پاس رکھو زنگار جادو
نے اُسیطرح شیشہ زمین پر رکھکر اسم سحر پڑھنا شروع کیا یہان شعلہ شہر بلخ کو جلاکر حوت آئینہ پرست
کیطرف لپکا کہ اسے پھونک دون یہی علامت شہر بلخ کے بربادی پر دال تھی لیکن زنگار جادو پہلے
سے اسم پڑھ رہا تھا شعلہ کو دیکھکر اشارہ کیا کہ آ اور اس شیشہ مین قیام کر بس شعلہ سمٹ کر اس شیشہ
مین اتر آیا زنگار جادو نے ڈاٹ شیشے مین لگائی اور پاس مبہوت جادو کے آیا مبہوت جادو نے
شیشہ ہاتھ سے زنگار جادو کے لیا اور سامنے حوت آئینہ پرست کے آئی فوج کفار مین نقارہ فتح کا

گوگ خوشی کرنے لگے اور مبہوت جادو نے وہ شیشہ سحر آگین حوت آئینہ پرست کو دکھایا اور
کہا کہ یہ سحر نہایت زبردست تیار ہوگیا ہی اب یہ تمام ممالک اسلام پھونک دینے کو کافی
ہی اب یہ کفار تو مصروف جشن ہوتے ہین لیکن کچھ حال اجروس جنی کا بیان کیا جاتا ہی
کہ اتفاق سے یہ اسطرف آنکلا تو اسوقت پہونچا جبکہ تمام شہر بلخ برباد ہو چکا تھا ہر جگہ
راکھ کا ڈھیر تھا اجروس جنی روتا ہوا زمین پر اترا اور آنکھین راکھ کے تودون کو مزار
عزیزان سمجھکر فاتحہ پڑھا اور اب ہیئت اپنی تبدیل کرکے داخل لشکر کفار ہوا اور حالات
دریافت کرکے روتا پیٹتا خدمت مین اپنے باپ مکلل خان جادو کے روانہ ہوا جسوقت
نظر مکلل خان کی اجروس جنی پر پڑی کہا اے فرزند کیا ہی تو اسقدر کیون پریشان ہی اجروس
نے بیان کیا کہ عجب تباہی خداپرستون پر آئی ہوئی ہی جسقدر ممالک اسلام تھے انمین سے آدھے بھی
نہین رہے اور بعض تو ایسے تباہ ہوئے ہین کہ اب آبادی اُنکی ناممکن ہی ایک متنفس بھی
نہین بچا ہی بلکہ عمارتین تک نیست و نابود ہو گئی ہین اور جو شہر کہ آباد ہین وہ بھی چراغ سحر کی
ہو رہے ہین اُنکے بچنے کی بھی کوئی امید نہین اسلیے کہ ابھی ابھی میرا گذر شہر بلخ کی جانب
ہوا تو مین نے دیکھا کہ حوت آئینہ پرست کا صحراے بلخ مین اترا ہوا ہی کفار مصروف جشن
ہین اور شہر بلخ تمام پھنکا ہوا پڑا ہی کوئی ذی حیات نہین بچا سحر جادو نے سبکو
پھونک دیا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اس سے پہلے مبہوت جادو سمرقند کو برباد
کرکے آئی تھی دوسری جانب خوشخوار بن دجال شہر مرو حصار سے قلعہ گیلان
تک خداپرستون کا استیصال کرتا ہوا پہونچا ہی اور وہان سے شہر ارد پیل کو روانہ
ہوا ہی تمام رفیقان حمزہ صاحبقران قتل ہو گئے اور ملک برباد ہو گئے اور ان سبکا ارادہ
ہی کہ اب چلکر قلعہ ذوالامان کو بھی برباد کرین جہان ناموس حمزہ صاحبقران کے پناہ
گزین ہین یہ سنکر مکلل خان جادو بہت روئے اور کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ پیمانہ عمر ہمارا بھی
لبریز ہوا بعد اسکے فوج کو تیاری کا حکم دیا کمربندیان ہونے لگین دوسرے روز مکلل خان
جادو مع لشکر کوچ کرکے جانب قلعہ ذوالامان روانہ ہوا کہ اسکا حال بروقت پہونچنے
کے بیان کیا جائیگا آمدم برسر مطلب کہ بیان حوت آئینہ پرست جشن سے فرصت کرکے
جانب شہر ختن روانہ ہوا بعد طی مراحل و قطع منازل جسوقت قریب شہر ختن کے
پہونچا تو فوج کو اُتارا خیمہ برپا کیا خبر یعقوب شاہ ختنی کو ہوئی یعقوب شاہ نے کہا
کہ مجھ پر دا نہین ہی الحمد اللہ کہ مرتبہ شہادت حاصل ہوگا اگر بستر خواب پر ہلاک ہوتے تو
کیا ملتا اور مرنا ہر طرح ہی کیونکہ اب سوا مرنے کے اور کیا باقی ہی شعر گذری جوانی پیری ہوئی
آشکار ہی ؎ اب پیت پچھلی رات کا کیا اعتبار ہی ؎ لیکن حوت آئینہ پرست نے شب
تو بہ راحت و آرام بسر کی اور صبح کو بارگاہ مین آکر بیٹھا اور زرہاد شترلب کو نامہ دیا کہ جاکر
جواب اسکا لاؤ زرہاد شترلب نے نامہ سر سے باندھا اور تھوڑی سی فوج ہمراہ لیکر
جانب قلعہ ختن روانہ ہوا اہل قلعہ نے جو زرہاد کو اسطرف آتے ہوئے دیکھا یعقوب شاہ
ختنی سے بیان کیا کہ ایک سردار تھوڑی سی فوج ہمراہ لیئے ہوئے اسطرف آتا ہی یعقوب شاہ
نے کہا دروازہ قلعہ کا کھول دو اور لاؤ مرکب میرا معلوم ہوتا ہی کہ یہ کفار اپنے دل مین مجھکو

ضعیف و ناتوان سمجھکر اس ارادہ سے آتے ہین کہ قلعہ چھین لین تو مین ابھی ایسا نہین ہون
کہ کوئی سردار تھوڑی سی فوج لیکر قلعہ میرا لے لی مین اس سے مقابلہ کرون گا اگر اندیشہ
تھا تو سحر کا تھا ان لوگون سے مجھے خوف نہین ہے ابھی جاکر اس ملعون کو مزا چاشنی مرگ
کا چکھاتا ہون یہ فرماکر مرکب پر سوار ہوئے اور قلعہ سے نکلے جسوقت یہ بیرون قلعہ آئے
اور ایک سوار نے آکر یعقوب شاہ ختنی سے بیان کیا کہ نامہ دار حوت آمنہ پرست کا
آیا ہے یعقوب شاہ ختنی نے کہا بلا لو جسوقت زرہاد شتر لب سامنے آیا نامہ پیش کیا
یعقوب شاہ ختنی نے لفافہ چاک کیا اور نامہ پڑھا مضمون نامہ یہ تھا کہ ای یعقوب شاہ ختنی
بہتر یہ ہو کہ ہماری اطاعت میری اختیار کرو اور مذہب خدا پرستی کو ترک کرو اور باج بھیجنے پر آمادہ ہو
مین نے شہر بلخ اور سمرقند دونون کو اب جلا دیا ہے کہ بلخ کا تو نشان تک باقی نہین رہا
اگر خلاف ورزی میرے اور کوئی امر تمسے ظہور مین آیا کہ تمنے اسلام کو نہ ترک کیا اور
اطاعت میری نہ اختیار کی تو یاد رکھنا کہ ایک ہی دن مین ختن کو بھی مثل بلخ کے پھونک
دون گا یعقوب شاہ نے دوات قلم طلب کرکے جواب پشت پر تحریر کردیا کہ اے نامرد
تیرے ساتھ بڑے بڑے جوان ہین اور سرداران نامی ہین طبل بجوا اور میری آمکی لڑائی کا تماشا دیکھکر وہ لیا
کرتے ہین بادصفیکہ جوان ہین اور مین بڈھا کس کو تیغ کرکے خاک مین ملاتا ہون اگر تو نے غیر سامنے
سے سحر کا مقابلہ کیا تو کیا لطف اور تبدیل مذہب وہ کرے میکہ باطل ہو ہم دین برحق کیونکر
ترک کرین تو اختیار کیسے کرین دیدہ و دانستہ راہ جنت کو نہ ترک کرینگے اور اپنے پاؤن سے جہنم مین جائینگے
جسوقت جواب نامہ تحریر کر چکے تو زرہاد شتر لب کو دیا زرہاد نامہ لیکر یاس حوت آمنہ پرست کے آیا اور
نامہ پیش کیا یہان یعقوب شاہ ختنی پھر قلعہ مین واپس آئے اور تیاری لشکر کا حکم دیا کیونکہ
انکو یقین تھا کہ مین نے ایسے کلمات لکھے ہین کہ غیرت مین آکر یہ ملعون ضرور سردار لشکر کو
برائے مقابلہ بھیجیگا جب مرنا ہر طرح ہے تو ہم بھی دل کا حوصلہ نکال لین اور دشمنون کو مارکر
مرین جو کافر کم ہوئے وہی سہی لیکن وہان نامہ حوت آمنہ پرست نے جو پڑھا اسکو نہایت
غصہ آیا کہا ای سبہوت جادو اہل ختن بہت ہی کج خلق سرکش معلوم ہوتے ہین کل ہم
اس ملک کو بھی پھونک دونگا یہ سنکر سوماق تیز سر دعیزہ نے کہا کہ ای بادشاہ ہلوگ
کس دن کے واسطے ہین جو آپ سحر سے کام لیکر اپنے کو بدنام کرتے ہین طبل جنگ بجوا ابھی
کہ ہم نکلکر مقابلہ کرین کیا ہم اس قلعہ ختن کو خالی نہین کرا سکتے ہین یہ سنکر حوت آمنہ پرست نے
جواب دیا کہ تم لوگون کے لڑنے مین زمانہ بہت گذرے گا اور مجھے یہ منظور ہے کہ بہت جلد
ملکون کو خدا پرستون سے خالی کرون جسوقت قلعہ ذوالامان پر پہونچوگے تو حوصلہ تمھارا نکلے گا
کہ وہان بہت بڑے بڑے سردار حمزہ کے مثل ملک قہرش ہن سو قہاے طوفانی اور
اکفاش خون آشام کے موجود ہین اُن سے لڑنا ہم بھی تماشا دیکھینگے یہ سنکر سرداران
لشکر تو خاموش ہو رہے اور سبہوت جادو نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اسیوقت نقارہ
زرمی پر چوب لگی اور آواز نقارہ کی گرجی خبر اہل ختن کو ہوئی کہ لشکر کفار مین کوس حربی
بجا ہے یعقوب شاہ ختنی نے حکم دیا کہ ہمارے یہان بھی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ بجنے لگے
تیاری جنگ ہونے لگی اہل اسلام نے مرنے پر کمر ہمت کو چست باندھا آپس مین باتین

ہونے لگین کہ کل عجب روز مسرت ہو کہ ہاتھ سے ان کفار کے شہید ہوکر داخل جنت ہونگے
شہید کے لقب سے ملقب ہونگے مرنا ہر طرح ہو اس طرح کے مرنے مین نام ہو لوگ کہین گے
کہ رفیقان صاحبقران کیا مستقل مزاج تھے کہ میدان سے نہ ہٹے اور جاہین دیدین ایک
دوسرے سے ہنس ہنس کر وصیت کر رہا تھا ابھی تک ان سبکو یہی خیال ہو کہ مقابلہ
تیر و شمشیر کا ہوگا خوب دل کا حوصلہ نکلے گا کفار کو بھی قتل کرینگے ہر چند تعداد انکی ہم سے
زیادہ ہو اور انجام قتل ہونا ضرور ہو مگر ان کافرون کو بھی معلوم ہوگا کہ چند کمزور ضعیفون نے
کتنے جوانونکو خاک مذلت پر سلا دیا وہان کفار باطمینان تمام بیٹھے ہین کہ جنگ ہونیوالی نہین
ہو مبہوت جادو پھر بھر مین سبکو پھونک دینگی کہان تک بیان کیا جائے کہ طبل بجتے بجتے
رنگ فلک کا بدلا سیاہی شب برطرف ہونے لگی سفیدہ سحری نے تیغون مار کر لشکر انجم
کو شکست دی اور ماہ تابان گوشہ مغرب مین پنہان ہوا نسیم سحری سے چراغ جھلملا جھلملا کر
گل ہونے لگے اہل اسلام مین شور اللہ اکبر بلند ہوا مسلمانون نے فریضہ سحری کو ادا کیا اور
آلات حرب و طرب تن پر چست و درست کر کے عازم میدان جنگ ہوئے لیکن لشکر کفار
سے صرف مبہوت جادو سامنے قلعہ ختن کے آئی اور حوت آئینہ پرست تھوڑا سا لشکر
لیکر بہ خلصال سیر دیکھنے آیا کہ تماشا قتل اہل اسلام کا دیکھنا بھی خالی از ثواب نہین ہو
لیکن مبہوت جادو نے زنگار جادو سے شیشہ ہاتھ مین لیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر
اس شیشہ پر دم کر کے دانت اسکی کھول اور کہا کہ لینا اہل اسلام کو اور پھونک دے قلعہ ختن
کو بس یہ کہنا تھا کہ شعلہ چمک کر شیشہ سے نکلا اور جانب قلعہ ختن روانہ ہوا اور بالاے
قلعہ پہونچکر مثل ابر سرخ رنگ کے پھیلنے لگا یہ دیکھتے ہی یعقوب شاہ ختنی نے دست
تاسف زانو پر مارا اور کہا کہ وخای ان کفار تے خیر معلوم ہوا کہ ہم لوگون کو بے بسی کی موت مرنا
تھا جو مرضی پیدا کرنے والے کی جسطرح وہ طلب کرے کیا عذر ہی دروازے قلعہ کے کھولدو اور
منادی کردو کہ جسکو جان اپنی عزیز ہو وہ نکل جائے اور جسکو شان استقلال دکھانا ہو وہ اس
آگ مین جلے اور آتش دوزخ سے رہائی حاصل کرے اب جو شخص یہان رہیگا اسکا اس آگ
سے رہائی پانا دشوار ہی جسوقت دروازے قلعہ کے کھلے ہزارہا آدمی جان بچاکر نکل گیا کہ اس
مرنے سے کیا فائدہ کہ نہ ہاتھ ہلا سکے نہ پاؤن جو لوگ کہ بخوف اہل اسلام مسلمان بنے ہوئے
تھے اور دراصل کافر تھے وہ جاکر حوت آئینہ پرست کے لشکر مین شامل ہوگئے اور فریاد کی
کہ ہم ابھی تک بخوف مسلمانان مسلمان بنے ہوئے تھے ہمنے اپنا دین قدیم ترک نہین کیا ہو حوت
آئینہ پرست نے ان لوگون کو پناہ دی اور یہان وہ ابر سرخ رنگ پھیل کر تمام قلعہ چھا گیا اور
شرارے کڑک کڑک کر گرنے لگے جسپر گرا وہ جلکر خاک ہوا تمام قلعہ انشبار ہو رہا تھا یہ رنگ
دیکھکر یعقوب شاہ ختنی اور دیگر مسلمانون نے کلمہ آخر پڑھا اور دعا کی کہ پروردگارا گھڑیان موت
کی ہمپر آسان کر یہ حالت تھی کہ اہل اسلام جل رہے تھے اور ایک دوسرے کو اپنے ایمان کا
گواہ کر رہا تھا پھر بھر کے عرصہ مین تمام قلعہ کو شرارون نے پھونک دیا تمام گھر بار جل گئے
کوئی طائر بھی نہین باقی رہا عمارتین سیاہ ہوگئین جسوقت کوئی ذی روح باقی نہ رہا تو ابر پلٹا اور
لشکر حوت کی طرف چلا زنگار جادو نے جلدی سے شیشہ زمین پر رکھکر اسم سحر پڑھنا

شروع کیا وہ ابر سمٹ کر اور شعلہ بکر شیشہ مین اُتر آیا کفار نقارہ فتح بجاتے ہوئے
پھرے حوت آئینہ پرست نے تین روز کا جشن کیا اور اثنار جشن مین حوت آئینہ پرست نے
صلصال سے کہا کہ اے خان اعظم مین نے تمھاری خاطر سے ان ملعون کو اسطرح پھونکا کہ
کوئی وارث انکا باقی نرہے تاکہ تم بہ اطمینان تمام حکومت کرو صلصال نے کہا کہ مین ان
مہربانیون کا کس زبان سے شکریہ ادا کرون غرضکہ جسوقت جشن سے فراغ حاصل ہوا
تو حوت آئینہ پرست کوچ کر کے طرف ترکستان کے روانہ ہوا جسوقت منزل بہ منزل قریب
ترکستان کے پہونچا اور خبر زرہ خان کو ہوئی زرہ خان نے بلبب خان اور اژدر خان
بن صلصال اور صعب خان بن صلصال اور ملک ترک سفید جامہ کو بلوا کر اُن سے بیان
کیا کہ حوت آئینہ پرست فوج بسیار سے اسطرف بھی آیا ہے اور اُسکے ساتھ تمھارا باپ صلصال
بھی ہے اور سکیل خان بن صلصال بھی ہے تم وارث اس سلطنت کے ہو اب تمھاری کیا رائے ہے
اژدر خان وغیرہ نے کہا کہ آپ سے بہتر ہماری رائے نہین ہے کیونکہ آپ والد بزرگوار کے وزیر
ہین جو آپ مناسب جانیے وہ کیجیے زرہ خان نے کہا کہ اگر قلعہ بند ہوتے ہین تو وہی
ابر سرخ رنگ جسنے ختن اور سمرقند اور بلخ کو پھونکا ہے وہی ابر اس ملک کو بھی پھونکیگا
اور اگر قلعہ سے نکلکر لڑتے ہین تو بھی مارے جائینگے اس سے بہتر و مناسب یہ معلوم
ہوتا ہے کہ تم ہمین گرفتار کر کے مع لشکر صلصال پاس لیچلو اور اُس سے بیان کرو کہ ہم
بسبب خوف حمزہ صاحبقران کے مسلمان بن گئے تھے ورنہ ہم اب تک اپنے مذہب
قدیم پر قائم ہین اور زیادہ خوف ہمکو اسکا تھا جسے گرفتار کر کے ہم لیتے آئے ہین کہ یہ
حمزہ کا بہت منہ چڑھا تھا یہ حاضر ہے اسے قتل کیجیے اور ہم آپکے غلام ہین جسوقت لشکر
تمھارا لشکر حوت آئینہ پرست مین شامل ہو جائے تو نعرہ کر کے گرو اور لڑ کر جان دیدو
اور ہین تو ہر طرح قتل ہو جاؤنگا اور اگر تمھارا دل چاہتا ہو کہ سلطنت کرین تو اطاعت اپنے
باپ کی اختیار کرلو یہ سنکر اژدر خان و بلبب خان نے کہا کہ جس مذہب پر لعنت کر چکے
اُسے کیا سمجھکر اختیار کرین ہم کبھی اس دین مبین سے برگشتہ نہ ہونگے اور لڑکر مر جائینگے
یہ سنکر زرہ خان نے کہا کہ شاباش و مرحبا ایسا ہی چاہیے بس اب مین قیدی بنتا ہون مگر
پہلے فوج مین سے وہ لوگ منتخب کر لیے جائین جو لڑکر مر جانے والے ہین یہ کہکر لشکر کو جمع کیا
اور بلندی پر کھڑی ہو کر آواز دی کہ ایہا الناس یہ وقت امتحان کا آگیا ہے جسکو ایمان عزیز ہو
وہ ہمارا ساتھ دے کہ ہم ان کفار سے ضرور لڑینگے اور جانین اپنی دینگے اور جسکو جان عزیز ہو وہ
ہمسے علحدہ ہو جائے کیونکہ جو ہمارے ساتھ ہوگا وہ زندہ نہین بچ سکتا یہ سنتا تھا کہ صدہا
آدمی علحدہ ہو گئے اور انھون نے کہا کہ جان عجب چیز ہے جب مر گئے تو کچھ بھی نہ رہا ہم صلصال
ہی کا ساتھ دینگے جان تو بچے گی لیکن جو لوگ بچے اور پاس مسلمان تھے انھون نے مرنے پر
کمر باندھ لی اور کہا کہ اس زندگی سے موت اچھی جسمین دنیا و عقبیٰ دونون خراب ہون اتنے
آدمی آمادہ مرگ و مہیاے قضا ہوا اب زرہ خان نے ہتھکڑیان اور بیڑیان پہنین اور زرہ خان
بصورت قیدی بنا اژدر خان وغیرہ اسکی قید لیکر جانب لشکر حوت آئینہ پرست روانہ ہوئے
راستے مین ملک ترک سفید جامہ نے اژدر خان وغیرہ سے کہا کہ بڑے افسوس کی

بات ہو کہ ہم سب تو قتل ہون اور جو دشمن ہمارے ہین اور جنھون نے وقت پر کا ندھی دی
اور ساتھ نہین دیا یہ زندہ ہین اور لطف زندگی اُٹھاتین ایسا انتظام کرنا چاہیے کہ یہ بھی تمہ ہون
اژدر خان نے کہا کہ پھر اسکی کیا صورت ہو مالک ترک سفید جامہ نے کہا کہ مجھے بھی مثل
زرہ خان کے قید کرو اور اپنے باپ سے کہنا کہ ہمنے ہر چند سمجھایا مگر لوگ مذہب خدا پرستی
ترک نہین کرتے اور رفاقت حمزہ کا دم بھرے جاتے ہین آپکی اطاعت سے انکار
کرتے ہین لہذا ان سبکو پھونک دینا چاہیئے اس راے کو سب نے پسند کیا اور ملک کو بھی
مقید کرکے جانب لشکر جوت آئینہ پرست روانہ ہوئے جسوقت قریب لشکر پہونچے
ہرکارون نے صلصال کو خبر کی کہ فرزند آپ کے بلب خان اور اژدر خان وزیر کو قید
قید کرکے ہم لوگ حاضر ہوئے ہین اور عفو تقصیر کے امیدوار ہین اور کہتے ہین کہ ہمنے بھی اسی
کے بہکانے سے دین اسلام اختیار کیا تھا مگر موقع نہ پاتے تھے کہ اسکو ترک دیتے اور اپنے
دین قدیم کا رواج دیتے یہ سنکر صلصال بہت خوش ہوا اور کہا کہ خبردار کوئی انکو روکنے کا قصد
نکرے اور جسطرف اسکی چالیس ہزار فوج پڑی تھی اُسطرف سے آنے کا حکم دیا اور جوت
آئینہ پرست سے جاکر بیان کیا کہ مبارک ہو کہ یہ ملک بغیر لڑے بھڑے قبضہ مین آگیا جوت آئینہ پرست
نے کہا کہ کیونکر صلصال نے بیان کیا کہ لڑکے میرے جو بجوف حمزہ مسلمان بنے ہوئے تھے
وہ اُس نمکحرام وزیر کو میرے پاس مقید کرکے لے آئے ہین اب مین اُس وزیر کی تو بیخ
اور اُدون گا اور اپنے لڑکون کو لیکر ملک پھر سے آباد کرونگا جوت آئینہ پرست نے کہا کہ بہتر
ہو صلصال نے ہیکل خان کو برائے استقبال روانہ کیا راہ مین ملاقات ہوئی اب ہیکل
مین صلصال بھائیون کو لیکر باپ کی خدمت مین آیا اور انکی فوجون کو اپنے فوج مین
شامل کردیا اژدر خان نے جسوقت صلصال کو دیکھا سلام کیا اور دوڑکر قدمون پر گر پڑے
صلصال نے گلے لگایا اور کہا کہ مین جانتا ہون کہ اسمین تمھاری خطا نہین ہو یہ سب فساد اس وزیر
نمکحرام کا تھا دیکھو تو اسکی کیا حالت کرتا ہون اور تمنے اچھا کیا جو اپنی جان بچانے کو مذہب حمزہ
کا اختیار کرلیا ورنہ تو قتل ہو جاتے اسکے بعد اژدر خان و بلب خان نے کہا اے پدر بزرگوار
ابھی آپ پورے طور سے حکومت ترکستان کی نہین کرسکتے اسواسطے کہ جسقدر رعایا ہو وہ مذہب
خدا پرستی نہین ترک کرتی پس اسیقدر لوگ مذہب قدیم پر قایم ہین جو میرے ہمراہ حاضر حضور ہوئے لوگ انکا کوئی
انتظام کیجیے بعد اسکی حکومت ترکستان کی آسان ہوگی یہ سنکر صلصال نے کہا بہتر ہے مین سبکو جلاوطن کرونگا اور دیگر بلاد
بت پرستون کو جمع کرکے ملک اپنا آباد کرونگا یہ کہکر اٹھ کھڑا ہوا اور جوت آئینہ پرست کی خدمت مین آیا
اور تمام گفتگو اژدر خان کی جوت سے بیان کی جوت آئینہ پرست نے سبھوت جادو کی
طرف دیکھا اور کہا کہ اسکا انتظام کر سبھوت جادو نے زنگار جادو سے کہا کہ تم صلصال کے
ساتھ جاؤ اور جس جس ملک کو صلصال کہین اُسے جلا دو زنگار جادو اُٹھ کھڑا ہوا اور وہ شیشہ
ابر سرخ رنگ ہاتھ مین لیئے ہوئے صلصال کے ساتھ ہوا صلصال زنگار جادو کو ہمراہ لیئے ہوئے
اژدر خان کے پاس آیا اور کہا کہ یہ موجود ہین انکو اپنے ہمراہ لو اور جس ملک کو چاہو پھونک دو
یہ سنکر اژدر خان نہایت مسرور ہوئے اور زنگار جادو کو اپنے ہمراہ لیئے ہوئے قریب ترکستان
کے آئے اور زنگار جادو سے کہا کہ اس ملک کو پھونک دو یہ سنکر زنگار جادو نے ڈالا

شیشہ کی کھولی اور کچھ اسم سحر پڑھکر آواز دی کہ اے شعلہ غضب پھونک دے اس ملک کو اس
نے سننا تھا کہ شعلہ چمک کے نکلا اور تمام ترکستان پر ابر سرخ بنکر پھیل گیا اور شرارے چمک
چمک کر گرنے لگے یہ حال دیکھکر سب اہل شہر بہت پریشان ہوئے دل مین کہتے تھے کہ یہ کیا
آفت آئی جس واسطے مذہب اسلام کو ترک کیا اسی بلا مین پھر مبتلا ہوئے شعر نہ خدا ہی
ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے ؎ گئے دونون جہان کے کام سے ہم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے ؎ کاش ہم بھی زرہ خان و اژدر خان کے ساتھ شہر
سے نکلجاتے اور لڑکر مرجاتے تو دنیا و عقبیٰ دونون بنجاتین مگر اب سوا افسوس کے کیا ہی ادھر
ابر سرخ رنگ نے شرارے برسانا شروع کیے اور تمام ملک ترکستان کو آتش بہار کر دیا
انسان جانور مال و اسباب شجر و حجر جل رہے تھے ہر طرف شور و فریاد بلند تھا انجام کار سب
جلکر خاک ہو گئے کسی انسان و حیوان کا نشان باقی نرہا اب زنگار جادو نے دیکھا کہ ابر
یکایک معلوم ہوتا ہی کہ ترکستان کو بالکل پھونک چکا بس اسنے فوراً اسم سحر پڑھکر دم کیا اور انگلی
سے اشارہ کیا کہ اب اتر آ شیشہ مین وہ ابر اک شعلہ مختصر بنکر شیشے مین اتر آیا اور
زنگار جادو نے ڈانٹ لگادی اب اژدر خان نے زنگار جادو کو گلے سے لگا لیا اور نہایت
تعریف کی کہ کیا کام کیا ہی اے برادر یہ بتلاؤ کہ یہ ابر تمھارے ہی کہنے سے جلا تا ہی یا جو اسکی
ڈانٹ کھولدی اسکے کہنے پر عمل کرے گا زنگار جادو نے کہا کہ دراصل یہ سحر میرا نہین ہی جو صرف
میرے کہنے پر چلے یہ مرکب سحر ہی سحر ملکہ محروق کو مبہوت جادو نے سحر کرکے اپنی قوت بھی
شامل کر دی ہی اب یہ سحر مانند شتر بے مہار کے ہی جو وقت شیشہ سے رہا ہو جائے گا
جسے پائے گا پھونکدیگا تا وقتیکہ اسم تسخیر اسکا نہ پڑھا جائیگا یہ داخل شیشہ نہ ہوگا مجھے
صرف اسم تسخیر مبہوت جادو نے بتلا دیا ہی اسی بنا پر مین اسکو شیشہ مین اتار لیتا ہون اژدر خان
یہ سنکر خوش ہوا اور زنگار جادو کو اپنے ساتھ لیکر لشکر حوت آئینہ پرست کی طرف چلا
جیسے ہی قریب لشکر پہونچا کلائی زنگار جادو کی مروڑکر شیشہ ہاتھ سے چھین لیا زنگار جادو
نے کہا یہ کیا اژدر خان نے کہا او ملعون کب چھوڑتا ہون تجکو کہ تو نے لاکھون بندگان خدا
کا خون کیا ہی اور ابھی نہین معلوم کس کس کو قتل کرے گا یہ کہکر وہی شیشہ سر پر زنگار جادو
کے مارا کہ شیشہ کے پرخچے اوڑ گئے اور بشعلہ چمک کر پہلے ہی زنگار جادو پر گرا اور اسے جلکر
خاک کر دیا زنگار کو مہلت تب ہاتھ آنے کی نہ دی کہ یہ کوئی سحر کر سکتا شعلہ اسکو مار کر بلند ہوا اور
ابر سرخ ہوکر پھیلنے لگا اور لشکر صلصال پر محیط ہونے لگا اژدر خان نے اپنے ہمراہیون کو آواز
دی کہ کھینچ لو تلوارین اور مار کر ان قرمساقون کو حوصلہ اپنا نکال لو کہ پھر ایسا وقت نہ ملیگا
یہ سنتے ہی بلعب خان نے مالک ترک سفید جامہ کی قید کاٹ دی مگر زرہ خان کو رہا نہ کر سکے
اور سب کے سب تلوارین کھینچ کر لشکر صلصال پر گرے تلوار برسانا شروع کر دی
لیکن اژدر خان لوگون کو قتل کرتا ہوا قریب زرہ خان کے بھی پہونچ گیا اور قید کاٹ دی اب
زرہ خان نے بھی ایک سوار کو مار کر سپر و شمشیر و مرکب پر قبضہ کیا اور لڑنے لگے اژدر خان
کی بہت تعریف کی صلصال حیران ہی کہ یہ کیا معاملہ ہی کچھ فساد اہل لشکر سے ہو گیا کسی سے زبان
لڑ گئی کیا معاملہ ہوا ادھر ابر سرخ رنگ لشکر حوت آئینہ پرست پر پھیل گیا اور شرارے چمک چمک

گرنے لگے یہان سب اطمینان سے بیٹھے تھے کسیکو اس آفت ناگہانی اور بلاے آسمانی
کی کیا خبر تھی یکایک شرارے برسنے لگے خیمہ و شامیانے جلنے لگے انسان و حیوان ہلاک
ہونے لگے لشکر مین ہلچل مچ گئی لوگ فریاد کنان حوت آئینہ پرست کے پاس پہونچے کہ وہ
شعلہ جو دشمنون کے پھونکنے کو گیا تھا اب ہمین کو جلاے دیتا ہے حوت آئینہ پرست بہت
گھبرایا اور کہا بلا و تو صلصال کو صلصال خود بھاگا ہوا چلا آتا تھا حوت آئینہ پرست نے پوچھا
کہ یہ کیا ہوا صلصال نے سارا فریب اژدرخان کا بیان کیا حوت آئینہ پرست نے کہا کہ فرنگی
تیری ذات سے یہ فساد برپا ہوا اگر ہم خود فرض ہلاکت مین پڑ گئے کیا اچھا سلوک تیرے بیٹون
نے تیرے ساتھ کیا ہے اور تہموت جادو سے کہا کہ جلد کوئی تدبیر کرو ورنہ سب ہلاک ہو جائینگے
تہموت جادو نے کہا کہ یہ سحر ایسا نہین ہے جو دفعتہً رفع جاتے یہ کیا افتاد پڑی کیا زنگار جادو
ان لوگون کا شریک ہو گیا صلصال نے کہا کہ اژدرخان نے اسکو گلا گھونٹ کر مار ڈالا سحر کرنے
کی بھی مہلت نہ دی یہ سنکر تہموت جادو خیمہ کے باہر آیا اور ایک ناریل جھولی سے نکالکر
کچھ اسم سحر دم کرکے زمین پر مارا کہ وہ ناریل شق ہوا اور اسمین سے دھوان پیدا ہوا اور وہ
دھوان پھیلنے لگا یہان تک کہ جسقدر ابر سرخ پھیلا ہوا تھا اسیقدر یہ دھوان بھی پھیل گیا
اور ایک ابر آہنی تیار ہو گیا اب جو شرارہ گرتا ہے وہ اس ابر آہنی پر رک جاتا ہے لشکر کی محافظت
ہو گئی وہان اژدرخان اور بلب خان اور مالک ترک سفید جامہ اور رزہ خان کشتون کے
پشتے اور لاشون کے انبار لگا رہے ہین خوب تلوار چل رہی ہے میدان خون کی بہادی ہین مالک
ترک سفید جامہ اژدرخان سے کہہ رہے ہین ؎ این کار از تو آید و مرداں چنین کنند ؎ مرحبا
وجزاک اللہ آپ تو مرتے تھے ان ملعونون کو بھی مارا حوصلہ تو نکل گیا اب اگر مارے بھی
گئے تو کوئی رنج نہین ہے عمرو عیار کے دلیرانہ ابرو خمدار کے ؎ پنجلے ایسے تھے منہ پر جا پڑے
تلوار کے ؎ یہان تو اہل اسلام نے قیامت برپا کر رکھی ہے لشکر صلصال کو کاٹ کے ڈالا ہے
ادھر تہموت جادو نے لشکر دیگر خون ایک شیشہ مین بھرا اور پر پرواز پیدا کرکے اسقدر
بلند ہوئی کہ ابر سرخ سے جا کر ملگئی اور وہ خون اس ابر سرخ رنگ پر مارا یہ معلوم ہوا
کہ آگ پر پانی پڑ گیا تمام ابر شعلہ ہو کر بجھ گیا اور تہموت جادو غش کھاکر زمین پر گر پڑی حوت
آئینہ پرست نے دوڑ کر سر اسکا اپنے زانو پر لیا تہموت جادو نے اشارہ سے بلایا کہ میرے
جوڑے مین اک دیا خاک جستیدی کی ہے وہ خاک میرے زخم پر لگا دو اب حوت آئینہ پرست
تو اسکی تیمارداری مین مصروف ہے اور وہان اژدرخان و بلب خان و رزہ خان و مالک
ترک سفید جامہ وغیرہ نے اسی ہزار آدمیون سے فوج صلصال کا تو ستیاناس کر دیا اور لشکر
حوت کے بھی بہت سے سردارون کو مارا اور اب انھون نے دھاوا کیا ہے کہ لشکر حوت کو
بھی مٹا ہی دین کہ یکایک ہیکل خان بن صلصال نے اژدرخان کو للکارا اژدرخان نے
کہا کہ تیرا قتل کرنا جملہ واجبات سے ہے یہ کہتا ہوا ہیکل خان بن صلصال کی طرف بڑھا
ادھر سے ہیکل خان آپڑا سامنا ہوا ہیکل خان نے تلوار ماری اژدرخان نے وار اسکا سپر پر
روکا اور ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا ہیکل خان نے سپر کو چہرہ کی پناہ کی لیکن تلوار نے اژدرخان کی
سپر کو مانند قرص پنیر کے دو حصہ کیا ہیکل خان نے سر پیچھے کو کھینچا تلوار سر مرکب پر

ہی گردن مرکب کی قلم ہوئی ہیکل خان سے مرکب زمین پر گرا ایک پاؤن ہیکل خان کا مرکب کے نیچے دب گیا اژدر خان نے جلدی سے ایک تیغہ آبدار کا مارا کہ سر اسکا قلم ہوا راکب و مرکب دونون کی ایک حالت ہوئی کہ پھڑک پھڑک کر تمام ہوگئے اب لشکر قوت سے اور خدا پر ستون سے تلوار چلنے لگی اژدر خان وغیرہ کی یہ حالت ہے کہ لڑتے لڑتے تھک گئے ہین قبضہ تلوار کا ہاتھ مین گہ بیٹھا ہے کہنیون سے خون ٹپک رہا ہے سانس پھول ہوئی ہے اسی حالت مین طوماس فیل سر سے اور اژدر خان سے سامنا ہوا طوماس نے تلوار ماری اژدر خان نے چاہا خالی دون مگر مرکب نہ پلٹ سکا اسلیئے کہ لاشون کے دو رستہ انبار تھے تلوار کمر پر بیٹھی اژدر خان کے دو ٹکڑے ہوئے یہ دونون شہید ہوئے یہ معرکہ دیکھکر بلب خان دوڑا کہ غضب ہوا بھائی میرا مارا گیا جیسے ہی مرکب کو دوڑا کر سامنے طوماس کے آیا گھوڑے نے ٹھوکر کھائی بلب خان غیال مرکب پر آرہا طوماس کو وقت غنیمت ہاتھ آیا پس اسنے جھپٹ کر ہاتھ تلوار کا مارا بلب خان سنبھلنے نہ پایا تھا کہ تلوار سر پر بیٹھی طوماس نے مہدکا مارا کمر تا جگرگاہ اتر گئی یہ بھی بھرک کر اژدر خان کے برابر گرا دونون ہلاک ہوئے ادھر قرلوس فرنس پیشانی سے اور زرہ خان سے سامنا ہوا قرلوس نے ساطور مارا زرہ خان نے وار اسکا خالی دیکر تلوار ماری قرلوس نے وار اسکا دستہ ساطور پر روکا تلوار زرہ خان کی ٹوٹ گئی اب جو قرلوس کے ساطور مارا زرہ خان خالی نہ دے سکا کہ چلدون طرف سے کفار کا ہجوم تھا یہ چند کس کئی لاکھ مین گھرے ہوئے تھے جلدی سے سپر کو اٹھا کر چہرہ کل پناہ کیا لیکن یہ حربہ اے معاذاللہ سپر سے کب رکتا ہے ساطور نے سپر کو قلم کیا اور پیشانی خود سے گزر کر صندوق سینہ پہونچا یہ بہادر بھی جان بحق تسلیم ہوا یہ حالت جو مالک ترک سفید جامہ نے دیکھی ہائے پیشانی کا نعرہ مارا اور تلوار کھینچکر قرلوس جاوپر حملہ آور ہوا قرلوس نے وہی ساطور مارا مالک نے چاہا خالی دون بسبب ابلہ کے ممکن نہ ہوا گھبراکر سپر اٹھا دی انکی بھی وہی حالت ہوئی مثل زرہ خان کے یہ بھی شہید ہوئے اب صعب خان باقی رہ گیا دیکھا اسنے کہ صلصال لاش ہیکل خان کے گلے سے لگائے ہوئے رو رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ ای فرزند افسوس کہ تیرے حرامزادے بھائیون نے تجھے قتل کیا یہ سننا تھا کہ صعب خان کو نہایت غصہ آیا کہ یہ ملعون ہمین حرامی بناتا ہے اور اپنے تئین ولد الزنا قرار دیتا ہے بس تیر چلہ کمان مین جوڑکر مارا کہ دہنی آنکھ صلصال کی پھوٹ گئی صلصال اٹھکر بھاگا صعب خان نے آواز دی صعب خان تو پہلے ہی سے تیر جوڑے کھڑا تھا اور اسی نے یہ آواز بھی دی تھی کہ یہ پھر کر دیکھے بس جیسے ہی صلصال نے ادھر دیکھا صعب خان نے تیر کو رہا کیا بس تیر بدو آنکھ پر پڑتا ہے بائین آنکھ بھی پھوٹی اب تو صلصال زمین پر گرا اور سر پٹکنے لگا صعب خان جھپٹا کہ سر کاٹ لون مگر ہجوم کفار کی وجہ سے نہ پہونچ سکا اور حیران آو مخوکر قریب صعب خان کے آگیا صعب خان مصروف جنگ تھا کہ حیران رد مخوار نے پشت کی جانب سے ار بپشت خنجر مارا صعب خان کو خبر نہ تھی کہ قضا آگئی سپر بھی نہ اٹھا سکا زہ جو سر پر پڑا مع مرکب چار ٹکڑے ہوئے نخل حیات پر تیر خزان چلگیا بدا سکے جسقدر اہل اسلام تھے سب مارے گئے

اسی ہزارمین سے ایک بھی زندہ نہ بچا سردار مع فوج اسی مقام پر کھیت رہے کہ کوئی لاش اٹھانے والا بھی نہ تھا مگر ایک ایک نے دس دس کو مارا اور سردارون نے تو سیکڑون کو جہنم مین پہونچا دیا اب لوگ صلصال کو اٹھا کر سامنے حوت آئینہ پرست کے لائے دیکھا حوت نے کہ دونون آنکھین اسکی پھوٹ گئی ہین تیر گڑے ہوئے ہین پکارا کیون اے صلصال اتو مراد تمھاری بر آئی صلصال نے کہا بیشک حوت آئینہ پرست کو بہت غصہ آیا کہا حرامزادے ابتک ہوس بادشاہی تیرے دل مین باقی ہو نہ خدا پرستون کی بربادی کا افسوس ہو نہ اپنے بیٹون کے مرنے کا رنج ہوا مجھسے دوسرا شخص کیا امید رکھے اسکے بعد حکم دیا کہ ہمارا فوج کا جائزہ کر دو جب درست جایزہ لشکر ہو چکا تو معلوم ہوا کہ تین لاکھ فوج تمام آئی کچھ تو شعلہ سحر سے جلی باقی صلصال کے بیٹون کے ہاتھ سے ماری گئی حوت کو اپنے لشکر کے ضائع ہونے کا بہت بڑا صدمہ ہوا حرمان آدمخوار سے کہا کہ صلصال کو بھی کھاؤ کہ اسکی وجہ سے یہ تباہی و بربادی لشکر کی ہوئی صلصال یہ سنکر دانتھین مار مار کر رہنے لگا حوت آئینہ پرست نے کہا کہ اپنی جان ایسی عزیز ہو کہ روتا ہو اور اسکی فریاد ایک نہ سنی اور کہکر حرمان آدمخوار سے کہا کہ کھا لو اسے دیکھتا کیا ہو یہ سنکر حرمان آدمخوار اسے کھسیٹکر لیچلا ہر چند صلصال نے کوشش کی کہ مین بچ جاؤن مگر ممکن نہ ہوا حرمان آدمخوار صلصال کو زندہ بھون کر کھا گیا بعد اسکے آدمخوارون نے خدا پرستون کی لاشون کو کھانا شروع کیا یہانتک کہ سیکڑون لاشون کو آدمخوار کھا گئے اور کفار نے اپنے کشتہ ہاے جنس کو دفن کیا حوت آئینہ پرست نے دیکھا کہ کوئی شہر قابل آبادی نہین ہر لب دریا اسنے اسیوقت فوج کو حکم دیا کہ محل قلعہ ذوالامان کی طرف کوچ ہوگا شکر مین نقارہ کوچ بجگیا اور تیاری سفر ہونے لگی جب دو مہینون ہوا حوت آئینہ پرست مع جمہوت جادو سارھے چار لاکھ آدمیون کی فوج اپنے ہمراہ لیکر جانب قلعہ ذوالامان روانہ ہوا خیال یہ بھی ہو کہ خوشخوار بن دجال بھی وہان آگیا ہوگا اب اسے قلعہ ذوالامان مین چھوڑا جاتا ہو۔ لیکن چند کلمہ داستان خوشخوار بن دجال کے بیان کیے جاتے ہین راوی بیان کرتا ہو کہ خوشخوار بن دجال بعد فتح قلعہ گیلان منزل بہ منزل قریب شہر اردبیل کے پہونچا اور خیمہ زن ہوا اسی زمانے مین مہتر قاسم کشوری برائے دریافت خیر و عافیت آیا ہوا تھا اور بادشاہ اردبیل سے عرض کر رہا تھا کہ بہمن ارجاس کشوری برائے شکار اسطرف آئے ہوئے ہین بہت افسوس کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یاران قدیم ہمارے ہمسے چھوٹ گئے اب ہم قریب تمھارے ملک کے آگئے ہین اگر رخصت نہ ہو تو برائے ملاقات حاضر ہین آیے کہ یہان لطف شکار بھی ہوگا بادشاہ اردبیل نے کہا کہ میری جانب سے بعد سلام کے کہنا کہ ارجاس کشوری وہ دور ختم ہوا وہ زمانہ گیا جبکہ ہم تم ہر وقت یکجا تھے الحمد اللہ کہ تمھاری خیر و عافیت عیار کے زبانی معلوم ہوئی مگر ای برادر میں تو اب ایسا ضعیف و ناتوان ہوا ہون کہ صرف ایک منزل موت طے کرنے کے قابل ہو گیا ہون اور صعوبات سفر برداشت نہین کر سکتا ہین تمھاری مہربانیون کا کیا شکریہ ادا کرون جہان اسقدر زحمت کی ہو تھوڑی تکلیف اور اٹھاؤ اور شہر مین آکر ملو تو بہتر ہو تمھین بھی راحت ہوگی اور یہان

اطمینان کے ساتھ باتین کرینگے بنوز مہتر قاسم کتوری سے جواب لیکر رخصت نہوئے پایا
تھا کہ چوکی ہرکارون کے گرد مین آلودہ پسینے مین غرق دم چڑہتے ہوئے آکر پہونچی
اور عرض کیا کہ خونخوار بن دجال کوئی کافر ہی ترا آسنے بہت سے ملک اہل اسلام کے
برباد کر دیئے اب بہت بڑی فوج سے برائے بربادی آردبیل آیا ہی صحرا مین آسنے
خیمہ برپا کیا ہی یہ سنکر بادشاہ اردبیل نے چوبین چوب گردان سے کہا کہ بہی ممکن ہو
تو اک نامہ نام بدیع الزمان یا نورالدہر یا بدیع الملک تحریر کرو کہ بابا اب یہ ملک بہی
تمہارا جاتا ہی بلوگ چراغ سحری ہین اگر اپنا ملک بچانا ہی تو کسی سردار کو بہیجو یا آپ آکر
اس ملعون کو داخل جہنم کرو اور ملک اپنا بچاؤ چوبین چوب گردان نے کہا کہ حضور کو یاد
نہین کہ بدیع الزمان اور نورالدہر صاحبقران ثانی کے ساتھ ظاہ کعبہ تشریف لیگئے
اور بدیع الملک مع لشکر فتاحی طلسم ذلفاق مین مصروف ہین یہ سنکر اک آہ اپنے حال
زار پر کھینچی اور کہا اب یہ حالت ہی کہ کوئی بات یاد نہین رہتی اچھا قلعہ کی درستی کرو قاسم
کتوری نے کہا کہ مین جاکر بہمن ارجاسس کتوری کو خبر دیتا ہون یہ کہکر وہ روانہ ہوا یہان
قلعہ پر توپین چڑہادی گئین اور گولندوز ہاتہون مین ان بیچارون کے رعشہ پیدا ہوا آکر بیٹھے
درستی قلعہ مین مصروف ہوئے اور چوبین چوب گردان نے لشکر قلعہ سے نکالا اور دو کوس
آگے بڑہکر ٹہہرا دیا خیمہ دیرے برپا ہوگئے درستی لشکر ہونے لگی اور ارادہ ان خدا پرستون
کا یہی ہی کہ بغیر لڑے اپنا ملک نہ دین یہان تو یہ بہاؤ ہو رہا ہی اور وہان خونخوار بن دجال
کو خبر پہونچی کہ اہل قلعہ نے لشکر اپنا باہر نکالا ہی اور آمادہ جنگ ہین خونخوار نے بہی اپنے
لشکر کو حکم دیا کہ مقابل لشکر اردبیل خیمہ برپا کرین اب جو چین خونخوار بن دجال کی آآکر
اترنے لگین تمام صحرا فوجون سے مملو ہوگیا بہرام اردبیلی نے اپنے فرزند چوبین چوب
گردان سے کہا کہ یہ کافر بڑے جمعیت سے آیا ہی اب امید فتح دل سے اٹہادو یہ سمجھ لو
کہ آج جنگ آخر ہی۔ اور مدت عمر کی سپری ہو چکی ہی یہ سب تو آمادہ مرگ و مہیاے قضا ہوکر
اسطرف بیٹھے ہین اور وہان خونخوار بن دجال نے اک نامہ پیام بہرام کتوری تحریر کیا
مضمون اسکا یہ تہا کہ اے ساکنان آردبیل آگاہ ہو کہ مین نے بہت سے ملک خدا پرستون
کے برباد کر دیئے اور ابہی اور جسقدر ملک باقی رہ گئے ہین انکہین بہی برباد کرونگا
اسلیئے کہ مین بیٹا اس شخص کا ہون جو تین دن مین تخت پر سوار ہوکر تمام عالم کی سیر
کر آیا تہا مین پہلے سے جہنڈے کفر کے گاڑے رکھتا ہون کہ اسکو اپنا دین پہیلانے
مین آسانی ہو اور دعوے خداوندی اسکا پورا ہو اور تم لوگ مذہب حمزہ کو اگر ترک کرو
اور دین بت پرستی اختیار کرو تو امان ہی ورنہ قتل اور ملک کے اردبیل کو بہی تاراج کرونگا
جسوقت یہ نامہ تیار ہوا مخمور فیل سر کو دیا اور کہا کہ بہرام اردبیلی سے جواب اسکا لاؤ یہ
سنکر مخمور فیل سر جانب اردبیل روانہ ہوا جسوقت لشکر بہرام اردبیلی مین داخل ہوا
اور خبر بہرام کو ہوئی کہ نامہ دار خونخوار آتا ہی اسنے کہا کہ آنے دو مگر کسیکو برائے استقبال
نہ روانہ کیا جسوقت مخمور فیل سر سامنے بہرام کے پہونچا بطریق بت پرستان سلام
کیا بہرام نے جواب سلام بہی نہ دیا اور کہا کہ کسواسطے آیا ہی مخمور فیل سر نے نامہ خونخوار

کا دیا بہرام نے نامہ پڑھا نہایت غصہ آیا پشت نامہ پر جواب جنگ تحریر کر دیا مخمور
فیل سر نامہ لیکر رخصت ہوا ادھر مہتر قاسم کبوتری جو پاس بہمن ارجاس کبوتری کے
پہونچا اول پیغام بہرام کا دیا بعد اسکے تمام ماجرا کو نخوار بن دجال کے آنیکا بیان کیا یہ
سنکر بہمن ارجاس نے باگ گھوڑے کی اٹھا دی اور بارہ ہزار سوار لے براے مدد بہرام
اردبیلی روانہ ہوا یہ رفیق قدیم تجربہ صاحبقران اول کا بڑے بڑے سرون مین سے جانبازیان
کی ہین اب اگرچہ ضعیف ہو چکا ہو لیکن دل اسکا اب بھی جوانون سے زیادہ ہی ہمت
بڑھی ہوئی ہو کسی کافر کو اسنے سامنے کب موجود جانتا ہو اب اسطرف سے تو بہمن ارجاس
چلا آتا ہو راہ مین مخمور فیل سر نے بودیکھا کہ کوئی سردار فوج قلیں سے اسطرف آتا ہو کہلا
بھیجا کہ راستے سے دب جا تو نہین جانتا کہ نامہ دار اس شخص کا آتا ہو جسکا نام خونخوار بن
دجال ہو جسوقت یہ پیغام اک ملازم مخمور نے بہمن ارجاس کو پہونچایا بہمن ارجاس
کبوتری نہایت برہم ہوئے اور جواب دیا کہ ادے ملعون کہدینا کہ کہین شیرون سے بھی جادہ
چھوٹا ہو اسطرف کے تو آدھمکے ہم جانے ہین جو زبردست ہوگا وہ دوسرے کو پامال
کرکے راستہ پیدا کریگا اور صاف چلا جائیگا یہ کہکر گھوڑے کو مہمیز کیا اور ساتھ ہی کل
لشکر نے گھوڑے بڑھا دیے یہ پیغام مخمور فیل سر نے جو سنا یہ بھی اپنے عرزدین چلاکہ
اس بڈھے کی شامتین آگئی ہین درمیان راہ مین دونون کا سامنا ہوا تلوارین کھنچ گئین
رد و بدل ہونے لگین تھوڑا سا فاصلہ لشکر بہرام اردبیلی سے تھا تلوارین جو چمکین اور نعرون
کی صدا بلند ہوئی چوبین چوب گردان اپنا لشکر لیکر جا ملے ہوئے یہان مخمور فیل سر
نے ایک تلوار ماری بہمن ارجاس نے ذرا سا کار کرکے اک ایسا ہاتھ مارا کہ ناک اسکی جو مانند سوند
کے بڑھی ہوئی تھی قلم ہوگئی لوگ درمیان مین آگئے مخمور کو بچالیا اور بہمن ارجاس
سے تلوار چلنے لگی صدائے بگیر و بزن بلند ہوئی یہ حالت دیکھکر اور کیفیت دریافت کرکے
چوبین چوب گردان بھی آپڑے اور لشکر مخمور فیل سر کو قتل کرنے لگے عین گرمی جنگ
مین چوبین چوب گردان کی نظر مخمور فیل سر پر پڑی عجب حالت دیکھی آواز دی کہ
او خرہ تر اشیدہ اس نامہ داری مین تو نے بڑی عزت پیدا کی اور ایسا نام پیدا کیا کہ قیامت
تک نام باقی رہیگا یہ طعنہ سنکر مخمور کو حیا دامنگیر ہوئی جھپٹ کر تلوار ماری چوبین چوب گردان
نے تلوار اسکی چوب پر کاٹھ کر جو ہاتھ پر دست گران کا مارا مخمور کو بوند خاک کر دیا
زمین پر اک تھلتلا خون کا نظر آتا تھا راکب و مرکب دونون ایک ہو گئے تھے اب تو مسلمانون
نے دو طرفہ سے کفار کو تیغ کرنا شروع کیا فوج بھاگ بھی نہ سکی جسقدر تھی سب ماری گئی وہان خونخوار
بن دجال منتظر جواب نامہ کا تھا کہ ہرکارون نے خبر جنگ کی دی پس خونخوار تمام فوج اپنے ہمراہ لیکر
چل کھڑا ہوا یہان غازیان دیندار کافرونکو قتل کرکے اردبیل کی طرف متوجہ ہوئے کہ خونخوار بن دجال
کئی لاکھ سوارون سے آپڑا اور پکارا کہ مین کب چھوڑتا ہون تمکو کہ تمنے میرے نامہ دار کو مارا ادھر
اہل اسلام بھی ہوشیار ہو گئے تلوارین کھنچ لین دونون لشکر لگے جنگ ہونے لگی صدائے بگیر و بزن بلند ہوئی
لیکن اسطرف ہزارون تھے اسطرف لاکھون کا شمار تھا کہانتک زمین کس کس کو قتل کرین آخرکار تمام فوج
کفار آگئی اور بہمن ارجاس کبوتری زخمون مین چور ہوکر جھجھنے لگے خونخوار بن دجال نے قریب

پہونچکر باطمینان تمام تلوار ماری کہ یہ مرد مومن دو نیم ہوکر شہید ہوا یہ دیکھکر چوبین چوب گردان نے گھوڑا دوڑایا اور قریب بہمن ارجاسس کتوری کے پہونچکر خونخوار پر چوب ماری خونخوار نے وار بہمن کا خالی دیا چوبین ضرب کی جھونک مین سامنے آیا تھا کہ خونخوار نے تلوار ماری یہ بھی شہید ہوئے اب خونخوار بن دجال نے کہا کہ اسیطرف سے اردبل کو لیتے چلو جنگ آغاز ہوگئی اب تامل بیکار ہے یہ کہکر لاکھ سوار لیکر بہرکم اردبلی پر جا پڑے وہ لوگ پہلے سے ہوشیار بھی نہ ہوئے تھے کہ دشمن آپڑے اور قتل کرنا شروع کیا بہرام اردبلی جلدی سے مرکب پر سوار ہوئے تلوار کھینچے کانپتے ہوئے ہاتھون سے کفار کو قتل کرنا شروع کیا کمر جھکی ہوئی ہاتھون مین رعشہ ریش سفید پیرسن جنگ کے قابل نہ تھا مگر قضا اسی بہانے تھی عین گرمی جنگ مین خونخوار بن دجال قریب بہرام کے بھی پہونچگیا اور تلوار ماری کہ یہ بھی شہید ہوئے لشکر نے دیکھا کہ سردار مارا گیا بہت سے بھاگ کھڑے ہوئے بہت سے ثابت قدمون نے جانین دیدین مگر قدم پیچھے نہ ہٹایا سب اسی جگہ کھیت رہے اب خونخوار داخل قلعہ ہوا اور حکم قتل عام دیار عایا پر آیا قتل ہونے لگی ہرچند لوگ فریاد کرتے تھے مگر یہ کفار ایک کی نہ سنتے تھے یہانتک کہ تین روز کامل قتل عام رہا عورتون اور بچون تک کو قتل کیا اور اردبل کو ایسا ویران کیا کہ پھر آباد نہو سکے بعد اسکے لاشین اپنے لشکریون کی اٹھواکر دفن کرادین اور لاشین خداپرستون کی اسی طرح پڑی رہنے دین کہ چیل کوے نوچ نوچ کر کھائین شمار کیا تو معلوم ہوا کہ سوا لاکھ مع محمود فیل سردار اسی ہزار آدمی قتل ہوئے اب خونخوار بن دجال نے حکم کوچ کا دیا اور تیاری کرکے جانب قلعہ ذوالامان روانہ ہوا اب اسے تو رہرو سے راہ قلعہ ذوالامان مین چھوڑا جاتا ہے اب یہان سے چند کلمہ داستان حیرت نشان سوختگان آتش محبت یعنی شاہزادہ اسد ثانی و ملکہ طوفان سبزپوش و ملکہ سحابیہ در در گوش کے بیان کیے جاتے ہین راویان شکرزبان اس داستان حیرت عنوان کو اسطرح بیان کرتے ہین اور گرم سخن ہوتے ہین کہ جب حوت آتشپرست کے حکم سے مبہوت جادو آتش سحر مشتعل کی اور اسد ثانی اور ملکہ طوفان سبزپوش کو اس آگ مین پھینکا تو یہ خبر موکلون نے عابدرد شفضیر کو پہلے سے پہونچادی تھی اسلیے کہ عابدرد شفضیر جب اسد ثانی سے جدا ہوئے تھے ملکہ سحابیہ سے ملے تھے تو انکو انجام بخیر معلوم ہوگیا تھا انھون نے اسیوقت سے موکل معین کردیے تھے کہ وہ ہر نیک و بد کی خبر رسانی کیا کرتے تھے جسوقت عابدرد شفضیر کو معلوم ہوا کہ فلان وقت اسد ثانی آگ پھینکا جائیگا انھون نے موکلون پر تاکید کی کہ جسوقت اسد ثانی آگ مین گرے فوراً بحفاظت تمام لانا کہ روحین بھی نہ جلنے پائے بلکہ اور جو جو اسد ثانی کے ساتھ اس آتش مین گرے حفاظت اسکی ضروری ہے موکل کنارے آتش کے نگاہون سے پوشیدہ موجود تھے جیسے ہی اسد ثانی کو سبوت نے آگ مین پھینکا موکلون نے بالاے شعلہ انھین روکا اور لاکر باغ عابدرد شفضیر مین پہونچادیا بعد اسکے طوفان سبزپوش کو بھی لے آئے دونون بیہوش تھے عابدرد شفضیر نے آکر ان دونو کو ہوشیار کیا اور موکلونکو پھر روانہ کیا کہ ابھی ایک یرواہ اس شمع حسن و خوبی کا اور جان دینے آئیگا اسے بھی بحفاظت لانا موکل تو اسطرف روانہ ہوئے یہان اسد غازی اور ملکہ طوفان سبزپوش جو خواب سے بیدار ہوئے بیہوشی مرتفع ہوئی اپنے کو ایک باغ جنت نظیر مین پایا اور عابدرد شفضیر کو اپنے قریب

دیکھا عابد نے آواز سلام علیک کی وہی اسد ثانی نے جواب سلام دیا اور کہا کہ معلوم ہوتا ہی
کہ آپ نے بھی انتقال فرمایا عابد مسکرائے اسد ثانی نے جھلا کر کہا کہ آپ کیون نہ مسکرائینگے آپکو
کیا خوف ہی تمام زندگی عبادت پروردگار مین گذری ہی بلکہ طوفان سبزپوش سے کہا کہ یہ
عالم برزخ ہی فردائے قیامت قریب ہی سناسنا اُس خالق عالم و عادل کا ہونیوالا ہی چلو کثافت
جسم کو دور کرو اور نہر مین غسل کرو اور اپنا وقت عبادت پروردگار عالم مین صرف کرو یہ کہکر سب
طوفان سبزپوش اپنے مقام سے اُٹھے اور کنارے نہر کے آکر غسل کیا لباس پھر سے پہنا اور
نماز مین پڑھنے لگے عابد روشنضمیر انکے حرکات کو دیکھکر بہت ہنسے اور قریب اسد ثانی کے
آکر فرمایا کہ ای جوان صالح تو زندہ ہی یہ گمان نہ کر کہ مین عالم برزخ مین ہون تو ابھی دنیا مین ہی
اور عمر تیری دراز ہی تجھ سے ابھی بڑے بڑے کارنمایان ہونے والے ہین جسوقت سبھون نے
تمکو آگ مین پھینکا ہی تو سو کل سیرے موجود تھے وہ جاکر بحفاظت لائے طوفان سبز
پوش بھی زندہ ہی اسد ثانی نے کہا کہ بڑی عنایت کی آپ نے اب مین آج سے آپکو عابد
جان بخش کہا کرونگا یہ کہکر عابد روشنضمیر سے معانقہ کیا اسد ثانی نے عابد روشنضمیر
سے پوچھا کہ یہ باغ کون سا ہی اور کس مقام پر واقع ہی عابد نے بیان کیا کہ یہ باغ خاص میرے
رہنے کا ہی اور درہ کوہ مین واقع ہی یہان کوئی نہین آسکتا اسلیئے کہ یہ باغ نگاہون سے پوشیدہ
رہتا ہی جسوقت تک مین نہ چاہون اسوقت تک پرندہ پر نہین مار سکتا ہی یہ سنکر اسد ثانی
خاموش ہورہے عابد نے انکے واسطے سامان دعوت و ضیافت مہیا کیا اور یہ کہا کہ دعوت
میری قبول فرمایئے اسد ثانی نے کہا کہ اسقدر تعظیم و تکریم نہ فرمایئے کہ مین شرمندہ ہوتا ہون
عابد نے کہا کہ مین عورت سے آپکے آگاہ ہون اور خاندان سے آپ کے ماہر ہون آپ واجب
التعظیم ہین خوش نصیب اُسکے جو خدمت آپکی بجالائے غرضکہ دو روز اسی دعوت و ضیافت
مین گذرے تیسرے روز موکلون نے ملکہ سحابیہ دردرہ گوشش کو بھی اس باغ مین پہونچا دیا
جسوقت نظر سحابیہ دردرگوشش کی اسد ثانی اور طوفان سبزپوش پر پڑی دوڑکر طوفان
سبزپوش سے لپٹ گئی اور کہا کہ ہمین الحمد اللہ کہ پس از مرگ بھی ہمارا تمہارا ساتھ رہا
طوفان سبزپوش نے تسلی دی کہ تم سب زندہ ہین اور عابد کی طرف اشارہ کرکے
فرمایا کہ آپکی بدولت ہماری تمہاری جان بچ گئی اور اسد ثانی کو تو نہایت تعجب ہوا کہ ہم تو آگ
مین پھینک دیئے گئے تھے یہ دیدہ و دانستہ آگ مین کودی اور تیری محبت مین جان پر
کھیل گئی صد مرحبا ایسے محبت کرنے والے بھی قسمت سے ملتے ہین ورنہ دنیا مین ایسی چیز
ہی جو سب پر فوقیت رکھتی ہی کوئی کسی کے ساتھ جان نہین دیتا یہ اسی عورت کا کلیجہ ہی اب
ان سب نے عابد روشنضمیر سے کہا کہ ہمکو ملک سحابیہ مین پہونچادو عابد روشنضمیر ان سبکو
اپنے ہمراہ لیکر جانب ملک سحابیہ روانہ ہوئے اب حال ملک سحابیہ کا سنیئے کہ سحاب لشکر گیر
بادشاہ ملک سحابیہ کو خبر پہونچی کہ دختر تمھاری دیوانی ہوکر کسی طرف نکل گئی اسنے کچھ غور تو نکو
معین کیا کہ جہان سحابیہ دردرگوشش کو دیکھو یا اُسے سمجھا کر لاؤ اور اگر یون نہ مانے تو گرفتار
کرکے لاؤ لوگ برائے تلاش روانہ ہوئے پہلے تو شہر سحابیہ اور حوالی شہر سحابیہ مین تلاش
کیا جسوقت پتا نہ ملا تو کچھ لوگ ڈھونڈھتے ہوئے شہر سمرقند مین بھی پہونچ گئے وہان سے

مفصل کیفیت دریافت ہوئی کہ سحابیہ در در گوش نے اسد ثانی کی محبت مین جان دیدی اور آگ مین کود پڑی یہی حالت ان لوگون نے آکر بادشاہ سے بیان کی ملک سحاب لنگر گیر نے پہلے تو شکر کیا کہ ایسی شوخ دیدہ کا مرنا ہی بہتر ہو مگر جب محبت پدری نے جوش مارا تو اشک خونی دیدہ حسرت سے جاری ہوئے اور ماتم دختر مین لباس سیاہ پہنا تمام ملک غمگین ہوا کہ چراغ سلطنت یہی تھی سوا اسکے کوئی فرزند دیا دختر ملک سحاب لنگر گیر کے نہ ہوا تھا دن رات بادشاہ رویا کرتا تھا ایک روز خواب مین دیکھا کہ سحابیہ در در گوش ایک باغ مین ہمراہ اسد ثانی کی بیٹھی ہوئی ہے اور ایک نازنین اور جو اس سے زیادہ حسین ہے پاس بیٹھی ہوئی ہے سحاب لنگر گیر نے اسی عالم رویا مین دختر سے کہا کہ تو تو جلکر ہلاک ہوئی تھی لیکن بعد مرنے کے تجھے یہ رتبہ عالی کیونکر ملا اسلیے کہ چلن تیرے خراب تھے سحابیہ در در گوش نے جواب دیا کہ اے والد بزرگوار آپ ہی انصاف سے فرمائیے کہ جسکے چلن خراب ہون وہ بعد مرنے کے خرد رمعذب ہوتا ہے میرے ایسے چلن تھے کہ مین بعد مرنے کے بھی راحت سے ہون اور اسو قت تک پاکدامن ہون مین نے حرمت اپنے خاندان کی نہین جانے دی لیکن مذہب خدا پرستی ضرور اختیار کیا جسکی بدولت آپ مجھے اس راحت سے دیکھ رہے ہین اگر عاقبت اپنی درست کرنا چاہتے ہین تو آپ بھی اس مذہب برحق کو اختیار کیجیے یہ سنکر سحاب لنگر گیر نے کہا کہ اگر میرا چراغ سلطنت روشن ہو جائے اور پھر تو مجھ سے ملے تو بیشک مین دین خدا پرستی اختیار کرونگا اور جانونگا کہ یہ مذہب برحق ہے سحابیہ در در گوش نے کہا کہ اپنے قول کو یاد رکھیگا اور عہد سے نہ پھرے گا تو خداوند عالم مین سب طرح کی قدرت ہے وہ مردے کو زندہ کر سکتا ہے سحاب لنگر گیر چاہتا تھا کہ کچھ اور کہے کہ آنکھ اسکی کھل گئی صبح قریب تھی جسوقت یہ دربار مین آیا ارکین دولت سے خواب اپنا بیان کرکے تعبیر پوچھی حاضرون نے جواب دیا کہ اگر یہ خواب سچا ہے تو ضرور دختر آپکی ایسی ملے گی یہی ذکر تھا کہ کرخ بیگی نے آکر اطلاع کی کہ ایک مرد عابد ایک مرد اور دو عورتون کو ساتھ لیے ہوئے آیا ہے اور امیدوار باریابی ہے سحاب لنگر گیر نے کہا بلاؤ عابد روشن ضمیر اسد ثانی اور ملکہ سحابیہ در در گوش کو لیے ہوئے داخل دربار ہوئے اسوقت لقا مین ان عورتون کے چہرہ پر بی ہوئی تھین بادشاہ نے عابد روشن ضمیر کو ایک مرد بزرگ سمجھکر نہایت عزت سے بٹھایا اور نام پوچھا عابد روشن ضمیر نے اپنا نام درویش ذوالکمال بتایا اور کہا کہ مین اسی صحرا مے ملک سحابیہ مین رہتا ہون لیکن کوئی شخص میرے مسکن سے آگاہ نہین ہے سبب میرے آنے کا یہ ہوا کہ دختر تمہاری اس جوان صالح پر شیفتہ ہے اور یہ جوان خاندان عالی سے ہے بیٹا اسد غازی کا پوتا کرب دلاور کا ہے جو داماد حمزہ صاحبقران کے ہین نام اسکا اسد ثانی ہے اسکو حوت آبنوسی پرست نے اپنی دختر طوفان سبز پوش سمیت آگ مین پھکوا دیا تھا مین نے ان دونون کو اس آگ سے بمدد پروردگار عالم بچایا اور اپنے باغ مین مہمان کیا بعد اسکے دختر تمہاری محبت اسد ثانی مین جاکر اس آگ مین کود پڑی مین نے اسکو بھی بمدد خدا سے بچایا اب یہ تینون آدمی یعنے اسد ثانی اور طوفان سبز پوش اور سحابیہ در در گوش موجود ہین تمکو لائق اور لازم یہ ہے کہ عقد ان دونون شاہزادیون کا اسد ثانی کے ساتھ کرکے اور

طوفان سبز پوش کو بھی اپنی دختر جانو اور مذہب اسلام کو اختیار کرو یہ سنکر سحاب لنگر گیر نہایت خوش ہوا اور دختر کو گلے سے لگایا طوفان سبز پوش کے سر پر بھی دست شفقت پھیرا اور اسد ثانی کو بھی گلے لگایا عابد کے ہاتھ چومے اور خواب اپنا اور خواب مین مسلمان ہونے کا عہد کرنا سب بیان کیا عابد رو شنضمیر نے کلمہ تلقین فرمایا اور سحاب لنگر گیر از سر صدق مسلمان ہوا سحابیہ در در گوش اور طوفان سبز پوش کو گیگر داخل محل ہوا اور اپنی زوجہ سے کہا کہ مبارک ہو کہ ایک دختر گم ہوئی تھی اب خدا نے دو عنایت کین سحابیہ در در گوش کی ماں نے طوفان سبز پوش کو گلے لگایا اور سحابیہ در در گوش کو بھی گلے سے لیٹایا اور خوب روئی قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے بعد اسکے عابد رو شنضمیر سے کہا کہ آپ عقدان دونون کا اسد ثانی کے ساتھ پڑھ دیجیے عابد نے دن تعین کیا سامان شادی کا ہونے لگا دو محلے تیار ہوئے دونون شہزادیون کو دولھن بنایا اور لباس سیاہ تمام شہر نے بدلا لباس سرخ پہنا اس واقعہ کو سنکر ہزارہا کافر مسلمان ہو گئے جب روز عقد آیا اور عابد رو شنضمیر برائے ایجاب وقبول آئے طوفان سبز پوش نے کہا کہ پہلے عقد سحابیہ در در گوش کا پڑھیے کہ وہ میری محسن ہے اسی کے بدولت مین نے اسد ثانی کو پایا ورنہ ایسے ظالم کے پھندے مین تھی کہ زندگی مین اسد ثانی سے نہ مل سکتی عابد وہان سے سحابیہ در در گوش کے چھوٹے کیطرف آئے سحابیہ در در گوش نے کہا کہ پہلے عقد طوفان سبز پوش کا پڑھیے اسلیے کہ وہ مجھ سے بیشتر شیفتہ جمال اسد ثانی ہو چکی تھی مین سبقت نہین کر سکتے اور اسد ثانی بھی ولد الزنا ہی کا ہو آخر کار پہلے عقد ملکہ طوفان سبز پوش کا اسد ثانی کے ساتھ پڑھا گیا بعد اسکے سحابیہ در در گوش کا نکاح اسد ثانی کے ساتھ ہوا اسد ثانی وصل سے دونون کے کامیاب ہوا اور مہتر صمد گردیا کا عقد سرو ناز کے ساتھ پڑھا گیا یہ بھی اپنی معشوقہ کے وصل سے شاد کام ہوا بعد دو چار روز کے اسد ثانی کو یہ خیال پیدا ہوا کہ حوت آئینہ پرست سے عیوض خون خدا پرستان کا لینا چاہیے ملک سحاب لنگر گیر سے پوچھا کہ حوت آئینہ پرست کہان گیا ہے سحاب لنگر گیر نے بیان کیا کہ پہلے اسنے شہر سمرقند کو پھونکا طولانیہ سمرقندی شہید ہوئے حوت نے اپنی جانب سے بہمن دیو سگ کو وہان کا حاکم مقرر کیا اور آپ جانب شہر بلخ روانہ ہوا یہ سنکر اسد ثانی نے کہا کہ مین پہلے شہر سمرقند کو کفار کی حکومت سے نکالونگا اسکے بعد بلخ مین جاکر حوت آئینہ پرست سے عیوض خون خدا پرستان کا لونگا آپ لشکر کو تیاری کا حکم دین اور اسیوقت ایک نامہ بنام لہراسب قزاق تحریر کیا مضمون یہ تھا کہ اے لہراسب دیکھتے ہی اس نامہ کے مع لشکر کے شہر سحابیہ مین اپنے کو پہونچاؤ اسلیے کہ مجھے صرف تمھارا انتظار ہے ایک ساندنی سوار نامہ لیکر جانب کوہ لہراسب روانہ ہوا لہراسب قزاق اسد ثانی کے جانے کے بعد کچھ روز تو انتظار مین رہا کہ اب میرا آقا مجھے طلب کرتا ہے جب بہت دن ہوئے اور کوئی نامہ و پیام نہ آیا تو پریشان ہوا پیشہ قزاقی ترک کر چکا ہے ایک روز صحرا کی طرف برائے شکار چلا جاتا تھا کہ سامنے سے ساندنی سوار نمودار ہوا لہراسب نے پوچھا کہ اے بھائی کہان سے آتا ہے اور کسطرف جائیگا اسنے بیان کیا کہ ملک سحابیہ سے آیا ہون نامہ اسد ثانی کا لہراسب قزاق کے نام لایا ہون یہ

سنکر لہراسب شاد ہوگیا اور کہا کہ لہراسب میرے ہی ہون ماؤنامہ میرے آقا کا مجھے دو یہ سنکر
سانڈنی سوار نے اونٹ کو بٹھالا اور اتر کر نامہ لہراسب کو دیا لہراسب نے نامہ اپنے سر پر رکھا
اور سانڈنی سوار کو لیے ہوئے کوہ پر آیا لفافہ کھولکر نامہ پڑھا بہت خوش ہوا لشکر کو تیاری
کا حکم دیا اور دوسرے روز کوچ کرکے جانب ملک سحابیہ روانہ ہوا لہمان عابد رو شفضمیر نے
اسد ثانی سے کہا کہ اب مین اپنے مکان کو جاتا ہون ان شاء اللہ تعالے قلعہ ذوالامان پر میرے
آپکے ملاقات ہوگی اسد ثانی نے کہا کہ بڑی تکلیفین آپ نے میری ذات سے اٹھائین خدا حافظ
اب مین زیادہ زحمت دینا پسند نہین کرتا عابد رو شفضمیر تو اسطرف روانہ ہوئے اور
شاہزادہ اسد ثانی نے کوچ کی تیاری کا حکم دیا فوجین تیار ہونے لگین کہ ہرکارون
نے آکر عرض کی کہ لہراسب قزاق بارہ ہزار قزاقون سے آتا ہے اسد ثانی نے چند افسر
فوج کو برائے استقبال روانہ کیا لوگ گئے اور لہراسب کو استقبال کرکے لائے لہراسب
دل مین کہتا ہے کہ میرا آقا بڑا قدردان ہے کہ مجھ ایسے دزد کی اسقدر عزت کی اگر مین اپنے دین
قدیم پر رہتا اور اطاعت اس شہریار عالی وقار کی نہ اختیار کرتا تو یہ مرتبہ کا ہکو نصیب ہوتا
غرضکہ چالیس ہزار سوار کا لشکر ملک سحابیہ لنگر گیر کا اور بارہ ہزار آدمی قزاق کے ساتھ باون
کی فوج تیار ہوئی اور ملک سحاب لنگر گیر نے ملک کا انتظام کیا اپنی جانب سے نائب مقرر
کرکے اسد ثانی سے کہا کہ بسم اللہ شریف لیجیے اسد ثانی نے کہا بہتر اور براے رخصت
باغ ملکہ سحابیہ در در گوشش مین آئے اسوقت طوفان سبز پوش اور سحابیہ در در گوش
دونون ایک ہی مقام پر جمع ہوئی تھین کہ اسد ثانی پہونچے ملکہ طوفان سبز پوش نے کلمات
شکایت زبان پر جاری کیے اور کہا کہ اے شہریار یہ امید نہ تھی کہ آپ دیدار کے واسطے
اسطرح ترسائے گا جسے ایسی محبت ہو کہ دیوانہ وار کھڑا ہون مین پھرے اپنا تاج و تخت عزیز
و اقربا سبکو چھوڑے وہ دن دن بھر صورت نہ دکھائے آخر کیا فکر مین ہین کچھ معلوم
تو ہو کسی اور طرف دل آگیا کیا ہوا اگر ایسا ہو تو ہم دونون ملکر اسکی بھی فکر کرین یہ سنکر اسد ثانی
اسد ثانی نے کہا ملکہ گون کہا یہ شیوہ نہین ہے کہ عورتون کے پاس بیٹھے رہین کام ہمارا
تیغ زنی و جانبازی کا ہے مین نے سنا ہے کہ حوت آئینہ پرست تمھارے باپ نے ملک
سمرقند کو جلاکر خاک کردیا بادشاہ کو وہان کے ماما جو خدا پرست تھا اور اپنی جانب سے
حاکم شہر تعین کرکے بلخ کی جانب روانہ ہوا ہے مین جاتا ہون اور سمرقند کو حکومت کافر
سے چھڑاکر حاکم اپنی جانب سے تعین کرون گا اسکے بعد بلخ کی طرف روانہ ہونگا اور
جہان ملیگا حوت آئینہ پرست اور ابہوت جادو سے قصاص خون خدا پرستان کا
لونگا یہ سنکر ان دونون شاہزادیون کے چہرے فق ہوگئے رنگ اڑ گئے تصویر
بنکر رہگئین لیکن طوفان سبز پوش نے کہا کہ کیا تمھین یاد نہین کہ حوت جادو ہی ہے کہ
جسنے ہمین تمین آگ مین پھونکا تھا اور پھر اسکے سامنے جاؤگے تو کیونکر پیش آئیگی وہ
ساحرہ ہے تم سحر نہین جانتے نہ کوئی ساحر تمھارے ساتھ ہے یہ اپنے پاؤن سے دیدہ و دانستہ
ایک بلا مین پھنسنے کو جاتے ہو اور ہمین کسپر چھوڑے جاتے ہو اسلیے کہ ان باپ کو تمھاری
محبت مین چھوڑا شکل خانہ بدوشون کے یہان پڑے ہوئے ہین لیکن خدا بھلا کرے

ملکہ سحابیہ اور اسکے والدین کا کہ یہ مثل بیٹیون کے سمجھتے ہین اور والدین اسکے مثل اولاد کے سر پرستی کرتے ہین ان لوگون کے بار احسان سے میری گردن نہین اٹھ سکتی اسد ثانی نے کہا وہ وقت دوسرا تھا جبکہ اسنے مجکو آگ مین ڈالدیا اب مین آتش شمشیر سے اسکو پھونک دونگا یہ خیال نکرکہ ساحر میرے ساتھ نہین ہے حافظ حقیقی ہر وقت مین نگہبان ہے مین بیزار ہے حوت آئینہ پرست کے واپس نہ آونگا اسمین کہ نکرد اور جسوقت اس جھگڑے سے نجات ہو لیگی تو ممالک تمھارے باپ کے تمکو دونگا تم بھی جسطرح چاہنا سحابیہ دردر گوشش کی ضیافت کر لینا سحابیہ دردر گوشش نے کہا اے ملکہ لوفان سبز پوش ہین دعوے کنیزی رکھتی ہون آپ ایسی باتین نفرمائین جن سے دل میرا تھوڑا ہو ملکہ لوفان سبز پوش نے دامن اسد ثانی کا پکڑکر رونا شروع کر دیا اسد ثانی سے بھی ضبط نہ ہو سکا اور آنسو آنکھون سے جاری ہو گئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو ابر بھرے ہوئے برس رہے ہین تا دیر یہی حالت رہی سحابیہ دردر گوشش بھی رو رہی ہے اور یہ شعر پڑھ رہی ہے شعر اسی بہانہ سے یک اجل کو آنا تھا ۔ یہ دل لگانا تھا یا موت کا بہانا تھا ۔ یہ سامان جدائی غمزدون کے واسطے سامان موت سے کم نہین ہے دیکھئے انجام کیا ہوتا ہے جب اسد ثانی نے دیکھا کہ حالت لوفان سبز پوش کی نہایت خراب ہے کہ کسیطرح آنسو نہین تھمتا ہچکی بندھی ہوئی ہے کہا اے ملکہ یہ تو ممکن نہین کہ مین سنجاون مگر ہان تمھاری خاطر سے آنا ضرور ہوگا کہ جسوقت سمرقند سے پھرونگا تو پھر تمھارے پاس ہوتا ہوا شہر بلخ کی جانب روانہ ہونگا اور وہان سے بھی خطوط اپنی خیریت کے برابر بھیجتا رہونگا یہ فرماکر واپس پھر آیا اور خدا حافظ کہکر جانب دروازہ روانہ ہوئے ملکہ لوفان سبز پوش تو بیہوش ہو گئی اور سحابیہ دردر گوشش نے پشت کو آئینہ دکھایا اور کما حقہ طرح پشت دکھاکر جاتے ہو منہ دکھانا بھی نصیب ہوا اسد غازی باہر باغ کے آیا سواری موجود تھی لشکر تیار تھا جلدی سے پشت مرکب پر بیٹھکر جانب سمرقند روانہ ہوئے اب ہمکو توراہ سمرقند مین چھوڑ جاتا ہے اور یہان سے داستان ادریس بن اندلس عیار اسد ثانی کی آغاز کیجاتی ہے راوی ناقل ہے کہ جسوقت ادریس بن اندلس قلعہ گیلان سے چلا کہ اپنے آقا کی خبرون اول آکر زنگبار مین پہونچا وہان اسد ثانی کو نہ پایا نہایت پریشان ہوا اور پتہ پوچھتا ہوا آگے روانہ ہوا بعد طی مراحل و قطع منازل ایک صحرا مین پہونچا دیکھا کہ شام ہو گئی ہے اور سوا دشہر معلوم نہین ہوتا پریشان ہوا کہ کہان جاؤن اور کیا کرون مگر جب شام ہوئی اور سر جہا نتاب گوشہ مغرب مین پنہان ہوا ستارے چرخ نیلی پر نمودار ہوئے طائر اپنے اپنے آشیانون کی طرف متوجہ ہوئے قافلون نے منزل کی لیکن یہ سرگردان براہ وفا بیٹھے اور ادریس بن اندلس اسی پریشانی کے عالم مین ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا اور اپنے حال زار پر رونے لگا کہ افسوس شعر خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے ۔ نہ اپنے آقا تک پہونچے نہ اپنے شہر مین رہے ایک نہ ایک دن کوئی درندہ گزندہ مار ڈالیگا خیر یہ بھی اچھا ہے کہ دنیا کی زحمتون سے نجات ہو جائیگی اس اس طرح کی باتین دل سے کر رہا تھا کہ ایک جانب کچھ روشنی سی معلوم ہوئی اور ادریس بن اندلس نے جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ کوئی قافلہ اترا ہوا ہے پس

اُسی جانب یہ بھی روانہ ہوا جسوقت قریب قافلہ پہونچا دیکھا کہ بہت بڑا قافلہ اُترا ہوا
ہے لوگون نے جو اسکو دیکھا پوچھا تو کون کہا بندہ خدا وہ لوگ ڈرے کہ یہ غیر شخص کہان
سے آگیا اس صحرا مین ایک تن تنہا کا کیا کام ہے خیال گذرا کہ کسی قزاق کا مخبر نہ ہو جلدی
سے اسکو گرفتار کر لیا ہر چند ادریس بن اندلس کہتا ہے کہ مین چور نہین ہون بلکہ مسافر
ہون کسی نے ایک نہ سماعت نہ کی اور گرفتار کیے ہوئے سامنے اپنے مالک کے لائے دیکھا
ادریس بن اندلس نے کہ ایک سوداگر وضع آدمی کرسی پر بیٹھا ہے اور گلے مین اُسکے ایک
رومال سیاہ بندھا ہوا ہے لوگون نے سوداگر سے کہا کہ یہ ایک مرد اجنبی قافلہ مین چلا آتا تھا
ہمین شبہہ گذرا کہ یہ مخبر کسی قزاق کا نہ ہو لہذا ہمنے اسکو گرفتار کر لیا ہے سوداگر نے کہا کہ
اگر مخبر ہوتا تو دور سے قافلہ کو دیکھکر چلا جاتا اسنے قافلہ مین داخل ہونے کی کیا ضرورت
تھی اور بفرض محال یہ مخبر بھی ہے تو کیا اسکی گرفتاری سے قزاق اپنا ارادہ ملتوی کر دینگے
یہ سنکر اُن لوگون نے ادریس بن اندلس کو چھوڑ دیا ادریس نے جو سوداگر کو اپنے حال پر مہربان
دیکھا عرض کیا کہ مین آوارہ وطن مسافر ہون اور دردر رسیدہ ہون اس صحرا مین مجکو شام ہوگئی
اب نہ کہین جا سکتا ہون نہ ٹھہر سکتا ہون اسطرف روشنی دیکھی اور بوے انسان چلا آیا یہ خطا میری تھی
سوداگر نے کہا کہ مین تمھاری صورت سے سمجھ گیا کہ تم مسافر ہو حال
اپنا بیان کرو کہ کیون گھر سے نکلے اور کہان جاتے ہو اس صحرا مین کیونکر پہونچے یہ سنکر
ادریس نے بیان کیا کہ مین قلعہ گیلان سے آتا ہون اور مجکو اپنے آقا کی تلاش ہے آقا میرا مجھے
چھوٹا ہوا ہے سنا تھا کہ شہر زنگبار مین ہے وہان گیا یہ معلوم ہوا کہ وہ کسی اور طرف تشریف
لیگئے سوداگر یہ سنکر خاموش ہو رہا کہا خیر رات تم اسی قافلہ مین بسر کرو صبح کو جہان جی
چاہے چلے جانا اب ادریس بن اندلس نے کہا کہ آپ کو بھی مین غمگین پاتا ہون اس
رومال سیاہ کا کیا باعث ہے یہ سنکر سوداگر رونے لگا کہا اے شخص مین اپنا حال تجھ سے کیا
بیان کرون مجھ سے بھی میرا آقا جدا ہو گیا ہے اور ایسا جدا ہوا ہے کہ اب تا بہ قیامت ملاقات
نہ ہوگی ادریس بن اندلس نے کہا کہ آپ تو خود سردار ہین آپکا سردار و مالک کون تھا سوداگر
نے کہا کہ بھائی واقعہ میرا یہ ہے کہ مجھ سے صحرا مین ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی کہ وہ بیحال
خراب تھا پاؤن مین اُسکے چھالے پڑے ہوئے تھے لباس پارہ پارہ تھا دل اسکا بیقابو
تھا دیوانہ محبت ہو رہا تھا مین نے بڑی مشکلون سے اُسکو رام کر کے اپنے ساتھ لیا علاج
اُسکا کرتا رہا سب مرض دور ہو گئے مگر جنون محبت باقی رہا ہر رات کو تنہا خیمہ سے
نکل جاتا تھا اور صحرا مین شب بسر کرتا تھا صبح کو پھر خیمہ مین چلا آتا تھا ہر چند کہ اُسے صحبت انسان
سے نفرت سی ہو گئی تھی تنہا بیٹھا رویا کرتا تھا مگر نہین معلوم اُسے میرا کیا لحاظ و پاس تھا
کہ پھر پھر کر چلا آتا تھا ظاہر اسبب اسکا یہی معلوم ہوتا ہے کہ مجھسے اور اُسکے بزرگون سے ملاقات
تھی اور یہ امر مین اُسپر ظاہر کر چکا تھا شاید اسی سبب سے وہ میرا لحاظ کرتا تھا ایک روز
صحرا مین قزاقون نے اگر مجھپر تمام مال و اسباب میرا لوٹ لیگئے وہ شہر یار حسب عادت
شکار کو صحرا مین نکل گیا تھا جسوقت صبح کو آیا اور قافلے کو لٹا ہوا پایا تن تنہا جاکر قزاق کو زیر
کیا اور تمام مال و اسباب میرا اُن سے دلوایا بعد اُسکے میرے ساتھ شہر سحابیہ مین داخل ہوا

اسی طرح رات کو صحرا مین نکل جاتا تھا ایک روز لوگ اُسے گرفتار کر کے سامنے بادشاہ
کے لائے مین موجود تھا جرم یہ ظاہر کیا کہ یہ شاہزادی کے باغ سے نکلا تھا بادشاہ نے حکم
قتل دیا ہر چند کہ اُسکا قتل آسان نہ تھا کہ جوان زبردست لشکر شکن تھا مگر جنون محبت نے ایسا
بے اندیش کر دیا تھا کہ قتل ہونے پر آمادہ ہو گیا یہ خبر ملکہ کو ہوئی اور وہ خدمت بادشاہ مین حاضر
ہوئی اور صفائی کر کے اُسے چھڑا لیگئی پھر کچھ دن تک اُسکا پتا نہ معلوم ہوا اور وہ میرے
پاس نہین آیا سنا مین نے ملکہ کے باغ مین رہتا ہے بعد چند دن کے سنا کہ طوفان سبز پوش
دختر آئینہ پرست کے عشق مین اُسکی یہ حالت ہوئی تھی اُسکی معشوقہ اُسے ملگئی یہ خبر جونہی
آئینہ پرست کو ہوئی اُسنے ساحرہ کے ذریعہ سے دونون کو گرفتار کر کے آگ مین جلوا دیا یہ خبر
ملکہ سحابیہ کو ہوئی وہ بھی اُسکے عشق مین فقیر ہو کر نکلی اور اسی آتش اندوختہ مین گر کر جل گئی
مین اسی روز سحابیہ سے کوچ کر کے چلا آج اس مقام پر قیام کیا مگر دل میرا نہین بہلتا ہر دم
تصور ہے اُس اپنے آقا و محسن کی آنکھون کے پھرا کرتی ہے یہ کہکر اور بس کو اپنے آقا کا
شہ و گذرا پوچھا اُسکو نام اُنکا معلوم ہے سوداگر نے بیان کیا کہ نام اُس شہریار کا اسد ثانی تھا
مین اُسکے تمام خاندان سے واقف ہون بس یہ سننا تھا کہ اور بس نے پچھاڑ کھائی اور گریبان
چاک کر ڈالا چیخین مار مار کر رونے لگا سوداگر کا غم بھی تازہ ہو گیا یہ بھی رونے لگا اور بس
بن اندلس سے کہا کہ کیا تم بھی اُسی شہریار کے تلاش مین نکلے تھے اور بس نے کہا کہ مین
بچپن کا رفیق ساتھ کھیلا ہوا ہون اور بس بن اندلس بن عمر میرا نام ہے صبح تک ایک ہنگامہ
گریہ و زاری برپا رہا صبح کو اور بس بن اندلس سوداگر سے رخصت ہوا کہ مین مقام قتل اپنے
مالک کا دیکھنے جاتا ہون اور وہین اپنی بھی جان دونگا ہر چند سوداگر نے سمجھایا کہ اب جانے
سے کیا فایدہ مگر اُسنے نہ مانا روتا اور خاک اڑاتا جانب ملک سحابیہ روانہ ہوا اب اسکو راہ مین
چھوڑا جاتا ہے اور اب کچھ حال بیمار محبت و مریض درد فرقت یعنے ملکہ طوفان سبز پوش
کا بیان کیا جاتا ہے ایذا کشان اصول جدائی و دردمندان زخم نا شکیبائی اس داستان حیرت
بیان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جب شاہزادہ اسد ثانی ملکہ طوفان سبز پوش و سحابیہ و در دگوش
کو مسہل چھوڑ کر جانب سمرقند راہی ہوا تو ان دونون نے اپنی حالت خراب کی دن رات رویا
کرتی تھین گاہے یہ شعر ورد زبان کرتی تھین شعر دن کٹا فریاد سے اور رات زاری سے کئی
عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کئی ؛ جب رات گذر جاتی تھی تو دن پہاڑ ہو جاتا تھا ایک ایک
ساعت ایک ایک سال سے زیادہ تھی بار بار یہ شعر ورد زبان ہوتا تھا شعر شب فراق تو جون
تون کٹی ، نالہ رسا ؛ یہ دن پہاڑ سا کیونکر کٹے مرے اللہ ؛ دیگر شام کہار و جدائی کی نہین ہوئی
ہے ؛ دھوپ جب دیکھیے موجود ہے دیوارون پر ؛ کبھی کہتی تھین کہ دوہا اگر دلی کیسی کی ان چاہت
کے سنگ ؛ دیپک سے سن جاوے نہین جل جل مرے پتنگ ؛ کبھی کہتی تھین دوہا جو نین یہ
جانتی کہ پیت کیے دکھ ہوئے ؛ نگر ڈھونڈرا پیٹی کہ پیت نہ کریے کوئے ؛ ایسی کیفیتون مین جب
دو چار روز گذرے تو ملکہ طوفان سبز پوش کی حالت ایسی خراب ہوئی کہ صاحب فراش ہو گئی
اٹھنا بیٹھنا محال ہو گیا شعر ضعف ہے جب سے شریک حال دردون کے ساتھ ؛ ہم بدل لیتے تو
ہین کروٹ مگر مشکل ہے ساتھ ؛ ملکہ سحابیہ و در دگوش اسکی یہ حالت دیکھکر اپنا غم بھول گئی

اور علاج مین ملکہ بلمو فان سبز پوش کے مصروف ہوئی مگر اسکا مرض بڑھتا ہی گیا اور دوا کام
زہر کا کرتی تھی اور یہ مانند شمع کے سوز غم سے پگھلتی ہی چلی جاتی تھی ہرچند ملکہ سحابیہ دردر گوش سمجھاتی
تھی کہ بہن اسقدر کیون حال اپنا خراب کرتی ہو جس خدا نے اسوقت ملایا تھا جبکہ ایک دوسرے
کے حال سے واقف بھی نہ تھا وہی اسوقت بھی واقف حال ہی پھر ان سے ملنا وہ وعدہ کرگئے ہین
کرین بہت جلد آوینگا طوفان سبز پوش نے ایک آہ کھینچی اور کہا کہ ایسے کا کیا اعتبار جو یون تڑپتا ہوا
چھوڑ گیا اور اُسے رحم نہ آیا اسسے غیر مین ہمارا کیا خیال ہوگا مثل مشہور ہی کہ آنکھ اوٹ پہاڑ اوٹ سحابیہ
دردگوش نے کہا کہ وہ صادق الوعدہ ہین ایسے نہین ہین کہ وعدہ کرجائین اور اسے وفا نکرین طوفان
سبز پوش نے کہا کہ وہ تو ہزار آئین مگر میرے سر مین خاک مجھے تو امید نہین کہ زندہ پھرین سحابیہ دردگوش
نے کہا کہ بہن توبہ کرو کیا تم خدا کی دوسرے ہوین بھی سہی تو پہلے سے فال بد نکالنا یہ بھی اچھا نہین
ہے جو کہ پیشانی کی ہو بات وہ پیش آنی ہی ؛ تمھارے جان دینے سے کیا ہوگا مگر طوفان سبز پوش
کی یہ حالت ہی کہ کوئی نصیحت کارگر نہین ہوتی غم اسکا بڑھتا ہی چلا جاتا ہی یہ اشعار اکثر زبان پر لاتی ہی۔
ترکیب بند مجھے اید وست تیرا ہجراب ایسا ستاتا ہی ؛ کہ دشمن بھی میرے احوال پر آنسو بہاتا ہی ؛ ؛
جی لگتا ہی گھر مین اور نہ صحرا مجکو بھاتا ہی ؛ اگر کچھ بات کرتا ہون کلیجا منہ کو آتا ہی ؛ اگر چپکا مین رہتا ہون
مرا الفت کا جاتا ہی ؛ مرا سوز نہیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ؛ اگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان
سوزد ؛ یہ اشعار پڑھتے پڑھتے جان بحق تسلیم ہوئی ملکہ سحابیہ دردگوش نے جانکر ہوش
کیا لیکن جو عورتین سن رسیدہ اور جہان دیدہ تھین انھون نے کہا کہ ملکہ دیکھتی کیا ہو اب انمین کیا باقی
ہی یہ سنکر سحابیہ دردگوش پیٹنے لگی اور کہتی تھی کہ ہائے مین شاہزادہ کو کیا جواب دونگی
واہ بہن کیا اچھا سلوک تمنے میرے ساتھ کیا ہی بلکہ تو اس حال پر ملال مین مبتلا ہی سردنا نے
سمجھایا کہ اب رونے اور پیٹنے سے کیا حصول ہوگا لاش کو دفن کرو کہ احترام میت مین
فرض آتا ہی سحابیہ دردگوش نے اہتمام جنازہ اٹھانے کا کیا اور نہایت تزک و احتشام
سے جنازہ طوفان سبز پوش کا اٹھوایا اور بیرون شہر لیجاکر دفن کیا اور آپ گیرو البسہ
کرکے فقیری لباس اختیار کیا اور قبری مجاور بنکر بیٹھی دن رات گریہ وزاری مین گذارتی
ہی یہ تو اس حال پر ملال مین ہی اور ادریس بن اندلس کا حال سنیے کہ یہ ستران کو طے کرکے
وارد ملک سحابیہ ہوا اور لوگون سے دریافت کیا کہ اسد ثانی یہان تشریف لائے تھے
اور انھین حوت آتشپرست نے جلا دیا تھا جس مقام پر وہ جلائے گئے تھے وہ کہان ہی لوگون
نے کہا کہ اب یہ ذکر بیکار اس شہریار عالی وقار کو خداوند کریم نے اس آتشپرست کے عذاب سے بچایا ایک
عابد باخدا انھین اُنکے معشوقون سمیت بچاکر اور عقد انکا ہوا اب شاہزادہ یہ ارادہ
فتح شہر سمرقند گیا ہوا ہی یہ سنکر ادریس بن اندلس نہایت خوش ہوا مگر پوچھا کہ سبب شہر کی یہ پوشی
کا کیا ہی لوگون نے بیان کیا کہ جس معشوق کی محبت مین صحرا بہ صحرا یہان تک آئے تھے آپنے
انتقال کیا اور ابھی اسد ثانی کو اسکی خبر نہین ہی جسوقت سنین گے تو خدا جانے اُنکی کیا
حالت ہوگی یہ سنکر وہ خوشی ادریس کی پھر مبدل بہ غم ہوگئی اور روتا ہوا مقبرہ کا پتہ پوچھکر روانہ
ہوا جسوقت قبر طوفان سبز پوش پر پہونچا دیکھا کہ ایک نازنین ماہ جبین فقیرانہ لباس
کیے ہوئے قبر کو جھاڑتی جاتی ہی اور روتی جاتی ہی ادریس بن اندلس نے سلام کیا اور قبر پر فاتحہ

پر حاملکہ نے پوچھا کہ ای بھائی تو کون ہی اور لیس بن اندلس نے کہا کہ مین عیار ہون اسد ثانی کا آپ
کون ہین بلکہ سحابیہ در در گوش اور نازنین مثل ابر نوبہار کے رونے لگا اور کہا ای بھائی کیا
پوچھتا ہی شعر نے بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون ۔ مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون ۔ جس
شہر نامدار و تاجدار کا تو عیار ہی مین اسکی ناموس ہون اور بلکہ سحابیہ در در گوش میرا نام ہی اور لیس
بن اندلس نے پوچھا کہ آپ تو میرے آقا کے ساتھ نہین آپکی جان کیونکر بچی سحابیہ در در گوش
نے بھی عابد رد شتضمیر کا قصہ بیان کیا اور اپنا عقد ہونا اسد ثانی کے ساتھ اور طوفان میز پوش
کا عقد ہونا کہہ سنایا اور انتقال طوفان سبز پوش کا حال بیان کیا اور لیس بن اندلس بھی ملکہ
کے حال زار پر بہت گریان ہوا اور اپنا غم بھول گیا کہا کہ آپکا رنج میرے رنج سے بدرجہا
ہوا ہی سحابیہ در در گوش نے کہا کہ اب تمہان کا قصد ہی اور لیس بن اندلس نے کہا کہ جہان سے آقا
ہونگا وہان پہونچکر اشکی قدمبوسی حاصل کرونگا بلکہ سحابیہ در در گوش نے کہا کہ ای بھائی اگر
مجھسے اور میرے آقا سے ملاقات ہو تو حال ہم گمگشتگان حسرت کا ضرور بیان کرونا اور کہدینا
کہ ایک صدمۂ فرقت سے جان بچ تسلیم ہوئی اور دوسری بھی کنار گور ہی یہ سنکر اور لیس بن اندلس
نے ملکہ کو سلام رخصت کیا اور عرض کیا کہ جو کچھ دیکھ چلا ہون سب بیان کرونگا اور جانب شہر سمرقند
روانہ ہوا اب اسے تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اب یہان سے چند کلمہ داستان جرأت نشان
شہزادہ اسد ثانی کے گذارش کیئے جاتے ہین کہ یہ کوچ کرکے سحابیہ سے سمرقند کو روانہ ہوئے تھے
جسوقت سرحد سمرقند مین داخل ہوئے ایک طرف بہت سے گنجان درخت لگے ہوئے تھے
لشکر کو ان درختون کی آڑ مین اوتارا اور کہا کہ تم سب اسی جگہ قیام کرو جسوقت میرے نعرہ کی آواز
سننا تو قلعہ پر دھاوا کر دینا اور آپ رخش اپنی چابک سواری کی بناکر ایک حلہ بادلہ کر لباس حبشیہ پہنکر
جانب قلعہ سمرقند روانہ ہوئے راہ مین آیندہ روندہ سے حالت دریافت کی جو خدا پرست بھاگ کر جنگلون
مین پوشیدہ ہو رہے تھے جسوقت ان لوگون سے اور اسد ثانی سے ملاقات ہوئی کہ بعض انمین
سے شناسا بھی تھے سب حال شہر کے جلنے کا اور بہمن دیو سنگ کی حکومت کا بیان کیا اور کہا
کہ یہ ملک بالکل برباد ہوگیا جن خدا پرستون نے اپنے کو پوشیدہ کیا یا بظاہر تبدیل مذہب کر لیا وہ تو
بچے باقی سب مارے گئے یہ سنکر نہایت افسوس کیا اور تنہا گھوڑا اوڑائے ہوئے داخل لشکر ہوئے
لوگون نے چابک سوار سمجھکر روک ٹوک نہین کی جانا کہ کوئی چابک سوار کہین سے آیا ہی ایک آدمی
نے پوچھا کہ آپ کہان سے آتے ہین اور کسطرف جانے کا ارادہ ہی اس سے کہدیا کہ مین ملک
بدخشان سے آتا ہون اور یہ مرکب نہایت عمدہ ہی لائق سواری شاہان ہی تمہارے بادشاہ
کو گھوڑا دکھاؤنگا اگر پسند ہوا تو اپنے حسب بخواہ قیمت لونگا یہ کہکر جو گھوڑے کو ایڑ کی تو قلعہ مین
داخل ہو گئے وہ لوگ یہ تیزی دیکھکر جھکے اپس مین کہنے لگے کہ دیکھو بھائی رو ش انکی اچھی نہین
معلوم ہوتی بدون حکم کے اندر جانے دینا ٹھیک نہین ہی دوسرا بولا کہ ہوش درست کرو سوداگران
چنا بھاڑ نہین پھوڑتا ہی دشمن کی اتنی جرات نہین ہی کہ یکہ و تنہا اسطرح حریفون مین چلا جائے گا
اور اگر ایسی حرکت کرے گا تو کیا پائیگا جان دینا پڑیگی یہان تو یہ باتین ہوتی رہین وہان اسد ثانی
قریب اس مجمع کے پہونچ گئے جہان بہمن دیو سنگ بیٹھا تاج دیکھ رہا تھا اسد ثانی گھوڑے
سے اترے مرکب کو وہین چھوڑا اور اس مجمع کو چیرکر اس مقام پر پہونچگئے جہان بہمن دیو سنگ

بیٹھا ہوا تاج دیکھ رہا تھا اسد ثانی نے نعرہ کیا کہ باش دگبر ناسحا ہوشیار ہو جا کہ ملک الموت
تیری جان کا آیہو سنجا سمجھ اسد ثانی کے گذارم کر از دست من زندہ وسلامت بدر روی یہ
سنکر بہمن دیوسنگ گھبرا گیا کہ یہ بلائے ناگہانی کہان سے آگئی جلدی سے اٹھا اور کہا کہ مارو تو
اس دیوانے کو ارے یہ کہان سے آگیا بس یہ سننا تھا کہ اسد ثانی جست کر کے سر پر
جا پہونچے اسنے تلوار ماری اسد ثانی نے اسکا پشت شمشیر پر روک کر جو ہاتھ تینغہ ابدار کا مارا
بہمن دیوسنگ کے دو ٹکڑے ہوئے یہ دیکھتے ہی کفار نے اسد ثانی پر حملہ کیا انھون نے بھی
تلوار برسانا شروع کی یہان تک کہ وار ان لوگون کے روکتے ہوئے اور لاشین گراتے
ہوئے قریب اپنے مرکب کے آگئے جلدی سے مرکب پر سوار ہوئے اور آپ دروازہ
قلعہ کیطرف متوجہ ہوئے یہان تک کہ لڑتے ہوئے قلعہ سے باہر نکل آئے اور اب
انھون نے نعرہ کیا کہ کفار کے دل ہلگئے اور وہ لوگ جو انکی آواز پر کان لگائے ہوئے بیٹھے
تھے تلوارین کھینچ کھینچ کر دوڑ پڑے اور لشکر کفار سے تلوار چلنے لگی ایک جانب سے نعرہ
لہرا سب قزاق کا ہوا اور یہ بارہ ہزار قزاقون سے اگر گرا لاشین ان قزاقون نے گرانا
شروع کر دین اور ایک طرف سے نعرہ ملک سحاب لنگر گیر کا ہوا دو جانب سے فوج
کفار کو گھیر لیا اور تلوار چلنے لگی دیر تک کفار اس شبہہ مین لڑا کیے کہ وہ سمجھتے تھے
مالک ہمارا زندہ ہے جسوقت اسد ثانی نے دیکھا کہ معنت سا کشت و خون ہو رہا ہے پھر لڑتے
ہوئے داخل قلعہ ہوئے اب انکا لشکر بھی آگیا تھا کہ اسد ثانی لڑتے ہوئے لاش بہمن دیوسنگ
کے قریب جا پہونچے اور سر اسکا کاٹ کر نیزہ پر بلند کیا اور آواز دی کہ مالک تمھارا مارا گیا
اب کیا سمجھکر لڑتے ہو یہ دیکھتے ہی کفار کا دل ٹوٹ گیا اور ہر چہار جانب سے آواز امان
بلند ہوئی فرمایا کہ بشرط ایمان جسوقت سب نے قبول کیا تو اسد ثانی نے ہاتھ روکا ساتھ
ہی تمام لشکر نے ہاتھ روک لیا دونون لشکر علیحدہ ہوئے اسد ثانی داخل قلعہ ہوا اور تخت
شاہی پر ملک سحاب لنگر گیر کو بٹھایا اکابر شہر حاضر ہوئے نذرین گذرانے لگین جسقدر
آئینہ پرستش کے یہان تھے سب توڑ وا ڈالے اور پھر سے نئی مسجدون کی بڑی بسکہ
بادشاہ اسلام کے نام کا جاری ہوا تین روز مین تمام ملک کا انتظام کیا حساب کرنے سے
معلوم ہوا تھا کہ دس ہزار سوار اسد ثانی کے کام آئے اور پچاس ہزار آدمی لشکر بہمن دیوسنگ
کے مارے گئے لاشین مسلمانون کی دفن کر دی گئین اور لاشین کفار کی سمرا مین پھنکوا دین
اور سر بہمن دیوسنگ کا دروازہ قلعہ مین لٹکا دیا گیا کہ لوگ دیکھکر عبرت کرین کہ ابھی کل تک
یہ اس شہر مین حکومت کرتا تھا آج اس حال پر لال سے بدتر اور اس ذلت و خواری سے
سر اسکا آویزان کیا گیا ہے غرضکہ اسی آثار مین ادریس بن اندلس بھی آپہونچا شہر کو اسلام آباد
دیکھکر نہایت خوش ہوا اور اپنے آقا کی قدمبوسی حاصل کی ادریس بن اندلس سے اسد ثانی
نے پوچھا کہ تم یہان تک کیونکر پہونچے ادریس بن اندلس نے قلعہ گیلان سے چلنا اور راہ
مین سوداگر کا ملنا اور اسکے بعد ملک سحابیہ مین آنا سب بیان کیا اسکے بعد رونے لگا اسد ثانی
نے کہا کہ اب رونے کا کیا سبب ہے ادریس بن اندلس نے کہا کہ اے شہریار جو حالت ملک
سحابیہ مین دیکھی ہے وہ بیان نہین ہو سکتی اپنا دل سنبھال لیجیے تو عرض کرون یہ سنکر اسد ثانی

بہت پریشان ہوئے اور فرمایا کہ خیر تو ہے کچھ کہ تو سہی ادریس بن اندلس نے کہا کہ ملکہ طوفان سبزپوش نے انتقال کیا بس یہ سننا تھا کہ اسد ثانی کی عجب حالت ہوئی قریب تھا کہ مارے رنج روح قفس تن کو چھوڑ کر نکل جائے مگر یہ دام صیاد حیات مین اسیر تھا یہ رک گیا دو تین روز اسد ثانی نے اپنی حالت بہت خراب کی اگرچہ لوگ سمجھاتے تھے مگر انکی حالت اور خراب ہوتی جاتی تھی آخر کار تیسرے روز یہ خیال آیا کہ اب زندگی کا لطف تو ہر طرح گیا اور اس تلخ کامی کی زیست سے تلخی موت بہتر ہے لہذا اسطرح مرنا اچھا ہے کہ کچھ آبلے دل کے پھوٹین اور ادریس بن اندلس سے پوچھا کہ والد ماجد قلعہ گیلان سے کسطرف کو روانہ ہوئے اور ادریس بن اندلس نے عرض کی کہ وہ عقب مین خواستخوار بن دجال کے گئے ہین سنا ہے کہ وہ ملک اروبیل سے ہوتا ہوا جانب قلعہ ذوالامان روانہ ہوا کہا ہم بھی بلخ کی طرف ہوتے ہوئے اسیطرف چلین گے یہ فرما کر لہراسب قزاق کو تیاری لشکر کا حکم دیا اور ملک سحاب لنگر گیر سے گیا کہ اب آپ شہر سمرقند اور ملک سحابیہ کا انتظام کرین مین بلخ کی طرف جاتا ہون ملکہ سے کہدیجیے گا کہ اب ہمسے بروز قیامت ملاقات ہوگی یہ فرما کر لہراسب قزاق اور ادریس بن اندلس کو ساتھ لیکر جانب بلخ روانہ ہو گئے سحاب لنگر گیر روتا رہگیا اسد ثانی طی مراحل و قطع منازل کرتے ہوئے برابر چلے جاتے ہین لیکن قزاق ملکہ طوفان سبزپوش مین یہ حالت ہے کہ ہر وقت خدا سے موت طلب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بارالہا مجھے بھی بلا لے اسلیے کہ اب مجھسے صدمہ دوری ملکہ طوفان سبزپوش کا نہین اٹھ سکتا اور اس سے زندگی مین ملاقات ہو نہین سکتی لہذا بجز اس جینے سے مرنا بہتر معلوم ہوتا ہے جسوقت لہراسب قزاق اور ادریس بن اندلس سمجھاتے ہین کہ اے شہریار دل کو سنبھالیے غم اپنا دور کیجیے خدا نے ایک سے بڑھکر ایک حسین پیدا کیا ہے تو یہ باتین لشکر کا کام کرتی ہین اور اسد ثانی کہتے ہین کہ للہ میرے زخم دل پر نمک پاشی نکرین مین نے دنیا کو ترک کیا مین اب کسی عورت کی صورت دیکھنا بھی پسند نہین کرتا بڑے افسوس کی بات ہے کہ طوفان سبزپوش تو میری مفارقت کی تاب نہ لاسکے اور غم دوری سے ہلاک ہو جائے اور مین دوسری نازنین سے دل بہلاؤن ارے یار یہ کون سا انصاف ہے پس تم مجھے نہ سمجھاؤ مین خوب سمجھے ہوئے ہون کہ تمھاری سمجھ خود ناقص ہے یہ لوگ خاموش ہو رہتے ہین اسیطرح طی مراحل و قطع منازل کے بعد داخل شہر بلخ ہوئے تو عجیب حالت دیکھی کہ انسان کا نام و نشان بھی نہین ہے تمام شہر خرابہ معلوم ہوتا ہے اور خاک اڑ رہی ہے مکانات جلے ہوئے پڑے ہین ہر طرف خاک کے ڈھیر لگے ہوئے ہین کچھ لوگ جو حوت آئینہ پرست کی آمد سنکر اور انجام سوچکر شہر سے نکل گئے تھے دو صحرا مین آباد ہین جا بجا قریہ اور گاؤن معلوم ہوتے ہین ان لوگون نے جو اسد ثانی کو دیکھا اکر بہت روئے اور حکایتین حوت آئینہ پرست کی بیان کین اور ایک ایک مقام دیکھایا اور پہچنوایا کہ فلان مقام پر محل شاہی تھا فلان جگہ اصطبل تھا غرضکہ عجب اداسی اس سرزمین پر چھائی ہوئی تھی اسد ثانی نے نہایت افسوس کیا اور فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے دور اسلام تمام ہوا اور دور کفر آغاز ہو گیا کیونکہ ایسی تباہی کسیوقت مین نہ پڑی تھی اب ان ملکون کو کون آباد کر سکتا ہے یہ فرما کر ان تودہاے خاک پر فاتحہ خیر پڑھا اور بجاے اب اشک حسرت بکیسان پر چھڑک کر آگے روانہ ہوئے بار بار فرماتے تھے کہ افسوس وای بر حال

ان بیکسون کے کہ خاک انکی قبر بنگئی اور نشان لحد ہوگئی افسوس کہ کوئی چراغ بھی جلانے
والا نرہا یہ شعر انھین لوگون کے حسب حال ہی شعر برمزار ما غریبان بے چراغے نے گے ؎ نے
پر پروانہ آید کے مزارے پیدا ؎ الحاصل جسوقت شاہزادہ اسد ثانی بندوبست لین طے کرنے کے
بعد ختن مین پہونچے وہان کی حالت بھی مثل شہر بلخ کے پائی تمام شہر پھنکا پڑا تھا جو لوگ
جنگلون مین جاکر بخوف جوت آبنہ پرست بچ گئے تھے اور انھون نے شہر سے دور زراعت
وغیرہ شروع کردی تھی انھون نے حاضر ہوکر جان بازیان مردان و دولت کی اور شہید ہونا
انکا سب بیان کیا اسد ثانی نہایت محزون ہوئے اور بہت روئے پوچھا کہ اب وہ ملعون کسطرف
گیا ہی انھون نے بیان کیا کہ سنا ہی کہ شہر ترکستان کی جانب گیا ہی اسد ثانی ختن سے کوچ
کرکے ترکستان کی جانب روانہ ہوئے برابر دو منزل کے ایک منزل کرتے ہوئے چلے جاتے ہین
کہ کسیطرح جلد جوت آبنہ پرست تک پہونچون تاکہ اس ملعون کو مار کر باقی ملکون کو بچاؤن یا
اپنی بھی جان دون لیکن جسوقت ملک ترکستان مین پہونچے تو اس ملک کو بلخ و ختن سے
زیادہ ویران پایا کہ دور دور یہان سے کوئی قریہ اور گاؤن نظر نہ آتا تھا آخر کار وہان قیام کیا
اور دور دور سے لوگون کو بلاکر سبب اس ملک کی بربادی کا پوچھا کہ یہ ملک تو صلصال کا
تھا اور صلصال جوت آبنہ پرست کے ساتھ تھا پھر کیا سبب ہوا جو یہ ملک ویران ہوا لوگون
نے تمام واقعہ اسد ثانی سے بیان کیا اور کہا کہ جسوقت خدا پرستون کو یقین مرگ ہوا تو
زرہ خان نے یہ صلاح کی کہ ہم تو مرتے ہین پھر دشمنون کو کیون چھوڑین یہان تک کہ وے
انھین بھی قتل کرین یہ تصور کرکے صلصال سے قریب کرکے پہلے تو ملک کو جلوادیا بعد اسکے
خود جنگ کرنا شروع کی یہان تک کہ زرہ خان اور آلتاب ترک سفید جامہ اور ارشور خان
اور صعب خان اور بلب خان یہ سب شہید ہوئے آخر مین جوت آبنہ پرست صلصال
سے بھی برخلاف ہوگیا اور آدمخواردن کو صلصال پر مسلط کیا کہ وہ صلصال کو بھی بلون کو
کھا گئے اسد ثانی ان لوگون کی وفاشعاری پر بہت خوش ہوا لیکن انکے حال پر ملال
پر آنکھون سے خون برسایا کہ جابجا استخوان پڑے تھے انکو سمیٹ کر ایک گڑھے مین
دفن کیا اور نشان مزار عزیزان کا بنوادیا فاتحہ پڑھا بعد اسکے پوچھا کہ اب جوت آبنہ پرست
کہان گیا ہی لوگون نے بیان کیا کہ اب وہ ملعون قلعہ ذوالامان کی جانب گیا ہوا ہی بس یہ سنکر
اسد ثانی نہایت پریشان ہوئے اور کہا کہ غضب ہوا تمام ناموس صاحبقران اسی مقام
مین پھنکر ناموس صاحبقران کی مدد کرنا چاہیئے اور اس پنجہ اجل سے حتی الامکان بچانا چاہیئے
اور سنا ہی کہ خونخوار بن دجال بھی اسیطرف آتا ہی اسکے عقب مین والدہ شریف لاتے
ہین اسطرف سے لڑکر ہم بھی شریک ہون اور ناموس امیر کی مدد کرین ؎ فرمانروا دوسرے روز
بلخ اور سیس بن انوس و لشکر اسب قزاق جانب قلعہ ذوالامان روانہ ہوئے اب انکو ادھر ہی
قلعہ ذوالامان مین رکھا جاتا ہی اور یہان سے حال قلعہ ذوالامان کا بیان ہوتا ہی۔
راویان رنگین بیان حال گلدستہ صاحبقران یعنے ناموس امیر حالیستان کا اسطرح بیان
کرتے ہین کہ کل شہزادیان اور وزیرزادیان امیر کی بی بیان بیٹیان بہوین سب یہان
مقیم ہین حسہ بر آغاز کلام قسم کھائی تھی اس بت نے خدا کی ؎ اگر غافل ہو لعنت کرہی

مگر شوخی تو دیکھو دلربا کی ۔ اگر غفلت سے یاد آیا جفا کی ۔ تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی ۔
ادا ہر لٹ نے کا کل کے ادا کی ۔ نمائی ایک چالاکی ہوا کی ۔ بہت کچھ کاوشین کین انتہا
کی ۔ نہ کچھ تیزی چلی باد صبا کی ۔ بگڑنے مین بھی زلفت اسکی بنا کی ۔ بتون کا وے خدا بند ذکو
خدا عشق ۔ قیامت ہو غضب ہو اور بلا عشق ۔ نہ تھی فرقت مین بھی ہمکو سوا عشق ۔
وصال یار سے دونا ہوا عشق ۔ مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی ۔ نشان پایہ کس بیباک کا ہو
تصدق جان ہو اور دل فدا ہو ۔ پتا انکھیلیون کا کہہ رہا ہو ۔ ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہو
کہے دیتی ہو شوخی نقش پا کی ۔ ہوئے آخر جو میرے زیست کے دن ۔ قدیر انکو نہ پایا ہمنے
لیکن ۔ یہ استغنا تھی کس کافر کو ممکن ۔ جب اس بت سے کہا مرتا ہو مومن ۔ کہا مین
کرون مرضی خدا کی ۔ سے نگارندہ نقاش معنی فریب ۔ عروس سخن را چنین داد ترتیب ۔
راوی بیان کرتا ہو کہ جسوقت صاحبقران با اقبال نے ناموس کے واسطے قلعہ ذوالامان
کو معین فرمایا تھا تو معتبر و معتمد سردارون کو محافظ معین کیا تھا چنانچہ سرفرخاری کہ رفیق
قدیم و مدد گار بیمثل تھے بادشاہ قلعہ مقرر ہوئے تھے اور انقاش خون اشام اور ملک قہرمن
بن سوتیا سے طوفانی سا پہلوان زبردست جو کہ پہلوانان ملک باختر مین رستم وقت
تھا اور لشکر ہوشربا سے ان سے کسی طرح کم نہ تھا ناظرین کو یاد ہوگا کہ مقابلہ مین یہ پہلوان لشکر ہوشربا
سے برابر رہا ہو اسیہ باتو تیرا سے بہت دوست رکھتے تھے اور یہ سردار نہایت خیر خواہ تھا
اس بنا پر محافظت قلعہ ذوالامان اسکے حوالے کی گئی اور افسر فوج مقرر ہوا تمام لشکر اسکے
تابع فرمان ہو پیر فرخاری کو نہایت قوت ہو کہ کوئی سردار قریش سے کیا مقابلہ کر سکتا ہو
اور اندر قلعہ کے ملکہ فیروزہ گہر تاجدار ہ مختر نوشیروان عادل کسرے ماورحمزہ ثانی بادشاہ
ہین اور اسیر کے بنام پر بھی جانی ہین اور تمام خاتونان عصمت انکی تابع فرمان رہا کرتی ہین
وہ کون ہین کہ ملکہ رشیدہ بانو مادر شاہزادہ بدیع الزمان اور ملکہ زبیدہ شبگیر دختر جناب
حمزہ صاحبقران اول اور مادر اسعد غازی اور ملکہ حاجرہ بانو دختر حمزہ ثانی زوجہ شہریار
بن ایرج نوجوان اور ملکہ گیلی بہادر مادر چرکان بن حمزہ اول اور ملکہ لیلی خانم مادر اسفندیار
گیلانی اور ملکہ جہان افروز دختر لقا مادر تورج بن بدیع الزمان اور ملکہ مہر افروز دختر
یاقوت شاہ مادر غضنفر بن اسد غازی اور ملکہ عادیہ بانو مادر کرب غازی اور ملکہ رقیہ سلطان
مادر سکندر فرخ لقا اور ملکہ ماہ تاجدار اور سعد بن قباد مادر شہریار اور ملکہ مہینہ بانو مادر ہاشم تہمتن اور
ملکہ گوہر ملک دختر گنجاب مادر نور الدہر اور ملکہ بلقیس عدنی مادر سعید عدلی بن حمزہ یہ
تمام شاہزادیان اور انکی وزیرزادیان تمام قلعہ ذوالامان مین ہین اور یہان بھی مثل دربار
صاحبقران کے دربار ہوتا ہو جسطرح بارگاہ سلیمانی مین مرد اپنے اپنے مرتبون کے موافق
سلسلہ سے بیٹھے ہین اسیطرح یہان عورتین بھی بیٹھی ہین حارث بن سلطان سعد اس قلعہ
کے بادشاہ ہین اور پیر فرخاری بمرتبہ قلعہ داری دوزارت ہو آج یہ لوگ بیٹھے ہوئے زمانہ
حمزہ صاحبقران کا یاد کرکے باتین اسیوقت کی کر رہے ہین کہ یکایک مہتر مہرو ندعیار آیا
اور بعد دعا و ثنا سے شاہی بجالانے کے عرض کی کہ خونخوار ہن دجال علیہ اللعن بندہ ابلیس کی
لاکھ آدمیون کی جمعیت سے اسطرف آتا ہو سنا ہو کہ ساتھ اسکے بڑے بڑے پہلوان زبردست

ہین اور بہت سے ملک خدا پرستون کے آسنے برباد کر دیے ہین اب اسطرف کا ارادہ ہی اور ایک جانب سے حوت آمنہ پرست آتا ہی اسکے ساتھ بھی بہت سے سردار ہین اور فوج بے پایان ہی بلکہ ساحرون کا لشکر بھی اسکے ہمراہ ہی اس ملعون نے بھی بہت سے ملک خراب کیے ہین سنا گیا ہی کہ بلخ اور ختن اور ترکستان کو تو ایسا جلایا اور برباد کیا ہی کہ اب آباد ہونا ان ممالک کا بہت دشوار ہی یہ سنکر پیر فرخاری نے شاہزادہ حارث بن سلطان سعد کی طرف دیکھا اور عرض کی کہ کیا ارشاد ہوتا ہی حارث بن سلطان سعد نے کہا جو مناسب ہو وہ کرو قلعہ کو آراستہ کرو فوج کو تیاری کا حکم دو پیر فرخاری نے عرض کی کہ یہان صرف دو سردار ہین حالانکہ یہی اُن کا فرون کے واسطے بہت ہین مگر اب ضعیف ہو چلے ہین کیا معلوم کہ حصہ انکے عمر کا باقی ہی یا دن زندگی کے پورے ہو چکے ہین اگر کوئی افتاد پڑی، تو بہت مشکل ہوگی کیونکہ یہ معاملہ ناموس صاحبقران کا ہی حارث نے جواب دیا کہ پھر جیسا مناسب جانو وہ کرو پیر فرخاری نے عرض کی کہ ملکہ عالم سے بھی اطلاع کرنا ضرور ہی امر ہی اُنکی راے بھی شریک کر لینا چاہیے حارث بن سلطان سعد نے فرمایا کہ بہتر ہی اور داخل محل سلطے ہوئے فتانہ وزیرزادی سامنے سے آتی تھی اُس سے کہا کہ میری اطلاع کر فتانہ نے جاکر عرض کی کہ حضور کے پوتے تشریف لاتے ہین فیروزہ گہرتاجدار نے کہا کہ بلاو حارث سامنے فیروزہ گہرتاجدار کے گئے اور آداب بجالائے ملکہ نے فرمایا کیون اے فرزند یہ خلاف وقت آنیکا کیا باعث اور یہ چہرے پر پریشانی بھی دیکھتی ہون حارث بن سلطان نے عرض کی کہ زمانہ پُر آشوب ہو رہا ہی کفار کا ہر طرف سے یورش ہی دو کافر بڑے بڑے لشکر اپنے ہمراہ لیے ہوئے اسطرف چلے آتے ہین اور ارادہ انکا ناموس معلوم ہوتا ہی فرمایا پھر تمھاری کیا صلاح ہی حارث نے کہا کہ پیر فرخاری مرد جہان دیدہ ہی اور جدنامدار کا رفیق قدیم ہی اسکی راے سب سے بہتر ہی ملکہ نے فتانہ سے ارشاد کیا کہ اونٹ کھڑی کروا دو اور پیر فرخاری کو بلالو اسیوقت فتانہ نے اونٹ کھڑی کرواکر پیر فرخاری کو بلوایا اور کہا کہ ملکہ عالم یاد فرماتی ہین پیر فرخاری مع عیار مہر دندہ حاضر ہوے بیرون پردہ کھڑے ہوئے ملکہ فیروزہ نے فرمایا کہ ہمنے سنا ہی کفار اسطرف آتے ہین اور ارادہ انکا دشمنی کا ہی لہذا تمھاری کیا راے ہی اور تمنے کیا تدبیر سوچی ہی پیر فرخاری نے کہا کہ ہمنے قلعہ کی درستی کر لی ہی اور راے میری یہ ہی کہ رقعے صاحبقران کو نامے تحریر کیے جاہین ملکہ فیروزہ گہرتاجدار نے فرمایا کہ بہتر ہی سوا اسکے اور اسوقت ہمین کیا ہو سکتا ہی مدینۃ الملک کو خبر نہین ہو سکتی کہ وہ بہت دور ہین علاوہ اسکے نہین معلوم کس حال مین ہین صاحبقران جبسے تشریف لیگئے انکی کوئی خبر ابتک نہ دریافت ہوئی لہذا یہی لوگ جو قریب ہین انھین کو طلب کرلو یہ فرماکر نامہ کا مسودہ تحریر کرکے پیر فرخاری کو عنایت فرمایا مضمون یہ تھا کہ اے خیر خواہان دولت و اقبال مالک تمھارا خانہ کعبہ ہی اور ناموس اُسکا اس قلعہ ذوالامان مین ہی اور کفار حرمت صاحبقران کو مٹایا چاہتے ہین لہذا تم سبکو لائق اور لازم یہ ہی کہ اپنے اپنے فرض منصبی کو ادا کرو اور حتی الامکان ناموس امیر کو بچاے کفار سے سلامت رکھو اور جسطرح ممکن ہو قبل کفار کے پہونچنے کے اپنے کو قلعہ ذوالامان تک پہونچاؤ کیونکہ خونخوار بن دجال اور حوت آمنہ پرست لشکر کثیر ہمراہ لیے ہوئے

بہت قریب آ گئے ہین میر فرخاری یہ سودہ لیئے ہوئے باہر آئے اور منشیون کو بلوا کر
بہت سے نامے لکھوائے اور اُنکے بعد عیارون کو طلب کیا اُسیوقت مہتر چابک بن
عمرو اون و مہتر اندلس بن عمرو مہتر عرب درازدہ مہتر قاسم تنگ رو اجلی و مہتر نہروان
بن عمرو و مہتر شبرنگ بن قزان و مہتر مہروند وغیرہ سب عیار آکر جمع ہوئے اُنہ میر فرخاری
نے دو دو چار چار نامے سبکو دیئے اور کہا بھائیو جہانتک ممکن ہو جلد یہ نامے رفیقان
امیر ہا تو قیر تک پہونچا دو جن سردارون کے نام نامے روانہ کیئے گئے تھے وہ یہ ہین منظفر
یمنی نعمان شاہ یمنی - بہرام خان خاوری - تومان بن بہرام - پرسیاے فرنگی شہبان
یکہ تاز - سہیل غیر شکار - ہزبر خوارزمی - قدح نوش - واذر نوش و مے نوش
یونانی - کپی زلزال - کپی سہراب - مسرور دیوانہ - ساقط شاہ - صمدان شاہ
ارسنی تاجدار - قیر علی تاصدار شاہ - صفا ترک فرنگستانی ترک بوشن پوشن - قاتل
زنگی - مقاتل زنگی - کامل خان بن گنجاب - نوتل خان بن گنجاب - نوروز خان
بن گنجاب - سہراب خان بن گنجاب - طرید خان بن گنجاب - عاقل خان بن
گنجاب - ارباب باختری - فضل بن آشوب - صفوان مطلع نشین - ایماق
قراطاقی - قلماق قراطاقی - سبحانی شداد شاہ - ہمایون بن شداد - قارن
فیروز سراب - ہلال شاہ زرین کمربند - فرامرز عاد مغربی - شاہ ملوک شاہ ہومان
بن سہمن گنتوری - منظفر فارسی - بہرام صحرا نشین وغیرہ وغیرہ نامے روانہ کیئے تھے اور
جن عیارون کے ان لوگون کے ساتھ لانے کو لکھدیا گیا تھا مثل مہتر ابو الفتح اصفہانی - وہرنگ
مکی - دیبجان بن عمرو عیار چوگان بن حمزہ و مہتر مرجان - ملک گوہر ملک کوکا اور علاوہ اُنکے
جسقدر عیار نامی و گرامی تھے یہ سب ہمراہ سردارون کے آئینگے غرضکہ جسوقت یہ تمام نامہ دار
نامہ لیئے ہوئے سرداران مرقومہ بالا کے پاس پہونچے ان لوگون نے نامون کو آنکھون سے
لگایا اور مضمون نامہ پڑھکر اپنے آقاے نامدار کو یاد کر کے بہت روئے اور نامہ دارون
سے کہا کہ تم چلو ہم بہت جلد آتے ہین اور اُسیوقت لشکر کو تیاری کا حکم دیا اور نہایت
عجلت کے ساتھ دو منزلے سہ منزلے کرتے ہوئے برابر چلے آتے ہین کچھ تو بسبب بعد
کے ابھی نہین پہونچے ہین اور راستے مین ہی ہین اور کچھ لوگ پہونچ گئے ہین اور اور برابر
آگے پیچھے چلے ہین جو لوگ آتے ہین اول نذر شاہزادہ حارث بن مہ کو دیتے ہین دو
لشکر باہر خیمے اُتار دیتے ہین جیسے خرگاہین بارگاہین برابر استادہ ہو رہی ہین عجب
طرح کا مجمع اُس مقام پر ہو رہا ہے کہ ہر ہر ملک کے لوگ جمع ہین بازار لشکر کے کھلے ہوئے
ہین دوکانین آراستہ ہین کوس اکھنک رہا ہے اور سردار آمد لشکر حریف کے منتظر ہین
کہ یکایک از پردہ بیابان گردے برخاست گرد تیرہ تیرہ وغیرہ سر گرد بر آسمان
رسیدہ پاے گرد در زمین پیچیدہ زیر آسمان اک آسمان خاکی نمودار ہے شور زلزلہ
سوران در ان پہن دشت و زمین شش شدہ آسمان گشت ہشت پایہانتک کہ تموج
دے اما گرد کوہ در گرد لے مارا ہوا کو دامن گرد شگافتہ ہوا اور دل گردے چھ سو پچاس علم
نشان سمیت چھ لاکھ فوج کا نمودار ہوا رنگ پھریرون کے سیاہ تھے تعریف ہر پھریرے پر

خداوند آمینہ کی تحریر تھی ہرکارے بڑے دریافت حال روانہ ہوئے اور مانند پیک نظر کے واپس آکر اطلاع دی کہ خوشخوار بن دجال آپہونچا ان کفار نے آکر سامنے قلعہ ذوالامان کے خیمہ اپنا برپا کیا سرداران لشکر اسلام نے دیکھا کہ خوشخوار بن دجال اک خچر پر سوار ہے اور بڑے بڑے پہلوانان نامی وگرامی اسکے ہمراہ ہین جسوقت یہ لوگ خیمہ برپا کرچکے اور لشکر نے پڑاؤ کیا ہنوز سردارون نے کمرین نہین کھولی تھین کہ جانب آردبل سے دوسرا تمتع گرد بلند ہوا سب نگران تھے کہ اب کون آتا ہی اور ہرکارے برائے خبرگیری روانہ ہوگئے تھے اس گرد کی عجب حالت ہی کہ بالائے تمتع گرد اک ابر سیاہ بھی ہی یہانتک کہ دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے ڈنکے کی صدا پیدا ہوئی اور علمہائے سیاہ و نیزہ نگاری نمودار ہوئے اور ایک لشکر فراوان نظر آیا ہرکارون نے آکر خوشخوار بن دجال سے بیان کیا کہ حوت آمینہ پرست تشریف لاتے ہین خوشخوار سرداران لشکر برائے استقبال روانہ ہوا اور حوت آمینہ پرست کو پیشوائی کرکے لایا ادھر مبہوت جادو تخت سحر پر سوار ابر سحر مین اپنے لشکر کو چھپائے ہوئے آکر پہونچی تخت دابر اسکا بالائے سر لشکر اڑتا ہوا چلا آتا تھا جسوقت مقابلہ قلعہ ذوالامان کا ہوا یہ کفار نابکار پہونچے لشکر اور ترا تمام صحرا فوجون سے مملو ہوگیا جابجا بارگاہین برپا ہونے لگین سردار مرکبون سے اتر اتر کر داخل بارگاہ ہوئے حوت آمینہ پرست اور خوشخوار بن دجال بن مصافحہ و معانقہ ہوا اور اپنے اپنے حالات بیان کیے یہان ہرکارون نے خبر بادشاہ لشکر اسلام یعنے حارث بن سلطان سعد کو پہونچائی کہ حوت آمینہ پرست کا لشکر بھی آگیا اور مبہوت جادو فوج ساحران لیئے ہوئے اسکے ہمراہ ہی پہلوی لشکر خوشخوار پر لشکر حوت آمینہ پرست کا اترا ہی فرمایا کچھ پروا نہین حافظ حقیقی بچانے والا ہی کرشمہ یک جانب آسمان سے کہ ہائے ابر نمودار ہوئے برقین چمکتی ہوئی کوندا پکتا ہوا اور ابر سے بارش مروارید آمدا سکی ہوتی ہوئی دیکھا کہ جانب قلعہ ذوالامان چلا آتا ہی یہ رنگ دیکھکر اہل اسلام کو خفقان سا ہوا کہ اب کون آتا ہی کہ یکایک وہ ابر شق ہوا دیکھا کہ اک مرد پیر تخت سحر پر سوار ہی ادراک بارگاہ آسمان جاہ اثر دران آتش فشان پر پہنچی ہوئی اڑتی ہوئی چلی آتی ہی پشت پر سیکڑون طایرون کے غول کے غول مثل باز جرہ بہری قرقراو غیرہ یہ اڑتے ہوئے ساتھ ساتھ چلے آتے ہین جسوقت تخت اس پیر مرد کا قریب قلعہ ذوالامان پہونچا تخت زمین پر اترا بارگاہ برپا ہوگئی وہ تمام پنہس اور قرقرے وغیرہ غلطین مارکر بشکل انسان ہوگئے لوگون نے پہچانا کہ یہ مکلل خان جادو بادشاہ طلسم گوہر بار ہی ہرکارون نے یہ خبر بادشاہ اسلام کو دی کہ مکلل خان جادو بادشاہ طلسم گوہر بار آگئے بادشاہ اسلام یہ سنکر نہایت خوش ہوئے اور لشکر حریف کا دم فنا ہونے لگا کیونکہ مکلل خان ساحر زبردست اور صاحب چراغ جمشیدی ہی جسوقت مکلل خان چراغ روشن کرتا ہی سب ساحر سحر اپنے بھولکر نابینا ہوجاتے ہین اب مکلل خان جادو لشکر کو اوتار کر خدمت بادشاہ اسلام مین روانہ ہوئے بادشاہ اسلام نے سردارون کو برائے استقبال روانہ کیا لوگ آئے اور مکلل خان کو بعزت تمام لیکر خدمت بادشاہی مین آئے مکلل خان نے سلام کرکے گوہر بیش بہا نذر دیے اور عرض کی کہ گوہر جان بھی برائے نذر لایا ہون سو گر قبول افتد زہے عز و شرف بادشاہ اسلام نے نذر مکلل خان کی قبول فرمائی اور آفرین مرحمت کی پھر جاری

اور خلعت فاخرہ عنایت فرمایا اور بیٹھنے کو اشارہ کیا مکلل خان سلام کرکے اپنے ذلگل پر
بیٹھا اب بادشاہ نے فرمایا کہ اے مکلل خان یورش کفار کا دیکھتے ہو مکلل خان نے عرض کی کہ
حضور کچھ تردد نفرمائین اسلیئے کہ مین چراغ جمشیدی اپنے ساتھ لایا ہون جسوقت اسے روشن
کرون گا سب اندھے ہو جائینگے اور حوت آمینہ پرست کو مبہوت جادو کا بھروسا ہی یہ
چھوکری میرا کیا کر لیگی بادشاہ اسلام نے دعا دی اور فرمایا کہ خدا تمکو فتحیاب کرے اور اجر
نیک دے اب تم آرام کرو کہ مرد ضعیف ہو اور ابھی منزلین طی کیئے ہوئے چلے آتے ہو مکلل خان
جادو بادشاہ اسلام سے رخصت ہوکر اپنی بارگاہ مین آئے اور اڈبوس جنی سے کہا کہ اے فرزند ذرا
ہوشیاری سے کام کرنا اسواسطے کہ کفار چراغ جمشیدی کی فکر ضرور کرینگے کیونکہ مبہوت جادو
کو حال اس چراغ کا معلوم ہی وہ ضرور عیارونکو بھیجین گی اڈبوس جنی نے کہا کہ مین حتی الامکان
بہت حفاظت کرون گا اور مجھسے زیادہ حفاظت کرنے والا تو وہ ہی جسکے اختیار مین فتح و شکست
مرگ و زیست ہی الحاصل عجب طرح کا جمادِ ظلمہ و ذوالامان پر ہی کہ جن لوگون نے لڑائی لقا بادشاہ
باختر اور حمزہ صاحبقران کی دیکھی ہی انکی آنکھون مین وہی سمان نظر آتا ہی ان لشکرون کی آمد
مین اور خیام برپا کرنے مین شام ہوگئی تھی جسوقت نور افتاب عالمتاب ناپدید ہوا اور
سیاہی شب پردہ پوش عالم ہوئی طایر اپنے اپنے آشیانون کی طرف متوجہ ہوئے سردار
خیمون مین داخل ہوئے اہل اسلام نے نماز مغرب پڑھی ہر طرف لشکر اسلام مین آوازین تکبیرون
کی بلند ہوین اور فوج کفار مین سکھ مچھنک رہا تھا پرستش آمینہ کی ہو رہی تھی جسوقت دونون
گروہ اپنے اپنے طریق کے موافق عبادت سے فارغ ہوئے خوابگاہون کی طرف متوجہ ہوئے
مکلل خان جادو اپنے خیمہ مین آئے ادھر مبہوت جادو نے جسسے کہ مکلل خان کو دیکھا
تھا نہایت پریشان تھی اور کہتی تھی کہ اس بڈھے کے سامنے رنگ نہ جمے گا اور یہ کوئی
سحر چلنے نہ دیگا کیا تدبیر کرنا چاہیئے یہ سرنگون نہ بیٹھی ہوئی تھی کہ سامنے سے مہتر ذوفنون
و مہتر قیاس نمودار ہوئے اور کہا اے ملکہ عالم کس بات کا تردد ہی ہمنے آپکو کبھی فکرمند نہین
پایا آج کس بات کا سوچ ہی مبہوت جادو نے کہا اے مہتر ذوفنون مجھے مکلل خان سے
تو کوئی اندیشہ نہین ہی اسلیئے کہ جب سے اسنے مذہب اسلام اختیار کیا دن پر دن زور
اسکے سحر کا کم ہوتا چلا گیا اسواسطے کہ یہ کام اہل اسلام کا نہین ہی بہت سی باتون سے یہ لوگ
پرہیز رکھتے ہین جو ساحر کے واسطے ضروری ہین مگر مجھے صرف اندیشہ یہ ہی کہ پاس مکلل خان
کے چراغ جمشیدی ہی وہ تیر کمات مین سے ایک نادر چیز ہی اگر اسنے میدان مین اگر چراغ
روشن کر دیا تو ہمین اسکا کچھ نہین کر سکتی ہون وہ مجھے مثل چھوکریون کے گرفتار کرکے
قتل کر ڈالیگا ان دونون عیارون نے کہا کہ اے ملکہ آپ پریشان نہون ہم آپ سے وعدہ کرتے
ہین کہ آج ہی چراغ جمشیدی چرا لائینگے بلکہ مکلل خان جادو کو بھی مشکین باندھکر حاضر خدمت
کرتے ہین یہ کہکر دونون عیار جانب لشکر مکلل خان جادو روانہ ہوئے صحرا مین پہونچکر صورت اپنی
اور وضع ساحرون کی سی بنا لی تھی جسوقت یہ دونون قریب لشکر اسلام پہونچے دیکھا
کہ اڈبوس جنی بالادوی کر رہا ہی انھون نے ایک رومال لیکر ایسے مقام پر پھینک دیا جسپر
گمان تھا کہ اڈبوس جنی ادھر ضرور آئیگا اور آپ ایک درخت بزرگ کی آڑ مین کھڑے ہوئے

قضاے کارد اتفاقات روزگار سے اُدبوس جنی اُسطرف آیا رومال پڑے دیکھا
اُسے اُٹھاکر قریب لایا تو عجب طرح کی خوشبوائں رومال سے پیدا ہوئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ
کسی عروس کے ہاتھ کا ہے اور بسا ہوا ہے ادبوس نے اُس رومال کو سونگھا سونگھتے ہی
تڑاق سے چھینک آئی اور بیہوش ہوکر گرا اسکے گرتے ہی یہ دونون عیار قریب آئے
اور بشتارہ باندھا اب دونون نے مشورہ کرکے ایک ایک کام اپنے ذمہ کر لیا مترذوفنون
نے بشتارہ ادبوس جنی کا اپنی پشت پر لگا کر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا اور مترذوفنون
نے شکل اپنی تبدیل کی اور اُدبوس جنی بنکر لشکر مکلل خان جادو بین داخل ہوا اور سیر
لشکر کی کرتا ہوا داخل خیمہ مکلل خان ہوا دیکھا کہ مکلل خان جادو شراب پی رہے ہین
ادبوس نے سلام کیا مکلل خان جادو نے کہا کہ تم اسوقت کہان گیا کوئی تازہ خبر لائے
ہو ادبوس نکل آئے عرض کی کہ حضور کیا کہون ابھی لشکر حریف کی طرف گیا تھا کہ دیکھون
وان کی کیا حالت ہے معلوم ہوا کہ چراغ جمشیدی سے سبہوت جادو کو بہت خوف ہے اور
دو عیار وہان سے بیہوش اٹھاکر چلے ہین کہ ہم چراغ جمشیدی لاتے ہین مکلل خان نے کہا
کہ پھر تمنے کیا فکر کی ادبوس جنی نے کہا کہ مین کیا فکر کرتا اگر مجھ سے آپ کوئی فرمایش
کرین کہ فلان چیز لشکر کفار سے لاؤ تو مین ابھی لاؤن مکلل خان جادو نے کہا کہ کسی چیز کے
لانے کی تو ضرورت نہین ہے کیونکہ تمھارے گھر مین کیا کم تبرکات اور اشیاء نادرہ ہین انھین
کی حفاظت کرو ادبوس جنی نے کہا مجھے نہین معلوم کہ چراغ جمشیدی آپ نے
کہان رکھا ہے جو اُسکی حفاظت کرون مکلل خان جادو نے جواب دیا کہ تمر جادو کی محافظت
مین تحفہ جات طلسمی مین جاؤ اور اُسے بھی عیارون کے حال سے باخبر کرو ادبوس نقلی
اُسیوقت دوڑتا ہوا تمر جادو کے خیمہ مین آیا دیکھا کہ تمر جادو بیٹھا ہوا جھونکے لے رہا ہے نیند
کو ٹال رہا ہے مگر مثل مشہور ہے کہ نیند سولی پر بھی آتی ہے ادبوس نقلی نے تمر جادو کو ٹھوکر ماری
اور کہا او نمکحرام تجھے بھی کچھ خیال ہے کہ ہمارے آقا کی جان ہماری حفاظت مین ہے اور ہم غفلت
مین ہین تمر جادو چونک پڑا اور کہا کہ حضور ایسی جگہ تو آپ نے کبھی نہ کی تھی ورنہ ہمارا گذر آپکی
سرکار مین کبھی نہ ہوتا ادبوس نقلی نے کہا کہ خطا کرنا دم تو ہوتا نہین بلکہ اور زبان لڑاتا ہے
لشکر کفار سے عیار برائے تلاش چراغ جمشیدی چل چکے ہین اور تو اسقدر غافل ہے کہ تیرے
پہرہ دار تک سو رہے تھے مین یہان تک چلا آیا اور انھین ہوش نہ آیا جلد صندوقچہ
تبرکات کا لا کہین ایسا نہ ہو کہ چراغ جمشیدی گم ہوگیا ہو تمر جادو نے صندوقچہ لاکر پیش
کیا ادبوس نقلی نے صندوقچہ کھولا اور تمر جادو سے کہا کہ جاکر پہرہ والون کو ہوشیار کردہ
غافل سو رہے ہین تمر جادو تو اسطرف روانہ ہوا یہان ادبوس نقلی نے چراغ جمشیدی بدل لیا
وہ چراغ لیکر دوسرا چراغ اُسکے مقام پر رکھدیا اتنے مین تمر جادو آیا ادبوس نقلی نے
سب چیزین دکھاکر صندوقچہ بند کیا کنجی تمر جادو کے حوالے کی اور کہا کہ دیکھ بہت حفاظت
کرنا ایسا نہ ہو کہ شغل عیات میرا قطع ہو اور تمر جادو نے اچھل کھانا پڑے شاخ تمنا مرجھا جاوے
تمر جادو نے کہا کیا مجال ہے یہ تو ہوشیاری سے پہرہ دینے لگا اور صندوقچہ سامنے رکھ لیا
اور مترذوفنون خیمہ سے نکل کر روانہ ہوا اب اسے تو یہان چھوڑا جاتا ہے اور داستان

عیاران لشکر اسلام کی آغاز ہوتی ہے کہ ان سب نے باہم مشورت کی کہ چلکر خبر
لینی کفار کی لینا چاہیئے کہ وہان کیا ہو رہا ہے اندلس بن عمرو شبرنگ بن قران ابوالفتح
اصفہانی و مہتر مرجان و مہتر مہروند یہ چاروں پانچوں عیار لشکر اسلام سے نکلکر روانہ
لشکر مہبوت جادو کے روانہ ہوئے ان مین سے چار عیار علحدہ ہوکر شکل اپنی
گیون کی بناکر درانہ خیمہ مہبوت جادو مین داخل ہوئے اور سلام کیا مہبوت جادو نے
کہا تم کون ہو ایک نے جواب دیا کر نام میرا کوہان جادو ہے مین یہین قریب ایک کوہ
پر رہتا ہون بسبب ظلم خداپرستان کے پوشیدہ تھا جو وقت خبر آمد آپکی سنی تو نہایت
خوشی ہوئی اور یہ خیال پیدا ہوا کہ اب ان خداپرستون کو خاطر خواہ پستانا چاہیے اور آپکی
شرکت کرنا چاہیئے ہنوز مہبوت جادو نے کوئی جواب نہ دیا تھا کہ سامنے سے ستر قیاس
پشتارہ بدوش پیدا ہوا اور پشتارہ لاکر سامنے رکھدیا اور کہا کہ آپکی اقبال سے اسے توکر فتار
کرکے مین لایا اور مہتر ذوفنون مگر مکلل خان اور چراغ جمشیدی مین گئے ہوئے ہین
مہبوت جادو نے کہا کہ یہ کون ہے مہتر قیاس نے کہا کہ بیٹا مکلل خان کا ادوس جنی ہے
اسنے بھی ہزارہا ساحرون کو مارا ہے اور یہ شاگرد عمر کا ہے مہبوت جادو نے کہا کہ اچھا اسے
قید رکھو اور خود صندوقچہ کھولکر شیشیان اکت پکت کرنے لگی اتنے مین سامنے سے
اک عورت پیدا ہوئی اور مہبوت جادو سے کہا ہے ملکہ کس خواب فرگوش مین ہو یہ
چاروں جو ساحر بنے ہوئے قریب آپ کے بھیجے ہین یہ عیار لشکر اسلام ہین جلدانکو
گرفتار کیجیئے مہبوت جادو نے کہا ای پرند جادو تو نے تو میرے ہوش اوڑا دیئے
یہ موندی کاٹنے یہان تک کیونکر آگئے اور تو نے کیونکر جانا کہ یہ عیار ہین پرند جادو نے
کہا مین ابھی رقعہ جمشیدی دیکھ رہی تھی کہ چاروں شکلین آپکے پاس بیٹھی ہوئی نظر
آئین مین متیاب ہوکر دوڑی کہ ایسا نہ ہو یہ ظالم کوئی فتور برپا کرین ان چاروں نے کہا کہ ہم عیار
نہین ہین پرند جادو نے کہا کہ آپ سحر سے انکو گرفتار کرکے بھیجیئے اگر یہ ساحر ہین تو رد سحر پڑھکر
رہا ہو جائینگے ابھی حال انکا معلوم ہو جائیگا یہ سنکر مہبوت جادو نے گیر کی تو اوندی
زمین نے انکے پاؤن پکڑ لیے در اصل یہ ساحر تو تھے نہین کہ رد سحر پڑھکر رہا ہو جاتے مہبوت جادو
بہت خوش ہوئی اور کہا کہ ای پرند جادو تو نے میری جان بچائی ورنہ یہ ظالم تو میرا کام
تمام ہی کر چکے تھے مین اسم باسمے ہون ہر وقت مہبوت رہتی ہون تو میرا خیال رکھنا اور
ان چاروں کو بھی اپنے ہی قید مین رکھ پرند جادو نے یہ سنکر ایک ایک مار پیچ پڑھکر
ان لوگون کو پہنادیا اور مہبوت جادو نے کہا کہ اب آپ اپنا سحر اتار لیجیئے مہبوت جادو
نے اپنا سحر اتار لیا پرند جادو ان عیارون کو اپنے ساتھ لیکے ہوئے خیمہ مین آئی اور
کچھ سوچنے لگی عیارون نے باہم اشارہ کیے کہ ہمتو اسیر سحر نہین معلوم ہوتے ہین یہ
ہوئی کہ ایک مرتبہ پرند جادو پر ٹوٹ پڑو اور گلا دباکر سکو مار ڈالو جیسے ہی انھون نے
یہ اشارے کیے پرند جادو سمجھ گئی اور کہا کیون بھائیو نیکی کا بدلہ بدی ہی ہے تو تمھین
قید سے چھڑایا تم ہمارے قتل کی فکر کرتے ہو ارے مین ہون ابوالفتح اصفہانی مہروند
وغیرہ نے کہا کہ بھائی گرفتار کیون کرایا تھا جو چھڑا بھی لیا ابوالفتح نے کہا کہ اعتبار کیونکر بڑھتا

ب مین سہوت جادو کو بھی گرفتار کیئے لاتا ہون تم یہین ٹھہرو جو کوئی آئے اور پوچھے
کہنا کہ پرند جادو یہین قید کرگئی ہی انھون نے پرند جادو کو پوچھا کہ کہان ہی نشارہ
اُسکا جواب دیا کہ وہ سامنے سبز کی آڑ مین رکھا ہوا ہی اور مین نے ضحرائے نشیب مین آگ
روشن کردی ہی جاکر سہوت جادو کو بھی لے آؤن تو اُسی آگ مین دونون کو پھونک دون یہ
کہکر ان چارون عیارون کو تو یہین چھوڑا اور آپ سہوت جادو کے خیمہ مین آیا دیکھا کہ
سہوت جادو بیٹھی ہوئی جماہیان لے رہی ہی کہا کہ حضور رات بہت گئی ہی اب کچھ دیر آرام
بھی فرمایئے مین پہرہ دیتی ہون پرند پہ نہین مار سکتا ہی یہ کہکر بلا انتظار جواب سہری
درست کرنا شروع کردی جابجا بچھونے اور تکیون کو عطر سے بسایا پھول ہار پھیلا دیئے
اور آکر پھر عرض کیا کہ حضور مسہری تیار ہی آپ چلکر آرام فرمایئے سہوت جادو جھوٹی سوئی تھی
اور آکر مسہری پر لیٹ رہی اور جادو گرنیان جو پہرہ پر معین تھین اُن سے کہا کہ اب تم
سب چلی جاؤ مجھے جاگنے کی عادت ہی اگر تم میرے سامنے جماہیان لوگی تو مجکو بھی نیند
آئیگی علاوہ اسکے اگر کوئی عیار تم مین ملا ہوا ہو تو مجھے دھوکا ہوگا یہ سنکر وہ سب خوش
خوشی چلی گئین کہ تمھین جاگو ہم جاکر آرام سے سوئینگے یہان سہوت جادو نے خوب پھولون
کو سونگھا اپنے سینے پر رکھا یہان تک کہ بیہوشی نے اپنا کام کیا اور یہ چھنک مارکر بیہوش
ہوئی اب جو پرند جادو نقلی نے میدان خالی پایا جلدی سے نشارہ اُسکا باندھا اور کاندھے
پر لگاکر روانہ ہوا اُس خیمہ مین آیا جہان کہ یہ چارون عیار طرار بیٹھے ہوئے تھے کہا جلدی سے
نشارہ پرند جادو کا بھی ہو اور جلد صحرائے نشیب کی جانب چلو اب آگ وہان خوب روشن
ہوگی انھون نے کہا کہ کیا آپ سہوت جادو کو لائے پرند جادو نقلی یعنے ابوالفتح
اصفہانی نے کہا کہ یہ کہا موجود ہی یہ کہکر دو عیارون نے تو نشارے اٹھالیے اور صحرائے
نشیب کی جانب روانہ ہوئے اور تین عیارون نے یہ صلاح کی کہ چلکر ادبوس جنی کو
چھڑانا چاہیئے کیونکہ جب سہوت جادو مریگی تو شور و غوغا بلند ہوگا اور کفار اس امر
سے آگاہ ہو جائینگے تو یقینی ادبوس جنی کو مار ڈالینگے یہ صلاح کرکے تین عیار اسطرف
روانہ ہوئے راستے مین صلاح کی کہ کیا تدبیر کرنا چاہیئے ایک نے کہا کہ دیکھو مہتر قیاس
ہی جو ادبوس کو گرفتار کرکے لایا تھا اور یاد اللہ کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ ہمارے ملک مہتر
ذوالفنون جانب لشکر اسلام گیا ہوا ہی پس ایک نے صورت اپنی مہتر قیاس کی بنائی اور
مہتر قیاس جن عیارون کی نگہبانی مین قید ادبوس جنی کو دیگیا تھا اُنکے پاس آئے
اور کہا کہ جس قیدی کو ابھی ہم تمھارے سپرد کرگئے تھے اُسے دیدو کہ ملکہ سہوت جادو
نے طلب کیا ہی ان عیارون نے کہا کہ ابھی آپ ہی زندان مین بھیجا آپ ہی طلب
کرتے ہین یہ معاملہ تو کچھ سمجھ مین نہین آتا کہا مرا نہ دو تمھارے باپ نے ہمارا اجارہ کیا ہی اُنکا
قیدی ہو اگر وہ رہا کردین تو تمکو اور بھی تعجب ہوگا اُن سے سمجھکر یہ کہین جا سکتا ہی اور ہم
کیا اُن سے بہتر اسکی حفاظت کرسکتے ہین انھون نے فرمایا ہی کہ مین اسکو قید سحر مین
رکھون گی تاکہ کوئی رہا نہ کرسکے اور صبح کو اُسکے باپ عقل خان کے سامنے آسے
قتل کرونگی ان عیارون نے کہا کہ بہتر آپ بیکار خفا ہوتے ہین ہمین ان جھگڑون سے

کیا مطلب ہی آپ ابھی لیجایئے کہا ہان لاؤ اُن لوگون سے قید آدیوس جنی کی
حاضر کی یہ اُسوقت تک بیہوش پڑا تھا مہتر قیاس نقلی نے اسکو پشتارہ بھی
لیا اور صحراے نشیب کی جانب روانہ ہوئے ادھر مہتر ذوفنون جو چراغ جشیدی حاصل
کرکے چلا تو اسے یہ خیال پیدا ہوا کہ ہرچند نو چراغ جشیدی لایا تاہم بیہوشت جادو
مکلل خان کا مقابلہ نہین کرسکتی ہی یہ بہت بڑا ساحر ہی اگر ممکن ہو تو اسے بھی لینا چاہیے
یہ تصور کرکے اسنے ایک خیمہ خالی ملازمان مکلل خان سے برپا کرایا اور ایک سوری آہنین
معمول بچھوادی خیمہ بھی چھوٹا سا تھا انھون نے کہا کہ اس خیمہ مین کون رہیگا کہا کہ مین مالک دونون
کرکے جب فرصت پاؤنگا تو اسی خیمہ مین آرام لونگا وہ لوگ خاموش ہورہے اب یہ
ملعون خیمہ مکلل خان جادو مین آیا اور کہا باجان میری راے یہ ہوتی ہی کہ آپ اس خیمہ مین
آرام نہ فرمائین کہ یہ جاے خوف ہی سب جانتے ہین کہ بادشاہ لشکر کا خیمہ ہی مین نے آپکے
واسطے دوسرا خیمہ نصب کرادیا ہی وہان چلکر آرام فرمایئے تاکہ لوگون کو پتا آپکا نہ ملے
اگر کوئی عیار لشکر کفار کا یہان تک پہونچ بھی جائے تو آپکو نہ پائے مکلل خان نے کہا ای
فرزند جیسی تمھاری راے ہو وہی کرو کیونکہ مین تو عیارون کے فریب سے آگاہ نہین ہون
غرضکہ مہتر ذوفنون آدیوس کی شکل بنا ہوا مکلل خان جادو کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے اس خیمہ خالی
مین آیا اور کہا کہ اب آپ آرام کرین مین حفاظت کرتا ہون اور ملازمون سے بھی کہدیا کہ
تم لوگ سب اسی خیمہ مین رہو مگر ایک آدمی انکی جگہ لیٹ بھی رہے تاکہ کسیکو شبہہ
نہ گذرے کہ مکلل خان کہین چلے گئے ہین ملازم بھی حسب الحکم وہین ٹھہر گئے چونکہ فصل
گرمی کی تھی اور اندر خیمہ کے کسقدر گرمی بھی تھی اسنے مکلل خان کو پنکھا جھلنا شروع
کیا مکلل خان کو نیند آئی اور دم بھر مین نیند خواب بلند ہوئی جب اسنے دیکھا کہ یہ سوگئی پس
کفچہ عیاری ہاتھ پر چڑھایا اور سڑھے تین مثقال بیہوشی رکھکر قریب ناک کے لیگیا
جیسے ہی مکلل خان جادو نے اور کی سانس کھینچی اسنے تمام بیہوشی دماغ مین پھونکدی
فورا یہ چھینک مارکر بیہوش ہوئے اب ذوفنون نے پشتارہ مکلل خان جادو کا باندھا
اور لیکر خیمہ سے نکلا اب رات زیادہ آچکی تھی سب غافل سورہے تھے پہرے والے بھی
اونگھ رہے تھے صرف طلایہ کا گشت پھر رہا تھا ذوفنون دبا دبا لگاہون سے بچتا
ہوا اپنے لشکر کی جانب روانہ ہوا اب اسطرف سے تو یہ پشتارہ مکلل خان جادو کا لیے
ہوئے جاتا ہی اور اسطرف سے ابوالفتح اصفہانی و مہتر شبرنگ و مہتر مہ جبین
پشتارے بیہوشت جادو اور پرند جادو کے لیے ہوئے صحراے نشیب کی طرف آرہے
ہین آدھر اندلس بن عمر جو بصورت مہتر قیاس نکلا آدیوس جنی کو زندان سے
چھڑا کر لایا تھا صحرا مین پہونچکر ہوشیار کیا آدیوس جنی نے کہا کہ مہتر زادے کیا کہنا اگر
آپ خبر نہ لیتے تو یقینا مین قتل ہو جاتا اندلس نے کہا کہ ابوالفتح نے بیہوشت جادو اور
پرند جادو کو بھی گرفتار کرلیا ہی اور صحراے نشیب کی طرف گئے ہین وہان آگ روشن ہی قصد
ہی کہ جسطرح اس کافر نے اہل اسلام کے ملکون کو پھونکا ہی اسیطرح اسکو بھی زندہ پھونک کر
جلد چلو ایسا نہ ہو کوئی افتاد پڑے یہ کہکر یہ بھی اسیطرف متوجہ ہوئے ادھر ابوالفتح اصفہانی

در مرجان پشتارے سامنے دن کے لیئے ہوئے قریب صحرائے نشیب کے پہونچ
چکے ہین شبرنگ ساتھ ساتھ ہو کر سامنے سے کچھ سیاہی معلوم ہوئی غور سے دیکھا
کہ کوئی دیو ہے چلا جاتا ہی شبرنگ کو شبہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کوئی عیار کفار لشکر اسلام سے
کسی سردار کو لیے جاتا ہو اسنے تر کر آواز دی کہ کون جاتا ہی ذوفنون نے دیکھا
کہ ایک ہی تو ہی اگر عیار بھی ہوگا تو میرا کر لیگا جواب دیا کہ تو نہین جانتا کہ مین کون ہون منم مہتر
ذوفنون اگر تو عیار لشکر اسلام ہی اور تجھے کچھ دعوے ہی تو روک کہ مین چراغ جمشیدی
اور مکلل خان جادو کو لیئے جاتا ہون یہ سننا تھا کہ شبرنگ نے کہا تف ہے تیرا
اور ملعون تو نے کہ مکلل خان جادو کو مع چراغ جمشیدی لیچلا کب چھوڑتا ہون تجھکو منم مہتر
شبرنگ عیار لشکر اسلام یہ کہتا ہوا نیمچہ کھینچکر جا پڑا ذوفنون نے بھی نیمچہ کھینچا اب
ان دونون مین نیمچہ چلنے لگا یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو بجلیان کوند رہی ہین اب یہ بھاگتا بھی
جاتا ہی اور شبرنگ کو جواب بھی دیا جاتا ہی ابو الفتح نے دیکھا کہ یہ عیار نہایت چالاک
ہی کیونکہ جوان ہی اور ہم لوگ بسبب پیرانہ سالی کے ایسے چست و چالاک نہین رہے پس
یہ دونون بھی اگر سردار ہوتے البتہ ذوفنون گھبرایا کہ کیا کرون پس اس ملعون نے یہ
گھات کی کہ لڑتا ہوا اس آتش افروختہ کی طرف چلا یہان تک کہ جسوقت قریب
پہنچا پشتارہ مکلل خان جادو کا اس آگ مین پھینکدیا یہ دیکھکر ابو الفتح اصفہانی
نے مرجان سے کہا کہ اب ان حرامزادیون کو پھر کیا کروگے یہ کہکر پشتارہ منحوس جادو
کا اس آگ مین پھینکدیا ادھر مرجان نے پشتارہ پر مند جادو کا آگ مین پھینکا ادھر تو
سحر آگ مین جلے ادھر عیار دکن مین نیمچہ چلنے لگا اسطرف سے ادہوس جنی اور
مہتر مہروند اور مہتر اندلس بن عمرو چلے آتے تھے انھون نے جو نیمچے چمکتے دیکھے
یہ بھی آ پہنچے اور اہل اسلام کے شریک ہوئے اب ذوفنون عیار کو گھیر لیا لیکن ایسی
حالت مین کام جادوگرون کا تمام ہو گیا ایک آندھی چلی اور بارش سنگ و شرر
ہونے لگی ادہوس جنی حیران تھا کہ یہ کیا معاملہ ہی معلوم ہوتا ہی کہ منحوس جادو اور پرند جادو
تو جلا دیا لیکن اول آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من مکلل خان جادو یود حیف مردیم
بدست دادیم و بطلب خود رسیدیم پس یہ سننا تھا کہ ادہوس جنی نے ہاے کا نعرہ مارا
کہ ہا کردہ ما جان مبین چھوڑ چلے ہم آپکو کب چھوڑتے ہین یہ کہکر اسی آگ مین یہ بھی پھاندپڑا
اور جلکر خاک ہو گیا بعد اسکے دوسری آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من منحوس جادو و
پرند جادو بود اب ذوفنون کو بھی ہوش آیا کہ عیاران اسلام بھی اپنا کام کر گئے یہان
لشکر اسلام نے اتنے نیمچے مارے کہ ذوفنون کو بھی زخمی کر دیا مگر اسکی رسی دراز ہی کہ
ابھی تک یہ بچ رہا ہو اور چوٹ نہین کھایا کہ یکایک اسطرف سے مہتر قیاس پچاس
عیارون سے آپہونچا اور یہ سوکہ دیکھکر کہ ذوفنون کو پانچ عیار گھیرے ہوئے ہین قریب
ہی کہ قتل کر ڈالین پس اپنے ساتھیون سے کہا کہ خبردار انکو جانے نہ پائین ارے بڑا غضب
کیا ان عیارون نے کہ بلکہ منحوس جادو کو پھونکدیا اور مہتر جی کو قتل کیا چاہتے ہین یہ
سنتے ہی پچاس عیار پنجہ پکڑ پکڑ کے آپڑے اور چار جانب سے عیاران لشکر اسلام کو

گھیر لیا اب نیچہ چلنے لگا مگر یہ عیار پانچ اور دو پچاس ایک ایک پر دس دس کو مارے
ہوئے ہین دو شتر سے یہ ضعیف وہ جوان مگر داد مردی و مردانگی دے رہے تھے ایک ایک
عیار لشکر اسلام نے چار چار اور پانچ پانچ کو مارا اپسمین کہتے جاتے تھے کہ بھائیو یہ
جنگ آخر ہی اور یادگار زمانہ جنگ ہی ان کافرون کو دکھادو کہ لشکر اسلام کے بوڑھے
بھی جوانون پر فوق رکھتے ہین تا بکہ آخر کار یہ چارون زخمی ہو کر گرے مہتر قیاس
نے اندلس بن عمرو شترنگ و مہرو مند سب کے سر کاٹے اور مرجان کو بھی شہید کیا
لیکن مہتر ابو الفتح اصفہانی زخمی پڑا ہوا سب تماشے آنکھون سے دیکھ رہا تھا اور سنبھل
کر نہ سکتا تھا جبوقت مہتر قیاس سب سے سر کاٹ چکا تو باطمینان تمام مہتر ابو الفتح
کا سر کاٹنے کے قصد سے آگے بڑھا جیسے ہی نزدیک آیا ابو الفتح نے بڑا خنجر مارا کہ اسکے
سینہ پر لگا یہ بھی برابر ابو الفتح کے گرا اور پھر سنبھل نہ سکا یہ حالت دیکھکر ہرایان مہتر قیاس
نے ابو الفتح کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا مہتر قیاس کا کام بھی تمام ہوا اور مہتر ذو فنون بھی
بسبب کثرت زخمہاے کاری کے جانبر نہ ہو سکا یہ بھی اسی جگہ ڈھیر ہو گیا اسی اثنا مین
صبح ہو گئی بادشاہ اسلام نماز صبح کے واسطے اٹھے تھے کہ ہرکارون نے آکر تمام سرگذشت
مرنا مقتل خان جادو اور مہوست جادو کا دونون طرف کے عیارون کی جنگ اور
انکا بھی لڑکر مرجانا اور ادبوس جنی کا باپ کی محبت مین آگ مین کود کر جان دینا سب
بیان کیا بادشاہ اسلام کو ان مددگارون کا اپنے نہایت رنج ہوا اور اسطرف جو عیار
بچے تھے وہ بھاگے ہوئے خدمت حوت آئینہ پرست مین پہونچے اور تمام روداد
بیان کی حوت آئینہ پرست مہموت جادو کے واسطے بہت رویا اور اسی رنج و غم
مین حکم طبل جنگ دیدیا نقارہ نوبتی پر چوب لگی اور آواز نقارہ کی گرجی خبر اہل اسلام
کو ہوئی کہان بھی کوس حرب نواز شمین ایا لیکن اول بادشاہ اسلام نے لاشین
اپنے عیارون کی مشکین کردن مین بعد فراغ دفن عیاران اسلام تیاری جنگ ہونے لگی
بہادران اسلام زیور جنگی تن پر آراستہ کرنے لگے اور کمر ہمت کو مرگ پر چست باندھنے
لگے دوست دوست سے گلے ملتے تھے اور کہتے تھے کہ دیکھئے کل کون اس میدان کارزار سے
زندہ پھرتا ہی اور کون حق نمک صاحبقران سے ادا ہوتا ہی بعضے اپنے حسب حال یہ شعر
پڑھتے ہین اور افسوس کرتے ہین مصرع ضعف و ناطاقتی و سستی و اعضا شکنی ہا ایک گھٹنے
سے جوانی کے برابر کیا کیا کچھ ۔ رسالت کل میدان کارزار مین آبرو رکھے کیونکہ یہ کافر
جوان اور زبردست ہین اور ہلوگ بسبب پیرانہ سالی کے ضعیف و ناتوان ہو گئے ہین
جان جانے کی ہمین فکر مگر بات رہے تمام رات ان عابدون نے نماز مین پڑھ پڑھ کر
بیدار کو ٹالا کہ نہ معلوم اسکے بعد دوسری رات دیکھنا نصیب ہو یا ہو تا گہان فلک پر
ستارہ سحری چمکا اور تمام ثوابت و سیارگان گلشن آسمان پر جہان تہان گلبن خاور کے
چھت سے یک بیک چمک کر پردہ اطلس زنگاری فلک مین منہ چھپانے لگے
اور مانند شمع سحر کے جھلملانے لگے جھونکے نسیم عنبر شمیم کے آنے لگے شعر جھونکا جو در
کو لگا سرد ہوا کا ۔ مرغان چمن کرنے لگے ذکر خدا کا ۔ اہل اسلام مین شور اذان

بلند ہوا ہر ایک مرد باخدا نے نماز سے فراغ حاصل کیا اور اسلحہ جنگ تن پر سنوار کر گھوڑوں کو
دوڑاتے ہوئے در دولت شاہی کی طرف روانہ ہوئے اور باادب پرے جماکر کھڑے ہوئے
دیکھا کہ سواری بادشاہ اسلام کی برآمد ہوئی وہ مہربان جنکے گنبدون مین کمخواب کی گرتان
وہ اُنکے پاٹون کی پھریتان کہ صبا بھی گرد تھی تخت شاہی اُٹھائے ہوئے ہین باہر جو گھاس
موجود تھے دربان پہنے ہوئے نکلے اور تخت بادشاہ کا اپنے کاندھون پر لیا اور میدان
جنگ کی طرف چلے سردارون نے صف باندھ کر مجرا کیا بادشاہ نے پلکون کے
اشارہ سے سلام سب کا لیا اور اشارہ فرمایا کہ سوار ہوا ور راہ میدان جنگ کی لو سب سردار
جلدی جلدی گھوڑون پر سوار ہوکر جلو مین چلے آگے آگے تخت کے جلوس شاہانہ
نقیب نقابت کرتے ہوئے اس شان و شوکت کے ساتھ سواری بادشاہ اسلام کی میدان
جنگ مین پہونچی اور سردار دہنے بائین جانب اپنے اپنے لشکر کی صفین آراستہ
کرکے کھڑے ہوئے کہ یکایک ملک قہرش بن عنطر سو قیاے طوفانی دو
لاکھ سوار ہمراہ اپنے ساتھ لیئے ہوئے فیل پر سوار یہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک دیو کوتاہ بو
مین کیئے ہوئے ہی یہ وہ سردار ہی جو کسی طرح لنڈھور سے کم نہین ہی اور فیل بھی
اسکا مانند فیل لنڈھور کے ہی صاحبقران اُسے نہایت دوست رکھتے تھے اور اسی
کے واسطے کوہ سے مار کر لنڈھور کو نکالدیا تھا اور ایسا معتبر سمجھے کہ حفاظت ناموس
اسکے حوالے کی آج قہرش بصد شان و شوکت سے آیا ہی ریش سفید گرد چہرہ کے
سطرح معلوم ہوتی ہی جیسے چاند کے گرد ہالا ہو سبکی نگاہین اُس شیر بیشہ جرات پر
پڑرہی ہین اور فیل بھی اسکا کس شان و دبدبہ کے ساتھ جھومتا چلا آتا ہی پیشانی پر بسکار
رنگ آویزی ترتیب پروردگار عالم مرقوم ہی دانتون پر جڑے جواہر نگار جڑے ہوئے
ہین اشعار در صفت فیل شان و شوکت کو کون کیا ہین ترے ہاتھی کی ؎ چرخ
پر جون سہ نوا تھے یہ یون اُسکے گجاک ؎ اُسکے گجگاہ کی اللہ رے چہرہ پہ چمک ؎ ؎
ہوئے ہین جون شب یلدا سے نمایان بہ نمک ؎ لیکے خرطوم مین زنجیر بلائے دہ اگر
اُسکے دانتون کو دیکھے جو کوئی ہو زیرک ؎ ہاتھ لیلے نے نکالے ہین سیہ خیمہ سے ؎ ؎
لئے کہ مجنون سے سن سلسلۂ پاکی جھمک ؎ اسوقت فوج شاہی مین یہ جوان رستم وقت
ہی زرہ تنگ پہنے ہوئے کمر بندے مین رکھا ہوا سر سومن کی ضرب باندھا ہی نیزہ و سلت
جلو دار مین بادشاہ اسلام نے چشم حیرت سے قہرش کی جانب دیکھا اُسنے فیل کو اشارہ
کیا وہ بیٹھ گیا قہرش نے فیل سے اُتر کر باداب شاہی بادشاہ کو مجرا کیا بادشاہ نے
سلام اسکا لیا اور اشارہ فرمایا کہ سوار ہو فیل پر کہ تمہارا کفیل پروردگار ہی قہرش فیل
پر سوار ہوا اور سلام کرکے اپنے لشکر سمیت دامنی صف کی طرف بڑھا اور اودھر آمد و رفت
سردارکی ہوئی سب دیکھنے لگے جناب القاش خون آشام مرکب پر کج بیٹھا ہوا ایک لاکھ سوار
ہمراہ لیئے ہوئے آکر پہونچے اور بادشاہ کو سلام کرکے قہرش کے برابر صف باندھ کر کھڑے
ہوئے بعد اُنکے پیر قرخاری قلعہ دار دوالامان مرکب پر سوار نمودار ہوئے دو لاکھ چڑھا
ہوا پلکین تک سفید چہرہ سے رعب سیاہ پیدا یہ بھی بادشاہ کو سلام کرکے صف

مین شامل ہوئے اور اپنے مرتبہ کے موافق کھڑے ہوئے انکے بعد منظر شاہ یعنی مع
نعمان شاہ یعنی و مظفر شاہ یعنی بیس ہزار کی فوج سے آکر مرکبون سے اترے اور
آداب شاہی بجالائے بادشاہ نے دعا دیکر اشارہ فرمایا یہ لوگ بھی مرکبون پر سوار
ہو ہو کر یہ کہتے ہوئے شعر ؎ اے صبا فضائے گلشن ضیانت عمر بے بقا ہے ؎ ؎
مسافر دیکھ تو تماشا سرائے فانی ہے سراہے ؎ بائین صف مین داخل ہوئے بعد
انکے بہرام خان خادری مع اپنے فرزند طوفان خان خادری کے دس ہزار سوار
سے آکر پہونچے اور سلام شاہی بجالاکر بائین جانب کی صف مین داخل ہوئے بعد انکے
پرلیسانے فرنگی دس ہزار فرنگیون سے نمودار ہوا انکے ساتھ بابے فرنگستان کے
بجتے ہوئے فوج قواعد سے پاؤن اٹھائے درمیان نہایت عمدہ یہ بھی آکر بائین طرف
کی صف مین شامل ہوئے بعد انکے خود بدیکہ تازو سیل شیر شکار اپنی فوج سمیت
آکر دہنی صف مین شامل ہوئے بعد انکے کپی زلزال اور کپی ارزال اور مسروق دیوانہ
اور ساقط شاہ اور صفوان شاہ اور رستی تاجدار اور شاہ مصفا ترک اور ابرہہ
فرنگی مع اپنی سپاہ کے حاضر ہوکر بائین صف مین داخل ہوئے بعد انکے ترک خوشن پوش
و قاقشی زنگی و مقاتل زنگی اور فرزندان گنجاب یعنے کامل خان بن گنجاب و عادل خان و
نوفل خان و سہراب خان و طرید خان دیوز خان و عاقل خان مع فضل بن شوب
و ارباب بانتری و صفوان مطلع نشین و ایلاق قراطاقی و قلمان قراطاقی مع لشکر و
سپاہ بسیار الرداہنے صفون مین داخل ہوئے انکے بعد شہ دشاہ و ہمایون بن
شداد و قارن نیزہ سر اسپ و شرارہ سج گردن و مراد شاہ حاکم مراد کوہ بھی اپنے
اپنے لشکر سمیت بائین صف مین داخل ہوئے انکے بعد طہماسپ ترک انجندی اور ہلال شاہ
رزین کمر بدر فرامرز عادمغول اپنے لشکرون کو لیکر دہنی جانب کی صف مین شامل ہوئے بعد انکے
ستہ ملان شاہ و طوفان بن بہمن کتوری و مظفر فارابی و بہرام صحرا نشین و
فریدون و حام شاہ و سلطان بخت مغربی و قارن کبت مرزبان و ریحان شاہ باصری
مع اپنی اپنی فوج کے بائین صف مین شامل ہوئے اب دیکھا تو سامنے سے سواری جوگ
آئیلہ پرست کی نمودار ہوئی یہ ملعون بھی شوکت و شان سے میدان جنگ مین آیا اور تخت
اسکا قلب لشکر مین قایم ہوا اور خونخوار بن و جال ہر دو سپہ سالار بھی آکر قایم ہوا ان دونون
فوجون کے سردار اپنے اپنے منصب کے موافق دہنے اور بائین جانب صفین آراستہ کرکے
کھڑے ہوئے اب دونون لشکرون سے بیلدار برق رفتار نکل نکلکر پستی و بلندی زمین کی
درستی بہ تندرستی کرنے لگے جسوقت یہ اپنے کام سے فراغ حاصل کرکے پیچھے تو
سقون نے نکل کر آبپاشی کی گرد کو بٹھالا اب نقیب نکلے اور سرود دستانہ چہار طبیر کرنے
کرنے لگے ؎ رومی مصری کہادری کھرمانی سب جوان ہا آج رن بیچ موت کر خوب کرو کھمان
جو تلوار کے مکھ جوجھے وہ شہید کہلائے ؎ جو جنگ مین جیتا پھیے وہ غازی کہائے ؎
شعر بیاہ لیجا دعروس موت کو ؎ دو طلاق اس زندگی کے سوت کو ؎ جسوقت سردار سے آواز
نقیبون کی سنکر جھومنے لگے خون شجاعت رگون مین جوش مارنے لگا کہ یکایک لشکر

کفار بدکردار سے اقوائے آہن کلاہ نکلا اور سامنے تخت حوت آئینہ پرست کے آکر اجازت
میدان طلب کی حوت نے کہا کہ جا خداوند آئینہ تیرا حافظ و مددگار ہو پس اس گبر ناہنجار نے
ہاتھ مرکب کی باگ کی پھیری اور میدان مین آکر سراپا میدان کا دکھایا نیزہ کے ہاتھ نکالنے جبوقت
عرق عرق ہوگیا ایک مقام پر ٹھیر کر دم کو آراستہ کر کے آواز دی کہ باسکی اے گروہ خدا پرستان
و فرقہ مسلمانان جسکو تمنائے مرگ و آرزوے قضا ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو یہ سنکر منظر شاہ
یمنی نے مرکب اپنا صف سے نکالا اور سامنے تخت بادشاہ اسلام کے آکر پیادہ ہو کر مجرا کیا
اجازت حرب مانگی بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ آپ نے بہت جلدی کی اسقدر عجلت کی کیا
ضرورت تھی منظر شاہ یمنی نے کہا کہ اب مسافر راہ عدم کو نہ روکیئے اور حق نمک سے ادا
ہو جائے دیجئے بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اگر یہی خوشی ہے تو بسم اللہ تو راہ سکو درپیش ہے
فرق آتا ہے کہ کوئی آگے اور کوئی پیچھے منظر شاہ نے سلام کیا اور پار دگر مرکب پر سوار ہو کر راہ
میدان جنگ کی لی اور سامنے اقوائے آہن کلاہ کے پہونچے اقوائے آہن کلاہ نے کہا
کہ اے خدا پرست مجکو تو نے ایسا ذلیل سمجھا کہ تو میرے مقابلہ کو کیا ہے کیا کوئی جوان قوی
تن تیرے نشکر مین نہا منظر شاہ یمنی نے کہا کہ اوگبر کیا بکتا ہے تیری بھی یہ حقیقت ہے کہ تیرے
مقابلہ کو پہلوان زبردست آئے ہین تیرے واسطے کافی ہون لا ضرب بہادری کی یہ سنکر
اقوائے آہن کلاہ نے نیزہ مارا منظر شاہ نے نیزہ کو نیزہ پر گاتھا طعن چلنے لگے قریب
اکیس طعن کے نوبت آئی ہوگی کہ ایک مقام پر منظر شاہ نے نیزہ کو نیزہ سے پچندہ کر کے
جو جھٹکا مارا ہاتھ سے اقوائے آہن کلاہ کے اچندہ ہوا اہل اسلام نے تحسین و آفرین
کی صدا بلند کی اور اقوائے آہن کلاہ نہایت خفیف ہوا اور آواز دی کہ نیزہ بازی خلال کرتا
شمشیر بازی راست بازی ہے حلال مشکلات جہان کہتے ہین یہ کہکر تیغہ نیام سے کھینچی اور منظر شاہ
یمنی پر وار کیا منظر شاہ نے سپر کو اٹھا کر مہرہ کی نباہ کیا لیکن تیغہ جو سپر پر پڑتا ہو تو
سپر کو کاٹ کر جو پر بیٹھا اقوائے آہن کلاہ نے جھٹکا مارا تیغہ سینے تک اتر آیا یہ مردود ین
جان حق تسلیم ہو کر گھوڑے سے گرا لوگ لشکر اسلام سے آئے اور لاش اس مردود یک
کی اٹھا کر لیگئے یہ حالت دیکھکر نعمان شاہ کو تاب نہ رہی اور مرکب کو دوڑا کر سامنے اقوائے
آہن کلاہ کے آئے اسنے وہی تیغہ خون آلودہ انکو بھی مارا انھون نے بھی سپر اٹھائی
اور تلوار کو جنبش دیا تلوار نے سپر کو کاٹا لیکن پشت شمشیر پر رکی اقوائے آہن کلاہ نے
جھٹکا مارا کہ تیغہ اسکا گردن مرکب پر تڑا گردن مرکب کی قلم ہوئی اور نعمان شاہ مرکب سے
گرے ہنوز سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ اقوائے مکون نے دوسرا ہاتھ مارا کہ کمر پر پڑا دو ٹکڑے
ہوئے یہ بھی شہید ہو گئے نعمان کے مرتے ہی کیوان شاہ بن منظر شاہ سامنے اسکے
آئے اور آواز دی کہ او کافر غضب کیا تو نے کہ میرا باپ اور بھائی دونون کو مارا اقوائے
آہن کلاہ نے کہا کہ کیا تجکو چھوڑ دونگا لا ضرب بہادری کی کیوان شاہ نے کہا کہ ہم سب
مرے جائینگے جب بھی پشت سستی نکرینگے اقوائے آہن کلاہ نے انکو بھی تیغہ مارا کیوان شاہ
نے وار اسکا خالی دیکر اپنا وار کیا اسنے تلوار انکی سپر پر روکی تلوار چار انگل سپر کو کاٹ گئی
ہوگی چاہتے تھے کیوان شاہ کہ جھٹکا ماردون کہ اقوائے آہن کلاہ نے بلچک دی تلوار انکی

نوئی اب جو اسنے تیغہ مارا انھون نے بھی سپر بلند کی کہ مین بھی اسکی تلوار کو توڑ دون مگر یہ جوان نہایت زبردست ہی تلوار اسکی سپر کو صاف قلم کرگئی اور خود کے بھی دو ٹکڑے ہوئے کاسۂ سر مین در آئی جھٹکے کے ساتھ ہی تا جگرگاہ اُتر آئی یہ بھی تڑپ کر گھوڑے سے گرے اور جام شہادت نوش کیا یہ حال دیکھکر مظفر شاہ کی آنکھون مین دنیا تیرہ و تار ہوگئی گھوڑا دوڑا کر چلے قضاے کار اتفاقات روزگار سے پاؤن گھوڑے کا سوشنجا نہ مین گیا مظفر شاہ گردن مرکب پر آرہے جب تک صنبلین صنبلین اقوا سے آہن کلاہ نے جھپٹ کر تیغہ مارا کہ دو ٹکڑے ہوئے یہ رنگ دیکھکر الغاش خون آشام نے باگ مرکب کی لی اور جھپٹ کر سامنے اقوا سے آہن کلاہ کے آئے آواز دی کہ لا ضرب بہادری کی اقوا سے آہن کلاہ نے وہی تیغہ خون آلودہ الغاش خون آشام پر بھی مارا الغاش نے تھپکی دی کہ تلوار پٹ پڑی مروڑ کر ہاتھ تلوار اسکی چھین لی اور کمر زنجیر کا پکڑ کر جو زور کیا الغاش زین سے اٹھا لیا اور جانب آسمان اچھالدیا کرتے وقت اسکے تیغہ سے اسکو چور رنگ ہوا لی کیا سرداران لشکر اسلام نے تعریف کی اور بادشاہ اسلام نے صد آفرین کی آواز دی الغاش خون آشام نے پلٹ کر سلام کیا لیکن یہ سرکہ دیکھکر لشکر کفار سے اول عقرب چشم نکلا اور حوت آئینہ پرست سے اجازت لیکر سامنے الغاش خون آشام کے آیا الغاش خون آشام نے کہا لا ضرب اپنی اول سے نیزہ سینہ پر الغاش خون آشام کے مارا الغاش خون آشام نے ترچھے ہوکر نیزہ خالی دیا اور ہاتھ دانڈ پر ڈالدیا ادھر الغاش خون آشام چاہتے تھے کہ نیزہ چھین لون ادھر اول زور کر رہا تھا آخر کار پورے پورے کھینچ آئی نیزہ ٹوٹ گیا اول عقرب چشم نے دانڈ ہاتھ سے پھینکدی اور تلوار نیام سے کھینچ لی اور کہا او بڈھے اس سن تک غضب کی قوت ہی تجھ مین یہ کہکر سر پر وار کیا الغاش خون آشام نے وار اسکا پشت شمشیر پر روک کر جو ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا اول نے سپر کو اٹھا کر چہرہ کی پناہ کیا مگر تلوار چوپڑتی ہی سپر کو مانند قرص پنیر کے کاٹتی ہوئی پیمانہ خود سے مانند قطرۂ آب کے گذرتی ہوئی کاسہ سر پر پہنچی الغاش خون آشام نے چھکا مارا کہ تلوار نے زین فرش کو بوسہ دیا اول کے دو ٹکڑے ہوئے لوگ لشکر کفار کے آئے اور لاش اسکی اٹھا لیگئے ادھر بادشاہ اسلام نے الغاش خون آشام کو آواز دی کہ بس اب چلیے اب سن آپکا اس قابل نہین ہی کہ دن دن بھر میدان داری کیجیے اب اور کوئی نکلے گا الغاش خون آشام حکم بادشاہ سے مجبور ہوکر میدان سے پھرے اور خدمت شاہی مین حاضر ہوئے تلوار نذر دی بادشاہ نے خلعت عنایت فرمایا لیکر اپنی کمر سے تلوار نکال کر انعام دیا اور سر الغاش خون آشام کا سینے سے لگایا یہ خوشی خوشی اپنی صف مین داخل ہوئے ملک قہرش نے فتح کی مبارکباد دی لیکن لشکر کفار مین عجب ان فیل سوار کو جو شش شجاعت ہوا کہ یہ جوان زبردست ہی اور ولولے اسکے نہایت بڑھے ہوئے ہین کسیکو اپنے سامنے موجود نہین جانتا یہ قہرش سے آنکھ ملاتا ہوا اپنے لشکر سے نکلا اور سامنے تخت حوت آئینہ پرست کے آکر آواز دی کہ اے نائب خداوند آئینہ آپ نے اور سردارون کو بھیجکر عبث قتل کرایا میں اب مجکو اجازت دیجیے کہ جلد کام ان خدا پرستون کا تمام کرون اور سرداران زبردست کو

پست کردن حوت آئینہ پرست نے کہا کہ اجا فتح تیرے ہی نام ہے یہ سنکر غبران نے فیل
اپنا بڑھایا اور نہایت شان و شوکت سے میدان مین آیا اور نعرہ کیا کہ باسکس اے گروہ
خدا پرستان و فرقہ مسلمانان تم مین جسکو دعوے رستمی ہو وہ میرے مقابلہ کو نکلے اور
تمھین قسم ہے اپنے دین و مذہب کی کہ جو تم مین زبردست ہو وہ نکلے اہل اسلام نے جوابدیا
کہ او ملعون ہمکو گون کا شیوہ خودستائی نہین ہے ہم سب آپسمین ایک دوسرے کے
مقابلہ مین دعوائے خاکساری رکھتے ہین لیکن تیرے واسطے ہر شخص موجود ہے اب تو کسیکا
نام لے تو وہ تیرے مقابلہ کو نکلے یہ سنکر اسنے کہا کہ مین نے ملک قہرش مین منظر کی
بڑی تعریف سنی ہے کہ بارگاہ زمرد شاہ باختری مین یہ ایک جوان تھا یہ سنکر قہرش نے
کہا کہ ہر چند اب ضعیف ہو گیا ہون اور وہ زور و طاقت مانند شباب کے کہان مگر اب
بھی اتنا ہون کہ تجھ ایسون کے سر جسم پر سے نوچ کر پھینک دونگا یہ فرماکر اسنے اپنے
فیل کو بڑھایا اور سامنے تخت بادشاہ اسلام کے آکر اجازت مانگی فرمایا جاؤ حافظ حقیقی
کے حوالے کیا اور جام عنایت فرمایا قہرش نے جام پیا اور سلام رخصت کرکے غبران
فیل سوار کی طرف چلے غبران فیل سوار نے جو قہرش کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا
فیل کو بہ ارادہ تنگادر زنی دوڑایا ادھر قہرش نے اپنے فیل کو دوڑ کر تنگادر ماری
سپر سے سپر لڑی ہاتھیون مین ٹکر چلی یہ معلوم ہوا کہ دو ٹکڑے بادسیاہ کے بلکہ گرج اٹھے
دن سے شرارے نکلے تین قدم مرکب غبران کا پیچھے ہٹا اور ایک قدم فیل قہرش کا
پسپا ہوا غبران نے غیرت مین آکر فیل کو جھک مارکر بڑھایا اور تنگادر ماری ایکی مرتبہ فیل
غبران کا چیخ اٹھا اور دم کھڑی کردی غبران نے جو یہ حال اپنے ہاتھی کا دیکھا چپ کر
گرز گران سنگ کا وار کیا قہرش نے اپنے گرز کو اٹھاکر حیرہ کی پناہ کیا لیکن گرز خود گرز پر پڑا ہے
ترانے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو لگ گیا تیغ گرد و غبار بلند ہوا کہ فیل قہرش کا گردنین
دھنس گیا غبران نے آواز دی کہ زدم دپست کردم اسکا نعرہ تمام نہوا تھا کہ قہرش نے
گرز سے باہر اگر آواز دی کہ کرا پست کردی حریف نیز این موجود ہان شعر تو ضرب زدی
ضرب مانوش کن و ہمہ شادی ازدل فراموش کن ہان ہان ہوشیار ہو جاؤ یہ نہ کہنا کہ
ہوشیار نکیا تھا یہ کہکر گرز گران سنگ آسمان رنگ ہشت پہلو پر چہ کوہ سبزہ سومن
کی ضرب کو اٹھاکر اور سر پر پھیرا کر خبردار خبردار کہکر غبران پر وار کیا غبران نے بھی جلدی
سے اپنے گرز کو اٹھاکر حیرے کی پناہ کیا گرز پر گرز جو پڑا ہے ترانے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک
کو لگ گیا تمتع گرد و غبار بلند ہوا کہ غبران بھی پشت [illegible] گرز قہرش سے طبقہ زمین
کا ہل گیا تھا ترانے کی آواز صحرا مین گونج رہی تھی طائر در خون سے تڑپے غبران کو
تو یہ معلوم ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا لیکن یہی ایسا زبردست تھا جو ضرب قہرش سے زندہ
بچا ورنہ اس ضرب نے دیو کو پست کیا ہے انسان کی کیا حقیقت ہے جو اس ضرب
کو روک لے لیکن حال اسکا دگرگون ہو گیا جب لبہ ایک ساعت کے ہوش و حواس بجا
ہوئے اور گرد و پیش طرف ہوئی چاہا کہ فیل کو بڑھاکر پھر ضرب لگاؤن دیکھا تو منہ سے فیل کے
خون جاری ہے غبران سمجھا کہ فیل میرا مارا گیا بس جلدی سے فیل پر سے کودا اور گرز کو کھینچکر

قہرش کے فیل پر جھپٹا کر اسے بھی مار ڈالون مین پیادہ ہوا تو یہ بھی پیادہ ہو جائے
قہرش نے جو ارادہ اسکا فاسد پایا اپنے فیل پر سے کود پڑا اور آواز دی کہ ارے جانور
نے کیا قصور کیا ہی جو اسپر غصہ نکالتا ہی مین تو موجود ہون آ اور مجھ سے سامنا کر غبران
نے کہا تو بھی لے اور وہی گرز قہرش پر مارا قہرش نے گرز اپنا ہاتھ سے پھینکدیا اور
کلہ گرز مین ہاتھ ڈالدیا اور ایسا جھٹکا مارا کہ گرز غبران کے ہاتھ سے چھوٹ گیا غبران قہرش
سے لپٹ پڑا قہرش بھی غبران سے دست و گریبان ہوا دونون مین کشتی ہونے لگی یہ
معلوم ہوتا تھا کہ دو فیل مست گتھے ہوئے ہین دستیان زبردستیون کے ہو رہی تھین
یہ رنگ دیکھکر دونون لشکر آگے بڑھ آئے اور تماشا کشتی کا دیکھنے لگے کبھی غبران
قہرش کو دبا لیتا ہی اور کبھی قہرش غبران کو دبا لیجاتا ہی زور ہو رہے ہین اور پے
چل رہے ہین سردران لشکر اسلام و افسران فوج کفار تماشا مین لڑائے ہوئے تماشا
کشتی کا دیکھ رہے ہین (ع) عالم مین دوپہر کا سل گذرے اب جوانان اسلام نے قہرش سے
کہا کہ کیا دنگل وغیرہ منگوالے جائین اور سب اطمینان سے بیٹھین آج فیصلہ کشتی کا ہوگا
قہرش کو یہ سنکر غیرت آئی کہ ان لوگون کا یہ مقصد ہی کہ بہت دیر ہو گئی بس انھون نے
جواب دیا کہ اب تکلیف نہ ہوگی اب لیجیے فیصلہ ہوا جاتا ہی یہ کہکر سر اپنا غبران کے
سینے سے ملایا اور دونون بازو اسکے مضبوط پکڑکر نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر جو زور کیا
غبران کو سات قدم دور لیگئے اور اب جو جھٹکا مارا دونون گھٹنے آشنا بہ زمین ہوئے
قہرش نے گرز تحیر کا بند پکڑ کر ہاتھ پر بلند کر لیا اور آواز دی کہ کیا کہنا ہی شناخت پروردگار
عالمیان غبران نے کہا کہ ہزار جانین تمام خداوند آئینہ پر نثار ہین پس قہرش نے طیش مین
آکر غبران کو کسر پر چرخ دیکر زمین پر مارا کہ یہ چارون شانے چت گرا قہرش کود کر اسکے
پر بیٹھا اور ایک ہاتھ گدی مین دیا دوسرا زیر زنخدان رکھکر پھرایا ایک بل دیکر جو جھٹکا مارا
دھڑ سے سر کھینچ کر پٹک دیا بس اسکا مرنا تھا کہ اہل اسلام نے تو صدائے تحسین و مرحبا
بلند کی لیکن لشکر کفار مین ایک غریو ہوا اور خونخوارین دجال نے آواز دی کہ ارے مارو اسکو
غضب کیا کہ اتنے بڑے سردار کو کس ذلت و خواری سے مارا یہ سنکر تمام لشکر کفار قہرش
پر دوڑ پڑا ادھر سے بادشاہ اسلام نے اشارہ کیا اہل اسلام بھی سم فلان و سم فلان کے
نعرے کرکے اور تلوارین کھینچ کھینچ کر لشکر کفار پر گرے دونون لشکر مانند دو دریائے مواج
کے آکر ٹکرائے اور لہرین تلوارون کی آنے لگین طوفان آب تیغ اٹھا کشتی حیات ہزارہا
کی گرداب موت مین پھنسی دم مانند حباب کے سینون مین تنگی کرنے لگا سیلاب خون
جاری ہوا کبت انھین دل بادل سی فوجین آون لاگی موران کی سی کوک و للکار سور
بیرن کی باگر جن لاگین گھٹا کاری کاری تہ داس کے سان کرکن لاگے چمکن لاگی بجلی
سی شمشیرن کی ... (ع) لوہن سی گرن لاگین پھیلی بیر ہون لہو سی سریرن کی
دھان کے سے لرت کٹ کٹ کے بھین جابت ہین چھری لاگی گوئی اور تیرن کی
شعر ابر سیاہ چھایا تھا ڈھالون کا چار سو ۔ کوندا تھا برق تیغ کا ہر دم نئے رو برو
عالم داد مردی و مردانگی دے رہے تھے اور جری وصف شکن تیغون کے وار سہہ کر

رہے تھے جنگاہ گیر و دار برپا تھا جو بزدل تھے اور غول مین پھنس گئے تھے کہ بھاگ
بھی نہ سکتے تھے وہ جانین بچانے کے لیئے کھیتون مین چھپے ہوئے تھے ہر طرف کمانون
کی کڑک تیرون کی بوچھار تھی بازار موت گرم تھا جانون کی خریداری تھی قضا میدان مین
دوڑتی پھرتی تھی اُدھر تو لشکرون مین تلوار چلنے لگی اور اسکندر ملک قہرش جلدی
سے تیل پر سوار ہوا گرز گران سر کو سنبھالا اور لڑنے لگا جسکو گرز مارا وہ پیوند خاک ہوگیا
اس بہادر نے کھیتین بچھا دین ایک جانب لاشون خون آشام مرکب پر سج بچھا
ہوا تلوار ہاتھ مین کھنچی ہوئی جسپر ہاتھ مارا دو ٹکڑے ہوئے ایک طرف ارباب
باختری ایک سمت پنز فرنگی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک شیر ببر پر یہ حملہ کر رہا ہی ایک
طرف بہرام خان غادری بیخ فرزندان را ہی لاشین گرا رہا ہی بلکہ دشمنون کو گور جہنم بھیجتا
ہی ایک طرف پریسای فرنگی شہباز یکہ تاز سیل شیر شکار ہزبر خوار زمی مانند
ببر کے حملہ آور تھے دارا سکے طمانچہ ملک الموت ہین کہ جسپر ہاتھ پڑگیا وہ از دست و پا
ہوگیا ایک طرف کپی زلزال کپی ارزال مسروق دیوانہ ساقط شاہ صمران شاہ
اشتی تاجدار شکتی تاجدار شاہ صفاتر ک کپی زال فرنگی ابربہ فرنگی کس قواعد کے
ساتھ لڑ رہے ہین کہ پرے انکے فوجون کے جمے ہوئے ہین ادھر اشارہ کیا اور
تمام فوج اشارون پر کلام کرتی ہی کس رعب و دبدبہ سے لڑ رہے ہین کسیطرف
ترک جوشن پوش قاتل زنگی مقابل زنگی کان خان بن گنجاب عادل خان بن
گنجاب عاقل خان بن گنجاب نوفل خان بن گنجاب سہراب خان بن گنجاب
طربند خان بن گنجاب یونز خان بن گنجاب فضل بن آشوب کھنوان مطلع
نشین وغیرہ تمام رفیقان قدیم شاہزادہ انجم گروہ لڑ رہے ہین صفین مین جوانی
کا مزہ دکھا رہے ہین ایک طرف انکی جرأت و مردانگی کے جواب مین رفقاے شاہزادہ
خاور سیاہ مثل ہمایون بن شداد اور شداد شاہ اور قارن تیزو سراسپ اور
شدادہ پیچ گردن اور مراد شاہ حاکم مراد کوہ شاملان شاہ وغیرہ یہ سکے سب
کفار کو پسپا کر رہے ہین میمنہ سے میمنہ اور میسرہ سے میسرہ قلب سے قلب
جناح سے جناح دونون لشکر پھیلے ہوئے ہین تلوار چل رہی ہی کہان تک بیان کیا جائے
یہ پندرہ سو دلاکھ کے لشکرون کی لڑائی ہی دریاے خون زمین پر جاری ہی سر
لاندازون کے گر رہے ہین جسم خون مین لوٹ رہے ہین سر مرکبون کے غرق خون
ہین شام تک ایسی تلوار چلی کہ کئی لاکھ کا رن پڑا اسی اثنا مین ہرکارے لشکر کفار کے
غرق عرق آلودہ خاک سامنے حوت آئینہ پرست کے آئے اور عرض کیا کہ قریوس
خشت انداز چالیس ہزار خشت اندازون سے چلا آتا ہی یہ سنکر ہوا رجل خشت انداز کا
اور بھیجا سر جل خشت انداز کا یہ وہ لوگ تھے جو قرحداوند زمرد شاہ باختری
کہلاتے تھے لیکن شہر سنجان مین بمقابلہ بدیع الزمان دونون مارے گئے اسکا یہ ارادہ
ہی کہ تمام دوالمان کو تاراج کرون اور قصاص اپنے باپ اور چچا کے خون کا لون
یہ سنکر حوب آئینہ پرست نہایت خوش ہوا اٹھنے مین اور ہرکارے آئے اور انھون نے

بیان کیا کہ نحوس تیر انداز اور نخیل تیر انداز بھی چالیس چالیس ہزار تیر انداز دن سے پہلے آئے ہین انکے باپ دادا بھی شاہزادہ بدیع الزمان کے مقابلہ مین مارے گئے تھے ایک کو قاسم نے مارا تھا اور ایک کو بدیع الزمان نے انھین بھی دعوے خون عزیزان ہے حوت آئینہ پرست نے کہا کہ جلد جاؤ اور ان لوگون سے کہو کہ ابھی آپ تشریف لانے کا قصد نفرمائین اسلیئے کہ ہم مقابلہ اہل اسلام آئے ہوئے ہین اور معرکہ جدال گرم ہے آپ وہین ٹھہرین اور اسقدر دور کہ اہل اسلام کو آپکے آنے کی اطلاع نہونے پائے ہم جب انتظام کر لینگے انکی آپکو اطلاع دینگے ہرکارے یہ پیام لیکر بخدمت نحوس تیر انداز و نخیل تیر انداز و قریوس خشت انداز روانہ ہوئے یہان شام ہو گئی تھی کفار نے طبل بازگشت بجوا دیا دونون لشکر علیحدہ ہوئے لاشین اپنی اپنی طرف کی اٹھوائی گئین شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ دو لاکھ اہل اسلام شہید ہوئے اور تین لاکھ کافر جہنم واصل ہوئے بادشاہ اسلام نے شہدا کو گنج شہیدان کے طور پر دفن کرا دیا اور خود اپنے رفقاے کے رنج مین داخل محل نہلے ہوئے بلکہ فیروزہ گھر تا جدار و ملکہ گردیہ بانو نے پوچھا کہ کیون اسی فرز ند آجکے میدان داری کیسی ہوئی بادشاہ اسلام نے حارث بن سلطان سعد نے تمام واقعات جانگزا مظفر شاہ بنی وغیرہ کی بیان کیے ملکہ کو بھی ملا دمون کے مرنے کا سنا بہت رنج ہوا کہ یہ سب رفیقان قدیم سے تھے جنھون نے اس سیر ابہ سالی مین حق نمک ادا کیا لیکن لشکر کفار جو پلٹ کر اپنے مقام پر آیا اور حوت آئینہ پرست داخل بارگاہ ہوا خونخوار بن دجال بھی اپنے لشکر کی لاشین دفن کرا کے واپس آیا پوشاک زرہ آہنی لباس رزم پہنا خدمت حوت آئینہ پرست مین روانہ ہوا حوت آئینہ پرست انتظار مین خونخوار بن دجال کے بیٹھا تھا کہ یہ بھی آئے تو حال قریوس خشت انداز اور نحوس تیر انداز وغیرہ کا بیان کرون اور رائے لون کہ کیا کرنا چاہیے پس جسوقت کل افسران فوج جمع ہوئے اور خونخوار بھی آکر دنگل پر بیٹھا حوت آئینہ پرست نے جو کچھ ہرکارون کے زبانی سنا تھا سب بیان کیا اور کہا کہ اب کیا رائے ہے خونخوار نے کہا کہ آپ آنکے پاس کہلا بھیجے کہ ہم طبل جنگ بجوا تے ہین صبح کو دونون لشکر صف باندھ کر کھڑے ہونگے تم پشت اہل اسلام کی طرف سے آکر حملہ کرنا ہم سامنے سے حملہ کرینگے اسطرح ان مسلمانون کو گھیر کر مارینگے ورنہ انسے یون سر بر ہونا نہایت امر دشوار ہے حوت آئینہ پرست نے یہ رائے پسند کی اور خونخوار سے کہا کہ تمکین جاؤ انکو جسطرح دلخواہ سمجھا آؤ ایسا نہو کہ وہان جاکے تمھین کچھ غلطی رہجاے خونخوار نے کہا کہ بہتر مین جاتا ہون یہ کہکر اپنے دنگل پر سے اٹھا اور دو چار آدمی ساتھ لیکر بشکل و شید طور پر برائے ملاقات قریوس وغیرہ روانہ ہوا یہان حوت آئینہ پرست نے طبل جنگ بجوا دیا خبر اہل اسلام کو ہوئی وہان بھی کوس حربی نواز ش مین آیا اب یہان تو طبل بج رہا ہے اور لشکر انتظام جنگ مین مصروف ہین اسلحہ درست کر رہے ہین اور خونخوار بن دجال راہ طے کر کے داخل لشکر قریوس خشت انداز ہوا اسکو خبر ہوئی کہ یہ لشکر برائے مشورت آتا ہے یہ تینون سردار بھی برائے استقبال آئے اور خونخوار کو بعزت تمام

اپنے خیمے مین لیگئے بعزت بٹھالا ساقی کو اشارہ کیا اُسنے دو چار جام دیئے خونخوار نے
جام شراب پیکر کہا کہ مین نے سنا ہے آپ لوگ قہر خداوند یاختر کہلاتے تھے پھر یہ کیا
سبب ہوا جو بزرگ آپکے قاسم و مدبر لزمان کے ہاتھ سے مارے گئے انھون نے
کہا کہ خداوند کو اپنے خداوندی کا بتا دینا منظور تھا پہلے انھون نے اپنے بندگان خاص
کو جانب بہشت روانہ کرادیا بعد اُسکے خود بھی چلے خونخوار نے کہا کہ مین نے یہ انتظام
کیا ہے کہ طبل جنگ بجوادیا ہے صبح کو جسوقت دونون لشکر صفین باندھکر کھڑے ہون
اب تینون صاحب اپنی اپنی فوج پشت اہل اسلام کی طرف سے حملہ کیجیئے اور ہم
سامنے سے حملہ کرینگے بیچ مین گھیر کر مارینگے یہ سنکر کافر نہایت خوش ہوئے اور وعدہ
کیا کہ ہم آٹھ بجتے بجتے پشت لشکر پر پہونچکر حملہ کرینگے اب خونخوار اُن لوگون
سے رخصت ہوکر اپنے لشکر مین آیا اور ساری گفتگو حوت آئینہ پرست کے سامنے بیان
کی حوت آئینہ پرست نہایت خوش ہوکر کہا کہ بس کل لشکر اسلام کا خاتمہ ہو جائیگا اب
انکو تو انتظار فتح مین چھوڑا جاتا ہے اور یہان سے چند کلمہ کو استان اسد غازی
کے بیان کیے جاتے ہین کہ جسوقت یہ ملعون راحل و قطع منازل کرتے ہوئے داخل
شہر آرد بیل ہوئے عجب مصیبت دیکھی کہ ضدا ند کھائے لاشین اہل اسلام کی ڈگو
دکھن پڑی ہوئی کہین گویا آواز اُن لاشون سے یہ آرہی تھی کہ اے خداوند اے عز
چرخ نیلی کو پیکر بیکسون کے فریادون کا شامیانہ ہوا تھا اسد دلاور یہ حالت دیکھکر بہت
روئے اور لاشین اپنے نانا اور ماموں یعنے بہرام اردبیلی اور چوبین چوب گردان
کی تلاش کرنے لگے جسوقت یہ لاشین دستیاب ہوئین انکو دفن کیا باقی لاشین
اُنھوا کر الگ جمع کین اور ایک بڑا سا گڑھا کھدوا کر سبکو دفن کر دیا اور نشان گنج شہیدان
قایم کرادیا اور وہان چند یوم قیام کیا اور رسوم دعزہ ان لوگون کا کرکے قبرون پر
فاتحہ پڑھا اور بہت روئے کہتے تھے کہ ہمین کو اجل بھول گئی کہ بعد صاحبقران
کے لاشین اُٹھانے کو زندہ رہگئے اسوقت دیکھا کہ چند آدمی صحرا کی طرف آئے اور
اسد کو سلام کیا اسد غازی نے پوچھا کہ تم کون ہو انھون نے عرض کیا کہ حضور سے
ہم سب رہایا آپکی ہین جفاے خونخوار بن دجال سے صحرا مین جاکر پناد گزین ہوئے
تھے جو بچ گئے ورنہ جو شہر مین رہا وہ زندہ نہ بچا اسد دلاور نے فرمایا کہ اب وہ
ملعون کہان گیا ہے اُن لوگون نے بیان کیا کہ اب قلعہ ذوالامان کی طرف گیا ہے
اسنے اسیوقت تیاری لشکر کا حکم دیا اور ضرغام شیر دل کو پہلے سے روانہ
کردیا کہ تم وہان کی خبر ہمکو قبل پہونچنے کے دیا ضرغام شیر دل تو اسطرف روانہ
ہوا اور یہان اسد غازی اپنے لشکر کی تیاری کا منتظر بیٹھا اور اُن لوگون سے حال
جنگ پوچھا انھون نے جرأت بہمن ارجاسپ کنوری کی بیان کی اسد نے
کہا وہ لوگ رفیقان قدیم صاحبقران سے تھے جو کچھ تعریف اُنکی کیجاے وہ
کم ہے بعد اسکے قبر بہمن ارجاسپ پر آئے اور فاتحہ خیر پڑھکر کہا کہ اب آرام سے
سوئیے کوئی تاپ خفقہ نہ جگایئے گا اور نہ بیچین کرنے آئیگا بعد اسکے رہایاے آردبیل کو

طلب کیا وہ لوگ سب کے سب آمد اسد غازی کی خبر سنکے خوشی خوشی
آئے اور مبارکباد دین اسد نے ان لوگون سے کہا کہ بالفعل تو تم کچھ تیاری کرکے
جنگلون مین بسر کرو اسلیئے کہ یہ ملک قابل آبادہونے کے نہین رہا ہان جسوقت
گردش فلک دوار اہل اسلام کے موافق ہوسکے تو دیکھا جاویگا یہ فرماکر ان
لوگون کو کچھ دیکر رخصت کیا اور آپ لشکر کو لیکر جانب قلعہ ذوالامان روانہ
ہوئے اب انکو بھی منزلین طے کرنے مین چھوڑا جاتا ہی اور دو کلمہ داستان
جنگ قلعہ ذوالامان کے بیان کیے جاتے ہین واقعان کہ در سخن
فرواند ۔ شرح این داستان چنین کردند ۔ کہ تازان مہر کہ سخندانی و شہسواران
عرصہ قصہ خوانی اس داستان جنگ و پیکار کو یون تحریر کرتے ہین اور اسطرح کہ
گہر سلک کی اسطرح جولان گری دکھاتے ہین کہ اب وہ وقت ہی کہ طبل جنگ
دونون لشکرون مین بج رہا ہی تیاری حرب و ضرب کی ہورہی ہی اسلیئے جنگ صیقل و
مصیقل ہورہے ہین چنانچہ شب بھر عساکر طرفین مین شب بیداری و طلایہ گشت
وغیرہ ہوا کیا آوازہ حاضر باش دناظر باش بلند رہا جبکہ عابد شب زندہ دار ماہ مع
مجمع ثوابت و سیارگان کے عبادتخانہ مغرب کی طرف روانہ ہوا اور آمد آمد شاہ خاور
کی چرخ چہارم پر ہونا شروع ہوئی یعنی زنگ شب کافور طرف ہوا اور خاور شب سے
صبح برآمد ہوئی تمثیل سابق کے لشکر طرف میدان کارزار کے آکر صف آرا ہوا لشکر حریف
بھی آیا اور صفین آراستہ کین لشکر نقیب نقابت کرکے نکل گئے کہ صفوف جدال و قتال
پر مثل صف مژگان سنانا سا ہوگیا اسوقت لشکر کفار سے اجبل کوہ باطن میدان
کارزار مین آیا مبارز طلبی کی لشکر اسلام سے سہراب بن گنجاب اجازت لیکر نکلا
دونون مین مبارزانہ گفتگو آغاز ہوئی سہراب نے کہا کہ الا ضرب بہادری کی تجھ
پیار اسنجہ داری زمردی نشان ۔ کہان کیانی دگرز گران ۔ اجبل نے جواب دیا کہ
میری ضرب ضرب آخری ہی تو اسکی تاب لاسکے گا سہراب نے کہا اگر خداوند تعالے
تجھے تیری ضرب سے بچا لیگا تو انشاء اللہ تعالے پھر جواب دونگا اور تو خوب
جانتا ہی کہ طریقہ اہل اسلام کا پیشدستی کرنے کا نہین ہی اجبل کوہ باطن نے دل مین
خیال کیا کہ جسکی ضرب پہلے آئے وہی میری ہی یہ تصور کرکے اپنے تلوار کھینچکر ایک
ہاتھ تیغ آبدار کا مارا سہراب نے بہ فن سپاہ گری اجبل کی تلوار کو خالی دیا اور آپ بھی ایک
ہاتھ شمشیر صاعقہ مار کا لگایا اجبل نے بھی اسکے وار کو خالی دیا اب دونون مین خوب
تلوار چلنے لگی خوب ہاتھ سے دونون تیغ زنی کر رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مرکب
دونون نے گویا کل کے بنے ہوئے ہین جدھر پھیرا ادھر گھومے جو کمال راکب کے
دل مین آیا مرکب نے ادا کیا بقول شاعر کے راکب نے سانس لی تو وہ کوسون کی راہ طے
تار نفس بھی اسکے لیئے تازیانہ تھا بالجملہ حاصل کرتے لڑتے سہراب نے ایک مقام پر
سر کو نباکر جو کمر پر ہاتھ مارا مثل خیار ترکے اجبل کے دو ٹکڑے ہوگئے یہ حال دیکھکر لشکر
اسلام سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی سب نے تعریف سہراب کی کرنی شروع کی کہ

سبحان اللہ کیا جنگ رستمانہ کی ہے اور کیا صفائی سے ہاتھ مارا ہے کہ حریف کے برابر دو ٹکڑے کر دیئے آفرین ہے اس دست و بازو کو خداوند کریم نظر بد سے بچائے ۔ نظر لگے نہ کہیں اُنکے دست و بازو کو ۔ یہ لوگ کیون پہلے زخم جگر کو دیکھتے ہین ۔ تھوڑی دیر لشکر کفار مین سناٹا رہا بعد اسکے ہشام سپر گردان نصف لشکر کفار سے برآمد ہوا اور سہراب کے مقابلہ مین آکر نیزہ سہراب کے سینہ پر مارا سہراب نے سنان نیزہ کو سنان پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے لگی ہر بند سہراب باندھتا تھا اُسکو ہشام رد کر دیتا تھا اور جو بند ہشام باندھتا تھا اُسکو سہراب کھولدیتا تھا اسی طرز سے پچیس تیس طعن کی نوبت آئی تھی کہ ایک مقام پر چھپر پر چھپر سہراب نے ماری کہ مثل آہ عاشقان یا کاکل معشوقان کے وہ پیچیدہ ہوئین اب جو سہراب نے جھٹکا مارا تو نیزہ ہشام کے ہاتھ سے ہوائی ہوا نیزہ سہراب خجالت مین غرق ہو گیا اور پکار کر کہنے لگا کہ نیزہ بازی خلال بازی گرز بازی حمال بازی یہ کہکر تیغ آبدار ہشام نے کھینچی اور خبردار کہکر جھپٹ کے تلوار سہراب کے سر پر ماری سہراب نے چاہا کہ مین اچھکی دلر خالی دون اور تلوار کو سر سے الگ گردن کہ وہ تلوار گردن پر مرکب کے پڑی گردن مرکب کی قلم ہوئی یہ مرکب سے کود کر علیحدہ ہونے کی فکر مین تھے مگر پاؤن انکا رکاب مین الگ گیا کہ یہ گنہ کے بھل زمین پر گرے جب تک کہ سہراب سنبھلین سنبھلین ہشام نے ایک بھرپور ہاتھ تلوار کا مارا کہ سہراب کے دو ٹکڑے ہو گئے ۔ سہراب کے بھائی نوفل خان نے یہ ماجرا کیا اور کہا کہ ای بھائی اسکیلئے تجکو منزل کھلے گی مین بھی آتا ہون زندگی بھر ہمارا تمھارا ساتھ رہا اب آخر وقت مین مجکو تنہا چھوڑے جاتے ہو اور یہ کہکر سامنے ہشام کے آیا اور کہا لا ضرب بہادری اُسنے دہی تیغ خون چکان نوفل کے سر پر ماری ہر چند کہ نوفل نے اپنے کو بچایا اور سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر وہ تلوار قضای مبرم کی طرح سپر کو شل قرص نیر کے کاٹکر سر پر چڑہی اور تا جگر گاہ اتر گئی اور نوفل خان بھی شہید ہوئے کہ خمخانہ دہر سے جام شہادت پیکر بزم آخرت کا رستہ لیا ۔ یہ واقعہ دونون بھائیون کا دیکھکر کامل خان کی آنکھون مین خون اتر آیا دنیا اندھیر ہو گئی زمانہ تیرہ و تار نظر آنے لگا اسی حالت مین طیش کھاکر یہ جھپٹ پڑے اور کہا لا ضرب بہادری کی ہشام نے دہی تلوار خون آلودہ کامل خان کے سر پر ماری اُسنے خالی دی اور اب کامل خان نے جو جھپٹ کر تلوار کا ہاتھ رسید کیا تو ہشام نے بھی خالی دیا اب باہم تلوار چلنے لگی کیا کیا ہاتھ صفائی کے نکلے ہوئے پڑتے تھے اور کیسی کیسی چرخین خوبصورت طرحین سے رد و بدل ہوتی تھین کہ دیکھنے والے وجد کرتے تھے آخر کار ہشام لڑتے لڑتے بھاگا کامل خان نے اسکا تعاقب کیا ایک مقام پر ہشام نے جو پھر کر ایک ہاتھ تلوار کا مارا تو کامل خان کے پہلو پر پڑا اور دوسرے پہلو سے نکل گیا پس کامل خان اس بھرپور ضرب کے صدمے سے زمین پر گرا اور جان بحق تسلیم ہوا ۔ یہ سوکر دیکھکر ترک خوش پوش سے رہا نہ گیا صف لشکر سے نکلکر نعرہ کیا ناظرین واقف ہونگے کہ یہ وہ ترک خوش پوش ہین جنکو گنجاب بن گنجور کے بدیع الزمان کا استاد بنایا تھا اور یہ خواب مین مسلمان ہو کر واسطے تلاش

شہزادہ بدیع الزمان کے آئے تھے اور شجونون مین پوشیدہ طورسے نعرہ قاسم
کا کرکے شریک ہوئے تھے یہ وہ بہادر ہین غرضکہ انھون نے نعرہ کرکے ہشام کو اسطور
سے للکارا کہ یہ سامنے سے بھاگا ترک جوشن پوش نے اسکا تعاقب کیا اور یہ اس
ترکیب سے چلے اسکے عقب مین کہ ہشام کی زد تک نہ پہونچے جب ہشام نے یہ صورت
دیکھی تو دل مین خیال کیا کہ یہ یون چوٹ نہ کھائین گے آخر الامر ہشام پلٹا اور پلٹکر تلوار
ترک جوشن پوش کے سر پر لگائی انھون نے اسکے وار کو خالی دیا اور پکارے ع
لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار اب جو تلوار ماری تو ہشام نے دھال نہ ڈھال ہوکر چہرہ
کی پناہ کی مگر اس تیغ صاعقہ بار نے مثل برق کے کوند کر اپنے شعلہ آتش سے سپر کو کاٹا خود پر
پڑی خود کو کاٹتی ہوئی کاسہ سر مین در آئی جھٹکا جو مارا تا گرگاہ دو ٹکڑے کر دیئے ہشام گھوڑے
پر سے دین پر گرا کفار دوڑے اور اسکی لاش کو اٹھا کر اپنے لشکر مین لیگئے بادشاہ اسلام
و سرداران عالیمقام نے ترک جوشن پوش کی بہت تعریف و توصیف کی اور کہا کہ اس بڑھاپے
مین یہ جرأت و دلاوری ماشاء اللہ جوان کا تطعف دکھا دیا کیا کہنا ہے پیر فرخاری کہتے تھے کہ ای
پروردگار میرے بڑھاپے کی بھی شرم رکھ لینا یہ آبرو تیرے ہی اختیار مین ہے ان سپہ کارون
مین رہ سفید رکھنا نشفہ جرأت کرکر اٹھو مردانگی مین دھاک نہ لگے۔ الحاصل یہ معرکہ دیکھکر
لشکر کفار سے انعام سپہ گردان میدان مصاف مین آیا یہ پہلوان نو سو من کا تبر بانہ رکھتا
ہے اور ہزار زبردست کا توی ہیکل جوان ہے اسنے اپنے مرکب کو چھیڑ کر آواز دی کہ یہ بھی
گردش فلک نے پیر کی ہے کہ تجھ سے پیر کی ہاتھ سے ایسا جوان مارا جائے لا ضرب
بہادری کی ترک جوشن پوش نے کہا کہ دور ہو تو سان سامنے سے تو نہین جانتا کہ
ہمارے یہان پیشہ بستی عمر نا جائز نہین ہے یہ شیوہ کم لوگون کا ہین ہے کہ حریف پر پیشدستی
کرین ہان پروردگار ہمارا حریف کی ضرب سے بچائیگا تو ہم بھی جواب دینگے بس یہ
کلام سنکے کہا کہ لا جو کچھ تو حربہ رکھتا ہو اسنے تبر کو بلند کیا اور جھپٹ کر سر پر ترک جوشن
پوش کے ایک ضرب لگائی انھون نے سپر کو دست رعشہ دار مین لیکر بلند کیا مگر تبر آنکر
سر پر پڑا از بسکہ تبر لنگر دار اور ہاتھ رعشہ دار تھا روک نہ سکے سپر سر پر آئی اب جو تبر اگر پڑا
تو سپر کو کاٹکر کاسہ سر مین در آیا تا گلو کاٹکے نکلگیا ہر چند ترک جوشن پوش نے بھی
اسی عالم زمحداری مین دوڑکر تلوار انعام سپہ گردان پر ماری اسنے اپنے کو بچایا مگر وہ شمشیر
شرر بار گردن مرکب پر پڑی کہ مرکب مرکب آشنائی ہو گیا اور دو کو دو سر علحدہ ہوا اس
اثنا مین ترک جوشن پوش بھی قاش زین سے فرش زمین پر کئے گھوڑے نے گر پڑے
اہل اسلام نے دوڑکر اٹھایا مردہ صد سالہ پایا نہایت افسوس کیا اور بصد رنج والم لاشہ
اسکا لشکر مین لائے بادشاہ اسلام نے اسکے لاشہ کو دیکھکر نہایت تاسف کیا اور
کلمات رنج و حسرت زبان پر جاری فرمائے ادھر انعام سپہ گردان تبر زن نے دوسرا
مرکب طلب کیا کہ پہلا تو مرکب مارا گیا تھا اب اسنے دوسرے مرکب پر سوار ہوکر لشکر اسلام
پر دھاوا کیا اور بلند آواز سے مبارز طلب کیا کہ قاتل زنگی نے کہ بدخان سے عرض
کیا کہ بہت برسون کا ساتھ چھوٹا ہے اور یہ کہکر سلام کرکے گھوڑے کو اڑایا اور انعام

مقابل آیا یہ مغرور سر افتخار بلند کیے ہوئے جھوم رہا تھا کہ قاتل نے آتے ہی گھوڑے
کو تگا در جو ماری تو دو دو قدم ہٹکر دونون حریفون کے مرکب برابر رہے
اسی عالم مین دوڑ کر انعام نے قاتل زنگی پر تبر کا وار کیا وہ تو اسکی سپر مین چوٹ تھی
یہ سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ تبر نے انکی سپر کو کاٹ کر تا بہ سینہ اثر آیا یہ بھی شہید
ہو کر سیر گلشن جنان ہوئے یہ حال دیکھکر مقاتل زنگی کو تاب نہ رہی بے اختیار پکار
اٹھا کہ ہاے بھائی کیا ہمین چھوڑے جاتے ہو ہم بھی تو تمھارے ساتھ آتے ہین
منزل عدم مین پہونچکر اکٹھے گھر اوگے ہمین بھی آلینے دو یہ کہکر سامنے انعام کے
آکر پہونچا اور قصد کرکے چاہتا ہی تھا کہ کیے لا ضرب بہادری اور آپ سنبھل کر انکی
روک کرے کہ انعام نے چھوٹتے ہی تبر مارا جو تا کمر اثر آیا یہ بھی بدرجہ شہادت
فائز ہوا اور منزل عدم پر پہونچکر بھائی سے بھائی ملاقی ہو گیا یہ حال دیکھکر انعام
لے سنجانیون کی طرف متخاطب ہوکر آواز دی کہ مین تو سنتا تھا کہ سنجانی بڑے
شہ زور اور الوالعزم ہین مگر کیسے بہادر ہین کہ مین نے انکو مثل غبار تر کے کاٹ کے
ڈالدیا اور سبزہ بیگانہ کی طرح گلشن رزم سے نکالکر پھینکدیا بس یہ سننا تھا کہ
طرید بن گنجاب نے آواز دی کہ کیا بکتا ہے او مردک نہیں زیادہ غرور و تکبر نکر تو نہین
جانتا کہ بڑے بول کا سر نیچا ہوتا ہے وہ منہ کی کھاتے ہین جو لوگ سر اٹھاکے چلتے ہین
یہ کہکے سامنے آکے مقابلے مین آگئے اور کہا کہ لا ضرب بہادری کی قسم انعام نے
وہی تبر زن سے مار دیا انھون نے بھی گھسیٹ کر شمشیر برنا رفتار کا جو ایک ہاتھ
مارا تو دستہ تبر کو کاٹکر نکل گئی تبر زمین پر گرا طرید نے آواز دی ؎ تو ضرب بے
زدی ضرب من نوش کن ؎ ہمہ شادی از دل فراموش کن ؎ یہ کہکر اسی تیغہ آبدار
کا وار کیا انعام نے سپر کو اٹھاکر سر کی پناہ کیا یہ تلوار جو سپر پر پڑی سپر کو کاٹکر
خود کو لیتی ہوئی طرائی گردن مین مثل قطرۂ آب کے اتر آئی جھٹکا جو مارا سینہ صندلی
سے گذر کر زیر ناف آئی ایک جھٹکا اور مارا کہ دو پارہ کالے ہوکر گھوڑے سے گرا سب اہل
ہنستے تھے اور کہتے تھے ؎ تکبر عزازیل را خوار کرد ؎ بزندان لعنت گرفتار کرد ؎
لشکر کفار سے لوگ آئے اور لاش انعام کی اٹھا لیگئے ادھر یوز خان عاقل خان
عادل خان و بادشاہ اسلام و کل اہل لشکر نے نعرہ احسنت و مرحبا بلند کیا صدائے
تحسین و آفرین ہر طرف سے آنے لگی اور فرمایا کہ سچ تو یہ ہے کہ آپ کے سنجان کا
نام رکھ لیا سبحان اللہ کیا کہنا اسوقت مزہ اپنے بھائی رستم خان بن گنجاب
کی لڑائی کا دکھادیا انھون نے سلام کیا اور کہا کہ حضور کا اقبال و عنایت پروردگار
ورنہ مین ایک جزو ضعیف کیا جرأت کسکا اظہار کر سکتا ہون یہ سب حضور ہی کی
اقبال مندی کا باعث ہے اب جو دیکھا تو لشکر کفار سے اہمال کوہ پیکر نے پودا اگ
کالیا اور آواز دی کہ او خداپرست انعام کو قتل کرکے نازو افتخار نکر مین تیری
جان کا ملک الموت آن پہونچا اور یہ کہکر نیزہ طرید کے سینہ نے کینہ پر مارا انھون نے
خالی دیکر تلوار سے دو حصے نیزہ کے کر دیے فقط ڈانڈ اس ڈانڈا سیدی مین آسکے

ہاتھ مین رہگئی تھی وہی اُسنے کھینچ ماری وہ آکر سر پر مرکب طرید خان کے ٹہری مرکب جو
اچھلا تو اُسکے مرکب کے دونون پانون موشخانہ مین جا رہے جہانتک کہ یہ نیچے سنبھلے
کہ اہمال کوہ پیکر نے ایک ہاتھ تلوار کا مارا کہ طرید خان کے دو ٹکڑے کر دیئے اسنے بھی
جام شہادت پیا محمد محسن خان کی سیری اپنے بھائیون سے ملحق ہوا یہ واقعہ دیکھکر
یوسف خان بن گنجاب کو تاب نہ رہی انھون نے طیش مین آکر بغرض غیض و غضب
مرکب اپنا میدان جنگ کی طرف بڑھایا اور عرصہ جنگ مین پہونچکر لاشہ بھائی کی
لشکر مین بھیجی اور خود ہم مقابل اہمال کوہ پیکر کے ہوا یہ مست بادہ کہنہ دستگاہ تھا
لاف و گزاف کرنے لگا یوسف خان نے کہا خاموش رہو مرد کہ نہ زبان گدی سے
کھینچ نو لگا اس ہرزہ گوئی سے کیا فائدہ لا ضرب بہادری کی جسکا حوصلہ رکھتا ہو یہ سنکے
اہمال کوہ پیکر نے تلوار کا وار کیا انھون نے خالی دیا اور خود بھی تلوار اہمال پر لگائی اہمال
نے کیا ترکیب کی کہ مرکب کو پچھلے قدم تلوار کی زد سے پیچھے ہٹا دیا اب جو تلوار آئی
تو یہ کسیقدر جھکے اہمال نے موقع پاکر ہاتھ مین سے جو تلوار ماری تو اُسکے بیاض گردن پر سری
گردن قلم ہوگئی یہ بھی گرے اور گرتے ہی جان بحق تسلیم ہو گئے سگزار جنان مین بھائیون
کے استقبال کو پہونچے اور دم عدم مین جاکر جام کل مین اخلیما خان سے سیر و سیراب
ہوئے رہمان بھائی کی نسبت مین عاقل خان کے جسم مین خون اخوت نے جوش
مارا تمام عالم آنکھون مین تیرہ و تار نظر آنے لگا جا حالت غیظ و غضب مین بے اختیار ہو کر
پڑے اہمال نے تلوار جو ماری محبت مین بھائیون کے ایسے مغموم اور خود رفتہ ہو رہے تھے
کہ سپر اٹھانے نہ پائی تھی کہ شمشیر اجل انکے سر پر بھی آئی اور سپر کو کاٹ کر کاسہ سر مین در آئی
اور سر کو کاٹکر تا جگر اتری یہ بھی گھوڑے سے گرے اور داعی اجل کو لبیک کہکر مہمانخانہ
عدم مین قرار لیا یہ واقعہ دیکھکر عادل خان جھپٹا اور چاہتا تھا کہ تلوار کا وار کرکے
اہمال کوہ پیکر کو قتل کرے کہ اہمال نے پیشدستی کرکے تلوار صاعقہ بار ماری جو عادل خان
کے ایک پہلو پر پڑے کے دوسرے پہلو سے نکل گئی یہ کیفیت دیکھکر ارباب باختری
کو تاب نہ رہی کہ یہ رفیق قدیم شاہزادہ انجم گردہ کا ہے اور اُسکو ترک جوشن پوشش
اور شاہزادگان گنجاب کی شہادت کا سخت قلق دامنگیر ہو رہا تھا بس یہ مرکب
کو سہمیز کرکے میدان جنگ مین آکر مقابل ہوا اور آواز دی کہ لا ضرب بہادری کی داد
مردہ دیتی ہے سخا کی نے میری دلیری کو رنج و الم گردانا اہمال نے یہ کلمہ سنکے تلوار اٹھاکر
اُسکے سر پر ماری انھون نے بدن بچیتی ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار سر پر آنے نہ پائی کہ کہنی پر
سے اُسکے ہاتھ کو ارباب باختری نے قلم کر دیا تلوار سمیت ہاتھ اُسکے زمین پر گری اور بجلت
تمام دوسرا ہاتھ جو مارا تو اہمال کی ناک مع گھونسون کے کاٹ دی ناک کٹنے سے یہ
نہایت غمناک ہوکر بھاگا انھون نے بھاگتے مین ایک ہاتھ اور مارا کہ ایک کان اہمال
کا اڑا دیا اسنے خیال کیا کہ یہ امر امکان سے باہر ہے کہ تو اسکے ہاتھ سے بچے یہ تصور کرکے
اپنے مرکب کو تیز بھگایا ارباب باختری نے کہا کہ والسرہی جہان تو جائیگا وہین مین بھی
پہونچکر تجھے قتل کر ڈالونگا یہ کہکر اُسکے تعاقب مین گھوڑا ڈالکر بڑھتے چلے گئے اور

ترتیب لشکر پہونچکر اب جو تلوار ماری کہ دو ٹکڑے اُسکے کر دیئے اُسی مقام پر زرہاج
شترلب وزیر کھڑا تھا اُسنے پشت پر سے جو تلوار ماری تو ارباب باختری کے تا
جگرگاہ اُتر گئی تب یہ حال دیکھکر پیر فرخاری نے آواز دی کہ او حرامزادے بے ایمانو
یہ کیا حرکت تھی یہ سنکر گھوڑے کو جو دوڑایا وہ لوگ سمجھے کہ لاش اُٹھانے آتے ہین یہ
ترکب کو چکما کے رزہاج شترلب کے سامنے پہونچے اُسنے اپنا حریف تصور کرکے ایک
تلوار کا ہاتھ اُنپر بھی مارا پیر فرخاری نے اُسکے وار کو خالی دیکر جو ہاتھ مارا تو زرہاج کے دو
ٹکڑے متل خیار ترکے کر دیئے یہ کیفیت دیکھکر خونخوار نے اہل لشکر سے مخاطب ہوکر
کہا کہ خبردار یہ زندہ جانے نہ پائے یہ سنکر کل لشکر کفار اُنپر ٹوٹ پڑا اُدھر سے بادشاہ
اسلام نے حکم دیا کہ دیکھتے کیا ہو جا پڑو یہ کلام بادشاہ اسلام کا سنکے ملک قریش
سو کیا تو طوفانی اور اقتباس خون آشام مع کل لشکر کے جھپٹ کر غنیم پر
ہو گئے پھر وہی کوندا برق شمشیر کا چمکنے لگا پھر وہی کالی گھٹا سپرون کی چھا گئی پھر
گئے اوڑے سرون کے برسنے اور دھڑ دھڑا دھڑ زمین پر لگے گرنے پھر آگر خیابان لڑائی
کا آراستہ ہوا اور قبض ارواح لشکریان ہونا شروع ہوا عجب زور شور سے تلوار چل
رہی تھی کہ خون کے دریا بہ گئے تھے یہ جنگ ایسی تھی کہ بموجب ع آفت کا سماں
تھا غضب کی لڑائی تھی شمشیر شرر بار نے عجب تماشا بازی دکھلائی تھی کہ خرمن
حیات مخالف کو جلاکر خاک سیاہ کر دیا تھا گھاٹ نے تلواردن کے کسی کشتی تن
کو ثابت نہ چھوڑا تھا اور باڑھ نے اُسکی میدان جنگ کو تلاطم خون بنا دیا تھا بحر لشکر
مین ہوا تیغ کے طوفان سے تلاطم برپا تھا تیغ یون سن سن چلتی تھی جیسے اندھی مین
ہوائے تند وزان ہوتی ہے اُس جنگ عظیم سے تمام فوج مین تلاطم راہ اُس دامان
گم زدہ خوف طاری تھا کہ کرز ہارے ڈر کے کسی نہ اُٹھاتے تھے بڑے بڑے بہادر سور
دل چلے لڑنے سے جی چھپاتے تھے دھالین کٹ جانے کے خوف سے پس پشت
چھپتی تھین ثابت قدمون کے ہتیار گرے پڑتے تھے ہاتھ پاؤن دہشت سے
لرزتے تھے پھریرے علمون کے ڈر سے سمٹے ہوتے تھے دم بھر مین یہ صف قلم
ہوئی وہ رسالہ دم مروا لاکھون آدمی قتیل خنجر ستم ہوئے ہنگامہ تھا کہ سے جو حربہ تھا
وہان تھا پیام قضا یا قیامت نمایان تھا دشت وغا بلا کا تھا پرواز چالشکری ذل
سر تھی برسر داوری جگر خون تھا کل عرصہ کارزار ہوا خون چکان خون فشان تھا ہر
درخشندگی سلاح ستیز ہوئی دیدہ مہر من خاک بیز وہ جولانگری ستوران جنگ
دل ارض کو کرتی تھی سینہ تنگ دلیر و قوی اور گیران زار کوئی تیغ زن تھا کوئی زخمدار
خون سے تھے صد چشمہ خون روان در و دشت و صحرا تھے لبل ستان رزہ رزہ رقعہ
تھی مغفر و نیم سپر چار پارہ تھی پر زرہ غنیم کشاکش مین جانین تھین کاسبش مین
دل بقا دور تھی اور اجل متصل ہر صف مین مردان شمشیر زن دہادران صف شکن
جانبازی و سرفروشی دکھا رہے تھے شناوران بحر وغا خون کے دریا مین نہا رہے تھے رہ
کا کیفیت برا بھرا تھا دشمن ہر ایک بزرگ و بار اندا کی کھیتی اجاڑ و برباد کشت زار ہستی کے

کھیت پر نیستی کا ہل چلا تھا تلوار کی سرادن نے اونچا نیچا سب برابر کر دیا تھا کھیت کاٹنے کی فصل تھی سروں مین فصل تھا خرمن جان کے اصل تھا غرضکہ اس غضب کی تلوار چل رہی تھی کہ بنا و بجذا کر ناگاہ از پردہ بیابان گردے برخاست گرد تیرہ و تیرہ خیرہ خیرہ سر گرد با آسمان رسیدہ دیا ہی غبار بر زمین دور نیدہ کہ اتنے مین گرد نے مارا ہوا کو اور ہوا نے مارا گرد کو دامن گرد شگافتہ ہوا اور دل گرد سے آزیدون زمجر دی بیس ہزار فوج کی ہیبت سے نمایان ہوا اور لشکر کفار سے اہل اسلام کو لڑتا ہوا پایا یہ بھی اگر لشکر کفار پر گرا ہنوز یہ لڑ ہی رہا تھا کہ دوسری سمت سے اور گرد پیدا ہوئی اب جو توجہ ہوا سے دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا تو دیکھتے کیا ہین کہ عالم شاہ رد و باری بیس ہزار فوج سے چلا آتا ہی یہ بھی لشکرون کو سرگرم جنگ و پیکار دیکھکر لشکر کفار پر جا پڑا کہ اسی اثنا مین تیسری گرد اور ظاہر ہوئی اور دل گرد سے سلطان بخت مغربی و قارن بخت مغربی تیس ہزار فوج ہمراہ لیے ہوئے چلے آتے ہین یہ بھی آتے ہی لشکر اسلام کے شریک ہو کر فوج کفار سے لڑنے لگے اور جو سردارن کفار جو بڑے بڑے نامی و نامور تھے وہ بھی داد مردی و مردانگی دے رہے تھے جی توڑ کر جدال و قتال مین مصروف تھے یہ لشکر جو تازہ دم پہونچے تھے انھون نے مارے تلوارون کے لشکر کفار کا ستھراؤ کر دیا فوج کفار مین کھل بلی پڑ گئی ہوست آئینہ پرست نے جو دیکھا کہ جمعیت لشکر اسلام کی بڑھگئی ہی اور ان تازہ دم لشکرون نے تو اگر نا طقہ بند کر دیا ہی اب رنگ بد ہی نظر آتا ہی میرے سردار جو اچھے اچھے ہین اگر اس کشمکش مین کٹ جائینگے تو لڑائی بگڑ جائیگی فوج رد بفرار لائیگی اسنے یہ خیال کر کے جہت سے طبل بازگشت بجوا دیا ادھر لشکارہ پر چوب پڑی ادھر دونون لشکر علیحدہ علیحدہ ہو گئے غازیان لشکر اسلام کی یہ کیفیت تھی کہ ہاتھون مین تلوارون کے قبضے گم ہو گئے تھے عجب شان و طرفہ آن بانکپن سے ان جانبازون نے میدان وغا سے مراجعت کی کہ جیسے کوئی ہول کھیلے ہوئے آتا ہی یا خوشی کا رنگ کھیل کر سرخرو چلا آتا ہی اسطرح یہ لوگ شادان و فرحان بادشاہ اسلام کے ساتھ ساتھ اپنے مقام پر آئے ادھر لشکر کفار نے بھی آکے اپنے پڑاو کا رخ کیا دونون لشکر اپنی اپنی فرودگاہون پر آئے سردارون نے حوت آئینہ پرست سے کہا کہ یہ کیا حال ہے کہ طبل بازگشت کیون بجوا دیا گیا ہم لشکر اسلام کی ماتحتین چیر چیر کر پھینکتے آدم خورون نے کہا کہ ہمارے پیٹ کبھی بھرنے نہ پائے شکم سیری بھی نہ ہونے پائی تھی خیال کیا تھا کہ آج خوب آسودہ ہو کر کھائینگے مگر امید ہماری پوری ہوئی حوت نے کہا کہ کل سہی آج یہی مصلحت وقت تھی کہ جنگ دو سردار مین سے لڑائی کا رخ دیکھکر ہی مناسب جانا کہ طبل بازگشت بجوا دیا گیا کل دیکھا جائیگا یہ کہکر زہرون سے بھنگا لانے کا حکم دیا کہ خون دلاوران سے اسکے طشت چشم خون آلود کی طرح رنگین تھے بلکہ لخت خون سے اسقدر جگمگا رہے تھے کہ سب کریان لالہ گون تھین غرضکہ دونون لشکرون کے سردارون نے کپڑے بدلے پوشاک رزم حسم سے علیحدہ کی لباس نرم پہنا۔ بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ خدا پرستون کی لاشین میدان جنگ سے اٹھوا کے دفن کیجائین اب جو کارپردازون نے لاشین اٹھوانا شروع کین تو ان لاشون مین دیکھا کہ فضل

ان آشوب اور صفوان مطلع نشین و ایلاق قراطاقی و قلماق قراطاقی کی لاشین نکلین کل لاشون کو اٹھوا کر دفن کرنے کا حکم دیا اب جو شمار کیا تو پچاس ہزار غدا پرست بدرجۂ شہادت فائز ہوئے اور لاکھا آدمی سوار و پیادہ لشکر کفار کے مارے گئے اور چار سردار نامور و چند افسران لشکر ان بہادرونکے ہاتھ سے لشکر کفار کے مارے گئے خونخوار افسوس کر رہا تھا کہ یہ چار سردار نامی و کارآمودہ جو تمام لشکر کی جان تھے جنگ مغلوبہ مین قتل ہوئے کون کون کہ عقاب نیزہ باز و قریۂ تیغ زن و مہل زرشت خود بر جبیں کمند انداز انکے مارے جانے سے خونخوار کے بھی چھوٹ گئے بزرا سف کیا یہ خبر ہرکارون نے بادشاہ اسلام کے حضور مین عرض کی پیر فرخاری نے کہا کہ بیشک مین جنگ مغلوبہ مین تماشہ دیکھ رہا تھا کہ ان چار دن کو فضل و غفران نے چار دن بہادرون نے قتل کیا اور خود لشکر مین گھر کے بدرجۂ شہادت فائز ہوئے بادشاہ جمجاہ نے ان نامور بہادرون کے کام آنے کا بڑا افسوس کیا اور انکی ہمت و جرأت یاد کر کے کلمات تاسف زبان پر جاری فرمائے اور کہا کہ موت سے کسکو رستگاری ہے ؎ آج وہ کل ہماری باری ہے ؎ ہر آنکہ زاد نہا چار بایدش نوشید ہاز جام دہری کل من علیہا فان ؎ چنانچہ کل افسران لشکر پوشاک رزم بدل کر اپنے اپنے خیمون مین قیام پذیر ہوئے اور بادشاہ جمجاہ داخل محل معلے ہوئے خونخوار نے آجکی شب طبل جنگ نہین بجوایا چونکہ آج لشکر بہت خستہ و شکستہ تھا اس باعث سے ایک دنکا دقفہ دیکر دوسرے دن حکم دیا کہ ہان بجے طبل جنگ بس طبل جنگ پر جوب پڑی ادھر جو اسیران لشکر اسلام جو مدام اس کام پر متعین ہین انھون نے آنکے نقیب غیبوبت سے زمین ادب کو بوسہ دیا اور بصفت ثنائے بادشاہی بجا لاکر عرض کیا ہوئے ؎ الٰہی تا جہان باشد تو باشی ؎ جہان را تا نشان باشد تو باشی ؎ رہین اس در یہ ہر دم مثل دربان ؎ شہ روم و عجم اور چین کا خاقان ؎ عمر دولت شہنشاہ خضر سے اور خزانہ خسرو سے افزون ہو دشمن تیرہ روزگار زار و زبون ہو آج پھر لشکر ضلالت اثر اعدا مین طبل جنگ بجا ہے ہر ایک نامراد آمادۂ کارزار ہوا ہے اور ایک نقارہ اسکے ساتھ نقارہ خداوندی کہلاتا ہے اسپر بھی آج چوب پڑی ہے یقین ہے کہ کل میدان جنگ مین آکر آتش عناد و فساد کو مشتعل کرے باقی خیریت ہے بادشاہ اسلام نے یہ خبر سنکر ارشاد فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بمدد خدائے پاک طبل جنگ بجے اور نقارہ زرین پر چوب پڑے کیسے کہ جیسا کچھ نقاش ازل نے اور کاتب قدرت نے ہماری پیشانی مین تحریر فرمایا ہے وہی پیش آنی ہے غرضکہ اسیران لشکر اسلام یہ کلام شاہ سنکے نقار خانہ سلیمانی و سکندری مین آئے یہان داروغہ نقار خانہ نے طبل سکندری کو سنبک کر درست کر رکھا تھا غاشیہ اسپر سے اٹھالیا تھا اور صدائے نقارہ رزم لشکر مخالف سنکر منتظر حکم بادشاہ اسلام تھے کہ غیارون سے آکر حکم شاہ سنایا غرض خضران بن عمر کے طبل جنگ بجایا واضح ہو کہ طبل جنگ سوائے خاندان عمر کے کوئی نہین بجاتا ہے یہ منصب عمر کا ہے اگر عمر نہین ہے تو اسکے بدلے بیٹے پوتے عمر کے یادگار ہوتے

نقارخانہ کے تعمیل حکم شاہی کرتے ہین الحاصل طبل جنگ بجازمین وزمان مین زلزلہ
پڑگیا یہ معلوم ہوا کہ طبل جنگ کیا بجا تسر طائر اسکی صدا سے فلک پر پھڑکنے لگا اور گاؤ
زمین کا کلیجہ دہل گیا کوہ ودشت ہل گیا ؎ چو بر طبل اسکندر آمد دوال ؎ زناہید مرغ کرد
این سوال ؎ چہارزانگ شور آخر رسید ؎ سرافیل صور قیامت دمید ؎ بگفتا کہ نہ طبل اسکندرست
ز آواز او گوش گردون کراست ؎ سب لشکر خبردار چھوٹا بڑا بہادر و نامرد ہوشیار ہوا کہ
ہنگام سحر موت کی گرم بازاری ہی دم نقد جان کی خریداری ہی سر تن سے جدا ہونگے زخمون
کے ہار پہنگے آج بادشاہ نے سویرے سے دربار برخاست فرمایا ہر ایک سردار اپنی اپنی آرامگاہ
مین آیا طیاری حرب وضرب کی شروع ہوئی تلوارین صیقل ومصقل ہونے لگین کمانین کسنے کر
درست کیجانے لگین بہادر رزم دیدہ کار کی تدبیر سوچتے تھے بزدلے گھبرائے ہوئے منہ
نوچتے تھے نشانہ مورچون کو غور کرکے ہنس ہنسکر رزم گاہ کو دیکھتے پھرتے نامرد لمبے
ہونے کا طور سوچتے جرار رزہ جامہ خود بکتر درست کرتے تھے چہرون پر سرخی چھائی تھی
نامردون کے منہ پر ہوائی تھی غرضکہ سب انتظار صبح مین شب بسر کر رہے ہین ادہر بادشاہ
اسلام نے داخل محل ہوکر بستر استراحت پہ آرام فرمایا لیٹنے کے ساتھ ہی عروس خواب
سے ہم آغوش ہوئے قریب سحر عالم رویا مین دیکھا کہ مین ایک باغ بہشت آئین مین آیا ہون
اور ایک حور بہشتی میرے پاس آئی اور ایک بارہ دری جواہر نگار مین لیگئی وہان دیکھا کہ ملکہ
مہرنگار اور قباد شہریار اور پسر دیو عالیمقام اس قصر مین فروکش ہین مین نے ان سب کو
سلام کیا اور حال کفار نی چیرہ دستی کا بیان کیا اور اپنے تردد ات و تفاوات کا تذکرہ کیا اسوقت
قباد شہریار نے فرمایا کہ شاہ گذشتنی وگذاشتنی ہی اور بیت الحزن ہر گھبراؤ نہین مین نے عرض
کیا کہ جی چاہتا ہی کہ اسی گوشہ عافیت آپکے زیر سایہ مین بھی رہون اسوقت قباد شہریار نے
آنکھون مین آنسو بھر کر فرمایا کہ ہان تم بھی ہمارے پاس بہت جلد یہان آجاوگے یہ سننا تھا کہ
آنکھ کھل گئی اٹھکر نماز صبح پڑھی اور اس خواب کا حال کسی سے بیان نہ کیا۔ وہان لشکر
مین چار پہر رات ہنگامہ درستی سامان جنگ ہوتا رہا دو پہر رات سے دونون لشکرون کے
نقیب نکلکر شجاعون کو ترغیب جنگ دلاتے تھے کہ ؎ جوانو جوان بخت ہشیار ہو ؎
سلاحون سے اپنے خبردار ہو ؎ اسی طرح شب بھر یہی گرم بازاری رہی آخر کار وہ وقت آیا
کہ اریکہ آرای زنگاری مشرق بکر و فر نمودار ہوا ظلمت شب رو لشکر لالہ صبح کا سینہ آشکارا ہوا۔
سے علم آفتاب نقاب ؎ نوشد انجم ہوئی گریزان سب ؎ شہ خاور سپہر گرد ہوا ؎ سطح مہتاب سرد ہوا ؎
میدان چرخ پر ایکبار ؎ شہ انجم سیاہ رو لبزار ؎ دم سحر لشکر جانبین سے خیل خیل ذیل ذیل
گروہ گروہ انبوہ انبوہ قشون قشون میدان کارزار مین مسلح ومکمل آنے لگے سردارون نے بگروہ
اپنی اپنی فوج میدان رزمگاہ کی طرف بھیجدی اور خود بادشاہ جمجاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے
اور منتظر آمد سلطانی طبو خانہ مین ٹھہرے کہ یکایک محل کی ڈیوڑھی کا پردہ زنبوری چرخی پر
کھینچا صدا آمد آمد کی بلند ہوئی اور انتظام آمد بادشاہ ہونے لگا سب سردار مجرا گاہ پر جاکر
کھڑے ہوئے ادہر شاہ کی صورت زیبا نظر آئی ادہر سبنے گردن نیچے تسلیم جھکالی مردہ
پکارا بادشاہ معابلی سلطان جہان نگاہ روبرو بادشاہ نے نگاہ اٹھاکر دیکھا سبنے فراشی

مجرا کیا شاہ نے اپنا ہاتھ سینے پر رکھا اس سے اشارہ یہ تھا کہ جگہ تمہاری ہمارے دل مین
ہے سردارون نے بعد سلام و مجرے کے پایہ تخت سلطانی کو بوسہ دیا بادشاہ نے حکم سوار
ہونے کا دیا سب سردار سوار ہوکر تخت شاہی کو مانند دل کے قلب مین قایم کرکے
گرد حلقہ کیے ہوئے طرف عیدگاہ مصاف کے لیکر چلے ڈنکے پر چوب پڑنے سے
زلقارہ آواز آمد عجیب ✤ کہ نصر من اللہ فتح قریب ✤ نقیب کرنا کہتے وہ نور کا تڑکا نسیم
عنبر شمیم وزان بڑے بڑے تارے فلک پر نظر چھوٹے چھوٹے پوشیدہ تھے آگے آگے
باد بہاری عنبر بڑی طیاری سے بادشاہ عالی تبار دار دشت صاف ہوے کہ اتنے
مین ملک قہرش دالقاش خون آشام دیو فرخاری نے آگے بڑھکر قدم شاہ کو
بوسہ دیا اور عرض کیا کہ ہم غلامان جان نثار جب تک زندہ ہین حضور کی طرف کوئی ٹھہری نظر
سے دیکھ نہین سکتا ان کافران ناہنجار کی کیا حقیقت و مجال ہے اگر ایسے ایسے لشکر اور
ہزار دن ہون تو بھی آپکے اقبال اور مدد خداوندی سے ہم فتحیاب ہونگے اور ان کافرون
کو مار کر بھگا دینگے بادشاہ نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور فرمایا اے دیو فرخاری مین
خوب جانتا ہون کہ قافلہ باد بہاری کا روان ہو جائیگا ✤ آخر کش یہ باغ پامال خزان ہو جائیگا
اور بقول میر درد کہ اے درد یہ دو دن کی سے کھونا معلوم ✤ چون لالہ جگر سے داغ دھونا
معلوم ✤ گلزار جہان ہزار پھولے لیکن ✤ اپنے دل کا شگفتہ ہونا معلوم ✤ یہ فرماکے
خاموش ہوے اور سمت میدان کارزار تشریف لائے جسقدر کہ سرداران
صاحبقران باقی تھے اور جدا پست جتنے حاضر تھے سب آکر میدان مصاف مین
صف آرا ہوئے ادھر خونخوار کا لشکر نظر آیا کہ چوڑے چوڑے تیغے گردنون مین حمائل
کیئے دن پہ پہلوان سردار سوار کمر بردوش باتن وتوش صاحب سطوت وزور مشایخون
پر شکن والے نیزون کو سنبھال حریف کے لشکر کو دیکھ رہے تھے بڑی تیزی سے میدان
رزم مین آکر ٹھہرا کہ آنے سے دونون لشکرون کے گرد ہوا کرہ خاک بنا گاؤ زمین کا اس
ہلچل سے سینہ چاک تھا طائر آشیانہ بھولا صحراے رزم مین خوف سے ہر ایک کے ہاتھ پانون
پھولا روے آئینہ سپہر کدر نظر آیا چشمہ خورشید غبار زمین سے گندلا ہوا کہ سم ستوران
دران پہن دشت + زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ✤ آخر کا بیلچہ کار نکلے اور میدان
کا پست و بلند ہموار کرنے لگے کنکر پتھر خس و خاشاک جدا انبار لگایا کہین نقب کہین کینگاد کا
ڈھنگ جما جھنڈی جھاڑی درخت کا کمر زمین آئینہ آسا صاف کردی پھر سقون کی اباشی
کی ماری آئی ہر ایک سقہ خوانچہ خضر کا دم بھرتا کھار دے کی نلکیان باندھے دردیان پہنے
مشکیزے دوش پر سنبھالے ہزارے کے فوارے والے پرشکون کے چڑھائے چھڑکاؤ
کرتے نکلے کہ انکی آبشار نے ساون بھادون کی گھٹا کو شرما دیا سب گرد و غبار بٹھا دیا
میدان کو مثل آئینہ بنا دیا سبا رزمون کو صورت بہادرون کی نظر آئی سب فوج دریاے آہن
مین ڈوبی دکھائی دی کہ ہر ایک از بیخ سوزہ تا میخ میل غرق بحر آہن تھا سواے لوہے کے
اور کچھ نظر نہ آتا تھا ✤ چنان مرد خود را در آہن گرفت ✤ کہ مژگان او شکل سوزن گرفت ✤
صف آرائی شروع ہوئی میمنہ میسرہ قلب و جناح سراقہ و کینگا چودہ سفین شش سد سکندر کے

آراستہ ہوئین سواروں کے آگے پیادے جنگ کے آمادے دیوار فوج تھے سوار
دریاے لشکر مین موج در موج تھے گھوڑے برابر برابر تھوتنی سے تھوتنی ملے سے ملا دم
سے دم سم سے سم ملائے تھے نجیب جو آگے بڑھا تھا اسے پیچھے ہٹاتے تھے گھٹے
ہوے کو آگے پڑھاتے تھے دمبدم باجے زرہی بجتے تھے مرکب الف ہوتے تھے کہ لیتا
نقباے خوش آواز اور گویون کے لڑکے سرود نواز نکلے کرلت یکی وستارین باندھے تھے
رنگین لباس زیب قامت کیے تھے انھون نے بالحان دلکش سرود بجا کر مدنت
دنیاے فانی گائی اور یہ صدا بہادرون کو سنائی کہ اے سلیمان تخت سقف سپہر غدار
تا یہ کے حسرت فرزندون دشہر و دیار ۔ آیہ فاعتبروا یا اولو الابصار پڑھو ۔ بوخرابہ مین
اگر قصر فریدون کے گذار ۔ اس مکان مین کبھی دربار رہا کرتا تھا۔ جلوہ فرما تھا وہان جسر
وبا عز و وقار ۔ راتدن چہلین رہا کرتی تھین سردارون مین ۔ عیش و عشرت کا وہان گرم
تھا ہر سو بازار ۔ باروان تھا نہ خزان کو تو کسی موسم مین ۔ کبھی مہندی کا عالم کبھی لالہ کی بہار
واہ نیرنگ فلک آفرین سبحان اللہ ۔ واہ ری تیری نیرنگ طرفی بایں عز و وقار ۔ جنہ بچتا
تھا پریزادون کے جھومر کا عکس ۔ آجکل وہ لب جو جعد کے ہین آئینہ دار ۔ گھونگھنالے تھے
مین ہین لاکھون ابابیلون کے ۔ مسکن فاختہ ہی قصر کا ہر نقش زنگار چہلین مندکاتی ہین
آرتے ہین بگولہ ہر سمت ۔ ہین خیابان مین پرزاغ زرغن کے انبار ۔ قصر کو جاینده
باشندون کے وان کے دیکھو ۔ نیمہ گور و گورزن آج ہی ہر اک کا مزار ۔ سینہ لبریز تمنا
بلب مہر سکوت ۔ دکون دوست دہونس زکون ہا تمدار ۔ وہ چہلین نہ ترنگین خودارائی
سبخ تاریک ہی اور عالم تنہائی ہی ۔ ای بہادر دنیا ن ہی نہ سام نہ صفحہ ہستی پر نشان زال
خون آشام ہی ہر زور رہا نہ بیزان ہی اس بلندی و پستی پر نہ اسفندیار روئین تن ہی کیسے کیسے بہادر
وصف شکن شمشن نوجوان رستم دستان پیر فلک نے چشم زدن مین ہلاک کیے تہ خاک
کیے مگر جرأت سے نام باقی ہی ہر ایک کا ذکر شجاعت سلکھے کی نرائی حسن اتفاق ہی کیلئے کہ
دور مجنون گذشت و نوبت ماست ۔ ہر کہ آمد بار روز نوبت اوست ۔ تلوار کی آنچ مشہور
ہی دیکھی سوکھی دونون جلتی ہین سر و گردن مین لاگ ہی یہی غضب کی آگ ہی زندگی دودن کی ہی نام
کرلو ای نوجوانو لڑکپنے سرخرو ہو جسکا قدم ڈگ جائیگا وہ پھر کہین آبرو نہ پائیگا دوہرہ لوہا
لوہا سب کہین اور لوہا بری بلاے ۔ یگ آگے پت رہے اور یگ پاچھے پت جاے ۔
غرضکہ یہ کہکر نقیب میدان سے نکلے اور یہ صدا دلیرون نیستان شجاعت کے شیرون کو
شراب پر للکاری ہوئی بہادرون کو نشہ آگیا آنکھین ہر ایک کی لال ہوئین قبضہ ہاے
شمشیر چومنے لگی مرکب پرست ہو کر چھوڑنے لگے کہ یکایک اجال فیلزور میدان کارزار
مین آیا اور آواز دی کہ ای آمادگان قضا و قدر یہ گو اور یہی میدان ہی جسکو تمنای مرگ
ہو وہ آکر مقابلہ کرے یہ کلام سنتے کے ساتھ ہی شہباز یکہ تاز نے پودھا باگ کا لیا اور
کہا کہ او گبر ناہنجار کیا بکتا ہی ہمکو خود اشتیاق جام شہادت پینے کا ہی لا مرب بہادری کی
فیلزور نے گرز بے پناہ اپنا اٹھا کر انکے سر پر مارا شہباز نے سپر کو سر کی پناہ کیا گرز کا
سپر پہ آنے کے لنگر کو کیا سنبھال سکتی یہ سع مرکب پست ہو کر شہید ہو گئے یہ حال دیکھکر

سہیل شیر شکار میدان مین آیا اور گرز ہاتھ مین لیکر مقابل ہوا اور کہا کہ او ملعون دیکھ ہم ہی
لوگ ایسے سن چلے ہین کہ تیرے ایسے گرز لنگر دار کو سپر پر روک کر اپنی جان بادشاہ پر
نثار کردی آ مجھ سے مقابلہ کر یہ سنکر اجمال فیلزور نے نیزہ سہیل شیر شکار کے سینہ پر
مارا نیزہ کو آتا ہوا دیکھکر سنان سنان پر گا تھی اور اب لگی نیزہ بازی ہونے اٹھا ئیسوین ملعون مین
نیزہ اجمال کے ہاتھ سے ہوائی کیا اجمال نے جھلا کر وہی گرز مارا اس بہادر نے گرز کو گرز پر روکا
لیکن مرکب اسکا متحمل نہ ہوسکا اور یہ تیغ گردن چھپ گئے اجمال نے نیزہ مارا کہ زدم و پشت
کردم بادشاہ نے عیار سے کہا کہ دیکھو تو کیا حال ہے عیار نے جاکر دیکھا کہ آنکھین بند ہین اور
دونون ہاتھون سے گرز کو علم کیے ہوئے ہین عیار نے چھاگل بائی کی نکالکر ایک چھینٹا پانی کا
انکے منہ پر مارا کہ انھون نے آنکھ کھولدی کہا کہ حریف نبرد آزمان دلاوت دگذاشت کرد ہاہی یہ
سنکے سہیل نے چاہا کہ مرکب کو آراستہ کرے وہ مرکب سکا گیا تھا یہ بہادر گرز کو پکڑ کر سامنے اجمال
کے آیا انکے خادم نے دوسرا گھوڑا حاضر کیا انھون نے سوار ہوکر آواز دی کہ تو بھی ذا لفقار
ہمارے گرز کا دیکھ سہ تو ضربے زدی ضرب من نوش کن ✤ ہمہ شادی از دل فراموش
کن ✤ یہ کہکر ہان ہان کرکے گرز مارا اجمال تیغ گردن چھپا اہل اسلام نے نعرہ مرحبا بلند
کیا ہر طرف سے شور تحسین و آفرین کا غلغلہ ہوا اب جو اجمال گرد سے نکلا مع مرکب کے
تو اسنے دو دو کرکے گرز مارا ہر چند سہیل نے گرز کو چہرہ کی پناہ کیا لیکن ابکی دونون گرز ملکر
انکے سر پر آپڑے جسکے لنگر سے یہ مع مرکب زمین پر آرہے اور جام شہادت پیکر راہی
خلد ہوئے بادشاہ نے فرمایا ہم خوب جانتے ہین کہ اہل اسلام پر اسوقت ادبار چھایا
ہوا ہی ستارہ اقبال گردش مین آیا ہوا ہے یہ کہکر سہیل کی لاش منگوا منگوایا یہ حال
دیکھکر ہزبر خونخوار زمی صف لشکر سے نکلے بادشاہ اسلام سے اجازت کے خواستگار
ہوئے بادشاہ نے فرمایا خداوند کریم کے سپرد کیا بس ہزبر اجازت لیکر میدان
مین آئے ادھر خونخوار نے اجمال کو بلا لیا اور یہ کہا کہ تجھ سے مقابلہ قہر ش سے
ہوگا تو اب آرام کر یہ تو سلام کرکے پلٹا اور اجمال نے بہرام چرخ زن کو اشارہ کیا
چنانچہ بہرام صف لشکر سے نکلکر میدان مین آیا اور اسنے نہیب دیکر نعرہ کیا ستم بہرام چرخ
زن جو کوئی کہ ہای مرگ ہوده مجھ سے مقابلہ کرے ہزبر یہ صدا سنکے بڑھا اور کہا کہ ہاہی ہے
یار ایچہ داری زمردی نشان ✤ کمان کیانی و گرز گران ✤ لا ضرب بہادری کی یہ کہنا تھا کہ
اسنے گرد آسکے اپنے مرکب کو دوڑ آیا کہ ایک ہالہ گرد سکا آسکے گرد بگیا اسی عالم مین جھپٹکر
تلوار ماری ہزبر کی آنکھین گرد کی وجہ سے بند تھین اسکی تلوار کو آتے ہوئے نہ دیکھ سکا یہ تلوار کھاکر زمین
پر آرہا بہرام علحدہ کھڑا ہوگیا اہل اسلام نے لاش ہزبر کی اٹھوالی اور صف لشکر سے قدح نوش
نکلکر بہرام کے مقابل ہوئے بہرام نے اسیطرح سے گھوڑے کو چرخ دیکر قدح نوش
پر تلوار کا وار کیا اور گرد برگرد کے شہید کردیا یہ حالت دیکھکر یلوش اور آرزو نوش
کے بعد دیگرے میدان مین آئے اس ملعون نے اسیطرح گھوڑے کو چکر دیکر ان دونون
کو بھی تلوار سے مار کر گرا دیا کوچہ فنا کا راستہ لیا دیا لشکر اہل اسلام سے نعرہ افسوس بلند ہوا
اور بادشاہ نے ان دونون کی لاشین میدان سے اٹھوا منگائین یہ حال دیکھکر اندیش کھاکر

کپی زلزال مرکب کو لڑا کر سامنے بہرام چرخ زن کے آئے اور کہا کہ او گبر نابکار آمین تیری گھات خوب جانتا ہون بہرام نے یہ سنکر اپنے گھوڑے کو چمکا کر حلقہ باندھا کپی زلزال کے بھی اپنا گھوڑا آسکے پیچھے لگایا اب یہ چرخ مارنے لگا اور کپی زلزال بھی اسکے پیچھے پیچھے کاوا دے رہا ہی اب چرخ مار کر اور گھوڑے کو ایک مقام پر ٹھہرا کر جو بہرام نے مڑکر دیکھا کودہان نہ پایا پشت پر سے کپی زلزال نے اسکی کمر زنجیر کا بند پکڑ کے گھوڑے پر سے اٹھا لیا اور لشکر اسلام کیطرف اسی طرح سر اٹھائے ہوئے لیچلا بادشاہ اسلام کے سامنے لاکر اور چرخ دیکر زمین پر مارا تو بدن تمام اسکی چور چور ہو گیا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ مرحبا دشاباش کیون نہو ماشاء اللہ آپ کس بہادر کے رفیع ہین جسکا مثل روی زمین پر نہ تھا یعنے علمشاہ رومی سبحان اللہ کس عقلمندی سے آپ نے اسے مارا ہی جسقدر آپکی تعریف کیجائے وہ کم ہی ادھر بہرام چرخ زن کے مارے جانے کا خونخوار کو بہت بڑا صدمہ ہوا ادھر دن بھی قلیل رہگیا تھا آفتاب قریب غروب ہونے کے تھا بس اسنے جھٹ پٹ طبل بازگشت بجوادیا طبل کے بجتے ہی دونون لشکر اپنے اپنے مقام فرودگاہ کو واپس گئے کمرین کھولین سامان استراحت مین مصروف ہوئے خونخوار بھی اپنی بارگاہ مین آیا مگر نہایت ملول اور کبیدہ خاطر بیٹھا ہوا تھا بہرام چرخ زن کے مارے جانے کا اسکو کمال تاسف تھا کہ یکایک سامنے سے آنکر ایک شخص حاضر ہوا اور نہایت ادب سے مجرا کیا خونخوار نے پوچھا تو کون ہی اسنے کہا کہ مہتر آتشبار میرا نام ہی اور مہتر دو فنون کا مین استاد ہون مین نے سنا ہی کہ دو فنون خدا پرستون کے ہاتھ سے مارا گیا ہی مین اسکے خون کا عیوض خدا پرستون سے لینے کے لیے یہان آیا ہون یہ سنکر خونخوار بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ ابھی میرا ایک بہت بڑا رفیق جان نثار بہرام چرخ زن کپی زلزال کے ہاتھ سے مارا گیا ہی جسکا مجھے از حد افسوس ہی یہ سنکر مہتر آتشبار نے عرض کیا کہ حضور مجھے حکم فرمایا جائے مین ابھی آپکے اقبال سے ان سب خدا پرستون کو قتل کرکے اپنا اور آپکا عیوض لیتا ہون اور آپکو خوشخبری سناتا ہون خونخوار نے اجازت دی کہ اچھا تو اپنی کارروائی کر دیکھ مہتر آتشبار یہ ایما پاکر صحرا کی جانب نکل گیا ادھر کا حال یہ ہی کہ کپی زلزال و کپی زلزال و مسرور دیوانہ و سیاوقیلہ بتاہ و حمران شاہ و عرعری تاجدار و قریشی تاجدار و شاہ صفار یہ سب کپی زلزال کے خیمہ مین بیٹھے ہوئے کچھ مشورہ کر رہے تھے اور حالات جنگ پر رائے زنی ہو رہی تھی دیکھا کہ لشکر کے قریب ایک ہنگامہ سا ہوا پوچھا یہ کیا ہنگامہ ہی لوگون نے کہا کہ ایک کتا پہاڑی بہت ہی خوبصورت لشکر مین آنکلا ہی اسکو گرفتار کرنا چاہتے ہین مگر وہ کسی کے ہاتھ نہین آتا یہ سنتے ہی کپی زلزال اس جگہ پر پہونچا اور آواز دی کہ ادھر آ پیپو یہ کہنا تھا کہ کتے نے غور سر سے پانون تک دیکھکر دم کو ہلانا شروع کیا انھون نے ہاتھ پٹہ پکڑ لیا اور اپنے ساتھ خیمے مین پکڑے ہوئے لے آئے اب جو دیکھا کتے کی آنکھ مثل شیر کے ہی اور بہت بھاری کلہ اور نہایت خوبصورت لمبے لمبے بال ہین اور پٹے پر نام حوت آمیشہ پرست کا لکھا ہوا ہی پس معلوم ہوا کہ یہ کتا بھک کر ادھر آنکلا ہی کپی زلزال نے یہ نام پڑھکر کہا کہ اسکو مین خود رکھون گا اور کسیکو نہ دون گا اور خود اسکی پرورش کرونگا ہم لوگون کو

کتے سے بہت اُنس ہوتا ہی یہ کہکر اپنے پاس بندھوا دیا اور بسکٹ منگوا کر اُسکے سامنے ڈالنے
وہ کھانے لگا یہ کتا دروازہ خیمہ پر تاک لگائے بیٹھا تھا اور جو شخص نیا آتا تھا اُسپر غرا کر
مثل شیر کے بھبکتا تھا کپی زلزال اُسے آواز دیکر کہتا تھا کہ ہان ہان یہ ہمارے ملاقاتی ہین
خاموش رہ یہ سُنکر کتا چپ ہو رہتا تھا اُسکے لیے ایک پلنگڑی بچھوا دیکھی یہ کتا اُسپر بیٹھا یہ
خبر مراد شاہ حاکم مراد کوہ اور شہزادہ شاہ دہمایون شاہ ذوالجلال شاہ زرین تمر پدر
فرامرز عادو مغربی کو پہونچی وہ پہلے ہی دانے دینے مبارکباد فتح جنگ بہرام چرخ زن
کے کپی زلزال کے پاس جا نیوالے تھے اب کتے کا جو حال سُنا تو زیادہ تر مشتاق ہوکر
اُسی وقت خیمہ کپی زلزال کو روانہ ہوئے قریب خیمہ کے پہونچے وہ برائے استقبال خیمہ
سے برآمد ہوا اور سب سے مصافحہ و معانقہ کرکے خیمہ مین لایا سب اُسکی کرسیون پر بیٹھے
مراد شاہ نے کتے کو دیکھکر اُسکی بہت تعریف کی کپی زلزال نے کہا کہ یہ حاضر ہی سے آپ
ہی لیجیے جایئے گا انھون نے کہا کہ ای برادر اُسوقت کسکو اپنی حیات کا اعتبار ہی اور کون
جانتا ہی کہ ہم اپنے وطن کو واپس جائینگے بس یہ تماشا جو کچھ ہو رہا ہی دیکھتے جاؤ اور شکر یہ خدا
کہ غنیمت جان لو یہ صحبتین آپس کی اے نادان پھر اگر کون حال ہو جاتا ہی ایکدم مین زمانہ کا
یہ سُنکر کپی زلزال اور کل حاضرین محفل آنکھون مین آنسو بھر لائے اور زمانہ صاحبقران کو یاد
کرکے بہت ہی افسوس کر رہے تھے اور کہتے تھے ؎ بیک ساعت بیک لحظہ بیک دم
دگرگون میشود احوال عالم ؎ کہا چلے اور کیا چل پہل رہتی تھی کہ وہ کمبختین یاد کرکے خار
الم کا نما سا دل مین کھٹکتا ہی کپی زلزال نے کہا کہ میں چاہتا ہی کہ آجکی شب آپ سب صاحب
اور ہم اسی جگہ باہم بیٹھے ہوئے شب بسر کرین کہ مبل جنگ سے بھی ابھی مہلت ہی یہ سُنکر
ان سب نے دہین شب باشی قبول کی پھر رات گئے صحبت ناہموار رنگ کی منعقد ہوئی
اور دور شراب ارغوانی کا چلتا رہا ؎ ساقیا یہان لگ رہا ہی چل چلاؤ ؎ جب تلک بس
چل سکے ساغر چلے ؎ اُسکے بعد یہ سب احباب اُسی خیمہ مین استراحت پذیر ہوئے
یہ تھے ہی لیکن خواب انکا بلند ہوا کپی زلزال نے باقی روشنی گل کرا دی اور یہ شمعین جلتی
بجھ رہے ہین داغ دل تربت ہین جلنے کے لیے ؎ روشنی گل ہو رہی ہی نیند لانے کے لیے
یہ پڑھکر پہرہ دارون کو حکم دیا کہ خبردار ی سے پہرہ دینا کسیکو اندر آنے نہ دینا چنانچہ سب
آدمی باہر پہرہ پر قائم ہوگئے اور یہ کہا کہ خیمہ مین کوئی آدمی نر ہے میرا کتا حفاظت کے
لیے کافی ہی یہ کہکر کپی زلزال بھی لیٹا اور لیٹنے کے ساتھ ہی سو گیا ادھر کتا اپنے پہرہ پر جو شیار
ہوا جب اس سگ ناپاک نے دیکھا کہ یہ سب کے سب سو گئے اُسوقت اُسنے سفوف
بیہوشی اُڑانا شروع کیا اُن سب کے دماغون مین وہ سفوف بیہوشی سرایت کر گیا سوتے
تو تھے ہی اب بالکل ہی غافل و بیہوش ہوگئے اس حرامزادے نے خنجر نکال کر ان سبکو
ذبح کرنے ڈالدیا اور آپ خیمہ کی پشت چاک کرکے بغل مین کھال دبا کر صحرا کی طرف
نکل گیا یہان جب صبح ہوئی اور خادم لوگ حاضر ہوئے تو سبکو بستر دن پر حلال کیا ہوا
اور ہتھیل خنجر بیداد پایا سب مردہ صد سالہ کی طرح رایی ملک عدم تھے اور کتے کا کہین بھی
پتہ نہ پایا معلوم ہوا کہ یہ کتا کوئی عیار تھا یہ سب کے سب خدمت مین بادشاہ اسلام کے

حاضر ہوئے اور کتے کا کل ماجرا بیان کیا اور عرض کیا کہ صبح کو کتے کا بھی پتہ نہ لگا بادشاہ نے افسوس کیا اور فرمایا کہ یہ سب کیسے عقلمند تھے کہ ایک زمانہ مین مہتر برق فرنگی لشکر امیر کتے کی عیاری کر گئے سرداردن کو پکڑ لیگیا تھا وہ تو خواجہ ایسے عیار تھے کہ مہتر برق کو گرفتار کیا اور اپنا شاگرد کیا یہ لوگ اتنا بھی نہ سمجھے کہ غیر کتے سے رکھنے کی ہمین کیا ضرورت ہے بادشاہ نے پوچھا کہ کن کن کو ذبح کیا عرض کیا کہ کپی زلزال کپی زال کپی زلزال مسروق دیوانہ ساقط شاہ صمدان شاہ عرشی تاجدار قرشی تاجدار شاہ صفا ترک شداد شاہ ہمایون بن شداد مراد شاہ حاکم مراد کوہ اور ہلال شاہ زرین کمر پدر فرامرز عاد مغربی یہ بارہ تیرہ سردار دہان قتل ہوئے بادشاہ نے فرمایا کہ یہ سب ایک مقام پر کسطرح فراہم ہوئے عرض کیا کہ بہرام چرخ زن کے قتل کی مبارکباد دینے کوہی زلزال کے پاس آئے تھے اور کچھ اشتیاق کتے کے دیکھنے کا بھی تھا کپی زلزال نے ان سب کا استقبال کیا اور خیمہ مین لایا اور یہ کہا کہ آجکی شب یہین بسر کیجیے ان سب نے منظور کیا انجام اسکا یہ ہوا پیر فرخار ی نے عرض کیا کہ ان سب کی قضا آئی ہوئی تھی یہ کہنکر کہنے ع چون قضا آمد طبیب ابلہ شود ۔ اسوقت بادشاہ نے عیاردن کی جانب نگاہ کی اور فرمایا کہ جسنے ہی تمھارے زندگی پر کہ تم زندہ ہو اور سرداردن کو بون کوئی عیار انکر قتل کر جائے مہتر سرہنگ کمی اور مہتر بچان بن عمرو نے دست بستہ عرض کی کہ ہم بھی آپکے اقبال سے جاکر خوشخوار ین دجال اور حوت آئینہ پرست کو قتل کرینگے اور بغیر انکے قتل کیے ہوئے یہ منہ حضور کو نہ دکھائینگے بقول شاعر ۵ یا اسکو تیرے سوئینگے یا گور مین جاکر ۔ مدفن تو ملیگا جو ترا گھر نہ ملیگا ۔ یہ کہکر دونون عیار لشکر کفار کی جانب روانہ ہوئے ادھر بادشاہ نے ان سب کو تجہیز و تکفین کرا کے دفن کرایا اور فرمایا کہ تم چلو ہم بھی آتے ہین اور افسوس کرتے ہوئے بارگاہ مین آئے ادھر مہتر آتشبار بارگاہ خوشخوار مین آیا حوت آئینہ پرست بھی وہان بیٹھا ہوا تھا اسنے حوت کے قدمون کو بوسہ دیا اور اسنے خوشخوار سے عرض کیا کہ سردار قاتل بہرام چرخ زن نے قتل کرایا ہون خوشخوار نے بہت تمھاری خلعت سے آتشبار کو سرفراز کیا یہ تو خلعت فاخرہ پہنکر بارگاہ سے نکلا اور عرض کیا کہ آج شب کو اور سرداران خدا پرست کو قتل کرونگا آپ آج بھی طبل جنگ کا بجوانا موقوف رکھیے اب کچھ حال عیاران لشکر اسلام کا بیان کیا جاتا ہے کہ لشکر خوشخوار کے بازار چوک مین یہ دونون عیار پہونچے وہان ایک کم سن طوائف کو بیٹھا پایا بچان بن عمرو نے اس طوائف سے کہا کہ تمھاری خواستگاری مین میرے آقا نے مجھے بھیجا ہے تم چلوگی یا انھین یہان لاؤن اسنے کہا کہ مہتر آتشبار مجھے پانچ دن کے لیئے پابند کر گئے ہین اور روپیہ بھی دیگئے ہین یقین ہے کہ اب آتے ہی ہونگے انھون نے کہا کہ مجبوری ہے ذرا اپنی ماماں کو تو بلا لیجیے مین اسکی زبانی یہ پیام اپنے آقا کو پہونچاؤن اسنے ماماں کو ساتھ کر دیا دونون عیاردن نے ایک تنہائی مین لیجاکر ماماں اور بی کا نام پہونچنے کے ایک جاب مارا کہ ماماں گر پڑی بس اسکے کپڑے اتار کر اور گلا اسکا دبا کر ایک نالہ مین پھینکدیا سرہنگ کی ماماں کی صورت بنکر اور اسکی پوشاک پہنکر طوائف کی طرف روانہ ہوا اور بچان سے کہا کہ تم وہان آنکر مجھ سے ملو یہ نقلی ماماں یہان سے آگے آگے آئی طوائف نے کہا آؤ ماماں سنگو کہو وہان کیا دیکھ آئی اور اسنے کیا کہا ماماں نقلی نے کہا کہ ای بی آپتو ایسے

ویسے مونڈے کاٹون کے ساتھ کر دیتی ہین وہ موانڈی پے ہوئے گلی مین مجھ سے کھلی
بازی لگا کرنے وہ تو دو تین آدمی آگئے کہ میری حرست بچگئی یہ کہکر ایک کونہ مین جاکر لیٹ رہی
پریچہرہ یعنی طوائف اٹھی اور اسکے پاس گئی اور کہا کہ مردار پڑی رہیگی کچھ کام کاج کریگی
یہ گھبراکر اٹھی اور ادھر ادھر دیکھکر پریچہرہ کی طرف اُٹ جو کیا تو اسکے منہ سے کچھ دھوان
سا نکلا اور پریچہرہ کے دماغ کے پار ہوگیا یہ دھم سے گر پڑی اودھر پیچان بھی یہ تماشا
دیکھ رہے تھے جلدی سے خیمہ مین آئے اور کہا واہ بڈھے تمہارا کیا کہنا پیچا تم صحبت یافتہ
والد ماجد کے ہو ماما نقلی نے کہا کہ جلدی اسکو صندوق مین بند کرو اور خود اسکی شکل بنجاؤ
پیچان نے پریچہرہ کے کپڑے اتار لیے اور صندوق مین بند کر دیا اور خود اسکے کپڑے اور
زیور پہنکر اور روغن عیاری ملکر اور پریچہرہ کی شکل بنکر سہری پر لیٹ کر دوپہر شب خوابی اوڑھکر
لیٹ رہی اور ماما سے کہا کہ مہتر آتشبار آئے تو اس سے کہنا کہ ہمارے سر مین درد ہے ہمکو
جگائے نہین اسی اثنا مین مہتر آتشبار بھی خلعت پہنے ہوئے خیمہ مین آیا اور ماما سنکو آواز
دی اسنے آنکر سلام کیا اسنے پوچھا کہ بوی کیسی ہین مزاج تو اچھا ہے ماما نقلی نے کہا کہ فرماتی
تھین کہ ہمارے سر مین درد ہے کوئی مجھے جگائے نہین آتشبار یہ حال سنکر قریب سہری جاکر
وہ ڈوپٹہ اسکے چہرہ سے اٹھا دیکھا کہ آنسو ڈبڈبائے ہوئے عجب حسن دے رہے ہین یہ معلوم
ہوتا ہے کہ صدف چشم مین گوہر آبدار خلطان ہین بقول شاعر ؎ ڈبڈبائی آنکھ آنسو تھم رہے
کانسہ نرگس مین جون شبنم رہے ؛ یہ حال دیکھکر آتشبار نے اسے گلے سے لگایا اور ہاتھ پکڑ کے
مسند پر لایا پریچہرہ نقلی نے کہا کہ جو ہمین چھیڑے آلی کرے اسکے ہاتھ ٹوٹین مزا غارت
ہو جائے اور جو ہمارے دل کو جلائے خدا کرے کہ اسکا دل بھی کباب ہو آپ تو شب بھر
گلین جلسہ مین رہے خوب مزے اڑائے اور ہم شب کو اکیلے تڑپا کیے اور یہ شعر پڑھتے رہے
سینہ مین کباب بنکے بدلی مین کر دین ؛ او بادہ نوش اب بھی آ تجھ بن طپیدہ ہون ؛ اور کبھی یہ
کہتے تھے ؎ دلا تو منتظر جسکا ہے وہ از صد فزی ہے ؛ اب اوپنی دوپہر سے رات آئی کون تا
ہے تو یون تڑپ تڑپ کر رات بسر کی اب ہمارا دل دکھانے کو آگئے ہین آتشبار نے کہا
اے جان جہان دای آرام دل مشتاقان قسم ہے تیرے ہی جان کی جو مین ذرا بھی جھوٹ کہتا ہون
کسکی عیاری کرکے کبھی زلزال کے خیمہ مین رہا اور بارہ خدا پرستون کو قتل کرکے آیا اور یہ
خلعت پایا تم اور کوئی گمان نکرو یہ سنکر وہ ہنسی اور خوش ہوئی اور جلدی سے پاندان
کھینچکر اسنے بہت سا تخم گلوری بنا کر اور اپنا دھولنا کھول سے مشک نکالا اس پان مین ڈالکر
اپنے ہاتھ سے گلوری اسکے منہ مین دی آتشبار اس پان کو کھاکر از حد خوش ہوا فرط مسرت سے
پھولا نہ سماتا تھا کہ آج اس نازنین نے اپنے دست نازک سے گلوری کھلائی سہر آتشبار نے
اشارہ کیا ماما سے کہ اوگالدان اٹھا دے پریچہرہ نقلی نے کہا کہ کیا گلوری کچھ بدمزہ تھی تم بھی
کتنے بدتمیز ہو پان کی پیک نگلکر اسکا مزہ تو دیکھو آتشبار نے ایسا ہی کیا بعد ایک ساعت
کے آتشبار نے کہا اخوہ کیا گرمی اسنے کی ہے یہ کہنا تھا کہ پریچہرہ نقلی نے اسکا ہاتھ پکڑ کے
کہا کہ آؤ سہری تک چلو یہ گرمی دفع ہو جائیگی یہ کہکر اسنے لیکر چلی وہ تیسرے قدم پر لڑکھڑایا
اسنے ہاتھ چھوڑ دیا یہ چیخ مارکر زمین پر گر پڑا مہتر سرہنگ بھی آئے اور چادر عیاری

کمر سے کھولکر اسکا پشتارہ باندھا اور مہتر پیچان بن عمرو سے کہا کہ یہ جو کچھ مال و اسباب ہے
لیچلو پیچان نے کہا کس غرض کے لیے ہو سرہنگ نے کہا کہ ہمارے طمع مال و زر کی والدہ ماجدہ ہی نہیں بلکہ یہ
آپ بھی قبحا ہیے سرہنگ نے کہا کہ مین کیا کرون گا غرضکہ سرہنگ تو پشتارہ لیکر خدمت
مین بادشاہ اسلام کے چلا اور پیچان سے کہا کہ تم بھی آؤ پیچان نے کہا کہ بنیر خونخوار کے
مارے مین نہین آونگا سرہنگ تو لشکر اسلام کی طرف چلا اور پیچان بن عمر مہتر اشتہار
کی شکل بگڑ طیار ہوا اور وہی خلعت پہنکر بارگاہ خونخوار مین پہونچا اسکو یہان چھوڑا جاتا ہے
اور دو کلمہ سرہنگ کمی کے بیان کیے جاتے ہین کہ یہ پشتارہ لیے پہنچے بادشاہ اسلام
کی خدمت مین پہونچے اور پشتارہ اشتہار کا سامنے ڈالدیا بادشاہ اسلام نے پوچھا یہ کون ہے
عرض کیا اشتہار ملعون ہے جسنے بارہ سرداران اسلام کو شہید خنجر بیداد کیا ہے بادشاہ نے فرمایا
کہ ستون بارگاہ سے باندھکر اسے ہوشیار کرو چنانچہ حسب الارشاد بادشاہ تعمیل حکم کی گئی
اور فتیلہ رفع بیہوشی دیکر اسکو ہوشیار کیا انکھ جو اسکی کھلی تو اسنے اپنے تئین ستون بارگاہ سے
بندھا ہوا پایا سمجھا کہ پیچہ نہ تھی وہ کوئی عیار تھا جو مجھے غافل کرکے باندھ لایا بادشاہ
اسلام نے پوچھا کہ کیون خرامکرادے تجھے رحم نہ آیا کہ تو نے موتے ہوؤن کے سر کاٹ کر
انکو خواب مرگ سے ہم آغوش کیا عرض کیا کہ اے حضور ہلوگ عیار ہین جسکے تابعدار ہین
اسکے حکم کی پابندی کرتے ہین جو وہ کہتا ہے اسکی تعمیل ارشاد بجالاتے ہین ہلوگ اصیل
نمکخوار کا خواص رکھتے ہین پیر فرخاری و ملک قہرش والقاش خون اشام اور
دیگر سردارون نے اسکی مکاری کی تعریف کی بادشاہ نے کہا کہ مذہب کے بارہ مین تو کیا
کہتا ہے اسنے عرض کیا کہ مین عیاری مین زیر ہوا ہون مجھے مذہب حضور کا قبول کرنے مین
کوئی عذر و انکار نہین ہے مین بلاتامل مذہب اسلام اختیار کرتا ہون بادشاہ اسلام نے پیر فرخاری
و ملک قہرش کی طرف دیکھا انھون نے عرض کیا کہ ہمکو اس مکار کے کہنے کا ہرگز یقین نہین
ہے بادشاہ نے فرمایا کہ قاعدہ شرع ظاہری پر ہے اسمین کوئی عذر نہین ہو سکتا دل کا حال
عالم الغیب جانتا ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے کھولدو اور کلمہ تلقین فرمایا یہ بگڑ کلمہ پڑھکر
طوطے کیطرح مسلمان ہوا اپنے لباس کفر کو بظاہر ترک کرکے شیوہ خدا پرستی کا اظہار کیا اور
پوشاک حق شناسی پہنی سرہنگ کمی سے کہا کہ میرے بیٹھنے کے لیے کوئی جگہ تجویز فرماے
یہ کہکر دل مین خیال کیا کہ یہ دو عیار گئے تھے ایک تو مجکو یہان باندھ لایا دوسرا جو یہان
موجود نہین ہے ایسا نہ ہو کہ وہ خونخوار پر کوئی عیاری کرے تو بڑی خرابی ہو وہ عیار یہان دکھائی
نہین دیتا یقینی وہ اسی فکر مین گیا ہوگا میرا قیاس غلط نہین ہو سکتا یہ تصور کرکے اسنے
سرہنگ کمی سے کہا کہ مہتر ہی میرے مسلمان ہونے کا حال خونخوار کو معلوم
نہین ہے اگر آپ میرے ہمراہ چلیے تو ان دونون ملحدون کو باندھ کے اسی مقام پر قتل کرا دیجیے
کہ بعد میرے پاک ہو اگر یہان بادشاہ کے حضور مین آئیگا اور وہ مکار کچھ عذر کریگا تو
بادشاہ اسکو چھوڑ دینگے کیونکہ بادشاہ سلامت بہت رحمدل ہین یہ سنکر سرہنگ کمی بہت
خوش ہوے اور اسکے ہمراہ چلے اس مکار نے راہ مین ایک مقام ویرانہ پاکر سرہنگ کے خنجر مارا کہ
انکا شکم چاک ہو کر انتڑیان باہر نکل آئین اسنے سرہنگ کو کھینچکر اور ایک درخت پر انکی لاش

آپ اپنی اصلی صورت پر لشکر خونخوار مین پہونچا یہان کا حال عرض کیا جاتا ہی کہ پیچان بن عمرو جو آتشبار کی شکل بنا بہ خونخوار کو جام شراب پلانا چاہتا ہی تھا کہ عین وقت پر آتشبار بھی وہان آن پہونچا اور دیکھا کہ عیار میری صورت بنا ہوا شراب بیہوشی آمیز پلایا ہی چاہتا ہی لپکا پیچھے پشت پر سے آنکر حلقہ اسکے گلے کا اسکی گردن مین پہنچا دیے یہ تو غافل تھا ہی غفلت مین پھنس گیا آتشبار نے خونخوار سے اپنا عیارون کے ہاتھ سے گرفتار ہونا اور بادشاہ اسلام کے سامنے پہونچکر بکر مسلمان ہونا اور فقرہ سے سر بہنگ کمی کو اپنے ساتھ لاکر قتل کرنا صحرا مین اور خود یہان پوچھنا یہ سب حالات بیان کیے خونخوار یہ اجرا سنکے بہت خوش ہوا اس بخت آتشبار نے پیچان کو خونخوار کے سامنے قتل کرکے بچان کیا اور خود آتشبار پیچان بن عمر کی صورت بنکر لشکر اسلام مین بحضور شاہ جمجاہ پہونچا اور دونون لاشین سامنے رکھدین اور عرض کیا کہ حضور آپ نے اسکو چھوڑکر سر بہنگ کمی کی جان ضایع کرائی مین نے بڑی مشکل سے اس حرامزادے کو گرفتار کرکے قتل کیا اور سر اسکا حاضر لایا بادشاہ اپنے عیارون کے لیے بہت روئے اور نہایت رنج و تاسف کیا اور فرمایا کہ اب سوائے ستر پیچان بن عمر کے کوئی عیار کامل فن نہین رہا ان لوگون نے اپنی زندگی مین بڑے بڑے کام کیے تھے غرضکہ دونون لاشون کو دفن کرادیا بعد دفن ہو جانے لاشون کے پیچان نقلی سر بہنگ کمی کے لیے روتا ہوا اپنے مقام پر آیا ادھر قارن نیزہ سراپ نے پیچان نقلی کو اپنے خیمہ مین بلایا اس خیال سے کہ آج شب کو یہ میری حفاظت بھی کریگا اور اپنا دل بھی بہلائیگا دوپہر رات تک باہم باتین ہوتی رہین اسکے بعد خود سہری پر گیا اور پیچان نقلی سے کہا کہ مین تو اب سوتا ہون تم شراب کا قلل کرکے اپنی حفاظت کرنا اس حرامزادے نے تھوڑی دیر کے بعد آپ سادی شراب زہرناکی اور خدمتگارون کو بیہوشی آمیز شراب پلائی وہ پیتے کے ساتھ ہی جہان بیٹھے تھے بیہوش ہوکر جہان کے تہان رہگئے پیچان نقلی نے سب شمعین گل کردین صرف ایک شمع رہنے دی اور قارن کو بھی سنوف بیہوشی سے بیہوش کیا اور خنجر نکالکر اسکا گلا کاٹ دیا اور خدمتگارونکو بھی قتل کرکے راہی ملک عدم کیا اور خود بچالاکی تمام پشت خیمہ چاک کرکے نکلگیا ایک لمحہ توقف کیا یہان سے نکلکر قریب خیمہ شرارہ کج گردن پہونچا اور پروانہ بیہوشی آمیز شمعون پر اڑا دیے آنکی چراہند جو پہلی سب خدمتگارون وغیرہ کے دماغون مین سرایت کرگئی سب کے سب بیہوش ہوگئے بس یہ جلدی سے خیمہ مین داخل ہوا اور خنجر نکالکر سبکو ذبح کردالا اب یہان سے جو نکلا تو قریب خیمہ ملک قہرش کے پہونچا اور دل مین خیال کرنے لگا کہ اگر اس سردار کو مار لیا تو گویا چراغ لشکر اسلام گل کردیا یہ خیال کرکے اسنے نقب لگانا شروع کی اور قریب سہری ملک قہرش کے دہنہ نقب تیار توڑا اور سر اپنا نکالکر دیکھا کہ سب آدمی خادم و خدمتگار وغیرہ سو گئے ہین اور ملک قہرش کی بھی نغیر خواب بلند ہو خراٹے لے رہے ہین اسنے کیسہ عیاری نکالکر سانپ ہے ہین مثقال سنوف بیہوشی اسپر رکھکر تنفسون کے قریب لیگیا جانتا تھا کہ پھونکے کہ ادھر خواب مین ملک قہرش سے ایک بزرگ نے کہا کہ جلدی ہوشیار ہو کہ آتشبار عیار پیچان بن عمر کی صورت بنکر تیرے مارڈالنے کی فکر مین تیرے خیمہ مین گیا ہوا ہی یہ واقعہ عالم رویا مین دیکھکر قہرش کی آنکھ کھل گئی

تو دیکھتا کیا ہو کہ مہتر بچان کچھ عیاری ہاتھ مین لیئے ہوئے سہری کے قریب بیٹھا ہو اور
متعفنون کے پاس لیجاکر سفوف بیہوشی سونگہانا چاہتا ہو بس ملک قہرش نے قصد کیا
کہ پکڑ لون لیکن اسکی کلائی پر ہاتھ ڈالا وہ جھٹکا دیکر نکل گیا اور یہ عیاری قہرش کے ہاتھ
مین رہگیا اور وہ بھاگا قہرش بھی اسکے پیچھے جھپٹے جب اسنے راہ نپائی تو لنگب کی راہ
سے سر ڈالکر بھاگنے کا ارادہ کیا قہرش نے دوڑکر دونون پاؤن اسکے پکڑ لیئے اور
کھینچ لیا اسنے کہا کہ مین مین ہون بچان بن عمر بادشاہ سلامت نے کہا تھا کہ قہرش
کو پکڑنا ایسا ہو کہ قلوذ و الامان کا یہ حاکم بن جائے اسواسطے مین یہان آیا تھا اور یہ
کرتا تھا قہرش نے کہا کہ او حرامزادے مجھے خواب مین ابھی بشارت ہوئی ہو کہ بچان
عیار اور سرہنگ کمی کو قتل کرکے اور بچان کی صورت پر شکل ہوکر میرے قتل کے ارادہ سے
آیا ہو تو مہتر اسنے کہا اب مین سمجھے اب تو چھوڑتا ہون بس اسے باندھ لیا رات صبح کا
قریب تھا اسکو محفوظ مقام پر بند رکھا اور صبح کو بادشاہ کی خدمت مین پیش کیا اور کل حال
بیان کیا بادشاہ نے فرمایا تو نے بدعہدی کی اور میرے عیارون کو قتل کیا بادشاہ جمجاہ یہ
کہہ ہی رہے تھے کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ قارن نیزہ سر اسپ اور قمرالزمان گردن
اپنے اپنے حیمون مین سب خدمتگارون کے قتل کیے ہوئے پڑے ہین بادشاہ نے یہ کیفیت
سنکے فرمایا کہ یہ کام بھی اسی دلدار زمانہ کا ہی ملک قہرش نے آنکھ دونون نامگین اس حرامزادے
کی پھوڑ کر چیر ڈالا اور لاشہ بارگاہ کے باہر پھینکوا دیا یہ خبر خوشخوار بن دجال کو پہونچی اسنے
افسوس کیا اور حکم دیا اس ملعون نے کہ بجے طبل جنگ یہ خبر بادشاہ اسلام کو بھی ہوئی آپنے
بھی طبل رزم بجنے کا حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی تاہید ربانی طبل جنگ نوازش ہین آئے
چنانچہ جسقدر دن باقی تھا اتنا دن اور تمام رات دونون لشکرون مین طیاری دوربینی الات
حرب و ضرب ہوا کی ہر سمت ہنگامۂ قیامت برپا تھا نقیب ہر سمت پکار رہے تھے بہادرین
کو کلمات شجاعت پہلوانان گذشتہ کا ذکر نخست جدال و قتال دلاتے تھے اہل اسلام غسل فرماکر
پوشاک کو کفن سمجھکر خنوط کرتے تھے مشت خاک گریبان مین رکھتے تھے کہ اپنی خاک تو ٹھکانے
ہو جیوا شش جیل کوے نہ کھائین بعد مرگ تو آسمان سے دو گز زمین چھینکر اپنے قبضہ مین لائین
ایسا خلعت کہان میسر ہوگا امید رکھین آسمان سے ہم دو گز کفن ملیگا کسی دن بیجل سے الحاصل
بارہ پہر تک ہنگامہ شر و فساد گرم رہا بہادرون کے قبضے کھسکتے رہے سبزون کے پھول اور
خنجر چلتے رہے آخر نسیم سحری سن سن شمل تیر کے چلی اور گل خورشید خارہاے شعاع مین ایسا طرح
گھس ہوا کشش چرخ مین ظاہر ہوا کہ جیسے اسد میدان جرات نیزون مین گھستا ہی نظم سحر کو تیغ
خورشید نکلو کہ شفق خون کفن افگندہ بردوش کفن بردوش دبر کف تیغ و خنجر ہا
روان آمد بجنگ نجم زاہر ز نار دیو و تیغ و خنجر صاف ہوا گشتہ پرند آہنین باف بادشاہ
اسلام نے بعد ادا کے فریضہ نماز سحر دست دعا بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیا کہ ای خالق لیل
و نہار سنتے ہے اس لشکر دسیاہ کفار پر فتحیاب فرماکر سرخرو کرنا اور بادشاہ تضرع و زاری بدرگاہ
باری کرتے تھے اسطرف دلاوران جرار و سرداران نامدار لشکر کو لیکر دشت نبرد مین جاتے تھے
ہوا سے غول اور گرد سے گروہ مصاحبون اور رفیقون کے در دولت آستان ظل اللہ شاہ

گیتی ستان پر حاضر ہوتے تھے کہ یکایک سلطان عالم پناہ برآمد ہوئے بادشاہ کا جمال نظر آتے ہی ہر شخص بجرے کو جھک گیا مرد ہے نے نگاہ روبرو دیکھکر تسلیم و آداب کرنا ہر ایک کا جدا جدا تخت شاہی کو بوسہ دیکر سب نے بیچ مین کر لیا اور سواری حضور عالم کی دھدہ گاہ مصاف کی طرف چلی سرداران نامدار و افسران آزمودہ کار کل لشکر کے آگے ہو کر روانہ ہوئے اسوقت اس لشکر نصرت اثر پر عسکر نجوم فلک نثار تھا کہ ابیات ۔ زادان اسپ بازین مکلل ✤ برفتار از صبا صدرہ معجل ✤ ہزاران فیل ہر چون کوہ الوند ✤ تو گوئی آسمان مانند بودند ✤ شمار فوج شہ افزون ز تعداد ✤ ہمہ سرکش قوی دل ہیچو فولاد ✤ نکو آرایشے زاندازہ بیرون ✤ چمن را شد ز رشک دل پر از خون ✤ قصہ مختصر بڑے جاہ و تجمل سے برآمد دست مصاف ہوئے کہ اگلے سے اس فوج دریا مثال و لشکر موج کے فلک شش شیشہ ساعت نبگیا اسقدر غبار بلند ہوا پلٹنون اور رسالون مین طرم بجے ترنگے پھنکے ہل من مبارز کی صدا بلند ہوئی کہ بہرام چرخ فلک پر گھبرایا قوس فلک ہاتھ سے چھٹی تیر سپہر کو قلم بنا کر سپہگری مہوری مشیون مین نام لکھایا غرضکہ پرے صفون کے جمے دلاور اگے بڑھکر ٹھہرے تھے کہ سامنے سے لشکر کفار نظر آیا شمشیرین کاندھون پر تھے دریاے آہن مین غوطہ مارے خوشخو کے مرکب کو گھیرے ہوئے صحراے قتال مین وارد ہوئے اور صف کرا ہو کر لشکر کو ترتیب دیا اونچی نیچی زمین بلندارون نے برابر کی اور سقون نے آبپاشی کر کے گرد و غبار مٹھایا میمنہ و میسرہ وغیرہ کا راستہ ہوا نقیبون نے غلغلہ صداوی کر دنیاے فانی مین نوجوانو زندگی کا عرصہ تنگ ہے یہ میدان مصاف جاے نام و ننگ ہے زینت وہ بزم شجاعت ہو شمع ناموری روشن کرو جوشش جرأت و جنگ رستمی دکھاؤ و لغجراے نظم جب کام تو نیزہ و تیر سے ✤ تلوار چلے عدو سے بھڑکے ✤ وہ تمسے عیان ہو شان جرأت ہو دنیا مین رہے نشان جرأت ✤ آب شمشیر خوب برسے ✤ باقی کو دہان زخم ترسے ✤ ہو گلشن نام و ننگ شاداب ✤ تحسین کرے تہہ روح سہراب ✤ نقیبون کی صداسے بہادر اشاش ہوئے نامرد بہ حواس ہوئے جب نقیب نقابت کر کے ہٹے تو لشکر کفار سے ارجال دیو سنگ چوب تیرہ سوسن کی باندھے ہوئے میدان مین آیا اور طرح شوری کر کے سراپا میدان کا دکھایا اور بہیت و سطوت رجز پڑھنے لگا نظم مین ہی رستم وقت ہون بیگمان ✤ نہین اور مجھسا کوئی پہلوان ✤ جوان مردیون پر اگر آؤن مین ✤ نیا رنگ دنیا مین دکھلاؤن مین ✤ نہ مجھے سبطرح سے ہے زیبا غرور ✤ مری تیغ اٹھائے رخ مہ سے نور ✤ ہر کوئی اہو فرقہ اسلامیان تم مین ایسا کہ مجھ سے کرے نبرد ہو اس نہیب کو سنکر مظفر شاہ فاریابی نے اپنے گھوڑے کو مہمیز کیا اور میدان مین جانے لگا لوگون نے دیکھکر کہا کہ اے مظفر شاہ تمہارا یہ تن ایسے پہلوان دیو سیرت سے لڑنے کا نہین مگر انہون نے جواب دیا کہ جب نوجوان نوجوان سردار و بہادر ہمارے رہے تو مین دنیا مین رکھکر کیا کرونگا یہ کہکر سامنے اس مردود کے پہونچے ارجال نے کہا کہ کیون تو اپنی جان سے بیزار ہے مظفر شاہ نے کہا تو یہی خیال کر کہ ہم خوب جانتے ہین کہ تیری چوب سے پناہ ملنی ممکن نہین ہم بھی بہادر اور جیدار ایسے ہین کہ تیرے مقابلہ مین آئے ہین تو اپنا حربہ کر اب جو اسنے چوب ماری انہون نے خالی بھی دی اور سپر کو اٹھائے کھڑے رہگئے یہ چوب جب پڑی تو استخوان تک انکے ریزہ ریزہ ہو گئے پتہ بھی نہ لگا ارجال نے یہ دیکھکر کہا کہ اگر ایسے گھنے ہوئے پہلوان ہین

تو مجھے میری کا ہیکو ہوگی یہ کلام سنکر الفاش خون آشام کی آنکھون مین خون اتر آیا
اور مرکب کو چھیڑکر میدان مین پہونچا بعد گفتگوے بسیار ارجال نے اسی چوب کو اٹھاکر
مارا اسنے گرز کو اٹھاکر اسپر چوب کو روکا ایک تڑاقا ہوا اور چوب گرز کے ٹکراتی ہوئی
اسطرح سے اتری جیسے کہ کوئی گنہگار حاکم کے سامنے جاتا ہوا ٹھہراتا ہے وہ چوب انکر کرون
مرکب پر پڑی مرکب کا سر شق ہوگیا مرکب نے چرخ کھایا اس حرامزادے نے گھومکر
دوسری چوب ماری کہ الفاش کے سر کے ہزار ٹکڑے ہوگئے لاشہ زمین پر پھڑکنے لگا
الفاش کے ملازمون نے لاشہ کو اٹھایا اور ملک قہرش نے بادشاہ اسلام کی خدمت
مین حاضر ہوکر کہا کہ خدا حافظ ہے اور یہ کہکر مرکب کو مہمیز کرکے میدان مین آئے لشکر کفار
کے لوگ ہنستے تھے اور خوش ہوتے تھے کہ خدا پرستون کا بڑا سردار مارا گیا کہ قہرش نے
آواز دی کہ لا حرب بہادری کی سے بیار اسپہ واری زمردی نشان ۲ کمان کیانی و گرز گران ٭
یہ سنکر ارجال نے اپنے گینڈے کو چھیڑکر دو دستی چوب قہرش پر ماری قہرش نے اپنے
گرز پر اسکو روکا اور چوب کو اپنے سر سے الگ پھینکا اور جھپٹ کر آپ گرز مارا اسنے
دونون ہاتھون سے چوب کو پکڑکے سر کی پناہ کیا اب جو قہرش کا گرز آیا (یہ ثانی لنبد ھور
ہے اور سترہ سو من کا گرز باندھتا ہے) اور اسی چوب پر پڑا تو چوب کو توڑکر سر پر آیا اور سر گینڈے
کے ایک تھل تھلا گوشت کا بنگیا ارجال دیو سنگ واصل جہنم ہوا خونخوار نے جب یہ حال
دیکھا فوراً حکم دیا کہ یہ خدا پرست جانے نہ پائے سب گھیر کر اسے مارو خبردار یہ میدان سے
زندہ نہ جاسکے غضب کیا اسنے کہ ارجال ایسے پہلوان زبردست کو اسنے ہلاک کیا بس
یہ حکم سنکر اسکے سردارون نے کرکا کر کرکا کر پوھا بگ کا دیا اور گھوڑون کو ہکا دیکر چارون
طرف قہرش کو گھیر لیا ادھر بادشاہ اسلام نے فوج کو اشارہ کیا اور خود بھی بادشاہ فلک
بارگاہ نے مرکب طلب کیا اور سوار ہوکر گھوڑا ڈالدیا اب تو یہ کیفیت ہوئی کہ سب چلے غول کے
غول ٹوٹ کے غنٹ ٭ گئے سو من وگرز باہم پیٹ ٭ یا دون کے اک سمت ہے ہوئے ٭ ٭
سوار آپس سے لڑتے ہوئے ٭ سر کے بال اپنے علمون سے کھول ٭ لگے پیٹنے سر و ماے
دھول ٭ عجب طرح سے تلوار زور شور سے چل رہی تھی کہ مریخ فلک بھی بالاے آسمان
لرزان تھا آفتاب کا رنگ زرد ہوگیا تھا اس صدمے سے کہ ایسے جوان منتخب روزگار
آج زیر زمین پنہان ہو جائینگے جنکا ثانی دنیا مین نہ تھا ہر ایک یادگار رستم و سہراب
تھا جنکے نہیب شمشیر سے زہرہ کا دل آب آب تھا غرضکہ لشکر اسلام فوج خونخوار پر حملہ
طبل و بوق دنای حرکی کوس ملا دو بحر ذخار لشکر باہم ملگئے اور تلوارون کی مزاج اٹھنے لگی کشتی
حیات طوفانی ہوئی کہ نظم بگڑی ہر سمت سے جب فوج اسلام ٭ رزہ پوشون کے آگے
سب تدام ٭ نقیبون نے دلیرون کو کیا گرم ٭ ہوئے دل سنگ اور جانی رہی شرم ٭ صدائے
کرنا جو ہر کہین تھی ٭ غبار آسا پراگندہ زمین تھی ٭ سرون پر نعل تو سن بولتا تھا ٭ نقیبون کا
جگہ رن بولتا تھا ٭ ہوا دریاے خون ہر جوہر تیغ ٭ جو نظر آتا تھا وہ میغ ٭ جو کوچے
تھے وہ لاشون سے پٹے تھے ٭ قدم آگے جو تھے دھے گئے تھے ٭ جوانون کے پرے خالی پڑے
تھے ٭ کئی لشکر بڑے خالی کئے تھے ٭ بہادران اسلام نے کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگادیے تھے تھکر

بادشاہ اسلام کے فوج خونخوار پر گرے تھے تلوار کی ہوا سن سن چل رہی تھی غبار کیطرح
جانبین ہر ایک کی پریشان تھین روحین رہرو جادہ عدم ناشاد و نامراد تھین دو عسکر جنگجو
کینہ ور تھے علم تیغ و بازو سپر تھے کہ سے کیے کشتون کے پشتے خسب دستہ پر سے
خالی ہو گئے میدان معمور ہزارون کی رگ اسطرح سے راہ شدہ کافر لڑ رہے تھے
قصہ کوتاہ تا دوپہر یہ شگامہ کارزار گرم رہا آخر کو خونخوار خود تلوار پکڑ کے کہ کارزار مین
آیا اور خدا پرستون کو قتل کرنے لگا اس اثنا مین طہماس ترک خجندی کا بہادر جوان
آدمخوار سے ہو گیا طہماس نے تلوار ماری اسنے اٹھا کے سپر کو چہرہ کی پناہ کی سپر کو کاٹکر
تلوار طہماس کی خود تک آگئی اور آگے نہ بڑھی طہماس نے کہا انا للہ و انا الیہ راجعون معلوم
ہوتا ہے اب قضا آگئی کہ میری تلوار آگے نہ بڑھی اور خود پر جاکر رک گئی اب جو تلوار جوان
آدمخوار نے ماری تو طہماس کے سر پر چکی سپر کو پھینکر صندوق سینہ مین در آئی طہماس گرے
اور داعی اجل کو لبیک کہکر عازم گلگشت جنان ہوئے آدمخوارون نے لاش کو کھانا شروع
کیا یہ سرگذشت دیکھکر بہرام صحرانشین آپڑا اور جوان پر تلوار ماری اسنے خالی دیکر ہاتھ جو مارا
تو کاسۂ سر مین در آئی اور آدم خوارون نے بہرام کو گھیر لیا بہرام نے آواز دی
کہ اے پیر فرخاری طہماس کو تو آدم خوار کھا گئے اب میری آتش کو بجھانا
پیر فرخاری نے کہا کہ اے برادر اپنی ہی گور کا پتہ نہ ہوگا یہ کہکر اس جری نے
گھوڑا ڈالا اور آدم خوارون کو قتل کرنا شروع کیا ادھر بادشاہ اسلام نے
جو مرکب کو ڈالا ہزارہا کفار کو قتل کر کے علمدار لشکر حوت کو جا گھیرا قتل کیا اور آواز
دی کہ او مراز اے آتشپرست تجھے اپنی قضا پر حیرت ہو جائیگی مثل تصویر کے
تو میری نگاہ مین آتا ہی اس حیرت زدہ نے چاہا کہ جوہر سپاہگری دکھلاوے بادشاہ
نے کہا کہ ساری تیری علمی دھلی جاتی ہی او مراز اے یہ دنیا سب دھوکے کی ٹٹی ہی بس
یہ کہکر بادشاہ بڑھے کہ حوت کے تخت پر سے بڑھکر تلوار ماری آپ نے
مرکب چمکا کر انداز صاحبقرانی کو دکھا دیا اور اسکے ہاتھی کی مشک پر دو تین
قدم آپ نے مرکب سے بڑھا دیے اور اسکے ہاتھ سے تلوار چھین لی اور کمر زنجیر کا
بند پکڑ کر ہاتھی سے اٹھا لیا اور مرکب کو ٹھہرا کر زمین پر قائم کر لیے اور چرخ دیکر اچھالا
یہ ہائے ہائے کرتا تھا اور کہتا تھا کہ لوگو بچاؤ بادشاہ نے مجھے اچھالا اب نوبت
کی طرف آتا تھا کہ بادشاہ نے اسکو آتے آتے چور نگ ہوا کر دیا جب اتفاق خونخوار
بن دجال حوت کی آواز پر قریب آگیا تھا اور بادشاہ لشکر حوت سے لڑ رہے
تھے کہ خونخوار نے پہلو پر سے آکر بادشاہ پر تلوار ماری تلوار کھا کر آپ گرے ادھر ملازم
بادشاہ کے انکو لیکر چلے ادھر حال پیر فرخاری کا بیان ہوتا ہی کہ نہایت جرات
کے ساتھ انکر جوان آدم خوار کو ٹوکا آگے سے تلوار ماری انھون نے خالی دیکر جو ہاتھ
مارا تو جوان آدم خوار کے سر پر تلوار چمکی اور کاٹ کر سینہ صندوق مین آ رہی
ملک قہر شکل نے آواز دی کہ بادشاہ نے تو حوت کو مارا اور خود بھی جام شہادت
نوش فرمایا اس خاسر خونخوار مین دجال کو لینا کہ اب لشکر کفار مین یہی ایک جوان رہ

باقی ہی سنکر اقبال گرز دندان نے پہلو سے نکل کر تلوار جو ماری تو پیر فرخاری
کا سر بھی اڑ گیا قہرش نے یہ واقعہ دیکھکر اپنے مرکب کو اڑایا اور قریب آنکر اقبال کر
جو ایک گرز مارا تو یہ بھی مثل کوفتہ نرم کے ہو گیا اس اثنا مین خوشخوار دنا باد نے پشت
قہرش پر آکر ایک گرز کی ضرب لگائی کہ اسکے مرغ روح نے بھی قفس عنصری سے
پرواز کیا راوی کہتا ہی کہ جسقدر سرداران نامدار برائے مدد بادشاہ اسلام آئے تھے
وہ میدان مصاف مین بڑے جوش و خروش کے ساتھ لشکر کفار سے لڑے اور ہزارہا
کفار قتل کر کے جوانمردی و جرائت سے عرصۂ کارزار مین سرخرو ہوکر شہید ہو گئے یعنے
پرسیاے فرنگی فریدون زمچرودی سلطان بخت سوئی قارن سخت مغربی
رسیحان شاہ مغربی عامر شاہ برودباری وغیرہ یہ سب کار نمایان کر کے اور جوہر اپنی
شجاعت و جوانمردی کا دکھلا کر شہید ہو گئے ہزارہا کافر خاسر داکثر سرداران نامور انکی
تیغ جانستان سے ہلاک ہوکر داصل جہنم ہوئے بڑے بڑے معرکون مین ان بہادرون
نے داد مردی و مردانگی دی ہی کہ نام آنکے صفحۂ دہر مین یادگار رہینگے افسوس ہی کہ اس
معرکے مین سب شہید ہوکر حق تک صاحبقران سے ادا ہو گئے جان شیرین اپنی
بادشاہ اسلام پر نثار کردی الحاصل جہان تک کہ طاقت تھی خدا پرستون کی اہل اسلام کو ملتی
رہین وہان تک آدمخوارون سے اور بچانے سے بچاتے تھے کہ اتنے مین خوشخوار سے
آنکر ہرکارے نے عرض کیا اور کافر کو اسطرح پر دعا دی کہ ؎ ای سرت سبز تا خزان بچرد
شکمت طبل تاسگان بدرند ✤ گردنت نیزہ رنگارنگ ✤ بر سر تو ہوا کلان بزنند ✤ شہنشاہ
کی عمر کوتاہ ہو ہلوگ خبر لائے ہین کہ سنحوس تیر انداز اور بخیل تیر انداز اور قریوس خشت انداز
مع چالیس چالیس ہزار تیر انداز و خشت انداز کے قریب لشکر اسلام آپہنچے ہین لیکن آپکی فوج
لشکر اسلام مین ملی ہوئی ہی اسلیئے وہ حملہ نہین کرتے آپ اپنے لشکر کو لشکر اسلام سے علحدہ
کرلین تاکہ وہ حملہ کرین خوشخوار نے یہ سنکر طبل بازگشت بجوا دیا لوگون نے یہ حال دیکھکر کہا
کہ اونامرد بے سردار لشکر سے یون بھاگے ہین کیونکہ بسبب سونے بادشاہ لشکر کے
فوج بیسر سردار ہے کی ہی اسپر شکوہ یہ خوف غالب ہوا کہ طبل بازگشت بجوا دیا ارے نیدل کچھ
تو قیام کیا ہوتا اور دیکھتا کہ یہ فوج بے سردار کے کیونکر مقابلہ کرتی ہی مگر تجھے اتنی ہمت و
جرائت کہان تو نے یہی وقت غنیمت جانا اور طبل بازگشت پر چوب دلوادی خوشخوار
نے ان باتون کا کچھ جواب نہ دیا خاموش ہو رہا اور جلدی جلدی اپنی فوج کو پڑاؤ کیطرف
لیگیا سب لشکر نے کمر کھول اور اپنی اپنی قیام گاہون پر بستر جماکر قیام پذیر ہوے
اسنے لاشین اپنے لشکر کے مقتولون کی اٹھوانا شروع کین ادھر لشکر اسلام نے بھی
اپنے یہان کی لاشین اٹھوائین مضطرب الحال عالم سراسیمگی و پریشانی مین گھبرائے
ہوے تلوہ ذوالامان کی جانب چلے تھے کہ سامنے سے دیکھا کہ گرد لشکر اوباسی ہزار
فوج آکر سامنے سے نمایان ہوئی ان سب نے ایکبارگی ہلاکر کے دار تیر و خشت کا کیا
جتنی فوج اسلام کہ باقی تھی وہ سب کی سب قلم ہو گئی کوئی متنفس نہین بچا کسب کام آئی
اور صلف تیغ بیدریغ ہو گئی یہ تینون سردار یعنے سنحوس تیر انداز و بخیل تیر انداز و قریوس

خشت اندازون بعد اس کے اور خدا پرستون کے قتل کے خونخوار بن دجال کے پاس
پہونچے اسنے استقبال کرا کے انکو خیمہ معقول مین بٹھایا کہ ایک شخص آیا اور اسنے
آنکر بیان کیا کہ مین قلعۂ مرصع حصار سے تماشا دیکھتا ہوا چلا آتا ہون کہ خاندان صاحبقران
سے کوئی شخص اسید تازی نامی ہی اسنے جسقدر قلعہ جات کہ آپنے فتح کیے تھے
اور اپنی طرف سے قلعہ دار آپنے وہان متعین کر دیے تھے ان سب کو اسنے باری باری
سے قتل کیا اور سبکو قلع قمع کر کے خدا پرستون کو اون مقامات پر آباد کیا اور یہ سب انتظامات
کرتا ہوا اسطرف کو روانہ ہوا ہی اور اسکا یہ قول ہی کہ بغیر قتل کیے ہوئے خونخوار بن دجال
کے مجکو آرام نہین آئیگا کیونکہ اسنے سنا ہی کہ خونخوار نے بڑے بڑے ظلم دستم اہل
اسلام پر کیے ہین اور تمام ملکون کو برباد کر کے اپنا عمل دخل کیا ہی اور بے انتہا خدا پرستون
کو اسنے قتل و قمع کر کے خاک مین ملا دیا ہی اس امر کے معلوم ہونے سے اسکی آتش غیظ
و غضب اور مشتعل ہوگئی ہی اور کہتا ہی کہ جب تک اسکے انتقام مین خونخوار کو قتل نہ کرونگا
جب تک مجکو چین نہ آئیگا خونخوار نے جب یہ سنا تو اسکے حواس باختہ ہوئے اور رنگ
رو اسکا متغیر ہو گیا اسنے خشت اندازون اور تیر اندازون سے کہا کہ یہ صحرا جو سامنے ہی اسی
طرف سے وہ آردبیل سے آئیگا کیونکہ یہی راہ آردبیل سے آنے کی ہی اسلیئے مناسب ہی
کہ تم اس صحرا مین جاکر مقیم ہو اور اپنے خیمے و خرگاہین وہین برپا کرو اور جسوقت وہ
آئے ایک حملہ مین اسکا کام تمام کرو یہ کہکر اور کل سامان انکی آسایش و آرام کا مہیا
کر کے انکو صحرا کیطرف روانہ کر دیا انکو تو صحرا مین چھوڑا جاتا ہی کہ وقت پر انکا ذکر ہوگا
اب حال قلعہ ذوالامان کا بیان کیا جاتا ہی راویان اخبار و ناقلان آثار اس حال
ملال انگیز و تاسف خیز کو اسطرح حوالۂ قلم سوانح رقم کرتے ہین کہ جب یہ خبر قتل و قمع
لشکر اسلام و شہید ہونے بادشاہ عالیمقام و دیگر سردارون لشکر و افسران فوج نامی
و نامور کی محل معلے مین پہونچی ایک تلاطم عظیم اور حشر برپا تھا اسوقت ملکہ گردیہ بانو
نے ملکہ کہرتا چدار سے کہا کہ اگر آپ سب بیبیان یہان سے نکلنا چاہین تو مین تم سبکو
آردبیل کی جانب لیجاؤن ان سب نے کہا کہ جہان ہمارے وارث نہین ہین ہمارا بھی وہان
سے ہم نہین جائینگے اور یہین بیٹھے رہینگے گردیہ بانو نے کہا کہ ہم سے تو لشکر جان نہین بچاتی
یہ بیبی سے مرین مارے کیون زمرین یہ کہکر ہتیار جسم پر آراستہ کیے ادھر زبیدہ
شیر دل اسد نے بھی ہتیار لگائے اور سب بیبیون نے کہا کہ لو خدا حافظ و ناصر ہو
ہم تو رخصت ہوتے ہین حافظ حقیقی تمہارا حافظ و نگہبان ہو غرضکہ سب بیبیان یہ
مجمع بہت روئین اور یہ دونون بھی بچشم پرنم اُنسے رخصت ہوئین اور روتی ہوئی
چلین اور محل سے نکلکر اصطبل مین آئین وہان سے دو گھوڑے صبا رفتار زین و لگام
سے تیار کرا کے اُنپر سوار ہوئین اور ایک طرف کو قلعہ سے نکلکر روانہ ہوئین اب خونخوار کا
حال لکھا جاتا ہی کہ یہ ایک دن وہان حملہ فتح کرا کے پھر جنگ و پیکار کی جانب متوجہ
ہوا طبل رزمی بجوانے کا حکم دیا چنانچہ بموجب اسکے حکم سے طبل جنگی نواز بش
مین آیا ہرکارون نے یہ خبر قلعہ مین پہونچائی وہان گولہ اندازون نے آپس مین مشورہ کیا

کہ برسون ہم لوگ نمک صاحبقران کھایا کیے ہمارا گوشت و پوست نمک پروردہ سرکار صاحبقران ہو مگر شرط نمکخواری کبھی بجا نہ سکے سلامی کی توپ بھی کبھی نہ چھوڑی سب نے یہ باہم صلاح و مشورہ کرکے اپنے افسرون سے کہا افسرون نے ملک گہر تاجدار کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضور قلعہ مین تشریف فرما رہین جب تک ہمارے دم مین دم ہی ہم انھین روکے رہینگے اور قلعہ پر بڑھنے نہ دینگے اگر خونخوار ہماری ضرب سے فی النار والسقر ہوا تو قصہ پاک ہو گیا اور نہین تو ہم غلام تو قدمون پر تصدق ہوکر نمک سے ادا ہو جاینگے ملک نے فرمایا شاباش دم جہا آفرین ہی تمھاری ہمت و جرأت پر فی الواقع تم سے یہی امید ہی اور تمھاری نمک حلالی مقتضی اسی امر کی ہی جیسا تم ارادہ کرتے ہو خداوند کریم تمھاری ہمت مین برکت عطا فرمائے یہ کہکر دست اٹھا کر کوئی میدان جنگ سے لاشون کو اٹھوا کر دفن کرا نیوالا تک بڑھا تمام لاشین اہل اسلام کی بے گور و کفن پڑی ہوئی ہین یہان تو یہ تذکرہ ہو رہا ہی وہان خونخوار نے قبل جنگ بجوا کے اپنے رفیقون سے کہا کہ مجھے تو ان عورتون پر دھاوا کرنے حجاب آتا ہی تم مین سے جو شخص قلعہ پر دھاوا کرنا پسند کرے وہ اپنے جانے کی تیاری کرے اور قلعہ کو فتح کرکے جو کچھ مال و دولت وہان سے اسے حاصل ہو وہ اپنے قبضہ مین رکھے ہمنے وہ لوٹ سب اسے معاف کی۔ یہ سنکر قوس خرس پیشانی اور مخمور منارہ گردن اپنے اپنے مقام سے اٹھے اور عرض کیا کہ ہم غلامان جان نثار اس قلعہ پر دھاوا کرین گے اور حضور کے اقبال سے فتح کرکے سب مدافعون کو قتل کرینگے اور ناموس صاحبقران کو لوٹینگے چنانچہ اس منصوبہ اور فکر مین وہ رات بسر ہوئی جبکہ بستر خواب سے آفتاب عالمتاب بیدار ہوکر دشت نورد فلک ہوا اور ظلمت شب نے بحر عالم سے کنارہ کیا کہ سیہ چہرا ماہ نے اپنے منہ پر نقاب + اٹھا بستر خواب سے آفتاب + لیے گرد کو ساتھ آنے لگا + وہ سوتون کو شب کے جگانے لگا + غرضکہ ہنگام سحر یہ دونون حرامزادے بیس ہزار فوج لیکر روانہ ہوئے یہان سے قلعہ تک دو کوس کا فاصلہ تھا سامنے قلعہ کے اکر انھون نے نہیب کیا اور قلعہ پر دھاوا کر دیا بیس ہزار مردمون کی باگین یکبارگی چھوڑ دین ادھر قلعہ سے گولندازون نے گولہ مارنا شروع کیے اور اسقدر گولہ باری کی کہ تمام صحرائے قلعہ ذوالامان پر دھوئین کا ابر چھایا ہوا تھا چنانچہ گولون کی بارش سے بہت لوگ ان دونون کے مارے گئے اور یہ قریب خندق پہونچے اور آوازی کہ کیون بیہودہ ہمارے مال کو ضائع کرتے ہو ہم آپہونچے ہین گولندازون نے توپین مارنا موقوف کرکے اور تلوارون پر ہاتھ ڈالکے دھاوا کرنے لگے کہ خداوندا تو اپنے فضل و کرم سے ان کافرون کے تیر سے ہمکو بچا بلبلا کر اسطرح استغاثہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ؎ بگرداب بلا افتادہ ام یا مصطفےٰ مدستے + بحر غم گرفتارم علی مرتضےٰ دستے + ز حالات شب معراج دانستم یداللہی چرا دستم نگیری یا علی بہر خدا دستے + مبہوز یہ دعا تمام بھی کہ دیکھا ایک گرد بیابان سے اٹھی گرد تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد آسمان رسیدہ دیا لے گرد بر زمین دوزیدہ ہوا لے مار گرد کو اور گرد نے مارا ہوا کو وا ہین گرد شگافتہ ہوا اور قریب قلعہ کے آنکر وہ گرد شق ہوئی آواز نعرہ کی آئی۔ نعرہ۔ امیر عرب ضیغم روزگار + یل صف شکن حمزۂ نامدار +

زتیغم بہ میدان جنگ آوران ✤ بہر سو شود الامان الامان ✤ دوسرا نعرہ ہوا نعرہ مبارز
طلبی شد انجمن ✤ بدیع الزمان گرد لشکر شکن ✤ یہ نعرہ کرکے گھوڑے ڈالکر دو نقابدار
لشکر کفار پر جا پڑے ہلچل لشکر کفار مین پڑ گئی اور لگے بھاگنے اور ہٹنے کہ اتنے مین قزلباش
خونریز پیشانی کا سامنا نقابدار اول سے ہوگیا اور اسنے تلوار نقابدار پر ماری نقابدار نے
خالی دی اور مرکب اپنا اسکے گھوڑے سے ملاکر کمر زنجیر کا بند پکڑ کے گھوڑے سے اٹھا لیا
ادھر مخمور منارہ گردون کا مقابلہ نقابدار دوم سے ہوا اسنے بھی وار تلوار کا نقابدار
پر کیا مگر اس نقابدار نے بھی وار اسکا خالی دیکر اپنے مرکب کو اسکے گھوڑے سے ملا دیا
اور کمر زنجیر کا بند پکڑ کے خانہ زین سے اسکو علیحدہ کرکے ہاتھ پر اٹھا لیا یہ حال دیکھکر
سب لشکر کفار بلاکر کے جا پڑے دونون نقابدارون نے انھین کی سپرین بنا کر
فوج کفار کو قتل کرنا شروع کیا اگر کسی کی تلوار قریب آئی تو نقابدارون نے انھین کو
سامنے کر دیا وہ تلوار اسکے چور پر پڑی وہ گھبرا کر پکارا کہ ہمارا چور مارا رے تمکو اپنے
مالک کا خیال نہین اب تلوار نہ مارو یہ تبع کیا سیے مگر نقابدارون نے دو پہر کے عرصہ مین
پانچہزار کفار کو داخل جہنم کر دیا باقی لشکر کفار تاب مقاومت نہ لاسکا بھاگ کھڑا ہوا
دونون نقابدار ان دونون حرامزادون کو ہاتھون پر لیئے ہوئے صحرا کی طرف چلے
گئے اور صحرا مین پہونچکر دونون کو چور تک کیا اور خود جس سمت سے آئے تھے اسی جانب
چلے گئے ادھر فوج کفار جو بھاگی تھی اسنے خونخوار کے پاس پہونچکر کل حالات
کی خبر بیان کی اور کہا کہ دو نقابدار صحرا سے آئے اور سب فوج کو قتل و قمع کرکے
دونون سردارون کو پکڑ کر لیگئے دن تھوڑا باقی رہگیا تھا آفتاب قریب غروب
تھا کہ خونخوار نے جھنجلا کر طبل بازگشت بجنے کا حکم دیا جو فوج باقی تھی وہ فرودگاہ
پر آئی شام تو ہو ہی گئی تھی تاریکی چارون طرف پھیل گئی اور وہ وقت آیا کہ ناگہان
دہر بین عروس روزگار نے لباس سیاہ پہنا اور شام غم نے بصد الم شہ دکھایا کہ سے
عابد زندہ دار شب مہتاب ✤ اس مصلاے نیلگون پہ بشتاب ✤ رشتہ کہکشان لیئے مبحہ
دانہ اختران پرونے لگا ✤ اسکو تسبیح کی تھی اسلیئے فکر ✤ تا کرے اپنے کبریا کا ذکر
جبکہ رات ہوگئی تو خونخوار نے غیظ و غضب مین آکر طبل جنگ بجوانے کا حکم دیا رات
بھر سامان رزم و پیکار کا ہوا کیا آج اس ظالم اظلم نے کیفور زہر خوار کے نام پر طبل
جنگ بجوایا ہے کہ کل یہ کافر نکل کر آتش کینہ و فساد کو مشتعل کرے گا غرضکہ رات تو
اسی ہنگامہ مین بسر ہوئی جب صبح قریب ہوئی اور خبر آمد آمد شاہ خاور بارگاہ زنگاری
چرخ مین مشتہر ہوئی کرشمہ سپیدہ دم کہ ازین پیش دشت نیلی فام ✤ شد ندانم
از فوج سر لشکر شام ✤ رخ زمانہ شد از نور مہر کافوری ✤ لسان مہر تابان گرچہ بود عنبر فام
زبیم رد مہر یست نہاد زنگی شب ✤ کہ ترک روز عیان شد بکف گرفتہ حسام ✤ شد ندانم
خیل تگیر حبش کپس دیوار ✤ چو نوعروس ختن پا نہاد بر سر بام ✤ دقت سحر طیفور زہر خوار
نے تیاری قلعہ ذوالامان پر دھاوا کرنے کی شروع کی یہ تو اسیس ارادہ مین مشغول
ہوا ادھر دو کلمہ داستان ضرغام شیر دل کے بیان ہوتے ہین کہ ضرغام کو جو

اسد غازی نے واسطے خبر کے روانہ کیا تھا وہ قلعہ ذوالامان پر پہونچا اور
اسکی تباہی و بربادی کو دیکھکر وہان سے پلٹا فوج خونخوار اور لشکر خشت
اندازان و تیر اندازان کو دیکھتا ہوا خدمت مین اسد غازی کے واپس
آیا اور کل حال معروض مین شہزادہ اسد کے عرض کیا اسد غازی یہ حال
سنکے بہت روئے اور بہنیون سے کہا کہ خشت اندازون کے ہاتھ سے بچنا
بہت مشکل ہے جب ماون جان پر سنجان مین ارجل خشت انداز اور مرجل
ناوک انداز آئے تھے اور حربہ کیا تھا انھون نے تو پھر نہ لشکر تھا نہ ماونجان
معلوم ہوتے تھے لیکن خدا نے اپنا فضل و کرم شامل حال کیا کہ وہ بچگئے اور ہفت
مت کی جنگ کو ایسا سر کیا کہ باید و شاید کیا کون ایسی لڑائیان سر کرے گا لہذا
تم سے ہم کہتے ہین کہ تم خانہ کعبہ چلے جاؤ انھون نے عرض کیا کہ بابا جان ہم
آپکو ایسی جنگ مین تنہا چھوڑ کے کبھی نہ جائینگے جو حال بادشاہ اسلام اور
لشکر اسلام کا ہوا ہے وہ ہی کیفیت ہماری بھی ہو تو بہتر ہے اسد غازی نے
صاحبزادون کا یہ عزم دیکھکر طلحہ بن عنطلہ سے کہا کہ تم سامنے کھڑے ہو جب
مین دھاوا کرون تو تم تیر مارنا کہ مین دیکھون کہ میرے گھوڑون کو وہ قواعد یاد ہے
یا بھول گئے چنانچہ یہ سب تیر و کمان لیکر کھڑے ہوئے اور اسد نے مع فوج
کے یہان سے دھاوا کیا تو انھون نے کمانون مین تیر جوڑکر مارے اسد غازی
نے بوق کو پھونکا بوق سے آواز پیدا ہوئی بل بس یہ مرکب زمین پر بیٹھ گئے تیر اوپر
سے نکل گئے اب جو بوق پھونکی یہ گھوڑے لشکر پر پہونچ گئے اسد غازی
نے فرمایا کہ الحمد اللہ کہ میرے گھوڑون کو قواعد یاد ہے اور یہ کہکر مرغام شیر دل
کو ساتھ لیا اور چالیس ہزار اپنی فوج کو علحدہ کیا اور تیر و کمان سنبھال لیے ایک
سمت معروف بن اسد کو بھیجا اور ایک طرف عضنفر بن اسد کو روانہ
کیا اور کہا کہ جب مین پہونچ جاؤن تو تم پہلوؤن پر سے آنا اور اپنے عقب
مین کچھ فاصلہ سے طلحہ بن عنطلہ کو چھوڑکے آپ وہان سے کوچ کیا اور
انکے بعد حسب ہدایت باقی لشکر نے بھی کوچ کیا اور اس تقسیم کے بعد
سب اپنے اپنے لشکر کو لیے ہوئے موجود رہے یہان لشکر خونخوار مین طبل
جنگ تو بج ہی چکا تھا اور صبح کو ملبفور زہر خوار جو کہ تیغہ زہر آلود تین سو من کا باندھتا
ہے یہ بیس ہزار فوج لیکر سامنے قلعہ کے پہونچ گیا تھا اور دھاوا کر دیا تھا
قلعہ سے پھر گولندازون نے گولون کا مینہ برسانا شروع کیا گولون
سے بچتا ہوا خندق پر پہونچ گیا اتنے مین ایک گرد اڑی اور وہ ہی دونون
نقابدار دانہ گرد سے ظاہر ہوئے اور لشکر ملبفور پر گرے اور قتل و قمع کرنے
روان دوان کرنے لگے کہ ملبفور زہر خوار سامنے نقابدار اول کے پہونچا اور
جھپٹ کر تیغہ زہر آلود سر پر نقابدار کے مارا نقابدار نے چاہا کہ مین اسکے قریب
پہونچکر اسکی کمر زنجیر کا بند پکڑون اور وار خالی دون کہ مرکب نقابدار نے سکندری

لگائی اور تیغہ اُسکا سر پر پڑا نقابدار نے دستانہ مارا اُسپر بھی تا دو ابرو اُتر آیا
نقاب کے خیال سے کہ اب دار و گیر مین نقاب اُٹھ سنبھالے یہ نقاب کو سنبھال کر
علیحدہ ہوا کہ دوسرا نقابدار آگیا اور نقابدار اول کو زخمی دیکھکر ایسا سر اسیمہ و بدحواس
ہوا کہ طیفور کا تیغہ اسکے سر پر بھی آپڑا لیکن باوصف سخت مجروح ہونے کے
نقابدار نے جرأت کرکے جو ایک وار شمشیر آبدار کا مارا تو طیفور کے دو ٹکڑے
ہوئے دونون مجروح نقابدار لشکر کفار سے لڑنے لگے اور مرے شعلے زہر کے
دل و جگر کو جلانے لگے اثر سمیت تمام جسم مین سرایت کر گیا اسوقت نقابدارون
نے دعا کی کہ ای پروردگار عالم ہمارا پردہ رکھ لے ابھی یہ دعا مانگ ہی رہے تھے
کہ ایک آندھی سیاہ اُٹھی اور طرفۃ العین مین چہار طرف پھیل گئی تمام صحرا تیرہ و
تار ہو گیا اسی تاریکی مین دونون نقابدار نکل گئے فوج مخالف کے لوگ جو باقی
تھے وہ لاش طیفور کی لیکر خونخوار کے پاس پہونچے اور سب کیفیت نقابدارون کی
بیان کی اور اُنکی جنگ و پیکار کا حال خونخوار سے عرض کیا کہ ہرچند کہ دونون نقابدار
زخمی تھے مگر ایسے لڑے کہ لاشون کے انبار اور کشتون کے پشتے لگا دیے
بڑے بڑے جوانمردون کے جی چھوٹ گئے اگر آندھی نہ آجاتی تو کوئی متنفس باقی
نہ رہتا اسی تاریکی گرد و غبار مین معلوم نہین کسطرف وہ نکل گئے یہ حال سنکے خونخوار
نے طبل بازگشت بجوا دیا جسقدر فوج کہ باقی تھی سب میدان مین واپس آکر
اپنے قیام گاہ مین مقیم ہوئی سب نے کرن کھولین سامان آسایش کرنے لگے
یہان خونخوار نے بھی مراجعت کی اپنی بارگاہ مین آیا سردارون سے صلاح مشورہ
ہونے لگا بعد اتفاق رائے اہلکارون کے اسنے اپنے نام پر طبل جنگ بجوا دیا
رات بھر طبل جنگ بجتا رہا بہادر اپنا سامان حرب و ضرب مرتب کیا کیے جب کچھ
رات باقی رہی فوج مین کمربندی ہونے لگی آخر وہ وقت آیا کہ نسیم سحر چلنے لگی
نوبت صبح کی بجنا شروع ہوئی اور ستارے مثل گل بادخزان کے چمن آسمان
مین مرجھا گئے غنچہ صبح کھلکھلا یا گلشن نیلوفری سپہر مین گل خورشید پھولا کہ
نظم سحر گہ از شبستان سپاہ خورشید ✤ برون آمد ز مشرق ہمچو امید ✤ جہان پیما
شد و مثل جوانمرد ✤ بہ چار اطراف عالم خوش گذر کرد ✤ صبحدم خونخوار مع فوج کے
آمادہ حرب و پیکار ہو کر قلعہ ذوالامان پر چلا ملکہ گہرتاجدار کو نقابدارون کے زخمی
ہونا معلوم ہوا اُنھون نے سخت افسوس کیا اور بصد حسرت و یاس کہنے لگین کہ
اب ہمارے بچنے کی کوئی امید معلوم نہین ہوتی آج مع کل لشکر کے خونخوار ہمپر دھاوا
کرے گا پھر کون شکل بچاؤ کی ہے یہ کہکر بجانب پروردگار عالم رجوع کی اور دعا کرنے
لگین کہ ای خالق بے نیاز ایسا کر تا کہ ہماری لاشون کو کوئی خدا پرست جو خاندان صاحبقران
سے ہو وہ آکر دفن کرے یہ دعا کرکے فرمانے لگین کہ ہم تو اپنی جان دینے کا سامان
کرتے ہین جن جن صاحب کا دل چاہے چلے جائین سب بیبیون نے اس رائے کو پسند
کیا اور جان دینے پر سب آمادہ ہوگئین چنانچہ ملکہ گہرتاجدار نے ایک جام زہر کا لیکر اپنے

سامنے رکھکر یہ دیکھکر ملکہ حاجرہ بانو بنت امیر ثانی اور ملکہ کیلی بہادر مادر چوگان
اور ملکہ لیلیٰ ثانی مادر اسفند یار گیلانی اور ملکہ جہان افروز بنت نقاد مادر تورج
بن بریغ الزمان و ملکہ مہر افروز بنت یاقوت شاہ مادر فتنفنز غازی
و ملکہ عادیہ بانو مادر کرب غازی و ملکہ رضیہ سلطان مادر سکندر فرخ لقا و ملکہ
ماہ مغربی مادر سعید بن قباد و ملکہ مہینہ بانو مادر ہاشم تیغ زن و ملکہ گوہر ملک مادر
نورالدہر و ملکہ بلقیس عدنی و دیگر مخدرات عصمت و طہارت سنے اور انکی سب
وزیر زادیون نے ایک ایک پیالہ زہر کا سامنے رکھا اور ہر چہ امرد لین تھان لیکر
جب دھاوا کرکے قلعہ مین آجاوے یہ پیالہ زہر آلود پیکر اپنے تئین کھو کر مرین لین
یہان تو یہ سب بیبیان آمادہ مرگ و مہیاے قضا جان بحق بیٹھی ہین اور ظفر خونخوار
جو فوج لیکر چلا تھا آتے ہی قلعہ پر دھاوا کر دیا یہان توپ پر توپ پڑنے لگی
اور گولہ باری شروع ہوئی ادھر مخدرات سلف نے یہ کل آواز سنکے سب نے
جام زہر پی لیا یہ تو ادہر حال مین مبتلا ہین اب وہ کلمے داستان اسد غازی
کے بیان ہوتے ہین راویان روایات رنج و الم و حاکیان حکایات ظلم و ستم
اس داستان تاسف عنوان کو اسطرح حوالہ قلم عبرت کرتے ہین کہ جب اسد غازی
نے اس صحرا مین داخلہ کیا جہان خشت انداز و تیر انداز تھے تو لشکر کے آتے
ہی تیغ گرد و غبار بلند ہوا خشت انداز و تیر انداز سب اس طرف متوجہ ہوے ادھر
میدان مین آتے ہی نعرہ ہوا ؎ اسد شہسوارم کہ در روز جنگ ؎ بدرم دل شیر
و چرم پلنگ ؎ یہ کہکر انھون نے گھوڑے کرکرا کر ڈالدیئے ادھر خشت اندازون
و تیر اندازون نے تیر و خشت اپنہ مارنا شروع کیے اسد غازی نے جلدی سے
بوق پھونکی سب مرکب بیٹھ گئے خشت و تیر سر پر سے نکل گئے ابکی جو بوق
پھونکی تو مرکب سیدھے ہوئے انھون نے چالیس ہزار تیر ایک دم سے لشکر
خشت اندازون و تیر اندازان پر مارے کہ تیرون کا مینھہ برسا دیا اور گھوڑے ڈالدیئے
قریب لشکر خشت اندازون و تیر اندازون کے پہونچکر تلوارون پر انکو رکھ لیا چالیس ہزار
کو تو ایک ہی حملہ مین تیر سے مارا تھا اور باقیون پر اب تلوار پکڑکے جو ان پڑے تو
مار کر ستھراد کر دیا ادھر سے معروف اور عضنفر آگر گرے سب کے مارے تلوارون کے
چیتھڑے اڑا دیئے اور دھاک کر رکھدیا اسد غازی نے گھوڑا ڈالکر قلعہ ذوالامان
کا راستہ لیا اور قلعہ پر پہونچکر خونخوار کو دھاوا کرتے ہوئے پایا اسد غازی نے کیا
ترکیب کی کہ لشکر اپنا آگے لشکر پر ڈالدیا اور آواز دی کہ باشش او ملعون مین آن پہونچا
اس اثنا مین صحرا سے ایک گرد اور پیدا ہوئی اور دل گرد سے صداے نعرہ بلند ہوئی
کہ منم اسد ثانی اور آتے کے ساتھ ہی لشکر کفار پر حملہ کیا اور شمشیر زنی شروع
کی جسپر ہاتھ مارا دو پر کاٹ کیے دونون پلے برابر کر دیے نخل قامت اعدا صرصر
شمشیر شاہزادہ سے قلم ہونے لگے رشتۂ حیات منقطع ہوا جو سامنے آیا اسکو
تلوار سے گھاٹ اتار دیا دوسری جانب سے طلحہ بن حنظلہ مع چالیس ہزار فوج کے

لشکر کفار پر آگرے اور آتے ہی برس پڑے تلواروں پر رکھ لیا جسپر تلوار کا وار کیا اُسے دو نیم کر دیا کشتوں سے میدان قلعہ کو بھر دیا اور ادھر مظفر و منصور بھی پہونچے اور چاروں طرف سے لشکر کفار کو آکر گھیر لیا ہر حملہ میں اسی اسی ہزار اور کبھی پچاس پچاس ہزار کفار کو قتل کر کے مار گرایا کہ شیب آہن کلاہ کا اسد ثانی سے سامنا ہوا اُسنے تلوار کا وار کیا یہ شکل بجلی کے چمک کر علیحدہ ہوئے اور خالی دیکر خالی نکل گئے اب انھوں نے جو ہاتھ تول کر شمشیر صاعقہ بار کا مارا تو کہ شیب کے دو ٹکڑے کر دیئے اور قریبہ تیغ زن کا سامنا معروف بن اسد غازی سے ہوا اسنے بھی تلوار ماری انھوں نے وار خالی دیکر جو ایک ہاتھ مارا مہل نے دو ٹکڑے ہوئے اور گرکر واصل جہنم ہوا دوسری طرف طلحہ بن عنطلہ سے بہمن دلیر سے مقابلہ ہوا اسنے بھی طلحہ پر تیغہ کا وار کیا طلحہ نے بہمن کا وار خالی دیکر جو ایک تیغہ آبدار مارا تو یہ حرامزادہ بھی واصل جہنم ہوا مالک کو بڑی دیر سے اسکا انتظار تھا فوراً اسکو بکشے فی النار واسقر کر دیا اسد غازی نے خونخوار سے مخاطب ہو کر کہا کہ دیکھو اد ملعون کوئی بھی تیرا رفیق لاش اُٹھانے والا باقی نہ رہے جسطرح تو نے بدعتین کی بین وہی حال تیرا بھی ہونا ہے انشاء اللہ تعالے تیری لاش کو سے کتے کھائینگے جسم تیرا معہ زاغ وزغن ہوگا یہ سنکر خونخوار حالت غیظ و غضب میں بڑھا اور ہان ہان کر کے اسنے گرز گران سر پر اسد غازی کے مارا مثل شیر کے اسد غازی نے اُسکے ہاتھ گرز زمین ہاتھ ڈالدیا اور پکڑ کر گرز کو یا حیدر کرار کہکر جھٹکا جو مارا تو گرز اسکے ہاتھ سے چھین لیا اور اسی گرز کو چرخ دیکر جو خونخوار کے سر پر مارا گرز کا پڑنا تھا کہ ایک مثل تھلا گوشت کا ہوگیا اور سب ہڈیاں چورا چور ہوگئیں یہ حال دیکھکر تمام فوج میں کھلبلی پڑگئی بلا سردار کے فوج کب رہ سکتی ہے سب کے پیر چھوٹ گئے فرار کو قرار پر اختیار کیا اور زد و گیر بازی ابتر ہوگئی سب نے سر پر پانوں رکھکر بھاگنا شروع کیا لحہ بھر میں تمام لشکر باقیماندہ میں بھگدڑ پڑگئی کل فوج جاگ نکلی اسد غازی نے بھی یہ حال کیا کہ تین تین کوس تک تعاقب کر کے ایک ایک کو چن چنکر فی النار کیا ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑا گولنداز دن نے ملکہ گھر تاجدار کو جاکر مبارکباد دی اور عرض کی کہ اسد غازی تشریف لائے ہین اور خونخوار کو مع کل لشکر کفار کے فی النار کر چکے ہین قلعہ مین تشریف لاتے ہین ملکہ نے فرمایا بلا لو لوگون نے عرض کیا کہ اندر تشریف لیجائیے چنانچہ اسد غازی اندر داخل ہوئے جھک کر ملکہ کو مجرا کیا اور باقی سب بیبیون کو تسلیم کی اسد غازی نے اپنی والدہ کو نہ پایا تو ملکہ سے پوچھا کہ حضور آپکی خدمتگذار نانی صاحبہ و والدہ صاحبہ کہان ہین فرمایا کہ اتنی خبر ہے کہ دو دفعہ دو نقابدار صحرا سے آئے تھے اور لشکر کفار کو مار کر نکل جاتے تھے کچھ خبر نقابدارون کی پھر نہ معلوم ہوئی ہمارا خیال ہو کہ وہ نقابدار وہی تھین کیونکہ یہ لفظ کہکر یہان سے چلی گئی تھین کہ پھر تم کے

جان دینا منظور نہین یہ کہکر ملکہ نے فرمایا کہ لو بیٹا خداوند کریم نے ہماری دعا قبول فرمائی کہ
تمکو یہان بھیجدیا سبھی ہماری سوارت ہوئی اب تم ہمکو دفن کرنا کیونکہ ہماب چند ساعت
کے مہمان ہین ہم مین اب کچھ باقی نہین کیونکہ ہم سب نے جام زہر پی لیا ہے جسکی وجہ
سے اب کلیجہ چھن گیا ہے دم بسمہ مین روح مفارقت کیا چاہتی ہے یہ کہتے کہتے منکا ڈہلگیا اور
آنکھین پھر گئین اور یہی حالت سب بیبیون کی ہوئی اور وزیرزادیون پر بھی یہی حالت
طاری ہوئی تھوڑے عرصہ مین سب جان بحق تسلیم ہوئین انا للہ وانا الیہ راجعون اسد غازی
یہ شعر پڑھا ؎ دور مین تیرے فلک کیا کیا ستم برپا ہوئے ؎ جو مکان آباد تھے برباد
اور تنہا ہوئے ؎ یہ شعر پڑہ کے باہر آئے انکو نہایت تشویش تھی کہ جان اور نہ دیا
ہو مین اتنے مین ایک شخص قصابی سامنے سے آیا اور اسد غازی کو سلام کیا اور عرض
کیا کہ ملکہ گروہ بانو اور ملکہ زبیدہ شیر خادم کے مکان مین تشریف لیگئی تھین اور نقابدار
سنکر مقابلہ لشکر کفار سے کرتی تھین لیکن تیغ طیفور زہر خوار سے زخمی ہوئین وہ
تیغ زہر آلود تھا کچھ علاج اسکا نہ ہوسکا زہر تمام جسم مین سرایت کر گیا جب حال بہت سقیم
ہوا اور بیہوش ہوگئین تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش آیا تو مجھ سے ملکہ گروہ بانو نے فرمایا
کہ تم تردد نکرنا ابھی خواب مین حمزہ صاحبقران شوہر میرے آئے اور یہ کہا کہ تھوڑی دیر
مین تم بھی آؤ یہان ہم اور ملکہ مہر نگار تمھارے انتظار مین ہین مین نے اپنے دفن کے بارہ
مین جو اُن سے پوچھا تو فرمایا کہ اسد غازی آنکر تم سب کو دفن کریگا یہ بیان کرکے انتقال
فرمایا اور ملکہ زبیدہ شیر دل آپکی والدہ ماجدہ کا بھی یہی حال تھا اور وہ بھی انتقال فرماگئین
دونون لاشین خادم کے مکان مین پڑی ہوئی ہین اسد غازی یہ سنکے بہت روئے اور
اُس شخص کے ہمراہ جاکر دونون لاشین اٹھوا لائے پہلے سرداران و رفیقان قدیم صاحبقران
کی لاشین میدان جنگ سے اٹھوا کر دفن کرائین اور پہلو مین اُنکے لاشین محلات نعلے
اور مخدرات عظمے کی اور اُنکی قریب وزیرزادیون کی لاشین دفن کرائین بعد ازان سرداران
اور رفیقون کی قبرون سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تمسے خبردار رہیئے گا جسطرح زندگی مین
آپکی حفاظت آپ سب صاحب کیا کرتے تھے ویسی ہی نگہبانی اب بھی کیجیے گا اور یہ
سنکر سب رفیق اور بیبیے انکے بہت روئے شور گریہ و بکا بلند ہوا بیٹے اور پوتون نے
رو رو کے اپنا عجیب حال کیا گریبان چاک بادیدہ نمناک ان گنجہاے عصمت و عفت
کو زیر زمین پنہان کرکے واپس آئے اپنے مقام پر بیٹھ کے فرمایا کہ انکا فاتحہ درود کون
کریگا میرے بعد کوئی فاتحہ خوان کے لیئے ہاتھ بھی نہ اٹھائیگا بقول شخصے سے
؎ پھول بھی لحد پہ کوئی دھرنہ جائیگا ؎ اسلیئے مناسب یہ ہے کہ مین اپنے ہاتھ سے انکا فاتحہ
درود کرلون آیندہ کیا ہوگیا نہ ہو کیونکہ یہ فلک تیز رفتار ہر روز نیا رنگ پر روے کار لاتا ہے اور
زمانہ غدار تازہ انقلاب دکھاتا ہے ؎ بیک لحظہ بیک ساعت بہ دوم ؎ دگرگون میشود احوال
عالم ؎ یہ فرماکر رسوم فاتحہ درود سے فارغ ہوئے اور مذروبنیاز سب ادا کرکے آج دسویں
ہاتھ سے کھانا کھایا اور دو رکعت نماز شکرانہ کی درگاہ خالق بے نیاز مین ادا کین کہ اے پروردگار
شکر ہے تیرا کہ مین نے خونخوار بن دجال علیہ اللعن کو قتل کرکے واصل جہنم کیا اور اسقدر

حصہ زمین کو نجاست کفر و ضلالت سے پاک کر دیا اور اسکے بیٹیون اور رفیقون سے فرمایا
کہ اب تمھاری کیا رای ہی انھون نے عرض کیا کہ یا خانہ کعبہ چلیے یا اپنے بھتیجے شاہزادہ بدیع الملک
صاحبقران ثالث کے پاس چلیے کہ ادھر لشکر برجیس آفتاب پرستی کا بھی ہی سنتے
ہین کہ وہ ملعون جس ملک مین خدا پرستون کے جاتا ہی اس ملک کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتا ہی
اور بعد قتل و قمع دتباہی و بربادی اس ملک کے دوسرے شہر کیجانب رخ کرتا ہی اور
اپنی طرف سے کسی ظالم کو اپنا نائب مقرر کر کے وہان سے کوچ کرتا ہی اہل اسلام آسکے ظلم
و بدعت سے نہایت بہ تنگ آگئے ہین بہت اسنے سر اٹھایا ہی اور جور و جفا پر کمر باندھی ہی
اسد غازی نے یہ حال سنکے فرمایا کہ بہت مناسب ہی کہ اب وہ اور ہم سب ملکر باہم ساتھ
ہی ساتھ خانہ کعبہ کو چلین گے بس یہ کہکر تیاری رخطاق کی گئی اب وقت آیا کہ شمسولہ کرنیار
میدان سپہر نے خیمہ مغرب مین جاکر پیکار زرین خطوط شعاعی کا کر سے کھولا اور نظر خلق سے
مخفی ہوا جہان مین تاریکی بسبب آمد سیاہ شب کے چھاگئی اور مثل ماہ خیمہ چرخ نرنگاری مین
روشن ہوئی سے پڑا تھا جو ایوان گردون سیاہ ✤ ہوا شکل مشعل شب افروز ماہ ✤ ہوا
مہر گردون جو مستور تھیر ✤ بچھی ہر طرف چادر نور پھیر ✤ اسد غازی نے سر شام سے صحبت
برخاست کر دی سب سردار اور رفیق اپنے اپنے مقام پر آکر سامان سفر کی درستی مین مصروف
ہوئے لشکر مین بھی عیاری سفر کا حکم بھیجدیا گیا سب اہل لشکر سامان سفر درستی کرنے
لگے رات بھر سب لشکری اور ہمراہی اسی بندوبست و انتظام مین سرگرم رہے بچھلے
سے تمام لشکر مین کمر بندی ہونی شروع ہوئی اب وہ وقت آیا کہ زاہد سفید پوش صبح صادق
نے سجادۂ آفتاب واسطے وظائف والصبح اذا تنفس کے بچھایا اور صوفی سیاہ پوش
شب نے خلوتخانہ واللیل اذا عسعس مین قرار پکڑا کہ ✤ چو صبح در بر گردون کشید خلعت نور ✤
جہان کشادہ رزخ پردۂ شب دیجور ✤ بگشتہ ظاہر در روشن بوادی افلاک ✤ درستی زر خورشید
زیر تودہ خاک ✤ ہنگام سحر کل سردار سامان سفر سے مکمل ہوکر خدمت مین اسد غازی کے حاضر
ہوئے یہان شاہزادہ اسد نماز صبح پڑھکے ورد و وظائف مین مشغول تھے کہ سردارون
کے حاضر ہونے کی خبر خادمون نے پہونچائی اب یہ بھی کل امور سے فارغ ہوکر پوشاک
سفر جسم پر آراستہ کر کے مسلح و مکمل ہوئے شہزادہ معروف بن اسد و عضنفر بن اسد
بھی لباس سفری زیب جسم کیئے ہوئے مسلح و مکمل ہوکر یہ بھی حاضر خدمت ہوئے غرضکہ
شہزادہ اسد غازی مع سب رفقا و سردارون کے مرکب ہای خوشخرام پر سوار ہوئے اور
کل لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر بیابان رخطاق کی جانب کوروانہ ہوئے کہ انکا بیان اب جلد نجم
مین کیا جاویگا انشاء اللہ تعالے دیکھیئے یہ سب کب پہونچتے ہین اور کیا کیا واقعات انکو
اثناء سفر مین پیش آتے ہین یہ کل حالات پانچوین جلد مین دفتر آفتاب شجاعت کی ہدیہ
ناظرین کیے جائینگے جنکے معاینہ سے شایقین کو لطف تازہ و خط بے اندازہ ملے گا
اور نئی نئی نیرنگیان طلسم کی اور جدید معرکہ آرائیان و مضامین دلچسپ و اشعار برجستہ حسب
مقام عیارون کی عیاریان نئے طرز کی اور ساحرون کی افسون پردازیان دیکھکر آنکھونکو
نور و قلب کو سرور حاصل ہوگا واللہ المستعان و علیہ التکلان ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

تمام ہوئی جلد چہارم آفتاب شجاعت بتاریخ ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۸ء

خاتمۃ الکتاب

ہزاران ہزار شکر وسپاس بدرگاہ خالق بے نیاز کہ اسکے افضال نامتناہی سے باقبال سرکار دولتمدار دام ملکہ وحشمتہ اس حقیر پر تقصیر شیخ تصدق حسین داستان گولکھنوی نے باعانت مولوی محمد اسمٰعیل اثر مقام بھاولپور مین اس داستان رنگین بیان کو ختم کیا اور احقر الخدام نمکخوار قدیم (سرکار ابد قرار خلد اللہ سلطنتہ وسلطانہ) محمد عبد الرشید عبد العزیز رعنا لاہوری نے تحریر مسکے حضور مین خادمان اعلےٰ حضرت حضور پر نور آقائے نعمت نواب والاجاہ فلک بارگاہ امیر الملک رکن الدولہ نصرت جنگ مخلص الدولہ حافظ الملک ہزہائنس نواب محمد بھاولخان صاحب بہادر خامس عباسی دام بالعز والتفاخر وترقیت ریاستہم یوما فیوما بالتوالی والتوازی ریاست دارالسرور بھاولپور صانہ اللہ تعالےٰ عن شر الشرور لائے یوم النشور بحرمۃ محمد وآلہ واصحابہ پیشکش کیا۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

واضح رائے ناظرین ہو کہ وہی مسودہ جو مقام بھاولپور مین مرتب ہوا تھا وہ مکرر نظر ثانی ہوکر اور توسیع عبارت رنگین اور بندش مضامین دلنشین سے مزین ہوکر بتوسط احقر الخدام اعلیحضرت ممدوح یعنے محمد عبد الرشید عبد العزیز دا سطے طبع اشاعت خاص و عام کے جناب بابو پراگ نرائن صاحب مالک مطبع منشی نولکشور کی خدمت مین پیش کی گئی چنانچہ یہ جلد وہین طبع ہوئی ہو اور چند روز مین زیور طبع سے آراستہ وپیراستہ ہوکر بصارت افزائے چشم ناظرین اول الابصار وشائقین عالیمقدار ہوگی اور بہت جلد جلد پنجم بھی تیار ہوکر

خاتمہ | ہدیہ ناظرین کی جائے گی بتوفیقہ | الطبع

ہزاران ہزار شکر بدرگاہ خالق کائنات ونعت بجناب فخر موجودات اشرف الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کتاب لاجواب ودفتر انتخاب تذکرۂ داستان امیر حمزہ صاحبقران عالیشان یعنے دفتر آفتاب شجاعت جلد چہارم جسکے دیکھنے کا عرصہ سے شائقین عالیمقام کو اشتیاق وانتظار تھا اب وہ دفتر حسب الارشاد فیض بنیاد جناب والا خطاب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع منشی نولکشور حسن سعی کارپردازان سلیقہ شعار ومستعدان آزمودہ کار سے مطبع فیض مرجع نولکشور پریس مین بماہ ستمبر ۱۹۰۸ء زیور طبع سے آراستہ وپیراستہ ہوکر ہدیہ ناظرین والا تمکین ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد ذاتِ موجود — کین جملہ نبود را وجود بود
حمدے کہ بآن یگانہ زیبد — کین جملہ نماند او نماند
حمدست سزای آن نکو کار — کزوی من و تو شدہ پا بدار
آن کو از خاک کردہ در دم — خلق بجستہ ہزار عالم
دل نیز دماغ و دیگر اعضا — از خاک شدہ ہمہ ہویدا
زین رو کہ دماغ صدر تن بود — عقل آمد زیب صدر تن افزود
افراخت بنورِ عقل دعوفان — از راہ دانی لوائے انسان
یعنی کہ بلطف خاص بیحد — آورد بخلق چون محمد
اول سببے بہ بودِ عالم — علت زپئے وجود آدم
ای در ہمہ آنچہ آفریدہ است — ذات تو زہر ہمہ گزیدہ است
آنی کہ زماہ تا بماہی — دادہ برسالتت گواہی
آنی تو کہ مثل تو بہ عالم — نی بود و نہ ہست و نی بود ہم

حمدے کہ بود سزاے آن یک — کزوے ہمہ گشت و او ہمان یک
حمدش کند ار بلند و پست — کزوی ہمہ از عدم شدہ ہست
من یا تو ہر آنچہ در جہان ہست — آئینۂ امر کن فکان ہست
ہستی بنشر نمود چون یافت — بے شبہت و شائبہ خلل یافت
از لطف ہم او بخاک جان داد — جان را بجزو دری تو آن داد
ظلمت کدہ بود خانۂ گل — افروخت چراغ معرفت دل
از ہر اعلاش برتری داد — بر جملۂ خلق سروری داد
مقصود تمام آفرینش — محمود تمام آفرینش
بہ زین چہ بود ثنای آن پاک — لولاک لما خلقت الافلاک
آنی تو کہ چون تو آفریدہ — خود خالق و جہان ندیدہ
آنی کہ بہ از تو ہیچ شاہی — نی شد نشود بہیچ گاہی

ہر اعلیٰ و افضل مرتبہ کی حمد کے لائق اُس صانع کبریا کی ذات ہی ہے جسکے بغیر دوسرے شخص کی شرکت اور مدد گاری کے ایک مشت خاک سے بیحد و حساب طبائع مخلوق کو بنایا خصوصاً انسان ایسے اشرف المخلوقات کو پیدا کیا اور انسان کے دل و دماغ کو مخزن علوم و فنون اور مجمع کمالات ہو جانیکا مادہ عطا فرمایا بلکہ خود انکے دماغوں کو علوم کی کان اور فنون کمالات کا منبع بنایا اور بدین نظر کہ اپنی قدرت کاملہ کے عجوبہ و عجیب طلسم غیر مفتتح میں جسکا نام لیجائے اور بمقابلہ اسکی ناتناہی قدرت کے دنیاے دون و خسیس رکھا گیا ہے اس صانع برحق اور فاعل مطلق کی مشیت کو لاکھوں ہی علوم و فنون کا شائع کرانا مقصود تھا اسلیے طبائع انسانی کو بھی باہم مختلف مذاقوں کا خواہان وجویان مخلوق کیا سبحان اللہ ہیں اختلاف طبائع کے اوصاف سے موصوف انسانوں کا خلق فرمانا غور و تامل کی نظر سے دیکھا جاے تو بیشک بے شبہ کتنا بڑا مصلحت آمیز فعل کردگار ہے جس کام کی بڑائی اور اسکی مصلحت کا واقعی اندازہ کرنا بھی ایک امر دشوار ہے مگر یہاں باایں ہمہ دشواری جہانتک مجھ ایسے معمولی دماغ و دل اور معمولی طبیعت کا ایک ہیچ میرز ادہ ہیچمدان انسان اس مصلحت عظیم کو سمجھ سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر بالفرض تمام و کمال بنی نوع کے طبائع باہمدیگر مساوی اور موافق اور ہم مذاق اور ہم خیال مخلوق کیے گئے ہوتے تو اُس حالت میں ممکن ہی نہ تھا کہ تمام بنی نوع انسان میں باہمدگر فعل و انفعال کا مادہ جیسا کہ اب ہے پایا جا سکتا یا ایک اعلیٰ خواہ ادنے درجہ کا انسان دوسرے اعلیٰ خواہ ادنے درجہ کے انسان کی حکومت کا متحمل بن سکتا یا ایک انسان دوسرے انسان کی تعلیم و تادیب کرتا یا تمام انسان باہمدگر حفظ درجات کا لحاظ ملحوظ رکھ سکتے بلکہ انسانوں میں باہم اختلاف درجات ہی کا وجود نہ پایا جاتا جیسا کہ اب ہے کیونکہ اعلیٰ و ادنے یا مختلف

درجات کا معین اور مشخص ہوتا یا اعلی اور ادنی اور مختلف درجون کے مشخص اور معین کرنیکا امتیاز حاصل ہوتا ان سب امور کا باعث کمی اور زیادتی عقل وفہم ہی اور کمی یا زیادتی عقل وفہم کے مقتضیات کے سبب جو مولد انسانون سے ظہور مین آتے ہین انھین امور کا نام اچھے اور برے افعال ہین اور اچھے برے افعال ہی کے سرزد ہونے سے ہر ایک انسان کا درجہ اور مرتبہ نیک وبد اندازہ کیا جاسکتا تھا پھر اگر سب کی عقل اور سب کا فہم صانع برحق ایک ہی مقدار پر مخلوق فرماتا تو غیر ممکن تھا کہ تمام انسانون کی عقل کا مقتضی بھی ایک ہی مقدار پر اور یکسان ہوتا اور اُسی مقتضاے عقل وفہم کا نام طبیعت ہی لہذا جب عقل وفہم سب کا یکسان ہوتا تو ضرور تھا کہ طبیعت بھی سب انسانون کی بغیر ایک ذرہ بھر اختلاف باہمی کے ایک ہی سی ہوتی مثلاً سب کی عقلون کا مقتضی چوری کو عیب نہ جاننا تو لازم ہوتا کہ سب چور ہوتے اور جب چور ہوتے تو ایک دوسرے کی چوری کا کوئی مواخذہ بھی باہم نکرتا یا سب کی طبیعت مین سبکی عقل وفہم کا مقتضی برہنہ وعریان بدن رہنے کو عیب نہ سمجھنا تو لازم ہوتا کہ تمام مخلوق انسانی کُل روے زمین کی ابدالآباد عریان اور بے لباس رہتی کیونکہ برہنہ رہنا عیب ہی نہوتا الغرض اگر عقل وفہم یکسان ہوتے تو مقتضیات بھی سب انسانون کی عقل وفہم کے قطعاً ایک ہی جیسے ہوتے اور جب مقتضیات ایک ایسے ہوتے تو عیب وہنر نیک وبد اعلی وادنے کا اطلاق بھی باہم ایک دوسرے کے افعال پر کوئی نکر سکتا اور اگر ایسا ہوتا تو جسطرح ہر انسان کے جسم عنصری کے ارکان مزاجی مین اعتدال حقیقی ہونیکی تقدیر پر یعنی چار دن عنصر آگ اور ہوا اور خاک بالکلیہ برابر اور بمقوت ہونیکی حالت مین مساوی ہوتے چار دن عنصرون کا باہمد گر فعل وانفعال قبول کرنا بھی غیر ممکن ہوتا پس اسی مصلحت سے اس حکیم مطلق جل شانہ نے ہر ایک انسان کے جسم مین بنجملہ چار دن مذکور عنصرون کے ایک نہ ایک عنصر ضرور ہی کم وزائد مخلوق فرمایا ہی تاکہ اُس عنصر کے غلبہ خواہ کمی کے سبب چار دن مین فعل وانفعال بآسانی ہوکر ایک طرح کا اعتدال پیدا ہوجاے چنانچہ جب حکماء سلف نے کسی جسم انسانی مین اعتدال حقیقی جو چار دن عنصرون کا بلا کم وبیش برابر پایا جاتا ہی متعذر جانا تو اسی مجازی اعتدال حقیقی کا نام جو ہر انسان کے جسم مین کسی ایک عنصر کی کمی زیادتی کے ساتھ عقلاً تحقق ہوچکا تھا اعتدال حقیقی رکھدیا بعینہ اسیطرح کسی انسان کا کسی دوسرے کی اطاعت قبول کرنا یا کسی انسان کا دوسرے کسی انسان کو اپنے آپ سے بہتر اور افضل جاننا یا ایک انسان کا دوسرے کسی انسان کے کسی فعل کو بہتر خواہ بدتر سمجھنا بھی غیر ممکن ہوتا پس اسی غرض سے اس بمثال وبے مانند لایزال ذات نے ہر ایک انسان کی عقل وفہم کو کم وبیش باہمد گر مختلف درجات پر اور جداگانہ مخلوق فرمایا اور جب عقل کے درجات ہر انسان کے جداگانہ مخلوق ہوے تو اسکے مقتضیات بھی ضرور ہوا کہ جداگانہ ہون اور چونکہ اُن مقتضیات عقل وفہم ہی کا نام طبیعت ہی اسلیے یہی مضمون یون بھی گزارش ہوسکتا ہی کہ اللہ پاک نے تمام بنی نوع انسان مین ہر ایک انسان کی طبیعت کو باہمد گر مختلف اور جداگانہ خلق کیا تاکہ ہر ایک طبیعت اور ہر ایک مذاق والا اپنی اپنی طبیعت اور اپنے اپنے مذاق کے موافق علوم وفنون کی مزاولت اور تحصیل کمالات کرے جس سے ہر طرح کے اور مختلف علوم وفنون مین لوگون کو کامل درجہ کی دستگاہ اور مہارت ہم پہنچے اور تمام علوم وفنون ہر ایک زمانہ مین ہمیشہ ہمیشا اپنے اپنے اہل مذاق مین منتقل ہوتے رہین اور ہر مشکل سے مشکل علم یا فن کا کمال حاصل کرنا اُس علم یا اُس فن کے اہل اور سزاوار انسان پر کچھ دشوار اور مشکل نہوجاے اور ہر وقت اور ہر عہد کے لوگ ہر علم اور ہر فن کے کمال کی تحصیل سے بسبب اختلاف طبائع کے جس

اختلاف کا باعث اور جملہ کمی و بیشی درجات عقل و فہم ہو گا مستفیض اور مستفید ہوتے رہین ہر وقت اور ہر زمانہ مین شاذ و نادر طبائع دنیا مین ایسے اعلیٰ درجہ کے بھی ہوا کرتے ہین جنکی اعلیٰ درجہ کے فہم و ذکا سے موصوف طبیعت مین نہ صرف ایک ہی علم کا مذاق ہوتا ہی بلکہ اُنکے طبائع جامع علوم و فنون ہوتے ہین اور بمقتضاے مذاق فطری طبیعت یا یون عرض کیا جائے کہ بحیثیت مقتضیات عقل و ذکا فطری وہ سب طبائع بالضرور اس امر مین کوشش بالغہ کرتے ہین کہ جہانتک ممکن ہی زیادہ تر علوم اور بہت سے فنون کے جامع ہو جائین کیونکہ اُنکے دماغ مین باعتبار مفضل حقیقی اعلیٰ درجہ کی قوت آخذہ اور مکتسبہ ہوتی ہی اور اُنکے خیالات بھی اُسی قوت کی حیثیت سے نہایت وسیع ہوا کرتے ہین لہذا اُنکی قوت حافظہ مین بھی اسی درجہ کی فطری قابلیت ہوا کرتی ہی کہ بہت سے علوم اور اکثر فنون کے مذاقہاے کامل کی دولت حاصل کر کے ہر ایک دولت کو علیحدہ علیحدہ اپنے خزانۂ خیال کے متعدد درجات مین محفوظ رکھ سکے مگر سہ ۔ این سعادت بزور بازو نیست ۔ تا نہ بخشد خداے بخشندہ ۔ و نیز جامعیت علوم ادب یا چند علوم کے مذاقون کا جامع کامل بننا کچھ اختیاری اور کسبی وصف نہین ہے بلکہ جامعیت علوم و فنون کی قوت اور مذاق ایک ہی فرد مین پایا جانا ایک فطری اور وہبی وصف ہی اور جسمین یہ صفت پائی جاتی ہی محض بمقتضاے افضال ایزدی ہی اور اسمین کچھ شک نہین اور بیشک تمام دنیا کے ہر ایک کا مسلمہ مسئلہ ہی کہ ع ۔ بزور و زر میسر نیست این کار ۔ باغبان کہن سال فلک صدہا باغ لگاتا ہی کہ روز بھولونکو اپنے شباہ روز کے حسن تربیت سے کھلاتا ہی جب کہین جا کر چند گل سرسبد ایسے بھی پاتا ہی جو تمام دنیا کے عمدہ سے عمدہ گلون کی خوشبوئیون کے مجموعہ ہوتے ہین جنمین وہ بھینی خوشبو ہوتی ہی کہ صرف اُنکی خوشبو سے سارا باغ مہک جاتا ہی اور انمین سے ہر ایک کی آب و تاب کے پرتو سے ہر ایک باغ سراپا آئینہ بلکہ رشک آئینہ بنجاتا ہی اسکے جلوہ گاہ کی زمین کبھی اسکے پرتو نور سے منور ہو کر اناالشرق کا آوازہ بلند کرتی ہی اور کبھی ذرے اسکی آب و تاب کا پرتو پاکر شمس کا دم مارتے ہین جیسا کہ فی زمانہ اس حقیر کے ملاذ اور ملجا اور مربی اور رجا سے پناہ اعنی عالیجناب معلی القاب رکن الدولہ مخلص الملک نصرت جنگ حافظ الملک نواب ابن نواب ابن نواب ابن نواب **نواب محمد بہاول خانصاحب** بہادر خلد اللہ سلطنتہ و سلطانہ والی ریاست دار السرور بہاولپور صلی اللہ تعالیٰ عن شرالنشور الی یوم النشور کی ذات فیض صفات ہی **نظم**

آنکہ زر در کہربا شی آن نامدار	صوبہ پنجاب ہست در کش صد نو بہار	آنکہ اجداد آن سرور عالی ہمم	چشم مہ از وی کرم بارنا ستد شمار
آنکہ گر انبار وی بار شمارم تمام	بر صد و لک صد ہزار بار گرد و شمار	آنکہ بگاہ عطا از پے ہر سائلے	بخشد و بارش کند سہو بدنسیان ہزار
آنکہ باہل ہنر در ہمہ اقلیم ہند	دادہ ہر یک کسی زر گر گنجوار	کیست کہ باوی زند دم ز دہش و کرم	کیست کہ آید بجود ہمسر آن کامگار
حاتم طی بدی زندہ و بدی عطاش	جاے چہل مرد گر بیند از چل ہزار	یک باین با ہنام ہم نرسیدی تہی	از صد و جودوی نا بعطایش شمار
کیست در اقلیم ہند از ہمہ اہل سخن	کو بستودش بجان آن نغز و دش خوار	کیست کہ اسلامیان کان ثنا گوی اوست	وانکہ نخواہد دل بار بریش بدار
پادشہا عفو و مدح تو با کل عجب	کو زہ چسان بر کشد آب ہمہ جو بہار	یک بخشیم کرم سوی خلوصش نگر	کان نبود از مطیع تا نی وی تا شکار
یکصد و سی سال باد عمر تو در روزگار	باد و لیکن از ان بیچ مہی ہر ہنار	تر ہ سلطان تو آنش دہم آب خضر	آن پی سرکش ز حکم دین پی فرمان گذار
بگزیدن ملک تو چون صرف ذات تو	خاصہ پی آن صدف بیچ در شاہوار	عز صدف در بود مایہ در یا یمان	زان پی ملک جہان عز تو لی تا ابد
ہر کہ نماند در دش خود و قارت بود	سیصد و خوانش در زر عز و وقار	ای کہ دو چشمت در سر چشمہ فیض آمدہ	ہر کہ کنارش رسید پر شدش از زر کنار
یک تنظر مہر تو بان دہ صد نیمہ جان	نیمہ کن صد عدو ست نیم نگاہت بکار	ارگہ رزمت بدست چو بک نرمی بارد	تیغ رود دم گرد و در دم بکشد ہزار
در بود اندر کفت تیغ دو دم در نبرد	موج زند بحر خون بر سر اعدای خوار	صیت جلالت بلند چون بعلو ست	عرش بری کز و بار نہد بار دار

گرد و غبار ست غازۂ رخسار جاہ	خار خس در گست تمغۂ تاج و قار	چرخ ز فطرات نجم ہر شب دراق خود	نم بکند تا کند چہرہ ز نقشت نگار
نسبت عدل تو با عدل نوشیروان	ہست بسال روان نسبت تقویم پار	نبض ادب احقر ادب عدہ نبا پابس	دست ادب نہ بر است دعائی ز آر
بار خدایا بآن جود و عطا کہ ہست	سرور ممدوح را در سر و اندر تبار	بار خدایا بآن لطف و عنایت کرد	با ہمہ ارباب علم بیحد و مر بے شمار
حافظ جانش بود ہیبت و جلال نو	حامی کاخش مدام فضل تو ہی کردگار	در یم انعام وی خلق جہان غرقہ باد	در نم افضال خود ملکت وی بنبوار

بالجملہ حضور ممدوح کی ذات معدلت صفات فطری شائق جامعیت علوم و فنون متنوعہ ہے۔ لیکن چونکہ حضور محتشم الیہ کو انہماک انصرام مہمات ملکی اور ادائے فرائض حکمرانی اور پرداخت احوال وابستگان دامن دولت اور رعایا کی اصلاح امور اور رفاہ عام کے متعلقہ خاص خدمات مین استغراق اور اشتغال کے باعث اسقدر فرصت اور اسقدر مجہ فرصت کا بہم پہونچنا علی الخصوص اس قسم کے معمولی امور کے ملاحظہ مین وقت صرف فرمانا جیسے کہ مذاق داستان و قصص وغیرہ ہے یا اس ایسی تالیف و تسوید کے مشغلہ مین جسکا شوق و ذوق حضور محتشم الیہ کے بندگان ذی شان کو محض بسبب اسی مقتضیات جامعیت فنون کے اور صرف بحکم علم شی بہ از جہل شی کے ہی قریب قریب محالات سے ہے اور ایک نہایت درجہ کا دشوار امر ہے کہ پادر ہوا قصص کے طولانی کتب قدیم خواہ جدید کو تمام و کمال و بالاستیعاب ملاحظہ فرماکر ان قصص کے اصول و فروع سے پوری آگاہی حاصل فرمائین لہذا اس خیر گال دیرین بندہ کمین و کمترین بکمخوار علی الدوام احقر الخدام حقیر فقیر ناچیز محمد عبد الرشید عبد العزیز کی نسبت حکم محکم بندگان عالی حضور معزی الیہ دام اقبالہم نے بدین مضمون فصاحت مشحون عز و شرف نفاذ ارزانی فرمایا کہ خاص اس قصہ و داستان کے انصرام اور تکمیل تالیف و طبع کے لیے شہر لکھنؤ مین بے تامل بسبیل استعجال جاکر فن داستان نویسی کے ماہرون سے بالکل ہی تلخیص اور خلاصہ و خلاصہ حالات کے طور پر کل مقاصد داستان کو نوٹ اور مسودہ کراکے بطور خود سلیس عبارت و عام فہم زبان اردو مین مرتب کرالیا جاے اور بعد ترتیب کے ملاحظہ خدام عالی مقام کی غرض سے جہانتک جلد ممکن ہوسکے بسبیل ڈاک ارسال کر دیا جاے تاکہ بعد ملاحظہ مسودہ اور بعد ترمیم ہدایات مناسب اور بعد منظوری کے طبع مسودۂ داستان مرسلہ کی نسبت حکم جہان مطاع نافذ فرمایا جاے اس واجب التعمیل فرمان والا کی بجا آوری کو وسیلۂ جلیلۂ حصول افتخار و عزت اور ذریعۂ حصول علو مرتبت اور درجت جانکر فوراً شہر لکھنؤ مین وارد ہوکر قیام پذیر اور قرار گزین ہوا مگر یہ احقر الخدام ہوا اس احقر الخدام کا جسم اور روح ہی لاینام الاذعان حکم کی تعمیل کے جزئی اور کلی لوازم اور اسباب بہم پہونچانیکے تردد ات مین دن رات ایک حال پر مضطرب اور مضطرب اور بیقرار ہے کہ جسقدر اور جہانتک ممکن ہوسکے جلدی سے جلدی حضور محتشم الیہ کے بندگان برزگان کی مفوضہ خدمت کو عمدہ سی عمدہ خوش اسلوبی اور خوش عنوانی کے ساتھ انجام دے دلا کر شہر لکھنؤ سے جسقدر جلد اور اسرع اوقات مین امکان پذیر ہو روانہ ہوکر حضور مین بندگان ہز ہائنس دام اقبالہم کے حاضر آکر عز زمین بوس خدام کرام حاصل کروں تاکہ مورد خوشنودی مزاج وہاج بندگان عالی ہز ہائنس دام اقبالہم ہوں اور جب یہ امر ہر طرح سے مسلم اور متیقن ہو چکا تھا اور بے شائبۂ شک و شبہہ پورے پورے یقین کے درجہ تک پہونچ لیا تھا کہ اس خدمات کا عمدگی اور قابلیت اور حسن اہتمام کے ساتھ انجام کو پہونچ جانا احقر الخدام کیلیے واجب خوشنودی بندگان بلند مکان ہز ہائنس دام اقبالہم ہوگا اور نیز یقین تھا کہ احقر الخدام کا لکھنؤ سے روانہ ہوسکنا قطعاً اس خدمت کے انجام اور اتمام پذیر ہونے پر موقوف اور منحصر ہے تو ظاہر ہے کہ احقر الخدام حیرانیدین زمین کو کسمہ رجہ شغف اور توغل اس خدمت کی انجام دہی کے باب مین ہونا لازم اور واجب ہوا ہوگا مگر باوجود

اسقدر شغف اور باوصف انتہاے مرتبہ توغل و انہماک کے اور ہر طرح کی بیوسلہ اور بواسطہ کوششون کے
جو اندازہ اس خدمت کے حد تکمیل تک پہونچ جانیکی نسبت کیا گیا تھا جسکی نسبت ہرگز غلط ہونے کا ایک
ذرہ برابر بھی شک و شبہہ نہ تھا آخرکار وہ اندازہ غلط ہی ہوکر رہا یعنی مفوضہ خدمت جسکے انجام کو پہونچنے اور جسکے
مکمل ہوجانیکے لیے چار جزون کا کامل ہونا لازم تھا منجملہ ان چار جزون کے ایک جزو بھی پورے طور سے کامل
نہین ہوا گو شب و روز کی مسلسل خدمت اور کوشش کے بعد اب پوری امید ہو کہ عنقریب اور بہت جلد
کل اجزا مکمل ہوجائینگے بلحاظ ایک بندۂ درگاہ اور مترصد فرمان متوسل اور نمکخوار دیرین ریاست
ہونیکے چونکہ اس احقر الخدام پر تفصیل اس اجمال کی بطور ایک سچی عذرخواہی کے عرض کرنا ضروری ہو اسلیے درازی
گذارش کی مودبانہ معافی مانگ کر فدوی یہ عرض پرداز ہون کہ اس خدمت کے انجام اور تکمیل ہوجانیکے لیے
چار مرحلون کا پورا پورا طی ہوجانا ضروری تھا جنمین کا سب سے پہلا مرحلہ اصول و فروع مطلوبہ کے مسودہ کا
حد تکمیل تک پہونچ جانا دوسرا مرحلہ اصول اور مقاصد داستان مین دخیل اور نتیجہ خیز شاخون کا پیوند لگکر داستان
کا وسیع اور روادار کرنا ہو جسکی نسبت اگر بنظر غور و تامل انصاف فرماکر رائے دیجاے تو سخن گستران نکتہ سنج کو یہ
یہ کہنا پڑے کہ بیشک اس دوسرے مرحلہ کا طی کرنا بہ نسبت پہلے مرحلہ کے بھی زیادہ تر کٹھن ہی تیسرا مرحلہ وسیع
رقبے ہوے مکمل حصص داستان کا کامیابی کی ہیئت مین آجانا مگر یہ وہ مرحلہ ہو کہ اگرچہ اس مرحلہ کا طی کرنا خواہ
طی کرا دینا چندان دشوار امر نہین لیکن باینہمہ اس مرحلہ مین بھی بیکبارگی ایسی شدت لاحق ہوگئی جسکے سبب سے اسکا طی
ہونا پہلے اور دوسرے مرحلہ سے بھی زیادہ مشکل ہوگیا اور وہ شدت یہ ہو کہ جبتک دوسرے مرحلہ کے طی کرنیوالے
اپنی منزل کی مسافت کو طی نکرچکین یہ بیچارے تیسرے مرحلہ والے ایک قدم بھی آگے نہین سکتے اور اس
شدت کی وجہ سے اگرچہ یہ مرحلہ آسان تھا مگر بہت دشوار ہوگیا چوتھا مرحلہ جسکو مرحلہ اخیر کہنا چاہیے داستان مطلوبہ کا
نہایت کامیابی کے مرحلہ تک کامگار نافع الطبع ہوجانا یہ مرحلہ اگرچہ درحقیقت چارون مرحلون مین سب سے زیادہ
آسان اور سہل تر تھا مگر جسطرح پہلے اور دوسرے مرحلہ کی عدم تکمیل اور تاخیر نے تیسرے مرحلہ کو باوصف
اس مرحلہ کی آسانی کے دشوار بنا دیا تھا اسیطرح تیسرے مرحلہ کی مسافت کے طی ہونے مین درنگ اور توقف
و وقوع پذیر ہونے سے چوتھے مرحلہ کو سب سے زیادہ دشوار گذار کردیا نفس الامر یہ ہو کہ مرحلہ اول کے راہرو جنکی نسبت
اگرچہ اعلیٰ درجہ کی تیز قدمی کا یقین نہ تھا مگر اس امر کا بھی احتمال نہین تھا کہ وہ اس مرحلہ کے طی کرنیکی نسبت اپنی معمولی
رفتار مین بھی اسقدر دنگ اور مات کرینگے اور رشک کرینگے کہ انکی چال بھی خطرالقدم کی خوبی قسمت سے نہ چل سکینگے اور باوصف
علم و یقین اس امر کے کہ اگر ہم اپنی امکانی یا معمولی قوت راہروی کو اس مرحلہ کے مسافت مین سرگرمی کے ساتھ
صرف کرینگے تو بیشک جسقدر جلدی اور جتنی تاخیر ہمارے مرحلہ کی راہرون مین برروے کار آنیکی اسیقدر تاخیر
اور آخر ہم کمی دوسرے اور تیسرے اور چوتھے مرحلہ کے راہرون کو اپنے اپنے مرحلون کی طے مسافت
مین بھی بھیجدیگی اور بلا بدی پیش آئیگی اور اگر ہم اپنے مرحلہ والون کو اپنی امکانی تیز قدمی کے ساتھ پوری پوری
مستعدی سے طی کرنے مین تہ دل کی کوشش اور سعی کو کام مین لائینگے تو بالضرور مرحلہ دوم اور سوم اور چہارم
کے راہرون کو بھی اسیقدر جلدی اور تیزی کے ساتھ اپنے اپنے مراحل مین راہ پیمائی کرنے کا موقع ملیگا
لیکن کمال درجہ کا حیرت افزا اور نہایت مرتبہ کا افسوس پیدا کرنیوالا امر اگذرا اور گذر رہا ہو کہ ان ہمت اور
سرا پا استقلال راہرون نے باوجود اس امر کے کہ ہر قسم کا زاد و راحلہ رہبری بحیثیت انکی خواہش اور فرمائش کے

بہم پہونچا دیا گیا اور یہ وصف اس بات کے کہ ہر طرح پر انکی ناز برداری چاہنا چاہا ہوتی رہی اور یہ آنکہ تاکید پر تاکید کرتے رہنے کے التزام میں فرق نہیں آنے پایا اور ہر پہلو سے اُنکے مستعد اور سرگرم بناتے رہنے میں برابر ہر قسم کی کوشش امکانی ہوا کی مگر کسی طرح اُن دو مستعد راہبر و مرضع کے پاسدار راہبر و حضرات سے اپنی شکایت راہبروں کی اور نامستعدی اور بے پروائی کو تیزی اور مستعدی اور سرگرمی سے نہ بدلا جس سے دوسرے اور تیسرے اور چوتھے مرحلوں کے راہبروں میں سے بھی کسی مرحلے کے راہ پیما کو اپنی امکانی تیز رفتار سے قدم اٹھانے اور اپنے مرحلہ کو جلد طے کرنیکا موقع نہیں مل سکا بہرحال آخرکار چار ناچار جھلور سے بن پڑا اس طریقہ سے کہ طفل بکتب نمیرود ولیکن می برند خش اُن مرحلہ اول کے اڑے ہوئے راہ پیماؤں کا قدم جسدرجہ تک کی تیز رفتاری سے ممکن تھا آگے بڑھوایا جنکے بڑھنے سے دوسرے تیسرے چوتھے مرحلہ والوں کو بھی قدم اٹھانیکا موقع ملا اور ان تینوں مرحلوں کی راہ پیماؤں نے تھوڑا ہی تھوڑا حصہ اپنی اپنی منزلوں کی مسافتوں کا طے کیا تھا کہ چوتھے مرحلہ والے کو بھی اُسکی منزل میں روانہ کرا دیا گیا اور حتی وحدہ لے لیا کہ پوری سرگرمی سے تیز رفتاری کرکے ان تینوں راہبروں کے ساتھ ہی ساتھ جائے تاکہ ایک ساتھ یہ بھی اپنی منزل پر پہونچ جائے باوے کہ ہم کارساز کا ہزار ہزار شکر ہی کہ اس تدبیر کے بعد سے چاروں مرحلوں کے راہبر و ایک ساتھ اور برابر اپنی اپنی منزلوں کی مسافت سرگرمی سے طے کر رہے ہیں بلکہ ہر ایک مرحلہ والا اپنی منزل کا بڑا حصہ طے کر چکا ہی اور اب وہ وقت گویا سر پر آپہونچا ہی کہ ہر مرحلہ کا مرحلہ پیما اپنے سر منزل پر عنقریب جا پہونچے اور ان سبکے پہونچ جانیکے بعد احقر الخدام بھی اپنے آپ کو فائز المرام اور شاد کام اپنے ملاذ و ملجا دام اقبالہم کے بارگاہ عالی کے قدمگاہ تک جا پہونچائے تاکہ خدام والا مقام کی خوشنودی حاصل کرنے کا فخر و شرف پائے اب احقر الخدام اس سبب تالیف کی عذر خیز گذارش کو اپنے عالیجناب ملجا القاب ملاذ اور ملجا اور مربی اور جائے پناہ دام اقبالہم و زیدت حشمتہم کی دعائے خیر ترقی دولت و حشمت و حکومت و اقبال پر جس دعا کو اپنے دل و جان کی زبان کا نثار روزی ورد اور وظیفہ رکھنا احقر الخدام کا دلی فرض ہی اور قادر مطلق کی درگاہ سے امید ہی کہ تا دم مرگ رہیگا کمال ادب و تعظیم کے ساتھ حرز کرنا ہے بار خدایا۔

تو با اقبال و با اقبال تو پایندگی دارم	تو باد دولت قرین و دولت تو بلند بالی
ہمیشہ چون بصدرت چہ باشی کامران باشی	بہر ساعت کجا در بزم عشرت باده پیمائی
بحسن انتظام تو ہمہ پنجاب چون خرم	تنا خوان مدا بیر تو باد ایمع ترسائی

آمین آمین آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

آغاز داستان ندرت بیان اسد غازی کا روانہ ہونا بجانب منہ طاق بعد قتل خونخوار بن دجال کے اور حالات سکندر رستم خویش وارد ہونا انکا ایک صحرائے ہولناک مین مع دیگر حالات متعلقہ داستان ہذا

راویان خبار گزشتگان مراصل وادی عشق و محبت اور ناقلان آثار پیشینہ بستگان نشہ بادہ ناب الفت نگارندگان سرگذشتہائے از خود گذشتگان شوق لقائے شاہد آرزوے دل اور گزارندگان گشتہائے درد و دشت خار و خار دشکستگان ذوق وصول بیدائے ہر چہ ہست اوست و دیگر ہمہ باطل نے اس داستان ندرت عنوان کو اپنے قلم مانی رقم کے نقش نگار تازہ سے یون زیب و آرائش دی ہی کہ جسوقت اسد غازی خونخوار بن دجال کو قتل کرکے بجانب منہ طاق روانہ ہوے جنکا حال آیندہ حوالہ قلم کیا جائیگا ناظرین نکتہ بین کو یاد ہوگا کہ صاحبقران اعظم ایک فوج جرار دیوان اپنے ہمراہ رکاب لیکر دیو نیرنگ کے مقابلہ کرنیکی غرض سے قاف کی سمت روانہ ہوے تھے کہ انکا ذکر بھی آیندہ حوالہ قلم بے تکلف رقم کیا جائیگا۔ اور روانہ ہونا سکندر رستم خو کا بھی واسطے فتح کرنے نیرنگ قاف نامے طلسم کے معرض بیان مین آیا تھا۔ اور نیز آنا شمس جنی پسر عبدالرحمن جنی کا اور طلب کرنا بقریشیہ کا انکو اپنے عقب مین روانہ کرنا اور یہ کہنا کہ وہ صاحبزادہ جو واسطے فتح طلسم کے روانہ ہوا ہی اسکی مدد کیجائے کیونکہ میرا فرزند دلبند ملقب بہ سلیمان کوچک اسی طلسم مین پھنسا ہوا ہی آپ اسکے باب مین کوشش بلیغ کرکے اس طلسم کے فتح کرادینے کی نسبت مدد کرین اور اس صاحبزادہ کے حالات سے آگاہ کرتے رہین کیونکہ وہ بھی بالکل کم عمر ہی بچہ ہی چنانچہ یہ سب امور سماعت کرکے حکیم شمس جنی نے کوچ کیا تھا اب انکا ذکر بھی آیندہ بیان کیا جائیگا الی اصل پہلے اس مقام سے سکندر رستم خو کا حال بیان کیا جاتا ہی۔ نظم

گر پردہ رخ سے دور کرے وہ نقاب کا	جلوہ ہر ایک ذرہ مین ہو آفتاب کا	کل شیخ پیکے مجتہد العصر کیا کیا
دکھلائے باغ سبز عذاب و ثواب کا	کہنے لگا راہ تجھ سے مجھے یہ عجب کا	معلوم ہوگا حشر مین پینا شراب کا
مین نے کہا کہ ہم بھی ہین یہ خوب جانتے	پر یہ کرین کہ ہی بھی عالم شباب کا	تقوی ہمارے آگے ہو تب پکا درست
اور تب یقین آئے ہمین اجتناب کا	ہی ہوے کنج باغ ہو ساقی ہو ماہ وش	اور کوئی روان مخل نہو باعث حجاب کا
گردن مین ہاتھ ڈالکے وہ شوخ بیحجاب	وے نالہ زبان کو دہن کی رباب کا	منت سے یون کہے کہ ہمارا الو دیجے
گر پی نجائے جلد یہ ساغر شراب کا	اسوقت ہم سلام کرین قبلہ آپکو	گر کچھ بھی خوف کیجے روز حساب کا
اور امتحان بغیر تو یہ آپ کا غلام	قائل نہین ہی قبلہ کسی شیخ و شاب کا	یارب غم حسین مین جب شیفتہ ہو خاک

سایہ ملے اسے قدم بوتراب کا ✦ بیا بنشنوای ہمدم راستان ✦ کہ بازا مدم بر سر داستان ✦ گوشہ ای معنی طرازان فصاحت دستگاہ ✦ کرشمہ آباد بادا قلیم معنی پروری ✦ ہر چند جہان عالی مدارج ارباب کہ حضور مین اسوقت گزارش سخن ہی اس اپنی کج مج بیان کیطرف آنکے برتر اور عالی خیالات کے رجوع ہونیکا آرزومند ہونا چھوٹا منہ بڑی بات کہنا ہی مگر مفہوم عرض جس سے مراد اس داستان کا لب مضمون ہی جو عرض کیا جائیگی اس لب مضمون داستان کے لحاظ سے عرض کرنیوالی کو امید ہی کہ خواہ اس عرض کے الفاظ کیسے ہی بے ربط اور جملے کیسے اکھڑے پچھڑے اور روا بلا کیسے ٹوٹے پھوٹے کیون نہ ناظرین ذی تمکین جیسے ایک لڑکا عشوہ گر جیا یک دانظر فریب محبوب کے جلوہ گر ہونے کے ساتھ ہی خواہ وہ کیسے ہی خوش لباس مین جلوہ گر ہو بے اختیار اسی کے جمال جہان افروز کیجانب ہر طرف سے دوڑ اور آنکھون کی نظرین بچہ کر ٹکٹکیان باندھ لیتے ہین بغیر کج مج بیان کی راستان سماعت فرمانے کیطرف

عطلت عنان توجہ ضرور فرمائینگے ۵	بس اکبر ادب ادب نگہ دار	روے سخت بکیست ہشیار
از حد ادب برون منہ گام	تا حسن ادب بہشت نام	حفظِ ادب ست کار پاکان
در رہ چو بہائم است انسان	بس این قدرت تمیز نہ	از دور نیفتی از فسانہ
واکن باداب در حکایت	دارد سر تو سر حکایت	ادب و تعظیم کے ساتھ پیر براو

مقصد حاضر ہوکر عرض پیرا ہون کہ سکندر رستم خو ایک صحراے ہولناک مین وارد ہوا جس صحرا کی راہ کا کانٹے پہاڑ کا کٹنے سے زیادہ دشوار تھی جسمین منزلون تک عمرانات کا نشان کیسا بوتک نہ پائی جاتی تھی جسمین ایک ہری پتی بھی نظر نہ آتی تھی تابش آفتاب کے سبب ہر چند اس شیر دل مسافر کا دل ڈوبا جاتا تھا مگر ایک قطرۂ آب کا چہرہ نہ پاتا تھا اسپر طرہ یہ کہ سکندر کو طلسم کا رات بھی معلوم نہین تھا مگر باوجود ان سب دشواریون اور سختیون کے اپنی جرات اور بہادری سے طلسم کی راہ سخت کو طے کر لیا آخر کار ایک مندر جیسی بہت بڑی اور رفیع عظیم الشان عمارت کی سواد نظر پڑی جان مین جان آئی خدا خدا کر کے اس عمارت کے قریب پہونچا تو دیکھا کہ ایک عجیب و غریب عالیشان تعمیر ہی بے مثل و بے نظیر ہی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ صانع کردگار نے اسکو اپنے دست قدرت سے تعمیر کیا ہی ہر در و دیوار مین اس صنعت و نفاست کا جلوہ ہی کہ اللہ ہی اللہ ہی ۵ زہے صفاے عمارت کہ در تماشایش ہ بدیدہ باز نگردد نگاہ از در و دیوار کچھ دیر تک سکندر اسکے حسن و صفا کا محو رہا جب محویت سے افاقہ ہوا اور آگے بڑھا معلوم ہوا کہ مندر ہی کی عمارت ہی اسکا گمان و قیاس جو سواد عمارت دیکھتے ہی اسکے مندر ہونے کی نسبت ہوا تھا صحیح تھا در واقع مندر پر کچھ لوگون کا مجمع دیکھا تا در مطلق کی درگاہ مین ہزار ہزار افکر بجالا یا کہ بارے اس منزلون کے ہیبتناک میدان سے نجات پائی گو کسی طرح کے ہون لیکن آدمیون کی صورت تو نظر آئی کچھ دیر دروازہ پر دم لیا جب اچھی طرح حواس درست ہوئے مندر کے آنے جانے والون سے پوچھا کہ یہاں کے پجاری تو محض ایک آوارہ وطن مسافر قسم کے درویش ہوتے ہین آپ لوگ مسافر ہی فرمائیے اسقدر تو آگاہ کرین کہ کیسا معبد گاہ ہی اور کون اس معبد گاہ کا مہتمم اور صاحب اختیار ہی سکندر کے اس سوال کو سنکر اور اسکا سراپا حال دیکھکر ایک خبرکن شخص نے جو ایک واجب التعظیم ہیئت کی صورت بنائے ہوئے تھا اسکو اپنے قریب اشارہ سے بلایا اور باین تفصیل اس معبد گاہ کا حال بیان کیا کہ یہ ایک معبد گاہ سامری ہی اور یہان ایک روز بکلغ بہار سرخ پوشل جو بادشاہ طلسم کی دختر ہوتی ہی آسوقت یہان بالکل تخلیہ ہو جایا کرتا ہی بس صرف وہی ملکہ اور ملکہ کی چند مصاحبین داخل ہوتی ہین اور اس موقع پر طرح طرح کے راگ رنگ کا شغل بھی ہوا کرتا ہی اور مردون مین سے کوئی متنفس معبد گاہ کے اندر مجال نہین کہ اسوقت موجود رہ سکے چنانچہ ملکہ موصوف کی سواری اب آنیوالی ہی اور ہم لوگ بھی جسقدر کہ موجود ہین سب کے سب تھوڑی ہی دیر مین یہان سے باہر چلے جائینگے سکندر نے اس ہیئت صورت پیر مرد کی زبان سے یہ تمام کرشمہ سنکر تبسم فرما کر کہا کہ اے مرد بزرگ اگر آپ جیسی عمر والے لوگ ملکہ کے داخل ہونے کے موقع پر معبد گاہ کے باہر چلے جاتے ہین تو نہایت تعجب خیز امر ہی اور ملکہ انتہا درجہ کی پردہ دار ہی سکندر کا یہ جملہ سنکر پیر مرد ہنسا اور کہا کہ اے صاحبزادے ملکہ ایک بلاے مبرم ہی ۵ یہ سامعہ دن کا ہی اسکے عالم کہ جنے دیکھے ہوا وہ بیدم ۔ نیام ضیغ تضاے مبرم لقب ہی قاتل کی آستین کا ۔ سکندر

نے پوچھا کہ ملکہ کے باپ کا کیا نام ہی پیر مرد نے کہا کہ اسے **جمشید سرخ قبا** کہتے ہین اور وہ بادشاہ طلسم ہی اور **گیرنگ شاہ** جسکا نام آپ نے کبھی نہ کبھی سنا ہی ہوگا وہ اسکا وزیر اعظم ہی اور حقیقت مین بڑا مدبر اور منتظم ہی بلکہ طلسم جو طلسم **گیرنگ** کر کے مشہور ہی اسی کے نام سے مشہور کیا گیا ہی۔ شاہزادہ اسکندر رستم خو **پیر مرد** کی زبانی یہ خبر فرحت اثر سنکر اپنے دل مین نہایت درجہ خوش اور مسرور ہوا اور **پیر مرد** اتیت صورت کے قریب جاکر بیٹھ گیا اور چند دانہ سیب وغیرہ میوہ جات کے اور فواکہ کے نکال کر کمال تہذیب وادب کے ساتھ پیشکش کیے اور بلطائف الحیل در مخالطت و موانست باہمی کھول کر تھوڑی سی دیر مین بے تکلفی کا موقع حاصل کر کے پیر مرد سے یون کہا کہ معاف فرمائیے گا آپ کے بشرہ اور اسا دیرہ سے تو ایسا نہین معلوم ہوتا کہ آپ ایک درجہ کے اتیت یا فقیر ہین پیر مرد شاہزادے کا یہ مقولہ سنکر مسکرا دیا اور بولا کہ اے صاحبزادے چونکہ مجکو آپ کے قیافہ آپ کے بشرہ آپکی وضع آپ کے لباس آپکی گفتار آپکی رفتار سے اس امر کا یقین ہوا کہ بیشک آپ ایک والا نژاد پاک نہاد اور کسی برتر و دودمان اور عالی خاندان کے ایک آفت رسیدہ یادگار ہین اور باایمہ معلوم نہین کس دور دست مقام سے اور کس افتاد کی وجہ سے کسقدر مصائب اور کیسی کیسی سختیان جھیلتے ہوئے اور کس کس طرح کے ہولناک اور جانگداز کوہ و دشت کی مسافتون کو طے کرتے ہوئے اس معبد گاہ کے پر خطر صحرا مین پہونچے ہین خلاف آئین انسانیت و آداب مروت اور کفر مشرب حسن اخلاق و مجبت ہے کہ آپ کے سوال کا جواب نہ دون یا آپ کے میلان و التفات کے مقابلہ مین بے اعتنائی اور ترش روئی اختیار کرون اور بلطف و محبت پیش نہ آؤن آپ تشریف لائے ہین تو کچھ دیر بیٹھیے سستائیے جو خدمت میرے لائق ہو حکم دیجیے کہ تا امکان بجالاؤن من بعد بخیر و خوبی جہان جانا مطلوب ہو تشریف لیجائیے اس تحقیقات کے پیچھے نہ پڑیے کہ مین فقیر یا اتیت نہین معلوم ہوتا ہون یا کون ہون کون نہین مگر جب اس طولانی جواب کے سننے پر پیر مرد سے اسکے واقعی حالات کی تحقیقات مین اور بھی اصرار اور استبداد کیا تو آخر کار پیر مرد نے اظہار کیفیت واقعی کے سوا چارہ نہ دیکھا اور کہا اے صاحبزادے دراصل نام میرا نعمان ہی اور اس معبد گاہ مین میرے آنے کا باعث یہ ہوا کہ مین نے اپنے ایک سخت دشوار کام اور اہم مشکل حل ہونے کی غرض سے ایک نہایت درجہ کریم النفس خدا پرست بلکہ خدا رسیدہ بزرگوار کا تلقین فرمایا ہوا ایک وظیفہ بلور چلہ کے پڑھنا شروع کیا تھا جس بزرگوار کے ساتھ مجکو کمال حسن عقیدت تھا اور جنھون نے دعوی کے ساتھ یون فرمایا تھا کہ جب کبھی کوئی ایسی مشکل پیش آئی جسمین دنیوی کوئی تدبیر کارگر نہو اور بغیر حل ہوئے اس مشکل کے سررشتہ حیات کا سلامت رہنا یقینی دشوار جانتے ہو تو اس صورت مین اس وظیفہ کی مواظبت بلور چلہ کے چالیس روز تک کرنا اور ہر روز نصف شب کو غسل کر کے دو رکعت نفل ادا کرنیکے بعد دو زانو بیٹھکر نماز صبح تک پڑھا کرنا تو وہ مشکل حل ہو جائیگا غیبی اسلوب کوئی نکلوئی پیدا ہو جائیگا اور حتماً کامیاب ہو جاؤگے چنانچہ اسی شرائط کی پابندی سے مین اس وظیفہ کو تبتل کے خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھا کرتا اور ہر روز پردہ غیب سے ظہور اسباب کشود کا منتظر رہتا تھا کہ ایکروز اثنائے وظیفہ خوانی مین بیساختہ و بے اختیار ایک غنودگی کی سی حالت طاری ہونا شروع ہوئی اور ہر چند کوشش کرتا تھا کہ اس غنودگی کا اثر کسی طرح دفع ہو جائے تاکہ وضو ساقط نہو اور وظیفہ کی مواظبت مین نقصان دخل نہ آنے پائے مگر وہ حالت غنودگی

کی بڑھتی ہی گئی تا آنکہ دارفتہ خواب ہوگیا اور بیخبر سوگیا عالم خواب مین ایک ایسی عجوبہ اور نرالی خلقت کی دنیا نظر آئی جسکا آسمان زمین چاند سورج تارے عمارات دباغات آدمی وجانور زبان آوازین وہان کی غرض دنیا اور تمام اسباب دنیا بہ نسبت اِس دنیا واسباب دنیا کے جسمین مین اور آب ہین رنگ ڈھنگ طرز روش صورت معاشرت ہرامر مین بالکل علٰحدہ اور ایک عجیب وغریب طرح کی تھی مین اُسی عالم خواب مین کچھ دیر تک تو اِس نئی طرح کے عالم واسباب مخلوق عالم دیکھکر حیرت زدہ سا رہگیا بعد تھوڑی دیر کے جب وہ حیرت دفع ہوئی تو ایک جانب چلا اثنائے راہ مین جس سے دریافت کرتا ہون کہ بھائی اِس شہر کا کیا نام ہی اور کیا مقام ہی عالم یہان کا کون عجیب الخلقت بادشاہ ہی تو جس سے جو کچھ جواب ملتا ہی ایک حرف اُسکا سمجھ مین نہین آتا کیونکہ زبان کچھ عجب تھا ور کی زبان تھی جسکا تلفظ سنسکرت ہندی اُردو فارسی عربی انگریزی لاطینی جرمنی فرانسیسی اتنی زبانون مین کسی زبان سے مشابہ اور ملتا جلتا ہوا نہ تھا اور نہ وہان کا کوئی متنفس میری زبان بلکہ زبانون سے واقف تھا ورنہ جس زبان مین میرا سوال ہوتا تھا ضرور مجکو اُسی زبان مین جواب ملتا غرض مین نے تا امکان انتہائی کوشش نام ونشان دریافت کرنے مین کی اور کسی سے اُردو اور کسی سے فارسی کسی سے عربی کسی سے انگریزی بعض سے ترکی زبان مین سوالات کیے لیکن کوئی شخص میری کسی زبان کا جاننے والا نہ ملا آخرکار اپنے اور وہان کے لوگون کی باہمی ناجنسیت سے اُکتا کر شہر سے باہر چلا آیا کہ آتے ہی دور سے ایک باغ کی سی سواد نظر آئی اُدھر چلا اور تیز قدمی کے ساتھ شہر سے باغ تک کی مسافت کو طیکر کے باغ کے اندر داخل ہوا باغ کے اندر قدم رکھتے ہی ایسا معلوم ہوا کہ بہشت برین جسکی تازگی وطراوت ونضارت ونور وصفا کی حکایتون سے دین اسلام کی کتابین بھری ہوئی ہین غالبًا یہی باغ ہی اور صاحبزادے اگر مین اُس باغ کے واقعی حالات اور اوصاف کو مجملًا بھی بیان کرونگا تو شام ہوجائیگی اور آپکی منزل کھوٹی ہوگی تاہم بحکم آنکہ مشتی نمونہ خروار سے بالکل ہی مختصر صرف دو چار جملے مجمل در مجمل کہتا ہون تاکہ آپ اِس بات کا اندازہ کرسکین کہ ایسے ہمپل دلکش منظر کو دیکھکر انسان پر کس قسم کا کیسا اثر ہوسکتا ہی اور میری حالت اُسکی جلوہ گری سے کیا ہوئی ہوگی گو دنیا مین ایسا حسین اور خوش شکل کوئی پھول نہین ہی جو اِس باغ کے ادنی تر پھول سے بھی ذرہ بھر مشابہت دینے کی قابلیت رکھتا ہو مگر تاہم وہان کے پھولون کو یہان کے پھولون سے اس درجہ تغائر کی نسبت نہین تھی جیسی وہان کے انسانون کو یہان کے انسانون سے تھی کوئی پھول تحمل کے خواب سے خالی نہ تھا لیکن خواب تحمل کی نسبت عمدگی مین وہان کے پھولون کی ہر خواب کو اسقدر تفاوت تھا جیسے خواب سے بیداری اور نور سے تاریکی اور آب سے بُرے کو قطرات شبنم کا جلوہ اُن خوابون پر بعینہ یہی معلوم ہوتا تھا کہ زمرد اور لعل اور یاقوت اور لاجوردی کے پیالون مین شاہوار موتی صانع قدرت کے ہاتھون نے سجائے ہین یا اِس دنیا کے مہر وماہ کی آنکھ نے اِس باغ کے حسن وجمال پر شیدا اور فریفتہ ہوکر اسکی آرزو وصال مین اپنی اپنی آنکھ سے بے انتہا آنسو بہائے ہین یا آسمان نے اپنے گنج روان کو بیحد ولاتعد گوہر انجم اُس رشک فردوس برین باغ کی ہر ایک روش ہر ایک برگ شجر ہر ہر پھول پر بر سم نثار لٹائے ہین سبحان اللہ طناز جنکی رعنائی اور سربلندی کا یہ عالم تھا کہ گویا آسمان سے باتین کر رہے ہین یہ معلوم ہو رہا ہی کہ بزم شاہان گل کے کنارہ محافظ غلام ایک جانب باقاعدہ پرے باندھے ہوئے ہم آغوش شرم وادب کھڑے ہین

اور باوصف آزادی رعب سلطان حسن سے زمین مین گڑے جاتے ہین نرگس شہلا کی چشم شوخ ہمہ تن مشغول تماشاے حسن وجمال بہار جلوہ گری ریحان وسنبل اور سراپا محو نظارہ شان آن وادا اور شکوہ شوکت وتجمل رخ زرد پوشان گل اور پھر محویت بھی ایسی کہ دن کا کیا ذکر رات کو بھی چشم براہ انتظار محبوب عشاق بیخواب کی آنکھون کے مانند صبح تک ایک حال پر ٹکٹکی باندھے ہوئے ہین گل سوری کے حسن جان نواز مین یہ وصف بکمال تھا کہ ادھر نظارگی کی آنکھون مین جلوہ گر ہوا ادھر اُس کا دل خواہ کیسا ہی افسردہ و پژمردہ وحزین وغمگین کیون نہ ہو فوراً سرسے مالامال ہوا سوسن بیکے وصف وزبانی کو ہمیشہ سے وصف شاعرون کی لسانی اور طلاقت اور خوش بیانی ہی یقین کرتے چلے آئے ہین اور کبھی اسکی ایک زبان کو بھی نہ آنکھون سے بولتے دیکھا نہ کانون سے بولتے سنا اس لاثانی باغ مین اس کی ہر پتی کو زبان اور ہر زبان کو سخن وادی سے ذیل کے دلنشین اشعار کا درخوان ملا

جو ہو خواہی کرے اپنی بھلی	دیو ہو جن ہو کہ دام زاد ہو		
زندگی کا لطف ہی اکبر یہی	دل اسی کا عیش آباد ہو	یا کہی خوبسو سے رہے وہ نوا سنج	بہ سگال اسکا جو ہو برباد ہو
	دم مین دم جبتک ہو اسکی پیروی		سرو کی صورت سہی آزاد ہو

گل لالہ کو کہ سوسن کی طرح زبان نہین رکھتا لال ہی کر

چونکہ شاہان گل کو تہ دل سے غلامی اور انکی خدمتگذاری اور ہوا خواہی مین اسکا اشتغال ہی کہ ہمہ تن مجمر بنا ہوا سپند سوزی کر رہا ہی تاکہ خوبان گل کے حسن دلربا کو فلک بد بین کے چشم زخم سے کوئی گزند نہ پہونچنے پائے باغ کے ایک کنارے پر چنار کی قطار ایسا معلوم ہو رہا ہی کہ قلندران نوری لباس کی ایک جماعت شاہدان گل کے عشق کی مفتون و دلدادہ زہد وتقوی بباد دادہ آرزومند لقا اور امیدوار اجازت حاضری انجمن شاہان گل کھڑی ہی کہ ہاتھ باندھے ہوئے ایک جماعت سفید پوش صوفی شعاردن کی شاہان چمن کے لیے کندھے سے کندھے ملائے بارگاہ مجیب الدعوات مین دست بدعا کھڑی ہی کہ انکا حسن وجمال آفت خوان سے محفوظ رکھے یا سفید ردی کی پٹی گرداگرد باغ دوش بدوش کھڑی پاسبانی کر رہی ہی کہ کوئی نامحرم انجمن شاہان گل تک نہ پہونچنے پائے وسط باغ مین سنگ مرمر کی عجیب الشعیر ایک بارہ دری بنی ہی جسکے حسن وخوبی عمارت کا بیان خارج از حیز امکان کہنا چاہیے اسکے ہر در مین کمین نوزائیدہ دوشیزہ صنعت کی زنار بکمر پڑی ہی اور بعض دروازون مین بیش بہا زرنگار پردے پڑے ہوئے ہین جنمین ہزارون روپیہ کا انواع جواہر لگا ہوا ہی وسط کے ایک در کا پردہ مقیش کی ڈوریون سے بندھا ہوا (اٹھا ہوا) ہی صاحبزادے گو میری حالت اس باغ کے اندر قدم رکھنے کے ساتھ ہی پہلے تو یہ ہوگئی کہ کچھ دیر تک بالکل میرت زدہ سا بھینہ سکتہ مین رہگیا جب اس حالت سے کچھ افاقہ ہوا کسیقدر ہوش وحواس درست ہوئے تو پھر ایسی حالت ہوگئی کہ گویا پروانہ فتادہ در چراغان + کبھی اُس گل کا جلوہ مرغ نظر کا دام بنتا کبھی اُس گل کی آب وتاب پائے نگا کی زنجیر ہو جاتی ایک عجیب بیتابی خیز اور بیقراری انگیز منظر تھا اور ایک منظر کیسا ہزارون منظر جنمین کا ہر

منظر دلفریب دشمن صبر و شکیب ۔ ؎	یک ناظر و صد ہزار منظر	یک ساقی و صد ہزار ساغر
یک دیدہ کرا کرا بہ بینم	صد جلوہ کجا کجا بہ بینم	ہر لحظہ دراز تا ذوق دیدار

جو پاے کلید فضل امید بہ تکلف تمام آہستہ آہستہ ضعیف مریضون کی طرح کسی نہ کسی طرح اس در تک پہونچی جس در کا زرنگار اور مرصع پردہ اٹھا ہوا تھا اور در کے برابر کھڑے ہو کر غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ بہت بڑی اور وسیع بارہ دری ہی مگر صرف ایک ہی دربارہ دری کی دوسری جانب کا بھی کھلا ہوا پایا

جو اس در کے محاذات مین تھا جسپر مین کھڑا ہوا تھا اب در پر پہونچکر یہ حالت ہوگئی کہ فرط خوف سے در کے اندر قدم رکھنے کی ہمت اور جسارت نہین ہوتی ہر چند رہ رہ کے اپنے آپ کو مرد بناتا ہون خوف کے خیالات سے دل و دماغ کو یکسو کرنا چاہتا ہون لیکن بے مبالغہ ایک ایک پاؤن گویا لاکھ لاکھ من کا ہو لے جاتا ہی کسیطرح در کے اندر قدم نہین رکھ سکتا بلکہ بار بار پیچھے ہی ہٹنے کا ارادہ ہوتا ہی یہانتک کہ جب کسی صورت قدم آگے بڑھانے کی ہمت نہ بندھی اور پیچھے ہی ہٹنے کا خیال بندھتا گیا تو جسطرح ہوسکا جی مضبوط کرکے اسی در پر ششدر رہکر کھڑا ہو رہا اور دل مین یہ کہتا تھا کہ خدایا آخر یہ کیا معاملہ کیا اسرار ہی باغ کی لطافت و نظافت آراستگی صفائی کا یہ عالم جس سے قطعی یقین ہوتا ہی کہ نہ دو نہ چار نہ پانچ بلکہ پچاس ساٹھ باغبان در نہ رہ اسکی آبیاری وغیرہ خدمات دو وقتہ بجالاتے ہونگے ورنہ اتنے بڑے اور ایسے آراستہ و پیراستہ باغ کا اسقدر صاف و شستہ و رفتہ رہنا کیونکر ممکن ہی اور حقیقت یہ ہی کہ اتنی دیر سے مین اس باغ کی سیر کر رہا ہون نہ دروازہ پر کوئی متنفس بلا نہ تمام باغ کے اندر باغ کے کسی جانب مین کوئی نظر آیا نہ کوئی اسباب اور نہ کوئی شئی اس قسم کی کہین دیکھنے مین آئی جس سے اس امر کا استدلال کیا جاسکے کہ اس باغ مین کوئی ایک شخص بھی رہتا ہی نہ کوئی ایسا قرینہ پایا گیا جس سے یہ امر سمجھا جائے کہ اسکے رہنے والے چند روز سے یہان کی بود و باش چھوڑکر چلے گئے ہین نہ کسی در و دیوار پر کوئی پتھر نصب ہی جس سے اسکی کچھ تحویل ہی تاریخ معلوم ہوسکے یہ اندیشہ کر ہی رہا تھا کہ اس در کی محراب سے ہٹکر دو گز کے ارتفاع پر ایک پتھر نصب دیکھا جس مین بہت سی عبارت کندہ ہی اور نہایت درجہ خوشخط لیکن جب خوب غور کیا تو معلوم ہوا کہ جس قدر خطون کو مین لکھ پڑھ سکتا ہون ان خطون کے علاوہ کسی ایسے خط مین لکھا ہوا ہی جس خط کی الف ب تک سے مین واقف نہین اس کتبہ کے نامعلوم خط مین ہونے سے طبیعت اور بھی پریشان ہوئی اور سخت افسردگی طاری ہوئی کہ کیا تدبیر کیجیے جو اس باغ کی تاریخ سے آگاہی میسر ہو اسی حیص بیص مین تھا کہ بارہ دری کے وسط دالان کے در کی جانب سے ایک بزرگوار سفید ریش نے جھانک کر میری طرف دیکھا اور دیکھتے ہی مجکو بلانے کا اشارہ کیا چونکہ مجھ پیشتر ہی سے ایک درجہ خوف اور افسردگی اور ایک عجیب طرح کی خلفشاری حالت طاری تھی ان بزرگوار سے چار آنکھین ہوتے ہی اسقدر خوف بڑھا اور اسقدر رعب طاری ہوگیا کہ ٹانگین تھرتھرانے لگین اور ٹانگین تھرتھرانا کیسی ہاتھ پاؤن دل و دماغ ہوش و حواس سب مین اختلال پیدا ہوگیا اور قریب تھا کہ مین گر پڑون کہ ان بزرگوار نے نہایت بلند آواز سے مجکو بکمال ملاطفت پھر بلایا اور یہ کہا کہ بیٹا خوف مت کرو مین تو تیرا ہی ہمجنس ہون بے تکلف اور بے خوف و خطر میرے پاس چلے آؤ اس آواز تشفی بخش کے سننے سے گو میرا خوف بالکلیہ تو دفع نہین ہوا مگر ان دو حد سے زیادہ خوفناکی کا عالم تھا اور ٹانگین تھرتھرانے لگی تھین اس حالت مین ہمت کی ہوئی اور اسقدر ہوش و حواس مجھ مین آئے کہ مین نے قدم آگے بڑھایا اور آہستہ آہستہ جس طرح کوئی مریض کسی سخت مہلک دورہ مین دفعتہً مبتلا ہوکر بعد چند ساعت یا منٹ کے جب اس دورہ سے نجات پاتا ہی تو اپنے آپ مین اسقدر ناتوانی پاتا ہی کہ گویا مہینون کی سخت بیماری جھیل کر اٹھا ہی ان بزرگوار کی جانب چلنا شروع کیا جب اس در سے ان بزرگوار تک کی نصف مسافت طے کرچکا تو کیا دیکھتا ہون

کہ دفعتہً ایک شخص میری داہنی جانب بارہ دری کے اندرونی حصہ کے دروازون کی آڑ مین سے نمودار ہوا اور
ایک دوسرا شخص میرے بائین جانب بائین جانب کے اندرونی حصہ بارہ دری کے دروازون کی آڑ سے نکلا اور
داہنی جانب والے شخص نے آتے ہی نہایت ملائمت اور آہستگی کے ساتھ میرا داہنا بازو تھام لیا مگر یہ دونون
شخص ہماری اس دنیا کی مخلوق کے جیسے اعضا اور صورت والے نہ تھے بلکہ اس قسم اور اس خلقت اور اسی
حلیہ کے شخص تھے جس خلقت اور جس حلیہ کے لوگون کا حال مین ابتدائے خواب مین بیان کر چکا ہون ان
دونون کے بازو پکڑ لینے کے سبب مجھ پر پھر بدستور وہی خوف طاری ہو گیا جیسا ان بزرگوار کے پہلے
اشارۂ طلب کرنے سے طاری ہوا تھا اور غالبًا ان بزرگوار نے خواہ اپنی کرامت اور بزرگی سے خواہ
تفرس اور تیز عقلی سے یا میرے چہرہ کے بدیہی تغیر سے میری اس دوبارہ خوف ناک ہو جانے کی حالت کو
بہت جلد اک آن کی آن مین پہچان کر مجھکو پھر آواز دی کہ دیکھو بیٹا تم پھر ڈرے کوئی خوف کا مقام
نہین ہے کیا تمکو میرے اس کہنے کا یقین نہین آیا کہ مین تمھارا ہمجنس ہون مین پھر تمکو اطمینان دلاتا
ہون کہ ہرگز ایک ذرہ خوف نہ کھاؤ مین تمھارا ہمجنس ہون اور یہ دونون اگرچہ تمھارے اور میرے
دونون کے ہمجنس نہین ہین لیکن میرے سلیع اور فرمان بردار غلام کے مانند بلکہ غلام سے بڑھکر
فرمان بردار ہین اور جب میرے غلام اور فرمان بردار ہین تو تمھارے بھی فرمان بردار ہین مین نے
انکو تمھارے لینے کے لیے حکم دیکر بھیجا ہے ان بزرگوار کی دوبارہ یہ تشفی بخش و تسلی دہ تقریر سنکر
پھر میری جان مین جان آئی اور وہ خوفناک حالت جو دوبارہ انکے بازوون کے تھامنے سے مجھ پر
پہلی مرتبہ سے بھی زیادہ طاری ہونے لگی تھی بالکل رفع ہو گئی اور اس اثنا مین ان بزرگوار سے مین
اس قدر قریب ہو گیا کہ چند ہی قدم کا فاصلہ مجھ مین اور انمین باقی رہ گیا اسوقت ان بزرگوار نے
جس رخ وہ تنہا بیٹھے تھے اسی طرف متوجہ ہو کر کچھ کہا انکا خطاب تمام ہوا ہی تھا کہ چار شخص اسی
جنس کے جس جنس کے اشخاص میرے بازو تھامے ہوئے تھے جسطرف ان بزرگوار نے خطاب
کر کے کچھ کہا تھا اسطرف سے نکلکر میرے قریب آئے اور میرے پیچھے آکر میرے ہمراہ ہوئے جب مین
ان بزرگوار کے پاس پہونچ گیا تو دیکھا کہ انکی نگاہ کے روبرو پندرہ سولہ قدم کے فاصلہ پر اسی جنس کی مخلوق
کا ایک گروہ کا گروہ دست بستہ کھڑا ہوا ہے میرے قریب پہونچتے ہی ان بزرگوار نے مجھکو اپنے برابر اپنے داہنی
جانب نہایت محبت و شفقت سے بٹھایا اور کمال تلطف اور الطاف کے ساتھ پیش آئے اور فرمایا
کہ تمکو بہت تکلیف اٹھا کر یہان تک آنا پڑا مگر بیٹا مین کیا کرون تمھارا جو مقصود ہے اسکے برآنے کو
پورا پورا سامان بہم پہونچانا بغیر اس تکلیف اٹھانے اور بغیر یہان تک پہونچنے کے متعذر تھا چنانچہ
اس اجمال کی تفصیل مین تم سے بیان کرونگا جس سے تمکو کامل یقین ہو جائیگا کہ تمھاری اس
تکلیف دہی مین مین بالکل مجبور تھا بعد اسکے اس تمام گروہ سے جو روبرو دست بستہ حاضر تھا
مخاطب ہو کر کسی ایسی زبان مین کچھ دیر تک تقریر کی جو قریب قریب ویسی زبان پائی جاتی
تھی جو مین نے ابتدائے خواب مین اس شہر والون کی زبان سنی تھی جس شہر کا بیان مین
کر چکا ہون بعد اس تقریر کے اس گروہ کے ہر شخص نے بلکہ مختصر الفاظ مین بزرگوار سے کچھ کہا اسکے
بعد اس گروہ کے ہر شخص نے فردًا فردًا میرے سامنے آکر میرے گھٹنون کو اپنے دونون

ہاتھون سے چھوکر اپنے ہاتھون کو بوسہ دیا اور اپنے اپنے مقام پر بدستور جا کر دست بستہ مؤدب کھڑے ہو رہے یہ سب عجوبہ خیز امور دیکھنے کے بعد مین نے ان بزرگوار سے بکمال آرزومندی سوال کیا کہ یہ باغ کسکا ہی اور یہ لوگ کون لوگ ہین اور آپکا گذر ان تمام عجائبون مین کیونکر ہوا جو کہ بالکل ناآشنا ہین اور خلقت انکی یہان کی مخلوق سے بالکل علیحدہ ہی جو آج تک میری نظر سے نہین گذری ان غیر مانوس اشخاص کو دیکھکر مجھکو کمال استعجاب ہوتا ہی اور ایک حیرت انگیز خیال کا تصور میرے آئینہ دل مین متمکن ہوتا ہی اور طبیعت مین ایک تشویش پیدا ہوتی ہی کہ یہ کون مخلوق ہی یہ کلام سنکے ان بزرگوار نے کہا کہ بیٹا تم ان خیالون مین پڑکر کیون اپنے آپ کو پریشانی مین ڈالنا چاہتے ہو اپنے کام سے کام رکھو مگر جب مین نے بزرگوار کے اس جواب پر بھی تمام حالات و عجائبات گذشتہ کی دریافت اور آگاہی مین اصرار کیا تو بزرگوار نے فرمایا کہ اے فرزند مین ان ہادی راہ طریقت اور خضر جادۂ معرفت و حقیقت کے خدام عالیمقام مین سے ایک احقر اور ادنے نیازمند خالص اور ایک کمترین بندۂ درگاہ و مترصد فرمان ہون جنھون نے تمکو اس وظیفہ کو بلور حلیہ کے چالیس روز تک پڑھنے کی تلقین فرمائی تھی اور جس وظیفہ کی نسبت تمکو اس امر کا یقین دلایا تھا کہ جب کسی سخت مشکل اور دشوار امر کی آسانی کے لیے اسکی مداومت کروگے تو کوئی نہ کوئی ایسا اسلوب کشود کار کا پردۂ غیب سے ظہور مین آئیگا جس سے تمھارا تمام انتشار و اضطرار رفع ہو جائیگا تمکو بشارت ہو کہ جس مقصود کے لیے تمنے اس وظیفہ کا چلہ کیا ہی وہ مقصود اب عنقریب حاصل ہوا چاہتا ہی تمھارے اس خواب دیکھنے اور عالم خواب مین یہ سب عجائب معائنہ کرنے اور مجھ سے ملاقات ہونے کا باعث وہی وظیفہ ہی مجھکو ان بزرگ نے جو میرے ہادی طریقت ہین حکم فرمایا ہی کہ مین عالم خواب مین خواہ جس طریقہ سے مناسب ہو تمسے ملاقات کرکے تمکو عنقریب تمھارے فائز المرام ہو جانے کی نسبت خوشخبری دون اور ہر طرح سے تمکو تسلی و تشفی دیکر کامل طور سے مطمئن و خاطر جمع کر دون جس سے تمھارا تمام موجودہ اضطرار و تردد و بیقراری رفع ہو جائے لہذا مین تمکو خوشخبری دیتا ہون اور پورا پورا یقین دلاتا ہون کہ اب بہت ہی قریب زمانہ مین تم اپنا مقصود دلی حاصل کروگے اور اسباب حصول مقصود کے یون پیدا ہونے والے ہین کہ معبد گاہ سامری جہان تم کسی نہ کسی باعث سے پہونچوگے اسی معبد گاہ مین جسطرح بن پڑے چند مدت تک قیام پذیر رہنا کیونکہ معبد گاہ سامری ہی وہ مقام ہی جہان سے تمھاری نظرون مین شاہد کشود کار اور دلکو محبوب حصول مقصود کی صورت جلوہ گر ہوگی اور یہی معبد گاہ ہی جس معبد گاہ کا طلسم توڑنے کی غرض سے اولاد امجاد صاحبقران کا ایک صاحبزادہ رفیق افروز معبد گاہ ہوگا اور وہ صاحبزادہ طلسم کو توڑکر فتح کریگا ادھر تمھارے حصول مقصود کا شاہد تمھاری نظرون مین جلوہ گر ہونا شروع ہو جائیگا۔ اور یہ نئی طرز کا آسمان اور نئی طور کی زمین نئی طرز کے آدمی نئی طرز کے چرند نئی طرز کے پرند نئی طرز کی عمارت نئی طرز کے در و دیوار نئی اور نرالی زبانون کے لفظ

بنی نوع کی مخلوق تھی اور زمانے بھر کی تمام دنیا اور اسباب و اشیاء دنیا جو سب تمھاری نظروں سے گذر چکی یہ دیوان **قصیر القامت قوی القوت** کی دنیا اور وہ شہر جسمین سے گذرتے ہوے تم اس باغ مین داخل ہوے **ملک جاد و آفرین** کو تاہ بالا کا دارالسلطنت اور بالے تخت ہی یہ دیوان **قصیر القامت قوی قوت** کا اصل شہنشاہ ہی اور یہ باغ جسمین تم اسوقت موجود ہو **ملک جاد و آفرین** کی محبوبۂ جان بخش **ملکہ روان جاد و** کا عیش گاہ ہی جسکی محافظت کے لیے تین سو ساٹھ دیوان فتنہ انگیز سلح باغ کے اوج ہوا پر شب و روز حاضر رہا کرتے ہین ای فرزند بنی نوع انسان کی تو اتنی مجال ہی کب ہی جو اس باغ کی ہوا تک بھی پہونچ سکین بڑے بڑے عاملان کامل کو بھی یہ یارا نہین کہ اس باغ کا پتہ نشان تک دریافت کر سکین مگر ہان فقط ایک ہمارے ہادی طریقت کو سیکڑون برس کی جانگداز عزائم خوانیون کے بعد یہ مرتبہ حاصل ہوا ہی کہ **شہنشاہ جاد و آفرین** کو اپنا ایک ادنے بندہ مسخر کر چھوڑا اور انھین کے قدمون کی برکت سے اِنکے ہر خادم کو یہ عزت حاصل ہی کہ جب کوئی خادم ہمارے ہادی طریقت کا حضور مہ. وح کا کوئی حکم لیکر شہنشاہ **جاد و آفرین** یا اسکے کسی صیغہ کے وزیر مملکت یا اسکے کسی رکن سلطنت کے نام تعمیل کرانے کی غرض سے اس باغ مین آتا ہی تو منزلون کی راہ سے دیوان **قصیر القامت** کا ایک جم غفیر بہ سم استقبال پیام آرندہ کی راہ کا خس و خاشاک صاف کرتے ہوے پیام آرندہ کو کمال ادب و تعظیم سے لاتے ہین اور خود شہنشاہ **جاد و آفرین** یا جس رکن سلطنت کے پاس جانا مقصود ہوتا ہی لڑتے اور کانپتے ہوے پہونچاتے ہین اور جبتک پیام آرندہ کا دل چاہتا ہی خاص اسی باغ مین فروکش کرا کے پیام آرندہ کی میزبانی مین ہمہ تن مصروف رہتے ہین اور دیوان **قصیر القامت** کی دنیا کے الوان نعمت اور انواع فواکہ و اثمار اسی بارہ دری کے اس خاص درجہ مین جو پیام آرندگان ہادی پیر طریقت کا طعامگاہ قرار دے رکھا ہی ہر دور و نزدیک مقام سے بہم پہونچا کر انبار کر دیتے ہین اور خود **ملکہ روان جاد و** کا فرض اکبر ہی کہ ہر پیام آرندہ ہادی طریقت کی خدمت مین بتوسط اکابر دیوان سلطنت بار حاضری حاصل کر کے ایک بار بالحضور بغرض عرض سلام حاضر ہوتی ہی اور جب پیام آرندہ تعمیل حکم ہادی طریقت کر کے واپس جانے کا عزم ظاہر کرتا ہی تو وہی جم غفیر دیوان **قصیر القامت** کا جو منزلون سے پیام آرندہ کی راہ کا خس و خاشاک جھاڑتا ہوا باغ تک لایا تھا اسی مقام تک اسی طریقہ سے بکمال ادب و تعظیم پیام آرندہ کو پہونچا کر ہنگام رخصت وہ تمام گروہ دیوان یک زبان ہو کر آرزومند ہوتا ہی کہ وہ اپنی خوشنودی کی کوئی سند عطا کرین اور وہ سند دربار شہنشاہ **جاد و آفرین** مین پیش کرتے ہین اور جبتک پیام آرندہ کی خوشنودی کی سند شہنشاہ تک پہونچ نہین لیتی تمام ارکین سلطنت اور خود شہنشاہ مع **ملکہ روان جاد و** فرط خوف سے بید کے مانند لرزان اور ہراسان رہتے ہین کہ مبادا کوئی امر موجب آزردگی پیام آرندہ خدمتی دیوون سے سرزد ہو جاے اور کہین ایسا غضب نہو جاے کہ اس آزردگی کی شکایت ہادی طریقت تک پہونچے اور وہ شکایت شہنشاہ

اور اسکی دار السلطنت اور تمام ارکین مملکت کی تباہی اور بربادی بلکہ سب کے خاک و راکھ
ہو جانے کا باعث ہو جاے ای فرزند جسوقت سے تمنے شہر دار السلطنت دیوان مین قدم رکھا
ہی اسوقت سے اسوقت تک کہ تم اس بارہ دری مین مجھ تک پہونچے ہو میری خدمت گزاری
کے مقررہ گروہ دیوان نے تمھارے بال بال کی خفیہ حفاظت کرتے ہوے تمکو مجھ تک پہونچایا ہی
اور دیوان خدمتی مین سے کہاری کی خدمت کا خاص گروہ تمکو نی منٹ پانچ سو میل کی مسافت
شاقہ طی کراتا ہوا یہانتک لایا ہی کیونکہ تمھارا اس باغ کی بارہ دری تک پہونچانا اور شہر دار السلطنت
پاے تخت ملک جاد و آفرین مین آپکو داخل کرا دینا اور اس شہر کی عام و خاص مخلوق
دیوان کو تمھارا معائنہ کرانا اور نیز تمام ارکین سلطنت جاد و آفرین کو تمھاری شناخت
کرا دینا یہانتک کہ خود ملک جاد و آفرین اور ملکہ روان جاد و کو آپکی صورت دکھلا دینا
میرا فرض اعظم و اکبر تھا بلکہ فرض کے درجہ سے بھی بمرتبہا بڑھا ہوا تھا اسلیے کہ ترک فرض کی سزا
کے لیے تو ایک خاص وقت مقرر کر دیا گیا ہی جس وقت کے آنے مین ہزارون برس کا توقف ہی
مگر اس فرض کا ترک ہو جانا تو میرے لیے اسقدر خطرناک اور مصیبت خیز امر تھا کہ معاذ اللہ اگر
اس فرض کی بجا آوری مین تھوڑی سی تاخیر اور بے پروائی ظہور مین آجاتی تو اسیوقت دنیا ہی
مین سخت سزا ملجاتی اور بڑے غضب کا سامنا ہو جاتا۔ اے صاحبزادے ان بزرگوار کے ان چند جملات
کو سنکر مین نہایت متعجب اور متحیر ہوا اور انکا قطع کلام کرکے مین نے کمال تعجب سے سوال کیا
کہ ای بزرگوار ایسا کونسا خطرہ اور کیا خوف تھا جسکو آپ نے اس شد و مد سے بیان فرمایا۔
بزرگوار نے جواب دیا ای فرزند ہمارے ہادی طریقت نے تمھاری نسبت مجکو دو حکم دیے
تھے ایک کسی طریقہ مناسب سے تمھاری ملاقات کرکے تمھاری تسلی و تشفی و اطمینان کر دینا
جو مین آپ سے مفصلاً بیان کر چکا ہون دوسرا اسی کے ساتھ یہ حکم تھا کہ دار السلطنت
جاد و آفرین مین تمکو نہایت آرام کے ساتھ لیجاکر خسنشاہ اور ملکہ اور اسکے تمام ارکین سلطنت
و دربار السلطنت کی عام مخلوق کو تمھارا معائنہ اور شناخت کرا دون پھر بھلا میری یہ مجال
تھی کہ ان دونون حکمون کی تعمیل فوراً ہی نکرون کیونکہ ہادی طریقت نے ان دونون کی تعمیل
کی نسبت وقت اور میعاد مقرر اور محدود کر دی تھی اور حکم تھا کہ فلان وقت تک اس خدمت
کو انجام دیکر ہمکو اطلاع دیجیو کہ اس کام کا نہایت جلد انجام ہو جانا بہت ضروری ہی پس اگر
ایک ساعت بھی تعمیل مین تاخیر کا اتفاق پیش آجاتا تو جسقدر تقرب اور خصوصیت اور
جو کچھ درجات کمال و کرامتین پچاس برس کامل خدمات شبار و زی بجا لانے اور
ہزارون عزیمتین بطور چلہ با وصف ترک لذات و حیوانات ٹھیک اوقات مقررہ پر
دامن قاف مین صائم الدہر رہکر ختم کرنے کے بعد میسر ہوئی ہین بالکلیہ خاک مین ملجاتین
اور اگرچہ مجھ سمیت میرے ہادی طریقت کی بارگاہ عالی مین تین سو ساٹھ ارادت مندہین جنمین
سے چند ارادت مند ایسے بھی ہین جنکا مرتبہ عزت اور جنکے درجات کرامت اور ہاے ریاضت
مجھ سے کہین بڑھا ہوا ہی اور ہادی طریقت کے انتہا سے زیادہ مورد الطاف و عنایت

اور زیادہ سے زیادہ ذی تقرب ہین مگر ہمارے ہادی طریقت کے اصول یون واقع ہوے ہین کہ جو قواعد فرمانبرداری ہم سب ارادت مندون کے لیے قدامت سے قرار دے دیے گیے ہین کسی ارادت مند کی مجال ہی نہین کہ ایک ذرہ کے برابر بھی کسی قاعدہ سے تجاوز کرسکے اور نیز یہ اصول ہے کہ درصورت تجاوز جس درجہ نافرمانی ظہور پذیر ہونے کے لیے جو سزا اور تنبیہ قرار دی گئی ہے ممکن ہی نہین کہ اُس سزا کی نسبت کبھی کسی صورت کسی حال مین کسی ارادت مند کی سفارش یا خود جس سے تجاوز واقع ہوا ہو اسکا کوئی عذر قبول کرین اور سفارش اور عذر کوئی کرے اور از انجا کہ سفارش اور عذر کی قطعاً ممانعت ہے بدینوجہ کسی کی اتنی مجال ہی نہین ہوتی اور کوئی اسقدر جسارت ہی نہین کرسکتا کہ سفارش خواہ عذر کرے اور اول تو کبھی کسی ارادتمند سے نظر بوجوہ مذکورہ کوئی تجاوز ظہور پذیر ہی نہین ہوتا اور اگر اجیاناً بمقتضاے بدقسمتی اتفاقاً کسی سے کوئی تجاوز واقع ہوگیا ہے تو قطعاً فوراً اسکی مجوزہ سزا کا مورد ہوگیا۔ اور اگر بھولے سے بھی کسی ارادت مند کی زبان سے کوئی کلمہ از قبیل سفارش نکل گیا تو فوراً اس سفارشگر کو بھی بے کم وبیش وہی سزا دی گئی جو تجاوز کنندہ کے لیے تجویز تھی اے فرزند اب تمھین بتاؤ کہ ایسی خوف وخطر کی حالت مین اس خدمت کا بجا لانا فرض سے بھی بمرتبہا بڑھکر تھا یا نہین تھا۔ اور مقصود ہادی طریقت کا اس خدمت کے انجام کرانے یعنی تمھارے اس مقام تک پہونچوانے اور شناخت کرا دینے سے یہ تھا کہ اکثر حصہ بنی نوع دیوان **قصیر القامت قوی قوت** کے پلے تخت کی مخلوق کا تمھارے حلیہ سے اچھی طرح واقف اور آگاہ ہوجاے اور جب کبھی جس موقع پر تمھاری کوئی ضرورت رفع کرنے کی غرض سے کسی افسر دیوان کو بھیجا جائے تو اسکو تمھاری تلاش اور تجسس اور تفرس مین ذرہ بھر دقت اور دشواری پیش نہ آئے خصوصاً وہ مقصود عظیم الدرجہ مہم اہم جسکے حاصل اور حل ہونے کے لیے تمنے ایسا سخت چلہ کھینچا ہے اس مقصود کے حاصل ہوجانے مین مدد اور اعانت کرنے کے کسی موقع پر کسی افسر دیوان کو کسی قسم کی دقت تمھارے کامل درجہ کی شناخت نہونے کے سبب پیش نہ آئے۔ اے فرزند تم اپنے دل مین شاید ابھی تک یہی سمجھ رہے ہوگے کہ یہ جسقدر عجائب وغرائب مین نے دیکھے یا دیکھ رہا ہون ان تمام واقعات کے ظہور پذیر ہونے کا موقع عالم خواب ہے یعنی مین ایک طولانی خواب دیکھ رہا ہون اور حالانکہ ان سب واقعات کے موقع ظہور اور وقوع کو ہرگز ہرگز عالم خواب سے ایک سر کے بال برابر بھی مناسبت اور نسبت نہین ہے بلکہ بمقتضاے مصلحت اور بحسب ایماے ہادی طریقت تمپر بزور عزیمت ایک خواب کی سی حالت طاری کردی گئی ہے تاکہ تم بسہولت وآسانی اس مکان تک جہان تم بیٹھے ہوے ہو پہونچ جاؤ اور دیوان **قصیر القامت** کی قربت سے جسکا یک ناگاہ اور دفعۃً تمکو اتفاق پڑا خائف اور ترسان نہو اور اس خوف وترس سے تمھارے دل کو کسی طرح کی تکلیف اور صدمہ نہ پہونچے کہ ہادی طریقت کے دربار دربار مین ہمارے واسطے موجب عتاب ہو

کیونکہ ہمکو سخت تاکید کردی گئی ہی کہ آغاز خدمت سے انجام خدمت تک انتہاے مرتبہ تین تمھاری راحت اور آرام ملحوظ رکھین اور سیر و معائنہ دار السلطنت دیوان اس آسائش اور سہولت کے ساتھ کرادین کہ تمھارے دل پر ایک ذرہ بھر غبار رنج و انقباض نہ آنے پائے اور بدین لحاظ ہمنے اس درجہ احتیاط کی کہ تمپر ایک خواب کا سا عالم بزور غریمت طاری کرکے تمکو اپنے مقام سے منتقل کیا اور باینہمہ احتیاط تمام دیوان قصیر القامت جنکو تمنے اثناے راہ سے یہان تک دیکھا ان سبکی اصلی صورتین جو انتہا درجہ کی مہیب اور ہولناک ہین بزور غریمت بنی نوع انسان سے ملتی جلتی باحسن و جمال صورتون سے متغیر کردین بلکہ دار السلطنت کی تمام مخلوقات ذی روح اور غیر ذی روح کی واقعی صورتون کو متغیر کردیا چنانچہ یہ گروہ جو تمھارے سامنے حاضر ہی افسران اور اراکین سلطنت دیوون کا گروہ ہی اور وہ دونون شخص جنھون نے تمھارے اس بارہ دری کے اندر داخل ہونے کے بعد تمھارا واہنا اور بایان بازو نہایت ادب و تعظیم اور ملایمت اور محبت سے تھا بکر مجھ تک پہونچایا تھا ان دونون مین سے داہنے بازو والا خود شہنشاہ جادو آفرین تھا اور بائین بازو والی اسکی محبوبۂ جان نواز ملکہ روان جادو تھی۔ اور بازو پکڑنے کا سبب یہ تھا کہ بنی نوع دیوان مین دستور ہی جب کوئی انتہا درجہ کا معزز اور مؤقر مہمان آتا ہی تو خود شہنشاہ اور ملکہ چند قدم استقبال کرکے اور مہمان کا بازو پکڑکر اور جس محفل مین وہ مہمان آیا ہی اُس محفل کے صدر مقام مین لاکر بٹھاتے ہین اور جب مہمان بیٹھ لیتا ہی اسکے بعد تمام اراکین سلطنت جو مہمان کے آنے سے پیشتر ہی حاضر کرکے رکھے جاتے ہین نوبت بنوبت مہمان کے قریب جاکر تسلیم بجالاتے ہین اور مہمان کے دونون گھٹنون سے دونون ہاتھ مس کرکے اپنے دونون ہاتھون کو بوسہ دیکر پھر تسلیم بجالاکر پچھلے پیرون ہٹتے ہوے اپنے اُس مقام پر جاکر کھڑے ہوتے ہین جس مقام پر باقاعدہ کھڑے کیے گئے ہوتے ہین۔ تمنے خیال کیا ہوگا کہ اس گروہ نے مجھ سے کچھ باتین کین وہ باتین اس امر کی درخواست تھی کہ اگر اجازت ہو تو مہمان کے واسطے کچھ انتظام رقص و سرود و غورہ کیا جائے اعلی اعلے درجہ کے غنیا گر بحسب ایماے شہنشاہ و ملکہ پہلے ہی سے بلوا کر خاص مہمان کے لیے حاضر کر رکھے گئے ہین چنانچہ باغ کے اضلاع مین اپنے اپنے لائق درجہ کے مکانون مین حکم کے منتظر حاضر ہین اور شہنشاہ و ملکہ کی دلی آرزو ہی کہ مہمان رقص و سرود سُنکر مسرور ہو مگر مین نے اراکین کی اس درخواست پر صرف اسیقدر جواب دیا ہی کہ ابھی صبر کرو مہمان سے سبکے پہلے خاص اس معاملہ کے متعلق گفتگو ہوگی جس کے باعث سے اس معزز مہمان نے دور و دراز مسافت طی کرکے یہانتک آنے کی شاقہ تکلیف گوارا کی بعد اختتام اس گفتگو کے رقص و سرود کی نسبت بھی مشار مہمان معلوم کرکے تم سب کو مطلع کردیا جائیگا۔ اور کھانے کے مہتمم

اراکین جنھون نے تمام دار السلطنت کے تکلفہ اعلے اعلے اور نفیس نفیس کھانے شیرین و نمکین تمھاری دعوت کے لیے نہایت درجہ کے پُر تکلف بہم پہونچا کر بارہ دری کے اس درجہ مین جو کھانا ہی کھانے کے واسطے مستثنے ہی نہایت سلیقہ شعاری اور بڑی تمیز داری سے چنوا رکھے ہین کمال لجاجت اور تواضع آمیز خاص الفاظ مین آرزو ظاہر کی کہ مین تم سے کچھ کھانا تناول کرنے کی نسبت استمزاج کرکے ان صنمون کو انھین کی زبان مین آگاہ کرون مگر مین نے اس دوسری درخواست یعنی تمھارے کھانا کھانے کی آرزو کی نسبت بھی وہی جواب دیا جو جواب رقص و سرود کی درخواست کی نسبت دیا تھا۔ یہ کہکر بزرگوار اپنے مقام سے اُٹھے اور میرا ہاتھ نہایت ملاطفت کے ساتھ پکڑکر مجکو بھی اُٹھایا اور کہا ای فرزند چلو تمکو بارہ دری کے تمام درجون کی سیر کرائین خصوصاً اُس درجہ مین چلین جس درجہ مین اراکین نے الوان نعمت دار السلطنت اور انواع اثمار و فواکہ میری اور تمھاری مہمانی کے لیے فراہم کیے ہین اور جنکو دیکھکر غالباً تم بہت محظوظ ہوگے۔ الحاصل مین ان بزرگوار کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ چلا اور ہم دونون کے پیچھے پیچھے بڑی تعظیم و ادب کے ساتھ منجملہ اس گروہ کے جو روبرو حاضر تھا وہ اراکین بھی چلے جنھون نے ہم دونون کے لیے تمام دار السلطنت سے انواع اقسام کے میٹھے اور نمکین کھانے اور مٹھائیان اور طرح طرح کے عمدہ اور اعلے میوہ جات اور ہر ہر قسم کے پھل تازے مہیا کر رکھے تھے جب کمرہ کے اندر داخل ہوے تو مشک و زعفران کی خوشبوئیون کے نفحات سے دماغ جان معطر ہوگیا بے اختیار درود شریف زبان پر آگیا نظر اُٹھاکر دیکھا تو وہ نظر فریب اور دشمن صبر و شکیب جلوے نظر آئے جسکو دیکھکر نگارخانہ چین بھی شرما جائے ہر چیز شاہانہ شان و شکوہ کے ساتھ اپنے اپنے مقام پر نہایت سلیقہ سے سجائی ہوئی دیوارون کی گلکاری نمونۂ صنعت کردگار تھی ہر گل بوٹے کی نقاشی مین نرالے رنگ انوکھی بہار تھی چھت کی رنگ آمیزی کے ہر ہر رنگ مین اس درجہ صفائی ایسی تیزی تھی کہ رنگ آمیزی نہین سراپا مرأت حیرت انگیزی تھی بعینہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بارہ دری کے اندر ایک دوسرا باغ کھلا ہوا ہی سنگ مرمر کی مصفا اور آئینہ تاب زمین پر نقشی مشجر کا بوقلمون فرش بچھا ہوا ہی جسکے ہر رنگ کی تازگی اور شادابی اس امر کی شہادت دے رہی تھی کہ اسکا لانیوالا چابکدست صنعت گر آج ہی اسکو بناکر فارغ ہوا اور تیار ہوتے کے ساتھ ہی یہان لاکر بچھا دیا گیا اس مشجر پر سونے چاندی کے گنگا جمنی تارون سے بنی ہوئی زرنگار مرصع کرسیون کی دو رویہ قطار قطارون کے درمیان مین مرصع میزون پر سیکڑون قسم کی نعمتین ہزار در ہزار بلکہ بیشمار جابجا بے ڈاڑھی مونچھون کے امرد سرو قد مغرق پوشاکین پہنے زرین پٹکے کمرون سے باندھے شاہی داب و قاعدہ کے ساتھ دست بستہ خاموش کھڑے ہوے کندھون پر تولیہ پڑے ہوے سب کے سب ایک اندازہ سے گردنین جھکائے ہوے اپنے حسن و جمال کے تجمل سے خود ہی متاثر اپنے سے آپ ہی لجائے

نثر مائے ہوئے ہر ایک کے دم بخود عالم سکوت مین ہونے کا انداز گویا صاف صاف یہ کہ رہا ہی
کہ اسطرح ہمہ تن خاموش اور سراپا پیکر ادب بنکر کھڑا رہنا بیشک کسی معزز مہمان کے قدوم
کے انتظار کرنے کی ادا ہی وارفتہ شوق و آرزوے خدمتگزاری ہونے کا دال اور مدلل قرینہ ہی
ان بزرگوار سے اور مجھ نوگرفتار سے دوچار ہوتے ہی انمین کا ہر فرد تسلیم و کورنش بجالائے
بزرگوار کیا تشریف لے گئے کہ انکے بیٹے خضر کے قدم مبارک آئے کمال ادب و تعظیم سے
بزرگوار کے قدم آنکھون سے لگائے اور حالت ذوق و شوق مین کسی کا ورد زبان یہ شعر تھا ؎

وہیکہ یار گزارد قدم بخانۂ ما	سزد کہ کعبہ شود سنگ آستانۂ ما	اور کوئی اس شعر کو نہایت
خوش لہجگی سے بار بار پڑھتا تھا ؎	وہ آئین گھر مین ہمارے خدا کی قدرت ہی	کبھی ہم انکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہین

اور کوئی خواجہ حافظ شیراز علیہ الرحمۃ کے اس شعر سے رطب اللسان ہو رہا تھا ؎
رواق منظر چشم من آشیانۂ تست ۔ کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست ۸ جب وہ سب امور مراسم قدمبوس
ادا کر چکے بزرگوار کرہ کے صدر مقام مین ایک کرسی پر رونق افروز ہوے اور اپنی داہنی جانب
کی کرسی پر مجکو بیٹھنے کا اشارہ کیا چنانچہ اذعانا للامر مین بھی بیٹھا اور بیٹھنے کے ساتھ ہی کھانے
کے مہتمم رکن سلطنت نے جو ہمارے ہمراہ ہی تھا بزرگوار کی خدمت مین دست بستہ باادب
و نیاز اپنی زبان مین کچھ عرض کیا بزرگوار نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا تمھاری نسبت کھانا
کھانے کی درخواست ہی میرے نزدیک مناسب ہی کہ انکی درخواست قبول کرو اور چند
لقمہ تناول کرلو کہ نہایت لجاجت سے مکرر اصرار کے ساتھ درخواست کی گئی ہی ۔ ہرچند مین
تمھاری حالات سے خوب واقف ہون کہ تمھارے سینہ مین کیسا پریشان اور مضطرب قلب
ہی اور یہ امر مسلم ہی کہ ایسے پریشان دل کو الوان نعمت زہر سے بدتر معلوم ہوتے ہین مگر اول
تو دعوت کا رد کرنا عموما کسی صورت مین اچھا نہین اور خصوصا ایسے سائل کی دعوت کا رد جو
انتہا درجہ کے خلوص اور محبت سے بکمال اصرار دعوت کا طلبگار ہوتا ہو اگر بالفرض کسی ادنے
سے ادنے شخص کی جانب سے بھی ہو کسی حالت مین زیبا نہین اسلیے کہ اسکی سخت دلشکنی ہونیکا
احتمال ہی اور کسی کے دل کا توڑنا اس سے بڑھکر کوئی گناہ نہین ہی علی الخصوص ایسے مذہب
کے اشخاص مین جو محبت پرست اور عاشق تن ہون اور جنکی طینت اور سرشت ہی عشق و
محبت کے آب و خاک سے کی گئی ہو جیسے کہ تم ہو کیونکہ دل کا مرتبہ خواہ وہ کسی کا ہو بہت
بڑا ہی جسکی نسبت کسی استاد نے کیا خوب فرمایا ہی کہ ؎ کعبہ بنگاہ خلیل آذر ست ۔ کعبہ نگاہ
دل گذرگاہ جلیل اکبر ست اور پھر اس سے بڑھکر یون فرمایا ہی کہ ؎ از ہزاران کعبہ یکدل بہتر ست
دل بدست آور کہ حج اکبر ست یاد رکھو کہ ٹوٹا ہوا دل کسی طرح جڑ نہین سکتا اور جب جڑ
نہین سکتا تو جو صدمہ ٹوٹنے سے ہوا ہی وہ کسی طرح جا بھی نہین سکتا اور اسی لیے
کسی استاد نے اسی معاملہ مین فرمایا ہی کہ ؎ گر صد ہزار لعل گہر میدہی بجود
دل را شکستہ نہ کہ گوہر شکستہ ۔ اے فرزند مین خوب جانتا ہون کہ تمھارے دل کو اولادی
درد و غم عشق کی وجہ سے ہرگز کسی اچھے کھانے کسی اچھے کپڑے کسی اچھے سیرگاہ و تماشاگاہ

کی بلکہ دنیا کی کسی اچھی چیز کی رغبت و خواہش ہرگز نہین ہی کھانا اگر کھانے بھی ہو تو مجبوری اور
رہ بھی بقدر سدرمق مگر اسکے ساتھ ہی مین اس امر کی بھی شہادت دیتا ہون کہ یہ مہتمم محض خلوص
اور محبت سے اور میرا ایک خاص معزز مہمان سمجھکر بلکہ مین کیا ہون میرے ہادی طریقت کا
تمکو ایک خاص امر و شفقت و مرحمت جانکر تمھاری دعوت کرتا ہی اور معلوم نہین کس کس
تلاش اور کیسی کیسی جستجوؤن سے اسنے اعلے اور عمدہ ہر قسم کے کھانے خاص تمھاری ذات
کے واسطے مہیا کیے ہین لہذا اگر دعوت رد کروگے تو اسمین شک نہین کہ اسکو سخت رنج و
افسردگی ہوگی اور ساری محنت اور کوشش جو فراہمی اطعمہ مین کی ہی رہا دا ور ضائع جائیگی
اسلیے آپکو لازم ہی کہ طوعًا و کرہًا کچھ نہ کچھ ضرور تناول کرین ۔ای صاحبزادے ۔ بزرگوار کی
شفقت آمیز نصیحتانہ تقریر سنکر ہرچند مین بہت کچھ متاثر ہوا اور حمیت اور مروت نے
یون کہا کہ اب کھانے کے تناول کرنے کی نسبت ہرگز ہرگز کچھ بھی عذر کرنا مستحسن نہین
ہی بلکہ الوان نعمت تو ایک طرف اگر یہ مہتمم درحقیقت ان کھانون مین زہر بھی ملاکر
پیشکش کرے تو کھا ہی لینا چاہیے چاہے کھانے کے ساتھ ہی مرکیون نجائیے لیکن ادھر
بزرگوار نے یہ شفقت آمیز نصیحت خیز تقریر شروع کی اور ادھر مجکو اس دشمن صبر و آرام
کی یاد آگئی جسکی بدولت مجکو یہ چلہ کشی کرنے کی نوبت آئی تھی جس چلہ کشی کے باعث
یہ تمام واقعات پیش آرہے تھے بس اسکی یاد آنا اور میرا دفعتہ مزاج اور نیم دیوانہ
ہو جانا یہانتک کہ اسی وارفتگی کی حالت مین بے اختیارانہ مین نے ایک ٹھنڈی
سانس بھرکر رونا شروع کردیا اور بے تحاشا یہ مصرع زبان سے نکل گیا کہ مصرعہ
عیش بے یار مہیا نشود یار کجاست + بزرگوار نے یہ مصرعہ سنکر میری حالت پر
افسوس ظاہر کیا اور بجاے اسکے کہ میرے اس بے تکان مصرعہ پڑھنے پر مجکو ایک توبیخ چشم
اور گستاخ و بیتمیز تہذیب جانکر مجھ سے تنفر کرتے بے تامل یون رطب اللسان ہوے
کہ تم کھانا نوش کرو شاید ہمارا یہ کہا مان لینا ہی تمھارے حق مین جلد تر تمھارے فائز المرام
ہو جانے کا باعث ہو جائے بزرگوار کے اس امید بڑھانے والے اور حصول مرام کے یقین
دلانے والے جملہ نے مجکو کھانا کھانے پر مائل اور آمادہ کردیا اور چند لقمہ مین نے ان میزبان
کے بعض بعض کھانون مین سے جن میزون پر ہزارون قسم کے عمدہ سے عمدہ اور نفیس سے
نفیس کھانے سونے چاندی کے جواہر نگار ظروف مین چنے ہوے تھے جنکا کھانا کیسا
دیکھنے سے انسان کا دل سیر ہو جائے نوش کیے ای صاحبزادے جو کھانے مین نے تناول کیے
انکی لذت کیونکر اور کسطرح بیان کرسکون کہ کس درجہ لذیذ اور کس قدر خوشمزہ تھے
کیونکہ مدت العمر مین نے کسی امیر کسی وزیر کسی بادشاہ کے دسترخوان پر اس قسم کے
کھانے آنکھ سے بھی نہ دیکھے تھے کھانا تو بڑی بات ہی پھر اب انکی لذت کا اندازہ
کون سے کھانے سے تشبیہ دیکر کم و زیادہ قرار دے سکون لہذا بجز اسکے اور کیا عرض
ہو سکے کہ جو کھانے کھائے کوئی انمین کا ایسا نہ تھا جسکو ہمارے دنیا کے کسی کھانے

کے ساتھ تشبیہ دی جاسکے بلکہ کچھ عجیب وغریب رنگ اور ذائقہ کے تھے اور اس قدر لذیذ اور اسقدر مہ لذت بخش دل وزبان کہ آج تک جب ان کھانون کی یاد آجاتی ہی بیشمار اور بلا کم وبیش دل وزبان کو وہی لذت حاصل ہوتی ہی جیسی لذت انکے کھانے کے وقت حاصل ہوئی تھی اور بے مبالغہ بالکل اسی مقدار شکم سیر ہوجاتا ہون جیسا انکو کھاکر سیر ہوگیا تھا چنانچہ اسوقت بھی یہی حالت ہی کہ گویا وہ سب کھانے میرے روبرو رکھے ہوے ہین اور مین اسی طرح جسطرح اس موقع پر کھاتے تھے انمین کا ہرایک کھانا اسی مقدار تناول کر رہا ہون جس مقدار اس موقع پر تناول کیا تھا الحاصل جب کھانے سے فراغت حاصل ہوئی تو انمین سرو قدامرد ون مین سے بعض نے مرصع سلفچی آفتابہ لاکر ہاتھ دھلوائے اور بعض بچاے کا ایسا سامان لیے ہوے حاضر ہوے اور چینی کی مثل کسی اعجوبہ چیز کی بنی ہوئی نہایت خوشنما پیالیان مع تشتریون کے میرے اور بزرگوار کے روبرو رکھکر ایک اعجوبۃ الصنعت جائدان کے مشابہ ظرف سے کسی قسم کا شربت ان پیالیون مین انڈیلا شربت اس قدر لذیذ تھا کہ وہ سب کھانے جو ہمنے تناول کیے تھے ان سبکی لذتین ملکر بھی اس شربت کی لذت کا مقابلہ ہرگز نہین کرسکتی تھین ہمنے جو میرے اور بزرگوار کے سامنے کھانا کھانے کی ابتدا سے انتہا تک برابر حاضر رہے اور ہر کھانے پر اصرار کرتے رہے تھے اس شربت کے پلانے مین انتہا سے زیادہ اصرار کیا یہان تک کہ پانچ پانچ پیالیان بکمال اصرار پلائین اب میری اس شربت کے پیتے ہی یہ حالت ہوگئی کہ حد سے زیادہ نیند کا غلبہ ہونے لگا اور ہرچند اپنے آپ کو روکر ہوشیار بناتا ہون اور نیند بہلاتا ہون مگر کسی طرح غلبۂ نوم مین کمی نہین پاتا بلکہ دم بدم نیند کی کیفیت بڑھتی ہی چلی جارہی ہی اور بار بار بے اختیار پلک جھپک جاتی ہی بزرگوار نے جب میری یہ حالت دیکھی تو یہ خطاب کرکے کہ ای فرزند اسوقت تمکو نیند کا غلبہ ہی چلو کچھ دیر قیلولہ کرلو تاکہ طبیعت چاق ہوجائے اور تھوڑی دیر اس دار السلطنت کے غنیا گردن کی غم با شادی آور طرب خیز خوشی الحانیون اور نغمہ سرائیون کو بھی سنو جس سے تمہارا غم غلط ہو یہ کہتے ہوے کرسی زرنگار سے اٹھے اور بارہ دری کے بیچ جانب خرامان ہوے جس طرف سے آئے تھے سرو قدان امرد اس کمرہ کے دروازہ تک ہمراہ آئے دروازہ پر آکر سب نے پھر قدمبوسی کی جب اس کمرہ کے سب خدمتگزار مدارج رخصت مؤدبانہ ادا کرکے واپس گئے تو مین اور پیر مرد اور وہ جو کھانے کے کرے کا اور کھانون کی ہمرسانی اور نیز ہم لوگون کے امور متعلقہ دعوت کا مہتمم اور منتظم تھا اور پیر مرد کی نشستگاہ سے باصرار تمام انتہا کی منت وسماجت کرکے مجکو اور پیر مرد کیلے گیا تھا ہم سب خرامان خرامان بارہ دری کے جسمین درجہ مین جہان سے اٹھکر گئے تھے واپس آکر بیٹھے اور ہنوز ایک منٹ کا

وقفہ نہ گذرنے پایا تھا کہ وہی دونون شخص جو بارہ دری مین آتے وقت داہنی اور بائین
جانب سے نمودار ہوئے تھے اور میرا داہنا اور بایان بازو تھا مکر مجکو پیر مرد کے روبرو
لے گئے تھے جنکا حال مین اوپر بالتفصیل بیان کرچکا ہون پیر مرد کے روبرو دست بستہ
جاکر کھڑے ہوے اور ہر ایک نے اپنی زبان مین پیر مرد سے مجھ عرض کیا پیر مرد انکی عرض
سننے کے بعد میری طرف مخاطب ہوے اور کمال ملاطفت اور شفقت آمیز الفاظ مین تبسم کنان
مجھ سے کہا کہ ای فرزند یہ تو تمکو معلوم ہوچکا ہی کہ یہ دونون جنھون نے مجھ سے اسوقت
کچھ باتین کین شہنشاہ جاہ و آفرین اور اسکی ملکہ روان جاہ و ہی اور کھانے
کے کمرے مین جانے کے قبل جو تمنا ان دونون نے تمھاری نسبت مجھ سے ظاہر کی تھی
وہ بھی مین تم سے بیان کرچکا ہون چنانچہ اب اسوقت ان دونون نے اپنی اس تمنا
کے بر آنے کی نسبت عرض کی ہی اور وہ یہ ہی کہ خاص تمھاری خوشی کرنے کے لیے
اور تم سے خوشنودی مزاج کی تحریر سنداً حاصل کرنے کی غرض سے شہنشاہ جاہ و آفرین
نے اپنے تمام ممالک محروسہ کے جسقدر رضیا گر اعلےٰ درجہ کے خوش لحن جس جس مقام مین
تھے اور نیز ہر قسم کے بابجا بجانے والے اعلیٰ درجہ کے جہان جہان تھے سبکو مع اُنکے تمام
سار و سامان سرود سرائی کے طلب کرکے اسی باغ کے ایک عالیشان مکان مین
حاضر رکھا ہی اور جاہ و آفرین و نیز اسکی ملکہ کی دلی تمنا اور آرزو ہی کہ تم ان سب کے
لحن ہاے داؤدی سنکر مبتہج اور مسرور رہو۔ لہذا مناسب ہی کہ ان دونون کی آرزو
پوری کرو۔ دو چار چیزین سن لو۔ گو مین خوب جانتا ہون کہ تمھارا دل نہایت افسردہ
ہی دوری و مہجوری مطلوب و مقصود کے سبب سے تمھاری طبیعت بدنواز
مردہ ہی اور جو دل ہر طرح کے غم و الم سے فارغ اور آزاد ہم آغوشی شاہد مقصود
سے خرم و شاد ہو اسکے حق مین نغمہ و سرود کی آوازین جلے وہ کیسی دلکش کیون
نہون نوحۂ ماتم سے بدتر ہین بحکم آنکہ اشعار

مے بادہ بہار خوش نباشد	باغ و گل و مل خوش است لیکن	گل بے رخ یار خوش نباشد
صد نغمہ ہزار صوت دلکش	حاشا بے یار خوش نباشد	بے روے نگار خوش نباشد

لیکن چونکہ جاہ و آفرین نے
بمقتضاے خلوص و نیازمندی بڑی سرگرمی اور بڑے اہتمام سے اعلیٰ اعلےٰ
درجہ کے سرود سرایون کو اسی امید پر جمع کیا ہی کہ جس طرح ممکن ہوگا تمکو انھین
سنوا کر تمھاری خوشنودی حاصل کرینگا بدین لحاظ اسکی دلشکنی کرنا بہتر نہین گھڑی
دو گھڑی طوعاً و کرہاً دو چار چیزین سنکر خوش کردینا ہی مناسب ہی کہ ملداری کا بہت
بڑا اجر ہی۔ اور نیز عجب نہین کہ لحن ہاے داؤدی اپنا اثر دکھائین اور تمھارے
افسردہ دل کو شگفتگی اور انشراح حاصل ہو اور تھوڑی ہی دیر کے واسطے
سہی مگر غم غلط ہو جائے۔ ای صاحبزادے ہر چند یہ عالم خواب تھا اور مین خواب
ہی کی حالت مین اس بات کے سر ہوچکا تھا کہ یہ تمام سامان جو اسوقت میری

آنکھون کے سامنے ہو عالم خواب کا جلوہ ہو اور سہ یقین تھا دل کو بیشک خواب ہو یہ جشن شاہانہ
سحر ہوتے نہ ساقی ہو گا نے شیشہ نہ پیمانہ ؛ لیکن باوصف اس آگاہی اور ایسی
تیز حواسی اور اسقدر جو یقین خواب ہوتے کے بھی اغض و ورا فتادہ مقصود اور نا کامیکا جو
دل مین اِسس قدر سرمایۂ افسردگی اور انقباض تھا کہ باوجود اس قدر ترغیب پیر مرد
کے بھی دل سے میری زبان کو کسی طرح خوشی سے اچھا یا ہان یا بہتر وغیرہ الفاظ جواب
ترغیب پیر مرد مین لب تک لانے کی ہرگز اجازت نہ دی مگر چونکہ زبان بچپن سے ہر
بزرگ کے مقابلہ مین حفظ مراتب ادب و تعظیم کرنے کی خوگر رہی ہو جب اسنے دیکھا
کہ نہین کرتے مین شہنشاہ جادو آفرین اور ملکہ روان جادو کی دلشکنی کے
علاوہ خود پیر مرد کا دل سخت آزردہ ہو جائیگا اسنے دل کی مطاوعت اور متابعت
نہ کی اور بیساختہ بول اٹھی کہ بہت اچھا ع راضی ہین ہم اسمین ہین جسمین تری رضا ہو۔
الغرض زبان کے بہت اچھا کہتے ہی پیر مرد میرا ہاتھ پکڑ کر پھر اٹھ کھڑے ہوے اور
خوامان خوامان شہنشاہ اور ملکہ کے ساتھ ساتھ بارہ دری سے نکلکر اس مکان
عالیشان تک پہونچے جو خیاگرون اور سحر و سرایون کا فرودگاہ تھا۔ صاحبزادے۔
اس مکان کی سجاوٹ اور آرائش کہان تک بیان کرون سچ جانیے اگر بہشت
بھی ایسا مکان عالم خواب مین دیکھ پائے تو سو سو جان سے اسکے ادنے ادنے
منظر پر ہزار ہزار جان سے شیدا اور فریفتہ ہو جائے۔ جیسے ہی مکان کے اندر قدم رکھا
حالانکہ طبیعت کو انتہا کا انقباض و افسردگی تھی اور فرط انقباض سے جسم کے زندانخانہ
مین جان حزین کی ہمیشہ یہ کیفیت تھی کہ گویا کوئی عادی چور شکین کسا ہوا ہی لیکن بتلنسرا
(خانہ باغ) کا شگفتگی بخش جلوہ جو خرمن اندوہ و الم کے لیے برق سوزان کا اثر رکھتا
تھا دیکھتے کے ساتھ ہی سارا انقباض انبساط اور ساری افسردگی و پژمردگی شگفتگی ہو گئی اور
ایک وجد کی سی حالت طاری ہوئی اور اسی شگفتگی اور وجد کی حالت مین بیساختہ

اشعار ارتجالی البدیہہ دل سے زبان پر آئے اشعار	صبغ شدہ سائبان بر سر ہر گل زمین
ابر زدہ خیمہا بر سر ہر شاخسار	ابر نہ کانسوے وے در گذرد ہر نظر
ابر کہ این سوے وے برق نیارد گذار	نفحۂ گل آنچنان کردہ معطر مشام
صفت نگیرد کسے نافۂ مشک تتار	فیض نسیم سحر روح فزاے وہوا
بردہ زتن ہا تعب رفتہ زدلہا غبار	کار فلک جملہ جور رحم شد و مرحمت
نیست بجز سعد و نیک بہر زحل ہیچ کار	سنگ کہ از جان وے جملہ شرر خاستی
خیزد از و ہر کجا آب بجاے شرار	بسکہ ہمہ تلخ و ہر شد بحلاوت بدل
حنظل و صبر آمدہ این شکرآن شہد بار	سایۂ سنبل بباغ بر سخ گل نے الفل
سایہ گیسوے یار ہست بر خسار یار	یاسمن و یاسمین سادہ قباہا بہ بر
لیک باین سادگی دشمن صبر و قرار	سرو لبطرف چمن جلوہ سبزے بہ بر

باہمہ طنازی ایستادہ چو رشک نگار — عکس قدش رود در آب روان در نظر
وجد کنان خضر در جوے بحسن بہار — نرگس شہلا چنان گرم تماشاے باغ
کیش ہمہ شب نیز چشم باز نہ استد ز کار — از مے یاقوت فام پر قدح ارغوان
پرتوہ آن زمرد بر چمن آئینہ بار — سوسن آزادہ را در دو شب در دو زہ این
کین چمن و سبزہ اش یاد ہمیشہ بہار — شاخ چنار بلند طرف چمن گویا
دست دعا از پے حفظ بہار از چنار — یا بسپاس چنین خرمی و تازگی
دست نزاکردہ نمی حضرت پروردگار — لالہ کہ دید این ہمہ فرد فروغ چمن
سوخت بجمر سپند تا نکند چشم کار — نالہ بلبل کہ باد این چمن ما باد و سبز
نغمہ قمری کہ باد این سرو این جویبار — ساقی گلچہرہ بر ہر طرفے از چمن
دورہ کن و بر کفش جام مے خوشگوار — تازہ چشم خود ہم بہ دو یک جام مے
مست کند ہر کرا بیند با ہوکش یار — جلوہ گل یک طرف دورہ مل یک طرف
راحت چشم و دل این راحت جان آن نگار — باغ و حسینان باغ الغرض از ہر کسے
پردہ ز خاطر شکیب بردہ ز دل اختیار — کچھ دیر تک تو ایک بیخودی کا سا عالم طاری

رہا جہاں کھڑا تھا وہین کھڑا رہ گیا اسقدر محویت اور حیرت زدگی ہو گئی کہ پہلا قدم اگلے قدم تک نہ آسکا بتانسرا کے اندر تک بھی نہ جا سکا بعد تھوڑی دیر کے جب اس حیرت اور بیخودی نے چھوڑا باوجودیکہ ایک ایک شاخ گل کا ہاتھ دامن نظر پکڑے ہوے اپنی اپنی طرف کھینچ رہا تھا زبردستی ہر منظر سے رشتہ تعلق دل توڑا دامن نظر کو جو ہر ایک گل کی شاخ مین الجھا ہوا تھا دامن چھڑایا جیسے کوئی کسی خارستان مین الجھے ہوے کپڑے کا سلجھانا مشکل جانکر بے تحاشا کھینچ لے اس مینو جلوہ نگار خانہ کے دروازے تک پہونچا جسکے سب سے بڑے دریچہ کے اندر ارباب نغمہ و سرود جمع کیے گئے تھے اس کمرہ کے اندر نظر پڑتے ہی بیخودی کی حیرت افزا اور ہوشربا کیفیت نے پھر ایک نئی ڈھنگ کے بیقراری بخش اثر سے دل اور دماغ دونون کو اپنے قابو مین کر لیا دروازے ہی پر بہکا بہکا کھڑا رہ گیا حق تو یون ہی کہ اگر پیر مرد سے شفیق رفیق کا ساتھ نہوتا تو عالم خواب مین یہ دوسرا خواب وارفتگی جاس کمرے کے منظرون کے نظارہ سے یکایک اس بیتانسرا کے دشمن صبر و قرار منظرون کے نظارون سے تھکے ہوے دل اور دماغ پر مستولی ہو گیا تھا اس وارفتگی کے خواب سے بیدار ہونا سہت دشوار ہو جاتا دل اور دماغ دونون کا پورا انتشار ہو جانا الغرض پیر مرد نے میری وارفتگی کے انداز کو فوراً ہی تاڑ لیا اور میرے ہاتھ کو جو پہلے ہی سے پیر مرد کے ہاتھ مین تھا اپنے ہاتھ کا اشارہ دیکر نہایت آہستہ زیر لب بڑی محبت سے کہا کہ ای فرزند ارجمند یہ بدحواسی اور وارفتگی کیسی بڑے تعجب کا مقام ہی کہ میدان عشق و محبت مین قدم رکھنا اور ثبات و استقلال کا دامن مضبوط نہ پکڑے رہنا عاشق پیشہ لوگون کا پہلا فرض اپنے صبر و استقلال کے سرمایہ کا محفوظ رکھنا ہی اگر آپکی خیر مستقل مزاجی اور باختہ حواسی کا یہی حال ہی تو خدا ہی حافظ ہی

برائے نام تھا میں نے جسوقت سے تم اس باغ کے اندر داخل ہوے ہو ہر موقع پر کونا شکیب اور غیر مستقل اور تمرد دلایا جب چار ناچار یہ نصیحت آمیز جملہ بمقتضاے خلوص محبت زبان پر لایا اور بالخصوص اس لحاظ سے اور بھی اس جملہ کے کہنے کی حاجت سمجھا کہ واقعی اس کمرے کی ہر چیز دلفریب اور ہر ایک صورت یہان کی جنکو عنقریب تم دیکھوگے اعلی درجہ کی دشمن صبر و شکیب ہی اور ان صورتون پر انکی جادو ملی ہوئی آوازین وہ ستم ڈھاتی ہین کہ مین اور تم تو انسان ہون جن اور پری کو بھی وارفتہ و شیدا اور دیوانہ بناتی ہین - وہ تو کہو خیریہ ہی کہ اسکے ساتھ ہی اللہ پاک نے نوع انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہی اور اپنی ہر ایک مخلوق کے مقابلہ مین اس مخلوق کے مناسب ایسے ایسے اعلے تدابیر کا مادہ عطا فرمایا ہی جن تدابیر کے ذریعہ سے انسان ہی آخر کار ہر مخلوق کے مقابلہ مین ور رہتا اور غالب آتا ہی جس مخلوق کا کوئی متنفس کسی انسان کی بدخواہی اور رزک دینے کے درپے ہوتا ہی خود ہی سزا کی کھاتا ہی اور انجام کار مین انسان ہی کا مسخر اور مغلوب ہو جاتا ہی چنانچہ یہی شیشاہ اور ملکہ روان جادو جو مدت سے زیادہ فروتنی اور تواضع تمارے اور میرے مقابلہ مین ہر موقع پر کر رہے ہین خصوصاً تمہاری رضاجوئی اور خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے بدل و جان انواع تدابیر کو کام مین لا رہے ہین کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ بمقتضاے خلوص و محبت کرتے ہین یا یہ لحاظ کر رہے ہین کہ یہ جب ہماری دارالحکومت مین وارد ہوے ہین تو ہمکو انکی میزبانی اور خاطر اور تواضع کرنی لازم اور ضروری اور مناسب ہی - استغفراللہ ہرگز اس لحاظ سے انکی تواضع اور میزبانی نہین اور نہ اس گروہ کی خلقت مین فطری اس قسم کا مادہ ہی کہ کسی غیر جنس سے بالطبع کبھی انکا کچھ میلان ہوتا ہی بلکہ یہ خاص شرف بھی اللہ پاک نے بنی نوع انسان ہی کو کرامت فرمایا ہی کہ ہر غیر جنس کے ساتھ بھی مدارج محبت و ملاطفت اپنے ہمجنس سے بڑھکر مرعی اور ملحوظ رکھتے ہین اور ہر وقت اور ہر زمانہ مین لاکھون انسانون کے ہاتھون سے کرورون ہی غیر جنس مخلوقات افراد پرورش پاتے رہتے ہین اور بنی نوع انسان مین حق تعالے جل شانہ نے فطری مادہ مہر و محبت کا اسقدر زائد اور قوی رکھا ہی کہ اپنے کمال مادۂ مہر و محبت کی وجہ سے اپنے غیر جنس مخلوق کے دلون مین بھی اپنی سچی محبت کا اس درجہ اثر ڈال دیتے ہین کہ وہ مخلوق باوجود غیر جنس ہونے کے اپنی ہمجنس مخلوق کے تعلقات اور مانوس اور میل جول سے قطعاً اور یکقلم کنہ موڑ لیتی ہی اور انسان ہی کی سلیم اور فرمانبردار اور ہمنشین اور مصاحب ہو جاتی ہی - بلکہ بعض جنس مخلوقات مین تو انسانی مہر و محبت کا مادہ یہان تک موثر ہو جاتا ہی کہ انسان کی محبت سے متاثر ہونے کے بعد پھر وہ فرد غیر جنس خود اپنی ہمجنس مخلوق سے بعینہ اسی قدر متوحش اور گریزان ہو جاتا ہی جس قدر اس نے ہمجنس وہ

افراد جنکی ذات مین انسانی مہر و محبت کا مطلق اثر نہین ہوتا ہی انسانون سے متوحش
و درگریزان اور نفور ہوتے ہین مثلاً بندر جو سراپا غیر جنس ہی مگر جب کسی بندر
کی عمر کا ایک بڑا حصہ انسانون کی ہمنشینی مین بسر ہو چکتا ہی تو اس بندر مین انسانی
مہر و محبت کے مادہ کا یہ اثر پیدا ہو جاتا ہی کہ وہ پالو بندر اگر جنگلی بندرون کو دیکھتا
ہی تو بعینہ اپنے ہی ہمجنس بندرون سے اسی طرح متوحش اور خوفناک اور نفور
ہوکر انسانون کی طرف بھاگ آتا ہی جس طرح انسان کا کوئی کم عمر بچہ کسی بندر کو
دیکھتے ہی اس سے متوحش اور نفور اور خوفناک ہوکر اپنے والدین خواہ مربیون مین
بھاگ جاتا ہی۔ حاصل یہ کہ فطری طور سے یہ مادہ ہوتا کہ بلا وجہ اور بغیر ضرورت
اور بغیر کسی معقول سبب کے خواہ کوئی ہمجنس ہو خواہ غیر جنس ہو کسی کو تکلیف
اور ایذا پہونچانی جائز نرکھے یہان تک کہ وہ مخلوقات جو قطعاً انسان کے حق
مین ایذا رسان اور تکلیف دہ مانے ہوئے ہین جیسے سانپ بچھو بیج بھیڑیا وغیرہ
غیر جنس مخلوقات ان تک کو بھی بے ضرورت مارنا اور ایذا دینا جائز نرکھے اور
برحم پیش آئے یہ مادہ مہر و محبت اور رحم اور نرم دلی کا اللہ پاک نے نوع انسان
ہی کا خاص حصہ مخلوق فرمایا ہی اور انسان کے اس وصف مہر و محبت اور رحم دلی
ہی کا ثمرہ اور نتیجہ ہی جو انسانون کے دل و دماغ مین ایسے تدابیر شائستہ پیدا کرنے
کی قابلیت رکھی گئی ہی جن تدابیر کے ذریعہ سے یہ اپنے آپ کو ہزارون قسم بلکہ
لاکھون قسم کی ایسی مخلوقات کے گزند اور ایذا رسانی اور انکی فطری برائیون
کے اثر سے بالکلیہ محفوظ رہ کر زندگی بسر کر سکین اور باوجودیکہ دنیا کے ایک
بے قید میدان مین انسان اور انکی تمام غیر جنس مخلوقات پیدا ہون اور ایک ہی
میدان مین بسا اور وہ سب رہین لیکن ان غیر منسون کی ایک ذرہ برائی اور
ایذا رسانی بھی ایسی نہو جس ایذا رسانی سے محفوظ رہنے کی کوئی کافی تدبیر انسان کے
دل و دماغ مین نہو۔ چنانچہ شہنشاہ جاد و آفرین اور اسکی ملکہ روان جاد و جیسے
غیر جنس گروہ کی مخلوق کا میری خصوصاً تمہاری اسقدر آو بھگت کرنا اور اسقدر
سرگرمی اور اس مرتبہ گرمجوشی کے ساتھ تمہاری رضاجوئی حاصل کرنے مین
انواع سعی و کوشش کا کام مین لانا یہ بھی اسی قسم کی تدابیر کے نتائج کے قبیل
سے ہی جو آفریدگار قادر و توانائے بنی نوع انسان کو تمام غیر جنس مخلوقات کے شر
سے محفوظ رہنے اور انکو مطیع و فرمان بردار بنا لینے کے لیے محض اپنے تفضل و
کرم سے القا اور الہام فرمائے ہین ورنہ دیوان **قصیر القامت قوی القوت**
جیسی غیر جنس مخلوق اور بنی نوع انسان کی یون فرمان برداری کرے جیسی
فرمان برداری میری اور تمہاری ہو رہی ہی نمود باسمہ اگر ہمارے ہادی طریقت
نے تدابیر سے اپنی زبردست قوت سے انکو مجبوری تمہارا مسخر نہ بنا دیا ہوتا تو

ہم اور تم ایسے ایک ہزار شخص متفق ہوکر بھی انمین سے ایک ادنے کی قوت کا مقابلہ نکر سکتے
الغرض گو یہ امر مسلم ہی کہ ہادی طریقت کی برکت سے شہنشاہ اور ملکہ خواہ انکا کوئی بھیس بنکو
کسی طرح ایک ذرہ گزند و آسیب بھی نہین پہونچا سکتا مگر تاہم ایسی حالتون کے وقوع پذیر
ہونے سے جیسے کہ تمھاری بیخودی اور وارفتگی اور حیرت زدگی وغیرہ کیفیتون سے ظہور مین آئین
اس خطری بدخواہ انسان گروہ کی نظرون مین تمھارا دبدبہ اور جبروت کم ہوگا اور اسنے جی مین
انمین کے موجودہ گروہ کا ہر فرد واحد تمکو حقیر اور سبک سمجھے گا۔ اسلیے جہانتک ممکن ہی
انکے باغ اور مکان کے تمام ساز و برگ آرائش اور انکے حسن و جمال کے ہر ایک دلکش
جلوے کو گو کہ وہ درحقیقت ایک نوع مخلوق کے واقعی حسن و جمال کا جلوہ سہی اور اگرچہ
تم جس حالت مین ان تمام جلوون کو دیکھ رہے ہو یہ حالت ہرگز خواب کی حالت نہین
بلکہ محض تمھاری سہولت اور آسانی کے لیے بحسب ارشاد ہادی طریقت طلسم و نیرنجات
کی حکمت عملی سے کہون خواہ کرامت اور خارق کی قوت سے تباون جسطرح تمھارے
دل و دماغ اور تمھاری نظرون مین ایک عالم خواب کی سی حالت ظاہر کر رہی ہی جیساکہ
مین اس سے پیشتر بھی اسکی کسی قدر تفصیل کر چکا ہون) تم بعینہ ان تمام واقعات کو جو پیش نظر
آرہے ہین اور آتے جائین مثل واقعات عالم خواب کے نقش بر آب اور محض بے اصل
و وجود یقین کر کے کسی شئے سے اپنے دل و دماغ اور نظر کو متاثر ہونے دو اور امید ہی
کہ اگر تم ہر ایک منظر کو جو مشاہدہ مین آئے محض ایک خیالی مجسم صورت سمجھتے رہوگے
اور یہ تصور جما لوگے کہ یہ تمام منظر درحقیقت ہیچ اور لاشی اور عالم خواب کے نمودار ہین
جنکا وجود دراصل اور واقع مین کچھ بھی نہین ہی تو یقیناً یہان کی کسی چیز کے حسن و جمال کا
اثر تمکو وارفتہ اور حیرت زدہ نکر سکیگا۔ اے صاحبزادے۔ پیر مرد کے اس مخلصانہ اور مشفقانہ
نصیحت آمیز جملون نے میرے دل و دماغ پر ایسا قوی اثر ڈالا کہ ایک آن واحد مین میری
حالت کچھ سے کچھ ہوگئی اور وہ دل جو اس موقع پر کہ ہر ایک منظر کے جلوہ کو دیکھکر اسطرح
پگھلے جاتا تھا جیسے آفتاب کی تیزی سے موم پگھلتا ہی اس سنگ مرمر سے بڑھکر ہوگیا جسپر
صبح سے شام تک گو کیسی ہی دھوپ پڑے مگر ایک ذرہ متاثر ہونا اور پگھلنا کا خشک ہی
رہے بلکہ دل کے قابو مین آجانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب ہر منظر کے جلوے کا لطف دوبالا حاصل
ہونے لگا اور یا تو یہ حالت تھی کہ گھنٹہ بھر ایک بات کا سوچنا دشوار تھا اور زمین سے ایک
قدم کا اٹھانا ایک پہاڑ کے اٹھانے سے کہین زیادہ بھاری تھا اور یا جب مین نے اپنے
دل و دماغ کو ہر طرح پر قابو مین اور مستقل پایا تو پیر مرد کی تقریر نصیحت آمیز سنکر نہایت
تیز حواسی اور متانت سے مؤدبانہ یون جواب دیا کہ جو کچھ ارشاد ہوا نہایت بجا اور
درست ارشاد ہوا اور انشاء اللہ جیسا ارشاد ہوا ہی اسکی پوری پوری تعمیل ہوگی اور
دامن استقلال تو کجا ایک تار بھی استقلال کا تمکین و وقار کے ہاتھ سے ہرگز
نہ چھوٹنے پائیگا اور جس قدر وارفتگی اور تحیر کا مادہ اب مجھ مین آگیا اسکی وجہ یہ تھی کہ

انسان جہان اشرف المخلوقات اور حلیۂ عقل و ہوش سے آراستہ مخلوق ہوا ہی اسکے ساتھ ہی اللہ پاک نے اسکو انتہا درجہ کا ضعیف البنیان بھی خلق فرمایا ہی جسکی دلیل بیّن خلق الانسان ضعیفا ہی لہذا چونکہ انسانی دنیا مین کبھی کسی موقع پر کسی جلسہ کسی جشن مین جہان کے مانند دلکش اور نظر فریب جلوون کے مشاہدہ کرنے کا اتفاق پیش نہین آیا اور اس درجہ ندرت خیز دلآویز حسن و جمال والون کا ایسا کوئی جمگھٹا ان حسن پرست آنکھون کی نگاہ سے عالم بیداری مین تو کہان پاسکیے عالم خواب مین بھی ایک طرفۃ العین کے لیے حاشا و کلا نہین گذرا تھا بمقتضاے ضعف فطرت دل و دماغ بے اختیار متاثر ہوکر وارفتہ ہو چلے تھے مگر نہین آپکی شفقت آمیز نصیحت نے واقعی گویا اس وارفتگی کے خواب سے یکایک بون بیدار اور ہوشیار بنا دیا جیسے کوئی کسی گہری نیند کے ماتے کو یکبارگی دونون ہاتھون سے جھنجھوڑ کر اٹھا دیتا ہی۔ آپ خاطر جمع فرمائین اب بالکل ہوشیار اور مستقل ہون۔ پیر مرد نے میرا یہ جواب سنکر رہایت خندہ پیشانی اور شگفتگی کے ساتھ میرا ہاتھ پکڑے ہوے قدم آگے بڑھایا ادھر تمام ماہ جبین ایک سے ایک بڑھکر حسین غنیا گرون مطربون مغنیون نے ایک ساتھ سر و قد کھڑے ہوکر نہایت ادب و تعظیم کے ساتھ رسم مجرا اور کورنش ادا کی بعد اسکے شہنشاہ نے پیر مرد کو اور ملکہ نے مجکو جواہر نگار کرسیون پر جو کمرہ کی جانب صدر مین پہلے ہی سے ہم دونون کے لیے لگائی گئی تھین بٹھایا اور واہنی جانب شہنشاہ اور ملکہ دست بستہ تھوڑے ہی سے فاصلہ پر کھڑے ہورہے ایک منٹ نہ گذرنے پایا تھا کہ تین چار پری جمال جنکے چہرے کی چمک دمک اگر مقابل کیجاتی تو چاند کی روشنی کو شرماتی انواع زیورات مرصع سے ہر ہفت ہر ایک نشہ حسن و جمال سے سرشار دست کسی کے ہاتھ مین کشتی جسپر گوہر آسود کشتی پوش پڑا ہوا کوئی مرصع چنگیر ان زرین جسپر سبز رنگ مینا کاری کی ہوئی لیے ہوے ایک کے ہاتھ مین صندلی عطردان جسکی نہایت ہی نازک الماس تراش شیشیان جن پر سونے کے پانی کی عجیب و غریب صنعت کاری جنکی نزاکت نفاست جنکی آب و تاب استنبولی شیشیون سے ہزارون درجہ بڑھی ہوئی تھی سامنے آئے اور برسم معہود آداب تسلیم بجالاکر وہ سب سامان عطر و پان اس زرنگار میز پر رکھدیا جو ہمارے سامنے کرسیون کے قریب ہی بچھا ہوا تھا۔ سامان عطر و پان رکھتے ہی شہنشاہ کی ملکہ نے مؤدبانہ آگے بڑھکر کشتی کا کشتی پوش اور چنگیر اور عطردان کا بلورین سرپوش اور ڈھکنا کھولکر پیشکش کیا چونکہ مین ہر امر مین ہر موقع پر پیر مرد کا متبع تھا اور ہر فعل مین پیر مرد کی تقدیم و تحریک کا منتظر رہا کرتا تھا سو وقت بھی مین نے کنکھیون سے پیر مرد کی جانب نظر کی اور پیر مرد کا اشارہ پاکر پہلے چنگیر سے ایک گلوری اٹھاکر کھائی اس بعد عطردان سے ایک شیشی نکالکر اسکا ڈھکنا کھولا اور چاہتا تھا کہ شیشی کی ڈانٹ لگا لگا کر بحسب دستور سابق زینہ کے عطر کا استعمال کرون (اسلیے کہ پان کی گلوری

تو مین نے پیر مرد کے اشارہ کی تعمیل کے لیے اور نیز بدین لحاظ کہ میرا بائون کی دلشکنی نہو
کھائی تھی مگر عطر اور خوشبو سے تو مجکو فطری اور طبیعی شوق ہی اور بالجملہ اس عطر کی خوشبو اسدرجہ
خوش آیندہ تھی جس نے سامنے آتے کے ساتھ ہی ایک عجیب طرح کی سرور افزا کیفیت کے
ساتھ دل و دماغ مین تغیر پیدا کر دیا تھا جسکے باعث مین نے کمال بے تکلفی سے بیساختہ اور بغیر انتظار
ایماے پیر مرد کے شیشی اٹھالی تھی اور یہ اشتیاق تھا کہ جلدی سے استعمال مین لاؤن کہ پیر مرد
نے ممانعت کا اشارہ کیا اور مین نے لمرفۃ العین مین اس ممانعت کے ایما کو سمجھکر اور یہ کہکر کہ ع
بوے یار من ازین شست و خامی آید شیشی کو ڈھکنا بند کر کے بدستور عطردان مین رکھدیا
اسپر پیر مرد نہایت ہی محظوظ و مسرور ہوے اور میرے تفرس اور ایماشناسی کی بہت
کچھ تحسین و آفرین کر کے بہت آہستہ زیر لب کہا کہ **دیوان قصیر القامت** کی تمام قوم اور
جنس مین عموماً اور انکی قوم کے معززاور موقر افراد مین خصوصاً شہنشاہ اور ملکہ اور انکے
خاص اور متوسلین و ارکین ذی اختصاص مین علی التخصیص عطر اور پھول بلکہ ہر قسم کی
خوشبو کا ناک لگا کر سونگھنا بہت عیب اور نہایت بدآیندہ ہی اور عطر کو کسی ظرف شیشی خواہ
کنٹری وغیرہ سے کف دست پر لیکر ملنا اور اپنی پوشاک مین لگانا تو حد سے زیادہ عیب
اور داخل خصائص اور خصائل رذالت ہی پس عطر خواہ پھول خواہ کسی قسم کے
بخور وغیرہ کی نسبت اسی قدر استعمال مستحسن اور پسندیدہ سمجھا جاتا ہی کہ عطردان خواہ
گلدستہ خوشبو پھولون کا خواہ عود اور اگر وغیرہ کا بخور اہل مجلس کے روبرو لاکر رکھ
دیا جائے اور اسکی خوشبو سے ایک حد تک محظوظ و مسرور ہون تمنے بہت بڑی غلطی
کی کہ میرے ایماے ممانعت کو فوراً ہی سمجھ گئے اور بلطائف الحیل شیشی کے کھولے ہوے
ڈھکنے کو بدستور بند کر کے شیشی ہاتھ سے رکھ دی ورنہ مین دیکھ رہا تھا کہ شہنشاہ اور ملکہ اور
تمام خواص مجلس کی تیوری پر تمھارے شیشی اٹھانے اور ڈھکنا کھولنے سے بل پڑ گئے
تھے خصوصاً شہنشاہ اور ملکہ کے چہرون مین تو اسقدر تغیر اور برافروختگی پیدا ہو گئی تھی
کہ اگر ہاوی طریقت کی سخت آزروگی اور نارضامندی کا خوف اور لحاظ اور نیز میرے
موجود ہونے کا پاس نہوتا تو خدانخواستہ فرزند سخت ہلاکت مین پڑ جاتے۔ اور مجکو بارہ دری
سے اٹھنے وقت تک بھی خوب یاد تھا اور بجاے خود اندیشہ کر رہا تھا کہ کمرۂ نغمہ و سرود مین
پہونچنے کے قبل انکو اس دستور سے مزور متنبہ اور خبردار کر دونگا لیکن بستانسرا مین پہونچکر
تمھارے مزاج مین تغیر پیدا ہونے نے اور اس تغیر سے تم مین جس انداز کی وارفتگی بڑھنے
لگی تھی اسکے انتشار اور تردد نے میرے دل سے اس امر کو بالکل بھلا دیا ورنہ ظاہر ہی کہ مین
اس قوم کے تمام قاعدون سے اور تمام رسمون سے نہین تو اکثر رواجون سے بہت اچھی طرح واقف
اور آگاہ ہون اور کیون نہون بارہا اس قسم کی مجلسون مین شرکت کا اتفاق پیش آیا ہی۔ پیر مرد
یہ تقریر بخوبی تمام نہ کرنے پائے تھے کہ شہنشاہ **جادو آفرین** پیر مرد کے قریب آیا اور
اپنی زبان مین دست بستہ پیر مرد سے کچھ عرض کیا پیر مرد نے مجھ سے کہا شہنشاہ جانت

چاہتے ہین کہ تشغل نغمہ و سرود شروع کرا یا جائے مین نے کہا بہتر مگر بہت ہی مختصر کیونکہ آپ تو خود درد شناس ضمیر ہین اور علاوہ برین مین خود بھی مجملاً اور اشارۃً ظاہر کر چکا ہون اس سبب سے قطع نظر آپکو ابتدا سے معلوم ہی کہ مین نے وہ چلہ جسکا نتیجہ میرا اس محفل تک پہونچنا ہوا کس غرض سے کھینچا ہی پھر آپ خود ہی انصاف فرمائین کہ میرے سینے مین کیسا مضطرب و افسردہ اور کس درجہ پر سوز و شرر اور پژمردہ دل ہونا چاہیے واقعی میرے دل کی حالت یہ ہی کہ غزل

گو کہنے کو دل ہی لیکن اک اخگر ہی سینے مین
خلش ہی اسکے غم کی دل مین یا خنجر ہی سینے مین
کرخوان دل سے دامن دل کا سارا تر ہی سینے مین
غم و رنج و الم کا مدتون سے گھر ہی سینے مین
دل مبتلات اخگر سے کہین بڑھکر ہی سینے مین

دل اپنا سوز غم سے اسقدر مضطر ہی سینے مین
دل مفتون کہون کیا کسقدر مضطر ہی سینے مین
نشانہ یون اڑایا دل کا اسکے تیر مژگان نے
سرود و نغمہ عشرت سے کیا خوش ہو دل محزون
بیان کیا ہوے عالم اپنے سوز غم کا اے اکبر
مین سچ سچ عرض کرتا ہون کہ آپ ایسے مشفق

کے حکم کی تعمیل سے سر پھیرنا خلاف ادب اور نیز میزبان کی دلشکنی کا لحاظ نہونا تو ہرگز مین اس مجلس مین آنا ہی قبول نکرتا - میرا یہ جواب سنکر یہ مردے نے شہنشاہ کو نغمہ و سرود شروع ہونے کی اجازت دی شہنشاہ نے اجازت پاتے ہی خنیاگرون کی طرف ہمہ تن چشم و گوش شہنشاہ کے اشارہ کے منتظر تھے اشارہ کیا اور اشارہ کے ساتھ ہی سازون کا چھیڑنا اور گنگنانا شروع ہوگیا - اے صاحبزادے انکے نغمہ سرائی کی کیا تعریف کرون اور کہانتک تعریف کرون اور کس زبان سے تعریف کرون گانا شروع ہونے کے ساتھ ہی یہ شعر انتہا درجہ کے شوق و ذوق کی حالت مین میرا ورد زبان ہوگیا ؎ دل تری چشم فسونساز سے بیمار گیا

تیری آواز کے جادو سے بیدل + گانا کیا شروع ہوا میرے سر پر ایک اور تازہ بلا نازل ہوئی پھر وہی دار فنگی رہ رہ کے دامن دل پکڑ پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگی جس دار فنگی سے بستا نسرا کے غارتگر ہوش و خرد جلوہ گاہون کے ہاتھون مرد مے جان بچا پائی تھی بڑی مشکل سے طبیعت قابو مین آئی تھی اور وہ دار فنگی نہ کیونکر ہوتی اول تو ہر خنیاگر اور سرود سرا کی وہ غارتگر متاع زہد و تقوی صورتین جنھین اگر زاہد صد سالہ بھی دیکھتا تو بلاشک و شبہہ سو برس کا اندوختہ سرمایۂ زہد انکے ایک نظارے پر قربان کر دینے کو تیار ہو جاتا پھر اسپر آواز مین وہ جادو بھری ہوئی کہ لحن داؤدی کو شرمائین سب پر طرفہ تر یہ ہوا کہ سر چھیڑنے کے ساتھ ہی خواجہ شمس الدین شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ آفت جان

صبر و سکون غزل بصد ناز و کرشمہ شروع کردی غزل

صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را
تعقدی نکند طولی شکر خارا
که سر بکوه و بیابان تو داده مارا
جز این قدر نتوان گفت در جمال تو عیب
غرور حسن اجازت مگر نمیداد گل
سمن بدان سیه چشم ماه سیما را
که خال مهر و وفا نیست روی زیبا را
بطلعت خلق توان کرد صید اهل نظر
جوابصیب نشینی و باده پیمائی
بیاد آر حریفان باده پیما را

بدام و دانہ نگیرند مرغ دانا را	بشکر آنکہ تو ئی پادشاہ کشور حسن	بیاد آر غریبان دشت و صحرا را
بر آسمان چہ عجب گر زگفتۂ حافظ	سماع زہرہ برقص آورد مسیحا را	کہ صاحبزادے یون تو اس غزل

کا ہر ایک شعر ہر ایک مصراع ہر ایک لفظ ہر ہر حرف ہم ایسے عاشق مزاجون کے خستۂ آلام درد عشق دل کے لیے ایک ایک ناوک جگر گزار سے کم نہین مگر بالخصوص یہ شعر تو میرے فرقت زدہ دل کے واسطے اسوقت ایسا جگر افگار تھا کہ ادھر منہ سے نکلا اور ادھر تا سودا فگار دل کے پار تھا کہ ؎ چو باحبیب نشینی و باده پیمائی + بیاد آر حریفان باده پیمارا + بس اس شعر کا غنیا گر کے منہ سے نکلنا تھا کہ ملکۂ دلنواز کی تصویر آنکھون کے سامنے آگئی قریب تھا کہ فرط اضطرار و بیقراری سے گریبان چاک کر ڈالون کہ پیر مرد کی نصیحت جسکو سنے ہوے گھڑی دو گھڑی سے زیادہ زمانہ نہ گذرا تھا یاد آگئی اور جسطرح اسطرح اپنے آپ کو سنبھالا اور مستقل ہنکر پیر مرد سے اس غزل کے اشعار کی تعریف اور خواجہ علیہ الرحمۃ کے محامد اذکار بیان کرنے لگا۔ اسطرف پیر مرد کا بھی یہ حال ہو گیا کہ گو پیر مرد صاحب کا قیافہ اور انکے اسرار پر وجہ اس امر کے بدیہی اور صریحی شاہد تھے کہ انکی رگ رگ مین توسع اور تزہد کا مادہ تضاد قدرت نے کوٹ کوٹکر بھر دیا ہے لیکن اسوقت جوش وجد و حال سے یہ کیفیت طاری تھی کہ ہر مصرعہ پر بیساختہ ایک متوالے کے مانند اسقدر جھومتے تھے کہ گرسی زمین سے آٹھ آٹھ جاتی تھی اور حق حق ورد زبان تھا۔ ہنوز اس غزل کی کیفیت اور حالت سے دل کا پیچھا نہ چھوڑا تھا کہ ایک دوسری ماہ طلعت رشک خورشید و سرانے یہ غزل شروع کردی کہ غزل

اے باد شبہ خوبان داد از غم تنہائی	دل بے تو بجان آمد وقت است کہ باز آئی
مشتاقی و مہجوری دور از تو چنانم کرد	کز دست بخواہد شد و ایمان شکیبائی

اور زیادہ دستم انگیز یہ امر ہوا کہ اس دوسرے غنیا گر کی آواز پہلے نغمہ سرا سے بمرتبہا دلکش تھی اور اسقدر سریلی کہ جب سر کھینچا تو یہ معلوم ہوا کہ اس کے کنٹھون سے سرون کی لوین اٹھ اٹھکر آسمان کی طرف جا رہی ہین آواز کیا نشتر تھی۔ پھر تو ہم دونون کی یہ حالت ہو گئی کہ گویا کسی نے دونون کے تن بدن مین آگ لگا دی تھی کبھی فرط اضطرار سے پروانہ کی مانند سراپا وقف بیقراری اور کبھی عالم استغراق و محویت مین شمع کی طرح ہمہ تن صرف سوز و گداز و اشکباری ہر شعر سے ایک عجیب ڈھنگ کا نیا تغیر پیدا ہوتا تھا اور جو تغیر تھا آخر تھا حق تو یہ ہے وہ سبکے سب غنیا گر جس درجہ سرو سرائی مین مشاق اور شہرۂ آفاق تھے اسی قدر مسیحائی مین بھی طاق تھے اگر اپنے چاندسے مکھڑون کی بدولت ہر ایک دلربا حبیب تھا تو اپنی فراست اور موقع شناسی اور مزاجدانی کی صفت سے ہر ایک آئین کا جان بخش طبیب تھا جب غنیا گرون کو اپنے کمال فہم و فراست سے اس امر کا یقین کامل ہو گیا کہ دونون غزلون کے سترہ نشتر ہمارے سینون مین

میرے دل کا کام تمام کیا چاہتے ہین بیقرار ہونے کی قوت ختم ہو چکی اب افسردگی کی باری ہی حد سے زیادہ اضمحلال طاری ہی ایک تیسرے خیال گزرنے تھے خواجہ شیراز رحمۃ اللہ علیہ کی یہ غزل بغیر گنگنائے ہوے فوراً شروع کردی غزل

یوسفِ گم گشتہ باز آید بکنعان غم مخور	کلبۂ احزان شود روزے گلستان غم مخور
این دلِ غمدیدہ حالش بہ شود دل بدمکن	وین سرِ شوریدہ باز آید بسامان غم مخور
در بیابان گر بشوقِ کعبہ خواہی زد قدم	سرزنش ہا گر کند خارِ مغیلان غم مخور
گر بہارِ غم بکام دشمنان باشد بزر	چتر گل بر سر زنے اے مرغِ خوشخوان غم مخور
اے دل ار سیلِ فنا بنیادِ ہستی برکند	گر تو نوح ست کشتیبان ز طوفان غم مخور
ہر کہ سرگردان بعالم رفت و غمخواری نیافت	آخر الامر او غمخوارے رسد ہان غم مخور
ہان مشو نومید چون واقف نئی از سرِ غیب	باشد اندر پردہ بازیہاے پنہان غم مخور
حال ما در فرقت جانان و ابرام رقیب	جملہ میداند خدا اے حال گردان غم مخور
حافظا در کنج فقر و خلوتِ شبہاے تار	تا بود وردت دعا و درس قرآن غم مخور

اللہ رے غیاگرون کی عقل و فراست سبحان اللہ رے فہم و درایت ۔ اے صاحبزادے بلا مبالغہ عرض کرتا ہون کہ اس غزل کا مطلع سننے کے ساتھ ہی اس افسردگی اور اضمحلال کی حالت بدلنا شروع ہوگئی خصوصاً جب اس شعر کی نوبت آئی ؎

ہان مشو نومید چون واقف نئی از سرِ غیب	باشد اندر پردہ بازیہاے پنہان غم مخور

بس آپ باور کیجیے کہ جسکو ان اگلی دونون غزلون کے مضامین نے بہت ہی جلد طبیعت کو جس افسردگی کی حد تک پہونچا دیا تھا جسکی تفصیل ابھی گزارش کی گئی ہے اسی طرح بہت ہی جلد اس غزل کے مضامین نے ساری افسردگی اور پژمردگی اور سارا اضمحلال آناً فاناً دور کر دیا جس سے مین نے دوبارہ یہ جانا کہ مین کہان ہون اور یہ کون مقام ہے اور کیا حالت تھی جو گذر گئی اور اس بیحد نفس جماعت کے تفرس اور مزاجدانی اور محل شناسی پر دل مشعش رہ گیا جب ان جان بخش عیسی دم نغمہ سرا نے یہ غزل تمام کی مین نے شہنشاہ جاہ و آفرین اور اسکی ملکہ روان جاہ و (کہ ان دونون پر بھی خیاگرون کی روکش لحن داؤدی نغمہ سنجی اور سرود سرائی کے اثر سے ایک درجہ کی محویت اور وارفتگی کا عالم طاری ہو رہا تھا اور باوصف اس امر کے کہ دونون مین ایک بھی زبان فارسی کا صاحب ذوق و محاورہ دان نہ تھا اور محاورہ دان ہونا کیسا فارسی کا ایک لفظ جاننے سمجھنے والا نہ تھا صرف خوش الحانی کے اثر سے دونون کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ گویا نور کی صورتین تھین لیکن بعینہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ محض بیجان مٹی کی مورتین کھڑی ہین ۔ اور یا شاید ان غزلون اور اور چند غزلون کے معنے اور مطلب اس میرے جلسہ کے پیشتر کسی موقع پر پیر مرد صاحب نے تلقین کر دیے ہون تو کر دیے

ہون لیکن نہین جہان تک مجھے علم تھا وہان تک ظن غالب اسی امر کا تھا کہ فارسی کے
ایک حرف سے بھی آگاہ نہ تھے) کی تنظر بچا کر پیر مرد سے بالکل آہستہ بلکہ زیر لب یہ
درخواست کی کہ اگر خلاف طبع مبارک ہو اور میرے باتون کے حد سے زیادہ تحکام اور
آزردہ ہو جانے کا احتمال قوی ہو تو اب یہ جلسہ ختم اور برخاست ہونے کی نسبت
ایما فرمائیے اور بارہ دری سے تشریف لے چلیے کیونکہ مین پہلے ہی عذر کر چکا ہون
اور آپ نے خود بھی یہی فرمایا تھا کہ میرے باتون کے پاس خاطر کے لیے دو ایک چیزین
سن لینا مناسب ہی۔ گو پیر مرد کا دل اسوقت ٹلانے مین ایسا لگا ہوا تھا کہ ہمہ تن محو
ہو رہے تھے مگر چونکہ ہادی طریقت کی ہدایت کی وجہ سے قدم قدم پر اور بات بات
مین میری خوشی اور رضا جوئی کو ملحوظ خاطر رکھتے تھے باوجود اس امر کے کہ جلسہ کا
ختم اور برخاست ہونا ان پر نہایت شاق تھا فرمایا اور کہا شہنشاہ کو اشارہ سے آگے
بلایا اور شہنشاہ کی زبان مین شہنشاہ سے میری رخصت چاہی مگر شہنشاہ نے
کسی صورت رخصت منظور نہ کی اور نہایت لجاجت اور انتہا درجہ کی منت و
سماجت سے کمال اصرار کے ساتھ مؤدبانہ عرض کیا کہ ہم دونون کی دلی آرزو یہ تھی کہ
اسوقت تک جلسہ برخاست کرنے کی نسبت ابا نہ فرمایا جائے جسوقت تک حاضرین
جلسہ تمام خنیاگرون اور سرودسرایون مین کا ہر ایک خنیاگر کم از کم ایک
ایک غزل فارسی زبان کی ہمارے باعث افتخار و اعزاز مہمان کو نہ سنا چکے۔
پیر مرد نے شہنشاہ کے مدبر برخاست جلسہ کی تقریر کا ترجمہ بزبان اردو مجھ سے بیان
فرمایا تو میری زبان پر بیساختہ اور بلا تحاشا یہ مصرع آگیا کہ ع ای باد صبا این ہمہ
آوردۂ تست ✦ حضرت اور تو اور لیکن شہنشاہ کا اپنی تقریر مین یہ جملہ کہنا کہ جبتک
ہر ایک خنیاگر کم سے کم فارسی زبان کی ایک ایک غزل نہ سنا چکے خالی از علت
نہین یہ تخصیص زبان فارسی کی کیسی اور کس لیے اور کیون کیجاتی ہی کیونکہ مین جس
اقلیم کا باشندہ وہ اقلیم ہندوستان اور ظاہر ہی کہ ہندوستان کی عام زبان اردو
اس سے بھی قطع نظر کیجیے اگر شہنشاہ نے کسی میرے واقف حال سے میری زبان
کی نسبت دریافت بھی کیا ہوگا تو یہی دریافت ہوا ہوگا کہ میری مادری زبان اردو
تھی پھر اسپر زبان فارسی کی تخصیص کیسے پر لہذا ضرور ہی کہ ہمارے ہادی طریقت
مدظلہ العالی نے جہان خاکسار کے اور اور حالات آپ سے بمقتضاے خصوصیت
بسبیل تذکرہ یا کسی خاص موقع پر کسی خاص ضرورت سے بیان فرما کے ہونگے
وہان عجب نہین جو یہ جملہ بھی بمقتضاے کمال محبت زبان مبارک سے ارشاد
فرمایا ہو کہ زبان فارسی کے مذاق کے حاصل کرنے مین اور محاورات زبان فارسی
کی تحقیقات کرنے اور مہارت بہم پہونچانے مین اسنے ایک حصہ اپنی عمر کا
ضائع کیا ہی اور ہادی طریقت کے اس ارشاد کے لحاظ سے حضرت نے بھی

بمقتضاے محبت وشفقت (اور یہ سمجھکر کہ جب اسکو مذاق زبان فارسی اور محاورات فارسی کے ساتھ اس درجہ دلچسپی، اور اسقدر شوق ہو تو ضرور ہو کہ داؤدی لحنون کا فارسی الفاظ کے ذریعہ سے اسکے کانون تک پہونچنا زیادہ تر اسکے حصول رواج حاصل ہونے کا باعث ہوگا) شہنشاہ اور انکی ملکہ سے تذکرہ فرما دیا ہوگا کہ اسکو نسبت اردو کے باوجود اس امر کے کہ اردو مادری زبان ہی فارسی زبان کے ساتھ زیادہ تر دلچسپی ہی ورنہ کوئی وجہ نہین پاتا ہون اور نہ کوئی قرینہ اس امر پر دال ہی کہ شہنشاہ کی زبان سے یہ جملہ تخصیص فارسی کے مضمون کا سننا ضروری کہا جاسکے۔ میری اس تقریر کو سنکر پیر مرد نے مسکرا دیا اور فرمایا کہ ای فرزند ہان بیشک یہ گمان تمھارا صحیح ہی مین نے بمقتضا تمھاری محبت کے اور یہ خیال کرکے کہ جب تمکو زبان فارسی مین اسقدر مذاق حاصل ہی جیسا کہ ہاوی طریقت مدظلہ العالی نے ارشاد فرمایا تھا تو لازم ہی کہ نسبت اردو غزل یا ٹھمری وغیرہ کے فارسی غزلون کو سنکر زیادہ تر محظوظ ہوگے لہذا مین نے شہنشاہ سے اس حال کو ظاہر کر دیا تھا چنانچہ میرے اس کہنے کے سبب سے شہنشاہ نے انتہا درجہ کی کوشش کرکے انھین خنیاگرون کو ڈھنڈھوا ڈھنڈھواکر بلوایا ہی جنکو اکثر فارسی غزلین حفظ یاد ہین۔ ای صاحبزادے پیر مرد کی یہ ساری داستان سنکر مجکو یہ مصرعہ یاد آگیا کہ **مصراع** اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی ہا اور تریب تھا کہ بلا تحاشا زبان سے بھی نکل جاے لیکن بمقتضاے پاس ادب مین نے اپنی زبان روک لی اور دل ہی دل مین اس مصراع کو پڑھکر چپ ہو رہا۔ میرے اور پیر مرد کے بیچ مین یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک اور خنیاگر نے اور ایک غزل خواجہ شیراز علیہ الرحمۃ کی شروع کر دی کہ غزل

فلک را سقف بشگافیم و طرح دیگر اندازیم
بیا تا گل بر افشانیم و مے در ساغر اندازیم
بیا کین داور یہا را بپیش داور اندازیم
اگر غم لشکر انگیزد کہ خون عاشقان ریزد
کہ دست افشان غزل خوانیم و پا کوبان سر اندازیم
یکی از عقل می لافد کہ طامات می بافد
بود کان شاہد و خوبان را نظر بر منظر اندازیم
چو در دست است رودی خوش بزن مطرب سرودی خوش
کہ از پاے تحمل یکسر بحوض کوثر اندازیم
صبا لعاک وجود ما بآن عالی جناب انداز
بیا جانا قلندر کہ ما خود را بملک دیگر اندازیم
بشکر آن اگر خواہی بیا با ما بمیخانہ
ہر چند طبیعت برخاستہ ہو چکی تھی اور دل بھاگون بھاگون کر رہا تھا مگر اس غزل کا شروع ہونا تھا کہ پھر بیک ناگاہ عنان اختیار دل کے ہاتھ سے نکل گئی نسیم نجدی کے جھونکون نے پھر دماغ پر اگلی سی وارفتگی کے خواب کو مستولی کر دیا اور حالت یہ ہو گئی کہ جسقدر رکھ رکھ کے اپنے آپ کو سنبھالتا ہون اسی قدر حواس کے تیور بگڑے چلے جاتے ہین اسطرف مین جہانتک ہو سکتا ہی دل کو اس امر کی کوشش پر ہر طرح سے آمادہ اور مستعد بنا رہا ہون کہ متانت اور

استقلال دونون کے دامنون کو اپنے ہاتھون سے چھوٹنے نہ دے اسطرف جس جس انداز سے کر سکتی ہی بیتابی اس امر کی کوشش مین سرگرمی کر رہی ہی کہ اسکا دامن متانت اور استقلال دونون کی جانب سے کھینچ کر اپنی طرف کھینچ لاسکے بیچارہ دل ہنوز اس کشاکش سے نجات پاکر یکسو نہونے پایا تھا کہ ستم کی زمزمہ سنج آواز نے یہ شعر کانون تک پہونچا دیا کہ ؎

بیا جانان منور کن زرویت مجلس مارا	کہ در بیشست غزل خوانیم و در پایت سر اندازیم

بس اس شعر کا سننا تھا کہ لفظ مجلس نے معلوم نہین کن کن موقعون کو اور کس کس کو یاد دلا کر بیقرار اور اشکبار کر دیا اور بیتابی نے وہ زور دکھایا کہ دامن تمکین و استقلال کی دھجیان اڑگئین اور گریبان صبر و شکیب پرزے پرزے ہوگیا اور مسیحی کہان تو اپنی یہ حالت ہو رہی تھی کہ لفظ رویت کے ایک ہی مرتبہ کان تک پہونچنے نے مرگ کے قریب کر رکھا تھا اور وہان ضیاگر نے جب دیکھا کہ میرے اس شعر نے انمین ایک اور کیفیت پیدا کی ہی تو ظالم نے اس شعر کی رٹ لگا دی کسی طرح اس شعر کا پیچھا نہین چھوڑتا آخر کار یہانتک نوبت پہونچ گئی کہ جون جون سرود کے تارون پر زخمہ مارا جاتا تھا دون دون دل تار تار ہوا جاتا تھا ادھر اسنے تان لگائی ادھر جان بیقرار نکل جانے کو لبون تک دوڑ آئی ادھر اسنے سر لگایا ادھر سر مین سودے نے چکر کھایا - جون جون اسکی لے بڑھتی جاتی تھی اپنے دل و دماغ کی سدھ بدھ کھوئی جاتی تھی ادھر دست انسانی تھی ادھر مشق تحیر و حیرانی ادھر سرگرمی زخمہ زنی تھی ادھر افسردگی جانکنی جب دو تال دیتے تھے ہم تمہارے دونون ہاتھون سے کلیجہ تھام لیتے تھے کیونکر بیان کرون کہ کیا حالت ہو جاتی تھی کہ اسی اضطرار مین دفعۃً کانون سے پاس سے کوئی شے سنسناتی ہوئی نکل گئی اور اسکے ساتھ ہی دل و دماغ دونون قابو سے جاتے رہے بیہوشی کہون یا بیخودی طاری ہو گئی دنیا اور مافیہا کی مطلقاً خبر نہین رہی اور آنکھین بند ہوگئین اور آنکھ بند ہوتے ہی کیا دیکھتا ہون کہ ہادی طریقت جنھون نے چلہ پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی تھی سبز پوشاک زیب تن کیے ہوئے ایک ہاتھ مین تسبیح دوسرے ہاتھ مین عصاے مبارک جسمین مولا مشکلکشا شیر خدا جناب حضرت مرتضےٰ علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کا پنجۂ مبارک جڑاؤ سونے کا لگا ہوا تشریف لائے اور میرے روبرو ایک قدم کے فاصلہ پر عصاے شریف ٹیک کر کھڑے ہوگئے اور بآواز بلند یون خطاب فرمایا کہ السلام علیکم ای ولدا وہ سادہ نعمان ای صاحبزادے ہادی طریقت پر نظر پڑنا تھا کہ میری وہ سارکی افسردگی اور وہ کیفیت جانکنی جو اس غزل کے سننے سے لاحق حال ہو رہی تھی دور ہو گئی اور سکون کلی حاصل ہو گیا مگر اب مجھ پر اس فوری تغیر سے انتہا کا تعجب بلکہ ایک حیرت کی سی کیفیت طاری ہونے لگی اور اپنے دل مین اندیشہ کرنے لگا اور آنکھین پھاڑ پھاڑ کر ہادی طریقت کی صورت کو دیکھنے لگا کہ خدایا یہ کیا ماجرا ہی [illegible]

اب کہان ہون اور کیا حقیقت ہی آپکی یہ عالم خواب ہی یا بیداری اگر بیداری ہی تو یہ وہ
مکان نہین جسمین مین بیٹھا ہوا وظیفہ پڑھ رہا تھا ہنوز طبیعت نے اس اندیشہ کا فیصلہ
نہین کیا تھا کہ مین نے اس اندیشہ سے اپنے آپ کو یکسو کرکے نہایت ادب اور تعظیم
کے ساتھ ہادی طریقت کے سلام کا جواب دیا اور فورًا دست بستہ تعظیم کے
لیے کھڑا ہوگیا اور چاہتا تھا کہ اپنے اس بارہ دری مین جانے اور پیر مرد اور شہنشاہ
جاہ و آفرین اور ملکہ روان جاہ وسے ملاقات کرنے وغیرہ وغیرہ حالات
ہادی طریقت کے حضور مین دوہراؤن کہ ہادی طریقت نے بمقتضاے روشن ضمیری
میرے مافی الضمیر حال سے آگاہ ہوکر یون ارشاد فرمایا کہ ای نعمان جن حالات
کے بیان کرنے کا تو ارادہ کر رہا ہی ہمکو مفصلًا وہ سب حالات معلوم ہین چنانچہ تجکو
خود بھی اس امر کی آگاہی اس بارہ دری مین پیر مرد سے حاصل ہوچکی ہی کہ خاص
ہمارے ہی حسب منشا اور ہمارے ہی حکم سے تو اس بارہ دری تک پہونچایا گیا
اور جو کچھ تو اضع تکریم تیری نسبت شہنشاہ اور ملکہ کی جانب سے وقوع مین آئی
یہ سب ہمارا ہی فرستادہ اور ہمارا ہی بھیجا ہوا مہمان ہونے کے باعث سے پیش
آئی تھی ہماری غرض تجکو اس بارہ دری مین بھجوانے سے صرف اسقدر تھی کہ
اول تو تجکو اس امر کا یقین ہوجائے کہ ہمنے جو کچھ تجکو تلقین کیا تھا وہ بیکار
اور ناقص نہین ہی اور دوسری غرض یہ تھی کہ پیر مرد اور ملکہ اور شہنشاہ کے
تمام ارکین اور اسکے دارالسلطنت کی مخلوق کا ایک بڑا حصہ یہ سب اشخاص
تجکو اچھی طرح پہچان لین اور خود تو انسے تھوڑا سا بات آشنا اور انکی معاشرت کا
کم و بیش واقف اور نوکردہ ہوجائے تاکہ جب کبھی جس موقع پر ہم خود یا
ہمارے ایما اور اشارہ سے شہنشاہ اپنے دارالسلطنت سے اپنے کسی رکن کو یا اپنی
فوج و سپاہ کے کسی حصہ کو تیری خدمت مین بھیجین تو اسوقت تو متعجب اور متحیر نہو
اور نیز شہنشاہ اور ملکہ پر یہ امر ثابت کردیا جائے کہ تو ہمارا کس قدر مخصوص اور
چہیتا ہی اور جب کبھی وہ یا انکے بھیجے ہوے اشخاص اسکے بجنس تیری خدمت مین
آئین تو انکو کس قسم کے مدارج ادب اور تعظیم اور خاطر داشت تیری نسبت
ملحوظ رکھنا لازم اور ضروری ہین اور کس حد تک ان سب کو تیری رضاجوئی مین
سعی و کوشش کرنی چاہیے۔ اور ای نعمان سن۔ اور خوب کان لگاکر سن۔ تجکو
شاید بجاے خود یہ مغالطہ ہوا ہو یا آئندہ اس قسم کا مغالطہ ہو کہ جب ہادی طریقت
مین اسقدر روشن ضمیری اور اس درجہ قوت اور حکومت ہی کہ دیوان
قصیر القامت قوی القوت کی قوم کی قوم یہانتک کہ خود انکا شہنشاہ
مع جملہ ارکین سلطنت انکے بال بانکے غلام اور ہر طرح کے فرمان بردار ہین
اور دیوان قصیر القامت قوی القوت اس نوع کی مخلوق خدا ہی

جنکو یہ قوت حاصل ہی کہ سیکڑون میل کی مسافت منٹون مین طے کر سکتے ہین یا کسی نوع انسان
کو جہان لیجانا یا پہونچا دینا یا کہین سے لے آنا چاہین تو آن کی آن مین ہزارون
کوس کی مسافت پر لیجا اور لا سکتے ہین اور نیز انکے قبضۂ اقتدار مین بیحد و لا تعد
خزائن وغیرہ سامان و اسباب جاہ و حشم ہین اور نیز جس چیز کو چاہین ایک
مقام سے دوسرے مقام مین خواہ وہ مقام کتنا ہی دور و دست کیون نہو آن کی
آن مین منتقل کر کے پہونچا سکتے ہین پھر باینہمہ استطاعت و قدرت اور باوصف
اس قدر اقتدار کے مجکو ابتک فائز المرام کیون نہ کر چکے - ای **نعمان** اس مسئلہ کا
جواب یہ ہی کہ بیشک مجکو حق تعالے جل جلالہ و عم نوالہ نے اسوقت وہ قدرت
اور ایسی دستگاہ اور اس درجہ اقتدار اور اتنی قسم کی قوت عطا فرمائی ہی
کہ اگر مغرب کا کوئی پہاڑ خواہ کوئی قلعہ زمین مشرق مین پہونچوانا چاہون تو
بواسطہ مخلوقات **دیوان قصیر القامت** بات کی بات مین پہونچوا دون یا اگر
کسی شخص کو گنجہائے زر و گہر اور ہر قسم کا نقد و جنس دینا چاہون تو اسقدر
گنجہائے زر و جواہر اور ہر قسم کی نقد و جنس اسباب دنیوی پر قابض ہون کہ اگر
سبکو یکجا انبار کراؤن تو ایک بہت بڑے وسیع الفضا مقام مین بھی انکے انبار
لگانے کی گنجائش نہو مگر بعید اسمین یہ ہی کہ جہان جل شانہ نے مجکو یہ حکومت
اور ایسی ثروت و دولت عطا فرمائی ہی اسکے ساتھ ہی یہ وصف بھی آسی
معطی مطلق نے عطا فرمایا ہی کہ احاطۂ رضا و تسلیم سے ایک سر کے بال کے
برابر بھی تجاوز نکرون اور تمام امور مین آسی کی مشیت اور مرضی اور اسکی
تقدیرات کا متبع اور سلیم اور فرمانبردار رہون اور بندۂ درگاہ مقصد فرمان
رہکر ہر دم و ہر لحظہ ہر امر مین اسکے حکم اور اسکے قضا و قدر کا چشم براہ
و نگران رہا کرون اور یہی وجہ ہی کہ تو ابھی تک فائز المرام نہین ہونے پایا
ورنہ تیرا مقصد کوئی امر اہم و دشوار مقصد ہرگز نہین بلکہ جس مقصد کا تو
خواستگار ہی پانچ منٹ مین تیرا وہ مقصد نہایت آسانی اور سہولت کے
ساتھ پورا ہوسکتا ہی لیکن پورا کیونکر ہوسکے جبکہ قضا و قدر کا منشا ہنوز
تیرا مقصد پورا کرنے کی نسبت نہین ہی - البتہ اسکے ساتھ ہی مین تجھے یہ
بشارت اور خوشخبری دیے جاتا ہون کہ تو شادمان اور مسرور رہ کہ اب
زمانہ تیری مقصد وری کا بہت قریب آگیا بلکہ گویا سر پر آپہونچا اور یہ
بھی واضح رہے کہ وہ مقصد صاحبقران کی ایک اولاد کے ذریعہ سے
پورا ہوگا مگر اس وظیفہ کو نہ چھوڑنا برابر تا حصول مقصد پڑھتا رہنا
اور انھین شرائط سے اور انھین اوقات مین جو تلقین کر دیے ہین پڑھا کیجیو
یہ فرما کر ہادی طریقت نے مجکو اپنے قریب بلایا مین کمال ادب و انکسار

سے نوّار و بردبا نکل قریب جاکر کھڑا ہوا پھر فرمایا کہ جھکو مین جھجک گیا اور ہادی طریقت نے میری پیٹھ پر نہایت شفقت سے تین مرتبہ ہاتھ پھیرا اور فی حفظ اللہ تعالیٰ فرماکر تشریف لے گئے اور چند قدم تشریف لے گئے ہونگے کہ میری آنکھ کھل گئی اور مین نے اپنے آپ کو اسی مقام پر جہان وظیفہ پڑھنا شروع کیا تھا اسی ہیئت کذائی سے بیٹھا پایا جس ہیئت اور جس لباس سے پڑھنے بیٹھا تھا اور آثار انشراح و انبساط کے اپنے ہر رگ و پے مین ساری پائے اور اس وقت سے مجکو جسقدر بیقراری اور اضطرار اور بے استقلالی اور مایوسی اپنے حصول مقصد کی نسبت تھی سب بالکلیہ دفع ہوگئی اور اسطرح کی امیدواری ہوگئی اور اسطرح کا یقین حصول مقصد کی نسبت میرے دل مین جاگزین ہوگیا جسطرح صبح کو شام ہونے کا یقین اور شام کو صبح ہونیکا یقین ہوتا ہی اور اب جسقدر اضطرار خواہ انتظار مجکو اپنے مقصد کے حاصل ہونیکی نسبت ہی وہ صرف بمقتضاے شوق ہی یعنی شوق دل یہ چاہتا ہی کہ آج ہی شاید مقصد جلوہ گر ہوجائے اور کیون نہو یہ کلیہ ہی کہ انتظار کی ساعتین نہایت دشواری سے کٹتی ہین اور یہ تو تاہم ایک درجہ تک اعلے مقصد ہی اسکا انتظار تو ضرور ہی کسی قدر زیادہ سخت اور دشوار ہونا ہی چاہیے صاحبزادے آپ غور و انصاف فرمائیے انسان اپنے کسی ملازم کو کسی کام کی تعمیل کے لیے یا کوئی چیز معمولی سی خرید لانے کو دو روز کی راہ پر بھیجتا ہی تو اسکے واپس آنے تک کا وقت باوجود اسکے کہ ملازم کا تھوڑے ہی زمانہ کے بعد واپس پہونچ جانا اور بالکل مرام آنا متیقن ہوتا ہی کسقدر دشواری سے بسر ہوتا ہی تو پھر میرا زمانۂ انتظار بسر ہونا کیونکر سخت و دشوار نہو جائے - اے صاحبزادے جس روز سے کہ مجھے یہ بشارت ہادی طریقت نے دی ہی مین اپنی شکل کو بدلے ہوے اور یہ بھیس جو آپ ملاحظہ کر رہے ہو بنائے ہوے یہان پڑا ہوا ہون کہ دیکھیے وہ اولاد صاحقران کب رونق افروز ہوتا ہی - صاحبزادے میرا حال تو یہ تھا جو مین نے عرض کیا لیکن اب آپ ہی مجھ سے پردہ نہ کیجیے گا اور اپنی حقیقت حال پوشیدہ نہ رکھیے گا اور کل حالات واقعی بیان کر دیجیے گا کہ آپ کون ہین اور اس مقام مین کس غرض سے اور کیونکر تشریف لائے ہین - جب نعمان کا یہ ماجرا قصہ سن چکے تو سکندر رستم خو نے اپنے دل پر درد سے ایک آہ سرد کھینچی اور نعمان کی طرف مخاطب ہوکر بزبان حال کہا کہ اے نعمان ہمارا

حال پر ملال کیا پوچھتے ہو بقول شاعر	اے بلبل چمن نہ گل تو دمیدہ ہون
مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون	اے آہ و نالہ مجھ سے نہ آگے چلو کہ مین
بچھڑا ہون کارواں سے سا فرجدیدہ ہون	مین کیا کہون کہ کون ہون مسود القبول درد
ہر کچھ کہ جز غم ہون غم آفت رسیدہ ہون	اس طلسم کے فتح کرنے کے واسطے

جو اولاد صاحبقران سے آنے والا تھا وہ مین ہی ہون اور نام میرا سکندر رستم خو ہے
نعمان (اتیت) نے سکندر رستم خو سے انکا اسم مبارک سنکر سکندر رستم خو
کے ہاتھون کو بوسہ دیا اور کہا کہ جسوقت ملکہ مہان ہو اسوقت آپ میرے اس حجرے کے
باہر نہ تشریف لائیے گا اسلیے کہ ملکہ اگر اس حالت سے خبردار ہو جائیگی تو اسمین شک
نہین کہ مجکو قتل کر ڈالے گی لہذا آپ اسی حجرے کے اندر راحت و آرام سے بیٹھے
ہوے گانا سنتے رہیے گا اور جسوقت کہ وہ داخل ہو گی اس موقع پر بجز ایک
میری ذات واحد کے منجملہ مردون کے اس مقام مین کوئی متنفس نہین رہیگا
سکندر رستم خو نعمان اتیت کی یہ شفقت انگیز اور مہربانی آمیز تقریر سنکر
نہایت درجہ مسرور اور خوش ہوئے اور حجرہ کے اندر جا بیٹھے اب دن بہت ہی
قلیل باقی رہ گیا تھا کہ اس اثناء مین تمام مہنتون نے اس معبدگاہ کو بجدے دستور
اور باقاعدہ نہایت عمدگی کے ساتھ آراستہ کر دیا اور بعد آراستہ کرنے کے
ہر ایک مہنت اپنے اپنے مقام سے نکلکر باہر چلا گیا اور معبدگاہ مین بالکلیہ تخلیہ
ہو گیا صرف نعمان اور سکندر رستم خو باقی رہ گئے اسوقت تخلیہ پاکر
شاہزادہ سکندر رستم خو نے نعمان اتیت سے دریافت کیا کہ یہ سب جو
تمنے بیان کیا مین نے سنا لیکن تمنے اس مقام مین قیام پذیر ہونے کا خاص
باعث مجکو قرینہ سے کچھ اور ہی معلوم ہوتا ہی جب سکندر رستم خو سے یہ تقریر
سنی تو نعمان نے سر جھکا لیا اور یون بیان کرنا شروع کیا کہ حضور خیر اب مین
امر واقعی عرض کیے دیتا ہون اور وہ یہ ہی کہ محبوب جنگ نواز میری معشوقہ
تھی اور وہ خود بھی میرے ساتھ انتہا درجہ کی محبت اور عشق رکھتی تھی ایک روز
یہ اتفاق پیش آیا کہ گبرنگ جادو تبقریب دورہ وارد ہوا اسنے
محبوب جنگ نواز کو یہان سنا اور اپنے ہمراہ لے گیا اور ہر چند لاکھ لاکھ
طرح سے اسنے خود بھی آہ وزاری و بیقراری ظاہر کی اور مین بھی بہت کچھ
عذر خواہ ہوا کہ یہ میری محبوبہ ہی اور یہی میری زیست کا باعث ہی اسکو نہ لیجائیے
لیکن اس بیدرد اور بیدید نے ایک نہ مانی اور جبراً محبوب جنگ نواز
کو اپنے ہمراہ لے چلتا ہوا مین اسکی مفارقت مین اس روز سے شب و روز
بیقراری کے عالم مین گریہ وزاری کیا کرتا تھا کہ ایک روز عالم رویا مین
کیا دیکھتا ہون کہ ایک بزرگوار بجمال شفقت و مہربانی تشریف فرما ہوے اور
آتے ہی پہلے ہمکو تلقین و ہدایت کی اور کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا بعد اسکے یون فرمایا
کہ وہ طلسم کشا آتا ہی جو طلسم کو فتح کریگا اور وہی تیری معشوقہ کو تجھ سے ملائیگا
یہ سنکر مین نے ان بزرگوار کی خدمت مین عرض کیا کہ یا حضرت مین اس
طلسم کشا کے لقاے مبارک سے کیونکر اپنی آنکھین منور کرونگا اور

کس طریقے سے مجکو یہ امر معلوم ہوگا کہ یہی طلسم کشا ہین ارشاد ہوا کہ فلان
فلان مقام پر جو معبد گاہ ہی جسکا نام معبد گاہ سامری ہی وہ طلسم کشا اسی معبدگاہ
مین رونق افروز ہوگا اور سب سے پیشتر خاص تجھی سے اس سے ملاقات کا
اتفاق پیش آئیگا اے شہریار عرصہ کامل چھ ماہ کا ہوا کہ مین یہان اپنی صورت
بدلے اور یہ بھیس جسمین اب مجکو ملاحظہ فرما رہے ہو بنائے ہوے صرف آپکے
قدوم مبارک کے انتظار مین پڑا ہوا ہون چنانچہ اس سے قبل جب اپنے خواب
کے آخر مین نین نے ہادی طریقت کے تشریف لانے اور بشارت دینے کا
ذکر کیا تھا اس مقام پر اتنا فقرہ جواب مفصل عرض کر دیا مجملاً عرض کر دیا گیا تھا
ہادی طریقت نے حضور ہی کی تشریف آوری کی بشارت دی تھی۔ الحمدللہ
علی احسانہ کہ اب آپ تشریف لائے اور فتح طلسم کا زمانہ قریب تر آگیا۔ شاہزادۂ
سکندر رستم خو یہ تقریر دلپذیر سنکر نہایت ہی مسرور و محظوظ ہوا اور
نعمان کے حجرۂ قیام مین جا بیٹھا اور نعمان نہایت شوق و ذوق سے
سرگرم خدمتگزاری ہوا۔ اب یہان گذارش کیا جاتا ہی کہ ملکہ نادرہ بانو کج ابرو
دختر اسرارجن و ملکہ نوبہار سرخ پوش اسکی وزیرزادی ہی
ایک روز کا ذکر ہی کہ اتفاق سے ملکہ نادرہ بانو درخت ہزار شاخ کے
قریب گئی اور اس درخت پر ایک سیمرغ آکر بیٹھا کرتا ہی اور اکثر لوگ اسرار
اور اپنے اپنے حالات اس سیمرغ سے دریافت کرتے ہین اور وہ سیمرغ
سب بتا دیا کرتا ہی غرض جب ملکہ نادرہ بانو کج ابرو اس درخت کے قریب
اس سیمرغ کی زیارت کے لیے گئی تو دیکھا کہ سیمرغ اس درخت کی ایک
شاخ پر آکر بیٹھا اور اس درخت کے گرداگرد مجمع کثیر اور جم غفیر جمع ہو گیا
اسوقت ملکہ نادرہ بانو کج ابرو مجرا بجا لاکر قریب سیمرغ کے جا کھڑی
ہوئی سیمرغ نے اسکو دیکھتے ہی یون آواز دی کہ اے دختر اسرارجن تیرا
کونسا مطلب ہی اور کس مقصد کے لیے یہان آئی ہی نادرہ بانو نے
نہایت ادب سے دست بستہ عرض کیا کہ یہ کنیز مدت سے حضور کے محامد
اوصاف سنا کرتی تھی نہایت اشتیاق اس کنیز کو حضور کی زیارت کا تھا
آج مراد دل بر آئی حضور کی زیارت سے آنکھین منور ہوئین مطلب تو میرا
آپ پر روشن ہی ہو گیا ہوگا جو کہ دریافت کرنے حاضر ہوئی ہون۔ سیمرغ
نے ملکہ کی تقریر سنکر آواز دی کہ کل مجمع کنارہ ہو جائے اور سب کے سب
چلے جائین سیمرغ کا یہ حکم سنکر سب لوگ فوراً اپنے اپنے مکان کو واپس
چلے گئے اور ملکہ نادرہ بانو اسی طرح جسطرح کھڑی ہوئی تھی زیر درخت
حاضر رہی۔ بعد خلیہ ہو جانے کے سیمرغ نے کہا کہ اے نادرہ بانو تو وہ راز

دریافت کرنا چاہتی ہو جسکے بتانے مین، البتہ مجکو تامل ہو مگر نہین باوجود اس کے
مین تجکو وہ راز بتاتا ہون سن اول تو تیری مراد یہ ہو کہ آیا یہ طلسم نیرنگ قائم
کسی وقت مین فتح بھی ہوگا یا کہ جس طرح ہو اسی طرح قائم اور برقرار رہے گا ہی

نادرہ بانو سن جواب اسکا یہ ہو کہ ؎
یہ نسب عیش کبھی برنہ رہے گا تو باقی
رہیگا غنچہ مین رنگ اور نہ گل مین بو باقی
بجز ایک ذات خدائے تعالے جل شانہ

کے جو وحدہ لاشریک لہ ہو اور دنیا مین کسی شی کو بقا نہین بلکہ خود دنیا ہی کو
بقا نہین بس ایک ؎ ذات معبود جاودانی ہو باقی جو کچھ کہ ہو وہ فانی ہو
اور جو قیدی کہ اس طلسم مین اسیر ہو وہ قیدی بھی ایک روز اس طلسم
کی قید سے رہائی پائیگا اور جو قلعہ کہ اسوقت تیار اور سلامت ہو وہ قلعہ بھی
ایک روز ایسا آئیگا کہ ٹوٹ جائیگا۔ ای نادرہ بانو جو انسان ہو اسکو بقا کب
اور کہان ہو جسم سے روح ایک روز نکل جائیگی اور جب روح نکل گئی تو
تن محض بیکار ہو جائیگا ؎ نازان شگفتگی بہ نای گلعذار مرو + آتی خزان و مین ہو جہان پر بہار مرو
نادرہ بانو نے سیمرغ کی یہ عبرت خیز تقریر سنکر عرض کیا کہ حضور نے ایسی
ایسی نظیرین دین جس سے مجھے یقین کامل ہو گیا کہ یہ طلسم بیشک وشبہ
کسی طرح سلامت نہین رہ سکتا ضرور ٹوٹ جائے گا اور مفتوح ہوگا۔
ای سیمرغ۔ تو ہر ایک اسرار کا جاننے والا ہو لیکن اس کنیز کو اس امر کا
تعجب ہو کہ وہ کونسا شخص ہوگا جو ایسے طلسم کو توڑ ڈالے گا۔ یہ عرض
نادرہ بانو کی سنکر سیمرغ بھر گویا ہوا کہ ای نادرہ بانو وہ شخص جو اس طلسم کو
فتح کریگا خاندان صاحبقران مین سے ہو اور نام اس طلسم کشا کا
سکندر رستم خو ہوگا اور وہ شہریار عالی وقار کا بیٹا ہوگا وہ یہ نوجوان
کا پوتا اور اس بمعبد گاہ سامری پر پہلے آئے گا نادرہ بانو نے یہ جواب
سنکر پھر عرض کیا کہ ای حضور دنیا کجا اور فانی کجا عبیر کجا عبیر مین تفاوت رہ
از کجاست تا بکجا + سیمرغ نے کہا کہ ملکہ آسمان پری اسکو بلائیگی اور
سلیمان کوچک جو اس طلسم مین پھنسا ہوا ہو خاص اسکی رہائی کی
غرض سے وہ آئیگا۔ شہر نقش و نگار مین وہ شہریار داخل ہوگا اور
چین برات کے روز دیو چندک اسکو مع لباس عروسی کے لے آئیگا
اور وہ وہان آکر شریک جنگ دیوان ہوگا۔ ان سب واقعات کے
بعد ملکہ قریشیہ سلطانہ انکے بلانے کا اور طلسم کی فتاحی کا حال بیان کریگی
اور فتاحی طلسم کے واسطے روانہ کریگی مگر شہریار اکیلا بھٹک کر معبد گاہ
سامری مین جا پہونچے گا اور حکیم شمس جنی پسر عبد الرحمن جنی اس کے
عقب مین آئے گا۔ ای نادرہ بانو وہ تیرا شوہر ہوگا نادرہ بانو نے یہ جملہ

سنکر فرط حیا و شرم سے سر نیچا کر لیا) اور تیرا باپ اسکی مدد کرے گا اسطرح
اس طلسم کو بقا نہین ہی۔ بس مے اب مین جاتا ہون کیونکہ اب میرے
جانے کا وقت آگیا۔ یہ تمام اسرار غیبی بتاکر سیمرغ نے اُس جگہ سے
پرواز کی نادرہ بانو سب معلوم کرنے ان تمام اسرار غیبی کے جو سیمرغ
نے بتائے تھے ملکہ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور یہان آکر دیکھا تو سواری
تیار ہی فقط ایک اسی نادرہ بانو ہی کے آنے کا انتظار ہی۔ نادرہ بانو نے
حاضر ہوتے ہی ملکہ کی خدمت مین مجرا ادا کیا ملکہ نے دیکھتے ہی کہا کہ او شوخ دیدہ
گیسو بریدہ کس چہل اور کونسے رنگ مین تھی کہ مجکو تیرے آنے کا اس قدر
انتظار کرنا پڑا جو انتظار میرے لیے الانتظار اشد الموت ہوگیا نادرہ بانو یہ
خطاب عتاب سنکر سر سے پانون تک بید کی طرح لرز گئی اور جی مین کہا کہ
خدایا خیر کیجیو ملکہ کے تیور بُرے ہین بعد اسکے اپنے آپ کو سنبھالکر دستبستہ
عرض کیا کہ ای ملکہ واقع مین اس کنیز کی حاضری مین دیر تو ہوگئی جسکی نسبت
حضور سے معافی کی خواستگار ہون۔ حسن اتفاق یہ ہوا کہ حسینہ اور جمیلہ
نامے دو گائینین بھی اسوقت حضوری ملکہ مین حاضر تھین ملکہ اور نادرہ بانو
مین باہم یہ خطاب عتاب ہو رہے تھے کہ ان دونون مین سے ایک گائن نے
نادرہ بانو کی طرف اشارہ کرکے ملکہ کے حضور مین یون کہا کہ حضور
نادرہ بانو ہر وقت اپنی ہی کنگھی چوٹی مین مبتلا رہتی ہین انھین اپنے ہی
حسن کی بہار کے تماشا سے فرصت کب ہوتی ہی کہ کہین جائین بھلا حضور
مین کیونکر حاضر ہوتین گائن کے اس ظریفانہ جملہ سے نادرہ بانو کی جان مین
جان آگئی اور جی مین کہا کہ بارے اچھا ہوا جو یہ گائن بول اٹھی اور ملکہ کا خیال
میری طرف سے ہٹ گیا بات ہنسی مین پڑگئی ورنہ معلوم نہین ملکہ کہانتک
آزردہ ہو جاتین مگر ظاہر مین ترکھائی بدلکر حسینہ و جمیلہ گائنون کی جانب
یون خطاب کیا کہ دور مونڈی کاٹی مجکو پریشان نکرا وارے تو انسے نہ کس
واہ معلوم نہین انسان کی طبیعت کسی وقت کیسی ہوتی ہی اور کسی وقت
کیسی ہر وقت کی دل لگی اور خوش طبعی اچھی نہین ہوا کرتی ہم تو معلوم نہین
کس آدھیڑبن مین ہین اور نہ جانے اپنے کن کن تردد مین تھے جو اب تک
ملکہ کے حضور مین بھی حاضر نہوسکے ملکہ کی خفگی اٹھانی پڑی اور انکو اپنی چسلون
ہی کی بڑی ہوئی ہی۔ بھئی حسینہ دیکھو ہر وقت چہل نہ کیا کرو واہ انسان کو
وہان تک چھیڑے جہان تک ہنسے اور جب رو دیا تو ایسی چھیڑ چھاڑ کس کام کی
نادرہ بانو نے اس تقریر کو یہان تک طول دیا کہ ملکہ کا غصہ بالکلیہ فرو ہوگیا
اور بات اچھی طرح ہنسی مین پڑگئی اور ملکہ خود مسکرا دین تھوڑی دیر تک

ان سب مین بایکدیگر چہلین ہوتی رہین کہ اسی اثنا مین ملکہ کی سواری مثل بادبہاری
کے کہ علاوہ اور حشم و خدم کے نسیم بہار بھی اسکے موکب رکاب مین شامل
ہو جانے کو اپنا عزو افتخار جانکر بے اختیار پیادہ یا سواری کے ساتھ ساتھ تھی
آپہونچی سواری آتے ہی ملکہ مع اپنی ہمجولیون اور نشستیون کے سوار ہوکر خرامان
خرامان بآئین آداب شاہانہ روانہ ہوئین اور تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ
معبد گاہ سامری مین آپہونچین معبد گاہ مین چونکہ سب لوگ بیشتر ہی سے
معلوم کر چکے تھے کہ آج ملکہ روشن افروز معبد گاہ ہونگی سب تماشائیون
کی آنکھین ملکہ کی راہ پر لگی تھین سبکے پہلے اردبیگنیون اور رشتون کے رسالے
تھے اول وہ رسالے تماشائیون کی نظر سے گذرے بعد ان رسالون کے خاص
وہ تخت نظر افروز تماشائیان ہوا جسمین بنفس نفیس ملکہ سوار تھین اور جسکا نام
تخت یاقوت نگار تھا اس تخت مین چار طرف سے اوپر تک ہزارہا
یاقوت ایسے بیش قیمت جڑے ہوے تھے جنکی قیمتون کا اگر سرسری اندازہ
اور تخمینہ کیا جاتا تو ایک وسیع سلطنت کے خراج سے بمرتبہا زائد ہوتا ان
یاقوتون مین اس درجہ سرخی اور اسقدر آب و تاب اور ایسی جلا تھی
کہ تخت کے قریب پہونچتے ہی یاقوتون کے عکس سے دفعتہً ایسا معلوم ہونے لگا
کہ تمام تماشائی نہایت شوخ رنگ کی سرخ پوشاکین پہنے ہین اور پوشاکین تو
ایک طرف تھین تمام درودیوار معبد گاہ کے جو گذرگاہ تخت کی جانب واقع
تھے سرخ نظر آنے لگے جب تخت اور قریب آیا تو ایک سرخ پوش چہرہ پر نقاب
ڈالے ہوے نظر پڑا جسکے گرداگرد دلفریب دشمن صبر و شکیب حسینون کا گروہ
تین ساڑھے تین سو کے قریب نازنین زہرہ جبین حلقہ کیے ہوے ایسے جاند
کے گرد ستارے شاہزادہ (سکندر رستم خو) کو جب دور سے تخت کا جلوہ
نظر آیا یاقوتون کی سرخی ملکہ کی سرخ پوشی دیکھکر بے تامل یہ سمجھا کہ شاید
مریخ فلک روے زمین پر اتر آیا بیساختہ زبان سے یہ کلمہ نکل گیا کہ خدایا خیر کیجیو
نعمان (واقعیت) شاہزادے کے چہرے کا رنگ اور شاہزادے کی طبیعت
کا ڈھنگ دیکھکر یکبارگی متردد اور پریشان ہوگیا اور گھبراکر مؤدبانہ عرض کیا
کہ ای شاہزادے مین حضور کی طبیعت کے ڈھنگ دگرگون پاتا ہون ع
ورد اکہ راز نہان خواہد شد آشکارا + ذرا اپنی طبیعت کو سنبھالے رہیے گا اور
ملکہ کے حسن و جمال و لگش سے واقف ہوکر کمین بیخود انہ حجرے کے باہر نہ تشریف
لائیے گا ملکہ سے دوچار نہو جائیے گا مجھپر ستم نہ ڈھائیے گا عنان صبر کو
ہاتھ سے نہ چھوڑ دیجیے گا کیونکہ اگر خدانخواستہ باشد آپ ملکہ سے دوچار ہوگئے
تو مین پھر کسی طرح زندہ نہ چھوڑا جاؤنگا اسی دم ملکہ کے معرض عتاب و عقاب

مین آجاؤنگا اور بے موت مارا جاؤنگا نعمان کی یہ بزدلانہ تقریر سنکر شاہزادے
سکندر رستم خو کے مزاج مین فوراً ایک نوع کا تغیر پیدا ہوگیا مگر استقلال سے
کام لیکر نہایت متانت اور آہستگی سے جواب دیا کہ ای نعمان مین اسقدر
نادان اور اس درجہ سبک ظرف نہین ہون کہ ملکہ کے آئینہ حسن وجمال کو دیکھکر
مجھ پر ایسی وارفتگی اور بیخودی کا عالم طاری ہو جائے جسکی وجہ سے حفظ مراتب
تمکین و وقار مین ناچاری ہو جائے اور دل ایسا بیتاب و بیقرار ہو کہ سربستہ راز
کے فاش کرنے کو تیار ہو جاؤن نعمان مجکو بڑا تعجب ہی کہ تمکو میری نسبت اسطرح
کی سبک ظرفی کا گمان ہی کیون ہوا اگر میرے پہلو مین اسقدر کمزور دل ہوتا تو
مجکو اس مقام تک پہونچنا تم خود ہی سمجھو کیسا مشکل ہوتا تم خاطر جمع رکھو مین
ہرگز ایسا بدحواس نہین ہون کہ اپنے حجرے سے قدم باہر نکالون بہ ع
چشم من بسیار ازین خواب پریشان دیدہ است + ابھی تم میرے حالات
سے آگاہ نہین ہو مین نے بڑے بڑے نازک موقعون پر ایسی ایسی ثابت قدمیان
کی ہین کہ انسان تو کیسے آسمان سے فرشتون نے آفرین اور تحسین کی ہی اگر
تم میری سرگذشتون سے کچھ بھی واقف ہوتے تو میری طبیعت کی نسبت
ایسا گمان ہرگز نکرتے نعمان نے جب دیکھا کہ شاہزادے کو میرا کہنا ناگوار خاطر
ہوا اور مزاج اس حرف کو سنکر متغیر ہوا سو دبانہ عذر خواہی کی اور شرمسار
ہوگیا اتنے مین غلغلہ بسم اللہ بسم اللہ کا بلند ہوا ملکہ نے تخت یاقوت نگار سے
اتر کر صحن باغ مین قدم رکھا اور اترتے کے ساتھ ہی اپنے روکش ماہ چہرہ سے
نقاب اٹھا دیا نقاب کے اٹھتے ہی باغ کے تمام طائران خوش الحان اس رشک گل
کا جمال بیمثال دیکھکر یون چہچہانے لگے کہ گویا اپنی اپنی زبان مین اس زینت افزائے
باغ کی روئق افروز باغ ہونے کی مبارکباد گانے لگے۔ بلبلین پھول جانگر
ملکہ کو چھو چھو کر نکل جاتی تھین دیکھنے والون کو بعینہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ ملکہ
کے جلوۂ حسن وجمال پر نثار ہوئی جاتی تھین اور بار بار یہ شعر زبان پر لاتی تھین ؎

رواق منظر چشم من آشیانہ تست | کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست

فی الواقع باغ مین ملکہ کیا آئین کہ نئی بہار آگئی یا بہار پر جوبن آگیا ادھر
تو طائران باغ کا یہ عالم ہوا ادر ادھر ایک تازہ شگوفہ اور کھلا کہ جب
ملکہ نے اپنے چہرۂ تابان سے پردۂ نقاب اٹھا اور شاہزادۂ سکندر رستم خو
نے بغور کامل اُس چودھوین رات کے چاند پر نظر ڈالی تو باوجودیکہ نعمان
کے مقابلہ مین بڑی بڑی لن ترانیان اپنی ثابت قدمی اور مستقل مزاجی کی
چھانٹی تھین اور نعمان کے اِس کہنے پر کہ شاہزادے صاحب ذرا طبیعت کو
سنبھالے رہیے گا مہبت کچھ مین بچین ہوگئے تھے مگر باینہمہ نظر بھر کر دیکھتے ہی

بیساختہ ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور اس شعر کی رٹ لگ گئی کہ ؎

دل ببرد و زدستم صاحبدلان خدا را ۔۔۔ دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا

جب اس شعر نے زبان کا پیچھا چھوڑا تو یہ شعر بے اختیار زبان کے نیچے پڑ گیا کہ ؎

تا نقاب از رخ آن دشمن ایمان برخاست	کافر از کفر و ز اسلام مسلمان برخاست

غرض ایک عجیب انداز کی وارفتگی شاہزادہ سکندر پر ستم ہونے عارض حال ہوئی اور اس وارفتگی کے عالم میں چاہتے تھے کہ حجرے سے نکل ملکہ کو آواز دیں لیکن نعمان نے فہم و فراست سے شاہزادے کی نیت اور دلی ارادہ معلوم کیا اور آگے بڑھ کر عرض کیا کہ خدا کے واسطے خاموشی اختیار فرمائیے یہ آپ کیسا غضب ڈھا رہے ہیں شاہزادے نے کہا ای بھائی نعمان اب طلسم فتح کرنے کی قوت کس میں باقی رہی اور زندہ رہنے کی حالت کس میں ہے وہ وقت بہت قریب آگیا سمجھ کہ میں تیرے اسی حجرے میں تڑپ تڑپ کر جان دیدونگا نعمان یہ جواب پر اضطرار و اضطراب سنکر سخت مضطر اور منتشر ہو گیا اور کہا کہ ای شاہزادے واسطہ اللہ پاک اور اسکے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا اپنے دل کو سنبھالیے قابو میں لائیے ایسے وارفتہ اور بے اختیار نہ ہوتے چلے جائیے اے شاہزادے بہ نظر فریب بادشاہ طلسم کی دختر ہے اگر کہیں اسکو آپکی اس تمام حالت کی پوست کندہ خبر ہو گئی تو سچ عرض کرتا ہوں کہ بڑا ہی غضب ہو جائیگا کسی کے بنائے کچھ بن نہ آئے گا بہتر یہی ہے کہ جسطرح اور جس صورت سے ہو سکے ضبط فرمائیے اپنے دل کو قابو میں لائیے واہ واہ صد مرحبا جزاک اللہ ای شاہزادے آپ تو فرماتے تھے کہ میں بیسا ناداں نہیں ہوں تم ہر طرح سے خاطر جمع رکھو ع خشم من بسیار ازین خواب پریشان دیدہ است پھر یہ ایک تھوڑی سی دیر میں کیا ہو گیا آپکی وہ ثابت قدمی اور وہ مستقل مزاجی جسکا آپ کو بڑا دعوے تھا کہ مر تشریف لے گئی ۔ خدا نخواستہ باشد اگر یہ راز فاش ہو گیا تو یقینی امر ہے کہ میں بھی قتل کر ڈالا جاؤنگا اور آپکے دشمن بھی مگر شاہزادے کے دل پر ملکہ کے عشق کا تیر ایسا کاری پڑا تھا کہ سو بار نعمان کی اس تمام فہمائش سے شاہزادے کے دل میں ایک تکل برابر بھی اثر نہ کیا اور پھر ایک آہ کھینچکر یوں جواب دیا کہ ؎

برو بکار خود ای واعظ این چہ فریاد است	مرا فتادہ دل از دست نز پا افتادہ است

بھائی نعمان میں کیونکر صبر کروں جب دل ہی اپنے قابو میں نہ ہو اور بیتاب میں ہونا کیسا بیسا ان دل ہی نہیں ہے دل تو ملکہ کی زلف گرہ گیر میں گرفتار ہو گیا ہے کب کا اسیر ہو چکا البتہ ایک جان برائے نام باقی ہے سو وہ بھی ملکہ کے قدموں پر نثار ہونے کے لیے ملکہ کے پاس جانے کو تیار ہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ جانکو

تو اب تک مین نے زبردستی جیسے ایک وحشی چڑیا کو قفس مین بند کر دیتے ہین
بعینہ اسیطرح روک روک کر نفس تن سے باہر نہین نکلنے دیا ہی ورنہ مرغ جان
بھی کب کا پرواز کر گیا ہوتا مگر یہ یاد رکھنا کہ وحشی مرغ کو کوئی کبتک قفس مین
بند کیے رہے گا جسوقت ایک ذرہ بھر بھی موقع ملا پھر سے نکل جائیگی اور یاد رکھ
زیادہ قید و بند کی نگرانی کی گئی تو قفس ہی مین تڑپ تڑپ کر ٹھنڈی ہو جائیگی
یہ باتین کر کے شاہزادے سکندر رستم خو پر غشی کا عالم طاری ہو گیا نعمان نے
جانا کہ شاہزادے کا مرغ جان رہگرائے باغ فردوس ہوا لیکن گھبرا کر نبض پر
ہاتھ رکھا تو معلوم ہوا کہ رفتار نبض کی وہی ہی جو غشی کی حالت مین ہونی
چاہیے خیر شاہزادے کے تمام ہو جانے کا دھڑکا تو مٹ گیا پر یہ ڈھڑکا جان کے
ساتھ ہی رہا کہ خدایا ایسا نہو کہ غش سے افاقہ حاصل ہونے کے بعد شاہزادے کو
پھر اسی طرح کی بیقراری اور وہی گریہ وزاری وہی بے اختیاری ہو اور
ایسا نہو بے اختیاری مین کوئی ایسا فعل سرزد ہو جائے جس سے ملکہ کو
شاہزادے کے میرے ذریعہ سے معبد گاہ مین آنے کی خبر ہو پہنچے اور آبرو اور
جان دونون کے لالے پڑ جائین۔ ادھر شاہزادے سکندر رستم خو اور نعمان تو ہین
حال مین مبتلا تھے اب ادھر ملکہ نوبہار سرخ پوش کا حال سنیئے کہ ملکہ باغ کی
گلگشت سے فارغ ہو کر ناز و عشوہ دونون غلامان قدیمی بلکہ خانہ زاد کو
ہمراہ لیے ہوئے سندر نگار پر آ کر جلوہ گر ہوئی اور تمام مصاحبین
اپنی اپنی جگہ پر علے قدر درجات باقاعدہ ملکہ کے داہنے بائین جا گزین
ہوئین۔ ادھر بیٹھنے کے ساتھ ہی حسینہ اور جمیلہ گائینین جن دونون کی
آوازون مین قضا و قدر نے کوٹ کوٹ کر جادو بھر دیا تھا اپنا اپنا
ساز ملانے لگین جب دونون کے سازون کی آواز ایک ہو گئی تو دونون
نے آوازین ملا کر گانا شروع کر دیا یون تو یہ دونون کی دونون جب گاتی
تھین سننے والون کی روح پھڑک جاتی تھی اور ایسا ایسا گاتی تھین کہ
اگر تانسین سن پاتا تو قبر مین بھی مقابلہ انکی خوش الحانی کے اپنے گانے
کا اندازہ کر کے شرما جاتا مگر اسوقت تو کچھ ایسے نرالے طرز اور اس طرح
نادر و عجیب انداز سے اور اسقدر سچے سُرون مین گائین کہ سماں بندھ گیا
اور یہ حالت ہو گئی کہ تمام مصاحبین یہان تک کہ ملکہ نوبہار سرخ پوش
جسکا خود گلا نور کا تھا سب کی سب بت بنی ہوئی بیٹھی تھین انکے داؤدی
لحنون نے سب پر ایک سکتہ کا سا عالم طاری کر رکھا تھا سارا باغ اور
تمام باغ والے ان دلربا گائیون کے نغمات دلکش سے متاثر ہو رہے
تھے اگر ایک جانب عالم محویت تھا تو ایک جانب وجد کی حالت تھی سب

ہوا محو نغمات ہر ایک پھول	چہکنا گئین بلبلین اپنا بھول	ہوئی ایسی خود رفتہ باد صبا
کہ رفتار تک کا نہ یارا رہا	دلآویزتا مین تھین یا نہ تھے	کہ کل حاضرین اُنکے تھے

نادرہ بانو کا قاعدہ تھا کہ ہر ایک جلسہ ہر ایک جھگڑے مین ہر موقع پر کوئی نہ کوئی حرکت شوخی اور دلآویزی کی ایسی کر گذرا کرتی تھی جس سے ملکہ شرخ پوش کا دل باغ باغ اور شگفتہ ہو جایا کرتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ ملکہ کے مزاج مین نادرہ بانو کو بہت کچھ دخل تھا اور بہ نسبت اور سہیلیون اور مصاحبون کے ملکہ اسکے کہنے کو بھی زیادہ نہ ٹالتی تھین اور اسکے معاملات مین بہ نسبت اور جلیسون کے رعایت اور مراعات بھی زیادہ تر مبذول کرتی رہتی تھین یہان تک کہ اسی سبب سے نادرہ بانو سب سہیلیون کی محسود تھی چنانچہ بسبب اپنی عادت کے اس موقع پر بھی جب نادرہ بانو نے دیکھا کہ ملکہ اسوقت حسینہ اور جمیلہ کی نغمہ سرائی مین انتہا مرتبہ کی محو اور مسرور ہو رہی ہین تو سوچی کہ کوئی نہ کوئی فعل ایسا کیا چاہیے جو ملکہ کے حظ اور شگفتگی اور سرور کو دوبالا کر دے اور نیز میری اور افزونی رسوخ کا باعث ہو یکبارگی اپنی جگہ سے جست کر کے ملکہ کے قریب جا کھڑی ہوئی اور جاتے ہی دونون ہاتھ بڑھا اور سر سے بانون تک ملکہ کی بلائین لیکر نہایت ادب اور تعظیم کے ساتھ دل بھائی ہوئی شیرین زبانی سے حضور ملکہ شرخ پوش مین یون عرض پرداز ہوئی کہ میری آنکھون مین خاک ماشاء اللہ ہر آن اور ہر لحظہ اس چاند سے مکھڑے کا حسن و جمال بلطف و افضال ایزد متعال اوج کمال پر بڑھتا ہی چلا جاتا ہی ہر روز ہر موقع پر نئی انداز نئی شان کا جلوہ دکھاتا ہی ملکہ نے نادرہ بانو کی یہ شوخی آمیز تقریر سنکر ہر چند چاہا کہ متانت اور وقار کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے اور اپنی متانت مین فرق نہ آنے دے لیکن نادرہ بانو کی نغز گفتاری اور شوخی اچپلاہٹ سے اور نئی انداز کے چونچلے کے ساتھ اس تقریر کے عرض کرنے کے سبب سے کسی طرح اپنی ہنسی کو ضبط نکر سکی اور بیساختہ مسکرادی مگر مسکرانے کے ساتھ ہی تیوری چڑھا کر اور منھ بنا کر انتہا درجہ کی رکھاوٹ کے ساتھ یون جواب دیا کہ مردار تو مجھ سے ایسی گستاخانہ باتین نہ کیا کر ایسا ہو کہ ان بیباکیون مین ایک نہ ایک دن آپ کی شامتین آجائین یہ دن یہ راتین خواب کی طرح بڑی حسرت سے یاد آئین ساری شوخیان کف افسوس ملوائین مین تیرا بہت بڑا پاس کرتی ہون مگر تو اپنی آنی بانی سے باز نہین آتی ہی دیکھ بہت پچھتائیگی مگر نادرہ بانو تو ملکہ کی اعلے درجہ کی مزاجدان ہو چکی تھی وہ ایسی رکھائیون سے کب ڈرنے والی تھی اسکی مزاجدانی کی تو ملکہ کے مقابلہ مین یہ نوبت تھی

کہ تانت باجی اور راگ بوجھا ملکہ کی زبان کھلتے ہی تار گئی کہ بناوٹ کی رکھائی ہی
لفظ سہیلیون کے دکھانے کو تیوری چڑھائی ہی ملکہ کی اس خفگی آمیز تقریر کو
ایک ذرہ بھر بھی خطرہ مین نہ لائی اور پہلی مرتبہ سے بڑھ کر بیباک اور

دلیر ہنکر یہ شعر زبان پر لائی۔ سہ	یہ آدمی ہی کہ برسون جمال رہتا ہی
وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہی	حضور چشم بد دور کنیز نے تو واقعی

سچی بات عرض کی ہی کچھ خوشامد اور چاپلوسی سے عبارت آرائی نہین کی
جسکا مجرا خیازہ اٹھاؤن سایچ کو آنچ نہین ہوتی سہ راستی موجب رضای خداست
کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست ؛ اور حق تو یون ہی کہ کنیز کے منھ مین اس لائق زبان
کہان جو اس حسن وجمال کی تعریف کرے خدا اس روز افزون جلوہ حسن کو
یون ہی ترقی پذیر رکھے مین تو کیا ہون ایک اندھا بھی اس مکھڑے کی طرف
منھ کرے تو آنکھون مین نور آجائے پھر ایسے رشک ماہ وخور مکھڑے کی تعریف
کرنا کونسا گناہ ہی اور یون خفا ہونے اور غصہ گرمی کرنے کو تو حضور مختار ہین
کنیزین ہر حال مین ہر وقت خطاوار اور ہر سزا وعقوبت کی سزاوار ہین
لیکن حضور تو میرے مزاج سے خوب واقف اور آگاہ ہین کہ چاہے جان
جائے یا باقی رہے آئی پر ہرگز نہین جو کبھی کسی طرح مجھ سے تو چپ نہین رہا جاتا ع
ایمان کی کہینگے ایمان ہی تو سب کچھ ؛ حضور کا اس وقت کنیز پر غصہ کرنا
برافروختہ ہونا اس مثل کا پورا پورا مصداق ہو گیا کہ۔ از صحبت
با دشاہان پرہذر باید بود دن کہ گاہے بسلامے برنجند وگاہے بدشنامے
خلعت دہند حضور ذرا غور و انصاف فرمائین سچی تعریف کو حق تعالی
جل شانہ نے بھی ناجائز نہین فرمایا اور گناہ نہین قرار دیا بلکہ سچی ہر ایک
تعریف طاعت کے حکم مین داخل فرمائی گئی ہی اور اگر سچی تعریف
ناجائز ہوتی تو وہ پروردگار جس نے بیحد ہزار عالم کو مخلوق اور جسنے
حضور ایسے حسین وجمیل ماہ طلعتون سے روے زمین کو شرف اور
رونق بخشی اسکو بجز اللہ اور خدا کے کوئی بندہ رحیم وکریم رؤف
معطی منعم نور وغیرہ اسماء صفات کے ساتھ نہ پکارنا اور ان خطابات
سے مناجات ہرگز روا نہوتی کہ ای رحیم رحم کر اور ای کریم کرم کر اور
ای نور ہمارے دل کو نور ایمان عطا فرما۔ پھر جب خداوند تعالے جو کہ سب
با دشاہون کا با دشاہ ہی سچی تعریف سے رضامند ہوتا ہی اور منجملہ اسماء صفات
کے جس اسم صفت سے منسوب کرکے بندہ اس خدائے برحق کو پکارتا ہی
اسی صفت کا تو یا دہ تر مورد بنجاتا ہی تو پھر اسکے اعلے درجہ کے آپ ایسے
بندون کو بھی یہی مناسب ہی کہ اپنی سچی تعریف پر اپنے ماتحتون اپنے جان نثار

فرمانبردارون سے زیادہ تر خوش اور رضامند ہون نہ کہ سچی تعریف
کرنے والے ہی کو اپنا مورد عتاب وخطاب فرمائین کنیز نے اگر حضور کے
رخ انور کو چاند سا نکھرا کہا تو کیا بیجا اور خلاف عرض کیا ماشاء اللہ اسوقت
رخ انور مین وہ آب وتاب ہی کہ سارا باغ جگمگا رہا ہی اگر میری عرض کا
یقین نہین تو حضور اسقدر حاضرین ہین جس سے چاہین میری عرض کی تصدیق
فرمالین اگر کوئی خادمہ بھی میری عرض کو خلاف کہہ دے تو جو چور کا حال ہی سے
بڑھکر میرا حال کیا جائے اور نہین تو مجکو ضرور اسوقت میری سچائی پر کچھ نہ کچھ
انعام عطا ہونا چاہیے تا دورہ بانو کی اس مسلسل اور مدلل تقریر پر ملکہ
اور بھی خوش ہوئی مگر چونکہ راج ہٹ مثل ہی مشہور ہی اسلیے پھر رکھائی
بدل ہی کے جواب دیا کہ نادورہ اب تو حد سے زیادہ دلیر اور گستاخ ہوتی
جاتی ہی اللہ ری تیری زبان یون چلتی ہی کہ درزی کی قینچی بھی تیری زبان
کے آگے شرما جائے او بندی خدا کی تیری زبان تھکتی بھی نہین جس بات کے
پیچھے پڑگئی اسی کے پیچھے پڑگئی بیکنت تو تو ایسی منطقی تقریرین کرتی ہی کہ بیچارہ
کوئی فلاسفر علم بھی تیرے مقابلہ مین ہو تو گھبراکے بھاگ جائے بس اب
خدا کے واسطے اپنی للو بند کرو کسی طرح تھکو بھی چپ بھی رہو یہ گفتگو ہو ہی
رہی تھی کہ نادورہ بانو کو درخت نہار شاخ اور اس پر آکر سیمرغ کا
یہ کہنا یاد آگیا کہ جو شخص طلسم کشا ہی وہ اولاد صاحبقران سے ہوگا نام
اسکا سکندر رستم خو ہوگا اور وہ پہلے اسی معبد گاہ سامری مین
آئیگا اور اس خیال کے آتے ہی ملکہ شرخ پوش کے حضور مین سر جھکاکر
عرض کیا کہ حضور اسکا تو علاج ہی نہین ہی کہ حضور کو مجھ سے میری باتون
سے میرے ہر قول سے خدانخواستہ نفور ہوگیا ہی تو پھر ناحق کے اعتراضات
کیون فرمائے جاتے ہین یون ہی صاف صاف نہ فرما دیجیے کہ مردار دور
ہو میرے سامنے سے چلی جایئے مین خود ہی دفان ہوئی جاتی ہون ملکہ
سے یہ کہکر نادورہ بانو دل مین یہ آرزو کرتی ہوئی اٹھی کہ بار خدایا تیری
قدرت سے کچھ بعید نہین کہ جس شخص کے قدوم میمنت لزوم سے اس
معبد گاہ مین آنے کی پیشین گوئی سیمرغ نے کی ہی اور بشارت دی ہی اس
شخص کے معبد گاہ مین داخل ہونے کا دن آج ہی کا دن ہو جائے اور
شاہد مقصود خوبی قسمت سے آج ہی اپنا جلوہ دکھائے دل مین یہ کہتی ہوئی
باغ کے ایک جانب خرامان خرامان چلی ملکہ نے سمجھے جانے کو غنیمت
جانا اور بجائے خود یون کہا کہ خوب ہوا نادورہ آڑی بک بک سے تھوڑی
دیر کو تو فراغت ہوئی نگوڑی سنے گا نا سننا دشوار کر رکھا تھا یہ کہکر پھر بدستور

ہمہ تن گوش ہوکر حسینہ اور جمیلہ کی طرف متوجہ ہو گئی اور حسینہ جمیلہ نے پھر دل توڑ توڑ کر تان پر تان لگانا شروع کر دیا جس سے ملکہ اور تمام حاضرین کو پھر اسی طرح کی محویت اور وارفتگی ہو گئی پھر وہی سماں بندھ گیا ہر مصاحب کا یہ حال تھا کہ ہر تان پر جھوم جھوم جاتی اور جسکو زیادہ کیفیت ہوتی اسی حالت مین قریب آکر ملکہ کی پیشانی چوم جاتی - خود ملکہ کی یہ صورت تھی کہ ایک حالت آتی ایک جاتی تھی ہر ہر تان پر تازہ لطف اٹھاتی تھی - یون تو حسینہ جمیلہ اپنی خوش آوازی اور فن موسیقی کے علم و آگاہی کی وجہ سے ہمیشہ ہی ملکہ کے عنایات نقد و جنس کی مورد رہا کرتی تھین مگر آج کے اس جلسۂ معبد گاہ سامری مین تو ان دونون کے بخت بیدار نے ایسی یاوری کی اور گانے کا انداز کچھ ایسا بن پڑا کہ ملکہ حد سے زیادہ مسرور و محظوظ ہوئین اور دونون کو مالا مال کر دیا جتنی طلائی انگوٹھیان زمرد یاقوت ہیرے پکھراج وغیرہ جواہر گران بہا کی پہنے تھی دونون ہاتھون سے اتار اتار کر دونون کو دے دین - اب نادرہ بانو کی حقیقت ملاحظہ ہو کہ ملکہ کے حضور سے اٹھکر باغ کی جانب آہستہ آہستہ چلی جاتی تھی اور کمال ذوق و شوق کے ساتھ

بار بار یہ شعر پڑھتی جاتی تھی کہ ؎

بود کان شاہ خوبان را نظر بر منظر انداریم

صبا خاک وجود ما بآن عالی جناب اندازد

و رچونکہ سیمرغ کی بشارت کا اسکے

دل و دماغ کو قطعی یقین ہو چکا تھا اور اس یقین ہو جانے کے باعث ہر ایک موے بدن سے آرزومند اور مشتاق لقاے جمال اولاد صاحبقران ہو کر جانب گلزار چلی تھی اسلیے اسکو باغ کے ہر ایک گلبن اور ہر گلبن کی ہر چھاپن پر سکندر رستم خو کا گمان ہوتا تھا اور شوریدہ بلبل کے مانند باغ کے ہر گلبن ہر شاخ ہر کونے مین اپنے گل مراد کو ڈھونڈھتی پھرتی تھی اور کبھی اس شعر سے رطب اللسان ہوتی کہ ؎

ہماے اوج سعادت بدام ما افتد

اگر ترا گذرے بر مقام ما افتد

اور کبھی یہ شعر اسکا ورد زبان ہوتا کہ ؎

بے حجابانہ در آ از در کاشانۂ ما

کہ کسے نیست بجز درد تو در خانۂ ما

کبھی اس اضطراری حالت مین یہ شعر پڑھتی کہ ؎

بے تو ای سرو روان باغ و گلشن چہ کنم

زلف سنبل چہ کشم عارض سوسن چہ کنم

کبھی اس شعر کی دھن بندھ جاتی کہ ؎

پیش از ظہور جلوۂ جانانہ سوختیم

آتش بسنگ بود کہ ما خانہ سوختیم

مگر جب تمام گلبنون مین کہین گل مراد کی

بوے جانفزا سے مشام جان تازہ کرنا نصیب نہوا اور غنچۂ آرزوے دل نے گلزار کے کسی مقام مین نسیم مقصود کا پتہ نشان نہ پایا تو اسی اضطرار اور وارفتگی مین نادرہ نے نعمان کے قیام گاہ کی جانب قدم بڑھایا نعمان (ثابت) نے جب نادرہ کا رخ اپنے قیامگاہ کی طرف دیکھا دیکھتے ہی گویا کہ رگ رگ کا دم نکل گیا اور اپنے جی مین

اور اپنے جی مین کہا کہ خدا ہی خیر کرے آج آبرو اور جان دونون کی بربادی کے سامان نظر آتے ہین نادرہ کے قدم بے طرح میرے قیامگاہ کی طرف بڑھتے جاتے ہین ہاتھ پاؤن مین سنسناہٹ پڑگئی اس قدر قوت باقی نرہی کہ اپنے مقام سے حس و حرکت کرے مرنا ہو تو جو کچھ ہوسکے کرکے مرے اب ہرچند چاہتا ہے کہ جلدی سے اپنے حجرہ کے قریب پہونچ جائے سکندر رستم خو کو کوئی تدبیر راز کے فاش ہونے کی بتائے مگر کسی طرح قدم نہین اٹھ سکتا تھا ایک ایک پاؤن سو سو من کا ہوگیا تھا مگر خوف تو بری بلا ہوتا ہے جس طرح ممکن ہوسکا اپنے آپ کو کشان کشان اور افتان و خیزان چند قدم آگے بڑھایا اپنے حجرہ کے دروازہ تک پہونچایا اور پہونچتے ہی یہ تدبیر سوجھ گئی کہ حجرہ کے پیشگاہ مین خوشبو کا بخور کردیا جس سے ایک آن کی آن مین سارا حجرہ بخور کے دھوین سے بھر گیا اور چونکہ دھوین کے نکلنے کی کوئی جگہ حجرہ کے اندر مثل روشندان وغیرہ کے مطلقا نہین تھی دھوین کے گھٹ جانے سے حجرہ کے اندر یہ حالت ہوگئی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا۔ اور خود جسارت کرکے کئی قدم برسم استقبال حجرہ کے آگے بڑھکر نادرہ بانو کو بڑے تپاک اور گرمجوشی سے دلیرانہ سلام کیا نادرہ بانو جو حرفون کی بنی ہوئی صورت تھی اور جسکی فطانت و ذہانت فہم و فراست جلالی کی ایک عالم مین شہرہ تھی آیت (نعمان) کے اسا یہ وجہ کو سمجھتے ہی بھانپ گئی کہ بیشک آیت پر اسوقت کوئی نہ کوئی خوف ضروری طاری ہورہا ہے اور خوف بھی ایسا خوف ہے جسکے سبب اسکے چہرہ کا رنگ فق اپنی ہستی سے ہاری ہورہا ہے نعمان کے سلام کا جواب دینے کے ساتھ مسکراتی ہوئی نے تمانا پوچھا کہ خیر تو ہے یہ آج کیا ماجرا ہے کہ سارے باغ مین ایسی تو شفق ہے اور آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ فق ہے ایسے بدحواس کیون ہو اسقدر افسردہ اور اداس کیون ہو نعمان کے رہے سہے حواس نادرہ کے اس سوال سے اور بھی باختہ ہوگئے ہاتھون کے طوطے اڑ گئے مگر دل کو مضبوط کیا اور جس طرح ہوسکا اپنے آپکو سنبھالا اور اپنی جان کو نڈر بنا کر یون جواب دیا کہ اے نادرہ بانو آج آپ کا خلاف دستور اسطرف کا تشریف لانا میرے دل مین کھٹکا اور یہ خیال پیدا ہوا کہ اسطرف تو نہ باغ ہے نہ بہار ہے نہ گل ہین نہ کوئی گلعذار ہے فقط مجھ گنہگار کی ایک اجڑی بجڑی منڈھیا اور وہ بھی دھوان دھار ہے یا خود یہ گنہگار ہے پھر باوجود ان سب صورتون کے آپکے ادھر تشریف لانے کا کیا سبب ہے کہین ایسا تو نہین کہ خدانخواستہ ملکہ مرغ پوش کا مجھپر کوئی غضب ہے اور یہی خیال کرکے مین مضطربانہ آگے بڑھا کہ آپ سے خلاف معمول تشریف آوری کا باعث دریافت کرون مفصل حقیقت کسی طرح جلدی سے سنون نعمان جب اپنی نغز گفتاری ساری حیلہ کاری ختم کرچکا تو نادرہ بانو نے ہنسکر پوچھا کہ نعمان پہلے یہ تو بتاؤ کہ تمہاری ساری منڈھیا مین یہ دھوان کسکی آہ شرربار کا اٹھتا ہوا ہے کس دل جلے نے یہ اندھیر برپا کیا ہے نادرہ کا یہ کہنا کہ نعمان کی جان

اور سو کہ گئی لیکن پھر دلیری کرکے یون جواب دیا کہ حضور تو ایسے ایسے مجھے ارشاد فرما رہی ہین جس سے مارے ہول کے میرا دم فنا ہوا جاتا ہی۔ الغرض نعمان نے ہرچند چاہا کہ بلطائف الحیل نادرہ کا خیال اپنی جانب سے پھیر دے مگر کوئی فقرہ کارگر نہوا نادرہ کا قدم اسکی منڈھیا کی جانب بڑھتا ہی چلا آیا آخر کا جب دیکھا کہ نادرہ منڈھیا تک آپہونچی جلدی سے منڈھیا کے اندر نادرہ کے جانے کے پیشتر یہ شعر پڑھتا ہوا چلا گیا کہ ؎ تم آدمی ہین ہمارے خدا کی قدرت ہی + کبھی نہین کبھی ہم انپر مگر کو دیکھتے ہین اس شعر کا سننا تھا کہ نادرہ کا قدم رک گیا اور جہان تک پہونچی تھی وہین ٹھٹک رہی اور بولی کہ انیت صاحب ماشاء اللہ آپ کو شعر شاعری کا بھی کچھ مذاق ہی تو سہی آمد سخن سنجان فصاحت پناہ میرزا نوشاہ مرحوم کا شعر ہی۔ نعمان کو نادرہ کا یہ شعر سنکر ٹھٹک رہنا اور اتنا کہنا بہت ہی غنیمت ہوگیا اور اسی تھوڑے سے وقفہ مین پھرتی سے منڈھیا کے اندر جا سکندر رستم خو کو چادر اڑھا دی اور کہا کہ خدا کے واسطے چون نہ کیجیے گا بس جسطرح آپ لیٹے ہین یون ہی دم سادھے ہوے پڑے رہیے گا اور یہ کہکر اس نیرنگی اور چالاکی سے منڈھیا کے دروازہ پر آگیا کہ گویا گیا ہی نہ تھا اور نادرہ کج ابرو سے یون خطاب کیا کہ میرزا نوشاہ مرحوم کوئی اور بزرگوار ہونگے یہ تو میرزا اسد اللہ خان غالب کا شعر ہی اور مجکو شعر و شاعری کا مذاق و ذائق تو خاک بھی نہین مگر ہان شاعرون کی صحبت مین شریک ہونے کا اتفاق گاہ و بے گاہ البتہ پیش آیا ہی اسوجہ سے سنے سنائے بعض اشعار یاد رہ گئے ہین جو بعض بعض موقعون پر بیساختہ زبان سے نکل جاتے ہین نادرہ یہ جواب سنکر پھر مسکرا دی اور بولی انیت صاحب سنے سنائے نہین آپ کو فن شاعری مین اعلی درجہ کی مہارت معلوم ہوتی ہی اور شاعری کا مذاق تو آپکے شعر پڑھنے کا انداز بتا رہا ہی کہ آپکے رگ و پے مین کوٹ کوٹ کے بھرا ہوا ہی۔ انیت صاحب یہ میرزا نوشاہ ہی مرحوم کا شعر ہی اسد اللہ خان انہین کا اسم مبارک تھا اور غالب تخلص اسوقت آپ نے یہ شعر پڑھکر میری حالت متغیر کردی اور نہ جانے کون کونسے موقعے یاد دلا دیے برائے خدا اس غزل کا کوئی اور شعر یاد ہو تو وہ بھی فرمایے ہم سمجھے اس شعر کے پڑھنے سے میرے دل مین آپ کی ایک خاص محبت پیدا ہوگئی اور اگر مجھ کمبخت کو پہلے سے یہ بات معلوم ہوتی کہ آپ فن شاعری کے ایسے کامل المذاق شخص ہین تو مین ہر مرتبہ آپکے پاس خاص کرکے آتی اور منتخب اشعار سنکر حظ اٹھاتی نادرہ کی اس تقریر سے نعمان کی جان مین جان آگئی اور نہایت دلکش لہجہ اور شاعرانہ بانکپن کے انداز سے اسی غزل کا یہ مطلع پڑھا کہ ؎ رہ دیکھین بزم مین پہلے کہ سحر کو دیکھتے ہین + محبت آج تجھے ہم اثر کو دیکھتے ہین + نادرہ مطلع سنکر اور بھی مسرور ہوئی اور کہا کہ انیت صاحب سبحان اللہ ماشاء اللہ مطلع تو

لاجواب ہی ہی لیکن آپکے شعر پڑھنے کا انداز تو بھی سیکڑون ہزارون ہی پڑھنے والون مین انتخاب ہی انیت صاحب ع اس وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی ؛ اسوقت تو آپکے ان دونون شعرون نے میرے حد کے افسردہ دل پر ایک اعلی درجہ کی مفرح معجون سے بڑھکر اثر کیا معلوم نہین مین کن کن خیالات کس کوفت مین مبتلا تھی مگر ساری افسردگی ہوا ہوگئی سب غم غلط ہوگیا نعمان نے جب دیکھا کہ شعرون کے سننے نے نادرہ کی حالت متغیر کردی اور بیشک اسکے دل مین میری کچھ نہ کچھ محبت ضرور پیدا ہوگئی موقع کو بہت ہی غنیمت جانکر اسی غزل کا یہ تیسرا شعر جسکا مضمون بھی اتنی دلخراش ہی کہ

کہین نظر نہ لگے اُنکے دست و بازو کو	یہ لوگ کہون مرے زخم جگر کو دیکھتے ہین

ایسی غارتگر شکیب ادا سے مظلوم صورت بنا کے پڑھا کہ نادرہ کج ابرو کا دل بس گیا اور قریب تھا کہ وہین مسند صبا کے پیشگاہ مین زمین پر لوٹنے لگے اور نہایت مضطرالحال اور بیقرار ہوکر بولی کہ انیت صاحب واہ وا ہی واہ ع واہ کیا کہنے ہین تیرے اور تیرے استاد کے ؛ یہ تو فرمائیے کہ آپ کو تلمذ کن بزرگوار سے ہی انیت نے کہا کہ ایک آجکے بچڑے اور بدنام چھوٹے سے شہر لکھنؤ نام کے ایک قانع مزاج گمنام کا شاگرد تو کہونکر عرض کرسکون البتہ غلام ہون۔ لکھنؤ کا نام آتے ہی نادرہ نے کہا یہ کیسے آپ نے شعر و سخن کی دولت اہل لکھنؤ سے پائی ہی جانکی زبانمدانی کا چار دانگ عالم مین شہرا ہی جسکے زبانمدانون کا اسوقت تمام ہندوستان مین ڈنکا بج رہا ہی ؛ وہی شہر ہی جسکی تعریف مین بہت مدت ہوئی معلوم نہین کونسی کتاب مین مین نے خود اپنی آنکھون سے یہ شعر دیکھا تھا کہ ؎ ستارۂ صفاہان بھی جسکا خوشہ چین ہی + وہ بیشک لکھنؤ کی سرزمین ہی حضرت جب ہی آپ کے شعر پڑھنے کا وہ انداز ہی کہ سامع اگر مضمون شعر کی تلوار سے ادھ موا ہوکر بیچ بھی جائے تو آپ کے پڑھنے کے بانکپن کی ادا اُس بیچارہ کا کام ہی تمام کردے ؛ مین ہمیشہ سنا کرتی تھی کہ لکھنؤ والے جہان شعر گوئی مین یگانہ ہین وہان شعر کے پڑھنے مین بھی یکتائے زمانہ ہین یہان تک کہ سست سے سست مضمون کے شعر کو بھی اگر لکھنؤ کا کوئی خوشخوان شاعر پڑھکر سنالے تو ممکن نہین کہ سامع بیقرار نہو جائے مگر سچ سچ کہتی ہون کہ مین ہرگز اس مقولہ کی آج تک قائل نہ تھی البتہ آج بیشک قائل ہوگئی کہ حقیقت مین یہ مقولہ صحیح تھا اور ہان یہ تو فرمائیے کہ آپ نے اپنے استاد بزرگوار کے ذکر کے موقع پر استاد کو قانع مزاج اور گمنام صرف ان دو لفظون سے موصوف فرماکر جلد تمام کردیا نہ انکا اسم شریف بتایا نہ تخلص مہربانی سے انکا نام اور تخلص تو بتائیے آخر کیا انکا نام اور تخلص ظاہر کرنے مین کسی ملزم کی قباحت کچھ مضائقہ ہی۔ نعمان نے ہنوز کج ابرو کے اس سوال کا جواب نہ دیا تھا کہ سکندر سیم خو جو انیت صاحب کی سنڈیا مین جادو کے کیے باوصف زندہ جان ہونے کے مردہ سے بدتر پڑے ہوئے تھے جنکے دیدۂ دل ملکہ سرخ پوش کی خیالی صورت پر گڑے ہوئے

قصے اپنی وارفتگی کی حالت مین نہ نقشہ کراہ آئے اور گو یہ بجائے خود نہایت آہستہ کرا ہے تھے اور یہ اندازہ بھی ملحوظ خاطر ضرور ہوگا کہ کج ابروکے کانون تک آواز نہ پہونچنے پائے مگر اپنی وارفتگی کی وجہ سے اس اندازہ کا موازنہ قائم نرکھ سکے جسکے باعث اسکی آواز انکے ملحوظ خاطر اندازہ سے متجاوز ہوکر نادرہ کے کان تک جا پہونچی انکی آواز سنتے ہی نادرہ چونکنا ہوئی اور متعجب و متحیر ہوکر رہ گئی اور شعر و شاعری کا جما ہوا خیال یکایک اکھڑ گیا اور سیمرغ کی بشارت کا مضمون جو شعر شاعری مین مصروف ہو جانے کی وجہ سے تھوڑی دیر کے لیے گویا بھول سا گیا تھا حرف بحرف پھر یاد آگیا اور پھر اسی اضطراری حالت اور شوق وصول تمنا کے جوش کے باعث دل مین وہی سب بدگمانیان پیدا ہوگئین اور کیون نہ پیدا ہوتین یہ کلیہ ہی کہ جب انسان مین کسی چیز کا عشق حد کمال کو پہونچ جاتا ہی تو ہر شے مین شے مطلوبہ کا جلوہ نظر آتا ہی نادرہ کے دل مین بھی اسوقت شوق وصول مطلوب اسقدر جوش پر تھا کہ باغ کے ہر شجر و حجر پر سکندر رستم خو کا گمان کرتی بلی آرہی تھی چنانچہ یہی گمان اسکو نعمان کی سنڈھیا کی جانب کھینچ لایا تھا پھر جب ایسے مطلوب کی یاد آگئی تو شعر شاعری اور کسی چیز کی یاد اور مصروفیت کب باقی رہ سکتی تھی بقول شاعر ؎

کیون نہ دوزخ سے بڑھکر اسکی لگن دل مین گلستان ہو
جو دل عاشق کسی کا ہو کسی دلبر کا جو بان ہو

جس آواز کے سنتے ہی یہ بدگمانی پیدا ہوگئی کہ ہو نہ ہو یہ آواز اسی محبوب کی ہی جس کی بشارت سیمرغ نے دی ہی اور یہ شعر کہ ؎ آپکی باتون کا رہتا ہی مجھے ہر دم خیال جو کوئی بولا صدا کانون مین آئی آپ کی ؛ زیر لب پڑھتی ہوئی بیبا کا نہ منڈھیا کے اندر جا کھڑی ہوئی اور ادھر آدھر نظر دوڑانا شروع کی جب اس چادر پر نگاہ پڑی اور قریب یقین کے اس امر کا گمان ہو لیا کہ ضرور اس چادر مین کوئی شخص لیٹا ہوا ہی تو دفعۃً نادرہ کا چہرہ متغیر ہوگیا مگر بڑی خیریون گذری کہ نعمان کی سخندانی اور خوشخوانی پر آگاہی حاصل ہو جانے اور غالب مرحوم کے اشعار سے حظ وافر اٹھانے کے سبب نادرہ کے دل مین نعمان کی جگہ بہت کچھ ہو گئی تھی اور اگلی سی بے تعلقی اور ناآشنائی نہین باقی رہی تھی لہذا اپنے غیظ و غضب کو ضبط کرکے مگر ناہم تیوری بدلکر پوچھا کہ نعمان یہ کیا معاملہ ہی یہ نیا گل آپکی منڈھیا مین کیونکر پھولا ہی۔ نعمان نے جب دیکھا کہ اب قریب ہی جو راز نہان فاش ہو جائیگا کوئی چارہ کرنے بن نہ آئیگا اسلیے اگر اب کوئی حیلہ کیا کوئی بات بنائی تو راز کھل جانے پر اور بھی زیادہ ذلت اور شرمندگی اٹھانی اس سے مصلحت یہی ہی کہ صاف صاف حال بیان کردو اسکے بعد منت سماجت کے ساتھ عذر کرلو دل مین یہ منصوبہ کرکے جا رہا تھا کہ سکندر رستم خو کا نام بتا دے اور اول سے آخر تک سارا ماجرا

ہو ہوش نہ دے لیکن پھر جسارت نہوئی تمام اعضا بین کپکپاہٹ پڑ گئی ہاتھ باندھکر نادرہ کے
روبرو کھڑا ہوا اور زبان سے بیساختہ اور بلا تصد یہ نکل گیا کہ حضور یہ بیچارہ طرح طرح کی
مصیبتون کا مارا محزن آلام و محن بے وطن اتفاق سے مجھ غریب کی جھونپڑی تک
آیا دو روز مہمان رہا جہان تک مجھ سے ہو سکا اسکی مہمانداری دلداری کی مگر یہ کو معلوم
ہوا کہ اسکا خیمہ اسکو کشان کشان لیان لایا تھا آج کی رات حکم قضا نے اسکی جان لے لی
اور اسی وجہ سے جب آپ تشریف لائی ہین تو میرا خون خشک ہو گیا اور جی مین یہ اندیشہ
کیا کہ مبادا آپ یہان تشریف لائین اور اس ماجرا کی خبر ملکہ سرخ پوش تک پہونچائین
تو میرے سب کرم ہو جائین اس لحاظ سے بھی بہتر ہی کہ حضور کا قدم مبارک مٹھیا
مین نہ آئے تاکہ یہ راز پوشیدہ ہی رہے کیونکہ علاوہ اور وجوہ کے یہ امر کسقدر قبیح
اور بدشگونی کی بات ہی کہ ملکہ سرخ پوش اور آپ ایسی معاصبین جس معبد گاہ
مین بغرض تفریح و تفریح و سیر و گلگشت باغ رونق افروز ہون اسی مین ایک
میت کی لاش ہو - ہرچند نعمان نے اپنی طلیق اللسانی سے اس مضمون کو بہت پھر
رنگا اور بڑی عبارت آرائی سے معرض بیان مین لایا لیکن نادرہ بانو کے گمان کو تو
اس آواز کا سننا یقین کی حد تک پہونچا چکا تھا نعمان کی اس طول طولانی تقریر کے
ایک حرف نے بھی نادرہ کے دل پر ایک ذرہ بھر اثر نہ کیا اور اسکے خیال مین ایک
سرمو کے برابر بھی کمی اور تغیر نہ پیدا ہوا بلکہ اور یقین کو قوت ہو گئی اور جی مین کہا کہ ہو نہو
یہ وہی اولاد صاحبقران ہی جسکی سیمرغ نے خبر دی ہی اتیت فرخ فوت سے یہ
سب باتین نبا رہا ہی نادرہ نے یہ تقریر سنکر چادر کی جانب قدم بڑھایا نعمان نے
عرض کیا حضور کا مردہ کے قریب تشریف لیجانا اچھا نہین نادرہ بولی بھائی یہ دن تو
سب ہی کو پیش آنا ہی مین ایسے امور کا ہرگز وہم نہین کرتی یہ کہکر جست کرکے چادر
کے قریب جا پہونچی اور پہونچنے کے ساتھ ہی چادر کا ایک گوشہ ہاتھ سے الٹ دیا چادر
کے الٹتے ہی یہ معلوم ہوا کہ چودھوین رات کے ماہ کامل برسے دفعتہً ابر دور ہو گیا وہ
چاند سا مکھڑا نادرہ کے دوچار ہوا گویا ایک تیر کلیجہ کے پار ہوا - اور دیکھا کہ
چادر والے کی آنکھین تو بند ہین مگر کبھی یہ شعر زبان سے پڑھتا ہی کہ ؎

شب فراق تو جون لوح گئی یہ نالہ و آہ	یہ دن پہاڑ سا کیونکر کٹے مرے اللہ

اور کبھی اس شعر سے رطب اللسان ہو جاتا ہی کہ ؎ مرا در دلست
اندر دل اگر گویم زبان سوزد ✦ وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد
نادرہ بانو نے یہ عاشقانہ اشعار سنکر پوچھا کہ ؎ کس کے غم مین
ہوئی ای شخص یہ حالت تیری ✦ رونا آتا ہی مجھے دیکھ کے صورت تیری ✦ یہ سنکر
سکندر رستم خو نے جواب دیا کہ ؎ نہ پوچھو حال مرا جو ب خشک صحرا ہون ✦
لگا کے آگ مجھے کاروان روانہ ہوا ✦ نادرہ بانو نے کہا آخر کچھ حال تو بیان کیجیے

کہ کس کمان ابرو کے تیر مژہ نے گھائل کیا ہی کس کی تیغ نظر نے ٹکڑے ٹکڑے دل کیا ہی کس کے تیر ستم کا دل نشانہ ہوا کون آفت جان حضور کا جانا نہ ہوا کسکے فراق مین اس قدر بیقراری ہی کسکے عشق مین ایسی اضطراری حالت طاری ہی کیا ملکہ سرخ پوش کے مرآت جمال کی جھلکی دیکھ پائی ہی جو ایسی زار و نزار حالت بنائی ہی جون ہی نادرہ نے ملکہ سرخ پوش کا نام لیا شاہزادے سکندر نے کلیجہ دونون ہاتھون سے تھام لیا اور کہا کہ ؎ غنچۂ دل کی بس نسیم ہین آپ مرض عشق کی حکیم ہین آپ + ای نادرہ بانو آپ بڑی ذی فہم و فراست ہین اب مجھ سے کہلوانے کی کیا حاجت ہی آپ مین تو خود مرض عشق کی تشخیص اور درد عشق کے علاج کی حذاقت ہی اگر میرا حال پوچھا ہی تو لازم ہی کہ کچھ علاج بھی کر دیجیے میری جان بچانے کا اجر عظیم حاصل کیجیے اور اگر با وصف امکان علاج مین کچھ توجہی اور کوتاہی کرو گی تو میدان حشر مین میرا ہاتھ اور تمھارا دامن ہوگا تمھارے فہم و فراست تمھاری ذہانت و فطانت سے مجکو کامل یقین ہی کہ میرے درد کا درمان آپ کی توجہ سے ضرور ہو سکتا ہی میرے صفحۂ خاطر آفسردہ کا غبار رنج و اندوہ تمھارا تم عنایت و مہربانی ضرور دھو سکتا ہی اور اگر اپنی خوبی قسمت سے تمھاری مسیحائی سے بھی اس بیمار آزار محبت کو شفا میسر نہوئی حصول آرزو اور تمنا کی صورت چشم مشتاق پر جلوہ گستر نہوئی تو اتنی وصیت اس ہم آغوش حسرت و ناکامی کی ضرور یاد رکھنا کہ جیسی اسوقت میرے بیتے جی مجھ سے بیمارانہ باتین کر رہی ہو مرے بعد بھی اتنا پاس روح ناشاد رکھنا کہ اسی باغ کی زیر دیوار مجھ جان دادۂ تمنائے بالوسی دلدار کا مزار ہو اور اپنی ملکہ کے کان مین بہت ہی رازداری کے ساتھ پہنچکے سے اتنی عرض ضرور کیجیے گا اپنی سحر آمیز تقریر سے اچھی طرح ذہن نشین کرا دیجیے گا کہ آپ کی تیغ مژگان نگاہ اور خنجران کے ناوک بے پناہ کے بے گناہ شہید نے جسوقت دنیا سے منھ موڑا ملسم کے عوض دم توڑا اس شعر کا وظیفہ نہ چھوڑا جان دیتا تھا اور اس شعر کے مزے لیتا تھا کہ ؎

مرنا تو مقدم ہی ارمان نکل جائے
اور کبھی اس شعر کو پڑھکر اپنی جانکنی

آن قدمون پہ سر رکھدون اور جان نکل جائے
میری تربت پر اگر دو پھول رکھنا ہو گناہ

کی تلخی کو شیرین کرتا تھا کہ ؎

آئین وہ تربت پہ تیوری ہی چڑھانے کے لیے
سکندر رستم خو کی اس حسرت آلودہ

تقریر نے نادرہ کج ابرو کے دل پر یہان تک اثر کیا کہ ساری تلخیت گری بھول گئی اور بے اختیار یکبارگی پھوٹ پھوٹ کے رونا شروع کر دیا اور اس قدر خود رفتہ ہو گئی کہ طبیعت کا سنبھالنا دشوار ہو گیا کیونکہ اب تو سکندر کے اس جملہ نے کہ طلسم کے عوض دم توڑا۔ اسکے راز کا جو کچھ رہا سہا پردہ بڑے نام باقی تھا وہ بھی دور کر دیا تھا اس لفظ طلسم کے اشارہ نے ماہی بے آب کے

مانند سراپا بیتاب و مضطر کر دیا تھا انتہا کے عجز آمیز اور ہمدردی خیز الفاظ مین پیاس مدارج ادب شاہزادگی بولی کہ ای شہریار بلند وقار عالی تبار مین آپ کے اس اشارہ کرنے سے کہ مین پیشتر آپ کے سارے حالات اور حسب و نسب سے واقف ہو چکی ہون صرف ایک ذرا سا شک باقی رہ گیا تھا وہ بھی آپ کے اشارہ نے رفع کر دیا آپ اپنے دل کو سنبھالیے اپنی طبیعت کو قابو مین لائیے بس خدا چاہیگا تو سب کچھ ہو جائیگا اتنے نڈھال نہوتے چلے جائیے انشاء اللہ العزیز ملکہ نوبہار سرخ پوش کی دولت وصلت سے بھی بہرہ مند اور شاد کام ہو جائیگے گا اور اس طلسم کو بھی فتح فرمائیے گا نادرہ کی زبان حال سے یہ مژدہ آور جواب سنکر سکندر رستم خو کے سوکھے دھانون پانی پڑا اور سوکھا ہوا مزرعۂ تمنا یکایک سرسبز و شاداب ہو گیا پھر نادرہ سے یون خطاب کیا کہ ای واقف اسرار نہان اور ای مسیحائے مرض عاشق نجان ای دانندۂ راز سربستۂ غیب ای مرہم دل بیقرار کی سرمایۂ سکون و شکیب مجھ ایسے بے سر و سامان سراپا یاس و حرمان ہم آغوش درد بے درمان کی شان مین جو تم ایسے ایسے کلمات فرماتی ہو کہ اپنی شیرین زبانی سحر بیانی سے میرا دل لبھاتی ہو کیا اس مبتلائے بلا دل پر اور بلا نازل کیا چاہتی ہو کیا اس بیچارے حزین و غمگین کو اپنی محبت کا غم بھی دیا چاہتی ہو مین تو ایک محض بے برگ و نوا فقیر حقیر ہون نئی مصیبت کا گرفتار نازہ غم کا اسیر ہون ایک مدت سے آوارہ و لمن ہو رہا ہون تختۂ مشق جور و ستم چرخ کہن ہو رہا ہون تقریر کو زیادہ طول دینا عبارت آرائی اور قیل و قال ہی بس مختصر یہ ہی کہ طالب کلیم کا یہ شعر اپنے حسب حال سہ

چو من مباد کسی آوارۂ ہزار و لمن	فلک بداغ جدائی ہر دیارم سوخت

ای نادرہ بالجملہ اس وقت تک جس قدر مصائب اور مکروہات سفر و حضر کے مجھ پر گذرے تھے سب ملکہ سرخ پوش کے عشق و محبت کے نازہ غم جانگداز روح فرسا نے یکقلم بھلا دیئے یہ تازہ مصیبت میرے سر پر ایسی آ پڑی جسنے اگلے پچھلے سارے غم و الم سہو و محو کر دیے بس اب دل حزین اور جان غمگین مین فقط یہی ایک تمنا رہ گئی ہی کہ جیتے جی ملکہ نوبہار سرخ پوش کی دولت لقاے جمال سے ایکبار بالمواجہ اور دو بدو متمتع ہو جاون اور یہ طائر روح ملکہ کے روبرو قفس عنصری سے پرواز کر کے صحراے عدم مین پہونچ جائے نادرہ نے کہا ای شاہزادے افسوس اس کنیز نے آپکو اسقدر سمجھایا مگر حضور کو میری عرض کا شاید ذرہ برابر بھی یقین نہ آیا کہ پھر آپ کی تقریر کے حرف حرف مین وہی اضطرار و انتشار ہی اسی افسردگی ویسی ہی پژمردگی اسی درجہ کی مایوسی اسی طرح کی نومیدی کا ہر جملہ سے اظہار ہی مین حضور کو

بھیجتی ہون پورا یقین دلاتی ہون کہ انشاء اللہ الرحمن حضور عنقریب شاد مقصد
سے ہم آغوش ہو جائینگے جام پر جام شراب مراد کا نوش فرمائینگے یہ
سودا زدہ سرخوشۂ کامرانی سے مست سرخوش ہوگا اب وہ گھڑی سر پر
آئی جاتی ہے کہ بہار مین نگار دلکش ہوگا یہ مشتاق نظا آنکھین جنمین اس وقت
کسی چاندسی صورت کی فرقت کے آنسو ہین کل اس چاندسی صورت کا
جلوہ انھین آنکھون کے روبرو ہوگا۔ شاہزادے بے مبالغہ عرض کرتی ہون
میرے دل کو خالق مطلق نے سبب ہی نرم اور رقیق مخلوق کیا ہی مجھ کمبخت سے
دشمن کی مصیبت تو دیکھی نہین جاتی نہ کہ آپ ہرچند میرے دل کو بڑا شوق بڑی
آرزو تھی کہ تھوڑی دیر اور آپ کے حضور مین حاضر رہون مفصل سرگذشت آپکی
خود آپکی زبان سے سنون مگر میرے دل کو آپ کی بڑا اضطرار حالت نے آپ سے
بڑھکر مضطر اور بیقرار کر دیا ہی لیجیے خدا حافظ آپ کو اور آپ کے ایک ایک رفیق
کو دوازدہ امام اور چاردہ معصوم علیہم الصلوۃ والسلام کی ضمانت مین
دیتی ہون اور قسم دلواسکے جاتی ہون کہ آپ کو میرے سر کی قسم اور جسکے جمال بیمثال
کے آپ والہ وشیدا ہین اسی کے پیارے سر کی قسم اب آپ رنج وملال نہ کیجیے گا
اپنی طبیعت کو نصیب اعدا نڈھال نہ کیجیے گا مین اب تمھارے پاس سے
براہ راست ملکہ ہی کی خدمت مین جاتی ہون اور جس طرح بن پڑتا ہی
بلطائف الحیل تخلیہ کا موقع حاصل کرکے سارا حال آپکا معرض گذارش
مین لاتی ہون اور خدا نے چاہا تو خود ملکہ کی حسب طلب ابھی ابھی آپ کو
ملکہ کے پاس بلواتی ہون خدا کے لیے گھبرائیے گا نہین میرے آنے تک دل پر ذرا
جبر کیجیے گا صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیے گا استقلال کو راہ دیجیے گا مین آپ کو
مکرر یکرر سمجھائے جاتی ہون نادرہ بانو یہ کہکر باغ کی اس سمت کو
جہان ملکہ نوبہار سرخ پوش رونق افروز تھی روانہ ہوئی۔ ادھر نعمان
کی یہ حالت تھی کہ اس راز کے فاش ہونے کے سبب کھڑے کھڑے لرز
رہے تھے اور دل مین کہتے تھے کہ دیکھیے کیا انجام ہوتا ہی مجھ کم نصیب کی
وجہ سے معبد گاہ کے رہنے والون مین کون کون بیگناہ مورد الزام ہوتا
ہی اور شاہزادے سکندر رستم خو سے یون خطاب کیا کہ ای صاحبزادے
قضا و قدر کی منیت سے کسی کا بس نہین چلتا بے حکم اسکے ایک پتی درخت
کی نہین ہلسکتی نہ ایک ذرہ ادھر سے ادھر ہوسکتا ہی قلم قدرت نے
جسکی سرنوشت مین جو کچھ لکھ دیا بیشک وہ ایسا ہی کسی کے ٹالے نہین
ٹلتا ای شاہزادے لوح محفوظ مین یون ہی ثبت تھا کہ مجھ غریب کے باعث
قتل آپ ہونگے۔ خیر مجھ پر جو گذرتا ہی گذر جائیگی موت کا آنا ایک روز برحق

ہی اسی بہانہ آجیگی مگر بڑا افسوس اس بات کا ہی کہ ایسا نہو کہ آپ کے دشمنون کی
جان بھی معرض خطر و ہلاکت مین پڑجائے ملکہ سرخ پوش آپ کے حالات
نادرہ بانو سے سنتے ہی بگڑ جائے۔ شاہزادے نے جواب دیا کہ مجکو
اپنی جان سے بڑھکر تمھاری آبرو اور جان کا خیال ہی کہ حافظ حقیقی تمھاری
عزت اور آبرو اور تمھاری جان بچائے اور ہماری جان کا تو نکل جانا ہی بہتر
ہی ہمکو تو اب ایک ایک گھڑی ایک ایک لحظہ کا کاٹنا دوبھر ہی۔ اب نادرہ بانو
اور ملکہ کا حال سنیے کہ نادرہ بانو جلسۂ نغمہ و سرود مین پہونچتے ہی سیدھی
ملکہ سرخ پوش کے پہلو مین جا بیٹھی ملکہ نے کہا نادرہ بانو معلوم نہین تو
کونسی بدبلا ہی دن تو دن رات کو بھی تیرا پانون ایک دم بھر ایک جگہ نہین
ٹکتا ابھی یہان تھی ابھی وہان عورت کیا ہی موئی جلے پانون کی بلی ہوگئی بندی خدا
کی رات کو تو دو گھڑی ایک جگہ کل سے بیٹھا کر لوگو یہ اندھیری رات دیکھو
اور سارے باغ کے ایک ایک کونے کھترے مین اسکا پھرنا دیکھو۔ ای بی
تم خیر سے گانا سننے کی بڑی شائق تھین اور خاص کر حسینہ جمیلہ دلون کی
آواز پر تو دم دیا کرتی ہو یہ آج کیا معاملہ ہی کہ گانے کی بھری محفل چھوڑکر
باغ کی سیر گشت کو فرد موگئین اور ایسی غروب ہوئین کہ ساری رات
گنوا کے برائے نام حاضری دینے آئی ہو۔ نادرہ بانو نے دست بستہ
عرض کیا کہ حضور واقعی آج لونڈی اور ہی اور دشمنون بن تھی اور کیا
عرض کرون کہ کہان گئی تھی اور کس سبب سے گئی تھی اور کون سے
شغل مین مصروف اور مستغرق تھی جو اب تک غیر حاضر رہی اور حضور
اگر ایمان کی پوچھتی ہین تو بے مبالغہ عرض کرتی ہون کہ غنیمت ہوا جو لونڈی
اب بھی حضور مین زندہ و سلامت پہونچ گئی ورنہ آج وہ وہ معاملات
پیش آئے ہین کہ کچھ عجب نہ تھا جو لونڈی حضور کی نظر انور سے ہمیشہ
کے لیے غائب اور غیر حاضر ہوجاتی اور حضور مین آنی بھی تو میری بغیر
اٹھکر آتی نادرہ بانو کی یہ سحر آمیز مصنوعی تقریر سنکر ملکہ سرخ پوش
بھونچکا ہوگئی اور کچھ دیر تک متحیرانہ نادرہ کا منھ تکتی رہی جب تحیر
دور ہوا تو بولی نادرہ خیر تو ہی ہر اسے خدا صاف صاف بیان کر
کہ وہ کونسا ایسا معاملہ تھا جسکا تجھ پر اس قدر اثر پڑگیا مین تیرے
اس سمجھے کو بالکل نہین سمجھی بہرحال سمجھی خواہ نہ سمجھی لیکن دل ضرور پریشان
ہوگیا گو مین یہ بھی خوب جانتی ہون اور تیرا ہمیشہ کا دستور ہی کہ کوئی بات
کیون نہو حقیقت مین چاہے اسکی ایک پیسہ بھر بنیاد بھی نہو لیکن تو اپنی
زبان آوری سے اسی بات کو ایسے شد و مد کے ساتھ کہے گی کہ سننے والون کو

ایک پہاڑ برابر معلوم ہوتی لیکن باوجود اسکے علم اور باوصف اسقدر آگاہی کے
بھی تیری تقریر نے اس وقت میرے دل میں پنکھے لگا دیے اور جان اُڑا دی
نادرہ بانو نے جب دیکھا کہ میری جادو بیانی نے ملکہ سرخ پوش کے
دل پر اثر کیا اور میری تقریر نے اپنا رنگ جمایا اور بھی زیادہ تقریر کو طول دینا شروع
کیا کہ جسمین ملکہ سرخ پوش کا اشتیاق اور بھول اور بڑھے اور میری
تقریر کا پورا پورا اثر ملکہ کے دل پر بڑ جائے درمیان تقریر مین نادرہ بانو
ایک بڑی ٹھنڈی سانس بھر کر یہ شعر خواجہ حافظ علیہ الرحمہ کا زبان پر لائی کہ

بتے دارم کہ گرد گل ز سنبل سائبان دارد
بہار عارضش خطے بخون ارغوان دارد

یہ شعر سنکر ملکہ سرخ پوش کی طبیعت اور پریشان ہوئی اور کسی قدر
تیوری چڑھا کر کہا نادرہ آخر ان معمون سے کیا حاصل سوا اسکے کہ
سننے والے کو اور پریشان کرو اور بھول دل بڑھاؤ خدا کے لیے ذرا صاف
صاف بیان کرو کہ تمھاری جان پر کونسی نازہ آفت آئی ہی کیون یہ اضطرار
کس وجہ سے اسقدر ناشکیبائی ہی مفصل حال بتاؤ زیادہ باتین نہ بناؤ
نادرہ بانو نے عرض کیا کہ حضور پہلے اسکا اقرار کر لین کہ مین جو کچھ
عرض کرونگی حضور چین بجبین تو نہونگی میری عرض قبول کرینگی ملکہ سرخ پوش
نے مسکرا کر جواب دیا کہ اب زیادہ نہ بنو اور نہ مجھے بہت بناؤ کیا تم یہ
نہین جانتین کہ مجکو ہمیشہ ہر امر مین تیرا پاس خاطر اپنی تمام جلیسون
انیسون سے بڑھکر ملحوظ رہتا ہی یہان تک کہ میرا سا گھرانا اپنی اپنی جگہ
مجکو تیرا دبیل کہتا ہی مگر اسوقت آپ بن بنکے مجھ سے اپنا ڈر اسقدر
ظاہر کر رہی ہین کہ گویا خدانخواستہ میرے ڈر کے مارے مر رہی ہین
نادرہ تمھارے اس بننے سے رہ رہ کے میرا دل گواہی دے رہا
ہی کہ ہو نہو میری جان کے لیے کوئی نئی آفت برپا کر آئی ہو معلوم نہین
کونسا چلتر بنا کر لائی ہو ملکہ سرخ پوش کی تقریر کو سنکر نادرہ بانو کا
دل بشاش ہو گیا اور اسی حالت مسرت و سرور مین دست بستہ نہایت
ادب کے ساتھ آستانے شاہزادے سکندر رستم خو کے حسب و نسب
اور معبد گاہ سے آنے کا سب حال عرض کیا کہ اتفاق سے شاہزادہ رات
کو اتبت کا مہمان رہا تھا جب حضور کی سواری رشک باد بہاری
باغ تک آئی اور سواری سے اتر کر خرامان خرامان باغ مین تشریف
لا رہی تھین کہ اسی اثنا مین اس چاند سے تابان و درخشان گھوڑے کا
جلوہ دیکھکر ہزار جان سے عاشق ہو گیا یکبارگی عقل جاتی رہی حواس

کے حصہ کا خسہ کھو گیا تو لونڈی اس بیت کی منڈھیا کے اندر اتفاقاً جا پڑی تو اس بیچارے دکھیارے کو بعینہ مثل مردہ کے پایا جب مین نے بڑی مشکلون سے دیر تک جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر ہوشیار کیا اور کمال درجہ کا اصرار کیے مفصل ماجرا دریافت کرنا چاہا تو پہلے تو فرط خوف سے سہم سا گیا آخرکار بڑی بڑی حکمت عملیون سے پوچھنے کے بعد جب مین نے ہر طرح کا اطمینان دلایا اور تسلی و تشفی کی اسوقت کھلا اور تمام واقعہ باغ مین آنے اور حضور کے مرآت حسن و جمال کو دیکھتے ہی دل کے بے قابو اور دوانہ ہو جانے کا کہہ سنایا اور بیچے آخر مین یہ تمنا اسنے اپنے دل کی رو رو کر اور اپنے گریبان جان کو خون کے آنسوون مین بوڈبو کر ظاہر کی کہ ایک مرتبہ کسی طرح اپنے جیتے جی ملکہ سرخ پوش کے قریب جا کر ملکہ کا رخ انور ماہ منور نظر بھر کر دیکھ لون بس پھر مین اگر زندہ رہا تو سر آمد عشاق جانباز پیارے اور دکھیارے بھائی مجنون کے مانند مدت العمر کوہ بکوہ صحرا بصحرا باد ملکہ سرخ پوش مین بڑا پھرون۔ اس بیچارے شاہزادے کی یہ حسرت بخش تقریر سنکر اس لونڈی کا دل پارہ پارہ ہو گیا۔ اور بیساختہ زبان سے یہ نکل گیا کہ اچھا مین آپ کو ایک نظر بالکل قریب سے متمتع دولت لقاے جمال ملکہ سرخ پوش کرا دونگی ملکہ نے یہ سنکر اور تیوری بدلکر کہا کہ ای نادرہ بھلا ایک محض نامحرم اور اجنبی مرد کو بغیر جانے بوجھے میری صورت دکھا دینے کا وعدہ کر لینا اور زبان دے دینا تیرے دل کو کیونکر گوارا اور منظور ہوا نادرہ نے عرض کیا کہ نادرہ حضور کی آلا بلا لیکر مرجائے اور حضور کی راہ بات پر سے نثار ہو جائے سچ کہتی ہون کہ لونڈی کو شاہزادے کی وہ زار و نزار حالت جو اسوقت ہو رہی تھی دیکھکر تاب نہ رہی اور بے اختیار دل بھر آیا اور اسی حالت مین بے تحاشا زبان پر آگیا اور حضور کے قدمون کی قسم کھا کر عرض کرتی ہون کہ کچھ میری ہی یہ حالت شاہزادے کی بیقراری اور گریہ و زاری اور اضطراری دیکھکر نہین ہو گئی بلکہ جو بندۂ خدا اسوقت شاہزادے کو دیکھتا تو جو بھی شاہزادہ اس سے درخواست کرتا بے تامل وہ منظور کر لیتا اور گستاخی معاف ہو اگر میری جگہ پر حضور ہوتین تو حضور تو مجھ سے بھی بڑھکر بیتاب اور بیقرار ہو جاتین اور نہ جانے کیا کیا منظور فرما لیتین بھلا آپ اپنے جی مین خود انصاف فرمائین کہ اتنے بڑے عالی خاندان رفیع المکان کا یہ ایسا والا اعتبار بھر با وجود شرف حسب و نسب کے صورت الله نے وہ نور کی عطا فرمائی ہے کہ دیکھنے سے انسان کی بھوک پیاس جائے اچھے بھلے

حواس باختہ ہو جائے سچ عرض کرتی ہون نقش دیوار بنکر شاہزادے کے
چہرۂ منور کو تکتا رہ جائے اور اسکی یہ حالت ہو کہ ایک آنکھ دباتا ہی تو ہزار
آنسو گراتا ہی ایک بات کہتا ہی اور دس سسکیان بھرتا ہی منہ سے ایک
حرف نکلنا دشوار ہی گلمی بندھی ہوئی ہی اسقدر زار و نزار ہی کہ اٹھنا دشوار ہی
پھر بھلا مجھ ایسی رقیق القلب سے اس موقع پر کیا خاک تحمل ہوسکتا حضور تو
میری طبیعت سے ہمیشہ کی واقف ہین کہ مجھ کمبخت سے دشمن کی حالت زار
نہین دیکھی جاتی ہی اپنے قابو سے باہر نکل جاتی ہی۔ بہرحال حضور کو اختیار ہی
چاہیے جیسی سزا دیجیے مگر چاہیے جسطرح ہو ایک دفعہ شاہزادے کو اپنی خدمت مین
ضرور بلوا لیجیے مرتے ہوے کو جلا لیجیے حضور خوب جانتی ہین کہ کسیکی جان بچا لینے
کا کتنا بڑا ثواب ہی گو یہ ماما کہ ایک نامحرم شخص کا حضور کے روبرو بے پردہ
چلا آنا خلاف رائے صواب ہی مگر یقین کلی ہی کہ اگر حضور نے شاہزادے کے
بلوانے مین درنگ و تاخیر کی تو صبح تک انکا کام تمام ہو جائیگا اور صبح تو
بہت دور ہی رات ہی رات مین حضور کے بسمل تیغ نگاہ کا کام ہو جائیگا ؎

غیر ممکن ہی کہ صبح شب فرقت دیکھین	خاتمہ ہی کوئی دو چار گھڑی رات رہے

پھر اسوقت حضور کے دشمنون کو بھی محنت رنج و ملال ہوگا سچ عرض کرتی
ہون کہ خدانخواستہ رنج و ملال ہی نہین حضور کے دشمنون کا بھی عجیب حال
ہوگا دشمنون کا جینا محال ہوگا کیونکہ لونڈی تو حضور کی طبیعت سے اسطرح
آگاہ ہی جیسے دائی بچہ کے حالات سے واقف ہوتی ہی حضور گو مجھ پر
اس وعدہ کر لینے کا اعتراض کر رہی ہین مگر خوب جانتی ہون کہ دل کا خدا
ہی حافظ ہوگا ذوق عاشق نوازی یہی کہہ رہا ہوگا کہ کسی طرح پر لگ جاتے
اور اپنے سچے عاشق شاہزادے کے پاس اڑ کر جا پہونچتی نادرہ کے اس
آخری جملہ پر ملکہ سرخ پوش نے ناک بھون چڑھا کر کہا مردار مجھ
شامتون نے گھیرا ہی لو اور سنو اب آپ اپنی حد سے قدم باہر رکھنے
لگین آپے سے گذرنے لگین بس اب زیادہ زبان آوری نہ کیجیے اپنی
لولو کو روکیے اس بے وحدت زبان مین لگام دیجیے ہم جان تک
رعایت کرتے جاتے ہین وہین تک آپ ہین کہ سر ہی پر چڑھتی چلی جاتی
ہین۔ کیسا وعدہ اور کیسی زبان دینا آج تم ایک اجنبی نامحرم شخص
سے مجھے بے پردہ دکھا دینے کا وعدہ کر آئین کل کو کسی اور سے کچھ
اور وعدہ کر آؤ گی اگر آپ کی ایسی ہی بے تکی حرکتین ہین تو کوئی کہانتک
تمھاری آنکھ سکتا ہی مین ہرگز نہین بلواؤنگی جاؤ ادھر بیٹھو اپنا کام کرو
نادرہ نے جب دیکھا کہ گو ملکہ کے دل پر تو میری جادو بیانی پورا پورا

اثر کر گئی لیکن اپنی مجبوریون اور جلیسون کی حیا اور شرم و لحاظ سے اپنے آپ کو ترش رو
بنا لیا ہی فوراً دوڑ کر قدمون پر گر پڑی اور زار و قطار رونے لگی اور عرض کیا
کہ حضور گستاخی معاف ہو مثل مشہور ہی ناز بران کن کہ خریدار نست اور یہ مصرعہ
بھی کنیز کے حسب حال ہی ع کرہاے تو ماراکرد گستاخ + چونکہ حضور نے اول دن
سے لونڈی کی ناز برداری کر کے لونڈی کو اپنی خدمت مین گستاخ اور بے تکلف
فرمار کھا ہی اس وجہ سے ایسے ایسے طریقانہ جملون کے عرض کرنے کی خوگر ہو
رہی ہون ورنہ میری اور یہ مجال ہو سکے کہ حضور سے چار آنکھ کر کے ایک بات بھی
عرض کر سکون طریقانہ جملون کا عرض کرنا تو ایک امر عظیم ہی امیدوار ہون کہ
لونڈی کا قصور معاف فرمایا جاوے مگر ہان اتنی عرض پھر بھی ضرور کرونگی کہ
جس شاہزادے کا ذکر لونڈی نے کیا اسکی حالت بیشک بہت ہی سقیم ہی مین
اپنی ان آنکھون سے دیکھے چلی آرہی ہون کہ ایک ایک سانس کا لینا اسکے
لیئے گویا ایک ایک عذاب الیم ہی جب تو مین اسطرح بے تحاشا لپکتی ہوئی حضور
مین آئی ہون اور اسی حالت بے اختیاری مین ایسے الفاظ زبان پر لائی ہون
نادرہ بانو کی یہ عذر خواہی سنکر ملکہ سرخ پوش نے اسی بنے ہوے منھ سے
کہا کہ خیر جو کچھ آپنے کیا اچھا کیا اب کہین اس تقریر کو تمام فرمائیے جلیئے
اس جانثار کو اپنے ساتھ لوا لائیے مگر مین کسی کے سامنے نہونگی بے نقاب
ڈالے ہوے ہرگز نہین ملونگی معلوم نہین کون کھرگوشہ ہی کہان سے ٹوٹا مارا
آیا ہی تنے اسکی شاہزادگی یون مان لی کہ گویا آسمان سے اسکی شاہزادگی کی
تصدیق آگئی - نادرہ بانو یہ اجازت پاتے ہی سر پر بانون رکھکر بھاگی اور
فرط شوق سے ٹھوکرین کھاتی ہوئی سکندر رستم خو کے پاس ایک آن کی
آن مین آپہونچی اور آتے کے ساتھ ہی کہا کہ ای شاہزادے صاحب جلدی
اٹھیے تشریف لے چلیے ملکہ سرخ پوش کے حضور مین جانا مبارک ہو
مگر حضور کے کارن ہماری دو کوڑی کی عزت و آبرو ہو گئی جو باتین کبھی
نہین کہی تھین وہ وہ باتین ملکہ نے ہمین آپ کی سفارش کے طفیل مین
سنائین - سب گتھین بنائین ہمارے پھر آخر مین بر سر رحم آئین اور یہ
جملہ زبان مبارک پر لائین کہ جائیے جلیئے اس جانثار کو اپنے ساتھ
لوا لائیے سکندر رستم خو یہ خوشخبری سنتے ہی باغ باغ ہو گئے سارے
غم و رنج کے غبار صفحۂ خاطر حزین سے دھو گئے مارے خوشی کے بند قبا
ٹوٹ گئے فوراً اٹھ کھڑے ہوے اور نادرہ کج ابرو کے ساتھ یہ شعر
پڑھتے ہوے بصد شوق و ذوق چلے ؎ قوت رفتار یارب ہو مرے سر کو عطا
دل سے نکلے سر کے بل جانے کا ارمان یار تک + جب یہ دونون ملکہ سرخ پوش کے حضور مین

پہونچے نادرہ بانو انکو اپنی آڑ مین کیے ہوے ملکہ سرخ پوش کے روبرو
دست بستہ کھڑی ہوئی اور کمال درجہ کے ادب و تعظیم کے الفاظ مین جیسا کہ
واجب شاہانہ ہوا کرتا ہی زمین خدمت کو بوسہ دیکر تین تسلیمین بجا لائی ملکہ نے
نادرہ کی صورت دیکھتے ہی زیر لب مسکراتے ہوئے پوچھا کہ تمھارے وہ
سفارشی بھی آئے جنھین لینے گئی تھین نادرہ نے عرض کیا کہ حضور حاضر
ہین یہ کہکر آپ ہٹکر ایک طرف ہو گئی اور شاہزادے سکندر رستم خو کا
سامنا ملکہ سرخ پوش سے بالمشافہہ ہوا شاہزادے کا حال ملکہ سرخ پوش
کو دور سے دیکھ کر پہلے تو یہ ہو گیا تھا کہ بیحال ہو گئے تھے ہوش و حواس
کھو گئے تھے اب جو قریب سے اس ماہ طلعت حور صورت پری پیکر کے
جمال عالم سوز کا مشاہدہ کیا تو جھومنے لگے عجیب حال ہو گیا آخر کس طرح
ضبط نہ کر سکے اور ایسے محو جمال بیمثال ہوے کہ جھومتے جھومتے دفعۃً غش کھا کر گر پڑے
شاہزادے کی یہ زار حالت دیکھکر محفل بھر کی عورتین انگشت بدندان ہو گئین
سبکی سب یکبارگی گویا کھو گئین ملکہ سے گھبرا کر نادرہ سے یون خطاب کیا
کہ ای نادرہ یہ انکا کیا حال ہو گیا نادرہ نے پھر زبان آوری کا موقع پاکر
عرض کیا کہ اب حضور خود ہی ملاحظہ فرمائین اب تو حضور کو میری گذارش کا
یقین آیا یا اب بھی کچھ شک باقی ہی حضور انصاف فرمائین جس شخص کا
حضور کے جمال دلربا کو مشاہدہ کر کے یہ حال ہو گیا بھلا ایسے شخص کو اگر مشاہدۂ
جمال حضور نصیب نہوتا تو ممکن تھا کہ زندہ رہتا سچ عرض کرتی ہون کہ اگر دو چار
گھڑی بھی میرے جانے مین اور توقف بیش آتا تو اس بیچارے شاہزادے
کا ناحق خون ہو جاتا اور لونڈی کے دل مین تمام عمر کے لیے افسوس رہتا ملکہ
نے اپنی آنکھون کے آنسو پیکر اور شاہزادے کی محبت کے اثر کو چھپا
کر لاجی کرتا نادرہ سے کہا کہ ای نادرہ ذرا یہ تو دیکھو کہ اس بیچارے مین
جان بھی باقی ہی یا بالکل خاتمہ ہو گیا نادرہ نے عرض کیا کہ ای ملکہ ؎

کن برسر بالینش یک جلوہ برعنائی	ای در لب لعل تو اعجاز مسیحائی

ای حضور خدا کے واسطے اب ایسی نازک حالت مین ایک دم بھر کے لیے
غرور حسن و جمال کو برکنار فرمائیے ذرا اس واجب الرحم کے قریب تشریف
لے آئیے آپ مسیحاے زمان ہین حضور ہی اس بیجان کی نبض ملاحظہ کر جائیے
نادرہ بانو کے کہنے سننے سے ملکہ سرخ پوش شاہزادے سکندر رستم خو
کے سر کی جانب آ بیٹھی اور بیٹھتے ہی نبض پر ہاتھ مرا لکر دیکھا تو حرکت نبض کی
بہت خفیف معلوم ہوئی پھر غور کر کے چہرہ پر نظر کی تو دیکھا کہ شاہزادے کے
لبون کو جنبش ہی ملکہ کی جان مین جان آئی کہ بارے ابھی شاہزادہ مرا نہین

زندہ ہی لبون کے قریب کان لیجا کر سنا تو معلوم ہوا کہ یہ اشعار وہ زبان ہین سے

مجھ مرنے پہ بھی ہوا خلقت کا ہجوم	دیکھنے آپ بھی وہ ترک ستمگار لگا
جب جنازہ مرا اٹھا تو کسی نے یہ کہا	ہاتھ اپنا بھی جنازہ مین لواے یار لگا
ہنسکے بولا کہ مین ڈرتا ہون اگر یہ مردہ	جی اٹھا پھر مرے پیچھے وہی آزار لگا

جب ملکہ کو یقین کامل ہو لیا کہ شاہزادہ مرا نہین زندہ ہی تو گو ملکہ کے دل کا حال تو جیسا تھا ویسا ہی تھا مگر باسباب ظاہر متنفر صورت بنا کر نادرہ سے یون کہا کہ بس نادرہ اب تمھارا کہنا ہوگیا جاؤ ان ذات شریف کو فورًا باغ کے باہر کر آؤ اور جلدی میرے پاس اسلئے پھر دن واپس آؤ خبردار اب غائب ہوئین یا کچھ بھی دیر لگائی تو تم ہی جانا۔ نادرہ نے ملکہ کا انداز نگاہ دیکھکر بجز تعمیل حکم کے کوئی چارہ نہ جانا اور ملکہ سے بہت خوب کہکر شاہزادے سے کہا کہ لیجیے بندی نے جو کچھ وعدہ کیا تھا خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہی کہ وفا کر دیا اور آپکی جو دلی تمنا تھی کہ ملکہ سرخ پوش کو قریب سے ایکبار نظر بھر کر دیکھ لین وہ بھی بر آئی ملکہ مزید برآن یہ ہوا کہ خود ملکہ نے آپ کے پاس آکر اور آپکے لبون کے قریب کان لیجاکر آپ کے اشعار سنے بس اب مصلحت اسی مین ہی کہ بے تامل تشریف لے چلیے دیر نہ کیجیے ورنہ بنی بنائی بات بگڑ جائیگی اور پھر کسی کے بنائے کچھ نہ بن آئیگی ملکہ کی صورت پھر کبھی دیکھنی آپ کی آنکھون کے واسطے خواب و خیال ہو جائیگی نادرہ کی یہ مصلحت آمیز تقریر سنکر شاہزادہ یہ شعر پڑھتا ہوا بصد اندوہ و یاس اٹھ بیٹھا ؎ قیس جو دشت مین پھرتا تھا وہ دیوانہ تھا اسکو لیلی ہی کے دروازہ پہ مرجانا تھا ؛ اور خنجر آبدار کمر سے یکایک کھینچکر یہ شعر زبان پر لایا کہ ؎ تمھارے ہاتھ سے تنگ آئے ہین خون اپنا کرتے ہین مجبوری گلے کو کاٹتے ہین نم پہ مرتے ہین ؛ یہ شعر پڑھکر چاہتا تھا کہ خنجر آبدار اپنے سینے کے پار کردے کہ اسی اثنا مین حسینہ جمیلہ نے بجلی کے مانند تیزی اور چالاکی سے شاہزادے کے سر پر پہونچکر ہاتھ پکڑ لیا شاہزادے نے کہا کہ از برائے خدا اس امر مین کوئی مانع نہو اب میرا مرجانا ہی بہتر ہی کیونکہ مجھ سے ہرگز ہرگز مفارقت کے صدمے نہ اٹھائے جائینگے اس سے یہی بہت آسان ہی کہ نہونگے نہ اٹھائینگے۔ غرض ہرچند شاہزادے چلے جاتے تھے رکھ رکھکے ہاتھ چھڑاتے تھے لیکن یہ عورتین چونکہ شاہزادے کے دلفریب حسن و جمال پر خود بھی کسی قدر مفتون ہو رہی تھین کسی طرح انکا ہاتھ نہ چھوڑتی تھین یہان تک کہ جب شاہزادے نے انتہا کی ہٹدھرمی کرنا شروع کی تو حسینہ جمیلہ نے ملکہ کے حضور مین مجبورًا یون عرض کیا کہ ای حضور کیا کرین یہ تو کسی طرح اپنی اس حرکت سے باز نہین آتے ہین ہاتھون سے نکلے جاتے ہین۔ ملکہ نے نادرہ کیجانب

مخاطب ہوکر کہا کہ ای نادرہ تو ایسے سوے منڈ چرے فقیر کو لائی جس سے میری بھلی چنگی جان عذاب مین مبتلا ہوگئی اور جسمین جمیلہ بجارے بون کا بھی دم ناک مین آگیا کیا کہون معبد گاہ سامری مین خونریزی کرنا ہرگز مناسب نہین ہی اس سبب سے مین اور بھی مجبور ہورہی ہون اور نہین تو اس منڈ چرے کو اس مچلنے اور مکاری پھیلانے کا مزہ ابھی چکھا دیتی - ملکہ کی یہ تقریر سنکر شاہزادے نے کہا کہ ای ملکہ دنیا مین کسی ادنے شخص کو بھی حقارت کی نظر سے دیکھنا عالی خاندان اور عالی ظرف لوگون کا کام نہین ہی یہ خوب یاد رہے کہ بجز ایک ذات وحدہ لاشریک کے دنیا کی کسی شی کو بھی ثبات و قیام نہین ہی اور خصوصًا حسن و جمال کی دولت تو سب سے بڑھکر ناپایدار ہی بس دو دن کی بہار ہی یہ بندۂ خدا بھی چاہے کوئی سہی مگر اتنا تو مانوگی کہ انسان ہی ہم مین بھی آخر اے نام جان ہی گو ناتوان سے ہے

ہمنے بھی کبھو جام و سبو دیکھا تھا	جو کچھ کہ نہین ہی رو برو دیکھا تھا
اُن باتون کو اب جو یاد کیجے ای دردا	اِک خواب سا تھا وہ جو کبھو دیکھا تھا

ملکہ نے یہ شعر سنکر اور برافروختہ ہوکر کہا کہ بس بس اب زیادہ عبارت آرائی نہ کیجیے اپنی ہاتھ بھر کی زبان کو زیادہ تکلیف نہ دیجیے ہمکو آپ کے خاندان کا اور آپکا سارا حال معلوم ہی او بندۂ خدا ایک جگہ مانجھا بہنا کہ مجکو سب ہریا لابنا کہنا اب وہان سے ہر ہانکنا خاک پھانکنا یہان آمرا وہ بی بی بیچاری تیری جان کو الگ پڑی رو رہی ہوگی تم آدمی کیا ہو ہر دیگی چمچہ ہو کہ کبھی اس ہنڈیا مین ہی کبھی اُس ہنڈیا مین - ملکہ کا شاہزادے کی جانب یہ خطاب سنکر محفل بھر کی عورتین ہکا بکا ہوکر رہ گئین کہ خدایا یہ کیا معاملہ ہی نیا ماجرا ہی اور شاہزادے نے کہا کہ ملکہ یہ کہنا تمہارا بیشک درست ہی کہ مانجھا بہنا تاکہ مجکو سب ہریا لابنا کہنا لیکن اگر تم کو یہ معلوم ہی تو یہ بھی خوب جانتی ہوگی کہ مین نے اُس ناشاد نامراد کو اپنی خوشی اپنے بس سے نہین چھوڑا جان بوجھ کر اُس سے منھ نہین موڑا اور اسکے علاوہ آپ کجا وہ کجا ع بہ نسبت خاک را با عالم پاک تم وہ ہو کہ اُس ایسی دو ہزار ہون تو تم پر سے صدقے کردون ملکہ نے کہا کہ توبہ اور استغفار اول تو مین آپ ایسے ہر جائیون سے جو کی پروا بھی نہین رکھواتی ہون دوسرے تمہارا اعتبار ہی کیا تم وہ ہو کہ اگر ابھی کوئی مجھ سے زیادہ حسین تمہین ملجائے تو مجکو بھی اسکی ایڑی چوٹی پر سے اسی طرح صدقہ کرنے کو تیار ہوجاؤ جس طرح اُس ناشاد بیچاری کو اس وقت مجھ پر سے صدقہ کر رہے ہو بس مجکو خوب اچھی طرح معلوم ہوگیا کہ تم بڑے قریبے مروڑے ہو اور انتہا درجے کے چالاک بھلا ہم ایسی شاہزادیان

ذکا ہیکو تمھارے دام مکر و فریب مین آنے لگی تھین شاہزادے نے کہا کہ اے ملکہ
جب میرا مکر و فریب آپ پر یون ظاہر ہو گیا کہ بیشک مین فریبی ہون اور آپ کے
دل مین میری طرف سے یہ خیال خواہ مخواہ کا نقش فی الحجر جم چکا تو پھر میرا
ہلاک ہونا ہی بہتر ہی اور یہ کہکر پھر اپنے ہاتھون کو شاہزادہ حسینہ جمیلہ
سے چھڑانے لگا اسوقت ان دونون نے پھر رو باسی ہو کر عرض کی کہ حضور
اب تو ہمارے تمانبے کسی طرح نہین تھم سکتے ہین اسپر ملکہ جھلا کر خود شاہزادے
کی جانب جھپٹ پڑی اور ان دونون گائنون کو شاہزادے پاس سے ہٹا کر
شاہزادے سے جھنجھلا کر کہا کہ بس چھوڑ دو یہ کہکر شاہزادے کے ہاتھ پر
ہاتھ ڈال دیا اور کیلی کر کے خنجر چھیننا چاہا شاہزادے نے ملکہ کے ہاتھ ڈالتے ہی
اپنے ہاتھ کو نرم اور کمزور کر لیا تاکہ ایسا نہو ملکہ کو گاؤ روزی کرنے سے تکلیف
ہو اور ہاتھ مین چوٹ پہنچ لگ جائے اور اپنے دل مین یہ شعر بار بار پڑھنے لگے کہ ؎

نہ بجلی آنکھ بجلی کے ڈر سے		الٰہی یہ گھٹا دو دن تو برسے	

اتنے مین ملکہ نے ٹانگ مین ٹانگ ڈالکر شاہزادے کو زمین پر گرا دیا اور شاہزادے آہستہ سے تورا ہی ہو کر پیچھے
گرنے کے ساتھ ہی ملکہ انکی چھاتی پر چڑھ بیٹھی اسوقت کی حالت اور کیفیت اسوقت کا
سرور دیکھو سکندر رستم خود کو ایک عجیب لطف اور مزہ دے رہا تھا اور آنکھین
بند کیے ہوئے ملکہ کے تلے پڑے ہوے تھے کبھی آنکھین بند کر لیتے تھے اور ذرا
ذرا سی آنکھین کھولکر ڈرتی ہوئی نظرون سے ملکہ کی چاندسی صورت کا جلوہ دیکھ
لیا کرتے تھے اور جسوقت چھینا جھپٹی مین اتفاقاً ملکہ کا ڈوپٹہ بیساختہ روکش
کوہ نور سینہ سے سرک جاتا تو گویا دریاے نور کے دو حباب نوچیز نظر آجاتے
اور انکے دیکھتے ہی شاہزادے اسی لطف و سرور کی حالت مین یہ دوہا زبان
پر لاتے کہ ؎ امی بلا ہل مدھ بھرے سیت شیام رس نار + جیت مرت
جھک جھک پرت جہ چتوت اک بار + اور کبھی ملکہ کی آنکھون کو کنکھیون سے
دیکھتے اور اس دلکش دوہا سے رطب اللسان ہوتے کہ دوہا۔ ایک تو نینا مدھ بھرے
اور دوجے انجن سار + ارے باری کو دیت ہی منوارن ہتھیار + اور کبھی جوش
سرور مین یہ مطلع پڑھتے کہ ؎ سرمہ مفت نظر آخر ہوا ہی بار کو + نیلگون گنڈا پھا یا مردم بیمار کو
آخرکار ملکہ نے شاہزادے کا ہاتھ مڑوڑ کر خنجر آبدار چھین لیا اور سینہ سے نیچے
اتر آئی۔ ملکہ کا سینہ پر سے اتر جانا تھا کہ شاہزادے پر پھر غشی کی حالت طاری
ہو گئی۔ ادھر ملکہ نے جب دیکھا کہ تمام ہمیار ستارے جو گلشن آسمان پر جہان
تہان متکس تھے خاور کی جھلک سے یک بیک چمک چمک کے پردۂ اطلس
زنگاری فلک پر منھ چھپا چھپا کر جانے لگی اور شمع سحری کے مانند مشعل مہتاب
جھلملانے لگی نسیم عنبر شمیم کے جان بخش جھونکے گلشن جنت نعیم سے آنے لگے

مرغان چمن ہر ہر شاخ پر بتہیۂ ترمزمہ سنجی صبح گاہ گنگنانے لگے باغ کے خاموش غنچون نے تسبیح صبح کے لیے زبانین کھولین بلبلین جا بجا گلبنون کی شاخون پر بولین سے جھونکا جو درختون کو لگا سرد ہوا کا + مرغان چمن کرنے لگے ذکر خدا کا ملکہ شاہزادے کو اسی خشمی کی حالت مین چھوڑکر فورًا معبد گاہ کے باہر نکل آئی اور اپنا تخت یاقوت نگار طلب کیا جب تخت حاضر ہوا تو سوار ہوکر اور نقاب چہرہ تابان پر ڈالکر اتیت کی منڈھیا کی جانب متوجہ ہوئی سر سے پاؤن تک عرق عرق خشم آلود اور حکم دیا کہ اس اتیت کو فورًا پکڑکر میرے سامنے لاؤ حکم پاتے ہی تلماقلیان اور ترک سوار نبان دوڑین اور آن کی آن مین وہ حضرت نعمان کو جنکا لقب اس معبد گاہ مین اتیت تھا گرفتار کرکے ملکہ کے روبرو لائین ملکہ نے نعمان سے پوچھا کہ او اتیت بندۂ خدا تو نے یہ کیا حرکت کی تیری وہی مثل ہی کہ دریا مین رہنا اور مگرمچھ سے بیر باندھنا۔ نعمان نے دست بستہ عرض کیا کہ یہ شخص سر جھاڑ منھ پہاڑ دکھیارون مصیبت کے ماروں کی سی صورت دونون باگون مین یک لخت بڑے بڑے آبلے پڑے ہوے جب میرے سامنے آیا تو مجکو اسکی صورت دیکھنے کے ساتھ ہی مرحمت سامری وجمشید کا خیال آیا مین نے فورًا اسکو پانی بلایا اور اسیوقت اس شخص سے کہا کہ تم یہان سے فورًا جدھر مناسب سمجھو چلے جاؤ اس مقام مین ایک دم کے دم بھی قدم نہ ٹکاؤ کیونکہ یہ مقام ہرگز تمھارے قیام کرنے کا نہین ہی اس مقام کا یہی طریقہ اور یہی آئین ہی کہ جسکے تقدیر ہو چاہے اسیرا دل تو کسی طرح اس معبد گاہ کے اندر قدم ہی نہ رکھنے پائے اور اگر کسی اتفاق سے چلا بھی آئے تو کھانے پانی کی قسم مین جس چیز کا حاجتمند ہو فورًا اسکو عطا ہو اور اسی دم چلا جائے اور اسکے علاوہ آج ہماری ملکہ نوبہار سرخ پوش کا معبد گاہ مین رونق افروز ہونے کا دن ہی لہذا اگر تم ٹھہرے اور ملکہ نے آکر دیکھا یا کسی طرح انکو تمھارے آنے اور ٹھہرنے کی خبر ہو گئی تو تم پر عتاب شاہی نازل ہو جائیگا اور تمھارے ساتھ ہم پر بھی بڑا زوال آئے گا لیکن اس بندۂ خدا نے کسی طرح ہمارا کہا نہ مانا اور یہین پڑا رہا کہ اتنے مین حضور فیض گنجور سراپا نور کی سواری آئی مین نے اسکو بخوف حضور اپنی منڈھیا مین پوشیدہ کر رکھا اتنی خطا کا بیشک گنہگار ہون امید وار عفو سرکار ہون اور اسکے بعد سے جو کچھ حالت پیش آئی وہ سب تو حضور نے خود ہی ملاحظہ فرمائی۔ ملکہ نے تیوری بدل کر کہا کہ تمھارا یہ عذر لنگ قابل سماعت اور لائق پذیرائی ہرگز نہین ہی یہ کہکر آواز دی کہ کوئی حاضر ہی خلماقلیون نے آواز پر آوازین دین کہ حاضر

ملکہ نے کہا کہ اس اتیت کو فوراً قتل کرو اس حکم کا نافذ ہونا تھا کہ فوراً ایک خواص
شمشیر کھینچکر اتیت کے سر پر آگئی۔ ادھر وہ خواص نعمان کے سر پر آئی تھی
کہ اُدھر اس شہزادے کو اس غشی کی حالت سے افاقہ میسر ہوا اور ہوش
آتے کے ساتھ ہی اتیت کے گریہ و بکا کی آواز شاہزادے کے کان مین
آئی آواز کے سنتے ہی شعلہ جوالہ کے مانند باہر نکل آئے اور ملکہ سرخ پوش کیطرف
یون خطاب کیا کہ اے جلاد بیرحم قتل کرنے کا سزاوار تو یہ گنہگار ہی نہ کہ یہ بیگناہ
اتیت آخر مجکو یہ تو معلوم ہوجائے کہ اس بیگناہ اتیت نے ملکہ کا کونسا
جرم کیا تصور کیا جس پر اسکی نسبت قتل کا حکم دیا ہی ملکہ نے شاہزادے
سے کہا کہ او فریب کار مکار اتنا یاد رکھیو کہ تو تو ہمیشہ تنکے چنتا پھرے گا اور
کوہ و دشت بین درختون سے سر ٹکرا کر جان دیگا پھر ہم اپنی تلوار تیرے خون
سے کیون آلودہ کرین اسکے بعد پھر خواص کو حکم دیا کہ اتیت کو فوراً قتل کر خواص
تلوار اٹھا کر چاہتی تھی کہ نعمان کا سر قلم کردے مگر چونکہ حق تعالے جل شانہ
اتیت کی جان کا حافظ اور نگہبان تھا کیا مجال تھی کہ نعمان کا بال بانکا ہوسکتا
اور ایک نہین ستر حکم بھی اگر ملکہ نافذ کرتی تو کچھ کارگر نہوتے مثل مشہور ہی
اور مثل کیسی اصل بات ہی کہ۔ دوہا۔ جاکو راکھے سائیان مار نہ سکے کوے
بال نہ بانکا کرسکے جگدو جگ بیری ہوئے۔ اور اسی مضمون کو کسی فارسی گو استاد
نے بھی خوب نظم کیا ہی کہ ؎ اگر تیغ عالم بجنبد ز جائے نبرد رگے تا نخواہد خدائے
کہ جون ہی خواص نے تلوار کا وار کرنا چاہا تھا وون ہی ایک کوکا ہوکر اوج فلک
سے ایک ہاتھ پیدا ہوگیا اور اتیت کو اڑا کر آسمان کی طرف لیتا ہوا چلا گیا
ملکہ نے یہ ماجرا دیکھتے ہی بے تحاشا آواز دی کہ اے سمن اور یاسمن جادو دیکھو تو
اس اتیت کو کون لیے جاتا ہی اور کدھر لیے جاتا ہی سمن و یاسمن نے
ملکہ کا حکم پاتے ہی بزور سحر اپنے اپنے بازوون مین پر و بال پیدا کیے اور
بلندی فلک پر پہونچکر اس اتیت کے پیچھے جھپٹین جب قریب اس ہاتھ
کے پنجہ کے پہونچین تو یکایک ایک ایسی ہیبت ناک آواز ان دونون
کے کان مین آئی کہ اس آواز کے سبب سے یہ دونون کی دونون
بدحواس ہوگئین اور اپنے اپنے سحر یکقلم اور بالکل بھول گئین ناچار
جہان تک پہونچ چکی تھین وہان سے واپس آئین اور ملکہ کے حضور مین
کانپتی تھرتھراتی ہوئی حاضر ہوئین۔ ملکہ نے بے نیل مرام دیکھکر غصہ سے
پوچھا کہ کیون تم اس اتیت کو اپنے ہمراہ کیون نہ لائین خالی ہاتھ کیون
واپس آئین عرض کیا کہ ایک ایسی خوفناک آواز ہمارے پہونچ جانے
کے بعد پیدا ہوئی جس سے ہم دونون اپنا اپنا سحر یکقلم بھول گئین

سمن دیا سمن کا یہ جواب سنکر ملکہ اسی عضبناکی کی حالت مین اپنے تخت یاقوت لگا
پر سوار ہو گئی اور کہا کہ خبر دیکھا جائے گا بعد اسکے تخت کو روان کرنے کا
حکم دیا اور نادرہ بانو سے کہا کہ بی بی اب تم اپنے گھر بیٹھو جب ضرورت ہوگی
بلا لیا جائیگا۔ افسوس اور ہزار افسوس ہی کہ تمنے ایک مرد نامحرم سے اور
مجھ سے دھینگا مشتی اور کشتی کرائی۔ کیا کہون بی نادرہ کہ تمنے کیسا سلوک
میرے ساتھ کیا ہی اور میری صدہا طرح کی رعایتون اور ناز برداریون کا کیا خوب
عوض دیا ہی بعد اسکے جس جاہ وجلال کے ساتھ آئی تھی اسی تزک و تجمل سے
ایک جانب روانہ ہو گئی۔ نادرہ بانو بھی چار ناچار سلام کرکے اپنے
گھر کی طرف چلی آئی۔ اب جو شاہزادے نے غور کیا تو وہ سارا مکان ہوکا
میدان نظر آتا تھا حد سے زیادہ افسردہ و آزردہ چمہ پڑھتے ہوے چلکہ چمسہ

نشان پا یہ کس بیباک کا ہی	تصدق جان ہی اور دل فدا ہی
پتہ اٹکھیلیون کا دے رہا ہی	ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہی

سے دیتی ہی شوخی نقش پا کی

ملکہ کی خاک نقش قدم کو اپنی آنکھون سے لگاتے ہوے قریب دریا کے پہونچے
اور جی مین یہ ارادہ کیا کہ اب زندگی سے کنارہ کرو اور زیست کے حباب
کو اس دریاے زخار مین ڈوب کر نیست و نابود کر دو کیونکہ اب اس
بحر خوبی سے مدت العمر بھی کا ہیکو ملاقات میسر ہوگی یہ عزم مصمم کرکے
دریا مین کود نے کا قصد کیا تھا کہ اسکے ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اے دل
تو تیرنا خوب جانتا ہی جانکنی کی تلخی سخت مشکل ہوتی ہی جب دم گھٹنے لگے گا
بے اختیار تیرنے کی طرف خیال رجوع ہو جائے گا اور تیرتا ہوا کبھر آئے گا
جان ہرگز نہ نکلے گی لاؤ اس سے یہ بہتر ہی کہ اس محبوب دلسوز کے عشق مین
سبت سی لکڑیان انبار کرکے اور آگ مین جلکر مر جاؤ کیونکہ جیسی وہ جان
دجگر کی جلا کر خاک کرنے والی بے مروت اور بے دید و بے پروا ہی ویسی ہی
یہ آتش بھی بے دید و بے وفا ہی اور ایسی بے وفا کہ اگر کوئی سو برس اسکی
پرستش کرے اور سو برس اسکا نگہبان رہے وہ بھی اگر ایک دم بھر کے لیے
اسکا ہمنشین نہ جائے تو فوراً جلا کر اسکو خاک کر ڈالے کچھ پاس نہ کرے بحکم گنگ

اگر صد سال گبر آتش فروزد	چو یک دم اندران افتد بسوزد

بیشک آگ ہرگز ایک ذرہ رعایت نہ کرے گی جلا ہی کے جان چھوڑے گی
یہ خیال کرکے شاہزادے نے دریا سے پھر کر سبت سے درختون کی لکڑیان
ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر ٹیلے کے نیچے انبار لگا دین اور بعد اسکے ان لکڑیون
مین آگ دیکر خود بالاے ٹیلہ جا کر بیٹھا اور یہ شعر بصد حسرت و یاس پڑھا کہ سہ

کوئی ذرہ تو اُسکے تئیں دامان اُڑکے پہونچے گا	یہ مشت خاک اُسکی راہ مین برباد کرتے ہین

اور صحرا کی جانب حسرت کے ساتھ دیکھکر یون آواز دی کہ ای مجنون اور ای فرہاد کہان ہو آؤ اور ہمارا ساتھ دو بعد اس کے یہ شعر پڑھا۔ ؎

چڑھا منصور سولی پر بیکاراعشقبازون کو	یہ اُسکے نام کا زینہ ہی آگے جسکا جی چاہے

جب کسی کی آواز نہ آئی اور کسی جانب سے کسی طرح کا کوئی جواب گوش زد نہین ہوا تو چاہتا تھا کہ جست کرکے اس دہکتی ہوئی آگ کے انبار مین جسکے شعلے سیکڑون گز کی بلندی تک پہونچ رہے تھے یکایک اپنی جان کو ڈال دے کہ اسی اثنار مین شاہزادے کی جانب پشت سے یہ آواز آئی کہ خبردار ایسی حرکت ہرگز نہ کرنا اس آواز کے سنتے کے ساتھ ہی شاہزادے کا ذہن اسطرف منتقل ہوا کہ شاید ملکہ سرخ پوش کو میرے حال زار پر کچھ رحم آیا اور ہو نہ ہو اُسی نے اپنے فرستادہ کو بھیجا ہی بس اس خیال کے آتے ہی آگ مین کودنے سے ٹھٹک رہا اور آواز دینے والے کی طرف خیال دوڑایا کیا جب وہ آواز دینے والا قریب آپہونچا تو بڑے جوش و خروش کے ساتھ اُسکی طرف یہ خطاب کیا کہ ؎

اے پیک راستان خبر یار ما بگوے	احوال گل بہ بلبل ہستا نسرا بگوے
کجا تم دشمن صبر و شکیب عاشق دلفریب	

ملکہ سرخ پوش کے پاس سے آئے ہو اُسنے جواب دیا کہ بلے ای آقا بلے۔ ادھر تشریف لائیے کہ مین آپکو مژدۂ جانفزا سناؤن یہ کہکر آواز دہندہ نے ایک کاغذی خیمہ اپنی جیب سے نکالکر استادہ کیا اور شاہزادے کو اُس خیمہ کے اندر بلایا شاہزادے نے کہا کہ پہلے مجھے مژدہ سناؤ تو مین آگے قدم بڑھاؤنگا اور خیمہ کے اندر آؤنگا آواز دہندہ نے کہا آپ تشریف تو لائین وہ مژدہ ایسا ہی کہ آپ کے خیمہ مین داخل ہو جانے کے بعد ہی کہا جا سکتا ہی یہکر آواز دہندہ نے ایک بلورین جام مین ایک مرصع شیشے سے پانی بھرا اور کہا کہ ملکہ نے فرمایا ہی اس پانی کو پی لو اور بے قرار اور نزار دل کو ٹھنڈا کرو اور آنکھون مین بھی لگاؤ شاہزادے نے یہ مژدۂ حیات بخش سنتے ہی آواز دہندہ کے ہاتھ سے بڑھکر انتہا درجہ کے شوق و ذوق کے ساتھ وہ جام بلورین پانی کا مہیب ہاتھ مین لے لیا اور چونکہ بڑی دیر سے تشنگی غالب ہو رہی تھی لیکن جانکر نہین پیا تھا دریا کے کنارے سے پیاسا ہی پھرا تھا اور حالت یہ تھی کہ فرط تشنگی سے شوق آب مین جان لبون پر آآکر پھر بیٹھ جاتی تھی غٹ غٹا کے سارا جام نوش کیا اور آنکھون کو بھی تر کر لیا جس سے ہوش و حواس درست ہوئے اور وہ گھبراہٹ اور وہ کشمکش قلب کی کم ہوئی بعد اسکے آواز دہندہ نے ایک پارہ نان جوین اپنی جیب سے نکالکر شاہزادہ کے پیشکش کیا اور کہا کہ یہ روٹی کا ٹکڑا بھی نوش کرو جب شاہزادہ نے ٹکڑا روٹی کا بھی نوش کر چکا

تو آوارہ وہندہ سے کہا کہ اے شاہزادے بھلا کوئی اس درجہ بھی مفتون و شیدا ہوتا ہی
اسطرح بھی مفت اپنی جان عزیز کھوتا ہی جیسے آپ جان گنوانے اور خود جلکر فنا
ہوجانے پر آمادہ اور مستعد ہوگئے تھے اگر مین تھوڑی ہی دیر کے لیے اور نہ آتا تو
آپ کی لعل سی جان مفت ضائع ہوئی تھی اور ایسی ناسمجھی اور ایسی بے استقلالی
سے جان دینے کا نتیجہ اور انجام یہ ہوتا کہ آپ کا بھی انھین شہیدون مین نام ہوتا
جنکے نام کے لینے سے بھی مجکو شرم آتی ہی۔ اب آپ مجھے اچھی طرح بجا سنیے کہ
میرا نام شمس جنی ہی اور باپ میرا عبد الرحمن جنی ہی مین خاص ملکہ آسمان پری
کا ملازم ہون جو شہپال بن شاہرخ کی دختر نیک اختر ہی بعد اس بزرگ کے
انتقال کے ملکہ قریشیہ سلطانہ اسکی جانشین اور مالک ہوئی چنانچہ اب وہی
مالک ہی مجھے ملکہ آسمان پری نے یون حکم فرمایا کہ سکندر رستم خوشاحی
طلسم کی غرض سے گئے ہین آپ بھی فوراً انکی خدمت مین جائیے کیونکہ وہ
ابھی بالکل ہی نادان اور بچے ہین لہذا یہ حکم نافذ ہوتے کے ساتھ ہی مین آپکی
خدمت مین روانہ ہوا اور ایک آن کی آن مین یہان حاضر ہوگیا ہنگام
روانگی بجاے خود جو مین نے آپکی ملاقات میسر ہونے کی نسبت رمل دیکھا
تھا تو رمل کے قاعدون کی رو سے مجکو معلوم ہوا کہ اگر فلان فلان مقدار کی
ساعتین گذر جائینگی تو پھر ہرگز مین آپ کو زندہ نہین پاؤنگا اسی لحاظ
سے اسی دم آپکی خدمت مین روانہ ہوگیا بارے خداوند تعالی و تقدس
نے مجکو آپکے عالم حیات ہی مین آپکی ملاقات سے بہرہ مند کرا دیا
ورنہ سخت مشکل اور بڑی دقت پیش آتی کہ ایک تو آپ کی جان عزیز مفت
جاتی مین آپکا جمال باکمال نہ دیکھتا دوسرے یہان سے واپس جاکر اپنی آقا
ملکہ آسمان پری کو کیا منہ دکھاتا اور نیسرے خدا جانے کہ ملکہ آسمان پری
کی آپ کے دشمنون کی جان عزیز ضائع جانے سے کیا حالت ہوتی چوتھے
معلوم نہین کہ ملکہ کی ضعیفہ مادر مہربان پر اپنی بیٹی کی پریشان حالی اور غمگینی
سے کس قدر افسردگی افزا اثر پڑتا جسکا بُرا اثر انکے تمام ملک اور تمام
اتباع پر نہ جانے کب تک اور کس قدر رہتا۔ المختصر اب آپ کو لائق ہی
کہ اپنے دل کو سنبھالیے اپنے قابو مین لائیے اور طلسم کے فتح کرنیکی طرف
توجہ فرمائیے شاہزادے نے کہا کہ اسمین شک نہین جو باتین آپنے
بتلایا ہی اس سے میری طبیعت کو حد سے زیادہ تسکین ہوئی اور جو جو خیالات
میرے دل و دماغ کو گھیرے ہوے تھے کسی قدر کم ہوگئے شمس جنی
نے کہا الحمد للہ یہ خداوند کے نام پاک کی برکت ہی۔ یہ فرمائیے کہ اب
آپکو کونسی فکر اور کونسا تردد باقی ہی شاہزادے نے کہا کہ اسوقت

نادرہ کج ابرو سے کسی طرح ملاقات ہونا چاہتا ہون اسلیے کہ مین کج ابرو کو مثل
اپنی خواہر کے سمجھتا ہون شمس جنی شاہزادے کی یہ آرزو سنکر زیر لب مسکرا دیے
اور کہا کہ مین آپ کو ایک اسم بتاتا ہون اسکو باوصف جملہ شرائط طہارت اگر آپ
تین روز بلاناغہ ایک مقام خاص مین بیٹھکر ایک خاص وقت مقرر کرکے پڑھینگے
تو اس اسم شریف کی برکت سے مجکو یقین کلی ہی کہ اگر ایک پہاڑ کو اپنی جگہ سے
ٹل جانے کی تمنا فرمائینگے تو پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ضرور ٹل جائیگا شاہزادے
نے کہا کہ جان مین تہ دل سے پڑھونگا اور تین دن کیسے تیس دن پڑھونگا بعد
اسکے شاہزادہ بحسب ہدایت شمس جنی دریا سے غسل کرکے اسی کاغذ کی منڈھیا
مین جو اسمار الٰہی کی برکت سے شمس جنی نے اسادہ کی تھی آکر بیٹھے اور شمس جنی
نے اسم مذکور تلقین کیا شاہزادے نے بعد ادائے نماز مغرب کے نہایت
خشوع و خضوع کے ساتھ بڑے ذوق و شوق سے اس اسم کو شروع کردیا
اور تین روز برابر مغرب کی نماز ادا کرچکنے کے بعد پڑھا تیسرے روز جب وہ اسم تمام
کیا تو از غیب ایک مرغ زرین بال پیدا ہوکر شاہزادے کے حضور مین حاضر ہوا
اور اپنی زبان حال سے یون عرض کیا کہ ای شاہزادے مجکو آپ نے یاد فرمایا
مین حاضر ہون شمس جنی نے شاہزادے کو اشارہ کیا کہ آپ کا جو مطلب ہی
وہ اس مرغ کے روبرو بیان فرمایئے شاہزادے نے مرغ سے کہا
کہ مجکو نادرہ بانو کج ابرو کے مکان پر پہونچادے مرغ نے کہا کہ بسم اللہ
تشریف لے چلیے یہ کہکر اپنی پیٹھ پر شاہزادے کو بٹھالیا اور تھوڑی دیر نہ گذری
پائی تھی کہ نادرہ بانو کے باغ مین شاہزادے کو پشت پر سوار کیے ہوے
جا اترا نادرہ بانو کی نظر جو یکایک شاہزادے پر پڑی تو متعجب ہوکر اپنی جگہ
سے اٹھ کھڑی ہوئی اور تھوڑی دور چبوترہ تک برسم استقبال شاہزادے کے
قریب آکر نہایت گرمجوشی اور بڑے تپاک اور محبت سے شاہزادے کو سلام
کیا اور یہ شعر زبان پر لائی کہ ؎ روان منظر چشم من آشیانہ تست
کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست + بعد اسکے شاہزادے کو اپنی بارہ دری
کے اندر لیگئی اور صدر مسند پر رونق افروز کیا اور خود پائین مسند
مؤدبانہ بیٹھی اور یون عرض کیا کہ آپ یہان تک کیونکر اور کس ذریعہ سے تشریف
لائے اور کس نے آپ کو میرے مکان کی رہنمائی کی کہ آپ مجھ کنیز تک پہونچے ؎

یہ وہ مکان ہی کہ اسمین تک جبی نہ پہونچے جس تک کسی بشر کا	
وہ کونسا خضر راہ تھا جسنے پتا بتایا ہمارے گھر کا	

شاہزادے نے صاف صاف جو واقعہ تھا بیان کیا کہ مرغ زرین بال مجھکو اپنی پشت
پر سوار کرکے تمہارے باغ تک لایا اور شمس جنی نے مجھے ایک اسم بتایا

جس اسم کے پڑھنے سے مرغ زرین بال میرا مسخر ہو کر میرے پاس حاضر ہو گیا تھا
اے خواہر دلنواز مین تجھے دیکھکر بہت ہی محظوظ و مسرور ہوا نادرہ بانو نے
ایک رقعہ فوراً لکھکر اپنی ایک خواص کو دیا وہ خواص رقعہ لیکر روانہ ہو گئی ایک
ساعت کے بعد شاہزادے کیا دیکھتے ہین کہ پردہ یکایک اٹھا اور حور یا رجنی
نادرہ بانو کی ماں پردہ کے اندر سے نکلکر باہر آئی اور اسکا باپ اسرار جن بھی
اسکے ساتھ آیا نادرہ بانو نے شاہزادے سے عرض کیا کہ یہ میری والدہ ماجدہ
اور یہ میرے والد بزرگوار ہین نادرہ کے یہ کہتے ہی شاہزادہ اپنے مقام سے سرو قد
ان دونون کی بزرگداشت کے لیے اٹھ کھڑا ہوا اسرار جن نے ہر چند بہت اصرار
کیا کہ آپ تکلیف نہ فرمائین ہائین ہائین یہ آپ کیا غضب کرتے ہین کہ ہماری
تعظیم کے واسطے اٹھتے ہین ہم تو آپ کے نمکخوار ہین فرمان بردار ہین۔ حوریا رجنی
نے آتے ہی شاہزادے کی دونون ہاتھون سے بلائین لین اور شاہزادے کو
مسند پر بٹھا کر خود بھی بائین مسند نادرہ بانو کی طرح بیٹھ گئی اور شاہزادے سے
آنے کا باعث دریافت کیا شاہزادے نے وہی روایت حرف بحرف بیان کی
جو نادرہ بانو سے کہی تھی بعد اسکے حوریا رجنی نے نادرہ کو آنکھ کا اشارہ دیا
کہ نادرہ بانو تو اٹھکر اس مقام سے کسی دوسرے کمرے مین کسی کام کے حیلہ
سے چلی گئی اور اسرار جنی نے اس اسرار غیبی کو جو پوشیدہ تھا شاہزادے پر
ظاہر کیا اور یون کہا کہ جس سے نادرہ بانو منسوب ہے وہ میرا بھتیجا ہے اسکی
شادی آپ ہی کے آنے پر منحصر کی گئی تھی کہ طلسم کے فتح کرنے کے بعد جب
آپ رونق افروز ہونگے تو اسکی شادی کی جائیگی شاہزادے نے یہ تقریر
اسرار جن کی سنکر اور بے اختیار ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچکر اسرار جن
سے سوال کیا کہ ای بزرگوار بھلا یہ تو بتائیے کہ ہماری شادی بھی کبھی ملکہ سرخ پوش
سے ہوگی یا نہین شاہزادے کے اس سوال کو سنکر حوریا رجنی نے اپنا سر جھکا لیا
اور اسرار جن ہنس دیا اور کہا کہ کیسے سمجھدار ہین جب حضور ماشاء اللہ
طلسم کو فتح کر لینگے اور طلسم کشا لقب ہو جائے گا اسوقت ملکہ سرخ پوش
خود بغیر بلائے حضور کی خدمت عالی مین لونڈی کے مانند حاضر ہوگی آپ اسقدر
گھبراتے کیون ہین۔ پھر شاہزادے نے دوسرا سوال اسرار جن
سے یہ کیا کہ ایک دوست میرا معبد گاہ سامری مین بصورت ایک انیت
کے تمثال بند پڑا تھا اور اسی معبد گاہ سامری سے اسکو ایک نجہ آکر بے وقت
اٹھا لے گیا تھا مجھے اپنے اس دوست کی بھی بہت بڑی فکر ہے اسرار جن
نے یہ سوال سنکر جواب دیا کہ شاہزادے آپ اس تھوڑی سی بات کے لیے
کیون فکر و تردد مین ہین مین آپ کے اس دوست کو ابھی اسی دم بلائے لاتا ہون

یہ کہکر شاہزادے کے پاس سے اٹھکر روانہ ہوگیا اور تھوڑی ہی دیر کے بعد نعمان کو
اپنے ہمراہ لیکر واپس حاضر ہوا نعمان نے آتے کے ساتھ ہی شاہزادے کو
نہایت ادب و تعظیم کے ساتھ سلام کرکے مراسم قدمبوسی ادا کیے بعد اسکے
عرض کیا کہ حضور اُس روز ملکہ کے روبرو سے مجکو یہی اسرار جن جاکر اپنے
یہان اٹھالائے اور اُس روز سے آج تک مجکو نہایت درجہ راحت اور آرام
کے ساتھ رکھا اور انتہا مرتبہ کی خاطر و مدارات سے پیش آتے رہے اور گاہ و
بیگاہ مجکو یہ مژدہ دیتے رہا کرتے تھے کہ تم گھبرانا نہین ہر طور سے خاطر جمع رکھنا
تمھارے شاہزادے عنقریب خود ہی یہان تشریف لاوینگے چنانچہ آج حضور کی
خدمت مین حاضر کردیا اور اللہ پاک کا ہزار ہزار شکر ہے کہ آپکی زیارت نصیب
ہوئی۔ شاہزادہ نعمان سے ملکر بہت ہی خوش ہوا اور اسرار جن کا شکریہ ادا
کیا۔ بعد اسکے اسرار جن نے ایک منقش انگوٹھی اور بازو بند نہایت ہی گرانبہا
شاہزادے کے حضور مین بتقریب نذر پیشکش کیا اور یون کہا کہ یہ بازو بند میری طرف
سے شمس جنی کے بازو پر خاص اپنے دست مبارک سے باندھ دیجیے گا
اور یہ انگوٹھی بھی خاص اپنے دست مبارک سے شمس جنی کے ہاتھ مین
پہنا دیجیے گا شمس جنی حضور کی نہایت درجہ اطاعت اور خبرداری کریگا
اور میرا ظاہر ہوجانا ہنوز مناسب وقت نہین ہے یہ کہکر خود شاہزادے
سے رخصت ہوگیا اور حوریا، جنی اور نعمان دونون کو اپنے ہمراہ لیتا گیا
بعد اسکے نادرہ بانو حاضر ہوئی اور طرح طرح کے طعامہاے لطیف و لذیذ
حاضر کرکے شاہزادے کو قسمین دے دیکر کھلائے جب شاہزادہ کھانے سے فارغ
ہوچکا تو موتنی اور رقص و سرود کی صحبت گرم ہوئی۔ جسوقت گائن نے میر کی
اس غزل کو شروع کیا کہ غزل

غم رہا جبتک کہ دم مین دم رہا	دل کے جانیکا نہایت غم رہا
سنتے ہین لیلیٰ کا خیمہ تھا سیاہ	اسمین مجنون کا صدا ماتم رہا
میرے رونیکی حقیقت جسمین تھی	ایک مدت تک وہ کاغذ نم رہا
واہ ری دلچسپی رخسار یار	آنکھ کی پتلی کا تل ان جم رہا
میرے رونے پر جو اسنے ہنس دیا	برق چمکی ابر باران تھم رہا
صبح گذری شام ہونے آئی میر	تو نہ جونکا اور مدت دن کم رہا

شاہزادے کو اس غزل کے ہر ہر شعر ہر ہر مصرع ہر ہر لفظ پر اسقدر وجد پیدا ہوا اور
اسقدر بیخودی اور وارفتگی کی حالت طاری اور ساری ہوئی کہ نادرہ بانو گھبرا گئی اور اپنے
جی مین کہنے لگی کہ خدا خیر کرے ایسا نہو کہ شاہزادے کے دشمنون کی حالت وجد و حال
بڑھتے بڑھتے دیوانگی اور جنون کی حد تک پہونچ جائے اور خوشی و عیش و عشرت مین

ایک جانگزا اور روح فرسا رنج صورت دکھائے یہان تک کہ جب دیکھا کسی طرح
شاہزادہ اپنے ہوش مین نہین آتا ہی بلکہ وارفتگی کا عالم اور بڑھتا ہی چلا جاتا ہی
تو مجبور ہوکر گائن کو اشارہ دیا کہ خاموش رہے جس سے شاہزادے کی حالت بدلے
مگر جب گائن خاموش ہو رہی تو نادرہ کی خواصون مین سے ایک آزمودہ کار
خواص نے گائن کی طرف گھور کر کہا کہ یہ کیسا غضب کرتی ہو خاموش کیون
ہو رہین گائن نے آہستہ سے کہا کہ مین کیا کرون نادرہ بانو نے خود چپ
ہو رہنے کا اشارہ دیا مین چپ ہو رہی جب خواص نے یہ سنا تو جلدی سے
جست کرکے نادرہ بانو کے حضور مین گئی اور کہا کہ حضور نے یہ کیسا ستم کیا
کہ شاہزادے تو وجد و حال کی کیفیت مین ہین اور آپنے گائن سے گانا
موقوف کرا دیا شاید آپ کو یہ قاعدہ معلوم نہین کہ جب کسی کو کسی شعر
کے مضمون پر وجد و حال آتا ہی تو پھر وہ ہی شعر بار بار گانے والا گاتا ہی
اور جسوقت تک وہ وجد و حال کی کیفیت کم اور فرو نہین ہو چکتی ہی
برابر اسی شعر کی تکرار کیے چلا جاتا ہی کیونکہ اُس شعر کو چھوڑ کر دوسرا شعر
شروع کر دینے مین بھی سامع کو سخت روحانی تکلیف عارض حال ہو جاتی
ہی نہ کہ گانا ہی یکقلم موقوف کرا دینا اسمین تو خدانخواستہ سامع کی جان کا
بہت بڑا خوف ہی خواص کی یہ گفتگو سنکر نادرہ بانو کے حواس جمعہ اڑ گئے
اور گائن سے کہا کہ جلدی سے وہی شعر شروع کر دے جس شعر کو سنکر شاہزادے
کی حالت مین زیادہ تغیر پیدا ہو گیا تھا اور جب تک شاہزادے کی حالت نہ
سنبھلے اسوقت تک وہی شعر برابر گائے چلی جا۔ گائن نے مقطع کی رٹ لگا دی
جس سے معلوم ہوا کہ اس غزل کے مقطع ہی پر شاہزادے کی حالت مین
سخت تغیر پیدا ہوا تھا بارے جب گانا پھر شروع ہو لیا اور دس بارہ مرتبہ
گائن نے مقطع کو جی توڑ توڑ کے گایا اسوقت بیچین آنکھ آگ کا جلا ہوا آگ ہی
سے اچھا ہوتا ہی شاہزادے نے سر اُٹھایا اور اس سخت انقباض مین جو گانا دفعتہً
موقوف ہو جانے کے سبب سے شاہزادے کے عارض حال ہو گیا تھا تغیر پیدا ہونے لگا
اور رفتہ رفتہ پھر ایک انبساط کی کیفیت پیدا ہونی شروع ہو گئی نادرہ بانو
نے اُس خواص کو بہت کچھ انعام دیا اور بہت کچھ شکریہ بھی ادا کیا کہ
تیری آزمودہ کاری نے اس موقع پر بہت بڑا فائدہ دکھایا ورنہ خدانخواستہ
شاہزادے کے دشمنون کی جان ہی گئی تھی۔ جب نادرہ نے دیکھا کہ شاہزادے
کی حالت بہت اچھی طرح سنبھل چکی اسوقت شاہزادے سے دست بستہ
عرض کیا کہ اگر مزاج مبارک کے خلاف نہو تو آپ تھوڑی دیر قیلولہ فرمائیے
اور گانے کے برخاست ہونے کی اجازت دیجیے کیونکہ اس غزل کے مضامین

نے حضور مین بہت بڑا تغیر اور ایک بیخودی کا عالم پیدا کر دیا تھا افسوس مین کیا جانتی تھی کہ اس غزل سے حضور کے دشمنون کے دل و دماغ کو اس قدر تکلیف پہونچے گی ورنہ پہلے سے ہرگز اس غزل کو شروع ہی نہ کرنے دیتی شاہزادے نے کہا کہ واہ واہ تم نے خواہ مخواہ کھانے تو گوا نواع اقسام کے لطیف و لذیذ تنے موہنے کے اور مین نے کھائے بھی اور محظوظ بھی ہوا لیکن جس قدر لطف اور حظ گانے کی رعایت سے حاصل ہوا ہی کھانے کا حظ اسکا عشر عشیر بھی نہین ہوسکتا اسی خواہر کھانا تو فقط جسم اور اعضا کی غذا ہی گانا خاص روح اور دل اور جان کی غذا ہی خصوصاً اس میر کی غزل سے جو حظ روح کو حاصل ہوا ہی وہ لطف شاید مجکو اپنی تمام عمر بھی نہین بھولے گا۔ اور مین قیلولہ نہین کرونگا نہ گانے کے برخاست ہونے کی اجازت دونگا تمکو قیلولہ دیلولہ سے غرض ہی یا میرے دل میری روح کے محظوظ ہونے سے مطلب ہی نادرہ نے عرض کیا کہ نہین حضور کی خوشی سے فرض ہی شاہزادے نے کہا چلو بس فراغت ہوئی میری خوشی تو یہ ہی کہ آج اسوقت سے کل اسی وقت تک ایک نشست سے بیٹھا ہوا گانا ہی سنتا رہون کھانا بھی نہ کھاؤن حوائج ضروری کے لیے بھی گانے کی مجلس سے اٹھکر دم بھر کو نہ جاؤن نادرہ نے جب دیکھا کہ شاہزادے کا دل حد سے زیادہ گانے مین لگا ہوا ہی تو شاہزادے سے صرف یہ کہکر خاموش ہو رہی کہ جو حکم رانی ہین ہم آپکی ہین جسمین نری رضا ہی بادشاہزادے کی نظر بچاکر گائنون کو چپکے چپکے خوب نمائش کر دی کہ حتی الامکان اسی قبیل کی غزلین خواہ مخواہ گائین جنمین وصلت کی خوشیون کے اور عیش و طرب کے مضامین ہون مجبوری اور مفارقت کے دل آزار مضامین کی کوئی غزل کوئی ٹھمری ہرگز نہ گائین تاکہ شاہزادے کو تکلیف اور رنج و وجد کی کیفیت نہو بلکہ اگر کیفیت بھی ہو تو روح بخش اور فرحت افزا کیفیت ہو غرض اس غزل کے بعد اسی قبیل کی فرحت افزا اور سرور بخش غزلین گائی جانی رہین جیسی نادرہ نے نمائش کر دی تھی اور شاہزادہ ایک سرور کی حالت مین ایک حد اعتدال کے ساتھ جھومتا رہا کہ دفعتہً ایک شوخ مزاج گائن نے پھر میر کی یہ غزل شروع کر دی کہ غزل

جیون شور سے میر رو تا رہے گا	تو گاہے کو ہمسایہ سوتا رہے گا
مین وہ رونے والا اٹھا ہون جہان سے	جسے ابر ہر سال روتا رہے گا
تو یون شوق سے میر کو دے نہ گالی	جو ہمکو کہے گا وہ ہوتا رہے گا

اس غزل کے شروع ہوتے ہی شاہزادے کی آنکھون سے آنسوؤن کا مینھ برسنا شروع ہو گیا اور نادرہ کے زانو پر سر رکھکر خوب رویا شاہزادے کی یہ حالت دیکھکر اور شاہزادے کے سر کو اپنے زانو پر پاکر نادرہ کی طبیعت

بھی یکایک قابو سے باہر ہو گئی اور دونون کے رونون اسقدر زار قطار روئے کہ
ان دونون کی حالت دیکھکر سارے جلسہ کی طبیعت بے اختیار ہو گئی اور ہر ایک
خواص کی آنکھون سے یون آنسو جاری ہوئے کہ معلوم ہوتا تھا موتیون کی
لڑیان ہین کہ ٹکتی چلی آتی ہین یا پانی کے چشمے ہین جنمین سے پانی ہو کر بہنا ہی چلا
آتا ہی یہان تک کہ خود گائنون کا یہ حال ہو گیا کہ ہر ایک گائن بہ روئے روتے
بیخود ہو ہو گئی اور عجیب طرح کا سمان بندھا ہوا تھا کہ یکایک صبح کی نوبت بجنا
شروع ہوئی نوبت کی آواز نے شاہزادے کو دفعۃً یون ہوشیار کر دیا جیسے
کوئی کسی سوتے ہوے کو ٹہوکا دیکر یکایک جگا دیتا ہی اور چونکتے کے ساتھ ہی
آسمان کی طرف جو نظر گئی تو دیکھا کہ سارے تارے صبح سحر کے مانند جھلملا رہے
ہین شاہ خاوران کی آمد آمد کے تمام آثار پائے جا رہے ہین جلدی سے نادرہ
کو بھی شانہ پکڑ کر ہلایا گانے کے برخاست ہونے کا ذکر فرمایا اتنے مین
صبح کا ستارہ چمکا شاہزادے نے تہیہ نماز صبح کر کے وضو کیا پہلے نماز صبح
ادا کی پھر مختصر سا وظیفہ پڑھا پھر نادرہ کو زور بر تبلایا اور بڑی شفقت اور
پیار و اخلاص سے فرمایا کہ ای خواہر عزیز تو اب ہم رخصت ہوتے ہین تمہین حافظ
حقیقی کی حفاظت اور نگہبانی مین سونپا ملکہ نادرہ بانو رخصت کا لفظ سنتے ہی
آنکھون مین آنسو بھر لائی اور ہر چند روکا مگر شاہزادے نے نہایت نرمی
اور محبت کے الفاظ مین زیادہ قیام کرنے کی نسبت عذر کیا غرض دیر تک
ملکہ کی جانب سے منجانے پر اصرار اور ادھر سے انکار رہا آخر کار ناچار
نادرہ بانو کو رخصت ہی کرتے بن پڑا شاہزادے نے رخصت ہوتے ہی وہی اسم
پڑھا پڑھتے کے ساتھ ہی مرغ زرین بال آکر حاضر ہو گیا شاہزادہ بدستور
اسکی پشت پر سوار ہوا مرغ زرین بال گرم رفتار ہوا شاہزادے کے
جاتے ہی گائنین انواع حلیات ملکہ سے مالا مال خرم و خوشحال اپنے اپنے
گھر گئین خواصین بھی رات بھر کی جاگی تھکی ماندی اپنی اپنی جگہ جا جا کر لیٹ
رہین جب سب اپنی اپنی طرف جا چکین تو نادرہ بانو بھی شاہزادے
کی جدائی کے رنج و الم سے ہم آغوش رات کی محفل کا سمان یاد کرتی
اور یہ شعر پڑھتی ہوئی کہ ؎ شب وصلت بہ رنگ خواب تھا سامان
شادیانہ ٭ سحر ہوتے نہ ساقی تھا نہ شیشہ تھا نہ پیمانہ ٭ اسی مسند پر دلدار
کے تکیہ پر سر رکھکر اور منہ لپیٹ کر پڑ رہی۔ ادھر شاہزادے با دل و جان
نادان و فرحان اسرار جن کا دیا ہوا ہار و بند اور انگوٹھی ہاتھ مین لیے
ہوے اپنے اسی کاغذی مکان کے دروازہ پر آکر اترے اور اترتے کے
ساتھ ہی چاہتے تھے کہ مکان کے اندر قدم رکھین کہ اتنے مین شمس جنی حبیت

کرکے جلدی سے دیمہ پر برسم استقبال آپہونچا اور شاہزادے کا ہاتھ پکڑے ہوے
اندر دن خیمہ کا غذی لے گیا خیمہ مین آتے ہی شاہزادے نے وہ بازوبند شمس جنی
کے بازو پر خود اپنے دست مبارک سے باندھا اور انگوٹھی بائین ہاتھ کی چھنگلیا مین
بسم اللہ کرکے پہنا دی اور کہا کہ مین نے اسرار جن کی طرف سے اسرار جن کی
ہدایت کے موافق چڑھاوے کی رسم ادا کردی آپ کو مژدہ اور مبارک ہو کہ نادرہ بانو
کے ساتھ آپ ہی کا عقد نکاح ہوگا اور چونکہ نادرہ بانو بجاے میری خواہر عزیزہ
کے ہی اسلیے مین اسکی شادی کی تقریب مین بھی بشرط حیات مستعار ضرور ضرور
شریک ہونگا شمس جنی نے نہایت ادب اور شرم سے جھک کر سلام کیا
اور کہا کہ یہ سب تو ہوتا رہے گا لیکن اب حضور فتاحی طلسم پر توجہ کرین اور
فتاحی طلسم کی نسبت کچھ فکر فرمائین شاہزادے نے کہا کہ جو کچھ تم بتاؤ اسکو مین
بجا لاؤن شمس جنی نے عرض کیا آپ کے بزرگون کا عمل ہمیشہ سے یون ہوتا
چلا آیا ہے کہ سبکے پہلے ایک خاص عبادتگاہ قرار دیتے ہین اور اسی عبادتگاہ
مین بیٹھکر نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ درگاہ قاضی الحاجات اور کافی المہمات
مین استغاثہ کرتے ہین پھر اس عبادتگاہ مین موقع عبادت پر جو کچھ ایماے غیبی ہوا
کرتا ہے اسی ایماے غیبی کی تعمیل مین مصروف ہو جاتے ہین شاہزادے نے شمس جنی
کی زبان سے یہ تدبیر سنتے ہی اسی روز ایک مقام خاص کو عبادتگاہ قرار
دیا اور جب دن تمام ہوا اور عابد شب زندہ دار ماہ نے عبادتگاہ فلک پر
اپنا نورانی مصلی بچھایا اور ہر ایک ستارہ اپنے اپنے زاویہ مین مصروف عبادت
حق ہوا شاہزادے نے نماز مغرب ادا کی اور اسی عبادتگاہ مین بیٹھکر بکمال خشوع
وخضوع بحسب دستور اپنے بزرگون کے بحضرت کافی المہمات رجوع کی اور
دست انابت بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کرکے یون عرض کرنے لگے کہ ای کس
بیکسان وای دادرس غریبان وای فریادرس مظلومان تو اپنی قدرت کاملہ
اور اپنی عنایات شاملہ سے میرے اس عقدۂ لاینحل کو مجھ پر سہل وآسان فرمادے
اور اس طلسم کے فتح ہو جانے کی تدبیر بتا دے اور اسیطرح الحاح وزاری
اور گریہ وبیقراری مین تمام شب بسر کرکے قریب صبح بے اختیار اپنے مصلے
پر سو گئے اور آنکھ لگتے ہی عالم خواب مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک مرد بزرگوار
جنکے چہرۂ منور سے نشان نجابت و شرافت و بزرگی یون آشکار ہی جیسے
آفتاب سے پرتو و ماہتاب سے ضو یکایک سامنے سے تشریف فرما ہوے شاہزادے
نے اسی خواب کے عالم مین سر و قد کھڑے ہوکر اُن بزرگوار کی تعظیم کی اور
آداب تسلیم بجا لائے اُن بزرگوار نے جواب سلام دیا اور بکمال شفقت کسے نہایت
نرم الفاظ مین یون ارشاد فرمایا کہ اے صاحبزادے رسید مژدہ کہ ایام غم تو بہ ماند

چنان نماند وچنین نیز ہم نخواہد ماند ✦ مژدہ باد کہ مجیب الدعوات کے لطف
وکرم سے تمھارا تیر دعا ہدف اجابت پر بیٹھا اور مجکو الہام فرمایا گیا کہ فورًا
جاؤ اور شاہزادے کو بشارت دو آگاہ کرو تا کہ شاہزادہ اپنے کام کی انجامدہی
مین مشغول ہو جائے شاہزادے نے اس خوشخبری اور مژدہ رسانی کے شکریہ
مین پھر تسلیم کی اور عرض کیا کہ حضور کے اسم مبارک سے آگاہ ہونے کا آرزومند ہون
مرد بزرگوار نے فرمایا کہ مجکو سلیمان کہتے ہین اور آصف بن برخیا میرا وزیر تھا چنانچہ
یہ طلسم جسکی فتاحی کے آپ عازم اور آرزومند ہین اسی آصف بن برخیا کا
قائم اور تیار کیا ہوا ہی - مین بحسب الہام ومشیت حاکم بے نظیر ایک پرچہ آپکے
سرھانے رکھے جاتا ہون جیسا کچھ کہ اس پرچہ مین لکھا ہوا ہو اسی کے موافق
کارروائی کیجیے اور اگر مندرجۂ پرچہ کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی تو یقینًا
دھوکھا کھائیے گا سخت پریشان وسرگردان ہو جائیے گا - جب سلیمان یہ سب
ہدایت فرما چکے اسوقت شاہزادے نے اپنے جی مین یہ ارادہ کیا کہ کسیطرح
ملکہ سرخ پوش کا حال بھی ان بزرگوار سے دریافت کرنا چاہیے کہ آیا میرا عقد
ملکہ سرخ پوش سے ہوگا یا کیا صورت پیش آنے والی ہی لیکن اسکے ساتھ ہی
ادب اور تہذیب اس سوال کرنے کی مانع ہوئی اور اب شاہزادہ اس کشاکش
مین مبتلا ہو گئے کہ ایک طرف شوق دل تو یہ تقاضا کر رہا ہی کہ جسطرح ممکن ہو
بزرگوار سے ملکہ سرخ پوش کے معاملہ عقد کو ضرور استفسار اور تحقیق کرنا چاہیے
اور ایک طرف ادب وتہذیب دونون دامنون مین انگلیان دبا رہے ہین کہ ہرگز
اتنے بڑے بزرگوار کے حضور مین اس قسم کے معاملات کی نسبت زبان بھی نہ کھولنا
چاہیے یہان تک کہ شاہزادہ اس کشمکش مین عرق عرق ہو گیا اور اسار یر وجہ
سے تغیر اور تردد کے آثار صاف نمایان ہو گئے مرد بزرگوار نے اپنی فراست
اور ادراک سے شاہزادے کے بے موقع تغیر اور تردد کو معلوم کر کے کمال مہربانی
سے پوچھا کہ شاہزادے اس عین خوشی اور انبساط کے موقع پر آپ مین تغیر
اور تردد کے آثار مائے جاتا یعنی یہ آپ کسی امر مین کچھ تامل نہ کیجیے جو کچھ مجھ سے
دریافت کرنا ہو دریافت کر لیجیے مین خود اجازت دیتا ہون جب مرد بزرگوار
نے یون فرمایا تو شاہزادے کے جی مین جی آیا اور سمجھ گیا کہ یہ مرد بزرگوار اپنی
روشندلی سے ضرور میرے مافی الضمیر کو جان گئے پھر اب پوچھنے مین کیا مضائقہ
ہی شاہزادے نے کمال حیامندی سے سر جھکا کر پوچھا کہ حضور مین دنیا سے
بمقتضائے ادب وتہذیب یہ سوال نکر سکتا تھا کہ آیا میرا عقد نکاح ملکہ سرخ پوش
سے ہوگا یا نہوگا بزرگوار شاہزادے کا یہ سوال سنکر بیساختہ زیر لب
مسکرائے اور مسکراتے ہی شاہزادے کی نظرون سے اوجھل ہو گئے اور

اور ادھر آنکھ کے اوجھل ہوتے کے ساتھ ہی شاہزادے کی آنکھ کھل گئی تو دیکھا کہ نماز صبح
کا وقت قریب آگیا سفیدۂ صبح تک نمودار ہونے لگا شاہزادے نے فوراً
اٹھکر وضو کیا اور نماز صبح پڑھی اور نماز پڑھتے ہی سرہانے کے نیچے ہاتھ ڈالکر دیکھا
تو ایک پرچہ کاغذ کا پایا اور اپنے دل مین کہا الحمد للہ کہ بخواب رؤیاے صادق تھا
شمس جنی کو آواز دی انکے آواز دیتے ہی شمس جنی آکر حاضر ہوا شاہزادے
نے بغیر اسکے کہ شمس جنی سے کلام ہون وہ پرچہ بغیر پڑھے انکے ہاتھ مین دے دیا
شمس جنی نے پرچہ لیا اور مبارکباد دی کہ اب عقدۂ لاینحل آپ کا
قاضی الحاجات کے لطف و کرم سے حل ہوگیا۔ شاہزادے نے کہا کہ ہان
فتح طلسم کا عقدہ تو ضرور ہی انشاء اللہ العزیز حل ہوجائیگا اور غالباً اس پرچہ مین
اسی عقدہ کے حل کرنے کے تدابیر کی نسبت شرح و تفصیل ہوگی لیکن مجکو اس
معاملہ مین نہایت تردد ہوگیا کہ جب مین نے ملکہ نوبہار کے ساتھ اپنے عقد نکاح
کے ہونے نہونے کا حال دریافت کیا تو سلیمان مسکراتے ہوے فوراً میری
نظرون سے غائب ہوگئے اور انکے تشریف لیجاتے ہی میری آنکھ کھل گئی
شمس جنی نے شاہزادے کی یہ تقریر سنکر عرض کیا کہ حضور بھلا انبیا اللہ کے
حضور مین آپ ایسے عالی وقار کو اس قسم کا سوال کرنا چاہیے تھا جو آپ نے
کیا۔ شاہزادے نے کہا کہ بیشک تمھارا یہ کہنا بہت صحیح اور درست ہے کہ ایسے
سوالات ان ایسے بزرگوارون کی خدمت مین عرض کرنا البتہ ایک درجہ کی
گستاخی سے خالی نہین ہے اور مین بھی ہرگز یہ سوال نکرتا گو مجکو تمنا ضرور رہ جاتی
لیکن حضرت نے تو میرے مافی الضمیر سے بقوت مکاشفہ و کرامات آگاہ ہوکر خود
مجکو اجازت دی کہ جو کچھ سوال جس قسم کا کرنا ہو بے تامل کرو میری طرف
سے ہر قسم کے سوال کرنے کی اجازت ہے بلکہ حضرت کے اس ارشاد پر بھی مین نے
شرماکر یہی عرض کیا کہ بیشک مجکو ایک اور سوال بھی حضور مین کرنا مقصود تھا لیکن
دیر سے مین اسی تردد مین ہون کہ ادب و تہذیب اس سوال کے عرض کرنے کی اجازت
نہین دیتی جب اس گزارش پر حضرت نے پھر بکمال شفقت فرمایا کہ نہین تم ضرور جو کچھ
سوال کرنا ہے کرلو اسوقت بھی مین نے مودبانہ سر جھکا کر ملکہ سے اپنے عقد ہونے
نہونے کا حال استفسار کیا مگر اس سوال کو سنتے ہی حضرت مسکراتے ہوے غائب
ہوگئے۔ شمس جنی نے یہ سب بیان سنکر پوچھا کہ کیا پرچہ مین اپنے حضرت نے اس
سوال کی نسبت کوئی جواب اشارۃً خواہ صراحۃً نہین تحریر فرمایا شاہزادے
نے کہا مین نے ابھی تک پرچہ پڑھا ہی نہین ممکن ہے کہ تمھارا مظنہ غالباً صحیح ہو عجب
نہین کہ پرچہ مین اس سوال کی نسبت بھی کوئی جملہ تحریر ہو کیونکہ باوجود باصرار
مضمون سوال استفسار کرنے کے بھی حضرت کا سوال کو سنکر کوئی جواب نہ عنایت فرمانا

اور مسکراتے ہوے کہا شریف لیجانا ضرور اس امر کی بین دلیل ہی کہ غالبًا اس امر کی نسبت
بھی کچھ نہ کچھ شفا بخش مضمون پرچہ مین درج ہوگا - یہ کہکر شاہزادے نے پرچہ کو
پڑھنا شروع کر دیا لکھا تھا کہ علی الصباح فریضۂ صبح ادا کرکے خم داہنی جانب جانا اور
یہ اسم جو ذیل مین لکھا ہی پڑھنا اس اسم پڑھنے کے بعد دور سے ایک میل آہنی
نظر آئے گا اور اس میل آہنی پر ایک میمون (بندر) بیٹھا ہوگا وہ میمون تمکو دیکھتے ہی
میل آہنی کا پٹرہ ہٹا کر میل آہنی کے خول کے اندر کود جائیگا اور وہی میل آہنی
دہانۂ طلسم ہی لہذا تمکو لازم ہی کہ جون ہی تمکو دیکھکر وہ میمون خول مین کود جائے
نہایت تیزی کے ساتھ دوڑکر اس میل آہنی کو کھینچکر زور سے زمین پر دے مارو
تاکہ وہ میمون اسی میل کے اندر اسکے صدمہ سے ٹکرا کے نیست و نابود ہو جائے
اور دہانۂ طلسم کے اندر نہ جانے پائے نام اس میمون (بندر) کا میمون جادو ہی
کیونکہ اگر میمون دہانۂ طلسم مین پہونچ گیا تو پھر ہرگز تمکو دہانۂ طلسم نہ مل سکیگا بھٹکتے ہی
پھروگے - جب وہ میمون ہلاک ہو جائے اسوقت دہانۂ طلسم مین کود پڑنا تمھارے
کودتے ہی سامنے سے ایک پیل دمان اپنے منہ سے بذریعہ سونڈ کے شعلہ ہاے آتش
نکال نکال کر تمھاری جانب پھینکتا ہوا آئے گا وہ پیل دمان تمھین اپنی سونڈ کا
گھونسا بنا کر مارے گا تمکو چاہیے کہ کمال چستی اور چالاکی کے ساتھ اسکے حربہ کو خالی
دیکر اور پھرتی اور تیزدستی سے اسکی سونڈ پکڑکر ایک جھٹکا مارنا اور یہ دعا پڑھتے
جانا با فضال ایزد متعال اس دعاے پاک کی برکت سے وہ پیل دمان ہمہ تن
آتش ہوکر جل جائیگا جب وہ جلکر خاکستر ہو جائے تو اسکی خاکستر کو ٹٹولنا
اس خاکستر مین لوح طلسم تمکو دستیاب ہوگی - شاہزادے نے جب یہ
سارا مضمون اس پرچہ کا اچھی طرح پر اپنے ذہن نشین کر لیا اسی وقت درگاہ
کافی المہمات مین مہم طلسم کی فتح آسان ہونے کے لیے بکمال خشوع و خضوع
مناجات اور دعا کرکے تمہید مسلم ثبوت مستحکم کر لیا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم
نصر من اللہ فتح قریب تین بار پڑھکر داہنی جانب قدم بڑھایا انکے قدم
بڑھاتے ہی شمسن جنی بھی انکے قدم بقدم انکے ساتھ ہی روانہ ہوے اور
اس اسم کو پڑھنا شروع کر دیا یہان تک کہ میل آہنی نمودار ہوا اور جیسا
کہ پرچہ مین درج تھا ایک میمون بھی اسکے اوپر بیٹھا ہوا دور سے نظر آیا
اسکے نظر آتے ہی شاہزادے نے اپنا قدم اور تیز کر دیا جب قریب میل
پہونچے میمون نے بہت کچھ دھمکیان دین اور بہت سی بھبکیان پے در پے
بنائین اور اپنی قوت جادوگری بھی جس قدر تھی ختم کی لیکن کوئی حیلہ اسکا
کارگر نہوا اسی جادو نے ایک ذرہ برابر اثر نہ دکھایا اسوقت میمون کو
یقین کل ہوگیا کہ بلاشبہ یہی شخص فتاح طلسم ہی اور اسکے ساتھ ہی یکایک

اسپر ایسی ہیبت طاری ہو گئی کہ بڑا ہٹا کر خول کے اندر کود پڑا اسکا ادھر
کودنا تھا کہ ادھر شمس جنی نے آواز بلند شاہزادہ سے کہا کہ ہان بیچے
جانے نہ پائے شمس جنی کی آواز سنتے ہی شاہزادے کی قوت اور ہمت
دوبالا ہو گئی اور یکبارگی دوڑ کر ایک ہاتھ سے میل اکھیڑ لیا اور اس زور
سے زمین پر دے مارا کہ میمون اسی میل آہنی سے ٹکرا کر راہی میدان عدم
ہو گیا اور ایک آواز آئی کہ مرا کشتی نام من میمون جادو بود یہ آواز سنکر اور
دماغ نقب طلسم کا کھلا ہوا پا کر شاہزادہ بسم اللہ کہتا ہوا فوراً نقب کے
اندر کود اانکے کودتے ہی شمس جنی کی طرف نظر محبت و اخلاص دیکھکر کہا کہ
شاباش مرحبا ہمنے حکما ہین ترا ایسے جری اور ایسے ذی ہمت و شجاعت نہین
دیکھے شمس جنی نے شاہزادے کا یہ خطاب سنکر نیاز مندانہ مؤدبانہ عرض کیا
کہ جان نثار لوگ ایسے موقع پر اپنی جان کی ایک ذرہ بھر پروا نہین کرتے اپنے
آقاؤن کے ایک رو مین پر نفد جان نثار کر دیتے ہین یہ باتین ہو رہی تھین کہ
دفعتہ سامنے کی جانب سے ایک سناٹے کی آواز سنائی دی اور آواز کے
ساتھ ہی شاہزادے نے نظر اٹھا کر جو دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ ایک کوہ آتش فشان
جھپٹا چلا آتا ہے اور ایسے ہیبت ناک اندازسے آرہا ہے جسکے دیکھنے سے انسان
تو انسان ہی شیر ہو تو اسکا بھی زہرہ آب ہو جائے فرط خوف سے دم بھر قدم
نہ ٹک سکے بیقرار و بیتاب ہو جائے اپنی جان لیکر بون بھاگتا نظر آئے کہ خود
اسکا جسم عنصری بھی اسکو نہ پائے زمین بن جائے لیکن واہ رے حوصلہ
اولاد امجاد صاحبقران رشک سام و نریمان رو کش رستم دستان سرآمد پہلوانان
جہان دلیری اور شجاعت کی آبرو کون شاہزادہ عالیجاہ سکندر رستم خو
کہ انھون نے پہلے جلدی سے آگے بڑھکر اور جھپٹ کر پھر پھکینی کے ٹھاٹ
ریپٹے سے ایک قدم داہنے بائین ہٹکر اس کوہ آتش فشان کو اپنی حد تک
پہونچنے نہ دیا درمیان ہی سے جا کر لیا اور للکار کر شیرانہ اور دلیرانہ ڈپٹ
سے کہا کہ بکار خود مشغول باش ایک حرامزادہ بدمعاش اس فیل آتشی نے شاہزادے
کی ڈپٹ سنتے ہی اسی مقام پر تھم کر اور اپنی خرطوم آتش فشان خم کر کے
گردنش دی اور چاہتا تھا کہ اس گردنش کے دورے کو شاہزادے کے
سر مبارک پر ختم کرے کہ شاہزادے نے اسکے وار کو خالی دیا اور بجلی کیطرح
مڑتے ہی سونڈ کو پکڑ کر بزور تمام کھینچا ادھر اس فیل نے بھی جہانتک ممکن
تھا زور کیا اور بہت کچھ چاہا کہ شاہزادے کے ہاتھ سے چھوٹ جاؤن کہ
اسی کشمکش مین شاہزادے نے ایک نعرۂ حیدری مار کر پھر بلا روزیدہ کیا تو
خرطوم فیل کھنچکر سنتک سے نکل آئی خرطوم کے سنتک سے علیحدہ

ہوتے ہی شاہزادے نے وہی سونڈ اسکی مشک پر بقوت تمام کھینچ ماری سونڈ کا
مشک پر پڑنا تھا کہ گویا ایک شعلۂ جوالہ فیل کی مشک مین لگ گیا اور اس شعلۂ جوالہ
نے طرفۃ العین مین اس فیل دمان آتشین کو مع استخوان جلاکر خاکستر کر دیا ہنوز اسکے
زخم سے آگ کے شعلون کا اٹھنا موقوف نہوا تھا کہ دفعۃً وہین ایک سبز رنگ
آندھی نہایت تیرہ و تار اٹھی اور آندھی سے یہ آواز آئی کہ مردم دہان دادیم و بمراد خود
نرسیدیم نام من فیلان جادو بود افسوس کہ نشان ہست و بود ہمچو ساحر نامور
ہم نگذاشتی جب اس آندھی کی تاریکی دور ہوئی اور روشنی پیدا ہوگئی اسوقت
شاہزادے نے اس فیل دمان آتشین کی خاکستر مین ہر طرف ٹٹولنا شروع
کیا ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے دیکھا کہ ایک ہیرے کے ٹکڑے پر کچھ حرف کندہ ہین
شاہزادے نے اس الماس کو فوراً اٹھالیا اور اپنے رومال سے صاف کرکے
پڑھا تو یہ عبارت لکھی پائی کہ آب دریاے قلزم سے جب یہ لوح الماس دھوئی
جائیگی تو تمکو مفصلاً خبر دے گی شاہزادے نے جب لوح الماس مین دریاے قلزم
کا نام دیکھا سخت پریشان ہوگیا پہلے کچھ دیر تک بجاے خود متامل و حیران رہا
پھر شمس جنی کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اے عجوز ارد فادار اس لوح الماس
کے اس جملے نے کہ جب یہ لوح آب دریاے قلزم سے غسل دیجائیگی تو تمکو مفصل
خبر دے گی دامن امید و آرزو گوہرہاے مقصود سے بھر دے گی۔ مجکو انتہا کی
فکر و تردد مین مبتلا کیا ہی ایک عجیب پریشانی اور ضغطہ کے گرداب مین ڈالدیا
ہی جسوقت سے قلزم کے لفظ کو دیکھا ہی جی مین بڑا تردد اور سخت انتشار
پیدا ہو رہا ہی کہ خدایا یہ عقدۂ مالاینحل ایسے نازک موقع پر کیونکر حل ہوئیگا
کون اور کسطرح اس لوح کو دریاے قلزم سے دھوئیگا کجا دریاے قلزم
کا کنارہ اور کجا طلسم کا دہانہ ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
یہان سے دریاے قلزم کے کنارہ کو ہزارون ہی فرسنگ کی دوری ہی
شمس جنی ذرا غور تو کرو کہ ہمارا وہان تک سر دست پہونچ جانا کس قدر
دشواری کیسی مجبوری ہی گو قادر مطلق کے فضل و کرم سے مین کم ہمت
نہین ہون کاہل اور کم جرأت نہین ہون اس مہم طلسم کشائی کی بدولت مین نے
بڑے بڑے پرخوف و خطر سفر کیے ہین کہ مین ہی جانتا ہون یا میرا پروردگار
کہ کیسے کیسے دشوار گزار کوہ و دشت پار کیے ہین۔ بہت بڑے بڑے مرحلہ
اتہاے نفس مین پیش آئے ہین لیکن کرم کارساز کی عنایت سے نہایت سے
مین نے کسی موقع پر اپنا دل تھوڑا نہین کیا ہوش و حواس نہین گنوائے
ہین محض بے یار و یاور و یکہ و تنہا ئی نئی قسم کی مصیبتین جھیلتا رہا کسی سختی
کے موقع پر ایک ذرا بھی جھجکا ذرا نہین مردانہ اپنی جان پیلتا رہا خواب مین بھی

کسی ہولناک مقام سے کبھی منھ نہین موڑا کسی دیو وجن کے مقابلہ مین بھی کہین پر
جی نہین چھوڑا۔ مولا مشکلکشا اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالبؑ کے صدقہ سے
مجھ مین ہمیشہ شیرون کا سا ہمہہ رہا شیرون سے بڑھکر خونخوارون کے مقابلہ مین بھی
میرے ثبات و استقلال کا قدم جما رہا اکثر اوقات بڑے بڑے ساحرون جادوگرون
کا مقابلہ رہا گھڑی دو گھڑی نہین گھنٹون پہرون مجادلہ اور مقاتلہ رہا مگر کسی ساحر
کا ہاتھ میرے دامن تک نہ آسکا کسی موقع پر کوئی جادوگر مین تو مین میری گرد کو
بھی نہ پا سکا مگر اس موقع پر اسوجہ سے سخت کشمکش و پیچ مین مبتلا ہو رہا
ہون کہ دریاے قلزم تک سفر کرنے کی مہلت کہان سے لاؤن کیونکہ یہان تو
اسوقت راز پوشیدہ کے آشکارا ہونے کی حاجت ہی اور یہان سے دریاے قلزم
تک جانے کی ہزار کوس کی مسافت ہی طبیعت رہ رہ کے گھبرائی بولائی جاتی ہی
وہ ہی مثل اس موقع پر صادق آئی جاتی ہی کہ مثل۔ تا تریاق از عراق آوردہ شود
مار گزیدہ مردہ شود شمس جنی نے شاہزادہ کو متردد اور پریشان دیکھکر
دلاسا اور تسلی دینا شروع کیا اور دست بستہ یون کہا کہ حضور آپ اسقدر
متردد کیون فرماتے ہین کیون ایسے فکرمند و پریشان ہوے جاتے ہین
آپ تو خود تمام زمانہ کے گرم و سرد آزمائے ہوے ہین خود ہی فرما رہے
ہین کہ مجھنے بڑے بڑے مصائب جھیلے بڑی بڑی سختیان اٹھائے ہوے ہین
پھر تعجب ہی کہ آپ ایسا آزمودہ کار اس وقت حیرت و توقف تردد و انتشار ہو
معلوم نہین دم کے دم مین کیا سے کیا سامان ہو جاتا ہی کون کون سا
پوشیدہ راز آشکار و عیان ہو جاتا ہی ؎ مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد
باید کہ ہراسان نشود + آپ کو فہمائش کرنا اور سمجھانا تو گویا حضرت لقمان کو
حکمت بتانا ہی مگر ہان یون سمجھ لون تو بجا ہی کہ میرا یہ سمجھانا حضور کے دل کا بہلانا
ہی شمس جنی یہ باتین کر ہی رہے تھے کہ دفعتہً ایک بجلی سی چمک گئی اور چمک
ہوتے کے ساتھ ہی بشکل انسان ہوئی تھی کہ شمس جنی نے جھک کر سلام کیا
اسوقت شاہزادے نے پہچانا کہ اسرا جن ہی شاہزادہ بھی بڑے تپاک
اور اخلاص سے ملا اور جسقدر افسردگی اور پژمردگی شاہزادے کے دل پر
طاری تھی بکایک دفع ہو گئی اور سمجھ گیا کہ ایسے نازک موقع پر اسرا جن کا
آنا خالی از علت نہین یقین ہی کہ مین جس تردد مین مبتلا تھا اسی کی
کوئی تدبیر بتلانے آیا ہی شاہزادہ یہ اندیشہ کر ہی رہا تھا کہ اسرا جن نے ایک
شیشہ آب دریاے قلزم کا شاہزادے کو دیا اور عرض کیا کہ حضور اب میرا
زیادہ قیام کرنا اس موقع پر اچھا نہین ہی مین آداب عرض کرتا ہون اس
پانی سے حضور خود بھی غسل فرمائیے گا اور تھوڑے پانی سے لوح الماس کو

ابھی غسل دیجیے گا اسوقت یہ لوح الماس آپ کو مفصل حال آیندہ کے اسرار کا
بتائیگی اور عرض کیا کہ نادرہ بالو نے بھی حضور کی خدمت مین تسلیمات عرض
کی ہی اور سپار کباد دی ہی اور یہ عرض کیا ہی کہ براے خدا ملکہ نوسپار سرخ پوش
کے عشق و محبت مین کہین دھوکا نہ کھا جائیے گا ورنہ خدا نخواستہ پچھتائیے گا
بڑی مشکل مین پڑ جائیگا نادرہ بالو کا یہ پیام سنا ایک کھوکھلا سا قہقہہ مارکر
بولن جوابدیا کہ فضل خدا سے مین بہت ہوشیار ہون یہ کہکر اور شمس جنی کو ساتھ لیکر چلے
شمس جنی نے جاتے ہی سپار کی ایک بارگاہ برپا کی اور سب سامان راحت مہیا کردیا اور جو باقی
دربانے خدام کا اسرار جن واسطے غسل کرنے شاہزادے کے لایا تھا
وہ بھی شمس جنی نے حاضر کیا پہلے شاہزادہ نے اُس پانی سے غسل کیا
اور پھر لوح کو بھی اُسی پانی مین ڈال دیا اب شمس جنی نے عرض کیا کہ اے شاہزادۂ
عالی وقار آپ اس لوح کو رات بھر اسی پانی مین رہنے دیجیے اور آپ خود شب بھر
عبادت الٰہی مین مصروف ہو جیے اور بعد نماز صبح لوح کو ملاحظہ فرمائیے گا پھر
جس سمت کو جانے کا لوح حکم دے ادھر ہی کو تشریف لیجائیے گا شاہزادہ
نے شمس جنی کی اس تقریر کو سنکے جواب دیا کہ بہتر ہی اسی تجویز کے مطابق عمل
کیا جائیگا ۔ واضح رائے ناظرین باتمکین ہو کہ یہ امر کچھ باعث استعجاب نہین کہ
وہان تو صحرا مین کوئی سامان وجود نہ تھا پھر کیونکر ایک چشم زدن مین جملہ
سامان فراہم ہوگیا یون فراہم ہوا کہ اجنہ کو ہر وقت مین یہ قوت حاصل ہی کہ جسوقت
اور جس مقام پر چاہین بی الفور سب سامان براحت و عیش و عشرت جمع
ہو جائے بس چونکہ صدہا اجنہ شمس جنی کے سخر ہین اور شمس جنی شہزادے کے
ہمراہ ہین انھون نے اپنے علم و فن سے زور سے اس صحرا مین بھی وہ سامان
بہم پہونچا دیے ہین جو انسان کو کھر مین بھی مشکل سے ممکن ہوا ہین ہر چند کہ کوئی سامان
شاہزادہ سکندر رستم خو کے ہمراہ نہ تھا نہ شمس جنی کے ساتھ اس قدر
سامان ہونا ممکن تھا کیونکہ فتاح طلسم ہر مقام پر تنہا جاتا ہی کوئی رفیق تک
اسکے ہمراہ نہین رہ سکتا ہی پھر سازو سامان راحت کیونکر ہمراہ لے جائے
لیکن شمس جنی نے اپنے سو کلون سے کل سامان مہیا کرا لیا خیمہ بھی برپا ہوگیا
اور اندر خیمہ کے سنہری سونے کے واسطے لگا دی گئی روشنی بھی پیدا ہوگئی
دربان بھی دروازہ پر بیٹھ گئے گشت لالا یہ کا نظر نہین آتا تھا لیکن آواز ہین
بیدار باش رہو شیار باش کی بلند تھین اسی حالت مین سیاہی شب برطرف
ہوئی اور سپیدۂ سحری نمودار ہوا طائران صحرا کی نغمہ سنج نے شاہزادہ کو
بیدار کردیا دیکھا کہ وقت نماز صبح کا ہی شاہزادے نے پانی طلب کیا ایک غلام

تسلیم اور آفتابہ لیکر حاضر ہوا سکندر رستم خو نے وضو کرکے فریضہ سحری کو ادا کیا
اور لوح کو ملاحظہ فرمایا بخط سبز تحریر تھا کہ ای فتاح طلسم جسوقت تو فیل طلسمی
پر غالب آئے اور لوح تجکو ملجائے بس لازم ہی کہ یہان سے تنہا جنوب کی
جانب روانہ ہو کچھ دور جاکر تجکو ایک بیضہ سفید ملیگا جسکا نام بانیان طلسم
نے بیضۂ سیمرغ رکھا ہی جسوقت تو قریب کوہ کے پہونچیگا تجکو وہان ایک
غنچہ برزادون کا نظر آئیگا کہ وہ آپس مین رنگ کھیلتی ہونگی ہر ایک رشک
لیلی و شیرین ہوگی انکا حسن دلکش ایسا ہوگا کہ جسکو دیکھکر انسان دل پر
اپنے قابو رکھسکے اور خصوصاً ایک آفت جان ہوش ربا کے انمین جام جمشید
ہوگا کہ یہ تحفۂ طلسمی ہی اسکا ہاتھ آنا ضرور ہی اور یہ جام بغیر اس نازنین کو قتل
کیے نہین مل سکتا تو اسکے فریب مین نہ آنا ورنہ پھر کو ہرمدعا ہاتھ نہ آئیگا
اور زندگی بھر کے واسطے دریاے ناپیدا کنار ندامت مین غرق ہوجائیگا
تجکو چاہیے کہ جسوقت وہ نازنین نظر آئے لوح کو اسطرح کھینچ مارنا کہ لوح اس جام کے
اندر گرے اگر وار تیرا خالی گیا تو کار بر آمدی محال ہی اور اگر لوح جام مین
پہونچ گئی تو انجام اچھا ہوگا دشمن ناکام یاب رہ جائیگا اور تجھکو کامیابی
حاصل ہوگی بس یہ دیکھکر شاہزادہ سکندر رستم خو نے شمس جنی سے
کہا ای پدر مہربان خدا وکہ لوح کا حکم تنہا جانے کے واسطے ہی مین کوہ سفید
کی طرف جاتا ہون شمس جنی نے عرض کی کہ نہایت مناسب ہی آپ بسم اللہ
کرین مگر برائے خدا یہ مقام طلسم ہی ہر قدم پر یہان فریب و مکر کا سامنا ہی ای
شہریار مین آپ کو آگاہ کیے دیتا ہون کہ اگر کسی مقام پر آپ کو معشوقہ آپ کی
نظر آئے تو اسکو یار جانی نہ تصور فرمائیگا بلکہ دشمن جانی خیال فرمائیگا اسلیے
کہ مین خوب جانتا ہون وہ ان مقامات پر نہین سکتی ہی جو دوست نظر آئیگا
وہ درحقیقت دشمن ہی ہوگا بہت ہوشیاری سے کام لیجیے گا شہزادے
سکندر رستم خو نے کہا کہ اگر مین جانتا کہ یہ ایسا سہل طلسم ہی تو مین ہرگز
اسطرف کا قصد بھی نہ کرتا اسلیے کہ جب دشمن معشوق کے لباس مین ہو
تو اسے کیونکر قتل کرین کس طرح ہاتھ اسکے ہلاک کرنے کو بڑھے مجھسے
یہ نہوگا کہ مین اس محبوب جانی کے ہمصورت کو قتل کردون بمصداق شعر
بیت شمشیر نہ بیجم ز شمشیر حبیب ٭ ہر چہ آید بسر من با نصیب ای بھائی
شمس جنی یہ مانا کہ وہ معشوقہ نقلی ہوگی مگر جب نقل اصل
کے مطابق ہوئی تو فرق کیا رہا وہ دل جو ایک حسن عالم سوز کا پروانہ
ہوچکا ہی اسے انجام عشق کب سوجھتا ہی جس ترک صید افگن کے
تیر حسن نے دل نچیر کرلیا ہی کیونکر ہوسکتا ہی کہ اسے دیدہ و دانستہ صید کرین

اب اس معاملہ کو قسمت پر چھوڑو اگر خداوند عالم نے تجکو فتاح اس طلسم نیرنگ ساز کا قرار دیا ہی تو مین ضرور اس طلسم کو توڑونگا اور ہر ساحر و کافر کو راہ جہنم دکھاونگا اور اگر قضا یہان تک لائی ہی تو ہم بھی راضی برضا ہین یہ کہکر جانب کوہ سفید روانہ ہوا اب وہ وقت ہی کہ آفتاب نکل رہا ہی خطوط شعاعی کا عکس جو ہرے ہرے پتون پر پڑ رہا ہی اور ہوا اُن پتون کو حرکت دے رہی ہی ایک عجیب دلکش منظر پیدا ہوا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ نہالان طلائی سے بارش بھینہ ہا رہی ہی جانوران صحرائی کی عجیب و غریب صدائین کانون کو پریشان کیے دیتی ہین صحرائی پھولون کی بو دماغ کو پریشان کر رہی ہی پھل نئی نئی وضع کے پھول عجیب عجیب رنگ کے شاہزادہ تماشا نیرنگ سازی باغبان قضا و قدر کا دیکھتا ہوا چلا جاتا ہی کوئی پہر بھر دن آیا ہوگا کہ سامنے ایک سفیدی نظر آئی جسکو دیکھکر یہ خیال ہوا کہ شاید قریب کوہ سفید کے پہونچ گئے لیکن یہ خیال خام تھا کیونکہ وہ کوہ ابھی بہت دور تھا شاہزادہ پیادہ روی کا اسقدر کا ہے کو عادی تھا دوپہر آگئی لیکن جب آنکھ اٹھا کر دیکھا تو فاصلہ ہی پایا اب آفتاب سر پر ہی ریگ صحرا جل رہی ہی سوزے پانون کے گرم ہوگئے ہین اسلحہ جلنے لگے ہین جسم پر چرکے دے رہے ہین پسینہ آتا ہی اور صحرا کی گرم ہوا سے فوراً خشک ہوجاتا ہی چہرہ کی گوری رنگت کو سانولے پن کے غازے نے چھپا لیا ہی منہ نمایا ہوا ہی آنکھون سے شعلے نکل رہے ہین اگر کوئی درخت سایہ دار راہ مین ملجاتا ہی تو اُسکا سایہ غنیمت معلوم ہوتا ہی کچھ دیر ٹھہر کر دامن سے ہوا دینے لگتے ہین لیکن ہمت آگے بڑھنے پر پھر مجبور کرتی ہی بگولون کی کثرت نے کوہ کو پنہان کر دیا ہی مانند غول بیابان کے راہ بہکانے پر آمادہ ہین ہوا کا سناٹا کلیجے کے پار ہوا جاتا ہی وہ نازپروردہ کنار صاحبقران ان صعوبتون کا کب عادی ہی لیکن کہین ہمت کو نہین ہارتا ہر قدم پر شکر خدا بجالاتا ہوا چلا ہی جاتا ہی یہان تک کہ تیسرا پہر ہوا اب دیکھا تو کوہ بہت قریب ہی مرحبا کہ طاقت باجواب دے چکی تھی لیکن یہ خیال ٹھہرنے نہین دیتا ہی کہ جب منزل مقصود سامنے ہی تو یہان کیون قیام کرین اتنا جبر اور اٹھالین بیت

حسرت پہ اُس مسافر بیکس کی روئیے | جو تھک گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے

یہ امر بالکل ہمت مردانہ کے خلاف ہی کہ قریب منزل مقصود پہونچکر تھوڑی تکلیف نہ گوارا کرکے جان آفت مین پھسائین یہ حکم لوح کا نہین ہی کہ راہ مین کسی جا قیام کرین نہین معلوم اسکا کیا انجام ہو یہ تصور کرتے ہوے آگے بڑھتے چلے جاتے ہین کہان تک گزارش کیا جائے قریب شام زیر کوہ پہونچے اور منتظر اُس مجمع کے کھڑے ہوے جسکی خبر نوح نے دی تھی ایک ساعت

نہ گزری ہوگی کہ دیکھا بالائے کوہ سے چند پریزاد ہین جو زرد گوشہ مرصع پوش
ہاتھون مین پچکاریان لیے ہوے انمین زعفرانی رنگ بھرا ہوا آپس مین
ہنستی ہوئی ایک دوسری پر رنگ ڈالتی ہوئی زیر کوہ چلی آتی ہین یہ معلوم
ہوتا ہی کہ ایک تختہ زعفران کا پھولا ہوا ہی بارہ بارہ چودہ چودہ برس
کے سن و سال گاتیان بندھی ہوئین جھڑے جڑھے ہوے ڈوپٹے سینون پر
پڑے ہوے ایک عالم بجوڈی بچھایا ہوا اُس باریک لباس کو رنگ نے
ایسا خفیف کر دیا کہ جسم کے جوڑ بند صاف نظر آنے لگے ہین اٹھتی جوانی کی
نمود مین سے حجابانہ نگاہ شوق کے سامنے ہین جوبن کا حسن چاند کی صفائی کو
ماند کر رہا ہی اور ایک آفت جان جسکا حسن اُن ستارون کو آفتاب کے مانند
بے رونق کیے دیتا ہی اور ثابت کر رہا ہی کہ یہ سب مرتبہ کنیزی کا رکھتی ہین ہاتھین
ہاتھ پر جام لیے ہوے اپنے ہاتھ مین پچکاری رنگ کھیلتی چلی آتی ہی اور
نازنینین اگر اُسپر رنگ بھی ڈالتی ہین تو ایک امتیاز کے ساتھ جس سے
اُسکی سرداری کا پتہ ملتا ہی سکندر رستم خو اُن سبکو دیکھکر محو حیرت ہی
پرستان کا سماں نگاہون کے پیچھے نظر آ رہا ہی لیکن نظر اُن نازنینون کی
سکندر پر تحسین پڑی ہی اُسی عالم مین ایک مرتبہ اُس ماہ جبین مہ جبین
نے سکندر رستم خو کو دیکھا اور ایک چیخ مار کر اپنی سہیلیون کے غول
مین چھپی پکاری کہ یہ مرد وا کہان سے آیا ہی یہ دیکھو مجھے گھور رہا ہی جلد یہان سے
بھاگ چلو نہین معلوم یہ انسان ہی یا کوئی آسیب کی قسم سے ہی اسلیے کہ
بشر کی اتنی مجال نہین جو اس وادی پرہول و ہیبت مین قدم رکھ سکے
ضرور یہ کوئی اسرا ہی سکندر رستم خو نے دیکھا کہ یہ لکا نہ بھاگا چاہتی
ہی جلدی سے لوح پر نظر ڈالی تحریر تھا کہ اے فتاح طلسم نیرنگ قاف
تجکو چاہیے کہ چالاکی و چستی سے کام لے اور سستی و کاہلی کو دخل نہ دے
اگر یہ پریزاد چلدی تو سوا افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا لوح بھی چھن جائیگی
اور تو تمام زندگی بے دست و پا ہوکر اسی صحرا مین مقید رہے گا جلد لوح کو
اُس جام مین داخل کر جو پریزاد ہاتھ مین لیے ہوے ہی بس یہ دیکھتے ہی
سکندر رستم خو نے اقدام کیا اور پریزادین اپنی مالک کو حلقہ مین لیکر
بھاگین کہ اگر کوئی بلا آئے تو اُسکو گزند نہ پہونچے اب آگے آگے تو غول پریزادونکا
ہی اور پیچھے پیچھے سکندر رستم خود دوڑتا چلا جاتا ہی لوح سیمین گلے مین مثل ستارہ
کے درخشندہ ہی نازنینین شور کرتی ہین اور چلاتی ہین کہ ارے تو کون ہی اور
کہان سے آیا ہی ہمین کیون پریشان کرتا ہی ہم مین سے کوئی آوارہ نہین ہی
جو تیرا مطلب دل نکال سکے دیکھ ہمسے بچتا یگا اُس حرکت سے باز آ خود

ہمین ہاتھ لگانے کا قصد نکرنا اسواسطے کہ ہم سب کنواریان ہین ابھی کسی کی شادی
نہین ہوئی ہی علی الخصوص ملکہ ہماری کہ اُسکو مردکے نام سے نفرت ہی اگر جاکر اپنے
باپ سے کہدیگی تو تیری جان آفت مین پھنس جائیگی تجھے یہان سے بھاگنا دشوار
ہو جائیگا فوج شاہی فوراً گرفتار کرلے گی اور تو نہایت ذلت وخواری سے قتل کیا جائیگا
ہمین تیرے حسن وشباب پر رحم آتا ہی دیکھ کہنا مان اور جا بلبث جا لیکن شاہزادہ
سکندر رستم خو تعاقب انکا نہین چھوڑتا برابر عقب مین چلا جاتا ہی ادھر وہ
پریزادین بظاہر تو مثل عورتون کے معمولی طور سے بھاگی ہوئی چلی جاتی ہین
اور سکندر رستم خو پوری کوشش کر رہا ہی کہ کسی طرح مین انکے قریب پہونچ
جاؤن لیکن وہ پریزادین دور ہوتی جاتی ہین آہستہ خرامی سکندر کی
تیز رفتاری کو گردکیے دیتی ہی اب تو شاہزادہ کو نہایت تردد ہوا کہ یہ کیا معرکہ ہی
بس لوح کا عکس ڈالا دیکھا تو باؤن ان پریزادون کے ایڑ کھڑائے اور
اندام مین رعشہ پڑگیا زبان لکنت کرنے لگی چرون پر ہوائیان چھوٹنے لگین
اور سکندر رستم خو آن واحد مین قریب اُنکے پہونچ گیا اور دیکھا کہ سپاہیان
ملکہ کو گھیرے ہوے ہین کوئی ڈوپٹہ کی آڑ کیے لیتی ہی کوئی کہتی ہی سپاہیان یہ کونسی
حمیت ہی کہ تم پرائے نامحرم کے پاس چلے آتے ہو آخر یہ تو کہو کہ ارادہ
کیا ہی اب سکندر نے جو عکس لوح کا ڈالنا شروع کیا جسپر عکس پڑا
یہ معلوم ہوا کہ قوت ہاتھ پاؤن کی سلب ہوگئی سامنے سے ہٹ گئی بالفرض
اب دیکھا تو ملک ساغر یکقت سامنے ہی بس سکندر رستم خو نے بسم اللہ کہکر
لوح کو گلے سے اُتارا اور اس اندازہ سے اُس نازنین کی طرف پھینکا کہ لوح
جاتے ہی جام مین گری بس لوح کا گرنا تھا کہ پریزادنے آہ کا نعرہ مارا اور جام
مین سے شعلہ بھڑکا یہ معلوم ہوا کہ یا رودمین چنگاری گری ابسین جلیسین
دوڑین کہ اس لگی کو بجھائین جام بزیچکاریان مارنا شروع کین لیکن یہ آگ
پانی سے کب بجھتی ہی جسپر شعلہ لپک کر گرا وہ خاک سیاہ ہوکر رہ گئی ایک شعلہ
خود اُس افسر پریزادان پر گرا جو ساغر ہاتھ مین لیے ہوے تھی جسم مین اُس
نازنین کے آگ لگی اور مثل چارخشک کے دھڑ دھڑ جلنے لگی جب اُف کی
منہ سے شعلہ نکلا اور سکندر رستم خو کی طرف چلا سکندر نے عکس لوح کا
ڈالا کہ شعلہ پلٹ کر اُسی پر گرا اور آگ بھڑکی اُسنے مین جمیٹ کر سکندر نے
جام ہاتھ سے اُس پریزادکے لے لیا بس جام کا اسکے ہاتھ سے جانا تھا کہ
بدا سبجامی کا سامنا ہوا فوراً جلکر خاک ہوگئی اسکا جلنا تھا کہ آندھی چلی خاک اُڑی
زمانہ تیرہ وتار ہوگیا دیر تک زمین کو زلزلہ رہا آتشباری برف باری ہوا کی
آخرکار ایک آواز پیدا ہوئی کہ ماراہون یعنے نام من دل آرام جاد و بود حیف

سردیم و جان دادیم و مطلب خود نہ رسیدیم اب جو علامات سحر برطرف ہوتے ہین
تو دیکھا کہ لاش ایک ساحرہ کی زمین پر پڑی ہی کہ چہرہ کی سیاہی تابہ آہنی کو شرمندہ
کرتی ہی منہ پر خمیر بان سے معلوم ہوتا ہی کہ اطلس سیاہ پر آتو کیا ہوا ہی منہ مین نانت
نہین کوئی ساڑھے چارسو برس کا سن اور ہر چہار جانب چند پتلیان ماتس کے آٹے
کی آنپر سیکے سیندور کے دیے ہوے پڑی ہین اب سکندر رستم خو سمجھا کہ معلوم
ہوتا ہی وہ سارا جلوہ سحر کا تھا لاش کو ٹھکرا کر قدم آگے بڑھایا اور ایک مقام پر
ٹھہر کر خیال کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے کیونکہ شام ہو چکی ہی پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا
تھا کہ توقف کر دکہ یکایک سامنے سے شمش جنی نمودار ہوا اور کہا ای شہریار عالیوقار
سبحان اللہ حقیقت مین یہ کام آپ ہی کا تھا دوسرا یہ دل نہین رکھتا ہی کہ ایسے
حسینون کو نظر توجہ سے نہ دیکھے لیکن اب آپ پر اس جو فروش گندم نما کا حال
کھل گیا ہوگا بظاہر وہ بارہ برس کی عورت تھی لیکن بارہ سو برس سے کم اسکا
سن نہوگا اب آپ رات آرام سے بسر کیجیے صبح کو پھر دیکھا جائے گا یہ کہکے ایک چھوٹا سا خیمہ
برپا کر دیا کہ سب سامان آسائش اس خیمہ مین موجود تھا اب شاہزادے نے مثل
شب گزشتہ کے اس شب کو بھی تمام کیا اور صبح کو اٹھکر باجازت لوح شمس جنی
سے رخصت ہوکر ایک جانب روانہ ہوا آج بھی دوپہر کی پیادہ روی نے سست
کر دیا قریب نماز ظہر کنارے ایک چشمے کے پہونچے دیکھا تو پانی نہایت صاف وشفاف
ہی لہرین مانند شکم مار کے پیچ وخم کے ساتھ تابندگی دکھا رہی ہین جو چیز تہ پر ہی
وہ اوپر سے نظر آرہی ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ شیشہ عجائب نما ہی مچھلیان انواع
واقسام کی مختلف اللون بابیان اور تہمنی پہنے ہوے دوڑتی پھرتی ہین کچھ دیر
وہان ٹھہر کر دم لیا چشمہ سے پانی پیا تو نہایت خمیرین تھا چشمہ کو کی طلسمی کارخانہ
نہین تھا غرضکہ وہان سے آگے بڑھے جاتے جاتے قریب ایک گنبد کے پہونچے کہ وہ
گنبد بہت پرانا معلوم ہوتا تھا گرد اس گنبد کے استخوان بڑے ہوے تھے
اس رخ دروازہ نہ تھا جس سے معلوم ہوتا کہ یہ کسکا مسکن ہی لوح کو مشاہدہ فرمایا تحریر
تھا کہ ای فتاح طلسم یہ مسکن ہی اہرمن جادو کا دروازہ اسکا مغرب کی جانب
ہی جسوقت اس طرف جاؤگے تو معلوم ہوگا شاہزادہ حسب ہدایت
لوح اسی جانب متوجہ ہوا دیکھا تو دروازہ گنبد کا کھلا ہوا ہی اور ایک
دیو مہیب صورت کریہ منظر لیٹا ہوا ہی اور دیونی اسکی جوئین دیکھ رہی ہی دیونی
کی نظر جو سکندر رستم خو پر پڑی جلدی سے دیو کو جگا دیا اور کہا کیا سوتا ہی تو
قضا سر پر آگئی یہ سنتے ہی دیو گھبراکر اٹھا اور نظر جو دیو کی سکندر رستم خو
پر پڑی پہلے تو دل مین نہایت خوش ہوا اور پکارا کہ او آدم زادے بنیاد کہان
سے نکلا آ میرے منہ مین کود پڑ یہ کہکر منہ کھولا چاہتا تھا کہ نظر لوح پر پڑی

لوح کے دیکھتے ہی دم فنا ہو گیا سمجھا کہ اب ملک الموت کا سامنا ہی مین اسے کیا کھاؤنگا
یہ خود مجھ ہی کو کھاسے گا لقمہ چرب سمجھنا فضول ہی یہ لقمہ سخت ہی بس یہ خیال کرکے اپنی دیونی
سے کہا کہ مین تو بھاگتا ہون یہ میرا تعاقب ضرور کرے گا بس جسوقت یہ میری طرف
متوجہ ہو تو پشت کی جانب سے آکر اسکو پکڑ لینا اگرچہ وہ بھی قوی بازو ہی لیکن
ایک انسان نحیف البنیان ہی تو دیو زاد ہی تیرا کیا کرسکتا ہی پھر مین بھی پلٹ پڑونگا
دونون ملکر اسے نوچ کھائینگے یہ کہکر دیو تو بھاگا اور سکندر رستم خو اسکی طرف
جھپٹا دیونی موقع پاکر پشت کی طرف گھات سے چلی تھی کہ مین دونون بازو
اسکے پکڑ لون کہ شاہزادہ نے اسکو اپنی طرف آتے ہوے دیکھ لیا اسکی آہستہ خرامی
و سبکدوی ایسی نہ تھی جو انسان کو اسکے ارادہ سے ہوشیار نہ کردیتی بس
سکندر رستم خو نے لوح کو دیکھا لکھا ہوا تھا کہ جس وقت دیو بھاگے اور
دیونی تمھارے عقب مین آوے تمکو چاہیے کہ لوح کو دیونی پر کھینچ مارو لوح
تیر شہاب کا کام کرے گی کہ سینہ کو توڑ کر نکل جائیگی تم فورًا لوح پر قبضہ کرنا اور
دیونی جلنے لگے گی دیو اسکی محبت مین پلٹے گا بس تمکو چاہیے کہ مقابلہ کرکے اسے
قتل کرو کہ یہ بچکر اگر نکل جائیگا تو پھر اسکا ہاتھ آنا دشوار ہوگا اور راستہ طلسم
کا مسدود ہو جائیگا لوح کام نہ دے سکیگی بس یہ دیکھتے ہی شاہزادے نے
لوح کو گلے سے اتارا اور دیونی پر کھینچ مارا یہ معلوم ہوا کہ شیطان پر تیر شہاب
پڑا لوح سینہ کو توڑ کر نکل گئی اور دیونی کے تن بدن مین آگ لگ گئی
اور مثل دیو آتشبازی کے جلنے لگی اور فریاد کرنے لگی یہ حالت اسکی دیکھکر
دیو پلٹا اور پکارا کہ او طلسم کشا غضب کیا تو نے کہ میری اس زوجہ کو مارا
جس سے مان کا مزہ ملتا تھا اس وادی پر خار مین جو سمجھو وہ یہی تھی افسوس
کہ تیرے ہاتھون اس سے فراق ہوا مگر کب زندہ چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر
قریب سکندر رستم خو کے پہونچکر خبردار خبردار کہکر وار شمشاد کا وار کیا
سکندر رستم خو نے پھرتی سے وار کو اسکے خالی دیا ایک گرد کا تودہ اسقدر
بلند ہوا کہ سکندر رستم خو اس مین پوشیدہ ہو گیا دیو نے آواز دی کہ زدم
و پست کردم مگر افسوس کہ گوشت اسکا کرکرا ہو گیا یہ سنتے ہی سکندر رستم خو
نے تودہ گرد سے نکلکر پہلو پر آکر آواز دی کہ کرار دی وکرا پست کردی حریف
تیرا مین موجود ہون لے اس ضرب کو کہ یہ پیغام قضا اور خبر مرگ ہی یہکر تیغہ آبدار
کا وار کیا دیو نے چمک تلوار کی دیکھی جلدی سے سر پیچھے کھینچکر بچانا چاہا
بچ تو نہ سکا لیکن زخم اوچھا آیا بس دیکھا اسنے کہ یہ آدم زاد بلاے بے درمان
ہی اس سے جانبری دشوار ہی چلے تھے روزے کو گلے پڑی نماز کے لئے تھے
بی بی کے بچانے کو یہان اپنی ہی جان پر آپنی یہان آپ زندہ جہان زندہ

آپ مردہ جان مردہ یہ خیال کرکے راہ فرار اختیار کی کہ سکندر رستم خو نے جھپٹ کر روح کو اٹھا کر گلے مین پہنا اور ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اس دیو کو زندہ نہ چھوڑنا جہان بھاگ کر جائے تم بھی اسکے عقب مین جاؤ پلٹ کر دیو نی کیطرف جو دیکھا تو تمام جسم مین اسکے آگ لگی ہوئی ہی اور تمام صحرا مین دوڑی پڑی پھرتی ہی یہان تک کہ قریب ایک تالاب کے پہونچکر اسنے اپنے کو تالاب مین گرادیا کہ ابھی آگ بجھ جائیگی اور جان بچ جائیگی لیکن یہ نہ معلوم تھا کہ پانی بھی آگ کی خاصیت رکھتا ہی بلکہ ذرہ ذرہ صحرا کا دانہ بارود سے کم نہین ہی جیسے ہی تالاب مین کودی یہ معلوم ہوا کہ تالاب مین پلیتہ گرا تالاب کا پانی شعلہ ہوکر بھڑکا اور وہ جسم جسکو جلنے مین کئی دن صرف ہوتے دم بھر مین خاک سیاہ ہوکر رہ گیا نہ دیو نی معلوم ہوئی نہ تالاب یہ معلوم ہوا کہ ہزاروں ایٹمبن نکال لی گئی ہین اور راکھ باقی ہی اسکا تو اسطرف خاتمہ ہوا اسطرف دیو جو بھاگا تو جانب شمال روانہ ہوا اور شاہزادہ سکندر رستم خو اسکے تعاقب مین چلے جاتے جاتے دور نکل گئے کہان دیو کی رفتار کہان آدم زاد کی چال بھلا اسکے برابر کہان ہوپہنچ سکتے تھے لیکن اسکے سر سے خون جا بجا ٹپکتا گیا تھا اسی کے نشان پر چلے جاتے تھے یہان تک کہ اول دیو کنارے ایک چشمہ آب کے پہونچا اور اسنے خیال کیا کہ بھلا وہ آدم زاد یہان کہان آئیگا اسلیے کہ نہ تو یہ مقام اسے معلوم ہی نہ کوئی راہ بتلانے والا اسکے ہمراہ ہی لیکن یہ خبر نہ تھی شعر- اجل لگائے ہوئے تاک ہر کسی پر ہی ٭ ہوش باش کہ عالم رواروی پر ہی
الغرض ایک ساعت نہ گزری ہوگی کہ شاہزادۂ نامدار سلامت سے پیدا ہوا اسطرح کہ تیغۂ خون آلود ہاتھ مین کھنچا ہوا لوح سیمین گلے مین پڑی ہوئی تمام جسم گرد و غبار مین آلودہ دیو نے جو سکندر کو دیکھا سمجھ گیا کہ اس سے کہان تک بھاگونگا بہتر یہی ہی کہ اب اس سے یہین فیصلہ ہو جائے مین آسودہ ہو چکا ہون اور یہ ابھی چلا آتا ہی تھکا ہوا ہی جہان تک ہوسکے جلدی کرکے اسکو مار لون پکارا او آدم زاد سیاہ سر سفید دندان تو یہان بھی آیا معلوم ہوتا ہی کہ قضا تیری دامنگیر ہی لے خبردار ہو جا یہ کہکر وار شمشاد پکڑ کر شاہزادۂ سکندر رستم خو کی طرف جھپٹا ادھر سکندر نے جو دیو کو دیکھا فرمایا کہ او مردود دہبت پریشان کیا تو نے جو اب کب چھوڑتا ہون تجکو لا مزب بہادری کی بس یہ سننا تھا کہ دیو نے قریب آکر خبردار خبردار کہکر گرز مارا سکندر نے پہلو پر آکر وار خالی دیا دیو گرز کے جھونک مین اوندھے منہ گرا ٹھوڑی گرز پر پڑی دو دانت ٹوٹ گئے ایک چیخ ماری کہ زمین تھرا گئی چشمہ سے پانی اچھلنے لگا طائر درختون سے اڑے چرند گیاہ سے منہ پھیر پھیر کر بھاگے کہ یہ کیا بلا آئی سکندر رستم خو نے نعرہ کیا کہ او

ملعون پر بے ماری کی تو یہ دیو چاہتا تھا کہ سنبھلے شاہزادہ نے لوح کو دیکھا اسمین
تحریر تھا کہ اسقدر تباہل ارے موقع پاکر دشمن کو چھوڑے دیتا ہی بس فورًا
سکندر رستم خو نے وہی تیغہ خون آلودہ جو ہاتھ مین کھنچا ہوا تھا جھپٹ کر
کمر پر مارا کہ دو پرا کالے ہوے بس اُس دیو کا زمین پر گرنا تھا کہ دیکھا چشمہ مین
تلاطم پیدا ہوا یہ معلوم ہوا کہ طوفان آگیا سکندر اُسطرف متوجہ ہوے کہ یہ کیا
ماجرا ہی دیکھا کہ چشمہ سے پانچ سانپ نکلے کہ چار آہنین سیاہ تھے اور ایک سُرخ
اُن چارون کے آگے آگے اِن پانچون سانپون نے آکر گوشت اُس دیو کا
کھانا شروع کیا یہان تک کہ تھوڑا عرصہ نہ گزرا ہوگا کہ تمام گوشت دیو کا وہ
سانپ کھا گئے اور اب ایک جانب روانہ ہوے شاہزادہ نے لوح کو ملاحظہ
فرمایا لکھا ہوا تھا کہ ای فتاح طلسم وای سیار این عجائبات تجکو چاہیے تعاقب مین
ان سانپون کے جاو رجہان یہ جائین اندیشہ نکرنا ساتھ ساتھ انکے جانا اور جو کچھ
نظر آئے پھر لوح کو دیکھکر عمل درآمد کرنا شاہزادہ سکندر رستم خو حسب الحکم لوح
پیچھے پیچھے اُن پانچون سانپون کے روانہ ہوے اب آگے آگے تو وہ مار سُرخ اور
پیچھے پیچھے وہ چارون مار سیاہ کہ سرون پر اُنکے چوٹیان دہن سے شعلے
نکلتے ہوے نہایت تیزی سے بھاگے چلے جاتے ہین جس راستے سے یہ جاتے
ہے ہین تمام زمین کی گھاس جلتی چلی جاتی ہی گویا ایک نیا جادہ بنتا جاتا ہی
کہان تک گزارش کیا جائے کہ یہ پانچون سانپ ایک دوسرے چشمہ کے کنارے
پہونچے اور اُس مار سُرخ رنگ نے پلٹ کر دیکھا اور ساتھ ہی پانی مین کود پڑا
ساتھ اسکے چارون مار سیاہ بھی اُسی چشمہ آب مین کود گئے سکندر رستم خو بھی
ہدایت لوح کے موافق جھم سے کود پڑا بموجب شعر درین دریاے بے پایان
درین طوفان شور افزا + دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرساہا + خدا پر
توکل کرکے ساتھ ہی اُس سانپ کے چشمہ آب مین کود پڑے پہلے ہی غوطے
مین تہ پر پانون لگے اور جسم پر ہوا محسوس ہوئی یہ معلوم ہوا کہ کسی اور کرہ مین
پہونچ گئے آنکھ کھولکر جو دیکھا تو اپنے کو ایک صحرا مین پایا کپڑون پر پانی کا اثر
تک محسوس نہوتا تھا اور پانچون سانپ اُسی طرح سامنے بھاگے ہوے چلے
جاتے تھے بس یہ دیکھتے ہی شاہزادے نے لوح کو مشاہدہ فرمایا تحریر تھا کہ ای
سیار این عجائبات تجکو چاہیے کہ عکس لوح سے ان سانپون مین باہم دشمنی
پیدا کردے اور مانند زلف پیچ کے یہ برہم ہوکر آپسمین مصروف جنگ ہون
یہ دیکھکر شاہزادہ سکندر رستم خو نے ہاتھ کو حرکت دیکر لوح کا عکس اُن
سانپون پر ڈالا بس پانچو وہ بھاگے ہوے چلے جاتے تھے یا اب جو دیکھا تو
دہین ٹھٹک ٹھٹک کر کھڑے ہوگئے اور غصہ کے ساتھ آپسمین نگاہین لڑانے لگے

یہان تک کہ پھنکارین چلنے لگین دیر تک یہ سانپ لڑا کیے اور کوئی فیصلہ نہوا اور مارسرخ رنگ علیحدہ کھڑا ہوا تماشا دیکھا کیا ایک مرتبہ یہ چارون ماران سیاہ یکدل ہوکر اس مارسرخ رنگ کی طرف چلے اور منھ سے قلابہ آتشین چھوڑا اب یہ دیکھتے ہی مارسرخ نے غصہ کیا اور ایک ایسی پھنکار ماری کہ چارون سانپ جلکر خاک ہوے اور اسی غصہ مین شاہزادہ سکندر رستم خو کی طرف پلٹا بس اسکا پلٹنا تھا کہ شاہزادہ نے لوح کو دیکھا اسمین تحریر تھا کہ فلان اسم جو کنارۂ لوح پر تحریر ہی پڑھو اور اس سانپ کی طرف پھونکدو دیکھو کیا ہوتا ہی شاہزادہ سکندر رستم خو کے فورًا اس اسم کو پڑھکر اس سانپ کی طرف پھونکا اسم کا پھونکنا تھا کہ اسکی اور ہی شان پیدا ہوگئی دیکھا کہ مارسرخ تو نہین بلکہ ایک دیو سرخ گھٹیون چل رہا ہی شاہزادے نے آواز دی کہ ملعون اب کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر تیغہ سنبھالا دیو نے جو دیکھا کہ یہ ہمارا دشمن قتل آتا ہی جلدی سے غلطک مارکر ہیئت اپنی ایک اژدر خونخوار کی پیدا کی اور سکندر کی طرف بڑھا اور چاہا کہ مین دم کشی کرکے اسکو پکڑلون لیکن بسبب برکت لوح کے کوئی افسون اسکا چل نہ سکا یون ہی ہاتھ پاؤن مارکر رہ گیا شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا تحریر تھا کہ فلان اسم جو وسط لوح مین کندہ ہی اسے تین بار پڑھکر تیغہ پر دم کرو اور ایک خط سیاہ جو اسکے سر پر ہی اسطرح وار کرو کہ تلوار سے اسی خط کے دو ٹکڑے ہون وار کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا کہ تلوار اس خط سیاہ سے ہٹنے نہ پائے اسلیے کہ جان اس اژدر کی اسی خط سیاہ مین مقید ہی اور تمام جسم اسکا آتش طلسمی سے پر ہی اتنا خیال رہے کہ اگر تلوار نے علاوہ اس خط سیاہ کے کسی مقام پر چرکا دیا تو قیامت ہو جائیگی جسم سے اس اژدر کے عوض خون کے شعلے نکلینگے اور تجکو جلاکر خاک کردینگے لوح بھی کچھ حفاظت نکر سکیگی بس یہ دیکھتے ہی سکندر نے بسم اللہ کہکر تین بار اسی اسم اعظم الٰہی کو پڑھکر آب شمشیر پر دم کیا اور ہاتھ اپنا بلند کرکے زد کا منتظر ہوا جیسے ہی اژدر قلابہ آتشین منھ سے چھوڑتا ہوا قریب سکندر رستم خو کے پہونچا اور منھ کھولکر دم کشی کی سکندر رستم خو نے نظر سیاہ خط پر جماکے تلوار ہاتھ مین تولکر ایسا وار کیا کہ بال بھر خط کے دو ٹکڑے کیے بس بجاے خون ایک شعلہ جسم سے نکلا اور اسی پر گرا کہ اژدر جلکر خاک ہوگیا اس اژدر کا مرنا تھا کہ یہ معلوم ہوا قیامت آگئی تمام صحرا مین زلزلہ سا پیدا ہوا درخت جڑ سے اکھڑ اکھڑ کر گر پڑے آندھی چلی خاک اڑی آسمان سے آتشباری برف باری ہوا کی دیر تک بیر اسکے شور کرتے رہے آخر جب روح خبیث اسکی جسم سے نکلکر جانب دار البوار روانہ ہوئی تو علامات سحر برطرف ہوے اور ایک آواز پیدا ہوئی کہ مارا جوان کشتی یعنے نام من

دیو مہبوت جادو بولا حیف مردیم و جان دادیم و مطلب خود نرسیدیم
غور سے جو دیکھا سکندر نے تو لاش ایک دیو کی پڑی ہوئی ہے اب شاہزادہ اس
صحرائے لق و دق مین تن تنہا کھڑا ہوا تھا کہ خدایا کہان جاؤن یکایک ڈنکے کی
آواز کان مین آئی اور آمد لشکر کے سے علامات محسوس ہوے سکندر رستم خو
کو یہ خیال ہوا کہ میرا طلسم مین داخل ہونا ایسی بات تو ہی نہین جس سے کوئی
واقف نہو معلوم ہوتا ہی کہ اس سرحد کا حاکم میرے مقابلہ کو آتا ہی خیر الحمدللہ
کہ پھر اس تن تنہا کی تلوار لاکھون پر کھنچی گی مجھے شرم بھی معلوم ہوتی تھی کہ جو
جادوگر ملا اول تو تنہا ملا دوسرے جب لوح کا عکس ڈالا یا کوئی اسم پڑھکر
پھونک دیا سحر اسکا باطل ہوگیا گتے کی موت مارلیا گیا نہ رد و بدل ہوئے نہ تلوار
چلی نہ کچھ حوصلہ نکلا الحمدللہ کہ اب معلوم ہوتا ہی اس صحرا مین بڑا رن پڑے گا
یہ اسی خیال مین تھے کہ یکایک از بردہ بیابان گردے برخاست مگر گرد تیرہ
تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ و پاے گرد در زمین پیچیدہ اب جو
دیکھا تو ہوا نے مارا گرد کو گرد نے مارا ہوا کو دامن گرد شگافتہ ہوا دل گرد سے
دو سو علم نشانہ دو لاکھ سوار کا پیدا ہوا جسوقت کہ دو سو فیل جنبر علماے لشکر تھے
گذر گئے تو دیکھا کہ دو لاکھ سواران جرار سلح سنجوگ سے آراستہ و پیراستہ گذرنے
لگے اسکے بعد جلوس سواری نظر آیا ماہی مراتب نیزہ بردار علم بردار بیرق بردار
چوبدار وغیرہ سب گذر گئے آخر مین دیکھا کہ ایک بادشاہ جلیل الشان تخت پر متمکن
چار پر زیادا اسپر مروحہ جنبانی کرتے ہوے تاج شاہی بر سر چار قبہ شاہنشاہی
در بر سر پر چتر پھرتا ہوا نقیب نقابت کرتے ہوے نگاہ روبرو کی آوازین
دیتے ہوے چلے آتے تھے سکندر رستم خو نے جو اس فوج و بادشاہ کی آمد
اس دھوم دھام سے دیکھی ابرو پر بل ڈالا اور قبضۂ شمشیر پر ہاتھ رکھکر قصد کیا
کہ ابھی جا پڑون لیکن اس بادشاہ نے جو شاہزادۂ سکندر رستم خو کو دیکھا
تخت پر سے کود پڑا اور مؤدب ہوکر سلام کیا اور یہ عرض کی کہ مین غلام تازہ
ہون تیرا لشکر حضور کا لشکر ہی اسکو نظر غیظ و غضب سے نہ دیکھیے اور مجھے
آئین اسلام سے آگاہ فرمائیے شاہزادے نے یہ سنکر لوح کو ملاحظہ فرمایا
کہ مبادا دھوکا ہو لکھا ہوا تھا کہ دھوکا نہین ہی یہ بادشاہ تمھارا دوست صادق
ہی اس سے ملو آیندہ اس سے بڑے بڑے کام نکلینگے بس یہ دیکھکر شاہزادہ
آگے بڑھا اور خورشید زرین قبا سے بغلگیر ہوا خورشید نے عرض کی کہ
بادشاہ اس مقام کا مین ہی ہون اور محافظ اس دربند کا دیو مہبوت تھا جو کہ
ہاتھ سے آپکے مارا گیا اب اس مقام پر کسی قسم کا خطرہ نہین ہی بالفعل
تو آپ یہان قیام فرمائیے اور اس شب مہمانی کو اس خادم تازہ کی

قبول فرمائیے آئندہ جیسا مناسب ہو ویسا کیجیے گا جو کچھ مجھ سے ہو سکے گا مین بھی حدمت
سے باہر نہین ہون بعد اسکے خورشید نے افسران فوج کو جمع کیا اور فرمایا کہ
ایہا الناس مین نے تو اطاعت اس شہریار عالیوقار کی اختیار کی جسکو میرا ساتھ
دینا ہو ساتھ دے اسلام قبول کرے ورنہ میرے لشکر سے علیحدہ ہو جاے یہ
سنکر آن سب نے عرض کی کہ جو مذہب بادشاہ کا وہ ہمارا مذہب ہم آپ کے
قدمون سے علیحدہ ہونا کبھی پسند نہین کرتے اب خورشید نے عرض کی کہ اے شہریار
باوقار جو آپکے مذہب مین آئے وہ کیا کہے سکندر رستم خو نے کلمہ تلقین
فرمایا خورشید مع لشکر از سر صدق مسلمان ہوا خورشید نے چاہا اور عرض
کی کہ شہر مین تشریف لے چلیے مگر شاہزادے نے منظور نہ فرمایا اور کہا کہ
مجھے جلدی ہے اور اگر تمھارے شہر مین چلونگا تو عرصہ ہوگا کم سے کم دو چار روز
ضرور صرف ہونگے خورشید نے عرض کی بلکہ زیادہ مجھے سکندر رستم خو
نے فرمایا کہ بس آج کی مہمانی اسی صحرا کی خوب ہے اور شب بھر ہم تمھارے مہمان
ہین اس سے زیادہ کہنے نہ کنا انشاء اللہ بعد فتح طلسم کے دیکھا جائیگا میرے
چھ عزیز طلسم مین پھنسے ہوے ہین مجھے پہلے انکے چھڑانے کی فکر ہے جس لیے مین
پردہ دنیا سے یہان بلایا گیا ہون خورشید زرین قبا نے عرض کی کہ جیسا
مزاج مبارک مین آئے اور جو مناسب جانیے وہ کیجیے یہ کہکر حکم دیا کہ اسی مقام
پر قیام کیا جائے اور بہت جلد سامان جشن مہیا ہو یہ سنکر ارکین دولت و
وزرائے نیک فطرت نے تیاری جشن کا انتظام شروع کر دیا جسوقت
خورشید زرین قبا شاہزادے سے ملا ہے اسوقت چار گھڑی دن باقی ہوگا
شام تک کل سامان درست ہو گیا جمے استادہ ہو کر شیشہ آلات سے آراستہ
کر دیے گئے لشکر اس ترتیب سے اترا کہ بارگاہ شاہی سے چار راستہ بنا دیے گئے
اور ہر راستے پر ایک پہاٹک قائم کیا گیا جو عجائب طور سے آراستہ کیا گیا تھا
وہ وہ اشیاء نادر اسمین نصب کیے گئے تھے کہ پردہ دنیا پر کسی نے خواب مین
بھی نہ دیکھے ہونگے بلکہ بوستان مین بھی نادر الوجود ہین اور ہر پہاٹک سے
لیکر حد لشکر تک دو رویہ مٹیالہ بندی کی گئی دوکانین آراستہ ہوگئین کنٹورہ
کھنکنے لگا پہاٹکون پر سو برج بنکھی نئے نئے طریقون سے قائم کی گئی بارگاہ اس طور
سے سجی گئی کہ بے چوبہ چرخ اسکے سامنے شرماتا تھا خیمہ زنگاری چرخ کو جکڑتھا شمسہ نور
ماہتاب عالمتاب پر چمک مار رہا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ شب کو آفتاب نکلا ہوا ہے
حبابون کی چمک ستارون کو شرما رہی تھی بیچ مین تخت شاہی تھا داہنی اور
بائین جانب برابر سے دنگل بچھے ہوے تھے جسوقت سب سامان درست
ہو گیا خورشید زرین قبا شاہزادہ سکندر رستم خو کو اپنے ہمراہ لیے ہوے

داخل بارگاہ ہوا اور عرض کی کہ تخت پر تشریف رکھیے شاہزادہ سکندر رستم خو
نے تخت پر بیٹھنے سے انکار کیا اور فرمایا کہ ہم تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین
تیرا تخت تجکو مبارک ہو مین دنگل پر بیٹھونگا خورشید نے عرض کی کہ پھر تخت خالی
پڑا رہے گا مین حضور کے سامنے تخت پر نہین بیٹھ سکتا سکندر نے فرمایا کہ اسکا
خیال نکرو تم یہان کے بادشاہ ہو اور مین تو ایک مرد سپاہی اور مسافر ہون اسوقت
یہان ہون کل نہ معلوم کہان ہونگا یہ سنکر خورشید نے عرض کی کہ مین حضور کے
ہوتے تخت پر قدم نرکھونگا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ خادم تخت پر بیٹھے اور مالک دنگل
پر اسپر شاہزادہ نے ہنسکر فرمایا کہ یہ شیوہ ہملوگون کا نہین ہی ہم بادشاہ بنا دیتے
ہین مگر آپ تاج و تخت سے ہمیشہ کراہت کرتے ہین اسلیے کہ یہ دنیا چندروزہ ہی
کہ دن کی زندگی کے واسطے اس جاہ و جلال کو اختیار کرین ہمنے اور ہمارے بزرگون
نے یا سپہ گری کو پسند کیا یا فقیری کا باناا ختیار کیا ہی جسوقت مین پرستان مین داخل
ہوا ہون تو لباس فقر مین تھا تم اسکا خیال نکرو یہ فرماکر خورشید کا بازو پکڑکر
تخت پر بٹھایا اور آپ ایک دنگل جواہر نگار پر جو سب سے بالا دست تھا
جلوہ افروز ہوے لیکن واضح رائے ناظرین ہو کہ یہ دنگل بائین صف
مین سب سے بالا دست بچھا ہوا تھا ہنسکر فرمایا کہ ای خورشید کونسی صف
تمھاری نظر مین اچھی معلوم ہوتی ہی خورشید نے عرض کی یہ ما میری سمجھ مین
نہین آیا فرمایا بائین صف اچھی ہی یا دہنی خورشید زرین قبا نے عرض
کی کہ جس صف مین آپکا ایسا رستم زمان ہو وہ کہین بے رونق ہو سکتی ہی
مثل مشہور ہی مثل صدر ہر جا کہ نشیند صدر راست + سکندر رستم خو نے
فرمایا کہ قلب انسان کا بائین جانب ہوتا ہی اور قلب اعضاے بدن کا
بادشاہ ہی اور ہملوگ قلب بادشاہ کی قوت ہین ہمین بائین جانب بیٹھنا
پسند ہی لیکن بعض لوگ جو اسوقت یہان موجود نہین ہین بارگاہ صاحبقران
مین داہنی جانب بیٹھنے کو پسند کیا کرتے تھے خورشید نے عرض کی کہ حضور یہ آپکی
خام خیالی تھی اور خارج از عقل تھے شاہزادۂ سکندر رستم خو نے کہا کہ زیادہ
کچھ نہ کہنا اسلیے کہ وہ لوگ بھی ہمارے عزیز ہین مگر ہمارے آنکے ہمیشہ چشمک
رہا کرتی ہی یہ فرماکر اول سے قصہ شاہزادۂ خاور سپاہ لعل خفتان خونریز خاوری
ملک قاسم اپنے پردادا کا بیان کیا کہ اسطرح شاہزادۂ انجم گردہ بدیع الزمان
سے دنگل نادعنبر کی بابت جھگڑے رہا کیے اور مقابلے ہوا کیے اسکے بعد
میرے جد امجد شاہزادہ ابرج نوجوان اور شاہزادۂ نورالدہر سے فساد رہا
لیکن یہ جھگڑا طے نہ پایا بعد انکے امیر ثانی کے دور مین انتہا کی ناانصافی ہوئی کہ
میرے عموے نامدار شاہزادۂ رستم ثانی محروم کر دیے گئے اور فرزند نورالدہر

بدیع الملک صاحبقران کیے گئے اُسوقت میرے والد ماجد اور چچا صاحب اور دادا صاحب نے لشکر سے علیحدگی اختیار کی اور فقیر ہوکر نکل گئے جسوقت مین نے ہوش سنبھالا اور یہ تمام قصہ سُنا تو مین نے بھی فقیری باناا اختیار کیا اور اپنے بزرگون کی تلاش مین گھر سے باہر نکلا اور آوارہ و سرگردان یہان تک پہونچا ہر چند کہ اُن صاحبون کی قدمبوسی حاصل نہین ہوئی لیکن خیر و عافیت اُنکی معلوم ہوگئی اور سُنا کہ میرے چچازاد بھائی سہراب بن رستم نے بڑی شوکت پیدا کی ہے اور اب وہ پردۂ دنیا کی جانب روانہ ہوگئے ہین اس ارادہ سے کہ صاحبقرانی بدیع الملک سے چھینکر اپنے والد ماجد شاہزادۂ رستم ثانی کو صاحبقران کرین مجکو اسی امر کی زیادہ جلدی ہے کہ اس طلسم کو فتح کرون تو پردۂ دنیا پر اپنے باپ اور دادا اور چچا اور بھائی کے شریک ہوکر مخالفون سے مقابلہ کرکے اُنکو نیچا دکھاؤن خورشید زرین قبا نے عرض کی کہ انشاء اللہ آپ اپنے ارادہ پر کامیاب ہونگے الغرض بعد اس قصہ کے جلسہ کا آغاز ہوا ارباب نشاط حاضر ہوے اور محفل رقص و سرود گرم ہوئی جام بادۂ طاہر گردش مین آیا ساقی جام زرنگار اور صراحی مرصع کار لیکر حاضر ہوے آوازین ہوشربا نوشانوش کی بلند ہوئین اور ایک پریزاد آکر ناچنے لگی وہ پرستان کے ساز جنکی آوازین دل مین گدازپیدا کیے دیتی تھین اور ماہچین کی خوش آیند صدا ناوک ولدوز کا کام کر رہی تھی چند چیزین وہ اس لطف سے گائی کہ محفل مین وجد کا عالم نظر آنے لگا ہر شخص جھوم رہا تھا نگاہین سبکی اس رقاصہ کیطرف لڑی ہوئی ہین ناچنے مین گھنگرو کی صدا دل پر چوٹ لگاتی تھی آخر مین گسنے یہ غزل شروع کی غزل

بے پردہ جو وہ برق تجلی نظر آیا — بیہوش رہے ہوش نہ دو دو پہر آیا
اک دست تھا دل وہ بھی تو دشمن نظر آیا — نفت مین عدو ہوگیا ہر اپنا پرایا
دل مین ترا ناوک کہ کلیجے مین در آیا — کیا جانے کہان آیا کب آیا کدھر آیا
کس وقت صدا افسوس ترا نامہ بر آیا — جب کھنچکے مرے جسم سے دم ہو نہ بر آیا
دل تھام لیا سُنکے کسی نے شب فرقت — نالہ کوئی تب تک جو مرے بالاتر آیا
دل سے نہوا ضبط فغان سن نے اُسکے — کمبخت مجھے سفت مین بدنام کر آیا
سمجھینگے ہم اُسوقت تری باتون کو ناصح — قابو مین ہمارے دل بے خود اگر آیا
پھر ضبط پر اپنے نہ مجھے ہوگا بھروسا — آنسو کوئی تجھ مین اگر اے چشم تر آیا
تھا اک بت کافر کا تصور جو دم نزع — بنکر ملک الموت بھی بیداد گر آیا
خلوت مین کبھی کہہ نہ سکا حال مین اس سے — کچھ قصد کیا جب تو مرا دل ہی بھر آیا
دیکھا کیا صد حیف ترسنے کا تماشا — کچھ رحم کسی کو نہ مرے حال پر آیا
ملتے ہی نظر لے گیا دل کو مرے کوئی — پہلو کو جو دیکھا تو وہ خالی نظر آیا
دیکھا یہ تماشا جو گئے اُسکی گلی مین — آہین کوئی بھرتا تو کوئی نوحہ گر آیا

پیدا ہوئی کیون تمیس مرے دلمین دوبارہ	بھولا ہوا چھالا کوئی کیا پھر آ بھرا آیا
ناخن ترے کیا جانے شرر کیون نہین بڑھتے	مدت ہوئی سینہ کا تو ہر زخم بھر آیا

یہ غزل عاشقانہ وہ پری نژاد بڑے ایسے دلکش سُرون مین گائی کہ محفل مین سناٹا پڑگیا ہر عاشق مزاج کی آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے دل کے کہنہ زخم ہرے ہوگئے واقعات گزشتہ نگاہون کے پیچھے پھرنے لگے سمان باندھ دیا کسی کو ہوش نہ تھا اتنے مین وزیر خورشید سہیل دانا نے آکر عرض کی کہ دسترخوان چنا ہوا ہی خاصہ ٹھنڈا ہو جائیگا خورشید نے دست بستہ سکندر رستم خو کی خدمت مین عرض کی کہ اب ماحضر فوش فرمایئے ہر چند کہ دل نہ چاہتا تھا لیکن شاہزادہ بخاطر خورشید زرین قبا اپنے دنگل سے اٹھا اور خورشید زرین قبا کے ہمراہ اُس خیمہ مین آیا جہان دسترخوان بچھا ہوا تھا کھانے انواع و اقسام کے چنے ہوئے تھے اکثر چیزین ایسی تھین جنکے نام سے بھی کان آشنا نہ تھے کیونکہ یہ کھانے پرستان کے تھے انکا ذکر بردۂ دنیا مین کیونکر سنا جاتا خورشید نے آفتابہ اپنے ہاتھ مین لیکر شاہزادے کے ہاتھ دھلائے شاہزادے نے اصرار کرکے خورشید کو بھی اپنے پاس بٹھایا اور خاصہ نوش فرماکر پھر داخل بارگاہ ہوئے وہ طائفہ تو برخاست ہوچکا تھا دوسری رقاصہ حاضر ہوئی یہ اُس سے حسن و خوبی مین دہ چند تھی اور کسب کمال مین تمام پرستان کی منتخب تھی اُسنے آتے ہی پہلے تو رقص کا کمال دکھایا آواز خلخال سے ہر ایک کو دیوانہ بنایا گھنگرووں کی صدا سے دل پر چوٹ لگتی تھی خرام ناز کا انداز ہر دل کو پامال کیے ڈالتا تھا جسوقت خوب توڑے سے چکی اُسکے بعد دھریت ترانہ خیال آستائی ٹپہ وغیرہ اظہار کمال کی چیزین شروع کین اور خوب سبکو محظوظ کیا اسکے بعد یہ غزل شروع کی

غزل

عاشقون مین تیرے کس کو تن بدن کا ہوش ہی
نالہ کش فرقت مین کوئی ہی کوئی خاموش ہی
آمد فصل بہاری ہی جنون کا جوش ہی
عقل رخصت ہوتی ہی وقت وداع ہوش ہی
بزم شادی مین کوئی اغیار سے ہم دوش ہی
غمزدہ کوئی عروس غم سے ہم آغوش ہی
اسکے پینے سے بھی حاصل ہوتی ہین کیفیتین
میرا خون دل بھی مثل بادہ سرجوش ہی
واہ کیا دلچسپ افسانہ ہی میرے ہجر کا
دیکھیے جسکو وہ محفل مین سراپا گوش ہی
مجکو رعب حسن مانع اور اُسے شرم و حیا

مین ادھر بت بنگیا ہون وہ اُدھر خاموش ہی
آگ سے جلتا ہی جو ہر آگ ہی اُسکا علاج
جل کے ہوش آئے گا پروانہ اگر بیہوش ہی
ٹھیس کا ڈر ہی بغل سے مین جدا کرتا نہین
یہ دل نازک بھی مثل شیشۂ مینو ش ہی
غش مین زانو پر مرا سر رکھکے وہ کہنے لگے
ہوش مین جلد آ کہ اب تو ہی مرا آغوش ہی
کچھ نہین آتا سمجھ مین یہ چمن کا ماجرا
بلبلین ہین نالہ کش ہر گل سراپا گوش ہی
کیون بجھانے کی شرر کوشش کرے بادِ صبا
کوئی دم مین خود مری شمع لحد خاموش ہی

یہ غزل نہایت اہل محفل کو پسند آئی ایک ایک شعر چار چار بار فرمائش کرکے گوایا گیا بعد اسکے دوسری غزل اُس آفت ہوش نے اس سنے زیادہ دلکش راگ مین شروع کی غزل

زبان سے یہ ترے بیمار کی ہیہم نکلتا ہی
کہ آتا ہو تو آ چک ورنہ میرا دم نکلتا ہی
کوئی انگڑائیان لیتا نہین ہی بستر غم پر
فراق یار مین رگ رگ سے کھنچکر دم نکلتا ہی
نظر آجاتی ہی شان خدا بے پردہ عاشق کو
کسیکی پردہ پوشی مین عجب عالم نکلتا ہی
اشارہ کرتی ہین زلفین سنورکر روے زیبا پر
بگڑنے مین ہمارے اور رہی عالم نکلتا ہی
کسی بیدید کے دیدار کی حسرت جو ہی دلمین
مہبت رک رک کے آنکھون سے ہمارا دم نکلتا ہی
تمھاری زلف عاشق کا مقدر دونون یکسان ہین
نہ اِسکا بل نکلتا ہی نہ اُسکا خم نکلتا ہی
ہجوم یاس ایسا چھا گیا ہی تیری فرقت مین
کہ ڈھونڈھے سے بھی اب ارمان دل مین کم نکلتا ہی
عجب تاثیر ہی اس سرزمین عشق کی ہمدم
نکلتا ہی جو اس سے قاتل عالم نکلتا ہی
دل نادان سے اب ضبط و تحمل ہو نہین سکتا
گریبان پھاڑ کر گھر سے کوئی پُر غم نکلتا ہی
ہین کہہ جاتا ہون اُس سے بے تکلف قصہ غیرون کا
زبان سے درد دل اپنا نہایت کم نکلتا ہی
شرر رہجاتے ہراک کو دیکھتے ہین خرم و شادان
نکلتا ہی جو اُسکی بزم سے پُر غم نکلتا ہی

کہانتک بیان کیا جائے عجب رنگ صحبت تھا کہ جو شخص تھا عالم محویت مین تصویر بنا بیٹھا تھا ہر شعر پر عشق انگیز تصویرین نگاہون کے نیچے پھرنے لگتی تھین یہانتک کہ تین بجے شب تک یہ نازنین گاتی رہی اور محفل کو محظوظ کرتی رہی کسی کا جی نہ چاہتا تھا کہ یہ خاموش ہو جس مقام پر تھک جانے کے سبب سے آواز مین پستی لگ جاتی تھی وہ بھی ایک تازہ لطف پیدا کرتی تھی ایک تو حسن دلکش دوسرے انداز ادا تیسرے ایسی معشوقہ کا ہر عاشقانہ شعر کی تصویر بنکر بتانا یہ سامان ایسے نہ تھے جو

مردہ سے مردہ دل کو بھی پھڑکا نہ دیتے اور کج مذاق لوگون کے دلون پر بھی اسکا اثر
نہوتا لیکن خورشید زرین قبا کو ایک اور ہی شخص کے گانے کا اشتیاق تھا جسکو
اُسنے بارہا سنا ہی مگر دل نہین سیر ہوتا غرضکہ حکم خورشید سے مجرا برخاست ہوا اب
خورشید نے سکندر رستم خو سے عرض کی کہ آج ایسا گانا سنواتا ہون جو شاید حضور
نے بھی کم سنا ہو بلکہ نہ سنا ہو تو عجب نہین اگرچہ وہ گویا جسکی مین نے تعریف کی
نوعمر ہی مگر اپنے فن مین کمال رکھتا ہی یہ کہکر حکم دیا کہ لاؤ ہمارے بلبل قفس کو بس
یہ سنتے ہی دیکھا تو لوگ ایک پنجرا لیکر آئے اور وہ پنجرا وسط بارگاہ مین رکھدیا
گیا دیکھا سکندر رستم خو نے کہ اُس پنجرے مین ایک لڑکا بارہ چودہ برس کا بند ہی
قطع اور وضع عیار بچون کی ایسی ہی جوڑی ہفت پیوندی نے کی اُسکے آگے رکھی ہوئی
ہی خورشید زرین قبا نے اُس سے کہا کہ آج ہمارے شہریار عالیوقار کو گانا اپنا سناؤ
یہ سُنکر اُس لڑکے نے سکندر رستم خو کی طرف دیکھا اور غور سے دیکھکر ایک چیخ ماری
اور عوض گانے کے رونا شروع کیا خورشید زرین قبا نے کہا کہ یہ کیا حرکت ہی مین
خوب سمجھتا ہون کہ تو بڑا مکار ہی بس خیریت اسمین ہی کہ گانا اپنا سنادے ورنہ
سزاے سخت دونگا اُس لڑکے نے جواب دیا کہ کیا گاے وہ شخص جو ہمیشہ حال پر ملال
سے ہو مثل ہی مثل کہ گریہ را ہم دل خوش می باید + نہ کہ گانا ایک تو غریب الوطنی
کا صدمہ دوسرے انسان ہو کر قفس مین بند ہون اب تو قالو مین ہون تیرے چاہے
بانشتی پیش آجاہے یہ دشمنی شعر یہ کہکر رہ گئی بلبل قفس مین + نہو بندہ کسی بندی کے بس مین
کچھ ایسی درد آمیز باتین کین کہ سکندر کا دل بھر آیا اور خورشید زرین قبا سے
کہا کہ اسکو قفس مین کیون بند کیا ہی خورشید نے عرض کی کہ حضور نہین واقف
ہین یہ بڑے ذات بابرکات ہین انھون نے ہمارے مار ڈالنے مین کوئی دقیقہ
اُٹھا نہین رکھا تھا یہ کیے پروردگار عالم کی طرف سے قضا نہ تھی ورنہ ابتک
راہی ملک عدم ہو چکے ہوتے سکندر رستم خو نے کہا کہ مفصل بیان کرو
خورشید زرین قبا نے تمام حال اسکا بیان کیا کہ دیو مہوت جادو جسکو
آپ نے قتل کیا ہی اسے اُٹھا لایا تھا اور کھائے جاتا تھا مین نے اسکو بچایا اور
اپنے دل بہلنے کو رکھ لیا حقیقت مین اسکی باتین نہایت دلچسپ ہین میرا غم غلط
ہو جاتا تھا رفتہ رفتہ اسنے ایسا مزاج مین دخل پیدا کیا کہ اختیارات اسکے
وسیع ہونے لگے یہان تک کہ قضاے کار ایک روز شراب خانہ کے مالک ہو کر
ساقی بنے اور ہم سبکو بیہوش کر کے قتل ہی کیا ہوتا کہ دیو حرمان جادو مالک
دربند آپ کو کسی طرح سے خبر ہو گئی اُسنے آکر اسکے پنجہ سے چھڑایا اور نجات دلوائی
ورنہ انھون نے قصہ پاک کر دیا تھا کچھ باقی نہ رکھی تھی یہ سُنکر شاہزادہ
سکندر رستم خو نے اُس مرد قفس نشین سے کہا کہ کیون یہ کیا حرکت تھی

اصل یہ ہو کہ تو نے وہ حرکت کی تھی جسکی سزا قتل تھی مگر خورشید نے نہین معلوم کیا سمجھکر
سانپ کو آستین مین پالا خورشید نے عرض کی کہ اگر اسمین کمالات سنوے تو مین
ضرور قتل کرڈالتا مجھ اسکے سن وسال پر رحم نکرنا مگر مین کیا عرض کرون کہ اسکے
گانے نے مجھے مسخر کرلیا ہی سکندر رستم خو مخاطب ہوے اُس نفس نشین کیجانب
اور فرمایا کہ تو بھی مفصل حال اپنا بیان کر اب اُس لڑکے نے آنسو پونچھکر عرض کی کہ مین
بیٹا ہون سیارۂ ثانی کا جس زمانے مین شاہزادۂ رستم ثانی اور شہریار عالیوقار
اور ایرج نامدار پردۂ قاف مین تشریف لائے ہین تو سیارۂ ثانی اُنکے ہمراہ تھے
بہت دنون تک یہ تینون بزرگوار طلسم چہل چراغ سلیمانی مین پھنسے رہے اُسی
زمانے مین باپ نے میرے آبادیری سے عقد کیا اور مین پیدا ہوا ہنوز ہوش
نہ سنبھالا تھا کہ شاہزادۂ سہراب ثانی نے طلسم چہل چراغ سلیمانی کو فتح کیا اور
اپنے باپ چچا دادا کو چھڑایا سرکشان قاف کو پست کیا اور بانشوکت و شان پردۂ دنیا
کی جانب روانہ ہوگئے ہمراہ اُنکے میرے والد بھی تشریف لیگئے لیکن جاتے وقت
مجھ پر چہ عیاری کے اور مجھ بانے تیار کرکے رکھ گئے تھے اور میری مان کو سمجھا
گئے تھے کہ جسوقت یہ لڑکا ہوشیار ہو تو یہ کتاب عیاری اور بانے اسکے سپرد کردینا
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب سن میرا دس گیارہ برس کا ہوا تو میری مان نے مجکو
کتاب عیاری دی اور بانہاے عیاری بھی عطا کیے اُسی کتاب کو دیکھ دیکھکر مین نے
مشق کرنا شروع کی یہانتک کہ تھوڑے ہی عرصہ مین مجکو پورے طور سے فن عیاری
مین مہارت ہوگئی اب مین نے اپنی مان سے رخصت لی اور کافرکشی پر کمر ہمت کو
مضبوط باندھکر گھر سے قدم نکالا اور صدہا کافرون کو واصل جہنم کرتا ہوا یہانتک
پہونچا پہلے دیو کے پنجہ مین پھسا مگر تقدیر مین رہائی تھی اور موت نہ تھی اس
بادشاہ کو میرے حال پر رحم آیا اور مجکو دیو کے ہاتھ سے بچایا اور اپنے ساتھ
رکھا حقیقت حال یہ ہی کہ میری حقیقت سے بہت زیادہ میری عزت کی
ہرچند کہ مین بھی محسن کش نہین ہون لیکن کافرکش ضرور ہون ہر وقت مجکو یہی
فکر تھی کہ کیونکر ان سبکو صفحۂ ہستی سے مٹا دون لیکن میرا قابو نہ چلتا تھا آخرکار
ایک روز شراب خانہ کا اختیار پایا پھر تو بن پڑی اور مین دل مین نہایت
خوش تھا کہ آج ان کافرون کو مار لیا لیکن دیو حرمان لی بدولت یہ سب
ہاتھ سے میرے بچ گئے جیسا کہ حضور نے سنا لبن سنتے ہی سکندر رستم خو نے
دوڑکر تیلی نفس کی کھینچ دی اور ہاتھ پکڑکر نفس سے نکالا اور گلے لگاکر بہت
رویے اور خورشید سے کہا کہ اب یہ تمہارا دشمن نہین ہی اور میرا بھائی ہی
اور جن بزرگون کا اسنے تذکرہ کیا اُنمین سے شہریار عالیوقار میرے والد ماجد
کا نام ہی اور رستم ثانی میرے چچا اور ایرج نوجوان دادا میرے ہین سہراب ثانی

بجاز اور بھائی ہوے خورشید نے سیارۂ تیز پا سے اپنا قصور عفو کرایا اور سکندر رستم خو نے اسکو خلعت عنایت کیا یا تو وہ جلسۂ انبساط تھا یا بزم غم ہو گیا سکندر رستم خو سیارۂ تیز پا سے لپٹ کر اسقدر روے کہ دیکھنے والون کے دل بھر آئے اسکے بعد سیارۂ تیز پا نے عرض کی کہ اب مین گانا آپ کو سناؤنگا اور خورشید زرین قبا سے کہا کہ جس گانے کی آپ تعریف کر رہے تھے وہ گانا نہ تھا بلکہ رونا تھا یان گانا آج سناؤنگا بیجے سنیے یہ کہکر وہی جوڑی ساز کی بجنے سے نکالکر اور تفلیان اسکی درست کرکے بجانا شروع کیا اب جو سنا خورشید کے تو ہوش اُڑ گئے اور کہا حقیقت مین آپکو اس فن خاص مین تو کمال حاصل ہی اور سکندر رستم خو نے بھی بہت تعریف کی اور فرمایا کہ کیون نہو کس کے بیٹے کیسے کے پوتے اور کس شخص کے پروتے ہو صبح تک سکندر رستم خو سیارۂ تیز پا کا گانا سنا کیے آخر مین سیارۂ تیز پا نے ایک غزل بھیروی مین شروع کی وہ صبح کا وقت شہانا نسیم سحری کا آنا مرغان باغ کے چہچہے کبک دری کے قہقہے پھولون کا کھلنا شمع کا جھلملانا سناگردون کا دریاے فلک مین ڈوبتے ہوے نظر آنا جاگی ہوئی آنکھون مین خمار نشۂ مے کا آنا یہی سامان دلفریبی کو کیا کم تھے کہ ایسے وقت مین سیارۂ تیز پا سے خوش الحان گانے والے کا بھیروی کی سی راگنی شروع کرنا اور یہ اشعار عاشقانہ گا کر حسن و عشق کی تصویرین دکھانا ایک قیامت کا سماں نظر آنا تھا غزل

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا	اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا
ترے وعدہ پر جیے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا	کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا
یہ کہان کی دوستی ہے کہ نے ہین دوست ناصح	کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا
رگ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا	جسے غم سمجھ رہے ہو یہ اگر شرار ہوتا
یہ بتاؤن کیا کہ کیا ہے شب غم بری بلا ہے	مجھے کیا برا تھا مرنا اگر ایکبار ہوتا
ترے تیر نیم کش کو کوئی میرے دل سے پوچھے	یہ خلش کہان سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا
ہوے مر کے ہم جو رسوا ہوے کیون نہ غرق دریا	نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہین مزار ہوتا
یہ مسائل تصوف یہ ترا بیان غالبؔ	تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

غرضکہ اسیطرح چند درد آمیز غزلین سیارہ نے ایسی دلکش دھنون مین سنائین کہ اہل محل سر دھننے لگے اور تصویر حیرانی ہو کر رہ گئے غرضکہ صبح کو جلسہ موقوف ہوا اب سیارہ تیز پا نے گانا موقوف کیا خورشید نے یہ شعر زبان پر جاری کیا شعر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد	روے گل سیر نہ دیدیم و بہار آخر شد

غرضکہ اب سکندر رستم خو نے خورشید سے فرمایا کہ بس ظاہر تمھاری ہو چکی اب مین جاتا ہون میرا ایک دم فضول ٹھہرنا اچھا نہین اسلیے کہ مجکو بہت عجلت ہی پردۂ دنیا کی طرف جانے کی اور بغیر فتح طلسم کے جانیکا قصد

نہین ہی خورشید زرین قبا نے عرض کی کہ ای شہریار عالیوقار اتنا توقف فرمائیے
کہ چند تحفہ جات طلسمی حاضر کردون جنکا اسوقت تک مین امین تھا اور بادشاہ
طلسم و مالک سمجھا جاتا تھا مگر اب آپ اسکے مالک ہین سکندر نے فرمایا کہ ابھی طلسم فتح
نہین ہوا پھر مین مالک کیونکر ہوا خورشید زرین قبا نے عرض کیا کہ سبب اسکا
عجیب ہی جسنے سنکر آپ متحیر ہو جائینگے اور جس سے مجھ پر بزرگی آپکی ظاہر ہوئی اور دین
اسلام سے شرف یاب ہوا وہ یہ ہی کہ مین نے عالم رویا مین ایک مرد بزرگ کو دیکھا
کہ وہ فرماتے ہین ای خورشید تو جس مال طلسمی کا امین ہی اسکا مالک داخل حد طلسم ہو چکا
اور کل تیرے ملک مین بھی آجائیگا تو اطاعت اسکی قبول کرنا اور تحفجات طلسمی اسکے
سپرد کر دینا اور دین اسکا اختیار کرنا اسلیے کہ وہ دین برحق ہی یہ زمانہ وہ ہی کہ طلسم
نیرنگ قاف برباد ہو جائیگا بس جو شخص اطاعت اس شہریار عالیوقار کی اختیار
کرے گا وہ مرتبۂ اعلیٰ کو پہونچے گا اور جو سرکشی کرے گا وہ ذلیل و خوار ہوکر
مارا جائیگا یہی سبب تھا کہ مین نے آپکی اطاعت کا حلقہ کان مین ڈالا ورنہ ایک
شخص تنہا سے کوئی صاحب لشکر خوف زدہ نہین ہو سکتا تاوقتیکہ کوئی ہزیمت
نہ پہونچ لے یہ عرض کرکے اپنے لوگون سے کہا کہ لاؤ وہ تحفے جو آجتک ہماری
حفاظت مین تھے یہ سنکر افسران فوج روانہ ہوئے اور بعد کچھ دیر کے اٹھارہ
بارگاہ یاقوت نگار کا اراب پر بار کرائے ہوئے اور ایک مرکب بری پیکر کو ساز و
یراق سے آراستہ کرکے ہمراہ لیے ہوئے اور ایک صندوق کہ اسمین اسلحہ طلسمی
تھے مثل تیغۂ سیہ تاب و سپر لکہ سحاب وغیرہ کے پیش کیے خورشید نے اول صندوق لاکر
پیش کیا اور کنجی اسکی سامنے سکندر رستم خو کے رکھدی سکندر نے قفل کھولا
اور تیغۂ سیاہ تاب صندوق سے نکالا اور زیب کمر کیا واقع مین عجب
تیغہ ہاتھ آیا ہی کہ قاف بھر مین اس تیغہ کی نظیر نہین ہی قبضہ ایک ڈال یاقوت سرخ
کا ہی جو ہر تخم خیار کے برابر چمک رہے ہین بعد اسکے سپر لکہ سحاب کو زیب دوش کیا
اور اسلحہ مثل خود و بغلہ عرق چین زرہ ثوب چار آئینہ جوشن وستانے موزے
وغیرہ کہ سب یاقوت نگار تھے تن پر آراستہ کیے اور بارگاہ یاقوت نگار کو
ملاحظہ فرما کر نہایت پسند کیا کہ کل سامان نگارخانہ بھی اسکے ساتھ شامل تھا خورشید
زرین قبا نے عرض کی کہ اب حضور کو اختیار ہی چاہے اس سب سامان کو اپنے
ہمراہ لیجائین چاہے یہان چھوڑ جائین سکندر رستم خو نے کہا کہ جیسی لوح
ہدایت کرے گی ویسا عمل مین لایا جائیگا یہ فرماکر لوح کو ملاحظہ فرمایا
تخطہ سبز تحریر تھا کہ اے فتاح طلسم نیرنگ وای سیار عجائبات تجکو لازم ہی کہ
اس بادشاہ جلیل القدر یعنی خورشید زرین قبا کو اپنے سر دے کہ یہ تیرا
جان نثار اور دوست صادق ہی اور سامنے جو درہ کوہ نظر آتا ہی اسمین طرف جا

تمام رسالہ ہمراہ بادشاہ کے درۂ کوہ مین چھوڑا اور آپ آگے روانہ ہوا بعد اسکے جب
کوئی تازہ بات پیش آئے تو پھر لوح کو دیکھنا یہ ملاحظہ فرماکر خورشید زرین قبا سے
فرمایا کہ تم اثالہ بارگاہ یاقوت نگار کا اپنے ہمراہ لیکر درۂ کوہ کی جانب روانہ ہو
بعد تمھارے مین بھی آؤنگا یہ سنکر خورشید زرین قبا اسیوقت مع ساز وسامان
و فوج وسیاہ درۂ کوہ کی جانب روانہ ہوا اور سکندر رستم خوسیارۂ تیز پا کو
اپنے ہمراہ لیکر اسی درۂ کی جانب روانہ ہوے اول خورشید زرین قبا متصل
درہ کے پہونچا اور بارگاہ برپا کی لشکر نے پڑاؤ کیا بعد اسکے سکندر رستم خوسیار
سیارۂ تیز پا قریب درہ کے پہونچے اب عیار کو بھی رخصت کیا اور لوح کو ملاحظہ
فرمایا تحریر تھا کہ تمھین چاہیے کہ اس درۂ تاریک کو طی کرو اسکے بعد ایک صحرا ے پرفضا
ملے گا اسمین جانب شمال ایک کوہ نیلگون نظر آئے گا تم اس کوہ پر چڑھ جانا بعد اسکے
پھر جیسا مناسب ہوگا تمکو ہدایت کیجائیگی یہ دیکھکر شاہزادۂ سکندر رستم جو بسم اللہ
کہکر درۂ تاریک مین داخل ہوے یہ معلوم ہوا کہ پردۂ ظلمات مین آگئے ہاتھ کو ہاتھ
نہ سوجھتا تھا نشیب و فراز نہ معلوم ہوتا تھا راستہ ایسا ٹیڑھا بکڑا تھا کہ گذرنا دشوار
تھا نہ زمین نظر آتی تھی نہ آسمان معلوم ہوتا تھا راستہ مثل حلقہاے گیسوے
محبوبان کے تاریک و پیچیدہ تھا لیکن لوح مانند چراغ کے روشنی دیتی ہوئی اور
رہنمائی کرتی جاتی تھی دو پہر مین درہ راست بدقت تمام طی ہوا اب جو شاہزادہ
اس درہ سے نکلا تو روشنی ہوئی دیکھا کہ ایک صحرا ے معبر بہار ہی کہ رشک
گلشن و گلزار ہی درخت میوہ دار برابر سے لگے ہوے ہین جانوران خوش الحان
مصروف زمزمہ سرائی ہین سبزہ لہلہا رہا ہی درختون مین میوے گوناگون
پھلے ہوے ہین ایک جانب ایک کوہ بلند مثل نیلم کے چمک رہا ہی لیکن نہ
اس گلزار مین باغبان ہی نہ گلچین ہی درختون کے نیچے میوہ گرا ہوا ہی جابجا
پھولون کے انبار ہین جانور درختون پر بجوف ادھر سے آدھمکتے جاتے ہین
اور آدھر سے ادھر آکر آتے ہین درخت اس طرح کے ہین کہ کبھی نظر سے
نہ گذرے تھے برگ انکے گلون کی طرح مختلف اللون اور پھول مانند بتون کے
سبز اور پھل سر انسان سے مشابہ چوپایہ عجیب عجیب صورت کے آہوون کے
کے رنگ بھی نئے نئے کوئی سفید کوئی زرد کوئی سرخ کوئی آبی شاخین
انکے سر پر چار چار پانچ پانچ شیر مانند گھوڑون کے بڑے بڑے قد کے مگر
شیر اور ہرن ساتھ پھر رہے ہین اور نہ شیر آہوون پر حملہ کرتا ہی نہ آہو شیر سے
خوف کرتے ہین اسی طرح ہر جانور نئی ساخت اور نئی وضع کا دنیا نئی
معلوم ہوتی ہی شاہزادہ سیر کرتا ہوا بعجلت تمام قریب کوہ نیلمی کے پہونچا
اور راستہ [illegible] سے کوہ پر جانے کا تجویز کر بالاے کوہ پہونچا بس جیسے ہی قلۂ کوہ

پر پہونچا نظر اٹھا کر جسطرف دیکھا سوا پانی کے کچھ نظر نہ آتا تھا ہر چار جانب سے ایک
طوفان خیز دریا موجین مارتا ہوا چلا آتا ہے جس طرف دیکھیے عالم آب ہے وہ کوہ بیلی
مثل ٹاپو کے ہے اب تو شاہزادہ پریشان ہوا گھبرا گھبرا کر داہنے بائین رو برو پس پشت
پھر پھر کر دیکھنا شروع کیا مگر جس طرف دیکھا پانی ہی پانی دکھائی دیا بیساختہ یہ شعر
زبان پر جاری ہوا شعر درین دریاے بے پایان درین طوفانِ شور افزا دل افگندیم
بسم اللہ مجریہا و مرساہا + یہان تک کہ آن واحد مین وہ پانی کوہ برابر ہو پہونچا
اور قریب تھا کہ شاہزادہ اُس طوفان مین غرق ہو جاے کہ اُسی حالت اضطراب
مین نظر لوح پر جا پڑی دیکھا لوح رنگ بدل رہی تھی جیسے ہی نظر شاہزادہ کی اُس
تختی پر جمی دیکھا تو حروف روشن ہوے اور یہ عبارت نظر آئی کہ اے فتاح طلسم اگر
ایسا ہی گھبرایا کرے گا تو طلسم کا فتح ہونا بخیر ہے کیون نہین لوح کو دیکھکر کام کرنا
تجکو چاہیے کہ جسوقت پانی تیرے قریب پہونچ جاے اور لب ساحل قدمبوس ہوتا
چاہے تو اُس جام جمشید کو پانی مین ڈال دے جسے تو نے پریزاد سے چھینا تھا
بس دیکھتے ہی شاہزادے نے جلدی سے جام جمشید کو پانی مین ڈالدیا بس
جام کا پانی مین پہونچنا تھا کہ بصورت کشتی ہو گیا واضح رائے ناظرین باتمکین ہو
کہ شمس جنی نے ابکی مرتبہ رخصت کے وقت جام شاہزادے کے سپرد کر دیا تھا
اور کہدیا تھا کہ آیندہ اسکی ضرورت ہو گی آپ اس تحفۂ تلسمی کو اپنے پاس رکھیے
اسی باعث سے شاہزادے کو نجات ہوئی اور جام پانی مین ڈالکر پھر لوح کو ملاحظہ
فرمایا لکھا تھا کہ جب یہ جام بصورت کشتی ہو جائے تو تو اس کشتی مین بیٹھ جانا لیکن
اس سبکی کے ساتھ کہ پانی تیرے جسم سے مس نہونے پائے اور اگر کہین پانی
تیرے جسم سے مس ہو گیا تو تو بھی مثل پانی کے ہو کر اُسی دریا مین شامل ہو جائیگا
اور کشتی تیری ملک فانی ہو جائیگی بس یہ دیکھتے ہی شاہزادہ سکندر رستم خو
بسم اللہ کہکر اُس کشتی مین کود پڑا اب دیکھا کہ طوفان زیادہ ہو گیا اور پانی
تندون اچھلنے لگا کشتی پر بڑے بڑے موجے ہا کر گرنے لگے ہر مرتبہ یہ معلوم ہوتا
تھا کہ کشتی ڈوب جائیگی لیکن جس کشتی کا ناخدا خدا ہو اُسے کون غرق کر سکتا ہے
جا بجا بھنور پڑ رہے تھے لیکن کشتی کو نقصان نہ پہونچا سکتے تھے جکر مار مار کر فرو
ہو جاتے تھے چادر بن دامن پھیلا پھیلا کر جا ہتی تھین کہ کشتی کو اپنی آغوش
مین لے لین مگر جب قابو نہ چلتا تھا تو دامن سمیٹ لیتی تھین حباب دور سے آنکھین
نکال نکالکر رہجاتے تھے موجون کی دست اندازی بے سود ہوتی تھی کشتی
بخوف و خطر بہتی چلی جاتی تھی شاہزادہ باطمینان تمام کشتی مین بیٹھا ہوا کبھی
سیر دریا کرتا تھا کبھی لوح کو دیکھتا تھا تھوڑے عرصہ مین نہ کوہ معلوم ہوا
نہ صحرا ہر طرف سوا پانی کے کچھ نظر نہ آتا تھا اب جو لوح کو دیکھا تو تحریر تھا کہ

اسی فتاح طلسم جسوقت طوفان مین کمی ہوا اور کشتی تیری بہکر قریب درۂ سرخ کے
پہونچے تو تجکو چاہیے کہ درہ مین کود پڑنا اور گوشہ کشتی کا پکڑکر کھینچنا کشتی بھی سیت اہلی
پیدا کرے گی اور بصورت جام ہو جائیگی بس جام کو اپنے قبضہ مین کرنا اور درہ کے
اُس پار چلا جانا وہان ایک صحرا ہے پر بہار ملے گا شاہزادے نے ایسا ہی کیا کہ
جیسے ہی کشتی قریب درہ کے پہونچی ایک جست کی اور درہ مین داخل ہوے
گوشہ کشتی کا پکڑکر کھینچا کہ وہ سمٹ کر جام بنگئی جام کو بے اندیشہ انجام ہاتھ مین لیا
اور راستہ درہ کا طے کرکے اُس پار پہونچے یہ درہ مثل درۂ اول کے تاریک نہ تھا
جابجا روشندان بنے ہوے تھے جسوقت صحرا مین پہونچے تو عجب بہار دیکھی کہ
درخت سرسبز و شاداب ہین میوے لگے ہوے ہین زمین پر کوئی بالے کا سفید فرش
بچھا ہوا ہی وسط صحرا مین ایک باغ معلوم ہوتا ہی دروازہ باغ کا مانند آغوش
معشوق کے کھلا ہوا ہی نہ کوئی دربان ہی نہ نگہبان شاہزادہ اسکی طرف متوجہ
ہوا کچھ راہ طے کی تھی کہ یکایک ایک آفتاب تابان اُس مشرق امید سے
نمایان ہوا کہ ہمراہ اسکے سو سو اسو سنارون کا جھرمٹ تھا یعنی ایک نازنین
مہ جبین در درگوش مرصع پوش دریاے جواہر مین غوطہ مارے گیسو
سنوارے شعر برس پندرہ یا کہ سیلکا سن + جوانی کی رائین مرادون کے دن +
کرشمہ و ناز بہت سی سہیلیون کو ساتھ لیے ہوے دروازۂ باغ سے نکلی جیسے ہی
نظر سکندر رستم خو کی اُس آفت ہوش پر پڑی حواس جاتے رہے بیخودی
طاری ہوئی اپنے سب معشوقون کا خیال جاتا رہا صورت اُس محبوب کی
نگاہون مین کھب گئی نہ ار جان سے عاشق ہوگئے نہ تو ملکہ ماہ سیما کا خیال
رہا کہ وہ فرقت مین تڑپ رہی ہوگی نہ ملکہ ماہ پارہ کا دھیان آیا کہ اُسپر کیا گزرتی
ہوگی بمصداق اس غزل کے غزل

	یاری تجھسے کیا کی پیدا ہر اک سے یار نہ جھوٹا
	احباب چھٹے اغیار چھٹے ہر اپنا بیگانہ چھوٹا
	غمنوش جدائی جیسے ہوئے غم کھاکے پیے خون جگر کے جیے
	کھانا کیسا پینا کیسا پانی جھوٹا دانہ جھوٹا
	کس مست سے ساقی آنکھ لڑی بے مے پیے کیفیت یہ ہوئی
	اس ہاتھ سے بوتل چھوٹ پڑی اس ہاتھ سے پیمانہ چھوٹا
	منھ سے نہ ہمارا رندی تھا نہ مذہب یا وہ پرسنی تھا
	جب سے کہ چھٹا اک متوالا اُس دن سے میخانہ چھوٹا
	کل کہتے تھے ہم کچھ حال دل اُنپر بھی تھی محویت طاری
	اُس لطف مین یاد نہین یہ بھی کس جا سے زمانہ چھوٹا

بیڑی جو تری سنت کی بڑھی ہو نجا اُترا اُسکا اُس جا بھی
وہ فید جنون اُسنے توڑی وہ تیرا دیوانہ چھوٹا
تھا سوز جدائی تو جتنا تیرے بھی اثر کو دیکھ لیا
کیون آگ مین اپنی جل نہ بجھا جب شمع سے پروانہ چھوٹا
اے آرزو اب کیا ذکر اُسکا الفت مین جو دل سے امر ہوا
اک بت سے بڑھا پا ربط ایسا برسون کا یارانہ چھوٹا

جیسا خنہ شاہزادے کی زبان سے آہ نکلی یہ صدا کان مین اُس آفت جان و ایمان کے پہونچی اچانک اُسنے شاہزادے کی طرف دیکھا ساتھ والیون نے بھی سکندر کو دیکھا ادہی ادہی کرکے بھاگے لیکن ایک دوسری کے پیچھے چھپی جاتی تھی کوئی کہتی تھی کہ یہ مرد وا کہان سے آگیا کسی نے کہا وہ تو ہر ایک کو بُری نظر سے دیکھتا ہی کسی نے کہا کہ یہ تیرا یار ہی کسی نے کہا ابھی تجھ سے اشارہ کر رہا تھا عجب طرح کا ہنگامہ ان عورتون مین برپا ہوا لیکن وہ نازنین جو انداز و لباس سے ان سب مین افسر معلوم ہوتی تھی اُسنے نگاہ غور سے ان سبکی جانب دیکھا اور کہا کہ مونڈی کا ٹیو اپنے دل مین سمجھ جاتی ہو اور زبان سے ایسی علحدہ ہوتی ہو مین تم سبکی نیتون سے آگاہ ہون خبردار جواب کسی نے اسکی طرف آنکھ اٹھاکر دیکھا یہ ہمارا عاشق ہی اور ہم اسکے شیدا ہین جسطرح ہم تمھارے مالک ہین اُسیطرح اسکو بھی اپنا مالک تصور کرو اور سکندر کیطرف دیکھکر یہ شعر پڑہا۔ شعر رواق منظر چشم من آشیانہ تست ۔ کرم نما و فرود آکہ خانہ خانہ تست
اے شہریار عالیوقار جب سے مین نے جمال جہان فروز تیرا خواب مین دیکھا تھا اس روز سے دیوانہ وار پھرا کرتی تھی شکر ہی خدا کا کہ خواب میرا صادق نکلا اور دیدار نصیب ہوا بس نہ تڑپایئے خدا کے لیے جلد اب آیئے خدا کے لیے ۔ یہ سنکر شاہزادہ نہایت متعجب ہوا کہ ایسی نازنین اور خود تیری خواہش کرتی ہی خوشا تقدیر اور زہے نصیب فوراً اُسکی طرف بڑہے اور ایسے محو جمال ہوے کہ لوح دیکھنا بھی بھولے اور ساتھ اُس نازنین کے داخل باغ ہوے دیکھا تو باغ نہایت سرسبز و شاداب ہی جابجا نہرین جاری ہین درخت میوہ دار لگے ہوے ہین جانوران خوش الحان مصروف زمزمہ سرائی ہین نہرون مین مچھلیان سرخ و سبز تیر رہی ہین ایک ایک موتی کی تھمین اُنکے پڑی ہوئی ہین جسوقت سطح آب پر آکر وہ منہ سے حباب چھوڑتی ہین تو عجب لطف پیدا ہوتا ہی پانی اسقدر صاف و شفاف ہی کہ آب گہر کو خجل کرتا ہی جو چیز تہ مین ہی اوپر سے نظر آتی ہی شاہزادہ سیر کرتا ہوا ساتھ اُس نازنین کے چلا جاتے جاتے وسط باغ مین پہونچا دیکھا کہ ایک قصر رفیع بنا ہوا ہی کہ تمام قصر مین جواہر نصب ہی منزل قصر فلک کے جگمگ کر رہا ہی گنبد کا شمسہ شمس فلک پر چمک مار رہا ہی گلعیون کی جھلک نگاہ مین خیرگی پیدا کرتی ہی نازنین با شہزادہ کا

پکڑے ہوے داخل قصر معلے ہوئی دیکھا شاہزادے نے کہ قصر مانند حجلہ عروس شب اول کے آراستہ ہی شیشہ آلات سقف قصر مین آویزان ہی فرش تمامی کا بچھا ہوا ہی ایک جانب جواہر نگار چھپر کھٹ لگا ہوا ہی برابر اسکے چوکا بچھا ہوا ہی اسپر ایک مسند مرصع تکلف لگی ہوئی ہی گائنین بیٹھی ہین تمام سامان میخواری مہیا ہی کشتیان شراب کی رکھی ہوئی ہین اگر پورے طور سے آراستگی اور سامان یہان کا بیان کیا جاے تو ایک دفتر ہو جائے لہذا بنظر اختصار کم کرکے عرض کیا گیا الحاصل وہ نازنین شاہزادے کا ہاتھ پکڑے ہوے اُس مسند پر آکر جلوہ گر ہوئی اور ساقی کو حکم دیا ساقی نے کشتی پوش ہٹاکر صراحی جواہر نگار و جام مرصع کا رہاتھ مین اٹھایا اور پیمانہ لبریز کرکے اشعار مستانہ پڑھتی ہوئی اور رقص کرتی ہوئی قریب نازنین کے آئی نازنین نے جام اُسکے ہاتھ سے لیکر شاہزادے کو دیا شاہزادے نے کچھ تکلف کیا اور فرمایا کہ ہمارے یہان غیر شخص کے ہاتھ سے شراب نہین پیتے ہین تاوقتیکہ یہ نہ معلوم ہو جاے کہ وہ مسلمان ہی اُسنے عرض کی کہ اُسی خواب مین مین مسلمان بھی ہو چکی ہون اور آپ ہی نے تو آئین دین برحق سے مجکو آگاہ کیا تھا اب ایسا بھولے کہ کچھ یاد نہین شاہزادے نے فرمایا کہ اگر تم مسلمان ہو تو مجھے کوئی انکار کی وجہ نہین یہ فرماکر جام اُسکے ہاتھ سے لیا اور بے اندیشہ انجام یہ شعر پڑھکر نوش کر گئے شعر

گر یار می بلائے تو بہر گیان نہ بیجیے زاہد نہین مین شیخ نہین کچھ ولی نہین ✦ بس جام کا پینا تھا کہ آنکھون مین سرور آگیا رہے سہے حواس اور بھی جاتے رہے نازنین نے متواتر جام بھر بھر کر دینا شروع کیے یہان تک کہ سکندر کو مست و مدہوش کر دیا اُسکے بعد سکندر سے کہا کہ آپ اپنے دست حق پرست سے ایک آدھ ساغر مجکو بھی دیجیے سکندر رستم خو نے اُس نازنین کو بھی شراب پلائی آدھر طبلے پر مہتاب پڑی اور گائنون نے شغل رقص و سرود شروع کیا غزل

یہ ہوش کہان دل کھو بیٹھے کچھ پوچھے کوئی کچھ کہتے ہین	
اک بت سے ہوئی ہی یاد اللہ کچھ بھولے ہوے سے رہتے ہین	
کیا جانے کوئی کیون روتے ہین ہم آتا ہی پسینا کیون یہم	
ناسور محبت سے یہ دل مین کچھ رستے ہین کچھ بہتے ہین	
کہتا تھا اے بت یہ سلوک بہم ہم محو وفا تو محو ستم	
جب رو کے بہت تنگ آئے ہین ہم کچھ ابتو منہ سے کہتے ہین	
ہر بات پہ کہنا ہی خضر دیکھا جب ادھر ما را نشتر	
اُن لوگون کے ہین پتھر کے جگر جو ایسی جفائین سہتے ہین	
خیر اب تو جو کچھ ہونا ہی وہ ہو پہلے یہ خبر کیا تھی ہمکو	
کرتے ہین تمنا وصل کی جو وہ ہجر کے دکھ بھی سہتے ہین	

تم سنکتے جو ہو فریاد نکر صبر آسے ہمین آخر کیونکر
ہان ملتی ہی جب کی داد اگر تو ہم بھی کچھ نہین کہتے ہین
جب ضبط کروان پکین تا شور دون تو نہ نکلے اشک لہو
کیا حال کہون ان آنکھون کا یہ دریا اُلٹے بہتے ہین
ای آرزو تفتیدہ جگر پیری مین ہی جل بجھنے کا ڈر
دے جنکو بجھیڑے باد سحر وہ چراغ بھی روشن رہتے ہین

غرضکہ کچھ دیر تو لطف رقص و سرود و ہا جب و دماغ دونون سے بادہ ناب سے گرم ہوے اور بیخودی طاری ہونے لگی شاہزادے نے ہاتھ گردن مین اس پری جمال کے ڈالا اور لبسٹ کر بوسہ لیا دست تمنا ثمر مدعا کی طرف دراز ہوگیا لطف بوس و کنار حاصل ہونے لگا یہ رنگ دیکھکر سب عورتین وہان سے ہٹ گئین کوئی پیشاب کے بہانے کوئی پانی پینے کے حیلے سے اسیطرح سب چلی گئین اب جو دیکھا تو پورا تخلیہ ہوگیا حالانکہ اُسوقت یہ ہوش کب تھا کہ کوئی بیٹھا ہی یا نہین لیکن نشہ کی بیخودی ایسی تھی کہ وصل مجازی کی بھی نوبت نہ آئی اور سکندر بیہوش ہوگئے اُسی حالت مین صبح ہوگئی جسوقت سیاہی شب کی برطرف ہوئی اور سپیدہ سحری چرخ نیلی فام پر نمودار ہوا ستارے غروب ہونے لگے طائر اپنے اپنے آشیانون سے نکلکر شاخہاے درخت پر آکر بیٹھے مصروف زمزمہ سرائی ہوے نسیم سحر کے جھونکون نے عابد شب زندہ دار کو سلا دیا اور سوتے ہوون کو بیدار کر دیا عاشقان ہجران کشیدہ شکر خدا بجالاکر بستر پر خار سے اُٹھے شعر علی الصباح چو مردم بکار و بار روند بلاکشان محبت بکوی یار روند + اور جو لوگ وصل یار جانی سے مسرور تھے اُنکے واسطے وہ صبح صبح غم ہوگئی کہ وہ معشوق جو ہم آغوش تھا اب جدا ہوکر اپنے گھر کو جاتا ہی شعر بیچارا جان مری روٹھکے جاتا تیرا + ایسے آنے سے تو بہتر تھا نہ آتا تیرا + شاہزادہ سکندر رستم خو جو خواب غفلت سے بیدار ہوا آنکھین کھولکر کیا دیکھتا ہی کہ نہ وہ باغ ہی نہ قصر ہی نہ چمپر کھٹ ہی نہ نازنین ہی فرش خاک پر کروٹ کے بھل لیٹا ہوا ہی ایک کھپاچ بانس کی سیندور سے رنگی ہوئی پہلو مین پڑی ہی اب خیال آیا کہ تو نے دھوکا کھایا جلدی سے گلے کی طرف دیکھا تو لوح بھی ندارد کمر مین تیغہ بھی نہین جام جمشید بھی غائب بس یہ دیکھتے ہی شاہزادہ نہایت پریشان ہوا اور لاحول پڑھکر خاک سے اُٹھا لیکن اب پچھتانے سے کیا ہوتا ہی مثل ہی کہ خود کردہ را علاجے نیست ایک آواز آئی کہ اے نادان اسی منہ پر دعواے فتاحی طلسم تھا اب تا زندگی اسی صحرا کی ٹھوکرین ہین اور تو ہی اب مین لوح طلسمی کو ایسے مقام پر رکھونگا کہ تو کیا ہی تیرے فرشتے بھی نہ پاسکینگے اور جام جمشیدی اور تیغہ سیہ تاب جو قتل بادشاہ طلسم کیواسطے

تیار کیا گیا تھا اور شاہ طلسم ملکہ اور رنگ سیاہ قبا کے سپرد کیے دیتا ہون
منہم منہروان جادو یہ آواز سنکر شاہزادے نے گردن نیچی کرلی اسلیے کہ اس
غلطی کا کیا جواب تھا چار ہرجایا طرف پھرنا شروع کیا کبھی کوس دو کوس اسطرف
نکل گیا کبھی اُس جانب جلا گیا تمام دن پھرا کیا لیکن اُس محراسے نہ نکل سکا شام کو ایک
درخت کے نیچے بیٹھکر رہنا شروع کیا اب سکندر رستم خود کو تو اسی حال پر ملال مین چھوڑا جاتا ہے
اور یہان سے اول حال منہروان جادو کا بیان کیا جاتا ہے
کہ یلدون لوح طلسمی اور جام جمشیدی اور تیغہ سیہ تاب لیے ہوئے بادشاہ طلسم رنگ قاف
کے پاس پہونچا بادشاہ اُسوقت نہایت مسرور تھا اور اکثر دولت جمع ہوگئی تھی
طلسم کشا کا ہو رہا تھا کہ خورشید زرین قبا پہر بڑا پھر رہا تھا اُس نے سب
تحفے طلسم کشا کو دیدیے اور اُسکا شریک ہوگیا جسکی اعانت سے طلسم کشا دربندون کو
توڑتا چلا آتا ہے افسوس کہ حیات اس طلسم کی ختم ہوئی اور چراغ زندگی سب کا
گل ہوا جس ملک پر تیا ہی آتی ہے آسمان ایسے ہی سامان جمع ہو جاتے ہین دیکھو طلسم
ہوشربا کو اُسی کے ساحرون نے دشمن کے شریک ہو کر طلسم کو برباد کرا دیا
بلکہ اسیطرح تمام طلسم غارت ہوے اب اس طلسم پر بھی تباہی آئی ہی چاہتا تھا
کہ منہروان جادو لوح طلسمی اور جام جمشیدی اور تیغہ سیہ تاب لیے ہوے
پہونچا اور تینون چیزین سامنے اور رنگ سیاہ قبا کے رکھدین اور عرض کیا
کہ اس جان نثار نے طلسم کشا کو دھوکا دیا اور جن چیزون پر دار و مدار فتاحی طلسم
کا تھا وہ اپنے قبضہ مین کین اب حضور کو اختیار ہی انکو کسی مقام محفوظ پر رکھوا دیجیے
اور بادشاہ منہروان جادو سے نہایت خوش ہوا اور کہا کہ خیر دیکھا جائیگا
اب اول حال دختر اور رنگ سیاہ قبا ملکہ سلطانہ عنبر بن موکا بیان کیا جاتا ہے
کہ جب شاہزادہ سکندر رستم خود داخل طلسم ہوا ہے اور مرحلہ پریزادان کو
توڑکر حمام جمشید کو حاصل کیا ہے تو اسوقت سواری اسکی بالاے ہوا اسطرف
سے گذر رہی تھی اور نظر اسکی شاہزادے پر پڑی تھی آسمان سے یہ شاہزادہ کی امید دام گیسو
ہو گئی تھی لیکن دل ہی دل مین رنج کرتی تھی اور کسی ہمنشین کو بھی اس راز دل
سے آگاہ نہ کیا تھا بلکہ اکثر اپنے اوپر نفرین کرتی تھی اور کہتی تھی کہ واہ کیا کرتے
حضرت عشق کے ہین کہ اسکو پسند کیا ہے جو اپنے خاندان کی بربادی کو آیا ہے
اور تمام مال و دولت کو پھینکنے کا قصد رکھتا ہے ہاے یہ میرے دل کو کیا ہوا ہے
دختر پیرزادی اکثر پوچھتی تھی کہ مزاج مبارک کیسا ہے قربان ہو جاؤن منہ پر
اودہی چھائی ہوئی ہے دشمنون کی عجب حالت ہے واری ذرا آئینہ تو دیکھو پھول
سے رخسار کملاے ہوے ہین دو دو روز کنگھی نہین کرتی ہو نہ وہ ہنسی ہے
نہ مذاق ہم لوگون کے بغیر یا تو گھڑی بھر چین نہ تھا یا صورت سے بیزار ہو

دم بھر کا پاس بیٹھنا کھلتا ہی بچپن کا ساتھ ہی کیا مین تیور نہین پہچانتی ہون آخر
کچھ دل کا حال تو کہو کس بات کا رنج ہی کونسا صدمہ ہی شاہزادی نے درد سر وغیرہ
کے بہانے ٹالدیا کرتی تھی جب کوئی زیادہ اصرار کرتا تھا تو کہدیتی تھی کہ بی بی
کیا غضب کی بات ہی جبکا ملک تباہی مین پڑا دشمن چڑھ آیا ہو سامان تباہی کے
پیش نظر ہون وہ کیونکر پریشان نہو یہ بھی کوئی تعجب کی بات ہی جو تم لوگ پوچھتے
ہو تم لوگون کو تو کوئی فکر نہین جانتی ہو کہ زمانہ ایک ہی طور پر رہتا ہی مجھے
انجام کی فکر ہی کہ دیکھیے خدا کیا دکھاتا ہی جب وہ عورتین طلسم کشا کو بُرا بھلا
کہتی ہین تو یہ بھی دل کو ناگوار گذرتا تھا اور منع کرتی تھی ظاہر ظاہر تو خود بھی
طلسم کشا سے عداوت ظاہر کرتی تھی اور دل مین کہتی تھی کہ خدا اسکو بجاے
اور میرا بھی مطلب دل بر لائے کہ جسطرح مین اسکی محبت کا دم بھر رہی ہون
اسیطرح وہ بھی شیداے جمال میرا ہو جائے دن رات اسکو اسی انجمن مین گذر رہی
تھی کہ ایک روز مہران جادو دائی اسکی ہنستی ہوئی سامنے سے آئی اور عرض
کی کہ داری مبارک ہو طلسم کشا نے دھوکا کھایا اور مبتلاے بلا ہوا ابھی
مہروان جادو اُس سے لوح طلسمی اور جام جمشیدی وغیرہ لیکر بادشاہ
کی خدمت مین حاضر ہوا یہ سنتے ہی سلطانہ غنچہ دہن موکا دل پریشان ہوگیا
کہ پہ کیا غضب ہوا لیکن بظاہر مسرت ظاہر کی اور کہا کہ جب سے طلسم کشا داخل
طلسم ہوا تھا اُس روز سے دن رات مجکو ایسی پریشانی مین گذرتی تھی کہ باپ
کے سلام کو بھی جانا ترک کر دیا تھا مگر آج وہ فکر رفع ہوئی میرا جی چاہتا ہی کہ چلکر
شاہ سے قدمبوس ہون دایہ نے کہا کہ نہایت مناسب ہی بلکہ پہونچتے ہی
مبارک باد دینا کہ باپ تم سے خوش ہوا اور دل مین سمجھے کہ میری دختر مجھے
بہت چاہتی ہی اسکو میرے رنج سے رنج اور میری خوشی سے خوشی ہوتی ہی
یہ سنکر شاہزادی اسیوقت اپنی ایسون جلیسون اور دایہ کو ہمراہ لیکر خدمت
اور رنگ سیہ قبا مین روانہ ہوئی وزیرزادی اتفاق سے یہان موجود نہ تھی
جسوقت اسکو معلوم ہوا کہ شاہزادی بادشاہ کے سلام کو گئی ہی بس یہ جلدی کرکے
اپنے قصر سے نکلی اور بادشاہ کے در دولت کی جانب روانہ ہوئی اسکو یہ حکم ہی
کہ ہر وقت شاہزادی کے ساتھ رہے اب جو بادشاہ دیکھے گا تو کیا کہے گا ایسا نہو
کہ عتاب شاہی آئے آدھر عیار سکندر رستم خو بعد جانے سکندر رستم خو کے
بفکر عیاری چل چکا تھا جس مرحلہ کو سکندر رستم خو نے توڑا اور رہ راستہ
پیدا کیا عیار بھی ہیئت تبدیل کیے ہوے آگے بڑھا جسوقت قریب دہ کوہ
نیلی کے پہونچا دیکھا اسنے کہ سواری کسی شاہزادی کی آتی ہی یہ درہ مین
ایک پتھر کے پیچھے چھپ کر کھڑا ہو رہا حسب اتفاق راستے مین شاہزادی کو

وزیرزادی کا خیال آیا کہ وہ بغیر میرے پریشان ہوگی ایک خواص سے کہا کہ تو باغ
مین جاکر اسکو اطلاع دے کہ ملکہ باپ کے سلام کو گئی ہین اور تمکو بلایا ہی خواص شکر
پلٹی یہ باتین عیار بھی سن رہا تھا سواری تو درہ سے ہوکر گذر گئی اور خواص پلٹ کر
چلی سیارہ تیز پا نے بھی صورت اپنی ایک عورت کی بنائی اور سامنے اس خواص کے
آکر کہا کہ ملکہ نے یہ گلدستہ دیا ہی کہ یہ بھی وزیرزادی کو دے دینا اور کہنا کہ یہ گلدستہ
میرا معشوق ہی اسکے کسی خاص مقام محفوظ پر رکھتی آنا کیونکہ آجکل حالت طلسم کی مخدوش
ہی ایسی چیز کا ساتھ رکھنا اچھا نہین ہی یہ سنکر خواص لے وہ گلدستہ ہاتھ مین لیا
بس گلدستہ ہاتھ مین لیتے ہی ایک غنچہ چٹکا اور دھوان نکلا جسمین سے دھوان پیدا ہوا کہ یہ عورت
جھجکی اور ساتھ ہی جھینک مار کر بیہوش ہوئی سیارہ تیز پا نے گیند عیاری اسکے
گلے مین ٹھونس کر اسکو تو ایک سنگ گران کے نیچے دبا کر مار ڈالا اور آپ لباس
اسکا پہنا رنگ و روغن عیاری لگا کر صورت اپنی اس سے مشابہ کی اور پھر وہی
گلدستہ ہاتھ مین لیکر چلی وزیرزادی اسطرف سے چلی آتی تھی اور اسطرف سے
خواص نقلی جا رہی تھی راستے مین ملاقات ہوئی سیارہ تیز پا جو بصورت خواص
بنا ہوا تھا وزیرزادی سے بولا کہ مجھے شاہزادی نے آپ کے پاس بھیجا ہی اور یہ
گلدستہ دیا ہی اور ایک بات اور کہی ہی جسے تخلیہ مین کہہ سکتی ہون سکے سامنے
نہ کہونگی یہ کہکر وزیرزادی کو اپنے ہمراہ لیکر ایک گوشہ کی طرف گئی وزیرزادی نے
کہا کہ کیا کہتی ہی کہا دیکھیے کہتی ہون اسقدر گرمی ہی کہ حواس نہین ہین یہ کہکر دوپٹہ
کی ہوا دی ہوا لگتے ہی غنچہ چٹکا اور دھوان نکلا وزیرزادی جھینک مار کر بیہوش
ہوگئی سیارہ تیز پا نے اسکو تو وہین چھوڑا اور آپ اسکی صورت بنکر اس
غول مین عورتون کے ملگئی جو وزیرزادی کے ہمراہ تھا بعض نے پوچھا بھی کہ
قربان جاؤن وہ عورت کہان ہی جو آپکو اپنے ساتھ لیگئی تھی جواب دیا کہ وہ
پیغام ملکہ کا دیکر چلی گئی انھون نے کہا کہنے تو اسکو جاتے نہین دیکھا یہ سننا تھا
کہ وزیرزادی نے اُن عورتون پر غصہ کیا اور بقہر و غضب کہا کہ اگر وہ چلی نہین
گئی تو کیا اسکو زمین کھا گئی یا آسمان یا مین کھا گئی تم سبکی آنکھون پر تو جہالت
ہوئی ہی اندھی ہو رہی ہو شیخ سعدی نے کہا ہی شعر گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ تو وزیرزادی نے ایسے تیور بدلے کہ وہ عورتین ڈر کر
خاموش ہو رہین کہ ہمین کیا غرضکہ وزیرزادی اُن سبکے ساتھ خدمت من
ملک اور رنگ سیاہ قبا کے روانہ ہوئی اول شاہزادی باپ کے پاس
پہونچی سلام کیا اور گردن جھکا کر بیٹھ گئی بعد اسکے وزیرزادی پہونچی بادشاہ نے
پوچھا کہ کیون اے فرزند مزاج کیسا ہی جو کئی روز سے تم سلام کو نہین آئین
منھ بھی اترا ہوا ہی سر پر مندیل تھپا ہوا ہی آخر اسکا کیا سبب شاہزادی نے

تو کوئی جواب نہ دیا لیکن وزیرزادی ایک چنچل ہی عرض کی کہ خداوندا اصل یہ ہی کہ حضور کی خوشی سے خوشی ہی اور حضور کے رنج سے رنج ہم سبکی یہی حالت ہی نہ کہ یہ تو آپکی نوز نظر ہین جو حالت منہ وہ کم ہی جس روز سے انھون نے سنا کہ طلسم کشا داخل طلسم ہوا اسی دن سے اسقدر رو رہین کہ بیمار ہو گئین ہر وقت یہی کہتی ہین کہ افسوس لوح بھی طلسم کشا کو ملگئی اور جام جمشید بھی اسکے ہاتھ آگیا اب جان باد اجہان کی کاہے کو بچیگی اور ملک و مال بھی تباہ ہو جائیگا ہر چند ہملوگ سمجھاتے تھے کہ کیا مجال ہی کسی کی جو شاہ کو آزار پہونچا سکے انکے ایسے ایسے جان نثار موجود ہین کہ برسون طلسم کشا سے لڑینگے اور لوح چھین لینے کی کوشش کرینگے کبتک طلسم کشا لوح سے غافل ہوگا چوکا اور مارا گیا وہ تن تنہا کس کس سے لڑیگا اپنی جان بچائیگا یا لوح کی حفاظت کریگا ہر چند ہم سمجھاتے تھے مگر انکو یقین نہ آتا تھا اسی سوچ مین روتے روتے بیمار ہو گئین طبیبون نے اس مرض کو محض مرض خیال قرار دیا ہی اور علاج یہ بتایا ہی کہ جب تک لوح دستیاب نہو گی اور وہ گلے مین انکے نہ ڈالی جائیگی اور جام جمشید کا پانی انکو نہ پلایا جائیگا اسوقت تک اچھا ہونا انکا محال ہی یہ سنکر شاہزادی نے وزیرزادی کی صورت دیکھی اور بادشاہ طلسم نے کہا کہ یہ علاج اب تو دشوار نہین ہی ملکہ نے کہا کہ میرے پاس یہ چیزین کہان تھین جو مین اجھی ہونگی بادشاہ نے لوح اور جام جمشید وغیرہ ملکہ کے سپرد کیا اور کہا کہ میرا ملازم ان اشیاء کو دشمن سے چھین لایا اب تم انکو بحفاظت اپنے پاس رکھو اور طلسم کشا کو مین قید کیے دیتا ہون یہ کہکر سندروس جادو سے کہا کہ تو جاکر اس صحرا مین جہان طلسم کشا سرگردان ہی ایک گنبد تاریک تیار کر اور طلسم کشا کو اس گنبد مین قید کر دے کہ وہ اسی گنبد مین گھٹ گھٹ کر مرجاے اور حرمان جادو جسکا نام مہروان جادو بھی ہی اس سے کہا کہ تو نے بڑی دانائی کی جو طلسم کشا کو قتل نہین کیا اسواسطے کہ بنیان طلسم لگ گئے ہین کہ جس زمین پر خون طلسم کشا کا گرے گا وہ برباد ہو جائیگی حرمان جادو نے عرض کی کہ میرا ارادہ ہوا تھا کہ طلسم کشا کو قتل کر ڈالون کیونکہ وہ سحر جانتا نہین ہی اور لوح بھی اب اسکے پاس نہین ہی جو حفاظت اسکی کر سکیگی لیکن پھر یہ خیال گذرا کہ مبادا قتل طلسم کشا مصلحت بادشاہ کے خلاف ہو تو یہ ایسا بگاڑ ہی کہ جو سنور بھی نہین سکتا اگر بادشاہ حکم قتل دے گا تو دوبارہ اسکو قتل کر ڈالونگا بادشاہ نے کہا کہ شاباش مرحبا ہی چاہیے جیسا کہ تو نے کیا الغرض سندروس جادو ملکہ سلطانہ عنبرین مو کی طرف نگاہ حسرت سے دیکھتا ہوا صحراے سرگردان کی طرف روانہ ہوا کہ جاکر طلسم کشا کو قید کرون راہ مین دل سے کہتا تھا کہ یا سامری یا جمشید یا خداوندا بلیس رو کو نصیب ہوگا کہ ملکہ میرے

ریب پہلو ہوگی ایک مدت سے یہ ملعون ملکہ پر عاشق ہی مگر غالب نہین پاتا اسلیے کہ یہ دختر بادشاہ ہی آدھر ملکہ کو بھی حال اسکا معلوم ہوگیا ہی ملکہ اسکی صورت سے نفرت کرنے لگی ہی کہ یہ بڑا نمک حرام ہی کہ میری جانب نگاہ بد سے دیکھتا ہی الحاصل ادھر تو سندر روس جادو روانہ ہوا اور ادھر ملکہ جام و لوح و تیغہ ہمراہ لیکر وزیرزادی سمیت اپنے باغ کی جانب روانہ ہوئی

اب پہلے حال سندر روس جادو کا سنیئے

کہ یہ ملعون اس بیابان مین پہونچا جہان شاہزادہ سکندر رستم خو سرگردان و حیران پھر رہا تھا یکایک دیکھا سکندر رستم خو نے کہ آسمان کی جانب سے ایک لکہ ابر سبز رنگ نمودار ہوا اور آتے آتے قریب پہونچا اب جو شاہزادے کی نظر پڑی تو دیکھا کہ ایک تخت اوج ہوا مین اڑتا ہوا چلا آتا ہی اور ایک دیو مہیب ساحر وضع اس تخت پر بیٹھا ہی جھولا کہار دے کا گلے مین پڑا ہوا ہی تخت کے کونون پر ترسول پرسول نصب ہین اور ایک نشا سیاہ سیاہ اس تخت پر کھنچا ہوا ہی جس سے شان کفر ہویدا ہی شاہزادہ سمجھ گیا کہ یہ کوئی ساحر طلسمی ہی اور میری ایذا رسانی کے واسطے آیا ہی مگر شاہزادہ کیا کر سکتا تھا اب لوح بھی پاس نہین ہی جسکو دیکھکر کچھ کام کر سکے غرض سندر روس جادو بالائے ہوا سے زمین پر اترا اور آواز دی کہ او طلسم کشا آگاہ ہو کہ مین سندر روس جادو مین تیرے سفید کرنے کے واسطے آیا ہون لہذا تجکو آگاہ کیے دیتا ہون کہ جو حوصلہ اپنا نکال لے اور حسرت دل کی پوری کرلے تاکہ تجکو افسوس نہ رہجاے کہ مین ہاتھ باؤن بھی نہ ہلا سکا شاہزادہ یہ سنتے ہی غصہ مین آیا اور تلوار کھینچکر سندر روس جادو پر بصد غیظ و غضب وار کیا سندر روس جادو نے سر اپنا آگے بڑھا دیا تلوار اسکے سر پر پڑی اور ٹوٹ گئی شاہزادے کو نہایت غصہ آیا اور اسی ٹکڑے سے تلوار کے جو ہاتھ مین رہ گیا تھا دوبارہ وار کرنے کا قصد کیا کہ سندر روس جادو ہنسا اور کہا بس بسہے اب میرا وار تو روک یہ کہکر اسنے گولہ فولادی جھولی سے نکالا اور کچھ اسم پڑھکر زمین پر مارا کہ تڑاقے کی صدا بلند ہوئی اور گولہ مثل تار بیل کے پھٹا اور اسمین سے دود غلیظ نکلا اور اس دھوین نے بڑھکر سکندر رستم خو کو چار طرف سے گھیر لیا اور مثل ایک گنبد کے ہوکر رہ گیا اب شاہزادے سکندر رستم خو کا دم گھٹنے لگا ہر چار طرف نگاہ حسرت و یاس سے ملنے لگا لیکن کسی طرف راہ نہ ملتی تھی کہ اس گنبد سے باہر نکلتا سندر روس جادو مسلمان ہوکر نگہبان اس گنبد کا بنکر بیٹھا اور دلمین خوش ہوا کہ

ابھی تین روز کے اندر یہ آہن گھٹ گھٹ کر مر جائیگا

اب دوسرا حال ملکہ عنبرین مو کا بیان کیا جاتا ہی

کہ یہ دلمین اپنے محل مین آکر وزیرزادی سے کہنے لگی کہ اے وزیرزادی تو نے دیکھا میرے دل کا حال جانا جو اسی کے موافق بادشاہ سے تعین کرکے

جام و روح مجکو دلوا دیا مین نے تو اس سے یہ کیفیت بیان بھی نہ کی تھی کہ مین اس
فکر مین جاتی ہون حقیقت حال یہ ہی کہ مین ہمت کرکے گئی تو تھی لیکن مجھ سے
کبھی یہ فقرہ نہ بنتا جس خوبصورتی سے اسنے جام و روح کو بادشاہ سے لیا
الغرض ملکہ داخل باغ ہوئی وزیرزادی بھی ہمراہ تھی ملکہ وزیرزادی کا ہاتھ
پکڑے ہوے ایک گوشہ کی طرف لیگئی اور فرمایا اے طناز سچ بتلا مجھے یہ کیونکر
ثابت ہوا کہ مین طلسم کشا پر عاشق ہون حالانکہ اسوقت تک یہ راز مین نے
کسی سے بیان نہین کیا تھا وزیرزادی کہ دراصل عیار ہی سکندر رستم خو کا
اور وزیرزادی اصل کوہ دامنہ کوہ مین بیہوش کرکے ڈال آیا ہی جسوقت
یہ کلام شاہزادی کی زبان سے سنا دل مین کہا کہ ہمنے تو تیرے چشم و ابرو سے
پہلے ہی سمجھ لیا تھا احتیاطاً زبان کو بند رکھا تھا شاہزادی سے کہا کہ آپ اگر
نہ مجھ سے بیان کرتین تو کیا مجھے علم غیب تھا بھلا مین کیونکر جان سکتی حضور ہی نے
آگاہ کیا تو مجھے معلوم ہوا یہ سنکر شاہزادی بہت پریشان ہوئی اور کہا
عورت خدا سے ڈر کوئی مرے پر تہمت لیتا ہی تو جیتے جی اتہام کرتی ہی اور
اپنی جوتیون سمیت آنکھون مین گھستی جاتی ہی مین نے ہرگز یہ بات کسی سے
بیان نہین کی تھی بلکہ ہر شخص سے اس راز کو پوشیدہ کیا تھا اپنے ہی
دل مین رکھا تھا وزیرزادی نے کہا بی جب دل آتا ہی تو آدمی کو ہوش
نہین رہتا ہی نہ شرم رہتی ہی نہ لحاظ نہ خوف جان ہوتا ہی نہ پاس آبرو
تم بیکار برا مانتی ہو اگر بیان بھی کیا تو کیا برا کیا کسی غیر سے تھوڑی بیان کیا
یہ تو فائدہ کی بات ہی اپنی ہمسون سے سب ہی دل کا حال کہتے ہین
اتنو شاہزادی اور بھی رنجیدہ ہوئی اور کہا کیا تو نے کوئی سرٹن بنا یا ہی جو
اسطرح کی باتین کرتی ہی یا خود سرٹن ہو گئی ہی وزیرزادی منہ چڑا کر بولی کہ
بی تم تو ہنسی ہنسی مین بگڑ ہی جاتی ہو آپ جس جس طرح چاہتی ہو ستاتی
ہو ہم ذرا سا چھیڑتے ہین تو بگڑ ہی جاتی ہو واری اسی سے مین کہتی تھی کہ
بڑے آدمیون کی دوستی کا کیا اعتبار ہی ورنہ اصل پوچھو تو ہنسی مین
سب برابر ہین کیا امیر کیا غریب لیجیے اب مین آپ سے نہ بولونگی ایسے بیورون
سے اسنے کہا کہ شاہزادی کو عذر ہی کرتے بنا اب تو وزیرزادی اور بھی
روٹھنے لگی کہ ہمسے راز دل کیون بیان کرتین ہم تو دشمن تھے جو دوست ہوگا
اس سے بیان کیا ہوگا شکایت ہمکو کرنا چاہیے تھی کہ تمکو ہمسے شاہزادی نے کہا تھا

مین بھی جھوٹا مرے شکوے بھی سراسر جھوٹے	آپ ہی سچے سہی اس بات کا جھگڑا کیا ہی

یہان اس تقریر نے اسقدر طول کھینچا کہ وہان وزیرزادی جسکو پہنچے دقیقہ
سیارہ لاچیز ہانے ہوشیار ہونے کا نسخہ انجام کر دیا تھا یعنی ایک گل بنفشہ بیہوشی

اسکے دماغ پاس رکھکر چلا آیا تھا سبب یہ تھا کہ سیارۂ تیز یا اسپر شیفتہ ہوگیا تھا ورنہ
قتل ہی کروالتا جسوقت ہوائے سرد سے خوشبو اُس پھول کی دماغ مین وزیرزادی
کے پہونچی چھینک مارکر بیہوشیار ہوئی اپنے کو عجب حال خراب سے دیکھا نہایت
متعجب ہوئی اب خیال آیا کہ وہ جو خواص ملکہ کی بیہوش ہوکر آئی تھی اور مجکو وہ
ساتھ والیون سے علیحدہ کر لیگئی تھی معلوم ہوتا ہی کہ یہ کوئی اسرار تھا وہ عورت
نہ تھی کوئی عیار بچی یا جادوگرنی تھی خیر اب تو جو ہوا وہ ہوا بقول شخصے مشتے کہ بعد از
جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد۔ یہ بھی زمین سے اُٹھی اور اپنے کو جھاڑ پوچھکر طرف
باغ ملکہ کے روانہ ہوئی جسوقت داخل باغ ہوئی دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے
ملکہ ایک عورت سے کھڑی باتین کر رہی ہی اور وہ عورت سر سے پاؤن تک
میری تصویر معلوم ہوتی ہی اور بالکل میری طرح ملکہ سے باتین کر رہی ہی بس یہ
دیکھتے ہی پکار اٹھی کہ ارے تو کون بلا ہی جو یہان ملکہ کے ساتھ چلی آئی اور میری
ہین صورت اپنی دیکھکر اُس عورت کی طرف دیکھا تو کوئی فرق نہ معلوم ہوا
اُدھر ملکہ نے دیکھا کہ یا تو ایک وزیرزادی تھی اب دو ہوگئین اور دونون
آپسمین مخالفت رکھتی ہین یہ کیا اسرار ہی یہی سبب تھا جو اسنے میرے دل کا
حال بیان کر دیا تھا خدا جانے یہ کون شی ہی آدمی ہی یا بھوت پلیت ہی یہ خیال
کرکے اور ہی کرکے بھاگی اُدھر طناز نقلی بھی طناز اصلی کی طرف بڑھی اور
وزیرزادی اصلی بھی غصہ مین چلی کہ اوبلا تو کہان سے ملکہ کے پاس چلی آئی اور
کیا باتین کر رہی ہی ہماری ملکہ بھولی بالی ہی تو نے خدا جانے اُنکو کیا فریب
دیا ہوگا اچھا ہوا کہ مین چلی آئی اب دیکھ تو تیرا کیا حال کرتی ہون اگر گرم کرکے
تیل نہ چھڑوا ؤن تو طناز زہرا نام نہین یہ باتین کرتی ہوئی جیسے ہی یہ دونون
قریب پہونچین طناز نقلی نے کہا کہ بہن غصہ کیون کرتی ہو خدا نے ایک
صورت کے بہت سے بنائے ہین اسمین رشک وحسد کا ہے کا ہی ہم سے
تم ناحق کو رنجیدہ ہوتی ہو خدا سے کہو کہ تو نے میری صورت کی دوسری عورت
کیون پیدا کی بھلا بات تو سنو ملکہ سے باتین کرنے مین تو تم اسقدر بگڑین
کہ چہرہ تمھارا سرخ ہوگیا اور آپ سے بے آپ ہوگئین اور اگر مین تمھارے
شوہر سے باتین کرتی ہوتی تو نہین معلوم تمھارا کیا حال ہوتا جل بھلس کے
رہ جاتین طناز اصلی نے کہا دور پار میرے شوہر کہان سے آیا بس خبردار
مجھے بہن نہ بنانا یہ وہی مثل ہی کہ جان نہ پہچان بڑی خالہ سلام طناز نقلی
نے کہا کہ تم بڑی بے حمیت معلوم ہوتی ہو ہم تو محبت بڑھانا چاہتے ہین کہ
خدا کا شکر ہی پہلے ایک تھے اب دو ہوے تم ہو کہ بگڑی ہی جاتی ہو بس اب
ملال کو دور کر دو مجھسے ڈوپٹہ بدل لو وہ خشکا بھی کھا لینا یہ کہکر اپنے ڈوپٹہ کا

آنچل طلسم اصلی کے سر پر ڈالا اور اسکی اوڑھنی کھینچی طلسم اصلی سمجھی کہ اوہی اوہی یہ بھی
کوئی بات ہی کیا زبردستی کا بہنا یا ہی اسی دشت مشت مین غوطہ جو طلسم نقلی
کے ڈر پٹہ کی ناک مین طلسم اصلی کے پہونچی چھینک مار کر بیہوش ہوئی اب طلسم نقلی
شاہزادی کی طرف متوجہ ہوئی شاہزادی بکاری خبردار میرے پاس آنے کا قصد نکرنا
مین نہین جانتی کہ تو کون بلا ہی طلسم نقلی بکاری کہ ای ملکہ اتنک تو راز پوشیدہ تھا
اب تمھارے رازدل سے مجکو آگاہی ہو چکی مین بھی اپنے راز سے آگاہ کرتا ہون
مین دراصل عورت نہین ہون وزیرزادی آپ کی دہ ساتھ پڑی ہی جسکو ابھی
مین نے بیہوش کیا ہی ملکہ نے کہا کہ پھر تو کون ہی عیار نے جواب دیا کہ نام میرا
سیارہ تیزپا ہی اور مین عیار ہون فتاح طلسم شاہزادہ سکندر رستم خرکا
یہ سُنکر شاہزادی بجھ شرمندہ سی ہو چلی تھی کہ مین نے کیون راز اپنے دل کا
اس سے بیان کیا لیکن کہا مجھے کیونکر یقین آئے کہ تو اسکا عیار ہی اور مرد ہی
تو تو عورت بنا ہوا ہی سیارہ تیزپا نے کہا کہ ای ملکہ مین جسکی صورت چاہون
بنجاؤن کہیے تو آپکی صورت بنجاؤن ملکہ نے کہا بغیر امتحان کیے ہوئے تو مین ہرگز
نہ مانونگی یہ خواص میری جو سامنے کھڑی ہی جب جانون کہ تو اسکی صورت بنجا یہ سُنکر
سیارہ تیزپا نے کہا بہت خوب اور ملکہ کی طرف سے منہ پھیرکر جیب سے
آئینہ نکالکر چہرے پر رنگ ورروغن عیاری لگانا شروع کیا اور دم بھر مین
اپنی صورت کو اُس خواص سے مشابہ کرکے ملکہ کو دکھادیا اب ملکہ کو یقین آیا
کہ بیشک یہ عیار ہی کہا پہلے میری وزیرزادی کو ہوشیار کر دے اسکے بعد
تدبیر رہائی طلسم کشائی کرنا چاہیے یہ سُنکر سیارہ تیزپا نے وہین کھڑے
کھڑے جناب رفیع کبیوتنی منہ پر وزیرزادی کے کھینچ مارا کہ وہ چھینک مارکر
بیدار ہوئی ملکہ نے طلسم کو پاس اپنے بلایا گلے سے لگایا اور بیان کیا کہ
خوف نہ کرو یہ فتاح طلسم کا عیار ہی طلسم نے کہا سنئے ایک مرتبہ آپ کی
خواص نے مجھے بیہوش کرکے درہ کوہ مین ڈالدیا تھا ابھی ہوش آیا تو مین
باغ مین آئی یہان جو سانحہ گذرا آپ اُس سے آگاہ ہین ملکہ نے طلسم کو اور
سیارہ تیزپا کو ساتھ لیا اور اپنے قصر مین آئی تخلیہ کرا دیا گیا ملکہ نے
وزیرزادی سے حال اپنے دل کا بیان کیا کہ مین طلسم کشا پر شیفتہ ہون اور
چاہتی ہون کہ اُسے کسی طرح رہا کرکے لوح طلسمی اور جام جمشیدی
دیدون تاکہ وہ طلسم کو فتح کرے اور میرے اُس احسان کا شکرگزار
ہوکر مجھے اپنے عقد مین لائے طلسم حیرت سے منہ ملکہ کا دیکھنے لگی کہ یہ کیا
کہتی ہین یہ کب طلسم کشا پر عاشق ہوئین مین بالکل اس امر سے آگاہ نہین
باوجودیکہ مین ہر وقت ملکہ کے ساتھ رہتی ہون کبھی وقت پاس سے جدا

نہین ہوتی اور اسکے عشق نے ایسا مبہوت کر دیا کہ خاندان کی عزت باپ کی
حرمت کسی امر کا خیال نہین بلکہ سلطنت کو مٹایا چاہتی ہی کہا ای ملکہ عالم یہ آپ
کیا فرما رہی ہین میری تو کچھ سمجھ مین نہین آتا ملکہ نے کہا مین سچ کہتی ہون مین بہت
دن سے اسپر شیدا ہو چکی تھی مگر اسوقت تک اس راز کو مین نے چھپایا تھا اور کسی پر
ظاہر نہونے دیا تھا چونکہ اب مجبور ہون اسلیے کہ بغیر اسکے چارہ کار نہین ہی کیونکہ طلسم کشا
قید ہی اور سندر روس جادو اسکے قتل کا بیڑا اٹھا کر گیا ہی کہ مین تین روز مین
اسکے گھونٹے کر مار ڈالونگا ای طناز بادشاہ پر جیسا وقت پڑا ہی تو خوب جانتی ہی اگر
اسنے قتل طلسم کشا کے صلہ مین باپ سے میرے قول لیکر مجھکو طلب کیا اور بادشاہ
نے مجھے اسکے حوالے کر دیا یہ بتا کہ عزت رہی یا گئی بلکہ عزت تو کیسی جان بھی گئی
اسوقت سبکو افسوس ہوگا طناز نے کہا کہ ہان یہ تو خیال آپ کا بہت درست
ہی سندر روس جادو کو مین نے بھی سنا ہی کہ آپ پر دم دیتا ہی اور قرینہ بھی
آپکے قول کی تصدیق کرتا ہی مگر ای ملکہ کون ہی ایسا جو سندر روس سے
جادوگر کو قتل کرے اور طلسم کشا کو رہا کرے اسوقت عیار طلسم کشا یعنی
سیارہ تیز پا نے کہا کہ یہ کام میرا ہی اگر ملکہ تم میرے کہنے پر چلو تو آج ہی ضرور
سندر روس جادو کو مار لین اور طلسم کشا کو چھڑا لین ملکہ نے کہا کہ کیونکر
سیارہ تیز پا نے کہا سہل سی تدبیر ہی وہ کہ آپ ابھی بیان ہی کر چکی ہین کہ
سندر روس جادو مجھ پر عاشق ہی بس آج شام کو اسکے پاس چلیے اور اُس سے
اظہار عشق کیجیے اور شراب مین بیہوشی ملا کر اُسے قتل کر ڈالیے ملکہ نے کہا تدبیر
تو اچھی تھی مگر مجھ سے ہو نہ سکیگی عیار نے کہا کہ اچھا مجھ ہی کو اجازت دیجیے کہ
مین آپکی صورت بنکر جاؤن اور اسکو فریب دیکر قتل کرون شاہزادی نے
کہا یہ تمھین اختیار ہی سیارہ تیز پا نے کہا کہ اچھا اتنا تو کیجیے کہ اپنی وزیرزادی
کو میرے ساتھ کر دیجیے ملکہ نے وزیرزادی کی طرف دیکھکر فرمایا کہ جاؤ لوح و
جام جمشید سے بہت ہوشیار رہنا وزیرزادی نے کہا کہ یہ بڑے ذات شریف
معلوم ہوتے ہین مین تو اکیلی انکے ساتھ نہ جاونگی عیار نے کہا کہ تم مین کیا لال
لگے ہین جو مین توڑ لونگا ملکہ نے کہا ابھی اپنا کام ہوتا تو یہ حیلے حوالے نہوتے
وزیرزادی یہ سنکر رونے لگی دل مین کہتی ہی کہ ملکہ کو نہ اپنی عزت کا پاس ہی
نہ دوسرے کی آبرو کا خیال ہی اور کہا کہ مین ابھی چلتی ہون آپ کیون آزردہ
ہوتی ہین اپنے کام سے بڑھکے مین آپ کے کام کو جانتی ہون آج تک کبھی
آپ کی اطاعت سے سر نہین پھیرا پھر سیارہ تیز پا کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ ای
شخص تو اپنے مالک کے سر کی قسم کہا کہ مین تجھ پر وصیت اندازی نہ کرونگا
سیارہ تیز پا نے قسم کھائی کہ جسوقت تک تو خود راضی نہوگی مین ہرگز تجھے

بی بی نہ بناؤنگا یہ فقرہ سنکر شاہزادی ہنس پڑی اور وزیرزادی کھسیانی ہوگئی غرضکہ
ملکہ نے لوح و جام و نیغہ سیارہ کے حوالے کیا اور کہا کہ ہماری عزت و جان کا خیال
رہے سیارہ نے عرض کی کہ جب تک میرے دھم مین دم ہی اور طلسم کشا زندہ
ہی اُسوقت تک کیا مجال ہی کسی کی جو آپ کا بال بیکا کرسکے غرضکہ وزیرزادی ساتھ ہولی
اور سیارۂ تیز پانے ایک آدھ کنڈا اور ساتھ لے لیا اور اُس صحرا کی جانب روانہ ہوا
یہان سندروس جادو نے شاہزادے سکندر رستم خو کو قید کیا تھا اور آپ
جمعہ سحر برپا کیے بیٹھا تھا دن تمام ہوچکا تھا شب آغاز تھی چاند طلوع ہورہا تھا آسمان
پر ہلکا ہلکا ابر بھی آیا ہوا تھا عجب سمان تھا کسی مقام کے ستارے چھپتے تھے کہین کے
نکلتے تھے ہوائے سرد چل رہی تھی موسم نہایت اعتدال پر تھا کہ یکایک سامنے سے
روشنی پیدا ہوئی سندروس جادو نے آواز دی کہ کون ہی جو اس صحرا مین
آیا ہی کیا جان اپنی اُسے دوبھر ہی دیکھا تو وہ روشنی بڑھتی ہی چلی آتی ہی
اب تو سندروس جادو اور آگے بڑھا جھولی پر ہاتھ ڈالا ترنج سحر نکال کر
منتظر تھا کہ حال دریافت ہوے کہ دوست ہی یا دشمن تو وار کرون کہ جب وہ
روشنی قریب پہونچی تو دیکھا محافہ ملکہ سلطانہ عنبرین مو کا چلا آتا ہی کہاریان
ملکہ کی جنکو پہچانتا تھا محافہ کاندھون پر اُٹھائے بھاگی چلی آتی ہین سندروس جادو
نے دل مین کہا کہ یہ کیا معرکہ ہی مین نے تو سنا تھا کہ یہ میرے نام سے نفرت
کرتی ہی اسوقت یہان کیون آتی ہی معلوم ہوا کہ اس خوشامد مین آئی ہی
کہ مین طلسم کشا کو قتل کرڈالون جس مین باپ اسکا اسکے ہاتھ سے نجات
پاے اور سلطنت پر زوال نہ آئے بس اس سے بڑھکر اسپر قابو کر لینے کا
موقع نہ ہاتھ آئیگا نہ ایسی تنہا پھر کبھی یہ آکر بچے گی نہ اسکے باپ کو دبنے کی
کوئی ضرورت ہوگی پھر وہ میرے ساتھ کیون اسکی شادی کرے گا اسوقت
کنجی اسکی میرے ہاتھ مین ہی اگر دخترکے واسطے مجھسے برہم ہوگا مین طلسم کشا کو مار
کر اسکا شریک ہوجاؤنگا یہ نمک حرام دل سے ایسی ایسی باتین کر رہا تھا
کہ اتنے مین محافہ لیے کہاریان قریب آئین اور محافہ رکھکر بسم اللہ کی
صدا بلند کی ملکہ پردہ ہاتھ سے ہٹاکر نکل آئی سندروس جادو باغ باغ
ہوگیا اور کہا ای ملکۂ عالم اسوقت غلام کو کس واسطے سرفراز کیا ملکہ آنکھون مین
آنسو بھر کر بولی کہ ای سندروس جادو اسوقت عزت اور جان اور
مال سبکے مالک تم ہی ہو مین اسواسطے آئی ہون کہ جلد طلسم کشا کو قتل کرو
ایسا نہو کہ کوئی مددگار اُسکا آکر اُسے چھڑالے اور تم اسکے ہاتھ سے قتل ہو
یا دباؤ کہا کر طلسم کشا کے شریک ہوجاؤ تو تخت میرے باپ کا اُلٹ
جائیگا سندروس جادو نے کہا ای ملکہ جبتک دم مین دم ہی کیا طاقت ہی

کسیکی جو طلسم کشا کو رہا کر دیجائے اور اگر میری طرف سے آپ بدظن ہین تو جسطرح سے
مین نے اپنے سحر مین طلسم کشا کو قید کیا ہی آپ میری زبان پر نکلہ سوزن کر کے
مجکو قید کر رکھیے پھر تو مین کسی کا شریک ہونگا ملکہ نے کہا کہ اطمینان تو میرا جب ہی ہوگا
کہ تم ہر وقت میرے اختیار مین رہو لیکن مین ایسی اذیت دینا نہین چاہتی کہ
تمھاری زبان مین نکلہ ہو کون سندر روس جادو نے کہا کہ نہین اسکا خیال
نہ کیجیے کہ مجھے تکلیف ہوگی لیکن ایک التماس میری بھی ہی وہ یہ کہ آپ اپنی غلامی
مین مجھے قبول فرمایے اور جسوقت مین آپ کے باپ سے خواہش ظاہر کرون تو آپ
رضامندی ظاہر کر دیجیے گا ملکہ نے کہا ای سندر روس یہ ایسی کونسی بات ہر
جو اختیار سے باہر ہو تم اطمینان رکھو مین تمسے قسم کھاتی ہون خداوند ساصری
اور جمشید کی کہ سوا تیرے کسی دوسرے شخص سے شادی نکرونگی بس یہ سننا تھا
کہ سندر روس جادو نے خوش ہوکر دستک دی اور اسیوقت آسمان پر ایک
ملکہ ابر نمایان ہوکر جلد جلد بجا ہونے لگا دستک دینے کے ساتھ ہی شاہزادی
اور وزیرزادی کی نگاہین بھی بلند ہوگئی تھین کہ دیکھا وہ ملکہ ابر بجا ہوتے ہوتے
جسوقت قریب سر چبوترہ بجا اور خیال کیا تو معلوم ہوا کہ چار تختہاے طلسمی
ایک بارگاہ جواہر نگار بچھا ہوا ہی اور دو گوشے اسکے مثل شامیانہ کے ہاتھون سے
سنبھالے ہوے حاضر حاضر کی آواز بن دیتے ہوے آکر موجود ہوے اور
زمین پر پہونچکے بارگاہ کو قائم کیا دیکھا شاہزادی اور وزیرزادی نے کہ
بارگاہ کی آراستگی پر نگاہ نہین جمتی ہی ساری بارگاہ جگمگا رہی ہی ادھر
شیشہ آلات کی آراستگی ستون گنگا جمنی سقف زر دوزی تخت و دنگل
جواہر نگاہ بچھے ہوے جسوقت شمعون کی روشنی ان چیزون پر پڑتی ہی نگاہون
مین صدہا بجلیان کوند جاتی ہین یہ سامان دیکھکر شاہزادی کے ہوش اڑ گئے
اور وزیرزادی سے کہا کہ ہم سندر روس جادو کو ایسا جلیل الشان
وعالی مرتبت نہ سمجھتے تھے اسنے عرض کی کہ حضور اگر ایسا نہوتے تو بادشاہزادی
کی خواہش کس طرح پر کرتے سندر روس جادو جو پہلے ایک حصار مین زمین پر
بیٹھا ہوا تھا اب شاہزادی کا ہاتھ پکڑکر داخل بارگاہ ہوا اور عرض کی کہ وہ
سامان جسے مین نے اختیار کیا تھا قابل آپ کے نہ تھا اسی باعث سے مین نے
آپکو اس خاک پر بٹھانا پسند نہ کیا اب اس بارگاہ طلسمی مین تشریف رکھیے
اسلیے کہ آپ سے بہتر کون ہوگا جو اس بارگاہ مین بیٹھے گا ایک تو یہ کہ آپ
بادشاہ طلسم کی دختر ہین اور دوسرے میری معشوقہ ہین معشوقہ وہ چیز ہی
جسپر سے جان و آبرو دین و ایمان سب چیزین انسان نثار کر دیتا ہی شاہزادی
شرمائی ہوئی نگاہین نیچی کیے ہوے جسم کو چرائے ہوے سندر روس جادو کے

ساتھ داخل بارگاہ آسمان جاہ ہوئی اور پریزادی بھی ساتھ ساتھ ہو سندروس جادو
شاہزادی کو لیے ہوے آکر تخت جواہر نگار پر بیٹھا اور پریزادی بھی گوشۂ
تخت پر بیٹھی اب سندروس جادو نے کہا کہ لیجیے مین اُس خاش کو بھی
اسیوقت مٹائے دیتا ہون جسکا آپکو اندیشہ ہی یہ کہکر پھر دستک دی کہ ایک
پتلی گوشۂ بارگاہ کی طرف سے پیدا ہوئی اور آکر سامنے ہاتھ باندھکر کھڑی ہوئی
اور پکاری کہ کیا حکم ہوتا ہی کنیز کو کسواسطے طلب فرمایا ہی سندروس جادو
نے کہا کہ شاہزادی کو طلسم کشا کی طرف سے اندیشہ ہی تو جا اور اُس قیدی کو
حاضر کر بس یہ سنتے ہی پتلی جی بہت خوب کی آواز دیکر آڑی پر سے شانون سے
مثل پریون کے پیدا ہوے اور یہ دروازۂ بارگاہ سے نکلکر روانہ ہوئی آن واحد
مین متصل اس گنبد تاریک کے پہونچی جسمین شاہزادۂ سکندر رستم خونمقید تھا
ایک دن ایک رات شاہزادے پر سے گذر چکا تھا ظلمت تبر پیش نظر تھی دم گھٹا
جاتا تھا نفس تنگی کرتا تھا یقین تھا کہ اگر ایک روز اسی حال پر ملال مین اور گذر جاتا
تو شاہزادہ گھٹ گھٹ کر ہلاک ہوجاتا دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات
بلند کرکے عرض کر رہا تھا کہ ای کس بیکسان دای دادرس غریبان اسوقت
مشکل مین اس بندۂ عاجز کی اپنے خبر لے تو عالم و دانا ہی کہ مین نے کبھی کسی پر
ظلم نہین کیا پھر وہ کونسا عمل بد میرا ہی جس نے مجھے اس بلا مین پھسایا اگر سوا
مجھسے کوئی گناہ سرزد ہوا ہو تو اسے اپنی رحمت سے عفو فرماکر مجھے اس
قید سے نجات دے اگر قضا میری آگئی ہی تو مجکو ہرگز اندیشۂ جان نہین ہی لیکن
یہ تاریکی جو قبر سے زیادہ ہی مجھے گھوٹ گھوٹ کر زندہ درگور کیے دیتی ہی شاہزادہ
اسیطرح کے کلمات زبان پر جاری کر رہا ہی اور رو رو کر درگاہ صمدیت مین
اپنی رہائی کی دعا کر رہا ہی کہ یکایک تڑانے کی صدا پیدا ہوئی اور گنبد شق ہوا
دو حصہ برابر کے ہوکر علحدہ ہوگئے تاریکی بھی اسی طرح برابر دو حصہ ہوگئی
روشنی پیدا ہوئی دیکھا تو سامنے ایک پریزاد ہار پھولون کا ہاتھ مین لیے ہوے
کھڑی ہی اور کہہ رہی ہی کہ ای طلسم کشا نکل آ شاہزادہ اسے دوست سمجھکر
گنبد سے نکلا اور فرمایا کہ ای پریزاد تو نے بڑا احسان کیا کہ مجھے اس قید ستم سے
نجات دی اپنے نام سے آگاہ کر تاکہ مین یاد رکھون کہ فلان شخص نے بھی
فلان مقام پر مجکو قید ستم سے نجات دی تھی پریزاد نے یہ سنکر قہقہہ مارا اور
بولی کہ بڑا نادان ہی جو دشمن کو دوست سمجھتا ہے مین تیری خیرخواہ
نہین ہون بلکہ مجکو دشمن جانی تصور کر شاہزادے نے فرمایا کہ دشمن تو وہ
شخص تھا جس نے بلا مین مبتلا کیا تھا تو نے تو اُس عذاب سے جان بچائی تجکو
دوست نہ تصور کرون تو دشمن کس دلیل سے جانون پریزاد نے کہا کہ اچھا

اگر دوست سمجھتے ہو تو لو یہ ہار پہن لو کہ اس سے بوے محبت آتی ہی یہ کہکر ہار گردن مین
شاہزادہ سکندر رستم خو کی ڈالدیا بس جیسے ہی خوشبو پھولون کی شاہزادے
کے مشام مین پہونچتی ہی اب جو صورت پر اُس پریزاد کی نظر ڈالی تو یہ معلوم
ہوا کہ جیسے کوئی دلدادہ اپنے محبوب کو بنظر محبت دیکھتا ہی پریزاد نے کہا کہ چلو
سامنے سندروس جادو کے اور اُس سے اجازت لیکر میرے ساتھ شادی
کرو شاہزادے نے کہا کہ سندروس جادو کون ملعون ہی جس سے مین
اجازت لون پریزاد نے کہا کہ میرا مالک ہی تم اُسے بُرا بھلا کہتے ہو شاہزادے
نے فرمایا کہ کیا تمھارا باپ ہی پریزاد نے کہا کہ باپ سے بڑھکر ہی شاہزادہ
ہمراہ اُس پریزاد کے چلا ہار کا گردن مین پڑنا تھا کہ سکندر رستم خو بیہوت
ہو گیا محبت پریزاد کا دم بھرنے لگا ہار پہنکر جان ہار ہو گیا وہ پریزاد سکندر
کو اپنے ہمراہ لیے ہوے سامنے سندروس جادو کے آئی اور کہا کہ لیجیے
اور طرفہ گل کھلا یہ آپکا قیدی میرا اسیر زلف ہوا اب اس امید مین آیا ہی
کہ آپ اجازت دین تو میرے ساتھ شادی کرے سندروس جادو ہنسا
اور شاہزادی سے کہا کہ لو مین نے اسے اور بھی دیوانہ بنا دیا اب کہو تو یہ
زندگی بھر جنگلون کی ٹھوکرین کھایا کرے اور اس پریزاد کی تلاش مین مارا
مارا پھرے اور کہو تو قتل کر ڈالون شاہزادی نے کہا اسکو قتل کرنے سے
کچھ فائدہ نہین ہی اگر یہ اسی طور سے دیوانہ بنا رہے اور ٹھوکرین کھا کھا کر
مرجائے تو بہتر ہی اسلیے کہ مین نے سنا ہی جس مقام پر طلسم کشا کا خون گریگا
وہ برباد ہو جائیگا اسنے کہا کہ بہتر ہی لیکن سکندر رستم خو کی نظر جو ملکہ
سلطانہ عنبرین مو پر پڑی نہایت غصہ آیا اور فرمایا کہ او بیوا مین تجھے
خوب پہچانتا ہون اب تیرے فریب مین آنے والا نہین ہون تو وہی ہی کہ پہلے
عشق و محبت جتایا اسکے بعد یہ فریب دیا کہ ساتھ لپٹ کر سوئی صبح کو دیکھا تو
بانس کی کھپاچ تھی اور کچھ بھی نہ تھا مجھے معلوم ہوا کہ تو ساحرہ ہی ملکہ
سلطانہ عنبرین مو نے کہا کہ او نادان وہ فریب محض تحصیل لوح و
جام جمشید کی غرض سے تھا ورنہ مین تجھسے کیا محبت کرتی دیکھ یہ معشوق میرا
بیٹھا ہی یہ کہکر سندروس جادو کی طرف اشارہ کیا بس شاہزادے
کو نہایت غصہ آیا چاہا کہ دوڑکر سندروس جادو پر حملہ کرے لیکن دیکھا
تو ہاتھ پاؤن بے حرکت تھے اُدھر پریزاد پکاری کہ صاحب تم کسی سے
کیون اُلجھتے ہو تمھین مجھ سے مطلب ہی مجھے تم سے غرض ہی دوسرون سے
کیا کام ہی بقول تجھسے کہ دو دل راضی تو کیا کرے قاضی سکندر رستم خو
نے کہا کہ یہ مجھے کیون چھیڑتی ہی اُدھر سندروس جادو نے پریزاد سے

اشارہ کیا وہ تو جلدی سے غائب ہو گئی اب سکندر رستم خو ادھر اُدھر دیکھتے
ہین پر نظر نہین آتی ہی بے اختیار رونا شروع کیا اور کہا اور ملعون جلد
بتا کہ معشوقہ کو میری تو نے کیا کیا سندر وس جادو ہنسا اور کہا کہ اب وہ
تمھین مل چکی بس زندگی بھر محبت مین اُسکی ٹھوکرین کھاؤگے سکندر رستم خو
نے چاہا کہ اپنے کو ہلاک کرے لیکن ہاتھ پاؤن بے اختیار تھے ادھر ملکہ
سلطانہ عنبرین مو نے سندر وس جادو سے کہا کہ آج سے بہتر کونسا
دن خوشی کا ہوگا حکم دو ساقی کو کہ جام محبت کا دور چلے سندر وس جادو
خوش ہوا کہ کیا عنایت ہی سامری و جمشید کی کہ شاہزادی اس طرح
میرے قابو مین آگئی کہ خود محبت کا دم بھرنے لگی اُسیوقت ساقی نے
اشارہ کیا اُسنے کشتی مے کی پیش کی سندر وس جادو نے جلدی ایک جام
اپنے ہاتھ سے لبریز کرکے سلطانہ عنبرین مو کی خدمت مین پیش کیا اور کہا کہ
لیجیے نوش کیجیے شاہزادی نے جام ہاتھ سے سندر وس جادو کے لیا
اور ہونٹون سے ملا کر فوراً ہٹا دیا اور کہا کہ اسمین تو سانپ معلوم ہوتا ہی
سندر وس جادو ہنسا اور کہا کہ ملکہ شراب مین سانپ کیسا مجھے اسوقت
ایک شعر یاد آیا کہین وہی معاملہ تو نہین ہی شعر پڑا جو سایۂ گیسو چمک کے ساقی نے
یہ کہکے رکھدیا ساغر کہ ہی شراب مین سانپ + ملکہ نے کہا کہ جو کچھ ہو مین تو یہ جام
نہ پیونگی سندر وس جادو نے کہا اور پیو لاؤ یہ مجکو دو تمھاری جھوٹی
شراب کس کو نصیب اگر یہ تم نے جام پیا نہین لیکن ہونٹون سے تو لگایا
کہان تک لب جان بخش کی تاثیر ساغر مین نہ آئی ہوگی اب یہ جام جام حیات
ہی یہ کہکر ساغر اُٹھا کر غٹ غٹ کرکے پی گیا اور دوسرا جام بھر کر شاہزادی
کو دیا شاہزادی نے ظاہرا جام ہونٹون سے لگایا اور گھائیون سے فوراً
نمک سرکاری آمیز کرکے اچھو بنایا کہ شراب چھلک کر گر پڑی کہا یہ کیا سرکہ
ہی ایک مرتبہ شراب مین سانپ نظر آیا دوسری مرتبہ جام چھلک گیا
اچھو ہو گیا مین باز آئی ایسی شراب سے بقول اس شعر کے شعر

روح کس رند کی پیاسی گئی پیمانے سے	ہو اُڑی جاتی ہی ساقی ترے پیمانے سے

سندر وس جادو نے کہا کہ دوسری صراحی موجود ہی جس مین
دو آتشہ شراب انگور ہی اپنے ہاتھ سے جام بھر کر پیو شاہزادی
نے کہا بہتر اور دست نازک سے صراحی اُٹھا کر جام مین انڈیلی ساغر
بھر کر کے ہونٹون سے لگایا دو جام بیہوشی آمیز سندر وس جادو
پی چکا تھا لیکن یہ کمبخت ایسا سخت جان تھا کہ ابھی تک بیہوشی نے پورا
اثر نہ کیا تھا تیسرا جام شاہزادی نے منھ سے لگا کر پھر بڑھا دیا اور کہا

کہ کیا تلخ شراب ہی سندر وس جادو دل مین خفیف مورہا ہی کہا کہ ای
شاہزادی یہ وہ شراب ہی جو خاص شاہون اور شہریارون کے پینے
کی ہی ایسی شراب ہر ایک کو کہان ملتی ہی شاید مسمہ بد مزہ ہوگا شاہزادی نے کہا
کہ کیا دشمن میرے بیمار ہین تم خود پی کر دیکھو سندر وس جادو نے جام ہاتھ
سے لیکر جو پیا کہا واقع مین شراب تلخ معلوم ہوتی ہی لیکن سبب نہین کھلتا
شاہزادی نے کہا اب مین جاتی ہون پھر آؤنگی یہ کہکر اٹھی اور چلی بس
سندر وس جادو نے ہائین ہائین کی آواز دی اور پکارا کہ ای
جان جہان آرام دل مشتاقان کہان جاتی ہو شعر بیچلا جان مری روٹھکے
جانا تیرا + ایسے آنے سے تو بہتر تھا نہ آنا تیرا + مین اور شراب منگواتا ہون
تم ناراض کیون ہوتی ہو شاہزادی نے کہا کہ بس مہربانی آپکی اب میرے
آپ کے نبہ چکی بن جاتی ہون اور اب کبھی نہ آؤنگی سندر وس جادو
بیتاب ہوکر اٹھا کہ سامری و جمشید کے واسطے یہ کیا غضب کرتی ہو مین
اپنی جان دیدونگا اور یہ شعر بصد شوق اپنی زبان پر جاری کیا ؎

اٹھکے پہلو سے وہ اب جاتے ہین بنا بائی دل	
	مجھپہ بنجاے کچھ ایسی کہ وہ جاہی نہ سکین

شاہزادی جلدی جلدی قدم اٹھاکر چلی اور سندر وس جادو اٹھکر
دوڑا کہ دامن پکڑلون لیکن ہوا کا جھونکا جو آتا ہی بیہوشی نے طمانچہ مارا
ایک چھینک آئی سر تلے تا بگین اوپر دھم سے گرا بس اسکا گرنا تھا کہ فوراً
سلطانہ عنبرین موے پلٹ کر ایک ہاتھ تلوار کا مارا کہ سندر وس جادو
کے دو ٹکڑے ہوے بس اسکا مرنا تھا کہ ایک قیامت کبری برپا ہوئی بارگاہ
لودھوان ہوکر غائب ہوگئی زمین کو زلزلہ پیدا ہوا آسمان پر سے برف باری
آتش باری ہونے لگی بیر تصور کرنے لگے کہ کشتی مرا نام من سندر وس جادو
بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب جو تاریکی برطرف
ہوئی اور علامات سحر دور ہوے تو دیکھا کہ لاش ایک ساحر سیاہ فام
کریہ منظر کی زمین پر پڑی ہوئی ہی لیکن روح نجس سندر وس جادو
کی جسم نجس سے نکلی ہی کہ سر اس ملعون کا دو پارہ ہوا تھا اور ایک
طائر تیرہ رنگ نکلکر افسوس کی صدا دیکر روانہ ہوا اب اسکا حال آگے
بیان ہوگا یہان سکندر رستم خو پر سے سحر برطرف ہوا اور یہ بھی ہوش
مین آئے اب سلطانہ عنبرین موے نے پوچھا کہ کیون صاحب یہ بیرخی اب
کہیے کہ وہ معشوقہ آپ کی کہان ہی جسنے ہار پہنایا تھا اور وہ ہار کیا ہوا
سکندر رستم خو نے جو سینہ کی طرف دیکھا تو ہار نہ تھا بلکہ ایک نیلاڈورا

گرہین دیا ہوا گلے مین پڑا تھا جواب دیا کہ مین نہین کہہ سکتا کہ وہ کون
عورت تھی جسنے مجھے ہار پہنایا تھا ہان اتنا جانتا ہون کہ کوئی پریزاد مجھے
گنبد تاریک سے نکالکر یہان لائی تھی سلطانہ عنبرین موے نے کہا کہ ای شہریار
عالی وقار وہ پریزاد نہ تھی بلکہ شدرو سین جادو کے سحر کی پتلی تھی یہ ملعون
مجھپر عاشق تھا اور مین آپ پر شیفتہ تھی جسوقت حرمان جادو آپ سے
لوح طلسمی و جام جمشید دھوکا دیکر لے گیا ہی تو مسنے بادشاہ طلسم کو
دونون چیزین جاکر دین بادشاہ نے اس ساحر کو جسے مین نے مارا آپکی
قید کے واسطے بھیجا تھا اسی کے سحر مین آپ اسیر تھے اگر مین روز نہ رہا ہوتے
تو دشمن آپ کے ہلاک ہو جاتے مجھے تردد پیدا ہوا کہ کیا فکر کرون اور کیونکر
اس بلا سے آپ کو نجات دون اسلیے کہ مین آپ پر شیفتہ ہو چکی تھی سکندر
نے کہا کہ تم نے مجکو کب دیکھا تھا مین نے تو سوا اسوقت کے اور کبھی
نہ دیکھا شاہزادی نے کہا جب آپ نے پریزاد طلسمی کو مار کر جام جمشید
حاصل کیا ہی اسوقت سواری سبری کوہ سفید کی طرف سے ہوا لے
ہوا جا رہی تھی آپ نے مجکو نہ دیکھا تھا اور مین نے آپ کو دیکھا تھا
اسیوقت نشانہ تیر محبت ہو گئی تھی اور دن رات دعا کیا کرتی تھی کہ جلدی
خداوند عالم آپ کو نمایاب کرے لیکن جسوقت یہ خبر پہونچی کہ لوح اور جام
چھن گیا تو نہایت پریشان ہوئی اور اپنے باپ کی خدمت مین جا کر بہانہ
بیماری لوح و جام حاصل کیا اور یہان تک آکر اس سندر روس جادو
ملعون کو مار کر آپ کو رہا کیا اور یہ جام اور لوح حاضر ہی یہکہکے جام و لوح
پیش کی شاہزادے نے فرمایا کہ مین تمہارا ممنون احسان ہوا لیکن
ای ملکہ سلطانہ عنبرین مو مین کسی کا عاشق نہین ہون مجھے تو صرف ملکہ
نوبہار سرخ پوش کی محبت نے دیوانہ بنا دیا ہی مجھے کوئی حسین اس
محبوب عالم کے سامنے اچھا نہین معلوم ہوتا سلطانہ عنبرین موے نے کہا
کہ او بیوفا ہم سمجھتے تھے کہ اگر تو یون ہماری طرف ملتفت نہوگا تو یہ احسان سر پر
نہ کریگا مگر معلوم ہوا کہ مرد کی ذات بڑی بے وفا ہوتی ہی شاہزادے
نے فرمایا کہ ای ملکہ مین تمہارا شرمندۂ احسان ضرور رہون لیکن یہ تو خیال
کرو کہ اگر آج تمہین دیکھکر اس محبوب جانی کو دل سے بھلا دون تو کل
کسی اور کو دیکھکر تمہین بھی فراموش کر جاؤنگا ہان یہ ہو سکتا ہی کہ بعد
وصل ملکہ نوبہار سرخ پوش تم سے بھی عقد کر لونگا بس یہ سنکر
سلطانہ عنبرین موے ہنسکر کہا کہ ای شہریار عالی وقار یہ خادم تیرا ہی
سیارۂ تیز پا یہ کہکر اپنی ہیئت اصلی دکھائی اور ساری کیفیت

سلطانہ عنبرین مو کے حال عشق دریافت کرنے اور لوح و جام حاصل کرنے کی
بیان کی اور اشارہ کرکے کہا کہ یہ اسکی وزیرزادی ہی حالانکہ یہ میرے ہمراہ
نہ آئی تھی مگر مین ملکہ سے حکم دلوا کر اسکو اپنے ہمراہ لایا ہون وہ آپ کی
منتظر ہوگی شاہزادے نے فرمایا تم کہلا بھیجو کہ انشاء اللہ بعد فتح طلسم کے
تم سے بھی ملینگے لیکن چشم و ابرو سیارۂ تیز پا کی دیکھکر سمجھ گیا کہ یہ طناز
پر عاشق ہی فرمایا کہ تم اسکو بحفاظت ملکہ پاس پہونچا دو اور ہماری
جانب سے کہدینا کہ ای ملکہ سلطانہ عنبرین مو ہمین حال تمہارا تمہاری وزیرزادی
اور اپنے عیار کی زبانی معلوم ہوا اور ہم تمہارے ممنون احسان ہین
انشاء اللہ تعالے بعد فتح طلسم نیرنگ قاف کے ہم تم سے ملینگے
اسوقت ہمارا تم سے ملنا خلاف مصلحت بھی ہی اسلیے کہ اگر باپ تمہارا
اس واقعہ سے آگاہ ہوگیا تو تمہین زیادہ دقتین پیش آئینگی اور وہ نہین
معلوم تمہارے ساتھ کیا سلوک کرے اور تم سے کیونکر پیش آئے اور
مین تمہاری حفاظت کرسکون یا نہ کرسکون اسکے علاوہ مجھے ملکہ نوبہار مسخر ہوش
کی محبت نے بیہوش کر دیا ہی کہ زمانے کا کوئی حسین مجھے اچھا نہین معلوم
ہوتا جسوقت اس محبوب جانی اور یار جادو دانی سے ملاقات ہوگی
اسکے بعد مین تمسے بھی ملونگا یہ سنکر سیارۂ تیز پا یعنے سیارۂ ثالث
وزیرزادی کو ہمراہ لیکر جانب باغ سلطانہ عنبرین مو روانہ ہوا
اب حال اس طائر طلسمی کا عرض کیا جاتا ہی جو کہ سندر روس جادو کے سر
سے نکلکر اڑا اور افسوس کی صدا دیتا ہوا روانہ ہوا تھا
اول وہ طائر جریان جادو مالک دربند آب کے مسکن پر پہونچا اور آواز دی کہ
ای محافظ طلسم کیا بیہوش بیٹھا ہی سندر روس جادو مارا گیا اور
طلسم کشا رہا ہوگیا جام و لوح پھر اسکے قبضہ مین آئی قریب ہی کہ دربند آب
شکستہ ہو اور تو شانہ تیر قضا بنے یہ سنکر جریان جادو جسکا نام نہروان جادو
بھی تجویز ہوچکا ہی جانب درۂ آب روانہ ہوا بعد اسکے وہ طائر طلسمی بارگاہ
اورنگ سیاہ قبا بادشاہ متصور طلسم نیرنگ قاف پر پہونچا
اور آواز افسوس دیکر بزبان انسانی گویا ہوا کہ ای بادشاہ طلسم
والے ہو تجھپر کہ تیری دختر بداختر نے یار کی محبت مین طلسم کو برباد کرایا
تجھسے بیمانہ درد سر کرکے لوح و جام لیگئی اور عیار طلسم کے حوالے
کردی اسنے فریب دیکر سندر روس جادو کو مارا اور جام و لوح
پھر طلسم کشا کے ہاتھ آئی قریب ہی کہ طلسم ٹوٹے اور تو ہاتھ سے
طلسم کشا کے مارا جائے بس یہ سننا تھا کہ اورنگ سیاہ قبا غصہ سے

کا بننے لگا چہرہ اسکا سرخ ہوگیا ایک تو یہ حیرت کہ گیسو بریدہ نے یہ کیا حرکت کی
کہ تمام خاندان کا ڈبویا بادشاہ کی دختر اور پروردہ ہوکر ایک آدم زاد
بے بنیاد پر عاشق ہوئی دوسرے اس بات کا غصہ کہ گھر کے چراغ سے آگ
لگی مین جمشید سرخ قبا کو کیا منہ دکھاؤنگا اسلیے کہ وہ بادشاہ طلسم اور
مین نائب اسکا تھا اس نے ایسا میرا اعتبار کیا اور سلطنت مجھپر چھوڑکر عیش
وعشرت مین مصروف ہوا کہ اب کوئی شخص اسے جانتا بھی نہین سب یہی سمجھتے
ہین کہ اور رنگ سیاہ قبا بادشاہ طلسم ہی جو اسطرح کے اختیار اپنے
ایک ملازم کو دے دے اور سارا گھر بار جان و مال کا نثار بنا دے حیف
ہی کہ ایسے بادشاہ کو ہم دل سے بھلا دین افسوس کہ اس نادانی نے کہین کا
نہ رکھا اب کم سے کم یہ تدبیر ہی کہ اسکا زندہ رکھنا کسی صورت سے مناسب نہین
معلوم ہوتا جب تک یہ زندہ رہیگی یہ داغ بدنامی مٹ نہین سکتا علاوہ اسکے
آستین مین سانپ پالنا بالکل خلاف عقل ہی ایک تو باعث بدنامی دوسرے
دشمن جانی ہی یہ سوچکر اپنے مقام سے اٹھا اور باغ ملکہ سلطانہ عنبرین مو
کی جانب روانہ ہوا وہان ملکہ سلطانہ عنبرین مو بعد روانہ ہونے سیارہ
ثالث وطناز وزیرزادی کے اسنے قصر مین آئی مسہری پر لیٹی ہی خاصہ
تک نوش نہین کیا ہی دایہ اسکی مہران جادو پاس اسکے بیٹھی ہی پوچھ رہی
ہی کہ کیون صاحبزادی سست کیون ہو مزاج کیسا ہی قربان جاؤن کئی دن
سے مین دیکھتی ہون کہ تمہارے دشمنون کو چپ سی لگ گئی ہی تم ایسی
خوش مزاج تھین کہ رونون کو ہنساتی تھین یا ایسی خاموش ہوئی ہو
اور آدم بیزار ہوگئی ہو کہ خود بات کرنا تو کیسا اگر بے غیرت بنکر کوئی بات
کرنا چاہتا ہی تو اسکا جواب دینا تھین کھلتا ہی آخر مجھ سے تو حال دل کہو یہ
معرکہ کیا ہی یہ تو باتین ایسی ہین جیسے خدانخواستہ کسی کو کسی کا خیال پیدا ہوجاے
واری مین نے دھوپ مین تو بال سفید نہین کیے ہین مین بھی دنیا کا
سرد و گرم چکھے ہوے ہون سیاہ و سفید کو خوب جانتی ہون کبھی
مین بھی جوان تھی میرے دل مین بھی حرصین اور ارمان بھرے ہوے تھے
اب بڑھیا ہوگئی ہون دل مردہ ہوگیا ہی اگر خود کسی قابل نہین تو کیا ایسی
باتین بھی نہین سمجھتی بس بی بی مجھ سے نہ چھپاؤ مین نے پالا ہی پرورش کیا ہی
کیا مزاج سے آگاہ نہین بدون تم تو کبھی ایسی نہ تھین جو رنج ادھر دو ایک
روز سے ہی اور اگر مجھسے چھپاتی ہو تو آخر وہ کون ہوگا جس سے حال دل
کہو گی بیٹا مین ہر طرح کے نشیب و فراز سمجھا سکتی ہون تم ابھی الھڑ ہو
خدانخواستہ والی بندی کا پانون کہین اونچا نیچا پڑگیا تو غضب ہوجائیگا

باپ دادا کی آبرو مین بل آجائیگا خاندان کی ناک کٹ جائیگی کچھ نہین
یہ سب اسی چھوکری کی باتین ہین جو تمھارے باپ کے دنبہ برکی لڑکی ہی
بڑی چالاک ہی یہ اسی نے تمھین بھی بدراہ کیا ہی دیکھو بیٹا آجکل کی لڑکیان
آفت کی بنی ہوئی ہین کسی کے سمجھانے بجھانے پر نہ آجایا کرو ورنہ خراب
جاؤگی آیندہ و اختیار ہی ہمارا کام سمجھانا تھا سمجھا دیا چاہے مانو یا نہ مانو ہمارا
کوئی ہرج نہین ہی اگر تمھارے باپ کو خبر ہوگئی تو ہماری بھی ناک چوٹی کی
خیریت نہین ہی وہ اتنا تو ضرور کرینگے کہ او ڈھڈھو تو کس خواب خرگوش مین
تھی کہ تمام کرم ہوگئے اور تجھے معلوم نہوا معلوم ہوتا ہی کہ تو بھی شریک تھی
اسوقت مین سوا گردن نیچی کرنے کے کیا جواب دونگی اس سفیدی مین
سیاہی کا دھبا لگے گا تم تو لڑکی کہکر چھوٹ جاؤگی آئی گئی ہمارے ہی سر
ہو جائیگی جسوقت زرّہ اسکی موقوف ہوئی سلطانہ عنبرین موتے کہا کہ
ذرا منھ سنبھال کے بولو خدا کی قدرت اللہ کی شان سچ کہا ہی کہ ادھر ان انسان
کا زیادہ ہوا اور عقل خبط ہوئی تمھین کچھ ٹڑہ بھس لگا ہی تمنے وہ کونسی بات
ایسی دیکھی جس سے یہ سمجھ لیا کہ میرے دشمن کسی پر فریفتہ ہین دور پار چچا مین پھوپھی
یہی باتین ہو رہی تھین کہ ایک مرتبہ جانب آسمان سے ابر آتشین نمودار ہوا
اور ایک سرخ آندھی چلی کہ درخت باغ کے اکھڑ اکھڑ کر گرنے لگے مرغان باغ
ہوا کے جھونکون مین تباہ ہوگئے بعضے دیوارون سے ٹکرا ٹکرا کر گرے پانی
مندرون کا متلاطم ہوا مچھلیان تڑپ تڑپ کر خشکی مین آکر گرین اور تڑپنے
لگین قصر کو زلزلہ سا پیدا ہوا بس یہ حالت دیکھکر ملکہ سلطانہ عنبرین موسہری
سے اتر کر بھاگی صحن خانہ مین آکر گر پڑی اور ادھر مہران جادو والی اسکی
نہایت بدحواس ہوئی یہ بھی قصر سے باہر نکل آئی بس اسکا باہر نکلنا تھا
کہ اڑا اڑا کر قصر آرہا زمین ہلنی خاک اڑی ملکہ سلطانہ عنبرین موکانون
مین انگلیان دیے ہوے آنکھین بند کیے بیٹھی ہی دل ہاتھون اچھل رہا ہی
ہرچند مہران جادو نے چاہا کہ سحر کرکے اس طوفان کو روک دون
لیکن بیرون نے اسکے کہا کہ ہم کچھ نہین کرسکتے اسواسطے کہ یہ طوفان ابر و باد
معمولی نہین ہی بلکہ سحر ہی شاہ جادوان ملک او رنگ سیہ قبا کا اسے کون
روک سکتا ہی یہسنکر مہران جادو نے بال سر کے کھولدیے اور پکاری کہ ای
شہنشاہ یہ اپنا ہی گھر آپ برباد کیے دیتے ہین یہ کیا جی مین آگئی اگر ملکہ قصر سے
باہر نہ نکل آتی تو دشمن قصر مین دب کر ہلاک ہو جاتے آخر یہ بات کیا ہی
کچھ بیان تو فرمائیے آواز بلند ہوئی کہ او ڈھڈھو معلوم ہوا کہ یہ سارے فسادات
تیرے ہی برپا کیے ہوے ہین اگر تو ہوشیاری و بردباری سے کام لیتی تو یہ نوبت

کیون آئی اور یہ شوخ دیدہ گیسو بریدہ یعنی سلطانہ عنبرین مو بدچلن ہونے پائی
اپنے یار کے پیچھے ہماری دشمن ہو جاتی گھر سے آگ نہ لگتی مگر خیر پھر بھی غنیمت ہوا کہ
اب بھی مجھے طائر طلسمی نے آگاہ کر دیا اگر مین تیری طرح غفلت سے کام لیتا
تو خود بھی ہاتھ سے طلسم کشا کے مارا جاتا اور طلسم بھی برباد ہوتا مہران جادو نے
کہا کہ ای باشاہ یون تو تو مالک ہی لیکن جو کوئی کام کرنا تو سمجھ بوجھکر نا سندر بن جادو
ملکہ پر عاشق تھا یہ اُسی نے مفسدہ پردازی کی ہی کہ اگر یون ملکہ پر قابو نہین چلتا
ہی تو اُسے اپنا لین مہو بنجاؤ کہ عاجز آکر شادی منظور کرے اور رنگ سیہ قبا نے
کہا کہ سندر و بس جادو تو مارا گیا لوح و جام طلسم کشا کے قبضہ مین آگیا مجھے
بسنت کی خبر بھی ہی پورا سامان اس ناشدنی نے تباہی طلسم کا کر دیا اب مین
جمشید سرخ قبا کو کیا منھ دکھاؤنگا ہرچند مہران جادو سمجھاتی رہی مگر کچھ خیال
اور رنگ سیہ قبا نے نہ کیا اور ایک نرنج سحر جھولی سے نکالکر باغ پر مارا
کہ وہ نرنج شق ہوا اور اُس سے ہزارہا شرارے نکلکر باغ پر گرے
تمام باغ آتش بار ہوگیا نخل جلنے لگے شعلے بلند ہوے ہر سرو سمن آتشباری
ہوگیا مرغ چمن کباب ہونے لگے ہر طائر کے پر و بن مین آگ لگ گئی سہیلیان
ملکہ کی بھاگنے لگین لیکن کہان جا سکتی تھین اسلیے کہ ہر چار جانب دیوارین آگ
کی بلند تھین دروازون پر شعلے لگہبانی کر رہے تھے جسسے نکلکر جانے کا قصد کیا شعلہ
گرا اور اُسکو جلاکر خاک سیاہ کر دیا نہر دن کا پانی کھول گیا موجین ساحل سے
سر ٹکرانے لگین حباب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے گرد ابون کی عقل چکر مین
آئی کہ یہ کیا معاملہ ہی مانند شعلۂ جوالہ کے تمام نہر مین دوڑتے پھرتے تھے جادرین
پانی کی مانند جادر کر پاس کے جلنے لگین مچھلیان کباب ہوکر رہ گئین تمام نہر
کرۂ آتش ہوگئی اب وہ شعلے بھڑک بھڑک کر ہر چار جانب گرنے لگے
ایک قیامت کبریٰ برپا ہوئی اُسی عالم مین مہران جادو نے چاہا کہ ملکہ کو
لیکر نکل جاؤن اسنے کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی دیکھا کہ چار بتلیان
ایک تخت لیے ہوے پیدا ہوئین کہ اُسپر ایک لگہ ابر آسمانی رنگ سایہ افگن
تھا بارش اُس سے ہو رہی تھی بس جلدی سے ہاتھ ملکہ سلطانہ عنبرین مو
کا پکڑکر اُس تخت پر بٹھایا اور تخت سحر اُڑا کر چلی جو شعلہ اپک کر چلا
بارش ابر نے اُسکو فرو کر دیا لیکن راہ نہ ملتی تھی ایک دیوار آتشین
سد راہ ہوتی تھی جتنا یہ تخت سحر کو بلند کرتی تھی اُسی قدر دیوار بھی
بلند ہوتی جاتی تھی ہر چار طرف پھر کر تھکی آخر مجبور ہوکر چاہا کہ زمین کے
راستے سے نکل جاؤن دیکھا تو زمین فولاد کی ہو رہی ہی ہرچند سحر کیا کہ زمین
شق ہو کوئی اثر نہوا بقول بعضے کہ زمین سخت آسمان دور عجب طرح کا اضطراب ہی

اُسی عالم مین مہران جادو نے بال سر کے کھولکر دہتڑ زمین پر مارا کہ زمین شق
ہوئی چاہا کہ ملکہ کو لیکر نکل جاؤن لیکن تطرا در رنگ سیہ قبا کی پڑگئی بس اس
ملعون نے جلدی سے ایک پنج زمین مین ٹھونک دی دیکھا تو زلزلہ زمین کا موقوف
ہوگیا اور زمین پھر برابر ہوگئی نصف جسم تک مہران جادو و ملکہ سلطانہ عنبرین مو
زمین مین دب کر رہ گئین اور زمین اس صورت سے برابر ہوئی کہ فشار ہوگیا
کہ تک ہڈیان دونون کی ریزہ ہوگئین مہران جادو نے تو ایک آہ کی اور ہمراہ
آہ جگر خراش کے روح اسکے جسم نحیف سے نکل گئی لیکن سلطانہ عنبرین مو ابھی
زندہ تھی کہ اُسی باغ کے دروازہ کی جانب سے ایک اژدر پیدا ہوا کہ دہن
سے اُسکے شعلے نکلتے تھے بس اُس اژدر کو دیکھتے ہی جسقدر شعلے باغ کو تاراج کر رہے
تھے سب اُسی اژدہے کی طرف متوجہ ہوگئے اور آکر گھیر لیا لیکن وہ اژدر تو خود
آگ کا پتلا ہو رہا تھا شعلے اُسے کسطرح جلا سکتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ شعلہ جو شعلے سے
لپٹا تو دو شعلون کا ایک شعلہ ہوکر رہ گیا جس طرح کسی دریا مین ظرف آب
سے بھر بھر کر کوئی پھینکے جسوقت پانی پانی مین گرے گا دونون ایک ہوجائینگے اسی
صورت سے جسقدر شعلے آکر اُس اژدر جادو پر گرے اُن سب نے ایک جسم
پیدا کیا اور وہ اژدر قریب ملکہ سلطانہ عنبرین مو کے پہونچا اور ملکہ کو نگلکر غرق
زمین ہوگیا بس یہ دیکھنا تھا کہ ملک اور رنگ سیہ قبا کو نہایت غصہ آیا اور پکارکر
آواز دی کہ او اژدر جادو یہ کیا نالائق حرکت ہے بس خبر اسی مین ہے کہ پلٹے آ
ورنہ ہاتھ سے میرے مارا جائیگا اژدر جادو کسکی سنتا ہے ملکہ سلطانہ عنبرین مو
کو لیکر سرخ درے کے قریب پہونچ گیا اور سر زمین سے نکالا ادھر اور رنگ سیہ قبا
بھی پاؤن مارکر غرق زمین ہوا اور نقاب بین اژدر جادو سے چلا

اب اول حال سیارۂ ثالث اور طناز وزیرزادی کا بیان ہوتا ہے

کہ طناز محافہ مین بیٹھی ہوئی اور سیارہ ایک کبپر سوار چند آدمی خدمتی ہمراہ لیے ہوئے
باغ ملکہ کی طرف چلے آتے ہین کہ یکایک سواری انکی قریب درۂ سرخ کے
پہونچی سیارہ نے طناز سے کہا کہ دیکھو اس مقام کو پہچانتی ہو کہ یہ کونسی
جگہ ہے طناز نے کہا کہ یہ وہی مقام ہے جہان تم نے خواص کی صورت بنکر مجھے
بیہوش کرکے ڈالدیا تھا ہنوز سخن ناتمام تھا کہ زمین کو زلزلہ سا پیدا ہوا درختون
کی پھننگیان زمین کو بوسے دینے لگین جگر زمین کا بسبب ہول وہیبت کے
جا بجا سے شق ہونے لگا کہار دون کے پالون کانپنے لگے محافہ کو اُتارا ادھر
سیارۂ ثالث نے یا رؤف و یا رحیم کہنا شروع کیا کہ یہ کیا بلا آئی
یکایک ایک مقام پر بہت بڑا لمبقہ زمین کا شق ہوا اور ایک شعلہ چمککر
زمین سے نکلا کہ تمام صحرا روشن ہوگیا دیکھا سیارۂ تیز پلٹے کہ اُس شعلہ نے

ہیبت ایک اثر دہے کی پیدا کی اور منھ سے ایک شی زمین پر اگل دی اب جو غور سے دیکھا
تو ہیئت اسکی انسانون کے مانند ہی اور منھ سے آہ آہ کی صدا بلند ہی ساتھ ہی
اس اثر دہے نے بھی زمین پر غلطک ماری اور صورت انسان کی پیدا کی
اور ہاتھ باندھکر سامنے اس نازنین کے کھڑا ہوگیا جسکو پہلے زمین پر اگلا تھا
اور عرض کی کہ ای شاہزادی مین ہون وزیر آپ کے والد ماجد کا نہ گھبرائیے
اسلیے کہ مین آپ کو باغ سے لے آیا ہون اب کچھ خوف اور رنگ سیہ قبا سے
نہ کیجیے یہ سنکر وہ نازنین رونے لگی اور کہا ای اثر دہ رجادو تنے مجکو وہین
قتل ہو جانے دیا ہوتا اسلیے کہ پردہ میرا رہ جاتا اور رسوائی بڑھنے نہ پاتی اب
یہ انجام ہوگا کہ جسقدر تم مجکو لیکر بھاگتے اور چھپاتے پھروگے اُسقدر رسوائی دور
پہونچیگی جا بجا چرچے ہونگے کہ دختر بادشاہ نے ایسی حرکت کی تھی اور بادشاہ
نے اسکو نہایت ذلت و خواری کے ساتھ قتل کیا اثر دہ رجادو نے عرض
کی کہ ای شاہزادی اسوقت شاہ کو غصہ ہی وہ آپ کا دشمن ہو رہا ہی جسوقت غصہ
اُسکا فرو ہو جائیگا اُسوقت مین سمجھا بجھا کر عفو تقصیر کرا دونگا شاہزادی نے کہا
کہ اب میرا زندہ ہی رہنا اچھا نہین اسلیے کہ جو شخص اسقدر ذلیل ہو کر زندہ رہے
لعنت ہی اُسکی زندگی پر ای اثر دہ رجادو بڑا احسان ہوتمہارا اگر تم مجکو قتل کرڈالو اسمین
پھر پردہ رہ جائیگا یہ باتین چوسیارہ ثالث نے سنین وزیرزادی سے
کہا کہ کچھ دیکھتی ہو یہ کیا معرکہ ہی ملکہ نازنین نے کہا کہ یہ تو اثر دہ رجادو والد ماجد میرے
اور وہ نازنین ملکہ سلطانہ عنبرین مو معلوم ہوتی ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ یہ
کیا معرکہ ہی یہ لوگ اسی حیرت مین تھے کہ ایک مرتبہ قریب درہ سرخ کے
بلقہ زمین کا شق ہوا اور اُس زمین سے ملک اور رنگ سیہ قبا نمودار
ہوا کہ تاج شاہی بر سر و چار قبہ شاہنشاہی در بر شاخین اسکی اسقدر
دراز تھین کہ تاج کے باہر مانند کلغیون کے نکلی تھین بس جیسے ہی نظر
سلطانہ عنبرین مو کی باپ پر پڑی منھ پر دونون ہاتھ رکھ لیے اور اثر دہ رجادو
کانپنے لگا لیکن دست بستہ عرض کی کہ ای شاہ جاودان قصور تو بیشک
مجھ سے ہوا کہ مین گویا زبردستی ملکہ کو آپ کے پنجہ سے چھڑا لایا اور قتل
ہونے سے بچایا لیکن اگر غور سے دیکھیے تو یہ حرکت میری نمک حرامی پر دال
نہین ہو سکتی بلکہ عین نمک حلالی ہی اسلیے کہ اسوقت شاہ کو غصہ ہی اسوجہ
سے اس دختر بلند اختر کو آپ قتل کیے ڈالتے ہین بعد اسکے جسوقت غصہ آپکا
فرو ہو جائیگا اُسوقت بہت پچتائیے گا اور رنگ سیہ قبا نے کہا بس بہتر یہ
ہی کہ تو دور ہو میرے سامنے سے ورنہ ساتھ اس گیسو بریدہ کے تجکو بھی قتل
کرڈالونگا اثر دہ رجادو نے عرض کی کہ آپ مالک ہین اپنی دختر کو چاہے

قتل کیجیے چاہے رہا کیجیے لیکن میری آنکھون سے نہین دیکھا جاتا کہ گوہر تابندۂ
تاج شہریاری اسطرح بے آبرو کرکے قتل کیجائے اور رنگ سیہ قبا نے کہا کہ
اگر تم سے نہین دیکھا جاتا تو آنکھین اپنی بند کرلو اور رہین اسکو ہرگز زندہ
نہ چھوڑونگا یہ کہکر تیغۂ سحر پکڑکر ملکہ کی طرف بڑھا ادھر ملکہ نے گردن جھکائی
اور جناب احدیت مین عرض کرنے لگی کہ پروردگارا تو شاہد رہنا کہ مین مطیع اسلام
ہو چکی ہون مگر کوئی ہادی دین مجھ تک نہ پہونچا کہ وہ آئین دین برحق سے مجکو
آگاہ کرتا یہ کہکر سر سجدہ مین رکھدیا اور رنگ سیہ قبا قریب ملکہ کے آیا
اور تیغۂ سحر سر ملکہ پر مارا بس تیغہ کا مارنا تھا کہ دیکھا برابر ملکہ کے زمین شق
ہوئی اور چار پتلے سپر ین آہنی لیے ہوے پیدا ہوے اور ملکہ کو پناہ مین لے لیا
لیکن تیغہ جو پڑتا ہی چارون سپرون کو قلم کرکے ملکہ پر پڑا کہ دو پر کٹے ہوے
اور پلٹ کر اثر درجادو سے کہا کہ ہمارے سحر کو روکتا ہی اثر درجادو
نے کہا کہ رہے ہو تجھ ایسے بادشاہ ایک عورت کو مار کر وہ بھی ایسی کہ سحر سے
واقف نہین اور آسے پاس و لحاظ بدر ہی ہی فخر سحر و ساحری کرتا ہی تجھے شرم
نہین آتی مین نے اپنے امکان بھر ملکہ کے بچانے مین کمی نہین کی آدھر دونون
ٹکڑے آس ماہ چاردہ شب کے زمین پر تھرتھراکر رہ گئے اثر درجادو نے
تو ایک چیخ ماری اور صحرا کی جانب روانہ ہوا کہ یہان سے روتا پیٹتا
خدمت مین جمشید سرخ قبا کی جاتا ہی اسکا حال بروقت بیان ہوگا
ادھر طناز کہ وزیرزادی ہی ملکہ سلامانہ عنبر بین موکی اور اسکے ساتھ
کھیلکر بڑی ہوئی ہی اب جو یہ حالت اسنے ملکہ سلامانہ عنبر بین موکی دیکھی ایک
چیخ ماری گریبان پھاڑ ڈالا ادھر سیارۂ ثالث کو بھی سکتہ ہوا کہ یہ کیا معاملہ
ہوا اور رنگ سیہ قبا نے دختر کو قتل تو کیا لیکن دنیا نگاہون مین تاریک
ہوگئی اور یہ خیال پیدا ہوا کہ ای اور رنگ جو رسوائی ہونا تھی وہ ہر طرح
ہوئی دختر کے قتل سے کوئی فائدہ منوا ہان اگر تو خود زندہ نہ رہتا تو کسی
بدنامی و رسوائی کا سامنا نہوتا بلکہ اب تو تمام طلسم مین اور بھی چرچا
اس بات کا ہوگا کہ دختر بادشاہ نے ایسی ناشائستہ حرکت کی تھی جسکی
یہ سزا ملی بس یہ سوچکر اسنے خنجر کرسے کھینچکر اپنے سینہ پر مارا کہ خنجر جگر سے
پار ہوگیا اور یہ بادشاہ طلسم زمین پر گرکر تڑپنے لگا بڑی مشکل سے
دم اس سخت جان کا نکلا پیرشور مچا کر چلے لیکن کوئی آواز نہ پیدا ہوئی
اسلیے کہ یہ اپنا آپ قاتل ہی پھر کس کا نام لیکر شور کرین یہ بھی ایک اقبال
تھا سکندر رستم خو کا کہ ایسے پیچ در پیچ معاملات آپڑے اور بادشاہ طلسم
نے خود اپنی جان دے دی ورنہ بڑی مشکل پڑتی اور قتل اس بادشاہ کا آسان

نہ تھا اسلیے کہ علم سحر و ساحری مین اور رنگ سیہ قبا کا مثل و نظیر نہین تھا یہ حال
دیکھکر طلسماز نے اپنے کو لاش پر ملکہ سلطانہ عنبرین مو کی گرا دیا خون اسکا اسکے
منھہ پر ملتی تھی لاش پر بلا گردان ہوتی تھی اور کہتی تھی کہ افسوس اتنی جلد
آپ نے دنیا سے کوچ کیا کہ ہمارا بھی انتظار نہ کیا کاش مین بھی اسوقت مین
شریک حال ہوتی اور باغ ہی مین موجود ہوتی کہ جو کچھ گذرتی مجھپر اور رتبیر دونون
پر گذرتی اس اس طرح کے بین کرکے طلسماز تو سر ٹکرا رہی ہی اور سیارۂ ثالث
بھی ملکہ کے حسن و شباب پر افسوس کر رہا ہی اب انکو بھی اسی حال پر ملال مین
چھوڑیے اور سنیے حال شاہزادۂ سکندر رستم خو کا کہ بعد روانہ ہونے طلسماز
وزیرزادی و سیارۂ ثالث کے انھون نے لوح کو ملاحظہ فرمایا تحریر تھا کہ
اے طلسم کشا اسی مقام پر انتظار کر کہ دشمن تیرا آتا ہوگا جسنے تجھ سے لوح و جام چھینے
تھے اب اسکے قریب ہرگز نہ آنا اور ہوشیاری سے کام لینا شاہزادہ ایک درخت
سایہ دار کے نیچے ٹھہرا اور منتظر تھا حرمان جادو کا کہ یکایک جانب آسمان سے
ایک ابر سیاہ نمودار ہوا بجلیان اس ابر مین چمکتی ہوئی کوندا لپکتا ہوا رعد کے
گرجنے کی مہیب آواز مین پیدا ہوئین ہوا سے تند کا ستاتا ہوا آن واحد مین وہ
اوپر پھیل کر محیط ہونے لگا یہان تک کہ تھوڑے عرصہ مین سوا ابر کے آسمان نظر
نہ آتا تھا اب ایک مرتبہ گرج اور چمک مین ترقی ہوئی اور بارش شروع ہوگئی
پانی موسلا دھار برسنے لگا یہ رنگ دیکھتے ہی شاہزادہ سکندر رستم خو نے
لوح کو مشاہدہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم جس وقت بارش شروع ہوجائے
اور بجلی کڑک کڑک کر درختون پر گرنے لگے تجھے چاہیے کہ لوح کو گلے سے اتار کر
درۂ شرخ مین لٹکا دے اور جام کو پانی مین ڈالدے کہ وہ پتھر بہ تصور
صورت کشتی کی پیدا کرے گا تم فوراً اس کشتی مین بیٹھ جانا وہ کشتی گرداب درۂ شرخ
سے بچکر نکالیگی رہیگی تم نگاہ اپنی لوح سے ہٹائے رہنا اور تیر و کمان کو ہاتھ
مین لے لینا بلکہ تیر کو چلۂ کمان مین پیوستہ کرکے چلہ بھی کھینچ رکھنا جسوقت
ایک برق چمک کر درۂ شرخ پر گرے اور درہ ٹوٹے لوح طلسمی زمین کو لرزش
آنے لگے تو یہ خیال رکھنا کہ ایک نہنگ زمین سے پیدا ہوگا اور تم کھولکر اس
لوح کی طرف چلے گا بس جیسے ہی قریب لوح کے پہونچے اسقدر تیر مارنا
کہ حلق سے پار گزر جائے سکندر رستم خو نے ایسا ہی کیا بس تیر کا پڑنا تھا
کہ ایک تلاطم عظیم برپا ہوا ابر کے کلون مین آگ لگ گئی اور مانند بجلی کے جلگئے
بجلی چمکنا موقوف ہوگئی رعد کی گرج ہوتوت ہوگئی نہنگ زمین پر تڑپتے تڑپتے
مرگیا اب جو دیکھا تو لاش ایک ساحر کی پڑی ہوئی ہی تیر حلق مین در آیا ہی اور
سر نگاہ سے گذر گیا ہی ایک آواز آئی کہ کشتی مرا نام من حرمان جادو بود

شاہزادے نے لوح کو اٹھا کر پھر گلے مین ڈالا اور ملاحظہ فرمایا لکھا ہوا تھا کہ اے فتاح طلسم مرحلہ آب فتح ہوا اب اسکے آگے دربند کا شغر ہی لیکن اتنا انتظار کرے کہ لشکر تیرا اسی مقام پر آجائے اور ایک کار ضروری اور رہی جسکا سرانجام دینا تجھ پر واجب ہی اس معما کو شاہزادہ نہ سمجھا کہ یکایک سامنے سے وہی محافہ وزیرزادی کا پیدا ہوا شاہزادہ سکندر رستم خو سمجھا کہ ملکہ سلطانہ عنبرین مو نے کوئی پیغام بھیجا ہوگا یا شاید خود ہی چلی آئی ہو دل مین کہتا ہو کہ اس شاہزادی نے بڑا احسان کیا نہ کبھی کی شناسائی نہ ملاقات اور ایسی بیش بہا چیز مین مجکو بھیجین یعنے لوح و جام جمشید اور قید طلسم سے نجات دلوائی دیکھیے وہ کونسا وقت ہوتا ہی کہ مین بار احسان سے اسکے سبکدوش ہوتا ہون کہ اگر اسپر بھی کوئی مصیبت پڑے تو مین بھی جاکر اسکا شریک حال ہون اور اسے آفت سے نجات دون ہرچند کہ سنتا ہون وہ عاشق ہی میری اور محسن ہی مگر افسوس کہ مجکو ملکہ نوبہار سرخ پوش کی الفت نے ایسا اپنا بستہ زنجیر و پابند کرلیا ہی کہ میرا دل نہین چاہتا جو مین کسی عورت سے بات بھی کرون مگر سلطانہ عنبرین مو کا احسان اور اظہار محبت اور رشک رقیب پر صبر یہ ایسی باتین نہین ہین جنکی جگہ میرے دل مین نہوئی ہو یہ تو اس اس طرح کی باتین دل سے کر رہے تھے کہ یکایک وہ محافہ قریب پہونچا اس صورت سے کہ وزیرزادی جو ابھی رخصت ہوکر گئی تھی اور سیارۂ ثالث عیار دونون روتے اور خاک اڑاتے نظر آئے شاہزادۂ رستم خو پریشان ہوا اور فرمایا کہ اے سیارۂ ثالث یہان تو کہ یہ کیا بات ہی سیارۂ ثالث نے محافہ کی طرف اشارہ کیا اور کہا دیکھیے اس محافہ کو شاہزادہ سمجھا کہ ملکہ کچھ بیمار ہوگئی حالت متغیر ہوگئی ہوگی خبر کچھ زیادہ تردد کا امر نہین ہی یہ آزار عشق ایسی ہی چیز ہی کہ بہت جلد حالت خراب کردیتا ہی مگر مریضان محبت سخت جان بھی ضرور ہوتے ہین حالت مردہ سے بدتر ہوجاے مگر جان تن سے نہین نکلتی اگر میرے فراق مین اسکا یہ حال ہی تو ملکہ نوبہار سرخ پوش کی الفت نے مجھے بھی تو بدحواس کر رکھا ہی شہزادۂ سکندر رستم خو دل سے یہ باتین کرتے ہوے اور وزیرزادی کو تسلی دیتے ہوے قریب محافہ کے آئے تو عجب قیامت دیکھی کہ ایک نازنین ماہ جبین چودہ پندرہ برس کا سن جسمین سے آثار شاہی و شہریاری نمودار زلفین خمدہ پر بکھری ہوئین جا بجا سے جو سیاہی نے زلف کی اس چہرۂ تابان کو چھپا لیا ہی تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ چاند گہن مین آتا جاتا ہی چشمی بھوین ہین لیکن آنکھین نیم باز سر سے کمر تک ایک ٹکڑا محافہ مین لگ پڑا ہی اور کمر سے پانون تک دوسرا ٹکڑا لگ اپنے خون مین جو تڑپی ہی تو تمام کپڑے خون آلودہ ہوگئے ہین معلوم

ہوتا ہی کہ شفق مین مہ چہاردہ شب جلوہ گر ہی اُن تیم باز آنکھون کا انداز تبلا رہا ہی
کہ دم آخر کسی بے دید کا انتظار تھا اور حسرت اُن آنکھون کی کہہ رہی ہی کہ
دیدار محبوب نصیب نہوا اور جان منتظر مجبور ہوکر آنکھون سے نکل گئی بس یہ
حالت دیکھتے ہی سکندر رستم خو نے اتنا تو کہا کہ ارے یہ کون ہی اور کس
ظالم نے کس خطا پر اس نازنین مہجبین کی یہ حالت کی اُس بے درد اور بیرحم
کو کچھ رحم نہ آیا اور اس بیباکی سے ہاتھ تلوار کا مارا کہ اس نازنین کے دور کالے
ہوے مجھے نہایت تعجب ہی کہ اُس ظالم کا ہاتھ ایسی مہجبین پر کیونکر اُٹھا
وزیرزادی نے کہا کہ یہ وہی ہماری ملکہ سلطانہ عنبرین مو ہماری مالک ہی جسنے
جام و لوح آپکو بھیجی تھی خبر اُنکے باپ کو ہوگئی اُنھون نے آکر بڑی بیرحمی سے
قتل کر ڈالا یہ سنتے ہی شہزادہ سکندر رستم خو کے دل سے ایک دھوان اُٹھا
کہ دنیا نظر مین تیرہ و تاریک ہوگئی کہا وہ ملعون کہان رہتا ہی ابھی جاکر
مار ڈالونگا مجھے قسم ہی اپنے پیدا کرنے والے کی کہ جب تک نام اسکا صفحہ ہستی
سے مٹا نہ لونگا اُسوقت تک دنیا کا کوئی دوسرا کام نہ کرونگا اُسوقت جو
سکندر رستم خو کی حالت ہوئی ہوگی اُسکا اندازہ نہین ہوسکتا نہ تحریر مین
آسکتا ہی لیکن وزیرزادی نے کہا کہ ای شہریار عالی وقار اگر آپ اسکے عوض
تمام عالم کو قتل کر ڈالیے گا تو کیا فائدہ ہی اسلیے کہ اس سے ملکہ سلطانہ عنبرین مو
تو زندہ نہ ہوجائینگی اور پھر علاوہ اسکے یہ بات ہی کہ قاتل اسکا زندہ نہین ہی
کیونکہ بادشاہ نے بھی اس دختر کو قتل کرکے اپنی جان دے دی وہ خود کب
زندہ ہی جس سے عوض خون کا لیجیے گا یہ سنکر شاہزادہ سکندر رستم خو کا دل
بے اختیار ہوگیا اور چغہین مار مار کر رونے لگا اُدھر وزیرزادی نے بھی اپنی
حالت اور خراب کی گریبان پھاڑ ڈالا بال سر کے نوچ ڈالے خون ملکہ کے
جسم کا لے لے کر اپنے منہ پر ملتی تھی اور ملکہ سلطانہ عنبرین مو کے لاشے کے
ٹکڑون سے جدا نہوتی تھی اور سکندر رستم خو زمین پر پچھاڑین کھا رہے تھے
سیار ثالث اپنے مالک کو بھی سنبھالتا ہی اور خود بھی روتا جاتا ہی اور کبھی
ملتفت کو سنبھالتا ہی واقع مین یہ حادثہ ایسا نہ تھا جسکو دیکھکر کوئی صاحب دل
تحمل کرسکتا عجب قیامت برپا تھی کہ وزیرزادی ایک طرف پچھاڑین کھا رہی
تھی سکندر رستم خو ایک جانب تڑپ رہا تھا عیار سکندر رستم خو جدا
خاک اُڑا رہا تھا اور کہاریان پیش خدمتین وغیرہ خاک پر لوٹ رہی تھین
محافہ کے صدمے ہو رہی تھین بڑی دیر تک یہی کیفیت رہی یہ سب ایسے
اپنے اپنے حال مین مبتلا تھے کہ اگر کوئی دشمن آکر قتل کرنے کا قصد کرتا تو انکو
خبر بھی نہوتی یا کوئی ساحر روح و جام لیجانا چاہتا تو بآسانی لیجا سکتا تھا یکایک

جانب صحرا سے تیز گرد و غبار بلند ہوا سیارۂ تیز پائے دست بستہ عرض کی
کہ ای شہریار عالی وقار ہوشیار ہو جائیے اور حواس اپنے درست کیجیے کہ آمد لشکر
کے سے آثار پائے جاتے ہین سکندر رستم خو بھی اس طرف دیکھنے لگا محافہ کے
پردے چھڑوا دیے عیار چند قدم برائے دریافت حال آگے بڑھا جس وقت
اس طرف خیال ان لوگون کا بھٹکا ہی تو وہ ہنگامۂ فریاد و فغان موقوف ہوا
ہی غرض سیارۂ ثالث بہت جلد خبر لیکر پلٹا اور آکر خدمت مین شاہزادۂ
سکندر رستم خو کی عرض کی کہ لشکر دشمن نہین ہی بلکہ آپ کی فوج ہی بادشاہ
خورشید زرین قبا مع بارگاہ یاقوت نگار و لشکر بسیار آتا ہی شاہزادہ
نہایت خوش ہوا اور کہا کہ مین اسوقت پریشان بھی تھا کہ ملکہ سلطانہ عنبرین مو
کو کیونکر دفن کرون حالانکہ کفن کی ضرورت نہین ہی کیونکہ شہید کا لباس خون
خود بجائے کفن کے ہی اور غسل کی بھی ضرورت نہین اسلیے کہ غسل بھی اسکا
اسکے خون سے ہو چکا ہی تاہم فکر کا کھودنا اور دفن کرنا ضرور تھا علاوہ اسکے
بادشاہ طلسم کی دختر اور جنازہ اسکا ساز و سامان کے ساتھ نہ آ سکے
مثل مشہور ہی کہ وقت گذر جاتا ہی بات رہ جاتی ہی اگر خداوند کریم غیب سے
یہ سامان نہ فراہم کر دیتا کہ خورشید زرین قبا نہ آجاتا اور مین اپنے دلخواہ
سامان کے ساتھ ملکہ سلطانہ عنبرین مو کو دفن نہ کر سکتا تو زمانہ مجھے کیا
کہتا کسی کو یہ خیال تھوڑی ہوتا کہ سکندر رستم خو کی حالت اس وقت
کیا تھی سب یہی کہتے کہ بادشاہ طلسم کی دختر کا جنازہ اور رہا جبتران
کے پوتے لے اس صورت سے اٹھایا کہ کسی غریب کا جنازہ بھی اسطرح
نہین اٹھتا ہی اتنے مین خورشید زرین قبا مع بارگاہ یاقوت نگار وغیرہ
کے آکر شاہزادۂ سکندر رستم خو کو قدمبوس ہوا اور خیمہ برپا کیا فوج اترنے
لگی خیمے چھولداریان برپا ہونے لگین بارگاہین افسرون کی استادہ کی گئین
ادھر تو لشکر مین یہ تیاریان ہو رہی ہین یہان خورشید زرین قبا نے
جو حال شاہزادۂ سکندر رستم خو کا تباہ دیکھا سبب پوچھا شاہزادے
نے تمام واقعہ جانگزا خورشید زرین قبا سے بیان کیا اور اشارہ
کرکے محافہ کی طرف سارا حال ملکہ سلطانہ عنبرین مو کا بیان فرمایا کہ لاش
اسکی اس محافہ مین رکھی ہی خورشید زرین قبا کو بھی نہایت صدمہ ہوا آنکھون
مین آنسو بھر آئے اور کچھ کلمات تسلی آمیز زبان پر جاری کیے اسلیے کہ
خیال تھا کہ شاہزادہ سکندر رستم خو کو بیحد صدمہ ہوگا سکندر رستم خو نے
فرمایا کہ ای خورشید زرین قبا اب مجھے سب سے پہلے جو کام کرنا ہی وہ
یہ ہی کہ اس مقام پر جہان تک ہو سکے پورے سامان و جلوس کے ساتھ

لاش اس شاہزادی کی اُٹھا کر درہ سرخ کے قریب لیجا کر دفن کرین بعد اسکے دیکھا جائیگا
ای خورشید زرین قبا اگر کسی قسم کی کمی ہوئی اور بعد کو خیال آیا تو مجھے روح سے
ملکہ سلطانہ عنبرین مو کی نہایت شرمندگی ہوگی یہ سُنکر خورشید زرین قبا نے
عرض کی کہ انشاء اللہ کسی قسم کی کوتاہی نہونے پائیگی غرضکہ اسیوقت خورشید زرین قبا
کے حکم سے سامان جنازہ برداری و جلوس شاہانہ صندوق وغیرہ سب
چیزین حاضر کی گئین شاہزادے نے وزیرزادی کو قسم دیکر لاش سے چھڑایا ورنہ
وہ اپنی جان دیدیتی تھی اور لاش کو نہ چھوڑتی تھی فرمایا سکندر رستم خو نے
کہ ای طنّاز اگر قیامت تک روگی یا اپنی جان بھی دے دوگی تو خوب سمجھ لو
ملکہ سلطانہ عنبرین مو زندہ نہوگی صبر کرو کیا زور ہی قدرت پروردگار سے جو کچھ وہ
اپنے بندہ کے حق مین کرتا ہی بہتر و مناسب کرتا ہی کچھ اسی مین بہتری ہوگی کہ
ملکہ سلطانہ عنبرین مو جو ان جہان سے اُٹھ جاین اور تمام حسرتون
اور تمناؤن کا خون ہو بس بہتر یہ ہی کہ تم محرم ہو یہان نہ انکی ماں ہی نہ باپ
ہن کوئی عزیز نہین ہی جو کچھ سمجھوہ تمھین ہو اب جلدی سے لاش ملکہ کی
صندوق مین اُتارو اور دفن کا سامان کیا جاے اسلیے کہ مردہ کا عرصہ تک
نہ دفن ہونا ہمارے مذہب مین جائز نہین ہی احترام میت کے خلاف ہی کہ
وہ دیر تک دفن نہو بمشکل تمام طنّاز لاش کو چھوڑ کر ہٹی غرضکہ صندوق صندل
کا لاکر محافہ سے ملا کر رکھا گیا اور چار جانب قناتین استادہ ہوگئین طنّاز نے
میت سلطانہ عنبرین مو کی صندوق مین رکھی اور اوپر سے دوشالہ ڈالدیا
آپ پردہ مین ہٹ گئی لوگون نے آکر صندوق کو اُٹھایا اور صدائے اشہدان
لا الہ الا اللہ بلند ہوئی آگے آگے جلوس ماتمی سیاہ و نگاری جھنڈیان اسکے
بعد ماہی مراتب جلوس شاہانہ انگیٹھیون مین اگر سلگتا ہوا نقیب بولتا ہوا لائے
تابوت نقابیلہ زرین بجنب دستور صندوق پر ملکہ کے طنّاز نے شاہزادے سے
کہکر سہرا بھی منگوا کر بندھوا دیا تھا جس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ ابھی باغ جوانی
کے پھول نہ کھلنے پائے تھے کہ تیر تلخ اجل نوش کیا عجب حالت سے جنازہ
ملکہ سلطانہ عنبرین مو کا جا رہا تھا کہ دیکھنے والے روتے جاتے تھے اور ملکہ
طنّاز کی جو حالت تھی بیان اُسکا ناممکن ہی غرضکہ اسی طرح وہ جنازہ قریب
درہ سرخ کے پہونچا قبر تیار تھی ملکہ سلطانہ عنبرین مو کو دفن کیا اور وہان
سے پھرے تین روز تک یہان ماتم ملکہ سلطانہ عنبرین مو کا برابر برپا رہا
تیسرے روز قبر پختہ کرادی گئی ایک پتھر پر نام ملکہ عنبرین مو کا کندہ
کر کے نصب کر دیا گیا مقبرہ بننے کا حکم ملگیا عمارت مقبرہ کی نہایت
انتظام کے ساتھ تیار ہونے لگی اسی اثنا مین شاہزادہ سکندر رستم خو نے

ملکہ طناز سے کہا کہ بعد فتح طلسم کے تمھارا عقد جسکے ساتھ تم پسند کرو گی کر دیا جائیگا
سیارۂ تیز پا نے عرض کی کہ ای شہریار یہ اقرار مجھسے ہو چکا ہی غرضکہ طناز کو
خورشید زرین قبا کے سپرد کیا اور خود شاہزادہ حسب ہدایت لوح طلسمی
پوسکے روز صبح کو جانب درنیدکا شفر یہ روانہ ہوا یہان خورشید زرین قبا
نے بارگاہ برپا کی اور منتظر وقت ہو کر بیٹھا

اب حال بارگاہ جمشید سرخ قبا بادشاہ اصلی طلسم نیرنگ قاف کا بیان ہوتا ہی

مصوران چرہ زیبای حور معانی و نقاشان صورت دلفریب نکتہ دانی اس پیکر خیال
کو زیور معانین سے اسطرح آراستہ و پیراستہ کرتے ہین کہ جسوقت اورنگ سیہ قبا
نے اپنی دختر نیک اختر کو قتل کرکے اپنی بھی جان دے دی تو جو ساحر اسکے تابع فرمان
و ملازم تھے انھون نے لاش اسکی اٹھائی اور روتے پیٹتے اول تو پاس اسکی زوجہ
ملکہ ناہید پر یزاد کے لائے اور سارا واقعہ قتل دختر و مرگ شاہ کا بیان کیا
بس یہ سننا تھا کہ ناہید نے انگوٹھی ہیرے کی چبالی اور لہو تھوک تھوک کر
مرگئی اب یہ ملازم اور بھی بے سردار ہو کر دونون لاشین لیکر طرف بارگاہ
جمشید سرخ قبا کے روانہ ہوے لیکن انکے پہونچنے سے پیشتر وزیر جمشید سرخ قبا
کہ نام اسکا اسرار دانا ہی یہ ان تمام واقعات سے آگاہ ہو چکا تھا ہر چند کہ
اسنے بادشاہ کی خدمت مین جانا ترک کر دیا تھا اسلیے کہ جب سے بادشاہ طلسم
یعنی جمشید سرخ قبا مصروف عیش و عشرت ہوا اور انتظام ملک و مال کی
طرف سے غفلت ہوئی پہلے تو اسنے سمجھایا کہ ای بادشاہ ایسے عیش و عشرت
نے اور ایسی غفلت نے بڑی بڑی سلطنتین تباہ کر دی ہین کبھی آٹھوین دسوین روز
تو بکری کیا کیجیے اور اپنے ملک کی خبر رکھیے بادشاہ نے اسکا جواب دیا تھا کہ
ای اسرار دانا جسکے نمک خوار و ہوا خواہ تجھ ایسے ہون اسکو کیا ضرورت ہی
کہ دماغ اپنا کاروبار ملک مین خراب کرے چار دن کی زندگی پریشانی
مین بسر کرے اسرار دانا نے کہا کہ ای شاہ نیت بدلتے دیر نہین لگتی
تجھے خیال نہین کہ اکثر شاہان طلسم نے جو غفلت کی ہی تو انھی کے ملازمون نے
سلطنت چھین لی ہی اور بادشاہ کو قید کر لیا ہی شہنشاہ لاچین تاجدار بادشاہ
طلسم ہوشربا کی نقل نہایت مشہور ہی کہ افراسیاب جادو اسکے
سپہ سالار نے سلطنت چھین لی اور بادشاہ کو قید کر لیا یہان تک کہ جب
اسد غازی نبیرۂ حمزہ نے جاکر طلسم کو فتح کیا تب بادشاہ لاچین کو رہائی
نصیب ہوئی وہ بھی اگر اسلام نہ قبول کرتا تو لاچین کس بےبسی سے قتل ہوجاتا

اور رنگ سیہ قبا کے اختیارات آپ لے بڑھا کر اسقدر بے پروائی اور غفلت
سے کام لیا کہ اب سوا اسکے کوئی شخص رعایا و ملازمین تک مین ایسا نہین ہی
جو آپکو بادشاہ جانتا ہو ہر شخص اُسی کو بادشاہ طلسم نیرنگ قاف کہتا ہی اسکا
جواب جمشید سرخ قبا نے یہ دیا تھا کہ میرے ملازمین ایسے نہین ہین جو مجھسے
دغا کرین مین سب کو خوب جانتا ہون مین نے اُن ہی لوگون کو عروج بھی دیا ہی
جسپر مجھے بھروسا ہی اور اُن لوگون کو اُبھرنے نہین دیتا ہون جنسے دغا کی امید
ہی اور رنگ سیہ قبا ایسا نہین ہی جو مجھسے سلطنت چھین لے اور مجھے قید کر رکھے
اسواسطے کہ ایک تو وہ خیر خواہ دولت ہی دوسرے یہ کہ اسوقت اُسے کونسی
ثروت نہین حاصل ہی جسکے واسطے وہ مجھسے دغا کریگا تیسرے تمھارے کہ
بادشاہ طلسم ہی کہلاتا ہی مال و ملک و دولت و خزانہ فوج و سپاہ حکومت
ہر طرح کا اختیار جو اسوقت اُسکو حاصل ہی یہ کسکی بدولت ہی ایسے مالک سے
وہ کیا دغا کریگا بے اندیشہ حکومت کو اپنی ایک فساد برپا کرکے کیون جان
اپنی خرابی مین پھانسے لگا یہ باتین بالکل خلاف عقل ہین ہان وہ لوگ جو کہ
اُس سے عناد رکھتے ہین اُنکو یہ امر ضرور ناگوار گذرا ہوگا اور قاعدہ بھی ہی کہ جب
کسی دربار مین کسی شخص کو عروج ہوتا ہی تو اُسکے ہزار دشمن پیدا ہو جاتے ہین اُسکی
نگاہون مین وہ کانٹے کی طرح کھٹکنے لگتا ہی تو اب اور رنگ سیہ قبا ایسا نہین
ہی جس سے عداوت کرکے کوئی شخص سربر ہوسکے بس یہ کلمات بادشاہ کے
اسرار دانا کو اسقدر ناگوار گذرے کہ اُسی روز سے اسنے دربار مین جانا
موقوف کر دیا کیونکہ اسنے نیکی کے واسطے کہا اور بادشاہ کو گمان بد ہوا لیکن
جسوقت اسکو خبر خود کشی اور رنگ سیہ قبا کی معلوم ہوئی بیدست شاہ
جادوان مین یعنی جمشید سرخ قبا کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کچھ آپ نے
سنا فرمایا بیان کرو مین بہت کچھ سنا کرتا ہون لیکن تم کیا سنکر آئے ہو اسپر اردانا
نے عرض کی کہ فتاح طلسم داخل طلسم ہوا اور میمون طلسمی اور فیل طلسمی
مارے گئے اور حامل جام جو ساحرہ تھی وہ بھی قتل ہوئی خورشید زرین قبا
اُسکا شریک ہوگیا مرحلۂ آب شکستہ ہوا حرمان جادو و سندروس جادو
مارے گئے ایک مرتبہ حرمان جادو لوح چھین کرلے گیا تھا لیکن دختر اور رنگ سیہ قبا
بیمار ہوکر گئی اور اپنی صحت کے حیلہ سے جام و لوح لیگئی اور طلسم کشا کو دے دی
کہ پھر اُسنے قیامتین برپا کین بیان اور رنگ سیہ قبا کو جو یہ خبر معلوم ہوئی کہ
دختر نے یہ حرکت کی بس فوراً غیرت مین آکر روانہ ہوا اور دختر کو بھی مار ڈالا
اور اپنی بھی جان دے دی اور سنا ہی کہ طلسم کشا و رہند کاشغر کے قریب
آپہونچا یہ سننا تھا کہ جمشید سرخ قبا بہت ہنسا اسکے ہنسنے پر جسقدر اہل دربار

تھے اتنا ہنسے کہ اسرار دانا نہایت شرمندہ ہوا اور دل مین کہا کہ کیون تو
یہان آیا ایسے کی سزا یہی ہی کہ مال و دولت اسکا برباد ہو عزت و آبرو نرہے
لیکن کبھی اسکو متنبہ نکرے جمشید سرخ قبا نے کہا کہ اچھا خواب دیکھا لیکن تعبیر
اسکی عکس ہوگی اسرار دانا کو غصہ آگیا ہاتھ پاؤن اسکے کانپنے لگے
اور کہا کہ ای شاہ دیکھ بہت جلد معلوم ہوا جاتا ہی کہ مین خواب دیکھکر آیا ہون
یا تو خواب غفلت مین ہی یہان یہی حالت تھی ہر ایک اسرار دانا پر ہنس رہا تھا
اور لوگ اسکو بنا رہے تھے کہ یکایک سامنے سے کچھ لوگ روتے پیٹتے
ہائے واویلا مچاتے ہوے پیدا ہوے جمشید سرخ قبا نے کہا جلد خبر لاؤ
یہ کیا معاملہ ہی یہ سنکر پیک جادو روانہ ہوا اور واپس آکر عرض کی
کہ چند آدمی دولاشے لیے ہوے آتے ہین بعد کچھ دیر کے دیکھا تو وہ لوگ
قریب آکر پہونچے شور نالہ و زاری بلند تھا پوچھا جمشید سرخ قبا نے کہ ارے
کیا ہی کیون روتے ہو کچھ بیان تو کرو آن لوگون نے دولاشین لاکر سامنے
رکھدین اور سارا ماجرا بیان کیا کہ اسطرح اور رنگ سیہ قبا نے اپنی دختر کو مارکر
اپنی جان دی اور اسکی زوجہ نے شوہر و دختر کے رنج مین اس صورت سے
خودکشی کرلی بس یہ سنکر جمشید سرخ قبا انہا کا ملول ہوا اور اسرار دانا
کی طرف دیکھکر فرمایا کہ یہ خبر تو نے صحیح بیان کی تھی کہ اور رنگ سیہ قبا نے
خودکشی کرلی مگر دیکھی نمک حلالی اسکی تم نے جسکی طرف تم بدظن تھے اسرار دانا
نے عرض کی جو شاہ فرمائین وہ بہت درست ہی اب حکم دیا اسنے کہ دریافت
کرو کہ طلسم کشا کس مقام پر ہی پیک جادو نے بعد دریافت حال کے آکر
عرض کی کہ طلسم کشا قریب دربند کاشغریہ کے آپہونچا ہی لوح اور جام اور
تیغۂ خارانگاف اسکے پاس ہی یہ سنکر جمشید سرخ قبا نہایت پریشان ہوا
اور چند ساحران نامی و گرامی کو برائے گرفتاری طلسم کشا بمکر لوح و جام روانہ کیا
اب انکا حال بروقت بیان ہوگا اول حال سکندر رستم خو کا بیان کیا جاتا ہی
کہ بعد فتح دربند آب و دفن ملکہ سلطانہ عنبرین موچندروز غم و الم مین بسر ہوے
بعد اسکے لوح کو دیکھکر دربند کاشغریہ کی جانب روانہ ہوے بعد طے مراحل
و قطع منازل قریب ایک کوہ سربلند کے پہونچے کہ قلہ کوہ آسمان سے ملا ہوا
معلوم ہوتا تھا لالہ اُس کوہ پر اس کثرت سے پھولا ہوا تھا کہ یہ معلوم ہوتا
تھا آگ لگی ہوئی ہی شاہزادے کو فضا وہان کی بہت پسند آئی لیکن راستہ
نظر نہ آیا یہ خیال ہوا کہ شاید دوسری طرف راہ ہو پھرتے پھرتے شام ہوگئی
مگر راستہ نہ ملا مجبور رہے لوح کو دیکھا اسمین تحریر تھا کہ ای طلسم کشا وہ اسم
جو کنارۂ لوح پر کندہ ہی اُسے پڑھ ایک مرغ زرین بال آئیگا اور بزبان فصیح

گویا ہوا الٰہی شخص تو نے مجھے کیون طلب کیا ہی تیرا کیا مطلب ہی تو اُسکو جھڑک دینا
اور کہنا کہ ہمنے تجھے نہین بُلایا ہی وہ چلا جائیگا پھر اسم پڑھنا دوسرا مرغ
آئیگا کہ سر اُسکا یاقوت سُرخ کا اور پر زمرد کے دم یاقوت زرد کی پنجے جواہر
نیلم کے ہونگے وہ بھی مرغ اول کی طرح استفسار کرے گا کہ کیا مطلب ہی بیان کر
اُس مرغ کو بھی مرغ اول کے مانند جھڑک دینا اور پھر اسم پڑھنا تیسرا مرغ آئیگا
اور وہ بھی مثل مرغ اول و ثانی کے استفسار حال کرے گا اسی طرح سات مرغ
آئینگے لیکن تم سبکو جھڑک دینا جبوقت مرغ آخر آئے تو اگر وہ درخت پر بیٹھے گا
اور کچھ نہ پوچھے گا تم خود اُس سے کہنا کہ آ زمین پر وہ نہ آئیگا بس تمھین چاہیے
کہ لوح کو پھر دیکھنا اور موافق ہدایت کے عمل کرنا بس یہ دیکھتے ہی شاہزادہ
سکندر رستم خونے اسم کو پڑھا کہ چھ مرغ یکے بعد دیگرے آئے اور استفسار حال
کیا سکندر نے کسی کو جواب نہ دیا بلکہ جھڑک دیا آخر مین ایک مرغ قوی الجثہ
طویل القامت آیا کہ سر پر اُسکے چوٹی تھی آکر شاخ درخت پر بیٹھا شاہزادے
نے اُس سے فرمایا کہ زمین پر کیون نہین آتا اُس مرغ نے کچھ اعتنا نہ کی اُسوقت
موافق ہدایت لوح کے شاہزادے نے ایک اسم پڑھکر مرغ کی جانب دم کیا
کہ جس شاخ درخت پر وہ مرغ بیٹھا تھا وہ ٹوٹ گئی اور مرغ گرنے لگا اُسوقت مرغ نے
پرواز کی اور دوسری شاخ پر جا بیٹھا شاہزادے نے اسی اسم کو پھر پڑھا کہ وہ
شاخ بھی ٹوٹی اور مرغ تیسری شاخ پر گیا شاہزادے نے پھر اسم پڑھا وہ شاخ
بھی شکستہ ہوئی اب یہ حالت ہی کہ شاہزادہ جسقدر اسم کی تکرار کرتا جاتا ہی شاخین
درخت کی ٹوٹتی جاتی ہین اور مرغ متحمل ہوتا جاتا ہی یہان تک کہ سب شاخین درخت
کی ٹوٹ گئین جبوقت شاخ آخر ٹوٹ کر زمین پر گری تو وہ مرغ بھی ساتھ اُس شاخ
کے زمین پر آرہا بس شاہزادہ سکندر رستم خونے جست کی اور بشدت پر اُس
مرغ کے سوار ہوکر اشارہ کیا کہ وہ مرغ اُڑکر شاہزادہ کوہسرا کی طرف لیچلا یہ
دیکھکر شاہزادے نے بفرمان لوح دُر دانہ لوح کا اُسکی منقار مین دے دیا
اور مانند باگ کے اُسی کے اشارہ پر جس طرف چاہا لیگئے جب مرغ صحرا
کی جانب چلا اُسے باگ کے اشارہ پر موڑ لیا یہان تک کہ مرغ طلسم کشا کو
لیکر بالائے کوہ آیا بس جیسے ہی اس مرغ نے شاہزادے کو بیچ پر گرانا چاہا
سکندر رستم خونے بحکم لوح ایک اسم پڑھکر تلوار ماری کہ گردن اُس مرغ کی
قلم ہوگئی بس گردن قلم ہوتے ہی مرغ مرغ مُسمل ہوگیا اور طائر روح اُسکا
پھڑک پھڑک کر قفس تن سے نکلکر روانہ ہوا شاہزادہ کو دکر پشت مرغ سے
علٰحدہ ہوگیا تھا جسم اُس مرغ مُسمل کا جب سرد ہوگیا آواز آئی کہ کشتی مرا
نام من کرگس جادو بود جہت مردیم و جان دادیم بطلب خود نرسیدیم بس

دیکھا شاہزادے نے کہ جسم مرغ کا مانند انسان کے ہوگیا لیکن سر مرغ ہی کا رہا اب
لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کلای فتاح طلسم تجکو چاہیے کہ جب کرگس جادو مارا جاے
اور تو بالاے کوہ پہونچ جاے تو فلان اسم جو متن لوح مین مرقوم ہی ایک سو ایک
مرتبہ پڑھ لیکن اول حصار کر لینا اور اندر حصار کے بیٹھنا اسلیے کہ دشمن تاک مین ہی
اگر غفلت کرے گا تو زک اٹھائے گا یہ دیکھکر شاہزادہ سکندر رستم خو نے جلدی
سے کنڈلا کھینچا اور بیچ مین اس کنڈلے کے بیٹھکر اسم کو پڑھنا شروع کیا کوئی گیارہ
مرتبہ پڑھ چکے ہونگے کہ دیکھا سامنے سے ایک دیو مہیب قرنا ہاتھ مین لیے ہوے
دوڑتا چلا آتا ہی شاہزادہ سکندر رستم خو نے جلدی جلدی اسم پڑھنا شروع کیا
دیو نے قریب آکر قرنا کو پھونکا کہ تمام صحرا ہلگیا لیکن شاہزادہ اسی طرح بیٹھا ہوا اسم
پڑھا کیا مطلق توجہ نہ کی کہ کون آتا ہی جب دیو نے دیکھا کہ کام نہ نکلا بس اسنے
وہی قرنا اٹھاکر زمین پر پھینک دیا کہ بصورت اژدر ہو کر وہ شاہزادے کی طرف چلا
یہان شاہزادے نے اسم کو پڑھکر تمام کیا اور بحکم لوح اسی سر کرگس کو
جسپر اسم کو پڑھکر دم کیا تھا اٹھاکر اس اژدہے پر کھینچ مارا اژدہے نے دہن اپنا
مثل غار کے کھولا اور اس سر کو نگل گیا بس ایک تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی
اور پیٹ اژدہے کا پھٹا اور ایک شعلہ نکلکر قرناے جادو کی طرف چلا
یہ دیکھکر قرناے جادو بھاگا اور شعلے نے اسکا تعاقب کیا دیو جست کرکے
کوہ سے کود پڑا اور شعلہ دہن ٹھہر گیا آگے نہ بڑھا شاہزادے نے دیکھا کہ
یہ بھاگا جاتا ہی اور شعلہ رک گیا ہی ایسا نہو اسکے بھاگ جانے سے کوئی خرابی
ظہور مین آے جلدی سے لوح کو اٹھاکر ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کلای فتاح طلسم اگر
قرناے جادو کوہ سے کود جاے اور شعلہ اسکا تعاقب نکرے تو اندیشہ نکر
اسلیے کہ موت اسکی آگ سے نہین ہی بلکہ پانی سے ہی تجکو چاہیے کہ فلان اسم کو
تین بار پڑھکر دستک دے کہ ابر پیدا ہوگا اور وہ اس شعلہ کو اپنے دامن مین
لپیٹ لے گا اور دیو کو گھیرے گا بس شاہزادے نے اسم کو پڑھکر جو دستک دی
تو ایک ابر بلوسی رنگ پیدا ہوا اور آکر اس ابر نے اس شعلہ کو لپیٹ لیا پہلے
وہ ابر سفید تھا اب ابر سرخ رنگ بنکر گرجتا ہوا چلا دیو اس ابر کو دیکھکر
اور بھی بھاگا لیکن اس ابر نے ساتھ نہ چھوڑا اور سر دیو پر پہونچکر گرجا
اور برقین چمک چمک کر جو گرتی ہین دیو کے سیکڑون ٹکڑے ہوگئے ایک قیامت
برپا ہوئی تمام صحرا آتش بار ہوگیا شجر جلنے لگے پہاڑ غائب ہوگیا آندھی
چلا کی زلزلے آیا کیے بعد کچھ دیر کے آواز آئی کہ شکر ہی کہ انام من دیو قرناے جادو
بود حیف مردیم و جان دادیم مطلب خود نرسیدیم اب جو دیکھا سکندر رستم خو
نے تو لاش ایک دیو مہیب کی زمین پر پڑی ہوئی ہی اور نہ کوہ ہی نہ صحرا ہی

کچھ بھی نہین ہی کہ یکایک سامنے سے خورشید زرین قبا مع فوج و بارگاہ پیدا ہوے
اور آکر شاہزادے کی قدمبوسی حاصل کی اور عرض کی کہ ای شہریار با وقار مین
سب تماشے دیکھتا چلا آتا تھا حقیقت حال یہ ہی کہ آپ پر جرأت و بہادری کا خاتمہ
ہی غرضکہ بارگاہ برپا ہوئی اور شاہزادہ اسکندر رستم خو نے قیام کیا اب خیال
ملکہ نوبہار سرخ پوش کا آیا دل بیچین ہوگیا خورشید زرین قبا سے کہا
کہ مین جاتا ہون اپنی خوابگاہ کی طرف اسلیے کہ بہت تھکا ہوا ہون اس بہانے
سے خیمہ مین آئے اور یاد مین ملکہ نوبہار سرخ پوش کی یہ شعر عاشقانہ
زبان پر جاری کیا اور بستر غم پر تڑپنے لگے شعر نہ اسکا وصل ہی ممکن نہ تاب ہی دل کو
عجب طرح کا آہی عذاب ہی دل کو ✦ دیکھیے وہ کونسا دن ہوتا ہی کہ جمال جہان فروز اُس
یار جانی و محبوب جاودانی کا پھر نظر آتا ہی اپنی قسمت سے تو یہ امید نہین ہی
کہ زندگی مین کبھی اُس دلبر سے ملاقات ہوگی مگر ہان خدا مین سب طرح کی
قدرت ہی عجب حالت ہی انکی کہ نوبہار سرخ پوش کے عشق مین دنیا فراموش
ہوگئی ہی نہ تو ملکہ ماہ پارہ کا کچھ خیال ہی کہ جس سے پہلا عشق ہوا ہی نہ ملکہ ماہ سیما کا
دھیان آتا ہی نہ سلطانہ عنبرین مو کا رنج ہی کہ ابھی ابھی جسکی جان انمین کی محبت
مین گئی دیکھنے والے اور سننے والے اس واقعہ جانگزا کے دست بدول ہین مگر
انکو ملکہ نوبہار کے عشق نے بالکل بیحس کر دیا ہی اسی حالت مین تڑپ تڑپکر
رات بسر کی اور صبح کو بعد نماز صبح کے اٹھے اور خورشید زرین قبا سے فرمایا
کہ اب مین جاتا ہون دربند کاشغریہ کی جانب اسواسطے کہ یہ تو راستے کا طلسم
تھا جسے مین نے توڑا اصل دربند کاشغریہ ابھی باقی ہی خورشید زرین قبا نے
عرض کی کہ ای شہریار ہرچند کہ آپ کو سمجھانا یہ بھی ایک نادانی کا امر ہی اسلیے کہ
سمجھانے والا سمجھنے والے سے زیادہ ہوشیار ہونا چاہیے اور بیان بالعکس
ہی مگر ای شہریار ہم خیرخواہان دولت کا فرض ہی کہ مالک کو اپنے نشیب و فراز
سے آگاہ کرتے رہین آیندہ جو مصلحت ہو لہذا عرض ہماری قبول فرمائی جاے
وہ یہ ہی کہ دربند کاشغریہ پر علاوہ اُن ساحرون کے جنکو بانیان طلسم نے
محافظ دربند معین کیا تھا بہت سے ایسے ساحر بھی ہین جنکی خبر لوح نہین دیسکتی
ہی شاہزادے نے فرمایا کہ تمنے اچھا کیا جو آگاہ کر دیا اور یہ فرما کر لوح کو ملاحظہ
کرکے ایک جانب روانہ ہوے جاتے جاتے شام ہوگئی اور دیکھا تو اُسی
مقام پر ہین جہان سے چلے تھے اب تو شاہزادہ نہایت پریشان ہوا کہ
یہ کیا معاملہ ہی ایک درخت کے نیچے شب بسر کی صبح کو پھر چلے شام تک پھرا کیے
لیکن چراغ اُسی منزل پر جلا جہان سے چلے تھے اب تو شاہزادہ نہایت متعجب
و متحیر ہوا اور دل مین کہتا ہی کہ پروردگارا یہ ماجرا کیا ہی بقول شاعر ؎

ہر پھیر کے دائرہ ہی مین رکھتا ہون مین قدم
آئی کہان سے گردش پرکار پاؤن مین

صبح کو لوح مین ملاحظہ فرمایا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ راہ کا پتہ نہین ملتا دن بھر چلتا ہون چراغ جلتے اُسی مقام پر آجاتا ہون جہان سے ابتدا جانے کی کی تھی دیکھا کہ لوح مین مرقوم ہی اے فتاح طلسم نیرنگ قاف وای سیار این عجائبات اگر یون ہی تا زندگی پھرا کرے گا تو ایک قدم یہان سے آگے نہ جا سکیگا اسلیے کہ اس زمین کو مالک دربند کا شعبدہ سے طلسم بند کر دیا ہی ہان اگر فلان اسم کو پڑھتا جا اور قدم اُٹھاتا جا تو راستہ نہ بھٹکے گا بس یہ دیکھکر شاہزادے نے ایسا ہی کیا اُس بیابان سے گذر کر قریب ایک باغ کے پہونچے ایک طرف سے آواز گانے کی کان مین آئی اتبو شاہزادہ کان لگا کر سننے لگا کہ یہ آواز کہان سے آتی ہی معلوم ہوا کہ داہنی جانب سے یہ آواز آرہی ہی شاہزادہ سکندر رستم خو اُسی جانب روانہ ہوا جسوقت متصل چہار دیواری باغ کے پہونچے تو عجب تماشا دیکھا کہ جنگ و رباب چھڑ رہا ہی اور بہت سے دیو کھڑے ناچ دیکھ رہے ہین شراب بٹ رہے ہین اُن دیوون کی حرکتون پر شاہزادے کو نہایت ہنسی آئی لیکن دیوون نے جو سکندر رستم خو کو دیکھا تو بھاگے سکندر نے ہنسی کے مارے آنکھا تھا تب بھی نہین کیا نہ لوح کو دیکھا کہ یہ کون لوگ ہین اور اس مقام مین کیون جمع تھے اور تجھے دیکھکر کیون بھاگ گئے اب جو خیال کیا تو اندر سے بھی باغ کے گانے کی آواز چلی آتی ہی شاہزادہ بے پروائی کے ساتھ داخل باغ ہوا مطلق ہراس و خوف نہ کیا دیکھا کہ باغ نہایت آراستہ ہی روشین بڑی سب درست ہی درخت پھولے پھلے ہرے بھرے لگے ہوے ہین نہرین جاری ہین خوان چمن گلون کے پاس خوشی و سرور پھولے ہوے بیٹھے ہین وسط باغ مین ایک قصر رفیع ہی کہ اندر اُس قصر کے ہنگامہ برپا ہی ایک شور ہی غل ہی بہت سی عورتین گا رہی ہین یہ دیکھکر سکندر رستم خو اندر قصر کے آئے کہ دیکھنا چاہیے یہ کیا معاملہ ہی دیکھا کہ ایک نازنین پری جمال آفت ہوش تخت پر جلوہ افروز ہی اور سامنے بہت سی عورتین بیٹھی گا رہی ہین اس قیامت کا حسن اُس آفت روزگار کا تھا کہ سکندر کا دل بیچین ہو گیا آنکھین محو جمال جہان افروز ہو گئین لیکن اُن عورتون کی نظر جو اُنپر پڑی تو کسی نے انکو منع نہین کیا نہ تعظیم و تکریم سے کوئی پیش آئی اب یہ قصد ملکہ کی طرف بڑھنے کا کرتے ہین مگر رعب حسن پاؤن آگے نہین بڑھنے دیتا ہی ہر مرتبہ یہ خیال ہوتا ہی کہ ایسا نہو یہ بگڑ جائے تو اور بھی مشکل ہو پھر یہان سے چلے جانے کے سوا کوئی چارہ کار نہ باقی رہے اسلیے کہ اگر وہان نہ ٹھہرنے دے تو پرائے گھر پر کیا اختیار ہی دل سے یہی فیصلہ ہوا کہ بس اتبو جو کچھ ہو نہ زیادہ ہوس کرو نہ یہان سے پیچھے قدم ہٹاؤ یہ سوچ کر وہین بیٹھ گئے اور تماشا

دیکھنے لگے وہ عورتین جو گانیون تھین اسقدر جوش مین یہ غزل گا رہی ہین کہ خود انپر ایک کیفیت وجد کی طاری ہی غزل

شباب آتے ہی دل مین عشق پیدا ہو ہی جاتا ہی
نظر باری کا کچھ آنکھون کو چسکا ہو ہی جاتا ہی

جوانی آتے ہی جوبن کا شہرا ہو ہی جاتا ہی
بتون کے حسن کا جوبن دوبالا ہو ہی جاتا ہی

جوانی مین بشر کا حسن دونا ہو ہی جاتا ہی
طبیعت مین نیا اک رنگ پیدا ہو ہی جاتا ہی

خیال اصنام کا دل مین نہ لانا چاہیے ہرگز
بتون کے رہنے سے کعبہ کلیسا ہو ہی جاتا ہی

وصال یار جب ممکن نہین ہوتا کسی صورت
تو مرمٹنے پہ عاشق کا ارادا ہو ہی جاتا ہی

ہوا تابت یہ جلجانے سے پروانون کے محفل مین
کہ سوز الفت پنہان ہویدا ہو ہی جاتا ہی

نہین موقوف کچھ مجھپر یہ ہوتی آئی ہی ناصح
کسی کو دے کے دل انسان رسوا ہو ہی جاتا ہی

ادا سے طلب دل کر ہی دیتی ہی تڑپ دل کی
چھپاؤ لاکھ اظہار تمنا ہو ہی جاتا ہی

یقین دلربا ہوتا ہی آہٹ غیر کی سنکر
تصور جب کسی کا ہو تو دھوکا ہو ہی جاتا ہی

شکایت اس بت کافر کی کرتا ہی عبث اہدل
ستمگارون کا پتھر کا کلیجا ہو ہی جاتا ہی

جو ہوتا ہی کوئی دست و گریبان غیر سے ہنسکر
تو روتے روتے تر دامن کسی کا ہو ہی جاتا ہی

غش آجاتا ہی تیرا روے زیبا دیکھکر مجکو
ہزار اٹھ جاے پردہ پھر بھی پردا ہو ہی جاتا ہی

اگر صبر و تحمل سے بشر لے کام تو اکدن
ارادہ دل مین جو رکھتا ہی پورا ہو ہی جاتا ہی

بہار آتی ہی جب گلشن مین دیکھا ہی ستمگر نے
زیادہ اسکے دیوانون کا سودا ہو ہی جاتا ہی

یہ غزل اس جوش مین دو نازنینین گا رہی تھین کہ در و دیوار سے آواز سرون کی پیدا ہو گئی ہر شخص جھوم رہا تھا لیکن وہ نازنین جو تخت پر جلوہ افروز تھی جس صورت سے بیٹھی تھی اسی طرح بیٹھی رہی اور ایسا سکوت کوئی اتر ہوا اُن گانیون نے اور یہ غزل شروع کی غزل

وفا عاشق کی اے جان جہان کچھ اور کہتی ہی
مگر تیری جفاے جانستان کچھ اور کہتی ہی

بظاہر گو کوئی نامہربان ہی بزم مین ہمپر
مگر اسکی نگاہ مہربان کچھ اور کہتی ہی

قفس ہی خوب ہی کہتا ہی صدمہ جور گلچین کا
مگر بلبل سے یاد آشیان کچھ اور کہتی ہی

قسم کھائی تو ہی میرے عدو سے تونے ملنے کی
نظر لیکن تری اور بدگمان کچھ اور کہتی ہی

بس مدت ہوے ہین عاشق و معشوق کو بچھڑے
تری گردش کی طرز اور آسمان کچھ اور کہتی ہی

ہوا ہی لاکھ وہ ترک ستمگر لطف پر مائل
ابھی ہمسے جفاے آسمان کچھ اور کہتی ہی

تری مژگان کی برچھی دلمین جو میرے در آئی ہی
وہان زخم بن بنکر زبان کچھ اور کہتی ہی

عجب کیا ہی یہ خود بخاے تو وہ تیر مژگان کا
مرے دل سے اس ابرو کی کمان کچھ اور کہتی ہی

چلے جاتے ہو تم کیون بسمل تیغ ادا کرکے
ادھر دیکھو نگاہ بیجان کچھ اور کہتی ہی

ہزارون خون ہونگے سبکدوشون کی جلنمین جلیگی
ستمگر تیری طرز امتحان کچھ اور کہتی ہی

کسی گل پیرہن کی یاد مین اے ہمدم وحشت
قبا ہوکر ہماری دھجیان کچھ اور کہتی ہی

اگر آیا ہی تو بسمل کوے جانان کیطرف اسکو
صبا خاک اپنی ہوکر رایگان کچھ اور کہتی ہی

عبث ہو اسقدر خوش وصل کی شب کوئی کہتا ہی
ذرا سنبھلو کہ آواز اذان کچھ اور کہتی ہی

پیا ہی خون کو صحرا نورد دن کی کف پا کا
مگر صحرا کے کانٹون کی زبان کچھ اور کہتی ہی

بھرے آتے ہین آنکھون مین کیسی اشک حسرت سنکر
ہمارے درد دل کی داستان کچھ اور کہتی ہی

ادا انکار کی ہی وصل کے اقرار کی شاہد
نہین اُس شوخ کی در پردہ ہان کچھ اور کہتی ہی

ارادہ عرش کا یا لامکان کا ہی شرر شاید
فلک تک جا کے عاشق کی فغان کچھ اور کہتی ہی

اسی طرح کئی غزلین کیسی دلکش دھنون مین وہ گورین گائین مگر ملکہ اسی طرح بیٹھی رہی کہ جیسے اسنے کچھ بھی نہین سنا اب تو وہ گائنین بولین کہ ای ملکہ آفاق آپ نے کچھ داد ہمارے گانے کی نہ دی نازنین نے فرمایا کہ مردار و گانے کا لطف بغیر ساز کے کچھ بھی نہین ہاے میرا چنگ یہ کلمہ اُس آفت ہوش نے اس ادا سے کہا کہ سکندر رستم خو دل من بس گیا اور جی مین یہ چاہا کہ جن ہونٹون سے اسنے ہاے میرا چنگ کہا ہی انھین پیا کر لیجیے مگر ضبط سے کام لیا اور لوح کو اٹھا کر دیکھا کہ اسمین کوئی فریب تو نہین ہی لوح مین تحریر تھا کہ ای ملکہ کشایہ نازنین دختر ہی سمندر پریزاد کی تم اس سے کہو کہ اگر ہم تمھارا چنگ لادین تو ہمین کیا دوگی وہ کہے گی جو مانگو نہین چاہیے کہ تین بار اُس سے اقرار لیکر یہ شرط کرنا کہ ہمین اسرار دربند کا شعبدہ سے آگاہ کردو وہ تم سے اقرار کرے گی شاہزادے نے حسب ہدایت لوح اس نازنین کیجانب دیکھکر فرمایا کہ ای جان جہان و آرام دل مشتاقان اگر ہم تمھارا چنگ لادین اور تمھین خوش کرین تو تم ہمین بھی خوش کروگی یہ سنکر وہ نازنین یون بولی کہ ہم احسان فراموش نہین ہین اگر تم ہماری خوشی کروگے تو ہم تمھاری خوشی بھی ضرور کرینگے اور وہ گائنین بولین کہ اگر آپ نے چنگ لادیا تو گویا ہم لوگون کو زندہ کردیا شاہزادے نے فرمایا مرد جو منھ سے کہتے ہین وہ کرتے ضرور ہین یہ فرماکر باغ سے باہر تشریف لائے اور یہ سوچے کہ اب مین چنگ کہان سے لاکر دون ساتھ ہی خیال گذرا کہ لوح کی ہدایت سے اقرار کیا تھا یقین ہی کہ پتہ بھی اسی لوح سے ملے گا یہ خیال فرماکر لوح سے ہدایت لی اور ایک جانب روانہ ہوے جاتے جاتے قریب ایک درخت کے پہونچے کہ ابر اُس نخل پر سایہ افگن تھا بس شاہزادے نے عکس لوح کا ڈالا دیکھا کہ تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی اور وہ ابر شق ہوا اور ابر مین سے ایک دیو مہیب ہاتھ مین اُسکے چنگ جھومتا ہوا نمودار ہوا شاہزادے نے فرمایا کہ کیا نام ہی تیرا اُسنے جواب دیا کہ منم سرہنگ جادو شاہزادے نے فرمایا کہ تو طلسم مین رہ کے ہر ایک پر ظلم کیا کرتا ہی دختر سمندر جادو کا چنگ اٹھا لایا ہی بس دیو سرہنگ جادو نے جواب دیا کہ پھر تجھے کیا تو کوئی قاضی طلسم ہی یا بادشاہ طلسم نے تجھے کوتوال معین کیا ہی آخر کس دعوے سے کہتا ہی اور تجھے دختر سمندر جادو کی کیون طرفداری ہی معلوم ہوا کہ اُسکی طرف مائل ہی اور

وہ بھی مجھپر عاشق ہوئی ہی دیکھ تو کیسی سزاے معقول دیتا ہون یہ کہکر اُسنے اُسی جنگ کو
اپنا حربہ قرار دیکر سکندر رستم خو پر وار کیا شاہزادے نے بحکم لوح ہاتھ تیغہ خارا شگاف
کا مارا کہ وہ ہاتھ اس دیو کا قطع ہوا جسمین یہ جنگ لیے ہوے تھا دیو نے دوسرے
ہاتھ سے وار دار شمشاد کا کیا شاہزادے نے وار کو خالی دیا کہ وار زمین پر پڑی تق گرد
بلند ہوا دیو سرہنگ جادو نے کہا کہ افسوس ای آدم زاد گوشت تیرا کرکرا
ہو گیا کوئی لطف نرہا شاہزادے نے فرمایا کہ کیا بکتا ہی مین حریف تیرا موجود ہون
یہ فرماکر کچھ اسم پڑھکر تیغہ خارا شگاف مارا کہ کمر پر دیو سرہنگ کی پڑا اُس ملعون
کے دو ٹکڑے ہوے بس اسکے مرتے ہی ایک قیامت برپا ہوئی وہ ابر جو سایہ افگن
تھا مانند پنبہ کے جلکر خاک ہو گیا درخت جڑ سے اکھڑکر گر پڑا آندھی چلی خاک اُڑی
آتش باری و برف باری دیر تک رہی بعد کچھ دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من
دیو سرہنگ جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب جو
تاریکی برطرف ہوئی ہی تو دیکھا سکندر نے کہ لاش دیو سرہنگ کی پڑی ہی بس
بحکم لوح شاہزادے نے جنگ اُٹھالیا اور وہان سے باغ ملکہ کی جانب روانہ
ہوے جسوقت داخل باغ ہوے اور جنگ لیجاکر دختر سمندر جادو کو دیا وہ
نہایت خوش و مسرور ہوئی اور کہا کہ کیا مطلب رکھتے ہو بیان کرو شاہزادے
نے فرمایا کہ مین برائے فتاحی طلسم آیا ہون اور کئی در بند مین نے شکستہ کیے
اب در بند کاشغریہ کی طرف جانا چاہتا ہون اُس نازنین نے کہا کہ اچھا مین تمکو
پتہ بتا دونگی لیکن آج کی شب میری مہمانی قبول فرمایئے اور دعوت نوش کیجیے
کل جائیے و تمکو بتا دونگی شاہزادے نے فرمایا کہ اگر تمھین جلسہ دعوت میرا کرنا
ہی تو بعد فتح در بند کاشغریہ کے کرنا کہ زیادہ مسرت ہوگی ملکہ یہ سُنکر کسی قدر رنجیدہ
ہو چلی تھی کہ شاہزادے نے فرمایا اچھا تم ناراض نہو مین نہ جاونگا لیکن تم بھی
کہین دغا نکرنا ملکہ نے فرمایا کہ روح آپ کے لگے مین ہی کیون نہین نیک و بد کو سمجھ لیتے
اور حال کیون نہین دوست و دشمن کا دریافت کر لیتے شاہزادے نے نظر لوح پر
ڈالی لکھا تھا کہ ای سکندر رستم خو سمنبر پریزاد دختر سمندر جادو تمھاری
دوست ہی تم اُسکی دعوت کیون نہین قبول کرتے ہو شاہزادے نے فرمایا کہ ای
ملکہ بیشک تم سچی ہو مین نے مہمانی تمھاری دل سے قبول کی یہ سُنکر شاہزادے
نے سمنبر پریزاد نے تیاری دعوت کا حکم دیا سامان ضیافت ہونے لگا
شاہزادے نے فرمایا کہ ای ملکہ ایک شرط اور بھی ہی ملکہ نے کہا وہ کیا فرمایا
کہ اگر تم مذہب اسلام اختیار کرو تو تمھ پر کھانا تمھارے یہان کا حلال
ہی ورنہ حرام ہی ملکہ نے عرض کی کہ طبیعت تو میری اس مذہب کی جانب
بہت زمانے سے مائل تھی لیکن اب ایک ناز و اندیشہ پیدا ہوا ہی وہ یہ کہ

اگر باپ میرا سمندر جادو سن پائیگا کہ سمنبر پریزاد نے اپنا مذہب ترک کرکے
مذہب اسلام اختیار کیا تو مجھے زندہ نہ چھوڑیگا شاہزادہ سکندر رستم خو
نے فرمایا کہ کیا حقیقت ہی سمندر جادو کی جو تمہاری طرف نگاہ اٹھاکر بھی دیکھ سکے
آنکھین نکال لون ملعون کی ملکہ سمنبر پریزاد نے کہا کہ ہائین ہائین صاحب یہ
کونسی بات ہی کہ آپ میرے باپ کو میرے منھ پر سخت وسست کہہ رہے ہین اگرچہ
وہ کافر سہی آپ اسکے دشمن یہ فرض کر لیا لیکن اتنا تو سمجھیے کہ بین کیونکر ان کلمات
کو خوشی سے سنون مجھے کسی طرح مناسب نہین معلوم ہوتا یہ سنکر شاہزادے
نے فرمایا کہ اچھا اے ملکہ معاف کرو مجھے غصہ مین خیال نہین رہا لیکن مذہب اسلام
نیت پر موقوف ہی اگر کوئی محل خوف کا ہو تو اسکے اظہار کی کوئی ضرورت نہین
ہی دل سے اپنے اس مذہب کو اچھا جانو اور خداوند عالم کی پرستش کرو اور بتون کو
سجدہ نکرو ابلیس ملعون پر لعنت کرو ملکہ نے عرض کی کہ اگر ایسا ہی تو مین نے
منظور کیا مجھے تعلیم فرمائیے شاہزادے نے کلمہ طیب زبان پر جاری کیا اور ملکہ
سمنبر پریزاد کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئی بعد اسکے ملکہ نے اپنی ملازمون
کو جمع کیا اور کہا کہ تم لوگ ہمین کس قدر دوست رکھتی ہو سب نے عرض کی کہ اگر
ہماری جان بھی کام آئے تو قربان کی تبھی شاہزادی نے فرمایا کہ تمہاری جان تمکو
مبارک ہو مین کسی کی جان نہین لیتی ہون ہان اتنا چاہتی ہون کہ اس مذہب
باطلہ کو ترک کرو ابلیس پر لعنت کرو اور پرستش اس خداوند کریم کی
کرو جسنے تمام عالم کو پیدا کیا ہی اور اطاعت اس شہریار عالی وقار کی اختیار کرو
یہ سنکر وہ نازنینین سبکی سب مسلمان ہوئین لیکن شاہزادی نے سبکو سمجھا دیا
تھا کہ اظہار اسکا اور ہمارے کسی عزیز وغیرہ پر نہونے پائے ان سب نے عرض
کی کہ کیا مجال ہی ہماری جو کسی کے سامنے ایسی باتون کی چھاؤن بھی آنے پائے
غرضکہ اب تو شاہزادہ سکندر رستم خو نہایت خوش و خرم مسند پر جلوہ گر ہوا
ملکہ سمنبر پریزاد پہلو مین بیٹھی ہی خواصین دوڑتی پھرتی ہین شام تک سب
سامان درست ہوگیا شاہزادے نے اول تو ساتھ ملکہ سمنبر پریزاد کے
خاصہ تناول فرمایا بعد اسکے آکر مسند پر جلوہ افروز ہوا گانینین حاضر ہوئین صحبت
عیش ونشاط گرم ہوئی رقاصان نا شید جمال پری خصال آکر حاضر ہوئین ساز
چھڑنے لگا ناچ شروع ہوا عجب طرح کا سمان ہی کہ ایک مسند جواہر نگار پر گاؤ
سے لگی ہوئی ملکہ سمنبر پریزاد اور سکندر رستم خوب بیٹھے ہوے ہین اور سامنے
ناچ ہو رہا ہی گانینین بھی قیامت کی حسین ہین اور شوخی و شرارت انمین کوٹ کوٹکر
بھری ہوئی ہی آپس مین اشارے ہوتے جاتے ہین کہ یہ کون مہمان ہین یہان
کہان سے آگئے کوئی ملکہ کے شناسا ہین کیا معاملہ ہی لیکن حسن انکا ملکہ کے

حسن کو شرمندہ کر رہا ہی بری خوش نصیب ہین جو ایسا جوڑا ملا کہ اُسسے بہتر ہی لیکن درحقیقت عجب شان و شوکت کا جوان ہی نہ تو ملکہ کو یہ خیال ہی کہ اس جوان سے شادی کرون نہ شاہزادے کو اسکی فکر ہی مگر یہ اسکا محو جمال اور وہ اسکی شان و شوکت پر پامال ہو رہی ہی ایک برج مین دونو آفتاب جلوہ گر معلوم ہوتے ہین کچھ دیر تک تو بیک بر زبان جا کی بعد اسکے گانا شروع کیا اور یہ غزل بڑے شد و مد سے گائی غزل

سنگی دل پہ دور و قربت سے	باز آئے ہم ایسی چاہت سے	خاک بتاتش ہو دل محزون
اٹ گیا ہی یہ گرد کلفت سے	کچھ گلہ آپ سے نہین صاحب	ہمکو شکوہ ہی اپنی قسمت سے
نزع مین ہی جو طالب دیدار	تک رہے ہین نگاہ حسرت سے	بوسہ بازی پہ کیون بگڑتے ہو
پیار کرتے ہین ہم محبت سے	دل لگا چھوٹتا نہین ہرگز	ناصحا فائدہ نصیحت سے
آکے سینے سے تم لپٹ جاؤ	ہم تمھین پیار کرین الفت سے	بخشے جائین جو ہمسے بھی عاصی
کچھ تعجب ہی اُسکی رحمت سے	تجھسے کہنا ہی ناز سے وہ شوخ	تجکو نفرت ہی تیری صورت سے
جسکے ہر گام پر ہو حشر بپا	رہ گذرے گا بھلا تباہت سے	قہر ہین چشم و ابرو و مژگان
جان بچائے خدا ہر آفت سے	کچھ اثر تو کیا محبت نے	دیکھتے ہین نگاہ الفت سے
آپ سچے سہی ہمین جھوٹے	یار کیا کام ہمکو حجت سے	غیر کے ساتھ میرے گھر وہ آئین
باز آیا مین اس عنایت سے	بیکسی مین کرے گی دلسوزی	کب ضیا امید شمع تربت سے
پھر گئے ہمسے دفعتہً احباب	اپنی برگشتگی قسمت سے	دھیان لائین جو دلمین عاشق کا
اپنی فرصت کہان نزاکت سے	بیگنہ قتل کرے تیغ مجھے	سرنگون رہ گئی ندامت سے
پانون پوجے بتون کے اے خاطر	ہاتھ اٹھایا بس اب محبت سے	رہی دیر تک یہ جلسہ برہا آخر

ہین ملکہ نے کہا کہ لاؤ جنگ میرا خواصون نے لاکر جنگ حاضر کیا اور ملکہ نے جنگ بجانا شروع کیا واقعی ملکہ کو فن جنگ نوازی مین کمال حاصل تھا مست و بیخود کر دیا سب جھومنے لگے جہان جا با ہنسا دیا اور جہان چاہا رولا دیا بارہ بجے شب کو یہ صحبت برخاست ہوئی ہرچند نہ ملکہ کا جی چاہتا تھا کہ جنگ نوازی کو ختم کرون اور نہ شاہزادے کا جی چاہتا تھا کہ یہ شغل موقوف ہو لیکن شاہزادہ تو ملکہ کی تکلیف کے خیال سے اصرار نہ کر سکا اور ملکہ نے سکندر رستم خو کی تکلیف کے خیال سے جنگ نوازی موقوف کر دی اسلیے کہ اگر یہ تمام شب جاگینگے تو صبح کو انکی کیا حالت ہوگی اور سامنا دشمنون کا در پیش ہی سے مقام پر جانا اور اُسکو فتح کرنا ہی غرضکہ جلسہ برخاست ہوا اور شاہزادہ مسہری پر جا کر لیٹا ملکہ نے اپنی مسہری بھی برابر انکی مسہری کے بچھوالی اور پہرے معتبر خصیون کے معین کر کے آرام کیا صبح بخیر و عافیت تمام صبح ہوئی ملکہ سے کہا کہ بس اب مین جاتا ہون ملکہ سمنبر پر زاد نے کہا کہ خدا حافظ لیکن اس کنیز کو نہ فراموش کیجیے گا فرمایا ای ملکہ یہ کیا کہتی ہو مین انشاء اللہ اس دشمن کو فتح کرنے کے بعد ہی تمسے ملونگا اور بغیر تمسے ملے ہوے

آگے نہ جاؤنگا یہ فرماکر خدا حافظ و ناصر کہکر جانب دربند کا شفر یہ روانہ ہوے چلتے وقت دونون کا بے اختیار جی چاہتا تھا کہ ایک دوسرے سے لپٹ جاے مگر حیا دونون جانب مانع تھی نظر حسرت سے ایک دوسرے کو دیکھا کیا جہان تک سامنا رہا ملکہ نگاہ حسرت سے دیکھا کی اور شاہزادہ پھر پھر کر ملکہ کو دیکھا کیا جسوقت حد نظر سے باہر نکل آئے تو ملکہ پلٹ کر اپنے قصر مین آئی لیکن نہایت پریشان کہ ایسا سخت مرحلہ ہزارہا ساحرون سے سامنا اور یہ شہر یار عالی وقار تن تنہا خدا اسکو دشمنون کی شر سے محفوظ رکھے اور زندہ و سلامت واپس لاے گا فتح و فیروزی عرض شاہزادی منتین مان رہی ہی دعائین کر رہی ہی جسوقت خیال آن رہا تھا کی سختی کا آنا ہی اور ساتھ ہی سن و سال شاہزادہ سکندر کا اور شب کی صحبت کا تصور نہ ہتا ہی کلیجہ مُنھ کو آنے لگتا ہی دل کی بیتابی پیشانی نورے دانتی ہوا آنکھون سے آنسو جاری ہین چہرے پر آثار تشویش نمایان نازک چہرے کا رنگ بگڑی بگڑی سا نظر آتا ہی پیاری پیاری صورت پر مردنی چھائی جاتی ہی اور دیوانہ وار تمام باغ مین پھر رہی ہی اور یہ غزل فراق شاہزادہ سکندر مین پڑھ رہی ہی غزل

نہ آئے وہ ہمین سینہ فگار ہی رکھا
شہید تیغ غم انتظار ہی رکھا

کبھی نہ ہونٹ مین آئے دبا دکھاے جمال
پری نے جن مرے سر پر سوار ہی رکھا

تہ مزار بھی پایا نہ غم کے ہاتھون چین
فلک نے دل کی ہمین بیقرار ہی رکھا

جو لوگ خاک تھے اکسیر واسطی بنے
ہمین زمانے نے مشت غبار ہی رکھا

اور وہان شاہزادہ سکندر رستم خو کی یہ کیفیت ہی کہ چلتے وقت جن جن مراحل کا شاہزادی نے انکو پتہ بتایا ہی اور آگاہ کیا ہی انکے علامات پر غور کرتے چلے جاتے ہین لیکن وہ صحراے لق و دق ملا ہی کہ کسی طرح دامن اُسکا ختم نہین ہوتا خدا خدا کرکے ایک جانب علامت شعاع آفتاب کی سی معلوم ہوئی شاہزادہ اور آگے بڑھا دیکھا تو ایک قلعہ ہی کہ اُسکے سات برج ہین اور ہر برج کا گنبد مانند آفتاب کے منور ہی اور رنگ ہر ایک کا مختلف ہی اور ہر ایک برج پر ایک ایک کبوتر بیٹھا ہوا ہی اور سات سانپ اُنکی فکر مین ہر گنبد کے گرد پھرتے ہین اور جسوقت قریب پہونچکر کبوترون پر حملہ کرنا چاہتے ہین تو وہ اُڑکر بلند ہوجاتے ہین اور ہواے پرواز سے وہ سانپ خندق مین گر پڑتے ہین پھر جب بمشکل قلعہ پر چڑھتے ہین اور گنبدون پر پہونچکر کبوترون پر حملہ کرنا چاہتے ہین تو وہ پھر اُڑکر بلند ہوتے ہین اور سانپ پھر خندق مین جا رہتے ہین یہ دیکھکر شاہزادے کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا معاملہ ہی اور قریب پہونچے دیکھا کہ خندق کے اس پار چار شیر کھڑے ہین کہ ایک انمین ابلقی رنگ کا ہی اور ایک دو خندق پر ایک پانون اسطرف اور دوسرا پانون اُسطرف جماے ہوے کھڑا ہی بس جیسے ہی نظر راہداد کی سکندر رستم خو پر

پڑی آور اژدی اُن شیرون کو کہ حریف تمہارا آگیا مار لو اسکو جانے نہ پائے یہ سنتے ہی
وہ شیر جھپٹے اور چارون طرف سے شاہزادے پر بھبک کر آپڑے شاہزادے
نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا ہوا تھا کہ جلد لوح کو اُس شیر ابلق پر کھینچ مار شاہزادے
نے ایسا ہی کیا بس لوح جو اُس شیر ابلق پر پڑتی ہی شیر شیر آتشبازی ہو کر دوسرے
شیر پر اور وہ دوسرا تیسرے پر اور تیسرا چوتھے پر جا رہا چارون شیر جلکے خاک ہو گئے
اب دیو را ہدار جھپٹا کہ لوح کو اُٹھالون سکندر رستم خو نے جام کھینچ مارا کہ سر پر
اُس دیو کے پڑا اور بس اسکا شق ہو گیا بجاے خون شعلہ سر سے نکلا اور اُسی
دیو پر گرا کہ جلا کر خاک کر دیا اب دیکھا تو وہ سا تون سانپ جو کبوتر دن کی
فکر مین جاتے تھے آپس مین ایک دوسرے پر حملہ آور ہوے پہلے چھ سانپون
نے ایک سانپ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھا لیا جب چھ باقی رہے تو پانچ نے ملکر
پھر ایک کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھا لیا اسی طرح جب دو سانپ رہ گئے اور وہ
بھی آپس مین لڑکر ایک باقی رہ گیا تو وہ سکندر رستم خو کی طرف چلا ہر قدم
پر قد اُسکا بڑھتا جاتا تھا یہان تک کہ خندق کے اس پار آکر مثل اژدہاے آتش فشان
کے خلابۂ آتشین چھوڑتا ہوا سکندر کی طرف چلا شاہزادے نے لوح کو
دیکھا اسمین لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم جسوقت یہ منھ کھولکر تیرے سامنے آئے
بس تو فوراً لوح کو اسکے منھ مین ڈالدیجیو اور جام ہاتھ سے زمین پر رکھ دیجیو یہ اژدر
لوح کو نگل کر باطمینان تمام جام کو لینے بڑھے گا بس تم یہ اسم پڑھکر تیغہ پر دم کر لو
جیسے ہی وہ قریب جام کے پہونچکر جام کو نگل جانا چاہے تم کمر پر ایک ہاتھ
مارنا کہ اسکے دو ٹکڑے ہو جائین اُسکے بعد تماشا قدرت پروردگار عالم کا مشاہدہ
کرنا شاہزادے نے ایسا ہی کیا کہ جب اژدہا منھ کھولکر قریب آیا اور دم کشی
کرنا چاہا بس منھ کھلنے ہی شاہزادے نے لوح اسکے منھ مین ڈالدی اژدر لوح کو
نگل کر جام کی طرف بڑھا چاہتا تھا کہ جام کو نگل جاؤن دونون چیزون پر
قبضہ ہو جاے شاہزادے نے تیغۂ خارا شگاف کمر پر مارا کہ اژدر کے دو ٹکڑے
ہوے ساتھ ہی دونون ٹکڑے علیحدہ علیحدہ ہو کر صورت انسانی پیدا کر کے
جام کی طرف چلے اور آپسمین لڑنے لگے جسوقت اژدر دو ٹکڑے ہوا تھا تو لوح
پیٹ سے اُسکے نکل پڑی تھی شاہزادے نے لوح اُٹھالی تھی ملاحظہ فرمایا
لوح مین یہ حرف روشن ہوے کہ اے فتاح طلسم ابھی تماشا دیکھ کہ
ہوتا کیا ہے غرضکہ وہ دونون ٹکڑے اژدر کے جو بصورت انسان لڑ رہے
تھے تلوارین اُنکے ہاتھون مین کھنچی ہوئی تھین یکایک ایک کی تلوار دوسرے
پر پڑ گئی اور اُسکے دو ٹکڑے ہوے وہ دونون ٹکڑے بھی انسان ہو گئے
اور وہ دونون ملکر اُس ایک سے لڑنے لگے جو انکا قاتل تھا خوب رد و بدل ہوا

لیکن وہ ایک ان دو کا جواب کہان دے سکتا تھا ایک نے سر پہ وار کیا
اسنے سپر سے اسکا وار رد کیا لیکن دوسرے کا وار جو کمر پر پڑا اسکے بھی دو ٹکڑے
ہوے اور ان دونون نے بھی ہیئت انسانی پیدا کی اور لڑنے لگے پھر ایک کے
دو ٹکڑے ہوے اور وہ دونون ٹکڑے بھی لڑنے لگے پھر دوسری طرف
دو اور ایک طرف تین ہوگئے ان تینون نے ملکر ان دونون کے دو دو
ٹکڑے کیے اب سات آدمی ہوگئے اور باہم لڑنے لگے شاہزادے نے
لوح کو ملاحظہ فرمایا کہ اب کیا کرنا چاہیے لکھا تھا کہ جسطرح یہ ایک سے سات
ہوگئے ہین اسی طرح سات سے ایک باقی رہ جائیگا جو مارے جائینگے بس
تمکو چاہیے کہ جسوقت وہ جام لینے جھکے ایک تیغۂ خارا شگاف کا ہاتھ مارو
اب جو دو ٹکڑے اسکے ہونگے تو وہ زندہ نہوگا یہ دیکھکر شاہزادہ خاموش
ہو رہا اور وہ ساتون انسان لڑنے لگے یہان تک کہ ایک مارا گیا چھ
باقی رہے اور دیر تک لڑا اسکے بعد کچھ عرصہ کے ایک اور مارا گیا پانچ باقی
رہ گئے اسکے تھوڑے عرصہ کے بعد پھر ایک مارا گیا چار ہی رہ گئے یہان تک
کہ چار سے تین اور تین سے دو اور دو سے ایک باقی رہ گیا اور جام لینے کو
جھکا بس اسکا جھکنا تھا کہ شاہزادے نے تیغۂ خارا شگاف اسکی کمر پر مارا کہ
دو پرکالے ہوے بس اسکا مرنا تھا کہ ایک قیامت برپا ہوئی آندھی چلی خاک
اڑی برف باری آتشباری ہوئی بعد کچھ دیر کے ایک آواز پیدا ہوئی کہ
کشتی مرا نام من دیو ہفت اندام جادو بود حیف مردیم و جان دادیم
و مطلب خود نرسیدیم اب جو تاریکی برطرف ہوتی ہی تو دیکھا کہ ایک دیو
دراز قامت مہیب صورت ہی جسکے سات ٹکڑے کیے ہوے پڑے ہین کہ ہر
حصہ مین اسکے جسم و سر دست و پا موجود ہین شاہزادہ فکر مین تھا کہ اب
کیا کرنا چاہیے اور کہان جانا چاہیے کہ یکایک دروازہ قلعہ کا کھلا اور ایک
جن چند دیو زاد اپنے ہمراہ لیے ہوے پیدا ہوا شاہزادہ سمجھا کہ شاید یہ بھی
بقصد مقابلہ آتا ہی سکندر رستم خو نے تیغہ کھینچا اور مرکب قلعہ کی طرف
بڑھایا کہ وہ جن پکارا اے شہریار عالی وقار مین غلام ہون حریف نہین ہون
اور اسلیے حاضر خدمت ہوتا ہون کہ آپکی امانت آپکے سپرد کرون بس
شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم آگاہ ہو جسوقت
دیو ہفت اندام جادو مارا جاے تو تجھے لازم ہی کہ انتظار کر سامرہ جنی کا
کہ وہ بانی طلسم کی طرف سے اسمین بال و خزانہ طلسم ہی بس وہ تیرا دوست
ہی اس سے امید دوستی رکھنا خیال دشمنی نہ لیجا شاہزادہ یہ دیکھکر رکا اور
تیغہ نیام مین کر لیا اسوقت سامرہ جنی آکر مودب ہوا اور عرض کی

کہ ہ فردون مال و اسباب طلسم کی حامی ہین جبتک ہوتف تک مین امین و محافظ تھا
اور عرض کیا کہ یہ ساتون کبوتر جو قلعہ کے گنبدون پر بیٹھے ہین انکو جام جمشید کا
پانی پلا کر ہیئت اصلی پر لائیے یہ دراصل جن ہین اور ساتون بھائی ہین میرے
کبوتر نہین ہین انکو محافظت خزانہ کے واسطے بانی طلسم نے کبوتر بنا کر بٹھا دیا تھا
ابتک انھون نے محافظت کی اور دیو ہفت اندام کے فریب سے اپنے کو بچایا
ورنہ خزانہ بادشاہ طلسم یعنی جمشید سرخ قبا کے قبضہ مین آجاتا یہ سنکر شاہزادے
نے فرمایا کہ بہتر ہی پانی لاؤ ایک جن گیا اور پانی لیکر حاضر ہوا شاہزادے نے
پانی جام مین ڈالا پانی دیکھکر وہ کبوتر اپنے اپنے مقام سے اڑے اور سر پر
شاہزادے کے تاڑے لگانے لگے شاہزادے نے جام کو زمین پر رکھ دیا
جام مانند کاسہ کے ہو گیا کبوتر کنڈے جوڑ جوڑ کر اس کاسہ پر گرے اور پانی پیا
یہ معلوم ہوتا تھا کہ برسون کے پیاسے ہین جسوقت خوب غٹ غٹا کر یہ پانی پی گئے تو زمین پر
اترنے لگے بعد دیر کے ہر ایک نے ہیئت انسانی پیدا کی اور شاہزادہ سکندر رستم خو
کو سلام کر کے ادب سے صف باندھکر ایستادہ ہو گئے اب شاہزادہ سکندر رستم خو
نے فردون کو ملاحظہ فرمایا جو ہر بیش بہا اور آلات حرب و ضرب کر بیش بہا یاب
و عمدہ جامہ ہاے زرنگار صندوق زر و نقرہ یہ تمام اشیا اس مین درج تھین
شاہزادے نے فردون کو واپس دین اور فرمایا کہ اسکی نقل اور تیار کر و ایک
مجکو دو ایک اپنے پاس رکھو جسوقت جس شی کی ضرورت ہو گی تم سے طلب
کر لی جائیگی ابھی اس خزانہ کو تم اپنی ہی حفاظت مین رہنے دو یہ سنکر سامرہ جنی
شاہزادہ سکندر رستم خو کو قلعہ مین لایا سامان ضیافت مہیا کیا اور بقول ان
فردون کی تیار کر کے ایک اپنے پاس رکھی ایک شاہزادے کی خدمت مین پیش
کی اب شاہزادے نے فرمایا کہ اے سامرہ جنی کل مین مرحلہ بیابان نیم سوختہ
مین جاؤنگا سامرہ جنی نے عرض کی کہ ابھی قصد نہ فرمایئے آپ اپنے لشکر کو
بھی آلینے دیجیے اسواسطے کہ ابھی راستے مین آپ کو جنگ کرنا ہو گی لشکر ساحران
سے مین نے سنا ہی کہ سمندر جادو اور اجلال جادو بیس بیس ہزار ساحرون
کی جمعیت سے آپکے روکنے کو چل چکے ہین آپ تن تنہا کس کس سے مقابلہ
کیجیے گا یہ مانا کہ لوح آپکے قبضہ مین ہی مگر کس کس کو قتل کیجیے گا اور کہان تک
لڑیے گا شاہزادے نے فرمایا کہ اچھا بہتر ہی جب تمھاری رائے ہو گی اسی وقت
مین جاؤنگا غرضکہ شاہزادہ سکندر رستم خو نے شب یہان بسر کی صبح کو دیکھا
کہ جانب صحرا سے تنوع گرد و غبار بلند ہوا اور خورشید زرین قبا بیس ہزار
پریزادون کی جمعیت سے چلا آتا ہی شاہزادہ سکندر رستم خو نے سامرہ جنی
کو استقبال کے واسطے روانہ کیا سامرہ جنی آیا اور عرض کی کہ چلیے شاہزادہ

سکندر رستم خو قلعہ مین روبق افروز ہین اور آپ کو طلب فرمایا ہی اور مجکو برائے
استقبال روانہ کیا ہی یہ مسکر خورشید زرین قبا مع لشکر داخل قلعہ ہوا اور قدمبوسی
شاہزادے کی حاصل کی سیارۂ ثالث بھی انکے ہمراہ تھا اسکے بعد شمس جنی
آکر پہونچے اور شاہزادۂ سکندر رستم خو سے دست بوس ہونیکے بعد انھون نے
قلعہ سے دور اپنی بارگاہ برپا کی اور عرض کیا کہ ای شاہزادۂ با اقبال میرا لشکر
مین رہنا خلاف مصلحت ہی لہذا مجکو علحدہ رہنے کا اذن دیجیے شاہزادے نے
فرمایا جو تمھاری راے ہو جہان مناسب جانو وہین قیام کرو شمس جنی نے تسلیم
کی اور رخصت ہوے شمس جنی کے جاتے ہی جانب آسمان سے ابرہاے
مختلف اللون پیدا ہوے برقین چمکتی ہوئی کوندا لپکتا ہوا بارش مروارید کی
اس ابر سے ہوتی ہی لیکن جو موتی زمین پر گرا وہ آن واحد مین نظرون سے
غائب ہو گیا بعد اسکے وہ ابر آتے آتے سامنے میدان قلعہ کے ہوا پر قائم ہوا
اور اس ابر مین سے دو ساحران مہیب صورت بیس بیس ہزار ساحر کی فوج و
سپاہ سے نکلکر زمین پر خیمہ زن ہوے سامرہ جنی نے شاہزادے سے عرض کی
کہ سمندر جادو اور اجلال جادو یہی دونون ہین شاہزادے نے فرمایا
کچھ پروا نہین اسلیے کہ ؎ دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر ست + یہان تو
شاہزادہ باطمینان تمام بیٹھا ہوا ہی اور وہان سمندر جادو اور اجلال جادو
آکر پہونچے انھون نے خیمہ ہاے سحر اپنے اپنے نصب کرکے آراستہ کرائے
دن تو انتظام لشکر مین گذر گیا جب آفتاب غروب ہو چکا شام ہوئی حکم دیا کہ بجے طبل جنگ
اسیوقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی یہان شاہزادے
نے فرمایا کہ ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی کوس حربی بجے
قلعہ مین بھی طبل بجانے مین شمس جنی حاضر ہوے اور عرض کی کہ ای شہریار
مین اسوقت اس غرض سے حاضر خدمت فیضدرجت ہوا ہون کہ آج کی
رات نہایت سخت ہی ذرا لوح و جام سے بہت ہوشیار رہیے گا ورنہ اتنا
سمجھ لیجیے کہ اگر لوح و جام قبضہ سے جاتے رہے تو فتح ہونا طلسم کا بخیر ہی
یہ دونون جادوگر جمشید سرخ قبا بادشاہ طلسم کے بھیجے ہوے ہین
اور بہ اسی غرض سے آئے ہین کہ جہان تک قابو چلے لوح و جام لیجائین
شاہزادے نے فرمایا کہ حتی الامکان تو ضرور حفاظت کیجائیگی آئندہ
تقدیر شمس جنی تو یہ کہکر رخصت ہوے اور اپنے خیمہ کی جانب روانہ ہوگئے
اور یہان سیارۂ تیز پا نے انتظام کیا اور طلایہ پھرنے لگا پھر شاہزادے
سے دست بستہ عرض کی کہ جہان تک ہوسکے آج آرام نہ فرمائیے شاہزادے
نے فرمایا کہ بھئی مین کئی راتون کا جاگا ہوا ہون کل شب کو کچھ دیر سویا تھا

اسلئے آج تو مین اسقدر تھکا ہوا ہون کہ جاگنا میرے دشوار ہی سیارۂ تیز پا نے
کہا نہین ہی کہ حتی الامکان مین جاگونگا اور حفاظت لوح و جام کی کرونگا آیندہ
تقدیر آپ اطمینان کے ساتھ آرام فرمائیے اسلیے کہ کل پھر آپ کو مقابلہ کرنا ہی
غرضکہ شاہزادہ کو تو باتین کرتے کرتے نیند آگئی سیارۂ تیز پا جاگ رہا ہی
اب کچھ حال سمندر جادو کا گزارش کیا جاتا ہی کہ جب تک تو باہم
اجلال جادو اور سمندر جادو ایک ہی جگہ بیٹھے رہے لیکن جب نصف شب
گذری تو اجلال جادو اپنے خیمہ مین آیا اور سو رہا اور سمندر جادو اس
فکر مین روانہ ہوا کہ کسی طرح لوح و جام پر قبضہ کرنا چاہیے ورنہ اگر لوح و جام ہاتھ
نہ آئیگا تو کل صبح کو ہم طلسم کشا سے مقابلہ کیونکر کرینگے سحر ہمارا باطل ہو جائیگا اور
ہاتھ سے طلسم کشا کے جان بچنا دشوار ہو جائیگی یہ خیال کرکے سمندر جادو نے
زمین پر غلطک ماری اور ہیئت اپنی ایک کبوتر صحرائی کی بنا کر جانب لشکر اسلام
روانہ ہوا یہان یہ حالت ہی کہ طلایہ برابر گشت کر رہا ہی آواز ین بیدار باش و
ہوشیار باش کی بلند ہین سیارۂ تیز پا کبھی خیمہ سکندر رستم خو مین جاتا
ہی اور کبھی باہر آتا ہی خورشید زرین قبا بھی سو باہین ہی سامرہ جنی بھی جاگ
رہا ہی کہ یکایک سمندر جادو کبوتر بنا ہوا سقف بارگاہ پر آکر بیٹھا اور اسنے
کچھ اسم سحر پڑھکر پرون سے ہوا دینا شروع کیا اب ہوائے سرد چلنے لگی
اور غنودگی اہل لشکر پر طاری ہونے لگی جو جہان تھا وہین سو جاتا تھا
سرداران لشکر ہر چند نیند کو ٹالتے ہین کوئی چوسر مین مصروف ہی کوئی
گنجفہ کھیل رہا ہی لیکن یہ ہوائے سحر کسی کو ہوشیار نہین رہنے دیتی ہی جو جہان
تھا وہین سو گیا آخر سیارۂ تیز پا نے جبر کیا کہ نیند کسی طرح نہین
ٹلتی اور برا حال ہوا جاتا ہی ایسا نہو کہ آنکھ لگ جائے اور دشمن قابو پاکر لوح و
جام لیجائے تو صبح کو شاہزادۂ سکندر رستم خو کو کیا منہ دکھاونگا یہ خیال
کرکے اسنے ویسی ہی ایک لوح تیار کی اور ویسا ہی جام بھی بنایا اور جام
و لوح اصلی کو لیکر شمس جنی کی طرف روانہ ہوا اور لوح و جام مصنوعی خیمہ
شاہزادۂ سکندر رستم خو مین چھوڑ دیے اور ادھر ادھر دیکھتا ہوا ہوشیاری کے ساتھ
جام و لوح کو لیے ہوئے پاس شمس جنی کے آیا اور کہا کہ شاہزادۂ
سکندر رستم خو بسبب نیند کے بیہوش ہی ایسا نہو کوئی آفت بڑے مین
نہایت پریشان تھا اس امر مین آخر مین نے بجز اس بات کے کوئی اور چارہ نہ دیکھا
کہ لوح و جام نقلی بنا کر پاس شاہزادۂ سکندر رستم خو کے رکھ آیا ہون
اور اصلی جام و لوح آپ کی خدمت مین لے آیا ہون آج شب بھر آپ اسکی
حفاظت کیجیے اور مین اب شاہزادے کی حفاظت کے واسطے جاتا ہون

شمس جنی نے کہا بہتر ہی اور جام و لوح لیکر اپنی حفاظت مین سے اور سیارۂ ثالث
وہان سے پلٹ کر لشکر کی سیر کرتا ہوا آواز مین ہوشیار باش و بیدار باش کی
دیتا ہوا چلا جس پہرہ بردار کو ذرا بھی اونگتے دیکھا زبان سے کچھ بھی نہ کہا بلکہ کوڑے
سے بات کی کہ نمک حرام یہ وقت ہوشیاری کا ہی یا غفلت کا زندگی بھر راحت
سے نمک کھانے ہو اور عیش و عشرت مین زندگی بسر کرنے ہو اتفاقاً اگر کبھی نوبت سختی
پڑجاتی ہی اور ضرورت آجاتی ہی تو اسوقت بھی مالک کی جان کا کچھ خیال نہین کرتے
اپنی راحت سے غرض ہی اسی طرح ایک ایک کو ہوشیار کرتا ہوا ہر ایک خیمہ کی خبر
لیتا ہوا چلا آتا ہی الحاصل سیارۂ تیز پاتو یہ انتظام کر رہا ہی اور لشکر سمندر جادو کا
یہ حال ہی کہ جابجا گیاریان ہو رہی ہین گوگل لونگ لوبان رانی سرسون
گندھک وغیرہ یہ تمام بخور سلگ رہے ہین آواز ہین یا سامری یا جمشید کی بلند ہین
ہر جگہ سحر جگائے جا رہے ہین ایک جانب اجلال جادو کہ یہ بہت بڑا ساحر ہی
بارگاہ جمشید سرخ قبا بادشاہ طلسم کا منجنے والا ہی ایسا ہی سمجھا ہی جمشید سرخ قبا
نے جواسے مقابلہ کو طلسم کشا کے بھیجا ہی اور اسکو بھی معلوم ہی کہ طلسم کشا کے
پاس جام و لوح موجود ہین اجلال جادو اگیاری وغیرہ کیے ہوے بیٹھا ہی اور
چند جانور مثل خرس وخز و پلنگ و فیل وغیرہ کے پاس اسکے بندھے ہوے
ہین جسقدر سحر اسکے تیار ہین سب کو بھیٹ دے دیکر جگا رہا ہی قوت انکی ٹھہرا رہا
ہی لیکن سمندر جادو جو اجلال جادو سے رخصت ہوکر چلا تو اپنے خیمہ
کی طرف نہین گیا بلکہ پہلے سے سوچے ہوے تھا اور تہیہ کیے ہوے تھا
کہ کسی طرح طلسم کشا سے جام و لوح چھین کر اپنے قبضہ مین کرنا چاہیے اسلیے
کہ بغیر اس انتظام کے اس سے لڑنا اپنے ہاتون سے موت کے منہ مین جانا
ہی لیکن اس بات کو اسنے زبان سے نہین نکالا تھا اور اجلال جادو کو بھی
آگاہ نہین کیا تھا کہ اگر کام بن پڑا تو یہ ہلسے گا یا خبر اہل اسلام کو پہونچ گئی اور
فتاح طلسم آگاہ ہوگیا تو پھر کامل طور سے حفاظت کیجائیگی یہ تصور کرکے اسنے
اپنے لشکر سے بھی علحدگی اختیار کی اور پردۂ تاریکی شب مین اسقدر دور نکل گیا
کہ نظر کسی کی نہ دیکھ سکے جب یہ اطمینان ہوگیا کہ یہان آسمان و روند کا خوف
ہی نہ کوئی دیکھنے والا ہی بس ایک مرتبہ زمین پر غلطک لگائی اور صورت اپنی
ایک کبوتر کی بناکر لشکر اسلام مین آیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر پرون کی ہوا دیکر
سب کو سلا دیا جب اسے یہ اطمینان ہوگیا کہ اب کوئی متنفس ہوشیار نہین
ہی بس کندے تو لکر زمین کی طرف متوجہ ہوا اور اندر بارگاہ سکندر رستم خو
کے داخل ہوا دیکھا کہ شاہزادہ آرام فرما رہا ہی نفیر خواب بلند ہی جسقدر بار بردار
ہین وہ بھی اسقدر غافل سو رہے ہین کہ سر دیا کا ہوش نہین ہی جام و لوح

سرھانے طلسم کشا کے رکھے ہوے ہین بس یہ دیکھتے ہی اسنے زمین پر لوٹ لگائی اور شیرازی
سے لوٹن کبوتر بنگیا اب غلطک مار کر اٹھتا ہی تو اپنی ہیئت اصلی پر آگیا بڑی بڑی
جنگین بڑی ہوئی سیاہ رنگ اب اسنے خیال کیا کہ اگر جام و لوح کو ہاتھ مین
اٹھاتا ہون تو سحر بھول جاونگا یہان سے نکلنا دشوار ہو جائیگا بس علحدہ سے
ایک کپڑا اسطرح پھیکا کہ اسنے جام و لوح دونون کو پوشیدہ کر لیا اور عکس
لوح سے محفوظ ہوا بس قریب آکر سمندر جادو نے اسی کپڑے مین جام و لوح
کو لپیٹ کر جھولی مین رکھا اور خود پرواز پیدا کر کے اپنے لشکر کی جانب روانہ
ہوا جسوقت حد لشکر اسلام سے گذر گیا اور صحرا مین پہونچا یہان ایک مقام مناسب
تجویز کر کے زمین پر اترا اور ایک گڑھا کھود کر جام و لوح کو دفن کر دیا اور اوپر
اسکے نشان کے واسطے ایک درخت قائم کر دیا اور خود اپنے خیمہ مین زمین کی راہ
سے آکر سو رہا بعد ازین جسوقت طبل بجنے بجنے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور غازہ شب
سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلے طائران خوش الحان مصروف
زمزمہ سرائی ہوے لشکر کفار مین سنگ پھنکا ناقوس کی صدا نے کافرون کو
جوش بت پرستی دلایا لیکن آواز اذان نے یہ ثابت کر دیا کہ اس خدا کو ماننا
چاہیے جو پیدا کرنے والا اور سب سے بزرگتر ہی اور لعنت کر و ان سب پر
جو کسی طرح کی قوت و طاقت نہین رکھتے اور خدا بننے کو موجود ہین الحاصل
دونون گروہ اپنے اپنے رسم مذہب کے موافق عبادت پروردگار سے
فراغت حاصل کر کے متوجہ میدان جنگ ہوے اب حال لشکر اسلام کا
اول بیان کیا جاتا ہی کہ جس وقت آنکھ شاہزادہ سکندر رستم خو کی
خواب غفلت سے کھلی تھی اور بعد چلے جانے سمندر جادو کے اثر سحر برطرف
ہوا تھا تو نہایت پریشان تھے کہ نہ تو سیارہ ہی اور نہ جام و لوح کا پتہ ہی یہ
دیکھکر شاہزادہ نہایت پریشان ہوا کہ کون جام و لوح کو لے گیا یہ کام سوا
دشمن کے دوست کا تو ہو نہین سکتا کہ وہ ایسے وقت نازک مین جو کام
کی چیز ہو وہ ہی لیجائے یہ اسی تردد مین بیٹھے تھے کہ ادھر سیارہ ثالث
پھرتا ہوا خیمہ سکندر رستم خو کے پاس پہونچا اور پہلے تو جھانک کر دیکھا کہ
کیا معاملہ ہی دیکھا تو شاہزادہ نہایت پریشان بیٹھا ہی لیکن لوح و جام نہین
معلوم ہوتے سیارہ ثالث سمجھا کہ معلوم ہوتا ہی جو اندیشہ ہمین تھا وہی ہوا خیر الحمدللہ
کہ مین پہلے ہی سمجھ گیا تھا اور انتظام کر چکا تھا ورنہ مشکل پڑ جاتی اب چلکر شاہزادے
کو بھی آگاہ کر کے پریشانی انکی دفع کرنا چاہیے یہ خیال کر کے داخل بارگاہ
ہوا اور آواز دی کہ ای شہریار عالی وقار آپ کیون پریشان ہین شاہزادہ
سکندر رستم خو نے فرمایا کہ ای سیارہ تم کہان چلے گئے تھے تمھاری غفلت کا

یہ نتیجہ ہوا کہ جام و لوح دونون دشمن کے قبضہ مین آگئے بنہ نہین کہ جام و لوح کون لے گیا بلکہ یہ بھی تعجب ہی کہ صرف جام و لوح تو اُسنے لے لیے اور مجکو زندہ چھوڑ دیا شاید اسواسطے قتل نہ کیا ہو کہ جام و لوح چھن گئے تو یہ مردہ سے بدتر ہی جب ہم چاہینگے مار لینگے یقین ہی کہ یہ کام جس شخص کا ہی کل میرے مقابلہ کو پہلے وہ ہی نکلے گا سیارۂ ثالث نے عرض کی کہ ای شہریار عالی وقار آپ پریشان نہون اگر مین ہوشیاری سے کام نہ لیتا تو نہ معلوم کیا انجام ہوتا ای شہریار ذی وقار جب مین نے دیکھا کہ آپ پر غفلت طاری ہی تو مین نے یہ تصور کیا کہ مین خود حفاظت لوح و جام کی کرونگا لیکن کچھ دیر بعد میری بھی وہی حالت ہونے لگی کہ آنکھین بند ہوئی جاتی ہین غفلت چلی آتی ہی بیخودی اور نشہ کی سی کیفیت طاری ہی مین سوچا کہ ایسا نہو کوئی افتاد پڑے بس مین نے جام و لوح کو لیجاکر شمس جنی کے سپرد کر دیا اور ایک جام و لوح نقلی آپ پاس چھوڑتا گیا تھا یہان آکر دیکھا تو اُسکا بھی پتہ نہین ہی معلوم ہوا کہ کوئی ساحر فکر لوح و جام مین آیا تھا جو اُس جام و لوح نقلی کو اصلی سمجھ کر لے گیا یہ اور بھی بہتر ہوا کفار یہ سمجھینگے کہ جام و لوح طلسم کشا پاس نہین ہین اور مقابلہ پر آئینگے یہان جام و لوح اصلی آپ پاس موجود ہونگے بس اسی لڑائی مین انشاء اللہ فتح ہی شاہزادہ یہ سُنکر بہت خوش ہوا اور فرمایا کہ ای سیارہ بڑا کام کیا تونے سیارۂ تیز پا نے عرض کی کہ غلام ہوتے کس دن کے واسطے ہین خوشکہ انھین باتون مین صبح ہوگئی تھی شاہزادہ بعد ادائے فریضۂ سحری اپنے مرکب پری پیکر پر سوار ہوا اور تیغۂ خارا شگاف کمر سے لگا کر چلا تھا کہ سامنے سے شمس جنی پیدا ہوا اور پوٹلی نھپچکے سے شاہزادے کو دے دی اور کہا کہ یہ جام و لوح ہین انھین بوشیدہ طور سے اپنے پاس رکھیے اور مین اب رخصت ہوتا ہون یہ کہکر یہ تو روانہ ہوے شاہزادے نے جام کو ایک ہاتھ مین اور لوح کو دوسرے ہاتھ مین سنبھالکر مرکب کو میدان کی طرف جولان کیا پشت پر شاہزادہ کی بیس ہزار فوج پڑا باندھکر باقاعدہ کھڑی ہوئی اور قلب لشکر مین تخت خورشید زرین قبا کا قائم ہوا اُسطرف سمندر جادو اور اجلال جادو چالیس ہزار سپاہ کی جمعیت سے وارد میدان کارزار ہوے اور پرے جماکر کھڑے ہوگئے سمندر جادو فتاح طلسم کو دیکھ دیکھکر ہنستا ہی کہ آج ہنسے اسطرح مارونگا کہ سبکو حیرت ہو جائیگی کبھی کسی نے نہ سنا ہوگا کہ فتاح طلسم کو کسی ساحر نے سر میدان مارا ہو اسکو اطمینان ہوا اور شاہزادہ دل مین خوش ہی کہ یہ مرحلہ آج ہی سر ہوجائیگا یہ سب آدمی کے مین مارے پڑینگے الحاصل ہر ایک اپنے اپنے منصوبے لگا رہا ہی غرض جسوقت صفین آراستہ ہوچکین اور میدان جنگ ہموار ہوگیا تو سمندر جادو نے سکندر رستم خو کو آواز دی کہ کیون او نادان کیا سمجھ کر تو اس

طلسم کی طرف آیا کیا یہان کے حالات تو نے سنے نہ تھے جو اپنے پاؤن سے موت
کے مُنہ مین چلا آیا سکندر رستم خو نے فرمایا کہ تو کوئی ماتا لیق ہی میرا جو مجھے
نصیحت کرتا ہی بس اگر بقصد مقابلہ آیا ہی تو آ بھی گو ہی یہی میدان ہی اور اگر خالی باتین
بنانا ہین تو وہین کھڑا رہ اور جسقدر تیراجی چاہے بکے جا سمندر جادو نے کہا کہ رسی جل گئی
مگر بل نہ گیا اب تو کس بنیہ پر کودتا ہی سہ آن قدح بشکست و آن ساقی نماند
مجلسی بر خاست سے باقی نہ ماند ۔ وہ چیز ہین اب تیرے قبضہ مین نہین جنسے
ہمین اندیشہ تھا تو سحر و ساحری جانتا نہین کہ دیر تک رد و بدل کر کے جان اپنی بچا سکتا ہو
اب تیرا مار ڈالنا چونٹی اور مچھر کا مار لینا ہی اگر مین چاہتا تو اُسی وقت تجکو
قتل کر ڈالتا مگر نہین میرا یہ جی چاہا کہ ایک عالم کے سامنے سر بسیدان تجکو اسطرح
مارون کہ ماہیان دریا اور مرغان ہوا تیرے حال پر گریہ کرینگے یہ کہکر یہ ملعون
شاہزادے کی طرف بڑھا اور ادھر شاہزادۂ سکندر رستم خو نے مرکب کو
سمندر جادو کی طرف بڑھایا لیکن اس راز کو سوا چار آدمیون کے پانچوان
نہ جانتا تھا اول سمندر جادو دوسرے سیارۂ ثالث تیسرے شاہزادہ چوتھے
شمس جنی یہ لوگ اپنے اپنے موافق سمجھ رہے تھے بانی دونون طرف کے اہل لشکر
یہ باتین سمندر جادو کی سُنکر عقلی گدے لگا رہے تھے اُدھر سمندر جادو کی فوج
خوش تھی کہ باتون سے پایا جاتا ہی کہ جام و لوح قبضہ سے فتاح طلسم کے
نکل گئے اور اِدھر خورشید زرین قبا دعا کر رہے تھے کہ خداوندا تو ہی بچانیوالا ہے
المختصر جیسے ہی سمندر جادو قریب شاہزادے کے پہونچا زمین پر غلطک ماری
اور صورت اپنی ایک اژدہ خونخوار کی پیدا کر کے شاہزادۂ سکندر رستم خو
کی طرف بڑھا اور قریب پہونچکر دم کشی کرکے چاہا کہ نگل جاؤن شاہزادے نے
اسکو اپنی طرف آتے دیکھکر پہلے ہی لوح کو ملاحظہ فرمالیا تھا جیسے ہی سمندر جادو
قریب پہونچا شاہزادے نے لوح کو اسکے سر پر مارا کہ سر سمندر جادو کا شق
ہوا اور بجاے خون ایک شعلہ سر سے نکلا اور چمک کر اسی پر جو گرنا ہی سمندر جادو کو
جلا کر خاک کر دیا شاہزادے نے نعرۂ فتح بلند کیا کفار تھرا گئے یہان لاش سمندر جادو
کی زمین پر پھڑکنے لگی اور زمین کو زلزلہ سا پیدا ہوا آتشباری برف باری
ہونے لگی ایک قیامت کبرا برپا ہوئی اسلیے کہ یہ بہت بڑا ساحر ہی جب تڑپتے
تڑپتے اسکے جسم کے سرد ہوے آواز پیدا ہوئی کہ مارا جان سے یعنے کشتی نام من
سمندر جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اجلال جادو
نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ سمندر جادو اس ذلت و خواری سے مارا گیا دل مین سوچا
کہ تو اسکا کیا کریگا اسواسطے کہ لوح کی وجہ سے سحر اسپر اثر نہ کریگا لہذا بارگشت
بجوا کر میدان سے پھر گیا اور شاہزادۂ سکندر رستم خو با فتح و فیروزی داخل

قلعہ ہفت گنبد ہوا سامرہ جنی و شمس جنی و خورشید زرین قبا شاہزادے پر سے
زر نثار کرتے ہوے میدان سے پھرے شاہزادے نے قلعہ مین آکر پوشاک رزم
اتاری لباس بزم کو زیب جسم کیا اور دربان اجلال جادو نے ایک سوار کو پاس
جمشید سرخ قبا کے مع لاش سمندر جادو روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ جبتک لوح و جام
اسکے ہاتھ مین رہین کوئی کچھ نہین کرسکتا ہان اگر لوح و جام ہاتھ آنے کا کوئی طریقہ بن پڑا
تو خیر ورنہ یہ غلام بھی مثل سمندر جادو کے آپ پر نثار ہو جائیگا لہذا امیدواری
ملتوی رہی الغرض وہ ساحر جو لاش سمندر جادو کی لیکر روانہ ہوا تھا جسوقت خدمت
مین جمشید سرخ قبا کی پہونچا لاش سامنے رکھدی اور تمام کیفیت سمندر جادو
کی اور پیغام اجلال جادو کا بیان کیا یہ سنکر جمشید سرخ قبا نے مسند و فرش
کھولا اور کہا کہ لو اسے یہ کہکر ایک طائر چھوٹا سا اٹھا کر دیا کہ یہ اجلال جادو کو
دے دینا اور کہدینا کہ جسوقت تو میدان جنگ مین جانے لگنا اسوقت
یہ طائر چھوڑ دینا یہ بصورت طائر اصلی پرواز کرکے خیمۂ طلسم کشا کی طرف جائیگا
اور جام و لوح کا انتظام کرکے لوح تمہارے سپرد کرے گا وہ فرستادۂ اجلال جادو
اس طائر تصویر کو لیکر خدمت مین اجلال جادو کی روانہ ہوا یہان ایک روز
گذر گیا مگر اجلال جادو نے طبل نہین بجوایا شاہزادۂ سکندر رستم خو پریشان
ہو کہ طبل کیون نہین بجوایا کیا یہ ملعون بھی لوح و جام کی فکر کر رہا ہے جسوقت تک
لوح و جام اسکے قبضہ مین نہ آجائیگا اسوقت تک مقابلہ نہ کرے گا نہ طبل
بجوائیگا کیونکہ حالت سمندر جادو کی آنکھون سے دیکھ چکا ہے اور اگر ایسا ہی ہوا تو پھر اسوقت مین
کیا کرسکونگا اور مشکل یہ ہے کہ جبتک طبل اسطرف نہ بجے گا مین طبل بھی نہین
بجوا سکتا ہان ایک صورت ہے وہ یہ کہ مین دربند نیم سوختہ کیطرف روانہ ہو جاؤن
اسکو اگر روکنا ہوگا راہ مین مقابلہ ہو جائیگا اور اگر خاموشی رہی تو کیا
فہوالمراد مین دربند بیابان نیم سوختہ مین پہونچ جاؤنگا یہین سٹ پٹا کر رہ جائیگا
یہ سوچکر شاہزادہ حکم کوچ دیا چاہتا تھا کہ ہرکارون نے آکر عرض کی ابھی
لشکر کفار مین ایک ساحر آیا ہے اسنے کوئی تحفہ بادشاہ طلسم کی طرف سے
اجلال جادو کو دیا ہے جسے وہ دیکھکر نہایت خوش ہوا ہے اور اسی خوشی
مین اسنے حکم دیا ہے کہ بجے طبل جنگ شاہزادہ تو طبل نہ بجنے سے پریشان
ہی ہو رہا تھا فرمایا کچھ پروا نہین کوئی تحفہ لوح و جام سے بہتر نہین ہوسکتا
ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی کوس حربی بجے لشکر اسلام مین
بھی طبل بجا اور لشکر کفار مین بھی نقارۂ رزمی گرگرایا دونون لشکرون
مین تیاری جنگ ہونے لگی توپخانے ڈیرے وغیرہ بجنے لگے آوازین دونون
کی بلند ہین ہو ساحر پونے دو سو خداوندان فرضی و باطل کا نام لیکر

و دہا بی کھینچ رہے تھے اور سحر جگا رہے تھے اُدھر اجلال جادو نے اپنے سحر کو کس
زور و شور کے ساتھ تیار کیا ہی اور اُس مرغ تصویر کو بھی خون خوک و بوم کی گھینٹ
دیکر جگا رکھا ہی ہاتھ پر اسکے قفسہ کھنچا ہوا ہی زنار گلے مین پہنے ہوے ہی کہ ایک
مرتبہ طبل بجنے بجنے سیاہی شب برطرف ہونے لگی اور سپیدہ صبح نمودار ہوا جھونکے نسیم بہار
کے چلے طائر باہمہ خوش الحانی موحد الٰہی ہوے وہ وقت عجب دلکش سمان رکھتا
ہی کہ چشم نظارہ مین جنکی پیدا ہوتی ہی روح مین نازکی ہو پیدا ہوتی ہی بند وون کی کیا
حقیقت ہی کہ اسکو اسکے پیدا کرنے والے نے بھی پسند کیا ہی اور کیا کیا ثواب اسوقت خاص
کی عبادت کے معین فرمائے ہین وہ درختون کا جھومنا و شاخہاے پھول کا زمین کو
جھک جھک کر چومنا و شبنم کا دانہ ہاے مروارید زمین پر بکھرانا ہر گل و برگ و شجر و حجر
کو زیور پہنانا طائرون کی خوش الحانی بلبلون کی غزل خوانی وہ چراغون کا نسیم کی
شدت ہی سے جھلا جھلا کر گل ہونا اور بہار تازہ پیدا کرنا اور بے ثباتی عالم کا مرقع
دکھانا تازہ کلیون کا شگفتہ ہو ہو کر شاخ درخت پر پھولے نہ سمانا اور دامن نسیم سحر کو
خوشبو سے بسانا ادھر فوجون کا میدان جنگ مین ایک دوسرے کے مقابل آکر
پرا باندھنا اور تشنۂ خون و گرسنہ جان ہوکر مبارز طلب کرنا اُس تمام بہار کو خزان
سے بدتر بنائے دیتا تھا ہر کس و ناکس کو ایک فکر تازہ تھی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی
دلون کا کنول بکھا جاتا تھا الحاصل جسوقت صف آرائی ہو چکی تو لشکر کفار سے
اجلال جادو اپنا کرگدن آتشین پر چڑھا کر میدان مین آیا اور یون آواز دی کہ
اے طلسم کشا مجکو سمندر جادو نہ سمجھنا میں اجلال جادو ہے رو کہ میرے سحر کو
یہ کہکر اپنے گولا فولادی جھولی سے نکالا اور کچھ اسم سحر دم کرکے اب جو زمین پر
مارنا ہی تو اسکے کی صدا بلند ہوئی اور تمام زمین مین زلزلہ پیدا ہوا سوار مرکبون
سے گرنے لگے اور مرکب زمین مین دھسنے لگے عجب حالت لشکر اسلام کی ہی کہ
ہر ایک کو سنبھلنا دشوار ہی زمین مثل ہنڈولے کے ہو رہی ہی سوا شاہزادہ
سکندر رستم خو کے ہر ایک تزلزل کی حالت مین ہی لیکن مرکب شاہزادے کا
اسطرح کھڑا ہوا ہی کہ تکان تک نہین پہونچتی الغرض یہ حالت دیکھکر شاہزادۂ باقبال
نے مرکب اپنا آگے بڑھایا اور سامنے اجلال جادو کے آکر آواز دی کہ کیون او
ملعون تو مجھسے مقابلہ کرنے آیا ہی یا ان سبکو آزار پہونچانے اجلال جادو نے کہا کہ
خاص دشمن تو ہی اور جو نیرا شریک ہی وہ بھی مثل تیرے ہی سمجھا جائیگا بس اگر کچھ دعوی
اور بھروسا ہی تجھے جام و لوح پر ہی تو رد کردے میرے سحر کو بس یہ سنکر شاہزادے
نے تیغہ کمر سے کھینچا اور آواز دی کہ او ملعون تو مجھے طعنہ کیا سمجھکر دیتا ہی جام و لوح
کیسی مجھے بھروسا اپنے پروردگار پر ہی جسکے سامنے شاہ و گدا فیل و پشہ شیر و آہو
سب برابر ہین اب کیا بغیر مارے ہوے تجکو مین چھوڑتا بھی ہون ادھر تو شاہزادے

سے تیغہ کمر سے نکالا اور ادھر اجلال جادو نے دستک دی کہ ایک پتلا سپر تلوار لیے
ہوے زمین سے پیدا ہوا اور سامنے شاہزادہ سکندر رستم خو کے آیا شاہزادہ
سکندر رستم خو نے عکس لوح کا ڈالا پتلا گر پڑا جب شاہزادہ آگے بڑھنے لگا اور
عکس لوح کا پتلے پر سے ہٹا پھر جگ کر سامنے تلوار کھینچے ہوے آیا شاہزادے کو
نہایت غصہ آیا اور جھپٹ کر تیغۂ فارانگلاف مارا پتلا پاؤن مار کر غرق زمین ہوگیا
ادھر تو یہ رد و بدل ہونے لگا اور اسطرف اجلال جادو نے فوراً طائر تصویر جھولی
سے نکالکر کچھ اسم سحر دم کرکے بائین چھنگلیا کا خون اسکی منقار مین لگا دیا کر وہ طائر
چہچہہ کرکے اڑا اور سر فتاح طلسم پر ناوے کرنے لگا لیکن شاہزادہ اس سے
بیخبر تھا اور اس پتلۂ فولادی سے لڑ رہا تھا کہ یکایک پتلے نے زمین سے نکلکر
شاہزادے پر گزارا سکندر رستم خو نے گزرا اسکا سپر پر روکا چونکہ وہ گز رستموے
کا تھا اور اندر اس عمود کے خاک بھری ہوئی تھی جیسے ہی گز سپر پر پڑتا ہی گز تمام
پرچے پرچے اڑ گیا اور خاک اڑی کہ شاہزادہ تیغ گردین پوشیدہ ہوگیا یہانتک
کہ چگ لوح کی پردۂ گرد سے باہر آنا موقوف ہوگئی بس طائر چہچہہ مار کر گندے تو اتھا ہوا
شاہزادۂ سکندر رستم خو برگزا اور دوڑا لوح کا کاٹ دیا منقار اسکی مانند قینچی
کے تھی اور ساتھ ہی پر مارا کہ جام ہاتھ سے زمین پر گرا بس جام و لوح کا گرنا تھا
کہ وہ پتلہ جو لڑ رہا تھا سپر و شمشیر ہاتھ سے پھینک کر جام و لوح کو لیکر غرق زمین
ہوگیا اور طائر چہچہہ کرکے روانہ ہوگیا اب جو گرد بر طرف ہوتی ہی اور چاہا
شاہزادے نے کہ لوح کو دیکھکر کام کرون دیکھا تو لوح ندارد و جام ہاتھ سے
گرنے تو معلوم ہوا تھا اب جو دیکھا تو نہ پتلۂ فولادی ہی اور نہ جام و لوح سمجھے کہ
دغا ہوئی بس تیغہ کھینچکر برابر اجلال جادو کے پہونچے اور فرمایا کہ او ملعون دغا
کے ساتھ لڑتا ہی سیارۂ ثالث نے آواز دی کہ ای شہریار جام و لوح گئے تو گئے
اس ملعون کو جانے نہ دیجیے گا اسلیے کہ جام و لوح اس تک ابھی پہونچے نہین ہین
اجلال جادو نے جو دیکھا کہ طلسم کشا برابر آگیا ہی ہنسا اور کہا کہ حوصلہ اپنا نکال لے
یہ کہکر سر آگے بڑھا دیا شاہزادے نے تیغہ مارا کوئی اثر نہوا اجلال جادو نے کہا
بس چلا جا ورنہ بچیگا ہاتھ سے میرے مارا جائیگا شاہزادے نے فرمایا کہ بہادر
مرنے سے کب ڈرتے ہین تو عبث مجکو دھمکاتا ہی مجھے اسکی مطلق پروا نہین ہی
تو بھی وار کر اپنا اجلال جادو نے کہا تھوڑا عرصہ ابھی اور تیری زندگی کا باقی ہی
اسکے گذرنے کا منتظر ہون شاہزادے نے فرمایا کہ مجکو جلدی ہی یہی گفتگو تھی کہ ایک
مرتبہ طبقہ زمین کا شق ہوا اور وہ ہی پتلہ آہنی جام و لوح کو لیے ہوے پیدا
ہوا لیکن اس صورت سے کہ گلے مین اسکے کمند پڑی ہوئی اور ایک اور پتلہ
اس کمند کا سرا تھامے ہوے اجلال جادو نے جو یہ معرکہ دیکھا آواز دی کہ

او ملعون تو کون ہی کہ میرے موکل کو گرفتار کیے ہوے ہی چھوڑ دے ورنہ ابھی
تیرا کام تمام کرد ونگا پتلے نے کوئی جواب نہ دیا اجلال جادو نے بصد غیظ و
غضب فرینچ سحر اُس پتلے پر مارا جو اسکے پتلۂ سحر کو اسیر کیے ہوے تھا بس گولا
فولادی جو پتلے کے سینہ پر لگا ہی تو توڑ کر سینے کے پار گذر گیا اور پتلہ پتلہ آتشبازی
ہوکر پتلے سے لپٹ گیا دونون جلا جلا کی صدا دینے لگے اور جام و لوح ہاتھ
سے پتلے کے چھوٹ پڑے اِدھر تو وہ دونون پتلے شعلہ بنے ہوے لڑ رہے
ہین اور اُدھر لوح و جام زمین پر پڑے ہوے ہین بس اجلال جادو آپ لوح و
جام کی طرف بڑھا کہ مین خود اُٹھا لون اُدھر شاہزادۂ سکندر رستم خو جھپٹا کہ
مین اُٹھا لون لیکن عکس لوح کا جو پڑتا ہی اجلال جادو تو سحر بھولا اور لوٹ موند
ہوکر زمین پر گرا اور شاہزادے نے جلدی سے لوح اُٹھالی جام بھی قبضہ مین
کیا پلٹ کے دیکھا تو اجلال جادو بھاگا جاتا ہی بس جلدی سے تیر جلہ کمان
مین پیوستہ کرکے مارا کہ تیر پشت پر پڑا اور سینہ کو توڑ کر پار نکل گیا تو اتنا حصہ جسم خود
شگافتہ ہوگیا تھا اور گویا جسم نے تیر کو جگہ دے دی تھی اور جب تیر جسم سے پار نکل گیا
تو بدستور اس حصۂ جسم کا گوشت پھر برابر ہوگیا یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کس مقام پر
تیر لگا تھا اب شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا کہ اس طلسم
جسوقت اجلال جادو لوح اُٹھانے جھکا تھا اور عکس لوح سے سحر اُسکا باطل
ہوا تھا وہ ہی وقت جالاکی کا تھا جب وہ ہوشیار ہوکر چلدیا اب جدوجہد
بیکار ہی اُسے جانے دو آخر کہان جائیگا پھر مقابلہ پر آئے گا الحاصل اُدھر
اجلال جادو نے اپنی فوج مین جاکر حکم دیا کہ طبل بازگشت بجے کل دیکھا
جائیگا فوراً طبل بازگشت بجا دونون لشکر میدان سے پھرے شاہزادہ داخل
بارگاہ ہوا شمس جنی آکر قدمبوس ہوے خورشید زرین قبا نے گشتیان جواہر
کی نثار کین کہ پروردگار نے بڑی بلا سے بچایا اجلال جادو جام و لوح لے ہی
گیا تھا اگر شمس جنی اُسکا انتظام نہ کرتے اور اپنے زور عمل سے اُس پتلۂ سحر
کو نہ روکتے تو جام و لوح نہین معلوم کہان سے کہان پہونچ جاتے اور زمین
شاہزادے کے پھر بچ نہ سکتے جسوقت یہ راز معلوم ہوا شاہزادے نے شمس جنی
کی بہت تعریف کی اور فرمایا کہ انشاء اللہ بعد فتح طلسم کے دیکھا جائیگا
مین انکی بھی ویسی ہی عزت کرونگا جیسی عزت انکے باپ کی حمزہ صاحبقران
کرتے تھے بلکہ اس سے بڑھکر عزت کرونگا۔ اب پھر حال گزارش کیا جاتا ہی اجلال جادو
کا کہ یہ حواس باختہ لشکر ایک مقام پر ٹھہرا کر آپ جانب صحرا روانہ ہوگیا
اور ایک ذامنہ کوہ مین بیٹھکر فکر نامہ سحر مرتب کی کہ کیا تدبیر کرونگا جو
اس ظالم سے لوح و جام ہاتھ آئے اور یہ انسان مارا جائے سوچتے سوچتے

ایک مرتبہ اسنے پتلہ کاغذ کا کترا اور اُس پتلے کے اندر چھ پتلے اور کترے ہر ایک پر
پڑھا اسم سحر دم کرکے اسنے اپنے ہفت اندام سے ایک ایک قطرہ خون کا
اُس پتلے پر اسطرح ٹپکا دیا کہ سات ٹپکے ہوگئے بعد اسکے سات جانور سات رنگ
کے ذبح کرکے اُنکا خون ملا کر اُس خون سے اُس پتلے کو نہایا اور نہاتے ہی
وہ پتلہ گویا ہوا کہ کیا حکم ہوتا ہی طوفان جادو نے کہا کہ جا اور لشکر اسلام کشا
کو برباد کر بس یہ سنتے ہی وہ پتلہ زمین پر جست کرتا ہوا چلا کہ ہر جست مین
قد اُسکا بالشت بھر بڑھ جاتا تھا کہان تک بیان کیا جاے کہ جسوقت یہ لشکر
اسلام کے قریب پہونچا ہی اور پہونچکر گرا ہی تو قد اسکا بیاسی آرنج کا ہوگیا تھا
تلوار اسکے ہاتھ مین تھی اسنے فوج پر گرتے ہی مسلمان ساحرون کو قتل کرنا
شروع کیا ایک غلغلہ لشکر مین برپا ہوا کہ اس طرح کا ایک دیو آیا ہی وہ لشکر
کو قتل کر رہا ہی بس یہ دیکھکر خورشید زرین قبا نے کہ یہ بھی ساحر ہے اپنے
اپنے سر کا بال توڑکر زمین پر پھینکا اور کہا کہ اے رسن سحر باندھ لا اُس دیو کو
اور فی الفور جو ساحرون نے اُس دیو پر تیغہ سحر و تیر و تفنگ وغیرہ کے وار
کیے تو جس مقام پر جو عضو اُس دیو کا کٹکر گرا وہین دوسرا ایک دیو پیدا
ہوگیا اور دو ہوکر لڑنے لگے اس رسن سحر نے ایک دیو کو باندھ لیا اور
کھینچتی ہوئی سامنے خورشید زرین قبا کے لے آئی لیکن اہل لشکر نے آکر
عرض کی کہ آپ نے ایک کو گرفتار کرلیا وہان دوسرا بھائی اسکا لڑ رہا ہی
اور اُسی طرح لشکر کو تباہ و برباد کر رہا ہی دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہی تب
خورشید زرین قبا نے پوچھا کہ کیا یہ دو بھائی تھے لوگون نے بیان کیا کہ ہم
نہین جانتے یہ دونون بھائی تھے یا ہمزاد یا کیا اسرار تھا کہ جب پہلے غل ہوا
ہی تو ایک دیو نظر آیا تھا جب اُسے قتل کیا تو دو ہوگئے اب تو خورشید
نہایت پریشان ہوے اتنے مین خبر ہوہنچی کہ وہ ایک جو لڑ رہا تھا پھر اُسکے
دو ہوگئے اور ساحران مطیع اسلام کو قتل کر رہے ہین کفار تو پکار پکار کر کہہ رہے
ہین کہ واہ خداوند سامری و جمشید تمھارا کیا کہنا ہی یہ کہان سے بلا مسلمانون پر تمنے بھیجدی
ہی اور اہل اسلام پریشان ہین اتنے مین خورشید کو خبر ملی کہ اب تین دیو لڑ رہے ہین یہانتک کہ آخر مین
سُنا کہ اب چھ دیو لڑ رہے ہین اور وہ دیو جسکو خورشید نے اسیر کیا تھا وہ اسیطرح بندھا کھڑا
تھا اب تو خورشید نے نشتر نکالا اور اپنے جسم مین بھی سات مقامون پر نشتر دیکر سات جگہ کا
خون لیا اور کچھ اسم سحر دم کرکے اُس دیو کے منہ پر چھینٹا مارا اور کہا کہ مار لے اپنے سامنیون کو
کہ وہ تیرے دشمن ہوگئے ہین اور فی الفور اُسکی کھولدین یہ سنتے کے ساتھ ہی وہ دیو جھومتا ہوا چلا
اور اُن چھ دیو دن کو للکارا اور لڑنا شروع کیا وہ چھ دیو آکر لپٹے
کہ یہ مالک ہے پھر گیا اسکو اجلال جادو کے سامنے پکڑ لیجاو وہ اسے سزاے معقول

دیگا لیکن اول جو دیو اس سے لپٹا اور جسم اس دیو کا اس سے مس ہوا وہ بھی اسی کا شریک ہو گیا اور دوسرے دیو سے لڑنے پر آمادہ ہو گیا یہانتک کہ ساتوں یکدل ہو گئے اور یہ صلاح کی کہ چلکر اجلال جادو کو قتل کرو کہ وہ دشمن ہمارا ہے اور ساتوں جھومتے ہوئے اور غل مچاتے ہوئے کوہ کی جانب روانہ ہوئے قضائے کار اُسوقت اجلال جادو سحر جگا رہا تھا اور اسکی خبر اسکو نہ تھی کہ خورشید زرین قبا بھی اس درجہ کا ساحر ہے جو بآسانی میرے سحر کو رد کر دے گا اور میرا وار مجھی پر ہو جائے گا بقول سعدی شعر اگر صد سال گبر آتش فروزد ۔ چو یکدم اندران افتد بسوزد ۔ پشت کی جانب سے ان ساتوں دیوؤں نے کہا ہاں مار لو اسکو اجلال جادو آنکھیں بند کیے ہوئے اسم سحر پڑھ رہا ہے یہ سمجھا کہ موکل ڈراتے ہیں سحر کے پلٹنے سے پیشتر تھا کہ حفاظت کر سکتا اب جو یہ ساتوں دیو آگر گرتے ہیں تو اجلال جادو کے سات ٹکڑے کیے اور آپسمیں حصہ بانٹ کر کے کھا گئے بس جو مضغۂ گوشت جس کے حلق سے نیچے اترا وہ دیو دیو آتشبازی ہو گیا اجلال جادو نے اپنے ہی سحر سے رک پائی اسکو اسکے سحر نے مارا اور بعد اسکے سحر خود بھی فنا ہو گیا آندھی چلی خاک اڑی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من اجلال جادو بود حیف مرد یم وجان دادیم ربمطلب خود نرسیدیم اور وہ ساتوں دیو جو جل کے خاک ہوئے شعلے بنے ہوئے آکر لشکر اجلال جادو پر گرے اور ہر ایک کو جلانا پھونکنا شروع کیا یہ قوت سحر خورشید زرین قبا کی تھی کہ اجلال کے مرنے کے بعد بھی سحر اسکا مقید رہا اور اسی کے لشکر کو نشکر کرنے لگا سات مشعلے لپک لپک کر جو ساحران پر برابر گر رہے تھے اور ساحر مر رہے تھے نہ یہ شعلے ابر سحر کی بارش سے فرو ہوتے تھے نہ سپر سے رُکتے تھے ساحران لشکر کفار نے سبھی تدبیریں کیں سپر سحر اٹھائی تو شعلہ تیر شہاب بنکر سپر کو توڑ کر پار نکل گیا ابر سحر برسایا تو دامن ابر میں آگ لگ گئی اور مانند بارش کے وہ ابر سحر جل گیا آخر کار یہ سب کے سب بھاگے شعلوں نے انکا تعاقب کیا اب آگے آگے تو جو ہیں ہزار ساحر بھاگتا چلا جاتا ہے اور پیچھے پیچھے انکے سات شعلے بلائے ناگہانی کیطرح لپکتے چلے آتے ہیں جو ساحر کسی مقام پر بھی رکا شعلہ اسپر لپکا اور اسکے بھی دوزخ کے شعلوں سے ملحق کر دیا ایک عجب طرح کا ہنگامہ برپا ہے یہاں جسوقت خورشید زرین قبا نے رد سحر کیا تھا تو شاہزادہ سمندر رستم خو سے کہا تھا کہ اے شہریار قلعہ سے نکلکر تماشا دیکھیے کہ کیا ہوتا ہے شاہزادہ ہمراہ خورشید زرین قبا کے یہ تماشا دیکھ رہا تھا اور خورشید کی نہایت تعریف فرما رہا تھا کہ واقعی یہ تمھارا ہی کام تھا کہ استخوان سے سحر کو ایسا پلٹ دیا کہ اب وہ کسی سے نہیں رکتا خورشید نے عرض کیا کہ یہ سب اقبال حضور کا ہے ورنہ مجھے کیا آتا ہے یہاں تو سب خوش و مسرور بیٹھے ہیں لیکن اول حال لشکر بے سردار و ہزیمت خوردہ اجلال جادو سمندر جادو کا سنیے کہ شعلے انکے تعاقب میں چلے جاتے ہیں اور یہ ساحر شعلہ افسون خورشید سے جلے جاتے ہیں اسی حالت سے یہ بھاگتے ہوئے بارگاہ جمشید سرخ قبا تک پہونچے وہاں جمشید سرخ قبا بعد روانہ کرنے سمندر جادو و اجلال جادو کے حسب دستور پھر بصروف عیش و نشاط ہوا اسنے اطمینان ہے کہ میرے دونوں رقیب ایسے نہیں ہیں جو بغیر جام و لوح حاصل کیے اور طلسم کشا کو قتل کیے ہوئے پلٹ آئینگے یہاں محفل عیش و نشاط گرم ہے جام شراب ناب کو گردش ہے ساقیان سیمین ساق صراحی مرصع کا رو جام یاقوت نگار ہاتھوں میں لیے ہوئے ہیں اور نازنین ہوشربا ہوش و نوشانوش کی بلند ہیں الاکین دولت جمع ہیں مطربان خوش آواز نغمہ سرائی کر رہے ہیں ناچ ہو رہا ہے عجب طرح کی حالت ہے

کہ نہ غم دنیا ہو نہ فکر عقبیٰ ہو اسی عالت مین ایک شور و غوغا بلند ہوا اور آوازین پیدا ہوئین کہ وہ بلائی ہزار دشتہ طلسم
کی اب جان نہین بچتی معلوم ہوتی پوچھو جمشید سرخ قبا نے کہ یہ کیا معاملہ ہے جلد خبر لو یہ کون مظلوم فریاد کر رہے
ہین اور کون ظالم انکو مارے ڈالتے ہین کچھ لوگ جھپٹ کر گئے کہ آکر خبر بیان کرین جب تک وہ واپس آئین نہین
دیکھا تو چند ساحر اس بارگاہ مین بے تحاشا گھس پڑے اور ایک شعلہ آگ کے ساتھ لپٹا ہوا وہ بھی بارگاہ
مین گھس آیا اور ایک آدھ ساحر کو سامنے جمشید کے اس شعلہ نے پھونک دیا بس یہ دیکھتے ہی جمشید سرخ قبا
نے جلدی سے کچھ اسم سحر پڑھ کر ایک شیشہ بہم کیا اور وہ شیشہ سامنے رکھدیا دیکھا تو وہ شعلہ
چمک کر اس شیشہ مین داخل ہو گیا اسکے بعد کہا کہ کیا اور شعلے بھی ہین ان لوگون نے عرض کی کہ حضور
سات شعلے تھے ابھی چھوٹے اور ہوشربا جمشید شیشہ لیے ہوئے بارگاہ سے باہر نکلا دیکھا تو ایک قیامت
کے برپا ہے شعلے پیچھے ساحرون کے لپکتے پھرتے ہین اور ساحر بھاگتے پھرتے ہین بس جمشید نے وہین
شیشہ رکھدیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر دست کسر دینا شروع کیا جب دستک دی شعلہ چمکا اور شیشہ مین
داخل ہو گیا یہانتک کہ چھ دستکون کے بعد دیکھا تو چھ شعلے وہ بھی آکر اسی شیشہ مین بند ہو گئے اب
جمشید نے کچھ اسم سحر دم کر کے کان لگا دیا کہ وہ شعلے اسی شیشہ مین بند ہو گئے یہ معلوم ہوا کہ وہ شیشہ
سرخ سے بھرا ہوا ہے آپ اب ان ساحرون سے پوچھا کہ تم پر کیا گذری بیان کرو جو ساحر ان شعلون سے
بچ گئے تھے انھون نے تمام کیفیت سمندر جادو کے مارے جانے اور اجلال کے قتل ہونے
کی اور شعلون کے گرنے اور تعاقب کرنے کی بیان کی جمشید نے شیشہ اٹھا کر پوچھا کہ اے
شعلہ ہائے سحر تم خود بیان کرو کہ تم کیسے سحر ہو ان شعلون نے زبانین نکال نکال کر بیان کیا کہ ہم
دراصل سحر ہین اجلال جادو کے لیکن ہمین بحکم شیدزرین قبا نے اپنے قالبون مین کر کے اسطرف
پلٹا دیا ہم نے اجلال جادو کو مارا اور اسکے لشکر کو تباہ کر دیا اگر آپ ہم کو قید نہ کر لیتے تو ہم انمین سے
ایک نور ندہ چھوڑتے یہ سنکر جمشید سرخ قبا نے ایک ساحر کیطرف دیکھا کہ نام اسکا شعلہ افروز جادو
تھا اور کہا کہ یہ شیشہ لیجا کر لشکر دشمن مین پہونچکر اسکا گھولدینا اور تم اتنی جلد غرق زمین
ہو کر بھاگنا کہ شعلہ تم پر نہ حملہ کر سکے بس جسوقت یہ شعلے دشمن کو نہ پائینگے تو پلٹ کر لشکر خورشید زرین
کر دینگے اور سبکو اسیطرح منتشر کر دینگے جسطرح فوج اجلال جادو کو تباہ کیا تھا یہ سنکر شعلہ افروز جادو
نے بہت خوب اور وہ شیشہ لے کر جانب لشکر خورشید زرین قبا روانہ ہوا یہان بعد تباہ ہونے
لشکر اجلال جادو کے اہل اسلام نقارہ فتح بجاتے ہوئے داخل قلعہ ہوئے مکرین کھولین اطمینان
سے بیٹھے لیکن خورشید نے چند ساحر معین کر دیے تھے کہ اگر جمشید سرخ قبا کیطرف سے فوج ساحران
کی آمد دیکھنا تو ہمین مطلع کرنا وہ ساحر طلایہ پھر رہے ہین پرواز پیدا کر کے کوسون کی خبر دم بھر مین
لے آتے ہین اب سبکو اطمینان حاصل ہو غافل بیٹھے ہین کہ ایکبارگی تہ بہ تہ لشکرین طبقہ زمین کا
ٹوٹا اور ایک ساحر سیہ نام ایک شیشہ ہاتھ مین لیے ہوئے زمین سے نکلا اور نعرہ کیا کہ منم
شعلہ افروز جادو فرستادہ جمشید سرخ قبا بادشاہ طلسم نہرنگ قاف یہ کہکر گاگ شیشہ
کا کھولا بس گاگ کا کھلنا تھا کہ شیشہ سے چمک کر سات شعلے نکلے شعلہ افروز جادو نے چاہا کہ
ہاتھ مار کر غوطہ زمین ہو جاؤن دیکھا تو زمین آہنی ہے اب سنبھلے غلطک ماری اور پرواز پیدا کر کے

اُڑنا چاہا تھا شعلہ جو چمک کر لڑتا ہوا سوتہ جلا کر خاک کر دیا اور اب وہ شعلہ لشکر خورشید پر گرا اور ساحرون کو
پھونکنا جلانا شروع کیا خورشید زرین قبا کو یہ اندیشہ ضرور تھا کہ عجب نہین ہو جو جمشید میرے سحر کو پلٹ دے
اسی بنا پر جیسے ہی شعلہ افروز جادو زمین سے نکلا اور اسنے نعرہ کیا خورشید نے فوراً اسم سحر پڑھ کر دو ہتھڑ
مارا کہ زمین سخت ہو گئی اور شعلہ افروز جادو کے بھاگنے کی راہ مسدود ہو گئی لیکن اسکے مرتے ہی یہ نہ معلوم
تھا کہ شعلہ ہائے سحر اپنے ہی شد کو پھونکنے لگینگے اب جو خورشید نے یہ حالت دیکھی نہایت پریشان ہوا
ہر چند اسنے بہت سے سحر کیے ابر سحر برسا دریائے سحر بہایا لیکن کسی سے وہ آگ فرو نہ ہوئی ابر سحر کو ناصد
روئی نے پھونک دیا دریائے سحر کو جلا دیا شیشہ سحر کو توڑ ڈالا اور کچھ نہ ہو سکا آخر خورشید نہایت پریشان
ہوا بس اتنا تو ہوا کہ جب شعلہ چمک کر خورشید پر صرف چند خورشید نے غرق زمین ہو کر اپنی جان بچالی
پھر اُسکے جب زمین سے سر نکالا شعلہ پھر اُسی طرف لپکے خورشید بھی پریشان ہو ساحر بھاگتے پھرتے
ہین ایک قیامت برپا ہے سکندر رستم خود بسبب برکت لوح کے محفوظ ہے سیارہ ثالث شمس جنی
کے خیمہ مین چھپا ہوا ہے شمس جنی بھی شعلون کے خوف سے باہر خیمہ کے نہین نکلتا الدر خیمہ کے حصار بنا رہے
بیٹھا ہے لشکریون کی یہ حالت ہے کہ بیچارے تڑپ رہے جل رہے ہین ایک قیامت برپا ہے جسپر شعلہ گرا اسکو
جلا کر خاک کر دیا ساحرون کے مرنے سے آندھیان چل رہی ہین خاک اڑ رہی ہے آتش باری برف باری
ہو رہی ہے زمین کو زلزلہ ہے پیر شور کر رہے ہین کہ کشتی مرا نام لن نلان بود و فلان بود کچھ بنائے نہین بنتی ہے اسی
حالت اضطراب مین شاہزادہ سکندر رستم خود نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ فتاح طلسم کیا
کھڑا دیکھ رہا ہے اور جانین بندگان خدا کی تلف کرا رہا ہے کیون نہین الفاظ دعا مرتب پڑھ کر جام پانی سے لبریز
کرتا کہ یہ سحر دفع ہو بس شاہزادہ نے جلدی سے پانی جام مین بھرا اور کہا کہ پاک نام اللہ کا ہوا اڑا سے
خاک کو اور آگ جلائے ہوا کو اور پانی بجھائے آگ کو آواز شعلہ وا مین جام مین بس یہ کہنا تھا کہ دیکھا
ساتون شعلے کے بعد دیگرے چمک چمک کر جام مین گرے اور فرو ہو کر رہ گئے تب خورشید زرین قبا بھی
زمین سے باہر آیا اور شمس جنی بھی اپنے خیمہ سے نکلے سیارہ ثالث بھی اپنے ہمراہ نکلا غرضکہ ہر شخص
آکر شاہزادہ سکندر رستم خود کی خدمت مین حاضر ہوا اور قدمبوسی حاصل کی شمس جنی نے عرض کی کہ
سوا اسکے طاقت اس سحر کے رد کرنے کی نہ تھی بالفعل اب اس مقام پر شاہزادہ نے قیام کیا شمس جنی
نے منع کیا تھا کہ اب دو چار روز آپ استراحت فرمائیے اور زیادہ زحمت مین علیل ہو جانے کا
اندیشہ ہے اب مرحلہ درپیش ہیاہو جسم سوختہ کا ہے بڑی بڑی زحمتون کا سامنا ہوگا جھٹکا برداشت
کرنا محال ہوگا شاہزادہ نے شمس جنی کی ہدایت کے موافق قیام کیا بعد خاصہ نوش فرمانے کے
حسب عادت گھوڑے پر سوار ہو کر گھومنے پھرنے کو نکلے تھے کہ سمت مین دفعتہً آئے ایک روز
ایک صحرا مین عبور ہوئے وہان آواز چنگ کی کانو مین آئی شاہزادہ اسی آواز پر چلا کہ یہ کون ہے جو اس
ویرانی سے آباد و گلزار مین چنگ نوازی کر رہا ہے جدھر سے آواز آتی تھی اُدھر بڑھتے جاتے تھے آواز چنگ کی قریب
ہوتے جاتے تھے جب قریب پہونچے تو دیکھا کہ ایک زن جمیلہ جو گنون کا سا بھیس بنائے ہوئے
چنگ نوازی کر رہی ہے انکو خیال ہوا کہ شاید وہی نازنین ہے جسے مین نے چنگ لا کر دیا تھا لیکن
جب قریب پہونچے تو معلوم ہوا کہ غلط نکلا دیکھا تو ایک اور عورت ہے لیکن اُسکی چنگ نوازی

سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے اس لیے کہ آواز چنگ پر دل پھولا جاتا ہے آنکھون مین آنسو بھر آتے ہین اور وہ عورت بھی روتی جاتی ہے اور چنگ بجاتی جاتی ہے شاہزادہ لوٹ کر آیا سنے چنگ ہاتھ سے رکھدیا اور پکاری کہ ای شہریار عالیوقار بڑی بارت جواب بھی آپ تشریف لائے سچ کہا ہے کسیکو کون لیتا ہے خبر بے سروسامانون کی + چھاتے ہوئے نہین خاک بیابانون کی + انتظار کرتے کرتے آنکھین پتھرا گئین شاہزادہ کو تعجب ہوا کہ یہ تو اسطرح کی باتین کرتی ہے جیسی برسون کی شناسا حالانکہ مین اسکی صورت سے بھی آگاہ نہین فرمایا ای عورت مین تو تجھے نہین پہچانتا تو نے مجھے کیونکر پہچانا یا کسی دوسرے شخص کا دھوکا ہوا اسنے عرض کی کہ ہان سچ ہے آپ مجھے نہین پہچانتے مگر جسوقت مین پتا بتاؤنگی تو آپ جان جائینگے فرمایا بیان کر اسنے عرض کی کہ نام لونڈی کا مجھ بیچارہ چنگ نواز ہے مین زوجہ ہون آپ کے غلام اتیت سے یعنے نعمان کی جو آپ کی محبت کے جرم مین قتل کیا جاتا ہے مرحسکو اسرار جنی نے پنجہ گدا کر اٹھوا منگا یا فرمایا تو اس صحرا تک کیونکر پہونچی اور تو نے اپنی یہ حالت کیون بنائی اسنے عرض کی کہ جسوقت مین اپنے شوہر سے جدا ہوئی تو بہت دنتک رویا کی تھی ایک روز مین نے چاہا کہ چنگ نواز کر کے دل کو بہلاؤن غم غلط کرون لیکن وہ غم غلط ہونے کے بدلے اور صحیح ہو گیا بقول شخصے کہ ؎

ہای روشنی طبع تو بر من بلا شدی + مین چنگ بجا کر گا رہی تھی اور اسطرف سے سواری ملک اورنگ سیہ قبا کی گذری اور نظر بادشاہ کی مجھ پر پڑی وہ مجھکو اٹھوا کر اپنے ہمراہ لے گیا جسوقت مین بہت روئی پیٹی اور مین نے یہ ظاہر کیا کہ مین زن شوہردار ہون اور شوہر کا اپنے پتہ دیا تو بادشاہ نے میری تشفی کی اور فرمایا کہ مین کسی بدارادہ سے تجکو نہین لایا ہون تیرا عاشق نہین تیری چنگ نوازی کا عاشق ہون تو میری دختر کے ہمراہ اسی کے باغ مین رہا کر اور جسوقت مین طلب کرون آکر چنگ سنا دیا کر اور تجھسے تجھے کوئی مطلب و غرض نہین ہے مین غنیمت سمجھی کہ عزت تو ہے اور ملکہ سلطانہ عنبرین مو کے ہمراہ اسکے باغ مین رہنے لگی بس یہ سنتے ہی معلوم ہوا کہ قلب پر نشتر لگا اور دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا بے اختیار شاہزادہ کی آنکھ سے آنسو جاری ہوئے تصویر گشتہ حسرت نگاہون کے نیچے پھر گئی اور احسان اسکا یاد آگیا بے اختیار دو تین بار مار کر رونے لگے ادھر محبوبہ چنگ نواز رونے لگی بڑی دیر تک یہی حالت گریہ وزاری قائم رہی جسوقت جوش رقت کم ہوا تو شاہزادہ نے فرمایا کہ اچھا آگے بیان کر محبوبہ چنگ نواز نے آنسو پونچھے اور بیان کرنے لگی کہ ملکہ سلطانہ مجھ سے بہت خوش تھین اور اکثر چنگ بجوا کر مجھ سے سنا کرتی تھین اور کہا کرتی تھین کہ نہ گھبرا مین تجکو تیرے شوہر سے ملا دونگی کہ اسی اثنا مین وہ آپ پر عاشق ہوئین اور جام و لوح بچپنے غلام اپنے باپ سے لاکر آپ کو بھیجا اسے یہ راز چھپنے کے قابل نہ تھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ باپ کو اسکا معلوم ہو گیا اور وہ غصے مین چلا مین اسوقت باغ مین موجود نہ تھی ورنہ جو حالت ملکہ کی ہوئی اس سے بدتر میرا حال ہوتا اگر بادشاہ مجھکو نہ بھی قتل کرتا تو مین اپنی جان آپ دیتی لیکن سلطانہ عنبرین مو کو حتے الامکان بچاتی الحاصل اورنگ سیہ قبا نے اپنی دختر پری جمال حور تمثال کو قتل کیا اور اپنی بھی جان دیدی اسی زمانہ سے ایک دیو جادو کر مجھ پر عاشق تھا لیکن اورنگ سیہ قبا کے خوف سے دست اندازی نہ کر سکتا تھا جسوقت بادشاہ ہلاک ہوا اسکی بن پڑی مجھکو اٹھا کر اس صحرا مین لایا پہلے چنگ

ہوا کر سنا اسکے بعد جناب واصل بحق ہوئے میں نے سمجھا یا کہ تیرے تین شوہر دار ہوں اسنے ایک نہ مانی اور کہا کہ جس سے تعلق ہو لیا وہی شوہر ہے لیکن چونکہ نیت میری پاک تھی خدا وند کریم نے میری مدد کی کہ اسکی زوجہ آگئی جس سے وہ بہت ڈرتا تھا مجھ سے بہن بہن کرکے باتیں کرنے لگا اب وہ اسوقت تو چلا گیا لیکن پھر لوٹ کر آیا اور مجھے پریشان کیا ایک روز میں نے عاجز آکر قصد کیا کہ اپنے کو ہلاک کروں اور جان سے جاؤں ہی خیال میں میں اسی فرش خاک پر سو گئی میں نے خواب میں ایک مرد بزرگ کو دیکھا کہ وہ فرماتے ہیں اے عورت پریشان نہ ہو اور خودکشی کے ارادہ سے باز آ دنیا و عقبیٰ دونوں کو نہ بگاڑ بہت جلد وہ شخص معاف آیا چاہتا ہے کہ تمنا اس طلسم کا ہے اسی سے تیرا مقصد بھی پورا ہوگا وہ اس دیو سے تجھکو نجات دیگا اور تجھکو تیرے شوہر سے ملا دیگا اسوقت یہ خواب دیکھ کر میں اٹھی تو مجھکو تسکین ہوئی اور رات دن آپ کے انتظار میں تھی آج اسوقت زیارت سے مشرف ہوئی یہ قصہ سنکر شاہزادہ سکندر رستم خو سے فرمایا کہ اے عورت مجھے بتا کہ وہ دیو کہاں رہتا ہے تاکہ اسکو سزا دوں محبوبہ نے عرض کیا کہ اے شہریار مجھے مسکن اسکا نہیں معلوم البتہ دو پہر کے وقت وہ یہاں آتا ہے قریب ہے کہ وہ آتا ہو شاہزادہ نے فرمایا کہ خیر دیکھا جائے گا اب اسکو قتل کرونگا تو مجھے اپنے ہمراہ لے چلوں سلطانہ عنبر پری نے عرض کی کہ اب اسکے انتظار کی کیا ضرورت ہے آپ سدھارو ہو تو لڑ لیے ورنہ کیا ضرورت ہے شاہزادہ نے فرمایا کہ میں ایسے ظالموں اور خدا نا شناسوں کا دشمن ہوں بغیر اس دیو کو مارے اب یہاں سے نہ جاؤنگا محبوبہ خاموش ہو رہی شاہزادہ انتظار میں اس دیو کے درخت کے پیچھے زین پوش بچھا کر بیٹھ رہا ایک گھنٹہ گذرا ہوگا کہ ایک مرتبہ سناٹا پیدا ہوا ہوا چلی اور آسمان پر سے لگا برزمین گیطرف اترتا ہوا نظر آیا آن واحد میں وہ لگا برزمین پر اترا دیکھا شاہزادہ نے کہ ایک دیو بہت بڑے قد کا چہرہ اسکا بندر سے مشابہ اور دم مانند لنگور کے سر پر دو شاخین رنگ سیاہ دانت بڑے بڑے نہایت مکروہ صورت پہلے تو محبوبہ چنگ نواز کو دیکھکر بہت خوش ہوا لیکن جب نظر اسکی سکندر رستم خو پر پڑی پکارا واجل رسیدہ تو کون ہے جو میری محبوبہ کے قریب بیٹھا ہے کیا اسکو بھڑکانے آیا ہے جلد بیان کر سکندر نے فرمایا کہ میں ملک الموت ہوں تیری جان کا بھڑکانا کیسا میں اس عورت کو ہمراہ لیجاؤنگا اور اسکے شوہر سے ملا دونگا بس یہ سننا تھا کہ اس دیو نے تلوار شمشاد کا وار کیا شاہزادہ نے ہٹ بچا کر وار اسکا خالی دیا اور جھپٹ کر وار تیغہ آبدار کا کیا دیو تلوار کی چمک سے خائف ہو کر پیچھے ہٹا تھا کہ جھکر نکل جاؤں لیکن پہلا تلوار کا ان سے گذر گیا دیو زخمی ہو کر بھاگا شاہزادہ نے اسکا تعاقب کیا اب آگے آگے تو دیو بھاگتا چلا جاتا ہے اور پیچھے پیچھے اسکے شاہزادہ سکندر رستم خو ہے جب دیو نے دیکھا کہ یہ آدمزاد اسیطرح پیچھا نہیں چھوڑتا جلدی سے پلٹکر جھولی سے ایک رسی کا ٹکڑا نکالکر پھینکا کہ اسپر پہلے سے منتر پڑھے ہوئے تھے رسی کا ٹکڑا زمین پر گرتے ہی بصورت مار سیاہ پیچ و تاب کھاتا ہوا شاہزادہ کیطرف چلا تب شاہزادہ کو حیرت ہوئی کہ معلوم ہوتا ہے یہ جادوگر بھی ہے جیسے سانپ پھنکار مارتا ہوا قریب شاہزادہ کے پہنچا آپ نے عکس لوحکا ڈالا دیکھا تو سانپ مضمحل ہو کر رہ گیا اب جو غور سے دیکھا تو رسی کا ٹکڑا ہے دیو نے دیکھا کہ سحر

نیسا باطل ہوا اب اس سے مقابلہ کرنا اپنے ہاتھ سے گور مین جانا ہے پھر یہ دیو بھاگا اور شاہزادہ اس کے
تعاقب مین روانہ ہوا جاتے جاتے قریب ایک کوہ کے یہ دیو پہونچا اور درہ کوہ مین گھس گیا کہ یہی
مسکن اسکا تھا جیسے ہی اسکی بی بی نے صورت دیکھی کہا او موئے کہان گیا تھا تو یہ حال تیرا ہوا ایسا
کیسا منہ کیا کہ اس جوگن کے پاس بخیا کر تو نے نہ مانا آخر کار یہ انجام ہوا اسی کے سبب نہ کسی حمایتی نے
تیرا یہ حال کیا ہوگا دیو نے کہا کہ اب تو جو ہوا وہ ہوا میری جان بچانے کی تدبیر کر ملک الموت دروازے
پر کھڑا ہے یہ سنکر وہ دیونی نکلی اور درہ سے باہر آئی دیکھا کہ ایک آدمزاد نہایت حسین خون آلودہ تلوار
ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑا ہے اور ایک تختی گلے مین اسکے لٹک رہی ہے یہ دیکھتے ہی وہ دیونی پکاری کہ او
آدمزاد بے بنیاد ہر چند کہ مین اس ارادہ سے آئی کہ تو دشمن ہے میرے شوہر کا تجھے قتل کرون لیکن تیرا
حسن و جمال دیکھکر یہ چاہتا ہے کہ تجھکو شوہر بناؤن اور شوہر کو قتل کرون شاہزادہ نے فرمایا تیرا شوہر بھی
مبارک سہی تیرا شوہر بننے کی خواہش نہین ہے تو اسے اتنا سمجھا دینا کہ اب اس جوگن سے تعرض نہ کرے
اور اسکو یا اسکے شوہر کو آزار پہونچانے کا قصد نہ کرے ورنہ میرے ہاتھ سے معقول پائے گا اور ہاتھ سے
میرے مارا جائے گا دیونی نے کہا ہر چند مین نے اسکو سمجھایا مگر اسنے نہ مانا اب اسکی سزا یہی ہے کہ
قتل کیا جائے یہ کہکر اندر درہ کوہ کے چلی گئی کچھ تو یہ رشک کہ ہم مرتے تھے اسپر دوسری عورت پر
جان دیتا تھا اب اسکی سزا یہی ہے کہ تو بھی سی اور مرد سے دل لگا اسکی محبت سے ہاتھ اٹھا بلکہ اسکو
سزائے معقول دے ابھی یہ آدمزاد حیل پر راضی نہین ہوتا تھا جسپر مین اس دیو موندی کاٹے کو قتل
کرڈالوں تو تجھ راضی ہوگا یہ خیال کرکے قریب اپنے شوہر کے آئی اور ایک گونہ فولادی جھولی
سے نکالکر مارا کہ تو اسی سے تجھ ایسے کی یہ سزا ہے وہ تو اسکو دشمن اپنا نہ سمجھتا تھا یہی سبب
تھا کہ غفلت سے وہ ایسا سمجھا کہ بہ طرح یہ یون ہی اکثر بگاڑ کرتی ہے یہ کوئی غیر معمولی بات ہوگی ورنہ یہ
بھی نہ سمجھ سکتا تھا اب جو جھولا سینے پر اسکے پڑا تو سینے کو توڑ کر پار نکل گیا دیو نے ایک آہ کھینچی اور زمین
پر پچھڑنے لگا مہ تک کہ دم سکا بہ مشکل نکلا اور روح اسکی راہی دار البوار ہوئی اس دیو کو مار کر
اب پھر بیرونی درہ سے نکلی تو کیا دیکھتی ہے کہ مرد دیو کا کٹا ہوا ہاتھ مین اور کہا دیکھ تیری محبت مین مین نے
اپنے شوہر کا قتل گوارا کیا بس اب مجھ سے انکار نہ کرنا اس لیے کہ تجھے بہت رنج ہوگا اور اگر مین
تجھ سے نا راض ہو گئی تو خوب سمجھ لے کہ مین بڑی ظالم عورت ہون کچھ تیرا خیال نہین کرونگی دیکھا
تو نے کہ وہ شوہر جسکا عمر بھر کا پیوند دامن کیطرح ساتھ تھا اسے مین نے اس بیدردی سے قتل کیا
تو تجھے رنج دے گی تو کیا پائے گا اسیطرح تو بھی مارا جائے گا یہ سنکر شاہزادہ نے فرمایا کہ
جھک مارتی ہے دور ہو یہان سے مین نے کب کہا تھا کہ تو اپنے شوہر کو قتل کر ڈال تجھ ایسی عورت
سے بھی مرد کو ہوشیار رہنا چاہیے اسلیے کہ جسنے گھڑی بھر کی صورت شناسی کے بعد اپنی زندگی بھر
کے ساتھ دینے والے کو قتل کر ڈالا وہ دوسرے سے کیونکر پیش آئیگی اب سزا تیری یہ ہے کہ تجھے
بھی قتل کیا جائے ایسی عورت کا دنیا مین زندہ رہنا اچھا نہین ہے کہ باعث آزار مردمان ہے یہ
سنکر وہ دیونی کہ تو اور سمجھ بیٹھی کہ بہ کنہ لازم و ملزوم ہین احسان فراموش کیا اچھا صلہ
محبت کا تو نے دیا ہے اور کیا خوب قدر کی ہے اور طرہ اسپر یہ کہ مجھے ڈراتا ہے شاید تو واقف نہین ہے

کو ہین تو ان ہونون دیکھ کر حیران ہو رہے تھے اور سفت میرے ہاتھ سے مارا جائیگا ہین تیرے واسطے گھرا پنا
بگاڑ چلی شوہر کو رنجی اب تو جو تو ہمارا کریگا تو میرا دل کیے گے گا شاہزادہ نے فرمایا کہ یہ ہرگز نہین
ہونا ہے تو تجھ سے ہوسکے سو کر لے میرا تو ارادہ ہی نہ کرنے اب مین جاتا ہون یہ فرما کر گھوڑے کی باگ لی
اور جانب محبوبہ جنگ نواز روانہ ہوئے اب آگے آگے تو یہ چلے جاتے ہین اور پیچھے پیچھے دیونی
چلی آتی ہے محبوبہ نے جو شاہزادہ کو دیکھا عرض کی کہ خیریت فرمایا ہان دیو کو مارا لیکن اب یہ بلا تجھے
پڑی ہے یہان تک آئی ہے محبوبہ نے کہا ان کو پہچانتی ہون یہی عورت اسکو لے گئی تھی جب وہ تجھے
یہان لائی تھا الغرض جب اسنے دیکھا کہ کسیطرح شاہزادہ راضی نہین ہوتا تو زمین پر گری اور بہ شکل
نہنگ بنکر چلی کہ شاہزادہ کو مع محبوبہ جنگ نواز کے نگل جائے شاہزادہ نے عکس لہو کا ڈالا اب جو
دیکھا تو یہ کھینچون چل رہی ہے ایک ہاتھ جو مارا وہ پرکالے ہو گئی اسے بھی مار کر محبوبہ جنگ نواز کو
اپنے ہمراہ لیا اور جانب سکندر روانہ ہوئے یہان سپہ سالار ثالث نہایت پریشان تھا کہ آج کسطرف
چلے گئے ابھی تک نہین آئے آفتاب قریب غروب ہے کہ ایکمرتبہ شاہزادہ عین انتظار مین پہونچا
اور سارا ماجرا بیان کیا محبوبہ جنگ نواز کو حوالہ رشید کے سپرد کرکے آپ در بند نیم سوختہ کیطرف چلے

اب شاہزادہ سکندر رستم حوکولہ در بند نیم سوختہ پر پہونچا جاتا ہے

کچھ حال بیان کیا جاتا ہے صاحبقران ثانی یعنے شاہزادہ رفیع الہمت

کا جو کہ اپنے نانا کے خون کا عوض لینے کو طلسم نور آگین پر جاتا ہے اور پیرزالہ رجیعہ بانو
سے ملاقات ہوکر جواب کا حال سننا بعد اسکے پیرزالہ کو قلعہ بین روانہ کرنا اور قمقام اور
صمصام کو زیر کرنا اور صفدر صف شکن و ہشام شاہ وغیرہ کو رہا کرکے لانا اور قلعہ صفدریہ
کو پھر سے آباد کرنا۔ بعد ازان سرداروں کو اپنے ہمراہ لے کر مزار نور اور نگ نشین پر
جاکر فاتحہ پڑھنا بعدہ برائے فتح طلسم نور آگین روانہ ہونا

لا جام شراب ناب ساقی	اے جام مجھے شتاب ساقی	ہو جاؤن سبک پلا دے وہ پھر مل
تھوڑی سی بات کو ندے طول	اے ساقی نوجوان کرم کر	سستی مری کھو کے تازہ دم کر
اے کلک تجھ کے پاؤن دھرنا	لکھا ہوا پھر مٹا نہ کرنا	ہشیار کہ ہے یہ اور تب ہے راہ
یہ وہ نہین جس رہے تو ہو آگاہ	بہکون تو مجھے سنبھال لینا	تقدیر کو دیکھ بھال لینا
اب نشہ بھی رہ لیتا ہے کم کم	پی لون مین شراب لے لے تو دم	ہے بنت عنب کی تاک مجھ کو
کرتا ہے یہ نجم ہلاک مجھ کو	اس سمت تو مین ہون بے خود	وان دختر رز کمال بیتاب
ہے پیر مغان کا دم سلامت	دھلا دے چاندسی وہ صورت	لو ہو گیا لال کباب اپنا
دیکھو آئے ہم آفتاب اپنا	احوال طلسم اب نیا ہے	تمہا ہو مرا جنگ کر رہا ہے

سہسواران عرصہ جانبازی و یلہ تازان معرکہ سرافرازی تو سن کلک کو میدان جنگ

طلسم مین یون گرم جولان کرتے ہین ۔ مورخ جو ہین دہر مین باہنر ۔ وہ دیتے ہین اس داستان کی خبر ۔
کہ شاہزادہ رفیع البخت عالیشان صاحبقران ثانی بن صاحبقران نے حکم دیا اپنے عیار لاہور تیرگام
کو جو کہ ثانی عمرو تھا کہ جاکر ہماری طرف سے سپہ سالار کو طلب کرو اور حکم دو کہ کل بعد نماز صبح کے مع
گوپ و خیمہ و خرگاہ و ذخیرہ ہم اپنے نانا کے خون کا عوض لینے کے لیے طلسم نورآئین کیطرف ضرور بالضرور
روانہ ہونگے اس حکم کو قطعی جانو ۔ یہ فرماکر صاحبقران محل مین تشریف لے گئے یہان لشکر مین
اسیوقت سے طیاری ہونے لگی اہل لشکر آپس مین یہ کہتے تھے کہ ہوشیار ہوجاؤ صبح کو
یہانسے کوچ ہی خلاصہ یہ کہ شب بھر یہی چرچا رہا جب مسافر شب اپنا اسباب سفر باندھ لیتا ہی حکم
اپنی منزل کیطرف روانہ ہوا اور شاہ خاور افق مشرق سے برآمد ہوا صاحبقران بعد واقعت نماز
صبح اور ورد و وظائف کے محل سے برآمد ہوے دیکھا کہ عجب فرحت افزا عالم ہی وہ صبح کا سہانا
وقت وہ نور سحری کا پھیلنا نسیم صبحدم مسیح نفس کا چلنا گلون کا شگفتہ ہونا طیورون کا اپنے
اپنے آشیانون سے نکلکر شاخہاے درخت پر بیٹھکر حمد الہی مین زمزمہ سنجی کرنا اور برگہاے اشجار
پر آفتاب کی شعاعون کا پڑنا اور اسکے سبب سے اسکا چمکنا یہ ثابت ہوتا تھا کہ لوح زمرد مین چمک
رہی ہی وہ کوسون تک سبزہ کا لہلہانا اوسپر قطرہ ہاے شبنم کا مثل گوہر آبدار کے غلطان نظر آنا عجب
سماں دکھاتا تھا وہ ہر طرف گلہاے خودرو کا مہکنا کہین پر لالہ کا چمن کہین کوٹریا لالہ کھلا ہوا کہین
نسرین و بستان کہین یاسمین کہین گلاب کا تختہ کہین چنبیلی و موگرا کہین موتیا کہین کیوڑہ کھلا ہوا کسی
مقام پر شبو کا تختہ یہ سماں دکھاتا تھا کہ گویا چاندنی کا کھیت ہی کسی سمت بلبلین زمزمہ سرائی
کر رہی تھین پہلوے گل مین کسی طرف فاختہ سرو پر بیٹھی ہوئی صداے کوکو کر رہی تھین کسیطرف
قمریان شمشاد پر یا ہو کا دم بھر رہی تھین طاؤس ان قمریون کے ایک طرف رقص مین مصروف تھے کسی
سمت تذروان کوہسار قہقہہ مار رہے تھے صبح کا جو ہنگام تھا ہر ایک اپنے اپنے عالم مین سرشار
تھا وہ آفتاب کا چرخ اخضری پر نکلنا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا گل سرخ چمن مین کھلا ہوا ہی جب
کوئی چشمہ یا چقہ ملتا تھا اسمین جو آفتاب نظر آتا تھا اور عکس اسکا پڑتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام
پانی طلائی ہی صاحبقران کے جسم پر ہوائی جامہ کھولدیا بس وہ آفتاب آسمان صاحبقرانی و
گل گلشن رستم ثانی صاحبقران بن صاحبقران یعنے شاہزادہ رفیع البخت عالیشان
مرکب پر سوار آتے ہوے جاتے ہین عقب مین لشکر ظفر پیکر بہت چست و چالاک
چلا آتا ہی ہر چند کہ پیشتر خیمہ شب ہی سے طرف شہر نورآئین کے روانہ ہوچکا تھا صاحبقران
کو اسکے سوا اور کوئی خیال نہین ہی کہ کہین جلدی سے قریب طلسم نورآئین کے پہونچین اور
اپنے نانا کے خون کا بدلہ لین اور طلسم کو فتح کرین اسی دھن مین غرق چلے جاتے ہین حسب
اتفاق اثنا راہ مین ایک چشمہ پانی کا ملا جسکو دیکھکر دل لہرایا کیونکہ اپنے مقام سے تخمیناً
بیس بائیس کوس آگے نکل آئے ہین اور قریب دوپہر کے وقت بھی آیا ہی دھوپ کی شدت
زیادہ ہوتی جاتی ہی حدت آفتاب کی بڑھتی جاتی ہی پسینہ ہر بن مو سے نکلتا ہی اور پیاس کے
سبب سے زبان مین کانٹے پڑے جاتے تھے مرکب بھی ہانپنے لگا تمازت آفتاب سے

تھا دیکھنے لگے تو اے کیا دیکھتے ہیں کہ زمین پھٹنے لگی جب جھونکا ہوا کا جسم پر لگا یہ معلوم ہوا
کہ بالکل جلا دیا موسم گرما مین شدت پر تھا انتہا درجہ کی گرمی تھی متصل چشمہ آب صاحبقران ایک
جامے مناسب پر مرکب سے اترے زیر درخت سایہ دار زمین پر فرش بچھا کر بیٹھے ہی تھے کہ تھوڑے
عرصہ مین لشکر صاحبقرانی جو کہ عقب مین چلا آتا تھا پہونچ گیا شاہزادہ نے حکم دیا کہ خیمے یہین
برپا ہون اور لشکر اسی مقام پر اترے دو ایک روز یہان قیام کرینگے اور شکار کھیلینگے کہ یہ مقام بہت
سرسبز ہے اور چشمہ آب بھی قریب ہے چنانچہ حسب الحکم کل سامان راحت مہیا ہو گیا خیمہ برپا ہو گئے
کھانا پکنے لگا بازار آراستہ ہو گئے جملہ سامان عیش مہیا ہو گیا شام ہوئی طعام ہائے لذیذ
طیار ہوئے غرضکہ صاحبقران نے خاصہ نوش فرمایا اور اسی مقام پر شب بر استراحت تمام بسر کی جب
صبح ہوئی بعد فراغت نماز صبح و وظائف کے حکم دیا کہ مرکب آراستہ ہو ہم اسوقت شکار کو جائینگے
تھوڑی دیر مین مرکب طیار ہو کر آیا صاحبقران سوار ہوئے اور اپنے ہمراہ لاہور تیز گام عیار کو
لے کر برائے تلاش صید ہرن و نیل گاے وغیرہ وغیرہ سے چلے الغرض صاحبقران جستجوے شکار
مین جاتے تھے اور لاہور تیز گام عیار ہمراہ رکاب تھا حسب اتفاق دیکھا کہ ایک ہرن پشت
پر سے مقابل مین آیا صاحبقران نے اسکے پیچھے گھوڑا ڈالا چونکہ صحراے سبزہ زار تھا ایک اور غول
ہرنون کا پہلو سے دکھائی دیا جب وہ غول نزدیک آیا صاحبقران نے تیر بہرہ کمان مین جوڑ کر مارا آٹھ
دس ہرن غول مین تھے انمین سے دو زخمی ہوئے اور باقی بھاگے صاحبقران نے ان دونون کو
بتگ پر پہونچا یا اور اسی مقام پر چھوڑ دیا اور بہ تعجیل تمام مرکب پر سوار ہو کے بھاگے ہوے ہرنون کا
تعاقب کیا اور مرکب کو اسقدر تیز دوڑایا کہ ہر نہاے غورہ کے قریب پہونچکر ایک ہرن اور صید
کیا اور مرکب سے اتر کر اسکو بھی بر تکبیر پہونچایا اور پھر سوار ہو کر نہایت تیزی کے ساتھ مرکب کو
دوڑایا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مرکب کہین کا کہین پہونچگیا یعنی مرکب نے جو صحراے سبزہ زار دیکھا اور کئی
مرتبہ تیزی کے ساتھ دوڑایا لیا چونکہ اصیل تھا ہوا ہو گیا اس صحراے سبزہ زار سے لیکر بھاگا تو
دوسرے صحراے لق و دق مین پہونچا جو کہ قریب شہر صفدریہ کے تھا فرسنگہ جاتے جاتے قلعہ
صفدریہ پر جا پہونچا شاہزادہ رفیع البخت یعنی صاحبقران ثالث نے ملاحظہ فرمایا کہ
قلعہ صفدریہ نہایت وسیع اور بلند و مستحکم بنا ہوا ہے لیکن نہایت ویران معلوم ہوتا ہے بسیا خانہ

یہ چند اشعار غیرت آمیز حسب حال زبان پر لاے اشعار

اے مقیمان تہ سقف سپہر غدار	تا بہ کے حسرت فرزند و زن و شہر و دیار	آیہ فاعتبروا یا اولی الابصار پڑھو
ہو خبردار یہین اگر قصر فریدون سے گذار	اس مکانمین کبھی دربار لگا تھا جسمین	جلوہ فرما تھا کوئی خسرو با عز و وقار
راتدن چہلمین دیا کرتی تھین سر داد یہین	عیش و عشرت کا یہان گرم تھا ہر سو بازار	شاخ گل فرمہ سنجو بنکا شیشن تھی بام
ارغنون و ارصد آگو بجتی تھی صوت ہزار	باریان تھا نہ خزان کو تو کسی کو ہم ہین	کبھی گل سنھری کا عالم کبھی لالہ کی بہار
واہ نیرنگ فلک آفرین سبحان اللہ	واہ ری قدرت تنک ظرفی باین فر و وقار	جن پہ رہتا تھا پریزادونکے جمگھٹا لگا
آجکل وہ سب جو چغدونکے ہین آئینہ دار	کھنڈلے سقف مین ہین کھول بنا لیا ہے	ہین خیابانمین پر زاغ و زغن کے انبار
چیلین منڈلاتی ہین اڑتے ہین ہیولے ہر سمت	مسکن و خانہ ہے قصر کا ہر نقش و نگار	قصر کو جانی دو باشندونکو انکے دیکھو

تکیہ کہو کونون ہے ہر اک کا مزار	سینہ بریز تمنا و لب مہر سکوت	نہ کوئی دوست نہ مونس نہ کوئی غمخوار

شاہزادہ یہ اشعار عبرت آمیز پڑھتا ہوا اپنے لاہور تیز گام کے ہمراہ جو کہ تانی عمر وہ آگے بڑھا اور قلعہ مین داخل ہوا جسطرف نگاہ کی سوائے مردہ کے زندہ نظر نہین آیا کہ کسی سے حال دریافت کیا جائے قلعہ کو جو دیکھا تو خوب سامان جنگ قرینہ سے ہر مقام پر موجود پایا اور قلعہ پر اور زیر فصیل قلعہ ہزارون لاشین آلودہ بخاک و خون پڑی ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہان پر خوب تلوار چلی تھی بس شاہزادہ آیہ فاصبر پڑھتا ہوا بیرون قلعہ آیا پل پر سے اس پار جو آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ صحرا مین کوسون تک سوائے لاشون کے اور کچھ نظر نہین آتا ہے ایک سمت چند جمے جمے ہوے تلوار و نیزے ٹکڑے کیے ہوے پڑے ہین یہ معرکہ دیکھ کر شاہزادہ نہایت متحیر ہوا عیار سے کہا کہ واقعی بہت بڑا معرکہ پڑا اہل قلعہ خوب لڑے مگر حریف انکا بہت زبردست تھا سوا کچھ نہ بس سے حال یہانکا دریافت کیا جائے کیونکر یہ معما حل ہو سوائے لاشون کے کوئی نظر نہین آتا عیار نے عرض کیا کہ قرابت شوم مین خود متعجب و متحیر ہون کہ یہ معاملہ کیا ہے یہ کہکر آگے بڑھا تھا کہ شاہزادہ کے کان مین رونے کی صدا آئی اس آواز کیطرف بڑھا دیکھا کہ ایک زن پیرزال خمیدہ پشت مانند ہلال مگر چہرہ اسکا مثل ماہ کامل بال سر کے سفید چہرہ سے آثار بزرگی ہویدا فاصلہ سے شرافت و نجابت پیدا لباس سیاہ پہنے ہوے انھین لاشون کے درمیان بیٹھی ہوئی ایک ایک لاش پر رو رہی ہے مگر روتی جاتی ہے اور حیران ہو ہو کر ادھر ادھر دیکھتی جاتی ہے اور کبھی آسمان کیطرف نظر کرتی ہے اور اس درد ناک طرز سے آہ کرتی ہے کہ آسمان ہل جاتا ہے یہ حالت جو شاہزادہ نے ملاحظہ فرمائی تو عیار سے کہا کہ چلو اس واقعہ کو اس پیرزال سے دریافت کرین معلوم ہوتا ہے کہ ان مقتولون کی پیرزال عزیز ہے اس سے معلوم ہو جائیگا عیار نے کہا بسم اللہ تشریف لے چلیے بس شاہزادہ مرکب پر سے اتر پڑا عیار نے مرکب کی باگ سنبھالی شاہزادہ اس پیرزال کیجانب چلا جب بالکل قریب پہونچا تو یہ سنا کہ پیرزال کہتی ہے ای فلک تفرقہ پرداز یہ کیا حرکت تھی کہ تجھکو میرا شہر سال مین یون برباد کیا میرا اپنے عزیزون سے ہمراہ رہنا و براحت بسر کرنا تجھکو بہت ناگوار ہوا ایک ظالم غدار کے ہاتھ سے اس قلعہ کو تباہ و برباد کیا اور میرے عزیزونکو غارت کرایا اور جو کہ زندہ باقی رہے وہ بیدانے بے قید اٹھا رہے ہین ای پروردگار اب تو رحم کر میرے حال پر اور ایسی گردش کر کہ وہ شہریار تشریف لائے جو کہ اس ظالم کو اسکے سزا دے اور اسیران بلا کو قید سے رہا کرے ای خداوند تعالے مجھکو اس شہریار کا انتظار کرتے ہوے بہت عرصہ ہوا اگر میرا خواب رویاے صادقہ سے ہے تو اسکا ظہور پردہ غیب سے کب ہوگا اور وہ پیرزال فلک کیجانب ہاتھ اٹھا کر بطور دعا کے یہ الفاظ بھی کہہ رہی تھی کہ ای کریم کارساز میرے حال پر رحم فرما یا ملک الموت کو حکم کر کہ وہ آکر میری روح قبض کر لیجائے اب یہ سختی مجھ سے اٹھ نہین سکتی یا اپنے بندہ خاص کو حکم دے کہ وہ آکر اس ظالم ظلم کو سزا دے یہ سنا ہے کہ میرے وارث اور فرزند کو اس ظالم نے برائے قتل طلب کیا ہے کیا کرون ابھی تک وہ شہریار نہین آیا جسکا وعدہ بزرگان دین نے مجھ سے خواب مین کیا ہے کہ تجھ اسیر کو یکبارگی شاہزادہ آکر تیرے شوہر کو اور فرزند کو اس بلا سے نجات دے گا مختصر یہ کہ جو کچھ آہ و زاری پیرزال کرتی تھی وہ سب شاہزادہ سنتا تھا المختصر شاہزادہ کو اسکی حالت دیکھکر

فرمایا اُسکے رونے پر دل بھر آیا مگر ضبط کرکے قریب جاکر فرمایا کہ اے دردو غم کی مبتلا اے گرفتار رنج و بلا ذرا
سر اٹھاکر میری طرف دیکھ اور کچھ اپنی مصیبت کا حال بیان کر کہ کس بلا مین مبتلا ہے اور کس ظالم نے
تجھ پر یہ ظلم و ستم کیا ہے کیونکر تیرے عزیز مارے گئے اور کیونکر تیرے وارث قید ہوے اور کسکا تو انتظار
کر رہی ہے کس بند ۂ خاص کی منتظر ہے جو آکر اس بلا سے نجات تجھکو دیگا تیرے درد و مصیبت کی باتون نے
میرے دل کو بیچین کر دیا ہے یہ تو مجھ پر بخوبی ثابت ہو گیا کہ تو خدا پرست ہے اے ضعیفہ تو اپنا حال مفصل
مجھ سے بیان کر تاکہ میں اس خدا سے برحق کا ایک ادنی بندہ ہون اور اس رب جلیل کا ایک عبد ذلیل ہون
شاید کچھ مجھ سے تیری امداد ہو سکے یہ صدا اس ضعیفہ نے سنکے سر اٹھایا اور دیکھا کہ ایک خورشید تابان
میرے سر پر طالع ہے سمجھی کہ بخت خوابیدہ میرا جاگا قسمت نے یاوری کی خداوند تعالے نے میری
فریاد سن لی اپنے بندہ خاص کو میری امداد کے لیے بھیجدیا ضعیفہ نے جواب دیا کہ اے جوان تو اس بلا
مین اپنے کو نہ مبتلا کر اے شخص جدھر سے تو آیا ہے اُدھر چلا جا کیون جان معرض ہلاکت مین ڈالتا ہے اور
کیون اپنی راہ کھوٹی کرتا ہے میری مصیبت لوسنکے اپنے تئین رنج و غم مین مبتلا کیے گا میرے اوپر تو وہ
مصیبت پڑی ہے کہ اگر پہاڑ پر پڑے تو وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے شاہزادہ نے ارشاد فرمایا
کہ اے ضعیفہ مین اسی کام کے لیے صحرا صحرا جنگل جنگل پھرتا ہون کہ مظلومون کی دادرسی کرون اور ظالم
سے اُسکا انتقام لون یہ سنکر اس شاہزادہ کے اشتیاق و اصرار پر یہ اشعار حسب حال اپنے پڑھنے لگی اشعار

کل چمن مین میں ہر طرف تھا آشیان عندلیب	آج جو دیکھا نہ پایا کچھ نشان عندلیب	باغبان بیرحم سے رو رو کے مین نے یہ کہا
کچھ بتا گل کا پتا اور دے نشان عندلیب	سنتے ہی محزن مین سے دھونڈھا دام کے اندر	ڈالیان سوکھی ہوئی اور آشیان عندلیب

اے شہریار مین اس آفت مین مبتلا ہون کہ جس سے نجات پانا غیر ممکن ہے بقول میر درد ریا ہی

اے درد یہ درد کبھی سے ہو نا معلوم	جن لالہ جگر سے داغ دھونا معلوم	گلزار جہان ہزار پھولے پھلے لیکن

اپنے دل کا شگفتہ ہونا معلوم بس اسیقدر حالت بیان کرنا کافی ہے خیال کرتی ہون کہ کچھ کھلے
سورہ ہون تاکہ پردہ دری کے ہونے سے بچون شعر کھاکے کچھ سورہ ہون یہ بھی بیت ہے + خیریت ہے
تو بس اسی بیت ہے + جب شاہزادہ نے ضعیفہ سے کہا کہ ہم بغیر تمھاری مدد کیے ہوے یہانسے
نہین جانینگے چاہے جو کچھ ہو جائے جلد تو اپنا حال خلاصہ بیان کر اب تو ضعیفہ مجبور ہوئی اور صاف
صاف اُسنے بیان کرنا شروع کیا کہ مقام اور صمصام نے جو کہ کافر ہین اس قلعہ کو تباہ و برباد
کیا ہے اور بڑا کشت و خون اس مقام پر واقع ہوا ہے جو کہ لاشون کے دیکھنے سے آپکو ظاہر ہوا ہو گا
آخر الامر ہشام شاہ میرا شوہر اور صفدر شیر دل میرا بیٹا تاب مقاومت نہ لاسکے اُس ظالم
اظلم نے اُنکو مقید کر لیا اور مال و اسباب تمام لوٹ لیا اور قلعہ کو بالکل برباد کر دیا اے شہریار
مین نے جب تم کو مستعد پایا اور مجکو معلوم ہوا کہ مین نے تم ہی کو خواب مین دیکھا تھا جب
مجھے یقین واثق اور اطمینان کامل ہوا اور مین نے اپنا خواب دیکھنا اور خدا پرست ہونا
ظاہر کیا اب تم کو اختیار ہے پس شاہزادہ رفیع البخت یعنے صاحبقران بن صاحبقران
بن صاحبقران یہ کل حال سنکر واسطے رہا کرنے صفدر شیر دل و ہشام شاہ کے جو کہ دونون
باپ بیٹے ہین طرف مقام اور صمصام کے روانہ ہوے یہ دونون مقام و صمصام بھی باپ

بیٹے ہین تمھین دونون کافرون نے قلعہ صفدریہ کو ویران کیا ہی خصوصاً تمھارے پیر زال ربیعہ بانو نے کہا کہ حکم ہو تو مین بھی ہمراہ رکاب چلون شاہزادہ نے فرمایا کہ تمھارے چلنے کی کوئی ضرورت نہین ہی عورتون کا کیا کام ہی تم قلعہ مین جاکے بیٹھو مین انشاء اللہ بہت جلد تمھارے شوہر ہشام شاہ اور صفدر شیر دل تمھارے فرزند کو لے کر آتا ہون خاطر جمع رکھو۔ یہ کہکر شاہزادہ نے بودھا بگ کالیالا ہور تیز گام عیار سے شاہزادہ سے دست بستہ عرض کیا کہ حضور اشٹ پیف لے چلین غلام بھی عقب سے حاضر ہوتا ہی شاہزادہ نے فرمایا بہتر ہی بس شاہزادہ اسطرف روانہ ہوا اور لاہور تیز گام عیار اسطرف چلا اب یہان سے چند ٹکڑے لاہور تیز گام کے بیان کیے جاتے ہین کہ وہ یہان سے مضطر و پریشان بہ سبب تنہا جانے شاہزادہ اور مفارقت ہونے کے پائے شاطری مارتا ہوا مثل ہوا کے اپنے لشکر کیطرف جاتا تھا تھوڑے عرصہ مین اپنے لشکر فیروزی اثر مین پہونچا اور جسقدر سردار شاہزادہ کے لشکر مین تھے سب سے کہا کہ شاہزادہ رفیع البخت صاحبقران ثالث تن تنہا بذات واحد ایک صحرا مین جو کہ قریب شہر صفدریہ کے ہی وارسطے مقابلہ ضمقام و صمصام کے روانہ ہوے ہین اور وہ دونون نہایت زبردست ہین اور بہت بڑی جمعیت رکھتے ہین اور بڑے جابر و ظالم ہین چنانچہ قلعہ صفدریہ کو انھون نے تباہ و برباد کیا ہی اور ہزارہا بندگان خدا کا خون کیا ہی اور حاکم قلعہ کو مع اسکے فرزند کے گرفتار کرکے لے گئے ہین اور یہ دونون خدا پرست ہین اور یہ دونون تھوڑی دیر مین ان ظالمون کے ہاتھ سے قتل ہوجائینگے یہ سن خبر وحشت اثر کو سنتے ہی کل سرداران لشکر مثل بیدار شاہ و شاد شاہ و دلدار شاہ و خسرو شیر دل و قہرمان پنجہ گیر و مقصود پیہ سالار بیدار شاہ و قہار شیر دل و مقصود دیو پیکر وغیرہ یہ سب کے سب جو کہ مطیع اور فرمانبردار شاہزادہ رفیع البخت ہین ہمراہ لشکر ظفر پیکر شاہزادہ رفیع البخت صاحبقران کے لاہور تیز گام عیار کے ساتھ روانہ ہوے اسطرف کو جسطرف شاہزادہ تشریف لے گئے ہین خلاصہ یہ کہ نہایت تیزروی کے ساتھ لشکر و سرداران لشکر مع ساز و سامان کے جاتے ہین دو وجہ سے ایک تو یہ کہ ایسا نہ ہو کہ شاہزادہ والا شان لشکر حریف مین جہان لاکھونکا مجمع ہی تنہا وارسطے رہا کرنے صفدر شیر دل اور ہشام شاہ کے چلا جاے سنا گیا ہی کہ بہت بڑا لشکر اور پہلوان وغیرہ اسطرف ہین کہ لاکھونکا مجمع ہی ہر چند کہ وہ بھی شیر بیشہ صاحبقرانی ہی اسے کیا پروا ہی مگر ہم بھی تو اسکے جان نثار اور نمک خوار ہین ہمارا پہونچنا ہوا تبل از جنگ و پیکار ضروری ہی دوسری وجہ یہ ہی کہ رات نہ ہونے پاے خلاصہ یہ کہ اسقدر چلے لشکر نے رہبروی کی کہ لشکر راستے ہی مین شاہزادہ سے ملگیا شاہزادہ نے عمالیق قرار مقام جنگ تک نہین پہونچنے پایا تھا اب لشکر مع صاحبقران بہت تیزی کے ساتھ چلا جاتا ہے تھوڑی ہی دیر بعد اس صحرا مین کہ جہان ضمقام اور صمصام مع لشکر کے مقیم ہین پہونچ گیا مگر صاحبقران قریب ضمقام و صمصام اسوقت پہونچے جب کہ ضمقام صفدر شیر دل و ہشام شاہ کو سمجھا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ دیکھو خدا پرستی کا نتیجہ کیا ہوا اب بھی خیر کچھ نہین گیا ہی دین خدا پرستی ترک کرو اور دین رسم پرستی اختیار کرو ضمقام نے ہاتھ بڑھا کر ان دونون سے

کہا کہ یہ پیالہ گوہر کا ہے اسے پی لو خداوند زمرد شاہ تمھاری سب خطائین معاف کردے گا اور وہی حکومت
اور وہی قلعہ صفدر یہ خداوند زمرد شاہ سے تم کو عنایت ہوجائے گا بس اس قدر کہنے کی دیر تھی کہ
صفدر شیر دل اور ہشام شاہ کو نہایت غصہ آگیا اور غیظ و غضب طاری ہوا اور کہا کہ ہزار ہزار
لعنت تجھ پر اور تیرے خداوند پر کہ ایسی بات کہتا ہے او بیہودہ بکتا ہے خبردار زبان اپنی بند کر اب
جو ایسے کلمات بیہودہ منھ سے نکالے گا تو یہی جانتے کا جو تیرے مزاج مین آوے وہ کر ہمین تیرا کچھ
خوف و خطر نہین ہے خدا ہے ما بزرگ ست وہی حافظ حقیقی ہمارا نہیں ہے بس سنتے ہی اس زبان آوری
کے مقام جلکر خاک ہوگیا اور بہت غصہ مین آکر شور و غل مچانے لگا اور کہنے لگا کہ اب دیکھتا ہون
تمھارا خدا تم کو اسوقت بچا لیتا ہے اور پنجہ اجل سے چھڑا لیتا ہے یہ کہکر حکم دیا کہ جلادون کو بلاؤ کہ ان
ان گنہگارون کے سر کاٹین یہ بہت بڑی بدزبانی اور گستاخی کرتے ہین سمجھانے سے نہ سمجھین گے
جلاد فوراً حاضر ہوا اس ہیبت ناک شکل سے کہ ناک کان کٹے ہوئے گلے مین پڑے ہین ایک رومال
خون آلودہ کاندھے پر نیلا ڈورا بازو پر بندھا ہوا خون کی بھیگ آتی ہوئی بینغہ جیران باڑھ کا کاندھے پر
رکھا ہوا شلنگین لگا رہا ہے کہ دفعۃً چبوترہ ریگ کا بنایا گیا اسپر لہو یا فلاکت کا بچھ گیا صفدر شیر دل
و ہشام شاہ دونون کو لاکر زیر تیغ بٹھایا اور کوہلے کا خط گردن پر دیا اب جلاد فقط حکم کا منتظر ہے اور دونون
کے رشتہ حیات قطع کرنے کے لیے مستعد ہے اسوقت دونون باپ بیٹون نے ہاتھ اپنا درگاہ
قاضی الحاجات مین بلند کرکے استغاثہ شروع کیا کہ یا قاضی الحاجات یا مجیب الدعوات یا کافی المہمات
یا دافع البلیات ہم کو اس ورطہ ہلاکت سے نجات دے اور یہ کہہ رہے تھے سو شان قدرت
کی اب دیکھا یا رب اس بلا سے ہمین بچا یا رب یہ دونون تو دعا مین مشغول ہین کہ مقام نے پہلے
حکم جلاد کو دیا کہ جلادان دونونکو قتل کر جلاد تیغہ چمکا کر کہتا تھا ؎ سلطنت سا طان کی نوبا د بر جلاد
چیست ہمرغ را دانہ بلا خدمت بر صیاد چیست + کسکا سیر رشتہ حیات منقطع ہوا کسکا جام عمر لبریز
ہوا کون مغضوب بارگاہ سلطانی ہے کسکی کشتی طوفان ہے کہ مقام نے دوسرا حکم دیا کہ ای جلاد جلد قتل
کر اب تو جلاد مقتولون کے قریب آیا دیکھا تو دونونکو پسینہ موت کا آگیا تھا تیغ چھرو کا متغیر ہوگیا تھا
پیشانیان پسینہ سے تر ہوچکی تھین کہ پھر تیسرا حکم صادر ہوا کہ جلاد بہت جلد قتل کر اب تو جلاد
ہاتھ مین تیغہ متواس کرنے لگا کہ ای گنہگارو دیکھو تم کو کہنا ہو کہ لو جو کچھ کھانا ہو کھالو اب جام عمر
تمھارا لبریز ہوچکا ہے تمھاری جان بچنے کی شوا ہے جسکو وصیت کرنا ہو تو لو انھون نے جواب دیا
کہ او بیحیا اپنے کام مین مشغول رہ نہ کھانے کی ہوس ہے نہ پینے کی خواہش یہ کہکے پھر دونون مصروف
دعا ہوئے سو تیسرے دن کے گداہین شاہ و فقیر + پھیر دے اب ہماری بھی تقدیر + ابھی دعا ختم نہ
ہوئی تھی کہ ایک گرد طوطیا رنگ سامنے سے نمودار ہوئی ہوا سے مارا گرد کو گرد نے مارا ہوا کو دامن
گرد شگافتہ ہوا تو دیکھا انھون نے کہ ایک لشکر جرار چلا آتا ہے نقیب رجز خوانی

کررہے ہین نظم

کدھر ہے تو ای ساقی بے خبر	بڑا میکدہ مین ہے اب شور و شر	عطا کر مجھے جام مے بیدریغ
برستا ہے میخانہ مین آب تیغ	کھنچے تیغ موج مے خوشگوار	ہے میکدہ خون سے لالہ زار

دکھا سا فیا جلوہ آفتاب — کہ سر پر ہی رحمت کا چھایا سحاب — کہ بیت قلم آج ہی گشت مین
کہ چلنے کو تلوار ہی دشت مین — زبان کی صفائی دکھاتی ہی قلم — کہ پیر مغان کو ہی منظور غم
نا نل نہ کر کیون تو دلتنگ ہی — ایسا ایک محلہ مین سر جنگ ہی — وہ منبع قلم ہی مری سرشکان
کہ دشت مضامین کرون رہا مین صاف — کبھی نیزہ جانستان ہی قلم — کبھی فوج تحریر کا ہی علم
یہ سامان ہین سلطنت کے ہم — دوات و قلم مثل طبل و علم — لڑائی کی تحریر مین گد ہم ہی
کہ فوج مضامین کی آمد ہوئی — یہ قرطاس نکلا ہی خیمہ بار نور — صفین نوکی ہین کہ مین اسطور
الف ہین کہ ہین نیزہ جانستان — دوائر ہین یا خنجر خون چکان — شش جہین لی ہی کہ شمشیر تیز
جو کاٹے رگ جان میان ستیز — کمان کیانی ہی نون بے نظیر — الف صورت آہ نظر مثل تیر
سپر ہی ہر ایک نقطہ دلپذیر — بہ کانت ہی جنگ مین بے نظیر — اگر میم کا منقلب ہو گیا ن
عدو کو نظر آئے گر زگران — جو نعرہ کرون کھینچکر بدآہ — ہوا کم مین زیر و زبر سب سپاہ

ہی دلیران نامی و پہلوانان گرامی عرصۂ زیست بہت تنگ ہی دنیا مقام عبرت ہی نہ جاے حسرت افسوس صد افسوس زمانہ زندگی کا بہت کم ہی اور حسرتین بہت یہ بھی ایک نوع کا غم ہی بڑے بڑے اولوالعزم اور پہلوانان نامی گرامی و بہادران میدان رزم دنیاے فانی سے عالم جاودانی کیطرف پر حسرت و ارمان روانہ ہوے نزع کے عالم مین انتہا سے زیادہ منفعل ہوے مال دنیا کا بدمآل ہی اسکے جمع کرنے کا ناحق خیال ہی اگر کسی وجہ سے تلف ہو جاے تو مفت کا ملال ہو عجیب حال ہو۔ بادشاہون کا منصفی اور عدالت سے نام ہی بہادرون کا لڑ بھڑ کر مر جانا کام ہی

قارون ہلاک شد له چهل خانه گنج داشت	نوشیروان نمرد که نام نکوئی اشست

اپنے مالک کا ساتھ دو خلاف مزاج اپنے مالک کے نہ رو اپنے آقا سے ساتھ زہر کھاؤ مالک کے کام آؤ سینہ سپر ہو باغ جہانمین سرخرو ہو بحر عالم مین آبرو ہو خلاصہ یہ کہ صدائین تقیبون کی سن سنکر جو نامردونپر دے تھے بھاگنے کی فکر کر رہے تھے جو پختہ تھے وہ جھوم جھوم کے پلٹ پڑے دم شمشیر سے گلے مرنے پر آمادہ ہوے اور جنگ کرنے پر مستعد ہو چلے تھے کہ شاہزادہ رفیع المنزلت صاحبقران نے سامنے سے دیکھا کہ مقام صفدر تیسرے دل کو قتل کیا چاہتا ہی بس دیکھتے ہی مقام کو صاحبقران نے اس زور سے للکارا کہ اوکا اور دشمن خدا کیا کرتا ہی کہ ایک بیگناہ کے خون مین ہاتھ بھرتا ہی خبردار ہوشیار باش کہ مین آپہونچا صاحبقران کے نعرہ سے گوش گردون دون کر ہو گیا لشکر عدو مین ہل چل پڑ گئی مقام کے حواس باختہ ہو گئے۔ لشکر اسلام کے تمام سردار لشکر مقام پر تلوار کھینچ کھینچ کر جا پڑے طمہسان کی تلوار چلنے لگی خون کی ندیان بہنے لگین دونون لشکر باہم غٹ پٹ ہو گئے لشکر اسلام کا ایک ایک سردار سو سو دو دو سو پر بھاری تھا ایک طلاطم لشکر حریف مین پڑ گیا ہی کہین بھاگنے کا رستہ نہین ملتا ہی پناہ پانی دشوار ہو گئی مذکشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگا دیے ہین بڑی خونریزی ہو رہی ہی راوی کہتا ہی کہ آٹھ لاکھ کا مجمع طرف لشکر اسلام کے ہی اور اس لشکر مین ایک ایک سردار رستم دوران ہی چنانچہ بیدار شاہ حاکم شہر بیدار یہ جو کہ

مطیع اور فرمانبردار شاہزادہ رفیع البخت صاحبقران عصر کا بڑا بہادر ہے کس ہمامی سے لڑ رہا ہے جسطرف نعرہ دلیرانہ اور حربہ شیرانہ کرکے جا پڑتا ہے لاشون کا انبار لگا دیتا ہے ایک طرف کو قہار شیر یکبارگی نعرہ ہوتا ہے یہ جدھر ہمہما کر تا ہوا مثل شیر کے جاتا ہے سو سو دو دو سو کو قتل کرتا ہے جسطرف بھگدر پڑ جاتی ہے اسکا تعاقب نہین کرتا ہے دوسری سمت جاکر وہی حال کر دیتا ہے عجب معرکہ قیامت خیز برپا ہے تلوارون سے خون بہکر ٹخنون تک آیا ہے ایک جانب کو مقصود دلیر حملہ رستانہ کر رہا ہے جسطرف جھپٹ گیا دو چار کی ٹانگین چیر کے پھینکدین عجب دلیو خصال بہادر ہے اسکی تلوار کی ضرب کی پناہ نہین ہے کتنے بھی سیکڑون قتیل کیے ہین بھگدڑ ادی ہے ایک رخ کو دلدار شاہ حاکم شہر نوریہ اور اسکا فرزند مسرور شیر دل اور قہرمان شجیہ گیر یہ تینون سردار نوجوان مطیع صاحبقران ہین کیا خوب لڑ رہے ہین کشت وخون ہو رہا ہے ہر ایک تلوار سے خون بہ رہا ہے نہایت قہر صورت ہے اور تمدر برپا ہے لشکر حریف کے لاکھون سوار و پیدل سپاہی و سردار قتل ہو چکے ہین مگر نہین معلوم کسطرف سے چلے آتے ہین اور کسطرف کو بھاگے جاتے ہین ایک ہلڑ مچا ہوا ہے کسی کو کسی کی خبر نہین مقصود یہ بھی بڑا بہادر ہے لشکر اسلام مین اسنے بھی بہت بڑے نام لیے ہین ہزارہا کو قتل کیا اور بہت سے زخمی کیے فی الحقیقت سرداران لشکر اسلام نے بہت بڑی جنگ کی لاکھون قتل کیے اور جو زخمی کرکے بھگا دیے اُنکا شمار نہین جسطرف نگاہ اُٹھا کے دیکھا جاتا ہے سوائے لاشون کے اور خون کے دریا کے اور کچھ نظر نہین آتا اسی اثنار جدال وقتال مین ایک بہت بڑا بہادر دلیو خصال سامنے کرتا ہوا لشکر حریف کیطرف سے آنکلا اور مقابلہ اسکا مقصود سے ہوا بڑے زور وشور سے لڑائی ہوئی آخرکار وہ پہلوان مقصود کے ہاتھ سے مارا گیا اور مقصود بھی زخمی ہوا اور سردار بھی لشکر اسلام کے اس معرکہ مین زخمی ہو گئے شاہزادہ رفیع البخت صاحبقران عصر کا غیظ دونا بڑھتا جاتا ہے اور سیدھی طرح سے فوج حریف مین غرق ہین ہزارہا کو تہ تیغ کر چکے ہین دشمن کی فوج مین کھل بلی پڑی ہوئی ہے ہر طرف یہی قصور وغوغا ہے کہ بھاگو جسطرح ممکن ہو سکے صاحبقران کو مارلو کہ یہ بکھیڑا ہی پاک ہو جائے یہ کہکر غول کے غول نرغہ کرکے مقابلہ مین صاحبقران کے آتے ہین اور اپنی اپنی جرأت کے موافق لڑتے ہین آخرش کچھ تو انمین سے صاحبقران کے ہاتھ سے مارے جاتے ہین اور کچھ بھاگ جاتے ہین یہی صورت عرصہ تک رہی وہان سے صاحبقران لڑتے بھڑتے اُس جگہ پر آکر پہونچے جہان پر مقام و صمصام جو کہ نے الحال حاکم قلعہ صفدریہ کے ہین موجود تھے اور اپنے افسران فوج سے کہہ رہے تھے کہ بھلا یہ تو دیکھتے ہو کہ کیسا غدر مچا ہوا ہے جسطرح ہو سکے جلدی صفدر شیر دل اور ہشام شاہ دونون باپ بیٹون کو قتل کر ڈالو اگر تم سے نہ ہو سکے تو مع اسباب کے دونون کو میرے پاس لے آؤ کہ مین اپنے ہاتھ سے قتل کرون بس یہ سنتے ہی سب نے ملکر اسباب کو قریب لاکر مقام کے چھوڑ دیا مقام نے فی الفور تیغہ کو ہتھیانس کے قصد کیا تھا کہ دونون کو قتل کرون کہ صاحبقران نے ڈانٹا کہ او کافر کیا کرتا ہے مین تیرے سر پر آپہونچا بس یہ سنتے ہی اُسیطرح اُدھر سے پلٹ پڑا اور وہی تیغہ جو کہ واسطے قتل ہشام شاہ و صفدر شیر دل کے ہاتھ مین تھا اُسی کو جھپٹ کے اوپر سر صاحبقران کے مارا صاحبقران نے پیترہ بدل کے تیغہ کو خالی دیا اور سپر کو چہرہ کی پر کیا تیغہ مقام کا پٹ پڑا صاحبقران نے اسکے بند دست پر ہاتھ ڈال دیا اور کلائی مروڑ کے

تیغہ اسکے ہاتھ سے چھین لیا مقام جھنجھلا تا ہوا چند صاحبقران سے بشدت مشت کرتا رہا
جہانتک کہ طاقت نے یاوری کی لڑتا رہا آخر کار صاحبقران عالیشان نے اسکی کمر مچھر پکڑ کے ہاتھ
پر بلند کر لیا چاہتے ہین کہ اسے نقش زمین کرین اور تیغ آبدار سے دو ٹکڑے کر دین کہ فوراً مقام نے
کہا کہ یا صاحبقران امان صاحبقران نے فرمایا کہ امان بشرط ایمان اسنے عرض کیا کہ مین ایمان
لاتا ہون اور آپ کا دین و مذہب قبول کرتا ہون آپ مجھے تلقین فرمائیے اور امان دیجیے صاحبقران
چاہتے تھے کہ زمین پر اتار دین کہ صمصام تلوار علم کیے دوڑا اور قریب صاحبقران پہونچکر
چاہتا تھا کہ تلوار سر صاحبقران پر لگائے کہ صاحبقران نے فوراً مقام کو بجائے سپر کے
اپنے چہرہ کی پناہ کیا اور مقام سے کہا کہ اگر تیرا باپ تلوار مارے گا تو مین تجکو چہرہ کی پناہ کرونگا
ورنہ منع کرا سکو تو مفت مین مارا جائے گا پس مقام نے پکار کر اپنے باپ سے کہا کہ آپ تلوار
مارئیے تو میرا خون ہو جائے گا یہ سنتے ہی صمصام نے اپنا ہاتھ روکا بس ہاتھ روکنا تھا کہ صاحبقران
نے اسی صورت سے یعنے دہنے ہاتھ مین مقام کو بلند کیے ہوئے مین جھپٹ کر بائین ہاتھ سے
صمصام کی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال دیا اور اسکو بھی سر سے بلند کر لیا چاہتے ہین کہ زمین پر دے ماریں
کہ یہ بھی یہ زور و طاقت دیکھکر طپ اٹھا اور کہنے لگا کہ امان صاحبقران نے وہی کلمہ ارشاد فرمایا کہ بشرط ایمان
ادھر تو مابین صاحبقران و صمصام و مقام یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ادھر فوج نے مقام کی جو
دیکھا کہ صاحبقران نے دونون باپ بیٹون کو سر سے بلند کر لیا ہے ہاتھون پر اٹھائے ہوئے
ہین آپسمین کہنے لگے کہ بڑا غضب ہو گیا اب کوئی دم مین دونون پیوند زمین ہوا چاہتے ہین اور قتل
کر ڈالے جائینگے بس یہ سوچکر تمام فوج جو منتشر ہو گئی تھی پھر سمٹکر جمع ہوئی اور ایکبارگی سب نے ملکر صاحبقران
پر حملہ کیا یہ کیفیت صفدر شیر دل اور ہشام شاہ جو کہ مقام کی قید سیخت مین تھے ایک مرتبہ مسلسل
دونون نے قید کو توڑ ڈالا اور اسی سلسلے کی چوبین وغیرہ لے کر دونون فوج مقام پر جا پڑے خوب تلوار چلی
دونون نے فوج مقام و صمصام کو پار کر بھگا دیا اور سیکڑون کے سر کاٹ ڈالے اور بہت سے زخمی
کیے اس عرصہ مین صاحبقران نے مقام و صمصام کو ہاتھ نیچے سے زمین پر اتار دیا دونون نے صدق دل
سے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے مگر اس کشت و خون و غدر کی حالت مین کون سنتا ہے ہشام شاہ و
صفدر شیر دل دونون فوج مقام سے ڈر رہے تھے صاحبقران کو پھر غصہ آگیا اور غیظ و غضب
کی حالت مین پشت مرکب پر سوار ہو کر پھر فوج مقام پر حملہ آور ہوئے پھر سیکڑون قتل کیے اور ہمراہی
مین یہ دونون تازہ مسلمان یعنے مقام و صمصام بھی لڑنے لگے یہ کیفیت جو فوج مقام نے دیکھی کہ
ہمارے سردار بھی ہم سے لڑنے پر آمادہ ہین معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے سردارون نے دین صاحبقرانی
اختیار کیا ہے بس یہ سوچکر تمام فوج مقام و صمصام نے چادر بڑائی اور صاحبقران سے امان مانگی
صاحبقران نے فرمایا امان بشرط ایمان یہ فرما کر تلوار روک لی تمام فوج زخمی و غیر زخمی ادنی و اعلے
سب مجتمع ہو کر خدمت صاحبقران مین دست بستہ حاضر ہو کر ایمان لائے اور صدق دل سے
مسلمان ہوئے مقام و صمصام دونون بڑے کر و فر سے صاحبقران عالیشان کو اپنے ڈیرے
مین لائے اور سامان عیش و عشرت مہیا کرنے لگے رقاصون کو حکم دیا کہ حاضر ہون اور جناب

صاحبقران

صاحبقران عالیشان کے حضور مین مجرا کرین ساقیان سیمین ساق جام و صراحی سے کر حاضر ہوے جام
ہزار غوانی گردش مین آیا لاہور تیز گام عیار صاحبقران کو خوش ہو رہا ہے اور طرح طرح کے مذاق ارباب
نشاط سے کر رہا ہے ہر ایک آکر شکایت عیار کی کر رہا ہے کہ دیکھیے صاحبقران عالیشان آپ کا عیار
نہین مانتا ہے ہم لوگو نکو ستاتا ہے کسی کے سر سے دوپٹہ اتارتا ہے کسی کے سینہ پر ہاتھ ڈالتا ہے اور جہان ہم
پیشاب کرنے کو بیٹھتے ہین وہین پر بچالا کی آکر ہمارے سامنے منھ کر پیشاب کرتا ہے ہم دیکھ کر منھ اپنا
پھیر لیتے ہین حضور آپ اپنے عیار کو منع کر دیجیے کہ ہم کو نہ ستاوے صاحبقران منھ پھیر کر مسکرائے
اور آوازدی لاہور تیز گام کو جب لاہور آیا تو فرمایا کہ یہ لوگ تمھاری شکایت کرتی ہین لاہور نے
کہا کہ خداوندیہ سب کی سب جھوٹی اور کاذب ہین دیکھیے وہ جو سرخ پوشاک پہنے ہوئے اور سبز
پوشاک پہنے ہوئے کھڑی ہین اشارہ سے مجھے بلاتی ہین اور کہتی ہین کہ ہماری سفارش اپنے شاہزادہ
سے کر کے ہمین وہان تک پہونچادو ہم تم کو بہت سا روپیہ اور جواہر دینگے خداوندتان اسسے کہتا
ہون کہ میرا شاہزادہ ایسی حسن مجلسیون کو نہین پوچھتا ہے اپنے ہوش مین آؤ یہ باتین کسی اور سے
کرو اسپر وہ سب کی سب ہزارون تسمین لھا کھا کر غل مچا مچا کر صاحبقران عالیشان سے کہہ
رہی ہین کہ حضور آپ کا عیار بالکل جھوٹا ہے جو کچھ اسنے بیان کیا محض غلط ہے شاہزادہ یہ سنکر
اور زیادہ مسکرایا غرضکہ اسی قسم کی چہلین اور مذاق ہو رہے تھے کہ مقام دست بستہ حاضر
خدمت صاحبقران ہوکر عرض کیا کہ حضور خاصہ طیار ہے نوش فرمالین شاہزادہ نے فرمایا کہ
بھائی ہم کو اسیوقت ربیعہ بانو کے پاس کلہ صفدر یہ مین جانا ہے کہ ہم اُنسے وعدہ کر آئے ہین
مقام نے عرض کیا کہ حضور خاصہ تناول فرمالین تو چلین غلام بھی تو ہمراہ رکاب سعادت انتساب
چلے گا شاہزادہ نے فرمایا اچھا لاؤ مگر جلدی ہم زیادہ نہین ٹھہرینگے بس حکم کے ساتھ ہی داروغہ
باورچیخانہ و بکاول و خاصہ پز سب کے سب حاضر ہوئے اور دسترخوان نہایت صفائی سے
آراستہ کیا انواع و اقسام کے عمدہ اور نفیس کھانے دسترخوان پر چن دیے گئے بکاول نے
طریقہ سے سب کھانا لگایا خدمتگار سفلی آفتابہ لے کر حاضر ہوئے شاہزادہ کے ہاتھ دھلائے
شاہزادہ عالیشان خاصہ نوش فرمانے لگے اور مقام نہایت ادب کے ساتھ مگس رانی
کرنے لگا اُدھر ساقیان ماہ پیکر گشتیان شراب ناب کی اور قابین گزک و کباب کی لے کر
حاضر ہوئے گشتیان بحضور صاحبقران پیشکش لین بعد فراغت طعام بطور شغل ساغر مے
لالہ فام گردش مین آیا آواز ہوشا ہوش و نوشا نوش کی بلند ہوئی اور یہ اشعار حسب حال
زمان زد ہر رند قدح نوش تھے نظم

بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند	چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند	بگیتی شمع ای شمع وصل پروانہ
کہ این معانہ تا صبحدم نخواہد ماند	تو نگرا دل درویش خود بدست آور	کہ مخزن زر و گنج درم نخواہد ماند
سروش عالم غیبم بشارتے خوش داد	کہ بر در کرمش کس ستم نخواہد ماند	برین رواق زبرجد نوشتہ اند بزر
کہ جز نکوئی اہل کرم نخواہد ماند	ز مہربانی جانان طمع مبر حافظ	کہ نقش مہر و نشان ستم نخواہد ماند

غرضکہ زیر تنہ یہ صحبت گرمی و خوشی گرم رہی جلسہ عیش و نشاط برپا رہا بعد اسکے صاحبقران نے

یون ارشاد فرمایا کہ لشکر تیار طیار ہو اب ہم طرف قلعہ صفدریہ کے چلتے ہین لاہور تیز گام کو بلا کر فرمایا
کہ بیدار شاہ و دلدار شاہ و منظور و مقصود دیو پیکر و قہار شیر پیکر وغیرہ سب سردارون سے
جا کر کہو آوے کہ تیار ہو جائین ہم بھی قلعہ صفدریہ جانے کے لیے سوار ہوتے ہین مرکب ہمارا تیار
ہو کر در خیمہ پر لگا دیا جائے بس حکم دینے کے ساتھ ہی لشکر طیار ہو کر مستعد چلنے پر ہو گیا سب
سرداران نامی و گرامی درست ہو کر در خیمہ پر حاضر ہوے شاہزادہ رفیع النجمت صاحبقران
عصر بیرون خیمہ تشریف لائے مرکب طلب کیا مرکب حاضر تھا صاحبقران اکسیر سوار ہوے ہمراہ رکاب
صاحبقران صفدر شیر دل و ہشام شاہ و قمقام و صمصام اور فتحی فوج کہ تازہ مسلمان ہوئی تھی
یعنے قمقام و صمصام کے جو مطیع و فرمانبردار تھے اور بیدار و دلدار شاہ وغیرہ یہ سب کے سب
جلو مین شاہزادہ عالیمقدار کے روانہ ہوے اور باقی کل لشکر و خیمہ و خرگاہ وغیرہ عقب سے روانہ
ہوا لاہور تیز گام تیار اپنے آقا کی رکاب تھامنے ہوے چلا جاتا تھا بعد طی منازل و قطع مراحل کے
نہایت شوکت و شان سے سواری صاحبقران کی جا رہی تھی اور کیسے کیسے سرداران نامی و گرامی
اور لشکر بیشمار بہت چست و چالاک باقاعدہ ہمراہ رکاب ظفر انتساب ہین اشعار

جوانان لشکر کا کیا ہو شمار	کہ اکثر سے بھی تھے زیادہ سوار	رسالون مین ایک ایک تھا مثل گیو
شجاعت مین رستم تو ہمت مین دیو	پیادے بھی تھے مثل مور و ملخ	جو اکدم مین اٹھین زمین بلخ
جلال اُنکو آئے دم جنگ اگر	تو شتر دشمنون کا ہو ڈر سے جگر	وہ طاقت وہ قوت میدان جدال
سپر اُنکی پارہ ہاے جبال	وہ تھی اُنکی زور آوری سد سبرا	کہ رستم بھی تھا زال پیش نظر
تھا یا کبھی اُنکی جرأت مین فرق	سراپا تھے دریاے آہن مین غرق	شجاعت و قوی و جری و دلیر
نیستان جرأت کے غرندہ شیر	گلستان ہمت کے روشن چراغ	گل زخم کھا کر ہوے باغ باغ
چمکتے تھے تیرون کے پھل جا بجا	ہوے طائر قیر اُڑ کر ہوا	کہین برق شمشیر کی تھی چمک
کمان کیانی کی ہر جا کڑک	اس شان و شوکت سے لشکر فیروزی اثر روانہ ہوا عقب	

مین پیش خیمہ اور اہل حرفہ مثل بقال و کفاز و حجام وغیرہ یہ شاگرد پیشہ بھی ایک قاعدہ و قرینہ سے
چلے آتے تھے یعنے دھوبی اپنے بیل اور لدیون سے لدے ہوے ایک سمت کو ایک لائن مین جاتے
ہین گاڑیان بقالون کی جنمین غلہ وغیرہ بھرا ہوا اسپر بقال بیٹھے ہوئے چوبرہا گاڑی مین جتا ہوا
گھنٹیان وغیرہ بیلون کے گلے مین پڑی ہوئی ٹن ٹن بولتی جاتی تھین رسالے و پلٹنین وغیرہ کس شان و
شوکت سے چلی جاتی تھین کہ دیکھنے والون پر رعب طاری ہوتا تھا اور دبدبہ صاحبقران کا
دیکھا نہین سکتا تھا بعد تھوڑے عرصے کے نہایت شادان و فرحان شاہزادہ عالیمقدار مقام
صفدریہ مین پہونچے دیکھا کہ سامنے قلعہ صفدریہ معلوم ہوتا ہے مدد ویرانہ پڑا ہے جب متصل در
قلعہ پہونچے تو دیکھا صاحبقران نے کہ ربیعہ بانو بیزار حیرت زدہ در قلعہ پر اسطور سے
بیٹھی ہوا ور راہ تک رہی ہے جیسے کوئی کسی کا انتظار کرتا ہے جیسے ہی شاہزادہ کو دیکھا اُٹھ کھڑی ہوئی
قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے اُٹھکر صاحبقران سے ملی اتنے مین ہشام شاہ و
صفدر شیر دل فرزند ربیعہ بھی سامنے آیا اسنے اسکو گلے لگایا اور ہزارون دعائین شاہزادہ

کو دین کہ خداوند تعالےٰ آپ کی عمر مین ترقی عطا فرمائے اور آپ کا اقبال وجاہ وحشم اور زیادہ روز افزون رہے کہ آپ سے کتصدق مین اپنے فرزند وشوہر سے ملی ورنہ اس ظالم اظلم کے ہاتھ سے کب کے قتل ہو گئے ہوتے کوئی خبر بھی نہ لیتا آپ نے جان بخشی فرمائی صدقے قربان ہوتی تھی اور تحسین وآفرین شاہزادہ کی ہمت وجرأت کی کرتی اور بلا گردان ہوتی تھی شاہزادے نے وہان پہونچکر یہ انتظام کیا کہ قلعہ صفدریہ کو وزیر سرنوآباد کیا اور موافق سابق کے ہشام شاہ کو وہان کا حاکم کیا اور صفدر شیر دل کو اپنے ہمراہ لے کر قصد روانگی کیا اور فرمایا کہ اب ہم یہان سے طرف مقبرہ نوذر اور نگ نشین کے جو کہ بھائی ہشام کا ہے جائینگے ہر چند ہشام شاہ نے شاہزادہ کے ہمراہ رکاب چلنے پر اصرار کیا اور عرض کیا کہ میری خواہش یہی ہے کہ آپ کے قدم مبارک سے جدا نہون اور غاشیہ برداری کرتا ہوا چلون مگر شاہزادہ نے نہ مانا آخر مجبور ہوا اسنے حکومت قلعہ صفدریہ اختیار کی شاہزادہ نے ہشام شاہ کو تو وہین چھوڑا آپ طرف مقبرہ نوذر اور نگ نشین کے جو کہ طلسم مین واقع ہے مع اپنے لشکر اور سردارون کے روانہ ہوے شاہزادہ نہایت عجلت کے ساتھ اُس سمت کو چلا جاتا تھا اور یہی دھن تھی کہ جسقدر ممکن ہو بہت جلد سے مین اپنے نانا کی قبر پر پہونچون اور گرد قبر کے پھرون اور فاتحہ پڑھون راوی بیان کرتا ہے کہ شاہزادہ عالیوقار کی تیز روی کا باعث ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاہزادہ رفیع البخت صاحبقران زمان کو وصیت نامہ اور لوح زمردین اپنے پدر بزرگوار شاہزادہ بدیع زمان سے مل چکی تھی اور یہی وصیت نامہ اور لوح زمردین اپنے خویش بدیع زمان کو دی تھی اور خواب مین یہ کہا تھا کہ یہ طلسم تم سے فتح نہ ہوگا اسکا فاتح تمھارا فرزند رفیع البخت ہے لہذا یہ وصیت نامہ اور لوح شاہزادہ رفیع البخت کو دینا چنانچہ وہ لوح اسکے تسلط مین پڑی ہوئی تھی اور یہ حسب ہدایت وصیت نامہ نانا جان کی قبر پر جاتے ہین کیونکہ منجمد اور وصایا کے جو وصیت نامہ مین مندرج ہین یہ بھی تحریر ہے کہ جب تک تم ہماری قبر پر نہ آؤ گے تب تک تمھین یہ لوح کام نہ دے گی دوسرا سبب تیز روی کا یہ ہے کہ جوش خون بھی ہے کیونکہ نوذر اور نگ نشین اسکے نانا ہین جو کہ بلا قصور ایک جادوگر کے ہاتھ سے مارے گئے ہین الحاصل شاہزادہ والا منزلت کمال عجلت کے ساتھ قطع منازل ومراحل کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ اثناے راہ مین ایک صحراے سبزہ زار ملا یہ مقام عجب فرحت افزا تھا کوسون تک سبزہ لہلہا رہا ہے گلہاے خودرو جابجا عجیب لطف دے رہے ہین تمام صحرا مین گویا فرش زمردین بچھا ہوا ہے درخت میوہ دار اور اشجار خوشبودار بیلا چنبیلی موتیا موگرہ وغیرہ کے جابجا تختے کھلے ہوئے ہین تمام صحرا معطر ہو رہا ہے شاہزادہ کے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے وہ صحرا رشک گلزار ارم ہو گیا ہر شجر فرط خوشی سے نہال ہے گلگون کو شگفتگی کمال یہ نظم حسب حال ہے نظم

سکتہ مین کھڑا ہوا تھا غم شاد	اب ہوگا غم والم سے آزاد	سرسبز ہوا شجر چمن سے
اب ہونگے پھول وہ بھی کھل کے	ہر داغ بدل الم سے لالہ	البتہ ہے خون دل سے تھا لہ
فرقت مین ہمیشہ سسکی سنبل	پر پیچ ہے مثل مار کاکل	ہر دردمند چشم گلرخان ہے

وہ رونق صحن بوستان ہو	سوسن لوچمن مین تھی خموشی	گلریزی وہ بھی اب کریگی
مرغان چمن تجھے نغمہ بھولے	ہو مینلے شگفتہ اب خوشی سے	سبزہ کو خوشی ہوئی یہ تازا
مخمل کا بچھایا فرش ہر جا	صحرا سا لہک رہا ہو	ہر غنچہ و گل مہک رہا ہو
سب کو تو ہوا سرور اسجا	اب نکر روانگی ہو پیدا	فرخ کہ شاہزادہ رفیع البخت

مع اپنے سرداران لشکر کے مرکب پر سوار صحرائے پر بہار کی سیر کرتا ہوا ایک جانب چل نکلا
خیال مین آیا کہ کوئی شخص ادھر سے نکلے تو اُس سے پوچھین کہ یہ کون مقام ہو دیکھا تو سامنے ایک
باغ نظر آیا اسوقت شاہزادہ کے ذہن مین آیا کہ چل کر ذرا باغ کی بھی سیر کرلین مگر فوراً یہ بھی
خیال آیا کہ راستہ کھوٹا ہوگا باغ مین نہ جاؤ یہ پس و پیش تھا کہ سامنے سے ایک باغبان در باغ
سے نکلا لاہور تیز گام جو کہ ہمراہ رکاب تھا اُس سے کہا کہ جاکر اس باغبان کو اپنے ہمراہ لے آ
بس فوراً لاہور حسب الحکم اپنے آقا کے پاسے شاطری مارتا ہوا طرف باغبان کے چلا اور قریب
مین اُسکے پاس پہونچگیا اور اُس باغبان سے لاہور تیز گام نے بزبان شیرین نہایت نرمی سے
کہا کہ ہمارا مالک تم کو بلاتا ہو اُسنے جواب دیا کہ تمھارا مالک و آقا کون ہو اور کہان ہو لاہور نے کہا کہ
دیکھو وہ سامنے مرکب پر سوار کھڑا ہو اور وہ جو بہت سی گرد اڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہو وہ میرے آقا
کا لشکر ہو جو کہ بارہ لاکھ کے جمع سے آتا ہو اور اس لشکر مین بڑے بڑے سردار اور پہلوانان نامی
اور گرامی ہین جب یہ باغبان نے سنا تو بہ جمع در ہمراہ لاہور کے بحضور شاہزادہ عالیشان حاضر
ہوا فرمایا اس سے پوچھو کہ یہ کون مقام ہو لاہور نے دریافت کیا کہ اس مقام کا کیا نام ہو اور
کسنے اسکو آباد کیا ہو باغبان نے عرض کیا کہ آپ شاید مہمان سکے باشندے نہین ہین اس
صحرا سے سبزہ زار کا نام صحرائے نادر یہ ہو اور یہ باغ نادر بیدی کا ہو اور یہان سے تھوڑا آگے بڑھکر
یہ طلسم کا شروع ہو شاہزادہ نے یہ سنکے اس باغبان کو انعام دیا کہ وہ مالا مال ہوکر خوشی خوشی
اپنے باغ کی طرف روانہ ہوا شاہزادہ رفیع البخت اسطرف کو روانہ ہوئے بدرجہ ساعت سے
شاہ صاحبقرانی اس مقام پر آگیا جہان شاہزادہ نے باغبان سے پوچھا تھا صاحبقران
بہت آگے نکل گئے ہین چونکہ یہ مقام نہایت فرحت افزا ہو اور لشکر دو منزلہ طے کرتا ہوا چلا آتا تھا
اور نہایت خستہ تھا اسوجہ سے لشکر نے تھوڑی دیر کے لیے اُس مقام پر قیام کیا جب تک کہ اُس
باغبان کو لشکر کے دیکھنے کا اشتیاق تھا دمبدم در باغ پر آتا تھا اب کی مرتبہ جو آیا تو دیکھا کہ لشکر
آگیا ہو اور سلسلہ برابر جاری ہو سواروں کا تانتا لگا ہوا ہو ہزارہا سوار اُس صحرائے سبزہ زار
مین مرکب دوڑاتے ہوئے اس صحرائے سبزہ زار مین آگئے انمین بہت سے سردار نامی و گرامی
بھی تھے پھر دیکھا غول کے غول پیادوں کے چلے آتے ہین سلسلہ ہو کہ جاری ہو لاکھون
پیادوں کی سپاہ چلی آتی ہو کسیطرح سے سلسلہ آنے کا کم نہین ہوتا ہو باغبان خاموش کھڑا ہوا
دیکھا کیا یہانتک کہ کل لشکر اُس مقام پر آگیا اور بہ سبب تھکی اور کسل زدہ ہونے کے وہان پر
قیام کیا مرزا ان لشکر نے اس مقام کو فرحت افزا دیکھکر نہایت عمدہ جگہ جان اتارنے
ہر جگہ پر موقع محل سے بیلہ چنبیلی موتیا موگرا جوہی و دیگر گلہائے خوشبو کے کھلا ہوا ہو درمانے

سرایک بہت خوش سے معطر ہوگیا روح کو تقویت ہوئی کہین اشجار میوہ دار لگے ہین چرندگی نالیان باغ اثمار سے سرسبز وہ بین شکر صناع حقیقی بین تر زبان ہین سب سردار ایک وجد کے عالم مین اپنی اپنی زبان حیرت بیان سے یہ اشعار پڑھ رہے تھے نظم

لکھون مین قوت نشو و نما کی کیا تاثیر	ہر سبز خال کے دانہ سے سبزۂ خط یار	چمن کی دیدۂ گل نادمیدہ کرتے ہین
مزے اڑاتی ہے کیا چشم دوربین ہزار	ہزار شکر کہ پھولون سے آشیان چھایا	بہت دنون مین بر آئی مراد بلبل زار
بہار نے یہ خزان سے زرد گرمی کی	بچھا دیا ہے گلون کو لباس آتش بار	عجب نہین ہے کہ دہلانے کو بہار چمن
نسیم سبزۂ خوابیدہ کو کرے بیدار	چٹک کے غنچہ اگر شکل طفل نالان ہو	تو نکلے مہر کے پستان سے شیر صبح بہار
بہار گلشن عالم ہے استقبال دل خوش	ہر رنگ شبنم تر ہر ستارۂ سیار	کرن کے تار پہ یون آفتاب اترا ہے
کمند جیسے ہے ہر غنچہ دوت کے لیے تیار	بنے ہین پھول کرن پھول پتے گوٹ	نہال قامت جانان ہے صورت اشجار
پڑے جو رنگ گل تر کا عکس دریا مین	صدف مین دانۂ مرجان بنے ہین ثمر شہوار	کل سردار و کل لشکریان بیشمار

سیر سبزہ زار کرکے نہایت خوش و محظوظ ہوئے اور طبرالطبرالتعجب ہین آکر اس باغبان سے پوچھنے لگے کہ کیون بھائی ادھر سے کوئی شہسوار گیا ہے کہ وہ صاحبقران ہے اور ہمارا مالک و آقا ہے اُسنے کہا کہ ہان ایک شہسوار عالیمقدار اور ایک شخص رکاب تھامے ہوئے اسطرف کو گیا ہے بلکہ جو پیدل تھا اُسنے ہم کو تتق گرد دکھلا کر کہا بھی تھا کہ وہ دیکھو لشکر ہمارے صاحبقران کا آتا ہے اس جواب کے باغبان نے کہا کہ آگے تھوڑی دور پر دہانہ طلسم کا ملے گا وہ شاہزادہ ہم کو اقبال مند معلوم ہوتا ہے اگر تم لوگ اُسکے ساتھ مین چلے جاؤ گے تو خیر گرد تم سب کا بغیر شاہزادہ جانا غیر ممکن ہے بس یہ خبر وحشت اثر سننے سے خوشی مبدل برنج ہوئی اور تمام لشکر نہایت پریشان ہوگیا اسوقت سب سردارون کی یہ رائے ہوئی کہ یہان سے بہت تیز مرکبون کو دوڑاؤ جب شاہزادہ بچاوے تو وہان روک لیا جائے تاکہ جو پیدل چلے آتے ہین وہ بھی ہمراہ صاحبقران ہوجائین یہ رائے اُس باغبان نے بھی سُنی اور کہا تم ٹھہراؤ نہین سب کے سب ساتھ پہونچ جاؤ گے مگر اتنا کرو کہ جسقدر سوار ہین وہ تو اُدھر سے جائین جسطرف شاہزادہ گیا ہے اور جسقدر فوج پیادہ پا ہے وہ بائین طرف تھوڑی دور پر ایک ٹیکرہ ہے اُدھر سے جائے اور جب ٹیکرے پر پہونچ جائین تو سامنے کو اُسکے نیچے ایک نشیب ملے گا بلا تامل نشیب مین اتر جائین بعد طے ہوجانے نشیب کے پھر راہ ہموار ملے گی اور آگے بڑھکر شاہزادہ سے ملاقات ہوجائے گی اور تم لوگ اور گھوڑے برابر پہونچو گے چونکہ باغبان سب کو راستہ کو معلوم ہوا لہذا سب نے اُسکے کہنے پر عمل کیا اور کل پیدل اُسیطرف سے گئے نتیجہ باغبان کے بتانے کا یہ ہوا کہ صاحبقران جلد طلسم مین قدم رکھنے نہین پائے تھے کہ سوار و پیدل اور تمام باربرداری ایک وقت مین پہونچگئی صاحبقران نے متعجبانہ سرداروں سے پوچھا کہ تم اتنی جلدی کیونکر آگئے اور اُسپر طرہ یہ ہوا کہ پیدل و سوار دونون اسقدر جلد ایک وقت مین ہم سے مل گئے تب سردارون نے باغبان کا کل قصہ بیان کیا اور سوارون نے پیادہ تیز روی سے ساتھ آنا اور پیدلون کا دوسرے راستہ سے تا صاحبقران سے بیان کیا انکو بڑا تعجب ہوا اور فرمایا کہ بھائی ہم کو بھی تو باغبان ملا تھا اور اُسنے کہا تھا کہ

تھوڑے عرصہ مین داخل طلسم ہوگئے یہ باتین کرتے ہوے سردارون سے چلے جاتے تھے کہ سامنے سے ایک مینار سنہرہ مجلل جھلکرتا ہوا نظر آیا جب قریب گنبد مرکب شاہزادہ کا پہونچا تو کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ شاہزادہ مرکب سے نیچے اُتر گیا ہوا شہزادہ کا اُترنا تھا کہ کل سردار گھوڑون سے اُتر کے ہمراہ شاہزادہ ہوگئے اب بخوبی تمام مقبرہ معلوم ہونے لگا کہ نہایت عمدہ اور صنعت کا بنا ہوا نظر آتا ہے صاحبقران نے کسی آیندو روند سے پوچھا کہ یہ مقبرہ کس کا ہے لوگون نے دیکھکے صاحبقران سے کہا کہ شاید آپ تازہ وارد ہین اسیوجہ سے پوچھتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ ہان صدہ گیرون نے کہا کہ یہ مقبرہ نوذر اور نگ نشین کا ہے بہت صنعت کاری سے نوذر نے اسکو تعمیر کرایا تھا چند سردارون حاکمون نے اسکے کھولنے مین کوشش بلیغ کی لیکن کسی کوشش کارگر نہ ہوئی سب مجبور ہوگئے یہان کے باشندون سے سنا گیا ہے کہ نوذر اور نگ کا نواسہ بدیع الملک کا فرزند شاہزادہ رفیع البخت کہ وہ اس طلسم کا فاتح ہے اس سے یہ دروازہ کھلے گا بس یہ سنکر صاحبقران نے ایک نعرہ مار کر گریبان چاک کیا بعدہ مقبرہ کا طواف کیا دروازہ کیطرف شاہزادہ آیا دروازہ پر ہاتھ رکھا اور قصد دروازہ کھولنے کا کیا فوراً دروازہ کھل گیا اہالیان مقبرہ جو کہ قریب و جوار مین رہتے تھے انمین ایک شور برپا ہوگیا کہ فاتح طلسم آگیا دروازہ مقبرہ کا کھل گیا اب دیکھیے کیا ہوتا ہے شاہزادہ اندر پہنچے گیا سامنے کیطرف نوذر اور نگ نشین کی قبر پہ بیٹھا اور قبر سے لپٹ کر اسقدر رویا کہ غش آگیا اسی غش کی حالت مین نوذر اور نگ نشین تشریف لائے اور شہزادہ کو گلے سے لگایا اور بہت تشفی دی اور فرمایا کہ تم ٹھہرو تمہین اس طلسم کے فتاح تمہین ہو یہ جو ہمارے پاس تختی زمردین ہے اسپر لکھا ہے کہ تم اور تمہارا ہمنی کرنت چلے جانا آگے بڑھکر اس لوح کو دیکھنا اور جو کچھ تختی زمردین پر لکھا ہے اسپر عمل کرنا اسمین فرق نہ کرنا یہ کہکر نوذر اور نگ نشین نظرون سے غائب ہوگئے شاہزادہ کی آنکھ کھل گئی دیر تک رنج و صدمہ کرتا رہا اور قبر پر بیٹھے رہے بعد افسوس اور ملال کرنے کے صاحبقران برج سے باہر تشریف لائے سرداران صاحبقران منتظر تھے جب شاہزادہ اپنے مقام پر آیا داروغہ توشہ خانہ کو بلاکر پوشاک بدلی مرکب پر سوار ہوے اور سرداران لشکر کو حکم دیا کہ کسی اچھے مقام پر جہان سبزہ زار ہو وے اور گلہ یمین ہون اور جملہ سامان راحت ہو وہان خیمہ ہمارا برپا کیا جاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا حسب الحکم صاحبقران لاہور تیز گام عیار نے ایک مقام عمدہ تلاش کرکے خیمہ صاحبقران نصب کرایا اور داروغہ اصطبل کو حکم ہوا کہ آب و دانہ گھوڑون کو دیا جاوے چنانچہ صاحبقران کی موجودگی مین سب انتظام لشکر کے قیام کرنے کا ہوگیا اسوقت صاحبقران نے اپنے عیار لاہور تیز گام کو اپنے ہمراہ لیا اور تختی زمردین کو گلے مین ڈالکر بہت ہوشیاری سے دونون آدمی مقبرہ کی داہنی جانب کو چلے جب ایک صحرا مین پہونچے وہان پر انکو یہ خیال آیا کہ نانا جان نے فرمایا تھا کہ درمیان صحرا جب پہونچنا تو اس لوح زمردین کو ملاحظہ کرنا جو حکم دے اسپر عمل کرنا شہزادہ نے فوراً لوح کو ملاحظہ فرمائی اسمین یہ نکلا کہ اے شہزادے جب تم اپنے ہمراہ عیار کو لے کر چلو اور درمیان صحرا کے پہونچو تو تھوڑی دور سامنے کو جانا وہان ایک بن ملے گا اسکا نام بن مقیشہ ہے

وہان حال کھلے گا جب شاہزادہ اُس جگہ پر پہونچا تو دیکھا کہ ایک ٹیکرہ اونچا مثل پہاڑ کے ہے وہانپر
کچھ لوگ بستے ہین اور وہ لوگ کرن پوش کھلاتے ہین جب شہزادہ اُس مقام پر پہونچا تو دیکھا تب
قضا کا مقام ہے اسکے چہار طرف گلہائے رنگارنگ شگوفہ ہائے بوقلمون چشمہ ہائے صاف و شیرین
جاری ہین باغبان ازل کی قدرت کی ہر چہار سمت گلکاری ہے طائران نغمہ سرا چہچہہ زن گلہائے
خودرو سے دامن کوہ رشک گلشن جابجا کبک خوش رفتار خرامان کہین طاؤس رقصان ہر سر کوہ
ہزار ہا درختہائے میوہ دار بار اثمار سے جھکے ہوے یا صنعت باغبان قضا و قدر ہین ادب چوم
رہے ہین وہان کے باشندہ خوش و خرم ہین یہ واقعہ جو صاحبقران کے عیار لاہور تیز گام نے دیکھا
عرض کیا کہ یہ بھید یہانکا قیام کرنے سے ہے گا اگر حضور یہان پر ایک روز قیام کرین تو سب
حال کھل جائے صاحبقران نے فرمایا کہ بہتر ہے پس دونون ایک محفوظ جگہ تجویز کرکے بیٹھ رہے
شام ہوگئی جب آفتاب غروب ہوگیا تو لاہور نے دیکھا کہ پہاڑ کے پہلو سے بائین طرف نشیب
سے ماہتاب نکل رہا ہے اور اسکی روشنی بدفعات بڑھتی جاتی ہے اور جون جون روشنی بڑھتی جاتی
ہے دون دون غل واہ خداوند حسین الزمان واہ خداوند حسین الزمان کا بلند ہوتا جاتا ہے اور
چارونطرف جو درخت ہے اُس مقام پر ہین اور اُنپر چھوٹے چھوٹے جانور پر مار بیٹھے ہین وہ سب کے
سب اپنے اپنے طریقہ پر خوش الحانیان کر رہے ہین اور پرون کو گردش دے رہے ہین شب
بھر اس تماشے کو صاحبقران اور لاہور دیکھتے رہے جب وقت قریب صبح کے پہونچا لاہور تیز گام
پیچھے سے طرف اُس نشیب کے جہان سے ماہتاب طالع ہوا تھا گیا اور وہان جاکر بیٹھ رہا دیکھا
اسنے جسکہ بالکل وقت غروب ماہ قریب آگیا کہ بہت ہی قریب اُس نشیب کی جانب ایک
چاہ عمیق بنا ہوا ہے اسمین یہ ماہتاب غروب ہوگیا یہ دیکھکر لاہور صاحبقران عالیشان کے
پاس چلا آیا اور جو جو کیفیت کہ لاہور نے دیکھی تھی صاحبقران سے بیان کی صاحبقران نے
فرمایا کہ پھر کیا ہوگا لاہور نے عرض کہ حضور صبح کو کچھ بندوبست اسکا کیا جائے گا صاحبقران
والاشان خاموش ہو رہے جب صبح ہوئی اور دن کچھ رات شام قریب آئی اُسوقت صاحبقران
عالیشان کو اپنے ہمراہ لے کر لاہور تیز گام عیار قریب چاہ آیا اور دونون آدمی آڑ مین بیٹھ رہے
یہان تک کہ شام ہوئی اور روز اول کے موافق ماہتاب نکلا اور صدائے خداوند حسین الزمان
بلند ہوئی اُسوقت لاہور تیز گام نے صاحبقران زمان سے عرض کیا کہ یا صاحبقران آپ
ماشاءاللہ تنہ زور ہین لہذا ایک بہت بھاری پتھر اُسکے منہ پر رکھدیجیے پھر سب حال آپ پر
بخوبی کھل جائے گا چنانچہ شب کو صاحبقران زمان نے ایسا ہی کیا کہ ایک بہت بڑی چٹان کو
بزور صاحبقرانی اُٹھا کر چاہ کے منہ پر رکھدیا بعد پتھر رکھنے کے شاہزادہ والا مقام اور
لاہور تیز گام دونون ایک گوشہ مین پوشیدہ ہوگئے جب زمانہ طلوع آفتاب کا قریب
آیا اور ماہتاب عنقریب ہے کہ غروب ہوجاے شاہزادہ والا ہور جاے محفوظ سے بیٹھے
ہوے تماشا دیکھ رہے تھے کہ ماہتاب نقلی زور مین کنوین کے اندر چلا چونکہ منہ کنوین کا
بند تھا ماہتاب مصنوعی نے جو کہ شیشہ کا سحر کے زور سے بنا ہوا تھا اُس پتھر سے جو کہ

جادو کے قلعہ پر بطور سرپوش کے تھا اس زور شور سے ٹکر کھائی کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا چونکہ شیشہ کا تھا
اسکے اندر سے شرارے نکل نکل کر بلند ہوئے اور بعد اسکے بہت تیزی سے منتشر ہو کر
سارے بن کو جلا کے خاک سیاہ کر دیا بعد جل جانے جنگل کے فوراً دریا بار جادو کہ اسی کا پیشتر
تھا موجود ہو گیا اور چالیس ہزار فوج جادوگرون کی ہمراہ دریا بار جادو کے تھی جسمین کہ بڑے بڑے
زبردست ساحران غدار و افسونگران نابکار تھے ہر ایک ساحر کاندھون پر جھول لٹکائے
ہوئے جسمین اشیاء سحر مثل رائی و سرسون و ماش و کالے دھتورے کے بیج وغیرہ کے موجود
تھے ہر ایک کی پیشانی پر سیندور کا ٹیکا لگا ہوا بازو پر نیلا ڈورا بندھا ہوا ہاتھ مین ترسول و پنسول
لیے ہوئے بہت چست و چالاک چالیس ہزار کے چالیس ہزار مسلح اور جمل سب کے سب
کنارے دریا کے موجود ہوئے یہ جو صاحبقران نے دیکھا فوراً لاہور تیز گام کو حکم دیا کہ جلد تر جاؤ
ہمارے لشکر مین خبر کرو اور ہماری طرف سے حکم دو سرداران لشکر کو کہ طیار ہو کر بہت جلد ہمارے
پاس پہونچین یہ حکم سنتے ہی لاہور تیز گام روانہ ہوا اور پاے شباطی مار کر لشکر مین پہونچا
اور کل سرگذشت سرداران لشکر سے بیان کی سب سردار مع لشکر کے سنتے ہی اس خبر وحشت اثر کے
روانہ طرف مقام مقصد کے ہوئے دو منزلہ لیے بہت جلد خدمت مین شاہزادہ کی پہونچے
وہان پہونچکر خیمہ آراستہ کیے لئے اسلحہ حرب و ضرب بعقل و معقول ہونے لگے سب مستعد
بجنگ تھے کہ اس درمیان مین ایک نامہ بر دریا بار جادو کیطرف سے نامہ لے کر صاحبقران
کی خدمت مین حاضر ہوا دربان نے اطلاع کے آنے کی خبر کی صاحبقران نے سامنے بلا کر
ایلچی کو مال وزر سے مستغنی کیا اور نامہ اسکے ہاتھ سے لے کر میر منشی کو دیا اسنے لفافہ کو چاک کر کے
روبرو ے صاحبقران باآواز بلند پڑھا اسمین لکھا تھا کہ شاہزادہ رفیع البخت اگر تم کو مہماں
کی خواہش ہو تو ہم سے لے کر اپنی طرف کو چلے جاؤ ورنہ بہت پچھتاؤ گے اور اچھا نہ ہوگا جب
صاحبقران نامہ سن چکے تو اس ایلچی سے کہا کہ جب تک اس طلسم کو خاک سیاہ نہ کر لونگا تجھے چین
نہ پڑے گا اور جواب نامہ جنگ ایلچی کو دے کر رخصت کیا جب ایلچی نے دریا بار جادو کیخدمت
مین پہونچکر جواب نامہ دیا تو کچھ زبانی بھی کہا جسکے سننے سے دریا بار کو غصہ آیا اور چہرہ مبارک
ہو لیا اپنی فوج کو حکم دیا کہ طبل جنگ بجے بمجرد حکم دینے کے طبل جنگ بجنے لگا ساحران غدار
سحر و ساحری کی نئی نئی چیزین طیار کرنے لگے چوچاپاٹ ہونے لگا صحرا مین حصار ہونے لگا سر سونکے
دانے پھٹ کٹیا پھول خون خوک کے چھینٹے رائی کے دانے وغیرہ پھینکنے لگے رات بھر سامان سحر ہوا کیا
ادھر صاحبقران نے فرمایا کہ بفضلہ تعالے بجے ہمارے یہان بھی طبل جنگ بیدرنگ بے وقفہ
افسون و نیرنگ ادھر بھی طبل جنگ بجنے لگا اور سرداران لشکر تیاری جنگ مین مصروف ہوئے درستی
سامان جنگ کرنے لگے انکو تو یہان تیاری جنگ مین مصروف رکھا جاتا ہے اسکا بیان موقع پر کیا جائے گا

اب چند کلمہ داستان شوکت بیان در دریاے فتوت نجم سپہر صولت یعنے اسد بن کرباط کے بیان کرتے ہین

مجلس آرایان ماتم و محفل مرتبہ نویسان داستان رنج و الم اس واقعہ عبرت آگین کو اسطرح معرض بیان مین

لاتے ہین کہ جسوقت شاہزادہ اسد بن کرب دلاور مع عضنفر بن اسد و معروف بن اسد و اسد ثانی قلعۂ ذوالامان مین دفن و کفن رسوم و ماتم خاتونان معظمہ سے فراغت حاصل کر چکے تو بہ تصد نصرت صاحبقران زمان یعنے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان جانب طلسم نہ طاق روانہ ہوئے طی مراحل و قطع منازل کرتے چلے جاتے ہین لیکن وہ صورتین جنکو خاک مین ملا کر آئے ہین نگاہونکے پیچھے پھر رہی ہین کسیطرح صدمہ کم نہین ہوتا جسوقت ان کا خیال آتا ہے آنکھون سے آنسو جاری ہوتے ہین اشعار عبرت آمیز و غم انگیز زبان پر جاری ہوتے ہین اشعار

ایک دن آخر یو سب اٹھ جائینگے	کچھ نہ نیک و بد سوائے جائینگے	مال و منصب کے نہین جائینگے چھوڑ
رشتۂ الفت کے نہین جائینگے توڑ	خویش و بیگانہ کوئی جاوے ساتھ	یک بیک رہجائینگے مل ملکے ہاتھ
چشم عبرت سے ذرا دیکھو یہان	حضرت آدم سے لے تا این زمان	کیا ہوے وہ بادشاہ نامور
کیا ہوے وہ اہل جاہ و اہل زر	کیا ہوا اسکندر صاحبقران	کیا ہوا جمشید دارائے جہان
کیا ہوا قارون و کسریٰ کیقباد	کیا ہوا نمرود اور شداد عاد	کیا ہوا رستم ہوا کیخسرو زال
کیا ہوا وہ کر و فر وہ جاہ و مال	کیا ہوے حضرت سلیمان نامدار	کیا ہوا وہ ملک و مال بے شمار
کیا ہوے یوسف عزیز دوجہان	کیا ہوے یعقوب پیر نالوان	چھوڑنا دنیا کا اک دن ہے ضرور
چار دن کو رنج ہو یا ہو سرور	رنج دنیا کا تحمل کیجیے	عیش باقی کو عوض مین لیجیے
جبکہ مرنا ہے مسلم دوستو	ہے برابر تخت ہو یا خاک ہو	جتنے قول و فعل ہین ہو خوش خصال
حشر مین ہر ایک کا ہوگا سوال	ہو سکے جتنی کرو تم بندگی	تا نہ ہووے حشر مین شرمندگی
زندگی مقصود ہر بندگی ست	زندگی بے بندگی شرمندگی ست	دیگر قطعہ سکندر گر بیا جہان ز پیش تا جوتا لب گور
صدا یہ کانون مین پہونچی دہان تربت سے	کہا نہ کیجیے گام و رسن سے معاش	یہان کی ہوگی مسافت جیسی تجارت سے

اس اس طرح کے اشعار عبرت آثار زبان پر جاری دلپر غم و رنج طاری اسی حالت بیقراری گریہ و زاری مین مع لشکر بسیار و فوج جرار بیابان رمانیہ مین پہونچے شام ہو چلی تھی منزل کے چہار طرف خیمے تنا تین چوبداریان بارگاہ مستادہ ہوگئین لشکر اتر پڑا جس مقام پر سناٹا تھا اور مقام ہو تھا وہان کٹورہ کھنکنے لگا گشت طلایہ کا پھرنے لگا آوازین بیدار باش و ہوشیار باش کی بلند ہوئین لشکر کے سوارون نے مرکبون کو باندھ دیا جا بجا آگ روشن تھی کھانے پکے رہے تھے بازار کھلا ہوا تھا دوکانین لشکر کی آراستہ ہوگئی تھین جنگل مین منگل نظر آتا تھا اسد دلاور نے اور انکے فرزندون نے ایک مسجد کر یاس مین نماز پڑھی فریضہ مغرب ادا کیا فراغ حاصل کرنے کے خاصہ تناول کیا اور اپنے اپنے خوابگاہ مین جاکر آرام لیا سپاہی بھی رہروی سے مضمحل ہو گئے تھے سو رہے اتنا بڑا لشکر اور سوا طلایہ کے سواردن کے کوئی بیدار نہ تھا ہر طرف نفیر خواب بلند تھی قیامت کا سناٹا تھا دشت مین ہوا کا سناٹا دلون کے پار ہوا جاتا تھا درندون کی ہولناک آوازین دلون کے دہلانے کو قیامت کا اثر رکھتی تھین غیر مقام کا قیام ہر وقت انواع و اقسام کی فطرت کا اندیشہ پیدا کرتا تھا لیکن اسد غازی کے ملازم شیر کا دل گردہ رکھتے تھے جو چند سوار اتنے بڑے لشکر کی حفاظت کر رہے تھے اور سونے والے

بھی ایسے ہی جری تھے جو بیخوف اسطرح آرام کر رہے تھے جیسے کوئی اپنے گھر مین اطمینان سے سوتا ہو الغرض اسی عالم مین وہ رات بسر ہوئی اور چرخ نیلی پر سپیدہ سحری نمودار ہوا سیاہی شب رفتہ رفتہ کم ہونے لگی نور صبح نے ستارون کی روشنی کو شرمندہ کیا نسیم نے تھپیڑے دے دیکر شمعون اور چراغون کو گل کرنا شروع کیا یہانتک کہ نماز صبح کا وقت بھی نکل گیا اور ان سونے والون کو ہوش نہ آیا گشت کے سوارون کا یہ منصب نہ تھا کہ وہ سوا اُن لوگون کے کسی کو جگا دیتے جو پہرہ بدلانے والے تھے شان جگائے ہوے لوگون کا یہ فرض تھا کہ وہ کسی دوسرے جرگہ والون کو بیدار کرتے اُن لوگون کے علاوہ دربان باریدار وغیرہ کسی کو ہوش نہ تھا کہ خود مشغول نماز ہوتے یا اپنے اپنے مالکون کو ہوشیار کرتے جسوقت آفتاب عالمتاب افق سے نمودار ہوا اور روشنی پھیلی بہت سے لوگون کو شعاع نے دست اندازی کر کے جگایا ماتھون پر پسینا آیا تو چونکے اب ایک نے دوسرے کو بیدار کیا یہانتک کہ کوئی دو گھڑی دن چڑھے خود اسد غازی کی آنکھ کھلی دیکھا تو باریدار اسوقت تک غافل سو رہے ہین نہایت برہم ہوے اور ملازمون کو جگا کر بہت خفا ہوے کہ وقت فریضہ سحری کا گذر گیا لاؤ آفتابہ کو کہ وضو کر کے قضا ادا کرین یہ بوجھا اپنے سر رکھنا اچھا نہین اسلیے کہ یہ دنیا فانی ہے دم بھر کا بھروسا نہین کیا معلوم کسوقت سفر ہو شعر موت کو دور نہ سمجھے وہ بشر عاقل ہے + قبر مین سوتا ہے تکیہ مین کفن پاس رہے + اگرچہ سن اس دلاور کا وہ ہے کہ حرارت تشریف لے جاتی ہے لیکن یہان ابتک وہی غصہ ہے ویسے ہی تیور ہین یہ جوان اسم با مسمےٰ ہے طاقت جرأت ہمت کسی چیز مین فرق نہین ہے + دم کے دم مین گھوڑے اور جلدی سے تسلہ آفتابہ لے کر حاضر ہوے اس دلاور نے وضو کر کے قضا کو ادا کیا اور وظیفہ پڑھتے ہوئے خیمہ سے نکلے سامنے سے غضنفر بن اسد اور معروف بن اسد اور اسد ثانی حاضر ہوے تسلیم بجا لا کر عرض کی کہ ہم نے سُنا ہے اس صحرا مین شکار کثرت سے ہے اگر آپ جارہے دین تو ہم جا کر شکار کھیلین یا آپ خود بھی تشریف لے چلیے فرمایا کہ بھئی ہان پرایا صید کیا ہوا حلال جانور بھی مکروہ معلوم ہوتا ہے ہر چند کہ خداوند کریم نے تمکو انسان کا جامہ عنایت کیا ہے جو مخلوقات مین سب سے افضل ہے مگر میرے نام نے اتنی تاثیر پیدا کی ہے کہ بعض حرکات میرے اُسی سے مشابہ ہین جو میرا ہمنام ہے یعنے جسطرح شیر دوسرے کے شکار سے نفرت کرتا ہے میری بھی وہی حالت ہے معروف بن اسد نے غضنفر دلاور و اسد ثانی کیطرف دیکھا جس سے یہ مطلب تھا کہ ماشاء اللہ اس سن مین یہ باتین لیکن یہ لوگ کیا جواب دے سکتے تھے سوا بجا و درست کے غضنفر بن اسد نے کہا کہ پھر بسم اللہ آپ بھی تشریف لے چلیے اسد غازی نے مرکب طلب کیا سائیس گھوڑا لا کر سامنے لایا شاہزادہ اسد دلاور مرکب پری پیکر پر سوار ہوا فرزند ارجمند بھی اپنے اپنے گھوڑون پر بیٹھے اور باگین اُٹھا دین جانب دامنہ کوہ روانہ ہوے چند قدم اپنے لشکر کی حد سے نکلے ہونگے کہ دیکھا کوہ کی جانب سے صدہا آہو غول کے غول غٹ کے غٹ پرے جماعتے ہوے اسیطرف چلے آتے ہین اور تمام دامن کوہ کے بھی آہوؤن سے بھرے ہوے ہین

غضنفر بن اسد نے کہا کہ آج تو اتنا شکار نظر آیا ہے کہ یقین ہے تمام لشکر کھائے اور بچ رہے ہم نے اپنی عمر مین اسقدر آہو کسی صحرا مین کبھی نہین دیکھے اسد دلاور نے فرمایا کہ تم نے کیا ہم نے بھی نہین دیکھے ہر چند کہ ہم سوا صحرا کے لشکر یا شہر مین بہت کم رہے اور اکثر صید و شکار مین وقت صرف کیا اور سن بھی تم سے زیادہ ہے لیکن اتنے آہو اور ایسے بیخوف نہین دیکھے دیکھو تو اسطرف چلے آتے ہین جیسے پالو ہوتے ہین یکایک ایک آہو سیاہ رنگ کہ قد اسکا بہت بڑا تھا اور سب آہوون کے آگے آگے تھا کچھ اپنی زبان بے زبانی مین کہا ہوا جسکے بعد تمام وہ آہو بھی جو دامنہ کوہ مین تھے صحرا مین آ گئے اور غول باندھ کر چیخنے اور غل مچاتے ہوئے چلے غضنفر بن اسد نے کہا کہ مین جانتا ہون یہ آہو آزار رسان ہین اور یہ قصد ایذا رسانی آتے ہین ورنہ آہو شکاری کو خوب پہچانتا ہے ذرا سی جھپک دیکھ کر بھاگتا ہے یہ جو جمع کر کے چلے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ ارادہ فاسد رکھتے ہین اور قد و قامت مین بھی یہ ہرن معمولی آہوون سے بڑے معلوم ہوتے ہین اسد دلاور نے فرمایا کہ نہین ایسا نہین ہے آہو کوئی درندہ کی قسم نہین ہے آب و ہوا کی تاثیر ہے کہین کے باشندے قوی ہوتے ہین کہین کے ناتوان ہوتے ہین شاید اس صحرا کی ہوا عمدہ ہو یا آہوون کے حق مین بہتر ہو اسوجہ سے یہ آہو قوی ہین اور مجھ سے پوچھو تو یہ کسی کے ستائے ہوئے معلوم ہوتے ہین اور اسطرح شور کرتے چلے آتے ہین جیسے کوئی کسی کے پاس فریادی آتا ہے انھین آنے دو دیکھو تو ماجرا کیا ہے غضنفر خاموش ہو رہا دیکھا اسد نے کہ تین آہو بہت بڑے بڑے قد و قامت کے ایک آہو کے سر پر تین شاخین بیچ کی شاخ پہلو کی دونون شاخون سے زیادہ بلند و نیز رگ تھا ان تینون آہوون نے قریب پہونچکر دامن اسد دلاور کا دانتون سے پکڑ لیا اور اپنی طرف کھینچنے لگے اور تمام آہوون نے چہار طرف سے غرغہ کر لیا شور کرتے تھے اور غل مچاتے تھے جو قریب تھے وہ پانون پر منھ رگڑتے تھے اور وہ تینون آہو ان دراز قد دامن دار دانتون سے پکڑے ہوئے اپنی طرف کھینچتے تھے اور گردن کے اشارہ سے بتاتے تھے کہ اسطرف چلیے لیکن آہوون کی زبان انسان کیونکر سمجھے ہر چند انھون نے اظہار حال کا کوئی پہلو اٹھا نہین رکھا لیکن کسی کی سمجھ مین نہ آیا دوہا حسب حال دوہا کا کہون کا سے کہون کون سو کو پتیاسے + گونگے کا سپنا بھیو سمجھ سمجھ پچتاسے + ادھر تو وہ آہو سر بسر منھ اسد دلاور کا دیکھ رہے ہین ادھر اسد غازی کی یہ حالت ہے کہ صورت اُن آہوون کی دیکھکر دل بیٹھا جاتا ہے کلیجہ منھ کو آیا جاتا ہے لیکن عجب پریشانی کی حالت ہے اور الجھن ہے سمجھ مین نہین آتا کہ کس سے دریافت حال کرین کیونکر اپنی زبان کو سمجھین انجام کار وقت ان آہوون کے جانے کا آ گیا جسکے بعد یہ ٹھہر نہین سکتے تھے جاتے وقت بھی انھون نے کئی مرتبہ گردن سے اشارہ کیا مگر مفہوم انکے اشارہ کا ذہن مین نہ آیا آخر کار یہ سب کے سب دامنہ کوہ کی جانب روانہ ہوئے اور تھوڑے عرصہ کے بعد نظرون سے غائب ہو گئے جسوقت سے یہ آہو رخصت ہوئے اسد کے قلب کی عجیب حالت ہو گئی دل بھر آیا چلا چلا کر رونے لگے جیسے کوئی شخص اپنے رفیق دیرینہ سے بچھڑ جاتا ہے اسد ثانی نے عرض کی کہ قبلہ و کعبہ آپ کی یہ کیا حالت ہے دلکو سنبھالیے یہ صحرا کا معاملہ ہے خدا جانے کیا اسرار تھا آپ لیون پریشان

ہوئے ہین اسد غازی نے کہا کہ تم نہین جانتے ہو یہ آہو ہرگز آہو نہین ہین انکی حرکتین السلام لوسے
مشابہ ہین کبھی بھی دیکھا یا سنا ہوگا کہ آہوان صحرائی نے کسی شکاری کا دامن پکڑا ہو اور اپنے جانب کھینچا ہو
اور پچھاڑ مارے بھی انھون نے کہے جنھین ہین نہین سمجھا الحاصل شاہزادہ اسد بن غرب دلاور نے
حکم دیا کہ خیمے اسی جا برپا ہون حسب ارشاد خادمون نے اسی مقام پر خیمے نصب کر دیے اول خیمہ
اسد غازی کا استادہ ہوا اسد داخل خیمہ ہوئے اور چونکہ ہنوز اور خیمے نصب نہین ہو چکے تھے اپنے
فرزندون سے کہا کہ بھئی آو جبتک تمھارے خیمے استادہ کیے جائین یہین بیٹھو تینون فرزند حاضر
ہوئے یہ چارون باپ بیٹے ایک سایک دنگل پر بیٹھے اسد غازی کو سوا ان آہوون کے ذکر کے
اور اپنی حالت پر افسوس کرنے کے دوسرا ذکر نہ تھا ایک مرتبہ کچھ خیال آگیا اور معروف بن اسد
سے کہا کہ ہان بھئی تم نے مجھ سے درویش ذوالکمال کا ذکر کیا تھا اور اسکی بہت کچھ تعریف بیان کی تھی
کہ وہ درویش اسم باسمے ہین بڑے بڑے کمال انمین ہین بھلا اگر انکو کسی مقام پر بلانا چاہو اور
ملاقات کرنا چاہو تو ہو سکتا ہے اسد ثانی نے عرض کیا کہ آپ نے خوب یاد دلایا انھون نے
خود مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر کوئی وقت تشویش و تردد کا پیش آجائے تو مجھے طلب کرنا مین
آونگا اور حال راز سربستہ کا بیان کرونگا اور چلتے وقت مجکو ایک تعویذ بھی دیا تھا کہ جسوقت
اسے خوشبو دے کر منھ کی بھاپ دوگے مین فوراً آکر مہو نچونگا اسد غازی نے فرمایا کہ ضرور انھین
بلاؤ اور حال ان آہوؤن کا دریافت کرو اسد ثانی نے عرض کی بہت خوب ابھی اور ایک
خواص سامنے دست بستہ استادہ تھا اُس سے فرمایا کہ خیمہ ہمارا استادہ ہو گیا اُسنے عرض کی کہ جی
ہان بس اسد ثانی اسد دلاور سے رخصت ہو کر اپنے خیمہ مین داخل ہوئے معروف بن اسد
غضنفر بھی بیٹھے رہے الغرض اسد ثانی نے اپنے خیمہ مین آکر ایک گوشہ کیطرف فرش سفید بچھوایا
اور منقل آتشین منگوا کر رکھے اُس منقل پر لوبان و مشک و عنبر و اگر وغیرہ ڈالا اور دھونی دے کر
بازو پر سے تعویذ کو کھولکر دھن کی بھاپ دی اور کہا کہ اے شفیق دیرینہ اسوقت مین آپکی زیارت کا
مشتاق ہون تشریف لائیے اور اپنا دیدار دکھائیے ہنوز یہ الفاظ زبان سے ختم نہ ہوئے تھے کہ
سلام علیک کی آواز آئی اسد ثانی نے علیک السلام کی آواز دے کر جو گردن اٹھائی دیکھا کہ درویش
ذوالجلال سر پر عمامہ سفید باندھے ہوئے عبائے سیاہ دوش پر ہاتھ مین ایک جریب چلے آتے ہین
اسد ثانی تعظیم کو اٹھ کھڑے ہوئے اور شاہ صاحب سے بغلگیر ہوئے شاہ صاحب آکر اُسی فرش
سفید پر بیٹھے جو آگے واسطے اسد ثانی نے پہلے سے بچھوا رکھا تھا شاہ صاحب نے پوچھا کہ مزاج کیسا ہے
اسد ثانی نے عرض کیا کہ شکر ہے پروردگار عالم کا آپ کے مزاج وہاج سے آگاہی کی آرزو تھی مین نے
سخت تکلیف دی کہ آپ کو بلا لیا نہین معلوم کس حالت اور کس کیفیت مین آپ ہونگے درویش نے
کہا کہ مجھے سوا عبادت باری تعالے کے کام ہی کیا ہے اسد ثانی نے کہا کہ یہ سب سے بڑا کام ہے ایسے
کام مین حارج ہونے والا کفر کا درجہ رکھتا ہے مین آگاہ نہ تھا کہ اسوقت بھی آپ مصروف
عبادت رہتے ہین اگر خیر جسواسطے مین نے تکلیف دی ہے وہ بھی ایک امر ضروری اور کار ثواب تھا
شاہ صاحب نے کہا کہ بیان کرو اسد ثانی نے کہا کہ والد ماجد آپ کی ملاقات کے مشتاق تھے

اور اکثر مجھ سے فرمایا کرتے تھے کہ کیونکر درویش ذوالکمال سے ملاقات ہو مین نے عرض کر دیا تھا انھون نے فرما دیا ہے کہ بغیر ضرورت کے مجھکو تکلیف نہ دینا اسلیے کہ میری عبادت مین حرج ہوگا لیکن اس صحرا مین پہونچکر ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ عقل دنگ ہوگئی اور وہ اسرار ہم مین سے کسی کے ذہن مین نہ آیا والد ماجد نے یاد دلایا کہ یہ وقت ہے شاہ صاحب سے طلب کرنے کا مین نے کہا کہ بیشک اب مین انکو تکلیف دے سکتا ہون تو انکی وجہ سے آپ کی ہدایت کے موافق آپ کو تکلیف دی معافی کا امیدوار ہون اور آنے اور اجازت ہو کہ قبلہ و کعبہ سے اطلاع بھی کردون شاہ صاحب نے کہا کہ بہتر ہے اگر کہو تو مین خود ہی چلون اسد ثانی نے کہا کہ وہان چلنے مین آپ کو زحمت ہوگی اسلیے کہ کوئی جگہ لائق آپ کے تشریف رکھنے کے وہان درست نہین کی گئی ہے علاوہ اسکے شاید آپ کا تکلیف دینا والد ماجد کو ناگوار گذرے مجھ پر عتاب آئے تو بھی برا ہے انکو اطلاع کر دینے کے بعد جیسا انکے مزاج مین آئے گا وہ کرینگے شاہ صاحب نے کہا بہتر اسد ثانی اپنے خیمہ سے اسد غازی کے خیمہ مین آیا اور عرض کی کہ شاہ صاحب آئے ہین وہین تشریف لے چلیے گا یا یہان لے آؤن اسد غازی نے فرمایا کہ نہین مین خود چلتا ہون اب انھین تکلیف نہ دو یہ فرما کر اٹھے مختصر و معروف بھی ساتھ ہوئے اور ہمراہ اسد ثانی کے اپنے خیمہ سے نکلکر خیمہ اسد ثانی مین داخل ہوئے اور درویش ذوالکمال سے ملاقات ہوئی درویش اسد کو دیکھکر بڑے تعظیم اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور اسد دلاور نے بہ سبب اسکے سن و سال و کمال کے سبقت سلام مین کی شاہ صاحب بڑھکر بغلگیر ہوئے اسکے فرزندون کو سینے سے لگایا اور کہا کہ مین نے تو قصد کیا تھا کہ آپ کو تکلیف نہ دون اور خود وہین حاضر ہون جہان آپ فروکش ہین لیکن آپ کے فرزند سعادت مند نے اسے منظور نہ کیا اور کہا کہ شاید خلاف مزاج ہوا اور مجھ پر عتاب ہوا اسد غازی نے کہا کہ طریقہ آپ کی تشریف آوری کا ایسا تھا جس سے مین بالکل آگاہ نہین نہ ان راستون سے باخبر نہ یہ معلوم کہ کسوقت کس جانب سے آپ نمودار ہونگے ورنہ یا تو مین خود حاضر ہوتا اور آپ کو تکلیف نہ دیتا اور یا کم سے کم کچھ دور استقبال کیواسطے جاتا بہت تکلیف ہوئی کہ آپ نے سرفراز کیا تشریف لانے نہین معلوم ان راستون مین کیا زحمت ہے جسے طے کر کے آپ تشریف لاتے ہین ہم تو نہ اس طریقہ رہروی سے آگاہ نہ قطع مسافت کی تکلیف کو سمجھ سکتے ہین غرضکہ بعد ہزار تکلیف و انکسار و مزاج پرسی اسد غازی نے کہا کہ اسوقت مین نے اس غرض سے تکلیف دی ہے کہ یہان کے آہو جنگلی انسانون کے انسان سے انس رکھتے ہین اور اس کثرت سے ہین کہ کسی مقام پر اتنے آہو ایک جگہ جمع نہین دیکھے علاوہ اسکے سب نر ہین نہ مادہ نہ بچہ یہ کیا اسرار ہے درویش ذوالکمال نے گردن خم کر لی دیکھا اسد نے کہ آنسو آنکھون سے درویش کی بہ رہے ہین انکا دل تو پہلے ہی سے دکھا ہوا تھا یہ بھی زار زار مانند ابر نوبہار کے رونے لگے شاہ صاحب نے اسی جوش رقت مین ضبط سے کام لیا اور آنسو پونچھکر کہا کہ اے اسد دلاور ابھی بڑی بڑی تباہیان خدا پرستون پر آنے والی ہین نہین معلوم آپ کو کن کن مصیبتون کا سامنا ہوگا اور کیسی کیسی تکلیفین برداشت کرنا پڑین گی اور دیکھیے کس کس کے داغ دیکھنے

ہین آسکے ہین یہ غول آہوؤن کا لشکر ہی شاہزادہ رستم ثانی اور شہریار عالیتبار فرزندان ایرج
نوجوان کا جسکو ایک ساحرہ نے یہ شکل آہو بنا دیا ہی جسوقت سے یہ لشکر اپنے مالک سے
جدا ہوا اسی تباہی مین ہی یہ صحرا اسکے واسطے زندان تنگ ہوگیا ہی تعداد انکی کئی لاکھ تھی لیکن
اب چالیس ہزار سے زیادہ نہین ہین اور سردارون مین صرف تین سردار یعنے ایک بادشاہ اور دو
پہلوان زندہ ہین تو آج ہی کل مین انکا بھی خاتمہ ہی اسد غازی نے فرمایا کہ وہ ساحرہ کہان
کہان رہتی ہی اور تعداد اس لشکر کی کسطرح ہوگئی درویش صاحب نے کہا کہ اسی صحرا سے ملا ہوا ایک
شہر ہی کہ نام اُسکا ملک رمانیہ ہی حاکم وہان کا رمان تاجدار ہی لیکن اس زمانے مین وہ دو لاکھ
آدمیون کی جمعیت سے بیابان نہ طاق کی جانب گیا ہوا ہی ساتھ اُسکے بہت سے پہلوان
ہین مذہب اُسکا آفتاب پرستی ہی برجیس آفتاب پرست ایک کافر ہی کہ وہ بھی نہ طاق کیطرف
روانہ ہوچکا ہی اُسیکا نامہ اُسکے پاس بھی آیا تھا یہ بھی مع فوج روانہ نہ طاق ہوا ہی نواح شہر
رمانیہ مین ایک درہ ہی کہ اُسمین سرمست آدمخوار رہتا ہی چالیس ہزار آدمخوار اُسکے تابع حکم ہین
اور وہ ساحرہ جسنے اس لشکر کو آہو بنا دیا ہی وہ اس آدمخوار سے تعلق رکھتی ہی اُسکے اُسکے مدد
سے خاص تعلق ہی نام اُس ساحرہ کا عروس سامری ہی رمان نے اسکی بیابان کاٹ وہاج مین
سرداران امیر باتوقیر کو جلا دیا جہان پنجہ آپ کو لے گیا تھا اور صرف چالیس سردار امیر باتوقیر
کے بچے تھے جو خانۂ کعبہ تک پہونچے باقی سب جل گئے یہ لکاتہ بھی بلاے بے درمان ہی بارہ
برس کے سن مین علم ساحری کو جان چکی تھی اور نام اسنے اپنا عروس سامری رکھا ہی
ہمیشہ سُرخ جوڑا مثل دلھنون کے پہنے رہتی ہی سولہون سنگار کیے رہتی ہی جسطرح فقرا مین سدا
سہاگن کا بھیس ہی اسیطرح اسنے بھی اپنے کو عروس سامری قرار دیا ہی اسنے تمام لشکر کو لشکر
آہو بنا دیا ہی اور سرمست آدمخوار نے اُنکو شکار کرکے اور بھون بھون کے کھا لیا اگر چند روز اور
خبر نہ لی جاے وہ آہو جو باقی رہ گئے ہین یہ بھی ختم ہو جائینگے اسد دلاور نے کہا کہ آخر کوئی ایسی تدبیر
بھی ہی کہ یہ آہو گرگ باران دیدہ کے پنجہ سے نجات پائین اور اپنی ہیئت اصلی پر آئین درویش
نے جواب دیا کہ ہان ممکن تو ہی مگر ان سب کی جان بچنے کے بعد ہم نہ ہونگے اسلیے کہ جسوقت
سحر اُس لکاتہ کا رد ہوگا تو علامات ایسے پیدا ہونگے جنسے اُسکو خبر ہو جائیگی اور وہ برسر مقابلہ
آئیگی اُسکے سحر کا جواب کوئی نہین دے سکتا تو مین کیا چیز ہون ضرور اُسکے ہاتھ سے مارا جاؤنگا
اسد غازی نے فرمایا کہ اب مین نہین کہتا کہ آپ ہمین دست اندازی کرین اسواسطے
کہ مین آپ کا دشمن نہین ہون ہان اگر آپ اپنی حفاظت کر سکین تو ان لوگون کے بچانے مین
ضرور کوشش کیجیے کہ کار ثواب ہی ہزارہا آدمیون کی جان بچتی ہوگی درویش ذوالکمال نے کہا کہ اے
شہریار یہ کام راہ خدا کا ہی اور مجھے راہ خدا مین اپنی جان عزیز نہین ہی واے ہو مجھپر کہ مین اپنی جان
تو بچاؤن اور اپنی جانون کے تلف ہونے کا خیال نہ کرون مین کل صبح کو ضرور ان آہو ؤنکو انسان
کرکے پنجہ سے اُس صیاد ظالم کے نجات دونگا اور اپنے آپ کو گرفتار بلا کرونگا اور اے اسد ثانی
وہ راز سربستہ بھی تھا جسکے بیان کرنے کو مین نے تجھ سے کہا تھا آج وہ وعدہ وفا ہوگیا کہ

حال ان آہوان رمیدہ کا مجھ سے بیان کیا اب انکا ہیئت اصلی پر لانا باقی ہے کل صبح کو نماز کے بعد یہ بھی ہو جائے گا اور شام کو ہم راہی ملک بقا ہو جائینگے لہذا اسی وصیت ہماری یاد رہے کہ قبر ہماری اسی صحرا مین بنوا دینا اور جسوقت رستم ثانی اور شہریار سے ملاقات ہو تو کہدینا کہ اگر بیابان رمانیہ کیطرف سے آپ کا گذر ہو تو اپنے لشکر کے غذائی کو فاتحہ خیر سے نہ فراموش کیجیے گا اسد ثانی نے پھر وہی کہا کہ اب مین نہین کہتا کہ آپ دیدہ و دانستہ ہلاکت مین پڑیے درویش نے کہا کہ آپ نہ فرمائین مین خود اس بلا مین پھنسنا پسند کرتا ہون خداوند کریم مجکو اسکی جزاے خیر عنایت کرے گا آپ کو اتنی تکلیف ہوگی کہ لاش مجھ غریب کی دفن کر دیجیے گا اور بس اب زیادہ وقت مقتول ضایع ہونا اچھا نہین ہے مجکو ایک گوشہ عنایت ہو کہ مین انتظام کرون کیونکہ یہ سمجھ لیا ہے کہ کل اجل سے سامنا اور موت سے مقابلہ ہے اسد ثانی نے کہا بس اسی بارگاہ مین آپ تشریف رکھیے یہین تخلیہ ہو جاتا ہے اور جو جو چیزین آپ کی ضرورت کی ہون انکو فرما دیجیے تاکہ مہیا کر دیجائین فقیر نے کہا کہ بابا صرف ایک منقل اور تھوڑے کوئلے اور بخور خوشبویون کا بس اسکے سوا اور کسی شے کی ضرورت نہین ہے اور اب فقیر سے صحرا مین ملاقات ہوگی یہ سنکر اسد ثانی نے سب سامان مہیا کیا اور خیمہ مین تخلیہ کر دیا آپ اسمین داخل ہو کے خیمہ مین چلے آئے اور یہین آرام کیا وہان درویش نے بخور کر کے اسماء الٰہی کو ورد زبان کیا اور حصار کر کے جن موکلون اور جنون کو اپنے تابع کیا تھا انھین بلایا اور ہوشیار کر کے اپنے ارادہ سے آگاہ کیا اسی عالم مین شب بسر ہوئی اور آثار صبح نمودار ہوئے شمعون کی روشنی بیرونق ہونے لگی نسیم سحری سے جھلملا جھلملا کر گل ہوئین طائران صحرا آشیانون سے نکلے شاخہاے اشجار پر بیٹھ بیٹھ کے مصروف نغمہ سرائی ہوئے خیمہ چراغ قیل و قال سے چراغان انجم دور ہوا اور تمام عالم نور آفتاب جہانتاب سے معمور ہوا شاہ جی نے تسبیح سحری کو ادا کیا اور دعاے مغفرت اپنے حق مین کر کے وظائف و اوراد پڑھتے ہوے خیمہ سے باہر آئے اور جانب صحرا روانہ ہوئے وہان اسد غازی اور انکے تینون فرزندون نے ایک ہی مقام پر شب بسر کی تمام رات کسی کو فکر و رنج مین نیند نہ آئی کہ کل یہ مرد مقدس شہید ہوگا اور افسوس کہ ہم اسکی شرکت بھی نہین کر سکتے اسلیے کہ اول تو ہم بے دست و پا ہین ساحر سے مقابلہ کر نہین سکتے علاوہ اسکے شاہ جی نے منع کر کے قسمین دے دی ہین کہ تم دخل نہ دینا کیا مشکل بات ہے کہ ایک دوست ہماری وجہ سے ہماری آنکھون کے سامنے مبتلاے بلا ہو اور ہم اسکی ہمدردی نہ کر سکین اسی عالم مین صبح ہو گئی اور یہ چارون باپ بیٹے بھی دوگانہ پڑھکر خیمہ سے نکلے اور مقام موعود کیطرف متوجہ ہوے ہنوز قیام نہ کیا تھا کہ دیکھا درویش ذوالکمال ایک ہاتھ مین ایک شیشہ پانی سے بھرا ہوا لیے ہوے ہین اور ایک ہاتھ مین چھڑی سی تسبیح کو گردش دیتے ہوے لب جنبش مین نمودار ہوے اور قریب پہونچکر اوراد کو ختم کیا اور سلام علیکم کی آواز دی ان سب نے علیک السلام کا جواب دیا اور مزاج پوچھا شاہ جی ہنسے اور کہا کہ شکر ہے اس پروردگار عالم کا جسنے مجکو اس کام کے لائق بنایا کہ آج مین اپنی زندگی کو چالیس ہزار بندگان خدا کی نذر کرونگا یہ فرما کر انتظار مین اُن

آہوؤن سے گھرے ہوے ہین کہ یکایک دامنہ کوہ سے آہو نکل نکل کر آنے لگے اور قریب ہو چکر
گردنین جھکا کر رسم سلام کو ادا کیا اسد غازی نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ آؤ بھائیو بیٹھو مین سنے
تم سب کو پہچانا وہ آہو آکر جمع ہونے لگے جسوقت تمام صحرا آہو سے بھر گیا درویش ذوالکمال
نے اسد دلاور سے کہا کہ اب مین ان آہوؤن کو انسان بناتا ہون آپ لوگ اسکا خیال
رکھین کہ جسوقت یہ آہو اپنی ہیئت اصلی پر آئین اور انسان بنجائین تو آپ لوگ ان سبکو
اپنے ہمراہ لے کر اس صحرا سے کسی دوسرے صحرا مین نکلجائیے گا اور وہان سے میری لڑائی کا
تماشا دیکھیے گا اور ہر طرح میری کمک کا قصد نہ فرمائیے گا ورنہ جسطرح سرداران لشکر امیر بیابان
کا جو دہاج ہین جل گئے تھے وہی حالت ہوگی اور آپ لوگون کی جانفشانی سے میری ذات کو
کوئی نفع نہین پہونچ سکتا ہے یہ فرما کر اپنی جگہ سے آگے بڑھے اور ڈانٹ بتائی کی نکالکر ان
آہوؤن کو پانی چھڑک کر ہوشیار کرنا شروع کیا جس آہو پر ایک قطرہ بھی گرا وہ زمین پر لوٹکر
جو اٹھا انسان ہو گیا سب سے اول تو تینون آہو ان کلان انسان ہوگئے اور شاہ صاحب کو
سلام کیا اور اسد ثانی وغیرہ سے ملے انمین ایک پرلسائی فرنگی بادشاہ لشکر شہریار عالیوقار
تھے بلکہ انھون نے شہریار کو پرورش کیا تھا اور فرزند بنایا تھا دوسرا سردار
سہراب بن لنڈھور تھا اور تیسرا جوان شیران شیر سوار تھا بعد اسکے اور تمام آہو بھی انسان
ہوگئے جسوقت اس کام سے فراغ حاصل ہو گیا تو اسد دلاور ان سبکو اپنے ہمراہ لے کر
اس صحرا سے نکل گئے ہر چند کہ یہ لوگ اس بات پر آمادہ تھے کہ درویش کو اپنے عوض ہلاکت
مین نہ ڈالنے ورنہ ہم اپنی جان بھی دیتے لیکن درویش ذوالکمال اور اسد غازی کے اصرار
سے مجبور ہو کر جانب صحرا روانہ ہوئے اور چند کنجان درختون کی آڑ مین پوشیدہ ہو کر کھڑے
ہو رہے یہان شاہ صاحب نے ایک کنڈلا زمین پر کھینچا اور حصار باندھکر بیٹھے اور کچھ
پڑھنا شروع کیا لیکن جسوقت سے یہ آہو انسان ہوے عروس سامری کے
سر مین درد ہوا یہ پہلے تو اسکو معمولی درد سمجھی لیکن جب درد نے ترقی کی تو اسکو معلوم
ہو گیا کہ کوئی مرشد کلان آگئے اور معلوم ہوتا ہے کہ انھون نے سحر سیرارد کیا مزدورہ
آہو پھر انسان ہو گئے کیونکہ جسوقت سحر ساحر کارد ہوتا ہے تو اسکو درد سر عارض ہوتا ہے
ذرا چلکر خبر لینا چاہیے یہ سوچکر اپنے مقام سے اٹھی اسوقت سرمست آدمخوار وہان
موجود تھا اس سے کہا کہ مین بیابان رمانیہ کو جاتی ہون مجھے شک ہوتا ہے کہ کوئی
حریف آگیا اگر مجھکو پلٹنے مین عرصہ ہو تو تم بھی چلے آنا ورنہ مین خود ہی بہت جلد آؤنگی یہ
کہکر اسنے کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک اژدر آتش نشان پیدا ہوا عروس سامری
اُس اژدہے پر سوار ہوئی اور بجاے تازیانہ ایک مار سرخ اُسکے ہاتھ مین تھا
اُس سے کوڑے کا کام لیا اور وہ اژدر قلابہ آتشین چھوڑتا ہوا جانب بیابان رمانیہ
روانہ ہوا یہان شاہ صاحب بھی منتظر بیٹھے تھے آنکھین انکی اُسی جانب لگی ہوئی
تھین جسطرف سے اس ساحرہ کے آنے کا خیال تھا اور اسد دلاور مع فرزندان

اور قطار در قطار ختون کی آڑ مین سے دیکھ رہے تھے اور کھڑے تھے کہ ابھی تک تو کوئی علامت اسی ساحرہ کے آنے کی ظاہر نہین ہوئی غضنفر بن اسد بیتاب تھا اور کہتا تھا کہ افسوس کسوقت مین مین بیمار ہوا اور مجبور ہوا ہون جبکہ ضرورت پڑی اگر اسوقت انگشتر مہر و ماہ و تیغہ ذوالفقار مین شگاف و اسپ باد خوار بیکار نہ ہو گئے ہوتے تو مین شاہ صاحب کی جان جانی مین اس لکاتہ کو واصل جہنم کر دیتا اور درویش کی جان بچ جاتی اس مسئلے کو شاید ناظرین باتمکین نہ سمجھے ہون تو آگاہ ہو جائین کہ انگشتر مہر و ماہ و تیغہ ذوالفقار شگاف و اسپ باد خوار ملک زرعونیہ مین ناہید قمر طلعت نے خورشید کو دیے تھے خورشید سے غضنفر مھین نے لیا تھا جسوقت خورشید مسلمان ہوے تو امیر نے غضنفر سے یہ چیزین خورشید کو دلادی تھین لیکن خورشید نے ایسی چیزون کا اپنے پاس رکھنا ننگ و عار جانکر پھر غضنفر کو دیدیا تھا غضنفر نے ان اشیاء طلسمی کی قوت سے صدہا ساحرون کو مارا لیکن یہ اسم بنایا ہوا ساحر مشمش کا تھا ہر ساحر کے مرنے کے بعد باطل ہو جاتا ہے لیکن ساحر مشمش ایسا ساحر زبردست تھا جسکے مرنے کے بعد بھی ایک مدت مدید و عرصہ بعید تک اسکا سحر باطل نہ ہوا رفتہ رفتہ تاثیران چیزون کی موقوف ہو گئی تھوڑا کاٹ کا تھا تا وار لکڑی کی بنی ہوئی انگوٹھی ہشت دھات سے اس زمانے مین یہ چیزین بیکار ہو چکی تھین اسی کا افسوس غضنفر بن اسد نے کیا الحاصل یہ تو ادھر چشم عبرت سے نگران تھے کہ یکایک درہ کوہ کی جانب سے اژدرا نمودار ہوا کہ اسپر ایک ساحرہ مانند بلاے بد کے آسن جمائے ہوے بیٹھی تھی رنگ چہرہ کا تابہ آہن گونہ سنولہ کرتا تھا دو دانت بڑے بڑے باہر نکلے ہوے آنکھین نیلی ناک چپٹی دہان اتنا بڑا کہ دونون طرف کی باچھین کان کی لو سے ملی ہوئین پیشانی اسقدر تنگ کہ گویا معدوم بھوین سر کے بالون سے ملی ہوئی ہین منھ پر چیچک کے داغ اسقدر گہرے کہ انگشت نر کی پوری پور سما جائے گردن بھی اسقدر کوتاہ کہ یہ معلوم ہوتا تھا سر شانون مین سے اوگا ہے سر پر پنج ہاتھ پانون نہایت قوی سینہ پر پستان اسطور سے نظر آتے تھے جیسے دو کدو برابر رکھے ہون ہر پستان سر سے کم نہ تھا دونون ہاتھ خرطوم فیل سے کم نہ تھے کمر اسقدر بھدی اور چوڑی کہ سینے سے بھی زیادہ الغرض سراپا اسکا ایسا بھیانک کہ دیکھنے سے خوب معلوم ہو نظر کراہت کے پلٹ آتی تھی اسپر خود بینی و خود پسندی کی یہ حالت کہ آنکھون مین گہرا گہرا دنبالہ دار کاجل دیا ہوا لیکن چہرہ کا رنگ کاجل کی سیاہی پر غالب تھا ہونٹھون پر لکھوٹا جما ہوا پورے پورے پھلے ہاتھون مین منھدی رچی ہوئی ناک مین بڑی سی نتھ چوٹی موباف کی بنی ہوئی سرخ جوڑا پہنے ہوے کاندھے پر پھول پھلارے کی لٹکی ہوئی آستین اسماب سحر بھرا ہوا ایک ہاتھ مین ترسول دوسرے مین مشعل کوڑے کے مار سرخ رنگ بقول شاعر شعر اسطرح دشت جنون کی سیر کو جاتے ہین ہم + ہے سواری اژدہے کی اور کوڑا سانپ کا + جسوقت یہ لکاتہ اپنا اژدر بڑھا کر قریب درویش مردالکمال کے پہونچی ہنسی اور کہا کیون مرشد معلوم ہوتا ہے کہ تم ہی سے

میرے سحر کو رد کیا ہی اور اُن آہوؤن کو آدمی بنایا ہی سوا تمھارے دوسرے کا یہ کام نہین ہی
درویش نے جواب دیا کہ بیشک یہ میرا ہی کام تھا اسنے کہا کہ کیا تم مجھ سے اور میری مان سے
آگاہ نہ تھے کہ مین کون ہون اور کسکی دختر ہون فرمایا کہ مین خوب تجھے جانتا ہون اور تیری
مان کو بھی اچھی طرح پہچانتا ہون وہ بھی ایک کتیا تھی اور تو بھی کتیا کی جنی کتیا ہی اور کتیا
بھی کاتک کی جسکی میت ہی نہین سیر ہوتی ایک اپنے یار کی خاطر سے تو نے ہزار ہا بلکہ
لاکھون بندگان خدا کا خون کیا اور اُس آدمخوار کو کھلا دیا بس یہ سُننا تھا کہ عروس سامری
غصہ سے کانپنے لگی اور کہا کہ معلوم ہوتا ہی قضا تیری آگئی ہی لے خبردار ہو ہوشیار ہو جا یہ نہ
کہنا کہ آگاہ نہ کیا تھا منہ عروس سامری یہ کہکر اسنے ترسول اژدہے کے سر پر مارا بس
ترسول کا پڑنا تھا کہ سر اُس اژدر خونخوار کا شق ہوا اور دھوان نکلنا شروع ہو گیا بس
اسنے کچھ اسم سحر پڑھ کر آواز دی کہ اے دخان سحر گیر لے اس فقیر کو اور گھونٹ کر مار ڈال
یہ سُننا تھا کہ وہ دھوان بلند ہوا اور چکر مار کر اُسنے ہیئت ایک کوہ گنبد نما کی پیدا کی
اور شاہ صاحب پر آکر گرا اور شاہ صاحب اُس دھوئین مین پوشیدہ ہو گئے ساتھ ہی
درویش نے کچھ اسم پڑھ کر دست تک دی دیکھا کہ چار موکل بصورت انسان ہاتھ مین شیشہائے خال
لیے ہوئے پیدا ہوئے اور منھ شیشیون کے دھوئین سے ملا کر کچھ پڑھنے لگے دیکھا اسد وغیرہ
سب کے سب کہ وہ دھوان اُن شیشیون مین اُترنے لگا یہانتک کہ سارا دھوان شیشیون مین سما گیا
اور شیشے دھوئین سے پُر ہو گئے دھوان ہر طرف ہوتے ہی شاہ صاحب پھر نظر آنے لگے
اور اُن موکلون سے فرمایا کہ جاؤ اور اُن شیشیون کو چاہ ہاروت و ماروت مین پھینک دو تاکہ
سحر اسکا تا قیام قیامت مقید ہو جائے یہ سُنکر وہ موکل شیشیون کو لے کر جانب چاہ
ہاروت و ماروت روانہ ہوئے درویش نے فرمایا کہ کیون او کتیا دیکھا تو نے کہ کیونکر تیرا
سحر مقید ہوا اب اس سحر سے تو اپنی اور میری زندگی مین تو کام نہین لے سکتی ادھر
اسد وغیرہ خوش ہوئے کہ درویش نے سحر کو اسکے پکڑ لیا اور عروس سامری نے خفیف
ہو کر گردن نیچی کر لی پسینا آگیا کبھی اسکا سحر کسی سے کاہے کو رد ہوا تھا بس بعد کچھ دیر
سکوت کرنے کے اسنے ایک دو ہتڑ مارا اور پکاری کہ یا سامری اسی دن کے لیے مین نے
یہ جوگ اختیار کیا تھا اور تمھارا نام چتتی تھی کہ ایک بخ خدا پرست میری آبرو سر میدان
لے اور مجکو ذلیل کرے بس معلوم ہوا کہ خاوند میرا زندہ نہین اور مر گیا مین سوگ رکھتی
ہون اور سہاگ بڑھائے دیتی ہون یہ اور کسدن کام آئے گا یہ کہکر بال نوچ ڈالے ہتھ
پھینک دی چوڑیان توڑ ڈالین اور سُرخ ڈوپٹہ سر سے زمین پر پھینک دیا اور ہتھ کے
ناخنے مین جو ناک سے اسکی خون بہا اُسی کا چھینٹا دے کر کچھ اسم سحر پڑھا دیکھا کہ وہ
ڈوپٹہ ایک شعلہ جوالہ بنا بس اسنے آواز دی کہ انتظار کاہے کا مجھ پھونک دے اس
بڈھے کو بس یہ کہنا تھا کہ دیکھا وہ ڈوپٹہ مثل شعلہ کے لپکتا ہوا درویش کی طرف چلا
اور حرارت اس شعلہ کی ایسی تھی کہ تمام صحرا بہ سبب حدت کے کرۂ نار معلوم ہوتا تھا

جس درخت کے پاس سے ہو کر نکلا وہ مانند چنار خشک کے دھڑ دھڑ جلنے لگا طائر صحرا کباب
ہو ہو کر شاخہاے درخت سے نیچے گرے اگرچہ اسد غاری اس صحرا سے دور تھے لیکن حرارت
انکو بھی پھونکے دیتی تھی دعا کرنے لگے کہ بدرد گار راتوا اس مرد متبرک کو اس شعلہ جانسوز سے
بچانا لیکن وہ شعلہ آکر شاہ جی پر گرا اور محیط ہو گیا سب سمجھے کہ شاہ صاحب جلگئے کہ اسی اثناء مین
درویش ذوالکمال نے یا نیز دان پاک کہکر ایک جست کی اور آفتاب بنکر اس ابر
آتشین سے چمک کر نکل گئے اور علحدہ زمین پر اُتر کر اپنی ہیئت اصلی پیدا کر کے پھر
دستک دی دیکھا تو زمین شق ہوئی اور پھر چار موکل ہاتھون مین ڈولچیان پانی سے بھری
ہوئی لیے پیدا ہوے اور کہا کیا حکم ہوتا ہے اُدھر شعلہ پھر درویش ذوالکمال کی طرف لپکا
تھا کہ درویش نے آواز دی بجھادو اس آگ کو اُن چارون نے چار جانب سے ایسے چھینٹے پانی
کے دیے کہ وہ آگ فرو ہو گئی پھر شاہ صاحب نے اُن موکلون سے فرمایا کہ اس لکاتہ
کی ٹانگین چیر کر پھینک دو یہ سنتے وہ چارون عروس سامری کیطرف بڑھے جب تک یہ
دور رہے اسوقت تک تو لکاتہ کچھ بدر بدر بڑھا کی جیسے یہ چارون موکل سامنے اس کے
پہونچے اور چاہا کہ اسکو پکڑ کر تعمیل حکم درویش کرین کہ عروس سامری نے اُف اُف اف
اف چار مرتبہ کی ہر مرتبہ منھ سے ایک شعلہ نکلا اور موکل پر گرا اور تن بدن مین اُسکے
آگ لگ گئی اور بتکہ آتشبازی کے مانند جلنے لگا درویش نے کہا کہ ارے آپ جلتے ہو اور
اسکو نہین جلاتے جسکی وجہ سے اس بلا مین پھنسے بس یہ کہنا تھا اسکا کہ وہ چارون شعلے ایک
ہو کر شاہ جی پر چلے شاہ جی نے پہلے تو کچھ پڑھکر پھونکا کہ یہ شعلے پلٹ جائین کچھ نہ ہوا
بعد اُسکے پھر کچھ پڑھا اور چاہا کہ فرو ہو جائین کوئی اثر نہ ہوا آخرکار دستک دی کہ کچھ
پتلے پھر پانی نے کر پیدا ہوے مگر سب چھینٹا پانی کا دیا آگ اور تیز ہو گئی اور وہ پتلے بھی
جل کر اس شعلہ مین شامل ہو گئے اور شاہ جی پر چلے درویش نے مجبور ہو کر چاہا غرق
زمین ہو کر اپنی جان بچاوین دیکھا کہ زمین آہنی ہے اور جگہ نہین اسنے گھبرا کر دستک دی
کہ ایک پہاڑ گرد قائم ہو گیا شعلے نے اُسے بھی جلا دیا اور چمک کر درویش پر گرا بس گرنا تھا کہ
عمامہ اور عبا مین آگ لگ گئی اور تمام کپڑے درویش کے جلنے لگے اور جسم پر بھی چرکے
آنے لگے درویش ذوالکمال نے اُسوقت حالت اضطراب مین آواز دی کہ اے رب بے نیاز
بس میری قوت تمام ہو گئی اور رد سحر نہ ہو سکا یہ کافرہ ملعونہ نجس مجھے بے گناہ جلائے دیتی ہے
تو منتقم حقیقی ہے مین چاہتا ہون کہ اسیوقت انتقام ہو جائے جسطرح مین جل رہا ہون اسیطرح
یہ بھی جل جائے بس یہ کہنا تھا کہ دیکھا چمک کر ایک شعلہ دہن سے درویش کے نکلا اور
اُس ساحرہ یعنے عروس سامری پر جا کر گرا کہ اسکے بھی جھوٹون مین آگ لگ اُٹھی اور
مانند چنار خشک کے جلنے لگی اسنے بھی سامری کو بہت پکارا اور صدہا سحر کے پتلے پیدا
ہوئے ابر آیا پانی برسا دریا سے سحر مین کودی لیکن کسیطرح اس آتش قہر سے جانبر
نہ ہو سکی انجام کار اسطرف تو شاہ صاحب جلکر خاکستر ہو گئے اور اُس طرف وہ لکاتہ

یعنے عروس سامری معہ جلکر تمام ہوگئی دونون طرف خاک کے ڈھیر تھے اور کچھ نہ تھا استخوان تک
سوختہ ہوکر راکھ ہوگئے تھے جسوقت شاہ صاحب جل رہے تھے تو اہل اسلام کس حسرت سے
انکی طرف دیکھ رہے تھے تاب نہ تھا کہ آگ بجھا دیتے جسوقت کام انکا تمام ہوگیا تو اسد دلاور رخ خفنفر
و معروف و اسد ثانی و پرسیاس فرنگی و شیران شیر سوار و سہراب بن لندھور سب کے
سب روتے ہوے دوڑے دیکھا تو شاہ صاحب ایک تودۂ خاک ہوکر رہ گئے ہین پہلے تو
ان سب نے ماتم کیا اور مثل عزیزون کے رسوم تعزیت ادا کیے اور شاہ جی کو ایک چادر
مین خاک انکی باندھ کر وہین گڑھا کھود کر دفن کر دیا ہنوز ان لوگون کو گریہ وزاری سے فرصت نہ ہوئی
تھی کہ یکایک جانب صحرا سے تیز گرد و غبار بلند ہوا اسد نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ
ہوشیار ہوجاؤ علامات آمد لشکر کے معلوم ہوتے ہین سب ہوشیار ہوگئے ادھر وہ گرد قریب
پہونچکر تھمتی ہوئی اور صرمست آدمخوار بیس ہزار آدمخوارون سے آپہونچا اور جہان ہی نظر
آدمخوارون کی اس لشکر پر پڑی دل مین نہایت خوش ہوے ایک دوسرے سے کہنے لگا
کہ معلوم ہوتا ہے اُن آہوون نے بہت سے بچے دیے اور پودھنی بڑھ گئی یہ تو معلوم ہی تھا کہ یہ
آہو جاکر کمین بچے جن آتے ہین اور تنہا پلٹ آتے ہین تو آج خوب پیٹ بھرو یہ سُنکر وہ آدمخوار
چنگل دراز کرکے ان لوگون کیطرف بڑھے تھے کہ ایک بارہ اسد دلاور نے کڑکڑا کر بوتی کو دم دیا
ساتھ ہی اسکے ایک لاکھ ساٹھ ہزار خفتاق نے جو بوتون کو دم دیا یہ آدمخوار بھاگے کہ یہ تو
نہین معلوم کیا بلا ہین انھون نے بوتون کی آواز کبھی کاہے کو سنی تھی اور اسد دلاور نے
گھوڑا انکے پیچھے ڈالا آدمخوارون نے جو دیکھا کہ یہ پیچھے پڑ گئے پکارے کہ ہم تم سے نہ بولینگے تم بھی ہم
سے نہ بولو ہم کو چلا جانے دو اسد دلاور نے آواز دی کہ یہ بوتون سے ڈرے ابکو چہار طرف سے
گھیر لو اور لڑتے ہوے سب کو زندہ گرفتار کرلو بس یہ سُننا تھا کہ ایک طرف خفنفر نے مرکب
اپنا دوڑایا دوسری جانب معروف بن اسد نے تیسری جانب اسد ثانی نے ایک
طرف خود اسد دلاور تھے چارون طرف سے ان آدمخوارون کو گھیر کر جو بوتین بجانا شروع کین
آدمخوارون نے کانون مین انگلیان دے لین اور گردنین جھکا کر اسطرح بیٹھ گئے جسطرح بندے
بھیڑیے کے خوف سے زمین پر بیٹھ جاتے ہین اب راہ فرار انکی بند ہوئی اور مجبور ہوے اسوقت
اسد نے ڈانٹنا شروع کیا کہ ہتھیار رکھدو ہر ایک نے خود کھول کھولکر سپر تلوار نیزہ کمند
تیر کمان وغیرہ سب چیزین رکھدین اور جسنے جسکو چاہا باندھ لیا اور انھون نے اپنے کو بندھوا لیا
گردن بھی نہ ہلائی لیکن جسوقت اسد دلاور نے سرمست آدمخوار کو باندھا ہے تو اُسنے
ایک آہ سرد دل پُر درد سے کھینچی اور پکارا کہ افسوس ہین نے صدہا آدمیون کو کھالیا اور میرا
کھانے والا کبھی کوئی نہین دکھائی دیا لیکن اب تم نہ چھوڑوگے اور ہمین بھی کھالوگے اسواسطے
کہ منقارین تمھاری بہت بڑی بڑی ہین اور عجب طرح کی منقارین ہین کہ جب چاہتے ہو
مُنھ سے لگا لیتے ہو اور جب چاہتے ہو فوراً ہی ہٹا دیتے ہو اسد یہ کلمات سُنکر ہنسے
اور کہا اے وحشی کہین آدمی بھی آدمی کو کھاتا ہے ہم انسان ہین اور انسان کو کبھی نہ کھائینگے

اور نہ ہمارے منقارین ہین جیسا کہ تم سمجھ رہے ہو منقارین بھی جانورون کے ہوتی ہین سرمست نے
کہا کہ تم تو انسان ہو اور ہمین کون ہون اسد نے کہا کہ تم بھی انسان ہو مگر آدمخوار ہو سرمست
نے کہا کہ جب تم مجھے کھانے سے انکار کرتے ہو تو پھر پکڑ کر کیا کرو گے مجھے جانے دو اسد غازی نے
فرمایا کہ اگر تم آج سے آدمخواری ترک کرو اور مذہب آفتاب پرستی کو چھوڑو اور مذہب اسلام اختیار
کرو تو ہمین تم کو چھوڑ دونگا ورنہ یہ سمجھ لو کہ گو ہمین خود آدمخوار نہین ہون مگر تمھارے بوٹیان کھا کر
چیلون اور کوئون کو کھلا دونگا یہ سُنکر سرمست نے کہا کہ ہم سے کہو تو ہم تمہی کو سجدہ کرین اور
تمہی کو خدا جانین اسد نے اور سے فرمایا کہ استغفر اللہ و معاذ اللہ خبردار ایسا نہ کرنا کہ جیسے تم ویسے
ہم سب اس خدا کے بندے ہین جسکی پرستش کو ہم تم سے کہتے ہین یہ فرما کر نبوت و وحانیت
پروردگار عالم ہین کچھ الفاظ اسطرح کے زبان پر جاری کیے کہ سرمست ایسے بیوقوف کے
دماغ ہین سماتے اور مطلب اُسکے ذہن نشین ہوتا اور اسیطرح اہل لشکر اسد غازی نے
اپنے اپنے قیدی کو سمجھانا شروع کر دیا یہانتک کہ اُن سب کے دلون سے زنگ کفر دور ہوا
اور مسلمان ہو گئے اسد غازی نے سب کو اُسیوقت ایک دم سے چھوڑ دیا ادھر تو یہ
آدمخوار رہا ہوئے اور قضائے کار اتفاقات روزگار ایک فیل مست کہین سے چلا آتا تھا
اسطرف جو اُسنے انسان کی بو پائی تو دم کھڑی کر کے جھپٹا سرمست آدمخوار نے اسد غازی
سے کہا کہ اگر مجھے اجازت دیجیے تو ہمین اس ہاتھی کو بانھ لاؤن اسد نے منع کیا دیوانے نے
نہ مانا اور کہا کہ آپ تماشا ملاحظہ فرمایئے۔ دیکھیے تو ہوتا کیا ہے یہ کہکر جھپٹ پڑا ادھر ہاتھی نے
جو اسکو اپنی جانب آتے ہوئے دیکھا تو سونڈ کا پھونسا بنایا اور اسد دلاور کی طرف
جھپٹا سرمست کے قریب پہونچکر پھونسا مارا سرمست نے پھونسا اسکا خالی دیا اور دانت
پر ہاتھ ٹیک کر پشت پر پہونچ گیا ہاتھی نے سونڈ بڑھائی کہ اسے پکڑ کر کھینچ لون سرمست نے
سونڈ اسکی پکڑ لی اب ہاتھی تو سونڈ کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور سرمست اپنی جانب کھینچتا ہے آخکار
سرمست نے ایک پھونسا سر پر مارا کہ ہاتھی چیخا اور سونڈ کی کشاکش موقوف ہوئی سرمست
نے اُسی سونڈ سے لگام کا کام لینا شروع کیا ہر چند ہاتھی نے چاہا کہ سونڈ چھڑا لون جب ممکن نہوا
تو سونڈ کے اشارہ پر چکر کھانے لگا جبتو آدمخوارون نے خوش ہو کر تالیان بجانا شروع کر دین
چالیس ہزار آدمخوارون نے جو تالیان بجائین یہ فیل گھبرا گیا کہ یہ کہان کی آفت آئی بدحواس ہو کر
بیٹھ گیا جبتو سرمست آدمخوار نے اسکے دونون کان مڑے سے چھید لیے اور رسّا اُسمین
پرو دیا اور کود کر پشت پر سے سامنے آکر رسّا کھینچا کانون کے تازہ زخم اُسمین رسا پڑا ہوا کچھ تو ہاتھی
تھک گیا ہے اور کچھ تکلیف جدھر چاہا اُدھر لے گئے یہانتک کہ بالکل فیل مست کو قابو مین
کر لیا اور بجائے مناسب تجویز کر ایک درخت بزرگ کے نیچے لاکر اس فیل کوہ پیکر کو باندھ دیا
اور چارہ وغیرہ اسکے سامنے ڈلوا دیا بعد اسکے اسد دلاور نے سہراب بن لنبہ ھور اور
شیران شیر سوار اور سرسیاے فرنگی سے پوچھا کہ تم کیونکر اس بلا مین مبتلا ہوئے
اور رستم ثانی اور شہریار عالیتوقار سے کسطرح علیحدہ ہوئے ان لوگون نے روداد اپنی اول

سے بیان کی کہ اسی بیشہ قصیران مین شاہزادہ رستم ثانی فروکش تھے خبردار نے بیان کیا کہ بدیع الملک کو حمزہ ثانی نے صاحبقران کیا اور خود خانہ کعبہ کو تشریف لے گئے بس یہ سنتے ہی شاہزادہ عالیموقار کو نہایت ناگوار ہوا اور کہا کہ حمزہ ثانی بڑے ناانصاف ہین کہ ہمارے ہوتے بدیع الملک کو صاحبقران کیا اور اس کشتی گیر بے دولت کے پوتے کو بھی زن لگے اور یہ دماغ ہوا کہ اسنے جانشینی امیر ثانی کی بے خوف وخطر قبول کرلی اب جسوقت تک تصویر اسکی صفحہ ہستی سے نہ مٹا دونگا چین نہ آئیگا یہ فرماکر فوج کو کمربندی کا حکم دیا اور کمربندی ہونے لگی اسکے بعد ایک نامہ اپنے بھائی شہریار عالیموقار کو لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے برادر ذیجان برابر بعد سلام دعا کے درازی عمر و ترقی دولت وجاہ کے تمھین معلوم ہو کہ بدیع الملک نے صاحبقرانی اختیار کی ہے میرا قصد ہے کہ جاکر سر میدان اسکو ذلیل کرکے صاحبقرانی چھین لون لیکن یہ نامہ روانہ کرنے کے بعد نہین معلوم کیا ہوا ہم لوگ اس بیابان مین آکر نکل گئے جسوقت شہریار عالیموقار تشریف لائے اور یہ خبر سنی کہ بھائی فقیر ہوکر نکل گئے وہ بہت پریشان ہوئے اور آبدیدہ ہوکر انھون نے بھی لشکر سے کنارہ کیا اور خود بھی فقیر ہوکر بھائی کی تلاش مین نکل گئے پھر کوئی خبر انکی نہ ملی یہان ہم لوگ روتے پیٹتے صحرا بصحرا مارے مارے پھرا کیے اسلیے کہ زمانہ پر آشوب تھا یہانتک کہ قضا سے ان لوگون کی بھی مرگئے اور گردش تقدیر ہم سب کی گریبان گیر ہوکر اس بیابان مین لائی یہان ہم اس عذاب مین مبتلا ہوئے جس سے آپ کی بدولت اب نجات پائی دولاکھ آدمیون مین ہم چالیس ہزار زندہ بچے باقی سب کو یہ آدمخوار کھا گئے اب تاوقتیکہ ہمارے شہریار کا پتہ نہ ملے گا ہم آپ کے ہمراہ رکاب ہین اسد غازی نے فرمایا کہ کیا مضائقہ ہے ہر چند کہ یہ کلمات رستم ثانی نے بدیع الملک کی نسبت کہے تھے وہ نہایت ناگوار ہوئے مگر حال پر رستم اور تباہی لشکر رستم پر نہایت افسوس کیا اسکے بعد سرمست آدمخوار نے اسد دلاور سے عرض کی کہ اے شہریار عالیموقار آپ بڑے صاحب اقبال تھے کہ بغیر لڑے بھڑے آپ کا غلام ہوگیا دیکھا آپ نے اس فیل زبردست کو لیمونگر زیر کیا اگر آپ بوقون سے اڑا دیتے تو مین آپ کی اس اطاعت نہ اختیار کرتا اسکے قبل مین نے بوقون کی آواز سنی تھی اسوجہ سے مین ڈر گیا کہ یہ کیا بلا آگئی بس یہ سننا تھا کہ اسد غازی کو جوش شجاعت ہوا اور فرمایا کہ اے سرمست تو ہم لوگونکو اپنے سے کمزور تصور کرتا ہے بس بہتر یہ ہے کہ ہم سے مقابلہ کرکے آزمائش کرلے یا جسطرح تجھے امتحان سے ہم کیطرح باہر نہین ہین بہتر یہی ہے کہ کھول دے اس ہاتھی کو سرمست آدمخوار نے کہا اے شہریار جب مین مطیع ہوچکا تو مجھ سے سرتابی کی امید نہ رکھیے مین کبھی آپ سے روگردانی نہ کرونگا اسلیے کہ آپ میرے محسن ہین آپ نے مجھے آفتاب پرستی کے مذہب باطل سے بچایا اور راہ دین اسلام کی سجھائی یہ فیل نہایت زبردست ہے تو آپ کے مجھ سے کم ہین ایسا نہ ہو کہ آپ کو گزند

پہونچے تو مجھے بھی صدمہ ہو فرمایا یہ خیال نہ کرین مجھسے زیادہ قوت رکھتا ہون اور اگر ہاتھی کو
مہین چھوڑتا تو خود مقابلہ کر سرمست نے غصہ مین آکر پاؤن سے ہاتھی کے زنجیر نکال ل
اور کانون کا رسّا بھی نکال لیا اور آدمخوارون نے ہاتھی کے پیچھے تالی دی ہاتھی چھوٹتے ہی
بھاگا اسد نے قزاقون سے کہا کہ پکڑ لو اسکو قزاقون نے ہاتھی کو چہار طرف سے پکڑ لیا
اور اسد غازی نے اُس فیل کو للکارا کہ اب کہان جاتا ہے ٹھہر جا ارے یہ جانور لوٹنے کی
کب تاب لاتا ہے وہین سے دم کو الٹ کر چلے اور کانون کو پیچھے کر توپ کے گولے کی طرح
اسد دلاور کیطرف چلا جیسے ہی قریب اسد غازی کے پہونچا اسد نے ہاتھ بلند
کیے اور ہاتھی نے سونڈ کا طوق بنا کر اسد پر حملہ کیا اسد نے دونون ہاتھون سے
سونڈ پکڑ لی اب زور ہونے لگے ہاتھی اپنی طرف کھینچ رہا ہے اسد اپنی طرف پینگ چل
رہے ہین بس اسی حالت مین اسد نے ایک گھٹنا زمین پر ٹیک کر جھٹکا مارا کہ سونڈ ہاتھی کی
ٹوٹ گئی اور فیل اس زور سے چیخا کہ تمام صحرا گونج گیا اتنوا اسد دلاور جست کر کے ہاتھی کی پشت
پر آیا اور طوطے کا سا مارا کہ سر اسکا شق ہوا اور ہاتھ سر مین اس ہاتھی کے ایسا اور آیا کہ بیچ تک
پہونچ گیا اسد نے بھیجا اسکا ہاتھ سے نکالکر زمین پر پھینک دیا اور آپ جست کر کے پشت
سے علیحدہ ہو رہا بس اسکا علیحدہ ہونا تھا کہ ہاتھی نے ایک چیخ ماری اور چکر کھا کر زمین پر گرا
اور جسطرح فیل آتشبازی زور شور دکھا کر گر جاتا ہے اسیطرح یہ ہاتھی زمین پر گرا اب جو دیکھا
تو مردہ صد سالہ تھا بس اسد غازی نے تبلہ کی سے کھینچا اور پیٹا بدلکر ایک ہاتھ مارا یہ معلوم ہوا
کہ ایک برق تھی جو چمک کر بالاے کوہ گری ہاتھی کے دو ٹکڑے ہوے اسد نے آدمخوار کیطرف
دیکھکر فرمایا کہ کیون اسیطرح تو نے بھی ہاتھی کو زیر کیا تھا یا کچھ فرق ہے اب مین قوت مین مجھسے
زیادہ ہون یا تو مجھ سے زیادہ ہے سرمست آدمخوار یہ زور و طاقت اسد عالیوقار دیکھکر
قدمون پر گر پڑا اور کہا کہ حقیقت مین مین نے آپ کو ایسا نہ سمجھا تھا مجھ سے دو سو کو آپ باندھ
سکتے ہین لیا تاب و طاقت ہے میری کہ آپ کا مقابلہ کر سکون تا زندہ ایم بندہ ایم اور سردار ان
لشکر اسد غازی و فرزندان اسد و سہراب بن لنڈھور و تیران شیر سوار و پرسیاے فرنگی
نے نہایت تحسین و آفرین کی صدا بلند کی اور کہا از نظر کردہ ایزد عرب یہ زور خداداد ہے قوت انسانی
سے باہر ہے یہ لوگ تو مصروف مدح و ثنا تھے لیکن اسد غازی کو اسوقت کچھ خیال اپنے
ہمعصرون اور ہمنشینون کا آگیا جنکے ساتھ بارگاہ امیر الامرا و ثانی مین دنگلہ پر بیٹھے تھے اور وہ
لوگ یاد آگئے کہ جنسے چشمکین رہتی تھین بے اختیار آنکھون سے آنسو جاری ہوے
سرمست آدمخوار نے تحیر ہوکر پوچھا کہ یہ وقت مسرت ہے نہ ہنگام رنج و الم اسد دلاور
نے فرمایا اے سرمست مجھے اسکی خبر نہین جسے مین جانتا ہون افسوس کہ دیکھنے والے
نہ باقی رہے اسیطرح ایک روز ہم بھی نہ ہونگے شعر ہوا سے صحرا قبا اے گلشن ضیافت
غمرے بقا ہے + مسافر دیکھ لو تماشا سراے فانی عجب سرا ہے + یہان کسیکو نہ قیام زوائی ہوا ہے
اور نہ ہوگا کیسے کیسے بادشاہان عالیوقار جنکے رعب سے تمام عالم تھراتا تھا جنکا

سکہ ماہ سے ماہی تک رائج تھا وہ نہ رہے تو ہم کیا ہین بقول شاعر شعر یانون تھراتے تھے
جنکے سامنے جاتے ہوئے + کاسۂ سر اُنکے دیکھے تھوکرین کھاتے ہوئے + جس دربار مین
پانچہزار پانچسو چغین تلوار لیے بیٹھتے تھے اب اُنمین سے سوا بدیع الملک کے کسی کا پتہ
بھی نہین ہی خدا اُس یادگار خاندان صاحبقرانی کو زندہ و سالم رکھے اور اُس شمع دودمان کشور
ستانی کو روشن و قائم رکھے وہ ہزار بلاؤن مین مبتلا ہو اُسے چلکر سینے سے لگائین اور دل کو
ٹھنڈا کرین یہ فرماکر سرمست آدمخوار سے پوچھا کہ ملک رمانیہ یہانسے کتنی دور ہی
اور وہان کے باشندے کیا مذہب رکھتے ہین اور کس حالت مین ہین سرمست آدمخوار
نے بیان کیا کہ مین عرض کرچکا ہون کہ جو مذہب پہلے میرا تھا اب وہی اُن سب کا مذہب ہی
یعنے سب آفتاب پرست ہین اور شہر تھوڑی ہی دور ہی بالفعل دولاکھ سوار اپنے ہمراہ لے کر
رومان شاہ تو بیابان نہ طاق کیجانب روانہ ہوگیا ہو اور اپنے بیٹے یعقوب شاہ کو
یہان چھوڑ گیا ہی وہ یہان قلعہ مین مقیم ہی اور قریب ایک لاکھ جوانون کے ہمراہ بھی ہین
اسد دلاور نے فرمایا کہ تم ہمارا نامہ لیکر یعقوب شاہ کے پاس جاؤ اور اُس سے جواب
باصواب لے کر واپس آؤ سرمست آدمخوار نے کہا کہ مین بسر و چشم اس خدمت کو
بجالاؤنگا بلکہ جو حکم ہوگا اُسکی تعمیل کرونگا اسد مجازی نے اُسیوقت ایک نامہ لکھا
مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے یعقوب شاہ مین نے سنا ہی کہ تم مذہب آفتاب پرستی رکھتے ہو اور
باپ تمھارا لشکر اسلام سے مقابلہ کرنے کی غرض سے گیا ہی اتفاقاً میرا گذر اُس صحرا کیطرف
ہوا اور حال تمھارا معلوم ہوا لہذا یہ نامہ تم کو لکھا جاتا ہی اور ہدایت کیجاتی ہی کہ مذہب آفتاب
پرستی کو ترک کرو کہ یہ مذہب باطل ہی اور دین اسلام اختیار کرو اور اُس خدا کی بندگی اختیار کرو
جسنے تمام عالم کو اور خود آفتاب کو پیدا کیا ہی اور اگر مذہب اسلام کا اختیار کرنا منظور نہین ہی
تو تلوار کھینچو اور سر نامہ پر نام اپنا تحریر کرکے سرمست آدمخوار کے سپرد کیا
سرمست اپنے چالیس ہزار آدمخوارون سے جانب قلعہ رمانیہ روانہ ہوا جسوقت
قریب شہر پہونچا خبر یعقوب شاہ کو ہوئی حکم دیا کہ بلاؤ اور سبب یہ تھا کہ کبھی کبھی یہ
بادشاہ کیخدمت مین جایا کرتا تھا سرمست آدمخوار داخل قلعہ ہوا جسوقت سامنے
یعقوب شاہ کے پہونچا بطریق خداپرستان سلام کیا اور نامہ پیش کیا یعقوب شاہ
نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا اور خاموش رہا لیکن یعقوب شاہ نے اتنا تو پوچھا کہ یہ
نامہ کسکا ہی سرمست نے کہا کہ نام پڑھ لیجیے اور قبل نامہ پڑھنے کے کچھ حالات
گذشتہ میرے بھی سن لیجیے تو مناسب ہی یعقوب شاہ نے کہا بیان کرو سرمست آدمخوار
نے وارد ہونا بیابان رمانیہ مین اسد دلاور کا اور مارا جانا عروس سامری کا اور
مسلمان ہونا اپنا سب بیان کیا اور اسکے بعد بہت کچھ تعریف شاہزادہ عالمگیر
اسد دلاور کی بیان کی اب یعقوب شاہ نے نامہ پڑھا جسوقت
مضمون نامہ سے آگاہ ہوا چہرہ پر اسکے بشاشت ظاہر ہوئی اور اُسی نامہ کے

آخر مین اپنا نام لکھکر یہ تحریر کردیا کہ نامہ مجھے پہونچا اور مضمون سے آگاہ ہوا جواب اسکے مین خود حاضر خدمت ہوتا ہون اور سرمست سے زبانی بھی کہدیا کہ تم چلکر عرض کرو مین حاضر ہوتا ہون سرمست جواب نامہ کا لے کر روانہ ہوا اور اسد غازی کو جواب سے آگاہ کیا یہان یعقوب شاہ قلعہ سے نکلا اور مع لشکر جانب بیابان رمانیہ روانہ ہوا جسوقت یہ قریب پہونچا اسد غازی نے اپنے فرزندون کو برائے استقبال روانہ کیا غضنفر بن اسد اسد ثانی و معروف بن اسد وغیرہ آئے اور پیشوائی کرکے یعقوب شاہ کو لائے یعقوب شاہ اس خلق پر اور بھی مسرور ہوا جسوقت سامنے اسد غازی کے پہونچا اسد نے دنگل عنایت فرمایا یعقوب شاہ سلام کرکے بیٹھ گیا اسد دلاور نے بعد مزاج پرسی کے فرمایا کہ مین ابتک جواب اپنے نامے کا نہ سمجھا یعقوب شاہ نے دست بستہ عرض کی کہ قبل آپ کا نامہ پہونچنے کے مین مطیع اسلام ہو چکا تھا اور منتظر تھا آپ کا اسلیے کہ مجکو عالم رویا مین ایک مرد بزرگ نے ہدایت فرمائی تھی سیر دوزخ و بہشت کی دکھا کر فرمایا تھا کہ مذہب آفتاب پرستی مذہب باطل ہے اور دین اسلام دین برحق ہے لہذا ایک پیر دین آتا ہے تم اسکی اطاعت کرنا اور مسلمان ہونا مین سوقت سے مشتاق تھا کہ وہ کون بزرگ ہین مین نہایت خوش نصیب تھا کہ جلد قدمبوسی حاصل ہوئی بس اب کلمہ تلقین فرمائیے اسد دلاور یہ سنکر نہایت خوش ہوے اور کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا یعقوب شاہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا اور عرض کی کہ ایک آدھ روز چلکر قلعہ مین قیام فرمائیے کہ باعث میری عزت کا ہو اسد نے فرمایا کہ مجکو جلدی ہے اس امر کی کہ کسیطرح بیابان رمانیہ طاق مین پہونچون اور کمک اہل اسلام کی کرون مین نے سنا ہے کہ کفار کا نرغہ ہے اور باپ تمھارا امان شاہ بھی برائے مقابلہ اہل اسلام روانہ ہو چکا ہے اچھا ہے اگر اس سے راستے ہی مین مقابلہ ہو جاے اور نہ طاق تک پہونچنے سے پیشتر ہی فیصلہ ہو جاے یہ سنکر یعقوب شاہ نے عرض کیا کہ کم سے کم ایک ہی شب قیام فرمائیے اسکے عوض رہروی مین ترقی کر دیجیے گا اسلیے کہ یہان کا انتظام بھی مقدم ہے اور بنائے اسلام اس ملک مین بھی قائم کرتے چلنا ایک واجبی اور ضروری امر ہے اسد غازی نے فرمایا کہ بہتر یعقوب شاہ ان سب کو اپنے ہمراہ لے کر داخل قلعہ ہوا اور سامان دعوت مہیا کیا رات عیش و عشرت مین بسر ہوئی صبحکو یعقوب شاہ نے دربار عام کیا اور رؤساے شہر کو طلب کرکے فرمایا کہ ایہا الناس مین نے اس دین باطل یعنے آفتاب پرستی کو ترک کیا اور مذہب اسلام اختیار کیا کہ یہ مذہب برحق ہے اور کچھ تعریف پروردگار عالم کی اور صفت دین اسلام کی بیان کرکے فرمایا کہ جسکو یہ مذہب حق اختیار کرنا ہو وہ تو یہان شوق سے رہے اور جسکو تامل ہو وہ میرا ملک خالی کردے مین اجازت دیتا ہون کہ جسطرف چاہے چلا جاے یہان رہنے کا قصد نہ کرے یہ سنکر ان سب نے کہا کہ بیشک یہ دین برحق ہے آپ کے وعظ نے ہمارے دلو نپر تاثیر کی اور زنگ کفر کو آئینہ دل سے جھڑا دیا یہ فرمائیے کہ جو اس پاک مذہب مین آنا چاہے وہ کیا کرے

یعقوب شاہ نے سب کو کلمہ تعلیم فرمایا سب کے سب مسلمان ہوے لیکن جنکو تامل تھا
انمین سے بعض نے وطن کو ترک کیا بعض نے بسبب طمطے کے کلمہ پڑھکر بخوف جان و مال مسلمان
ظاہری بنگئے الحاصل اُسیوقت مندر ڈھدیے اور مسجدین کی بنا پڑی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ جاری ہوا تمام ملک رمانیہ اسلام آباد ہوا دوسرے روز اسد غازی نے مع یعقوب شاہ
یہان سے کوچ کیا اور عجلت کے ساتھ طے مراحل و قطع منازل کرتے ہوے جانب بیابان نہ طاق
روانہ ہوے دو دو اور تین تین منزل کی ایک ایک منزل کرتے چلے جاتے ہین یہانتک کہ
ساتوین روز بیابان سنگین حصار مین پہونچے دیکھا تو لشکر رمان شاہ اُترا ہوا ہی اسد نے ہرکارون کو
روانہ کیا ہرکارے مانند پیک نظر کے گئے اور حالات ضروری دریافت کرکے جلد واپس
آئے اور بیان کیا کہ یہ لشکر رمان شاہ کا ہی اور بیابان نہ طاق کو جانے والا ہی لیکن کل
یہ قافلہ کوچ کرے گا آج شب کو یہ سب اسی مقام پر قیام کرینگے اسد نے حکم دیا کہ ہمارا
لشکر اس لشکر سے کوس بھر آگے بڑھکر خیمہ زن ہو تاکہ انکے جانے کی خبر بآسانی مل سکے
حسب الحکم کوس بھر آگے بڑھکر راہ بیابان نہ طاق روک کر اہل اسلام نے خیمہ برپا
کرلئے یہان خبر رمان شاہ کو ہوئی ہرکارے بھی برائے دریافت حال روانہ ہوے چکے
تھے آکر عرض کیا تھا کہ لشکر اہل اسلام برائے مدد بادشاہ اسلام جاتا ہی اور آپ کا فرزند ارجمند
بھی اُس فوج کے ہمراہ ہی اور طریقے اُسکے مانند اور خدا پرستون کے ہین رمان شاہ یہ سُنکر
نہایت برہم ہوا اور اُسنے کہا کہ مناسب یہی معلوم ہوتا ہی کہ ان لوگون سے یہین سمجھ لین
اور بادشاہ اسلام تک ملک نہ پہونچنے دین لوگون نے کہا کہ انکی فوج بھی آپ کی فوج سے
کم نہین ہی کچھ پروا نہین ہی میرے ساتھ بڑے بڑے سرداران زبردست ہین وہ لوگ زیادہ
ہین تو کیا ہوا سب سے زیادہ مجھے یہ فکر ہی کہ یعقوب شاہ کو پہلے قتل کرڈالون اسلیے
کہ میرے واسطے باعث بدنامی ہی یہان پہونچکر جسوقت ہین اُسکو شامل اہل اسلام
دیکھونگا تو مجھے نہایت ذلت ہوگی اُسوقت دفعۃً ہین اُسکا کچھ کر نہین سکتا اس لیے کہ
ہین نے سُنا ہی اہل اسلام ایک دوسرے کی ہمدردی بہت کرتے ہین تاوقتیکہ سب قتل
نہ ہولین یعقوب شاہ کا ہاتھ آنا دشوار معلوم ہوتا ہی یہان تو یہ مشورے ہین یہان اسد دلاور
جسوقت داخل بارگاہ ہوے دنگل پر جلوہ افروز ہوا تینون فرزند ادنی جانب اپنے اپنے
منصب کے موافق دنگلو پر بیٹھے اور پرلبسائے فرنگی سہراب بن لندھور شیران
شیر سوار دوسری صف مین بیٹھے کہ یہ لوگ دست چپی ہین اسد دلاور نے ایک
نامہ بنام رمان شاہ لکھا اور کہا کوئی ہی کہ جاے اور جواب اس نامہ کا رمان شاہ
سے لاے بس یہ سُننا تھا کہ یعقوب شاہ اپنے دنگل پر سے کود پڑا اور کہا کہ یہ کام
میرا ہی اسد نے فرمایا کہ اے یعقوب شاہ تم نے بہت عجلت کی اگر مین یہ جانتا کہ تم
اس کام کو اپنے ذمہ لوگے تو عام طور سے نہ کہتا بلکہ کسیکو خصیہ طلبی معین کرکے بھیجدیتا تمھارا
جانا خلاف مصلحت ہی رمان شاہ کو تمھارے ہی حالت دیکھکر اشتعال ہوگا یعقوب شاہ

نے عرض کی کہ آپ لوگ ناواقف ہین اور مین مزاجدان ہون ہر پہلو سے رضامند کرونگا مزاج انکا
نہایت سخت ہی اگر کوئی اور صاحب تشریف لیجائینگے تو سمجھے یہ خون ہی کہ فساد نہ ہو اسلئے
فرمایا کہ مجھے تمھاری جان کا اندیشہ ہی یعقوب شاہ نے کہا اسکا کچھ خیال نہ فرمایئے خوشا
نصیب اُس شخص کے جسکی جان کار خیر مین جاے اور راہ خدا مین شہادت پائے یہ کہکر نامہ
اٹھاکر سر سے باندھا اور تھوڑی سی فوج اپنے ہمراہ لے کر جانب بارگاہ رمان شاہ
روانہ ہوا جسوقت اپنے لشکر کی حد سے نکلا اور قریب لشکر رمان شاہ کے پہونچا کسی نے
روکنے کا قصد نہ کیا کیونکہ آگاہ تھے کہ فرزند ہی بادشاہ کا بلکہ جب یہ قریب بارگاہ پہونچ
لیا ہی تو اسکے آنے کی اطلاع ہوئی رمان شاہ ایسا برہم تھا کہ کسیکو برائے استقبال بھی
روانہ نہ کیا یعقوب شاہ جسوقت دروازۂ بارگاہ پر پہونچا اپنے آنے کی اطلاع کرائی اور
منتظر رہا کہ کوئی سردار برائے استقبال آئے گا لیکن جب کوئی نہ آیا اور یہ جواب آیا کہ
بلا لو تو اسے نہایت رنج ہوا اور یہ سوچا کہ معلوم ہوتا ہی عنوان اچھا نہین ہی مگر بسم اللہ کہکر
داخل بارگاہ ہوا اور بطریق اہل اسلام سلام کیا کسی نے جواب نہ دیا اور بادشاہ کے تیور
بد ہوے منھ غصہ سے سرخ ہوگیا اور پکارا کہ او نالائق بے ادب یہ کیا حرکت تھی تجھے یہ
بھی نہ خیال آیا کہ ہم بیٹھے ہین اور تو کل بھی بیٹھنے کو نہ دیا اور کہا کہ جلد بیان کر کس غرض سے
آیا ہی اور اپنے دین قدیم سے کیون پھر گیا یہ سنکر یعقوب شاہ نے دست بستہ بیان
کیا کہ مین جس غرض سے حاضر ہوا ہون وہ تو بعد کو عرض کرونگا لیکن اول کچھ تمہید اعرض کرنا چاہتا
ہون وہ یہ ہی کہ ہر بشر کا فرض ہی کہ عقل سے کام لے اور اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے
مذہب ایسی چیز نہین ہی جسے بے سمجھے اختیار کرے کیونکہ انجام انسان کا اسی پر موقوف
ہی اگر مذہب حق رکھتا ہی تو بعد مرنے کے بھی مرتبہ اعلے کو پہونچے گا اور اگر مذہب باطل
مین دنیا سے اٹھ جائیگا تو انجام اُسکا خراب ہوگا بہت ایسے بدحال دنیا مین ہین کہ
عقبے مین خوش حال ہونگے اور بہت سے خوشحال ایسے ہین کہ عقبے مین بدحال ہونگے
لیکن خوشا نصیب اُسکے جسکی دنیا اور عقبے دونون اچھی ہون بڑے افسوس کی بات
ہی کہ جس خدا نے ہم کو دنیا مین مرتبہ اعلے عطا فرمایا اور رتبہ برتر کو پہونچایا آنکھ ناک
کان زبان ہاتھ پاؤن عقل و دانش عطا فرمائی کہ ہر چیز کا اختیار کر سکین ہم ان چیزون سے
کام نہ لین اور اُس خالق عالم کے پہچاننے کی کوشش ہی نہ کرین تو پیش خدا کیا جواب
دینگے جسوقت یہ سوال ہوگا کہ ہم نے تجھے عقل دی تھی تو نے نیک و بد کو کیون نہ سمجھا
لہذا مین نے جہانتک خیال کیا مجھکو دین اسلام مذہب حق معلوم ہوا اور دین آفتاب
پرستی باطل ہی خدا وہی ہی جسنے سب کو پیدا کیا اور اُسے کسی نے نہین پیدا کیا ہی آفتاب
و ماہتاب دو ستارے ہین جنسے شب و روز کو منور کیا ستارون سے آسمان کو زینت
دی درختون سے زمین کو سنوارا دریاؤن کو فیض عالم کے واسطے پیدا کیا اگر آفتاب خدا ہوتا
تو اُسے زوال نہ ہوتا اور ایک لکہ ابر اُسے نہ چھپا سکتا اور گہن اُسکے واسطے نہ ہوتا ان

تغیرات سے پایا گیا کہ آفتاب بھی ایک مخلوق ہی ہر روز دنیا عالم کی خلقت سے اور ہین اسوقت
اسی غرض سے حاضر حضور ہوا ہون کہ آپ کو راہ نیک بتاؤن اور زنگ کفر کو آئینہ دل سے
دور کرون اور اس نامہ کے جواب مین خوشخبری آپ کے اسلام قبول کرنے کی لے کر
اسد دلاور کے پاس جاؤن جو میرا محسن اور راہ بر ہی اسکی مدح وثنا خواب مین ایک مرد
بزرگ مجھسے فرما گئے تھے اور اسکے آنے کی ایسی سچی خبر دے گئے تھے کہ خواب
کے تیسرے دن مجھے قدمبوسی اس شہریار عالیوقار کی حاصل ہوئی اور وہ مجھ سے
بخلق ولطف پیش آیا با آنکہ وہ ایسا صاحب جاہ وحشم اور صاحب اقبال ہی کہ اس نے
آتے ہی اول تو عروس سامری کو مارا جس ساحرہ کا مثل ونظیر نہ تھا اسکے بعد
سرمست آدمخوار کو فرمانبردار کیا اب وہ بیابان نہ طاق کی طرف سراسیمہ مدد بادشاہ
اسلام جاتا ہی راہ مین آپ کو دیکھ کر قیام فرمایا اور یہ نامہ بھیجا ہی تاکہ آپ بھی شرفیاب مذہب
اسلام ہون اور راہ خدا مین کفار سے لڑکر خطاب غازی کا پاوین آیندہ آپ کو اختیار ہی بقبول
سخنے کہ عیسے بدین خود وموسے بدین خود مجھ سے کوئی سروکار نہین ہی نہ آپ میری قبر مین
بخشوانے جایئے گا اور نہ مین آپ کی قبر مین جاؤنگا لا اسد دلاور آپ سے ضرور متعرض
ہونگے اور انسے مقابلہ کرکے آپ سربر نہین ہو سکتے کیونکہ ایک تو وہ خود ہی رستم وقت
واسفندیار زمانہ ہین اور نظر کردہ شیر یزدان ہین علاوہ اسکے انکے تینون فرزند جو زور وطاقت
مین مثل انکے ہین ہمراہ ہین اور سب سے پہلوانان نامی وگرامی جنمین سے ایک سرمست آدمخوار
بھی ہی اسکے ساتھ ہین اور لشکر کثیر ہی اگر مذہب اسلام اختیار نہ کرینگے تو انسے جنگ ضرور
ہوگی یہ سنکر ریان شاہ نہایت برہم ہوا اور پکارا کہ او ناشدنی تجھے مین نے اسی لیے
پیدا کیا تھا کہ تو مجھے نصیحت کرے اور دشمن کا شریک ہوکر مجھے ڈرائے کیا تو نے ہم سے
زیادہ دنیا دیکھی ہی اور ہم سے زیادہ فہم وفراست رکھتا ہی جو تبدیل مذہب کرڈالی اور ایک ملحد
خدا پرست کے شریک ہوکر مجھے اسکا رعب دکھا کر ڈراتا ہی دیکھون تو وہ میرا کیا کر لیتا ہی اور
تیرا زندہ رکھنا تو کسیطرح مناسب نہین اسلیے کہ تو میرے واسطے باعث بدنامی ہی اور عجب
نہین ہی کہ خداوند برجیس آفتاب پرست مجھ سے ناراض ہوجاے اور لے کہ تیرا فرزند مجھ
سے پھر گیا اور مجھ پر عتاب نازل کرے تو ساری بادشاہت میری خاک مین ملجائیگی یہ
کہکر نامہ سب اسد دلاور کو چاک کرڈالا اور کہا بھی کوئی ایسا ہی کہ قتل کرے اسکو بس یہ سنتے ہی
افراسے کشتی گیر اپنے نیام سے اٹھ کھڑا ہوا اور کہا اے بادشاہ تیرے تابعدار ایسے
نہین ہین جو حلم مین تو تاہی رین یا کسی سے دب جائین مگر یہ معاملہ فرزند کا ہی سمجھکر حکم
دے یہ سنکر ریان شاہ نے کہا کہ بادشاہون کی ایک زبان ہوتی ہی انکے دل
مین کسی کی محبت نہین ہوتی بادشاہ کی اولاد اسکی فوج ہی جسکے بل پر وہ حکومت
کرتا ہی تو کیون اسکے قتل مین تامل کرتا ہی بس یہ سننا تھا کہ افراسے کشتی گیر نے تیغہ
کمر سے کھینچا اور یعقوب شاہ پر وار کیا یعقوب شاہ نے وار اسکا سپر سے رد کیا

اور خود وار نہین کیا اور آواز دی کہ اے والد بزرگوار کیونکر آپ سے بیٹے قتل کا حکم دیا گیا اسلیے کہ بعد میرے چراغ سلطنت کا گل ہوجائے گا وارث تخت باقی نہین رہے گا بلکہ پوتے کا جلدی نہ کیجیے مجکو قید رکھیے اور سمجھ بوجھ کر قتل کیجیے گا جلدی کا کام خراب ہوتا ہی ایسا نہ ہو انجام مین پچھتانا پڑے یہ سنکر رمان شاہ نے کہا کہ ایسی اولاد ہونے سے نہ ہونا اسکا بہتر ہی اور تجھ ایسے فرزند کے مالک تخت ہونے سے سلطنت دشمن کے قبضہ مین جانا خوب ہی مین نے اچھی طرح سمجھ لیا ہی یہ مسئلہ غور طلب نہین ہی جب مذہب تیرا اور ہوا اور ہمارا اور ہوا تو مجھ سے تجھ سے کیا علاقہ رہا تو ایسا ہی بیٹا ہی جیسا پسر نوح تھا شعر پسر نوح با بدان بہ نشست خاندان نبوتش گم شد + ہان جلد قتل کروا اسکو یہ سنکر بہرا فزائے کشتی گیر نے تیغہ مارا یعقوب شاہ کو اب یقین ہوگیا کہ رمان شاہ ضرور مجکو قتل کرائے گا اور رحم اسکے دل مین نہین ہی اسد غازی سچ فرماتے تھے کہ تو نہ جا مین تنہا کس کس سے لڑونگا مگر کچھ پروا نہین یہ مرنا بھی حیات ابدی سے کم نہین ہی اسلیے کہ شہید زندۂ جاوید کہلاتے ہین اور مین راہ خدا مین قتل ہورہا ہون بسم اللہ کہکر اسنے بھی تلوار کھینچی ردو بدل ہونے لگا یعقوب شاہ وار اُسکے روکرتا ہوا دروازۂ بارگاہ کیطرف بڑھا کہ کسیطرح بارگاہ سے باہر نکل جاؤن تاکہ میدان ملے اور میرے ہمراہی بھی آگاہ ہوکر شریک جنگ ہون اور شاہزادہ اسد دلاور کو بھی خبر ہوجائے اسلیے کہ پہلے بچے ضرور لنگھس ہین آئے ہونگے لیکن رمان شاہ نے جو دیکھا کہ یعقوب شاہ دروازہ تک پہونچ گیا ہی تب ہی کہ نکلجائے اسنے پکار کر آواز دی کہ ارے تن تنہا یون صاف نکلا جاتا ہی سب مل کے اسے مارلو یہ سُننا تھا کہ سب پہلوان اسکی بارگاہ کے اُٹھ کھڑے ہوئے یعقوب شاہ افزائے کشتی گیر سے مصروف جنگ تھا کہ مہران اژدر گیر نے قریب پہونچکر پالٹ کا ہاتھ مارا کہ دونون پاؤن یعقوب شاہ کے قلم ہوگئے اور یہ مرد مسلمان نیک طینت زمین پر گرا لیکن کرتے کرتے اسنے بھی جو ایک ہاتھ تیغۂ آبدار کا مارا گردن پر مہران کی پڑا سر قلم ہوگیا لاش اسکی پھڑکنے لگی لیکن یعقوب شاہ اس صورت سے گرا کہ سامنے افزائے کشتی گیر کے آگیا بس اس ملعون نے باطمینان تمام ایک ہاتھ دونون کمر پر مارا کہ یعقوب شاہ کے دو ٹکڑے ہوگئے ہمراہی یعقوب شاہ کے بیرون بارگاہ کھڑے تھے انھون نے جو اپنے مالک کے نعرون کی آواز سنی سمجھے کہ فساد ہوا کچھ تو دوڑ پڑے اور دروازۂ بارگاہ تک لڑتے بھڑتے آگئے لیکن مہان خاتمہ ہوچکا تھا لاش پھڑکتی دیکھی اُٹھانے کا قصد کیا تھا کہ رمان شاہ نے کہا مارلو انکو بھی کہ یہ سب نمک حرام ہین کوئی زندہ بچکر جانے نہ پائے اسنے تلوار چلنے لگی چند کس کس سے لڑتے کہان تک مقابلہ کرتے لیکن پھر بھی مرنے والے بڑے ہوتے ہین انکو تو یقین مرگ ہوچکا تھا جان پر کھیلے ہوئے تھے ایسے ایسے لڑے کہ داد مردی و مردانگی دے گئے انجام کار سب قتل ہوئے لیکن جو لوگ یہ نظارہ دیکھکر روانہ ہوگئے اس غرض سے کہ چل کر اسد غازی سے اطلاع کرین اور کمک لے کر آئین وہ زندہ بچکر اپنے لشکر مین پہونچے یہان اسد غازی جواب نامہ کا

منتظر بیٹھا ہوا تھا اور بہ نہایت تردد تھا کہ دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے یعقوب شاہ تنہا گیا ہے ایسا نہ ہو کہ فساد بڑھے تو یہ بیچارہ مفت میں مارا جائے گا بعد ہم نے اگر تعاقب بھی کیا تو کیا اُسے تو نہیں زندہ کر سکتے خدا خیر کرے اور اُسے زندہ و سالم واپس لائے جسقدر آنے میں دیر سوا ہوتی تھی الجھن ہوتی جاتی تھی تو ہمات بڑھ رہے تھے پیک بچے برائے خبر روانہ کر دیے تھے اور دمبدم کی خبر آ رہی تھی جب عنوان اچھا نہ دیکھا اور خیال گذرا کہ فساد ضرور ہو گا تو تیاری لشکر کا حکم دے دیا سرمست آدمخوار مسلح ہو کر سب سے پہلے تیار ہو گیا اسد خیمے سے نکلکر مرکب پر سوار ہو کر منتظر خبر کا کھڑا ہی تھا کہ یکایک ہرا ہی یعقوب شاہ کے دوڑتے ہوئے بدحواس پہونچے اور کہا کہ تلوار چل گئی بس یہ سنتے ہی اسد نے گھوڑا اٹھا دیا کہ جلد پہونچوں ہمرکاب ہی اسد کے سرمست آدمخوار اور سہراب بن لنڈھور شیران شیر سوار پرسیاسے فرنگی عضنفر بن اسد اسد ثانی معروف بن اسدان سب نے سرپٹ گھوڑے ڈالدیے کہ جلد پہونچکر کمک کریں ایسا نہ ہو کہ یعقوب شاہ قتل ہو جائے پیچھے پیچھے تمام فوج نعرہ کرتی چلی اول نعرہ اسد دلاور کا ہوا (نعرہ) سہ اسد شیر سوار مرد رزم جنگ + بدرم دل شیر و چرم پلنگ + بعد اسکے اور سردار منہم منہم کے نعرہ کرتے جا پہونچے اور کشتوں کے پشتے لاشوں سے انبار لگاتے ہوئے بارگاہ رمان شاہ کیطرف متوجہ ہوئے خبر رمان شاہ کو ہوئی یہ بھی بارگاہ سے نکلکر تخت پر سوار ہوا سردار اسکے مرکب پر بیٹھ بیٹھ کے فوج کو ترغیب دینے لگے تلوار چلنے لگی ہر دیکھا کہ اسد غازی مانند شیر گرسنہ کے صفوں کو توڑتا پرونکو برہم کرتا ہوا چلا ہی آتا ہے ایک جانب معروف بن اسد مانند ضیغم کے ڈکارتا ہوا نعرے مارتا ہوا چلا ایک طرف سے عضنفر نے فوج کو روندا ایک سمت سے اسد ثانی باپ کے قدم بقدم لڑتا ہوا چلا ساتھ ہو لیا سکے اور سردار مثل شیران شیر سوار سہراب بن لنڈھور پرسیاسے فرنگی سرمست آدمخوار یہ سب لشکر کو پامال کرتے چلے جاتے ہیں آفتاب پرست بھی جانبکن لڑ رہے ہیں ایک گرتا ہے تو دوسرا سد راہ ہو جاتا ہے ہنگامہ گیر و دار گرم ہے لاشوں پر لاشیں گر رہی ہیں میدان خون سے گلرنگ ہو رہا ہے ہر طرف کمانوں کی کڑک تیروں کی بوچھار تیغوں اور نیزوں کی چمک دل کے پار ہوئی جاتی تھی سپروں سے دھواں دھار بادل چھائے ہوئے ہیں سروں کے اوسے گر رہے ہیں خون کا مینھ برس رہا ہے سیل خون جاری ہے کشتی حیات طوفانی ہے موجیں تلواروں کی پے در پے آ رہی ہیں سر حباب آسا تیر رہے ہیں لاشیں مانند مچھلیوں کے پھڑک رہی ہیں نہنگ قضا ہر طرف محو صید افگنی ہے ایک قیامت کبریٰ برپا ہے اسی عالم میں اسد غازی صفوں کو توڑتا ہوا بارگاہ تک پہونچ لیا دروازہ بارگاہ پر لاش یعقوب شاہ کی خون آلودہ دیکھی بس یہ دیکھتے ہی آنکھوں میں خون اتر آیا پکار کر آواز دی کہ او رمان شاہ تجھ سے بڑھکر کوئی ظالم نہ ہو گا ارے یہ سنگدلی کہ بیٹے کو قتل کروا ڈالا اور طرہ اُسپر یہ کہ وہ اسوقت بحیثیت ایلچی تیرے پاس آیا تھا کس بادشاہ نے آجتک ایلچی کو قتل کیا ہے مثل

مشہور ہی کہ اجی رازدار نیست لیکن تو نے رسم دنیا کے خلاف کیا کیا بیجی کو قتل کیا کب
چھوڑتا ہون تجکو کہ یعقوب شاہ قتل ہو اور تو زندہ رہے تجھے بھی اسنی کے پاس
بھیجدیتا ہون یہ کہکر باگ مرکب کی لی اور تخت رمان شاہ کیطرف بڑھے فوج نے
جو دیکھا کہ یہ خدا پرست ہمارے مالک کیطرف آتا ہی بڑھکر سدراہ ہوے اور اسد کو روکا
یہ شیر بیشۂ شجاعت بھلا کس سے رکتا ہی جو سامنے آیا ہاتھ مارا دو ٹکڑے ہوے بین گرمی جنگ
بین شیران شیر افگن اور شیران شیر سوار کا سامنا ہوا شیران شیر افگن نے نیزہ مارا
شیران شیر سوار کے خالی دے کر جو ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا ہاتھ شیر افگن کا قلم ہوا بس اسنے
بائین ہاتھ سے تلوار کھینچ لی اور شیران شیر کے سر پر وار کیا شیران شیر سوار نے وار
اسکا پشت شمشیر پر رد کر جو ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا دو ٹکڑے کیے اُدھر میلاد آہن کلاہ سے
اور سہراب بن لنڈھور سے مقابلہ ہوا میلاد آہن کلاہ نے گرز مارا سہراب بن لنڈھور
نے وار اسکا اپنے گرز پر روک کر خبردار خبردار کہکر عمود گران سر میلاد کے حوالے کیا میلاد نے
بھی گرز اپنا بلند کیا لیکن گرز پر گرز جو پڑتا تو ہاتھ کانپنے لگا اور دونون گرز ایک ساتھ
خود پر گرے اور خود کاسۂ سر بین در آیا اور سر گردن بین اور گردن سینے بین سینہ شکم بین شکم
پشت مرکب بین اور مرکب زمین بین ایک جبوترہ بنکر رہ گیا اُدھر سوماے مردم در سے
اور سرمست آدمخوار سے سامنا ہوا سوماے مردم در نے چنگال مارے کہ ناحن
اسکے زرہ کی کڑیون بین اُلجھے ایک آدھ لوہے کی اسنے پرگ گیا سرمست مچلا گیا اور پکارا
کہ اگر تو مردم در ہے تو بین مردم خوار ہون مگر گیا گردن مجبور ہون کہ اب میرے شہریار نے مجکو
منع کر دیا ہی اور دین اسلام بین آدمی پر آدمی کا گوشت حرام کر دیا ہی ورنہ تجھے مزہ چکھاتا مگر خیر
کہان جاتا ہی میرے ہاتھ سے تجکو تقدیر دہان گور کرونگا یہ کہکر سرمست نے دونون
کلائیان اسکی پکڑکین زور ہونے لگے اسی کشمکش بین سرمست آدمخوار سوماے مردم در
کو کھینچ لایا اور اسکی پشت پر گھونسا مارا کہ یہ بیہوش ہوکر پشت مرکب سے زمین پر آرہا سرمست
نے مردہ جان کر چھوڑ دیا اسی حالت بین لاکھون آدمیونکا لشکر گھوڑے اور سوار اور پیدل
جو اسکے جسد نجس پر سے گذرنے لگے تو استخوان پارہ ہوگئے اور پسکر چور ہوگئے غفلت
اسیوقت برطرف ہوئی جب کہ داخل دوزخ ہولیا اور شعلہ ہاے آتش اس سے لپٹے اور
بغلگیر ہوکر مبارکبادی دی وہان اسد دلاور قریب تخت رمان شاہ پہونچ چکا ہی
لیکن لوگ اسکے سدراہ ہوہوکر بادشاہ کو پکار رہے ہین اپنی جانین نثار کر رہے ہین کئی
پہلوان اسکے تخت کی حفاظت نو چہار جانب ہین آگے آگے ان سب کے مقہور گرگدن
سوار ہی اور چارون کونون پر تخت کے اور چار پہلوان ہین کہ نام ایک کا اژدہاے کشتی گیر
اور دوسرا بینظیر کور باطن تیسرا سرخیل مشت زن چوتھا تنہاے شتر لب ہی
لیکن مقہور گرگدن سوار پہلوان زبردست ہی اور تخت سے آگے آگے خدا پرستون کو
قتل کرتا ہوا اسد دلاور کیطرف چلا آتا ہی کہ یہی افسر لشکر ہی اسکو مارلیں تو لڑائی کا خاتمہ ہو

اُدھر اسد غازی نے تخت رمان شاہ کی سیدھ باندھی ہے اور لاشہ پر لاشہ گراتا ہوا رستہ بناتا چلا آتا ہے لیکن غضنفر بن اسد کہ یہ پہلو پر سے چڑھ آیا تھا قریب پہونچ گیا افراسے کشتی گیر سے روکا روبدل ہونے لگی یہ وہ وقت تھا کہ افراسے کشتی گیر سے اور غضنفر سے مقابلہ ہو رہا تھا اور اسد ثانی سے اور سہمائے شترلب سے سامنا ہو چکا تھا اور معروف بن اسد سے اور بینائے کور باطن سے روبدل شروع ہو رہا تھا اور سرخیل مشت زن فوج کو لڑاتا اور ترغیب جنگ دے رہا تھا لیکن اول حال مقہور کرگدن سوار کا بیان ہوتا ہے کہ اسنے اسد دلاور کو للکارا کہ او بڈھے کدھر جاتا ہے کیوں اجل دامنگیر ہے نہیں جانتا کہ ہین ملک الموت تیری جان کا راہ روکے ہوے ہون خبردار تخت بادشاہ کیطرف نہ بڑھنا ورنہ سر تن پر نہ ہوگا اسد دلاور کی نظر جو مقہور کرگدن سوار پر پڑی پکارا او ملعون اگر ٹوکتا ہے تو سامنے آ اور داد مردی و مردانگی دے مقہور گینڈا دوڑا کر اسد کیطرف چلا کفار نے اسکو راہ دی اُدھر سے اسد غازی نے مرکب کو تیز کیا یہانتک کہ بیچ مین دونون کا سامنا ہوا مقہور نے کہا کہ او خدا پرست تو بہت منچلا ہے کہ اتنے بڑے لشکر پر چڑھ آیا اور کس ہمہ کے ساتھ یہانتک پہونچا بس بہتر یہ ہے کہ ارادہ سے اپنے باز آ اور اطاعت میری اور پرستش میرتا بان کی اختیار کر ورنہ بہت پچھتائے گا اسد غازی نے کہا کہ او ملعون کیا جھک مارتا ہے اگر تجکو مقابلہ کرنا ہے تو یہی میدان ہے اور یہی گوہر لا ضرب بہادری کی کہ عرصہ ہوتا ہے یہ سُنکر مقہور کرگدن سوار نے تیر آہنی اسد غازی کے حوالے کیا اسد نے دیکھا کہ یہ حربہ سپر سے نہ رُکے گا ہتکلی ماری کہ تیر کٹ کر علیحدہ گرا بس یہ دیکھتے ہی مقہور پکارا کہ تو بڑا تیز دست معلوم ہوتا ہے یہ کہکر تلوار کھینچ لی اسد دلاور نے کہا کہ اور حوصلہ نکال لے مقہور نے کہا اب پہلے تو وار اپنا کرا سلیے کہ مین ایک وار کر چکا اور تو نے اُسے خوب روکیا دیکھو تو کہ مین تیرے وار کو کیونکر رد کرتا ہون اسد غازی نے تیغہ مارا مقہور نے سپر کو اُٹھا کر چہرہ کی پناہ کیا اور تلوار کو ضامن دیا لیکن تیغہ جو پڑتا ہے تو سپر پر چمکا تھا یا زین پر جا کر ٹھہرا مرکب و مرکب چار ٹکڑے ہوے بس اسکا گرنا تھا کہ آفتاب پرستون کے بھی چھوٹ گئے اُدھر عضنفر نے افراسے کشتی گیر کو تہ تیغ کیا ایک ہاتھ اسکے دونون کمر پر ایسا مارا کہ نصف حصہ اسکا زین پر رہا اور نصف کو مرکب لے کر بھاگا اور سامنے رمان شاہ کے لاکر پھینک دیا اور سہمائے شترلب نے اسد ثانی کو روکا بعد روبدل کے سہمائے شترلب بھی ہاتھ سے اسد ثانی کے مارا گیا معروف بن اسد نے بینائے کور باطن کو مید لیا اب سرداران زبردست جو آفتاب پرستون کے تھے وہ تو مارے جا چکے ایک سرخیل مشت زن باقی ہے اب یہ قریب تخت بادشاہ کے آگیا ہے اور حفاظت کر رہا ہے لیکن اسد غازی جو مقہور کو مار کر چلا تو باگ اُٹھائے ہوے قریب تخت رمان شاہ کے پہونچ گیا سرخیل مشت زن نے للکارا کہ کہان آتا ہے اسد دلاور نے کہا کیا جھک مارتا ہے سرخیل نے جھپٹکر مشت دلاوری کا وار کیا اسد غازی نے کلائی ایک ہاتھ سے پکڑی اور دوسرا ہاتھ بڑھا کر بین

اڈالکر سر سے بلند کر لیا اور رمان شاہ کو آواز دی کہ کیون ملعون دیکھا تو نے اب یعقوب شاہ کی نصیحت اور ہمارے نامہ سے بے ادبی کرنے کا نتیجہ نظر آیا یا نہین رمان شاہ پکارا کہ کچھ پروا نہین جب دو مین لڑائی ہوتی ہے تو ایک کو فتح اور دوسرے کو شکست بھی ہوتی ہے تو فخر کس بات کا کرتا ہے اور یہ کونسی نئی بات ہے اسد غازی نے کہا کہ معلوم ہوا قلب تیرا سیاہ ہے تو راہ راست پر نہ آئے گا رمان شاہ نے کہا کہ ہزار جانین نام پر آفتاب عالمتاب کے نثار ہین اسلیے کہ ایسی روشن خداوندی کسکی ہوگی کہ ادھر اسنے اپنا جلوہ جہان آرا دکھایا ادھر تمام عالم منور ہو گیا اسد غازی نے دیکھا کہ یہ نہ مانے گا بس کسی کے سردار کو یا تو ہاتھ پر بلند کیے ہوئے تھا یا رمان شاہ پر چھپٹ مارا سرخیل مشت زن جو آکر رمان شاہ پر گرتا ہے تو رمان شاہ اور سرخیل دونون گتھ گئے لیکن رمان شاہ کا تو خاتمہ ہو گیا اسکے جوان پسر جو اسپر گئے لیکن سرخیل کے تھوڑی سی چوٹ آئی بعد اسکے یہ پھر سنبھلا اسد نے چاہا کہ اسکو بھی ایک ہی ہاتھ مین رد کرون کہ سرخیل پکارا امان فرمایا بشرط ایمان کہا قبول ہے اسد دلاور نے فرمایا کہ اگر تو صدق دل سے مسلمان ہوتا ہے تو کاٹ لے سر اپنے بادشاہ کا اور نیزہ پر رکھ کر بلند کر دے بس یہ سنتے ہی سرخیل نے تلوار سے سر اسکا قلم کر کے علم کیا بس اس سر کا بلند ہونا تھا کہ وہ دو لاکھ فوج جو اپنی جانین لڑا رہی تھی بھاگ کھڑی ہوئی تعدم اٹھ گئے جی چھوٹ گئے ایک نے دوسرے سے کہا کہ میان اب کسکے واسطے لڑیے مالک مارا جا چکا بس ان لوگون کو بھاگتے ہوئے دیکھ کر اسد دلاور نے بوقو نکوم دیا اوہ ہو کیا کہ اوقزاقان کثیر لوان سب کو کوئی جانے نہ پائے یہ سنکر قزاقون نے ہر چہار جانب سے محاصرہ کر لیا ایک دیوار آہن اٹھ کر حائل ہو گئی اور تا لیس ہزار قزاق گھوڑے دوڑا دوڑا کر ہر چہار جانب سے آگئے دیکھا آفتاب پرستون نے کہ اب مفر نہین ہے امان مانگی کہا بشرط ایمان سب نے قبول کیا اور ہتھیار رکھدیے اسد غازی نے فرمایا کہ ہتھیار اٹھا لو جب تم مسلمان ہو چکے تو ہم مین شامل ہو گئے اب ہم کو تم سے کوئی خوف باقی نہین رہا اسکے بعد لشکر کو اپنے اس لشکر سے علیحدہ کر لیا اور سرخیل مشت زن کو اپنے ہمراہ لے کر لاش یعقوب شاہ کی تلاش کرتے ہوئے چلے راہ مین جو لاشین خدا پرستون کی ملتی جاتی تھین اٹھوا کر حکم دفن دیتے جاتے تھے یہانتک کہ قریب لاش یعقوب شاہ کے پہونچے اور لاش اٹھوا کر اپنے ہمراہ لی ملازم اسکے روتے پیٹتے ساتھ ہو لئے اسد دلاور نے سرخیل مشت زن سے فرمایا کہ اس لاش کو لے کر شہر رمانیہ مین جاؤ اور جاے مناسب تجویز کر کے اسکو دفن کرو اور اپنے ایک فرزند یعنے معروف بن اسد کو ہمراہ کیا کہ جو لڑکا خاندان شاہی سے حق رکھتا ہو اسے تخت نشین کر کے انتظام ملک رمانیہ کا درست کر کے تم چلے آنا غرضکہ باقی دن لاشون کے اٹھوانے اور دفن کرانے مین گذرا شام کو سب نے آرام کیا جسوقت صبح ہوئی تو شاہزادہ اسد غازی نے سرخیل مشت زن کو خلعت سے سرفراز فرمایا اور لاش یعقوب شاہ کی اسکے سپرد کی اور معروف بن اسد کو ساتھ لیا

کہ یہ تم کو تعلیم دین کرے گا کیونکہ تم اچھی طرح آئین اسلام سے ابھی آگاہ نہین ہوا لحاصل معروف بن اسد سرخیل مشت زن کو اپنے ہمراہ لے کر مع لشکر کہ قریب ایک لاکھ کے باقی رہ گیا تھا جانب قلعہ رمانیہ روانہ ہوئے اور یہان اسد دلاور نے بھی حکم کوچ دیا اور مع فوج ظفر موج جانب بیابان نہ طاق روانہ ہوئے دیکھیے کسوقت پہونچتے ہین اب اول حال مختصر معروف بن اسد کا بیان ہوتا ہی کہ جسوقت یہ مع لاش یعقوب پناہ تہ سپہ شہر رمانیہ کے پہونچا اور خبر وزیر یعقوب شاہ فرتوت کہن سال کو ہوئی برائے استقبال آیا اور معروف بن اسد کو لے کر داخل قلعہ رمانیہ ہوا معروف بن اسد نے سارا ماجرا یعقوب شاہ کا بیان کیا اور فرتوت کہن سال سے پوچھا کہ اب وارث تخت کون ہی اُسنے بیان کیا کہ فرزند یعقوب شاہ کا موجود ہی مگر سن اُسکا کم ہی فرمایا کیا عمر ہوگی اُسنے فرزند کو طلب کیا معروف نے منع کیا اور کہا کہ اسکا وقت دوسرا ہوگا فرتوت نے جواب دیا کہ سات سال کی عمر ہوگی الحاصل معروف بن اسد نے دفن یعقوب شاہ کے واسطے جگہ اسکی ماں اور بی بی سے دریافت کرائی اُنھون نے عرض کرا بھیجا کہ اسی قلعہ مین دفن کیجیے اسلیے کہ ہم دونون بیبیون کا یہی سہارا تھا اب فرزند اسکا ہی تو وہ ابھی بچہ ہی وہ خود قابل اسکے ہی کہ اُسکی سرپرستی کیجائے معروف بن اسد نے لاش اول محل مین بھیجدی کہ یہ بھی اُن بیبیون نے کہلا بھیجا تھا جسوقت اُن عورتون کو رونے اور پیٹنے سے فرصت ہوئی تو معروف بن اسد نے لاش یعقوب شاہ کی دفن کرائی اور تمام اُمرائے شہر کو جمع کرکے تاج و تخت سجوایا اور سب کے سامنے اُس طفل صغیر کو جو یعقوب شاہ کا بیٹا تھا اپنے ہاتھ سے بازو پکڑکر تخت پر بٹھا دیا اور تاج سر پر بندھا دیا اور سب سے نذرین دلوا دین اور محتشم شاہ کا خطاب دے کر سرخیل مشت زن کو سالار لشکر کیا اور دیگر امرا کو ارکین سلطنت مقرر کیا اور آپ دس ہزار سوار اپنے ہمراہ لے کر جانب بیابان نہ طاق روانہ ہوئے دیکھیے کب پہونچتے ہین

اب یہان سے چند کلمہ داستان شوکت نشان شاہزادہ رستم خو کے گزارش کیے جاتے ہین

کہ جسوقت شاہزادہ رستم خو طی مراحل و قطع منازل کرتے ہوئے قریب بیابان نیم سوختہ کے پہونچے تو شمس جنی نے عرض کی کہ اے شہریار اب اسی مقام پر قیام فرمائیے آگے بڑھنے کا قصد نہ کیجیے گا اس لیے کہ شام ہوچکی ہی ایسا نہ ہو غلطی سے سرحد بیابان نیم سوختہ مین پہونچ جائیے تو مشکل ہو جائیگی لوح و ہان کام نہین دے سکتی اور کام کا انجام خراب ہوگا کچھ بنائے نہ بنے گی اس سے بہتر یہ ہی کہ آج شب کو اسی مقام پر قیام کیجیے صبح کو دیکھا جائے گا شاہزادہ عالی مرتبت نے رائے شمس جنی کی پسند کی اور حکم قیام دیا لشکر نے مقام کیا خیمے ڈیرے برپا ہونے لگے جس مقام پر ابھی اس سے پیشتر سناٹا تھا وہین

آبادی ہوگئی اور جہانسے کوچ کرکے اس مقام تک پہونچے وہ جگہ ویران اور سنسان ہوگئی ہے عجب انقلابات ہین دنیا کے کہ کسی کو عروج کسی زوال ہے کوئی پیدا ہوا کوئی ناپید ہوا کہین شادی ہے کسی مقام پر غم صف ماتم بچھی ہوئی ہے کہین نوبتین بجتی ہین کہین سینہ کوبی ہے کبھی صبح ہے کبھی شام غرضکہ یہی لیل و نہار اس گنبد دوار کے ہین الغرض شاہزادہ نے شب بسر کی جسوقت صبح ہوئی شاہزادہ نے اول فریضہ سحری کو ادا کیا اور وظیفہ پڑھتے ہوئے خیمہ سے باہر نکلے صحرا کی سیر کرنے لگے عجب عالم تھا وہ سہانا وقت ہوا سرد کا چلنا صحرا مین کوڑیالے کی بہار اسپر قطرہائے شبنم کی نمائش یہ معلوم ہوتا تھا کہ فرش سفید پر موتی بچھے ہوئے ہین درخت جھوم رہے ہین طائر بزبان بیزبانی حمد الٰہی مین مصروف ہین آپ ٹہلتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ اسطرف سے شمس جنی نمودار ہوا اور سلام کیا شاہزادہ نے جواب سلام دیکر ارشاد فرمایا کہ اے شمس جنی اسوقت کہان شمس جنی نے عرض کی کہ حضور ہی کی خدمت مین حاضر ہوا فرمایا کیون خیر باشد شمس جنی نے جواب دیا کہ شب کو مین نے اپنے علم کے ذریعہ سے جو دریافت کیا ہے وہ عرض کرونگا اول یہ فرمایئے کہ لوح کو ملاحظہ فرمایا یا نہین شاہزادہ نے فرمایا کہ ابھی تو لوح کو نہین دیکھا کہا اب لوح ملاحظہ فرمایئے شاہزادہ نے فرمایا کہ تم کیا کہنے والے تھے شمس جنی نے عرض کی اوس بھی ملاحظہ فرمالیجیے تو عرض کرون سکندر رستم خو نے لوح کو دیکھا اسمین تحریر تھا کہ اے فتاح طلسم اس صحرا سے ملحق جو سامنے ریگستان معلوم ہوتا ہے یہی بیابان نیم سوختہ ہے اور ایک تحریر جو اس بیابان پر پہاڑ اور اس ریگستان کے درمیان واقع ہے یہی سرحد ہے اسی مقام سے بیابان نیم سوختہ شروع ہوا ہے دل سوختہ جادو اس مقام کا محافظ ہے اور اسنے اپنے سحر سے اس مقام کو طلسم بند کیا ہے وہ اسکے پاس فوج ہے نہ لشکر تن تنہا اس مقام پر رہتا ہے سحر اسکا یہ ہے کہ جو کوئی بھولا بھٹکا اس طرف نکل آیا اسنے اس جادوگر نے مار ڈالا اور روح کو اسکی اسیب بناکر چھوڑ دیا قریب ہزار بارہ سو آدمیون کے اسنے بھوت بناکر چھوڑ دیے ہین انھین لوا سکی فوج سمجھنا چاہیے کہ وہ لوٹ نہین آتے ہین اور اسی صحرا مین مثل آگیا بیتالون کے پھرا کرتے ہین اور جو شخص انکی سرحد مین آجاتا ہے اسکو مار کر اور بھوت بناکر اپنے گروہ مین شامل کرلیتے ہین لہذا تم کو چاہیے کہ اپنے ہمراہیون کو اس امر سے متنبہ کردو کہ ہرگز کوئی شخص اس تحریر سرحدی کے پار نہ جائے ورنہ انجام اسکا خراب ہوگا اور ہاتھ سے ان بھوتون کے مارا جائے گا اور انجام مین بھوت ہوکر تجھے اذیت پہونچانے کا درپے ہوگا اور یہی جائے امتحان ہے جو لوگ تیرے ساتھ ہین انمین دوست بھی ہین اور دشمن بھی جو دوست ہین وہ تیرے کہنے پر عمل کرینگے جو دشمن ہین وہ ہرگز نہ مانینگے اور تجھ سے پھیکر اس ریگستان مین قدم رکھینگے اور ہاتھ سے بھوتون کے ہلاک ہوکر تجھ سے فریاد کرینگے اس انتظام کے بعد جسوقت بارادہ فتاحی در بند نیم سوختہ قدم اٹھاتا تو لوح کو دیکھ لینا اسلیے کہ اسوقت کے بعد سے تا فتح در بند پھر لوح خبر نہ دے گی اور جو ہدایتین لوح مین تحریر ہون انکو خوب یاد کرکے اسپر کاربند ہونا ورنہ دھوکا اٹھائیگا اور تو بھی ہاتھ سے ان

پریشون سے مارا جائے گا یہ تمام باتین لوح مین ملاحظہ فرما کر شاہزادہ نے شمس جنی سے بیان
کین شمس جنی نے عرض کی کہ بہت صحیح ہی بس یہی باتین مجھے بھی اپنے علم کے ذریعہ سے دریافت ہوئی ہین
اب ایک سوال ہین آپ سے اور کہتا ہون اسکے بعد آپ بسم اللہ کیجیے اور بارادہ فتح دربند
تشریف لے جایئے شاہزادہ نے فرمایا کہ وہ کیا ہی شمس جنی نے عرض کیا کہ اے شہریار
جسوقت آپ کو معلوم ہوا کہ لوح بعد ہدایات فتح دربند یم سوختہ کے پھر تا فتح دربند
خبر نہ دیگی تو اتنا سمجھ لیجیے کہ اتنے بڑے دربند کے فتح کرنے کے واسطے کسقدر ہدایتین ہونگی
اور ساتھ ہی اسکے وہ اسماء طلسمی جو رد سحر کے واسطے تحریر ہونگے انمین الفاظ غیر مانوس کا ہونا
بھی ضرور ہی پھر انکا یاد رکھنا کیا آسان کام ہی بشر کا دماغ ایسا نہین ہی جو ایسے ایسے عجیب
و غریب الفاظ کو یاد رکھ سکے اور پھر ایسی کم زبانی کہ شاید ایک ساعت سے زیادہ تک لوح
خبر نہ دے گی اور پھر اُس گھبراہٹ کے وقت قاعدہ سے چلنا جب کہ دشمن ہر طرح سے
دھوکے دیگا اسکا کیا انتظام آپ سوچے ہین یہی بات بانی طلسم نے امتحان عقل کی رکھی ہی
یہ سُنکر شاہزادہ متردد ہوا اور کچھ دیر تک ساکت رہا اسکے بعد فرمایا کہ اے شمس جنی واقع ہین
پہلے یہ بات میرے ذہن مین نہ آئی تھی لیکن تمھارے متنبہ کرنے سے جو مین نے غور کیا تو ترکیب
ذہن مین آگئی شمس جنی نے کہا کہ بیان فرمایئے شاہزادہ سکندر رستم خو نے کہا کہ وہ
ترکیب یہ ہی کہ کاغذ و قلم و دوات کو لے کر لوح کو دیکھونگا اور تمام ہدایتون کو لوح کی قلم بند
کر لونگا بس یہ سنتے ہی شمس جنی اُچھل پڑا اور فدا ست شاہزادہ سکندر کی نہایت تعریف
کی اور عرض کیا کہ بس اس سے بہتر کوئی ترکیب نہین ہی بیشک آپ فتاح طلسم ہین اور اگر ایسے
نہ ہوتے تو اس سن مین اس مرتبہ پر آپ کیونکر فائز ہو سکتے تھے اب آپ بسم اللہ کریں
اور دیر نہ فرمائین شاہزادہ سکندر رستم خو نے دوات و قلم و کاغذ طلب کیا جسوقت
سیارہ ثالث نے یہ سب چیزین لاکر پیش کین شاہزادہ نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اور یہ
ہدایات لوح کو قلم بند کرنا شروع کیا جسوقت لوح خبرین دے چکی تو سیاہ ہوگئی شاہزادہ
نے اب جو اوراق اُلٹے تو کئی جزو تھے دل مین کہا کہ اگر شمس جنی مجھے متنبہ کرتا تو مین کبھی
نہ سوچتا اور یہ باتین یاد رہتا اور وقت پر ایسے کام لینا بسا دشوار تھا اسکے بعد شاہزادہ
نے کل لشکر کو طلب کیا اور ایک مقام بلند پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ ایہا الناس مین تم کو
آگاہ کیے دیتا ہون کہ تا وقتیکہ مین اس دربند کو فتح نہ کرلون کوئی شخص یہان سے آگے بڑھنے
کا قصد نہ کرے اور وہ تحریر جہانسے ریگستان شروع ہوا ہی اُسے پھاند کر ریگستان مین
قدم نہ رکھے ورنہ ہلاک ہو جائے گا اور جو میرے کہنے کے خلاف کریگا وہ دنیا و عقبیٰ
دونون کو اپنے ہاتھ سے بگاڑے گا اور مین اُسکو سمجھ لونگا کہ یہ میرا دشمن ہی دوست نہین
ہی آیندہ اختیار ہی سب نے عرض کی کہ ہمین کیا ضرورت ہی جو اپنے ہاتھون ہلاکت
مین مبتلا ہون لیکن جن لوگون کے دلون مین کینہ تھا انھون نے اپنے طور پر یہ صلاح کی کہ
معلوم ہوتا ہی یہ دربند سخت ہی اور دشمن قوی سے سامنا ہی اور انکو خوف ہی کہ بسا

یہ لوگ دشمن کے شریک ہون اسی باعث سے ہم کو خوف دلایا ہی بس اس سے بہتر موقع نہ
ملے گا چاہیے کہ چھپ چھپا کر کسیطرح اس سرحد مین داخل ہون اور سکندر کو رک دین یہ
مشورہ کرکے وہانسے علیحدہ آئے اور منتظر اسکے ہوئے کہ شاہزادہ کی آنکھ بچے تو ہم اسطرف
جاکر دشمن کے شریک ہوجائین یہان شاہزادہ خورشید زرین لبا اور شمس جبین اور
سیارہ ثالث سے رخصت ہورہا تھا اُن لوگون کو یہ موقع غنیمت ملا بس کنائی کھسک کر
روانہ ہوئے اور جلدی جلدی صحرائے پُر بہار کو طے کرکے اُس لکیر کو پھاند کر بیابان ریگ
مین داخل ہوئے بس اُسطرف قدم رکھنا تھا کہ ہمنا ہٹ کی آواز کان مین آئی اور یہ معلوم
ہوا کہ سیکڑون بلائین پلٹ گئی ہین کوئی گلا دبائے دیتا ہی مگر نظر نہین آتا کوئی ہاتھ کھینچتا ہی کوئی
ٹانگ گھسیٹتا آرہا ہی یہ لوگ ہرچند فریاد کرتے ہین کہ ہم دشمن نہین ہین بلکہ تمھارے دوست
ہین طلسم کشا کے دشمن ہین اسی غرض سے آئے ہین کہ تمھارے شریک ہوکر طلسم کشا کو
رک دین ہمین اپنے مالک کے پاس لے چلو اسکے جواب مین یہ آوازین سنائی دین کہ ہم
تم کو اپنے مین شامل کیے لیتے ہین بغیر اسکے کہ دم تمھارے تن سے نکلین تم ہمارے گروہ مین
شامل نہین ہوسکتے ہو یہ چلا رہے ہین کہ یہ کونسا طریقہ ہی جب زندہ نہ رہے تو تمھارے کیا شریک
ہونے اور دشمن کا کیا بنائینگے ارے اسی زندگی کے واسطے سب کچھ کرتے ہین جب جان ہی
نہ رہی تو کیا باقی رہ گیا ہرچند یہ لوگ چیخا کیے اور غل مچا یا کیے اُن پر تیون نے ایک نہ سنی وہ لگے
گھونٹ گھونٹ کر سب کو مار ڈالا انجام کار انکی بھی نجس روحین بھوت بن بنکر انھین بھوتون
کے گروہ مین شامل ہوگئین یہان شاہزادہ عالی مرتبت نے سب کو رخصت کیا اور تن
تنہا پا پیادہ جانب بیابان نیم سوختہ روانہ ہوئے جسوقت قریب ریگستان پہونچے کچھ
ٹھہرے اور ہدایت نامہ اُٹھا کر دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم نیرنگ قاف دای
سیار بیابان نیم سوختہ تجھ چاہیے اس اسم کو ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر میل نقرئی پر
دم کرکے آنکھون مین پھیرے اُسکے بعد داخل بیابان نیم سوختہ ہوا سلیے کہ وہ گیا بیتال
جو محافظ در بند ہین یون نظر نہ آئینگے اور جسوقت یہ سلائی کو آنکھو نمین پھیرے گا اُسوقت
تجھے عجائبات طلسم دکھائی دینگے شاہزادہ نے ایسا ہی کیا جب سلائی آنکھو نمین پھیر
لی اُسکے بعد بسم اللہ کہکر اُس لکیر کو ناگہ کر داخل ریگستان ہوئے بس قدم رکھتے ہی
سب جو نظر اُٹھا کر دیکھتے ہین تو سیکڑون دیو اور انسان ہر چہار جانب دوڑتے پھرتے
ہین مُنھ سے اُنکے شعلے نکل رہے ہین ہمنا ہمن کرآپس مین کلام کرتے ہین ایک دوسرے
سے کہتا ہی کہ دیکھو وہ طلسم کشا آگیا اب کیا ہوگا کسی نے کہا کہ پلٹ پڑو گلا گھونٹ کر
مار ڈالو یہ سنتے ہی وہ سب کے سب شاہزادہ کیطرف بڑھے شاہزادہ نے ہدایت نامہ
کو اُٹھا کر دیکھا اُسمین لکھا ہوا تھا کہ اے فتاح طلسم جسوقت تو داخل بیابان نیم سوختہ ہوجائے
اور غولان طلسمی تجھے آزار پہونچانے کے ارادہ سے تیری طرف بڑھین تو تجھے لائق و
لازم یہ ہی کہ فلان اسم پڑھ کر حصار اپنے گرد کھینچ لے تاکہ انمین سے کوئی تیرے قریب

شاہ سکے اور مجھے ایذا نہ پہونچا سکے یہ دیکھکر شاہزادہ نے جلدی سے اُس اسم کو پڑھکر ایک گنڈلا
زمین پر کھینچ لیا اور آپ اُس گنڈلے مین بیٹھ گیا دیکھا کہ چہار جانب سے جو غول شور کرتے
ہوئے چلے تھے وہ قریب اُس گنڈلے کے پہونچکر ٹھٹک گئے اور وہین چنگاریان چھوڑنے
لگے کوئی مُنھ چڑھاتا تھا کوئی آنکھین دکھاتا تھا وہ بھیانک صورتین اُنکی وہ مہیب آوازین
کہ فیل کا زہرہ آب ہوجاے لیکن یہ شیر بیشہ جرأت کب خوف کرتا ہی اطمینان سے اُس گنڈلے
مین بیٹھا ہوا ہی اور وہ بھوت کھڑے ناچ رہے ہین جو قریب آتا ہی وہ جھجک کر پھر پیچھے
ہٹے جاتا ہی اسی حالت مین شاہزادہ کو کچھ پرچھائیان نظر آئین اور اُنمین آوازین پیدا
ہوئین کہ اے شہریار جلد ہماری خبر لیجیے ہم یہان آکر مبتلاے بلا ہوگئے ہمین ان بھوتون نے
گلے گھونٹ گھونٹ کر مار ڈالا اب ہم انکے بس مین ہین جب تک آپ اس دربند کو فتح نہ کر لینگے
نجات ناممکن ہی ہم نے آپ کے فرمان سے خلاف کیا اور یہان اس ارادہ سے آئے تھے
کہ دشمن کے شریک ہوکر آپ کو ہلاک کرین مگر آپ بڑے صاحب اقبال ہین کہ دشمنون نے
آپ کے ہم سب سے دوستی کرلی اور ہمین گلے گھونٹ گھونٹ کر مار ڈالا ابھی ہم مین وہ قوت
نہین پیدا ہوئی ہی کہ ہم مثل انکے ہوسکتے وہان اگر چند روز گذر گئے تو ہم بھی بھوت ہوجائینگے
جیسا کیا تھا اسکی سزا پائی براے خدا ہمارے حال زار پر ترس کھاکر ہمین اس بلا سے نجات
دیجیے یہ حال دیکھکر شاہزادہ سمجھا کہ جس بات کی لوح نے خبر دی تھی یہ وہی معاملہ ہی
ہمیشہ یہ لوگ مجھ سے کینہ رکھتے تھے اور دشمن کے شریک ہونے کی غرض سے آئے تھے
یہان انکی یہ حالت ہوئی فرمایا کہ خیر جاؤ میرا وقت ضائع نہ کرو جیسا تم کہتے ہو ایسا ہی ہوگا
مجھے خود فتح طلسم کی جلدی ہی یہ کہکر وہ پرچھائیان تو غائب ہوگئین لیکن جنگلے دھوئین سے شعلہ
نکل رہے تھے اور منھ اُنکے مثل تنور کے کھلے تھے وہ اُسی صورت سے منھ چڑھایا کیے کہ کسیطرح
اسکو غصہ آجاے اور جھلاکر طلسم کشا گنڈلے کے باہر نکل آئے تو اسکا بھی کام تمام کرکے
اپنے گروہ مین شامل کرلین لیکن یہ سبب حصار کے اُنکا قابو نہین چلتا آگے بڑھتے ہین اور
پھر پیچھے ہٹ جاتے ہین شاہزادہ نے پھر ہدایت نامہ پڑھا اسمین لکھا تھا کہ فلان اسم
پڑھو جسوقت تعداد اُسکے پڑھنے کی ختم ہوجائے گی تو وسط صحرا مین تمھین ایک درخت
چنار نظر آئے گا انگارے اُسمین سے برستے ہونگے اور ایک میمون آتشین اس شاخ سے
اُس شاخ پر اور اُس شاخ سے اِس شاخ پر اُچکتا اور دوڑتا ہوا نظر آئے گا وہی سوختہ جادو
ہی جسوقت وہ درخت کو ہلائے گا تو بجاے برگ و ثمر درخت سے شعلہ ہاے آتشین زمین پر
گرینگے اُسوقت تم فلان اسم کو پڑھکر اپنے اوپر دم کرلینا اور فلان اسم پڑھتے ہوے قریب
اُس درخت چنار کے جانا اگیا بیتال تو فوراً ہر چہار طرف سے بھاگ کر دور ہٹ جائینگے
لیکن وہ بندر تم پر خوخیائے گا اور اشارون سے منع کرے گا جب تم کہا اُسکا نہ مانوگے اور
اسم پڑھتے قریب اُس درخت کے پہونچوگے تو وہ بندر بہت شور کرے گا اور سارے
درخت کو ہلا ڈالے گا یہانتک کہ ہزارہا شعلے اُس درخت سے گر پڑینگے کہ وہی برگ و بار

اُسکے ہین اور لپک لپک کر تمھاری طرف چلینگے تم اندیشہ نہ کرنا اور برابر اسم پڑھتے ہوے چلے جانا
جب اسم تمام ہوا اُس بندر کیطرف پھونک دینا شاہزادہ نے ایسا ہی کیا لیکن جسوقت قریب
اُس درخت کے پہونچا اور بندر اپنی سی کوشش کرکے تھکا تو اسنے جست کی اور زمین پر
آیا شاہزادہ نے ایک اسم پڑھکر اپنے ہر چہار جانب گنڈا کھینچ لیا اور ہدایت نامہ کو
ملاحظہ فرمانے لگے اور وہ بندر چاروں طرف پھرنے لگا یہانتک کہ شاہزادے نے
موافق ہدایت نامہ کے ایک اسم شروع کیا اور لوح کو جام جمشیدی مین ڈالدیا جسوقت وہ
اسم تمام ہوا بس ہدایت نامہ کے موافق لوح کو جام سے نکالکر درخت چنار پر کھینچ مارا بس لوح کا
درخت پر پڑنا تھا کہ تمام درخت ایک شعلہ بن گیا اور اُس بندر کیطرف چلا بندر نے زمین پر
غلطک ماری اور ایک اژدر آتش نشان بنکر دہن اپنا کھولدیا اور چاہا کہ اس شعلہ کو نگل جاوے
لیکن شعلہ اسکے دہن مین نہ گیا بلکہ پھسلکر ایک چنار آتشین ہوکر اس اژدر پر گرا اور اسنے بھی
شعلہ بنکر دونون شعلے ہم جسم ہوگئے اور یہ شعلے بلند ابر کے دامن پھیلاکر چلے جسقدر اگیا بیتال
پھر رہے تھے وہ بھاگنے لگے ایک دوسرے کے پیچھے پھینے لگا اور شعلہ اُنکی طرف چلا ہر چند
اُنھون نے بھاگنا چاہا لیکن اُس تحریر کے باہر قدم نہ رکھ سکے آخرکار شعلے نے ان سب کو
بھی لپیٹا اور ایک کوہ آتشین بنکر اب شاہزادہ سکندر رستم خو کیطرف متوجہ ہوا اب جو
شاہزادہ نے ہدایت نامہ کو دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا ایک سطر تھی لیکن کچھ ایسی مٹی مٹی تھی کہ
پڑھی نہ جاتی تھی اور شعلہ لپکتا چلا آتا تھا اب شاہزادہ پریشان ہوا کہ کیا فدیہ دون کیونکر
جان بچاؤن اُسی حالت اضطراب مین جیسے ہی شعلہ قریب پہونچا جام جمشید کو اُٹھاکر کھینچ مارا
شاہزادہ کو ہرچند کہ یہ یاد نہ تھا کہ پانی جام جمشید کا بھرا ہوا تھا اور یہ اتفاقی اور اضطراری
فعل شاہزادہ کا تھا مگر درحقیقت رد اسکا یہی تھا بس پانی کا چھینٹا پڑتے ہی وہ شعلہ افسردہ
ہوکر پلٹا اور روشنی گل ہوکر تاریکی پھیل گئی آتش باری اور برف باری ہونے لگی زمین کو زلزلہ
پیدا ہوا اور آواز آئی کہ کشتی مرا نام من دلسوختہ جادو بود حیف مردیم و جان ندادیم تو بمطلب خود
خوسیدیم اب جو وہ تاریکی برطرف ہوئی تو دیکھا جا بجا خاک کے ڈھیر لگے ہوے ہین جسطرح
مرھٹ مین مردون کے جلنے کے نشان ہوتے ہین شاہزادہ کو یاد آیا کہ ابھی ایک اور اسم
باقی ہے بس جلدی سے اُس اسم کو پڑھنا شروع کیا جب وہ اسم تمام ہوا تو اب دیکھا کہ وہ
تحریر جو سرحد بیابان کی علامت تھی نظر نسے غائب ہوگئی اور ایک ہوا سے تند آئی وہ
راکھ اُن مردون کی اُڑاکر لے گئی اب دیکھا تو میدان صاف ہے لشکر خورشید زرین قبا سامنے ہے
اور شمس جنی وغیرہ آکر شاہزادہ سے ملے اور اُسکے فہم و فراست کی نہایت تعریف کی وہ اسی
مقام مین قیام کیا جب دوسرا دن ہوا تو شاہزادہ نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا کہ از
فتاح طلسم جسوقت در بند بیابان بیم سوختہ فتح ہوا و دلسوختہ جادو بارا بدست تو تجکو
چاہیے کہ اس صحرا سے نکلکر دوسرے صحرا مین جا وہان تجھے ایک بین نہادی زمین پر نصب
ملے گا اگر تو قوت صاحبقرانی رکھتا ہے تو اُس میل کو اُکھیڑ کر پھینک دے اگر وہ میل

بجھ سے پہلے زور مین نہ اٹھا تو پھر نہ اٹھے گا اور یہی رستہ ہی طلسم کا پھر تا قیام قیامت رستہ طلسم کا نہ ملے گا شاہزادہ کوچ کرکے روانہ ہوا اور لشکر اپنا قریب اُس میل کے اُتارا اور آپ سب سے رخصت ہوکر قریب اُس میل کے آیا اور آتے ہی ایک نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر جو زور کیا تو میل نولادی کو زمین سے اکھیڑ کر پھینک دیا میل اکھڑتے ہی دہانہ نقب کا پیدا ہوا شاہزادہ ہدایت لوح کے موافق اُس نقب مین کود پڑا جسوقت پاؤن زمین پر لگے تو عجب صحرائے پُر بہار دیکھا کہ درخت میوہ دار لگے ہوئے ہین گلہائے رنگارنگ پھولے ہوئے ہین شاخین مانند عروس شب اول کے نمیدہ ہین طائران خوش الحان مصروف زمزمہ سرائی ہین شاہزادہ تعریف باغبان قضاوقدر کی کرتا ہوا چلا جاتا ہی یہانتک کہ سامنے سے ایک کوہ سفید نظر آیا کہ مانند دانۂ مروارید کے مدور و مصفا تھا آبشارین جاری تھین یہ معلوم ہوتا تھا کہ نوشاہ کے سر پر مقیش کا سہرہ بندھا ہوا ہی اور بہت سے طیور مثل طاؤس و سرخاب و بط کے اُس پانی کے اشتیاق مین منقارین کھولے ہوئے آگے بڑھ رہے ہین شاہزادہ محو تماشا تھا کہ یہ کیا معرکہ ہی کہ یکایک نظر جانب یمین کے جا پڑی دیکھا کہ دروازہ کشادہ ہی اور ایک باغ بنا ہوا ہی کہ چہار دیواری اسکی سنگ مرمر کی ہی اور پھاٹک باغ کا مانند آغوش معشوق کے کھلا ہوا ہی سکندر رستم خو اسطرف متوجہ ہوئے کہ یہ باغ اُس صحرائے پُر بہار مین کسنے بنایا ہی کیا خوش نصیب ہی وہ شخص جو اس باغ کی سیر کا لطف اُٹھاتا ہی کیا اچھا ہوتا اگر ہم اس باغ مین ساتھ ملکہ نوبہار سرخپوش کے مصروف گلگشت ہوتے یہ خیال دل مین آتے ہی تصویر نوبہار سرخپوش کی آنکھون کے نیچے پھر گئی وہ بہار آنکھون مین خزان معلوم ہونے لگی پھولونپر تصور گل عارض جانان کی اوس پڑ گئی بلبلون کی نغمہ سرائی نالہ دل سے مشابہ ہونے لگی مرغی گلون کی آتش غم بنکر قلب کو حرارت پہونچانے لگی شاہزادہ اشعار عشق انگیز پڑھتا ہوا قریب باغ کے پہونچا تھا کہ دیکھا دروازہ باغ سے ایک زن جمیلہ نمودار ہوئی غور سے جو سکندر رستم خو نے دیکھا تو نادرہ بانو ہی ادھر نظر نادرہ بانو کی جو صورت زیبائے سکندر پر پڑی جلدی سے اسنے بانون پھر بھی شاہزادہ نادرہ بانو کو دیکھکر نہایت خوش ہوا تھا کہ یقین ہی وہ آفت ہوش بھی اس باغ مین ضرور ہوگی لیکن یہ مجھے دیکھکر چلی کیون گئی اس سے توبہ خلقی کی امید نہ تھی اسلیے کہ مین اسکو بہن کہہ چکا ہون اور وہ مجھے بھائی کہہ چکی ہی اور اسی کی بدولت ایک مرتبہ دیدار نصیب ہو چکا ہی اور آیندہ بھی بہت کچھ امید تھی پھر یہ خیال ہوا کہ شاید ملکہ سے کہنے گئی ہو اب دروازۂ باغ پر پہونچکر یہ ٹہلنے لگے اور سوچنے لگے کہ اندر باغ کے جاؤن یا نہ جاؤن چونکہ مزاج سے ملکہ نوبہار سرخپوش کے آگاہ تھے اور جانتے تھے کہ نازک مزاج ہی ایسا نہ ہو خلاف گذرے اور مجھ سے بگڑ جاے تو اور بھی مشکل ہو ہر اسی انجمن مین ٹہل رہے ہین کہ نادرہ بانو آئے تو کچھ اُسکے ذریعہ سے مطلب برآری ہو لیکن جب دیر گذری اور نادرہ پلٹ کر نہ آئی تو دل سے مشورہ کیا کہ چلے بھی چلو دیکھا جائیگا

بسی نالہ بلبل کی خفا ہوکی سنا لیتیگے اپنا کام اپنے ہی سے خوب ہوتا ہی دوسرے کو کیا غرض پڑی ہی جو
ہمارے واسطے اپنے لیے خفگی مول لے اور ملکہ کو اپنے سے ناراض کرے یہ سوچکر بسم اللہ
کہکر داخل باغ ہوے نظر جو باغ پر پڑی ہی تو دل وجد کرنے لگا آنکھونکو سرور حاصل ہوا وہ درختون
کی سرسبزی وشادابی پھولون کی مہک پھلون کی خوشوضعی جانورون کی خوش الحانی ہرکدا وسط باغمین
ایک نہر جاری ہی کہ پانی اُسکا صاف مانند آب دندان معشوق ہی اُسمین رنگین مچھلیونکا پیرنا
عجب لطف دیتا ہی جسطرف سے سُرخ مچھلیونکا غول نکل آتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ پانی کے اندر شعلے
لپک رہے ہین شاہزادہ سیر کرتا چلا آتا ہی اور دل مین کہتا ہی کہ جیسا معشوق ویسا باغ نہ
ملکہ نوبہار سرخپوش سے بہتر کوئی حسین ہی اور نہ اس باغ جنت نظیر سے بہتر کوئی باغ
ہوگا جسوقت یہ کہتے ہوے قریب قصر پہونچے دیکھا تو تمام قصر جواہر نگار ہی کیسے بڑے
بڑے یاقوت وزمرد جڑے ہوے ہین کہ کبھی چشم فلک نے بھی نہ دیکھے ہونگے زینہ پر چڑھکر
اندر قصر کے آئے دیکھا تو چوکہ تختونکا لگا ہوا ہی اُسپر فرش سفید بچھا ہوا ہی صدر مین ایک مسند
زرتار بچھی ہی اور ملکہ نوبہار سرخپوش چہرہ پر نقاب ڈالے بیٹھی ہی پہلو مین ملکہ کے
نادرہ بانو بیٹھی ہی نوبہار کا نور حسن سات نقابونکو توڑکر باہر نکلا آتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی
کہ ایک شمع کافوری پردہ فانوس مین روشن ہی سامنے کچھ گانے والیان بیٹھی ہین کشتیان مرکی
چنی ہوئی ہین نادرہ بانو کی نظر جو شاہزادہ پر پڑی ہی اسے تعظیم اُٹھکھڑی ہوئی اور پکاری
کہ آیئے تشریف لایئے لیکن وہ مغرور یعنے نوبہار کو سرخپوش جسطرح بیٹھی تھی اُسیطرح
بیٹھی رہی اور عورتین بھی شاہزادہ کو دیکھکر محو جمال دلفروز ہوگئین ہر ایک اُس یوسف بازار
حسن کو دل سے غریز سمجھی اور ما تندز لیخا نے متاع ہوش نذر کرکے جنس جان نذر کرنے کو موجود
ہوگئی شاہزادہ اس بے اعتنائی پر نوبہار سرخپوش کی دل مین رنجیدہ ہوا اور چپکا
گردن جھکائے کھڑا رہا نادرہ بانو نے ملکہ کیطرف دیکھکر باادب دست بستہ ہوکر عرض کی کہ
خداوندی آپ کے خلق ومروت سے بعید ہی کہ جو شخص اپنے گھر پر مہمان آئے اُس سے روگردانی
کیجیے یہ اپنے جی مین کیا کہتا ہوگا اور کس خوشی سے وہ اسطرف پلٹ پڑا خدا جانے کہان جاتا
تھا ذرا تو پوچھیے کہ مزاج کیسا ہی ملکہ نے کہا چہ خوش سمجھے کیا غرض پڑی ہی جو مزاج پوچھون
مین کوئی کسی کی عاشق عاجز ہون نادرہ نے کہا رسم دنیا ہی کہ مہمان کی تالیف قلب کے
واسطے وہ باتین بھی گوارا کرتے ہین جو سراسر اپنے مزاج کے خلاف بھی ہون مہمان تو کوئی ایسا امر
نہین ہی ادھر تو نادرہ سفارش کر رہی ہی ادھر ملکہ کی خاطر بل رہی ہی مگر شاہزادہ تصویر بنا
کھڑا ہی اور دل مین کہتا ہی کہ اتدرے اسکے غرور پھر کہتا ہی کہ کیون نہ ہو بجا ہی کیا ہی وہ حسین بھی
تو ایسی ہی ہی یہ خیال کرکے ایک شعر پڑھدیا کہ شاید کچھ اثر اس بت سنگین دل پر ہو حالانکہ امید
تو نہین کیونکہ معشوقونکا شیوہ جفاکاری ہی شعر لوگ جب کہتے ہین ہمسے کہ ارے چلتے ہو
وان + کیا کہین اُنسے کہ ہم تو ہین نکلوائے ہوے + ملکہ نے یہ شعر سُنکر سکندر کیطرف
دیکھکر نادرہ سے کہا کہ یہ کون ہی نادرہ اس تجاہل پر اسکے پھڑک گئی اور شاہزادہ

سکندر رستم خو نے ایک ٹھنڈی سانس بھری نادرہ بانو نے ملکہ سے کہا کہ شاعر کہتا ہی شعر غنیمت جان نے یہ صحبتین آپس کی اے نادان + دگرگون حال ہوجاتا ہی اکرم مین زمانے کا + ملکہ نے کہا مین باز آئی ایسی صحبت ناجنس سے وہ آدمزاد مین پریزاد میری بلا کو کیا غرض ہی جو مین کہون کہ آیئے اور مسند پر تشریف رکھیے اُسے غرض ہوگی تو آپ ہی کہین بیٹھ جائے گا کیا تجھے یاد نہین یہ وہی تو ہی جو ایک مرتبہ مجھے دیکھ کر کسقدر نعل لایا تھا کہ خنجر کھینچکر جان دیدیتا تھا باغ سے میرے کسیطرح نہ نکلتا تھا مجھے ایسا منڈچراپن نہین اچھا معلوم ہوتا اب شاہزادہ درپردہ اجازت بیٹھنے کی پاکر بڑھا اور نادرہ بانو نے ہاتھ پکڑکر مسند پر لاکر بٹھا دیا اور پیچھے سمٹنے لگی

صحبت مہ لقا پہ میری ہو خلقت کا ہجوم	دیکھنے آپ بھی وہ ترک ستمگار لگا	جب جنازہ مرا اٹھا تو یہ بولا کوئی
ہاتھ کو اپنے ذرا تو بھی تو اے یار لگا	ہنس کے بولا کہ مین ڈرتا ہون اگر مارے	جی اٹھا پھر میرے پیچھے وہی آزار لگا

نادرہ بانو نے ہاتھ ملکہ کا پکڑ لیا اور کہا کہ واری اسقدر غرور حسن دو روزہ پر اچھا نہین اور غرور بھی اُس سے جو اسوقت خود حسینان عالم کا تاجدار اور خوبرویان جہان کا سردار ہی کیا حسن وخوبی مین وہ مجھ سے کم ہی اگر اس شہریار سے اسطرح کی باتونکو ترک نہ کروگی تو پھر آیندہ پچتاؤگی ناز کی بھی کوئی حد ہوتی ہی نادرہ نے ایسی باتین کہین کہ ملکہ نے بھی گردن خم کرلی اور سکندر نے پہلو مین اُس یار جانی کو دیکھا کہ جسکے فراق مین ایک دم قرار نہ تھا آنکھین ہر وقت مشتاق دیدار تھین شاہزادہ کو خواب وخور حرام تھا اب اسوقت سے بہتر کونسا وقت ہوگا کہ وہی آرام دل پہلوگرم کئے بیٹھا ہی وہ اسباب راحت مہیا ہین نادرہ نے گانیوالیون سے اشارہ کیا کہ ہان اپنا کام کرو اُنھون نے اشارہ پاتے ہی ساز چھیڑ دیے اور مبارکباد شروع کی ملکہ نادرہ پر بہت خفا ہوئی اور کھسیانی ہونے لگی نادرہ نے ملکہ کو غصہ مین پاکر غور کیا تو دیکھا کہ چہرہ پر آثار حزن وملال پائے جاتے ہین لیکن ملکہ ضبط کیے بیٹھی ہی ماتھے پر پسینہ آگیا ہی اندام مین رعشہ یہ سمجھ گئی کہ کسی سبب سے ملکہ کو یہ امر ناگوار ہی اس لیے کہ ملکہ سوگوار ہی اور جسکے غم مین ہی اُسکا نام ظاہر کرنا خلاف مصلحت ہی بس نادرہ بانو نے گانے والیونکو اشارہ سے منع کیا اور کہا کہ اب مبارکباد ہوچکی کچھ اور گاؤ گانے والیون نے

یہ غزل شروع کی غزل

جب آپکی وہ چشم عنایت نہین رہی	ہم کو بھی جان دینے مین دقت نہین رہی	اُنکو جو مجھ سے مہر و محبت نہین رہی
مجکو بھی دل کے دینے کی عادت نہین رہی	جب یہ سمجھ لیا کہ یہ دل ہی کا سب قصور	پھر دلربا سے کوئی شکایت نہین رہی
رنج و فراق اُٹھانے کے ہوے ہین یہ ناتوان	اب نازبھی اُٹھانے کی طاقت نہین رہی	حسن و جمال پر انھین بیجا غرور ہی
ہر دن کسی کے پاس یہ دولت نہین رہی	جس سے کہ غم غلط مرا ہوتا تھا وہ گھڑی	افسوس چار دن بھی وہ صحبت نہین رہی
افسوس وہ ایسا دل کیا ہجر یار نے	پہلی سی وہ شوخ طبیعت نہین رہی	جسکے نباہنے کا تھا اقرار عمر بھ
افسوس چار دن بھی وہ الفت نہین رہی	آیا ہی پوچھنے کو مرے کب مسیح	جب مجھ مین بات کرنے کی طاقت نہین رہی
جب سے طریق عشق مین دل بحر ہوگیا	رہبر کی مجکو کوئی ضرورت نہین رہی	مجکو کیا ہی نام پر آوردہ عشق نے

اب تیغین وہ کوہکن کی وہ تہمت نہین رہی | آئینہ پر غبار جو آیا تھا مٹ گیا | تیری طرف سے دل مین کدورت نہین رہی
کثرت سے یار بیچ لگین تصویرین جب تری | یکتائی بے مثلگی وحدت میان رہی | لیتا ہون پیر نے مجھ سے وہ بیوفا
اب تیرے پاس تیری امانت نہین رہی | جز یار ہمدمی کوئی اپنا نہین رفیق | امید صبح بھی شب فرقت نہین رہی
بیگانون کا تو ذکر ہی کیا یہ وہ وقت ہے | باہم یگانون مین بھی محبت نہین رہی | یون جل اٹھا چراغ شرر داغ ہجر کا

فرصت کی رات شمع کی حاجت نہین رہی اسیطرح دو ایک چیزین جو ان گانے والیون سے گائین ب
اختیار شہزادہ کی آنکھون سے آنسو جاری ہوے ملکہ کی بیوفائی بے اعتنائی کے زخم
ہرے ہوگئے ادھر ملکہ اسقدر روئی کہ ہچکیان بندھ گئین وہ عیش کی محفل مجلس غم ہوگئی
نادرہ نے دیکھا کہ یہ تو کچھ اور ہی رنگ ہے بس اسنے اشارہ سے گانے والیونکو منع کردیا
اور کشتی مرصع سامنے کھینچ لی شہزادہ سے کہا میان یہ وقت خوشی کا ہے یار بیچ کا ہمارے
سر کی قسم بلکہ میرا سر تیا چاہے یا نواہ تا نو تھین ملکہ کی جان کی قسم لو جام بھرو آپ بھی پیو
ملکہ کو بھی پلاؤ سکندر رستم خود نے گریہ کو ضبط کرکے صراحی سے جام لبریز کیا صراحی کے
قہقہے نے غم انکا غلط کردیا جسوقت ساغر لبریز ہوا ہاتھ پر رکھکر ملکہ کے روبرو پیش کیا
ملکہ چاہتی تھی کہ انکا ہاتھ سے جھٹک دے نادرہ نے آنسو اپنے آنچل سے پوچھکر کہا بیوی
بس ہوچکا دل بہلاؤ ایسا معشوق کسے نصیب ہوتا ہے کہ معشوق کا معشوق اور عاشق کا عاشق
دیکھو دل سکو رنج ہوگا کسی کو صدمہ دینے سے کیا فائدہ سکندر نے اشارہ کیا کہ پلا نہین سکتے
تمھین کچھ نہین آتا تمھین شاہزادیان ایسی بے شرم ہوتی ہین کہ ہر کس و ناکس سے بے تکلف
ہوجاتین یہ ناز پروردہ بہت بڑی مشکل سے رام ہوتے ہین شاہزادہ نے کہا کہ ملکہ ہمارا لہو
پیو جو یہ جام نہ پی جاؤ تو بہار سرخیوتین منھ ہٹا لیتی ہے اور شاہزادہ جام ہونٹھون سے ملائے
دیتا تھا برابر قسمین دے رہا تھا مع ساقیا حضرت واعظ کی تواضع تھی ضرور + وہ جب نہ
نہ سہی منھ سے لگا دیتا تھا + اسکا انکار شاہزادہ کو کسمل کیے دیتا ہے اور شاہزادہ کا اصرار
ملکہ کو بھی نیم راضی کرلایا ہے آخر کار اسنے جھنجھلا کر کہا کہ مین تو اسکے مزاج سے واقف ہون
نا جانتی ہون کہ یہ بلا بنکر پیچھے لپٹ جاتا ہے جان چھڑانا دشوار ہوجاتا ہے اسی سے مین کم التفاتی
کرتی ہون یہ باتین اگرچہ شاہزادہ کے دل نازک پر سنگ گران کا اثر ڈالتی ہین مگر یہ ایسا
پار محبت مین ڈوبا ہوا ہے کہ سب کچھ سہ رہا ہے کچھ زبان سے نہین کہتا جب اصرار حد سے
بڑھا اور انکار کی حدین تمام ہوگئین تو ملکہ نے کس تکلف کے ساتھ دست نازک بڑھاکر
ہاتھ سے شاہزادہ کے جام لیا بار جام سے کلائی لچکی جاتی تھی اب یہ جام لیے گردن جھکائے
بیٹھی ہے کسیطرح جام ہونٹھون تک نہین پہونچتا شاہزادہ نے پھر قسم دی اور اپنے ہاتھ
کے سہارے جام ہونٹھون سے لگا دیا ملکہ نے کس ناز و غمزہ سے وہ جام پیا
شاہزادہ نہایت خوش ہوا ملکہ کا بھی غم غلط ہوا تو شاہزادہ کی ہمت اور بھی بڑھی
اور دوسرا جام دیا اسی طرح کم انکار ہوا تیسرے مرتبہ اُس سے کم اسیطرح بتدریج
تکلف دور ہوگیا اور جام چلنے لگے یہانتک کہ جب ملکہ کئی جام پی چکی تو اب انکار

واقعی ہوا اور ملکہ نے کہا کہ بس مین زیادہ نہین پیتی ہون تمھاری خاطر سے تین چار جام پی لیے ورنہ کبھی دو تین جام سے زیادہ کی نوبت نہ آئی تھی شاہزادہ نے وہ ساغر جو ملکہ کے لیے لبریز کیا تھا ہاتھ سے رکھدیا اور خاموش ہو رہا ملکہ نے کہا کیون پیتے کیون نہین شاہزادہ نے کوئی جواب نہین دیا ملکہ مسکرائی اور نادرہ بانو نے کہا کہ یہ کوئی بات ہی چھیڑنا اور سنانا بھی ایک حد کا ہوتا ہی وہ اپنے ہاتھ سے کیون پینے لگے اب تم انھین بلاؤ نادرہ بانو کے کہنے سے ملکہ نے بھی وہ ساغر اٹھاکر شاہزادہ کو دیا اور کہا ہمارے سر کی قسم پی لو الہی توبہ یہ کلمہ نہین معلوم کس قیامت کا روح پرور تھا کہ شاہزادہ کے چہرہ کی کیفیت بدل گئی چہرہ کی اداسی بشاشی سے تبدیل ہو گئی سکندر نے دل مین شکر کیے جام ہاتھ سے ملکہ کے لیا لیکن نگاہین چہرہ سے لڑی ہوئی ہین آنھین اس مست بادۂ حسن کو دیکھ کر پہلے ہی سے مخمور ہو گئی تھین غرضکہ جسوقت جام ہاتھ سے ملکہ کے لیکر پیا تو اور ہی عالم ہو گیا دین و دنیا فراموش ہو گئی ملکہ نے دوسرا جام دیا شاہزادہ نے بے اندیشۂ انجام وہ ساغر نوش فرمایا یہانتک کہ یہ پیے جاتے ہین اور ملکہ دیے جاتی ہی لذت دور شراب نے اپنا اثر دکھایا اور آنکھ نیر متوالا پن ظاہر ہوا ہاتھ بڑھاکر چاہا کہ ملکہ کو گلے لگاکر چمٹالون دل کی حسرتین نکالون ملکہ پیچھے سرکی کہا نہین ہا نہین ذرا ہوش مین رہو بس اتنا ہی ظرف تھا کہ تھوڑے مین چھلک گیا تھا اس کی باتین کرواسلے سمجھنے سے انکی بیخودی اور بڑھتی جاتی ہی یہانتک کہ اب ملکہ اٹھکر بھاگی کہ عجب طرح کا بیحیا ہی اسے کسی کی شرم بھی ہی شاہزادہ اٹھکر دوڑا کہ ملکہ کو پکڑلون بس اٹھنا تھا کہ بیہوشی نے طپانچہ مارا سر تلے تانکلین اوپر چھینک مارکر دھم سے گرا بس گرنا تھا اسکا کہ نوبہار سر خپوش نے آواز دی کہ ہم ملکہ انژروت جادو زوجہ سمندر پریزاد ظالم بین نے سنا ہی کہ تو نے بڑی بیدردی سے میرے شوہر کو قتل کیا تھا دیکھنا کہ مین بھی تجھے کس ظلم سے قتل کرتی ہون کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا تیرے حال پر گریہ کرینگے بسطرح تو نے مجھے رانڈ بنایا مین بھی تیری ہوتی سوتیون کو رانڈ نہ بناؤن تو میرا نام انژروت جادو نہین یہ کہکر اسنے لوح و جام کو قبضہ مین کیا اور دشنام دی کہ تخت سحر اسکا اثر تا ہوا قریب آیا بس جلدی سے شاہزادہ کو اٹھاکر تخت پر ڈالا اور اپنے مکان اصلی کیجانب روانہ ہوئی اور اس باغ سحر کو جسمین گرفتار تھی طلسم کشا کے واسطے تیار کیا تھا فورا مٹا دیا نادرہ بانو جو بیٹھی ہوئی تھی وہ اسکی ایک مصاحب خاص تھی باقی جسقدر آدمی اور پریزاد وغیرہ تھے یا جسقدر سامان تھا سب کا بھی سحر کا تھا اب یہ بقدر انتظام خوش سمندر پریزاد شاہزادہ کو لیکر اپنے مکان کیطرف روانہ ہوتی ہی

اور چہ شد کلمہ داستان مہتر مہتران خواجہ سیارۂ ثالث سے گزارش کیے جاتے ہین

کہ بعد روانہ ہونے سکندر رستم خو کے بعد کچھ دیر کے اسکا جی گھبرایا اور خود بخود دم اکھڑنے لگا

یہ دیوانہ وار صحرا کیطرف روانہ ہوا کہ سپر صحرا سے اُنھین دفع کرون لیکن اسکا غم غلط نہ ہوا بس اسکو تردد پیدا ہوا کہ خدا جانے شاہزادہ پر کیا گذری چلکر شمس جنی سے پوچھنا چاہیے وہ علم نجوم مین کمال رکھتے ہین شاید اپنے علم کے ذریعہ سے کچھ خبر بیان کرین یہ سوچکر شمس جنی کے خیمہ مین آیا اور سلام کرکے بیٹھ گیا شمس جنی نے پوچھا کہ کیون مہتر جی خیر باشد اسوقت خلاف معمول کہان شمس جنی سے سیارہ نے اپنی فکر اور پریشانی بیان کرنے کے بعد کہا کہ مین چاہتا ہون آپ اپنے علم کے ذریعہ سے کچھ حال شاہزادہ کا دریافت فرمائین کہ فتح ہوا یا دشمن اُنکے کسی بلا مین پھنسے شمس جنی نے بارہ برج نو ستارے پیش نظر کرکے خاطر جمع سے منسوبات کو غور کیا اور نظرات کواکب استخراج احکام کرکے سیارہ ثالث سے کہا کہ اس مہم کے فتح ہونے مین شک نہین تمھاری لازمی اور ضروری تھی تم یہان ہوا ب مرحلہ کا فتح ہونا تو معلوم ہی شاہزادہ ضرور کسی نہ کسی بلا مین پھنس گیا یا مبتلا ہونے والا ہو یہ سنتے ہی سیارہ ثالث نے کہا کہ مجھے رخ اسطرف کا پھیر دیجیے تاکہ سہولت سے منزل مقصود تک پہونچ جاؤن اسلیے کہ میرے پاس تو فوج ہے جو رہبری کریگی اور نہ رستے سے آگاہ ہون شمس جنی نے پتا سیارہ ثالث کو بتایا سیارہ ثالث باتمہ سے عیاری تن پر راست کرکے روانہ ہوا جاتے جاتے ایک صحرا مین پہونچا دیکھا کہ ایک چشمہ نہایت مصفا ہے اور لب آب ایک نازنین ماہجبین پاؤن لٹکائے بیٹھی ہے دانو فکر مین ہے اور لباس سیاہ جسم مین چہرہ مانند ماہ شب چاردہ کے چمک رہا ہے اور چند پریزاد بھی پاس بیٹھے ہین یہ دیکھکر سیارہ ثالث نے رنگ و روغن عیاری چہرہ پر لگاکر صورت اپنی ایک بوڑھے کی بنائی اور چنگ ہاتھ مین لے کر قریب چشمہ کے آیا ملکہ نے ہمنشینون کی نظر جو اسپر پڑی ملکہ سے کہا بیجیے اب سامان آپ کے غم غلط ہونے کا ہو لیا خداوند سامری نے اس کو یہان کو بھیجا یا ملکہ نے جو سیارہ کو دیکھا پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے سیارہ نے کہا مجھے ثابت چنگ نواز کہتے ہین ملکہ نے کہا ایسا سمجھ گاؤ کہ میرا رنج دفع ہو تو نے پوچھا کہ قربان جاؤن دشمنونکو رنج کس بات کا ہے اسلیے کہ خداوند سامری نے آپ کو دولت دنیا کے علاوہ حسن کی وہ دولت عنایت فرمائی ہے جو بیش بہا ہے پھر ایسا کونسا رنج ہے جسنے دشمنونکو گھلا دیا ہے منھ پر اداسی بال پریشان آخر یہ ماجرا کیا ہے ملکہ نے کہا مین تجھ سے اپنے رنج کیا بیان کرون دشمن بھی ایسے صدمون مین نہ مبتلا ہو جیسی آفت مین مین پھنسی ہوئی ہون مین دختر ہون سمندر پریزاد جادو کی جسکو فتاح طلسم نے بیابان کاشغر یہ مین قتل کیا اسوقت سے مین نے یہ لباس سیاہ پہنا ہے اور دن رات رویا کرتی ہون ماں میری از روئے جادو پہلے بہت روئی پیٹی بعد اسکے سنے یہ عہد کیا کہ بغیر طلسم کشا کو گرفتار کیے دانتے ہاتھ سے کھانا نہ کھاؤنگی اور فکر گرفتاری طلسم کشا مین لگی ہوئی ہے اور یقین ہے کہ وہ کامیاب ہوگی اور ضرور طلسم کشا کو گرفتار کرلائیگی ثابت چنگ نواز نے کہا یہ آپ نے کیونکر جانا کہ وہ گرفتار ہی ضرور کرلائیگی مین نے سنا ہے کہ طلسم کشا کے پاس روح ہے سحر اُسپر اثر نہین کرتا اور وہ بہت ہوشیار ہے ملکہ نے کہا سبب یہ ہے کہ فتاح طلسم ملکہ نوبہار مرجیوں دختر مجسد تدین فرمانروا شاہ طلسم پر عاشق ہے اور اُس واقعہ سے

امان جہان آگاہ ہین وہ بزور سحر لیجاتا ہے گوہر لیکن بیشتر اسکو دھوکا دینگی اور یقینی گرفتار کرلا ئیگی
ثابت چنگ نوازنے کہا جب آپکو یقین ہے کہ دشمن ضرور گرفتار ہوجائے گا تو یہ محل خوشی کا
ہے یار نج کا پیغمبر پریزادنے کہا تم نہین جانتے یہی تو مشکل ہے بقول شخصے کہ یہ تانبا کھولون تو
لاج ہے وہ تانبا کھولون تو لاج ہے تو میری جان کا تم بغیر قتل طلسم کشا کے خوش نہو سکتے ہو اور نہ
طلسم کشا کا قتل مجکو گوارا ہے ثابت چنگ نوازنے کہا یہ بھی نئی بات ہے کہ دشمن کے قتل کا
رنج ملکہ نے کہا یہی تو بات ہے کہ وہ دشمن جسکا تھا اُسے قتل کیا یا آپ جسکا دشمن ہو اُس سے
دشمنی کریگا میرا نہ وہ دشمن تھا اور نہ ہے پہلے یون کہنا چاہیے کہ میرا تو وہ حسن ہے مجھے چنگ نوازی
کا شوق بچپن سے ہے اور ایک دیو جادوگر میرا چنگ چرا لے گیا تھا مین رنج مین تھی میری
کنیزین گا رہی تھین مگر مجھے کچھ اچھا نہ معلوم ہوتا تھا کہ اتفاقاً طلسم کشا میرے باغ مین آیا اور
مجکو ملول دیکھکر مجھ سے وعدہ کیا کہ مین تمھارا چنگ تمھین لا دیتا ہون مجھے اس شفقت پر
اُس سے محبت پیدا ہوگئی اور وہ اپنے قول کا ایسا دھنی تھا کہ اُسنے جاکر چنگ نواز جادو کو
مارا اور میرا چنگ مجھے لاکر دیا کیون اے ثابت چنگ نواز یہ کونسا انصاف ہے کہ ایسا محسن
قتل ہو اور مین آنکھون سے دیکھون ہاے مجھ سے تو کچھ نہین بن پڑتی کیا کرون یہ کہکر پھر رونے
لگی وہ آنسو جو اسکی آنکھون سے نکلکر رخسارون پر بہے یہ معلوم ہوا کہ عارض گلفام شہ سے گوہر افشانی
کی سپارہ کا دل ملکہ یہ ساتھ ہی یہ خیال ہوا کہ کہین شاہزادہ کی منظور نظر نہ ہو ملکہ سے کہا آپ
سے اُسنے کس قسم کا برتاؤ کیا ملکہ نے کہا جیسے حقیقی بہن بھائی ہوتے ہین ثابت چنگ نواز
نے کہا کہ خدا سب مشکلین آسان کر دیتا ہے اب رنج کو دور کیجیے اور مین ایسا چنگ سناؤنگا کہ
سب غم غلط ہوجائے گا اور وہ فکر بھی ضرور ہوجائیگی جس سے نہ طلسم کشا قتل ہو نہ آپ کی والدہ
رنجیدہ رہین ملکہ نے کہا اگر ایسا ہو تو جو تو مانگے گا وہ دونگی ثابت چنگ نواز نے کہا دیکھیے
وقت پر قول سے نہ پھر جائیے گا ملکہ نے کہا مین قسم کھاتی ہون اپنے پیدا کرنے والے کی کہ جو تو
مانگے گا وہی دونگی بشرطیکہ میرے امکان مین ہو ثابت چنگ نواز نے کہا کہ ملکہ تو سچی
کہ نہ سانپ مرے اور نہ لاٹھی ٹوٹے ملکہ نے کہا تیری باتین تو بیشک دل خوش کرنے والی
معلوم ہوتی ہین اب دیکھنا چاہیے کہ جو تیرا خاص علم ہے وہ کیسا ہے ثابت چنگ نواز نے
کہا کہ سنیے اور یہ کہکر اسنے چنگ بجا بجاکر گانا شروع کیا غزل

تہ تیغ کے ہین اسد رجہ دل کے کام سے ہم	کہ آپکے رہنے لگے ہین اب اپنے نام سے ہم	ہاں دیکھین تب انتظار کا کیا ہو
اداس بیٹھے ہوئے ہین کہان آج شام سے ہم	مرانکا شوق ہو یارب ختم ہو خواب راحت سے	نظارہ کرتے ہین چھپ چھپکے زیر بام سے ہم
نقیب نالہ ہزار نجیر فوج طفلان ساتھ	جنون مین جاتے ہین شاہ اقلیم سے	کفن گلے مین خنجر کمر مین ہاتھ مین ہیر
چلے ہین کوچۂ قاتل کو اہتمام سے ہم	بس اے نزاکت قاتل معاف کرتا ہون	گلے پہ رکھتے ہین تو دیکھے اب کدام سے ہم
پیالے لے کے نہ دست نجیب سے کبھی مے	کہ اجتناب بہت رکھتے ہین حرام سے ہم	مزاج انکا ہمارا ہے طویل قصہ ہجر
کہان پہ ختم کرین چھیڑ مین کس مقام سے ہم	یقین نہین ترے وعدہ کا کچھ بھی ہے یہ مآل	فراغ ہی نہین پاتے ہین اہتمام سے ہم
شب وصال مین لیا کام جلنے والون کا	ہر اغ گل کیے دیتے ہین آج شام سے ہم	ہاں سوچتے ہیں چپ ہین کہ زور و زر نہ

بالا تو نہیں ابھی کچھ علاج دست نامرسے ہم

یہ غزل سیارہ ثالث اس لطف سے گائی کہ ہر شعر کی تصویر طبیعت کی سمان باندھ دیا ملکہ اپنی چنگ نوازی بھول گئی اور ثابت چنگ نواز کی نہایت تعریف کی اور کہا کہ مجکو بھی چنگ نوازی مین کمان دخل ہی نہین تیرے مقابلہ مین تو گویا مجھے چنگ ہاتھ مین لینا ہی نہین آتا یہ فرماکر بہت کچھ انعام دیا اور کہا کہ ہمارے مکان پر چلو تو ہم تمھین اور اسقدر دین کہ تم خوش ہوجاؤ گے ثابت چنگ نواز نے کہا کہ جہان فرمائیے وہان چلین گے ہین کمانے کے واسطے ہی بار چھوڑا ہے جب قدردان مل گیا تو اب کہین جانے کی کیا ضرورت ہے الحاصل ملکہ سمن بر پیزاد ثابت چنگ نواز کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے اپنے مکان مین آئی اور خلعت دیا اور فرمایا کہ مین چاہتی ہون مجھے بھی چنگ نوازی سکھاؤ ثابت چنگ نواز نے کہا کہ قربان جاؤن میرا خود جی چاہتا ہے کہ مین آپ کو بتاؤن کیا سمجھو آپ کی ہے افسوس کو بہت سے مین جی لگتا ہے اللہ نے چاہا تو تھوڑے ہی دن مین سکھلا دونگا لیکن ای ملکۂ عالم ایک شرط ہے ملکہ نے فرمایا کہ وہ کیا سیارہ ثالث نے کہا کہ تخلیہ کرا دیجیے دس مین ہون اور آپ ہون ملکہ نے کہا کہ یہ کیا بڑی بات ہے جو عورتین ملکہ کے پاس موجود تھین اُنکو ملکہ نے حکم چلے جانے کا دیا وہ سب ہٹ گئین ملکہ نے کہا دروازے کمرہ کے بند کردو کہ آواز چنگ کی بند مقام مین خوب گونجتی ہے سیارہ ثالث جو ثابت چنگ نواز بنا ہوا تھا اٹھا اور دروازے کمرے کے بند کرکے چنگ نوازی کرنے لگا اور ملکہ سننے لگی جب یہ خوب چنگ بجا چکا تو ملکہ نے کہا کہ لے اب ہمین گھولکر پلاؤ یہ اللہ کا نادان بھی سمجھی کہ علم موسیقی کوئی دوا ہے جسے یہ گھولکر پلا دے گا ثابت چنگ نواز کی بن پڑی اسنے بیہوشی جام مین گھولکر ملکہ کو دی ملکہ بے اندیشہ انجام ساغر نوش کر گئی لیکن جام کے پیتے ہی آنکھین سرخ ہوگئین گرمی معلوم ہونے لگی ثابت چنگ نواز سے کہا کہ یہ دوا اسقدر گرم ہے یہ کہکر اپنی جگہ سے اٹھی کہ دروازہ کھولدون لیکن اُٹھتے ہی جو ہوا لگتی ہے ایک چھینک آئی اور سر تلے ٹانگین اوپر دھم سے گری بس سیارہ ثالث نے لباس ملکہ کا اُتارا اور ملکہ کو ایک صندوق مین بند کردیا آپ نے سب دروغن عیاری لگاکر ملکہ کی صورت بنکر دروازہ کھولکر باہر نکلا اور ملکہ کی سہیلیون کو پکارا کہ مردار و تم کہان اُڑ گئین وہ سب کی سب دوڑی ہوئی آئین دل مین کہتی ہین کہ ملکہ بدمزاج تو ہو ہی گئی ہین اب بدزبانی بڑھتی جاتی ہے اگر یہی رنگ ہین تو ہم نوکری سے باز آئے بھیک مانگ کھائینگے مگر نوکری انکی نہ کرینگے ہم نے ہاتھ بیچا ہے ذات نہین بیچی ہے ایک آدھ بولی کو ملکہ کی سخت نرم سبھی سہتے ہین خدمتگار جسوقت یہ قریب پہونچین کہا دار نہی تھین نے تو کہا تھا کہ یہان سے ہٹ جاؤ ملکہ نے جھنجھلاکر کہا کہ مین نے ہٹ جانے کو کہا تھا یا یہ کہا تھا کہ بالکل دور چلی جاؤ یہ بھی نہ خیال کیا کہ ایک غیر شخص یہان موجود ہے غیر ملک کا رہنے والا کیا معلوم چور ہو یا دوچکا ہو دوست ہو یا دشمن پردہ دشمنی کرنے آیا ہوا بھی ابھی وہ کمرہ مین بیٹھے بیٹھے غائب ہوگیا تم نے تو اسکو جاتے ہوئے نہین دیکھا ان سب نے کہا کہ ہم مین سے کسی نے نہین دیکھا دیکھو کوئی شے تو نہین جاتی رہی ملکہ نے کہا خیر دیکھو گیا ہوگا وہ سمجھ صدقہ گیا

اب اس خیال کو بھی دل سے بھلادو اور اگر کہین اب اُسکو دیکھ پاؤ تو گرفتار کرلانا یا مجھ سے کہنا اور
امان جان سے اس بات کا ذکر بھی نہ کرنا کہ ملکہ اسطرح سے کسی کو ساتھ لائی تھین کیونکہ انھون نے
منع فرمادیا تھا کہ بیٹا یہ زمانہ بربادی طلسم کا ہے عالم پر آشوب ہورہا ہے دشمنون کے قدم گھر مین آگئے
ہین تم کسی اجنبی کو ادھر نہ آنے دینا تم ابھی الھڑ ہو نادان ہو پیچ پیچ کی باتین نہین دوست دشمن کو
پہچانتین نہین اگر یہ حال معلوم ہوگا نہایت ناراض ہونگی کہ اسنے نافرمانی کی سب نے عرض کی
کہ نہین ملکہ ہمین کیا ضرورت ہے جو اُنسے بیان کرین یہی باتین تھین کہ ایک سناٹے کی آواز پیدا
ہوئی کنیزون نے کہا بڑی عمر ہے آپ کی امان جان کی ابھی ذکر ہی ہورہا تھا شاید وہ آتی ہین یہ
کہتے کے ساتھ ہی جو نظر اُٹھا کر دیکھا تو انرروت جادو تخت سحر پر سوار اور ایک جوان
حسین آگے بیہوش پڑا ہوا چلی آتی ہے سب کی سب برائے تعظیم اُٹھ کھڑی ہوئین ملکہ نے
سر جھکا کر تسلیم کی انرروت جادو نے دعا دے کر کہا کہ لو بیٹا مبارک ہو ہین تمھارے باپ
کے قاتل کو پکڑ لائی اب سوگ بڑھاؤ لباس ماتمی اُتارو سامان جشن مہیا کرو اسواسطے کہ جس
روز سے اُن مرنے والے کا ساتھ چھوٹا ہمین سوار ہونے پینے کے ہنسنا نصیب نہین ہوا شراب
تک ترک ہوگئی یہ کہکے جام اُٹھا کر دختر لوبیا اور لوح اُسکے گلے مین ڈالدی اور خنجر کھینچکر چاہتی تھی
کہ سمن بر رستم خو کو قتل کردے کہ سمن بر پہ پڑا دنے لگین امان جان کہکر چلائی پکڑ لی
انرروت جادو نے کہا کیون ملکہ نے کہا ایک تو یہ امر ہے کہ اسکا خون اس جگہ نہ ہو اگر
آپ کو قتل کرڈالنے کی جلدی تھی تو یہانتک لے کر نہ آئی ہوتین وہین قتل کرڈالا ہوتا اس لیے کہ
طلسم کشا کا خون جس مقام پر گرے گا وہ زمین سرسبز نہ ہوگی آپ اپنے گھر کے اندر اسکو قتل
کرتی ہین ایسا نہ ہو کہ یہ گھر برباد ہوجاے باپ تو مرچکے آدھی بربادی تو ہوہی چکی اب ایک
تمھارا دم باقی ہے خدا تمھین کو ہمارے سر سرزندہ رکھے علاوہ اسکے اگر اسکو بادشاہ طلسم کی
نذر کردیجیے گا یا اُسکے سامنے قتل کیجیے گا تو وہ بھی خوش ہوگا بس یہ سنتے ہی انرروت جادو
نے ہاتھ روکا اور دختر کو گلے لگاکر کہا کہ ہرچند کہ تو ابھی نادان ہے کم سن ہے مگر بات عقل کی کہتی
ہے بیٹا مین تو رنج کے مارے اندھی ہورہی تھی مجکو تو کچھ اچھا بُرا سوجھتا نہین ہے تو اب مین
اسکو خدمت مین جمشید سرخ قبا کے پہونچا آؤن اُسکے بعد آکر ٹھہرونگی کیونکہ اس جوان
کا یون رکھنا اچھا نہین ہے اتنے مین سیارہ ثالث جو ملکہ سمن بر بنا ہوا تھا طیار ہوا کہ اگر یہ شاہزادہ
کو لے کر چلی گئی تو بڑی مشکل ہوگی کہا امان جان تم سلامت رہو ابھی تو آئی ہو اور ابھی پھر
جاتی ہو یہ کہکر گلے لپٹ گئی اور کہا کہ جب سے تم گئین مین نے رو رو کر آنکھین سُرخ کرلی
ہین ہر وقت جان کو دھڑکا تھا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے مین ابھی تو نہ جانے دونگی ملکہ نے کہا بیٹا
بچپنا نہ کرو اسکا یہان رکھنا اچھا نہین ہے ملکہ نے کہا اچھا ایک آدھ جام تو پیلو کہ کسل راہ
رفع ہو پھر چلی جانا ملکہ نے کہا کہ اسکے قتل کے بعد پیونگی سمن بر نے کہا کہ اب قتل مین باقی
کیا ہے مین ہاتھ نہ روک لیتی تو کب کا ختم ہوگیا ہوتا انرروت نے کہا خوشی تیری بس یہ
سنتے ہی سمن بر پر پڑا دوڑی گئی اور الماری مین سے ایک قلم شراب کی اُٹھا لائی

اور گیلاس بھر کر پیش کیا انزروت جادو نے وہ گیلاس ہاتھ سے سمنبر پریزاد کے لے کر پی لیا
سمنبر پریزاد نے اور بھر کر دیا ملکہ انزروت جادو نے کہا بس اسنے تسکین دے کر وہ بھی پلا دیا
اور کہا اور دون انزروت نے کہا لڑکی کچھ دیوانی ہوئی ہے ایک تو عادت چھوٹی ہوئی دو ہی جام
بہت ہین خدا اسکا انجام بخیر کرے یکایک انزروت کے سر مین درد پیدا ہوا سارے تین
مثقال نمک سرکاری کی آمیزش ہو چکی تھی انزروت نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے شراب
تند دیدی میرے سر مین درد ہے سمنبر نے کہا آپ کی عادت ترک ہو گئی ہے اور دل بھی صدمے
اٹھاتے اٹھاتے کمزور ہو گیا ہے برداشت نہ ہو سکی مین نے تو بہت ہی ہلکی شراب بنا کر دی تھی
ذرا اٹھکر ٹہلیے دل کو بہلائیے ہوا کھائیے ابھی یہ کیفیت برطرف ہو جائے گی انزروت اٹھی اور
لڑکھڑائی سمنبر نے نعرہ کیا کہ او لکاتہ عیاری اسے کہتے ہین تم منیر سیارہ ثالث غلام طلسم کشا
بس یہ سننا تھا کہ انزروت نے کہا ارے تو یہان میرے گھر مین کہان سے گھس آیا کب چھوڑتی
ہون تجکو یہ کہکر جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ناریل نکالکر کچھ اسم سحر پڑھکر سیارہ پر پھینکا سیارہ ثالث
نے لوح کا عکس ڈالا ناریل پھٹ کر زمین پر گر پڑا ادھر تو ناریل گرا ادھر انزروت پر بیہوشی
تاثیر کر چکی تھی یہ مجموم لڑکھڑا رہی بس سیارہ نے اپنا جسد کھینچا تھا کہ دو عورتین کہ جنکے
عورتین تھین وہ ہائین ہائین کرتی ہوئی دوڑین جو سامنے آئی سیارہ نے حباب مارا کہ
بیہوش ہوئی اور گر پڑی سب کو برابر انزروت کے لٹا دیا جب سیارہ قریب انزروت
کے پہونچا ہاتھ روکا کہ مبادا شاہزادہ کے خلاف ہو پہلے ہوشیار کر لو پھر دیکھا جائے گا
شاید یہ مسلمان ہی ہو جائے تو کیون قتل کرین غرضکہ سیارہ ثالث نے ایک پھول گلاب
کا جیب سے نکالا اور شاہزادہ کی ناک کے پاس لے گیا بو نے اسکی ناک مین پہونچی فوراً ہوش
آگیا آنکھ کھلی تو پھر ایک نیا کرشمہ دیکھا کہ سمنبر پریزاد سامنے کھڑی ہے شاہزادہ سمجھا کہ مین
خواب دیکھ رہا ہون سیارہ ثالث نے آواز دی کہ اے شہریار مین ہون غلام آپ کا سیارہ
مین نے انزروت کو بیہوش کیا اب آپ کیا حکم دیتے ہین قتل کردون یا زندہ رہنے دون یہ سنکر
شاہزادہ اٹھ بیٹھا دیکھا تو واقع مین انزروت کے ساتھ اور بھی بہت سی عورتین بیہوش
پڑی ہین شاہزادہ نے فرمایا کہ اسکی زبان پر تکلہ دے کر ستون سے باندھ دو اور ہوشیار کرو
سیارہ نے اسیوقت زبان کھینچ کر تکلہ دیدیا اور ستون سے باندھ کر تیار رفع بیہوشی سنگھایا فوراً
انزروت جادو ہوشیار ہو گئی ادھر ہوشیار کرنے سے پہلے سیارہ ثالث نے سکندر رستم خو
سے عرض کی تھی کہ اگر یہ کام مین نے لائق صلہ کے کیا ہو تو آج صلہ کا امیدوار ہون شاہزادہ نے
فرمایا تم نے سب کام قابل انعام کیے اس سے بڑھکر اور کیا ہو گا کہ جان بچائی ورنہ یہ قتل کر ڈالتی
صلہ کیا مانگتے ہو بیان کرو اسنے دست بستہ عرض کی کہ دختر انزروت جادو ملکہ سمنبر پریزاد
کو مجھے عنایت کر دیجیے فرمایا وہ کہان ہے عرض کی مین ابھی لیے آتا ہون یہ کہکر اندر کمرے کے
گیا اور صندوق اٹھا لایا اور سمنبر کو ہوشیار کیا سمنبر کی جو آنکھ کھلتی ہے تو عجب حالت دیکھی کہ
شاہزادہ سکندر رستم خو بیٹھے ہوئے ہین اور ایک میری صورت عورت کھڑی ہے اور

مان ایک مکان سے بندھی ہوئی ہے یہ دیکھکر اسنے پھر آنکھین بند کرلین دل مین سوچی کہ یہ خواب پریشان ہے مان میری گرفتاری طلسم کشا کو لگی ہوئی ہے یہان کہان اور فتاح طلسم کہان میرا مکان کہان ایسے ایسے خیالات اسکے دماغ مین چکر کھانے لگے سکندر رستم خو نے آواز دی کہ ای سمنبر ہوشیار ہو یہ خواب نہین ہے بلکہ عین بیداری ہے مان تمھاری مجکو گرفتار کرلائی تھی لیکن یہان عیار میرا تمھاری صورت بنکر موجود تھا اُسنے تمھاری مان کو بیہوش کرکے گرفتار کرلیا اور مجکو رہا کردیا ملکہ سنکر گھبراکر آنکھین کھول دین اور اُٹھ بیٹھی شاہزادہ نے فرمایا کہ دیکھو تم اپنی مان کو سمجھاؤ کہ توبہ کرے اور اطاعت میری اختیار کرے مذہب اسلام سے مشرف ہو ورنہ مین قتل کرونگا ملکہ یہ سنکر رونے لگی لیکن شاہزادہ نے انزروت جادو کیطرف دیکھکر فرمایا کہ ای انزروت جادو دیکھا تم نے کہ کتنی جلد میرے خدا نے مجکو تمھارے ہاتھ سے رہائی دی بس اب بہتر ہے کہ اپنے ارادہ سے باز آؤ کہ تم مجکو قتل نہین کرسکتین اور دین اسلام اختیار کرو کہ یہ دین برحق ہے اور بت پرستی کو چھوڑو کہ یہ مذہب باطل ہے انزروت جادو چپکی کھڑی سُنا کی کوئی جواب نہین دیا کیونکہ بولنے سے مجبور تھی زبانپر تکلہ دیا ہوا تھا اتنے مین سمنبر پریزاد نے وہ پرچہ لکھکر تیار کیا اور سامنے اپنی مان کے لے گئی اور کہا کہ یہ ہدایتین فتاح طلسم کی جانب سے ہین انکو منظور فرمایئے انزروت نے تمام مضمون پڑھکر اشارہ سے قلم مانگا سمنبر نے قلم دوات لاکر پیش کی انزروت جادو نے جواب لکھا کہ ای فتاح طلسم اگر تو درحقیقت فتاح طلسم ہے اور مذہب بھی تیرا برحق ہے جب بھی مجھ پر اطاعت تیری حرام ہے کیونکہ تو قاتل ہے میرے شوہر کا مجھ سے کیونکر ہوسکے کہ تیری اطاعت قبول کرون مین روز قیامت اپنے شوہر کو کیا منھ دکھاؤنگی شاہزادہ نے جسوقت جواب اسکا پڑھا فرمایا ملکہ سے کہ تلب بھی اسکا سیاہ معلوم ہوتا ہے لہذا تم تو کلمہ پڑھو اور مان تمھاری قتل کیجائے گی یہ سنتے ہی سمنبر پریزاد رونے لگی کہ اگر مان کو میری قتل کیجیے گا تو مجھے بھی قتل کرڈالیے کہ مجھے بغیر مان کے اپنی زندگی منظور نہین شاہزادہ کو اسکی بھولی بھولی صورت پر ترس آگیا اور دل نہایت متاذی ہوا کہ حقیقت حال یہ ہے کہ کوئی اپنی مان کو قتل ہوتے نہین دیکھ سکتا ہے وہ کافرہ جو یا مسلمہ شاہزادہ نہایت پریشان ہے کہ کیا کرون کیا نہ کرون اگر انزروت کو قتل کرتا ہون تو یہ بھی جان دیدیتی ہے مفت مین خون ناحق ہوگا اور اسسے بعد بیارہ کا نہ معلوم کیا حال ہو ہرچند شاہزادہ نے بہ نرمی و آشتی بھی سمجھایا مگر انزروت جادو نے نہ مانا آخر عاجز آکر شاہزادہ نے خود اُٹھکر انزروت جادو کو ستون سے کھولدیا اور لاکر تخت پر بٹھایا اُسکے بعد لوح گلے سے اُتار کر سامنے رکھی جام جمشیدی پیش کیا اور ایک تلوار کمر سے نکالکر قبضہ اُسکا انزروت کی طرف کیا اور پہلیہ اپنی جانب یہ حیرت سے دیکھ رہی ہے کہ یہ کیا کرشمہ ہے اُدھر سمنبر پریزاد بھی رونا بھول گئی اور محو حیرت ہوگئی اِدھر سیارہ ثالث خاموش کھڑا ہے آقا کے فعل مین کلام کیا دخل دے لیکن شاہزادہ نے جب سب چیزین اپنے قتل کی انزروت جادو کے سامنے رکھدین تو کلمہ زبان سے پڑھ لیا اور کہا کہ ای انزروت تم نے اگر مجکو گرفتار کیا تھا تو خدا نے مجھے رہا کرکے تمھین

گرفتار کرادیا اگر اب بھی تمھین حق نہین سوجھتا اور دین اسلام نہین قبول کرتی ہو تو یہ لوح اور جام اور تلوار سب چیزین موجود ہین تلوار اٹھا کر ایک ہاتھ مارو کہ سر میرا قلم ہو جاے جھگڑا پاک ہو مجھ سے یہ نہ ہوگا کہ مین تجکو قتل کرکے تمھاری لڑکی کا خون بھی کرون وہ بغیر تمھارے زندہ نہین رہ سکتی اور مجھے اسکی موت گوارا نہین اب تم کو اختیار ہے بس یہ خلق و مروت جو شاہزادہ کی انزروت جادو نے دیکھی تصویر حیرتی ہو گئی کہ دشمن سے یہ دوستی بڑا ظرف ہے اس شہریار عالیوقار کا بس فوراً خیالات انزروت جادو کے مبدل ہو گئے اور اٹھکر بلا گریان ہوئی اور کہا کہ مین بھی ایسے محسن کو قتل کرنا نہین پسند کرتی جو دشمن ایسا سلوک کرے اور اسطرح کی ہمدردی کرے مین بھی اور میری دختر بھی دونون آپ کی کنیزی سے باہر نہین ہین بس اب جلد کلمہ تلقین فرمایئے شاہزادہ نے کلمہ طیبہ زبان پر جاری کیا انزروت جادو اور سرصدق مسلمان ہوئی اور لوح شاہزادہ کے گلے مین پھر ہاری جام بیش قیمتی کیا تیغہ خود کمر سے لگا دیا بعد اسکے اپنی دختر کو گلے لگایا پیار کیا اسنے کہا اماں وہ ہماری صورت کی ایک اور کھڑی ہے وہ کون ہے تمھاری دوسری بیٹی ہے انزروت نے کہا یہ بیٹی نہین بلکہ بیٹا ہے فتاح طلسم کا عیار ہے ملکہ نے کہا کہ یہ دیکھنے مین تو عورت ہے انزروت نے کہا عیار لوگ چاہے عورت بنجائین چاہے مرد چاہے انسان بنجائین یا حیوان سمنبر نے کہا کہین ایسا بھی ہو سکتا ہے شاہزادہ اسکی بھولی بھولی باتون پر ہنس رہا ہے اور سمنبر سمجھا رہی ہے بیشک سیارہ ثالث تو پسا جاتا ہے صدقے ہوا جاتا ہے اور شکر خدا کرتا ہے کہ تو نے بڑی خیر کی ورنہ اگر مین نے انزروت سحر ساز جادو کو مار ڈالا ہوتا تو ایسی نازنین مفت مین ہلاک ہو جاتی اور اسکے تم مین تیرا بھی خدا جانے کیا حال ہو جاتا شاہزادہ سے دست بستہ عرض کی کہ اے شہریار عالیوقار اسوقت آپ نے وہ بات کی ہے کہ کبھی کسی آقا نے اپنے خادم کے ساتھ نہ کی ہوگی سبحان اللہ کہین نہ ہو جب تو پروردگار نے اس رتبہ کو پہونچایا اسکے بعد منھ دھوکر اپنی اصلی ہیئت پر آیا انزروت سحر ساز نے کہا کہ اے شہریار اب یہان ایک آدھ روز قیام فرمایئے اسکے بعد جب لشکر وغیرہ آپ کا یہان پہونچ لے تو جہان چاہے چلے جایئے گا اور اپنے مصاحبون ملازمونکو طلب کرکے حکم دیا کہ جسکو مذہب اسلام اور اطاعت اس شہریار کی اختیار کرنا ہو وہ تو یہان رہے ورنہ چلا جاے سب نے عرض کی کہ جو مالک کا مذہب وہ تابعدار کا الناس علے دین ملوکھم ہمین کوئی عذر نہین ہے الحاصل یہ مقام بھی اسلام آباد ہوا اب سیارہ ثالث نے عرض کی کہ اے شہریار مین جاتا ہون اور آپ کے لشکر مین اطلاع کرتا ہون کہ وہان سب پریشان ہونگے خصوصاً شمس جنی شاہزادہ نے کہا کہ اچھا سب کو لے آؤ اسکے بعد ہم یہان سے آگے جانے کا قصد کرینگے سیارہ نے چلتے وقت عرض کی کہ انزروت جادو سے ملکہ کی شادی کو بھی فرما دیجیے گا فرمایا تم جاؤ دیکھا جائے گا سیارہ ثالث تو جانب لشکر نیرنگی اثر روانہ ہوا اور جاکر پروانہ شاہزادہ کا خورشید زرین قبا اور شمس جنی کو دیا اور یہ سب تیاری کرکے قلعہ سمندر یہ کیجانب چلے جہان کہ شاہزادہ مقیم تھا اور وہان شاہزادہ کی دعوت و ضیافت ہوئی انزروت سحر ساز نے تمام قلعہ کو آراستہ کیا بازارونکو آئین بندی کرایا بڑے سامان سے دعوت شاہزادہ سکندر رستم خو کی کی شام کو بعد دعوت محفل رقص آراستہ ہوئی

اور گا۔ تین حاضر ہوئین شاہزادہ نے ملکہ سے فرمایا کہ ہماری خوشی یہ ہی کہ اس جلسہ کو اسوقت موقوف رکھو جسوقت رفیق میرا سیارہ بھی موجود ہوگا اسوقت یہ محفل آراستہ کیجاے کیونکہ علم موسیقی مین اُسے مہارت کامل ہی اُسے بھی گوا کرین تم کو سنواؤنگا انزروت سحر ساز نے کہا کہ موقوف رکھنے کی کیا ضرورت ہی جسوقت آرام فرمانے کو جی چاہے اُسوقت جلسہ برخاست کر دیا جائے گا اور جب سیارہ آئیگا اُسوقت پھر ایک جلسہ ہو جائے گا شاہزادہ نے فرمایا کہ نہین میری خوشی یہی ہی کہ بالفعل موقوف ہی رہے دو انزروت جادو نے کہا بہتر جیسی خوشی آپ کی غرضکہ جلسہ معطل رہا اور شاہزادہ نے آرام فرمایا تیسرے روز لشکر شاہزادہ کا پہونچا شاہزادہ نے شمس جبی اور خورشید زرین قبا و نجمہ سے انزروت سحر ساز و ملکہ سمنبر چنگ نواز کو بلایا اب قلعہ مین کیسی کھلبلی ہوئی ملکہ نے شاہزادہ سے فرمایا کہ اب تو آپ کے رفیق بھی آگئے ہین اب وہ صحبت معین ہو شاہزادہ نے فرمایا کہ ای ملکہ اصل یہ ہی کہ میرا مقصد اور ہی کچھ تھا وہ یہ کہ تم رنج مین ہو اور میری خاطر سے جو صحبت عیش معین کروگی تو تم کو رنج ہوگا مجھے ایسی خوشی منظور نہین ہی جس سے تم کو رنج پہونچے انزروت جادو نے کہا کہ اب رنج کیسا مجھے تو کوئی رنج نہین فرمایا کہ تمھین سمندر جادو کے مرنے کا بیشمار رنج تھا اور نہ کیون ہوتا کہ وہ شوہر تمھارا تھا انزروت جادو نے کہا کہ بیشک جسکا تخت اُلٹ جاے اُسے کسقدر کا رنج ہوگا مگر اب مطلق رنج نہین اسلیے کہ کافر تھا اور مین مسلمان ہون اب مجھے اُس سے کوئی ہمدردی نہین رہی اُسکا مقام دوزخ اور میرا مقام جنت آپ اتنی سی بات کا اسقدر خیال فرما رہے تھے اگر مین ایسا جانتی تو اُس محفل عیش کو کبھی موقوف نہ کرتی آج اُس جلسہ نشاط کا ہونا ضرور ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ بہتر یہ ہی کہ بعد فتح طلسم جب مین واپس ہونگا تو جلسہ کرنا کہ ایک زمانہ بھی اسکو گذر جائیگا انزروت جادو نے کہا وہ جلسہ پھر کیا جائیگا اُسوقت جلسہ ہونا ضرور ہی یہ عرض کر کے حکم دیا کہ سامان جشن ہو اُسیوقت تیار کی ہونے لگی شاہزادہ نے انزروت جادو سے کہا کہ ای ملکہ ایک خوشی مین نے تمھاری کی اب تم ایک خوشی میری کرو انزروت جادو نے کہا جو کچھ ارشاد ہو بسر و چشم قبول ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ ہما انزروت جادو لڑکی تمھاری جوان ہی اب اسکی شادی کر دینا مناسب ہی انزروت جادو نے کہا کہ اس زمانہ مین کیونکر ممکن ہی قبل اسکے ہو سکتا تھا کہ کسی شاہزادہ سے کر دیجاتی لیکن اب دشواری یہ ہی کہ شاہزادگان طلسم سے ہم سے بنائے مخاصمت قائم ہو گئی نہ ہم اُنکے یہان شادی کر سکتے ہین نہ وہ ہمارے یہان بلکہ شادی کرنا تو کیسا شاید غیرت بھی نا ممکن ہوئی ہو شاہزادہ نے فرمایا کیون انزروت جادو نے کہا کہ یہان سب کافر ہین مسلمان کہان اور مین مسلمان ہو چکی نہ مجھے کوئی قبول کرے گا نہ مین کسیکو قبول کر سکتی تب شاہزادہ نے فرمایا کہ کیا دنیا مین اور نہین ہین انزروت جادو نے کہا ہین لیکن کیسکو کیا جانون اگر حضور واقف ہون تو اختیار ہی مین مانع نہین آپ میرے بھی مالک ہین اور اُسکے بھی

شاہزادہ نے فرمایا کہ اگر مناسب جانو تو میرا عیار سیارہ ثالث جسکو مین بھائی سے کم نہین سمجھتا ہون وہ تمھاری دختر پر عاشق ہی اُسکے ساتھ شادی سمنبر کی کردو ملکہ نے کہا خوشا نصیب اسکے کہ آپ کے خادم کے ساتھ اسکی شادی ہو اور وہ ہر وقت زیر قدم آپکے رہے شاہزادہ نے فرمایا کہ بس پھر اسی خوشی مین یہ شب کا جلسہ رہا اور آج ہی اسکا عقد ہو جاے ملکہ انزروت نے کہا مجھے منظور ہی اور سمنبر یہ سنتے ہی شرما گئی اب شاہزادہ نے سیارہ ثالث کو طلب فرمایا اور کہا آج شب کو تمھارا عقد ہی سیارہ نے عرض کی کہ ابھی کونسا موقع ہی جب تک مشکھور کی شادی نہ ہوے مین کیونکر شادی کر سکتا ہون فرمایا نہین اسمین انکار نہ کرو مین انزروت سے کہہ چکا ہون اور وعدہ کر چکا ہون یہ سُنکر سیارہ خاموش ہو رہا اب شاہزادہ نے اپنے لشکر کو علیحدہ کیا اور انزروت جادو سے کہا کہ آج ہی کل رسمین کرلو انزروت جادو نے کہا کہ آپ کے ساتھ کوئی عورت تو ہی نہین رسوم شادی سے مرد واقف نہین ہوتے ہین اسکا کیا انتظام ہوگا مین بھی اپنے گھر کی اکیلی ہی ہون اسوقت نہ عزیزون کو بلا سکتی ہون کہ وہی آکر شریک ہون نہ اکیلی دو طرف دوڑ سکتی ہون شاہزادہ نے فرمایا تم اپنی طرف کا انتظام کرلو ہم اپنی طرف کا بندوبست کر لینگے یہ فرماکر محبوبہ چنگ نواز سے فرمایا کہ تم رسوم پرستان سے بخوبی واقف ہو ہمارے بھائی کی شادی کا انتظام کرو باہر کا انتظام شمس جنی کے حوالے کیا اور اندر محبوبہ چنگ نواز کا اہتمام تھا الحاصل شام تک سب رسمین ہو کر صحبت جشن قرار پائی اور جلسہ آراستہ ہوا شاہزادہ نے انزروت کو بھی مع کیا تھا یہ بھی آکر شریک دعوت ہوئی تمام رات جلسہ رہا صبح کو شاہزادہ نے سیارہ کو دولھا بنوا کر ساتھ لیا اور برات لے کر داخل قلعہ سمندریہ ہوا بعد عقد واپسے رسوم برات واپس ہوئی سیارہ ثالث وصل سے ملکہ سمنبر پریزاد کے کامیاب ہوا اسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوتا ہی جس کا ذکر آگے ہوگا الحاصل بعد اس شادی کے انزروت جادو نے جلسہ خوشی کا کیا یہ عجب طرح کا جلسہ ہوا کہ اسمین سمنبر چنگ نواز بھی گائی اور سیارہ ثالث نے بھی چنگ نوازی کی بعد اسکے شاہزادہ سب سے رخصت ہوا اور فرمایا کہ مجھے جلدی ہی کہ کسیطرح فتح طلسم سے فرصت ہو تو پردہ دنیا پر جاؤن کیونکہ مجکو شرکت اپنے بھائی کی کرنا ہی کہ وہ بارادہ صاحبقرانی طرف طلسم نہ طاق کے جا رہے ہین وہان بدیع الملک سے مقابلہ ہوگا اُسوقت پر میرا موجود ہونا بھی ضروری امر ہی یہ فرماکر شاہزادہ سب سے رخصت ہوا انزروت جادو نے کہا بس اب ایک دربند باقی ہی مالک وہان کے عقرب جادو ہین یہ مرحلہ آپ نے فتح کیا اور گویا طلسم کو فتح کر لیا اسکے بعد فقط بادشاہ طلسم سے مقابلہ کرنا باقی رہجائے گا اور ساحرون سے لڑائی پڑے گی اُسوقت ہین بھی حاضر ہونگی شاہزادہ نے فرمایا بہتر اور لوح کو ملاحظہ فرماکر حسب ہدایت لوح ایک جانب روانہ ہو گیا جسوقت سرحد طلسم سمندریہ سے نکل گئے اور ایک صحرا مین پہونچے دیکھا کہ صحرا عجیب قسم کا ہی درخت نئی وضع کے پھل نئے نئے پھول زمانے کے پھولون سے نرالے شاہزادہ تماشا اُن عجائبات کا

فرماتا ہوا چلا آتا ہو کہ جاتے جاتے دوپہر کے بعد ایک اور میدان نظر آیا دیکھا کہ وسط میدان مین
ایک درخت بزرگ ہو اور تمام میدان مین بچھو پھیلے ہوئے ہین اتنی جگہ نہین ہو کہ انسان تسدم
رکھو سکے اب تو شاہزادہ نہایت پریشان ہوا اور لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم
جسوقت تو قریب طلسم عقارب کے پہونچے کچھ دیر انتظار کرنا اور تماشا قدرت پروردگار کا دیکھنا
اسلیے کہ یہ مرحلہ نہایت سخت ہو اگر کوئی درندہ یا گزندہ یا چوپایہ یا کوئی ذی روح اس صحرا مین
آجائے تو اسکی کیا حالت ہوگی شاہزادہ متنظر ہوا اور ان بچھوؤن کو دیکھنے لگا بچھو ڈنک
اٹھائے ہوئے ہر جہار جانب دوڑتے پھرتے تھے کوئی سیاہ کوئی بھورا کوئی ہرا عجب عجب رنگ
کے بچھو تھے کہ کبھی نظر سے نہ گذرے تھے یکایک صحرا سے ایک آہو بھاگتا ہوا نظر آیا اور پیچھے پیچھے
اسکے ایک شیرنی تھی وہ آہو اس شیرنی کے خوف سے گھبرایا ہوا اس میدان مین چلا آیا جہان بچھو
پھیلے ہوئے تھے اور شیرنی اس کھائین کے پاس آکر ٹھہر گئی جہان سے سرحد بیابان عقارب
کی شروع ہوئی تھی ہرن کا میدان مین پہونچنا تھا کہ سیکڑون بچھو اسکے لپٹ گئے پہلے تو آہو بہت
اچھلا کودا آخر کار مضمحل ہوکر گر پڑا بچھوؤن نے ڈنک مار مار کر اسکو چلنی کر دیا اسکے بعد اسکو ریزہ ریزہ
کرکے کھا گئے یہ حالت دیکھکر شاہزادہ کے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور وہ شیرنی جسطرف سے آئی
تھی اسی جانب چلی شاہزادہ نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے طلسم کشا تو نے تماشا ان عقربونکا
دیکھا یہ شیرنی دراصل عقرب جادو تھی اسکا معمول یہ ہو کہ روز صحرا مین شیرنی بنکر جاتی ہو اور ایک
آدھ آہو لوٹکیر کر اسطرف لے آتی ہو اور اپنے عقربون کو خوراک پہونچا کر چلی جاتی ہو فقط انہان
عقربون کی خوراک تھے تو یہان اس شیرنی سے تعرض نہ کرنا اسنے اپنے کو طلسم بند کیا ہو تا وقتیکہ
اسکے باغ مین نہ پہونچ لینا بانیان طلسم نے اسکو باغ مین قید رکھا تھا اور گرد اسکے حصار سحر کی اجازت
دی تھی وہین لوح بھی کام دے گی اور یہان لوح بھی کام نہین دیسکتی اور بس اسکے باغ کا سی میدان
بھرا ہو جسمین عقرب پھیلے ہوئے ہین بس اب تم کو چاہیے کہ آنکھین اپنی بند کر لو اور فلان اسم جو کنارہ
لوح پر معلوم ہوتا ہو اسے گیارہ مرتبہ پڑھو برکت سے اس اسم محترم کی تم اس درخت پر پہونچ جاؤگے
جو وسط صحرا مین معلوم ہو رہا ہو جسوقت درخت پر پہونچ لینا تو پھر لوح کو دیکھ لینا شاہزادہ نے
ایسا ہی کیا کہ آنکھین بند کر لین اور اسم ورد زبان کیا جسوقت یہ اسم پڑھ رہے تھے تو یہ معلوم
ہوتا تھا کہ پاؤن زمین پر نہین ہین اور مجھے کوئی اٹھائے لیے جاتا ہو جب اسم کو پڑھ چکے اور آنکھ کھول
تو اپنے کو ایک شاخ درخت پر پایا جہان سے زمین نظر نہ آتی تھی گنجان شاخون کی اوٹ تھی شاہزادہ
نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا تحریر تھا کہ اے سیار امین عجائبات اب گیارہ پتے اس درخت سے توڑ اس
شاخ سے جسمین گیارہ ہی پتے ہون اور انکی ٹوپی بنا کر اپنے سر پر پہن لے اسکے بعد اس شاخ کو
جس سے پتے توڑے ہین اپنے ہاتھ مین لے اور درخت سے اتر کر جانب مغرب روانہ ہو اب
دیکھے نہ یہ بچھو نظر آئینگے نہ بچھوؤن کو تو دکھائی دے گا شاہزادہ نے ہر شاخ پر نظر ڈالنا شروع کی
دیکھا کہ ایک شاخ مین گیارہ پتے لگے ہوئے ہین شاہزادہ نے ہدایت لوح کے موافق پتونکو
توڑا اور ہر ہر پتے پر ایک اسم گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھکر ایک پتے کو دوسرے سے ملانا شروع کیا

وہ سب پتے بہ برکت اُس اسم کے جڑ گئے شاہزادہ نے اُس کلاہ برگ کو سر پر رکھ لیا اور اُس شاخ کو توڑکر ہاتھ مین لے لیا اور درخت کے نیچے اُترا دیکھا تو نے الحقیقت ایک بچھو بھی نظر نہین آتا اب شاہزادہ جانب مغرب روانہ ہوا بعد چند ساعت کے رہروی کی قریب ایک باغ کے پہونچا دروازہ اُسکا بند تھا اور ایک جانب ایک گنبد تھا دروازہ اُسکا بھی بند تھا اور قفل اُسمین دیا ہوا تھا شاہزادہ نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا ہوا تھا کہ اے طلسم کشا کھول اس دروازے کو فلان اسم پڑھکر کہ یہی مسکن ہے عقرب جادو کا اور شاخ درخت کو ہاتھ مین بجاے شمشیر کے لیے رہ اور اس ٹوپی کو پھینک دے کہ یہ بیکار ہوگئی ہے یہ محض عقربون سے بچانے کے واسطے تھی شاہزادہ نے ٹوپی کو پھینک دیا اور وہی اسم جو لوح نے بتلایا تھا پڑھکر ایک لات ماری کہ پھاٹک باغ کا دھڑاکا اُڑا کر گرا شاہزادہ بسم اللہ کہکر داخل باغ ہوا دیکھا کہ باغ نہایت آراستہ ہے اور ایک ساحرہ سیہ فام نہر کے کنارے بیٹھی ہوئی پانی سے کھیل رہی ہے جھوٹی سحر کی کاندھے پر پڑی ہے نظر جو اُس ساحرہ کی شاہزادہ پر پڑی پکاری کہ ہائین تو آگیا مین تو سمجھی تھی کہ تجھے بچھوؤن نے کھا لیا ہوگا تو یہانتک کیونکر پہونچ گیا شاہزادہ نے فرمایا کہ او مردار ملک الموت کو کوئی روک سکتا ہے مین تیری جان لینے آیا ہون عقرب جادو بولی کہ تیری قضا تجھکو لائی ہے کہان جائے گا بچکر میرے ہاتھ سے ملک الموت تیری جان کی مین ہون یہ کہکے شاہزادہ پر وہی چھڑی جس سے کھیل رہی تھی کھینچ ماری شاہزادہ نے خالی دی چھڑی زمین پر گری اور سانپ بنکر چلی شاہزادہ نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ تم بھی چھڑی اپنی پھینک دو شاہزادہ نے ایسا ہی کیا جیسے ہی وہ سانپ سحر کا قریب شاہزادہ کے پہونچا چھڑی شاہزادہ کی نیولا بنکر دوڑی سانپ بھاگا نیولے نے تعاقب کیا اور سانپ کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اُسکے بعد جست کرکے قریب شاہزادہ کے گرا اب جو دیکھا تو وہی ٹہنی درخت کی تھی شاہزادہ نے بحکم لوح اُسے پھر ہاتھ مین لے لیا عقرب جادو نے بال اپنے سر کے نوچے اور یا سامری کہکر پھونکا اسم سحر انپر دم کرکے شاہزادہ کیطرف پھینکے وہ بال پھر سانپ بنکر چلے شاہزادہ نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ جام جمشید زمین پر رکھدو یہ سب سانپ اُسی مین آجائینگے اور پھر نہ نکل سکینگے شاہزادہ نے جیسے ہی جام کو زمین پر رکھا سب مار سیاہ پیچ کھاتے ہوئے یا تو شاہزادہ کی طرف چلے تھے یا اُس جام مین اُتر کر بیٹھ رہے اب جو غور سے دیکھا تو سانپ نہین ہین بلکہ مغربی سر ہین جس وقت یہ سحر بھی اسکار نہ ہوا بس اُسنے دستک دی کہ ایک برق چمکی آنکھ شاہزادہ کی جھپک گئی اب جو آنکھ کھولکر دیکھتے ہین تو عقرب جادو نہین ہے جلدی سے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ یہی جام اس نہر مین ڈالدو شاہزادہ نے جیسے ہی جام نہر مین پھینکا ایک تلاطم ہوا اور پانی مین وہ جام نہنگ بنکر چلا اور مچھلیون کو نگلنے لگا ایک مچھلی جب باقی رہ گئی تو نہنگ اُسکی طرف بھی جھپٹا مچھلی تڑپی اور باہر نہر کے آکر گری اور صورت اژدر کی پیدا کرکے شاہزادہ کی طرف چلی آپ کے قبضہ شمشیر کو اچک لیجانا چاہا تھا کہ نظر لوح پر جا پڑی لکھا تھا کہ ارے کیا کرتا ہے اگر اسکو تلوار سے مارا تو ایک کے دو ہوکر تجھ سے لڑینگے اور دو کو

مارا تو چار ہو جائینگے اسی طرح تعداد بڑھتی ہی جائیگی لہذا بہتر یہ ہو کہ اسکو اسی شاخ درخت سے قتل
کر دیہ دیکھکر شاہزادہ نے قبضہ شمشیر کا ہاتھ سے چھوڑ دیا اور وہی شاخ درخت سنبھالی الغرض
عقرب جادو اثر درنی ہوئی قلابہ آتشین چھوڑتی ہوئی قریب شاہزادہ کے پہونچی شاہزادہ
نے شاخ درخت زہین اثر در سے ملادی اثر درنے شعلہ چھوڑا شاخ مانند مشعل کے جلنے لگی شاہزادہ
نے وہی جلتی ہوئی شاخ سر پر اثر در کے ماری یہ معلوم ہوا کہ بجلی گری اثر در مین آگ لگ گئی
اور مانند کھنجر کے چرخ مارنے لگا اور باغ بھر مین دوڑنے لگا جس نخل کے قریب گیا وہ مانند
نخل چنار کے جلنے لگا تمام باغ مین آگ لگ گئی شور فریاد بلند ہوا طائر جل جلکر اور کباب
ہو ہو کر گرنے لگے اور دروازہ باغ سے پھوٹ آنے لگے اور اس نہر مین گرنے لگے جو پھوٹ
گرا وہ پھلی ہو گیا اور وہ جام جمشید جو نہنگ بنا ہوا تھا اسنے مچھلیون کو نگلنا شروع کیا
یہانتک کہ سب پھوٹ نکلو نکل گیا اثر در تڑپتے تڑپتے شعلہ بنکر نہر مین گرا کہ اب تو یہ آگ
بجھے گی مگر یہ وہ آگ نہین تھی جو پانی سے بجھتی نہ یہ پانی ایسا تھا جو آتش اجل کو بجھا سکتا شعلہ
نہر مین گرتے ہی تمام نہر شعلہ بن گئی یہ معلوم ہوا کہ بارود مین چنگاری گری آخرکار وہ شعلہ
فرو ہو گیا اور وہ آندھی چلی کہ عقرب شعلہ کی خاک تک نہ ایسی راکھ کا بھی پتا نہ ملا آتش باری و برق باری
دیر تک رہی شور فریاد و افسوس مین بلند رہا جسوقت بیرون نے دیکھا کہ عقرب جادو
جلکر خاک ہو گئی تو مایوس ہو گئے اور عقرب پکاری کہ کشتی مرا نام من عقرب جادو بود حیف مردیم
وجان دادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم اب روشنی ہوئی اور علامات سحر برطرف ہوتے دیکھا
تو نہ باغ ہے نہ نہر ہے ایک گڑھے مین جام جمشید پڑا ہوا ہے شاہزادہ نے جام ہاتھ مین اٹھا
لیا اور آگے چلنے کا قصد کیا تھا کہ ایک آواز دردناک کان مین آئی کہ کوئی شخص کراہ کراہ کر
کہہ رہا ہے کہ ای کس بیکسان وای دادرس غریبان مجھ ستم رسیدہ کی مدد کر اب پسلیان میری
ٹوٹی جاتی ہین مگر دم نہین نکل چکتا حکم کر ملک الموت کو کہ جلد آکر روح میری قبض کرلین
اور چھوڑا اس قید الم سے نجات دین یہ سنکر کشاہزادہ کا دل بھر آگیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا
کہ یہ آواز کس طرف سے آتی ہے اور وہ کون مظلوم ہے جو فریاد کر رہا ہے کس ظالم نے اسکو اذیت
دی ہے خیال کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ گنبد جسکے دروازہ مین قفل لگا ہوا ہے اسمین کوئی
شخص بند ہے شاہزادہ جلد جلد قریب اس گنبد کے گیا اور یا فتاح کہکر قفل پر ہاتھ ڈالکر
جو جھٹکا مارا تو کنڈہ اور زنجیر اکھڑ آئی سکندر رستم خو نے جھٹ پٹ کھولا اور
اندر گنبد کے داخل ہوا دیکھا تو ایک بدر کامل اس برج ہیوط مین زمین پر لیٹا ہوا ہے اور ایک
سنگ گران اسکے سینہ پر رکھا ہوا ہے سکندر رستم خو نے جلدی سے اس پتھر کو زور کرکے
سینہ پر سے اٹھایا وہ پتھر اسقدر وزنی تھا کہ کیا کہا جب تھی کسی دیو کی بھی جو اٹھا سکتا
یہ سکندر ہی کی قوت تھی کہ اٹھا لیا اور علیحدہ پھینک دیا وہ مرد حسین وجوان قوی زمین
سے اٹھا اور کہا ای شخص خداوند کریم تجکو اسکا اجر دے کہ تو نے مجکو اس مصیبت سے
نجات دی مگر تو یہانتک کیونکر پہونچا کہ میری فریاد رسی کی سکندر نے سارا ماجرا عقرب جادو

کے قتل کرنے کا بیان کیا اور کہا کہ مین فتاح طلسم ہون اُس شخص نے پوچھا کہ نام تمھارا کیا ہی اور کس خاندان سے ہو جو پروردگار عالم نے تمھین اس کمسنی مین اتنا بڑا مرتبہ عنایت فرمایا سکندر رستم خو نے کہا کہ پہلے آپ اپنے نام سے آگاہ کیجیے اور یہ بیان فرمائیے کہ آپ اس مصیبت مین کیونکر مبتلا ہوئے اُس جوان نے کہا کہ میرا حال قابل بیان نہین ہی اسلیے کہ مفلسی مین توانگری کا بیان کرنا اور ضعیفی مین شباب کا بیان کرنا سخت حماقت ہی مگر تم محسن ہو تم سے کیا چھپاؤن مین رہنے والا اقلیم کا ہون وہ مقام جسے گلستان ارم کہتے ہین وہین میرا مکان ہی نام میرا سلیمان کوچک ہی یہ ساحرہ جسے تم نے قتل کیا یہ مجھے اُٹھالائی تھی اور اس گنبد مین قید کیا تھا روز مجھ سے سوال وصل کرتی تھی جب مین انکار کرتا تھا تو وہ میرے سینہ پر یہی پتھر رکھ کے چلی جاتی تھی سکندر رستم خو یہ سنتے ہی آداب بجالایا اور سر سینے سے ملا کر لپٹ گیا اور رونے لگا سلیمان کوچک نے کہا کہ تمھارا کیا نام ہی مجھے بھی آگاہ کرو تاکہ ویسا ہی برتاؤ تمھارے ساتھ کرون سکندر رستم خو نے عرض کیا کہ ایک خادم ہون آپ کا نام میرا سکندر رستم خو ہی والد ماجد میرے شہریار عالی وقار دادا صاحب ایرج نوجوان فرزند قاسم عالیشان ہین اور وہ بیٹے علمشاہ نوجوان رستم داستان کے ہین اور جدا علے صاحبقران اول ہین یہ سنتے ہی سلیمان کوچک نے سکندر کو گلے سے لگایا اور بہت روئے فرمایا کہ تم یہانتک کیونکر پہونچے خداوند کریم تمھارا اقبال اور زیادہ کرے اور خدا ایسے فرد سب کو دے جنکے باعث سے بزرگون کو راحت پہونچے سکندر نے عرض کیا کہ حضور حق نوازی فرماتے ہین ورنہ میری کیا حقیقت ہی من آنم کہ من دانم یہی مصلحت خداوند کریم تھی کہ ایسے اسباب جمع ہوگئے جو مین یہانتک پہونچا اور اول سے اپنا فقیر ہو کر نکلنا تلاش والد و جد و عم مین اور ملک آسمانیہ مین پہونچنا وہان سے تہمتن کا اُٹھالیجانا اور راہ مین اسکا مارا جانا ساحرہ کے ہاتھ سے اور اپنا تباہ ہو کر شہر نقش و نگار مین پہونچنا اور مین شادی مین چندک تہمتن کا اُٹھالیجانا اور ملک خضران پریزاد مین پہونچکر دیو ابلق کو مارنا اور مطیع ہونا دیو سرنگ کا اور وہان سے گلستان ارم مین جانا اور شریک جنگ ہونا اور فتح یاب ہونا لشکر دیوان گلستان ارم پر لیکن قلعہ گلستان ارم مین پہونچکر صاحبقران اعظم کی قدمبوسی حاصل ہونا بیان کر کے خاموش ہوا اور رونے لگا سلیمان کوچک نے تہمتن کے مرنے کا حال سکندر سے دریافت کیا اور کہا کہ تم پر اس سن مین بڑی بڑی تباہیان پڑین مگر اب خاموش ہو جانے اور آگے نہ بیان کرنے کا کیا سبب سکندر نے اسکے بعد بیان کیا کہ مجکو دیو تہمتن کے ذریعہ سے میری جدہ ملکہ آسمان پری نے طلب کیا تھا لیکن تہمتن کے مارے جانے سے اتنے دنون تباہی مین رہا کہ دوبارہ جو گلستان ارم مین پہونچا تو صف ماتم بچھی دیکھی اور مجکو زیارت اپنی جدہ کی نہ نصیب ہوئی سنا کہ ملکہ آسمان پری نے انتقال فرمایا اور عبدالرحمن جنی نے بھی اس دار فنا کو چھوڑا بس یہ سنتے ہی سلیمان کوچک نے سر و سینہ استادہ پیٹا کہ اگر سکندر نہ روکتے تو یقین تھا کہ یہ بھی ہلاک ہو جاتے سکندر نے ہاتھ انکے پکڑ لیے تھے اور سمجھا رہا تھا کہ اس دار فانی مین نہ ہمیشہ کوئی رہا ہی نہ رہیگا ہمارے دادا شاہزادہ خاور سپاہ بھی اپنے

پروانون کے ہاتھ سے شہید ہوئے موت سے کوئی چارہ نہین ہی جب سے بنائے خلقت دنیا ہوئی
اسی روز سے موت بھی خلق ہوئی ہر ذیحیات کے واسطے ایک دن مرنا ضرور ہی اور اگر یہ طریقہ نہ ہوتا
کہ بزرگ خردون کے سامنے دنیا سے نہ اٹھ جایا کرتے تو خلقت مین کمی نہ ہو جاتی خدا کی یہی مصلحت
ہی بہت کچھ سمجھایا اسکے بعد پھر اپنا قصہ آغاز کیا کہ مجھ سے میری جدہ خرد ملکہ قریشیہ سلطان
نے فرمایا کہ تم کو والدہ ماجدہ نے اسواسطے طلب کیا ہی کہ جاکر طلسم نیرنگ قاف کو فتح کرو اور
میرے فرزند سلیمان کوچک کو چھڑاؤ اُنکے حکم کے بموجب مین تو اسطرف آیا اور یہانتک پہونچا اور
صاحبقران اعظم جانب نیرنگ قاف برائے مقابلۂ دیوان روانہ ہوئے کیونکہ دیوان نیرنگ نے
نے نہایت سر اُٹھایا تھا اور قلعۂ بلوریہ پر قبضہ کر لیا تھا مین بھی ارادہ یہی رکھتا ہون کہ بعد فتح
طلسم جانب نیرنگ قاف روانہ ہون سلیمان کوچک نے فرمایا کہ بہتر خدا تمھارے ہر ارادے
مین کامیابی دے اب یہ دونون آفتاب حسن و جمال اُس برج تاریک سے باہر آئے تھے کہ
دیکھا جانب صحرا سے تتق گرد بلند ہوا سلیمان کوچک پریشان تھے اسلیے کہ انکو یہ خیال پیدا ہوا کہ
شاید دشمنون کی چڑھائی ہی اور ہم دو آدمی ہین جسمین میرے پاس نہ تلوار نہ مرکب اسنے تو میری
مدد کی ہین لیونگا اسکی کمک کرونگا یہ سوچ ہی رہے تھے کہ گرد سے ہوا نے گرد کو مارا اور گرد نے مارا ہوا
کو دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے علمہاے زرین دامن نمایان ہوئے اور پھر ہون پر عاصون
کے تعریف خداوند نعمت رسالت مآب مرقوم دیکھی تو خاطر جمع ہوئی لیکن متحیر ہو کر شاہزادہ سکندر رستم خو
سے پوچھا کہ یہ لشکر کسکا ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ سب حضور ہی کے ملازم ہین بادشاہ لشکر
خور شید زرین قبا مسلمان ہو کر میرا شریک ہوا اور شمس جنی پسر عبدالرحمن جنی بھی اسی
لشکر مین ہین اور انزروت جادو بھی ہو گیا وہ بھی مسلمان ہو کر شریک ہوئی ہی اتنے مین لشکر
قریب آیا اور سب نے شاہزادے کی قدمبوسی حاصل کی شاہزادہ سکندر رستم خو نے سبکو
حال سلیمان کوچک سے آگاہ کیا کہ یہ میرے بزرگ ہین انھین کی رہائی کے واسطے یہ دہ
دنیا سے یہان آیا تھا الحمد للہ کہ خداوند کریم نے مجکو کامیاب کیا یہ سُنکر سب نے سلیمان کوچک
کی تعظیم کی اور قدمبوس ہوئے شمس جنی نے بھی دست بوس حاصل کیا شاہزادہ نے انزروت جا
سے پوچھا کہ اب کون کون مرحلہ باقی ہی انزروت سحر ساز نے عرض کی کہ اب مراحل سب
شکستہ ہو گئے صرف بادشاہ طلسم سے جنگ ہو کر فتحیاب ہونا باقی ہی شاہزادہ نے حکم دیا
کہ بارگاہ یاقوت نگار استادہ کی جائے اور ہمارا لشکر اسی مقام پر اترے شب بآسایش
گذار کر کل جیسا لوح ہدایت کرے گی اُسکے موافق کیا جائے گا یہ حکم ملتے ہی لشکر نے پڑاؤ کیا
خیمہ ڈیرے استادہ ہونے لگے بازار لشکر کا کھل گیا کٹورہ طشتنے لگا سکندر رستم خو نے
خاص تراش کو بلوا کر سلیمان کوچک کے بال کٹوائے کہ بہت بڑھ گئے تھے اور شب بہ آرام
تمام گذاری صبح کو نماز پڑھ کر سلیمان کوچک کے خیمہ مین داخل ہوئے جھک کر تسلیم بجا لائے
صاحبقران کو اسقدر جوش محبت تھا کہ پھر گلے سے لگا لیا اور وظیفہ پڑھتے ہوئے دونون
ماہتاب برج شجاعت افق آسمان پر نمودار ہوئے اور خیمہ سے باہر نکلے سیر صحرا مین مصروف تھے

اب انکو تو اسی حالت مین چھوڑا جاتا ہی

اور یہان سے چند کلمہ داستان عبرت نشان بادشاہ طلسم نیرنگ قاف جمشید سُرخ قبا کے بیان کیے جاتے ہین

واقعہ نگاران خیال طراز حالات جمشید سُرخ قبا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جسوقت مرحلہ اخیر شکستہ ہوا اور عقرب جادو جہنم واصل ہوئی تو جمشید سُرخ قبا کو ہوش آیا جو ساحران مرحلون سے بھاگ کر گئے تھے انھون نے تمام مرحلون کا ٹوٹنا اور تھور کسید زرین قبا کا شریک ہونا اور انمرورت جادو کا مطیع اسلام ہونا اور جو جو ساحر قتل ہوئے تھے اُنکا مارا جانا بیان کیا جمشید سرخ قبا نے ایک آہ سرد دل پُر درد سے کھینچی اور محفل عیش کو برخاست کیا اور ساحران دلوالعزم سے راے لی کہ اب کیا کرنا چاہیے اسلیے کہ ایک ہی آدھ روز مین طلسم کشا یہان بھی آجائے گا انھون نے بیان کیا کہ اب انتظار طلسم کشا کا اچھا نہین بلکہ بہتر و مناسب یہی معلوم ہوتا ہی کہ اب فوج لیکر وہین چلیے جہان طلسم کشا مقیم ہی اور وہین اُس سے مقابلہ ہو ہم جان نثار کوئی کمی نہ کرینگے آیندہ مقدر ہی اگر کسی مکر اور حیلہ سے لوح ہاتھ آگئی تو اُسکا مار لینا کوئی امر دشوار نہین ہی جمشید سُرخ قبا نے اس راے کو پسند کیا اور سرہنگ جادو نے اپنے سپہ سالار کو حکم دیا کہ تیاری لشکر کا حکم دو اور پیش خیمہ ہمارا جانب بیابان عقارب روانہ ہوا سکے بعد ایک نامہ اپنے فرزند دلبند کو لکھا کہ نام اسکا مظہر بن جمشید پرنیزا دفیلکش ہی اُسکا مضمون یہ تھا کہ اے فرزند یہ تخت و تاج بعد ہمارے تمھارا ہی مگر اب یہ معلوم ہوتا ہی کہ بعد ہمارے مالک اس سلطنت کا اور ہی شخص ہوگا یعنے فتاح طلسم نے تمام ذریتون کو فتح کیا اور ہم بھی چراغ سحری معلوم ہوتے ہین اسلیے کہ لوح اُسکے پاس ہی جسقدر نمک خوار کہ ہمی خواہ دولت تھے وہ سب مارے گئے اور بہت سے نمکحرام فتاح طلسم کے شریک ہوگئے لہذا تم سے اطلاعاً کہا جاتا ہی کہ اگر تم کو وارث تخت و مالک ملک رہنا منظور ہی تو بیابان عقارب مین آکر طلسم کشا سے مقابلہ کرکے اُسے قتل کرو ورنہ ہمارے روکے وہ نہین رکیگا سحر اُسپر تاثیر نہ کرسکیگا لوح اُسکے پاس ہی بہرحال ہم بہ مقابلہ جاتے ہین تم اگر نہ آؤگے تو انجام مین سلطنت سے دست بردار ہونا پڑیگا یا اطاعت دشمن کرنا ہوگی اور جس ملک کے بادشاہ تھے اُسمین رعایا بنکر رہنا ہوگا اور یا بھاگتے پھروگے اور جا بجا چھپتے پھروگے جسوقت یہ نامہ مظہر فیل کش کو پہونچا تو یہ اپنے قلعہ مین تھا مضمون نامہ دیکھکر نہایت پریشان ہوا لیکن چونکہ اپنے زور و طاقت پر اسکو بھی ناز تھا جواب نامہ مین عرضی تحریر کی کہ آپ اطمینان رکھین مین بیابان عقرب کیطرف چلتا ہون اور آپ بھی تشریف لے چلیے اور تماشا میری جنگ کا دیکھیے گا کہ سر میدان کیا حال کرتا ہون اُس طفل کا اور آپ چالیس ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر جانب بیابان عقارب روانہ ہوا یہان جمشید سُرخ قبا ایک لاکھ ساحرون کی جمعیت سے پہلے ہی چل چکا تھا جواب کا انتظار بھی نہین کیا تھا یہ غرضی جو کہ مظہر فیل کش نے

بجواب پروانہ بادشاہ تھی یہ جمشید کو راستے مین ملی تھی یہان شاہزادہ سکندر رستم خو بارگاہ مین
بیٹھا ہوا تھا خور شید زرین قبا تخت پر جلوہ افروز تھا شمس جنی انزروت جادو
محبوبہ جنگ نواز سمنبر مرزا دو غیرہ سب حاضر تھے سلیمان کوچک بھی دنگل پر جلوہ
افروز تھے کہ خبرداروں نے آکر عرض کی کہ لشکر بادشاہ طلسم کا آتا ہی یہ سُنکر شاہزادہ کو اشتیاق ہوا
کہ دیکھا چاہیے بادشاہ طلسم کس شوکت و شان سے آتا ہی حکم دیا کہ سرا پچہ بارگاہ کے اُٹھا
دیے جائین حسب الحکم سرا پچہ اُٹھا دیے گئے اب جو دیکھا تو بالاے آسمان لکہ ہاے ابر مختلف
رنگونکے نمایان ہوئے جنمین کڑک بجلی کی اور گرج نقارون کی پیدا تھی اول ایک ابر نارنجی نمودار ہوا
اور نیچا ہونے لگا جسوقت قریب زمین پہونچکر شق ہوا تو اُس ابر سے ایک ساحر عدار نمودار ہوا
پشت پر اُسکی بیس ہزار ساحر بلا سے بد آفت کے پرکالے جھولیان منجھولیان کاندھون پر ڈالے سنکھ
پھنکتے ہوئے ڈہرو بجاتے ہوئے جانوران سحر سوار نمودار ہوئے اور زمین پر پہونچکر ایک بارگاہ سُرخ
رنگ برپا کی اور وہ ساحر جو انمین تھا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ سالار لشکر جمشید یہی ہی
نام اُسکا سرہنگ جادو ہی بعد اسکے دوسرا ابر آسمانی نمودار ہوا اور اُس ابر مین دس ہزار
ساحرون سے ایک ساحر پہونچا کہ نام اُسکا قہرمان جادو تھا اسکے بعد اور ابر قریب پہونچکر
شق ہوا اور اس ابر سے سبحان درازشاخ جادو دس ہزار ساحرونسے پیدا ہوا بعد اُسکے ابر
زرد رنگ قریب پہونچکر شق ہوا اور اس ابر سے کوہان فیل پیکر جادو پیدا ہوا اُس ہزار دیوان
جادوگر اسکے بھی ساتھ تھے بعد اسکے دس دس ہزار ساحرون سے اور بھی ساحر آکر پہونچے اور خیمہ
زن ہونے لگے آخر مین ایک ابر شفقی نمودار ہوا کہ اس ابر مین کوندا تیز لپک رہا تھا بجلیان
پیہم لپک رہی تھین اس سے وہ ہیبت طاری تھی کہ دیکھنے والون کے پٹھے کانپے جاتے تھے
اس آخری ابر کو دیکھکر جسقدر فوج آئی تھی وہ سب کی سب تخت سحر اُڑا اُڑا کر برائے استقبال
روانہ ہوئی انزروت جادو نے شاہزادہ سے کہا کہ بادشاہ طلسم آتا ہی یہانتک کہ وہ ابر
قریب زمین پہونچکر شق ہوا تو دیکھا کہ ایک دیو دراز قامت ایک تخت کہوا ہر نگار پر بیٹھا ہوا ہی
اور چار دیو لباس زرتار پہنے ہوئے اُس تخت کو اُٹھائے ہوئے ہین تاج شاہی وہ دیو سر پر پہنے
ہوئے ہین بادشاہ چار قلب شاہنشاہی بر پر کیے ہوئے ہی چتر سر پر پھر رہا ہی آگے آگے ڈنکا ہوتا ہوا
جھولی زر بفت کی کاندھے پر پڑی ہوئی ہی اور پشت پر بتیس ہزار دیوان جادوگر جانوران درندہ
پر سوار نعرے یا سامری یا جمشید کے کرتے ہوئے ترسول پر سول جھکائے ہوئے مہیب صورتین
انکی کسی کا دھڑ آدمی کا ہی اور سر فیل کا کسی کا سر شیر کا ہی اور جسم ہاتھی کا کسی کا جسم مانند
چندرک اور چہرہ ریچھ کا کوئی سراپا بصورت انسان مگر شاخین سر پر کسی کے چار ہاتھ اور آٹھ پانون
دو منھ کسی کے بیس ہاتھ اور دو پانون اور چار سر کسی کے دو ہاتھ اور آٹھ سر اور چالیس پانون
غریب عجیب صورتین یہ سب آکر پہونچے بادشاہ کی سواری اُترتے ہی دردیان بجنے لگین خوشی
ہونے لگی بادشاہ داخل بارگاہ ہوا اس لشکر کی آمد مین شام ہوگئی تھی شاہزادہ نے نماز
مغرب سے فراغ حاصل کرکے خاصہ تناول فرمایا اور آرام کیا جسوقت صبح ہوئی فریضہ سحری کو

داخل کرکے داخل بارگاہ ہوئے اور شمس جنی وغیرہ حاضر ہوئے سکندر رستم خو نے دبیر کو حکم دیا کہ نامہ لکھو جمشید سرخ قبا کو کہ اے بادشاہ طلسم مین جس غرض سے آیا تھا وہ یہ ہین کہ مین تیری سلطنت چھینون یا تجھے قتل کرون اب میری خواہش ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ جب مین اس مقام پر آگیا تو فرض میرا یہ ہے کہ تجھکو ہدایت دین اسلام کرون کیونکہ یہ دین برحق ہے اور جسقدر مذہب ہین سب باطل ہین لہذا اگر تو دین اسلام قبول کرے اور بت پرستی سے باز آئے تو مین تجھ سے کوئی تعرض نہ کرون یہان سے اپنے ملک کو چلا جاؤن اور اگر اسکے خلاف کیا تو یہ سمجھ لے کہ میری تلوار اور تیری گردن ہوگی اور اگر دین اسلام تو قبول کرے گا تو مین قسم کھاتا ہون اسی خدائے برحق کی جسنے مجھکو اور تمام عالم کو پیدا کیا ہے مین تیری بہت عزت کرونگا اور جسقدر ملک تیرا ہے اسکے علاوہ بھی جسقدر مفتوحہ ملک میرے پرستان مین ہین وہ بھی تجھے دیدونگا اور ایک خواہش میری اور بھی ہے وہ یہ کہ اگر عقد میرا ملکہ نوبہار سرخپوش سے ہوجائے گا تو مین آپ کی ویسی بزرگی مانونگا جس طرح مین اپنے والد ماجد شہریار عالیوقار کو سمجھتا ہون یہ مضمون جو زبانی شاہزادہ کی اہل محفل نے سنا خلق سکندر پر سب وجد کرنے لگے جب دبیر نے یہ نامہ لکھکر تیار کیا تو شاہزادہ شمس جنی کی طرف مخاطب ہوا اور فرمایا کہ کسکو نامہ دے کر بھیجون جو جواب باصواب لے کر آئے شمس جنی نے عرض کیا کہ نامہ بھیجنا بے سود ہوگا جمشید سرخ قبا کبھی مسلمان نہ ہوگا اور جو ایلچی بنکر جائے گا وہ مارا جائے گا شاہزادہ نے فرمایا کہ مین بحالت ضرور تمام کرونگا اب ماننا نہ ماننا یہ اسکا فعل ہے اور اگر ایلچی کے واسطے اندیشہ جان ہے تو مین خود ایلچیگری کرونگا اپنا کام اپنے ہی سے خوب ہوتا ہے یہ کہکر نامہ اپنا اٹھاکر سر سے باندھا اور سب سے رخصت ہوکر جانب بارگاہ جمشید سرخ قبا روانہ ہوئے چلتے وقت سیارہ ثالث نے دامن پکڑ لیا اور کہا اے شہریار ایسے مقام پر کہ جہان دشمن کے سوا دوست کوئی نہین ہے مین آپ کو تنہا نہ جانے دونگا یا مجھکو اپنے ہمراہ لیتے چلیے یا خود بھی نہ جائیے شاہزادہ نے فرمایا کہ یہ ممکن نہین ہے اب سکندر رستم خو تو طیع کر رہے ہین یہ سن سیارہ ثالث دامن سے لپٹا ہوا تھا شمس جنی نے عرض کی کہ اے شہریار جام سیارہ کے حوالے کیجیے اور لوح اپنے گلے مین پہنے رہیے اب آپ کو جام جمشید کی کوئی ضرورت نہ ہوگی اور تیغہ خارا شگاف بھی اسی کو دیدیجیے اور آپ کوئی دوسری تلوار لیجیے سیارہ کا ہونا آپکے ساتھ لازمی امر ہے شاہزادہ نے جام سیارہ کو عنایت فرمایا اور تیغہ بھی دیدیا اپنی کمر سے دوسری تلوار لگاکر پشت مرکب پر سوار ہوکر جانب بارگاہ جمشید سرخ قبا روانہ ہوئے سیارہ ثالث زین پوش پکڑکر ساتھ ہوا بعد جانے سکندر رستم خو کے شمس جنی نے خورشید زرین قبا سے کہا کہ آپ لشکر تیار رکھیے اور ہرکارون کو برائے خبر روانہ کردیجیے اسلیے کہ فساد ضرور ہوگا اور شاہزادہ تنہا گیا ہوا ہے خورشید نے تیاری لشکر کا حکم دیا کمر بندی ہونے لگی سلیمان کوچک نے قصد کیا تھا کہ مین بھی جاؤن شمس جنی نے منع کیا اب اول حال شاہزادہ با اقبال کا بیان کیا جاتا ہے کہ جسوقت یہ داخل لشکر

جمشید سرخ قبا ہوئے اور خبر جمشید سرخ قبا کو ہوئی کہ اطلی فتاح طلسم کا آتا ہی اسنے کہا کہ آنے
دو اور ایک دنگل بچھوا دیا شاہزادہ نے دروازہ بارگاہ پر پہونچکر مرکب سے اگرا باگ گھوڑے کی
سیارہ کے ہاتھ مین دی اور آپ تنہا بسم اللہ کہکر داخل بارگاہ ہوا اور بطور خاکپرستان سلام کیا
جمشید نے منھ پھیر لیا اور کسی نے جواب سلام نہ دیا بعد اسکے شاہزادہ نے دنگل خالی دیکھکر
قیام کیا اور آواز دی کہ منعم نامہ دار جمشید سرخ قبا سے کہا نامہ لاؤ شاہزادہ نے نامہ سر سے
کھولکر جمشید کے ہاتھ مین دیا جمشید نے جو مضمون نامہ کا دیکھا نہایت برہم ہوا اور ایک دیو
سے چپکے سے کان مین کہدیا کہ آپ ہین کس خواب غفلت مین طلسم کشا یہی ہے بس جمشید
سرخ قبا غصہ مین بھرا تو بیٹھا ہوا تھا کہ طلسم کشا کی بھی یہ حقیقت ہوئی جو میری
دختر سے شادی کی خواہش ظاہر کرے جیسے ہی اس دیو نے کہا کہ طلسم کشا یہی ہے بس اسنے آواز
دی کہ او آدم زاد بے بنیاد تیری بھی یہ جرأت ہوئی کہ تو بادشاہ طلسم کی دختر کا خواہش مند
ہوا رے مار لو اس بے ادب کو بس یہ سننا تھا کہ جسقدر دیو ان ساحر اسکی بارگاہ مین جمع
تھے سب اٹھ کھڑے ہوئے اور حربہائے سحر پکڑ پکڑکر شاہزادہ کی طرف بڑھے سکندر رستم خو
بھی دنگل پر سے اٹھ کھڑا ہوا اول سبحان کوہ پیکر جادو نے گولا فولادی مارا شاہزادہ نے
عکس لوح کا ڈالا گولا یا تو اسطرف آتا تھا یا پلٹ گیا اور سینہ پر سبحان کے پڑا کہ پشت کو
توڑکر پار گذر گیا سبحان زمین پر گر پڑا اور تڑپنے لگا اسکے مرتے ہی تاریکی پھیل گئی اب
سکندر رستم خو کو موقع ملا لوح کی روشنی مین دروازہ بارگاہ کیطرف بڑھے اور نکلکر بارگاہ
سے پشت مرکب پر سوار ہوکر سیارہ سے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ ساحر آتے ہین اُدھر وہ
لشکر جو خورشید زرین قبا کی طرف سے آئے ہوئے تھے بھاگے ہوئے خورشید کنجدست
مین آئے اور کہا کہ غضب ہو گیا شاہزادہ سے تلوار چل گئی اور شاہزادہ تن تنہا رولا گھوڑیون
مین گھر گیا بس یہ سنتے ہی خورشید مع فوج جانب بارگاہ جمشید سرخ قبا روانہ ہوا اور ساتھ
ہی سکے صاحبقران اعظم شمس جنی انبروت سحر ساز ذخیرہ سب چل کھڑے ہوئے کہ
شاہزادہ کی کمک کرین اور دشمنون کے پنجہ سے چھڑائین وہان شاہزادہ پر ساحرون نے
یورش کیا اور ترنج نار یخ گولہ برابر برسنے لگا شاہزادہ نے لوح کی برکت سے حربہائے سحر کو
رد کرکر کے ساحرون کو قتل کرنا شروع کیا اُدھر سیارہ ثالث نے جسکے تیغہ مارا اسکے دو ٹکڑے
ہوئے سحر ان دونون پر جام لوح کی بدولت اثر نہین کرتا ساحر کیسے کیسے سحر کرتے ہین کہ انکو
مار لین مگر سحر تاثیر نہین کرتا اور یہ دونون دلیر شیرانہ حملے کر رہے ہین اور جمشید سرخ قبا بھی
مع سرداران فوج خیمہ سے نکل آیا ہے اور شور کر رہا ہے کہ مار لو جانے نہ پائے اور سحر بھی کر رہا
ہے لیکن کوئی سحر شاہزادہ پر تاثیر نہین کرتا ساحرون کے مرنے سے قیامت برپا ہے کہ یکایک
جانب صحرا سے تمتق گرد بلند ہوا اور آتے آتے وہ گرد مشتق ہوئی مظہر فیل کش چالیس ہزار
دیوون سے پہونچا اور یہ ہنگامہ دیکھکر دریافت ہوا کہ کیا معرکہ ہے خبرداروں نے عرض کیا کہ
طلسم کشا سے اور آپ کی فوج سے لڑائی ہو رہی ہے مظہر فیل کش نے کہا کیا جنگ مغلوبہ ہے

انھون نے کہا کہ نہین بلکہ طلسم کشا تنہا اپنے لشکری کہتے آیا تھا اسے ساحرون نے گھیر لیا ہے بس یہ سنتے ہی
اسنے گھوڑا دوڑایا اور قریب پہونچکر آواز دی کہ او نامرد و بیشہ کونسی جنگ ہے کہ تنہا سے اتنے لڑنے پر
تلے ہوئے ہین اور پھر کسی سے کچھ نہین ہوسکتا بس اب خبردار کوئی طلسم کشا پر وار نہ کرے ورنہ مجھ سے
برا کوئی نہین اگر یہ قتل ہوگیا تو مین اسکے عوض اسکے قاتل کو بغیر قتل کیے نہ چھوڑونگا جمشید سرخ قبا
نے لشکر کو روکا سب علیحدہ ہوئے مظہر فیل کش گھوڑا دوڑاکر سامنے سکندر رستم خو کے آیا
اور آواز دی کہ او سرکش تو نے بہت سر اٹھایا ہے دیکھ تو تجھے کیسی سزاے سخت دیتا ہون ادھر آ
اور لاضرب بہادری کی یہ سنکر شاہزادہ بھی گھوڑا دوڑاکر قریب مظہر فیل کش کے پہونچا اور فرمایا کہ
تیرے ہاتھ پانون جو فربہ ہین تو تجھے اپنے اوپر بہت کچھ گمان ہے لاضرب بہادری کی شاہزادہ نے
فرمایا کہ ہم پیشدستی نہین کرتے ہین اسلیے کہ یہ آئین اسلام کے خلاف ہے مظہر فیل کش نے کہا
کہ اگر وار نہین کرتا ہے تو لے اسے کہ یہ پیغام قضا ہے یہ کہکے نیزہ سینہ بے کینہ سکندر رستم خو پر
مارا سکندر نے نیزہ اسکا تلوار سے قلم کیا بس اسنے خفیف ہوکر نیزہ ہاتھ سے پھینک دیا اور
تلوار کھینچکر آواز دی کہ نیزہ بازی خلال بازی گرز بازی حمال بازی تیغ بازی راست بازی جسکو
حلال مشکلات جہان کہتے ہین روک تو اس برق جہندہ کو دیکھون تو کیسی سپر تو رکھتا ہے بس یہ
سنتے ہی شاہزادہ نے سپر پشت سے لی اور مظہر فیل کش نے تلوار ماری شاہزادہ نے سپر
کو اٹھاکر مہرہ کی پناہ لیا تلوار جو ڈھال ہے کوئی چارا نکل سپر مین در آئی ہوگی کہ سکندر نے
بیچک دی تلوار مظہر کی ٹوٹی اسنے خفیف ہوکر وہی ٹکڑا جو ہاتھ مین رہا تھا شاہزادہ پر
کھینچ مارا سکندر نے ترچھے ہوکر حوالی دیا مظہر فیل کش نے دوسری تلوار کھینچ لی اور برس پڑا
شاہزادہ نے کئی وار اسکے رد کیے جب دیکھا کہ یہ کسیطرح نہین مانتا بس دھار بچاکر ہاتھ کبھے پر
ڈالدیا مظہر فیل کش نے تلوار ہاتھ سے پیٹ دی اور شاہزادہ سے پیٹ پڑا شاہزادہ
بھی دست و گریبان ہوا کشتی ہونے لگی دونون لشکر تماشا کشتی کا دیکھ رہے تھے پہر بھر کامل
کشتی رہی آخر کار سکندر رستم خو نے لنگر مظہر کا توڑا اور کمر زنبیر کا بند پکڑ کمر شن سے اٹھالیا
اور چاہتے تھے کہ زمین پر ماروں مظہر نے کہا امان فرمایا بشرط ایمان دو چیزون مین سے ایک
چیز پسند کرو یا ایمان لاؤ اور جان بچاؤ یا جان دو بس یہ سنتے ہی مظہر نے کہا کہ چو دین برحق ہے وہی
قبول ہے شاہزادہ نے چپکے سے مظہر کو زمین پر اتارا بلکہ قاش زمین پر بٹھا دیا مظہر فیل کش
یہ جرات دیکھکر نثار ہوگیا کہ کوئی بھی دشمن کو یک بیک چھوڑ دیتا ہے اور اسقدر جلد بات کا
اعتبار کر لیتا ہے لیکن جمشید سرخ قبا نے جو دیکھا کہ مظہر مسلمان ہوگیا اور سکندر سے زیر
ہوا چلاکر آواز دی کہ او ناشدنی کیا اسی دن کے لیے تو پیدا ہوا تھا کہ دشمن کا شریک ہوجائے
مظہر فیل کش نے کہا اے والد بزرگوار مین ہرگز آپ کا دشمن و خانہ نہون لیکن جہانتک
خیال کرتا ہون مجھے انجام یہی نظر آتا ہے کہ چو اطاعت اس شخص کی کرے گا وہ تو بچے گا ورنہ
مارا جائے گا دین و دنیا دونون خراب ہوتے آپ کو بھی لازم ہے کہ اطاعت اس شہریار کی
قبول فرمائیے اسلیے کہ لوح اسکے پاس ہے تمام دربند شکستہ ہوگئے اب کیا آپ اسکا کیا کر سکتے ہین

ماسوا اسکے دین بھی اسکا برحق ہی جمشید نے غصہ مین آکر کہا کہ مجھے شرم نہین آتی کہ ایک تو خود
مسلمان ہوگیا اور اب مجھے بھی نصیحت کرتا ہی ارے مارو اس نا شدنی کو کہ یہ میرے واسطے
بدنامی ہی اسکا زندہ رہنا بہتر نہین ایسے جینے تو کیا مرے تو کیا دونون حالتین یکسان ہین بلکہ
نالائق اولاد کا مرنا ہی بہتر ہی یہ سنتے ہی تمام لشکر جمشید مسرح قبا کا شاہزادہ سکندر رستم خو
اور مظہر فیل کش کیطرف بڑھا ادھر خورشید زرین قبا نے جو دیکھا کہ تمام ساحر بقصد
ہلاکت طلسم کشا آتے ہین اسنے اپنی فوج کو بھی حکم دیا کہ لینا اور خود بھی جھپٹا اب ادھر تو کفار قریب
طلسم کشا پہونچے اور اُدھر لشکر مطیع اسلام آپہونچا ساحرون مین جنگ ہونے لگی ترنج نارنج
گوہ فولادی پھا سومیونکا ترسول پرسول برابر چل رہے تھے ایک قیامت کبرے برپا تھی
ساحرون کے مرنے سے زمین و آسمان آتش بار ہو رہے تھے تاریکی چھائی ہوئی تھی زمین کو
زلزلہ تھا آسمان سے آتش باری و برف باری ہو رہی تھی عین گرمی جنگ مین جمشید مسرح قبا
نے ایک دو ہتڑ مار کر آواز دی کہ طائران طلسمی تم کسدن کام آؤگے اپنے بیگانے ہوگئے جو
دوست تھے وہ دشمن سچ ہی کہ وقت بد کا کوئی شریک نہین بس اسکا دو ہتڑ مارنا تھا کہ
ہزارہا جانور بالاے ہوا اڑتے ہوئے نظر آنے لگے اور انھون نے شور کیا جسکے سر پر سایہ
ان جانورون کا پڑا وہ بیہوش ہوکر گر پڑا اور طائر تہ مانند چیل کے جھپٹا مارا اور پنجے
مین دبائے ہوئے اڑکر ایک سمت روانہ ہوگیا جو ساحران لشکر خورشید زرین قبا
تھے وہ بادل ہونے لگے یہ سحر بادشاہ طلسم کا تھا کون اسکا جواب دے سکتا تھا ناچار وہ جادو
یا خورشید زرین قبا کہ انھون نے اپنے اپنے سرون پر چتر سحر قائم کر لیے تھے یہ تو محفوظ
تھے ورنہ فوج کی چھٹا رہو رہی تھی جسطرح چیلون کو گوشت دیا جاتا ہی اسطرح وہ پہندان پہوان
ساحر کو اٹھا اٹھا کر لیے جاتے تھے عجب طرح کا تہلکہ مچا ہوا تھا اب حالت لشکر اسلام کی
دگرگون ہوئی شمس جنی نے شاہزادہ سکندر رستم خو کو پکار کر آواز دی کہ اے شہریار آپ
کہان ہین اب لشکر کی خیریت نہین معلوم ہوتی جلد خبر لیجیے یہ آواز سنکر سکندر رستم خو نے
نظر اٹھا کر جانب آسمان دیکھا تو معلوم ہوا کہ طائران طلسمی کو تباہ کر رہے ہین بس نظر لوح پر
پڑی اسمین لکھا ہوا تھا کہ وہ جادوگر جسکا نام کوہان فیل پیکر ہی سامنے فیل دنبالہ ہوا لڑ رہا
ہی اور تمھاری فوج کو غارت کر رہا ہی یہ اسم پڑھکر تیر پر دم کرو اور اسکی پیشانی پر مارو کہ دم
توڑ کر تیر پار گذر جاے جسوقت تیر تمھارا خون آلودہ ہوکر نکلے تو اسی تیر کو تلاش کرنے فلان اسم
پڑھکر دم کرو اور ان طائرون کو دیکھتے رہو جسوقت ایک طائر بزرگ ابلقی رنگ تم کو دکھائی
دے تو اسپر یہ تیر مارو وہ بخیر ہوکر شعلہ بنجائے گا پھر تماشائی قدرت خدا کا دیکھنا یہ دیکھکر
سکندر رستم خو نے جلدی سے تیر چلہ کمان مین پیوستہ کیا اور اسم موافق ہدایت لوح کے
سرے پر دم کرکے منتظر رہے جیسے کوہان فیل پیکر ایک ساحر فوج خورشید کو سونڈ مین
لپیٹکر اسطرف پلٹنا چاہتا تھا کہ پاؤن سے دبالون اور چیر کر پھینک دون کہ بس شاہزادہ
باقبال نے تیر سر کیا اور تیر پیشانی پر اُس فیل کی پڑا اور توڑ کر پار نکل گیا شاہزادہ تو

گھوڑا آرا کو اپنے پیر لینے کو چلا اور یہان وہ فیل فیل آتشباری جو اپنی فوج پر گرا اور لوگون کو جلانا پھونکنا
شروع کر دیا جمشید نے یہ حال دیکھا کہ یہ تو تمام فوج کو برباد دے ڈالتا ہے اور جلائے دیتا ہے بس
اسنے کچھ اسم سحر پڑھ کر انگشت سے زمین کیطرف اشارہ کیا دیکھا کہ وہ فیل زمین مین سما گیا اور لشکر
نے اُسکے ہاتھ سے امان پائی لیکن اُدھر طائفہ دیون کی وہی حالت ہے کہ لشکر اسلام کو تباہ و برباد
کر رہے ہین قریب ایک ہزار دیوون کے کم ہو گئے اور یہ جانور انکو پیچون مین دبا کر لے گئے نہین
معلوم کھا گئے یا کہین پھینک دیا اُدھر شاہزادہ سکندر رستم خو جو قریب پہونچے تیر چلہ کمان مین
پیوستہ کیا اور نظر اٹھا کر جانب آسمان کے دیکھا تو وہ طائران طلسمی بالائے ہوا مثل چیلون کے چکر
مار رہے ہین تاوے لگا رہے ہین اور ایک طائر ابلق رنگ سب سے بلند اُڑ رہا ہے کہ تیر وہان تک
پہونچنا بسا دشوار ہے بس شاہزادہ نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا کہ لوح ہاتھ سے پھینکدو
یہ لوح پینے کو نیچا ہو گا اسوقت تیر مارنا بس یہ دیکھتے ہی شاہزادہ نے لوح ہاتھ سے پھینک دی
اِس لوح کا زمین پر گرنا تھا کہ وہ طائر کندے تو لگا چلا کہ یون ہی پنجہ مین دبا کر لوح کو لے اُڑون
بس جیسے جھپٹا مارکر چاہتا ہے کہ لوح پنجہ مین دابون سکندر رستم خو نے تیر مارا کہ سینہ کو توڑ کر
پار گذر گیا اور طائر پھڑک کر زمین پر آیا جسقدر طائر بالائے ہوا اُڑ رہے تھے وہ شور کرنے لگے
اور ساتھ اُس طائر ابلق کے زمین پر گر کر پھڑکنے لگے اِدھر تو وہ طائر ابلق پھڑکتے پھڑکتے زمین
سے غائب ہو گیا اِدھر سب طائر نادار ہو گئے اِتنے مین ساحران لشکر اسلام و ساحران گفار لڑنے
لگے اور دل اُنکے بھی شیر ہو گئے لیکن دیو سر ہنگ جادو نے قیامت کے سحر کیے ہین کہ ہر
طرف ایک آفت برپا ہے جدھر یہ دیو گرتا ہے ہزار ہزار ساحر اسکے سامنے سے پسپا ہو جاتے ہین
کسی کو گولہ فولادی مارا تو وہ جہانتک سلسلہ سے ملے سب کو توڑتا ہوا نکلا چلا گیا جسپر
سحر ترنج پھینک مارا ترنج نے بھی حالت کی عین گرمی جنگ مین دیو سر ہنگ جادو قریب
مظہر فیل کش کے پہونچا اور آواز دی کہ دیکھون تو تو کیسا فیل کش ہے یہ کہکر زمین پر غلطک
ماری اور فیل مست بنکر شاہزادہ مظہر کیطرف چلا یہ بیچارہ مرد سپاہی سحر و ساحری کو کیا
جانے اسنے جھپٹ کر مستک پر گرز مارا یہ ضرب ایسی تھی کہ اگر فیل آہن ہوتا تو سر اُسکا پچک جاتا
لیکن اس فیل پر کوئی اثر نہ ہوا اور سر ہنگ نے سونڈ سے پکڑ کر مظہر کو اپنی پشت پر ڈال
لیا اور بارگاہ جمشید کیطرف چلا یہ حال سیارہ ثالث نے دیکھا کہ یہ بھی قریب مظہر کے کھڑا ہوا
لڑ رہا تھا تیغہ خارا شگاف اسکے ہاتھ مین اور جام جمشید دوسرے ہاتھ مین تھا جیسے ہی نظر
اسکی فیل پر پڑی سیارہ جھپٹ پڑا لیکن یہ پیدل کیونکر برابر پہونچ سکتا ہے اور فیل مظہر فیل کش
کو لیے ہوئے تیز بھاگا چلا جاتا تھا جب دیکھا سیارہ نے کہ مین اُس تک نہ پہونچ سکونگا
شاہزادہ سکندر رستم خو کو آواز دی کہ اے شہریار آپ کے تازہ رفیق لو وہ کوئی ساحر فیل
بنا ہوا لیے چلا جاتا ہے شاہزادہ کی نظر جو پڑی بھٹیے لوگ سد راہ ہوئے جنگ ہونے لگی
دیکھا سکندر رستم خو نے کہ پہونچنا میرا مظہر فیل کش تک نہایت دشوار ہے چونکہ یہ
ایک بلند مقام پر لڑ رہے تھے بس دہین سے ہاتھ کو بلند کر کے عکس لوح کا فیل پر ڈالا

بس پرتو نور کا کیا تھا کہ ایک برق تھی یا توفیل زور سے بھاگا چلا جاتا تھا یا فضا سے ہوا اور لڑا جو مظہر کی پڑی تو دیکھا دیو سرہنگ جادو اپشت پر مین سوار ہوت اور فیل تین ہزار زور یہ دیو چاروں پاؤن سے بھل رینگ رہا ہے مظہر نے لما کر دیکھا سو نہنگ شتی پیری یہ لکر ایک طوفان اسنے سر پر مارا کہ دیو نیورا کر زمین پر گرا مظہر نے علحدہ ہو کر تیغہ کھینچکر مارا کہ اسکے دو ٹکڑے ہوئے جب تک مظہر نے اسکو قتل نہ کر لیا سکندر رستم خو برابر عکس لوح کا ادر پڑا لا سکندر سکن جسوقت دیو سرہنگ جادو مارا گیا تو ایک قیامت برپا ہوئی آندھی چلی خاک اڑی درختون سے پتے پھٹ پڑے بعد کچھ دیر کے آواز آئی کشتی مرا نام مین دیو سرہنگ جادو بود افسوس مردیم جاندار و بمطلب خود نہ رسیدیم یہان جمشید سرخ قبا نے دیکھا کہ سپہ سالار بھی مارا گیا اور میرا عکر بھی رد ہوا اب کیا کرنا چاہیے غرور نے اسکے پھر شیطان بنکر کانمین پھونکا کہ اگر طلسم کشا صاحب لوح ہے تو تیرا کیا کرے گا اسلیے کہ تو رویین تن ہے تلوار تجھ پر اثر نہ کرے گی ایسے ایسے خیال کر کے تخت اپنا اوڑا کر طرف شاہزادہ سکندر رستم خو کے چلا کہ بس اب جو کچھ ہونا ہے وہ ہو ہی نہ جائے ادھر شاہزادہ برابر لڑ رہا تھا کہ جمشید سرخ قبا سامنے شاہزادہ کے پہونچا اور آواز آئی کہ او طفل گستاخ معلوم ہوا کہ تو بڑا بہادر ہے اگر تیرے سر مین فتاحی طلسم کا سودا نہ سما گیا ہوتا تو مین تجھے بہت دوست رکھتا اور کبھی اپنے سے جدا نہ کرتا مگر اب مجبور ہون کہ بغیر تجھے قتل کیے چارہ نہین اب تیرا قتل نہ کرنا آستین مین سانپ پالنا ہے شاہزادہ نے فرمایا کہ مین نے تو پہلے ہی تجھ سے اظہار اس امر کا کر دیا تھا کہ مین تیری سلطنت چھیننے کی غرض سے نہین آیا ہون نہ تیرا دشمن ہون لیکن تو نے وہ امر کیا ہے آجتک کسی نے نہ کیا تھا کہ ایلچی پر ہاتھ اٹھایا اور قتل مین کمی نہین کی یہ قدرت پروردگار عالم کی کہ اسنے مجھے بچایا اگر اطمینان رکھتا ہے تو دیکھ لے اس قادر مطلق کی توانائی اسی واقعہ سے ظاہر ہوتی ہے کہ تجھ ایسا انسان نحیف البنیان دیوتون کی بارگاہ مین ہو اور ایک لاکھ دیوان ساحر کا محاصرہ ہو اور اسے کوئی قتل نہ کر سکے اگر تو چشم بصیرت رکھتا ہوتا تو اسیوقت مسلمان ہو جاتا مگر معلوم ہوا کہ تیرے سیاہ ہے ظلمت کفر نے تجھے گھیر لیا ہے جمشید سرخ قبا نے باتون مین لگا کر اپنا کام نکالا کہ قریب پہونچ گیا اور اتنا وقفہ نہ دیا کہ شاہزادہ لوح کو دیکھ سکتا بس دستک دی کہ ایک پتلی زمین سے نمودار ہاتھون مین لیے ہوئے نکلی اور ڈوڑا کاٹ دیا اور لوح شاہزادہ کے گلے سے گری بس لوح کا گرنا تھا کہ کڑک کر ایک پنجہ گرا اور سکندر رستم خو کو لے کر روانہ ہو گیا یہان لوح جیسے ہی زمین پر گری طبقہ زمین کا شق ہوا اور سرہنگ نمودار ہوا اور لوح کو نگل گیا جمشید سرخ قبا نے خورشید زرین قبا کی طرف دیکھ کر آواز دی کہ تم جسکے بل پر ہمارے مقابلہ کو آئے تھے وہ اب کہان ہے لوح کو نگل گئی اور طلسم کشا کو کون لیگیا او نمک حرامو کب چھوڑتا ہون تم کو یہ کہکر خورشید کیطرف چلا خورشید زرین قبا نے کہا کہ مین نے جو مذہب حق دیکھا اسکی اطاعت اختیار کی مجھے خدا سے زیادہ آپ کا خوف نہ تھا جو مین آپ کے دائرہ سے باہر قدم نہ رکھتا جمشید نے کہا اچھا دیکھو ابھی حق و ناحق کا حال کھلا جاتا ہے یہ کہکر اسنے کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی کہ جسقدر لشکر خورشید تھی سب کے

گرد ایک دیوار حائل ہوگئی اور یہ معلوم ہوا کہ سب مقید ہوگئے اب جو سحر کرنا چاہتا ہے اُسے سحر نہین یاد آتا جمشید سرخ قبا نے خورشید کو آواز دی کہ سب پچھ نہین لیتا اپنے ملازمون کو خورشید نے ہرچند بہت سے سحر کیے مگر سحر جمشید سرخ قبا کا رد کر سکے اور جمشید سرخ قبا نے سمعان دراز شاخ جادو سے کہا کہ قتل کر ان سب کو یہ سننے ہی چاہتا تھا سمعان کہ اندر اُس حصار کے داخل ہوکر فوج خورشید کو قتل کرے کہ خورشید نے آواز دی او ملعون تیری بھی یہ حقیقت ہوئی کہ تو ہمارے سامنے ہمارے لشکر کو قتل کرنے چلا ہے بس خبردار آگے قدم نہ بڑھانا یہ سُنکر سمعان دراز شاخ نے زمین پر غلطک ماری اور سیر ہُکر خورشید زرین قبا کیطرف چلا خورشید اسے دیکھا کیا جیسے سمعان شیر بنا ہوا قریب پہونچا اور خورشید کو تھپڑ مارا خورشید نے کلائیان اسکی پکڑکر کچھ اسم سحر پڑھکر منھ پر اس شیر کے دم کیا کہ فوراً نر ہوگیا بس جلدی سے زبانین نشتر دیا اور خون چلو مین لیکر منھ پر شیر کے چھینٹا مارا اور کہا کہ دشمن دوست ہوگئے اور دوست دشمن بس یہ سنتے ہی وہ شیر پلٹ کر اپنے لشکر کیطرف چلا جمشید سرخ قبا نے آواز دی کہ او سمعان ایسا بیہوش ہوگیا ادھر آ کہان جاتا ہے لیکن وہ اپنے ہوش مین کب ہے آتے ہی قہرمان جادو پر حملہ کیا قہرمان نے اُن کی کہ شعلہ منھ سے نکلا اور سر پر شیر کے گرا اور شیر بھی جلکر شعلہ ہوگیا اب دونون شعلے ایک ہوکر لشکر پر گرے اور فوج جمشید کو پھونکنا شروع کیا خورشید زرین قبا نے آواز دی کہ او بادشاہ دیکھ اُس سحر کو جمشید اُسطرف متوجہ ہوا اور خورشید نے چاہا کہ کسیطرح حصار سحر کو توڑ کر اپنی فوج کو رہا کرون اور بہت سے سحر کیے مگر ممکن نہ ہوا اب اول حال لوح کا بیان کیا جاتا ہے کہ جسوقت نہنگ طلسمی لوح مُنھ مین لے کر چلا اور پریزاد مقراض جادو اپنے مسکن کیطرف روانہ ہوئے تو شمس جنی نے پنجہ گرا کر شاہزادہ کو اُٹھوا لیا کہ لوح جاتی رہی ہے ایسا نہ ہو کہ شاہزادہ کو چشم زخم پہونچے جسوقت آنکھ شاہزادہ کی کھلی دیکھا کہ سامنے شمس جنی کھڑے ہوئے ہین کہ ساتھ ہی زمین شق ہوئی اور نہنگ نمودار ہوا اور لوح اُگل دی شمس جنی نے کہا شاباش و مرحبا اس نہنگ طلسمی کو شمس جنی نے اپنے علم کی قوت سے اپنا مطیع کر لیا تھا یہی سبب تھا کہ یہ لوح لے کر چلا آیا اور پھر لوح دیدی شاہزادہ نے لوح کو گلے مین ڈالا اور شمس جنی سے کہا کہ چلو اب مجھے لشکر مین پہونچا دو نہین معلوم جمشید نے میرے لشکر کی کیا حالت کی ہوگی شمس جنی نے کہا آنکھین بند کیجیے شاہزادہ نے آنکھین بند کین اب جو آنکھ کھولی تو دیکھا کہ سامنے دونون فوجین ہین اب یہ کھوہ اُڑا کر چلے لیکن وہان جمشید سرخ قبا نے جو دیکھا کہ میرے ساحرون کے سحر میرے ہی لشکر کو پھونکے دیتے ہین بس اپنے یاسامری کہکر اور کچھ اسم سحر دم کرکے انگلی مین نشتر دیا اور خون اُس شعلہ پر مار کر آواز دی کہ دشمن چھوڑ دوستونسے لڑنا اور بیگانون کی طرف سے اپنون کو قتل کرنا یہ کونسی عقل کی بات ہے بس خون کا چھینٹا مارنا تھا کہ وہ شعلہ لشکر خورشید زرین قبا پر گرا اور اسنے جلانا پھونکنا شروع کیا ایک تو یہ دیو پیچ سے بند ہی کھڑے ہین زبانین انکی بیکار ہوگئی ہین سحر یاد نہین رہے یہ آفت ناگہانی خورشید زرین قبا نے ہرچند چاہا کہ اب اس شعلہ کو پلٹا دون بہت سے سحر کیے مگر کچھ نہ ہوا تمواہل اسلام نہایت پریشان ہوئے

اور سب کو یقین مرگ ہوا اور جمشید سرخ قبا خورشید زرین قبا کیطرف چلا کہ او نمک حرام دیکھا تو نے
اب کون ہے طلسم کشا تیری مدد نہین کرتا اور تجھے بچاتا نہین خورشید نے کہا کہ بچانے والا پروردگار
عالم ہے وہ ہر جگہ موجود ہے اگر طلسم کشا نہین تو خدا تو ہے اُدھر جمشید کو نام خدا سُنکر اور بھی غصہ آیا اور یہ
کہتا ہوا کہ خدا کا قریب خورشید کے پہونچا خورشید نے گولہ مارا جمشید نے اُسکی کہ وہ گولہ زمین پر
گرا اور خاک مارا وہ بھی رد ہوا نار نج مارا وہ بھی رد ہوا اب قریب ہے کہ جمشید اسکو بھی قتل یا
گرفتار کرلے کہ بس اسنے تڑپ کر دعا کی کہ او کس بیکسان نواز دادرس غریبان مدد کر میری کہ
مین ابھی تازہ مسلمان ہون ورنہ یہ کافر طعنہ زن ہونگے حال زار پر ہمارے ہنسینگے بس یہ
کہنا تھا کہ تیر دعا بارگاہ اجابت پر پڑا اور نعرہ سکندر رستم خو کا ہوا کہ او کافر کہان جاتا ہے ادھر آ کہ
حواس جمشید مین جون دیکھا شاہزادہ گھوڑا دوڑائے چلا آتا ہے لوح گلے مین چمک رہی ہے جمشید
نے کہا ہائین تو پھر آلیا اور کیونکر آیا شاہزادہ نے فرمایا کہ دیکھ یون آیا یہ کہکر گھوڑا دوڑا کر
قریب جمشید سرخ قبا کے پہونچ گئے جمشید نے پھر دستک دی کہ پریزاد طلسمی پیدا ہوئے
شاہزادہ نے عمل لوح کا ڈالا دیکھا کہ اُس پریزاد نے مقراض سے اپنی انگلیان کاٹنا شروع
کردین یہانتک کہ سب انگلیان بیکار ہوگئین ادھر شاہزادہ جمشید سرخ قبا کیطرف متوجہ
ہوا جمشید نے دیکھا کہ اب بغیر مقابلہ کیے ہوئے چارہ نہین ہے بس فوراً زمین پر غلطک مار کر
صورت اپنی ایک شیر کی پیدا کی اور سکندر رستم خو کیطرف جھپک کر چلا شاہزادہ نے لوح کو
ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے سکندر اسپر تلوار کا وار نہ کرنا اسلیئے کہ یہ روئین تن و آہنی بدن ہے
بس تجھے لازم ہے کہ جسوقت یہ منھ کھولکر تیری طرف بڑھے تو فوراً فلان اسم تیر پر دم کرکے اسکے
حلق مین تیر مار شاہزادہ نے ایسا ہی کیا بس تیر کا حلق مین در آنا تھا کہ ایک شعلہ اسکے
منھ سے نکلا اور اسی پر چمک گیا کہ جلا کر خاک کر دیا اور اب یہ شعلہ سکندر رستم خو کیطرف چلا
سکندر نے لوح کو دیکھا اسمین لکھا تھا کہ فلان اسم پڑھکر اسپر دم کر اور پھر تماشا قدرت پروردگار
کا دیکھ کہ کیا ہوتا ہے شاہزادہ نے وہ اسم جسکی لوح نے ہدایت کی تھی پڑھکر اُس شعلہ کیطرف
دم کیا بس اسم کا دم کرنا تھا کہ اب وہ شعلہ اور بھڑکا اور پلٹ کر اپنے لشکر کیطرف چلا یہ دیکھکر
ساحر بھاگے کہ غضب ہوا اب یہ ہم مین سے کسیکو نہ چھوڑے گا لیکن کہان جا سکتے ہین یہ
جمشید سرخ قبا کا سحر ہے جسکی پناہ نہین ہے شعلہ چمک چمک کر گرنے لگا اور لوگونکو جلانا
شروع کیا جسقدر یہ شعلہ لوگونکو جلاتا جاتا ہے اُسیقدر اسکی تیزی بڑھتی جاتی ہے اب تو
خورشید زرین قبا اور انزروت جادو اور شمس جنی وغیرہ بھی لشکر اپنا لیکر لشکر کفار پر گرے
اور ساحرونکو قتل کرنا شروع کیا اُنھین اپنے بادشاہ ہی کے سحر سے پناہ نہ تھی جو دوسرونسے
مقابلہ کر سکتے ایک قیامت برپا تھی ہر چند کہ لشکر جمشید مین بہت بڑے بڑے ساحر تھے اور
اُنھون نے دریاے سحر پیدا کیا اور اُس دریا مین منگ بنکر اس شعلہ سے بچنے کی فکر کی مگر یہ
شعلہ شعلہ قضا تھا کہان جا سکتے تھے شعلہ پانی کے اندر جاکر ساحر کو جلاکر صاف نکل آتا تھا
جب بہت سے ساحر مرے اور سیکڑون فرار ہوگئے تو باقی ماندہ لوگون نے شاہزادہ سکندر رستم خو

کے نام کی دوہائی پھینچی اور پکارے کہ ہم مذہب ابلیس پرستی سے باز آئے لعنت ہو ایسے خداوند و پیر
جو ایسے وقت مین ہمارے کام نہ آئے ہمین امان دیجیے شاہزادہ پریشان ہوا کہ اب کیا کرون یہ شعلہ
کیونکر فرو ہو شمس جنی نے آواز دی کہ جلد لوح کو ملاحظہ فرمایئے سکندر رستم خو نے لوح کو دیکھا اسمین
لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم جسوقت بادشاہ طلسم شعلہ بہ لشکر کو اسمین جلادے اور وہ لوگ فریادی ہون
تو تجھے لازم ہو کہ فلان اسم پڑھ کر جام جمشیدی پر دم کرکے دستک دے اور جام زمین پر رکھ دے یہ دیکھکر شاہزادہ
نے اسم کو پڑھا اور دستک دیکر پھر جام پر دم کرکے ہاتھ سے رکھ دیا دیکھا وہ شعلہ دستک کے ساتھ ہی
اُسطرف سے پلٹا اور چمک کر جام جمشید مین گرا اور فنا ہو گیا یہ معلوم ہوا کہ ایک چنگاری آب مین گر کر
افسردہ ہو گئی دیکھا شاہزادہ نے کہ تہ آب کچھ راکھ ہے اور بالاے ہوا کوئی کہہ رہا ہے کہ کشتی مرا نام من
جمشید جادو بود حیف مردیم و جاندادیم و بمطلب خود نرسیدیم بس اسکا مرنا تھا کہ تمام ساحرون نے
امان مانگی شاہزادہ نے امان دی طبل امان بجا دو نون لشکر علحدہ ہوے اور افسران فوج جمشید دو مال
سے ہاتھ باندھکر خدمت شاہزادہ سکندر رستم خو مین حاضر ہوئے اور عفو تقصیر کے خواہان
ہوے شاہزادہ با اقبال نے خطا اُنکی معاف فرمائی اور ارشاد کیا کہ جسوقت تک مالک تمھارا
زندہ تھا پاس نمک حلال یہی چاہتا تھا کہ تم اُسکے دوست کے دوست اور اُسکے دشمن کے دشمن
رہو سو معاملہ دین کے کسیوقت مین مالک سے روگردانی کرنا مناسب نہین ہے لیکن اب امان تم کو
اسی شرط پر دیجاتی ہے کہ مذہب اسلام اختیار کرو اُن لوگون نے عرض کی کہ ہم پہلے سے اس دین کو
برحق سمجھ چکے ہین ورنہ کبھی حاضر حضور نہ ہوتے اور مثل اپنے بادشاہ کے جان کو ایمان پر سے نثار
کرتے اب آپ ہمین راہ راست بتائین شاہزادہ نے کلمہ شہادت تلقین فرمایا اور وہ سب
از سر صدق مسلمان ہوئے اب شاہزادہ نے لشکر کو اسی مقام پر اتارا اور قیام فرمایا شب بہ آرام
تمام بسر کی کچھ لوگون نے لاشون کے دفن کی اجازت دیدی وہ لوگ لاشین مسلمانون کی اُٹھوا
اُٹھوا کر دفن کر رہے تھے اور کچھ لوگون نے لاشین فوج کفار کی ایک گڑھا عمیق کھود کر اسمین پاٹ دیا
سوا لاشہ جمشید کے کہ یہ تو علحدہ بنا دی گئی تھی کیونکہ ایک تو یہ بادشاہ تھا اسکا افسار کیا گیا دوسرے
یہ کہ مظہر فیل کش اسکا فرزند موجود تھا اور وہ شاہزادہ کا رفیق ہو کر اپنے باپ سے لڑا تھا کیونکر
سکندر رستم خو اسکا خیال نہ کرتے الغرض جب صبح ہوئی شاہزادہ نے نماز صبح پڑھی اور بارگاہ
یاقوت نگارین رونق افروز ہوئے سب سردار حاضر ہوئے شاہزادہ نے مظہر فیل کش کو اُسکے
باپ کا پرسا دیا اور فرمایا کہ افسوس مفت اسنے اپنی جان بھی دی اور ایمان بھی کھویا مظہر فیل کش
نے عرض کی کہ حضور اُس دشمن خدا اور کافر بیدین کا عبث رنج فرماتے ہین اگرچہ وہ میرا باپ تھا مگر
جب اُسنے راہ راست کو چھوڑ کر کفر اختیار کیا تو مجھے اُس سے ویسے ہی نفرت لازم ہوئی جیسے
علی العموم اہل اسلام کو کافرونسے ہوتی ہے شاہزادہ نے مرحبا فرمائی اور وہ فوج جمشید جو امان
مانگ کر بچ گئی تھی اُسے مسلمان کرکے مظہر فیل کش کا ماتحت کیا اب مظہر فیل کش نے
عرض کی کہ آپ قلعہ مین تشریف لے چلیے بس یہ سنکر فوراً شاہزادہ کو ملکہ نوبہار سر جوش
کا خیال آگیا اور یہ تصور بندھا کہ جسوقت اُسے خبر ہوگی کہ باپ اُسکا میرے ہاتھ سے قتل ہوا

تو دل مین کہیل سے گی اور میرے ساتھ شادی اپنی کیون منظور کرنے لگی بے اختیار آنکھون مین آنسو بھر آئے
اور مظہر فیل کش سے کہا کہ ابھی مین قلعہ مین نہ جاؤنگا پھر دیکھا جائے گا یہ فرماکر فوراً اٹھ کھڑا ہوا
اور اپنے خیمہ کی جانب روانہ ہوا مظہر فیل کش نے جو چہرہ متغیر دیکھا نہایت پریشان ہوا کہ یہ کیا
معاملہ ہے یہ بھی ہمراہ ہولیا شاہزادہ اسی کی وجہ سے بارگاہ سے اٹھا تھا کہ اسوقت دل میرا
اختیار سے باہر ہوا جاتا ہے یہ دریافت حال ضرور کرے گا جسوقت اسے معلوم ہوگا کہ مین اُس کی
جبین پر عاشق ہون مبادا غیرت مین آکر خودکشی کرے یا دوستی توڑکر پھر دشمن ہوجائے اور مذہب
حق سے بھی برگشتہ ہوجائے لیکن جسوقت دیکھا کہ مظہر فیل کش ساتھ ہی ساتھ چلا آتا ہے تو
شاہزادہ نے فرمایا کہ کیون کیا کچھ کہنا ہے مظہر فیل کش نے عرض کی کہ ایک امر استفسار کرنا ہے
مگر اول مجھ سے وعدہ اس امر کا کیجیے کہ جو کچھ مین پوچھون وہ بتادیجیے شاہزادہ نے فرمایا کہ مین تم سے
ہرگز نہ چھپاؤنگا لیکن خیمہ تک پہونچ کر پوچھنا مظہر فیل کش نے کہا کہ نہایت مناسب ہے اور
مظہر کو اپنے ساتھ لیے ہوئے داخل خیمہ ہوا اور تخلیہ کردیا دل تو بھرا ہی ہوا تھا وہ آنسو جو دیر
سے چشمہ چشم مین رُکے ہوئے تھے رخسار و نپر بہ آئے اور راز پنہان کو ظاہر کرنے لگے اب تو
مظہر فیل کش اور بھی پریشان ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے اُدھر شاہزادہ سکندر رستم خو کو کچھ ایسے
خیال بنہ ہے کہ غم انکا زیادہ ہوگیا اور دم بھر مین حالت نوع دگر ہوگئی آخر مظہر فیل کش نے
بیتاب ہوکر پوچھا کہ اے شہریار عالیوقار آخر کچھ تو بیان فرمایئے کہ اس پریشانی کا کیا سبب ہے اور
اسقدر آپ غمگین کیون ہوئے ہین مین اگر ایسا جانتا تو قلعہ مین چلنے کو آپ سے نہ عرض کرتا اسیوقت
سے یہ حالت آپ کی ہوئی لہذا مین ناواقف تھا اگر کچھ خلاف مزاج ہوا ہو تو امیدوار عفو ہون
شاہزادہ نے فرمایا اے مظہر تم جسقدر معذرت کروگے اسیقدر میری شرمندگی تم سے زیادہ
ہوتی جائیگی لہذا اب مجھے کچھ نہ کہو مین تم سے وعدہ کرچکا ہون سبب اسکا بیان کرونگا مگر ذرا
میری طبیعت سنبھل لینے دو بقول شاعر شعر منزل عشق کا حال آپ مین آلون تو کہون +
سُننے والا کوئی پہلو مین بٹھالون تو کہون + کامل ایک گھنٹے تک شاہزادہ اسی حال پر ملال
مین مبتلا رہا کہ روئے روئے آنکھیان بندھ گئین جسقدر یہ ضبط کرنا چاہتا ہے اور حال کو اپنے چھپانا
چاہتا ہے اسیقدر آنسوؤن کی طغیانی ہوتی ہے شعر مجمع احباب مین ضبط کا مشکل ہوا + خشک
آنسو ہوگئے جسوقت تنہائی ہوئی + جب کچھ دیر کے بعد اُس حالت مین کمی ہوئی تو پھر
مظہر فیل کش نے استفسار کیا اب سکندر رستم خو نے کہا کہ اے مظہر فیل کش مین تیری
دوستی کا حق نہین ادا کرسکتا اسلیے کہ تو اپنے باپ سے برگشتہ ہوکر میرا شریک ہوا لیکن اب
مین دیکھتا ہون کہ تجھے اسکے عوض مین مجھ سے ایسا رنج پہونچا چاہتا ہے کہ تو مجھ سے بھی برگشتہ
ہوجائے گا تو مجھے تیری طرف سے بحمداللہ کوئی خوف نہین ہے مگر شرم آتی ہے کہ جو اپنا دوست ہو
اُس سے ایسی بات کیونکر بیان کرون جو کسیطرح شایان نہین ہے مظہر فیل کش نے عرض کی
کہ اے شہریار وہ ایسی کونسی بات ہے جسے بیان کرنے مین مجھ سے آپ مجاب فرماتے ہین اور وہ
بھی اسقدر کہ جسکی حد نہین ہے لہذا مین قسم کھاتا ہون اُسی خدائے برحق کی کہ جسکو مین نے

حضور کی بدولت پہچانتا ہی کہ اگر میرا مال میری جان کوئی چیز حضور کے کام مین آوے تو مجکو عذر نہ ہوگا
اگر کوئی مشکل ایسی درپیش ہی جسمین خطرہ جان و مال کا ہی تو آپ ہرگز تامل نہ فرمائین اس لیے کہ
واسے ہو مجھ پر کہ آپ کی کوئی مشکل میرے حل کرنے پر موقوف ہو یا میری کسی قسم کی روحانی یا جسمانی
تکلیف پر اسکی مطلب برآری مبنی ہو اور اُسے مین نہ اختیار کرون یہ سُنکر شاہزادہ نے فرمایا کہ
ای مظہر فیل کش مین جسوقت وارد طلسم ہوا اور مین نے ملکہ نوبہار سرخپوش تیری ہمشیرہ کو
دیکھا اُسوقت سے مجھے بغیر اُسکے اپنی زندگی دشوار ہی ؎ یا تن رود بہ جانان یا جان تن برآید جسوقت تک
طلسم نہین فتح ہوا تھا اور خیالات منتشر تھے اُسوقت تک مین نے اس تکلیف جدائی کو برداشت کیا
اور جسوقت سے پروردگار عالم نے مظفر و منصور کیا اب ایک دم جدائی اُسکی شاق ہی یہی سبب تھا
کہ جسوقت تم نے مجھ سے قلعہ مین چلنے کو کہا تو مجھے انواع و اقسام کے خیالات نے بیچین کر دیا وہ یہ
کہ جسوقت ملکہ نے اپنے باپ کے مرنے کی خبر سُنی ہوگی تو اُسکا کیا حال ہوا ہوگا بعد اُسکے جب وہ
سُنینگی کہ وہی دشمن اب داخل قلعہ ہوا تو اُسے اور صدمہ ہوگا اور جب میری طرف سے اُسکو عقد کا
پیغام دیا جائے گا تو وہ کیونکر منظور کرنے لگی ان سب کے علاوہ تم پر اس امر کو اظہار کرنے مجھ
دامنگیر تھا یہ فرماکر تلوار نیام سے کھینچکر سامنے مظہر فیل کش کے رکھدی اور فرمایا کہ یہ امر میرا اختیاری
نہین ہی مین اُس سے مجبور تھا ہان یہ میرے امکان مین تھا کہ تم سے نہ بیان کرتا تو وہ تمھارے اصرار
سے بیان کیا اسپر بھی اگر تم کو میری طرف سے رنج پہونچا ہو تو یہ تیغ دو سر دونون موجود ہین بس
یہ خلق شاہزادہ سکندر رستم خو کا دیکھکر مظہر فیل کش قدمون پر گر پڑا اور کہا کہ قطع ہون وہ
ہاتھ جو آپ کے قتل پر اُٹھین اور ای شہریار بس اتنی سی بات کا آپ کو شبہ و رنج تھا اگرچہ یہ امر
میرے واسطے شان توہین رکھتا تھا مگر اُسوقت جب خدانخواستہ آپ مجھ سے کسیطرح کم رتبہ ہوتے
یا اختلاف مذہب باقی ہوتا جب انمین سے کوئی امر نہین تو مجھے شرم نہین کرنا چاہیے بلکہ میرے
واسطے باعث افتخار ہی مین غلام آپ کا ہون اور نوبہار مہر خپوش کنیز ہی کیا مجال ہی اُسکی جو
انکار کر سکے اگر آپ نے اُسکے باپ کو قتل کیا تو کیا بُرا کیا اسلیے کہ اپنے دشمن کو کون زندہ رکھتا
ہی علاوہ اسکے کافر اور پھر ہر طرح سمجھایا بھی اسپر بھی نہ مانا اور شیطان راہ نیک پر نہ آنے دے
تو کوئی کیا کرے مین اُسکو سمجھا دونگا آپ تردد نہ فرمائین خوشا نصیب نوبہار مہر خپوش کے
جو آپ کی کنیزون مین داخل ہو بس اب مین حضور سے رخصت ہوتا ہون اور قلعہ مین پہونچکر نوبہار
کو آپ کے ساتھ عقد ہونے پر راضی کرتا ہون اور سامان دعوت مہیا کرتا ہون آپ مع لشکر
تشریف لائین اور تامل نہ فرمائین شاہزادہ نے گردن جھکال اور فرمایا کہ ای برادر جی تو یہ چاہتا
تھا کہ تمھارے ساتھ ہی چلتا مگر مصلحت اسمین ہی کہ پہلے تم جاؤ مظہر فیل کش شاہزادہ سے
رخصت ہوا اور جانب قلعہ جمشید یہ چلا بعد طی مراحل و قطع منازل جسوقت داخل قلعہ ہوا دیکھا
کہ تمام قلعہ سیاہ پوش ہی مگر طرفہ ماتم جمشید سرخ قبا کا برپا ہی مظہر فیل کش نے جو اہل قلعہ کو
بطور ماتم پرسی کے حاضر ہوے مظہر فیل کش نے کہا کہ ہماری طرف سے شہر مین منادی
کر دی جائے کہ مظہر فیل کش نے دین خدا پرستی اختیار کیا اور مطیع طلسم کشا ہوا لہذا جسکو

دین اسلام اختیار کرتا ہو وہ تو اس ملک مین رہے ورنہ اسیوقت یہان سے چلا جائے اور آج سے سب
لباس سیاہ اُتار کر لباس سُرخ پہنین کل مین جسکو سیاہ لباس مین دیکھونگا تو اُسکے لباس کو اُسی کے
خون سے سرخ کردونگا جسوقت منادی کی گئی لوگ تھر تھرانے لگے بہت سے تو پوشیدہ ہولر یہانسے
نیر نگ قاف کیجانب روانہ ہوئے اور باقی لوگون نے حسب الحکم مظہر فیل کش لباس سیاہ دور
کیا اور پوشاک سرخ پہن پہن کر داخل دربار ہوئے اور مظہر کی خدمت مین نذرین گذرانین اور مشرف
بہ دین اسلام ہوئے بعد اس انتظام کے مظہر فیل کش محل معلے مین آیا جہان ملکہ نوبہار سرخپوش
لباس سیاہ پہنے صف ماتم بچھائے بیٹھی ہی جسوقت نظر اسکی بھائی پر پڑی دل تو خوش ہوا کہ
اِسی کی جان بچ گئی لیکن باپ کے صدمہ نے پھر رُلا دیا مظہر فیل کش نے کہا اے نوبہار سرخپوش
اب تو مجکو کیا سمجھتی ہی نوبہار نے کہا کہ پہلے تو صرف بڑا بھائی سمجھتی تھی لیکن اب بھائی ہین تو آپ
ہین اور باپ ہین تو آپ ہین مظہر فیل کش نے کہا کہ بس اب اس ماتمی پوشاک کو اُتارو اور سوگ
بڑھاؤ ملکہ نے کہا کہ اسقدر جلد مظہر فیل کش نے کہا کہ اگر مین یہان موجود ہوتا تو تمھین سوگ
رکھنے ہی نہ دیتا اسلیے کہ ایک کافر کا سوگ مسلمان کو رکھنا جائز نہین ہی اب جسقدر اپنے باپ کو
بہ محبت یاد کروگی اسیقدر رحمت خدا تم سے دور ہوگی ملکہ نوبہار نے کہا کہ کیا آپ نے مذہب اہل
اسلام بھی اختیار کر لیا مظہر نے کہا کہ بیشک یہی مذہب حق ہی مین نے کیا اختیار کیا تم بھی
اس مذہب کی پابندی کرو اور دین قدیم کو اپنے ترک کرو تاکہ انجام درست ہو ملکہ نوبہار نے
بھائی کے کہنے سے لباس سیاہ اُتارا اور سفید پوشاک پہنی مظہر فیل کش نے کہا کہ اب مین جاتا
ہون کہ تمھارے فرض سے بھی ادا ہو جاؤن لہذا جہان مین نے شادی تمھاری تجویز کی ہی وہ بھی بیان
کیے دیتا ہون اور مجھے امید ہی کہ تم انکار نہ کروگی یہ سُنکر ملکہ نوبہار سرخپوش نے تو کہ بن حجاب
سے نیچی کر لی اور مظہر فیل کش نے بیان کیا کہ قسمت تیری بہت اچھی تھی جو تجھے طلسم کشا ایسا
شوہر ملیگا میرا قصد ہی کہ اُسی شہریار عالیجاہ کے ساتھ تیری شادی کردون اسلیے کہ اُس سے
بہتر کون شخص ہوگا صورت سیرت حسب نسب ہر امور مین ہم سے تم سے افضل فخر اُسکی کنیزی ہی یہ
سُنکر ملکہ نوبہار سرخپوش نے عرض کی کہ یون تو مجھے کوئی عذر نہین ہی اسلیے کہ جو آپ تجویز
فرمائینگے وہ میرے حق مین بہتر ہوگا لیکن مجھے یہ خیال ہی کہ لوگ کہینگے کیا دنیا کا اہو سفید ہی
کہ جو باپ کا قاتل وہی دختر کا شوہر اور میرا دل اُس سے کیونکر صاف ہوگا جب صورت اُسکی
دیکھونگی تو آنکھون مین خون اُتر آئے گا کہ اسنے میرے باپ کو قتل کیا ہی مظہر فیل کش نے کہا اے
فرزند اسطرح خیال نہ کرو اہل دنیا تو سبھی کو کہتے ہین انکی زبانون کے زخم کس دل مین نہین تمھین
اب وہ بات کرنا چاہیے جو خدا کے پسند آئے اہل دنیا سے کام نہ رکھو چار دن کی زندگی ہر طرح بسر
ہو جائے گی لیکن ابد تک آتش دوزخ مین جلنے سے خدا محفوظ رکھے باپ تمھارا کافر تھا اب کی
محبت مین سوا خرابی کے اور کچھ نہین ہی جسقدر تم غم اُسکا کروگی اسیقدر خدا تم سے ناراض
ہوگا غرضکہ ایسی ایسی باتین نوبہار گوہر پوش کو سمجھائین کہ ملکہ نے خاموشی اختیار کی
ناچار رہ بانوایما ملکہ نوبہار سرخپوش کا سمجھ گئی اور کہا کہ حضور کو اختیار ہی وجہ نارضامندی

تو انھون نے ظاہر کردی کہ اس اس وجہ سے نامناسب ہے لیکن اگر آپ کوئی قباحت نہین سمجھتے ہین تو
بسم اللہ کیجیے ملکہ کی خاموشی بجاے رضامندی ہے بھلا انکی کیا مجال ہے کہ یہ آپ کے فرمان سے خلاف
کرسکین اور کنواریان اپنی زبان سے تو اقرار کرنے سے رہین یہ سنکر مظہر فیل کش نے بہن کو اپنی گلے
سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا اور نوبہار سرخپوش کی شادی کا سامان تہیا ہونے لگا ملکہ کا لباس
سیاہ بدلوایا اور نوبہار بھی اشتیاق شاہزادہ سکندر بین چشم براہ ہوکر بیٹھی نادرہ بانو نے
سامان شادی کا کیا دوسرے روز خبر پہونچی کہ شاہزادہ سکندر رستم خو تشریف لاتے ہین
مظہر فیل کش اراکین دولت کو ہمراہ لے کر برائے استقبال قلعہ سے باہر آیا اور شاہزادہ کو مع
صاحبقران کوچک اندر قلعہ کے لے گیا اب سب کے سب بیٹھے دربار راست ہوا مظہر فیل کش
چاہتا تھا کہ شاہزادہ سے رضامندی ملکہ نوبہار سرخپوش کی ظاہر کرے کہ سکندر نے
اشارہ سے منع کیا اور صاحبقران کوچک کیطرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ میرے بزرگ ہین
انکے سامنے مجھ سے نہ کہو مظہر فیل کش خاموش ہورہا سکندر رستم خو نے سیارہ ثالث کو
بلاکر کہا کہ تم شمس جنی سے کہو وہ اس شادی کے ذکر کو آغاز کرین ہین عذر کرونگا اسوقت
والد صاحب یعنے صاحبقران کوچک خود ہی فرمائینگے کہ اگر تمھین یہ عذر ہے کہ باپ موجود
نہین ہین تو کیا ہین بزرگ نہین ہون سیارہ نے جاکر شمس جنی سے کہا شمس جنی نے
مظہر فیل کش کیطرف دیکھ کر فرمایا کہ اب آپ کو ملکہ کی شادی کرنے مین کیا تردد ہے
مظہر فیل کش نے کہا مجھے کوئی عذر نہین ہے شمس جنی صاحبقران کوچک کیطرف مخاطب
ہوئے اور دست بستہ عرض کی کہ ای شہریار سکندر رستم خو بہ سبب شرم و لحاظ کے اس امر کا
اظہار نہین کرسکتے ہین اور والد ماجد انکے یہان موجود نہین ہین اسوقت مین آپ ہی بزرگ
انکے ہین لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ شادی انکی نوبہار سرخپوش کے ساتھ کردین
صاحبقران کوچک یہ سنکر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مجھے یہ علم نہ تھا کہ شادی انکی
دختر بادشاہ طلسم کے ساتھ تجویز ہوئی ہے ورنہ مین خود انکو مجبور کرکے شادی کر دیتا تم نے اچھا
کیا جو مجھ سے اطلاع کردی ای مظہر فیل کش تم سامان شادی کا کرو مین تمھارے لشکر سے
علیحدہ ہوکر انتظام کرتا ہون بہت جلد یہ عقد ہونا چاہیے مظہر فیل کش نے عرض کی بہت
خوب صاحبقران کوچک اسیوقت اُٹھے اور قلعہ سے باہر آکر بارگاہ یاقوت نگار برپا کی اور
انتظام شادی کا ہونے لگا شاہزادہ سکندر رستم خو نے اسرار جنی سے کہلا بھیجا کہ اب
آپ بھی انتظام اپنی دختر کی شادی کا کیجے شمس جنی اپنے بھتیجے کے ساتھ کردیجیے اسرار جنی
نے بجواب اس حکم کے عرض کرا بھیجی کہ مجکو آپ کے حکم کی اطاعت فرض ہے بعض راوی بیان
کرتے ہین کہ اسیوقت عقد سیارہ کی خواہش بھی سمنبر پریزاد کے ساتھ کی گئی تھی الغرض
سامان شادی کا ہونے لگا شاہون اور شہریارون کی شادی کا سامان کس زبان سے
بیان ہو جسقدر کہا جائے کم ہوگا لیکن اشتیاق شاہزادہ سکندر رستم خو کا ضرور قابل
ذکر ہے جسوقت سے اُنھون نے سُنا ہے کہ ملکہ میرے ساتھ شادی کرنے پر رضامند ہے

اسوقت سے یہ حالت ہو کہ جب نہین ہو جو تو شی سے مارے طائر روح جسم سے پرواز کر جائے دل مین ہزارہا حسرتین لاکھون ارمان بھرے ہوئے ہین شعر کاٹے نہ کٹے گا یہ دن انتظار کا + لو آج وعدہ وصل کا دلدار نے کیا + انکو ایک ایک ساعت ایک ایک سال سے زیادہ معلوم ہوتی ہو عجب اضطراب ہو اُدھر ملکہ کی بھی یہ حالت ہو کہ دل مین سوچتی جبکہ اگر تو اسکے ساتھ عقد نہ کرتی تو وہ اور کون شخص ایسا تھا جو اس سے بہتر ہوتا اور پھر ایسا محبت کرنے والا کہ تو نے اُسکے ساتھ کیسی کیسی بے اعتنائی کی مگر اُسنے دامن استقلال ہاتھ سے نہ چھوڑا میری محبت مین سرمو فرق نہ کیا دل تو ملکہ کا بھی شاہزادہ پر مائل ہو چکا تھا یہ جسقدر رُکھائی اور بے پروائی تھی یہ ناز معشوقانہ مین داخل تھی اور گویا امتحان محبت تھا شاہزادہ اس امتحان مین بھی پورا اُترا غرضکہ اسکو بھی ایسا اشتیاق ہو کہ دن کسیطرح نہین گذرتا بار بار آسمان کیجانب دیکھتی ہو اور دل مین کہتی ہو شعر شام کیا روز جدائی کی نہین ہوتی ہو + وصوب جب دیکھیے موجود ہو دیوارون پر + غرضکہ خدا خدا کرکے وہ دن گذرا اور شام ہوئی صاحبقران کوچک نے بہت بڑے سامان کیے تھے چراغان سے تمام شہر رشک فلک حقرنس ہو رہا تھا اور زمین آسمان پر جشک کر رہی تھی بارگاہ سجی ہوئی تھی جو رکوساے و امرا وہان موجود تھے وہ سب شریک تھے رات بھر ناچ رہا قریب صبح برات قلعہ مین آئی اول عقد شاہزادہ سکندر رستم خو کا ملکہ نوبہار سرخپوش سے ہوا بعد اسکے عقد شمس جنی کا نادرہ بانو سے ہوا اور نعمان کا عقد محبوبۂ چنگ نوازکے ساتھ ہوا سیارۂ ثالث کا نکاح ملکہ سمنبر پرنیاد دختر انزروت جادو کے ساتھ ہوا ہر ایک نوشاہ اپنی اپنی عروس کو لے کر اپنے اپنے مکان پہ آیا اور لطف جلوت وخلوت اُٹھایا سبھون نے وصل سے مسرور ہوئے صبح کو دربار آراستہ ہوا شاہزادہ سکندر رستم خو نے گل پُرشوکت پر شمن ہونے اور صاحبقران کوچک اپنے مرتبہ کے موافق ایک بنگل جواہر کے زیر و تخت افروز ہوئے شمس جنی اسرار جنی وغیرہ سب حاضر تھے کہ شاہزادہ نے مظہر فیل کش کو طلب کیا مظہر کو اطلاع ملتے ہی وہ حاضر ہوا شاہزادہ سکندر رستم خو نے بہ صلاح صاحبقران کوچک وسمن جنی ملکہ نوبہار سرخپوش کو حاکم کیا اور نام اس مقام کا قلعہ نوبہار یہ مقرر کیا اور مظہر فیل کش کو افسر نوش و مشیر سلطنت قرار دیا بعد اسکے اسرار جنی کو بھی وزیر کیا اور انزروت جادو کو بھی وزیر کرکے اور لوگون کو بھی حسب حیثیت عہدے تقسیم کیے اور ایک جشن مہوکانہ کرکے صاحبقران کوچک سے کہا کہ اب حضور کی راے ہو تو نیرنگ قاف کیطرف چلین کیونکہ صاحبقران اعظم برابر مقابلہ دیوان نیرنگ قاف تشریف لے گئے ہین اُنکی شرکت کرنا ضرور ہو صاحبقران کوچک نے فرمایا کہ مین خود بھی چلنے والا تھا غرضکہ شاہزادہ نے لشکر کو تیاری کا حکم دیا اور آپ محل معلے مین داخل ہوئے اور ملکہ نوبہار سرخپوش سے مخاطب ہو فرمایا کہ اب ہم تو نیرنگ قاف کیطرف جاتے ہین یہ تاج و تخت مبارک ہو اگر زندہ پھرے تو پھر بھی ملاقات ہو جائیگی ملکہ نے یہ سنتے ہی دامن پکڑ لیا اور کہا کہ کیون صاحب یہ بیرونی یا تو بغیر ہمارے قرار نہ تھا اور کیسی کیسی محبتین ہمارے ساتھ کرکے اب یا اسطرح نگاہ پھیر کر

چلے بقول شخصے شعر دل سے کے اب وہ اُنکی عنایت نہین رہی + مطلب نکل گیا تو مروت نہین رہی +
سچ کہا ہے کہ مرد کی ذات بڑی بیوفا ہوتی ہے مین ہرگز نہ جانے دونگی شاہزادہ نے فرمایا یہ کہان
ہو سکتا ہے کہ عزیز میرے مبتلاے بلا ہون اور مین اُنکی کمک نہ کرون نوبہار سرخپوش نے کہا
کہ کیا اور کوئی اُنکا مدد گرنے والا نہین ہے ایک تم ہی بڑے مددگار ہو سکندر رستم خو نے فرمایا کہ تمام
گرمانہ ندد کرے جو کہ کسی کے کام آئے گا کوئی اُسکا شریک حال کیون ہونے لگا ملکہ نے کہا کہ او
آوارہ بیمروت پھر مجھے تو نے کیون عذاب مین ڈالا دو دن کے واسطے شادی کرنے کی کیا ضرورت
تھی نوبہار سرخپوش کا مزاج ملکہ آسمان پری کے مزاج سے کم نہین ہے ہر چند شاہزادہ چاہتا
ہے کہ یہ دامن چھوڑ دے مگر نوبہار دامن نہین چھوڑتی آنکھون سے آنسو جاری ہین زبان پر حرف
شکایت دل سے گتی ہے شعر مسافر سے کوئی بھی کرتا ہے پیت + مثل ہے کہ جوگی ہوئے کس کے
میت + شاہزادہ بھی ہر چند کہ فراق ملکہ نوبہار سرخپوش کے خیال سے بیقرار ہے مگر مجبور و
ناچار ہے اسی حالت مین اتفاقاً مظہر نیل کش داخل محل ہوا ملکہ نے بہ سبب حجاب و شرم
اور لحاظ برادر کے دامن ہاتھ سے چھوڑ دیا سکندر کو وقت غنیمت ملا اور فوراً روانہ ہوا ملکہ حسرت
سے دیکھ کر یہ شعر پڑھکر رہ گئی شعر کلیجہ کوئی تھام کر رہ گیا ہے + اُدھر جانے والے اِدھر دیکھ لینا +
اور شاہزادہ بھی نہایت رنجیدہ و مضطرب محل سے برآمد ہوا دل کا خدا ہی حافظ تھا
مگر صبر اختیار کیا سیارہ نے آکر عرض کی کہ لشکر طیار ہے شاہزادہ سکندر رستم خو سے
صاحبقران کوچک و خورشید زرین قبا و فیروزہ جانب نیرنگ قاف روانہ ہوا اب
انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہے دیکھیے یہ کس وقت پہونچتے ہین

اور اول چند کلمہ داستان شوکت نشان صاحبقران پردہ توشہ یعنے صاحبقران اعظم کے بیان کیے جاتے ہین۔

راویان اخبار و ناقلان آثار اس داستان کو اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب شاہزادہ سکندر رستم خو
جانب طلسم روانہ ہوئے تھے تو صاحبقران اعظم طرف نیرنگ قاف روانہ ہوئے تھے لشکر
دیوان انکے ہمراہ ہے اور وہ دیو سرہنگ یعنے دیو اہرمن گزران جو شاہزادہ سکندر رستم خو کے
ہمراہ آیا تھا شاہزادہ نے اُسکو بھی ساتھ کر دیا تھا اور فرہاد خان یعفرنی فرسنگ بن
لنبد کھوار شیون پریزاد بھی صاحبقران اعظم کے ہمراہ ہین صاحبقران اعظم قلعہ بلوریہ
پر قبضہ کرتے ہوئے بعد طی مراحل و قطع منازل قریب ملک نیرنگ شاہ کے پہونچے وہ دیو جو
قلعہ بلوریہ سے بھاگے ہوئے گئے تھے اُنھون نے نیرنگ شاہ سے اپنا شکست کھانا
اور صاحبقران اعظم کا اسطرف آنا سب بیان کیا نیرنگ شاہ نے کہا کچھ پروا نہین ہے
دیکھا جائیگا اور ہرکارہ انکو خبر کے واسطے روانہ کیا بعد اُسکے بمشورہ اراکین دولت ایک نامہ
بنام دیو آتشبار روانہ کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے آتشبار تو فوج اپنی لیکر گلستان ارم پر
چڑھ جا اور گلستان ارم کو تاراج کرتا ہوا خدمت با دولت و اقبال مین جلد پہونچ اس لیے کہ

صاحبقران اعظم سے مقابلہ ہوتا حاضر ہوا اور مین نے تصدیق کے ساتھ سُنا ہی کہ وہ اسطرف آتے ہین اور دہان میدان خالی ہی گلستان ارم مین سوا حورتون کے کوئی نہین ہی ایک دیو یہ نامہ لے کر آتش حصار کیجانب روانہ ہوا اسکے بعد ایک نامہ اسی مضمون کا لکھکر دیو سرہنگ تن تنہا کو روانہ کیا کہ یہ دیو بھی نہایت زبردست ہی جسوقت یہ دونون نامے اُن دیوون کو پہونچے یہ دو دو لاکھ دیو اپنے ہمراہ لے کر ہدایت حکم نامہ کے موافق جانب گلستان ارم روانہ ہوئے دیو آتشباز کہ عجب طرح کا حربہ رکھتا ہی اور لفظ آتشباز ایک معما ہی کہ بروقت جنگ دیو آتشباز مل ہوگا اب اُنکو جانب گلستان ارم روان چھوڑا جاتا ہی اور حال نیرنگ شاہ کا گزارش کیا جاتا ہی کہ بعد روانہ کرنے نامہ برون کے اسکا جی گھبرایا اور یہ خیال آیا کہ اب نہین معلوم کب تک جنگ رہے اور موقع سیر و شکار کا ہاتھ نہ آئے لہذا جیتنگ غنیم یہان آئے ہم ایک آدھ روز سیر و شکار مین بسر کرین یہ سوچکر دیو نیرنگ شاہ تیاری کرکے چند دیو اپنے ہمراہ لے کوہ جانب صحرا روانہ ہوا جسوقت قریب ایک چشمہ کے پہونچا دہان قیام کیا کہ دیکھا جانب صحرا سے گرد اڑی دیو نیرنگ نے ہرکارے روانہ کیے اور اسے یہ خیال ہوا کہ معلوم ہوتا ہی غنیم آگیا لیکن دیوان مخبر نے جوشل پیک نگاہ گے واپس آئے بیان کیا کہ کچھ دیو سیہ پوش روتے پیٹتے بطور سوگوارون اور ماتم دارون کے پیچھے آتے ہین دیو نیرنگ پریشان ہوا کہ یہ کہان سے آتے ہین اور دیکھیے کیا خبر بد سُناتے ہین اتنے مین وہ دیو روتے پیٹتے پہونچے نیرنگ شاہ نے اُنکو پہچانا اور گھبراکر پوچھا کہ بھائی گبرنگ سیہ قبا تو خیریت سے ہین اُن دیوون نے بیان کیا کہ خیریت کہان نیرنگ شاہ نے کہا جلد بیان کرو کیا ہوا دیوون نے سارا واقعہ گبرنگ سیہ قبا کا اپنی دختر کو قتل کرکے خودکشی کرنے کا بیان کیا یہ سُنکر نیرنگ شاہ نے تاج پھینک دیا اور چیخین مار مار کر اسطرح رویا کہ تمام صحرا ہلا دیا پوچھا اب طلسم کشا کہان ہی دیوون نے کہا آگے ہین نہین معلوم لیکن کئی مرحلے اُسنے توڑے اور آگے روانہ ہوا ہی بعد چند روز کے خبر پہونچی کہ طلسم نیرنگ قاف ختم ہوا اور جمشید سرخ قبا مارا گیا یہ سُنکر نیرنگ شاہ اور پریشان ہوا اور شکار سے واپس آیا داخل شہر ہوا اہل شہر بادشاہ کو سیہ پوش دیکھکر نہایت پریشان ہوئے اور دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ گبرنگ سیہ قبا مر گیا اور طلسم نیرنگ قاف فتح ہوا غرضکہ تمام ملک سیہ پوش ہوا تین روز گبرنگ شاہ کا ماتم نیرنگ قاف مین برپا رہا چوتھے روز بادشاہ نیرنگ آکر بارگاہ مین بیٹھا ارکین دولت جمع ہوئے کہ یکایک ہرکارون نے آکر عرض کی کہ صاحبقران اعظم پسر حمزہ بافوج بسیار اسطرف آتا ہی یقین ہی کہ کل کے روز اُسکا داخلہ بیابان اقلیم نیم قاف مین ہوگا یہ سُنکر نیرنگ شاہ اپنے ملک سے باہر آیا کہ مین بھی تماشا دیکھونگا کہ وہ کیسا آدمزاد ہی جسنے دیوون کو تابع فرمان کیا ہی نیرنگ شاہ بیرون نیرنگ حصار آکر خیمہ زن ہوا منتظر بیٹھا تھا کہ گرد اڑی سب نگران ہوئے دیکھا تو بہت بلند ہی جس سے آمد لشکر جرار کی پائی جاتی ہی منور منتظر ہی کہ دامن گرد شگافتہ ہوا

اور دل گرد سے دو لاکھ دیو پیدا ہوئے اور ایک جن ان سب کا افسر تھا بارگاہ اسکے ہمراہ تھی دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ نام اسکا حدید جنی تھا جنکہ حدید جنی نے آتے ہی بارگاہ آسمان جاہ کو برپا کیا بعد اسکے دوسری گرد آئی اور حدید جنی برائے استقبال روانہ ہوا بعد کچھ دیر کے واپس آیا تو تین آدمزاد اسکے ساتھ تھے اور پشت پر ایک لاکھ دیو تھے یہ بھی آکر لشکر اول سے ملحق ہوئے نیرنگ شاہ سمجھا کہ انھین مین سے کوئی صاحبقران اعظم بھی ہوگا اور اسنے میدان سے پھرنے کا قصد کیا تھا کہ اسکے وزیر نعیم نیرنگ حصاری نے کہا کہ ابھی صاحبقران اعظم نہین آئے ہین بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کون ہین نعیم نے بیان کیا کہ دارائے ہند لندھور بن سعدان گرد کے یہ فرزند ہین نیرنگ شاہ نے کہ لندھور کون ہے نعیم نیرنگ حصاری چونکہ مرد جہان دیدہ خوب حالات صاحبقران سے واقف ہے اور رفقائے امیر کو بھی جانتا ہے اسنے بیان کیا کہ لندھور صاحبقران اول کا رفیق خاص تھا کہ امیر اسکو رعایت بارگاہ فرماتے تھے بعد اسکے سب منتظر تھے آنکھین جانب صحرا لگین کہ دیکھیے صاحبقران اعظم کب تشریف لاتے ہین کہ یکایک از پردۂ بیابان گردے بخواست مدگردے تیرہ تیرہ وخیرہ خیرہ سرگرد بر آسمان رسیدہ و پاے گرد زمین دیدہ آتے آتے ہوا نے مارا گرد کو گرد نے مارا ہوا کو دامن گرد شگافتہ ہوا دل گرد سے کئی لاکھ دیو پیدا ہوئے ایک آدمزاد مرکب پر سوار کہ آثار شاہی و شہریاری چہرہ سے اُسکے نمودار تھے چار دیوان زبردست اُسکے ہمراہ رکاب تھین سے ایک دیو نہایت قوی تن و قوی من ہے یہ دیکھکر وہ سردار جو پہلے سے آئے ہوئے تھے برائے پیشوائی روانہ ہوئے اور صاحبقران اعظم کو استقبال کرکے اپنے ساتھ لے گئے اور داخل بارگاہ ہوئے نیرنگ شاہ قطع اور وضع سے خود ہی پہچان گیا تھا لیکن نعیم نیرنگ حصاری نے پتا بھی دیا کہ یہی صاحبقران اعظم ہین نیرنگ شاہ کی نظر جیسے دیو تمکنت گزنزن پر پڑی آہستہ سے یہ کہا گیا کہ یہ آدمزاد ایسا زبردست ہے جسنے اتنے بڑے دیو کو تابع کیا ہے.

بعد دولت صاحبقران اعظم داخل بارگاہ ہوئے نیرنگ شاہ بھی اپنے مقام پر آیا اور بارگاہ مین تخت پر جلوہ افروز ہوا نعیم نیرنگ حصاری سے کہا کہ تم چونکہ مرد دیرینہ ہو اور حالات سے بھی ان لوگون کے خوب واقف ہو لہذا مین چاہتا ہون کہ کچھ حال انکی قوت و ہیبت کا مجھ سے سنون نعیم نیرنگ حصاری نے سارا حال صاحبقران اول کے آنے کا اور سرانشان لوگون کو زیر و زبر کرنے کا بیان کیا کہ سمندون ہزار دست کو اسطرح مارا اور دیو قعقعہ کو یون زیر کرکے ہلاک کیا اور دیو عفریت کو یون مارا اور گزیت بن قعقعہ کو دختر صاحبقران سے لقا ہوئی بنکر کئی بار شکست دی اور زخمی کیا یہ سب حالات سُنکر دیو نیرنگ نے تعجب ہوا حیرت ہوئی کہ ایک آدمزاد بے بنیاد اور اتنے اتنے بڑے دیون کو یون ہلاک کرے خیال مین نہین آتا اسلیے پوچھا کہ کیا وہ ساحر ہے نعیم جنی نے کہا کہ نہین وہ سحر کو حرام جانتے ہین اور نام ساحر کے دشمن ہین ہزارہا ساحرون کو انھون نے مارا ہے صدہا طلسم فتح کیے ہین یہان تو یہ حالت ہے اور وہان صاحبقران اعظم جو داخل بارگاہ ہوئے لباس سفر دور کیا بیش نفیس پہنکر

دنگل پر جلوہ گر ہوئے فرہاد خان یکفرلی وارشیون پرنیزاد و فرسنگ بن لندھور و دیگر دیوان سرکش و قوی ہیکل مثل مہتمن گزران کے اپنے اپنے دنگل پر بیٹھے جام شراب ناب گردش مین آیا جسوقت کسل دفع ہوا دربار برخاست ہوا اپنے اپنے خوابگاہ مین جاکر آرام فرمایا جسوقت تیرگی شب یلدا برطرف ہوئی اور سپیدۂ سحری نمودار ہوا طیور خوش الحان آشیانون سے نکلے چرند و غیرہ چرا ہوئے درندے براے شکار روانہ ہوئے سونے والون نے بیدار ہوکر اپنے مذہب کے موافق عبادت رب پاکذات کی شروع کی صاحبقران اعظم نے بیدار ہوکر وضو کیا نماز پڑھی وظیفہ ختم ہوتے ہی آفتاب تابان افق مشرق سے نمودار ہوا اور دھوپ اونچے اونچے درختون اور پہاڑون پر سے ہوکر نیچے اُترنے لگی صاحبقران داخل بارگاہ ہوئے سب سردار آآکر کسلیم بجالاکر اپنے اپنے منصب کے موافق بیٹھے صاحبقران اعظم نے دبیر کو حکم دیا کہ ایک نامہ ہماری جانب سے نیرنگ شاہ کو لکھو اگرچہ کہ اسکو خبر ضرور پہونچگئی ہوگی تاہم ہمین خود بھی مطلع کرنا ضرور چاہیے دبیر نے موافق مرضی مضمون نامہ درست کرکے نامہ تیار کیا صاحبقران اعظم نے نامہ اپنے ہاتھ مین لیا اور آواز دی کہ ہے کوئی ایسا جو جواب باصواب اس نامہ کا لائے ہنوز سخن در دہان تھا کہ ثانی لندھور یعنے فرہاد خان یکفرلی اپنے دنگل پر سوکت سے کود پڑے اور عرض کی کہ جواب اس نامہ کا یہ جان نثار لائے گا صاحبقران اعظم انگشت بہ دندان ہوئے اور فرمایا کہ ہائین بھائی فرہاد خان یہ تم نے کیا غضب کیا میری مراد یہ نہ تھی کہ تم جاؤ اور جواب نامہ کا لاؤ اسلیے کہ تم چراغ ہندوستان دارا سے ہند جانشین لندھور ہو تمھارے باعث سے سواد ہند مین روشنی ہے مین تم کو چچا لندھور کے مقام پر سمجھتا ہون مجھے گوارا نہین کہ تم جاؤ فرہاد خان یکفرلی نے عرض کی کہ خداوند نعمت جسطرح والد ماجد نے آپ کے پدر بزرگوار کی اطاعت کی مجھ سے کہان ہوسکتی ہے لیکن جو کچھ ہوسکے اسمین کیون کمی ہو اور بقا سوا ذات پروردگار عالم کے کسی کو نہین ہے مین اگر آج اپنی جان کو اپنے مالک سے عزیز کرون تو کسدن کی زندگی کے واسطے ہر طرح مرنا ضرور ہے اس جہان فانی مین نہ کوئی رہا ہے نہ ہمیشہ رہے گا شعر ذات معبود جاودانی ہے + باقی جو کچھ ہے سب رہ فانی ہے + دیگر رہے گی غنچہ مین رنگت نہ گل مین بو باقی + یہ سب مٹین گے تجھی پر رہے گا تو باقی + خوشا نصیب میرے جو آج مین بھی حق نمک سے ادا ہو جاؤن جسطرح والد ماجد نے حق جان نثاری ادا کیا شعر رستم زابلی مین یہ نہ بہرام رہ گیا + مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا + یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے صاحبقران اعظم نے جام دیا اور تلوار سپر بندھاکر نامہ دیا اور فرمایا کہ حافظ حقیقی کے حوالے کیا جاؤ اور جس شوکت و شان سے تمھارے باپ زمرد شاہ باختری سے جواب لائے اسیطرح تمھین بھی نصیب ہو یہ فرماکر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور یہ شعر زبان پر جاری کیا شعر سپردم بہ تو مایۂ خویش را + تو دانی حساب کم و بیش را + فرہاد خان یکفرلی نے ادب کے ساتھ نامہ لے کر سر سے باندھا اور خدا حافظ و ناصر کہکر چلے تھے کہ آنسو ضبط سے باہر ہوگئے صاحبقران اعظم سے عرض کی کہ اگر خلاف مزاج نہ ہو تو مین بھی اپنے بھائی کے ہمراہ رکاب جاؤن ساتھ ہی

فرستنگ بن لندھور بھی اپنے مقام سے اٹھا اور صاحبقران اعظم سے اجازت لی صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ مین مانع نہین بلکہ بہتر ہی کہ تم فرہاد خان کے حفظ جان کے واسطے ساتھ جاؤ لیکن فرہاد خان یکسر نے جو بھائی اور بھتیجے کو اپنے ساتھ آتے دیکھا منع کیا کہ تمھاری کیا ضرورت ہی لیکن ارشمون پر نیاز نے نہ مانا اور عرض کیا کہ جب سے والد ماجد نے انتقال فرمایا ہم آپ کو انھین کی جگہ سمجھتے ہین ایسا نکدل ہمارا گوارا کرے کہ آپ کو تنہا جانے دین ان خادمون کا ہمراہ ہونا ضرور ہی ہر چند فرہاد خان نے منع کیا نہ مانا اور یہ دونون دلیر بھی اُس شیر کے ہمراہ چلے فرہاد خان نے بارگاہ سے نکلکر دس ہزار دیو اپنے ہمراہ لیے اور جانب نیرنگ حصار روانہ ہوئے وہان نیرنگ شاہ تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور لوگ جمع تھے صلاح و مشورے ہو رہے تھے کہ کیا کرنا چاہیے نامے برائے ملک سرکشان قاف کو لکھ کر روانہ کیے جا رہے تھے کہ ہرکارون سے آمد فرہاد خان کی خبر پہونچی نیرنگ شاہ نے کہا کہ وہ ادھر کس غرض سے آتا ہی معلوم ہوا کہ نامہ دار ہی نیرنگ شاہ نے کہا کہ کسی کو برائے قتل آدمزاد بھیجنا چاہیے نعیم جنی نے دست بستہ عرض کی کہ خداوندا ایسا نہ کیجیے گا کہ یہ باعث بدنامی ہی مثل مشہور ہی کہ ایلچی را زدن نیست یہ مشہور قدیم ہی جب دو بادشاہون مین نامہ و پیام ہوتا ہی تو کوئی واسطہ ضرور ہوتا ہی اگر ایلچی کے ساتھ بے اعتدالی کیجائے تو رسم نامہ و پیام اٹھ جائے اور کوئی شخص کاہے کو اسپر مامور ہو اور ایک دوسرے سے کسی قسم کی گفتگو نہ کر سکے مبادا کل آپ کو کسی نامہ کی ضرورت ہوئے حالانکہ وہ لوگ کبھی ایسا نہ کرینگے وہ لوگ تو اعادہ رسم کے نہایت پابند ہین گذشتہ زمانے مین صاحبقران والا شان تہمتن سہیال بن شہرخ اور سمندرون ہزار دست اور دیو عفریت کے پاس خود اپنا نامہ لے کر گئے تھے جو کچھ اُن لوگونکو منظور تھا جواب نامہ تحریر کر دیا تھا اور امیر نے کسی سے تعرض نہین کیا نیرنگ شاہ نے کہا اُن لوگون کے واقعات سُنکر مجکو یقین ہی کہ وہ یہان آکر سرکشی شروع کرے گا اور دیوون پر بدعت کرے گا نعیم جنی نے عرض کی کہ جو آپنا برتاؤ ہی آپ اُسکی عزت کیجیے گا اور جواب معقول دیجیے گا تو وہ نہایت خلق سے پیش آئیگا اور اگر خود ہی ایذا رسانی کا قصد کیجیے گا تو وہ کیون رعایت کرنے لگا لیکن دیو ارزق ظلمانی کہ نہایت فطرتی اور ثانی ابلیس ہی اسنے نیرنگ شاہ سے کہا کہ ای بادشاہ مین تجکو ایک صلاح نیک بتاتا ہون کہ تو بدنامی سے بھی بچ جائے اور کام بھی ہو جائے وہ یہ ہی کہ دیو ہارون سودائی جو ایک مدت سے مقید ہی کہ بہ سبب دیوانگی کے وہ دیوان نیرنگ حصار کو اذیت پہونچاتا تھا سنتے ہین کہ اُسمین قوت چالیس دیوان زبردست کی ہی لہذا آپ اُسکو اسی شرط پر رہا کر دیجیے کہ وہ اور کسی دیو کو آزار نہ پہونچائے اور دروازہ بارگاہ پر نگہبان بنکر بیٹھے اُس سے کہدیا جائے کہ جسوقت تو کسی آدمزاد کو اسطرف آتے دیکھنا تو کھا لینا وہ بھی بخوشی منظور کریگا کہ اُسکو بقدر نفیس و چرب ملے گا اور آپ پر حرف نہ آسکے گا کہ مین کیا کرون وہ ایک دیوانہ تھا اُسے امتیاز نیک و بد کہان چونکہ انسان خوراک ہی دیوون کی اُسنے کھا لیا نیرنگ شاہ کو یہ صلاح دیو ارزق ظلمانی کی پسند آئی اور کہا کہ تم ہی جا کر یہ باتین اُس دیو سودائی کو سمجھا کر رہا کر دو

اور دروازۂ ایوان پر بٹھا دیا یہ سُنکر نعیم جنی نہایت پریشان ہوا اور بڑی شیدہ طور پر ایک نامہ
ان حالات کا لکھکر اپنے دیو کے ہاتھ فرہاد خان یکظربی کے پاس روانہ کر دیا کہ آپ
اسطرف کا قصد نہ فرمائین کیونکہ یہان اسطرح کا انتظام ہوا ہی ہین دوستانہ سمجھائے دیتا ہون
آیندہ آپ کو اختیار ہی یہ دیو تو اسطرف چلتا ہی لیکن اول حال ارزق ظلماتی کا سنیے کہ بادشاہ
سے حکم لے کر دروازۂ زندان پر آیا اور قفل کھولکر دیو ہامون سودائی کو کچھ میوے وغیرہ کھلا
پلا کر کہا کہ اگر تم ہمارا کہنا مانو تو ہم تمھین رہا کر دین ہامون سودائی نے کہا جو کہو سو
مین دونگا دیو ارزق ظلماتی نے کہا کہ اگر تم میرے کہنے پر چلوگے تو تمھارا بھی اسمین
نفع ہی کہ غذاے لطیف و نادر ملیگی دیو ہامون سودائی نے کہا کہ بیان کرو دیو ارزق
نے کہا کہ ایک آدمزاد نیرنگ شاہ کی بارگاہ مین آنے والا ہی جسوقت وہ دروازۂ بارگاہ
سے گذرنا چاہے تو تم اُسکو کھا لینا ہم تمھین دربان بنا کر بٹھائے دیتے ہین یہ سُنکر دیو ہامون
سودائی نہایت خوش ہوا اور کہا کہ مجکو لے چلو دیو ارزق ظلماتی نے اسکو رہا کیا
دیو ہامون سودائی زندان سے نکلتے ہی نہایت خوش ہوا اور کہا کہ وہ آدمزاد کہان ہی مجھے
پتہ بتاؤ مین وہین جاکر اُسے کھالون جہان سے وہ آئے گا ارزق ظلماتی نے کہا کہ جلدی
نہ کرو دیو ہامون راضی ہوا اور دیو ظلماتی اُسکو لیے ہوئے دروازۂ ایوان شاہی پر
آیا دربان تو اسکے خوف سے بھاگ گئے ارزق ظلماتی نے اُسکو عہدہ پاسبانی کا سپرد
کیا اور آپ بادشاہ کی خدمت مین آیا اور دست بستہ عرض کی کہ مین نے انتظام کر دیا اور
دیو ہامون کو دروازہ پر بٹھا آیا ہون اور مجھے راستے مین خبر ملی ہی کہ نامہ دار وہان سے چل چکا ہی
یقین ہی کہ بہت جلد یہانتک پہونچے گا نیرنگ شاہ نے کہا بہتر ہی اب حال
فرہاد خان یکظربی کا سنیے کہ یہ عجب شان و شوکت سے چلے آتے ہین کہ فیل مست
پر سوار ہین ایک طرف ارشبون پرنیزا دار دوسری جانب فرسنگ بن الند صور ثانی
مرکبون پر سوار پشت پر بارہ ہزار دیوان زبردست کی فوج آگے آگے تبردار جھاڑی
جھنڈی درخت جو ملتا ہی اُسے کاٹ ڈالتے ہین ہیلدار پستی و بلندی زمین کو ہموار کرتے
جاتے ہین مشکے آب پاشی کرکے گرد کو بٹھاتے جاتے ہین اس شان و تجمل کے ساتھ سواری
فرہاد یکظربی کی چلی آتی ہی کہ ایک مرتبہ پہلو کیجانب سے ایک دیو پیدا ہوا اور پکارا کہ
عرضے دارم فرہاد خان یکظربی نے فیل کو ٹھہرا لیا اور کہا کہ کیا کہتا ہی دیو نے ایک نامہ
ہاتھ مین دیا کہ اسکے پڑھنے کے بعد آگے قدم بڑھائیے گا فرمایا تو کیا میرا اتالیق ہی اُسنے عرض
کی کہ مضمون نامہ کا اسی کے متعلق تھا اسی سے عرض کیا آیندہ آپکو اختیار ہی میری کیا
مجال ہی جو آپ کو روک سکون فرہاد خان نے لفافہ چاک کرکے نامہ پڑھا لکھا ہوا تھا کہ
عریضہ منجانب نعیم جنی بطرف نامہ دار صاحبقران اعظم بعد اداے آداب و تسلیمات کے
گذارش یہ ہی کہ آپ کی تشریف آوری سے بادشاہ دیوان کو خوف پیدا ہوا اور اُسنے
وہ انتظام کیا ہی کہ آپ کا پہونچنا بادشاہ تک دشوار ہی ایک دیو سودائی کہ نہایت

زبردست ہی اُسے دروازہ بارگاہ پر بٹھا دیا ہی کہ جب نامہ بر اسطرف سے گذرے تو اُسے لکھا
لیذا الہذا مین خیر خواہانہ طور سے عرض کرتا ہون کہ آپ خود تشریف لائیے نامہ کسی دوسرے
طریقہ سے بادشاہ تک بھجوا دیجیے اسلیے کہ وہ دیو ایسا نہین ہی جس سے کوئی عہدہ برآ ہو سکے
اُسنے تمام دیوان نیرنگ قاف کو ایذا پہونچا رکھی تھی آخرکار بڑی مشکل سے اُسکو گرفتار
کرکے قید کر دیا تھا آج صرف اس غرض سے اور اس شرط پر رہا کیا گیا ہی کہ آپ کو ایذا پہونچائے
بس یہ مضمون تھا اُس نامہ کا پڑھا نامہ تو چاک کرکے پھینکدیا اور اُس دیو سے کہا کہ جاکر کہدینا
اپنے مالک سے کہ تو ابھی مجھے نہین جانتا کہ مین کون ہون اب دیکھ لینا تماشا یہ فرماکر
فیل کو آگے بڑھا دیا ارشیمون پریزاد و فرسنگ بن لنڈھور ثانی نے سبب پوچھا
فرہاد خان یکصرفی نے مضمون نامہ کا زبانی سنایا فرسنگ بن لنڈھور و ارشیمون پریزاد
ہنسنے لگے اور کہا کہ اُسنے اپنی سی دوستی ختم کر دی وہ ابھی حضور کے زور و طاقت سے آگاہ
نہین ہی ورنہ کبھی ایسا نہ لکھتا الغرض فرہاد خان قریب بارگاہ نیرنگ شاہ پہونچے
ارشیمون پریزاد و فرسنگ بن لنڈھور نے عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو ہم جاکر جواب نامہ
کا دے آئین اور پہلے اس دیو سے ہم ہی مقابلہ کر لین بعد ہمارے حضور کو اختیار ہی
فرہاد خان نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ برادر خرد اور فرزند پیر اور تو اپنی جان پر کھیلے اور
مین بیٹھا تماشا دیکھون یہ ہرگز نہین ہو سکتا تم تماشہ میری لڑائی کا دیکھو مین ابھی اسکا دیوانہ پن
بتائے دیتا ہون یہ فرماکر فیل سے کود پڑے اور جانب دروازہ بارگاہ چلے جیسے ہی قریب
پہونچے دیو ہامون دیوانہ تو تاک ہی مین بیٹھا ہوا تھا بس ہاتھ کرکے جھپٹا اور چاہا کہ لقمہ
کر جاؤن بس جیسے ہی منھ اسکا قریب پہونچی فرہاد خان نے تھپڑ مارا کہ منھ اسکا پھر گیا دیو پلٹا
اور پکارا کہ او نسل بنی آدم تو بڑا سرکش ہی اور تقریر سخت معلوم ہوتا ہی مگر مین کب چھوڑتا ہون
تجھکو اسلیے کہ ایک مدت سے تیرے گوشت کا مشتاق ہون اگر حملہ کرنا میرا تجھے ناگوار ہوا
ہے مین منھ کھولتا ہون تو میرے منھ مین کود پڑ کہ تجھے یون ہی نگل جاؤن دانت بھی نہ لگاؤن یہ
کہکر دہن اپنا مانند غار کے کھولدیا فرہاد خان نے دستہ چوب اسکے دانتون پر مارا کہ بتیسی
حلق مین جا رہی منھ سے خون جاری ہوا جو دیو ہامون سودائی کا نشہ ہرن ہو گیا اور
سودا جاتا رہا اور فرہاد خان یکصرفی پر پھر منھ مارا فرہاد خان نے خالی دیا کہ دیو جھونک
مین اوندھے منھ سامنے آ رہا بس فرہاد خان نے شاخین اسکی پکڑ کر کن دے کر پاؤن کا سہارا
دیا کہ دیو چت ہو کر سامنے آ رہا فرہاد خان نے شاخین مروڑنا شروع کین اور دیو کو دبا کر
بیٹھ گئے دو بل دے کر جو ہتکا مارا دھڑ پر سے سر اسکا الگ جا پھینکا دیا لاش پھڑکنے لگی خون
کے پرنالے جاری ہو گئے دیو اسقدر پھڑکا اور خون اُڑا کہ فرہاد خان سر سے پاؤن تک
غرق خون ہو گئے دیو پھڑک پھڑا کر تمام ہو گیا یہ دیکھکر ارشیمون پریزاد و فرسنگ بن لنڈھور
نے شاخون کی بوچھار کیے اور ارشیمون نے کہا کہ والد ماجد کی جنگ کا سلسلہ آ گیا انھون نے
بھی بارگاہ زمرد شاہ باختری مین ایسے ہی دلیرگری کی تھی رہان دیو نیرنگ کو جو یہ

حال معلوم ہوا کہ ایلچی نے اُس دیو سودائی کو بغیر کسی حربہ کے مار ڈالا جیسے کتے کو مار ڈالتے ہین یہ
لشکر دیو نیر نگ ٹھہرا گیا اور حکم دے دیا کہ اب اُسے کوئی نہ روکے ورنہ جو کوئی روکے گا اُسکی
بھی یہی حالت ہوگی اور جلدی سے ایک دنگل فرہاد خان کے واسطے بچھوا دیا اُدھر
فرہاد خان نے بھائی اور بھتیجے کو وہین چھوڑا اور آپ تن تنہا خون مین ڈوبے ہوئے داخل
بارگاہ ہوئے اور بطریق خدا پرستان سلام کیا نعیم جنی نے اشارہ سے جواب سلام دیا اور کوئی
دیو کچھ نہ بولا فرہاد خان نے دنگل جو خالی دیکھا دنگل پر بیٹھ گئے اور پکارے کہ منعم نامدار
دیو نیر نگ نے کہا کہ لاؤ نامہ فرہاد خان یکفرنی نے کہا کہ پہلے شرائط نامہ ادا کرو اور
جسطور سے نامہ دیا جاتا ہے اُسطرح تو تو نامہ ملے گا دیو نیر نگ نے کہا کہ وہ شرائط کیا ہین
فرہاد خان نے بیان کیا کہ پانچ کشتیان جواہر کی نامہ پر سے نثار کرو اور دو کشتیان نامہ دار
پر سے اور پانچ قدم نامہ کا استقبال کرو اور دو قدم میرا تو نامہ ملے گا دیو نیر نگ کو تامل
ہوا تھا کہ نعیم جنی نے کہا اسمین کیا حرج ہے اسلیے کہ یہ تو ایک دستور ہے دستور ادا کرنے مین
کوئی توہین نہین ہے دیو نیر نگ نے کشتیان جواہر کی منگوائین اور خود تخت پر سے اُٹھ کر
سات قدم آگے بڑھکر نامہ طلب کیا فرہاد خان نے نامہ دیو نیر نگ کے ہاتھ مین دیا
نیر نگ شاہ نے کشتیان جواہر کی نامہ پر سے نثار کین خادمون نے جواہر لوٹ لیا
فرہاد خان یکفرنی کو خواجہ یاد آگئے کہ اگر وہ موجود ہوتے تو کوئی اسمین سے ایک حبہ
بھی لیجا سکتا تھا غرضکہ بعد ادائے آداب نامہ دیو نیر نگ نے نامہ پڑھا بعد حمد خدا و نعت
محمد مصطفےٰ لکھا تھا کہ اے نیر نگ شاہ ہمارا یہ شیوہ نہین کہ تا وقتیکہ ہمین کوئی آزار نہ پہونچائے
ہم اُسے آزار پہونچائین تو نے دیو سرباتی کو بھیجکر قلعہ بلوریہ پر قبضہ کر لیا اور شدید جنی کے
بھائی پر آگیا دیکھا تو نے کہ شدید کا کیا انجام ہوا اب بہتر یہ ہے کہ دین ابلیس پرستی کو
ترک کرو اور مذہب خدا پرستی اختیار کر اپنے افعال سے توبہ کر شیوۂ ایذا رسانی چھوڑ دے
اور حاضر حضور ہو کر اپنے گناہون کا عذر کر اور اگر یہ نہین منظور ہے تو آمادۂ جنگ ہو جا کہ
اب مین بغیر تجکو سزائے معقول دیے ہوئے واپس نہ جاؤنگا نیر نگ شاہ یہ مضمون پڑھکر
نہایت غصہ مین آیا اور کہا کہ اُس آدمزاد نے دیو کی کچھ حقیقت ہی نہین سمجھی اور جانتا ہے
کہ دیوان نیر نگ قاف سب ایسے ہی ہین جیسا دیو سرباتی یا دیو ہامون سودائی تھا
ابھی بڑے بڑے سرکش یہان موجود ہین کہ جنکے نام سے قاف تھراتا ہے بس قلم دوات طلب
کیا اور پشت نامہ پر اپنے ہاتھ سے لفظ جنگ تحریر کر کے فرہاد خان یکفرنی کے سپرد کیا
فرہاد خان جواب نامہ لے کر وہان سے پھرے باہر آکر اپنے شیلون پر سوار ہو فرسنگ بن لندھور
کو ساتھ لیا اور باشوکت و شان جواب لے کر بخدمت صاحبقران اعظم روانہ ہوئے
جسوقت خبر صاحبقران اعظم کو ہوئی کہ اب فرہاد خان آتے ہین دیو یمتن گرزن
کو برائے استقبال روانہ کیا اسلیے کہ یہ سالار فوج ہے اور اس سے زبردست کوئی دیو اس
لشکر مین نہین ہے جسوقت سے فرہاد خان گئے تھے ہر کاروں کی ڈاک بیٹھی ہوئی تھی اور

ہر وقت کی خبر برابر مل رہی تھی یہانتک کہ جواب نامہ حاصل کرکے پلٹنے کی خبر بھی پہونچ چکی تھی صاحبقران اعظم نہایت خوش تھے کہ فرہاد یکفرلی نے بڑی جرأت و بہادری سے آداب نامہ داری بیونیرنگ سے پورے کرائے دیان دیو تہمکن نے قریب پہونچکر فرہاد خان کو مبارکباد دی اور بغلگیر ہوا اور فرہاد خان کو لے کر داخل بارگاہ صاحبقران اعظم ہوا صاحبقران بھی فرہاد خان سے بغلگیر ہوئے اور فرہاد خان کو تخلع کیا فرہاد خان اپنے دنگل شوکت پر متمکن ہوئے اور صاحبقران اعظم نے حالات بارگاہ دیو نیرنگ کے دریافت فرمائے کہ کس کس شان شوکت کے دیو ہین فرہاد خان یکفرلی نے عرض کی کہ اصل یہ ہے کہ اقبال حضور کی یاوری سے ہین نے اس نامہ داری کو اس دبدبہ سے انجام دیا ورنہ کیا حقیقت مجھ شہت استخوان کی تھی اسلیے کہ ایک تو ہین انسان اور تنہا وہان مجمع دیوان اور ایک ایک دیو اتنے بڑے قد و قامت کا ہے کہ یہ معلوم ہوتا تھا دربار نیرنگ شاہ نہین ہے بلکہ کوہستان ہے چھوٹی چھوٹی سیکڑون پہاڑیان زمین پر نصب ہین ہر ایک دیو گنبد بلند کیطرح معلوم ہوتا تھا اور جو دیو کھڑے تھے وہ مانند مینار بلند کے تھے جنمین چار پانچ دیو نہایت زبردست ہین کہ انسے ہر وقت مقابلہ معلوم ہوگا مگر اقبال و ہیبت حضور کی وجہ سے کسی کی اتنی مجال نہ تھی کہ مجھ سے آنکھ ملا سکتا سب کے سب گردنین ڈالے بیٹھے رہے اور بادشاہ نے انکے میری تعظیم کی نامہ کی اچھی طرح تکریم کی لیکن جواب جنگ لکھا ہے صاحبقران نے نامہ لے کر پڑھا فرمایا کچھ پروا نہین خدا سے ما بزرگ ست و یان نیرنگ شاہ نے بعد واپس آنے فرہاد خان کے اپنے دیوون سے صلاح لی اور دریافت کیا کہ تم ان آدمزادون سے لڑوگے انھون نے بیان کیا کہ ہم ضرور لڑینگے اسلیے کہ ایک تو فرض ہے ہمارا کہ جب وقت پڑے تو بادشاہ پر جان نثار کرین جب تک ہمارے دم مین دم ہے سلطنت پر زوال نہ آنے پائے گا بعد ہمارے آپ کو اختیار ہے جو مناسب وقت ہو وہ کیجیے گا اور علاوہ اسکے پھر آدمزاد آدمزاد ہین اور دیو نژاد دیو نژاد ہین کیا حقیقت ہمارنکی کہ دیوان قاف سے مقابلہ کر سکین آپ دیو ہامون کے مارے جانے سے اسقدر بددل نہ ہون وہ ایک دیوانہ تھا اسپر جہت لوگ اسپر رعایت کرتے تھے ابھی جہت سے دیو حضور کے نمک خوار ایسے ایسے ہین جو دیو ہامون ایسے دو دو کو ٹکرا ٹکرا کر مار ڈالین آپ طبل جنگ بجوائیے کل تماشا ہماری جنگ کا دیکھیے گا دیو نیرنگ کو ان دیوون کے بیان سے تسکین نہ ہوئی اور اسنے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اسیوقت نقارہ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی یہان شام کا وقت تھا دربار صاحبقران اعظم کا آراستہ تھا کہ یکایک آواز طبل جنگ کان مین آئی اور ہرکارون نے بھی آکر اطلاع دی کہ لشکر غنیم مین کوس حربی بجا ہے صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی بجے طبل جنگی اسیوقت یہان بھی نقارخانہ نوازش ہین آیا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی دیوانے اپنے اپنے حربون کو دیکھنے لگے اور صیقل کرنے لگے صاحبقران خوابگاہ مین تشریف لے گئے آرام فرمایا صبح

سردار اپنے اپنے خیمہ مین جاکر سو رہے سے سو رہے کہ کل میدان جنگ مین جانا ہے پہر ان
طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی مھبونکے ہوائے سرد
کے چلنے لگے طائران قات آشیانون سے نکل نکل کر شاخ درخت پر بیٹھے اور مصروف نغمہ
سرائی ہوئے مشرکفارین یاخداوندا بلیس کی صدا بلند تھی اہل اسلام نعرۂ اللہ باقی من کل
فانی بلند کرکے فریضۂ سحری کو ادا کر رہے تھے جسوقت دونون گروہ اپنے اپنے طریقۂ عبادت
سے فارغ ہوئے آلات ترب وضرب مثل میل فولادی چادر چقماق چوب چماق دار شمشاد
اژدہ پشت نہنگ ترسول پرسول گرز گاؤ سر وغیرہ سے آراستہ و پیراستہ ہوکر عازم میدان
جنگ ہوئے اسطرف دیو نیرنگ اٹھارہ لاکھ دیوون سے قلعۂ نیرنگ حصار سے
باہر آیا اور صفین آراستہ کین دیوان سرکش جوانسران فوج دیوان تھے اپنے اپنے مرتبہ
کے موافق صفون سے نکل نکل اور آگے بڑھ بڑھ بہ مرتبہ سرداری دس دس بیس بیس
قدم بڑھکر قائم ہوئے وسط لشکر مین تخت دیو نیرنگ کا قائم ہوا چار دیوان قوی ہیکل
اسکے تخت کو اٹھائے ہوئے تھے مگر لنگر سے اسکے دبے جاتے تھے شاخون پر اس کی
دیو تیرنج کے چوڑے چڑے ہوئے تھے جسطرح دندان فیل پر ہوتے ہین اور دیو عجب عجب طرح کے
باجے بجاتے ہوئے ہوحق مچاتے ہوئے میدانمین قائم ہوئے اور اسطرف لشکر صاحبقران اعظم
صف بست ہوا آگے سب کے بمرتبہ صاحبقرانی قاف صاحبقران اعظم مرکب پر سوار
آکر قائم ہوئے اور بعد انکے داہنی جانب فرہاد خان یکضربی ارسلبون پریزاد فرسنگ
بن لنبدھور استادہ ہوئے بائین جانب تہمتن گرزن بابیس سومن کا گرز باندھے مانند
فیل مست کے کھڑا جھوم رہا تھا جسوقت میمنہ میسرہ قلب جناح ساقہ وکمین گاہ اگلا
ہراول پچھلا چندا ول ساتون صفین آراستہ ہوچکین تو دونون جانب سے تبردار نکلے
کھانڈی جھنڈی کاٹ کر پھینکدی بیلداردن نے پستی وبلندی زمین کو ہموار کیا بجاے
ستون کے دیو فیل بن بنکر سونڈ مین پانی بھر بھر کر لائے اور چھڑک چھڑک کر گرد کو بٹھایا
نقیبون نے نقابت کرکے کڑکیتون نے کڑکا کہکر دل جوانون کے بڑھائے کہ خون شجاعت
رگون مین جوش مارنے لگا بس ثمرات خوک پیشانی کہ ایک دیو قوی الجثہ وبلند
قامت ہے لشکر نیرنگ شاہ سے نکلا اور سامنے تخت نیرنگ شاہ کے آکر اجازت
میدان مانگی نیرنگ شاہ نے دست مرحمت پشت پر رکھا اور کہا جا خداوندا بلیس
تیرا نگہبان ہے دیو ثمرات سلام کرکے میدان جنگ مین آیا یہ معلوم ہوا کہ ایک مینار
بلند قائم ہوگیا غرض دیو ثمرات خوک پیشانی نے آتے ہی نعرہ مارا کہ آ مرزاد و مجکو
دیو بامون سودائی دیکھنا میرا دماغ بہت درست ہے وہ بیچارہ طریق جنگ سے آگاہ
نہ تھا اور مین حوصلے جانگداز رکھتا ہون بس جسکو تمنائے مرگ وآرزوے قضا ہو وہ
آئے میرے مقابلے کو بس یہ سنتے ہی ارشیون پریزاد نے مرکب اپنا آگے بڑھایا
اور سامنے صاحبقران اعظم کے آکر اجازت میدان مانگی صاحبقران اعظم نے فرمایا

کہ ایرار شبیون یہ دیو نہایت قوی وزبردست معلوم ہوتا ہی تمنے کیون اسقدر جلدی کی
ارشبیون نے عرض کی کہ حضور کا نمک خوار بھی ایسا کمزور نہین ہی کہ اس دیو سے دب جائے
اب اگر مین پلٹ جاؤنگا تو بہادران آفاق مجھ پر ہنسین گے اور کہینگے کہ واہ رے ہندلنہ بھور
بن سعدان کروسے شخص کا بیٹا اور مقابلہ کو نکلکر میدان سے پھر گیا بس آبرو جانے
سے جان جانا بہتر ہی یہی ناکہ مین اسکے ہاتھ سے مارا جاؤنگا جب بھی بہتر ہی کہ ایک تو
حق نمک سے ادا ہوجاؤنگا دوسرے مرتبۂ شہادت ہاتھ آئے گا صاحبقران نے مجبور
ہوکر اجازت دی اور گلے سے لگاکر رخصت کیا اور فرمایا کہ خداوند کریم تمھارا حافظ ونگہبان
ہی ارشبیون نے سلام رخصت کیا اور سامنے تمرات خوک پیشانی کے آکر آواز دی
کہ او ملعون تجکو دعوی ہی کہ مین دیو ہامون سے زبردست ہون اور مجکو یہ دعوی ہی
کہ مین کوتوال دیو ہامون سے کمزور ہون مگر تیرے واسطے ملک الموت ہون لا ضرب
بہادری کی دیو تمرات پکارا کہ او آدمزاد واقع مین تو نہایت قوی دل ہی کہ اس قد
قامت پر میرے مقابلہ کو آیا ہی لیکن افسوس کہ اپنے پاؤن سے تو وہان گور کا لقمہ ہوتا
ہی بس تو چلے وار کر اور حوصلہ اپنا نکال لے ورنہ دل کی دل مین رہجائیگی ارشبیون پریزاد
نے کہا کہ بس زیادہ گوئی سے کچھ فائدہ نہین ہی ہم اہل اسلام سے ہین سبقت کرنا ہمارا
دستور نہین ہی تو اپنا وار کر اگر پروردگار عالم تیری ضرب سے بچائے گا تو دیکھا
جائے گا یہ سنکر دیو تمرات خوک پیشانی نے کہا کہ تو نہ مانے گا معلوم ہوگیا کہ قضا
تیری برابر پہونچ گئی ہی بے اسے کہ یہ تمایجھے ملک الموت ہی یہ کہکر خبردار کہکر
وار شمشاد کا وار کیا ارشبیون پریزاد نے آتی ہوئی وار خیال مین کرکے باگ کو
گھوڑے کی اشارہ کیا مرکب چمک کر زیر بغل آیا ارشبیون نے ہاتھ تیغۂ آبدار کا مارا
کہ ہاتھ مع وار شانے سے قلم ہوا یہ معلوم ہوا کہ ایک درخت بلند کا ڈالا پھٹ پڑا
اور پرنالہ خون کا زخم سے جاری ہوا کہ تمام کپڑے ارشبیون کے سرخ ہوگئے اور دیو تمرات
بھاگا ارشبیون نے آواز دی کہ او ملعون کہان جاتا ہی کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر
گھوڑا ڈالدیا چالیس قدم کے فاصلہ تک دیو بھاگا ہوا چلا گیا ایک مقام پر ٹھوکر کھاکر
لڑکھڑایا اور چاہا تھا کہ سنبھل کر پھر بھاگون کہ ارشبیون پریزاد مثل بلائے ناگہانی
اور قضائے آسمانی سر پر آپہونچا اور وہی تیغہ خون آلود کمر پر مارا کہ دو ٹکڑے ہوگئے
لاش جو اسکی گری زمین ہل گئی ارشبیون نے نعرۂ اللہ اکبر بلند کیا فوج اسلام سے
آواز احسنت ومرحبا بلند ہوئی اور فوج کفار مین شور نالہ وفریاد بلند ہوا دیو روتے
پیٹتے لاش تمرات خوک پیشانی کی اٹھاکے گئے اور فرہاد خان یکفرلی اپنے
بھائی کو میدان جنگ سے پھیرلے گئے گلے سے لگایا فرسنگ بن بلند بھور نے
ہاتھ چومے بعد اسکے دیو قہربان ستارہ پیشانی لشکر کفار سے نکلا اور نیرنگ شاہ
سے اجازت لے کر میدان جنگ مین آیا یہ دیو عجب طرح کا ہی کہ تمام جسم وسر واسکا

سیاہ ہے شاخین کہوہ اور ماتھے پر برابر سکہ زر کے ایک داغ سفید ہے اسیوجہ سے اسکو ستارہ پیشانی کہتے ہین یہ ملعون اس دیو سے بھی زبردست تر بال اسکے جسم پر بڑے بڑے ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ تو فرس سے بڑا سنے آتے ہی تو یہ دی کہ کون میرے مقابلہ کو نکلے گا کسکی اجل دامنگیر ہے بس یہ سننا تھا کہ فرسنگ بن لنڈھور نے مرکب اپنا نکالا اور سامنے صاحبقران اعظم کے آکر اجازت مانگی فرمایا کہ تم ابھی کمسن ہو اور یہ دیو نہایت زبردست ہے فرسنگ نے عرض کی کہ غلام آپ کے ایسے ہزین ہین جو کسی سے ڈر جائین آپ اطمینان رکھین انشاءاللہ آپ کے اقبال سے ابھی اس ملعون کا سر لاتا ہون فرمایا خداوند خالق تمھارے ارادہ پر تم کو کامیاب کرے فرسنگ سلام کرکے میدان مین آیا دیو قہرمان نے جو فرسنگ کو اپنے مقابلہ پر آتے دیکھا پکارا کہ ارے تو نے ایسا مجھے سمجھ لیا کہ تو میرے مقابلہ کو آتا ہے جا پلٹ جا کیون اجل تیری دامنگیر ہے فرسنگ نے آواز دی کہ او ملعون یہ تیرا غرور تجکو پست کرے گا مجھے بچہ نہ سمجھ یہ کہتا ہوا قریب پہونچا قہرمان نے کہا کہ تو نہ جائے گا فرسنگ نے کہا تیرا سر لے کر جاؤنگا بس یہ سنتے ہی دیو کو نہایت غیظ آیا اور پکارا کہ لے سنبھل یہ نہ کہنا کہ ہوشیار نہ کیا تھا یہ کہکر چادر چقماق کا وار کیا فرسنگ بن لنڈھور نے وار اسکا خالی دیا بس جیسے ہی دیو اپنے لنگر مین جھکتا ہے فرسنگ نے کمر پر ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا کہ اسکے دو ٹکڑے ہو گئے اور یہ دیو اپنے لنگر مین ایسا جھکا کہ پھر نہ اٹھ سکا فوج اسلام سے نعرہ تحسین و آفرین کے بلند ہوئے اور لشکر کفار مین غریو ماتم ہوا دیو لشکر کفار کے لاش اسکی بھی اٹھائے گئے اور فرسنگ کو صاحبقران اعظم نے بلا لیا اور مرحبا کی ارشبون و فرہاد خان نے دست شفقت پشت پر پھیرا غرض جسوقت لاش دیو قہرمان کی میدان سے اٹھ گئی تو دیو نیرنگ نے اپنے لشکر کیجانب دیکھ کر آواز دی کہ ارے تم سب کے سب واقعہ دیکھنے ہی کے ہین کہ تم سے ایک آدمزاد نہین قتل ہو سکتا بس یہ سنتے ہی دیو ہوشنگ زور آزما صف سے نکلا اور نیرنگ شاہ کے سامنے آکر کہا کہ مجکو اجازت ہو مین ابھی ان سب آدمزادون کا کام تمام کیے دیتا ہون نیرنگ شاہ نے کہا کہ جا خداوند ابلیس کی یاد نہ بھولنا کہ وہ تیری نصرت کرے گا ہوشنگ زور آزما نے کہا کہ ہزار جانین نام خداوند ابلیس پر نثار ہین یہ کہتا ہوا میدان مین آیا اور آواز دی کہ باش ای گروہ آدمزادان اب جو میرے مقابلے کو نکلے سنبھل کر نکلے کہ مین وہ شخص ہون جسنے چالیس چالیس دیوان سرکش سے ایک وقت مین زور کیا ہے اور انکو پست کیا ہے بس یہ سنتے ہی فرہاد خان یکفرنی نے اپنے نیل کو کچک ماری اور نیل دم کھڑی کرکے سونڈا اٹھائے ہوئے صف سے نکلا فرہاد خان سامنے صاحبقران اعظم کے آکر نیل سے اترا اور اجازت میدان مانگی فرمایا ای فرہاد خان تم اپنے وقت کے لنڈھور ہو اسوقت تمھاری شان و شوکت تمھارے باپ سے کم نہین ہے افسوس کہ آج لنڈھور زندہ نہین ہین جو اپنے فرزند کو دیکھ کر خوش ہوتے اور سمجھتے کہ میرا چراغ ابھی روشن ہے خیر اب بھی یقین ہے کہ انکی روح شاد ہو رہی ہوگی یہ فرماکر آبدیدہ ہوئے

بعد اسکے فرہاد خان نے اجازت مانگی صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ حافظ حقیقی نگہبان ہو جاؤ اور اپنے دشمن پر ظفر حاصل کرکے جلد واپس آؤ فرہاد خان نے سلام کیا اور عرض کی کہ حضور عزت فزائی فرماتے ہین ورنہ بقول شاعر ؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک + کہان مین اور کہان دارائے ہندوستان انکو آپ کے والد ماجد نے عزت دی تھی آپ مجھے عزت بخشتے ہین بعد اسکے یہ پھر اپنے فیل پر سوار ہوکر راہی میدان جنگ ہوئے دیو ہوشنگ نے فرہاد خان کو جو اپنے مقابلہ پر آتے ہوئے دیکھا پکارا کہ کیا تو ہی ہے جسنے دیو مامون سوداگر کو مارا فرہاد خان نے کہا کہ ہان مین ہون اور اب تجھے قتل کرنے آیا ہون دیو ہوشنگ پکارا کہ کیا تجھے بھی تو مثل دیو مامون کے سمجھا ہے فرہاد خان نے کہا بلکہ اُس سے بدتر یہ سُنکر دیو ہوشنگ کو نہایت غصہ آیا اور چلایا کہ مین تو چاہتا تھا کہ تجھے زندہ پکڑ لیجاؤن لیکن تیری زبان درازی تیری جان لے گی یہ کہکر آواز دی کہ ہوشیار ہو جا اور قریب آکر گرز گران سنگ آسمان رنگ ہشت پہلو پر چہ کوہ سولہ سو من کی ضرب اُٹھاکر خبردار خبردار کہکر سر فرہاد خان پر وار کیا فرہاد خان یکقدمی نے اپنے گرز کو اُٹھاکر چہرہ کی پناہ کی گرز پر گرز جو پڑتا ہے تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شرارے فلک کو نکل گئے تق گرد بلند ہوا دیو ہوشنگ نے آواز دی کہ ردم دپست کردم دیو نیرنگ تخت پر سے اُچھل پڑا اور تعریف دیو ہوشنگ کی کی اور تمام دیوان کفار کو یقین اس بات کا ہوگیا کہ دیو ہوشنگ نے فرہاد خان کو مارا لیکن ہنوز گرد برطرف نہ ہونے پائی تھی کہ فرہاد خان یکقدمی نے گرد سے نکلکر آواز دی کہ کرا زدی و کرا پست کردی حریف تیرا مین موجود ہون اور مع فیل صحیح و سالم نظر آئے صاحبقران اعظم نے شکر پروردگار کیا اور شیبون پر یزداد و فرسنگ بن لندھور کو بھی تسکین ہوئی اور فرہاد خان نے آواز دی کہ لے ہوشیار ہو جا اب میری باری ہے شعر تو ضربے زدی ضرب مانوش کن + ہمہ شادی از دل ترا موش کن + یہ فرماکر اور خبردار خبردار کہکر اپنا گرز سنبھالا اور سر پر چرخ دے کر گردن فیل پر کھڑے ہوکر وار کیا اور مارا تھا انکا سر دیو تک پہونچنا محال تھا اُدھر دیو ہوشنگ نے اپنا گرز اُٹھاکر چہرہ کی پناہ کیا اب گرز جو فرہاد خان کا سر گرز ہوشنگ پر پڑتا ہے تو ایک تڑاقا ہوا کہ میدان جنگ تھرا گیا اور ہاتھ دونون ہوشنگ زور آزما کے تھرائے اور دونون گرز سر ہوشنگ پر پڑے کہ سر سینے مین سینہ شکم مین زمین پر ایک چبوترہ بنکر رہ گیا اور فرہاد خان نے نعرۂ اللہ اکبر بلند کیا دیوان نیرنگ قاف کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑ گیا اور تھرتھرانے لگے صاحبقران اعظم نے پکارکر آواز دی کہ اے فرہاد خان سبحان اللہ خدا تمھاری قوت اور بڑھائے اس بڈھے پے مین جو انون سے زیادہ دلولے ہین جسطرح تمھارے والد نے بدر بن زلازل یک چشمی کو گرز سے پست کیا تھا اسیطرح تم نے اسکو مارا بلکہ وہ تو انسان تھا اور یہ دیو تھا اب چلے آؤ فرہاد خان نے سلام کیا اور دست بستہ عرض کی کہ آپ قدردان ہین بہادرون کی عزت فرماتے ہین

اپنے خانہ زادون کی آبرو زیادہ کرتے ہین یہ کہتے ہوئے میدان جنگ سے پھرے اور لشکر اسلام
مین شامل ہوگئے ارشیلون پریزاد و فرسنگ بن لنبد صعور نے ہاتھ چومے اور نہایت
تعریف کی دیوان کفار مجبور و ناچار آکر لاش اس دیو کی بھی اُٹھالے گئے یہ اتنا بڑا دیو
تھا کہ کئی دیوون نے ملکر لاش اسکی اُٹھائی پس یہ دیکھکر دیو طوماس منارہ گردن کو
جوش شجاعت ہوا اور مثل پیل چنگھارا اور نیرنگ شاہ سے اجازت لیکر میدان مین
آیا اور پکارکر کہا کہ آدمزاد و تم کون بلا ہو کہ اتنے اتنے بڑے دیوون کو تم نے مارا مگر مجھے مانند
دیگران نہ سمجھنا جو مقابلہ کو نکلے وہ سمجھ بوجھکر نکلے صاحبقران اعظم نے دیکھا کہ حقیقت
مین یہ دیو سب سے زبردست ہی بس فوراً مرکب کو پاشہ مارا کہ وہ بلبلا کر چلا اور سامنے
طوماس منارہ گردن کے پہونچکر آواز دی کہ لا ضرب بہادری کی طوماس منارہ گردن
نے کہا کہ او آدمزاد بڑا حوصلہ ہی تیرا کہ تو میرے مقابلہ کو نکلا لا ضرب بہادری کی اور
حوصلہ اپنا نکال لے کہ تمنا تجھے نہ رہجائے صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ اس یاوہ گوئی سے
کیا حاصل جیسا جو ہوگا ابھی کھلا جاتا ہی دیر نہ کر اور وار اپنا کرکے میری ضرب کا منتظر رہ یہ
سُنکر دیو طوماس منارہ گردن نے زنگولہ زنجیر بند کا وار کیا صاحبقران اعظم نے
زیر بغل آکر سر زنجیر کا جو لٹک رہا تھا پکڑکر جھٹکا مارا کہ حربہ اسکے ہاتھ سے چھوٹکر
صاحبقران اعظم کے ہاتھ مین آگیا دیو سنبھلا صاحبقران اعظم نے وہی زنگولہ
چرخ دے کر طوماس کے حوالے کیا لٹو جو آکر پیشانی پر پڑتا ہی تو مغز سر پاش پاش ہوگیا
اور دیو نے چرخ مارا دیو آتشبازی ہوگیا صاحبقران نے اُسی حالت مین آواز دی
کہ یہ رقص بسمل کا دوسرا طریقہ ہی اہل اسلام اسکی حالت دیکھکر ہنس رہے تھے
کفار نے شرم سے گردنین جھکالی تھین دیو طوماس جیسے ہی جھوم کر گرنے لگا تھا
صاحبقران اعظم نے ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا کہ یا تو تیغہ سر پر چمکا تھا یا دونون ٹانگون
کے بیچ سے نکل گیا اور طوماس دو ہوکر زمین پر گرا دونون ٹکڑے تھرا تھراکر رہ گئے
صاحبقران اعظم میدان سے پلٹے دیو تہمتن گرزن نے قدم چوم لیے اور کہا ای
شہریار کیا کہنا ہی دیوون مین یہ حربہ جسے آپ نے رد کیا نہایت سخت چیز ہی اسکے آگے
ضرب گرز کی حقیقت نہین ہی فرہاد خان یکفرلی وغیرہ نے دست بوسی کی اور نہایت
باادب الفاظ مین صاحبقران کی تعریف کی صاحبقران اعظم مسکراتے ہوئے پلٹے
تھے کہ اب جو کچھ خیال آتا ہی زار زار مانند ابر بہار کے آنکھون سے آنسو برسانے لگے
فرمایا کہ افسوس آج کی لڑائی قبلہ و کعبہ و برادر خرد امیر ثانی سلم نے نہ دیکھی فرض
دیو طوماس کے مرتے ہی دیوان نیرنگ قاف کے رنگ زرد ہوگئے چہرون پر اداسی
چھاگئی لیکن دیو کثیف بن خبیث فرس پیشانی کو جوش ہوا اور یہ اپنی صف
سے نکلا نیرنگ شاہ سے کہا کہ دیو طوماس مجھ سے ہمیشہ چشمک رکھتا تھا اسلیے کہ
میری قوت سے عاجز تھا اور بہ سبب [illegible] کے اُسسے پرخاش تھی آج اپنی اور

اسکی طاقت کا فرق دکھائے دیتا ہون جس آدمزاد کے ہاتھ سے وہ مارا گیا ہے مین اُسے زندہ پکڑ کے لاتا ہون اور اگر کوئی اور مقابلہ کو آیا تو اُسکے قتل کے بعد دیکھا جائے گا نیرنگ شاہ نے کہا کہ یہان سے تو سب دعوے کرکے جاتے ہین لیکن وہان پہونچکر کوئی زندہ بھی نہین بچتا دیو کثیف نے کہا میری لڑائی کا بھی تماشا دیکھ لیجیے دیو نیرنگ نے کہا کہ اچھا جا اور تو بھی اپنا حوصلہ نکال نے خداوندا بلیس تیرا نگہبان ہے یہ سنکر دیو کثیف فرس پیشیانی میدان مین آیا اور اسطرح چنگھاڑا کہ زمین تھرا گئی بس اسکا نہیب دینا تھا کہ لشکر اسلام سے دیو ہمتن گرزن نکلا اور صاحبقران اعظم سے عرض کی کہ اب خادمون کی لڑائی کا بھی تماشا دیکھیے اور آگے اجازت اور دیجیے کہ جب تک شام نہ ہوے مین میدان جنگ سے نہ پھرون فرمایا جاؤ تمھین اختیار ہے حافظ حقیقی نگہبان ہو دیو ہمتن گرزن سلام کرکے میدان مین آیا اور دیو کثیف فرس پیشانی کے مقابلہ مین کھڑا ہوا دیو کثیف پکارا کہ اے دیو مکار اگر تو بڑا گرز نہ باندھ سکتا تھا تو چھوٹا گرز باندھا ہوتا کہ وقت جنگ کام دیتا یہ خولدار گرز باندھنے سے کیا فائدہ اسکی ضرب سے کیا نتیجہ ہوگا اسکا بائیس سو من کا گرز دیکھ کر دیو کثیف سمجھا تھا کہ یہ خولدار گرز ہے دیو ہمتن نے جواب دیا کہ اس گرز مین خول اسلیے رکھا ہے کہ تجھے مار کر تیری روح اسمین بند کرونگا دیو کثیف نے خبردار خبردار کہکر میل فولادی مارا دیو ہمتن نے دست میل پر ہاتھ ڈالدیا اور ایک جھٹکا مارا کہ میل ہاتھ سے چھوٹ گیا اور دیو کثیف اوندھے منہ سامنے آرہا بس دیو ہمتن نے دونون پاؤن اسکے شانون مین اڑا دیے اور سر دونون ہاتھون سے پکڑ کر زور کیا کہ دھڑ سے کھینچ کر پھینک دیا لاش اسکی تھر تھرا کر رہ گئی روح گردن کے ساتھ دھڑ سے کھنچ آئی اور یہ اچھی طرح پھڑک بھی نہ سکا اہل اسلام نے احسنت و مرحبا کی صدا بلند کی اور دیو ہمتن نے سب کو سلام کرکے دل مین کہا کہ افسوس میرا شاہزادہ موجود نہین ہے جو تماشا میری لڑائی کا دیکھتا کفار دیو لاش دیو کثیف کی اُٹھا کرلے گئے بعد اسکے دیو شقاقی میدان مین آیا اور پکارا کہ او دیو بڑا غضب کیا تو نے کہ اتنے بڑے دیو کو اسطرح مار ڈالا اگر کہان بچکر جائے گا میرے حربہ سے یہ کہکر آرۂ پشت نہنگ مارا دیو ہمتن نے آرہ اسکا خالی دے کر گرز مارا کہ بخش زمین کر دیا بعد اسکے بھائی اسکا دیو یلاقی نکلا اور بعد گفتگوے بسیار اُسنے سار یق ماری دیو ہمتن نے ایک ٹہوکا ہاتھ سے پکڑ لیا اور دوسرا گرز سے اسطرح رد کیا کہ وہی ٹہوکا پلٹ کر سینے پر دیو یلاقی کے پڑا کہ یہ اپنے بھائی سے ملاقی ہو گیا اسکے بعد دیو میمون دراز دست نکلا اور اسنے دار شمشاد ماری دیو ہمتن نے وار اسکی گرز پر روک کر جو گرز مارا تو خالی گیا کہ یہ دیو میمون دور کھڑے ہو کر حربہ کرتا ہے کیونکہ ہاتھ اسکے اسقدر دراز ہین کہ حریف تک حربہ اسکا پہونچ جاتا ہے اور دشمن کا حربہ اس تک نہین پہونچتا بس وار جو دیو ہمتن کا خالی گیا اور یہ جھونک مین سامنے آرہا دیو میمون نے چاہا کہ دوسرا وار کرون خود یہ وہین رہجائے اُٹھ بھی نہ سکے اور دیو ہمتن نے دیکھا کہ حربہ اسکا سر ہی پر بیٹھے گا بس یہ وہین سے اسکی ٹانگون کے بیچ مین گھس گیا اور دونون پاؤن پکڑ کر

اُٹھالیا اور آواز دی کہ کہان بھینکون دیو میمون دریا زدست ہر چند تیر چلائے دیو تہمتن نے اسکو نہ چھوڑا اور لشکر نیرنگ شاہ کیطرف بڑھا یہ دیکھکر دیو شنگون دوڑ پڑا کہ او دیو تو میرے بھائی کو مارے ڈالتا ہے اب چھوڑتا ہون تجکو سا طور اسکے ہاتھ مین بلند تھا جیسے دیو تہمتن نے اسکو اپنی طرف آتے دیکھا دیو میمون کو دیو شنگون پر پھینک مارا کہ دونون کے سر ٹکرا پاش پاش ہوگئے آخر کار شام ہوگئی اور دیو تہمتن نے آج کی میدان داری مین دس دیوان زبردست کو واصل جہنم کیا دیوان نیرنگ قانون طبل بازگشت بجوا کر میدان سے پھرے لیکن نہایت غمگین و پریشان ادھر صاحبقران اعظم مع لشکر اپنی بارگاہ مین تشریف لائے لباس رزم اتارا پوشاک بزم پہنی جام شراب ناب گردش مین آیا سب سردار ایک دوسرے کی توصیف کر رہے تھے اور صاحبقران اعظم نے بھی دیو تہمتن کا بہت دل بڑھایا اور فرمایا کہ تو نے ہم سب سے زیادہ جانفشانی کی دیو تہمتن نے عرض کی کہ ہم تو ہین اسی واسطے حضور تو اُسوقت تکلیف کرین کہ جب ہم جان نثار نہ ہون فرمایا نہین ہم اپنے رفیقون کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہین اب کچھ حال دربار نیرنگ شاہ کا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ نہایت ملول و غمگین داخل بارگاہ ہوا اور تخت روان سے اُتر کر تخت ساکن پر بیٹھا سب سردار اپنے اپنے مرتبے کے موافق اپنے اپنے تختون پر بیٹھے دیو نیرنگ عالم سکوت مین تھا اور سوچ رہا تھا کہ کیا کرون جو دیو میرے لشکر مین منتخب تھے اُنمین سے اتنے قتل ہوگئے اور لشکر دشمن کا ایک بھی نہ مارا گیا اگر یہی رنگ لڑائی کا ہے تو بہت جلد اس سلطنت کا خاتمہ ہو جائے گا ہر چند کہ اب بھی بڑے بڑے دیو یہان موجود ہین اور وہ دیو جن پر دارو مدار ہے سلطنت کا وہ بھی آنے والے ہین مگر دیکھیے وہ کسوقت پہونچتے ہین یہان تو یہ آدمزاد لشکر کا ستھرا و کرا لینگے دیو ارزق ظلماتی کہ عجب ابلیس خیال ہے اسنے جو اپنے بادشاہ کو ملول دیکھا کہا اے شاہ آپ پریشان نہ ہون اور مجکو اجازت دین تو مین آج ہی شب کو شبخون مار کر اُنکا لشکر بھی آدھا کر دون دیو نیرنگ نے کہا کہ تجھے اختیار ہے جسطرح ممکن ہو دشمن کو زک دینے سے مطلب ہے یہ سُنکر دیو ارزق وقت کا منتظر ہوا جسوقت رات کے بارہ بجے تو یہ اپنی آرام گاہ سے اُٹھا اور پوشیدہ طور پر اٹھارہ ہزار دیو اپنے ہمراہ لے کر جانب لشکر خدا پرستان روانہ ہوا یہان سب سردار دن بھر کے تھکے ماندے اپنے اپنے خیمہ مین آرام سے سو رہے تھے فوج بھی دن بھر کی تھکی ماندی تھی راحت سے سو رہی تھی سحر آگئی ہوا نے ان سب کو ایسا سلایا تھا کہ جسطرح قضا گوشہ تربت مین سُلا دیتی ہے صرف گشت طلایہ کا پھر رہا تھا اور آواز دیتا ہوشیار باش و بیدار باش کی بلند تھین جسوقت دیو ارزق ظلماتی قریب پہونچا منتظر وقت کا ہوا کہ طلایہ والون کا رخ اُسطرف ہو تو مین حملہ کر دون بس جیسے ہی طلایہ کے دیو آگے بڑھے اور پشت اُنکی ارزق ظلماتی کی طرف ہوئی ارزق اٹھارہ ہزار دیوؤن سے لشکر اسلام پر آپڑا اور لوگو نکو قتل کرنا شروع کر دیا یہان دیو پڑے سو رہے تھے

کسی کو اس آفت ناگہانی کی کیا خبر تھی فوج ارزق ظلمانی نے باطمینان تمام قتل عام شروع کر دیا
جو دیو جسطرح زمین پر لیٹا تھا اُسی طرح رہ گیا اٹھ بھی نہ سکا جو شور و غوغا سُنکے اُٹھا بھی وہ سنبھلنے
بھی نہ پایا کہ قتل ہو گیا اٹھارہ ہزار دیو لشکر کو پامال کرتے ہوئے چلے اور لشکر اسلام میں ہاہا
ہو گیا یہانتک کہ اہل لشکر بیدار ہوئے مگر اُس بدحواسی کی حالت میں کیا کر سکتے نہ استطاعت
روشنی کی کہ اپنا بیگانہ شناخت ہو سکے دوسرے سوتے سے اُٹھے تھے دشمن کے خوف سے
ایسا بدحواس کر دیا تھا کہ اپنا بیگانہ نہ سوجھتا تھا بقول شخصے کہ پتا کھڑکا اور بندہ سرکا
آپسمیں جنگ ہونے لگی جسکو جو کچھ مل گیا چوب چماق دار شمشاد میل فولادی زنگولہ زنجیر
بند سا طور چار چماق گرز آہنی تبرسول پرسول ساریق وغیرہ یہ تمام ہتھیار تھے
ایک قیامت کبرے برپا تھی جب شور و غوغا بہت ہوا تو سردارون کی آنکھ کھلی پوچھا یہ
کیا معرکہ ہے جو ایک آدھ دیو پہرے پر جاگ رہا تھا اُسنے کہا کہ کسی نے شبخون مارا ہے سردار
گھبرا کر خیمون سے نکلے ایک ایک حربہ ہاتھ مین لے لیا مگر کسے قتل کرین کسے نہ کرین
یا کیا کرین کچھ سمجھ مین نہین آتا اسوقت سر و دست رن مین نہتا ہین کمان جنکی روشنی مین
اپنے بیگانے کا امتیاز ہو سکے نہ لباس کا فرق اسلیے کہ دیوان ارزق ظلمانی نے دیوان
گلستان ارم کے لباس مین آکر شبخون مارا تھا اپنون کو بیگانہ جانکر قتل کرنا شروع
کر دیا اُدھر تو دیوان ارزق ظلمانی قتل کر رہے تھے ادھر آپسمین تلوار چل رہی ہر ایک
قیامت کبرے برپا ہے دیو بہتیرے گرزون جو چوکا پوچھا یہ کیا ہے معلوم ہوا کہ کسی نے
شبخون مارا ہے بس یہ دیکھکر اسنے پکارنا شروع کیا کہ رن مہتا ہین روشن کرو مگر اسوقت
جن دیوؤن کے سپرد روشنی کا انتظام تھا بہ سبب ضرورت نہ ہونے کے کالی سامان بھی انھون نے
نہ رکھا تھا اور جسقدر مہتا ہین احتیاطاً ہر وقت طیار رہتی ہین وہ بھی نہ معلوم کہان رکھی تھین
بہر حال مین ڈھونڈھکر ایک آدھ مہتاب روشن کی تو وہ کافی کب ہو سکتی تھی اتنا بڑا
لشکر پڑا ہوا ہے الغرض دیوان ارزق ظلمانی قتل عام کرتا ہوا قریب خیمہ ارشیون پہنچ گیا
پہونچا اُدھر ارشیون دیو کے نعرہ کی آواز سنکر گھبرا کر خیمہ سے نکلا بیساختہ آنکھون مین بھری
ہوئی پریشان بدحواس کہ یہ کیا معرکہ ہے نہ تلوار کو ہاتھ مین تھی نہ سپر نہ کوئی دوسرا
حربہ ساتھ ادھر ارزق نے جو ارشیون کو خیمہ سے نکلتے دیکھا سمجھا کہ کوئی سردار ہی
ہو گا بس یہ ملعون جھپٹ کر قریب آیا اور پشت کیجانب سے وار شمشاد کا کیا ارشیون
کو اسوقت خبر ہوئی جب کہ وار شانے پر پڑ چکا اب یہ کیا کر سکتے تھے شانہ اور کولا ٹوٹا
اور ایسی ضرب پڑی کہ یہ پھڑک کر ہلاک ہو گئے اب دیوارزق ظلمانی نے کہا شکر ہے خداوند
ابلیس کا کہ ایک سرکش تو کم ہوا اور ایک آدھ کی خبر لینا چاہیے اب یہ ملعون اور ایک
خیمہ کے قریب پہونچکر لڑنے لگا یہ خیمہ شدید جنی کا تھا جسیے ہی شدید جنی شور و غل
سُنکر اپنے خیمہ سے نکلا دیوارزق نے وار کا وار کیا یہ مرد مسلمان بھی شہید ہوا اب
دیوارزق اور آگے بڑھا یہ دیو نہایت زبردست و مکار ہے ہر ایک دیو اسکا مقابلہ

بھی نہین کر سکتا فوج کو پامال کرتا ہوا چلا جاتا ہے اُسطرف سے ارشد جنی لڑتا ہوا چلا آتا ہے جیسے
ہی دونون کا سامنا ہوا بس ارزق ظلماتی نے وار کیا ارشد جنی نے چاہا کہ پہلو کیطرف
ہٹکر وار اسکا خالی دون پاؤن خیمہ کی طناب مین اُلجھا اور ارشد جنی گرا اوپر سے وار پڑی
ہڈیان پسلیان چور ہوگئین روح اس مرد مسلمان کی جانب جنت روانہ ہوگئی اب دیکھا
ارزق ظلماتی نے کہ رات کم رہ گئی اور صبح ہوا چاہتی ہے کچھ وقت لشکر سے علیحدہ ہونے مین
بھی گذرے گا اور اگر اہل اسلام نے مجھے پہچان لیا تو بڑا غضب ہو جائے گا پھر جان نہ بچیگی
بس اسیوقت یہ ملعون ایک جانب مع فوج چلا اور دیوؤنکو قتل کرتا ہوا صاف نکلا چلا گیا
یہان پر ہر جانب روشنی کا اہتمام ہونے لگا لیکن ایک دیو دوسرے کو پہچان لیتا تھا
مار ڈالتا تھا دوست دشمن مین امتیاز نہ تھا ایک آدھ مقام پر جو رن مہتاب کی روشنی مین دیکھتا
تھا تو دشمنون کو بھی اپنے ہی لباس مین پاتا تھا اس باعث سے اور پریشان تھے کہ کہین
آپس ہی والون کی حرکت تو نہین تھی کہانتک بیان کیا جائے کہ شام سے صبح تک خوب
جنگ ہوئی جسوقت سپیدہ سحری ظاہر ہوا اور میدان مین روشنی پھیلی ایک نے دوسرے کو
پہچانا تو ہاتھ روکا اور باہم شکایت شروع ہوئی اور تلاش دشمن کی ہونے لگی صاحبقران اعظم
نے ایک بلندی پر کھڑے ہو کر سب کو منع کیا اور کہا خبردار جب تک اپنے اوپر وار نہ
ہونے کوئی دوسرے پر وار نہ کرے اب یہان تھا ہی کون دشمن تو پہلے سے فرار کر گئے
تھے جب امن ہوا تو لاشون کی تلاش ہونے لگی کسی نے اپنے بھائی کو بیدم دیکھا کسی نے
بیٹے کو کسی نے باپ کو یا تو وہ دیو تو زندہ بچے تھے نہایت خوش تھے کہ ہم نے ایک دیو کو
ایسا سا طور مارا تھا کہ سر اُڑ گیا تھا لیکن لاش جو اسطرح کی دیکھی جسطرح قتل کی تھی
تو اسنے ہی کسی عزیز کی پائی دیو اپنے اوپر نفرین کر رہے ہین کوئی کہتا ہے کہ ہائے مین نے
اپنے بیٹے کو مار ڈالا گھر کا چراغ خود ہی بجھا دیا کسی کا بیان ہے کہ مین نے اپنے برابر کے
بھائی کو خود ہی جان سے مارا کاش اسکا حربہ مجھ پر پڑتا جان سے جاتا مگر یہ شرمندگی
نہ ہوتی کوئی باپ کے غم مین پریشان تھا کہ افسوس جسنے اس ناز و نعمت سے پرورش
کیا اُسنے اپنی محبت کا یہ صلہ پایا کہ ہمارے ہی ہاتھ سے درجۂ شہادت پر فائز ہوا اب
ہم روز محشر کیسا منھ دکھائینگے ہزارہا دیو جا بجا لاشون سے لپٹے ہوئے رو رہے ہین اور
فریاد کر رہے ہین سردار سمجھاتے پھرتے ہین کہ اب پچتانے سے کیا ہوتا ہے لاشون کو
انکی دفن کرو احترام میت مین فرق نہ ڈالو وہ امر تو مجبوری کا تھا اور دھوکے مین یہ
قتل ہوئے اب لاش کے دفن مین کیون دیدہ و دانستہ دیر کرتے ہو لیکن اُن بیچارون پر
تو فلک ٹوٹ پڑا ہے زار زار رو رہے ہین حالتین خراب ہین اب صاحبقران اعظم نے
فرمایا کہ دیکھو دشمن کے کچھ لوگ بھی قتل ہوئے ہونگے لاشون مین تلاش کرو جستجو ہونے
لگی ادھر فرہاد خان یکطرفی کو ارشبون پریزاد و فرسنگ بن لنڈھور کا خیال
آیا کہ انکی بھی خبر لینا چاہیے فرہاد خان اول خیمہ فرسنگ کی جانب روانہ ہوئے

اُدھر فرسنگ بن لنڈھور چلا کہ چچا کی خیر خیریت دریافت کرنا چاہیے راہ مین فرہاد خان سے سامنا ہوا فرسنگ نے سلام کیا اور عرض کی کہ حضور کہان جاتے ہین فرہاد نے کہا کہ تمھاری ہی جستجو تھی اور خیریت دریافت کرنے چلا تھا فرسنگ نے عرض کی کہ حضور کے اقبال سے مین نے بہت سے دیوون کو مارا مگر چھوٹے چھوٹے موجان کو نہین دیکھا فرہاد خان یکفرلی نے کہا چلو اُنکو بھی تلاش کرلین اب یہ دونون چچا بھتیجے خیمہ ارشبون کیطرف روانہ ہوئے اسطرف صاحبقران اعظم چلے تھے کہ سردارون کی خبر لون دیو تہمتن جانورہ لشکر کاٹے رہا تھا ایک عجب ہولناک دشت تھا راہ مین صاحبقران اعظم اور فرہاد خان یکفرلی سے ملاقات ہوئی فرہاد خان نے قدمبوسی حاصل کی صاحبقران نے فرمایا کہ الحمدللہ تم کو زندہ پایا فرہاد نے عرض کی کہ ہزار ہزار شکر ہے خدا کا کہ حضور خیریت سے ملے ہم جان نثار تو مرنے ہی کے واسطے ہین خداوند عالم چراغ تخت کو روشن رکھے اور لشانی صاحبقران کی دنیا مین برقرار رکھے صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ ارشبون کہان ہین فرہاد خان نے کہا کہ انھین کی خبر کے واسطے مین بھی آیا ہون صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ مین بھی چاہتا ہون اب یہ تینون صاحب یعنے فرہاد خان یکفرلی و فرسنگ بن لنڈھور و صاحبقران اعظم چلے راہ مین خیمہ ارشدجنی کا ملا دیکھا تو بہت سے دیو لاش بیچ مین لیے ہوئے رو رہے ہین اور کہہ رہے ہین کہ افسوس آپ ہمین بے سردار کر گئے صاحبقران اعظم نے پوچھا ارے یہ کیا سرگذشت ہوا انھون نے عرض کیا کہ آپ کا سپہ سالار فوج لیسار ارشدجنی حق نمک سے ادا ہوا صاحبقران اعظم قریب آئے اور لاش ارشدجنی کی دیکھ کر نہایت افسوس کیا اور آگے بڑھے دیوون سے فرمایا کہ لاش انکی خیمہ مین لے جاؤ اور سامان دفن کرو ہم بھی پلٹ کر آتے ہین یہ فرما کر اپنے سردار کے واسطے روتے ہوئے آگے بڑھے قریب خیمہ ارشدجنی کے پہونچے وہان بھی شور نوحہ و بکا بلند پایا دیوون کو ایک مقام پر حلقہ کیے دیکھا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ شدیدجنی بھی شہید ہوا اب صاحبقران کو اور بھی صدمہ ہوا اور لاش اسکی بھی خیمہ مین بھجوا دی اور آگے روانہ ہوئے اب تو اضطراب فرہاد خان یکفرلی اور فرسنگ بن لنڈھور اور نیز صاحبقران اعظم کا زیادہ ہوگیا اور متردد ہوئے کہ ابھی تک ارشبون پہ یزاد کو نہین دیکھا اور جلد جلد قدم بڑھاتے ہوئے جانب خیمہ ارشبون روانہ ہوئے راہ مین جا بجا لاشین دیوون کی پڑی تھین اور عزیز اُنکی لاشون سے لپٹے ہوئے رو رہے تھے کہ دیکھا سامنے سے بہت سے دیو خاک اُڑاتے روتے پیٹتے چلے آتے ہین صاحبقران اعظم نے فرمایا خدا خیر کرے دیکھیے یہ کسکے مرنے کی خبر لیتے ہین فرہاد خان یکفرلی نے اُن دیوون کو پہچانا اور فرسنگ سے کہا کہ ارے یہ دیو تو ملازمان ارشبون سے معلوم ہوتے ہین اتنے مین وہ دیو قریب پہونچے اور صاحبقران اعظم و فرہاد خان وغیرہ کو دیکھا پکارے کہ ای شہریار ہم بے سردار کے ہوگئے مالک ہمارا ہمین چھوڑ کر راہی جنت ہوگیا وہ سامنے

لاش آنکلی پڑی ہے یہ سنتا تھا کہ فرہاد خان نے گریبان پھاڑ سر پیٹ لیا صاحبقران اعظم بھی بھائی بھائی کہکر رونے لگے فرسنگ بن لنڈھور بھی بہت رویا اور باحال پریشان قریب لاش پہونچے فرہاد خان نے تو اپنے کو بھائی کی لاش پر گرا دیا منھ پر منھ ملنے لگے اور کہا کہ ای ارشبون افسوس کہ ہم تو زندہ رہین اور تم نہ ہوا امید تو یہ تھی کہ تم ہمین دفن کروگے کہ چھوٹے ہو بجاے فوزند ہو مگر تم ہم سے پہلے راہی جنت ہوئے یہ نہ معلوم تھا کہ ہمین صف ماتم تمھاری بچھانا پڑے گی یہ تو اس حال پر ملال مین ہین ادھر ایک جانب صاحبقران اعظم رو رہے ہین اور فرما رہے ہین کہ ای بھائی ارشبون چچا لنڈھور کی روح سے کیا فجالت ہوئی مگر تم خوب واقف ہو کہ مین بیخطا ہون مجھے کیا خبر تھی کہ آج یہ قیامت برپا ہوگی جسوقت تم خدمت مین اپنے باپ کی جانا میری طرف سے عذر کرنا یہ فرما کر اور آنسو پونچھتے جاتے ہین ادھر فرسنگ بن لنڈھور کچھ دیر تو خاک اڑایا کیا اور سینہ کوبی کیا کیا بعد اسکے سوچا کہ اب رونے پیٹنے سے بہتر یہ ہے کہ دشمن سے قصاص لو جس سے اس دل کی آرزو نکلے دیوان ارشبون سے کہا کہ دریافت تو کرو کہ یہ کون ملعون تھا اُنھون نے عرض کی کہ ہم نے اپنے مالک کی لاش دیکھکر تعاقب اُس دیو کا کیا تھا لیکن وہ لوگون کو قتل کرتا ہوا صاف نکلا چلا گیا ہم دور تک اُسکے عقب مین گئے بہت سے دیو ہمارے ساتھ کے ہاتھ سے اسلئے مارے گئے کہ وہ دیو نہایت قوی ہیکل تھا اور فوج بھی اُسکے ساتھ تھی آخر مجبور ہو کر پلٹ آئے کہ اسپر قابو پا سکینگے فرسنگ نے کہا کہ وہ دیو کس طرف سے آیا تھا اُنھون نے بیان کیا کہ وہ نیرنگ حصار کیجانب سے آیا تھا اتنے مین کچھ دیو لاشین دیوان اجنی کی اُٹھا کر لائے لاشین دیکھکر پہچانا کہ بیشک یہ دیو فوج نیرنگ کے ہین بس فرسنگ بن لنڈھور نے فرہاد خان سے عرض کیا کہ حضور بغیر ہمارے حاضر ہوئے لاش مجاکی نہ دفن لیجیے گا یہ کہکے مرکب اپنا طلب کیا صاحبقران اعظم نے پوچھا کہان عرض کی کہ ابھی حاضر ہون اور پشت مرکب پر بیٹھکر تن تنہا جانب نیرنگ حصار روانہ ہوئے اور دل مین تہیہ کر لیا کہ جب تک قاتل کو نہ مار لونگا لاش نہ دفن کرونگا اب بعد جانے فرسنگ کے صاحبقران اعظم کو خیال ہوا کہ یہ کہان گیا ہے دو چار دیو اُنکو تعاقب مین بھیجا اُنھون نے تھوڑی دیر کے بعد آکر عرض کی کہ وہ لشکر کفار کیطرف گئے ہین بس یہ سنتے ہی صاحبقران اعظم نہایت پریشان ہوئے اور دیو تہمتن کو بلا کر حکم دیا کہ فرسنگ تن تنہا اٹھارہ لاکھ دیوون کے لشکر پر گیا ہے تم بھی تین چار لاکھ دیو اپنے ہمراہ لے کر اسکے کمک روانہ ہو اور مین بھی انتظام کرکے آتا ہون یہ کلمہ فرہاد خان نے جو سُنا قوت سلب ہوگئی گھبرا کر پوچھا کیا ہوا کیا فرسنگ لشکر دیوان پر برائے انتظام گیا ہے صاحبقران اعظم نے فرمایا کہان بس یہ سنتے ہی رونا بھول گئے کہ بھائی کے رونے مین کہین بھتیجے کا غم بھی نہ اُٹھانا پڑے جلدی سے فیل پر اپنا طلب کیا اور تن تنہا یہ بھی روانہ ہوئے اُدھر دیو تہمتن نے اُس انتشار مین بڑی مشکل سے چار لاکھ دیو فراہم کیے اسلیے

کہ سب اپنے حال مین مبتلا تھے یہ بھی چار لاکھ دیوون کی جمعیت سے روانہ ہوا ادھر صاحبقران اعظم نے چند افسران فوج کو طلب کرکے کچھ فوج برائے حفاظت چھوڑی اور انتظام دفن دیوان ان لوگون کے سپرد کرکے باقی فوج اپنے ہمراہ لے کر جانب فوج کفار روانہ ہوئے اب اول حال فرسنگ بن لنڈھور ثانی کا گذارش کیا جاتا ہے کہ یہ تن تنہا مرکب کو دوڑاتا ہوا قریب نیرنگ حصار پہونچا دیکھا کہ فوجون سے تمام صحرا مملو ہے لیکن سب اسطرح اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہین کہ کوئی پریشانی اُنکے طریقون سے ظاہر نہین ہے اور ایک جانب قریب سولہ ہزار دیوون کے کمرین کھول رہے ہین اور سردار اُنکا خیمہ کے دروازے پر کھڑا ہوا دامن سے ہوا لے رہا ہے اور سر سے پاؤن تک خون مین غرق ہے بس یہ دیکھکر فرسنگ کی آنکھون مین خون اُتر آیا اور دل مین خیال کیا کہ ہو نہ ہو یہ اسی دیو کا کام تھا یہی ابھی پلٹا ہوا آیا ہے بس یہ تصور کرکے اُسیطرف گھوڑا ڈال دیا اُن دیوون کو خیال بھی نہ ہوا اسلیے کہ جو قیماص لینے آئے گا وہ تنہا آئے گا فرسنگ گھوڑا دوڑاتے ہوئے قریب ارزق ظلماتی کے پہونچ گئے اور آواز دی کہ او ملعون یہ کیا حرکت نامردی تھی کہ تو نے شبخون مارا اور چچا کو میرے قتل کیا کب چھوڑتا ہون تجکو کہ تو زندہ رہے اور چچا میرا مرے ہو یہ سُنکر دیو ارزق ظلماتی گھبرا گیا کہ یہ تنہا اتنے بڑے لشکر مین آگیا مگر اب اسکو بھی مارلو یہ اکیلا کیا کر سکتا ہے بس اسنے وار شمشاد فرسنگ پر ماری فرسنگ بن لنڈھور ثانی نے وار اسکی خالی دی کہ دیو اوندھے منھو بھونک مین اُسکے آگے آرہا بس فرسنگ بن لنڈھور نے تیغہ بیاض گردن پر مارا کہ سر اس ملعون کا قلم ہوا اور دیو ارزق ظلماتی نورًا زمین پر گر کر پھڑکنے لگا اب فرسنگ نے نعرہ مارا کہ منم فرسنگ بن لنڈھور ثانی یہ دیکھنا تھا کہ دیوان لشکر ظلماتی کی آنکھون مین دنیا تیرہ وتار ہوگئی اور سب کے سب اپنے اپنے حربے سنبھالکر دوڑ پڑے کہ او آدمزاد غضب کیا تو نے کہ تنہا آکر ہمارے سردار کو مارا اب تجھے کیا زندہ پلٹ جانے دینگے فرسنگ بن لنڈھور نے کہا کہ ہم تو مرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہین اور اسی لیے آئے ہین الحمدللہ کہ جس غرض سے آئے وہ پوری ہوگئی کہ اس ملعون کو مارلیا اب کچھ پروا نہین یہ کہکر تلوار کھینچی اور دیوون کو قتل کرنا شروع کیا جسپر تلوار ماری مانند چنار نر کے دو ٹکڑے کیے جو دیو دو ہوکر گر زمین پر ہل گئی پرنالے خون کے جاری ہوگئے مگر ہر چہار جانب سے اٹھارہ ہزار دیوون کا یورش کس کس سے لڑین کسکو کسکو جواب دین کہ یکایک جانب صحرا سے بگولہ گرد کا اُٹھا اور مانند کوہ کے قریب پہونچا اور فرسنگ کے کان مین آواز نعرہ فرہاد خان یکقدمی کی آئی اب تو انکا دل اور بھی قوی ہوا مگر یہ اُس ہجوم مین پنہان تھے کہ نظر نہ آتے تھے فرہاد خان یکقدمی نے پکار کر آواز دی کہ اے فرسنگ آواز اپنی سُناؤ کہ مجھے اطمینان ہو فرسنگ نے نعرہ اللہ اکبر بلند کیا جس سے فرہاد خان کو اندازہ ہوا کہ یہ فلان مقام پر کھڑا ہوا ہے بس فرہاد خان نے باگھی اپنا اُسیطرف کرلیا اور پاؤن سے سہارا دیا اور کج باگ ماری بھلا یہ فیل کب اسکا عادی تھا ہمیشہ

اشارہ پر کام دیا یہ آج کچھ نہ جو پہلی تو بلبلا فرد م ا سمیٹ کر مسوندا دیکھی کرے مانند لوٹ ہولا دی
کے چلا اور دیوون نے بڑھ کر فرہاد خان کو روکا فرہاد خان یکفرنی سے گزر سنبھلا اور
جو دیو سامنے آیا ضرب کاری سے اسکو پست کیا اور قریب پہونچکر آواز دی کہ ای فرسنگ
نہ گھبرانا کہ مین آپہونچا فرسنگ بن لندھور سے عرض کی کہ حضور نے کیون تکلیف
فرمائی اچھا تھا اگر مین بھی اپنے چچا سے ملحق ہو جاتا آپ لاش میری بھی چچا کے ساتھ ہی
دفن کر دیتے فرہاد خان نے کہا ای فرزند خدا اُس دن کو مجھے نہ رکھے اب یہ فرض تمھارا
ہے انشاء اللہ تم ہمین دفن کرنا اسلیے کہ تم بقاے نام کا باعث ہوا بھی تم سے بڑی بڑی امیدین
ہین اور ہم کو چراغ سحری ہین بستر خواب پر مرنے سے میدان جنگ مین مرنا بہتر ہے اسیطرح
کی باتین کرتے ہوئے اور دیوون کو قتل کرتے ہوئے قریب اپنے خیمے کے پہونچ گئے دیکھا
کہ فرسنگ نے کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگا دیے ہین سر سے پاؤن تک
خون مین غرق ہے اب تو یہ چچا بھتیجے ایک جا ہوئے ہے اور بھی شیرانہ حملے کرنے لگے پشت
پر خیمہ ارزق کو لے لیا اور جو دیو سامنے آیا اسکو مارا اسیکو اتنی مہلت نہ دی کہ لاشون
ارزق ظلمانی کی لے جا سکتا اور فرہاد خان سے فرسنگ نے اشارہ کیا کہ دیکھے
یہ لاش اُس دیو مکار کی پڑی ہے جسنے چچا کو قتل کیا تھا فرہاد خان نے جو لاش ارزق ظلمانی
دیکھی فرسنگ پر آفرین کی اور کہا کہ یہ کمینطرح دیو ہامون سودائی سے کم نہ تھا
لیکن جسوقت یہان یہ شور و غل ہوا تو کچھ دیوون نے جا کر نیرنگ شاہ سے کہا کہ
ارزق ظلمانی نے شبخون مارا اور ارشبون پریزاد اور اور چند سرداران لشکر اسلام
کو قتل کیا یہ سُنکر دیو نیرنگ نہایت خوش ہوا اور کہا کہ دیو ارزق کہان ہے انھون نے
عرض کیا کہ صبح کو لشکر مین واپس آیا نیرنگ شاہ نے پھر مطلع سخن کر کے کہا کہ اُس کو
میرے پاس لے آؤ اُن دیوون نے کہا کہ پہلے سُن تو لیجیے جسوقت دیو ظلمانی داخل
لشکر ہو لیا کچھ دیر کے بعد ارشبون کا بھتیجا جس لڑکے نے میدان جنگ مین بھی قیامت
برپا کی تھی اور دیو قہرمان کو مارا تھا وہ تن تنہا آیا اور لشکر مین گھس کر دیو ارزق کو مارا
اب اُسکا چچا فرہاد خان جو اپنی جنگ آیا تھا وہ بھی آگیا ہے مگر دونون نے قیامت برپا
کر رکھی ہے صدہا دیوون کو قتل کیا ہے یہ سُنکر دیو نیرنگ نہایت پریشان ہوا اور اسنے
اپنے چار دیوون کو حکم دیا کہ چار لاکھ دیو لے جا کر اُن دونون آدمزادون کو قتل کر دیا
زندہ گرفتار کر لاؤ اور اگر کمک اُنکی آجائے تو پھر مجھ سے اطلاع کرنا یہ سُنکر وہ چارون
افسران فوج اپنے اپنے مقام سے اُٹھے اور چار لاکھ دیو لے کر چلے اِدھر سے تو یہ
چارون دیو چلے آتے ہین اُدھر سے دیو تہمتن گرزن چار لاکھ دیو اپنے ہمراہ
لیے ہوئے آرہا ہے درمیان مین سامنا ہوا دونون لشکر غٹ پٹ ہو گئے کیونکہ ایک
دوسرے کے انداز سے سمجھ گیا تھا کہ یہ برائے کمک جا رہے ہین اب تو قیامت کی
جنگ ہونے لگی دیو تہمتن نے تاتین چیر چیر کر پھینکنا شروع کر دیا اور دیو عنیذ رو رآتا

سے کہا کہ مین تو اس فوج کو روکے ہوئے ہون تو دس ہزار دیوے کر فرہاد خان کا شریک ہو
کہ وہ تنہا ہین یہ سُنکر دیو غنید زور آزما اپنے دس ہزار دیوؤن سمیت اس لشکر سے علحدہ ہوا
اور جاکر لشکر ارزق ظلمانی پر گرا دار شمشاد و چوب چماق وغیرہ چلنے لگی دریاے خون زمین
پر جاری ہوا لاشون پر لاشین گرنے لگین فرہاد خان نے جو دیکھا کہ کمک ہماری آگئی ہر بس
فرسنگ بن لنڈھور سے کہا کہ اے فرزند اب خیمہ کی آڑ چھوڑ دو اور چلکر اپنے لشکر کی کمک
کرو کہ وہ تمھاری کمک کو آئے ہین فرسنگ بن لنڈھور نے کہا بہت مناسب ہے اسلیے
کہ وہ کم ہین اور دشمن زیادہ ہین اب فرسنگ بن لنڈھور نے بھی گھوڑے کی باگ لی اور
فرہاد خان یکفرقی نے بھی اپنے فیل کو بڑھایا دیو سدراہ ہوئے کہ انکو لشکر تک اگے نہ
پہونچنے دین اور نہ لشکر کو ان تک آنے دین بس یہ دیکھکر اُدھر سے دیوان لشکر اسلام بھی چلے
کہ اپنے سردارون کو حلقے مین لے لین اب تو اسطرف سے ان دیوؤن نے دیوؤن کو دبایا اور
ایلغار کیے چلے اور اُدھر سے فرسنگ بن لنڈھور اور فرہاد خان یکفرقی قتل کرتے ہوئے
چلے دیوان لشکر ارزق نے دیکھا کہ دونون طرف سے حملہ ہے ہم تو بیچ مین آگئے یہ صلاح
بُری ہے خود وہی راہ دے دی اور بیچ سے ہٹ گئے فرہاد خان و فرسنگ فوج غنید زور آزما
کے شریک ہوئے اب خوب گھمسان کی تلوار چلنے لگی اتنے مین لشکر دیو تہمتن بھی آکر اس
لشکر سے ملگیا اور فوج دیوان نیرنگ قاف فوج ارزق ظلمانی مین شامل ہو گئی برابر
کی جنگ ہونے لگی شور و غوغا بلند ہوا کشتون کے پشتے لاشون کے انبار ہو گئے زمین خون
سے سُرخ ہو گئی سبزہ کا رنگ بدل گیا ہر طرف سرون کا مینھ برس رہا تھا دریاے خون بہ رہا
تھا دیو تہمتن مانند فیل مست کے لشکر گورونڈے ڈالتا تھا اور غنید زور آزما بھی دیوان
لشکر کفار کو پست کر رہا تھا فرہاد خان و فرسنگ اُس ابر مین مانند آفتاب مہتاب
کے در آتے ہی نگاہون سے پوشیدہ ہو جاتے تھے اور پھر شفق خون مین ڈوب کر نمودار
ہوتے تھے عین گرمی جنگ مین غنید زور آزما سے اور دیو سرکش سے سامنا ہوا
دیو سرکش نے میل فولادی مارا غنید زور آزما نے میل اسکا چوب چماق سے روکے
جو چوب کا وار کیا سر چماق نے اسکے سر کو پارہ پارہ کر دیا اور یہ دیو چرخ مار کر زمین پر گرا
اُدھر فرسنگ بن لنڈھور سے اور دیو اسود دراز شاخ سے مقابلہ ہوا یہ دیو لاکھ
دیوؤن کا افسر ہے دیو دراز شاخ نے چاہا کہ جھک کر اس آدمزاد کو شاخون مین چھید کر
اُٹھالون بس جیسے ہی یہ جھکا فرسنگ نے دونون شاخین اسکی پکڑلین اور پشت پر
اسکی گرز مارا کہ کمر گرز پشت کو توڑ کر سینے کے باہر نکل آیا وہ پھڑک کر مرگیا فرہاد خان
نے مرحبا کی آواز دی اور تہمتن گرزن نے بھی تعریف کی اُدھر دیو احمر سے اور
فرہاد خان یکفرقی سے مقابلہ ہوا دیو احمر نے ساطور مارا فرہاد خان نے دستہ ساطور پر
ہاتھ ڈالدیا اور ساطور اسکے ہاتھ سے چھین کر وہی ساطور مارا کہ گردن اس دیو کی قلم ہو گئی
دیو تہمتن سے اور دیو اصفر سے سامنا ہوا دیو اصفر نے گرز مارا تہمتن نے گرز

اسکا پھینکا کہ اسی سے گیند پر پھینکا مارا کہ سر اس دیو کا پھٹ گیا اور یہ زمین پر گر کر پھڑکنے لگا خون جوا سے پھڑکنے میں اڑ کر دیو مہمتن پر پڑا اسکو غصہ آیا کہ تمام بدن نجس ہوا آواز دی کہ مرتے مرتے تو بیدار مغزی سے نہیں باز آتا بس ایک ہاتھ سے اسکا پاؤں پکڑا اور دوسرا پاؤں پاؤں سے دبا کر جو زور کیا تو اسے چیر کر پھینک دیا اور پکار کر آواز دی کہ اسی طرح تمھارے بادشاہ یعنے دیو نیرنگ کی تانیں چیر کر پھینک دونگا بس یہ حالت جوان دیوؤں نے دیکھی کہ افسر ہمارے مارے گئے چاہتے تھے کہ بھاگ کھڑے ہوں لیکن اُدھر ان دیوؤں کو روانہ کرتے کے بعد نیرنگ شاہ کو خبر ملی تھی کہ لشکر اسلام سے بھی کمک آئی ہے تو یہ بھی مع کل فوج دیوان کے برابر روانہ ہو چکا تھا اسکے چودہ لاکھ دیو ہیں یہ جو لشکر اسلام پر آکر گرا تو صحرا ہیں اندھیرا ہو گیا اور وہ دیو جو بھاگنے کو تھے اُنھوں نے بھی قدم جمے گئے اور جنگ ہونے لگی دیو نیرنگ پکار رہا ہے کہ ارے مارو جانے نہ پائیں دل میں خوش ہے کہ اہل اسلام بہت کم ہیں اور ہماری تعداد زیادہ ہے علاوہ اسکے گھیر بھی لیا ہے اب مار لینا انکا آسان ہے دیوان کفار بادل کیطرح چھائے ہوئے ہیں طبل توپ ہو رہا ہے تمام صحرا ہیں سوا دیوؤں کے کچھ نظر نہیں آتا ہے اب لشکر اسلام کو بھی دقت ہو گئی ہے کہ ہر چہار طرف سے حرب چل رہے ہیں مگر دیو مہمتن کچھ نہیں مانتا ہے برابر دیوؤں کو پسپا کرتا ہوا اور ریزہ ریزہ بناتا ہوا چلا جاتا ہے دیو نیرنگ چلا رہا ہے کہ ہاں مارو ان خدا پرستوں کو جانے نہ پائیں اٹھارہ لاکھ دیوؤں کا ہجوم ہے چار لاکھ دیوان گلستان ارم اتنے بڑے انبوہ کو کسطرح روکیں اب یہ دیو پریشان ہیں دست بدعا ہیں کہ پروردگار مدد کر ہماری کہ ہم دشمنوں میں گھر گئے ہیں اور نکل جانے کی راہ بھی نہیں ہے ہر چہار جانب سے دیوان نیرنگ قاف گھیرے ہوئے ہیں ایک تہلکہ برپا ہے کہ یکایک جانب صحرا سے گرد اڑی اور نعرہ صاحبقران اعظم کا ہوا تین لاکھ دیوؤں سے یہ بھی آکر گرے معلوم ہوا کہ لشکر ہمایوں اور سردار گھر گئے ہیں بس ایک طرف سے قتل کرتے ہوئے چلے اور دیو مہمتن گرز زن کو آواز دی کہ گھبرانا نہیں آپہونچا دیوان نیرنگ حصار سے ہو دیکھا کہ اور کمک آگئی بیاباں غارکر کے چلے اور سد راہ ہوئے کہ کمک نہ پہونچنے دیں لیکن اُدھر تو دیو مہمتن فوجوں کو پسپا کرتا ہوا صفوں کو توڑتا ہوا چلا اور ادھر سے صاحبقران اعظم نے ٹھوکر اڑا دیا جو دیو سامنے آیا کر پر ہاتھ مارا کہ دو ٹکڑے ہو گئے ایک سمت فرہاد خان یکضرب ایک طرف فرسنگ بن لند ہور خون میں نہائے ہوئے تلواریں ہاتھوں میں کھینچے ہوئے قتل کرتے ہوئے چلے جسقدر دیو درمیان میں حائل ہو گئے تھے انکو کاٹ کے ڈالدیا اور کل لشکر اسلام ایک ہو گیا اب اس سات لاکھ کی فوج نے اٹھارہ لاکھ پر حملہ کیا اور تلوار چلنے لگی شور چقاچاق خنجر بگردون رسید زمین خون شد و خون بخنجر رسید اب صاحبقران اعظم نے فرہاد خان وغیرہ کو آواز دی کہ آپ تھوڑی دیر دم لیں میں ابھی انکو راہ راست دکھا کے دیتا ہوں فرہاد خان نے عرض کی کہ میں حضور کے اقبال سے تھکا نہیں ہوں ہمراہ

رکاب ہون دیو تہمتن گرزران نے کہا کہ اخر شہر یہ بس آج ہی اس لڑائی کا فیصلہ کر لینا بہتر ہے آپ تماشا دیکھین مین دیو نیرنگ کو تخت سے اتارے لیتا ہون یہ کہکر اسنے گرز سنبھالا اور نیرنگ شاہ کی طرف چلا صاحبقران اعظم نے باگ گھوڑے کی لی اور ساتھ ہی فرہاد خان یکضرنی فرسنگ بن لنڈھور عنیذ زور آزما یہ سب کے سب رکاب سے لپٹے ہوئے چلے اب تو لڑائی کا رنگ ہی بدل گیا تو دیو سامنے آیا ایک ہاتھ مین دو ٹکڑے ہوئے یہ سب سردار آگے آگے پشت پر فوج دیوان یہ بھی دو چار کی خبر سناتے ہوئے اور لاشین گراتے ہوئے چلے جاتے ہین دیو تہمتن صفون کو چیرتا ہوا قریب ہر دار لشکر کے پہونچ گیا اور علمدار لشکر سامنے سے بھاگا تہمتن نے تعاقب کیا صاحبقران اعظم نے دیو نیرنگ کیطرف گھوڑا ڈالدیا اور صفون کو توڑتے پرزے اڑاتے ہوئے چلے نعیم جنی نے جو یہ حالت دیکھی نیرنگ شاہ سے کہا جلد طبل امان بجوا دیجیے ورنہ آج ہی خاتمہ ہو جائیگا یہ سنکر دیو نیرنگ نے حکم دیا کہ بجے طبل امان نقارہ پر چوب پڑی بس طبل امان بجنا تھا کہ دیو تہمتن پشت دست کاٹنے لگا کہ بڑی مکاری ان لوگون نے کی ورنہ ابھی فیصلہ ہو جاتا آخر کار مجبور و ناچار ہاتھ روکا دونون لشکر علیحدہ ہو ہو کر اپنے اپنے کشتون کو اٹھوانے لگے شمار کیا گیا تو ایک لاکھ دیو لشکر اسلام کے مارے گئے تھے اور دو لاکھ دیو فوج کفار کے ہلاک ہوئے تھے لیکن ایک حساب سے نقصان اہل اسلام کا زیادہ ہوا تھا وہ یہ کہ دو لاکھ دیو اہل اسلام کے طمنچون کی وجہ سے آپس مین لڑکر ہلاک ہوئے تھے غرضکہ نیرنگ شاہ تو غنیمت جان کر میدان جنگ سے پھر کر داخل بارگاہ ہوا اور صاحبقران اعظم و فرہاد خان یکضرنی و فرسنگ بن لنڈھور وغیرہ جو میدان جنگ سے پھرے تو لاش ارشبون پر نیزاد کی آئی پھر غم تازہ ہوا اور جنازہ اٹھانے کا سامان کر کے قبرستان کیجانب لے چلے اور قبر مین لاش ارشبون کی دفن کی اور بہت روئے فرہاد خان کی عجب حالت تھی کہ کسیطرح قبر سے نہ اٹھتے تھے اور کہتے تھے کہ اے بھائی تم پرستان مین پیدا ہوئے تھے ہمین کی زمین تم کو پسند آئی اب قیامت تک آرام سے پاؤن پھیلا کر سوؤگے مگر ہمین نہین معلوم کب تک اور کہان کہان کی ٹھوکرین کھانا ہے صاحبقران اعظم اور دیگر سردار جو حالت فرہاد خان کی دیکھ رہے تھے انکا دل شق ہوا جاتا تھا اور کہتے تھے کہ حق بجانب ہے جسکا برابر کا بھائی اسطرح مارا جائے اسکے دل کی کیا حالت ہوگی آخر کار جسوقت شام ہوئی صاحبقران نے سمجھایا کہ اے برادر اگر عمر بھر روؤگے تو کیا ہوگا اب ملاقات ارشبون سے سوا قیامت کے ممکن نہین فرہاد خان صاحبقران کے سمجھانے سے روتے ہوئے قبر سے اٹھے اور اپنے خیمہ مین آکر سیہ پوش ہوئے صاحبقران اعظم نے بھی ارشبون کے غم مین لباس سیاہ پہنا تمام لشکر مین ماتم ارشبون کا برپا ہوا اب یہان تو سب بچشم گریان و دل بریان مصروف آہ و فغان ہوتے ہین اور وہان نیرنگ شاہ باانتظار دیو آلشبار دیو سر ہنگ تن تنہا خاموشی اختیار کرتا ہے کہ حال انکا

وقت پریشان ہوگا اور پریشان

چند کلمہ داستان حیرت بیان طلسم نہ طاق کے عرض کیے جاتے ہین

راویان اخبار و ناقلان آثار اسطرح روایت کرتے ہین کہ جسوقت صاحبقران بن صاحبقران یعنے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کوچ بکوچ قریب دریاے نسیان کے پہونچے اور خیمہ زن ہوئے خبرداروں نے ہنر ہر شیر دل کو خبر کی ہنر ہر شیر دل نہایت پریشان ہوا اور شیرون سے سلاح کی کہ اب کیا کرنا چاہیے کیونکہ بدیع الملک صاحب لوح بیضا و تلواری باسم اعظم ہی اور زور و قوت مین رستم عصر و وحید زمان ہی اُس سے مقابلہ کرکے عہدہ برآ ہونا بسا دشوار معلوم ہوتا ہی اُسنے ہزار ہا طلسم فتح کیے سیکڑون ساحر و نکو مارا لاکھون پہلوانونکو زیر کرکے مطیع کیا ساحر بھی اب ایسے ایسے اُسکے مطیع ہین جنکا مثل و نظیر نہین ہی چنانچہ آفتاب زرین علم جسکو مریخ آفتاب علم بھی کہتے ہین جو میرے خسر ضحاک مسند نشین سامری کا چھوٹا بھائی ہی کہ علم سحر و ساحری کا جانتے ہین اسکا مقابل کوئی دوسرا نہین ہی اور قیصر صاف باطن حاکم طلسم فیروزہ بھی اُسکا معین و مددگار ہی سُنا گیا ہی کہ دونون ساحرون کو محافظ لشکر قرار دیکر بادشاہ اسلام لوگ فوج فراوان بیابان نہ طاق مین چھوڑا ہی اور آپ اسطرف آئے ہین کیا کرنا چاہیے جو اس شیر کے پنجہ سے نجات ملے وزرا و امرا نے صلاح دی کہ آپ بھی ایک نامہ اپنے خسر ضحاک مسند نشین سامری کو لکھیے کہ آفتاب زرین کو وہی جواب دے سکتے ہین ہنر ہر شیر دل نے اس راے کو پسند کیا اور اپنے ہاتھ سے نامہ تحریر کیا مضمون نامہ کا یہ تھا اے والد مہربان سرپرست فراوان اسوقت آپ علم جادوگری مین شک جمشید و سامری ہین اور مجھ پر وہ وقت پڑا یا ہی کہ جان و مال دونون بچتے نہین معلوم ہوتے صاحبقران دوران یعنے بدیع الملک نوجوان نے مجھ پر فوج کشی کی ہی اور علم نامدار آفتاب زرین علم اُسکے شریک ہین اور مین خوب جانتا ہون کہ کوئی ساحر یہان اس قابل نہین ہی جو آفتاب زرین علم سے مقابلہ کرسکے انھین کی مدد سے بدیع الملک نے ہزار ہا طلسم فتح کیے ساحرون کو جان سے مارا لہذا اگر آپ چاہتے ہو کہ دختر میری رانڈ نہ ہو تو دخل اندازی کرکے اور عمو جان کو سمجھا کر اُنکے ذریعہ سے مجھ سے اور بدیع الملک سے صلح کرا دیجیے ورنہ وہ زمانہ بہت قریب ہی کہ ملک میرا برباد ہوجائے گا مین قتل ہوجاؤنگا دختر آپ کی بیوہ ہوکر یا خدا پرستون کے قابو مین آجائے گی یا آپ کے پہلو مین بھیجے گی اگر اسوقت مصیبت مین بھی آپ نے خبر ہماری نہ لی تو وہ کونسا وقت ہوگا جب کہ خبر یک حال ہوجیگی واجب جانکر عرض کیا جسوقت یہ عرضی اس کی ضحاک مسند نشین سامری کے پاس پہونچی اور اُسنے پڑھی نہایت پریشان ہوا اور افسوس کیا کہ کیا نازک معاملہ اور کیا برا رشتہ ہی کہ چاروناچار وہ امور اختیار کرنا پڑتے ہین جو مرا سراسر اپنی مصلحت کے خلاف ہوتے ہین معلوم ہوا کہ اب بدیع الملک

سے ملک جادو والی کیطرف کوچ ہوتے والا ہو اسلیئے کہ اگر میرے بھائی سے آفتاب زرین علم سے
نہ مانا تو جنگ ضرور ہوگی اور آفتاب زرین علم ایسا نہین ہے جسکا قتل کرنا یا گرفتار کرنا آسان
ہو افسوس کہ اس داماد کے باعث بھائی سے بگاڑنا پڑی شعر سرنی پیچم ز شمشیر جہیب +
ہر چہ آید بر سر من یا نصیب + یہ شعر پڑھکر ایک نامہ مہلیل زرہ پوش کو لکھا کہ ای پہلوان
دوران و رستم زمان وقت تمھارے امتحان کا آگیا لہذا تم کو چاہیے کہ مع فوج گران و لشکر
فراوان جانب بیابان نہ طاق روانہ ہو اسلیئے کہ خدا پرستون نے چڑھائی کی ہے اسوقت
مین پاس مذہب و ایمان ضرور ہے اور مین بھی اپنی فوج لے کر چلتا ہون اور ایک شخص یہ
نامہ لے کر مہلیل زرہ پوش کی جانب روانہ ہوا دوسرا نامہ بجواب نامہ ہزبر تحریر
کیا کہ ای نور چشم و راحت جان تحریر تمھاری نظر سے گذری اور حالات مندرجہ سے اطلاع
ہوئی ہر چند کہ اسوقت تک مین نے آفتاب زرین کے کسی معاملہ مین دخل نہین دیا
کیونکہ مین اسکو بجاے فرزند سمجھتا ہون مگر اب تمھاری خاطر سے جاتا ہون اور اسکو
اچھی طرح سمجھاتا ہون اگر نتیجہ اچھا نکلا تو بہتر اور اگر اسنے نہ مانا تو خیر دیکھا جائیگا تمھاری
ہمدولت بھائی کے خون سے ہاتھ بھرنا ہونگے یہ نامہ لکھکر ضحاک مسند نشین سامری کی
آنکھون مین آنسو بھر آئے نامہ تو پاس ہزبر شیر دل کے روانہ کیا اور اب تیاری لشکر
کا حکم نافذ کیا ایک روز تیاری مین گذرا دوسرے دن ایک لاکھ ساحران غدار آفت روزگار
افسون سازو شعبدہ باز کو ہمراہ لیکر جانب بیابان نہ طاق روانہ ہوا اسے تو راہ
مین چھوڑیئے اول حال لشکر اسلام کا سنیئے کہ یہان بادشاہ لشکر اسلام یعنے دارا سے بن
دارا ب مہین زرہ تخت شاہی پر جلوہ گر ہین چتر اقبال کو گردش ہے تمام بارگاہ سرداروں سے
معمور ہے اور آفتاب زرین علم ایک کرسی جواہر نگار پر متمکن ہے اور چند دنگل خالی
ہین اُن پر غاشیہ پڑے ہوئے ہین چونکہ عرصہ سے خیر و عافیت شاہزادہ بدیع الملک
کی دریافت نہین ہوئی ہے کہ کس مقام پر ہین اور کس حال مین ہین تو بادشاہ نہایت
پریشان ہین چہرہ سے آثار تردد ظاہر ہین مریخ آفتاب علم سے فرما رہے ہین کہ دیکھے
صاحبقران کب واپس آتے ہین اور نہین معلوم کس حال مین ہین گئے ہین ایسے مقام
پر کہ دل کو تردد ہے مریخ آفتاب علم عرض کر رہے ہین کہ ظل اللہ نہ پریشان ہون ہر چند
کہ اُنکے تشریف لانے مین تو ابھی عرصہ ہے مگر انشاء اللہ بخیر و خوبی وہ آپ سے آکر ملین گے
بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ میرا دل نہین مانتا میں چاہتا ہون کہ مین بھی وہین چلا جاؤن
مریخ آفتاب علم نے عرض کیا کہ یون حضور مالک ہین لیکن مصلحت کے خلاف ہے ایک
تو صاحبقران کے خلاف ہو گا دوسرے لشکر کی تباہی کا خیال ہے کہ وہ مقام سخت ہے
نہین معلوم کیا کیا افتادین پڑینگی کس کس مصیبت کا سامنا ہوگا زیادہ اگر آپ کو تردد
ہے تو ہرکارون کو ہر اے خبر روانہ فرما دیجیے وہ حال دریافت کرکے عرض کر دینگے
فرمایا بہتر یہی ذکر تھا کہ جوڑی ہرکارون کی لرزین آلودہ پسینے مین غرق دم چڑھتے ہوئے

دروازہ بارگاہ سے نمودار ہوئے اور آتے ہی دعا و ثنائے شاہی بجالانے کے بعد نہایت ادب کے ساتھ عرض کی شعر

ای شہنشاہ آسمان اورنگ	ای جہاندار آفتاب آثار

یہ غلام صحرانوردی کو رہے تھے کہ آمد لشکر ساحران کی معلوم ہوئی ہم نے شاخہائے درخت کی اڑمین چھپکر دیکھنا شروع کیا کہ کون آتا ہی اور کسطرف جاتا ہی کیا ارادہ رکھتا ہی کہ یکایک فوج ساحران غدار جو ایک لاکھ سے کم نہین ہین آکر صحرا مین مقیم ہوئے اور ایک گنبد بالائے ہوا اڑتا ہوا آکر زمین پر قائم ہوا اس گنبد مین ایک مرد پیر ساحر وضع بیٹھا تھا اور گرد اُسکے اور چالیس ساحر باادب بیٹھے ہوئے کہ اُنمین ہر ایک کی صورت دیکھ کر خوف معلوم ہوتا تھا اور ایک آفتاب بالائے گنبد بلاگردانی کر رہا تھا ہر چند کہ ہم پر ہیبت اُس فوج کی چھائی ہوئی تھی قدم آگے نہ بڑھتا تھا لیکن دل کو مضبوط کرکے داخل لشکر ساحران ہوئے اور حال دریافت کیا تو یہ معلوم ہوا کہ وہ مرد پیر جو گنبد مین بیٹھا تھا وہ ان سب کا بادشاہ و افسر ہی نام اُسکا ضحاک مسند نشین سامری ہی اور بعضے گنبد نشین سامری بھی اُسکو کہتے ہین یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ کس ارادہ سے آیا ہی اور اس بیابان مین کیون قیام اختیار کیا ہی یہ سنتے ہی رنگ چہرہ آفتاب زرین علم کا اڑ گیا جسطرح شعاع آفتاب سے روے گل پر کی شبنم اڑ جاتی ہی بادشاہ اسلام نے جو یہ حالت آفتاب زرین علم کی مشاہدہ فرمائی ارشاد کیا کہ ای شہنشاہ ساحران عالم کیون اسوقت مزاج کیسا ہی مین دیکھتا ہون کہ دفعتہً چہرہ کو اسقدر تغیر ہو گیا ہی جیسے خانکبے کوئی مہینون برسون کا بیمار ہوتا ہی آفتاب زرین علم نے عرض کی کہ مین جس خوف سے پریشان ہون وہ یہ خبر وحشت اثر ہی حضور اس ساحر سے آگاہ نہین ہین کہ یہ کون ہی اور کس درجہ کا ساحر ہی بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ حافظ حقیقی ہر بلا سے بچانے والا ہی کیسے کیسے ساحرون سے اُسنے بچایا اور اُنپر فتح یاب کیا آفتاب زرین علم نے عرض کی کہ مجھکو اپنی جان کا اندیشہ نہین ہی بلکہ اور بندگان خدا کے لیے پریشان ہون یہ ساحر جسکا حال حضور سنے سُنا اصل مین میرا بڑا بھائی ہی اور شہر ذوالحصار کا بادشاہ ہی علم سحر و ساحری مین اُسکا مثل و نظیر نہین ہی اُسوقت تک اسنے خیال میرے کسی بادشاہ اور کسی جادوگر کی شرکت نہین کی ہر چند کہ بڑے بڑے بادشاہون اور ساحرون نے اُس سے مدد طلب کی مگر اُسنے جواب صاف دیدیا کہ تمھارے دشمن کا شریک میرا بھائی ہی اور مین اس سے مقابلہ کرتا یا اسکے دل کو رنج پہونچانا پسند نہین کرتا لہذا مین مجبور ہون مجھ سے کوئی امید نہ رکھنا جو تم سے ہو سکے وہ کرو اگر زیادہ اندیشہ ہی صلح کرلو حالانکہ اس جواب سے وہ ساحر جو اُسکے برسون کے دوست شادی غمی کے شریک تھے رنجیدہ ہو گئے مگر اُسنے کچھ خیال نہ کیا کیونکہ وہ مجھکو بیٹون سے زیادہ چاہتا ہی مگر آج نہین معلوم اسطرف کس ارادہ سے آیا ہی اور دیکھیے کیونکر پیش آتا ہی جو ننگ

ہین غور کرتا ہون ایک امر میری سمجھ مین آتا ہی وہ یہ کہ عجب نہین ہی جو اسکے داماد ہنر بر شیر دل نے اسکو پریشان کیا ہو صاحبقران زبان اُسنے ملک پر گئے ہونگے کہ یہی ملک اور دریاے نسیان شامل طلسم نہ طاق ہی ہنر بر شیر دل نے ضحاک مسند نشین پر زور ڈالا ہوگا پھر داماد کا معاملہ وہ بھی مجبور ہو گیا ہوگا ورنہ اُسنے کبھی اپنے شہر کے باہر قدم نہین نکالا اور ہمیشہ چلہ کشی کر کرکے قوت ساحری بڑھایا کیا مگر خیر دیکھا جائے گا یہان تو یہ حالت ہی اور اُدھر جسوقت ضحاک گنبد نشین کوچ بہ کوچ ہیں صحراے نہ طاق مین آکر پہونچا اور لشکر اسکا اترا گنبد زرین پر قائم ہوا ضحاک مسند نشین نے ایک نامہ بنام آفتاب زرین علم تحریر کرکے مہران دو دکش کو دیا کہ یہ سپہ سالار ہی فوج ضحاک کا اور جانب آفتاب زرین علم روانہ کیا مہران دو دکش چند ساحر اپنے ہمراہ لے کر جانب لشکر اسلام روانہ ہوا جسوقت یہ خبر اہل اسلام کو ہوئی کہ نامہ دار آتا ہی مرزبان آفتاب علم نے اپنے ساحرون کو بھیجا کہ استقبال روانہ کیا کیونکہ انکو خیال گذرا کہ نسانہ ہو جو ضحاک اس امر کی شکایت کرے کہ تم نے ہمارے سالار فوج کی کچھ عزت نہ کی ساحران آفتاب زرین علم گئے اور مہران دو دکش کو استقبال کرکے دروازہ بارگاہ تک لائے اور تا دربار گاہ خود آفتاب زرین علم گئے اور مہران دو دکش سے بہ لطف پیش آئے اور اسکو اپنے ہمراہ لیے ہوئے داخل بارگاہ آسمان جاہ ہوئے نظر جو مہران کی اس بارگاہ پر پڑی رعب چھا گیا دیکھا کہ ہزار ہا دنگل و کرسی بچھی ہوئی ہین سردار ہا دب کر دنین جھکائے بیٹھے ہین بادشاہ تخت شاہی پر جلوہ گر ہی مصرع تو گوئی سیکے عرش و کرسی ہزار+ مہران دو دکش پر ایسا رعب طاری ہوا کہ اسنے سلام کیا بادشاہ اسلام نے اشارہ سے بیٹھنے کی اجازت دی مہران دو دکش سلام کرکے ایک دنگل پر بیٹھ گیا بادشاہ اسلام آفتاب زرین علم کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ یہ کس ارادہ سے آئے ہین آفتاب زرین علم نے عرض کی کہ خداوندیہ میرے بھائی کے سپہ سالار ہین اور اُنکا نامہ لے کر میرے پاس آئے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ پھر انکو میرے پاس لانے کا کیا سبب آپ نے نامہ کا جواب دے کر رخصت کر دیا ہوتا آفتاب زرین علم نے عرض کی کہ اس نامہ کا جواب مین بغیر حضور کی راے عالی شریک کیے ہوئے لکھنا مناسب نہ سمجھا اسلیے کہ نہ معلوم اسمین کیا تحریر ہوا اور اُسکا کیا جواب دیا جائے علاوہ اسکے چونکہ معاملہ قرابت کا ہی اور قرابت بھی ایسی قریب کی کہ بھائی بھائی کا خط علاوہ لے کر جواب لکھنے مین ضرور یہ خیال تھا کہ لوگ شک کرینگے یہ عرض کرکے نامہ پیش کیا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ تم ہی پڑھو آفتاب زرین علم نے نامہ باواز بلند پڑھا اسمین لکھا تھا کہ برادر بجان برابر عمرت دراز باد بعد دعاے مزید عمر و ترقی درجات کے معلوم ہو کہ مین نے سنا ہے تم صاحبقران دوران کے شریک ہوا اور وہ ملک ہنر بر شیر دل پر گئے ہوئے ہین اور تم جانتے ہو کہ ہنر بر شیر دل میرا داماد ہی اُسنے مجھ سے مدد طلب کی مین نے بخیال تمھارے اسوقت تک اُسکی مدد کا قصد نہین کیا لیکن یہ دختر کا معاملہ ہی مین دست بردار نہین

ہوسکتا ہون بہتر یہ معلوم ہوتا ہی کہ تم بادشاہ لشکر اسلام سے کہو لشکر بدیع الملک سے کہلا بھیجو کہ وہ ہنر بر شمشیر دل سے نہ لڑین اور طلسم نہ طاق کی فتامی سے باز رہین اگر انکی خواہش تخصیجات طلسمی اور اشیاء نادرہ کی ہی تو مین منگوا کر اُسکے سپرد کر سکتا ہون اتنا مجھے بھی اختیار حاصل ہی اُنھون نے بہت سے طلسم فتح کیے اب خانۂ کعبہ تشریف لے جائین ورنہ گشت و خون بہت ہو گا اور مجھے بھی مجبور ہو کر لڑنا پڑے گا اور آخر مین یہ تحریر تھا بڑے افسوس کی بات ہی کہ تم نے ہمارے آنے کی خبر سنی اور ہم سے ملنے تک نہ آئے بادشاہ اسلام مضمون نامہ سُنکر مسکرائے اور آفتاب زرین علم سے فرمایا کہ کیا جواب لکھا دگے آفتاب زرین علم نے عرض کی کہ میری عقل حیران ہی اور مجھ سے نہین بن پڑتا کہ کیا جواب دون بادشاہ نے فرمایا یہ جواب مت دو کہ نہ ہمین خواہش ملک ہی نہ خواہش مال ہی نہ ہمارا یہ شیوہ ہی کہ کسی کی ایذا رسانی بموجہ کرین چونکہ آئینہ اندام جادو بھاگ کر اس طلسم مین چھپا ہی اور ملک ایوان تاجدار نے اُسکو پناہ دی ہی اور ہم اُس سے قصاص اُن مسلمانون کے خون کا ضرور لینگے جو اُسکے ہاتھ سے شہید ہوئے ہین لہذا اگر تم آئینہ اندام جادو کو اس طلسم سے نکلوا دو یا گرفتار کر کے ہمارے سپرد کر دو تو ہمین تمھارے ملک سے کوئی سروکار نہین ہی ہم بغرض گرفتاری آئینہ اندام جادو آئے ہین اگر اس امر کو منظور کرو تو پھر صاحبقران تو فہمائش کیجائے اور اس ارادہ سے باز رکھا جائے اور اگر یہ ممکن نہین ہی تو صاحبقران کا بغیر طلسم فتح کیے ہوئے پلٹنا دشوار ہی نہ انکو ایوان تاجدار کا خوف ہی نہ لیوان کی فکر ہی آفتاب زرین علم نے یہ ہدایت بادشاہ اسلام جواب تحریر کر کے مہران دود کش کے سپرد کیا اور آفتاب زرین علم نے بعد اختتام نامہ اپنی طرف سے یہ رائے ظاہر کی کہ مین تم کو برادرانہ و دوستانہ سمجھتا ہون کہ تم آئینہ اندام جادو کو صاحبقران نامدار کے حوالہ کرو ورنہ بندگان خدا کا ناحق خون ہو گا اور فائدہ کچھ حاصل نہ ہو گا چونکہ آئینہ اندام جادو نے بندگان اسلام کا خون کیا ہی اسلیے صاحبقران باوقار ضرور آئینہ اندام جادو سے قصاص لینگے آیندہ تم کو اختیار ہی شعر

مالونہ مالو جان جہان اختیار ہی	ہم نیک و بد سب اُسکو سمجھائے دیتے ہین

اس تحریر کے بعد بادشاہ اسلام سے عرض کی کہ اب میرے جانے کی نسبت کیا حکم عالی ہوتا ہی کیونکہ ختم نامہ پر یہ بھی مضمون تحریر ہی کہ جواب اس نامہ کا بادشاہ اسلام سے موافق مرضی ملے یا مخالف تم میرے پاس ضرور آنا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ آپ شوق سے تشریف لے جائیے مجھے آپ سے ہر طرح کا اطمینان ہی آپ ایسے ہین کہ بدیع الملک آپ کو بھائی فرماتے ہین اور اپنا قوت بازو کہتے ہین اور آپ پر ایسا بھروسا اور اطمینان تھا کہ ہماری حفاظت کو چھوڑ گئے ہین اور ہم بھی آپ کو اُنھین کی جگہ تصور کرتے ہین لہذا اپنے نامہ دار کو رخصت کیجیے اور جسقدر سامان مناسب جانیے اپنے ہمراہ لے کر جائیے آفتاب زرین علم نے سلام رخصت کیا اور عرض کی کہ اب کل حاضر حضور ہونگا

بادشاہ اسلام نے قیصر صاف باطن حاکم طلسم فیروزہ کو ہمراہ کردیا اسپر آفتاب مریخ علم نے عرض کی کہ آپ کے تکلیف فرمانے کی ضرورت نہین ہے مگر بادشاہ اسلام نے نہ مانا اور فرمایا کہ ذرا ضحاک کو یہ بھی تو معلوم ہو کہ تمھاری عزت کسقدر بھی جاتی ہے کہ کون کون لوگ تمھاری ہمراہی مین ہین آفتاب زرین علم نے یہ سنکر بادشاہ کی قدردانی کی اور ممنون ہوئے اور دوسری تسلیم کی وہان سے اپنے خیمہ مین آئے اور پوبیس ساحران معزز اپنے ہمراہ اور لیے اور جانب بارگاہ ضحاک روانہ ہوئے شعر

رحوم بیخودی ہے کیون لیے جاتے ہو ان مجنوں	نہ جانے وہ کیا پوچھین زبانسے میری کیا نکلے

یہ کہتے ہوئے چلے اور اسطرف یہ خبر ضحاک مسند نشین سامری کو پہونچی کہ آفتاب زرین علم آتے ہین اسنے اپنے مصاحبین کو برابر استقبال روانہ کیا وہ لوگ آئے اور آفتاب زرین علم کو اپنے ہمراہ لے کر گنبد ضحاک مسند نشین سامری کے قریب پہونچے ضحاک بھی تا در گنبد برابر استقبال آیا اور نہایت عزت کے ساتھ بٹھایا اور قیصر صاف باطن کی مزاج پرسی کے بعد نہایت خاطر و مدارات کی بعد اسکے ساقی کو حکم دیا اسنے جام شراب قیصر صاف باطن کے سامنے پیش کیا کیونکہ ایک تو یہ بادشاہ طلسم ہین علاوہ اسکے مہمان ہین آفتاب زرین علم نے تو یہ سمجھ لیا کہ یہ بھائی ہے لیکن قیصر صاف باطن نے گردن جھکالی اور جام پینے سے انکار کیا ضحاک مسند نشین سامری نے سبب پوچھا کہ ای شہریار علیوقار آپ نے کیون انکار کیا اور کیا تکلف ہے اگرچہ یہ شراب قابل آپ کے نہین تو لیکن میزبان کی خاطر بھی مناسب ہے قیصر صاف باطن نے کہا کہ یہ شراب نہایت نفیس ہے اور اگر ہین بادشاہ طلسم نہون تو آپ بھی بادشاہ شہر ذوالحصار ہین مگر سبب یہ ہے کہ میرے آپ کے مذہب مین فرق ہے کفر و اسلام مانع ہوتا ہے ضحاک نے کہا کہ مین آپ کے نزدیک کافر ہون قیصر صاف باطن نے کہا کہ جیسا آپ اپنی جگہ خیال کرتے ہین ویسا ہی کچھ ہم بھی سمجھے ہین ضحاک مسند نشین سامری نے پوچھا کہ پہلے آپ کا کیا مذہب تھا قیصر صاف باطن نے کہا کہ اسکی ضرورت نہین کہ پہلے جو مذہب تھا اب بھی اسکی پابندی کیجائے جب تک حق کو نہ پہچانا تھا ہم بھی مثل آپ کے سامری پرست تھے مگر جب شاہزادہ بدیع الملک کی بدولت مرتبۂ اسلام سے آگاہ ہوئے اسوقت سے اُس دین کو ترک کیا اور مذہب حق کو اختیار کیا ضحاک مسند نشین سامری کو گو نہ رنج ہوا پھر قیصر صاف باطن سے نہ کہا اور آفتاب زرین علم کیطرف پلٹکر دیکھا اور کہا کہ یقین ہے آپ کو بھی تامل ہوگا اسلیے کہ اگر آپ دونون صاحب ہم مشرب نہ ہوتے تو اسقدر ارتباط کیون بڑھتا آفتاب زرین علم نے سر جھکا کر کہا کہ اب آپ خود ہی سمجھ گئے تو میرے عرض کرنے کی کیا ضرورت ہے یہ سنکر ضحاک مسند نشین سامری کو نہایت ملال گذرا اور کہا کہ افسوس مین جانتا ہون اب نام بزرگون کا اس صفحہ ہستی سے مٹا چاہتا ہے جو مرضی خداوند سامری کی کیا اجارہ ہے شعر

نہ گور سکندر نہ قبر دارا		مٹے نامیوں کے نشان کیسے کیسے	

سمجھے معلوم ہوتا ہے کہ بہت طول پکڑیگا اور یون نہ ہوگا جب تک دو چار ہزار جانین نہ تلف ہولینگی بعد کچھ دیر سکوت ہونے کے ضحاک مسند نشین سامری نے آفتاب زرین علم سے کہا کہ ہر چند مین جواب اسنے دینے کا دیکھ چکا ہون لیکن پھر تم کو سمجھاتا ہون کہ جاؤ اور بادشاہ اسلام کو پھر سمجھاؤ کہ وہ بدیع الملک کو طلسم نہ طاق پر جانے سے منع کرین اور بلا لین ورنہ ہم آفتاب زرین علم تم خوب جانتے ہو کہ مین کون ہون اگر چاہون تو ایک دم مین لشکر اسلام کو غارت کردون آفتاب زرین علم نے کہا کہ جب تک جسکی قضا منجانب پروردگار نہ ہو کوئی اسکو غارت نہین کر سکتا اور بادشاہ اسلام کی زبان قلم سے جو نکل گیا وہ نکل گیا بادشاہ اپنے قول سے پھرنے والے نہین ہین اگر آپ آئینہ اندام جادو کو ہمارے سپرد کردین تو صاحبقران خصا اپنے ارادہ سے باز رہینگے اور دریا سے نسیان سے قدم آگے نہ بڑھائینگے اور یہ بھی میری وجہ سے ہوگا کہ وہ مجھکو بہت دوست رکھتے ہین ورنہ صاحبقران ایسے نہین ہین جو اپنے ارادہ سے باز رہین انکو دوست سوائے پروردگار عالم کے کسی کا نہین ہے پھر ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ بھلا ایوان جادو اور کیوان جادو اسکو دینگے یہ کونسی نہیت ہے کہ جو اپنے دامن مین آگرپھے اور اپنا ہم مذہب بھی ہو اسکو دشمن کے حوالہ کردین اور اسپر ہم اس قدر اگر ایک سامری پرست کو مانگوگے تو نہ دینگے دیکھتے ہین کہ بدیع الملک کیونکر آئینہ اندام جادو کو طلسم سے لے آتے ہین ایک مرحنے کا تو زنار سوار ہو جائیگا یہ مثل اور طلسمون کے نہین ہے جسکو انکے بزرگون نے اور انھون نے فتح کر لیا یہ طلسم نہ طاق ہے اسکا بنانے والا سامری ساحر ارکان طلسم سے زیادہ مرتبہ رکھتا ہے آئینہ اندام جادو جسکو دعوی خداوندی تھا وہ تو یہان آکر پھنسا گیا اور جب پھر سے سحر کی تعلیم ہوئی ہے تو ساحرون مین اسکا شمار ہوا ورنہ تماشے والا سمجھا جاتا تھا اور ساحران طلسم سے تو بعد کو سامنا ہوگا اول تو مین موجود ہون ایک روز مین اس لشکر سے فرصت ہو جائیگی شام تک سب کو غارت کرکے دوسرے روز جاکر بدیع الملک کے لشکر کو تباہ کردونگا طلسم تک پہونچنے کی نوبت بھی نہ آئیگی بس یہ سنکر آفتاب زرین علم نہایت برہم ہوئے اور کہا کہ یہ دھمکی آپ درپردہ مجھے دیتے ہین جن بزرگون کی تعلیم آپ کو پہونچی ہے انھین کی تعلیم مجھکو بھی ہے جبتک میرے دم مین دم ہے اسوقت تک کہان تاب ہے کسی کی جو لشکر اسلام کی طرف رخ بھی کرسکے اور بس اب کوئی کلمہ شاہزادہ بدیع الملک اور بادشاہ اسلام کی شان مین نہ کہیگا جو کچھ زبان سے کہنا ہو وہ میدان جنگ مین دکھا دیجیگا ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ آفتاب زرین علم افسوس کہ ہم بھائی ہوکر ہمارا کچھ خیال نہین اور غیرون کی اسقدر طرفداری سچ ہے کسی کی سمجھ مین نہین آتی مین جہانتک سمجھتا سمجھکر طرح دیتا ہون تو اسیقدر سر پر چڑھا آتا ہے کیا کہون کہ مین نے خود بلایا تھا اور اب تو میرے مکان مین آیا ہوا ہے آفتاب زرین علم نے کہا کہ اسوقت مکان مین ہون کل میدان جنگ مین

ٹوک کر مقابلہ کریجیے گا پہلے میرے ہی آپ سے فیصلہ ہو جائے لیون بندگان خدا ہلاک ہون
اور اسکو مین سے یا تو کہ آپ بھائی ہین اور بڑے ہین بجائے والد ماجد ہین مگر جسوقت اختلاف
مذہب ہو تو ایک ادنے مسلمان سے ہم طرف دار و شریک حال ہونگے اور آپ سے بعوض
ہمدردی کے کسیطرح کی کمی و تمنی مین نہ کرینگے اور آپ بھی آج سے کوئی بات اُٹھا نہ رکھیے گا
اس اب مین جاتا ہون یہ کہکے گنبد سے باہر آئے اور جانب لشکر اسلام روانہ ہوئے بادشاہ
اسلام تو انتظار ہی مین بیٹھے تھے اور ایک ایک ساعت کے بعد برابر ہرکارے خبر
پہونچا رہے تھے کہ اب یہ ہوا اور اب شراب پر تکرار ہوئی اب اور بحث نے طول کھینچا
بادشاہ طیار رہے تھے کہ ایسا نہ ہو جنگ ہو جائے اُسکا لشکر ساتھ ہے اور اُنکے ہمراہ فوج بھی
نہین ہر مرکب منگا کر فوج کو تیاری کا حکم دے دیا تھا کہ اگر کوئی خبر وحشت اثر سن لون تو جا کر
شریک ہون لیکن جسوقت آفتاب زرین علم حاضر ہوئے اور سارا ماجرا بیان کیا
بادشاہ اسلام مسکرائے اور فرمایا کہ مجھے آپ کے آنے سے پیشتر سب خبرین پہونچ
گئی ہین اے آفتاب زرین علم شاباش و مرحبا جو حق مردانگی تھا وہ تم نے ادا کیا اور
کوئی گفتگو ادب کر نہین کی نہ جسمت باقی رکھی مصرع این کار از تو آید و مردان چنین کنند
آفتاب زرین علم نے عرض کی کہ یہ سب حضور کے فیضان تعلیم و صحبت سے حاصل ہوا
ورنہ من آنم کہ من دانم ابھی یہ گفتگو تمام نہ ہوئی تھی کہ جوڑی ہرکارون کی گردین آلودہ
پسینے مین غرق نمودار ہوئی اور بعد دعا و ثنائے شاہی بجا لانے کے عرض کی کہ لشکر
ضحاک مسند نشین سامری مین طبل جنگ بجا ہے بادشاہ اسلام نے فرمایا کچھ پروا نہین
خدا سے ما بیزار است کہدو کہ ہمارے مہمان بکثی کوس حربی نوازش مین آئے ہمان
بھی نقارہ پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی تمام لشکر مین خبر مشتہر ہوئی بہادران دلاور
صف شکن سامان حرب و ضرب درست کرنے لگے اور ہر طرف تیاری جنگ ہونے لگی
بادشاہ اسلام نے سویرے سے دربار برخاست کیا آفتاب زرین علم نے چلتے وقت
عرض کی کہ اے شہریار آج کی حاضری آخری تھی کل ہمارا دنگل خالی ہوگا اسلیے کہ اس ضحاک مسند نشین
سے عہدہ برآ ہونا ناممکن ہے اگرچہ جی چاہتا تھا کہ اس شب کو غنیمت سمجھ کر جی بھر کے
زیارت کر لیتے مگر اب اپنے انتظام مین کمی کرنا بھی مناسب نہین ہے اس مجبوری سے مین بھی
رخصت ہوتا ہون تاکہ سحر اپنے جگالون لیکن جسوقت شاہزادہ بدیع الملک سے
ملاقات ہو تو میری طرف سے عرض کر دیجیے گا کہ مجھے مانند خیر سے نہ فراموش کرین اسلیے
کہ مردہ بدست زندہ جیسا میرا خیال میری زندگی مین کیا لطف ہے ہمکو ویسا ہی میرے
مرنے کے بعد بھی میرا خیال رہے بقول شاعر شعر

	لیون تو مجھ سے کی ہوں تو محبت سبھی	ر	جب مین جالون کہ مرے بعد مرا ہو جہان تو

بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ آپ ایسی باتین نہ کیجیے میرا دل شق ہوتا ہے یہ فرما کر بیدار ہوئے
اور کلمات تسلی آمیز زبان مبارک پر جاری کرتے فرمایا کہ اگر حیات باقی ہے تو ضحاک کیا

کر سکتا ہے بڑے بڑے ساحر جنکو خدائی کے دعوے تھے اُنکے بنائے تو کچھ نہ بنی بھلا یہ کیا ہے غرضکہ
آفتاب زرین علم رخصت ہوکر خیمہ مین اُسے اور لشکر سے الگ اپنی بارگاہ برپا کی اور
سحر جگانے مین مصروف ہوئے طبل برابر بج رہا تھا اور ساحر سحر جگا رہے تھے فوج کفار
مین نعرے یا خداوند سامری اور یا خداوند جمشید کے بلند تھے اسنے اپنی سرسون کے اڑ رہے
تھے بخور گوگل لوبان کالے دانہ وغیرہ کا ہو رہا تھا اور کوئی ساحر خون خوک سے نہا رہا تھا
کسی نے بوم کو جھٹکا کر کے اپنے بیر کو بھینٹ دی تھی کوئی دنبہ کوئی ڈبرو کوئی بانسری
بجا رہا تھا ایک عجب طرح کا ہنگامہ تھا اسطرف لشکر اسلام مین نعرے اللہ اکبر کے
بلند تھے ساحر سحر جگا رہے تھے بخور مشک و عنبر وغیرہ سے تمام سحرا طبلۂ عطار ہو رہا تھا
اور غیر ساحر نمازین پڑھ رہے تھے لباس بدل رہے تھے غسل کر رہے تھے ایک ایک
سے گلے مل ملکر اپنے اپنے قصور بخشوا رہا تھا کوئی کسی سے وصیت کر رہا تھا کہ اگر ہم
قتل ہو جائین اور تم زندہ رہو تو ہمین فلان مقام پر دفن کرنا کوئی کسی سے کہہ رہا تھا کہ سوا
مرنے کے اور کیا ہوگا اسلیے کہ ہم ساحر نہین اور ساحرون سے مقابلہ ساحر بھی ایسے کہ
آفتاب زرین سا شخص اپنی زندگی سے مایوس ہو تو ہماری کیا حقیقت ہے غرض اسی عالم
مین طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی ستارے
مانند چراغ سحری کے جھلملا جھلملا کر غائب ہو گئے چاند کا چہرہ سفید ہو گیا رنگ عالم
دگرگون ہوا طائر اپنے اپنے آشیانون سے اڑے قافلے والون نے بستر سنبھالے اور
منزل کے اشتیاق مین چلے نمازیون نے وضو کر کے وظیفہ سحری کو ادا کیا کفار نے سنکھ
پھونکے ادھر بادشاہ اسلام کی سواری برآمد ہوئی تمام سردار درد ولت پر حاضر تھے
سب کا سلام ہوا بادشاہ اسلام حسب مراتب جواب سلام دیتے ہوئے میدان جنگ
کیطرف روانہ ہوئے سب سردار ان نامی و ملوک ان گرامی ہمراہ رکاب سعادت انتساب
تھے اور پرے کے پرے دستے کے دستے جوق کے جوق گروہ کے گروہ فشون سے فشون سنگر
کے سنگر میدان مین آکر صف آرا ہونے لگے آن واحد مین میمنہ میسرہ قلب جناح ساقہ و
کمینگاہ اگلا ہراول پچھلا چنداول ساتون صفین آراستہ ہو گئین اب سردار اپنے اپنے
مرتبہ کے موافق لشکر سے آگے بڑھ بڑھ کر قائم ہو گئے لیکن لشکر آفتاب مریخ علم و
فوج طوفان بن سماک آذر گیر و سپاہ گنجور شاہ بادشاہ طلسم گنجورہ و فوج قیصر صاف باطن
بادشاہ اسلام سے اجازت لے کر چند قدم آگے بڑھ کر قائم ہوئے اسلیے کہ مقابلہ انھین
لوگون سے ہوگا ادھر فوج ضحاک مسند نشین سامری آکر صفین باندھ کر کھڑے
ہوئے اور گنبد اڑاتا ہوا آکر میدان مین قائم ہوا بعد آراستگی صفوف قتال و جدال
نقیبان بلند آواز صفون سے نکلے اور اشعار عبرت آمیز زبان پر جاری کیے اور کلمات
پند کہنے کہ اے بہادرو صفت شکنو یہ روز نام و ننگ ہے یہ جہان فانی گذرگاہ ہر خاص و
عام ہے جو پیدا ہوا وہ ناپید ضرور ہوگا کب تک پنجۂ گرگ اجل سے بچوگے اور کوشش

غائیت ڈھونڈھو گے آخر کار طائر جان شکار شہباز اجل ہو گا جب مرنا ضرور ہوا اور مسلم ہو تو وہ موت مرو کہ دنیا و عقبیٰ دونون حاصل ہون اگر بچ گئے تو غازی مشہور ہوئے مر گئے تو شہید کہلائے دیکھین کون کون اپنے باپ دادا کا نام روشن کرتا ہے شعر رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا + مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا + اگر یہ لوگ اپنے اپنے گھرون مین مرجاتے اور میدان جنگ مین جانبازیان نہ دکھلاتے تو مثل دیگران کوئی انکا نام بھی نہ لیتا بہت سے شہزور اسطرح مر گئے کہ کبھی اُنکے جوہر بھی نہ نکلے وہ ہمیشہ جان کو عزیز سمجھا کیے اور وہ دراصل مر گئے اور جو میدان مین مارے گئے وہ اپنے نام سے ابدالآباد تک زندہ رہینگے اس اسطرح کے کلمات جو نقیبون نے کہے بہادرون کے تن مین خون شجاعت نے جوش مارا بس جیسے ہی نقیب نقابت کر کے ہٹے لشکر کفار سے چند ساحر نکلے ایک نے کچھ اسم سحر پڑھ کر دم کیا کہ ایک ایسی ہوا چلی کہ میدان سے خار و خس کو سمیٹ کر کنارے کر دیا دوسرے نے کچھ پڑھکر پانون اپنا زمین پر مارا کہ زلزلہ پیدا ہوا اور پستی و بلندی زمین برابر ہو گئی تیسرے ساحر نے کچھ پڑھکر آسمان کیجانب اشارہ کیا کہ بغیر ابر کے پانی برسا اور گرد بیٹھ گئی اب مہران ودکش سامنے گنبد کے آیا اور اجازت میدان مانگی ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ جا خدا وند سامری تیرا نگہبان ہو یہ سُنکر یہ ساحر سیہ فام کہ سپہ سالار لشکر ضحاک تھا اپنا شبدیز آتشین دوڑا کر میدان مین آیا اور پکارا کہ باش اے فرقۂ خدا پرستان و گروہ مسلمانان جسکو تمنائے مرگ و آرزوئے قضا ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو یا دین سامری پرستی اختیار کر کے ہمارے گروہ مین شامل ہو بس یہ سُنتے ہی بادشاہ طلسم یعنے گنجور شاہ کی طرف تخت سحر اُڑا یا اور سامنے تخت بادشاہ اسلام کے آکر اجازت چاہی بادشاہ اسلام نے حسرت سے گنجور شاہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ افسوس میرا دل نہین چاہتا کہ مین تم کو اجازت دون مگر مجبور ہون کہ آپ لوگ مجھے اور میرے سردارون کو روکتے ہین خیر جائیے حافظ حقیقی کے حوالے کیا گنجور شاہ سلام کر کے میدان مین آیا اور کہا کہ لا ضرب اپنی مہران ودکش ہنسا اور کہا اے گنجور شاہ تو بادشاہی طلسم گنجور پر مغرور ہے جو مجھ سے حربہ طلب کرتا ہے یہ خیال اپنے دل سے دور کر یہ کیونکر جادو کی نظر تو جو تیری جانب تھی جو تو بادشاہ طلسم ہو گیا بادشاہی اور شہ ہے اور سامری اور چیز ہے دیکھ میری فرمائش پر عمل کر اور اپنے کردار سے توبہ کر تو اب بھی مین تجھکو لیچل کر خطا تیری معاف کرا دون ورنہ ایک چشم زدن مین تیرا نشان بھی پردۂ ہستی پر نہ ہو گا گنجور شاہ نے جواب دیا کہ کیا جھک مارتا ہے مین لڑنے سے نہین ڈرتا عاقبت بخیر ہونا چاہتا ہون اگر تیرے ہاتھ سے مارا جاؤنگا تو جنت مین جاؤنگا اور اگر تجھکو مارا تو گویا بڑے کافر کو مارا مین بھی جانتا ہون کہ تو شیطان مجسم ہے تیرے سحر کا رد کرنا آسان نہین ہے اور سبقت نہ کرو لگا کیونکہ مسلمان اسلام ہو چکا ہون اور یہ امر آئین اسلام کے خلاف ہے بس یہ سنتے ہی مہران ودکش نے گولہ نوولادی جھولی سے نکالکر اور کچھ اسم

سحر دم کرکے گنجور شاہ پر مارا گنجور شاہ نے سپر کی جگہ سینہ سامنے کر دیا اور گولہ نولادی
کو مانند گل بازی کے رو کا گولہ سینے پر پڑتے ہی مانند گل کے شگفتہ ہو کر زمین پر گرا
اور گنجور شاہ کو کوئی گزند نہ پہونچا یہ دیکھکر مہران دود کش نہایت خفیف ہوا اور
ساحران لشکر اسلام نے تعریف کی لیکن آفتاب زرین علم نے دل مین کہا کہ غضب
ہوا اُسنے اندازہ گنجور شاہ کی قوت کا کر لیا اب دیکھیے کیا ہوتا ہے اور گنجور شاہ سے
پکار کر کہا کہ یہ حربہ کوئی حربہ سحر نہ تھا غفلت سے کام نہ لیجیے گا اور اسے معمول ساحر نہ
تصور کیجیے گا اُدھر مہران دود کش نے منھ سے تین بار اف کی ہر مرتبہ دہن سے اسکے
دھوان نکلا اور وہ دھوان مانند ایک گنبد کے ہو گیا کہ مہران اسمین پنہان ہو گیا
گنجور شاہ حیران کھڑا تھا کہ یہ کیا کرشمہ ہے بس ایک مرتبہ شعلہ اُس دھوین سے نکلا اور
جانب آسمان بلند ہوا اور گنجور شاہ کیطرف تیر شہاب بنکر چلا آفتاب زرین علم نے
آواز دی کہ ای گنجور شاہ اسے خالی دو رکنے کا قصد نہ کرنا لیکن گنجور شاہ بھی ایسا ساحر
نہین ہے جو خوف کھاتا فوراً اسنے دستک دی دیکھا کہ ہزارہا سپر ین فولادی اسکے سر پر
قائم ہو گئین اب وہ شعلہ تیز سنان بنکر سپرون کو توڑتا ہوا سر گنجور شاہ پر پڑا اور گنجور شاہ
کو توڑ کر زمین پر بوسہ دیا اور پھر اُسی گنبد دخانی مین جا کر قائم ہو گیا یہان گنجور شاہ جان
بحق تسلیم ہوا چراغ زندگانی اسکا گل ہو گیا لیکن اسکے مرنے سے ایک قیامت کبریٰ
برپا ہوئی ہوا چلی خون برسا خاک اڑی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ مارا جوان
کشتی نام من گنجور شاہ چادو بود حیف مردیم و جاندادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم جسوقت
دھوان برطرف ہوا اور روشنی ہوئی فوج گنجور شاہ مین شور گریہ و بکا بلند ہوا اور بادشاہ
اسلام بھی نہایت غمگین ہوئے آنسو آنکھون سے جاری ہوئے کہ ایسا خیر خواہ اور ساحر
زبردست مارا گیا اُدھر ضحاک مسند نشین سامری نے آواز دی کہ ای آفتاب زرین علم
دیکھا تم نے کہ میرے سپہ سالار نے اتنے بڑے ساحر کو کسطرح مارا جسپر ایوان تاجدار
اور کیوان تاجدار کو ایسا بھروسا تھا کہ صاحب تحفظات و امین مال طلسمی مقرر کیا تھا
اسیطرح یہ سب کو قتل کریگا آج اس نمک حرام کو سزاے معقول ملی کہ جسنے ایسے بادشاہ
کے مرتبہ پر فائز کیا یہ اُسکا دشمن ہوا اور اُسکے حریف سے مل گیا مریخ آفتاب علم
نے تو کوئی جواب نہین دیا لیکن طوفان بن سماک آزدرگیر مالک کوہ قضا و قدر سامنے
بادشاہ اسلام کے گیا اور اجازت جنگ مانگی فرمایا ای سماک میری خوشی تو یہ ہے کہ تم
لوگ اپنی جانین کیون برباد کرو بہتر یہ ہے کہ ہماری بلا ہمارے ہی اوپر آنے دو دیکھا تم نے
کہ اس مردود نے گنجور شاہ کے ساحر کو کسطرح مارا طوفان بن سماک نے عرض کی کہ
نمک خوارون کے ہوتے آپ میدان جنگ مین جائین یہ کہان ممکن ہے ہان جسوقت
ہم لوگ نہ ہون اسوقت حضور کو اختیار ہے فرمایا تمھاری خوشی طوفان بن سماک فوراً
اجازت حاصل کرکے سامنے اُس گنبد دخانی کے آیا اور آواز دی کہ اب اس دھوین

سے خود سنیگے گا یا اس پر وہ لوگون ہی فاش کرون دھوئین مین سے آواز پیدا ہوئی کہ تیری بھی یہ لیاقت
ہوئی کہ تو ہمارے سحر کو منٹا سکے اگر دعوے ہے تو تامل کیون کرتا ہے یہ سنتے ہی طوفان بن سماک
نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک شیشہ سرخ رنگ نکالکر کچھ اسم سحر دم کرکے اُس دھوئین پر پھینک
مارا جیسے ہی شیشہ اس دھوئین پر پڑا یہ معلوم ہوا کہ کسی نے گلال اڑا دیا سارا دھوان ایسا
شعلہ بلند فرد ہوگیا اور مہران نظر آنے لگا سب نے تعریف کی کہ بڑے سحر کو کس آسانی سے مٹا دیا
مہران دود کش نے آواز دی کہ او طوفان تو بھی بلا کا ساحر ہے مین تجھے ایسا نہ جانتا تھا مگر
کیا پروا ہے مین ایسے ایسے ہزار لنبدچھر تامحر کر سکتا ہون بارے معلوم ہوگیا کہ تو اور طرح زیر ہوگا یہ
کہکر پاؤن مارا کہ غرق زمین ہوگیا بعد کچھ دیر کے زمین شق کرکے وہی سنون آتشین بلند زمین
سے نکلا اور لپک کر سر طوفان پر گرا ہر چند اسنے سحر کیے سپر بن پیدا کین مگر کچھ نہ ہوا اور سنان
سر کو توڑ کر نکل گیا طوفان بن سماک تڑپ کر مرگیا اس کے مرنے سے اور ایک قیامت
کبریٰ برپا ہوئی زمین کو زلزلہ آیا آتشباری و برف باری ہوا کی بعد کچھ دیر کے آواز آئی کہ کشتی
مرا نام من طوفان بن سماک اژدرگیر جادو بود حیف مردیم و جاندادیم و یہ مطلب خود
نرسیدیم اسکے مرنے سے لشکر اسلام پر اور بھی ہراس طاری ہوگیا اور لشکر کفار کے حوصلے
بڑھے ضحاک مسند نشین پھر ہنسا اور کہا کہ مجھے امید ہے کہ یہی کافی ہے میرے نکلنے کی
ضرورت نہ ہوگی اب کس ساحر کا حوصلہ تھا کہ اسکے مقابلہ کو نکلتا بس ایک مرتبہ آفتاب زرین علم
قریب تخت شاہی کے حاضر ہوئے اور اجازت مانگی بادشاہ اسلام آبدیدہ ہوئے اور
فرمایا کہ کیونکر آپ کو اجازت دون بہتر یہ ہے کہ آپ جاکر بارگاہ سلیمانی مین قیام کیجیے اور
مین ان کافرون سے سمجھ لونگا اگر آپ زندہ رہینگے تو دفن و کفن تو نصیب ہوجائے گا ورنہ
کون پوچھنے والا ہے یہ سنا تو سب کو خاک سیاہ کرکے چلے جائینگے آفتاب زرین علم
نے عرض کی کہ حضور کا اقبال چاہیے اسے تو مین ابھی مارے لیتا ہون مگر ہان ضحاک سے
برابر کا مقابلہ ہے بلکہ وہ بڑا ہے مجھ سے مین چھوٹا ہون بزرگون نے تعلیم مین خردی و بزرگی کا فرق
ضرور رکھا ہوگا وہ اسوقت کھل جائے گا اور اگر علم سحر مین برابر بھی ہوئے تو جتنا سن اُسکا
زیادہ ہے اُتنا ہی ریاض زیادہ ہے اب مجھے امید نہین ہے کہ میدان جنگ سے زندہ پھرون اور اگر
مناسب جانیے تو میری خوشی یہ ہے کہ اس لڑائی کا تماشا تو دیکھ لیجیے لیکن بعد مہران دود کش
کے پھر حضور سردار دنکو لیکر بارگاہ سلیمانی مین چلے جائین کیونکہ آپ کو خبر نہین مگر مین جانتا ہون
کہ ایک شخص بھی نہ بچ سکے گا آج میدان مین وہ سحر ہونگے جنکا مٹنا ممکن نہین ہے ہمارے اور
ضحاک کے مرنے کے بعد بھی سحر قائم رہینگے اور دونون لشکر دنکو مٹائینگے بادشاہ اسلام نے فرمایا
کہ بڑے افسوس کی بات ہے آپ تو ہماری طرف سے لڑکر اپنی جان دین اور ہم جان بچاکر بارگاہ
سلیمانی مین بیٹھین یہ نہ ہوگا لطف یہی ہے کہ قافلہ کا قافلہ وہان بھی ساتھ جو سب اسیطرح میدان
جنگ مین کھڑے رہینگے اور تم کو تنہا نہ چھوڑینگے آفتاب زرین علم نہایت متردد ہوئے کہ ہونا کیا
ہے مگر سمجھتے تھے کہ بادشاہ نہ مانینگے مجبور ہوکر عرض کی کہ پھر اب اجازت دیجیے ورنہ ضحاک مسند نشین سب مرے

مجھ پر ہنسے گا بادشاہ اسلام گلے لپٹ کر رونے لگے اور کلمات حسرت آمیز زبان پر جاری کیے
کہ بعد آپ کے مین شاہزادہ بدیع الملک کو کیا جواب دون گا اور اس لشکر کی
نگہبانی کون کرے گا آفتاب زرین علم نے کہا میری جانب سے عرض کیجیے گا کہ اگر مین اپنی
جان سے دست بردار نہ ہوتا تو کل لشکر کا خاتمہ ہو جاتا ایسے وقت مین اتنی جانون کا تلف
بہتر تھا یا ایک شخص کا مرنا اچھا تھا اور بعد میرے خداوند کریم کوئی اور صورت پیدا کر دے گا
اور اس سے اطمینان رکھیے کہ اب اتنے بڑے ساحر سے کبھی مقابلہ کی نوبت نہ آئیگی بس اب
مجھے رخصت کیجیے بادشاہ اسلام نے مجبور ہو کر آفتاب زرین علم کو رخصت میدان دی
آفتاب زرین علم مہران دو دکش کے مقابلہ پر آئے ضحاک مسند نشین سامری نے
آواز دی کہ کیون بھائی آخر کار میرے سپہ سالار کے مقابلہ مین تمھین خود آنا پڑا افسوس صد
افسوس پھر مین سمجھاتا ہون کہ اب بھی کچھ نہین گیا ہے بادشاہ کو سمجھاؤ آفتاب زرین علم نے
کہا کہ بادشاہ کو کیا سمجھاؤن تمھین پھر سمجھاتا ہون کہ اس ارادہ سے باز رہو ورنہ اگر مین نہونگا
تو تم بھی نہ ہوگے ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ اگر تو بہادر ہے تو کیا مین بزدل ہون تو
چھوٹا ہو کر تو سامنے سے نہ ہٹے اور مین بڑا ہو کر ہٹ جاؤن اب جو ہونا ہوگا وہ ہو جائیگا
یہ کہکر مہران دو دکش کو آواز دی کہ تو یہ خیال نہ کرنا کہ یہ ہمارے مالک کا بھائی ہے اب یہ
دشمن جانی ہے یہ سنکر مہران دو دکش تڑپا اور اسیطرح شعلہ بنکر آسمان پر گیا اور سنان بنکر
آفتاب زرین علم کیطرف چلا آفتاب زرین علم نے منھ سے اف کی دیکھا تو ایک طائر
پیدا ہوا اور اسنے اپنے پرون کی ہوا دی کہ مہران دو دکش اپنی ہیئت اصلی پر آگیا اور
آفتاب زرین علم کے سامنے گرا بس آفتاب زرین علم نے اس طائر سے کہا کہ اسے
پنجہ مین اٹھالے جا جیسے ہی اسنے کندے تو لیکر جھپٹنے کا قصد کیا مہران دو دکش نے اف
کی کہ دھوان پیدا ہوا اور مہران کو چھپا لیا یہ دیکھتے ہی آفتاب زرین علم نے کچھ اسم پڑھکر
اس طائر پر پھونکا کہ وہ زمین پر گر کر تڑپا اور ہیئت انسانی پیدا کی مگر ایک حباب اسکے
ہاتھ مین تھا آفتاب زرین علم نے کہا کہ پھینک مار اس دھوین پر اور ٹانگین اسکی پکڑ لے یہ
سنتے ہی اس پتلے نے حباب پھینک مارا حباب پڑتے ہی دھوان چھٹ گیا اور مہران نظر آیا
پتلا اسکی طرف جھپٹا دیکھا مہران نے کہ اب جان بچتے نظر نہین آتی فوراً پانون مار کر غرق
زمین ہو گیا ساتھ ہی پتلا بھی غرق زمین ہوا جب مہران دو دکش نے دیکھا کہ یہان بھی
مفر نہین ہے اور یہ ملک الموت کیطرح جان کے ساتھ ہی ساتھ ہے یہ تڑپ کر زمین سے نکلا
اور پھر شعلہ ہو کر بلند ہوا اور چاہا کہ سنان بنکر گرون ساتھ ہی پتلا بھی نکلا اب جو دیکھا تو بازوون پر
اسکے پر بھی تھے یہ بھی اڑا اور اس شعلہ کے ساتھ ہی ساتھ بلند ہوا جیسے شعلہ نے ہیئت سنان
کی پیدا کی اور مریخ آفتاب علم کیطرف چلا پتلے نے پرونکا سایہ ڈالا دیکھا تو پھر مہران اپنی
حالت اصلی پر آگیا بس پتلے نے اسکو پکڑ لیا اور گریبان گیر ہو کر سامنے آفتاب زرین علم کے
لایا اور قد و قامت پیدا کر کے مہران دو دکش کو چیر کر پھینک دیا کہ دونون ٹکڑے زمین پر

گر کر تھرتھرانے لگے ہنوز انکا اچھی طرح دم نہین نکلا تھا کہ آفتاب مریخ علم نے کچھ اسم سحر پڑھکر
خاک ان ٹکڑون پر پھینکی کہ وہ تڑپنے لگے اور لوٹ پیٹ کر بصورت اژدر ہو گئے شعلے انکے
پھنون سے نکل رہے تھے آفتاب زرین علم نے آواز دی کہ جاؤ اور لشکر ضحاک کو کھا لو
یہ سننا تھا کہ وہ دونون اژدر شائین شائین کرتے ہوئے اور قلابہ آتشین چھوڑتے ہوئے
لشکر ضحاک مسند نشین سامری کیطرف چلے اب جو ضحاک مسند نشین سامری نے
یہ معرکہ دیکھا کہ سپہ سالار مارا گیا اور اب وہی اژدر بنکر فوج کو کھانے آتا ہے آواز دی کہ کیون
امرِ آفتاب زرین علم آخر ہمارے تمھارے مقابلہ کی نوبت آگئی جس بات کو ڈرتے تھے وہی
پیش آگئی تمھین اسی دن کے واسطے سحر تعلیم کیا تھا کہ تم مار آستین و گرگ بغل ہو کر ہمین کو ایذا
دو بقول شاعر شعر شعلے بھڑک بھڑک کے اٹھی دل کے داغ سے ۔ آخر کو آگ لگ گئی گھر
کے چراغ سے ۔ اگر تم ان لوگون کے طرفدار نہ ہوتے تو اسوقت کیا انجام ان لوگون کا ہوتا
ادھر کچھ ساحران اژدرون کے روکنے کو بڑھے تھے اور ایک آدھ نے گولہ ترنج نار مارا بھی
تھا مگر ان اژدرون پر کوئی اثر نہ ہوا ضحاک مسند نشین سامری نے کہا مین خوب
جانتا ہون کہ آفتاب زرین علم کے سحر کو کوئی روک نہین سکتا کیون اپنی جانین دیتے
ہو اور اژدرون کے سامنے جاتے ہو تمھارے افسر نے کیا کیا جو تم کر لوگے یہ کہکے صندوقچہ
کھولا اور دو پتلے کاٹ کے نکالکر پھینکے کہ بانس کی کمان اور جھاڑو کی سینک کے تیر انکے
ہاتھ مین تھے اور انسے کہا کہ مار لو ان اژدرون کو یہ سنتے ہی وہ پتلے سیدھے ہوئے اور
سامنے اژدرون کے آئے اور تیر جوڑ جوڑ کر جو مارے تو پیشانیون پر اژدرون کی پڑے
یہ معلوم ہوا کہ دو تیر شہاب گرے دونون اژدر اژدرا تشبازی ہو کر جل گئے اب پھر
ضحاک مسند نشین سامری نے اور پتلے پھینکنا شروع کیے یہانتک کہ بارہ سو پتلے
دم بھر مین پھینک دیے سب کے ہاتھون مین جھاڑو کے تیر اور بانس کی کمانین تھین
جسوقت بارہ سو پتلونکا پرا تیار ہوا ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ اب لشکر
سحر فوج حریف سامنے موجود ہے بس یہ سننا تھا کہ وہ پتلے مانند برق تڑپ تڑپ کر چلے
قضاے کارزخ ان پتلون کا ترچھا تھا فوج مریخ آفتاب علم تو داہنی طرف چھوٹ گئی
اور یہ پتلے بائین جانب بڑھ گئے ادھر قیصر صاف باطن اپنے لشکر کی صفین جمائے
کھڑے تھے انکو خبر بھی نہ تھی کہ یہ آفت ادھر آجائے گی کیسے کیسے پہلوانان زبردست
انکے لشکر مین ہین کہ جنسے زمینت میدان ہے مگر یہ پتلے جو سامنے پہونچے اور بارہ ہزار تیر
ایک مرتبہ چلے صف کی صف مع قیصر صاف باطن صاف ہو گئی انکے لشکر مین مع
سردار کوئی باقی نہ رہا جسپر تیر پڑا وہ جلکر خاک ہو گیا اب یہ پتلے لشکر آفتاب زرین علم
کیطرف چلے اب تو لشکرون مین تلاطم برپا ہو گیا کہ یہ کونسی آفت آگئی اگر انسان ہو اس سے
لڑین بھڑین بھی مرین بھی غرض آفتاب زرین علم نے جو ان پتلون کو اپنے لشکر کیطرف
آتے دیکھا فوراً زمین پر گر کر ایک شعبدہ جوالہ بنکر بلند ہوئے اور ان بارہ سو پتلون پر چنگاریان

برسانا شروع کردین جس پتلے پر چنگاری پڑتی وہ موم کی طرح جلنے لگتا یہانتک کہ بارہ سو پتلے لال سبز شعلون کے مانند جلنے لگے اور ایک جگہ قائم ہوگئے دن کو لطف چراغان آنے لگا اب آفتاب زرین علم نے ہیئت اصلی پیدا کی اور زمین پر آکر خون اپنی ران مین نشتر سے نکالا اور ان پتلون پر مارا دیکھا کہ ہر پتلہ تن شعلہ ہوگیا آفتاب زرین علم نے آواز دی کہ جاؤ اور لشکر ضحاک سے لگے ملو کہ وہ تم کو بچا نہین یہ سنتے ہی وہ بارہ سو پتلے چلے یہ دیکھتے ہی ضحاک مسند نشین سامری نے تھوڑی سی روئی کو رتی نکالی اور دانے رائی سرسون ماش کے پڑھکر اسپر مارے کہ وہ روئی کا ٹکڑا مانند پرستہ گرج کر بلند ہوا اور ان پتلون کیطرف چلا لیکن جب تک یہ اس سامان مین رہا پتلے آتش سے لپٹ پڑے پہلے ہی حملہ مین بارہ سو ساحر جلا کر خاک کردیے اب پتلے دوسرا حملہ کیا چاہتے تھے کہ ابر سیہ پر مہو پنکھر برسنے لگا جسپر بوند پڑی وہ فنا ہوگیا آن واحد مین بارہ سو شعلے بجھ کے رہ گئے ضحاک مسند نشین سامری ہنسا اور کہا بس آفتاب زرین علم نے آواز دی کہ کیا گنبد کے اندر بیٹھا ہوا بڑبڑا رہا ہے جیسے چڑیا پنجرے مین بولتی ہے تو میدان مین آ ہنر جنگ دکھا ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ کیا تیرے مقابلہ کو نکلون مین یہین بیٹھے بیٹھے سب پھونک سکتا ہون یہ سنکر آفتاب زرین علم کو نہایت غصہ آیا اور آواز دی کہ تو یون نہ نکلے گا ہم اس گنبد ہی کو مٹائے دیتے ہین یہ کہکر ایک چھوٹا سا گنبد اسیطرح کا جھولی سے نکالکر زمین پر پھینکا اور چار پتلے پھینکے اُنسے کہا کہ مٹا دو اس گنبد کو چارون پتلے اس گنبد کے گلی مین لپٹ گئے ادھر پتلون نے اسکا دروازہ توڑا اُدھر گنبد کا دروازہ ٹوٹ گیا ادھر اسکے چوکھٹ بازو نکالکر پھینک دیے اُدھر اسکی یہی حالت ہوئی یہانتک کہ ادھر پتلون نے اس گنبد کو منہدم کیا اُدھر وہ گنبد ٹوٹ کر گرا صرف تخت باقی رہ گیا جسپر یہ سوار تھا اور آفتاب جو گنبد پر تھرا رہا تھا وہ اب سر پر تھرانے لگا یہ تماشا دیکھکر بادشاہ اسلام نے نہایت تعریف کی اور ضحاک مسند نشین پکارا کہ معلوم ہوتا ہے مجھے ہمیشہ سے میری جانب سے خوف تھا اور دل مین تیرے کینہ تھا جو تو نے یہ انتظام کیا خیر کچھ پروا نہین یہ کہکے بائین چھنگلیہ کاٹ کر خون اُسکا اُس آفتاب پر مارا جو سر پر اسکے تھرا رہا تھا اور آواز دی کہ جلا دے مریخ آفتاب علم کو یہ سنتے ہی وہ آفتاب تڑپا اور بلند ہوکر مریخ آفتاب علم کیطرف چلا یہ جو دیکھا کہ اب ضحاک کا سحر آفتاب زرین علم پر آتا ہے تمام لشکر اسلام دعائین کرنے لگا کہ پروردگارا انھین بچانا ورنہ بعد اسکے ہم سب پر یہ بلا نازل ہوگی اور کسی کے دفع کیے سے دفع نہوگی اُدھر بادشاہ اسلام پریشان ہوگئے اور مریخ آفتاب علم کو آواز دی کہ کیون اے برادر پھر بھی وہ دن نصیب ہوگا کہ ہم اور تم ایک جا بارگاہ مین بیٹھینگے اور ملاقات بدیع الملک کی نصیب ہوگی آفتاب زرین علم نے کہا کہ کاہے کو شرمندہ جو دم ہے اسے غنیمت جانیے تھوڑی دیر مین معلوم کیا آفت برپا ہوا چاہتی ہے آپ صاحب اقبال ہین خدا آپ کو فروز بچائے گا جسوقت شاہزادہ بدیع الملک سے ملاقات ہو

تو کہدیجیے گا کہ افسوس آپ نے ہماری جانبازی کا تماشا نہ دیکھا مگر ہمنے حق رفاقت ادا کر دیا
گو روح حسرت دیدار مین پھڑک پھڑک کر جسم سے نکلی اور تن خاکی آتش حسرت سے جلکر خاکستر
ہو گیا بقول شاعر شعر کوئی ذرہ تو اڑ کر تا بہ دامن اسکے پہونچے گا + یہ مشت خاک تیری راہ مین
بر باد کرتے ہین ایہی کہہ رہے تھے کہ وہ آفتاب سر پر آپہونچا اور کڑک کر چلایا یہ دیکھتے ہی
آفتاب زرین علم نے جھول پر ہاتھ ڈالا اور آئینہ سکندری نکالکر سامنے کیا بس جیسے ہی
پرتو اُس آفتاب کا آئینہ مین پڑا آفتاب اپنے پر توکیطرف مائل ہوا اور آہستہ آہستہ اُس آئینہ
مین اترنے لگا آفتاب زرین علم نے بائین ہاتھ سے ایک شیشہ نکالا اور وہ پشت
آئینہ پر لگا دیا اور کچھ اسم پڑھنا شروع کر دیا دیکھا کہ وہ آفتاب ایک شعلہ ہو کر اُس شیشہ
مین اتر آیا بقول شاعر شعر آئینہ مین ہی عکس تری جلوہ گری کا + واللہ یہ شیشہ نہین خانہ ہی
پری کا + یہ کہکے آواز دی ضحاک مسند نشین سامری کو کہ بس اتنی عمر مین یہی سحر آپ نے
تیار کیا تھا جسے مین نے شیشہ مین بند کر لیا تھا اتنا تو بزرگون نے مجھے بھی تعلیم کر دیا تھا
وہ جانتے تھے کہ یہ ایک رقت مین بھائی سے بدی کرے گا کیونکر مجھے آگاہ نہ کر جاتے
ضحاک مسند نشین سامری خفیف ہوا اور لشکر اسلام سے آوازِ تحسین و آفرین بلند
ہوئی بادشاہ اسلام نے بھی بہت زیادہ تعریف کی اور فرمایا کہ کس معرکہ کا سحر آپ نے کیا
جسنے اتنے بڑے ساحر کے سحر کو مسخر کر کے مطیع کر لیا سبحان اللہ اب فن سحر و ساحری مین آپ کا
مثل و نظیر نہین ہی کیا کوئی آپ کے سحر کا جواب دے سکتا ہی آفتاب زرین علم نے بعد
ادب بجا لا کر دست بستہ عرض کی کہ حضور یہ دعا فرمائین کہ انجام بخیر ہو ورنہ ہم دونو نمین
سے آج کوئی میدان سے زندہ پلٹتے نہین معلوم ہوتا یہ ممکن نہین ہی کہ مین نے انکا سحر
روک لیا تو یہ میرا سحر نہ روک سکین ضحاک مسند نشین سامری اپنے تخت سے زمین پر
کود پڑا اور ایک نعرہ آہ کا دل پُر درد سے کھینچ کر یہ شعر پڑھا شعر اگر بخشے رہے رحمت نہ
بخشے تو شکایت کیا + سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے + درحقیقت اے آفتاب زرین علم
مین تمھین اتنا نہ سمجھا تھا کہ تم نے میرے سحر کا جواب دیا ورنہ کیا طاقت ہی کسی کی جو اس
سحر کو روک سکتا آفتاب زرین علم نے آنکھون مین آنسو بھر کر آواز دی کہ بھائی صاحب
اب بھی خیریت ہی اور ہم آپ دونون زندہ ہین بہتر یہ ہی کہ آپس کی لڑائی موقوف کیجیے
اسلیے کہ روح والدین کیا یہ یقین ہو رہی ہوگی کہ دونون بھائی آپس مین اسطرح لڑ رہے ہین
کہ ایک دوسرے کے لہو کا پیاسا ہی انھون نے ہمین اور آپ کو کس ناز و نعمت سے پرورش
کیا علم سحر و ساحری مین طاق و مشاق شہرہ آفاق کیا تاکہ سیاحران عالم انکا مقابلہ نہ کر سکین
مثل مشہور ہی کہ شعر دو دل یک شود بشکند کوہ را + پراگندگی آرد انبوہ را + اگر ساحران عالم
جمع ہو جائین اور ہم آپ ایک طرف رہین تو کافی ہین لیکن بزرگون کو اس بات کی خبر نہ تھی
کہ یہ دونون آپس مین لڑ کر قطع نسل کر دینگے اور نام بزرگون کا خود ہی مٹا دینگے دیکھیے اب
بھی ہوشیار ہو جائیے اور خواب غفلت سے چونکیے دو باتون مین سے ایک اختیار کیجیے

یا آئینہ اندام جادو کو گرفتار کرکے حوالے کیجیے اور یا دین اسلام اختیار کیجیے میری طرح اطاعت
اسلام کو فخر و سعادت جانیے تو اب بھی مین اس شیشہ کو دفن کرادون اور آپ پر وار نکرون
ضحاک مسند نشین سامری نے آواز دی کہ او چھوکرے تو نے میرا سحر روک لیا کیا مین
تیرا سحر روک نہین سکتا ارے میرا مردہ بھی تجھ پر بھاری ہے اکیلا نہین مرونگا مرکے بھی تمام
لشکر اسلام کو ہلکہ ایک عالم کو پھونک دونگا اول تو میرا ہلاک کرنا آسان امر نہین ہے دانتون
پسینہ آجائیگا اور بالفرض ہلاک بھی ہوا تو میرے بعد کیا تم سب زندہ بچوگے جو افسوس کروگے آج تو
خاندان کا خاتمہ ہوا چاہتا ہے یہ کہتے ہی اسنے آواز دی کہ او محو جادو آ او وقت تمھارا آگیا
بس ادھر تو اسنے محو جادو کو طلب کیا ادھر آفتاب زرین علم کو خیال ہوا کہ یہ دوسرا سحر
کیا چاہتا ہے جو اس سے بھی زبردست ہے بس جلدی سے کچھ اسم سحر پڑھ کر بائین چھنگلیہ مین
نشتر دے کر خون نکالا اور ڈانٹ شیشہ کی کھولکر اسمین ٹپکا دیا خون اندر شیشہ کے
پہونچتے ہی وہ شعلہ تڑپ کر نکلا اور بہ شکل آفتاب بنکر سامنے آفتاب زرین علم کے
ٹھہرا یا آفتاب زرین علم نے آواز دی کہ کیا دیکھتا ہے لے اپنے مالک کو کہ اب یہ تیرا دشمن
ہے بس یہ سُننا تھا کہ وہ آفتاب چمک کر ضحاک مسند نشین سامری کیطرف چلا اُدھر
ایک جانب سے ایک پریزاد طاؤس آتشین پر سوار پیدا ہوئی ایک پنجہ یا خاک لی سکے
ہاتھ مین تھی جیسے ہی آفتاب آکر قریب پہونچا اُس پریزاد یعنے محو جادو نے خاک اُس
آفتاب پر پھینکی دیکھا کہ وہ تیزی آفتاب کی کم ہوگئی بس محو جادو نے آواز دی کہ آ اور
میرے گلے سے لپٹ جا کہ مین تیرا مشتاق ہون یہ سنتے ہی اُس آفتاب نے صورت
ایک حلقۂ طلا کی پیدا کی اور گلے مین محو جادو کے اُتر کر ایک ہنسلی بنکر رہ گیا یہ دیکھ کر
رنگ آفتاب زرین علم کا زرد ہوگیا ضحاک مسند نشین سامری نے آواز دی
کہ او آفتاب زرین علم دیکھا تم نے اب تمھین تصور کرو کہ پہلے اس سحر مین مدت
میری قوت تھی جسے تم نے روکا اب اس سحر مین میری اور تمھاری دونون کی قوت پیدا
ہوگئی جسے مین نے روکا اب جو یہ سحر پڑے گا تو اسکا درجہ آخر ہے یہ نہ تم سے رُک سکتا ہے
اور نہ مجھ سے دیکھو بار آؤ میرے مقابلہ سے پھر مین تمھین رات بھر کی مہلت دیتا ہون کہ
بادشاہ اسلام کو سمجھاؤ اور اپنے دل مین قائل ہو کہ مین نے تم کو ہمیشہ مثل فرزندون کے
سمجھا مگر اب مقابلہ مذہب کا آپڑا ہے اسمین رعایت نہ کرونگا یہ کہکر اسنے طبل بازگشت بجوادیا
اور میدان سے پھر گیا ادھر آفتاب زرین علم نہایت اداس اور پریشان میدان سے پھرے
بادشاہ اسلام نے فرمایا شکر ہے خدا کا کہ ایک رات اور آفتاب زرین علم کو دیکھ لینگے اور
رات بھر مین شاید کوئی صورت صلح کی نکل آئے یہ فرماتے ہوئے اور آفتاب زرین علم کو لیے
ہوئے داخل بارگاہ سلیمانی ہوئے سب سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے پوشاک رزم ہتھیار لباس
بزم پہنا اور حاضر خدمت بادشاہ ہوئے دربار آراستہ ہوا سب سردار اپنے اپنے منصب کے
موافق دنگل کرسی پر جلوہ گر ہوئے مگر آج تین ساحران نامی سے یہ بارگاہ خالی ہوگئی بادشاہ

اسلام کنجور شاہ وطوفان بن سماک آزر گیر کو یاد کرکے بہت روئے اور فرمایا کہ ابھی صبح تک
وہ ہمارے ساتھ تھے اور اسوقت گلشن میت کی سیر کرتے ہونگے تصویرین اُن بادشاہون
کی نگاہون کے پیچھے پھر رہی ہین آفتاب زرین علم بھی رو رہے ہین بلکہ تمام سردار یا گریان نالان
ہین لشکرون مین کنجور شاہ اور طوفان بن سماک کے شور گریہ وزاری بلند ہے اور تصویر صفات باطن
کا تو کوئی رونے والا بھی نہین رہا سارا لشکر جلکر خاک ہوگیا مریخ آفتاب علم عرض کر رہے
ہین کہ کل اسیطرح ہمین بھی روئیے گا آج قضا نہ تھی جو بچ گئے ورنہ انتہاے سحر ہو چکی تھی اب
صرف سحر اخیر باقی تھا جسکے بعد نہ مین ہوتا اور نہ وہ ہوتا بادشاہ اسلام نے فرمایا اے آفتاب زرین علم
تمھاری جدائی کا صدمہ ایسا جانگداز ہے کہ جی چاہتا ہے تم سے پہلے اپنی جان دے دین اور ایسے
دوست کو دنیا سے جاتے ہوئے نہ دیکھین ہمت تو یہی کہتی ہے مگر مرضی پروردگار کی خبر نہین کہ
اُسکی کیا مصلحت ہے اگر کوئی صورت صلح نکل سکے تو صلح کر لیجیے یا آپ کنارہ کشی کیجیے مین کسی اور
کے نام طلبی بھیجوا دون میرے عیارون نے بڑے بڑے جادوگرون کو مارا ہے اُنکو حکم دون وہ جاکر
اس ملعون کو وہین ذبح کر آئین آفتاب زرین علم نے عرض کی کہ اسمین میرے واسطے
بدنامی ہے اگر مین یہان موجود نہ ہوتا تو کوئی مضائقہ نہ تھا اب عالم یہی کہے گا کہ جب
آفتاب زرین علم بھائی کا مقابلہ نہ کر سکا تو عیارون سے مدد لی اس بدنامی سے مرنا بہتر
ہے اسکے علاوہ یہ ایسا ساحر نہین ہے جسے عیار مغالطہ دے کر قتل کر سکین جو جائے گا وہ گرفتار
ہو جائے گا بادشاہ اسلام خاموش ہو رہے یہان تو یہ حالت ہے اور وہان ضحاک مسند نشین سامری
جو میدان سے پھر کر اپنی فرودگاہ پر آیا تخت سحر زمین پر اُتارا لشکر نے کرگھولی محو جادو
سامنے حاضر ہے آج نہ وہ گنبد ہے نہ آفتاب عجب بے سروسامانی ہے محو جادو نے پوچھا
مجھے کیا حکم ہوتا ہے کیا آج شب کو یہین رہوا سلیے کہ کل مجھے یہ قصہ فیصل کرنا ہے کہ نہ مین
رہون باقی رہون اور نہ آفتاب زرین علم رہین یہ سُنکر محو جادو نے کہا کہ اس سے
کیا حاصل جب آپ ہی نہ رہے تو دنیا مین کیا رہا ایسی صورت کیجیے کہ آپ برقرار رہین
دشمن یا مطیع ہو یا مارا جائے ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ جب دشمن کمزور ہو
تو مطیع یا زیر ہو جب برابر کا ہو تو کیا ہوتا ہے اگر مین ابتدا نہ کرونگا تو وہ ابتدا کریگا
اس سحر اخیر کو میرے سوا روک سکتا ہے نہ مین روک سکتا ہون یہ ایک آگ دونونکو
جلائے گی محو جادو نے کہا کہ اگر مجھکو حکم ہو تو مین جاکر کھاؤن ضحاک مسند نشین سامری
نے کہا تمھارے جانے سے وہ یہ سمجھیگا کہ بھائی دب گیا اور پیغام صلح بھیجا ہے اور
علاوہ اسکے وہ ماننے والا نہین ہے محو جادو نے کہا کہ یہ آپ خود جانتے ہین کہ مجھکو
جسقدر آپ سے تعلق خاطر ہے اسیقدر آفتاب زرین علم سے ہے مین آپ دونون کا
نگہبان و حافظ جان ہون اور مین دونون کی قضا ہون جسطرح آپ کے طلب کرنے
سے آپ کے پاس حاضر ہوئی اور اُسکے سحر کو رد کیا اسیطرح اگر وہ طلب کرتا تو
اُسکی طرف سے آپ کے سحر کو رد کرنا پڑتا میری نمائش مین کسی کا جنبہ نہین ہو سکتا

یہ سنکر ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ اے محوجادو یہ تمام لوگ تمھین بیکار ہین
آفتاب زرین علم تمھارا کہنا نہ مانے گا محوجادو نے کہا ایکمرتبہ مجھے بھی حوصلہ اپنا
نکال لینے دو ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ اچھا تمھین اختیار ہی جاؤ مگر ہوشیار
رہنا ایسا نہ ہو وہ تمھین اسیر کرلے محوجادو نے کہا اس سے اطمینان رکھو یہ کہکر اسنے طاؤس
سحر اڑایا اور جانب لشکر اسلام روانہ ہوئے یہان آفتاب زرین علم بادشاہ سے رخصت
ہوکر سحر تیار کرنے کی غرض سے اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ انھون نے طاؤس نشین
پر سوار ایک ساحرہ کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا پہلے تو یہ خیال ہوا کہ ضحاک نے
سحر نہ بھیجا ہو پھر خیال ہوا کہ وہ ایسا نہین ہی جو دھوکا دے کر حملہ کرے الغرض نظر محوجادو
کی جو آفتاب زرین علم پر پڑی بالاے زمین اتری اور سلام کیا آفتاب زرین علم نے
مزاج پوچھکر دریافت حال کیا اور سبب آنے کا پوچھا محوجادو نے کہا کہ مین چاہتی
ہون مجھ سے اور ضحاک مسند نشین سامری سے کسیطرح صلح ہوجائے آفتاب زرین علم
اسکو ہمراہ لیے ہوئے خیمہ مین آئے محوجادو کو بٹھایا آپ بھی بیٹھے کہا اے محوجادو تم نے
تو خوب ہمارے سحر کو روکا محوجادو نے کہا کہ مین جس کام پر معین تھی وہ مین نے کیا اگر تم
طلب کرتے تمھاری طرف سے ضحاک مسند نشین سامری کے سحر کو روکتی آفتاب زرین علم
نے کہا کہ اب مین تم کو نہین طلب کر سکتا اسواسطے کہ جو اسم سحر تمھارے طلب کرنے کا ہی
وہ بالکل شریعت اسلام کے خلاف ہی مین نے جب سے اطاعت اسلام اختیار کی نہ تم کو
کبھی طلب کیا اور نہ طلب کرونگا اسواسطے کہ یہ مین خوب جانتا ہون کہ نہ ضحاک تنہا میرا
کرسکتا ہی نہ تم ہماری تمھاری تینون آدمیون کی جانین وابستہ ہین ایک دوسرے
سے اگر ہمارے تمھارے آپس مین فساد نہ ہوتا تو تا قیام قیامت کوئی قتل نہین کر سکتا
تھا اور نہ غالب آسکتا تھا اے محوجادو اسی مقام سے اس قادر مطلق کی قدرت ظاہر
ہوتی ہی کہ اس سے زیادہ تو انتظام بقاے زندگی کا نہین ہو سکتا مگر خود منظور خدا یہ
نہین ہی کہ کوئی ہمیشہ زندہ رہے یہ بات اسی معبود حقیقی کے واسطے ہی کہ ہمیشہ سے ہی
اور ہمیشہ رہے گا بس اس پروردگار نے وہ سامان پیدا کر دیئے کہ اب ہم تم تینون مین سے
کوئی نہین بچ سکتا محوجادو اس تقریر کو سنکے صلح سے مایوس ہوئی اور بہت روئی
آفتاب زرین علم سے کہا کہ تم نے ایسی باتین کہین جو میرے دل پر نقش ہوگئین
مگر مجبوری یہ ہی کہ مین اپنے اختیار مین نہین ہون اور تم نے مجھے طلب نہ کیا ورنہ
مین بھی اس دین برحق کو اختیار کرتی اور اب ضحاک مسند نشین سامری مجھ پر
حاوی ہوچکا ہی اور اسنے بزور سحر مجکو اپنے قابو مین کر لیا کہ مین کوئی امر اسکے خلاف
مرضی نہین کر سکتی اسکے بیر ایسے مسلط ہوگئے ہین کہ اگر اسکے خلاف کرون تو اسیوقت
جل جاؤن اب یہ بتاؤ کہ میرا کیا حشر ہوگا آفتاب زرین علم نے کہا کہ تم اسوقت
اس مذہب سے توبہ کرو اور یہ نیت کرو کہ اگر مین ضحاک مسند نشین سامری کے

پیچھے سے چھوٹی تو یہ دین برحق اختیار کرلونگی یہ مذہب برحق ایسا ہے کہ ادھر دل مین کار خیر کی نیت
کی اور ثواب اُسکے نامہ اعمال مین مندرج ہو گیا اور فعل ناجائز جب تک وقوع مین نہ
آئے عقاب اُسکا نہ ہوگا محوجادو نے کہا مین تمھین کو اپنے ارادہ کا شاہد کرتی ہون اور
جو تم سے کوئی انتظام میری رہائی کا ممکن ہو تو مجھے رہا کردو تاکہ جنگ برابر کی ہو جائے پھر
برسون بھی آکر ضحاک مسند نشین تجھ سے لڑے تو کچھ نہ ہو سکے گا نہ تم کچھ اُسکا کر سکوگے نہ
وہ تم کو ایذا پہونچائے گا آفتاب زرین علم نے سر جھکا لیا اور بڑی دیر تک سوچا کیے
آخر مین سر اُٹھا کر جواب دیا کہ سوا ایک صورت کے دوسری صورت ذہن مین نہین آتی
وہ یہ کہ مین بادشاہ اسلام سے حال تمھارا بیان کرتا ہون اور بارگاہ سلیمانی مین رہنے کی
اجازت طلب کرتا ہون اگر بادشاہ نے منظور فرما لیا تو جب تک فیصلہ جنگ نہ ہو تم
بارگاہ کے باہر نہ نکلنا محوجادو یہ سُنکر خوش ہوئی اور آفتاب زرین علم سے کہا
کہ اچھا اسکا جلد تدارک کرو ایسا نہ ہو اس راز سے ضحاک مسند نشین سامری باخبر
ہو جائے اور وہ مجکو طلب کرلے تو مین بے اختیار نہ چلی جاؤنگی پھر نہ خود رک سکتی ہون
اور نہ تم روک سکتے ہو یہ سُنکر آفتاب زرین علم نے محوجادو کو اپنے ہمراہ لیا اور
بارگاہ سلیمانی کی جانب روانہ ہوا یہ وہ وقت تھا کہ بادشاہ بارگاہ سے نکل کر محل معلے
کیطرف جا رہے تھے کہ آفتاب زرین علم نے سامنے جاکر سلام کیا اور عرض کی
کہ وفی دارم بادشاہ نے تخت رکوا لیا فرمایا کہ کس غرض سے آپ آئے ہین آفتاب زرین علم
نے عرض کی کہ تخلیہ چاہتا ہون ایک راز کی بات ہے بادشاہ نے تخت رکھوا دیا سب کو
ہٹا دیا آفتاب زرین علم نے محوجادو کو پیش کیا محوجادو نے سلام کیا بادشاہ
اسلام نے فرمایا مین نے اسکو کہین دیکھا تھا آفتاب زرین علم نے کہا یہ وہی ساحرہ
ہے جسنے میرے سر کو روکا تھا آج میرے پاس کوشش صلح مین آئی تھی مین نے ہدایت دین
اسلام کی اسنے منظور کیا مگر یہ اپنے اختیار مین نہین ہے اگر اسے بارگاہ سلیمانی مین جگہ
دیجائے اور تا فیصلہ جنگ ضحاک یہ بارگاہ سے نکلے تو مین ضحاک کو قتل کر سکتا
ہون اور نہ وہ مجھے قتل کر سکتا ہے ہم دونون کی موت یہی ہے بادشاہ اسلام یہ سُنکر نہایت
خوش ہوئے اور فرمایا کہ اے آفتاب زرین علم خدا ایسا ہی کرے مجھ سے پوچھنے کی
کوئی ضرورت نہین ہے تمھین میرے مخدرات مین سے جس سے کسی ضرورت ہو وہ لے لو
جو چاہو تصرف کرو اختیار ہے اگر آئندہ مجھ سے پوچھ گئے تو مجھے ملال ہوگا آفتاب زرین علم
نے جو یہ شفقت بادشاہ اسلام کی دیکھی رونے لگے دل بھر آیا اور کہا خدا آپ کو سریر
ہم سب کے زندہ و سالم رکھے اور سلام کرکے محوجادو کو لے کر بارگاہ کیطرف بڑھے
جیسے ہی محوجادو نے دربار گاہ سلیمانی پر قدم رکھا گلا محوجادو کا گھٹنے لگا وہ ہنسلی
جو اسکے گلے مین پڑی تھی تنگ ہونے لگی اور نکلجانے کا قصد کیا محوجادو نے قدم
پیچھے ہٹایا آفتاب زرین علم نے پوچھا کیون پیچھے کیون ہٹین محوجادو نے کہا اے

آفتاب زرین علم یہ طوق طلا جسکو مین نے اپنی گردن مین لے لیا یہ وہی آفتاب سحر ضحاک مسند نشین ہی یہ مجھے آگے نہین بڑھنے دیتا نہ اب یہ میرے امکان مین ہی کہ اسے بغیر اجازت ضحاک مسند نشین کے اپنی گردن سے نکال لون اگر تم مین اتنی قوت ہو کہ اسے میری گردن سے جدا کر سکو تو مین آسکتی ہون ورنہ ممکن نہین ہی مین داخل بارگاہ نہونے پاؤنگی کہ یہ طوق میرا خاتمہ کر دے گا یہ سُنکر آفتاب زرین علم بارگاہ سے باہر گئے اور قفس سے آئینہ جمشیدی نکالا پھر کچھ سوچ کر وہ آئینہ داخل جیب کر لیا اور کہا اے محوجادو مجاب آتا ہی کہ یہان ضحاک نہین ہی کیا مین اُسکے سحر کو اسیر کرون اب انشاءاللہ یہ طوق سر میدان تمھاری گردن سے اتار لونگا اُسوقت تم اتنا کام کرنا کہ بھاگ کر بارگاہ سلیمانی مین چھپ رہنا محوجادو نے کہا بہتر یہ سب تماشے بادشاہ اسلام دیکھا کیے آخرکار محوجادو آفتاب زرین علم سے رخصت ہو کر جانب ضحاک مسند نشین سامری روانہ ہوئی اور آفتاب زرین علم اپنے خیمہ کیطرف چلے گئے بادشاہ اسلام داخل محل معلے ہوئے وہان ضحاک مسند نشین سامری محوجادو کا منتظر تھا اور عرصہ ہونے کی وجہ سے اسے شک گذر رہا تھا کہ کہین یہ بھی آفتاب زرین علم سے مل بجھائے تو پھر جھگڑا یک سو ہوگا اور مثل دیگران ہم سے بھی رد و بدل رہیگا ہر چند کہ وہ مجھ پر غالب تو نہ آسکے گا لیکن مین بھی اسکا کچھ نہین بنا سکتا ہون بس وہین بیٹھے بیٹھے اسنے اسم آفتاب کو پڑھکر اپنے سحر کو زور دیا کہ یہ آفتاب ہر وقت گلوگیر ہی کہین جانے نہ دیگا ادھر آفتاب مین کشش پیدا ہوئی اور محوجادو سامنے پہونچی ضحاک مسند نشین سامری نے پوچھا کہ تمھین اسقدر دیر کیون ہوئی محوجادو نے کہا کہ مین سمجھانے گئی تھی کوئی پیام لے کر تو گئی نہین تھی کہ کہکر چلی آتی ہر طرح کے پہلو اچھے بُرے دکھا کر آفتاب زرین علم کو سمجھایا اب نہ مانے تو مین کیا کرون ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ ہم نہ کہتے تھے کہ وہ نہ مانے گا محوجادو نے گردن جھکا لی ضحاک مسند نشین سامری نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اسیوقت نقارہ زنی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرمی ہر کارون نے بادشاہ اسلام سے خبر کی بادشاہ نے بھی طبل جنگ بجنے کا حکم دیا یہان بھی کوس حربی نواز ش مین آیا دونون لشکرون مین پھر تیاری جنگ ہونے لگی ساحر اپنے اپنے سحر جگانے لگے غیر ساحر مصروف عبادت پروردگار ہوئے اور بعد ہر نماز کے دعا کرنے لگے کہ اے معبود حقیقی و رب تحقیقی سوا تیری ذات کے اب کسی کا سہارا نہین ہی تو ہی اس بلا سے نجات دے جسطرح آج بچایا ہی کل بھی بچانا اور آفتاب زرین علم نے تمام رات مین ایک سحر تازہ تیار کیا جسکا حال میدان جنگ مین معلوم ہوگا اُدھر ضحاک مسند نشین سامری نے بھی ایک سحر بنایا غرضکہ طبل بجتے بجتے وہ رات تمام ہوئی اور سپیدۂ سحری چرخ پر نمودار ہوا سواری بادشاہ اسلام کی برآمد ہوئی سردار پہلے سے در دولت پر حاضر تھے نمازون سے

تو فراغ حاصل ہی ہوچکا تھا آلات حرب وضرب تن پر آراستہ کرکے دارم میدان قتال ہوئے
صفین آراستہ ہوئین اُسطرف دیکھا کہ ضحاک مسند نشین سامری ایک تخت پر بیٹھا ہوا
ہے اور تخت اسکا ایک نہنگ پر قائم ہے سر پر ایک شامیانہ زنگاری سایہ افگن ہے ادھر
آفتاب زرین علم ایک تخت پر سوار میدان مین آئے ہین کہ انکا تخت بھی ایک اژدر
آتش فشان پشت پر لیے ہوئے ہے اور ایک شامیانہ سُرخ رنگ سر پر کھنچا ہوا ہے اور محو جادو
بھی طوق طلا پہنے ہوئے وسط میدان مین طاؤس کو قائم کیے ہوئے ہے جسوقت نقیب
نقابت کرکے ہٹ گئے ضحاک مسند نشین سامری اپنا تخت سر بڑھا کر میدان مین
آیا اور پکارا کہ کیون اے آفتاب زرین علم معلوم ہوتا ہے کہ قضا تمھاری دامنگیر ہے اور کسیطرح
تمھارے فہم مین نہین آتا کہ بدیع الملک کو بلاؤ آفتاب زرین علم نے جواب دیا
کہ بدیع الملک بغیر طلسم نہ طاق کو توڑے ہوئے اور آئینہ انام جادو کو مارے
ہوئے کبھی نہ پلٹینگے اگر ایوان جادو باہر نی کرے گا تو وہ بھی مارا جائے گا اور طلسم
نہ طاق ویران و برباد ہوگا ضحاک مسند نشین سامری کو اس بات پر بہت غیظ آیا
اور کہا کہ تیری عقل ایسی زائل ہوئی کہ اب وہ باتین کرتا ہے جنکو کوئی صاحب فہم قبول نہین
کرسکتا بھلا بدیع الملک کی بھی یہ قدرت ہے کہ طلسم نہ طاق مین قدم رکھ سکے نہ کہ
ایوان جادو کا مارنا اور آئینہ انام جادو کا گرفتار کرنا معلوم ہوا کہ دماغ تیرا بالکل ناکارہ
ہوگیا ہے بس نکل میدان مین اور زیادہ کوئی سے باز آ آفتاب زرین علم نے جواب دیا
کہ نہ مین جب تجھ سے باہر تھا نہ اب باہر ہون جو تو کرسکتا ہے وہ مین بھی کرسکتا ہون یہ
کہکے تخت بڑھا کر وہین سے اجازت طلب کی اور بادشاہ اسلام سے اجازت لے کر
میدان مین نکلے ضحاک مسند نشین سامری نے کہا اے آفتاب زرین علم حوصلہ اپنا
نکال لو کہ آج جنگ اخیر ہے انجام تو مین بھی جانتا ہون اور تم سے بھی پوشیدہ نہین ہے لیکن
اگر یون مطلب حاصل ہوجائے تو کیون اپنی جان دون اور تمھاری جان لون آفتاب زرین علم
نے جواب دیا کہ مین اُس سحر کا مشتاق ہون جو رات بھر مین تم نے تیار کیا ہے مجھے معلوم
ہوگیا ہے مین نے بھی انتظام کر رکھا ہے مین ابتدا نہ کرونگا ضحاک مسند نشین سامری
نے جواب دیا کہ تو چھوٹا ہے مین بڑا ہون پہلے میرا ہاتھ تجھ پر نہ اُٹھے گا آفتاب زرین علم
نے کہا کہ تیرا ہاتھ پہلے نہ اُٹھے گا مین سبقت نہ کرونگا نتیجہ اسکا سکوت ہوا مجھے اتنمین
عذر نہین ہے مجھے خود لڑنے کی ضرورت نہین ہے ہان اگر تمھاری جانب سے فساد پیدا ہوگا
تو دیکھا جائے گا ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ یہ اچھا بہانہ جان بچانے کا
ہاتھ آیا ہے مین تجھے بغیر مارے یا گرفتار کیے باز نہ رہونگا جسقدر مین پہلے تجھے دوست
رکھتا تھا اسیقدر اب دشمن ہون اگر عالم مین رسوائی ہوگی کہ بڑے بھائی نے چھوٹے
کو مارا تو ہو مجھے اسکی کچھ پروا نہین ہے رولے سے کہ یہ طریہ تیرے نام پر تیار کیا گیا
ہے یہ کہکر ضحاک مسند نشین سامری نے اُس سائبان زنگاری کیطرف اشارہ کیا

کہ وہ ایک ابر زنگاری بنکر چلا اور محیط ہونے لگا یہانتک کہ جہانتک نظر کام کرتی تھی سوا ابر
کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا آفتاب تک نگاہون سے پوشیدہ ہوگیا تھا بس ایک مرتبہ گرج
اور چمک ہونے لگی اور برقین گرنے لگین جس ساحر یا غیر ساحر پر برق گری وہ جل کر خاک
ہوگیا تمام لشکر مین ایک تہلکہ برپا ہوگیا بس یہ دیکھتے ہی آفتاب زرین علم نے اپنے
سائبان سرخ کیطرف اشارہ کیا دیکھا تو یہ بھی مثل ابر کے پھیلنے لگا اور محیط ہونے لگا یہانتک
کہ سوا لشکر ضحاک کے تمام لشکر اسلام کے سر پر سایہ افگن ہوگیا اب جو برق اُس ابر
زنگاری سے گرتی ہے اُسے یہ سائبان سُرخ روک لیتا ہے یہ دیکھکر ضحاک مسند نشین سامری
نے کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ دیکھا چار پتلے پیدا ہوئے اور اُنھون نے ہر چہار طرف سے
اُس ابر زنگاری کو سمیٹ کر پھر سائبان بنا دیا اور اُس سائبان کو لے کر نیچے ہونے لگے
یہانتک کہ اُس ابر سرخ رنگ سے زیادہ نیچا کر لیا اور لوٹے اُس سائبان کے چھوڑ دیے
کہ وہ پھیلنے لگا اور برقین چمکنے لگین آفتاب زرین علم نے دستک دی دیکھا کہ چار پتلے
اور پیدا ہوئے اور اُنھون نے ابر سرخ رنگ کو سمیٹنا شروع کیا اور سائبان بنا کر لشکر ضحاک
کیطرف لے چلے یہ دیکھتے ہی ضحاک مسند نشین سامری نے اُن پتلیون سے جو ابر
زنگاری کو سمیٹ لائی تھین اشارہ کیا کہ روکو اس سائبان کو اور اسطرف نہ آنے دو وہ
چارون پتلیان آکر اُن چارون پتلیون سے لپٹ پڑین بس دیکھا کہ پتلی پتلی سے کیا لپٹی
گویا وہ شعلے لپٹ گئے دونون جلنے لگین اُدھر وہ میرے سائبان کے جو پتلیان پکڑے
ہوئے تھین اُنمین بھی چارون طرف سے آگ لگ گئی اور یہ سائبان ایک شعلۂ
آتش بنکر اُس ابر زنگاری پر گرا اور سب کو جلا دیا اب آفتاب زرین علم نے ران مین
نشتر دے کر خون چلو مین لیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر اُس شعلے پر مارا کہ وہ اور بھڑکا کھا لیتا
ضحاک اور لشکر ضحاک کو یہ شعلہ لپک کر چلا ادھر وہ اُنھون پتلیان جلکر ایک شعلہ
بنین بس جلدی سے ضحاک مسند نشین سامری نے اپنی زبان مین نشتر دے کر خون
لیا اور اُس شعلہ پر چھینٹا مارا اور آواز دی کہ آفتاب زرین علم اور اسکے لشکر کو لیتا
اب ادھر سے تو یہ شعلہ آتا ہے اور اُس طرف سے وہ شعلہ جاتا ہے راہ مین دونون کا سامنا
ہوگیا بس دونون شعلے لپٹ پڑے یہ دیکھتے ہی ادھر تو ضحاک مسند نشین نے کچھ اسم
سحر پڑھا اور ادھر آفتاب زرین علم نے اور دونون نے محو جادو کیطرف پھونک کر
آواز دی کہ اے محو جادو لینا ان دونون شعلون کو بس یہ سنتے ہی محو جادو دو سحر دونین ایک
وقت مین ہوتا ہوا اُن کو اس لیکے جاتے رہے بس رد سحر تو کیا نہین ہوتا ہی اگر اس شعلے سے
لپٹ گئی اور جلنے لگی یہ دیکھتے ہی ضحاک مسند نشین سامری نے آفتاب زرین علم
کو آواز دی کہ افسوس جس بات کو ٹالنا چاہتے تھے وہ نہ ٹل سکی اور موت ہم تم دونون کی
آگئی شعر تمھارے ہاتھ سے تنگ آئے ہین خون اپنا کرتے ہین + مجبوری گلے کو کاٹتے ہین
تم پہ مرتے ہین دیکھو تو لوگ بزرگون نے خدمتی و بزرگی کا یہی فرق رکھا تھا یہ کہکر اسنے کچھ

اسم سحر پڑھکر اپنے اوپر دم کیا اور قریب محو جادو کے پہونچکر تلوار لے کر گلے پر رکھی اور یا خداوند سارے کہکر تلوار کھینچی اور فوارہ خون کا گردن سے نکلکر محو جادو پر پڑا اور آواز پیدا ہوئی کہ اے آفتاب زرین علم کو اب نہ چھوڑنا بلکہ ایک متنفس کو بھی نہ باقی رکھنا جب ہم نہین تو کچھ نہین اور اے آفتاب زرین علم اب یہ شعلہ تا قیام قیامت قائم رہے گا اور جس ذی روح کو پائے گا جلا کر خاک کر دے گا بس ادھر تو یہ آواز موقوف ہوئی اُدھر لاش اُس کی گری اور آفتاب زرین علم کے جسم کا خون خشک ہو گیا اور بادشاہ اسلام کو آواز دی کہ اے جہان پناہ بس اب بارگاہ سلیمانی مین تشریف لے جائیے اور جسقدر خوف آسکی اُس بارگاہ مین ہو محفوظ کر لیجیے اسلیے کہ اب وہ بلا آتی ہے جو کسی کے ٹالے نہین ٹل سکتی بادشاہ اسلام نے فرمایا اے آفتاب زرین علم اگر مجھسے اپنی حفاظت کسیطرح ممکن ہو تو کر لے مین تو پیچھے قدم نہ ہٹاؤنگا بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم ایسے جان نثار جسکے ہلاک ہون وہ اپنی جان بچائے آج مرگ انبوہ کا جشن ہوگا بغیر تمھارے لطف زندگی نہین اگر تم نہین تو ہم بھی نہین یہان بھی ساتھ رہا وہان بھی ہمراہی رہے آفتاب زرین علم نے کہا کہ پہلے یہ شعلہ میری جان لے گا بعد میرے دوسرون پر جائے گا اگر اسوقت آپ نہین جاتے ہین تو بعد میرے بارگاہ مین چلے جائیے گا اسلیے کہ جب ہم مر چکے تو دوسرے کے جان دینے سے ہم کو کوئی فائدہ نہین پہونچ سکتا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اب تم مجھسے کلام کرنے کے عوض اپنے بچنے کی فکر کرو آفتاب زرین علم نے آہ کی اور آمادۂ مرگ ہو کر کھڑے ہو گئے اور وہ شعلہ لپک کر آفتاب زرین علم پر گرا ہر چند اور ساحرون نے اوپر سحر پر سحر سائے مگر یہ شعلہ فرو نہ ہوا آفتاب زرین علم نے بھی تلوار کھینچی اور اپنے گلے پر رکھ کر جھٹکا مارا کہ سر الگ جا کر گرا اور خون اپنے ہاتھ مین لے کر اُس شعلہ پر مارا اور آواز پیدا ہوئی کہ کیا فقط مسلمانون کو پہونچے گا کافرون کو بھی لے یہ قرمساق کیون بچین اور اے بادشاہ اسلام مین نے اتنا انتظام کر دیا کہ آپ باطمینان تمام بارگاہ مین جا سکتے ہین یہ کہکر لاش انکی بھی گر گئی اور شعلہ بھڑکا اور بھڑک کر پہلے لاش ضحاک مسند نشین سامری پر گرا اور اُسکی لاش کو اسطرح جلایا کہ خاک تک نہ ملی اُسکے بعد آفتاب زرین علم کی لاش پر گرا اور اُنکی لاش کو بھی پھونک دیا اب یہ ساحران ضحاک کیطرف چلا اور ساحر بھاگے جو نکلسکے وہ نکل گئے جو باقی بچے یکے بعد دیگرے سب کو جلا کر خاک کر دیا ان ساحرونکے مرنے سے ایک قیامت برپا تھی انواع و اقسام کی آفتین برپا تھین اندھیونپر آندھیان آرہی تھین زمین کو زلزلہ تھا درختون کے ڈالے پھٹ پھٹ کر گر رہے تھے برف باری و آتش باری و سنگ باری برابر ہو رہی تھی برقین چمک رہی تھین اندھیرا چھایا ہوا تھا بگولے دوڑتے پھرتے تھے یہانتک کہ جب کل ساحر پھونک دیے تو اب یہ شعلہ لشکر اسلام کیطرف پلٹا اور شائین شائین کرتا ہوا چلا ساحران آفتاب مریخ علم کی صف آگے تھی پہلے اُسی صف پر آکر گرا ساحرون نے پانی برسایا دیوارین سحر کی

قائم کیں ہر ایک نے اپنے اپنے سحر کا زور دکھایا مگر یہ شعلہ جب آفتاب زرین علم ایسے شخص سے نہ رکا تو انسے کیا رک سکتا چمک چمک کر جو آتا ہی اسی ہزار ساحر افند سرد چراغان کے دھڑ دھڑ جلنے لگے کہ تمام صحرا روشن ہو گیا اور ایک قیامت کبریٰ برپا ہوئی بس ان ساحرون کو پھونک کر اب یہ لشکر اسلام کیطرف متوجہ ہوا ہنوز قریب لشکر اسلام نہ پہونچا تھا کہ زمین شق ہوئی اور نعرہ آفتاب زرین علم کا ہوا بادشاہ اسلام اور تمام لشکر حیرت مین تھا کہ یہ تو جل گئے تھے اب کہان سے پیدا ہو گئے ادھر آفتاب زرین علم نے ایک شیشہ اُس شعلہ پر پھینک مارا کہ شیشہ قریب پہونچکر ٹوٹا اور پانی اُس شعلہ پر گرا کہ کچھ تیزی اسکی کم ہوئی بس آفتاب زرین علم نے کچھ اسم سحر دم کرکے دوسرا شیشہ سامنے کر دیا کہ وہ شعلہ اُس شیشہ مین فوراً آکر آیا شیشہ پر ڈانٹ مضبوط لگا دی اور پلٹکر بادشاہ اسلام کو آواز دی کہ اے شہریار حضور کے اقبال سے نہین بچ گیا اور اسے مین نے قید کیا مگر جب یہ شعلہ رہا ہو جائے گا پھر مین زندہ نہین بچ سکتا وہ آفتاب زرین علم جس نے میدان مین مقابلہ لیا تھا وہ آفتاب نقلی تھا بادشاہ اسلام نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ شکر خدا کا بعد اسکے آفتاب زرین علم نے کہا کہ ایک خوف ابھی باقی ہے بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ وہ کیا آفتاب زرین علم نے عرض کی کہ اگر ضحاک نے بھی ایسا ہی کیا ہو ہنوز یہ سخن ناتمام تھا کہ ایک بھنورا اُس شیشہ پر آکر پڑا اور نعرہ ہوا کہ منم ضحاک مسند نشین سامری او مجھ کر کے تو مجھے دھوکا دے چلا تھا بس پتھر کا شیشہ پر پڑنا تھا کہ شیشہ تو چور چور ہو گیا اور وہ شعلہ آفتاب زرین علم کیطرف چلا آفتاب زرین علم نے بادشاہ اسلام کو آواز دی کہ حضور میرا قصور عفو فرمائین اور میرے واسطے دعاے بخشش کرین نے خدا حافظ و ناصر اور اب بھی میرا کہا مانیے بارگاہ سلیمانی مین چلے جایئے بادشاہ اسلام نے فرمایا افسوس تقدیر مین ہماری جدائی ہی لکھی ہوئی تھی اب شعلہ جو لپک کر آتا ہی آفتاب زرین علم نے آئینہ سامنے کر دی پر ہاتھ ڈالا اور سامنے شعلہ کے پیش کیا اور آواز دی کہ نوشتہ قسمت کا بھول گیا پہلے اسے پھونک لے پھر مجھے پھونکنا بس آفتاب نے پرتو پانا جو آئینہ مین ضحاک مسند نشین سامری کے ساتھ دیکھا دیکھتے ہی پلٹ کر ضحاک پر گرا ضحاک نے کئی پتلیان نکال نکال کر اُس شعلہ پر پھینکا مارین لیکن جو پتلی قریب گئی جلکر خاک ہو گئی اب یہ پاؤن مار کر غرق زمین ہو گیا شعلہ بھی اسکے ساتھ ہی ساتھ چلا آفتاب زرین علم نے کہا افسوس آجتک ہمارے خاندان مین کوئی میدان جنگ سے نہین بھاگا تھا اس کمبخت نے نام ڈبو دیا ہنوز یہ سخن ناتمام تھا کہ زمین شق ہوئی اور آواز آئی کہ بھائی ہم بھاگے نہین ہین بلکہ تم کو اپنے ساتھ لیئے آتے ہین یہ کہکے ضحاک مسند نشین آفتاب زرین علم سے لپٹ گیا اور کہا کہ بس اب تیون ہی ہم چلین تاکہ سامنے خداوند سامری و مشید کے ہمارا تمھارا انصاف ہو آفتاب زرین علم نے ہر چند چاہا کہ اپنے کو چھڑا لون مگر نہ چھوٹ سکے

بس ایک مرتبہ شعلہ لپک کر ضحاک پر گرا اور اسکے تن بدن مین آگ لگ گئی اور یہ جلنے لگا ساتھ ہی آفتاب زرین علم کے دامن مین بھی آگ لگ گئی اور آئینہ سکندری جو ہاتھ مین تھا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرا بھولی مین سے پتلیان سحری نکلنے لگین جو نکلی جل کے رہ گئی آخرکار یہ دونون جلکر خاک ہوگئے اور ایک شعلہ ہو کر لشکر اسلام پر گرے مگر کیا جوانان پر جلر دعائی ہمت تھے کہ ایک نے روگردانی نہ کی اور کھڑے ہوئے مانند چوب خشک کے جلا کیے اس شعلہ نے چالیس پچاس ہزار کے قریب آدمی پھونک دیے اب باقی ماندہ لوگون مین شور الامان والحفیظ بلند ہوا اور لوگون نے دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے کہ اے کس بیکسان واے دادرس غریبان یہ آفت جو کسی کے ٹالے نہ ٹلے اگر تو ہی ٹالے گا تو ٹلے گی ورنہ آج ہی اسلام کا خاتمہ ہوا جاتا ہے اور کوئی تیرے نام کا لینے والا باقی نہ رہجائے گا اور اگر یہی مرضی تیری ہو تو کیا اجارہ ہے جو تیری خوشی بقول شاعر شعر اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا + سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے + مگر اس آگ مین جلنے کے بعد آتش دوزخ سے محفوظ رکھنا ہنوز سخن در دہان تھا کہ تیر دعا بہدف مراد پر بیٹھا اور جانب آسمان سے ایک مرغ چھالا اڑتا ہوا نمودار ہوا اور نہایت جلد متصل اس شعلہ کے پہونچا اس مرغ چھالے پر ایک مرد پیر بصورت فقیر بیٹھے ہوئے تھے کہ صورت انکی نورانی تھی اور ایک رومال انکے ہاتھ مین تھا آتے ہی اس رومال کو چہرہ سے مس کر کے اس شعلہ پر مارا اور آواز دی کہ اس کپڑے کو بھی جلا دے یہ سنتے ہی شعلہ غیظ و غضب مین پٹا اور اس رومال پر گرا گرتے ہی وہ لپک اسکی موقوف ہو گئی اور چراغ سحری کے مانند بجھ ملا کر اس رومال پر ٹک گیا بس مرد پیر نے ایک شیشہ جیب سے نکالا اور اس شعلہ کو ہاتھ سے پکڑ کر اس شیشہ مین بند کیا برکت اسماء الٰہی سے ہاتھ مین چرکا بھی نہ لگا بعد اسکے ڈانٹ اس شیشہ مین لگا دی اور قریب بادشاہ اسلام کے آکر سلام کیا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ مین تو آپ سے واقف بھی نہین آپ کون خدا ترس ہین جو اسوقت مصیبت مین کام آئے اور ہمین اس بلاے ناگہانی سے بچایا درویش نے جواب دیا کہ نام میرا لقاے بوریا نشین ہے مجھ سے اور شاہزادہ بدیع الملک سے قریب طلسم گنجورہ سلیمانی کے ملاقات ہوئی تھی تو مین نے وعدہ کیا تھا کہ ایک وقت سخت تمھارے لشکر پہ آنے والا ہے اگر مجکو اطلاع ہو گئی تو آکر مدد کرونگا انھون نے کہا تھا کہ وقت مصیبت مین اطلاع دینے کون آئے گا مین نے کہا تھا کہ اسکا بھی مین آپ بندوبست کیے لیتا ہون وہ وقت یہی وقت تھا مگر افسوس مجھے موکلون نے اسوقت خبر لی کہ آفتاب زرین علم مرچلے تھے اور اصل امر یہ ہے کہ اسمین موکلون کا قصور نہین آفتاب کی قضا ہی آچکی تھی کیونکہ جب سے مین نے موکل خبر رسانی کے واسطے متعین کیے تھے اسوقت سے برابر

مجکو خبر ملتی رہی آج ادھر تو مین نے نماز شروع کی اور اُدھر موکل خبر لے کر آئے جب مین نماز ختم کر چکا اسوقت مجھے خبر معلوم ہوئی جب تک یہان پہونچون پہونچون اس مردِ نیک کا خاتمہ ہو گیا یہ فرما کر آبدیدہ ہوئے بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ مین آپکی عنایت کا ممنون ہوا کہ لاکھون جانین آپ نے بچالین مگر افسوس کہ آفتاب زرین علم دنیا سے اُٹھ گئے اور اسطرح گئے کہ لاش تک نہین جسے دفن کرون لاش لیسی کہ خاک بھی نہین نظر آتی یہ فرماکر روتے ہوئے داخل بارگاہ ہوئے اور غم مین اپنے جان نثارون کے لباس سیاہ پہنا اور صف ماتم برپا کی جسطرح کوئی اپنے عزیز قریب کا غم کرتا ہے درویش صاحب نے بادشاہ اسلام کو ان سب کا پُرسا دیا اور عرض کی کہ اب مجھے رخصت ملے اسلیے کہ اس جوکھم کا ساتھ رکھنا اچھا نہین ہے جسوقت شعلہ اس شیشے سے نکل جائے گا پھر کسی کے روکے نہ رُکے گا اور تمام لشکر کو جلا کر خاک کریگا مین نے اپنی عمر بھر کے ریاض کی قوت سے اسے ایک بار روک لیا ہے دوبارہ مین بھی نہین روک سکتا اب بھی چلے محفوظ پر دفن کرکے موکل اسپر معین کر دونگا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اسوقت تو ہم تم دونون الم مین مبتلا ہین پھر بھی کبھی ملاقات ہوئی درویش نے کہا بشرط حیات پھر کسی موقع پر حاضر ہونگا یہ کہکے جسطرف سے آئے تھے اُسی جانب روانہ ہو گئے اب یہان تو ماتم جوانان اسلام کا برپا ہوا اور تمام لشکر سیاہ پوش ہے بادشاہ اسلام اور اکثر سردار بلکہ غیر سردار بھی آفتاب زرین علم کے واسطے افسوس کیا کرتے ہیں اور روتے ہین انکو اس حال پُر ملال مین چھوڑ کر پہلے حال درویش القاسے پھر یا نشین کا عرض کیا جاتا ہے کہ یہ بادشاہ اسلام سے رخصت ہو کر جانب کوہ روانہ ہوئے جسوقت اپنے مقام پر پہونچے ایک شاگرد کو بلایا اور اُس سے تمام واقعہ بیان کرکے شیشہ اُسکے سپرد کر دیا اور فرمایا کہ اسے کسی مقام محفوظ پر خوب گہرا کھود کر دفن کر دینا کل مین اسپر موکل معین کر دونگا چونکہ آج بہ سبب تعب سفر کے تھک گیا ہون اسلیے اسوقت یہ کام ملتوی کرتا ہون یہ فرماکر اپنے بستر پر لیٹے چونکہ خستہ بہت تھے سو گئے تبرکات انکے علحدہ رکھے ہوئے تھے یہان یہ شاگرد انکا کہ نام اسکا سلیگن تھا اصل مین کافر و سامری پرست تھا شاہ صاحب سے کمال انکا دیکھ کر درخواست شاگردی کی تھی اور اُنکی فہمائش سے بضرورت وغرض مسلمان بنگیا تھا لیکن قلب اسکا سیاہ تھا بس فوراً اسکو خیال پیدا ہوا کہ افسوس ایسے شخص کی روح کو اس بڈھے نے قید کیا جو کہ جانشین سامری کہلاتا تھا اور کس غرور و تعلی سے بیان کرتا تھا کہ مین نے اسطرح اس شعلے کو پکڑ لیا اس سے بہتر موقع انکے مار لینے کا ہاتھ نہ آئے گا بس اس ملعون نے ڈانٹ شیشے کی کھولی اور آواز دی کہ جا کر اپنے دشمن سے سمجھ لے یہ سنتے ہی شعلہ تڑپ کر شیشے سے نکلا اور بستر درویش کی جانب چلا اس کافر مرتد اپنے سلیگن کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو یہ شاہ جی کو جلا کر میری طرف بھی متوجہ ہو بس فوراً طلسم گنجورہ کی جانب روانہ ہوا یہان طلسم گنجورہ گنجور شاہ کے مرنے سے برباد ہو چکا تھا حیران تھے کہ

کیا سبب جو علامات طلسمی معدوم ہو گئے نہین معلوم بادشاہ طلسم پر کیا گذری ادھر شعلہ جو
آیا تو شاہ صاحب پر گرا یہ بیچارے واقف نہ تھے کہ یہ محسن کش دغا کرے گا اور اسطرح
حق اُستادی ادا کرے گا جلکر خاک ہو گئے شعلہ یہان سے جو پلٹا تو سبکیگن کا تعاقب
کیا یہ اجل رسیدہ داخل طلسم ہو چکا تھا اسواسطے کہ اب حالت طلسم شل شہر کے ہو گئی
تھی کوئی روک ٹوک باقی نہ تھی شعلہ آن واحد مین مثل تیر شہاب کے اس شیطان مجسم کے
قریب پہونچگیا جب سبکیگن نے دیکھا کہ اب یہ جان نہین چھوڑتا آواز دی کہ او محسن کش
مین نے تیرے ساتھ کیا برائی کی جو تو میرا دشمن ہوا ارے نیکی کا ثمرہ بدی شعلہ سے آواز
پیدا ہوئی کہ اب مین کسی کو نہ چھوڑونگا تجھے دوست دشمن کسی سے بحث نہین ہے اور تو تو
خود محسن کش ہے تجھے کیا سمجھ کر محسن کش کہتا ہے یہ درویش کے خون ناحق کا عوض ہے یہ کہکر شعلہ
اسپر بھی گرا اور سبکیگن کو جلا کر خاک کر دیا پھر آگے بڑھا اور جو ملا اُسے پھونکتا تمام
طلسم مین ایک ہنگامہ برپا ہو گیا لوگ بھاگنے لگے اور کہتے تھے کہ یک نہ شد دو شد
اُدھر تو علامات طلسمی مٹے ادھر اس شعلہ نے آکر تاراج کرنا شروع کر دیا جو لوگ ساحر تھے
انھون نے آکر بڑی بڑی کوششین کین اور اس شعلہ کو فرو کرنا اور روکنا چاہا مگر ممکن
نہ ہوا جو لوگ بھاگ کر سرحد طلسم لنجورہ سے نکل گئے وہ تو بچ گئے باقی ہر ذی حیات
کی کشتی عمر طوفانی ہوئی جلکر خاک ہو گیا کیا بچہ کیا بوڑھا کیا جوان کیا عورت کیا مرد ایک
تنفس بھی نہ باقی رہا شعلہ ان سب کو پھونک کر چارون طرف لپکتا رہا جب کوئی ذی حیات
اسکو نہ ملا تو ایک گنبد کے کلس پر تصویر انسان بنی ہوئی تھی اُس سے لپٹ کر رہ گیا
اور اب معمول اسکا یہ ہے کہ جو آئندہ و روندہ اسطرف سے گذرتا ہے شعلہ چمک کر گرتا ہے اور اسکو
جلا کر پھر کلس مین گنبد کے لپٹ رہتا ہے سیکڑون قافلے اسنے پھونک دیے یہانتک کہ
راستہ بند ہو گیا اور اب کوئی اسطرف سے نہین جاتا جو لوگ بسبب ناواقفیت کے
اسطرف آنکلتے ہین وہ بیچارے جلکر خاک ہو جاتے ہین قضائے کار اتفاقات روزگار
چارون نقابداران قاف اسیطرف سے چلے آتے ہین اور بیابان نہ طاق کو جا رہے
ہین ہنوز اس مقام پر نہین پہونچے ہین جہان یہ شعلہ راہ زنی کرتا ہے ایک منزل
کے فاصلہ پر نقابدارون کا لشکر اُترا ہوا ہے خیمہ خرگاہ بارگاہین استادہ لشکر دور تک پھیلا
ہوا ہے سب نقابدار ایک ہی مقام پر بیٹھے ہوئے ہین کہ ایک مرد باحال تباہ نمودار ہوا اور پوچھا
کہ افسر اس لشکر کا کون ہے لوگون نے حال نقابدارون کا بیان کیا اسنے دروازہ بارگاہ پر
پہونچکر فریاد کی آواز فریاد جو نقابدارون کے گوش زد ہوئی اپنے عیار سے کہا کہ دیکھو تو یہ
کیا معرکہ ہے اور کون شخص فریاد کر رہا ہے عیار نے حال دریافت کرکے عرض کی کہ ایک مرد
پریشان حال امیدوار باریابی ہے فرمایا بلا لو جسوقت وہ شخص حضور بار ہوا دیکھا کہ
عجب بارگاہ آسمان جاہ ہے جہت سے سردار گرسیون اور دنگون پر جلوہ گر ہین
اور چار نقابدار مانند شیر ببر کے اپنے اپنے دنگون پر بیٹھے ہوئے ہین

لقا بدار کو چپ سے پوچھا کہ اے شخص کس غرض سے آیا ہے مطلب اپنا بیان کر اسنے رو رو کر
یہ شعر پڑھا شعر فریاد رس دست فلک سفلہ مزاج + شہزادہ بختوار ی و لدا زادہ تناج + لقا بدار
نے اشارہ سے کہا بیٹھ جا اور حال اپنا بیان کر کہ یہ شعر تو نے کیون پڑھا یہ سلام کر کے
بیٹھ گیا اور اسنے عرض کیا کہ حضور یہ شعر میرے حسب حال تھا اسوجہ سے پڑھا نام غلام کا
محمود ظلمانی ہے اسی زمانہ مین ایک شخص غریب کو مین نے دیکھا کہ وہ مرتبہ عالی کو
پہونچ گیا اور جن لوگون کا وہ دست نگر تھا اُن مین سے ایک مین بھی نہون میرے من یہ
خیال ہوئی کہ اب مین ہر ایک کا دست نگر ہو گیا لقا بدار نے کہا ہاں ایسا ہی ہوا اور سنا کہ تو کیونکر
تباہ ہوا محمود ظلمانی نے عرض کیا کہ حسب اتفاق گذر میرا اس جزیرہ مین ہوا یہان سے
ایک منزل کے فاصلے پر ایک شہر ملا جو بالکل ویران و خراب تھا جسے پوچھا مکان
مکینون کی تباہی کا پتہ بتا رہے تھے شعرا از نقش و نگار در و دیوار شکستہ + آثار پدید است
صنادید عجم را + مین حیران و پریشان تھا کہ اس ملک پر کیا آفت پڑی کہ سارا شہر جل گیا
جا بجا راکھ کے ڈھیر اس صورت سے تھے کہ گویا انسے نشان انسان پیدا ہوتے ہین
مرکب کی صورت بھی ہین اور آگے بڑھا تو دیکھا مین نے کہ ایک گنبد بلند ہوا اس کے
کلس سے ایک شعلہ لپٹا ہوا ہے جیسے ہی قافلہ میرا قریب گنبد پہونچا کہ ناگہ طاق
اسیطرف سے تھی وہ شعلہ بھڑک کر اہل قافلہ پر گرا اور لوگون کو جلانے لگا میرے جواب
قدیم اور غلامان جان نثار میری آنکھون کے سامنے جلنے لگے شعلے پے در پے ایک دیگر سے
سب کو جلانا شروع کر دیا مین نے دیکھا کہ یہ شعلہ کسی کو نہ چھوڑے گا مین گھوڑے پر
سوار ہو کر بھاگا پلٹ پلٹ کر حالت اپنے قافلہ کی چشم حسرت سے دیکھتا جاتا تھا
یہانتک کہ تمام قافلے کو اس شعلہ نے جلا دیا اور کل مال و اسباب بھی جلکر خاک ہو گیا
مین نے شکر خدا کیا کہ جان بچی لاکھون پائے اگر جیتے رہے تو اور پیدا کر لینگے آگے بڑھکر
گھوڑا بھی مر گیا اب مین نہایت پریشان ہوا آخر کار پیادہ روی اختیار کی اور صحرا کی
ٹھوکرین کھاتا ہوا یہانتک پہونچا حضور کی خدمت مین باریاب ہوا اپنے حال
واسطے وہ شعر پڑھا تھا بلکہ یہ شعر بھی میرے حسب حال ہے شعر مین کیا کہون کہ کون ہون
سوداگر بقول درد + بچھڑا ہون کارواں سے مسافر برید ہ مین + لقا بدار نے کہا کہ
اس مقام پر کوئی طلسم ہے اسنے عرض کی کہ حضور نے مجھ مین طلسم کی اگر علامت فرمائی ہوگی
ظاہر ہوا ان کوئی علامت طلسمی تو نہین معلوم ہوتی یہ تو کوئی جادو معلوم ہوتا ہے بیدار عالیمقدار
نے فرمایا کہ نہین اسکی ضرورت نہین ہے کہ جیسی علامت طلسم مین ایک جگہ ہو ویسی ہی
علامت دوسرے طلسم مین بھی ہو ہر جگہ ایک نئی علامت ہوتی ہے اور طریقہ بدلا ہوا
ہوتا ہے لقا بدار کلمان نے سوداگر سے پوچھا کہ راستہ طلسم نہ طاق کا یہی ہے یا اور
کوئی بھی ہے سوداگر نے عرض کی کہ حضور سوا اس راستے کے نہ طاق جانے کی کوئی
اور سمت ہے تو مجھے معلوم نہین اور جہان تک سنا ہے یہی سنا ہے کہ راستہ طلسم نہ طاق کا

اسی طرف سے ہو کر آیا تھا اس راہ کو مسدود سمجھنا چاہیے اس لیئے کہ جب اس بلا سے نجات پائے تو بیابان
نہ طاق تک پہونچے یہ سنکے نقابدار خرد نقابدار کلان کی طرف متوجہ ہوے اور عرض کی کہ غلام جائیگا
اور اسی راستے کو بقوت اعانت پروردگار صاف کریگا اسلیئے کہ ہزارہا بندگان خدا بیجرم و بیگناہ مارے جاتے ہین
نقابدار کلان نے منع کیا اور سب نقابدارون نے بھی سمجھایا کہ بغیر حقیقت حال کو سمجھے ہوے اُسطرف جانا
خلاف قیاس ہے تم ایسا قصد نکرو مگر نقابدار خرد نے نہ مانا اور عرض کی اب تو میرے سُنے سُنے نکلگیا ہے ضرور جاؤنگا
اور اُس راستے کو صاف کرونگا اُن سب نے کہا کہ ہم بھی تو اُسی طرف چلتے ہین تھوڑا توقف کرو تو سب ساتھ ہی
چلینگے مگر اُنھون نے نہ مانا اور اُس سوداگر کی پوشاک بدلوائی ایک مرکب عنایت کیا اور نقابدارون سے کہا
کہ آپ لوگ بعد میرے تشریف لایئے گا مین چلتا ہون یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور بارہ ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر
جانب طلسم گنجورہ روانہ ہوا سوداگر ماہری کرتا جاتا ہے اب انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہے

اور چند کلمہ داستان لشکر اسلام و مہلیل زرہ پوش کے بیان کیے جاتے ہین

کہ چالیس ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر یہی نہ طاق کی جانب روانہ ہو چکا تھا طی مراحل و قطع منازل کرتا ہوا
چلا آتا ہے آتے آتے قریب ایک درہ کوہ کے پہونچا شام ہو چکی تھی منزل کی اب یہ گویا سرحد بیابان نہ طاق پر
پہونچ گیا ہے جابجا جیسے ڈیرے برپا ہو گئے دیکھا کہ سامنے سے کچھ لوگ نالان و گریان چلے آتے ہین
مہلیل زرہ پوش نے اُنکو ایک سوار کے ذریعہ سے طلب کیا جسوقت وہ سوار گیا اور ان لوگون کو
اپنے ہمراہ لیکر حاضر خدمت ہوا مہلیل زرہ پوش نے دیکھا کہ سب ساحر وضع ہین پوچھا تم لوگ
کہان سے آتے ہو اور اسقدر پریشان کیون ہو اُنھون نے عرض کی کہ کیا حال ہم اپنا بیان کرین ہمپر
وہ مصیبت فلک نے ڈالی کہ جاننے والے بھی انجان بنگئے اور نہین پہچانتے کہ ہم کون ہین یہ سنکر مہلیل
زرہ پوش قریب آیا اور پہچانا کہ یہ لوگ ضحاک مسند نشین سامری کے ملازم ہین پوچھا کہ کیون کیا ہوا
کہا ضحاک نے ہمین برطرف کر دیا اُنھون نے کہا کہ برطرف ہونیکا کیا رنج تھا زندہ تھے تو کسی دوسرے کی
نوکری کر لیتے کہا مالک ہارا مرگیا یہ سنکر مہلیل زرہ پوش نے سر پیٹ لیا اور کہا اُس سے زبردست
دنیا مین ساحر کون ہے جسنے اُسے مارا اُس کا تو ہونی تھا کہ خداوند سامری نے میری موت خلق ہی
نہین فرمائی اُن لوگون نے بیان کیا کہ اِس مین شک نہین وہ کسی کے ہاتھ سے قتل تھوڑی ہوے
خود گلا کاٹ کر جان دی مہلیل نے کہا کیا دماغ مین خلل آگیا تھا جو خود ہی جان دیدی جان ایسی چیز
نہین ہے جسے کوئی بخوشی گنوا دے آخر اسکا کیا سبب ہوا اب اُن لوگون نے سارا ماجرا گفتگو سے
آفتاب علم اور مقابلہ ضحاک کا یون بیان کیا کہ اگر وہ نہ جان دیتے تو مریخ آفتاب علم بھی نہ چھوڑتا
مہلیل زرہ پوش نے دست تاسف زانو پر مارا اور کہا اسقدر جلد خاتمہ ہو گیا کہ ہم پہونچنے بھی نپائے
ہنوز بیان ناتمام تھا اور باتین ختم نہونے پائی تھین کہ جانب صحرا سے تیغ گرد نمودار ہوا یہ لوگ
سمجھے کہ لشکر حریف آتا ہے صفین آراستہ کرنے لگے جسوقت دامنۂ گرد شگافتہ ہوا تو دیکھا کہ ساڑھے
تین سو عیار خنجر گذار نہایت تیز رفتار راہ طے کرتے آگے اُن کے ایک پیک بچہ جو اُن سب کا افسر
معلوم ہوتا ہے قطورۂ زربفتی اور پاتا وہ سقرلاتی سے آراستہ پاے شاطری مارتا چلا آتا ہے اس

لشکر کو دیکھکر وہ عیار بھی چلے کہ اگر لشکر حریف ہو تو اپنا انتظام کرین اور ایک پیک بچہ کو برائے دریافت حال روانہ کیا ادھر سے ایک سوار اُن عیارون کا حال دریافت کرنے کی غرض سے بڑھا تھا کہ راستے مین ایک نے دوسرے کو دیکھکر حال دریافت کیا دونون ہنسکر تعجب گیر ہوے اسلیے کہ دونون کافر تھے سوار اسلامی پھر واپس ہوا اور پیک بچہ نے اپنے افسر سے کہا کہ یہ فوج اسلام نہین ہے بلکہ دیوان آفتاب پرست اور پوجنے دو سو خداونڈون کے ماننے والے ہین یہ سنکر وہ پیک بچہ آکر لشکر **مہلیل** زرہ پوش مین شامل ہوا اور **مہلیل** زرہ پوش کو سلام کیا **مہلیل** نے نام پوچھا اور دریافت حال کیا اس نے کہا کہ مین اسی ارادہ سے چلا ہون جو قصد آپکا ہے اور نام میرا **اصہتر کرکس بن بلاشور ثانی** ہے مین جزیرۂ نگرین پیدا ہوا اور پرورش پائی اور ہر قسم کے علم و ہنر کی تعلیم پہونچی جب مین ہوشیار ہوا تو اپنے باپ دادا کا حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ عیاران لشکر اسلام کے ہاتھ سے ہلاک ہوے یہ سنکر مجھے کمال صدمہ ہوا اور مین نے دریافت کیا کہ اب مسلمان کس مقام پر ہین تو معلوم ہوا کہ بیابان **نہ طاق** مین ہین مین نے ساڑھے تین سو پیک بچہ طیار کیا اور سب کو اپنے ہمراہ لیکر بارادۂ انتقام خون پدر و عمداس طرف کو رخ کیا یہانتک کہ اس مقام پر پہونچا اور آپکی خدمت مین نیاز حاصل ہوا اب اپنا حال بیان فرمایئے **مہلیل** زرہ پوش نے نامہ **ضحاک** مسند نشین **سامری** پہونچنا اور مدد طلب کرنا اور اپنا بارہ ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر آنا بیان کیا پھر خبر مرگ **ضحاک** سُنکر سب بیان کیا پیک بچہ نے کہا کہ اب مین ایک تجویز بیان کرتا ہون اگر آپ بھی اُسے پسند فرمائین تو اُس کے موافق انتظام کیا جاے سو گر قبول افتد زہے عز و شرف وہ یہ ہے کہ لشکر اسلام کے ہاتھ سے بڑے بڑے سرداران نامی و گرامی و شجاعان روزگار تہور شعار مارے گئے یا دائرۂ اسلام مین آئے یا زار و زبون ہو کر بھاگ گئے اور پھر بھی جان نہ بچی جس مقام پر بھاگ کر گئے وہان پہونچے اور گرفتار کرکے قتل کر ڈالا یہانتک کہ بڑی بڑی خداوندیان انھون نے برباد کردین خداوند **زمرد شاہ** باختری و **زمرد شاہ** ثانی ولاہوتیک **غول** و **فرعون شاہ** و **شداد شاہ** و **ہامان شاہ** و **ساحر مستمش** و **خداوند ہزار شکل چرخ گردان** کس کس کا نام لون ان سب کو ایسا تنگ کیا کہ انھون نے خداوندی ظاہر سے ہاتھ اُٹھایا اور بالاے آسمان چلے گئے اور اپنے سب بندون کو دیدار سے محروم کر گئے یہ سب عذاب انھین مسلمانون کی گردن پر ہے جب وہ لوگ اتنے عہدہ برآ ہوے تو ہم آپ کس شمار مین ہین جو لڑکر فتح یابی کی امید کرین **مہلیل** زرہ پوش نے کہا کہ پھر کیا کیا جاے مجھے بھی اتنے **ضحاک** مسند نشین **سامری** کے خون کا عوض لینا ضرور ہے اس لیے کہ مجھے اور **ضحاک** ایک زمانے کی ملاقات تھی اور بچپن کا یارانہ تھا **کرکس بن بلاشور ثانی** نے کہا کہ آپ اب آگے جانیکا قصد نہ کیجیے اسلیے کہ لشکر اسلام واقف ہو جائیگا تو پھر کام نہ بنے گا اب اسی جگہ قیام کیجیے مین پہلے ایک نقب لگاتا ہون اور وہان سے اُس کا جس مقام پر توڑنا منظور ہے وہ زمین بجو بز کر اہل اسلام سے لیکر وہان اپنا قبضہ کرتا ہون چونکہ اہل اسلام نہایت خلیق و مسافر نواز ہین لہذا مین سوداگر بنکر جاؤنگا وہ میری خاطر کرینگے اور بیٹھنے کو جگہ دینگے جسوقت مین چاہونگا اُسی وقت یہ سب میرے شاگرد جو اس کام مین طاق و مشاق ہین سُرنگ وہانتک پہونچاکر دہانہ توڑ دینگے مین

شب کے وقت سرداروں کو چڑا چڑا کر نقب کے راستہ سے روانہ کروں گا آپ ایک قید خانہ نہایت مستحکم طیار کرایئے اُسی مین اُن سرداروں کو قید کرتے جایئے گا جسوقت کوئی سردار لشکر اسلام مین باقی نہ رہے بس شبخون مار کر لشکر کو پراگندہ کر دیجیے اور خیمہ خرگاہ بارگاہین مال و اسباب اپنے قبضہ مین کیجیے اور ان سب سرداروں کو قتل کر کے سر انکے برائے نذر خداوندا **ایوان نوطاقی** پہلیے یقین ہی کہ یہ خداوند اس کارنمایان سے نہایت خوش ہوگا یہ رائے **کرگس کی حیلیل سے** بہت پسند کی اور اُسی کوہ پر ان سب نے قیام کیا اور کرگس نے دو سو شاگرد نقب زنی پر متعین کیے کہ یہ سب اس کام مین نہایت ہوشیار اور تیز دست تھے اب ان لوگون نے نقب لگانا شروع کی اور کرگس نے تمام سامان تجارت فراہم کیا اور صورت اپنی رنگ و روغن و عیاری لگا کر ایک مرد سن رسیدہ کی بنائی اور پچاس شاگردون کو یہان برائے حفاظت و خبر رسانی چھوڑا اور سوداگرون کا قافلہ تیار کر کے بصورت سوداگر جانب لشکر اسلام روانہ ہوا اور تھوڑی دور ٹھہرتا ہوا چلا کہ بادشاہ اسلام کو پہلے سے خبر ہو جائے کہ ایک سوداگر آتا ہی تاکہ عیارون کو بھی کوئی شبہہ نہ پیدا ہو یہ عیار بلا کا ہوشیار اور چالاک ہی زبان فارسی و ترکی و عربی سے بخوبی واقف ہی زبان اسکی نہایت چرب ہی اشیاء تجارت ہر ملک کے اس کے ہمراہ ہین اور ایک کتب خانہ بھی ساتھ ہی جس مین ہر علم و فن کی کتابین ہین جسوقت یہ قریب لشکر اسلام پہونچا پہرا سے قیام کیا اور منتظر وقت کا ہوا کہ چند عیارون نے آکر بیان کیا اب آپ داخل لشکر ہون اور جگہ تجویز کر کے اطلاع دیجیے تاکہ ہم اُس مقام پر نقب لگائین کوہ سے تا بہ سرحد لشکر اسلام نقب تیار ہے کرگس نے کہا کہ مجھے بھی انتظار تھا کہ تم نقب تیار کر لو تو مین داخل لشکر اسلام ہون تم خبر رکھنا جس وقت قدم میرا لشکر اسلام مین جمے اور خیمہ ڈیرے برپا ہو لین تو میرے خاص خیمہ مین دھماکہ نقب کا توڑنا یہ کہکر آپ جانب لشکر اسلام روانہ ہوا جس وقت قریب لشکر آکر پہونچا دیکھا کہ جا بجا ڈھیر خاک کے پڑے ہوے ہین اور بہت سے اسلحہ شامل خنجر و گرز و تبر و شمشیر وغیرہ شکستہ و خراب پڑے ہوے ہین کسی مقام پر سنان چمک رہا ہی ڈانڈ نیزے کی جلکر جو خاک ہو گئی ہی وہ اُس سنان سے ملی ہوئی اس طرح معلوم ہوتی ہی جیسے ایک خط مستقیم کھنچا ہوا ہو کہین قبضہ ندارد اور تلوار پڑی ہوئی ہی کہین تیرون کی سریان کچھ کے کچھ چمک رہی ہین اور ترکش کی جلی ہوئی راکھ ڈھیر ہی اس عیار مکار نے اپنے ہمراہیون کی طرف دیکھکر فرمایا افسوس صد افسوس کہ کیسے کیسے بندگان پاک مقبول درگاہ ایزدی اور کیسے کیسے شجاع و دلیر جلکر خاک ہوے ہین اور کیا لوگ تھے کہ میدان مین فنا ہو گئے اور قدم پیچھے نہ ہٹائے یہ وہ لوگ تھے **شعر**

پاؤن تھرائے کبھی سامنے جاتے ہوے	کاسۂ سر اُنکے دیکھے ٹھوکرین کھاتے ہوے

اور گویا اب تک اس خاک سے صدا آرہی ہی اور زبان حال سے کہہ رہی ہی **شعر**

کیا کہین عالم مین ہم انسان یا حیوان تھے	تھے غرض جو کچھ کہ تھے اک آن کے مہمان تھے
ہوا اے صحرا فضاے گلشن ضیافت عرب بھا ہی	مسافر دیکھ لو تماشا سرائے فانی عجب سرا ہی

اس اس طرح کے کلمات حسرت آیات زبان پر جاری کیے اور چشمین مار مار کر رونے لگا فضاے کار اتفاقات روزگار بادشاہ اسلام نے اپنے رفقا کے غم مین تخت نشینی ترک کر دی ہی اور اکثر سیر صحرا

کیا کرتے ہین اُس طرف سے سواری بادشاہ اسلام کی چلی آتی تھی شاہ نے جو دیکھا کہ ایک قافلہ
خاک شہیدان پر فاتحہ خیر پڑھ رہا ہی اور مصروف گریہ وبکا ہی اور ایک شخص جو قرینہ سے قافلہ سالار معلوم ہوتا تھا
دوڑھین مار مار کر رو رہا ہی اپنے ملازمین سے ارشاد فرمایا کہ دریافت تو کرو یہ کون ہی کیا کوئی عزیز یا دوست
ان لوگون کا ان کے وطن سے آیا ہی اور عجب نہین ہی جو **گنجور شاہ** کے عزیز اقارب ہون اس لیئے کہ اُسی کا
طلسم یہان سے قریب تھا ملازمون نے حال دریافت کیا اور جاکر خدمت بادشاہ مین عرض کیا کہ ایک
مرد موتن لباس عربی پہنے ہوے مسافرانہ وضع کے ساتھ اُس کے قریب سو سوا سو آدمی کے ہین
تاجر پیشہ معلوم ہوتا ہی وہی رو رہا ہی بادشاہ اسلام اسکو دوست اور ہمدرد اپنا تصور کرکے اُس طرف
پھر پڑے اور قریب اُس تاجر کے تشریف لاے السّلام علیکم کی آواز دی یہ لوگ اسقدر مصروف
گریہ وبکا تھے کہ انھون نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ کون آیا ہی جسوقت بادشاہ نے سلام کیا تو یہ سب
چونکے اور معمولی طور سے جواب سلام دیا اسلیے کہ بادشاہ سادی وضع مین تھے نہ تاج سر پہ نہ چتر
لباس سیاہ برمین کسی نے بادشاہ اسلام کو پہچانا بھی نہین بادشاہ اسلام نے سردار قافلہ سے پوچھا
کہ نام آپکا کیا ہی اور کسطرف سے آنا ہوا کہان جانیکا ارادہ ہی یہ سنکر اُس شخص نے جواب دیا
کہ غلام ہمدان کا رہنے والا ہی **ذوبان ہمدانی** میرا نام ہی بانعل تو طلسمات کی طرف سے آتا ہون
اور شاہ اسلام کی قدمبوسی کی غرض سے اِدہر بھی آنکلا سنا تھا کہ بادشاہ اسلام بیابان تہ **طاق** مین
جلوہ افروز ہین اب حضور بھی اپنے نام نامی و اسم گرامی سے مطلع فرمائین کہ آپ کو بادشاہ اسلام سے
کیا توسل ہی بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ مین ایک مرد فقیر آوارہ وطن ہون بادشاہ لشکر اسلام سے
اتنا توسل ہی کہ اگر میرا کوئی مطلب ہو تو شاہ سے بخوبی کہہ سکتا ہون میرا اقرار کرنا شاہ کا اقرار کرلینا ہی
اس جملہ کو یہ سنکر قدمون پر گر پڑا اور عرض کی کہ قصور غلام کا معاف ہو مین نے حضور کو پہچانا نہ تھا
یہ کیا حالت حضور کی ہی بادشاہ اسلام نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور فرمایا کہ اے **ذوبان**
ہمدانی کیا حال اُس شخص کا پوچھتا ہی جس سے اُس کے عزیز و احباب چھوٹے ہوے اور ایسے
مقام پر گئے ہون کہ بعض کے پلٹنے مین اندیشہ ہو اور بعض کے پھرنے کی امید منقطع ہوگئی ہی کیا اپنا
حال پر ملال تجھسے بیان کرون اب آئے ہو تو وقتاً فوقتاً اپنا قصۂ غم سناؤنگا اس وقت بھی مسافت سفر
طے کیے ہوے آتے ہو اور پریشان ہو لشکر مین چلو جسوقت جیسو گے تو حال میرا سُنتا **ذوبان**
ہمدانی نے عرض کی کہ حضور کو میری ذات سے بڑی تکلیف ہوئی ہرچند کہ مین تو حاضر خدمت ہونے کی
غرض سے ادھر آیا ہی تھا مگر یہان خاصان خدا کے حال پُرملال پر تاب ضبط نہ رہی اور مصروف
گریہ وبکا ہوا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ خیر تمھاری وجہ سے ہم بھی شریک ثواب ہو گئے اور ان
آوارہ وطن شہیدون پر فاتحہ خیر پڑھ لیا اب سواری بادشاہ اسلام کی آگے بڑھی یہ بھی قافلہ سمیت
ساتھ ہولیا بادشاہ اسلام نے قافلہ اُترنے کی اجازت دی خیمہ ڈیرے برپا ہونے لگے
عادت محو باکن نے بآرام تمام سبہ کی صبح کو حاضر حضور شاہ ہوا اب بادشاہ اسلام نے اِس سے
مفصل حال اسکا دریافت فرمایا کہ کس کس ملک کی سیر کی اور کہان کہان پھرتے ہوے یہانتک پہنچے
اور کسی سفر مین خانہ کعبہ بھی گئے تھے یا نہین **ذوبان ہمدانی** نے اول سے حال اپنا بیان کرنا شروع کیا

کہ مین نے اٹھارہ برس کی عمر مین سفر کیا تھا اور اب اسّی برس کا سن ہو خواہ اس مین دو ایک سال
کم ہون یا زیادہ اسثنا زمانہ سیاحت ممالک ہی مین گذرا کبھی پشتۂ تاریک مین تھا اور کبھی پردۂ طلسم مین
کبھی کسی مقام پر کبھی کسی مقام پر اب یہ خیال پیدا ہوا شعر زمان طفلی کو رونین کیا ہم قریب آیا ہی وقت پیری و
جوانی رخصت ہوتا رہی ہی گذر چکا ہی شباب آدھا شعر گذری جوانی پیری ہوئی آشکار ہی اب چیت کھیلی رات کا
کیا اعتبار ہی تینون پنہ گذر گئے اب بجز موت کیا باقی ہی شعر موت کو دور نہ سمجھے وہ بشر عاقل ہی قبر مین سونا ہی
تکیہ مین کفن پاس رہے ہر شخص کو انجام پر بھی نظر رکھنا چاہیئے اسواسطے کہ دنیا تو چندروزہ ہی یہ زندگی
مستعار ہر طرح گذر ہی جائے گی خواہ راحت سے خواہ تکلیف سے مقدم وہان کی فکر ہی جان ہمیشہ رہنا ہی
اور غلام نے تو دنیا بھی پائی حضور کے اقبال سے زمانے بھر مین پھرا ملکون کی سیر کی دولت و مال سب کچھ
خدا نے دیا اب فکر انجام نہ کرون تو جاے تعجب ہی اب یہان سے ہمدان کا ارادہ ہی اور وہان سے
مدائن اور بصرے کی سیر کرتا ہوا خانۂ کعبہ جانے کی نیت ہی اگر مقدر مین شرف حجی بھی ہی تو انشاءاللہ حاصل
ہو جائیگا بہرحال الاعمال بالنیات مین تو قصد کر چکا ہون کہ بقیہ زندگی اپنی اُسی متبرک جگہ پر خدمت صاحبقران
عایشان مین بسر کردون مین نے سنا ہی کہ امیر کشور گیر اول و ثانی دونون صاحب وہین تشریف رکھتے ہین
بادشاہ اسلام نے یہ سنکر آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور فرمایا کہ بھائی قصد تو ہمارا بھی یہی ہی مگر تقدیر کی
گردش دیکھیے کس کس بیابان کی خاک چھنواتی ہی اور کہان کہان پہونچاتی ہی اسلیے کہ شاہزادہ بدیع الملک
بارادۂ فتحی طلسم نہ طاق گئے ہوے ہین اور یہ مقام اسقدر وحشت ناک و پرہول ہی کہ خدا ہی زندہ لوٹائے
سنا ہی کہ یہان کے ساحر بلاے بیدرمان ہین ابھی کل کی بات ہی کہ ضحاک مسندنشین سامری نے آکر
قیامت برپا کردی اُسکا وہ سپہ سالار ایسا ظالم تھا جسنے بادشاہ طلسم کہنارہ اور بادشاہ کو وہ قضا و قدر
دونون کو اُس طرح جان سے مارا جیسے کوئی کسی ادنی آدمی کو قتل کر ڈالتا ہی نہ آفتاب زرین علم
ایسا شخص موجود ہوتا نہ وہ قتل ہوتا اُسکے بعد ضحاک مسندنشین سامری سے وہ قیامت کے سحر چلے
کہ نہ سنے تھے اور نہ دیکھے تھے انجام مین دونون جلکر خاک ہو گئے مگر سحر اُس کا باقی رہا یہان کسی ساحر مین
نہین دیکھی کہ اُسکے مرنے کے بعد بھی سحر اُس کا باقی رہا ہو نہ القاے بوریہ نشین سامر وباطل ہوتا
نہ اُس شعلۂ سحر کو قتل کرتا خدا اُس مردحاہد کو خیریت سے رکھے کہ کرور ہا جانین اُس کی ذات سے بچ گئین
ورنہ ہم بھی نہ ہوتے جس سے تم ملاقات کرتے اور اِس طرف آکر تم بھی اُسی عذاب مین مبتلا ہوتے سارا قافلہ
فنا ہو جاتا ایسے مقام سے کیسے پلٹنے کی امید ہو خدا ہی بدیع الملک کو واپس لائے سوداگر نے عرض کی
کہ شاہزادۂ بدیع الملک کی زیارت و قدمبوسی بھی منظور نظر تھی یہ تو حضور نے عجب خبر وحشت اثر سنائی مگر
حضور کا اقبال ایسا ہی کہ جو ارادہ کیا وہ پورا ہوا انشاءاللہ وہ ضرور اور بہت جلد طلسم نہ طاق کو
فتح کر کے تشریف لائینگے بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اگر تمکو اُنکے واپس آنیکا یقین ہی تو اتنا توقف کرو
کہ وہ آلین کہ ہم تم سب ساتھ ہی ملکر خانۂ کعبہ چلین اور زیارت سے خانۂ کعبہ کی مشرف ہون جب تک تم سے
دل بھی بہلے گا اور زمانۂ انتظار باسانی گذر جائیگا ذوبان ہمدانی نے دست بستہ عرض کی کہ اب
انشاءاللہ غلام حضور کے ہمراہ رہیگا شاہزادۂ بدیع الملک کو آنے دیجیے بادشاہ اسلام یہ سنکر نہایت
مسرور و خوش ہوے ذوبان ہمدانی بادشاہ اسلام سے رخصت ہو کر اپنے خیمہ مین آیا اور دوسرے روز

اس نے یہ انتظام کیا کہ جسوقت خدمت بادشاہ اسلام مین حاضر ہوتا ہی تو سوا ذکر مسائل واذکار دینی کے دوسری بات نہین کرتا بادشاہ اسلام دل مین کہتے ہین کہ یہ عجب مرد متبرک ہی اس کو ہر وقت یہی فکر رہتی ہی نہایت اسکی صحبت سے خوش ہوتے ہین اور جس وقت **ذوہان ہمدانی** اپنے خیمے مین آیا شغل درس تدریس رہتا ہی طالب العلم جمع رہتے ہین بجٹین ہوا کرتی ہین جسوقت اول وقت نماز کا ہوتا ہی تو پہلے آواز اذان اسی کے خیمے سے بلند ہوتی ہی کئی دن روز ہین گذرتے ہین یہ خبدان سن سنکر بادشاہ اسلام اور بھی خوش ہوتے ہین اب یہ حالت ہی کہ جسوقت خیال **آفتاب زرین علم** کا آجاتا ہی تو بادشاہ رونے لگتے ہین ورنہ غم غلط ہو چلا ہی اسقدر **ذوہان ہمدانی** نے موافق مزاج کے باتین کی ہین کہ دن بھر مین چار چار مرتبہ چوبدار آکر بلا لیجاتا ہی کہ بادشاہ نے یاد فرمایا ہی تین روز مین اسنے پورا انتظام اپنا کرلیا چوتھے روز صبح کا وقت جو کہ چوبدار نے آکر **ذوہان ہمدانی** کو اطلاع دی کہ بادشاہ اسلام یاد فرماتے ہین اُس وقت نماز پڑھ رہا تھا محو وظائف تھا جلدی سے اس نے اُس وظیفہ کو موقوف کیا اور دربار کی لباس پہنکر خدمت بادشاہ اسلام مین روانہ ہوا بادشاہ اسلام اس سے باتین کر رہے تھے کہ یکبین لشکر سے شور و فریاد و ولولہ بلند ہوا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ خبر تو لو یہ کیا معاملہ ہی لوگ برائے دریافت حال اُس طرف کو بڑھے ہی تھے کہ دیکھا ملازمان شاہزادہ بہارستان مغرب روتے اور پیٹتے چلے آتے ہین بادشاہ اسلام نے پوچھا کہ کیا ہوا اُن لوگون نے عرض کی کہ رات کو باریداروں کو کسی نے قتل کر ڈالا اور شاہزادہ **فرامرز عادی مغربی** کو چرا لے گیا بادشاہ اسلام نے عیارون کو طلب کیا اور فرمایا کہ دریافت کرو یہ کس عیار کا کام ہی کیون کہ یہان سوا اپنون کے بیگانہ نظر نہین آتا نہ لشکر کسی حریف کا مقابلہ پر خیمہ زن ہی جس پر گمان کیا جائے پھر کیا باعث عیار گئے اور آکر عرض کیا کہ بے شک یہ کسی عیار کا کام ہی ہمنے دیکھا کہ نقب لگی ہوئی ہی اور پیتڑا بھی بنا ہوا ہی لیکن یہ نشان کسی اجنبی کا ہی جسے اس وقت تک ہمنے دیکھا نہین بادشاہ اسلام کو نہایت تعجب ہوا اور فرمایا جلد تلاش کرو اور اچھی طرح حفاظت کرو تم لوگ بڑی غفلت کرتے ہو عیار بھی پریشان ہین کہ کیا معاملہ ہی کہان جائین اور کس پر شبہہ کرین بادشاہ اسلام نے **ذوہان ہمدانی** سے فرمایا کہ دیکھا تمنے ابھی ایک مصیبت سے فراغ نہین حاصل ہوا تھا کہ دوسری آفت کا سامنا ہوا بقول شاعر

شعر دن جو گذرا تو ہلاے شب فرقت آئی ۔ ایک آفت جو گئی دوسری آفت آئی ۔ ہمارے واسطے ہر روز یہی صدمہ اور اسی طرح کے غم ہین بقول شاعر شعر آئے دنیا مین ہم اندوہ و مصیبت کے لیے ۔ دل بے زخم ملا زخم اذیت کے لیے **ذوہان ہمدانی** نے عرض کی کہ حضور بیشک رقیبون سے اُلجھنا مشکل ہی جو خدا کے خاص بندے ہین اُنھین کے واسطے دنیا مین تکلیفین اتری ہین کیا شاہ اور کیا گدا دنیا تو کفار کے واسطے ہی اُنکی جنت یہی ہی وہان تو ہمیشہ کے واسطے جلین گے بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اے **ذوہان ہمدانی** کیا کہتے ہو خاصان خدا اور ہی لوگ ہین ہمین اگر خداوند کریم اُن لوگون کے غلامون مین شمار کرے جب بھی بہت ہی یہ کہو ہم ایسے بداعمال ہین کہ نہ دنیا مین راحت ہی نہ عقبیٰ مین چین ملنے کی امید ہی ایسے اعمال ہی نہین جن پر بھروسا ہو یہ اُس کی رحمت ہی اگر بخشدے بقول شاعر شعر اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا ۔ سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے ۔ الحاصل تلاش ہونے لگی مگر کوئی پتا نہ چلا دوسرے روز صبح کو خبر پہونچی کہ لشکر ھاوہ بن لشکر ھور کو بھی کوئی لیگیا

اور لشکر حضور ثانی کا بھی پتا نہین ملتا اچھو بادشاہ اسلام اور بھی پریشان ہوے اور فرمایا یہ کیا معرکہ ہی تم لوگ نہایت بے پروائی کرتے ہو ایک روز ہمین بھی اسی طرح سے کوئی لیجائیگا اور تمھین خبر تک نہو گی عیار عرض کرتے ہین کہ حضور ہم کیا کرین جہانتک تفحص کیا یہی معلوم ہوا کہ کوئی شخص باہر سے نہین آیا یہ ہین کسی شخص کا کام ہی مگر کس کو کہین کہ وہ شخص ہی **ذوبان ہمدانی** اُسوقت موجود تھا اسنے بادشاہ اسلام سے عرض کی کہ حضور بالفعل شخص غیر و اجنبی سوا میرے یہان کوئی دوسرا نہین ہی میرے اوپر لوگون کو شک ضرور ہوگا لہذا سیدوار ہون کہ عیارون کو حکم دیجیے کہ وہ میرے خیمہ مین جاکر پہلے جانچ لین اُسکے بعد اور خیمون کی بھی تلاشی لیتے جائین یہ سُنکر بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اے **ذوبان ہمدانی** یہ تم کیا کہتے ہو تم ایسے شخص نہین ہو جس پر کوئی گمان اس طرح کا لیجائے تم ایک مرد عبادت گزار ہو اس نے عرض کیا کہ ایک حضور غلام کو ایسا سمجھتے ہین لیکن ہر شخص کبھی ایسا نہ سمجھتا ہوگا اتنی خاطر غلام کی ضرور ہو کہ اپنے سامنے میرے خیمے کی جانچ کرا لیجیے بادشاہ اسلام نے ہرچند کہا اسنے نہ مانا اور اپنے ساتھ لیئے ہوے خیمے مین آیا اور ایک ایک گوشہ اچھی طرح دکھا دیا اور صندوقون کو کھولا ہر ایک صندوق مال و اسباب سے بھرا ہوا تھا انتظام اسنے یہ رکھا تھا کہ صبح سے پہلے دہنہ نقب کا اس طرح بند کر دیا تھا کہ نشان بھی نہ معلوم ہوتا تھا اور اوپر اس دہنہ کے چوکی لگا دی جاتی تھی اب کسے شبہہ گذر سکتا تھا یہ مسلمانان پاک ان کافران ناپاک کے شیوون سے کب واقف تھے انھین کیا معلوم کہ یہ ملعون نجس و پاک مین کوئی امتیاز بھی نہین رکھتا ہی بعد تلاش کرنے کے سب نے کہدیا کہ آپ کے کہنے سے ہمنے دیکھ بھال لیا اور زمین آپ پر شبہہ نہین تھا بعد اسکے **ذوبان ہمدانی** نے اپنے ہمراہیون اور عیارون کو جمع کرکے عیارون کے پاؤن نپوائے اور کھاپیترے کے مطابق انمین سے کسی کا پاؤن ہی یا نہین اُن لوگون نے کہا کہ اِن مین سے کسی کا یہ کام نہین نہ اسکے پاؤن سے کسی کا پیترا مطابق معلوم ہوتا ہی پھر یہ لوگ خاموش ہو رہے اور آج رات کو نہایت ہوشیاری سے کام لیا جس وقت صبح ہوئی تو محراب شاہ کے لشکر مین خل ہوا کہ کوئی **محراب شاہ** کو چرا لے گیا اُدھر صنوبر شاہ کے لشکر مین خبر سُنی اسکے بعد یقین خود پرست وغیرہ دس بارہ سردار آج بھی غائب ہو گئے بادشاہ اسلام در دولت پر ہجوم تھا فریاد کر رہے تھے کوئی کہتا تھا کہ ہمارا مالک گم ہو گیا کوئی کہتا تھا کہ ہمارا سردار بھی غائب ہو گیا ایک قیامت برپا تھی بادشاہ اسلام عیارون پر خفا ہوتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر تم لوگ خبردار نہ لگاؤ گے تو سب کو نکالدون گا تمھارا رہنا سہنا دونون برابر ہی **ذوبان ہمدانی** نے عرض کی کہ اگر مناسب ہو تو مجھے لشکر سے علیحدہ کر دیجیے اس واسطے کہ جب سے مین سبز قدم یہان وارد ہوا ہون اُسوقت سے ایک تازہ بلا نازل ہوئی ہے بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اے **ذوبان ہمدانی** اتنے بڑے لشکر کے اندر تو یہ حالت ہی اگر تم لشکر سے الگ ہو جاؤ گے تو پہلے یہ بلا تمھین پر نازل ہوگی مجھے تمھاری جان اپنی جان سے زیادہ عزیز ہی اسلیے کہ تم مہمان ہو بلکہ لشکر ہو خدا کا کہ تمھین اسنے اسوقت تک بچائے رکھا ہی ورنہ تمھارے لوگون سے مجھے سخت ندامت ہوتی ہان اگر تمھین اس حالت سے خوف ہی تو چند عیار

مین تمھارے ساتھ کرتا ہون تم دن کو یہان سے سفر کرو اور جانب خانۂ کعبہ روانہ ہو جاؤ جہان تک خیال خوف کا ہی وہان تک عیار میرے تمکو باطمینان تمام پہونچا دینگے اور سبز قدم تم نہین ہو بلکہ ہم ہی لوگ خفتہ بخت ہین ورنہ ایسی ایسی بلاؤن مین کیون مبتلا ہوتے مین ہرگز تمھین لشکر کے باہر نہ رہنے دونگا یہ ملعون ایسا سیاہ قلب ہی کہ دل مین اخلاق وہمدردی نہین اہل اسلام کا قاتل ہو گیا ہی اور جی مین کہتا ہی کہ بڑے مستقل مزاج یہ لوگ ہین مگر شیطان ایسا مسلط ہی کہ دائرۂ اسلام مین نہین آنے دیتا یہان تک کہ تین چار روز کے عرصہ مین ہبوت دیوانہ اور بہبوت دیوانہ بلکہ بہت سے عیار بھی غائب ہو گئے اب بادشاہ اسلام اور بھی پریشان ہین اور فرماتے ہین کہ بدیع الملک کے آنے سے پیشتر یہان فاتحہ ہو جائیگا اگر وہ طلسم فتح کر کے پھرے تو یہان اگر سناٹا پائینگے ہم مین سے کوئی بھی نہ ہوگا شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ ڈیڑھ سو سردار گم ہو گئے اب عیاران لشکر اسلام بیرون لشکر نکلے اور دور دور بہانے تفحص روانہ ہو گئے اور بسبب شرمندگی کے اہل لشکر سے سامنا کرنا موقوف کر دیا حفاظت لشکر بھی متبدلی لباس و وضع کے ساتھ کرتے ہین کہ کوئی پہچاننے نپائے ورنہ یہ لوگ دل مین کیا کہینگے دو باتون کے سوا تیسرا امر نہین ہی یا تو گرفتار جانین گے اور یا دشمن کا دوست سمجھینگے دونون طرح بُرا ہی اب کرگس بن ہلاشور ثانی کو اور بھی موقع ملا اور سرداران نامی و گرامی کو چُن کر اپنے روانہ کیا اور یہ تصور کیا کہ اب لشکر اسلام مین کوئی اُس رتبہ کا نہین باقی رہا جو مہلیل زرہ پوش سے مقابلہ کر سکے اُسوقت اُسنے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ بس اب چلنا چاہیے اسلیے کہ ایسا نہ ہو حال کھلجائے تو اور بھی مشکل ہو ساری محنت برباد ہو جائے جو لوگ قتل سے بچ جائینگے وہ یقین ہی کہ خود اپنی جانین دیدینگے ورنہ دو آدمیون کے بدلے اتنے سردارون کو قتل کرنا کیا کم ہوا بس آج شب کو اسنے بادشاہ اسلام کو بھی چرایا اور دہنۂ نقب سے جانب کوہ بخدمت مہلیل زرہ پوش روانہ کیا اور اُس کے قبل صبح کل مال واسباب اپنا روانہ کر کے خود بھی دہنۂ نقب کا بند کرتا ہوا چلا یہان تک کہ وقت سحر دہنۂ نقب سے باہر آیا اور جانب کوہ روانہ ہوا اب یہ نہایت خوش ہی کہ آج مین نے وہ کام کیا ہی کہ کسی نے نہ کیا ہوگا سنا ہی کہ داداصاحب نے عمرو کے چار بیٹون کو مار کر اُنکے کباب عمرو کی کو کھلائے تو کسقدر اُن کی دھاک بندھ گئی تھی جسوقت مین ان سب کو قتل کرون گا تو میرا کسقدر نام ہوگا اور ہر دل پر رعب بھی چھا ئیگا کہ کوئی میرے مقابلہ پر قدم نہ اُٹھائیگا اب یہ اپنے غرور مین چلا جاتا ہی کہ دیکھا اس نے سامنے سے ایک برق خندہ پیدا ہوئی یعنے ایک نازنین ماہ جبین آفت جان و ایمان دریاے جواہر مین غوطہ مارتی ہوئی سونے مین پیلی اور موتیون مین سفید مانند باد صرصر کے عجب روش سے چلی آتی ہی اس مقام پر باغبان قضا و قدر نے عجب لطف پیدا کر دیا ہی کہ ایک جانب کوہ ہی اور ایک طرف صحرا مین ایک چمن گلہاے خود رو کا بنا ہوا ہی وہ نازنین ایک ایک پھول کو چھیڑتی ہوئی اور پامال کرتی ہوئی ایک پگ ڈنڈی پر چلی آتی ہی قدم قدم پر فتنہ برپا کرتی ہوئی گویا خفتگان خاک کو ٹھوکر سے جگاتی ہوئی عاشقون کو خاک مین ملاتی ہوئی گاہ مانند غزال چشم وحشی کو اِدھر اُدھر گردش دیتی ہوئی اٹکھیلیان کرتی ہی اس طرح کہ کبھی نرگس کو ہدف نظر بنایا کبھی سوسن سے زبان لڑائی شاخ گلاب کو دست نازک کی جھٹکی لگا الزام لگا کر قلم کر ڈالا سنبل کی پریشانی دیکھکر سودائی بنا دیا دوڑ کر پھول توڑ لیا وہ پھول

نکلوون سے مل ڈالا اس طرح کی دلفریب شوخیان کرتی ہوئی اُنکی چلی جاتی تھی شعر غضب جوڑے کی بندش ہے قیامت قد بالا ہے ۔ ستم چتون پہ ہی کھڑے ہین سانچے مین ڈھالا ہے ۔ ذوبان ہمدانی کی نظر جو اُس آفت ہوش پر پڑی بے اختیار ہوکر پکار اُٹھا شعر رہ کترائے ہوے سر پہ دوپٹہ ڈالے ۔ کون جاتا ہے میان گنتے ہو جانے والے ۔ اُس نے پلٹ کر بھی نہ دیکھا اور جواب بھی نہ دیا کہتا کیا ہی اب تو بیقراری دل نے طول کھینچا اور پھر پکارا شعر جیسے ہم صورت آشنا ہی نہین ۔ صدقے اس منھ چھپائے جانے کے ۔ اب کی اُس نے پلٹ کے دیکھا اور کہا کہ صورت آشنا تمھارے گھر مین ہون گی مین کیون ہونے لگی تھی خدا نے منھ پہ آنکھین دی ہین زیادہ بھال کے ٹوکا کرو ایسا نہ ہو کہین دھوکا کھاؤ یہ سُن کر اور بھی بسمل ہو گیا کہا کہ جان جہان خفا کیون ہوتی ہو گھر مین میرے کوئی نہین ہے تنہا بن بیاہا ہون چل کر گھر والی بناؤنگا ہزار ہا روپیہ میرے پاس ہے اُس کا سوا تمھارے اور کوئی مالک نہین ہو سکتا اور اگر صورت آشنا نہ کہتے تو تم جواب بھی نہ دیتین اسی واسطے ستایا تھا کہ کسی طرح تم مخاطب تو ہو ۔ بننے والے سے یہ کج ادائی اور بیرخی اچھی نہین ہوتی ہے دیکھو اسقدر بھی بے اعتنائی نہ کرو ایسا نہ ہو کہ یہ تیغ بیوفائی کسی کا خون ناحق کرڈالے شعر کلیجا کوئی تھام کر رہ گیا ہے ۔ اُدھر جانے والے اِدھر دیکھ لینا ۔ یہ سنتے ہی اُس نے پلٹ کر اوڑھنی کو زرا زبان سنبھالے ہوے دل کو قابو مین کیے ہوے مین کوئی آوارہ خانگی کسبی نہین ہون آشنا تمھاری تمھاری ہوتی سوتی ہو گی اگر شادی تمھاری نہین ہوئی تو کیا ماں بہنین بھی گھر مین نہ ہون گی اُن سے ایسی باتین کرو یہ سُنکر ذوبان ہمدانی اور بیتاب ہوا اور ساتھ ساتھ اُس کے چلا اب آگے تو یہ مثل چھلاوہ کے چلی جاتی ہے اور پیچھے پیچھے ذوبان عاشقانہ شعر پڑھتا ہوا چلا جاتا ہے وہ نازنین باتین سُناتی مگر لگاوٹ کے ساتھ کہتی ہوئی کہ ایسے ہی بدنظرون کے مارے مین جنگل سے چلی تھی اور شہر کی راہ کترا گئی تھی کہ آسانی اپنے گھر پہونچ جاؤنگی یہان بھی یہ بلا میرے پیچھے لگی اب ان دونون کی حالت یون سمجھنا چاہیے شعر زلف کہتی ہے مسافر تجھ سے کچھ کام ہے ۔ دل یہ کہتا ہے کہ جانا دور ہے اور شام ہے ۔ جب اس نازنین نے دیکھا کہ یہ ساتھ سے پیچھا چلا ہی آتا ہے اور کسی طرح پیچھا نہین چھوڑتا بلا ہو گیا اسنے ایک روپیہ نکال پھینکدیا اور کہا اسے اُٹھالے اور چلتا ہو خدا کرے میرے ساتھ نہ آیا ۔ نہ ہو میرا کوئی عزیز دیکھ لے تو میری رُسوائی ہو اور تو تو پہلے ہی قتل کرڈالا جائیگا اس نے جواب دیا کہ اے شاہ حُسن وخوبی مین فقیر نہین ہون اگر فقیر ہون بھی تو طالب زر نہین ہون بلکہ خواہان گوہر مدعا ہون بوسۂ لب لعلین کا طالب ہون شعر ایک بوسہ مجھے مانگے راہ مولا واہ جی ۔ پھولے منھ سے یہ نہ نکالا لیتے جاؤ شاہ جی ۔ اے جانِ جہان و آرام دل سوزان مین تاجر ہون صاحب عزت ہون لیکن تیرے آستانے کا فقیر بن گیا ہون ذرا سُن تو سہی یہ اور بھاگی اور جلدی جلدی قدم اُٹھا کر چلی مگر عورت کی چال کہان تک چل سکتی تھی زبان سے کہتی جاتی ہے کہ مجھے تاجر و سوداگر سے کیا کام نہ کچھ مول لینا ہے اور نہ کچھ بیچنا ہے اسنے کہا کہ ہم تو فقط جان دینے کو تیار ہین اور جنس بے بہاے وصل کے خریدار ہین یہ کہکر پاے شاطری مارتا ہوا آگے بڑھ گیا اور سامنے جاکر سدِ راہ ہوا تو وہ نازنین سہم گئی اسکی جست و خیز سے گھبرا گئی کہ یہ طریقہ تو رہزنون کا سا معلوم ہوتا ہے بس ڈر کر دونون ہاتھ اس نے اپنے سینہ پہ

رکھ لیے اور پکاری ہی ہی سوے ہین تو پہلے تیرے کہنے کے موافق مجھے تاجر سمجھتی تھی مگر نہین تو تو بھک معلوم ہوتا ہی کیا لمبے لمبے ڈگ رکھتا ہوا میرا استدراہ ہوا ہی اچھا اگر تجکو زر و زیور کی خواہش ہی تو جو کچھ میرے پاس ہی ہین سب دیے دیتی ہون مگر مجھے علیحدہ رہنا خبردار میرے قریب آنیکا قصد نہ کرنا کہکر لیجا میرا ہاتھون اُچھل رہا ہی ہاتھ پاؤن تھرتھرا رہے ہین یا خداوند زمرد شاہ باختری و یا خداوند زرد شت صہ تو اپنی خداوندی کا مجھے پنجہ سے اس گرگ صحرائی کے بچاؤ ہی ہی جان آپہرہ دونون پر بنگئی ہین نگوڑی کیا جانتی تھی کہ ادھر آکر اس کشمکش مین پڑجاؤن گی جسوقت مین گھر سے چلی ہون تو ایک عورت چھینکی تھی کیا جانتی تھی نہین تو دم بھر ٹھہر کر چلتی جو بزرگون کا کہنا نہ مانیگا وہ یون ہی خراب ہوگا ہاے اللہ مین کیون آئی تھی ذوبان ہمدانی نے کہا کہ اچھا کیا جو آئین لطف زندگی کا یہی ہی اسنے کنگن بھی ہاتھ سے اُتار کے پھینکدیا کہ اگر زیادہ ہوس ہی تو یہبھی لے لے مجھے جانے دے ذوبان ہمدانی نے کہا کہ جان تک لے لو مگر تم نہ جاؤ مین کہہ چکا کہ مجھے مال و زر کی خواہش نہین ہی ابتو اسنے بھی تیور بدلے اور کہا کہ دیکھون تو تم کیسے کڑے ہو جواب میرے زیور کو ہاتھ لگاتے ہو یا خداوند اس پر بجلی گراؤ ذوبان نے کہا کہ ابتو ٹھولنا ہو کر تمھارے گلے کا ہار ہو جاؤنگا۔ میری جان یہ بالی بھولی باتین تمھاری سنم ڈھا رہی ہین اسنے کہا کہ میرے دشمنون کا منھ کیلا ہوا ہی آخرکار اس نازنین نے عاجز ہوکر پوچھا کہ تمھارا مطلب کیا ہی اسنے کہا کہ مطلب وہی ہی جو عاشقون کو معشوقون سے ہوا کرتا ہی اسنے جواب دیا کہ کیون اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو اس ارادے سے باز آؤ مجھ پر ایک سردار لشکر اسلام کا عاشق ہی اگر اُسے معلوم ہوجائیگا تو وہ تمھین قتل کرے گا اور مجھے تو پہلے ہی مار ڈالیگا اسنے جواب دیا کہ مین نے کل سرداران لشکر اسلام کو اسیر کرلیا اب وہان کون باقی ہی ہو مجھے یا تمھین قتل کریگا تم اطمینان رکھو اُس نازنین نے تعجب کے لہجے مین کہا کہ بھلا سرداران اسلام کو کون اسیر کرسکتا ہی اُن لوگون نے تو برسون بڑے خداوندون کی خداوندیان برباد کردین سیکڑون ساحرون کو مارا تم ایسے ہوے کہ سرداران اسلام کو اسیر کیا مجھے جھوٹ سے نفرت ہی جب تم ایسی مکاری کی باتین ابھی سے کرتے ہو تو آیندہ تمسے کیا امید ہو اسنے کہا کہ تمھین اس سے تعجب ہوا ہوگا کہ تم مجھے تاجر سمجھ رہی ہو مین دراصل عیار ہون نام میرا مہتر کرگس بن بلاشور ثانی ہی ساڑھے تین سو پیک بچہ بلائے بیدرمان آفت روزگار میرے ساتھ ہی اسی ارادے سے آیا تھا کہ سرداران لشکر اسلام سے اپنے باپ اور دادا کے خون کا بدلا لون خداوند زرند دشاہ باختری نے میری مدد کی اور مین اپنے ارادے پر کامیاب ہوا بادشاہ اسلام کو اسیر کرلیا اب جانب کوہ جاتا ہون جہان یہ سب قید ہین وہان پہونچکر ان سب کو قتل کرونگا اور مہلیل زرہ پوش سے تمام لشکر کو تباہ کراؤن گا اُسکے بعد جانب مُلطاق جاکر خداوند مُلطاق کا شریک ہوکر ربیع الملک کو قتل کرونگا اور نام مسلمانون کا پردۂ ہستی سے مٹادونگا یہ سُنکر نازنین بہت خوش ہوئی اور بولی اب مجھ کو اطمینان ہوا کہ اگر کوئی بدی میرا پیدا ہو تو وہ تمسے لے نہین سکتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تم مذہب قدیم رکھتے ہو مسلمان نہین ہو مجھے زیادہ تر کراہیت اسی سے تھی کہ تمکو مسلمان سمجھتی تھی اب مین تمھارے ساتھ ہون جہان چاہے مجھے لیچلو یہ سُنکر کرگس بن بلاشور ثانی

نہایت خوش ہوا اور کہا اے جان مین وہان پہونچکر تو فضل مجمع مین مصروف ہونگے یہان اطمینان کی صحرا کا معاملہ ہی اِدھر کون آتا ہی پھر دیر لطف صحبت اُٹھائینگے دل کو خوش کرین اُسکے بعد تمھین لے چلینگے اِسنے شرما کے گردن نیچی کر لی اور دبی آواز سے کہا جو تمھاری خوشی یہ دونون اُسی فرش گیاہ پر بیٹھ گئے اور کرگس بن بلا شور ثانی نے ایک قلم شراب کی جیب سے نکالی اور اُس نازنین کے ہاتھ مین دی کہ تو پیو نازنین نے بھی ایک قلم مسکراکر اپنی انگیا سے نکالی اور کہا کہ مین بھی شراب کا بیحد شوق رکھتی ہون ہر وقت قلم شراب کی پاس رہتی ہی اور لطف اس شراب مین یہ ہی کہ جو بات پینے سے حاصل ہوتی ہی وہ اس شراب کے سونگھنے سے پیدا ہوتی ہی دیکھون تو تم کیسے عیار طرار ہو بھلا اس شراب کو تو پہچانو کہ یہ کس قسم کی شراب ہی جسکی بو مین ایسا اثر ہی کہ آدمی بے پیے بیخود و مدہوش ہو جاتا ہی کرگس بن بلا شور ثانی نے وہ قلم شراب کی اُسکے ہاتھ سے لی اور سونگھنے لگا جیسے ہی ڈاٹ مشکی سے علیحدہ کی اور ناک کے قریب لیگیا اسقدر تیز بو تھی کہ فوراً اسنے چیخکے ماری بس اُسیوقت نازنین نے اُٹھکر دو چپت لگا ئے اور آواز دی کہ اِسی منھ پر دعوی عیاری تھا بنم مہتر برق ثانی کے گذاریم کہ از دست من زندہ و سلامت برد کرگس ہنوز بیہوش نہوا تھا لیکن بیہوشی اسکے دماغ مین اثر کافی ہو چکی تھی کہ اُٹھکر چاہتا ہی کہ خنجر مارون کہ برق ثانی نے آٹھون حباب منھ پر چپت مارے اور یہ بیہوش ہو کر گرا برق ثانی نے اسکی مشکین باندھین اور کمند مین لپیٹ کر ایک درخت پر پشتارہ اِسکا رکھدیا اور یہ سوچا کہ اِسکی صورت بنکر پہلے سب سرداروں کو رہا کرنا چاہیے اور بعد اُسکے یہان آکر اسکو بھی پکڑ کر لے چلینگے اور بادشاہ اسلام سے انعام لینگے یہ سوچکر رنگ روغن عیاری چہرہ پر لگا کر صورت کرگس بن بلا شور ثانی بنکر جانب لشکر سہیل درہ پوش روانہ ہوا اور یاد کرکے اپنے باپ کو مہتر برق ثانی بہت رویا کہ افسوس اگر وہ زندہ ہوتے تو میری عیاری دیکھکر کیا خوش ہوتے کہ مین نے اُس شاطر کو گرفتار کیا ہی جسکا اب جواب دینے والا نہ تھا یہ سوچ کر بہت رویا اب اسے تو ادھر روانہ چھوڑا جاتا ہی اور حال لشکر اسلام کا گذارش کیا جاتا ہی کہ جب صبح ہوئی وہ خدام جو بادشاہ اسلام کو برائے نماز جگایا کرتے تھے آج بھی حسب معمول آئے دیکھا تو دربان سو رہے ہین الفضل چوکھٹا یا اور اندر خیمے کے گئے دیکھا کہ باریدار قتل کیے ہوئے پڑے ہین دہنہ نقب کا دا ہی بادشاہ اسلام نہین ہین یہ لوگ جلدی سے نقب مین اُترے دیکھا تو کچھ دور کے بعد راہ مسدود ہی معلوم ہوتا ہی کہ جانے والا راہ مسدود کرتا گیا ہی یہ لوگ روتے اور پیٹتے چلے یہان ایک ہلڑ مچگیا کہ کوئی بادشاہ اسلام کو لے گیا جو عیار یہان موجود تھے وہ فوراً یہان ہمدانی کی طرف مشکوک ہوئے جلدی سے اسکے خیمے مین آئے کہ بادشاہ کی وجہ سے زیادہ نہ کہہ سکتے تھے آج اس سے اچھی طرح پوچھینگے اور پورے طور سے شبہہ اپنا رفع کرینگے یہان دیکھا تو سناٹا ہی نہ دربان نہ کوئی سامان اندر خیمے کے داخل ہوے تو کوئی سامان نہ دیکھا نہ مال نہ اسباب نہ کوئی آدمی ایک پرچہ خیمہ مین پڑا ہوا ہی اُسے اُٹھاکر پڑھا لکھا ہوا تھا کہ اے عیاران لشکر اسلام بس اِسی مختصر پر ہوای عیاری تھا منم کرگس بن بلا شور ثانی زین اتنے دنون تمھارے لشکر مین رہا اور تمام سرداران نامی و گرامی کو صبح بادشاہ اسلام گرفتار کرکے لیگیا اور تمھین خبر بھی نہوئی اُن لوگون کے قتل سے فرصت ہوے تو تمھاری بھی خبر لون افسوس کہ میرے زمانے مین عمرو ثانی نہین ہی جسنے میرے دادا

قتل کیا تھا ورنہ اس ذلت وخواری سے مارتا کہ ماہان دریا اور مرغان ہوا اسکے حال پر گریہ کرتے
اور وہ سارباں زادہ جسکی تم سب دستگیاتی ہو وہ تو پہلے میرے دادا کے ذلت بھاگ کر خانہ کعبہ پناہ گیا
اب تم سب کا خاتمہ کرنیکے بعد یہان سے خانہ کعبہ جاؤنگا اور اگر ہرو زندہ ہوا تو قتل کرونگا ورنہ قبر کھود کر
تو یان اسکی برباد کرونگا یہ مضمون دیکھکر عیار براے تلاش ہر چہار جانب روانہ ہوے کہ غضب ہوا
اگر سردار اور بادشاہ قتل ہو گئے تو ہم کہین کے نہ رہے شاہزادۂ بدیع الملک کو کیا منہ دکھائینگے
اب ان سب کو بھی تلاش مین سرگردان چھوڑا جاتا ہی سب کے پہلے حال برق ثانی کا سُنیے کہ یہ
جاتے جاتے بالاے کوہ نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ پہونچے عیاران مشکر کرگس بن بلاشور ثانی
نے آکر گھیر لیا کوئی ہاتھ چومتا تھا کوئی قدم تھامتا تھا کوئی ڈنڈوت کرتا تھا کہ واہ استاد کیا کہنا یہ
آپ ہی کا کام تھا کہ ان لوگون پر آپ کو فتح نصیب ہوئی جن پر آج تک کوئی فتحیاب نہ ہوا تھا
جنھون نے بڑے بڑے خداوندون کی خداوندیان برباد کردی تھین برق ثانی ہنستے ہوے
اور ایک ایک کی پیٹھ ٹھوکتے ہوے کہتے بھی بڑی محنت کی اور کہنے بھی بہت منقت کی قریب
صہلیل زرہ پوش کے پہونچے صہلیل زرہ پوش نے کہا کہ بہتری تمھاری تعریف تو یہان سے
باہر ہی دیکھیا خداوندان تاجدار کی بارگاہ مین تمھارا کیا مرتبہ ہوتا ہی لیکن یہ بتاؤ کہ اب کیا کرنا ہی
کرگس نقلی نے کہا کہ اب رائے یہ ہوئی ہی کہ لشکر اسلام مین کوئی اس قابل نہین ہی جو آپ کا
مقابلہ کر سکے لہذا آپ اسپنے چالیس ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر جایئے اور فوج کو منتشر کرکے
مال ومتاع مسلمان پر قبضہ کیجیے مین ان سب کو قتل کیے ڈالتا ہون اسنے کہا کہ بہتری وقت
تیاری کا حکم دیا لشکر مین کمر بندیان ہونے لگین ادھر کرگس نقلی نے اُن صندوقون کو طلب کیا
جس مین سردار اسیر تھے عیارون نے صندوق لالا کر جمع کرنا شروع کیے چونکہ صندوق کئی
سو تھے اُنکے آنے مین بھی عرصہ ہوا اور لشکر صہلیل کے طیار ہونے مین بھی دیر گذری برق ثانی
دل مین کہتا ہی کہ بڑی غلطی کی ہی اُس مردود کو چھوڑ آنے ایسا نہ ہو کہ اتفاقیہ کوئی شاہزادہ
اُسکے ہاتھ لگ جائے اور اُسے ہوشیار کردے تو بنا بنایا کام بگڑ جائیگا مگر چلا ہوا تیر واپس
کیا ہی مقول ہی کہ خود کردہ را علاج نیست یا یون کہیے کہ مشتے بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود
باید زد دل مین جز بز ہو رہا ہی اپنے اوپر نفرین کر رہا ہی کہ تو نے یہ کیا حرکت کی نہ تو سردار ملے
سردار ان کا ملتا ہی نہ اس بات کا وقت ہی کہ آج درگذر کیجیے کل دیکھا جائیگا اسلیے کہ اگر کرگس
بن بلاشور ثانی آجائیگا تو فی الفور سب کو قتل کر ڈالیگا الحاصل خدا خدا کرکے لشکر صہلیل کا تیار ہوا
اور یہ سب کو ساتھ لیکر بارادۂ بربادی لشکر اسلام روانہ ہوا اور یہان برق ثانی نے
اور عیارون کو چپکے سے ٹالنا شروع کیا مگر سارے تین سو پیک بچہ ہی جنمین ایک ایک قدرون
آگرچہ پہچانتے والے ہین کسے کسے لیکن کوئی فقرہ چست ذہن مین نہین آیا یہ تو اس پریشانی مین ہین
اور اُدھر قضاے کار اتفاقات روزگار ایک سارباں شتر خانہ صہلیل زرہ پوش کا اپنے اونٹ کو
چارہ دینے کی غرض سے جانب صحرا روانہ ہوا اور قریب اُس درخت کے پہونچا جس پر پیشتارہ کرگس
بن بلاشور کا رکھا ہوا تھا شاخین توڑ توڑ کر اونٹ کے آگے ڈالدین یہ چرنے لگا نظر اسکی اُس

پشتارے پر پڑی دل مین خوش ہوا کہ معلوم ہوتا ہی اس صحرا مین دزد آئے تھے اور مال مسروقہ کر چلے گئے اس پر قبضہ کرنا چاہیئے بقول شخصے کہ مال موذی نصیب غازی یہ خیال کر کے اسنے پشتارہ درخت سے اُتار کر کھولا اب جو دیکھتا ہی تو یہ کرگس بن بلا شور ہی اسنے جلدی سے اس کو دامن کی ہوا دیکر ہوشیار کیا دیہ بھی ہوچکی تھی بیہوشی کا اثر بھی باطل ہوچکا تھا جیسے ہی آنکھ کرگس بن بلا شور کی کھلی کہا تو کون ہی اسنے اپنا نام بتایا اور کہا مہتر جی آپ کی صورت کا ایک آدمی تو ابھی لشکر کی طرف گیا ہی کرگس یہ کہنا تھا جلا کر اسے بڑا غضب ہوا محنت برباد ہوا چاہتی ہی وہ عیار تھا ایسا نہ ہو کہ سرداران لشکر اسلام کو وہ رہا کر دے اور مہلیل زرہ پوش کو دھوکا دے اور چلتے وقت اس ساربان کو بھی ساتھ لے لیا کہ سوا مجھے کوئی نہ پہچان سکے کہ ایک صورت کے دو ہین اب اصلی و نقلی مین کیونکر امتیاز ہو تو اس ساربان کی بھی گواہی سے اہل لشکر کا شبہہ برطرف ہو جائیگا اور سمجھ جائینگے کہ کرگس کون ہی چند قدم آگے بڑھا تھا کہ سامنے سے مہلیل زرہ پوش کو چالیس ہزار سوارون سے لشکر اسلام کی طرف جاتے دیکھا آواز دی کہ آپ کہان جاتے ہین مہلیل کی نظر جو کرگس پر پڑی کہا مہتر جی تمہین نے تو ہمکو قتل اہل اسلام کے واسطے روانہ کیا تھا کہین ہمکو ہی دھوکا نہ دینا کیونکہ عیاری تمہارا پیشہ ہی کرگس بن بلا شور نے کہا غضب ہوا کرگس اصلی مین ہون اور کرگس نقلی وہ ہی جو لشکر مین ہی مین راہ مین دھوکا کھا گیا وہ عیار لشکر اسلام کی جو میری صورت بنکر کوہ پر پہونچا ہی پس اب اس ارادے سے باز آیئے پہلے چلکر سردارون کو قتل کر لیجیے اور اُس نا عیار کو سزا دے لیجیے اُسکے بعد دیکھا جائیگا اور اگر دیر ہوئی اور اُسنے سردارون کو رہا کر دیا تو پھر کچھ بنائے نہ بنے گا مہلیل زرہ پوش نے باگ مرکب کی پھیری اور جانب کوہ روانہ ہوا یہانتک کہ بالائے کوہ پہونچا دیکھا کہ ہم شکل کرگس بن بلا شور صندوقون کے پاس موجود ہی چند عیار بھی قریب کھڑے ہین اور یہ صندوق کھولا چاہتا ہی کہ اتنے مین اسنے نعرہ کیا کہ باش او ناعیار فیروار و ہوشیار باشید کہ منم مہتر بلا شور ثالث یعنے کرگس بن بلا شور ثانی کے گذاریم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی ارے غضب کیا تھا تو نے ساری محنت خاک مین ملا دی ہوتی اب تجھے کب زندہ چھوڑتا ہون برق ثالث نے پہلا صندوق کھولا تھا ہنوز پٹرا نہین ہٹایا تھا کہ بلا شور ثالث مانند باد صرصر کے سر پر پہونچ گیا اور اپنے شاگردون سے کہا کہ مار لو اسکو یہ عیار لشکر اسلام ہی بس یہ سنتے ہی اسکے تمام پیک بچہ برق ثالث کی طرف چلے کہ برق ثالث نے آواز دی ارے نادانو یہ کیا کرتے ہو یہ کوئی عیار لشکر اسلام کا تمہین دھوکا دینے کی غرض سے آیا ہی کہ تم میری طرف متوجہ ہو اور یہ سرداران کو رہا کرے اسکی باتون پر نہ جانا یہ گفتگو پیک بچہ اور بھی گھبرائے اور کہا کہ اب دونون مین سچا کس کو جانین اور جھوٹا کیسے تصور کرین اسلیئے کہ صورت ایک ہی ہی کرگس نے ہنسکر اُس ساربان کو پیش کر دیا اور مختصر حال اپنا اسطرح ظاہر کیا جس سے معلوم ہوگیا کہ کرگس اصلی یہی ہی اب تو سواران لشکر کفار برق ثالث پر ٹوٹ پڑے برق ثالث نے کہا کہ او ملعون کیا ان لوگون سے کہتا ہی آپ کیون نہیں سامنے آتا مین نے خود غلطی کی کہ تجھکو زندہ رہنے دیا اور پشتارہ باندھ کر صحرا مین چھوڑ آیا خیر آج مجھ تنہا کی

لڑائی بھی دیکھ لے یہ کہکر اِسنے نیچہ کھینچا اور مانند برق جہندہ کے کوندھنے لگا چمک چمک کر کرنے لگا
ساڑھے تین سو پیک پھر اِسکو گھیرے ہوے ہی جنمین سے ایک ایک بلاے روزگار آفت نہری
حلقہانے کمند بھی چلا رہے ہین منجنیقین بھی گردش مین ہین برق ان حربون کو خالی دیتا ہوا پیچھے
برسا رہا ہی اور رسندوقون کی حد سے باہر نہین جاتا کہ اگر مین یہان سے علحدہ ہوا تو ایسا نہ ہو
کہ یہ لوگ کسی سردار کو قتل کر ڈالین ہرچند کہ مین اکیلا کیا کر سکتا ہون مگر جبتک میرے دم مین دم باقی ہی
اُسوقت تک تو اِن لوگون پر آنچ نہ آنے دونگا آگے جو مرضی معبود اُس مین کسی کو بھی دخل نہین ہی
اِس حالت مین بھی اکثر اِسنے چاہا کہ ایک آدھ سندوق گولدون جو رہا ہو جائے وہی سہی لیکن سب
پاہوز بخیر تھے اب برق ثالث مایوس ہوا اور اِسنے بھی زخم کھائے ساٹھ ستر عیارون کو مارا
بیسون کو زخمی کیا اتنے مین اُسلیل زرہ پوش نے آکر گھیرا برق ثالث جسکو کسی صندوق کے
پاس آتے ہوے دیکھ لیتا ہی اُسے زندہ نہین چھوڑتا مگر کہانتک لڑے آخر کار دست مناجات
بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیئے اور پکارا کہ اے کس بیکسان وے دادرس غریبان اسوقت
سخت مین میری خبر لے اور ان بندگان خاص کو اپنے ظالمون کے پھندے سے چھڑا اور کسی
مددگار کو بھیج کہ اب عرصہ تنگ ہو رہا ہی ہنوز یہ سخن و۔ دہان تھا کہ تیر دُعا کا ہدف مراد پر پہونچا
حسب اتفاق اسعد دلاور قریب تہ طاق پہونچ چکے تھے کہ ضرغام شیر دل عیار انکا
دشت گردی کرتا ہوا اور ہر طرف کی خبر لیتا ہوا اِسطرف بھی نکل آیا اُسنے جو یہ معرکہ دیکھا کہ بالاے کوہ
ایک جم غفیر ہو شور و غوغا بلند ہی ضرغام کو شک ہوا کہ اہل اسلام سے اور کفار سے کوئی فساد ہو
چلکر خبر لینا چاہیئے اور شریک ہونا چاہیئے یہ خیال کر کے مہتر ضرغام شیر دل بالاے کوہ آیا
تو عجب تماشا دیکھا کہ عیار اسلام کو لشکر کفار کا گھیرے ہوے ہی اُسنے لاشون کے انبار لگا دیے ہین
اور مردانہ تنہا لڑ رہا ہی ہرچند کہ ضرغام نے ابھی تک نہ پہچانا تھا کہ یہ کون ہی لیکن اتنا ضرور سمجھ لیا تھا
کہ کوئی عیار لشکر اسلام ہی بس اسنے بوق کو اُٹھا کر دم دیا اور پکارا کہ اے اسعد دلاور جلد
تشریف لایئے اس کوہ پر کہ یہان کفار اہل اسلام کو قتل کیا چاہتے ہین تین مرتبہ بوق کو دم دیکر
اِسنے بھی نیچے عیاری پکڑا اور نعرہ شیرانہ کر کے ان کافرون پر گرا کر گیس بن بلا شور چلایا کہ اے
پہلے ایک تھا اب دو ہوے جلد مار لو ان دونون کو ورنہ اور مددگار انکے آجائینگے لوگون نے
آکر گھیر لیا اور یورش کیا نیچہ چلنے لگا نعرۂ ضرغام شیر دل کی آواز سُنکر برق ثالث کو قوت
حاصل ہوئی اور اِسنے بھی نعرہ کر کے اپنی آواز ضرغام شیر دل کو سُنائی ضرغام شیر دل نے
نعرۂ برق ثالث کی آواز سُنکر جواب دیا کہ اے فرزند نہ گھبرا تا کہ مین آگیا اگر دشمن تیرے قتل ہو جاتے
تو مجکو تیرے باپ کی روح سے شرمندگی ہوتی الحمد للہ کہ مین بر وقت پہونچا اور اسعد دلاور بھی
آتے ہونگے مین نے بوق کے ذریعہ سے اطلاع کر دی ہی اگر برا اے اطلاع جاتا تو اتنے
عرصہ مین یہان لڑائی کا نہ معلوم کیا رنگ ہوتا مصلحت کے خلاف تھا تمھارے شریک حال
ہونے کو بہتر و لازم سمجھا ہنوز یہ کلام بھی ناتمام تھا کہ دیکھا جانب صحرا سے تودۂ گرد بلند ہوا اور آگے آگے
اُس دامنۂ گرد کے ایک بگولا زمین سے چپٹا ہوا آتے ہوے دکھائی دیا جسوقت قریب پہونچکر گرد شق ہوئی

تو دیکھا کہ ایک مرد بہادر اسطرح چلاآتا ہی جیسے گولا توپ سے آتا ہی گھوڑے کا پیٹ زمین سے ملگیا ہی
اور پشت پر بارہ ہزار قزاق ہین قریب پہونچتے ہی اُسنے نعرہ کیا نعرہ اسد شہسوار ہم کہ در روز جنگ
بدرّم دل شیر وچرم پلنگ ہ باش ہوشیار خبردار باشید اے گرفتار کہ مین ملک الموت تمہاری جانکا
آ پہونچا یہ نعرہ کرکے بارہ ہزار قزاقون سے اب جو لشکر کفار پر گرتا ہی تو ہل چل ڈالدی جس پر ہاتھ
تیغہ آبدار کا مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوے جس پر ہاتھ مارا دو ٹکڑے ہوے اُدہر قزاقون نے
فوج کو قتل کرنا شروع کیا ساتھ ہی دوسرا نعرہ اسد ثانی کا ہوا اور یہ بھی بارہ ہزار قزاقون سے
آگئے ضرغام شیر دل نے آواز دی کہ اے شہریاران صندوقون پر قبضہ کیجیے کہ ان مین سرداران
لشکر اسلام مع بادشاہ عالی مقام قید ہین اسد ثانی نے صندوقون پر قبضہ کیا اور مار کر کفار کو
ہٹا دیا کہ اور نعرہ غضنفر بن اسد معروف بن اسد کا ہوا یہ بھی نعرہ کرکے آپڑے اور اُنکے
ساتھ کے قزاق بھی آگرے قتل کرنا شروع کر دیا بعد اِسکے شیران شیر سوار اور سہراب
بن لنڈھورا اور پرپسانی فرنگی چالیس ہزار سوار سے آکر پہونچے ابتو کفار نہایت پریشان ہوے
اور مہتر کرگس بن بلاشور نے مہلہل زرہ پوش کو آواز دی کہ لڑائی کا طور اور ہو گیا اب
ایک طرف کہ یورش کرکے نکل چلیے موقع ٹھہرنے کا باقی نہین رہا مہلہل زرہ پوش نے کہا کہ
کیا تو نے مجکو موم کا کچھ سمجھا ہی ایسا ہی ایک ایک قزاق سے بھاگتا پھرون تو لڑونگا کس سے
دیکھو تو شامیری جنگ کا یہ کہکر اِسنے باگ مرکب کی لی اور جانب اسد دلاور نعرہ کرکے چلا
اُسطرف سے اسد دلاور نے گھوڑے کو دبایا اور مہلہل زرہ پوش کی طرف بڑھا جو لوگ
درمیان مین تھے وہ باخود ہوتے جاتے تھے اور راہ دیتے جاتے تھے ورنہ قتل ہو جاتے تھے
خوب تلوار چل رہی تھی ندیان خون کی بہ رہی تھین تمام کوہ پر خون سے لالہ زار ہو رہا تھا کفار بھی
جانین لڑائے ہوے تھے اور چاہتے تھے کہ کسی طرح صندوقون پر قبضہ ہو جاے تو سرداروں کو
نکال نکال کر قتل کرنا شروع کرین اُدہر اہل اسلام کو یہ فکر کہ اگر ایک صندوق بھی قبضہ سے
نکلگیا اور کوئی سردار قتل ہو گیا تو لعنت ہو ہماری زندگی پر یہ بھی جانین دیرہے ہین مگر صندوقون کو
بچا رہے ہین اِسطرف تو کرگس بن بلاشور لڑ رہا ہی اور عیارون سمیت ضرغام شیر دل
اور برق ثالث کو گھیرے ہوے تھا اور ضرغام شیر دل بھی تنہا ان پیک بچون کو جواب
دے رہا ہی اور اُسطرف مہلہل زرہ پوش اور اسد دلاور قریب پہونچ چکے ہین لیکن
اوّل ضرغام شیر دل اور کرگس بن بلاشور کا سامنا ہوا کرگس نے جست کرکے
نیچہ مارا ضرغام نے وار اُسکا رد کرکے نیچہ چمکایا یہ جست کرکے چلا ساتھ ہی ضرغام نے
بھی جست کی ہنوز یہ زمین پر نہ پہونچنے پایا تھا کہ ضرغام نے دوال کر یہ نیچہ مارا کہ ایک
حصہ اسکا زمین پر آیا اور دوسرا حصہ آسمان کی طرف چلا اور گئی کہ اچھل کر گر پڑا برق
ثالث نے تعریف کی اور کہا مین تو سمجھا تھا کہ مین ہی نے دھوکا کھایا اور اس ملعون کو
زندہ نہ چھوڑنا تھا مگر معلوم ہو گیا کہ نہین کچھ عرصہ اسکی حیات کا باقی تھا اور موت اسکی
آپ کے ہاتھ سے تھی پھر مین کیونکر حاوی ہو سکتا تھا سبحان اللہ کیا کہنا ہی اسکے مرتبے ہی

سپاہیون کے دل ٹوٹے ہوگئے مگر گھرے ہوے تھے جاکہان سکتے تھے اُدھر اسد دلاور صفون کو
توڑتا ہوا پرون کو پسپا کرتا ہوا لاشون پر لاشین گراتا ہوا قریب مہلیل زرہ پوش کے پہونچا مہلیل
زرہ پوش نے آوازدی کہ او دزد تیری اجل دامن گیر ہی جو یہان آیا کہان جائیگا پکڑ میرے ہاتھ سے
یہ کہکر نیزہ سینہ بیکینہ اسد غازی پر مارا اسد نے نیزے کو نیزے پر گھاتیزہ بازی ہونے لگی یہ معلوم ہوا
کہ دو مار سیاہ گتھ گئے سنانون سے شرارے نکلنے لگے قریب ستر یا بہتر طعن کے نوبت آئی ہوگی
کہ اسد غازی نے خبردار خبردار کہکر نیزہ پر نیزہ مارا اور رستم کا کل حیلہ بان پیچیدہ کرکے جو ہنکارا مارا
ہر چند مہلیل زرہ پوش نے ہاتھ کو قائم کیا اور چاہا کہ نیزے کو نہ چھوڑون مگر یہ معلوم ہوا کہ شانہ
اُکھڑا جاتا ہی بس اِسنے بے قابو ہو کر نیزہ ہاتھ سے چھوڑ دیا اور خفیف ہو کر قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا اور
پکارا کہ نیزہ بازی خلال بازی تیغ بازی راست بازی کہ جس کو حلال مشکلات جہان کہتے ہین او دیوانے
غضب کیا تونے کہ نیزہ میرے ہاتھ سے نکالدیا روک اِسے کہ یہ ملا نچہ ہی ملک الموت کا یہ کہکر تیغہ مارا
اسد دلاور نے آتی ہوئی تلوار کو نظر بین رکھکر مرکب کو اشارہ کیا کہ وہ زیر بغل آگیا بس ملی نبد سپر کو
ہاتھ سے چھوڑ دیا کہ سپر پشت پر جا پڑی اور وار خالی جانے سے مہلیل جبتک مین سنبھالا مرکب پہ آیا
اسد دلاور تو پہلو پر آہی چکے تھے کمر زنجیر کا بند پکڑکر جو زور کیا خانہ زین سے اُٹھا لیا اور بالا سے
آسمان اُچھالا کہ بارہ ہاتھ بلند گیا گرتے وقت وہ ہاتھ تلوار کے مارے چور رنگ ہوائی کا حاضر غلام
شیر دل نے آواز دی تھی کہ اے شہریار یہ زرہ پوش ہی زرا چوکنی رہیں اسد نے جواب دیا تھا
کہ حلقۂ موت مین آچکا ہی جاتا کہان ہی جسوقت لاش اِسکی زمین پر گری ساتھ والون نے لاش اسکی
لیکر بھاگنے کا قصد کیا مگر اسد نے نعرہ کیا اور آواز دی اپنے لشکر کو کہ خبردار ایک بھی انمین سے
نکل کر جانے نہ پائے تہتر اقوان نے تمام فوج کو گھیر لیا تلوار چلنے لگی یہ کفار جسطرف یورش کرکے
چلتے ہین اہل اسلام اُسی طرف قوت لشکر کی زیادہ کرتے ہین اور رُخ انکے پھیر دیتے ہین جب
یہ دوسری طرف پلٹتے ہین اُدھر بھی اہل اسلام جا پڑتے ہین بوق کی آواز پر کام ہو رہا ہی ہنگامۂ
جدال و قتال برپا ہی صدائے تکبیر و رجز بلند ہی لیکن یہ کافر بھی ایسے سیہ دل ہین کہ ایمان نہین لاتے
مسلمان ہونے کے نام سے چراغ پا ہوتے ہین نہ بھاگنے کی راہ ملتی ہی نہ مسلمانون کی تلوار سے
یون پناہ مل سکتی ہی جبتک ایمان نہ لائین آخر کار غازیان دیندار نے لشکر کفار کو روند ڈالا
اور پامال کرکے رکھدیا ایک متنفس کو نہ چھوڑا جسوقت قتل کفار سے فراغت پائی تو ضرغام
شیر دل نے کہا کہ اب سردارون کو رہا کیجے اسد غازی قریب ایک صندوق کے آئے اُس پر ایک
پرچہ لگا ہوا تھا جس سے معلوم ہوا کہ بادشاہ اسلام انمین قید ہین کرکس بن ہلاشور نے
ایک یہ انتظام بھی کیا تھا کہ جو سردار جس مین قید تھا اُس پر اُسکا نام بھی لکھدیا تھا کہ بروقت قتل
وقت نہ ہو جسکو پہلے قتل کرنا منظور ہو اُسے تلاش نہ کرنا پڑے اسد غازی نے صندوق کھولا
اور بادشاہ اسلام کو نکالا نظر بادشاہ اسلام کی جو چہرۂ اسد غازی پر پڑی نہایت حیران ہوے
اور فرمایا یا رب یہ خواب ہی یا بیداری مین کہان اسد غازی کہان اسد نے کہا اے ظل اللہ
آپ پریشان نہ ہون وقت پریشانی کا گذر گیا آپ جب گرفتار ہوگئے برق ثالث برابر رہا کیا تھا

مگر رہا نہ کر سکا تھا کہ دشمن ہوشیار ہو گئے تھے لیکن فضل خدا سے میرا عیار اسطرف آنکلا اور اُسنے
مجھے اطلاع دی مین پہونچ گیا اور سب کو قتل کر کے حضور کو چھڑا لایا بادشاہ اسلام نے حیرت مین
آکر فرمایا کہ آپ اسد دلاور ہین اور دوڑکر اسد سے لپٹ گئے اسد بھی بادشاہ اسلام سے لپٹ گئے
اور دونون صاحب اسقدر روئے کہ بیہوش ہو گئے اُدھر اہل اسلام جو تلاش بادشاہ سرداران
عالیجاہ مین نکلے تھے اُنکو معلوم ہوا اُنھون نے لشکر مین اطلاع کی تمام لشکر اسلام بالاے کوہ
جمع ہو گیا اب اور صندوق کھولے جانے لگے کسی صندوق سے لندھور ثانی کسی سے فرامرز
عاد مغربی کسی سے محراب شاہ کسی سے صنوبر شاہ اسی طرح سب صندوقون سے
سرداران اسلام نکلے لیکن جو نکلتا تھا وہ حیران حیران دیکھتا تھا کہ یہ ہم کہان ہین اور کن لوگون مین
کھڑے ہین جسوقت ضرغام شیر دل نے آگاہ کیا اور برق ثانی نے جتایا تو یہ سب غضنفر
بن اسعد و اسد ثانی و معروف بن اسد وغیرہ سے بغلگیر ہوے اب بادشاہ لشکر اسلام کو بھی
ہوش آیا سواری حاضر تھی بادشاہ اسلام سوار ہوے اور سب کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوے
جسوقت داخل بارگاہ فلک جاہ ہوے عجب خوشی لشکر مین ہوئی گویا بادشاہ اسلام و سرداران
عالی مقام کی عمر دوبارہ ہوئی مقدمات آنے لگے بادشاہ اسلام نے اسد غازی سے فرمایا کہ
آپ میرے پاس نہ تھے اسد نے انکار کیا کہ آپ اسقدر عزت مذین ہو میری حیثیت سے زیادہ ہو
بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ آپ کو خدا نے عزت دی ہے مین کیا آپ کی عزت کر سکتا ہون اسلیے
کہ آپ نظر کردہ امیر عرب ہین علاوہ اسکے بزرگ ہین آپ کا ہم سن اس مقام پہ کوئی نہین ہے
جو لوگ آپ کی برابری کا دعوے رکھتے تھے اُن مین سے اب کوئی نہین اسد یہ سنکر اور اُن لوگون کو
یاد کر کے بہت روئے اب بادشاہ اسلام نے برق ثانی اور غضنفر بن اسعد سے سارا ماجرا
اپنے قید مین پھنسنے اور رہائی پانیکا سنکر دونون کو خلعت فاخرہ عنایت فرمایا اسکے بعد اسد غازی سے
پوچھا کہ آپ امیر ثانی سے کیونکر ملوہ ہوے اسد غازی نے بیان کرنا شروع کیا کہ جسوقت
صاحبقران ثانی بیابان کاج و باج مین پہونچے تو مجھسے فرمایا کہ خواجہ زادون نے
بیان کیا تھا صرف پچھتر آدمی خانہ کعبہ پہونچیلے اور ہمراہ میرے لوگ اس سے زیادہ ہین تو دیکھیے
کون کون پہونچتا ہے اور کس کس کی قضا دامن گیر ہو دیکھیے اس راہ مین کون کون سا داغ
اُٹھانا پڑتا ہے خدا معلوم مین بھی پہونچون یا رستے ہی مین اجل میری بھی دامن گیر ہو اور یہ بھی
فرماتے تھے کہ مین شاہزادہ بدیع الملک کو صاحبقران کر کے آیا ہون اور اُن سے کہدیا ہے
کہ تم طلسم نہ طاق کو فتح کرنا اور آئینہ اندام جادو کو مار کر خانہ کعبہ چلے آنا وہین میرے
تمھارے ملاقات ہو گی اسکے بعد صاحبقران ثانی سے رخصت ہو کر چلا راہ مین ایک ساحرہ
مجھ پہ اُٹھا لیگئی بہت دنون اُسکے دام تزویر مین پھنسا رہا اور لشکر میرا پریشان رہا آخر کار میرے
عیار ضرغام شیر دل نے پہونچکر اُس ساحرہ کو مار کر مجھے چھڑایا اسکے بعد مجھکو خبر ملی کہ خونخوار
بن دجال نے خروج کیا اُس کافر نے شہر مرصع حصار سے قلعہ ذوالامان تک تمام ملک
مسلمانون کے تاراج کر دیے ہین پھر اُن ملکون کو آباد کرتا ہوا چلا یہانتک کہ قلعہ ذوالامان پر

پہونچکر مجھسے اور اس سے سامنا ہوا بڑی جنگ ہوئی آپ کے اقبال سے اُسکو مارا لیکن مین اُسوقت پہونچا ہون کہ کل فوج اور سردار اور ناموس امیر ہلاک ہو چکے تھے سب کو دفن کیا اور بعد تجہیز و تکفین اسطرف روانہ ہوا جسوقت بادشاہ اسلام نے انتقال ناموس کا حال سُنا بہت روئے دیر تک بارگاہ مین شور زاری بلند رہا اسکے آگے اسعد غازی نے دوسرے روز بیان کیا کہ راہ مین ایک مقام پر عروس سامری نے فوج رستم ثانی کو اور شہریار کو آہو بنا دیا اور وہان آدم خوار رہتے تھے اُنھون نے تمام فوج کو کھا لیا صرف اِسقدر لوگ باقی رہگئے تھے جنکو چھڑا کر لایا اور سردار اُنکے آپ کے سامنے موجود ہین یہ کہکے سہراب بن لندھور سے کہا کہ اب تم حالات رستم ثانی کے بیان کرو سہراب بن لندھور نے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ شہزادہ رستم ہمیشہ شیران مین تشریف رکھتے تھے کہ خیر صاحبقران بدیع الملک کی پہونچی اُن کو نہایت ملال ہوا اور حکم تیاری لشکر کا دیا لیکن پھر نہین معلوم کیا ذہن مین آئی کہ شب کو لباس فقیرانہ اختیار کیا اور خدا جانے کہان چلے گئے ہم لوگ حیران و سرگردان بہت تلاش کرتے ہے لیکن جب اپنے شہریار سے مایوس ہوے تو اُنکے بھائی شہریار عالی وقار کی خدمت مین روانہ ہوے وہان جاکر اُنھین بھی نہ پایا اور سُنا کہ پہلے تو لشکر تیار کرکے بھائی کی مدد کو چلے تھے لیکن جسوقت خبر اُنکے فقیر ہو کر نکلجانے کی سُنی تو شہریار بھی فقیر ہو کر کسی طرف نکل گئے اب دونون لشکر ایک ہوے اور پریسبانی فرنگی کی یہ رائے ہوئی کہ بادشاہ اسلام کی خدمت مین چلکر رہو اور حالات اُنسے بیان کرو راہ مین اس مصیبت کا سامنا ہوا کہ کئی لاکھ آدمیون مین سے چالیس ہزار آدمی زندہ بچکر آئے باقی سب کو آدم خوارون نے کھا لیا اگر تھوڑے عرصہ تک اسعد لاور نہ پہونچتے اور ہمین اُس بلا سے نہ نجات دیتے تو سب کا خاتمہ ہو جاتا بادشاہ اسلام نے حال رستم ثانی کا لشکر اور اُنکے لشکر کی بربادی پر نہایت افسوس کیا اب بادشاہ اسلام نے اسعد لاور سے اپنے واقعات بیان کیے اور کہا کہ شہزادہ بدیع الملک نے وہ صاحبقرانی کی جو امیر اول نے کی تھی صاحبقران ثانی کے وقت مین بھی گویا یہی صاحبقرانی کرتے تھے اور برادے نام حمزہ ثانی صاحبقران تھے اور اب تو ایسی صاحبقرانی کی کہ اظہر من الشمس ہے بالفعل طلسم نہ طاق کی جانب گئے ہوے ہین ساتھ اُنکے بہت سے عزیز اور چند سردار بھی موجود ہین شاہزادہ عین الزمان و نور الزمان و امیر الزمان و آصف ابجر طلعت وغیرہ بھی اُنکے ہمراہ ہین آئینہ ارم جادو طلسم نہ طاق مین پناہ گزین ہوا ہوا کوان تاجدار و کیوان تاجدار وہان کے بادشاہ ہین اپنے کو خداوند کہلواتے ہین اب شاہزادہ بدیع الملک بغیر طلسم نہ طاق فتح کیے ہوے واپس نہ آئینگے خضر ان بھی اُنسے رخصت ہوکر جانب خانہ کعبہ روانہ ہو گئے تھے لیکن خواہرزادون نے اپنے علم کے ذریعہ سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ خواجہ ثالث خانہ کعبہ کو نہین جائینگے بلکہ بمصلحت پوشیدہ ہو کر جانب نہ طاق روانہ ہوئے ہین اور شاہزادہ بدیع الملک کا ساتھ دینگے بڑی بڑی سخت مشکلون مین اُنسے کام نکلیگا اور سُنا ہو کہ برجیس آفتاب پرست نے خروج کیا ہے وہ بھی ہمارے ملکون کو خراب کرتا ہوا چلا آتا ہے

ایک آفتاب اُسکے ساتھ ہی جسوقت وہ نمودار ہوتا ہی تو ملک جلنے لگتا ہی اور وہ شہر سمندر تک پہونچا ہی اسعد نے کہا کہ حضور ہان خوب یاد آیا ایک بات اور بھی سُنی ہی وہ یہ کہ چند نقابدار قاف سے آئے ہین مذہب اسلام رکھتے ہین اُنکو دعوے صاحبقرانی ہی جن ملکون کو آفتاب پرست نے پھونکا ہی وہ اُن ملکون کو پھر سے آباد کرتے چلے آتے ہین اُنکا رخ بھی اسی طرف کا ہی بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ بہتر ہی جب آئینگے تو اُنکا حال بھی معلوم ہو جائیگا کہ کون صاحب ہین اسنا تو معلوم ہو گیا کہ خدا پرست ہین بعد اسکے اسعد کا شکریہ ادا کیا کہ آپ کی وجہ سے نجات ہوئی ورنہ ہم سب کا بھی خاتمہ ہو چکا تھا اسعد نے کہا کہ یہ اقبال حضور کا تھا جو مین بروقت پہونچ گیا ورنہ میرا تو خیال بھی حضور کو نہ ہو گا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ واقعی یہ گمان نہ تھا کہ آپ ہم سے اسقدر قریب ہین جو بروقت پہونچکر مدد کیجیے گا الحمد للہ کہ ہم نے آپ کو دیکھا اور آپ نے ہم کو دیکھا اسوقت زمانہ نہایت پر آشوب ہو رہا ہی جو دم بدم غنیمت ہی ابھی ابھی کا یہ واقعہ ہی کہ ایک ساحر جسکا ضحاک مسند نشین سامری نام تھا آفتاب زرین علم کا بڑا بھائی تھا وہ آیا اور نوبت جنگ کی پہونچی اُس ملعون نے خودکشی کی اور ایسا سحر کیا کہ خود بھی فنا ہو گیا اور آفتاب زرین علم بھی اسے گئے اسطرح جل کے خاک ہوے کہ لاش تک دفن نہ ہو سکی اُسکے بعد اُس شعلہ سحر نے تمام لشکر ساحران کو جلا کر خاک کیا پھر ہمارے اہل لشکر کی نوبت آئی بہت سے لوگ جلگئے آخرکار ایک مرد بزرگ تشریف لائے کہ اُنھون نے شاہزادہ بدیع الملک سے کسی وقت مین ملاقات ہوئی تھی اور اُنھون نے وعدہ کیا تھا کہ ایک وقت سخت آنے والا ہی اُسوقت مدد کرونگا حسب وعدہ اُنھون نے آکر اُس شعلہ سحر کو اسیر کیا اور مجھسے ملاقات کی عجب مرد باخدا تھے اسعد نے کہا کیا وہ لشکر مین ہین فرمایا نہین اُنھون نے عذر کیا کہ مین دوسرے مقام پر نہین رہ سکتا اور علاوہ اسکے اس شعلہ پر موکل مقرر کرنا ضرور ہی کیونکہ اگر یہ رہا ہو گیا تو پھر خلقت خدا کو پھونکیگا اسعد نے اُن لوگون کے مرنیکا نہایت افسوس کیا اور کہا کہ بڑی بلا ٹل گئی ایسا سحر بھی آجتک نہ سنا تھا اور نہ دیکھا تھا جو ساحر کے مرنے کے بعد بھی باقی رہا ہو یہ بھی ایک تعجب خیز امر تھا پھر صحبت برخاست ہوئی بادشاہ اسلام محل خلی مین تشریف لیگئے اور اسعد دلاور اپنے خیمے مین آئے رات بسر کی صبح کو پھر حاضر دربار ہوے اور عرض کی کہ اب اگر مجھے اجازت ہو تو مین رخصت ہون بادشاہ اسلام نے فرمایا ہرگز ابھی میرا جی نہین چاہتا کہ آپ تشریف لیجائین کیونکہ آپ کی وجہ سے ایک قوت ہی اور آپ باعث برکت ہین اسعد نے کہا میرا قصد ہی کہ اول شاہزادہ بدیع الملک سے ملاقات کرون کہ اُنکے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہی وہ بھی مثل اپنے والد کے صاحب خلق ہین اور بہت بزرگداشت کرتے ہین اُنکی سعادت مندی کی وجہ سے اُنکو بھائی نورالدہر کے مقام پر سمجھتا ہون بعد اُنسے ملنے کے سمندر پر شبخون مارون گا اور لشکر برجیس کو پراگندہ کر دونگا کیونکہ شب کا وقت ہو گا آفتاب ظاہر نہین ہو سکتا جو مجھے اذیت پہونچا سکے بادشاہ اسلام نے فرمایا جیسا آپ مناسب جانیے ویسا کیجیے لیکن چلتے وقت مجھسے ضرور مل لیجیے گا اسعد نے کہا انشاءاللہ

اور بادشاہ اسلام سے رخصت ہو کر اپنے خیمے مین آئے اور سامان سفر درست کر کے دن معین کیا
اور بادشاہ اسلام کو اطلاع دی کہ مین فلان روز فلان وقت جاؤنگا بادشاہ اسلام نے
بکمال تصدق بھجوایا اور جسوقت اسعد غازی ملنے کو آئے تو بادشاہ اسلام نے کہا کہ میری طرف سے
شاہزادہ بدیع الملک کو سلام کہیے گا اور بیان کر دیجیے گا کہ بعد آپ سے مفارقت ہونے کے
یہ یہ بلائین ہم پر نازل ہوئین مگر خدا نے بچایا اسی طرح پروردگار عالم آپ کو بھی بخیر و عافیت تمام
و کرم سے لائے اور بھائی آپ کے آفتاب زرین علم مارے گئے انھون نے وہ کام کیا
کہ اگر آپ بھی ہوتے تو اتنی ہی جانفشانی کرتے اور وقت آخر آپ کو بہت یاد کیا یہ فرما کر رونے لگے
آنکھون کے نیچے تصویر آفتاب زرین علم کی پھر گئی اسعد غازی بھی ایسے متاثر ہوے
کہ انکی آنکھون مین بھی آنسو بھر آئے جسوقت جوش گریہ کم ہوا تو بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ جو حالت
وہانکی سنائنہ فرمائیے گا اُسکا خط ضرور بھجوا دیجے گا اور اس امر کی شکایت بھی میری جانب سے کیجیے گا
کہ جب سے آپ تشریف لیگئے ہم کو بالکل بھول گئے کہ خط بھی نہ بھیجا مثل مشہور ہی کہ المکتوب
نصف الملاقات خیر گذشتہ را صلواۃ و آیندہ را احتیاط اب نہ فراموش کیجیے گا اسعد غازی
نے کہا کہ انشاءاللہ مین بہت جلد اُنسے ملکر واپس آتا ہون اور اُنکی خیریت سے خود حضور کو
مطلع کرونگا آپ اطمینان رکھین یہ کہکر سلام رخصت کیا بادشاہ اسلام بغلگیر ہوے اور ساتھ چلے
اسعد نے قسمین دیکر بادشاہ اسلام کو پھیرا بادشاہ اسلام واپس آئے اور اسعد غازی
جانب طلسم نہ طاق روانہ ہوے لیکن چلتے وقت صرف معروف بن اسعد و خضفرد
اسعد ثانی کو ہمراہ لیا اور پریسانی فرنگی سہراب بن لندھور شیران شیر سوار سرمست
آدم خوار وغیرہ کو بادشاہ اسلام کے حوالے کیا اب امین تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اور یہانسے

داستان عزیزگان قاف کی آغاز کی جاتی ہی

بیا بشنو اے ہمدم راستان ؛ کہ باز آدم بر سر داستان ؛ راویان شیرین بیان اس داستان
مصیبت نشان کو اسطرح بیان کرتے ہین کہ بعد انتقال ارشبون پریزاد کے صاحبقران اعظم
مع رفقا سوگ نشین ہوے ہین اور دیو نیرنگ شکست کھا کر قلعہ نیرنگ حصار مین پناہ گزین
ہوا ہی اب اہل اسلام تو اس انتظار مین ہین کہ چالیسوان ارشبون پریزاد کا ہو لے تو ہم
طبل جنگ بجوائین اور نیرنگ شاہ اُن دیوون کے انتظار مین ہی جنکو اسنے نامے لکھے ہین
آٹھ روز گذرے ہونگے کہ جانب صحرا سے گرد اڑتی آتے آتے دامنہ گرد شگافتہ ہوا دیکھا کہ
دونون طرف سے دیوان مخبر روانہ ہوے اور آکر بیان کیا کہ دیو اقوان چالیس ہزار
دیوون سے برابر سدہ نیرنگ شاہ آیا ہی صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ ہمین کیا بلکہ اور
آمادہ جنگ ہونا پڑا لیکن نیرنگ شاہ نے چند افسران فوج کو برائے استقبال دیو
اقوان روانہ کیا لوگ گئے اور دیو اقوان کو لیکر داخل نیرنگ حصار ہوے ساتھ ہی
دوسری گرد اڑتی سب نگران تھے کہ اب کون آتا ہی غرض جسوقت گرد شق ہوئی تو دیکھا کہ پھر

ایک دیو زبردست چالیس ہزار دیوؤن سے آگے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ بھی مدد نیرنگ شاہ کو آیا ہے
نام اسکا دیو قاویل یہ بھی آکر داخل قلعہ ہوا اب تیسری گروہ آئی اور دیو تاویل چالیس ہزار دیوؤن سے
آکر پہونچا اور داخل قلعہ ہوا غرضیکہ بیرون قلعہ خیمہ زن ہوئین نیرنگ شاہ ان دیوؤن کے آنے سے
نہایت خوش ہوا دیوؤن نے حالات پوچھے نیرنگ شاہ نے کل کیفیت جنگ کی بیان کی کہ آدم
زادون نے بڑے بڑے دیوان سرکش کو مارا یہ سنکر دیو اقوان نے کہا کہ اگر چاہا خداوند ابلیس نے
تو ہمان خدا پرست آدم زادون سے بدلہ لینگے لیکن اب قلعہ سے باہر نکلنے اسواسطے کہ حریف قلعہ زن ہوگا
نیرنگ شاہ نے کہا کہ اگر آج قلعہ سے نکلے اور کل پھر بھاگ کر قلعہ مین آنا پڑا تو کیا فائدہ ہے دیو اقوان
اور دیو تاویل اور قاویل نے بیان کیا کہ اگر آپ نے ہمکو ایسا ہی کمزور اور بزدل سمجھا تھا تو بڑے
مدد کیون طلب کیا دیو نیرنگ مجبور ہوا اور اُن کے کہنے سے پھاٹک قلعہ کا کھلوا دیا اور سب فوج
باہر نکلا یہ خبر صاحبقران اعظم کو پہونچی کہ وہ دیو جو ہمارے مدد آئے ہین اُنھون نے نیرنگ شاہ کو
پھر آمادہ کرکے قلعہ سے باہر نکالا ہے فرمایا کہ معلوم ہوا یہ لوگ ہمین ماتم بھی ارشبون کا نہ کرنے
دینگے خیر دیکھا جائیگا دہان جبوقت نیرنگ شاہ قلعہ سے باہر آیا اور داخل بارگاہ ہوا سب دیو
اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے جام شراب ناب کو گردش ہوئی دور چلنے لگے ناچ پر ہونکا ہونے لگا
جب خوب محفل گرم ہوئی اور ہر ایک شراب مین مست ہوا تو دیو اقوان نے کہا کہ اے بادشاہ
حکم دے کہ بجے طبل جنگ نیرنگ شاہ نے کہا کہ ابھی موقع نہین ہے اسلیے کہ لشکر حریف مین
ایک دیو زبردست فیل پیکر ہے کہ اُسکی ضرب گرز سے حریف بچ ہی نہین سکتا بڑے بڑے
دیوؤن کو اُسنے بخش زمین کردیا ہے مین چاہتا ہون جس دیو کا مجھے انتظار ہے وہ بھی آئے
تو طبل بجواؤن یہ سنکر دیو اقوان بگڑ گیا اور کہا کہ آپ اگر طبل نہین بجواتے تو مین آپ
اپنے نام پر طبل بجواتا ہون کیا مجھسے بڑھکر وہ زبردست ہے کل میدان جنگ مین معلوم ہوجائیگا
جسوقت اُس دیو کا سر دھڑ پر سے کھینچکر پھینکونگا تو آپ کو معلوم ہوگا دیو نیرنگ تو خاموش ہورہا
مگر دیو اقوان نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین کہ نقارہ رزمی بجے اُسیوقت طبل پر چوب پڑی
ہرکارے خبر لیکر خدمت صاحبقران اعظم مین آئے اور بیان کیا کہ لشکر حریف مین طبل جنگی
بجا ہے فرمایا کچھ پروا نہین کہدو ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی سب سے
یہ سنکر ہرکارون نے نقارخانے مین حکم پہونچایا کوس حربی نوازش مین آیا طیاری جنگ
ہونے لگی لیکن اُن ہرکارون نے تمام گفتگو دیو اقوان اور نیرنگ شاہ کی روبرو
صاحبقران اعظم کے بیان کردی تھی کہ اسطرح دیو نیرنگ نے دیو تہمتن کی شوکت بیان کی
اپنا خوف ظاہر کیا اور دیو اقوان نے کہا کہ مین سر میدان اُسکا سر دھڑ پر سے کھینچکر زور
پھینکدونگا یہ باتین دیو تہمتن نے جو سنین چہرہ اسکا غصہ سے سرخ ہوگیا اور کہا اے شہریار
مین چاہتا ہون کہ اس ملعون سے مین مقابلہ کرون اور کوئی نہ لڑے فرہاد خان
بکتری نے کہا کہ اے برادر دیو تہمتن تم دیو ہو اور قد و قامت بلند رکھتے ہو اور
قوی تمہارے زبردست ہین اسکی سزا یہ ہے کہ کسی کمزور سے اس سے مقابلہ ہو مین آدم زاد ہون

اگر تم اجازت دو تو مین اسکی زبان کاٹی رہے تھے لوگ جس سے اسنے یہ کلمات سخت کہے تھے جن
دیو تہمتن نے کہا کہ آپ اسقدر خفا نہ ہون جو آپ کے مرتبے کے خلاف ہو آپ اسلیے
آدم زاد ہین کہ دیو زاد آپکا مقابلہ نہین کر سکتا کیا مین نے دیکھا نہین کہ آپنے کن کن دیوؤن کو
مارا جنکی ضرب رد کنا دشوار تھا اگر آپ کمزور ہوتے تو اس سے لڑتے آپ کی شان کے
خلاف ہے بس اس ملعون نے مجھی کو کہا ہے مین چاہتا ہون کہ آپ مجھی کو اس سے مقابلہ
کرنے دین یا اب وہی میرا سر دھڑ سے کھینچکر پھینکدیگا یا مین اسکا سر دھڑ پر سے کھینچکر
اسی کے بادشاہ کے سامنے پھینکدونگا الغرض بعد اس گفتگو کے دربار برخاست ہوا
سردار اپنے اپنے خیمے مین داخل ہوے دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی دیو اپنے
اپنے حربے درست کرنے لگے دونون طرف یہی چرچے تھے کہ دیکھیے کل کیا ہوتا ہی اسلیئے
کہ دو سردارون مین بات آپڑی ہی اہل اسلام دیو تہمتن گرزان کی فتحیابی کی دعا کر رہے ہین اور
دیوان کفار دیو اقوان کے واسطے دعا کر رہے ہین اسی حالت مین طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا
برطرف ہوا اور خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلے طائران خوش الحان
شاخہاے درخت پر مصروف نغمہ سرائی ہوے اس صحراے خوش فضا مین عجب لطف تھا درخت پھولون سے
لدے ہوے تھے ہر محل عروس شب اول معلوم ہوتا تھا باغبان قضا و قدر نے اس صحرا کو اپنے
دست قدرت سے سنوارا تھا لیکن لشکرون کی باہم خونریزی نے اس سبزہ زار کو لالہ زار بنا دیا تھا
ہزارہا دیو مارے گئے تھے خون کی ندیان جو بہی تھین تو تمام سبزہ جھلکر رہ گیا تھا اب زمین کی بہار تو
جا چکی تھی شبنم تمام رات اس انقلاب زمانہ پر اشک برسا رہی تھی اور لالے کا دل داغ ہو گیا تھا
گلون نے گریبان چاک کیے تھے کہ افسوس کیسے کیسے نونہالان باغ شجاعت اس صحرا مین
قلم ہو چکے ہین تیر خزان چل چکا ہی کشت سرت پامال ہو چکی ہی جانور بجاے نغمہ سرائی مصروف
نوحہ خوانی ہین لیکن دونون طرف کے جنگ آور اب بھی آمادۂ پیکار ہین جلدی جلدی حوائج
ضروری سے فراغ حاصل کر کے راہی میدان جنگ ہو رہے ہین کفار نعرے یا خداوند ابلیس کے
بلند کر رہے ہین اور اپنی فتح کی دعا مانگ رہے ہین اہل اسلام نمازون سے فراغ حاصل کر کے
سجدۂ شکر مین گئے ہین اور جناب باری مین عرض کر رہے ہین کہ اے خلاق عالم سوا تیری ذات کے
کسی کو بقا نہین ہی **شعر** ذات معبود جاودانی ہی ۔ باقی جو کچھ کہ ہی وہ فانی ہی ۔ اگر تیری مصلحت ہو
تو ہمکو مرنا بھی گوارا ہی ورنہ ہمکو ظفریاب کر ان کفار پر جسوقت نماز سحری سے فراغ حاصل ہوا
اور سجدۂ شکر بھی ادا کر چکے اب صاحبقران اعظم نے آلات حرب و ضرب تن پر آراستہ کیے
اور خیمے سے برآمد ہوے دروازۂ خیمہ پر تمام سردار مثل فرہاد خان یکسہ ضروف
فرسنگ بن لندھور کے موجود تھے تسلیم بجا لائے اور دیو تہمتن بھی باداب سلام کر
خم ہوا صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ خدا تمکو فتح یاب کرے اور جانب میدان کارزار متوجہ ہوے
اور ایک مقام پر گھوڑے کی باگ روک کر کھڑے ہوے اب دونون طرف کے لشکر
آنے لگے جوق جوق گروہ گروہ دستے کے دستے قشون کے قشون چنانچہ صف بندیان کرنے لگے

اور سردار صفون کی درستی مین مشغول ہوے تھوڑے ہی عرصہ مین دونون جانب کی صفین بھی
آراستہ ہوگئین میمنہ میسرہ قلب جناح ساقہ کمینگاہ دا گلا ہراول پچھلا چنداول ساتون صفین آراستہ ہوگئین سردار
اپنے اپنے مرتبے کے موافق صفون سے آگے بڑھ بڑھ کر کھڑے ہوے جسوقت صفون
قتال و جدال آراستہ ہوچکین دونون لشکرون سے تبردار نکلے چھاڑی جھنڈی کا نکر بہادری
اور پہلوانون نے پستی و بلندی زمین کو سٹاکر میدان کو ہموار کیا صفون نے آب پاشی
کرکے گرد کو بٹھایا میدان کو مثل آئینے کے صاف و شفاف کر دیا نقیبون نے صفون سے
نکل نکلکر آواز دی کہ اے بہادر وصف شکنو یہ روز نام و ننگ ہی آج جسنے میدان سے
منہ پھیرا گویا اُسنے نام خاندان کا ڈبو دیا اور جسنے میدان مین نکلکر داد مردی و مردانگی دی گویا اُسنے
نام اپنے بزرگونکا روشن کیا جسوقت نقیب بھی نقابت کرکے ہٹ گئے اور کرگیتون کا کرو کا بھی
تمام ہوا دیو اقوان سامنے نیرنگ کجکلاہ کے آیا اور اجازت میدان چاہی کہا جا خداوند
ابلیس تیرا حامی ہی یہ سُنکر دیو اقوان میدان مین آیا اور آواز دی کہ اے گروہ خدا پرستان
وہ دیو کہان ہی جسنے بڑے بڑے سرکشان قاف کو مارا ہی آئے اور میرا سامنا کرے
بس یہ سُننا تھا کہ دیو تہمتن سامنے صاحبقران اعظم کے آیا اور اجازت حرب چاہی فرمایا
جاؤ حافظ حقیقی نگہبان ہی اور خدا تمہاری بات کا رکھنے والا ہی دیو تہمتن ان کلمات شفقت آمیز
جواب مین سلام رخصت کرکے سامنے دیو اقوان کے آیا اور پکارا کہ کسکو تو نے للکارا تھا مین
موجود ہون دیو اقوان نے کہا کہ تہمتن تیرا ہی نام ہی دیو تہمتن نے کہا کہ ہان مین ہی ہون
اقوان نے کہا مین نے سُنا ہی کہ تو نے بڑے بڑے دیوان زبردست کو سر میدان مارا ہی
دیو تہمتن نے کہا کہ جو مرگئے اُنکا ذکر کیا وہ زبردست تھے یا کمزور اب تو بتا کہ کس ارادے سے
آیا ہی دیو اقوان نے کہا کہ عوض اُن دیوون کے خون کا تجھسے لونگا جو تیرے ہاتھ سے مارے گئے پھر
تہمتن نے کہا کہ پھر تامل کیا ہی تن تو موجود ہون سر سیر اور مہ پر سے کھینچکر پھینک دے دیو
اقوان سمجھا کہ معلوم ہوتا ہی یہی کل کی گفتگو ہو نیرنگ شاہ سے ہوئی تھی کسی نے اس سے
بیان کردی ہی پکارا کہ اگر چاہا خداوند ابلیس نے تو ایسا ہی ہوگا دیو تہمتن نے کہا کہ پھر عذر کیا ہی
اور تامل کس بات کا ہی لا حرب بہادری کی سد بمیست میدان بمیست گوے ۔ دیو اقوان نے
چو بدست گران کو سر پر چرخ دیگر سر تہمتن پر وار کیا تہمتن گرزنان نے دستہ چوب پر ہاتھ ڈالکر
اور جھٹکا مارا کہ دیو اقوان اوندھے منہ سامنے آرہا بس دونون ساقین اسکی مضبوط پکڑ کر بانون
شانون پر جما کر جو جھٹکا مارا سر بع گردن تن سے کھینچکر سامنے نیرنگ شاہ کے پھینکدیا
اور کہا کہ دیکھا تو نے اب کل کی لاف زنی کو یاد کر اور اسکی حالت کو دیکھکر افسوس کر دیوان کفار
یہ ہمہ دیو تہمتن کا دیکھکر کانپ اُٹھے اور اہل اسلام نے نعرے خوشی کے کیئے ہر طرف سے
صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ اے تہمتن مبارک ہو کہ خدا نے
تمکو ایسے دشمن پر فتح دی جسنے دعوی کیا تھا اور فرہاد خان یک عربی فرہنگ بن لنبدھون
وغیرہ نے بھی بہت تعریف کی دیو تہمتن نے صاحبقران اعظم سے عرض کی کہ جب حضور کا

اقبال اور بد پروردگار تھی اور فریاد خان وغیرہ سے کہا کہ آپ لوگون کی دعا مقبول ہوئی
[illegible] اور میرا زور کیا یہ خوشی اہل اسلام کی کفار کے لیئے نشتر سے کم نہ تھی مگر سوا
شرمندگی کے گریبان مین منھ ڈالنے کے جواب ہی کیا دے سکتے تھے جب دیو تہمتن نے
سہ بار خطاب کیا تو دیو قاویل کو غیرت دامن گیر ہوئی صف سے نکلکر سامنے نیرنگ شاہ کے آیا
اور اجازت جنگ مانگی دیو نیرنگ بجکلاہ نے کہا کہ اے قاویل اس سے عہدہ برآ ہونا
مشکل ہے دیکھا تو نے کہ دیو اقوان کا کیا حال ہوا دیو قاویل نے کہا کہ اقوان کی چوب
گیارہ سو من کی تھی اور میرا سیل آہنی پندرہ سو من کا ہے میرے اور اُسکے زور مین بڑا فرق ہے
دیو نیرنگ نے کہا کہ یہ بھی معلوم ہے کہ تہمتن گرز زن کا حملہ یہ کتنے دن کا ہے دیو قاویل نے کہا
کہ بہت ہوگا سترہ سو من کا ہوگا اتنا حملہ مین بھی باندھ سکتا ہون اور روک بھی سکتا ہون آپ
تماشا میری جنگ کا دیکھئے نیرنگ شاہ نے کہا تم جانو اگر تاب مقاومت نہ لاسکو بھاگ آؤ ورنہ مین
جنگ مغلوب کردون جب شام ہوجاے اور طبل بازگشت بجے میدان سے پھر کر قلعہ مین چلے آنا
دیو قاویل نے کہا کہ اے بادشاہ معلوم ہوا کہ اختر اقبال تیرا پستی پر آگیا جو پہلے ہی سے
بھاگنے کی فکر ہوئی تو نے دیو تہمتن کو ہوّا سمجھ لیا ہے اور اپنے دیوون کو سوم کا بنا رکھا ہے
تجھے چاہیئے کہ سرداران لشکر کا دل بڑھانا کہ اور حوصلے پست کیے دیتا ہے یہ کہکر میدان مین آیا
اور پکارا کہ اے دیو تہمتن دانچ ہین تو مرد ہوا ور زبردست ہے مگر شعر ہے چشمہ گمان مبر کہ خالیست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد دیو تہمتن نے کہا مین یہ تو نہین کہتا کہ خدا نے مجھسے زیادہ زبردست
دنیا مین کوئی دیو پیدا ہی نہین کیا مگر ہان یہ بھی نہین کہہ سکتا کہ تو ایسا ہی ہو مجھے پست کرسکے
اگر تو بھی پہلوان ہے تو لا ضرب بہادری کی دیو قاویل نے خبردار خبردار کہکر سیل
آہنی مارا دیو تہمتن [illegible] زمین پر پڑا شرارے آتش کے نکلے تڑاقے کی
صدا پیدا ہوئی کہ گویا [illegible] دیو [illegible] نعرہ کیا کہ زدم دلیست کردم جیسے ہی
یہ آواز کان مین دیو تہمتن کے پہنچی نیزہ پھینک کر [illegible] نکلا اور آواز دی کہ گرازدی وگریبت
گردی حریف تیرا مین موجود ہون مشو مضطر تو ضربے زدی ضرب مانوش کن ز بہر شادی
از دل فراموش کن یہ آواز دیکر اپنا گرز گران سنگ آسمان رنگ ہشت پہلو پرچہ کوہ
بائیس سو من کا وزنی اُٹھاکر سر پر چرخ [illegible] خبردار خبردار کہکر دیو قاویل پر وار کیا
دیو قاویل نے تہ فولادی کو اُٹھاکر چہرہ کی پناہ کیا مگر گرز جو سیل پر پڑتا ہی ایک تڑاقا
ہوا کہ میدان ہل گیا طائر درختون سے اُڑے جگر زمین ہول سے شق ہوگیا تشق گرد
غبار بلند ہوا شرارے آتش کے فلک کی جانب نکلنے چلے گویا زبان حال سے تہتی جنگ کے
تقاضا کرتے تھے لیکن ہاتھ دیو قاویل کے تھرتھرا [illegible] ضرب کا نہ سنبھل سکا [illegible] سکے گئے
سیل اور گرز دونون لڑھکتے ہوئے سر پر پڑے اور سر کو لیتے ہوئے گردن پر آئے
گردن سینے تک پہونچی سینہ شکم مین داخل ہوا شکم کمر مین کمر چوتڑون مین یہان تک کہ زمین پر
ایک چبوترہ بندھ کر رہگیا سارا غرور دیو قاویل کا خاک مین ملگیا دیو تہمتن نے نعرہ کیا

کر زدم و پست کردم جسوقت ہوا نے گرد کو برطرف کیا دیکھا تو دیو قاویل کی جگہ ایک
تودہ بنا ہوا ہی اور دیو ندارد ہی یہ دیکھکر دیو تاویل جو بھائی اسکا تھا بیتاب ہو گیا اور بغیر اجازت
حاصل کیے ہوے میدان مین آیا اور پکارا کہ اے دیو تہمتن غضب کیا تونے کہ بھائی کو اُس
شخص کے مارا کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر سا طور اسطرح مارا کہ سا طور ہاتھ سے چھوٹ گیا
اور دور جاکر گرا سب دیو دونون طرف کے اسکی گھبراہٹ پر ہنس پڑے اور دیو تہمتن بھی
وار کرنے کے بدلے مسکرایا یہ امر اور بھی تاویل کو ناگوار گذرا اور ایسا خفیف ہوا کہ
تہمتن سے لپٹ گیا اور کلائی چبانے لگا دیو تہمتن نے ایک گھونسا مارا کہ مغز سر اسکا
پاش پاش ہو گیا اور یہ بھی پھڑک کر مر گیا پھر دیو تہمتن مبارز طلب کیا چاہتا تھا کہ یکایک از پردۂ
بیابان گردی برخاست مگر گردے تیرہ و تیرہ وجزہ جزہ سر گرد بر آسمان رسیدہ و پاے گرد
در زمین پیچیدہ ہوا نے مارا گرد کو اور گرد نے مارا ہوا کو دامن گرد شگافتہ ہوا دل گرد سے
ایک سفید رنگ دیو لاکھ دیوان زبردست سے پیدا ہوا اور آکر نیرنگ شاہ کا شریک ہوا
نیرنگ شاہ نے اسکی بہت عزت کی اور تمام سرداران لشکر استقبال کر کے اسکو لائے
دیو نیرنگ نے پوچھا شدید بن تہمتن دراز شاخ ابھی تک نہین آئے دیو سفید نے کہا
جسوقت مین اپنے بیشہ سے نکلا ہون اور انکے قلعہ کے قریب پہونچا ہون تو معلوم ہوا تھا
کہ تیاری ہو رہی ہی غالبًا کل یا پرسون تک وہ بھی آجائینگے اور اگر وہ نہ بھی آئینگے تو مین موجود
ہون نیرنگ شاہ نے کہا کہ جبتک وہ نہ آلینگے جنگ مین فتحیاب ہونیکی کوئی امید نہین پائی جاتی
اسلیئے کہ فغفور کی فوج مین ایک ایسا زبردست دیو ہی جسنے بڑے بڑے سردارون کو مارا ہی
اسوقت بھی بیشتر سردارون کی لاشین میدان مین پڑی ہوئی ہین اور وہ دیو زبردست میدان مین
مبارز طلب کر رہا ہی دیو سفید نے کہا کہ پھر اجازت ہو تو مین جاکر اُس سے مقابلہ کرون
دیو نیرنگ نے منع کیا اور کہا کہ تم ابھی خستہ ہو زحمت اُٹھائے چلے آتے ہو آج تو میرے دیو
اُس سے لڑینگے کل دیکھا جائیگا ہنوز یہی باتین تھین اور کوئی میدان مین نہ نکلا تھا کہ پھر
گرد بلند ہوا سب دیکھنے لگے کہ اب کون آتا ہی کہ یکایک دامنہ گرد شگافتہ ہوا
اور دل گرد سے ایک اور دیو بلند قامت نوّے گز کا قد چالیس ہزار دیوون سے آکر پہونچا
نیرنگ شاہ کو خبر پہونچی کہ دیو سیماب آتا ہی اسنے سردارون کو بہ استقبال روانہ کیا
لوگ گئے اور دیو سیماب کو استقبال کر کے لائے اسکی بھی بہت کچھ آؤ بھگت ہوئی کیونکہ
یہ دیو بھی ایک جزیرے کا حکمران تھا یہ بھی نیرنگ شاہ کا شریک ہوا اور حالات جنگ
پوچھنے لگا دیو نیرنگ نے اس سے بھی کل کیفیت بیان کی سنکے پھر گردازی اور دیو
شدید بن پلید سترہ ہزار دیوون سے آکر پہونچا اس دیو کی کمر مین گھنٹی بندھی ہوئی تھی اور
ایک عجیب وضع کا حربہ اسکے ہاتھ مین تھا جسکا حال بروقت جنگ معلوم ہوگا یہ بھی آکر
نیرنگ شاہ کا شریک ہوا ان دیوون کی آمد مین شام ہو گئی تھی طبل بازگشت بجا اور
دونون لشکر میدان سے پھرے آج نیرنگ شاہ بھی بہت خوش ہی اور دیو سفید پر

کسی قدر بھروسا ہی نہایت خاطر و مدارات اس دیو کی کر رہا ہی یہان صاحبقران اعظم
دیو تہمتن پر نثار کرتے ہوے میدان سے پھرے داخل بارگاہ فلک جاہ ہوے
دیو تہمتن نے عرض کی کہ یہ دیو سیماب تو میرا بھا ہوا ہی لیکن دیو سفید بیشک بہادر اور
زبردست معلوم ہوتا ہی صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ پھر اس سے ہم لڑینگے فرہاد خان
یک ضربی نے کہا کہ مین مقابلہ کرونگا فرسنگ بن لندھور نے اپنا ہمہم دکھایا دیو
تہمتن نے کہا کہ ہمکو اُس سے کوئی خوف نہین ہی نہ اس بیان سے میری یہ غرض تھی کہ مجھے
اُس سے مقابلہ کرنے مین کوئی تامل ہی مگر سبب یہ ہی کہ بہادر بہادر کی تعریف کرتے
اور اُسے عزت کی نظر سے دیکھتے ہین اس دیو سے مین ہی لڑونگا اور اگر ممکن ہوا تو اُسے
زیر کرونگا شاید راہ راست پر آے اور دین اسلام اختیار کرے مجھے اس دیو سے
لڑنیکا اشتیاق ہو گیا ہی بعد ان باتون کے کچھ دیر انتظار رہا کہ شاید طبل بجے جب
یقین ہو گیا کہ اب لشکر کفار مین طبل جنگ نہ بجیگا تو دربار صاحبقران اعظم نے برخاست کیا
اور جاکر خیمے مین آرام فرمایا اور سردار بھی اپنے اپنے خیمے مین سو رہے جب صبح ہوئی
صاحبقران اعظم بیدار ہوے نماز صبح پڑھکر نکلتے ہوے بیرون خیمہ آے سرداران لشکر
انکو دیکھکر براے تسلیم حاضر ہوے دیو تہمتن بھی تھا فرہاد خان یک ضربی وغیرہ بھی
موجود تھے کہ یکایک جانب صحرا سے تُند گرد بلند ہوا اب پھر سب کو اشتیاق پیدا ہوا
کہ دیکھین اب کون آتا ہی کہ یکایک دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے ایک دیو مہیب صورت
بیس ہزار دیوؤن سے پہونچا اور نیرنگ شاہ کے لشکر مین شامل ہوا در یافت کرنے سے
معلوم ہوا کہ نام اس دیو کا دیو خرچال ہی بعد اسکے اور گرد اُڑی اور دیو قیوان
بن اقوان بارہ ہزار دیوؤن سے آکر پہونچا آتے ہی اسنے اپنے باپ کو پوچھا نیرنگ
شاہ نے کہا کہ وہ دیو تہمتن کے ہاتھ سے مارا گیا بس یہ سنتے ہی زمانہ نظرون مین تیرہ و تار
ہو گیا کہ اب نہیں دیکھا جائیگا پھر گرد اُڑی اور دیو سرخیل چالیس ہزار دیوان سے آکر پہونچا
یہ بھی نیرنگ شاہ کا شریک ہوا کہان تک بیان کیا جائے کہ آج بھی شام تک برابر آمد
لشکر دیوان اور دیوان کی رہی بیس دیوان زبردست آکر شریک ہوے اب نیرنگ شاہ
نہایت خوش و مسرور ہوا لیکن لعین نیرنگ حصاری اسکا وزیر دل مین کہتا ہی کہ دیکھیے
انجام اس جنگ کا کیا ہوتا ہی اب مجمع تبت ہو گیا پروردگارا تو خدا پرستون کو ان ظالمون
کا نہ سہنے کیونکہ وہ نہیں جاننے والے فرمانبر بنتے ہین اور یہ سب کافر ہین صاحبقران اعظم
دیو تہمتن وغیرہ سے فرمایا کہ بڑا مجمع کفار کا ہو گیا ہی اور ایکی بہت قوی قوی دیو آکر
شریک ہوے ہین دیو تہمتن نے عرض کی کہ سوا دیو سفید کے ابھی تک کوئی دیو میری
نظر مین نہین سماتا حضور کچھ خیال نہ فرمائین تماشا غلام کی جنگ کا ملاحظہ فرمایئے گا کہ
ان کفار کشون کو کس طرح سر میدان پست کرتا ہون صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ
اے تہمتن خدا تیری قوت کو زیادہ کرے مگر اب میرا جی چاہتا ہی کہ تم آرام لو کیونکہ

ایک میدانداری کرچکے ہو اب ہماری باری ہی اسنے عرض کی کہ نہین حضور جبتک خادم موجود ہو
آقا کیون میدانمین جاے آپ تماشا دیکھیے جایئے انمین باتون مین شام ہوگئی صاحبقران
اعظم بارگاہ مین داخل ہوے سب سردار اپنے اپنے مرتبے کے موافق کرسیون وتکون پر
آآکر متمکن ہوے دہان نیرنگ شاہ کی بارگاہ سرداران تازہ سے مملو تھی ذکر دیو تہمتن کا
ہورہا تھا کہ اُسنے لشکر کا ستھراؤ کردیا ہی دیو سفید نے کہا کہ بیشک وہ دیو زبردست ہی
میرا جی چاہتا ہی کہ میرے اُسکے مقابلہ مین ہتیارون کے رد وبدل مین فیصلہ ہو یا مین اُسے
زیر کرلون یا وہ مجھے زیر کرلے لیکن دیو سیماب کہ نہایت مغرور ہی اسنے کہا کہ اب طبل بجوایئے
ہم مقابلہ کرنے آئے مصاحبت کرنے نہین آئے ہین نیرنگ شاہ نے اسکے کہنے کے موافق
طبل بجوادیا خبر لشکر اسلام مین ہوئی یہان بھی نقارہ بجا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی
صبح کو دونون لشکر ایک دوسرے کے مقابل صف آرا ہوے جسوقت نقیب نہیب دیکر ہٹ گئے
لشکر کفار سے دیو سیماب مانند برق جنبدہ کے تڑپ کر صف سے نکلا اور سامنے تخت
نیرنگ شاہ کے آکر اجازت مانگی نیرنگ شاہ نے کہا کہ خداوند ابلیس کی حفظ وامان مین دیا
دیو سیماب میدان مین آیا اور پکارا کہ کہان ہی دیو تہمتن جسکو اپنے زور بازو پر بڑا گھمنڈ ہی آئے
اور حلقۂ اطاعت کا نگین ڈالے یا مقابلہ کرے یہ سُننا تھا کہ دیو تہمتن صاحبقران اعظم سے
اجازت لیکر دیو سیماب کے مقابل ہوا بعد گفتگوے بسیار دیو سیماب نے چوب چماق کا
وار کیا دیو تہمتن نے وار اُسکا رد کرکے ایسا گرز مارا کہ سیماب کو پرا اٹھاکر دیا زمین
ضرب گرز سے تھرا گئی تق گرد بلند ہوا دیو تہمتن نے آواز دی کہ زدم و پست کردم
لو خبر اسکی چند دیو دوڑ کر آئے دیکھا تو دیو سیماب کا پتا بھی نہین زمین پر ایک تھا لا
خون کا معلوم ہوتا ہی یہ دیکھکر وہ روتے پیٹتے میدان سے پھرے دیو فتیو ان کے
اقوان کہ جسوقت سے اسنے اپنے باپ کے مرنیکا حال سُنا ہی خون کا دیو تہمتن کے
پیاسا ہو رہا ہی فوراً ہی نیرنگ شاہ سے اجازت لیکر میدانمین آیا اور پکارا کہ
اے دیو سخت جان تو نے ہزارہا دیوؤن کو مارا اور تو ابتک زندہ ہی یہانتک کہ
اُس شخص کے باپ کو بھی مارا نہین معلوم تو نے اُسکے ساتھ کیا دھوکا اور فریب کیا
ورنہ وہ ایسا نہ تھا کہ تو اُس پر غالب آجاتا تہمتن گرزن نے کہا کہ اُسکے مارے جانیکا
حال تو نے سنا اور یہ تجھے نہین دریافت ہوا کہ وہ کیونکر مارا گیا پوچھ لے ان لوگون سے
جنکی طرف سے وہ لڑنے آیا تھا ابھی کل کی بات ہی زیادہ عرصہ نہین ہوا دیو فتیوان نے کہا
کہ خیر اجل اُسکی تیرے ہاتھ سے آگئی تھی اور تیرا ملک الموت مین ہون اب چھوڑتا ہون
تجکو یہ کہتا ہوا بڑھا اور قریب پہونچتے ہی زنگولۂ زنجیر بند کا وار کیا دیو تہمتن نے
خالی دیکر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور اُسی زنجیر زنگولہ سے مشکین اُسکی باندھکر ایک
دیو کو اپنے لشکر سے بُلاکر اُسکے حوالے کیا اسکے بعد دیو صد فیل سہشت زن
میدان مین نکلا اویس کی کہ اے دیو تہمتن میرے تیرے کھونسا چلے سخت و نرم کا

حال کھلجائیگا جریہ باندھنا اپاہجون کا کام ہی تہمتن نے کہا مجھے منظور ہی دیو سرخیل قریب آیا
اور کہا کہ پہلے تو گھونسا مار دیو تہمتن نے کہا کہ ہم اہل اسلام مین سے ہین پیشدستی
ہمارا دستور نہین اگر خداوند کریم تیرے حربے سے بچائیگا تو دیکھا جائیگا دیو سرخیل تو
یہی چاہتا ہی تھا کہ پہلے مین ہی وار کرون یہ میرے گھونسے سے زندہ ہی کب بچیگا جو مجھپر وار کریگا
بس اسنے پشت تہمتن پر گھونسا مارا دیو تہمتن اسکا عادی نہ تھا قریب تھا کہ بیہوش ہو جاتے
آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا جب دیو تہمتن خاموش بیٹھا رہا اُسوقت تک تو دیو سرخیل
للکارتا رہا مگر جب دیو تہمتن اُٹھا کہ اب میری باری ہی تو یہ بھاگا کہ اسکے گھونسے سے جانبر ہونا
دشوار ہی دیو ان کفار نے گردنین نیچی کرلین کہ عجب بیغیرت ہی اگر یہ اسقدر جان کو عزیز
رکھتا تھا تو میدانمین کیون نکلا اور دیو ان لشکر اسلام بیساختہ ہنس پڑے صاحبقران
اعظم نے دیو تہمتن سے کہا کہ جانے نہ پائے دیو تہمتن قریب اسکے پہونچگیا اور اس سے
لپٹ پڑا دیو سفید نے منہ اپنا دیو سرخیل کی طرف سے پھیرلیا اور دیو تہمتن نے
اسکے دونون کان توڑلیے اور شاخین بھی توڑ ڈالین اور ناک پر خنجر سے خط دیکر چھوڑ دیا
یہ اسی کو غنیمت سمجھا کہ جان بچی لاکھون پائے جانب صحرا روانہ ہو گیا بعد اسکے لشکر بھی
اسکا چلا گیا دیو سفید میدانسے چلا گیا اسکو دیو تہمتن سے سامنا کرتے شرم آئی
کہ یہ دل مین کہتا ہوگا کہ سب ایسے ہی کچھ ہونگے اب اُسوقت میدان مین آوینگا
جب اپنے نام پر طبل جنگ بجواوینگا الغرض بعد اسکے اور بھی کئی دیو لشکر کفار سے نکلے
مگر ہاتھ سے دیو تہمتن کے مارے گئے شام تک سترہ دیو دیو تہمتن نے جانسے مارے
اور سرخیل کو ذلیل کرکے چھوڑ دیا اور رقیوان بن اقوان کو باندھ لایا تھا یہ اسپر
غل و زنجیر لشکر مین بندھا تھا دن بھر کے تھکے ہوے تھے اپنے اپنے خیمے مین جاکر
سو سورہے اور چونکہ طبل جنگ بھی بج گیا تھا دونون لشکرون مین تو شیاری رہی گشت کے سوار
اپنی اپنی باری سے پھرا دیا کیے کہ ایک واقعہ ہوچکا تھا جسمین ارشبون پریزاد
مارا گیا تھا جسوقت طبل نہ بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور خانۂ شب سے صبح
برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلے سبزۂ خوابیدہ بھی بیدار ہوکر لہلہانے لگا نسیم کی
آب پاشی نے گلون کے منہ دھوے مسلمان کلمہ پڑھتے ہوے بسترون سے اُٹھے
اور فریضۂ سحری ادا کرکے عازم میدان کارزار ہوے گھڑی بھر دن آیا ہوگا دونون
جانب کے لشکرون نے صفین آراستہ کرلین نقیب نہیب دیکر ہٹے تھے کہ لشکر کفار سے
دیو سفید نکلا اور سامنے تخت یرنگ شاہ کے آکر اجازت مانگی یرنگ شاہ نے کہا
جا خداوند ابلیس کے حوالے کیا دیو سفید سلام کرکے میدانمین آیا اور پکارا کہ باش
اے گروہ خداپرستان و فرقۂ مسلمانان جس صاحب کو حوصلہ ہو میدانمین نکلے اور داد
مردی و مردانگی دے یہ سننا تھا کہ عنید زورآزما لشکر اسلام سے نکلا اور نکلتے ہی حضور
صاحبقران اعظم مین آکر اجازت خواہ ہوا فرمایا اے عنید دیو سفید نہایت زبردست ہی

سنے اُسکے مقابلہ کا قصد کیا تجھکے کیا ہی عنید زور آزما نے کہا کہ مرنے والون کے آگے زبردست وزیردست سب برابر ہین اگر قضا میری نہین ہی تو بچونگا اور اگر پیمانۂ عمر بریز ہو چکا ہی تو ہر طرح مرونگا اس میدان جنگ مین مرنا بہتر ہی کہ دنیا مین نام ہوگا اور مرتبہ شہیدون کا حاصل ہوگا یہ سنکر ان اُسکو فرمایا کہ جاؤ خدا حافظ و ناصر ہو عنید زور آزما سلام کرکے رخصت ہوا اور سامنے دیو سفید کے آیا دیو سفید نے کہا کہ آج دیو تہمتن کہان ہی مجھے اُسکے مقابلے کا اشتیاق ہی تو کیون نکلا اسپر عنید زور آزما نے کہا کہ بعد میرے اُس سے بھی سامنا کر لینا دیو سفید مسکرایا اور کہا اے بہادر جب تو یہ سمجھ چکا ہی کہ مین مارا جاؤنگا تو کیون مقابلے کو نکلا عنید نے کہا کہ مجھے اس موت کا اشتیاق ہی جو عزت سے ہو دیو سفید نے کہا مین مردے پر ہاتھ نہین اُٹھاتا جا تو پلٹ جا عنید زور آزما نے کہا کہ اب تو مین بغیر معاملہ یکسو کیئے ہوے ہرگز نہ پلٹونگا دیو سفید نے کہا تیرے بہادر ہونے مین شک نہین ہی مگر اب ہاتھ میرا پھر نہ اُٹھیگا اسلیئے کہ تو اقرار کر چکا کہ مین تیرا ہم نسب دہم دین ہون عنید زور آزما نے کہا کہ پھر تعجب کیا ہوگا آج شام تک تو بھی کھڑا رہ مین بھی موجود ہون یہ جھگڑا دیکھکر دیو نیرنگ پکارا کہ اے دیو سفید دشمن پر رعایت کیسی جب وہ مقابلے کو آیا ہی اور نہین پلٹتا تو اُسی سے لڑ دیو سفید نے مجبور ہوکر عنید زور آزما سے کہا کہ اگر نہین مانتا تو لا حرب بہادری کی عنید نے کہا کہ اہل اسلام پیشدستی نہین کرتے دیو سفید نے پریشان ہوکر گرز مارا عنید زور آزما نے اپنے گرز کو اُٹھا کر چہرہ کی پناہ کیا گرز جو دیو سفید کا پڑتا ہی تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکلگیا اور عنید زور آزما کمر تک عرق زمین ہو گیا دیو سفید نے آواز دی کہ زدم و پست کردم دیو تہمتن یہ حال دیکھکر دوڑا اور عنید زور آزما کو زمین سے باہر نکالا دیکھا تو شانہ عنید کا ٹوٹ گیا ہی اسکو تو لشکر مین بھیجدیا اور آپ دیو سفید کے مقابل ہوا دیو سفید نے کہا اے بہادر مجھے تیرے مقابلے کا نہایت اشتیاق تھا مگر اب تک بات کا جواب مجھسے طلب کرتا ہون اسکا جواب شافی دے وہ یہ ہی کہ یہ جنگ دراصل آدم زادون سے ہی اور تو اپنی قوم کو چھوڑکر اُن لوگون کا شریک ہوا اسکا کیا سبب اور زیادہ تعجب یہ ہی کہ تو زبردست بھی ہی دیو تو تیرا مقابلہ نہین کر سکتے نہ کہ آدم زاد پھر تو نے اطاعت ان لوگون کی کیون اختیار کی دیو تہمتن نے کہا اے برادر اسمین شک نہین کہ یہ لوگ غیر جنس ہین اور تو ہمجنس ہی مگر ابھی تک تو ان لوگون سے واقف نہین ہی جو سالار لشکر ہی وہ بیٹا اُس شخص کا ہی جسنے دیو سمندون ہزار دست کو مارا اور دیو قہقہہ کو واصل جہنم کیا اور یہ شہریار بھی دیو کش ہی اگرچہ مین اسکا زیر کردہ نہین ہون لیکن اسکے ایک عزیز کا رفیق ہون وہ بھی آدم زاد ہی اور ابھی بچہ ہی افسوس کہ وہ یہان موجود نہین ہی کہ تمکو دکھاؤن مین ایک دیو کی مدد کو گیا تھا لیکن وہان جاکر مجھے معلوم ہوا کہ وہ ناحق پر ہی اور حق دوسرے فریق کی طرف ہی مین نے مدد سے انکار کیا اُسوقت وہ غفلت کوم زاد کر بیٹھا اور اُس دیو سرکش کو کہ نام اُسکا دیو ابلق تھا سر میدان مارا اور مجھے ٹوکا مین اسکی جرأت پر عاشق ہو گیا اور اُسکے ساتھ ہو لیا ہرچند کہ اُس سے مجھسے مقابلہ نہین ہوا مگر وہ مجھے زبردست ضرور رہی کیونکہ اسکا امتحان ہو گیا جس میل آہنی کو مین بدقت اٹھاتا تھا اُسنے

اُسی میل کو بسولت اٹھا کر پھینک دیا اب وہ برائے فتاحی طلسم نیرنگ قاف گیا ہی اور مجھے اپنے اس عزیز بزرگ کے ساتھ کر دیا تھا جسکے ساتھ مین یہانتک آیا اور اسکی طرف سے لڑ رہا ہون دیو سفید نے کہا کہ مین نے تو سنا ہی کہ تو نے اپنا مذہب بھی تبدیل کر ڈالا اسکی کیا ضرورت تھی دیو تہمتن نے کہا کہ مذہب ابلیس پرستی باطل ہی اور مذہب خدا پرستی حق ہی پھر مین کیونکر اس مذہب کو نہ اختیار کرتا اب مجھے اپنی قوم سے زیادہ اس شہریار عالیوقار کا پاس ہی اگرچہ گو وہ یہان موجود نہین ہی اور مین اُسکے عزیز کے ساتھ ہون مگر ہمدردی ایمانی و شیوۂ بہادری اور وفاشعاری کے سبب سے جانبازی کر رہا ہون دیو سفید نے کہا کہ بیشک تم سچ کہتے ہو مجھے یہ واقعہ معلوم نہ تھا خیر اب میری تسکین ہو گئی آج میرے تمھارے دل کھولکر مقابلہ ہو جاے مگر ایک تصفیہ پیشتر سے ہو جاے وہ یہ کہ اگر مین تمکو زیر کرلون تو تمھین اطاعت میری اختیار کرنا پڑیگی اور اگر تم مجکو زیر کروگے تو مین تمھاری اطاعت کرونگا دیو تہمتن نے کہا کہ صرف اطاعت نہین بلکہ مذہب بھی بدلنا ہوگا اگر مین زیر ہو گیا تو ابلیس پرستی اختیار کرونگا اور اگر تم زیر ہوے تو دین خدا پرستی اختیار کرنا ہوگا دیو سفید نے کہا کہ بہتر ہی اگر خداوند ابلیس خدائے برحق ہی تو یہ وقت امتحان ہی مزور مدد کریگا اور اگر مین زیر ہو گیا تو سمجھ لونگا کہ ابلیس قابل لعن ہی اور خدا تمھارا برحق ہی دیو تہمتن نے کہا کہ بس اب جلد فیصلہ کرو اور حربہ سنبھالو دیو سفید نے کہا کہ پہلے تم وار کرو دیو تہمتن نے انکار کیا کہ یہ شیوہ اہل اسلام کا نہین ہی دیو سفید نے خبردار خبردار کہکر اور ہوشیار کرکے گرز مارا دیو تہمتن نے گرز اسکا کلہ گرز پر روکا کہ تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکلگیا تتق گرد و غبار بلند ہوا کہ دیو تہمتن اُس تتق گرد مین پنہان ہو گیا دیوان کفار نہاد خوش ہوے اور سمجھے کہ دیو تہمتن مارا گیا اور اہل اسلام پریشان ہوے فریاد خان یکفیرجی نے صاحبقران اعظم سے کہا کہ بڑی ضرب لگائی اس دیو نے نہین معلوم دیو تہمتن پر کیا گذری ہنوز سخن ناتمام تھا کہ دیو تہمتن نے گرد سے نکلکر آواز دی کہ اے دیو سفید کیا کہنا واقع مین یہ لطف جنگ ہی دیو سفید نے کہا کہ اب مین بھی مشتاق تمھاری ضرب کا ہون دیو تہمتن نے کہا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ میرے تمھارے کشتی ہو کر فیصلہ ہو جاے اس جنگ مین جو کم ہی اگر تم میرے ہاتھ سے مارے گئے تو مجھے افسوس ہوگا دیو سفید نے کہا کہ اگر یہی قصد تھا تو پہلے ہی کہا ہوتا مین بھی وار نہ کرتا اب ایک ضرب تم بھی لگا لو اگر مین بھی بچگیا تو دیکھا جائیگا دیو تہمتن نے پھر انکار کیا لیکن دیو سفید نے نہ مانا اور قسم سر سکندر رستم خو کی دی کہ تم بھی وار کرو دیو تہمتن نے مجبور ہو کر گرز مارا دیو سفید نے گرز کو گرز پر روکا تڑاقے کی صدا بلند ہوئی اور شعلہ فلک کو نکلگیا تتق گرد و غبار بلند ہوا اچھوا نکلگیا شرارے گرزون سے نکلے کہ دونون گرز آہنی عمود آتش بازی ہو گئے دیو تہمتن نے آواز دی کہ لو خبر دیو سفید کی دیوون نے آکر جو دیکھا تو دیو سفید کو بیہوش پایا مگر ہاتھ مانند ستون فولادی کے قائم تھے جب ہوا سے گرد برطرف ہوئی اور دیو سفید کو ہوش آیا پکارا کہ اے تہمتن جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا

یہ کہکر کرز ہاتھ سے پھینکدیا اور گریبان مین دیو تہمتن کے ہاتھ ڈالدیا دیو تہمتن نے بھی کرز کو پھینکدیا اور دیو سفید سے کشتی ہونے لگی دونون لشکرون کے سردار قریب قریب آگئے اور تماشا کشتی کا دیکھنے لگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو فیل آپس مین گتھے ہوے ہین زور کشش کے ہو رہے ہین تمام دن کشتی رہی شام ہوگئی اب دیو سفید نے کہا کہ اے تہمتن رات اسطے آسائش کے ہی کل پھر ہمارے تمہارے زور ہوگا دیو تہمتن نے کہا کہ مین بغیر جھگڑا فیصل کیے ہوے میدان سے پلٹنے کو پسند نہین کرتا دیو سفید نے کہا کہ کیا تم اپنے زعم مین یہ سمجھتے ہو کہ مین تمسے خوف زدہ ہوکر جان بچانا چاہتا ہون اب مجھے بھی بغیر معاملہ یکسو ہوے میدان سے پھرنا حرام ہی پھر دونون لڑنے لگے دونون جانب سے روشنی آگئی دنگل سردارون کے واسطے بچھ گئے جانین اور نگاہین لڑی ہوی تھین کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی یہانتک کہ تمام رات کشتی ہوئی اور کوئی زیر و زبر نہ ہوا صبح کو بھی بدستور لڑتے رہے صاحبقران اعظم دیو تہمتن کی بھی تعریف کرتے جاتے ہین اور دیو سفید کو بھی داد دیتے جاتے ہین دیو سفید اس انصاف پسندی پر سرنگون ہوتا جاتا ہی اور دل مین کہتا ہی کہ اگر یہ لوگ ایسے نہ ہوتے تو دیو تہمتن انکی رفاقت کیون اختیار کرتا کہانتک بیان کیا جاے کہ دوسرا دن بھی تمام ہوا اور رات بھی گذر گئی اب تیسرا دن ہی آج دیو سفید کی یہ حالت ہی کہ اگر دیو تہمتن کو دس قدم دوڑا کر بھاتا ہی تو اپنے زور مین خود ہی آرہتا ہی سنبھلنا دشوار ہی اور دیو تہمتن اسی طرح برابر لڑ رہا ہی کہ اگر دیو سفید اسکو دس قدم دوڑا کر لیگیا ہی تو یہ اُسے گیارہ بارہ قدم دوڑا بھاتا ہی قریب شام دیو تہمتن نے لنگر دیو سفید کا توڑا اور زنجیر کا بند پکڑ کر اُٹھالیا کہا کیا کہتا ہی شرط ہارا یا جیتا دیو سفید نے کہا کہ بیشک دین تیرا برحق ہی اور ہزار ہزار لعنت ہی ابلیس پر تمہین ملعون پر یہ سنتے ہی دیو تہمتن نے دیو سفید کو آہستہ سے سامنے اپنے چھوڑ دیا دیو سفید نے آواز دی اپنے لشکر کو کہ فوج نیرنگ شاہ سے علحدہ ہوجاے یہ سنتے ہی تمام لشکر اسکا بیخہ و جڑ گاہ و بارگاہ لشکر نیرنگ شاہ سے علحدہ ہوا اب اسنے آواز دی کہ اے ناسپاس مجھے خوب معلوم ہوگیا کہ دین اسلام برحق ہی اور دین ابلیس پرستی باطل ہی بس اگر قوت ابلیس مین تھی تو کیون میری مدد نہ کی کہ مین تہمتن پر غالب آتا کیا ابلیس اس سے بیخبر تھا اُن سب دیوون نے کہا کہ جب آپنے اس دین پر لعنت کی تو ہمنے بھی ترک کیا اور آپ کے ساتھ ہین اُدھر طبل بازگشت تو بج ہی چکا تھا دیو سفید اپنے لشکر مین آیا اور لشکر اسلام سے علحدہ اپنا خیمہ برپا کیا لشکر نیرنگ شاہ نہایت افسردہ خاطر مید انسے پھرا اور لشکریان اسلام نقارے خوشی کے بجاتے ہوے اپنے فرودگاہ پر آئے ہر شخص کی زبان پر تہمتن کی تعریف تھی جسوقت سب نے پوشاک رزم اُتاری لباس بزم پہنا بارگاہ صاحبقران اعظم مین تشریف لاے کچھ دیر نہ گذری تھی کہ دیو سفید بھی آیا صاحبقران اعظم نے ایک دنگل اسکے بیٹھنے کو مرحمت فرمایا یہ سلام کرکے بیٹھ گیا اور عرض کی کہ مین نے بالفعل اپنا لشکر حضور کے لشکر سے

علوہ اتارا تھا کہ مبادا دیوان لشکر میرے اسلام نہ لائین اور مسلمانون کو اذیت پہونچائین
لیکن اب مین نے اچھی طرح سمجھ لیا کہ کسی کو ایمان لانے مین عذر و انکار نہین ہی لہذا تمکو بھی
کلمہ تلقین فرمایئے صاحبقران اعظم نے خود اسکو کلمہ پڑھاکر مسلمان کیا دیو سفید از
سر صدق مسلمان ہوا اور اب اسنے عرض کی کہ مجھے کونسی جگہ رخصت ہوتی ہی کہ مین حاضر حضور رہون
اور لشکر کو مسلمان کرکے شامل لشکر کرون صاحبقران اعظم نے فرمایا جہان تمھارا جی چاہے
اور فرمایا کہ دنگل تمھارا بعد دنگل دیو تہمتن کے رہیگا لیکن تم دونون امانت ہو میرے
فرزند سکندر رستم خو کی خدا اسکو بخیر و خوبی جلد لائے دیو سفید نے عرض کی کہ مجکو بھی
اُس شہریار کی قدمبوسی کا ازحد اشتیاق ہی اسکے بعد رخصت ہوا اور تمام لشکر کو مسلمان کرکے
داخل لشکر اسلام ہوا اور خیمہ برپا کیا دو روز لشکر کفار مین طبل نہین بجا اور دیو سفید کے
شریک مسلمان ہونیکا ازحد ملال ہوا تیسرے روز دیو قراب نے کہا کہ آپ طبل بجوایئے
مین اُس سے لڑونگا اور سر میدان ٹوک کر مارونگا یہ سنکر نیرنگ شاہ نے طبل جنگ بجنے کا
حکم دیا نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارے کی گرجی جزایل اسلام کو ہوئی یہان بھی طبل جنگ
تیاری ہونے لگی صبح کو دونون لشکر عازم میدان نبرد ہوئے بعد آراستگی صفوف جدال و
قتال دیو قراب میدان مین نکلا اور پکارا کہ او دیو سفید او بے ایمان تو نے اپنا مذہب قدیم
ترک کیا اور دین جدید اختیار کیا وائے ہو تجھپر کہ تو نے خوف جان سے تبدیل مذہب کیا
کہ ایسا نہ ہو دیو تہمتن مجھے قتل کر ڈالے دیو سفید نے کہا او ملعون کیا جھک مارتا ہی
مین نے دین اسلام کو مذہب حق سمجھکر اختیار کیا ہی خوف جان سے نہین اختیار کیا ہی
دیو قراب نے کہا کہ میدان مین نکل ابھی حق و باطل کا فرق کھلجاے یہ سنتے ہی دیو سفید
صاحبقران اعظم سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور دیو قراب کے مقابل ہوا
دیو قراب نے وار شمشاد کا وار کیا دیو سفید نے وار اُسکے ہاتھ سے چھین لی اور وہی وار
اسطرح مارا کہ دیو قراب پر اٹھا ہو گیا دیو سفید نے مبارز طلب کیا لشکر کفار سے
دیو قرناس نکلا بعد گفتگوے بسیار نوبت جنگ کی آئی دیو سفید نے اسکو چیر کر پھینکدیا
لشکر اسلام سے صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی اور فوج کفار مین تھرتھری پڑ گئی
اور نیرنگ شاہ نہایت پریشان تھا کہ پہلے ایک تہمتن تھا اب دو ہوے دو پہر کی
میدانداری مین دس گیارہ دیوان سرکش کو دیو سفید نے مارا کافرون کے جی چھوٹ گئے
دم بند ہو گیا کوئی اسکے مقابلے کو نہ نکلتا تھا اور دیو سفید پے بہ پے پکار رہا تھا
کہ اے گروہ کفار جسے تمناے مرگ و آرزوے قضا ہو وہ نکلے میرے مقابلے کو
نیرنگ شاہ نے آواز دی کہ اے دیو سفید ہماری مدد کو آیا تھا یا ایسا سحر مسلمان مین
گرفتار ہوا کہ ہماری جانکا دشمن ہو گیا دیو سفید نے کہا کہ مجھے معلوم ہو گیا کہ مذہب تیرا باطل ہی
مین حق کا شریک ہون تجھے بھی ہدایت کرتا ہون کہ مسلمان ہو جا ورنہ بہت خراب ہوگا
دیو نیرنگ نے دیو شنید کی طرف دیکھا دیو شنید نے کہا مین ایسی تدبیر کرتا ہون کہ

کہ دیو سفید کو تو بھی مار تجھے گا اور تہمتن کے لیے پھر کوئی فکر ہوگی دیو سفید کی تدبیر یہ ہی کہ مین اسکے مقابلے کو جاتا ہون اور وار کرکے اسکے سامنے سے بھاگتا ہون جسوقت قریب لشکر ہمپونچون تو ساڑی فوج اس پر ٹوٹ پڑے اور دیو سفید کو مارلے یہ رائے نیرنگ شاہ کو بہت پسند آئی اور دیو شلید نعرہ کرکے سامنے دیو سفید کے آیا اور کہا کہ اے دیو سفید غضب کیا تو نے کہ اسلام کا شریک ہوا دیو سفید نے کہا کہ یہ میدان جنگ ہی نصیحت وعظ و پند نہین ہی جسواسطے آیا ہی وہ کر دیو شلید نے چیرا کیا دیو سفید نے پیرا اسکا خالی دیکر چاہا تھا کہ گرز مارکر پیونہ خاک کرون کہ دیو شلید سامنے سے بھاگا دیو سفید کو غصہ آیا اور پکارا کہ او ملعون جاتا کہان ہی اگر تو نیرنگ شاہ کے تخت کے نیچے پناہ لیگا تو بھی نیرنگ شاہ تجکو مارونگا یہ کہکر اسکا تعاقب کیا اب آگے آگے تو دیو شلید ہی اور پیچھے پیچھے دیو سفید نعرے کرتا ہوا اور غیرت دلاتا ہوا کہ کہین تو پلٹ کر سامنا کرے لیکن یہ بھگوڑا کسکی سنتا ہی بھاگ کر اپنے لشکر مین چلا آیا اور دیوان لشکر دیو سفید پر ٹوٹ پڑے اور سد راہ ہوے یہ دیکھتے ہی دیوان لشکر اسلام بھی دوڑ پڑے اور لشکر کفار پر گرے جنگ ہونے لگی وارون بدوار گرز پر گرز چوپرنے لگے تمام میدان شرارون سے آتش بار ہو گیا ہر دو لشکر اسطرح مصروف جنگ ہو رہے ہین کہ ہر طرف چقماق چادر چوب چماق ارہ پشت نہنگ دار شمشاد چوب شمشاد ساطور گران زنگور زنجیر بند ساریق یہ سب حربے چل رہے ہین عیاذاباللہ لاکھون دیو ہین قیامت کی جنگ ہو رہی ہی ہر طرف لاشون کے ڈھیر لگے ہوے ہین وار پہ وار ہو رہے ہین نیرنگ شاہ اپنی فوج کو پکار رہا ہی کہ آج جنگ آخر ہی مارلو ان خداپرستون کو یہ جانے نہ پائین ادھر صاحبقران اعظم فرہاد خان یک ضربی فرسنگ بن لندھور دیو تہمتن یہ سب کے سب پکار رہے ہین کہ اے دیو سفید نہ گھبرانا ہم بھی آگئے دیو سفید کی یہ حالت ہی کہ پلٹ کر بھی نہین دیکھتا ہی صفون کو توڑتا ہوا اور پرون کو برہم کرتا ہوا تعاقب مین شلید بن پلید کے چلا جاتا ہی مشکل یہ ہی کہ دیوان لشکر نیرنگ شاہ شلید کو تو راہ دیے جاتے ہین اور دیو سفید کو روک رہے ہین مگر یہ مرد میدان قسم کھا چکا ہی کہ بغیر مارے ہوے اس ملعون کو نہ پلٹونگا جو دیو سامنے آیا اسے گرز سے پست کیا اور آگے بڑھا اب نیرنگ شاہ نے افسران فوج کو حکم دیا کہ روکو دیو سفید کو اور شلید کو پنجے سے اسکے چھڑاؤ تمام دیوان سرکش چلے یہ رنگ دیکھکر دیو تہمتن گرزن بھی صاحبقران اعظم بھی چلے فرہاد خان یک ضربی فرسنگ بن لندھور سب صفون کو درہم برہم کرتے ہوے چلے عجب رنگ کی لڑائی ہو رہی ہی ایک طرف تو فرسنگ بن لندھور کی یہ حالت ہی کہ مرکب پر سوار ہی گھوڑا مثل برق کے کوندتا ہوا چلا جاتا ہی جس دیو نے سامنے آکر وار کیا زہ بغل ہو نکلکر تیغہ مارا کہ ہاتھ شانے سمیت زمین پر گرا دیو سامنے سے بھاگا راہ مل گئی اور آگے بڑھ گئے کسی کا پاؤن قلم کر دیا کسیکا سر اڑا دیا کسیکو نیم بسمل چھوڑا پلٹ کر دوسرا ہاتھ نہ مارا یون ہی

تڑپتا چھوڑ دیا شعر نہ مڑکر بھی بیدرد قاتل نے دیکھا ؛ تڑپتے رہے بیجان کیسے کیسے پھر فکر ہی
کہ کسی طرح دیو سفید تک پہونچکر مدد کرون کہ دیوان زبردست کا مجمع ہی ایک طرف فریاد خان
یک ضربی اپنی چوب دست سے دیوون کو پست کرتے ہوے فوج کو درہم برہم کرتے ہوے
چلے جاتے ہین جو دیو گر کر تڑپتا ہی فیل اُسکو پامال کرتا ہوا خاک مین ملاتا چلا جاتا ہی ایک
جانب صاحبقران اعظم نے دیوون کو تلوار خونخوار پر دھر لیا ہی ہر سمجہ بدعیت کو قلم کرتے
ہوے لاشون سے زمین پاٹتے ہوے چلے جاتے ہین ایک طرف دیو تہمتن گرزان
اپنے رفیق تازہ کی مدد پہ جان لڑاے ہوے قریب پہونچگیا ہی آواز دے رہا ہی
کہ اے برادر نہ گھبرانا مین آپہونچا لیکن سب سے آگے دیو سفید ہی ہی دیو سرماق
خرسان اندام بڑھ کر دیو سفید کا سد راہ ہوا کہ اب تو نے ایسی سرکشی پہ کمر باندھی کہ
بادشاہ کا بھی پاس و لحاظ نہین دیو سفید نے کہا کہ او ملعون کافر کا لحاظ کیا اب نیرنگ
شاہ کو میرا کونسا لحاظ ہی جو مین اُسکا لحاظ کرون دیو سرماق خرسان اندام نے کہا
کہ اگر تو اپنی حرکت سے باز آ اور دوستی اہل اسلام ترک کر تو اب بھی خطا تیری
نیرنگ شاہ سے معاف کرادون دیو سفید نے کہا کہ بس نصیحت اپنی رہنے دے
اگر تجکو دعوی مردی و مردانگی ہی تو لا ضرب بہادری کی دیو سرماق نے میل فولادی
مارا دیو سفید نے میل اسکا گرز سے روکر کے اپنا گرز حوالے اسکے کیا دیو سرماق نے
گرز خالی دیا بس دیو سفید کو غصہ آیا اور دوڑکر دیو سرماق سے لپٹ پڑا اور اٹھاکر
زمین پر دے مارا آگین اسکی چیر کر سامنے نیرنگ شاہ کے پھینک دین اور اب نیرنگ
شاہ کی طرف چلا اور دیو شلید بھاگ کر زیر تخت نیرنگ شاہ چھپا اب یہ تو اِسطرف
جاتا ہی اُدھر دیو تہمتن سے اور بہرام سے سامنا ہوا بہرام نے چقماق چلا دیکر وار کیا
تہمتن نے فوراً سے رُوکر کے اپنا وار کیا کہ دیو بہرام منزل گور مین پہونچگیا اُدھر
دیو سرخاب نے صاحبقران اعظم کو روکا اور چوب چقماق کا وار کیا صاحبقران
اعظم نے خالی دیکر جو ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا دو پر کاٹ کے کیے اُدھر دیو مقرون 2
فریاد خان یک ضربی کو نوکا کہ او آدم زاد تو بڑا سرکش ہی کہ دیوون سے اسطرح
لڑ رہا ہی اور لاشون پر لاشین گرا رہا ہی کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر وار شمشاد کا
وار کیا فریاد خان یک ضربی نے وار اُسکا خالی دیکر چوب ماری کہ سر سینے مین پہونچگیا
اور یہ بھی مارا گیا ارشبون پریزادنے دیو سرچنگ دراز شاخ کو قتل کیا اب دیوان
کفار کے جی چھوٹ گئے اور پسپا ہونے لگے یہانتک کہ دیو سفید قریب تخت نیرنگ
شاہ کے پہونچ گیا اور نعرہ کیا کہ او ملعون دیو شلید مین آپہونچا نیرنگ شاہ تو
تخت سے کود کر بھاگا اور دیو سفید نے جو گرز مارا تو تخت توڑکر سر دیو شلید پر
گرا اور دیو شلید پیوند خاک ہو گیا جو دیو تخت اُٹھاے ہوے تھے وہ بھی زخمی ہوے
اور بھاگے نیرنگ شاہ تو پہلے ہی بھاگ کر قلعہ مین پناہ گزین ہوا اور لشکر کچھ دیر

لڑا کیا آخر بصلاح نعیم جی طبل امان بجوادیا دونون لشکر علٰحدہ ہوے دیوسفید پشت دست کاٹتا ہوا پلٹا لیکن پھر کر جو دیکھا تو صاحبقران اعظم و دیگر سرداران لشکر اسلام کو اپنے قریب پایا نہایت تعجب ہوا اور کہا کہ واقع مین یہ لوگ ایسے ہی ہین جیسی تعریف انکی دیوتہتن نے کی تھی سردارون نے دیوسفید کی جرأت پر بہت آفرین کی دیوتہتن نے اسکو گلے سے لگایا اور کہا کہ اے دیوسفید خدا تیرے شاہزادے کو جلد لائے افسوس اُسنے ان لڑائیون کو نہ دیکھا نہ ان دیوؤن نے اُسکے دیوؤن کو دیکھا غرضکہ یہی باتین کرتے ہوے میدانسے پھرے لیکن دیوسفید نے صاحبقران اعظم سے عرض کی کہ آج تو شام بھی قریب ہی وقت نہین باقی رہا اب مین یہین خیمہ برپا کرتا ہون کل صبح مین اسحا قلعہ کو کھڑے کھڑے لونگا اُسی جگہ خیمہ برپا کیا لشکر بھی اُترا دیوان نیرنگ قاف کے کشتون کا شمار کیا تو معلوم ہوا کہ تین لاکھ دیو مارے گئے اور کئی ہزار زخمی ہوے اتنی لاشین کون میدانسے اٹھواتا ایک عجیب عالم تھا کہ تمام صحرا مین لاشین ہی لاشین نظر آتی تھین المختصر جسوقت شام ہوئی تو دیوسفید نے طبل جنگ بجوادیا قلعہ مین یہ خبر پہونچی وہان بھی نقارۂ رزمی بجا رات تیاری جنگ مین بسر ہوئی دیوان قلعہ نے بڑے بڑے پتھر لاکر فصیل قلعہ پر جمع کیئے کہ حریف کا کام تمام کردینگے اور یہانتک نہ آنے دینگے جسوقت صبح ہوئی تو دیوسفید نے صاحبقران اعظم سے اجازت حاصل کی اور قلعہ پر دھاوا کیا دس ہزار دیو اسکے ساتھ تھے جسوقت سامنے قلعہ کے پہونچا دیوؤن نے پتھر مارنا شروع کیئے دیوسفید پتھرون کو خالی دیتا ہوا اور گرز سے روکتا ہوا بڑھتا چلا جاتا ہی اسمین ہمراہیان دیوسفید بہت سے زخمی اور ہلاک ہوے قلعہ پر سے کئی لاکھ دیو پتھر برسا رہے تھے دیوسفید بھی ایسا مرد شجاع و بہادر تھا جو اُس بارش سنگ مین آگے ہی بڑھتا چلا جاتا تھا قریب قلعہ کے پہونچگیا ہی چاہتا تھا کہ گرز سے دروازہ قلعہ کا توڑے کہ یکایک از پردۂ بیابان گردے بر خاست گرد گردے تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ دپاے گرد در زمین پیچیدہ دیوسفید ٹھہر گیا کہ دیکھ لینا چاہیئے کہ اب کون آیا ہی لیکن آمد لشکر کی شان دیکھکر یہ قلعہ کی جانب سے نا امید ہوا اُدھر دیوان نیرنگ قاف بھی گرد سے نگاہین لڑاے ہوے تھے کہ اب کون آتا ہی آتے آتے دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے دو لاکھ دیو پیدا ہوے کہ پیشانیون پر فشقے کھنچے ہوے تھے تلک دیے ہوے تھے آگے آگے اُن دیوؤن کے ایک کوہ بالاے کوہ نظر آیا قریب پہونچنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ افسر فوج ہی اور فیل زبردست و کوہ پیکر پر سوار ہی دیڈھسو گز کا اسکا قد گرز مانند ایک گنبد دراز کے اس کے دوش پر رکھا ہوا ہی آتے ہی اسنے نعرہ کیا کہ منم شدید بن تہمتن **ظلماتی** اسکی آمد دیکھکر اہل اسلام نہایت پریشان ہوے چہرے فق ہوگئے مگر دیوسفید پاے جست زمین مین گڑے ہوے کھڑا رہا اہل قلعہ نے نقارے خوشی کے بجاتے

اور پھاٹک قلعے کا کھولدیا لیکن دیو شدید نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ دیو سفید برائے قلعہ گیری جاتا تھا آواز دی کہ اوچھو کرے یہ کیا حرکت تھی تو تو مدد نیرنگ شاہ کو آیا تھا یا اب اُسی پر چڑھائی کی اور قلعہ بند ہونے پر بھی پناہ نہین دیتا جو اپنے سے بھاگے اور پیچھے اُس پر چڑھائی کرنا یہ کونسا شیوۂ بہادری ہی دیو سفید نے کہا کہ اے رستم زمان تو حالات سے آگاہ نہین ابھی تازہ وارد ہی مین حقیقت مین دیو نیرنگ کی مدد کو آیا تھا اور پہلے اُسکی طرف سے لشکر اسلام سے لڑا اور دیو تہمتن جو سامنے کھڑے ہین اِنسے زیر ہوا اور مذہب خدا پرستی اختیار کیا کیونکہ یہ مذہب برحق ثابت ہوا اور دین ابلیس پرستی باطل ہی مین نے بروقت مقابلہ ابلیس کو یاد کیا اور کہا کہ اگر مدد نکروگے تو مین خدا پرست ہو جاؤنگا لیکن اُس مین اتنی قدرت ہی نہ تھی جو مجھے دیو تہمتن کے پنجے سے چھڑاتا اور دیو تہمتن جسوقت اپنے خدا کا نام لیکر زور کیا مجھے اُٹھا لیا اس سبب سے مین نے ابلیس مذہب کو ترک کیا اور دین خدا پرستی اختیار کر لیا قبل مقابلہ میرے اور دیو تہمتن کے یہی شرط بھی ہو چکی تھی بعد اُسکے نیرنگ شاہ کی فوج کے ایک دیو نے مجکو سر میدان للکارا مین خود برائے مقابلہ نہ نکلا تھا جسوقت وہ ہاتھ سے میرے مارا گیا تو نیرنگ شاہ نے یہ دغا کی کہ ایک دیو کو سامنے بھیجا اُسنے اپنا حربہ کیا اور جب میرے حربے کی نوبت آئی تو بھاگا مین نے لشکر مین گھسکر اُسکو مارا ہمچند دیوؤن نے چہار طرف سے مجھے گھیر لیا تھا اور یہی فکر تھی کہ جب قریب آ جائے تو گھیر کر مار لو مگر میرے خدا نے مجھے بچایا اب مین نیرنگ شاہ پر کیا بھروسہ کرتا رعایت دوست کے ساتھ ہوتی ہی یا دشمن کے ساتھ یہ سُنکر دیو شدید بن تہمتن ظلمانی نے کہا گو یہ نیرنگ شاہ نے بُرا کیا مگر تجھے قدم اپنا مذہب ترک کرنا نہ چاہیے تھا اِسلیے کہ زور و طاقت کو ایمان مین کچھ دخل نہین ہی جو زبردست ہوگا وہ دوسرے کو ضرور زیر کریگا اور اگر یہی ہی تو مین خود پرست ہون یہ کہکر جانب قلعہ متوجہ ہوا دیو سفید پلٹکر اپنے لشکر مین آیا دیو تہمتن نے شاباش کہی اور کہا کہ یہ دیو نہایت زبردست ہی اور قد بھی اسکا نہایت بلند ہی اُس پر طرہ یہ کہ فیل پر سوار ہی اس سے کیونکر مقابلہ کرو کہ میری سواری کے لائق فیل نہین ہی دیو سفید نے کہا کہ میرے قلعے مین ایک فیل نہایت زبردست ہی جسنے آجتک مجکو بھی سواری نہین دی اور کیسی طرح نہ دبا بغیر دو بند مارتا ہی اگر حکم ہو تو جاکر لے آؤن مگر ایک روز صرف ہوگا دیو تہمتن نے کہا کہ شام ہونے دو اگر آج طبل نہ بجا تو جاکر لے آنا بلکہ مین بھی تمہارے ساتھ چلونگا یہ رائے ہوکر یہ دونون دیو داخل لشکر ہوے کمرین کھولین اور منتظر وقت ہوے جیسے اکثر واکر پھر اسی مقام پہ بہ پا کرائے کیونکہ اب لڑائی قلعے کی نہ ہوگی دیو شدید پھر لشکر کو قلعہ سے نکالکر میدانداری کریگا لیکن دیو شدید جسوقت قلعہ کی جانب چلا ہی تو خود نیرنگ شاہ برائے استقبال آیا اور چاہا کہ قلعے مین لیچلون دیو شدید نے کہا

کرلین نے اپنے شہر کے قلعہ کو منہدم کرادیا کہ قلعہ باقی ہی نہ رہے تین قلعہ گیر ہون قلعہ نشین نہین ہون
اب اس جنگ سے فرصت کرنے کے بعد قلعہ مین بطور سیر و تفریح چلونگا۔ سنکر نیرنگ شاہ نے
اپنا خیمہ بھی قلعہ کے سامنے برپا کیا اور فوج قلعے سے نکلنے لگی اور دیو شدید تہمتن ظلمانی کا
خیمہ بھی میدان مین برپا ہوا نیرنگ شاہ کج کلاہ نے رسم و رواج دیوان قاف کے موافق
نہایت تزک سے دعوت شدید بن تہمتن ظلمانی کے اور تین روز تک جشن رہا تاج ہوا کیا
ہزارہا ہینڈے ہاتھی نہنگ اژدر سور وغیرہ یہ دیو تین روز کے عرصے مین کھا گیا وہان دیو تہمتن
گرزن کو جو یہ خبر معلوم ہوئی کہ تین روز تک دعوت شدید ظلمانی کی رہیگی اسنے صاحبقران
اعظم سے عرض کی کہ بالفعل میدانداری موقوف ہی اگر اجازت ہو تو مین جاکر اپنی سواری کا
بندوبست کرلاؤن کیونکہ دیو شدید فیل پر سوار ہی اور قد بھی اُسکا نہایت بلند ہی مین پیادہ اُس سے
کیونکر مقابلہ کرونگا دیو سفید نے کہا میرے یہان ایک فیل زبردست ہی جو تجھے بھی نہین دیتا
میرا قصد ہی کہ جاکر اُس فیل پر ستانی کو زیر کرون اور اُسی فیل پر سوار ہوکر دیو شدید سے
مقابلہ کرون صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ جاؤ دیو تہمتن ہمراہ دیو سفید کے اُسکے ہیشہ کی طرف
روانہ ہوا ہرکارون نے نیرنگ شاہ کو خبر پہونچائی شدید ظلمانی ہنسا اور کہا کہ دیو سفید
اور تہمتن میرے خوف سے گریزان ہوگئے ہین اب واپس نہ آئینگے اب حال دیو تہمتن و دیو
سفید کا سنیے کہ جسوقت دیو سفید اپنے ہیشہ مین پہونچا تو عجب تلاطم دیکھا کہ دیو بھاگتے پھرتے ہین
اور ایک ہلڑ ہی اور زنجیرون کی آرہی ہی سنے درختون کے ٹوٹے ہوئے پڑے ہین بعض درخت
جڑ سے اُکھڑ کر گر گئے ہین دیو سفید نے پوچھا کہ کیا ماجرا ہی اُن لوگون نے بیان کیا تین
روز ہوے کہ فیل نے زنجیرین توڑ ڈالین اور صدہا دیوؤن کو مار اور درخت گرا دیے تمام ہیشہ کو
پامال کر رکھا ہی بہت سے دیو یہانسے بھاگ کر چلے گئے یہ سنکر دیو تہمتن نے کہا وہ فیل کہان ہی
اُن دیوون نے بیان کیا کہ ابھی فلان طرف ایک دیو کے پیچھے گیا ہی نہ معلوم اُسکو مارا یا بچ گیا
یہی ذکر تھا کہ دیکھا فیل سامنے سے مانند گولے کے چلا آتا ہی ٹانگ ایک دیو کی سونڈ مین دبی
ہوئی ہی اُسے کبھی چباتا ہی کبھی پھینک دیتا ہی کبھی پھر اُٹھا لیتا ہی تمام فیل سیاہ ہی سونڈ سفید ہی
نہایت زبردست اور دانت بہت بڑے بڑے نکلے ہوے ہین دیو تہمتن نے دیکھتے ہی اُس
فیل کو للکارا بس آواز دیو فیل کے کانون پہونچنا تھی کہ اسنے گردن اُٹھا کر دیکھا دیو تہمتن اور آگے
بڑھ گیا اب یہ فیل دُم مکڑی کر کے خرطوم کا گھونسا بناکر دیو تہمتن کی طرف چلا اُدھر سے
دیو تہمتن نے راہ اُسکی روکی فیل نے آنے کے ساتھ ہی گھونسا مارا دیو تہمتن نے خالی دیا فیل نے
چاہا کہ سونڈ سے لپیٹ کر دانتون مین دباکر اُسے مار ڈالون بس دیو تہمتن نے بایان ہاتھ بڑھاکر
فیل نے سونڈ مین ہاتھ لپیٹ کر زور کیا چاہا کہ دباکر مار ڈالون دیو تہمتن نے گھونسا اُسکی مستک پر مارا
ہاتھی اور بھلا یا اب اِدھر دیو تہمتن زور کر رہا ہی اور اُدھر فیل کھینچ رہا ہی پہر بھر کامل کشمکش رہی
آخرکار ہاتھی تھک کر بیٹھ گیا بس دیو تہمتن مستک پر پاؤن جماکر اُسکی گردن پر پہونچا اور سونڈ سے
لگام کا کام لیا پہلے تو ہاتھی نے بہت پریشان کیا جب تھکا تو اشارون پر چلنے لگا اسپر

دیو سفید نے تہمتن کی نہایت تعریف کی اور کہا کہ یہ آپ ہی کا کام تھا جو اس پہاڑ کو دبایا الغرض
دیو تہمتن نے ایک روز وہین قیام کیا دیو سفید نے اسکی دعوت کی اپنے نیشے کو آباد کیا اور دوسرے
روز دیو تہمتن اُسی فیل کوہ پیکر پر سوار ہوکر جانب نیرنگ قاف روانہ ہوا اور دیو سفید بھی ایک
کرگدن پر ستانی پر سوار ہوکر ساتھ ساتھ چلا ہی اب ان دونون کو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی
اوّل حال سنیے نیرنگ قاف کا کہ جسوقت نیرنگ شاہ کو دعوت وضیافت شدید ظلماتی سے فرصت ہوئی حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اُسیوقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی
گرجی ہرکارے خبر لیکر خدمت صاحبقران اعظم مین تشریف لائے اور بیان کیا کہ دیو شدید نے
طبل جنگ بجوایا ہی فرمایا کہ ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی بجے طبل جنگی اُسیوقت
یہان بھی کوس حربی نوازش مین آیا تیاری جنگ دونون لشکرون مین ہونے لگی شعر نقارہ
آوازہ آمد برون ؎ کہ دونست دونست گردون دون ؎ واضح رائے ناظرین باتمکین ہو کہ جنگ
قاف کی یادگار ہے اب اس سے بڑی لڑائی قاف مین کبھی نہ ہوگی نہ ایسے ایسے زبردست
دیو ایک وقت مین جمع ہو سکتے ہین دونون لشکرون کی یہ حالت ہی کہ اپنے اپنے سردار کے زور پر
اکڑ رہے ہین دیوان نیرنگ قاف کو یہ فکر ہی کہ اب لڑائی تو فتح ہی دیو شدید ایک کو
زندہ نہ چھوڑیگا یہانسے فرصت کرکے گلستان ارم پر قبضہ کرینگے اور خوب لوٹینگے یہ اپنے
منصوبون مین ہین اور دیوان لشکر اسلام کو یہ گمان ہی کہ دیو تہمتن اسے بھی پست کریگا
اور بعد اسکے جنگ کا خاتمہ ہی نیرنگ قاف مین بھی اسلام پھیلیگا آوازین اذان کی ہر طرف
بلند ہونگی مگر خیال یہ ہی کہ تہمتن ابھی تک نہین آیا اور طبل بج گیا دیکھیے کیا ہوتا ہے
فرہاد خان یک مزبی فرسنگ بن لندھور صاحبقران اعظم کے پاس بیٹھا ذکر ہو رہا ہی کہ کل
دیکھیے کسکی فتح ہی اور کسکی شکست ہی (جنگ دو سردارد) یہ دیو نہایت تنومند ہی سنا ہی کہ
چوبیس سو من کا گرز باندھتا ہی اور گرز تہمتن کا بائیس سو من کا ہی دیکھیے خدا کیا دکھاتا ہی
عجب طرح کا ہنگامہ دونون لشکرون مین ہی کہانتک بیان کیا جائے کہ طبل بجتے بجتے زمانہ
شب کا برطرف ہوا اور خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلے وہ چادر سیاہ
جو بالاے آسمان چھائی ہوئی تھی برطرف ہونے لگی اور سفیدۂ سحری نمودار ہوا تارے
جھلملا جھلملا کر غروب ہوگئے چہرہ ماہتاب کا فق ہونے لگا رنگ عالم دگرگون ہوا جوانان لشکر
بسترون سے انگڑائیان لے لیکر اُٹھے گشت کے سپاہی اپنے اپنے خیمے مین داخل ہوے
بہادرون نے اپنے اپنے طریق عبادت کے موافق رسوم بندگی کو ادا کیا اور آلات حرب وضرب
تن پر آراستہ کرکے عازم میدان قتال وجدال ہوے دونون طرف سردارون نے صف
بندیان کین میمنہ میسرہ قلب جناح ساقہ کمینگاہ اگلا ہراول پچھلا چنداول دم بھر مین آٹھون صفین
آراستہ ہوگئین سردار اپنی اپنی حیثیت کے موافق دس دس پانچ پانچ قدم صفون سے آگے
بڑھ بڑھ کے کھڑے ہوے صاحبقران اعظم برتبہ افسر لشکر بندرہ قدم صف سے بڑھکر مرکب ستان پر
کھڑے ہین اسطرف نیرنگ شاہ قلب مین ہی اور دیو شدید ظلماتی لشکر سے آگے برتبہ سپہ سالاری

استادہ ہی خود بھی ایک فیل مست کے مانند ہی اور فیل زبردست قوی ہیکل پر سوار ہی جسوقت صفون قتال وجدال آراستہ ہوچکین اور نقیب نہیب دیکر ہٹ گئے لشکر کفار سے کوئی میدان مین نہین آتا سبب یہ تھا کہ دیو شدید تو کہتا ہے مین آدم زادون سے نہین لڑونگا اسواسطے کہ میرے واسطے باعث ذلت ورسوائی ہی اور دیو کوئی ایسا نظر نہین آتا جو برابر سے مقابلہ نکلے اور میرا سامنا کرے ہرچند نیرنگ شاہ نے سمجھایا کہ یہ وہ آدمزاد نہین ہین جنسے مقابلہ کرنا باعث ننگ و عار ہو انھون نے صدہا دیوون کو مارا ہی ہزارہا کو زیر کیا ہی اب ایسے ہین کہ دیو تہمتن بھی انکا مطیع ہی ان آدمزادون پر فتحیاب ہونا دیوؤن کی فتحیابی سے زیادہ ناموری کا باعث ہی ہرچند سمجھایا مگر دیو شدید نے نہ مانا اور کہا کہ اگر دیو تہمتن آکر مقابلہ کریگا تو لڑونگا ورنہ یہ پیسالار میرا کافی ہی یہ کہکر دیو قشقاش تنگ پیشانی کو آواز دی کہ جا میدان مین آج کی میدانداری تیرے ہی حوالے ہی یہ سنکر دیو قشقاش تنگ پیشانی میدان مین آیا یہ دیو بھی بہت بڑے قدوقامت کا ہی شاخین اسکی چوڑی چھاتی مثل دیوتیون کے ہین مگر نہایت گندہ اور مضبوط ہین قدنوے گز کا ہی پکارا کہ باش اے گروہ خداپرستان و فرقہ مسلمانان مین نے سنا ہی کہ تمنے بڑی سرکشی اور تعدی پر کمر باندھی ہی اور بڑے بڑے دیو ان نیرنگ قاف کو مارا ہی لہذا جسکو تمنے مرگ و آزردے قضا ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو بس یہ سننا تھا کہ لشکر اسلام سے دیو عنید زور آزما نکلا اور سامنے صاحبقران اعظم کے آکر اجازت جنگ چاہی فرمایا جاؤ خداوند کریم حافظ و نگہبان ہی عنید زور آزما سلام کرکے جانب میدان روانہ ہوا اور سامنے قشقاش تنگ پیشانی کے آکر نعرہ مارا کہ او ملعون کیا کہتا ہی ارے تیری خدمت کو مین موجود ہون یہ سنکر دیو قشقاش ہنسا اور کہا تو کیا لڑیگا مگر خیر نکلا ہی تو حوصلہ اپنا پورا کرلے لا ضرب بہادری کی دیو عنید زور آزما نے کہا کہ اہل اسلام پیشہ سستی نہین کرتے جب حافظ حقیقی تیری ضرب سے بچا لیگا تو خیر دیکھا جائیگا یہ سنکر دیو قشقاش پکارا کہ معلوم ہوتا ہی تیری شامت ہی آگئی ہے اسکو کہ یہ طمانچہ ہی ملک الموت کا یہ کہکر دار شمشاد کو سر پر چرخ دیکر خبردار خبردار کہکر سر پر وار کیا عنید زور آزما نے اپنی ڈھال کو چہرے کی پناہ کیا لیکن ڈھال پر وار جو پڑتی ہی ایک تڑاقے کی صدا بلند ہوی شعلہ فلک کو نکل گیا تنق گرد و غبار بلند ہوا دیو عنید گرد مین چھپ گیا قشقاش تنگ پیشانی نے آواز دی کہ زدم و پست کردم اب جو گرد برطرف ہوتی ہی تو دیکھا کہ دیو عنید کے مقام پر ایک چبوترہ گوشت کا بنا ہوا ہی اور دیو کا پتہ بھی نہین اہل اسلام نہایت غمگین ہوے اور معلوم ہوا کہ دیو عنید مارا گیا لیکن اسکے مرتے ہی دیو حدید نکلا بعد گفتگو کے بسیار دیو قشقاش نے وہی چوبدست ماری کہ یہ بھی پیوند خاک ہوگیا اب لشکر اسلام سے دیو ارشاد نقب زن نکلا اور دیو قشقاش کا سامنا کیا اور کہا او ملعون غضب کیا تونے کہ دو سردارون کو مارا کب چھوڑتا ہون تجکو دیو قشقاش نے وہی وار اسکے بھی حوالے کی دیو ارشاد نے ضرب اسکی رد کرکے اپنا وار کیا کئی وار کے رد و بدل مین یہ بھی مارا گیا دن بھر کی میدانداری مین سترہ اٹھارہ دیوان لشکر اسلام ہلاک ہوے

شام کو طبل بازگشت بجا اور دونون لشکر میدان سے پھر کر اپنے اپنے قیام گاہ پر آئے دیوان کفار نہایت خوش و بشاش تعریفین دیو قشقاش کی کرتے ہوے بلکہ زیر نثار کرتے ہوے داخل بارگاہ ہوے لیکن دیوان لشکر اسلام اور صاحبقران اعظم و فرسنگ بن لندھور و فرہاد خان یک ضربی نہایت ملول داخل بارگاہ ہوے اور قصد کیا کہ کل اس مردود سے ہم خود مقابلہ کرینگے اُدھر قشقاش تنگ پیشانی جو پلٹ کر خیمے مین آیا دو چار گھڑے شراب کے پی گیا جسوقت دماغ اسکا گرم ہوا حکم دیا کہ بجے طبل جنگ پھر نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارے کی گرجی جزایل اسلام کو ہوئی یہان بھی کوس حربی نواز سن مین آیا دونون جانب تیاری جنگ ہونے لگی صبح کو دونون لشکر میدان مین آکر ایک دوسرے کے مقابل صفین باندھ کر کھڑے ہوے آج پھر دیو قشقاش میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا ہنوز کوئی لشکر اسلام سے نہ نکلا تھا کہ جانب صحرا سے تُند گرد نمودار ہوا سرداران لشکر دیکھنے لگے کہ کون آتا ہی یکایک آتے آتے دامن گرد کا شق ہوا اور نعرہ دیو سفید اور دیو بہمن گرز زن کا ہوا اب جو نظر دیو شدید کی بہمن پر پڑتی ہی تو دیکھا کہ یہ عجب شان و شوکت سے چلا آتا ہی کہ ایک فیل مست زیر ران ہی اسلحہ جنگ تن پر آراستہ ہین اور برابر اسکے دیو سفید ایک گرگدن سیاہ پر دونون نہایت عظم شان سے چلے آتے ہین اور وہ جو چند دیو انھون نے خدمتی ہمراہ لے لیے تھے وہ ساتھ ہین فوج و سپاہ کچھ نہین کیونکہ لشکران دیوون کے یہین موجود تھے صاحبقران اعظم نے دیو سلیم و دیوا کوان وغیرہ کو بہ استقبال روانہ کیا یہ دیو گئے اور بہ عزت تمام دیو بہمن کو لائے چند قدم بڑھکر فرہاد خان یکضربی و فرسنگ بن لندھور نے بھی اسکا استقبال کیا دیو بہمن اس عزت افزائی کو دیکھکر نہایت مسرور ہوا صاحبقران اعظم سے دیو بہمن نے پوچھکر کوئی مقابلہ تو نہین ہوا صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ ایک میدانداری ہوچکی جسمین سترہ اٹھارہ سردار میرے مارے گئے یہ سُنکر دیو بہمن نے نہایت افسوس کیا اور خصوصاً دیو علیدز ور آزما کے واسطے بہت رنج کیا اتنے مین پھر دیو قشقاش نے مبارز طلب کیا دیوا کوان نے ساتھ صاحبقران اعظم کے آکر اجازت جنگ لی اور قشقاش کا سامنا کیا بعد ردوبدل بسیار کے دیوا کوان زخمی ہوا اسکے بعد دیو سلیم نکلا دیو قشقاش نے وار اسکے حوالے کی یہ خداشناس بھی شہید ہوا بس یہ دیکھتے ہی دیو سفید بیتاب ہوگیا اور سامنے صاحبقران اعظم کے آکر اجازت مانگی فرمایا اے دیو سفید حریف زبردست ہی ذرا سمجھ بوجھکر نکلو دیو سفید نے کہا کہ حضور کا اقبال چاہیے یہ ملعون کیا چیز ہی جس سے مین ڈرون فرمایا جاؤ خدا حقیقی نگہبان ہی دیو سفید سلام کرکے رخصت ہوا اور سامنے دیو قشقاش کے پہونچا دیو قشقاش نے کہا تو تو کہین بھاگ گیا تھا لیکن تقدیر کہ لے آئی لاؤ ضرب بہادری کی دیو سفید نے کہا کہ تجھ ایسے دیو مین نے بہت سے زمین مین دفن کردیے ہین اور انشاءاللہ تجھے بھی انھین کے پاس پہونچاے دیتا ہون یہ سُنتے ہی قشقاش تنگ پیشانی نہایت برہم ہوا اور دار شمشاد اٹھاکر سر پر چرخ دیکر جزدار جھکروار کیا دیو سفید نے

دارا سکی گرز پر روکی ایک تڑاقا ہوا دیو قشقاش پکارا کہ زدم ولپست کردم دیو سفید نے
دار کو رد کرکے آواز دی کرا زدی وکرا پست کردی حریف تیرا مین موجود ہون شعر تو ضرب تے زدی
ضرب ما نوش کن ؛ ہمہ شادی از دل فراموش کن ؛ یہ کہکر اپنا گرز گران سنگ آسمان رنگ
ہشت پہلو پر چہ کوہ ساڑھے سولہ سو من کی ضرب کو اٹھاکر اور سر پد چرخ دیکر سر
قشقاش پر وار کیا اسنے بھی وار کو بلند کرکے گرز کو روکا لیکن گرز جو پڑتا ہی عیاذاً باللہ
یہ معلوم ہوا کہ ایک کوہ گران پھٹ پڑا تڑاقا ہوا شرارے آتش کے نکلے جگر زمین ہول سے
شق ہوگیا ہاتھ قشقاش کے کانپے لنگر گرز کا نہ سنبھل سکا دار اور گرز دونون لڑتے
بھڑتے سر پر پڑے شاخین بیجے مین اتر گئین اور سر گردن مین گردن سینے مین سینہ
شکم مین شکم کمر مین کمر زانون مین زمین پر ایک خونکا تھل تھلا ہوکر رہگیا اب دیو
سفید نے نعرہ کیا کہ زدم ولپست کردم لو چہرا اس مردود کی جسوقت ہوا سے گرد برطرف
ہوئی اور نظر پڑی تو یہ معلوم ہوا کہ ایک مضغہ گوشت کا پڑا ہے جسمین اعضا کے نشان
بھی نہین ہین نہ گنھد کا پتا ہی نہ ہاتھ کا بس یہ دیکھکر دیو آہنگ کو تاب نہ آئی کہ یہ بھائی
اسکا ہی بغیر اجازت لیے دوڑ پڑا اور قریب آکر آواز دی کہ او دیو سفید غضب کیا تونے
کہ بھائی کو میرے مارا بازو میرا شکستہ کیا کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر ساطور مارا دیو سفید نے
دستہ ساطور پر ہاتھ ڈالدیا اور ایک ایسا جھٹکا مارا کہ ساطور ہاتھ سے چھوٹ گیا دیو
سفید نے وہی ساطور کمر پر مارا کہ اسکے دو ٹکڑے ہوے بس اسکا مرنا تھا کہ دیو شدید کو
غصہ آیا پکارا او دیو سفید غضب کیا تونے کہ دو سپہ سالار میرے مار ڈالے کب چھوڑتا ہون
تجکو یہ کہکر اپنے فیل کوہ پیکر کو تجگ مار کر بڑھایا اور سامنے تخت نیرنگ شاہ کے آکر
اجازت خواہ ہوا نیرنگ شاہ نے کہا جا خداوند ابلیس تیرا حامی و مددگار رہے اب دیو شدید
میدان مین آیا اور کہا اے دیو سفید اگر اب بھی تو دین خداوند ابلیس کا پھر اختیار کر اور
وہ کلمہ کہنا ترک کردے جس سے وہ ناراض ہوتے ہین تو مین خون اپنے سپہ سالارون کے
بدل کرکے تجھے افسر فوج مین کرون دیو سفید نے کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ تو کیا بکتا ہی
کوئی جہنت مین آکر پھر دوزخ مین جاتا ہی جبتک مین حقیقت اسلام سے آگاہ نہ تھا اسوقت
تک مین نے اُس ملعون کی پرستش کی مگر اب لاکھ لاکھ لعنت کرتا ہون اُس ملعون پر دیو
شدید ظلماتی نے کہا کہ مجھے افسوس آتا ہی تیرے حال پر کہ تجھ ایسا حسین دیو اور بہادر
میرے ہاتھ سے مارا جائیگا مگر مجبور ہون کہ تو کسی طرح راہ پر نہین آتا اور خداوند ابلیس کی
شان مین کلمات لاطائل کہتا ہی لا ضرب بہادری کی دیو سفید نے کہا کہ اے دیو شدید
ہملوگ پیشدستی نہین کرتے اگر خداوند کریم تیری ضرب سے بچا لیگا تو خیر دیکھا جائیگا بڑے
افسوس کی بات ہی کہ تیرا قد و قامت تو اسقدر زور و طاقت بے انتہا مگر عقل کچھ بھی نہین کہ
ابلیس ملعون کو سجدہ کرتا ہی اور خلاق عالم سے روگردانی کیے ہوے ہی دیکھ قدرت
خداوند کریم کو کہ اُسنے آدم زادون کی ایسی مدد کی کہ دیو تہتن سا شخص اُنکا تابع فرمان ہوا

ورنہ ایک سُست اُستخوان کی بھی یہ حقیقت ہی کہ وہ دیوؤن سے مقابلہ کرکے سربر ہوسکے دیو شدید
اسکی باتون پر ہنسا اور کہا کہ اے دیو سفید اگر تو مقابلہ کرنے مین خوف کرتا ہی تو میدانسے پھرجا
کیون اپنا خون اپنی گردن پر لیتا ہی اور مجھے خود بھی تجھسے مقابلہ کرتے ہوے شرم آتی ہی
کہ تو میرا ہم نبرد نہین ہی یہ سُنکر دیو سفید نے کہا کہ تو رحم اپنے حال پر کر کہ دیدہ و دانستہ راحت
چھوڑکر راہ دوزخ اختیار کرتا ہی اور اپنے غرور مین کسی کو موجود نہین جانتا یہ ضرور ہی کہ
تو مجھسے زبردست ہی مگر پروردگار عالم ایسا قادر و توانا ہی کہ اگر چاہے تو مور ناتوان کو
فیل پر غلبہ دے دے دیو شدید نے کہا جب مین قدرت رب العزت کا قائل ہون کہ تو مجھے
زیر کرلے اور پست کردے دیو سفید نے کہا اگر تو مجھسے صدق دل سے اس امر کا اقرار
کرا اگر مین نے تجکو نیچا دکھادیا تو ابلیس پرستی ترک کردونگا دیو شدید نے کہا کہ ہان بیشک
یہ مجھے منظور ہی اور اگر مین نے تجکو پست کیا دیو سفید نے کہا کہ ہرچند مین تیرا ہم نبرد نہین ہون
مگر یہ وقت امتحان ہی مین اُس خالق عالم کے بھروسے پر کہہ سکتا ہون کہ مین ہی تجھے پست کرونگا
اگر تجھے پست نہ کرسکون تو مین ابلیس پرستی اختیار کرلونگا بس یہ اقرار ہوتے ہی دونون نے
اپنے اپنے حربے سنبھالے اور دیو شدید بھی فیل سے کود کر پیدل ہوا دیو سفید بھی پیدل ہوا
اور کرگدن کو چھوڑ دیا بس دیو شدید نے اپنا چوبیس سو من کا گرز سنبھالا اُدھر دیو تہمتن
کہ اپنے رفیق دیو سفید سے بہت اُنس رکھتا ہی بیتاب ہوگیا اور صاحبقران اعظم نے بھی
دیو سفید کو مرحبا کی آواز دی اور دُعا کرنے لگے کہ اے کردگار جہان یہ وقت عزت دین کا ہی
جو بات دیو سفید کے مُنہ سے نکل گئی ہی تو ہی اُسکا نباہنے والا ہی یہان تو اہل اسلام
دست بدعا ہین اور وہان دیو شدید بن تہمتن ظلماتی نے گرز کو اُٹھایا اور سر پر چرخ دیکر
سر دیو سفید پر وار کیا جیسے ہی گرز سر کی طرف چلا سناٹا پیدا ہوا یہ معلوم ہوا کہ ایک کوہ گران
پھٹ پڑا دیو سفید نے یا رب العزت کہکر گرز کو اُٹھاکر چہرے کی پناہ کیا اور کہا تو ہی بچانے
والا ہی کہان اِسکا سولہ سو من کا گرز کہان شدید بن تہمتن ظلماتی کا چوبیس سو من کا گرز
سلہ مین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا مگر جسوقت خدا مدد پر ہوتا ہی تو کوئی کچھ نہین کرسکتا
کلہ گرز سے فنا کی صدا پیدا ہوئی اور گرز ہاتھ سے شدید ظلماتی کے چھوٹکر دور جا پڑا
بس دیو سفید نے موقع خالی پاکر شانے پر دیو شدید کے گرز مارا کہ ضرب شدید پہونچی اور
ہاتھ اسکا جھول گیا اہل اسلام نے تکبیر کی صدا بلند کی اور دیو شدید نہایت خفیف ہوا دیو
سفید نے کہا کیون اے شدید یہ بتا کہ سوا آجکے کبھی تیری ضرب خالی گئی ہی دیو شدید نے کہا
نہ کبھی ایسا نہین ہوا دیو سفید نے کہا اسکو مدد پروردگار کہتے ہین اب اگر آنکھین تیری
روشن ہین اور دل زنگ کفر سے پاک کرنا چاہتا ہی تو کلمہ پڑھکر مسلمان ہو کہ شرط بھی
تو ہار چکا ہی دیو ان کفار نہایت حیرت مین تھے کہ یہ کیا معرکہ ہوا لیکن دیو شدید ظلماتی کا
قلب سیاہ تھا اسکے دل سے زنگ کفر نہ دور ہوا کہا اے دیو سفید یہ اتفاقی فعل تھا کہ
گرز میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا مین کبھی ایسے خدا کو نہ مانونگا جو نظر نہ آئے تو مجھے بیکار

ترغیب دیتا ہی تیرا اصل مطلب یہ ہی کہ شدید مسلمان ہو جاے تو مین ہاتھ سے اسکے بچ جاؤن دیو سفید نے کہا کہ ہم راہ خدا مین مرنے کو حیات ابدی سے بہتر سمجھتے ہین دیکھ تیری اس عہد شکنی کا نتیجہ بہت بُرا ہوگا اہل عالم تجھ پر نفرین کرینگے اور ابد تک دوزخ مین جلیگا جا اب اپنا علاج کرکے آنا تو مجھسے مقابلہ کرنا یہ کہکر دیو سفید سیدانسے پھرا دیو شدید بھی اسکی جرأت پر وجد کرتا ہی اُدھر نیرنگ شاہ دل مین کہتا ہی کہ اتنے بڑے دشمن کو قابو پاکر چھوڑ دینا یہ اسی کا کام تھا الغرض دیوان نیرنگ قاف آئے اور دیو شدید کو سیدانسے پھیر لیگئے علاج اسکا ہونے لگا یہان دیو تہمتن گرزن اپنے رفیق پر سے نثار کرتا ہوا میدانسے پھرا گلے سے لگایا صاحبقران اعظم نے شاباش و مرحبا فرمایا فرہاد خان یک مزبی و فرسنگ بن لندھور نے کہا کہ کارے کردہ الغرض دونون لشکر اپنے اپنے فرودگاہ پر آئے اور علاج دیو شدید کا ہونے لگا بالفعل میدانداری موقوف رہی اب یہانسے

چند کلمہ داستان شوکت نشان شاہزادۂ سکندر رستم خو و صاحبقران کوچک کے بیان کیے جاتے ہین

کہ یہ طلسم نیرنگ قاف کو فتح کرکے جانب نیرنگ حصار چلے تھے مظہر پریزاد انکے ہمراہ ہی آتے آتے ایک بیابان مین پہونچے شام ہو گئی تھی خیمہ برپا کیا لشکر آرام سے آرام تمام بسر کی جسوقت صبح ہوئی پھر چلے اسی طرح طی مراحل و قطع منازل کرتے ہوے چلے آتے ہین کہ دیکھا سامنے سے گرد پیدا ہوئی ہرکارون کو برائے خبر روانہ کیا انھون نے مانند پیک خیال کے جاکر دریافت حال کیا اور فوراً واپس ہوکر عرض کیا کہ دیو سرہنگ دیو تن تنہا چالیس ہزار دیوؤن سے برائے مدد نیرنگ شاہ جاتا ہی اور یہ دیو نہایت زبردست اُدھر اُس دیو سے اُسکے ملازمون نے خبر کی کہ جن لوگون کو برباد کرنیکی غرض سے آپ گلستان ارم جاتے ہین اُنمین سے ایک آدم زاد جسکا نام صاحبقران کوچک ہی اپنے نامون صاحبقران اعظم کی مدد کو جاتا ہی اور ایک طفل حسین اُسکے ہمراہ ہی یہ لشکر دیو سرہنگ نے یون حکم دیا کہ بس اسی جگہ قیام کرو جسوقت اسکے قتل سے فرصت ہوگی تو آگے جاؤنگا یہ کہکر اُسی جگہ اُتر پڑا اور خیمہ برپا کیا منتظر لشکر اسلام کا ہوا سکندر رستم خو نے تھوڑی راہ طے کی ہوگی کہ لشکر دیوان کو دیکھا انھون نے بھی صاحبقران کوچک سے کہا کہ جس غرض سے نیرنگ حصار جاتے تھے وہ یہین حاصل ہی اب وہان جانے کی عجلت کیون کی جاے پہلے اس دیو کے مقابلہ کا فیصلہ کرین پھر دیکھا جائیگا لڑنا ہر طرح ہی یہ بھی وہین جاتا ہی ہم بھی وہین جاتے ہین وہان پہونچکر نہ لڑے یہین لڑ لیے مطلب حریف کا زور توڑنے سے ہی یہ سُنکے صاحبقران کوچک نے کہا کہ بہت مناسب اور اُسی جگہ اُتر پڑے خیمہ برپا کیا یکایک اور گرد اُڑی اب سرہنگ بھی دیکھ رہا ہو اور سکندر بھی دیکھ رہے ہین کہ یہ کون آتا ہی الغرض جسوقت دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا دیکھا کہ ایک اور دیو سولہ ہزار دیوؤن سے چلا آتا ہی ہرکارے جو خبر کے واسطے روانہ ہوے تھے

انھون نے آکر عرض کی کہ یہ دیو مغلول قوی بازو ہی یہی مدد نیرنگ شاہ کو جاتا ہی سکندر رستم خو کی زبانسے بیساختہ نکلا کہ بڑے زرغے ہین دادا جان پر خدا اُنکو ان دیوؤن سے بچاے مگر امید تو ہی کہ میرا دیو تہمتن گرزن ہی کافی ہی یقین تو ہی کہ اُنھین مقابلہ کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑے یہ دیو بھی اگر سرہنگ اور اُسکے لشکر سے ملا ہو ان دونون کی ایک ہی راے ہو گئی کہ ان آدم زادون کو شکار کرکے نیرنگ حصار کی طرف چلینگے اتنے مین اور گرد اُڑی اور ایک دیو سرہنگ اور اسکے لشکر سے آکر ملا ہرکارون نے بیان کیا کہ اس دیو کو مہیب تیرہ رو کہتے ہین واقع مین یہ دیو اسم بامسمّی تھا رنگ اسکا قیر سے زیادہ کالا تھا شاخین پیچ کھاے ہوے جسوقت یہ تینون دیو یکجا ہوے سرہنگ نے لشکر کو حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اُسیوقت نقارے پر چوب پڑی اور آواز نقارے کی گرجی خبر شاہزادۂ سکندر رستم خو کو ہوئی اُنھون نے فرمایا کہ یہ کمبخت دیو بھی بالکل جانور ہی ہوتے ہین کہ نہ تو نامہ نہ پیام خبر کچھ پروا نہین کہدو کہ ہمارے یہان بھی کوس حربی نوازش ہوا آئے یہان بھی نقارہ بجا تیاری جنگ ہونے لگی جسوقت رات تمام ہوئی اور نور سحری پھیلا دونون لشکر میدانمین آکر صف آرا ہوے بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیب نہیب دیکر ہٹ گئے کہ دیو مغلول قوی بازو میدانمین آیا اور مبارز طلب کیا یہانسے مظہر پریزاد اجازت لیکر نکلا اور دیو مغلول کا سامنا کیا بعد گفتگوے بسیار دیو مغلول نے زنگلۂ زنجیر بند مارا مظہر پریزاد نے ایک لنوا اسکا تیغ سے قلم کیا لیکن دوسرا لنوا بائین شانے پر پڑا اگر شانہ نشانہ ہوا سپر ہاتھ سے چھوٹ پڑی بعد اُسکے اُسی زخم دار تی مین مظہر پریزاد نے تلوار کا وار کیا کہ دیو مغلول کے دو ٹکڑے ہوے ایک غریو لشکر کفار مین ہوا اور اہل اسلام نے صداے تحسین و آفرین بلند کی اور دیو مہیب تیرہ رو نے کہا کیا غضب کیا اس پریزاد نے کہ ایک ہم مذہب کو ہمارے مارا ہان مارو اسکو جانے نپاے یہ سنتا تھا کہ اُسی ہزار دیو دوڑ پڑے اُدھر سے سکندر رستم خو اور صاحبقران کوچک و سکندر رستم خو نے لاشون پر لاشین گرانا شروع کردین ہر طرف کشتون کے پشتے لاشون کے انبار نظر آنے لگے زمین خون سے لالہ رنگ ہو گئی سبزہ لالے کی بہار دینے لگا اس خزان مین عجب بہار تھی ہر نخل قد پر گھاے زخم کھلے ہوے تھے سرما نند ثمرہاے پختہ کے گر رہے تھے ہاتھ مانند شاخ خشک کے قلم ہو رہے تھے کشت عشرت پامال تھی صرصر موت چل رہی تھی سپر بن مانند برگ خشک کے چھوٹ چھوٹ کر گر رہی تھین عجب قیامت برپا تھی تمام صحرا ضرب دار و چوب و گرز سے کانپ رہا تھا خون کی ندیان بہ رہی تھین کشتی حیات ہر ذی روح کی طوفانی نظر آتی تھی اور ساحل مراد کا کوسون

بتانہ معلوم ہوتا تھا باد مخالف نے پیڑ، کو تباہ کردیا تھا یہن گرجی جنگ یہن دیو مہیب تیرہ ٹرو کا اور صاحبقران کوچک کا سامنا ہوا دیو مہیب نے آواز دی کہ او آدم زاد سیاہ سر سفید دندان تو عجب بلائے بد ہی کہ ہلوگون سے مقابلہ کررہا ہی ارے انسان ہوکر دیوزاد سے نہین ڈرتا کب چھوڑتا ہون تجکو کہ تونے بڑے بڑے سرکشون کو پست کیا ہی یہ کہکر چوب چماق کا وار کیا صاحبقران کوچک نے وار اسکا خالی دیکر تلوار ماری کہ سر اسکا چار قدم پر جاکر گرا لاش دھڑ سے گری کر زمین لگگئی صاحبقران کوچک نے نعرہ کیا کہ زوم و پست کردم لوگ لاش اسکی اُٹھا کر لیگئے اُدھر شاہزادہ سکندر رستم خونریز تے ہوے قریب دیو سرہنگ کے تن تنہا پہونچے اور آواز دی کہ او ملعون اِدہر آ کہان جاتا ہی کہ تیری جان کا آپہونچا نہیں یہ سنتے ہی دیو سرہنگ نے چوب دست ماری سکندر رستم خونریز نے وار اسکا خالی دیا کیونکہ نصیحت اپنے بزرگون کی انکو یاد تھی کہ دیو کے حربے کو روکنا خلاف عقل ہی لیکن چوب شمشاد جو زمین پر گرتی ہی دستہ تک زمین مین اُترگئی تنق گرد بلند ہوا دیو سرہنگ نے نعرہ کیا کہ زوم و پست کردم شاہزادہ سکندر رستم خونریز نے گرد سے نکلکر آواز دی کہ او پست کردی حریف تیرا مین موجود ہون یہ کہکر تلوار ماری دیو سرہنگ نے وہی چوب چہرے کی پناہ کی تلوار نے چوب دست کو مانند خیار تر کے دو کیا اور شاخ سر پر بیٹھی شاخ بیچ سے دو ہوتی ہوئی چلی دیو پھر پڑا کر بھاگون اسکے پیٹھ مین تلوار ٹوٹ گئی اور یہیں اُسکا شاخ دیو مین پھسار ہگیا قبضہ سکندر رستم خونریز کے ہاتھ مین رہگیا اب دیو بھاگا اور سکندر رستم خونریز نے دوسری تلوار کاٹھی سے کھینچکر اسکا تعاقب کیا یون کہ آگے آگے تو دیو سرہنگ جارہا ہی اور پیچھے پیچھے اُسکے سکندر رستم خونریز ہین اور انکے عقب مین دونون فوجین لڑتی بھڑتی چلی جاتی ہین اب انکو تو اسی حال مین چھوڑا جاتا ہی اور

پھر حال نیرنگ حصار کا آغاز ہوتا ہی

کہ جسوقت دیو شدید بہمن ظلمانی سے سمت چین کی اور بارگاہ نیرنگ شاہ مین حاضر ہوا دو چار خم شراب کے پیگیا جسوقت دماغ اسکا بادۂ ناب سے گرم ہوا حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اُسیوقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارے کی گرجی ہرکارے خبر لیکر حضرت برکت صاحبقران اعظم مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ لشکر حریف مین نقارۂ رزمی بجا ہی فرمایا کہ پروا نہین ہمارے یہان کی بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی بجے طبل جنگی نقارخانہ رعد آواز نوازش مین آیا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی اُدھر کفار آپس مین کہتے ہین کہ بھائیو کل کی جنگ آخری سمجھو اگر دیو بہمن مارا گیا تو لشکر اسلام برباد ہوجائیگا اور دیو شدید مارا گیا تو نیرنگ حصار کا خاتمہ ہی اگرچہ دیو شدید زبردستان روزگار مین سرآوردہ تھا لیکن شکست و فتح قابو کی چیز نہین ابھی کل کی بات ہی کہ دیو شدید کہان اور دیو سفید کہان

مگر دیو شدید زخمی ہو گیا دیکھیے کیا ہوتا ہی اُدھر اہل اسلام دیو سہمتن گرزن کے واسطے
دست بدعا ہین اور عرض کر رہے ہین کہ یا رب العالمین تو ہی بچانے والا ہی یہ دیو شدید
بڑی بلا ہی تو اسے رد کر ورنہ کل مذہب اسلام پر وہ قاف سے اُٹھ جائیگا اور پھر کفرستان
ہو جائیگا اور اگر دیو سہمتن غالب آگیا تو تمام نیرنگ حصار آباد سمجھنا چاہیے اسلیے کہ پھر کوئی
ایسا نہین ہی جو مقابلہ لشکر اسلام کا کر سکے لوگ آپسمین گلے مل مل کے ایک دوسرے سے
رخصت ہو رہے ہین وصیتین کر رہے ہین کہ اگر ہم قتل ہو جائین اور تم زندہ بچو تو فاتحہ خیر سے
نہ فراموش کرنا وہ کہہ رہے ہین کہ اپنی ہی کسے امید ہی بقول شاعر شعر اجل لگائے ہوئے
تاک ہر کسی پہ ہی پہ ہوش باش کہ عالم روادوی پر ہی پہ کیسے کیسے لوگ نگاہ ہونگے سامنے
دنیا سے اُٹھ گئے شعر دنیا کے جو مزے ہین ہرگز وہ کم نہ ہونگے پر چلے چلے یہی رہینگے
افسوس ہم نہ ہونگے نہ دیکھیے کل کس کس کی اجل ہی اور کون کون فرش خاک پر
قبر کی نیند سوتا ہی اور کون کون زندہ بچتا ہی اسی عالم مین وہ رات گذری اور صبح نمودار ہوئی
بہادرون نے جامہ بصورت کفن زیب بدن کیا اور آمادۂ مرگ و فنا سے قضا ہو ہو کر عازم میدان قتال و
جدال ہوئے جسوقت دونون جانب صفین آراستہ ہو چکین اور نقیب نہیب دیکر ہٹ گئے
تو دیو شدید بن بن سہمتن ظلمانی نے گجبک مار کر اپنے فیل کو بڑھایا اور فیل ہزہی سے ساتھ
گولے کے چلا شدید اسکو پیر سامنے تخت نیرنگ شاہ کے لایا اجازت مرحمت مانگی
نیرنگ شاہ نے کہا جا خداوند ابلیس کے حوالے کیا آج ان بتپرستون کا استیصال
کرکے پلٹنا دیو شدید نے کہا ایسا ہی ہوگا ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہکر فیل کو
موڑا اور رُخ میدان جنگ کا کیا اسطرف دیو سفید دیو سہمتن سے کہہ رہا ہی کہ مجھے
جانے دیجیے اور دیو سہمتن کہہ رہا ہی کہ تم اسکی ضرب نہین سنبھال سکوگے اُس روز خدا نے
بڑی خیر کی کہ گرز اُسکے ہاتھ سے چھوٹ کر علحدہ گرا ورنہ اسوقت تم زندون مین بھی
نہ ہوتے دو تین بھی اگر زندہ بچون تو مانو عمر دوبارہ ہوئی ہرچند دیو سفید نے اصرار کیا
مگر دیو سہمتن نے نہ مانا اور فیل اپنا بڑھا کر سامنے صاحبقران اعظم کے آیا اور اُتر کر فیل
سے اجازت میدان مانگی صاحبقران اعظم نے سر اسکا سینے سے لگایا اور آستین مرحمت
پشت پر بھاڑی اور کہا کہ اے سہمتن میرا دل ڈر کتا ہی آج تو برائے مقابلہ نہ جا اسلیے
کہ اگر خدانخواستہ تو ہاتھ سے شدید کے ہلاک ہوا تو مین سکندر رستم خو کو کیا جواب دونگا
بہتر یہ ہی کہ آج کی میدان داری میرے سپرد کر دے دیو سہمتن نے عرض کی کہ آپ اُنکے بزرگ ہین
اور میرا خداوند ہو ان اگر حضور کے دشمنون کو چشم زخم پہونچا تو مین کیا جواب دونگا بہتر یہی ہی
کہ پہلے دشمنون کو فنا ہو جانے دیجیے اور میری جانبازی کا تماشا دیکھ لیجیے پھر آپ کو اختیار ہی
صاحبقران اعظم خاموش ہو رہے اور دیر کے بعد فرمایا کہ اچھا جا حافظ حقیقی نگہبان ہی
مگر اے سہمتن ذرا سمجھ بوجھکر ملایہ کرنا غفلت سے کام نہ لینا کہ دشمن قوی ہی سہمتن نے
عرض کی کہ اقبال حضور کا چاہیے یہ کہکر تسلیم رخصت کی اور بارہ گز فیل پر سوار ہو کر چلا

اُس طرف سے دیو شدید نے اسکو اپنے مقابلے پر آتے ہوے دیکھکر آواز دی کہ اے تہمتن
گرزن زن مین نے سُنا ہی کہ تو نے بڑے بڑے دیوان سرکش کو مارا ہی علی الخصوص دیوان
نیرنگ قاف کا تو سیتھرا و کر دیا مگر آج ملک الموت کا سامنا ہی میرے ہاتھ سے جانبری دشوار ہی
لا حزب بہادری کی دیو تہمتن نے کہا کہ حال موت و زیست کو سوا خالق عالم کے کوئی نہین
جان سکتا اگر پیمانۂ عمر میرا لبریز ہو چکا ہی تو بستر خواب پر بھی مرجاونگا اور اگر حیات مستعار باقی ہی
اور تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی تو انشاء اللہ تجھے بھی مارونگا لیکن پیشدستی میرا دستور نہین پہلے
تو حربہ کر جسوقت حافظ حقیقی تیری ضرب سے بچائیگا تو میری ضرب کا تماشا دیکھنا یہ سُنکر دیو
شدید بن تہمتن ظلماتی نے ایک میل نوادی اُٹھایا کر اوپر اُس میل کے مانند بھالے کے
نوک نکلی ہوئی تھی ایسا ہی میل تہمتن گرزن زن کے ہاتھ مین بھی تھا گویا یہ نیزے ان دونونکے
تھے شدید ظلماتی نے خبردار خبردار کہکر سینۂ تہمتن پر وار کیا تہمتن نے وار اسکا اپنے میل پر
روکا رد و بدل ہونے لگا دونون کے حربون سے چنگاریان آگ کی گر رہی تھین یہ معلوم ہوتا تھا
کہ دو فیل مست لڑ رہے ہین اُدھر دونون کے ہاتھی بھی مست تھے آپس مین گتھ گئے سر سے
سر ملاکر زور کرنے لگے کبھی وہ اِسے ریل دیا کبھی یہ اُسے ریل کر پچھلا عجب طرح کی جنگ تھی
سب کی نگاہین اور جانین لڑی ہوئی تھین کہ انمین دونونکی فتح و شکست پر لشکرون کی فتح و
شکست کا دارمدار تھا ہر ایک دست بدعا تھے دیوان نیرنگ حصار اور دیوان پردۂ قاف
دیو شدید کے لیے دعا مانگ رہے تھے اور دیوان گلستان ارم دیو تہمتن کے لیے جناب
احدیت مین عرض کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ بارالٰہا اسے تو بچانا کہ اسوقت قوت لشکر
یہی ہی آیندہ جو تیری مرضی اور دیو سفید اپنے کرگدن سیاہ پر سوار شب سے آگے بڑھا ہوا
تماشا جنگ کا دیکھ رہا تھا اور داد ہنر دے رہا تھا اور دل مین یہ خیال تھا کہ اگر دیو شدید کہین بیجا
اور بے قاعدہ حربہ کرے تو تو بھی جا پڑ گو یا بہانہ ڈھونڈ رہا تھا کہانتک بیان کیا جاے کہ
دونون میل آپس مین ٹکرا ٹکرا کر اسقدر گرم ہوے کہ ہاتھون مین چرکے دینے لگے مجبور ہوکر
ہاتھون سے پھینک دیے اور گرز سنبھالے گو گرز شدید ظلماتی کا دو سو من زائد تھا مگر
یہ ایسا فرق نہ تھا جسکی ہیبت دیو تہمتن کو ہوتی البتہ قد اُس ملعون کا ڈیڑھ سو گز کا تھا اور تہمتن کا
ایک سو بیس گز کا تھا اور یہ بڑا فرق تھا جو ہر جگہ پست کیے دیتا تھا اور رو بالے دیتا تھا اور
ہاتھی بھی دیو شدید کا کسی قدر دیو تہمتن کے فیل سے بلند تھا یہ دونون فیل بھی انتخاب
زمانہ تھے کہ اتنے اتنے بڑے دیوؤن کے لنگرون کو سنبھالے ہوے تھے اور ہانپتے نہ تھے
برابر سونڈ سے سونڈ لپیٹ کر زور کر رہے تھے ایک مرتبہ دیو شدید نے آواز دی کہ اے تہمتن
ہوشیار ہو جا کہ یہ ضرب طمانچۂ اجل ہی کسی نے اس ضرب کا جواب نہین دیا ہی جس پر گر پڑا
نقشہ حیات کا بگڑ گیا کبھی دوسری ضرب کی نوبت نہین آئی یہ نہ کہنا کہ ہوشیار نہ کیا تھا یہ
کہکر چوبیس سو من کی ضرب کو سنبھالا اور بالاے سر چرخ دیا کہ گرز سے فنا فنا کی صدا پیدا ہوئی
بس اسنے ہان ہان کہکر فیل کو فیل سے ملا کر سر دیو تہمتن پر دار کیا یہ سُننا تھا کہ

کڑکڑ زمین جو ہوا پھر ہری صدا پیدا ہوئی اہل اسلام نے کہا خداوندا بچانا دیو تہمتن کو
دیو تہمتن نے اپنے گرز کو اُٹھا کر چہرے کی پناہ کیا اب گرز جو گرز پر پڑتا ہی تڑاقے کی صدا
بلند ہوئی ایک شعلہ چمک کر فلک کو نکل گیا تق گرد و غبار بلند ہوا گرد دیو تہمتن اُس گرد مین
پوشیدہ ہو گیا جگر زمین ہول سے شق ہو گیا ہاتھی دیو تہمتن کا گھٹنون گھٹنون زمین مین
دھنس گیا تہمتن کے ہر بُن مُو سے پسینہ جاری ہوا چھٹی کا دودھ زبان پر ذالقہ دے گیا
بیہوشی طاری ہو گئی دیو شدید ظلمانی نے نعرہ کیا کہ زدم و پست کردم اے گروہ لشکر اسلام
خبر دار تہمتن کی کہ مردہ صد سالہ پاؤ گے ان باتون نے دل اہل اسلام کے ہلا دیے دیو سفید
جھپٹ کر قریب آیا اور گرد گرد کے چرخ مار کر اندر گرد کے بیتابانہ در آیا دیکھا کہ دیو تہمتن
کے ہر بُن مُو سے پسینہ جاری ہی مگر ہاتھ مانند ستون فولادی کے قائم ہین ہاتھی گھٹنون تک
زمین مین دھسا ہوا ہی مگر دیو تہمتن بیہوش کھڑا ہی دیو سفید نے آواز دی کہ حریف
لاف زنی کر رہا ہی آپ جواب نہین دیتے یہ سُنکر دیو تہمتن کو ہوش آیا ہاتھی کو بڑھنے کا
اشارہ کیا وہ بالکل پاگل ہو رہا تھا دیو سفید نے کہا کہ ہاتھی زمین مین دھسا ہوا ہی آگے
کیونکر بڑھے دیو تہمتن زمین پر کودا اور سر اپنا فیل کے شکم سے ملا کر زور کیا کہ فیل زمین سے
نکلا اور کنوتیون کو جھاڑ کر باہر آیا دیو تہمتن نے کہا اے فیل اب ہم تم آخر ہین آخر تو بھی
آخر ہی تھوڑی دیر کا اور ساتھ ہی ابھی سے روگردانی نہ کر یہ کہکر مُشتک پر ہاتھ پھیرا اور پھر
سوار ہوا اتنے عرصے مین گرد برطرف ہوئی اور نظر سب کی دیو تہمتن پر پڑی اہل اسلام
ہوے کہ تہمتن ضرب گرز سے زندہ بچ گیا خیر اب کچھ امید ہوئی اور کفار پہلے نہایت خوش تھے
دیو آپس مین قلکاریان مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ تہمتن مارا گیا سو وقت تہمتن کو زندہ
دیکھا افسردہ خاطر ہو گئے اور شدید ظلمانی کی خیر منانے لگے دیو تہمتن نے پکار کر اُٹھایا
اور آواز دی کہ اے دیو شدید تو نے بلا کی ضرب لگائی کہ اگر کوہ بھی سپر ہوتا تو پاش
پاش ہو جاتا یہین ہی ایسا سخت جان تھا کہ تیری ضرب سے بچا اب تماشا دیکھ میری ضرب کا
دیکھ شعر تو ضربے زدی ضرب ما نوش کن ہمہ شادی ازدل فراموش کن اے دیو شدید
میرا گرز بھی گھونسا ہی ملک الموت کا اسکا روکنا بھی آسان نہین ہی ہوشیار ہو یہ نہ کہنا کہ
خبردار نہ کیا تھا یہ کہکر اپنے گرز کو بھی سر پر چرخ دیا اور برابر دیو شدید سے پہونچکر
یا یزدان پاک کہکر سر پر دیو شدید ظلمانی کے کھڑے ہو کر وار کیا کہ ہنوز اسکا ہاتھ
دیو شدید کے سر تک پہونچنا محال تھا دیو شدید نے بھی اپنے گرز کو اُٹھا کر ہوے کی
پناہ کیا معاذ اللہ دیو تہمتن کی ضرب اور گرز اتنا بڑا لنگر وار گرز پر گرز جو پڑتا ہی وہ تڑاقا ہوا
کہ صحرا بھبکا شعلہ بھبکر تیر شہاب بنکر جانب آسمان چلا کہ اس ظالم کو بھی پھونک دون جسکے
دور زمین پر فتنہ و فساد برپا ہوتے ہین تق گرد اسقدر بلند ہوا کہ دیو شدید ساقط اور دیو اسمین
مع فیل غائب ہو گیا اور ہاتھی اسکا بھی گھٹنون تک غرق زمین ہو گیا جگر زمین بسبب ہول
ہیبت کے چاک ہو گیا پرند آشیانون سے اُڑے چرند گیاہ سے منھ پھیر کر بھاگے کہ یہ

کیا بلا نازل ہوئی زمین کو زلزلہ سا محسوس ہونے لگا سگریزے جو اڑے تھے وہ طیرا ابابیل کا
مصداق تھے کہ اس فیل مست کے جگر کو صدمہ پر صدمہ پہونچاتے تھے دیو شدید بھی بیہوش ہوگیا تھا
اور ہاتھ دیو تہمتن کے بھی جھنجھنانے لگے تھے اب دیو تہمتن نے آواز دی کہ زدم دلپست کردم
لو خبر اس کوہ جان دار کی کہ اسمین دم ہی یا نہین دیو ان ظلمانی دو ڑے اور اندر گرد کے دیکھے
آواز دیکر دیو شدید کو ہوشیار کیا ہنوز تمتق گرد برطرف نہین ہوا ہی اور انواع واقسام کے کلام
گوش زد ہو رہے ہین کہ صاحبقران اعظم نے پکار کر فرمایا اے تہمتن کیا کہنا وہ ضرب لگائی ہی کہ تین ہی پیکر اس
قرمساق کا چورا ہوگیا ہوگا فرہاد خان یک مزبنی و فرسنگ بن لند صورے بھی بہت تعریف
کی اور کہا آج تک ایسی مردانہ لڑائی دیوون کی نہین دیکھی واہ کیا کہنا اسی طرح ہر طرف سے
صدائے تحسین وآفرین بلند ہوئی اور دیو سفید تو بے اختیار پکار اٹھا کہ وہ مارا مردود کو دیو تہمتن نے
صاحبقران اعظم کی طرف دیکھکر تسلیم کی اور عرض کیا کہ یہ سب اقبال تھا حضور کا ورنہ میری
کیا حقیقت تھی اسلیے کہ حریف زبردست ہی مگر برابر کا جواب پا گیا اب اگر زندہ ہو تو سوا اسکے
اور کیا کہا جا سکتا ہی کہ قضا نہ تھی اور دیوان لشکر کفار نہایت پریشان تھے جب گرد برطرف
ہوئی تو دیکھا کہ دیو شدید زندہ ہی اسنے بھی زمین پہ کودکر اور کاندھا دیکر اپنے فیل کو زمین سے
نکالا و بار دگر سوار ہوکر نعرہ کیا کہ منم شدید ظلمانی اے تہمتن وقایع مین تو نے اپنی بساط
بہت زیادہ ضرب لگائی دیو شدید اسقدر خاک مین ٹپا ہوا تھا کہ صورت نہ پہچان پڑتی تھی
صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ اسکی رستی دراز معلوم ہوتی ہی خدا دیو تہمتن کو اسکے ہاتھ سے
بچاے اب جو یہ گرد سے نکلا آواز دی کہ اے دیو تہمتن اب ہوشیار ہو جا کہ اس ضرب کے
بعد دوسری ضرب نہ لگاؤنگا یہ کہکر اپنا گرز گران سنگ آسمان رنگ ہشت پہلو تولتا ہوا جھپٹتا
اور قریب دیو تہمتن کے پہونچکر خبردار خبردار کہکر دو دستی ضرب لگائی دیو تہمتن نے پھر
گرز کو اٹھا کر پہرے کی پناہ گیا اور پکارا کہ خداوندا مجکو زندگی کی ہوس نہین مگر تو ثابت قدم رکھنا کہ
کافر سے سامنا ہی الغرض ضرب جو پڑتی ہی یہ معلوم ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا دیو تہمتن کی قوت
پہلی ہی ضرب روکنے مین زائل ہو چکی تھی اور دوسری ضرب خود بھی لگائی تھی ایسی کہ رہی سہی قوت
بھی جا چکی تھی دم ٹوٹ چکا ہی دست و پا مین رعشہ ہی اور اتنے بڑے زبردست دیو نے
دو دستی ضرب لگائی ہی اب اسکا لشکر پھوٹکر بڑکے گرز سے گرز جو لڑا شرارے نکلے تڑاقے کی
صدا بلند ہوئی دل مسلمانون کے بل گئے ہاتھ دیو تہمتن کے تھرا ے دونون شانون کی
چھین نکل گئین دونون گرز سر پر گرے سر شق ہوگیا بھیجا پاش پاش ہوگیا دہانے سے سر
فیل پر گری فیل بھی مارا گیا اور فیل آتشبازی ہو کر گرا تمتق گرد بلند ہوا اسنے بھی پردہ پوشی
کی اور مثل گنبد کے ہوگیا صاحبقران اعظم منتظر ہین کہ گرد بیٹھے تو حال دیو تہمتن کا معلوم ہو
جب دیر ہوئی تو بیتاب ہو کر قریب آئے کہ قتیبہ کی صدا کان مین پہونچی گھبرا کر پکارے
کہ اے دیو تہمتن کیا حال ہی دیو تہمتن نے جو صدا صاحبقران اعظم کی سنی کہا آپ میرے
اسلام کے شاہد رہیے گا اے سلطان قاف خدا آپ کو اس جنگ مہلک سے نجات دے

الحمدللہ کہ وقت آخر آپ کی آواز سنی مگر افسوس اس بات کا ہی کہ شاہزادۂ سکندر رستم خو کی
زیارت سے محروم رہگئے جسوقت اس شہریار عالیوقار سے ملاقات ہو تو میری طرف سے
عرض کر دیجیے گا شعر جہان سے حسرتِ دیدار یار لیکے چلے ؛ چمن سے داغ فراق بہار لیکے چلے
یہ کہتے ہی آنکھین پھر گئین اور روح جسم خاکی کو چھوڑکر طرف ملک عدم کے روانہ ہوئی شعر
بولی یہ روح جسم کا پشتارہ پھینک کر ؛ بھاری ہی بوجھ کون یہ ہیگا رہنے چلے ؛ صاحبقران اعظم
رونے لگے اور دیو سفید نے گریبان چاک کیا خاک اڑانے لگا یہ حال دیکھکر دیوان کفار
تکارہ شادمانی بجانے لگے اور اہل اسلام مین شور فریاد و فغان بلند ہوا صاحبقران اعظم
روتے ہوے بیٹھے تھے کہ فرہاد خان یک حبشی نے بڑھکر حال پوچھا صاحبقران اعظم
نے فرمایا کہ دیو تہمتن نے انتقال کیا فرہاد خان نے بھی نعرہ آہ کا مارا فرسنگ بن
نند ھور بھی رونے لگا یہ سب تو اپنے حال پر ملال مین ہین وہان نیرنگ شاہ کی
بن پڑی اور سوچا کہ اس سے بہتر موقع نہ ہاتھ آئیگا دیو شدید کو آواز دی کہ ہان مارو
سب کو کوئی جانے نہ پاے ان لوگون نے بڑے بڑے دیوون کو مارا ہی اور اگر یہ زندہ
بچ گئے تو ضرور قصاص لینگے اے دیو شدید خبردار کسی کو زندہ نجانے دینا یہ آدم زاد
دیو زادون سے زیادہ سخت ہین انکے قتل کرنے مین بڑی ناموری ہی ہرچند نعیم جنی نے
منع بھی کیا تھا کہ اے بادشاہ یہ لڑائی ہی بھڑنا بگڑنا اسکا اختیاری چیز نہین ہی اسوقت مین انکو
نہ ستا ایسا نہ ہو کہ کوئی مددگار انکا آجاے تو پھر وہ بھی پناہ نہ دینگے ہرچند اسنے سمجھایا
کہ کسی طرح یہ باز رہے کیونکہ یہ لوگ مبتلاے غم و الم ہین اور بھی نہ مارے جائین اور چراغ اسلام
پردۂ قاف مین گل نہ ہو جاے مگر دیو نیرنگ نے ایک نہ سنی اور کہا کہ اس سے بہتر
موقع نہ ملیگا یہی اسکا کہنا تھا کہ دیو شدید بن تہمتن ظلمانی نے وہی گرز گران سر اپنا
پکڑ لوٹ چلا ساتھ ہی اسکے کل دیوان نیرنگ قاف دارین پکڑ پکڑ کر لشکر اسلام کی طرف
متوجہ ہوے ادھر سے بھی فوج آگے بڑھی دونون لشکرون مین جنگ ہونے لگی دار پر
دار چل رہی تھی ایک ہنگامۂ محشر بپا ہوا دیو شدید نے دیوان لشکر اسلام کو پامال کر ڈالا
چوبیس سو من کا گرز جس پر پڑ گیا پتا بھی نہ معلوم ہوا لاشون مین یہ امتیاز نہ تھا کہ کون کسکی
لاش ہی دیو نیرنگ چلا رہا ہی کہ پہلے سردارون کو قتل کرو فوج آپ ہی بھاگ جائیگی یہ سنکر
دیو شدید صاحبقران اعظم کی طرف چلا یہ دیکھتے ہی دیوا کوان سینہ سپر ہو گیا اور پکارا
کہ او نامرد اتنے بڑے تن و توش پر یہ نامردی کہ غریبون کے قتل پر کمر باندھی ہی اگر ایک
گھڑی روز سیوان داری موقوف رکھتا تو کیا ہم لوگ کہین چلے جاتے خیر آجکی جنگ بھی
یادگار رہیگی جو سنیگا وہ بہادر تجھپر نفرین کریگا یہ سنکر دیو شدید نے کہا مین اطاعت بادشاہ
اور قتل دشمن سے بحث ہی یہ کہکر وہی گرز دیوا کوان کے سر پر مارا کہ یہ مرد مسلمان درجۂ
شہادت پہ فائز ہوا لاش اسکی تعویذ بنکر رہ گئی یہ دیکھتے ہی فرسنگ بن نند ھور نے آواز دی
کہ او ملعون غضب کیا تو نے کہ دیو تہمتن کو مارا اور دیوا کوان کو بھی شہید کیا اب چھوٹتا ہے

بکو یہ کہکر دیوؤن کو قتل کرتا ہوا دیو شدید کی طرف چلا دیو شدید نے فرسنگ کو اپنی طرف
آتے ہوے دیکھا یہ بھی فرسنگ کی جانب چلا فرہاد خان نے آواز دی کہ کیا لڑکے سے
لڑنے جاتا ہی ادھر آ اور مجھسے سامنا کر لیکن دیو شدید اور فرسنگ بن لند ھور قریب
پہونچ چکے تھے فرسنگ نے ایک وار تو دیو شدید پر تین ظلماتی کا خالی دیا اور
اپنا گرز مارا گیارہ سو من کی ضرب وہ کب خیال مین لاتا ہی اسکے گرز کا آدھا بھی تو نہین ہی
ضرب فرسنگ کو اپنے گرز سے رد کر کے جو گرز مارا پھر فرسنگ چاہتا تھا کہ وار خالی
دون مگر مرکب نے ٹھوکر لی آگے نہ بڑھ سکا گرز فنا کی صدا دیتا ہوا سر پر پڑا کر راکب و مرکب
دونون ایک ہو گئے یہ معرکہ دیکھکر فرہاد خان یک طرفی بیتاب ہو گئے گریبان چاک کر ڈالا
اور روتے ہوے لاشِ فرسنگ کی طرف چلے ہر چند ہمت سے دیو سد راہ ہوے فرہاد
خان نے دست بدست سے لاشون پر لاشین گرادین گشتون کے پشتے لگا دیے اور
قریب لاشِ فرسنگ پہونچکر آواز دی کہ اے فرزند استقدر جلدی کی کہ ہم سے پہلے راہی
ملک عدم ہو گئے ارے تجھے بھی مثل اور شبون کے ہمکو چھوڑ دیا اِس صفحہ مین تمھارا
داغ دیکھنا بدا تھا اب اگر اِس تھلکہ سے نجات ہوئی اور پھر وہ دنیا پر جانا ہوا تو مین کیا
لند ھور کو جواب دونگا یہ کہتے ہوے لاش پر گرے اور گلے سے لگا کر رونے لگے
دیو شدید نامرد کو یہ موقع غنیمت ملا جھپٹ کر گرز مارا کہ فرہاد خان یک طرفی بھی مانند فرسنگ کے
پیوند خاک ہو گئے صاحبقران نے یہ معرکہ دیکھکر سر پیٹ لیا گریبان چاک کر ڈالا اور پکارے
اے برادرین گلستان ارم مین تمھاری والدہ کو کیا منھ دکھاؤنگا افسوس صد افسوس
کہ قضا تمکو پردۂ دنیا سے قاف مین لائی تھی دیو شدید پکارا کہ او آدمزاد اُنکو کیا روتا ہی
تھوڑی دیر مین تیری بھی یہی حالت ہوا چاہتی ہی فرمایا کہ مین خود جینے سے تنگ ہون
تجھے واسطہ اپنے دین و مذہب کا کہ جلد کام میرا تمام کر تاکہ اس رنج و الم سے نجات پاؤن یہ
فرماتے ہوے دیو شدید کی طرف چلے اور دیو شدید صاحبقران اعظم کی طرف چلا اسنے
مین نیرنگ شاہ پکارا کہ اے دیو شدید تم اس طرف لڑ رہے ہو اور دیو سفید ادھر
ہمارا کام تمام کیا چاہتا ہی یہ سنتے ہی دیو شدید پلٹا دیکھا کہ دیو سفید قریب نیرنگ شاہ کے
پہونچ چکا ہی آواز دی کہ او دیو سفید کہان چلا ابھی تو مین موجود ہون پہلے مجھسے مقابلہ
کرلے دیو سفید نے کہا تو ہمارے سردار کی طرف بڑھا ہم تیرے سردار کی طرف چلے
اب ادھر آتا ہی تو آپکے پروا نہین یہ کہکر دیو سفید پلٹا اور دیو شدید کی طرف چلا صاحبقران
اعظم نے آواز دی کہ اے دیو سفید حربہ اسکا روکنا بالکل خلاف عقل ہی جانتک ہو سکے
خالی ہو اینا دیو سفید نے کہا کہ حضور تماشا دیکھین جو حالت اسنے دیو تہتن کی بنائی جب
اُس سے بدتر حالت اس ملعون کی دیکھون تو مجھے صبر آئے بغیر اسکے قرار نہ آئیگا یہ
کہتا ہوا لاشون پر لاشین گراتا ہوا چلا جس دیو پر گرز مارا وہ پیوند خاک ہو گیا میدان مین ہر طرف
قبر مین بنی بنائی تیار ہین جو دیو کہ دیو شدید اور دیو سفید کی ضرب سے ہلاک ہوے ہین

اسکے واسطے فبر کی ضرورت نہین خود بصورت مزار ہو گرے ہے ہین یہ دونون دیوان زبردست ابھی بہت فاصلے پر ہین کہ شدید ظلمانی خدا پرستون کے لشکر کو درہم و برہم کرتا ہوا حد لشکر تک مثل آیا تھا اور ادھر دیو سفید صفون کو توڑتا ہوا قریب نیرنگ شاہ پہونچگیا تھا اب جب دونون پلٹ کر چلے تو دونون لشکرون کو مٹے کرین اسوقت سامنا ہو درمیان مین جو دیو صفین باندھے کھڑے ہین اور لڑ رہے ہین جسنے صورت دیو شدید و دیو سفید کی دیکھی راہ گریز اختیار کی انتظام لشکر بگڑ گیا ہی مغلوبہ ہو رہی ہی اپنے بیگانے مین امتیاز باقی نہین رہا ہی بھائی بھائی کو باپ بیٹے کو دشمن سمجھکر مارے ڈالتا ہی ادھر ان دونون دیوون نے تمام لشکر کو اسطرح پامال کر رکھا ہی جیسے دریا مین طوفان آتا ہی کہانتک بیان کیا جاے اسلیے کہ یہ جنگ ہی جسمین تمام گلستان ارم اور تمام قاف یکجا ہی اور دیوان عالم جمع ہو گئے ہین قریب چالیس پچاس لاکھ دیو کے ہین جنمین جنگ ہو رہی ہی ہر طرف سوا صداے بگیر و بزن کے اور کوئی آواز نہین سنائی دیتی دریاے خون جاری ہی کاسے سرون کے بجاے حباب تیرتے پھرتے ہین موجین تلوارون کی اسقدر تیزی سے آرہی ہین کہ کشتی حیات طوفانی ہو رہی ہی نہنگ قضا ہر طرف دوڑتا پھرتا تھا اور شکار مرغ جان کا ہو رہا تھا بازار موت گرم تھا جانون کی ارزانی تھی ملک الموت خریدار بنا ہوا دوڑتا پھرتا تھا اسی حالت مین دیو سفید اور دیو شدید کا سامنا ہو گیا دیو سفید نے آواز دی کہ او شدید اسقدر شدت یہ تن و توش اور شیوۂ نامردی تجھے شرم نہ آئی کہ بغیر ہوشیار کیے ہوے تو نے فرسنگ بن لنڈھور کو مارا اور چچا کو اُنکے یعنے فرہاد خان یک مزنی کو اس سے بھی زیادہ مجبوری کی حالت مین قتل کیا کہ وہ اپنے بھتیجے کی لاش سے لپٹے ہوے رو رہے تھے خدا جلد تجھکو خاک ذلت پر گراے یہ سُنکر دیو شدید نے کہا دشمن کو پست کرنیسے غرض ہی یہ میدان جنگ ہی یا خواب گاہ کیون حریف سے اسقدر غافل رہو کہ وہ کام اپنا کر جاے دیو سفید نے کہا کہ پھر پہلوانی کے ساتھ تو نے سحر و عیاری بھی حاصل کی ہوتی دیو شدید نے کہا کہ اس تقریر سے کچھ حاصل نہین اگر تجھے دعوے ہو تو بدلہ لے مجھسے لے مین موجود ہون یہ کہکر گرز مارا دیو سفید کو نصیحت صاحبقران اعظم کی یاد آگئی ضرب گرز کو گرز پر نہین روکا جیسے ہی سناٹا ہوا کا پیدا ہوا اور گرز چلا دیو سفید نے پیترا بدلکر وار اسکا خالی دیا ضرب زمین پر پڑی دیو شدید نے آواز دی کہ زدم و پست کردم تنق گرد بلند ہوا صاحبقران اعظم نے آہ کا نعرہ مارا اور پکارے کہ افسوس دیو سفید بھی مارے گئے یہ اسطرف متوجہ تھے کہ دیو امرید بن شلید نے عقب سے وار شمشاد کا وار کیا صاحبقران اعظم اسکی جانب سے غافل تھے وار جو سر پر پڑتی ہی سرشق ہو گیا تیور بگڑے قریب تھا کہ مرکب سے گرین مگر اپنے کو سنبھالا دہنا پھاڑ گرز خم سر کو باندھا دیو مزید سامنے سے بھاگا اور صاحبقران اعظم نے تعاقب اُسکا کیا ادھر دیو سفید نے گرد سے نکلکر دیو شدید کو گرز مارا اُسنے گرز کو گرز پر روکا تڑاقے کی صدا بلند ہوئی مگر دیو سفید کی ضرب سے دیو شدید کہان پست ہو سکتا تھا

اب کی جو پلٹ کر اسنے ضرب لگائی اور دیو سفید نے پیترا بدلا لاش ایک دیو کی پڑی ہوئی تھی
پاؤن اُبھا اور دیو سفید گرا ایک پاؤن پر ضرب گر زپڑی پاؤن ٹوٹ کر زمین مین پیوست ہوگیا
اب دیو سفید مین اُٹھنے کی طاقت نہ رہی اسنے دیکھا کہ اب اگر جنبش وحرکت کرتا ہون تو سوا
جان جانیکے کوئی فائدہ نہ ہوگا کوئی دشمن ایک وار کرکے خاتمہ کردیگا یہ چپکا لاشون مین پڑا رہا
اور دعا کرنے لگا کہ پروردگار تو ہی صاحبقران اعظم کا بچانے والا ہی اب کسی مددگار کو بھیج
ورنہ قاف سے دین اسلام اُٹھا جاتا ہی کوئی تیرا نام لینے والا باقی نہ رہے گا اُدھر صاحبقران
اعظم قریب دیو مزید بن شدید کے پہونچ گئے اور آواز دی کہ او نامرد ہوشیار رہو کہ قضا برابر
پہونچگئی یہ کہکر تلوار کر پر ماری کہ اس شجر کفر و نفاق کے دو ٹکڑے ہوے لاش اسکی زمین پر
گری یہ دیکھکر دیو شدید نے دیکھا پکارا کہ او آدم زاد تو بڑا سرکش ہی کہ اس عالم زخمداری مین
اتنے بڑے دیو کو اسطرح مارا دیکھ آتا ہون اور تیری بھی خبر لیتا ہون فرمایا صاحبقران اعظم نے
کہ مین خود زندگی سے تنگ ہون موت مانگ رہا ہون کہ بعد ایسے ایسے دوستون اور
عزیزون کے زندگی پر خاک ہی سخن مختصر فاصلہ دیو شدید اور صاحبقران اعظم مین بہت تھا
اور لشکر درمیان مین حائل تھا دیو شدید دیوان اسلام کو قتل کرتا ہوا چلا جاتا تھا اور صاحبقران
اعظم بھی زخمون مین چور چور ہو رہے تھے اور منتظر قضا کے تھے اور کہتے تھے کہ آج قاف مین
دولاد صاحبقران کا خاتمہ ہی اور دین اسلام پر وہ قاف سے اُٹھا جاتا ہی دیوان اسلام
جانبین دے رہے تھے اور مالک کو اپنے بچا رہے تھے مگر دیو شدید کے مقابلے مین سوا
پست ہونے اور شکست کھانے کے امید فتح یابی کسے تھی اِدھر تو دیو قتل کرتا ہوا چلا آتا ہی
اور اُدھر نہنگ شاہ نے فوج کو للکارا ہی قریب تین تیس لاکھ دیوون کے یورش
کرکے چلے اب دس گیارہ لاکھ دیوان لشکر اسلام سے ریلا انکا نہ رُک سکا اور پسپا ہونے لگے
یہ حالت دیکھکر صاحبقران اعظم نہایت پریشان ہوے کہ مرنا تو اچھی چیز ہی مگر ذلت سے مرنا بہت
بُرا ہی خداوندا اب عزت تیرے ہاتھ ہی قدم میرے پیچھے نہ سرکین ورنہ روحین میری ساتھیون کی
مجھ پر ہنسین گی یہ فرماکر ایک لاش کی طرف مخاطب ہوکر یہ شعر ورد زبان فرمایا کہ شعر
تمہارے ساتھیون مین پین نہ چھوڑو قافلے والو بڑھے جاؤ نہ یون آگے رہے جاتے ہین ہم
سے لو پا اسوقت مین منہ موڑنا اچھا نہین یہ شرط وفا نہین ہی کہ ہمین اس مصیبت مین
چھوڑ کر تم راہی ملک عدم ہوے ہو اتنا ٹھہر جاؤ کہ ہم بھی آلین تو ساتھ چلین کیونکہ نئی راہی
کو چون سے ناواقفیت منزل کا نشان معلوم نہین کوئی رہبر ساتھ نہین اس اس طرح کے
کلمات حسرت آیات فرماتے تھے اور لاشین اُن کشتگان محبت کی نہ چھوڑتے تھے زمین پر قدم
ایسے جمائے تھے کہ طبقہ بھی جگہ چھوڑ دے مگر یہ نہٹین اب لشکر اسلام کی یہ حالت ہی کہ
سردار تو سوا صاحبقران اعظم یا دیو سفید کے باقی نہین سب مارے جاچکے دیو سفید
زندہ بھی ہی تو مُردے سے بتر ہی کہ اُٹھ نہین سکتا ایک پاؤن پیوند خاک ہوگیا ایک پاؤن
باقی ہی اُٹھنا ممکن نہین لڑنے کے قابل کہان یہی غنیمت ہی کہ دشمنون نے اسکو مردہ سمجھکر

چھوڑ دیا ہی دم اسکا آنکھون مین ہی اور تباہی لشکر اسلام دیکھ رہا ہی اور کہہ رہا ہی کہ اے
کس بیکسان و اے دادرس غریبان اگر اسوقت مصیبت مین تو نہ مدد کریگا تو کفار یہ کہینگے
کہ تمھارے خدا نے تمھین نہ بچا لیا جس طرح کی شرطین دیکر تمھنتن سے ہار کر مشرف دین اسلام سے ہوا
وہی بات یہ کفار کہینگے کہ ہمارے خداوند نے مدد کی اور تمھارا خدا کچھ نہ کرسکا بار الہا عزت
دین کی اور شرم مسلمانان تیرے ہاتھ ہی اُدھر نعیم چینی وزیر نیرنگ شاہ کہ دراصل مرد
مسلمان ہی لیکن مجبور ہی اگر اظہار مذہب کرتا ہی تو قتل ہوتا ہی دعا کر رہا ہی کہ پروردگارا اب
حال صاحبقران اعظم پر رحم کر سب عزیز و دوست انکے مارے جا چکے انکے بعد چراغ گل ہی
صد قربان اپنے حبیب کا اب اہل اسلام کی جرار فوج صاحبقران اعظم کی آدھی بھی نہین رہی ہی
جو لوگ باقی ماندہ ہین اُنکے بھی قدم اکھڑے جاتے ہین کہ یکایک تیر دعا کا ہدف اجابت پر
بیٹھا اور جانب صحرا سے دو بگولے گرد کے پیدا ہوئے ایک آگے آگے اور ایک اُسکے
پیچھے پیچھے مگر ساتھ ہی ساتھ بعد اُسکے دو بگولے اُنسے کچھ فاصلہ پر پیدا ہوئے اور اُن کے
عقب مین تیغ گرد بلند ہوا سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہی صاحبقران اعظم کو یہی خیال ہی
کہ مدد کفار کی آئی ہوگی ہمارا کون ہی جو اسوقت مین خبر لے خدا کے ایک وہ لڑکا آیا ہوا ہی
تو وہ طلسم نیرنگ قاف کی مصیبتون مین پھسا ہوا ہوگا دیو شدید نے بھی ہاتھ روکا اور
گرد کی جانب متوجہ ہوا دیکھا کہ آتے آتے دامنہ گرد کا ننگا قد ہوا پہلے بگولے سے ایک دیو
دراز قد ایک شاخ مین ٹوٹی ہوئی تلوار پھنسی ہوئی شاخ سے خون جاری بھاگا ہوا چلا آتا ہی
لشکر کو دیکھکر فوج مین گھس پڑا اور پکارا کہ مجھے پناہ دو کہ شیر میرے عقب مین آتا ہی ساتھ ہی
دوسرے بگولے سے نعرۂ شیرانہ کی آواز آئی کہ ہم سکندر رستم خو کے گذاریم کہ از دست
من زندہ و سلامت بدر روی تیسرے بگولے سے نعرہ صاحبقران کوچک کا ہوا اور چوتھے
بگولے سے مظہر پریزاد پیدا ہوا اب اول ان سب سے شاہزادۂ سکندر رستم خو گھوڑا
دوڑاے ہوے لشکر پر گرا اور صفون کو توڑتا ہوا دیو سرہنگ تن تنہا کی طرف چلا آگے
آگے دیو سرہنگ بھاگتا جاتا ہی اور پیچھے پیچھے سکندر رستم خو صفون کو بچاتا ہوا چلا
آتا ہی دیو شدید صورت حیرت بنا دیکھ رہا ہی کہ یہ طفل آدم زاد ہی اور اتنا بڑا دیو اس سے
بھاگتا ہی بڑا نامرد ہی اگر گیر پڑے تو یہ کچل کے مرجاے دیکھو تو ہوتا کیا ہی نعیم چینی
کہہ رہا ہی کیا قضا اس لڑکے کو کھینچکر لائی ہی افسوس چراغ دودمان صاحبقرانی آج گل
ہو جائیگا کوئی باقی نہ رہیگا لیکن جسوقت سے دیو سفید نے نعرۂ سکندر کی آواز سنی ہی
اسکی جان مین جان آگئی ہی زمین سے اُٹھ بیٹھا ہی اور پکار پکار کر کہہ رہا ہی کہ اس آواز کے
نثار اے شاہزادے خدا تجکو سلامت رکھے الحمدللہ کہ مین نے دیدار تیرا دیکھ لیا اب
یہ دیکھ رہا ہی کہ جسقدر تعریف اسکی تہمتن سے سُنی تھی وہ بھی کم تھی کس آن بان کے ساتھ
دیوون کو پست کرتا ہوا چلا جاتا ہی کہین رُکا ہی نہین اب گرد اڑی اور خورشید
زرین قبا بھی مع لشکر فیروزی اثر آکر پہونچگیا اور کفار پر گرا دار پہ وار چلنے لگے ہنگامہ

گیرودار بلند ہوا دیوان گلستان ارم کو بھی قوت پیدا ہوئی حوصلہ انکا بڑھا جنکے پاؤن اکھڑ چلے تھے اُنھون نے بھی قدم گاڑدیے اور نعرے مارے کہ ہان مارو ان کافرون کو جانے نہ پائین پھر بڑا بر جنگ ہونے لگی لیکن سکندر رستم خو لڑتا ہوا اور لاشین گراتا ہوا قریب دیو سرہنگ تن تنہا کے پہونچگیا اور سرہنگ تن تنہا پیچھے علمدار لشکر کے چھپا سکندر نے دوڑکر تلوار ماری کہ علم کو مع دیو سرہنگ قلم کیا اور لاش اسکی گری اتنا بڑا دیو تھا کہ زمین ہلگئی دیو نیرنگ تھرتھرانے لگا اور پکارا کہ اے دیو شدید جلدی خبر لے اس طفل آدم زاد کی بڑا غضب کیا اسنے کہ میرے لشکر کا علم سرنگون کیا اور علمدار کو مارا جانے نہ پائے کہ بڑی سرکشی اسنے کی ہو دیو شدید سکندر رستم خو کی طرف چلا دیو سفید نے پہلے تو سکندر کی تعریف کی اور کہا کہ کیا ہاتھ مارا سبحان اللہ لیکن جب دیکھا کہ دیو شدید سکندر کے مقابلے کو چلا ہی تو بیتاب ہوکر پکارا کہ اے شہریار یہ بلائے بد ہی اسکی ضرب سے آپکا رفیق دیو تہمتن مارا گیا اور جانبر نہ ہوسکا بس یہ سُننا تھا کہ شاہزادہ سکندر رستم خو کی آنکھون مین خون اتر آیا اور آواز دی کہ او ملعون تو نے ایسے میرے رفیق کو مارا کہ دل میرا توڑدیا کب چھوڑتا ہون تجھکو یہ فرماتے ہوے مرکب کو چمکا کر دیو شدید کی طرف چلے صاحبقران اعظم پکارے اے فرزند تم کیون اسطرف آئے ارے مجھکو شہریار سے شرمندہ نہ کرنا تم پلٹ جاؤ یا میرے بعد مقابلہ کرنا سکندر رستم خو نے آواز دی کہ آپ دعا کرین مین اس ملعون کو پست کیے دیتا ہون تماشا دیکھیے اسنے میرے رفیق دیو تہمتن کو مارا ہی کب چھوڑتا ہون اسکو یہ فرماتے ہوے صفوں کو توڑتے ہوے دیو شدید کی طرف چلے جاتے ہین اور اُدھر سے دیو شدید چلا آتا ہی سب نگران ہین کہ یہ کیا کرینگے انکا ہاتھ دیو شدید کے پاؤن تک تو بمشکل پہونچیگا کہ ایک فیل ہیکل پر یہ سوار ہی اور قد ڈیڑھ سو گز کا دو ہزار چار سو من کی ضرب اسکے ہاتھ مین ہی اور ہاتھ مانند خرطوم فیل کے قوی و زبردست ہین بقول شاعر شعر یہ ساعدون کا ہی اُسکے عالم کہ جسنے دیکھا ہوا وہ بیدم ؎ نیام تیغ قضاے مُبرم لقب ہی قاتل کی آستین کا ؎ صاحبقران اعظم ابتک منع کیے جاتے ہین کہ اے فرزند پلٹ آؤ مجھ پر احسان کرو مگر یہ کسکی سنتے ہین قریب دیو شدید کے پہونچ گئے اور پکارے کہ لا ضرب بہادری کی دیو شدید ظلماتی بے اختیار ہنس پڑا اور پکارا کہ تو ضرب میری سنبھال سکے گا لاش کا بھی تو پتا نہ معلوم ہوگا فرمایا تو اپنی یاد دہانی کو رہنے دے بہت ہوشیار رہ مجھے کمزور نہ سمجھ شعر ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست ؎ شاید کہ پلنگ خفتہ باشد ؎ دیگر دشمن نتوان حقیر و بیچارہ و پشہ وار کہ اور دیر نہ لگا کہ میری آنکھون مین خون اترا ہوا ہی یا تو مین خود اپنے دوست دیو تہمتن سے ملاقی ہوجاؤنگا یا تجھے واصل جہنم کرونگا یہ سنتے ہی دیو شدید ظلماتی نے گرزمارا اور کڑگرز سے فضا فنا کی صدا پیدا ہوئی ایک سناٹا ہوا سکندر رستم خو اپنے بزرگون سے سُن چکے تھے کہ ضرب دیو کی روکنا خلاف عقل ہی اور نصیحت صاحبقران اوّل کی بھی یہی تھی بس انھون نے مرکب کو دبایا کہ وہ مانند برق جہندہ کے تڑپ کر پہلو بچا گیا ضرب اسکی زمین پر پڑی کلہ گرز زمین مین در آیا اسنے نعرہ کیا کہ زہے دست کردم

سب نے سنے کہ سکندر مارا گیا دیو نیرنگ پکارا کہ اسکو بھی پست کیا صاحبقران اعظم نے
آہ کا نعرہ مارا خورشید زرین قبا بھی غمگین ہوکر نظر حسرت سے گرد کی جانب دیکھنے لگا گرد دیو
سفید نے اپنکا تڑپ کر پہلو پر جانا دیکھ لیا تھا اس چالاکی پر یہ پھڑک گیا وہان سکندر نے
پہلو پر جاتے ہی سنبھلنے کی فرصت نہ دی جبتک دیو شدید گرز زمین سے کھینچے اور سنبھلے ہاتھ
تیغۂ آبدار کا مارا کہ دونون اگلے پاؤن فیل کے قلم ہوے اور ہاتھی اوندھے منھ گرا دیو
شدید غافل تھا اسکو فیل کے بے ہونے کی خبر ہی نہ تھی فیل کے گرتے ہی دیو شدید بھی
اوندھے منھ زمین پر گرا تھوڑی تلے گرز پر پڑی دو دانت اسکے ٹوٹ گئے سکندر
رستم خو نے قریب آکر باطمینان تمام نعرہ کیا اور ہاتھ بیاض گردن پر مارا کہ سر اسکا دھڑ سے
الگ جا کر گرا یہ معلوم ہوا کہ ایک مینار بلند منہدم ہوا اور گنبد اُسکا جدا ہوگیا دیو زمین پر
پھڑکنے لگا یہ حالت دیکھکر دیوان کفار کے جی چھوٹ گئے اور دیوان لشکر اسلام شیر ہوکر
جا پڑے دیو سفید نے بیتاب ہوکر تعریف کی اور چاہا کہ اُٹھکر دوڑون مگر ممکن نہ ہوا مجبور
ہوکر رہ گیا ہر طرف سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی نعیم جنی نے نیرنگ شاہ سے کہا
کہ نتیجہ ظلم کا آپ نے دیکھا اب کوئی صورت بچنے کی ہو اگر آپ اُن لوگون کو مہلت دیتے تو
اسوقت اُنسے بھی مہلت مل سکتی تھی افسوس کہنا ہمارا آپ نے نہ مانا اب نیرنگ شاہ نے
بھاگنے کا قصد کیا تھا کہ صاحبقران کوچک نے گھوڑا ڈالا یا تو یہ پاس اپنے ماموں کے
کھڑے تھے اور حفاظت اُنکی کر رہے تھے یا مظہر پر نیزا دیکھ صاحبقران اعظم پاس چھوڑا
اور آپ گھوڑا اُٹھاکر نیرنگ شاہ کی طرف چلے پہلے دو ایک دیوون سے مقابلہ پڑا جب
اُنکو قتل کیا اب دیو بسبب خوف کے خود بخود لگے اور راہ دینے صاحبقران کوچک
قریب دیو نیرنگ کے پہونچ گئے چاہا اسنے کہ مثل سابق عنت سے کود کر بھاگ جاون
مگر یہ کب مہلت لینے دیتے تھے سر پر پہونچ گئے نیرنگ شاہ نے مجبور ہوکر تلوار ماری
صاحبقران کوچک نے ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار کلائی پر پڑی اور پنجہ قبضہ سے نکل گیا دیو
نیرنگ سے دست پا چہ ہوکر دوسرے ہاتھ سے ترسول مارا صاحبقران نے وہ ہاتھ بھی اسکا
قلم کیا دیو نیرنگ دونون ٹنڈ اپنے بجانے لگا اب صاحبقران کوچک نے کہا ملعون
دیکھا قدرت رب العزت کو کہ اتنے بڑے دیو کو ایک طفل آدم زاد نے کسطرح پست کیا شعر
بلائے جان ہین پتلے خاک کے پیدا کرتے ہین ۔ پری کو بند شیشے مین یہ آدم زاد کرتے ہین ۔
کجا آدم زاد کجا دیو نژاد مگر اُس قادر و توانا کی کارسازی ہے کہ کیسے کیسے جوہر شجاعت
آدم زادون نے دیوؤن کے مقابلے مین دکھاے اور باوجود گرانی جثہ کے دیو زاد ہم پر
غالب نہ ہو سکے اور لوہا مان گئے اب بھی توبہ کر تو تجکو چھوڑ دون تیری دست درازی کی
یہ سزا پوری ہو گئی جو ضرر تجکو میرے ہاتھ سے پہونچا کہ ہو نجا تیرا قلم ہوا اب سر دست صورت
نظر یہی ہے کہ کلمہ پڑھکر مسلمان ہو اور دنیا کھو کر عقبےٰ بنا ورنہ ابھی راہی دوزخ ہو جائیگا یہ
سُنکر دیو نیرنگ نے کہا کہ او آدم زاد ہزار جانین ہون تو تمام پر خداوند ابلیس کے نثار ہیں

پر گر کر تخت سے کود کر بھاگا ایک دیو نے جلدی سے اسکو گرگن پر سوار کر دیا صاحبقران اعظم نے آواز دی کہ کیا نادانی کرتے ہو یہ زندہ نہ جانے پاوے ورنہ پھر اسکے مدد گار آجائینگے اور فساد برپا کرینگے یہ سنتے ہی صاحبقران کوچک نے اسکے پیچھے گھوڑا ڈالا اور نیرنگ شاہ بھاگا ہاتھ توکے ہوے تھے کہ گرگن نے ٹھوکر کھائی اور نیرنگ شاہ پشت زمین پر گرا سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ صاحبقران کوچک نے تلوار ماری سر اسکا قلم ہوگیا بس دیو نیرنگ کا مرنا تھا کہ لشکر کفار مین ہل چل پڑ گئی دیوون کے قدم اکھڑ گئے اہل اسلام تلوار کے نیچے رکھ لیا اور ہر چہار طرف سے گھیر لیا نعیم نیرنگ حصاری نے آواز امان بلند کی سکندر رستم خو نے فرمایا کہ بشرط ایمان اسنے کہا بجان قبول ہوا اہل اسلام نے ہاتھ روکے دونون لشکر علحدہ ہوے سکندر رستم خو خدمت صاحبقران اعظم مین حاضر ہوے تسلیم بجا لاے قبضۂ شمشیر سے خون ٹپک رہا تھا صاحبقران اعظم نے گلے سے لگایا اور بہت تعریف کی سکندر رستم خو نے عرض کی یہ سب آپ کے صدقہ مین ہے جیسی تعلیم بزرگون کی ہوگی ویسے ہی خرد بھی ہونگے صاحبقران کوچک چلتے راہ مین دیو سفید کو باحال خراب زمین پر افتادہ پایا فرمایا تو کون ہے اسنے عرض کی کہ ایک خادم ہون آپ کا ہے شاہزادۂ سکندر رستم خو کی خدمت مین پھیلے کہ ایک نظر اور دیکھ لون اب وقت میرا بھی آخر ہے اس ہلچل مین دیو سفید پامال ہوگیا تھا اور حالت اسکی خراب تھی صاحبقران کوچک دیو سفید کو اٹھوا کر خدمت صاحبقران اعظم مین لاے مظہر پریزاد بھی حاضر ہوا انور شید زرین قبا نے بھی آکر دست بوسی حاصل کی اب صاحبقران اعظم بھی بسبب تعب جراحات کے بیہوش ہو گئے تھے انکے زخمون مین ٹانکے لگاے گئے بارگاہ یاقوت نگار جو سکندر رستم خو کے ساتھ تھی برپا ہوئی سب سردار داخل بارگاہ ہوے علاج زخمون کا ہونے لگا شین خدا پر ستون کی اٹھوا اٹھوا کر علحدہ کی گئین جسوقت صاحبقران اعظم کو ہوش آیا تو پوچھا کہ کون کون زندہ بچا معلوم ہوا کہ کوئی افسر فوج گلستان ارم کا زندہ نہین رہا سب مارے گئے دیو سفید بھی بچ کر نکل رہا ہے اب صاحبقران اعظم نے دیو سفید کے قریب آکر سکندر رستم خو سے سارا ماجرا اسکے زیر ہو کر مسلمان ہونیکا اور دیوان کفار کو پست کرنیکا بیان کیا شاہزادۂ سکندر رستم خو اسکی جانبازیان سنکر نہایت خوش ہوے اور دیو تہمتن و فرہاد خان یک ضربی و ارشبون پریزادہ و فرسنگ بن لنڈھورہ وغیرہ کے لیے بہت روے اب لاشہاے شہدا پر آئے اور افسرون کو دفن کرایا باقی اور فوج کو ایک بڑا سا گڑھا کھود کر ایک ہی مین دفن کرا دیا شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ ساتھ لاکھ دیو فقط اہل اسلام کے مارے گئے اور گیارہ لاکھ دیوان کفار قتل ہوے جسوقت دفن شہدا سے فراغت پائی تو سنا کہ دیو سفید نے بھی انتقال کیا سکندر رستم خو اسکے واسطے بھی روے اور افسوس کیا اور فرمایا کہ لاؤ اسے بھی دیو تہمتن کے پہلو مین دفن کر دین کہ یہ اسکا رفیق خاص تھا بعد اس سب نے صاحبقران اعظم سے سب کیفیت بیان کی

اور انھون نے مفصل طور پر ابتدا سے لیکر آخر تک کا حال بیان کیا کہ فرہاد خان یک ضربی نے بڑی شان وشوکت کی نامہ داری کی اور دیو سودانی کو مارا اور دیو نیرنگ قاف کو سرمیدان ہی پست کیا اور تمھارے رفیق دیو تہمتن نے بہت ہی جانبازی کی جبتک وہ زندہ رہا کسی کو مقابلہ نہین کرنے دیا پھر مسلمان ہونا دیو سفید کا اور جانبازیان دیو سفید کی بیان کین سکندر رستم خو نے کہا کہ جسوقت مین نے دیو سرہنگ کو مارا ہی تو کشتون مین ایک دیو پڑا ہوا تھا اُسنے میری تعریف کی تھی اور کچھ ایسی باتین کی تھین جنسے اشتیاق پیدا تھا شاید وہی دیو سفید ہوگا افسوس کہ کیسے دوستون سے فرقت ہوگئی اور ایسا فراق ہوا کہ اب سوائے قیامت انسے ملاقات نہوگی پھر صاحبقران اعظم نے نیرنگ شاہ کا قلعہ بند ہونا اور دیو سفید کا دھاوا کرنا بروقت دیو شدید ظلمانی کا پہونچنا اور جنگ موقوف رہنا اور دیو تہمتن کا برائے تلاش سواری نکلنا اور فیل کو زیر کرکے اُس پر سوار ہوکر آنا بیان کیا اسکے بعد دیو شدید اور دیو سفید کے مقابلے کا حال اور زخمی ہونا دیو شدید کا دیو سفید کے ہاتھ سے اور طرح دینا دیو سفید کا اپنی جرأت کے جوش مین ذلیل ہونا دیو شدید کا بیان کیا اور اُسکے بعد موقوف رہنا دو ایک روز جنگ کا سب کہا آخر مین جسوقت قتل ہونا دیو تہمتن کا بیان کیا کہ اسطرح اتنے بڑے دیو سے مقابلہ کیا مگر قضا نے مہلت نہ دی اور ہاتھ سے دیو شدید کے مارا گیا یہ سُنکر شاہزادہ قمر دیو تہمتن سے لپٹ کر بہت روئے پھر جنگ مغلوبہ کا حال اور قتل ہونا فرسنگ کا ہاتھ سے شدید ظلمانی کے اور لپٹکر لاش سے رونا فرہاد خان یک ضربی کا اُسی حالت مین شہید ہونا انکا بیان کیا جس پر شاہزادہ نے نہایت افسوس کیا اور فرمایا کہ دیو شدید ظلمانی بڑا نامرد تھا جو اس حالت مین فرہاد خان یک ضربی کو مارا اسکے بعد دیو سفید کے مقابلے کا حال کہا اور اپنا زخمی ہونا بیان کیا اور کہا کہ اے فرزند اگر کچھ دیر تم اور نہ پہونچتے تو مجکو بھی زندہ نہ پاتے کیونکہ دیو شدید قریب پہونچ چکا تھا مگر کاش اُسیوقت تم آتے جبکہ ہم بھی اپنے دوستون سے ملحق ہوگئے ہوتے تو بہت اچھا تھا کیونکہ میری نظرین بغیر اُن دوستونکے دنیا تیرہ وتار معلوم ہوتی ہی اب شاہزادے نے اپنا حال اوّل سے یہان پہونچنے تک مفصل بیان کیا اور چھڑانا صاحبقران کو چک کا راہ مین سامنا ہونا لشکر دیو انسے اور زخمی کرنا سرہنگ کا اور بھاگنا اُسکا اور یہان پہونچکر مارنا دیو سرہنگ کو یہ سب بیان کرکے خیریت گلستان ارم کی پوچھی صاحبقران اعظم نے کہا کہ مجھے کچھ نہین معلوم کہ اُن لوگون پر کیا گذری اسکے بعد صاحبقران کوچک ملکۂ آسمان پری کو یاد کرکے بہت روئے اب چوبدار نے عرض کی کہ نعیم نیرنگ حصاری حاضر ہی فرمایا صاحبقران اعظم نے کہ بلاؤ نعیم نیرنگ حصاری رومال سے ہاتھ باندھے ہوئے حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ غلام نے وہان بیٹھے بیٹھے بھی حضور ہی کی خیر خواہی کی

اور آپ کو یاد ہوگا کہ بروقت نامہ داری مین نے آپکو بھی دیوان کفار کے ارادے سے آگاہ کردیا تھا
اور مین دین اسلام پر بہت زمانے سے مائل تھا مگر مجبور تھا کہ کفار مین گھرا ہوا تھا صاحبقران
اعظم نے اٹھا اسکے گلے لگایا اور فرمایا کہ ہمنے تمکو قلعہ نیرنگ حصار کا حاکم کیا شمس جنی نے
اسکو کلمۂ طیبہ پڑھاکر مسلمان کیا نعیم نیرنگ حصاری خلعت سے سرفراز ہوکر اپنے لشکر مین
آیا اور دیوؤن سے کہا کہ تمنے حقیقت مذہب اسلام کی دیکھی بہتر و لازم ہے کہ اب ابلیس پرستی کو
ترک کرو اور مذہب حق اختیار کرو یہ سُنکر سب از سر صدق مسلمان ہوے نعیم جنی پھر
حاضر ہوا اور صاحبقران اعظم کو قلعہ نیرنگ حصار مین لایا بتخانہ منہدم ہوے مسجدون کی
بنا پڑی سکہ نام صاحبقران اعظم کا جاری ہوا آٹھ روز تک یہان قیام رہا نوین روز
صاحبقران اعظم نے غسل صحت کیا اور جشن ملوکانہ کیا لیکن اس صحبت جشن مین شغل قہوہ
سرود نہ تھا صرف چراغان وغیرہ ہوا تھا اور خیرات تقسیم ہوئی تھی ملازمون کو خلعت ملے تھے
سبب یہ تھا کہ ہنوز غم بچھڑے ہوؤنکا دل سے نہ مٹا تھا اس جلسۂ خوشی مین بھی صاحبقران
اعظم دوستونکو یاد کرکے کئی بار روئے کہ افسوس ابھی کل کی بات ہے جو سب ساتھ تھے آج
اُن مین سے کوئی اس صحبت مین شریک نہین ہے الغرض آج شب کو جو سب نے اپنے اپنے
خواب گاہ مین جاکر آرام کیا تو صاحبقران کوچک نے خواب پریشان دیکھا اور چونک
پڑے اسطرح چیخین مار مارکر روے کہ سب سردار اپنے اپنے خیمون مین جاگ پڑے
اور بیتابانہ دوڑے صاحبقران اعظم بھی آگئے سکندر رستم خوبی پہونچ گئے
مظہر پیزاد و شمس جنی خورشید زرین قبا یہ سب آگئے تھے صاحبقران اعظم نے
حال پوچھا صاحبقران کوچک نے کہا اسوقت مین نے ایک خواب دیکھا ہے جسنے مجھے
پریشان کردیا فرمایا یہ خواب و خیال کی باتین ہین اسقدر متاثر نہ ہونا چاہیے اسکا اظہار
کیا ہے صاحبقران کوچک نے کہا مین نے خواب مین دیکھا کہ میری والدہ ماجدہ اور
بہن میری اور چند عزیز جنکو اسوقت نہین بیان کرسکتا یہ سب دریاے خونین ڈوب رہے ہین
اور مان میری ملکہ قریشیہ سلطان فریاد کررہی ہین اور کہتی ہین کہ افسوس اے فرزند
وقت آخر بھی تمہارا دیدار نصیب نہ ہوا اور ہم یون ہی تڑپتے ہوے دنیا سے چلے یہ کہتی ہوئی
اُس دریاے خون مین غرق ہوگئین اور بہن میری پکارا کی کہ افسوس بھائی تمنے ہماری
خبر نلی یہ کہکر وہ بھی ڈوب گئی اسوقت سے میری قلب کی وہ حالت ہے جو ماہی بے آب کی
ہوتی ہے نہین معلوم وہان کیا گذری شمس جنی نے بہ کلمات تسلی کے کہے کہ خواب کی تعبیر
اُلٹی ہوتی ہے خداوند کریم اسکے حق مین کوئی خوشی دکھائیگا صاحبقران کوچک نے کہا
میرے دل کو یقین ہے کہ کوئی بلا اُن لوگون پر نازل ہوئی ہے ذرا آپ اپنے علم کے ذریعہ سے
انجام اس خواب کا دریافت کرکے صحیح صحیح مجھسے بیان کیجیے شمس جنی نے ٹالنا چاہا
لیکن جب صاحبقران کوچک نے قسمین دین تو مجبور ہوکر انھون نے زائچہ کیا اور حیات
ممات پر نظر غائر کی بعد کچھ دیر سکوت کرنے کے زائچہ بگاڑ دیا صاحبقران کوچک نے پوچھا

کہ آپ نے کیا دیکھا میرے سر کی قسم سچ بتلایئے اور آپ کو عبدالرحمن جنی اپنے والد کی روح کی قسم ہی کہ اس حال کو مجھسے پوشیدہ نہ فرمایئے گا یہ سُنکر شمس جنی مجبور ہوے اور دست بستہ عرض کی کہ اسمین شک نہین ستارے سخت آئے ہوے ہین اور مریخ کے برج آتشی مین شمشیر بکف ہونے سے معلوم ہوتا ہی کہ خوف آتشزدگی اور قتل دونون کا ہی بس یہ سنتے ہی صاحبقران کوچک اور صاحبقران اعظم یہ سب پریشان ہوگئے اور سکندر رستم خو نے عرض کی کہ ہرچند صعوبات سفر کی وجہ سے دل تو یہ چاہتا تھا کہ چند روز اور قیام کرین مگر اب ایک دم یہان ٹھہرنا اچھا نہین معلوم ہوتا اُسیوقت حکم طیاری لشکر کا ہوا ایک روز ہمین لشکر طیار ہوا دوسرے روز علی الصباح کوچ کیا اور مزار کشتگان پر فاتحہ خیر پڑھتے ہوے جانب گلستان ارم روانہ ہوے اب انکو تو ہمین چھوڑا جاتا ہی اور

اوّل حال نقابدار سُرخ پوش کا بیان کیا جاتا ہی

یہ وہی نقابدار بہادر ہی جسنے بیابان نہ طاق مین کئی مرتبہ آکر بادشاہ اسلام اور صاحبقران ثالث کی مدد کی ہی جبکہ امیر ثالث نابینا تھے اور کفار کا نرغہ تھا اس زمانے مین یہ کم علیل تھے جو مدد نہ کرسکے جسوقت انمین صحت ہوئی تو اس ارادے سے چلے کر دیکھنا چاہیے اب لشکر اسلام کی کیا حالت ہی جاتے جاتے قریب ایک چشمے کے پہونچے تھے کہ دیکھا سامنے سے کچھ لوگ سامحروضع بھاگتے چلے آتے ہین اپنے عیار سے کہا کہ جاکر دریافت تو کرو یہ لوگ کسطرف سے آتے ہین عیار اس بیچ مین آیا دیکھا کہ یہ لوگ کافر وضع ہین اُنسے پوچھا کہ تم کہانسے آتے ہو اُنھون نے بیان کیا کہ ہم بیابان نہ طاق سے آتے ہین سردار ہمارا کہ نام اُسکا صلیل زرہ پوش تھا برائے مدد ضحاک مسندنشین سامری آیا تھا وہ ہاتھ سے ایک خداپرست کے مارا گیا کہ نام اُسکا اسعد ہی اب ہملوگ اپنے ملک کو جاتے ہین عیار نے سب کیفیت آکر نقابدار سُرخ پوش سے بیان کی نقابدار کو اطمینان ہوا کہ بالفعل بادشاہ اسلام خیریت سے ہین اب اور طرف چلنا چاہیے اب اُنھون نے دوسری راہ اختیار کی جاتے جاتے ایک صحرا مین پہونچے دیکھا کہ وسط صحرا مین ایک گنبد ہی جو مانند دانہ مروارید کے مدوّر اور شفاف ہی لیکن دروازہ اسمین نظر نہین آتا اُنھون نے عیار سے اپنے کہا کہ معلوم ہوتا ہی یہ مقبرہ کسی کا ہی یا خزانہ اس مقام پر دفن ہی اسکی تلاش کرنا چاہیے چند بیلداروں کو طلب کیا جسوقت وہ آئے اُنسے کہا کہ اس گنبد کو کھود کر پھینکدو اُنھون نے کہا بہت خوب اور قریب اُس گنبد کے آکر بیلہ اور پھاوڑا اور کدال ہر قسم کے آلات عمارت کنی سے کام لیا مگر اُس گنبد پر نشان تک نہ پڑا مزدورون نے عرض کی کہ خداوندیہ ہمسے نہ کھدیگا نقابدار کو نہایت غصہ آیا اور کہا کہ ہین آپ اسے کھود دونگا یہ کہکر بیلچہ مارا بیلچہ ٹوٹ گیا اور گنبد پر کوئی اثر محسوس نہ ہوا ازبسکہ اُنھون نے اپنا گزر لیا اور کہا کہ معلوم ہوتا ہی یہ نہایت مضبوط مصالحہ کا بنا ہوا ہی

اب مین اسکو گرز سے شکستہ کرونگا یہ کہکر گرز مارا ایک تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی درحقیقت
یہ ضرب اگر کوہ پر پڑتی تو پاش پاش ہو جاتا اس گنبد کی کیا حقیقت تھی مگر اب جو خیال کیا
تو کوئی اثر محسوس نہ ہوا اب نقابدار یاقوت پوش نہایت پریشان ہوے کہ یہ کیا
معرکہ ہی کچھ سوچکر حکم کیا کہ اسکی چارون طرف سے زمین کھود ڈالو زمین بھی ایسی ہی سخت
معلوم ہوئی یہ حیران کھڑے تھے کہ دیکھا سامنے سے ایک فقیر چلا آتا ہی جسوقت وہ فقیر
قریب آیا دیکھا کہ ایک مرد کبیرالسن ہی اُسنے کہا کہ آپ کیون پریشان ہین جب سے ہین
اِس صحرا مین آیا اس گنبد کو اسی طرح دیکھا اکثر شاہ و شہریار جو اسطرف آئے اور اُنھون نے
اس گنبد کے کھودنیکا قصد کیا کسی طرح یہ نہ کھُد سکا آخر مجبور ہو کر پلٹ گئے اور جو قدیم
باشندے اس نواح کے ہین وہ یہ بیان کرتے ہین کہ پچاس برس سے یہ گنبد اسی
مقام پر ہی اور اسے تعمیر ہوتے کسی نے نہین دیکھا ایک روز خود بخود یہ گنبد نمودار ہوگیا
بعض لوگ یہ بھی بیان کرتے ہین کہ اسمین کوئی بلا مقید ہی ہم نہین کہہ سکتے کہ کیا اسرار ہی
اور بعضے اسکو طلسم بتاتے ہین اور نام اسکا طلسم گنبد بے در بیان کرتے ہین غرضکہ
حقیقت اسکی مفصل نہین معلوم ہوئی نقابدار نے کہا کہ مین بغیر دریافت حال کیے ہوے
یہانسے نہ جاؤنگا یہ فرماکر حکم دیا کہ خیمہ ہمارا یہان برپا ہو اُسیوقت بارگاہ استادہ ہوگئی
شام ہو چکی تھی نقابدار نے خاصہ تناول فرماکے آرام کیا جسوقت صبح ہوئی فریضۂ سحری کو
ادا کیا باہر بارگاہ کے تشریف لاے اور فکر کرنے لگے کہ کیا کرنا چاہیے پھر قریب گنبد کے گئے
اِدھر اُدھر پھرنے لگے دیکھا کہ ایک مقام پر لکھا ہوا ہی مگر اس طلسم کی اکاون برس کی ہی
اور فتاح اس طلسم کا نقابدار ابلق سوار ہی جو پوتا حمزہ صاحبقران اول کا اور نوہ
خداوند بت دورنگ کا ہی اس عبارت کو پڑھکر نقابدار یاقوت پوش نہایت حیران ہوے
کہ یہ کونسا پوتا امیر کا ہی اور کس کا بیٹا ہی جو نواسہ بت دورنگ کا ہی مگر خیر اب یہان
ٹھہرنا بیکار ہی حال معلوم ہوگیا اب اِنھون نے پھر کوچ کیا اور آگے روانہ ہوے جاتے جاتے
ایک دوراہہ ملا اب یہ منتظر ہوے کہ کوئی آیندہ روندہ ملے تو اُس سے حال دریافت کرین
کہ یہ راستے کسطرف گئے ہین دیکھا کہ ایک جانب سے چند مسافر چلے آتے ہین اُنسے پوچھا بھائیو
تم کسطرف سے آتے ہو اور کہان جاؤگے اُنھون نے بیان کیا کہ ہم شہر عرفانیہ سے
آتے ہین اور بیابان نہ طاق کو جائینگے نقابدار نے پوچھا کہ شہر عرفانیہ یہانسے
کسقدر دور ہی اور تم نہ طاق کی جانب کس غرض سے جاؤگے اُنھون نے بیان کیا
کہ شہر یہانسے بہت قریب ہی عرفان شاہ وہانکا مالک ہی چند دن ہوے کہ لڑکا اُسکا
جو نہایت حسین تھا معروف شاہ اُسکا نام تھا وہ برائے شکار اسی صحرا مین آیا
جہان ایک گنبد بنا ہوا ہی اُسنے ایک آہو کے پیچھے گھوڑا ڈالا ساتھیون سے اپنے
علٰحدہ ہوا پھر اُسکا پتا نہ ملا اور وہ پلٹ کر نہ آیا بادشاہ کا ایک ہی فرزند تھا جسوقت چراغ
سلطنت اُسکا گل ہوا تو اُسنے فقیری اختیار کی اور سلطنت سے دست بردار ہوا بھائی کو

اپنے بادشاہ کیا کرنام اُسکا سمعان شاہ ہی اُسے یہ خیال پیدا ہوا کہ مبادا کسی وقت
اِسے پھر ہوس تخت وتاج ہو اور مدعی سلطنت ہو اسکو قید کرینا چاہیے سمعان شاہ نے
عرفان شاہ کو قید کرلیا وہ بادشاہ نہایت عادل تھا اور یہ انتہا کا ظالم ہی اسکے ظلم سے
رعیت پریشان ہی صدہا نے وطن ترک کردیا چنانچہ ہم بھی حفظ جان و آبرو کی غرض سے
شہر کو ترک کرکے چلے ہین کہ کسی اور ہی مقام پر زندگی بسر کرینگے پوچھا نقابدار بہادر نے
کہ مذہب تم لوگون کا اور بادشاہ کا کیا ہی اُنھون نے بیان کیا کہ اکوان پرست ہین
نقابدار نے فرمایا کہ اگر تم مذہب اسلام اختیار کرو تو مین جاکر سمعان کو تخت سے اُتارون
اور عرفان شاہ کو قید سے چھڑا کر بادشاہ کردون اور کیا عجب ہی کہ ایک سال بعد
اُسکا فرزند بھی اُس سے ملحق ہو جاے مگر مین اسکا حتمی وعدہ نہین کرتا کیونکہ اُسکے
فرزند کو قید سے چھڑانا یہ اور شخص کا کام ہی جو فتاح طلسم گنبد بے در کا ہوگا اُن لوگون نے
کہا کہ سمعان پر فتح یاب ہونا امر آسان نہین ہی اسلیے کہ وہ نہایت زبردست ہی اسکے علاوہ
فوج کثیر رکھتا ہی پہلوان اُسکے لشکر مین نہایت قوی تن اور قوی من ہین قلعہ بھی
نہایت مستحکم ہی آپ کے نہ ایسے قوی معلوم ہوتے ہین جنپر بھروسا ہو سکے کہ آپ اُن
پہلوانون پر غالب آیئے گا اور نہ فوج زیادہ ہمراہ ہی نقابدار نے فرمایا کہ تمھین اِن
جھگڑون سے کیا بحث ہی جو شرط تمسے کی ہی اگر اُسکی پابندی کرو تو ہم لشکر کشی کرین
اگر تمھارے بادشاہ کو تخت پر بٹھادین تو تم ایمان لانا ورنہ جو دل مین تمھارے ہی
وہ کرنا اِن لوگون نے بھی خیال کیا کہ اچھا نقصان ہی کیا ہی یہ لوگ نقابدار کے
ساتھ ہوے اور نقابدار بہادر جانب قلعۂ عرفانیہ روانہ ہوا جسوقت قریب قلعہ
پہونچا نمہ بر پا کیا خبر سمعان شاہ کو ہوئی کہ ایک نقابدار سُرخ پوش چالیس ہزار
سوار سے اِسطرف آیا ہی یہ سُنکر سمعان نے ایک نامہ لکھا مضمون نامے کا یہ تھا کہ اے
نقابدار سُرخ پوش تم کس غرض سے اِسطرف آئے ہو اگر ملنا چاہتے تو نقاب
چہرے سے دور کرکے تنہا خدمت ما بدولت و اقبال مین حاضر ہو اور اگر راہ بھولکر
چلے آئے ہو تو فورًا میری قلمرو سے چلے جاؤ ورنہ تمھارے حق مین بہتر نہ ہوگا
نقابدار سُرخ پوش اسی فکر مین تھے کہ سمعان شاہ کو نامہ لکھکر اپنے ارادے سے
اطلاع کرون جو نامہ دار سامنے سے نمودار ہوا اور خط نقابدار کو دیا نقابدار نامہ پڑھکر
نہایت غصہ مین آئے اور جواب تحریر کیا کہ مین نے سُنا ہی تو نے رعایا پر بہت ظلم
کر رکھا ہی اور بھائی کو اپنے قید کیا ہی لہذا بہتر یہ ہی کہ بھائی کو اپنے تخت پر بٹھا اور خطا اپنی
اُس سے معاف کرا کے اُسکو اپنے سے راضی کر ورنہ بزور شمشیر تجکو تخت سے اُٹھا دونگا
جسوقت یہ نامہ سمعان شاہ کو پہونچا سمعان نہایت غصہ مین آیا اور کہلا بھیجا کہ اے
نقابدار کیا اجل تیری تجکو اسطرف لائی ہی بس خیریت اِسی مین ہی کہ جسطرف سے آیا ہی
اُسی طرف چلا جا ورنہ ہاتھ سے میرے بہت ذلیل ہوگا اور مارا جائیگا یہ سُنکر نقابدار نے

کہلا بھیجا کہ مجھسے جو ہو سکے اُٹھا نہ رکھنا مین بغیر عرفان شاہ کو بادشاہ کیے ہوے یہانسے نہ جاؤنگا تجکو اگر اپنے زور و طاقت پر گھمنڈ ہی تو آ میدان مین اور سامنا کر بعد اِس نامہ و پیام کے سمعان شاہ نے لشکر اپنا قلعہ کے باہر نکالا اور خیمہ برپا کر کے طبل جنگ بجوا دیا یہ خبر نقابدار سرخ پوش کو ہوئی اِنھون نے بھی نقارۂ رزمی بجوایا تمام رات تیاری جنگ مین بسر ہوئی صبح کو دونون لشکر میدانمین آئے بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیب نیب دیکر ہٹ گئے کہ ساتوق دراز دندان سمعان شاہ سے اجازت لیکر میدانمین آیا اور پکارا کہ او نقابدار مفلوک روزگار بہتر یہی ہی کہ یہ بارگاہ تیری نہایت عمدہ ہی یہ ہمارے بادشاہ کی نذر کر اور رومال سے ہاتھ باندھ کر چلا آ تو خطا تیری عفو کرا دونگا تو بھی خیال کر کہ جان بچی لاکھون پائے ورنہ ہاتھ سے یہ پہلے مارا جائیگا یہ سُنکر نقابدار نے باگ گھوڑے کی لی اور سامنے ساتوق کے آکر فرمایا کہ اگر تو خیر خواہ اپنے بادشاہ کا ہی تو اُسکو سمجھا کہ بھائی کو اپنے رہا کر دے اور ظلم و تعدی سے باز آ ورنہ اسطرح مارونگا کہ ماہیان دریا مرغان ہوا اُسکے حال پر افسوس کنان ہونگے ساتوق نے کہا معلوم ہوا کہ اجل تیری دامنگیر ہی تو یون نہ مانیگا لا ضرب بہادری کی کہ تجکو ہوس نہ رہجاے نقابدار نے فرمایا مین مذہب اسلام رکھتا ہون پیشدستی میرا دستور نہین جب خداوند حفیظ تیری ضرب سے بچائیگا تو تماشا میری ضرب کا دیکھ لینا یہ سُنکر ساتوق نے سینۂ نقابدار پر وار کیا جیسے ہی نیزہ قریب پہونچا نقابدار نے نیزے کو تیغ آبدار سے قلم کیا ساتوق پکارا کہ تو بڑا تیز دست معلوم ہوتا ہی خیر کچھ پروا نہین اب اس دست درازی کی سزا ہی یہ کہکر تلوار ماری نقابدار نے وار بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور مڑوڑ کر ہاتھ تلوار ساتوق سے چھین لی اور کمر زنجیر پکڑ کر قاشِ زین سے اُٹھا کر بالاے ہوا پھینکا اور گرتے وقت دو ہاتھ مارے کہ اُسکے چار ٹکڑے ہوے یہ دیکھکر احراق کرگدن سوار سمعان سے اجازت لیکر میدانمین آیا بعد گفتگوے بسیار نیزہ بازی ہوئی نقابدار نے نیزہ اسکے ہاتھ سے ہوا مین کیا بس احراق نے خفیف ہو کر وار تیغۂ آبدار کا کیا نقابدار سرخ پوش نے تلوار اسکی پشت شفر پر روک کر آواز دی کہ شعر تو ضربے زدے ضرب مانوش کن ؛ ہمہ شادی از دل فراموش کن ؛ بس یہ کہکر جو تلوار ماری مع مرکب اسکے چار ٹکڑے ہوے بعد اسکے ساتوس مبارزہ گردن میدان مین آیا اور ارادۂ پشت خنگ مارا نقابدار نے ارادہ تیغ بیدریغ سے قلم کیا اور ایسا ہاتھ کر کا مارا کہ اسکے بھی دو ٹکڑے ہوے بعد اسکے سمعان کو آواز دی کہ کیون بندگان خدا کو قتل کراتا ہی اُسی کو بھیج جو سب سے زیادہ قوی تن و قوی من ہو کہ جلد فیصلہ ہو جاے سمعان نے بھی دیکھا کہ تین سردار زبردست روزگار نقابدار نے قتل کیے ہین اب اسکے مقابلے کو ہر شخص کا جانا اچھا نہین یہ سوا میرے کسی سے زیر نہ ہوگا یہ سوچکر مرکب پر سوار ہوا اور نقابدار کے

سامنے آیا یہ طعون سا ڑھے چھ سو من کی ضرب باندھتا ہی اور قد بھی اسکا نہایت بلند ہی
نقابدار نے جو اسے آتے دیکھا آواز دی کہ کیون اے سمعان دیکھا میرے وار کو بہتیرے ہی
کو سلطنت سے ہاتھ اُٹھا مین یہ نہین کہتا کہ مجھے بادشاہ کرین تو ایک مرد فقیر ہون
سلطنت سے خود کارہ ہون مگر جسکا حق ہی اُسکے حوالے کر مال کے واسطے جان کو نہ دے
سمعان نے کہا کب چھوڑتا ہون تجکو کہ تو نے میرے تین سردار جانسے مارے علاوہ
اسکے تو خدا پرست ہی اور دشمن خداوندا کو ان ہی تیرا قتل کرنا جملہ واجبات سے ہی اسنے
یہ کہکر نیزہ مارا نقابدار سرخ پوش نے نیزہ اسکا نیزے پر لیا طعنین چلنے لگین یہ
معلوم ہوا کہ دو مار سیاہ زبانین نکال نکالکر لڑنے لگے چند طعن کی نوبت آئی ہوگی
کہ نقابدار نے نیزہ سمعان کے ہاتھ سے ہوائی کیا یہ دیکھکر سمعان نے چوبدست
اُٹھائی اور خبردار خبردار کہکر سر نقابدار پر وار کیا نقابدار نے مرکب کو اشارہ کیا کہ
یہ چمک کر سامنے آیا بس نقابدار نے دونون ہاتھ پیٹ کر چوبدست اسکے ہاتھ سے
چھین لی سمعان شاہ مرکب سے کود پڑا اور تلوار کھینچکر چلا کہ مرکب کو نقابدار کے
پیچھے کرون نقابدار نے ارادہ اسکا فاسد دیکھکر زین خالی کیا اور بالائے زمین
تشریف لائے سمعان نے وہی تلوار نقابدار بہادر کے حوالے کی نقابدار
سرخ پوش نے کلائی پکڑ لی سمعان نے گریبان مین ہاتھ ڈالدیا نقابدار نے
تلوار پھینکدی اور سمعان شاہ سے دست وگریبان ہوے چھڑا کا کشتی کا بندھا دونون
طرف کے لشکر قریب آگئے اور تماشا کشتی کا دیکھنے لگے یہان چھڑا کا کشتی کا بندھا ہوا تھا
زرہین پارہ پارہ ہوگئی تھین دوپہر کا مل کشتی رہی بعد دوپہر کے دم سمعان کا پھولا
اور ہپک ہپک کر ہاتھ ڈالنے لگا بس نقابدار نے دونون بازو پکڑ کر جو زور کیا گیارہ قدم
اسکو دوڑا لے گئے اور اب جو جھکا مارا تو دونون گھٹنے آشنائے زمین ہوے کمر زنجیر کا
بند پکڑ کر نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچا اور سر سے بلند کرکے زمین پر مارا کہ استخوان اسکے
پارہ پارہ ہوگئے یہ دیکھکر فوج کفار نقابدار پر ٹوٹ پڑی کہ غضب کیا اسنے بادشاہ کو
ہمارے مارا اُدھر سے نقابدار کی فوج آپڑی تلوار چلنے لگی نقابدار بھی جلدی سے
مرکب پر سوار ہوا اور لشکر کفار کو تہ تیغ کیا لاشون پر لاشین گرنے لگین منہ سرون کا
برس رہا تھا سیلاب خون آیا ہوا تھا تمام مرکبون کے غرق خون ہوگئے آخر فوج کے
سردار تاب مقاومت نہ لاسکے پاؤن اُکھڑ گئے نقابدار نے تعاقب کیا فوج سمعان بھاگکر
قلعے مین آئی ساتھ ساتھ نقابدار بھی قلعے مین در آیا پھاٹک نہ بند کرنے دیا جب دیکھا
ان لوگون نے کہ کسیطرح جان بچتی نہین نظر آتی پکارے کہ امان فرمایا بشرط ایمان
بالاتفاق سب نے کہا کہ قبول ہی نقابدار نے ہاتھ اپنا روکا اور پناہ دی امرا شہر
دست بستہ حاضر ہوے نقابدار نے کلمہ پڑھا کر سب کو مسلمان کیا اب فرمایا کہ عرفان
شاہ کو لاؤ داروغہ زندان عرفان شاہ کو سامنے نقابدار کے لایا اس حیثیت سے

کہ ہاتھون مین ہتکڑیان پاؤن مین بیڑیان گلے مین طوق نقابدار نے عرفان شاہ کی تعظیم کی اور دنگل بیٹھنے کو عنایت فرمایا آہنگرون کو طلب کرکے قید دور کرائی عرفان شاہ حیران ہو کہ یہ معرکہ کیا ہو نقابدار نے فرمایا کہ اے عرفان شاہ مین نے تمھارے بھائی کو قتل کیا اب تخت وتاج تمھارا موجود ہو مگر تمکو چاہیے کہ مذہب باطل کو ترک کرو اور دین خدا پرستی اختیار کرو عرفان شاہ بندۂ احسان تو ہو ہی چکا تھا عرض کی کہ پہلے مجھپر حقیقت مذہب اسلام کی اور بطلان دین اکوان پرستی کے دلائل بیان فرمائیے تو پھر مجھے کوئی عذر نہ ہوگا یہ سنکر نقابدار نے کچھ کلمات وجود ذات باری تعالی مین ایسے بیان کیے کہ زنگ کفر دل سے عرفان شاہ کے دور ہوا اور یہ از سرِ صدق مسلمان ہوا اب نقابدار نے اسکو غسل کرایا لباس پہنوا کر اپنے ہاتھ سے بازو پکڑ کر تخت پر بٹھایا تاج اسکے سر پر رکھا عرفان شاہ نے عرض کی کہ اے نقابدار ہمارے دو حسرتین میرے دل مین ہین ایک تو یہ کہ میرا فرزند مجھسے ملے اور دوسری تمنا آپ کے دیدار فیض آثار کی ہو نقابدار سرخ پوش نے فرمایا کہ خدا ان دو تون حسرتون کو بھی نکال دیگا مگر ابھی اسکا وقت نہین ہو مین اتنا وعدہ کیے لیتا ہون کہ وہ زمانہ زیادہ دور بھی نہین ہو بہت قریب ہو عرفان شاہ نے کہا کہ مجھے تسکین کیونکر ہو نقابدار سرخ پوش نے فرمایا کہ جس روز تیرا فرزند مجھسے ملیگا اُسی روز مین بھی صورت دکھاؤنگا اسلیے کہ مین کیا کنہ لیکر مجھے صورت دکھاؤن جب تیرا کام مجھسے نہو سکا مگر مجبور ہون کہ فتاح اُس طلسم کا اور شخص ہی جسمین فرزند تیرا قید ہو گیا ہو مگر اب زمانہ فتح طلسم کا قریب ہو سال کے اندر تیرا فرزند تجھسے ملیگا عرفان شاہ خاموش ہو رہا اور کچھ نقابدار سے کچھ نہ کہہ سکا اب نقابدار نے بتخانے منہدم کرائے بھرون کی پناہ ڈالی سکۂ بادشاہ لشکر اسلام کے نام کا جاری کیا اور آپ عرفان شاہ سے رخصت ہو کر روانہ ہوا باقی حال آئندہ اب

چند کلمہ داستان شوکت بیان دُرِ دریاے فتوت وبخم سپہ صولت اسد بن کرب دلاور کے بیان کیے جاتے ہین

کہ جسوقت اسد غازی بادشاہ لشکر اسلام سے رخصت ہو کر چلے ہین تو تینون فرزند انکے ہمراہ تھے طی مراحل وقطع منازل کرتے ہوے چلے جاتے ہین راہ مین ایک مقام پر دیکھا کہ ایک میل آہنی نصب ہو اسد نے اُس میل پر زور کیا اور اُسے اُکھیڑ ڈالا اس میل کا اُکھڑنا تھا کہ ایک غار نمودار ہوا اسد غازی جھک کر اُس غار کو دیکھنے لگے یکایک اُس غار سے ایک اژدر آتش فشان پیدا ہوا اور اُسنے دم کشی کی کہ اسد غازی دہنِ اژدر مین سما گئے اژدر غائب ہو گیا اور زمین برابر ہو گئی فرزندا اسد کے رونے لگے اور خاک اُڑانے لگے غضنفر بن اسد نے گریہ کو ضبط کرکے تامل اور غور کرنا شروع کیا کہ یہ معاملہ کیا تھا

اگر یہ دراصل اثر در ہوتا تو زمین کے برابر ہو جانے کی کیا وجہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ کوئی سحر کا کارخانہ ہی لیکن حیران ہین کہ کیا کرین اِسی فکر مین تھے کہ یکایک دیکھا جس مقام پر اسد غازی نے میل کو پھینکا تھا وہان وہ میل خود بخود نصب ہو گیا اسد ثانی نے دوبارہ اُس میل کو زور کرکے اُکھیڑا اور علحدہ پھینک دیا دیکھا کہ پھر ایک غار پیدا ہو گیا اور اسد ثانی جھک کر دیکھنے لگے تو پھر صورتِ اثر در نظر آئی اور اُسنے دم کشی کی اسد ثانی دہن اثر در مین جا رہے اور زمین برابر ہو گئی یہ معرکہ دیکھکر معروف بن اسد اور غضنفر بن اسد نہایت پریشان ہوے اور رونے لگے کہ افسوس باپ اور بھائی دونونسے فرقت ہوئی اب جو آنسو پونچھکر دیکھا تو پھر میل کو نصب پایا اب کی مرتبہ غضنفر بن اسد نے اُس میل کو اُکھاڑا یہ بھی دہن اثر در مین جا رہے اور معروف بن اسد روکر رہگیا زمین برابر ہو گئی مہتر ضرغام شیر دل نے معروف بن اسد سے کہا کہ اب آپ یہین بیٹھیے اب کی مرتبہ مین اس میل کو اُکھاڑونگا معروف بن اسد نے کہا کہ دو بھائی اور ایک باپ تو جا چکے اب مجھے زندگی اپنی تلخ معلوم ہوتی ہی بہتر یہ ہی کہ بھی کو میرے باپ سے ملحق ہونے دو ضرغام نے نہ مانا اور قریب اُس میل کے آکر زور کیا تو میل نے اپنے مقام سے جنبش بھی نہ کی اور ایک آواز پیدا ہوئی کہ جا تیری تلاش نہین نہین ہی جن لوگون کی فکر تھی وہ ہمارے قبضہ مین آگئے زیادہ کوشش کریگا تو خراب ہو گا ضرغام شیر دل اِدھر اُدھر پلٹ کر دیکھنے لگا کہ یہ آواز کہانسے آئی جسوقت کوئی نظر نہ آیا پھر ضرغام نے میل پر زور کیا پھر آواز پیدا ہوئی کہ عبث تو جان کھپی کر رہا ہی کہتے ہین کہ چلا جا تیری تلاش نہین ہی مگر تو نہین مانتا دیکھ پچتائیگا یہ سنکر ضرغام شیر دل نے بہت سی گالیان دین اور کہا کہ یا ہمارے آقا کو چھوڑ دے اور یا ہمین بھی اُسکے پاس بلا لے تو کون بلا ہی جو سامنے نہین آتی یہ کہکر پھر زور کیا کہ میل اپنی جگہ سے اُکھڑا اور پانی فوارے اُبلنے لگا اثر در وغیرہ کوئی نظر نہ آیا یہ معرکہ دیکھکر ضرغام شیر دل نے معروف بن اسد سے کہا کہ یہ بھی کوئی طوفان بحر ہی اور سیلاب بلا ہی اس سے کنارہ بہتر ہی اگر زندہ بچے تو اپنے آقا کے چھڑانے کی کوشش کرینگے اور اگر گرفتار ہو گئے تو کیا حاصل معروف بن اسد نے کہا کہ مین تو بچاؤنگا چاہے کوئی آفت کیون نہ ہو ہر چند ضرغام شیر دل نے سمجھایا معروف بن اسد نے نہ مانا اب جسوقت وہ پانی بڑھنے لگا اور لشکر کی طرف چلا تو عجب ہل چل مچ گئی لوگ بھاگنے لگے معروف بن اسد اور ضرغام شیر دل درختون پر چڑھ گئے تھے اُدھر تمام لشکر اسد غازی اور اسد ثانی اور غضنفر اور معروف بن اسد کا صحرا مین منتشر ہونے لگا دس کسی طرف بھاگے جاتے ہین بیس کسی طرف راہی ہو گئے مین مال و اسباب جو اُٹھا سکے قابل تھا وہ اُٹھا لیا ہی جو باقی رہ گیا وہ ڈوب رہا ہی بارگاہ مین اس سیلاب بلا مین مانند حبابون کے معلوم ہوتی ہین صرف قبے خیمون کے نظر آرہے ہین

فضا مین غرق آب ہو گئی ہین گھوڑے طغیان مین تڑپ رہے ہین عجب قیامت برپا ہی اب دیکھا ضرغام شیر دل نے کہ تمام صحرا مین سوا پانی کے کچھ نظر نہین آتا اور ایک نہنگ سیاہ رنگ ہر چہار طرف دوڑتا پھرتا ہی اور لوگون کو نگل رہا ہی ساتھ ساتھ اُسکے اور بھی بہت سے نہنگ ہین وہ بھی لوگون کو نگل رہے ہین اور ہر چہار طرف شور و فریاد و فغان بلند ہی لوگ دست بدعا ہین کہ خداوندا اس ورطہ بلا سے ہمین نجات دے معروف بن اسد درخت بلند پر ہونے کے سبب سے محفوظ تھا اور اہل لشکر بھی جسقدر درختون پر چڑھ گئے تھے وہ ابھی تک محفوظ تھے باقی لوگ سب غرق ہو گئے اور تمساح بدن نہنگ ہو گئے تھے معروف بن اسد چشم حسرت سے اپنے ملازمون کو غرق ہوتے دیکھ رہا تھا اور دعا کر رہا تھا کہ اے دادرس ہماری داد کو پہونچ اور اس طوفان سے نجات دے ضرغام شیر دل اپنے دل مین کہتا ہی کہ مین نے کیون اُس سیل کو للکارا جو یہ آفت ہوئی یہ بھی دست بدعا تھا کہ اے کس بیکسان واے داور رس غریبان ہماری فریاد کو پہونچ اب جو نظر صحرا کی طرف جاتی ہی تو دیکھا کہ ایک نقابدار سُرخ پوش بھی غرق ہو رہا ہی مگر گھوڑا اُسکا پیرتا ہوا چلا آتا ہی دیکھا ضرغام شیر دل نے کہ نہنگ نقابدار کی طرف چلے معروف بن اسد سے کہا کہ دیکھیے حضور یہ نقابدار نہین معلوم کہان سے آکر اس بلا مین گرفتار ہوا معلوم ہوتا ہی کہ یہ ہمارے دوستون مین سے ہی خدا اسکو بھی بچاے اور ہمین بھی اس آفت سے نجات دے ضرغام ہنوز یہ دعا کر رہے تھے کہ نہنگ قریب پہونچ گیا اور نقابدار کو لیے مرکب نگل گیا اب وہان سے پلٹ کر اس درخت کی طرف چلا جس پر ضرغام و معروف بیٹھے ہوے تھے ضرغام شیر دل اور معروف بن اسد نے نقابدار کے لیے بہت افسوس کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ یقین ہی انجام ہمارا بھی یہی ہوگا یہی کہہ رہے تھے کہ دیکھا وہ نہنگ زیر درخت آگیا اور پانی بلند ہونے لگا جو جو پانی بلند ہوتا جاتا تھا ضرغام و معروف کو اپنی زندگی سے بھی یہ اس ہوتا جاتا تھا اور درخت کی بلند شاخون پر چڑھتے جاتے تھے یہانتک کہ پھننگ تک پہونچ گئے اب کہان جائین پانی بلند ہوتے ہوتے پھننگ تک پہونچ گیا اور نہنگ نے ضرغام شیر دل کو بھی نگل لیا اب چاہتا ہی کہ معروف بن اسد کو بھی نگل جاے کہ جانب صحرا سے نعرۂ شیرانہ ہوا اور ایک آواز آئی کہ باش او قرمساق مین آپہونچا خبردار و ہوشیار باشید کہ منم نقابدار ابلق سوار کے گذاریم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی نظر جو معروف بن اسد کی پڑی دیکھا کہ ایک نقابدار مرکب ابلق پر سوار تابہ کمر لباس سُرخ پہنے ہوے اور تابہ گلو کمر سے لیکر سبز پوشاک پہنے ہوے خود الماس سر پر مانند آفتاب کے ضو دیتا ہوا تیغہ برہنہ ہاتھ مین جسوقت چمک تیغ کی پانی مین پڑتی ہی پانی خشک ہو جاتا ہی اور راہ دے دیتا ہی نقابدار گھوڑا دوڑاے چلا آتا ہی یہ دیکھتے ہی وہ نہنگ جو معروف بن اسد کو

تلے کر رہا تھا وہ پھر پلٹ کر جانب نقابدار چلا معروف بن اسعد نے دعا کی کہ خداوندا بچانا اِس نقابدار کو کہ یہ مرد مسلمان معلوم ہوتا ہی مگر حیرت معروف بن اسعد کو یہ ہی کہ پانی اسکو جگہ دیتا جاتا ہی یہانتک کہ نقابدار سامنے آپہونچا اور نہنگ بھی جھپٹ کر سامنے پہونچا دہن اپنا مانند غار کے کھولکر چاہا کہ نقابدار کو نگل جاوٴن نقابدار نے ہاتھ کو کھینچ دیا اور تلوار چمکائی عکس جو تلوار کا نہنگ پر پڑا دیکھا کہ ہیئت بدل گئی نہنگ بصورت انسان ہوگیا اور زمین پر ہاتھ پاوٴن مارنے لگا بس نقابدار نے وہی تلوار سر پر ماری کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوے نہنگ کے مرتے ہی ایک آندھی چلی خاک اُڑی پانی وغیرہ سب غائب ہوگیا دیر تک آتش باری برف باری ہوا کی لیکن اُس تاریکی مین سوا خود پرتاب نقابدار کے اور تیغۂ آبدار کے کوئی چیز نظر نہ آتی تھی یہی دو چیزین یعنی خود مانند ماہتاب کے اور تلوار مانند ستارۂ دنبالہ دار کے نمود دکھا رہی تھین جس سے معلوم ہوتا تھا کہ نقابدار فلان مقام پر ہی جسوقت لاش اس ساحر کی سرد ہوگئی اور روح نجس اُسکے جسم سے نکل کر راہی دوزخ ہوئی تو ایک آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام سن سیلاب جادو بود حیف مردیم وجان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم اب جو تاریکی برطرف ہوئی تو دیکھا کہ زمین پر پانی کی تری تک نہین اور وہ میل جو زمین پر نصب تھا وہ بھی ندارد بجاے میل ایک میخ چوبی پڑی ہوئی ہی جس پر کچھ سیندور کے دیے ہوے ہین اور ایک جانب ایک حجرہ بنا ہوا ہی اور حجرے سے اُس میل تک ایک نالی پتلی سی بنی ہوئی ہی دروازہ حجرے کا بند ہی اور لاش ایک جادوگر کی پڑی ہوئی ہی کہ چہرہ اُسکا مانند تابۂ آہن کے سیاہ ہی سن کو کوئی سات سو برس کا ہی معروف بن اسعد کو نقابدار کے سامنے درخت سے اُترتے ہوے شرم آئی اور یہ خیال ہوا کہ نقابدار ہنسے گا یہ اور پتون کی آڑ مین چھپنے لگے نقابدار نے جاکر دروازہ اُس حجرے کا کھولا اور اسعد دلاور و ضرغام شیر دل واسعد ثانی و غضنفر بن اسعد و نقابدار سرخ پوش کو رہا کیا معروف بن اسعد بھی نقابدار کی نگاہ بچا کر درخت کے نیچے اُترے اور جاکر اپنے باپ سے ملے اور نقابدار کی نہایت تعریف کی اب جو دیکھا تو اُسی میدان مین لشکر کے لوگ بھی موجود ہین مگر متفرق ہوگئے ہین اور لشکر نقابدار بھی نمودار ہوا دیکھا اسعد غازی نے کہ تمام فوج بھی دوسرے رنگ کا لباس پہنے ہی اور مرکب بھی سوا ے ابلق کے دوسرے رنگ کے نہین ہین پوشاکین سب کی نصف سبز اور نصف سُرخ ہین بارگاہ بھی ہمراہ ہی لیکن اسکا حال ابھی معلوم نہین کیونکہ ارابہ پر لدی ہوئی ہی اب نقابدار اسعد دلاور کی طرف متوجہ ہوے اور کہا کہ ہرچند سن ہین آپ مجھسے بڑے ہین اور نظر کردۂ امیر عرب ہین مگر افسوس کی بات ہی کہ آپنے بھی آپس کے جھگڑون کا کوئی معقول فیصلہ نہ کیا اور اپنی صف کے لوگون کا ہمیشہ جھ

کرتے رہے اور امیر ثانی نے تو ایسی صاحبقرانی کی اور اسقدر انصاف سے کام لیا کہ تعریف مین انکی
زبان قاصر ہی خیر گذشتہ را صلوٰۃ اور آیندہ را احتیا ط ہر شخص اپنی طبیعت کا مالک ہی جسنے جو کچھ کیا
وہ بہت اچھا کیا ہمین دوسرون سے کام نہین مگر اسوقت تباہی اولاد امیر کی نہین دیکھی جاتی مین
آپ کو ایک پیغام دیتا ہون وہ بدیع الملک سے کہدیجیے گا اور اپنے طور پر بھی سمجھا دیجے گا وہ یہ ہی
کہ افسوس تمنے کچھ اپنے عزیزون کا خیال نہ کیا اور انکی خبر بھی نہ لی کہ وہ کس بلا مین مبتلا ہوے
اور اُن پر کیا گذری نقابدار یہ باتین کرتے جاتے تھے اور آنکھون سے آنسو جاری تھے یہانتک
کہ نقاب آنسوؤن سے تر ہو گئی تھی ہچکیان نقابدار کی بند ہو گئی تھین یہ لوگ بھی اسقدر متاثر ہوے
کہ بے اختیار رونے لگے اور دل بیتاب ہو گئے اب نقابدار ابلق سوار نقابدار سُرخ پوش کی طرف
متوجہ ہوے اور کہا تم بھی سُن لو اور خوب یاد رکھو کہ جہان کہین اُن آوارہ وطنون سے اور تمسے
ملاقات ہو جاے تو میرا سلام کہنا اور کہدینا کہ آپس کا نفاق اچھا نہین صاحبقرانی کیا چیز ہی جسکے
واسطے تمنے بدیع الملک سے عداوت کی اختیار کی اور اپنے کو تباہ کیا تمکو چاہیے تھا کہ بدیع الملک سے علٰحدہ
نہ ہوتے اور لشکر ہی مین رہتے مگر بروقت اس طرح سینہ سپر ہوتے اور موقع محل پر وہ زور دکھاتے
کہ بدیع الملک نام کو صاحبقران رہجاتے خالی نام صاحبقرانی اختیار کر لینے سے کچھ نہین ہوتا وہ نام
لے گئے تھے تمنے کام صاحبقرانی کا کیا ہوتا تمام عالم خود ہی دیکھ لیتا نقابدار ابلق سوار نے کچھ ایسی معقول باتین
کہے کے ساتھ کین کہ اسعد ایسے حاضر جواب نے گردن نیچی کر لی اور نقابدار سُرخ پوش نے بھی
دم نہ مارا المختصر نقابدار ابلق سوار یہ کہکر رخصت ہوا کہ انشاءاللہ فرصت ہوئی تو وقتاً فوقتاً مجھسے
ملاقات ہو گی اور اگر یہ آپس کا جھگڑا یون نہ طے ہوا تو مین خود آکر اس جھگڑے کو فیصل کرونگا اسعد نے
پوچھا کہ اپنے نام نامی واسم گرامی سے تو آگاہ فرمایئے کہا نام تو میرا مشکل سے ظاہر ہوگا اور ابھی وقت اسکا نہین
لیکن آپ کی تسکین کے واسطے اتنا کہے دیتا ہون کہ مین بھی بیگانہ نہین ہون اور آپ ہی
مین سے ہون اسعد غازی نے فرمایا کہ اے نقابدار بہادر اسوقت آپ ہمارے محسن ہین کہ ہمین
اس بلا سے نجات دی ہی اسوجہ سے ہم سرنگون ورہین احسان ہین کچھ کہہ نہین سکتے نقابدار
نے فرمایا کہ آپ کو قسم ہی سر بدیع الملک کی کہ ضرور فرمایئے اور لحاظ نہ کیجیے گا ورنہ مجھے ملال ہوگا
اسعد نے کہا حمزۂ صاحبقران اوّل کے زمانے سے لیکر اسوقت تک اکثر اولاد امیر کی نقابدار
بنکر آئی اور جو آیا وہ مدعی صاحبقرانی ہوا مگر سوا حمزۂ ثانی کے صاحبقرانی کسی کو نہ ملی اور ہر ایک
ذلیل ہو کر مطیع ہوا نقابدار اس طعن کو سمجھے کہ یہ مجھ پر آوازہ ہی کہا اے اسعد غازی یہ سچ ہی مگر
یہ ضرورت نہین ہی کہ مین بھی مثل انمین کے ہون مین بدیع الملک سے زیادہ استحقاق رکھتا ہون
اور اگر مین موجود ہوتا اور مجھے خواہش صاحبقرانی ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ بدیع الملک صاحبقران
ہو جاتے مگر مجھے خود بھی خواہش صاحبقرانی نہین ہی میرا ملک مجھے زندگی بسر کرنے کو بہت ہی اگر آپکو
بدیع الملک کی قوت کا اندازہ ہو تو مین بھی اپنے زور کا اندازہ کرادون یہ فرماکر گرز اپنا اسعد
غازی کے سامنے بڑھا دیا اور کہا کہ دیکھیے لنگر اسعد نے گرز ہاتھ مین لیا اگر اسعد غازی منظور کردہ
نہ ہوتے تو یقین ہی کہ گرز نہ سنبھال سکتے اسعد نے اُس گرز کو تول کر نقابدار کی صورت دیکھی اور

اور کہا واقع مین زور و طاقت کا آپکی اندازہ ہو گیا ضرور آپ مین زور صاحبقرانی ہی بعد اسکے وہ گرز نقابدار سرخ پوش نے لیا انکو بھی حیرت ہو گئی جلدی سے نقابدار ابلق سوار کے سپرد کیا اور کہا یہ گرز باندھنا آپ ہی کام ہی نقابدار نے کہا بس اب مین جاتا ہون آپ میرا پیام ضرور بدیع الملک سے کہیے گا اسد دلاور نے کہا انشاء اللہ نقابدار ابلق سوار نے مرکب کو اشارہ کیا اور جانب صحرا روانہ ہوا نقابدار سرخ پوش بھی ساتھ ساتھ نقابدار کے چلا نقابدار ابلق سوار نے پلٹ کر دیکھا کہ نقابدار سرخ پوش ساتھ ساتھ چلا آتا ہی پوچھا کہ اب تم کیون میرے ساتھ آتے ہو نقابدار نے فرمایا کہ میرا دل نہین چاہتا کہ ساتھ آپ کا چھوڑون نقابدار نے کہا کہ آپ میرے ساتھ نہ آئین بلکہ نقابداران قاف کو تلاش کیجیے اور انکو پیغام میرا پہونچا دیجیے نقابدار سرخ پوش نے کہا کہ مین تو آپ کے کام کو جاتا ہون اور پیام آپ کا پہونچاتا ہون لیکن ایک کام میرا ہی اُسے آپ انجام دین فرمایا وہ بیان کرو نقابدار سرخ پوش نے کہا کہ یہانسے قریب ایک شہر عرفانیہ ہے وہان کا بادشاہ قید ہو گیا تھا مین نے اُسکے بھائی کو جا کر مارا اور عرفان شاہ کو قید سے رہا کر کے تخت پر بٹھایا اور مسلمان کیا اُسکا بیٹا طلسم گنبد بے در مین قید ہو گیا ہی امیدوار ہون کہ آپ اُس طلسم کو فتح کر کے اُسکے فرزند کو چھڑا کر اُسکے باپ کے حوالے کیجیے کہ وارث تخت و تاج کا سوا اُسکے کوئی نہین ہی ورنہ بعد عرفان شاہ چراغ اُسکی سلطنت کا گل ہو جائیگا مین آپ کو تکلیف نہ دیتا مگر مجبوراً اس سے ہون کہ فتح اس طلسم کے آپ ہی ہین مین نہین ہون اور ایک کار خیر ہی اسکا احسان مجھپر ہو گا نقابدار ابلق سوار نے کہا کہ دراصل مین اس نواح مین اسی غرض سے آیا تھا کہ اس طلسم کو توڑون لوح اُسکی حاصل کر چکا ہون مگر میان بہو چکا آپ لوگون کو مبتلاے بلا دیکھکر اسطرف چلا آیا کہ پہلے اِس مرحلے سے فراغ حاصل کر لون تو بعد اُسکے دیکھا جائیگا اس طلسم کے فتح کرنیکا آپ پر احسان نہین یہ کہکر نقابدار ابلق سوار تو جانب طلسم گنبد بے در روانہ ہوے اور نقابدار سرخ پوش ببلاش نقابداران قاف چلے اور شاہزادہ اسد دلاور جانب دریاے نسیان متوجہ ہوے اب نقابداران کو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہے اور

اول حال اسد غازی کا بیان کیا جاتا ہے

کہ یہ طی مراحل و قطع منازل کرتے چلے جاتے ہین ہر مقام پر آیندو روندسے پتہ دریاے نسیان کا پوچھ رہے ہین جاتے جاتے ایک مقام پر پہونچے کہ وہان دو راہین نظر پڑین تامل ہوا کہ نہین معلوم ایک راہ کس طرف گئی ہی اور دوسری راہ کہان گئی ہی اتنے مین کچھ لوگ ایک جانب سے آتے ہوے دکھائی دیے اُنسے پوچھا کہ یہ راہین کس طرف گئی ہین اُن لوگون نے بیان کیا کہ یہ دونون راہین دریاے نسیان کی اور ملک ہزبر شیر دل کی ہین مگر ایک راہ جو دس روز کی ہی وہ آسان اور صاف ہی اور ایک راہ چار دن کی ہی مگر اسمین چار آفتین بھی پیش آتی ہین کہ اُنسے بچے تو وہانتک پہونچے اسد غازی نے کہا کہ وہ آفتین کیا ہین اُن لوگون نے بیان کیا کہ پہلی منزل مین تو ایک کوہ ملیگا کہ وہان ایک دیو رہتا ہی اور جو شخص اُسطرف گذرتا ہی وہ اُسے کھا لیتا ہی دیو ہومان اُسکا نام ہی سنتے ہین کہ وہ دیو نہایت زبردست ہی خداوند اکوان شاہ نے اُسکو بزور سحر گرفتار کیا وہ اسطرف نکل آیا تھا اور بندگان خدا کو اذیت پہونچاتا تھا خداوند نے اُسکی آنکھون کو طلسم بند کر دیا ہی کہ اُس صحرا کی حد سے زیادہ اُسکو نظر نہین آتا ہی گویا وہ اُس صحرا مین مقید ہی بس اسی صحرا کی سرحد بھر مین

جو جانور پیدا ہوتے ہین اور آجاتے ہین وہی خوراک اُس دیو کی ہین اسعد دلاور نے فرمایا دوسری منزل کا حال کہو اُن لوگون نے کہا دوسری منزل مین ایک اژدہا رہتا ہی جسوقت وہ غار سے نکلتا ہی اور دم کشی کرتا ہی تو کوس کوس بھر کے چرند کھنچ کر اُسکے پیٹ مین چلے جاتے ہین بڑے بڑے پتھرون کا بھی نشان باقی نہین رہتا ہی اور جب وہ پیٹ اپنا بھر کر قلابہ آتشین چھوڑتا ہی تو اسی قدر فاصلے تک زمین سیاہ ہو جاتی ہی درخت جل جاتے ہین اُسکے بعد وہ غار مین چلا جاتا ہی اسعد غازی نے فرمایا کہ یہ بدبلا ہی خیر پروردگار عالم بچانے والا ہی تیسری منزل کا حال کہو اُن لوگون نے بیان کیا کہ تیسری منزل مین قزاقون کا محل ہی چالیس ہزار قزاق رہتے ہین افسر اُنکا نہایت قوی ہی گویندہ اُنکے ہر چہار طرف پھیلے رہتے ہین جسوقت کوئی قافلہ قرب وجوار سے ہو کر گذرتا ہی وہ آکر خبر دیتے ہین یہ قزاق جاکر ان لوگون کو لوٹ لیتا ہی اسعد غازی نے فرمایا کہ جب وہ تیسری منزل مین ہی اور دو منزلین اُس سے پیشتر ایسی سخت ہین جنسے انسان بچ نہین سکتا تو قافلہ وہانتک کس راستے سے پہونچتا ہوگا اُن لوگون نے بیان کیا کہ یہ دو منزلین صحرا مین واقع ہین اور اُنکی بھی ایک راہ ہی اور وہ منزل جہان قزاق رہتا ہی اُسکے کئی راستے ہین ایک ملک ہربہ ستیدل کی طرف سے ہی اور ایک دریاے نسیان کی جانب گیا ہی اور ایک راہ یہ بھی ہی جسطرف یہ دو ہین ہین اسعد نے کہا چوتھی منزل کا حال کہو اُن لوگون نے کہا کہ چوتھی منزل نہایت سخت ہی وہان وہ بلا ہی جو ان سب سے زیادہ ہی وہ یہ کہ تمام صحرا مین شیر ہی شیر ہین اور ایک شیر اُن سب کا افسر ہی جو نہایت زبردست ہی ادھر اُن شیرون نے بو کسی ذی حیات کی پائی اور چلے اگر ایک ہو تو وہ شیر جو سب سے بڑا اور ایک رنگ سیاہ ہی وہ آکر شکار کرتا ہی اور تھوڑا سا گوشت کھا کر ہٹ جاتا ہی باقی اور شیر حصہ بانٹ کر کے کھا جاتے ہین اور اگر زیادہ لوگ ہوے تو میر قافلہ کو وہ شیر شکار کر لیتا ہی اور لوگون کو اور شیر شکار کر کے کھا جاتے ہین اسعد غازی نے فرمایا کہ جب وہ مقام مشہور ہی تو قافلے اُسطرف کیون آتے ہین اُن لوگون نے بیان کیا کہ یہ منزل منزل قزاقان کے بعد واقع ہی جسوقت قافلہ دور نکل جاتا ہی اور قزاق تعاقب کرتے ہین تو اہل قافلہ اکثر بھٹک کر منزل شیران مین آنکلتے ہین اور یہان پہونچکر ہلاک ہوتے ہین اسعد غازی نے یہ سُنکر یہ شعر ورد زبان کیا شعر بے مگس ہرگز نماند عنکبوت ؛ رزق را روزی رسان پرمید ہو ؛ یہ شعر پڑھکر فرمایا کہ اسی طرف جاؤنگا اور ان بلاؤن کو دفع کرونگا کیونکہ صدہا بندگان خدا ہلاک ہوتے ہین اُن لوگون نے جو واقف تھے منع کیا اور کہا کہ دیدہ و دانستہ ایسی آفت مین نہ پھنسنا چاہیے فرمایا کچھ پروا نہین خداوند کریم نے اگر حیات میری اسیقدر معین کی ہی اور نوشتہ قسمت یہی ہی کہ مین ان ہر چہار منزل مین سے کسی منزل مین ہلاک ہون تو بچ نہین سکتا تھا گھیر کر بھی لیجائینگی اور اگر ابھی زمانہ حیات مستعار کا ختم نہین ہوا ہی تو انشاءاللہ بقوت پروردگار اس راستے کو اُن بلاؤن سے پاک کرونگا یہ فرماکر باگ گھوڑے کی لی تینون فرزند ساتھ ساتھ ہین پشت پر فوج ہی بے خوف وخطر چلے جاتے ہین کہ یکایک سامنے کچھ ہرن دکھائی دے اسعد غازی نے اُن آہوؤن کے پیچھے گھوڑا ڈالا آہو بھاگے سب آہو تو تتر بتر ہو گئے لیکن ایک آہو سیاہ رنگ بھاگتا چلا گیا اور اسعد غازی اُسکے پیچھے پیچھے دور نکل گئے تینون فرزندون کا ساتھ بھی چھوٹ گیا کیونکہ انھون نے ایک ایک آہو صید کیا اور یہ اُسکو ذبح کرنے مین رہے اسعد دلاور دور نکل گئے جلتے جاتے قریب ایک کوہ کے پہونچکر انھون نے تیر مارا

آہو کے پچھلے پیچھے پر پڑا اور گردن کو توڑ کر نکل گیا وہ کوہ دراصل کوہ نہ تھا بلکہ دیو پڑا سو رہا تھا تیر آہو کو توڑ کر اُس دیو کے مقام مخصوص پر پڑا اور پورا تیر در آیا اِدھر تو آہو گرا اُدھر دیو تڑپ کر اُٹھا کہ یہ کیا شے ہے جو گوشت کے اندر اُتر گئی نظر دیو کی جو اسد پر پڑی کہا او مردم سیاہ سر سفید دندان آج بعد مدت تو نظر آیا گوشت تیرا نہایت خوش ذائقہ ہوتا ہی آ میرے مُنھ مین کود پڑ کہ دانت ڈاڑھ تیرے نہ لگے اور بچے پلپلا پلپلا کر کھا جاؤن اسد غازی نے آواز دی کہ مین تجھہ سخت ہون آگاہ ہو جا کہ قضا تیری برابر پہونچی اور پیمانۂ عمر لبریز ہوا بس یا تو مذہب مسلمانان اختیار کر اور آدم خواری سے توبہ کر ورنہ میرے ہاتھہ سے مارا جائیگا اور جن درندون کو تو نے کھایا ہی اب ویسے ہی مرنڈے تیرا گوشت کھائینگے اور بچیان اس صحرا مین تھو کرین آیندہ درندہ کی کھایا کرین گی اپنے تن و توش پر مغرور نہ ہو شعر پاؤن تھرآتے تھے جنکے سامنے جانے ہوے پہ کاسۂ سر اُنکے دیکھے تھوکرین کھاتے ہوے یہ سُنکر دیو نہایت برہم ہوا اور کہا کہ تو بڑا چرب زبان معلوم ہوتا ہی مین تیرے فریبون مین آنے والا نہین ہون ضرور تجکو کھاؤنگا یہ کہکر ہاتھہ بڑھا کر چاہا کہ اسد کو اُٹھا کر مُنھ مین رکھون اسد غازی نے جیسے ہی دیکھا کہ ہاتھہ اُسکا قریب پہونچا ہی ایک تلوار ماری کہ پانچون اُنگلیان اُسکی قلم ہوئین اور زمین پر گر کر مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگین اب تو دیو گھبرایا اور دوسرے ہاتھہ سے وار شمشاد اُٹھا کر اسد پر وار کیا اسد غازی نے پینترا بدل کر وار اسکا خالی دیا وار زمین پر گری گرد اُڑی دیو ہومان پکارا کہ افسوس او آدم زاد گوشت تیرا کڑا کڑا ہو گیا اور لطف باقی نہ رہا اسد غازی نے جست کر کے ایک ہاتھہ مارا تلوار گردن تک نہ پہونچ سکی کہ قد اسکا نہایت دراز تھا لیکن جس ہاتھہ مین وار تھی وہ بھی قلم ہوا جسوقت دیو کے ہاتھہ بیکار ہو گئے یہ جھکا اور چاہا کہ شاخون پر اُٹھا لون جس جیسے ہی یہ اپنے زور مین آگے بڑھا اسد نے پینترا بدل کے خالی دیا اور پہلو پر آکر تلوار بیاض گردن پر لگائی کہ سر دیو کا قلم ہوا لاش پھڑکنے لگی اتنے مین معروف بن اسد اور اسد ثانی اور مغضنفر بن اسد بھی آگئے یہان دیکھا کہ تلوار سے اسد غازی کی خون ٹپک رہا ہی اور روبرو زمین پر پڑا ہوا ہی تہات تعریف کی اور کہا کہ اس ضعیفی مین جو ہمت و جرأت آپ کی ہی ہم لوگون کو شباب مین نصیب نہ ہوئی اسد یہ سنکر رونے لگے اور فرمایا کہ افسوس دیکھنے والے ہماری جرأت و ہمت کے باقی نہ رہے کہ ہمنے اپنے زمانۂ شباب مین کیا کیا کام کیے معروف بن اسد نے کہا کہ پھر اسکا کیا تعجب ہی اسواسطے کہ آپ نظر کردۂ شیر یزدان ہین ہمین یہ مرتبہ کہان حاصل ہی ہم جرأت و ہمت کس پل پہ کرین اسد غازی نے فرمایا کہ اے فرزند ضرغام شیر دل موجود ہی اس سے دریافت کرلو کہ جب تک مین نظر کردہ نہ ہوا تھا اُسوقت تک تمسے زیادہ کمزور تھا تھے کہ جو لوگ میرے تابع تھے اور میری رفاقت مین رہتے تھے وہ بھی مجھسے شہ زور تھے مگر صرف میرے دلون پر میرے مطیع بنے ہوے تھے اور اسی زمانے مین جو کام مین کر جاتا تھا وہ اُنسے نہ ہو سکتا تھا ایرج زمانۂ آفتاب پرستی مین بڑے بڑے ظلم کر رہا تھا اور ہزارہا خدا پرست اُسکے ہاتھہ سے ہلاک ہوے اور قہرش سا پہلوان جو ہمسر لنددھور تھا اُسکو ایرج نے سر میدان پٹخ کر پھینک دیا تھا نام سے ایرج کے عالم کانپتا تھا مگر مین نے اُسوقت مین بھی اُسکو عاجز کر دیا تھا اور بڑے بڑے سردار اُسکے جانسے مارے نظر کردہ تو بعد کو ہوا ہون یہ سب باتین انسان مین قدرتی ہوتی ہین اتنے مین لشکر بھی اسد غازی کا آگیا اور ضرغام شیر دل نے قد اُس دیو کا ناپا تو سوا سو گز کا تھا

دور وار اسکی سوا اسوں کی تھی اسد نے شاہین اسکے سر سے کھینچ لین اور وار اسکی راہے پر لدوا دی کہ شاہزادہ بدیع الملک کو دکھاؤنگا کیونکہ شاہین اسکی بہت بڑی تھین بعد اسکے آگے روانہ ہوے جاتے جاتے قریب اُس کوہ کے پہونچے جسکے بعد منزل اژدرپیش آنے والی ہی تمام ہو چکی تھی اسد غازی نے فرمایا کہ آج یہین خیمہ بہا کرو کل دیکھا جائیگا اگر رات بخیر و عافیت گذری تو صبح کو جا کر اُس اژدہے کو بھی مارونگا حسب الحکم بارگاہ استادہ ہو گئی جو ہرن راستے مین شکار کیے تھے فرغام شیر دل نے کباب لگاے سب نے ایک جگہ بیٹھ کر کھاے جب سونے کا وقت آیا اپنے اپنے خواب گاہ مین جا کر آرام کیا رات بہ آسایش بسری صبح کو اُٹھکر نماز صبح سے فراغ حاصل کر کے آگے روانہ ہوے جسوقت کوہ سے گذر کر اُسطرف پہونچے جہان مراحل و قطع منازل کرتے ہوے چلے دیکھا کہ صحرا نہایت سرسبز ہی انکو تعجب ہوا کہ جس مقام پر اژدہا رہتا ہو وہ جگہ کیونکر شاداب ہو سکتی ہی معلوم ہوتا ہی اُن لوگون نے دھوکا دیا یا انھون نے غلط سُنا تھا اور بلا تصدیق مجھسے بیان کر دیا خیر کچھ پروا نہین ہی یہی کہتے ہوے آگے بڑھے تھے کہ اب کچھ درخت پژمردہ ملنے لگے اسکے بعد کچھ نخل ایسے ملے کہ بالکل جلے ہوے تھے پتون کا انمین نام و نشان بھی نہ تھا اب اسد غازی کو یقین ہوا کہ بیشک یہی مقام اُس اژدہے کا ہی اور منزل اژدرپیش اب پہونچے لشکر کو حکم دیا کہ تم لوگ یہین ٹھہرو مین جا کر اس موذی کو مارتا ہون لشکر تو اُتر پڑا لیکن اسد ثانی نے کہا کہ اے پدر بزرگوار اب مجھے جانے دیجیے آپ دیو کو مار چکے اب اژدہا میرا شکار ہی ورنہ میرا ساتھ رہنا تو فضول ہی اب زمانہ آپ کے آرام اُٹھانے کا ہی اسد غازی نے فرمایا اے فرزند مجھے اس ضعیفی مین داغ نہ دو اگر دشمن تمھارے ہلاک ہوے تو مین زندہ در گور ہو جاؤنگا تم ابھی ناتجربہ کار ہو اسد ثانی نے کہا مین تو اب آپ کو نہ جانے دونگا جب اسد غازی نے دیکھا کہ یہ زیادہ اصرار کرتا ہی فرمایا کہ اچھا خدا حافظ مگر اتنا تو بتاؤ کہ کیونکر اُسے قتل کروگے اسد ثانی نے کہا یہ مین پہلے ہی سوچ چکا ہون کہ کس ترکیب سے اُسکو مارنا چاہیے آپ اطمینان رکھین یہ کہکر رخصت ہوا اسد ثانی تو جانب غار روانہ ہوا اور اسد دلاور نہایت پریشان کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی کہ جیتے مین بیٹے اور فرزند کے واسطے مصروف دعا ہوے اب حال اسد ثانی کا سُنیے کہ یہ جاتے جاتے اُس میدان مین پہونچے کہ جہان سو ا زمین سیاہ کے سبزہ و درخت کا نام نشان بھی نہ تھا اب کوئی ڈیڑھ پہر دن چڑھا ہی دھوپ کی تیزی ہی اور وقت اژدہے کے نکلنے کا قریب ہی اُن مسافرون سے معلوم ہوا تھا کہ وہ اژدہا دوپہر کے وقت غار سے نکلتا ہی شاہزادہ اسد ثانی جلدی جلدی راہ طے کرتے ہوے چلے جاتے ہین کہ کسی طرح قبل اُسکے نکلنے کے غار تک پہونچ جاؤن انھون نے ایک کوتل گھوڑا اپنے مرکب کے علاوہ ساتھ لے لیا تھا اور ایک نیزہ اُسکی کمر مین اڑا کر کے باندھ دیا تھا یہانتک کہ بعد تھوڑی دیر کے رہروی کر کے متصل غار پہونچے اور تلوار کھینچکر بالکل آمادہ ہو کر کھڑے ہوے اور وہ گھوڑا جو ساتھ اپنے لے گئے تھے کچھ سوچ کر نیزہ اُسکی پشت سے کھول کر ہاتھ مین لے لیا اب ایک ہاتھ مین تو تلوار کھنچی ہوئی ہی اور دوسرے ہاتھ مین نیزہ ہی اور اپنا گھوڑا پیچھے اُس کوتل گھوڑے کے رکھا یکایک وہ اژدہا غار مین سے نکلنے لگا جیسے ہی دہن اُسنے غار سے باہر کیا اور دیکھا کہ لقمہ سامنے موجود ہی بس دم کشی کی اور اُس کوتل گھوڑے کو نگل گیا چاہتا ہی کہ پھر مُنھ کھولون اور دم کشی کرون کہ اسد ثانی نے سر پر اُس اژدہے کے نیزہ مارا کہ تمام نیزہ سر مین ہوتا ہوا زمین مین در آیا اور کوئی ہاتھ بھر دُاندا اُسکی باہر سر سے رہ گئی گویا ایک میخ ٹھوک کر اژدر کو زمین مین گاڑ دیا اب نہ مُنھ کھول سکے نہ قلابہ آتشین چھوڑ سکے اور

نہ دم کشی کر سکے اب اژدہے کو تو اسی حالت مین چھوڑا اور آپ گھوڑا اڑا کر اپنے باپ اسد دلاور کی مدد کو
روانہ ہوے یہان اسد غازی پریشان تھا ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ سامنے سے اسد ثانی نمودار ہوے اور
عرض کی کہ تشریف لیجیے ایک تماشا قابل دیدہے اسد غازی نے فرمایا کہ اژدہے کو مارا اسد ثانی نے
عرض کی کہ مار ڈالنے سے بدتر حالت ہے مین نے اُسکو زندہ ایک مقام پر مقید کر دیا ہے یہ سُنکر اسد
غازی نہایت حیران ہوے اور ساتھ ساتھ اسد ثانی کے جانب غار روانہ ہوے اور عقب سے اُنکے
لشکر بھی چلا اوّل اسد دلاور مع تینون فرزندون کے متصل غار پہونچے دیکھا کہ اژدہے کا زمین مین
جڑا ہوا ہے وہ ہر چند زور کرتا ہے مگر ہل نہین سکتا یہ دیکھکر اپنے فرزند کو گلے سے لگا لیا اور فرمایا کہ تو مجھسے
زیادہ فطرتی ہے میرے ذہن مین جو ترکیب تھی وہ اِس سے جدا تھی مگر زندہ گرفتار کرنے کی
تدبیر اس سے بہتر دوسری نہ تھی اور میرے بھی ذہن مین نہ آئی تھی اب اس کے مار ڈالنے کا جلد
انتظام کرنا چاہیے اسلیے کہ یہ سوزی ہے اگر یہ اسنے زور کرکے توڑ ڈالا اور یہ رہا ہوا تو پھر غضب ہو
جائیگا یہ سب کو نگل جائیگا یہ فرماکر ضرغام شیر دل سے کہا کہ بارود کی تھیلیان لا لاکر اِس
غار مین ڈالو اور راہ پر تک بھر دو ضرغام شیر دل نے حسب الارشاد اسد غازی تھیلیان بارود کی
لا لاکر غار مین ڈالنا شروع کردین جب غار بارود سے بھر گیا تو اسد غازی نے اپنے فرزندون سے کہا
کہ بس اب دور ہٹ چلو اور ایک فلیتہ اُس بارود مین رکھکر سرا اُسکا بہت دور لیے ہوے چلے گئے
جب اسقدر دور نکل گئے کہ جہانتک سُرنگ اُڑنے کا خوف جاتا رہا تو فلیتے مین آگ دے دی
جیسے ہی وہ فلیتہ سلگتا ہوا اُس بارود تک پہونچا تمام بارود مین آگ لگ گئی اژدر تو جلکر خاک ہو گیا
اور شعلے کی حرارت سے زمین سیاہ ہو گئی اور جس مقام پر غار تھا وہ طبقہ اُڑ گیا ایک تالاب نظر آنے لگا
اژدر کے چیتھڑے اُڑ گئے اتنے مین لشکر بھی آپہونچا آج شب کو اسد دلاور نے اس صحرا مین قیام کیا
اور شکر خدا بجا لایا کہ دو منزلین طے ہو گئین اب دو منزلین اور باقی رہ گئین شام کو نماز پڑھ کر آرام کیا
صبح کو کوچ کرکے جانب منزل سوم روانہ ہوے جاتے جاتے قریب تین پہر دن کے مقام قزاق پر پہونچے
وہان گوپندون نے قزاق کو خبر کی کہ ایک قافلہ بہت بڑا آتا ہے قزاق بارہ سو قزاق اپنے ہمراہ لے کر چلا
یہان دو سو جوان چھانٹکر اپنے ساتھ لے لیے تھے اور صورت اپنی مسافرون کی ایسی بنائی تھی اور
لشکر کو اپنے تعاقب مین پوشیدہ طور سے رکھا تھا جیسے قزاق سامنے آکر پہونچے اور تلوارین
کھینچ کھینچ کر چلے اسد غازی نے بوق کو دم دیا کہ اے یاران بیائید و بہ بندید بس تیسری آواز
مین پورا لشکر آگیا اور قزاقون کو ہر چہار طرف سے گھیر لیا تلوار چلنے لگی قزاقون نے دیکھا کہ اب
کسیطرح جان نہین بچتی امان مانگی اسد غازی نے کہا بشرط ایمان اُن سب نے کہا قبول ہے اسد
غازی نے تلوار نیام مین کی ساتھ ہی سب نے تلوارین روک لین افسر قزاقون کا پاؤن پر گر پڑا
اور کہا کہ بیشک آپ صاحب اقبال ہین اسد غازی نے کلمہ تلقین فرمایا یہ سب مسلمان ہوے اسد
دلاور نے اُن سب کو سمجھایا کہ یہ پیشہ بالکل بُرا ہے اسے ترک کردو ان سب نے قسم کھائی کہ اب ہم کسی کو
کبھی نہ لوٹینگے آج شب کو پھر اسد دلاور نے قیام کیا اور صبح کو کوچ کرکے منزل شیران کی طرف
روانہ ہوے یہ منزل اس مقام سے قریب تھی جیسے ہی قریب منزل پہونچے سردارون کو اپنے ساتھ لے لیا

اور تمام لشکر کو پیچھے چھوڑا اُن شیرون نے جو بوے انسان پانی اسد غازی کی طرف چلے ہیں یہ دیکھتے ہی اسد دلاور بھی مرکب پر سنبھل بیٹھا اور تلوار نیام سے کھینچ لی جیسے ہی اُس شیر سیاہ رنگ نے آکر حملہ کیا اسد دلاور نے تلوار ماری کہ اس شیر کے دو ٹکڑے ہوے اور شیر زمین پر گر کر تڑپنے لگا ساتھ والون نے اُن شیرون کو مارنا شروع کیا جو شیر سیاہ رنگ کے ساتھ تھے قریب ایک ہزار کے غول شیرون کا تھا ایک گھنٹے کی شمشیر زنی مین سب شیر مارے گئے اور جو بھاگ کر چلے تھے وہ نشانہ تیر ہوے اب شاہزادہ اسد غازی نے سجدۂ شکر کیا کہ آج تینون چارون منزلین تمام ہوگیئن شب کو اُسی جگہ قیام کیا اور آگ بھی نہ روشن کرائی کہ شیر آگ سے بھاگتا ہی آپ اپنے فرزندون سمیت تیر کمان لیکر ایک گوشے مین پنہان ہورہا جو شیر بوے انسان پاکر اِسطرف نکل آیا اُسے تیر سے گرا دیا رات بھر مین کل شیر مار ڈالے صبح کو کوچ کرکے منزل بمنزل طرف دریاے نسیان کے روانہ ہوے اب انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اور

پھر داستان نقابدار اہلق سوار کی آغاز کی جاتی ہے

راوی بیان کرتا ہی کہ جسوقت نقابدار سُرخ پوش رخصت ہوکر جانب نقابداران قاف روانہ ہوے تو نقابدار اہلق سوار نے رخ طلسم گنبد بے در کیا جسوقت صحراے ملک عرفانیہ مین پہونچے اور اُس گنبد کو دیکھا خیمہ اُسی مقام پر برپا کیا اور لشکر کو آرام دیا رات بھر عبادت خدا کیا کیے صبح کو آنکھ لگ گئی عالم رویا مین دیکھا کہ ایک مرد بزرگ تشریف لاے ہین اور وہ فرماتے ہین کہ اے نقابدار اگر فتحی طلسم کا ارادہ ہی تو ابھی وقت اُسکا نہین ہی مگر وہ زمانہ بھی قریب ہی اسوقت تمکو چاہیے کہ صرف ایک در بند فتح کرکے واپس نقابدار سُرخ پوش سے پوشاکر اور جانب نہ طاق روانہ ہو اسلیے کہ وہان بڑی بڑی سختیان پیش آنے والی ہین اِسوقت مین مدد خدا پرستون کی لازم ہی تا کہ بدیع الملک اور بادشاہ اسلام سب تمھارے احسان مند ہوکر سرنگون ہون اور دعوی صاحبقرانی تمھارا بیجا نہ سمجھا جاے نقابدار نے کہا جیسا ارشاد ہو فرمایا کہ بس اب تم جاؤ اور گنبد کو مقام اصلی قرار دیکر جانب جنوب روانہ ہو وہان ایک میل آہنی بالاے زمین نصب پاؤگے اُس میل کو اکھیڑ لینا ایک چاہ نظر آئیگا اُس چاہ مین کود پڑنا اُسوقت پہونچوگے کہ لوحدار جادو مصروف چلہ کشی ہوگا گرد اُسکے حصار سحر نہین ہی تم اُسکو قتل کرکے سینہ اُسکا چاک کرنا اُسمین ایک ڈبیا شست پیل رکھی ہوگی اُس ڈبیا کو خون اُسکا دھوکر اوّل طاہر کر لینا بعد اُسکے ڈبیا کھولنا ایک تختی الماس کی نظر آئیگی وہی لوح ہی اُسکے بعد جیسا لوح مین مرقوم ہو اُس پر عمل کرنا مگر یاد رکھو کہ ایک در بند سے زیادہ نہ توڑنا لوح بھی اسیقدر ہدایت کرے گی جسوقت اُس در بند کو فتح کرکے اور معروف شاہ کو چھڑا کر پھروگے تو طلسم سے نکلنے کے بعد لوح سیاہ ہوجائے گی پھر اس لوح کو اُسی چاہ مین پھینک کر میل اُسی جگہ نصب کر دینا یہ فرماکر وہ مرد بزرگ نگاہون سے پوشیدہ ہوگئے اور آنکھ نقابدار کی کھل گئی خیمے کو معطر پایا وقت نماز صبح کا تھا نقابدار بہادر نے فریضہ سحری کو ادا کیا اور مرکب پر سوار ہوکے جانب جنوب روانہ ہوے عیار نقابدار ساتھ تھا جسوقت نقابدار اُس میل کے قریب پہونچے مرکب سے اُترکے باگ گھوڑے کی عیار کے ہاتھ مین دی اور آپ قریب اُس میل کے آئے اور چاہا کہ میل کو کوشش مین لیکر زور کرین دیکھا تو دو زور اُسکا زیادہ ہی اور ہاتھ نہین پہونچتے اب نقابدار پریشان ہوے کہ جب ہاتھ نہ جمین تو زور کیونکر ہو یہ پریشان تھے کہ عیار نقابدار نے آواز دی اے شہریار آپ خاموش کیون ہین کیا فکر ہی نقابدار نے فرمایا مجھے حیرت ہی کہ اس

میل کو کیونکر اُلھانگون عیار نقابدار نے کہا باسیانِ طلسم کوئی نہ کوئی پہلو امتحان عقل کا بھی ضرور چھوڑ جاتے ہین
پیچھے کوئی نہ کوئی جگہ ہاتھ بٹنے کی ضرور ہوگی نقابدار چہار طرف پھر پھر کر دیکھنے لگے لیکن کوئی جگہ نظر نہ آئی اب
نقابدار نے غصے مین آکر دو ڑکے لات ماری عیار نقابدار نے کہا کہ اسقدر غصہ آپکے خلق سے بعید ہی نقابدار نے کہا
کہ غصہ کیون نہ ہو مین صاحب خلق بھی ہون اور غیظ و غضب بھی رکھتا ہون عیار نے کہا یہ مین نے مانا کہ آپ مین
دونون وصف جمع ہین اور کیون نہ ہو کہ ایک بات ننھیال کی اور دوسری صفت ددھیال کی ہی مگر ہر ایک بننے
موقع پر مناسب ہی اسوقت عقل سے کام لیجیے نقابدار نے جو غور سے دیکھا تو اُس میل مین ایک مقام پر مدور نشان
بنا ہوا ہی نقابدار نے اُس نشان پر ہاتھ لگاکے زور کیا سرکا ہاتھ اُس میل مین در آیا بس نقابدار نے شانے کی اجانست سے
اب جو زور کیا تو میل زمین سے اُکھڑ آیا اب جو اندازہ اُسکے وزن کا کیا تو اُسکے گرز سے ہموزن تھا بس نقابدار نے
میل کو زمین پر پھینکا اور آپ اُس کنوین مین کود پڑے جسوقت پاؤن اُنکے زمین سے آشنا ہوے دیکھا ایک صحرا ہی
اور درخت برگد کے تمام صحرا مین لگے ہوے ہین اور ان درختون پر ہزارہا زاغ و زغن بیٹھے ہوے ہین نقابدار کو
دیکھتے ہی وہ زاغ و زغن اُڑے اور شور کرنے لگے کہ یہ بیوقت آپہونچا ابھی تو ہمارہی قضا کا زمانہ نہین ہی ان
جانورون کے اُترتے ہی ہر طرف سے آوازین اسقدر پکڑنا جانے نہ پائے کی پیدا ہوئین نقابدار گھبرا گھبرا کر چارون
طرف دیکھ رہا ہی کہ یہ کون آوازین دے رہا ہی کیا فوج آتی ہی دیکھا کہ ایک جانب ایک جوگی ایک درخت
بزرگ کے نیچے کچھ پڑھ رہا ہی آگے اُسکے اگیاری روشن ہی بخور گوگل لوبان کالے دانے وغیرہ کا ہورہا ہی
یہ دیکھکر نقابدار اُس جوگی کی طرف چلے اور سامنے آکر آواز دی کہ ہوشیار ہو جا کہ ملک الموت تیری جانکا
آپہونچا جوگی نے جو سر اُٹھاکر نقابدار کو دیکھا بدحواس ہوگیا مگر نہ تو اسم کو ترک کرسکتا ہی نہ بھاگ سکتا ہی
کیا کہے بس وہی منقل آتشین جو سامنے اسکے روشن رکھی تھی نقابدار پر کھینچ ماری نقابدار نے وار اُسکا
خالی دیا کہ تمام آگ زمین مین پھیل گئی اور منقل گلی تھی ٹوٹکر پرزے اُڑ گئی اب نقابدار نے تیغہ چمکایا کہ یہ جوگی
سر بھولا بس نقابدار نے گردن پر وار کیا کہ سر اُسکا جدا ہوا لاش پھڑکنے لگی پھر شور کرکے روانہ ہوگئے کہ کشتی مرا
نام من لوحدار جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و مطلب خود نہ رسیدیم دیکھا نقابدار نے کہ اُسکے مرنے سے کوئی
اثر درختانِ برگد پر نہین ظاہر ہوا اور وہ زاغ و زغن بھی حسب دستور اُڑ رہے ہین اور یہی کہہ رہے ہین کہ ابھی
ہماری موت کا زمانہ دور ہی ابھی ہم قتل نہین ہو سکتے نقابدار سمجھے کہ معلوم ہوتا ہی مالک اس دربند کا اور کوئی
یہ ملعون صرف لوح پوشیدہ کرنے کی غرض سے یہان آیا تھا بس نقابدار نے جلدی سے سینہ اُسکا چاک کیا اور وہ ڈبیا
نکالی جسمین لوح تھی جیسے ہی نقابدار ڈبیا لیکر علٰحدہ ہوے دیکھا کہ تمام زاغ و زغن لاش پر لوح دار جادو
کی ٹوٹ پڑے اور گوشت اُس ملعون کا کھانے لگے یہانتک کہ کچھ دیر کے بعد سوا ہڈیون کے کچھ نہ تھا نقابدار
اس فکر مین ہین کہ اِس ڈبیا کو خون سے کیون کر پاک کرون پانی کہان ممکن ہی دیکھا کہ وہ زاغ و زغن گوشت
لوح دار جادو کا کھاکر اُڑے اور ایک طرف چلے نقابدار کو فوراً یہ خیال پیدا ہوا کہ یقیناً یہ تلاش آب مین جاتے ہین
اور اسطرف کوئی چشمہ ضرور ہی نقابدار بھی اُسی جانب روانہ ہوے کچھ دور نکلے دیکھا کہ ایک مقام پر وہ زاغ و زغن اُترتے
وہان ایک تالاب تھا اُن سب نے پانی پیا اور پھر اُڑکر چلے نقابدار کنارے تالاب کے پہونچے اور ڈبیا کو تین مرتبہ
پانی مین غوطہ دیا اور باہر نکال کر کھولا تختی الماس کی نکلی ڈبیا مین پڑا ہوا تھا نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا
لکھا ہوا تھا کہ اے نقابدار اس طلسم کے سات دربند ہین اور قبضہ طلسم دربند چہارم مین واقع ہی اور راہ ظاہر

طلسم کی یہی ہی کہ جب ان تین دربندون کو فتح کرو چوتھا دربند ملے اور زنا فتح دربندان اول کا نہین ہی یہی وقت اس طلسم مین ہی بس تجکو چاہیے کہ دوسری راہ اختیار کرجو سیدھی دربند چہارم کو گئی ہی سوا بانیان طلسم کے اس راستے سے اہل طلسم باخبر نہین ہین تجکو چاہیے کہ اسی تالاب مین کود پرو جسوقت پاؤن تیرے زمین سے آکٹنا بلون تو آنکھ بھولنا کیونکہ یہ تالاب تو اصلی ہی پانی اسکا آب سحر نہین ہی لیکن طلسم اسکا طلسم بند ہی جسوقت پاؤن مین پہونچینگے تو تجھے راستہ دربند چہارم کا ملجائیگا نقابدار لایق سوار نے ایسا ہی کیا کہ بیخوف وبیم اس تالاب مین کود پڑے آنکھین بند کرلی تہین جیسے ہی پاؤن انکے زمین سے آٹھنا ہوئے آنکھین کھولین دیکھا کہ ایک بیابان بے آب و گیاہ ہی بگولے ہر چہار جانب دوڑتے پھرتے ہین اور ایک عمارت بلند وسط میدان مین ہی کہ چالیس دروازے اسکے ہین سب دروازے بند ہین نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین تحریر تھا کہ اے فتاح دربند سیمین تجکو چاہیے کہ سب دروازے اس عمارت کے کھولدے اور یہ عکس لوح سے کھلجائینگے یہ دیکھکر نقابدار قریب اس عمارت کے آئے اور عکس لوح کا ہر دروازے پر ڈالنا شروع کیا دیکھا کہ تڑاق تڑاق دروازے کھلنے لگے اور جو دروازہ کھلا اسمین سے ایک خرس نکلا پہلا خرس نقابدار کی طرف چلا تھا جب دوسرا دروازہ کھلا اور دوسرا خرس نکلا تو اسنے خرس اول پر حملہ کیا اور لڑنے لگا اسی طرح اڑتالیس دروازے تو کھل گئے اور ایک دروازہ کھل کر پھر بند ہوگیا کیونکہ اس دروازے پر دو مرتبہ عکس لوح کا پڑگیا تھا خرس نکلنے نہایا کہ دروازہ بند ہوگیا اب اڑتیس خرس تو باہم لڑ رہے تھے لیکن ایک خرس بیکار تھا وہ نقابدار کی طرف پھر چلا کیونکہ اسکا ہم نبرد بند رہ گیا تھا نقابدار نے لوح کو دیکھا اسمین تحریر تھا کہ اے نقابدار دلاور اگر سوا کسی دروازے پر دو مرتبہ عکس لوح کا پڑجائیگا تو وہ دروازہ بند رہ جائیگا اور پھر عکس لوح سے نہ کھلیگا تجکو چاہیے کہ راہ فرار اختیار کر جسوقت یہ خرس تعاقب کرے اور تجپر حملہ آور ہو تو لوح اسکے سامنے پھینک دے خرس لوح کو منہ مین دبا کر بھاگے گا اور اسی تجرے کی طرف جائیگا جسمین سے دروازہ نکلا ہی بس ادھر تو یہ اس تجرے مین داخل ہوگا ادھر دوسرا تجرہ کھلجائیگا اور خرس نکلکر اس تجرے مین داخل ہوگا جسمین دشمن اسکا لوح لیکر گیا ہی دونون لڑتے ہوے تجرے کے باہر نکل آئینگے بس تم اس تجرے مین چلے جانا اور لوح کو چین لینا یہان یہ خرس لڑا کرینگے اور ایک دوسرے پر غالب نہ ہوگا تم یہان سے جانب شمال روانہ ہونا ایک عمارت ایسی ہی اور نظر آئے گی اسمین بھی چالیس دروازے ہونگے وہان جو حکم لوح کا ہو اسپر عمل کرنا نقابدار لایق سوار نے ایسا ہی کیا کہ لوح پھینکدی خرس منہ مین دباکر بھاگا اور اپنے تجرے مین داخل ہوا ساتھ ہی دوسرا تجرہ کھلا اور خرس نکلکر اس تجرے مین داخل ہوا دونون لڑنے لگے نقابدار نے اندر تجرے کے جاکر لوح کو تجرے مین کیا اور خرسون کو لڑتا ہوا چھوڑکر جانب شمال روانہ ہوئے جب کچھ دور نکل گئے ویسی ہی ایک عمارت اور نظر آئی اسمین بھی چالیس دروازے تھے اب نقابدار نے پھر لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے نقابدار اسکے دروازے بھی اسی ترکیب سے عکس لوح کا ڈالکر کھولدو اسمین سے شیر پیدا ہونگے اور آپسمین لڑنے لگینگے جسوقت اڑتالیس دروازے کھل جائین اور اڑتیس شیر آپس مین لڑنے لگین تو اڑتالیسوان شیر تمھاری طرف جھپٹیگا تم سامنے سے اسکے بھاگنا وہ تمھارا تعاقب کریگا یہانتک کہ جس مقام پر خرس لڑ رہے ہین یہانتک تمھارے ساتھ آئیگا اور خرسون کو دیکھکر للکاریگا اور خرسون پر جا پڑیگا اسکی آواز سنکر اور تمام شیر بھی آپس کی لڑائی چھوڑکر آپڑینگے اور خرس وشیر لڑنے لگینگے ایک خرس تمھاری طرف چلے گا اب تم اس تجرہ آخر کو کھولدینا شیر نکل کر اس خرس سے بھی لڑنے لگے گا انجام یہ ہوگا کہ خرس وشیر آپس مین لڑکر مرجائینگے

نقابدار ابلق سوار نے ایسا ہی کیا کہ ہر دروازے پر عکس لوح کا ڈالا شیر نکلے اور آپسمین لڑنے لگے طمانچہ چلنے لگا اور ایک شیر نقابدار کی طرف چلا نقابدار اُسے لگائے ہوئے خرسون تک لائے یہان اگر شیر دکار اور تمام شیر آواز اسکی سُنکر آپڑے خرس بھی آپس کی لڑائی چھوڑکر شیرون پر حملہ آور ہوئے اور باہم لڑنے لگے اب ایک خرس نقابدار کی طرف چلا کیونکہ اسکا ہم نبرد کوئی نہ تھا خرس چالیس اور شیر اُنتالیس تھے نقابدار نے اُس حجرے کو بھی کھولدیا جو باقی رہ گیا تھا شیر نکلا اور خرس سے لڑنے لگا یہ خرس اور شیر تمام خرسون اور شیرون کے افسر تھے اور قوی ہیکل تھے طمانچہ اور پنجہ چلنے لگا یہانتک کہ دونون اسقدر زخمی ہوے کہ زمین پر گر پڑے اور بعد تھوڑی دیر کے مرگئے انکے مرتے ہی آندھی چلی خاک اُڑی بعد کچھ دیر کے روشنی ہوئی نہ وہ حجارتین تھین نہ خرس و شیر تھے صرف لاشین ساحرون کی بکی ہوئی پڑی تھین اور ایک آواز آتی تھی کہ کشتی مرا نام من دربان جادو و زندان باد جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم اب جو دیکھا نقابدار ابلق سوار نے تو وہ بگولے جو صحرا مین ہر چہار جانب دوڑتے پھرتے تھے شق ہونا شروع ہوے اور ہر بگولے سے ایک ایک بندر نمودار ہوا آن واحد مین ہزارہا بندرون نے آکر نقابدار کو گھیر لیا اور حملہ کرنے لگے نقابدار نے تلوار کھینچی اور جسکو تیغہ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوے اور پھر وہ دونون ٹکڑے لوٹ پوٹ کر ایک کے دو بندر پیدا ہوگئے اب جسقدر نقابدار قتل کرتا جاتا تھا اُسیقدر بندر دُونے ہوتے جاتے تھے اب نقابدار پریشان ہوا جب لوح دیکھنے کا قصد کرتے ہین بندر قریب آجاتے ہین اور کامل مضمون نہین دیکھ سکے کیا کرین آخرکار نقابدار نے تلوار کے ہاتھ نکالنا شروع کیے اور لوح پر نگاہ ڈالی لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم جسوقت تجکو شکر میمونیہ تجکو گھیرلے تو تجھے لازم ہے کہ فلان اسم جو کنارۂ لوح پر مرقوم ہے اُسے پڑھ کر تلوار سے کام لے پھر جو بندر قتل ہوگا وہ دوبارہ زندہ نہو سکے گا یہ دیکھکر نقابدار نے اس اسم کو ورد زبان کیا اب جس بندر پر ہاتھ مارا وہ تڑپ کر مرگیا تھوڑے عرصے مین ستھرا کر دیا یکایک ایک بندر جو سب سے زبردست اور قوی تھا سامنے سے بھاگا نقابدار نے اُسکا تعاقب کیا تمام فوج بھی اُسی بندر کے ساتھ بھاگی جاتے جاتے قریب ایک درخت بزرگ کے پہونچا اور اُس درخت پر چڑھ گیا نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم یہی بندر میمون جادو ہے جسوقت یہ بھاگکر درخت پر چڑھ جاے تو لازم یہ ہے کہ وہی اسم جو تلوار پر دم کرکے بندرون کو قتل کرتا تھا اب تیر پر دم کرکے اسے نشانہ تیر قضا بنالے بعد اسکے سب اطاعت تیری کرینگے یہ دیکھکر نقابدار نے اُسی اسم کو پڑھا اور تیر پر دم کرکے چلّہ کمان مین پیوستہ کرکے مارا کہ گردن کو توڑکر پار نکل گیا بس اس بندر کا گرنا تھا کہ آندھی چلی خاک اُڑی دیر تک آتش باری و برف باری ہوا کی بعد کچھ دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من میمون جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا نقابدار نے کہ لاش ایک ساحر سیہ فام کی پڑی ہوئی ہے کوئی اڑھائی سو برس کا سن اُسکا ہوگا اور فوج میمونہ نگاہون سے پنہان ہوگئی لوح کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ فوج شعبدہ ہیچ کا تھا ورنہ دراصل کچھ نہ تھا اب نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا ہوا تھا کہ اس درخت کو اکھیڑ لو اسکے نیچے تہ خانہ ملیگا اُس تہ خانے مین جانا ایک شہر آباد پاؤگے وہان تمکو دیکھکر لوگ حیران ہونگے اور اپنے بادشاہ سے کہینگے وہ فوج لیکر آئیگا تمسے مقابلہ ہوگا جسوقت اُسے زیر کرلوگے تو وہ اطاعت اختیار کریگا اور تحائف پیش کریگا اور قیدیونکو حاضر کریگا تمین چاہیے کہ سب قیدیون کو رہا کرکے معروف شاہ کو اپنے ساتھ لینا اور اُسکے ملک مین پہونچا دینا نقابدار نے حسب ہدایت لوح درخت کو زمین سے اکھیڑ پھینک دیا اور وہان نقب مین کود پڑے جسوقت آنکھ جھپک کر کھلی تو ایک شہر مین

اپنے کو پایا لوگ انکو دیکھ کر بھاگنے لگے کہ یہ کون آگیا یہانتک کہ بادشاہ کو خبر پہونچی ہرکارون نے بیان کیا کہ ایک شخص منھ اپنا چھپائے ہوے لباس سرخ وسبز پہنے ہوے آیا ہی ایک تختی الماس کی اسکے گلے مین پڑی ہوئی ہی بادشاہ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی اسی نے **میمون جادو** کو مارا وہ طلسم کشا ہی اسے گرفتار کرنا چاہیے مرکب تیار لاؤ اسیوقت گھوڑا حاضر ہوا بادشاہ گھوڑے پر سوار ہوا اور چند رفیق اسکے ہمراہ ہوے لشکر کو اسنے ساتھ نہین لیا اور آپ بہ ارادہ مقابلہ آیا جسوقت سامنا نقابدار کا ہوا اسنے آواز دی کہ باش او فتاح طلسم خبردار و ہوشیار رہو چاہتا ہون آپہونچا ہم فیروزشیرزن کے گذاریم کہ از دست من زندہ وسلامت بدر روی یہ کہکر قریب نقابدار پہونچا تیر کا وار کیا نقابدار نے ہاتھ بچاکر ہتکنی ماری کہ سر تیر علحدہ گرا یہ دیکھتے ہی فیروزشیرزن پکارا کہ او نقابدار معلوم ہوا کہ تو بڑا تیز دست ہی اب اسکی سزا یہ ہی کہ تجھے قوت دست و بازو سے زیر کرکے تیری مشکین باندھونگا تو سچ پر بھولا ہوا ہی اگر لوح ملگئی تو یہ ساحرون کے مقابلے مین کام دے گی یہ کہکر مرکب سے کود پڑا اور نقابدار سے لپٹ پڑا نقابدار بھی فیروز سے دست وگریبان ہوا کشتی ہونے لگی تھوڑی دیر مین نقابدار نے للکارا سکا زمین سے توڑا اور سر سے بلند کرکے آواز دی کہ کسطرف پھینکون کہ پھر تیری چورا ہو جائے فیروز نے کہا واقع مین تو صاحب اقبال ہی مین اطاعت قبول کرتا ہون فرمایا اطاعت میری کوئی تیرے نہین ہی اول اطاعت خدا اختیار کر فیروز نے کہا یہ بھی قبول ہی نقابدار نے اسے چپکے سے زمین پر چھوڑ دیا اور کلمہ طیبہ تلقین فرمایا فیروزشیرزن از صدق مسلمان ہوا اور نقابدار کو ساتھ لیے ہوے قلعے مین آیا اور عرض کی کہ جوار شاد ہوا سے بجالاؤن فرمایا کہ زندانیون کو لاؤ اور میرے سپرد کرو اسیوقت فیروزشاہ تیرزن نے داروغہ زندانخانہ کو طلب کیا اور حکم دیا کہ قیدیون کو حاضر کرو وہ اسیوقت سب قیدیون کو لیکر سامنے آیا نقابدار نے فرمایا سب کو رہا کرو اور ایک ایک سے نام پوچھنا شروع کیا کسی نے کچھ نام بتایا کسی نے کچھ نام بتایا آخر مین ایک شاہزادے نے کہا کہ مجھے معروف شاہ کہتے ہین نقابدار نے ہاتھ اسکا پکڑ لیا اور کہا کہ تم میرے ساتھ چلو مین تمکو تمہارے ملک مین پہونچادون کہ مین نقابدار سرخ پوش سے وعدہ کرکے آیا ہون اور خاص تمہاری رہائی کی غرض سے یہانتک آیا ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی اسکے بعد فیروزشاہ نے کچھ تحفہ جات طلسمی جو اس در بند مین محفوظ تھے پیش کیے نقابدار نے فرمایا کہ ابھی یہین رہنے دو جسوقت پورا طلسم فتح کرونگا یہ تحائف لونگا ابھی تم اپنی امانت مین رہنے دو اسکے بعد فرمایا کہ مجھے اب بیرون طلسم پہونچادو اور ان سب قیدیون کو بھی طلسم کے باہر نکال دو کہ جو جہان سے آیا ہی وہ وہان چلا جاے یہ سنکر فیروزشاہ نے عرض کی کہ بیرون طلسم جانیکا ایک پوشیدہ راستہ ہی یقین ہی کہ آپ اسی طرف سے آئے بھی ہونگے وہ راہ یہانسے بیابان زاغ وزغن کو گئی ہی اور وہان سے بیرون طلسم جس مقام پر میل نصب ہی نقابدار نے فرمایا کہ وہان مین اسی طرف سے یہان آیا ہون فیروزشاہ نے عرض کی کہ یہان سے تالاب تک پہونچادینا تو میرا کام ہی اسکے آگے مین قدم نہین بڑھا سکتا جسوقت آپ طلسم فتح کرلینگے اسوقت ممکن ہی اب آپ یہانسے تالاب تک میرے ہمراہ چلین اور اسکے آگے لوح کی رہبری پر عمل کرین یہ کہکر اٹھ کھڑا ہوا اب معروف شاہ کو نقابدار نے ساتھ لیا اور دیگر قیدیون کو بھی ہمراہ لیا اور فیروزشاہ کی رہبری پر قریب اس مقام کے پہونچے جہان تالاب مین کودنے کے بعد پہونچے تھے یہان فیروزشاہ نقابدار کو قریب ایک زینے کے لایا اور کہا کہ اسی پر چڑھ کر چلے جایئے باہر تالاب کے پہونچ جایئے گا نقابدار نے زینے پر قدم رکھا بعد نقابدار کے معروف شاہ اور دیگر قیدیان طلسم زینے پر چڑھے اہل نقابدار بہادر اس چکردار زینے کو طے کرکے باہر آئے دیکھا تو کنارۂ تالاب پر کھڑے ہین جسوقت سب ہمراہی باہر آگئے وہ راستہ نظرون سے پوشیدہ ہوگیا

اُدھر تمام زاغ وزغن اُڑے اور شور کرنے لگے کہ لو وہ بلا پھر آئی اسکا تو ابھی وقت نہ تھا یہ یہان کیونکر آیا ہی
نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ جسوقت تو دوبارہ بیابان زاغ وزغن مین پہونچے تو لازم یہ ہی کہ فلان
زاغ جسکے پر سُرخ ہین اور پوٹا سفید ہی اُسپر عکس لوح کا ڈال وہ زمین پر گریگا بس یہ لوح اپنے گلے سے اُتار کر
زاغ کی گردن مین ڈورا اُسکا باندھدے اور اسکے بعد زاغ کو رہا کر جسطرف یہ زاغ جاے اُسی طرف چلا جایہ تجھے
بیرونِ طلسم پہونچا دیگا نقابدار نے ایسا ہی کیا جسوقت زاغ گرا اور ڈورا لوح کا اُسکے گلے مین ڈال کر چھوڑا تو یہ
اُچکتا ہوا چلا اور ایک دوسرے زینہ کی طرف لایا نقابدار نے زاغ کو پکڑ لیا اور اوپر زینے کے چڑھے اسیران طلسم بھی
ساتھ ہوے جسوقت سترہ زینے طے کر چکے تو باہر نکلے دیکھا کہ یہ وہی زینہ ہی جہان میل نصب تھا اور جسمین جاتے وقت مین کود اُتھا
جسوقت اور سب قیدی بھی مع معروف شاہ باہر آچکے نقابدار نے اس زاغ کو مع لوح اُسی دہنہ مین پھینکدیا اور میل
آہنی کو بقوت عصاے جفر انی اُٹھا کر اُسی مقام پر نصب کر دیا اب عیار نے مرکب لاکر پیش کیا ہمراہیان نقابدار چالیس ہزار
سوار لایق پوش بھی آگئے تھے نقابدار نے ایک مرکب اپنے اصطبل سے اور طلب کیا اور معروف شاہ کو اُس مرکب پر سوار کیا
آپ اپنے مرکب پر بیٹھے اور راہ شہر عرفانیہ کی لی اور قیدیان طلسم کو بھی رخصت کر دیا وہ دعائین دیتے ہوے اپنے اپنے
ملک کو روانہ ہوے نقابدار نے معروف شاہ سے پوچھا کہ تم اس طلسم مین کیونکر پھنسے اسواسطے کہ مین نے جو اس میل کو
اُکھیڑا تو راستہ طلسم کا پایا ایسے راستے پر بے قصد کوئی جا نہین سکتا معروف شاہ نے عرض کی کہ اے شہریار مین اسطرف
طلسم مین داخل نہین ہوا میرا واقعہ یہ ہی کہ جسوقت مین اپنے ملک سے برسے شکار نکلا اور اس صحرا مین پہونچا ایک آہو
پیچھے گھوڑا ڈالا جاتے جاتے وہ آہو ایک درۂ کوہ مین چلا گیا مین حیران وسرگردان قریب ایک چشمے کے پہونچا تشنگی کا غلبہ تھا
مرکب سے اُترکے جیسے ہی قریب اس چشمے کے پہونچا اور مین نے چاہا کہ پانی چشمے سے لیکر پیون کہ ایک نعرہ مہیب سنا
اور وہ مجھے نکل گیا مین تو سمجھا کہ قصہ اجل ہو گیا اور بہت حیران تھا کہ اس چشمے مین مگر کیا کام ہی لیکن جسوقت نگہ
میری کھلی تو اپنے کو ایک زندان تاریک مین پایا پہلے تو مین سمجھا کہ شکم نہنگ مین ہون لیکن جسوقت داروغۂ زندان آیا
اور دروازہ کھلا تو دیکھا مین نے کہ میرے ساتھ اور بھی بہت سے قیدی بیٹھے ہوے ہین اور داروغۂ زندان نے کھانا تقسیم
کرایا اور کہا کہ تم اسیر طلسم ہوا سوقت مین بہت رویا دن رات مجھے روتے گذرتے تھے ایک شب کو ایک مرد بزرگ
تشریف لاے اور اُنھون نے فرمایا کہ زمانہ تیری رہائی کا قریب آگیا لیکن تو مذہب اسلام اختیار کر کہ یہ مذہب حق ہی
اور دین اکوان پرستی کو ترک کر یہ فرما کر کلمہ تلقین فرمایا اور مجکو مسلمان کیا اُسی شب کو آپ تشریف لاے اور مجھے
بشارت دیا کہ نقابدار اسکے مسلمان ہونے کا حال سُنکر نہایت خوش ہوے اب انکو تو یاد مین چھوڑا جاتا ہی اور

چند کلمہ داستان نقابدار سُرخ پوش کے عرض کیے جاتے ہین

کہ جسوقت نقابدار سُرخ پوش نقابدار لایق سوار سے رخصت ہوا تو اپنے لشکر مین آیا اور لشکر کو لیکر بارادہ ملاقات
نقابدارانِ قاف روانہ ہوا اسا سے مین خبر ملی کہ ملک عرفانیہ پر سہمان شاہ کے جینے۔ یہ لشکر کشی کی ہی یہ سنتے ہی نقابدار
سُرخ پوش پھر جانب ملک عرفانیہ روانہ ہوا جاتے جاتے قریب ایک کوہ کے پہونچا تھا کہ شام ہو گئی خیمہ برپا کیا لشکر اُترا پڑا
خیمے برپا ہوگئے رات نقابدار نے وہین بسر کی صبح کو کوچ کا سامان کیا تھا کہ جانب صحرا سے گرد اُڑی نقابدار
منتظر ہوا کہ آتے آتے دامن گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے بارہ علم نشانہ بارہ ہزار سوار کا پیدا ہوے
پھریرے علمون کے سُرخ تھے تمام صحرا آتش بار معلوم ہوتا تھا پھریرون پر تصویر یگانہ آتش مع سات پناہی ہر ایک

آگے آگے ایک نقابدار سرخ پوش مرکب پری پیکر پر سوار پشت پر بارہ ہزار گھوڑے لاتے چلے آتے ہین نقابدار
حیران ہوا کہ یہ کون صاحب ہین یہ تو ہمارے ہی گروہ کے معلوم ہوتے ہین انسے ملنا چاہیے یہ خیال کرکے
نقابدار آگے بڑھا اور سلام کیا دونون نقابدار ملے ہین باہم کچھ باتین ہوئین اور وعدہ ہوا کہ طلسم نہ طاق
ملاقات ہوگی اور نقابدار رابق سوار کا حال بھی بیان کیا اسکے بعد دونون نقابدار رخصت ہوے اور دوسرا
طلسم گنجورہ کی جانب روانہ ہوتا ہی یہ نقابدار اُنھین نقابداران قاف مین سے ہی اسلئے اسکو تو راہ مین چھوڑا
جاتا ہی اور اب کچھ کیفیت شہر عرفانیہ کی بیان کی جاتی ہی کہ جسوقت قتل سمعان شاہ کی خبر سہمان بن
سمعان کو پہونچی کہ باپ تیرا نقابدار سرخ پوش کے ہاتھ سے مارا گیا اور چچا تیرا بادشاہ ہوا اسنے کہا کہ جسوقت
نقابدار شہر عرفانیہ سے چلا جاے تو مجھے خبر کرنا کیونکہ مین نقابدار سے تو مقابلہ کرنہین سکتا ہون کہ اُسنے باپ
کو میرے قتل کیا تو اُسپر مین کیونکر غالب آسکتا ہون یہ تھوڑی فوج سے برائے شکار آیا ہوا تھا جسوقت اسکو خبر
ملی کہ نقابدار سرخ پوش چلے گئے یہ فوج لیکر شہر عرفانیہ پر چڑھ دوڑا خبر عرفان شاہ کو ہوئی اسنے دروازے
قلعے کے بند کرادیے کہ نکلے یہ مرد ضعیف ہی لائق مقابلہ نہین قلعے پر توپین چڑھا دی گئین سب سامان درست کرلیا گیا
سہمان نے لشکر اپنا سامنے قلعے کے اُتارا اور کہا کہ کل قلعہ لے لونگا و طبل جنگ بجوادیا تمام رات طبل بجا کیا
صبح کو چالیس ہزار سپاہ سے دھاوا کیا قلعے پر سے گولہ برسنے لگا دس ہزار سوار سہمان کے مارے گئے باقی پلٹ گئے لیکن
سہمان کے کوئی گولہ قضا کا نہ لگا اور یہ سب خندق پر پہونچ گیا اہل قلعہ نے قریب کے حربے جسقدر کہ ممکن تھے سب ہی
بارود کی ہانڈی تیل کڑھاؤ وغیرہ سب چیزین پھینکین مگر سہمان نے سب کو خالی دیا جاتا ہی خندق پھاندکر دروازے
قلعے کا توڑون کہ یکایک جانب صحرا سے گرد اُڑی اُدھر اہل قلعہ معروف دعا تھے گرد جو اُڑی سب نگران ہوے
کہ کون آتا ہی جسوقت دامن گرد کا شگافتہ ہوا دیکھا کہ نقابدار رابق سوار مع معروف شاہ چلا آتا ہی آتے ہی یہ
معرکہ دیکھکر معروف شاہ نے نقابدار رابق سوار سے اجازت چاہی کہ مین اس سے مقابلہ کرونگا نقابدار نے
منع کیا اور کہا کہ جنگ دو سردار کو کوئی فتح و شکست پر اختیار نہین ہی اگر تم ہاتھ سے سہمان کے ہلاک ہوے تو مین
نقابدار سرخ پوش کو کیا جواب دونگا تم یہین ٹھہرو مین ابھی اسے مارے لیتا ہون یہ فرماکر گھوڑے کی باگ لی اور نعرہ کیا
کہ باش او قرمساق کہان جاتا ہی سہمان پلٹا اور کہا کہ او نقابدار مخلوک روزگار تو کہان سے آگیا اور کیون میرا سد راہ
ہوتا ہی مین نے اپنے باپ کے خون کا عوض لینا چاہا تھا اور قلعے تک پہونچ گیا تھا تو حارج ہوا اب چھوڑتا ہون یہ کہکر اُسنے نیزہ سینہ بیکینہ نقابدار پر مارا نقابدار نے نیزے کو نیزے پر کاٹا طعنین چلنے لگین سات طعن مین نیزہ
ہاتھ سے سہمان بن سمعان کے ہوائی گیا سہمان پکارا کہ او نقابدار غضب کیا تو نے کہ نیزہ ہاتھ سے میرے نکالدیا
لے اسے کہ یہ پیغام قضا اور طمانچہ ملک الموت ہی یہ کہکر تیغہ مارا نقابدار نے چاہا کہ کلائی پکڑلون قضاے کار
مرکب نے سکندری کھائی اور تیغہ سہمان کا سر نقابدار پر بیٹھا خود گر گیا تھا تیغہ جو پڑتا ہی تا دوابرو اُتر گیا
نقابدار نے دستانہ مارا تیغہ جھٹا کر سر سے نکالا لیکن چادر خون کی سر سے باہر آئی اور نقابدار جھوما سہمان نے
چاہا دوسرا وار کرون اور کام نقابدار کا تمام کرون کہ معروف شاہ جھپٹ کر آپڑا قریب پہونچتے ہی اسکے
گھوڑے نے بھی ٹھوکر لی معروف شاہ اوندھے منہ مرکب پر آرہا سہمان نے وہی تیغہ خونچکان اسکے بھی حوالے کیا
تیغہ جو سر پر پڑتا ہی تا دوابرو اُتر گیا اسنے بھی کلائیان مار بن کہ تیغہ سر سے نکلا کلائیان زخمی ہوئین یہ حال دیکھکر
ہمراہیان نقابدار دوڑ پڑے معروف شاہ اور نقابدار کو حلقے مین لے لیا تلوار چلنے لگی عرفان شاہ نے

دروازہ قلعے کا کھلوا دیا اور سب لشکر باہر آیا نقابداروں کا شریک ہوا اب خوب گھمسان کی لڑائی ہونے لگی لیکن سہمان پہلوان زبردست ہے گشتوں کے پشتے اور لاشوں کے انبار لگا رہا ہے لڑتا ہوا قریب عرفان شاہ کے جا پہونچا عرفان شاہ نے تلوار ماری سہمان نے وار عرفان کا رد کیے اب جو ہاتھ تیغۂ آبدار کا مارا عرفان شاہ شہید ہوا اب لوگون نے دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے بسوز و دعا تمام تھی کہ تیر دعا ہدف مراد پر لگا اور جانب صحرا سے گرد اڑی اور دل گرد سے نعرۂ شیر کی آواز پیدا ہوئی نقابدار سرخ پوش چالیس ہزار سرخ پوشون سے آکر گرد تلوار چلنے لگی یہان پہونچکر نقابدار دلاور کو معلوم ہوا کہ نقابدار ابلق سوار معروف شاہ کو طلسم سے چھڑا کر لاتے تھے کہ اس ملعون کے ہاتھ سے زخمی ہوے بس نقابدار سرخ پوش نے آواز دی کہ او سہمان غضب کیا تو نے کہ نقابدار بہادر کو زخمی کیا کب چھوڑتا ہون تجکو ادھر سہمان نے جو نقابدار سرخ پوش کو دیکھا پکارا ہین تو تیری تلاش ہی مین تھا تو نے میرے باپ کو قتل کیا ہی مین کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہتا ہوا قریب نقابدار سرخ پوش کے آیا اور تلوار ماری نقابدار نے وار اسکا پشت شمشیر پہ روک کر جو ہاتھ تیغۂ آبدار کا مارا یہ معلوم ہوا کہ ایک برق جہندہ نخل کفر پر گری سہمان کے مرکب سمیت چار ٹکڑے ہوے بس اسکا مرنا تھا کہ لشکر نے امان مانگی فرمایا بشرط ایمان سب نے قبول کیا نقابدار نے ہاتھ روکا سب لشکر طمطمہ بجے ملاحان عرفان شاہ رہتے ہوئے لاش اپنے ملک کی سامنے نقابدار سرخ پوش کے لاے نقابدار نے نہایت افسوس کیا اب نقابدار سرخ پوش برائے عیادت نقابدار ابلق سوار آئے وہان ایک اور زخمی کو دیکھا پوچھا یہ کون ہی نقابدار نے فرمایا یہ وہی شاہزادہ ہی جسکی رہائی کے واسطے آپنے مجھسے فرمایا تھا مین اسے چھڑا کر لایا اور اسکے ملک پہونچانے کی غرض سے آتا تھا کہ یہان اس کافر کو قلعے پر چڑھائی کرتے دیکھا مقابلہ ہوا پہلے مین زخمی ہوا بعد اسکے یہ زخمی ہوا نقابدار سرخ پوش نے کہا آپ کو بڑی تکلیف میری ذات سے ہوئی اب معروف شاہ اپنے دونون ممسنون کو لیے ہوے داخل قلعہ ہوا باپ کی لاش دفن کر کے بہت رویا نقابدار ابلق سوار کے ساتھ مرہم تھا اسکی پٹی زخمون پر چڑھائی تیسرے روز معروف شاہ اور نقابدار بالکل اچھے ہو گئے اب نقابدار سرخ پوش نے معروف شاہ کو تخت نشین کیا اور آپ چلنے لگے معروف شاہ نے عرض کی کہ مین بھی ہمراہ رکاب ہون نقابدار سرخ پوش نے کہا ابھی اسکا محل نہین ہی جب مین تمکین اطلاع دون اور جس مقام پر طلب کرون وہان آنا یہ سنکر معروف شاہ خاموش ہو رہا بعدہ نقابدار ابلق سوار نے کہا اے نقابدار سرخ پوش تجنے ہمارا پیغام نقابداران قاف سے کہدیا تھا نقابدار سرخ پوش نے کہا مجھسے نقابداران قاف سے ملاقات نہین ہوئی مین نے راستے مین خبر پائی کہ ملک عوفانیہ پر سہمان بن سمعان چڑھ آیا ہی مین راستے سے پھر پڑا پلٹتے وقت ایک نقابدار سے ملاقات ہوئی تھی وہ انھین نقابداران قاف مین سے تھا مین نے اس سے پیغام آپکا کہدیا تھا اسنے یہ جواب دیا کہ مین طلسم نہ طاق پر جاتا ہون وہان آپ بھی تشریف لائیے گا یا میرا فیصلہ بدیع الملک سے کرا دیجیے گا یا مقابلے کا تماشا دیکھیے گا نقابدار ابلق سوار نے کہا کہ بہتر ہی مین بھی آؤنگا یہ کہکر معروف شاہ سے دونون نقابدار رخصت ہوے اور اپنی اپنی راہ لی کہ حال انکا بروقت بیان کیا جائیگا اب یہان سے

چند کلمہ داستان طلسم نہ طاق کے گزارش کیے جاتے ہین

کہ راویان اخبار و ناقلان آثار اسطرح روایت کرتے ہین کہ جب ضحاک مسند نشین سامری مارا گیا ہی اور لشکر

اسکا بھاگ کر ملک ذوالحصار مین آیا ہی تو کچھ لوگ نہر ہریشیر دل کی طرف روانہ ہوے اور کچھ لوگ خدمت مین اکوان تاجدار کی چلے اول جہان اُن لوگون کا بیان کیا جاتا ہی جو لوگ اکوان تاجدار کے پاس گئے تھے کہ انھون نے سارا ماجرا ضحاک مسند نشین سامری کا بیان کیا یہ سُنکر اکوان تاجدار نے کہا کہ ضحاک نے صفت اپنی جان ہی خیر جو ہوا وہ ہوا اب مین اُس شعلہ کو سحر کرکے لیتا ہون جسنے طلسم گنجورہ کو پھونک دیا ہی اور راہزنی کیا کرتا ہی اس شعلہ سے بڑے کام نکلینگے تمام لشکر اسلام کے پھونک دینے کو کافی ہوگا بس اُسیوقت افسونہ جادو کو حکم دیا کہ یہ کام تمھارا ہی جاؤ اور اُس شعلہ سحر کو مسخر کرلاؤ یہ سُنکر افسونہ جادو اپنے مقام سے اُٹھی اور جانب طلسم گنجورہ روانہ ہوئی یہانتک کہ قریب اُس طلسم کے پہونچی عجب حال پُرملال دیکھا کہ ہر مقام پھٹا ہوا ہی زمین تک سیاہ ہوگئی ہی انسان کا تو کیا ذکر شجر و حجر تک جلے پڑے ہین صرف ایک گنبد باقی ہی اُس پر ایک شعلہ چمک رہا ہی قبل اسکے زمانہ گنجور شاہ مین بھی یہ ساحرہ ایک مرتبہ اس طلسم مین آئی تھی تو یہان کی اور ہی رونق تھی اسنے اُسوقت کو یاد کرکے نہایت افسوس کیا اور حد طلسم سے دور راستے پر مقام کیا اور رچہ تسخیر شعلہ سحر کا کھینچا جسوقت چلہ اسکا تمام ہوا تو یہ سرحد طلسم مین داخل ہوئی جیسے ہی شعلہ نے افسونہ جادو کو آتے ہوے دیکھا چمک کر چلا کہ اسکو بھی جلا کر خاک کردون افسونہ سحر ساز تعلیم یافتہ ہی اکوان تاجدار کی اور علم سحر و ساحری مین اپنا نظیر نہین رکھتی ہی اور رچہ تسخیر کا کھینچ چکی ہی جیسے ہی شعلہ چمک کر افسونہ سحر ساز پر آیا افسونہ نے کچھ اسم سحر پڑھکر ہاتھ سے زمین کی طرف اشارہ کیا زمین پر پہلے سے بچہ خوک کو ڈالا تھا شعلہ چمک کر اُس بچہ خوک پر گرا اور اُسے جلا کر خاک کردیا اب آواز پیدا ہوئی کہ اے افسونہ سحر ساز ایک مدت کے بعد یہ طعام نایاب دستیاب ہوا اور شکم میرا اسیر ہوا مین نے ہزارہا جانین تلف کین اور شکم میرا اسیر نہ ہوا اب مین تابع ہون تیرا جو تو کہیگی وہی کرونگا اور ہر کس و ناکس کو نہ جلاؤنگا افسونہ سحر ساز نے کہا کہ اب آ اور میرے دہن کو اپنا مسکن قرار دے جسوقت مین مُنہ اپنا کھولون اور جسطرف اشارہ کرون اُسطرف جانا یہ کہکر افسونہ نے کچھ اسم سحر پڑھکر دہن اپنا باز کیا شعلہ چمک کر دہن مین افسونہ سحر ساز کے گرا اور غائب ہوگیا اب افسونہ سحر ساز کو یہ خیال پیدا ہوا کہ پہلے چلکر لشکر اسلام کا خاتمہ کرون بعد اُسکے اکوان تاجدار کے پاس جاؤنگا کہ وہ سُنکے نہایت خوش ہوگا یہ خیال کرکے جانب طلسم نطاق روانہ ہوئی راستے مین دیکھا ہے کہ شام ہوگئی ہی اور ابھی نطاق تک پہونچنا دشوار ہی اسی جگہ صحرا مین اتر پڑی جو جادوگرنیان اسکے ہمراہ تھین اُنھون نے بارگاہ سحر برپا کی ناچ ہونے لگا جام شراب ناب کو گردش ہوئی یہان تو یہ رنگ ہی اور قضاے کار اتفاقات روزگار کہ نقابدار کوچک جو سوداگر کے ساتھ چلا تھا یہی آکر اسی صحرا مین پہونچا اور شام ہوجانیکی وجہ سے خیمہ زن ہوا لشکر نے پڑاؤ کیا عیار نقابدار کا معمول یہ ہی کہ لشکر سے دو دو چار چار کوس دور تک جاکر جنگل آتا ہی کہ کوئی حریف تو نہین آتا ہی آج بھی یہ اسی فکر مین نکلا تھا کہ صحرا مین ایک مقام پر صحبت عیش برپا دیکھی یہ ہیئت اپنی تبدیل کرکے داخل لشکر افسونہ ہوا اور جوگی کے بھیس مین اکتارا بجا بجا کر گانے لگا اُن جادوگرنیون نے کبھی ایسا گانا کا ہے کو سُنا تھا نہایت خوش ہوئین اور افسونہ سحر ساز سے حال اسکا بیان کیا افسونہ سحر سازکو اشتیاق پیدا ہوا اور کہا کہ بلا لو اُسکو یہ سُنکر دو عورتین گئین اور جوگی سے کہا کہ ملکہ ہماری تمھین یاد کرتی ہین جوگی ہمراہ ان عورتون کے داخل بارگاہ ہوا دیکھا کہ ایک نازنین ماہ جبین مسند جواہر نگار پر بیٹھی ہوئی ہی اور بارگاہ مانند حجلہ عروس شب اوّل کے سجی ہوئی ہی کاسہین حاضر ہین جام شراب ناب کو گردش ہی جوگی نے ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے کہا میان جوگی کہان سے آنا ہوا جوگی نے بیان کیا کہ خدا کے گنج سے آتے ہین ملکہ ہنسی کہ وہان سے تو سبھی آتے ہین جوگی نے کہا پھر اور کس مقام کا نام بیان کرون

ملکہ نے کہا آخر تم پیدا کہان ہوے کس کس ملک مین پھرے یہ جوگ کب سے اختیار کیا اور کیون اختیار کیا جوگی نے بیان کیا کہ ہم آبانی جوگی ہین ہمارے خاندانسے یہ بات چلی آتی ہی کہ جب ایک جوگی مرنے کو ہوتا ہی تو وہ کسی درہ کوہ مین جاکر پڑ رہتا ہی علامت اُسکی یہ ہی کہ پیٹ اُسکا پھولنے لگتا ہی معلوم ہوجاتا ہی کہ اب ہمارا زمانہ ختم ہوا اور دوسرے کی آمد ہی بقول شخصے کہ ؎ دور مجنون گذشت و نوبت ماست تیسرے روز بڑھتے بڑھتے پیٹ اُسکا پھٹ جاتا ہی وہ تو مرجاتا ہی اور بچہ اُسکے پیٹ سے پیدا ہوکر باپ کو اپنے پھونک دیتا ہی اور جوگ اختیار کر لیتا ہی مین بھی اسی طرح پیدا ہوا اب یاد بھی نہین کہان پیدا ہوا تھا ملکہ کو نہایت تعجب ہوا بولی کہ کیا تو باپ کے پیٹ سے پیدا ہوا ہی جوگی نے کہا سبھی باپ کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہین تم کیا درخت کی جڑ سے پیدا ہوئی ہو ملکہ نے کہا بیوقوف ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہین یا باپ کے پیٹ سے جوگی نے کہا ماں کسے کہتے ہین مین نے ماں کو دیکھا نہ جانون معلوم ہوتا ہی تمھاری خلقت کا دوسرا طریقہ ہی جیسی میری تمھاری صورت آواز رفتار گفتار سب مین فرق ہی ملکہ نہایت حیران ہی کہ یہ کس قسم کا آدمی ہی کہا خیر ہمین ان جھگڑون سے کوئی بحث نہین ہی تم یہ بتاؤ کہ کچھ دخل علم موسیقی مین بھی رکھتے ہو جوگی نے کہا کہ یہ تو ہمارا کام ہی ہم اگر موسیقی کو نہ جانینگے تو بھجن کیونکر گائینگے اور عبادت خداوندون کی کسطرح کرینگے ملکہ نے کہا مین چاہتی ہون کہ مجھے بھی گانا اپنا سُناؤ اور خداوندون کو یاد کرو کہ یہ زمانہ نہایت پرآشوب ہی خدا پرستون کے طلسم طاق پر رہتے ہین یہ وہ لوگ ہین کہ جہان گئے اُس ملک کو ویران کر دیا نہین معلوم کسوقت موت آجاے جو وقت ہو غنیمت ہی شعر غنیمت شمر صحبتِ دوستان کہ گل پنج روزست در بوستان ؛ جوگی نے کہا کیا تم خدا پرستون سے خائف ہو ملکہ نے کہا مجھے خدا پرستون سے تو کوئی خوف نہین لیکن مین اتنی بڑی ساحرہ ہون جسنے روح ضحاک مسلطین سامری کو قید کیا ہی اور اب ایسا سحر میرے پاس تیار ہی کہ اگر چاہون تو ایک دم مین تمام خدا پرستون کو پھونک دون اور اسی ارادے سے بیابان نہ طاق کی طرف چلی ہون کہ لشکر اسلام کو غارت کرون اور خداوندا کوان تاجدار مجھسے خوش ہو جوگی نے کہا کہ ضحاک کی روح کو کسطرح قید کیا اور اُس سے کیا کام نکلیگا یہ میری سمجھ مین نہین آیا افسونہ نے سارا ماجرا بیان کیا کہ ضحاک مسند نشین سامری کون شخص تھا اور کس درجے کا ساحر تھا اُسنے اسطرح جان دی اور شعلہ ہوکر تمام لشکر اسلام کے ساحرون کو پھونک دیا اور شعلہ بنکر کنعہ مین چسپان ہو گیا تھا مین نے خداوندا کوان کے حکم سے اُسکو مسخر کیا اور اب جاتی ہون بیابان نہ طاق کی جانب جہان لشکر اسلام خیمہ زن ہی میرا قصد ہی کہ ان لوگون کا خاتمہ کرتی ہوئی چلون شام ہو گئی تھی اسوجہ سے مین نے اس جگہ قیام کیا جوگی یہ ماجرا خاموش ہو رہا اور دل مین کہا کہ بڑا غضب ہوا چاہتا ہی اب اسنے اکتارا بجا بجا کر گانا شروع کیا اور دو ایک چیزین بہ عیار جو کیا اس سوز و گداز سے گایا کہ ملکہ افسونہ سحر ساز کا دل ہل دیا افسونہ نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور آنسو اسکی آنکھون سے جاری ہو گئے جوگی نے کہا کہ یہ تو تفریح کا وقت ہی آپ پر ایسا اثر ہوا کہ آپ رو رہی ہین اسکا کیا سبب افسونہ سحر ساز نے کہا اے جوگی اسکا اصلی اثر یہی ہی کہ دل بھر آئے اور انسان بے اختیار ہو کر رونے لگے اور زخمہاے کہنہ تازہ ہو جائین جوگی نے کہا کہ ایسا اثر تو عاشق مزاجون پر ہوتا ہی معشوقون پر نہین ہوتا جی افسونہ سحر ساز نے کہا وہ کون ہی جو کسی کا عاشق نہ ہو چاہے حسین ہو یا نہ ہو اور وہ کونسا عاشق ہی جو کسی کا معشوق نہ ہو دل کا آجانا ایسی بری بلا ہی کہ صورت شکل پر موقوف نہین ہی بری صورت والون پر اچھی صورت کے لوگ عاشق ہو جاتے ہین اور وہ معشوق بی بنھائین اُٹھاتے ہین اور اپنے عاشقون پر جفائین کرتے ہین جوگی نے کہا مجھے بڑا تعجب اس بات کا ہی کہ آپ ایسی حسین و جمیلہ کہ جو دیکھے ہزار جان سے عاشق ہو جاے اور آپ یون اُسکا دل نہ بھی مائل ہو تو آپ سحر کے

ذریعے سے اسے اپنا مفتون بنا سکتی ہین پھر کیا سبب جو اپنے دردِ دل کا علاج نہین کیا ملکہ نے کہا اے تم نہین جانتے تم تارک الدنیا لوگ ہو تم مین حسن نہین باقی رہا ہے بقول شاعر شعر وصف می تجھے کیا کرون زاہد ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہین ہو اگر تمہارا بھی دل کسی پر آتا تو معلوم ہوتا یہ ملاقات ایسے مین کہ بے گذرے ہوئے سمجھ مین نہین آسکتے ہر جگہ اس عشق کی نیرنگ سازی اور ہی لطف دکھاتی ہے جو معاملہ ایک مرتبہ پیش آجائیگا دوسری مرتبہ آسکے خلاف ہوگا وہ ہوگا جو ایک پر گذر چکا ہے مین بدنصیب اپنی کیا حالت کہون شعر شب بھر نہ آئی نیند مجھے اضطراب مین اٹھا وہ کہ گئے تھے کرا کے خواب مین ہ مین نے جس بت کنار کو خواب مین دیکھا ہو اسکو عالم بیداری مین نہین دیکھا جو پتہ نشان مل سکتا پیغام سلام ہو سکتا جوگی نے کہا خواب اپنا بیان کیجیے ملکہ افسونہ سحر ساز نے کہا کہ خواب کے بیان کرنے سے کیا حاصل ہے اگر کوئی امید مطلب برآری کی ہوتی تو مضائقہ بھی نہ تھا جوگی نے کہا بہت سی باتین خلاف امید ظہور مین آجاتی ہین اسطرح یہ خواب تھا کہ مثل خواب کے خیال بھی نہ ہوگا اسی طرح ممکن ہے کہ ظہور تعبیر کا بھی آسیطرح ہو جائے آپ ملکہ افسونہ نے خواب اپنا بیان کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک صحرائے لق و دق ہے کہ ہر چہار جانب آسمین درختان خشک لگے ہوئے ہین اور مین اسی صحرا مین ہون دو آدمی کہ بازوون پر آنکے مثل پرون کے پر بھی ہین صورتین نہایت قبول و پسند آنکے ہاتھون مین مشعلین روشن ہین وہ مجھ سے کہتے ہین کہ ہم اس صحرا مین آگ لگا کر تجھے پھونک دینگے مین نے کہا کہ خطا سیری کیا ہے انھون نے بیان کیا کہ تو نے تمام عمر بت پرستی کی ہے اور انکو ان کو سجدہ کیا ہے تو کافرہ ہے اور دیکھا تو ان کی کیا حالت ہے یہ کہکر ہاتھ سے ایک جانب اشارہ کیا دیکھا مین نے کہ خداوندا انکو ان کے جسم مین اور زبان مین ہزارہا سانپ بچھو لپٹے ہوئے ہین اور وہ فریاد کر رہے ہین مین نے پوچھا اسوقت یہ سحر نہین کرتے انھین آدمیون نے بیان کیا کہ وہ سحر کیا کریگا اب زبان اسکی بیکار ہے اور یہ اسی سحر و ساحری کا پھل ہے جو سانپ زبان مین لپٹا ہوا ہے یہ سنکر مین گھبرا گئی مین نے کہا کہ پھر مذہب حق کونسا مذہب ہے انھون نے بیان کیا کہ دین خدا پرستی برحق ہے اگر تو اپنی جان بچانا چاہتی ہے تو طلسم نہ طاق سے نکل جا تجھے راہبر ملجائیگا دنیا و عقبیٰ دونون سنور جائینگی مین سوچی کہ کس بہانہ طلسم سے نکلون یہی فکر تھی کہ آنکھ میری کھل گئی اسی کے دوسرے دن مجھے یہ حکم ملا کہ جا کر کشتہ سحر ضحاک کو اسیر کرلانے کے باعث سے مین یہان تک پہونچی جوگی نے کہا کہ سوال از آسمان جواب از ریسمان مین نے حال خشتہ پوچھا بتایا خواب ملکہ افسونہ نے کہا کہ ہان لو خوب یاد دلایا اصل مطلب تو مین بھول ہی گئی جسوقت مین نے یہ خواب دیکھا تھا کہ میرے ماں باپ عزیز اقارب تو سب طلسم نہ طاق مین ہین مین اگر یہان سے نکل جاؤن تو میرا ساتھ کون دیگا اور کسکے ساتھ مین زندگی بسر کرونگی یہ سنکر انھین انسانون نے جنکی صفت کئی مرتبہ مین بیان کر چکی ہون مجھ سے کہا کہ ایک شاہزادہ تجھپر فریفتہ ہوگا اور تو اسے دیکھکر اسکی عاشق ہو جائیگی وہی تیرا شوہر ہوگا تیری زندگی بہ آرام تمام گذریگی اور وہی تجکو دین اسلام سے بھی مشرف کریگا یہ کہکر انھون نے ایک تصویر دکھائی جو ہر وقت میری آنکھون کے نیچے پھرا کرتی ہے اور میرے دل کو ہلا کرتی ہے جوگی نے کہا کہ جب ایسا کچھ خواب مین دیکھ چکی ہو تو قبول اہل اسلام پر کیون کمر باندھ رہی حالانکہ اکوان تاجدار نے تمھین یہ حکم بھی نہین دیا ہے

ملکہ نے کہا اسمین ایک رمز ہی جو گی نے کہا کہ سب کچھ تو بیان کر دیا اب وہ راز کونسا ہی جسکے بیان مین تمھین تامل
ہی ملکہ افسونہ سحر ساز نے کچھ سوچکر کہا کہ اچھا سن تو تمسے کیا پردہ کیون کہ تم فقیر ہو ایک تو یہ کہ خواب کی بات کا
کیا اعتبار مگر جب خیال اُس خواب کا آتا ہی تو اپنی حالت پر دل ٹھہرنے لگتا ہی اور جب دھیان اُس صورت کا آتا ہی
تو روح بیچین ہو جاتی ہی مین در اصل اپنے خواب کی تصدیق کو جاتی ہون کہ اگر خواب میرا صحیح ہی تو مجھے
اُس شکل و شمائل کا کوئی انسان ضرور نظر آئیگا مین یقینی اسلام اختیار کرونگی اور مسلمانون کا ساتھ دونگی اور اگر
موافق خواب کے کوئی انسان نہ ملا تو کل مسلمانون کو غارت کر کے خداوند ایوان کی خدمت مین جاؤنگی
یہ سنکر جوگی نہایت پریشان ہوا کہ اب اسپر کوئی عیاری کرنا مناسب نہین ہی اسلیئے کہ اسکے گھر کا اعتبار
ہی نہ اسلام کا ٹھیک ہی اسے قتل کرون یا نہ کرون انجام کار افسونہ سحر ساز سے رخصت ہوا چلتے وقت
افسونہ سحر ساز نے بہت کچھ انعام دیا جوگی بارگاہ سے نکلکر جانب صحرا روانہ ہوا اور نقابدار نکلا اپنے لشکر کی
طرف چلا جسوقت داخل لشکر ہوا اور اپنے سردار کی خدمت مین پہونچا ساری حقیقت شنائی اور اسکو
اسیر کرکے قابو مین کرنا افسونہ سحر ساز کا اور اسکا خواب سب بیان کیا نقابدار کو نہایت تعجب ہوا مگر
دل مین سوچا کہ اقبال میرا یار تھا جو ایسے وقت پر پہونچا کہ وہ بلا گرفتار ہو چکی تھی چلتے وقت جوگی نے تصویر
ملکہ کی انگ لی تھی وہ تصویر نقابدار کو دکھائی نظر نقابدار کی جو تصویر ملکہ افسونہ سحر ساز پہ پڑی ہزار جان
سے عاشق ہو گئے اور عیار سے کہا کہ کسطرح ہمارا ساتھ اُس سے کراؤ عیار نے کہا کہ یہ کونسی بڑی بات ہی کیسے
آسی کو لاؤن چاہے آپ تشریف لیجیے مگر یہ خیال فرمائیے کہ ایک بلائے سرم اُسکے قابو مین ہی نقابدار نے
فرمایا مجھکو بجز خدا کسیکا خوف نہین عیار نے کہا صورت بدلکر چلنا فرمایا بہ منظور نہین عرض کیا ملکہ کو بیہوش کر کے لیے آؤن
فرمایا مجھے یہ بھی منظور نہین ہی کہ بیہوش کر کے لیجاؤ وہ بدمزاج ہوا اور اُسکے خلاف گذرے عیار نے کہا معلوم ہو
کہ خوف اس بات کا ہی کہ کہین کچھ کام نہ کر بیٹھے یہ سنکر نقابدار کو غیظ آیا اور فرمایا کہ تو نے مجھے بزدل سمجھا
قسم ہی اُسی پروردگار عالم کی جسنے مجھے اور تجھے دونو کو پیدا کیا ہی کہ بغیر کسی حیلے کے یونہین جاکر اُس سے
ملون گا دیکھون تو وہ میرا کیا کر لیتی ہی اگر پروردگار عالم کو حیات میری منظور ہی تو سحر بھی مجھپر تاثیر نہ کریگا اور اگر
مدت عمر کی پوری ہو چکی ہی تو بستر خواب پر بھی بچ نہین سکتا یہ فرما کر اُٹھ کھڑے ہوئے ہر چند عیار نقابدار نے
سمجھایا اور قدمون پر گرا کہ مین نے جسقدر باتین کی تھین مطلب اسکا تھا کہ حضور نے اپنی خدمت مین
گستاخ نہ سمجھا تھا سے کر ملے تو ملا کر گستاخ ہو اور کوئی بات نہ تھی مگر نقابدار نے کچھ سماعت نہ کی اور سیدھے
بارگاہ افسونہ سحر ساز کی جانب روانہ ہو گئی عیار بھی ساتھ ہو لیا جسوقت دروازہ بارگاہ پر پہونچی خبر ملکہ کو
ہوئی کہ ایک نقابدار یاقوت پوش آیا ہی اور ملاقات چاہتا ہی یہ سنکر ملکہ حیران ہوئی کہا کہ دو کہ ہم ایسے شخص
سے ملنا پسند نہین کرتے جو اپنی صورت چھپائے اور دوسرے کی صورت دیکھے اگر نقاب اُٹھا کر آنا چاہے تو خیر
نہ تکلف ہی اور اگر نقاب نہ اٹھائے تو مجھے معاف رکھے جسوقت یہ پیام نقابدار کو ملا فرمایا کہ ایک شرط پر مین
نقاب چہرہ سے ہٹا دونگا کہ سوا ملکہ کے کوئی دوسرا شخص بارگاہ مین نہو ملکہ نے منظور کیا اور سبکو ہٹا دیا
اب نقابدار بہادر نے نقاب اُلٹی اور داخل بارگاہ ہوئے ملکہ نے در بارگاہ پائے استقبال آن کر سنبھالیا
دیکھا نقابدار نے کہ ایک آفتاب قیامت ہی کہ اپنے برج شرف مین جلوہ گر ہی بقول شاعر سے برس پندرہ یا سولہ کا سن ہی جوانی کی راتین مرلوون کے دن ہی تاج سر پر رکھے ہوئے جوڑا کچ بندھا ہوا بیرہ کی تابندگی شمع کے سراغ

گل کیے دیتی ہو اور عارضون کی تازگی گلون کو شرما رہی ہو رسیلی انکھڑیان کرشمہ برچشمک زن ہین نازک شبگون سنبل کو پریشان کر رہی ہو ہر ادا آفت ہر جنبش بلاے جان جب آنکھ سے آنکھ ملگئی دل کھنچنے لگا شعر آنکھین جبوقت چار ہوتی ہین ۔ ہزار چھریان دل کے پار ہوتی ہین ۔ اور ہر نظر اس آفت دل و جان کی جو شاہزادہ پر پڑی کچھ سوچنے لگی اور سکوت سا ہوگیا تھا بہادر بہادر سے سہراب ثانی نے فرمایا کہ اے ملکہ اسقدر تمھارے دیدار کے مشتاق نے ستایا کہ ہکو بیان تا کھینچ لایا اور بے پردہ بنایا ملکہ نے کہا اے شہریار آپ تو اسطرح کی باتین کرتے ہین جیسے کوئی کسی شناسا سے کرتا ہے حالانکہ مین نے تو یہ اسوقت کے کبھی آپکو نہ دیکھا تھا شاہزادہ سہراب ثانی نے کہا کہ یہ عیار مکار جو سامنے کھڑا ہے یہ جوگی بنکر تمھاری بارگاہ مین آیا تھا اور تصویر تمھاری لیگیا تھا مین تصویر کو دیکھکر مشتاق دیدار ہوا اور اسی کی زبانی تمام حالات تمھارے معلوم ہوے اب یہ بتاؤ کہ تم اکوان تاجدار کی کون ہو افسونہ سحر ساز نے کہا کہ مین بھانجی ہون بادشاہ ظلمات کی باپ میرا کم سنی مین مرگیا مان نو برس کے سن مین مرگئی مجھے اکوان نے پرورش کیا اور شکل وغمزون کے پالا اسوقت ایسا کار سخت پیش آیا کہ سوا اپنے اس کام کے لائق کسیکو کم پایا اس لیے مین اوحزائی اور شعلہ کو مسخر کیا اب آپ اپنا حسب ونسب بیان فرمائیے سہراب ثانی نے کہا کہ مین ایرج نوجوان کا پوتا ہون اور ایرج حمزہ صاحبقران کے پروتے ہین میرے باپ ایک سودا گر فریادی گیا تھا کہ میرا قافلہ ایک شعلہ نے جلا دیا مین اس غرض سے چلا تھا کہ اس شعلہ کو شاہ ملک نے کہا کہ کیا آپ بھی سحر جانتے ہین سہراب نے کہا کہ مین سحر کو برا جانتا ہون ملکہ نے کہا کہ پھر کس طرح سے شعلہ کین پانی سے بجھا ہے سہراب نے کہا اقبال چاہیے اب ملکہ افسونہ سحر ساز نے کہا کہ الحمد اللہ میری خواب مل گئی مین نے جس صورت کو خواب مین دیکھا تھا وہ یہی تھی اب مین بیٹھے سلام ہوتی ہون اور ساتھ آپکے ہون جہان کہیے وہان چلون سہراب ثانی نے جواب دیا کہ اے ملکہ مین نے بھی تمکو خواب مین دیکھا تھا الحمد للہ کہ تم سے ملاقات ہوگئی مگر پھر جدائی کا وقت قریب ہوا اسلیے کہ ابھی مجھے بہت سے کام کرنا ہین مین تمکو اپنے ساتھ نہین رکھ سکتا ہان یہ ممکن ہے کہ ناموس مین چھپا دون یا بادشاہ لشکر اسلام کے سپرد کردون اور اسکو میری غیرت گوارا نہین کرتی اسلیے کہ مجھے ان لوگون سے چشمک ہے جسوقت مجھے فتح طلسم دہ طاق کے بعد سے اور بدیع الملک سے مقابلہ ہوگا اور صاحبقرانی آگ سے چھین لونگا اسوقت عقد تمھارے ساتھ کرلونگا ملکہ افسونہ سحر ساز نے کہا اگر تمکو ان لوگون سے چشمک ہے تو مجھے وہان جانے کی ضرورت نہین تمام بیابان دہ طاق اپنا ہے میرا جان بھی چاہیے گا وہان رہونگی لیکن ابھی سحر سے توبہ کرنا میرا مناسب نہین ہے اسلیے کہ لشکر اسلام کو بڑے بڑے ساحرون سے مقابلہ کرنا پڑیگا اسوقت پر بغیر میرے کام چلنا دشوار ہے علاوہ اسکے میرے سلیمانی سلام ہونے کی خبر چھپنا محال ہے اور ساحر میری گرفتاری کو ضرور آئینگے پھر مین کیا کرونگی لہذا مجکو میرے حال پر چھوڑو مگر افسوس کہ دل بھی کس بیدرد پر آیا ہے جسے کوئی پروا نہین تھا بدار نے کہا کہ بس اب دل نہ جلاؤ ان باتون سے کوئی فائدہ نہین تم بیشک اپنا کسی عمدہ اور محفوظ مقام کو بناؤ اور مین اب جاتا ہون وقتاً فوقتاً خبر لشکر

اسلام کی یعنی رہنا اور غفلت نہ کرنا اسلیے کہ ہر چند ہم سے اور بدیع الملک سے چشمک ہو مگر ہم انکی
بدی نہین چاہتے ہر وقت جانبازی کو موجود رہین ملکہ نے کہا بجا ہے پر میری جوانکے خلاف کرون مگر
اوسی سحر اب برائے خدا میری ایک دن کی ضیافت تو منظور کرو مجبوری سحر اب ثانی نے قبول کیا اب انکا
تو اسی مقام پر ڈیرا جاتا ہے اور چند کلمہ داستان لشکر اسلام کے بیان کیے جاتے ہین کہ جو وقت بادشاہ
لشکر اسلام کو ماتم داری مریخ آفتاب علم سے فراغت ہوئی تو بخوشی و خرمی دل انتظار بدیع الملک
مین گزارنے لگے ایک روز ہرکارون نے آکر عرض کی کہ پانچ لاکھ ساحر طلسم نہ فاق سے برائے بربادی
لشکر اسلام چلے ہین خوبان جادو نے انکو بھیجا ہے غالباً کل ہی سے آمد شروع ہو جائے فرمایا افسوس
کہ اب تو کوئی خبر لینے والا نہین ہے مریخ آفتاب علم نے بھی انتقال فرمایا خیر جو مرضی خدا تسلیم
کیا چارہ ہے غرضکہ جب دو سہارون ہوا بادشاہ اسلام نماز مغرب پڑھکر مرکز عرفان پر آئے فاتحہ پڑھا ہنوز
بیٹھ کر داخل بارگاہ نہین ہونے پائے تھے کہ دیکھا جانب آسمان سے ایک ابر سفید رنگ نمودار ہوا
آتے آتے وہ ابر شق ہوا دیکھا کہ ایک لاکھ ساحران غدار آفت روزگار بلاے بدآفت کے پرکالے
بھولیان بھولیان کا ہیجون برساتے ڈنڈے ڈپر دکھاتے ہوئے جانوران سحر پر سوار ترسول پرسول
چمکتے ہوئے بھولیان سحر کی لگتی ہوئی گلون مین زنار پشانیون پر قشقے کھینچے ہوئے تلک دئے ہوئے
پیشین بڑی بڑی پڑھتے ہوئے ہر طرف نعرے یا سامری یا بخمشید یا خداوند اکوان تا ہہ لرزے کرتے ہوئے
میدان مین نظر آئے اور ایک ساحر ایک اسپ پر سوار سفید کپڑے پہنے ہوئے گھوڑا بھی سفید تہ ران
سے پیر تک مین سر پہنچکر خیمہ برپا کیا بعد اسکے معلوم ہوا کہ نام اس ساحر کا ابیض جادو ہے رہنے والا قلعہ
ہفت رنگ کا ہے بعد اسکے دوسرا ابر پیدا ہوا یہ ابر سیاہ رنگ کا تھا گرج اور چمک اس ابر مین اتنا
کہ ہو رہی تھی کوندا لپک رہا تھا جو وقت قریب پہونچکر یہ ابر شق ہوا تو پھر ایک لاکھ ساحران بد نام
اسی شان و شوکت کے ساتھ اگر پہونچے ایک ساحر جو افسر ان تھا نام اسکا اسود جادو ہے ایک نشاک
سیاہ پر سوار لباس سیاہ پہنے ہوئے پہونچا اور خیمہ اپنا برپا کیا بعد اسکے اور ایک ابر زرد رنگ اٹھا
جو وقت یہ ابر شق ہوا تو ایک ساحر پیدا ہوا نام اسکا اصفر جادو ہے اسنے بھی خیمہ برپا کیا پھر ابر سبز رنگ اٹھا
اور اخضر جادو ایک لاکھ ساحران غدار سے اگر پہونچا اسکے بعد ابر سرخ نمودار ہوا اور احمر جادو لاکھ
ساحرون سے آکر پہونچا ان پانچون ساحرون کی آمد مین شام ہو گئی بادشاہ اسلام پلٹ کر داخل بارگاہ
اور تخت پر جلوہ افروز ہوے کہ یان کہار اپنے اپنے خیمہ مین داخل ہوئے لیکن آج طبل نہین بجا جب دوسرا
دن ہوا تو عیارون نے آکر عرض کی کہ یہ ساحر قلعہ ہفت رنگ سے آئے ہین مالک انکا ہفت اندام جادو ہے
اسنے ان پانچ ساحرونکو بھیجا ہے کہ جاکر کام لشکر اسلام کا ختم کرکے جلد واپس آؤ تو نہین مقابلہ بدیع الملک
کو جانا ہوگا۔ پانچون ساحر قتل اہل اسلام کا بیڑا اٹھا کر آئے ہین بادشاہ اسلام نے فرمایا جو مرضی خدا
کیا چارہ ہے اب کوئی سہارون ہمارا ایسا ساحر نہین معلوم ہوتا جو ان سے مقابلہ کرسکے ہمکو دیکھا چاہیگا کہ ایک
جھروکے ہر کارون کے گرد مین اتوارہ پسینہ مین غرق آکر پہونچی اور بعد دعا و ثنا نے شاہی بجا لانے کے
عرض کی کہ پھوفو جین اور بھی آئے کو ہین جو غیر ساحرین سنا گیا ہے کہ انکے نام بھی نامے خوبان جادو سے گئے
تھے بادشاہ اسلام نے فرمایا دیکھا جائیگا جو وقت شام ہوئی لشکر کفار مین طبل جنگ بجا بادشاہ اسلام نے

بھی نقارہ رزمی بجوایا طیاری جنگ ہونے لگی اہل اسلام مین عجب طرح کا تہلکہ تھا جیدا اس فکر مین گئے ہوئے تھے کہ اگر کہا ہو چلے تو ان ساحرون کو گرفتار کرلائین اور قتل کرین لیکن کا ہو نہ پایا کیونکہ انھون نے آتے ہی تمام صحرا کو طلسم بند کردیا پھر جتنی دور تک لشکر انکا پھیلا ہوا ہے وہان تک ایک دیوار آہنی محیط ہے کہ کوئی لشکر مین داخل نہین ہوسکتا چار ناچار واپس آئے یہان اہل اسلام پہلے ہی مرنے پر آمادہ ہوچکے تھے یہان تک کہ طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور خاتمہ شب سے صبح برآمد ہوئی جونہی نسیم بہاری کے چلے اہل اسلام نے فریضہ سحری کو ادا کیا اور آلات حرب و ضرب تن پر آراستہ کرکے راہی میدان جنگ ہوئے اسطرف سے لشکر کفار یوجا پاٹ سے فرصت کرکے نکلے اور ڈیرہ جمائے ہوئے میدان جنگ مین پہونچے صفین آراستہ ہونے لگین سردار اپنے اپنے مرتبے کے موافق صفون سے آگے بڑھ بڑھ کر مرتبہ سرداری قایم ہوئے اسطرف پانچون ساحر جانوران سحر پر سوار اور اصفر جادو تخت جواہر نگار پر بیٹھا ہوا تخت اسکا وسط لشکر مین قایم ہوا عجب طرح کی یہ فوجین طلسم نہ طاق سے آئی ہین کہ پانچ سردار ہین جنمین اصفر جادو افسر و بادشاہ تھے آن چلدون جادوگرون کی ایک جانب ابیض جادو اور اسود جادو نے میمنہ کو آراستہ کیا جو فوج اسود سیاہ لباس پہنے ہوئے جانوران سیاہ رنگ پر سوار دوسری طرف ابیض جادو کی فوج لباس سفید پہنے ہوئے اور جانوران سفید پر سوار علم بھی سفید پھریرون کے سب سامان تقرئی ایک جانب میسرہ فوج پر احمر جادو لباس سرخ پہنے ہوئے اور ہر ایک اسکے بھی لباس سرخ زیب بدن کیے ہوئے سب سامان یاقوت سرخ کا ایک طرف اخضر جادو جو را سبز پہنے ہوئے ساتھی اسکے بھی لباس سبز پہنے ہوئے قلب لشکر کا رنگ زرد تھا افسرون کا اصفر جادو لباس زرد پہنے ہوئے ساز و سامان یاقوت زرد کا اور طلائی مسلح اور دبدبے رہے ہین آواز ین پاسامی یا جمشید یا خداوند اکوان کی بلند ہین ہنوز کوئی میدان مین نہین نکلا ہے کہ جانب صحرا سے تیز گرد و غبار بلند ہوا تے دیکھنے لگے کہ کون آتا ہے جو سمت دامنہ گرد شگافتہ ہوا دل گردے سو علم نشان ایک لاکھ سواران جرار کا نمودار ہوئے کہ پھریرون پر علمون کی تعریف پوسے دو سو مذاوندون کی ہر قوم تھی ہر کارے گئے ہوئے تھے آکر عرض کی کہ پیش خیمہ بادشاہ ملک سیلابہ کا آتا ہے سنا ہے کہ اسکے پاس بھی نامہ جوبان جادو کا پہونچا تھا کہ تم جاؤ بابان نہ طاق مین اور لشکر اسلام سے مقابلہ کرو کہ تمھارے ملک مین بھی بڑے بڑے پہلوان ہین اور لشکر اسلام مین بھی بڑے بڑے سردار دل نامی جمع ہین اگر آن سردارون کو شکست دی تو گویا تمام خدائی کو زیر کرلیا کہ تمام عالم کے چیدہ پہلوان لشکر اسلام مین جمع ہین بڑے افسوس کی بات ہے کہ اہل اسلام بہت رو رسے بابان نہ طاق مین مقیم ہین اور تمنے اسوقت تک کوئی خیال نہ کیا ایسے خواب غفلت مین ہو یہ نامہ سنتے ہی سیلاب شاہ نے پیش خیمہ روانہ کیا ہے اور یقین ہے کہ آج کے تیسرے دن وہ خود بھی آجائیگا اور سنا گیا ہے کہ کئی سو پہلوان زبردست اسکے لشکر مین ہین اور کئی لاکھ کا لشکر ہے اس ملک سے بڑا کوئی ملک حوالی طلسم نہ طاق مین نہین ہے بلکہ اس ملک کو بھی ایک مربند طلسم نہ طاق سمجھنا چاہیے اسلیے کہ جو سد طلسم سے ملے ہوئے ہین وہان بڑے بڑے ساحران نامی و گرامی نے عجائبات سحر قایم کیے ہین فرمایا بادشاہ اسلام نے کہ مجھے اسکا کوئی ڈر نہین ہے کیونکہ میرے ساتھ بھی وہ وہ جوانان اسلام ہین جو

رستم وقت ہین مگر بہادرون سے ضرور اندیشہ ہوا سکا بھی خدا مالک ہے وہان لشکر کفار نے آتے ہی
جاے مناسب تجویز کر خیمہ برپا کیا ہنوز یہ لوگ فارغ نہ ہونے پائے تھے کہ دوسری گرد اڑی جو قت دامنہ
گرد شگافتہ ہوا دل گرد سے اک سردار چالیس ہزار سوار سے پیدا ہوا معلوم ہوا کہ نام اسکا شاہین تیغزن ہے
اسلئے بھی آکر لشکر اپنا اتارا پھر گرد اڑی اور ہو دنگی چالیس ہزار زنگیون سے آکر پہونچا بعد اسکے سنسوونگی
چالیس ہزار زنگیون سے آکر ہوسنجا اسطرح قریب چالیس سردارون کے دن بھر مین آئے اور دو جین
انکی آخر مین شام کو بادشاہ اسلام واپس گئے اور داخل خیمہ ہوئے جب دوسرا دن ہوا پھر آمد لشکر کفار
شروع ہوگئی اور سردار آنے لگے آج بھی تمام دن فوجین آمد کین تمام بیابان نہ طاق نوجون سے
ملو ہوگیا شام کو پھر بادشاہ اسلام داخل بارگاہ ہوئے تیسری صبح سے پھر لشکرون کی آمد شروع
ہوئی دو پہرون تک برابر فوجین اور سردار آیا کیے آخر مین حق گرد غلیظ ملبد ہوا اور جسقدر فوج دسترا
تین روز مین آکر جمع ہوئے تھے سب مرکبون پر سوار ہو کر بقصد استقبال روانہ ہوئے جو قت دامنہ گرد کا
شگافتہ ہوا تو جلوس شاہی نمودار ہوا بعد اسکے ایک گبر نامنجا تخت پر سوار تاج شاہی سر پر رکھے
چتر پھرتا ہوا لقیب بولتا ہوا تمام سردار تخت کو گھیرے ہوئے پشت پر تین لاکھ سوار پھر پر سے علم ہاے
رزین کے کھلے ہوئے آنپہنچا تعریف اکوان تاجدار کی، قوم عجب ترک و اقعام سے سیلاب شاہ
آکر پہونچا اور داخل بارگاہ ہوا ادھر بادشاہ اسلام پلٹ کر داخل بارگاہ ہوئے سب سردار جمع ہوئے
تجبر عادنے بادشاہ اسلام سے عرض کی کہ اسکے ہمراہ بہت بڑے بڑے سردار ہین لیکن اب غلام کی لڑائی کا
تماشا ملاحظہ فرمایئے گا یہی ذکر تھا کہ خبر طبل جنگ کی پہونچی بادشاہ اسلام نے فرمایا کچھ پروا نہین کہدو کہ
ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و تایید ربانی بجے طبل جنگی اسیوقت کوس حربی نوا بخش مین آیا تیاری جنگ
ہونے لگی بہادران اسلام اسلحہ درست کرنے لگے کرہت کو چست باندھا جو قت سیاہی شب مانند تیرگی
کفر کے باطل ہوئی اور سفیدہ سحری نور ایمان کی طرح پھیلا دونون لشکر ملزم میدان قتال و جدال ہوے
صفین آراستہ ہونے لگین گھڑی بہر دن چڑھتے چڑھتے دونون جانب صف بندیان ہوگئین تیردارون
نے نکل نکل کر جھاڑی جھنڈی کو کاٹ کر میدان صاف کر دیا تبلدارون نے پستی و بلندی زمین کو ہموار
کیا سقون نے آبپاشی کر کے گرد کو بٹھایا نقیب نقابت کر کے ہٹے تھے کہ لشکر کفار سے طیفور نیزہ باز
نکلا اور سامنے تخت سیلاب شاہ کے آکر اجازت جنگ مانگی سیلاب شاہ نے کہا جا خدا ترا کوان
تاجدار تیرا حامی و مددگار ہو طیفور مرکب کو چمکا کر میدان مین آیا سراپا میدان کا دکھایا جو قت عرق
عرق ہوگیا آواز دی کہ باشی اے گروہ خداپرستان و فرقہ مسلمانان جسکو تمنا ے مرگ و فرزندے فنا ہو وہ
نکلے میرے مقابلہ کو یہ سننا تھا کہ بہرام عادنے باگ مرکب کی لی اور سامنے تخت بادشاہی کے آکر
مجرا کیا اجازت میدان مانگی فرمایا جاؤ حافظ حقیقی نگہبان ہو یہسنکر بہرام عادنے باگ مرکب کی پھیری
اور سامنے طیفور نیزہ باز کے آیا طیفور نے کہا اے بہرام جاے تعجب ہو کر تو اکوان تاجدار سے پھر گیا
اور خداپرستون کا شریک ہوا کیا تجکو نہین معلوم ہو کہ اکوان تاجدار کے ماننے والے کیسے کیسے پہلوان
زبردست اور ساحران غدار ہین کہ جنکا مثل دنیا مین نہین ہو بہرام عادنے کہا کہ بے مثل ذات خدا کی ہو
اور کوئی ایسا نہین جسکا جواب دینے والا نہو ہیا کہ حق تعالے نے خود فرمایا ہو فضلنا بعضکم علی بعض مین مذہب باطل پر

لعنت کرتا ہون اور دین برحق پر قائم ہون بس یہ سننا تھا کہ طیفور نے نیزہ ملا بہرام عاد نے
نیزہ اسکا نیزہ پر گا تھا طعنین چلنے لگین بعد بہت دیر کے بہرام نے نیزہ ہاتھ سے طیفور کے
برکت اسلام ہوائی کیا بس نیزہ کا ہاتھ سے نکلنا تھا کہ طیفور نہایت ضعیف ہوا اور پکارا کہ
او بہرام پہلے کو تو ایسا نہ تھا کہ نیزہ میرے ہاتھ سے نکالدیتا مسلمان ہو کر نیزہ بازی تو نے خوب
حاصل کی مگر لے اسے کہ یہ ملا سچا ہے ملک الموت کا یہ کہکر اسنے گرز مارا بہرام عاد نے گرز اسکا
اپنی چوب پر روکا اور چوبست سر پر چرخ دیکر طیفور پر وار کیا کہ طیفور پیوند زمین ہو گیا اہل اسلام
نے صدائے تہنیت بلند کی کفار لاش اسکی اٹھا کر لیگئے اب ہودزنگی مرکب اپنا چمکا کر سامنے سخت
سیلاب شاہ کے آیا اور اجازت جنگ مانگی کہا جاؤ خداوندا کو ان نگہبان ہے یہ سنکر ہودزنگی
میدان مین آیا مبارز طلب کیا ادھر لشکر اسلام سے سالوس عاد نکلا اور بادشاہ لشکر اسلام سے
اجازت لیکر سامنے ہودزنگی کے آیا بعد گفتگو کے بسپار نیزہ بازی ہوئی سالوس عاد نے نیزہ ہاتھ سے
ہودزنگی کے ہوائی کیا ہودزنگی نے ایڑ پشت تنگ مارا سالوس سے چوب پر اسکے کو روکا چوب
ٹوٹ ہوئی اور ارہ گردن کرگدن پر گھنڈا تو مرکب آشنا بازی ہو گیا اور سالوس عاد کود کر علحدہ ہوا
تلوار کھینچکر چلایا کہ مرکب کو ہودزنگی کے پیکر کون ہودزنگی مرکب سے کود کر سالوس عاد ہودزنگی
سے لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی دو پہر کی کشتی مین سالوس عاد نے تار ہودزنگی کا اکھاڑا اور سر پر
پٹک دیکر زمین پر مارا اور چھاتی پر چڑھکر دھڑ سے سر اسکا کھینچ کر پھینک دیا یہ دیکھکر کفار مین غل
ہوا اور اہل اسلام نے صدائے آفرین بلند کی بعد اسکے سعود زنگی میدان مین آیا اسکے مقابلہ کو
جالوس عاد نکلا نیزہ بازی ہوئی کام نہ نکلا نوبت شمشیر زنی کی ہو چکی بدل و بدل لسپار کے جالوس عاد
نے تلوار ماری کہ سعود زنگی کے دو ٹکڑے ہوئے یہ بھی اپنے دشمن کو قتل کرکے میدان سے پھرا
لشکر کفار سے عود زنگی نکلا کہ یہ ساتھ سے گیارہ سو من کی چوب باندھتا ہے میدان مین آیا مبارز طلب کیا
جبقر عاد بادشاہ اسلام سے اجازت لیکر میدان مین آیا دونون مین گفتگوے سخت ہوئی آخر کار نوبت
نیزہ بازی کی ہو چکی مگر کام نہ نکلا نیزہ ہاتھون سے پھینک پھینک دیے عود زنگی نے چوب اپنے
ارابے پر لی اور پکارا کہ اے جبقر عاد یہ مرد ملا ہے ملک الموت ہے کوہ گران بھی لنگر اس مرد کا نہین
سنبھال سکتا ہے جبقر عاد نے کہا کہ اے عود زنگی تو فوج زنگبار کا بادشاہ ہے اور مین قوم عاد کا افسر
ہون میری تیری جنگ قوم عاد اور قوم زنگی کی جنگ ہے آج ہی کمر زد شہر زور کا حال کھل جاے گا
لا حرب بہادری کی یہ سننا تھا کہ عود زنگی نے دونون ہاتھون سے اپنی چوب کو سنبھالا اور خبردار
خبردار کہکر سر پر چرخ دیکر سر جبقر عاد پر وار کیا جبقر عاد نے اپنی چوب دست کو اٹھا کر چہرہ کی پناہ
کیا لیکن چوب پر چوب جو پڑی تڑاقہ کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا تق گرد و غبار بلند ہوا
جبقر عاد اس تق گرد مین پنہان ہو گیا عود زنگی نکارا کہ زدم و پست کردم عیاران اسلام چھپ
گئے دیکھا تو جبقر عاد زندہ ہے پس حلبی سے آواز دی کہ ہوشیار ہو کہ یہ حریف لاف زنی کر رہا ہے جبقر عاد
گرد سے نکلا اور للکار دی کہ آواز دی کہ اے پست کردی مرا بعد ترا مین موجود ہون لے اسے بھی شش
تو ضربے زدی ضرب مانوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن نہ یہ ہنر چوبدست گران سنگ

سر پر چرخ دیکر سر عود زنگی پر وار کیا عود نے بھی اپنے چوبدست کو چہرہ کی پناہ کیا لیکن چوب پر
چوب چوٹ پڑتی ہی یہ معلوم ہوا کہ ایک کوہ گران پھٹ پڑا اژدہا کی صدا بلند ہوئی جگر زمین ہول
سے شق ہو گیا تشنگ گرد و غبار بلند ہوا تیرہ سو من کی ضرب اور دو دستی ہاتھ عود زنگی کے تھرائے چولین
شانون کی نکل گئین گرز لڑتے ہوئے سر پر گرے کہ سر گردن مین اور گردن سینہ مین سینہ شکم مین شکم
پشت گردن مین کر گردن زمین مین زمین پر ایک چوتڑہ بجیا بس عود زنگی کا مارا جانا تھا کہ تمام زنگی دوڑ پڑے کر
غضب کیا حیقر عاد نے کہا خسر کو ہمارے مارا اسکو بھی زندہ نہ چھوڑو یہ دیکھکر ادہر سے بھی تمام فوج
عاد دوڑ پڑی اور تلوار چلنے لگی سیلاب شاہ کی فوج نے سیلاب شاہ کی طرف دیکھا اور کہا کیا
حکم ہوتا ہی ہم زنگیون کی شرکت کرین یا نہ کرین سیلاب شاہ نے کہا اگر بادشاہ اسلام نے علاوہ
فوج عاد کے دوسری فوج برائے کمک بھیجی تو تم بھی جانا ورنہ کوئی ضرورت نہین ہی لڑنے دو یہان
بادشاہ اسلام نے بھی اور لشکرون کو جانے سے منع کیا اور روکا کہ اگر سیلاب شاہ کی فوج مدد زنگیان
کو آئے تو تم بھی جانا ورنہ کوئی ضرورت نہین ہی اب دونون طرف کی فوجین تماشائے جنگ دیکھ رہی
ہین اور عادیون اور زنگیون مین تلوار چل رہی ہی لاش پر لاش گر رہی ہی خون کی ندیان بہ رہی
ہین گھوڑون کے گشت سے غبار اسقدر بلند ہوا ہی کہ دیکھنے والون کو سواتیون کی چمک کے کچھ نظر نہین آتا
یا نعرون کی آواز یہان تک پہونچ رہی ہی شعر نرسم ستوران دران بہمن دشت ۔ زمین شش شد دہان
گشت ہشت ۔ الغرض دونون لشکرون مین اسی قیامت کی تلوار چل رہی ہی کہ سم مرکبون سے عرق
خون ہو گئے ہین سبزہ کا رنگ سرخ ہی شعر چکاچاک خنجر بگردون رسید ۔ زمین خون شد و خون
بحیحون رسید ۔ کمان تک عرارش کیا جائے کہ شام تک دونون لشکرون مین تلوار چلی شام کو
طبل بازگشت بجا دونون لشکر علیحدہ ہوئے کشتون کا شمار ہونے لگا اپنی اپنی جانب کی لاشین اٹھائین
تو معلوم ہوا کہ ستر ہزار زنگی مارے گئے اور چالیس ہزار عادی شہید ہوئے بادشاہ اسلام نے عادیون
کی نہایت تعزیت کی اور حیقر عاد کو خلعت عنایت فرمایا سپہ اور تلوار کل فرمان فوج عاد کو مرحمت
فرمائی اور سیلاب شاہ نے کہا کہ تو سہی جو اس قوم عاد کو زنگیون ہی کے ہاتھ سے نہ مٹایا
ہو غرضکہ دونون لشکر اپنے اپنے قیام گاہ پر آئے سیلاب شاہ نے ایک نامہ بنام فولاد آہن خوار
زنگی تحریر کیا اور اسود زنگی کو دیا کہ لیجا کر طبیثہ فولادیہ مین فولاد آہن خوار کو دو کہ تمین
ہزار سے مدد بلایا ہی اسود زنگی تو نامہ لیکر اسطرف روانہ ہوا یہان سیلاب شاہ نے حکم طبل جنگ
دیا نقارہ پر چوب پڑی خبر بادشاہ لشکر اسلام کو ہوئی یہان بھی کوس حربی نواختہ ہوئے آیا تیاری
جنگ ہونے لگی صبح کو دونون لشکر صف آرائے نبرد ہوئے بعد آراستگی صفوف قتال و جدال
سیلاب شاہ نے ایک سردار سے کہا کہ جاکر بادشاہ لشکر اسلام سے کہہ آؤ کہ بالفعل قوم عاد کو
جنگ سے منع کر دین آج کے تیسرے روز زنگیون کے نام پر طبل جنگ بجے گا اسوقت آپ بھی
قوم عاد کے نام طبل جنگ بجوا لیجئے گا اور انمین لوگون مین پھر جنگ ہوگی جسوقت یہ پیام لیکر وہ سردار
لشکر کفار حضرت بادشاہ اسلام مین حاضر ہوا اور پیغام اپنے بادشاہ کا عرض کیا بادشاہ اسلام
نے فرمایا کیا مضائقہ ہی اور حیقر عاد کے پاس کہلا بھیجا کہ تمھاری میزبانداری کا ایک دن خاص

کردیا ہی سوا اوس روز کے تم میدان جنگ مین جانے کا ارادہ نکرنا یہ سنکر صقر عماد خاموش
ہورہا پھر فقیہ نے عرض کیا کہ ہم تابع فرمان ہین جیسا حکم شاہی ہو بعد اس اہتمام کے لشکر کفار سے ارقم
خونخوار میدان مین آیا اور مبارز طلب کی لشکر اسلام سے شاہزادہ شیران شیر سوار بن امیر حمزہ
صاحبقران اول میدان مین آنے لگا درمیان مین یہ معلوم ہوا کہ دو ٹکڑے ابر کے ملکر گرجنے لگے
مرکب برابر سے لیجا ہوئے ارقم خونخوار نے نیزہ مارا شیران شیر سوار نے نیزہ کو نیزہ پر کاٹکر
رد و بدل ہونے لگی سنبد بند پھٹنے لگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو مار سیاہ زبانین نکالے ہوئے لڑ رہے ہین
قریب تیس چالیس ہاتھون کے نوبت آئی ہوگی کہ شیران شیر سوار نے نیزہ ہاتھ سے ارقم کے
ہوا مین کیا پس زمانہ لگا ہون مین ارقم کی نیزہ قابو ہوگیا اسنے ساطور اوٹھایا اور آواز دی کہ او ملعون بیدین
تعجب کیا تو نے کہ نیزہ میرے ہاتھ سے نکالدیا اب چھوڑتا ہون تجھکو کہ تو سامنے ہر شخص کے فخر و مباہات
کرے لے اسے کہ یہ پیغام اجل ہے یہ کہکر ساطور مارا شیران شیر سوار نے ساطور سپر پر روکا یہ حربہ سپر سے
کب رکتا ہی سپر کو قلم کرکے خود پر بیٹھا شیران نے سر نیچے کھینچا ساطور خود کو قلم کرتا ہوا سر کو زخمی کرکے
گردن مرکب پر پڑا کر سر مرکب قلم ہوا مرکب اور راکب دونون زمین پر گرے پاؤن بھی شیران شیر سوار
کا ٹوٹ گیا اہل اسلام دوڑ پڑے اور شیران شیر کو اٹھا لیگئے ارقم نے پھر مبارز طلب کیا سہراب بن اندیور بادشاہ
اسلام سے اجازت لیکر سامنے ارقم کے آئے بعد گفتگوے بسیار نوبت شمشیر زنی کی آئی ارقم نے ساطور مارا سہراب نے
کلہ گرز پر وار اسکا روکا اور اپنی ضرب لگائی کئی وار کا رد و بدل ہوا آخرکار سہراب بھی زخمی ہوئے پھر ارقم
نے مبارز طلب کیا ایکی فوج اسلام سے سعید بن سعد رفیق رستم ثانی اسکے مقابلہ کو نکلا قضاے کارگر ہوئی
سکندری کھائی اور ساطور سر پر پڑا تا جگرگاہ اوتر آیا یہ رفیق قدیم شاہزادہ ملک قاسم شہید ہوا یہ دیکھکر مظفر
بن ظہیر خاربانی دوڑ پڑے کہ او ملعون غضب کیا تو نے کہ اس نامردی کے ساتھ سردار کو مارا کب چھوٹتا ہون تجھکو کہی
ارقم کا رد و بدل ہوا آخرکار یہ بھی زخمی ہوئے اب دن تھوڑا رہگیا ہے اور سرداران لشکر اسلام قریب سترہ اٹھارہ کے زخمی
ہو چکے ہین اور ارقم مبارز طلب کر رہا ہی کہ یکایک جانب صحرا سے تین گرد سرخ بلند ہوا سب دیکھنے لگے کہ
کون آتا ہی یکایک دامن گرد شگافتہ ہوا اور دل گرد سے نقابدار سرچوشش پیدا ہوا چالیس ہزار سپر جوش
اسکے ساتھ تمام صحرا لالہ زار معلوم ہوتا تھا میدان مین پہونچکر حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ آج بہت سے سردار لشکر
فوج میسرہ زخمی ہوئے اور دو ایک شہید بھی ہوئے بس یہ سننا تھا کہ نقابدار کی آنکھون مین خون اوتر آیا
اور مرکب کو پھینکا کر سامنے ارقم خونخوار کے آیا آواز دی کہ لا ضرب بہادری کی ارقم پکارا او نقابدار مغلوک روزگار
تو کون ہی جو اس جنگ مین دخل دیتا ہی بہتر یہ ہی کہ جسطرف سے آیا ہی اوسی سمت پلٹ جا ورنہ میرے ہاتھ سے
مارا جائیگا نقابدار نے کہا او ملعون کب چھوڑتا ہون تجھکو کہ تو نے بہت سے اہل اسلام کو زخمی کیا ہی اور کئی پہلوان
نامی تیرے ہاتھ سے شہید ہوئے افسوس کہ قضا انکی آچکی تھی ورنہ کیا طاقت تھی تیری کہ موت بن
ساریق سا شخص تیرے ہاتھ سے شہید ہوتا بس زیادہ گفتگو کی ضرورت نہین ہی بغیر تجھے مارے ہوئے
میدان سے نہ پھرونگا یہ سننا تھا کہ ارقم نے وہی ساطور خونچکان نقابدار کو مارا نقابدار نے مرکب کو
اشارہ کیا مرکب چمک کر زیر بغل آیا نقابدار نے ساطور کا دستہ پکڑ لیا اور جھٹکا مارا کہ ارقم اوندھے منہ
خیال مرکب پر آرہا بس دوسرے ہاتھ سے کمر زنجیر کا بند پکڑ کر نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر ہکا مارا کہ سر سے

بلند کرلیا اور فرمایا کہ کیا کہتا ہی شناخت رب الموت مین ارقم نے کہا کہ ہزار جانین تام پر اکوان تاجدار کے نثار ہین یہ سنتے ہی نقابدار نے اسکو اوچھال دیا اور تلوار کھینچکر دو باتھون مین چور نگ ہو دی کیا چار ون ٹکڑے زمین پر گر کر تڑپنے لگے فوج کفار ... ہمسہ نقابدار سکا دیکھکر تھرا گئی سیلاب شاہ پریشان ہوا کہ یہ نقابدار کہان سے آگیا جسنے اتنے بڑے سردار کو مارا شام قریب تھی طبل بازگشت بجا دونون لشکر میدان سے پھرے اور نقابدار جانب صحرا روانہ ہوگیا اہل اسلام نے زخمیون کو شفاخانہ مین بھیجا شہیدون کی لاشون کو دفن کیا سرداران سپیرہ موت بن سارین کے واسطے بہت روئے اور ورقاے زنجیر خوار بھی بہت غمگین ہوا اسکو وہ زمانہ یاد آگیا جب ملک سنجان بن شاہزادہ خاور سپاہ ملک قاسم نے موت بن سارین کو برائے مقابلہ بدیع الزمان بھیجا ہی اور بدیع الزمان نے ورقاے زنجیر خوار کو نقابد قاسم کے لیے بھیجا ہی اور تین تین گنج شرط کے ہوئے ہے ورقاے زنجیر خوار قبر موت بن سارین پر دیر تک بیٹھا رویا کیا اور کہا بھائی لطف زندگی جاتا رہا اب ہمین بھی جلد بلا ناغہ ضرور جب شام ہوئی تو پھر طبل جنگی بجا رات تیاری جنگ مین بسر ہوئی صبح کو دونون لشکر صف آراے میدان کارزار ہوئے بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیب نہیب کر رہے تھے کہ سیلم سنارہ گر لشکر میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا اسطرف سے فضل بن گیا ہو رخون آشام نکلا بعد رد و بدل بسیار فضل نے نیزہ سلیم کا ہوائی کیا سلیم نے گرز مارا فضل نے وار اسکا رد کرکے ایسا ہاتھ تلوار کا مارا کہ مع راکب و مرکب چار ٹکڑے ہونے تسطیر شتر لب مقابل ہوا یہ بھی ہاتھ سے فضل کے مارا گیا کہان تک گزارش کیا جاے شام تک ستر و سردار لشکر کفار کے فضل نے بہ تیغ کیے شام کو پھر طبل بازگشت بجا دونون لشکر میدان سے پھرے آج اہل اسلام نہایت شادمان ہین اور کفار نہایت غمگین پھرے ہین مگر سیلاب شاہ کو کوئی پروا نہین ہر ایک کو اسکو یہ گمان ہر کہ میرے دو سردار جو ابھی آئے نہین ہین تمام لشکر اسلام کو کافی ہین جب تک وہ انمین اوسوقت تک یہی جنگ قائم رہیگی پھر سنے طبل بجوا دیا رات تیاری جنگ مین بسر ہوئی صبح کو پھر دونون لشکر مقابل ہین صف آرا ہوے آج ہنوز فوج کفار سے کوئی نکلا نہ تھا کہ ادپر سے بیابان گردے برخاست مگر گرد تیرہ و تیرہ چیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ و پاے گرد در زمین پیچیدہ اب جو دیکھا تو ہوا مارا گرد کو گرد نے مارا ہوا کو دہان گرد شگافتہ ہوا دل گرد سے اسی ہزار دیوانے زنجیرین کھڑکھڑاتے ہوے نمودار ہوئے اور آگے آگے انکے ایک زنگی دیوانہ زنجیر چباتا ہوا آکر پہونچا سرداران لشکر کفار بڑے پیشوائی گئے اور نہایت عزت سے اسکو لائے ہرکارے برائے خبر پہلے ہی روانہ ہوگئے تھے بعد دریافت حال آکر عرض کی کہ فولاد آہن خوار بھی زنگی دیوانہ ہی جسکو سیلاب شاہ نے مقابلہ قوم عاد کے واسطے طلب کیا ہی بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ واقع مین یہ دیوانہ نہایت زبردست معلوم ہوتا ہی لیکن عادیون نے بھی کہا کہ انشاءاللہ مارینگے اس ملعون کو بھی فولاد آہن خوار جو سامنے سیلاب شاہ کے آیا کہا وہ عادی کہان ہین جنھون نے زنگیون کو قتل کیا ہو سیلاب شاہ نے کہا کہ آج تمام کرو جب تمھارے نام پر طبل بجے گا تو میدان مین نکلکر ٹوک لینا آج تماشا جنگ کا دیکھو فولاد آہن خوار نے لشکر اپنا ایک جانب قائم کیا سیلاب شاہ نے اپنی فوج کی طرف دیکھکر کہا اے سرہنگ آہن کلاہ آج کی میدان دار

تمھارے سپرد ہے سنکر سرہنگ آہن کلاہ بنا کر گردن بڑھا کر سامنے سیلاب شاہ کے آیا سیلاب شاہ نے جام دیا سرہنگ جام پیکر میدان مین آیا اور سراپا میدان کا دیکھا یا جسوقت عرق عرق ہوا ایک مقام پر ٹھہر کر دم کو آراستہ کیا نیزہ زمین پر گاڑ دیا بعد تھوڑے دیر کے آواز دی کہ اے گروہ خدا پرستان و فرقہ مسلمانان جو میرے مقابلہ کو آئے وہ سنبھلکر آئے کہ مین مثل دیگران نہین ہون بس یہ سننا تھا کہ فارن بلند کمان رفیق قدیم شاہزادہ بدیع الزمان میدان مین آئے بعد گفتگوے بسیار نیزہ بازی ہوئی کام نہ نکلا نوبت شمشیر زنی کی پہونچی کئی داؤ کے مرد و بدل ہوئے فارن بسبب عمر پیری کے ضعیف و ناتوان ہو چکے ہین اب انکی سانس پھولی اور دم کمان مرکب کے چار پانچ پھیرون مین دم بھولنے لگا سرہنگ آہن کلاہ نے دیکھا کہ یہ بڈھا جانبر نہ ہوگا بہتیرا چوٹ نہ لگائیگا جسوقت خوب ٹھکا لیا تو سر بنا کر جو کمر کا وار لیا فارن اتنی جلد پلٹ رہے کہ وار اسکا رد کرکے تلوار کمر پر بیٹھی یہ مرد سومن شہید ہوا بادشاہ اسلام فارن کے واسطے بہت رنجیدہ ہوئے ورقائے زنجیر خوار نے گریبان چاک کیا اور پکارا ای برادر اسقدر جلدی کی تم تو حضرت شاہزادہ بدیع الزمان مین پہونچ کے ہماری تسلیم بھی پہونچا دینا اور عرض کرنا کہ اب غلاموں کو بھی خدمت مین طلب کیجیے کب تک ہم شوکرین دینا کی کھائین یہ کہنا ہوا سامنے سرہنگ آہن کلاہ کے آیا اور کہا او ملعون مجھے بھی قتل کر کر اب مجھے زندگانی اپنی منظور نہین ہے سرہنگ نے کہا اگر ایسا ہی جان سے عاجز ہے تو گلا اپنا آپ کاٹ ڈال سنکر ورقائے زنجیر خوار نے کہا کہ اگر خودکشی ہمارے مذہب مین حرام نہ ہوتی تو ہمسرور شاہزادہ بدیع الزمان نے انتقال فرمایا تھا اوسی روز ہم سب جانین دے دیتے کہ بعد ایسے قدرشناس آقا کے زندگانی دنیا پر خاک ہے اور لطف حیات نہین سرہنگ نے کہا کہ اگر قضا تیری دامنگیر ہوئی اور موت کھینچکر لائی ہے تو لے اسے یہ کہکر تلوار ماری ورقائے زنجیر خوار نے تلوار اسکی سپر سے روکی اور اپنا وار کیا رد و بدل ہونے لگا اسی حالت مین تلوار ورقائے زنجیر خوار کی سپر کو کاٹ کر قریب تھا کہ خود پر بیٹھے سرہنگ آہن کلاہ نے بچا دی کہ تلوار ٹوٹی ہاتھ پر مرد باخدا نے دست دیا ہوا سرہنگ آہن کلاہ برس پڑا کہ روکنا دشوار ہو گیا اب ورقائے زنجیر خوار اسکے روکرنے ہوا اپنا وار نہین کر سکتا پس فوراً جست کرکے پشت مرکب سے زمین پر آیا اور پاؤن پکڑ کر سرہنگ کا کھینچ لیا سرہنگ زمین پر آیا اور دست و گریبان ہوا کشتی ہونے لگی سردار قریب آگئے اور تماشاے جنگ دیکھنے لگے کوئی پہر بھر کشتی رہی ہوگی کہ ایک مقام پر سرہنگ آہن کلاہ ورقائے زنجیر خوار کو دو ہاتھ کر کھچلا قضاے کار اتفاقات روزگار پاؤن ورقا کا موشگافانہ مین جا رہا اور ٹوٹ گیا چہرہ اسکا زرد ہو گیا ہاتھ پاؤن مین تھرتھری پڑ گئی چاہتا تھا سرہنگ آہن کلاہ کہ ورقا کو باندھ لیجاؤن کہ سکندر فرخ لقا نے آواز دی او ملعون خبردار یہ کیا حرکت نامردی ہے اور ورقائے زنجیر خوار کو علیحدہ کیا شفاخانہ سلیمانی مین بھیجدیا پھر سرہنگ مرکب پر سوار ہوا چاہتا تھا کہ مبارز طلب کرے جو سیلاب شاہ نے طبل بازگشت بجوا دیا اور سرہنگ سے کہا کہ پھر دیکھا جائیگا اہل اسلام لاشہ فارن کی لیکر نہایت غمگین میدان سے پھرے اور داخل لشکر ہوئے اودھر کفار سرہنگ آہن کلاہ پر سیم و زر نثار کرتے ہوئے اپنی فرودگاہ پر آئے سیلاب شاہ داخل بارگاہ ہوا سب سردار اپنے اپنے مرتبہ کے موافق کرسیون اور دنگلون پر بیٹھے سیلاب شاہ نے

فولاد آہن خوار دیوانہ زنگی سے تمام واقعات مقابلہ قوم عاد کے بیان کیے اور کہا کہ اگر تمکو عوض خون عود زنگی لور ہود زنگی وغیرہ کا قوم عاد سے لینا ہی تو طبل بجواؤ اور اون سے مقابلہ کرو فولاد آہن خوار نے کہا ابھی نقارہ میرے نام پر بجے اوسیوقت کو سس حربی نوازش مین آیا ہرکارے خبر لیکر حضرت بادشاہ اسلام مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہوا ورسنا گیا ہی کہ فولاد زنگی نے یہ کہکر طبل بجوایا ہی کہ کل قوم عاد سے عوض خون زنگیان کا لونگا فرمایا کچھ پروا نہین کہدو کہ ہمارے یہان بھی نقارہ نوبی بجے یہان بھی طبل بجا جبقر عاد نے بادشاہ اسلام سے عرض کی کہ حضور یہ کینہ دیرینہ ہمیشہ سے ان زنگیون کو ہماری قوم سے عداوت ہی اور ہمارے انکے ہمیشہ جنگ ہوا کی ہی کبھی ہماری فتح انکی شکست ہوئی اور کبھی انکی فتح ہماری شکست ہوئی کل بھی دیکھا جائیگا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ عزت تمھاری خدا کے ہاتھ ہی اسلیے کہ اب تم مسلمان ہو اور وہ کافر ہین جبقر عاد نے عرض کی کہ اگر اقبال حضور کا یاور ہی تو فتح ہوگی غرضکہ دو پہر رات گئی در بار برخاست ہوا سردار اسنے خیمون مین جاکر سو رہے فوجون مین تیاریان جنگ کی ہوا گین خبر داروں نے نقابدار سرخپوش کو بھی خبر پہونچا دی کہ کل صبح کو قوم عاد اور قوم زنگی سے بایان مذطاق مین مقابلہ ہی انھون نے فرمایا ہم بھی تماشا دیکھینگے یہ بھی دو گھڑی رات رہے سے چل چکے ہین اور یہان دونون لشکرون مین عجیب ہنگامہ ہی اشتیاق ہی کہ قوم عاد و زنگیان کا یہانتک کہ طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور تیرگی شب مانند فوج زنگیان شکست یافتہ کے گوشہ مغرب مین جاکر پنہان ہوا اور نور صبح نے تمام عالم پر قبضہ کرلیا طائر نشیمن سے نکلکر درختون پر چہچہے معروف حمد باری ہوئے نسیم سحری نے چراغون کو گل کیا سبزہ خوابیدہ کو جگایا جولان لشکر انگڑائیان لیکر بستر ون سے اٹھے کل معروف بت پرستی ہوئے اور اہل اسلام نے فریضہ سحری کو ادا کیا قبل آفتاب نکلنے کے سب کے سب در دولت شاہی پر آگئے سواری بادشاہ لشکر اسلام کی برآمد ہوئی سب سردار تسلیمین بجالائے بادشاہ اسلام یکون کے اشارون سے جواب سلام دیتے ہوئے جانب میدان جنگ روانہ ہوئے سردار لشکر تخت کو تھامے ہوئے ساتھ ہوئے تخت بادشاہ اسلام کا قلب لشکر مین قایم ہوا اور سردار صفون کو درست کرکے اپنے اپنے منصب کے موافق دس دس قدم آگے بڑھکر کھڑے ہوئے آج فوج عادیان حسب اجازت بادشاہ لشکر اسلام سب سے آگے صف بستہ ہوئی ہی کہ لڑائی انھین لوگون سے ہی اور لشکر زنگیون کا بھی مقابل لشکر عاد صف باندھ کر کھڑا ہوا ہے فولاد آہن خوار دیوانہ اپنے اسی ہزار دیوانون سے آکر پہونچا اور سب سے آگے صفین باندھ کر کھڑا ہوا اسوقت سے سیلاب شاہ میدان جنگ مین آیا ہی ساحرون نے میدان مین آنا ترک کردیا کہ یہ لوگ خود ہی لڑ رہے ہین تو ہماری کیا ضرورت ہی لیکن آج سیلاب شاہ نے اصفر جادو کو بلا بھیجا ہی کہ تماشا آج کی جنگ کا قابل دیدہ ہی آپ بھی آکر سیر دیکھین ملک اصفر جادو بھی اپنے چار دن سپہ سالار کو لیکر آیا ہی اور ایک جانب صفین آراستہ کرکے کھڑا ہوا ہی کہ یکایک صحرا سے گرد اوڑی اور نقابدار سرخپوش چالیس ہزار سرخپوشون سے آکر پہونچا اور صف باندھ کر سب سے علیحدہ کھڑا ہوا یہ دیکھکر سیلاب شاہ نے بادشاہ اسلام سے کہلا بھیجا کہ ہم اس نقابدار سے واقف نہین کہ یہ کون شخص ہی لیکن اتنا جانتے ہین کہ یہ طرفدار آپکا ضرور ہی ہمین لڑنا کسنا مناسب نہین ہی آپ کہلا بھیجیے کہ یہ

جنگ زنگیان مین خلل اندازی نکرے بادشاہ اسلام نے یہ پیغام سنکر فرمایا کہ مین ابھی منع کرائے بھیجتا ہون تم بھی ٹھہرو یہ فرماکر پیغامبر کو ٹھہرالیا اور پرسالے فرنگی سے فرمایا تم جاکر نقابدار سے کہو کہ آپ اس جنگ مین دخل نہ دین جو کہ قوم عاد اور قوم زنگیان مین ہونے والی ہے اسمین شرط کرلی گئی ہے کہ ہمارے ان دونون قومون کے تیسرے فرقہ کا آدمی دخل نہ دے جسوقت پرسالے فرنگی نے یہ پیام بادشاہ لشکر اسلام کا نقابدار سرخپوش کو پہونچایا نقابدار سرخپوش نے کہا میری طرف سے عرض کرنا کہ مجھے کیا ضرورت ہے جو مین دخل دونگا مین خود تماشاے جنگ دیکھنے آیا ہون پرسالے فرنگی نے آکر بادشاہ اسلام سے بیان کیا بادشاہ اسلام نے سیلاب شاہ پاس کہلا بھیجا کہ وہ بھی دخل نہ دینگے مگر یہ تجاویز کرنا کہ نتیجہ اس جنگ کا کیا ہوگا سیلاب شاہ نے کہلا بھیجا کہ وہی دونون فرقہ جانبین جو آپس مین لڑنے پر آمادہ ہین بادشاہ اسلام یہ سنکر خاموش تو ہورہے مگر خیال ہوا کہ انجام اسکا خراب ہے عرض بعد لڑائی موقوف جدال وقتال دونون طرف سے نقیب بہادرون کے دوست بزدلون کے اجنب صفون سے نکلکر بآواز بلند ترغیب جنگ دینے لگے اور پکار پکار کر کہنے لگے کہ اے فلانے یو صف شکنون روز نام ونگ وکلاہ تمسے تمھارے دشمنون سے پگڑی اٹکی ہوئی ہے میدان جنگ سے نہ پھیرو اور سواے عالم ہو ادنیا سے نہ پھیرو زندگی سے بازآؤ مگر میدان جنگ سے نہ پھیرو اسلیے کہ عرصہ سے زمین بہ نہ بہرام رہگیا و مردون کا آسمان کے تلے نام رہگیا ہے جو شکست کھائی وہ ہمیشہ کے لیے ذلیل و خوار ہوا اسلیے کہ ایک عالم جمع ہوا اپنی اپنی عزت کا پاس کرو اور نام خاندان کا روشن کرو جسوقت نقیب دیگر سپاہ فون شجاعت سے جوش مارا اور ہر دو لشکر کی سیلاب شاہ سے اجازت لیکر میدان مین ایا نیزے کے ہاتھ نکالے سراپا میدان کا دکھایا جسوقت پسینے مین غرق ہوا ایک مقام پر ٹھہر کر نیزہ زمین پر گاڑ دیا اور دم کو قدا ستہ کرکے آواز دی کہ اے قوم عاد ہمارے تمھارے ہمیشہ سے مخالفت چلی آتی ہے مثل مشہور ہے کہ دو بھریان ایک نیام مین نہین رہتی ہین لہذا موقع امتحان کا آگیا پہلے ہم تم ایک مذہب رکھتے تھے اور اب تم خدا پرست ہوئے دین قدیم سے اپنے لوگون کی تمھارا قتل جملہ واجبات سے زیادہ ہے پس جسکو تمنائے مرگ و دعواے جرات ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو بس یہ سننا تھا کہ جالوس عاد اپنی صف سے نکلا اور سامنے تخت شاہی کے آکر گھوڑے سے اترا سلام کرکے دست بستہ اجازت خواہ میدان جنگ ہوا بادشاہ اسلام نے دعا دی اور جام کو مفریت عنایت کیا جالوس عاد نے جام ہونٹون سے لگاکر جرعہ درکشید کیا اور سلام رخصت کرکے باردگر مرکب پر سوار ہوکر رخ میدان کارزار کا کیا اور سامنے یہو وزنگی کے یہو وزنگی نے جالوس سے کہا کہ لا حرب تمھاری کی جالوس نے کہا سعیت آئین اسلام نہین یہ سنکر یہو وزنگی نے نیزہ مارا جالوس نے نیزہ پر گا تھا رد بدل ہونے لگی دونون مرکب چھلاوا ہو گئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو بجلیان کوند رہی ہین تلوار نیزہ بازی رہی پس ایک مقام پر جالوس عاد نے نیزہ یہو وزنگی کا نیزہ پر گا نظر کے مارا کہ نیزہ یہو وزنگی کے ہاتھ سے نکلگیا پس بنا اسکی نگاہون مین تیرہ و تار ہوگئی نیزہ بھر آب خجالت مین عرق ہوگیا نیزہ نیزون زنگی سے دور جاکر گرا یہو وزنگی حنیف ہوا بند بند مانند بید کے کانپنے لگا پکارا کہ اے عادی غضب کیا تونے کہ سر میدان ہاتھ سے میرے نیزہ نکالدیا اور عالم عالم کے سامنے ذلیل کیا خیر کچھ پروا نہین نیزہ بازی خلال بازی گرز بازی سہل بازی تیغ بازی راست بازی جسکو حلال مشکلات جہان کہتے ہین یہ کہکر اس

تیغہ کرسے کھینچلیا اور سر جالوس عاد پر وار کیا جالوس عاد نے وار اسکا روکر کے جو وار چوبدست
گران سنگ کا کیا سیہ وزنگی نے سپر کو پھیر دی بچا لیکن چوبدست جو پڑی جوشیر کو لیتی ہوئی خود پر
بیٹھی کہ خود سر مین سر گردن مین گردن سینے مین سینہ شکم مین شکم پشت مرکب مین مرکب زمین پر چور چور ہ
شکر رہگیا تین گرد بلند ہوا جالوس عاد نے آواز دی کہ زدم و پست گردم یہ سنکر زنگی دوڑ پڑے اور پانی
کے پھینٹے دیکر گرد کو بٹھایا دیکھا تو زمین پر ایک تودہ معلوم ہوتا ہے نہ مرکب کا پتا ہے نہ مرکب کا یہ حال دیکھکر
مقصود زنگی دوڑ پڑا اور جالوس عاد سے کہا کہ تو بڑا سرکش ہے جو اتنے بڑے جوان کو تو نے یون پست
کر دیا کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر اسنے گرز مارا جالوس عاد نے گرز اسکا چوب پر روک کر جو ہاتھ چوبدست
کا مارا یکبھی پیوند زمین ہوا سیہ وزنگی سامنے آیا اسنے تلوار ماری جالوس عاد نے وار اسکا روکر کے
جو اپنا وار کیا یہ بھی پرافتا ہو گیا پھر بھر کی میدان داری مین اسنے چار پانچ زنگی جان سے مارے اہل اسلام
نے صدائے تحسین و مرحبا بلند کی اب جبقر عاد نے اسکو بلا لیا اور سالوس عاد نکلا اسنے بھی پھر پھر
کا مل میدانداری کی اور کئی سردار فوج زنگیان کے جان سے مارے اور میدان سے پھرا بعد اسکے بہرام عاد
نکلا اور اسنے شام تک دس بیس سردارو نکو مارا زنگیون کے جی چھوٹ گئے آخر کار شام کو طبل ارگشت
بجا دونون لشکر میدان سے پھرے اپنے فرودگاہ پر آئے فولاد زنگی نے کہا کہ کل سمجھا جائیگا
اگر حوض ان لوگون کے خون کا قوم عاد سے نہ لیا تو نام اپنا فولاد آہن خوانتا یا ہوگا غرضکہ
جسوقت سیلاب شاہ داخل بارگاہ ہوا اور تخت شاہی پر بیٹھا اسنے فولاد زنگی سے کہا کہ دیکھا تمنے
ان عادیون نے کیسے کیسے سردارون کو مارا فولاد زنگی نے کہا کہ اب آپ میرے نام پر طبل جنگ
بجوائین مین ان سے ایک دن مین قصاص لے لونگا سیلاب شاہ نے حکم دیا کہ فولاد زنگی کے نام
پر طبل بجے یہان تو یہ رنگ ہوا ادھر جبقر عاد اپنے تینون سردارون پر سے نثار کرتا ہوا میدان
سے پھرا داخل بارگاہ ہوا بادشاہ اسلام نے بہرام عاد اور جالوس عاد اور سالوس عاد کو
سنجاق کیا نقابدار سرخپوش نے بھی اپنے عیار کے ہاتھ بہرام عاد کے واسطے خلعت بھیجا جسوقت
عیار خلعت لیکر داخل بارگاہ سلیمانی ہوا اور بادشاہ اسلام سے عرض کی کہ نقابدار بہادر نے خلعت بہرام
کو بھیجا ہے فرمایا کہ دیدو انمین اختیار ہے بہرام سردار زیر کردہ آنکا ہے بہرام نے سلام کرکے خلعت پہنا
اور عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو مین خدمت مین اپنے آقا نقابدار سرخپوش کی جاؤن فرمایا کہ منافق
ہے یہان تو مثل مہمانون کے ہو اصل آقا تمہارا وہی ہے کہ اسنے ملکو زیر کیا ہے یہ سنکر بہرام عاد نے سلام رخصت
کیا اور وہان سے اپنے خیمہ مین آیا چند ملازم ہمراہ لیکر خدمت نقابدار سرخپوش مین روانہ ہوا تھوڑی
راہ طے کی تھی کہ آواز طبل جنگ کان مین آئی اسنے اپنے لشکر مین بھی حکم بھیجدیا کہ جسوقت طبل سکندری
پر چوب پڑے تو ہمارے لشکر مین بھی نقارہ رزمی بجے یہان بادشاہ اسلام کو جسوقت خبر ہوئی کہ لشکر
کفار مین طبل جنگی بجا ہے فرمایا کہ ہمارے یہان بھی کوس حربی نواز ش مین آئے غرضکہ لشکر اسلام مین
بھی نقارے بجنے لگے تیاری جنگ ہونے لگی وہان بہرام عاد لشکر نقابدار مین پہونچا اگرچہ نقابدار
کے اہل لشکر بہرام سے واقف تھے تاہم روکا اور کہا کہ ہمین اطلاع دے لین پھر جانا بہرام ٹھہر گیا جسوقت
خبر نقابدار سرخپوش کو ہوئی کہ بہرام عاد آیا ہے فرمایا بلالو عیار نقابدار اگر بہرام کو لے گیا بہرام نے بارگاہ

یا قوت نگار نقابدار مین پہونچکر نقابدار کو سلام کیا نقابدار نے سلام کا جواب دیا اور دنگل پیچھے کو
حرمت فرمایا بہرام عاد سلام کرکے دنگل پر پیچھے گیا نقابدار نے پوچھا کہ ای بہرام عاد اسوقت تمنے کیون زحمت
کی بہرام عاد نے عرض کیا کہ ای شہریار یہ زحمت عین راحت ہی اپنے آقا کی قدمبوسی کے واسطے
حاضر ہوا ہون ہرچند کہ ایک تمنا اور بھی تھی مگر اوسکا بیان لاحاصل ہی افسوس کہ مین جانتا ہون وہ
حسرت دل کی دل ہی مین رہجائیگی اسلیے کہ کل ہر کہ جنگ مین زندگی کی امید نہین فولاد آہن خوار
سے مقابلہ ہی خداوند کریم حرمت قوم عاد کی رکھے نقابدار نے فرمایا ای بہرام تم حق پر ہو خدا تمہاری
طرف ہی اور جسکی طرف خدا ہی وہ ہر طرح مظفر و منصور ہی اسکی شکست بھی فتح سے کم نہین اور فتح تو
فتح ہی ہی لیکن وہ تمنا تو بیان کرو بہرام عاد نے حسرت سے نقابدار کی طرف دیکھکر یہ شعر پڑھا مصرع
جہان سے حسرت دیدار لیکے چلے ۔ چمن سے داغ فراق بہار لیکے چلے ۔ یہ سنکر نقابدار سرخپوش
مسکرائے اور فرمایا کہ ای بہرام مین مطلب تمہارا سمجھ گیا مگر ایک شرط ہی کہ تجھے قسم ہی اپنے پیدا کرنے والے
کی یہ راز کسی سے بیان نکرنا بہرام نے عرض کی کیا مجال ہی غلام کی جو کسی سے عرض کرے نقابدار نے
جسقدر لوگ بہرام کے ہمراہ تھے اون سبکو ہٹا دیا جسوقت تخلیہ کامل ہوگیا اب نقاب چہرہ سے ہٹائی
نظر بہرام عاد کی چہرۂ نقابدار سرخپوش پر پڑی درود پڑھنے لگا اور شکر خدا بجالایا اور
عرض کی کہ میرا آقا باوجود اس کمسنی کے کہ شبو کا آغاز ہی کسقدر شجاع و بہادر ہی اور کیسا جوان زبردست
ہی کہ ہم ایسے پہلوان زبردست کو یہ سہیدان اسطرح زیر کیا جیسے کوئی طفل دوسغیزہ کو ایک
ہاتھ پر بلند کر لیتا ہی مگر اب امیدوار ہون کہ اپنے نام نامی و اسم گرامی سے بھی آگاہ فرمائے اور یہ
تو صورت سے معلوم ہوگیا کہ آپ خاندان صاحبقران سے ہین کیونکہ زلفین قلبلی اور خال
و خط ابرا بیمی صاف صاف نشان بتا رہے ہین نقابدار سرخپوش نے فرمایا کہ ای بہرام بس
اتنی خاطر ہین نے تمہاری کی کہ صورت اپنی دکھا دی اتنا لحاظ تمہیں اگر و کہ نام نہ پوچھو اور وہ زمانہ
قریب ہی کہ نام میرا ظاہر ہو جائیگا جسوقت کوئی بات ناموری کی سمجھنے ضرور مین آئیگی بہرام عاد
یہ سنکر خاموش ہو رہا نقابدار دیر تک نقاب اوٹھائے ہوئے بہرام سے باتین کیا کیے اوسکے
بعد فرمایا کہ ای بہرام چند نصیحتین سری سنو جو کل میدان جنگ مین تمکو مفید ہو سکتی ہی یہ فرماکر کچھ باتین
کان مین بہرام عاد کے کہین اور اسکے بعد بہرام عاد کو دو ایک پند نیزہ کے تعلیم فرمائے دو چار ہاتھ
تلوار کے بتا کے چند جوڑ داؤ کشتی کے سمجھائے اور فرمایا کہ دیوانون کا قاعدہ ہوتا ہی کہ جسوقت
وہ حریف کو قوی دیکھتے ہین تو کاٹ کھاتے ہین ذرا ہوشیار رہنا یہ سب باتین تعلیم فرماکر بہرام
کو رخصت کیا اور فرمایا کہ کچھ دیر آرام لو کہ صبح کو معرکۂ جنگ ہی بہرام عاد تسلیم بجالاکر رخصت ہوا اور
اپنے خیمہ مین آیا چاہا کچھ دیر سو رہون مگر نیند نہ آئی یہانتک کہ آواز اذان کان مین آئی اب تمام لشکر
اسلام نے وضو کیا نمازین پڑھین اور دعاے نصرت خداوند ناصر سے طلب کرکے آلات حرب و ضرب
تن بدرست کرکے عازم میدان نبرد ہوئے دو گھڑی دن چڑھتے چڑھتے تمام فوجین میدان مین
آگئین ایک جانب بادشاہ لشکر اسلام بصد جاہ و احتشام تخت پر جلوہ افروز تھے فوجین تمام ممالک
کی نشان اور آرہی تھین اور شان و شوکت اسلام دکھا رہی تھین ایک جانب نقابدار سرخپوش

اپنے چالیس ہزار مرخیوستون سے کھڑا ہوا تھا ایک سمت عادیون نے پرے جمائے تھے اور لشکر زنگیان کی طرف رخ کیے ہوئے بانکپن دکھا رہے تھے ایک طرف لشکر ساحرون کا برائے تماشائے جنگ آیا ہوا تھا پانچ لشکر اور پانچ افسر استادہ تھے انکی تخلف کوشاکین عجب لطف دکھا رہی تھین اور تبا رہی تھین کہ یہ قلعہ ہفت رنگ کے رہنے والے ہین تمام ساحر باز و بلند و سرخاب دغیرہ جانوران بحری پر سوار تھے جھولیان لگ رہی تھین تشتے تھون پر کھنچے ہوئے تھے تلوار دیے ہوئے تھے سردار اپنے اپنے منصب کے موافق صفون سے آگے بڑھے ہوئے کھڑے تھے دنقلے ڈوبر دبگ رہے تھے سنکھ پھونک رہے تھے ایک طرف سیلاب شاہ اپنی تمام سپاہ لیے ہوئے استادہ تھا اور لشکر زنگیان مقابل لشکر قوم عاد سے بستہ تھا اور فولاد آہن خوار دیوانہ چوبدست گران سنگ پکڑے ہوئے بخوت دیکھ رہا تھا اور کہتا تھا کہ تو سہی میرا نام فولاد جوان سیکو نرم نہ کر دیا ہو جو تم صفوت قتال و جدال آراستہ ہو چکین اور لقیب نہیب دیکر نکل گئے کہ دیوانہ فولاد کے فون شجاعت نے رگون مین جوش مارا اور یہ گینڈا اپنا بڑھا کر سامنے تخت سیلاب شاہ کے آیا اجازت میدان مانگی سیلاب شاہ نے کہا کہ جا خداوند تعالیٰ تیری بات رکھنے والا ہو فولاد دیوانہ مرکب کو اڑاکر میدان مین آیا اور آواز دی کہ باش ای قوم عاد تم مین سے جو زبردست ہو وہ میرے مقابلہ کو آئے زیادہ کشت و خون سے کیا فائدہ ہی مین چاہتا ہون کہ مجھسے زیادہ زبردست کوئی قوم زنگیان مین نہین ہی اب تم مین بھی جو سب سے قوی ہو وہ نکلے کہ ایک ایک مقابلہ کے فیصلہ ہو جاے اور کسیکو ہاے گفتگو باقی نرہے حوصلے پست ہو جائین یہ سنکر جبقر عاد نے شتاب سے کودنے کا قصد کیا تھا اور مرکب منگوایا تھا کہ بہرام عاد سامنے جبقر عاد کے آیا اور کہا کہ آپ بادشاہ لشکر مین آپ کا جانا مناسب نہین ہی اگر حکم ہو تو مین اس زنگی دیوانہ سے مقابلہ کرون بعد میرے آپکو اختیار ہی جبقر عاد نے کہا کہ واہ کیا روے سخن میری ہی طرف ہی بہرام عاد نے کہا غرض اوسکی یہ ہی کہ تمسب اسی لڑائی پر فیصلہ ہی جو مغلوب ہوا گویا اوسکی قوم بھی مغلوب ہوئی لہذا مین سپہ سالار آپکا تھا اور اب بھی آپکو اپنا سردار و مالک تصور کرتا ہون میری موجودگی مین آپکا جانا میری بدنامی کا باعث ہی لوگ کیا کہین گے کہ اسنے کچھ پاس نمک نہ کیا گو اب یہ رفیق نقاب دار سرخوش کا ہی لیکن کیونکہ جبقر کا ملازم تھا لہذا مجھے اس داغ رسوائی سے بچائیے اور اجازت عطا فرمائیے جبقر عاد نے دیکھا کہ یہ مجھسے زور و طاقت مین کم بھی نہین ہی اور اصرار بھی کرتا ہی خاموش ہو رہا اور کہا کہ بہرام خدا تیرے ارادے مین برکت عطا کرے اور تجکو فتحیاب کرے بہرام عاد نے کہا کہ اگر اقبال آپکا یاور ہی اور خداوند عالم کو عزت اسلام رکھنا ہی تو مین ابھی اس ملون کو مارے لیتا ہون یہ کہکر مرکب کو بڑھایا اور سامنے تخت بادشاہ اسلام کے اگر اجازت خواہ رزم دیکار ہوا بادشاہ اسلام نے آستین مرحمت پشت پر جھاڑی اور فرمایا کہ اے بہرام اب تیری عزت ہماری عزت ہی اور تیری بات ہماری بات ہی جا حافظ حقیقی کے سپرد کیا بہرام نے سلام کیا اور مرکب پر سوکر ہوکر جانب میدان روانہ ہوا فولاد آہن خوار نے جو بہرام عاد کو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا دہن سے گرز سیسہ کا سنبھالا اور مرکب کو دلون مین مسلکر گردن اسکا بیتاب ہوکر چلا اسطرف بہرام عاد نے سپر پشت پر سے لی اور اپنے کرگن

یا سشنا مارا دونون گیند سے گولے کی طرح [illegible] سپر سے سپر لڑی خرابے نکلتے تھے
کی صدا میدان مین گونجی یہ معلوم ہوا کہ دو لکھ [illegible] سیاہ ملکر جمع گئے مرکب دونون کے برابر
سے سپاہ ہونے بعد آمنے سامنے باگین پھیر پھیرا ہوا دون مین مرکبونکو مسل کر ایک نے دوسرے کا سامنا کیا
بہرام عاد نے کہا کہ لا مرحب بہادری کی فولاد دیوانہ آہن خوار زنگی نے کہا کہ حوصلہ اپنا پورا کرلے
اسلیے کہ غرور سوا ذات باری تعالے کے کسیکو نہ چاہیے اور ہم پست ہستی اسوجہ سے نہین کرتے ہین کہ
شر کی ابتدا ہماری جانب سے نہ ہو لیکن یہ سنتا تھا کہ فولاد زنگی نے کہا لو عادی جب لڑنے پر آئے
تو شر کرے مین کیا مضائقہ ہے یہ کہکر تا ہون روک اسکو یہ کہکر اسنے نیزہ سنبھالا اور سینہ بہرام عاد
پر دار کیا یہان بہرام عاد پہلے سے ہوشیار تھا اسنے نیزہ کو ترچھا ہوکر خالی دیا اور کلائی پر ہاتھ ڈالدیا
زور ہونے لگے اسی کشمکش مین کلائی فولاد زنگی کی چھوٹ گئی مگر دانڈ نیزہ کی لوٹ گئی نیزہ بیکار
ہوگیا اب بسنے چھلا کر چوبدست اوٹھائی اور پکارا کہ ہان اسے تو روک یہ کہکر سر پر پھیرا کر بہرام عاد
پر وار کیا بہرام نے اپنی چوبدست کو اوٹھاکر حربہ کی پناہ کی اب جو چوب پر چوب پڑنی ہی تو اے
معاذ اللہ ایک تڑاقا ہوا اور شرارے خرمن سے نکلے کیونکہ اپنپر چوڑی چوڑی مشانین آہنی چڑھی ہوئی
ہین شق گرد ولبد ہوا کہ بہرام عاد اس گرد مین پنہان ہوگیا جگر زمین ہول سے شق ہوگیا فولاد زنگی
نے آواز دی کہ زدم دلپست کردم لو خبر اس عادی کی اور بھیجو کسی اور کو یہ سنکر عیار بہرام عاد جھپٹ
قریب گرد کے آیا اور گرد گرد کے چرخ مار کر اندر گرد کے در آیا دیکھا کہ بہرام عاد زندہ ہے مگر ہر ایک بن مو
سے پسینہ جاری ہے ہاتھ مانند ستون فولادی کے ہین مرکب عرق زمین ہے عیار جانتا تھا کہ بہرام کو ہوشیار
کرے کہ بہرام نے آنکھ کھولی اور آواز دی کہ او زنگی بلا کی ضرب تو نے لگائی مگر اب میری ضرب کا بھی
تماشا دیکھ یہ کہکر مرکب کو زمین سے نکالا اور چوب کو سر پر چرخ دیکر خبردار خبردار کہکر فولاد زنگی پر
وار کیا فولاد نے بھی برابر چوبدست کو اوٹھاکر حربہ کی پناہ کیا اور چوب بہرام کی اپنی چوب پر گاہی اور
وہ تڑاقا ہوا کہ کان جھنجھنا گئے سلسلہ فلک کو نکلگیا چنگاریان چوبون سے اڑین مگر زمین حول سے
شق ہوگیا مرکب فولاد زنگی کا ٹانگ تک غرق زمین ہوگیا شق گرد مین فولاد پنہان ہوگیا اسنے بھی نعرہ
کیا کہ زدم دلپست کردم اسی زنگیلو خبر اسکی یہ سنکر عیار فولاد زنگی جھپٹ کر قریب آیا اور گرد گرد کے
چرخ مار کر اندر گرد کے در آیا دیکھا کہ فولاد زنگی کل وہی حالت ہے جو بہرام عاد کی تھی پس اسنے جلدی
سے منہ پر پانی کا چھینٹا مارا کہ فولاد زنگی کو ہوش آیا کہا آپ کس غفلت مین ہین حریف لاف زنی کرتا
ہی یہ سنکر فولاد زنگی نے چاہا کہ مرکب کو زمین سے نکالون دیکھا تو مرکب تمام ہوچکا ہی پس اسنے
جست کی اور مرکب سے علیحدہ ہوکر للکار دی کہ او عادی غضب کیا تو نے کہ مرکب کو میرے مار ڈالا دوسرا
مرکب ایسا کہان ملیگا جو مجھے سواری [illegible] تو پیادہ ہو لڑ اور تو سوار ہو مرکب چھوڑ تا ہون
ترے مرکب کو بھی یہ کہکر چوبدست ہاتھ سے پھینک دی اور تلوار [illegible] چپٹا کہ مرکب کو بہرام عاد کے
پے کرو دن بہرام بھی ارادہ اسکا فاسد [illegible] سے کود کر مرکب سے علیحدہ ہوا اور آواز دی کہ
جانور پر کیا غصہ نکالتا ہی ادھر آ سے مقابلہ کر یہ سنتے ہی فولاد آہن خوار زنگی نے تلوار ماری
بہرام نے تلوار اسکی سپر پر روکی مگر فولاد بھی پہلوان زبردست ہے وہ اسنے سپر کو چیر ڈالا دکھل کاٹا اور سپر مین

اور آئی بہرام عاد نے بچک دی کہ تلوار فولاد کی ٹوٹی فولاد نے قبضہ منہ پر کھینچ مارا بہرام عاد نے خالی
پس یہ دوڑ کر بہرام سے لپٹ پڑا اور کشتی ہونے لگی بہرام نے بھی سپر اور تلوار رکھ دی تھی گریبانون
مین ہاتھ پڑے ہوئے تھے زور ہو رہے تھے یہ معرکہ دیکھکر دونون جانب کے سردار آگئے
اور تماشا دیکھنے لگے دنگل کرسیان بچھ بچھ گیین نقابدار سرخپوش بھی قریب آگئے
تھے دونون سردار جانین لڑا رہے تھے بات کا خیال جان سے زیادہ تھا جب فولاد
زنگی بازو بہرام عاد کے پکڑ کر ریلتا ہوا چلتا ہی تو دور تک دورا لیجاتا ہی اسی کشمکش مین
شام ہوگئی فولاد زنگی نے کہا ای بہرام آج تو شام ہو گئی ہی رات واسطے راحت کے ہی کل
ہمارے تمھارے پھر مقابلہ ہوگا بہرام عاد نے کہا ای فولاد زنگی یہ مین خوب جانتا ہون کہ اگر
صبح سے شام تک روز زور ہوا کریگا نہ تو زبر ہوگا اور نہ مین زبر ہونگا نتیجہ نہ نکلے گا بہتر ہی
کہ بعد فیصلہ ہونے کے اطمینان سے علیحدہ ہون فولاد آہن خوار دیوانہ پکارا کہ تو مجکو کیا
کمزور سمجھتا ہی یا یہ سمجھے ہوئے ہی کہ مین مقابلہ سے جان بچاتا ہون اب مین خود بغیر مقابلہ یکسو
ہوئے میدان سے نہ ہونگا یہ کہکر پھر لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی جہان فولاد زنگی بہرام کو پکڑ لاتا ہی
تو بہرام صاف نکل جاتا ہی اور جہان بہرام فولاد زنگی کو پکڑ لاتا ہی تو فولاد زنگی بھی نکل جاتا ہی غرضکہ
گرماگرمی کی جاے کہ تمام رات آنکھون مین کٹ گئی اور کشتی ہوا کی دونون طرف کے لشکری کمرین
باندھے ہوئے اسیطرح کھڑے رہے اور تماشا دیکھا کیے سردارون نے ادھر ادھر کچھ منگوا کر
کھا لیا ان دونون کو دیکھا تو اسیطرح گتھے ہوئے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ دو فیل مست معرکہ
جنگ مین صبح کو دونون جانب سے کاسے شیر کے آئے دونون نے علیحدہ ہوکر کاسے خالی
کر دیے اور پھر زور کرنے لگے تمام دن اسیطرح ہوکر رہ گیا یہ دن بھی تمام ہو گیا اور شام ہو گئی رات کو
پھر وہی حالت رہی کہ صبح تک معاملہ یکسو نہ ہوا دیکھنے والون کی آنکھین درد کرنے لگین مگر جانین
لڑتی ہوئی ہین کہ ایسا نہ ہو کسی جانب سے کوئی بھی بات ظہور مین آئے اب تیسرا روز ہی دونون تھک
چکے ہین دم پھول رہے ہین سانس پیٹ مین نہین سماتی ہی اس حالت پر بھی ایک دوسرے سے
لپٹا ہوا ہی جب فولاد زنگی بہرام کو دورا لیجاتا ہی تو زنگی خوش ہوتے ہین اور فولاد کی تعریف کرتے ہین
اور جب بہرام عاد فولاد کو لپٹا کرتا ہی تو عادی بہرام پر آفرین کرتے ہین دونون طرف کے سردار
اپنے اپنے سردار پہلوان کا دل بڑھا رہے ہین مگر انکی تدبین جواب دے چکی ہین اسنے زور مین آپ
ہی گرے پڑتے ہین کہ ایک مرتبہ نقابدار سرخپوش نے آواز دی کہ ای بہرام آج تیسرا دن ہی
ارے کیا سب بھلا دیا یہ خیال نہین کہ ہمارے فریق کو کیونکر زیر کرتے ہین یہ سنتے ہی بہرام چونکا
اور سنبھلکر لڑنے لگا پس جیسے ہی فولاد زنگی بہرام کو دورا کر لیچلا بہرام نے دو قدم پیچھے ہٹکر
جو بائین جانب کن دیا دم فولاد کا ٹوٹ چکا تھا کن کے ساتھ ہی کچھ اپنے زور مین آپ ہی اور کچھ بہرام
کے زور سے چار دن شانے چت سامنے آرہا بہرام کو دیکھتے ہی پرپکارا کہ کیا کہنا دستاخت
پہلوان روزگار مین فولاد زنگی نے کہا کہ ہزار جانین نام پر خداوند اکوان تاجدار کے نثار ہین بس یہ
سننا تھا کہ بہرام نے ایک ہاتھ زیر سر دیا اور ایک زیر زنخدان رکھکر جو زور کیا اور بل دیا زنگی دور سے

کرارے او عادی یہ کیا کرتا ہی عادیون نے زنگیون کو رد کا ان سے تو تلوار چلنے لگی ادو ھر بہرام عاد نے سر فولاد زنگی کا دھڑ پر سے کھینچکر پھینکدیا لیکن خود بھی بیہوش ہوگیا عادیون اور زنگیون سے خوب تلوار چل رہی تھی نقابدار سرخپوش نے دیکھا کہ ایسا نہو بہرام عاد یا مارا جائے کیونکہ یہ بیہوش زمین پر پڑا ہوا ہی کسیکو خیال بھی نہین پس یہ دوڑ پڑے اور بہرام عاد کو ہاتھون پر لیے ہوئے اپنے لشکر کی طرف چلے گئے جسوقت نقابدار جھپٹ کر آئے ہین تو سیلاب شاہ اور اسکے اہل لشکر کو خیال ہوا تھا کہ شاید نقابدار عادیون کی طرف سے لڑین تو ہم بھی زنگیون کے شریک ہون لیکن جسوقت نقابدار بہرام کو دو ہاتھون پر بلند کیے ہوئے علحدہ ہوگئے تو جن سوارون نے بڑھنے کا قصد کیا تھا وہ رک گئے اور سیلاب شاہ نے بھی روکا علاوہ اسکے ایسا رعب طاری ہوا کہ کسیکا حوصلہ نہو جو نقابدار کو روکے کہ اتنے بڑے جوان کو نقابدار ہاتھ پر بلند کیے ہوئے لیگئے الحال ادو ھر تو نقابدار سرخپوش اپنے سردار کو خیمہ مین لاکر علاج کرنے لگے طبیب جو انکے لشکر کا تھا حاضر ہوا اور تیمارداری بہرام عاد مین مصروف ہوا ادھر زنگیون اور عادیون مین اسقدر خونریزی ہوئی کہ زمین خون سے لال ہوگئی اور دونون فوجون کے ہزارہا آدمی مارے گئے اور کسی نے قدم پیچھے نہ ہٹایا سیلاب شاہ نے دیکھا کہ اب لشکر زنگیان شکست کھایا چاہتا ہی کیونکہ سرداران لشکر عادیون کے سرداروں نے قتل کر ڈالے اب فوج کیا لڑسکتی ہی پس اسنے طبل بازگشت بجوادیا دونون لشکر علحدہ ہوگئے اور اپنی اپنی جاے قیام پر آئے اور کشتے دونون جانب کے اٹھائے جانے لگے جسوقت شمار کیا گیا تو چالیس ہزار زنگی قتل ہوئے تھے اور بیس ہزار عادی کام آئے تھے لاشین اہل اسلام کی ایک گڑھے مین بیچ شہیدان کے طور پر دفن کردی گیین اور لاشین کفار کی جلوادی گیین کافر نہایت مغموم و حزین بھرے اہل اسلام نقارے خوشی کے بجاتے ہوئے داخل خیمہ ہوئے بہت سے سرداران لشکر اسلام بعیادت بہرام عاد و لشکر نقابدار سرخپوش مین آئے دو ایک روز جنگ موقوف رہی اور اس اثنا مین زنگی بسبب شرمندگی کے ملک سیلابیہ کو روانہ ہوگئے تین روز مین بہرام عاد اچھا ہوا نقابدار نے بہرام کو خلعت دیکر رخصت کیا اور آپ جانب صحرا روانہ ہوگیا بہرام عاد اپنے لشکر مین آیا اور خدمت بادشاہ اسلام مین حاضر ہوا بادشاہ نے بھی خلعت سے سرفراز کیا اور سردارون نے نہایت تعریف کی بہرام عاد نے کہا کہ یہ سب تصدق نقابدار سرخپوش کا اور اقبال بادشاہ کا تھا ورنہ حریف مجھسے کسیطرح کمزور نہ تھا یہان تو یہ سب اس جشن مسرت مین ہین اور عادیون مین فتح کی خوشی ہی اور اسطرف زنگیون کے چلے جانے کی خبر سیلاب شاہ کو پہونچی اسنے کہا خیر کچھ پروا نہین میرے ساتھ لشکر کثیر ہی کچھ پروا نہین اسنے حکم دیا کہ بجے طبل جنگی اور اسوقت نقارہ زنی پر چوب پڑی اور آواز نقارے کی گرجی ہر کارے لشکر اسلام کے خبر حال کرکے خدمت مین بادشاہ اسلام کی حاضر ہوئے اور دعا و ثناے شاہی بجالا کر عرض کیا کہ پھر لشکر کفار مین طبل بجا ہی فرمایا کہ کچھ پروا نہین کہدو کہ ہمارے یہان بھی نقارہ زنی بجے یہان بھی کوس حربی نوازش مین آیا تیاری جنگ ہونے لگی اب انکو تو انتظار صبح مین چھوڑا جاتا ہی اور یہان سے چند کلمہ داستان نقابدار سرخپوش یعنی سہراب شاہ کے بیان کیے جاتے ہین

کہ جسوقت دعوت و ضیافت سے فرصت ہوئی تو انھون نے افسونہ سحر ساز جادو سے نہا کر اسی

ملکہ آپ مین اپنے لشکر کو جاتا ہون کیونکہ میرے باپ چچا دا سب پریشان ہونگے ملکہ نے کہا کہ خدا حافظ
مگر ہماری خبر رکھیے گا بھول نہ جائیے گا ہرچند کہ جدائی آپکی نہایت شاق ہو مگر بالفعل مصلحت وقت یہی ہو
ہمارے آپکے ساتھ رہنے مین سو طرح کے خوف ہین سہراب ثانی نے کہا اے ملکہ مجھے کیونکر وقت یاد تمھارے
فراموش نہ ہوگی لیکن تم میرے بدلے لشکر اسلام سے غافل نہ رہنا کیونکہ بادشاہ اسلام بالفعل دیار
نہ طاق مین فروکش ہین ایسا نہ ہو کوئی ساحر آکر لشکر کو تباہ کرے ملکہ نے کہا آپ اطمینان رکھین
جب تک میرے دم مین دم ہو اسوقت تک تو کیا مجال ہو کسیکی کہ لشکر اسلام کی طرف آنکھ اوٹھاکر
دیکھ سکے سہراب ثانی نے نقاب درست کی اور خلوت سے باہر آئے اپنے عیار اور لشکر کو ساتھ لیکر
جانب صحرا روانہ ہوئے اور سوداگر کو بہت کچھ مال وزر دیکر رخصت فرمایا یہان ملکہ افسونہ سحر ساز
جادو نے بزور سحر ایک قلعہ آہنین تیار کیا اور اس قلعہ مین رونق افروز ہوئی اور چند ساحر نگہبانی کے واسطے
دریافت حال کے تعین کیا کہ یہ پوشیدہ طور پر بیابان نہ طاق مین رہتے ہین اور روزمرہ
کی خبر ملکہ افسونہ سحر ساز کو پہونچایا کرتے ہین اس انتظام مین تین روز گذرے ہونگے کہ دیکھا
افسونہ سحر ساز نے ایک لشکر سرخپوشون کا صحرا مین اوترا ہوا ہو اور سب نقابدار ہین اسے
یہ خیال گذرا کہ شاید ہمارا یار جانی ہو خوش ہوئی کہ پھر دیدار فرحت آثار میسر ہوگا لیکن جب
شام ہوئی اور کوئی نہ آیا تو ملکہ کو رنج ہوا کہ سچ ہو مردکی ذات بڑی بے پروا ہوتی ہو چلتے
وقت کیسے کیسے عہد و پیمان ہوئے تھے لیکن یہ ہمروت اسی صحرا مین قلعہ کے سامنے اوترا ہوا ہو
اور یہان تک نہین آتا اسی غصہ مین یہ اٹھکر چلی کہ خبر آگردہ نہین آتا تو ہم ضرور جائینگے اور
قلعہ آہنین سے نکلکر جانب لشکر نقابداران روانہ ہوئی اسنے بھی بحکم سہراب ثانی چہرہ پر
نقاب سرخ ڈالی ہو اور لباس سرخ پہنے رہتی ہو اسوقت ہمراہ ملکہ افسونہ سحر ساز کے چند
کنیزین بھی ہین جسوقت ملکہ داخل لشکر ہوئی سامنے سے عیار نقابدار سرخپوش کا آنا ہوا
اسے دیکھکر فرمایا کہ جاکر اپنے آقا سے کہدو کہ ملکہ خود حاضر ہوئی ہو عیار پریشان ہوا کہ یہ کون
ملکہ ہین اور میرے آقا سے ان سے کہان ملاقات ہوئی تھی ایسا کوئی امر نہین جو مجھسے پوشیدہ
ہو خیر چلکر اطلاع دینا چاہیے یہ عیار خدمت مین اپنے آقا کی آیا اور عرض کی کہ ایک عورت لباس
شاہانہ پہنے ہوئے اور چہرہ پر نقاب سرخ ڈالے ہوئے چند کنیزین بھی اسکے ہمراہ مین آئی ہین
مجھسے کہا کہ اپنے مالک سے ہمارے آنے کی اطلاع کرو نقابدار بھی سنکر حیران ہوا کہ مین تو اوس سے
واقف نہین خیر جاکر عیار نے ملکہ افسونہ سحر ساز کو اندر بلایا جسوقت ملکہ افسونہ داخل بارگاہ ہوئی
سلام کیا نقابدار نے جواب سلام دیا اور سینے کو ارشاد فرمایا ملکہ کو اور رنج ہوا کہ پاس اسنے نہ بٹھایا
کسی نے دلپر کیا اجارہ ہو صبر کرکے ایک دنگل پر بیٹھ گئی نقابدار نے نام پوچھا اور کہا کہ سبب تشریف آوری
کا کیا ہوا ملکہ نے کہا کیا خوب یہ بھی نئی بات ہو نام سے تو آپ واقف ہین اور سبب آنے کا آپکا
مشتاق دیدار ہو نقابدار نے فرمایا کہ میری صورت تو دیکھنے کے قابل نہین ورنہ مین نقاب چہرہ پر کیون
ڈالے رہتا اب جسقدر اجنبیت کی گفتگو نقابدار کی طرف سے ظہور مین آتی جاتی ہو اوسیقدر ملکہ افسونہ
کا ملال بڑھتا جاتا ہو کہ یہ کمبخت تین روز مین ایسا بدل گیا اور ملکہ کی باتون سے نقابدار کو تعجب ہوتا ہو

آخرکار ملکہ اوکتا کر یہ شعر پڑہا اور ٹھٹھکی ہوئی شعر کہا کچھ آپنے جانب پر التفات نہ پایا ۔ ہم اپنے دل سے
بھی باز آئے سب کچھ ہے بھر پایا ۔ یہ کہتی ہوئی حباب قلعہ آتش حصار روانہ ہوئی دل
کہتی تھی کہ افسوس کس بیدرد سے دل لگایا جتنے بیمروتی کی حد کردی مگر تبو دل دیکھے اصلین چلیسین
جو ہمراہ تھین وہ بھی بیحد متاسف و متحیر ہوئی اپنے قلعہ مین داخل ہوئی اور تخلیہ مین
جاکر رونے لگی لیکن بوقت رخصت ہونے ملکہ کے نقابدار سرخپوش کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اسے دھوکا
ہوا ہوگا خیر چلکر ملکہ سے معذرت کرنا چاہیے کہ ان باتون مین اوسکی ضیافت بھی نہ ہوسکی یہ خیال
کرکے نقابدار سرخپوش اپنے مقام سے اٹھے اور عیار کو ساتھ لیکر چلے دیکھا صحرا مین ایک
مکان بلند بنا ہوا ہے لیکن در و دیوار آگ کے معلوم ہوتے ہین نقابدار نے عیار سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے
وہ عورت ساحرہ تھی اور مکان اوسکا یہی قلعہ ہے عیار نے عرض کی کہ اب آگے بڑہنے کا قصد
نفرمایئے ایسا نہ ہو کسی افتاد کا سامنا ہو اسلیے کہ یہ مقام طلسم نہ طاق کے متعلق ہے بیان کیے ایک
ایک درجہ کو ایک طلسم سمجھیے نقابدار نے فرمایا کہ ہوتے رہے دیکھا کون لوگ ہین جو تمامی طلسم طاق
کا ارادہ رکھتے ہین اور جب تک ہم بھی در ایک طلسم نہ توڑینگے کیا نہ لیکر اون لوگون کا سامنا کرینگے
جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا ہین اس قلعہ کی حقیقت کو ضرور دریافت کرونگا یہ فرماکر نقابدار آگے
بڑہے اور حرکت کے مصاحبون نے جو نقابدار کو اسطرف آتے ہوئے دیکھا اطلاع کی کہ نقابدار
تشریف لاتے ہین ملکہ اوسیوقت آنسو پونچھتی ہوئی بساے استقبال چلی اور اوسطرف سے
ملکہ آتی ہوا در اشطرف سے نقابدار جاتے ہین کہ یکایک بجلی چمکی اور ایک پنجہ گرا اور نقابدار کو لیچلا ملکہ چاہتی
تھی کہ کچھ اسم پڑہکر اوس پنجہ کو روکے مگر پنجہ نظرون سے پوشیدہ ہوگیا عیار رونے لگا ملکہ نے عیار کو تسلی
اور تشفی دی اور فرمایا کہ تو گھبرا مین پتہ تیرے آقا کا لگاؤنگی ملکہ اسے چھڑا دیگی یہ فرماکر عیار کو
لیکر داخل قلعہ ہوئی عیار نے خیال کیا کہ ایسا نہ ہو اسے یہ حال معلوم ہو جائے کہ یہ وہ نقابدار نہین
ہے جسکی مین تلاش کرتی تھی تو یہ ہماری ہمدردی کیون کرنے لگی پہلے مطلب کی باتین کرنا چاہیے یہ
خیال کرکے ملکہ سے کہا کہ مین چاہتا ہون آپ پہلے کچھ حال میرے آقا کا بتلادیجے تاکہ مجھے تسلی ہو ملکہ
نے کہا کہ اچھا خیر مقام پر یہ عیار ملکہ کے پاس پہنچا تھا یہ ملکہ نے خاص اپنے رہنے کے واسطے سجا تھا
سب قسم کی تصویرین مثل شیر ہاتھی اونٹ وغیرہ کے چوپاؤن مین اور باز و طاؤس و سرخاب وغیرہ پرندون
مین جابجا دیوارون پر نصب تھین اسمین ملکہ نے ایک تصویر کی طرف دیکھا اور ایک چھڑی اسکے ہاتھ
مین تھی کچھ اسم پڑہکر مارے تصویر پر چھڑی ماری اور کہا کہ حال نقابدار سرخپوش کا بیان کرو تصویر
بیچان مثل انسان کے گویا ہوئی کہا ملکہ نقابدار سرخپوش کو ایک ساحرہ لیگئی ہے کہ نام اوسکا گل افشان
جادو ہے ملکہ نے کہا کہ کیا گل افشان جادو طلسم نہ طاق سے باہر نکلی ہوئی ہے اوس باز نے جواب دیا کہ ان
ملکہ نے کہا کہ اسنے بیرون طلسم کیون قدم رکھا باز نے جواب دیا کہ جب آپ طلسم مین واپس نہ گئین تو خداوند
اکوان نے بھیجا کہ جاکر دریافت کرو کہ افسونہ سحر ساز کیون نہین آئی تو گل افشان جادو
یہان آئی اور پوشیدہ رہکر اسنے حال آپکا دریافت کیا جسوقت آپ نقابدار کے خیمہ سے واپس آئی
مین تو اسنے دیکھ لیا تھا اور قصد کیا کہ جاکر خداوند سے سب حال بیان کرون ساتھ ہی یہ خیال ہوا کہ

اس نقابدار کو بھی لیتی چلون یہ سوچکر تامل کیا جسوقت نقابدار اپنے خیمہ سے نکلکر اسکے قلعہ کے قریب پہونچا تو وہ اٹھا لیگئی یہ سنکر ملکہ پریشان ہوگئی کہ اب رلز فاش ہو جائیگا اور نہین معلوم اکوان تاجدار کیا قیامت برپا کریگا مجھپر جو گذرے گی وہ گذرے گی لیکن اس نقابدار کی جان بھی سخت جائیگی جلد بتا کہ گل افشان جادو داخل طلسم ہو گئی یا ابھی نہین اوس باز نے جواب دیا کہ اب وہ صحرا مین ہو اور یقین ہو کہ ابھی طلسم مین نہ جائے اسلئے کہ غیر شخص بغیر اذن اجازت داخل طلسم نہین ہو سکتا جب تک اذن نہ منگا لیگی داخل طلسم نہ ہوگی یہ سنکر افسونہ سحر ساز نے عیار سے کہا کہ تم اسی مقام پر ٹھہرو مین جاتی ہون اور ابھی تمھارے مالک کو چھڑا کر لاتی ہون عیار نے کہا کہ شاید یہ ہی ضرورت پڑے اور کوئی وقت درپیش ہو لہذا مین چاہتا ہون کہ آپ مجھے بھی اپنے ہمراہ لیے چلیے ملکہ نے کہا بہتر اور عیار نقابدار کو بھی ساتھ اپنے لیکر اس جانب روانہ ہوئی جہان کہ طوطہ باز سحر نے دیا تھا اب اسے تو راہ مین چھوڑ دیے اور اول حال نقابدار سرخپوش کا سنیے جسکو گل افشان جادو اٹھا کر لیگئی ہے جسوقت یہ قریب سرحد طلسم نہ طاق پہونچے تو اسنے ایک رقعہ اس مضمون کا لکھکر اس دھوئین مین پھینکا جو گرد طلسم کے محیط رہتا ہے کہ یا خداوندین نے آپکی بھانجی کو ایک نقابدار سرخپوش کے خیمہ سے نکلتے دیکھا اور وہ نقابدار خدا پرست ہے مین نے اس نقابدار کو گرفتار کیا ہے اگر اجازت ہو تو لیکر داخل طلسم ہون بعد اسکے سزا و جزا کا آپکو اختیار ہے یہ تحریر اس اکوان تاجدار کے روانہ کیا اور آپ اسی جگہ آدمی اور نقاب چہرہ نقابدار سے دور کی کر دیکھون تو یہ کیسا انسان ہے اور کیا عیب ہے جسین ہے جو صورت اپنی اسنے چھپائی ہے جسوقت نقاب دور کی ہے تو دیکھا کہ عجب جوان حسین ہے مس بھیگتی ہوئی ہے سبزہ کا آغاز چہرہ سے آثار شاہی و شہریاری پیدا گل افشان جادو ہزار جان سے عاشق ہو گئی نقابدار بہادر تو تمنوخ ہوا سے بیہوش ہو گیا تھا اسیطرح آنکھین بند کیے لیٹا ہوا تھا اور گل افشان جادو زانو فکر پر سر رکھے بیٹھی تھی کہ مین نے یہ کیا غضب کیا اب کون سی تدبیر کرون کہ جان اس یار جانی کی بچے ہاے مین کیا جانتی تھی ورنہ کیون اطلاع کرتی جیسے آئی تھی ویسے چلی جاتی دو مصاحبین گل افشان جادو کی اسکے ساتھ تھین انھون نے جو یہ رنگ ملکہ کے دیکھے پوچھا کہ واری کیون مزاج کیسا ہے ملکہ گل افشان جادو نے کوئی جواب نہ دیا ہنوز یہ اسی سوچ مین بیٹھی تھی اور دل مین کہہ رہی تھی کہ جانے کہ افسونہ سحر ساز کے اب مین کیا منہ لیکر اسکا حال اکوان تاجدار سے بیان کرون کہ یکایک ایک سناٹا سا ہوا اور ایک ستارہ بالاے آسمان سے ٹوٹ کر زمین پر آیا اور اسنے صورت انسانی پیدا کی پہلے تو گل افشان جادو بہت ڈری کہ مبادا کوئی ساحر طلسمی نہ آیا ہو لیکن جسوقت نظر گل افشان جادو کی پڑی تو دیکھا کہ افسونہ سحر ساز جادو ہے بس گل افشان جادو نہایت خوش ہوئی اور افسونہ سحر ساز کو سلام کیا افسونہ سحر ساز نے کہا کہ کیون بہن کچھ ساتھ کھیلنے کا بھی لحاظ نہ کیا اور ہماری دشمنی پر کمر باندھ لی گل افشان جادو گلے سے افسونہ سحر ساز سے لپٹ کر رونے لگی اور پاس بٹھا لیا کہا کہ پہلے مجھ سے سن لو بعد اسکے کچھ کہنا شکایت تمھاری سر آنکھون پر ہے افسونہ سحر ساز پاس گل افشان جادو کے بیٹھ گئی لیکن نظر جو افسونہ کی نقابدار بہادر کے چہرہ زیبا پر پڑی تو اسے تعجب ہوا کہ یہ کون شخص ہے

مگر خاموش رہی کہ معلوم ہو جائیگا اب گل افشان جادو نے بیان کیا کہ دراصل مین نے جب تمکو نقاب دار کے خیمہ سے نکلتے دیکھا تو مجھے غیرت آئی کہ ہمارے خاندان کی اور ہماری ہم پلہ ہو کر اسنے تمام خاندان کا ڈبو دیا کہ ایک خدا پرست سے میل پیدا کیا جو مورث عزت خاندان کی ڈبوئے اور آبرو کا پاس نکرے اسکا کام جانا ہی بہتر ہے اسی سبب سے مین تمھیں ملی بھی نہین اور اس نقاب دار کو لیکر خدمت مین خداوند کے جاتی تھی لیکن یہان پہونچکر یہ سوچی کہ دیکھون تو یہ نقابدار ہی کیسا آدمی ہے کیا عیب ہے جو صورت اپنی اسنے چھپائی ہے اور شامت سر پر کہ پہلے اطلاع نامہ اپنے آنے کا اور نقابدار کو پکڑ کر لانے کا خدمت خداوند مین بھیجدیا بعد اوسکے نقاب اسکے چہرے سے ہٹائی تو ایسا کج پیدا ہوا کہ ایسے لوگ بھی دنیا مین ہین کہ حسن یوسفی رکھتے ہین بلکہ یون کہیے کہ ترا دیدہ دیوسف راشنیدہ پشنیدہ کسے یو مانند دیدہ ہاب اسے قتل سے کیونکر بچاؤن اور یہ بھی پشیمانی ہوئی کہ مین نے تمھارا حال رقعہ مین کیون لکھا خیر جو ہوا وہ ہوا جیسی کچھ ہوگی مین جھیل لونگی لو تمھارا مشغول تمکو مبارک یہ کہکر گلے سے افسونہ سحر ساز جادو کے لپٹ کر رونے لگی افسونہ سحر ساز نے گل افشان جادو کا سر سینے سے لگایا اور کہا کہ اب اس بات کا سوچ نکرو یہ میرا معشوق نہین ہی مجھے اپنے معشوق کا شبہہ تھا وہ اور شخص ہی یہ تمھارے ہی واسطے تھا جو اسطرح کے سامان ہوئے اب اگر تم اسکا قتل کرانا پسند نہین کرتی ہو تو عقل سے کام لو رونے دھونے سے کوئی فائدہ نہ نکلے گا ایسی تدبیر کرو کہ جان اسکی بھی بچے اور تمھارا راز بھی افشا نہ ہو اور پھر تو جیسی گذرے گی جھیل لینگے کیونکہ بڑا حال مامون صاحب پر روشن ہی ہو چکا ضرور کوئی نہ کوئی فتنہ برپا ہوگا یہ سنکر گل افشان جادو کو تسکین ہوئی اور نقابدار کے چہرہ پر بند نقاب درست کرکے پکارا کیا جسوقت آنکھ نقابدار کی کھلی اپنے کو ایک نئے مقام پر صحرا مین دیکھا اور دو نازنینون کو سامنے بیٹھے دیکھا فرمایا کہ تم کون ہو اور مجھے یہان کیون لائی ہو افسونہ سحر ساز نے اپنا بتا دیا کہ مین ہی عورت ہون جو آپکے خیمہ مین آپ سے ملنے گئی تھی مجھے آپ پر شبہہ ہوا تھا دراصل آپ وہ نہین ہین جنکی مجھے تلاش تھی اور آپکو یہ اٹھا لائی ہین یہ کہکر گل افشان جادو کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ انھیں سے اسکا سبب اسے پوچھیے یہ کہکر مسکرائی گل افشان جادو یہ سنکر جھینپ گئی نقابدار نے کہا کہ پھر تامل کیون کیا اور مجھے طلسم مین کیون نہ لیگئی گل افشان جادو نے کہا کہ مین نے تو دشمنی مین کوتاہی نہ کی تھی مگر آپ صاحب اقبال ہین کہ میری نیت بدل گئی اور اب جب تک زندہ ہون آپ کے ساتھ سوا دوستی کے دشمنی نکرونگی اب نقابدار حیران ہین کہ کیا معاملہ ہے افسونہ سحر ساز نے کہا کہ سبب مین آپکو سمجھا دونگی کہ یہ دشمن سے دوست کیونکر ہو گئین پہلے آپ انکا قصور معاف کر دیجیے کہ ان سے ایک گستاخی خدمت عالی مین ہوئی ہے نقابدار نے فرمایا کہ جب یہی نہین معلوم کہ کیا گستاخی ہوئی ہے تو مین معاف کس بات کو کرون افسونہ سحر ساز نے کہا کہ انھون نے بند نقاب کھولی تھی یہ سوچ کر کہ اس شخص مین کیا عیب ہے جو اسنے صورت کو اپنی پوشیدہ کیا ہے جسوقت جمال جہان افروز حضور کا دیکھا تو جی عداوت انکے دل سے دور ہوئی اور دل کمدر منور ہو گیا نقابدار نے فرمایا کہ یہ تو بیشک بہت برا کیا کہ صورت میری دیکھی اور طرفہ یہ ہے کہ تمھین بھی میری شکل دکھائی افسونہ سحر ساز نے

کہا کہ صرف صورت دیکھنے سے کیا ہوتا ہی ہم دونون مین سے یہ کوئی بھی نہین جانتا کہ آپ کون ہین
مین کس خاندان سے ہین اور نام نامی کیا ہی نقابدار نے فرمایا کہ بس اسے یون ہی رہنے دو جب وقت اسکا آئیگا
تو ظاہر ہو جائیگا اور تمنے صورت میری دیکھی ہی مگر کسی سے یہ بھی نہ بیان کرنا کہ یہ شخص اس شکل و شمائل کا
ہی کہنا کہ تمنے نقابدار کو دیکھا ہی افسونہ سحر ساز نے کہا کہ کیا مجال ہی ہی باتین تھین کہ ایک
رقعہ آکر ملکہ گل افشان جادو کی گود مین گرا گل افشان جادو نے اٹھاکر پڑھا کوان تاجدار
کی طرف سے لکھا تھا کہ ای گل افشان جادو صد مرحبا تم اس نقابدار کو قتل کر ڈالو کوئی ضرورت طلسم
مین لانے کی نہین ہی اور اوس شوخ دیدہ گستاخ بریدہ یعنے افسونہ سحر ساز کی طرف سے ہاتھ اٹھاؤ
مین اسے گرفتار کرونگا یہ مضمون جسوقت افسونہ سحر ساز نے سنا تھرا گئی مگر نقابدار سر خپوش
نے افسونہ سحر ساز سے کہا کہ وہ ملعون تمکو کیا گرفتار کریگا اور اگر ایسا کیا تو سزا پائیگا اسلیے
کہ تمھارے بیان سے یہ پایا جاتا ہی کہ تم نقابدار پر دل و جان سے عاشق ہو گئی ہو وہ نقابدار
بہادر عزیز میرا ہی اور صاحبقران وقت ہی مگر تمکو اکوان تاجدار نے ایسا کیا تو نقابدار مذکور
طلسم مین گھسکر قیامتین برپا کر دیگا اور تمکو خبر لائیگا اور نقابدار تک تو خیر دیر مین ہو گی
اول تو مین داخل طلسم ہونگا اور جان اپنی نام پر اس نقابدار پر نثار کرونگا افسونہ سحر ساز
یہ سنکر اور خوش ہوا فرمایا کہ یہ نقابدار بھی اس نقابدار کا عزیز ہو اور گل افشان جادو نے
کہا کہ ہن ایک مشکل تو خدا نے آسان کر دی کہ اکوان تاجدار نے طلب نہین کیا بلکہ
حکم قتل بھیجدیا مین جاکر کہدونگی کہ مین نے قتل کر ڈالا تم اپنے چوکی صورت تو بیان کرو
ہنوز کوئی بات طے نہ پائی تھی کہ سامنے سے عیار نقابدار یعنے اکوان تاجدار کا نقابدار کو سلام کیا اور
دو پشتارے سامنے گل افشان جادو کے رکھ دیے گل افشان جادو نے جو پشتارون کو
کھلوایا اور پوچھا کہ یہ کون ہین عیار نے پشتارے کھولکر ملکہ کو چان پہچان ملکہ نے دیکھا تو دونون
اسکی مصاحبین تھین جسوقت افسونہ سحر ساز آئی ہی تو یہ دونون علیحدہ ہو گئی تھین اب
ملکہ گل افشان جادو نے عیار نقابدار سے پوچھا کہ آپ کون ہین اور کس جرم پر انکو
آپ نے گرفتار کیا عیار نقابدار نے کہا کہ مین غلام ہون اس شہریار دلدار کا ہی کہ آپکے
پاس تشریف فرما ہین ملکہ افسونہ سحر ساز کے ساتھ یہان آیا تھا مجھکو صحرا مین اوتار دیا تھا
بعد ازان آپکے پاس تشریف لائی ہین جسوقت ملکہ افسونہ سحر ساز آپکے پاس آئین تو یہ دونون
مصاحبین اپکے یہانسے ملکر اس درخت کے نیچے پہونچین جہان مین پوشیدہ کھڑا ہوا تھا یہ دونون
آپس مین باتین کرنے لگین ایک نے کہا کہ کیا برا وقت آیا ہی کہ شاہزادیان غیر مذہب کے مردون پر
عاشق ہوتی ہین اور نام خاندان کا ڈبوتی ہین جسطرح انھون نے ملکہ افسونہ کا حال لکھ بھیجا ہی
اسیطرح ہم طلسم مین پہونچکر انکا حال بھی بیان کر دینگے ورنہ اگر بعد کو یہ حال کھلا تو ہمارے ماتھے جائیگی
کہ تمنے ملکہ کے چلن سے کیون اگاہ نکیا دوسری کہنے لگی کہ ہمین ایسا نہ چاہیے ہم گنہگار ہین ہمکو ہرائی
ذکر اوسے کیا وقت مین نے یہ باتین ان دونون کی سنین تو جاب بیہوشی مار کر دونون کو بیہوش کیا
اور آپکی خدمت مین آیا ملکہ نے پوچھا کہ تمین وہ کون سی ہی جسنے چغلی کھانے کا قصد کیا تھا عیار نے

ایک کو بتا دیا گل افشان جادو نے اوسے بیہوش رہنے دیا اور دوسری کو ہوشیار کر کے پوچھا کہ یہ تجھسے کیا باتین کرتی تھی نام اوس نازنین کا چمن افروز جادو ہوا اوسنے کہا کہ اوسنے ملکہ مجھسے کہتی تھین کہ تمین بھی اپنے آبرو کا پاس ہی ہم حال ملکہ کا خدا وند سے ضرور بیان کرینگے جب ملکہ گل افشان جادو کو یہ تصدیق ہوگئی اوسیوقت اوسکو قتل کیا اور عیار نقابدار کا شکریہ ادا کیا کہ آپکی وجہ سے آبرو بچ گئی اور چمن افروز جادو کو گلے سے لگایا اور کہا کہ مجھے تیری خیر خواہی کا حال معلوم ہوگیا اب افسونہ سحر ساز جادو سے کہا کہ میں ایک تدبیر میں سوچی ہون وہ یہ ہے کہ مین اوس بی مصاحب کو تمھاری صورت بناکر ساتھ لیے جاتی ہون اور خداوند سے کہدونگی کہ مین نے جو کچھ پہلے کہا تھا وہ غلط نکلا اب مین انکو سمجھا کر لائی اور یہ بیان کردیگی کہ مین از خود اسوجہ سے نہین آئی تھی کہ دیکھون آپکو میرا خیال بھی ہے یا نہین افسونہ سحر ساز نے کہا کہ تمکو اختیار ہے مگر جو کچھ کرنا ہوشیاری سے کرنا کیونکہ اکوان تاجدار کے سامنے فریب چلنا آسان نہین ہے گل افشان جادو نے کہا کہ خیر جیسا مناسب وقت دیکھونگی وہ کرونگی لیکن اب میرا یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے ایسا نہو کہ خداوند کو شک گذرے اور وہ کسی اور کو میرے دریافت حال کے لیے روانہ کرین مین اب جاتی ہون اور بہت جلد تمسے آکر ملونگی یہ کہکر اوٹھی اور نقابدار سے بسبب مجاب افسونہ سحر ساز کے بات نہ کی اور اپنی مصاحب کو ساتھ لیکر جانب طلسم روانہ ہوئی ادھر افسونہ سحر ساز نقابدار اور عیار نقابدار کو ساتھ لیکر اپنے قلعہ مین آئی اور آپ اپنے کل حالات سے مطلع کیا اور یہ بھی کہا کہ مین اپنے نقابدار کے حکم کے موافق اس مقام پر اس غرض سے ٹھہری ہون کہ کوئی وقت سخت آئے تو اہل اسلام کی مدد کرون یہ سنکر نقابدار بہت خوش ہوئے اور کہا کہ مین بھی سامان کا طرفدار و مددگار ہون اسیوجہ سے اسکی گرد و نواح مین پھرا کرتا ہون یہ فرماکر افسونہ سحر ساز سے رخصت ہوکر جانب خیمہ روانہ ہوئے اب انکو تو اپنے لشکر مین چھوڑا جاتا ہے

اور شمہ حال گل افشان جادو کا تحریر ہوتا ہے

کہ جسوقت یہ داخل طلسم نہ طاق ہوئی اور خدمت اکوان تاجدار مین پہونچی سلام کیا اور بعد تحقیق کرنے کے معلوم ہوا کہ افسونہ سحر ساز بغرض دریافت حال لشکر اسلام خیمۂ نقابدار مین گئی تھی اور دوست بنکر سب کیفیت دریافت کی تھی اب انکا ارادہ ہے کہ مین لشکر اسلام کو غارت کرکے خدمت خداوندی مین جاؤن اور جو کچھ خیال میری جانب سے بدی کا پیدا ہوگیا ہے اوسے مٹاؤن یہ سنکر اکوان تاجدار نے کہا کہ تم پھر جاؤ اور افسونہ سحر ساز کو سمجھا بجھا کر لے آؤ اور کہدینا کہ بیرون طلسم تمھارا رہنا اچھا نہین گل افشان جادو نے عرض کی کہ اب کل جاونگی بعد اوسکے دوسرے روز اپنا تمام سازوسامان مع لشکر و طبل و علم و بارگاہ وغیرہ لیکر طلسم سے نکلکر خدمت افسونہ سحر ساز مین روانہ ہوئی افسونہ سحر ساز اپنے قلعہ مین بیٹھی تھی کہ جانب طلسم نہ طاق سے ایک ابر گل رنگ نمودار ہوا کہ گرج رعد کی اور چمک بجلی کی پیدا تھی بارش گلگون کی ہوتی ہوئی قریب قلعہ پہونچکر یہ ابر شق ہوا اور گل افشان جادو تخت سحر پر سوار پیدا ہوئی پشت پر چالیس ہزار عورتین بلاے بیدرمان جھولیان زلفت کی کاندھون پر پڑی ہوئی تلک لگے ہوے یہ دیکھکر افسونہ سحر ساز گل افشان جادو کے استقبال کو گئی اور پہلے لاکر اپنے خیمہ مین بٹھایا دعوت و ضیافت کی حال طلسم کا پوچھا گل افشان جادو نے سب کیفیت

بیان کی اور کہا کہ مین تمھارے لینے کے بھانے طلسم سے نکل آئی ہون اور سب سامان بھی اپنا لیتی آئی ہون قلعہ گل افشان کو اپنے سحر سے پوشیدہ کرآئی ہون یہ سنکر افسونہ سحر ساز نے کہا کہ افسوس ہم ہی بے سروسامان ہین خیر دیکھا جائیگا گل افشان جادو نے کہا کہ مین تمھاری طرف سے صفائی کرآئی ہون اب تم قلعہ سے نکلو اور طلسم مین جاکر اپنے ماسون سے ملو اور عرض کرو کہ مین حسب الحکم حضور کے چلی آئی اور دوسرے روز اپنا انتظام کرکے بطور پوشیدہ طلسم سے چلی آؤ افسونہ سحر ساز نے کہا کہ ایسا نہ ہو میرے واپس ہوتے وقت خبر ہو جائے تو سارا کام بگڑ جائیگا مگر بغیر جائے بھی چارہ نہین ہے خیر کوئی تدبیر سوچونگی اب گل افشان جادو اپنی بارگاہ مین آئی اور افسونہ سحر ساز کچھ تدبیر سوچ کر جانب طلسم روانہ ہوئی جسوقت یہ داخل طلسم ہوئی اور خدمت مین اکوان تاجدار کے پہونچی سلام کیا اکوان نے پوچھا کہ آؤ فرزند مزاج کیسا ہے افسونہ نے عرض کی کہ مجھے چند روز سے مرض خفقان ہوا ہے جی بہت گھبرایا کرتا ہے یہی وجہ تھی کہ میرا جی نہ چاہا کہ میرا جی لگ گیا تھا تنہائی پسند آتی ہے مجمع سے دل گھبراتا ہے یہ اس مرض کی خاصیت ہے اکوان تاجدار نے کہا کہ بالفعل مذاہرستون کا ہجوم ہے طلسم کے باہر تمھارا رہنا مناسب نہین ہے افسونہ نے گردن جھکائی اور کہا کہ مین خود ہی طلسم مین چلی آئی اکوان تاجدار نے جو افسونہ سحر ساز کو افسردہ خاطر پایا ایک انگشتر اپنے ہاتھ کی اتار کر افسونہ کو دی اور کہا کہ اچھا تم رنجیدہ نہ ہو جب تک بیرون طلسم تمھارا قیام رہے اسوقت تک یہ انگوٹھی پہنے رہو کہ حرز سامری ہے کوئی بیہوشی تیر تاثیر کرگی نہ سیکا سحر اثر کریگا نہ کوئی حربہ کارگر ہوگا لیکن جسوقت طبیعت تمھاری درست ہو فوراً طلسم مین چلی آنا اور اگر جانا تو سع جاہ و حشم جانا کہ خلاف میری عزت کے نہ ہو افسونہ سحر ساز نے تسلیم کرکے وہ انگوٹھی لی اور ہاتھ مین پہنکر رخصت ہوئی اپنے باغ مین آکر تمام سازوسامان لشکر و سپاہ لیکر جانب بیابان نہ طاق روانہ ہوئی دروازہ باغ پر قفل سحر لگا دیا تھا اب سحر راہ مین چھوڑا جاتا ہے اور آمد اسکی بروقت تحریر ہوگی

یہان سے چند کلمہ داستان جرأت نشان لشکر بادشاہ اسلام کے بیان کیے جاتے ہین

کہ یہان طبل جنگ بج چکا تھا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہو رہی تھی جوانان لشکر اسلام آلات حرب و ضرب کو درست کر رہے تھے اور کفار بدکردار بھی اپنے انتظام اور تیاری لشکر مین مصروف تھے جنانچہ کرا سی عالم مین دور شب آخر ہوا لشکر انجم سقابا فوج شعاع مہر سے شکست کھاکر پردہ زنگاری فلک مین پنہان ہوا اور ماہ تابان نے گوشہ مغرب مین پناہ لی شاہ خاور کا تخت افق پر جلوس ہوا نسیم سحری نے چراغون کو گل کیا سبزہ خوابیدہ کو جگایا لشکر اسلام مین آواز اذان بلند ہوئی اور فوج کفار مین نعرہ یاخداوندان کے بلند ہوئے دونون طرف کے لوگ اپنے اپنے طریقہ کے موافق فریضہ سحری کو ادا کرکے اور آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ ہوکر عازم میدان کارزار ہوئے گھڑی گھڑی بھر دن چڑھتے پہنچے دونون فوجین مقابل یکدیگر میدان مین صف آرا ہوگئین اسطرف قلب لشکر مین تخت بادشاہ اسلام قائم ہوا سردار اپنے اپنے مرتبہ کے موافق بیس و پچیس قدم لشکر سے آگے بڑھکر کھڑے ہوئے اسطرف سیلاب شاہ تخت پر

سوار کئی لاکھ کا لشکر اسکے ہمراہ دو تین سو سردار ان نامی و گرامی اسکے ہمراہ رکاب عجب شان و شوکت سے میدان مین پہونچا بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیب نہیب دیکر بیٹھے تھے کہ لشکر کفار سے سرہنگ آہن کلاہ نکلا اور سامنے تخت سیلاب شاہ کے اگر اجازت خواہ میدان جنگ ہوا سیلاب شاہ نے کہا کہ تم بہت بڑی سیدانداری کر چکے ہو کئی سردار ان نامی تمھارے ہاتھ سے قتل ہوئے اب کسی اور کو جانے دو سرہنگ آہن کلاہ نے کہا کہ مجھے اس سعادت سے محروم نہ رکھیے اور خدا پر توکل ہین نے دیکھ لیا کہ جس حد تک ہین اگر اقبال ایکا یاور ہو تو ان سبکو تہ تیغ کرونگا سیلاب شاہ نے کہا یہ خیال نکرنا کہ لشکر اسلام کے سب سردار ایسے ہی ہین جیسے لوگون کو تمنے قتل کیا ابھی بڑے بڑے کارآزمودہ لوگ موجود ہین اگر جاتے بھی ہو تو سمجھکر مقابلہ کرنا کیونکہ جب ایک کے بعد دوسرا آئیگا تو پہلے سے زبردست ہوگا سرہنگ آہن کلاہ نے کہا کہ آپ تماشا تو دیکھیے سیلاب شاہ نے کہا کہ بہتر ہے جاؤ خداوند اکوان تمھارا حامی و مددگار رہے یہ سنکر سرہنگ آہن کلاہ میدان مین آیا اور اسنے نعرہ کیا کہ باشد کہ گروہ خداپرستان و فرقہ مسلمانان آگاہ ہو جاؤ کہ مین وہی شخص ہون جسنے قوم عاد کی جنگ سے پہلے کئی سردارون کو جان سے مارا اور کئی کو زخمی کیا ہے لہذا جسکو تمنائے مرگ و کرز دہ تقاضا وہ میرے مقابلہ کو آئے یہ سنتے ہی لشکر اسلام سے رستم خان بن گنجاب نکلے اور سامنے تخت بادشاہی کے آکر اجازت چاہی فرمایا جاؤ حافظ حقیقی نگہبان ہو رستم خان بار دگر مرکب پر سوار ہوئے اور سلام رخصت کرکے سامنے سرہنگ آہن کلاہ کے آئے اور للکارا کہ لا مرکب بہادری کی یہ سنکر سرہنگ آہن کلاہ نے نیزہ مارا رستم خان نے نیزہ کو اسکے نیزہ پر گانٹھا اور تیر ہوین طعن مین نیزہ اسکے ہاتھ سے نکالدیا اہل اسلام نے تحسین و مرحبا کی صدا بلند کی اور سرہنگ نہایت خفیف ہوا پس اسنے تیغہ آبدار نیام سے کھینچکر سر رستم خان پر وار کیا رستم خان نے دیکھا اسکا سپر پر روکا لیکن تلوار سپر کو کاٹ کر چار انگل سپر مین در آئی تھی کہ اسنے بیک دمی تلوار سرہنگ کی ٹوٹ گئی اسنے دہی ٹکڑا قبضہ سمیت رستم خان نے خالی دیا سرہنگ آہن کلاہ نے دوسری تلوار کاٹھی سے کھینچ لی اور سپر پر دست پر اردو بدل ہونے لگی قضائے کار اتفاقات روزگار گھوڑے نے رستم خان کے شوخی کی کہ خود سے گرا اور تلوار سر پر پہنچی تلوار دہر ائی رستم خان نے دستانہ مارا تلوار توڑ کر سر سے نکلی لیکن چادر خون کی سر سے باہر آئی لوگ لشکر اسلام کے آئے اور رستم خان کو لیگئے صدر رستم خان کے فضل بن گیا ہو خون آشام نے مرکب اپنا بڑھایا اور بادشاہ اسلام سے اجازت طلب کی بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ آپ کیون تکلیف کرتے ہین اسلیے کہ سن آپکا اس قابل ہو کہ ایک گوشہ مین بیٹھکر عبادت خدا مین سر کیجیے نہ کہ میدان جنگ کی تکلیفین برداشت کیجیے دوسرے یہ کہ آپ رئیس خاص ہین شاہزادہ انجم گروہ کے داماد صاحبقران سوم کے ایکو بھائی کہکر بلو فرماتے ہین علاوہ اسکے آپ نظر کردہ جناب خضر علیہ السلام ہین فضل نے عرض کی کہ مین نمکخوار قدیم ہون اب مجھے حق نمک سے ادا ہونا چاہیے بہتر ہو کہ اسوقت آخرین مرتبہ شہادت حاصل ہو اگر میدان مین نہ جاؤنگا جب بھی مرنا ضرور ہو اس سے بھی بہتر ہو کہ تلوار کی

موت مرون اور اجر شہادت حاصل کرون بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ خدا حافظ پروردگار
عالم کے حفظ و امان مین دیا فضل سلام کرکے بار دگر مرکب پر بیٹھے اور سانحے سرہنگ آہن کلاہ
کے آگے فرمایا لا حرب بہادری کی سرہنگ نے تلوار ماری فضل بن گیا ہور نے تلوار اسکی
پشت شمشیر پر روکی اور اپنا وار کیا سرہنگ نے بھی وار اتکا رد کیا کئی وار کے رد و بدل مین تلوار
فضل کی ٹوٹی تب یہ دیکھکر سرہنگ آہن کلاہ برس پڑا کہ اب یہ وار کا ہے سے کریگا فضل
نے دیکھا کہ نامرد قابو پرست ہوا اپنے نزدیک سمجھا بس جانتا ہے اب فضل نے بھی ادھر تین
سپر کی مارنا شروع کردین اس اثنا مین اسکی بھی تلوار ٹوٹی اب سرہنگ نے گرز لیا اور سر پر
پھیرے دیکر سر فضل پر گرز مارا فضل نے وار اسکا اپنے گرز پر روکا ایک تڑاقا ہوا کہ شعلہ فلک کو
نکل گیا تیغ گرد بلند ہوا سرہنگ نے آواز دی کہ زدم و بست کردم ہور فضل نے گرد سے نکلکر
آواز دی کہ کرا زدی و کرا بست کردی مین حریف تیرا موجود ہون شعر تو ضربے زدی عرب ہانوش
کن ۔ ہمہ شادی از دل فراموش کن ۔ یہ کہکر اپنا گرز سر پر پھیرخ دیکر سر سرہنگ پر مارا سرہنگ
نے بھی گرز کو اوٹھا کر چہرہ کی پناہ کی لیکن گرز پر گرز جو پڑتا ہی یہ معلوم ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا ہاتھ سرہنگ
کے قائم نہ رہ سکے دونون شانون کی چولین نکل گئین دونون گرز لڑتے بھڑتے خود پر گرے کہ خود
سر مین گیا اور سر گردن مین گردن سینہ مین سینہ شکم مین شکم پشت مرکب مین مرکب زمین پر ایک
پھوترہ بگڑ رہگیا راکب و مرکب ایک ہو گئے تیغ گرد بلند ہوا فضل نے نعرہ کیا کہ زدم و بست کردم
لو تمہ لشکر کفار کے بھیت کر آئے گرد کو پانی کے چھینٹے دیکر بٹھایا اب جو دیکھا تو سرہنگ کو سرہنگ
معقول ملی تھی کہ بیوند خاک ہو گیا ہی کفار نالان و گریان لیئے سیلاب شاہ کو بھی سرہنگ کے مرنے کا
نہایت صدمہ ہوا کہ اتنا بڑا سردار یون مارا گیا اور اہل اسلام نے فضل کی نہایت تعریف کی بعد اسکے
لشکر کفار سے اور سردار نکلا کیے شام تک فضل نے بارہ سردار جان سے مارے اور کئی زخمی کیے شام
کو طبل بازگشت بجا دونون لشکر میدان سے پھرے بادشاہ فضل پر سے نثار کرتے ہوئے داخل
بارگاہ سلیمانی ہوئے ادھر سیلاب شاہ نہایت غمگین و ملول اپنی بارگاہ مین گیا سردارون نے کہا
کہ آپ کیون پریشان ہین لڑائی مین یہی ہوتا ہی جسکی فتح ہوئی آپ طبل جنگ بجوایئے کہ ہم پھر لڑینگے
سیلاب شاہ نے طبل بجوا دیا ادھر لشکر اسلام مین بھی نقارہ زنی بجا تیاری جنگ ہونے لگی صبح کو
دونون لشکر مقابل یکدیگر صفین باندھ کر کھڑے ہوئے نقیب نہیب دیکر ہٹے تھے کہ نیزنگ
دراز قامت میدان مین آیا اور للکار طلب کیا لشکر اسلام سے لند ہور ثانی نکلے اور نیزنگ کا سامنا
کیا بہ گفتگوے بسیار نوبت نیزہ بازی کی آئی لند ہور ثانی نے نیزہ ہاتھ سے نیزنگ کے لگا دیا
اسنے خفیف ہو کر گرز مارا لند ہور نے گرز پر روکر خود اور گرز کا کیا نیزنگ پر اٹھا ہو گیا
بعد اسکے از نیزنگ گرز دندان شکن یہ بھی مارا گیا شام تک لند ہور ثانی نے بہت سے سردار کفار
جان سے مارے اور بہت سے زخمی کیے اب سیلاب شاہ نے دیکھا کہ عہدہ برآ ہونا ان
لوگون سے ناممکن ہی طبل بازگشت بجوا کر میدان سے پھر گیا ادھر اہل اسلام اپنے جاے قیام پر آئے
ملک اصفر جادو نے جو دیکھا کہ لشکر سیلاب شاہ نے متواتر شکستین کھائی ہین اسلیے طبل جنگ

جنکا ساحرون کے نام پر بھیجوا دیا اور سیلاب شاہ سے کہا کہ اب آپ معاف رکھیے سیلاب شاہ نے کہا کہ اسمین بدنامی ہو میری اصفر جادو نے کہا کہ اب ہم آپکی بدنامی کو دیکھین یا حکم خوبان جادو کا خیال کرین اگر ہمپر عتاب آئیگا تو کیا جواب دینگے کہ کسکے ہم آئے ہوئے ہین اور اب تک یون ہی پڑے ہوئے ہین ہر چند سیلاب شاہ نے منع کیا مگر اصفر جادو نے نہ مانا سیلاب شاہ چونکہ مرد بہادر تھا اسے ناگوار گذرا اور یہ اسیوقت کوچ کرکے ملک سلامیہ کی جانب روانہ ہو گیا کہ اب اگر اہل اسلام ہاتھ سے ان ساحرون کے بچے اور میرے ملک کی طرف آئینگے تو دیکھا جائیگا بلکہ ایک نامہ خدمت بادشاہ اسلام مین اپنے عیار طرار کے ذریعہ سے ملک سلیمان نے روانہ کر دیا مضمون اسکا یہی تھا کہ بالفعل ساحرون سے مقابلہ کیجیے اگر انپر آپ فتحیاب ہوئے تو مین پھر شکر کشی کرونگا مین خوف سے نہین جاتا ہون بلکہ داغ بدنامی سے دامن بچاتا ہون عیار تو یہ نامہ لیکر خدمت مین بادشاہ اسلام کی روانہ ہوتا ہے اور سیلاب شاہ مع لشکر کوچ کرکے ملک سلامیہ کو چلتا ہے اسکا حال پھر عرض کیا جائیگا

اول کچھ حال نقابدار سرخپوش کا سنیے

کہ جب یہ گل فشان جادو دانسوز سحر ساز جادو سے رخصت ہو کر اپنے لشکر مین آئے اہل لشکر کو خوشی ہوئی کہ ملک ہمارا آگیا نقابدار نے لشکر کو آرام کیا تھوڑی رات باقی ہو گی کہ آنکھ نقابدار کی کھلی تو آواز ایک عورت کے رونے کی کان مین آئی عیار کو طلب کیا خادم عیار کے بلانے کو روانہ ہوا لیکن پھر وہ عورت اس درد سے روئی کہ دل نقابدار کا بیچین ہو گیا ضبط نہ ہو سکا اسیوقت خیمہ سے نکلا اور مرکب اپنے ہاتھ سے کھولا صرف لگام منہ مین دیدی اور پشت مرکب پر بیٹھکر اس آواز کی جانب روانہ ہوئے تھوڑی دور گئے ہونگے کہ دیکھا ایک عورت ایک درخت سے لگی بیٹھی رو رہی ہے اور ایک سات برس کا لڑکا پاس بیٹھا ہے چاندنی رات تھی دیکھا نقابدار نے کہ لباس دوشیزہ بادشاہون کی سی معلوم ہوتی ہے گھوڑے کو بڑھا کر قریب اسکے گئے وہ عورت ایسی اپنے حال مین مبتلا تھی کہ اسے کچھ خبر نہوئی کہ کون آیا ہے نقابدار نے آواز دی کہ اے بیبی تو کون ہے اور کیون روتی ہے کچھ مجھسے حال اپنا بیان کر شاید کام تیرا نکل جائے اور رنج دفع ہو اس عورت نے کہا کہ اے شخص تجھسے کیا کہون اول تو یہ نہین معلوم کہ تو دشمن ہے یا دوست نقابدار نے کہا کہ مجھ قسم ہے اپنے دین و مذہب کی کہ ابھی تک تو مین تیرا دشمن ہون نہ دوست آئندہ کے لیے مین نہین کہہ سکتا ہون کہ تو دشمن بھی ہو گی تو مین تیرے ساتھ دوستی کا برتاؤ کرونگا اس عورت نے خیال کیا کہ اب تباہی تو ہے ہی عورت ہے چھپانے سے کیا فائدہ یون بھی کوئی درندہ اکر کھا لیگا یا دشمن پائیگا تو مار ڈالیگا یہ سوچکر اسنے کہا کہ اے شخص مین حال تو اپنا تجھسے بیان کیے دیتی ہون مگر تو دوا میرے درد کی نہین کر سکتا اسواسطے کہ تو ستا ہے اور میرے درد کا علاج وہ شخص کر سکتا ہے جو بادشاہ ہو اور فوج کثیر رکھتا ہو اسلیے کہ مین زوجہ ہون سیلاب شاہ کی جو حاکم ملک سلامیہ کا اس زمانہ مین وہ مقابلہ اہل اسلام کے واسطے فوج لیکر گیا ہوا ہے اور ایک زنگی کو حفاظت ملک کے واسطے چھوڑ گیا تھا کیونکہ لڑکا بادشاہ کا ابھی

بچہ ہی انتظام ملک کرنے کے قابل نہین ہیں ہی کہ فوج فرنگیان نے لشکر اسلام سے شکست کھائی اور وہ تلخوام اپنے ملک سیلاب شتاق کو چھوڑ کر چلے آئے جسوقت ملک سیلابیہ مین داخل ہوئے تو شکایت بادشاہ کی مشتاق زنگی سے کی جسے بادشاہ حفاظت ملک کے واسطے چھوڑ گیا تھا یعنی جسقدر زنگی آئے تھے بالاتفاق اون زنگیون نے مشتاق زنگی سے کہا کہ بادشاہ ہماری قوم کا دشمن ہی کہ پہلے ہم ہی کو حریف سے بھڑا دیا اور لڑا کر قتل کرڈالا اور ملک ہماری نیکی مشتاق زنگی نے کہا کہ اگر تم لوگ میرا ساتھ دو تو مین اسکا عوض بادشاہ سے لون ان زنگیون نے کہا کہ ہم آپکے شریک ہین مشتاق زنگی نے اور بعض ارکین دولت کو جو شہر مین موجود تھے طمع دیکر یا دھمکا کر اپنا شریک کرلیا اور جو لوگ نمک حلال تھے اونھون نے ساذ نہ کیا انکو قتل کرڈالا اور قید کرلیا آپ تخت سلطنت پر بیٹھ گیا اب شہر سیلابیہ مین مشتاق زنگی کی حکومت ہی اور بادشاہ کو ہیں امر کی اطلاع بھی نہین بعد اسکے اسکا دست تعدی اور دراز ہوا کہ میری جانب سے نیت بد کی اور اس لڑکے کو قتل کرنا چاہتا تھا کہ کوئی وارث سلطنت باقی نرہے مین نے اس سے پیشتر ملکہ سے کہا تھا کہ اگر تو سیلاب شاہ کو قتل کر اور اس لڑکے کے خون سے دست بردار ہو تو مین عقد تیرے ساتھ کرونگی بمشکل مشتاق زنگی نے اسے قبول کیا مین شب و روز دعا کرتی تھی کہ سلطنت بھی گئی اور جان و آبرو بھی جاتی ہی کہ جب اتفاق مشتاق زنگی کہکے واسطے گیا مین نے وقت کو غنیمت جان کر کنیزکان کو بلالیا اور جو کچھ زر و زیور میرے پاس تھا وہ انکو دیکر اس لڑکے کو ساتھ لیکر قنات کی کھڑکی ہوئی لیکن مین راہ سے ناواقف کوئی راہبر ساتھ نہین کہ سیلاب شاہ تک پہونچون اور اُس سے کیفیت بیان کرون شام کو اس جنگل مین پہونچی اور اس درخت کے نیچے بیٹھ رہی یہ واقعہ میرا ہی اب تم بتاؤ کہ کسطرح تدارک کرسکتے ہو نقابدار یا قوت کوش نے کہا کہ اے نیک بخت مین تیرے ساتھ ہون چل تیرا ملک تجھکو واپس دلادون وہ عورت بولی کہ تم تنہا کیا کروگے نہ تمہارے ساتھ فوج نہ سپاہ نقابدار نے فرمایا کہ تم اس سے بحث نکرو مین تمہارا ملک تمہین دلادونگا اتنے مین عیار نقابدار بھی آگیا نقابدار نے عیار کو بھیجکر فوج اپنی طلب کی صبح ہوتے ہوتے تمام لشکر نقابدار کا آگیا اب ملکہ سیلابیہ کو معلوم ہوا کہ یہ بھی صاحب لشکر ہی اگرچہ کہ فوج اسکی کم ہی مگر شاید اور بھی لشکر ہو غرضکہ نقابدار نے ملکہ سیلابیہ کو محفہ مین سوار کرا کر اپنے ہمراہ لیا اور صبح لشکر جانب ملک سیلابیہ روانہ ہوئے جسوقت قریب پہونچے خیمہ برپا کیا اور ایک نامہ اس مضمون کا مشتاق زنگی کو بڑے زور شور سے لکھا کہ اے زنگی نمکحرام تونے تخت اپنے بادشاہ کا لیا اور اہل و عیال کو اسکے تباہ و برباد کردیا بس بہتر و مناسب یہ ہی کہ شہر کو خالی کردے اور جان تیری چاہے جا کر کہا بادشاہ کا میرے ساتھ ہی مین تجھے تخت پر بٹھاؤنگا ورنہ یہ یاد رکھنا کہ قلعہ مین گھسکر اتنی تلوارین ماروں گا کہ تمام قلعہ خون سے لال کردونگا اور تیرے نام ایک زنگی کو بھی زندہ نہ چھوڑونگا جسوقت یہ نامہ مشتاق زنگی کو پہونچایا نہایت برہم ہوا اور غصہ مین نامہ چاک کرڈالا اور نامہ بر کو قید کرلیا اور قلعہ سے نکل کر بارگاہ برپا کی لشکر اپنا قلعہ سے نکالا نقابدار کو معلوم ہوا کہ بسہولت کام نہ نکلے گا یہ کہکر مشتاق زنگی نے طبل جنگ بجوادیا تھا جب خبر نقابدار کو ہوئی یہان بھی کوس حربی نواز ش مین کہ یارلوگ تیاری جنگ مین مصروف ہوئی مجکو دونون لشکر میدان مین آئے صفوف قتال و جدال آراستہ ہوئے بہادرون نے نکلکر پستی و بلندی

زمین کو سموار کیا سقون نے آبپاشی کرکے گرد کو بٹھایا نقیب نہیب دیکر نکل گئے فرہاد زنگی لشکر
کفار سے نکلا اور میدان مین آکر پکارا کہ او نقابدار مملوک روزگار تجھے شاہون کے معاملہ
مین کیا دخل ہے اور تو کیون ملکہ سیلا بیہ کی طرفداری کرتا ہے بہتر ہے کہ چلا جا یہان سے ورنہ مفت
تیری جان جائیگی نقابدار نے باگ گھوڑے کی لی اور سامنے آکر للکارا کہ او ملعون بدکرم ہم ہر مظلوم
کے شریک ہین بس زیادہ کلام مکر لا ضرب بہادری کی یہ سنکر فرہاد زنگی نے نیزہ مارا نقابدار نے نیزہ
اُسکا چھین کر وہی نیزہ سینہ فرہاد زنگی پر مارا کہ سینے کو توڑ کر پار نکل گیا نقابدار نے اسے نیزہ پر اٹھایا
اور پھیرا کر زمین پر مارا کہ استخوان فرہاد زنگی کے پارہ پارہ ہو گئے اسکے مرتے ہی غراب زنگی دوڑا
اور للکارا او نقابدار مملوک روزگار غضب کیا تو نے کہ بھائی کو میرے مارا اب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر ارہ
پشت خنگ مارا نقابدار نے ارہ اسکا تیغ سے قلم کرکے ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا کہ مع راکب و مرکب
چار ٹکڑے ہوئے نمبر اسکا مرنا تھا کہ مشتاق زنگی نے لشکر کو اپنے آواز دی کہ ہان مارو اس نقابدار
کو غضب کیا اسنے کہ دو سردارون کو مار ڈالا یہ سنتے ہی تمام لشکر زنگیون کا دوڑ پڑا یہ دیکھکر
فوج نقابدار کی بھی تلوارین کھینچ کر آپڑی اور تلوار چلنے لگی ہنگامہ دار و گیر برپا ہوا نقابدار
نے اپنے لشکر سے اشارہ کیا کہ راہ قلعہ کی روک لو کہ اب یہ بھاگ کر قلعہ مین نہ جا سکے سرخیوشون نے
یورش کیا اور زنگیون کو قتل کرتے ہوئے چلے ادھر نقابدار دلاور نے مشتاق زنگی
کی طرف گھوڑا اٹھایا اور صفون کو توڑتا ہوا چلا یہان تک کہ قریب مشتاق زنگی کے پہونچا مشتاق
زنگی نے کہا کہ او نقابدار اگر کچھ خواہش مال و زر کی ہے لے اور پلٹ جا کیون اپنے کو ہلاکت مین ڈالتا ہے
نقابدار نے فرمایا کہ او ملعون مجھے مال و دولت کی خواہش نہین ہے مین ان غریبون کی فریاد رسی کو آیا ہون
جنکا تخت و تاج تو نے چھین لیا ہے تو سلطنت چھوڑ کر علیحدہ ہو جا مین گرداب شاہ بن سیلاب شاہ
کو بادشاہ کردون مجھے اس تخت و تاج کی خواہش نہین ہے مشتاق زنگی نے کہا کہ کوئی بھی سلطنت
کو چھوڑتا ہے جو مین چھوڑ دون جب تک دم مین دم باقی ہے سلطنت سے دست بردار نہون گا یہ
سنکر نقابدار نے لب پر زیادہ [illegible] ضرب بہادری کی یہ سنکر مشتاق زنگی نے جو بدست کاوار کیا نقابدار نے
[illegible] چھلاوے اور جھپٹ [illegible] جھکا مارا کہ مشتاق زنگی اوندھے منہ سامنے رہا اور جو بدست ہاتھ سے
چھوٹ گئی نقابدار نے وہی چوبدست ماری مشتاق زنگی نے چوبدست پکڑ لیا اب سنبھلنا تھا کہ فوج زنگیان نے شکست
کھائی اور قدم اکھڑ گئے لشکر نقابدار نے تھوڑی دور پیچھا کیا جب زنگی بھاگ کر اکیلے رہ گئے نقابدار نے
گھوڑا روانہ کیا اور اہل قلعہ سے کہلا بھیجا کہ مین طالب سلطنت نہین ہون مگر میرے ساتھ تمھارا شاہزادہ ہے اُسے تخت پر بٹھاؤنگا
لہذا مناسب یہ ہے کہ آؤ اور مالک کا اپنے استقبال کرکے اُسے شہر مین لیجاؤ ورنہ اگر مقابلہ کروگے تو یہ سمجھ لو
کہ جو حالت فوج زنگیان کی ہوئی ہے اس سے بدتر حال کرونگا جسوقت یہ پیام نقابدار یاقوت پوش
کا اہل قلعہ کو پہونچا انھون نے دروازہ قلعہ کا کھولدیا اور سب کے سب باعزاز تمام اندر قلعہ کے لیگئے ماہ شاہ نے
سواری ملکہ سیلا بیہ کی محل مین اتروادی اور بازو گرداب شاہ کا پکڑ کر تخت پر بٹھا دیا امرائے دولت
سے نذرین دلوادین اور جو لوگ مقید تھے انکو قید سے رہا کرا کر انسے دریافت کیا کہ وہ کون کون لوگ
ہین جنھون نے مشتاق زنگی سے سلوک کیا ہے بتاؤ لوگون نے ایک ایک کو بتایا نقابدار نے ان سبکو

گرفتار کرکے قتل کرایا اور سلطنت کو تمکم اسون سے پاک کرنے کے بعد معتبر لوگون کو اعلے عہدے سپرد کرکے اب گرداب شاہزادہ گرداب شاہ سے کہا کہ تمھاری سلطنت تمکو مبارک مین اب جاتا ہون اُسنے جاکر اپنی ماں سے کہا ملکہ سیلابیہ نے کہلا بھیجا کہ آپ نے کتنا بڑا احسان کیا ہو بڑے افسوس کی بات ہو کہ ہم آپکے نام و نشان سے بھی واقف نہوے آیا آپ سے اور سیلاب شاہ سے ملاقات تھی یا کیا اور تھا نقابدار نے فرمایا کہ اسی ملکہ اصل یہ ہو کہ مین تمھارے شوہر کا دوست نہین ہون بلکہ دشمن ہون کیونکہ وہ اکوان پرست ہو اور مین خدا پرست ہون جسنے مقابلہ خدا پرستون سے اور تمھارے شوہر سے ہوئے ہین اہل اسلام کا شریک رہا مگر جسوقت مین نے یہ دیکھا کہ اسکا تخت و تاج چھن گیا عیال تباہ ہو گئے تو مجھسے صبر نہوسکا اور تمھارے ساتھ یہ ہمدردی کی اب پھر مین جاتا ہون بیابان نہ طاق کو کہ مبادا وہان مقابلہ کی کیا صورت ہوئی ملکہ نے کہا کہ وہان کسکی شرکت کیجیے گا نقابدار نے کہا کہ اہل اسلام کا شریک ہونگا اور تمھارے شوہر سے لڑونگا اسی ملکہ وقت آشتی آشتی و وقت جنگ جنگ یہ ایسا ہی موقع تھا جیسا کہ مین نے تمھارے ساتھ کیا مگر اب مین جاکر سیلاب شاہ سے لڑونگا اور کوئی دقیقہ اُسکے ساتھ دشمنی کا فروگذاشت نہ کرونگا یہ سنکر ملکہ نہایت متعجب ہوئی اور کہا کہ یہ آپ ہی کا کام تھا جو دشمن کے ساتھ یہ برتاؤ کیا کہ دوست بھی ایسے وقت مین شریک حال نہین ہوتے ہین عزیز تک کنارہ کرتے ہین یہ کہکر چند تحائف خدمت نقابدار مین پیش کیے مگر نقابدار نے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ یہ مین لونگا یہ فرماکر مع لشکر شہر سیلابیہ سے کوچ کیا اسطرف حال اُس فوج شکست خوردہ کا سنیے جو کہ نقابدار کے مقابلہ مین ہزیمت اٹھاکر بھاگی تھی کہ جسوقت لشکر زنگیون کا شکست کھاکر بھاگا تو یہ لوگ نہایت پریشان صحرا مین مارے مارے پھر رہے تھے کہ کہان جائین اور اپنے کرتوت پر نہایت پشیمان تھے کہ تحسین کشی کا نتیجہ ملکیا بقول شخصے ؎ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے جو توسلطنت بابتہ آل اور بادشاہ کی ملازمت سے لائق رہے اب ان لوگون نے باہم صلاح کی کہ کیا کرنا چاہیے ایک اور نے یہ کہا کہ اب چلو سیلاب شاہ کی خدمت مین اور اس سے کہا کہ نقابدار یاقوت پوش نے آکر ملک آپکا چھین لیا ہم جان نثار لوے بہت سے مارے گئے جو بچے وہ حاضر حضور ہوئے ہین یہ صلاح سبکو پسند آئی اور اب یہ لشکر پھر بیابان نہ طاق کی جانب چلے تھوڑی راہ طی کی ہوگی کہ سامنے سے ایک گرد بلند ہوا یہ کارے واسطے خبر کے روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد آکر بیان کیا کہ بادشاہ سیلابیہ با فوج گران اپنے ملک کی طرف واپس آتا ہی بس یہ سنکر یہ زنگی نہایت خوش ہوئے اور چند قدم بڑھکر استقبال کیا بادشاہ سیلابیہ نے جو اپنی فوج کو دیکھا پوچھا کہ تم لوگ کہان جاتے ہو انھون نے عرض کی کہ جسوقت سے عادیلون کے ہاتھ سے شکست کھائی تو اگر اپنے ملک مین پہونچے بعد دو چار روز کے ایک نقابدار یاقوت پوش آیا اُسنے لشکر کشی کی ہملوگ قلعہ سے نکلکر لڑے مگر شکست کھائی اور مشتاق زنگی مارا گیا سیلاب شاہ نے گھبراکر پوچھا کہ کیا پھر وہ نقابدار کہان ہی ان لوگون نے کہا کہ ہمین نہین معلوم لیکن یقین ہی کہ ملک سیلابیہ پر اُسکا قبضہ ہوگیا ہوگا جلد چلیے یہ سنکر سیلاب شاہ نے تیز روی کا

حکم دیا اور خود بھی تخت سے اتر کر مرکب پر سوار ہوا اور شرم ناموس مین جلد جلد جانب ملک
سیلابیہ روانہ ہوا کہ ایسا نہ ہو جو نقابدار میرے ناموس کی حرمت کو مٹا دے اب اسطرف سے تو
سیلاب شاہ چلا آتا ہے اور اسطرف سے نقابدار راہ مین دونون لشکرون کا حامی ہوا اور سیلاب شاہ
رکا اور اسطرف نقابدار یاقوت پوش نے اگ مرکب کی روکی لیکن نقابدار کو حیرت ہے کہ واپس
کیون چلا آیا اور سیلاب شاہ نے ایک سوار کو بھیجا اور پیام دیا کہ کیون اے نقابدار یہ کون سی جرأت اور
بہادری تھی کہ تم لوبیابان زلطاق مین تھے اور تو نے ہمارے ملک پر قبضہ کر لیا اگر تجھے ہمسے مقابلہ کرنا
تھا تو بیابان زلطاق سے کیون چلا آیا جسوقت سوار یہ پیام لیکر خدمت نقابدار مین روانہ ہوا اور
سیلاب شاہ منتظر جواب ہو کر ٹھہرا ساتھ ہی شہر سیلابیہ کی جانب سے گرد اڑتی ایک سوار بطور پہاڑ
نظر آیا اس سوار نے جو لشکر سیلاب شاہ کو دیکھا باگ گھوڑے کی پھیری اور خدمت سیلاب شاہ
مین آکر سلام کیا اور نامہ پیش کیا سیلاب شاہ نے نامہ پڑھا اسمین لکھا تھا سیلابیہ اور گرداب شاہ کی
جانب سے تحریر ہے کہ آپ تو جا کر بیابان زلطاق مین بیٹھ رہے اور ہماری خبر بھی نہ لی یہان مشتاق زنگی نے
ارا کین دولت سے ساز کر کے سلطنت پر قبضہ کر لیا تھا اور درپے عزت کا بھی ہو رہا تھا لیکن مین نے
جسطرح ممکن ہوا عزت بچائی اور چھپ کر جانب صحرا نکل گئی خدا بھلا کرے نقابدار سرخپوش کا جسنے میرے
حال زار پر ترس کھایا اور شہر پر لشکر کشی کر کے مشتاق زنگی کو مارا اور تمھارے فرزند کو تخت پر بٹھایا
مجھ کو معلوم ہوا کہ وہ نقابدار مذہب اسلام رکھتا ہے اور ہمارے دشمنون مین سے ہے اور اب وہ بیابان زلطاق کی
طرف تمھارے مقابلہ کو گیا ہے لہذا تمکو چاہیئے کہ اپنے حسن سے بدی نہ کرنا اور اسکے مقابلہ کا قصد نہ کرنا
آئینہ واطمینار ہو بس یہ دیکھکر سیلاب شاہ کو حیرت ہوئی کہ در حقیقت نقابدار سرخ پوش بڑا عالی ظرف
ہے کہ دشمن سے دوستی کا سلوک کیا اب اسنے اس نامہ کو جیب مین رکھا اور سوار کو ٹھہرا لیا اور منتظر جواب
نامہ نقابدار کا ہوا اور ادھر سوار سیلاب شاہ کا نامہ لیکر خدمت نقابدار سرخپوش مین آیا اور تحریر سیلاب شاہ
کی پڑھی کی نقابدار نے نامہ پڑھکر جواب تحریر فرمایا کہ اے سیلاب شاہ اگر تجھے ہوس تخت و تاج کی ہوتی تو این
ملک پر قبضہ کر کے چھوڑ کیون دیتا اور تیرے فرزند کو تخت نشین نہ کرتا معلوم ہوتا ہے جن سرکشون نے
سلطنت چھینی تھی وہ میرے ہاتھ سے شکست کھا کر تیرے پاس پہونچے ہین اور انھون نے یہ فسانہ پردازی
کی ہوگی ایسا بھی ہے اور فوج زنگیان نے تجھسے یہ کیفیت بیان کی ہو تو سبکو گرفتار کرلو اور جسوقت اپنے
شہر مین پہونچو گے تو سارا حال تمپر روشن ہو جائیگا یہ نامہ اس سوار کو دیا سوار جواب نامہ لیکر سیلاب شاہ
کے پاس آیا سیلاب شاہ نے جواب نامہ پڑھکر حکم فوج کو دیا کہ جسقدر زنگی ہمارے لشکر مین ہین سبکو گرفتار
کر لو اسیوقت فوج نے محاصرہ کر لیا اور ہتھیار رکھوا لیے سبکو مسلسل و مغلول کر لیا اب سیلاب شاہ
چند رفقا کو اپنے ہمراہ لیکر بخدمت نقابدار سرخپوش روانہ ہوا خبر نقابدار سرخپوش کو پہونچی کہ سیلاب شاہ
آتا ہے نقابدار نے کہا کہ آنے دو اسوقت سیلاب شاہ داخل لشکر ہوا نقابدار بہادر دروازہ بارگاہ سے کچھ آگے
ایک بڑے استقبال آگے اور سیلاب شاہ کو ساتھ لیکر داخل بارگاہ ہوئے دنگل کرسیان پہلے سے
بچھا دی تھین ایک دنگل پر سیلاب شاہ بیٹھا ہوا دوسرے دنگل پر نقابدار سرخپوش متمکن ہوئے رفقا
سیلاب شاہ کے کرسیون پر بیٹھے نقابدار نے فرمایا کہ اے سیلاب شاہ میرے یہان تم نے کیون تکلیف

اسواسطے کہ مین ایک مرد خانہ بدوش صحرا نورد ہون میرے یہان سادہ طعام ہے تمہارے
کہان سیلاب شاہ نے عرض کی کہ ای بہادر محسن اپنے نام نامی واسم گرامی سے آگاہ فرمایئے کہ
مین یہ تو جانون کہ نام میرے محسن کا کیا ہی اور اسقدر انکسار کو دخل نہ دیجیے کہ مین خود ذلیل ہوتا ہون
آپکے در کا فرش خاک تخت شاہی سے زیادہ مرتبہ رکھتا ہی کہ آپ تاج بخش ہین نقابدار نے فرمایا مین
ایک مرد فقیر ہون مجھے تاج و تخت سے کیا کام ہی لیکن مظلومون کا محافظ ہون مین نے تمھارے اہل
وعیال کو تباہی کی حالت مین دیکھا جو مجھے ہوسکا وہ کیا مین تمپر اسکا احسان بھی جتانا نہین چاہتا مگر مجبور
تھا اس سے کہ راہ مین تمھارا سامنا ہوگیا اور تمنے دریافت کیا ورنہ اب میرا قصد تھا کہ بیابان نہ طاق
مین جاکر شریک اہل سلام ہون اور تجھسے مقابلہ کرون سیلاب شاہ نے عرض کی کہ کیا مجال ہی میری
جو آپ سے سامنا کرون مجھے معلوم ہوگیا کہ آپ سے بہتر مالی ظرف پردہ دنیا پر نہین ہی کہ دشمنون سے
دوستی کی تازندہ ایم بندہ ایم مگر آپکو قسم ہی اپنے دین و مذہب کی کہ مجھے اپنی صورت دکھایئے اور نام
نامی سے آگاہ فرمایئے کہ آپ کل کس چمن کے ہین نقابدار بہادر نے فرمایا کہ ای سیلاب شاہ اب اسمین
اصرار نکرو مین نہین چاہتا کہ پردہ میرا فاش ہو ایک رد والیسا آنیوالا ہی جبکہ نقاب میرے چہرہ سے
دور ہوگا اسوقت تجھپر بھی ظاہر ہوجائیگا سیلاب شاہ نے کہا مین نہ مانونگا اسلیے کہ مبادا بسبب دیر
کے کبھی محل اور موقع پر سامنا ہو اور مجھسے کوئی بے ادبی سرزد ہوجائے یکبارگی سیلاب شاہ نے تلوار نیام سے
کھینچ لی اور کہا کہ اگر تم نہین مانتے ہو تو اول شرط میری یہ ہی کہ مین اکوان پرستی کو ترک کرو اور مذہب اسلام اختیار کرو
سیلاب شاہ نے کہا کہ ای شہریار اگر آپ مجھپر حقیقت مذہب اسلام ظاہر کردیجیے اور مذہب اکوان پرستی
کو باطل ثابت کردیجیے تو مجھے اسمین بھی عذر نہین ہی اور یون تو مین دیکھونگا اسواسطے کہ تو آپ نے میرے
ساتھ نیکی ضرور کی مگر مذہب کا معاملہ ہی اور مذہب کا معاملہ ہی نقابدار نے فرمایا مین خود نہین چاہتا کہ بغیر سمجھے
بوجھے دین اپنا ترک کرو بلکہ جس مذہب کو برحق جانو اسے اختیار کرو یہ فرماکر کچھ دلائل ثبوت وجود
باری تعالے کے مین پیش کیے کہ سیلاب شاہ کے دل سے زنگ کفر مٹا اور آئینہ دل منور ہوگیا کسی
اکوان پرست سے جواب نہ بن پڑا سب سرنگون ہوگئے سیلاب شاہ نے کہا کہ جو مذہب اسلام مین
ہوگے وہ کیا ہے نقابدار نے کلمہ تلقین فرمایا اور یہ سب مسلمان ہوگئے اب سیلاب شاہ نے کہا وعدہ اپنا وفا کیجیے نقابدار نے
فرمایا کہ ای سیلاب شاہ اگر تم نہین مانتے ہو تو یہ فرماکر اٹھے اور ہاتھ سیلاب شاہ کا پکڑکر علیحدہ در خیمہ گئے اور نقاب چہرہ
مبارک سے دور کیا یہ معلوم ہوا کہ رخ مہر سے ابر ہٹ گیا یا دامن سے آفتاب نکل آیا سیلاب شاہ نے دیکھا اور کہا
کہ پروردگار عالم نے جسمین اوصاف آپ ہی کی ذات سے واسطے خلق کیے ہین جرات ایسی نہ تھی کہ ایسا کہ
میرے سامنے آپ بہرام عاد کو مجھ زنگیان سے ایک ہاتھ پر اٹھانے لیے چلے گئے تھے جمال اسطرح کا
کہ جمال یوسفی اسلیے معلوم ہوتا ہی بقول شاعر شعر زاد یدیم و یوسف راشنیدیم ما من و این دچہ تو
خوبی ندیدیم ۔ نقابدار نے پھر نقاب چہرہ پر ڈال لیا اور فرمایا کہ ای سیلاب شاہ جبوقت تک مین
خود ظاہر اپنا نہ کرون میرا حال کسی سے بیان نہ کرنا سیلاب شاہ نے کہا کیا مجال ہی میری مگر اب نام نامی
و خاندان گرامی سے بھی آگاہ فرمایئے نقابدار نے فرمایا کہ بس اب اسمین زیادہ اصرار نہ کرو اتنا اشارہ کافی ہی

کرین بھی خاندان صاحبقران سے ہون اور وارث تخت وتاج لیکن محبکو فقیری اور صحرانوردی پسند ہی یہ سنکر سیلاب شاہ خاموش ہوگیا اور نقابدار کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے لشکر مین آیا زنگیون کو طلب کیا دلاور خونخوار زندان نے چند زنگیون کو حاضر کیا سبکے سب زنجیرون مین بندھے ہوئے حاضر ہوئے سیلاب شاہ نے نقابدار سے عرض کی کہ آپ ہمارے ہون شہر بند تشریف لیجیئے نقابدار نے ارشاد فرمایا کہ بس اب مجھے زندگی نہین معلوم وہان لشکر اسلام کی کیا حالت ہے سیلاب شاہ نے عرض کیا کہ فوج سامران سے مقابلہ ہے بلکہ یہی سب میرے چلے آنے کا ہوا کہ جسوقت تک اصفر زرد یوش جادو نے طبل جنگ بجوایا تو مین نے منع کیا کہ جب تک ہلوگ موجود ہین اسوقت تک آپ طبل نہ بجوائین اور مقابلہ کرین یا جسوقت اہل اسلام کی طرف بھی کوئی ساحر مدد گار انکا آجائے تو طبل بجوایئے گا مگر جادو نے نہ مانا یا مرے سے خلاف گذرا کہ اہل عالم یہی کہین گے کہ جب سیلاب شاہ خود مقابلہ نہ کرسکا تو فوج ساحرہن سے مدد لی اور بہادران عالم کو قتل کرایا مین شب ہی کے وقت چلا آیا کہ سیر ہو جہان کا باعث ہوا نام نقابدار سرخیوش نے مرحبا کہا اور سیلاب شاہ سے رخصت ہوکر جانب لشکر اسلام روانہ ہوئے چند سیلاب شاہ نے ساتھ چلنے کو کہا مگر نقابدار نے نہ مانا اور فرمایا کہ تم جاکر اپنے ملک کا انتظام کرو اور لشکر امون کا استیصال کرو اب نقابدار تو بیابان نہ طاق کی جانب روانہ ہوئے ہین اور سیلاب شاہ اپنے ملک کیطرف چلا آگے آگے فوج زنگیان مسلح و مطوق چہار طرف سے لوگ گھیرے ہوئے اور ایک شخص آگے آگے کہتا ہوا کہ جو اپنے مالک سے برگشتہ ہو اور نمکحرامی کرے اسکی یہی سزا ہے جسوقت اسطرح یہ قیدی داخل شہر ہوئے تمام رعایا اپنے تئین کہتی تھی اب بادشاہ آکر ایوان شاہی مین داخل ہوا فرزند کو تخت پر متمکن دیکھا اراکین دولت کو حاضر پایا تمام واقعات دریافت کیے قیدیون مین جو افسر تھے انکو علحدہ کرالیا باقی سبکو قتل کرا کے لاشین مزبلون پر پھکوادین اور افسرون کو قتل کرکے لاشین آنکی ہاتھی پانون مین بندھواکر تشہیر کرائین اور سلطنت کو نمکحراموں سے پاک کیا اب سیلاب شاہ کو تو ملک سیلابیہ مین چھوڑا جاتا ہے اور نقابدار کو راہ نہ طاق مین روان رکھا جاتا ہے سو موقع پر بیان ہوگا

یہان سے چند کلمہ داستان لشکر اسلام کے آغاز کیے جاتے ہین

کہ یہان طبل بج چکا ہے اور تیاری جنگ ہو رہی ہے اسطرف سامرون مین اگیاریان روشن ہین بخور گوگل لوبان رانی سرسون وغیرہ کا ہو رہا ہے آوازین یا سامری یا جمشید یا خداوندا کوان ناجدار کی بلند ہین ساحر سحر اپنے جگا رہے ہین سنکھ پھونک رہے ہین دبر و بج رہے ہین ادھر بہادران اسلام نے کمر مرگ پر کسی ہے دوست دوست کے گلے مل رہا ہے ایک ایک سے وصیت کر رہا ہے کہ کل سامنا ساحرون سے ہے دیکھیے کون میدان سے زندہ پھرتا ہے اور کون جام شہادت سے سیراب ہوتا ہے اگر ہم شہید ہون اور تم زندہ رہو تو لاش ہماری فلان مقام پر دفن کرو اور اہل و عیال کی خبر رکھو اور تم شہید ہو تو ہم ایک ہنگامہ برپا کیے ہوئے تھا یہانتک کہ اسی عالم مین نیرنگ زمانہ نے لیا رنگ بدلا اور سیاہی شب دوراہی سفید ہ سحری نے جادہ نور کی بالے آسمان پھیلائی صحبت سیارگان برہم ہوئی آمد آمد

درخشان نے ماہ تابان کے چہرہ کو فق کیا جھونکے نسیم سحری کے چلنے لگے غازیان اسلام نے وظیفہ سحری کو ادا کیا
اور آلات حرب و ضرب تن پر آراستہ کرکے رہی میدان قتال و جدال ہوئے سواری بادشاہ اسلام کی میدان
کارزار مین پہونچی لشکر کفار بدکردار کی فوجین بھی آکر میدان مین پہونچین ایک طرف سے ملک اخضر جادو تیس ہزار
ساحران عفریت سے پہونچے اور صفین آراستہ کین ایک جانب ملک احمر سرخپوش آکر پہونچا اسکے ساتھ بھی
چالیس ہزار ساحر تھے ایک طرف اسود سیہ پوش جادو ایک سمت سے ابیض سفیدپوش جادو
بھی چالیس چالیس ہزار ساحرون سے آکر پہونچے اور صفین آراستہ کین قلب لشکر مین تخت ملکہ اصفر
زرد پوش کا قائم ہوا پشت پر چالیس ہزار ساحر آکر پہونچے صفوف آراستہ ہوئین عجب طرح کی حالت
تھی کہ پانچ لشکر ساحرون کے پانچ رنگ کے لباس مختلف الوان پہنے پھریرے علمون کے ہوا سے
اڑتے ہوئے ساحر جانوران سحر پر سوار قسمت کمینچے ہوئے تھے لگے ہوئے ڈھلے اور ڈبر و بجتے ہوئے سنکھ
پھنکے ہوئے آولزین یا ساحری یا جمشید کی بلند صورت ان ساحرون نے صفین آراستہ کین اور
نقیب نیب دیکر ہٹے بس لشکر کفار سے ملک اخضر سبز پوش جادو نے اپنا اڑدر سحر بڑھایا اور سامنے
تخت اصفر زرد پوش جادو سے آکر اجازت مانگی کہا جاؤ خداوند اکوان تا جدار تمہارا نگہبان ہے
سنکر اخضر جادو اپنا اڑدر بڑھا کر میدان مین آیا اور آولزدی کہ باش اے گروہ خذا پرستان دای فرقہ سلمانان
جسکو تمنائے مرگ لیکر دے تقضا ہووہ میرے مقابلہ کو آئے یہ سخن تا تمام تھا کہ جانب کنجرہ سے ایک
ابر لعلگون نمودار ہوا سب دیکھنے لگے کہ یہ کون آتا ہے یکایک وہ ابر آتے آتے قریب لشکر اسلام پہونچکر
شق ہوا اور ایک نازنین ماہ جبین آفت ہوش ربا برآمد ہوئی سب پندرہ یا سولہ برس کا سن و جوانی کی راہ مین
مزدون سکے دن مانند پور مہ کامل کے آراستہ معلوم ہوا کہ بدلی مین سے چاند نکل آیا پھر اسکی ہوا چالیس
اور نازنین پیدا ہوئین کہ کوئی بادسحر پر سوار تھی کوئی خلوس پر اسطرح مختلف جانوران سحر پر نازنین
سوار تھین یہ نازنین آکر شریک لشکر اسلام ہوئی بادشاہ کو مجرا کیا بادشاہ اسلام نے پوچھا کہ آپ
کون ہین انھونے عرض کی کہ ایک کنیز ہون آپکی کسیوقت یہ راز ظاہر ہو جائیگا ابھی مین عرض نہین کرسکتی
بادشاہ اسلام خاموش ہو رہے لیکن تحیر تھے کہ یہ کس شاہزادہ کی نامونس ہو اور کسکی وجہ سے آکر
شریک ہوئی ہے الغرض گل افشان جادو نے لشکر اپنا بمقابل لشکر کفار کیا اور اب وہ ابر جو گل برسانا
ہوا یہانتک آیا تھا سمٹ کر ایک سائبان بنا اور تخت ملکہ گل افشان جادو پر سایہ افگن ہوگیا ساتھ ہی
دوسرا ابر پیدا ہوا یہ عجب طرح کا ابر تھا کہ بارش جواہر بیش بہا کی ہوتی ہوئی اور ابر رنگ بدلتا ہوا گرج
اور چمک سے دلون پر ہیبت طاری تھی یہ ابر بھی قریب پہونچکر شق ہوا اور ایک نازنین جوڑا سرخ پہنے ہوئے
نقاب لگائے ہوئی نمودار ہوئی اور لشکر اپنا آتار لایا اور سامنے تخت بادشاہ اسلام کے آکر سلام کیا بادشاہ نے دعا
دی اور نام پوچھا افسونہ سحر ساز نے جواب دیا کہ ابھی مناسب وقت نہین ہے کہ مین نام اپنا ظاہر کرون
لوگ کہتے ہین کہ ایک کنیز ہون حضور کی بادشاہ خاموش ہو رہے مگر دلین کہتے ہین کہ عجب طرح
کا معاملہ ہے جو آتا ہے وہ نام اپنا چھپاتا ہے ادھر افسونہ سحر ساز نے بھی آکر صفین آراستہ کین اور تخت اپنا قائم
کیا اسکا ابر بھی سمٹ کر بالائے تخت سائبان بنگیا ادھر تو ملکہ گل افشان جادو تخت پر قائم ہوا ادھر افسونہ
سحر ساز جادو آتا اور ناظرین پر واضح رہے کہ افسونہ سحر ساز نے تو چہرہ کو نقاب سے چھپایا ہے اور گل افشان جادو

نے چہرہ کو غازہ سحر سے بدلا ہو کسا حران طلسم نہ طاق پہچان سکین الحاصل ملک اخضر سبز پوش جادو تو
میدان ہی مین کھڑا لڑے مار رہا تھا بس ملکہ گل افشان جادو نے اپنے لشکر کی طرف دیکھا تو کیا ایک ساحرہ نے
اپنا طاؤس سحر اور کیا اور عرض کی کہ کیا حکم ہوتا ہو ملکہ نے کہا ای چمن افروز جادو اور اس ساحر کو باندھ لا یہ سنکر
چمن افروز جادو نے اپنا طاؤس سحر اور کیا اور سامنے اخضر جادو کے آئی دیکھا اخضر جادو نے کہ ایک مہتاب
سپہر حسن ہو کہا جاتو کیون اپنی جان دینے کو آئی ہو مجھے تیرے حسن و جوانی پر رحم آتا ہو چمن افروز جادو نے
کہا کہ بس زیادہ گوئی نہ کر تجھے قسم ہو اپنے دین و مذہب کی کہ کوئی بات اٹھا نہ رکھنا مین تجھپر ہرگز رحم
نہ کرونگی یہ سنکر ملک اخضر جادو نے ناریل سحر جھولی سے نکالا اور کچھ اسم سحر پڑھکر زمین پر مارا کہ وہ ناریل شق
ہوا اور اوسمین سے دھان سبز پیدا ہوا اور بالاے آسمان پھیل کر محیط ہوا اور ابر بنکر برسنے لگا کہ تمام سبزہ صحرا
لہلہانے لگا درخت جھومنے لگے ہر ایک پر وجد کا عالم طاری ہوا یہ دیکھکر چمن افروز جادو نے اپنا
سیمیں پھول اس سبزہ زار مین پھینکدیا کہ وہ پھول زمین پر گرکر چمکا اور چمکدار بان اسکی تمام صحرا مین پھیل گیں
اور ہر پیچ کی ایک پھول بنکر تیار ہوئی بہار ان گلون کی قابل دید تھی اخضر جادو جھومنے لگا اور وجد کرنے لگا
چمن افروز جادو نے کہا کہ سو گلہ ان گلون کو دیکھ تو کیسی خوشبو پیدا ہو اخضر جادو نے جس پھول کو اٹھا کر
سونگھا عجب طرح کی خوشبو پائی کہ مست ہو کر بیخودی کے عالم مین گریبان چاک کیا اور جانب صحرا روانہ
ہو گیا گل افشان جادو نے چمن افروز کو آواز دی کہ یہ کیا کرتی ہو ارے گرفتار کرا اسکو ورنہ اگر یہ اس
سرحد سے نکلگیا تو سحر اسپر سے برطرف ہو جائیگا تو نہین جانتی کہ یہ قلعہ سبعت رنگ کا ساحر ہو گل افشان جادو
نے یہ سنکر ایک بال اپنے سر کا توڑ کر پھینکا اور کہا ای رسن سحر باندھ لا اسکو وہ بال بصورت رسن بنکر گلو گیر ہوا
اخضر سبز پوش جادو کو باندھ کر سامنے چمن افروز کے لے آیا چمن افروز نے اسکو اپنے لشکر کی طرف روانہ کیا
اور سحر اپنا کام کر رہا تھا ملک اخضر جادو کو حیرت تھی کہ یہ ساحرہ کون سی ہو کہ اسنے اخضر جادو ایسے ساحر کو اسیر کیا
جو کہ قلعہ سبعت رنگ کے ایک حجرہ کا مالک تھا اور ساحران عالم اسکا مقابلہ نہین کر سکتے تھے یہ اسی حیرت
مین تھی کہ جانب آسمان سے ایک ابر زعفرانی رنگ نمودار ہوا اور وہ اگر تمام میدان نطاق مین محیط
ہو گیا اور بارش اس ابر سے گلہاے زعفرانی کی ہونے لگی اور ایک ساحرہ تخت یاقوت زرد پر سوار
جو تراز زعفرانی پہنے ہوئے نمودار ہوئی چار گلدستے زعفران کے تخت کے چار دن کونون پر رکھے ہوئے
تھے یہ ساحرہ بھی نہایت کم سن اور اختر برج جمال تھی کہ دیکھنے والے اسکے حسن کو دیکھکر وجد کرنے لگتے تھے لشکر
کفار کی شریک ہوئی اور نعرہ کیا کہ صنم ملکہ کم کم جادو یہ حاضر ہو ملکہ صفر زرد پوش جادو کی اور اسکو کیوان
ماجدار نے تعلیم سحر کی ہو جسوقت اسے خبر معلوم ہوئی کہ باپ میرا مقابلہ اہل اسلام کو گیا ہوا ہو تو یہ نطاق
سے چلی تھی یہان آکر جو اسنے دیکھا کہ چمن افروز جادو نے اخضر سبز پوش کو اسیر کیا ہو اور رنگ سحر جاسے
کھڑی ہو کہ جو آئے وہ اسیر ہو جائے بس اسنے آتے ہی ایک گلدستہ زعفرانی کھینچ مارا کہ صحرا مین پھول اسکے
گلدستہ کے پھیل گئے اور تخت زعفرانی تیار ہوا اب جو نظر چمن افروز جادو کی اس تخت زعفران پر پڑی ہنستے ہنستے بیہوش ہو گئی کم کم جادو نے ایک تیلی سحر کی جھولی سے نکالکر پھینکی اور کہا جا باندھ لا اسکو وہ تیلی
چمک کر چلی کہ چمن افروز کو باندھ لون گل افشان جادو نے دیکھا کہ اگر یہ اسیر ہو گئی تو کم کم جادو
پہچان لیگی اور حال اسکا کھل جائیگا بلکہ میرا راز بھی افشا ہو جائیگا بس اسنے اپنے تخت سحر کو اشارہ کیا اور سامنے

کم کم جادو نے آکر آواز دی کہ کیا خوب ہمارے سامنے اور ہماری مصاحب گرفتار ہو یہ کہکر ایک
پتلی بکھرکی اپنے بھی بھول سے نکالکر پھینکی اور کہا کہ منع کر اپنی بھولی کو اور نہ مانے تو مشکین باندھ لا یہ سنتے ہی
وہ چپلی بڑھکر اٹھی اور آواز دی کہ جی بہت خوب ابھی یہ کہکر دوڑی اور اس چپلی سے کہا کہ کیون بہن یہ کیا
کرتی ہو مالک ہماری منع کرتی ہین دیکھو انکی وزیرزادی کو نہ ہاتھ کانا اور نہ پھر مجھکو بولنا پڑیگا وہ چپلی
جھپٹ کر بولی کہ کیا خوب ہم اپنے مالک کا کہا مانین یا تمھارے مالک کا کہا سنین یہ کہکر چاہتی تھی کہ
چمن افروز جادو سے لپٹے کہ گل افشان جادو کی چپلی کم کم جادو کی چپلی سے لپٹ پڑی اب یہ
دونون چپلیان لڑنے لگین یہ معلوم ہوا کہ دو بلبلین لپٹین گتھ گئین دیر تک لڑائی رہی کیونکہ دونون
کے سحر برابر کے تھے نہ کم پڑتی تھی اور نہ وہ چپلیان تو ادھر لڑ رہی ہین ادھر کم کم جادو نے کہا
کہ او عورت تو کہان کی رہنے والی ہے اور نام تیرا کیا ہے گل افشان جادو نے کہا کہ تجھے اس سے کیا بحث
کم کم جادو نے کہا کہ میرے سحر کو رد کنا کسی دوسرے ساحر کی مجال نہین ہے تا وقتیکہ دونون ایک دوسرے
کی مات کر دو نہ ہون گل افشان جادو نے کہا پھر ایسا ہی ہوگا اب جو تجھسے ہو سکے وہ کر لو اگر مین تمھارے
ساتھ مکتب خانہ سامری مین پڑھی ہون تو تم پہچان لو اور بتا دو کہ مین کون ہون بس یہ سننا تھا
کہ کم کم جادو نے جھول پر ہاتھ ڈالا اور ایک آئینہ نکالا اور کچھ اسم سحر دم کرکے گل افشان جادو کو دکھایا
بس جیسے ہی عکس گل افشان جادو کا اس آئینہ مین نظر آیا فوراً سحر دعوان ہو کر اور گیا اور صورت
اصل نظر آنے لگی اب کم کم جادو نے گل افشان جادو کو پہچانا اور گل افشان جادو شرمندہ ہوئی
کہا کیون بہن یہ کیا حرکت تھی تم خداوند کی بھانجی ہو کر اہل اسلام کی طرف سے مقابلہ کو آئی ہو
تمھین شرم نہین آتی بھلا یہ خبر خداوند کو ہوگی تو کیا غضب برپا ہوگا اب میری تو یہ مجال نہین ہے
کہ تم سے مقابلہ کر سکون کیونکہ تعلیم دی ہوئی برادر خداوند کی ہون اور نمک خود خداوند نے تربیت
کیا ہے میرے تمھارے پھر بھی فرق ہے گل افشان نے کہا جانے کچھ ہو مین تو اب خدا پرستون کی شریک ہو گئی
اور چاہتی تھی کہ یہ راز جہانتک ہو سکے افشا نہ ہو مگر تم نے اس راز کو کھولدیا خیر اگر تم مجھسے مقابلہ کرنے مین تامل کرتی ہو
تو مین بھی تمسے مقابلہ نکرونگی لیکن اگر کوئی ساحر یا تمھین کیون نہ ہو خدا پرستون سے لڑیگا آسے پہلے مجھسے لڑنا ہوگا
کم کم جادو حیران ہوا اور کہتی ہے کہ آخر یہ ماجرا کیا ہے فیالوقت مصلحتاً اسنے طبل بازگشت بجوا دیا اور میدان سے پھر گیا کہ
دیکھا جائیگا ادھر اہل اسلام بھی اپنے اپنے فرودگاہ پر آئے دونون لشکرون پر حال گل افشان جادو کا روشن ہو گیا
کہ یہ بھانجی کوان و کیوان کی ہے سبکو حیرت ہے کہ کیا معاملہ کیونکر اسطرف شریک ہوئی اور وہ دوسری جادوگرنی
بھی کوئی ایسی ہی ہوگی اسلئے نقاب سحر چہرہ پر ڈالی ہے غرض کفار نہایت پریشان ہین کہ ماجرا کیا ہے اور اصفزند دلوش
تو سر پکڑے بیٹھا ہے کہ یہ کہکے چراغ سے آگ لگا چاہتی ہے جب عزیزان خداوند دشمنون کے شریک ہوتے جاتے ہین تو اب
کیسے صبر و سکون کیا جائے تمام ساحران قوم ہفت رنگ امان مانگتے ہین کہ ان سے کون لڑ سکتا ہے اور کم کم جادو کو بھی
نہایت پریشانی ہوا اسنے اپنے باپ سے کہا کہ مین جاتی ہون اور اس حال کو گل افشان جادو سے دریافت
کرتی ہون کہ آخر تمھارے اسطرف شریک ہونے کا کیا سبب ہے یہ کہکر خیمہ سے نکلی اور تخت سحر پر سوار ہو کر جانب
بارگاہ ملکہ گل افشان جادو روانہ ہوئی یہان گل افشان جادو خیمہ مین نکل کر بیٹھی تھی افسونہ سحر ساز بھی نقاب
ڈالے ہوئے بیٹھی تھی یہی باتین ہو رہی تھین کہ کیون بہن یہ کیا ہوا اب راز افشا ہو گیا ماموں صاحب تک

خبر ضرور ہوگی افسونہ سحر ساز جادو نے کہا کہ سوا کم کم جادو کے ہمارے تمھارے مقابلہ مین کوئی ساحر ٹھہر نہین سکتا ہی میری ایک صلاح ہی وہ یہ کہ تم کم کم جادو سے کہو کہ ہم حذا پرستون کی طرف سے لڑین اور نہ تم اکوان پرستون کی جانب سے مقابلہ کرو یہ عہد لیکر دونون یہان سے کہین اور چلی جاؤ مین بھی سحر غائب کرکے نگاہون سے پوشیدہ ہوتی ہون رہونگی اسی صحرا مین اور آج ہی شب بھر مین ایک پیر بٹھاکر شعلہ سحر کو اسکے سپرد کرتی ہون وہ ان سب ساحرون سے مقابلہ کریگا بلکہ سبکو پھونک دیگا کوئی زندہ بچکر یہان سے نہ طاق کو جائیگا ظلم مین یہ حال کوئی سنے گا رہی کم کم جادو وہ ساحرہ کی کھیلی ہوئی ہی آسے سمجھا دینگی اور نہ مانے گی تو خیر دیکھا جائیگا گل افشان جادو کو یہ رائے افسونہ سحر ساز جادو کی پسند آئی اور کہا کہ بہن خوب صلاح تمنے بتائی یہی ذکر تھا کہ ایک ساحرہ نے آکر عرض کی کہ قربان جاؤن ملکہ کم کم جادو آتی ہین گل افشان جادو نے یہ سنا کہ کم کم جادو خود آتی ہی اسنے چند مصاحبون کو بھیج چمن افروز جادو برائے استقبال روانہ کیا چمن افروز جادو گئی اور راہ مین کم کم جادو سے ملاقات کی اور اپنے ساتھ لیکر خیمہ گل افشان جادو کی طرف روانہ ہوئی یہان افسونہ سحر ساز گل افشان جادو سے رخصت ہوئی اور کہا کہ میرا حال نہ بیان کرنا اور اسنے جاکر اپنے خیمہ مین سحر غائب تیار کرنے کا سامان کر دیا یہان کم کم جادو داخل خیمہ گل افشان جادو ہوئی گل افشان جادو نے قادر مطلق گاہ اسکا استقبال کیا اور اپنے پاس مسند پر بٹھایا یہ دونون ماہتاب فلک حسن و جمال ایک برج مین بیٹھین کم کم جادو نے کہا کہ مین ایک بات تجھسے پوچھتی ہون وہ یہ ہی کہ انسان کو آخر کی فکر کرنا چاہیے یا انجام کی اور راحت مستعار اختیار کرنا چاہیئے یا عیش دوامی کو گل افشان جادو نے کہا کہ یہ تو ایک ظاہری بات ہی کہ ہر صاحب عقل انجام پر نظر رکھتا ہی اور حتے الامکان اسی کی کوشش کرتا ہی کہ اسوقت جو تکلیف گوارا کرے وہ راحت سے کم نہین ہی جسکے بعد ہمیشہ کے لیئے راحت ہو وہ تکلیف بھی اچھی جسکا انجام راحت ہو گل افشان جادو نے کہا کہ انجام کی بھلائی ایمان کی درستی پر موقوف ہی مجھے معلوم ہو گیا کہ تیرے مامون اکوان تا حدار جو خداوند کہلاتے ہین وہ دراصل خدا نہین ہین بادشاہ بیشک ہین سحر در دست ہین کہ انکا جواب دینے والا نہین ہی اور پیدا کرنے والا اور ہی ہے جسنے ہمین انمین سبھی کو پیدا کیا ہی پھر اس خدا کی پرستش کرین جسنے سبکو پیدا کیا ہی یا اس شخص کی اطاعت کرین جو اپنے سحر کے غرور مین خدا کو بھولا بیٹھا ہی مان لو کہ اگر انکو خبر ہوگی تو وہ ہمکو قتل کرینگے اسکی فکر نہین ہر طرح ایک دن مرنا ضرور ہی سو ذات باری تعالے کے بقا کیلیے نہین ہی بہتر ہم جان بوجھکر اطاعت اپنے معبود حقیقی کی کیون ترک کرین اور طمع دنیا مین اور اپنے اختیارات پر مغرور ہو کر کسطرح اس دین برحق سے باہر ہین یہ باتین ایسی موثر ہوئین کہ کم کم جادو بھی نہایت پریشان ہوئی اور کہا کہ اچھا یہ مسئلہ تو ایسا ہی جسکا ابھی دفعتہً طے ہونا دشوار ہی لہذا بہتر یہ ہی کہ ہم تم دونون میدان جنگ سے علیحدہ ہون نہ ہم اکوان پرستون کی شرکت کرین اور نہ تم حذا پرستون کی ہمدردی کرو گل افشان جادو نے کہا ایسا نہین ہو سکتا اسلیئے کہ ساحر طلسم نہ طاق مین ہزارہا ہین اگر تم نہ لڑوگی اور کوئی لڑیگا پانچ ساحر میدان جنگ مین موجود ہین لیکن حذا پرستون کا شریک سوا میرے کوئی نہین ہی اور وہ لوگ

لوگ سحر جانتے بھی نہین ساحران قلوم ہفت رنگ سے کیونکر مقابلہ کرینگے سب کی جانین
مفت جائینگی کم کم جادو نے کہا کہ جب تک تم خدا پرستون کی شریک نہ تھین اُسوقت تک کتنے
حفاظت کی گل افشان جادو نے کہا کہ یہ بھی سچ ہے تمھاری زبان سے نکل گیا ہے تباہ کہ
جب کوئی ساحر انکا مددگار ہوا تو یہ لوگ ساحرون کے ہاتھ سے کیونکر بچ گئے تمنے بھی سنا ہوگا
کہ یہ لوگ ایک حرف سحر کا نہین جانتے اور انھون نے سیکڑون ساحرون کو مارا اور سیکڑون طلسم
فتح کیے کم کم جادو نے کہا یہ بھی اتفاقی امور ہین اب ہم دیکھتے ہین کہ یہ لوگ طلسم نہ طاق سے زندہ
پلٹ کر جائینگے سوا اسکے کہ اگر تم ایسے گھر کے بھیدی لنکا ڈھانے والے انکے شریک ہو جائینگے تو
بیشک زور انکا بڑھ جائیگا پھر بھی یہ خداوند کا کچھ نہین کر سکتے ہین اور دور کیون جاؤ ابھی آج ہی
کے معاملہ کو خیال کر لو کہ اگر تم انکی شریک نہ ہوتین تو صرف اخضر سبز پوش جادو کا نی تھا
کہ وہ اکیلا تمام خدا پرستون کو قتل کر کے طلسم نہ طاق مین صحیح وسالم چلا جاتا گل افشان جادو
نے کہا کہ اگر مین نہ ہوتی کوئی اور شریک انکا ہوتا اُسنے یہ مصیبت ہر طرح ٹلجاتی اور دن کے ہاتھے
جاتی کم کم جادو کو پسنکر غصہ آگیا اور کہا اے ملکہ گل افشان جادو بس طول تقریر سے کوئی
فائدہ نہین ہر عقل بھی کوئی چیز ہے آگ کا کام ہے تو جلا دینا اور پانی کا کام ہے آگ کو بجھا دینا اگر تم انکی
شریک نہ ہوتین تو آج ہی ان سبکا خاتمہ تھا گل افشان جادو نے کہا کہ اچھا ہمارے تمھارے
اسی بات کی شرط رہی سہی کہ ہم تم دونون علیحدگی اختیار کرین کوئی کسیکا شریک نہ ہو اُسکے
بعد دیکھو کہ خدا انکو بچاتا ہے یا نہین کم کم جادو نے کہا کہ اچھا یہ مجھے بھی منظور ہے لیکن ایک
شرط یہ ہے کہ اگر یہ لوگ ہاتھ سے ساحرون کے ہلاک ہوئے تو تم پھر کوئی عذر و حیلہ نکرنا اور
خدمت خداوندین چلی چلنا اور اگر یہ لوگ بچ گئے تو مین بھی دین اسلام اختیار کرونگی اب یہ
فیصلہ گل افشان جادو و کم کم جادو نے کیا کم کم جادو تو یہ سوچتی تھی کہ اگر گل افشان جادو شریک
ان لوگون کی نہ ہوگی تو ایک ہی روز مین سب کے سب قتل ہو جائینگے مین شرط جیت لونگی
اور گل افشان جادو کو یہ خیال ہے کہ اگر مین نہ ہونگی تو میری جگہ پر افسونہ سحر سا جادو
موجود ہے جو مجھسے بھی بہتر ہے اب یہ دونون ساتھ ہوئین اور اُسی وقت بیس لشکر کوچ
کر کے براے استحان مذہب حق جانب صحرا روانہ ہوگئین اور کم کم جادو نے ایک عرضی
اپنے باپ اصفر زرد پوش جادو کو لکھکر بھیجدی کہ مجھسے اور گل افشان جادو
سے یہ بات طے پاگئی کہ ہم شریک جنگ ہون اور تم لنڈا مین تو سامنہ گل افشان جادو
کے جانب صحرا جاتی ہون اب آپ طبل جنگ بجوا کر ان خداپرستون کا خاتمہ کر دیجیے
جسوقت یہ نامہ ملک اصفر جادو کو پہونچا اور یہ مضمون نامہ سے آگاہ ہوا دل مین
نہایت خوش ہوا اور حکم طبل جنگ دیدیا اودھر گل افشان جادو اور کم کم جادو
بیس لشکر کوچ کر کے جانب صحرا روانہ ہوئین یہ خبر بادشاہ لشکر اسلام کو ہوئی کہ لشکر
کفار مین پھر طبل جنگ بجا ہے فرمایا کچھ پروا نہین ہے کہدو کہ ہمارے یہان بھی کوس حربی
بجے کل دیکھا جائیگا یہان بھی کوس حربی نواز ش مین آیا اور تیاریان جنگ کی ہونے لگین

بعد تھوڑی دیر کے ہرکارون نے آکر تمام گفتگو گل افشان جادو اور کم کم جادو کی بادشاہ لشکر اسلام سے بیان کی اور جو فیصلہ باہمی ٹھہرایا تھا وہ عرض کیا اور کہا کہ نہ گل افشان جادو آپکی شریک ہوگی اور نہ کم کم جادو لشکر کفار کی شریک ہوگی ذوالفقار صحرا کی جانب چلی گئیں یہ سنکر بادشاہ اسلام نے فرمایا مجھے مدد پروردگار کی ضرورت ہے اگر گل افشان جادو چلی گئی تو مجھے کوئی فکر نہیں ہے حافظ حقیقی سے زیادہ کوئی نگہبان نہیں ہے یہان تک کہ طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور دور سحر برطرف ہوا ان مقامات پر سیاہی شب اپنا رنگ جمائے ہوئے تھی وہین نور سحری کا جلوہ نظر آتا ہے دونون طرف کے لشکر اپنے اپنے طور پر عبادت رب بے نیاز سے فراغ حاصل کرکے سوکر اٹھے میدان جنگ ہوئے دونون طرف کے لشکرون نے مقابل یکدیگر صفین آراستہ کین ایک طرف فوج سامران نے پرے جمائے ایک جانب لشکر اسلام صف آرا ہوا بعد آراستگی صفوف قتال وجدال نقیب نیپ دیکر ہٹ گئے تھے کہ لشکر کفار سے ملک احمر جادو اپنا گردن سحر اوڑا کر میدان مین آیا اور پکارا کہ اے گروہ خدا پرستان آگاہ ہو جاؤ کہ اب وقت تمہارے زوال کا آگیا جو تم لوگ طلسم نہ طاق کی طرف آئے پس بہتر و لازم ہے کہ اطاعت خداوند اکوان کی اختیار کرو ورنہ میرے ہاتھ سے ایک بھی زندہ نہ بچیگا یہ سنکر بہادران اسلام نے اکوان تاجدار کو بہت برا بھلا کہا کہ وہ ایک گیر تا ہنجار ہے بھلا ہم اسکی اطاعت کیا اختیار کرینگے یہ سنکر احمر جادو نے کہا تو اب آمادہ مرگ و مہیاے قضا ہو جاؤ بس یہ سنتے ہی لشد ھور ثانی نے میل اپنا بڑھایا اور سامنے تخت بادشاہ اسلام کے آکر اطاعت عرب ماگی بادشاہ اسلام نے فرمایا اے لشد ھور تونے کیون اسقدر جلدی کی تم جو اس سامر کے مقابلہ کو چلے تو اسکا کیا کروگے یہ سنکر لشد ھور ثانی نے عرض کی کہ ظل اللہ کا اقبال چاہیے اگر مین قریب اس ملعون کے پہونچ گیا تو آپ دیکھیے گا وہ گرز ملعون کا کہ تیغہ فولادی بھی ہو تو لپیٹ ہو جائے اور اگر نہ قریب پہونچ سکا تو مارا جاؤنگا حق نمک سے ادا ہو جاؤنگا بادشاہ اسلام نے لشد ھور کا بیڑا لگایا اور فرمایا کہ حافظ حقیقی کے حوالے کیا اب لشد ھور ثانی نے فیل اپنا بڑھایا اور للکار چلے فیل کان کھجیا تے ہوئے مثل گولے کے چلا احمر جادو اس خیال مین ہے کہ لشد ھور میدان مین ٹھہر کر رجز خوانی کریگا بعد آنے کے مقابلہ ہوگا لیکن لشد ھور نے فیل کو دوڑا دیا اور قریب احمر جادو پہونچکر نیزہ مارا کہ منہ لشد ھور ثانی اور گرز گاؤ سر کا وار کیا احمر جادو نے کمبخت اگر اف کی صدا اسکے منہ سے نکلی گرز سر تک نہ پہونچ سکا احمر نے کہا معلوم ہوا کہ مجھے اپنے زور و طاقت پر بہت گھمنڈ تھا اگر تو میرے پہلوان سے دیکھون تو ایسا شہزور ہے یہ کہکر ایک تپلا جھولی سے نکالکر مرکب زمین پر پھینکا اور کہا اے کریہ الصورت سرکش ہو فوراً وہ تپلا زمین پر غلطان ہوکر اٹھا اور لشد ھور ثانی کی طرف چلا لشد ھور نے اسے اپنی طرف آتے دیکھکر آواز دی کہ او ملعون تو کون ہے کاہے سے انسان بنایا تپلے نے جواب دیا کہ مین وہ کاغذ ہون جسپر بخط شکست تیری شکست تحریر ہے یہ کہکر آتے ہی لشد ھور ثانی پر گرا مارا لشد ھور نے گرز اسکا گرز سر روکا ٹکرا ٹکرا ہوا تپلے نے آواز دی کہ زود ولپیٹ کردم لشد ھور ثانی نے گرد سے نکل کر

اپنا گرز مارا کہ اسے پیٹ کر دو ن زندہ درگور ہو جائے چیلے نے گرز لنڈھور کا سر پر روکا
اتنی بڑی ضرب سر پر جو پڑتی ہو چیلہ غرق زمین ہو گیا لیکن پھر تڑپ کر زمین سے نکلا اور لنڈھور
پر وار کیا بڑی دیر تک رد و بدل رہا لنڈھور عاجز ہو گئے کہیں گہیں ضربیں انھوں نے لگائیں
کہ اگر پہاڑ بھی ہوتا تو شق ہو جاتا مگر چیلہ پر کوئی اثر نہ ہوا آخر جھنجلا کر لنڈھور فیل سے کود پڑے اور
چیلے سے لپٹ پڑے ناگ اسکی پکڑ کر گھوڑے سے کھینچ لیا وہیں لنڈھور سے لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی
پھر بھی تک لنڈھور اس چیلے سے لڑا کیے آخر کار چیلے نے لنگر لنڈھور کا توڑا اور باندھ کر شکین
اپنے لشکر میں لیگیا اہل اسلام کو لنڈھور کے اسیر ہونے کا نہایت صدمہ ہوا مگر کیا کر سکتے تھے بادشاہ
اسلام بھی نہایت غمگین ہوئے اور چیلے نے میدان میں آکر پھر مبارز طلب کیا ایکی مرتبہ افسر میسرہ
فوج اسلام اپنے مالک ثانی مرکب اپنا دوڑا کر سامنے بادشاہ اسلام کے آئے اور اجازت حرب مانگی
فرمایا بادشاہ نے اے مالک دیکھا تمنے کہ کس درجہ کا پہلوان اس ملعون کے ہاتھ سے اسیر
ہوا تم گیا سوچے چوا سکے مقابلہ کو نکلے مالک نے عرض کی کہ بعد لنڈھور کے مجھے ایک دم زندہ
رہنا پسند نہیں اسواسطے کہ زندگی بے لطف ہے میں خود ہی چاہتا ہوں کہ جہان لنڈھور ہے میں بھی
وہیں جاؤں فرمایا حافظ حقیقی نگہبان ہو مالک ثانی مرکب اپنا دوڑا کر سامنے اس چیلے کے آئے
اور آواز دی کہ لا ضرب بہادری کی چیلے نے نیزہ مارا مالک نے نیزہ اسکا نیزہ پر روکا نیچے
چلنے لگیں رد و بدل ہونے لگا مالک ساتیزہ باز مگر کوئی قابو نہیں چلتا جو بند باندھے ہیں
چیلہ اس سہولت سے کھول لیتا ہو کہ معلوم بھی نہیں ہوتا یہاں تک کہ سناہیں بالکل بیکار
ہو گئیں مالک نے نیزہ ہاتھ سے پھینک کر تلوار کھینچ لی اور چیلے پر وار کیا چیلے نے وار مالک کا
سر پر روکا خط بھی نہ پڑا تھوڑی دیر تک رد و بدل رہا آخر چیلہ کلائی سے لپٹ گیا تلوار
چھیننے لگا مالک گھوڑے سے کود پڑے چیلہ بھی کود اکشتی ہونے لگی پھر بھی چیلا نہیں
بھی باندھ لیگیا پھر چیلے نے نعرہ کیا ہنوز کوئی بہادر فوج اسلام سے نہ نکلا تھا کہ جانب صحرا سے
گرد اٹھی اور ایک سوار پیدا ہوا اور چیلے کے سامنے پہونچا چیلے نے کہا تو کون جواب دیا کہ مالک ثانی
چیلے نے کہا کہ سامنے آ تیرے یہ سنتے ہی اس سوار نے اف کی کہ ایک شعلہ دہن سے برآمد ہوا
اور چیلے پر گرا کر جلکر خاک ہو گیا اب سوار نے شعلہ سے کہا کہ ہان لپنا احمر جادو کو بس یہ سنتے ہی
شعلہ بھڑکا اور احمر جادو کی طرف چلا احمر جادو نے نار جیل سحر شعلہ پر مارا ناریل شق ہوا
اور ایک شعلہ پیدا ہوا اور شعلے سے لپٹ گیا کچھ دیر تو دونوں شعلے لڑا کیے آخر کار دونوں ایک
ہو کر احمر جادو پر گرے اور جلا کر خاک کر دیا اسکا مرنا تھا کہ آندھی چلی خاک اڑی آتشباری
برف باری دیر تک ہوا کی بعد کچھ دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من احمر جادو بود حیف مردیم
و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم اور ہر مالک و لنڈھور ہوا اسیر سحر احمر جادو تھے چھوٹے اور
تلوار ین کھینچ کر فوج ساحران کی طرف چلے اس سوار نے شعلہ کو اشارہ کیا کہ فنا شکر احمر جادو
کو شعلہ نے عین ہم کی طرح لشکر پر چلا جادو گردن نے سحر کرنا شروع کیے اور دریائے سحر سے
پیالے پانی برسایا دیو لرین کھینچیں مگر شعلہ کسی چیز سے نہ رکا جسپر چمک کر گرا وہ جلکر خاک ہوا تب لوگ

بھاگنے لگے اور ہر سوار نے ایک بلند صور کو آواز دی کہ آپ بیٹھ رہیے یہ وقت آپکی جنگ کا نہین ہے کہ یہ سنکر دونون سردار تو بیٹھ رہے اور اپنے لشکر مین داخل ہوئے لیکن شعلہ نے پیچھا نہ چھوڑا اور جلانا شروع کیا حتے کہ تمام لشکر اسحر جادو کو پھونک دیا جو لوگ بھاگ کر کدھر نکل گئے تھے وہ بچے باقی سب جلگئے اب شعلہ اسود جادو کے لشکر پر گرا اور ساحرون کو جلانے لگا یہ دیکھکر اسود جادو نے ایک دو ہتڑ مارا دیکھا کہ ایک زنگی سیاہ فام زمین سے پیدا ہوا ہاتھ مین اسکے ایک شیشہ تھا اسنے شعلے کی طرف دیکھکر آواز دی کہ او جلتا جا وہ شعلہ زنگی کی طرف چلا زنگی نے کچھ اسم سحر پڑھکر زبان مین منتر دیکر خون شیشے مین ڈالا اور کہا لو یہ تیری خوراک ہے بس شعلہ سمٹ کر شیشہ مین داخل ہوا اور خون چاٹکر نکلا چاہتا تھا کہ زنگی نے ڈاٹ شیشہ پر لگادی بس شعلہ نے شیشہ کے اندر چرخ مارا اور شیشہ پھوٹا ایک چٹاکے کی آواز پیدا ہوئی اور شعلہ زنگی پر گرا کہ اسکو جلاکر خاک کر دیا اور اب اسود جادو کی طرف متوجہ ہوا اسود جادو نے تربچ دنا بچ سحر پڑھکر شعلے پر مارنا شروع کیے جو شعلے شعلہ کے سامنے آئے وہ جلکر خاک ہوئے اب شعلہ اسود جادو پر گرا اسود جادو بھی جلکر خاک ہو گیا اسکے مرنے سے بھی ایک طوفان پیدا ہوا اور گیر کی صدا بلند ہوئی دیر تک زمین کو زلزلہ رہا آتش باری ہوا کی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من اسود جادو بود اب جو روشنی ہوئی دیکھا کہ شعلہ اسود جادو کے لشکر کو غارت کر رہا ہے ہر طرف چمک چمک کر گر رہا ہے ایک قیامت کبرے برپا ہے ساحر مر رہے ہین اور بھاگ رہے ہین کسی سے شعلہ رکتا نہین یہ دیکھکر ابیض جادو نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک جام نکالکر پانی سے بھر لیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر شعلہ کی طرف اشارہ کیا شعلہ چمک کر جام مین گرا جام کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے چونکہ اجس ساحر پر پڑا تن بدن مین آگ لگ گئی اور جلکر خاک ہو گیا ایک ٹکڑا ابیض جادو پر پڑا یہ بھی جلنے لگا اور اپنے لشکر کی طرف بھاگا اہل لشکر نے ہر چند کوشش کی کہ اس آگ کو بجھادین مگر وہ آنفس فرو نہ ہوئی آخر کار یہ بھی جلکر خاک ہوا اب زنگی نے شعلہ کو آواز دی کہ اے اصفر جادو کو کہ اب یہی باقی ہے یہ سنکر شعلہ اصفر جادو کی طرف متوجہ ہوا اور چمک کر چلا اصفر جادو نے جلدی سے کچھ اسم سحر پڑھکر رگ گردن کا خون لیا اور پھینکا شعلہ پر مارا کہ شعلہ تھرایا اسنے آواز دی کہ لیا شین اسکن زنگی کو جسنے تجھے بیکار کیا ہے اور سامری پرستون کو قتل کر رہا ہے بس یہ سننا تھا کہ شعلہ چمک کر زنگی پر گرا اور زنگی کو جلاکر خاک کر دیا اب اصفر جادو نے آواز دی کہ لینا لشکر اسلام کو اب یہ شعلہ چمک کر لشکر اسلام کی طرف چلا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ یہ وہی آفت معلوم ہوتی ہے جسنے آفتاب زرین قلم کو پھونکا تھا نہین معلوم کس دوست نے اسے اسیر کر کے قابو مین کیا تھا اور ہماری طرف سے بھیجا تھا اب وہ بلا پھر ہمیں پر نازل ہوئی اور شعلہ چمک کر مظفر بن صنیم خون آشام کے لشکر پر گرا اور بہادران اسلام جلنے لگے تھوڑے عرصہ مین مع مظفر بن صنیم خون آشام کے سب کو جلاکر خاک کر دیا اب یہ در تماسے زنجیر خارا کے لشکر پر گرا اور انکو بھی مع لشکر پھونک دیا مگر

مگر کیا جرأت لشکر اسلام کی تھی کہ کوئی اپنی جگہ سے ہٹنے کا نام نہین لیتا ہی بس ایک مرتبہ
بجلی چمک کر قریب اس لشکر کے آئی اور غرہ ہوا کہ تم ملکہ افسونہ سحر ساز جادو دار
اسنے بھی زبان مین نشتر دیکھہ خون اسکا لیا اور آواز دی کہ لیتا نہین دشمن کو ایسا
بھولا کہ ایسے بیگانے کو نہین پہچانتا ہو دیکھہ دشمن وہ کھڑا ہی بس یہ سنتے ہی شعلہ ادھر سے
لپکا اور اصغر جادو کی طرف چلا اصغر جادو نے جو دیکھا کہ شعلہ پھر میری طرف آتا ہی تو گھبرایا
اور آواز دی کہ یہ پردہ مین چھپکر مقابلہ کیا اگر تجکو دعوی مردی و مردانگی ہی تو سامنے
آ ملکہ افسونہ سحر ساز کسی ہی عضہ مین نیک و بد نہ سوجھا فوراً سحر ظاہر کیا دیکھا اصغر جادو
نے کہ ایک ساحرہ نقاب پوش کھڑی ہوئی سحر کر رہی ہی پشت پر چالیس ہزار تازیانین
زیور جواہر مین غرق باد و بنط و طاؤس وغیرہ پر سوار جھولیان کھوا ب کی لی ہوئین پس
اصغر جادو نے کچھہ اسم سحر پڑھکر اپنے اوپر دم کیا بعد اسکے جھولی سحر کی اٹھاکر شعلہ پر
کھینچ ماری جسقدر ترنج نارنج گولہ فولادی تمام اسباب سحر کا منتشر ہوگیا اور اسی
سے لشکر پر گرا قریب اسی بیاسی جادوگرون کے مارے گئے اور شعلہ بھک کرا اصغر جادو
پر گرا اسنے اف اف کی مگر تن بدن مین آبلے پڑگئے چونکہ یہ طلسم بند تھا اور قضا اسکی
ابھی دو تھی اس وجہ سے یہ بچگیا فوراً چار پتلے فولادی زمین سے پیدا ہوگئے اور اصغر جادو
کو لیکر جانب طلسم نہ طاق بھاگے کہ شعلے نے تینون کو لپیٹ لیا مگر پتلے اسقدر تیز بھاگے
کہ شعلے سے نہ پایا اب شعلہ پلٹ کر فوج ساحران پر گرا اور جلانا پھونکنا شروع کیا فریاد کی
صدا بلند ہوئی جو ساحر بھاگ کر نکل گئے وہ تو بچے باقی سب مارے گئے تمام میدان مین جابجا
لاشین کے ڈھیر تھے اب افسونہ سحر ساز نے کچھہ اسم پڑھکر دہن اپنا بند کیا اور شعلہ لعل
شعلہ چراغ بنکر دہن افسونہ سحر ساز مین جاکر غائب ہوگیا بادشاہ اسلام نے ملکہ کی نہایت تعریف
کی کہ سبحان اللہ اس سن مین یہ کمال سحر خدا تمھین طول حیات عنایت کرے اور اقبال زیادہ
کرے ملکہ نے جھک کر سلام کیا اور عرض کی کہ یہ سب حضور کا اقبال تھا ورنہ میری کیا
حقیقت تھی جو مین اتنے بڑے ساحرون کے مقابلہ مین فتحیاب ہوتی بادشاہ اسلام نے
فرمایا کہ اے ملکہ اپنے نام نامی سے آگاہ کرو تاکہ ہمین بھی معلوم ہو کہ تمھاری محسنہ فلان عورت
ہی اور اسی سبب سے ہوا افسونہ سحر ساز نے عرض کی کہ اجازت میرے شوہر کی نہین ہی
انشاءاللہ وہ وقت بھی قریب ہی جب وہ صورت اپنی آپکو دکھلا دینگے اور اپنے نام نامی
سے آگاہ کرینگے تو لونڈی بھی حال اپنا بیان کریگی کوئی عذر نہ ہوگا بادشاہ اسلام یہ
سنکر خاموش ہو رہے لیکن رنج ہوا ملکہ افسونہ سحر ساز اپنے لشکر مین نہین گئی ملکہ کے ہمراہ
رکاب سعادت انتساب شاہ ہوئی بادشاہ اسلام داخل بارگاہ سلیمانی ہوئے ملکہ بھی
اگر چہ اب یہ سب تو یہان پہنچے ہین اور ہر کل افشان جادو اور کم کم جادو اس
انتظار مین بیٹھی ہین کہ دیکھیے لشکر اسلام سے کیا خبر آتی ہی ساحرا نکی طرف سے نہین ہین
اور گھڑی گھڑی کی خبر پہنچا رہے تھے کہ اب یہ ہوا اور اب یہ ہوا یہان تک کہ اصغر جادو سے

نے جلنے کی خبر پہونچی بس یہ سنتے ہی کم کم جادو بیتاب ہو کر اٹھی تھی کہ یہ کون سے ساحر نے اکر ہلاک اہل اسلام کی کی اور میرے باپ کو جلادیا ہر چند کہ کم کم جادو کو بھی اطمینان تھا کہ اصفر جادو کی موت یوں نہیں ہے لیکن اذیت ضرور پہونچی ہوگی اور یہ بیتاب ہوکر اٹھی تھی کہ جاکر مقابلہ کرون اور باپ کا بدلا لون کہ گل افشان جادو نے انچل پکڑ لیا اور کہا ای کم کم جادو یہ شرط کے خلاف ہے بس ہمارے تمھارے اسی بات کا اقرار تھا کہ اگر ہم دخل نہ دین تو تم بھی دخل نہ دو تماشا قدرت پروردگار کا دیکھو اور اگر اہل اسلام کی فتح ہو تو تم مسلمان ہو جاؤ اور اکوان پرستون کی فتح ہو تو ہین مذہب اسلام کو ترک کر دون کم کم جادو یہ سنکر چپ ہوئی کہ واقع ہین شرط تو یہی تھی گل افشان جادو نے کہا کہ سوچ کس بات کا ہے اگر اب بھی تامل ہو تو تم اپنے مذہب کو ترک نکرو اور مجھسے مقابلہ کرو کم کم جادو خوش ہوئی اور کہا کہ چلو خدمت بادشاہ اسلام مین اور شرف قدمبوسی حاصل کرو کم کم جادو نے کہا مجھے اب کوئی عذر نہین ہے گل افشان جادو نے کم کم جادو کو اپنے ہمراہ لیا اور جانب لشکر اسلام روانہ ہوئی یہان بادشاہ اسلام تخت پر جلوہ گر ہین اور افسونہ سحر ساز جادو لقاب پیرہ پر ڈالے ایک کرسی جواہر نگار پر بیٹھی ہے سرداران لشکر لشکر یہ نکلا افسونہ سحر ساز کا ادا کر رہے ہین بادشاہ اسلام نے در قفاے زنجیر خوار اور مظفر بن ضیغم خون آشام کی آنکھ مع لشکر جمع کراکر دفن کرادی تھی افسونہ سحر ساز نے بادشاہ اسلام سے عرض کی کہ مجھکو یہ منظور نہ تھا جو حال یہ اکھی ساحر طلسم پر ظاہر ہوا اسلیے کہ مین عزیز ہون اگون تاجدار کی اگر انکو خبر ہو جائیگی تو بھون ضرور کرفتار ہو جاؤنگی اور یہان نہین معلوم کیا کیا آفتین برپا ہونگی مین نے ہر چند کوشش کی کہ مین ظاہر نہ ہون اور سحر کرون مگر ممکن نہ ہوا کیونکہ اصفر جادو بادشاہ طلسم قلعہ مہبت رنگ ہے اسکا رد سحر کرنا ہر ایک کا کام نہ تھا بیوجہ آکر ظاہر ہونا پڑا اسی وجہ سے وہ رفیق حضور کے ہاتھ ہلاک ہوئے مجھے سخت ندامت ہے لیکن الحمد للہ کہ مین نے اسطرح اصفر جادو کو مغلوب کیا کہ اسپر ظاہر نہین ہونے پایا کہ مین کسکے سحر سے مغلوب ہوا بادشاہ اسلام کو معلوم ہوا کہ یہ ساحرہ معزز بن طلسم نہ طاق سے ہے فرمایا کہ خدا تمکو اسکی جزا دے اتنے مین ہرکارہ نے آکر عرض کی کہ حضور دو جادوگر یہان حاضر ہونا چاہتے ہین فرمایا بلالو دیکھا کہ ملکہ گل افشان جادو کم کم جادو کو اپنے ہمراہ لیے آتی ہے دونون نے بعد ادب سلام کیا بادشاہ اسلام نے انکے واسطے بھی کرسیان جواہر نگار بچھوادین اور اشارہ بیٹھنے کا کیا یہ دونون سلام کرکے بیٹھ گئین بادشاہ اسلام نے نام اور سبب آنیکا دریافت کیا گل افشان جادو نے عرض کی کہ حضور میرے نام سے تو واقف ہین کہ مجھکو گل افشان جادو کہتے ہین مگر ان سے شاید ناواقف ہون یہ وہی ہین جن سے مجھے سر میدان مقابلہ ہوا تھا اب یہ راہ راست پر آئی ہین اور مذہب اسلام اختیار کیا چاہتی ہین بادشاہ اسلام نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اگر اسلام اختیار کروگی تو سحر سے توبہ کرنا پڑیگی کم کم جادو نے عرض کی کہ ابھی حضور کو میری بڑی مشکلین درپیش ہونگی اگر ہلوگی سحر سے توبہ کر لونگی تو اپنی حفاظت بھی نہ کر سکین گے لہذا اگر مناسب ہو تو ابھی ہم مسلمان نہ ہون مگر اسلام ہونے کو موجود ہین بادشاہ

اسلام نے فرمایا کوئی سفائقہ نہین ہی اکثر ایسا ہوا ہی اعمال بالنیات + ہمارے یہان نیت پر
دارومدار ہی جسنے قصد فعل نیک کیا کیا وہ اسکے نامۂ اعمال مین لکھ گیا اور جسنے قصد بدی کا کیا
جب تک اُس سے ظہور مین نہ آئے نامۂ اعمال مین نہین تحریر ہوتی ہی یہ سنکر کم کم جادو
نہایت خوش ہوئی اور عرض کی کہ بیشک سُبحان رحمت باری اعظین امور سے ظاہر ہوتی ہی
ان لوگون کو تو بارگاہ سلیمانی مین چھوڑا جاتا ہی

اور اول حال ملک اصفر زرد پوش جادو کا گزارش کیا جاتا ہی

کہ اسکو پہلے سحر میدان جنگ سے جو لیکر بھاگے اور داخل طلسم نہ خلاق ہوئے سیدھے
قلعہ ہفت رنگ کے گنبد نجم مین پہونچے اور اصفر جادو کو مسند پر لگا دیا وہان ملکہ اخوان جادو
زوجہ ملک اصفر جادو موجود تھی اُسنے جو یہ حالت اپنے شوہر کی دیکھی سر پیٹنے لگی اور
روتی ہوئی ہفت اندام جادو کے پاس آئی ہفت اندام جادو نے کہا کیون کیا ہوا اخوان جادو نے حالت
اصفر جادو کی بیان کی یہ سنکر ہفت اندام جادو کو نہایت تعجب ہوا اُسوقت اُسنے ایک نامہ بنام خوبان جادو
تحریر کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ پانچ ساحر قلعہ ہفت رنگ سے بیابان نہ خلاق کو گئے تھے
جنمین سے فقط بادشاہ لشکر واپس آیا ہی وہ بھی ایسی حالت سے ہی کہ اگر طلسم بند نہوتا تو
زندہ پھر کر نہ آتا اور قرینے سے پایا جاتا ہی کہ اور ساحر یا اسیر ہوئے یا مارڈالے گئے طلسم نہ خلاق کے
سوا ایسے نہین ہین جنکو دوسرے مقام کا ساحر قتل کر سکے یا ہزیمت دیسکے اسلین کچھ بعید
معلوم ہوتا ہی ضرور کوئی ساحر زبردست اہل اسلام کا شریک ہوا ہی یہ نامہ تو اسنے خوبان جادو
کے نام روانہ کیا اور اصفر جادو کے دیکھنے کو آیا دیکھا کہ عجیب حالت ہے اصفر جادو بیہوش پڑا ہوا ہی
اسنے مرہم سحر زخمون پر لگایا اور آب دیدہ سحر اصفر جادو کو پلایا کہ اسکو ہوش آیا اور
زخمون مین کھنڈک پڑی ہفت اندام جادو نے حال پوچھا اصفر جادو نے کہا کہ یہ
معلوم ہوتا ہے تمام جسم مین ایک آگ لگی ہوئی ہی ہفت اندام جادو نے کہا کہ کچھ حال جنگ کا بیان
کرو اصفر جادو نے سب کیفیت بیان کی اُدھر گل افشان جادو نے پہونچکر اصفر جادو
کو اسیر کیا بعد اُسکے کم کم جادو سیری دفع نے چمن افروز جادو اور انکی وزیرزادی کو گرفتار کیا
اب گل افشان جادو سے سحر چلے لگے کوئی کسی پر غالب نہ آیا آخر بلس بازگشت بجا اور دونون
میدان سے پھر گئین کم کم جادو گل افشان جادو کے پاس گئی کہ سب شرکت لشکر اسلام
کا اس سے دریافت کرون وہان جاکر نہین معلوم دونون مین کیا صلاح ہوئی کہ دونون صحرا کی
طرف چلی گئین بعد اُسکے احمر جادو نے عرصہ خوف اسلام پر تنگ کیا اُسنے مین ایک زنگی شقیقہ
سحر لیے ہوئے پیدا ہوا اور اُسنے ایک شعلہ کو شیشہ سے رہا کیا اس شعلے نے احمر جادو و
اسود جادو و ابیض جادو سبکو ہلاک کیا اور فوج ساحران کو جلایا کسی کے سحر سے وہ شعلہ فرو
نہ ہوسکا آخر کار نوبت میری آئی مین نے اُس شعلے کو پلٹا دیا اور لشکر اسلام پر گرایا دوسرا
لشکر جلکر خاک ہو گئے بعد اُسکے ایک ساحرہ نقابدار پیدا ہوئی اور اُسنے اب جو اُس شعلے کو پلٹایا تو

پھر مجھسے روبرو ہوسکا تمام لشکر تباہ ہوگیا اور میری یہ حالت ہوگئی اگر محافظ میرے مجکو اٹھاکر
لاتے تو مین بھی ہلاک ہو جاتا مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ ساحرہ نقاب پوش کون تھی پھر سفر
ہفت اندام جادو نہایت متحیر ہوا کہ یہ کون ساحرہ ہے اصفر جادو نے کہا کہ یہ بھی کوئی عزیز
قریب خداوند اکوان کی ہوگی جو روپوشی کیے ہوئے تھی کیونکہ پہلے گل افشان جادو بھی
چہرہ پر غازہ سحر ملے ہوئے تھی جب کم کم جادو کو شبہہ ہوا کہ یہ کون سی ایسی ساحرہ ہے جو برابر
میرے سحر کا جواب دی رہی ہے اور آئینہ اسکندری جیبی سے نکالکر سامنے کیا تو حال گل افشان جادو
کا کھلا اور غازہ سحر دور ہوگیا اسیطرح یہ ساحرہ جسنے چہرہ پر نقاب ڈالی تھی اور اپنے کو پوشیدہ
کیا تھا یہ بھی کوئی عزیز قریب خداوند اکوان کی ہوگی اسلیے اسنے بھی اپنے کو چھپایا تھا اب
ہفت اندام جادو تو منتظر جواب خط کا ہوتا ہے اور اصفر جادو کی تیمارداری کرتا ہے یہان
اول حال اس نامہ کا بیان کیا جاتا ہے جو ہفت اندام جادو نے خوبان جادو کے نام تحریر
کیا تھا جسوقت یہ نامہ پاس خوبان جادو کے پہونچا اور اسنے نامہ پڑھا نہایت
پریشان ہوا کہ یہ کون لوگ شریک اہل اسلام ہوئے فوراً قلعہ ہفت رنگ کی
جانب روانہ ہوا اور جو ہفت اندام جادو کو ہوئی یہ برائے استیصال آیا اور خوبان جادو
کو قلعہ مین لایا خوبان جادو نے اصفر جادو کی حالت دیکھی اور کچھ اسم سحر پڑھکر پانی
پلایا خاک قبر سامری دونون پر ڈالی کہ اصفر جادو اچھا ہوا اب تمام کیفیت زبانی اصفر جادو
سے دریافت کرکے ایک عرضی بنام اکوان تاجدار تحریر کی کہ مین نے قلعہ ہفت رنگ کے
پانچ ساحر برائے استیصال لشکر اسلام روانہ کر دیے تھے کہ ان لوگون کا دین خاتمہ ہو جائے
لیکن بلکہ گل افشان جادو نے ان لوگون کو شکست دی بعد اسکے جو کچھ کیفیت تھی مفصل
تحریر کرکے آخر مین ساحرہ نقاب پوش اور اسکے متعلق سحر کا حال تحریر کیا اور لکھا کہ یہ کام
غیر شخص کا نہین ہے کہ ساحران قلعہ ہفت رنگ سے ساسنا کرسکے اور فتحیاب ہو کر سیدان
سے پھرے اگر اسی طرح گھر کے چراغ سے آگ لگا کریگی تو فتح کا انجام بخیر ہوا اور یہ عرضی بارہ
ہوا روانہ کی اور خود اپنے مرحلہ کی جانب روانہ ہوگیا اور ہفت اندام جادو سے کہا کہ
اب تم اپنے قلعہ کا انتظام کرو اور مرحلون پر ساحرون کو معین کرکے پھر سے قلعہ کو مضبوط
کرو ہم دیکھتے ہین کہ اگر یہی زور ان لوگون کا ہے اور یون ہی ترقی کرتے جائینگے تو ایک
روز داخل طلسم ہوکر خداوند کے مقابلہ پر آئینگے ہفت اندام جادو نے پھر سے
قلعہ کا بندوبست شروع کر دیا اور مرحلون کو مضبوط کرکے پانچون حجرہ کا اصفر جادو
کو مالک کیا اور چار ساحرون پر افسر کرکے آپ در بند ہفتم پر مقیم ہوا اب اس قلعہ کا
حال بروقت تحریر ہوگا کہ یہ کیسا سخت مقام ہے اور ہفت اندام جادو کس لڑائی سے ناظرین
کو لطف حاصل ہوگا لیکن اب کچھ حال بارگاہ اکوان تاجدار کا تحریر ہوتا ہے کہ یہ گبر
نابکار تخت خداوندی پر بیٹھا ہے ساحران عذار اپنے اپنے مرتبہ کے موافق کرسیون و
دلگلون پر ہین اس بارگاہ کی عظمت و شان جسوقت بیان ہوگی تو معلوم ہوگا کہ اکوان تاجدار

نے کبھی خداوندی طلسم نہ طاق مین قایم کی ہی اسوقت طول ہجر کے خیال سے ترک کیا جاتا ہی غرضکہ اکوان تاجدار بیٹھا ہوا ہی کہ ایک رقعہ گود مین آکر گرا اکوان تاجدار نے اٹھاکر پڑھا اور مضمون مندرجہ سے آگاہی ہوئی معلوم ہوا کہ خوبان جادو نے جو کچھ شکایتین لکھی ہین بہت درست ہین ان چھوکریون نے فریب کیا اور جاکر لشکر اسلام کی مہین ہوئین یا تو یہ کسی شاہزادہ پر عاشق ہوکر اون لوگون سی شریک ہوئین یا اور کوئی پیچ پڑا غرضکہ اسنے اسیوقت پرکالہ جادو کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم ساکران بھوکریون کو پکڑلاؤ پرکالہ جادو چالیس ہزار ساحرون کی جمعیت سے جانب بیابان نہ طاق روانہ ہوئی بہانسکے اکوان تاجدار نے خود ایک اسم سحر پر مکرر دستک دی دیکھا کہ ایک ساحر مہیب صورت ہالے ہوئے قفس آہنی لیے ہوئے پیدا ہوا اکوان تاجدار نے تفنگ سحر پر ہاتھ رکھکر کہا کہ تو جاکر افسونہ سحر ساز اور گل افشان جادو اور کم کم جادو ان تینکو اسی قفس مین بند کرلا اور شعلہ سحر کو اوسی گنبد پر قائم کر دیا جہان اس قفس کو لٹکانا بہ ان جادوگرنیون کی گرفتاری کے لشکر اسلام کا خاتمہ کرکے میرے پاس جلد واپس آنا یہ سنکر وہ ساحر بھی جانب بیابان نہ طاق روانہ ہوا

اب کچھ حال لشکر اسلام کا گزارش کیا جاتا ہی

کچھ تھوڑی سی مدت مین بادشاہ اسلام افسونہ سحر ساز جادو و گل افشان جادو و کم کم جادو کو حاصل ہو چکا تو قید اخضر سبز پوش جادو کی حاضر کی بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ تکلا اسکی زبان سے کھینچ دو اور پوچھو کہ کیا ارادہ ہی اگر اسلام قبول کرے یا مطیع اسلام ہو تو رہا کردو ورنہ قتل کرو حسب الحکم بادشاہ اسلام تکلا زبان اخضر جادو سے کھینچ لیا گیا اور اسنے قصد کیا کہ سحر کرکے بھاگ جاؤن دیکھا تو سحر فراموش ہوا اخضر جادو نے کہا عجب یہ بارگاہ عالیجاہ ہی کہ اسکے رعب سے مجھے سحر فراموش ہوگیا اسکے کہنے سے گل افشان جادو و کم کم جادو و افسونہ سحر ساز جادو کو خیال پیدا ہوا کہ ہمین بھی سحر یاد ہی یا نہین خیال کیا تو کسیکو سحر یاد نہ تھا افسونہ سحر ساز نے بادشاہ اسلام سے عرض کیا کہ اسکا کیا سبب ہو بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ اس بارگاہ کی تاثیر ہی جب تک اس بارگاہ مین رہوگی سحر یاد نہ آئیگا یہ سنکر ان سبکو نہایت تعجب ہوا اب اخضر جادو کو دعوت اسلام کی اخضر جادو از سر صدق مطیع اسلام ہوا بعد اسکے افسونہ سحر ساز وغیرہ بادشاہ اسلام سے رخصت ہوکر اپنے اپنے لشکر کی طرف چلین اب انکا حال پھر بیان کیا جائے گا کہ یہ کب آتی ہین اب

پھر یہان سے داستان عبرت نشان صاحبقران اعظم و صاحبقران کوچک سکندر رستم خو کی بیان کیجاتی ہی جسمین حال عرض مزار شریف حضرت سلیمان کا بھی شامل ہی

راویان شیرین زبان و حاکیان رنگین بیان اس داستان حیرت عنوان کو اسطرح زیب قرطاس

کرتے ہین شعر ۔ نرم سخن طوطے خوشنوا ۔ ہدہد زمزمہ سنج ترنم سرا ۔ کہ صاحبقران اعظم وغیرہ تو نیز بنگ قاف کو فتح کرکے جانب گلستان ارم روانہ ہوئے ہین یہ سنو گلستان ارم تک نہین پہونچنے پائے ہین اول کچھ حال عرس مزار حضرت سلیمان علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام کا گزارش ہوتا ہی واضح رائے بیضا ضمائر ناظرین باتمکین ہو کہ یہ مزار شریف سرزمین قاف مین قریب کوہ مروارید واقع ہی مجاور اس مزار کی ملکہ سلیمان پری ہی جو کہ نواسی حضرت سلیمان کی اور خوشدامن ست شہزادہ نوشاد الدہر بن بدیع الزمان کی ہی چونکہ یہ مقام سرزمین قاف مین منتخب ہی آب وہوا یہان کی نہایت عمدہ ہی اور عجب مقام فرحت فزا ہی و مالبشارون کی کیفیت سبزہ کا لہلہانا گلہاے بوقلمون کی بہار گویا نمونہ بہشت ہی اور کوہ مروارید بھی ایک کوہ سفید ہی اور نہایت سدّ دل ماند دانہ دُر آبدار کے ہی اسی وجہ سے اسکو کوہ مروارید کہتے ہین اسی مقام پر زوجہ شاہزادہ نوشاد الدہر ملکہ جواہر پری بھی موجود ہی اس مقام کا ذکر طلسم گوہر بار سلیمانی کی ضمن مین ایرج نامہ مین آچکا ہی یقین ہی کہ ناظرین کو یاد آگیا ہوگا جب زمانہ عرس جناب سلیمان علیہ السلام کا قریب ہوتا ہی تو شقے اور پروانے تمام اکابرین قاف کے نام روانہ ہوتے ہین تاکہ سب سفر یکجا ہون اور جناب مرحوم کو فاتحہ خیر سے یاد کرین اور اس حیلے سے روسا قاف مین باہم ملاقات بھی ہو جائے چنانچہ وہ زمانہ پھر قریب آیا اور ملکہ سلیمان پری نے شقے اور پروانے تحریر کرکے جا بجا روانہ کیے ایک نامہ دار جانب گلستان ارم روانہ ہوا اور بہارستان قاف کی طرف چلا ایک شہر نقش نگارین مین آیا جہان سکندر رستم خان وارد ہوئے تھے اور عشرت انکو ملکہ ماہ سیما کے ساتھ ہوا تھا اور مین شادی مین پہنچ گیا تھا ایک نامہ دار ملک خضران شاہ جد سہراب عالیجاہ کی خدمت مین آیا اسیطرح ہر ہر مقام پر شقے اور پروانے پہونچے اور یہ سب شاہ و شہریار تیاری کرکے اپنے اہل و عیال جانب مزار سلیمان روانہ ہوئے لیکن جسوقت نامہ دار سلیمان پری خدمت مین ملکہ قریشیہ سلطان کی پہونچا اور نامہ سلیمان پری کا دیا ملکہ قریشیہ سلطان نے نامہ کو پڑھا نہایت پریشان ہوئین کہ دیکھیے زمانہ پر آشوب ہو رہا ہی دشمن ہر وقت اپنی گھات مین رہتے ہین ایسا نہ ہو کہ وہ سرزمین پاک و طاہر ہی ظلم کفار سے خراب ہو غرضکہ اس رقعہ کو لیے ہوئے قبر ملکہ سلیمان پہونچی یہ آئین اور بعد فاتحہ خوانی کہنے لگین کہ اے والدہ ماجدہ چلیے کہ یہ رقعہ طلبی آیا ہی ملکہ سلیمان پری نے بلایا ہی مین بغیر آپکے کبھی نہین گئی آئیے اور مجکو اپنے ہمراہ لیچلیے اسواسطے کہ بغیر بزرگون کی سرپرستی کے خردون کی عزت نہین ہوتی یون مجھے کون جانتے گا اور کون پہچانے گا کہ یہ کون ہی اور کہان سے آئی ہی جسوقت قبر ملکہ آسمان پری سے جواب نہ آیا تو قریشیہ ثانی نے کہا کہ حضور اب آئیے اپنی جان ہلاک نہ کیجیے قریشیہ سلطان نے کہا کہ مین بغیر اپنی ماں کے عرس مین نہ جاؤنگی قریشیہ ثانی نے کہا کہ وہان چلکر غم غلط ہوگا جو دور دور کے رہنے والے ہین وہ سب ایک وقت مین ایک مقام پر جمع ہونگے اور اس

مجھ بین آپکا بھی دل بہلیگا یہان رہکر اور پریشان ہوجیگا در و دیوار غرش و مکان اور پیر
دوسری چیزین جسقدر ہین انکو دیکھ دیکھکر جدہ ماجدہ کو یاد آئیگا اور دل پریشان ہوگا قریشیہ
سلطان نے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی یہ چاہتی ہی کہ عرس مین شریک ہون اور اپنے عزیزون
سے ملکر قریشیہ سلطان نے نامہ بر کو تو رخصت کیا اور کہلا بھیجا کہ من الشاء اللہ تاریخ مقررہ
سے پہلے ہی پہونچ جاونگی بعد اسکے ہاتھ منہ آسمان پنہچکر دعا کی کہ پروردگار بعد اس
سال کے دوسرا سال مجھے دیکھنا نصیب نہ ہو اور اب بیٹیرا اپنی ماں سے مین زندہ رہنا نہین چاہتی
ہان بعد میرے یہ لڑکی ہی اور صاحبقران کو چاہیے تو ان دونون کو زندہ رکھنا کہ نام صاحبقران
اور عجیب ماہرو کا پردہ قاف مین باقی رہجاے مجکو اب پس زندگی نہین ہی یہ کہکر قبر سے اوٹھین
اور قصر سبلے مین داخل ہوئین اب کبھی اپنے ماں سکے تخت پر نہین روتی ہین کبھی اپنے فرزند کو یاد
کرکے آنسو بہاتی ہین کہ اگر وہ بھی میرے ہمراہ ہوتا اور اسیر طلسم نہ ہوتا تو دلکو خوشی ہوتی یا
بھائیصاحب جیسے صاحبقران اعظم بھی ہوتے تو بعزت تمام اپنے ہمراہ لیچلتے افسوس کہ
اس پریشانی و بے سروسامانی سے مین کبھی نہین گئی تھی مبطلوں اس سال جانا ہوگا مگر کیا چارہ
ہی جو مرضی الٰہی ہر چند کہ وہ مقام فرحت زا ایسا ہی یہان غم غلط ہوتا ہی بیمار شفایاب ہوتے
ہین نامرادون کی مراد دل بڑاتی ہی مگر اپنی کہ وہ حالت ہی جو شاعر نے کہا ہی رہا ہے
اے درد پہ درد جی سے کھونا معلوم ہ جون لال جگر سے داغ دھونا معلوم ہ گلزار جہان ہزار
پھولے لیکن پڑا اپنے دل کا شگفتہ ہونا معلوم ہ بعد اسکے جلا جل پری اور مسلسل پری
و توسن پری و ملاوس پری وغیرہ کو اطلاع کی سب حاضر ہوئین قریشیہ سلطان نے لباس
سلطنہ جو راندنون کا دستور ہوتا ہی زیب تن فرمایا اور معمولی سامان ساتھ لیا اور والدہ فخرزاد
و گلرزاد و زوجہ لندھور و عنبر کو ہمراہ لیکر جانب کوہ مروارید روانہ ہوئین اسیطرح ایک
ماہ صدف پریزاد حاکم جزیرہ ارغوان سے پاس بھی پہونچا اور یہ بھی مع متعلقین و متوسلین
جانب کوہ مروارید روانہ ہوے قاف مین جسقدر اہل اسلام ہین اونسے اعلے تک کوئی ایسا
نہین ہی جو اس حلبہ سے محروم رہے تمام دنیا کے کام ترک کرتے ہین گھر بار کو چھوڑ کر اس عرس
مین ضرور شریک ہوتے ہین اس زمانے مین سوا کوہ مروارید کے کہ یہان تمام قاف کی آبادی
ہوتی ہی اور ایک سمان ہوتا ہی باقی تمام قاف گویا ویران ہو جاتا ہی ہر ایک مقام پر چند ملازمین
رہجاتے ہین انکو بھی رہنا شاق ہوتا ہی مگر تابعداری تو بڑی چیز ہی اب یہان سے تو سب پریزاد اور
پریان جانب کوہ مروارید روانہ ہوئین اور وہان ملکہ سمنن پری نے مقبرہ کو آراستہ کیا مقامات
والیان قاف کے لیے حسب مراتب تجویز فرمایے کہ فلان مقام پر خیمہ ملکہ آسمان پری
کا صدر مقام مین برپا ہوگا اور فلان مقام پر صدف پریزاد مع گلشن پری وغیرہ کے اگر اترینگے
اور اس جگہ بادشاہ شہر نقش و نگار مع اہل و عیال آکر قیام کریگا اور اسطرف ملک حضران
پریزاد مع خضراب پری وغیرہ آکر خیمہ برپا کریگا جب اس انتظام سے فرصت ہوئی تو راستے قائم
کیے اور ادنین کنیان نصب کرادین چار پہاٹک شاہ نشین ہوا کرینوالے اور سامان روشنی کا کیا

درختون مین قندیلین آویزان کرائین قوال بیٹھے دور دور سے آئے انکے واسطے علیحدہ ایک
مقام معین کر دیا تھا یہ وہان اگر ٹھہرے اب ایک مدت باقی ہے ہزارہا پریزاد مصروف اہتمام
ہین کہ یکایک جانب ملک خضرانیہ سے تنق گرد و غبار بلند ہوا دیو واسطے دریافت حال کے
روانہ ہوئے کہ کون آتا ہے تاکہ اسکے حسب مراتب اسکا استقبال کیا جاے بعد کچھ دیر کے آکر
عرض کی کہ ملک خضران پریزاد تشریف لاتے ہین یہ سنکر ملکہ سلیمان پری نے جو مقام مین
تھا وہان تک جاکر خضران پریزاد کا استقبال کیا اور اپنے ہمراہ لاکر جو جگہ انکے واسطے معین تھی
وہ تباہ خضران پریزاد نے فیصلہ برپا کیا اور مع اہل و عیال اُترے انکے ساتھ پانچون لڑکیان
انکی یعنے مضراب پری دنایاب پری سیماب پری گلشن پری و جواہر پری بھی
تھین اور دونون لڑکے سہراب ثانی کے بھی تھے کہ سن انکے چھ سات برس کے ہونگے یہ
سب سلیمان پری سے آکر ملین اور خیر و عافیت پوچھکر اپنی خیریت سے آگاہ کیا اور کہا کہ شوہر
اور فرزند پہ وہ دنیا کی طرف گئے ہوئے ہین دیکھیے اب کب انکا دیدار نصیب ہوتا ہے ادھر
دختر سلیمان پری یعنے جواہر پری نے اپنے شوہر کی مفارقت کا صدمہ ظاہر کیا اور مفقود الخبر
ہونا بیان کرکے انہین اب باہم شکودن اور گلو نکا دفتر کھلا جو عورتون کا دستور ہے اتنے ہین اور
گرد اوڑی دیو جاکر خبر لائے اور آکر بیان کیا کہ ملک اخضران پریزاد بھائی خضران پریزاد
کے مالک شہر نقش و نگار تشریف لاتے ہین ملکہ سلیمان پری اور تباہ اخضران کے خضران
پریزاد بڑے استقبال روانہ ہوئے اور جاکر انکو بھی لائے پہلے یہ بھائی بھائی گلے ملے بعد آکے
عورتین عورتون سے ملین ملکہ ماہ سیما اور مضراب پری باہم خوب گلے ملین اور اپنی اپنی سرگذشت
بیان کی انکے واسطے جو مقام معین تھا یہ بھی وہان اُترین بعد انکے اور امرا و وساء تعارف آیا کیے
دن بھر تانتا بندھا رہا ہر ایک آیا اور جاے مناسب پر قیام کیا اب دوسرا دن ہوا صبح کو دو
گھڑی دن چڑھا ہوگا کہ پھر نشان آمد لشکر کے معلوم ہوئے اور جزیرہ ارغوان کی جانب
سے گرد اڑی سلیمان پری سمجھ گئی کہ صمصام پریزاد آتے ہین انکا بھی استقبال انکے مرتبہ کے
موافق کیا گیا اور یہ بھی آکر جاے مناسب پر مقیم ہوئے انکے ساتھ بھی انکی دختر ملکہ گلشن پری
ہدیہ بھی جواہر پری سے ملی ہنوز یہ لوگ مل ہی رہے تھے کہ جانب گلستان ارم سے گرد بلند
ہوئی ملکہ سلیمان پری نے دیوون سے کہا کہ جاکر خبر لاؤ کہ کون آتا ہے اسلیے کہ اگر مین یہ
خیال کرون کہ مین آسمان پر ہی آتی ہین تو، کبھی اس قلیل سامان سے نہین آئین جیسا کہ
معلوم ہو رہا ہے اور اگر وہ ہمن ہین تو پھر اور کون ہے دیو بھیجے ہوئے گئے اور آکر بیان کیا کہ دختر
حمزہ صاحبقران ملکہ قریشیہ سلطان جنکا لقب عادل قاف ہے وہ تشریف لاتی ہین
غرضکہ جواہر پری اور جسقدر پریزاد پہلے آچکے تھے مع خضران پریزاد و اخضران پریزاد
و صمصام پریزاد وغیرہ برائے استقبال روانہ ہوئے جسوقت سلیمان پری قریب پہونچین
تو عجب حال پر لال سے قریشیہ سلطان کو دیکھا کہ سفید جوڑا رنڈاپے کا پہنے ہوئے
ہین تھوڑے سے ملازم معتمد بے ساز و سامان ساتھ تھے یہ دیکھکر ملکہ سلیمان پری کو

نہایت صدمہ ہوا اور پوچھا کہ بیٹا یہ تمہاری کیا حالت ہے ماں تمہاری کہان ہین اور نہ بھائی
اور فرزند بھی ساتھ نہین اسکے علاوہ ساز و سامان بھی اسطرح کا ہے جیسے کوئی غریب مسافر
ہوتا ہے تمنے ایسی کیا حالت بنالی ہے یہ سنکر قریشیہ سلطان کا دل بھر آیا اور گلوگیر آواز
سے کہنے مین ہاتھ جوڑا کھڑے ہوگئے لگین اور کہا کیا بیان کرون والدہ مہربان نے ساتھ ہمارا مجھوڑا
اور طالب جنت راہی ہوئین یہ سنکر ان بزرگون مین ایک کہرام برپا ہوا ایک تو آسمان پری
عزیزان سب کی تھین کچھ کچھ سلسلہ قرابت ہر ایک سے تھا علاوہ اسکے جلیل القدر شاہزادی
تھین یہ سنکر بہت روئے بعد اسکے قریشیہ سلطان نے اپنے شوہر سلیمان ثانی کے
انتقال سے آگاہ کیا پھر شور گریہ بلند ہوا سلیمان پری نے حال صاحبقران اعظم اور
صاحبقران کوچک کا پوچھا قریشیہ سلطان نے بیان کیا کہ صاحبقران اعظم تو نیرنگ فلک
پر گئے ہوئے ہین اور فرزند میرا یعنے صاحبقران کوچک طلسم نیرنگ مین اسیر ہو گیا دیکھیے
اب زندگی مین دیدار برادر و فرزند کا نصیب ہوتا ہے یا نہین سلیمان پری نے کہا کہ بیٹا سلطنت
جہانبانی کسکو دخل ہے جو مرضی اسکی لیکن تمنے اسقدر اپنی حالت کیون خراب کی ہے خدا مین
بڑی قدرت ہے اگر وہ چاہیگا تو بہت جلد اپنے فرزند برادر سے ملوگی اب یہان دل بہلاؤ
اور عزیزون سے ملو جلد بہتی ہوئی اور سمجھائی ہوئی ملکہ قریشیہ سلطان کو لائین اور
جو مقام انکے واسطے تجویز کر رکھا تھا وہان جگہ دی اور اپنے یہان سے سب ساز و
سامان جو انکی عظمت و شان کے لائق تھا مہیا کر دیا اور کہا کہ تمہارے لیئے یہ شایان
نہین ہے کہ یہان بجہ رد سار قاف کا ہے تم گلستان ارم کی شاہزادی ہو کر ایسے معمولی
سامان سے رہو قریشیہ سلطان نے کہا کہ خالہ امان نصیب والدہ ماجدہ کے مجھے اپنی زندگی
ہی اچھی نہین معلوم ہوتی سامان راحت کیونکر پسند ہو سلیمان پری نے کہا ہر وقت
مین ہر شی عزت کا بھی خیال رکھنا چاہیے ماں باپ کسیکے ہمیشہ زندہ نہین رہتے ہین کوئی
کسی کے ساتھ جان تھوڑے دیتا ہے چند دن غم رہتا ہے پھر صبر بھی دے دیتا ہے لہذا تمکو لازم
تمہاری سلطنت تھوڑے نہین چلی گئی ہے جو تم ایسی شاہی سے نہ آئین یہ بھی ایک بد شگونی
ہے یہ کہکر آنسو اپنے دامن سے پونچھے اور مثل مہمان پری کے قریشیہ سلطان کے حال پر
شفقت کی کہ کچھ غم انکا غلط ہو گیا اب اہلکون نے بھی قیام کیا اور ایک ایک پریزاد
لے کر آئے قریشیہ سلطان حسب مراتب سب سے ملین اب اسطرف تو یہ تمام رسا رقاب
آپس مین مل رہے ہین اور تیاری قبر شریف پر جانے کی ہو رہی ہے لباس پر تکلف زیب
تن ہو رہے ہین عطر ملے جا رہے ہین وہان طبلہ کی تیاری ہو رہی ہے فرش پر تکلف سامنے
مزار شریف کے بچھایا گیا ہے مسندین لگائی گئی ہین وہان بھی مقامات معین ہین کہ فلان
مسند قریشیہ سلطان کے بیٹھنے کی ہے اور فلان مسند جواہر پری کے لیے ہے اسی طرح سے
ہر امیر و رئیس کے واسطے صدر مین برابر سے مسندین بچھی ہوئی ہین اور ملازمین کے لیئے
فرش علحدہ کر دیا گیا ہے یہ تمام سامان ایک بارگاہ جواہر نگار بن گیا تھا جسوقت سلام ہوئی اور

روشنی کی گئی تو یہ معلوم ہوا کہ زمین جو اب آسمان بنی ہوئی ہے جس کثرت سے بالائے فلک
ستارے جلوہ گر ہین اسی طرح بالائے زمین چراغان کی کیفیت ہے تمام کوہ مرواریدہ اور
اُسکے گرد مین صحرا جگہ جگہ کرنے لگا درختون پر قندیلون کی روشنی کرہ شب تاب کا لطف دکھا
رہی تھی اور جا بجا بارگاہون کی آرایش اور روشنی علیحدہ علیحدہ اپنا حسن دکھا رہی تھی اور
یہ بارگاہین جو مہمانون کے واسطے حسب حیثیت نصب کی گئی تھین ہر ایک جواہر نگار تھی کسی
مین یکرنگ سا یاقوت سرخ جڑے ہوئے تھے کسی مین الماس کسی مین زمرد کسی مین بلم کسی مین
پکھراج وغیرہ نصب تھے جسوقت اس جواہر بیش بہا پر عکس روشنی کا پڑتا تھا آنکھون چکاچوند
ہونے لگتی تھی اور چمک جواہر کی نگاہون کو حیرہ کرتی تھی وہ دور رویہ ستونون کی روشنی بیچ مین سے
شاہان قاف کا جواہر نگار پوشاکین پہنے ہوئے گذرنا اور اول جاکر قبر مقدس جناب سلیمانی
علی نبینا و آلہ وعلیہ السلام پر فاتحہ پڑھنا اپنی اپنی تمناؤن کو بیان کرکے خدا سے بواسطہ روح
پاک حضرت سلیمان علیہ السلام دعا کرنا اپنی اپنی حاجت طلب کرنا ہر طرف سے غول کے غول
چلے آتے ہین اور ضریح پاک کو بوسہ دیکر لوگ چلے جا رہے ہین ایک طرف ملکہ مہرانگیز
رو رو کر اپنے شوہر کے واسطے اور فرزند کے لیئے دعا کر رہی ہے ایک جانب ملکہ ماہپیکر دختر خضران
پریزاد زوجہ سکندر رستم خو اپنے شوہر کو یاد کرکے دعاے دیدار کر رہی ہے آنسو مانند مروارید
سفید کے صدف چشم سے جاری ہین ایک سمت ملکہ بہار پری زوجہ لندھور عرض کر رہی
ہے کہ پروردگارا بہ تصدق روح پاک حضرت سلیمان علیہ السلام تو صاحبقران اعظم کو میرے
فرزندون سمیت صحیح وسالم لاکر پھر دیدار انکے دکھا ایک جانب ملکہ قریشیہ سلطان اپنے فرزند
برادر کے واسطے دعا کر رہی ہے اور اپنے حق مین بد دعا کر رہے ہے کہ اے خالق بے نیاز مجھے
اب زندگی اپنی منظور نہین ہے جلد مجھکو میری والدہ مہربان کی خدمت مین پہونچا دے اور مجھے
اس وارفانی سے اٹھا کہ دنیا میری آنکھون مین تیرہ وتار معلوم ہوتی ہے تو والدماجد کا تیاہی کہ خانہ
کعبہ تشریف لیجانے کے بعد کوئی خبر خیریت اونکی معلوم نہ ہوئی اور نہ اب والدہ مہربان زندہ
ہین مجھے سوا تیری ذات کے کسیکا سہارا نہین اور نہ کوئی لطف زندگی ہے اسقدر رونے کی غش
آگیا یہ خبر ملکہ سلیمان پری کو پہونچی یہ مصروف اہتمام تھین کیونکہ جو لوگ فاتحہ سے فرصت کرکے
جاتے ہین وہ آکر مقام جلسہ پر بیٹھتے جاتے ہین جواہر پری ہر ایک کو اُسکے مرتبہ کے لائق
جگہ دیتی اور بٹھاتی ہوا اور سلیمان پری اور متفرق کامون کی نگرانی کر رہی ہے الغرض عشق کی خبر سنکر سلیمان پری
آئین اور قریشیہ سلطان کو گلاب وبید مشک وغیرہ چھڑک کر ہوشیار کیا اور سمجھا بجھا کر جلسہ مین لائین مسند پر
بٹھا آنسو اپنے رومال سے پاک کیے اور پریزادین بھی ملکہ قریشیہ سلطان کو گھیرے ہوئے
آئین جسوقت جلسہ مین پہونچین تو حاسے مناسب پر بٹھا دی گئین صرف عزیزان قریب
پاس رہگئے سلیمان پری نے جواہر پری کو انکی تسکین کے لیے چھوڑ دیا اور کہدیا کہ تم اپنی
بہن کا دل بہلاؤ یہ تمھاری بھولی بہن ایسی ایسی باتین کرو کہ تم انکا غلط ہو کیونکہ یہی نشانی میری
بہن کی ہے اب جواہر پری مہزاب پری ماہ پیکر وغیرہ قریشیہ سلطان کو گھیرے ہوئے بیٹھی ہین باتین

اودھر اودھر کی کرکے دل بہلا رہی ہین اور سلیمان پری مصروف اہتمام ہین یہانتک
کہ آٹھ بجتے بجتے سب مہمان اس بارگاہ مین آگئے جہان صحبت جلسہ منعقد تھی اس بارگاہ
مین کچھ درجے کھانا کھلانے کے واسطے علیحدہ کردیے گئے تھے جسوقت کل مہمان جمع ہوگئے
تو سلیمان پری آئی اور اول ملکہ قریشیہ سلطان کو مع قریشیہ ثانی دیگر ہمراہیان قریشیہ سلطان
کو ساتھ لیکر اس درجے مین گئین جہان دسترخوان چنا ہوا تھا اور نعمتہاے پرستان موجود تھین
جواہر پری کو بھی ہمراہ قریشیہ سلطان کے کھانے پر بٹھا دیا کہ بسبب اپنے رنج و غم کے
غذا مین کمی کریگی تم خیال رکھنا اور قسمین دے دیکر کھلانا اور زمانے تو مجھے اطلاع کرنا بعد
اسکے اور والیان ممالک قاف کو لیجاکر سبکو علیحدہ علیحدہ درجون مین بٹھایا سبنے کھانا کھایا
جسوقت فراغت ہوئی تو ہاتھ منہ دھوکر پھر سب جلسہ مین آکر بیٹھے اور محفل از سر نو گرم ہوئی
وہ بارگاہ جواہر نگار اور اسمین شیشہ آلات کی روشنی جھاڑ فانوس مرونگ کنول ہانڈی
جھاڑ ایک طریقہ کے ساتھ لگے ہوئے تھے روشنی اس کثرت سے تھی کہ رات کا دن
ہوگیا تھا جابجا لونڈے بجوکے رکھے ہوئے تھے اگر وہ روشن تھے کہ دماغ جان معطر
ہوا جاتا تھا پریزادین نور کی صورتین نور کی پوشاکین زیور طلائی جواہر نگار پہنے ہوئے
قرینے سے بیٹھی تھین اور کیا کہا جاے پرستان نور در اصل تھا ایک ایک کا حسن غیرت حسن
لیلے و شیرین تھا کم سنین بھی جوانین بھی سبھی طرح کی پریان جمع ہین جنمین ایک ایک شاہزادی
اور امیرزادی ہے اس جلسہ مین سوا عورتون کے مرد کا نام نہین ہے گائینین اور قوال نچیان حاضر
ہین اور اسیطرح کا ایک مجمع مردون کا علیحدہ ہے ایسے ہی ساز و سامان وہان بھی مہیا ہین کہ تمام
شاہان قاف جمع ہین اور قوال بجے حاضر ہین دس بجے سے رقص سرود کا شغل شروع
ہوگیا اور قوالون نے مقابل چیزین شروع کردین غزل پھر چاہے تو نہ آنا اوآن بان والے
جھوٹا ہی وعدہ کرلے سچی زبان والے ٭ نالہ کرون تو دلمین دونون جہان والے ٭ ہالہ
رہین ہون بیدم عرش اسمان والے ٭ چپکے چپکے باتین نظرین بچا بچا کر رکھتے ہین آنکھ ہم بھی ہم بھی ہین کٹاری
اک ہاتھ اور قاتل ہم نیم لبھاون پر رسک کرین کہانتک یہ آدمی جان والے ٭ اک بوسہ مانگنے پر
گالیان یہ غصہ ہے رکھتے ہین ہم بھی عزت اوآن بان والے ٭ کہتا پتے کی اور نام پھر ہنسی کا
پھر یان نہ سمجھو تم دل مین بھی زبان والے ٭ موجود دل جگر مین دے امید دنکو جنبش ٭ دوہرا
نشانہ بھی ہو دو ہی کمان والے ٭ وہ آرزو سراپا تڑپا رہا ہے درسے ٭ نیچے تو دیکھ جھک کر
دریچے مکان والے ٭ اس اس طرح کی غزلین اور ٹھمریان جنمین مضامین معرفت وغیرہ
بھی تھے قوالون نے جو چھیڑ سرودین مین اوکین تمام محفل سرود کا عالم طاری ہوا ہر ایک
جھومنے لگا بیخودی پیدا ہوگئی کسی کی آنکھون سے آنسو جاری تھے کوئی تصویر بنا بیٹھا تھا اسقدر
گانے والون کو انعام ملا کہ مالا مال ہوگئے یہان تک کہ رات تمام ہونے لگی اور شمعون پر اداسی
چھاگئی رنگ عالم دگرگون ہوا مجلس سیلرگان مین بربہی سی پیدا ہوئی ماہ دایرہ اپنا لیکر مغرب
کی طرف چلا نیلے فلک نے دامن نور سحر مین منہ چھپایا طایرون کے چہچہے کی صدا پیدا ہوئی

ہنوز وقت نماز دور تھا کہ نہر جنگ مسالم اور بے ثباتی دنیا پر نظر کرکے یہ غزل شروع کردی
کہ جو وقت تھوڑا سا ہی بھی پسر لیت گذر جائے بعد اسکے ہر ایک نماز سحر پڑھکر شب سے
جاگنے کا کسل برطرف کرے۔ غزل آرام کے تھے ساتھی کیا کیا جب وقت پڑا تھا کوئی نہین ٭
سب دوست ہین اپنے مطلب کے دنیا مین کسیکا کوئی نہین ٭ محفل گشت مین دامن منہ پہ لوگون سے
یا کیا ہی تمکو ٭ اس آنکھ سے پردہ کرتے ہو جس آنکھ مین پردا کوئی نہین ٭ جو باغ تھا گل پھولون
سے بھرا اٹھکھیلیان سے چلتی تھی صبا ٭ اب سنبل و گل کا ذکر تو کیا خاک اڑتی ہوا وس جا کوئی
نہین ٭ آئینہ وساغر پر ہا ہم حیرت مین ہر دل آنکھین پرنم ٭ یاد آتے ہین اسکندر و جم اب
کو تماشا کوئی نہین ٭ جب بند ہوئین آنکھین تو کھلا دور روز کا تھا سارا جھگڑا ٭ تخت اسکا
نہ اب ہے تاج اسکا اسکندر و دارا کوئی نہین ٭ جو اونچے مکانون والے تھے سب خاک کے
نیچے جا کے پہنچے ٭ رہتے تھے جہان ہر دم چلے اب دیکھو تو اسجا کوئی نہین ٭ ہر ایک نمایش کو دیکھا
جسکی جو پلک کچھ بھی تو تھا ٭ دنیا ہے حباب بھروسا اس دم کا بھروسا کوئی نہین ٭ بیٹھے ہین
کہان اہل سند آغاز دہ کچھ انجام یہ بد ٭ یا بزم طرب یا کنج لحد یاد و مجمع یا کوئی نہین ٭ کل
جنکو اندھیرے سے تھا خطر رہتا تھا چراغان پیش نظر ٭ اک شمع جلا دے تربت پر جز داغ
اب اتنا کوئی نہین ٭ قتال جہان مستون جو تھے سو کے ہین پڑے مرقد آنکھ ٭ یا مر نے
والے کا کھون تھے یارو نے والا کوئی نہین ٭ اے آرزو اسکا فخر کر گو شعر کا فن ہے نازک تر ٭
اس کام مین کیون کی عمر بسر جسکا کہ نتیجا کوئی نہین ٭ وہ تھوڑا سا وقت جو انتظار وقت نماز مین
بدقت ختم ہوتا بڑی آسانی سے گذر گیا اور اس غزل عبرت انگیز نے انقلاب زمانہ کی سیکڑون
تصویرین دکھا دین جس سے اہل جلسہ کی یہ حالت ہوئی کہ دنیا جاہ و حشم دنیا سے نفرت کلی ہو گئی
اور تصویر موت ہر ایک کے پیش نظر ہو گئی چہرون سے دل کی اداسی ظاہر ہو رہی تھی گویا زبان
حال پر یہ شعر جلی تھا شعر سحر کے ہوتے ہی رخصت یہ دو ساغر ہین ٭ تمام شمع بھی ہونی ہے ہم بھی خفا
ہین ٭ سب پر ایک ایسی حالت طاری تھی کہ بیان اسکا احاطہ تحریر سے باہر ہے لیکن سب سے
زیادہ اثر ملکہ قریشیہ سلطان پر ہوا کہ یہ اپنی والدہ ماجدہ ملکہ آسمان پری کو یاد کرکے
اسقدر روئین کہ سکتہ غش آگیا اور سلیمان پری نے پریشان ہو کر قوال بچون سے منع کر دیا کہ کوئی
کوئی عبرت انگیز غزل نہ گائین ورنہ کہین قریشیہ سلطان ہلاک نہ ہو جائے اور بعد اسکے عشی کا
تدارک ہونے لگا دیر کے بعد قریشیہ سلطان کو ہوش آیا تو وقت نماز کا کم رہگیا تھا تمام جلسہ پر خاموشی
ہو چکا تھا صرف چند پریان جو عزیز قریب تھین وہ قریشیہ سلطان کے پاس رہگئی تھین کہ اس
حالت مین چھوڑ کر جانا انکے واسطے مناسب نہ تھا اب ملکہ قریشیہ سلطان نے پانی طلب کیا اور وضو
کرکے اسی جگہ نماز پڑھی کہ وقت کم رہگیا تھا ساتھ ہی انکے اور پریون نے بھی فریضہ سحری کو ادا
کیا اب وظیفہ پڑھتی ہوئی بارگاہ سے نکلین اور شہنشاہ ہوئی اپنی بارگاہ کی جانب متوجہ ہوئین
غول پریون کا ہمراہ تھا وہ سماں وقت مرغان باغ کی نغمہ سرائی بلبلون کی چہک پھولون کی مہک
ابشارون کا گرنا عجب لطف دکھاتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ لڑیان موتیون کی بندھی ہوئی ہین یا لبطن

کوہ کے مرواریدپیدا ہورہے ہین وسطمین کوہ مروارید گرد صحراے سبزہ زار گاہے خودرو کی بہار بالاے کوہ مقررہ
بلند بنا ہوا جواہر اسپین نصب تھا کہ کی چمک شمس فلک سے ہمسری کا دعوے رکھتی تھی آفتاب طلوع
ہورہا تھا کرن درختون پر پھیل کر عجب حسن دکھارہی تھی کہ ہر شخل طلائی معلوم ہوتا تھا سبزتون مین ورق
طلائی کا رنگ پیدا ہوگیا تھا سبزۂ خوابیدہ کو نسیم سحر جگارہی تھی سوسن ہزار زبان حمد خالق سبحان مین ترزبان
تھی اور نرگس با چشم حیران لطف نظارہ اٹھارہی تھی باد صبا ہر شاخ شجر کو جنبش دیکر گویا اشارے سے صناع
باغبان قضا و قدر دکھارہی تھی سبزہ پر قطرات شبنم عجب لطف دے رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ
مخمل کا سبز فرش پر گوہر آبدار پھیلے ہوئے ہین اور سنبل ہیجان اس بہار کو دیکھکر خوف خزان سے پریشان ہر طرف نگران تھا لالہ داغ بردل جا گلون کی قبا کے چاک ترقی کرتے جاتے تھے بلبلون
کے نغمے باد خزان مین نالون کے رنگ پر تھے شمیم گل بے اختیاری کے ساتھ دامن گل سے علیحدہ
ہو گئی تھی غرضکہ کیا کیفیت اس بہار کی عرض کیجاے کہ زبان طوطی خامہ لال ہو اس بہار کو دیکھتی
ہوئی ملکۂ ریشہ سلطان داخل بارگاہ فلک جاہ ہوئین کچھ دیر آرام کیا بعد اسکے پھر خامہ تناول فرماکر
قبر مظہر جناب سلیمان کی جانب متوجہ ہوئین اور اسطرح دنکو ہین جلسہ ہوا الحاصل سات روز تک برابر اسطرح
سے یہ جلسہ رہا اب آٹھوان دن ہوا وہ صحبت برخاست ہوئی اور ہر ایک پریزاد ملکہ سلیمان پری و
جواہر پری سے مل مل کر رخصت ہونے لگی یہانتک کہ مہتاب پری کا سا اپنی بہنون نایاب پری
و گلشن پری کے جواہر پری سے ملنے کو آنا اور ہر ملکہ ماہ پیکا آنا ادھر گلشن پری و فخر صدف پریزاد کا آنا اور ملکہ
ریشہ سلطان کا سبع ریشہ ثانی آنا اور ایک ایک کا سلیمان پری سے رخصت ہونا اور اسپین گلے مل مل کر رونا پیٹنا
دیکھکر صاحبان دل کی آنکھون سے آنسو جاری تھے ملکہ سلیمان پری کتنی بہنون کا لوگو یہ کیا ہوا ہے کہ ایکی سال مین
طرح کی حسرت برس رہی ہے دل بھرا آتا ہے ہمیشہ یہ جلسہ ہوتا تھا مگر ایسی حالت کبھی دیکھی تھی جو اس سال ہے کہ ایک دوسرے
کو دیکھکر روے دیتا ہے قبر مظہر جناب سلیمان پر بھی عجب طرح کی اداسی چھائی ہوئی ہے آنا بڑا مجمع کہ تمام قاف اس
مقام پر جمع ہے مگر عجب طرح کی اداسی ہر طرف کو چھائی ہوئی ہے سناٹا سا معلوم ہوتا ہے خدا خیر کرے بلکہ ملکۂ ریشہ سلطان نے کہا کہ خالہ جان
ہے ایک لحظہ ایک ساعت ایک دم ؛ دگرگون ہیشود احوال عالم ؛ کل کیا تھا اور آج کیا ہو گیا وہ
صاحبقران عالیشان کا تشریف لانا اور چشمۂ ماہیان پر دیو عفریت دراز شاخ کو مارنا دیو سمندون
ہزار دست کو تہ تیغ کرنا آج کہان ہے کچھ تباہی نہین جب سے خاکپہ تشریف لیگئے کچھ خبر نہ معلوم ہوئی ہے
ایسے گئے کہ خط بھی نہ بھیجا رسید کا ؛ اسیطرح لگھے برس تک والدۂ ماجدہ کس عظم و شان سے تشریف
لائی تھین آج نہ خاک شور ہی ہین ہم سخت جان ابھی تک زندہ ہین کل خدا جانے کیا ہو اور اس جلسہ
مین کون کون شریک ہو اور کون فاتحہ خیر سے یاد کیا جائے یہ سنکر ہر ایک متاثر ہوا آنکھون سے آنسو
جاری ہوئے سلیمان پری نے سمجھایا بیٹا دل کو سنبھالو یہ تو طے ہو کہ ہمیشہ دکوئی رہا ہے نہ رہے گا جب حضرت
سلیمان سے بادشاہ عالیجاہ نہ رہے تو ہم لوگ کس شمار مین ہین اشعار مثنوی ؎ اونچے اونچے مکان تھے جنکے
بڑے ؛ آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے ؛ تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر ؛ ٹھوکرین کھاتے ہین وہ
سائے سر ؛ عطسی کا جو نہ ملتے تھے ؛ نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے ؛ گرد بیش چرخ سے ہالہ ہوئے
استخوان تک بھی انکے خاک ہوئے ؛ جس جگہ کل تھا بلبلون کا ہجوم ؛ آج اوس جا ہی آشیانہ بوم ؛

اب نہ رستم نہ سام باقی ہے ۔ اک فقط نام نام باقی ہے ۔ اب نہ ہے قیس و کوہکن کا پتا ۔ نہ کسی جا ہے
مل دمن کا پتا ۔ پورے الفت تمام پھیلی ہے ۔ باقی اب قیس ہے نہ لیلی ہے ۔ یہی رنگ ہمیشہ سے دنیا کا
ہے اس بیوفا نے کسی سے وفا نہین کی انبیاء اولیا ہمیشہ اسکے شاکی رہے ہین ۔ اس تھوڑی سی
زندگی کو غنیمت جانو بقول شاعر ؎ غنیمت جان لے یہ صحبتین آپس کی اے ہمدم ۔ دگرگون رنگ ہوجاتا ہے
اک دم مین زمانے کا ۔ ہرچند کہ ہر شخص کو چاہیے کہ انجام پر نظر رکھے مگر اسقدر بھی نہین کہ حیات چند
روزہ تلخ ہوجائے اب یہ سارا مجمع تہ جناب سلیمان علیہ السلام پر آیا ہر ایک نے اپنا اپنا مطلب دل
بیان کرکے دعائین مانگین قبر سے لپٹ لپٹ کر روئین ملکہ قریشیہ سلطان نے یہ دعا پھر کی کہ خداوندا
واسطہ اس قبر مطہر و روح پاک جناب سلیمان علیہ السلام کا کہ میرے فرزند برادر کو مجھسے ملا اور بعد اسکے
مجھے دنیا سے اٹھا لے کہ اب یہ نفس چند مجکو ناگوار ہین سانس کی کشش سے دل پر آرہ چلتے ہین بعد اسکے
ہر ایک بزرگ نے حسب حیثیت قبر شریف پر چادرین چڑھائین کسی نے چلہ باندھا کسی نے اپنے بچے
ہوئے چلے کو کھولا اور یہ دعا کی کہ جسطرح ہماری مراد بر آئی ہے اسیطرح سبکی مراد پوری ہو سب کے بچے
ہوئے ملیں لوگ آمین کی صدا دے رہے ہین اب یہ سب رخصت ہوئے اور ملکہ قریشیہ سلطان بھی
انسو پوچھتی ہوئی اٹھین سب کے سب مقبرہ سے نکلکر باہر آئے سولہ یان موجود ہین فوجین ہر ایک
کی دور دیہ کھڑی ہوگئین ملکہ سلیمان پری قریشیہ سلطان کو سمجھاتی جاتی ہین اور کہتی ہین کہ بیٹا کچھ
رنج نہ کرو اپنے بچون کی سرپرستی کرو خدا نخواستہ اگر تم اپنے کو ہلاک کروگے تو یہ لڑکے کسکے ہوکر رہینگے
قریشیہ سلطان عرض کرتی ہے کہ سبکا خدا مالک ہے جسنے پیدا کیا ہے وہی حفاظت کرنے والا ہے اور وہی
پرورش کریگا ملکہ سلیمان پری نے کہا کہ خداوند ان سب کرے کہ تم سب آکر صحت و تندرستی کے ساتھ
اس عرس مین شریک ہو اور ایکبار اپنے بچھڑے ہوؤن کو ساتھ لیکر آؤ یہی باتین تھین کہ جانب
صحرا سے آندھی کی علامت ظاہر ہوئی ہوا سے تند کے جھونکے آنے لگے تیز گرد و غبار بلند ہوا سب
سب گھبرا کر دیکھنے لگے کہ یہ تو فصل بھی آندھی کی نہین ہے پھر یہ آندھی کیسی ہے اور اس پردہ مین کیا
اسرار ہے اب وہ آندھی آناً فاناً گرد مقبرون کے پھیلنے لگی تمام جہان کو تیرہ و تار کر دیا اب سب
پریشان ہین خیمہ اوکھیڑ اوکھیڑ کے گرنے لگے سلیمان پری نے کہا صاحبو اس آفت مین جانے کا
کون وقت ہے چلو مقبرہ مین ٹھہرو جسوقت یہ طوفان برطرف ہو جائیگا تو پھر چلے جانا آخر یہ بھی گھر ہی
یا کہین جنگل ہے سب مجبور ہوئے ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا تمام صحرا تیرہ و تار تھا اس کیفیت مین
قصر مینا نگار تک جانا بھی دشوار ہوا آخرکار خاص خاص لوگ تو جسقدر مقبرہ مین سما سکے پھر
شہر کے باقی یا رؤف و رحیم پر ٹھہر رہے ہین کوئی اڑان دے رہا ہے قناتین ہین کہ مانند کپڑے
کی چڑیون کے اڑتی پھرتی ہین بارگاہون کی طنابین ٹوٹ رہی ہین چھاتون کی آوازین بلند ہین
چوبین مانند خس و خاشاک کے اڑتی پھرتی ہین چھوٹے بچون کو پریزادون آغوش مین لیئے ہوئے
سینے سے لگائے دعا کر رہی ہین کہ خداوندا اس بلا کو دفع کر اس آفت مین اخضران پریزاد و
نگارستان و خضران پریزاد و صدف پریزاد وغیرہ جسقدر مرد تھے دور بین لیئے ہوئے اس عالم
دیکھ رہے تھے کیطرف سے یہ آندھی آئی تھی کیونکہ انکو ابر ہی شبہ تھا کہ پہلے جھونکے تو بیشک

آدمی کے تھے لیکن اب جو غبار بلند ہی اور آوازین پیدا ہین اون سے علامت فوج دیوان کی ظاہر ہوتی
ہی خضران پریزاد کے ساتھ سہراب ثانی کے دو فرزند بھی تھے نام ایک کا داراب اعظم اور دوسرے
کا سکندر اعظم تھا انھون نے دیکھکر اپنے نانا سے بیان کیا کہ حضور یہ کسطرح کی آندھی ہی جس سے
خوف پیدا ہوتا ہی عجب طرح کی آوازین تیغ گرد سے آرہی ہین یہ تو آمد فوج دیوان کے آثار معلوم ہوتے
ہین اسے دریافت کرنا چاہیئے کہ آیا در اصل آندھی ہی یا فوج آتی ہی خضران پریزاد نے کہا کہ جو کچھ ہوگا
تھوڑی دیر بعد ظاہر ہو جائیگا اس تردد سے کیا فائدہ ہی لڑکون نے جواب دیا تردد اس سے ہی کہ ساتھ
ہمارے عورتین ہین اگر آمد فوج دشمن ہو تو آگے بڑھکر ان لوگون سے دریافت کرین کہ ارادہ انکا کیا ہی
یہ فوج کہان سے آئی ہی اور کسطرف جائیگی دوست ہون تو انسے ملاقات کرین دشمن ہون اور ارادہ فاسد
رکھتے ہون تو انکو روکین خضران پریزاد نے کہا کہ تمھارے سن وسال اس قابل ہین کہ لشکر دیوان سے
مقابلہ کرو لڑکون نے کہا کہ اگر مقابلہ کرتے اور مارے گئے تو اس ذلت سے بچین گے جو یہان رہنے سے ہوگی
پہلے سامنے ہماری مان بہین تو بے حرمت ہونگی کیا معلوم دشمن کیا سلوک کرین یہ کہکر ان دونون نے
قدم آگے بڑھائے تھے کہ خضران نے بازو ان دونون کے پکڑ لیے سمجھایا کر پہلے اپنی مان
دنا کی وغیرہ سے اجازت لو اسکے بعد جانا انھون نے عرض کی کہ آپکی اجازت کافی ہی عورتین تابع مطلب
ہوتی ہین انسے اجازت لینا بیکار ہی وہ نیک و بد کو نہین سمجھتی ہین آپ نے سنا ہوگا کہ ہمارے جد امجد
شاہزادہ خاور سیاہ نے سات برس کے سن مین ترک توسن یلطاقی ایسے پہلوان زبردست کو کسطرح
مارا انھین بھی مان انکی روکتی تھین مگر انھون نے نہ مانا ترک جوشن پوش کو زیر کیا اور ترک تہمتن بھاگا
اسکا تعاقب کیا نہ بارگاہ ہرمز و فرامرز مین گھس گیا اور ستون کی آڑ مین چھپا ہمارے دادا نے ایسی
تلوار ماری کہ ستون اسکے دو ٹکڑے ہوگئے ہمارا بھی اب وہی سن سال ہی اگر ہم مین تو کیا پروا ہی اور
شاہزادہ علمشاہ نوجوان کی جرأت و بہادری سے تو تمام عالم واقف ہی کہ وہ رستم لشکر کہلاتے تھے
نوجوان انکا خطاب تھا لیکن یہ سب باتین کیونکر حاصل ہوتین جب لشکر دیوان سے مقابلہ کیے
پہلوانون کو مارا آپ نے سنا ہوگا کہ جب قباد شہریار کو یہ خبر پہونچی کہ نوشیروان عادل کسرے اپنی
دختر ملکہ فیروزہ گہرتاج پر عاشق ہوا اسوقت امیر کشور گیر خانہ کعبہ شریف گئے تھے بادشاہ اسلام
نے آواز بلند فرمایا کہ کوئی ایسا شخص ہی کہ جائے اور نوشیروان کو اس حرکت سے باز رکھے یہ سنکر کسیکی جرأت
نہوئی کہ پونے دو کروڑ آدمیون کے لشکر سے سامنا کرے اور نوشیروان سے بادشاہ اراوالعزم کو اس حرکت
ناشائستہ سے روکے مگر ہمارے جد اعلے شاہزادہ علمشاہ نوجوان اپنے دنگل شوکت پر سے کود پڑے
اور تنہا مرکب پر سوار ہو کر جانب بارگاہ نوشیروان روانہ ہوئے ہر بند کے لوگ ان سے خوب واقف تھے
اور ہر شخص پہچانتا تھا مگر لشکر نوشیروان مین کسی کی جرأت نہوئی کہ علمشاہ کو روکے اس رعب و دبدبہ کے
ساتھ داخل بارگاہ ہوگئے اسوقت دربار نوشیروان کا سردارون سے بھرا تھا کیسے کیسے پہلوان مانند
نیل مست کے اپنے اپنے دنگلون پر بیٹھے جھوم رہے تھے اور نوشیروان انگرکھے کا جوڑا پہنے ہوئے
تخت پر بیٹھا تھا علمشاہ نے بطور خدا پرستان سلام کیا اور نوشیروان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا
کہ اے نوشیروان جسکے ساتھ تو شادی کرنے پر آمادہ ہوا ہی یہ تیری دختر ہی جب تو نے ملکہ نوراللہ خاتون سے

کہا ہو کہ اگر لڑکی پیدا ہو تو قتل کردو لیکن اور لڑکا پیدا ہو تو زندہ رہنے دینا تو زرانگیز خاتون نہایت ہی پریشان ہوئی کیونکہ مصلحت خدا مین کسیکو دخل نہین ہو کیا معلوم لڑکا ہو یا لڑکی مگر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ فیروزہ لڑکا جدا پیدا ہوئی بلکہ زرانگیز خاتون نے تجھے پوشیدہ اسکی پرورش کی اس سبب سے تجھے واقفیت نہ ہوئی کہ یہ میری دختر ہو یہ کہکر بوشاگ کے بچے کی اسیوقت چاک کرکے آندی اور دوسرے کپڑے پہنوائے سب اہل دربار اور خود بادشاہ پر ایسا رعب تھا کہ جو علمشاہ نے کہا وہ منظور کیا اور کسی نے سر نہ اٹھایا اور دل مین قائل ہوئے کہ یہ دشمن کا بیٹا ہو کر در اصل اسنے بڑی دوستی کی کہ کیسے خفل قبیح سے بچایا اب علمشاہ نے پہلوانان صف شکن کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ جسکو روکنا ہو روکے اور جسنے روکا ہو تو کے بعد کو نہ پچھتانا کہ علمشاہ آگر صاف نکل گیا یہ سنکر سب نے گردن نیچی کرلین اور سجتیار کن نے کہا کہ حضور آپ تشریف لیجائین بھلا آپسے کون مقابلہ کرسکتا ہی یہ سب کے سب آپکے دیکھے بھالے ہوئے ہین علمشاہ جسطرح بارگاہ مین گئے تھے اسیطرح ہوتے دو کروڑ کے لشکر سے صحیح سلامت واپس آئے یہ ہو بارگاہ بادشاہ اسلام مین دیر پہنچے تھے کہ ایک نامہ فرنگستان سے آیا اسمین سنحریر تھا کہ تمام ملک برباد ہوا اور ناموس امیر بھی بے حرمت ہوا چاہتا ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ قدوس رومی نے نانا علمشاہ کے فرنگستان مین تھے اور بھائی انکا مرزوق فرنگی کافر تھا جسوقت آسے یہ خبر پہونچی کہ لڑکی کا نکاح صاحبقران سے ہوگیا اور لڑکا بھی پیدا ہوا یہ سنکر اسے بہت ناگوار ہوا اسنے کپتان فرنگی کو بھیجکر تمام ملک تاخت وتاراج کرنے کا حکم دیا لہذا اب وقت تنگ ہی کسیکو برائے امداد روانہ فرمایئے یا آپ تشریف لائیے یہ نامہ امیر با توفیر کے نام تھا بادشاہ نے نامہ لیکر پڑھ لیا اور نامہ دار کو رخصت کیا کہ انشاء اللہ کوئی تدبیر کیجائیگی اور بالفعل امیر با توفیر خانہ کعبہ تشریف لیگئے ہین نامہ دار تو رخصت ہوا اور علمشاہ بارگاہ نوشیروان سے پلٹ کر بارگاہ فیلوشہریار مین تشریف لائے بادشاہ نے پوچھا کہ کیا ہوا علمشاہ نے سب کیفیت نوشیروان کے دربار کی عرض کی اور کہا کہ مین نے اسکو ارادہ سے آپکے ملازم رکھا بادشاہ کو یہ طرز بیان ناگوار گذرا کیونکہ نوشیروان نانا بادشاہ اسلام کا تھا پس بادشاہ نے بموجب امنت ومرجا رخصت دالعام علمشاہ سے کہا کہ کچھ اپنی مان کی خبر بھی ہو کپتان فرنگی کا حکم لیکر آیا ہوا ہی بس یہ سنکر علمشاہ دیو کی آنکھون مین دنیا تیرہ وتار ہوگئی دوڑ کر ایک تھپر بادشاہ اسلام کو مارا کہ شل کبوتر کے لوٹنے لگے یہ دیکھکر پاپچزار یا نسوچین تمور بیگ اٹھ کھڑے ہوئے کہ بڑا غضب کیا علمشاہ نے جو ہماری موجودگی مین بادشاہ اسلام کی توہین کی ہم امیر کو کیا منہ دکھائینگے ادھر لندھور اٹھ کھڑے ہوئے اور گرزیا سنبھالا اور آواز دی کہ او علمشاہ یہ کیا حرکت ہی امیر با توفیر بادشاہ اسلام کو میرے سپرد کر گئے تھے مین کیا جواب دونگا اس ہنگامہ مین نظر علمشاہ کی اس پرچہ پر پڑی جسکا مضمون بادشاہ نے بیان کیا تھا پس علم شاہ مضمون دیکھکر نہایت پشیمان ہوئے کہ مین نے یہ کیا حرکت کی اور لندھور کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ او دارا سے بہتر مجھسے تمسے مقابلہ کرنے مین باک نہین ہی نہ مین تم سے ڈرتا ہون مگر در اصل مین حقیقت حال سے واقف نہ تھا مین سمجھا کہ بادشاہ نے میرے ذلیل کرنے کو ایسی بات کہی ورنہ مین یہ حرکت کبھی نکرتا پس بہتر یہ ہی کہ اب مجھے نکل جانے دو کہ مین جاکر کپتان فرنگی کو سزا دون اور حرمت صاحبقرانی کو بچاؤن ورنہ یہ سمجھ لو کہ مین بھی فرزند صاحبقران ہون بارگاہ خون سے لال کردون گا اگر مرون گا تو سیکڑون

اور ہزارون کو مار کر مرد نگا اور دھر مالک لڑ کر حشم نے کہا کہ لند ھور علمشاہ کو نکلجانے دو در اصل خطا انکی قابل سزا تھی مگر یہ بھی مقدمہ ناموس امیر کا تھا آخر کار ابو اطلس پوش دشمنون کے اختیار مین آگئین اور حرمت صاحبقرانی مین فرق آیا تو اسکا امیر کو کیا جواب دوگے لند ھور کے اور علم شاہ یہ کہکر روانہ ہوئے ؎ نرگس نے آنکھ بھیر کی بیل جدا پھر ی ٭ چلیے اب اس چمن سے کہ یان کی ہوا پھری دیگر گلچین سے گل سے لو صبا سے بگڑ گئی ٭ لو بلبلو سبا کی صبا سے بگڑ گئی ٭ یہ کہتے ہوئے بارگاہ کے باہر آئے اور تمام کب پر بیٹھکر جانب فرنگستان روانہ ہوئے اسوقت صرف سات آدمیون کے ساتھ دیا اور کوئی شریک حال نہ ہوا ایک پیچھے آنکے سلطان سعد فرزند عمر بن حمزہ یونانی تھے اور دوسرے سلطان عنوری گلگرام اور تیسرے لہلاسپ تیر انداز اسی طرح کل سات آدمیون سے جاکر تمام فرنگستان کو ہلا دیا اور زیر و زبر کر دیا مرزبوم فرنگی کو تخت اٹھا لیا اور فلدن پر جا کے مارا کہ پکر اسکی چور ہو گئی غرضکہ سات آدمیون سے فرنگستان کو فتح کر لیا اور قیدیون کو چھڑا یا ان سے آکر لند ھور سے مقابلہ کیا اور لند ھور کو تخت فیل اٹھا لیا دوسری جرأت یہ کہ فوج ہندی دو دو میل ہندی کو چالیس قدم تک ریل لیگئے اور فلدن پر دو دن کو مارا تیسری جرأت یہ کی کہ دو دو باختری کو تخت فیل اٹھا لیا اور دور جاکر مارا ایسی ایسی جرأتین کین کہ نوجوان کا خطاب پایا رستم زمان مشہور ہوئے آنکے فرزند شاہزادہ ملک قاسم کی جرأت تو پہلے ہی آپ نے سنی آنکے فرزند ارجمند نوجوان نے بارہ برس ملک باختر مین صاحبقرانی کی باوجودیکہ آفتاب پرست تھے اور اپنے طلسمات سے واقف تھے اور دادا صاحب یعنی رستم ثانی بھی ثانی رستم تھے جنھون نے آگے سات دیوہیکل دیوہیکل کو دیر کیا اور کیا کیا کارنمایان اسی پردہ خاک مین کیے اور آنکے بھائی شہریار عالی وقار تشریف لائے یہ ایسے تھے کہ امیر ثانی نے اپنی دختر کا عقد انکے ساتھ کیا اور انھون نے بھی پردہ خاک مین چھپے چھپے کارنمایان کیے اور والد ماجد یعنے سہراب ثانی نے تو اس چھوٹی سی عمر مین طلسم چہل چراغ سلیمانی کو فتح کیا اور دیوہیکل دیوہیکل کو کس شد و مد سے مارا اور قید خانۂ طاسی سے اپنے باپ اور چچا اور دادا کو رہا کیا یا دسخن بخیر اب ذکر صاحبقرانی مین پردہ دنیا پر بمقابلہ بدیع الملک گئے ہوئے ہین خدا انکو فتحیاب کرے ہم بھی اسی سخن کے فرزند مین اگر لشکر دیوان سے مقابلہ کرینگے تو کیا پروا ہی نام آور جائینگے تمام تو بزرگون کا رہیگا اور اگر بدنام بیٹھے رہے اور دشمن آپڑے تو تمام عالم مین بدنامی ہوگی اب آپ ہمین رخصت کیجیے اور جانے دیجیے یہ کہکر جلدی جلدی مرکبون پر سوار ہوئے اس اثنا مین انکی ماں اور نانی وغیرہ کو بھی خبر ہو گئی سب نے آکر گھیر لیا مگر یہ شیر کے بچے ہین کب رکتے ہین جوش شجاعت مین باگ گھوڑون کی لی اور کہا کہ خدا حافظ یہ صورتین تمھین رنگین کر دیکھیے اب ان بچون کی صورتین پھر نظر آتی ہین یا نہین ماں نے انکی کلیجا پکڑ لیا اور یہ دونون شیر بیشۂ صاحبقرانی گھوڑون کو اڑاکر روانہ ہوئے انکو دیکھکر اور پیزادون نے بھی جرأت کی اور چالیس بچاس ہزار فوج سے خضران پیزاد و اخضران پیزاد و نگارشاہ وغیرہ روانہ ہوئے اب اسطرف سے تو یہ چلے جاتے ہین اور اسطرف سے غبار اٹھتا چلا آتا ہے دراب اعظم اور اسکندر اعظم دونون قریب گرد پہنچکر اور مارے تلوارون کے واسنہ گرد کا چاک کر دیا اب جو نظر پڑتی ہے تو دیکھا کہ بہت بڑا لشکر دیوون کا

چلا آتا ہی اور آگے آگے سب سے ایک دیو مہیب ہی کہ منجنیق اسکے ہاتھ مین ہی اور پتھر گولیون مین بھرے ہوئے ہین یہ وہی دیو آتشبار ہی جسکا ذکر نیرنگ قاف مین آچکا ہی کہ نامہ نیرنگ بجکلاہ کا اسکو گیا تھا اور یہ حکم ہوا تھا کہ تم گلستان ارم کو برباد کرتے ہوئے اسطرف آؤ کہ یہان سپہ حمزہ یعنی صاحبقران اعظم سے مقابلہ ہو رہا ہی پہلے یہ دیو آتشبار گلستان ارم مین گیا وہان کسیکو نہ پایا اور یہ معلوم ہوا کہ تمام گلستانیان قاف کوہ مرواریدیہ جمع ہین اب اسنے ادھر کا رخ کیا الحاصل جسوقت سامنا دیو آتشبار کا ہوا اور نظر دیو کی سکندر و دارا پڑی کہ دو لڑکے چاند کی صورت گھوڑون پر سوار چلے آتے ہین اسنے آواز دی کہ تم کون ہو ان لڑکون نے جواب دیا کہ لوگون ہو اور کیا ارادہ رکھتا ہی دیو آتشبار نے کہا کہ تم بڑے بددہان معلوم ہوتے ہو شاید تم مجھے آگاہ نہین ہو کہ مین کون ہون تم دیو آتشبار ابلیس پرست ہین واسطے برباد ہی گلستان ارم کے گیا تھا وہان کسیکو نہ پایا اب مین نے سنا ہی کہ والیان گلستان ارم اس مقام پر ہین اگر تم آگاہ ہو تو مجھے بتادو اس صلہ مین تمکو چھوڑ دونگا اور ان سبکو قتل کر ڈالونگا یہ سنکر ان لڑکون کو غیظ آیا کہ یہ ملعون ہمارے عزیزون کو قتل کرنے کی غرض سے آیا ہی جواب دیا کہ او ملعون پہلے ہمسے مقابلہ کر لے بعد اسکے اُن لوگون سے لڑنا یہ بھی یہ محال ہی کہ ہمارے سامنے ایسے کلمات کہے دیو آتشبار نے کہا کہ تم ہو کون انھون نے کہا کہ ہم سہراب ثانی نبیرہ صاحبقران ہین یہ سنکر اس دیو نے آواز دی لشکر کو مارو ان لڑکون کو یہ سانپ کے بچے ہین انکے ابا نے تمام سرکشان قاف کو مارا ہی دیو سمندون ہزار دست کو قتل کیا ہی آج ابلیس پرستون کے خون کا بدلا لے لو جس یہ سننا تھا کہ ایک لاکھ دیو یورش کر کے چلے ادھر ان دونون لڑکون نے نیچے کھینچے اور باگین اُٹھا کر لشکر دیوان پر جا پڑے اور تلوارین ملنا شروع کین دیو آتشبار حیرت سے انکو دیکھ رہا ہی کہ کس جرأت سے یہ لڑ رہے ہین جو دیو سامنے آکر وار کرتا ہی ضرب اسکی سپر ڈالی سے خالی دیکر جو ہاتھ مارتے ہین یا گردن یا کمر پر پڑتا ہی کہ نسمہ بھی لگا نہین رہتا ہی لاشون پر لاشین گر رہی ہین دیو پھڑک رہے ہین یہ دونون ماہتاب سپہر جرأت و بہادری شفق خون مین دُولے ہوئے ہین اب یہ ادھر لڑ رہے ہین اور دیو انھین گھیرے ہوئے اودھر سے وہ پریزاد جوانی کمک کو چلے تھے آکر پہنچے اور دیکھا کہ لڑکے تیا مئین برپا کر رہے ہین عین گرمی جنگ مین دیو حریص جھپٹ کر سامنے سکندر اعظم کے آیا اور پکارا کہ او طفل آدمزاد تو بڑا سرکش ہی کہ تو نے سیکڑون دیوون کو مارا اگر تو جوان ہوتا تو کیا قیامت برپا کرتا بہتر ہوا کہ تو ابھی عمر مین گرفتار بلا ہوا ورنہ یقین ہی کہ تیرے ہاتھ سے بڑے بڑے دیوان سرکش مارے جاتے سکندر اعظم نے جواب دیا کہ اب کیا مین چھوڑ دونگا او ملعون جو سامنے آجائیگا وہ اب بھی تہ تیغ ہوگا جسوقت تک یہ بازو تھکتے نہین ہین اُسوقت تک کتنے دیکھے کس کس کو ٹھکانے لگا چکا ہون ہان اگر اسی طرح للکارتا اور کمک نہ پہنچی تو کب تک لڑ سکتا لاضرب بہادری کی یہ جرأت اس شاہزادہ بلند اقبال کی دیکھکر دیو حریص دل مین وجد کرنے لگا ایک تو اوسمراد دوسرے ابھی طفل اور طفل بھی وہ طفل جسکے کھیل کے دن ہین اسکا قتل کرنا قابل افسوس ہی اور زندہ رکھنا بھی بُرا ہی کہ پھر اسکے ہاتھ سے جانبری دشوار ہی آخر کار یہی سوچا کہ اسے قتل کروا ڈالنا چاہیے اس طفل کو زندہ چھوڑنا اپنے ساتھ دشمنی کرنا ہی چونکہ دیو حریص کو اپنے زور

وطاقت پر بہت بڑا بھروسا ہی اس ملعون نے آواز دی کہ تو حوصلہ اپنا پورا کر کہ میری ضرب سے
بچنا دشوار ہی تیرے دل مین حسرت نہ رہجاے مجھے پہلے ہاتھ اٹھاتے شرم آتی ہی سکندر اعظم نے جواب
دیا اگر تجھے کافر ہوکر سبقت کرتے شرم آتی ہی تو مین مسلمان ہون مجھے اسطرح ظہور مین آنیکی کیا حاجت
ہمارا یہ دستور نہین اور کافرون نے تو ہمیشہ بیشدستی کی ہی تو کیون شرم کرتا ہی دیو نے کہا کہ مین تو چاہتا
تھا کہ تجھپر وار نکرون اور تیری ضرب روکر کر تجھے زندہ نگل جاؤن مگر تو نہین مانتا تو نے اسے یہ کہکر
دیو حریص کے وار شمشاد کا وار کیا سکندر اعظم نے ضرب اسکی خالی دی اور زمین پر پڑی خاک اڑتی تق
گردن سکندر اعظم چھپ گئے دیو پکارا کہ افسوس گوشت تیرا کڑا ہوگیا سکندر اعظم نے اس گرد سے
نکلکر آواز دی کہ او ملعون کیا جھک مارتا ہی ارے مردیت تیرا ابھی تیری سر کوبی کے لیے زندہ ہی یہ کہکر
ہاتھ نیچہ کا مارا کہ نیچہ دیو کی کلائی پر پڑا ایک ہاتھ دیو حریص کا قطع ہوگیا نیچہ وار مین لپٹا ہوا خاک
پر گرا اور سے دیو کے خون مانند پرنالے کے جاری ہوا لیکن یہ دیو بھی نہایت زبردست و
بہادر ہی بھاگا نہین اسلیئے کہ ایک تو اسے یہ شرم دامنگیر ہوئی کہ ایک طفل آدمزاد سے مین بھاگون
دیوان عالم مجھپر ہنسین گے دوسرے یہ خیال ہی کہ اگرچہ اسنے چالاکی سے ہاتھ میرا قطع کیا لیکن اب
بھی مین اسکے لیئے کافی ہون اگرچہ پنجہ مین دیو پنی لونگا تو لڑنا دشوار ہو جائیگا یہ خیال کرکے دیو حریص
نے دوسرے ہاتھ مین چوبدست لی اور پھر وار کیا سکندر اعظم نے پھر خالی دیا اور زیر ہوکر ایک
ایسا ہاتھ مارا کہ یہ شاخ بھی اس شجر ظلم و بدعت کی قطع ہوئی خون جو زخم سے بہا اور دیو مجبور ہوا تو
دست پا چہ ہوکر کف افسوس بھی مل سکا لیکن ایسا قوی دل تھا کہ بھاگنے کو ننگ و عار سمجھکر نہ کھولکر
سکندر اعظم پر گرا کہ بدیان اسکی چالون سکندر اعظم نے ٹوپہ پر کا اسکے ملق مین ڈالدیا اور گرز سر پر
مارا کہ کاسۂ سر چور ہوگیا اور دیو حریص زمین پر گرکر تڑپنے لگا دیو حریص خرس پیشانی دارا بطش
کے قریب پہونچا اور آواز دی کہ او ملعون آدمزاد ہوشیار ہو کہ اب تیری خیر نہین ہوا کہ تو بڑا سرکش ہی مین
تجھے زندہ نہ رہنے دونگا کہ نوجوان ہوکر ابلیس پرستون کا استیصال کرے ہنوز زندہ رکھنا سانپ کا بچہ
مین پالنا ہی دارا بطش اعظم نے جواب دیا کہ او ملعون کیا حقیقت ہی تیری جو تو مجھے قتل کرسکے لا ضرب بہادری
کی دیکھون تو کیسا بہادر ہی اور تیری اجل میرے ہاتھ سے ہی پس میری اجل تیرے ہاتھ سے یہ سنکر حریص سنتے
چوب چقماق کا وار کیا دارا بطش اعظم نے آتی ہوئی چوب خیال مین کرکے ہاتھ نیچہ کا مارا کہ ہاتھ گٹے
پر سے اڑ گیا دیو جھپٹا کہ دوسرے ہاتھ سے چوب اٹھالون دارا بطش اعظم نے نیچہ اسکے پاؤن پر مارا کہ دونون
پاؤن اسکے کٹون پر سے قلم ہوگئے اور اب اسمین اٹھنے کی طاقت نہ رہی نہ بھاگ سکتا ہی اور نہ لڑسکتا
ہی دارا بطش اعظم نے کہا کہ نبس تیرے لیے یہی سزا خوب ہی کہ تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو اور بے بسی سے پڑا ہوا
تماشا جنگ کا دیکھا کرے دیو نے غصہ مین آکر چوب چقماق پھینک ماری اگر دارا بطش اعظم خالی نہ دیتے تو
بچنا دشوار تھا چوب تو دور جاکر گری دارا بطش اعظم قریب اس ملعون کے آئے اور ایسا ہاتھ یا من
گردن پر مارا کہ سر اسکا مانند گیند کے الگ ہوکر گرا اور دیو تڑپ کر ہلاک ہوگیا بس اون دیو دن کا زور
تھا کہ ایک غول سنگ اندازون کا کمین سے آیا اور دیو آشوب نے آواز دی کہ ارے ملو تو انکو غضب
کیا ان لوگون نے کہ اتنے بڑے دیوون کو مارا بکاشل و نیظیر بردہ فاختہ مین یہ تمام روداد بیان کرتا ہی

کہ یہ دونون دیو دیوا کوان کے مقابلہ کے تھے اور دیو اشفال سے زیادہ قوی تھے اخفران پریزاد اور حضران پریزاد اور نگارستان وغیرہ قریب پہونچ چکے تھے انھون نے یہ تماشا اپنی آنکھون سے دیکھا اور فضا باش درمباکی صدا بلند کی اور کہا کہ عمبرا اب ہم آپہونچے دافع مین تم بیشرون کے غیر ہو جو زبان سے کہا تھا وہ کر کے دکھا دیا خدا تمھین چشم زخم سے محفوظ رکھے کہ تم وارث دور صاحبقرانی ہو اور ابھی بہونہار ہو یہ کہتے ہوئے تمام پریزاد چالیس ہزار دیودن سے چھٹے اور ادھر ان دونون بچون نے پھر کر سلام کیے یہ دیکھکر دیو آتش بایکبارگی ان لڑکون کا خیال نکر دیا پہلے انکے مددگارون کو روکو اگر یہ بھی ان تک پہونچ گئے تو پھر ہاتھ آنا ان لڑکون کا نہایت دشوار ہی بعد اسکے انھین بھی گھیر کر مار لینگے یہ کہکر کہان جا سکتے ہین کہ ایک لاکھ دیودن مین گھرے ہوئے ہین بس یہ کہتے ہی اس ہزار دیوان سنگ اندازون نے صفین باندھ کر بارش پتھرون کی ماری پہلے ہی وار مین بسقدر افراد تھے قتل اخفران پریزاد و حضران پریزاد و نگارستان وغیرہ یہ سب زخمی ہوئے اور اکثر گرگئے جسکے سر پر پتھر پڑا کاسہ سر آسکا چور ہو گیا جسطرح نہنگ بسمل تڑپتے ہین اس صورت سے یہ سب پھر گئے اور جان بچ تسلیم ہوئے جو لوگ پیچھے کی صف مین تھے سامنے اُنکے لاشون کے انبار ہو گئے راستہ مسدود ہو گیا جب تک یہ اُن لاشون سے بچکر آگے بڑھین بڑھین ان کفار نے ایک بارگی اور ماری کہ وہ صف بھی بیسما ہو گئی یہ معلوم ہوا کہ دیوار اژدہا گری پوری صف مین ایک بھی نہ بچا وہ ہی صفون مین بیس ہزار دیو مارے گئے اور لشکر تک نہ پہونچ سکے اب پہلون کے قوی قدم اُٹھ گئے اور بھاگ کھڑے ہوئے جو باقی بچے اور ہمت و جرأت کے پابند رہے وہ پتھرون سے ہلاک ہوئے تمام لشکر کا ستیاناس ہو گیا ادھر وہ بچے کھچے مار مار کر دلے لگے اور ان سنگ اندازون کی طرف چلے کہ ان سے خون عزیزان کا عوض لین بس آتے ہی اس صف پر گرے اور قتل کرنا شروع کیا جسطرف پہلے انکا رخ تھا اب اودھر پشت ہو گئی ان دیوون کو پورا موقع ملا انھون نے بارہ پتھرون کی ماری پشت کی جانب سے اگر پتھر سرون پر پڑے کہ مغز سر پریشان ہو گئے اور شانے خرد ہو گئے یہ دونون اسی مقام پر گرے اور تڑپ کر مر گئے قضائے کار یہ ان بچون کے جانے کے انکی جان نہین نافی وغیرہ جسقدر رہبر تھین یہ جوش محبت مین پیچھے پیچھے چلی تھین اور انکے ساتھ ملکہ قریشیہ سلطان قریشیہ ثانی جواہر پری زوجہ نورالہدیٰ اور سلیمان پری کہان تک بیان کیا جاے کہ جسقدر پریان تھین ایک ایک کے خیال سے سبھی چلی آئی تھین جو قتے دیودن نے انکے قتل سے فرصت پائی تو عورتون کی طرف متوجہ ہوئے اور ہین سے پتھر برستے ہونے چلے ایک لاکھ دیو دیکا لشکر پہلی ہی بارش مین خاتمہ ہو گیا جسپر پتھر پڑا وہ ہلاک ہوا جو پریان پتھر سے آڑ کر فعل گئی ہو گئی وہ تو بچی ہو گئی باقی کل پریان اور پریزاد اسی مقام پر کھیت رہے تمام صحرا سے تا حد نگاہ لاشین ہی لاشین نظر آتی تھین دو شت ہزار دیان اور امیرزادیان جو ممالک تخت و تاج کی بے گور و کفن خاک پر پڑی ہوئی تھین جو لوگ ابھی تھوڑی دیر پہلے باتین کر رہے تھے وہ ایسے خاموش ہو گئے ہین کہ نہ زبان کو حرکت ہے اور نہ لبون کو جنبش ہر شخص پانون پھیلا کر سو گیا ہے

کاٹ سر آنکے دیکھے ٹھوکرین کھاتے ہوئے خیال تو کیجیے کہ کون کون لوگ اس زمین پر
بے وارث و والی پڑے ہوئے ہین کہ جو باد شلبان قاف مین سے تھے اب ان دیوون نے
لوٹنا شروع کیا کون پوچھنے والا تھا تمام زیور و زر خیمہ و خرگاہ طبل و علم انکے ہاتھ آئے اب ان
شیطان صفاتون کو یہ فکر ہوئی کہ نشان قبر جناب سلیمان کا مٹا دینا چاہیئے کہ اگر کبھی کوئی
وارث انکا پیدا ہو تو عبرت کرے کہ جسے ہم مانتے تھے اسکی کیا حالت ہوئی اب اس ارادے
سے کوہ مروارید کی جانب چلے تھے کہ ناگہ گرد بلند ہوا دیو آتشبار ٹھہر گیا کہ شاید کوئی مددگار زمانہ ہمارا
کا آتا ہو اور جنہون دیو رنکو برائے وارداشت حال روانہ بھی کر دیا غرض جسوقت دامنہ گرد کا
شگافتہ ہوا تو دیکھا کہ دو لاکھ دیوون سے نخیف بن خفیف چلا آتا ہی اور ساتھ اسکے دیو
ممتور بھی ہی دیو آتشبار اسے اپنا مذہب جانکر برائے استقبال آگے بڑھا اور ملاقات کی
پوچھا آپ اسطرف کیونکر آئے دیو نخیف نے بیان کیا کہ جسوقت مجھے یہ خبر ہوئی کہ آپ بلوی
گلستان ارم کے واسطے جاتے ہین تو مین بھی چلا تھا کہ شریک جنگ ہونگا اور غارتیون
کو قتل کرنے مین مدد دونگا لیکن جسوقت مین گلستان ارم مین پہونچا تو عجب سناٹا دیکھا
کہ وہان کوئی بھی نہین ہی مین نے دریافت کیا کہ اسکا کیا سبب ہی تو معلوم ہوا کہ سب لوگ
مین گئے ہوئے ہین بس مین نے اسطرف کا قصد کیا دیو آتشبار نے کہا کہ مدد خداوند
ابلیس سے ہین نے سبکو ہلاک کیا دیکھیے وہ لاشین پڑی ہوئی ہین یہ سنکر دیو نخیف بہت
خوش ہوا اور کہا کہ آپ بڑے صاحب اقبال ہین جو ان لوگون پر فتحیاب ہوئے ورنہ جو انکے
مقابلہ پر آیا آسنے ہرگز جان سلامت نہ لیجائی یا مارا گیا آپ نے سنا ہی ہوگا کہ حمزہ اور اولاد حمزہ نے
قاف کو خالی کر دیا جسقدر دیوان زبردست تھے وہ سب مارے گئے اب ادنیٰ سے کوئی
زندہ نہین ہی دیو آتشبار نہایت خوش دیو نخیف اور دیو ممتور کو ساتھ لیے ہوئے اس
مقام پر آیا جہان کہ لاشین اکابر قاف کی پڑی ہوئی تھین دیو نخیف اسقدر خوش ہوا کہ زندگی
مین ہرگز اس ملعون کو ایسی لطافت کبھی نصیب نہ ہوئی ہوگی اس ملعون نے ان لاشون پر
برعت کی بلے الخصوص لاش ملکہ قریشیہ سلطان کی اسنے ایک بلندی پر رکھوادی اور
کہا یارو دیکھو یہ وہی عورت ہی جسنے ہزارہا دیوون کو مارا اور مین نے کئی بار شکست اسکے
ہاتھ سے کھائی تھین سب دیو نہایت تعجب سے لاش ملکہ قریشیہ سلطان کی دیکھ رہے
ہین ادھر سے پھر نشان قبر جناب سلیمان مٹانے کے ارادے سے چلے تھے کہ یکایک از پردہ
بیابان گرد سے برخاست مگر گرد تیرہ و تیز و خیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ و پاے گرد در زمین پیچیدہ
زیر آسمان ایک آسمان خاکی نظر آنے لگا اب پھر یہ دیو ٹھہرے کہ اس گرد کو بھی دیکھ لینا چاہیے
سب منتظر تھے کہ کون آتا ہی دوست ہی یا دشمن دیکھا تو وہ گرد بڑھتے بڑھتے شق ہوئی اور دل گرد سے
نعرہ شیر کی آواز پیدا ہوئی دیکھا سب نے کہ شاہزادہ سکندر رستم خو مرکب پری پیکر پر سوار گھوڑا
مارے چلا آتا ہی اور ساتھ ساتھ صاحبقران اعظم ذہنی جانب اور صاحبقران کو چک بائین
جانب پشت پر منظہر پہ یزادکی لاکھ دیوون کی فوج ہمراہ لیے ہوئے پھریرے نشانون کے

ادا کیے ہوے انکا حال سابق مین گزارش ہو چکا ہے کہ یہ نیرنگ قاف کو فتح کر کے چلے تھے اور صاحبقران کو یک نے خواب پریشان کہا تھا اول گلستان ارم مین پہونچے اور وہان سے اسطرف متوجہ ہوے کہ بکرما تھا سب اُس مین گئے ہوے ہین الحاصل جسوقت قریب پہونچے اور حال قتل عزیزان کا معلوم ہوا تاب نہ ہی گھوڑے اٹھا دیے ادھر دیو آتشبار نے کہا مارو انکو کہ بس یہی ہین سرکش اور باقی رہگئے ہین بعد اسکے خاتمہ ہے اور کوئی مقاوم خدا پرستون کا پردہ قاف مین نہین ہے یہ سنکر اسطرف سے بھی تین لاکھ دیو یہ پکار کر چلے آگے آگے دیو آتشبار کا ہی کیونکہ یہ سب سنگ اندازی مین نہایت مشاق ہین اور ابھی تک یہ کمان اور دیوون مین نہین ہے بس جیسے ہی سکندر رستم خو سامنے زد کے پہونچے دیوون نے بارہ پتھرون کی ماری سکندر رستم خو نے قبل سے حال جنگ اور طریقہ ضرب الکار یافت کر لیا تھا اور اپنے ہمراہیون کو سمجھا دیا تھا جیسے ہی پتھر سانے کے ساتھ چلے ان لوگون نے شکم مرکب سے لپٹ کر خالی دی بارہ پتھرون کی سر پر سے ہو کر گذری دوسری بارہ کی مہلت نہ لینے دی اور مانند قضاے مبرم کے آپڑے اب تلوار چلنے لگی سنگ اندازون کے حربے تو بیکار ہوے دیو ادھر متوجہ تھے لشکر کو کون روکتا منظر یہ دیا دیکھی تمام فوج کو لیکر لشکر دیو آتشبار پر گرا تلوار چلنے لگی شور گیر و دار بلند ہوا لاشون پر لاشین گرنے لگین سکندر رستم خو نے کہا کہ پہلے ان سنگ اندازون کا خاتمہ کر دینا چاہیے کہ انھون نے بڑے ظلم کیے ہین مظہر پیرزاد نے فوج کو اشارہ کیا کہ گھیر لو یا آج ان سبکا خاتمہ کیا یا اپنی جان دی کوئی بچکر جانے نہ پاے فوج صحرا کی طرف پھیلنے لگی دیو آتشبار نے دیکھا کہ فوج میری گھر گئی سو اب راہ فرار تو مسدود ہے پھر ہین آدمزاد میرا کیا کر لینگے اسنے آواز دی کہ اے آدمزادو کیا تم نیرنگ قاف سے شکست کھا کر بھاگے ہو دیوان نیرنگ قاف نے تمھین کیونکر چھوڑ دیا سکندر رستم خو نے کہا دیلون ہم بھاگنے والے نہین ہمنے نیرنگ قاف کا خاتمہ کر دیا دیو نیرنگ مارا گیا اور وہ دیو شدید بھی قتل ہوا یہ سنکر دیو آتشبار نے کہا اب تیری قضا تجکو بھی سامنے ملک الموت لے آئی کے گرا رم کرا ز دست من زندہ و سلامت بدر روی دیو آتشبار نے کہا اوقل ہو سیتیری باتین فریب آمیز ہین اور دھوکا دینے کے واسطے ہین تیرے فریب مین نہین آنیوالا نہین ہون لا فریب بہادری کی دیکھون تو تو کیسا بہادر ہے اور کیونکر تو نے دیو شدید کو مارا ہے یہ کہتا ہوا سکندر رستم خو کی طرف چلا اور سکندر رستم خو نے بھی باگ گھوڑے کی لی اور دیو آتشبار کی طرف چلے دیو آتشبار کے سامنے آتے ہی منجنیق کو گردش دی سکندر نے مرکب کاوے پر ڈالا کہ نشانہ بندھ نہ سکے بس جیسے ہی سکندر سامنے دیو آتشبار کے ایک مقام پر پہونچکر رکے اسنے پتھر گوپھن سے رہا کیا پتھر فن فن کی صدا دیتا ہوا چلا سکندر نے دہنے سے مرکب کو اشارہ کیا رہوار بجلی کی طرح مڑ گیا پتھر بائین پر خالی گیا اب سکندر مرکب کو چمکا کر قریب دیو آتشبار کے پہونچگئے اور پتھر دیو آتشبار کے ایک افسر فون کے سر پر پڑا وہ تو سنگ آمد دمنت آمد کہکر گرا اور ہلاک ہوا ادھر سکندر رستم خو پر دیو آتشبار نے چوب چماق لگائی سکندر نے زیر بغل آکر ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا کہ بازو اسکا قلم ہوا اور ہاتھ مع چوب زمین پر گر کر تڑپنے لگا دیو آتشبار بھاگا کہ تو بلاے بد ہے

سے بلائے جان ہین پہلے خاک کے بیدا د کرتے ہین جا پہنچی کو بند شیشے مین آدم زاد کرتے ہین یہ
سکندر رستم خو نے اسکا تعاقب کیا اب آگے آگے تو دیو بھاگتا چلا جاتا ہی
اور پیچھے پیچھے اسکے سکندر رستم خو گھوڑا دوڑائے چلے جاتے ہین دیو نحیف
جھپٹا کر دیو آتشبار کو بچالون جب تک مین اس لڑکے کو اٹھائے رہونگا آتشبار
اپنی جان بچاکر نکل جائیگا یہ دیکھکر صاحبقران اعظم نے گھوڑا ڈالا اور دیو نحیف مین خفیف
سے سد راہ ہوئے اور آواز دی کہ او ملعون کہان جاتا ہی دیو نحیف نے کہا کہ تو بھی
لے یہ کہکر چوبدست ماری صاحبقران اعظم نے وار اسکا خالی دیا کہ یہ جھونک مین اوندھے
منہ زمین پر آرہا صاحبقران اعظم کے سر پر اسکے گرز مارا کہ تمام کاسہ گرز سر مین در آیا
اور دیو نحیف زمین پر پھر گئے لگا انھون نے نعرہ کی صدا بلند کی یہ معرکہ دیو محتور نے دیکھا
کہ یہ بھی ایک دیو زبردست ہی یہ دوڑا کہ مین سکندر کو روک لون اور دیو آتشبار کو اسکے
پنجہ سے چھڑاؤن جیسے ہی یہ چلا صاحبقران کوچک بڑھکر سد راہ ہوئے دیو محتور نے
اڑہ پشت نہنگ مارا صاحبقران کوچک نے ڈھال دیکر تلوار سے دونون پاؤن اسکے
قلم کردیے کہ دیو زمین پر گرا گرتے ہی جو ہاتھ تیغ آبدار کا کمر پر مارا دو ٹکڑے ہوگئے اور ادھر
سکندر رستم خو قریب دیو آتشبار کے پہونچے اسنے پلٹ کر بائین ہاتھ سے گرز مارا سکندر
رستم خو نے دوسرا ہاتھ مارا کہ یہ ہاتھ بھی مع گرز جدا ہوکر زمین پر گرا پھر یہ دیو چاہتا تھا کہ بھاگون
سکندر رستم خو نے دونون پاؤن قلم کردیے دیو گرا یہ معلوم ہوا ایک مینار بلند منہدم ہوا
گرتے ہی ایک ہاتھ تیغہ آبدار کا اور مارا کہ سر اسکا کٹ کر گرا اب یہ دیو ان گلستان ارم نے
ان دیوون کو گھیر لیا اور قتل کرنا شروع کیا وار پر وار چل رہے تھے تیغ گرد بلند ہوا ہی
لاشین دیوون کی صحرا مین گر رہی ہین سیلاب خون آیا ہوا ہی ہر طرف کوندا برق شمشیر کا لپک
رہا ہی بارش خون کی ہو رہی ہی سرما نند اولون کے گر رہے ہین ہر غلہ تن سما ہو رہا ہی صدائے
تکبیر و زبن بلند ہی کشت حسرت دیوان آتشبار کی پامال ہو رہی ہی ساری سنگ اندازی
بھولے ہوئے ہین راہ فرار سد دو ہی چہار جانب سے گھرے ہوئے ہین اور یہ تینون سردار یعنے
صاحبقران اعظم اور صاحبقران کوچک اور سکندر رستم خو اس فوج کے بادل ہین
مانند چاند کے چھپ جاتے ہین اور پھر نظر آنے لگتے ہین کہان تک بیان کیا جاے کہ دو
لاکھ دیوان لشکر کفار مارے گئے اور پچہتر ہزار دیوان لشکر اسلام کام آئے آخر کار
ہر طرف سے صدائے امان بلند ہوئی سکندر رستم خو نے کہا کہ بشرط ایمان ان دیوون نے
قبول کیا کیا کرتے کہ بغیر اسکے مفر نا ممکن تھا لشکر مین طبل امان بجا جنگ آورون
نے ہاتھ اپنے روکے دونون لشکر علیحدہ ہوئے سکندر رستم خو نے صاحبقران اعظم
سے کہا کہ آپ پہلے چلکر ان شہیدون کی لاشون پر رو لیجیے جنکے ولسطے یہان تک آئے
ہین بعد ازان ان سبکو دفن کیجیے کہ احترام میت نہ جانے پائے صاحبقران اعظم
نے فرمایا کہ بہتر اب اس میدان کی طرف چلے جہان لاشین اہل اسلام کی پڑی ہوئی ہین تمام

صحرا لاشون سے پٹا ہوا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک چادر زمین پر خون آلودہ بچھی ہوئی ہے جیسے ہی قریب انکے لاشون کے پہونچے عجیب طرح کا سانحہ دیکھا کہ لاشین گھسٹن پڑی اور جواہر پری کی پڑی ہین چاہتے تھے ان لاشون کو اٹھائین کہ سامنے لاش مضطرب پری کی نظر آئی سکندر رستم خوسے لاش بجاوج کی پہچانی اور روتے ہوئے قریب آئے دیکھا تو گردنکے بیٹون کی لاشین پڑی ہوئی ہین انھون نے اٹھانے کا قصد کیا تھا کہ صاحبقران اعظم نے کہا اے فرزندا بھی سب لاشین دیکھ لو کہ کون کون آسکے بعد سبکو ایک جگہ کرکے دفن کا سامان کرو یون ایک ایک لاش پر کب تک روو گے یہ کہتے ہوئے اور آگے بڑھے اب انسو آنکھون سے جاری ہین ہاتھ پاؤن مین رعشہ ہے ایسی قیامت کبھی کسی نے کاہیکو دیکھی ہوگی کہ تمام خاندان جیتے رہا سنتے گان قائم تھے اور عزیز و اقارب تھے سبکی لاشین پڑی ہوئی تھین کچھ اور آگے بڑھے تو لاشین ملکہ ماہ پیکر نظر آئی یہ دیکھکر سکندر کو تاب نہ رہی ہوت ہاتھ پاؤن کی سلب ہوگئی حجاب اٹھ گیا اپنے کو لاش ماہ سیما پر گرا دیا یہ وہی شاہزادی ملکہ نقش و نگار کی ہے جسکے ساتھ عقد ہوا تھا اور آرسی مصحف کے وقت جنکو اٹھائے گیا تھا تو سکندر نے حالت عروسی مین دیکھا تھا یا خاک و خون مین آلودہ دیکھا وہ چاند سا مکھ جو آلودہ افشان تھا اسوقت سنگ سے فگار ہے جس بدن نازک مین پوشاک عروسی تھی وہ خاک و خون مین لتھڑا ہوا پڑا ہے سکندر سے تحمل اس صدمہ کا نہ ہوسکا اور بیہوش ہوگئے برابر اس لاش کے نگار ستان کی لاش پڑی ہوئی ہے صاحبقران اعظم نے جو یہ حالت سکندر رستم فوکی دیکھی جلدی سے قریب آئے سر اٹھا کر لیا کبھی سکندر کو دیکھتے تھے کبھی اس نازنین ماہ جبین کو دیکھتے تھے اور جوانی پر اس کی رو رہے تھے کہ افسوس کیا بد اقبال اور کم نصیب یہ لڑکی تھی پہلی شبہت وہ پڑی کہ عقد ہوتے ہی شوہر سے جدا ہوگئی وصل بھی نصیب نہ ہوا دوسری یہ مصیبت کہ پھر زندگی مین دیدار بھی نصیب نہ ہوا دیکھنے والون کے دل بیٹھے جاتے تھے ایک قیامت کبرے برپا تھی لیکن مہوت مسلسل اشک چہرہ سکندر رستم خو پر بہتے تو انکو ہوش آیا دیکھا صاحبقران اعظم کے زانو پر سر رکھے رو رہے ہین شرم سے رقت سلب کر دی صاحبقران اعظم نے خیال کیا کہ اب اسکو اس لاش کے پاس چھوڑنا اچھا نہین ہے اپنے ساتھ لیکر آگے بڑھے جیسے ہی وہ لاشین نظر آئین ایک بیحجاب اعظم گرے اور دوسری لاش پر صاحبقران کو چمک گرے اور اسقدر روئے کہ حالت اپنی خراب کی اب سکندر رستم خو کبھی انکو سمجھاتے ہین اور کبھی انکو روکتے ہین یہ دونون مامون بھتیجے اپنے کو ہلاک کیے ڈالتے ہین اور لاشون سے لپٹے ہوئے ہین سکندر نے غور سے دیکھا تو ایک لاش قوشہ سلطان کی اور دوسری قوشہ ثانی کی تھی یہ بھی ہائے جدہ کہکر گرے اور رونے لگے بڑی دیر تک ایک محشر برپا رہا آخر سکندر رستم خو نے کہا کہ حضور رونا تو زندگی بھر ہونہین معلوم ان لوگون نے کب شہادت پائی اب انکے دفن مین عجلت کرنا چاہیے بمشکل یہ دونون لاش سے اٹھے دیکھا تو قریب ہی انکی لاش ملکہ سلیمان پری و جواہر پری زوجہ شاہزادہ نورالدھر کی پڑی ہے کہ الحمدس کہ چراغ تربت جناب سلیمان

علیہ السلام بھی گل ہوا گویا آج ہی سے عرس کا بھی خاتمہ ہوا یہ آخری عرس تھا جو مرضی پروردگار کیا چاہا
ہو اب اور آگے بڑھے تو دیکھا کہ چالیس ہزار مردان پریزاد کی لاشین پڑی ہوئی ہین جنمین صرف پریزاد
حاکم جزیرہ ارغوان بھی ہو اور خضران پریزاد و اخضران پریزاد و سکندر رستم خو سے خسرو کی لاش بھی پڑی
ہو اور مختلف والیان قاف کی لاش پلاؤ پڑی ہوئی ہو ان لاشون مین ایک لاش بھی دیوان کفار کی
نہ تھی اور سب کے سر پھٹے ہوئے اور شانے ٹوٹے ہوئے صورتین پہچاننا دشوار تھین اور قریب قریب سب کے
بڑے بڑے پتھر پڑے ہوئے تھے سکندر رستم خو لاش اپنے خسرو کی دیکھکر بہت رو سے
صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی یہ لوگ قریب بھی نہ پہونچ سکے اور نوبت مقابلہ کی
بھی نہ آنے پائی کہ شہید ہوئے اب آگے بڑھے تو دیکھا کہ ہر چہار جانب لاشین دیوان کفار کی
پڑی ہوئی ہین کہ انکی قطع اور وضع اُن دیوون سے علحدہ تھی جو پہلے ملے تھے بڑی علامت
تو یہ تھی کہ ہر دیو کی لاش کے ساتھ پتھر جھولیون مین بھرے ہوئے اور ایک ایک گوپین ضرور
تھی سکندر رستم خو نے کہا کہ یہ لوگ تو دیو بند معلوم ہوتے انکو کسنے مارا صاحبقران اعظم نے
کہا اب کوئی باقی نہین جسپر گمان ہو کیونکہ لاشین تمام والیان پردہ قاف کی اسی جگہ مل چکین ہم
سنکر سکندر رستم خو نے کہا کہ کوئی تو ہونا چاہیے جسنے انکو قتل کیا ڈھونڈھتے ہوئے چلیے یقین ہی
کہ انھین لاشون مین وہ لاشین بھی ملجائینگی یہ سنکر پھر چلے سب لاشون کو ڈھونڈھتے ہوئے
چلے یکایک نظر سکندر کی ایک لاش پر پڑی دیکھا کہ ایک چھ برس کا بچہ قبضہ تلوار کا ہاتھ مین
چسپیدہ سر پھٹا ہوا خاک و خون مین غلطان پڑا ہوا ہی اور برابر ہی اُسکے ایک دیو کی لاش
پڑی ہی کہ وہ دیو دیو سرہنگ تن تناسے کم نہین ہی سکندر نے پہچانا نہین کہ یہ بچہ کون ہی نہ یہ خیال
ہوا کہ اسنے اتنا بڑا کمیت کیا ہی اور اس دیو کو وہ پیکر کو مارا صاحبقران اعظم نے دوسرے بچہ کی لاش
دیکھی انھون نے بھی سکندر کو آواز دی اور کہا کہ ای فرزند دیکھو ایک بچہ اور پڑا ہوا ہی سکندر رستم خو
دوڑکر قریب آئے بسبب اُلودہ خون ہونے کے لاش پہچانی نہ گئی سر اس بچہ کا بھی شق تھا اب یہ رہے
ہوں گے جو دیو لشکر آتشبار کے مطیع ہوئے ہین انھین طلب کرو تو یہ حال مفصل معلوم ہوگا ایک پریزاد کو
روانہ کیا وہ جاکر ایک دیو کو بلا لایا کیونکہ اور دیوونکو اسطرف آنے کی ممانعت کردی تھی کہ اسطرف
لاشین عورتون کی پڑی ہوئی ہین نہین معلوم کس حالت سے ہون کیا ضرورت ہی کہ نظر نامحرمون
کی ان لاشون پر پڑے الغرض جسوقت ایک دیو لشکر دیو آتشبار کا حاضر ہوا سکندر رستم خو نے
اس سے کہا کہ حالت جنگ اول کی بیان کر جسمین سردار تیرا فتح یاب ہوا تھا اور ان دونون بچون
کی کیفیت کہہ کہ یہ کیونکر اس ہنوہ مین پھنسے اور کسطرح مارے گئے اس دیو نے یہ سنکر ایک چیخ مار کر
اور رونے لگا کہا ای شہریار ظلم دیو آتشبار کا میان سے باہر ہی جسوقت لشکر کفار اس مقام تک پہونچا
تو پہلے ہی دونون بچے مرکبون پر سوار نیچے لیے ہوئے آکر پہونچے اوسوقت تک کوئی انکے ساتھ
نہ تھا بس یہی دونون تھے دیو آتشبار کو انھون نے دیکھا وہ ہنسا اور سمجھا کہ یہ کیا کرینگے جسوقت ان
بچون نے نعرے کیے اور حسب و نسب اپنا بیان کیا اور کہا کہ ہم یہان سے قدم آگے نہ بڑھائینگے تو دیو
آتشبار نے حکم دیا کہ مار لو انکو اسوقت ایک لوکھ دیو یورش کرکے چلے اور یہ دونون بچے کھینچکر لشکر پر

گرے ہلوگ یہ جانتے تھے کہ جس دیو کے ہاتھ آجائینگے وہ انکو مرکب سمیت جیتا نگل جائیگا مگر ان دونون نے جو کشتون کے پشتے اور لاشون کے انبار لگا دیے کسی دیو کے قابو مین نہ آتے تھے کبھی ادھر کبھی ادھر مانند برق جنبدہ کے تڑپتے پھرتے تھے یہ جسقدر لاشین دیوون کی آپ دیکھ رہے ہین سبکو انھون نے قتل کیا اسمین دوسرے کی شرکت نہین ہے کیونکہ کسی کے ہاتھ سے کوئی دیو اس وقت تک نہین مرا جب تک یہ دونون بھائی اسکے پاس نہ پہونچے وہ یہین مارے گئے جب دیکھا کہ یہ کسیطرح قتل نہین ہوتے تو وہ افسر فوج بڑھے کہ نام ایک کا دیو حریص اور دوسرے کا دیو خرپس تھا یہ دیو لشکر آتشبار مین سردار و رئیس تھے اور قوت بازو دیو آتشبار کے تھے ان دونون نے قصد کیا کہ ان لڑکون کو قتل کرڈالین یا زندہ پکڑ کر پنجرہ مین بند کر رکھین کہ یہ دیکھنے کی چیز ہین مگر دونون دیو اس ذلت سے مارے گئے کہ بیان سے باہر ہے جسطرح حضور نے دیو آتشبار کو مارا اسیطرح ان لڑکون نے ان دونون دیو کو مارا تھا مگر افسوس کہ اجل انکی تھی سنگ اندازون نے دھوکا دیکر پشت کی جانب سے حملہ کرکے انکو شہید کیا اب سکندر رستم خو کو خیال آگیا کہ مین نے انکو قلعہ خضرا نیہ مین پاس مضراب پری کے بیٹے دیکھا تھا یہ دونون سہراب ثانی کے فرزند ہونگے پس انھون نے سر پیٹ لیا اور صاحبقران اعظم سے کہا کہ حضور نے پہچانا یا مین بتاؤن صاحبقران اعظم نے کہا مین ابھی نہین سمجھا اتنا تو معلوم ہوگیا کہ یہ بھی ہمارے ہی دل کے ٹکڑے ہین اور اسی جنبلہ کے شیر ہین مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ فرزند کسکے ہین کس عزیز کے کلیجے پر چھری چلی ہے سکندر نے ایک چیخ ماری اور گریبان پھاڑ ڈالا اور کہا کہ مین نے قلعہ خضرا نیہ مین انکو اپنی بھاوج مضراب پری کے پاس بیٹھے دیکھا تھا یہ دونون سہراب بن رستم کے فرزند تھے یہ سنکر صاحبقران اعظم نے لاش کلیجے سے لگائی اور سر اپنا پیٹنے لگے دوسری لاش سے سکندر رستم دوڑ لپٹے اور بہت روئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ انھین کے فرزند تھے اس مقام پر وہ کہرام برپا ہوا کہ کسی لاش پر یہ حالت نہوئی تھی بار بار سکندر رستم کو کہتے تھے کہ اگر یہ زندہ رہتے تو کیسے شجاع ہوتے افسوس کہ کس سن مین انکو اجل آگئی کہ بھاپ جوانی تک نہ پہونچنے پائے اور مانند سبزۂ نوخاستہ کے پامال ہوگئے کبھی یہ کہتے تھے اور کبھی کہتے تھے کہ اگر بھائی صاحب سے ملاقات ہوئی تو مین انسے کس منہ سے بیان کرونگا اور کیونکر کہونگا کہ فرزندانکے شہید ہوگئے اور مین نے انکو دفن کیا امید یہ تھی کہ ہماری لاش کو یہ دفن کرینگے مجلس ماتم برپا کرینگے مگر یہ نہ معلوم تھا کہ انکی لاشین ہمین اٹھانا پڑینگی غرضکہ صاحبقران اعظم نے سکندر کو سمجھایا کہ اے فرزند اب ان لاشون کو لیچلو اور بعد انکے اور لاشین بھی خود اوٹھاؤ کیونکہ عورتین ہمارے ساتھ ہین غیر مرد ہاتھ نہین لگا سکتے خود ہی ان کل عزیزون کی لاشون کو اٹھاؤ اور قبر جناب سلیمان کے قریب لیچلو اور دفن کا انتظام کرو یہ سنکر سکندر نے صاحبقران اعظم کی لاش کو سینہ سے لگایا اور صاحبقران اعظم نے لاش داراب کو آغوش مین لی اور جانب کوہ مرداربد چلے صاحبقران کو چک نے لاش شہزادہ قمر پیکر خانم اپنی بہن کی اٹھائی تھی یہ لوگ ان تینون لاشون کو لیکر مقبرۂ جناب سلیمان علیہ السلام کے پاس آئے اور لاشون کو لٹاکر اور لاشین لینے کو چلے جو جسکا محرم زیادہ تھا اور

عزیز قریب تھا اُسنے اُسکی لاش اُٹھائی صاحبقران اعظم نے لاش قریشہ سلطان عادل
قاف کی اُٹھائی اور صاحبقران کوچک نے لاش سلیمان پری کی اُٹھائی اور سکندر رستم خو نے بیت
ملکہ ماہ سیمائی اُٹھائی اور لاکران لاشون کو بھی قریب اُن لاشون کے رکھا جسوقت کل لاشین میدان سے اُٹھ چکین
اور سارے قاف کی لاشین شمار کرائی گئین تو قبرین کھودنے کا حکم دیا صاحبقران اعظم انتظام دفن میں مصروف ہوئے
اور سکندر رستم خو صاحبقران کوچک مردان پریزاد کی لاشین اُٹھوا اُٹھوا کر لائے اُنھین بھی ایک جگہ کیا
اب سکندر رستم خو نے تو بڑے بڑے دو گڈھے عمیق کھدوائے اور لاشین مردون کی ایک گڈھے
مین اور عورتون کی دوسرے گڈھے مین دفن کرادین اور فشانات گنج شہیدان کے قایم کردیے اور
جلد فراغ حاصل کرکے فاتحہ قبر پڑھکر ادھر آئے اور صاحبقران اعظم کے ساتھ ان لاشون کے دفن
مین شریک ہوکے جسوقت قریشہ سلطان اور قریشہ ثانی کی لاشین دفن ہو رہی ہین تو صاحبقران
کوچک اور صاحبقران اعظم اپنے کو قبر دنمین گرائے دیتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمین بھی انھین
کے ساتھ دفن کردو اور صاحبقران کوچک کہتے تھے کہ اگر ظلم سے چھوٹے بھی تو کیا چھوٹے کہ اگر ان
بہن کو اس حال پر ہلال سے دیکھا اور زیر خاک پنہان کیا کہ چھوٹے جو قفس سے تو خزان مین
چھوٹے ہا افسوس کہ کب ہمنشان سے چھوٹے ہا اے کاش وہین ہم بھی مر گئے ہوتے اور یہ حال پر ملال
اپنی آنکھون سے نہ دیکھتے اکا صل اسکے بعد لاش ماہ سیما پر سکندر رستم خو کی یہی حالت ہوئی کیونکہ یہی محرم
تھے جسوقت لاش اپنی آغوش مین لیکر قبر مین رکھی تو خود بھی بیہوش ہوگئے اب صاحبقران اعظم منتظر
ہین کہ اب سکندر رستم خو نکلتے ہین اب نکلتے ہین مگر وہان ہوش کسکو ہے جو قبر سے باہر آئے جب دیر ہوئی تو
صاحبقران اعظم نے آواز دی کہ اے فرزند کیا کر رہے ہو اگر زندہ ہو تو قبر سے باہر آؤ اگر مردہ ہو تو محل رونے کا
نہین ہے اُسکی بھی روح بیچین ہوگی غرضکہ چند بار پکارا کوئی جواب نہ پایا تو قریب گئے دیکھا کہ سکندر
کا سر دیوار قبر پر رکھا ہوا ہے اور بیہوش ہین صاحبقران اعظم نے جھک کر بشکل سکندر رستم خو کو قبر سے نکالا اور
باہر لاکے قبر مین سے مٹی ڈالدی جب سکندر کو ہوش آیا تو اپنے کو قبر سے باہر دیکھا قریب تھا کہ صدمہ سے
روح نکلجائے مگر بسبب صاحبقران اعظم کے کچھ نہ کر سکے سب سے زیادہ ان لوگون کے دفن
کے وقت لوگ روتے تھے اپنے اور بیگانے سبھی آبدیدہ تھے انتہا یہ تھی کہ جو دیو لشکر حریف کے بسبب محو
جان کے مسلمان ہوئے تھے اور انھون نے مثل ہوطے کے کلمہ پڑھا تھا وہ تک رو رہے تھے غرضکہ جب ان
سبھون کے دفن سے فراغ حاصل ہوا اور نشان قبرون کے بنگئے تو عمارت مقابر کے بننے کی تدبیر
کی گئی بیچ مین قبر جناب سلیمان ہے اور ہر چہار طرف لاشین ان رئیسان قاف کی دفن کی گئین جتنے دنون مین
مقبرے تیار ہوئے اتنے دنون تک ان لوگون نے یہان قیام کیا اور صف ماتم بچھی رہی جسوقت یہ کام
وغیرہ تمام ہوگیا تو اب کوچ کرکے جانب گلستان ارم روانہ ہوئے یہان آکر داخل قلعہ ہوئے دو چار آدمی
یہان تھے انسے دریافت کرکے قبر ملکہ آسمان پری پر آئے فاتحہ پڑھا اور بہت روئے صاحبقران
کوچک نے اپنی حالت بہت خراب کی اور صاحبقران اعظم نے سر اپنا سنگ تربت پر دے مارا کہ سر فگار
ہوگیا اور خون جاری ہوا سکندر رستم خان دونون کو بھی سنبھالے ہوئے ہین اور خود بھی روتے جاتے ہین
کہ اگر آپ اپنی بھی حالت نہ خراب کرینگے تو یہان ہمارا کون ہے آپ ہمین سمجھایئے نہ کہ ہم

آپکو سمجھا دین براے خدا آپ قلعہ مین تشریف لیجائیے اور وہان کا انتظام کیجیے غرضکہ بمشکل انکو سمجھا بجھا کر قلعہ مین لائے لیکن عجب طرح کا سناٹا دلونپر چھایا ہوا تھا تمام قلعہ ہو رہا تھا راتون کو اٹھ اٹھ کر یہ لوگ رویا کرتے تھے نیند اڑ گئی تھی چین نہ پڑتا تھا شمس جنی پسر عبدالرحمن جنی نے خیال کیا کہ اگر یہ لوگ یہان رہینگے تو ہلاک ہو جائینگے اب کسی صورت سے انکو ایسے مقام پر بھیجنا چاہیے کہ دل لگا بہلے انھون نے عرض کی کہ حضور یہ وہ مقام ہے کہ جہان دنیا کے غم غلط ہوتے تھے یہانکی آب و ہوا تمام پردۂ قاف سے زیادہ تھی لیکن اب یہ مقام مقام ہو گیا ہے رہنے کے قابل نہین رہا میری راے یہ ہے کہ حضور سفر کرین اور چند روز کیواسطے پردۂ دنیا کی طرف تشریف لیجائین کہ وہان عزیز کچھ ہین انسے ملیے اور غم غلط کیجیے اسلیے کہ جسقدر عمر پروردگار عالم نے معین کی ہے وہ پوری ضرور ہوگی خواہ کسی حالت سے ہو پل بھر کے ہوا ایران رگڑے ہو لہذا جانتک ممکن ہو اپنی بہتری کی کوشش کرنا چاہیے چونکہ سکندر رستم خو کا منشا دلی یہی تھا کہ اب پردۂ دنیا کی طرف جائین انھون نے اس راے کو پسند کیا اور صاحبقران اعظم سے دست بستہ عرض کی کہ حضور شمس جنی کی راے نہایت صائب ہے مین بھی انکی راے کو پسند کرتا ہون اگر آپ یہان رہینگے تو ہر وقت ان عزیزون کی تصویرین پیش نظر رہینگی جنکو اپنے ہاتھ سے زمین مین چھپایا ہے اور خاک مین ملایا ہے اور اگر تشریف لیجائینگے تو ضرور غم غلط ہوگا صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ اے فرزند میرا بھی جی چاہتا ہے کہ یہان سے چلکر تمھارے دادا ایرج نوجوان سے ملون مگر یہ معلوم نہین کہ ان لوگون کے لشکر کہان ہین بدیع الملک کے دیکھنے کو بھی جی چاہتا ہے سنا ہے کہ اسنے بڑے بڑے کارنمایان کیے ہین یہانتک کہ حمزہ ثانی اسکو ہانے صاحبقرانی سپرد کر گئے سکندر رستم خو نے عرض کی کہ سنا ہے بدیع الملک تو فتح طلسم ظلمات کے واسطے روانہ ہوئے ہین کیا عجب ہے کہ اب راہمین گھر ہون اور دادا صاحب سے والد ماجد یعنی شہریار عالیوقار اور چچا صاحب یعنی رستم ثانی نامدار و برادر عالیقدر یعنی سہراب ثانی ان سبکو ہمراہ لیے ہوئے نقابین چہرہ پر ڈالے ہوئے جانب طلسم ظلمات روانہ ہوئے ہین لیکن اول اس ملک کو دیکھتے ہوئے جائینگے جہان جمشید آفتاب پرست نے تباہی ڈالی ہے اور جن ملکون کو جلایا ہے انھین پھر سے آباد کرتے ہوئے ظلمات ہی کی سمت روانہ ہونگے ابھی یہ نہین معلوم کہ کس مقام پر ہین صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ جمشید آفتاب پرست کا نام تو کبھی سنا نہ تھا یہ کون ملعون ہے سکندر رستم خو نے عرض کی کہ کوئی کافر ہے کہ دعوی خداوندی رکھتا ہے اور نقاب چہرہ پر ڈالے رہتا ہے ساتھ اسکے ایک آفتاب ہے جس ملک کو جلانا منظور ہوتا ہے اسپر وہ آفتاب روشنی اپنی ڈالتا ہے پر تو اس آفتاب کا آگ کا کام کرتا ہے اور تمام ذیحیات کو پھونک دیتا ہے صاحبقران اعظم نے کہا کہ پھر کہان چلے چلو گے سکندر رستم خو نے عرض کی کہ میری تو یہ راے ہے کہ ظلمات ہی کی طرف چلیے کیونکہ سب اپنی جگہ آئینگے وہین سب سے ملاقات بھی ہو جائیگی صاحبقران اعظم نے فرمایا جو تمھاری خوشی جہان کہو وہان چلون اب سکندر رستم خو نے عرض کی کہ مین دست بستہ حضور سے ایک عرض کرتا ہون ہر چند کہ یہ بھی گستاخی ہے مگر مجبور ہون وہ یہ ہے کہ ظاہر بظاہر چلنے مین کوئی لطف نہین ہے اسلیے کہ جس وقت حضور کو لوگ دیکھینگے ضرور پہچان لینگے تو میری یہ خواہش ہے کہ نقابین چہرہ پر ڈالیے اور یہ خفتان جو طلسم نیرنگ سے ہاتھ آئی ہین یہ زیب جسم فرمائیے اور بھی بارگاہ یا قوت لگا کر اور لشکر فوج کو بھی نقابین کر کے جانب پردۂ دنیا تشریف لیجائیے صاحبقران اعظم کو یہ سنکر تردد ہوا اور فرمایا کہ اے فرزند ہر چند کہ ہم تم سب ایک ہی ہین کیا چھوٹے کیا بڑے سب ایک ہی دریا کے موتی ہین آبرو سب کی برابر ہے مگر پھر بھی برائے نام دو گروہ ہو گئے ہین ایک صف دست راست کی ہے دوسری

صف دست چپ کی ہو تمھارے باپ دادا یعنی تمسے لیکر علمشاہ رومی تک دست چپ کے بیٹھنے والے ہین
اور یہ بھانجا میرا صاحبقران کوچک اور اسکے باپ دادا یعنی سلیمان ثانی اور عجیل ماہر و یہ سب دست چپی ہین
انکو یہ پوشاکین اور لباس پہننے مین کوئی تامل نہوگا کیونکہ رنگ خفتانون کے سرخ ہین اور یہی بانا ان لوگون
کا ہی لیکن مین اس رنگ کو اختیار نہین کرسکتا اسواسطے کہ ایک تو یہ رنگ شادی کا ہی اور خوشی کے سامان سے یہ
مخصوص ہی اور مین مبتلای رنج ہون مجھے لباس ماتمی پہننا چاہیے دوسرے یہ کہ جسوقت یہ حال کھلے گا اور
لوگ مجھے دیکھین گے تو طعنہ زن ہونگے تو کہا مجھے اس بڑھاپے مین ہنسوا ہونگے ہان یہ ہوسکتا ہی کہ مین
لباس سیاہ پہنون اور نقاب سیاہ چہرہ پر ڈالون کیونکہ صاحب ماتم ہون اگر اس صورت سے میرا چلنا
اپنے ہمراہی مین پسند کرو تو کیا مضائقہ ہی سکندر رستم خو نے عرض کی کہ حضور یہ مقصد میرا بھی نہ تھا کہ
آپ لباس سرخ اختیار کرین کیونکہ مجھے معلوم ہو چکا ہی کہ حضور دست راست والون سے خصوصیت
خاص رکھتے ہین اور ان دونون گروہون مین ہمیشہ سے چشمک چلی آتی ہی اور یہ زمانہ تو وہ ہی کہ وہ چشمک انتہا
کو پہونچ گئی ہی کہ دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہی اور ان سب فراہمون کی نام حمزہ ثانی ڈال گئے تو بدیع الملک
کو صاحبقرانی دیجاتے نہ یہ نوبت ہوتی اور ہلوگ کنارہ کشی اختیار کرتے تو مجھے یہ خود منظور نہین کہ
آپ اس لباس کو اختیار کیجیے صرف اتنا چاہتا ہون کہ کسی پردہ مین پوشیدہ ہوکر چلنا چاہیے
اسواسطے کہ اولاد صاحبقران مین سے کسی نے بغیر زرہ آزمائی کے اپنے کو ظاہر نہین
کیا پھر مین بغیر مقابلہ کیے ہوے کسطرح بے نقاب چلا جاؤن مجھے کون کیا سمجھے گا کہ یہ
کون شخص ہی اور کس درجہ کا ہی اور جب کلا بھلا لڑینگے تو ہر ایک سر نہ اٹھا سکیگا صاحبقران
اعظم نے فرمایا کہ بہتر اور پوشاک سیاہ منگاکر زیب جسم فرمائی اور نقاب سیاہ چہرہ پہ ڈالی اور ہاتھ
اٹھاکر دعا کی کہ خداوندا یہ سفر میرا مجھے منزل مقصود تک پہونچا دے اور خاتمہ بہروان عدم سے
ملا دے کہ اب لطف زندگی کا باقی نہین رہا بلکہ یہی پوشاک بجاے کفن ہو کہ جسوقت مین اپنے
بچھڑے ہوون سے ملون تو انکو بھی معلوم ہو کہ اسنے ہماری ماتم داری کی تھی اور تا ب
مفارقت نہ لاسکا اسی حالت سے بہت جلد ہم سے مل گیا خیر خواہون نے عرض کی کہ خدا کرے
اب ایسی باتین آپ بار بار نہ فرمائین کہ دل بیٹھا جاتا ہی پھر خداوند کریم آپکو پروردہ دنیا سے صحیح
وسالم لائے اور آپ آکر پرستان قاف کو آباد کیجیے فرمایا کہ نہین اب قاف مین آنے کا تو قصد
بھی نہین ہی اگر حیات نے وفا کی تو اسیطرف سے بدیع الملک وغیرہ سے ملکر سب عزیزون
کو دیکھکر خانہ کعبہ جانے کا قصد ہی کہ وہان جاکر زیارت خانہ کعبہ سے بھی مشرف ہونگا اور
والدہ ماجدہ کی خدمبوسی بھی حاصل ہوگی اور برادر بزرگوار برابر یعنے امیر ثانی سے بھی ملینگے
اور باقی عمر وہین بسر کرینگے اب یہان کسکے واسطے آینگے ادھر صاحبقران کوچک اور سکندر
رستم خو نے سرخ پوشاکین پہلین اور سرخ نقابین چہرہ پر ڈالین فوج کو بھی سرخ پوش کیا اور
نقابین ان لوگون کے چہرون پر بھی ڈالین اب بارگاہ یاقوت نگار نکالی گئی اور اسپ طلسمی حاضر
ہوا سکندر رستم خو نے اسلحہ طلسمی زیب تن فرمایا اور دیوان قاف کو طلب کرکے حکم دیا کہ تم سب بعبودیت
افسان ہو اور آگے آگے بارگاہ یاقوت نگار کیا کرو جناب آدم علیہ السلام کی طرف سے پردہ دنیا کی طرف

چلو مگر خبردار کسی انسان کو تکلیف نہ پہونچانا انھون نے عرض کیا کہ کیا مجال ہی ہماری جو کسیکو ایذا پہونچائین اب تین لاکھ گاڑ کر تیار ہوا دیو دن نے صورتین اپنی انسانون کی بنائین اور اٹھا لے بارگاہ یاقوت نگار کا لیکر چلے اب پھر یہ تینون سردار یعنے سکندر رستم اور صاحبقران اعظم اور صاحبقران کوچک تبرستان کے طرف آئے اور سب قبر و پر فاتحہ پڑھا ایک ایک سے رخصت ہوئے آج بھی یک قیامت بپا ہوئی تھی اسواسطے کہ صاحبقران اعظم اور صاحبقران کوچک کو اب مملستان ارم مین پھر آنے کی امید نہین ہی پھر ملینگے اور راہ ہی نہین ہی اگر سوقت کی نوحہ و زاری بیان کی جاے تو ایک دفتر سے کم نہوگا لہذا بنظر اختصار ترک کیا جاتا ہی غرضکہ یہ غمزدگان قافلہ قبر دن سے رخصت ہوے اور جانب پردہ دنیا روانہ ہوگئے اب انکو راہ مین چھوڑا جاتا ہی انکا حال آئندہ حوالہ قلم کیا جاے گا

اب اس مقام سے داستان ضلالت عنوان برجیس آفتاب پرست کی اور تخریب جلادو و داماد سمندر جادو کی بیان کیجاتی ہی

وقایع نگاران قصہ تباہی داستان و لوسیان حکایت پرکتاہی اس مقام سے یہ بیان کرتے ہین کہ جسوقت برجیس آفتاب پرست مع فوج گران و پہلوانان و افسون گران قرب ملک سمندریہ کے پہونچکر خیمہ زن ہوا اور خبر سیراب جادو ہوئی کہ ایک گبرنا ہنجار ملک خدا پرستون کا جلانا ہوا یہانتک پہونچا ہی اور اب اس ملک کی باری ہی قبل اسکے کہ کوئی پیام برجیس آفتاب پرست کا سیراب جادو تک پہونچے اس نے پہلے ہی سے ایک نامہ بنام بادشاہ لشکر اسلام روانہ کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ ای شہنشاے جہان وای داور مظلومان یہ ملک حضور نے اسلام آباد کیا تھا اور ابھی تھوڑا ہی زمانہ ہوا ہی کہ یہ مقام ظلمت کفر سے پاک ہوا ہی لیکن بہت جلد اسکی تباہی کا زمانہ آگیا ہی کہ برجیس آفتاب پرست نے چڑھائی کی ہی اگر حضور خبر نہ لین گے تو یقین ہی کہ یہ ملک بہت جلد برباد ہوجائے گا کیونکہ برجیس کا مقابلہ کوئی نہین ہی سنا گیا ہی کہ بہت بڑے بڑے ساحر اسکے سفاہلے مین مارے گئے اور کوئی سر بر نہو سکا لہذا حضور اپنے غلامون کی خبر لین آئندہ اختیار ہی جسوقت یہ عرضی خدمت بادشاہ اسلام مین پہونچی اور بلاحظہ شاہ اسلام سے گذری بادشاہ اسلام نہایت پریشان ہوے کہ کسکو بھیجون کیونکہ سب سردران نامی ہمراہ شاہزادہ بدیع الملک کے طلسم نے ملاق کر گئے ہوے ہین اور جو لوگ یہان موجود ہین وہ حفاظت بارگاہ و اساسے صاحبقرانی کے واسطے ہین مجبورا جواب نامہ کا یہ تحریر کیا کہ ای سہراب جادو تمنے اس وقت پر مدد طلب کی ہی جبکہ ہم خود مبتلاے بلا ہو رہے ہین شاہزادہ بدیع الملک مع جملہ شاہزادگان براے قتالی نطاق کئے ہوے ہین اور ہم بھی بمقابلہ کفار بیابان نطاق مین منعم ہین لہذا جو تمسے ہوسکے وہ کرو جیسا مناسب وقت جانو یہ نامہ جو سہراب جادو کو پہونچا سہراب جادو نہایت پریشان ہوا اس اثنا مین ایک نامہ برجیس آفتاب پرست کا بھی آیا مضمون اسکا یہ تھا کہ ای سہراب جادو مین نے سنا ہی کہ تمنے دین قدیم اپنا ترک کیا اور مذہب اسلام اختیار کیا لہذا تمکو ہدایت کی جاتی ہی کہ جسطرح خدا پرستون کے علم الیقین مین ہر مذہب سوا خدا پرستی کے باطل ہی اور یہی مذہب برحق ہی اسیطرح ہمارے نزدیک یہ مذہب درست ہی لہذا تمکو چاہیے کہ اس دین کو ترک کردو اور دین آفتاب پرستی اختیار کرو ورنہ یہ یاد رکھنا کہ ایک ہی روز مین تمام ملک پھونک دونگا ایک ذیحیات کو زندہ نچھوڑونگا سہراب جادو نے یہ جواب تحریر کیا کہ ای برجیس آفتاب پرست مین سمجھے چالیس یوم کی مہلت طلب

کرتا ہون بعد اس زمانیکے گذر جانے کے بعد یا تو بین دین تمہارا اختیار کرون گا اور یا مقابلہ کرونگا اور اگر دونون امرون مین سے
کوئی امرون اختیار نکرون تو تمھین اختیار ہی کہ چاہے قتل کرنا چاہے جلا دینا **برجیس آفتاب پرست** سنے یہ
دیکھکر **سہراب جادو** کو مہلت دی اب **سہراب جادو** نے فکر کرنا شروع کی کہ کیا انتظام کرون جو ایمان بھی صحیح
رہے اور جان و مال بھی بچے سوچتے سوچتے اُسی **مہتر لک لک** پاصیار کا خیال آیا کہ وہ میرا دوست قدیم ہی اُس سے
حال زار اپنا بیان کرنا چاہیے شاید اُسکی مدد سے کوئی کام نکل آئے یہ سوچکر دریافت کیا کہ بالفعل **مہتر لک لک**
پا کس مقام پر مقیم ہی لوگ برابر دریافت حال روانہ ہوئے یہ عیار طرار ہی جسکو یہ دعوی تھا کہ **مہر سپہر**
عیار ہی کو مجھسے سامنا پڑے تو معلوم ہو کہ کوئی اور عیار بھی سوا ہمارے دنیا مین ہی یہ عیار **سہراب جادو** کا
نہایت دوست ہی جسوقت شادی **سہراب جادو** کی دختر **سمندر جادو** کے ساتھ نہین ہوئی تھی اور اس نے عشق
اپنا **مہتر لک لک** پا سے بیان کیا تھا تو **مہتر لک لک** پا نے **سمندر جادو** سے بیان کیا تھا کہ **سہراب جادو**
کی بیٹی دختر نیک اختر پر عاشق ہی لہذا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ شادی اُسکی **سہراب جادو** کے ساتھ کر دیجیے یہ سنکر
سمندر جادو نہایت برہم ہوا تھا اور **مہتر لک لک** پا کو بہت ذلیل کیا تھا کلمات سخت بھی کہے تھے اور خوب
زدوکوب کی تھی اور مقید کیا تھا چونکہ **مہتر لک لک** پا بجمعیت ذی عزت تھا اور زبردست تھا لوگون نے
بادشاہ سمندر یہ سے عرض کی اور کہا کہ یہ آپنے اچھا نہ کیا جو **مہتر لک لک** کو ذلیل کیا یہ آپکا بہت بڑا مددگار ہی
جسوقت عیاران لشکر اسلام اس ملک مین آئے تو **مہتر لک لک** پا کیوجہ سے قابو پاکر نکلنا چاہتا اور
بدیع الملک اسکے ہاتھ سے بہت ترک اُٹھاتے آپنے اس عیار سے ناحق بگاڑی اگر اُسنے ایک پیغام آپکو
دیا تو یہ کوئی ایسا جرم نہ تھا جسکا یہ عوض آپنے کیا اب بھی اسے رہا کر دیجیے یہ سنکر **سمندر جادو** نے پشیمان
ہوکر **مہتر لک لک** پا کو قید سے رہا کر دیا تھا اور خلعت دیکر رخصت کر دیا تھا چونکہ **مہتر لک لک** مرد فہیم تھا
اسنے ایسی ذلت اُٹھانے کے بعد کسیطرح رہنا اس ملک مین پسند نہ کیا اور کوچ کرکے طرف شہر مغرور یہ کے
چلا گیا یہ خبر بادشاہ ملک مغرور یہ کو ہوئی مغرور بلند آواز نے **مہتر لک لک** پا کو بلا لیا اور ماجرا اسکا پوچھا
جسوقت **مہتر لک لک** پا نے بیان کیا تو مغرور بلند آواز کو نہایت رنج ہوا اور کہا کہ مین **سمندر جادو** پر
لشکر کشی کرتا ہون اُسے گرفتار کرکے آپکے حوالہ کرونگا جب اُسنے آپکو ذلیل کیا تو آپ بھی اُسکو ذلیل
کیجیے **مہتر لک لک** پا نے اُسکا یہ جواب دیا کہ اب بیچارے بادشاہ سے آنکھ چار کرنا منظور نہین ہی نہ سمندریہ
مین رہو و باش اختیار کرنا ہی لہذا آپ کیون میری وجہ سے اتنے بڑے بادشاہ کو اپنا دشمن بنا لیجیے مغرور
بلند آواز خاموش ہو رہا تھا لوگون نے پند لگایا اور **سہراب جادو** سے آکر بیان کیا کہ **مہتر لک لک** پا
شہر مغروریہ مین ہی بس **سہراب جادو** چند رفیقون کو اپنے ساتھ لیکر ملک مغروریہ کی جانب روانہ ہوا جسوقت
ملک مغروریہ مین پہونچا اور خبر **مہتر لک لک** پا کو ہوئی تو یہ بڑے استقبال آیا اور **سہراب جادو** کو اپنے
مکان پر لایا سبب آنیکا دریافت کیا **سہراب جادو** نے اول حال **سمندر جادو** کے شکست کھاکر بھاگنے کا اور
طلسم گنجورہ مین مار کھانے کا بیان کیا بعد اُسکے اپنے عقد کی خبر دی **مہتر لک لک** پا نے کہا کہ مبارکباد ہو
مگر یہ تو بتائیے کہ یہ عقد کس صورت سے ہوا **سہراب جادو** نے عنایت شاہزادہ **بدیع الملک** کی
اور عقد ہونا دختر **سمندر جادو** سے بیان کیا اور کہا کہ اب مین اُس ملک کا بادشاہ ہون لیکن بیان
تھوڑے سامان سے آیا ہون کہ تمکو تکلیف نہوئے **مہتر لک لک** پا نے خیریت پوچھی

اور کہا کہ مین آپکو پریشان سا پاتا ہون باوجودیکہ آپ کی سب امید بر آئین بلکہ امید سے زیادہ ہوا کہ خواہش
سمندر پری دختر سے عقد کرنیکی تھی وہ بھی ہوا اور آپ بادشاہ بھی ہو گئے پھر اب یہ پریشانی کا باعث ہی اب سہراب جادو
سے خروج برجیس آفتاب پرست کی سب کیفیت اور ملک سمندر پر اسکی لشکر کشی اور اپنا مہلت طلب کرنا
اور بادشاہ اسلام کیطرف سے جواب صاف ملنا کمک نہ آنا بیان کیا یہ سنکر مہتر لک لک پانے بہت تسلی دی
اور کہا کہ آپ اسی جگہ ٹھہرین مین جاکر بادشاہ سے بیان کرتا ہون اگر وہ کمک پر راضی ہوا اور بعزت و احترام آپکو
طلب کیا تو آپ تشریف لائیے گا ورنہ وہان جانے کی کیا ضرورت ہی بقول شاعر ؎ بے فیض گر یوسف ثانی ہی تو
کیا ہی - جو بندہ نوازی کرے دل اُسپہ فدا ہی - یہ کہکر اُسنے سہراب جادو کو اپنے مکان پر چھوڑا اور آپ
خدمت مغرور بلند آواز میں روانہ ہوا چونکہ خلاف وقت پہنچا اور یہ وقت اسکے جانیکا نہین تھا بادشاہ نہایت متعجب
ہوا اور پوچھا ای مہتر لک لک پا اسوقت تمھارے آنیکا کیا سبب مہتر لک لک پانے عرض کی کہ حضور
کو یاد ہوگا جب مین آپکے ملک مین وارد ہوا ہون تو آپنے میرے ساتھ کسقدر رعایت فرمائی ہی اور کیسی خفقت
میرے حال پر کی ہی کہ مقابلہ سمندر جادو پر کمر باندھی لیکن مین نے آپکو تکلیف دینا پسند نہین کیا تھا مگر اب وہ وقت
آیا ہی کہ مین خود اُسکے مقابلہ کرتا ہون اور آپ فریاد رسی کیجیے بادشاہ نے کہا جلد بیان کرو مین آپکے اُسطرح
موجود ہون کیا سمندر جادو کا کوئی پیغام تمھارے پاس آیا ہی مہتر لک لک پانے عرض کی کہ نہین یہ امر نہین
ہی بلکہ سمندر جادو تو مارا گیا اور وہی میرا دوست سہراب جادو سمندر جادو کا داماد بھی ہوا اور مالک تخت و تاج
بھی ہوا مغرور بلند آواز نے کہا کہ یہ کیونکر ہوا جبکہ سمندر جادو کو اسقدر اُس سے کراہیت تھی کہ صرف پیام
دینے پر تمکو اُسنے ذلیل کیا تھا کیا سہراب جادو نے کسی فریب سے اُسکو مارا مہتر لک لک پانے کہا کہ
جی نہین یہ کچھ نہین ہوا بلکہ خدا پرستون نے سمندر پر چڑھائی کی اور سمندر جادو کو مار کر سہراب جادو کو
تخت نشین کیا اور دختر سمندر جادو کا عقد سہراب جادو کے ساتھ کر دیا اور اب خدا پرست طلسم نطاق پر گئے
ہوئے ہین یہان برجیس آفتاب پرست نے لشکر کشی کی ہی سہراب جادو پریشان ہوکر برائے طلب
مدد آپکے پاس آیا ہی مغرور بلند آواز نے کہا کہ کیا خدا پرستون نے اُسکی مدد نہین کی سنا تو یہ ہی کہ خدا پرست
اپنے ہم مذہب کی نہایت طرفداری کرتے ہین اور نہایت بہادر ہین بڑے بڑے طلسم اُنھون نے توڑے
صدہا ملک فتح کیے ہین پہلوانان عالم اُنکے نام سے تھراتے ہین مہتر لک لک پانے کہا کہ خدا پرست خود
مبتلاے بلا ہو رہے ہین تو دوسرون کی خبر کون لے اگر ایسا ہوتا تو آپسے کیون مدد طلب کرتے مناسب وقت یہی
معلوم ہوتا ہی کہ اُسکی مدد کیجیے اگرچہ وہ غیر مذہب ہی تاہم آپکے پاس ایک امید پر آیا ہی اُسے مایوس نکرنا چاہیے
مغرور بلند آواز نے کہا کہ سہراب جادو کہان مقیم ہی مہتر لک لک پانے عرض کی کہ میرے مکان پر تشریف
رکھتے ہین بس اُسیوقت مغرور بلند آواز نے چند امراء و وزرا کو برائے استقبال روانہ کیا اراکین دولت گئے
اور سہراب کو نہایت عزت کے ساتھ پاس مغرور بلند آواز کے لائے مغرور بلند آواز نے سہراب جادو
کو اپنے برابر بٹھایا اور حال پوچھا سہراب جادو نے جو کچھ سب کیفیت بیان کی مغرور بلند آواز نے
بھی بہت تسکین دی کہ خداوند ساحری و جمشید نے مجھے وہ آواز عنایت فرمائی ہی کہ اور کوئی سردار میرے
مقابلے مین آیا خواہ وہ کیسا ہی قوی تن اور قوی من ہو لیکن تاب میرے نعرہ کی نہین لاسکتا ہزار ہزار حربون سے
میرا نعرہ ہی کہ ادھر مین نے نعرہ مارا ادھر انسان کا کلیجا پھٹ گیا اور تڑپ کر مر گیا اور اگر مجھکو یہ خوف ہی کہ حریف جا

ہو تو میرے ملک مین بھی ایک ایسی ساحرہ رہتی ہو جسکا مثل دنظیر نہین ہو نام اُسکا مہبوت آئنہ رو ہو اُسنے اپنے زور سحر سے ایک آئنہ تیار کیا ہو کہ وہ عجب وصف رکھتا ہو جسوقت کوئی اُس سے مقابلہ کرتا ہو اور مہبوت آئنہ رو آئنہ پیش کرتی ہو تو نظر پڑنے سے انسان کو جنون سا ہوجاتا ہو خواہ ساحر ہو یا غیر ساحر مین سے خود دیکھا ہو کہ کیسے کیسے سحر جادوگرون نے اُس آئنہ پر کیے مگر کچھ نہو سکا بلکہ وہ خود ہی مجنون ہوکر مطیع ہوے اور مہبوت آئنہ رو نے جو کام چاہا اُسنے لیا حتی کہ اگر مہبوت کہے کہ تم اپنے ہاتھ سے کاٹ ڈالو تو بھی حریف مقابل نہین کرتا کوئی ساحر بھلا اُس سے کیا مقابلہ کرسکتا ہو وہ ساحرہ نام ساحری وجمشید کو زندہ کیے ہوئے ہو میری یہ راے ہو کہ چلکر اُس سے بھی یہ حال بیان کرنا چاہیے اور اُسے بھی شریک کرنا چاہیے اور یقین ہو کہ وہ کہنا میرا مان لیگی اسلیے کہ مین نے نصف ملک اپنا اُسکو دیدیا ہو نصف ملک مین مین سلطنت کرتا ہون اور نصف ملک مین وہ حکمرانی کرتی ہو سہراب جادو نے کہا کہ جو آپ مناسب جانین وہ کرین مگر جان میری اس ہلاکت سے بچائین ہر چند کہ مین خدا پرست ہون اور آپ ساحری پرست ہین اگر مجھے ہمدردی مذہب نہین ہو تو ہمدردی انسانی ضرور ہو اور ہر ملت و مذہب مین یکسی کی اعانت کرنا فرض ہو اور کار ثواب سمجھا جاتا ہو بادشاہ نے سہراب جادو کی بہت کچھ تسلی فرمائی وہ روز نہایت تکلف سے دعوت کی = ایک رقعہ شوقیہ بنام مہبوت آئنہ رو تحریر کرکے روانہ کیا مضمون یہ تھا کہ اپنے ایک کام ضروری ہو لہذا پورے انتظام سے تشریف لائیے گا جسوقت یہ رقعہ مہبوت آئنہ رو کو پہونچا یہ فوراً سات سو ساحران عذار کو اپنے ہمراہ لیکر خدمت مغرور بلند آواز مین حاضر ہوئی اور پوچھا کہ مجھے آپنے کسواسطے طلب کیا ہو مغرور بلند آواز نے سہراب جادو کو مہبوت سے ملایا اور کہا کہ ای مہبوت جادو یہ طالب امداد ہین اور بادشاہ ملک سمندریہ ہین اُنکے ملک پر برجیس آفتاب پرست نے چڑھائی کی ہو اور اُنکا جیسر ظلم نہایت مشہور ہو کہ صدہا ملک اُس نے تاخت وتاراج کر دیے لہذا ایسے وقت مین امداد سہراب جادو کی واجب ولازم ہو یہ سنکر مہبوت آئنہ رو نے کہا کہ وہ شخص ایک بلاے مبرم ہے اُسکا مقابلہ کرنا ہر آسان نہین ہو مگر ایک تو آپکا ارشاد کسیطرح ہین ٹال نہین سکتی کہ آپکی بدولت نصف ملک مغرور یہ مین سلطنت کرتی ہون دوسرے یہ کہ فریادی کی اور سی اور مجبور کی اعانت کرنا بھی ایک ضروری امر ہو مین ہر طرح سے موجود ہون آپ اب یہ فرمائیے کہ کب تشریف لیجائیگا مغرور بلند آواز نے سہراب جادو سے پوچھا کہ آپ فرمائیے سہراب جادو نے کہا کہ جسقدر جلد تشریف لیجائیے اُسیقدر مناسب ہو کہ مین نے چالیس روز کی مدت تمانکی ہو جسمین صرف پندرہ باقی ہین مغرور بلند آواز نے کہا کہ بس کل کوچ کر دیجیے غرضکہ وہ دن مہبوت آئنہ رو اور سہراب جادو کی دعوت وضیافت مین گذرا اور دوسرے روز مہبوت آئنہ رو نے اپنے سپہ سالار کو طلب کیا کہ نام اُسکا سہرلش جادو تھا اُس سے کہا کہ فوج کو لیکر سمندریہ کیطرف روانہ ہو بعد تمھارے ہم بھی آتے ہین اور مغرور بلند آواز نے اپنی فوج کو روانگی کا حکم دیا اول یہ دونون فوجین روانہ ہوئین اور بعد اُن کے خود مغرور بلند آواز مع مہبوت آئنہ رو مہراب جادو کے روانہ ہوا اور بعد طے مراحل وقطع منازل یہ سب جتھے ملک سمندریہ مین داخل ہوے جسوقت اہالیان دولت کو یہ خبر پہونچی کہ بادشاہ ہمارا اپنے مددگار کو لیکر آگیا تو سب واسطے استقبال کے آئے اور سہراب جادو کو مہانون سمیت لیکر داخل شہر کیے اہل شہر اپنے بادشاہ کے آنے سے نہایت خوش وسرور ہوے نوبتین خوشی کی بجین سطاسیان چلین سہراب جادو نے سبکو نہایت عزت کے ساتھ ٹھہرایا اور دعوت وضیافت مین مصروف ہوا

اب یہ خبر برجیس آفتاب پرست کو پہونچی کہ سہراب جادو اپنی کمک لیکر آگیا مغرور بلند آواز بادشاہ ملک
مغروریہ اور ملکہ مبہوت آئینہ رو کہ ساحرہ زبردست ہی اُسکے شریک ہوگئے ہین اور اسے یہ خیال پیدا
ہوا کہ اب سہراب جادو ضرور لڑیگا اور مقابلہ بھی سخت پڑیگا اسلیے اور ایک نامہ سہراب جادو
کو لکھا کہ اب تمھارا کیا ارادہ ہی لڑوگے یا اطاعت قبول کروگے دونون مین جو امر منظور رہو اُس سے آگاہ
کرو خاتمہ پر یہ بھی لکھدیا تھا کہ اے سہراب اتنا سمجھ لو کہ دوسرون کے بھروسے پر کام نہین چلتا بُرے وقت کا
کوئی شریک نہین ہوتا ہی یہ لوگ جو تمھارے ساتھ بڑی ہمراہی سے آئے ہین نہی وقت پر نکلی سکینگے اور
تمھاری جان مبتلاے بلا ہوگی اُسوقت پھر ایک فریاد بھی تمھاری مین نہ سنونگا جواب اسکا جلد اور سمجھکر
لکھنا یہ نامہ ایک سردار لشکر داخل شہر سمندریہ ہوا یہان جلسہ ہو رہا تھا صحبت رقص و سرود گرم تھی
دور جام شراب کا چل رہا تھا کہ نامہ برجیس آفتاب پرست کا سہراب جادو کو پہونچا سہراب جادو
نے اُسی محفل نشاط مین نامہ کو باواز بلند پڑھا کہ مبہوت آئینہ رو اور مغرور بلند آواز اور مہتر
لک لک پانے سنا یہ قیون مددگار اُسکے نہایت برہم ہوے اور کہا اے سہراب جادو جو اب نامہ
کا دب کر نہ لکھنا تم بھی خوف نکرو جیسا یہ ملعون خود دغا باز ہی ویسا ہی ہمکو بھی سمجھتا ہی ہم وہ نہین ہین
کہ کڑی پر نکل جائین سہراب جادو نے کہا آپ خود ہی نہ تحریر کر دیجیے مین اپنے دستخط کر دونگا
ملکہ مبہوت آئینہ رو نے کہا کہ بہتر ہی اور قلم دوات لیکر لشست نامہ پر لفظ جنگ تحریر کردی
اور ایک نامہ علیحدہ لکھکر نامہ دار کو دیدیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ جو تجھسے ہوسکے وہ کر تجھے قسم ہی اپنے
دین و مذہب کی کہ کمی نہ کرنا اگر ہماری قضا تیرے ہی ہاتھ سے ہی تو مجبوری ہی ورنہ سارا دعوی خدائی کا
بھول جائیگا مبہوت کا آئینہ سر آفتاب کی ساری قلعی کھولدے گا بہتر یہ ہی کہ تو اپنے ارادہ سے
باز رہ اس ملک سے دست بردار ہو ہم ہی سے تجھے سروکار ہوگا اس تھوڑے سے لشکر کو بہت جان
اور اپنے مقام پر غور کرکے بھولے ایسا نہو کہ بعد کو پشیمان ہونا پڑے اور اس پشیمانی سے کچھ فائدہ نہو

اگر صلح خواہی نہ خواہیم جنگ	وگر جنگ جوئے نخواہیم درنگ

جسوقت نامہ دار نے یہ جواب نامہ کا برجیس آفتاب پرست کو پہونچایا اور برجیس جواب نامہ سے
آگاہ ہوا بس نہایت برہم ہوا کہ یہ مبہوت آئینہ پرست پر گھمنڈ کیے ہوے ہی دیکھو کیا حال کرتا
ہون اسکا کل ہی تمام ملک کو پھونک دونگا اُسیوقت حکم دیا کہ بجے طبل جنگی کل بربادی ملک سمندریہ
کا ضرور ہے اُسیوقت نقارۂ رزمی پر چوب لگی اور آواز نقارہ کی گرجی ہر کارے خبر لے کر
سہراب جادو کیطرف روانہ ہوے یہان بعد نامہ بھیجنے کے سہراب جادو و مغرور بلند آواز اور
و مبہوت جادو و مہتر لک لک پانے اپنے لشکر و ساز و سامان سے بیرون شہر آئے
اور خیمہ برپا کیا اتنے مین ہرکارے آئے خبر طبل جنگ بجنے کی بیان کی سہراب جادو نے
بھی طبل جنگ بجوایا ادھر شہر سمندریہ مین جسوقت یہ خبر مشتہر ہوئی کہ فوج برجیس آفتاب پرست
مین طبل جنگ بجا ہی اور وہ نہایت برہم ہی کہتا ہی کہ مین کل اس ملک کو پھونکدونگا تمام رعایا پر ایا میں ایک
کھلبلی مچگئی لوگ اپنے اپنے عیال کو لیکر شہر سے بھاگے جاتے تھے بعضون سے مین نے اپنے
جی مین یہ سوچکر کہ دنیا کا تو رنگ ہی یہ ہی کہ آج اسکا زمانہ ہی کل اُسکا دور ہی جسطرح

مذہب بت پرستی چھوڑ کے دین خدا پرستی بخوف جان اختیار کر لیا تھا اسیطرح اب آفتاب پرستی اختیار کر لین اسمین قباحت ہی کیا ہی سہ زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز ۔ یہ تصور کر کے لشکر برجیس آفتاب پرست مین سچے گئے اور کفار کے شریک ہوے بہت سے مستقل مزاج ایسے بھی تھے جنھون نے دین اپنا ترک کرنا پسند نہ کیا نہ ایسے وقت سخت مین بادشاہ کا ساتھ چھوڑا نظر بخدا کیے ہوے وہین بیٹھے رہے بیان تو یہ تھا کہ بجا ہوا ہی اُدھر مہبوت جادو اور مغرور جادو اور مہتر لک لک اور سہراب جادو ایک ہی خیمہ مین مجتمع ہوے اور باہم مشورت کرنیلگے کہ کل کیا کرنا چاہیے مہبوت آئینہ رو سے پوچھا کہ طریق مقابلہ کیا ہی اور برجیس کسطرح لڑتا ہی کونسا سحر اُسنے تیار کیا ہی تاکہ مین بھی اُسکا رد تیار کرون سہراب جادو نے بیان کیا کہ جسوقت صبح ہوگی تو آفتاب اصلی پوشیدہ رہیگا اور آفتاب سحر اسکا بدل ہوگا اُسکی حرارت اسقدر ہوگی کہ جہانتک پرتو آفتاب کا پہونچیگا وہ تمام مقام کرۂ نار ہو جائیگا اور زمین جلنے لگیگی کوئی ذیحیات کیا تاب رکھتا ہی شجر و حجر تک جلکر خاک ہو جائینگے یہ سنکر مہبوت جادو نے کہا بس تو آپلوگ اطمینان رکھین امید تو یہی ہی کہ مین اُسکے مقابلہ مین سربرہون گا تبل صبح ہم پوشیدہ ہو کر مقابلہ کرینگے اور اُس آفتاب سحر کو گرفتار کر لیوینگے اگر شاید ہم اس مقابلہ مین قتل ہو گئے اور عہدہ برآ نہوے تو پھر جو آپ لوگون سے ہو سکے وہ کیجیو گا یہ کہکر اُٹھ کھڑے ہوے اور اپنے مومنانہ کیجانب روانہ ہوے اور اگیاری دوستون کی سحر جگانے مین مصروف ہوے بخور گوگل لوبان رائی سرسون وغیرہ کا روشن کیا اور وہ آئینہ جو اسکا ساختہ سحر تھا جھولی سے نکالکر سامنے رکھا اور ربیرون کو اپنے بلا کر کہا کہ کل سامنا اُس شخص سے ہی جسکو وہوی خداوندی ہی تو کل برجیس کی ساری قلعی کھل جاے اور یہ دھوکے کی ٹٹی جو اُسنے تیار کی ہی اُسکا پردہ فاش ہو جاے اور بما نظر میرا دفع ہو یا ہمسے دست بردار ہو جاؤ کہ ہم مقابلہ برجیس آفتاب پرست سے منہ نہوڑ سکینگے چاہے ہمین جا ہے جہین یہ تو اپنا سحر جگانے مین مصروف ہی اور تمام شہر سمندریہ مین ایک سناٹا سا چھا رہا ہی لوگ اپنے اپنے مکانون مین چھپ رہے ہین کہ نہ جانے تک تمازت آفتاب کی ہو سہنے کی نہ ہم ہلاک ہون سے لیکن جو سچے ہین وہ نہایت اطمینان کے ساتھ رات بسر کر رہے ہین ایک ایک کو سمجھا رہا ہی کہ بھائیو اندیشہ نکرو موت سے کہ مرگ و زیست سوا خداوند کریم کے کسی کے اختیار مین نہین ہی اگر یہ ملعون ساحر زبردست ہی تو ہوا دشمن اگر قویست نگہبان قوی تراست ۔ نظر خدا پر رکھو جو بگڑے کام کو سنوارنے والا ہی جسکے سامنے سب ہیچ ہین

اسی عالم مین رات تمام ہوئی وہ وقت آیا کہ	ملکے ہوے نظر تسے تارے نہان	چھپا نور مین جا وہ گلستان
مؤذن اذان سے ہوے بہرہ مند	ہوئی بانگ اللہ اکبر بلند	نسیما نفس تھی نسیم روان
اُٹھے لوگ لے لیکے انگڑائیان	رُخ شمع مائل بزردی ہوا	لباس فلک لاجوردی ہوا

دونون لشکرون مین دردیان بجنے لگین لشکرون نے عزم مقابلہ کیا اور کمرین باندھین ہتیار لگائے ہر شخص اپنے اپنے ملت و مذہب کے موافق اطاعت پروردگار عالم سے فارغ ہوا اتنے مین تخت پر برجیس آفتاب پرست کا برآمد ہوا اور ایک آفتاب اُسکے سر پر لہراتا ہوا نمودار ہوا اور ادھر ملکہ مہبوت آئینہ رو صورت نمری کی بنکر دروازۂ شہر پناہ پر آکر بیٹھی اور تماشا دیکھنے لگی کہ برجیس کیا کرتا ہی دیکھا کہ برجیس آفتاب پرست

سامنے آیا اور اُسنے آفتاب کیجانب دیکھکر آواز دی کہ اے نور خدا ذرہ ی یہ لوگ مجھ سے سرکشی کرتے ہین اور آپکی قدرت کا انکار کرتے ہین لہذا انکو سزا دیجیے اور خاک بسر کر دیجیے کہ آیندہ سرکشی نکا نہ کرین بہتر ہی تمھین بس یہ سننا تھا کہ آفتاب چمک کر شہر سمندریہ کیجانب چلا اور برجیس آفتاب پرست نے سہراب جادو کو آواز دی کہ کہان ہین تمھارے حامی اُسنے کہا کہ رو کہین اب تمھارے سامنے پہلے تمھارا ملک پھونک دونگا اُسکے بعد تم لوگ اگر نہ مانوگے تو تمھین جلاکر خاک کر دونگا یہ سُنکر سہراب جادو نے نظر اپنے پروردگار کیطرف کی اور جناب باری مین عرض کی کہ خداوندا اگر اجل ہماری آگئی ہی تو ہمین کچھ عذر نہین ہی جو تیری مرضی ہو وہی بہت خوب ہی لیکن ایک مرتبہ اپنی ایسی قدرت نمائی کر کہ فرد اس ملعون کا حوصلہ پست ہوجاے ادھر تو یہ دعا کر رہا ہو اور اُدھر شہر سمندریہ مین ایک ہلچل ہو رہی ہی ہر ایک آماد ہ مرگ و ہتیاے نظر آتا ہو ہی کہ اب ملک الموت آتے ہون گے اور قبض روح کرین گے عجب طرح کی مردنی چہرہ پر چھائی ہوئی ہی لیکن جسوقت مہبوت آئینہ رو نے دیکھا کہ آفتاب تھرتھراتا ہوا چلا آتا ہی اور جس مقام پر پورا پرتو اُسکا پڑتا ہو وہ جلنے لگتا ہی جس شجر پر سایہ پڑجاتا ہو وہ خشک ہوجاتا ہو جس گیاہ پر شعاع پڑتی ہی وہ جلنے لگتی ہی اب یہ نوبت ہم پہونچی کہ فوج سہراب کے خیمہ خرگاہین خود بخود جلنے لگی ہین لوگ بسبب شدت حرارت کے اف اف کرنے لگے ہین یہ دیکھکر مہبوت آئینہ رو دروازہ شہر پناہ سے اُڑی اور مانند کبوتر کے بالاے ہوا اُسنے قلا کی اور ہیئت انسانی پیدا کر کے نعرہ کیا کہ ستم ملک مہبوت جادو واے آفتاب دیکھون تو کہ نجر مین کیسی حرارت ہی یہ کہنا تھا کہ یا تو آفتاب سمندریہ کیطرف جارہا تھا یا مہبوت جادو کیطرف متوجہ ہوا مہبوت جادو نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور اپنا آئینہ ساختہ لشکر نکالکر روبرو آفتاب کے پیش کیا بس پرتو آفتاب کا آئینہ پر پڑا اور رد مقابل نظر آنے لگا اب خطہ شعاعی باہم سب مجھے اور ایک ایسی چمک آئینہ سے بھی پیدا ہوئی کہ جوت سے جوت بلی تو ہر موج عکس کی طناب سے آفتاب کو اسیر کر لیا کہ نہ یہ آفتاب آگے بڑھ سکتا ہو اور نہ پیچھے ہٹ سکتا ہی معلوم ہوا کہ کسی نے باندھ دیا ہی بس مہبوت جادو نے آواز دی کہ او برجیس آفتاب پرست اب اپنے حامی کی حالت دیکھ اور اسکی خبر لے کہ اب بھی یہ کسیطرف جنبش کر سکتا ہی اور کہنے پر تیرے عمل کر سکتا ہی یا نہین دیکھ اس طرح روک لیتے ہین یہ دیکھکر برجیس آفتاب پرست کا تو رنگ زرد ہوگیا دست و پا مین رعشہ پیدا ہوگیا آئی عقل گم ہوگئی سہراب جادو نے آواز دی کہ ہمارے حامیونکو دیکھا لیکن معتبر لک لک پاے مہبوت جادو کو آواز دی کہ اولکہ سبحان اللہ کیا کہنا ہی تمھارا سحر و ساحری تمپر تمام ہی مگر ایک خبر تمکو نہین ہی برجیس آفتاب پرست بھی بلا کا ساحر ہی آفتاب کے اسیر کر لینے سے برجیس کو مجبور نہ سمجھنا اگر یہ نقاب چہرہ سے اُٹھا دیگا تو مضطرب ہوجائیگا بس جلد یہان سے نکل چلیے یہ سنتے ہی ملکہ مہبوت آئینہ رو نے پر پرواز پیدا کیے اور خطوط شعاعی مین آفتاب کو اسیر کیے ہوے لیکر شہر سمندریہ کی جانب چلی اور برجیس کو سکتہ سا ہوگیا اور یہ رنگ تھا کہ یہ کیا معاملہ ہی سوچے کیا سمجھے اور ہوا کیا اُدھر آفتاب تو مہبوت آئینہ رو کے تابوت مین آجانے سے بیکار ہو چکا تھا اور سحر اسکا رد ہو چکا تھا دیکھا تو آفتاب اصلی طلوع ہو رہا ہی

اور یہ آفتاب ہمراہ مہبوت آئینہ رو کے سمندر پہ کیا جانب چلا خود برجیس آفتاب پرست کے
اہل لشکر کو حیرت تھی کہ یہ آج کیا ہی کہ ایک آفتاب تو کھنچا جاتا ہی اور دوسرا طلوع ہو رہا ہی یہ خداوند نے کیسا
آفتاب تابع کیا تھا اور یہ آفتاب کونسا ہی وہ آفتاب کیسا ہی جو طلوع ہو رہا ہی برجیس آفتاب پرست اس شرمندگی سے
پلٹا کہ سر میدان دست ہوئی اور اس ساحرہ نے غضب کیا کہ آفتاب جادو کو اسیر کر لیا ایسا پریشان ہوا کہ نقاب
بھی چہرہ سے نہ اٹھی اور مع لشکر میدان سے پھر کر داخل بارگاہ ہوا اور مغموم ہو کر پلٹا کہ اب کیا فکر کروں اور کیونکر آفتاب جادو
کو ہاتھ سے مہبوت کے چھڑاؤں ادھر مہبوت آئینہ رو آفتاب کو اسیر کیے ہوئے داخل
شہر سمندریہ ہوئی اور ایک ایک گلی کوچہ میں خوب پھری کہ لوگ حالت اسکی دیکھ لیں اور
خوف اسکا دلوں سے دور ہو جسطرح سے مہبوت جادو آفتاب کو اسیر کیے ہوئے نکلی
لوگوں نے ہزارہا دعائیں دیں اور بہت تعریف کی کہ اے ملکہ آپ کی وجہ سے جانیں ہم سبکی بچگئیں
اور دام تزویر سے اس ملعون کے نجات پائی خدا آپکو سلامت باکرامت رکھے اور سہراب جادو
نقارۂ فتح و شادمانی بجاتا ہوا پھرا کہ آج برجیس کو بھی معلوم ہوا ہوگا کہ کسی سے سامنا پڑا غرض کہ مہبوت
جادو آفتاب کو شہر میں نشر کر کے جانب صحرا روانہ ہوئی اور ایک مقام پر زمین پر اتری
اور کنڈا کھینچکر کچھ اسم سحر پڑھنا شروع کیا اور ایک کمر سے پردم کر کے گڑھا کھودا اور منھ میں
کلی لیکر اس گڑھے میں پانی اسکا ڈالدیا اور پھر کچھ اسم سحر پڑھ پڑھ کر پھونکنا شروع کیا دیکھا کہ وہ گڑھا
وسیع ہو نیگا اور پانی موجیں مارنے لگا اور تھوڑے عرصہ میں ایک چشمہ بنکر تیار ہوا بعد اسکے
پھر مہبوت جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر آفتاب پر دم کیا کہ یہ تھرتھرایا مہبوت آئینہ رو
نے اشارہ کیا اور کہا کہ ہم حکم دیتے ہیں کہ ای آفتاب اب زمانہ تیرے زوال کا ہی لہذا اس
بیچ آبی میں قیام کر حرارت تیری بہت بڑھگئی ہی ایسا نہو کہ اپنی آگ میں خود بھی جل جاوے بس یہ
سنتے ہی آفتاب چشمہ کیطرف متوجہ ہوا اور غرق آب ہو گیا بعد اسکے مہبوت آئینہ رو نے
آواز دی کہ ای موج جادو اب یہ تمہارے سپرد ہی اسے اپنی حفاظت میں رکھو یہ ہمارے
حکم کی موجب ہیں اسیر رہیگا تم صرف اتنا خیال رکھنا کہ جسوقت یہ شعاعیں جو اسے اسیر کیے ہوئے
ہیں اس سے علیحدہ ہونے لگیں تو تم یہ سمجھنا کہ حکم قتل آگیا بس فوراً بلا تامل اسکو قتل کر ڈالنا موج
جادو نے کہا کہ بہت خوب جیسا ارشاد ہوا اسکے خلاف کبھی نہوگا بعد اس گفتگو کے وہ چشمہ
خورشید نظروں سے پنہان ہو گیا اور مہبوت جادو وہاں سے پلٹ کر اپنے لشکر میں آئی
صدہا سے سبا رکبا دہر طرف سے بلند ہوئی تمام اہل لشکر اور اہل شہر ملکہ کی تعریف کرتے تھے اور باہم
گلے ملتے تھے گویا وہ روز انکو عید ہو گیا تھا کہتے تھے کہ خدا نے دوبارہ عمر عنایت کی ہزار ہزار
شکر اسکا ہی ورنہ یہ وہ آفتاب تھا جسنے صدہا ملک پر تکدیے تھے ہزارہا بندگان خدا کو اسنے
ہلاک کیا تھا یہ ملکہ مہبوت آئینہ رو ہی کا اقبال تھا کہ اتنے بڑے ساحر کو اسیر کیا اور ایسا غرق
کیا کہ اب کبھی طلوع نہوگا گویا ستارہ اسکی قسمت اور زندگی کا غروب ہو گیا اور نام اسکا ڈوب گیا
برابر نذرین خوشی کی گذر رہی تھیں لیکن مغرور بلند آواز نے ملکہ مہبوت آئینہ رو سے کہا
کہ میری رائے میں اسکا قید رکھنا بہتر نہیں ہی بلکہ قتل کر ڈالنا چاہیے تھا کیونکہ جسوقت برجیس آفتاب پرست

سے مقابلہ ہوگا اور وہ نقاب سحر چہرہ پر سے دور کریگا تو ہم سب کے سب بظاہر مطیع اور باطن مین آپکے دشمن ہوجائینگے اور آپ بھی بتلاے سحر ہوجائینگے کیونکہ وہ تازہ سحر منھ پر ملے ہوے ہے اُسکی تاثیر سے جو اُسکے چہرہ پر نظر کرتا ہے وہ فرمانبردار اُسکا ہوجاتا ہے اُسوقت برجیس آفتاب پرست کے کہنے سے آپ خود آفتاب جادو کو چھوڑ دیجیگا اور پھر اُسکا اسیر ہونا دشوار ہے اس لیے کہ ساحر زبردست ہے وہ کوئی انتظام اپنی حفاظت کا کریگا یہ سنکر ملکہ مہبوت آئینہ رو نے کہا خوب کیا آپنے جو مجھے اس راز سے باخبر کردیا مین اسمین بھی عاجز نہین ہون اور آئینہ رو کے اندر اسکی بھی تدبیر کیے لیتی ہون آپ تماشا دیکھیے گا اور مین نے اسکو قتل اسوجہ سے نہین کیا کہ ایک تو یہ اپنا ہم مذہب ہے دوسرے یہ کہ ساحر زبردست ہے اگر اس نے مجبور ہوکر اس امر سے توبہ کی کہ اب مین بگڑنا ہونکو قتل نکرونگا تو مین اسے رہا کردونگی جب اتنا بڑا ساحر میرا مطیع ہوگا تو اور قوت بڑھجائیگی اور تمام عالم مین نام ہوگا یہ کہکر اُٹھی اور اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر صحرا کیطرف چلی گئی اور چار سر لنڈے زمین پر گاڑکر نیلا ول سوت اُنپر لپیٹ دیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ ایک حجرہ بنکر تیار ہوگیا اسمین سرکش جادو سے کہا کہ مین اب چلہ کشی کیواسطے اس حجرہ مین بیٹھی ہون تم میری حفاظت کرنا سرکش جادو نے خوش کی بہت خوب اور لشکر کو گرد اُس حجرہ کے پھیلا دیا اُدھر مہبوت آئینہ رو نے شیشہ کا ایک پیالے مین تھوڑا سا پانی اُونڈیلا اُسکے بعد ایک ڈبیا جھولی سے نکالی اُسمے کھولکر تھوڑی سی خاک نکالی اور وہ خاک قبر جمشیدی اُس آب دمیدہ سحر مین مخلوط کرکے نعرۂ سحر تیار کیا اور اسپر اُس نعرہ پر کچھ اسم سحر پڑھنا شروع کیا اب یہ تو معروف علیہ کشی ہے لیکن مہتر لک لک پانے منعرد ربلند آواز سے کہا کہ جبتک طبل جنگ بجے اُسوقت تک مین بھی کچھ فکر کرون شاید کچھ کام نکل آئے منعرد ربلند آواز نے کہا کہ بہتر ہے جیسا تم مناسب جانو دیسا کرو یہ سنکر مہتر لک لک پانے اپنے شاگردون کو ہمراہ لیکر جانب محرر روانہ ہوا اور گلشن عیاری کی سیر مین مصروف ہوا اُدھر برجیس آفتاب پرست جسوقت سے داخل خیمہ ہوا تھا نہایت پریشان تھا کہ کیا فکر کرون جو آفتاب جادو رہا ہو بار بار گلدستہ حیات آفتاب جادو کیطرف دیکھتا تھا کہ کہین قتل تو نہین ہوگیا جسوقت یہ پریشانی برجیس آفتاب پرست کی مہتر چاپلوس نے دیکھی دست بستہ عرض کی کہ اگر خداوند میرے نام حکم رہائی کرین تو مین جاکر حضورت والد ماجد کو چھڑا دون مگر مجھے یہ نہین معلوم کہ وہ کس مقام پر قید ہین برجیس آفتاب پرست نے کہا کہ یہ اُسوقت معلوم ہوجائیگا جب کوشش کروگے جاؤ مین نے یہ کام تمھارے نامہ اعمال مین لکھدیا اور والد ماجد ابھی زندہ ہین ایسا نہو کہ آیندہ دشمن اُنھین قتل کرڈالین کیونکہ اُنھون نے ایک گلدستہ حیات اپنا بناکر میرے پاس رکھدیا تھا اور کہدیا تھا کہ جسوقت مرجاؤنگا تو یہ گلدستہ مرجھا جائیگا یہ سنکر مہتر چاپلوس بھی اپنے شاگردون سمیت بارادہ رہائی آفتاب جادو روانہ ہوا اُدھر برجیس آفتاب پرست نے بالفعل طبل جنگ نہین بجوایا اس لیے کہ ایسا نہو دشمن مقابلہ مین مغلوب ہونے لگے تو آفتاب جادو کو قتل کرڈالے لیکن مہتر چاپلوس جسوقت اپنے لشکر سے نکلکر محرا مین پہونچا اور آیندہ و روندہ سے دریافت کیا کہ منعرد ربلند آواز یہان کس وسیلہ سے آیا اور سرکش جادو کا کیونکر شریک ہوا اُنھون نے تمام

ماجرا سنکر اب بہادر اور مہتر لک لک پا کی دوستی کا بیان کیا اور لک لک پا کا مغرور بلند آواز سے اور دوستی مغرور بلند آواز کی ملکہ مبہوت جادو سے بیان کی چاپلوس نے کہا کہ لک لک پا کو تو سنا ہی کہ بہت بڑا عیار ہی لوگون نے کہا کہ بیشک وہ بمثل عیار ہی فن عیاری مین اُسکا جواب دینے والا نہین ہی مہتر چاپلوس نے پوچھا کہ بالفعل لشکر مین ہوگا لوگون نے کہا کہ نہین آج کل وہ لشکر مین نہین ہی بلکہ کوئی عیار نہین ہی مہتر لک لک پا سبکو اپنے ہمراہ لیکر نہین گیا ہوا ہی یہ سنکر مہتر چاپلوس اور بھی مطمئن ہوا اور بہت اپنی تبدیل کرکے جانب لشکر مغرور بلند آواز روانہ ہوا اب یہ تو اُدھر جاتا ہی اور اُدھر مہتر لک لک پا فریب برجیس آفتاب پرست کے پاس پہنچگیا ہیئت اسکی یہ ہی کہ ڈھولک گلے مین ہی اور ایک لڑکی تیرہ چودہ برس کی نہایت حسین تراش پڑائی اسکے ساتھ ہی ناچتی گاتی ایک ایک سردار کے خیمہ کیطرف سے ہوتی ہوئی چلی جاتی ہی جاتے جاتے قریب ایک ڈیوڑھی کے پہونچی کہ وہان کچھ لوگ دربانون کی وضع کیے بیٹھے ہوے تھے اُنھون نے جو اس حسین لڑکی کو دیکھا کہ نہایت حسین ہی اور پیشہ بھی اسکا گانا بجانا ہی اُنھون بڈھے کو آواز دی کہ بڑے میان ذرا یہان آنا یہ ریزہ تو اچھا نکلا بڈھے نے جواب دیا کہ حضور ابھی آپنے اسے کہا دیکھا ہی یہ ریزہ الماس ہی کلیجے مین کھٹکتا ہی اسکا مارا پانی تو پیتا نہین ہی اُنھون نے کہا کہ اسکا کیا مطلب ہوا کیا حضور یہ غضب کا نکلا ہی ذرا سنیے تو سہی اُنھون نے کہا کہ سنین تو معلوم ہو کہ اسکا سن ہی کیا ہوگا ذرا ہمین دم لے لون کہ دور سے چلا آتا ہون خود بھی تھک گیا ہون اور یہ چھوکری بھی تھکی ہوئی ہی کہا بیٹھو بڈھا بیٹھ گیا اب لوگون نے پوچھا کہ تمہارا آنا کہان سے ہوا اور کس غرض سے اسطرف آئے بڈھے نے تب سنکر ایک آہ کھینچی اور کہا حضور حال مین اپنی تباہی کا کیا بیان کرون اسوقت آپنے اتنی مہربانی جو کی دل میرا بھر آیا خیر پوچھا ہے تو سنیے مکان غلام کا یہان سے چار منزل پر ہی مین ایک گانون مین رہتا ہون پیشہ میرا یہی ہی جو لڑکی تیار ہوئی گانا بجانا اُسے سکھایا اور سنا کہ کوئی رئیس قدردان اور شوقین ہی وہان گیا کچھ دنون رہا جو کچھ تقدیر کا ہوا مل گیا اور اگر زیادہ نصیب نے زور کیا اور نظر توجہ رئیس کی عورت پر ہوگئی اُسکا محل ہوگیا زندگی بھر اُسے چین کیا کوچہ گردی دفع ہوئی ہمارا بھی حق قائم ہوگیا بہت کچھ لیکر پھرے اور جب نکل گئے کچھ لے ہی آئے چنانچہ یہ لڑکی ذرا ہشیار ہوئی تو اسنے سبکو بھلا دیا چھوٹے سے سن مین ایسا گانے لگی کہ ہزار ہا روپیہ پیدا کیے مجھے یقین تھا کہ جب یہ جوان ہوگی تو بہت کچھ اسکی بدولت حاصل ہوگا لیکن معلوم ہوا کہ صورت و سیرت اسکی اچھی ہی مگر تقدیر بُری ہی کہ ایک روز ایک مکار بنے آکر مجھسے بیان کیا کہ یہان سے تین منزل پر ایک رئیس اُترے ہین شاید شکار کے شوق مین چلے آئے ہین سنا ہی کہ وہ گانا سننے کے نہایت شوقین ہین اگر تم اس لڑکی کو بھی لیجا کر گانا اسکا سنواؤ گے تو بہت کچھ انعام پاؤ گے مین عوام مکر مین اُسکے آگیا اور اپنا بند و بست کرکے ہمراہ اُسکے ہولیا جسوقت دو منزلین طی ہوئین اور ایک منزل باقی رہ گئی تو اُسنے مجھسے کہا کہ یہ مقام ذرا مخدوش سنا ہی ایسا نہو کوئی چور اسطرف آجائے یا کسی قزاق سے سامنا ہوجائے تو جان بھی جائیگی اور مال بھی لٹ جائیگا لہذا بہتر یہ ہی کہ زیور اس لڑکی کا اُتار لو اور اُسکی ایک پوٹلی باندھکر علحدہ ہاتھ مین لے لو یا ڈھولک کا پڑا کھول کر اسکے

اندر رکھو لیں مارے خوف کے تمام زیور اسکا کپڑے چھڑے بازو بند لونگ بجگے بالیان کرن پھول
سیس پھول چھپکا جگنو مالا بجلیان بند سے وغیرہ جسقدر چیزین تھین قریب دو تین ہزار روپیہ کے
زیور تھا سب ایک پوٹلی باندھ لی ٹٹو پر سے اس جھونپڑی کو اتار کر ایک درخت کے نیچے
بستر کیا اور پوٹلی گتھی کی سرہانے رکھ لی اور مارے خوف کے جاگا کیا کہ کوئی چور نہ آکر لیجاے یہ نہ
معلوم تھا کہ چور یہین موجود ہی استنے مین اُسی مکار نے حقہ بھر کر مجھے پلایا نہین معلوم اُس حقے کے اندر
کیا شی بھری ہوئی تھی کہ مین بیہوش ہوگیا اور وہ ظالم پوٹلی زیور کی اور پشواز وغیرہ کی گٹھری لیجاتا ہوا جب آنکھ کھلی
تو پوٹلی اور گٹھری جس مین علاوہ زیور کے بہت بھاری پشواز اور لہنگے اور جو کچھ لتہ
پتہ تھے سب تھا ندارد صرف یہ پھٹے پرانے کپڑے ہم دونون کے گلے مین باقی رہگئے جو چوروں
کے ڈر سے جانکر پہن لیے تھے کہ حیثیت کم معلوم ہو ہم دونون بہت روئے پیٹے مگر کیا ہوسکتا
تھے پھر ٹٹو پر سوار ہو لیے اور چلے اب فاقون کی نوبت آئی کہ کچھ پاس نہ تھا آخرکار مجبور ہو کر ایک
گانون مین ٹٹو کو بیچا اور روپے سے خاک اُڑاتے چنے بھانپتے یہان تک آکر پہونچے یہ کہکر بڈھا
چیخین مار کر رونے لگا ان لوگون کو رحم آیا مگر خود کم حیثیت تھے جو دو ایک شوقین تھے اور نوجوان
تھے اُنھون نے بہت تسلی دی اور کہا کہ اب تم اس لشکر مین آئے ہو تمھین بہت کچھ ملیگا مالامال ہوجاؤگے
اور اگر گانا اسکا اچھا ہی اور کہین خداوند نے سُن لیا تو پھر کیا ہی سارے دلدر دور ہوجائینگے ایسا
جو کچھ ہماری بساط ہی اُس سے ہم بھی حاضر ہین یہ کہکر آپسمین چندہ کرکے تین چار روپیہ بڈھے کو دیے
یہ دیکھکر بڈھا نہایت خوش ہوا اور دعائین دینے لگا اور کہا کہ جسکے لشکر ایسے عالی ہمت ہین وہ خود
کیسا ہوگا بس اسنے ڈھولک سنبھالی اور کہا کہ یہ ڈیوڑھی کس مالک کی ہی ذرا ہم بھی اُسکا نام سنین اُن
لوگون نے بیان کیا کہ ملکہ بینظیر سیتھن کی ڈیوڑھی ہی جو بن مین خداوند بریجیس کی نہایت پرست
کی ہی بڈھا اور بھی خوش ہوا کہ لڑکیون کو گانے بجانے کیطرف زیادہ میلان ہوتا ہی عجب نہین جو کام
نکل آوے اور سلسلہ رسائی پیدا ہوجاے بس اسنے آواز دی کہ او چھوکریو اُٹھو کہ نصیب تیرے
جاگے خیال تو کرکہ تو کس دربار مین پہونچگئی ذرا جان لڑاکر گانا یہ سنتے ہی وہ لڑکی نہایت نازو
انداز کے ساتھ اُٹھی و دھجیان ہوئی پوشاک بھی ہزار ہزار جوبن دیتی تھی بقول شاعر ؎
خوبرویون کے بگڑنے مین بھی ہین لاکھ بناؤ ۔۔۔ کہین اچھون کی کوئی بات بری لگتی ہی
اب اسنے یہ غزل شروع کی غزل

باغ جہان مین ہم نہ کبھی شادمان رہے	شبنم کیطرح عمر بھر آنسو رواں رہے	ہر لمحہ بے مثال سے ہوتے آسمان ہے
باقی مری لحد کا اگر کچھ نشان رہے	میری بغل مین ہو گر تو نکی نگاہ مین	دل خوش رہے مدام کبھی جہان ہے
سینے مین داغ حسرت و اندوہ و یاس و غم	قربت مین اپنے ساتھ بھی ہمزبان رہے	سوکھے نہ ہم خزان مین نہ پھولے بہار مین
باغ جہان مین صورت سرو رواں رہے	بھیتے رہے جو ہم تو رہا دشمنون کو غم	جب گئے تو داغ دل دوستان رہے
مرنیکے بعد بھی نہ چھٹے تیری جور سے	راحت سے خاک مین بھی ہماری سمان ہے	آنسو ٹپک پڑے جو آہ ہونکو روکیے
ممکن نہین کہ راز محبت نہان رہے	اک بحر ہین کہ تیرے کرم کو بھی جوش نہین	اک ہم ہین جو تم سے نہ شادمان ہے
سامان میکشی کا رہے ساتھ میکشو	جوگی بھی دلکی طرح بغل مین نہان رہے	اُس بحر حسن سے جو گھڑی بھر جدا رہون
اچھلی کیطرح کیون مرا دل تپان رہے	زاہد کہی نہین ہی شراب طہور کی	آباد ہے پیر مغان کی دکان رہے

امید یہ کہان کہ ملے آسکے وہ صنم	زندہ رہے وہ شوخ الٰہی جہان رہے	عشرت سلیم ہین بھوڑے لون کی بہار

کیا کیا ہوا کے گھوڑے پہ یہ غزل اس اس طرح وہ لڑکی بتا بتا کر گانی کہ لوگ جو وجد مین لگے بعضون کو سکتے کا عالم تھا نقش بدیوار ہو گئے تھے بعض وجد کے عالم مین واہ واہ کر رہے تھے یہان تو یہ رنگ ہی اور اندر کا حال سنیے کہ ملکہ بیزبان سیمین مسند جواہر نگار پر بیٹھی ہی انیس جلیس سب حاضر ہین لیکن کوئی کسی سے بات نہین کرتا ساکت کا عالم ہی ملکہ زانو سر پر سر رکھے ہوے دل ہی دل مین کچھ سوچ رہی تھی تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ایک ٹھنڈی سانس لیتی تھی اور پھر چپ ہو رہتی ہی جو اسکی ہمراز ہین وہ عرض کر رہی ہین کہ حضور کیون اپنے کو گھلائے دیتی ہین ذرا اس تصویر کو تسلی سے دل بہلایئے یون سنا ہی کہ تصویر معشوق سے بھی دل بہلتا ہی کیونکہ شاعر کہتا ہی ؎ لاکھ خاموش ہو کب بند یہ تقریر ہین ہی بول اٹھنے کی بھی عادت تری تصویر مین ہی ملکہ نے ایک انگڑائی لی اور کہا کہ ہمارا مقدر ایسا نہین ہی جو تصویر سے بات کرے یقین ہے کہ اگر صاحب تصویر سے بھی ملاقات نصیب ہو تو وہ بھی کشیدہ رہے اور بات نکرے واضح رائے ناظرین ہو کہ یہ تصویر شاہزادہ مہراب ثانی کی ہی جسکو ملکہ نے اپنے گلے مین حمائل کیا ہی اور مرہم اپنے زخم جگر کا بنایا ہی جسوقت سوداگر ظلمانی لشکر مہراب ثانی مین وارد ہوا تھا اور حسب دریافت حال بدیع الملک کا بیان کیا تھا کہ جانب طلسم نہ طاق سے آئے ہین تو اس سوداگر نے تصویر شاہزادہ مہراب ثانی کی یاد بہ سردارون سمیت کھینچ لی تھی کہ یہ تصویرین جسیون کی ہین نہایت نفع حاصل ہوگا جب سوداگر ظلمانی رخصت ہو کر ظلمات کیطرف چلا تو راہ مین خواجہ امان سوداگر سے ملاقات ہوئی باہم ایک دوسرے سے حالات دریافت کرنے لگے سوداگر ظلمانی نے بیان کیا کہ بالفعل مجھے چند تصویرین کھینچنا ہین اسوجہ سے راہ مین ٹھہر گیا تھا ورنہ اب تک مین وطن چلا گیا ہوتا کیونکہ طبیعت میری نادرست ہی خواجہ امان نے کہا کہ وہ تصویرین مین بھی دیکھ سکتا ہون سوداگر ظلمانی نے تصویرین نکالکر دکھائین خواجہ امان نے ان تصویرون کو بہت پسند کیا اور سوداگر ظلمانی سے کہا کہ آپ تو وطن جاتے ہین لہذا جو مال زودخت ہو جاے وہ بہتر ہی کم و بیش کا خیال نکیجیے تاجرانہ قیمت پر یہ تصویرین مجھی کو دیدیجیے غرضکہ باہمی فیصلہ کے بعد تصویرین خواجہ امان نے مول لین اور رخصت ہو کر روانہ ہوا یہانتک کہ پھرتا پھراتا لشکر برجیس مین پہونچا جہان اور مال تجارت زودخت کیا تھا وہان یہ تصویرین بھی دکھائی تھین اور برجیس نے نہایت پسند کر کے حال صاحبان تصویر کا پوچھا تھا تو خواجہ امان نے شان و شوکت ان دونون کی بیان کی تھی اور کہا تھا کہ یہ وہ لوگ ہین جنہین حسن و جمالات و خلق سب چیزین خدا نے جمع کر دی ہین اور تمام عالم مین ان تصویرون کا شہرہ ہی برجیس نے بشوق تمام یہ تصویرین مول لے لین جسنے ان تصویرون کو دیکھا وہ وجد کرنے لگا یہانتک شہرہ ہوا کہ محل مین سے خبر پہونچی اور ملکہ بیزبان سیمین نے بھی کہا کہ مین تصویرون کی مشتاق ہون چنانچہ برجیس آفتاب پرست نے وہ تصویرین محل مین بھیجدی تھین جس عورت نے ان تصویرون کو دیکھا دل پس پس گئے کہ ایسے بھی حسین مرد خدا نے پیدا کیے اور ملکہ ثریاے سیمین تصویر مہراب ثانی پر عاشق ہو گئی بس اس تصویر کو چھپا لیا اور جسوقت برجیس نے تصویرین طلب کین

تو وہ سب تصویرین دیدین لیکن تصویر سہراب کی نہین دی برجیس نے پوچھا کہ ایک تصویر کیا ہوئی
عورتون نے بیان کیا کہ آپکی بہن نے اُس تصویر کو جلا دیا اور ان تصویرون کو بھی چاک کیے ڈالتی تھین
کہ یہ ہمارے دشمنون کی تصویرین ہین انکا رکھنا اچھا نہین جب ہلوکون نے تصویرین لی ہین اور آپکا نام
لیا ہی کہ اُنکے خلاف ہوگا تو ملکہ نے تصویرین دین الحاصل اُس روز سے عشق سہراب کا زخم ملکہ
کے دل مین پڑگیا تھا اور وہی خلش اسوقت تک بہین کیے ہوے تھی اور روز بروز ترقی کرتی جاتی
تھی ملکہ اُسی فکر مین غلطان رہا کرتی تھی اسوقت بھی اسی خیال مین بیٹھی تھی کہ کیا تدبیر ہو جو اس صاحب تصویر
سے سلسلہ ملاقات کا نکلے کہ یکایک ڈیوڑھی کیجانب سے آواز گانے کی پیدا ہوئی ملکہ نے ایک
کہاری کو حکم دیا کہ دیکھ تو یہ گانا کیسا ہو رہا ہی وہ مہری مانند برق تابندہ کے پردہ سے چمک کر نکلی
اور اُس لڑکی کو دیکھکر پھر محل مین چلی گئی اور ملکہ ثریا سے سیمتن کیخدمت مین جاکر عرض کی کہ حضور کیا
عرض کرون ایک نٹنی کی لڑکی کوئی بارہ تیرہ برس کی قیامت کی بھین ایسا گا رہی ہی کہ دل بہین لیے
دیتی ہی نہین معلوم اسے کس اُستاد نے تعلیم کیا ہی ملکہ کو یہ سنکر اشتیاق پیدا ہوا کہا بلاے ہم بھی سنین لے
شاید کچھ اسیطرح غم غلط ہو جاے مہری دوبارہ گئی اور اُس نٹنی سے کہا کہ چل قسمت تیری رسا ہوئی
اور نصیب جاگے ہماری ملکہ نے تجکو یاد کیا ہی غرضکہ یہ نٹنی کو لیکر اندر آئی اور ملکہ کے سامنے
اونٹ بکڑا کر کے مڈھے کو بھی اندر بلا لیا اب اونٹ کی آڑ مین لوہڑھا ڈھولک بجانے لگا اور نٹنی سامنے

ملکہ کے نا پہنچنے کی غزل		
ترے وعدے پر جیے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا	یہ نہی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا	اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا	اگر خوشی سے نہ مانتے اگر اعتبار ہوتا	یہ کہان کی دوستی ہی کہ بنین دوستدار اپنے
کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیمکش کو	کل سنگ سے نہ کٹتا وہ لہو کہ پھر تھمتا	جسے غم سمجھ رہے ہو یہ اگر سرور ہوتا
یہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہین مزار ہوتا	یہ مسائل تصوف یہ ترا بیان غالب	ہوے کیون نہ ہم جو رسوا ہوے کیون غرق دریا
		تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

ملکہ کا دل چٹپلا تو ہو ہی رہا تھا اس غزل کے اشعار نے ایسا اثر کیا کہ دل بھر آیا آنکھون سے آنسو جاری ہوے
یہ حالت دیکھکر نٹنی چپ ہو رہی کہ یہ کیا معرکہ ہی ابھی چونکہ کمسن ہی اسے نہین معلوم کہ ملکہ کس حالت مین
مبتلا ہی اور کیون رو رہی ہی ملکہ نے اسکو بہت کچھ انعام دیا اور فرمایا کہ مین تجھے بہت خوش کرون گی تو پھر
اور گانا سنی پھر گانے لگی اب ملکہ کی یہ حالت ہی کہ تصویر بیجانی مین بیٹھی ہوئی جھوم رہی ہی آنکھون سے
آنسو جاری ہین لمبین کہتی ہی کہ کونسا وہ دن ہوگا کہ ہم اُس ظالم سے ملین گے بار بار ٹھنڈی سانسین
بھرتی ہی اور خاموش ہو رہتی ہی کہ دفعتہ برجیس آفتاب پرست چہرے پر نقاب ڈالے ہوے
آپہونچا اور تریاے سیمتن کو دیکھکر کہا کہ اے ملکہ تعجب کی بات ہی کہ ہمتو مبتلاے رنج والم ہین کہ باپ
اسیر ہو گیا اور تمکو خوشی ہی کیا ہمارا باپ تمھارا باپ نہین ہی یا یہی چاہتی تھین کہ باپ گرفتار بلا ہو تو ہم خوشی کرین
اور گانا سنین ہان سچ ہی دنیا کا ہو سفید ہی کسی کو کسیکی فکر نہین اپنی راحت سے کام ہی تریاے
سیمتن نے کہا کہ شاید آپنے نقاب کیوجہ سے حال میری دشکباری کا نہین دیکھا یہ گانا کا ہیکو نیا مرثیہ
تھا کہ مین بیقرار ہو کر رونے لگی یقین ہی کہ یہ گانا آپ بھی سنین تو بہت پسند کرین اور آپ کے دلپر بھی
ایک کیفیت طاری ہوگا نا کا ہیکو ہی بیان حال ہی برجیس نے جو نظر چہرۂ تریاے سیمتن پر ڈالی دیکھا

تو واقع مین ملکہ رو رہی ہی کہا خیر اگر تم اسقدر تعریف وسفی کرتی ہو تو شبکو ہمارے پاس بھیجدینا ہم بھی سنینگے
یہ کہکر برجیس آفتاب پرست چلا گیا ملکہ نے تھوڑی دیر اور گانا سنا بعد اُسکے سو اشرفیان اُسکو عنایت
فرمائین اور شام کو خلوتخانہ برجیس کیطرف بھیجدیا یہ گویا اپنی چھوکری کو لیے ہوے دروازہ بارگاہ پر جلیس
آفتاب پرست پر پہونچا برجیس نے پہلے سے حکم دے رکھا تھا کہ اگر کوئی گویا یا ایک لڑکی کو لیے ہوے
آئے تو اُسے نہ روکنا بلکہ ہمارے پاس حاضر کردینا چنانچہ دربانون نے جسوقت دیکھا تو کہا جائیے آپکے
واسطے اجازت ہی کوئی روک نہین ہی غرضکہ یہ گویا خوشی خوشی داخل بارگاہ ہوا دیکھا کہ عجب طرح کی بارگاہ
ہی آرائستگی اسپکا ایسی نہ کبھی خواب مین ہی اسنے نہ دیکھی تھی تمام بارگاہ مانند جلہ عروس شب اول کے
آراستہ ہی سامان عیش ونشاط مہیا ہین منقل ہاے آتشین پر عود وعنبر وغیرہ دائر کا بخور ہو رہا ہی روشنی کی کثرت
سے تمام بقعہ نور ہو رہا ہی جھاڑ کنول وبلور گیرہان نفاست کے روشن ہین شمعہاے موی وکافوری
چڑھی ہوئی ہین اور ایک مسند جواہر نگار پر برجیس آفتاب پرست بصد کروفر بیٹھا ہی ارکین دولت
حاضر ہین باتین ہو رہی ہین گویے نے پہونچتے ہی سلام کیا چوبدار نے نکہ دو کی آواز دی پردہ پر
تک توجہ اور باتین رہین جسکو امور مملکت سے تعلق تھا بعد اُسکے تخلیہ ہوا ارکین دولت رخصت ہوے
اب برجیس آفتاب پرست اُس مقام پر آیا جو گویے کے بیٹھنے کی جگہ تھی غرضکہ یہ سہری پر لیٹا اور ٹہنی سے
کہا کہ ہان بچہ کا کوئی ہم بھی سنین شریاے سیمتن نے تمھاری بہت تعریف کی ہی یہ سنکر ٹہنی نے عرض کی
کہ حضور اُنکی قدردانی ہی ورنہ مجھے آتا ہی کیا ہی یہ کہکر اُس نے یہ غزل شروع کی اور بنا بناکر گانے لگی غزل

ظلم اپنے پہ چرخ ستمگار نے کیا — جو کچھ کہا وہ میرے دل زار نے کیا
تو آج وعدہ وصل کا ٹالدانے کیا — مایوس ایسا تھا جو سحر کی اذان سنی
سر جسکے بار سے ناز اُٹھیگا تا بہ حشر — احسان وہ بھی آپکی تلوار نے کیا
دونون کا فیصلہ ترے اک وار نے کیا — پھوٹے جبھی سے چرخ سے سنبل کے تبلہ
آنکھین نہین رُک رہا ہی نکلتے نکلتے دم — اچھا سلوک حسرت دیدار نے کیا
جنبہ انھین ہاتھ سے طرفدار نے کیا — اسیطرح ایک کے بعد ایک چیز اس اس طرح سے گائی کہ برجیس
آفتاب پرست غوطہ کھا کر جھومنے لگا لیٹے لیٹے اُٹھ بیٹھا جسقدر خادم وخدمتگار یہان حاضر تھے سبکو مسکرانا
سا ہو گیا تھا وہ تو یہ ٹہنی کوئل کی طرح کوک رہی تھی اُدھر بڈھا ڈھولک پر وہ ہاتھ مار رہا تھا
کہ سننے والے پھڑک پھڑک جاتے تھے سمان بندھا ہوا تھا سر دن کی نکل رہی تھی آواز اس چھوکری کی گونج
رہی تھی اور شبشہ آلات بھی ٹکرا تے تھے نوادر سُر پیدا ہوتے تھے طرفہ یہ تھا کہ بڈھا ایک ہاتھ سے
ڈھولک بجاتا ہی اور دوسرے ہاتھ سے بجز بیہوشی منقل پر ڈالتا جاتا ہی ایک آدھ خدمتگار جو قریب
کھڑا تھا اُسنے کہا کہ یہ کیا کر رہے ہو بڈھے نے کہا میان اسسے نہ پوچھو مین تمھیں کہے دیتا ہون مگر یہ
کی بات ہی کسی سے بیان نکرنا پڑے جو بت دنون سے ہو گئے ہین تو جو ہون پڑ گئی ہین وہی پکڑ پکڑ
کے آگ مین ڈالتا ہون اُس نے کہا اچھا گھبراؤ نہین کل یہ کلفت دور ہو جائیگی الغرض اسنے گا سنا
بجانے مین دو گھنٹے کا عرصہ گزر گیا اور اب دو بیہوشی بارگاہ مین گھٹا جسقدر خادم وغلام حاضر تھے سب
بیہوش ہو سے اور برجیس آفتاب پرست بھی بیہوش ہو گیا جب بڈھے کو اطمینان حاصل ہو گیا

کہ اب کسیکو ہوش نہین ہی تو اس نے جلدی سے غلاف ڈھولک کا لاکر قریب مسہری کے رکھی اور نقاب کا ایک بند لکھو لکر ایک کپڑا اندر نقاب کے ٹھونس دیا کہ یہ اسی طرح بیہوش رہے بعد اُسکے بند نقاب درست کرکے گھٹنا اسکے سینہ سے ملاکر اور گولبار کرکے کمند سے باندھا اور ڈھولک کے غلاف مین لپیٹ ٹھونس دیا اور اُسکے مقام پر ڈھولک کو ٹکاکر اوپر سے دوشالہ ڈالدیا اور آپ پشتارہ کو لیکر اپنی جمعدارنی سمیت خیمہ کے باہر آیا پہرے والون نے پوچھا کہ کیا جاتے ہو کہا جان کیا کرون خداوند نے آرام کیا ہم بھی جاتے ہین اب یہان بیٹھ کر کیا کرین پہرے والون نے کہا کہ انعام ہین ہمارا بھی حصہ ہی اس نے کہا ہان جسوقت ملیگا تمھین بھی دینگے اُنھون نے کہا کہ کیا انعام نہین ملا کہا خداوند تو سو رہے انعام کون دیتا اور ملکہ کے یہان سے جو کچھ ملا تھا وہ اُنکی پیش خدمتون اور کماربون نے ڈانٹ ڈپٹ سے چھین لیا کہین تم بھی ایسا ہی نکرنا کہ تم یہان تمھین لو پہرے والون نے کہا کہ نہین ہو تم اپنی خوشی سے دوگے ہم لینگے ہم چھینین گے نہین لیکن یہ کاندھے پر کیا شی ہی کہا دیہی ڈھولک غلام لی ہو جو بھیک مانگکر لاتے ہو والون نے کہا ڈھولک گلے مین ہوتی ہی یا کاندھے پر رکھی جاتی ہی بڈھے نے کہا کہ ڈوری ٹوٹ گئی اسوجہ سے کاندھے پر رکھ لی یہ معقول جواب سنکر پہرے والے خاموش ہو رہے اور بڈھا صاف نکلا چلا گیا یہانتک کہ قریب اپنے لشکر کے پہونچگیا ادھر بارگاہ پر جیسا حال سنیے کہ دوسرے خدمتگار پہرا بدلانیکی غرض سے آئے دیکھا تو ہا ربدار علوفہ وپٹے ہوئے سوتے ہین اُنھون نے ایک ایک کو جھنجھوڑا ہوا سے بیہوشی افیمی کسیقدر برطرف ہوچکی تھی یہ جاگ اُٹھے وہ خدمتگار جو ابھی آئے تھے اور جنہون نے جھنجھوڑکر جگایا تھا کہنے لگے کہ اسیطرح خدمت کرتے ہین اگر خداوند بیدار ہوجاتے اور نکو اس حالت سے دیکھتے تو کیا ہوتا یہ نہایت پشیمان ہوئے اور اُٹھکر گھبرا گھبراکر ایک ایک جھاڑ فانوس گیلاس کا شمار کرنے لگے اور ہر چیز کو خیال کرنیلگے کہ کچھ گم تو نہین ہوگیا لیکن دیکھا تو سب چیزین موجود ہین یہ تو اسطرف چیزون کو دیکھتے تھے اُدھر وہ تازہ خدمتگار جو آئے تھے اُنکی نظر مسہری پر جو پڑی ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ خداوند تو آج بچکر مختصر ہوگئے ہین اور قریب آکر غور سے دیکھنے کے بعد دوسرا بولا کہ مختصر ہونیکے علاوہ خداوند کے پاؤن معلوم ہوتے ہین نہ سر خالی لیکن بیچ کا منڈلا نظر آتا ہی یہ ایسے گھبرائے کہ دوڑے ہوئے جمعدارنی کے پاس آئے اور کہا کہ ہم ہاری کیا بدلائین ذرا چلکر تو دیکھیے وہان خداوند کی کیا حالت ہی نہ اُنکے پاؤن ہین کہ ہم پہچانین نہ وہ اُنکا قد قامت ہی یہ سنکر جمعدارنی گھبرایا ہوا اندر خیمہ کے آیا اور وہ شالہ ہٹایا اب جو دیکھتا ہی تو ایک ڈھول رکھا ہوا ہی اسنے کہا کہ یہ خداوند ہین یا ڈھول دوسرا بولا یار دیکھو لو کہین ڈھول کے اندر نہ چل بسے یہ سب کے سب حیران کھڑے تھے کہ خداوند نے یہ کیا دل لگی کی ہی کہ ڈھول بنگئے اب انھین پہچانے کون یکایک دروازون کی درازون سے ہوا آکر ڈھول کے پڑے پر پڑی اور اُس سے کچھ آواز پیدا ہوئی تو ایک کہنے لگا کہ سنو سنو خداوند کچھ کہتے ہین جمعدارنی گھبرا کر باہر نکل آیا اور ایک ایک سے کہنے لگا کہ یار وغضب ہوا خداوند ڈھول ہوگئے ایک ہلڑ ہوا اور ایک سے ایک نے کہا ایک سے ایک سے یہانتک کہ یہ خبر شدہ شدہ تمام لشکر مین پھیل گئی اور لوگ مشتاق زیارت ہوکر چلے کہ کیا قدرت نمائی خداوند نے کی ہی کہ ڈھول بنگئے لیکن جو شخص آتا ہی وہ دریاے حیرت مین غرق ہوجاتا ہی آخرکار یہ سبکے سب رو رو کر کہنے لگے کہ یا خداوند کیا جامہ انسانی آپکو ناپسند ہوا

جو یہ ہیئت اختیار کی بس معلوم ہو گیا کہ آپ ہین سب طرحکی قدرت ہی آپ ہر جا مین جا سکتے ہین لیکن ہمکو تعجب
انتشار بڑھتا ہی واسطے اپنی قدرت خداوندی کا کہ صورت اصل دکھا سیئے اور ڈھول سے انسان ہو جاسے
کہ ہم سب پریشان ہین بات کیونکر کرین غرض حال کس سے کرین یہ سبکے سب رو رہے تھے اور گریہ
زاری کر رہے تھے کہ یکایک چترنگ بن زمرد اور ارزنگ بن زمرد کو بھی یہ خبر معلوم ہوئی اور
یہ دونون بھی آگئے اور اس ڈھول کو دیکھا سمنگان بھی آیا اور ان لوگون کی بیوقوفی پر افسوس کرنے لگا
ارزنگ بن زمرد سے کہا باخداوند دریافت تو کیجیے کہ یہان کون کون آیا تھا ایک ایک سے پوچھتے ہین
مگر کوئی نہین بتاتا کیونکہ وہ باریدار بھی چلے گئے تھے جنکے سامنے گویا آیا تھا اور پہرہ والے بھی پہرہ بدلا
گئے جسوقت کسیسے کچھ نہ بنایا تو سمنگان نے کوڑا سنبھالا اور کہا کہ جلد بتاؤ شام سے کون حاضر تھا اور
اگلی باری کسکی تھی ان لوگون نے ڈر کر نام ان باریدارون کے بتلائے سمنگان نے انکو طلب کیا
اور پوچھا کہ کون کون یہان آیا تھا انھون نے گویے کے آنیکی سب حالت بیان کی اسنے کہا کہ بس وہی گیا خداوند
کو لیگیا اور ڈھولک اپنی چھوڑ گیا اب خداوند کو پہچانکر ان لوگون کو تو اسی حالت انتشار مین چھوڑا جاتا ہی
اور پہلے کچھ حال مہتر چاپلوس اور برجیس آفتاب پرست کا گوارش کیا جاتا ہی کہ جسوقت یہ فریب لشکر
مغرور بلند آواز کے پہونچا تو اپنے شاگرد رشید سے کہا کہ تو مغرور بلند آواز پر عیاری کر اور مین رہائی
آفتاب کے واسطے صحرا کیطرف جاتا ہون یہ سنکر مہتر جلد باز عیار جانب لشکر روانہ ہوا اور مہتر چاپلوس
صحرا کیطرف چلا جاتے جاتے ایک تراہے پر پہونچا وہان کلوار کی دوکان تھی کلوار شٹر لگائے ہوے سو رہا تھا
کہ رات زیادہ گئی تھی مہتر چاپلوس دوکان پر آیا اور کلوار کو جگا کر کہا ؎ مکر مین زیرہ نکی گمٹا اٹھی ہے آنسے
یقین اذان ساقی تیرے میخانہ مین مے برسے کیا پڑا سو رہا ہی تھوڑی شراب دے ساقی باقی شراب دیدے ساقی
شراب دیدے۔ یہ کہکر ایک روپیہ کمر سے نکالکر پھینکا کلوار نے کہا اب عیار مکار شراب اسی جگہ پی گیا اور
وہین چبوترے پر بیٹھکر تنبا کو کمر سے نکال کر کلوار سے چلم مانگ کر بھری ایک آدھ جھوٹ موٹ کا دم لگا کر
کلوار کو دیدی کلوار سمجھا کہ یہ نشہ مین ہی جو چلم سلگنے بھی نہ پائی اور اس نے مجھے دیدی کلوار چلم پینے لگا
جیسے ہی چھوٹے چھوٹے گھونٹ پیکر دم لحیسٹا فوراً بیدم ہو گیا بیہوشی نے پورا اثر دکھایا کلوار نے جھٹک
ماری چلم کو دھم سے گرا اس مہتر چاپلوس نے اسکے کپڑے اتار کر آپ پہنے اور رنگ و روغن ماری
ملکر صورت اپنی اس کلوار کے مانند بنائی کلوار کو تو اک گڑھا کھود کر گاڑ دیا اور آپ کلوار کے مقام پر سو رہا
جسوقت صبح ہوئی دیکھا کہ صحرائی جانب سے ایک شخص بوتل ہاتھ مین لیے ہوے جلدی جلدی چلا آتا ہی مہتر نے
کلوار سے کہا کہ ایک بوتل شراب تند کی جلدی سے دو کلوار نے کہا کہ اسقدر سویرے تمہارے آنیکا
کیا سبب اسنے جواب دیا کہ شبکو میری طبیعت مین کسل تھا اسوجہ سے نہین آیا اسوقت سویرے سے
اسلیے آیا کہ ایسا نہو مالک میرا خواب سے بیدار ہو اور شراب کے واسطے بیچین ہو کلوار نے کہا کہ
نام تمہارے مالک کا کیا ہی اس نے کہا کہ بھائی نام تو انکا مین بھی نہین جانتا اسلیے کہ وہ نو وارد ہین اور
مین بھی ملک کو بھی ہون دو چار روز سے نوکری انکی کر لی ہی ہمین اپنے کام سے کام ہی ان کے نام
سے کیا کام کلوار نے کہا وہ رہتے کس مقام پر ہین اسنے جواب دیا کہ انھون نے صحرا مین دو گنبد خاکی
تیار کیے ہین ایک مین خود رہتے ہین اور دوسرے مین کسی قیدی کو رکھا ہی بس یہ سنتے ہی کلوار اٹھی ہو کر

دراصل مہتر چاپلوس بھی سر ہو گیا ہو نہ آفتاب چاہ دو اس کنبہ مین قید ہو بس اسنے جلدی سے ایک کوزہ شراب کا بھر کر اسکو بلایا اور بوتل مین شراب بھر کر کچھ دوا ڈالی لوہی نے کہا کہ یہ کیا ملاتے ہو کہا اس شراب تیز ہو جاتی ہو یہ جوہنگو ہی کوئی خاموش ہو رہا لیکن کوزہ پینے ہی درد سر شروع ہوا کہا یہ کیسی شراب تھی کلوادے نے کہا کہ یہ خاص بادشاہون کے پینے کی شراب تھی تمہارا یہ دماغ کہان کہ تم اسکا تحمل کر سکتے خیر کچھ حرج نہین تم نہ ڈرو ابھی یہ درد سر کم ہوا جاتا ہی ذرا اٹھکر ٹہلو ہوا لگے گی تو درد سر دور ہو گا یہ سنکر وہ کوی اٹھا اور ادھر اُدھر ٹہلنے لگا اُٹھتے ہی بیہوشی سے لڑکھڑا مارا اور کوہی سر تلے اور ٹانگین اوپر گرا بس مہتر چاپلوس نے اُسکو تو قتل کیا اور آپ اسکی صورت بنکر لوتل بیہوشی آمیز لیکر جانب گنبد خاکی روانہ ہوا چوکیدار کو اسی کی وردی سے دریافت کر لیا تھا اب یہ تو اُسطرف جاتا ہی اور یہان مہتر لک لک پا قید برجیس آفتاب پرست کی بڑی دھوم دھام سے اپنے ہمراہ لیے ہوئے آکر نشکر مغرور بلند آواز مین آپہونچا اور داخل بارگاہ شاہی ہوا مغرور بلند آواز نے باواز بلند پوچھا کہ کیون مہتر جی شیر یا بھیڑ عرش کی حضور خادم آپکے ہمیشہ شیر رہے ہین بھیڑ کسکو کہتے ہین مین اُس مردود برجیس آفتاب پرست کو پکڑ لایا جسکے غازہ سحر سے سب اُسکو سجدہ کرتے ہین مغرور بلند آواز نے کہا کہ دیکھون مین وہ کہان ہی مہتر لک لک پا نے پشتارہ سامنے رکھدیا اور کہا کہ نقاب اسکے چہرہ سے نہ دور کیجیے گا ورنہ یہ سمجھ لیجیے کہ یہ رہا ہو جائیگا اور ہم سب گرفتار بلا ہو جائینگے مغرور نے کہا کہ اگر یہ ایسی بلا ہو تو اسے جلد قتل کرو مہتر لک لک پا نے برجیس آفتاب پرست کو ستون بارگاہ سے باندھ دیا اور جلاد کو طلب کیا اس مقام پر مہتر جلد باز شاگرد مہتر چاپلوس موجود تھا اسنے جو یہ رنگ دیکھا کہ خداوند گرفتار ہو گئے اور قتل کا سامان ہی یہ پیشتر سے جلاد کی شکل بنکر آموجود ہوا تھا مہتر لک لک پا جسوقت برجیس کو ستون سے باندھکر علیحدہ ہوا ہی تو مغرور بلند آواز نے باواز بلند کہا کہ بلاؤ جلاد کو دیکھا تو ایک جلاد کٹے ہوے ناک کان ہار گلے مین پہنے ہوے پیتر سے بدل رہا ہی نیلے ڈورون کے گنڈے اسکے بازوؤن پر بندھے ہوے ہین اور ایک پٹی مثل تحت الحنک کے بندھی ہوئی ہی جس سے بوسے خون آتی ہی اور جا بجا خون کے دھبے بھی ہین ہزار ہا مکھیان سر پر بھن بھن کر رہی ہین جلد حکم سنتے ہی جی حضور حاضر کہکر تلوار لیے ہوے سامنے آیا مغرور بلند آواز نے کہا مارو ہاتھ کہ سر اسکا اُڑ جاے جلاد نے کہا ہلوگون دستور یہ ہی کہ جسوقت مجرم کو قتل کرنے لگتے ہین تو اُس سے پوچھ لیتے ہین کہ کچھ کہا ئیگا یا پیے گا یا کسی کو دیکھے گا لہذا ہین ان رسوم کو ادا کر لون تو اسے قتل کرون مغرور نے کہا کہ کچھ ضرورت نہین ہی اس سے کچھ پوچھو یہ ایک بلاے مبرم ہی اسے جہانتک ہو سکے جلد دفع کرو کیونکہ اگر نقاب اسکے چہرہ سے ہٹگئی تو غضب ہو جائیگا یہ سنکر جلاد نے عرض کی کہ بہت خوب ایسا ہی ہوگا اور قریب برجیس آفتاب پرست کے اُکر بالعوض تلوار مارنیکے ہاتھ منہ پر مارا اور نقاب نوچ لی اب جو نظر مغرور کی اسکے چہرہ نحس پر پڑی بے اختیار سجدے مین جھکا سہ اب جادو نے دیکھا یہ بھی سجدے مین گرا مہتر لک لک پا اس جلاد کیطرف جھپٹا تھا کہ اتنے عرصہ مین جلاد نے مل رفع بیہوشی سنگھا کر برجیس کو ہوشیار کر دیا تھا ادھر تو برجیس کی آنکھ کھلی اور اسنے نعرہ کیا کہ منم خداوند اُدھر اتفاقیہ مہتر لک لک پا کی

نظر پڑی برجیس آفتاب پرست پر جا پڑی یہ پہلا وہی مسجود اور سجدہ کو جھکا جسقدر حاضرین دربار تھے سب نے
سجدہ کیا اور خود گستاخی کر کے دوڑے برجیس نے کہا کہ چلو میرے ہمراہ سب اٹھکر ساتھ
ہو لیے راہ مین جو ملا اور سبکی چہرہ پر برجیس پر پڑی اُس نے سجدہ کیا اور کہا یا خداوند ہمارے گناہ
معاف کیجیے اتنے وقت تک پردہ پڑے اور بیخبر رہے تھے اور واقف نہ تھے کہ خداوند ہمارا کون ہی آج پہچان لیا
اور اب نہ بچینگے یہان تک یہ عالم برابر اور ہزارہا آدمی برجیس کے ساتھ ہو لیے ہین روتے ہوے پیچھے
جاتے ہین اور برجیس آفتاب پرست جلدی جلدی قدم اُٹھاتا ہوا اپنے لشکر کیطرف چلا جاتا ہی اودھر مہان
مہوت آئینہ رو نے چلہ تو ختم کیا حجرہ سحر سے نکلکر اپنے اہل لشکر سے پوچھا کہ سمندریہ کی کیا حالت
ہی کوئی افتاد تو لشکر مغرور پر نہین پڑی یہان یہ خبر پہونچ چکی تھی کہ برجیس گرفتار ہوکر آیا تھا مگر اُسکے یار
جانے رہا کر لیا اور سبکو لیکر گرفتار کیے ہوے اپنے لشکر کیطرف جاتا تھا چونکہ اجازت ملکہ مہوت آئینہ رو
کے نہ تھی کہ جبتک چلہ ختم کر کے ہم آپ حجرہ سے باہر نہ آئین وقت تک چوکیدار کوئی ہمارے پاس نہ آئے پس
سب پریشان تھے کہ اب کیا کرین جو مہوت جادو حجرہ کھولکر باہر آئیگا اور حال دریافت کریگا تو ہمین
سے تمام پریشانی شہر کی اور گرفتاری مغرور بلند آواز کی مع سہراب جادو و مہتر لک لک پابیان کی
یہ سُنکر مہوت جادو پریشان ہوئی اور وہ نقارہ جو اُسنے تیار کیا تھا جلدی سے اپنے منہ پر ملا اور
تخت سحر پر بیٹھکر بے نقاب روانہ ہوئی یہ برجیس آفتاب پرست اس مجمع کو اپنے ہمراہ لیے ہوے
چلا جاتا تھا کہ سناٹا پیدا ہوا سبکی نگاہین اودھر کو اُٹھین دیکھا کہ ایک تخت نہایت تیزی سے اُڑا چلا آتا ہی
سب حیران تھے کہ یہ کون ہی اودھر مہوت آئینہ رو نے جو ان سبکو مہوت دیکھا تو فوراً کہا کہ خدا
خداوند مہوت آئینہ رو ارے کہان جلتے ہو بس نظر سبکی جو چہرۂ مہوت آئینہ رو پر پڑی اُچٹ
سحر برجیس آفتاب پرست کا اُترا اور سحر مہوت آئینہ رو کا تاثیر کر گیا سب نے کہا بیشک وہ
خداوند علیحدہ آپ خداوند ہین یہ کہکر سب سجدہ کو جھکے برجیس نے جو دیکھا کہ سب مجھسے پھر گئے
اور اس ساحرہ نے سبکو چھڑا لیا دل مین ڈرا کہ ایسا نہو یہ مجھے بھی اسیر کر لے کیونکہ یہ وہی ساحرہ ہی
جسنے میرے باپ آفتاب جادو کو اسیر کر لیا یہ تو اس خوف مین بھاگا ہوا چلا گیا اور اپنے لشکر مین
داخل ہوا یہان مہوت آئینہ رو سبکو اپنے ساتھ لیے ہوے داخل بارگاہ ہوئی اور مغرور بلند آواز
اور سہراب جادو اور مہتر لک لک پاکر آپ دمیدہ سحر سے ہوشیار کیا نقاب اپنے چہرہ پر ڈالی
اور کہا کہ مین خداوند نہین ہون بلکہ آپ لوگون کی لونڈی ہون میری گستاخی معاف ہین سنے یہ حرکت
صرف اس غرض سے کی تھی کہ آپ لوگ قید برجیس سے رہا ہون اور سحر اُسکا آپ پر سے برطرف ہو جائے
اب جوان سبکو ہوش آیا تو ملکہ مہوت آئینہ رو کی بہت تعریف کی اور کہا کہ آپنے جان و آبرو ہم سبکی
بچائی خوب ہوا کہ ہین دشمن کے قابو مین تو آہی چکے تھے جاتے ہی وہ سبکو قتل کر ڈالتا یہ سنکر مہوت جادو
نے کہا کہ اب آپ طبل جنگ بجوائیے کل ہمارے اُسکے فیصلہ ہی ہو جائے تو بہتر ہی یہ سُنکر
مغرور بلند آواز نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اُسیوقت نقارہ زنی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی
گونجی تمام شہر سمندریہ مین غل ہو گیا کہ ملکہ مہوت آئینہ رو برجیس آفتاب پرست سے مقابلہ کریگی
دیکھیے نتیجہ کیا ہوتا ہی یہان تو یہ ہنگامہ برپا ہی اور اُسطرف جو برجیس آفتاب پرست مہوت جادو سے

خوف زدہ ہوکر بھاگا تو سید ھا اپنے لشکر مین آیا یہان اہل لشکر اُسی ڈھول کو پیٹ رہے تھے کہ خداوند ڈھول ہوگئے
کہ بکایک برجیس آفتاب پرست پہونچا سب برجیس کو دیکھکر نہایت خوش ہوے اور اپنی پریشانی
برجیس پر ظاہر کی برجیس نے سب حقیقت اپنے رہا ہونے کی بیان کی اور مہتر جلد باز کو خلعت
فاخرہ عنایت کیا ارژنگ بن زمرد و خیرنگ بن زمرد نے آکر ملاقات حاضر
ہوے اب ان سب کفار کا مجمع ہی خوشی ہی برجیس آفتاب پرست کے رہا ہونے کی کہ بکایک
چوڑی ہر کارون کی گردین اٹی ہوئی اور پسینے مین ڈوبی ہوئی آکر پہونچی اور دعا و ثناے شاہی
بجا لانیکے بعد عرض کی کہ خداوند لشکر مغفر دربلند آواز مین طبل جنگ بجاہی آپ کیا فرماتے ہین
برجیس نے کہا کہدو کہ ہمارے یہان بھی کوس حربی نوازش مین آئے غرضکہ اسطرف بھی
طبل جنگ بجا اب دونون لشکرون مین تیاری جنگ و جدال ہو نیکی پہلو انون مین ہر ایکو یہ خیال
ہی کہ شاید ہمہی کو لڑنا پڑے یہ آلات حرب و ضرب کو درست کر رہے ہین اور ساحر دنکو یہ گمان
کہ عجب نہین جو ہمسے مقابلہ ہو انھون نے بھی اپنے اپنے ہوم خانے آباد کیے ہین سحر جگا رہے
ہین اگیا ریان روشن ہین نرسے یا سامری یا جمشید کے بلند ہین بجز سلگ رہا ہی بیرون کو
بھینٹ دی جا رہی ہی کسیے بچہ خون کو جھٹکا کیا ہی اور کسیے بھینسا ذبح کرکے اُسکے خون مین
نہاکر کوئی اسم پڑھنا شروع کیا ہی اور اپنے سحر کو زور دے رہا ہی کہانتک بیان کیا جاے کہ اسی عالم
مین رات بسر ہوئی اور جلوہ نور سحر ظاہر ہوا لیلی شب نے اپنی بکھری ہوئی زلفون کو لپیٹ کر جوڑا باندھ لیا
اور اس سیاہ جوڑے کو دامن سفید صبح مین چھپا یا یا موہات آفتاب مین بوشیدہ کیا نسیم سحر کے
جھکون سے جھلملا بھلملا کر گل ہوئین ہاسی ہارون کے پھول مرجھانے لگے اور تازہ گل کھلنے لگے
مرغان چمن مصروف نوا سنجی ہوے بزبان بیزبانی تعریف اُس رب بے نیاز کی کرنے لگے ڈالیان
وجد کے عالم مین جھوم رہی تھین قمریان شمشاد پر بیٹھی ہوئی دم ہلا رہی تھین کوہ پر لالہ رنگ جمائے ہوے
تھا اور صحرا مین کوڑیالا پھولا ہوا تھا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہی تھی اپنے اپنے رسوم کے
موافق عبادت رب پاک ذات سے فراغ حاصل کرکے راہی میدان کارزار ہوے تھے ہرات ہی چرچے
تھے کہ دیکھیے آج کیا ہوتا ہی برجیس آفتاب پرست اور مہبوت آئینہ رو کا سامنا ہی غرضکہ گھڑی
بھرون چڑھتے چڑھتے تمام صحرا فوجون سے بھر گیا اور دونون طرف کے لشکری مقابل بلکہ برابر صفین
باندھکر کھڑے ہوے اسطرف انبوہ کثیر تھا کہ تین فوجین میرے جمانے کے صفین باندھ کھڑی ہین
ایک طرف ارژنگ بن زمرد ثانی اور دوسری طرف چیرنگ بن زمرد ثالث ہین اور برجیس
آفتاب پرست تخت پر سوار چہرہ پر نقاب ڈالے پشت پر کئی لکھ فوج ہین سے ہر ایک پہلوان ابھی کود
بجتا ہوا لڑنے یا خداوند برجیس کے بلند اسطرف متعرد دربلند آواز اسلحہ جنگ سے پر آراستہ کیے
ہوے مرکب پر سوار تخت پر سہراب جادو اور ملکہ مہبوت آئینہ رو چہرہ پر نقاب ڈالے منہ پر غازہ
سرخی ملے ہوے تخت پر سوار نمودار ہوے غرضکہ جسوقت صفوف قتال و جدال آراستہ ہوچکین تو بلدیا
برق رفتار بیلچے ہاتھون مین لیے ہوے نکلے اور پستی و بلندی زمین کی درستی بصد تیزدستی کرنے لگے
گھڑی بھر مین میدان کو مثل آئینہ کے ہموار کر دیا سقون نے آب پاشی کرکے گرد کو بٹھا یا پھر طبل نقیب بجا دیا

و وسعت دیو دلون کے رقیب صفون سے نکلے اور سر دوستانہ بجا بجا کر بعد خوش الحانی اشعار عبرت
آمیز پڑھ پڑھ کر فوج کو آمادہ جنگ کرنے لگے کہ ای بہادرو روز نام و ننگ ہی دیکھیے آج کون کون اپنے خاندان
کا نام روشن کرتا ہی اور میدان جنگ مین اپنے لہو مین ڈوب کر ہزار ہا آدمیون کے سامنے سرخروئی
حاصل کرتا ہی اور کون عزت کو ڈبوتا ہی یاد رکھو کہ اگر ہزار برس بھی جیے تو ایکدن مرنا ضرور ہی لہذا تلوار کی
موت مرنے مین نام ہی وہ بستر خواب پر مر جانے سے کچھ حاصل نہین ہی ؎ بیاہ بیجا و عروس موت کو
و طلاق اس زندگی کی موت کو ؎ جسوقت نقاہت کر کے بیٹھے تو بہادرون کی رگ شجاعت حرکت
مین آئی خون جوش مارنے لگا تلوار دن کے قبضون پر ہاتھ جا پڑے ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ فوج حریف
پر جا پڑے اور لڑ کر مر جائے کہ یکایک فوج برجیس آفتاب پرست سے جارجیس دیو سر نکلا اور سامنے تخت
برجیس آفتاب پرست کے آکر مرکب سے اُتر کر سجدہ کیا اور اجازت جنگ مانگی برجیس نے کہا جا خداوند
تیری نگہبانی کرے یہ سنکر جاموش دیو سر ہار دگر مرکب پر سوار ہوا اور عازم میدان قتال و جدال ہوا جسوقت
میدان مین پہونچا خوب بلند آواز کی پھیرے کے ہاتھ تماشے سراپا میدان کو دکھایا کہ پسینے مین غرق
ہو لیا بس ایک مقام پر ٹھہر کر نیزہ زمین پر گاڑ کر دم کو آرام دے کر کے آواز دی کہ کسکی اجل دامنگیر ہی
اور کون عزم مقابلہ رکھتا ہی آئے اور سامنا کرے بس کا سنتے ہی مغرور بلند آواز نے باگ گھوڑے کی لی
اور سامنے جاموش دیو سر کے آکر آواز دی کہ لا مرحبا دری کی ؎ بیار آنچہ واری ز مردی نشان ہ
کمان کیانی و گرز گران ؎ یہ تقریر سنکر جاموش دیو سر نے آواز دی کہ ای مغرور بلند آواز
تمھین کیا پڑی تھی جو آکر سہراب جادو کے شریک ہوے اور جان اپنی معرض ہلاکت مین ڈالی
مغرور بلند آواز نے کہا کہ جسے ان جھگڑون سے کیا اور تو کون ہمنے اچھا کیا جو سہراب کے شریک
ہوے تو نے برجیس کی ملازمت کیون کی جاموش دیو سر نے کہا کہ برجیس خداوند ہی اسوجہ سے
ہمنے اطاعت اُسکی اختیار کی مغرور بلند آواز نے کہا کہ سہراب جادو ہمارے پاس فریاد کی گیا
ہمنے اسوجہ سے اُسکی داد رسی کی بس لا مرحبا بہادری کی اور گفتگو کو طول نہ دے کہ یہ میدان
جنگ ہی محبت وعظ نہین ہی یہ سنکر جاموش دیو سر نے تیر مارا مغرور نے تیر اسکا خالی دے کر
ایک چیخ ماری کہ جاموش دیو سر بیہوش ہو کر گھوڑے سے گرا مغرور بلند آواز نے اسکی ٹانگین پکڑ کر
پھینک دیا بعد اسکے تکبر بن منکر برجیس سے اجازت حاصل کر کے سامنے مغرور بلند آواز کے
آیا مغرور نے ایک آواز لگائی تکبر نے کہا کونسا حریف ہی مغرور نے کہا یہ وہ حریف ہی جسکا رد کرنا سپر وغیرہ سے ممکن
نہین ہی تکبر نے کہا مین نے کانون مین روئی لگائی ہی مغرور نے کہا کہ وہ روئی کچھ نہین کر سکتی ہی میری
آواز تختہ آہن کو توڑتی ہی یہ سکر اور ایک ایسی چیخ ماری کہ تکبر چکر کھا کر گرا مغرور نے ایک ہاتھ مارا
کہ اسکے بھی دو ٹکڑے ہوے بس یہ دیکھکر منکر مرد و دوڑ پڑا اور پکارا اے مغرور غضب کیا
تو نے کہ میرے فرزند کو مارا چراغ خانہ گل کیا کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر آتے ہی تلوار ماری
مغرور نے وار اسکا رد کر کے جو چیخ ماری اسکی بھی وہی حالت ہوئی مغرور نے اسکو بھی مارا
اسیطرح سات سردارون کو جان سے مارا اب لشکر برجیس کے پہلوان متردد ہین کہ تلوار
کا جواب تلوار سے گرز کا جواب گرز سے ہم اتنی بڑی آواز کہان سے لائین جو اسکو بیہوش

کرین اس سے مقابلہ کرنا بالکل فضول ہی یہ لوگ اسی سوچ مین تھے مغرور برابر نعرے مار رہا تھا اور میدان مین کوئی نہ نکلتا تھا کہ یکایک از پردۂ بیابان گردے برخواست مگر دے تیرہ و تیرہ و خیرہ خیرہ سد گرد بر آسمان رسیدہ و پلے گرد و رز مین پھیلیدہ تہ آسمان ایک گنبد خاکی نمودار تھا سب نگران تھے کہ کون آتا ہی ہرکارے دونون لشکرون کے براے دریافت حال روانہ ہوے کہ کون آتا ہی بعد تھوڑی دیر کے پلٹے اور آکر خبر مغرور بلند آواز سے بیان کی کہ بھائی آپکا عنید بلند آواز چالیس ہزار سوار سے ہمارے مدد پر جیس آفتاب پرست آتا ہی سہراب جادو نے پوچھا کہ یہ مین نہ سمجھا کہ بھائی آپکا اور حریف کی کمک کو آیا ہی آیا کچھ آپسے عناد رکھتا ہی کسی سبب سے کچھ بگاڑ ہو گیا ہی یا برجیس سے کسیوقت کی دوستی ہی اور ملا سے یہ خبر نہین ہی کہ بھائی میرا اسطرف شریک ہی مغرور بلند آواز نے کہا کہ آپکو نہین معلوم یہ میرا نشنہ خون ہی ہمیشہ سے میرے برخلاف تھا اور میرے حکم کے خلاف عمل مین لایا کرتا تھا اور بغاوت پھیلاتا تھا جیب مجکو اسکی جانب سے خوف پیدا ہوا تو مین نے اسکو اپنے ملک سے نکال دیا تھا یہ محرا البحر امارا مارا پھرا کرتا تھا اور قزاقی کیا کرتا تھا اسوقت مین اسکو عوض نکالنے کا موقع ہاتھ آگیا کہ برجیس سے شخص سے مقابلہ ہی اسوقت تو ہمارا یہی خیال ہی کہ برجیس کی فتح ہوگی اسی بنا پر یہ آکر اسطرف شریک ہوگا یہی باتین تھین کہ دانشہ لرد کا شکافتہ ہوا اور دل گرد سے ایک گبرنا تھا ہزار چالیس ہزار سوار سے پیدا ہوا اور میدان مین پہونچکر قیام کیا اور برجیس آفتاب پرست کے پاس کہلا بھیجا کہ مین آپ کی طرف شریک ہونے آیا ہون مگر شرط یہ ہی کہ اگر فتح نصیب ہو تو ملک مغروریہ کی حکومت مجھے عنایت ہو جسوقت یہ پیام عنید بلند آواز کا مغرور کو پہونچا یہ بہت خوش ہوا اور عنید سے جواب کہلا بھیجا کہ جب تم ہمارے شریک ہوے تو ہم تمھارے شریک ہین اور چند سردار انکو استقبال کے واسطے روانہ کیا لوگ گئے اور بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ عنید بلند آواز کو لاے برجیس نے طبل بازگشت بجوا دیا اور میدان سے پھر کر داخل بارگاہ ہوا اور عنید کی دعوت کی ادھر سہراب جادو اور مغرور و غیرہ بھی پلٹکر اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوے برجیس آفتاب پرست نے دونون کی دعوت کے بعد پھر طبل جنگ بجوایا اور عنید سے کہا کہ کل کی میدان داری میرے سپرد کیجیے یہ برجیس آفتاب پرست نے کہلا تمھین کچھ حال بھی اسکی لڑائی کا معلوم ہی وہ ایسی چیز مارتا ہی کہ انسان بیہوش ہو جاتا ہی پھر اس سے کیونکر مقابلہ کروگے اس نے کئی سردارون نامی کو جان سے مارا عنید نے عرض کی کہ ہم دونون ایک ہی خاندان سے ہین ایک ہی باپ کے نطفہ سے پیدا ہوے ہین وصف اسمین ہی وہی وصف مجھ مین ہی کل مقابلہ کا مزہ دیکھیے گا کہ کیسے کیسے نعرے چلتے ہین زمین تھرا لیگی اور گھوڑے بیخبر گھبرا جائینگے برجیس آفتاب پرست نے کہا بہتر غرضکہ طبل جنگ بجنے لگا اور تیاری جنگ ہونے لگی وہان مغرور بلند آواز کو یہ خبر پہونچی کہ تمھارے بھائی نے اپنے نام پر طبل جنگ بجوایا ہی کہا کچھ پرواہ نہین ہی کہدو کہ ہمارے یہان بھی نقارۂ رزمی بجے آج بھی تمام رات طبل بجا کیا اور تیاری جنگ مین رات تمام ہوئی صبح کو دونون لشکر میدان حرب و ضرب مین صف آرا ہوے اور اسطرف لشکر برجیس آفتاب مانند دریاے موج کے تھا اسطرف مغرور بلند آواز اور سہراب جادو کا لشکر صفین باندھے ہوے کھڑا تھا کہ یکایک لشکر برجیس آفتاب پرست سے عنید بلند آواز نکلا

اور میدان مین آکر پکارا کہ ای مغرور بلند آواز آج مجھے بھی دیکھنا ہی کہ تو کتنا ہی اور مین کتنا ہون تجھے اپنی بادشاہت پر بہت غرہ تھا اور کثرت فوج پر گھمنڈ تھا دیکھ آج میر لیطرف بہت زیادہ فوج ہی اور اب تجھے مارکر مغرور یہ پر حکومت کرونگا اگر دعوی بہادری ہی تو نکل میرے مقابلہ کو بس یہ سنتے ہی مغرور بلند آواز نے باگ مرکب کی لی اور سامنے عنید کے آکر آواز دی کہ مین نہ جب تجسے کسی طرح باہر تھا اور نہ اب کو کیا کہتا ہی یہ سنکر عنید بلند آواز نے ایک چیخ ماری کہ مغرور جھومنے لگا ساتھ ہی سنکر اسنے بھی ایک چیخ ماری کہ عنید جھومنے لگا اب یہ حالت ہی کہ باری باری دونون میدان مین چیخ رہے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ دو بادل گرج رہے ہین دونون طرف کے اہل لشکر کانون مین انگلیان دیے ہوئے ہین اور تماشا آنکھون سے دیکھ رہے ہین کہ ایسا مقابلہ آجتک نہ دیکھا تھا جب عنید چیخ مارتا ہی تو مغرور جھومنے لگتا ہی اور جب مغرور چیخ مارتا ہی تو عنید تھرانے لگتا ہی سب کھڑے دیکھتے ہین کہ فیصلہ اس کا کیا ہوتا ہی کہ ایک مرتبہ عنید نے کہا ای مغرور ہم تم دونون برابر ہین آو حاملک مجھے دو اور آدھے پر تم حکومت کرو تو مین پلٹ جاؤن اور تمسے مقابلہ نکرون مغرور نے کہا کہ اگر تو اس قابل ہوتا تو مین تجھے سارا ملک دیدیتا مگر خدا نکرے کہ تجو ایسا سنگدل تخت حکومت پر بیٹھے آج یا تو میدان سے زندہ پھر نجا یا مین اس جھگڑے کو فیصل ہی کرلینا مناسب ہی عنید بلند آواز نے یہ سنکر پھر ایک چیخ ماری کہ مغرور جھومنے لگا بس اسنے چاہا کہ جھپٹ کر تلوار مارے دون کہ یہ بیخبر ہو رہا ہی جیسے قریب مغرور کے پہونچا اور ہاتھ تلوار کا مارا مغرور نے خالی دیا عنید اوندھے منہ اپنی مرکب پر آیا مغرور نے اپنا منہ اسکے کان سے ملاکر اس زور سے چیخ ماری کہ اسکو خود بھی چکر آگیا اور عنید کا تو دماغ پھٹ گیا دونون نتھنون سے خون جاری ہوا اور بیہوش ہوکر زمین پر گرا یہ مغرور بلند آواز نے مرکب سے کود کر فیصہ مین اسکی ٹانگین چیر ڈالین یہ دیکھکر برجیس آفتاب پرست کو نہایت رنج ہوا کہ اس سردار سے بڑے بڑے کام نکلتے تھے یہ اہل اسلام سے بھی خوب مقابلہ کرتا غضب کیا اسنے کہ اسے مار ڈالا بس اسنے تخت سحر کو اشارہ کیا اور میدان مین آیا اور آواز دی کہ ای اہل سمندریہ تمنے کیا سمجھا نا اور ای مغرور تمنے دوستی مین سہراب جادو کی اپنے کو بھی ہلاکت مین پھنسا لیا اب بھی غنیمت ہی کہ میرے مقابلہ سے باز آؤ ورنہ ابھی تم پر غضب الہی نازل کرونگا ان لوگون نے جواب دیا کہ ملعون کیا بکتا ہی جو تجھسے ہو سکے کمی مد کر بس یہ سنتے ہی برجیس آفتاب پرست نے نقاب چہرہ سے ہٹائی اور آواز دی کہ دیکھو اپنے خداوند کو اور پہچانو بس یہ کہنا تھا اسکا جسکی نظر اسکے چہرہ بنجس پر پڑی وہ سجدہ کو جھکا اور رونا ہوا چلا کہ یا خداوند خطا ہماری معاف ہو بیشک آپ خداوند ہین یہ رنگ مہوت آئینہ رو نے جو دیکھا کہ برجیس آفتاب پرست نے مغرور بلند آواز اور سہراب جادو وغیرہ کو مع لشکر ہلاک کرلیا اب یہ ان سبکو قتل کر ڈالے گا بس اسنے بھی اپنے تخت کو اشارہ کیا اور تخت اٹھا کر سامنے لشکر برجیس آفتاب پرست کے آیا اور آواز دی کہ ای برجیس پرستو تم بہکے ہوئے ہو خداوند تمہارا برجیس نہین ہی وہ ایک مکار ہی ادھر دیکھو اور پہچانو یہ کہکر نقاب چہرہ سے اٹھادی اسکے چہرہ پر بھی غازہ سحر ملا ہوا تھا جسکی نظر مہوت آئینہ رو پر پڑی اسنے سجدہ کیا اور کہا کہ بیشک آپنے سچ کہا برجیس حرامزادہ مکار ہی ہمکو بہکا رکھا تھا ہم آپکے ساتھ ہین اور توبہ کرتے ہین کہ گناہ ہمارے معاف فرمائیے برجیس نے جو دیکھا کہ لشکر کو میرے مہوت آئینہ رو نے

اسیر سحر کیا یہ بہت گھبرایا اور اُدھر سے اپنے لشکر کیطرف پلٹا اور آواز دی کہ کہان جاتے ہو اِدھر دیکھو مہنم
خداوند اب ان سب سے بر جیس کو جو دیکھا پھر سجدہ کیا اور بر جیس کے ساتھ ہوئے مہبوت جادو
نے دیکھا کہ بر جیس اپنے لشکر کو پھرا لیچلا اسنے بھی مغرور بلند آواز دسہراب جادو وغیرہ کو آواز
دی کہ اِدھر دیکھو اُدھر کہان جاتے ہو مغرور بلند آواز دسہراب جادو مہبوت کے ساتھ
ہو لیے اب یہ حالت ہی کہ کبھی بر جیس لشکر کو اپنا مطیع کر لیتا ہی اور سب اسکے ساتھ جانے کا
قصد کرتے ہین اور کبھی مہبوت اپنا فرمانبردار کر لیتی ہے اور لوگ اسکے مطیع ہو جاتے ہین دونون
لشکر دنین ہالا ڈولا ہو رہا ہی یہان تو یہ کیفیت ہی اور وہان مہتر چاپلوس عیار بر جیس آفتاب پرست
جو کوہی کو مار کر چلا تھا تو سیدھا گنبد خاکی مین پہونچا جہان مواج جادو بیٹھا تھا اسنے جا کر سلام کیا اور
بوتل شراب کی مواج جادو کو دی مواج نے شراب جام مین اُنڈیل کر پی لی بعد تھوڑی دیر کے
بیہوشی سنے تاثیر کی اور یہ چیخ مار کر گرا بس فوراً مہتر چاپلوس نے نعرہ کیا اور خنجر نکال کر مواج جادو کو
ذبح کر ڈالا بس اسکا مرنا تھا کہ قیامت برپا ہوئی مغور فریاد بلند ہوا زمین کو زلزلہ ہوا اور آتش باری و ہر فباری
ہونے لگی اُسی ہنگام مین برابر دو تڑاقے ہوے اور دونون گنبد شکست ہو کر نیست و نابود ہو گئے
اب جو روشنی ہوتی ہی تو مہتر چاپلوس نے دیکھا کہ لاش مواج کی پڑی ہوئی ہی اور گنبد دنکا پتہ بھی نہین
کہ کس مقام پر تھے اور آفتاب جادو عجب حال پُر ملال سے زمین پر لیٹا ہوا ہی کہ تکلہ اسکی زبان پر سوزن
ہے بس مہتر چاپلوس نے جھپٹ کر تکلہ زبان پر سے کھینچ لیا اور پانی کا چھینٹا دیکر آفتاب جادو کو ہوشیار
کیا آفتاب جادو نے کہا کہ مین کہان ہون مہتر چاپلوس نے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ غلام نے بندان سحر
حضور کو چھڑا لیا اور اس ساحر کو مار ڈالا جسنے آپکو اسیر کیا تھا بس اب جلد چلیے اور لشکر کی خبر لیجیے
نہین معلوم اُس ساحرہ نے کیا حالت کی ہوگی یہ سنکر آفتاب جادو نے بہت آفرین کی اور پھر اسم سحر پڑھکر
صورت آفتاب پیدا کر کے بلند ہوا لیکن شعاعین اپنی سمیٹے ہوے اور ایک کالا برقع اپنے کو چھپائے
ہوے جانب لشکر روانہ ہوا جسوقت قریب پہونچا تو عجب معرکہ دیکھا کہ اِدھر تو بر جیس نقاب چہرہ کی
اُلٹے ہوے ہی اور اُدھر مہبوت جادو نقاب اُلٹے ہوے ہی دونون طرف خداوند نعم خداوند مدد کے نعرے
کر رہے ہین لشکر مین ایک تہلکہ عظیم برپا ہی کبھی سارا لشکر اسکا مطیع ہو جاتا ہی اور کبھی اُسکا فرمانبردار
ہو جاتا ہی لوگ حیران ہین کہ کسکی اطاعت کرین اور کسکی اطاعت نکرین بقول شخصیکہ دو ملا مین مرغی حرام
یا یون کہیے کہ

غم صیاد گر باعث جان ہی	دل مجھے مین ہمارا آشیان ہی	ایک شہ دو طرف غالب ہی

آفتاب جادو نے دل مین کہا کہ یہ ساحرہ نہایت زبردست ہی اور بلاے بیدرمان ہی کہ پہلے
مجھے اسیر کر لیا بعد ازان اتنی جلد اسنے غازۂ سحر تیار کر لیا پہلے اسیکو قتل کرنا چاہیے یہ اسی فکر مین
تھا اور اُدھر مہبوت جادو نے دیکھا کہ بر جیس سے برابر کا مقابلہ ہو رہا ہی اس سے کچھ فائدہ
نہوگا نہ یہ ہو سکتا ہی اور نہ مین اب اس جھگڑے کو یکسو کرنا چاہیے یہ سوچکر اسنے وہی آئینہ سحر اپنا
نکالا اور روبرو بر جیس کے پیش کیا اور کہا دیکھ تو یہ کیا کہتا ہی بس جیسے ہی نظر بر جیس آفتاب
پرست کی اپنی صورت پر پڑی ہاتھ پانون سے قابو ہو گئے اور آئینہ کیطرف کھینچنے لگا اب چاہتا ہی

کہ منہ آئینہ کیطرف سے پھیر دین تو ممکن نہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی نے باندھ دیا ہی مہبوت جادو سحر کو پہنچے
زور دیکھ رہی ہو اور برجیس اسکی طرف کھنچا چلا آتا ہی جونکہ ساحر زبردست ہو دفعتہً قابو مین آجاتی ہی ان نہین
خود بھی رو سحر بڑھتا جاتا ہی یہ دونون تو اس کشاکش مین ہین اور مغرور بلند آواز سہراب جادو
وغیرہ پکار پکار کر تعریف کر رہے ہین اور کہہ رہے ہین کہ ای ملکہ مہبوت جادو کیا کہتا ہی ہان اسے بھی گرفتار
کر لیجیے تاکہ ساری قلعی اسکی کھلجاے لیکن آفتاب جادو کو یہ وقت غنیمت ملا اور اسنے پشت کیجانب سے
آکر لگہ ابر کو دور کیا اور شعاعین اپنی پشت آئینہ پر ڈالین مہبوت آئینہ سے غافل تھی کہ دفعتہ پشت آئینہ
کی چمکی اور ایک تڑاقا ہوا کہ آئینہ کے ہزار ٹکڑے ہوگئے اور جو ٹکڑا جسپر پڑا وہ جلنے لگا اور مہبوت آئینہ رو
تو ہمہ تن شعلہ ہو کر جلگئی اب اسنے نعرہ کیا کہ آفتاب جادو اور شعاعین لشکر سہراب جادو مغرور
بلند آواز پڑ ڈالنے لگا لوگون نے سپر ڈالکر چہرہ کی پناہ کیا لیکن سپر تن بھی مانند کاغذ کے جلنے لگین
برجیس آفتاب پرست رہا ہو۔۔۔ سحر مہبوت کا سب پر سے دور ہوا یہ سب حیران تھے کہ یہ کون بلا
آئی کہ آفتاب جادو نے نعرہ کیا اور اپنی شعاعون سے لشکر سہراب جادو و مغرور بلند آواز و مہبوت
جادو کو جلانا شروع کیا سرکش جادو سپہ سالار مہبوت نے گولہ فولادی اسم سحر پڑھکر آفتاب جادو
پر کھینچ مارا کہ تڑاقا ہوا آگ پھٹا اور اسمین سے دھوان پیدا ہوا اور وہ دھوان ابر آتشبار بنکر لشکر
برجیس پر پھیلنے لگا اور ایک لگہ نے آفتاب جادو کو گھیرا سرکش جادو نے آواز دی کہ جسکو نکلجانا
ہو نکلجاے ورنہ پھر یہ بلا کسی کے ٹالے نہ ٹلیگی یہ کہکر اسنے پانون زمین پر مارے چاہتا تھا غرق
ہو جاؤن کہ آفتاب جادو مانند شعلہ کے چمک کر ابر سے نکلا اور شعاع اسکی سرکش جادو پر پڑی
یہ بیچارہ بھی جلگیا اور وہ ابر آتش بار جو لشکر برجیس کیطرف چلا تھا راستے ہی مین جلکر خاک ہوا اسکے
مرنے سے طوفان برپا ہوا آتش باری و برف باری ہی بعد کچھ دیر نہ آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرانام مین
سرکش جادو و لو دحیف مردیم و جاندادیم و مطلب خود نرسیدیم سب تو ساحر لشکر مہبوت کے مرنے لگے
اور پیاپے آوازین آنے لگین کہ کشتی مرانام کمن فلان و فلان بود آفتاب جادو نے پہلے ساحرونکو پھونکا بعد اسکے
غیر ساحر لوگون کی طرف متوجہ ہوا جسپر خط شعاعی پڑا برق بیکام کیا خرمن جان کو پھونک دیا عجب طرح کا تہلکہ برپا تھا
کہ لوگ بھاگے جاتے تھے مگر آفتاب جادو جسے بھاگتے دیکھتا تھا اسے پہلے جلا دیتا تھا اب تو یہ لوگ سب کے سب آمادہ
ہلاک ہو کر ایک ہی مقام پر ٹھہر گئے کہ بھاگنے سے بھی جان نہین بچتی تو کیا فائدہ ہو سکے سامنے ذلت و شماتین اب ہر طرف سے
صدا ئے الامان و الحفیظ بلند ہو مگر یہ کافر کسیکو پناہ نہین دیتا حتی کہ اہل اسلام نے کلمہ آخر پڑھا اور تمام لشکر
مع مغرور بلند آواز و سہراب جادو و مہتر لک لک پا کے سب جلکر خاک ہو گئے
اب برجیس آفتاب پرست شہر سمندر کیطرف متوجہ ہوا اور آفتاب کو اشارہ کیا کہ یہ ملک چونکہ دو
اسکا آباد رکھنا اچھا نہین ہی اسلیے کہ اگر یہان اہل اسلام کسیوقت مین آئین تو سوا افسوس کے کچھ
ہاتھ نہ لگے یہ کہکر سمندر کیطرف متوجہ ہوا رعایا سب پہلے تو یہ سمجھی کہ اب ملک فتح ہو گیا والی ملک مارا گیا
دشمن آکر تخت گاہ پر قبضہ کر کے حکمرانی کریگا زیادہ تر یہ خیال ہوا کہ تبدیل مذہب کو کہیگا اسوقت
مصلحتہً تقیہ کر لینگے جان تو بچیگی پھر خدا پرست آکر ان سبکو ہر دا کر دینگے ہمیشہ تو کسی کا
نہ رہا ہی اور نہ رہیگا یہ بیچارے تو [illegible] لیکن جسوقت برجیس آفتاب پرست

داخل شہر ہوا تو اسنے غارت کا حکم دیا فوج نے لوٹنا شروع کیا اور آفتاب جادو نے رعایا کو جلانا شروع کیا اسوقت ایک قیامت شہر مین برپا تھی لوگ فریاد کرتے تھے مگر یہ کافر ایک نہ مانتے تھے یہان تک کہ تمام شہر کو تباہ و برباد کر دیا برجیس آفتاب پرست نے بخشش خوشی کیا اور آفتاب جادو بھی اس بخشش مین شریک ہوا مہتر جلد باز اور مہتر چاپاس کو بہت کچھ انعام و خلعت سے سرفراز کیا اب لوگون کو معلوم ہوا کہ آفتاب جادو برجیس کا باپ ہی لیکن ملکہ ثریا سے سیمتن کو خدا پرستون کی بربادی کا بہت صدمہ ہوا کیونکہ یہ خوب جانتے تھے کہ مہراب ثانی بھی خدا پرست ہی جسوقت وہ بربادی اس ملک کی سنیگا اسے کمال رنج ہوگا الغرض جسوقت بخشش سے فرصت ہوئی تو آفتاب جادو نے برجیس آفتاب پرست سے کہا کہ اب تم بیابان نہ طاق کیطرف جاؤ اور بادشاہ اسلام کو مع لشکر تباہ و برباد کرنے مین بھی وقتاً فوقتاً مدد دیتا رہون گا اور اسی طرح تمہارے ساتھ نہ رہون گا بسطرح آیا کرتا تھا برجیس نے کہا بہت خوب اور کوچ کرکے جانب بیابان نہ طاق روانہ ہوا اور آفتاب جادو برجیس سے رخصت ہوکر اور کسی جانب روانہ ہوا اب ان کو نو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اور کن

پچند کلمہ داستان لشکر اسلام کے گزارش کیے جاتے ہین

سہ بیا بشنوای ہمدم راستان — کہ باز آمدم بر سر داستان — رادیان شیرین کلام اس داستان فصاحت عنوان کو یون بیان کرتے ہین کہ جسوقت ملکہ افسونہ سحر ساز جادو بادشاہ اسلام سے رخصت ہوئی اور گل افشان جادو اور کم کم جادو اور اخضر جادو سب نے رخصت طلب کی اور ساتھ ساتھ باہین کرتی آئی اپنے اپنے لشکر کیطرف چلین تو بادشاہ اسلام کی عجیب حالت ہوئی جی یہ چاہتا تھا کہ تخت کو سلام کیجیے اور فقیری اختیار کیجیے مگر جسطرح ممکن ہو ملکہ کم کم جادو کی دولت دیدار حاصل کیجیے جسوقت سے بادشاہ اسلام کی نظر کم کم جادو پڑی ہی شیفتہ حال بیحال ہوگئے ہین خاموش بیٹھے ہین اسطرف ملکہ کم کم جادو کی بھی یہ حالت ہی کہ بار بار گل افشان جادو سے کہتی ہی کہ کیون ہین بادشاہ اسلام کسقدر خلیق ہی اسطرح کلام کرتی ہین جسطرح کوئی برابر والے سے باہین کرتا ہی کیون نہو خداوند کریم جس رتبہ کا انسان کو دیکھتا ہی ویسا ہی مرتبہ عنایت کرتا ہی گل افشان جادو کہتی کہ اسکا سبب بادشاہ کیجانب ہی مسکرا کر خاموش ہورہی اسی صورت سے یہ باتین کرتی ہوئی اپنے اپنے لشکرون مین آئین اور باہم یہ مشورہ کیا کہ ہرچند ہمنے راز پوشی بہت کی ہی لیکن اب حال کھلا جائیگا اور شرکت ہماری پوشیدہ نہین رہ سکتی لہذا ہمارا تمہارا اس مقام پر رہنا ٹھیک نہین ہی اسواسطے کہ یہ مشہور مقام ہی اخضر جادو کرپتلما سے طلسمی اٹھا لیگئے ہین یقینی اس حال کے خبر اکوان تاجدار کو ہوگی اور وہ کسی ساحر زبردست کو ہماری تمہاری گرفتاری کے واسطے بھیجیگے لہذا جتنی جلد ہو سکے تو ایسی کوشش کرنا چاہیے کہ محفوظ رہین آئندہ مقدر ہی یہ صلاح کرکے یہ تینون شاہزادیان مع اخضر جادو متفرق ہوکر نواح نہ طاق مین مقیم ہوئین اور چونکہ ان سحر کی واسطے دریافت حال کے قائم کردین کہ ایک کو دوسرے کی خبر ملتی رہے اور لشکر اسلام

حال بھی معلوم ہوتا رہے یہان بادشاہ اسلام نہایت پریشان ہی ہر وقت کم کم جادو کی تصویر خیالی پیش نظر
ہی دل سے باتین ہوتی ہین اگر اظہار حال کرتا ہون تو مبادا اُسکے خلاف ہو اور اُسکا میلان خاطر
سپہ ری جانب نہو تو ابھی تازہ مطیع اسلام ہوئی ہی یہی سمجھے گے کہ یہ لوگ نہایت بد باطن ہین مگر بار خوچکا
سکوت اختیار کیا ہی باتین بھی وہی خیال سے برائی کے ساتھ کی تھین اور جسقدر افسونہ سحر ساز وغیرہ
کے ساتھ ملصقت ہوے اُنتا کم جادو کیطرف نہین خیال فرمایا مگر دلی تعلق سے باہمی ارتباط پوشیدہ
طور پر بڑھا دیا ؎ دل را بدل رہیست و دین گنبد سپہر از روے کینہ کینہ دارد ہر سہر
اسی حالت مین دو روز گذر سے ہون گے کہ دل کی الجھن سے ترقی کی نگاہون سے پریشانی آنکھون سے
حیرانی ثابت ہونے لگی کچھ بھولے بھولے ہین بارگاہ مین دربار کے وقت بھی اکثر خاموش بیٹھے رہتے ہین اکثر
لندھور شاہ نے عرض کرتے ہین کہ ظل اللہ کا مزاج مبارک کیسا ہی اسقدر سکوت کا کیا باعث بادشاہ
کچھ بہانہ کر کے ٹال دیتے ہین اور فرماتے ہین کہ تو دلاے ہند تمھین خیال کرد کہ صاحبقران کس مقام
تخت کیطرف گئے ہوے ہین اور تمام شاہزادی اُن کے ہمراہ ہین مجھے کیونکر تشویش نہو لندھور
عرض کرتے ہین کہ درست ہی اکثر یہ حالت ہوتی ہی کہ تنہا گھوڑے پر سوار ہو کر صحرا کو نکلجاتے ہین کہ جیسے
دل بہلے مگر یہ دل کہان بہل سکتا ہی ایک روز بادشاہ اسلام ایسی حالت پریشانی اور تردد روحانی مین
خیمہ سے نکلکر ٹہل رہے ہین مرکب خاصہ کا طلب فرمایا ہی قصد سیر صحرا کا ہی کہ یکایک جانب طلسم نہ طاق سے
ایک ابر تیرہ رنگ پیدا ہوا پہلے تو بادشاہ کو یہ خیال ہوا کہ ابر ہوگا دیکھ لینا چاہیے شاید برسے لیکن
جب گرج اور چمک اُس ابر کی دیکھی تو فوراً خیال پیدا ہوا کہ یہ نشان ابر باران کا نہین ہی بلکہ آمد کسی ساحر
کی بروست کی سلام ہوتی ہی کہ یکایک ابر پاس آتے قریب پہونچکر شق ہوا دیکھا کہ ایک ساحر سیہ فام بیحد رہان ایک رتھ پر سوار ہے کہ جو ارابہ
مرکب کے برابر تھا پشت پر اُس کی چالیس ہزار سوار نمودار طرح بدرنگ کے پرکالے مجوبان منجولیان گدھے پر ڈراؤنے طائرون سحر پر سوار نما
گلو مین بڑی بڑی گھنٹہ پیشانیون پر کھپے ہوے تلک لگے ہوے ترسل پر سول بلند فلے اور ڈھیر دبکے ہوئے سکو پھر نکلے ہوے عجب شان سے آکر پہونچی
اور مقابل لشکر اسلام کے زمین پر اُترتی خیمہ برپا کیا ہرکارے برائے خبر روانہ ہو چکے تھے بعد تھوڑی دیر کے حاضر ہوے اور
عرض کی کہ کوئی ساحرہ پرکالہ جادو نام طلسم نہ طاق سے آئی ہی اور قصد اُسکا یہ ہی کہ لشکر اسلام کو معرض ہلاکت
مین ڈالے اور طلسم کی شاہزادیون کو اسیر کر کے اکوان تاجدار کے پاس بھیجا ہے بادشاہ اسلام نے
فرمایا کہ جو مرضی خدا کیا چارہ ہی لیکن اُسطرف پرکالہ جادو نے لشکر کو اُتار کر چند ساحرون کو حکم دیا کہ جاکر
دریافت تو کرو کہ بھائیان خداوندی کس مقام پر ہین تاکہ پہلے تو مین اُن کو سمجھاؤن اگر یون کہنا مان لین تو
کیون لڑون ورنہ اسیر کر کے طلسم مین بھیجدون اور خود لشکر اسلام سے مقابلہ کر کے سبکو ایک ہی
روز مین غارت کر کے خدمت خداوند مین چلی جاؤن حسب الحکم ساحرہ واسطے دریافت حال کے روانہ ہوے
بعد کچھ دیر کے آکر عرض کی کہ ہمنے تمام لشکر کو جھانا اور خوب ڈھونڈھ لیا شاہزادیان اس مقام پر
تو نہین ہین پرکالہ جادو نے کہا اچھا اگر یون ہی تو خود ہی ظاہر ہو جائے گا مین طبل جنگ بجوا کر اہل اسلام
کو قتل کرتی ہون اگر افسونہ سحر ساز اور گل افشان جادو کو جنبہ ان لوگون کا ہی تو ضرور ہی برای مدد آئینگی
یہ کہکر رستے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اُسیوقت نقارہ زنی پر چوب پڑی باد سا دوز نقارہ کی گرجی ہر کارے

لشکر اسلام کے خبر دریافت کرکے اپنے لشکر مین آئے اور خدمت شاہی مین عرض کی کہ فوج کفار مین نقارہ بجا ہی بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ کہدو ہمارے یہان بھی کوس حربی سبکے یہان بھی طبل جنگ بجا اور تیاری جنگ ہونے لگی بہادران اسلام سے بھی کمر مرنے پر کسی کیونکہ ساحر کے مقابلہ مین ان کا لڑنا بالکل بے سود ہی یہ کیا کر سکتے ہین اب طبل جنگ بج رہا ہی دو تین لشکر دن کو انتظار رہا ہی

اول کچھ حال ملکہ افسونہ سحر ساز جادو کا سنیے

کہ یہ جسوقت گل افشان جادو سے رخصت ہوئی تو اسے یہ خیال پیدا ہوا کہ نہ معلوم وہ یار جانی محبوب جادو انی کسطرف چلا گیا اُسکی خبر بھی دریافت کرنا چاہیے کہ کہان ہی دلسے اُسکے ایسے بڑے ہوے ہین کہ عقل سے کام نہین لیتا سفلے سے لڑنے آیا تھا یہ مقام نہ طاق کا ہی یہانکی زمین افسون وتیر سے بھری ہوئی ہی خدا جانے کسطرف گیا ہی لیکن ایسا نہو کہ کسی بلا مین پھنس جائے تو مشکل ہو یہ تصور کرکے اپنی آرسی اُٹھاکر دیکھی معلوم ہوا کہ سہراب ثانی ایک صحرا مین راہ گم کیے ہوے مارا مارا پھرتا ہی عیار بھی چھوٹ گیا ہی لشکر علیحدہ پریشان ہی یہ دیکھکر افسونہ سحر ساز جادو نہایت پریشان ہوئی اور اُسی وقت تخت سحر پر بیٹھکر روانہ ہوئی یہ تو اسطرف سے جاتی ہی اور اُدھر سے سہراب ثانی جو نقابدار سرخپوش سے رخصت ہوا ہی اور ملکہ سے رخصت ہوکر اپنے لشکر کیجانب چلا ہی راہ مین چند آہو ایک مقام پر اسکو نظر آئے سہراب نے گھوڑا ڈالا آہو تو درہ کوہ مین جاکر غائب ہوگئی اور نقابدار سرخپوش یعنے سہراب ثانی نے راہ گم کی حیران سرگردان اِدھر اُدھر پھرنے لگا آخر غلبہ تشنگی کا ہوا دیکھا کہ ایک مقام پر کچھ زاغ وزغن جمع ہین خیال ہوا کہ شاید اِدھر کوئی چشمہ ہو وہان پہونچا دیکھا کہ ایک چبوترا بنا ہوا ہی تھوڑا سا میلا پانی اُسمین بھرا ہوا ہی نقابدار اوقاف کو کراہت معلوم ہوئی اور وہان سے پلٹے اور کچھ دور چلے تھے کہ دیکھا سامنے ایک بنگلہ بنا ہوا ہی سامنے اُسکے چند درخت پھولون کے کھلے ہوے ہین سہراب ثانی کو خیال ہوا کہ یہ مقام کسی انسان کے رہنے کا ضرور ہی اگر مسلمان ہو تو اس سے پانی مانگ کر پیا چاہیے قریب اُس بنگلہ کے گئے دیکھا کہ ایک مرد سیاہ فام تخت پر بیٹھا ہوا ہی ساحر دفیع ہو اسباب سحر سامنے رکھا ہی زنار گلے مین پڑا ہوا ہی قشقہ پیشانی پر کھنچا ہوا ہی بیٹھا ہوا کچھ بدبدا رہا ہی نقابدار نے سمجھ لیا کہ یہ کافر ہی نظر اُس ساحر کی جو نقابدار پر پڑی آواز دی کہ تو کون ہی اور یہان کیون آیا ہی نقابدار نے جواب دیا کہ مین پیاسا ہون اور یہ سمجھکر آیا تھا کہ اگر یہ مکان کسی مسلمان کا ہوگا تو پانی پیون گا مگر تیری قطع اور وضع سے ثابت ہوتا ہی کہ تو کافر ہی تیرے گھر کی ہر چیز نجس ہی مجھے پیاسا رہنا قبول ہی مگر پانی پینا قبول نہین اُس ساحر نے کہا کہ معلوم ہوا تو بڑا پکا مسلمان ہی تیرا قتل کرنا جملہ واجبات سے ہی کہ تو دشمن ہم لوگون کا ہی لیکن پہلے تجکو شراب اپنے یہان کی پلاؤنگا بعد اُسکے قتل کرون گا دیکھون تو تو کیونکر نہین پیتا ہی یہ کہکر وہ اٹھا سہراب ثانی نے دیکھا کہ اب گرفتار سحر کرے گا ہاتھ سے تیر نما کین جوڑ کر مارا کہ سینے کو توڑ کر پار نکل گیا بس اسلام کرنا تھا کہ ایک قیامت کبریٰ برپا ہوئی وہ بنگلہ اور چمن سب نشیب لے گئے پھول مانند شعلۂ آتش بھڑک کر گل ہوگئے درخت آتشبازی ہو گئے بنگلہ مین آگ لگ گئی اور جلکر خاک ہوگیا جسوقت علامات سحر ہر طرف ہو چکے تو آواز آئی کہ کشتی مرا نام سن عزاب جادو دیو تیغ مروریم وجاندادیم وبمطلب خود نرسیدیم دیکھا کہ آتش

ایک سیلاب قادر ساخرہ دی پڑی ہی اب اُسکے مرنے ہی مچھ عذاب اور مچھ عقاب بالاے آسمان نظر آنے اور شور و فغان کرتے ہوے زمین پر اُترے اور جلطلسم ہار مار کر شکل انسانی پیدا کر کے نقابدار قاف کیطرف چلے کہ اوسے غضب کیا تو نے کونسی کہتا تھا کہ عزاب جادو اس شخص کا باپ تھا کوئی کہتا تھا کہ اُس شخص کا مالک تھا اتنے مین ایک چیل کندے جو ٹر زمین پر اُتری اور شکل اک عورت کی پیدا کر کے رونی پیٹتی چلی کہ تو نے اُس شخص کے شوہر کو مارا مین تجھے کب چھوڑتی ہون نقابدار پریشان ہوے کہ اتنے مدعی خون آئے ہین کس کس کو قتل کرین اب انھون نے تلوار کھینچی اور اُن سبکی طرف چلے زعن جادو نے ایک دو ہنکار مار کر ٹھہرا سکے آواز دی کہ مین نے ہاتھون پلڑیے دست دیا بیقابو ہو گئے زعن جادو نے تلوار کھینچکر نقابدار کیطرف چلی قریب جو پہنچکر ہاتھ اُسنے اُٹھایا ہی چاہتی ہی کہ وار کرے کام اسکا تمام کرون کہ کڑ سے بجلی کڑکی اور اب جو کرتی ہی تو زعن جادو کے دو پرکالے ہوے بعد اُسکے جسقدر سامان قریب سات آٹھ سو تھے سب پر ایک ایک بجلی گری اور یہ جلکر خاک ہو گئے اب دیجا سہراب ثانی نے کہ جانب سمانسے تخت افسونہ سحر سازہ کا نمودار ہوا سہراب ثانی نے کہا کہ ملکہ تم کہان افسونہ سحر ساز نے جواب دیا کہ مجکو تمھارے مزاج سے ہر وقت خوف رہتا ہی تم اپنے جوش جرأت مین عقل سے تو کام ہی نہین لیتے ہو بیٹھے بیٹھے یہ خیال آیا کہ ایسا نہو تم کسی بلا مین پھنس جاؤ اسوجہ سے مین نے حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ لشکر سے علیحدہ ہو کر صحرا مین پھر رہے ہو اسیوجہ سے مین آئی نقابدار قاف کو نہایت ناگوار ہوا کہا کہ تمھارے نزدیک مین جو قوف ہون ملکہ نے کہا جو تمکو بیوقوف کہے وہ خود بیوقوف مگر تمھاری جرات بیشک خلاف عقل ہوا کرتی ہی نقابدار نے جواب دیا کہ جسمین جرأت نہین وہ مرد نہین عورت ہی کہ اب افسونہ سحر ساز نے کہا چلو تمکو تمھارے لشکر مین پہونچا دون جواب دیا کہ تم میری راہبر نہین ہو خدا نے مجکو بھی پانون دیے ہین مین آپ چلا جاونگا افسونہ سحر ساز پریشان ہی کہ کس جاہل سے سابقہ پڑا ہی جو اچھی بات کو بھی برا جانتا ہی کہا اچھا یہ مقام نہ طاق کا ہی اور اب تم اسطرف آئے ہو میرا ایک تحفہ قبول کرو کہ یہ بہت کام دیگا سہراب ثانی نے کہا وہ کونسی شے ہی افسونہ سحر ساز نے اپنے ہاتھ سے انگوٹھی اُتار کر دی اور کہا کہ اگر کوئی ساحر سحر کرے گا تو اثر نہ ہوگا تمھارے جانیکے بعد مین طلسم نہ طاق مین گئی تھی تو اکوان تاجدار نے یہ انگشتری اپنے ہاتھ کی مجھے دی تھی میری حفاظت کے واسطے مجھے چنداں اسکی ضرورت نہین ہی لہذا تم اسے پہنے رہو سہراب ثانی نے کہا کہ مجھے حفاظت پروردگار کی ضرورت ہی یہ کیا چیز ہی جو میری حفاظت کریگی مجھے کراہت آتی ہی کہ یہ کافر مردود کے ہاتھ کی ہی ملکہ افسونہ سحر ساز نے کہا کہ کیون صاحب ہمارے مامون کو آپ ہمارے سامنے سخت سست کہتے ہین سہراب نے کہا کہ زبان سے کہنا تو درکنار اگر پانون تو اس ذلت سے مارون کہ ماہیان دریا اور مرغان ہوا اُسکے حال پر روئین اگر تمکو یہ کلمات ناگوار ہوتے ہین تو کیون سنتی ہو اپنے کانون مین انگلیان دے لو یا مجھسے دوستی و محبت ترک کرو مین تو ہر کافر کا دشمن جانی ہون ملکہ نے کہا کہ او ظالم تو ہمین تو پہلے ہی قتل کر چکا ہی کشتۂ تیغ محبت بنا چکا ہی ہم کہین سر اُٹھا سکتے ہین مگر برا سے خدا ہمارا دشمن نہ دوست انگوٹھی ہین لو مین نے اسے ظاہر کر لیا تھا جب مین مطیع اسلام ہو چکی تو شرع کی پابندی بھی واجب ہوئی سہراب نے

پھر انکار کیا ملکہ افسونہ سحر ساز نے فسرا اپنے سر کی دی اور کہا کہ یہ نشانی ہماری اپنے پاس رکھو جب نظر ہم پڑیگی تو ہم جلد آجائینگے علاوہ اسکے ایک کام بھی اس سے ایسا نکلے گا کہ اسوقت تمھین قدر ہوگی تجھے اپنے عامل سحر سے دریافت ہوا ہوگا کہ پھر چند دن سخت آئے ہین عجب نہین ہو کہ مین کسی آفت مین مبتلا ہو جاؤن لہذا اگر بندہ نشانی تمھارے پاس ہوگی تو تم مجھ تک پہونچ سکوگے اور چھڑا سکوگے ورنہ یہ تحفہ بھی تجھسے چھین جائے گا اور تم مجھے رہا بھی نہ کر سکوگے خدا جانے قید مین مین زندہ رہون یا مر جاؤن یہ کہکر ملکہ رونے لگی سہراب نشانی کا بھی دل بھر آیا اور گردن جھکالی انگوٹھی اس خیال سے لی کہ ملکہ نے اپنے سر کی قسم دی ہو غرضکہ اسنے مین سامنے سے لشکر نمودار ہوا آگے آگے عیار نقابدار نلاش کرتا ہوا نشان پاسے مرکب دیکھتا چلا آتا تھا عیار نے آکر قدمبوسی حاصل کی اور لشکر بھی اپنے مالک کے ملنے سے خوش ہوا شام ہو چکی تھی بارگاہ آراستہ ہوئی اور نقابدار مع ملکہ افسونہ سحر ساز داخل بارگاہ ہوا خاصہ طلب فرمایا ملکہ افسونہ سحر ساز اور نقابدار نے کھانا ساتھ کھایا اور اپنے اپنے گذشتہ واقعات بیان کیے رات بھر صحبت رقص و سرود رہی اور سہراب ثانی نقاب درست کرکے اپنے لشکر کیطرف چلے ابان دونون کو بھراہ مین لیتا جاتا ہے

حال لشکر اسلام کا آغاز کیا جاتا ہے

کہ یہان طبل جنگ بج چکا تھا تیاری جنگ ہو رہی تھی اسی عالم مین رات تمام ہوئی اور وقت صبح کا آیا بہادران اسلامی نے فریضہ سحری کو ادا کیا اور آلات حرب وضرب سے آراستہ ہوکر جانب میدان نکل پڑے جلال روانہ ہوئے دگھڑی دن چڑھتے چڑھتے تمام لشکر میدان مین پہونچ گیا صفین آراستہ ہوگئین تخت بادشاہ اسلام کا قلب لشکر مین قائم ہوا اس طرف پرکالہ جادو زانچ سحر پر سوار پشت پر چالیس ہزار سوار خدا رسیدہ روزگار جانوران سحر پر سوار آکر میدان مین صف آراستہ ہوئے نقیب ہیبت دیکر پہنچے کہ پرکالہ جادو نے آواز دی اے اہل اسلام آگاہ ہو کہ مین گرفتاری گل افشان جادو و افسونہ سحر ساز و لم کم جادو کیواسطے آئی ہون اور ایک حکم یہ بھی ملا ہی کہ تم لوگون کو غارت کر دون لیکن مجھے رحم آتا ہی کہ تمکو بیکسی دیکھنے کے قابل ہو ایسے حسین و بہادر کہان دیکھے ہین لہذا مناسب یہ ہی کہ بانو اس مقام سے کہین چلے جاؤ مین خداوند سے کہدون گی کہ جاگتو نکا پیچھا کرنا خلاف تھا اسوجہ سے مین نے تعرض نکیا اور یا اطاعت خداوند اکو ان تینون کی اختیار کرو یہ سنکر اہل اسلام نے جواب دیا کہ تو رحم نہ کر ملکہ جو تجھسے ہو سکے کمی نکرنا ہم لوگ میدان سے پیچھے ہٹنے والے نہین ہین سوا آگے بڑھنے کے اور نہ اپنے خداے برحق کو چھوڑ کر کے کافر مردود کی اطاعت کرین گے بس یہ سنکر پرکالہ جادو نے ایک کپڑا جھولی سے نکالا اور اسکو چاک کرکے ہزارہا پرزے کر ڈالے اور آپ دمیدہ سحر کا چھینٹا مارا دیکھا کہ ہر ٹکڑا اس پارچہ کا ایک پرکالہ آتش بنگیا اور ہزارہا شرارے مثل چنگنون کے نکلنے لگے بس پرکالہ جادو نے کہا کہ لینا لشکر اسلام کو یہی لینا کہنا تھا کہ شرارے لپکتے ہوئے فوج اسلام کیطرف چلے ادھر اہل اسلام نے دست مناجات بدرگاہ دافع البلیات بلند کیے اور عرض کرنے لگے کہ اے دادرس بیکسان و اے فریادرس غریبان ہمین اس بلاے مبرم سے جملہ نجات دے ہنوز سخن دہن پر ہی تھا کہ یک ہوا سے تند چلی اور جانب بحر سے ابر زعفرانی نمودار ہوا ساتھ ہی دوسرا ابر گلفشانی نمودار ہوا اور تیسرا ابر سبز رنگ پیدا ہوا اور آن واحد مین قریب

پھوٹکر ابر زعفرانی شق ہوا اور ملکہ کم کم جادو تخت پر سوار جو ڑا ہاتھ باندھے ہوے پیدا ہوئی چار گلدستہ چار دن کونون پر تخت کے رکھے ہوے تھے بس اس نے آتے ہی نعرہ کیا اور رآب دیدہ سحر کا چھینٹا مارا کہ تمام شرارے گل ہوگئے بس یہ دیکھکر پرکالہ جادو نے آواز دی کہ ای کم کم جادو تمھین یہ مناسب تھا کہ تم شریک اہل اسلام ہوا در خداوند سے روگردانی کر دکم کم جادو نے کہا کہ ای پرکالہ جادو تمین جانتی ہون کہ تم صاحب خاص ہو الوان تاجدار کی مگر مین کیوان تاجدار کی شاگرد ہون میرے تمھارے مقابلہ مین لطف اٹھیگا اور سوا کسی تحفہ طلسمی کے یہ ممکن نہین ہی کہ تم مجھے گرفتار کر سکو اور ہر چند کہ مین طلسم نہ طاق مین پیدا ہوئی ہون پرورش پائی علم سحر سیکھا مگر مین عاقبت اندیش کبھی خراب نہ کرون گی اسوقت الوان و کیوان سے زیادہ حقوق اس خلاق اکبر کے ہین جسنے مجھے پیدا کیا ہی یہ سنکر پرکالہ جادو آگ ہوگئی اور کہا او جھوکری مجھے اپنے سحر و ساحری پر بڑا گھمنڈ ہی روک تو اس سحر کو دیکھون تو کیوان تاجدار نے تجھے کیسا تعلیم کیا ہی اور کس درجہ تک علم سحر سکھایا ہی یہ کہکر اسنے زاغ سحر کو اڑایا اور میدان مین آئی اسطرف سے کم کم جادو تخت سحر پر اڑا کر آگے بڑھی اتنے عرصہ مین گل افشان جادو اور اخضر جادو بھی آگئی صفین لشکر کی آراستہ کرکے ایک مقام پر ٹھہری بادشاہ اسلام نے جو دیکھا کہ کم کم جادو برای مقابلہ جاتی ہی بیتاب ہوگے دعا کرنے لگی کہ پروردگارا تو اس بلاے سیاہ سے کم کم جادو کو بچانا ادھر کم کم جادو نے سامنے پہونچکر تودہ بنے لشکر کو تیار کر اپنا آج میرے تیرے امتحان ہوجاے بس پرکالہ جادو نے ایک دوہنڑ مارا اور آواز دی کہ ای زاغان جادو ولیتا بس یہ کہنا تھا کہ جانب صحرا سے ہزارہا زاغ کائون کائون کرتے ہوے پیدا ہوے اور لشکر کم کم جادو کیطرف چلے اور ایک زاغ کلان کم کم جادو کیطرف متوجہ ہوا زاغون نے جسپر پنجہ مارا وہ انسان سے حیوان ہوگیا زاغون نے پنجہ مین دبا کر صحرا کا رخ کیا ساحران لشکر کم کم جادو مانند عصفور کے پنجہ زاغ مین دبے ہوے تھے بس یہ دیکھکر کم کم جادو نے دستک دی اور کہا کہ ای عقاب جادو لیتا ان زاغون کو بس یہ سننا تھا کہ ہوا سے ہزارہا عقاب پیدا ہوگئے اور زاغون کی طرف چلے اور ایک عقاب کلان اس زاغ کلان پر آیا جو قریب کم کم جادو کے پہونچ گیا تھا زاغ اس عقاب کو دیکھکر اڑا اور صحرا کیطرف بھاگنے کا قصد کیا عقاب نے پیچھا کیا دونون مین پنجہ چلنے لگا ادھر اور عقاب جو پیدا ہوے تھے انھون نے اور زاغون کو گھیرا یہان تک کہ پنجہ چلنے مین وہ فیدی ہوے جن کو زاغون نے اسیر کیا تھا اور اب عقابون نے زاغون کو پھاڑا اور گوشت انکا نوچ نوچ کر کھانا شروع کیا یہان تک کہ تمام عقاب زاغون کو نوچ نوچکر کھا گئے اب ملکہ کم جادو نے کہا کہ جیسی تیری صورت ہی اسیطرح کے سحر بھی باقی ہین پرکالہ جادو نے ضعیف ہوکر کہا کہ تجھی نے تو ای طرحکا سحر یاد تھا کہ میرے سحر کو رد کیا کم کم جادو نے کہا کہ جواب ترکی بہ ترکی ہونا چاہیے تھا یہ لشکر عقابون کو اشارہ کیا کہ لینا اسکی نوچ کو بس یہ سنکر عقاب فوج پرکالہ جادو کیطرف چلے اور جاتے ہی لشکر پر گرے ہر چند ان ساحرون نے سحر کیے مگر کچھ نہ سکا عقابون نے جادوگرون کو نوچ نوچکر کھانا شروع کیا یہ دیکھکر پرکالہ بہت پریشان ہوئی اور ایک پتلہ موم کا جھولی سے نکالکر اور کچھ انکو سحر دم کرکے پھینکا اور عقابون کو آواز دی کہ خوراک تمھاری یہ ہی یہ سنکر عقاب اس پتلی کی طرف آئے جس نے چونچ ماری منقاب چپک گئی یہان تک کہ سب عقابون کی

منتظرین ٹھیک کر رہگئین اور یہ سست ہوکر بیٹھ گئے بس اس نے ایک کتا ماش کے آٹے کا بناکر زمین پر پھینکا اور کچھ اسم محرم کرکے چپٹا مارا کہ دیوانہ کے بھونکتا ہوا اُن مقابلون پر جا پڑا اور بسیلو مار ڈالا بس یہ دیکھکر کم کم جادو کو نہایت غصہ آیا اسنے گلدستہ ارغوانی کھینچ مارا اور پٹکریان اُسکی بالجرین یہ معلوم ہوا کہ تخمۂ زعفران کا بھولا پر کالہ جادو اس سحر سے واقف نہ تھی منتظر ہوئی کہ دیکھے اسکا کونسا نیرنگ پیدا کرے تو جواب اُسکا دیا جاے اور وہ سحر کی کوشش ہوا اگر تخمۂ زعفران بھولا ہوا تو ہمارا کیا نقصان، کہ بس جیسے ہی نظر پر کالہ جادو کی تخمۂ زعفران پر پڑی اسے بے اختیار ہنسی آئی اور قہقہہ مارتی ہوئی چلی ساتھ اسکے ساری فوج اسکی ہنسنے لگی اب یہ حالت ہوکہ ہنسی رکتی نہین اور یہ زاغ سحر سے زمین پر آگرے اور لوٹنے لگے قریب تھا کہ بیہوش ہوجاے عجب طرحکا عالم تھا کہ تمام لشکر پر کالہ جادو کا مع پر کالہ جادو زمین پر مرغ بسمل ہو رہا تھا ملکہ گل افشان جادو نے تعریف کی کہ بہن کیا کہنا ہی ہان مار لو اس چرخہ کو یہ جانے نہ پاے اور اب ڈھیل باقی رہا زاغ انشا ہو گیا بس کم کم جادو تیغۂ سحر پکڑ کر چلی جیسے ہی قریب پر کالہ جادو کے پہونچی ڈھیلہ زمین کا شق ہوا اور نعرہ ہوا کہ ستم عقاب آتش مزاج جادو فرستادہ خداوند اکوان اوڑنی کیا کرتی ہی ارے خداوند تجھسے اور ناراض ہوجائین گے یہ کہکر اسنے تفنگ سحر مارا ملکہ کم کم جادو خالی ندے سکی بلکہ محمد اً خالی ہوا کہ میری شان ساحری کے خلاف ہی جو ایسے ساحرونکے سحر کو خالی دون فوراً اف کی کہ سیہ سحر پیدا ہوئی لیکن کم کم جادو اس راز سے بے خبر تھی کہ یہ تفنگ سحر ساختۂ اکوان تاجدار ہی اسکا رکھنا آسان نہین جیسے ہی تفنگ سر پر بیٹھا سر تو جلکر خاک ہوئی اور تفنگ تاج کو توڑ کر اُنکل جر سر ہین در آیا ملکہ کم کم جادو زمین پر گر کر تڑپنی گل افشان جادو نے ہاے کا نعرہ مارا بادشاہ اسلام کی یہ حالت ہوئی کہ قریب تھا تخت پر سے اپنے کو گرادین مگر ضبط سے کام لیا لیکن دراصل یہ تفنگ قتل کی غرض سے نہین تیار کیا گیا تھا ورنہ کم کم جادو کا بچنا دشوار تھا اسکی صرف اسقدر تاثیر تھی کہ کم کم جادو تڑپ کر ایک جانور زرد پر صورت بنگئی اور چہکار کر عقاب آتش مزاج کے شانے پر آبیٹھی عقاب آتش مزاج جادو کے دوسرے ہاتھ مین قفس سحر تھا اسنے لڑلی اسکی کھولکر سامنے کی کم کم جادو خوبصورت طائر ہوگئی تھی خود اس قفس مین چلی گئی یہ دیکھکر گل افشان جادو کو اطمینان ہوا کہ یہ قتل نہین ہوئی بلکہ اسیر سحر ہی خبر بھیجدی لین گے ادھر عقاب جادو نے قفس کو یک درخت پین لٹکا دیا اور ایک تیغۂ سحر کھینچکر زمین پر مارا کہ وہ شق ہوا اور اُس سے شعلہ ہاے آتش پیدا ہوکر کشت زعفران پر گرے اور سارا تخمۂ جلکر خاک ہوگیا پر کالہ جادو کو ہوش آیا اب عقاب جادو نے گل افشان جادو کو یہ طرف دیکھکر آواز دی کہ کیون ملکہ تمھین یہ بات مناسب تھی کہ تم اپنے مامون کو چھوڑ کر دشمنون کی شریک ہوتین اگر اسی طرح ٹھہرے چراغ سے آگ لگی تو طلسم کا ہیکل رہیگا گل افشان جادو نے کہا کہ تمھین مناسب اور غیر مناسب سے کوئی بحث نہین ہمنے جو کچھ کیا بہت اچھا کیا ہر شخص اپنے نیک و بد کو خود خوب سمجھتا ہی لہذا تم جس کام کے واسطے آئے ہو اُسے انجام دو اگر تمھارا ارادہ ہو تو مجھے گرفتار کر لیجاؤ یہ سنکر عقاب آتش مزاج جادو نے کہا کہ ہم تو اسیواسطے آئے ہین اور ضرور تمھین گرفتار کر لیجائین گے مگر ہاں اسکا تھا کہ تم شاہزادی ہو جنانچہ بسہولت کام نکلے اور بعزت تم چلو تو بہتر ہے کیون لیجائین ملکہ گل افشان جادو نے کہا کہ تمھے

جہانتک ممکن ہو کوئی پہلو ہماری ایذا رسانی کا نہ چھوڑنا خداوند عالم کو منظور ہے تو وہ ہمارا بچا لیگا
یہ سنکر عقاب آتش مزاج چاہتا تھا کہ میدان مین نکلے کہ جانب طلسم نہ طاق سے ایک ابر پیدا ہوا اور آگے آکر
وہ ابر شق ہوا ایک ساحر مہیب اٹھارہ ہزار ساحرون سے پیدا ہوا اور آکر عقاب جادو کے کانمین کوئی بات
کہی اور خود میدان جنگ کیطرف متوجہ ہوا اور میدان مین آکر نعرہ کیا کہ ہم کوہ پیکر جادو ای ملکہ گل افشان جادو
با مقابلہ کرو یا طلسم نہ طاق کیطرف چلو یہ سنکر گل افشان جادو نے اپنے ابر گل افشان کیجانب دیکھا اور آواز
دی کہ لینا اسکو بس یہ سنتے ہی وہ ابر گل افشانی کرتا ہوا چلا اور کوہ پیکر جادو پر جاکر برس پڑا جو پھول اسکے
جسم پر پڑا آبلے ڈالدیے اب یہ بدحواس ہوکر اپنے لشکر کیطرف بھاگا اہل لشکر کی یہ حالت ہوئی کہ گل
عرگل افشان جس پر گرا وہ جلکر خاک ہوگیا ساحرونمین قیامت برپا ہوئی یہ دیکھکر عقاب آتش مزاج جادو
نے ایک گولہ نوہ دی زمین پر مارا کہ وہ گولہ پھٹا اور زمین سے دھوان پیدا ہوا اور پھیلنے لگا یہان تک
کہ زیر ابر گل افشان وہ دھوان یک ابر سیاہ بنکر تیار ہوا اور اب جو پھول ابر گل افشان سے گرتے ہین
وہ اس ابر سیاہ پر رک جاتے ہین اب عقاب جادو نے اپنے سپہ سالار یعنی کوہ پیکر جادو سے
کہا کہ مین نے اس سحر کو روک دیا جس سے تو عاجز تھا اب گل افشان جادو سے مقابلہ کر یہ سنکر
کوہ پیکر جادو چلتا اور میدان مین آیا ادھر اخضر جادو نے آواز دی کہ او عقاب جادو یہ کیا حرکت ہے
کہ ملازم کو اپنے ملکہ کے مقابلہ کے واسطے بھیجتا ہے تجھے شرم نہین آتی اسلی کو شمالی کو بھیجتا ہے
لہکر اپنا مرکب سحر بڑھاکر سامنے کو وہ پیکر جادو کے آیا اور نعرہ کیا کہ ہم اخضر جادو لامذہب بہادری کی
یہ سنکر کوہ پیکر جادو نے گولہ نوہ دی مارا اخضر جادو نے وار اسکا خالی دیکر زمین پر غلطک
ماری اور شیر بنکر اسکی طرف جھپٹا اسنے بھی غلطک ماری اور فیل مست بنکر اخضر جادو پر چلا اب انکا
طمانچہ اور اسکا گھونسا چلنے لگا دیر تک لڑتے رہے کہ شیر بھی بیدم ہوگیا اور فیل بھی زخمی ہوا بس
یہ دیکھکر پرکالہ جادو پاؤن مارکر غرق زمین ہوگئی اور برابر اخضر جادو کے لشکر کمند سحر ماری اور اسے
اُلجھاکر لیچلی تھی کہ گل افشان جادو نے تیر سحر مارا کہ پرکالہ جادو کی پشت پر پڑا توڑکر پار گذر گیا
اور یہ تڑپنے لگی یک قیامت برپا ہوئی دیر تک آتش باری و برف باری ہوا کی بعد کچھ دیر کے آواز
آئی کہ کشتی مرا نام سن پرکالہ جادو بود حسب مردم و جاندادیم و بمطلب خود نرسیدیم بس اسکے
مرتے ہی اخضر جادو رہا ہوا لیکن عقاب آتش مزاج جادو نے آواز دی کہ ای ملکہ گل افشان یہ
تمنے کیا کیا کہ غفلت مین تیر مارکر پرکالہ جادو کو ہلاک کیا گل افشان جادو نے کہا کہ مکار کے
ساتھ مکاری کرنا چاہیے ؎ نکوئی با بدان کردن چنان ست کہ بد کردن بجاے نیک مردان
مثل مشہور ہے کہ لات کا آدمی بات سے نہین مانتا ہے یہ سنکر پھر لڑائی جنگ تو اخضر جادو اور کوہ پیکر جادو
ہو رہی تھی اسنے دخل دینے کی کیا ضرورت تھی ہر اخضر جادو کیطرف سے نہ ہوئے عقاب جادو
قائل ہوکر خاموش ہو رہا ادھر فیل و شیر پھر باہم لڑنے لگے عقاب جادو ہائین ہائین کرتا ہوا آگے
بڑھا کہ بس اب تم دونون زخمی ہو گئے ہو لڑو نہین یہ کہتا ہوا قریب پہونچا اور تفنگ سحر اخضر جادو
پر کھینچ مارا بس تفنگ پڑتے ہی اخضر جادو زمین پر لوٹ گیا اور ایک طوطے کی شکل بنکر کاندھے پر
عقاب جادو کے جا بیٹھا اور عقاب جادو نے اسے بھی اسی قفس مین بند کر دیا جسمین ملکہ گل جادو

طائر زردنی ہوئی سست بھی ہی دیکھکر گل فشان جادو نے کہا معلوم ہوا کہ تم سب مکار ہو تمسے دغا کے ساتھ لڑنا چاہیے یہ کہکر جھولی سے ایک تنکا نکالا اور ایک پتلہ فولادی نکال کر زمین پر پھینکا اور کچھ اسم پڑھکر چھٹا پانی کا مارا یہ پتلہ تڑپکر اٹھا اور کہا کیا حکم ہوتا ہی ملکہ گل فشان جادو نے کہا کہ لے دشمن کو بس یہ سنتے ہی وہ پتلہ کوہ پیکر جادو کیطرف جھپٹا کوہ پیکر جادو نے تیز و تاریخ حربے پر پھینکنا شروع کیے مگر کسی حربے نے کام نکیا اور پتلہ جھپٹکر کوہ پیکر جادو سے لپٹ گیا دونو میں کشتی ہونے لگی گھڑی بھر کے عرصہ میں کوہ پیکر جادو کو پچھاڑ دیا اور ٹانگین اسکی چیر کر پھینکدیا اسکے مرنے سے بھی قیامت برپا ہوئی جسوقت علامات سحر برطرف ہوے تو آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من کوہ پیکر جادو بود حیف مرد یم و جاندار یم بطلب خود نرسیدیم عقاب جادو کو اپنے سپہ سالار کے مرنے کا نہایت صدمہ ہوا یہ سنتے فوراً جھولی سے چار پتلے نکال کر پھینکے اور کچھ اسم سحر پڑھکر آواز دی کہ لینا اس پتلے کو کہ اس نے میرے ملازم کو مارا ہی یہ سنتے ہی چاروں پتلے چلے اور آکر اس پتلے سے لپٹ گئے اور اسے پچھاڑ کر ذبح کر ڈالا اب عقاب آتش مزاج نے کہا لینا لشکر گل فشان جادو کو بس وہ چاروں پتلے تلوارین پکڑ پکڑ کر لشکر گل فشان جادو کیطرف چلے اور آکر فوج پر گرے تلوارین مارنا شروع کیا ساحران لشکر گل فشان نے بھی کچھ پڑھے سحر پھینکے اور پتلون پر وار کرنا شروع کیے پتلے کے ہاتھ سے جو ساحر مارا گیا وہ پھر اٹھا لیکن جس ساحر کو کچھ کسی پتلے پر پڑا اور اسکے دو ٹکڑے ہوے تو ایک پتلے کے دو ہو کر مصروف جنگ ہوے اب یہ حالت ہی کہ لشکر گل فشان جادو کا تو کم ہوتا جاتا ہی اور فوج پتلون کی زیادہ ہوتی جاتی ہی سو تلوار چل رہی ہی بس یہ دیکھکر گل فشان نے خود کچھ سحر پڑھا اور آکر پتلون پر گری اسکے ہاتھ سے جو پتلہ مارا گیا پھر وہ نہ زندہ ہوا بلکہ گل فشان جادو تو ان پتلون کے قتل کرنیکے طرف متوجہ تھی عقاب جادو کو وقت غنیمت ملا بس سنے دستک دی کہ ایک طائر پیدا ہوا اور اڑتے ہی ہاتھ پر عقاب آتش مزاج کے آبیٹھا عقاب آتش مزاج نے تفنگ سحر اسکی منقار میں دیا کہ بالا در یہ تفنگ سر گل فشان جادو پر پھینک دے وہ طائر اڑا اور سر گل فشان جادو پر تفنگ سنے چھوڑا یہ شاہزادی اس سے بیخبر تھی تفنگ جو سر پر پڑتا ہی تاج سے گذر کر سر میں در آیا گل فشان جادو با تو لڑ رہی تھی اور پتلون کو قتل کر رہی تھی یا زمین پر گر کر تڑپنے لگی اور بصورت بلبل بنکر اڑی اور جا کر عقاب جادو کے کاندھے پر بیٹھی اس کافر نے اسے ہی پکڑ کر قفس میں بند کر دیا لیکن جسوقت یہ گل فشان جادو کو داخل قفس کرنے لگا تو اسکی پشت کیجانب سے ایک طائر سرخ رنگ آیا اور اسنے اپنی منقار گلے کی طرف درانکی جو تختی عقاب جادو کے گلے میں تھی اڑا سکا کاٹ دیا تختی گری اور طائر منقار میں لیکر صحرا رو نہ ہو گیا عقاب جادو کو خبر بھی نہ ہوئی جب گل فشان جادو کو بھی قید کر چکا تو اسے پتلے سے بھر زندہ کر دیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر ان پر پھونکا کہ وہ پھر زندہ ہو کر اپنے غول میں مل گئے اور لشکر گل فشان جادو و کم کم جادو کو قتل کرنے لگے پھر وہی حالت پیدا ہو گئی کہ جس پتلے کی تلوار ساحر پر پڑتی ہی وہ ہلاک ہوتا ہی اور پتلہ قتل ہوتا ہی تو ایک کے دو ہو کر لڑنے لگتے ہین اہل اسلام مصروف جانفشانی ہین اور ہر اس تمام لشکر پر طاری ہی کہ مددگار ہمسر ہو گئے اب اس ملعون کے سحر کو کون زور کرے یا دشاہ اسلام کو کم کم جادو وغیرہ کی گرفتاری

کا بڑا صدمہ ہی اور دعا کر رہے ہین کہ پروردگار تو ان شاہزادیون کے سن وسال پر رحم فرما اور انھین اس
کافر کے پنجے سے نجات دے ہنوز سخن ورد ہان تھا کہ جانب آسمان سے ابر گوناگون نمودار
ہوا اور آگر شق ہوا اور اس ابر سے ملکہ افسونہ سحر ساز جادو کخت یاقوت نگار پر سوار پیدا ہوئی
اور آکر اسنے نعرہ کیا کہ اے عقاب جادو خدا کی شان ہی کہ تو ہماری گرفتاری کو آیا ہی جادو ہوکر
سامنے سے در نہ مارا جائے گا عقاب جادو نعرہ افسونہ سحر ساز کا سنکر ٹھرا گیا اور کہا اے ملکہ عالم
کیا مجال تھی میری جو آپ کی طرف رخ بھی کرتا مگر الیسا مجبور معذور علم خداوند سے مجبور ہون پہنچا
ملکہ افسونہ سحر ساز نے دہن سے شعلہ اگلا اور کہا کہ جلا دے ان پتلیا سے سحر کو بس یہ سنتے ہی
وہ شعلہ چمک کر گرا اور ان پتلونکو جلانا شروع کیا ہر چند عقاب جادو اپنے سحر کو زور دیتا تھا کہ آتش
سحر سے بچین مگر ایک نہ بچا اور سب جلکر خاک ہوے اب افسونہ سحر ساز جادو نے کہا کہ لینا شکر
حریف کو بس یہ سنتے ہی شعلہ فرج عقاب جادو و پرکالہ جادو پر گرا اور ساحرون کو پھونکنے لگا
ہر چند ان جادوگرون نے دریاے سحر بہائے دیوارین آہنی قائم کین مینہہ برسایا مگر یہ شعلہ
نہ کسی اوٹ سے رکا اور نہ کسی پانی سے بجھا آخرکار سبکے سب نام ملکہ افسونہ کی دہائی کھینچنے لگے عقاب جادو
نے بھی بڑی بڑی کوششین کی تھین کہ شعلہ کو فرو کردون یا گرفتار کرلون مگر ممکن نہوا افسونہ سحر ساز
نے آواز امان سنکر فرمایا کہ بشرط ایمان جن جن لوگون نے منظور کیا انکو علیحدہ کرلیا باقی سبکو
پھونک دیا اب نوبت عقاب آتش مزاج جادو کی آئی اسنے بیتاب ہوکر گلے کیطرف نظر ڈالی کہ وہ
تختی کہان ہی جو خداوند نے میری حفاظت کے واسطے عنایت فرمائی تھی کیونکہ وہ یہ خوب
جانتے تھے کہ بین افسونہ سحر ساز کا جواب نہین دے سکتا ہون ان کا سحر مجھسے رد نہوگا کہ خاص
خداوند نے علم سحر انکو تعلیم کیا ہی ملکہ افسونہ سحر ساز نہسین اور کہا کہ ہمین بھی معلوم ہوگیا تھا کہ تیرے
پاس تحفہ طلسمی موجود ہی جسکی وجہ سے سحر ہملوگون کا بیاثر کرے گا ہمنے اسکا پہلے ہی انتظام کرلیا
تھا دیکھ وہ تختی یہ ہی یہ کہکر تختی رد سحر کی عقاب جادو کو دکھائی بس یہ دیکھنے ہی اسکا دم فنا ہوگیا
کہا اے ملکہ مین آپکا مقابلہ نہین کرسکتا مجھے رہا کیجیے اور اس شعلہ غضب کو اپنے رد کیجے ملکہ افسونہ سحر ساز
نے کہا کہ اب بغیر ایمان لائے ہرگز امان ملنا ناممکن ہی عقاب جادو نے اسے منظور نہ کیا
اور زمین پر غلطک مار کر پر پرواز پیدا کیے اور جانب طلسم اڑکر بھاگا قفس قید کم کم جادو و گل افشان جادو
و اخفر جادو کا دہین چھوڑا ملکہ افسونہ سحر ساز کو ہنسی آگئی اور کہا کہ اچھا جاہین تجھے کیا قتل کرون لیکن خداوند سے
اپنے کہدینا کہ اگر آپ بذلت ہمین گرفتار کرانا چاہتے ہین تو یہ ناممکن ہی ہم بھی آپ ہی کے تعلیم یافتہ ہین اور
جسکے بزرگ ایسے ہون اسکے فرد و پسر ہر ایک فتح یاب کیونکر ہوسکتا ہی لہذا اگر خود آکر گرفتار کیجیے گا یا جسنے
مامور صاحب آئین گے تو بیشک ہم لوگ گرفتار ہوجائین گے ورنہ دوسرے کی یہ مجال نہین ہو کہ ہمین
گرفتار کرسکے عقاب جادو نے کہا کہ مین سب کچھ کہدونگا یہ کہتا ہوا یہ تو طلسم مین داخل ہوا اور یہان
افسونہ سحر ساز جادو نے اپنے شعلہ سحر کو بھی بند کرلیا اور قریب قفس آکر پتلی کھینچکر بی بی گل افشان جادو
کو نکالا اور کم کم جادو و اخفر جادو کو بھی نکال کر تختی سحر انکی سر دن سے کھینچکر اپنی جھولی مین رکھی
اور ان کو ہیئت اصلی پر لائی اور سبکو لیکر خدمت بادشاہ اسلام مین حاضر ہوئی بادشاہ اسلام نے

افسونہ سحر ساز نے بہت تعریف کی اور فرمایا کہ ای ملکہ افسوس کہ تم اپنی شرارت کا سبب نہیں بیان کرتین
کہ ان جلوگون کی طرف دار ہوئی ہو ملکہ نے عرض کی کہ حضور جہان اور کنیزین آپکی ہین وہان ایک ہین ہی
ہون میرا نام و نشان کیا افشا اللہ بروقت ظاہر ہو جائیگا بادشاہ خاموش ہو رہے لیکن بہت
بڑی عزت سے ملکہ افسونہ سحر ساز جادو کو اپنے ہمراہ لیکر بارگاہ سلیمانی مین تشریف لائے اور
تخت پر جلوہ افروز ہوے یہ شاہزادیان بھی جواہر نگار کرسیون پر بیٹھین اتنی دیر قید رہنے سے
ملکہ کم کم نازک اندام نہایت مضمحل ہو گئی تھی جھکی بیٹھی ہوئی بادشاہ اسلام کیطرف کن انکھیون سے
دیکھ رہی تھی بادشاہ اسلام بھی اسکی طرف دیکھکر کردن جھکا لیتے تھے کیونکہ اسکی زرد رنگت دیکھکر
جلد دل لہو گھٹا جاتا تھا ادھر گل افشان جادو بھی بیحد مضمحل تھی کیونکہ اسکی اسیری
کو کہ عرصہ گذرا تھا ادھر اخضر جادو بھی ہاتھ پاؤن ڈالے دبتا تھا کہ یکبارگی افسونہ سحر ساز جادو کو دیکھ
خیال آگیا کہ سبب ان لوگون کی شکستی کا کیا ہی فوراً ایک کنیز کو طلب کیا جسوقت وہ حاضر ہوئی تھا اون
قیدیون کو حاضر کر جو شکر کفار کے ہماری گرفتاری مین ہین کنیز گئی اور ایک قفس اٹھا لائی جسمین بہت
سی پرندان بھری ہوئی تھین راوی بیان کرتا ہی کہ اسوقت بارگاہ کو ہر ہار تین نشست تھی بارگاہ سلیمانی
مین تھی اور یہ چڑیان وہی لوگ ہین جنکو افسونہ سحر ساز نے گرفتار کر لیا تھا انکی حالت مشکوک تھی
کہ یہ بصدق دل مطیع اسلام ہوئے ہین یا بالفریب ملکہ افسونہ نے ان سبکو سحر سے جانور بنا کر ہے ہین
بند کر دیا تھا الحاصل ایک چڑیا نکال کر کچھ پڑھکر اسپر پھونکا اور چھوڑ دیا دیکھا کہ وہ انسان ہو گئی
پوچھا ملکہ افسونہ نے کہ نام تیرا کیا ہی کہنے لگی میرا سر جوش جادو ہے ہین ملکہ سے کہا کیا کہتا ہی
اطاعت اسلام کے بارے مین اسنے اطاعت بفریب ملکہ نے آرسی پر نظر کی ملکہ نے آرسی پر نظر کی تو یہ بھی
یا جھوٹا معلوم ہوا کہ فریب کرتا ہی پس ملکہ نے اسکو ٹاڑ تا کہ قفس پر سے سات مرتبہ صدقے کیا
اور وہی تفنگ نکالا جس سے کم کم جادو کو طائر بنا دیا تھا اسی تفنگ سے سر جوش جادو کو ہلاک
کیا اور کم کم جادو اچھی ہو گئی اضمحلال برطرف ہو گیا بعد اسکے گل افشان جادو کا اضمحلال برطرف کیا
اور اخضر جادو پر سے بھی اثر سحر زائل کیا اور زخمہا سے سر پر اسکے خاک دمیدہ سحر لگائی کہ سب
اچھے ہو گئے بادشاہ اسلام نے افسونہ سحر ساز جادو سے کہا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ آجکی دعوت
آپلوگ منظور کرین اور یہین کھانا کھائین افسونہ سحر ساز جادو نے کہا کہ یہان بھی حضور کا ہی اور جہان
بھی لیکن حسکم کے خلاف کرنا بھی سوے ادب مین داخل ہی لہذا جیسا ارشاد ہو اُس کی تعمیل بسر و چشم
واجب ہی بادشاہ اسلام نے سامان دعوت کے واسطے حکم دیا اور تیاری جشن دعوت ہونے لگی
اس دعوت و ضیافت کا سامان بیان سے باہر ہی کیونکہ بادشاہ لشکر اسلام جو کہ جہان سناہ ہین
اُن کے یہان کا ساز و سامان اور انتظام کیا کہا جا سکتا ہی تھوڑا سا دن باقی تھا جسوقت حکم ہوا
ہی شام تک سب سامان فراہم ہو گئے تمام صحرا مین قندیلین آویزان ہو گئین شمعدانی ہو گئی گیلاس
چڑھا دیے گئے بارگاہ گوہر بار سے لیکر ہر بارگاہ تک دو رویہ ٹٹیان لگائی گئین فرش تمامی کا بچھا
ہوا تھا سردار مصروف اہتمام تھے دوکانین لشکر کی کھلی ہوئی تھین اور یہ حکم تھا کہ لشکر افسونہ سحر ساز
جادو و کم کم جادو و گل افشان جادو کے جسقدر لوگ ہین جو شے و خریدین اُنسے قیمت نہ لی جاے

غرضکہ عجب طرح کا یہ جلسہ ہوا ہی کہ فلک بھی چشم ثوابت وا کیے ہوئے دیکھ رہا تھا ہر جا وہ رشک طیلسان اور ہر خیمہ غیرت برج آسمان ہو رہا تھا جسوقت شام کو روشنی ہوئی تو تمام صحرا جگر جگر کرنے لگا قندیلون کی کثرت سے ہر شجر آشیانہ کرمک شبتاب معلوم ہوتا تھا ٹھیک آٹھ بجے رات کو دعوت و ضیافت کا اہتمام ہوا سب نے کھانا کھایا انواع و اقسام کے نعمات و سترخوان پر چنے گئے تھے بعد اسکے محفل عیش و نشاط آراستہ ہوئی ارباب طرب حاضر ہوے طبلہ پر تھاپ پڑنی اور محبت رقص شروع ہوئی ہر ہر ملک کے طائفہ لشکر بادشاہ اسلام مین موجود تھے ملکہ افسونہ سحر ساز و گل افشان جادو و کم کم جادو تصویر حیرانی

بنی بیٹھی ہوئی ہین اور تماشا دیکھ رہی ہین	غزل
تجھے دل ڈھونڈ لایا ہی کہان سے	نہ پھونکا اب تک اس دشمن کو ای آہ
جگہ کرتی ہی یار دوست دل مین	ذرا ای حد و ہٹ جانا یہان سے
نکلتی اُف نہو جس ناتوان سے	اجل اُسکی دعا تو پہلے سُنلو

تو لی یہ بوجھ سے ۔ یہان سے	
ارے کیا ملکی تو آسمان سے	
جگر مین اُسکے لیوے وہ چٹکی	
نہ مانگو اپنی موت اپنی زبان سے	

اب وہ وقت ہی کہ محبت گرم ہی ناچ ہو رہا ہی گانے کا رنگ جما ہوا ہی ہر ایک عالم محویت مین تصویر بنا بیٹھا ہی صاحبان دل کی آنکھون سے آنسو جاری ہین بادشاہ اسلام ملکہ کم کم جادو کیطرف دیکھتے اور ایک ٹھنڈی سانس بھر کر خاموش ہو رہتے ہین اور کم کم جادو بھی نگاہین بچا کر کن انکھیون سے بادشاہ اسلام کو دیکھ لیتی ہی ؎ ادھر دیکھ لینا اُدھر دیکھ لینا کن انکھیون سے اُنکو گر دیکھ لینا

ادھر تو زد دینگا ہین اپنے کام مین مصروف ہین دونون عاشق اور دونون معشوق ہین ویدا حاصل ہی اگرچہ ہم آغوشی کی تمنا بہت کچھ ہاتھ پانون مار رہی ہی مگر شرم رسوائی نے ایسا جکڑ دیا ہی کہ ہلنے نہین دیتی ہی کل افشان جادو با وفا بدار با قوت بوش مین آنسو بہا رہی ہی تصویر بنی ہوا ہی کہ دیکھیے وہ کون سا روز سعید ہوتا ہی کہ دولت وبدار نصیب ہوتی ہی اور افسونہ سحر ساز جادو کی بھی یہی حالت ہی غرضکہ کوئی اپنے ہوش مین نہین ہی اب اُنکو تو اسی عالم محویت مین چھوڑا جاتا ہی اور اول حال عقاب آتش مزاج جادو کا گزارش کیا جاتا ہی کہ یہ جو افسونہ سحر ساز کے ہاتھ سے زک اُٹھا کر بھاگا ہی تو سیدھا داخل طلسم نہ طاق ہوا وہان اکوان تاجدار نشہ کبر و غرور مین مست تخت خداوندی پر بیٹھا تھا اور کیوان تاجدار بھائی اسکا جو ملک طاق نیم ہی بمرتبہ وزرات و نیابت حاضر تھا ساحران نامی و گرامی کا مجمع تھا تین ہزار ساحر بمرتبہ افسری جنگلون اور کرسیون پر بیٹھے تھے جنمین سے ایک ایک سامری وقت اور جمشید زمانہ تھا یہ فکر بھی نہ تھی اور خیال مین بھی نہ آتا تھا کہ اسطرف کون آتا ہی اور کس ارادہ سے آتا ہی اکوان کو یہ خیال ہی کہ اگر اُف کر دونگا تو بدیع الملک کا مع لشکر نشان بھی باقی نہ رہیگا کہ یکایک عقاب آتش مزاج جادو بیا نے گھبرایا ہوا ہپوچا اور سامنے اکوان تاجدار کے بیہوش ہو کر گر پڑا اکوان تاجدار نے آب دمبدا سحر چھڑک کر اسے ہشیار کیا اور پوچھا کہ کیا حالت گذری اُسنے بیان کیا کہ خداوندا آپکی بھائی صاحبہ ملکہ افسونہ سحر ساز جادو نے رعایت کی جو مین زندہ پلٹ کر طلسم مین پہونچا ورنہ اُنھون نے ہر طرح مجھے بے بس کر دیا تھا مین اُنکا کچھ نہین کر سکتا تھا جسوقت طبل بجا اور پرکالہ جادو نے اپنے سرے لشکر کو غارت کرنا شروع کیا تو بروقت ملکہ گل افشان جادو پہونچین اور بعد زد و بدل بسیار کے مین نے گل افشان جادو و اخفر جادو و کم کم جادو کو طائر بنا کر قفس مین بند کر لیا اب مین بھی قتل

اہل اسلام کیطرف متوجہ ہوا کہ بیکبارگی سامنے سے ہماری شاہزادی صاحبہ نمودار ہوئین انھون نے
سب تحریر سے رد کر دیے قریب تھا کہ مین مارا جاؤن مگر بھاگ کر جان اپنی بچائی انھون نے چلتے وقت
آپکو بھی ایک پیام دیا تھا وہ یہ ہی کہ اب تو مین نے جو کیا وہ کیا اگر آپ چاہتے ہین کہ مین زندہ نرہون تو اپنے
ہاتھ سے مجھے قتل کر ڈالیے مجھے کوئی عذر نہوگا ملازمونکو میرے مقابلہ مین بھیجکر مجھے ذلت نہ دیجیے اگرچہ
مین نالایق سہی تاہم آپکی بھائی ہون بڑے غضب کی بات ہوگی کہ مجھے کوئی ساحر طلسمی گرفتار کرے یہ کیسا
دشوار ہی مرجاؤن گی مگر گرفتار نہون گی ہان اگر آپ خود تکلیف فرمائین یا چھوٹے ماموں صاحب کیوان
تاجدار کو میری گرفتاری کے واسطے بھیجدین تو شاید مین اسیر ہو جاؤن یہ سنکر کیوان تاجدار چونکا
اور اسنے کیوان کیطرف دیکھا کیوان تاجدار نے دست بستہ عرض کی کہ عقاب آتش مزاج سچ کہتا
ہی اُس چھوکری نے سحر آپ ہی سے تعلیم کیا ہی پھر کیونکر آپ اسکے سحر کو کیار کر سکتا ہی اسلئے کہ علم جادو
کو مین نے علم سحر تعلیم کیا تھا پھر اب یہ چھوکری بان کسی کی حقیقت کیا سمجھتی ہین گرفتار ہونا ان کا آسان
نہین ہی تاوقتیکہ مین نہ جاؤن اور یہ تو کیونکر عرض کردن کہ حضور تکلیف فرمائین الا مجھے اجازت
دین کہ مین اُن سب کو گرفتار کرکے حاضر کردن پھر جہان چاہے بیدرد دیجیے گا اور جسے چاہے
نگہبان مقرر کر دیجیے گا کیوان تاجدار نے کہا کہ اچھا جاؤ اور اجلال نقش بند کو اپنے ہمراہ لیتے جاؤ اور
کچھ ساحر اور بھی اپنے ہمراہ لیتے جانا کیونکہ ضرورت پڑیگی یہ سنکر کیوان تاجدار نے چند ساحر اپنے ہمراہ لیے
اور بجانب بیابان نہ طاق روانہ ہوا جسوقت یہ روانہ ہوئی اور کیوان تاجدار مع لشکر و سپاہ بیابان
آکر بیابان نہ طاق مین پہونچا اور خیمہ اسکا برپا ہوا لشکر اور ساحرونکو بھیجا کہ جاکر دریافت کرو کہ افسونہ
سحر ساز وغیرہ کہان ہین ساحر براے تفحص روانہ ہوئے یہان صبح کا وقت ہی جلسہ برخاست ہوا
ہی افسونہ سحر ساز و گل اندام جادو و دلکم جادو و بادشاہ اسلام سے رخصت ہوکر اپنے اپنے لشکرون
کیطرف جا رہی ہین کہ نظر افسونہ سحر ساز کی آرسی پر پڑی یہ آرسی مانند آئینہ سکندری کے کل حالات
بتا دیتی ہی جس جسے ہی نظر آئی پوری تصویر کیوان تاجدار کی نظر آئی افسونہ سحر ساز چمک گئی اور اندام
مین رعشہ پڑگیا رنگ روشنیر ہوگیا دلکم جادو نے پوچھا کہ کیون مزاج کیسا ہی گل اندام جادو دیکھنے لگی
افسونہ سحر ساز جادو نے کہا ہن کیا کہون یہ تمہیر ہو گیا اور مدت غمرہ لوری ہوئی اب یہ علم ہم لوگون
اور تم کہان تو ایک مقام پر رہنے کے دن جلد ہی گئے گل اندام نے کہا کیون ہمشیرہ آخر یہ کیا سبب ہوا تم
اسقدر ہراسان ہو مجھسے تو بیان کرو افسونہ سحر ساز نے کہا کہ ماموں جان ہماری تمہاری گرفتاری کیواسطے
بیابان نہ طاق مین آگئے یہ سنکر گل اندام نے آرسی پر دم کیے اور کہا کہ اے آرسی مثل میرے انکو بھی حالات متعلق
سے آگاہ کر یہ کہنا تھا کہ دلکم جادو اور گل اندام یہ دونون تھر تھر کانپنے لگین اور باہم مشورہ ہوا کہ کیا کرنا چاہیے
افسونہ سحر ساز جادو نے جواب دیا کہ میرے نزدیک لڑنا بھڑنا فضول ہی اسواسطے کہ ہم لوگ کب تک لڑ سکتے ہین اور
اگر بھاگونی جب بھی گرفتار ہو جاؤنگی لہذا مناسب یہی معلوم ہوتا ہی کہ جسوقت وہ طلب کرین اُنکے پاس چلی چلو
اور مین گفتگو کرون پھر اسکے جو مقدر کا لکھا ہی وہ ہر طرح ضرور مین آئیگا یہ صلاح سبکو پسند
آئی اور باہم خیمہ افسونہ سحر ساز کی طرف چلین افسونہ سحر ساز نے کہدیا تھا کہ اب ہمارا
تمہارا یکجا رہنا درست نہی اور متفرق رہنا ٹھیک نہین اس واسطے کہ ایک دوسرے کی حفاظت کرتے

غرضکہ یہ تینون شاہزادیان ایک ہی مقام پر جمع ہوئین وہان ساحرون نے خبر کیوان تاجدار کو پہونچائی کہ فلان مقام پر ایک خیمہ مین تینون شاہزادیان جمع ہین کیوان تاجدار نے اجلال النقش بند سے کہا کہ مجھے حجاب آتا ہی کہ مین ان لڑکیون سے سامنا کرون لہذا تم ایک نامہ اپنے نام لکھ بھیجو کہ مین تمھارے لینے کو آیا ہون اگر وہ مان لین فبہا ورنہ طبل جنگ بجوا کر مقابلہ کرو جسوقت یہ تمسے گرفتار نہ ہوسکین گی تو مین ان سب کو اسیر کر لیجاؤن گا اور ظاہر طور پر لشکر اسلام سے سامنا نہ کرون گا کیونکہ مجھے شرم دامنگیر ہی اور یہ حجاب آتا ہی کہ اکوان تاجدار کا بھائی خود ہمارے مقابلہ پر آیا تھا اور لوگ طعنہ زن ہون گے یہ کہکر کیوان تاجدار نے توسن غائب کیا اور خیمہ اپنا مع چند رفقا کے نگاہون سے پوشیدہ کر لیا اور اجلال النقش بند نے ایک نامہ بنام ملکہ افسونہ سحر ساز بجادو تحریر کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے شاہزادی وخداوندزادی مین حضور کے لینے کو آیا ہون آپکے ماموں صاحب نے یاد فرمایا ہی لہذا مناسب یہ ہی کہ اب تشریف لیچلیے یہ اچھی بات نہین ہی کہ وہ بار بار آپ کو یاد فرماتے ہین اور آپ کچھ خیال نہین کرتین بلکہ جو لوگ لینے کو آتے ہین وہ قتل ہوتے ہین یہ اور بھی خداوند کے خلاف ہوتا ہی اور اگر اب بھی آپ تشریف نہ لیچلین گی تو اتنا خیال رہے کہ پھر اس خادم کو گستاخی کرنا ہوگی اور بجبر لیجاؤن گا یہ نامہ لکھکر اجلال النقش بند نے ایک طائر سحر کے گلے مین چھپا دیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر اسکو کہا جا اور جواب اسکا ملکہ افسونہ سحر ساز بجادو سے لے آ بس وہ طائر چہکار کر اڑا اور خیمۂ افسونۂ سحر ساز کے اندر آکر نامہ منقار سے گرد مین افسونۂ سحر ساز کی ڈالدیا اور خود بالاے ہوا پھرا کیا افسونۂ سحر ساز نے نامہ کو پکار پکار کر پڑھا جسوقت یہ لفظ پڑھا کہ پھر مین بجبر لیجاؤن گا تو ملکہ افسونۂ سحر ساز کا سرخ ہوگیا پیشت پر لکھدیا کہ کیا مجال ہی تیری جو تو مجکو لیجا سکے سوا چھوٹے ماموں صاحب کے جو تشریف لائے ہین وہی مجکو لیجا ئین گے تیری اتنی مجال نہین ہی جو ہمین لیجا سکے اور تو کچھ خیال نہ کر جو تجھسے ہوسکے وہ کرلے یہ جواب تحریر کرکے اُس طائر کی طرف اشارہ کیا طائر آکر ہاتھ پر بیٹھا ملکہ افسونۂ سحر ساز نے نامہ طائر کے گلے مین ڈال دیا طائر اڑکر روانہ ہوا اور پاس اجلال النقش بند کے پہونچکر نامہ دیا جسوقت اجلال النقش بند نے جواب پڑھا سمجھ گیا کہ یہ یون نہین جائین گی بس اسنے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ بس اُسی وقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی لرجی اسوقت عیاران لشکر اسلام خدمت بادشاہ عالی مقام مین حاضر ہوے اور بعد دعا وثنا سے شاہی بجا لانے کے عرض کی کہ لشکر ساحرون کا طلسم نہ طاق سے پھر آیا ہی اور طبل جنگ بجا ہی فرمایا کہ ہمارے مہمان بھی کوس حربی سے ہوے ملکہ افسونۂ سحر ساز کو خبر پہونچی اسنے بھی طبل جنگی بجوایا اب تینون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی اور کیوان تاجدار نہایت مشوش ہوا اس واسطے کہ اسکو اپنا اظہار منظور نہین ہی کہ خلاف عزت ہی مگر مجبور کیا کرسکتا ہی یہان افسونۂ سحر ساز بجادو دلکہ کم کم بجادو گل فشان بجادو نے باہم یہ صلاح کی کہ اسیوقت چلکر بادشاہ اسلام سے رخصت ہو لینا چاہیے اسواسطے کہ صبح کو اس حرامزادی کو ماریں گے علاوہ اسکے اور جو مقابلہ کو نکلے گا ہمین کسیکا کچھ خوف نہین ہی لیکن کیوان تاجدار ضرور ہم سبکو گرفتار

کرے جائے گا یہ تصور کرکے یہ تینون شاہزادیان پھر خدمت بادشاہ اسلام مین روانہ ہوئین جب
بادشاہ اسلام کو ہوئی سرداردن کو برائے استقبال بھیجا اور نہایت عزت کے ساتھ ان کو قریب
اپنے جگہ دی اور فرمایا کہ پھر کچھ ساحر طلسم بھی آئے ہین اور طبل جنگ بجا ہی افسونہ سحر ساز نے
عرض کی کہ حضور اب وہ وقت آگیا کہ ہم سب گرفتار بلا ہون گے کل کسیطرح بچ نہین سکتے لہذا ہم سے یہ
کہا کہ چلکر کل لشکر کی قدمبوسی حاصل کرین پھر نہین معلوم زندگی وفا کرے یا نہ کرے بادشاہ اسلام
نے فرمایا کہ اگر اسقدر خوف گرفتاری ہو تو کیون مقابلہ کیجیے آپلوگ بارگاہ سلیمانی مین قیام پذیر ہون
میرا لشکر ان کافرون سے مقابلہ کرے گا اگر ہم سب مارے بھی گئے تو جسوقت تک آپ بارگاہ
سلیمانی سے باہر نہ نکلیے گا اُسوقت تک کسی کی مجال نہین ہی جو آپ کو گرفتار کرسکے اگر خود انکو ان
اور کیوان بھی آئین تو قابو نہ پائین افسونہ سحر ساز نے عرض کی کہ حضور اگر یہ حفاظت بارگاہ سلیمانی
سے ممکن ہی تو آپ اپنے سردارون سمیت بارگاہ سے باہر تشریف نہ لائیے تا وقتیکہ
ہمارے ان کے فیصلہ نہو جائے اول تو حضور کے اقبال سے ہین اس موے اجلال کو
سر میدان جانور نہ بنا دون تو افسونہ میرا نام نہین لیکن خوف اتنا ہی ہیکہ خود چھوٹے مامون صاحب
یعنے کیوان تاجدار نہ تشریف لائے ہین اور پوشیدہ طور پر اسی صحرا مین مقیم ہین جسوقت اور ساحر
قابو نہ پاسکین گے تو یقین ہی مجبور ہو کر وہ خود ظاہر بظاہر مقابلہ کرین گے پھر ہم اُن سے بخوبی
مقابلہ کرسکتے ہین اسلیے کہ اُنھین کے سکھائے ہوئے ہین کوئی سحر ہمارا اُن پر اثر نہین کرسکتا اور اُن کا
سحر ہم پر مؤثر اثر کرے گا لہذا مقابلہ کرنے سے نہ کرنا بہتر ہی اس مین شاید کوئی صورت اچھائی
کی پیدا ہو اور قتل سے بچین گرفتار ہون شاید فتح تاسم نطاق کے بھائی ہاتھ لگ ہو اور پھر قدمبوسی
نصیب ہو غرضکہ عجب طرح کی حالت تھی کہ ایک ایک کے منہ کو حیرت و یاس دیکھتا تھا تمام سردار
جمع ہین بادشاہ اسلام بار بار ملکہ کم جادو کی طرف دیکھکر آہ سرد دل پر درد سے کھینچتے ہین
اور کم کم جادو ٹھنڈی سانسین بھرتی اور رہ رہ کر جسوقت کوئی سردار اٹھنے کا قصد کرتا ہی
تو بادشاہ اسلام فرماتے ہین ؎ غنیمت جان تو اب جتنے جسکو دیکھ لیا دیکھ لیا کل ہم مین سے کوئی بچی نہ ہوگا اسواسطے کہ
اگر قضا ہماری نہ آئی ہو تو کوئی اندیشہ نہین ہی اسکا قضا کا حال اور کسیکو سوائے رب ذوالجلال کے نہین معلوم
مگر ظاہر اسب سامان موت کے مہیا ہو چکے ہین سوا سطے کہ جن لوگون پر دار و مدار تھا وہ خود مایوس ہین اوسنے
اوسی ساحر اللسم نہ طاق کے بلاے بد اور آفت روزگار ہی اب تو سامنا کیوان تاجدار کا ہی جسکا بھائی
ساحرون مین خداوندی کرتا ہی اور وہ خود بھی بلاے بیدرمان ہی یقین ہی کہ ایک دم مین سبکو غارت
کرکے چلا جائے گا اسی عالم مین ستارہ سحری چمکا اور لشکرون مین دوسری صبح کی سب نے بانگ جو اذان
اسلام نے صداے اذان بلند کی لشکر کفار مین سناٹا ہوگیا بادشاہ اسلام نے دربار برخاست
کیا اور یہ فرما کر اُٹھے ؎ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد روے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد
اول مسجد کرپاس مین تشریف لائے وضو کرکے نماز صبح پڑھی اور دعا مانگی کہ بار الہا تو اس

بلا سے ہم سبکو بچا تا کہ سیر انام قادر تو ہی ہے	دشمن اگر قوی ہے تو مہربان قوی تر ہے

یہ فرما کر سجدہ شکر ادا کیا سواری حاضر تھی بادشاہ اسلام تخت پر جلوہ افروز ہوئے سواری برآمد
ہوئی سردار پیشتر سے حاضر تھے صف باندھکر مجرے کو جھکے بادشاہ اسلام اشارہ سے جواب
دیتے ہوئے میدان جنگ کیطرف چلے اور سرداروں کو مرکبوں پر سوار ہونے کی اجازت ملی بحسونت
سواری میدان جناب میں پہونچی لیفٹن درست ہوئے نکین اسٹرف سے آمد شکار کفار کی شروع ہوئی
آگے آگے اجلال نقش بند کیطلسمون کا ساحر بھی ہی اور حکیم بھی ہی بلاے بیدرمان اور آفت
جہان بھی ایک سنگ مرمر کی چوکی پر سوار بدی ہوا پر اڑتی ہوئی پشت پر اسکے ساحران خدمتدار
آفت روزگار اسباب سحر لیکر آراستہ کیے ہوے نشہ پیشانیون پر سجے ہوے تلک دیے ہوے
جمع لیان سحر کی لگی ہوئی انمین اسباب سحر بھرا ہوا جانوران سحر پر سوار ڈنکے ڈہر بجاتے ہوئے
سنکھ پھونکتے ہوے گھنٹے بجتے ہوے آواز دین باسامری با جمشید با خداوندا کوان جلدار کی بلند
یہ سبکے سب پیچھے جوار کھڑے ہوے یہ ایک ہزار ساحر ہین جنمین سے ہر ایک سامری دست
جمشید زمانہ زیبی وہ لوگ ہین جنکے سامنے آئینہ اندام جادو طفل مکتب قرار پاوے اور آنا پڑا
بادشاہ طلسم ہوکر سنہ نہ کھول سکا چونکہ اجلال نقش بند حکیم بھی آیا اور ساحر بھی اسلیے سبھے
سے سالار لشکر قرار پایا ہی ورنہ اور بھی ساحر اسوقت لشکر مین ایسے ایسے موجود ہین جو لائق
افسری ہین غرضکہ یہ لوگ بھی صفین آراستہ کرنے لگے اجلال نقش بند حیرت سے لشکر اسلام
کو دیکھ رہا ہی اور کہہ رہا ہی کہ کیا کیا جوان لشکر اسلام مین ہین کہ منتخب روزگار اور وحید عصر ہین ادھر
ملکہ افسونہ سحر ساز جادو ایک جانب اپنے لشکر کو صف بستہ کیے ہوے ہی چالیس ہزار سنان پوش
بلند و بالا دس سحر وغیرہ پر سوار جو ڑسہ جوڑ بندھے ہوے مالے موتیون کے گلے مین پڑے ہوے
اور آگے تخت ملکہ افسونہ سحر ساز جادو کا بالاے تخت ایک سائبان سرخ کھنچا ہوا ملکہ تاج سر پر
رکھے ہوے اول آکر بادشاہ اسلام کو مجرا کیا بعد اسکے اپنے لشکر کے آگے برتبہ افسری
کھڑی ہوئی اسکے برابر ملکہ گل اندام جادو اسکا سامان اور لشکر بھی مثل افسونہ سحر ساز کے
تھا کہ تخت پر سوار تاج سر پر رکھے ہوے ساٹبان گلرنگ تخت پر کھنچا ہوا چار گام سے تخت کے
آگے لگے ہوے ایک طرف ملکہ کم کم نازک اندام اپنی فوج کو لیے ہوے اور اخضر جادو
اسکا سپہ سالار بنا ہوا کیونکہ یہ قبل اسکے بھی اسکے باپ اصفر جادو کا ملازم تھا یہ بھی صفین لشکر
کی درست کیے ہوے منتظر وقت کا ہی جسوقت صفوف قتال و جدال آراستہ ہو چکین اور
نقیب نقابت کرکے ہٹے تو اجلال نقش بند نے اپنے لشکر کی طرف دیکھا اور کہا کہ ای مہوش جادو
نکلو میدان مین اور ان شاہزادیون کو سمجھاؤ اگر مان لین فبہا ورنہ گرفتار کرکے پھلوا سکے مہوش جادو
نے اپنا طاؤس سحر اڑایا اور میدان مین آکر آواز دی کہ ای ملکہ افسونہ سحر ساز آپکو لازم یہ
ہی کہ جو ہوا سو ہوا بس اب طلسم نہ طاق مین چلیے اور خاندان کی رسوائی نہ کیجیے اسوقت تک
ہم لوگ آپ کا ادب کرتے ہین مجبوراً بے ادبی کرنا ہوگی جسوقت قشریف لیجائین گی تو کسیکو عذر نہ
ہوگا ورنہ کوئی جیسا ہوگا یہ اشارہ گل اندام جادو اور کم کم جادو کی طرف تھا بس فوراً افسونہ سحر ساز
نے جواب دیا کہ ای مہوش جادو تجھے جو ہو سکے کوتاہی نہ کر اور ادب و لحاظ کو اٹھا دے

اسواسطیکہ تو جنکے سبب سے ہمارا ادب کرتی تھی اب ہم خود اُنکا ادب کرنا گناہ جانتے ہین تا وقتیکہ
وہ مذہب اسلام نہ اختیار کرین اب ہماری راہ اور اُنکی راہ جدا ہے تجھکو آنے سے مطلب ہے اور نہ اُنھین ہمسے یہ
سُنکر مہوش جادو نے کہا کہ بیجا کسیکو برائے مقابلہ بھیجے افسونہ سحر ساز ہنوز کوئی جواب نہ دینے پائی تھی کہ
اصفر جادو نے اپنا مرکب سحر اُڑا یا اور بادشاہ لشکر اسلام سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور کہا
ای مہوش جادو تیری بھی لیاقت ہے کہ تو شاہزادیون کے مقابلہ کو نکلا ہے مہوش جادو نے کہا کہ
پھر کیون شاہزادیان ایسی راہ چلین کہ ملازمون سے سامنا کرنا پڑے اگر وہ اپنے ماموں کے خلاف
نہ جاتین تو یہ نوبت نہ آتی اصفر جادو نے کہا کہ بس زبان درازی کو موقوف کر اور لا حربہ اپنا پہ سنکر
مہوش جادو نے کچھ اسم پڑھا اور ترنج سحر جھولی سے نکال کر بالائے آسمان اُچھال دیا اب
وہ ترنج شق ہوا اور اُسمین سے ایک ماہتاب پیدا ہوا اور چمک کر اصفر جادو پر گرا اصفر جادو نے
اُن کی کہ منہ سے شعلہ پیدا ہوا اور ماہتاب سے لپٹ گیا کچھ دیر تک دونون لڑا کیے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ شعلہ سرخ شعلہ زرد سے لپٹا ہوا ہے آخرکار دونون ایک ہوکر مہوش جادو کیطرف چلے
مہوش جادو نے زبان مین نشتر دیکر خون بہایا اور کچھ اسم پڑھکر شعلہ پر مارا کہ دونون جلکر خاک
ہوگئے اور مہوش جادو ادھر بیہوش ہوکر گرا اصفر جادو ادھر بیہوش ہوگیا دونون طرف کے
ساحر آئے اور اپنے اپنے سردار کو اُٹھا لیگئے ان دونون کے بیہوش ہوجانے کا سبب یہ تھا
کہ برابر کے حریف اور انکا رد ہونا دشوار تھا برسون کے ریاض سے جنکو مہوش جادو نے مٹا دیا
اسی سبب سے یہ دونون بیہوش ہوگئے الغرض اب لشکر اجلال نقش بند سے اسفل جادو نکلا اور
اسنے آتے ہی ایک گولہ فولادی زمین پر مارا کہ وہ شق ہوا اور دھوان پیدا ہونے لگا اور میدانین
پھیلنے لگا اول اس دھوئین کے رنج لشکر گل افشان جادو کا کیا سب حیران تھے کہ یہ کیا معرکہ ہے کہ
یکایک اُس دھوئین کے اثر سے آنسو جاری ہوئے جس ساحرہ کی آنکھ مین دھوان لگا وہ ریلی
اور نگاہین خیرہ کرنے لگین گل اندام جادو نے چمن افروز جادو کیطرف دیکھا اور کہا کہ برطرف
کردے اس دھوئین کو اور بگڑا اس مؤے کو کہ یہ شان سحر ہمکو دکھاتا ہے یہ سنکر چمن افروز جادو
نے ایک غنچہ جھولی سے نکالکر زمین پر پھینکا اور دستک دی ساتھ ہی غنچہ چٹکا اور نسیم سحری کے جھونکے
پہلے جسقدر دھوان اسطرف آیا تھا وہ پلٹ کر لشکر اجلال نقش بند پر جارہا اور وہی حالت اُن
ساحرون کی ہوئی جو اہل فوج گل اندام کی ہوئی تھی یہ دیکھکر اسفل جادو نے ایک شیشہ جھولی
سے نکالا اور کچھ اسم پڑھکر زمین پر رکھدیا اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ جسقدر دھوان تھا وہ سمٹکر
اک مار سیاہ بنکر اُس شیشہ مین اُتر آیا اب اس نے ڈاٹ لگادی اور جھولی مین رکھلیا چمن افروز
جادو نے اپنا سیس پھول اسفل جادو پر کھینچ مارا اسفل جادو ہنسا کہ یہ بھی کوئی سحر ہے لیکن دھوئین
جو اسفل کے منہ پر پڑا ایسی خوشبو اسکے دماغ مین پہونچی کہ مست ہوگیا اور جھومتا ہوا چلا اور چمن افروز
کمند سحر لیکر اسکی گرفتاری کو بڑھی اجلال نقش بند نے دیکھا کہ یہ اسیر ہوا چاہتا ہے جلدی سے ایک
بانسری جھولی سے نکال کر بجائی کہ آواز اُسکی اسفل جادو نے سنی سحر چمن افروز کا اُسپر
سے برطرف ہوا اور ہوش مین آیا بس یہ دیکھکر گل افشان جادو کو تاب نہ رہی کہا وہ لیون

مجھے غیرت تو نہ آئی کہ ساحری کی بانسری بجاکر تو نے رد سحر کیا ایک چھوکری کا سحر مجھسے رد نہو سکا
اگر یہی طریقہ جنگ ہو تو لے ہم آتے ہین اب سحر ہمارا رد کر یہ کہکر گل افشان جادو نے اپنے
ابر گل افشان کیطرف اشارہ کیا دیکھا تو وہ سائبان گلرنگ بلند ہوا اور صورت ابر کی اُسنے
پیدا کی اور گرجتا ہوا لشکر اجلال نقش بند کیطرف چلا اُدھر کم کم جادو نے گلدستۂ ارغوانی
کھینچکر پھینک دیا کہ سامنے لشکر اجلال کے گرا اور پنکھڑیان اسکی ہاہرین تخۂ زعفران کا پھولا اور
ہر ایک ساحر قہقہہ مارنے مارنے بیہوش ہونے لگا ہر طرف یہ حالت تھی کہ سپکڑون لوٹ رہے
تھے اور بیہوش ہو رہے تھے اُدھر ابر گل افشانی کرنے لگا جسپر پھول گرا وہ شعلہ ہوکر بھڑکا اور عرصہ
ہو گیا یہ دیکھکر اجلال نقش بند گھبرا گیا اور ہر چند اسنے کوشش کی مگر نہ ابر برطرف ہوا اور نہ تخۂ زعفران
خزان ہوا بس یہ دیکھتے ہی اس نے ایک ناریل جھولی سے نکالا اور کچھ بڑبڑا کر آواز دی کہ یا خداوند
اکوان تاجدار مدد کیجیے اور یا کیوان تاجدار حکم دیجیے کہ یہ تخۂ زعفران خزان ہو اور یہ ابر گل افشان جلکر
خاک ہو جائے یہ کہتے ہی اسنے ناریل زمین پر مارا ناریل کا گرنا تھا کہ تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی اور ہزارہا
شعلہ اُس ناریل سے نکلے جھک سے اُنکی آنکھین جھپک گئین اور شعلے چمک کر کشت زعفران پر گرے
اور خرمن ریاض ملکہ کم جادو کو پھونک دیا ادھر تو تخۂ زعفران جلکر خاک ہوا اُدھر ملکہ کم جادو بیہوش
ہوئی اب یہ شعلہ ابر گل افشان کیطرف متوجہ ہوے اور دامن ابر سے جاکر لپٹے ملکہ افسونہ سحر ساز
نے کہا اجلال تیری کیا ہستی ہی کہ تو سحر کم کم جادو اور گل اندام جادو کا رد کر سکتا یکبارگی معلوم ہوا کہ
یہ ناریل سحر ساختۂ کیوان تاجدار تھا خیر تو نے اگر ان دونون کے سحر کو رد کیا ہی تو مین تجھے بھی پھونکے دیتی
ہون تاکہ تجکو وہ وقت نصیب نہ ہو کہ تو طلسم نہ طاق مین یہ افتخار ظاہر کرے کہ مجھنے خداوند زادیون
کے سحر کو رد کیا یہ کسکی بدنامی ہی مگر افسوس کہ چھوٹے ماسٹر صاحب کو اسکا کچھ خیال نہین جب اپنے سحر سے
کام لیا تو تمام دوسرون کا کیون کرتے ہین اب بھی مین کہتی ہون کہ اگر وہ خود سامنے آکر مجھین گرفتار کرین
تو ہم سر بھی نہ اُٹھائینگے یہ کہکر اسنے دہن سے لعل شعلہ چراغ اُگلا اور کہا کہ اے شعلۂ سحر ضحاک لینا اُس کافر کو یہ
کہتا تھا کہ وہ لعل شعلہ بنکر اجلال نقش بند کی طرف چلا اور ساتھ شعلے کے ملکہ افسونہ سحر ساز چلی اُدھر
شعلہا سے سحر کیوان تاجدار نے ابر گل افشان کو پھونکا اور گل افشان جادو بیہوش ہو کر گری اب یہ
شعلے لشکر گل افشان جادو کیطرف چلے لیکن ان سے پہلے شعلہ سحر افسونہ قریب اجلال نقش بند کے
پہونچگیا اور اجلال نقش بند نے کوئے تاریخ شعلہ پر مارنا شروع کیے مگر یہ شعلہ کس سے رکتا ہی
جس پر گرا جلا کر خاک کیا سب حربہاے سحر جل گئے بس اسنے گھبراکر وہی ساحری کی بانسری بجانا شروع
کیوان تاجدار کیکر شعلہ پر کھینچ ماری بس شعلہ بانسری سے لپٹ کر زمین پر گرا اور بانسری نے سانپ
بنکر شعلے کو نگل لیا افسونہ سحر ساز جادو نے کہا کہ افسوس یہ تحفہ اور ان ساحرون کو دیے گئے ہین کہ مجھین
گرفتار کرین بس افسونہ سحر ساز نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور تاریخ سحر نکال کر اُسکو اپنی زبان کے خون سے
تر کیا اور مار سیاہ پر کھینچ مارا اور آواز دی کہ جسطرح تو نے میرے شعلہ کو نگل لیا ان شعلون کو بھی نگل لے
بس یہ کہنا تھا کہ وہ مار سیاہ تڑپا اور اُن شعلون کیطرف چلا جو قریب لشکر گل اندام کے پہونچگئے تھے
اور جادو گر نیون کو جلا رہے تھے شور الامان ان مین بلند تھا بس یہ مار سیاہ سب دیگرے سب شعلونکو

نکل گیا اور پلٹ کر چلا اجلال نقش بند نے کہا کہ اب بھی خیریت ہے آپ چلی چلیے کیون اپنے ہاتھون اپنی عزت کھوتی ہین افسونہ سحر ساز نے کہا او ملعون بغیر ماموں صاحب کے آئے ہوے مین نجاتی اگر تجھ مین کچھ دم ہے تو مجھے لے چل ہر چند کہ میرا وہ سحر بالکل بے کار ہو چکا جو تیرے لشکر بھر کو کافی تھا مگر اب بھی تجھ ایسون کے واسطے مین بہت ہون یہ سُنکر اجلال نقش بند نے کمند سحر پھینکی افسونہ سحر ساز جادو نے بنچہ سحر سے حلقہاے کمند کو کاٹ دیا اور کہا تو نہ مانے گا لے اسے یہ کہکر دہی تفنگ سحر نکالا جو عقاب جادو نے گل افشان پر مارا تھا اور جانور بنا کر قفس مین بند کر لیا تھا یہ ساختہ اکوان جلد اسی بس جیسے ہی افسونہ سحر ساز نے تفنگ مارا اجلال نقش بند نے دبنگ دی کہ صدہا سپر مین آکر سد راہ ہوئین مگر یہ تفنگ کب رکتا ہی سپر ون کو توڑ کر سر مین اجلال نقش بند کے در آیا اجلال نقش بند زمین پر گر کر تڑپا اور صورت یک زاغ سیاہ کی بنکر ملکہ افسونہ سحر ساز کے ہاتھ پر آ بیٹھا افسونہ سحر ساز نے دستک دی دیکھا کہ یک پرزا قفس آہنی لیے ہوے پیدا ہوئی اور قفس سامنے ملکہ افسونہ سحر ساز کے رکھدیا افسونہ سحر ساز نے کمڑکی اُسکی کھولکر اجلال نقش بند کو قفس مین بند کر دیا اور اب مار سیاہ کو اشارہ کیا کہ لے اسکے لشکر کو بس وہ مار سیاہ لشکر اجلال نقش بند کی طرف چلا ہوا لشکر کے پاؤن اُکھڑ گئے اور سانپ نے پچھا کیا افسونہ سحر ساز برابر آواز دین دے رہی ہی کہان نہا کافر جانے نہ پاہین ادھر بادشاہ اسلام نے تعریف کی کہ ای ملکہ افسونہ سحر ساز کیا کہنا اور لشکر اسلام مین تھا رے خوشی کے بجے مگر کل اندام جادو اور کم کم جادو اُسپر طرح بیہوشی پڑی ہین ان کو ہوش تھا اور ملکہ افسونہ سحر ساز پنجرہ قید اجلال نقش بند کا ہاتھ مین لیے ہوے کھڑی تھی اور برابر سحر کو زور دے رہی تھی اور مار سیاہ لشکر اجلال نقش بند کو منتشر کر رہا تھا جسکو اس نے دم مارا دم مین وہ تڑپکر مر گیا جسکو کاٹ لیا کہ ہڈی چٹک گئی ایک قیامت برپا تھی ساحر دہائی دے رہے تھے کہ یکایک ایک تڑاقا ہوا اور برق چمکی کہ آنکھین سبکی مع افسونہ سحر ساز جادو جھپک گئین اور نعرہ کیوان تاجدار کا سنا دیکھا کہ یک بادشاہ جلیل القدر تاج تکلف بر سر چار قبہ شاہنشاہی در بر سر برچھتر کو گردش تخت مرصع کار پر سوار زنار کمر مین پڑا ہوا تشقہ پیشانی پر کھنچا ہوا جھولی زرد وزی ملی ہوئی اور ہاتھ مین وہی مار سیاہ جو لشکر کو پریشان کر رہا تھا سامنے افسونہ سحر ساز کے آیا اور کہا او بیہودہ کرتی یہ کیا حرکت تھی تو طلسم سے برسے گرفتاری شعلہ آئی تھی یہان آکر خدا پرستون کی شریک ہو گئی اور زبان کر بھی اپنی بہکا کر اپنے ساتھ لیا کم کم جادو کو بھی در غلانا اور خدا پرستون کا شریک کرنا بچے کچھ ہمارا خوف نہ آیا کس کو تیرے لیے کیوا سطے بھیجا مگر تو نے پشیمانی سے بدے سرکشی کی اور ملازمین کو قتل کیا کہو اب کیا کہتی ہی افسونہ سحر ساز جادو نے کہا کہ بیشک آپکا مجھے خوف تھا مگر آپکا خوف خدا سے زیادہ تھا مین اپنی خوشی کبھی طلسم نہ طاق مین نکاؤن گی ہان مجبوری دوسری چیز ہی اور آپکو خود یہ خیال نہوا کہ ملازمین کو ہمارے مقابلے کیوا سطے بھیجا یہ کسکی ذلت ہوئی کیوان تاجدار نے کہا اسوقت تیری ذلت کا خیال کرتے یا اپنی عزت کا پاس کرتے ہمارے واسطے یہ ذلت نہ تھی کہ ہم طلسم سے باہر آتے اور سامنے خدا پرستون کے تجھسے مقابلہ کرتے افسونہ سحر ساز جادو نے کہا کہ مقابلہ آپسے کون کر سکتا ہی ہم مین سے کسکی اتنی مجال تھی جو آپسے

مقابلہ کرے ہمین تو شرم اسی کی تھی کہ ملازمین مجکو نہ لیجائین بلکہ آپ تشریف لاسیئے اور ہمین لیجا سیئے کیوان تاجدار
اس گفتگو کو یہ سمجھا کہ افسونہ کسی بات پر رنجیدہ ہوکر چلی آئی ہی اسنے کہا کہ مجھے حال تمھارے ملال کا معلوم
ہوتا تو مین خود ہی آکر لیجاتا کسیکو کیون بھیجتا مگر تمنے تو اظہار اپنے رنج کا نہ کیا اور بلکہ دشمنون کی تعریف
اور پھر افسونہ سحر ساز نے کہا کہ مجھے ملال درنج کسی قسم کا تھا مین اظہار کس بات کا کرتی میری برگشتگی
اور کنارہ کشی جس سبب سے ہوئی ہی وہ عجیب وغریب ہی مجھے انجام کا خوف ہی کہ جہنم مین نہ جلون دنیا
مین تو ہر طرح بسر ہو جائیگی خواہ عیش سے ہو یا مصیبت سے کیوان تاجدار نے کہا مفصل
بیان کرو کہ مجھ مین آئے افسونہ سحر ساز نے کہا کہ مجھے بیان کرنے مین کوئی عذر نہین ہی مگر آپکو
یقین نہ آئے گا خیر سُنیے یہ کہکر اسنے وہی خواب اپنا بیان کیا جو شاہزادہ مہر اب ثانی سے بیان
کیا تھا کہ گویا لوگ مجھے آتشی زنجیرون مین باندھکر ایک صحرا مین لاے ہین اور کہتے ہین کہ یہ اسلام
نہ اختیار کریگی سزا ہی بس یہ سنکر کیوان تاجدار کو نہایت غصہ آیا اور کہا بس زیادہ یا تین نہ بنا معلوم
ہوا کہ شامتین تیری آگئی ہین اب مین تجھے مزہ گرفتار کرون گا اور سزاے سخت دون گا افسونہ سحر ساز
نے کہا مجھے عذر کب ہی مین آپسے مقابلہ تھوڑی کرون گی خود یہ چاہتی ہون کہ ہاتھ سے آپکے قتل ہون تاکہ
سکدوش دنیا سے ہوجاؤن اور جو کچھ گناہ مین نے کیے ہین انکا مظلمہ بھی دوسرے کے سر ہو جائے یہ
کہکر گردن جھکالی کیوان تاجدار نے وہی سانپ ہاتھ سے چھوڑا اور کہا کہ رسن سحر بنکر مشکین اسکی باندھدے
یہ سنکر سانپ چٹکا اور اکر بازو سے افسونہ سحر ساز جادو کے لپٹ گیا اور کھینچا ہوا پاس کیوان تاجدار
کے پہلا یہ دیکھکر سب اہل اسلام نہایت پریشان ہوے اور بڑا شاہ اسلام نے فرمایا کہ مارلو اس
کافر کو کہ یہ ہمارے سامنے ہمارے مددگار کو لیے جاتا ہی یہ سنتا تھا کہ جوانان اسلام نے گھوڑے
اُٹھا دیے اور تلوارین پکڑ پکڑ کر چلے کیوان تاجدار ہنسا اور بڑھکر ایک تکبر زمین پر ٹھوکر ماری اور اپنے
لشکر کیطرف دیکھا چند ساحر حاضر ہوے بس اس نے نہایت بے پروائی کے ساتھ قفس کی تیلی توڑکر
اجلال نقش بند کو نکالا اور تفنگ سحر سے کھینچکر اُسکو انسان بنایا اور افسونہ سحر ساز کی زبان پر تالا
سوزن کرکے اجلال نقش بند کے حوالے کیا اور کہا کہ تم جاکر طلسم گنجورہ کو آباد کرو اور اس چھوکری کو گنبد
مین قید کرکے بالاے گنبد ایک طاؤس سونپدو کہ یہ سانپ اُسکے پاؤن مین لپٹا رہے کہ جسوقت
کوئی اُسطرف گذریگا سانپ اُسے ہلاک کریگا باقی جسقدر مرحلے طلسم گنجور کے بسبب ہونے گنجور شاہ
کے ویران ہوگئے ہین اُنکو آباد کرو اور سب دربندونکا انتظام کرکے سلطنت اپنی وہان قائم کرو یہ سنکے
عرض کیا کہ بہت خوب اور مع ملکہ افسونہ سحر ساز جادو اور مع اپنے سامان ورفیق وندیم کے جانب
طلسم گنجورہ روانہ ہوا اب کیوان تاجدار نے کم کم جادو اور گل اندام جادو کو زمین سے اُٹھوایا
لیکن جو انان لشکر اسلام جو تلوارین پکڑ پکڑ کر کیوان تاجدار کیطرف چلے تھے جنکے گھوڑے نے
اُس بلکہ کو نا سمجھا بیہوش ہوکر گرا صفین کی صفین بچ گئین کوئی قریب کیوان تاجدار کے نہ پہونچسکا
اب کیوان تاجدار نے اور ایسا سحر پھینکا کہ وہ جاکر گل اندام جادو کے لشکر مین چین افروز جادو
واصفر جادو و لشکر کم کم جادو کے باندھے ہوے کھینچکر ساتھ کیوان تاجدار کے لے آیا اور سب
حسرت سے ان لوگون کیطرف دیکھتے رہگئے اب کیوان تاجدار نے ملکہ کم کم جادو کو ہوشیار کیا

اور گل اندام کو ہوشیار کرکے دونون سے کہا کہ تم کیا کہتی ہو گل اندام جادو و کم کم جادو سے کہا کہ اب ہم آپ سے ملنے کے قابل نہین رہے ہوسکے کہ ہمنے اطاعت مذہب اسلام کی اختیار کی لہذا آپ بیکر قتل کرڈالیے کیوان تاجدار نے کہا کہ تمکو تنہا تھوڑی قتل کرین گے بلکہ دیکھین جن لوگون کا تمنے ساتھ دیا ہی اونمین سے کون کون تمھارا ساتھ دیتا ہی یہ کہکر ان دونون کو علحدہ علحدہ مقید کرکے چند ساحر ساتھ کرکے کم کم جادو کو طلسم گنبد بے در کی جانب روانہ کیا اور گل اندام جادو کو طلسم شررفشان کی جانب بھیجدیا اور ایک نامہ بادشاہان طلسم کو لکھدیا کہ انکو قید شدید مین رکھنا اور آمد و رفت طلسم کی موقوف کرواور آیندہ سے جو طلسم کی طرف رخ کرے اُسے دشمن جاننا اور قتل کرڈالنا بعد اسکے بادشاہ اسلام کی طرف دیکھکر اسنے ایک آواز دی کہ افسونہ سحر ساز طلسم گنجورہ مین مقید ہی اور کم کم جادو طلسم گنبد بے در مین اور گل افشان طلسم شررافشان مین قید ہی جسکو دھوے ہو وہ جاکر چھڑالاے یہ کہکر دستک دی کہ تڑاقا ہوا اور برق چمکی آنکھین سب کی جھپک گئین اب جو دیکھا تو کوئی نہین ہی میدان صاف ہی اور جو لوگ سرداران لشکر اسلام سے بیہوش ہوے تھے وہ ہوشیار ہین لیکن جو زمین پر گرپڑی تھی جسے تانگھ کر یہ لوگ بیہوش ہوے تھے اسکا نشان بھی نہین ہی اب حریف کا پتہ بھی نہین لڑین تو کس سے لڑین آخرکار مجبور و ناچار میدان جنگ سے پھرے لیکن نہایت رنجیدہ و غمگین بادشاہ اسلام داخل بارگاہ سلیمانی ہوے لیکن داغ فراق ملکہ کم کم جادو قلب پر اور صدمہ سبکی اسیری کا یہ تو متردد و متفکر ہوکر ادھر بیٹھے مین ادھر کیوان جادو بعد قید مین روانہ کرنے کے داخل طلسم ہوا اور اکوان تاجدار کی خدمت مین جاکر سارا ماجرا بیان کیا کہ ہر چند مین نے سمجھایا مگر وہ لڑکیان ایسی کچھ برگشتہ ہوگئی ہین کہ ایک کا قول ہی ہمین قتل کرڈالیے مگر طلسم مین نہ لیجاسکے اسواسطے کہ اب ہم مذہب اسلام کو ترک نکرسکینگے اور آپسے سب سے موافقت ہونا دشوار ہی آخرکار مین نے افسونہ کو طلسم گنجورہ مین قید کرادیا اور داجلال نقش بند کرباد شاہ کرکے انتظام طلسم اُسکے سپرد کیا کہ وہ مرحلونکو زندہ کرسکتا ہی اور گل افشان جادو کو طلسم شررافشان مین بھیجدیا اور کم کم جادو کو طلسم گنبد بے در کی طرف روانہ کیا اکوان تاجدار نے کہا کہ جو کچھ کیا اچھا کیا اب کیوان تاجدار نے کہا کہ بالفعل کوئی ساحر طلسم نہ طان مین موجود نہین ہی پس اگر مناسب ہو تو کسی معمولی ساحر کو بھیجدیجیے وہ سبکو قتل کرکے چلا آئیگا الغرض ضیغم جادو کو چالیس ہزار ساحرون سے جانب نہ طاق روانہ کیا اب دیکھیے یہ کسوقت آتے ہین اور کب پہونچتے ہین انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اور بادشاہ اسلام کو نگرمانی مین رکھا جاتا ہی اور یہان سے

چند کلمہ داستان ضلالت نشان اجلال نقش بند کے گزارش کیے جاتے ہین۔

کہ یہ قید ملکہ افسونہ سحر ساز جادو کو اپنے ہمراہ لیے ہوے مع مقام بلدو و مقیم جادو و عنقاے نقش بندی اپنے عیار طرار کے داخل طلسم گنجورہ ہوا تو عجب حالت طلسم کی دیکھی کہ تمام طلسم ویران پڑا ہوا ہی مال و خزانہ سب کچھ ہی مگر انسان کا نام و نشان تک نہین ہی بس اسکو طرح اسگیر ہوئی اور اس نے ایوان شاہی درست کرایا اور مرحلونکو قائم کیا حسب ہدایت کیوان تاجدار ملکہ افسونہ سحر ساز جادو کو گنبد مین قید کیا اور بالاے گنبد طاؤس سحر قائم کیا اور آپ کو اس طاؤس کی حفاظت کے لیے معین کیا کہ وہ پاؤن مین طاؤس کے لپٹا رہتا ہی اور جو شخص اسطرف سے گذرتا ہی طاؤس آواز دیتا ہی

سانپ اس رہبر دہدم مارتا ہی یا کاٹ کر ہلاک کر دیتا ہی اور شب کو وہ سانپ دس مشعل کو مثل من کے
اگل دیتا ہی و روشنی مین اسکی تمام محرا مین پھرا کرتا ہی اور پھر آئندہ و روند کو نقصان پہونچاتا ہی اب آبادی
طلسم کی مثل زمانۂ قدیم کے ہوتی جاتی ہی اور مرمتے بھی پھر سے درست ہو گئے ہین بعد درستی طلسم گنجورہ کے
اجلال نقش بدلنے خیال کیا فتاح طلسم کے واسطے ضرور ہی کہ حال دریافت کرکے انتظام اپنی موت
زیست کا درست کرنا چاہیے جسوقت اسنے اپنے زور علم و سمر سے حال دریافت کرلیا اور اسے معلوم
ہو گیا کہ قاتل میرا سہراب ثانی ہی بس اسنے ایک تیغہ اسپے قتل کا تیار کیا اور اسے کوہ مین پوشیدہ
کرکے محافظ معین کرکے اب یہ باطمینان تمام بیٹھا ہی اسے تو یہی مقام پر چھوڑا جاتا ہے اور اب

کچھ حال نقاب دار یاقوت بوسش کا بیان کیا جاتا ہی

کہ یہ جو ملک سیلابہ کو فتح کرکے پھرے اور راہ مین سیلاب شاہ سے ملاقات ہوئی اور وہ بھی مطیع
ہو چکا تو یہ جانب بیابان نہ طاق چلے راستے مین کچھ عورتین روتی پیٹتی ملین اونسے نقابدار نے
سبب گریہ و زاری دریافت کیا اُن کنیزون نے نقابدار کو پہچانا کہ یہ وہی نقابدار ہی جسکی محبت
مین ہماری ملکہ یعنی گل افشان جادو و اہل سلام کی شریک ہوئین اور اپنے عزیزون کو چھوڑا یہ رو رو کے
کہنے لگین کہ اے شہریار آپکی محبت مین ہماری ملکہ گرفتار بلا ہوئین اور اُنکے حامون کیوان تاجدار نے اُنکو
طلسم شرر افشان مین قید کر دیا اور یہ کہی ہین کہ جسکو دعوے بود و جاکر چھڑا لاوے ہم دو چار عورتین جو
گرفتاری ملکہ کے بعد بھیس بدل کر جاگ نکلی ہین وہ بچ گئین باقی سب گرفتار بلا ہو کر ملکہ کے
ساتھ طلسم شرر افشان مین قید ہوئین بس یہ سنکر نقابدار سر بخیہ تیغ کو نہایت تیز ہوا اور کمال غیظ و غضب
مین ارشاد فرمایا کہ اب مجکو بغیر گل اندام جادو کے رہا کیے ہوئے دم بھر قرار نہین ہی یہ فرماکر اُن
کنیزون سے کہا کہ تم پتہ طلسم شرر افشان کا جانتی ہو اُنھون نے عرض کیا کہ سوا آج کے کبھی نام بھی نہ سنا
تھا نقابدار نے کہا اچھا اگر قسمت مین گل اندام جادو کی رہائی ہی اور مقدر مین ہمارے سرخروئی ہو
تو ہم پتہ بھی تو وہی نکالینگے یہ کہکر اُسی مقام پر قیام کیا اور اُن کنیزان ملکہ کو اپنے لشکر مین جگہ
کی جگہ دی اور آپ ایک بارگی برپا کرا کے وضو کیا اور داخل ہوئے تمام رات عبادت رب بے نیاز
مین گذاری قریب صبح آنکھ جھپک گئی دیکھا کہ اس مقام سے لیکر کئی کوس تک جانب شمال ایک زنجیر
پڑی ہوئی ہی اور سلسلہ زنجیر کا ایک قلعہ تک چلا گیا ہی کہ وہ قلعہ آتشین ہو شعلہ ہر چہار جانب اُس قلعہ
کے لپکتے پھرتے ہین گویا حفاظت قلعہ کی اُن شعلون کے سپرد ہی اور دروازۂ قلعہ پر ایک آفتاب روشن
ہی کہ شعاعین اُسکی دور تک پھیلی ہوئی ہین جو آیندہ و روندہ اُسطرف سے گذرتا ہی خطہ شعاعی زنجیر بنکر
اُسے باندھ لیجاتے ہین اسنے جتنا شام ہو گئی آفتاب غائب ہو گیا اور اُسی مقام پر ماہتاب نمودار ہوا
بس وہ دیکھکر آنکھ اُنکی کھل گئی تو تمام بارگی خوشبو سے بسی ہوئی تھی اور ایک پرچہ رکھا ہوا تھا کہ جسپر
کسی نے پرچہ کے نقش کندہ اور یہ مضمون تحریر تھا کہ راستہ طلسم کا تم کو معلوم ہو گیا فتاح اس طلسم کے
تمھین ہو مگر بہت جلد جاؤ اور گل اندام جادو کو رہا کرو ورنہ وہ ہلاک ہو جائیگی اور تمھین سوا افسوس کے
کچھ ہاتھ نہ آئیگا جسوقت تم سامنے قلعہ کے پہونچنا اگر دن ہو توقف کرنا اور سامنے جانا جسوقت شام ہو اور آفتاب

غائب ہو کر ماہتاب نمودار ہو تو تم سامنے اس ماہتاب کے جانا کہ وہ ماہتاب لوح طلسم ہی یہ نقش اُس
ماہتاب کو دکھانا ماہتاب تڑپکر دروازۂ قلعہ سے طلوع ہوگا اور سامنے تمہارے آکر گریگا بس تم اسکو
اٹھالینا وہ ایک تختی الماس کی ہوگی اور نقش اوسپر کندہ ہونگے وہی لوح ہی اسکے بعد کچھ لوح میں لکھا ہو
سو بعمل کرنا اور براے فتاحی طلسم روانہ ہونا یہ سنکر نقابدار نہایت خوش ہوے اور اپنے عیار کو
بلاکر فرمایا کہ ہم یہاں سے جانب شمال براے فتاحی طلسم شرر افشان جاتے ہین تم عقب مین ہمارے
لشکر کو لیکر آنا یہ فرماکر پشت مرکب پر سوار ہوے اور جانب طلسم شرر افشان روانہ ہوے بعد انکے عیار
نقابدار بھی مع خیمہ و خرگاہ فوج و سپاہ کوچ کرکے اُسی جانب روانہ ہوا اول نقابدار سرخیہ کش
منزل بمنزل قطع منازل کرتے ہوے قریب شام سامنے قلعہ آتش جلد کے پہونچے اور دیکھا کہ تمام
قلعہ کے ہر چہار طرف شعلہاے جوالہ لپکتے پھرتے ہین اور شعاعین آفتاب کی آفتاب آسمان سے
اُلجھی ہوئی ہین جسقدر روشنی آفتاب اصلی کی کم ہوتی جاتی ہی اوسیقدر یہ آفتاب طلسمی بھی بے نور
ہوتا جاتا ہی یہانتک کہ اُدھر تو آفتاب آسمان غروب ہوا اِدھر یہ آفتاب معدوم ہوگیا اور سامنے
ماہتاب نمودار ہوا بس نقابدار یاقوت پوش سے گھوڑا قلعہ کیطرف جولان کیا شعلہاے جوالہ
نقابدار کیطرف چلے نقابدار نے جلدی سے سامنے قلعہ کے پہونچکر وہ نقش جو اُسکے پاس تھا ماہتاب
کے سامنے پیش کیا بس ایک تڑاقا ہوا کہ تمام قلعہ ہلگیا اور ماہتاب سامنے نقابدار کے آکر گرا نقابدار
نے جھپٹ کر اُسے اٹھالیا دیکھا تو ایک تختی الماس کی مدور ہی اور اوسپر کچھ نقش کندہ ہین دوسری جانب
قبضہ لگا ہوا ہی نقابدار نے وہ تختی مانند سپر کے ہاتھ مین لی اتنے مین دروازۂ قلعہ کھلا اور لشکر نکلنا
شروع ہوا اور لوگ تلوارین کھینچے ہوے شور کرتے چلے کہ ارے مارو اس سرکش کو غضب کیا اسنے
کرلج طلسمی قبضہ مین کی اب یہ طلسم کو برباد کرے گا اور گل افشان جادو کو مجرا ئیگا یہ شور کرتے ہوے
نقابدار پر گرے نقابدار نے بھی تلوار کھینچی اور لڑنا شروع کیا اور سپر تلوار ماری وہ وہ ہو کر گرا کچھ دیر
دونون ٹکڑے زمین پر تڑپتے رہے آخر ایک کے دو ہو کر زمین سے اُٹھے اور پھر نقابدار کیطرف چلے
اب جسقدر نقابدار اس لشکر کو قتل کرتے ہین اُسیقدر کثرت سپاہ کی بڑھتی جاتی ہی نقابدار نے پھر
قابل جنگ کی مگر اب یہ خیال کرتے ہین تو کوئی لاش زمین پر نہین ہی اور فوج چوگنی ہوگئی ہی اب نقابدار
نے ٹھہر کر لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم دسیار این ہجانبات جسوقت لشکر اکر تمہین گھیرے تو تمکو لازم
ہی کہ تلوار سے کام نہ لینا بس لوح طلسمی اُنکے سامنے پھینک دینا یہ لوگ لوح اُٹھائینگے اور ایک دوسرے
سے باہم چھینے گا باہم لڑینگے اور لڑکر سب مرجائینگے جسوقت ایک شخص باقی رہجائے اور لوح کیطرف
بڑھے تو یہ اسم جو کنار لوح پر کندہ ہی یہ تیر کے پیکان پر دم کرکے اُس پر مارنا کہ وہ ہلاک ہوگا یہی قلعہ دار
ہی نام اسکا محافظ جادو ہی نقابدار نے یہی کیا کہ لوح ہاتھ سے پھینک دی اور تلوار روک لی جو لوگ
نقابدار پر متوجہ تھے وہ لوح پر جھکے ایک نے جھپٹ کر لوح کو اُٹھالیا دوسرے نے تلوار ماری کہ
سر اُسکا قلم ہوا اور خود لوح اُٹھالی تیسرے نے اسکو تلوار سے مارا اور آپ لوح کو قبضہ مین کرکے
بھاگا اور اُس سے اوجھل ہوگیا اب تو عجب ہنگامہ ہوا کہ یہ لوگ سب آپسمین لڑنے لگے نقابدار کھڑے
تماشا دیکھ رہے ہین اور دل مین کہتے ہین کہ طلسم کا بھی عجب معاملہ ہوتا ہی کہ قیاس کو اسمین کوئی دخل

نہین ہی غرضکہ اسی طرح سے یہ سب لڑتے لڑتے ہلاک ہوے جب ایک شخص باقی رہگیا تو نقابدار نے
وہی اسم پیکان تیر پر دم کرکے مارا کہ تیر محافظ جادو کے سینے کو توڑکر پار گزر گیا بس محافظ جادو تن شعلہ
ہوکر جلگیا اور قلعہ پر گرکر ڈوگیا نشانات نیست و نابود ہوگئے دیر تک آتش باری و برف باری
ہوا کی شور فریاد و فغان کا برپا رہا تاریکی چھائی رہی جسوقت روشنی ہوئی دیکھا کہ ایک میدان ہین لاش ایک
ساحر کی زمین پر پڑی ہی اور جس مقام پر قلعہ تھا وہان چار سر کٹے گڑے ہوے ہین اور نیلا لال
سوت اُنپر لپٹا ہوا ہے ہین گرد اڑی اور نقابدار کا عیار مع لشکر آکر پہونچا اور اپنے آقا کی قدمبوسی
حاصل کی اور حال پوچھا نقابدار نے لوح عیار کو دکھائی اور سارا ماجرا قلعہ کے فتاح کا بیان کیا
آج بسبب شب ہونیکے نقابدار نے اسی مقام پر قیام کیا جسوقت صبح ہوئی تو پھر اہل لشکر سے رخصت
ہوے اور جانب دربند روانہ ہوے جسوقت لشکر سے علیحدہ ہوکر چلے تو لوح کو ملاحظہ کیا لکھا
تھا کہ ای فتاح طلسم جسوقت تو دربند آتش حصار کو فتح کرچکے اور محافظ جادو کو مارکر قلعہ کو مٹا دے
تو لازم ہی کہ جانب مشرق روانہ ہو جاتے جاتے تو ایک میدان وسیع مین پہونچے گا اور وہان تجھکو
ایک درخت بزرگ نظر آئیگا زیر درخت ایک خرس بیٹھا ہوگا اور بالاے درخت ایک زاغ ہوگا
تجھے دیکھکر زاغ شور کرے گا اور خرس تیری طرف جھپٹے گا اسوقت لوح کو دیکھنا جو کچھ تحریر ہو اسپر عمل کرنا
نقابدار ہدایت لوح کے موافق جانب مشرق روانہ ہوے طی مراحل و قطع منازل کے بعد وہ میدان
مطلوب جہان بالاے درخت زاغ سیاہ بیٹھا تھا اور زیر درخت خرس سو رہا تھا جیسے ہی زاغ نے
نقابدار کو دیکھا شور فریاد بلند کیا کہ دشمن ہمارا آگیا فوراً خرس دوڑا اب نقابدار نے لوح کو ملاحظہ
کیا لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم یہ خرس دراصل انسان ہی لیکن اسپر عکس لوح کا ڈالا یہ انسان ہوجائیگا اسوقت
تو اس سے مقابلہ کرکے اسے زیر کرنا اسکو غراب جادو نے اپنے زور سے خرس بنا رکھا ہی اور
پیکان اپنے قتل کا اسکے حوالے کیا ہی اور آپ اس خرس کا محافظ بنا ہی یہ خرس انسان ہوکر تجھسے
لڑیگا اور زیر ہوکر مطیع ہوگا تم پیکان قتل غراب جادو اس سے لیکر غراب جادو کو مارنا اسکے
بعد جو کچھ ظہور مین آئے اُسے مشاہدہ کرنا اور تیسرے دربند کیطرف متوجہ ہونا نقابدار بہادر نے
یہی کیا کہ جب خرس قریب اسکے پہونچا اُنھون نے عکس لوح کا ڈالا خرس زمین پر گرا اور صورت انسانی
پیدا کی اور نقابدار لپٹ پڑا نقابدار نے بند کمر پکڑکر اسکو اُٹھالیا اب اسنے آواز امان دی نقابدار
نے اسے زمین پر چھوڑ دیا پوچھا نام تیرا کیا ہی اسنے کہا کہ مجکو ارماق زنگی کہتے ہین ہین بھائی ہون غراب زنگی
کا جب سے غراب نے سنا سنکر تو مجکو بزور سمرا اپنا مطیع کیا اور عجب عجب طرحکی تکلیفین مجھے پہونچایا کرتا تھا کہ
قابل بیان نہین ہین نقابدار نے فرمایا کہ اسنے کوئی پیکان تمھارے پاس رکھوایا ہی ارماق زنگی نے
کہا کہ جی ہان اور جیب سے پیکان نکالکر نقابدار کو دیا نقابدار نے پیکان تیر مین لگاکر اس زاغ کو مارا
کہ توڑ کر پار گزر گیا اور یہ پھڑک کر زمین پر گرا شور فریاد و فغان بلند ہوا وہ درخت جسپر زاغ نے آشیانہ
بنایا تھا مانند درخت چنار کے جلکر خاک ہوا بڑی دیر تک تاریکی رہی جسوقت لاش غراب جادو کی
پھڑک کر سرد ہوگئی تو وہ تاریکی برطرف ہوئی اور آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من غراب جادو بود
حیف مردیم و جاندادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ ارماق زنگی سے

بوشیار رہنا کہ اب یہ پھر دوست سے دشمن ہو گیا ہے اور جب موقع پائیگا بھائی کے خون کا عوض لیگا مرجانیگا وہ ابھی دوست بنا رہے گا اور رات شب کو اسی مقام پر قیام کرو جسوقت تمہارا آسے تو آگے کوچ کرنا یہ مرحلہ ہنوز تمام ہی اور ابھی اور اندیشے پیش آنیوالے ہین یہ دیکھکر نقابدار منتظر شکار کے ہوے تھوڑی دیر بعد گرد اڑی اور غبار نقابدار مع لشکر پیدا ہوا نقابدار نے خیمہ برپا کیا اور داخل خیمہ ہوے ارماق زنگی کو بھی ایک خیمہ عنایت فرمایا رات بسر کی جسوقت صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ ارماق زنگی خیمہ مین نہین ہے نقابدار نے لگے ہین دیکھنا نوح کو نپایا اب پریشان ہوے دل مین کہتے ہین کہ نوح نے بہت صحیح خبر دی تھی عیار کو طلب فرمایا معلوم ہوا کہ ابھی رات مین نہین ہی ہنوز نقابدار اسی پریشانی مین تھے کہ دیکھا سامنے سے گرد اڑی اور ارماق زنگی پیدا ہوا اترکر ہن پر سوار تھا اور زدی کہ او نقابدار تو نے میرے بھائی کو مارا ہی مین اب چھوڑتا ہون تجکو تمسوقت نوح کی وجہ سے مین زندہ رہا اور نہیں رہا کہ کچھ کر نہ سکتا تھا لاضرب یہ کہی کی نقابدار نے فرمایا کہ او ملعون مین بھی یہی ہون اور تو بھی وہی لاضرب اپنی کہ اہل اسلام پیشدستی نہین کرتے ہین یہ سنکر ارماق زنگی نے نیزہ مارا نقابدار نے نیزہ کو نیزہ پر گاٹھا تھین پھینکے لگین قریب ہی تھے طعن کے نوبت آئی ہوگی کہ نقابدار نے نیزہ ارماق زنگی کے ہاتھ سے نکالہ یا بین سے تلوار کھینچ لی اور ضربا ضربی پر برس پڑا کہ روکنا دشوار ہو گیا آخرکار نقابدار نے وار اسکا سپر پر روکا مگر تلوار سپر کو کاٹکر چار انگل سپر مین در آئی نقابدار نے جھٹک دی تلوار ارماق زنگی کی ہٹ گئی اسنے دست منہ پر نقابدار کے جھپٹے مارا نقابدار نے خالی دیا بین ارماق زنگی نے ہاتھ گریبان مین ڈالدیا ادھر نقابدار نے بھی ہاتھ گریبان مین ڈالدیا زور ہونے لگے مرکب لڑنے کی تاب نہ لاسکے آخر کو بیٹھ گئے دونون گھوڑون پر سے لوٹ دے اور کشتی ہونے لگی یہ وہی ارماق زنگی ہی جسکو نقابدار نے فوراً اٹھا لیا تھا اب یہ حالت ہی کہ ہرچند زور کرتے ہین ٹس سے مس نہین ہوتے ہین اگر یہ ارماق کو سات قدم دوڑا لیجاتے ہین تو وہ بھی سات قدم دوڑا لیجاتا ہی اور جسقدر کشتی کو زور کرتا جاتا ہی اُسیقدر نقابدار کا زور سلب ہوتا جاتا ہی اور قوت ارماق کی بڑھتی جاتی ہی اب یہ نوبت پہونچی ہی کہ اگر نقابدار ارماق کو تین قدم دوڑا لیجاتے ہین تو وہ نقابدار کو چار قدم دوڑا لیجاتا ہی پھر تھوڑی دیر کے اب نقابدار بمشکل ارماق کو دو قدم دوڑا لیجاتے ہین اور ارماق نقابدار کو پانچ قدم دوڑا لیجاتا ہی اب اہل لشکر نقابدار پر پریشان ہین کہ یہ معرکہ کیا ہی یہانتک کہ تمام دن کشتی رہی آخر قریب شام ارماق نے ٹکر انکا توڑا اور کمر زنجیر کا بند پکڑکر جو زور کیا تو ہاتھ پر باندھے ہوے لیے چلا گیا یہ معرکہ دیکھکر اہل لشکر دوڑے تھے کہ ہم لڑین اور مالک کو اپنے اس سے چھین لین لیکن ارماق سے جو مرکب تو دوڑا یا کسی سے تو دو قدم کو بھی نہ پایا آخر دوڑتے پیٹتے ہوے پلٹ آئے اب یہ تو اس پریشانی مین ہین اور ارماق زنگی کا حال سنیے کہ یہ نقابدار کو لیے ہوے قریب ایک کوہ کے پہونچا دیکھا کہ ایک زن سینہ کھڑی ہوئی ہی اور زار و قطار رو رہی ہی ارماق نے جو صورت اسکی دیکھی ہزار جان سے عاشق ہو گیا کہا اے جان جہان و آرام دل مشتاقان تم کیون رو رہی ہو اُس نے کہا کہ مجھے یا ہزارون نے لوٹ لیا ہی شوہر کو میرے قتل کیا اسباب میرا اُتار لے گئے ہین اپنی جنگل کی ٹھوکرین کھاتی ہوئی یہانتک آئی آخرکار شام ہو گئی اب پریشان ہون کہ کہان جاؤن ارماق زنگی نے کہا کہ ہمارے ساتھ چلو ہم تمکو بڑی راحت سے رکھین گے کہا مگر تمہارا کہان ہی ارماق نے کہا تم ہمارے ساتھ ہو تو ہمارا

جو ساتھ معلوم ہوتا ہی جسوقت ہم قریب اسکے پہونچین گے تو یہ از خود شق ہو جائے گا اور ایک درہ نمودار ہوگا
تم ساتھ ہی ہمارے اندر پہاڑ کے چلی آنا پھر یہ درہ برابر ہو جائے گا یہ سنکر وہ نازنین کہنے لگی کہ یا تم جن ہو یا پھر یہ
ہو انسان کی طاقت کہان کہ وہ پیدا کرے اور پہاڑ کو شق کر دے اور پھر وہ برابر ہو جاے یہ باتین
تو پھر زادین ہوا کرتی ہین ارمانی نے کہا میری جان تو بالکل بھولی معلوم ہوتی ہی کبھی گھر سے نہین نکلی منونیا
کے تشیب و فراز تو نے دیکھے ہین اُسنے کہا جین نکوڑی کہا جاتون تم سمجھاؤ تو شاید کچھ سمجھ مین آئے ارمانی زنگی
نے کہا کہ اسمین اسرار یہ ہی کہ میرے پاس ایک تختی ہی جو مجکو میری معشوقہ اسرار جادو نے دی ہی تاثیر اسکی
یہ ہی کہ جب کسی کو اس کوہ پر چڑہنا ہی تو اسمین درہ پیدا ہو جاتا ہی اور جب ہم اس پار گذر جاتے ہین تو پھر درہ
بند ہو جاتا ہی اندر کوہ کے ایک باغ ہی اور باغ کے ہر چہار جانب عمارت بنی ہوئی ہی اور ایک نہر وسط باغ مین
ہی اسمین اسرار جادو رہتی ہی جین نکو کسی دوسرے درجہ مین بھیجا دونگا اور وقتاً فوقتاً تمھارے پاس آیا کرونگی
یہ سنکر اُس عورت نے کہا مجھے پھی منظور ہی مگر یہ تو بتاؤ کہ یہ کون شخص ہی جسے تم گرفتار کر کے لائے ہو یہ تو
بڑی طرح مجھے گھورتا ہی ارمانی نے کہا اسکو ابھی جین قتل کر ڈالو نکلا یہ طلسم کشا ہی لوح اسکے ہاتھ لگ گئی تھی
اسنے پہلے درہ بند اس طلسم کا توڑ ڈالا تھا قلعہ آتش حصار بہت دنون ہوا کہ ہو گیا اور محافظ جادو مارا گیا بعد اسکے
یہ اس درہ بند کی راہ سے آتا تھا راہ مین اس نے خراب جادو کو مارا اور مجکو زیر کر کے اپنے ساتھ کر لیا جین نے
شب کو یہ خیال کیا کہ جین ہی اسکی پرواہ نہ کرونگی تو پھر مجھ سے نہین ہو سکتا یہ سوچکر اپنے خیمہ سے نکلا اور اسکے
خیمہ مین گیا اور لوح چرا کر چلدیا اُسوقت راہ مین اسرار جادو سے ملاقات ہوئی جین اسرار جادو پر
ایک مدت سے عاشق تھا اور اسرار جادو پر قابو نہ پاتا تھا کہ خراب جادو سے اور اسرار جادو
سے علاقہ تھا جب خراب جادو کا خوف جاتا رہا تو جین نے اسرار جادو سے اظہار عشق کیا اُس نے اکر
کہدیا اور کہا کہ اب زمانہ ہماری موت کا آگیا طلسم کشا داخل ہو چکا اور بندوبست کو مٹا چکا اب ہماری یا
کہ اُسکی صورت سے لوح طلسمی دستیاب ہوئی تو جان میری بچ جاتی یہ سنکر جین نے لوح اسرار جادو کو
دیدی کہ تمھارے خیال سے جین نے لوح کو چرایا اور طلسم کشا کے لشکر سے بھاگ آیا اسرار جادو لوح
کو دیکھکر بہت خوش ہوئی اور مجکو اپنے ہمراہ باغ مین لائی اور یہ تختی دی کہ جاکر تو طلسم کشا سے مقابلہ کر اب
زید ہوگا چنانچہ جین گیا اور اسکو گرفتار کر کے لے آیا یہ سنکر وہ عورت بہت خوش ہوئی اور ارمانی زنگی کے
ساتھ ہوئی ارمانی زنگی فریب کو دیکھکے آیا اور فلس لوح کا ڈالا درہ نمودار ہوا بس جلدی سے وہ عورت
بھی درہ مین داخل ہوئی دیکھا کہ ایک باغ پر بہار ہی میوہ ہائے گوناگون لگے ہوے ہین درخت پھلے پھولے
جھوم رہے ہین نہرین جاری ہین عندلیبان چمن معروف زمزمہ سرائی ہین مقرر صنع کارگہ سبب سطف دیدار ہی
جسکے جواہر اس قصر مین نصب ہی وہ پیش بہا ہی ارمانی نے اس عورت کو ایک طرف بٹھا کر ایک درخت
مین ٹھہرایا اور کہا کہ جین اسے قتل لاتے ابھی آتا ہون عورت نے کہا کہ مجھے دیدو کہ جین اسکو قتل
کر دون نہ یہان تو باغ طلسم مین غدر مچتا ارمانی نے کہا اسے تو دیدون تو اسرار جادو کو کیا جواب دونگا
عورت نے کہا کہ اگر تم یہان جاکر بیٹھ رہے اور نہ آئے تو مین کیا کرون گی ارمانی زنگی نے کہا
جان جہان میری جان تو تم پر نثار ہو نہ کیونکر آؤنگا اسرار جادو سے تو مطلب کا عشق تھا کہ اُسکی وجہ سے
دشمن پر فائز ہو پایا اور اُسے گرفتار کر پایا ورنہ مین خوب جانتا ہون کہ اسرار جادو سحر کے زور سے

سین دشمن بنی ہوئی ہی وہ نہ ہین اسکو پورے چار سو برس تک تمھارے سامنے آسکی کیا حقیقت ہی یہ
سنکر اس عورت نے کہا کہ اچھا یہ قشقانی میری بیٹھے جاؤ تاکہ میری یاد تمھارے دل سے دور نہو یہ کہکر
ایک قلم عطر کی موم سے نکال کر ارماق نودی ارماق نے کہا کہ تمھین عطر سے بہت شوق ہی اس عورت نے
کہا کہ بس ایک بھی تو شوق ہو میرے سر مین بھی تیل کی جگہ عطر ہی پڑتا ہی ذرا سونگھکر دیکھو کبھی ایسا عطر نہ
سونگھا ہوگا یہ سنکر ارماق نے ڈاٹ کھولی اور جیسے ہی شیشی ناک کے قریب سے گیا چھینک مارکر
بیہوش ہوا اس عورت نے نعرہ کیا کہ منم عیار نقابدار اور جلدی سے گلے سے اُتار لی اور نقابدار
سے کہا کہ ای شہریار غلام نے اسکو بھاگتے دیکھا تھا اور ساتھ ہی ساتھ آتے ہین یہان تک آیا تھا لیکن
جسوقت یہ دونون در کوہ مین داخل ہوے ہین تو مین جھپٹ کر رہگیا ورنہ جا سکا کہ دروازہ بند ہوگیا
اب مین منتظر تھا کہ موقع پاؤن تو جاکر اسرار جادو کو مارون اب آپ اسی مقام پر تمام فسادیون
مین جاتا ہون اور اسرار جادو کو مارتا ہون یہ کہکر نقابدار کو تو وہین چھوڑا اور رنگ و روغن عیاری
چہرہ پر لگاکر صورت اپنی ارماق زنگی کی بنائی اور ارماق زنگی کو نقابدار بناکر بغل مین دبا لی
جو قوت ارماق زنگی مین تھی وہ نقابدار مین پیدا ہوگئی بس سنتے ہاتھ پر ارماق زنگی کو بلند کیا اور جانب
قصر اسرار جادو روانہ ہوا جب رفت داخل قصر ہوا دیکھا کہ اسرار جادو بیٹھی ہی گانین حاضرین دور جام
شراب کا چل رہا ہی کنیزین گا رہی ہین لا ذبلکہ آفاق قتل دشمن اور وصل معشوق دونون آپکو مبارک ہون
تھوڑی دیر مین ارماق زنگی آتے ہون گے کیونکہ لوح طلسم کشا سے پہلے ہی لے لی ہی اب اسکی گرفتاری
کیا دشوار ہی اسرار جادو نے کہا کہ ہان اب کچھ خوف نہین ہی اسلیے کہ ارماق کہین سے ایسی بھاگتی
رہی ہی کہ اُسے کوئی زیر نہین کرسکتا نہ کسی ساحر کا سحر اُس پر کارگر ہوسکتا ہی بس ذرا تھا کہ ارماق نقلی
نقابدار نقلی کو لیے ہوے پہونچا اور کہا کہ ملکہ مبارک ہو اسنے قتل کر دیا بس یہ سننا تھا کہ اسرار جادو
اُٹھ کھڑی ہوئی اور کہا مار ہاتھ کہ سر تن پر سے اُڑ جاے کہ اس کمبخت کے خون سے میرے ہاتھ دھو
خشک ہو جاؤن بس یہ سنتے ہی ارماق نقلی نے ایک ہاتھ مارا کہ سر نقابدار نقلی یعنے ارماق زنگی کا تن
سے دور جا کر گرا اسرار جادو نے لاش اسکی ہنکوا دی اور ارماق زنگی یعنی عیار نقابدار کو پہلے گلے سے
لگایا بعد اُسکے پہلو مین بٹھاکر جام شراب اپنے ہاتھ سے بھر کر دیا ارماق زنگی نے جام لیکر جھوٹ موٹ منھ
سے لگایا اور کہا کہ یہ شراب کیسی تلخ ہی ذرا تم تو چکھ دیکھو اسرار جادو نے کہا تو صاحب ہماری شراب
تلخ و بدمزہ ہی یہ کہکر جام ارماق کے ہاتھ سے لیکر پی گئی ارماق نے کہا ملکہ اصل یہ ہی کہ ابھی مین کچھ
ٹھہرا ہوا ہون یہ بتاؤ کہ لوح ابھی طرح رکھدی ہی ایسا نہو کوئی اور فتاح طلسم پیدا ہو جاے اور پھر
اسی طرح کا خوف غالب ہو اور جان خطرہ مین پڑے اسرار جادو نے لوح اُٹھاکر سامنے پھینکدی اور کہا کہ اب
لوح بیکار ہی اسلیے کہ فتاح طلسم قتل ہو چکا اب اور کسی شخص کو یہ لوح راہ نہین بتا سکتی نہ سوا اس
نقابدار کے فتاح طلسم ہو سکتا ہی یہ سنکر ارماق نقلی نے لوح اٹھالی اور کہا کم سے کم یہ ہی کہ الماس
جو ہر بیش بہا ہی اگر یہ تختی بیکار ہو گئی ہو تو ہمارے کام کی ہو ہم بڑی قیمت سے اسکو بیچ لینگے یہ کہکر لوح کو الٹ
پلٹ کر کے دیکھنے لگا اسرار جادو ہنسی اور کہا کہ یہ الماس اصلی نہین ہی بلکہ ساختہ سحر ہی جسوقت بادشاہ طلسم
مرجائیگا یہ الماس بھی شیشہ ہو جائیگا عیار نے کہا خیر اتنا کام تو نکلیگا کہ تجکو اور تیرے بادشاہ کو قتل کر ڈالینگے

یہ سنکر اسرار جادو نے کہا کہ یہ کیا ارماق نقابی نے آواز دی کہ باش اور کہا کہ ہم عیار نقابدار سرخپوش کے گذار
کا ذوست من زندہ وسلامت بدر رود سے یہ وہی تیرا یار ارماق تھا جسکو مین نقابدار بنا کر تیرے سامنے
لایا تھا اور نقابدار بہادر ابھی زندہ ہین یہ سنکر اسرار جادو متعرا گئی اور اُٹھی کہ تختی چھین لون کہ بہوشی نے
طمانچہ مارا اور چکر کھاکر زمین پر گری عیار نے خنجر گلے پر پھیرا مگر چرکہ بھی نہ دیا اب عیار کو خیال ہوا کہ یہ طلسم کا
معاملہ ہی شاید اسکی تقدیر سے ہاتھ سے مین ہی بس لوح کو لیے ہوے خدمتین نقابدار سرخپوش کی آیا
اور عرض کی کہ ای شہریار ارماق کو مین نے قتل کر ڈالا اور اسرار جادو کو بہوش کیا لوح لے آیا ہے بھیجیے اور
اسرار جادو کو جا کر قتل کیجیے یہ سنکر نقابدار نے شاباس و مرحبا کہا اور لوح لیکر مقر اسرار جادو مین آیے
دیکھا کہ اسرار جادو بیہوش پڑی ہوئی ہی اور عورتین گھیرے ہوے کھڑی ہین بس نقابدار نے عیار
سے کہا کہ اسکو ہوش یار کر کہ مین اسکو ہدایت دون اسلام کی لوون اگر مانے فبہا ورنہ قتل تو ضرور ہی
کر دونگا یہ سنکر عیار نے فتیلہ رفع بیہوشی منہ پر اسرار جادو کے کھینچ مارا کہ نورا فتیلہ چٹکا اور خوشبو مشام مین
اسرار جادو کے گئی اسکو ہوش آیا کہا ای نقابدار مین مسلمان ہوتی ہون بشرطیکہ لوح مجکو دیدو نقابدار
نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ فریب مین اسکے نہ آنا یہ مکارہ ہی اسے قتل کر دو بس نقابدار نے تلوار
کھینچی اور اسرار جادو نے غلطک مار کر پرواز پیدا کیے چاہتی تھی اُڑ کر بھاگون کہ نقابدار نے
تاس لوح کا ڈالا اسرار جادو زمین پر باتھ پاؤن مارنے لگی نقابدار نے جھپٹ کر تیغہ آبدار کا وار
کیا دو پرکاٹے ہوے اسکا مرنا تھا کہ ایک شور قیامت کا برپا ہوا آندھی چلی کہ تمام اشجار باغ اُکھڑ کر
گر پڑے قصر نست و نابود ہو گیا دیوار ہی باغ کی گر پڑین و رنگ آتشبازی و برف باری ہوا کی بعد
یکدیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرد نام من اسرار جادو لوح حیف مرد یم و جاندادیم و بمطلب خود
نرسیدیم اب جو روشنی ہوتی ہی تو نقابدار نے اپنے کو ایک میدان وسیع مین پایا نہ وہ باغ تھا نہ عمارت
نہ لاش ایک ساحرہ کی پڑی ہوئی ہی دیکھا کہ لشکر سامنے معلوم ہوتا ہی ہنوز انتظار تھا کہ لشکر آئے تو آگے
بڑھون کہ داہنی جانب نظر جا پڑی دیکھا کہ چار ساحر یک نازنین کو نہ تیغ لگائے ہوے ہین اور وہ فریاد کرتی
ہو کہ ای نقابدار سرخپوش یہ مجھ آپکی محبت کا ہی کہ ہم اس ذلت سے قتل کیے جاتے ہین اور آپ ہماری خبر
بھی نہین لیتے نقابدار نے غور سے جو دیکھا تو یہ وہی نازنین ہی جسنے نام اپنا گل افشان جادو بتایا تھا
اور جسکی رہائی کیواسطے مین یہان آیا تھا بس یہ دیکھنے ہی بیتاب ہو گئے اور تلوار کھینچکر چلے کہ خبردار اسے
قتل نکرنا مین آپہونچا اُن لوگون نے جو دیکھا کہ نقابدار آتا ہی آواز دی کہ بس آگے نہ بڑھنا ورنہ ہم سے
قتل کر ڈالین گے نقابدار نے خیال کیا کہ اسکی رہائی کیواسطے یہان آئے تھے جب یہ ملی جاتی ہی
تو لوح سے ہمین کیا کام ہی فتح طلسم کی ہوس نہین یہ خیال کر کے فرمایا کہ ای ملکہ گل افشان جادو کیا تمھی
اگر تمھاری رہائی اسی پر موقوف ہی تو لوح مین دیے دیتا ہون گل افشان جادو نے کہا کہ آپکو اختیار ہی
چاہے دیجیے چاہے قتل کرا دیجیے لاسیے لوح آپ مجکو دیدیجیے اگر یہ لوگ مجھے چھوڑ دین گے تو لوح
مین انکو دیدون گی ورنہ آپکو دیدون گی نقابدار قریب مین اس نازنین کے آ گئے اور لوح اُسکے
سوالے کی جیسے ہی لوح اُسکے ہاتھ مین آئی اُس نے جلاد کے سپرد کی جلاد نے لوح کو جیب مین رکھا
اور ایک جانب روانہ ہوا بس اس نازنین نے آواز دی کہ باش اے نقابدار ہوشیار ہو کہ تم ملکہ گل افشان جادو

دیکھا تو سنے کہ مین نے لوح کیسے کسطرح لی بس اسی مسئلہ پر فتاحی طلسم کا ارادہ تھا دے نادان یہ نیسے
ذہن مین نہ آیا کہ کل افشان جادو کو قتل کرتا ہوتا تو وہین قتل نہ کرکے لے جہان اُسے دسیر کیا تھا اس
مقام پر کیون لاکے اور قید کیون کرتے وہ خداوند زادی ۔ کا یہ مرتبہ تھا کہ اسطرح قتل کیجاتی بس اب
یہانہ ٹھہرنا بیہودہ ہوا یہ سُنکر نقاب دار نہایت پشیمان ہوے اور جی مین کہنے لگے کہ مین نے
لوح کو کیون نہ دیکھا مگر اب کیا ہوتا ہی مثل کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد تلوار کھینچکر چلے کہ دل آرا
جادو کو قتل کرون دل آرا سے جادو نے جو یہ ارادہ نقاب دار کا دیکھا اک دہتڑ زمین پر
مارا اور کپڑی آواز دی زمین نے پاؤن پکڑ لیے ہاتھ پانون مین رعشہ پیدا ہوگیا عیار نقابدار
دور سے یہ کیفیت دیکھ رہا تھا جسوقت دل آرا سے جادو نے لوح اپنے ملازم کو دی ہی اور وہ لوح
لیکر چلا ہی تو عیار بھی اک ساحر کیصورت بنکر اُسکے تعاقب مین چلا جسوقت دونون دور نکل گئے
عیار نقابدار نے آواز دی کہ ارے ملکہ منع کرتی ہین کہ لوح نہ لیجا اسپر ان بات آپہ سنکر اُس ساحر
نے مڑکر دیکھا کہ ایک جادوگر چلا آتا ہی اور چلا رہا ہی کہ ارے ٹھہرو آگے نہ بڑھو وہ ساحر
ٹھہر گیا جسوقت عیار نقاب دار قریب اُسکے پہونچا کہا یہ رقعہ ملکہ نے دیا ہی اسے پڑھو اور اسکے
موافق عمل مین لانا یہ سنکر اُس ساحر نے نامہ لے لیا اور دیکھنے لگا جیسے ہی نگاہ اُسکی نامہ کیطرف
جھکی عیار نقابدار نے جست کرکے سر پر خنجر مارا وہ بالشت بھر مغز مین در آیا اور ساحر زمین
پر گر کر تڑپنے لگا عیار نے چاہا کہ لوح کو قبضہ مین کرون کہ ساتھ ہی ایک برق چمکی اور چمک کر جو پھری
تو عیار کو لیے ہوئے چلی گئی آواز آئی کہ منم دل آرا سے جادو غضب کیا تو نے کہ ملازم کو میرے
مارا اور لوح لیا چاہتا تھا اب اس ساحرہ نے عیار نقابدار کو بھی ہاس نقابدار کے پہونچا یا اور کہا
کہ یہ ملازم تیرا بڑا نمک حلال معلوم ہوتا ہی اسکو بھی تیرے ساتھ قتل کرون گی یہ کہکر اس نے نقابدار
کو مع عیار ایک حجرۂ سحر بنا کر اُسمین قید کیا اور آپ انتظام لوح کے واسطے روانہ ہوئی مین ساحر دنکا
پہرہ معین کیگئی بعد دل خال دل آرا سے جادو کا سُنیے کہ اس نے جاکر لوح پر کپڑا ڈالا کہ طلسم اُس کے
حروف کا نہ پڑے ورنہ سحر بھر سنے کا خوف ہی بعد اُسکے اُس لوح کو لیے ہوے چلی قریب ایک چشمہ کے پہونچی
کنارۂ آب استادہ ہوکر آواز دی کہ ای نہنگ ماہی گیر جادو لوح اپنی حفاظت کر یہ کہکر لوح کو چشمہ مین پھینک دیا
اور آپ پلٹ کر اسی حجرہ کے پاس آئی جہان نقابدار کو قید کر گئی تھی اب اسنے قصد کیا کہ فتاح طلسم کو
مع عیار قتل کرون بس اسنے دروازہ حجرہ کا وا کیا اور دونون کو حجرہ کے باہر لائی چاہتی تھی قتل کرون
کہ ایک مرتبہ برق چمکی دیکھا تو سامنے ایک پریزاد کھڑی ہوئی ہی اور کہتی ہی کہ ای دل آرا سے جادو
یہ کیا غضب کرتی ہی ارے نہین جانتی کہ جس مقام پر خون طلسم کشا گرے گا وہ زمین خراب ہوگی
لے یہ حکم نامہ ہی بادشاہ طلسم کا اسے دیکھ دل آرا سے جادو نے نامہ ہاتھ سے اس پریزاد
کے لے لیا اور پڑھا لکھا تھا کہ ای دل آرا سے جادو بڑا کام کیا کہ فتاح طلسم کو اسیر کیا مگر خبردار
اسے قتل نکرنا بلکہ اسے لیکر خدمت ما بدولت اقبال مین حاضر ہو مین اسکو باغ شبستان مین
قید کرونگا جہان ملکہ کل افشان جادو مقید ہی یہ پڑھکر دل آرا سے جادو نے قید نقابدار
کی مع عیار ساتھ لی اور جانب تخت گاہ بادشاہ طلسم شہر رانشان روانہ ہوئی یہان بادشاہ طلسم

یعنی شرر افشان جادو تخت پر بیٹھا ہی و خنجر اسکی ملکہ شرارہ جادو بھی حاضر ہی تمام ارکین دولت حاضر ہین
ذکر ہو رہا ہی کہ کیا زمانہ کیحالت ہی کہ خداوند ذوالجلال آوارہ مزاج ہو گئی ہین اور ایک ایک ناجنس
پر جان دیتی ہین کچھ اپنے خاندان کی عزت کا خیال نہین کرتی ہین دیکھیے گل افشان جادو کو کہ خداوند
اکوان تاجدار کی بھانجی اور ایک نقابدار مغلوک روزگار سے گرویدہ ہوئی اور طرہ اُسپر یہ کہ
نقابدار کو اپنے مذہب ہین تو لا تا در کنار خود بھی اُسیکا مذہب اختیار کر لیا اور خدا پر سنون کی
شریک ہوکر اپنے ہی طلسم کے ساحرون کو مارا اور سلطنت کے مٹانے کے در پے ہو گئی جسکا انجام یہ ہوا
کہ اس طلسم ہین قید کیگئی افسوس کا مقام ہی مگر نقابدار بھی بڑا چلتا تھا کہ بھانیک پہونچا مگر ثمر بار ہو گیا
شرارہ جادو نے کہا کہ نقابدار کس مقام پر قید ہی ذرا ہمین تو دیکھون کہ وہ کون شخص ہی جسنے اتنی بڑی
جرأت کی کہ طلسم ہین داخل ہوا شرر افشان جادو نے کہا کہ دیکھنا وہ آتا ہی ہوگا ہنوز یہی ذکر تھا کہ دل آرا
جادو اپنا طاؤس سحر آثار لئی ہوئی آئی اور ایک قفس لاکر بادشاہ کے سامنے رکھدیا جس ہین دو طائر
بند تھے شرر افشان جادو نے کہا ای دل آرا سے جادو تو نے وہ کام کیا ہی کہ اسکا معاوضہ جو کچھ
کیا جاے دوں مگر چونکہ مرحلہ تیرا برباد ہو چکا اسرار جادو و غراب جادو کا خاتمہ ہوا لہذا اب
تم یہان رہنا اختیار کرو اور بہنے تمکو اپنا وزیر کیا یہ کہکر خلعت فاخرہ سے سرفراز کیا اور ایک سامر
سے کہا کہ اس قفس کو لیجاکر باغ شبستان مین لٹکا دو جس درخت مین کہ قفس قید ملکہ گل افشان جادو
کا لٹکا ہوا ہی تا کہ ایک دوسرے کو چشم حسرت سے دیکھین اور اپنے حال عبرت مآل پر گریہ کرین یہ سنکر
ایک سامر قفس کو لیکر چلا شرارہ جادو نے کہا کہ نقابدار کہان ہی بادشاہ نے کہا ای فرزند اس قفس
مین جو دونون طائر ہین انھین مین سے ایک نقابدار ہی اور ایک اسکا عیار ہی شرارہ جادو
نے کہا کہ مجکو ان کی اصلی حیثیت دکھا دیجیے شرر افشان جادو چونکہ خنجر سے اپنی نہایت مانوس تھا
اسنے دل آرا سے جادو سے کہا کہ انکو اپنی اصلی حالت پر لاکر شرارہ کو دکھا دو دل آرا سے
جادو نے کچھ اسم پڑھکر دانے ماش کے قفس مین پھینک مارے کہ دونون طائر بصورت انسان ہوے
اور قفس دراز ہو گیا کہا ای ملکہ دیکھا اب نظر ملکہ کی جو حسن نقابدار پر پڑی حیرانگی سے

تصویرین ہین رنگ رنگ کی کپڑے بہار کے	انسان پھول ہین چمن روزگار کے

ملکہ گل افشان جادو کا عشق اسکے ساتھ بیجا نہین ہی بعد اسکے نظر عیار نقابدار پر پڑی دیکھا کہ یہ بھی
حسین ہی مگر وہ حسن و اب شاہی رکھتا ہی اور اسکے حسن ملیح مین اک شوخی و شرارت غریب معلوم
ہوتا ہی غرض اسوقت تو دل آرا سے جادو نے ملکہ کو ان دونون کی صورت اصلی دکھا دی مگر بحر طائر
بنا دیا اور باغ شبستان مین بھیجدیا اسوقت قفس نقابدار کا برابر قفس ملکہ گل افشان جادو کے
لٹکایا گیا عجب حسرت سے ایک نے دوسرے کیجانب دیکھا اگرچہ ایک دوسرے کو پہچان
نہ سکتا تھا لیکن غریب الوطن اور اسیر رنج و محن دونون تھے اب انکو تو یہان قید قفس مین چھوڑا
جاتا ہی اور لشکر کو سیر گردانی و جیرانی مین رکھا جاتا ہی اور

اول چند کلمہ داستان جلالت نشان لشکر اسلام کے گزارش کیے جاتے ہین

چہرا ی ساقی کر نقصہ پلادے شراب شوق سے جلکر چمکا دے برائے دخت رز کہان ہون نہ بیکل
اُمنڈ کر جوش مین اٹھا ی بادل راویان اخبار و ناقلان آثار اسطرح روایت کرتے ہین کہ بعد قید ہونے
ملکہ نم جادو کے بادشاہ اسلام نہایت پریشان ہین تب فرقت نے تحریر لباز اطبا کیسے کیسے نسخہ لکھتے ہین
مگر صحت نہین ہوتی بادشاہ اسلام راز اپنا کسی سے بیان نہین فرماتے مانند شمع کے سوز دل سے اندر ہی
گھلے جاتے ہین بار بار یہ شعر زبان پر لاتے ہین ؎ مرا سوزیست اندر دل زبونم زبان سوزد
دلم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد اسی حال پر ملال مین ہرکارون نے آکر عرض کی کہ قرطاس بن اسس بن ارس
پچاس ہزار سوار سے ارادہ قصاص خون اپنے باپ کے آتا ہوا در ساتھ اسکے بہمن بن نفثی رویین تن بھی
ہے سنا یا کہ ہم اپنے حال مین مبتلا ہین اور کفار کا یورش ہی ادھر تو سامران طلسم نہ طاق سے یہ قباحتین پیدا
کر رکھی ہین اُدھر یہ کفار عوس خون عزیزان بیٹے لیکر چلے آتے ہین خیر جو مرضی پروردگار یہ ذکر تھا کہ جانب
صحرا سے تحقق گرد بلند ہوا جسوقت دامنہ گرد شگافتہ ہوا تو دل گرد سے پچاس علم نشانہ پچاس ہزار سوار
کے پیدا ہوے پھر ہے سیاہ و زنگاری اُنپر تعریف زمرد شاہ باختری کی مرقوم ہو لوگ مقابل لشکر اسلام
خیمہ زن ہوے دراصل یہ سے مددگار زنگ بن زمرد ثانی چلے تھے جب انمین معلوم ہوا کہ وہ عجیل
آفتاب پرست کے ہمراہ بیابان نہ طاق کر گئے ہین تو یہ کافر بھی اسطرف آئے اور باہم یہ مشورہ کیا
کہ بیشک خداوند زادی جان نہ پہونچین ہم استیصال لشکر اسلام کا کر ڈالین اور یہ بھی انکو معلوم ہو کہ شاہزادی
بدیع الملک طلسم نہ طاق پر گئے ہوے ہین الغرض جسوقت لشکر قرطاس کا اُترا اور بہمن رویین تن بھی
داخل خیمہ ہوا حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اُسیوقت نقارہ رزمی پر چوٹ پڑی اور آواز نقارہ کی گھر جی خبر بادشاہ اسلام
کو ہوئی فرمایا کہ کہدو ہمارے یہان بھی نقارہ رزمی بجے فرصکہ تیاری جنگ ہونے لگی ہمارا ن اسلام
اسلحہ درست کرنے لگے اسی عالم مین شب تمام ہوئی اور وقت سحر کا آیا عبادت گزارون نے نماز صبح ادا
کر دعا کے سجادہ نماز تہ کر دیے اور اسلحہ جنگ تن پر آراستہ کر کے پشت مرکب پر قیام کیا عازم میدان
قتال و جدال ہوے اُدھر سواری بادشاہ اسلام کی ہوچکی صفین درست ہونے لگین اسطرف قرطاس بن اسس
بن الوس پچاس ہزار سوار سمیت سامنے آیا اور بہمن بن نفثی رویین تن بھی دس ہزار سوار سے آکر میدان مین
قائم ہوا بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیب نہیب دیکر ہٹے تھے کہ بہمن رویین تن نے بانگ مرکب
کی لی اور بہ شکوہ سے گیرہ زرین پر گاڑ گرم کو آراستہ کر کے آواز دی لہ باش ای گروہ کفار
پرستان و فرقہ مسلمانان جسکو تمنا ے مرگ و آرزو ے قضا ہو وہ میرے مقابلہ کو آوے یہ سنتے ہی
جالوس عاد نے مرکب اپنا بڑھایا سامنے تخت بادشاہ اسلام کے آیا اجازت میدان جنگ کی فرمایا جاؤ خدا
حقیقی کے حوالہ کیا جالوس عاد بارو گر مرکب پر سوار ہو کر سامنے بہمن رویین تن کے آیا بہمن نے کہا او
عادی تو اپنے تن و توش پر نجاتا تھا تو وہ شخص ہون کہ جسکی تلوار نے کوکاتی اور باب نے میرے زمانہ
زمرد شاہ باختری مین بڑے بڑے سرداران لشکر اسلام زخمی کیے ہین اور جان سے مارے ہین جالوس عاد
نے کہا جو کچھ ہوگا خود ہی ظاہر ہو جائے گا اس یادہ گوئی و ہرزہ درائی سے کیا فائدہ ہی یہ سنکر بہمن نے نیزہ
مارا جالوس عاد نے نیزہ اسکا نیزہ پر لیا صفین چلنے لگین رد و بدل ہونے لگی ہر چہار طرف مین جالوس نے
نیزہ ہاتھ سے بہمن کے ہوائی کیا بہمن رویین تن نے کہا کہ بیشک خدا پر سنون سے بہتر فن نیزہ بازی کی

نہین جانتا ہی اب اسنے تیز دباذی بالکل تنفول ہی یہ کہکر تیغہ کمر سے کھینچ لیا اور سر جالوس عاد پر وار کیا
جالوس عاد نے وار اسکا سپر سے روکر کے اپنا وار کیا بہمن رئیین تن نے وار جالوس کا سر پر روکا خط
بھی نہ پڑا تو جالوس عاد حیران ہوا کہ یہ کیا معرکہ ہی ادھر بہمن رئیین تن کو تلوار سے خوف نہ تھا یہ جانتا ہی
کہ مجھپر وار اسکا اثر نہین کر سکتا بس یہ برس پڑا اور وار پر وار کرنے لگا یہانتک کہ جالوس عاد زخمی ہوا بہمن
چاہتا ہی کہ سر اسکا کاٹ لون کہ سالوس عاد جھپٹ پڑا اور پکارا کہ او کافر کیا کرتا ہی زخمی پر ہاتھ اٹھاتا ہی تجھ
شرم نہین آتی یہ کہتا ہوا فریب بہمن کے پہونچا بہمن سے کہا کہ اب تجھے اور اسے ساتھ قتل کرونگا یہ کہکر وہی
تیغہ خون آلود سالوس عاد کے حوالہ کیا سالوس نے سپر پر روکا اور اپنا وار کیا بہمن نے اسکا وار سر پر
روک کر اب جو کمر تیا کر سر کا وار کیا تیغہ سر پر بیٹھا تا دو ابرو اور آیا دو استخوان مارا تیغہ جھٹا کر سر سے نکلا اور
چادر خون باہر آئی یہ دیکھکر بہرام عاد جھپٹ پڑا اور رزمیونکو میدان سے پھیر کر بہمن کا سامنا کیا بہمن رئیین تن
نے کہا کہ دیکھا تو نے بین نے دو سردار رونکر کسطرح زخمی کیا کہ اگر تو سد راہ نہوتا تو ابتک بین قتل بھی کر ڈالتا
بہرام نے کہا او نامرد بیفخر اپنی بہادری بیان کرتا ہی ارے زخمی پر وار کرنا کوئی فخر کی بات ہی بہمن
رئیین تن نے کہا کہ دشمن کو قتل نرنے سے غرض ہی تم لوگ اسوجہ سے زخمی پر رعایت کرتے ہو کہ شاید
ہمپر بھی ایسا وقت پڑے تو دوسرا بہین بھی طرح دیگا اور تجھے اس بات کا خوف نہین کیونکہ میری موت
خداوند ذوالجود شاہ نے مقرر ہی نہین کی اور تجھے خاص تلوارون کے مٹانے کو پیدا کیا ہی پھر بین اپنے
کام مین کیون عرصہ کرون یہ سنکر بہرام نے کہا کہ معلوم ہوا تو بڑا کافر ہی اور راہ راست پر آنیوالا
نہین ہی خیر لا مرب بہادری کی بہمن نے کہا پہلے تو وار کر کے حوصلہ اپنا نکال لے پھر میری تلوار
تو تیری گردن کے واسطے خلق ہی ہوئی ہی بہرام نے کہا تو نہین جانتا کہ بلوک پیش دستی نہین کرتے
ہین یہ سنکر بہمن نے وار کیا بہرام عاد نے ہاتھ کلائی پر ڈال دیا اور مروڑ کر ہاتھ تلوار چھین لی اور
بندکر پکڑ کر زمین پر گیا کہ بہمن رئیین تن کو اٹھا لیا یہ دیکھکر اہل اسلام نے شور تحسین و آفرین بلند کیا
لیکن قرطاس بن آس دوڑ پڑا اور کہا او عادی کیا تو اسے لیجائیگا بہرام نے کہا کہ ایسے دشمن کو
کبھی چھوڑ بھی دیتا ہی قرطاس نے کہا دیکھون تو تو کیونکر لیجاتا ہی یہ کہکر قریب بہرام کے پہونچکر تلوار
ماری بہرام نے بجاے سپر بہمن کو سامنے کیا تلوار جو پڑی ہی زخمی کر کٹی اور بہمن زمین پر گر جھپٹکر
اس نے پھر تلوار اپنی اٹھالی اور بہرام کی طرف پھر چلا ادھر بہرام عاد اور قرطاس بن آس مین تلوار
چلنے لگی حیقر عاد نے جو دیکھا کہ بہرام ایک سے لڑ رہا ہی اور دوسرا بھی حملہ کیا چاہتا ہی اسنے بھی باگ
گھوڑے کی لی اور ہان ہان کرتا ہوا دوڑا مگر یہ دور تھا اور بہمن رئیین تن قریب تھا اسنے جاتے ہی
تلوار ماری بہرام نے وار اسکا روکا ادھر قرطاس نے تلوار ماری بہرام دس دقلین پھنسکر زخمی ہوا
حیقر عاد قریب پہونچ گیا اور یہ کہنے لگا بادشاہ اسلام نے فضل کبیطرف اشارہ کیا دیکھو حیقر عاد تمہارا
بہرام زخمی ہو چکا ہی ایسا نہو یہ دونون نامرد ملکر اسکو بھی زخمی کرین یہ سنکر مقل بن عیا ہوا خون آسام
نے بھی گھوڑا اٹھا دیا جبتک قریب پہونچے پہونچے دونون نے گھیر کر حیقر عاد کو بھی زخمی کیا
فضل پھر تنہا رہگئے اب یہ حالت ہی کہ ادھر قرطاس ادھر دوسری طرف بہمن رئیین تن برابر حملہ کر رہے
ہین فضل دیر تک لڑتا رہا مگر جبتک دو سردار مدد کو آئے یہ بھی زخمی ہوا بادشاہ اسلام دو کے

مقابلے کو دو سے زیادہ بھیج نہین سکتے کہ آئین اسلام کے خلاف ہی اسیطرح تھوڑی ہی دیر کے عرصہ مین
پچاس ساٹھ سردار زخمی ہو گئے اب شاہزادہ نوشرج ماہرو بن بدیع الزمان ان دونون مگرے ہوے
ہین اور دونون کو برابر سے جواب دے رہے ہین کہ یکایک زیر دامیابان گردے برخواست گرد تیرہ
تیرہ وخیرہ خیرہ سرگرد برآسمان رسیدہ دپاے گرد در زمین پیچیدہ زبر آسمان اک آسمان خاکی نمودار تھا
جسوقت ہوا سے مارا گرد کو اور گرد سے مارا ہوا کو وامن گرد شگافتہ ہوا دل گرد سے نقابدار سرخپوش
پیدا ہوا پشت پر چالیس ہزار سرخپوش تمام صحرا مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ لالہ پھولا ہوا ہی نقابدار مانند ہوا
کے قریب قرطاس بن آس کے پہونچا اور نعرہ کیا کہ منم نقابدار چہارم قات کہ گزارم کہ از دست من زندہ
سلامت بدر رود جسوقت نقابدار قریب اسکے پہونچے ہین تو نوشرج ماہرو بھی زخمی ہو چکے تھے قریب تھا
کہ گھوڑے سے گرین نقابدار نے انکو علحدہ کیا لیکن قرطاس بن آس اور بہمن دونون برابر بی برس پڑے مہلت
نہ لینے دیتے تھے کہ ایک مرتبہ نقابدار نے اندونون کے درمیان گھوڑا ڈال دیا اور ایک دوسرے کے
درمیان اسطرح حائل ہو گئے کہ انکو اپنے اپنے ارادہ کی خبر دوسرے پر ظاہر کرنا دشوار ہو گیا اس بیچ
ہی قرطاس نے وار کیا نقابدار نے وار اسکا پشت شمشیر پر روکا اور وار بہمن کا سپر پر روکا اسی
رد و بدل مین نقابدار نے پھرتی کے ساتھ کلائی بہمن کی پکڑ لی اور زین مرکب پر سے اسے
کھینچ لیا اور بند کمر پکڑ کر قرطاس پر کھینچ مارا کہ دونون ٹکرا گئے اور قرطاس بھی گھوڑے پر سے
زمین پر گرا بہمن چوٹ آئی بہمن نے اٹھکر پھر تلوار ماری نقابدار نے پھر بند کمر پکڑ کر اسکو قرطاس
پر دے مارا قرطاس سنبھلنے نہ پایا تھا کہ پھر پہاڑ پھٹ پڑا ایسا ایک کو دوسرے پر پٹکا کہ دونون کو
ادلو کر دیا جب یہ دونون سست ہو گئے تو نقابدار نے اول بہمن کو ٹانگین چیر کر پھینک دیا پھر
قرطاس کیطرف چلے قرطاس نے آواز امان بلند کی نقابدار نے فرمایا بشرط ایمان نقابدار نے
اسکو کلمہ تلقین فرمایا یہ مثل طوطے کے کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا اب نقابدار نے اسکو لشکر اسلام کے
سپرد کیا اور آپ گھوڑا اٹھا کر طرف صحرا کے چلا گیا بادشاہ اسلام کو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید یہی سرخپوش
تھا جو اکثر برا سے مدد آیا ہے لیکن یہ دراصل سہراب ثانی تھے کہ اپنے لشکر کیطرف جا رہے تھے راہین
یہ خبر ملی کہ لشکر اسلام کو کافرون نے پریشان کیا اس بنا پر راستے سے پلٹکر یہان آئے اور اب یہ
اپنے لشکر مین پہونچین گے اب اول حال قرطاس بن آس کا سنیے کہ یہ مع لشکر خدمت بادشاہ اسلام
مین حاضر ہوا اور اپنے افعال سے نہایت پشیمانی ظاہر کی بادشاہ اسلام نے خلعت سے سرفراز فرمایا
اور فضل بن گیا ہور خون آشام کے سپرد کیا کہ آپ اسے علم دین تعلیم فرمائین تا وقتیکہ فضل زخمی ہین
علاج اسکا ہو رہا ہی مگر نہایت شقاوت اسکے حال پر کرتے ہین اور طریقہ دین اسلام کے تعلیم کیا کرتے
ہین اسیطرح تین چار روز گذرے بس ایک دن شبکو قرطاس اٹھا اور فضل بن گیا ہور کا سر کاٹکر
پشت خیمہ چاک کر کے اپنے لشکر مین آیا اہل لشکر سے پہلے ہی کہہ رکھا تھا سبکو ساتھ لیکر نکلا چلا گیا جب
یہان صبح ہوئی خادم فضل کا خیمہ مین آیا کہ چلکر بیدار کرون وقت نماز صبح کا ہی یہان آکر یہ معرکہ دیکھا کہ فضل کا
سر تن سے جدا پڑا ہوا ہی بس یہ سر پیٹنے لگا اور رفقا بھی دوڑے یہان آکر یہ معرکہ دیکھا لاش فضل
کی اٹھائی اور روتے پیٹتے خدمت بادشاہ اسلام مین روانہ ہوے لاش فضل کی سامنے بادشاہ کے

سے رخصتی اور بیان کیا کہ کیسے انکو شہید کر ڈالا اور قرطاس کا نہین پتہ نہین ہی بادشاہ اسلام بہت روئے
کہ یہ مرد متبرک تھے اور فرمایا کہ یہ کام اسی ملعون کا تھا کہ جسنے مسلمان ہوا تھا یہ فسنہ مکر حیلہ کیا آخر جسنے کا
دیا اور باعزاز و اکرام تمام لاش فضل کی اٹھوا کر دفن کرائی مقبرہ بننے کا حکم دیا اور فرمایا کہ افسوس کن کن
بہادرون کی خاک اس صحرا سے نطاق مین شامل ہے اب یہ نرسوگ نشین ہوے ہین اور قرطاس
اس جو بھاگا تو جاتے جاتے ایک کوہ کے قریب پہونچا دیکھا کہ کچھ لوگ کافر وضع یا لاے کوہ اترے
ہوے ہین انکو دیکھکر اسنے لشکر کو روکا اور خبر دریافت کرائی کہ یہ کون لوگ ہین کچھ لوگون نے آکر
عرض کی کہ یہ لشکر ضیغم جادو کا ہی یہ ساحر طلسم نہ طاق سے آیا ہی اور برا سے بربادی لشکر اسلام جاتا ہی یہ سنکر
قرطاس نہایت خوش ہوا اور خود جانب کوہ روانہ ہوا ادھر ضیغم جادو جو طلسم نہ طاق سے آیا تو اس کوہ پر اسنے
قیام کیا کہ شب یہان بسر کرون صبح کو لشکر اسلام سے مقابلہ کرونگا جسوقت زبر کوہ اس نے ایک لشکر کو
دیکھا خبر منگائی حال قرطاس بن آس کا معلوم ہوا سننے مین خبر معلوم ہوئی کہ قرطاس آتا ہی ضیغم جادو نے کہا
بلاو قرطاس بن آس سامنے ضیغم جادو کے آیا اور بطریق نہ مزہ پرستان سلام کیا ضیغم جادو نے کہا کہان سے
آئے ہو اور کیا ارادہ رکھتے ہو قرطاس نے تمام ماجرا بیان کیا اور کہا کہ مین نے سنا ہی آپ بھی برائے فتل
خدا پرستان جاتے ہین ضیغم جادو نے کہا کہ ہان سچ خداوند اکوان کا یہی حکم ہوا ہی قرطاس بن آس نے کہا اگر
گستاخی معاف ہو تو مین کچھ عرض کرون ضیغم جادو نے کہا بیان کرو قرطاس نے کہا کہ خدا پرستون سے دو بدو
مقابلہ کرنے مین ہمیشہ زک و ہزیمت ہوئی ہی اسلئے پوشیدہ طور سے لڑنا مناسب ہی اسلیے کہ اسکے مقابلہ مین
بڑے بڑے ساحر اور بڑے بڑے پہلوان مارے گئے ہین کوئی نہ کوئی انکا مددگار آہی جاتا ہی اور اگر اور کوئی
نہین آتا تو خود اپنے خانہ والے اسکے شریک ہو جاتے ہین لشکر ہی یہ رائے ہوئی ہی کہ کوئی ایسی تدبیر کیجیے
کہ آپ خود برائے مقابلہ نہ جایئے اور بلا بن خدا پرستون پر نازل کیجیے ضیغم جادو نے کہا کہ بہتر ہی مین تمکو
کوا ایسا بتائے دیتا ہون کہ تم جاکر انکا خاتمہ کرو قرطاس نے کہا کہ بہتر ہی اگر ایسا ہو تو زمین آپکا نہایت
ممنون احسان ہونگا ضیغم جادو نے کہا کہ بافعل تم یہان ٹھہرو مین بھی اب آگے جاتا ہون زمین لشکر کے
واسطے خفقان تیار کرونگا کہ حربہ کسیکا کارگر نہو سکے بس تم جانا اور طبل جنگ بجا کر تمام لشکر کا
میدان خالی کر دینا قرطاس بن آس نے کہا کہ ایسا ہی ہو چکا ہی ابھی کا واقعہ ہی کہ میرے ساتھ بھی ایسا
تن آیا تھا اور اسکے جسم پر اثر نہ کرتی تھی جسوقت اُن لوگون کو یہ معلوم ہوا کہ یہ بدن تن ہی انھون نے تلوار
اُسکو زبر کیا اور ٹانگین پکڑ کر پھینک دیا وہ لوگ نہایت زبردست اور شہزور ہین ضیغم جادو نے کہا تم اس سے
اطمینان رکھو یہ ممکن نہین کہ کوئی تم کو زبر کر سکے جس شہزور سے تم سے سامنا ہوگا تم ہی غالب رہوگے
یہ سنکر قرطاس بن آس بہت خوش ہوا اور اسنے اسی کوہ پر قیام کیا اب ان کفار کو اس
انجام مین چھوڑا جاتا ہی اور یہان سے

چند کلمہ داستان جرأت نشان نقابدار چہلم ارم قاف یعنی شاہزادہ سہراب ثانی کے بیان کیے جاتے ہین

کہ جسوقت یہ بکتاز میدان شجاعت قرطاس بن آس کو بادشاہ اسلام کے حوالے کرکے چلا تو قریب
دو منزل کے گیا ہوگا کہ اسطرف سے ہون نقابدار آتے ہوے دکھائی دیے جو بعد سہراب کے

چلے تھے راہ مین ملاقات ہوئی سہراب نے اُنسے اپنے سارے واقعات نقابدارون سے بیان کیے
ذکر ملکہ افسونہ سحر ساز پر رستم ثانی اور سہریار کچھ سنکر اسے اور سمجھے کہ معلوم ہوتا ہی وہ ساحرہ انپر عاشق
ہوگئی اور کچھ انکا دل بھی اُسکی طرف مائل ہوا اسنے مین نظر ایرج نوجوان کی اُس انگشتر پر پڑی جو سہراب
ثانی کے ہاتھ مین تھی ایرج نے سنکر رستم ثانی کو اشارہ کیا کہ دیکھیے فرزند آپکے نشانی بھی عشق
کی لے آئے ہین اور ایسے باتون مین محو ہین کہ یہ بھی خیال نہین کہ بزرگ ہمارے ایسے دیکھکر کیا کہین
الغرض شام ہوجانے کی وجہ سے خیمہ برپا کیا اور نماز مغرب پڑھی ایرج و سہریار و رستم ثانی نے مجد سے
شکر کے کیے کہ اُس شعلہ جانسوز سے خدا نے سہراب کو بچایا اور بہت بڑی شاہزادی سہراب کی عاشق
ہوئی اس نہ طاق مین بہت سے گئی اور احسانات اُن لوگون پر زیادہ ہون گے جنھین ہر طرح سے دباؤ منظور
ہی الغرض رات بہان بسر کی صبح کو اپنے اپنے تیمون سے نکلکر مرکبون پر سوار ہوے اور براے سیر
گھرا راہ ہوے راہ مین سہراب نے واقعہ بہمن رویین تن کے مقابلہ کا بیان کیا اور راہنا اُس کا فرد
زبرکر کے چیرڈالنا بیان کیا بعد ازان قرطاس بن آس کا مسلمان ہونا بیان کیا یہ سنکر ایرج نوجوان
نے فرمایا کہ وہ ضرور بادشاہ اسلام سے دغا کریگا اسکا باپ اتنا بڑا کافر تھا کہ ملک باختر مین اُس نے
بہت سے اہل اسلام کو شہید کیا اور عمرو کے بیٹے کو مارڈالا تھا جسپر امیر عمرو سے بگڑ گئی تھی
یہ اُسی کافر کا فرزند ہی اسکا راہ راست پر آنا دشوار ہی یہ سُنکر سہراب خوش ہوے اور رسیوقت قصد لشکر
سلام کیا لیکن چند قدم آگے بڑھے ہونگے کہ دیکھا چند عورتین ایک چبوترے پر بیٹھی ہین بال سر کے
بکھرے ہوئے ہین رو رہی ہین یہ دیکھکر چاروں نقابدار قریب گئے اور اُن عورتون سے کہا کہ تمھارا
کیا حال ہی اپنی سرگذشت بیان کرو وہ عورتین کہنے لگین کہ میان پر چھوا اُس بات کو جسکا کوئی حاصل ہو جب
تم ہمارا مطلب دل پورا نہین کرسکتے تو تمھارا پوچھنا فضول ہی یہ سنکر سہراب ثانی کو غصہ آیا اور کہا کہ
بیان کیے بغیر کیونکر معلوم ہو کہ ہمسے کام تمھارا ہوگا یا نہین اُن عورتون نے کہا کہ ہمتو جانتی ہین کہ اُس کام کا ہونا
ناممکن ہی پھر کیکر کہا کرین سہراب نے کہا ؎ مشکلے نیست کہ آسان نشود ہر کہ بخواہد کہ ہر آسان نشود
عورتون نے باہم سرگوشیان کین اور کہا کہ یہ تو وہی معلوم ہوتے ہین جنکی ہمکو تلاش تھی اور یہ ثابت ہوا کہ انگوٹھی ہی
جو ہماری ملکہ کو اُنکے تاجدار نے دی تھی اور ملکہ نے انکو دیدی تھی کہ اس زمانے مین نقابدار بہت سے
پیدا ہوگئے ہین جسے ہر سرخیوش پر تمھارا شبہہ ہوتا ہی لہذا یہ انگوٹھی اپنے پاس رکھو تاکہ یہ تمکو حفاظت مین رکھے
اور مجھے تمھارا ڈھونڈھنا آسان ہو لیکن یہ سنکے نقابدار اور جو اُنکے ساتھ ہین اُس سے بہت خیال ہوا تھا کہ یہ اور
نقابدار نہو ایک نے دیکھا دوسرے نے دیکھا ہم اسکے پیچھے ہین کہ ابھی سٹپٹا دفع ہوا جاتا ہی اور حال انکا کھلا جاتا ہی
یہ سُنکر اُسنے پوچھا کہ اب ملکہ افسونہ سحر ساز سے واقف ہین سہراب ثانی نے کہا خوب جانتا ہون پوچھا
کیا دلیل سہراب نے وہی انگوٹھی دکھائی کہ یہ نشانی اُنکی میرے پاس موجود ہی بس یہ سنکر وہ عورتین قدمون سے
لپٹ گئین اور سارا ماجرا مقابلہ ساحران طلسم نہ طاق کا اُسکے بعد کیوان تاجدار کا آنا اور ملکہ کو اسیر کرکے
لے جانا بیان کیا یہ سُنکر سہراب ثانی کی عجیب حالت ہوئی اور قریب تھا کہ بیتابی نالہ قفل خموشی کو
وا کرے اور عنان حجاب ہاتھ سے چھوٹ جائے لیکن تحمل سے کام لیا اور کہا کچھ پتہ بھی معلوم ہی
کہ آخر ملکہ کو کس مقام پر اسیر کیا ہی یہ سنکر اُن عورتون نے بیان کیا کہ جس مقام پر ملکہ نے

شعلہ جانسوز کو تابع کیا تھا اسی مقام پر ایک طلسم نو قائم ہوا ہی اور اس طلسم مین ملکہ قید ہین اور وہی شعلہ کہ جسنے
ایک عالم کو پھونکا تھا اب وہان مار رہتا ہی اور جسیطرح شعلہ رہزنی کرتا تھا اسیطرح اب
مار افسون لوگون کو ہلاک کرتا ہی جاتے وقت کیوان تاجدار یہ کہگیا تھا کہ جسیے دعوی ہو وہ آکر
افسونہ سحر ساز کو چھڑا لائے بس یہ سنکر غم و غصہ سے چہرہ سہراب ثانی کا سرخ ہوگیا اور کہا کہ بغیر
افسونہ سحر ساز کے چھڑائے ہوئے مجھے داہنے ہاتھ کا کھانا حرام ہی یہ فرماکر اسیوقت گھوڑے کی
باگ لی اور جانب طلسم گنجور روانہ ہوئے ہر چند تینون نقابداردن نے منع کیا کہ تنہا نہ جاؤ لشکر
کو ساتھ لے لو اور ہم بھی چلتے ہین مگر سہراب ثانی نے نہ مانا اور روانہ جواب دیدیا کہ اتنو ہین قسم کھا چکا ہون
اب مجھے ایکدم توقف کرنا حرام ہی یہ فرماکر یہ جا وہ جا روانہ ہوگئے ساتھ ہی سہراب ثانی کے
ان تینون نقابداردن نے بھی گھوڑے اٹھا دیے اور جانب طلسم گنجور روانہ ہوئے عقب سے
اسکے لشکر بھی چلا اب حال سہراب ثانی کا گزارش کیا جاتا ہی کہ یہ آتے آتے جسوقت قریب اس گنبد کے
پہونچے کہ جس مقام پر بجاے شعلہ طاؤس بیٹھا ہوا تھا اور سانپ اسکے پاؤن مین لپٹا ہوا تھا
بس جسیے ہی سہراب ثانی قریب گنبد پہونچے طاؤس نے صدا دی کہ اے ساکنان طلسم ہوشیار ہوجاؤ کہ
فتاح طلسم آپہونچا ادھر تو طاؤس نے یہ آواز دی ادھر سانپ زبان نکال کر چلا اور قریب سہراب ثانی
کے پہونچا سابق مین گزارش کیا جاچکا ہی کہ ہاتھ مین سہراب کے وہ انگوٹھی ہی جو افسونہ سحر ساز
نے دی تھی بس سہراب نے عکس انگشتر کا ڈالا دیکھا تو سانپ نہین ہی بلکہ بانسری ہی اور شعلہ نے
رہائی پائی اور تڑپ کر چلا کیونکہ اسوقت تک یہ اس بانسری مین مقید تھا جب عکس انگشتری سحر برطرف
ہوا تو شعلہ نے رہائی پائی سہراب کے ہاتھ مین تو انگشتری اگوان تھی شعلہ ادھر نہ آسکا لیکن عقب
مین اسکے تینون نقابدار چلے آتے تھے شعلہ انکو دیکھکر انکی طرف متوجہ ہوا سہراب ثانی نے دیکھا کہ یہ تو
غضب ہوا چاہتا ہی ایسا نہو کہ یہ سبکو ہلاک کرے اب ادھر تو سہراب ثانی نے گھوڑا ڈالا اور شعلہ کیطرف
سپلے آواز دیتے جاتے ہین کہ او ملعون ادھر کہان جاتا ہی ادھر آ کہ مین تجھے پھونک دون یا تو مجھے جلادے
ارے حریف تو بین ہون ان لوگون سے کیا کام ہی ادھر فرط محبت سے ان تینون نقابداردن نے
گھوڑے ڈالدیے کہ چلے ہم ہی کو پھونک دے کہ ہم زندگی سے تنگ ہین لیکن ہنوز شعلہ تو
ان نقابداردن کے نہ پہونچا تھا کہ سہراب ثانی بن رستم ثانی قریب پہونچ گئے اور شعلہ کو للکارا
شعلہ بلاے ناگہانی کیطرح سہراب ثانی کیطرف پلٹا جسیے ہی قریب ہوپہونچا سہراب نے تلوار ماری
ساتھ ہی عکس انگشتر کا بڑا شعلہ جاگا سہراب نے آواز دی کہ او ملعون جاتا کہان ہی اب کی جو شعلہ پلٹا
تو اس طاؤس کی طرف چلا جو گنبد پر بیٹھا تھا ہر چند طاؤس نے فریاد کی کہ ارے مین تو محافظ طلسم ہون
مجھسے تو کیون عداوت کرتا ہی لے دشمن کو سلین شعلہ نے ایک ساعت نہ کی اور طاؤس کو جا دبوچا شعلہ کی
بیتابی یہ جلکر خاک ہوا طاؤس کا مرنا تھا کہ آواز پیدا ہوئی کشتی مرا نام من طاؤس جادو بود حیف
مرو بیم دجاندار دیم دبمطلب خود نرسیدیم اب پھر شعلہ سہراب پر چلا سہراب نے پھر ہاتھ اٹھایا
انگشتر چمکی اور شعلہ فراری ہوکر نقابداردن کی طرف چلا پھر سہراب بن رستم سد راہ ہوے اور شعلہ کو للکارا
اب شعلہ کی یہ حالت ہی کہ تمام صحرا مین لپکتا پھرتا ہی اور سخت پھونک دیا اس طائر کو جلا دیا اس

چرند پرند گرا لیکن مہراب ثانی بھی اچل کیطرح ساتھ ہی ساتھ پھر رہا ہی جب مہراب قریب شعلہ کے پہونچتے ہین شعلہ بھاگتا ہی اسی سرگردانی مین شام ہوگئی مرکب مہراب ثانی کا بیدم ہوگیا چار دن ہاتھ پاؤن پھیلاکر بیٹھ گیا مہراب گھوڑے سے کود پڑے اور شعلہ کے ساتھ ہوے بھلا پیدل کبتک دوڑ سکتا ہی آخر ہانپنے لگا دم چڑھ آیا مگر شعلہ کی تیزی مین فرق نہین ہوا اسیطرح اچل لشکر پر چمک چمک کر جاتا ہی اور مہراب سبکو پکار رہے ہین اور ہر اسان ہین کہ دم پھول گیا چلنے کی طاقت نرہی بیقرار ہوکر دعا کی کہ بارالہا تو مدد کر کہ اب یہ شعلہ سبکو پھونک دیگا پھر بعد ان سبکے میرا رہنا بھی فضول ہی ہنوز سخن در دہان تھا کہ بالاے آسمان سے ایک باز پیدا ہوا اور شعلہ کو نگل گیا اور کندے جوڑ کر زمین پر آترا اب جو شعلہ کو منقار سے چھوڑا تو شعلہ نتھا بلکہ ایک لعل شبچراغ تھا کہ چمک رہا تھا حس وحرکت بھی زائل ہوگئی سب عجیب تھے زیبہ کیا حرکت ہی کہ دیکھا بالاے ہوا سے ایک جولی صندل سرخ کی اڑتی ہوئی چلی آتی ہی اور اسپر ایک مرد فقیر باریش سفید وصورت نورانی تشریف فرما ہین درویش کی چوکی زمین پر قائم ہوئی اور یہ سب مرد متبرک وخدارسید جھکے ہوے استقبال چلے اور شاہ صاحب کو لیکر اپنے لشکر کی طرف آئے اور حکم دیا کہ بارگاہ مین سب اسی مقام پر استادہ ہون شاہ صاحب نے آتے ہی اس دانۂ یاقوت کو اٹھا لیا سب نے وہی لعل شبچراغ جو باز نے اگلا تھا اور مہراب ثانی سے دیکھکر فرمایا کہ اسے اپنے تاج مین لگا لو صفت اسکی یہ ہی کہ جس تاج پر اسکا عکس پڑے گا وہ سر سے گر جائیگا اور اگر غلان اسم پڑھوگے تو وہ تاج جلکر خاک ہوجاے گا یہ صفت اس لعل شبچراغ کی سنکر مہراب بن رستم ثانی نہایت خوش ہوے اور دست بستہ عرض کی کہ حضور کا اسم مبارک کیا ہی اور آپ کون سے مرد متبرک وخدارسید ہین جو ہم سبکو اس ہلاکت سے بچایا درویش نے کہا فقیر ونکا نام کیا سنے درویش دریدہ دامن کہتے ہین اور ہلاکت سے بچانا خدا کا کام ہی مین کیا چیز ہون الا اسوقت ظاہری سبب تم لوگون کے بچنے کا مین ہی ہوگیا ہی مہراب ثانی تم نے طلسم چہل چراغ سلیمانی فتح کرچکے ہو اور آئین طلسم سے آگاہ ہو پھر یہ کیا جہالت تھی کہ بغیر انتظام واہتمام چل کھڑے ہوے اور دہانۂ اچل تک جا پہونچے کوئی ایسی بھی حرکت کرتا ہی تمھارے بزرگون نے بھی طلسم فتح کیے ہین مگر پہلے رجوع پروردگار عالم کی طرف کی ہی جسوقت ہدایت ہوئی ہی اسوقت قصد فتاحی کیا ہی بابا ؎ نہ ہر جاے مرکب تواں تاختن نہ جاہا سپر باید انداختن ٭ پر محل پر جرأت کام نہین دیتی ہی یہ کہکر بدرقت مجھے خبر پہونچ گئی اور مین آگیا اور نہ یہ شعلہ کیا کیکر زندہ بھی چھوڑتا تمھارے پاس اگر چہ یہ انگشتر محافظ جان ہی لیکن بہ اسوقت تک حفاظت کرسکتی تھی بیشک تم ہوشیار رہے اور عکس اسکا شعلہ پہ پڑ رہا تھا جب تم تھک جاتے تو شعلہ تمکو بھی مثل دیگران پھونک دیتا اور انگشتر بھی حفاظت نہ کرسکتی یہ سنکر مہراب ثانی نہایت پشیمان ہوے اور کہا کہ بیشک مجھسے بہت بڑی غلطی ہوئی درویش نے کہا آیندہ ایسی حرکت نکرنا اور نہ طلسم فتح ہوچکا مہراب ثانی نے کہا کہ انشاء اللہ اب ایسی غلطی

نہوگی اسنے ہین بارگاہ برپا ہوگئی مہراب ثانی ذخیرہ شاہ صاحب کو لیے ہوے داخل بارگاہ ہوے
اور نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ شاہ صاحب کو بٹھایا اور وہ لعل شبچراغ جو عطیۂ شاہ صاحب
تھا ایک تاج ہین سلوا دیا اور اوپر اُسکے کپڑا زرد دوزی ٹکوا دیا کہ جسوقت چاہین کپڑا اُٹھا دین اور
لعل روشن ہو جائے اور جب چاہین پوشیدہ رکھین اب یہ تاج تو توشہ خانہ ہین رکھوا دیا گیا کہ جب
اسکا محل آئے گا تو پہنین گے دوسرا تاج شاہزادہ نے زیب سر فرمایا اور دیش و ریدہ دامن سے کہا
کہ بالفعل ارادہ فتاحی طلسم ملتوی رکھو ہین ایک شب کی مہلت مانگتا ہون کہ عبادت خانہ برپا
کرون اور حالات طلسم کے دریافت کرکے اُسکی تدبیر بتاؤن اگر خلاف اسکے کرے گے تو پچھتاؤ گے
یہ فرما کر کہا کہ میرے واسطے ایک بارگی برپا کرا دو اُسیوقت مہراب ثانی نے شاہ صاحب
کے لیے ایک چھوٹا سا خیمہ برپا کرا دیا اور فرش سفید اُسمین بچھوا دیا بخور روشن کرا دیا
شاہ صاحب داخل خیمہ ہوے اور عبادت رب بے نیاز مین مصروف ہوے جسوقت نماز شب سے
فراغت ہوئی تو کچھ اسرار و رموز بیان کیے کہ موکل حاضر ہوے اور اُنھون نے حال کہ وہ پوشیدہ کا
بیان کیا شاہ صاحب نے موکلون کو رخصت کیا اور یہ ہدایت کی کہ یہان سے داہنی
جانب چلے جاؤ جسوقت قریب کوس ڈیڑھ کوس کے پہونچوگے نزدیک درخت بزرگ نظر آئے گا
اور اُس درخت پر ایک طائر سرخ رنگ بیٹھا ہوگا تمکو دیکھکر اُڑیگا اور حملہ کرے گا اگر پنجہ اُسکا
تمھارے جسم سے چھو جائے گا تو جسم پانی ہو کر بہ جائے گا تمکو چاہیے کہ یہ چھری ساتھ لیتے
جاؤ جسوقت طائر تمھاری طرف جھپٹے تو یہ چھری مارنا وہ طائر زمین پر گر کر تڑپنے لگے گا
تم اُس طائر کو ذبح کرکے رومال خون سے تر کر لینا اور بعد اُسکے اُس رومال کو جلا کر بخور کرنا جسوقت
دھوان اسکا منتشر ہوگا تو کوہ پوشیدہ ظاہر ہو جائے گا تم درہ کوہ مین چلے جانا وہان تیغہ قتال جلال
نقشبند کا تمکو ملیگا اُسی تیغہ سے اُسکی موت ہے اور بالفعل یہ طلسم بے لوح ہی کیونکہ وارث اسکا زندہ
نہین ہی اجلال نقش بند نے اپنے زور سحر سے پھر اسکو آباد کیا ہی اور مرحلونکو جگایا ہی جو لوح
سابق کی تھی وہ معلوم نہین کہ مالک طلسم کے مرنے سے کیا ہوئی اور کون لے گیا بیکار ہو گئی
یا کار ہوا اب تم جاؤ اور نہایت ہوشیاری و بیدار مغزی سے کام کرنا جہالت و سہلگی
زیادہ دخل نہ دینا کیونکہ یہ معاملہ طلسم کا ہی اور طلسم بھی بے لوح ہی سب سے زیادہ یہ امر ہی
کہ ساحران طلسم کو ہوشیار کر دیا گیا ہی کہ بھی زمانہ آمد فتاح طلسم کا ہی اور قید افسونہ سحر سازی
طلسم مین موجود ہی اس بنا پر کہ ساحر یہان کے نہایت ہوشیار اور زیرک ہین بالفعل ہی
مقام پر قیام کرتا ہون جبتک تم طلسم فتح نہ کر لوگے اُسوقت تک یہان سے نہ جاؤن گا پوشیدہ
طور پر تمھارے ہمراہ رہونگا شاہزادہ نے یہ سب امور ذہن نشین کیے اور چھری ہاتھ
مین لیکر دیش و ریدہ دامن سے رخصت ہوے اور پشت مرکب پر بیٹھکر جانب
کوہ پوشیدہ روانہ ہوے جسوقت ڈیڑھ کوس کی مسافت طی ہوئی اور اُس حدود مین
پہونچے جہان طائر درخت پر بیٹھا تھا تو طائر اُڑا اور آواز دی کہ او ظالم تو آگیا کب
چھوڑتا ہون تجکو کہ تو طلسم کو برباد کرے یہ کہتا ہوا قریب مہراب ثانی کے آیا چاہتا تھا کہ پنجہ مارکر

سہراب کو ہلاک کرون سکھسہراب ثانی نے چھری طائر کو ماری طائر زمین پر گر کر تڑپنے لگا اور فریاد کرنے لگا کہ مجکو چھوڑ دے اب مین پھر حملہ کرونگا سہراب بن رستم جلد پھر اپنے گھوڑے پر سے اُتر پڑا گھوڑے کی پشت سے زین اُتارا لگام ایک درخت مین اٹکا دی منہ پر توبڑا چڑھا دیا کہ کچھ دیر سستائے اور پیٹ بھر کھانکھا لے جب اس سے فرصت پائی طائر کی طرف متوجہ ہوا طائر زندگی کی گھڑیان گن رہا تھا اسکی چمنی نرم دلون سے دیکھی نہ جاتی تھی سہراب جس عزم سے آیا تھا اُسکے بیان کرنے کی ضرورت نہین اُسکو حلال کیے بغیر چارہ نہ تھا مگر اسکی تڑپ دیکھکر اُسکو رحم آگیا دل مین سوچا کہ مرے کو مارنا کیا رحمدلی بولی جانے دو زندہ رہکر بھی اُسکی تڑپ کچھ ایسی تھی کہ سہراب کا رحم ہی اُسکے لیے زہر قاتل سے کم نہ تھا طائر تو یہ چاہتا تھا کہ دنیا کی اور بہکھاؤ جو دم بدم ہزیمت و بلا سے تکلیف ہی سہی مگر اسکی پیتابیان کہہ رہی تھین کہ ترس کا مرتبہ رحم کا درجہ نہین سہراب کی آنکھون کے سامنے اُسکے ہاتھ سے نہ معلوم کیسے کیسے پہلوانون کا خون بہ گیا اس میدان کارزار مین انسانی جانون کا جس قدر نقصان ہوا اُسکا حساب نہین ایک ایک ہم مین ہزار ہزار بہادر تو تھوکرون ہی کی نذر ہوگئے تیغ و تیر و تبر و ترکش سے مرنے والون کا کیا شمار سہراب اس طائر کی حالت پر کبھی تو رحم آتا تھا اور کبھی دل چاہتا تھا کہ مجھے پر مجھری پھیر کر مصیبت کا خاتمہ کردے اُسنے طائر کو ہاتھ مین اُٹھا لیا اور رحم دلی اور بے رحمی کے خیالات آپس مین جنگ و جدل کرنے لگے کبھی رحم دلی کہتی تھی کہ مرہم پٹی کرو اور کبھی بیرحمی اُکساتی تھی کہ گھونٹ دبا پھیر دو مجھری سہراب عجب کشمکش مین تھا کہ کیا کرون کیونکر ان مصیبتون کا خاتمہ ہو آخر رحمدلی کو شکست اور بے رحمی کو فتح نصیب ہوئی سہراب اُسکی تکلیفات برداشت نکر سکا اور آخرکار اپنی چھاتی پر پتھر رکھکر گردن پر چھری پھیر دی اوخون سے اُسکے رومال کو تر کر لیا بعد ازان اتفاق سے آگ نکال کر رومال کو جلایا اور دھوین کو منتشر کیا دیکھا کہ برابر درخت کے ایک کرہ ہوا گون سر بفلک جسکی بلندی دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ بس کرہ زمین کی آخری سرحد یہی ہے مساح قیاس نے لاکھ چاہا کہ اسکی رفعت کا اندازہ کرے لیکن نہ کوئی آلہ تھا نہ پیمانہ اسکا سایہ منزلون تک تاریکی چھائے رکھتا تھا اگر کسی کو اور بھی ہوئی کہ رفعت کی پیمایش کرے تو اسکی کوئی سبیل نہ تھی خلاصہ یہ کہ پہاڑ کیا تھا کرۂ زمین کی چھاتی کا پھر تھا چوٹیون پر طائر وہم و خیال کی رسائی نہ تھی درون مین پہنچ ہوا کا گذر نہ تھا جس درہ کو دیکھیے درد انگیز نظر آتا تھا ان درون مین جس درہ سے سہراب کو غرض تھی وہ نہایت ہی دشوار گذار تھا کہین خندق کہین کھنڈ نہ جانے کا راستہ نہ رسائی کا ذریعہ مگر سہراب صاحب ہمت و اولوالعزم تھا اسکی طبیعت کا استقلال قائم رہنے کیلیے کوئی مجبوری مانع نہ تھی جان جوکھون کو کچھ سمجھتا ہی نہ تھا جو دل پر رکھ لیا کر گذرا جسوقت اُسلوا بسے دشوار گذار درے سے سامنا ہوا پہلے تو بغلین جھانکین مگر ایک دفعہ کمر ہمت چست باندھی اور ایک قدم لگائی کہ اس پار سے اُس پار تھا کہ ہوا کا جھونکا سی گرد ہو گیا دوسرا ہوتا تو وہیں اندھیرے رہجاتا ہڈیون کا پتہ بھی نہ لگتا سہراب کی دلیری نے یہ ثابت کردیا کہ ہمت مردان مدد خدا جس یعنی ہمت ہوتی ہی اُسکی مدد خدا ضرور کرتا ہے الغرض خدا کی مدد سے سہراب درے مین پہونچ گیا

اندر دورہ کوہ کے ایک تجرہ بنا ہوا تھا اور نیچہ سقف مین لٹک رہا تھا شاہزادہ نے نیچہ کو اپنے قبضہ مین کیا اور پشت مرکب پر بیٹھکر اپنے لشکر مین واپس آئے شاہصاحب نہایت خوش ہوئے اور کہا تم بہت جلد واپس آئے اب در بند شیران کی طرف جاؤ اور یہ خرگوش لیتے جاؤ جسوقت شیر تم پر حملہ کرے باڈکارنے کا قصد کرے تم اس خرگوش کو شیر پر پھینک مارنا ورنہ اگر شیر ڈکار اُٹھا اور تمنے خرگوش پھینکنے مین دیر کی تو آواز شیر سے دماغ پھٹ جائے گا اور تڑپ کر ہلاک ہو جاؤگے اور جب یہ در بند فتح ہو جائے گا تو ہم تمھیں بلوا لینگے اور در بند دوم کا حال بیان کرینگے یہ کہکر سہراب ثانی کو رخصت کیا اور شاہزادہ پشت مرکب پر بیٹھکر جانب در بند شیران روانہ ہوا شاہصاحب نے پتہ دیدیا تھا کہ در بند کوہ پوشیدہ ہے اُسطرف واقع ہے شاہزادہ اول کوہ پوشیدہ پر آیا اور وہان سے آگے بڑھا دیکھا کہ ایک صحرا ہے وسعت اُسکی بیان سے باہر ہے جہانتک نظر کام کرتی ہے سوا میدان کے کچھ نظر نہین آتا اور ایک طرف کنارہ جنگل ہے شاہزادہ مرکب کو دوڑائے ہوئے چلا جاتا تھا کہ یکایک جانب نیستان سے ایک بگولہ گرد کا پیدا ہوا شاہزادہ سمجھ گیا کہ شیر آتا ہے شاہزادہ نے بھی باگ گھوڑے کی اُٹھا دی جاتے جاتے قریب اُس بگولہ کے پہونچے دیکھا کہ بگولے کے اندر سے شیر ببر پیدا ہوا اور شاہزادہ کو دیکھکر ٹھہرا اور پھر ہری لیکر چاہتا تھا ڈکارون کہ شاہزادہ سہراب نے خرگوش کو شیر پر کھینچ مارا بس جیسے ہی خرگوش جاکر شیر پر گرا یہ معلوم ہوا کہ بارود مین چنگاری گری شیر مانند شعلہ کے بھڑکا اور نیستان پر جاگرا تمام کلک جلنے لگا اور وہ سو شیر اُس نیستان سے نکل کر بھاگے شعلہ نے نیستان کو جلاکر شیر ذکا تعاقب کیا اب یہ حالت ہے کہ تمام صحرا مین شیر بھاگتے پھرتے ہین اور شعلہ لپکتا پھرتا ہے جس پر گرا اُسکو جلا دیا یہان تک کہ تمام شیر جلکر خاک ہو گئے اور آخر مین وہ شعلہ بھی فرو ہو گیا میدان صاف ہو گیا دستے مین سامنے سے شاہصاحب جریب ہاتھ مین لیے ہوئے نمودار ہوئے اور سہراب ثانی کی پشت پر دست شفقت رکھا اور کہا کہ دیکھو سپاہ ہوشیاری سے کام کرنا جس طرح اس در بند کو فتح کیا ہے یہ نقشہ مارکیک نقش شاہزادہ کو دیا اور فرمایا کہ اب وہ مقام قریب ہے جہان برفین چٹانین گرتی ہین اور انسان کو جلا دیتی ہین جسوقت برفین چمک کر بلند ہون اور تمھارے جانب متوجہ ہون تم یہ نقش سامنے کر دینا برفین واپس جائینگی اور برق افگن جاکر پر گریگی جسکا یہ سحر ہے اور اُسکو جلاکر خاک کر دینگی یہ سنکر شاہزادہ وہنہ کیطرف روانہ ہوا جیسے ہی قریب پہونچا دیکھا کہ برفین چمک کر بلند ہوئین اور وہان سے تڑپ کر شاہزادہ کی طرف چلین سہراب ثانی نے نقش سامنے کیا تو وہ برفین قریب سر پہونچ چکی تھین اور قریب تھا کہ جلاکر خاک کر دین یا پھر بلند ہوتین اور ایک درخت پر گرین کہ مانند کہل چنار کے جلکر گرا آندھی چلی خاک اُڑی دیر تک شور فریاد و فغان بلند رہا آخر آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من برق افگن جادو بود جسنے مرد یم و جانداد یم و بمطلب خود نرسیدیم دیکھا کہ لاش ایک عامر کی پڑی ہوئی ہے اور ٹکڑے ٹوٹے ہوئے تلوارون کے نہایت زنگ آلودہ قریب اُسکے پڑے ہوئے ہین شاہزادہ خفیر کا منتظر تھا کہ آئین تو نقب مین داخل ہون اتنے مین وہ دیو بیش نمودار ہوئے اور سہراب ثانی سے کہا کہ یہ مرحلہ بھی شکست ہوا یہ جو دو ٹکڑے تلوارون کے پڑے

ہین یہی سحر کی قوت سے برق بنکر گرتے تھے اور خرمن جان کو برباد کرتے تھے اب تمھین اسکے آگے مرحلہ
عقربا جادو کا یہ حالت دہان کی ہی کہ جسوقت دہنہ سے نقب کے نکلے گے تو ایک صحرا
وسیع کے درمیان پہونچ گئے اسوقت ایک جانب سے تند غبار بلند ہوگا اور اسقدر گرد و غلیظ ہوا
کو تنگ کرنے لگے گا یقین ہی کہ اگر تم پھر زمان اس تند گرد مین چھپ جائے تو فورًا ہلاک ہوجائے
اور دوسری جانب سے ہوے تیز آئیگی جس سے درخت گر جائین اور بادبان طوفان پیدا ہو لشکر اس
تیز ہوا مین پھنسے تو پر دے خیمہ کان کے پھٹ جائین اور صدمہ سے ہلاک ہوجائے تیسرے جانب سے
سیلاب پیدا ہوگا کہ دشت و درختجر و حجر سبکو غرق کر دیگا انسان کی کیا حقیقت ہی چوتھے جانب سے
شعلے اٹھ کے پیدا ہون گے کہ یہ شعلہ درخت و جانور جو ملجائے گا اسے جلاکر خاک کر دینگے تم یہ دانہ مروارید
لو اسے اپنے خانہ مین رکھنا جسوقت یہ چار طوفان عناصر اربعہ کے پیدا ہون تو جسطرف سے خاک کا
تند بلند ہو اسطرف دوڑجانا یہ دانہ اپنے دہن مین رکھ لینا اسکی وجہ سے تم محفوظ رہو گے تھوڑی
دیر جانیکے بعد تمکو ایک ساحر ملیگا کہ دونون ہاتھ اپنے بلند کیے ہوے سحر کر رہا ہوگا تم نعرہ کرنا اور
زور کرکے ہاتھ اپنے نیچے کر لینا تمام طلسمین برطرف ہوجائین گی ساحر تم پر حملہ کرے گا تم یہی دانہ
مروارید اسپر کھینچ مارنا کہ دو جل کر خاک ہوجائیگا اور شعلہ بنکر اپنے لشکر پر گرے گا اور لشکر
کو بھی جلاکر خاک کر دیگا یہ فرماکر ایک بازو بند سہراب کے بازو پر اپنے ہاتھ سے باندھ دیا اور فرمایا
کہ بابا خدا حافظ شاہزادہ سہراب ثانی دہنہ نقب کیجانب روانہ ہوا اور یہان شاہ صاحب نے
سجادہ طاعت بچھایا مصروف دعا ہوے اتنے مین تیسون نقابدار بھی مع لشکر آگئے اب یہ تو
ادھر مصروف دعا ہوتے ہین اور ادھر شاہزادہ سہراب بن رستم قریب دہنہ کے پہونچا اور
بسم اللہ کہکر اندر دہنہ کے قدم رکھا کچھ دور تک تو راہ تاریک تھی اندھیرا بڑھتا جاتا تھا ہاتھ کو ہاتھ
نہ سوجھتا تھا جسوقت کچھ مسافت طی ہوئی تو اب وہ اندھیرا رفتہ رفتہ کم ہونے لگا یہان تک
کہ تھوڑی دیر بعد روشنی ہوئی اور شاہزادہ دہنہ کے باہر آیا دیکھا کہ ایک میدان وسیع ہی اور وسط
صحرا مین مین کھڑا ہوا ہون کہ یکایک ہینا پکڑ ٹاکی آواز مین بلند ہوئین اور چاردن طرف سے
شور و غل کی صدا کان مین آنے لگی کہ یہ ظالم آگیا ارے خبردار جانے نہ پائے شاہزادہ یہ
گھبرا گھبراکر چاردن طرف دیکھنا شروع کیا داہنی جانب جو نظر پڑی تو دیکھا کہ تند گرد بلند
ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک آندھی چلی آتی ہی درخت نگاہون سے پوشیدہ ہوتے جاتے ہین سیاہی
پھیلتی جاتی ہی اور بائین جانب سے ہوا سے تیز کے جھونکے چلے بڑے بڑے درخت اپنے
مقام سے اکھڑ اکھڑ کر گرنے لگے پھر کئی کئی سو من کے سنگ چلے آتے تھے سناٹا ہوا کا دل کے
پار ہوا جاتا تھا شاہزادہ پریشان ہوگیا سامنے سے شعلہ سا آتش مثل ستارون کے چمکتے ہوے
چلے آتے تھے کہ راہ مین شجر و حجر چرند و پرند جو ملا اسے پھونک دیا تمام صحرا کرد و تار معلوم ہوتا
تھا پشت کیجانب پھر کر دیکھا تو سیلاب جوش مارتا ہوا درخت ڈبوتا ہوا اسطرح چلا آتا ہی کہ اسکی
رفتار آندھی سے بھی زیادہ ہی بس فورًا شاہزادہ کو نصیحت شاہ صاحب کی یاد آگئی اور گھوڑا
تند گرد کی جانب اٹھا دیا جیسے ہی قریب گرد کے پہونچے دامن گرد سے شگافتہ ہوگیا اور راستہ

پیدا ہوگیا شاہزادہ نے مرکب کو اور تیز کیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ مرکب دو دیواروں کے بیچ سے چلا جاتا
ہی جاتے تھے دیکھا کہ یکبارگی شخص دونوں ہاتھ جانب آسمان بلند کیے ہوے کچھ پڑھ رہا ہی اور
چاروں طرف پھونکتا جاتا ہی بس شاہزادہ نے قریب اُسکے پہونچکر نعرہ کیا کہ باش اے قرساق ہوشیار
ہو کہ منم مفتاح طلسم تُو گذارم کہ از دست من زندہ و سالم بدر روی یہ سنتے ہی اُس ساحر نے ہاتھ اپنے
نیچے کرلیے اور کہا کہ تو آگیا خیر اگر یہانتک پہونچ گیا تو اب آگے جانا تیرا محال ہی یہ کہکر اسنے
ایک دھتڑ مارا اور آواز دی کہ ای ساکنان دربند عنفر یہ اگر اپنی جان بچانا ہی تو آؤ اور دشمن کو گھیر کر
مارلو بس اسکا یہ کہنا تھا کہ ہر چہار جانب سے صدہا آدمی پیدا ہوے اور لینا لینا کہتے ہوے
شاہزادہ کی طرف چلے اور عنفر جادو نے جھولی پر ہاتھ مارا اور ایک ناریل نکالکر کچھ بدر بدر
کرنے لگا ہنوز اسم سحر اسکا تمام نہ تھا کہ سہراب ثانی کو خیال مرد اربد کا آگیا بس افعون سے بھی دہن سے
مرد اربد اگلا اور عنفر جادو پر جھپٹ مارا عنفر جادو سمجھا کہ یہ بھی ساحر ہی اس نے سحر کیا بس اسنے اُن کی کہ سپر آہنی
اسکے سامنے پیدا ہوگئی لیکن دانہ مرد اربد نے سپر کو توڑا اور سینے پر عنفر جادو کے پڑا کہ عنفر جادو کے
جسم میں اُسکے لگ گئی اور ہمہ تن شعلہ ہوکر اُنلوگون کیطرف چلا جنکو عنفر جادو نے پکارا تھا ہر چند
اُن لوگون نے سحر کیے مگر کچھ نہ ہوا شعلہ نے سبکو پھونک دیا اور آخر میں خود بھی فرد ہوگیا اب دیکھا
تو میدان صاف ہی اور قلعہ سامنے معلوم ہوتا ہی ادھر تو یہ دربند فتح ہوا اُدھر شاہصاحب نے سجدۂ
شکر ادا کیا اور درگاہ رب العزت میں جبین سائی کرنے لگے نقابداروں نے شاہصاحب سے سبب
سجدۂ شکر کا دریافت کیا درویش نے کہا کہ بفضل خدا سے سب مرحلے شکست ہوگئے
اب سامنا اجلال نقش بند کا ہی اور یہ مرحلہ سب سے زیادہ سخت ہی لیکن خداوند کریم بڑا صاحب قدرت
ہی یہ سنکر نقابدارون کو تردد ہوا کہا کہ اگر ارشاد ہو تو ہم بھی جاکر مدد و نصرت کریں شاہصاحب نے فرمایا
کہ مناسب وقت نہیں ہی اور مصلحت کے خلاف ہی آپ لوگ اطمینان سے بیٹھیں اگر ضرورت
ہوگی تو میں آپ جاؤنگا یہ فرماکر پھر سکوت کیا گویا مراقبہ میں گئے وہان شاہزادہ سہراب ثانی
درِ بند عنفریہ کو شکستہ کرکے قلعہ کیطرف بڑھا کہ اب اجلال نقش بند کو بھی مارکر کام اُسکا تمام کریں
دیکھا پہلو کیجانب سے آہ و زاری فریاد کی پیدا ہیں بہت سے لوگ سوگواروں کی شکل بنائے
ہوے روتے پیٹتے چلے آتے ہیں اور ایک نازنین ماہ جبین چہرہ مانند ماہ شب چاردہ کے منور
لباس پر تکلف پہنے ہوے زیور نقرہ اور طلائی سے آراستہ لیکن آنکھون سے آنسو جاری ہیں
کہتی ہوئی چلی آتی ہی بہت سے لوگ اُسکے ہمراہ ہیں جو بظاہر اسکے عزیز اور اہل محلہ معلوم ہوتے
ہیں جسوقت اُسکو کوئی سمجھاتا ہی کہ تیرا سن کیا ہی ابھی تو تیری عمر کی بیاہنے کو بیٹھی ہیں کیون اپنی
جوانی کو مٹاتی ہی اگر شوہر کا کچھ دنون ساتھ رہتا تو بھی غنیمت تھا برائے نام شادی ہوگئی تھی وہ جواب
دیتی ہی کہ جب شادی ہوگئی تو باقی کیا رہ گیا مجھے بعد اس شوہر کے زندہ رہنا منظور نہیں ہی اے صاحبین مرد مجھے
کاہیکو ملے گا لوگ سمجھاتے ہیں کہ خدا نے ایک سے بڑھکر ایک پیدا کیا ہی ہم اور اس سے اچھا ڈھونڈھکر
شادی کردینگے وہ کہتی ہی یہ سب باتیں ہیں اُس سے اچھا دکھادو تو جانیں یہ سنکر ایک آدمی
نے سہراب کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ دیکھو ایک تو بھی جوان ہی کہ اُس سے کہیں بہتر ہی کہا کہ

سب فیض اگر یوسف ثانی ہی تو کیا ہی	بخونبدہ نوازی کسے دل سپہ فدا ہی	یہین کیا مطلب ہو اپنا تھا وہ ہا صلہ

جاتا رہا یہ سنکر اسکے باپ نے بہت کچھ تسلی دی اور کہا کہ مین تیرے ساتھ اس جوان کو رخصتی مسیکے دیتا ہون یہ کہکر قریب سہراب ثانی کے آیا سلام کیا فرمایا تو کون ہی اُسنے جواب دیا کہ غلام بھی ایک انسان ہی بندۂ خدا ہی اگرچہ آپکا ہم مذہب نہین ہی لیکن مجبور مصیبت پڑگئی ہی اگر آپ ذرا سی توجہ کرین تو میرا بگڑا ہوا کام بن جاوے پندرہ سال کا رہا ہی خاک نہو یہ لڑکی میرے ہاتھ سے ضایع ہوا چاہتی ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ آخر اسکا کیا سبب ہی اُسنے عرض کیا کہ شوہر اسکا نہایت حسین وجمیل تھا اُسنے انتقال کیا اب اُسکے فراق مین ستی ہوئی جاتی ہی اگر حضور ذرا سی توجہ کرین اور اسکو سمجھا دین تو یہ اپنے ارادہ سے باز رہے کیونکہ کچھ مبلغ خاطر اُسکا حضور کی جانب معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ حضور ایسے حسین ہین کہ اسکا شوہر آپکے نلرے کی برابر نہ تھا یہ سنکر شاہزادہ کو اُسکے حال پر رحم آیا اور گھوڑا بڑھاکر آواز دی کہ او عورت کہان جاتی ہی ادھر آ یہ سنکر اُس حسینہ نے ست کہنا موقوف کیا اور خوشی خوشی قریب شاہزادہ کے آئی اور کہا کہ اگر آپ مجکو اپنی کنیز بنائین تو بیشک مین اپنے عزم کو فسخ کردون یہ کہکر اس انداز سے دیکھا کہ شاہزادہ کا دل بھی پسیج گیا لیکن ساتھ ہی خیال ہوا کہ افسوس سحر ساز جادو آگیا لاحول پڑھکر دلمین کہنے لگے کہ بعد فتح طلسم جسوقت ملکہ سے ملاقات ہوگی تو وہ اسنے دل مین کیا کہیگی اگر چہ حسین بھی ہی تو اُس سے بہتر تھین ہی یہ تصور کرکے اُس عورت سے کہا تو ستی ہو اور جاکر اپنا اور نکاح کر اُسنے ناخدا ترسی سے کہا کہ مین تو تمہارے ساتھ نکاح کرون گی ورنہ ابھی اپنی جان دونگی شاہزادہ کو غصہ آیا فرمایا دور ہو کیا بکتی ہی تیرے ساتھ کیا عشق کرونگا یہ کہنا تھا کہ وہ پھر ست ست کہتی ہوئی مرگھٹ کیطرف چلی وہان انبار لکڑیون کا لگا ہوا تھا اور سب سامان ستی کا موجود تھا یہ دیکھکر اسکا باپ پھر قدمون پر گر پڑا اور کہا کہ حضور اگر اسکے ساتھ نکاح نہین منظور ہی تو اسے دلاسا دیکر میرے مکان تک پہونچا دیجیے پھر مین اسے سمجھا بجھاکر خیالات اسکے درست کرونگا دیجیے میرے حال پر رحم فرمایئے آپکے زبان ہلا دینے مین میرا کام نکلا جاتا ہی اگر صاحب اولاد ہوتے تو آپکو معلوم ہوتا کہ فرزند کی محبت کیسی ہوتی ہی یہ سنکر شاہزادہ نے گردن جھکالی اور کہا خیر تمہاری خوشی ورنہ اسوقت مین خود ضرورت سے جارہا ہون مجھے اپنے کام کی جلدی ہی اور تم اپنے کام کی جلدی کرتے ہو یہ فرماکر پھر اُس نازنین کو آواز دی کہ اچھا چلی آ جو کہتی ہی مین وہی کرونگا اور تجھے اپنی زوجہ بناؤنگا یہ کہنا تھا کہ وہ عورت پھر پلٹی اور قریب شاہزادہ کے آئی شاہزادہ نے اُسکی ہمراہ لیا اور اُسکے باپ کے ساتھ اُسکے مکان کیطرف چلا وہ لوگ جو مثل تماشا بھون کے ہمراہ تھے متفرق ہوگئے اور شاہزادہ ستی کے باپ کے ہمراہ اُسکے مکان پر پہونچا ستی نے اسباب ست کا جسم پر سے دور کیا اور نہایت خوش ہوئی اُسکے باپ نے منت وسماجت کرکے شاہزادہ کو مسند پر تکلف پر بٹھایا اور چپکے سے کہا کہ جب حضور کو منظور نہین ہی تو نکاح کب درست ہی علاوہ اسکے یہ کافر آپ مسلمان اسوقت اسکی تسلی کیواسطے منظور فرمالیجیے یہ سنکر سہراب خاموش ہو رہے کہ خیر اسمین کچھ قباحت نہین ہی اب ستی نے جو ڈراسمانا پہنا جو وہان کا دستور تھا کہ شب عروسی عورتون کو پہنا دیا جاتا تھا اور ستی کے باپ نے بجاے ترنج خوشبودار دو تمغے عبیر وگلال کے سینہ پر شاہزادہ کے لگائے تمغے لگتے ہی اُنمین سے خوشبو پیدا ہوئی شاہزادہ چیخ مار کر بیہوش ہوا بس اُسنے نعرہ کیا

کرکے حضور حقا سے نقش بندی عیار اجلال نقش بند یہ نعرہ کرکے تمام تبرکات شاہزادہ کے جسم پر سے
اتار لے اور پھر فقید رفیع بیہوش دیکر ہوشیار کیا دیکھا شاہزادہ سے نہ بازو پر اکتہ ہی نہ کمر مین نیفہ ہی
بلکہ ہاتھ ہتکڑیون مین اور پاؤن بیڑیون مین اور گلا طوق آہنی مین ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ نیکی کا ثمر یہی
ہی مین نے تیری دختر کو ستی ہونیسے بچایا اور تو نے مجھے قید کیا یہ سنکر اُسنے کہا کہ او نادان ستی کیون
ہین عیار ہون اجلال نقش بند کا غضب کیا تھا تو نے کہ تمام مرحلے توڑ ڈالے تھے اور تیغہ قتل
اجلال بھی بے آیا خطاب ساحر تیرا کیا کرسکتے آخر مین نے عیاری کرکے تجھے گرفتار کیا اب تجھے بادشاہ
کی خدمت مین لیے چلتا ہون یہ کہکر مع اپنے شاگردون کے قید شاہزادہ سہراب ثانی کی ہمراہ
کی اور خدمت اجلال نقش بند مین حاضر ہوا اور کہا لیجیے یہ دشمن حاضر ہی بس اجلال نقش بند نے
جو سہراب کو اسیر غل و زنجیر دیکھا نہایت خوش ہوا اور حقا سے نقش بند کی بیحد تعریف کی
اور کہا کہ تمنے وہ کام کیا ہی کہ کسی سے ہونا ممکن نہ تھا ہم لوگون کے سحر بیکار ہوچکے تھے ہم اس سے مقابلہ
نہین کرسکتے تھے کیونکہ نہ معلوم اسکو یہ تبرکات کہان سے ہاتھ لگے تھے اور کس نے اسکو دیے تھے جنکی
وجہ سے اُسنے تمام ورند شکست کیے اور تمام طلسم مین تہلکہ برپا کردیا اب اسے اسطرح قتل کرون گا
کہ ماہیان دریا اور مرغان ہوا اسکے حال زار پر گریہ کرین اور ملکر رحم نہ آئے گا یہ کہکر حکم دیا کہ جارچی جارچ کرے
کہ طلسم کشا قتل ہوتا ہی جسکر تماشا دیکھنا ہو وہ آئے اور جسکو دعوی ہو وہ پنجہ لڑایجائے اُسیوقت تمام
طلسم مین خبر کردی گئی لوگ جوق جوق گروہ گروہ برائے تماشا چلے دوپہر کے عرصہ مین تمام میدان خونی دیوسے
بھر گیا اب یہ حالت ہی کہ جدھر دیکھو اُدھر سوا انسانون کے اور کوئی نظر نہین آتا لوگ حال پر سہراب کے
افسوس کررہے ہین کوئی کہتا ہی کہ کیا جوان حسین ہی اور ابھی کچھ ہی مسین عیب نہین اسکے مرنے کے دن
نہین ہین جسوقت اسکے ماں باپ کو خبر ہوگی تو انکا کیا حال ہوگا کہ کیسا فرزند شجاع و بہادر جسنے طلسم کو درہم
برہم کردیا تھا آج کس ذلت وخواری سے مارا جاتا ہی دوست تو یہان کہان سب تشنہ خون ہین گرد دشمن بھی
رو رہے ہین اور حسن وجوانی پر سہراب ثانی کی افسوس کررہے ہین یہان تو یہ ہنگامہ برپا ہی اور وہان
کا حال سنیے کہ دردبس دریدہ دامن تھی ایکمرتبہ مراقبہ سے سر اُٹھایا تو آہ کا نعرہ مارا اور کہا بڑی غلطی کی
آخر دھوکا کھا گئے نقابداردن سے گھبراکر پوچھا کہ کیا ہوا شاہصاحب نے کہا کہ باتون مین عرصہ ہوگا میں
اب ٹھہر نہین سکتا اور جاتا ہون آپ لوگ بھی لشکر لیکر میرے عقب مین آئین یہ کہکر صورت اپنی ایک
شیر مہیب کی بنائی اور جانب قلعہ اجلال نقش بند روانہ ہوے عقب مین اسکے تینون نقابدار بھی لشکر
لیکر چلے اول شاہصاحب پہونچے دیکھا کہ جلاد تیغہ لیے سر پر سہراب کے کھڑا ہی اور اذن طلب کررہا
ہی اور ایک عالم کا مجمع ہی لوگ اسکے حال زار پر افسوس کررہے ہین بس جھپٹ کر جلاد کو طمانچہ مارا اور اسطرح
ڈکارے کہ زہرے ان کفار کے آب ہوگئے اور جلاد تڑپ کر واصل جہنم ہوا اب جلدی سے مقید جسم سہراب ثانی
کی نوچ ڈالی بارگاہ اجلال نقش بند مین ہلڑ ہوگیا پہلے تو اس شیر کو لوگ شیر صحرائی سمجھے تھے جب شیر
نے جلاد کو مار کر سہراب کو قید سے رہا کیا تو اجلال نقش بند نے کہا مارو اسے یہ شیر نہین کوئی بلا ہی
جادوگر ہر چہار طرف سے جھپٹے اور شیر پر حملہ کرنے لگے اتنے مین لشکر نقابداردن کا بھی آگیا یہ تلوارین پٹکر
کر گرسے اور قتل کرنا شروع کیا اور شیر نے ساحرونکو طمانچون پر رکھ لیا جسکو طمانچہ مارا وہ گرکر

نما ہو گیا اسنے مین ایک شخص تبرکات لیے ہوے قریب شاہزادہ مہراب ثانی کے آیا اور تبرکات
پیش کیے مہراب ثانی حیرت سے منہ اُسکا دیکھنے لگے اُسنے کہا یہ وقت تامل کا نہین ہی یہ امانت اپنی
لیجیے اور دشمن کو قتل کیجیے بعد کو جو پوچھنا ہو پوچھ لیجیے گا یہ سنکر شاہصاحب نے بھی آواز دی کہ جان
لے لو یہ دوست ہی دشمن نہین اسکا خیال رکھنا تو مہراب ثانی نے تیغہ کھینچا بازو بند کو بازو پر باندھا
اور ساحر ذکم قتل کرنا شروع کیا ہنگامہ گیر و دار برپا ہوا اجلال نقش بند سے کہا کیون اے ظہیر نقش بندی
مین نے تجکو اسیواسطے طلسم مین جگہ دی تھی اور اپنا امین بنایا تھا کہ تو مجھسے دغا کرے اور میری
دشمن سے ملکر مجھے قتل کرا اے ظہیر نقش بندی نے جواب دیا کہ کبھی کے دن بڑے اور کبھی کی رات
میرے بھائی نے تمھارے ساتھ کونسی بدی کی تھی جسکے عوض مین تمنے اُسے زہر دیکر مارڈالا تھا اور
مال و اسباب پر اُسکے قبضہ کر لیا تھا مین سحر و ساحری مین تمھارے برابر نہ تھا کہ مقابلہ کرکے
عوض خون کا لیتا وقت کا منتظر تھا اب مین طلسم کشا کا شریک ہو گیا اس سے دہری ملجائیگی
مہراب ثانی نے اجلال نقش بند کو للکارا کہ او ملعون اب کیا کہتا ہی اجلال نقش بند نے زمین
پر غلطک ماری اور پرہ پرہ دار پیدا کیے چاہتا تھا اُڑکر نکل جاؤن کہ مہراب بن رستم سر پر پہونچگیا
اور تیغہ چکایا کہ اجلال کی آنکھین جھپک گئین حواس جاتے رہے بس مہراب نے تیغہ اسکے سر پر
مارا کہ دو پرکالے ہوے اور ہر قاچم جادو نے نقابدار کلان یعنے رئیس نوجوان پر گولہ خولادی مارا
شاہصاحب نے جست کرکے گولے کو پکڑلیا ایرج نے تلوار ماری قیام جادو نے آت کی
کہ سپر سد پر پیدا ہو گئی شاہصاحب نے بجو بڑھکر چونکا کہ سپر جل گئی اور قیام جادو سحر ہوا تلوار
جو ایرج نوجوان کی پڑتی ہی قیام جادو کے دو ٹکڑے ہو گئے مقیم جادو نے رستم ثانی پر
سحر مارا شاہصاحب نے تیغ بھی گولے کیطرح ہاتھ سے روک لیا شہریار کو دیدیا کہ اپنے بھائی کو
دے دو کہ اسپر کھینچ مارین شہریار نے تیغ لیکر رستم کو دیا رستم ثانی نے تیغ مقیم جادو پر کھینچ
کہ اسکا تیغ اسکے سینہ کو توڑ کر نکل گیا ان ساحرون کے مرتے ہی طلسم مین قیامت برپا ہوئی ہنگامہ گیر و دار
بلند ہوا آتش باری و برق باری ہوا کی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرزا نام کن اجلال نقشبند
بود حیف مردیم دجا ندادیم و مطلب خود نرسیدیم بعد اسکے قیام جادو و مقیم جادو کے مرتے ہی
آوازین پیدا ہوئین اب اور ساحر جو اب سے کم درجے کے تھے بعض تو خوف زدہ ہو کر چلے گئے
اور طلسم سے نکلکر نہ طاق کیجانب روانہ ہوے اور بعض نے امان مانگی مہراب نے کہا بشرطیکہ
ایمان لاؤ لوگون نے قبول کیا اب امن و امان ہوئی اور قتل عام موقوف ہوا ظہیر نقش بندی حاضر
آیا اور عرض کی کہ ابھی ایک مرحلہ اور باقی ہی جہان ملکہ افسونہ گر ساز جادو مقید ہین مہراب ثانی
نے کہا کہ اصل تو یہی امر ہی ہین اُنھین کی رہائی کے واسطے تو اس طلسم مین آیا ورنہ مجھے کیا ضرور
تھی یہ سنکر ظہیر نقشبندی نے مہراب ثانی کو اپنے ساتھ لیا اور درویش دریدہ دامن بھی ہمراہ
ہوے تینون نقابدارون نے بھی ساتھ چلنے کا قصد کیا تھا کہ درویش نے منع کیا اور کہا کہ آپ
یہان کا انتظام کرین بارگاہ برپا کرین ہم بہت جلد آتے ہین نقابدارون نے تو بارگاہین برپا کین
اور امرا اور رؤسا شہر کو طلب کیا اُدھر شاہزادہ مہراب ثانی ہمراہ ظہیر نقشبندی قریب اُس

اُس گنبد کے پہونچے جہان پہلے انکو طاؤس و مار ملے تھے دیکھا کہ گنبد کے دروازے کھلے ہوئے ہین
اور ہر دروازے پر ایک دیو مہیب بیٹھا ہی بیچ مین ایک مسہری بچھی ہی اور اُسپر کوئی لیٹا ہی اوپر سے
دوشالہ پڑا ہی آواز آہ آہ کی بلند ہی جیسے ہی شاہزادہ پر نظر اُن دیودن کی پڑی چاردن کے
چاردن دوڑ پڑے درویش چاک دامن نے آواز دی کہ ای سہراب یہ وقت رستمی ہی ان پر دل
سے لڑو اُدھر وہ چاردن دیو آکر سہراب سے لپٹے دیو تو اُدھر متوجہ ہوے اور شاہصاحب
کچھ اسم پڑھ پڑھکر پھونکنا شروع کیا اُدھر ظہیر نقش بندی اندر گنبد کے گیا اور دوشالہ ہٹاکر آواز دی
کہ ای ملکہ آپ کس خواب غفلت مین ہین وقت رہائی آگیا نقابدار نے طلسم کو توڑا اور اجلال النقشبند
کر مار اب دربان گنبد سے مقابلہ ہو رہا ہی یہ سنکر ملکہ افسونہ سحر ساز اُٹھی مگر قوت حس و حرکت
کی نہ تھی دور سے تماشا دیکھ رہی تھی اتنی قدرت بھی نہ تھی کہ سحر کرسکتی کیونکہ کیوان تاجدار نے اسکو
اس قابل نرکھا تھا کہ یہ نگہبان طلسم کو مار کر نکل جاے ساری قوت افسونہ سحر ساز کی سلب کرلی تھی
اب بغیر چند روز ریاض کیے ہوے یہ قابل مابلہ نہین ہی اُدھر سہراب بن رستم نے ایک دیو
کو زیر کیا شاہصاحب نے آواز دی کہ سر اسکا کاٹ کر اور دیو دیر بھیج مار دو سب ہلاک ہو جائین گے
سہراب بن رستم نے ایسا ہی کیا جیسے ہی سر دیو اول کا ان مینون دیودن پر پڑا یہ سب جلکر خاک
ہو گئے بس آندھی چلی خاک اُڑی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من اہرمن جادو بود
اب دیکھا تو لاش ایک ساحر قوی الجثہ کی پڑی ہوئی ہی دوسری کوئی لاش نہین ہی اب سہراب بن
رستم گنبد مین داخل ہوے اور اپنی محبوبہ دلنواز کو دیکھکر آنکھون مین آنسو بھر لاے کہ نہایت
لاغر ہو گئی تھی اور رنگ چہرہ کا متغیر ہو گیا تھا آنکھون مین حلقے پڑے ہوے تھے جسم خشک
ہو کر کانٹا ہو گیا تھا اہرمن جادو کے مرنے سے قید افسونہ سحر سازی دفع ہوئی اتنی قوت نہ تھی
کہ ملکہ ساتھ چل سکتی شاہصاحب نے بازو پر دعاے شفا پڑھی اور خود کچھ سوچکر لشکر کیطرف روانہ
ہوے اور ظہیر نقش بندی بھی یہ کہکر رخصت ہوا کہ مین سواری حاضر کرتا ہون اب عاشق و معشوق
دونون تنہا ہوے گلے لپٹ کر خوب روے ملکہ نے کہا کہ مین نہین جانتی تھی کہ تم اسقدر میرا
خیال کروگے کہ اپنی جان پر کھیل جاؤگے شاہزادہ نے فرمایا (ہ) ملکہ تمتو اپنی مطلوبہ محبوبہ ہو پھر
تو غیرون کے واسطے آگ مین پھاند پڑے ہین ملکہ نے کہا کہ تمھین میری گرفتاری کی خبر کیونکر
ہوئی شاہزادہ نے راہ مین کنیزون کا ملنا اور حال بیان کرنا کہا اور یہ بھی بیان کیا کہ تمھاری کنیزین
میرے لشکر مین موجود ہین اتنے مین ظہیر نقش بندی سواری لیکر حاضر ہوا اور ملکہ افسونہ سحر ساز
کو سوار کرکے لیچلا سہراب بھی مرکب پر بیٹھے اور اپنے لشکر کیطرف چلے راہ مین دیکھا کہ ہزارہا
طائران مختلف الالوان اُڑے چلے آتے ہین یک بیک سناٹا پیدا ہی سہراب ثانی سمجھے کہ آمد لشکر ساحر ہی
ہی کہ وہ لشکر آئے اور زمین پر گر گر کر ہونے لگے اور جو تڑپ کر اُٹھا وہ انسان ہو گیا اور ملکہ کو
سلام کیا افسونہ ساحر ساز نے پہچانا کہ میرا لشکر ہی دیکھا تو کوئی پچیس ہزار عورتین ہین مگر سبکی یہ
حالت ہی کہ بال پریشان ناخن بڑھے ہوے سب نے قدمبوسی ملکہ کی حاصل کی افسونہ سحر ساز
نے پوچھا کہ تم سب کہان تھین اُنھون نے بیان کیا کہ اجلال النقش بند نے ہمین جانور بناکر صحرا مین

چھوڑ دیا تھا ہم سب ماتیہ بہل تالان کے ہر ہر شاخ پر فریاد کرتے پھرتے تھے اور یاد مین تجھ قتل خونی کی
داغ پر دل پھرا کرتے تھے جسوقت اجلال نقش بند مارا گیا تو ہمین رہائی نصیب ہوئی یہ سنکر ملکہ نہایت
خوش ہوئی اور ہمراہ سہراب ثانی کے لشکر کو لیے ہوے داخل بارگاہ نقابداران ہوئی چونکہ زبانی سہراب کی
معلوم ہو چکا تھا کہ یہ سب نقابدار سہراب کے بزرگ ہین سبکو سلام کیا اور بیچ نوجوان نے سر اسکا اپنے سینے
لگایا اور دست شفقت پشت پر رکھا بعد ان کے رستم ثانی نے بہو کو دیکھا نہایت خوش ہوے اور
گلے سے لگایا شہریار عالیوقار نے بھی ملکہ کو گلے سے لگایا اور دلاسہ دیکر بٹھایا سہراب ثانی بسبب شرم و حجاب
کے باہر دربار گاہ کے ٹہلنے لگے رستم ثانی نے ظہیر نقش بندی سے پوچھا کہ سہراب کہان ہین ظہیر نے
عرض کیا کہ بسبب حجاب کے تشریف نہین لاتے ہین بیرون بارگاہ ٹہل رہے ہین یہ سب سنکر اگر
خاموش ہو رہے اور ملکہ کے سامنے ظہیر نقش بندی کو کیا اور بارگاہ سہراب ثانی مین بھیجدیا جب ملکہ
جا لی تو سہراب داخل بارگاہ ہوے اب شاہنشاہ صاحب نے کہا کہ لو بابا خدا حافظ ہمتو اب رخصت
ہوتے ہین کیونکہ ابھی ہمین بڑے بڑے کام ہین جسوقت تمسے اور بریجیس آفتاب پرست
سے سامنا ہوگا اسوقت بڑی بڑی دلہنین لائق ہونگی اسکے واسطے کچھ سامان کرنا ہی سہراب ثانی
نے کہا کہ حضور بیچ تمارک ملکہ کا فرما دیجیے درویش ہمراہ سہراب کے بارگاہ ملکہ مین آوے اور تھوڑا سا
پانی پڑھکر دیدیا اور کہا کہ اسی کو پلا پاکر دو چار روز مین طبیعت بحال ہو جائیگی اسکے بعد رخصت ہوے
یہان سہراب ثانی نے ملکہ کی تمارداری اپنے ذمہ لی اور رستم ثانی نے انتظام ملک کیا روسا
شہر حاضر ہوے نذرین دین اور وظیفہ طلسمی تحفیات طلسمی حاضر کیے رستم ثانی نے مال و خزانہ غیرہ
سرداسے اپنے قبضہ مین کیا اور ظہیر نقشبندی کو یہان کا حاکم مقرر کرنے کی خوبی پیش کی اور سہراب ثانی پاس
بھی کہلا بھیجا انھون نے عرض کرا بھیجا کہ جیسا حضور مناسب جانین مبٹک ظہیر نقشبندی سے میرے ساتھ
بڑی دوستی کی ہی الحاصل اب ملکہ کی طبیعت بھی درست ہو چلی اور قصد یہ ہی کہ کوچ کرکے طرف
بیابان نہ طاق کے روانہ ہون کہ ملکہ افسونہ سحر ساز نے کہا ابھی بیمارت ابھی مین اچھی بھی نہین ہون
اور تو مجھے چھوڑے جاتا ہی اگر مرض سے نہ ہلاک ہوئی صدمہ فرقت سے مرجاؤن گی ایک آہ سرد
اور بیام کر شاہزادہ نے فرمایا کہ ملکہ اب تو اپنی حالت کو سنبھال میرا جانا ضروری ہی تسلی دیکر اچھا
نہین ایسا نہو کہ لشکر اسلام برلوئی اتنا وقت پڑے اور ہم یہان موجود ہون اسی مجلس مین ایک سانڈنی
سوار پیدا ہوا اور آکر عرض کی کہ مین پیغامبر ہون اور ایک نامہ لایا ہون سہراب ثانی نے اسے بلا لیا
اور پوچھا کہ کسکا نامہ لایا ہی اور کیا پیام لایا ہی سانڈنی سوار نے نامہ بگڑی سے نکال کر ہاتھ مین دیا اور
کہا کہ یہان سے قریب ایک شہر ہی کہ نام اسکا شہر صندل حصار ہی بسبب یہ ہی کہ گرد شہر کے ہزارہا درخت
صندل کے لگے ہوے ہین بادشاہ یہان کا صندل سنگھ ہی اسکا بیٹا تمانہ دسکو ارقم بن صندل کہتے تھے
ارقم نہایت مرد جری و بہادر تھا ایک روز کچھ لوگون نے آکر بیان کیا کہ بیابان شہر صندل مین عجب معرکہ
دیکھنے مین آیا کہ شام کو ایک درخت شق ہوا اور اسمین سے ایک مرد نکلی بعد اسکے نقابدار بارہ نکلے
انکلا اسیطرح اسکے ملازمین برآمد ہوے تب درخت صحیح راگ بنگالی رہی صبح کے قریب جلسے
برخاست ہوا اور درخت شق ہوا پھر سبکے سب اندر درخت کے جاکر پوشیدہ ہو گئے لوگون نے

دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بہت دنون سے یہ جلسہ ہوا کرتا ہی اور مارے خوف کے کوئی قریب اُسکے
نہین جاتا کہ حقیقت حال دریافت کر سکے یہ سنکر ارقم بن صندل کو اشتیاق پیدا ہوا اور وہ وہان گیا
آخرکار مبتلاے بلا ہوا سہراب بن رستم نے کہا کہ تو کہ مبتلاے بلا ہوا اُسنے عرض کیا کہ مفصل
مجھے معلوم نہین ہے سامنے بیان کرے گا اب حضور نامہ کو ملاحظہ فرماین اور مجھے جواب دین یہ سُنکر
سہراب ثانی نے نامہ ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ از دختر ملکہ خالسوتار مجھے معلوم ہوا کہ آپنے طلسم گنجورہ سلیمانی کو فتح
کیا ہمین بھی ایک بلاے عظیم مین مبتلا ہو گیا ہون اگر آپ میری دادرسی کرین اور مجھے اس غم سے نجات دین تمپر زکرم شاہی
و شہریاری نہوگا اور مین وعدہ کرتا ہون کہ اگر حضور میرے فرزند کو مجھے عطا دین گے تو مین دائرہ اسلام مین آنے کو موجود
اور تا حیات بندہ بے دام رہونگا یہ دیکھکر شاہزادہ نے ساتھی سوار کو ٹھہرایا اور اپنے باپ دادا اور چچا کی خدمت
مین حاضر ہو کر مشورہ کیا سبکی یہی صلاح ہوئی کہ مضمون کی واقفیت کرنا بجا و واجبات سے ہی اگرچہ وہ کافر کیون نہو کر دو تو آیندہ اسلام
اختیار کریگا وعدہ بھی کرتا ہی آخر سہراب ثانی نے دختر سوار کو ٹھہرالیا اور ایک روز کے بعد چلنے کا انتظام کیا لیکن ملکہ
افسونہ سحر ساز جادو نے سہراب ثانی سے کہا کہ دیکھو بے سمجھے ہوے ایک غیر شخص کی مصیبت مین شریک
ہوتا اور دوسرے کی بلا اپنے سر لگانا اچھا نہین ہی کیونکہ یہ مقام خوفناک ہی آجکل یہان کا ایک ایک
ذرہ اژدہا بندہ سے کم نہین ہی لیکن سہراب ثانی نے نہ مانا اور ملکہ سے کہا کہ تا وقتیکہ مین نہ آؤن تم اسی مقام
مین قیام کرو افسونہ سحر ساز نے کہا کہ بہتر ہی مین خود بھی کہنے والی تھی کیونکہ بالفعل نہ مین تمہارے ساتھ چلنے
کے قابل ہون اور نہ کہین دور جانے کے لایق ہون کیونکہ گھر تمہاری محبت مین چھوڑا پھر اب رہنے
کی قوت نہین اسواسطے کہ جبتک پھر سے محنت کرکے اپنے سحر کو تازہ نہ کرلون کسی کام کی نہین
نہ مقابلہ کر سکتی ہون نہ اپنی حفاظت کر سکتی ہون یہ سنکر شاہزادہ نے وہ بازو بند جو لپیٹ کر ولیش تھا
ملکہ کے بازو پر باندھنے کا قصد کیا ملکہ نے کہا یہ بے سود ہی اسواسطے کہ اس سے حفاظت جان
تو ضرور ہوگی مگر سحر کی جو قوت باقی ہی وہ بھی فنا ہو جائے گی یہ سُنکر سہراب نے وہی انگوٹھی اپنے
ہاتھ سے اُتار کر ملکہ کو دی جو ملکہ نے سہراب کو دی تھی ہر چند ملکہ نے انکار کیا مگر سہراب نے
نہ مانا ناچار ملکہ افسونہ سحر ساز کو انگوٹھی پہنا دی اور اب مع سامان لشکر و تحفہ جات
طلسمی ہمراہ دختر سوار کے جانب شہر صندلہ روانہ ہوے جسوقت بعد طی مراحل و قطع منازل قریب
شہر صندلہ کے پہونچے تو دختر مشک موے تیاری عیار نے جاکر صندل شاہ کو اطلاع کی کہ چار دن
نقابدار بڑے جاہ و جلال سے تشریف لاتے ہین یہ سنکر صندل شاہ اُٹھ کھڑا ہوا اور ارکین دولت کو
اپنے ہمراہ لیکر جانب نقابداران قاف روانہ ہوا اور استقبال کرکے قلعہ مین لایا سامان ضیافت مہیا کیا
مین گرمی صحبت ہین ادھر اُدھر کے ذکر ہوتے ہوتے کچھ ذکر افقانیہ شہر سمندریہ کا بھی آگیا صندل شاہ
نے حال بربادی شہر سمندریہ کا اور ظلم برجیس آفتاب پرست کے بیان کیے کہ سہراب جاہ و فعالت اضطر
مین مدد طلب کی بادشاہ اسلام ایسی حالت مین تھے کہ کسیکو براے کمک روانہ نہ کر سکے آخرکار اُسنے مجبور ہو
کالڑون سے مدد طلب کی اور مغرور دلشاد از زہبوت آئینہ رو کا شریک ہو کر مقابلہ کرنا اور آفتاب کو اسیر
کر لینا بعد ازان عیاریون کا ہونا انجام مین ان سب کا مارا جانا مفصل بیان کیا نقابداران کو
یہ سُنکر کمال صدمہ ہوا اور کہا کہ دیکھیے وہ کون سا دن ہوتا ہی جو ہمارا اور برجیس کا سامنا ہو اب

مہراب ثانی صندل شاہ کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ آپ کچھ اپنا حال بیان کیجئے صندل نے کہا
ہمین بلایا ہی کیونکر ہمین فرصت بہت کم ہی اور کام زیادہ ہین یہ سنکر بادشاہ نے بیان کیا کہ اس شہر سے ایک
منزل کے فاصلہ پر ایک نہر ہی نہر کے اس پار ایک درخت ہی کہ جثہ اُسکا بہت بڑا ہی اور سایہ اُسکا بہت دور
تک ہی جب شام ہوتی ہی تو درخت کے تنہ مین ایک دریچہ ہوجاتا ہی اور لوگ نیچے نکل کر زیر درخت فرش کرتے ہین
مسند بچھاتے ہین جھاڑ فانوس وغیرہ روشن کرتے ہین جسوقت سب سامان درست ہوجاتا ہی تو ایک
نازنین ماہجبین بصد عشوہ و ناز اُس درخت مین سے نکل کر مسند پر بیٹھتی ہی اور ایک نقابدار بادلہ پوش آکر اُسکے
پہلو مین بیٹھتا ہی دو رجام چلتا ہی صحبت راگ رنگ کی صبح تک رہتی ہی صبح کو پھر درخت شق ہوتا ہی اور خادم و خدمتگار
مع سازہ سامان سب اُسی درخت مین چلے جاتے ہین اس پار سے سب تہت نظر آتا ہی اور جو شخص نہر کے
اُس پار جاتا ہی وہ اسیر پنجۂ تقدیر ہوکر مفقود الخبر ہوجاتا ہی چنانچہ میرے فرزند یہی سانحہ گذرا کہ جسوقت اُسے یہ
خبر ہوئی وہ گیا اور اُس نازنین کو دیکھکر شیفتہ جمال ہوا اشعار عاشقانہ پڑہنے لگا اور جوش محبت مین دریا کے اُس پار
گیا یہ دیکھکر نقابدار بادلہ پوش مرکب پر سوار ہوکر پاس اُسکے آیا اور بہت سمجھایا کہ اس ارادہ سے باز رہ لیکن میرا
فرزند مرد شجاع تھا اُسنے نہ مانا اور نقابدار سے مقابلہ کرنے کو موجود ہوگیا آخرکار نوبت نیزہ بازی کی آئی ہرچند
کہ فرزند میرا فن نیزہ بازی مین طاق و مشاق تھا لیکن نقابدار بادلہ پوش نے نیزہ ہاتھ سے اُسکے نکالدیا اب نوبت شمشیر زنی
کی پہونچی نقابدار نے کلائی پکڑلی زور ہونے لگے اس کشمکش مین مرکب لنگردن کی تاب نہ لاسکے اور بیٹھ گئے
دونون کود پڑے اور بڑی شجاعت و جوانمردی سے کشتی لڑنے لگے میرا فرزند ایسا تھا کہ دفعتہً کوئی اُسے
زیر کرلے لیکن نقابدار نے دوپہر مین اُسے زیر کرکے باندھ لیا اور اُسی درخت کے اندر لیئے ہوے چلا گیا
دوسرے روز پھر حسب معمول وہ محفل جمع ہوئی اور وہ نقابدار بھی آیا مگر میرے فرزند کی کوئی خبر نہ معلوم ہوئی
کہ آیا وہ قتل ہوگیا یا زندہ ہی اور اگر زندہ ہی تو قید مین ہی یا آزاد ہی یہ سنکر نقابدار خرد نے نقابدار بزرگ کی طرف
دیکھا اور عرض کی کہ غلام جاتا ہی اور اُس درخت کو جڑ سے اُکھیڑ کر پھینکے دیتا ہی نقابدار بزرگ نے فرمایا کہ آج
توقف کرو اور اپنی آنکھ سے دیکھ لو کہ کیا ماجرا ہی کل دیکھا جائیگا مہراب نے کہا کہ نہایت مناسب ہی اور اب
یہ سب کے سب مع صندل شاہ کوچ کرکے روانہ ہوے اور مقام مناسب تجویز کرخیمہ برپا کیا لشکر نے
پڑاو کیا جسوقت شام ہوئی تو وہی حسب معمول درخت شق ہوا اور لوگ نکلنے لگے خیمہ استادہ کیا فرش
فروش جھاڑ و فانوس وغیرہ سے خیمہ کو مزین کیا بعد اُسکے دیکھا کہ نقابدار بادلہ پوش اُس نازنین کو
ساتھ لیئے ہوے نکلا اور مسند پر بیٹھا یا خود بھی بیٹھا ان نقابدارون نے جو دیکھا متعجب ہوئے اور سوچنے لگے
کہ یہ کیا معرکہ ہی لیکن نقابدار بادلہ پوش نے جو دیکھا کہ فوج پیشمار پڑی ہوئی ہی ایک نامہ لکھا اور اپنے
ایک آدمی کو دیا کہ جاکر اس لشکر مین مالک لشکر کو دے آؤ اور جواب اسکا لے آؤ جسوقت یہ نامہ بر
قریب خیمہ نقابداران پہونچا نقابدارون نے نہایت اعزاز کے ساتھ استقبال کرکے نامہ بر کو طلب کیا
اور دنگل پر بٹھایا نامہ بر نے نامہ پیش کیا نقابدار خرد نے نامہ بر کے ہاتھ سے نامہ لیکر پڑھا مضمون
نامہ یہ تھا کہ ہمنے آپ لوگون کی وجہ سے صحرانشینی اختیار کی اور یہان اپنا دل بہلا لیا کرتے ہین اب
آپ لوگ یہان بھی دراندازی ہونے کو آموجود ہوئے لہذا آپ کو لازم ہی کہ کل یہانسے کوچ کرکے چلے جائیے
ورنہ میرے ہاتھ سے بہت ذلت اُٹھائیگا اور نہایت پریشان ہوجائیگا مضمون نامہ سنکر نقابدارکلان

نے جواب یہ لکھوایا کہ ہمین کسی کی راحت مین خلل انداز ہونیکی کوئی ضرورت نہین ہی بشرطیکہ کوئی ہمارے آرام مین فرق نہ ڈالے لہذا تمکو لازم یہ ہی کہ ارقم بن صندل شاہ جسکو تمنے اسیر کیا ہی چھوڑدو اور اُس ملکہ کو اُسکے حوالہ کرو تو ہم ضرور جیتے جائینگے ورنہ یہ سمجھ لو کہ ہم وہ لوگ ہین جنھون نے سرکشان عالم کو زیر کرکے مطیع کیا ہی اور قاف مین وہ وہ کارنمایان کیے کہ انسان تو کیا جان رکھتا ہی کہ نحیف البنیان ہی قوم بنی جان نے بوہا ہمارا مانا ہی اور اگر یہ نہین منظور ہی تو اب جواب نامہ کی ضرورت نہین ہی طبل جنگ بجواد و کل میدان جنگ مین حال کھلجاے گا اسکے بعد نامہ بر سے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ یہ عورت کون ہی اُسنے عرض کی جی ہان مین خوب واقف ہون یہ دختر ہی ملک قیصر شاہ کی نام اسکے بھائی کا فغفور بن قیصر ہی نہایت زبردست و بہادر ہی نام ملکہ کا ماہ قیصری ہی اور یہ نقابدار بادلہ پوش ملکہ کا کوکہ ہی اسکی شرط یہ ہی کہ جو مجھکو زیر کریگا اُسکے ساتھ شادی ملکہ کی کیجاے گی یہ سنکر نقابدار خوش ہوے اور فرمایا کہ دینا کہ اب ہمارے تمھارے مقابلہ ہی ہوجاے تو بہتر ہی یہ سنکر نامہ دار رخصت ہوا اور نقابدار بادلہ پوش کو جواب نامہ کا دیا بادلہ پوش مضمون نامہ پر مطلع نہایت برہم ہوا اور فوراً حکم طبل جنگ کا حکم دیا ادھر نقابداران قاف کو خبر پہونچی یہان بھی نقارہ رزمی نوازش مین آیا تیاری جنگ ہونے لگی وہان نقابدار بادلہ پوش باطمینان تمام بیٹھا ہوا ناچ دیکھا کیا گویا فکر بھی نتھی کہ کل کیا ہوگا جسوقت سیاہی شب برطرف ہوئی ستارے دریاے فلک مین ڈوبنے لگے اور اریکہ آراے چرخ چہارم بصد کرو فر ضیابخش عالم ہوا تو دریا نظر دنسے پنہان ہوگیا اور ہمراہ ہمت سیارگان محفل نقابدار بادلہ پوش بھی برہم ہوئی اور اُسیطرح درخت شق ہوا اور ساری محفل داخل درخت ہوئی درخت پھر برابر ہوگیا یہ دیکھکر سہراب بن رستم ثانی نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی نقابدار بادلہ پوش نے دھوکا دیا اور مقابلہ نکریگا یہی فکر تھا کہ گوشہ صحرا کی جانب سے تند گرد بلند ہوا سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہی جسوقت دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا تو دیکھا کہ وہی نقابدار بادلہ پوش چالیس ہزار سوار سے چلا آتا ہی آتے آتے ایک مقام پر ٹھہر کر صفین اپنے لشکر کی درست کرنے لگا اب نقابدارون نے بھی اپنے لشکر کی صفین آراستہ کین اور بیلدارون نے میدان کو درست کیا فقیہ بن نے نقابت کی بعد اُسکے نقابدار بادلہ پوش میدان مین آیا اور اُسنے کہا کہ ہرچند آپ لوگون کو سمجھایا کہ ہم آپسے لڑنا نہین چاہتے مگر آپ لوگون نے کچھ خیال نکیا آخر کو مجبور ہوکر مجھے لڑنا پڑا سہراب بن رستم نے جواب دیا کہ اگر تمکو لڑنا منظور نہین ہی تو ارقم بن صندل کو مع ملکہ ہمارے حوالے کردو ہم تمسے ہرگز نہ لڑینگے یہ سنکر نقابدار بادلہ پوش نے جواب دیا کہ مین نے یکلمہ کسی خوف سے نہین کہا تھا مین زور و طاقت مین آپسے کسیطرح کم نہین ہون اگر آپ چاروں صاحب ملکر بھی مجھسے مقابلہ کرین تو مجھے عذر نہوگا اور یقین ہی کہ سب کو باندھ لیجاؤنگا لیکن صرف خیال اتنا تھا کہ کیا فائدہ جو آپ یہان اگر زک اٹھاکے اور ذلیل ہوجاے یہ سنکر سبکو غصہ آیا مگر سہراب ثانی نے ان سب کو روکا اور کہا کہ مین خود ہون مجھی کو جانے دیجیے اگر آپ صاحبون مین سے کسی نے اُسکو زیر بھی کیا تو کوئی لطف کی بات نہین مین ابھی اسے باندھے لاتا ہون اور سامنے خاک مین ملاے دیتا ہون یہ کہکر اجازت حاصل کی اور مرکب کو دوڑاکر سامنے نقابدار بادلہ پوش کے آئے نقابدار بادلہ پوش نے بارادہ آنکا در زنی مرکب کو جولان کیا اسطرف سے سہراب ثانی نے مرکب کو دوڑایا گردہ سپر کا سنبھالا وسط میدان مین آنکا در چلے سپر سے سپر جو ٹکری پھول اڑے یہ معلوم ہوا کہ دو ٹکڑے ابر سیاہ کے ٹکر گرجنے لگے مرکب برابر سے پسپا ہوے نقاب دار بادلہ پوش نے نیزہ مارا سہراب ثانی نے نیزہ اُسکا نیزہ پر گانٹھا طعنین چلنے لگین یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو مار

سیاہ زبانین نکالکر گتھ گئے تین سانون سے چنگاریان نکل رہی ہین دونون کے مرکب کل کی طرح اشاردن پر پھر رہے ہین قریب سوا سو کے طحین چل ہوگی کہ ایک مقام پر سہراب ثانی نے جھڑپ جھڑپ ماری اور نقابدار کو اپنے نیزے مین مانند کاکل محبوبان کے لپیٹ کر جھٹکا مارا کہ بے اختیار نیزہ ہاتھ سے نقابدار بادلہ پوش کے نکلیا نقابداران قاف نے احسنت و مرحبا کی صدا بلند کی اور نقابدار بادلہ پوش نے خفیف ہوکر اپنا گرز سنبھالا اور خبردار خبردار کہکر سر سہراب ثانی پر مارا کیا سہراب نے اپنے گرز کو چہرے کی پناہ کیا مگر گرز پر گرز جو ٹرتا ہی تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکلگیا تھا گرد و غبار بلند ہوا نقابدار بادلہ پوش نے آواز دی کہ زدم و پست کردم اسطرف سے عیار سہراب نے چلنے کا قصد کیا تھا کہ سہراب ثانی تہ گرد سے باہر آئے مگر پیدل تھے کیونکہ مرکب انکا مارا جاچکا تھا تلوار کھینچکر نقابدار پر چلے کہ اُسکے مرکب کو بھی پاکردن نقابدار بادلہ پوش نے جو ارادہ سہراب کا فاسد دیکھا اپنے مرکب سے کود پڑا سہراب نے تلوار ماری نقابدار نے ہاتھ کلائی پر ڈالدیا سہراب نے دوسرا ہاتھ کمر مین ڈالا اُدھر نقابدار نے ہاتھ گریبان مین ڈالا دوڑ ہونے لگے اور نوبت کشتی کی آئی تمام دن کشتی رہی قریب شام ہمراہیان نقابدار بادلہ پوش نے کہا اسقدر دیر کہ شام ہوا چاہتی ہی پس یہ سنتے ہی نقابدار بادلہ پوش نے بازو سہراب کے پکڑ کر سینہ سے ملایا اور زور کیا گیارہ قدم دوڑا لیگیا اور جھٹکا مارا کہ دونون گھٹنے اشنائے زمین ہوئے پکڑ کر کمر رنجیر کا بند اب جو زور کیا سر سے بلند کرلیا اور اُسیطرح ہاتھ پر بلند کئے ہوئے اپنے لشکر مین چلا گیا یہ دیکھکر ایرج نوجوان و رستم ثانی و شہریار نامدار کو کمال صدمہ ہوا کہ سہراب دعوائے صاحبقرانی کرکے چلا تھا یہان ایک نقابدار سے زیر ہوگیا اُسطرف نقابدار بادلہ پوش سہراب ثانی کو لئے ہوئے جانب صحرا روانہ ہوگیا لیکن طبل جنگ بجوادیا اِدھر بھی نقارہ بجا تمام رات ہر تیاری جنگ رہی صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے صفوف قتال و جدال آراستہ ہوئین نقیب نقابت کر رہے تھے کہ مشرق سے گرد اڑی اور نقابدار بادلہ پوش پیدا ہوا نقیب صفون مین چلے گئے نقابدار نے میدان مین آکر نہیب دی کہ کیون اے نقابداران قاف دیکھا تمنے کہ مین نے کسطرح تمہارے ساتھی کو زیر کیا تم مین سے ہو کوئی ایسا جو سہراب کو ایک زور مین زیر کرے پھر مین سمجھا تا ہون کہ سہراب سے ہاتھ اُٹھاؤ اور یہانسے چلے جاؤ ورنہ مثل سہراب کے سب کو باندھ لیجاؤنگا یہ سنکر شہریار عالیوقار نے جواب دیا کہ اب بغیر تمکو گرفتار کئے ہوئے اور ستا دیئے ہوئے یہانسے تھوڑی جائین گے یہ کہکر ایرج نوجوان سے اجازت لی اور سامنے نقابدار بادلہ پوش کے آئے نقابدار بادلہ پوش نے نیزہ مارا شہریار نے نیزہ اُسکا نیزہ پر لیا طحین چلنے لگین بڑی دیر تک نیزہ بازی رہی کام نہ نکلا آخرکار نوبت گرز کی پہونچی نقابدار بادلہ پوش نے گرز مارا نقابدار کی ضرب گرز سے مثل مرکب سہراب کے شہریار کا مرکب بھی مارا گیا آخرکار نقابدار بادلہ پوش بھی پیدل ہوا تلوار کی نوبت نہ آئی کشتی ہونے لگی شہریار اسکے زور کا اندازہ کرتے ہین تو کسیطرح کم نہین پاتے بلکہ جتنا وقت گذرتا جاتا ہی اُتنا زور اُسکا بڑھتا جاتا ہی یہانتک کہ شام کو نقابدار بادلہ پوش نے لشکر شہریار نامدار کا بھی توڑا اور مثل سہراب ثانی کے ہاتھ پر بلند کئے ہوئے جانب صحرا روانہ ہوگیا اب تو ایرج نوجوان اور رستم ثانی کی یہ حالت ہوئی کہ قریب تھا یہ دونون گریبان چاک کرین اور بسبب صدمہ کے خودکشی کرلین مگر اس خیال نے خودکشی سے باز رکھا کہ جب مرنا ہی تو دشمن سے لڑکر مرین یا اُسکو ماردین یا خود ہلاک ہون غرض کہ نہایت غمگین و ملول پلٹ کر داخل بارگاہ ہوئے پوشاک رزم اُتاری لباس بزم پہنا اتنے مین خبر ہوچکی کہ

کہ نقابدار بادلہ پوش نے پھر طبل جنگ بجوایا ہی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ کدہ ہمارے لشکر مین بھی نقارہ جنگی بجے غرض کہ پھر دونون جانب تیاری جنگ ہی صبح تو صفوف قتال وجدال آراستہ ہوئین نقیب نہیب دیکر پہلے تھے کہ بگولہ گرد کا پیدا ہوا اور نقابدار بادلہ پوش مرکب پر سوار نمودار ہوا اور میدان مین آکر نہیب دی کہ جسکو تمنائے مرگ و آرزوے قضا ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو نہیں یہ سنتے ہی شاہزادہ رستم ثانی کو تاب نہ رہی اور ایرج نوجوان سے اجازت طلب کی ایرج نے فرمایا کہ ای فرزند دلباغ میرے دل کے واسطے کم نہین ہین اب تم ٹھہرو اور مجھے جانے دو کہ مجھے جدائی سہراب و شہریار نہایت شاق ہو رستم ثانی نے دست بستہ عرض کی کہ حضور اسقدر کیون پریشان ہین دیکھئے مین اس ملعون کو ابھی باندھے لاتا ہون اور سہراب و شہریار کو بھی چھڑا لونگا کیا آپکو یاد نہین کہ مین دریاے شجاعت کا پانی پی چکا ہون اب کسکی طاقت ہو مجھے زیر کرسکے علاوہ اسکے اسی سلسلہ سے سب گئے ہین کہ سہراب سب کا خرد تھا وہ پہلے مقابلے کو نکلا شہریار اُس سے بڑے اور مجھسے چھوٹے تھے یہ اُسکے بعد گئے اب مین شہریار سے بڑا اور حضور کا خاک پا ہون مجھی کو جانے دیجیے بعد میرے آپکو اختیار ہی غرض کہ باصرار تمام رستم ثانی نے ایرج نوجوان سے اجازت لی اور سامنے نقابدار بادلہ پوش کے آکر للکارا و رزن ہوے کہ نقابدار کو گرد برد کردیا نقابدار نے کہا تو بڑا سرکش و زور آور معلوم ہوتا ہی للضرب بہادری کی لذت مجھسے لطف مقابلہ کہ رستم نے جواب دیا کہ ارے کون نے تو پیشدستی کی اور آئین اسلام کو ہاتھ سے نہ جانے دیا مین سبقت نکرونگا تجھے اگر دعوی بہادری ہی تو وار کرلیں یہ سنتے ہی نقابدار بادلہ پوش نے خبردار خبردار کہکر نیزہ مارا رستم ثانی نے نیزہ اسکا اپنے نیزہ پر روک کر ایسا جھٹکا مارا کہ سنان نیزہ کی نکلگئی اور نیزہ بیکار ہوگیا پس اسنے ضعیف ہوکر نیزہ پھینک دیا اور وہی گرز اپنا اُٹھایا اور سر پر چرخ دیکر سر رستم پر دار کیا رستم ثانی نے گھوڑے کو بچلا اور گرز اپنا اُٹھا کر جھیل کی پناہ کیا گرز جو پڑا تڑاقا ہوا شرارے آسمان کی طرف نکلکے اور گرد و غبار بلند ہوا کہ دونون نقابدار چھپ گئے لیکن نقابدار بادلہ پوش نے آواز دی کہ نہ دم دبکر دم ایرج نوجوان سمجھے کہ مرکب رستم ثانی کا بھی مارا گیا لیکن جو گرد ہوا سے برطرف ہوئی تو دیکھا کہ رستم مع مرکب موجود ہی اور رستم نے نعرہ کیا کہ کرا زدی و کرا ایست کردی حریف تیرا مین موجود ہون ؎ تو ضربے زدای ضرب مانوش کن ہمہ شادی از دل فراموش کن یہ کہکر گرز گران سنگ الماس رنگ ہشت پہلو پر چہ کوہ پیکر دسوسن کی ضرب اُٹھا کر سر پر نقابدار کے مارا نقابدار نے بھی اپنے گرز کو اُٹھا کر چہرہ پر روکا لیکن لنگر ضرب رستم سے کمر مرکب نقابدار بادلہ پوش کی شکستہ ہوئی اور مثل گرد بلند ہوا سب سمجھے کہ نقاب دار مارا گیا لیکن نقابدار گرد سے نکلا اور للکارا کہ غضب کرا تو نے کہ میرے مرکب کو بارا اب مین تیرے مرکب کو بھی مار کر تجھے مثل اپنے پیدل کرونگا یہ کہتا ہوا تلوار کھینچکر مرکب رستم کی طرف چلا رستم ثانی نے جو ارادہ اسکا فاسد دیکھا گھوڑے پر سے کود پڑے نقابدار بادلہ پوش نے رستم پر تلوار ماری رستم نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا نقابدار نے تلوار ہاتھ سے پھینک کر گریبان مین ہاتھ ڈالدیا کشتی ہونیلگی داؤن پیچ ہونے لگے دونون طرف کے لشکر تماشا دیکھ رہے تھے زور جو کشمکش کے ہوے زمین پارہ پارہ ہوگئی اب یہ حالت ہی کہ دونون غرق عرقان ہانپتے ہین لیکن رستم ثانی جسمقام پر نقابدار کو دبا دیتے ہین تو پسینہ اُٹھتا ہی اسلیے کہ قوت سمین بھی بیحد ہی لیکن جرات کہان آخرکار شام تک کشتی رہی اور کام نہ نکلا شام کو دونون جانب سے ندا آگئی اسوقت تک دونون کی وہی حالت ہی کہ معلوم ہوتا ہی ابھی لڑنے کو کھڑے ہوے ہین کہانتک بیان کیا جاے کہ شام سے دوپہر رات گئے تک کشتی رہی حسب اتفاق رستم ثانی کو نقابدار بادلہ پوش دوڑا کر لیچلا تھا کہ پاؤن رستم کا موشخانہ مین جما ہا ادھر سے نقابدار نے زور کیا رستم ثانی بغیر قدم جمائے کیونکر زور اُسکا روک سکتے تھے

آخر کار باؤن اسکا ٹوٹا پنجہ پاؤن مین رعشہ پیدا ہوا رنگت زرد ہوگئی اور صدمہ سے درد کے بیہوش ہوگئے نقابدار بادلہ پوش نے غنیمت جانا اور انکو بھی باندھے لیے چلا گیا یہ دیکھکر ایرج نوجوان نے گریبان چاک کیا اور تلوار نیام سے کھینچکر گلے پر رکھی اور یہ شعر زبان کرکے ؎ اٹھ گئے سب لوگ اپنے بزم مین ہلچل پڑی پر اوطلل ماندا گردون ابتو سجکو کل پڑی ؎ چاہتے تھے کہ خودکشی کرلین اور جان اپنی دیدین کہ ہان ہان کی آواز پیدا ہوئی ادھر تو سرداران لشکر نے دوڑکر ہاتھ پکڑلیا اور کہا کہ یہ آپ کیا غضب کرتے ہین ہم کیسے ہوکر رہینگے ادھر مالا سے ہوا سے چوکی صندل کی اڑتی ہوئی نظر آئی اور دو رویش دریدہ دامن آکر پہونچے کہا کہ آپ کی جہالت نے میرا چلہ توڑ دیا یہ کیا حرکت تھی کہ اپنا خون اپنی گردن پر لیتے تھے اگر خود ہی جان دیدیجیے گا تو ان گرفتاران رنج و محن کو کون چھڑائیگا یسنکر ایرج نوجوان نے جواب دیا کہ جبوہ سب اسیر ہوگئے تو کیا مین عہدہ برآ ہوسکونگا ہوسکے گا رستم ثانی آج تک کسی سے زیر نہین ہوا نہ کوئی اسکو زیر کرسکتا ہے کیونکہ وہ پانی دریاے شجاعت کا پیے ہوے ہے لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ اب ستارہ ہلوگون کا گردش مین ہے اور قسمت مین رسوائی و بربادی ہے کہ ایک نقابدار صحرائی نے رستم کو اسیر کرلیا یہ فرماکر رونے لگے شاہ صاحب نے کہا ہا جب یہ جانتے ہو کہ رستم کسی سے زیر نہین ہوسکتا اور نہ آجتک زیر ہوا ہے تو کیا سب جو نقابدار بادلہ پوش نے اسکو اسیر کرلیا سب یہ تھا کہ پاؤن رستم کا موش خانہ مین جاکر ٹوٹ گیا اور رستم بیہوش ہوگیا نقابدار کو غنیمت ہوا اور رستم کو اسیر کرکے لیگیا ورنہ رستم کبھی نقابدار سے زیر نہوتا اور نہ نقابدار رستم سے زیر ہوتا کیونکہ نقابدار مین قوت اصلی نہین ہے اسکو حکیم طرطوس یونانی نے اپنے علم حکمت کی رو سے زور دیا ہے اور اسکی موت کا ایک تیغہ بناکر رکھا ہے جسوقت تک وہ تیغہ نہ ہاتھ آئیگا اور طلسم طرطوسیہ نہ ٹوٹے گا اسوقت تک اس نقابدار کا ہلاک ہونا دشوار ہے کہ سوا اس تیغہ کے اسکی موت نہین ہے اور یہی ایک در بند طلسم طرطوسیہ کا ہے جو حکیم طرطوس یونانی نے نقابدار کے نام پر قائم کیا ہے اول لوح حاصل کرنا چاہیے بعد کو ان طلسم توڑکر تیغہ دستیاب ہو جب یہ نقابدار قتل ہوگا ایرج نوجوان نے کہا کہ مین نے آجتک کوئی طلسم فتح نہین کیا نہ مین حالات طلسم سے واقف ہون اور نہ یہ معلوم ہے کہ طلسم طرطوسیہ کس مقام پر ہے شاہ صاحب نے ایک پرچہ ایرج نوجوان کو دیا اور فرمایا کہ اسکو خضر راہ سمجھو چلتے وقت اس پرچہ کو ہاتھ مین لیے رہنا تعین یہ معلوم ہوگا کہ کوئی شخص آگے آگے چلا جاتا ہے جسطرف آسکے چلنے کی آہٹ پانا اسیطرف خود بھی چلے جانا تاکہ منزل مقصود پر پہونچکر وہ آہٹ موقوف ہوجائیگی وہان جیسے عنوان پیش آئین آسکے موافق تدبیر کرکے لوح حاصل کرنا اور اب غلطی نکرنا کیونکہ اب میرا آنا ناممکن ہے جو حیلہ میرا بیان اسنے کیا وجہ سے ٹوٹ گیا ہے اب آسے پھر سے شروع کرونگا اسلیے زمانہ قریب ہے کہ آفتاب جادو اور پرچیس آفتاب پرست سے تمکو مقابلہ کرنے پڑینگے اسوقت آفتاب جادو لشکر کو تمھارے آتشی شعاعون سے جلائے گا اور برباد کریگا اسوقت میرا پہونچنا ضروری ہے یہ فرماکر ایک نامہ نقابدار بادلہ پوش کو لکھا مضمون نامہ کا یہ تھا کہ باطل ایرج نوجوان مبتلاے رنج والم ہے صدمہ فرزند سے حواس درست نہین ہین لہذا بعد آٹھ روز کے طبل جنگ بجاکر مقابلہ کرنا جسوقت یہ نامہ نقابدار کو پہونچا

آسنے کہا مجھے منظور ہے کیونکہ اسکو یہ غرور ہوگا کہ مجھ تو کوئی زیر نہین کر سکتا لیکن کوئی حربہ مجھپر کارگر ہو سکتا ہے اب نقابدار بادل پوش تو وقت کا منتظر ہو کر بیٹھا ہے اور نقابدار سرخپوش پہنے ایرج نوجوان پریہ کی رہبری پر جانب طرطوسیہ روانہ ہوتے ہین اور درویش دریدہ دہن اپنے مسکن کی طرف چلتے ہین اب انکا حال آیندہ بیان کیا جاے گا۔

اب یہان سے پھر داستان نقابدار یاقوت پوش کی آغاز ہوتے ہے

کہ دل آرائے جادو نے اسکو قفس سحر مین بند کرکے باغ شبستان کی جانب روانہ کیا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ جسوقت قفس نقابدار سرخپوش کا باغ شبستان مین پہونچا اور ایک درخت مین لٹکا دیا گیا تو دیکھا کہ ایک قفس اور بھی لٹکا ہوا ہے اور اسمین ایک بلبل بند ہے اور گرد قفس ہزار بلبلون کا ہجوم ہے جسوقت قفس نقابدار کا لٹکایا گیا تو وہ بلبلین اور فریاد کرنے لگین گویا اپنی زبان مین اپنے ہم قفس کی اسیری کا رنج ظاہر کرتی تھین اور وہ بلبل بے انتہا جو اسیر قفس تھی وہ بھی بہت بیتاب اور ان اسیران قفس کو دیکھکر یہ حال ہوا کہ قریب تھا بلبل روح قفس تن سے پرواز کر جائے مگر زبان حال سے گویا یہ شور و زبان کرتی تھی ؎ یہ کہکر رہ گئی بلبل قفس مین ۔ نہ مدعا کس بندہ کے بس مین ۔ لیکن ملکہ شرارہ جادو نے جسوقت سے نقابدار سرخپوش کے جمال بیمثال کو دیکھا ہے دل ہاتھ سے جاتا رہا ہے اور اضطراب اسکا بیحد ہے بار بار بیشعور زبان کرتی ہے ؎ کیا ہی قسمت مین لکھا تھا قاتل پر شیدا بھی ہون ۔ ظلم پہ کلمہ نہ کرا سے گردون جان بھی دین رسوا بھی ہون ۔ کبھی کہتی تھی ؎ عاشق ہے نام کو پروائے ننگ و نام کیا ۔ آپ جو ناکام ہوا اسکو کسی سے کام کیا ۔ کبھی کہتی تھی کہ واہ اے دل نادان تو کسکا شیفتہ ہوا ہے جو دشمن جانی ہے کہ اگر اسوقت وہ رہا ہو جائے تخت الٹ دے سلطنت مٹا دے اور اگر اسیر رہے تو بیحد مدت فرقت سے تڑپا تڑپا کر ہلاک کرے اب نہ تو یہ بتی ہے کہ اپنی جان بچانی کو اسیر پنجہ تقدیر رہنے دین اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ اسے رہا کرنے کی کوشش کرین اور باپ کی سلطنت سے دست بردار ہو جائین پھر آیندہ یہی امید نہین کہ ہمسے کہ نکر پیش آئے غرضکہ یہ اسی انجمن مین مہری پریشی ہوئی کروٹین بدل رہی تھی کہ اتنے مین وزیرزادی اسکی لینے ملکہ شمیم نازک قدم آئی اور کہا ملکہ داری جاؤن مزاج کیسا ہے آج تو علالت وقت آپ بیحد ہوئی ہین بھلا کبھی بھی آپ نے شام سے آرام کیا ہے ملکہ شرارہ جادو نے کہا کہ اے شمیم آج کچھ طبیعت سیری نادرست ہے حرارت سی معلوم ہوتی ہے سر مین درد ہے دل بیٹھا جاتا ہے شمیم نازک قدم نے کہا کہ چلیے سیر باغ کیجیے صحبت عیش و نشاط آراستہ کیجیے شغل گانے ناچ کا ایسا ہے کہ غم غلط کرتا ہے فکرون کو دور کرتا ہے شرارہ جادو نے کہا کہ اے شمیم یہ غم ایسا نہین ہے جو دور ہو نہ ایسی فکر ہے جو دفع ہو سکے شمیم نازک قدم نے کہا کہ اے ملکہ آپ الیلی دانا اور ہوشیار ہو کر ایسی بات فرماتی ہین بھلا کون سا ایسا غم ہے جو مٹ نہین جاتا اور کون سی ایسی فکر ہے جو دور نہین ہو سکتی مگر نا وقتیکہ معلوم نہ ہو کیا انتظام ہو سکتا ہے شرارہ جادو نے جواب مین یہ شعر پڑھا ؎ مرا سوز ست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ۔ وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ۔ ابھی تک تو شمیم نازک قدم اور کچھ سمجھی تھی کہ زمانہ برا آشوب ہے جلسم کشائے دہر علے شکستہ کر دیے آپ اگرچہ اسیر بلا ہوا ہے تاہم یہ خوف ہر

کہ کوئی مددگار اسکا نہ پیدا ہوا تھین اندیشون مین ملکہ گھری ہوئی ہی لیکن جونہی یہ شعر ملکہ کی زبان سے
سنا تو شمیم نازک قدم نہایت پریشان ہوئی اور کہا کہ ملکہ یہ تو آپ نے کیا شعر پڑھا کہ جی چاہتا ہی پھر
پڑھیے شرارہ جادو نے کہا تو کیا سبھی جو تعریف کی شمیم نازک قدم نے کہا کہ اب کل لفاظ تو مجھے یاد نہین
پھر پڑھیے تو معنی اسکے بیان کرون شرارہ جادو چونکہ شمیم نازک قدم سے نہایت محبت رکھتی ہی اور شمیم کو
بھی نہایت انس ملکہ کے ساتھ ہی ملکہ کوئی رازاپنا شمیم پر پوشیدہ نہین کرتی مگر یہ راز ایسا تھا جسکے بیان کرنے
مین شرم و انگیر تھی جواب دیا تھا اسوجہ سے ملکہ نے شعر پڑھکر اشارہ مطلب اپنا ادا کیا تھا جو نکہ دوبارہ
شعر پڑھا تو شمیم نازک قدم مسکرائی اور کہا ای ملکہ لطف زندگی اسی مین ہی جسکو کسیکی محبت نہ ہو وہ انسان
کب ہی لیکن میرے سر کی قسم میری جان کی قسم سچ بتائیے کہ وہ کون ایسا شخص ہی جسپر آپ ایسی مغرور
عورت کا دل آگیا کہ جسکو ہمیشہ مرد کے نام سے نفرت رہی ہر ایک پر ہنسا کرتی تھین اور کہا کرتی تھین کہ
خدا جانے ان عورتون کے کیسے دل ہوتے ہین جو مردون پر عاشق ہو جاتی ہین اور اونسے ہجواب ہو کر
ملتی ہین تو خدا نخواستہ بے حجابی کی نوبت تو ابھی تک نہین آئی ہی لیکن جب عشق ہوا تو ایک دن
وصل بھی ضرور ہی شرارہ جادو نے کہا کہ مجھے خود حیرت ہی مگر معلوم ہو گیا کہ عشق اختیاری چیز نہین ہی خدا کرے
کہ دل آجائے پر طبیعت کا کیا انسان مین نہین چاہتا ہی اور طرہ اسپر یہ کہ دشمن سے دوستی پیدا
ہوئی ہی ملک الموت پر دل آیا ہی غرضکہ ہر طرح سامان بربادی کے ہین ای شمیم نازک قدم مجھ ایسی سنگدل
اور مستقل مزاج عورت کہ تو خوب جانتی ہی مگر روتے نہین بنتی ہی کہ کیا کرون اور کیا نہ کرون شمیم نازک قدم نے
کہا کہ برائے خدا نام تو لیجیے کہ وہ کون شخص ہی جسکی محبت نے آپکو یون بے قابو کر رکھا ہی اور پھر آپ
دشمن بھی تو انی ہین یہ معاملہ سمجھ مین نہین آتا شرارہ جادو نے کہا کہ مین دربار بادشاہ مین بیٹھی تھی جو
دل آرا سے جادو ایک قفس لیئے ہوئے آئی اور اسمین دو طائر قید تھے معلوم ہوا کہ انمین سے ایک
طلسم کشا اور دوسرا اسکا عیار تھا مین نے کہا مین صورت ان دونون کی دیکھون تو دل آرا سے جادو نے
سحر اپنا آنا لیا آسوقت صورت اصلی طلسم کشا کی دیکھی ای شمیم نازک قدم مین نے ایسے حسین مرد آجتک
نہ دیکھے تھے اور وہ سطوت و جلال چہرہ سے ظاہر تھا کہ اہل دربار تھا رہے سامنے با دستہ و قید تھا اور کوئی
اختیار اسکا نہ تھا جب مین اسے دیکھی تو دل نہ رہا سے جادو نے پھر سحر کر کے اسکو طائر بنا دیا اب وہ قفس ہی
گل افشان جادو کے قریب لٹکا دیا گیا ہی اور بسبب گیسو دراز اسکے کیے گمان مقرر ہوتا ہی جو باغ شداد ان
بہار کی مالک ہی یہ سنکر شمیم نازک قدم نے انگشت حیرت دانتون مین دبائی اور کہا ملکہ یہ کیا کہہ رہی ہو تم
طلسم کشا پر عاشق ہوئین کیا کوئی اور مرد دنیا مین لائق تمہارے نہ تھا ملکہ نے کہا ای شمیم تو مین پہلے ہی
کہہ چکی کہ دل کا آنا اختیاری چیز نہین ہی بقول شاعر ؎ عشق کا اندوہ در دلا دوا ہے کم نہین ؎ دل
کا آجانا بھی پیغام قضا سے کم نہین ؎ ہر چند کہ مین نادان نہین ہون اور شیب و فراز دنیا کو اچھی طرح سمجھتی
ہون مگر کیا کروں مجبور ہون شمیم نازک قدم کچھ دیر تک خاموش بیٹھی رہی بعد اسکے کہا کہ ایک بات
میرے ذہن مین آئی ہی کہ نہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے وہ یہ ہی کہ نقاب رخ سے اٹھا کر مین کردہ بادشاہ طلسم
سے تعرض نکرے اور تمہارے ساتھ شادی منظور کرے تمام طلسم سے رہا کر دین صورت اسکی یہ ہی کہ کوئی
طلسمی فکر کر کے آئین اور وہ طلسم کشا کے حوالے کر دین اسوقت کسی ساحر کی مجال نہ ہوگی کہ اسے روک لیگا

اور اسی ہنگامہ مین کسی ساحر زدہ کو ایکی صورت بنا کر یہان ڈالدینگے اور آپ طلسم سے نکل جائینگے یہ سنکر
ملکہ شرارہ نے اس رائے کو پسند تو نکیا مگر یہ کہا کہ طلسم تو اسکو ایسی تیسا غرض پڑی ہی ہو وہ یہ شہ طین منظور
کریگا اور پھر لوح کا حاصل کرکے نقابدار تک پہونچانا بھی کیا آسان امر ہو شمیم نازک قدم نے کہا کہ
مشکلے نیست کہ آسان نشود چہ مرد باید کہ ہراسان نشود پھر ملکہ دلکو مضبوط رکھو بہت کونہ ہار و پھر شب
کچھ ہو سکتا ہی اور نہین تو کچھ بھی نہ ہو سکیگا اتنے وقت کی غنیمت جانو جبکہ مدت قید کی تمام ہو جائیگی
تو نوراً نقابدار قتل کر ڈالا جائیگا اسوقت سوا افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا خدا جانے پھر تمھاری
کیا حالت ہوگی یہ سنکر شرارہ جادو نے کہا کہ اگر ایسے ہو سکے تو کردین مانع نہین ہون لیکن میری بدنامی
اور رسوائی کا خیال رکھنا شمیم نازک قدم نے کہا کہ حتی الامکان تو ہر پہلو کا خیال رکھونگی آیندہ تقدیر
ہی اگر قسمت ہی مین رسوائی ہو تو کوئی بھی نہین روک سکتا ہی غرضکہ ملکہ تو بیمار محبت نکلکر سہری پر لیٹی ہو
اور شمیم نازک قدم قصر ملکہ شرارہ جادو سے نکلکر جانب دربند سوم روانہ ہوئی کہ جہان یہ چشمہ ہی اور
لوح طلسمی چشمہ مین پھینکدی گئی ہی مالک یہان کا نہنگ ماہی گیر جادو ہی کہ اسنے اپنے سحر سے اس
چشمہ کو تیار کیا ہی اور خود نہنگ بنا ہوا اسمین پھرا کرتا ہی حال اس مرحلہ کا مفصل شکستہ ہونے کے
وقت بیان کیا جائیگا بالفعل حسب ضرورت بیان کیا گیا جسوقت ملکہ شمیم نازک قدم قریب چشمہ کے
پہونچی اسنے ایک رقعہ تحریر کیا اور اسپر مہر ملکہ شرارہ جادو کی ثبت کرکے چشمہ آب مین پھینکدیا یہ
مہر چلتے وقت شرارہ جادو سے اسنے مانگ لی تھی اور اسکا اسقدر اعتبار ملکہ کو تھا کہ ملکہ نے بخوف مہر
اسکے حوالے کر دی تھی جسوقت کہ رقعہ سطح آب پر گرا مرنہنگ پیدا ہوا اور رقعہ کو نگل گیا مضمون
رقعہ کا یہ تھا کہ ای نہنگ ماہی گیر جادو سرد ست مین بیمار ہو گئی ہون اور علالت میری بڑھتی جاتی ہی لہذا
اگر تم مہربانی کرکے لوح مجھے بھیجدوگے تو مین تندرست ہو جاونگی یہ مضمون رقعہ کا نہنگ ماہی گیر
جادو نے پڑھا اور جواب تحریر کرکے رقعہ بیرون آب پھینکدیا دیکھا ملکہ شمیم نازک قدم نے کہ رقعہ
مین یہ تحریر ہی کہ ای ملکہ آفاق آپ جانتی ہین کہ مین ایک مدت سے تمنائے دیدار رکھتا ہون اور جو کچھ
اس سے بھی زیادہ تمنائین میرے دل مین بھری ہوئی ہین اُنکا بیان کرنا سوے ادب ہی لہذا اگر
اس خدمت کے عوض مین آپ تصویر اپنی مجھے بھیجدیجئے تو کیا مضائقہ ہی کیونکہ بقول شاعر ؎
چھٹے زبان سے چلی جائے اسد ؎ گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی ؎ مین بسبب اسکے حاضر ہونے سے
قاصر ہون کہ زمانہ پر آشوب ہو رہا ہی دو دربند شکستہ ہو گئے اب وہان اجل مین مین بیٹھا ہون اور لوگ
اگر مین تو میرے بعد مین کیا معلوم میرے یہان سے جانے مین کیا خرابی پیدا ہو یہ جواب نامہ کا دیکھکر
ملکہ شمیم نازک قدم نے یہ جواب تحریر کیا کہ ای نہنگ ماہی گیر ملکہ کی حالت اس قابل نہین ہی کہ علاج
مین دیر کیجائے اور نہ یہ وقت اظہار تمنا کا ہی اگر تجھے محبت ملکہ کی ہی تو لوح بھیجدے جسوقت ملکہ صحیح
و سالم ہو جائینگی خود انکے دل مین جگہ پیدا ہوگی کہ تجھ سے ساتھ فلان شخص نے کیا نیکی کی ہی اسوقت
تم جو کہوگے یقین ہی کہ ملکہ منظور کرینگی اور تصویر تو ملکہ کی مین تمھین لا دونگی یہ کوئی ایسی بڑی بات
نہین ہی جسوقت یہ مضمون نہنگ ماہی گیر جادو نے دیکھا نہایت خوش ہوا اور دل مین سوچا کہ
شمیم نازک قدم سچ کہتی ہی یہ وقت اظہار تمنا کا نہین ہی اسنے فوراً لوح طلسمی باہر چشمہ سے پھینکدی

اور کہا اے شمیم نازک قدم ہماری عزت کا خیال رکھنا ایسا نہ ہو کہ یہ راز کسی پر ظاہر ہو جائے تو عمر بھر شاہی نازل ہو شمیم نازک قدم نے کہا کہ کیسا ایسا ہو سکتا ہے تم اطمینان رکھو یہ کہکر وہان سے باغ ملکہ کی جانب روانہ ہوئی اور دل مین کہا کہ اونگھ رام اپنے مالک کی دختر کیطرت بدنیتی دیکھ تو کیسا مزہ چکھاتی ہون یہ کہتی ہوئی دو سے روز مدت مین ملکہ کی پہونچی اور سارا حال بیان کرکے لوح دکھائی ملکہ شرارہ جادو اٹھ بیٹھی اور کہا کہ تیرا بڑا دیدہ ہے جو اتنا بڑا کام تو فریب سے کرلائی کہا اے ملکہ آخر فن عیاری جو بہنے حاصل کیا ہے تو کس روز کے کام آئیگا ملکہ نے کہا اب کیا کرنگی کہا دیکھتی جائیے کہ ہوتا کیا ہے اب آپ اتنا کیجیے کہ جب بادشاہ آکر آپ سے پوچھے کہ کیا واقعہ تھا تو بیان کر دیجیے گا کہ مین نے سیر طلسم گئی تھی جو وقت قریب در بند کے پہونچی تو نہنگ ماہی گیر پانی سے نکلا اور کہا اے ملکہ آپ سے ایک کام ہے ذرا یہان آیئے مین قریب اسکے گئی نہنگ ماہی گیر نے عشق کا اظہار کیا اور کہا کہ اگر تم وصل میرے ساتھ سفر نکروگی تو اتنا جان لو کہ اب طلسم آتش فشان میرے اختیار مین ہے یعنی لوح طلسمی میرے پاس ہے مین طلسم کشت سے ملکہ تمہارے باپ کو قتل کر دونگا لوح طلسمی اسکو دیدونگا اسکے بعد بجبر تمکو میرے ساتھ شادی کرنا ہوگی اور طلسم کشا تک رسائی بہت آسان ہے اسلیے کہ سنبل کشادہ مو میری بہن ہے جو باغ شمشتان کی مالک ہے وہ مجھ سے زیادہ تمہارا خیال نکریگی یہ سنکر مین جھوٹے سچے وعدون سے اسکا اطمینان کرکے چلی آئی اور اسنے بجبر تصویر مجھ سے لی وہ اسکے پاس موجود ہے یہی دلیل ہے اسکی بدنیتی کی بعد اسکے مین نے اپنی وزیرزادی شمیم نازک قدم سے ذکر کیا شمیم چونکہ فن عیاری مین بے نظیر ہے لہذا وہ لوح طلسمی کسی مکر سے حاصل کرلائی لوح میرے پاس موجود ہے یہ سنکر شرارہ کے ہوش اڑ گئے اور کہا کہ تو بڑی مکارہ ہے اور ترکیب تو نے وہ نکالی کہ بھید کھلنا ممکن ہی نہین غرضکہ اب شمیم نازک قدم خدمت بادشاہ مین حاضر ہوئی اسطرح کہ بال پریشان چہرہ اودا اس سانس پھولی ہوئی بادشاہ نے فرمایا کہ کیون خیریت تو ہے تو اسقدر گھبرائی ہوئی کیون ہے شمیم نازک قدم نے عرض کی کہ حضور حواس بجا نہین ہین کیا بیان کرون بادشاہ نے کہا کہ میرے سر پر مین تجھے کسکا خوف ہے جو اسقدر تھرتھرا رہی ہے شمیم نے عرض کی کہ حضور کا خوف ہے اور وہ اب شاہی مانع ہے بادشاہ نے کہا جو امر خیر خواہی کا ہے اسکے کہنے مین خوف نکر کہنا کہنے سے زیادہ برا ہے شمیم نے گردن نیچی کرکے عرض کی کہ جب شاہزادیون کا ادب اٹھ گیا اور خوف بادشاہ کا جاتا رہا تو ہماری عزت تو رہی سہی یہ سنکر چہرہ بادشاہ کا غصہ سے سرخ ہو گیا اور کہا کہ پھر مفصل کیون نہین بیان کرتی شمیم نازک قدم اور تھرتھرانے لگی اور عرض کی کہ حضور جتنا واجب تھا وہ بیان کر دیا اب مفصل حال ملکہ شرارہ جادو سے پوچھیے جسکا واقعہ ہے میری مجال نہین ہے کہ تفصیل اس حال کی کرسکون یہ سنکر بادشاہ نے ملکہ کو طلب کیا اسی وقت شرارہ جادو حاضر ہوئی اور گردن جھکا کر سامنے بادشاہ کے کھڑی ہوئی بادشاہ نے پوچھا کہ تمہارا کیا واقعہ ہے بیان کرو ملکہ نے سب باتین لکھکر پیش کر دین کہ بیان کرنے مین حجاب مانع تھا جسوقت بادشاہ نے نظر ڈالی اور تمام تحریر کو پڑھا جسمین بدنیتی نہنگ ماہی گیر جادو کی تحریر تھی اور حال تصویر کا بھی مرقوم تھا فوراً ہی اے جادو کو طلب کیا اور حکم دیا کہ جاؤ اور نہنگ ماہی گیر کو گرفتار کرکے لاؤ اور سنبل کشادہ گیسو کو بھی گرفتار کرلاؤ اور باغ شمشتان مین اپنی جانب سے نگہبان مقرر کر دو یہ سنکر

دل آرا سے جادو پر پرواز پیدا کرکے آری اور بزور سحر صورت اپنی ملکہ شہزادہ جادو کی بنائی اور کنارہ آب پر پہونچکر حسب صورت اطلاع دینے کی معمولی تھی اسطرح اطلاع دی کہ نہنگ ماہی گیر جادو چشمہ سے باہر آیا اور کہا ماہین ملکہ تم کہان دل آرا سے جادو نے کہا کہ تمھاری محبت یہان تک کھینچ لائی اور اسی باعث سے تمنا آئی ہون یہ سنکر نہنگ ماہی گیر نہایت خوشحال ہوا کیونکہ برہون سے یہی تمنا اسکے دل مین تھی کیا پھر میرے قصر مین چلیے کیونکہ یہ مقام ٹھہرنے کا نہین ہے دل آرا سے اسکے ساتھ ہوئی نہنگ ماہی گیر جادو دل آرا کو اپنے ساتھ لیے ہوئے قصر مین آیا جو مقام اسنے اپنی آسایش کا بنایا تھا اور ہر طرف تصویرین لگا کر اسکو سجا تھا تو اپنی مسہری کی جہیت مین تصویر ملکہ شہزادہ جادو کی نصب کی تھی پس جیوقت دل آرا سے جادو کو یقین ہوگیا کہ بیشک یہ ملکہ پر عاشق ہے جو کچھ حال ملکہ نے تحریر کیا ہے سب صحیح ہوگا بس فورًا اسنے کچھ اسم سحر پڑھا کہ چار تتلیان اس سحر سے پیدا ہوگئین کہا بادہ لوشگین اس نمکحرام کی پس وہ چار دن تتلیان نہنگ ماہی گیر جادو سے لپٹ گئین اور جلدی جلدی مشگین اسکی کس دین نہنگ ماہی گیر حیرت مین ہو کہ مجھ سے کیا قصور ہوا یہ تو اسوقت خود ہی آئی تھی کہا ای ملکہ آفاق یہ کس خطا پر آپکو غیظ آیا دل آرا سے جادو نے کہا کہ مین ملکہ نہین ہون تم دل آرا سے جادو مجھے بادشاہ نے تیرے دریافت حال اور گرفتاری کے واسطے بھیجا تھا اسنے کہا کہ میرا کیا قصور ہے اور ایسی کون سی مجھ سے خطا ہوئی ہے جسکے عوض مین مین اس دولت و خواری سے طلب کیا گیا ہون دل آرا سے جادو نے کہا کہ اب یہ بادشاہ کے سامنے معلوم ہوگا یہ کہکر اسکو ہمراہ اپنے لیکر باغ شمشیستان مین آئی اور سنبل کشادہ گیسو سے ملاقات کی اور کہا کہ اے سنبل زمانہ پر آشوب ہے اور آثار بربادی طلسم پائے جاتے ہین لہذا مین تو طلسم سے کنارہ کش ہوتی ہون تم میرا کہا سنا معاف کرنا کیونکہ زندگی کا کون بھروسا ہے آج بادشاہ نے تمھارے بھائی کو قتل کروالا لوح طلسمی چھین کر اپنے پاس رکھی ہے لہذا میری تو یہ رائے ہے کہ اگر بادشاہ نے لوح ہماری تمھاری حفاظت مین دی تو خیر ورنہ مین تو طلسم مین نہ رہونگی اسواسطے کہ اگر لوح میرے پاس ہوگی تو ایک قسم کا دباؤ بادشاہ پر رہیگا کہ ایسا نہ ہو یہ طلسم کشا سے ملجائے ورنہ نہنگ ماہی گیر کے جسکی طرف سے بدگمان ہوگا اسے قتل کروا لیگا اور نہنگ ماہی گیر ایسا سادہ تھا کہ اسنے لوح دے دی ہوتو کبھی نہ دیتے اور طلسم کشا کو اپنا شریک کرکے ضرور بادشاہ سے لڑتے بس یہ سنکر سنبل کشادہ گیسو نے کہا کہ اے دل آرا سے جادو دو دل یک شود لشکر کوہ را بباید گفت اگر ارادہ ہو تو مین تمھاری ہر طرح سے شریک ہون قید ہی سہی اختیار مین ہین لوح پر تم قبضہ کرو اور ضرور بادشاہ سے لڑو اسواسطے کہ مین قصاص اپنے بھائی کے خون کا بادشاہ سے ضرور لونگی بعد فتح ہو جانے طلسم کے طلسم کشا ہماری تمھاری بہت عزت کریگا اسلیے کہ قدیمی احسان فراموش نہین ہوتے ہین جو تھوڑی سی امانت اپنی کرتا ہے اسکے ہر طرح شریک رہتے ہین یہ سنکر دل آرا سے جادو نے اسکے دل کا بھید بھی دریافت کرلیا اور کہا اے سنبل کشادہ گیسو کیا اچھے تمھارے بال ہین تم درحقیقت اسم بامسمی ہو یہ کہکر اسکے بال پکڑکر کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ دونون لٹین بالون کی اسکے بازوؤن مین لپٹ گئین اسنے کہا کیون بہن یہ کیا پس دل آرا سے جادو تلوار

پکڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی اور پکاری کہ اے سنبل کشادہ گیسو بس خیریت اسی مین ہے کہ یہان سے خدمت بادشاہ مین چل ورنہ بہت بڑی طرح پیش آوینگی سنبل کشادہ گیسو نے ہر چند سوچے مگر دیکھ نہ سکا اسلیے کہ پاس دل آرائے جادو کے خاک قبر جمشید کی تھی وہ سنتے ہی دلون مین سنبل سے ڈال دی اور یہ ماجرا دیکھا بھی زبردست ہو غرضکہ دل آرائے جادو نے نہنگ ماہی گیر کو تو پہلے ہی چلہائے طلسمی کے ہاتھ روانہ کر دیا تھا سنبل کشادہ گیسو کو مقید کیے ہوئے خود لیکر چلی اور خدمت بادشاہ طلسم مین حاضر ہوئی اور سارا ماجرا بیان کیا کہ مین نے اسطرح دوست بنکر ان لوگون کے دلون کا حال دریافت کیا بس یہ سنکر بادشاہ نے حکم قتل دے دیا بسبب غم و غصہ کے بادشاہ کو یہ خیال نہ رہا کہ اسکے مرنے سے مرحد آب اور مرحد شبستان برباد ہو جاینگے قیدی چھوٹ جاینگے تو دل آرائے جادو نے ان دونون کو قتل کیا ہیں نہنگ ماہی گیر جادو کے مرنے سے مرحد آب شکستہ ہو گیا چشمہ سحر ناپدید ہو گیا اور سنبل کشادہ گیسو کے مرنے سے باغ شبستان تاراج ہو گیا اور گل افشان جادو قید سے رہا ہوئی جسقدر اہل لشکر اسکے طائر بنے ہوئے تھے سب انسان ہو گئے اور نقابدار سرخپوش اور عیار نقابدار بھی رہا ہوئے ایک نے دوسرے کو پہچانا اور نقابدار نے اشارہ کیا کہ قطعہ سیری زبان سے نکال لو نقابدار نے دوڑکر نکلا کھینچ لیا گل افشان جادو غش کھا کر گر پڑی اور کنیزون نے دوڑکر سنبھالا لیکن عیار نقابدار نے کہا کہ یہ کیا مورکہ ہوا ہم سب از خود رہا ہوئے معلوم ہوتا ہو کہ یہ مرحد شکست ہوا اور مالک یہان کا مارا گیا اے شہریارا اب یہان سے جلد نکل چلیے اور فکر لوح کیجیے نقابدار نے کہا اب مین گل افشان جادو کو ایک دم نہین چھوڑ سکتا کہ وہ بیہوش پڑی ہین جسوقت ہوش مین آئینگی تو کیا کہینگی کہ ہمین ایسی حالت مین چھوڑکر چلے گئے عیار نقابدار نے کہا کہ اچھا مین ہوش مین جاتا ہون عیار نے توراہ صحرا کی اختیار کی اور نقابدار یاقوت پوش نے تکیہ خدا پر کر کے سر ملکہ گل افشان جادو کا اپنے زانو پر لیا کنیزین ہر چہار جانب سے گھیر کر کھڑی ہوئین یہان تو یہ حالت ہو اور وہان بادشاہ طلسم نے لاطین ان لوگون کی تشہیر ہونیکا حکم دیا تاکہ اہل طلسم کو عبرت ہو اور آیندہ کسیکو بغاوت کرنے کی جرأت نہ پڑے لیکن دل آرائے جادو نے بادشاہ سے کہا کہ قیدی تو چھوٹ گئے ہونگے اسلیے کہ مالک زندان ہلاک ہوئے بادشاہ نے کہا کہ کچھ پروا نہین ہو اسلیے کہ طلسم کشا سحر نہین جانتا اور لوح اسکے پاس نہین ہو جسوقت چاہینگے گرفتار کر لینگے اور گل افشان جادو چندان کے واسطے ناکارہ ہو سحر آسکے کیوان تاجدار نے بیکار کر دیے ہین اب چند روز پھر سے محنت کرے اور مہلت پاے تو قوت پیدا ہو سکتی ہو ورنہ گل افشان جادو بھی مثل ان لوگون کے ہو جو سحر سے ناواقف ہین دل آرائے جادو نے کہا کہ وہ کچھ سہی مگر دشمن نہ توان حقیر و بیچارہ شمرو گرفتار کر لینا قیدیون کا جلد واجبات سے ہو یہ سنکر بادشاہ طلسم نے ایک ساحر کو حکم دیا کہ جا کر زندان نو تیار کرو اور قیدیون کو اسمین بند کر دو نام اس ساحر کا آہریز جادو تھا یہ اسیوقت جانب باغ شبستان روانہ ہوا اس سے قبل شمیم نازک قدم نے ملکہ سٹارہ جادو سے کہا کہ مین ملکہ گل افشان جادو اور طلسم کشا کو لیے آتی ہون کہ میدان خالی ہو اور ان دونون کے مقام پر اور دو قیدی بٹھا کے آتی ہون یہ کہکر روانہ ہوئی اور لوح طلسمی اپنے ہمراہ لے لی دیکھا کہ دو ساحر

کھڑے ہوتین کر رہے ہین کہ اب زمانہ نازک ہوا اور طلسم کی بربادی کے آثار پائے جاتے ہین اسلیے کہ
دو مرحلے طلسم کشا نے شکست کیے اور دو مرحلے بخود بادشاہ نے سو اب صرف تین مرحلے
باقی رہگئے ہر چند کہ یہ سب انتظام حفاظت طلسم کی غرض سے کیے گئے ہین مگر جب زمانہ بربادی کا آتا ہی
تو کوئی تدبیر کارگر نہین ہوتی ہو بلکہ ہر تدبیر اُلٹی پڑتی ہو لہذا اب اس طلسم مین رہنا اچھا نہین ہی یہ باتین
سنکر ملکہ شمیم نازک قدم نے صورت اپنی ایک جوہری کی بنائی اور قریب ان دونون کے آکر
سلام کیا انھون نے کہا کہ تم کون ہو جواب دیا کہ مین جوہری ہون اس طلسم مین رہکر بہت کچھ پیدا
کیا مگر اب زمانہ پر آشوب ہو رہا ہی میرا قصد ہی کہ سکونت یہان کی ترک کرون اور کوئی اور گھر دیکھون
لیکن مجکو بیرون طلسم جانے کا راستہ نہین معلوم اگر کوئی شخص مجھے راستہ بتا دے تو مین اُسکے
ساتھ ایسا معاوضہ کرونگا کہ زندگی بھر کو یاد کریگا اُن سامرون نے کہا کہ ہمین کیا دوگے اگر تمھین طلسم
کے باہر پہونچا دین اس جوہری نے ایک دُبیا نکالکر دی کہ اسے کھولو اسمین جواہر بیش بہا ہی یہ سنکر
انمین سے ایک نے دُبیا لیکر کھولی دوسرے نے بھی منہ قریب کیا کہ دیکھون کیسے جواہر ہین دُبیا
کھلتے ہی بقہ بیہوشی آڑا اور یہ دونون چیخکر مارکر گرے ایسا شمیم نازک قدم پریشان کھڑی ہو
کہ دو پشتارے کیونکر لیجاؤن کہ دیکھا سامنے سے ایک جوگی اک تارا بجاتا چلا آتا ہی شمیم نازک قدم نے
جوگی کو آواز دی کہ یہان آؤ اسنے قریب آکر شمیم نازک قدم کی طرف غور سے دیکھا شمیم نے
کہا کہ میان صاحب یہ دونون میرے ملازم تھے نہین معلوم انکو کیا مرض ہوا کہ دفعتاً گر پڑے ایک کو
مین اٹھاتا ہون ایک کو آپ لیجیے ذرا تھوڑی دور پہونچا دیجیے کہ کار ثواب بھی ہی اور اسکے عوض
مین ایک اشرفی آپکی نذر کرون گا جوگی سمجھ گیا کہ یہ کوئی عیار ہی اور ان دونون کو کسی نے بحیلت سے بیہوش
کیا ہی جوگی نے بے تکلف پشتارہ باندھ کر اُٹھا لیا اور ایک کو شمیم نازک قدم نے لیا اور آگے شمیم نازک قدم
پیچھے جوگی دونون اسی مقام پر آئے جہان پر کنیزین ملکہ گل افشان جادو اور نقابدار کو گھیرے
ہوئے بیٹھی تھین اب ملکہ کو بھی ہوش آیا ہی اور اُٹھکر بیٹھی ہی نقابدار سے کہہ رہی ہی کہ اے شہریار آپنے
حق محبت ادا کیا کہ یہان تک آئے اور میرے واسطے اپنے کو گرفتار بلا کیا نقابدار فرمارہے ہین کہ اے ملکہ
یہ ایسی کون سی بات ہی جو قابل تعریف ہو ہان اگر تمکو رہا کرلیجاتا تو لطف تھا ملکہ نے کہا کہ یہ میری تقدیر
تھی آپ نے کوئی کمی نہین کی نقابدار نے کہا کہ ان باتون سے تو کچھ حاصل نہین ہی اب کوئی تدبیر ایسی
کرنا چاہیے کہ پھر اسیر بلا نہ ہو جائین گل افشان جادو نے کہا کہ جس خدا نے اب چھڑا دیا ہی وہی پھر چھڑا
دیگا ہم آپ تو دونون بے بسی کی حالت مین ہین کہ آپ پاس لوح ہی نہ میرا سحر کام دے سکتا ہی اتنے مین
شمیم نازک قدم اُن کنیزون کے گروہ مین جا پہونچی اور کہا جلد ہمین اپنی ملکہ تک پہونچاؤ کہ ہم انکی خیر خواہی
کے واسطے حاضر ہوے ہین اور طلسم کشا کے دوست ہین ان کنیزون نے کہا کہ ہم کیونکر تمھاری بات مانین
لائین اسواسطے کہ یہان سوا دشمنون کے دوست کہان جو دوست تھے وہ بھی اسیر ہو گئے ہان ملکہ سے
سکتے ہین اگر وہ اجازت دیتی ہین تو ہم لیے چلتے ہین شمیم نازک قدم نے گھبرا کر کہا کہ دیکھو ساحر برائے اسیری
چل چکا ہوگا اور قریب ہی کہ ملکہ پھر گرفتار ہو جائین تمھارے کہنے سننے مین دیر ہوگی مجکو قریب ملکہ کے جانے دو
ورنہ میری محنت برباد ہوگی تمھین نقصان سمجھ لو کہ مین تنہا ہون صرف یہ فقیر میرے ساتھ ہی تم کئی ہزار ہو مین

تمھارا کیا کر سکتی ہون یہ سنکر ان کنیزون کے بھی دہن نشین ہوا کہ یہ سچ کہتی ہین غرضکہ راہ دی اور شمیم نازک قدم قریب ملکہ کے پہونچی جوگی نے بھی پشتارہ رکھدیا اور شمیم نازک قدم نے بھی اور ملکہ کو سلام کرکے کہا کہ سب اب جلد یہان سے نکل چلیے کہ کوئی آفت آنی ہوگی ہر چند کہ مجھسے کلام کرنا ہو اور دریافت کرنا ہو کہ تو کون ہے یہ سحر ہین چلکر جاے اطمینان پر پوچھیے گا یہ کہکر رنگ و روغن عیاری ملکر صورت نقابدار اور گل افشان جادو کی بدل دی اور وہ دونون سامان جنکو رستے سے بہوش کرکے لائے تھے حلق ہین لگکے گوے عیاری شہوس دیا اور ایک تو گل افشان جادو کی شکل جادو سے کنقابدار کی شکل بنا کر وہان چھوڑا کنیزون کو یہ تسلی دی کہ تم ابھی یہین رہو کہ پردہ فاش ہونے پاے اور مسل اپنی خلد سے اس گل افشان نقلی کی اطاعت کرو ہم جاکر تم سب کی رہائی کی فکر کرتے ہین یہ سب خاموش ہوئین اور شمیم نازک قدم گل افشان جادو اور نقابدار سر خیمہ ہوش کو ہمراہ لیکر جانب صحرا روانہ ہوگئی یہان آبریز جادو جو اگر کہو پہنچا تو اسنے کچھ اسم سحر پڑھکر پانی زمین پر بہایا کہ وہ ایک بحر ژخار بنکر موجین مارتا ہوا چلا اور ایک گھڑی رات کی باقی رہے ہوا اور اڑا دیا کہ اسمین سے پانی برسنا شروع ہوا جسپر بوند پڑگئی وہ تڑپ کر ماہی بنگیا اور دریاے سحر مین پیرنے لگا یہان تک کہ جسقدر اسیران طلسم تھے سب مچھلی اور سنگ وغیرہ بنکر غرق دریا ہوئے اور اب آبریز جادو نے اس بحر سحر پر ایک پل بنالیا اور ایک کشتی بنا کر خود اسی کشتی مین بیٹھا اور امتحان کے واسطے منتظر رہا کہ آیندہ و روندہ اس پل پر سے گزرین تو تجربہ ہو جاے قضا سے کار وہان سے اسقدر دین شمیم نازک قدم گل افشان جادو اور نقابدار اور جوگی کو ساتھ لیے ہوئے گوشہ صحرا مین آئی اور کہا کہ ین آبریز جادو ہون بادشاہ طلسم کی اور دختر بادشاہ کی طرف سے آپکی رہائی کے واسطے آئی تھی ہزار ہزار شکر ہے کہ مین کامیاب ہوئی اور آپکو چھڑا لیا اب مین امیدوار ہون کہ باغ ملکہ کی طرف سے تشریف لیجیے اور ملکہ کو کچھ شرطین آپ سے کرنا ہین وہ سنیے اور اگر آپکے آنکے شرائط منظور ہو جائین تو لوح طلسمی حاصل کیجیے اور طلسم فتح کیجیے یہ سنکر نقابدار نے گل افشان جادو کی طرف دیکھا گل افشان جادو نے کہا کہ مجھے اسکا کوئی خیال نہین ہے اسواسطے کہ مین آپ سے اگر بہت رکھتی ہون تو جو امر آپکی بہبودی کا ہوگا اسمین خوشی ہونگی ملال نکرونگی علاوہ ازین ابھی چلکر ملکہ سے ملاقات تو کیجیے دیکھیے تو کہ پیش کیا آتا ہے نقابدار نے کہا کہ بہتر اور اب یہ چاروں آدمی جانب باغ ملکہ شرارہ جادو روانہ ہوے شمیم نازک قدم نے دیکھا کہ جوگی ساتھ نہین ہے پوچھا اور جوابات ہم کرتے ہین وہ سننے کے واسطے قریب چلا آتا ہے شمیم نازک قدم نے ایک اشرفی جوگی کو نکالکر دی اور کہا کہ میان اب تم جاؤ جوگی نے کہا مین اب آپکا ساتھ کب چھوڑتا ہون مجھے ایسے لوگ کہان ملین گے کہ ذرا سی محنت کے صلہ مین اسقدر دین شمیم نازک قدم نے کہا کہ شاہ صاحب اب آپکا ٹھہرنا مناسب نہین ہے بندہ کچھ راز کی بات کہتا ہی جب زیادہ اصرار کیا تو جوگی ایک طرف چلا گیا لیکن اب کچھ حال دل آراے جادو کا سنیے کہ جب شہباز ماہی گیر اور سنبل گیسو بھی دونون قتل ہو چکے اور آبریز جادو اسیرز ندان طلسمی ہوا

تو دل آرا سے جادو نے صابر شاہ سے کہا کہ لوح ملکہ سے طلب کر لیجیے اور اسکا بھی کوئی تلازہ اتظام کر لیجیے تو بہتر ہو بادشاہ نے شرارہ جادو سے کہا کہ لوح تمنے کیا تھی جہان کہین رکھی ہو لا آؤ تاکہ کسی مقام پوشیدہ پر اسکو دفن کر دین یہ سنکر شرارہ جادو گھبرا گئی کہ لوح تو شمیم نازک قدم لیگئی ہو تا وقتیکہ وہ نہ آ لے مین لوح کیونکر دون علاوہ اسکے صرف لوح سے عامل کرنے کے لیے تو دو مرتبہ شکست کرا دیے اور پھر لوح دیدین اسوقت ملکہ نے یہ کہکر ٹالنا چاہا کہ جہان میری سہری ہو دہین کر زمین دفن کر دیا ہی مین جاتی ہون اور لوح بھیج دیتی ہون یہ سنکر دل آرا سے جادو کچھ کھٹکی اور اسے شبہہ پیدا ہوا کہا ای ملکہ عالیجاہ کے شریف لیجانے کی کیا ضرورت ہو لوح یہین بیٹھے بیٹھے آسکتی ہو کسی پتلے کو بھیجدیجیے وہ جا کر لا ئیگا یہ سنکر شرارہ جادو نے کہا کہ میرے سر مین درد ہو مین اب جانے کو بھی ہون لہذا پتلا سحر بھیجنے کی کیا ضرورت ہو کسی کے ہاتھ بھیجدونگی دل آرا سے جادو نے کہا کہ یہ معاملہ لوح کا ہو اور طلسم پر آشوب ہو بہتر ہی ساحر کے لانے سے پتلا سحر لانا بہتر ہو کہا اسپر کوئی جو کھم نہین پر سکتی اور آدمی پر ہزار فتون سے آنے کا خوف ہی ہر چند شرارہ جادو نے پہلوتہی کی مگر کام نہ چلا آخر دل آرا سے جادو نے یہ پرولہ پیدا کیے اور آپ جادو پاس آئی کہا کہ طلسم کشا کہان ہو آپ نے جادو نے اسی ساحر کو دیدیا جسے شمیم نازک قدم بصورت نقابدار بنا کر اور گیند ہمراہ لی کاحلق مین ٹھونس کر چلی گئی تھی دل آرا سے جادو نے فوراً اسکو قتل کر ڈالا جسکے مرتے ہی ایک طوفان پیدا ہوا آتش بلہری برف باری ہونے لگی بہت کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام مین بسر لطف جادو بودا تب تو دل آرا سے جادو اور بھی پریشان ہوئی کہ یہ تو کوئی ساحر تھا معلوم ہوتا ہی کہ طلسم کشا کو کوئی نکال لیگیا اور یہ کام غیر کا نہین ہے اب تو دل آرا سے جادو نے ایک پتلا سوم کا بنا کر خون اپنی زبان کا اسکے دہن پر لگایا اور کچھ اسم سحر پڑھکر دیا کہ وہ انسان ہو کر تیار ہوا کہا سچ بتا کہ لوح کہان ہو اور کسکے پاس ہو اور طلسم کشا کو کون جزیرہ لیگیا یہ سنکر وہ پتلا گویا ہوا کہ ای ملکہ ہو کس خواب غفلت مین لوح شمیم نازک قدم کے پاس ہو اور شمیم نازک قدم طلسم کشا اور گل افشان جادو چھوڑ گئی لیکن ابھی لوح شمیم ہی کے پاس ہی بس یہ سنتے ہی دل آرا سے جادو نہایت حیران ہوئی اور اسوقت پر پرواز پیدا کر کے اوڑی اور آن واحد مین اس مقام پر پہونچ گئی جہان شمیم نازک قدم طلسم کشا وغیرہ کو اپنے ساتھ لیے ہوئے چلی جاتی تھی دیکھا دل آرا سے جادو نے کہ اگر مین اسی مقام پر حملہ کرتی ہون تو یہ لوح طلسم کشا کو دیدیگی پھر کوئی تدبیر چلے گا یہ بیشبہہ طور پر سا تھ ہی کہ اب اسنے لوح طلسم کشا کو کیون نہین دیدی اور کہان لیجاتی ہی الغرض شمیم نازک قدم ان لوگون کو ہمراہ لیے ہوئے داخل باغ ملکہ شرارہ جادو ہوئی شرارہ جادو نہایت پریشان تھی کہ اب انا فتنا ہوا جاتا ہی اور حال کھلا چاہتا ہی دیکھیے کیا ہوتا ہی کہ شمیم نازک قدم اسوقت تک نہین آئی اسی پریشانی مین تھی کہ شمیم پہونچی سلام کیا ملکہ کی نظر طلسم کشا اور گل افشان جادو پر پڑی ملکہ برائے تعظیم اٹھنی عزت کے ساتھ مسند پر بٹھایا سامان ضیافت مہیا کیا طلسم کشا نے پوچھا کہ ای ملکہ نام تمہارا کیا ہی اور میرے رہا کرانے کا کیا باعث ہی شرارہ جادو نے کہا کہ مجھکو شرارہ جادو کہتے ہین اور سبب آپ کی رہائی کا اپکا اقبال ہی کہ میرے دل مین آپکی محبت نے گھر کیا لیکن شرط میری یہ ہی کہ اگر آپ میری سلطنت کو نہ سنبھالین اور دوستی و محبت کو نباہین

تو لوح طلسم حاضر ہو اگر یہ امر منظور ہو تو آپ فتاحی طلسم کا خیال دل سے دور کیجیے اور ہمیں آپکو
بیرون طلسم پہنچادون اور گل افشان جادو کو بھی آپکے ساتھ کردون مگر اسکا نتیجہ میرے واسطے
خرابی دیکھ رہا ہی یہ سنکر نقابدار نے فرمایا کہ اے ملکہ ہم دشمن سے بھی دوستی کرجاتے ہین نہ کہ دوست سے
دشمنی کرنا ہمارا شیوہ نہین ہی ہمین تمھارے ملک و مال تاج و تخت سے کوئی بحث نہین ہی ہم فقط تمھاری
رہائی ملکہ گل افشان جادو آئے تھے تو گل افشان جادو کو بھی میرے ساتھ تمنے طلسم سے رہا
کردیا لیکن اب دو امر مجھے ملحوظ ہین اور فتاحی طلسم پر مجبور کرتے ہین ایک تو یہ کہ ابھی تمام لشکر ملکہ
کا طلسم مین قید ہی اسکا رہا کرنا بھی ضروری امر ہی اور علاوہ اسکے ہم یہ نہین چاہتے کہ ہماری وجہ سے
تم کسی بلا مین پھنسو اب ساتھ دیا ہی تو پورا ساتھ دو اور ہم اسوقت یہان سے جائینگے جبکہ تمھارے
واسطے کوئی خلش باقی رہے یہ سنکر ملکہ شرارہ جادو تو نہایت خرسند ہوئی اور شمیم نازک بدن
نے لوح طلسمی نکالکر پیش کی اور کہا کہ اب یہ حاضر ہی اسے قبضہ مین کیجیے اور اطمینان کے ساتھ تشریف
دل آرائے جادو پوشیدہ طور پر یہ سب باتین سن رہی تھی جسوقت اسنے کوئی قابو نہ پایا اور
لوح دستیاب نہ ہوئی تو اسنے آواز دی کہ اے ملکہ شرارہ جادو افسوس کہ تم دختر بادشاہ ہوکر دشمن
کی شریک ہوئین اور اُس سے دوستی کی اور کچھ پاس اپنی عزت کا نہ کیا اور خداوند اکوان نامدار
کا خوف کیا مین نے کس محنت سے اسکو گرفتار بلا کیا تھا جسے تمنے رہا کردیا خیر سمجھا جائیگا یہ
کہکر دل آرائے جادو خدمت بادشاہ طلسم مین روانہ ہوئی یہان شرارہ جادو تھر تھر کانپنے لگی
اور کہا کہ غضب ہوگیا اب مین رسوائے عالم ہوگئی اور متبلائے بلا ہوئی نقابدار نے فرمایا کہ
اے ملکہ تم پریشان نہو اب ہماری عزت کے ساتھ تمھاری عزت ہی اور ہماری جان کے ساتھ تمھاری
جان ہی اور یہ لکھیہ اکوان و کیوان کا خوف دلا گئی ہی تو اس سے بھی اطمینان رکھو انکا خاتمہ
بھی بہت جلد ہونیوالا ہی کہ مدبر الملک برائے فتاحی طلسم روانہ ہوگئے ہین اب دو امیر
اکوان و کیوان کو قتل کیے ہوئے واپس نہ آئینگے اور وہ صاحبقران ہین خدا انکا مددگار ہی انھین
قبل از وقت کوئی قتل نہین کرسکتا اس اس طرح کی تسلی ملکہ کو دی لیکن ساتھ ہی خیال آیا کہ
عیار کا آیا کہ وہ تلاش لوح مین چلا گیا تھا نہین معلوم کہان گیا اور اب کہان ہی کہ ایک کنیز نے قہقہہ مار کر
ہنسی ملکہ شرارہ جادو نے کہا کہ او چرخا تو کیا ہنسی یہ کون سی ہنسنے کی بات تھی اگر آیندہ ایسی حرکت کی تو
ابھی اٹھا کر دے مارونگی کہ کھال گرا دونگی نقابدار شرارہ جادو کی برہمی پر مسکرائی اور فرمایا کہ اسقدر
غصہ نہ کرو پہلے سبب تو پوچھ لو ملکہ نے کہا کہ بیان کر تو کیون ہنسی اسنے کہا کہ حضور تو بیکار مجھپر خفا
ہوتی ہین کوسے مارے اپنی وزیرزادی کو جنھون نے اُس عیار کو چھپا دیا ہی اور آپ پر ظاہر
نہین کرتی ہین کیونکہ یہ اُسپر عاشق ہین یہ سنتے ہی شمیم نازک بدن عرق عرق ہوگئی اور کہا لو
خدا کی شان چھوٹا سا بڑی بات ملکہ آپ نے ان کمبختون کی کوا لیسا سر نگایا ہی کہ اب یہ ہماری نسبت
ایسے ایسے کلمہ کہہ اٹھتی ہین یہ سنکر وہ عورت بولی کہ سلیخ کو آنچ نہین اگر مین جھوٹ کہون تو بیشک
جو چاہے مجھکو سزا دیجیے اب وزیرزادی اور خواص مین تکرار بڑھی اور ملکہ حیرت مین ہی کہ کسکا سچا
کون کسے جھوٹا کہون آخر کار گل افشان جادو نے کہا کہ تو کیا ثبوت لکھتی ہی کہ شمیم نازک بدن

نے اس عیار کو چھپایا ہی اور یہ اسپر عاشق ہی یہ سنکر اس خواص نے کہا کہ جی ہان مین اگر اپنے دعوے
کو ثابت نکر سکتی تو اتنی بڑی بات منہ سے نکالتی مین سمجھی کی خواص یہ وزیرزادی میری محال تھی جو
کہتی ان سے یہ پوچھیے کہ اگر تمھاری کوئی نشانی اسکے پاس نکلے تو تو مانوگی یا جب بھی نہین شمیم نے
کہا مین نے اسے دیکھا ہی نہین کہ کالا ہی یا گورا بس یہ سنتے ہی اس خواص نے ایک انگوٹھی نکالکر
پیش کی اور کہا کہ اسے پہچانو اب جو شمیم نازک بدن خیال کرتی ہی تو بیشک یہ انگوٹھی میرے ہی ہاتھ
کی ہی اتنو یہ شرمندہ ہوگئی اور ملکہ گل افشان جادو نے کہا کہ ای شمیم نازک بدن بتاؤ یہ انگوٹھی تمھاری ہی یا
نہین شمیم نے کہا کہ انگوٹھی تو بیشک میری ہی ہی مگر ہرگز مین نے کسیکو نہین دی مجھے نہین معلوم کہ
یہ کیونکر گم ہوئی اسی نے چرائی ہوگی اب اس عیار کے نام سے پیش کرتی ہی اگر انگوٹھی یہ ہی تو عیار
کہان ہی اس عورت نے کہا کہ اگر مین عیار کو بھی لاکر دکھادون تو میرا بیان صحیح ہی شمیم نازک بدن نے
کہا کہ وہ تیرا آشنا ہوگا اپنی بدنامی چھپانے کو تو مجھپر تہمت رکھتی ہی کہا اگر عیار اپنی زبان سے تمھارا
اسکو لانا اور باغ مین چھپانا ظاہر کرے تو شمیم نازک بدن نے کہا کہ بیشک مین بیان تیرا مان لونگی
یہ سنکر وہ خواص گئی اور وہین ایک گوشہ کی طرف سے تھوڑی دیر کے بعد عیار نقابدار نمودار ہوا اور
آکر ملکہ اور نقابدار کو سلام کیا اور کہا کہ مین تلاش لوح مین نکلا تھا راہ مین مجکو یہ عورت ملی یہ کہکر
شمیم نازک بدن کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا اور کہا کہ یہ مجکو فقرہ سے اس باغ مین لائی ایک
گوشہ مین چھپاکر بٹھا دیا اور اظہار عشق کرکے یہ انگوٹھی دی جو آپکی خواص نے پیش کی تھی بعد اسکے
یہ تو کہین چلی گئی تھین بعد اسکے جانے کے یہ عورت اسطرف آئی جہان مین بیٹھا تھا اور مجھے
بہت سا ڈرا یا دھمکایا کہ یہ ملکہ کا باغ ہی تو یہان کیونکر چلا آیا مین نے سب کیفیت بیان کی اسنے کہا
کہ اچھا تو یہین بیٹھا رہ مین ملکہ سے کہکر تجھے رہا کرادونگی اسکے بعد اسوقت وہ میرے پاس
گئی اور مجھے اسطرف بیٹھا کر کہین چلی گئی مین ہرگز اسکے ساتھ راضی نہ تھا مگر بسبب خوف
کے مجبور ہوکر انگوٹھی لی تھی کہ اسنے بہت کچھ ڈرایا دھمکایا تھا بس یہ سنتے ہی شمیم نازک بدن
غیرت سے زرد ہوگئی اور خنجر کھینچکر اپنے کو ہلاک کرنے کا قصد کیا تھا کہ نقابدار نے ہاتھ پکڑلیا اور
کہا کہ تم کیون پریشان ہوتی ہو شرارہ جادو نے کودا لیا اور کہا کہ تو تو انکار کرتی ہی اب یہ کیا ظہور
مین آیا نقابدار نے کہا دیکھو ملکہ خبردار اسے کچھ آزار نہ پہنچے ورنہ میرے بہت خلاف ہوگا ملکہ نے کہا ایک
اجنبی شخص کو اسطرح لے آنا یہ کیا حرکت تھی نقابدار نے فرمایا کہ میرے تمھارے کب کی شناسائی تھی جسنے
مجکو قید سے رہا کرایا ممکن ہی کہ شمیم ہماری رہائی کے واسطے تو چلی ہی تھی اسے یہان نہ پاکر چلی گئی ہوگی
کہ اب اسکے مالک کو تو رہا کیے لاتی ہون یہ ایسا سنکر کسی بلا مین پھنس جائے شرارہ جادو نے کہا
کہ یہ سب کچھ مین نے مانا تو مجھ سے چھپانے کی کیا ضرورت تھی اور اس مکر کرنے سے کیا فایدہ تھا
ضرورت اسکی یہ تھی شمیم نازک بدن کا بس نہین ہی کہ اپنی جان دے دے مگر نقابدار ہاتھ اسکا پکڑے
ہوئے ہین اور حیرت مین ہین کہ یہ کیا ماجرا ہی بس ایک مرتبہ کچھ سوچکر شرارہ جادو سے کہا کہ تم
اپنی وزیرزادی کو اسطرح پکڑے رہو کہ یہ خودکشی نہ کرنے پائے مین اپنے ہاتھ سے اسے سزا دونگا
یہ کہکر کوڑا ملکہ کے ہاتھ سے لے لیا اور شرارہ جادو نے خنجر شمیم کے ہاتھ سے چھین کر دونون ہاتھ اسکے پکڑلیے

ادھر نقابدار نے شمیم کے بدلے اپنے عیار پر کوڑا مارا اور کہا سچ بیان کر کہ اصلی واقعہ کیا ہی ورنہ ابھی کھال کھینچ کے دھر دونگا بس یہ سنکر عیار کانپنے لگا اور سمجھا کہ اب اس شہریار کو غصہ آگیا غرض کیا اصل امر یہ ہی کہ جسوقت مین تلاش لوح مین چلا ہون تو مین نے راستے مین اسے دیکھا کہ دو ساحر بیہوش پڑے ہین اور یہ پریشان کھڑی ہی جیسے کسی کی منتظر ہی مین جو گی بنکر اسکے سامنے گیا کہ حال اسکا دریافت کرون ایک پشتارہ اسنے مجکو دیا اور کہا کہ جہان ہم کہین وہان پہونچا دین اسکے ساتھ پشتارہ لیکر زندان طلسمی مین گیا وہان اسنے آپکو اور ملکہ گل افشان جادو کو رہا کیا اور ان دونون بیوقوفو کو اپنی صورت بناکر قید کر دیا مین سمجھا کہ یہ دوست ہی دشمن نہین ہی اب بھر مین اسکے ساتھ چلا راستے مین اسنے مجھے مار لیا اب مجھے خفت ہوئی کہ جس کام کو مین نکلا تھا وہ تو ہو گیا مین اگر یون اپنے کو ظاہر کرتا ہون تو یہ ہنسین گے اور اپنے دل مین کہین گے کہ یہ نام کا عیار ہی کام کا نہین ہی لہذا مین خاص بنکر یہان آیا اور اسکو دھوکا دیا کہ یہ اپنے دل مین مجھ پر نہ ہنسے اور سمجھے کہ یہ بھی کچھ کر سکتا ہی بس یہ سنکر نقابدار بہت ہنسے اور شہزارہ جادو و گل افشان جادو بھی بہت ہنسے اور شمیم نازک بن کی کچھ خفت کم ہوئی شمیم نے کہا اے شخص تو نے کسی اور طرح دھوکا دیا ہوتا میرے ذلیل کرنے سے کیا فائدہ تھا تو نے ایک بن بیاہی عورت پر تہمت لی عیار نے کہا کہ تہمت تو نہین ہی دل سے دل کو راہ ہوتی ہی جب ہمین تمھاری محبت ہی تو تمکو بھی ہماری الفت ضرور ہوگی یہ سنکر شمیم چپ ہو گئی اور نقابدار سے کہا کہ دیکھئے انکو منہ کیجئے مین ایسی ویسی نہین ہون کہ یہ مجھ سے ایسی باتین کرتے ہین غرضکہ یہ لوگ تو یہان پہنچے ہین اور وہان دل آرائے جادو خدمت بادشاہ مین پہونچی اور تمام واقعہ باغ ملکہ شہزارہ جادو کا بیان کیا بس یہ سنتے ہی بادشاہ طلسم بسبب شرم اور غصہ کے عرق عرق ہو کر کانپنے لگا اور کہا اے دل آرائے جادو غضب ہوا کہ لوح اسکے ہاتھ آگئی اب کیا ہوگا دل آرائے نے کہا کہ اگر آپ اس سے نہ لڑینگے تو وہ بھی آپ سے کبھی نہ لڑیگا مگر شہزارہ جادو کا اسکے ساتھ رہنا باعث رسوائی ضرور ہی بالفعل اب فکر لوح کی کیجئے جسوقت لوح ہاتھ آئے اسوقت اس سے لگا لیجئے ورنہ خاموشی اختیار کیجئے بادشاہ نے اپنے عیار کیطرف دیکھا اور کہا اے مہتر بیوقوف یہ تمھارا کام ہی کہ لوح نقابدار سے لاؤ اسواسطے کہ ہلوگ اب بیکار ہو گئے جسوقت تک لوح طلسم کشا کے قبضہ مین ہی ہم اسکا کچھ نہین کر سکتے ہین اسنے عرض کی کہ بہت خوب مین ابھی جاتا ہون یہ کہکر چند شاگرد اپنے ہمراہ لیکر جانب باغ ملکہ شہزارہ جادو روانہ ہوا اب اسکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اور اول حال مین باغ ملکہ شہزارہ جادو کا پھر گزارش کیا جاتا ہی کہ شہزارہ جادو نے ایک حجرہ ملکہ گل افشان جادو کے واسطے آراستہ کر دیا ہی ایک حجرہ اپنے واسطے درست کر لیا ہی اور خاص قصر اپنا نقابدار کے واسطے خالی کر دیا ہی ہر وقت یہ سب ایک ہی مقام پر قصر مین بیٹھے سلامین اور مشورے کیا کرتے ہین اور پہرے ساحرون کے ہر ایک مقام پر قایم کر دیے ہین اور گرد باغ کے فوج کو حکم ملا ہی کہ سوا بادشاہ لشکر کشی کرے چالیس ہزار ساحر باغ کو چہار طرف سے گھیرے پڑا ہی ہر گنبد دروازہ کو جانچ لیتے ہین اور سمجھ لیتے ہین اور ہر کارے خبر کے واسطے معین ہین ہر وقت ہوشیاری ہی اب یہ سب تو اس حالت مین ہین لیکن ملکہ گل افشان جادو نے شہزارہ جادو اور نقابدار سے کہا کہ بالفعل مقابلہ کا خوف ہی اور مین کسی کام کی نہین ہون سامان سحر

میرا کیوان تاجدار نے شاد ماہو اب اگر مجھے اجازت ہو تو سروست دو چار سحر اپنے مین درست کرلونا
کہ نہ معلوم کیسا وقت پڑے اور کیسا مرحلہ درپیش ہوگا اسوقت لوح طلسمی پاس ہی تاہم یہ کیا معلوم کہ
کل کیا ہونا ہی سیاوا کوئی افتاد پڑے تو کیا ہوگا شہزارہ جادو نے کہا کہ مین آپکو منع نہین کرتی لیکن
سوائے بادشاہ طلسم کے کہ اگر اسنے خود مقابلہ کیا تو فیر مرزا اور ساحران طلسم کا مجکو خوف نہین ہی
اور آپکی دور اندیشی بجا نہین ہی غرضکہ ملکہ گل افشان جادو نے سات روز کی رخصت لی اور سامان
سحر ساتھ اپنے لیکر حجرہ مین داخل ہوئی اور کہدیا کہ کوئی میرے پاس آنے کا قصد نہ کرے اب یہ تو
سحر تیار کرنے مین مصروف ہی اور شہزارہ جادو حفاظت نقابدار مین مصروف ہی لوح نقابدار کے پاس
ہی انتظار اسکا ہی کہ بادشاہ طلسم کی طرف سے ابتدا ہو لے تو مرحلون کو توڑین اور دشمن زادہ جادو کے
خلاف ہوگا اور خود بھی سبقت کو جائز نہین رکھتے ہین ایک روز کچھ دم گھبرایا اور شہزارہ جادو سے
کہا کہ میرا بھی چاہتا ہو مین لشکر کو جاؤن شہزارہ جادو نے کہا کہ میری رائے نہین اسواسطے کہ دشمن اپنی
گھات مین ہین ایسا نہ ہو کوئی افتاد پڑے نقابدار نے کہا کہ پھر دشمنون کے خوف سے خانہ نشینی
اختیار نہین ہوسکتی ہین ایک دھوکا کھا چکا ہون اب لوح سے عنایت ہو ہشیار رہونگا اور دو بدو
ساحر میرا کچھ نہین کرسکتے شہزارہ جادو نے کہا آپ جائیے مگر میری رائے نہین نقابدار نے فرمایا
کہ مین ضرور جاؤنگا مجھے دشمنون کا خوف نہین ہی اسواسطے کہ دشمن اگر قوی ہیکل ہی تو ہی تراست
یہ فرماکر باغ سے باہر نکلے اور مرکب پر سوار ہوکر جانب عیار روانہ ہوئے
جاتے جاتے ایک مقام پر غول آہودن کا دیکھا بس نقابدار نے تیر مارا کہ ایک آہو صید ہوا باقی
بھاگے نقابدار نے عیار سے کہا کہ تو اسے ذبح کر مین دوسرے شکار کی فکر کرتا ہون یہ فرماکر گھوڑا
اُٹھا دیا اور پیچھے اُن آہودن کے چلے جاتے جاتے سب آہو تو درہ کوہ مین جاکر غائب ہوگئے اور
ایک آہو تیر کھاکر پھر گرا نقابدار جھپٹکر قریب اُسکے آئے اور آہو کو ذبح کیا اب منتظر ہین کہ کوئی
انسان دکھائی دے تو شکار کو لیکر پھرین کہ دیکھا سامنے سے ایک دہقانی گھسیارا گٹھہ گھانس کا
لیے ہوئے چلا آتا ہی نقابدار نے اُسکو آواز دی جب گھسیارا قریب آیا نقابدار نے اُسکو ایک روپیہ
عنایت کیا اور فرمایا کہ گٹھا پھینک دے اور یہ آہو تھوڑی دور پہونچا دے گھسیارا خوش ہوا کہ گھانس
بھی بچی اور ایک روپیہ ملگیا تھوڑی دیر مین آہو کو پہونچاکر واپس آئینگے لیجاکر پھر فروخت کرلینگے اُسنے
خوشی خوشی آہو کو اُٹھاکر پیٹھ پر لادا اور نقابدار کے ساتھ ہوا اب اسطرف سے تو نقابدار جاتے ہین
اودھر عیار نقابدار نے آہو کو ذبح کیا اور مالک کا اپنے منتظر ہوکر کچھ دیر ٹھہرا بعد اُسکے آگے چلا کہ
دیکھون وہ شہریار کسطرف گیا اب یہ نشان پاے مرکب دیکھتا ہوا چلا جاتا ہی کہ قضاے کار اُس
مقام پر پہونچا جہان زیر خاک ممتر ہیولہ نے حلقہاے کمند بچھا دیے تھے اور منتظر نقابدار کا بیٹھا
تھا کہ عیار نقابدار اس مقام پر پہونچ گیا بس ممتر ہیولہ نے جھٹکا مارا کہ عیار حلقہاے کمند مین
اوندھا گرا بس اسنے غوطہ کیا اور آتے ہی عیار کو کمند سے باندھکر اپنے شاگردون کے سپرد کیا
اور آپ عیار نقابدار کی صورت بنکر اس آہو کے پاس آیا جسے عیار نقابدار نے ذبح کرکے ڈالا
تھا بس چقماق سے آگ روشن کی اور کباب ہرن کے لگانے لگا اتنے مین نقابدار بھی صید دیگر

آکے پہونچے عیار نقابدار نے عرض کی کہ اے شہریار کباب تیار ہین نوش فرمایئے نقابدار نے کہا کہان پانی کہان ملیگا عیار نے عرض کی کہ حضور یہ کمبرائین مین نے سب بندوبست کرلیا ہی اور کباب سامنے نقابدار کے پیش کیے نقابدار نے کہا بون کو نوش فرمایا اور پانی طلب کیا عیار اٹھا اور کہا کہ پانی تو نہین ہر نقابدار نے فرمایا کہ او ملعون تو نے پہلے تو کہا تھا کہ پانی ہی اب مجھے شدت کی پیاس ہی کلیجہ مین آگ لگی ہوئی ہی اور تو کہتا ہی کہ پانی نہین ہی عیار نے یہ سنکر ایک جام دکھایا اور کہا کہ پانی ہی تو مگر مین آپکو دیدون تو خود کیا پیون گا نقابدار نے فرمایا کہ نصف مجھے دیدے اور نصف خود پی لے عیار نے کہا مین ایک قطرہ بھی نہ دونگا خود کیا پیا سا رہونگا آدھے جام مین پیاس بہری بجھتی نقابدار کو غصہ آگیا اور پورا جام چھین اور کودکر الیکر آگے عیار بھاگا اور نقابدار نے دوڑنے کا قصد کیا کہ ہوا بد لگتی ہی بیہوشی نے طمانچہ مارا اور نقابدار چھینکا مار کر بیہوش ہوئے عیار نے فقرہ کیا کہ منہ مہتر ہیولہ تیرا نثار باش او نقابدار قضا تیری آگئی یہ کہکر جھپٹا اور خنجر کھینچکر چاہتا تھا کہ نقابدار کو قتل کردن کہ کڑکے بجلی کڑکی اور اب جو گرتی ہی تو مہتر ہیولہ کے دو ٹکڑے ہوئے اور فقرہ ہوا کہ منہ ملک شرارہ جادو اور نقابدار کو ہوشیار کرکے کہا کہ اسی اندیشہ کی وجہ سے آپکو منع کرتے تھے نقابدار کو پشیمانی ہوئی اور کہا کہ بیشک مین نے غلطی کی اب شرارہ جادو نے پوچھا کہ عیار کہان ہی نقابدار نے فرمایا مجھے کیا معلوم بس شرارہ جادو نے ایک پتلا فولادی پھینکا اور کہا جاکر عیار کو چھڑا لا یہ سنتے ہی وہ پتلا تڑپا اور اٹھکر جانب صحرا بھاگا جاتے جاتے اس مقام پر پہونچا جہان مہتر ہیولہ کے شاگرد عیار نقابدار کو لیے ہوئے انتظار مین مہتر ہیولہ کے کھڑے تھے پتلے نے پہونچتے ہی پشتارا اٹھا لیا اور چلا عیارون نے جو دیکھا کہ ایک پھرتے سے قد کا انسان اتنے بڑے بوجھ کو لیکر بھاگا جاتا ہی یہ سبکے سب دوڑ پڑے اور پتلے کا تعاقب کیا لیکن کوئی قریب نہ پہونچ سکا اور پتلے نے پشتارہ سامنے ملک شرارہ جادو کے ڈالدیا اتنے مین غزل عیارون کا بھی پہونچا اور دیکھا کہ نقابدار کھڑے ہین اور ملک شرارہ جادو بھی موجود ہین اب انھون نے پھنسنے کا قصد کیا تھا کہ شرارہ جادو نے ایک گولہ فولادی زمین پر مارا کہ زمین شق ہوئی اور وہ سب سما گئے اب ملک شرارہ جادو نے نقابدار سے کہا کہ عیار کو ہوشیار کیجیے اور چلیے باغ کی جانب غضب ہوا تھا کہ آپ تابوت عیار کے آگئے تھے وہ لوح تو بعد کو لیتا اور پہلے قتل کردالتا یہ کہیے ہم بروقت پہونچ گئے مجھے خیال لگا ہوا تھا کہ ایسا نہو شکار پر کوئی افتاد پڑے اگر کچھ دیر اور میرے پہر مجکو اطلاع نہ کرتے تو یہان آکر دشمنون کی لاش پاتی نقابدار نے فرمایا کہ اے ملک شرارہ جادو بس جو مین چاہتا تھا وہ ہو چکا یعنے ابتدا دشمنی کی تمہارے باپ کی جانب سے ہو چکی اب مین فتح دربند کے واسطے جاتا ہون اور انشاء اللہ بعد فتح طلسم کے اب تم سے ملاقات ہوگی ملک شرارہ جادو نے کہا کہ لوح آپکے قبضہ مین ہی اب کوئی خوف تو ہی نہین چلکر باغ مین استراحت کیجیے جب کسل برطرف ہولے تو دربند ان طلسم کی طرف جایے گا نقابدار نے فرمایا کہ ملک اب تامل اور تساہل اچھا نہین ہی مین ضرور جاونگا یہ فرماکر لوح کی طرف دیکھا لکھا تھا کہ فتح طلسمی یہان سے شمال کی طرف جاکر وہان ایک کوہ سبز ہی باے کوہ ایک دیو بیٹھا ہوا اور ایک پہاڑ دائیں دیو کے قبضہ مین ہی وہ ساحر ہی اور دیو دراصل دیو ہی جسوقت وہان پہونچنا تو لوح پر عمل کرنا یہ دیکھکر نقابدار نے عیار کو ہوشیار کرکے ملک کے سپرد کیا اور آپ جانب دربند اخضر یہ روانہ ہوئے اور ملک شرارہ جادو مع

عیار تعاقب مین روانہ ہوئی دل حال نقابدار کا سنیے کہ جاتے جاتے قریب کوہ اخضر یہ کے پہونچے
دیکھا کہ دیو پریزاد کو لیئے ہوئے بیٹھا ہی جیسے ہی نظر دیو کی نقابدار پر پڑی پکارا اے آدم زاد بے بنیاد رے
تو یہان کہان آیا آور میرے سہ مین کو دیڑہ کہتا ہوا کوہ سے اُترا اور منہ اپنا مثل نہار کے کھولکر آنکھین
بند کرلین نقابدار نے گردہ سیر کا اسکے حلق مین ڈالدیا دیو بگڑنے لگا کہ سیر حلق مین چبھی اور پھس گئی اور گھبراکر
آنکھین کھولدین اور سیر کے پھینکنے سے آنکھین اسکی نکلنے لگین نقابدار نے جھپٹ کر ہاتھ تلوار کا مارا
کہ سر اسکا قلم ہوا اور لاش مانند منار کے زمین پر گری بس یہ دیکھنا تھا کہ وہ پریزاد بیتاب ہو گئی اور
پکاری کہ اے ظالم غضب کیا تو نے کہ میرے معشوق کو مارا اب تجھے کب چھوڑتی ہون یہ کہتی ہوئی قریب
آئی اور سمجھا اسم پڑھکر ایک شیشہ زمین پر کھینچ مارا کہ شیشہ ٹوٹا اور ٹکڑے اسکے منتشر ہوئے جو ٹکڑا جس
عجوہ و مجرہ پر گرا اُسمین آگ لگ گئی اور وہ جلنے لگا حتے کہ تمام صحرا آتش بار ہو گیا نقابدار نے گھبراکر
لوح کو دیکھا تحریر تھا کہ اے فتاح طلسم شرارفشان والے سیارا ین عجائبات شجکو لازم ہو کہ جسوقت دیو کو قتل کرے
اور آتش افروز جادو سے سامنا ہو تو قبل اسکے کہ وہ آگ لگا کر اڑے تو لوح کو پریزاد پر کھینچ مارنا
اور ادھر تو انھون نے لوح گلے سے اُتاری اودھر پریزاد خلطک مار کر اڑی لیکن ہنوز بلند نہ ہونے پائی تھی
کہ لوح سینے پر پڑی پریزاد نے ان کی کہ شعلہ منہ سے نکلا اور جلکر خاک ہوئی بس اسکے مرتے ہی شور فریاد
و فغان بلند ہوا اور اسقدر پانی برسا کہ تمام آگ فرو ہو گئی اور کوہ مین درہ پیدا ہوا نقابدار نے لوح کو
ملاحظہ فرمایا تحریر تھا کہ درہ کوہ اخضر فتح ہو گیا اب تجھے لازم ہو کہ اسی درہ کوہ مین داخل ہو کر رستہ
در بند چہارم کا لے وہان پہونچکر جو کچھ پیش آئے لوح کو دیکھنا اور ہدایت لوح پر عمل کرنا نقابدار حسب الحکم
لوح اُس درہ مین داخل ہوئے کہ درہ نہایت تاریک تھا لیکن روشنی لوح کی راہبری کر رہی تھی جاتے
جاتے ایک بیابان مین پہونچے دیکھا کہ تمام صحرا مین سوا لالہ کے دوسری چیز کا درخت نہین معلوم ہوتا
اور وسط صحرا مین ایک گنبد بنا ہوا ہی اسپر ایک طائر سرخ رنگ بیٹھا ہی نقابدار کو دیکھتے ہی وہ طائر زور
اور پکارا کہ اے ساکنان در بند سر خابہ ہوشیار ہو جاؤ کہ دشمن آگیا بس یہ کہنا تھا اسکا کہ تمام صحرا مین
جسقدر اشجار لالے کے تھے سب ہرے ہو گئے اور ہوائے سرد چلنے لگی نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا
لکھا تھا کہ اے نقابدار یہ درخت ابھی چند رنگ اور بدلین گے جسوقت ساتوان رنگ بدلین بس فوراً
فلان اسم جو لوح مین تحریر ہی گیارہ مرتبہ پڑھکر لوح پر دم کرنا کہ لوح مانند مشعل کے جلنے لگے گی بس فوراً لوح
کو اس چمن زار پر کھینچ مارنا وہ طائر سرخ رنگ جلا ہوا ہی اسپر تیر مارنا کہ یہ جلکر گر پڑیگا نقابدار نے
ایسا ہی کیا کہ منتظر وقت کے ہوئے دیکھا کہ وہ تمام سبزہ جو سبز ہو گیا تھا اب سیاہ ہو گیا ہی بعد کچھ
دیر کے سفید ہو گیا اسکے بعد زنگاری ہو گیا یہان تک کہ ساتوین مرتبہ زرد ہو گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ سب
درخت خشک ہو گئے نقابدار نے جلدی سے اسم کو تمام کرکے لوح پر دم کیا کہ لوح ایک شعلہ جوالہ
بنگئی بس نقابدار نے لوح کو اُٹھاکر اس چمن خزان رسیدہ پر کھینچ مارا یہ معلوم ہوا کہ سرنگ مین آگ
دیدی تمام طبقہ ہلگیا اور شور فریاد بلند ہوا چمن جلنے لگا اور طائر نے چیخنا شروع کیا اور گنبد کے
گرد چکر مارنے لگا نقابدار نے جلدی سے پیکان تیر پر اسم دم کرکے نشانہ باندھا جسے ہی طائر
نزدیک آیا نقابدار نے مرغ تیر کو رہا کیا آواز سنسنانے کی پیدا ہوئی اور تیر پوٹے پر طائر کے پڑا کہ طائر سے

طائر آتشبازی ہو کر اس گنبد پر گرا اور گنبد کے ہزار ٹکڑے ہو گئے بڑی دیر تک صحرا میں آگ لگی رہی آخرکار وہ آگ گل ہو گئی اور ایک آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من سرخاب جادو بود حیف مرویم و جاندادیم و مطلب خود نرسیدیم اب دیکھا تو لاش ایک ساحر کی پڑی ہوا کرتی جس مقام پر گنبد تھا وہاں ایک قبر سی بنی ہوا اور سامنے ایک قلعہ معلوم ہوتا ہو نقابدار نے لوح کو اٹھا لیا اور پڑھا تحریر تھا کہ تجھے انتظار کرنا چاہیے کہ خزانہ دار طلسم آتا ہوگا یکایک سامنے سے دروازہ قلعہ کا وا ہوا اور ایک شخص چند آدمیوں کو اپنے ساتھ لیے ہوئے حاضر خدمت ہوا اور سلام کیا فرمایا تو کون عرض کی کہ نام غلام کا مفتاح جادو ہے مین خزانہ دار ہون یہ فرمین حاضر ہین نقابدار نے فرمین لے لین اور فرمایا کہ جسوقت طلسم فتح ہو جائے اسوقت تم حاضر ہونا ابھی خزانہ اپنے ہی قبضہ مین رکھو مفتاح جادو نے عرض کی کہ شام قریب ہے اب آج ارادہ اپنا ملتوی فرمایئے اسلیے اب جو تین درینہ باقی ہین وہ نہایت سخت ہین صبح کو آگے جانے کا قصد کیجیے گا کیونکہ مرحلہ دریند آب کا پیش آئیگا جس مقام پر زندان طلسم واقع ہے یہ وہی جگہ ہے جہان آپ قید تھے اسوقت اسکی اور صورت تھی کہ ایک باغ تھا اور اب اسی مقام پر دریا ہے نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ یہ سچ کہتا ہے اسے دشمن نہ سمجھو بلکہ یہ دوست ہو نقابدار ہمراہ مفتاح جادو داخل قلعہ ہوئے شب بھر وہین قیام کیا صبح کو چلنے کا قصد کیا تھا کہ شرارہ جادو مع شمیم نازک قدم و عیار نقابدار آگئے ہوئے بیس ہزار ساحر اسکے ساتھ تھے نقابدار نے شرارہ جادو سے کہا کہ کل فوج تمہارے ساتھ ہو شرارہ جادو نے عرض کی کہ جی نہین بلکہ نصف فوج میرے ساتھ ہو اور نصف برائے حفاظت ملکہ گل افشان جادو چھوڑ آئی ہون نقابدار نے فرمایا کہ اے شرارہ جادو میرے پاس تو لوح طلسمی ہو تم گل افشان جادو کی حفاظت کو جاؤ شرارہ جادو نے کہا کہ آپ لوگی طرف سے اطمینان رکھین کسی کی اتنی مجال نہین ہو جو سوا قید کر لینے کے انکو ہلاک کر سکے اسواسطے کہ وہ بھانجی ہین خداوند تاجدار کی اور اگر ایک روز اور گذر گیا تو پھر کوئی انکو قید بھی نہین کر سکتا کہ سحر انکا تیار ہو جائیگا نقابدار نے کہا کہ پھر ایک روز تم انکی حفاظت اور کرو کل میرے پاس چلی آنا شرارہ جادو نے کہا بہت خوب اور شمیم نازک قدم کو صرف اپنے ہمراہ لیکر باغ کی جانب روانہ ہوئے اور بیس ہزار ساحر شرارہ کے ہمراہ گئے اور عیار کو قلعہ مین چھوڑا اب نقابدار جانب دریند آب روانہ ہوئے جاتے جاتے ایک صحرا مین پہونچے دیکھا کہ دریا زور شور سے بہ رہا ہو اور ایک جانب پل ہو نقابدار اسیطرف متوجہ ہوئے کہ پل کو طے کر کے دریا عبور کرون ساتھ ہی خیال آیا کہ لوح کو دیکھ لینا چاہیے ایسا نہو کہ کوئی پیچ پڑے یہ تصور کر کے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم وسیار این عجائبات آگاہ ہو کہ یہ پل طلسمی ہو اگر اسپر قدم رکھا تو گرداب بلا مین پھنس جائیگا کشتی حیات طوفانی ہو جائیگی تجکو چاہیے کہ فلان اسم پڑھکر لوح کو دریا مین ڈالدے کہ یہ بصورت کشتی بنجائیگی تو اس کشتی پر سوار ہو جانا ساتھ ہی ایک اور کشتی نظر آئیگی اسپر ایک ساحر سوار ہوگا وہ تجھے دیکھکر کشتی اپنی بھگا دیگا تو بھی اپنی کشتی کو اسیطرف روانہ کرتا جاتے جاتے ایک ٹاپو نظر آئیگا وہ ساحر کشتی کو چھوڑ کر ٹاپو مین اتر جائیگا تو کشتی اسکی غرق کر کے خود بھی ٹاپو مین اتر پڑنا اور کشتی کھینچ لینا کہ وہ پھر بصورت لوح ہو جائیگی بعد اسکے لوح کو دیکھنا اور جو کچھ لکھا ہو اسپر عمل کرنا

یہ دیکھکر نقابدار نے لوح کو دریا مین پھینکا وہ بصورت کشتی ہو گئی اور خود اُس کشتی پر سوار ہوئے
اب جو نظر کی تو ایک کشتی سامنے معلوم ہوئی جو شخص اُس کشتی پر سوار تھا اُسنے کشتی کو سامنے سے
بھگایا ساتھ ہی نقابدار نے بھی اپنی کشتی کو اشارہ کیا اور عقب مین اُسکے روانہ ہوئے جاتے جاتے
دیکھا کہ ایک جزیرہ معلوم ہوتا ہے وہ ساحر جلدی سے جزیرہ مین کود پڑا اور ایک مقام پر بیٹھکر جلدی سے
آگ روشن کرکے کچھ اسم سحر پڑھنا شروع کیا ساتھ ہی نقابدار بھی پہونچے اور گرفتار کر اُس کشتی کو غرق کر دیا
اور اپنی کشتی خشکی مین کھینچ لی کشتی پھر بصورت لوح ہو گئی نقابدار نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے فتاح
طلسم اس پر یہ جادو ہے فلان اسم پڑھکر پانی دریا کا چلو مین لے اور اس ساحر پر چھینٹا مار دے اور خود لوح
سمیت اسی دریا مین کود پڑ اگر تامل کیا اور اسم آبریز جادو کا تمام ہو گیا تو پھر چارہ پذیری دشوار ہے نقابدار
نے جلدی سے اسم پڑھکر پانی دریا سے لیا اور آبریز جادو پر چھینٹا پانی کا مارا اور خود مع لوح دریا مین
کود پڑا پس جسقدر پانی تھا وہ سمٹ کر اُس ناپو کی طرف متوجہ ہوا خشکی کے مقام پر تری ہو گئی اور تری
کی جگہ ریت نظر آنے لگی عجب طرح کا انقلاب ہوا تھوڑی دیر تک ایک طوفان برپا رہا تیر لوہا مچھلیان
خاک پر تڑپ رہی تھین بعد کچھ دیر کے روشنی ہوئی اور آواز آئی کہ کشتی مرآنام من آبریز جادو بود حیف مردیم
و جانداریم و بمطلب خود نرسیدیم اب جو دیکھا نقابدار نے تو لاش آبریز جادو کی پڑی ہے اور جسقدر
مچھلیان زمین پر تڑپ رہی تھین انھون نے ہیئت انسانی پیدا کی اور سامنے نقابدار کے اگر سلام کیا
یہ سب فوج تھی ملکہ گل افشان جادو کی سب نے قدمبوسی نقابدار کی حاصل کی اب نقابدار نے لوح
کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اب یہان سے مرحلہ ششم پیش آئیگا کہ یہ نہایت سخت مرحلہ ہے بعد اسکے پھر بادشاہ طلسم
سے مقابلہ ہے تجکو لازم ہے کہ جانب مشرق روانہ ہو کچھ وقت صحرا مین ایک چاہ ملے کہ گرد اُسکے چار درخت
شمشاد ہونگے یہی دہنہ مرحلہ ششم کا ہے نقابدار لے اسیران طلسم کو تو جانب قلعہ مفتاحیہ روانہ کیا اور
خود جانب دہنہ چاہ چار کنل روانہ ہوئے بعد طے مراحل و قطع منازل چاہ نظر آیا اور درخت شمشاد
دکھائی دیے چارون درختون پر چار قمریان بیٹھی ہوئی تھین جیسے ہی قمریون نے نقابدار کو اپنی جانب
آتے دیکھا درخت پر سے اوڑین اور آواز دی کہ ہوشیار وقت بیداری آیا نقابدار نے لوح کو ملاحظہ
فرمایا لکھا تھا کہ ان چار درختون کو اوکھاڑکر پھینک دو بس یہ قمریان سر اپنے درختون سے
ٹکرائینگی اسوقت تم چاہ مین کود پڑنا اور تماشا دیکھنا بس نقابدار نے جھپٹ کر ایک درخت کو اوکھیڑکر
پھینکدیا بس درخت کا گرنا تھا کہ ایک قمری اُس درخت پر گری اور سر ٹکرانے لگی ساتھ ہی نقابدار نے
دوسرا درخت اوکھیڑکر پھینک دیا اسیطرح چاروں درختون کو اوکھیڑکر زمین پر پھینک دیا کہ چاروں
قمریان درختون سے سر ٹکرانے لگین اور خود نقابدار چاہ مین کود پڑا جسوقت پاؤن زمین سے آشنا ہوئے
اور آنکھ کھول دیکھا کہ ایک درخت مین ایک قفس لٹکا ہوا ہے اور بازا اُسمین بند ہے اور صدہا عقاب درخت
پر بیٹھے ہین نقابدار کو دیکھتے ہی عقاب درخت پر سے اوڑے اور تاوے لگانے لگے نقابدار نے
لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ جسوقت یہ عقاب تاوے کرنے لگین تو تم جلدی سے اس قفس کو
توڑکر بازا کو رہا کر دینا ورنہ اگر تین تاوے عقاب لگا چکے تو تم چکر کھا کے گر دوگے اور بیہوش ہو جاؤگے
یہ دیکھکر نقابدار نے جلدی سے قفس کو درخت سے اوتارا اور قفس توڑکر بازا کو رہا کیا بازا رہا ہوتے ہی

اور ڈراور عقابون مین شامل ہو کر سر مارنا شروع کیے جسکو پر مارا وہ جلکیا یہانتک کہ جب تمام عقاب جل گئے تو بادل کر زمین پر گرا اور صورت انسانی پیدا کی اور پکارا غضب کیا تو نے کہ میری فوج سے مجھی کو ہلاک کرایا اب چھوڑتا ہون تجکو ستم دلفریب جادو نقابدار سمجھے تھے کہ یہ کوئی دوست ہوگا فوراً لوح دیکھی تحریر تھا یہ دوست نہین اس سے ہشیار ہو تمکو چاہیے تھا کہ جب عقابونکو ہلاک کرکے یہ زمین پر آتا تو اسے تیغ سے ذبح کر ڈالتے اگر بصورت انسان ہو جائیگا تو پھر مشکل پڑیگی جسقدر فوج اسکی ہلاک ہوئی ہوگی سنبھل ہو جائیگی بس تمکو چاہیے کہ اس سے کشتی لڑکر اسے گرفتار کرو ورنہ اگر تلوار سے کام لیا تو جتنے قطرے خون کے تمہارے جسم سے گرینگے اوسیقدر ساحر پیدا ہوکر تمسے لڑینگے اور اگر اعضا اُسکے جدا ہو جائینگے تو ہر عضو ایک انسان جنگ تیار ہوگا اُسوقت تنہا کیا کروگے اور کس کس سے مقابلہ کروگے نقابدار نے لوح کو ملاحظہ کرکے رخ طرف دلفریب جادو کے کیا دلفریب جادو نے تیغہ سحر اُٹھایا نقابدار نے بجاے سر لوح کو اُٹھا دیا تیغہ ہاتھ سے چھوٹ کر دور گرا دلفریب جادو تیغہ اُٹھانے دوڑا تھا کہ نقابدار نے گریبان مین ہاتھ ڈالدیا اور لپٹ پڑے چونکہ دلفریب جادو بھی نہایت قوی الجثہ اور زبردست تھا پس لپٹ پڑا تھوڑی ہی دیر مین نقابدار نے لنگر اسکا توڑا اوسے پھیرا کر زمین پر مارا اور کود کر چھاتی پر سر اسکا دھڑ سے کھینچکر پھینک دیا بس اسکے مرتے ہی ایک قیامت کبرے برپا ہوئی اور اتشباری و برف باری ہوا کی تمام جہان مین تاریکی چھا گئی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام سن دلفریب جادو حیف مردیم وجاندادیم وبمطلب خود نرسیدیم اب دیکھا نقابدار نے کہ پھر ملک شرارہ جادو چلی آتی ہے اور چالیس ہزار جادوگر ساتھ ہین اور عیار نقابدار سمجھا ہے ان سب نے اگر نقابدار کل قد موسی حاصل کی پھر نقابدار نے شرارہ جادو سے کہا کہ کل افشان جادو کو کہان چھوڑا شرارہ جادو نے کہا کہ وہ قلعہ مفتاحیہ مین ہین سحر تیار کر رہے ہین اب اپنے لشکر کو درست کرکے بروقت وہ بھی پہونچین گی اور شریک جنگ ہونگی اسلیے کہ اب سامنا بادشاہ طلسم سے ہوگا کہ ایک لاکھ ساحران عذار بلاے بد اُسکے ساتھ ہونگے آج اسی مقام پر قیام کیجیے کل دیکھا جائیگا نقابدار نے کہنا شرارہ جادو کا قبول کیا اور بارگاہ برپا ہونے کا حکم دیا خیمے اوپر سے ایستادہ ہونے لگے کہ یکایک از پردہ بیابان گردے برخاست مگرد و تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد آسمان رسیدہ دیانے گرد در زمین نچیدہ زیر آسمان ایک آسمان خاکی نمودار تھا مگر جسوقت گرد قریب آکر شق ہوئی تو لطف نظارہ نظر آنے لگا چالیس ہزار سرخپوش گھوڑے اوڑائے چلے آتے تھے نقابدار نے اپنے لشکر کو پہچانا اہل لشکر نے قد موسی نقابدار کی حاصل کی رات ان سب نے اسی مقام پر بسر کی صبح کو جانب قلعہ آتش فشان روانہ ہوئے جسوقت سامنے قلعہ کے پہونچے اور خبر بادشاہ کو ہوئی کہ طلسم کشا در بندون کو توڑ کر لے نقابدار آگیا بادشاہ نے اپنے سپہ سالار یعنی شموس جادو کو حکم دیا کہ فوج ہماری قلعہ سے نکالو اور کچھ پروا نہین ہے لوح طلسمی میرا کیا کر سکتی ہے شموس جادو نے لشکر قلعہ آتش فشان سے نکالا اور مقابل لشکر نقابدار خیمہ برپا کیا لیکن شرارہ جادو نے نقابدار سے کہا کہ بالفعل میرا ظاہر طور سے شریک رہنا اچھا نہین ہے اسواسطے کہ بڑے شرم کی بات ہے کہ مین باپ کے لشکر کے مقابل خیمہ برپا کرون اہل لشکر مجھے کیا کہینگے لہذا مین پوشیدہ رہکر مدد کرتی رہونگی نقابدار نے فرمایا کہ مجھے صرف مدد پروردگار کارسازی ہے لشکر شرارہ جادو تو رخصت ہوکر روانہ ہوئی اور یہان شموس جادو نے آتے ہی طبل جنگ کا

حکم دیا نقارہ زرمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی خبر نقابدار کے لشکر مین ہوئی یہان بھی نقارہ زرمی بجا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی ساحر اپنے اپنے سحر درست کرنے لگے ہر طرف ہوم خانے گرم تھے بخور گوگل لوبان رائی سرسون وغیرہ کا ہو رہا تھا نعرے یا خداوند سامری و جمشید کے بلند تھے اسی عالم مین رات بسر ہوئی اور سپیدہ سحری نمودار ہوا دونون لشکر اپنے اپنے طریقہ کے موافق طاعت خدا سے فراغ حاصل کر کے عازم میدان قتال و جدال ہوئے صدا آراستگی صفوف جدال و قتال و خان جادو نے شموس جادو سے اجازت لی اور میدان مین آکر نعرہ مارا کہ باسس او نقابدار گمان نکرنا کہ لوح طلسمی میرے پاس ہے لوح اُن ساحرون تک محدود ہے جو بابل طلسم کے مقرر کیے ہوئے ہین اور مین اونمین سے نہین ہون دیکھون تو فتح کیونکر میرے سحر کو رد کر دیتی ہے یہ کہکر اسنے ایک شیشہ جھولی سے نکالا اور کچھ اسم سحر پڑھکر دانٹ اسکی کھولی کہ دھوان پیدا ہو کر نکلا اور ہوا سے منتشر ہا تھوڑی دیر مین روز روشن شب تار ہو گیا ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا دم گھٹنے لگے نقابدار نے جو نظر لوح پر ڈالی تو لوح سیاہ تھی اب تو نقابدار نہایت پریشان ہوئے اور درگاہ رب بے نیاز مین عرض کرنے لگے کہ اس بلاے عظیم سے نجات دے کہ اسوقت مصیبت مین سوا تیری ذات کے کسی کا سہارا نہین ہے کہ لیکا یک اس سیاہی مین ایک شعلہ چمکا اور چمک کر جو گرا دخان جادو کو جلا کر خاک کر دیا اور یون ہی زمین مین اترا چلا گیا نعرہ ہوا کہ منم ملک شرارہ جادو بس دخان جادو کے مرتے ہی سارا دھوان برطرف ہوا شموس جادو نے کہا یہ نہ معلوم تھا کہ گھر کے چراغ سے آگ لگے گی خیر مین اسکی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر اسنے اپنا تخت سحر بچھایا اور میدان مین آکر آواز دی کہ اے طلسم کشا یہ نہ معلوم تھا کہ خود مادشاہ زادی بیٹی شریک ہے ورنہ مین اسکا انتظام بھی کر لیتا خیر گذشتہ را صلواۃ آیندہ را احتیاط یہ کہکر اسنے کمند سامری جھولی سے نکالی اور چار سر کمند کے زمین پر گاڑ دیے اور کچھ اسم سحر پڑھکر دو ہاتھ نام سامری کی کھینچی کہ وہ کمند مانند سائبان کے تیار ہو گئی ہلکے اُسی صورت سے معلق تھے خود زیر کمند کھڑے ہو کر اسنے کچھ اسم سحر دم کیا اور دستک دی دیکھا کہ ایک تیلہ سحر پیدا ہوا شموس جادو نے تیلے سے کہا کہ اے سپہ دار طلسمی لیا شکر نقابدار کو بس یہ سنتے ہی اُس تیلے نے ایک چیخ ماری کہ ہزارہا تیلے ہر چہار جانب سے پیدا ہوئے اور ترنج دنارنج سحر پکڑ پکڑ کر لشکر نقابدار پر گرنے اور آگ برسانا شروع کر دی جسپر ترنج کی چیخ مارا وہ جلکر خاک ہو گیا نقابدار نے لوح کو دیکھا کوئی خبر لوح نے نہ دی کہ لیکا یک بجلی چمکی اور ایک شعلہ سپہ دار طلسمی پر گرا کہ اسکو جلا کر خاک کر ڈالا اور خود غرق زمین ہو گیا اور آواز آئی کہ منم ملک شرارہ جادو تیلے کے جلتے ہی جسقدر تیلے تھے سب جلکر خاک ہو گئے شموس جادو نے دیکھا کہ میرا سحر برباد ہوا بس اسنے صورت اپنی ایک اژدر آتش فشان کی پیدا کی اور جا سب نقابدار چلا سر پر اس اژدر کے سایہ ابر کمند سامری سایہ افگن تھا جیسے ہی یہ اژدر سامنے نقابدار کے پہونچا نقابدار نے تیغہ مارا اژدر کے سر پر پڑا کوئی اثر نہ ہوا کہ لیکا یک زمین شق ہوئی اور سر نہنگ نمودار ہوا اور آواز پیدا ہوئی کہ منم ملک گل افشان جادو اور نقابدار کو نگل کر روانہ ہو گئی اب شموس جادو لشکر نقابدار کی طرف چلا کہ اسکی فوج کو برباد کرون ساتھ ہی نعرہ شرارہ جادو کا ہوا اور حلقہ ہاے کمند سامری مین اُلجھ گیا بس جلدی سے شموس جادو نے ملکہ کو اُسی

کمند سے باندھکر پلٹ کر آواز دی کہ اے اختر جادو تو اور انھین خدمت بادشاہ مین پہونچادو اختر نے دیکھا کہ برابر ایک سادہ کھڑی ہے اسنے پشتارہ ملکہ کا لیا اور جانب قلعہ آتش فشان روانہ ہوئی۔ اب اسطرف سے تو اختر جادو پشتارہ شرارہ جادو کا لیے جاتی ہے اور ادھر سے دروازہ قلعہ کا کھلا اور بادشاہ نمودار ہوا اختر جادو نے کہا کہ لیجیے شموس جادو نے ملکہ کو گرفتار کرلیا بادشاہ طلسم یعنی شرر افشان جادو نے کہا کہ لاؤ جیسے ہی اختر جادو قریب پہونچی اور پشتارہ ملکہ کا سامنے شرر افشان جادو کے رکھا بس اسنے غصہ مین آکر تیغہ سحر کھینچا اور کہا او شوخ دیدہ گیسو بریدہ تو نے مجکو ایک عالم مین رسوا کیا نام خاندان کا ڈبویا تیرا زندہ رکھنا درست نہین یہ کہکر جیسے ہی تیغہ مارا کز سے بجلی کڑکی اور ایک تیلہ فولادی پیدا ہوا اور ہاتھ شرر افشان جادو کا پکڑ لیا اور نعرہ ہوا کہ منہ ملکہ گل افشان جادو دیکھا کہ زمین شق ہوئی اور سر نہنگ نمودار ہوا اور شرارہ جادو کو نگل کر روانہ ہوگیا بادشاہ طلسم نے بمشکل اپنے ہاتھ کو تیلون سے چھڑایا اور تیلون کو جلا کر خاک کیا لیکن غصہ مین اسنے فوج کو حکم دیا کہ مارو لشکر حریف کو اور خود بھی تیغہ سحر لیکر چلا اور ادھر شموس جادو اثر دریا ہوا لوگون کو نگل رہا تھا ادھر ایک لاکھ سا حرا برابر تیر سحر نار کے چلنے لگے زمین لرز رہی تھی آسمان سے آگ برس رہی تھی عجب طرح کا ہنگامہ تھا اہل اسلام درگاہ واحدیت مین خضوع کر رہے تھے کہ یا کبریا ذات اسوقت مصیبت مین ہماری خبر لو یکایک جانب صحرا سے شق گرد بلند ہوا اور ایک شعلہ چرخ مارتا ہوا نظر آیا اور آتے ہی وہ بگولہ شق ہوا ایک نقابدار سر نیوش پیدا ہوا کہ لوح گلے مین چمک رہی تھی اور ایک گلدستہ ہاتھ مین تھا بس آتے ہی نقابدار نے وہ گلدستہ کھینچ مارا کہ یکبارگی اسکی بھر گیین اور ہزارہا گل دغنچہ پیدا ہوگئے ایک چمن تیار ہوگیا کہ جسقدر ساحر لشکر شرر افشان جادو کے تھے سونگھتے ہی بیہوش ہونے لگے اور اگ کے گولون پر گرنے لگے پھولون کا سونگھنا کہ سونگھنا دماغ پھٹ گیا اور نتھنون سے خون جاری ہوا دم بھر مین پھڑک کر ہلاک ہوگیا لیکن شموس جادو جو اثر دریا ہوا لوگون کو نگل رہا تھا وہ اسی طرح موجود تھا نقابدار تیغہ پکڑ کر اسکی طرف چلے اور ادھر شرارہ جادو کو جو ملکہ گل افشان جادو لیگئی تھی اسے کمند سے کھولکر کمند نقابدار کو دیکر رخصت کیا تھا اور گلدستہ سحر ساختہ اپنا حوالے کردیا تھا کہ یہ لشکر کے لیے کافی ہے اور گرفتاری بادشاہ کے واسطے یہ کمند ہے اور شموس جادو سے ہم سمجھ لینگے غرضکہ بعد روانہ ہوتے نقابدار کے پھر شرارہ جادو چلی ہے اور گل افشان جادو بھی پوشیدہ طور سے ساتھ ہے کہ یہان شموس جادو اثر دریا ہوا پھر نقابدار کی طرف جھپٹا اور نقابدار نعرہ کرکے شموس جادو کی طرف چلے ہنوز یہ دونون قریب نہ پہونچنے پائے تھے کہ شعلہ چمکا اور چمک کر اب جو گرتا ہے تو شموس جادو کو بھی جلا کر خاک کردیا لیکن بادشاہ طلسم نے جو دیکھا کہ شموس جادو سپہ سالار میرا مارا گیا اور اس دختر بداختر نے رہا ہوکر یہ ستم برپا کیا بس فوراً شرر افشان جادو نے ایک دو ہتڑ مار کر گیر کی آواز دی دیکھا کہ نصف شعلہ زمین مین گر گیا اور نصف باہر رہگیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ شمع سحری جھلملا رہی ہے بس شرر افشان جادو اسی شعلہ کی طرف چلا اور شیشہ آب دیدہ سحر کا اٹھالیا کہ شمع حیات شرارہ جادو کو گل کردون کہ اسطرف سے نقابدار نعرہ کرکے کمند سنبھالے ہوئے دوڑے جیسے ہی قریب شرر افشان جادو کے پہونچے ایک تڑاقا ہوا اور دیوار آہنی درمیان مین حائل ہوگئی اور نعرہ ہوا کہ ستم ملکہ دلآرا سحر جادو نقابدار پریشان ہوگئے کہ اس دیوار کو کیونکر توڑون

اور شرارہ جادو کو بچاؤن دوڑکر ایک لات ماری لیکن وہ دیوار سحر ہوا اسپر کب اثر ہوتا ہو کر لیکا یک
پشت کی جانب سے کسی نے آواز دی اے نقابدار یہ وقت لوح کا ہو اسلیے کہ دل آرا سے جادو
ساحرہ طلسمی ہوا ہیوجہ سے یہ برسر مقابلہ آئی تھی نقابدار نے لوح دیوار پر کھینچ ماری کہ دیوار ٹوٹی اب جو
دیکھا تو شرر افشان جادو شعلہ حیات شرارہ جادو کو گل کیا چاہتا ہو اور آب دیدہ سحر شیشے
سے نکال رہا ہو بس نقابدار نے جھپٹ کر کمندماری اور جھکا دیا کہ شرر افشان جادو گر اگر نے گرنے
اسنے اف کی کہ ہزارہا شعلے دہن سے پیدا ہو کر حلقہائے کمند سے پار ہوے لیکن یہ کمند تحفہ جات طلسمی
سے تھی کمند نہ جلی اور جسم شرر افشان جادو عین آبلے پڑگئے نقابدار نے شرر افشان جادو کو تلوار ماری
لیکن تلوار نے اثر نہ کیا کہ یکایک سامنے سے گل افشان جادو پیدا ہوئی اور کہا یہ کیا غضب کرتے ہو اسے
قتل نہ کرو اسواسطے کہ جبتک تیغہ قتل اسکا نہ ملے گا قتل ہونا اسکا دشوار ہو اور تیغہ کا حال کسیکو معلوم نہین
نقابدار نے کہا کہ بغیر اسکے قتل ہوئے شرارہ جادو کی رہائی دشوار ہو گل افشان جادو نے کہا
خیر اسکی کچھ تدبیر کیجائیگی جسمکہ نقابدار اور گل افشان جادو نے تو اسی جگہ قیام کیا اور یہ خبر سنکر کہ
بادشاہ اسیر ہوا مفتاح جادو وغیرہ سب اسی مقام پر آگئے اور سحر گل افشان جادو نے تمام لشکر حرا
کا خاتمہ کر دیا لیکن دل آرا جادو بسبب خوف لوح طلسمی چلی گئی در قلعہ آتش فشان مین مقیم
ہوئی گل افشان جادو نے مفتاح جادو سے کہا کہ اگر بادشاہ طلسم قتل نہ ہوا تو شرارہ جادو کا خاتمہ
ہو جائیگا کیونکہ اسیر سحر ہو کر تین روز سے زیادہ کوئی زندہ نہین رہ سکتا اب اس تین یوم مین یا تو
بادشاہ مطیع ہو اور سحر اپنا شرارہ جادو پر سے اتار لے اور یا قتل ہو تو سحر دور ہو لوح کام نہین
دیتی پھر کیونکر قتل ہوگا مفتاح جادو نے کہا کہ اتنا تو مین بھی جانتا ہون کہ اس طلسم مین یہ بات مشہور
ہو کہ قتل بادشاہ کا انتظام علیحدہ طور سے کیا گیا ہو لوح کام نہ دیگی اور یہی دھوکا بانیان طلسم نے
رکھا ہو لیکن یہ کبھی نہین سنا کہ وہ کیا صورت ہو جس سے بادشاہ قتل ہو اتنے مین دیکھا کہ جانب
صحرا سے ایک مرد دہقانی نمودار ہوا اور اگر عرض کی کہ ہمارے کانون مین ایک مجرہ بنا ہوا ہو کہ مدت
سے در وازے اسکے اندر سے بند تھے آج خود بخود کھل گئے ہین اور اسمین ایک پیر مرد بیٹھے ہین
میرا گذر اسطرف سے ہوا انھون نے مجکو اشارہ سے طلب کیا مین اسکے پاس گیا انھون نے
ایک کاغذ مجکو دیا اور کہا کہ تم یہان سے جاؤ اور پوچھو کہ طلسم کشا کون صاحب ہین جو تمامین کہ
مین ہون تم انکو یہ پیام میرا دیدینا کہ آپکو ایک فقیر بلاتا ہو کہ کچھ کام اسکا آپ سے متعلق ہو اور کچھ کام
آپکا وہ نکال دیگا یہ کہکر فقیر شاہ صاحب کا دکھایا نقابدار نے پیام سنا اور رقعہ کو لیکر پڑھا لکھا
ہوا تھا کہ اے زور بازو سے صاحبقرانی مین نے آپکے انتظار مین ایک مدت سے ترک دنیا کیا اور
اس مجرہ تنگ و تاریک مین زندگی بسر کی اب صرف تین روز میری عمر کے اور باقی ہین لہذا مجھتک
تشریف لائیے تاکہ ضروری باتین اور پند و نصیحتین آپ سے کرون کہ بہت جلد میرا کوچ ہونیوالا
ہو یہ دیکھکر نقابدار سرپوش نے تمام لشکر کو ملک گل افشان جادو کے سپرد کیا اور آپ اس دہقانی
کے ہمراہ روانہ ہوے اور گل افشان جادو سے کہتے گئے کہ اگر شرر افشان جادو کسی صورت سے شرارہ جادو
کے رہا کر دینے پر راضی ہو تو اسے رہا کرا دینا اور مین بھی بہت جلد واپس آؤنگا چنانچہ نقابدار کے

جانے کے بعد گل افشان جادو نے بادشاہ کو ہوشیار کیا اور کہا ای شرر افشان جادو تمھارا مرتبہ
اکوان پستون مین ہمسے کسیطرح زیادہ نہین ہوسکتا اسلیے کہ ہم عزیز ہین اکوان تاجدار کے مگر دین
خدا پرستی اختیار کیا کیونکہ یہ مذہب برحق تھا لہذا تمکو بھی چاہیے کہ اس دین مبین کو اختیار کرو اور اس مذہب باطل کو ترک
کرو شرر افشان جادو نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم خداوند زادی ہوکر خداوند سے پھر گئین اور
خدا پرستون کا ساتھ دیکر اپنی عزت شادی مجھ سے کبھی نہ ہوگا ملکہ گل افشان جادو نے دیکھا کہ قلب اسکا
ہرگز کسیطرح راضی نہ ہوگا کہا خیر تم اپنے فعل کے مختار ہو مجھے اس سے بھی کچھ سروکار نہین ہے
لیکن یہ بتاؤ کہ اگر مین تمکو رہا کردون تو تم شرارہ جادو کو بھی رہا کردوگے یا اسکے علاوہ اور
کوئی صورت ہو کہ شرارہ جادو کو رہا کردو ورنہ وہ تین روز بعد ہلاک ہو جائیگی شرر افشان جادو
نے کہا ای ملکہ گل افشان جادو ایسی ننگ خاندان کے زندہ رہنے سے مرنا بہتر ہو کہ ہمارا ساتھ چھوڑا
ایمان بدل ڈالا خاندان کا نام ڈبویا ایک نقابدار مملوک روزگار کی شریک ہوئی نہ تم مجھے
رہا کرو اور نہ مین اسے رہا کرونگا شرر افشان جادو کا یہ کلام سنکر گل افشان جادو خاموش ہورہی
اور اسکو زندان مین بھجوا دیا اور پہرہ ساحرون کا قائم کرکے سمجھا دیا کہ یہ کمبخت نکلنے پائے
جسمین شرر افشان جادو لپٹا ہوا ہو ورنہ یہ رہا ہو جائیگا اسوقت شرارہ جادو کو ہرگز زندہ نہ چھوڑینگا
اور آپ برائے حفاظت شرارہ جادو اسی مقام پر خیمہ برپا کرا کے بیٹھی جب رات ہوئی تو
دل آرائے جادو برائے رہائی بادشاہ طلسم سے نکلی اور سحر غائب کیے ہوئے زندان مین پہونچی
اور شرر افشان جادو کو مع کمند لیکر جانب قلعہ روانہ ہوئی جسوقت داخل قلعہ ہوئی بادشاہ کو
ہوشیار کیا اور کہا کہ مین آپکو لیجانے آئی ہون اور کچھ اسم سحر پڑھکر چاہا کہ کمند کھولڈالون لیکن ممکن
نہ ہوا اسواسطے کہ یہ ملکہ گل افشان جادو کا سحر تھا دل آرائے جادو اسکے رد نکر سکی کسی مقراض
سے دوڑے کمند کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جب مجبور ہوئی تو بادشاہ طلسم سے کہا کہ اب مین گل افشان جادو
سے کہتی ہون کہ ہم شرارہ جادو کو رہا کیے دیتے ہین تم بادشاہ طلسم کو رہا کردو شرر افشان جادو نے کہا کہ مجھے یہ بات
قبول ہے مگر شرارہ کا زندہ رہنا قبول نہین ہے دل آرائے جادو نے کہا کہ طلسم کشا کردو تیغہ ملیگا جو اپنے اپنے قتل کے
واسطے تیار کرکے محفوظ کیا تھا اسلیے کہ درویش گوشہ نشین نے اسے بلا بھیجا ہے کہ اگر طلسم کشا تیغہ لیکر آئی تو یہ کوئی چارہ کرینگے
لہذا مناسب وقت یہی ہے کہ اسے آپ رہا کردیجیے تاکہ اپکی رہائی بھی ہو اور قبل طلسم کشا کے آنے کے
طبل جنگ بجوا کر ان لوگون سے لڑ لیجیے اور سبکا خاتمہ کرکے یہان سے نکل کی جانب چلے
پھر طلسم کشا تیغہ لیکر آئیگا تو کیا کریگا بادشاہ کو یہ رائے پسند آئی اور دل آرائے جادو کو باہمی تصفیہ
کے واسطے روانہ کیا یہان صبح کو ہلڑ ہوگیا تھا کہ کوئی قیدی کو لیگیا گل افشان جادو خفا ہو رہی تھی
کہ تم لوگون نے غفلت کی اتنے مین خبر پہونچی کہ دل آرائے جادو آتی ہے کہا آنے دو جسوقت دل آرائے
صورت مین ملکہ گل افشان جادو کی حاضر ہوئی سلام کیا گل افشان جادو نے بیٹھنے کا حکم دیا
دل آرائے جادو بیٹھ گئی گل افشان جادو نے کہا کہ بادشاہ کو تو تم خوب رہا کر لیگین مگر ہم شرارہ جادو
کو رہا نہ کرینگے یہ سنکر دل آرائے جادو نے کہا کہ ای ملکہ عالم کیا مجال ہے میری جو مین آپکے سحر کو رد کرسکون
مین لے تو گئی مگر یہ سحر کو رد نہ کرسکی لہذا اسواسطے حاضر ہوئی ہون کہ اگر آپ بادشاہ طلسم کو رہا کردین

اور بجوانا اپنے آنے تک تو مین وعدہ کرتی ہون کہ بادشاہ سے شرارہ جادو کو رہا کرا دونگی
یہ سنکر گل افشان جادو نے کہا کہ مین نے تو پہلے ہی تمھارے بادشاہ سے کہا تھا کہ اُسنے منظور
نہ کیا دل آرائے جادو نے کہا کہ اب مین نے اس امر پر رضامند کر لیا ہی گل افشان جادو نے کہا
کہ بہتر ہی مگر بادشاہ کو یہین لاؤ دل آرائے جادو نے کہا بہتر اور اُسیوقت یہ گئی اور شرارہ افشان جادو
کو لیکر اسی مقام پر آئی جہان شرارہ جادو شکلبنی ہوئی مقید تھی گل افشان جادو نے کچھ اسم سحر
پڑھکر کمند سامری پر ہاتھ ڈالا اور بازو بادشاہ کے مکوے کہا بس اب آپ شرارہ جادو کو رہا کر دیجیے
شرارہ افشان جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر زمین پر وہ پتھر مارا کہ زمین نے شکل کو چھوڑا اور شرارہ جادو
رہا ہوئی ادھر تو گل افشان جادو شرارہ جادو کو لیکر داخل خیمہ ہوئی اور ادھر دل آرائے جادو بادشاہ
کو ساتھ لیکر جانب قلعہ روانہ ہوئی جسوقت شرارہ افشان جادو قلعہ آتش حصار مین پہونچا تو اسنے
دل آرائے جادو سے مشورت کی کہ اب کیا کرنا چاہیے دل آرائے جادو نے کہا کہ گل افشان جادو
سے ہمارا آپکا سر پہونا بیسا دشوار ہی لہذا گل افشان جادو کو غفلت کی حالت مین گرفتار کرنا چاہیے بعد
اسکے شرارہ جادو کو مقابلہ کرکے پکڑ لیجیے اور طلسم من جملے وہان طلسم کشا آئیگا نہمین آپکو پائیگا اور گل افشان جادو
کو کیوان تاجدار کے سپرد کر دیجیے بادشاہ نے اس رائے کو پسند کیا اور اب یہ تو اس فکر مین ہین
کہ غافل پائین تو گل افشان جادو کو اسیر کرین اور گل افشان جادو نے شرارہ جادو سے کہا کہ جسوقت
تک نقابدار یاقوت پوش آ لین اُسوقت تک نہایت ہوشیاری سے کام لینا چاہیے ایسا ہو
کہ غافل پاکر کوئی ساحر زبردست دست اندازی کر بیٹھے لہذا ہم تم پہر پہر بھر کی باری باندھ لین یعنے
پہر بھر ہم سوئین تم ہماری حفاظت کرو اور پہر بھر تم سوؤ ہم تمھاری حفاظت کرین یہ مشورہ کرکے ان
دونون نے باری باندھ لی اب انہین تو اسی حال مین چھوڑا جاتا ہی اور مقدم سب کے حال سے

اول حال نقابدار سرخپوش کا بیان کیا جاتا ہی

کہ یہ رفیق درویش مجوف نشین کا پڑھکر ہمراہ دجفانی کے روانہ ہوئے تھے جانے جانے اُس مقام پر
پہونچے جہان درویش کے منتظر تھے نقابدار نے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ ہین کوئی سوا سو برس کی
عمر ہی لیکن تک سفید ہو گئی ہین نقابدار نے سلام کیا اور کہا کہ مین حسب الطلب حاضر ہوا ہون مجھے
کیا ارشاد ہوتا ہی درویش نے کہا کہ بابا تمھارے انتظار مین ساعتین گن کرتا تھا الحمد للہ کہ زیارت
تمھاری نصیب ہوئی لہذا پہلا مقصد سنو کہ جس واسطے مین نے اس مقام پر رہنا اختیار کیا تھا
اور تمھارا منتظر تھا وہ یہ ہی کہ یہان سے جانب جنوب ایک گنبد ہی کہ وہان تیغہ قتل شرارہ افشان جادو
رکھا ہوا ہی وہ گنبد نہایت بلند ہی اور زینہ اُسمین بنا ہوا ہی دروازہ گنبد کا کھلا ہوا ہی اور دروازے پر ایک
شخص تیر کمان لیے کھڑا ہی جو شخص اندر گنبد کے جانے کا قصد کرتا ہی تیر اُسکے سینہ پر مارتا ہی کہ توڑکر
پار گذر جاتا ہی تو اُس تیر کا ایسا ہوتا ہی کہ تمھسے تمھین سے بھی نہ رکیگا اُسکا ممکن ہی تم جاؤ اور ایک زینہ
چھوڑکر قدم رکھنا پھر تیر نہ چلیگا کیونکہ یہ کارخانہ حکمت کا ہی تحکر کو دخل نہین ہی وہان سے تیغہ حاصل کرو اور
جسوقت پلٹ کر آؤ گے تو تحکر زندہ نہ پاؤ گے اور میرا کام یہ ہی کہ پلٹتے وقت تحکر کو قتل کرکے اپنے

کی طرف جانا اسواسطے کہ یہان سوا تمھارے ہمارا کانام لینے والا اور کوئی نہین ہی اور مین نے خاصکر تمھارے ہی واسطے اس کفرستان مین رہنا اختیار کیا تھا اتنا صلہ میری محنت کا ضرور ہونا چاہیئے اور قبر میری اسی حجرہ مین بنا دینا یہ سنکر نقابدار نے فرمایا کہ مین بسر و چشم آپکی خدمت کو حاضر ہون درویش محجرہ نشین نے کہا کہ بس اب جاؤ دیر کرنا اچھا نہین ہی اسلیئے کہ اب ساعتین گنی ہوئی ہین اگر ایک ساعت کی دیر ہو جائیگی تو پھر کام خراب ہو جائیگا یہ سنکر نقابدار رخصت ہوئے اور جانب صحرا روانہ ہو گئے جاتے جاتے قریب شام اس گنبد کے قریب پہونچے جہان کا شاہ صاحب نے پتہ دیا تھا دیکھا نقابدار نے کہ گنبد طلائی بنا ہوا ہی اور دروازہ پر ایک شخص بیڑا مدلے ہوئے تیر چلہ کمان مین پیوستہ کیے کھڑا ہی نقابدار نے بسم اللہ کہکر زینہ پر قدم رکھا بعد اسکے دوسرا زینہ چھوڑکر تیسری سیڑھی پر پاؤن رکھا اسیطرح اندر گنبد کے پہونچ گئے اور چلہ تیر نہ سر کر سکا دیکھا تو کلین اس پتلے مین لگی ہوئی ہین بس نقابدار نے اس طلسم کو تو یونہین قایم رہنے دیا اور آپ اندر گنبد کے جاکر دیکھا تو تیغہ سقف گنبد مین لٹک رہا تھا نقابدار نے تیغہ کو اتار کر اپنے قبضہ مین کیا اور جسطرح گئے تھے اسیطرح پلٹ آئے اور حجرہ درویش محجرہ نشین کی جانب روانہ ہوئے جسوقت داخل حجرہ ہوئے تو شاہ صاحب کو مردہ پایا نقابدار نے نہایت افسوس کیا اور شاہ صاحب کے واسطے سامان دفن کفن مہیا کرکے اسی حجرہ مین قبر کھدوائی اور درویش کو دفن کرکے مجاور اپنی جانب سے معین کیا اور جانب لشکر روانہ ہوئے اب یہ تو اس طرف سے چلتے ہین اب حال لشکر کا سنیے کہ جسوقت ہرکارون نے یہ خبر شرر افشان جادو کو پہونچائی کہ شرارہ جادو گل افشان جادو کی حفاظت کرتی ہی اور گل افشان جادو شرارہ جادو کی حفاظت کرتی ہی بس یہ سنکر دل آرائے جادو نے کہا کہ تو سہی جو دونو کو گرفتار نہ کیا ہو یہ کہکر اسنے ایک عیار کو طلب کیا کہ نام اسکا مہتر کلنگ تھا کہا کہ مجھے کوئی ایسی چیز دے جسے سونگھکر انسان بیہوش ہو جائے تو مین خود جاکر گل افشان جادو شرارہ جادو کو گرفتار کرلاؤن عیار نے کہا کہ آپ کس صورت سے دشمنون کے سامنے جایئے گا دل آرائے جادو نے کہا کہ مین سحر غائب کرکے جاؤنگی عیار نے کچھ پروانے بیہوشی کے دیے کہ انکو اڑا دیجیئے گا یہ شمع پر گر کر جلینگے جسوقت دھوان اسکا خیمہ مین گھسے گا جسقدر آدمی اس مقام پر ہونگے وہ سب بیہوش ہو جائینگے اسکے بعد ایک پھول گلاب کا دیا کہ اسے آپ سونگھتے رہیئے گا ورنہ خود بھی بیہوش ہو جایئے گا یہ سنکر دل آرائے جادو نے دونون چیزین لے لین اور سحر غائب کرکے جانب خیمہ گل افشان جادو روانہ ہوئی اسوقت پہونچی کہ گل افشان جادو سہری پر لیٹی تھی اور شرارہ جادو جاگ رہی تھی اور چند عورتین حاضر تھین باتین کر رہی تھین کہ ملکہ پر جاگنا گران نہ گذرے باتون مین وقت کٹ جائے لیکن بعد چلے جانے دل آرائے جادو کے مہتر کلنگ بھی روانہ ہو گیا تھا کہ نہ معلوم کیا افتاد پڑے اسنے بھی صحرا مین پہونچکر لباس شبردی تن پر راست کیا اور لکاہون سے چھپتا ہوا تا بہ خیمہ گل افشان جادو پہونچ گیا اور پشت خیمہ پر چھپکا کھڑا ہو رہا اور قنات کو تھوڑا سا چاک کرکے دیکھنے لگا وہان دل آرائے جادو نے پروانہ بیہوشی کے شمع پر ڈالدیے وہ چلے اور دھوان انکا منتشر ہوا جسقدر لوگ

تجھے سب بیہوش ہو گئے دل آرائے جادو جلدی سے قریب گل افشان جادو کے آئی اور کمند
سحر نکالکر شتارہ باندھنے لگی سب اتفاق اسنے گل رفع بیہوشی ہاتھ سے رکھدیا تھا کہ ایک مرتبہ
بیہوشی نے اثر کیا اور یہ بھی جھوم کر چلی اور بیہوش ہو کر گری اودھر گل رفع بیہوشی جو پھینکا گل افشان جادو
کو ہوش آگیا آنکھ جو کھلتی ہے تو پاس اپنے دل آرائے جادو کو دیکھا گھبرا گئی کہ یہ کیا سر کہ ادھر ادھر
جو دیکھا تو سب کنیزین وغیرہ بھی مثل شرارہ جادو کے بیہوش پڑی ہین جلدی سے گل افشان جادو
نے دل آرائے جادو کو اسیر کیا اور بیہوش کیا اور شرارہ جادو وغیرہ کو ہوشیار کرکے دل آرائے جادو سے
کہا کہ یہ کیا حرکت تھی دل آرائے جادو نے کہا جب دشمن زبردست ہوتا ہے تو سب کچھ کرتے ہین اتنے مین
ایک کنیز دروازہ خیمہ کی طرف سے آئی اور کہا ای ملکہ اب اسکو نہ چھوڑیے گا کہ اسکی ذات سے بڑے بڑے
فساد برپا ہو چکے ہین لائیے مین اسے قتل کرون یہ کہتی ہوئی قریب آئی اور خنجر پکڑکر دل آرائے جادو کیطرف
چلی دل آرائے جادو کانپنے لگی اور سمجھی کہ اب جان نہین بچتی کہا ای گل افشان جادو اسوقت مجھے قتل
سے بچا لیجیے پھر آپکو اختیار ہے گل افشان جادو کو رحم آگیا اور کنیز کو منع کیا یہ سنکر وہ کنیز مایوس ہو کر
پلٹی اور کہا داتہ ملکہ کس امید پر آپکی ملازمت کرین کہ آپ نے دشمن کے خاطر کی اور ہمارا کچھ پاس نہ کیا
ملکہ نے کہا کہ میرے مزاج مین رحم ہے اسلئے چھوڑے دیتی ہون کل قتل کرڈالون گی کہا کہ اگر یہی ارادہ ہے تو اسے میری
قید مین دیدیجیے اور سحر اپنا اسپر سے اتار لیجیے گل افشان جادو نے کہا کہ اگر مین سحر اسپر سے اتار لونگی تو تو
کیونکر قید رکھ سکیگی یہ سنکر اسنے کہا کہ مین عیارہ ہون اور شاگرد ہون ملکہ شمیم نازک قدم کی ابھی زبان پر
نکلا دیے دیتی ہون یہ کہکر پڑھی اور زبان دل آرائے جادو کی کھینچکر نکلا دیدیا گل افشان جادو نے اسکی
خاطر سے سحر اپنا اتار لیا اور کہا کہ جا لیجا بس یہ کنیز چپ کر قریب آئی اور ایک ہاتھ منہ پر مارا کہ دل آرائے
چیخ مارکر بیہوش ہو گئی بس جلدی سے شتارہ باندھ ملکہ خیمہ سے نکلکر جانب صحرا روانہ ہوئی اور صدا لشکر سے
نکلکر ملکہ دل آرائے جادو کو ہوشیار کیا اور کہا ای ملکہ مین آپکو چھڑا لایا ہون ہون غلام آپکا مہتر کلنگ یہ کہکر
نکلا زبان سے کھینچ لیا دل آرائے جادو نے کہا کہ بڑا کام کیا تو نے مہتر کلنگ نے کہا کہ جو جسکا کام ہوتا ہے
وہ اسی سے خوب ہوتا ہے آپ نے گل رفع بیہوشی دماغ پاس سے سنگھا دیا ہوگا دل آرائے جادو نے کہا کہ
ہان مین دھوکا کھایا تھا مگر تم خوب وقت پر پہونچے مگر اب مین کیا سنہ لیکر قلعہ آتش فشان مین جاؤن کیونکہ
بادشاہ سے مین گرفتاری شرارہ جادو کا وعدہ کرکے آئی تھی مہتر کلنگ نے کہا کہ آپ اسی جگہ ٹھیرین
مین دونون کو ابھی لاتا ہون یہ کہکر اسی ہیئت سے جانب خیمہ گل افشان جادو روانہ ہوا یہان حسب اتفاق
عیار نقابدار واسطے شبگردی کے نکلا تھا اور ایک درخت کی آڑ مین کھڑا ہوا تھا دل مین سوچ رہا تھا کہ
کہ اگر کیا اس عیار نے خبر پائیگا یہ سوچکر زبان سے دل آرائے جادو کی طرف چلا جسوقت کلنگ
لشکر گل افشان جادو مین پہونچا تو عیار نقابدار نے صورت اپنی ایک عیار طرار کی بنائی اور سامنے جمع ہو کر
سامنے دل آرائے جادو کے آیا گھبراکر کہا کیون ملکہ استاد ہمارے مہتر کلنگ کہان گئے ہین اور آپ یہان تنہا
کیون کھڑی ہین دل آرائے جادو نے کہا کہ وہ لشکر اسلام مین گرفتار تھے گل افشان جادو اور شرارہ جادو
کے واسطے گئے ہین جاتو بھی اس کام مین شریک ہو کہ پلٹکر آئے وہ ہونگے اسنے کہا بہت خوب اور اعتبار اپنا
بڑھا کر خود بھی جانب لشکر روانہ ہوا اور ایک مقام پر کھڑا ہو رہا کہ اسی طرف سے وہ عیار طرار آئیگا وہان

مسٹر کلنگ اسی کنیز کی شکل بنا ہوا پاس ملکہ گل افشان جادو اور شرارہ جادو کے پہونچا اور کہا کہ کنیز نے ایسے مقام پر قید کیا ہے کہ کسی ساحر کو بھی پتا نہ ملے میں نے عورت اسکی تبدیل کر دی ہے اور میدان میں بٹھا دیا ہے کہ شبہ بھی نہ ہو سکے گل افشان جادو نے کہا کہ تو بڑی ہوشیار ہے اب یہ بھی اسی مقام پر شریک صحبت ہو اور دور جام شراب کا چلنے لگا اور یہ رائے ہوئی کہ اب اتنی رات جاگ کر تمام کر دینا چاہیئے تھوڑے عرصہ میں جسقدر شراب کہ اس خیمہ میں موجود تھی ختم ہو گئی اور وقت زیادہ باقی تھا شرارہ جادو نے اسی خواص سے کہا کہ جاکر میرے خیمہ سے کشتی مے کی اٹھا لا یہ وہاں سے آئی اور تمام حرامیوں میں پیش آمیز کر کے کھلا دی اور سامنے ملکہ کے پیش کی پھر دور چلنے لگا انجام کار یہ سب بیہوش ہوئے اسنے نعرہ کیا کہ مسٹر کلنگ اور جلدی سے چادر عیاری میں پشتارہ باندھ کر نکلا آتے آتے راہ میں دیکھا کہ دل آرائے جادو کھڑی ہے کہا ہمن ملکہ آپ اسقدر قریب ایگئیں لیجیے یہ گل افشان جادو تو موجود ہیں اب میں شرارہ جادو کو لینے جاتا ہوں آپ انکی حفاظت کیجیے یہ کہکر پشتارہ گل افشان جادو کا ڈالدیا اور خود برائے گرفتاری شرارہ جادو روانہ ہوا یہاں عیار نقابدار نے جلدی سے پشتارہ اٹھایا اور جاکر صحرا میں کھولا ہنوز ہوش بر نہ آنے پایا تھا کہ دیکھا عیار دوسرا پشتارہ بھی لیے چلا آتا ہے پس عیار نقابدار نے گل افشان جادو کو تو اسی جگہ چھوڑا اور آپ پھر راستے میں آکر کھڑا ہو رہا کہ ایسا نہ ہو دل آرائے جادو پاس پہونچ جاے تو بڑا فساد ہو جاے اور پھر گرفتاری کا دشوار ہو جاے اتنے میں کلنگ عیار پشتارہ شرارہ جادو کا لیے ہوئے آیا اور کہا کہ لیجیے یہ بھی حاضر ہے یہ کہکر پشتارہ سامنے ڈالدیا دل آرائے جادو نے شاباش کہی اور ایک لعل شب چراغ اپنے تاج میں سے توڑ کر مسٹر کلنگ کو بطور انعام دیا اور کہا کہ اسے تو اپنے پاس رکھ میں قلعہ میں چلکر بادشاہ سے بھی کچھ انعام دلاؤنگی بس مسٹر کلنگ نے خوشی خوشی وہ لعل لیا اور دیکھنے لگا جیسے قریب منہ کے لایا تنفس کی حرکت سے لعل چمکا اور دھواں سا پیدا ہوا مسٹر کلنگ چھینک کر بیہوش ہوا عیار نقابدار نے جلدی سے رنگ روغن عیاری لگا کر صورت اسکی شرارہ جادو کی بنا لی اور پشتارہ لیکر پاس دل آرائے جادو کے آیا اور کہا کہ لیجیے یہ شرارہ جادو تو موجود ہے اور اب میں گرفتاری گل افشان جادو کے واسطے جاتا ہوں یہ کہکر روانہ ہوا دل آرائے جادو نے خیال کیا کہ نہ معلوم کیا افتاد پڑے اسکو تو خدمت بادشاہ میں پہونچا دوں پھر دیکھا جائیگا یہ تصور کر کے پشتارہ اٹھا کر جانب قلعہ روانہ ہوئے یہاں عیار نقابدار نے شرارہ جادو اور گل افشان جادو کو ہوشیار کیا اور سارا ماجرا بیان کیا کہ اسطرح عیار اکو اسیر کر کے لیچلا تھا لیکن میں پہونچ گیا اور اسکو چھڑا لیا شرارہ جادو نہایت خوش ہوئی اور اب یہ لوگ خیمہ کی جانب چلے وہاں دل آرائے جادو نے جو پشتارہ لیجا کر سامنے بادشاہ کے کھولا تو بجاے شرارہ جادو اسی عیار کو پایا نہایت شرمندہ ہوئی اور غصہ میں آکر طبل جنگ بجوا دیا یہ خبر گل افشان جادو کو پہونچی انھوں نے بھی طبل بجوایا دونوں لشکروں میں تیاری جنگ ہونے لگی ساحروں کو خبر پہونچی سحر جگانے میں مصروف ہوئے ہر طرف اگیاریاں روشن ہو گئیں تھوڑی سی رات باقی تھی وہ تیاری جنگ میں بسر ہو گئی صبح کو دونوں طرف سے لشکر میدان میں آگئے اور صفیں باندھ کر کھڑے ہوئے اسطرف گل افشان جادو اور شرارہ جادو اپنی اپنی فوج سے آکر صف آرا ہوئیں اور ادھر شرر افشان جادو اپنے قلعہ کی فوج لیکر باہر آیا اور دل آرائے جادو

مع چند رفقاے قدیم کے آکر میدان مین پہونچی بعد آراستگی صفوف قتال و جدال دل آراے جادو
بادشاہ سے اجازت لیکر میدان مین آئی اور للکاری کہ اے ملکہ شرارہ جادو بہادر آپ کے مقابلہ ہوجاے
مگر شرط یہ ہی کہ جسکا سحر زبردست ہو وہ گرفتار کرے ہلاک کرنے کی قید ہی بعد گرفتاری ایک کو دوسرے
کا اختیار ہی شرارہ جادو نے فلک کی جانب دیکھا اور کہا کہ یہ بھی شان ہی خدا کی کہ ایک اور نے ملازم
ہوکر یہ تجھسے برسر مجادلہ ہی خیر جو قسمت کا لکھا ہوگا وہ ضرور پورا ہوگا بس اپنا تخت سحر اوڑا کر سامنے
دل آراے جادو کے آئی اور کہا کہ سحر دیکھون تو تو کس دعوے پر میرے مقابلہ کو نکلی ہی دل آراے جادو
نے کہا کہ اگر آپ اپنے باپ سے نہ جانتین اور میرا کل شریک سنو تین تو یہ وقت کیون آتا کہا خبر تجھے ان
جمگرون سے کہا اب تو مجھے گرفتار کر اگر تیرا قابو چلے پھر سنکر دل آراے جادو نے کچھ اسم سحر پر حکر ڈال
اپنے سر سے نوچے اور انکو زمین پر پھینک کر آواز دی کہ لیا ملکہ کو بس وہ بال زمین پر گرتے ہی بصورت
مار پیچان بل کرتے ہوئے شرارہ جادو کی طرف چلے اور اگر بازدون سے لپٹ کر کسنے لگے شرارہ جادو
نے کچھ اسم سحر پڑھکر ان سانپون پر پھونکا کہ دہن سے شرارہ جادو کے شعلہ نکلا اور وہ سانپ جلکر گر پڑے
اب ملکہ شرارہ جادو نے کہا کہ لے پوشیدہ ہوجا کہ مین سحر کرتی ہون اور کچھ اسم سحر پڑھکر دشمک دی کہ چار
چلیپان رسی کے ٹکڑے لپٹے ہوئے پیدا ہوئین اور دل آراے جادو سے لپٹ کر اسکی اندھیرین اور
کھینچنی ہوئی ملکہ شرارہ جادو کے پاس لی آئین شرارہ جادو نے تلوار ماری کہ سر اسکا گردن سے اڑکر گیا لاش
سر پھینے لگی آندھی چلی خاک اوڑی بڑی دیر تک شور و غل رہا بعد کچھ دیر کے آواز آئی کہ کھڑی مرا نام من
دل آراے جادو ہو حیف مردیم و جاندادیم و بسطلب خود نرسیدیم بس یہ دیکھتے ہی بادشاہ طلسم کو
غصہ آیا اور کہا او شوخ دیدہ یہ کیا حرکت کی تو نے کہ میری انیسی عزیز خواہر کو میرے سامنے قتل کیا
اب مین تجھکو کب چھوڑتا ہون یہ کہکر چلا اور آتے ہی کمند سحر ماری کہ شرارہ جادو حلقہ کمند مین سے
شعلہ بنکر نکل گئی اور کڑک کر شرر افشان جادو پر گری شرر افشان جادو نے جلدی سے ایک
شیشہ سامنے کر دیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر اڑا دی کہ چلی آ اسمین کہا اب یہ تیری جگہ ہی دیکھا تو
شعلہ اس شیشہ مین آ آ کر بس شرر افشان جادو نے شیشہ مین ڈاٹ لگادی اور کہا او
گل افشان جادو بس اسی سلسلے واسطے مین اتنک یہان ٹھہرا ہوا تھا کہ یہ اگر زندہ رہی تو تمام بدنام
کریگی تمام عالم سمجھیگا کہ بادشاہ طلسم شرر افشان کی دختر ایک خدا پرست کے ساتھ لگگئی اب
اسکو لیے جاتا ہون اور ایسے مقام پر مقید کرون گا کہ اگر نقاد قدرت تمام عالم کو چھان مارے گا تو پتا
اسکا نہ پائیگا اور تمھارا حال بھی کیوان تاجدار نائب دیو اور خداوند اکوان سے بیان کرون گا
یہ کہکر تخت سحر اوڑا کر چلا جاتا تھا کہ گل افشان جادو نے آواز دی کہ او شرر افشان جادو
نقاد قدرت بہادر اسکو میرے سپرد کر گئی تھی جب تک مین زندہ ہون اسوقت تک کیا مجال ہی کسیکی
جو شرارہ جادو کو لیجا سکے یہ کہکر اپنا تخت سحر اوڑا کر سد راہ ہوئی شرر افشان جادو نے کہا کہ اے
ملکہ مین تمھارا ادب کرتا ہون کہ تم خداوند زادی ہو تم اس معاملہ مین دخل نہ دو کہ یہ عزت کا معاملہ ہی
ایسا نہ ہو کہ مجھ سے تمھاری شان مین کوئی بے ادبی ہوجاے گل افشان جادو نے کہا کہ بے ادبی
تو ہو چکی کہ اتنے زمانے تک مین تیرے طلسم مین قید رہی اب بھی جو تجھ سے ہوسکے وہ کر مین ہرگز

شرارہ جادو کو یہ لیجانے دوگی یہ سنکر شرر افشان جادو نے ایک دو ہتر زمین پر مارا اور آواز دی کہ اے شعلہ ہائے سحر لینا یہ کمبخت کتنا
سیر ہو جاتی ہے تو لیں یہ آواز سنتے ہی دیکھا کہ قلعہ آتش فشان سے آواز ترانے کی پیدا ہوئی اور ہزارہا دریچان ہو گئیں اور ہر
دریچہ سے شعلہ نکل نکل کر چلے اور ملکہ گل افشان جادو کو چہار طرف سے گھیر لیا گل افشان جادو نے دیکھا کہ اسنے سحر آذر کیا ہے جسکا
روکنا مشکل ہے ایک تو سحر چھپا ہوا ہی کیوان تاجدار نے مجھے کسی کام کا نہ رکھا افسوس کرا دنے لگی ان طلسم کے سحر ہم نہ کر سکے
یہ سوچکر آنسو جاری ہو گئے پہلے اسنے آب خنک اپنا لیکر کچھ اسم سحر دم کر کے چھینٹا کہ اکہ شعلہ بالکل فرو ہو گئے اور ایک شہر گرد
گل افشان جادو کے جاری ہو گئی کہ کوئی آدمی اس پار نہ تھا اور جو شعلہ بھبک کر جلتا ہی تھا اور گل افشان جادو اشارہ کر دیتی تھی تو شعلہ
اس شہر میں گر کر گل ہو جاتا تھا یہ دیکھکر شرر افشان جادو نے کہا اے ملکہ یہ تمہارا ہی کام تھا کہ اس سحر کو تمنے روک لیا ورنہ کیا مجال
تھی کسی کی جو اس سحر کو میرے روک سکتا مگر اب تم مصدر اپنا بر طرف نہیں کر سکتیں جب تک کہ میں نہ چاہوں یہ کہکر کچھ اسم سحر دم کر
اسنے گرد اس نہ کے چکر مارا اور کچھ اسم سحر پڑھکر ایک لکیر زمین پر کھینچ دی کہ ایک خندق بنکر طیار ہو گئی بعد اسکے زمین کو کھود
کر دیا اور آسمان پر ایسا بر محیط کر دیا کہ کسی طرف سے گل افشان جادو نکل نہ سکے اور اب اسنے شعلہ ہائے آتشیں کو اشارہ کیا
کہ لینا لشکر گل افشان جادو کو اور لشکر شرارہ جادو کو اب تمام شعلہ کڑک کڑک کر لشکر پر گرنے لگے اور ساحروں کو جلانے لگے
ہر طرف شور و فریاد بلند ہوا ساحران لشکر اسلام ہر چند سحر کرتے تھے اور ہائے سحر سہاتے تھے لیکن شعلہ فرو
نہ ہوتے تھے ایک قیامت کبری برپا تھی شور دار و گیر بلند تھا ملکہ گل افشان جادو اس قلعہ سحر میں بیٹھی ہوئی تھی اسکی جان تو
محفوظ رہی اور سپاہ لشکر جلگیا شرر افشان نے کہا تمنے ایک شرارہ کے لیے سبکو جلوا دیا آخر انجام یہی ہوا کہ شرارہ جادو
بھی ہاتھ نہ لگی اور تمام لشکر برباد ہوا یہ سنتے ہی گل افشان جادو کو غیرت کا جوش ہوا اور بیلکر اسم سحر پڑھکر اب جو گرتی ہے ابر سحر
توڑ کر اس پار نکل گئی اور نعرہ کیا کہ تم گل افشان جادو نہیں سمجھتی تھی کہ سحر میرا بالکل بیکار ہو گیا مگر یہیں معلوم ہوا
کہ اب بھی تم جیسے سے لڑنے بھڑنے کو بہت ہیں یہ کہکر جن سے کہکر سحر مارا کہ لپکھڑیاں اسکی کھیرن اور جن تیار ہو جھٹ
ساحر شرر افشان جادو کے ساتھ لڑنے لگے اور قتل اہل اسلام میں مصروف تھے یہ سب کے سب جھومتے ہوئے پہلے اور گھپنی
کرنے لگے جسنے پھول سونگھا کہ سونگھا بھی چیٹ گیا کان ناک سے خون جاری ہوا اور ہڑبڑکر مر گیا اب ادھر تو سحر افشان جادو
اہل اسلام کو پھونک رہا ہے اور ادھر سحر گل افشان جادو ساحران طلسم کو ہلاک کر رہا ہے ایک قیامت کبری برپا ہے ساحروں کے
مرنے سے انشاری و برف باری ہو رہی ہے زمین کو زلزلہ ہے آندھیاں چل رہی ہیں بیشمار کر رہے ہیں کہ کشتی مرا نام من فلان
بود و فلان بود لیکن اس ہنگامہ میں دو تو گل افشان جادو سحر شرر افشان کو مٹا سکتی ہے اور شرر افشان جادو سحر گل افشان جادو
کو مٹا سکے انجام بڑا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں طرف کے ساحروں میں سے ایک دیکھیگا آخر میں ان دونوں کا حشر
دیکھیے کیا ہوا پس ایک مرتبہ گل افشان جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر ایک گولا نوادی زمین پر مارا کہ وہ شق ہوا اور اسمیں
سے دھواں پیدا ہونے لگا تھوڑے عرصہ میں گرد لشکر اسلام کے ایک حصار دودی قایم ہو گیا اور جو شعلہ قریب اس
حصار کے آیا وہ پلٹ کر لشکر شرر افشان جادو پر گرا اور ساحروں کو جلانے لگا اب ملکہ گل افشان جادو طرف قلعہ کے چلی
کہ جہاں سے غلہ نکل نکل کر آرہے تھے اور تمام صحرا آتش بار ہو رہا تھا خیال یہ ہوا کہ جب تک یہ قلعہ بیٹھا اُسوقت
تک یہ سحر نہ جائیگا اس قریب قلعہ کے جھولی سے نشتر نکالکر اپنی زبان کا خون چلو میں لیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر آواز دی کہ بڑا
افسوس ہے کہ ہم ایک ایک ساحر سے مغلوب ہیں اور سحر اسکا نہ رد کر سکیں کیا تاثیر ہماری زبان کی بالکل جاتی
رہی یہ کہکر وہی خون قلعہ پر پھینک مارا یہ معلوم ہوا کہ تمام قلعہ آتش بار ہو گیا اور دیواریں اڑ اڑا کر گریں کہ خندق پٹ گئے
شور و فریاد بلند ہوا سارا قلعہ نیست و نابود ہو گیا اور گل افشان جادو بیہوش ہو کر گر پڑی کہ بہت سا خون جسم کا کر

کرکے مین مصروف ہوگیا تھا شرارہ افشان جادو نے جو دیکھا کہ سحر بیکار ہوا اسنے بشتارہ ملکہ گل افشان جادو
کا بھی تخت پر ڈالا اور شمشیر خمیدہ شرارہ جادو ہاتھ مین لیکر جانب طاق چلا یہ دیکھکر سفتاح جادو دین افروز جادو
عیار نقابدار شمیم نازک بدن ہم فریاد کرنے لگے اور دعا کرنے لگے کہ ہائے اسوقت مصیبت مین سوا تیرے کون مدد کریگا
ہوکر پلکون داخل طلسم ہوگیا تو پھر ہمارا معلوم ہے اور ملکہ گل افشان جادو تو یقینی قتل ہو جائیگی اور شرارہ جادو بھی یون
قتل ہوگی تو تخت وغیرہ لے خود مستی کرینگی ہونہ دعا تمام ہوئی کہ تیر دعا وہ ہوا پر اڑا اور جانب محراب سے بگولا اگر بکا پیدا
ہوا اور نعرہ ہیبت کی آواز آئی دیکھا سب نے کہ نقابدار یا قوتنا پوش گھوڑا مارے چلے آتے ہین لوح یمین گلے مین مانند
ماہتاب کے چمکتی ہی اور تیغہ برہنہ ہاتھ مین کھینچا ہوا ہی آتے ہی عجب سحر کہ دیکھا تو لشکر اسطرف ہی اور ایک دیوار دو ذرعی
حائل ہی چند شعلہ اس دیوار سے سرنکالرہے ہین گویا قصد کرتے ہین کہ دیوار کو توڑکر اس لشکر کو ہلاک کرین اور میدان بین آ
می جلی ہوئی لاشین پڑی ہین قلوجرانیف نیست و نابود ہوئے یہ حیران حیران دیکھ رہے تھے کہ یکایک سحر کہ ہوا اور ملکہ گل افشان جادو
کمان ہین کہ چھوٹ کر عیار نے قدمبوسی کی اور سارا ماجرا بیان کیا کہ اسطرح شرارہ جادو اسیر ہوئین لہذا اسکے
گل افشان جادو خوب خوب لڑین ایسے سحر بادشاہ طلسم کے روکے کہ ہوش اڑگئے اور مگر اقوام کار قلعہ کو مسمار کرتے ہی ہوئے
ہوکر لڑین اور شرارہ افشان جادو کو وقت غنیمت جانا اسی حالت بیہوشی مین ملکہ کو گرفتار کرکے جانب طاق بھاگا ہی پیشتر
نقابدار یہ حیران تھے کہ کس شخص سے پتا طاق کا پوچھون اور کہان جاون کہ سفتاح جادو نے آکر لڑین کی حضور
پریشان نہون یہان سے مغرب کی جانب روانہ ہون یہی راستہ طاق کا ہی اور معمول وہان کا یہ ہی کہ دیوار دو ذرعی حائل
ہی اور بغیر اجازت طلب کرکے اسوقت تک کوئی طلسم نہین ہوسکتا ہی یعنی وہان پہونچکر شرارہ افشان جادو کو
کچھ دیر ٹھہرنا ضرور ہوگا اسیقدر عرصہ مین پہونچ جائینگے یہ سنتے ہی نقابدار نے مرکب کی باگ لی اور جانب مغرب روانہ ہوئے ادھر
حال پیچھے شرارہ افشان جادو کا کہ تخت سحر لوٹتا ہوا اطمینان تمام قریب دیوار دو ذرعی کے آکر پہونچا اور تخت سحر زمین پر اتارا
عرضی لکھنے لگا مضمون یہ تھا کہ یا خداوند آپ نے ملکہ گل افشان جادو کو میرے طلسم مین قید کرکے طلسم کو برباد کرایا اور مجھے
اس درجہ پہونچایا کہ طلسم کشا سے خائف ہوکر بھاگتا پڑا لہذا مجھے جلد حکم دیجئے کہ مین جا ملکہ گل افشان جادو و دختر شرارہ جادو
کے داخل طاق ہون اگر عرضہ جواب مین ہوا تو پھر مجھ سے قید ملکہ اچھن جائیگی اور بیشک یقینی عاقبت مین آنا ہوگا یہ عرضی
لکھکر آخر مین اپنا نام لکھا چاہتا تھا کہ عرضی بالا سے ہوا اوڑا دون کہ جانب محراب سے بگولہ گرد کا پیدا ہوا شرارہ افشان جادو درا کہ
معلوم ہوتا ہی وہ ظالم آگیا بس اسنے جلدی سے تخت سحر کو اشارہ کیا کہ تخت بالائے ہوا بلند ہوا اور نقابدار نے تیر چلہ کمان
مین پیوستہ کیا اور نشانہ باندھکر رہا کیا جیسے ہی تیر قریب شرارہ افشان جادو کے پہونچا اسنے اون کی مرغ تیر کباب ہوگیا
اور یہ سمجھا کہ معلوم ہوتا ہی تیغہ میرے قتل کا لیے دستیاب نہ ہوا ادھر نقابدار پریشان ہوئے کہ تیرا سیر کارگر نہین ہوتا
اور تلوار کا وار دور سے ناممکن ہی اب کیا کرنا چاہیے اسی حالت اضطراب مین خیال آیا کہ الواح کو دیکھو شاید کوئی خبر ظاہر ہو
بس جیسے ہی نظر لوح پر ڈالی لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم تیغہ قتل شرارہ افشان جادو تیرے ہاتھ آگیا اب بھاگے گا تجھے لازم ہی کہ
اسی لوح کو زمین پر رکھدے کہ تخت روان تیرا خرچین کام کو انجام دیگی جدھر تو اشارہ کریگا اسیطرف جائیگی اور تخت سحر سے
زیادہ رفتار اسکی ہوگی بس پھر شرارہ افشان جادو پہنچ نہ سکے گا اور ہاتھ سے تیرے مارا جائیگا نقابدار نے جلدی سے لوح کو زمین
پر رکھدیا لوح نے صورت تخت کی پیدا کی نقابدار مرکب سے اُتر کر تخت پر سوار ہوئے اور اشارہ کیا کہ چل اسطرف جدھر شرارہ افشان
بھاگی یہ سنتے ہی تخت بین طرح اڑا۔ ادھر جانب تخت شرارہ افشان جادو روانہ ہوا شرارہ افشان جادو نے جو دیکھا کہ یہ بلا
آگئی ہی تخت اُڑا کر یہ آگیا اب آگی آ آ تو شرارہ افشان جادو بھاگا چلا جلدی سے لوح کو پیچھے تخت نقابدار کا چلا آتا ہی

جو چند شرر افشان جادو اپنے سحر کو زور دیتا ہوا اور مخت مانند تیر شہاب کے جا رہا ہے مگر تخت نقاب دار اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ چلا آتا ہے یہان تک کہ تخت سے تخت ٹکرا گیا اور نقاب دار نے نعرہ کیا کہ باش لو قوم ساحق کمان بہا تا ہے کر گذرہ کہ اوسکت ہیں۔ مژدہ وسلامت بدر روی یہ سنتے ہی شرر افشان جادو نے تیزی و تاریخ سحر مارنا شروع کیے جو مرتبہ آیا برکت لوح نقاب دار پر سے ٹکرا کر گر پڑا جب سب حربے اسکے خالی گئے تو اسنے وہی شعبدہ نقاب دار پر کیا جو ہمراہیین ملکہ شرر افشان قید ہوئے تھے تخت پر گر کر لوٹا اور شعلہ بلند جادو رہا ہوا بس چمک کر تو بجھ گئی یہان نقاب دار نے تخت سے تخت کو لوٹا کر آمادہ کارزار کیا شرر افشان جادو نے ہزار ہا سپرین سر پر پیدا ہو گئین مگر تیغہ جو پڑتا ہے سپروں کو قلم کرتا ہوا سر پر آتا اور سے تخت شرر افشان جادو کے چار ٹکڑے ہوئے لیکن ملکہ گل افشان جادو اسوقت تک بیہوش تھی یہ تخت پرت سے خاک نرزمین کی طرف چلی نقاب دار یاقوت پوش نے دیکھا کہ اگر یہ زمین پر گری تو بیکار چور ہو جائیگی کھبرا کر آواز دی کہ اے شعلہ جادو لیجا ملکہ کو بس یہ سنتے ہی کوک کر زمین پر آئی اور ہاتھون پر گل افشان جادو کو روک کر زمین پر آئی اور سر نیزہ پر لیکر ہوا سے خاک بیٹھ گئی اور شرر افشان جادو کی لوش زمین پر گر کر تڑپنے لگی اور شور گیر و دار ملتفت ہوا آدھی چلی خاک اور ہی انتشاری و برف لہری دیر تک رہی جب اسکی آگ بجھ کر سرد ہو گئی تو ہمراہیون نے سلام کیا کہ کشتی مرام سن شرر افشان جادو بود جیسے مردیم و جان دادیم و بہ طلسم خود نارسیدیم اب جو ہمارے کی برگشت ہوئی تو نقاب دار نے اپنے کو زمین پر پایا اور بھر روح کو بدن میں نہ پایا کہ نقوش و نگار اسکے غائب ہو گئے ایک تخت چاندی کی ہو کر رہگئی سامنے دونون ٹکڑے لوش شرر افشان جادو کے تھے اور شعلہ جادو سر گل افشان جادو کا نیزہ پر لیے ہوئے بیٹھی تھی اور گل افشان جادو بیہوش پڑی ہوئی تھی نقاب قریب گل افشان جادو کے آئے لوٹ کر کہا کہ اے شعلہ جادو اب انکو لیکر لشکر میں جاؤ تاکہ وہان کچھ علاج اللہ کیا جائے یہ سنکر آپ لشکر پر سوار ہوئے اور شعلہ جادو نے سحر سے تخت اپنا طلب کیا اور ملکہ گل افشان جادو کو تخت پر لیکر آپ لشکر کی جانب لشکر والے ہوئے وہان اہل لشکر ماتم کر رہے تھے کہ گرد اوری اور نقاب دار یاقوت پوش سمیت شعلہ جادو آکر پہنچی سب نے قدمبوسی کی طبل خاموشی بجا نقاب دار ملکہ گل افشان جادو کو لیے ہوئے داخل بارگاہ یاقوت نگار ہوئی اور مہری پر ملکہ کو بٹھا کر نبض دیکھنے لگے کہ زندہ بھی ہے یا ہلاک ہو گئی دیکھا تو نبض مانند نبض صحیح چل رہی ہے نقاب دار کو اطمینان ہوا تب سے جوا بھا کو طلب کیا اور علاج ملکہ کا ہونے لگا دو پہر تک ملکہ کو ہوش آیا تو بالین پر نقاب دار یاقوت پوش اور شعلہ جادو کو پایا اٹھنے کا قصد کیا مگر قوت زبانی نقاب دار نے روکا اور کہا بوقت تعظیم ذکر کا تمین ہے تم اپنی حالت کو تو دیکھو کہ کیا کیفیت ہو گئی ملکہ جادو نے کہا کہ خیر جو حالت ہی برطرف ہو جائیگی بحمد اللہ کہ آپ آگئے یہ تو بتلایئے کہ آپ نے شعلہ جادو کو بھی کیا پایا تمین یہ سنکر شعلہ جادو سامنے آئی اور کہا اے ملکہ میں نے بھی رہائی پائی اور بادشاہ طلسم قتل ہوا یہ کہکر سارا ماجرا بیان کیا نقاب دار نے شعلہ جادو سے پوچھا کہ انکی یہ حالت کیونکر ہوئی شعلہ جادو نے کہا کہ تمین معلوم ہے کہ ہمارے جو ہمراہی تھے انھون نے میرے پھرنے کی کوشش کی ہوگی انہین بیہوش ہو کر گرنا ہوئی ہوگی نقاب دار نے مفتاح جادو سے پوچھا کہ ملکہ کو بیان مین تکلیف ہوگی تم بیان کرو مفتاح جادو نے سب ماجرا گرفتاری دل آرا سے جادو کا اور پھر بیکاری عیار رہا ہونا اسکا اور اسیہ پنہان دونون شاہزادیون کا پھر چھڑانا عیار کا اور طبل جنگ بجنا مقابلہ ہونا شعلہ جادو کا دل آرا سے جادو سے اور غالب آکر قتل کرنا دل آرا سے جادو کو بادشاہ طلسم کا دختر پر غصہ کر کے اسکو شیشہ مین بند کرنا اور بھاگنا طرف طلسم نظامی سے روکنا گل افشان جادو کا اور مسحور ہو کر مقید ہونا شعلہ افشان جادو کا سامنے گل افشان جادو کے لشکر پر آکر

کیا اسکے ملکہ گل افشان جادو کا غیرت کے جوش مین اُس قید سے نکلنا اور قلعہ آتش فشان کو اپنے زور سحر سے مٹا دینا اور خود بیہوش ہو جانا شرر افشان جادو کا غنیمت سمجھکر انکو بھی تخت پر ڈال لینا اور جانب طلسم طلمات روانہ ہونا یہ سب اسبابہ سنکر نقابدار نہایت خوش ہوئے اور ملکہ گل افشان جادو سے نہایت شکرگذار ہوئے اور کہا اے ملکہ تمنے اپنی جان پر کھیل کر سحر کیا اور شرارہ جادو کے بچانے مین کمی اس کی لغزش اب یہان سے قصر شاہی مین تشریف لائیے اور چند دن علاج کیا کہ ملکہ گل افشان جادو کو صحت حاصل ہوئی پھر اُسکے مال و اسباب طلسمی طلب فرمایا مفتاح جادو نے سب اسباب حاضر کیا عجب عجب سامان تھا کہ بیان اُسکا احاطہ تحریر سے باہر ہے جواہر بیش بہا سکہ زر و لغزہ بے نہایت کئی گنج ملوکے بارگاہ مین نہایت نادر نادر اور مرکب و اسلحہ و خفتان وغیرہ جو چیز تھی نادر الوجود تھی نقابدار نے ان چیزون کی جانچ کرکے داخل خزانہ کرون اور کہا جب ضرورت کسی چیز کی ہوگی تو ہم طلب کرلین گے بعد اسکے اسرا اور رؤسا شہر حاضر ہوئے اور مذہبین گرمابین نقابدار نے سبکو تلقین دین اسلام کی سب مسلمان ہوئے نقابدار نے بتون کو توڑوا کر بنا مسجدون کی رواں سکہ بادشاہ اسلام کے نام کا جاری ہوا اب گل افشان جادو سے کہا کہ تم کہان رہنا پسند کرتی ہو سنکر یہ کوئی جواب نہ دینے پائی تھی کہ شرارہ جادو نے کہا مین اپنی بہن کو کہین نہ جانے دونگی جبتک یہ اس مقام پر رہین یہ بادشاہ ہین اور مین انکی کنیز ہون اور جب یہ تشریف لیجاوینگی اُسوقت مین سلطنت کرونگی مگر ابھی مین ہرگز نہ جانے دونگی اسواسطے کہ سکان انکا طلسم طلمات مین ہے کہان جائینگی کیا انکا قصر خانہ نہین ہے نقابدار خاموش ہو رہے لیکن گل افشان جادو کو نہایت حیرت آئی کہ یہ اکوان تاجدار کی کمانجی ہوکر ایک ادنے شاہزادی کے گھر مین رہون اور بار احسان اُسکا اپنے سر پر لون کہا اے ملکہ شرارہ جادو تم ہمارے درجہ سے مبرا ہو اسواسطے کہ بربادی طلسم شرر افشان کی اُس پر نہین ہے جو پوشیدہ رہ سکے ضرور یہ خبر کیوان تاجدار کو ہوگی اور کسی نہ کسی کو وہ روانہ کرینگے ساحر اس مقام پر نہ دیکھینگے تو ضرور شبہ تمہاری سازش کا کریگا میرا تو کوئی کچھ نہین کرسکتا ہے مگر آپکی بھی بدنامی ہے تمہارے سر ہو جائیگی اور اگر مین اس مقام پر نہ ہونگی تو کوئی فوت کا مقام نہین ہے تم یہ عذر کرسکتی ہو کہ طلسم ٹوٹ گیا مین کیونکر جان سلمان ہوگئی ایسے وقت مین سوا اسکے کیا کہہ سکتی تھی کوئی تم سے مزاحمت نکرے گا اور تا وقتیکہ طلسم و طلمات فتح نہین ہوتا ساحر ان طلسم کا قوی و شوار ہے انھین اکوان تاجدار پر بہت کچھ بھروسا ہی تھی کہ اسے خداوند کہتے ہین لہذا میرا اس مقام پر رہنا مناسب نہین ہے مین بھی کسی صحرا مین جاکر بندگی بسر کرونگی اسواسطے کہ اب مجھ مین اس شرر مالی و قدرکی عزیز احباب گھر بار سب کو تباہ سلطنت چھوڑ کر فقیری اختیار کی ہے پھر فقیری عزت بادشاہی ہی یہ سنکر نقابدار نے فرمایا کہ جو فقیر بساط دنیا چاہیگا وہ ضرور فقیری اختیار کریگا ہم تو خود بھی بیابان گرد سحر ہیں ہمین تخت و تاج سے کچھ سروکار نہین شرارہ جادو نے اور چپ ہوگئی بعد کچھ دیر کے کہا کہ ملکہ گل افشان جادو اگر مین تنہا ہی ہم پایہ ہوتی تم مجھ سے غمگسار نہ بنتی ہو کر بڑے آدمیون کی دوستی اور اُنسے محبت بڑھانا بالکل ہیچ ہی یہ سنکر گل افشان جادو نے شرارہ جادو کو گلے سے لگا لیا آنسو پاک کیے اور کہا کہ بڑا سوا خدا کے

کوئی نہین ہی جسقدر مخلوق اسکی ہی شاہ دگدا اعلے وادنے سب برابر ہین تم اس بات کا رنج مت کرنا ہو اسوقت جسکی تم کنیز ہوا سکی مین کنیز ہون مین نے جو کچھ کہا تھا دوستی و محبت کی راہ سے کہا تھا سخوت و تکبر کے باعث نہین کہا تھا اگر تم نہین مانتی ہو تو مین چندے یہین قیام کرتی ہون اور سحر اپنے پھر سے تیار کرتی ہون اسواسطے کہ انجام بینی تو ضرور ہر طلسم نہ طاق کے ساحرون سے سامنا کرنا ہوگا اور اہل اسلام کی طرف سے لڑنا ہوگا پھر اگر سحر اپنے پھر سے نہ تیار کرینگے تو بروقت مقابلہ مین ایسا ہوگا جیسا تمھارے باپ سے مقابلہ کرکے پریشان اور ذلیل ہوتا پڑا اب ملکہ گل افشان جادو نے توسخاطر شرارہ جادو اسی مقام پر قیام کیا اور ایک حجرہ سحر اپنے واسطے تیار کرکے چوکیان پہرے قائم کرکے سحر تیار کرنے مین مصروف ہوئی اور شرارہ جادو انتظام ملک پر متوجہ ہوئی لیکن نقابدار یاقوت پوش کا دل گھبرایا اور کہا کہ ای ملکہ شرارہ جادو نہین معلوم میرے عزیز کس آفت مین مبتلا ہین کہ میرا دل گھبرا رہا ہی مین اب جاتا ہون شرارہ جادو نے کہا کہ آپ کہان جائینگے نقابدار نے کہا کہ جیسا خدا لیجائے بالفعل ہمارے تمام عزیز تباہ و برباد ہو رہے ہین نہین معلوم کون گرفتار ہوا اور کسپر مصیبت پڑی یہ سنکر شرارہ جادو نہایت پریشان ہوئی اور کہا کہ مین تو نہ جانے دونگی نقابدار نے فرمایا کہ مجھے ان امور کو کبھی نہ کہنا مین صرف ملکہ گل افشان کی سمت مین اسطرف نکل آیا ورنہ یہ زمانہ اس قابل نہین ہی کہ ایک دم بھی مین اپنے عزیزون سے غافل رہون یہ فرماکر تیاری کردی ملکہ نے کہا کہ کب تک تشریف لائینگے فرمایا جب فرصت ہو یہ کہکر لشکر جانب صحرا روانہ ہوگئے انکو تو حالت صحرانوردی مین مصروف رکھا جاتا ہی اور کچھ حال شاہزادہ امیرالزمان کا بیان ہوتا ہی

داستان جلالت عنوان روانہ ہونا شاہزادہ امیرالزمان نامدار کا جانب طلسم نہ طاق سمت جہانگرد و عیار و چند سرداران نامدار و بقیہ حالات متعلقہ داستان ہذا

ساقی نامہ

پھر اٹھی ہی اب بہار ساقی	دے بادہ خوشگوار ساقی	تو آج مجھے وہ مے پلا دے
جو ہمت طلب کو بڑھا دے	پی جاؤن جو ایسی مے کا ساغر	پھر نشہ مین مین قلم اٹھا کر
لکھون وہ فسانۂ دلاویز	ہر نقطہ ہو جسکا حیرت انگیز	کچھ سحر و طلسم کا بیان ہو
کچھ حال دلاوری عیان ہو	کچھ عشق کی داستان ہو تحریر	ہو ناز و ادا کا حال تصویر
اک جا پہ خوشی کی داستان ہو	اک جا غم و رنج کا بیان ہو	ہر طرح کا رنگ مین دکھا دون
دلچسپ فسانہ کو بنا دون	پڑھنے سے ہون اسکے نامور شاد	محنت کی مری ملے مجھے داد

طلسم کشایان اطلیم جادو طرازی و سرکنندگان سحر کہ سحر پردازی اس داستان عزت نشان کو یون تحریر فرماتے ہین کہ حسب الحکم صاحبقران ثانی بدیع الملک نامدار سب سے پہلے شاہزادہ امیرالزمان نے مع مخالف سحر کش لشکر جرار ہمراہ لیکر مع جہانگرد و عیار کے جانب طلسم نہ طاق کوچ کیا انکے بعد اور سردارنامی و گرامی مثل شاہزادہ سکندر فرخ لقا اصف انجم طلعت وغیرہ بھی روانہ ہوئے

کا اسکا ذکر وقت پر آئیگا مگر شاہزادہ امیرالزمان نامدار نے لشکر جرار کو کوچ و مقام کرتے دسویں روز
ایک صحرائے فرح افزا مین پہونچے شاہزادہ کو فضائے صحرا پسند آئی سرداران نامی کو بلایا
قیام کا قصد ظاہر فرمایا سب نے شاہزادہ کی راے سے اتفاق کیا لشکر کے اترنے کا سامان
ہونے لگا ارگاہین استادہ ہوئین سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے ازبسکہ مسافت سفر سے تھکے
ہوئے تھے وہ رات تو سب نے راحت و آرام مین بسر کی صبح کو شاہزادہ والا تبار نے بغرض تفریح
مرکب طور رفتار طلب فرمایا اور لوگ بھی ہمراہ رکاب ہوئے شاہزادہ ایک جانب روانہ ہوا لشکر
سے دو چار کوس کے بعد پر ایک عمارت عالیشان نظر آئی شاہزادہ اس عمارت کی جانب متوجہ
ہوا قریب جاکر دیکھا کہ گرداگرد اس عمارت کے ایک خندق آگ سے بھری ہے دروازہ کسی طرف نظر نہین آتا
پل تختہ کا پتہ معلوم نہین ہوتا شاہزادہ نے سردارون سے مخاطب ہوکر فرمایا معلوم ہوتا ہی یہان
بھی کچھ ساحران مکار رہتے ہین یہ انھین کے مکر و فریب کی عمارت ہوا اس کو دریافت کرنا چاہیے
سردارون نے عرض کی ای شاہزادہ والا تبار کیا ضرورت ہے آپ اسوقت حسب الحکم صاحبقران طلسم
سلطاق کی جانب تشریف لے جاتے ہین اگر ایسا کیا جاے تو واپسی مین اسکی حقیقت سے آگاہی
حاصل کیجیے گا نہین معلوم یہ کون مقام ہے یہان کے حاکم کا کیا نام ہے یہ عمارت کسواسطے بنائی گئی
ہے یہان کون رہتا ہے غلامون کے نزدیک ابھی اسکی تحقیق بالکل بیکار ہے آیندہ جو مرضی مبارک ہین
آوے خادمون کو کیا عذر ہے شاہزادہ نے فرمایا ابھی طلسم سلطاق کی جانب جانے کی تعجیل بیکار ہے
خود صاحبقران نامدار نے فرمادیا تھا کہ زیادہ وقت نہ اٹھانا راحت و آرام سے وہان پہونچ جانا اگر ہوا تے وہان پہونچ بھی گئے
تو کیا فائدہ ہوا اس سے مناسب ہے کہ ہر ایک جا کی سیر کرتے ہوے جان جو بات نہ معلوم ہوا اسکو تحقیق
کر لین جب سرداردن نے شاہزادہ کی طبیعت کو اس جانب مایل پایا ہاتھ باندھ کے سب نے عرض
کی ہمکو تعمیل ارشاد والا مین کیا عذر ہے ابھی جاتے ہین اور اس عمارت کی جملہ باتین تحقیق کرکے آتے ہین
یہ کہکے سرداروں نے باگ اٹھائی اور ہر چہار جانب اس غرض سے روانہ ہوگئے کہ اس خندق کا
پل تختہ جسطرف نظر آوے بے تکلف عمارت کے اندر چلے جائین یہان کی کیفیت دریافت کرکے شاہزادہ سے
عرض کرین امیرالزمان نامدار وہین ٹھہر کر سب کا انتظار فرما رہے تھے کہ ایک عقاب بشکل مہیب اوس
عمارت سے باہر آیا اور ایک سردار کو چونچ مین دبا کر اٹھا لیگیا امیرالزمان نامدار نے بہت کچھ کوشش کی پر دے
تیر سر کیے مگر کوئی تیر اس عقاب تک نہ پہونچا شاہزادہ کو کمال افسوس ہوا اور ساتھی یہ بھی تعجب تھا کہ عقاب
یسا تھا اور کیون سردار کو اٹھا لیگیا ابھی یہ خیال کر ہی رہے تھے کہ وہی عقاب پھر بازو توڑ کے گرا اور دوسرے
سردار کو اٹھا لیگیا پھر امیرالزمان نامدار نے تیر لگائے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا اب واقعہ ثانی پر شاہزادہ کو تاب نہ رہی
لگام فرس کو جنبش دی گھوڑا آگے بڑھا اور جو جو سردار ان گرامی وہان موجود تھے سب نے گھوڑے بڑھاے
امیرالزمان نامدار نے فرمایا کوئی علیحدہ نہ جاے سب ہمارے ہمراہ آئین جب راستہ اس عمارت کے اندر
جانے کا معلوم ہو جائیگا اسوقت سب ہمراہ اس عمارت کے اندر ہوکر پہلے اپنے سرداروں کا پتہ لگائینگے
پھر جو ساحران مکار یہان رہتے ہین اونسے سمجھین گے یہ فرماتے ہوے جاتے تھے کہ پھر وہی عقاب کندے پر لیکر
گرا اور ایک سردار کو اٹھا لیگیا سب نے لاکھ کوشش کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا اسی طرح یکے بعد دیگرے جسقدر

سردار اسیرالزمان نامدار کے ہمراہ براے تفریح گئے تھے سبکو عقاب اُٹھاکر عمارت کے اندر لیگیا شاہزادہ تنہا رہگیا یہ تین خیال کیا کہ اب تنہا لشکر کی جانب واپس جانا اور سبکو یہ نہ دکھانا بیکار ہو ہر ایک یہی خیال کریگا کہ سب ہمراہیوں کو بلا بلاکر اڑا دیا اور آپ تنہا واپس آے اُنکی اطاعت کر سکے بدخیال شاہزادہ نے مراجعت کو مناسب نہ تصور فرمایا گھوڑا آگے بڑھایا عقاب پھر بازو جوڑے گرا مگر اسیرالزمان نامدار کے پاس بہت سے تحائف سحر کش موجود تھے عقاب اپنے ارادے سے باز رہا کامیاب نہ ہوا بہت دفعہ اُٹھا لیجانے کی کوشش کی مگر کوئی تدبیر نہ چلی شاہزادہ اسی فکر مین گھوڑا اُٹھاے چلا جاتا تھا کہ سامنے سے ایک مرد پیر کو آتے ہوئے دیکھا اسیرالزمان نے گھوڑے کو روک لیا اُس مرد پیر کو آواز دی وہ بڈھا قریب آیا شاہزادے کے رعب و جلال کو دیکھکر متحیر ہوا جھک کے سلام کیا اسیرالزمان نے جواب سلام دیکر پوچھا کہ اے پیر مرد یہ عمارت کسکی ہے اور یہان کون لوگ رہتے ہین اسکا راستہ کسطرف سے ہے بڈھے نے ہاتھ باندھکے عرض کی کہ اے شہریار اس عمارت کا راستہ کسیکو معلوم نہین یہان چند ساحران نامی ہین ہمنے اپنے بزرگون کی زبانی سنا ہے کہ طلسم دارالصفا کی راہ اسی جگہ سے ہے ہم لوگ کچھ ملازمین یہان قیام کرتے ہین انھون نے اپنی عافیت کے واسطے راہ اس عمارت کی پوشیدہ کردی ہے اور جو کوئی غیر قوم اور دوسرے ملک کا آدمی اسطرف سے گذرتا ہے اسکو ہلاک کرتے ہین علی الخصوص مسلمانون کے جانی دشمن ہین یہ سنکر شاہزادے کو غصہ آگیا قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا فرمایا جب تک ان ساحرون کو زیر نہ کرونگا مجکو چین نہ آئیگا اُس مرد پیر نے ہاتھ باندھکے عرض کی اے شہریار والا تبار تو فرمائیے آپ کہان سے تشریف لائے اور یہانتک کیونکر آئے کہ ان ساحرون کے ہاتھ سے کیا تکلیف پہونچی جو اسقدر مزاج والا برہم ہے مجھے ارشاد فرمائیے اور تن تنہا ایسا قصد نہ کیجئے یہان بہت سے شاہان والا جاہ آئے مگر مقابلے کی تاب نہ لاسکے مجکو تعجب ہے کہ آپ اتنک یہان ٹھہرے مگر کسی قسم کی تکلیف دشمنون کو نہ پہونچی معلوم نہین اسوقت یہان کے ساحر کہان ہین اور کس کام مین مصروف ہین ورنہ اب تک آپکو اس خندق کے پار لیجاتے اور نہین معلوم کسطرح پیش آتے شاہزادہ نے فرمایا ساحرون کی کیا مجال ہے جو مجھکو تکلیف پہونچائین اور خندق کے پار اٹھا لیجائین ہم خود ارادہ کرکے ہین کہ خندق کے پار پہونچکے آپنے مقابلہ کرین اپنے سردار کو تنہا دیکھکر بڈھے نے کہا کہ آپکے سردار کو ساحر اُٹھا لیگئے ہین اسیرالزمان نے سب واقعہ بیان کیا بڈھے نے کہا اے شہریار اب آپ تکلیف نہ اُٹھائین یہان سے واپس جائین آپکے سردارون کا ملنا محال ہے ابھی آپکو یہان کی کیفیت معلوم نہین جو شخص ہرات مین جو آپ خیال فرماتے ہین وہ غل صفت ہے سحر اور ہمت کی لڑائی عقل کے خلاف ہے آپکو خندق کے پار جانے کا راستہ ہرگز نہ ملیگا نہ آپ ان سے تنہا مقابلہ کرکے عہدہ برآ ہونگے ہملوگ بہت دنون سے یہان کے حالات سے واقف ہین مگر آجتک کسی ساحر کی صورت نظر نہ آئی جو یہان اسیر ہوکر گیا ہو اسکی خبر نہ ملی لوگ بیشمار لشکر لیکر آئے مگر بتلاے آفت ہوئے بھاگ بھی نہ سکے اسیر ہوکر مفقود الخبر ہوگئے یہان کے ساحر بڑے ظالم ہین کسی سے خوف نہین کرتے سب اون سے تھراتے ہین انکے سحر کو مانتے ہین بعض باتین جو یہان کے ایسے ہین جو ان لوگون کو اپنا خداوند جانتے ہین سنا جاتا ہے کہ یہان دو ہزار ساحران نامی کا قیام ہے سفت زنار جادو ان سب کے سردار کا نام ہے اُسی کی بت لوگ پرستش کرتے ہین انکے واسطے سال بھر مین ایک روز جانوران صحرائی جمع کرکے قربانی کرتے ہین وہ سب سے پوشیدہ ہوکر آتا ہے لاکھون جانور جو قربانی کیے ہوئے پڑے ہوتے ہین سب کو کھا جاتا ہے اس شہر مین ایک مقام بیت الاصنام کے نام سے

مشہور ہو اسکی عظمت و شان کا شہرہ نزدیک و دور ہو وہان ہفت زنار جادو کا تصویر ہو جب کسی پر
کوئی مصیبت پڑتی ہو اس تصویر کے سامنے جاتا ہو جو طریقہ عبادت ہو بجا لاتا ہو پھر تصویر کے سامنے
سر جھکا کر عرض حال کرتا ہو تصویر جو جواب دیتی ہو جو احکام ہوتے ہین ظہور مین آتے ہین انہی
تصویر کے دیکھنے سے ہفت زنار جادو کی صورت بھی سب پر ظاہر ہوتی ہو ای شہریار دلاجاہ وہ
بصورت انسان ہین عجیب الخلقت شکل ہو اگرچہ مین اسکو خداوند برحق نہین مانتا ہون مگر پیشوائے
دین ضرور جانتا ہون مین نے ایسی کرامت کسی مین نہین دیکھی اسکی تصویر گفتگو کرتی ہو ہر ایک
کے سوال کا جواب دیتی ہو امیرالزمان نامدار نے فرمایا ہفت زنار جادو مردود ہو اسکو پیشوائے دین جاننا اور
بخداوندی ماننا بالکل کفر ہو اگر خدا نے چاہا تو اسکو زیر کرینگے یا وہ مسلمان ہوگا یا ہم اپنی تلوار
اسکے خون سے بھر نیگے پیر مرد نے جب امیرالزمان نامدار کو اسدرجہ برہم پایا سامنے ٹھہرنے کی تاب
نہ لایا سلام کرکے آگے بڑھا شاہزادے نے بھی اسکا رد کرنا بیفائدہ سمجھا مرکب کی باگ اٹھائی
ایک جانب روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اب کچھ کیفیت لشکر امیرالزمان کی عرض کیجاتی ہو
کہ جب دن تمام ہوا اور شاہزادہ لشکر کو واپس نہ گیا تو سب لشکریون کو انتشار رہوا ہر ایک بیقرار
ہوا سب نے آپس مین اسبات کا چرچا کیا کہ نہین معلوم کیا واقعہ ہو جواب تک امیرالزمان نامدار تشریف
نہین لائے نہ سرداران نامی جو ہمراہ گئے تھے اب تک واپس آئے اگر کسی جانب شکار کو جاتے کوئی
ضرور واپس آتے معلوم نہین کہ کیا سانحہ پیش آیا جو اسوقت تک شاہزادہ کو ہم سب کی یاد فراموش
ہو سب نے یہ گفتگو کرکے آپس مین مشورہ کیا کہ تھوڑی دیر اور راہ دیکھین کچھ پتہ ملے تلاش کہان سے
چلین بعض نے کہا مناسب ہو کہ صمصام جہانگیر کی رائے لین دیکھین وہ کیا کہتے ہین شاید انکو کچھ
اس حال مخفی کی خبر ہو اور ان سے معلوم ہو جائے تو کیون اسقدر انتشار باقی رہے یہ سوچ سنکے
سب لوگ جہانگیر و عبدلہ کے خیمہ مین آئے دیکھا جہانگیر بھی اپنے خیمہ مین نہین ہین معلوم ہوتا ہو وہ بھی امیرالزمان
نامدار کے ہمراہ ہین بعض نے جواب دیا کہ بعد روانگی شہریار ہمنے انکو دیکھا تھا لشکر مین معمولی انتظام تھے پھر
سب کو یہ خیال ہوا کسی ضرورت سے کہین گئے ہونگے تھوڑی دیر مین آجائینگے یہ خیال کرکے سب سردار
واپس گئے پھر تھوڑی دیر کے بعد سب نے جہانگیر کی تلاش کی مگر یہ نہ ملا سب مجبور ہوئے اسی طرح نصف
شب تک سرداران نامی جہانگیر کے خیمہ مین آتے جاتے رہے جب کسیکو جہانگیر کا پتہ نہ ملا تو سب نے
خیال کیا کہ اب تک شاہزادہ کا انتظار کیا معلوم ہوتا ہو وہ ہلوگون کی بلا اطلاع تلاش امیرالزمان نامدار
مین روانہ ہوئے ہین اب ہلوگون کو یہ مناسب ہو کہ بقیہ شب تو جس طرح ہو بسر کرین صبح کو شاہزادے
کی تلاش مین روانہ ہون اسواسطے کہ سحر و ساحری کے مقامات نہایت خطرناک ہین اگرچہ یہ صحرا ہو اور بظاہر اسباب کچھ سحر و ساحری کے کرشمے نظر نہین آتے ہین مگر ہزارون مقام پر ایسے اتفاق گذرے ہین
کہ اور وہ سحر کے کمالے ہین اسی گفتگو مین سب سردارون نے وہ رات بسر کی صبح ہوتے ہی سب نے بہ تلاش امیرالزمان
نامدار کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا پہلے کیفیت جہانگیر و عیار کی عرض کیجاتی ہو کہ جب انہنے شام تک شاہزادہ کا
انتظار کیا اور کسیکو واپس آتے نہ دیکھا تو مجبور ہوکے لشکر سے بہ تلاش امیرالزمان نامدار روانہ ہوا راہ طے کرتا ہوا
چلا بہت سے سحر نے اسکو نظر آئے مگر کہین امیرالزمان نامدار اور سرداران کا پتہ نہ ملا نصف شب تک رہ روی کی

اور کوئی صورت مدعا کی پیدا نہ ہوئی ایک مقام پر ٹھہر کر سوچتا تھا کہ اب مین کہا کرون اتنے مین کیا دیکھتا ہی کہ ایک
جانب کچھ روشنی بہت دور پر نظر آئی جہانگیر نے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کوئی گاؤن ہی یہان چلنا چاہیے کیا عجب ہی
کہ وہان کے باشندے شاہزادے کے حال سے باخبر ہون اور پتہ مل جاے گو ہر مراد ہاتھ آنے یہ خیال کے تیز رفتاری سے اس جانب
متوجہ ہوا قریب دو کوس کے راہ طے کی تھی کہ ایک بھاٹک عالیشان نظر آیا وہان بکثرت آدمیونکو پایا جہانگیر نے گوشہ مین ٹھہر کر
اپنی ہیئت تبدیل کی اصل صورت بدلکر بھاٹک کے قریب آیا لوگون نے جو اسکو دیکھا کہا اے شخص تو کون ہی کہان سے
آیا ہی کہان جائیگا یہان کے دستور سے آگاہ نہین جو آگے قدم بڑھاتا ہی ٹھہر جا جہانگیر نے دلمین خیال کیا کہ خدا
خیر کرے یہ سب لوگ ساحر خدا معلوم ہوتے ہین مگر خدا مالک ہی کیا بنا سکتے ہین دہین ٹھہر کر جہانگیر نے جواب دیا
بھائی ہم یہان کے آئین سے آگاہ نہین وطن ہمارا یہان سے ہزارون منزل دور ہی ہمکو مطلق نہین معلوم کہ یہانکا
کیا دستور ہی سب نے کہا اچھا بھاٹک کے اندر قدم بھی نرکھنا دہین ٹھہرے رہنا تمکو آج کے تیسرے روز شہر کے اندر
آنے کی اجازت ملیگی جب تک تم دہین قیام کرو بستر وغیرہ اگر تمھارے ہمراہ ہی تو مکان بہت سے خالی ہین جو پسند ہو
وہان ٹھہرو جس چیز کی ضرورت ہو حسب الطلب تمکو دی جائیگی مہانگیر نے کہا بھائی اگر خلاف نہ ہو تو مین کچھ تمسے
دریافت کرون اور اگر تمھارے خلاف مزاج ہو تو مجکو معاف فرمانا کیونکہ مین یہان کے آئین سے بالکل آگاہ
نہین ہون سب نے کہا دریافت کرنے مین کیا مضائقہ نہین جو تمھارے مزاج مین آئے پوچھ لو جہانگیر نے کہا
تمھارے شہر کا یہ کیا دستور ہی کہ جو مسافر آئے وہ فوراً شہر مین داخل ہونے پائے اور تین روز شہر پناہ کے باہر قیام
کرے سب نے کہا سبب یہ ہی کہ اس شہر مین جملہ امور خداوند سلطنت نارجاد کے حکم کے مطابق ہوتے ہین کوئی
بات خلاف احکام ہو نہین سکتی یہ بھی خداوند سلطنت زمانہ کا حکم ہی کہ جو کوئی مسافر آئے وہ شہر پناہ کے باہر ٹھہرایا جاے
اور دین و مذہب دریافت کرکے اطلاع کیجائے جب ہم سنا سب جانکر حکم دین تو وہ شہر مین داخل ہو ورنہ جہان سے
واپس کردیا جاے جو کچھ ہمارا حکم اسکے باب مین ہو وہ عمل مین لایا جاے جہانگیر نے جو یہ کیفیت سنی دلمین
خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی شاہزادہ والاتبار بھی انھین ساحرون کے مکر و فریب مین گرفتار ہین مگر پھر خیال آیا
کہ انکے پاس تمام سحر کش موجود ہین ساحر اُن سے عہدہ برآ نہین ہو سکتے مگر ساحر ہی خیال کیا کہ ساحر بلا کے مکاں
ہوتے ہین کیا عجب ہی کسی فریب سے سب تحفہ حوات اپنے قبضہ مین کیے ہون اور دھوکا دیکر اُس شہزادہ عالمیان
کو اپنے دام اسر دیر مین اسیر کیا ہو مگر خدا مالک ہی اسقدر پتہ تو اسوقت چلیگا ہی اگر خدا لے جاہا تو بہت
جلد سب راز مخفی ظاہر ہو جائیگا شاہزادۂ والا جاہ کا پتہ بھی ملیگا سرداران گرامی کے حال سے آگاہی ملیگی
یہ سوچ کے جہانگیر پھر اُن لوگون کی طرف مخاطب ہوا کہا کیون بھائی کیا خداوند سلطنت زمانہ اسی شہر مین خداوندی
کرتے ہین سب نے جواب دیا اے شخص تو بڑا نادان ہی ارے کیا اُنکی خداوندی اسی شہر مین محدود ہی تمام عالم انکے زیر
حکومت ہی یہان اُنکی توجہ زیادہ ہی اسواسطے انھون نے اپنی ایک تصویر یہان نصب کردی ہی تصویر گفتگو
کرتی ہی ذات خداوند تو در [illegible] ص ایوان آتش حصار مین ہی وہان کی کیفیت کسیکو معلوم نہین نہ کبھی فرط خوف
سے کسی نے خداوند سے وہان کا حال دریافت کیا ہی جہانگیر نے کہا مجکو اسوقت کمال اشتیاق ہوا کہ مین
اجازت پاؤن اور اپنے تئین تصویر خداوند کے روبرو بہت جلد پہونچاؤن یہان آنے سے عجیب و غریب حالات
معلوم ہوئے ایوان آتش حصار کے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا سب نے کہا وہان بھلا کون جا سکتا ہی کہ وہان آگ کا
خندق ہی درمیان مین قدرت کی عمارت نظر آتی ہی جو کسی غیر قوم و مذہب کا شخص اُسطرف جاتا ہی قہر خداوندی

اُسپر نازل ہوتا ہی فرشتگان عذاب اُسکو اسیر کرکے لیجاتے ہین پھر اُسکا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی جہانگیر نے یہ جملہ سنکر خیال کیا کہ شاید یہ امیرالزمان نامدار برائے تفریح اسطرف گئے ہون اور ساحران سکار نے بفریب کسی طرح اُنسے لیکر مع سرداران نامی ان کو مقید کرلیا ہو یہ سوچکر اسکا دل زیادہ بیقرار ہوا گھبراکے پوچھا کیون بھائی جو لوگ اس آتشین خندق کے پاس گرفتار ہوئے ہین اُنکا کیا حشر ہوتا ہی سب نے کہا اسکی کیفیت ہمکو نہین معلوم جو حکم خداوند ہوتا ہوگا وہی کیا جاتا ہوگا یا وہ قدرت کی پرستش اختیار کرتے ہونگے یا فنا کردیے جاتے ہونگے جہانگیر نے کہا کیون بھائی کیا تصویر خداوند سے ہر ایک شخص گفتگو کرسکتا ہی ساحرون نے جواب دیا کہ بعلم اجازت ہی سب لوگون کو کہ جاکر پرستش کرتے ہین پھر سر نیاز جھکاکر تصویر سے عرض حال کرتے ہین تصویر گویا ہوتی ہی سب باتون کا جواب ملتا ہی مرادین بر آتی ہین جہانگیر نے کچھ ایسی دلچسپ باتین کہین کہ دربان شہر پناہ شب بھر اسکی باتین سنتے رہے یہانتک کہ صبح ہوگئی سب ساحرون نے جہانگیر کو سامنے بلایا کہا اے شخص ہرگز ہمکو گون کا یہ دستور نہین کہ کسی نئے آدمی کی صورت بلا حکم خداوند سفت زنار دیکھ لین مگر تیری سحر بیانی نے ہمکو مجبور کردیا ہی کمال استیاق ہی تو شہر کے اندر نہ جانا مگر ہمارے پاس آکر تھہر یہان تیرے واسطے سب سامان موجود ممکن ہی رات بھر تو تو نے ہمکو گون کے شہر کی کیفیت اور قدرت کے حالات دریافت کیے اب ہم چاہتے ہین کہ کچھ اپنی کیفیت بیان کرانپے وطن کے حال سے ہمکو اطلاع دے آنے کا سبب بتا جہانگیر نے کہا بھائی اسکو دریافت نکرو بہت طویل داستان ہی سب کیفیت اگر اپنی بیان کرون تو بہت دنون مین تمام ہوگی مختصر سی بات یہ ہی کہ اپنے شہر سے برائے ملازمت نکلا کہین روزگار میسر نہوا گھومتا پھرتا رہا ہون کہ اسطرف آنکلا اہل وعیال سب ہمراہ تھے نہین معلوم وہ کس طرف بہک کر چلے گئے اب کس حالت مین ہین انپر کیا مصیبت پڑی اسی وجہ سے مین نے تم لوگون سے دریافت کیا تھا کہ خداوند کی تصویر کیا عام لوگون سے بھی ہمکلام ہوتی ہی اور سبکی باتون کا جواب دیتی ہی ایسا ہی اگر ہو تو مین بھی جاؤن اور اپنی حالت بیان کرون کیا عجب ہی خداوند کو میرے حال پر رحم آجائے اور میرے گمراہیون کا پتہ مجھکو مل جائے ساحرون نے کہا بھائی تم خاطر جمع رکھو تصویر قدرت سے یہ راز کچھ مخفی نہین ہوجائیگا فوراً سبکا پتہ معلوم ہوجائیگا ایک دن تمکو یہان اور قیام کرنا ہوگا کل ہم سب لوگ تمھارے ہمراہ شہر مین چلینگے اور خود تمھاری طرف سے روبرو ہوکے تصویر سے التجا کرینگے تمھاری مراد بر آئیگی سب بچھڑے مل جائینگے جہانگیر اُن لوگون کے سامنے گیا سب نے دیکھا ایک کم سن لڑکا لباس پر تکلف پہنے جواہرات گران بہا سے آراستہ و پیراستہ حسن وجمال مین یکتا سامنے سے چلا آتا ہی ساحرون نے کہا معلوم ہوتا ہی کسی تاجر کا لڑکا ہی سنہین معلوم کیا مصیبت اسپر پڑی ہی جو اسطرف آگیا ہی اپنا حال پوشیدہ کرتا ہی بعض نے کہا اگر تاجر کا لڑکا ہی امیر کبیر کا نور نظر ہی مبتلاے آفت ہوکر اسطرف آیا ہی مصلحت ہی لوگون سے اپنا حال چھپایا ہی اصل کیفیت بیان نہین کرتا ہی اسکے پاس ضرور جواہر بہت کچھ ہی اسوجہ سے ڈرتا ہی قسمت سے یہ سونے کی چڑیا ہاتھ آئی ہی تقدیر نے یہ ساعت نیک دکھائی ہی اسکو اپنے دام تزویر مین اسیر کرو جو کچھ اسکے پاس ہو لے لو مگر پہلے بہت دلجوئی سے کام لیا جاے یہ آگاہ بھی ہونے نپاے کیا جانتے تھے درد دولت کو اسے اپنے پاس بلا لے خاطر پیش آئے اسکو ہم پر اور زیادہ اعتبار ہوتا پھر جو کچھ اس سے کہتے انکار نکرتا سب نے کہا اب بھی کچھ نقصان نہین پہنچا ہی اسکی خاطر کرو حتی الوسع آرام دو اتنے مین جہانگیر قریب آیا سب نے اسکو

اپنے پاس بٹھایا بہت کچھ خاطر کی تشفی دی کہا اپنا نام بتاؤ ہمسے کوئی راز نہ چھپاؤ ہم لوگ اچھی طرح تمھاری امداد
کو موجود ہین خداوند ہفت زنار کی حضرت مین تمکو لیجائینگے تمھاری کل کیفیت تصویر قدرت کو کہہ سنائینگے خوشی
کی صورت نظر آئیگی تمھاری جو امید ہو بر آئیگی جیا گمرد قریب پہونچا سب نے اسکو بٹھایا کہا بھائی
اپنا نام تو بتا دو ہمسے کوئی راز نہ چھپاؤ جیا گمرد نے کہا قیصر کمنجی میرا نام ہے بلخ میرا وطن ہے اصلی واقعہ مین اپنا
کیا ظاہر کرون آپ لوگون کو کسطرح ظاہر کردون ہر ایک سے اپنی کیفیت بیان کرتے خوف آتا ہے بہت سے
دھوکے اٹھائے ہین معلوم نہین کیسی بیغیرت زندگی تھی جو جان بچگئی اب مین اپنی حالت سب سے
چھپاتا ہون کسی پر اپنا حال ظاہر نکرتا سب ساحردن نے کہا تم بیخوف اپنا حال ظاہر کرو ہم تمھاری
شرکت کرینگے اور جو کچھ آلام و افکار اسوقت تمکو پریشانی مین ڈالے ہوئے ہین سب کے رفع ہونے کی
فکر آسانی سے کردینگے قیصر نقلی نے کہا بھائی اصل یہ ہے کہ مین ایک تاجر کا بیٹا ہون کہ میرا باپ سب تاجرون مین
نامور اور مالدار تھا بہت کچھ مال و اسباب لیکر ایک مرتبہ اسنے کوچ کیا راہ مین جہاز کو طوفان نے غرق آب کیا
کسی کا پتہ نہ چلا سب ڈوب گئے جب وطن مین خبر گئی اور ہملوگ اس امر سے آگاہ ہوئے سب نے فرط رنج
و الم سے اپنی حالت تباہ کی ایکسال ماتم عظیم برپا رہا بعد ازان مینے بہت کچھ جواہرات لیکر بقصد تجارت
سفر کیا راہ مین ناتجربہ کاری کی وجہ سے ایسے ایسے دھوکے اٹھائے کہ مال و اسباب جو کچھ میرے ہمراہ تھا
سب تلف ہوگیا آخر کار ساتھی چھوٹ گئے انکی تلاش مین آوارہ و سرگردان پھرتا ہوا اسطرف آنکلا ہون
یہان آپ لوگون کی زبانی خداوند ہفت زنار کی کیفیت سنی تو کسیقدر تسکین ہوئی اب وہان سے
حکم آئے اور خدمت خداوند مین جاؤن تو اپنے ساتھیون کی کیفیت دریافت کرون اور جو کچھ میری مرادین
ہین سب بیان کرون اگر قدرت کو میرے حال پر رحم آگیا تو سب بگڑے ہوئے کام بن جائینگے سب نے اسکی
تشفی کی کہا تم خاطر جمع رکھو تمھارے سب کام بن جائینگے ہم سب لوگ تمھاری سفارش نائب خداوند سے کرینگے
اور وہان اپنے ہمراہ تمکو لیجا کر خداوند کی شبیہ کے سامنے تمھاری حالت بیان کر کے تمھاری مرادین پوری کرادینگے قیصر
نے سب کا شکریہ ادا کیا اسیطرح سب نے دو روز قیصر نقلی کو مہمان رکھا اور اس سے عہد لیا کہ اگر خداوند
کے نائب سے تمکو ملا دینگے تو تمھین علاوہ نذر نائب خداوند ہم لوگون کو بھی حتی المقدور دینا ہوگا اور خداوند کی
شبیہ کے سامنے نذور قربانی حاضر خواہ پیش کرنا ہوگی قیصر نقلی نے سب کچھ منظور کیا اور ایسی تقریر کی جو سبکو
یقین کامل ہوگیا کہ قیصر ملک التجار ہے اسوقت حالت پریشانی مین بھی اسکو لاکھون روپیہ کی قدرت ہے نر
و جواہر اسکے پاس بیحد اور گران قیمت ہے اگر ہمارے دام تزویر مین اسیر ہو کر تھوڑا جواہر بھی دیدیگا تو ہملوگ مالا مال
ہو جائینگے اسی انتظام مین تین دن ختم ہوئے اور حسب دستور تیسرے روز شہر سے ایک چوبدار آیا اور آتے
ہی سبانون کو ایک پرچہ کاغذ کا دیا جو ان لوگون کا سردار ہوگا اسلئے قیصر کو بلایا اور اس پرچہ کا مضمون
پڑھ کے سنایا اسمین لکھا تھا کہ ساحر آیا ہے اسکو اجازت دیجاتی ہے کہ شہر کے اندر آئے اور شبیہ خداوند
کے سامنے جاکر سر نیاز جھکا کر قربانی چڑھائے قیصر نے حکم شنکر بہت مسرت ظاہر کی دربانون کے افسر نے
کہا قیصر تمھارا اتنا جانا مناسب نہین ہملوگ تمھارے ہمراہ چلتے ہین نائب خداوند سے تمھاری سفارش کرینگے
قیصر نے سب کا شکریہ ادا کیا تھوڑی دیر مین چند گھوڑے تیار ہوئے قیصر نے بھی لباس وغیرہ تبدیل کیا
ساتھ ہوا وہ لوگ اسکو لیکر شہر کے اندر داخل ہوئے قیصر نقلی نے دیکھا شہر اچھی طرح آباد ہے دوکانین

دور دیا راستہ ہین قاعدہ سے معلوم ہوتا ہی کہ رفیز مقام ہی قیصر شہر کا تماشا دیکھتا ہوا ہر ایک بات کو پوچھتا ہوا چلا جاتا تھا کہ تھوڑی دور کے بعد ایک چھاونی عالیشان نظر آیا نگہبانان شہر پناہ جو اسکے ہمراہ تھے انھون نے کہا نائب خداوند کا یہی مقام ہی اب تم یہان تھوڑی دیر ٹھہرو ہم لوگ اندر جاتے ہین تمھاری طرف سے عرض کرتے ہین تھوڑی دیر مین کوئی ملازم کہیگا تمکو اندر لیجائیگا تم نائب خداوند کو نذر دینا انکی عزت کے سوا نہ سمجھ لینا قیصر نے کہا اسبات کو پہلے خلاصہ بیان کر دو اسوقت جواہرات کے سوا اور کوئی چیز میرے پاس موجود نہین ہر ایک گنٹھہ یا دوگنٹھہ سرخ کا بیش قیمت رکھتا ہون اس سے بہتر اور کوئی چیز میرے پاس نہین فقط وہ موجود ہی گنٹھہ نائب خداوند کی نذر کرونگا نگہبانون نے کہا بہتر ہے کہدیا اب تمھین اختیار ہی یہ کہکر نگہبان تو اندر گئے قیصر نقلی چھاونی پر منتظر رہا تھوڑی دیر کے بعد ایک چوبدار آیا اور قیصر کا نام لیکر پکارا قیصر سامنے گیا اسنے کہا تمھین نائب خداوند طلب فرماتے ہین قیصر اسکے ہمراہ ہوا اندر چھاونی کے قدم رکھتے ہی اسکو عجائب و غرائب نظر آنے لگے قیصر حیرت سے چارون طرف دیکھتا ہوا چلا جاتا تھا کہ سامنے ایک دروازہ نظر آیا قیصر نے دیکھا وہان بہت سے لوگ بیٹھے ہین سب نے قیصر کو روکا چوبدار اسکے ہمراہ تھا اسنے کہا نائب خداوند نے طلب فرمایا ہی یہ مسافر بہت دور سے آیا ہی اسپر کوئی سخت مصیبت پڑی ہی جو تصویر خداوند کے پاس جائیگا قربانی چڑھائیگا اپنی کیفیت بیان کریگا نگہبان خاموش ہو رہے چوبدار اسکو لیکر پردے کے اندر گیا قیصر نے دیکھا ایک بارہ دری ہین بہت سے ساحران خدار جواہر نگار کرسیون پر بیٹھے ہین سامنے تخت پر ایک ساحر قوی ہیکل سیاہ فام بیٹھا ہوا ایک طائر سبز رنگ سے کچھ باتین کر رہا ہی قیصر نے بھی بارہ دری کی ہر ایک چیز پر نگاہ کی ہر جانب اسباب سحر آراستہ دیکھا دلمین کہا خدا مالک ہی بہت سخت مقام ہی یہ سوچ کے قیصر نے اوس ساحر تخت نشین کو سلام کیا نگہبان شہر پناہ جو اسکو اپنے ہمراہ لیگئے تھے انھون نے اسکے کہا ای نائب خداوند عرفا نون نے جس مسافر کا حال حضور مین عرض کیا تھا وہ حاضر ہوا اسکے باب مین کیا حکم ہوتا ہی یہ چاہتا ہی کہ حضور مین میرے حال پر رحم فرمائین اور شبیہ خداوند سے سامنے مجکو لیجائین میرے کچھ ساتھی چھوٹ گئے ہین انکا پتہ بتکر مل جائے مین انکے لون اور اسطرح تباہ و برباد نہ پھرون یہ سنکر اوس ساحر تخت نشین نے گردن اٹھائی قیصر نقلی سے آنکھ ملائی رنگ زرد فن عیاری کا جانا رہا اصلی صورت ظاہر ہوئی حاضرین دربار یہ اس واقعہ عجیب کو دیکھکر گھبرائے سب نے کہا ای نائب خداوند یہ کیا اعجاز تھا نائب نے آنکھ سے اشارہ کیا قیصر نقلی زمین پر گر پڑا نائب نے کہا کہ ہماری سرحدین پہونچکر اور مکاری سے کام لینا بالکل عقل کے خلاف تھا یہ نہ سمجھا کہ یہان عیاری کا ہونا غیر ممکن ہی قدرت نے ہمین بھی ایسی قدرت دی ہی کہ کوئی راز ہمسے پوشیدہ نہین رہ سکتا حاضرین دربار نے کہا ہلوگ بھی اس راز سے باخبر کیے جائین نائب نے کہا یہ اہل اسلام کے لشکر کے ساتھ آیا ہی عیار طرار ہی کل بہت سے سردار اسکے لشکر کے خندق نشین کے پار گرفتار ہو کر چلے گئے قدرت نے ان سبکو اسیر کرنے کا حکم دیا ہی کچھ لوگون کی تلاش ہی ایک شخص جسکا نام اسیر الزمان ہی وہ ایسے مخالف پر نازان ہی ابھی تک گرفتار نہین ہوا ہی آوارہ سرگردان پھر رہا ہی یہ اسی کی تلاش مین نکلا تھا یہان آیا اسنے چاہا تھا کہ کچھ کرکے پھیلائے عیاری کرکے اپنے لشکریون کا پتہ لگائے تو یہان اسکی عیاری کیا چلتی جسروز یہ وارد ہوا تھا اور نگہبانون نے مجکو اطلاع دی تھی اسی روز یہ طائر سبز رنگ فرستادہ قدرت میرے پاس

آیا تھا اور یہ خبر لایا تھا کہ ایک مسافر آیا ہے اُسکو بیسبرے روز حسب دستور بلانا اور حاضرین دربار کو قدرت کا تماشا دکھانا دین نے آمس طائر سے بہت کچھ حالات اس مسافر دریافت کیے مگر اسنے یہی کہا کہ جب وہ سامنے آئیگا جو کچھ راز ہے ظاہر ہو جائیگا آج جب یہ عیار سامنے آیا مین نے اس طائر سبز رنگ کو بھی بلایا اسنے کہا یہ لشکر اسلام کا عیار ہے اصلی صورت چھپائے ہین مینے اسکی طرف نگاہ کی رنگ اور وغن دور ہو گیا اصلی صورت ظاہر ہوئی اب اسکو مین شبیہ قدرت کے سامنے لیجاؤنگا دیان سے جو حکم اسکے باب مین صادر ہوگا بجا لاؤنگا حاضرین دربار نے عرض کی اگر اجازت ہو تو ہلوگ بھی آپ کے ہمراہ چلین اور یہ تماشا دیکھین نائب نے سبکو اپنے ہمراہ لیا اور بیت الاصنام کی جانب روانہ ہوا حاضرین دربار بھی اسکے ہمراہ ہوئے نائب نے باہر آکے جانوران صحرائی برائے قربانی طلب کیے ملازمین نے بہت سے صحرائی درندے مثل فیل و خوک و گرگدن کے حاضر کیے سبکو ہمراہ لیا اور بیت الاصنام کے دروازے پر آیا پہلے نائب نے چوکھٹ پر سجدہ کیا پھر اور ہمراہیون نے سر جھکا کر سجدہ کیا پھر نائب سبکو ہمراہ لیے ہوئے اندر گیا اور تصویر کی طرف مخاطب ہو کر عرض کیا کہ خداوند صفت زنار کی قدرت سے یہ عیار لشکر اسلام کا گرفتار ہوا ہے اب اسکے باب مین جو حکم قدرت کا ہو وہ کیا جائے تصویر سے آواز آئی کہ اسی شمشیر جادو سے عیار گرفتار ہو کر خندق کے پار بھیجا جائے اسکے اور ہمراہی بھی وہان اسیون اُنھین کے پاس مقید کر کے رکھا جائے جب اسکے ساتھی اسیر ہو جائینگے اس وقت قدرت ان سبکو اپنے سامنے بلائیگی اگر انھون نے قدرت کی اطاعت قبول کی تو امان پائینگے ورنہ ایک اشارہ مین سب جلا کر خاک سیاہ کر ڈالے جائینگے شمشیر جادو سے نائب نے کہا کہ خداوند آپ جب تک اسکو خندق کے پار روانہ نہ فرمائین اُسوقت تک اسکو مین زندان خانہ مین بھیجے دیتا ہون تصویر سے آواز آئی کہ اب اسکے جانے مین ذرا بھی عرصہ نہین ہنوز یہ کلام تمام نہونے پایا تھا کہ سب نے دیکھا ایک عقاب کریہہ المنظر مہیب صورت کنڈے چوڑے آسمان سے گرا اور اس عیار کو اٹھا لیگیا جامگرد نے جب اپنے تئین پنجۂ عقاب مین پایا بہت گھبرایا مگر دل مین خیال کیا کہ خدا مالک ہے سامرون کی کیا مجال ہے بغیر مرضی خدا کسیکو ہلاک کر سکین جامگرد کو تو عقاب سفید پنجہ مین دبا کر لیگیا ذکر اسکا وقت پر آئیگا اب بمفت شاہزادہ امیر الزمان کی عرض کیطرف ہے کہ جب شاہزادہ اس مرد پیر سے گفتگو کر کے آگے بڑھا تو دل مین انھون نے خیال کیا کہ اس بوڑھے نے پتہ دیا تھا کہ یہان سے قریب ایک مقام ہے جسکو بیت الاصنام کہتے ہین اور وہان بمفت زنار کی تصویر یا تین کرتی ہے اسطرف چلنا چاہیے وہان کے سامرون کو جب تک زیر کرونگا اُسوقت تک سرداران گمشدہ کا پتہ ملنا دشوار ہے یہ خیال کر کے امیر الزمان نامدار بیت الاصنام کی جانب روانہ ہوئے مرد پیر نے جو پتہ دیا تھا اسی نشان پر شاہزادہ چلا قریب شام ایک باغ نظر آیا شاہزادے نے خیال کیا بیت الاصنام شاید اسی مقام کا نام ہو اور اسی عمارت مین تصویر بمفت زنار جادو کی نصب ہے یہ خیال کر کے شاہزادہ دروازۂ باغ کے اندر گیا دیکھا درخت میوہ دار بہتیرے ہین وسط باغ مین ایک نہر آب مصفا جاری ہے چونکہ شاہزادہ دن بھر کی مسافت سے مضمحل ہو رہا تھا نہر کے قریب پہونچ کے گھوڑے سے اترا چاہا کہ منہ ہاتھ دھوئے تھوڑی دیر دم لے اس ارادے سے پانی مین ہاتھ ڈالا چاہتے تھے کہ جلو منہ پر ڈالین کہ ایک آفتاب محشر کا عکس پانی مین نظر آیا شاہزادہ نے کمال غور سے نگاہ کی معلوم ہوا ایک حسین چہرہ کا عکس پانی مین نظر آتا ہے جسکے سبب سے نہر باغ چشمۂ آفتاب کا جواب ہے امیر الزمان نامدار نے نگاہ اوپر اٹھا کر دیکھا ایک مارمدی

سنگ سفید کی ہو اسکے کوشے پر ایک مہ جبین پری خصال زہرہ جمال مع چند خواصون کے شغل رہی ہو امیر الزمان نے بہت ضبط سے کام لیا مگر دلیر قابو نہ رہا بیساختہ زبان سے نکل گیا ؎ بیا کہ بیتو بجان آمدم بتنہائی ۔ بیا کہ نیست مرا بعد ازین شکیبائی ۔ نازنین نے شخص غیر کی آواز سنکر گردن جھکائی دیکھا ایک شہریار والا تبار حسن و جمال مین یکتائے روزگار سہر کے قریب بیٹھا ہی نازنین کے اس شعر کا کچھ جواب مدہاشہ میں سر جھکا لیا مگر صورت زیبائے امیر الزمان پر مائل تیغ ابرو کی گھائل ہوئی خواصون کی طرف مخاطب ہو کر بناوٹ سے کہا یہ ہمارے باغ مین بلا اجازت کون آیا ہی اسکو کون لایا ہی آجتک کسی نے ایسی جرأت نہین کی جاکے دریافت تو کرو خواصون نے کہا حضور دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہی اگر آپ حکم دین تو اسکو یہان ابھی حاضر کیے دین ایک نگاہ گرم کے اشارہ سے ابھی جلا دین نازنین نے جواب دیا اسکی کیا ضرورت ہی یہ بھی کوئی انسانیت ہی کہ بلا دریافت حال کسیکو مبتلائے عذاب کریں ایک بیگناہ کے خون سے اپنے ہاتھ بھرین اسکے قریب جاؤ حال اچھی طرح پوچھو آئندہ خبردار بدکلانی نہ کرنا اسمین سب سے اول یہ پوچھنا جو کچھ بیان کرے اسکی ہمین اطلاع دینا پھر جو کچھ ہم حکم دین وہ عمل مین لانا خواصین یہ تقریر سنکر متحیر ہوئین عرض کی ملکۂ عالم آپ جو کچھ ارشاد فرماتی ہین بیشک بجا لیکن یہ کسیکو بسر و چشم منظور ہی کیونکر دو چار خواصین بھیجے ہین ملکہ بھی دوسری جانب اتر مین جاکر ٹھہری خواصون نے کوٹھے سے نیچے اتر کے آپس مین کہا آج ملکہ نے بہت رحمدلی سے کام لیا کہ ایک غریب الوطن کو فوراً قتل کیا ورنہ آجتک کوئی طائر بھی بچا ہے آدمی سلامت نہین معلوم کیا تھا بعض نے کہا ہاری تو نادان ہی ملکہ کے انداز گفتگو سے ہم تاڑ گئے نگاہ پہچان گئے ملکہ نے تو اس غریب الوطن پر رحم کیا ہی اب دیکھین یہ بھی ملکہ پر رحم کرتا ہی یا اپنی راہ لیتا ہی سب نے کہا ہان یہی بات ہی ایک تو وہ ملکہ کا گنہگار ہی بلا اجازت باغ مین چلا آیا پھر ملکہ کو دیکھکر ایک ایسا کلمہ نازیبا زبان پر لایا جسکو ملکہ نے اچھی طرح سماعت نہین فرمایا ورنہ فوراً ایک اشارۂ ابرو سے جلا دیتی خاک سیاہ بنا دیتی اسنے عشق و محبت کا اظہار کیا تھا ایک فارسی کا شعر پڑھا تھا غرض ایسی ہی باتین کرتی ہوئی سب خواصین نہر کے قریب آئین چونکہ ملکہ نے بدزبانی کو منع کیا تھا اس خیال سے سب نے امیر الزمان سے کہا ای شہریار آپ یہان کیونکر تشریف لائے اور تشریف آوری کا کیا سبب ہی حضور کا وطن کہان ہی یہان سے کتنی دور ہی ابھی تشریف لیجایئے گا یہان ٹھہرنا منظور ہی امیر الزمان نے جواب دیا کہ تم میرا حال کیون دریافت کرتی ہو تمکو بتانے کی ضرورت نہین سب نے عرض کی حضور ہمکو دریافت کی کیا حاجت ہی مگر ملکہ عالم کے حکم سے مجبور ہین انھین نے آپکے پاس بھیجا حضور کا حال دریافت فرمایا ہی امیر الزمان نے فرمایا اگر انھین ہمارا حال تحقیق کرنا ہی تو خود تشریف لائین ہمسے دریافت فرمائین ہم سوا انکے دوسرے کو نہ بتائینگے ہر کس و ناکس کو اپنا رازدار نہ بنائینگے خواصون نے عرض کی ای شہریار آپکا ارشاد بجا ہی ملکہ کو کیا ضرورت ہی جو وہ یہان آئین اور آپ کا حال دریافت فرمائین امیر الزمان نے جواب دیا کہ اگر ضرورت دریافت کرنے کی نہوتی تو تمھین کیون حکم دیتین اور اسکے علاوہ تمکو اس معاملہ مین تکرار کی ضرورت نہین تم جاؤ اور ملکہ سے میرا پیام کہو پھر جو کچھ وہ حکم دین اسکی تعمیل کرنا جب خواصین مجبور ہوئین تو ملکہ کے پاس واپس آئین اور دعا کے بعد یہ جملہ زبان پر لائین کہ ملکۂ عالم کمترین حسب الحکم گئین اور دریافت حال کیا کمال کوشش کی مگر اس شخص نے اپنا حال مطلق نہین بتایا صرف یہ جواب دیا کہ اگر ملکۂ عالم کو بھلا حال دریافت فرمانا ہی تو اتنی زحمت گوارا فرمائین تھوڑی دیر کے واسطے یہان تشریف لائین جو کچھ حال دریافت فرمانا ہو خود مجھ سے دریافت فرمالین ہم دوسرے کو ہرگز نہ بتائینگے کسی کو اپنا رازدار نہ بنائینگے

ملکہ یہ سنکر مسکرائی کہا عجب طرح کا آدمی ہے بلا لین وہان جاؤن اور اسکا حال دریافت کرون ارے تم لوگون نے خود دیکھا کہ بھلا وہ یہان کیون آئیگی اور کسواسطے اسقدر تکلیف اٹھائیگی کنیزون نے عرض کی ملکہ عالم ہمنے بہت کچھ سمجھایا مگر ہمارا کہنا قبول نہ کیا ملکہ نے کہا اچھا کیا مضائقہ ہے ہمارے یہان مہمان ہے معلوم ہوتا ہے اس شخص کا وطن بہت دور ہے یہان کے آئین و دستور سے آگاہ نہین ہم خود جاتے ہین اسکا حال دریافت کیے آتے ہین یہ کہکے ملکہ اپنی جگہ سے اٹھی سب خواصین عقب مین ملکہ کے روانہ ہوئین اب تو پس مین اشارے کنایے ہونے لگے ایک نے چپکے سے کہا کیون بوا ہم نہ کہتے تھے کہ ملکہ کو اس نووارد کے حال پر رحم تو آئیگا اب یہ مسافر بھی ملکہ کے حال پر رحم کرتا ہے یا اپنی راہ لیتا ہے آخر وہی ہوا نا اسنے اپنا حال بتایا ملکہ کو خود اپنے پاس بلوایا اور ملکہ سے بھی صبر نہ ہوسکا اب اسکے قریب جاتی ہین ہمکو گون کے سنانے کو بہت کچھ باتین بنا لیتا ہین دل کا خدا ہی حافظ ہے اب دیکھو تھوڑی دیر مین کیا تماشا ہوتا ہے ابھی وہ ہزارون باتین بنائیگا ملکہ کو اپنے قابو مین لائیگا ایک نے کہا ارے کیا کوئی ساحر زبردست ہے ملکہ پر اسنے سحر کیا ہے تسخیر سے کام لیا ہے اب ملکہ کو لے جائیگا اپنی بی بی بنائیگا دوسری نے جواب دیا کاری ہے تو فوت سحر کیا اور تسخیر کیا ہے بلکہ ساری یہ دستکاری ہے ؎ ایسی صورت انھین بھی پیاری ہے ؎ ایسا حسین مہر نمکین کبھی کا سیکو اسطرف نظر آیا اور ملکہ نے کب ایسا آفتاب جمال نوجوان پایا قاعدہ سے وہ بھی کیا بادشاہ عالیجاہ معلوم ہوتا ہے رعب شاہی اسکے چہرے سے نمایان ہے یہی باتین کرتی ہوئی سب خواصین ملکہ کے ہمراہ کوشے سے اتریں ملکہ بارہ دری سے صحن باغ مین آئی اور قریب نہر پہونچ کر نقاب چہرہ زیبا پر ڈالکے امیر الزمان نامدار کی جانب مخاطب ہوئین کہا ای شہریار آپ کہان سے تشریف لائے اور یہان تک کیونکر آئے بلا اجازت اس باغ مین آنے کی کیا ضرورت تھی یہ بھی کوئی انسانیت تھی کہ پرائے مکان مین زبردستی چلے جانا اور پھر کسیکو اپنی حالت نہ بتانا بلا سبب مالک مکان سے آرزوے گفتگو یہ سب باتین ایسی ہین جو سمجھ مین نہین آتین امیر الزمان نے جواب مین فرمایا اصل یہ ہے کہ مین راستہ بھولکر ادھر آیا قریب نہر جب پہونچا تو پانی مین جمال جہان آرا کا جلوہ نظر آیا اسوقت بیساختہ جو کچھ زبان سے نکلا وہ آپ نے سنا ہوگا اسی کا یہ اثر تھا جو آپ نے حال دریافت فرمایا میرا پہ دستور نہین کہ اپنی سرگذشت ہر کس و ناکس کو سناؤن اور سیکو اپنا رازدار بناؤن پہلے مین نے آپکی خواصون سے کہدیا ارملکہ آپ میرے دریافت حال کی زیادہ مشتاق تھین خود تشریف لائین اب اطمینان سے اپنا حال ظاہر کرونگا آپکو جملہ رازہاے مخفی سے ماہر کردونگا ابھی آپکو دریافت حال مین تعجیل کی کیا ضرورت ہے پہلے مین آپکی کیفیت سے تو آگاہ ہون پھر اپنی داستان بھی بیان کرون ملکہ نے بناوٹ سے تیوری چڑھا کر جواب دیا کہ چہ خوش مجھے کیا ضرورت ہے جو مین اپنی کیفیت بیان کرون جو کچھ میرا حال ہے وہ آپ پر عیان کردون امیر الزمان نے فرمایا اگر آپکو میرا حال دریافت فرمانا ہو تو پہلے اپنی کیفیت بیان فرمایئے اپنا نام و نشان مجھ سے نہ چھپایئے جب مین آپکی کیفیت سے ماہر ہو جاؤنگا تو اپنا حال بھی زبان پر لاؤنگا ملکہ نے جواب دیا کہ اگر آپ کی یہی ضد ہے تو مین کہنا مانتی ہون اسوجہ سے کہ آپکو اپنا مہمان جانتی ہون اب آپ اسقدر میری خوشی کیجیے کہ بارہ دری مین تشریف لیجیے وہان اطمینان سے بیٹھے مین آپ سے اپنی کیفیت پہلے بیان کرون پھر آپ کا احوال سنون شاہزادہ یہ سنکر اٹھا ملکہ نے اپنے ہمراہ لیا خواصون نے آگے پیچھے مین اشارے کرنا شروع کیے ملکہ امیر الزمان نامدار کو اپنے ہمراہ بارہ دری مین لائی خواصون سے جواہر نگار کرسی نگاہ شاہزادہ کو بٹھایا خواصون کی طرف مخاطب ہوکر حکم فرمایا کہ سامان راحت مہیا کیا جائے حاضر ہونے بائے سب مصروف انتظام ہو جائین جب تک ہم یہان باتین کرین اتنی دیر مین سب کام انجام پائین خواصین سمجھین ملکہ کو اسوقت

انتہا نہین ہاتھین کرنا منظور ہین اور سامان وغیرہ بھی ضرور ہے یہ سوچ کے سب کنیزین وہان سے ٹل گئین ملکہ نے امیرالزمان سے مخاطب ہوکر عرض کی اے شہریار آپ میری کیفیت کیا تحقیق فرماتے ہین جو علم ہو بیان کرون شاہزادے نے فرمایا مجکو صرف یہ دریافت کرنا ہی کہ تم اس صحرا مین کبی سے علیحدہ کیون سکونت پذیر ہوئے والدین کہان ہین تمکو یہان تنہا کیون چھوڑ دیا ہی ملکہ نے عرض کی اے شہریار میرے والدین یہان سے بہت قریب ایک شہر ہی جسکو جزیرہ اصنام کہتے ہین وہان سکونت پذیر ہین مین نے یہ باغ بنوایا ہی کبھی کبھی سیر کو یہان آتی ہون دو چار روز یہان قیام ہوتا ہی پھر اپنے مکان کو واپس جاتی ہون شہر بیت الاصنام اس ملک مین بہت نزدیک مقام ہی وہان خداوند ہفت زنار کی حکومت ہی وہ تصویر پرست ہی وہ والد اس کنیز کے نائب خداوند ہفت زنار مین لوگ انکی عزت کرتے ہین اس ملک کے لوگ انھین کو اپنا بادشاہ جانتے ہین بڑے بڑے ساحرونکے استانہ پر سجدہ کرتے ہین جو کوئی امر ہو یا دقیق مشکل وغیرہ کے متعلق نظر آتا ہی اسکو والد نامدار تصویر خداوند کے حضور مین عرض کرتے ہین انھین کے ذریعہ سے اس کام کا انتظام ہوجاتا ہی آج دو روز سے مین اس باغ مین آئی تھی کل واپس جانے کا قصد مصمم تھا مگر آج خوابی قسمت سے آپ نے قدم رنجہ فرمایا اب آپکی اطاعت بجا لانا واجب ہی مناسب ہی کہ حضور یہان تشریف رکھین سب کنیزین آپکی خدمتگزاری مین مصروف رہین اور جو کچھ میری کیفیت آپ دریافت فرمائین مجکو عرض کرنے مین انکار نہین مگر اب زیادہ مشتاق ہون کہ آپ اپنا حال نہ چھپائین جلد ظاہر فرمائین امیرالزمان نازنین کی یہ تقریر سنکر مسکرائے کہا ہی ملکہ ابھی تمنے اپنا حال مجھ سے کیا بتایا نام تک چھپایا پھر حالات بھی نہین کہے مین تمسے زیادہ مشتاق ہون کہ ہفت زنار جادو اور شہر بیت الاصنام وغیرہ کی پوری پوری حالت سے آگاہی حاصل کرون نازنین نے عرض کی اے شہریار والدین نے میرا نام نگاہ رکھا ہی سبب اسکا یہ ہی کہ مجکو بڑے بڑے ساحران نامدار نے سحر تعلیم کیا اور اب مجھمین یہ قدرت پیدا ہوگئی ہی کہ صرف نگاہ سے ہر قسم کا سحر کرسکتی ہون اور اس ملک مین بلکہ تمام عالم مین میرے سحر کا شہرہ ہی آجتک بہت سے شاہان عالیجاہ اس ارادے سے آئے کہ میرے ساتھ عقد کرین مگر والدین نے یہ شرط کردی ہی کہ جو سحر مین مجکو مجبور کریگا اسکے ساتھ شادی میرے کیجائیگی اور خداوند ہفت زنار کے حالات اور بیت الاصنام کی کیفیت بیان کرنے کو بہت وقت درکار ہی وہ بھی فرصت کے وقت عرض کرونگی اب آپ اپنا حال بیان فرمایئے جسمین آگاہ ہوجاؤنگی سب حالات یہان کے کہہ سناؤنگی شہزادہ نازنین نے اپنی مختصر کیفیت جو حسب الحکم صاحبقران نامدار طلسم زطان کی جانب سفر کرنا اور اثنار راہ مین قیام کرنا سرداروں کا اسیر ہوکر عقاب ہوکر خندق کے پار پہونچنا اسکے پتہ لگانے کو اپنا روانہ ہونا لشکر کا چھوٹ جانا راہ مین مرد ضعیف سے پتہ دریافت کرکے ادھر آنا اور بیت الاصنام کے دھوکے سے داخل باغ ہونا اس قوبی بیان کیا کہ ملکہ مسحور نگاہ محو ہوگئی جب امیرالزمان اپنی تقریر کو ختم کرچکے تو مسحور نگاہ نے ہاتھ زانو پر مارکر کہا اے شہریار آپ نے اسوقت غضب کیا مجکو کہین کا نہ رکھا اب مین مجبور ہون آپکی مغفرت بھی ناگوار ہی اور خداوند ہفت زنار کی اطاعت سے پھرنا بھی دشوار ہی امیرالزمان نامدار نے فرمایا اے مسحور نگاہ تعجب کی بات ہی مین تمکو علیحدہ جانتا ہون خود خیال کرو کہ ہفت زنار جادو کی کیا مجال جو کسیکو ہلاک کرسکے یا کسیکو خلق کرے وہ خود دوسرون کی امداد کا محتاج ہی ایسے خیالات دور کرو اور مشرف باسلام ہو یہ ساحران مکار آپ اپنے کیے کی سزا پائینگے یا مسلمان ہونگے یا میرے ہاتھ سے مارے جائینگے اگر ہفت زنار مین ایسی بھی قدرت ہوتی تو جسطرح میرے سرداردن کو اسیر رکھا تھا مجکو بھی گرفتار کرنا اسوقت مین اس ارادے سے یہان ہرگز نہ آنے پاتا مقید ہوجاتا اگر تمکو اپنے سحر پر بڑا ناز ہی پھر سحر کرو دیکھو سحر تاثیر کرتا ہی یا نہین اب مناسب وقت یہ ہی کہ تم مجکو بیت الاصنام کا پتہ بتادو

وہان جاؤن اور ساحران حذار کو زیر کرکے اپنے سردارون کا پتہ لگاؤن ملکہ نے یہ سنکر دیر تک سکوت کیا پھر
جواب دیا کہ اے شہریار ابھی آپ توقف فرمائین بکاؤلی ارغاء منظور ہے پہلے مین اس معاملے مین کوشش کرونگی اور جو
رازکی باتین ہین انسے آپکو خبر دونگی اوسوقت جو کچھ مناسب تصور فرمایئے گا عمل مین لایئے گا بیت الاصنام
مین جانا کچھ مشکل نہین وہان کے ساحر آپ سے ہر وقت زیر ہین جسوقت چاہیئے انکو قتل کیجیئے مگر جب ایوان
آتش حصار یعنی وہی قلعہ جسکے گرد آپنے آگ کی خندق ملاحظہ فرمائی ہے جب تک وہان کے حالات سے آگاہی
نہ ہوگی کوئی بات بن نہ پڑیگی وہان کا راستہ آجتک کسیکو معلوم نہین ہوا سنگت زنار جادو وہین رہتا ہے بیت الاصنام
مین اسنے بزور سحر اپنے ایک تصویر نصب کی ہے سب نے بہت چاہا کہ راستہ وہان کا معلوم ہو اور والدہ ماجد نے
بھی بارہا اس تصویر سے دریافت کیا مگر ہر مرتبہ یہی جواب ملا کہ یہ راز قدرت مین انسے ہر کس وناکس آگاہ نہین
ہو سکتا اب مجکو اس بات کی فکر پیدا ہوئی ہے مین اسکا پتہ لگاتی ہون کہ جبتک رازایوان آتش حصار کا نہ معلوم ہو
اسوقت تک آپ اپنے ارادے سے باز رہین اور بیت الاصنام کی تباہی کا قصد نہ فرمائین ورنہ کسیطرح ایوان آتش حصار
کا پتہ نہ پائینگے سب سردار وہین اسیر رہجائینگے امیرالزمان نے فرمایا یہ بات بھی بہت مناسب ہے مگر اب اُن
لوگون تک کون جائے اور میری خبر انکو پہونچائے دانشی وہ سب لوگ بیتاب ہونگے کیا عجب ہے میری تلاش
مین کسی جانب رہی ہوگئے ہون ملکہ سحر نگاہ نے عرض کی مین ابھی اسکا انتظام کرتی ہون انکو آپ کے
حال کی اطلاع دیتی ہون آپ نے جان پر قیام فرمایا تھا وہان کا پتہ بتایئے اپنا نوسلطنت مرحمت فرمائیے مین ابھی اُن
لوگون تک ایکی خبر پہونچا دونگی دوسرے شخص کو مطلق اس راز سے آگاہی بھی نہ ہونے پائیگی امیرالزمان نامدار نے
کاغذ وقلم طلب فرمایا ملکہ نے اسی وقت کنیزون کو بھیجا قلمدان طلب کیا امیرالزمان نامدار نے سب کیفیت تحریر
فرمائی ملکہ نے اس پرچہ کو ملفوف کیا ایک جانب نگاہ کی ایک طایر سبز رنگ پیدا ہوا ملکہ کے قریب آیا ملکہ نے
سب پتہ اسکو تنہا یاد خط دیکر رشک دی طایر مایل پرواز ہوا سحر نگاہ شاہزادے کو بارہ دری کے اندر لائی یہان
سامان عیش وراحت مہیا تھا مسند زرین پر شاہزادے کو بٹھایا وہان بھی یہی گفتگو شروع ہوئی امیرالزمان
نامدار نے فرمایا ای ملکہ سحر نگاہ یہ طایر کب تک آئیگا اور کتنی دیر مین جواب لائیگا ملکہ نے عرض کی آپ خاطر جمع
رکھین یقین ہے اب آپ کے لشکر مین پہونچا ہوا جواب لیکر واپس آتا ہوگا یہ ذکر تھا کہ وہ طایر ملکہ کے قریب آیا جو
نامہ لیگیا تھا واپس لایا ملکہ نے بلال دریافت کیا طایر گویا ہوا کہ ای ملکہ عالم مین نے بہت تلاش کیا مگر کسی کا پتہ
نہ ملا مجبور ہوکے واپس آیا اب جو حکم ہو بجا لاؤن جسطرف ارشاد ہو ادھر جاؤن ملکہ نے کہا نامہ مجکو دیدے
اب تیرا جانا بیکار ہے اُن لوگون کا پتہ ملنا دشوار ہے صبح کو ہم خود جائینگے اور سبکا پتہ لگائینگے امیرالزمان نامدار کو نہایت
افسوس ہوا سحر نگاہ سے فرمایا ملکہ مین نے پہلے بھی تمسے کہدیا تھا کہ عبث وہ لوگ گھبرائینگے میری تلاش
مین منتشر ہو جائینگے اب اُنکا پتہ ملنا دشوار ہے کیا کرون ان سبکی مفارقت سخت ناگوار ہے ملکہ نے جو شاہزادے
کو رنجیدہ پایا عرض کی ای شہریار آپ ملول نہ ہون علی الصباح مین خود جاؤنگی اگر خدا نے چاہا سب کا پتہ
لگا کر واپس آؤنگی غرض شب بھر یہی تذکرہ رہا جب آثار سحر آسمان پر ظاہر ہوئے سحر نگاہ نے امیرالزمان سے
عرض کی کہ ای شہریار اب آپ استراحت فرمائین مین جاتی ہون اور آپ کے لشکر کا پتہ لگاتی ہون شاہزادے
نے کہا تمہارا فراق بھی ناگوار ہے مگر کیا کرون مجبور ہون سحر نگاہ نے عرض کی مین بہت جلد واپس آؤنگی زیادہ دیر
نہ لگاؤنگی بے سیرے جائے کسی کا پتہ معلوم نہ ہوگا جو جائیگا چارون طرف ٹکرا کے چلا آئیگا یہ کہکے آسمان کی طرف

نگاہ کی زمین پر پانون مار کے بلند ہوئی دیکھا کہ آن واحد مین مثل ستارہ کے آسمان پر پہونچ کے نگاہ سے غائب ہوگئی امیر الزمان نامدار باغ کی سیر مین مصروف ہوے اور سحر نگاہ تلاش لشکر مین روانہ ہوئی کہ ذکر نکلا پھر وقت پر کیا جائیگا **اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہے** جب اہل لشکر نے شاہزادہ کو نپایا اور جہانگرد کا بھی پتہ نہ ملا تو رات بھر سب نے جاگ کے بسر کی صبح کو تلاش امیر الزمان ایک سمت کی راہ لی دن بھر شاہزادہ کو تلاش کیا جب پتہ نہ ملا اور دن بھی تمام ہوا تو سب نے قریب ایک پہاڑ کے مقام کیا اور یہ رائے قرار پائی کہ آجکی رات یہان بسر کرین صبح کو پھر اسی تلاش نکلین پہاڑ پر کچھ روشنی نظر آئی لشکریون نے کہا معلوم ہوتا ہی یہان بستی ہی کچھ لوگ رہتے ہین انکے پاس چلنا چاہیئے شاید انھون نے شہریار والا تبار یعنی امیر الزمان نامدار کو دیکھا ہو تو اُن سے پتہ مل جائے یہ سوچ کے چند سردار اُس کوہ کی جانب روانہ ہوئے قریب پہونچ کے دیکھا چند سپاہی مسلح درہ کوہ مین بیٹھے ہین انھون نے آدمیون کو آتے دیکھ کے آواز دی کون آتا ہی وہین ٹھہر جائے یہان آنے کا حکم نہین ہی سردارون نے کہا ہمکو کچھ باتین دریافت کرنا ہین اگر وہان آنے کی اجازت نہین ہی تو تم مین سے کوئی ہم تک آئے یہ سنکر اُن سپاہیون سے چند کس آگے بڑھے سرداران لشکر امیر الزمان کے قریب آئے ان سب لوگون کو مسلح پاکر اُن سپاہیون نے دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو یہان کس طرح آنا ہوا اسوقت تمھے کیا کام ہی سردارون نے اپنی کیفیت بیان کی امیر الزمان نامدار کا پتہ پوچھا اُن سپاہیون نے کہا ہمنے اسطرف کسیکو جاتے ہوئے نہین دیکھا ہملوگ ہر وقت یہان موجود رہتے ہین اگر اسطرف سے کوئی جاتا ہین ضرور معلوم ہوتا سرداران اسلام کو مایوسی ہوئی درہ کوہ کے سپاہیون نے کہا تم لوگ کہان جانے کے ارادے سے اسطرف آئے تھے اور کیا ارادہ رکھتے تھے سرداران اسلام نے کہا ہم طلسم ایوان نہ طاق کے عازم تھے یہ صحرا ہمارے آقاے نامدار کو بہت پسند آیا انھون نے یہان قیام فرمایا سپاہیون نے کہا کہ تم لوگ اہل اسلام ہے پھر سردارون نے اقرار کیا سپاہیون نے کہا اب تمھارا یہان سے جانا غیر ممکن ہی ہم اسی بات کی تنخواہ پاتے ہین کہ جو کوئی مسلمان اسطرف سے آئے وہ زندہ نہ جانے پائے آجتک اسی انتظار مین مدت گذری مگر کوئی مسلمان اسطرف نہین آیا کوسون کسیکا پتہ نہین پایا آج تم لوگون کی اجل اسطرف لیکر آئی اب ہم سب کو گرفتار کرکے ایوان آتش حصار مین بھیجینگے اس کارنمایان کے صلے مین منصب و جاگیر و انعام لینگے سرداران اسلام کو یہ بات ناگوار گذری سب نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا وہ لوگ ساحر تھے سحر کرنا شروع کیا سب کے دست و پا بیکار ہوئے لڑنے سے لاچار ہوئے ساحرون نے انکو گرفتار کرلیا آگے بڑھے خیمون مین لنگا دی یہان بھی جو سردار باقی رہگئے تھے سبکو مبتلاے سحر کرکے مقید کرلیا مال و اسباب جسقدر تھا اس سبکو یکجا کرکے اس انتظار مین بیٹھے کہ جمع کوان اسیرون کی اطلاع دینگے ایوان آتش حصار مین بھیجکر زر و جواہر انعام مین لینگے یہ سب لوگ تو اس خوشی مین مصروف تھے کہ یکایک ایک برق چمکی کہ سبکی آنکھین بند ہوگئین سر ایک گھوم گیا سب نے ٹھہر کے جو نگاہ کی سرداران اسلام کو بجنسہٖ اپنے مقابلے مین پایا ہر ایک نے سحر کرنا شروع کیا مگر سب بیکار نظر آیا اذ سحر جانتا رہا ساحران مکار مسلمانون کے ہاتھ سے قتل ہونے لگے جب سب نے یہ حالت دیکھی چلانے لگے سب نے یا قہرمان جادو کہہ کے آواز دی پہاڑ کی چوٹی سے ایک نعرہ مہیب بلند ہوا اور ایک بجلی چمکی سرداران اسلام نے دیکھا کہ علی الاتصال پہاڑ سے شعلے گرنے لگے جو شعلہ زمین پر گرا ایک آگ کا تودہ بنکر تیار ہوا اور مقابلے کے واسطے آگے بڑھا مگر ٹھہر گیا اسی طرح ہزارون شعلے گرے اور بشکل انسان

لیکر مقابلہ کو تیار ہوئے جب بہت سے مردمان آکشین جمع ہو چکے تو سب نے قاعدے سے صف بندی کرلی چاہتے تھے کہ صفین آگے بڑھا کے مقابلہ کرین کہ ایک برق آسمان سے گری جسنے سب کے سر تراش دیے اس واقعہ حیرت افزا کے ہوتے ہی یا تو کثرت مشغلہ باری سے رات مثل دن کے روشن ہو رہی تھی یا یکایک ایسی تاریکی چھاگئی کہ سب چیزین نگاہون سے غائب ہوگئین سرداران اسلام سخت متحیر تھے سب کہہ رہے تھے کہ یہ واقعہ کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ پہلے مبتلاے سحر ہوئے پھر ہاتھ پانون خود بخود تھک گئے بہت سے ساحران مکار کو قتل بھی کیا بعد ازان آگ کے شعلہ گرے ہزارون مردمان آکشین صف بستہ ہوکر مقابلہ کو بڑھنا چاہتے تھے کہ یکایک سب کے سر قلم ہوگئے اب اسقدر تاریکی چھاگئی ہے کہ کچھ نظر نہین آتا ہے دیکھین اسکے بعد کیا کرشمہ سحر نظر آتا ہے مگر حیرت اس بات کی ہے کہ ہم لوگون کی مدد کو کون آیا اور کس نے ہمین آفت سحر سے چھڑایا یہ باتین تھین کہ وہ تاریکی دفع ہوئی پھر سرداران اسلام نے دیکھا کہ وہی چند سپاہی جو قتل ہونے سے بچ گئے تھے چلا رہے ہین اور یا قہرمان جادو کہ کے پکار رہے ہین سرداروں نے انپر بھی حملہ کیا بہت سے قتل ہوگئے سب چند کس باقی رہے تو انھون نے بیتاب ہوکر قہرمان جادو کو پکارا پہاڑ کی چوٹی پر سے ایک آواز مہیب آئی اے سپاہیو کون آتا ہے تمکو کس نے ایسا بنایا ہے کہ تم اسکے مقابلے سے عاجز ہو ابھی مین نے تمھاری مدد کو اپنا لشکر آکشین بھیجدیا تھا کیا ان لوگون نے تمھاری مدد نہین کی سپاہیون نے چلاکر کہا وہ سب لوگ قتل ہوگئے اہل اسلام کے چند سردار یہان ہلوگون کو قتل کیے ڈالتے ہین جلدی خبر لیجیے ورنہ ان سب کو گرفتار کرلیا تھا نہین معلوم کسطرح سب نے اپنے اپنے سحر آزمائے اور یہان کے سب سپاہیون کو قتل کرڈالا اب ہم چند کس باقی ہین جلد مدد کیجیے ورنہ ہم بھی اسکے ہاتھ سے قتل ہو جائینگے اس استغاثہ پر آواز آئی خاطر جمع رکھو مضطرب نہو اس صدا کے ساتھی سب نے دیکھا کہ ایک دریاے ذخار امنڈا چلا آتا ہے سرداران اسلام نے خدا کی طرف رجوع کی وہ دریا قریب پہونچ کے ٹھہر گیا سرداران اسلام نے بقیہ سپاہیون کو بھی اتنی دیر مین زیر تیغ کردیا جب کوئی ان لوگون کا مقابل باقی نرہا تو سب نے کہا کہ اب اس کوہ پر چلنا چاہیے مزور اسیر الزمان نامدار انھین ساحرون کے دام مکر مین اسیر ہین اگرچہ انکے پاس تخالف سحر کش بہت کچھ موجود ہین مگر ساحران مکار ہلاکے حیلہ ساز ہوتے ہین فریب سے وہ سب اشیاء طلسم اپنے قبضہ مین کیے ہونگے اور اس شیر بیشہ شجاعت کو اسیر کرلیا ہوگا یہ لشکر سب نے چاہا کہ پہاڑ پر چڑھین یکایک ایک صاعقہ ہوا کہ سب کی آنکھین اس روشنی سے جھپک گئین سب نے ٹھہر کر آنکھین جو کھولین دیکھا ایک نقابدار سامنے کھڑا ہے اسکے چہرے سے اسقدر نور ساطع ہے کہ رات پر دن کا دھوکا ہوتا ہے سرداران اسلام نے کہا اے نقابدار تم کون ہو کیا غرض مقابلہ آئے ہو یا اور کچھ ارادہ ہے نقابدار نے ایک سردار کو ایک لفافہ دیا سب نے دیکھا لفافہ پر اسیر الزمان نامدار کی مہر ثبت تھی سبکو کمال حیرت ہوئی کہا اے نقابدار آقاے نامدار کہان ہین جلد انکی کیفیت بیان کرو نقابدار نے جواب دیا کہ اس نامہ کو پڑھو اور ابھی اس کوہ پر جانے کا ارادہ نکرو جس کو جو شخص نامہ لیکر تمھارے پاس آئے جسطرف وہ راستہ بتائے چلے جانا عذر درمیان مین نرلانا تمھارے آقاے نامدار بھی تمکو مل جائینگے خیر و عافیت سے ہین صرف چند سردار اسیر ہوکر قید آتش حصار مین چلے گئے ہین خدا نے چاہا تو انکا پتہ بھی جلد مل جائیگا اور سب رہا ہونگے سرداروں نے خدا کا شکر ادا کیا اور پہاڑ کے اوپر جانے کا ارادہ جانا پاس نے کہا اے نقابدار سامنے یہ دریاے ذخار بھرا ہے سحر کا کرشمہ

شب کو شاید یہ تکلیف نہ ہوگی نقابدار نے جواب دیا کہ تم لوگ یہین سے آرام کرو چاروں طرف غور سے نگاہ کرکے دیکھو تم کہان ہو دریا تمسے کتنے فاصلے پر ہے اب جو سب نے نگاہ کی دیکھا کہ ایک اونچی دیوار نظر آتی ہے دریا کا نشان بھی باقی نہین ہے سب نے نقابدار کا شکریہ ادا کیا نقابدار سب کو دلاسا وتشفی دیکر نگاہ سے غائب ہوگیا لشکر اسلام کی تو یہ حالت گذری مگر امیر الزمان نامدار جو ملکہ سحر نگاہ سے آنے کے بہت بیقرار ہے تھے کہ دن تمام ہوا اور رات بھی قریب ختم ہوا پر ملکہ سحر نگاہ واپس نہین آئین کہ گئی تھین کہ بہت جلد آونگی کنیزون نے شاہزادے کو سمجھایا کہ اے شہریار آپ خاطر جمع رکھین ملکہ کسی کار ضروری مین مصروف ہونگی انھین خود خیال ہوگا جسوقت فراغت پائینگی ضرور واپس آئینگی رات نصف سے زیادہ گذر چکی تھی امیر الزمان کنیزون سے مخاطب ہوکر ملکہ کا ذکر کر رہے تھے کہ یکایک برق چمکی کنیزین تعظیم کو کھڑی ہوگئین امیر الزمان متحیر ہوکر دیکھنے لگے کہ ملکہ سحر نگاہ نے آکر امیر الزمان کو مبارکباد دی ہاتھ باندھکے عرض کی اے شہریار مبارک ہو شگون اچھا ہوا آپکے سرداروں کو اسوقت ساحران فدار پر فتح نصیب ہوئی خدا نے بڑا فضل کیا سحر عظیم سر ہوا امیر الزمان نامدار خوش ہوکے کہا ملکہ کیا واقعہ ہے کچھ مجھسے بیان کرو ملکہ نے کہا مین نے صبح سے شام تک آپ کے لشکر کی تلاش کی اس فکر مین نہین معلوم کہان کہان گئی مگر کسی جا انکا پتہ نہ پایا جب بالکل تاریکی شب تمام عالم مین پھیل گئی اسوقت مین ایک درہ کوہ کے قریب پہونچی وہان سرداران اسلام کو مبتلاے سحر پایا جلدی سے انکا سحر دور کیا واقعی آپ کے سردار شیر بیشۂ وغا و نہنگ دریاے صبر سحر سے نجات پاتے ہی تلوارین کھینچکے ساحرون کے ٹکڑے اڑا دیے ان لوگون نے ہرچند سحر لاکھون شعبدے کیے مگر ذرا بھی نہ ڈرے جسقدر جمع وہان تھا سبکو قتل کرکے ڈالدیا اے شہریار مین نے ساحرون کے سحر کا اثر سلب کرلیا تھا قہرمان کوہ نشین ایک نامی ساحر اپنے مردان آتشین کا لشکر مقابلے کو بھیجا مگر آپ کے سرداروں نے اُس سے بھی خوف نہ کیا تلوارین لیکر جا پڑے مین نے اُس لشکر کو چشم زدن مین خاک پر گرا دیا مردان آتشین سے کوئی بھی باقی نہ رہا قہرمان کوہ نشین نے ایک دریاے سحر تیار کرکے چاہا کہ سبکو غرق کردے مین نے اُس دریا کو روک دیا جب سرداروں نے اپنے مقابلے مین کسیکو نہ پایا تو پہاڑ کے جانے کا ارادہ کیا مگر اے شہریار مین اسوقت مصلحۃً مناسب وقت نہ سمجھی کہ یہ لوگ پہاڑ کے اوپر جائین اور قہرمان سے مقابلہ کرین کیونکہ ایوان آتشین حصار کا کچھ انتظام اُسکے سپرد ہے اور اُسکے پاس وہان کے ساحر آتے جاتے ہین وہ خود کبھی کسی سے ملاقات نہین کرتا اگر اسوقت وہ بھی قتل ہوجاتا تو پھر ذرا بھی پتہ ایوان آتشین حصار کا نہ ملتا گو اب بھی ناامیدی ہے کیونکہ اسکو بھی دسترس نہ ہوگی مگر کیا عجب ہے جو کوئی بات اس سے ایسی معلوم ہوجائے جو تحقیق راہ مین مدد دے اسواسطے مین نے سرداران اسلام کو منع کیا سب نے میرا کہنا قبول کیا مین نے کہا اب لوگ رات بھر یہان قیام کرین صبح کو ایک نامہ آپ کے پاس آئیگا اپنے ہمراہ سبکو لیجائینگا سرداروں کو دریاے سحر کا خیال ہوا مین نے اُنکے تحفظ کے خیال سے ایک حصار آہنی بزور سحر تیار کردیا ہے اب دریاے سحر انکو تکلیف نہ پہونچا سکے گا صبح ہوتے ہی مین ایک نامہ لکھکر روانہ کرونگی وہ سب سردار بیخوف راستے سے وادی عظیم مین پہونچا دیگا جب تک اور اہم انتظام نہ ہونگے اسوقت تک سرداران اسلام وہان قیام کرینگے امیر الزمان نامدار اس کیفیت کو سنکر بہت خوش ہوئے کہا اے ملکہ سحر نگاہ اس کارنمایان کی جو کچھ تعریف کرون کم ہے واقعی تمنے وہ کام کیا جو اسوقت کسی سے نہ ہوتا مگر ابھی مجھے آپکے سرداروں کا افسوس ہے جنکو وہ عقاب سفید ایوان آتشین حصار کے اندر اٹھا لیگیا ہے جب تک آنکے حال سے باخبر نہ ہونگا اسوقت تک

مجکو بھیجنا ہیگا ملکہ نے عرض کی اے شہنشاہ آپ خاطر جمع رکھیں اگر حیات مستعار باقی ہے تو آپکے اقبال سے ان سرداروں کو بھی پکڑ لاؤنگی اور آپکے اسطرح انکو بھی ملاؤنگی صبح کو ان سرداروں کو وادی شمیم میں پہونچا دون تو پھر کچھ اور کوشش کرون امیر الزمان نے فرمایا اے ملکہ وادی شمیم کس جگہ کا نام ہے اور وہ یہان سے کتنی دور ہے سحر نگاہ نے عرض کی اے شہریار وہ یہان سے بہت قریب ہے میں نے ایک جگہ پر کچھ تحائف بزدار سحر تیار کیے ہین جنکو یون کہنا چاہیئے کہ ایک چھوٹا سا طلسم بنایا ہے وہ سب ساحرون کی نظر بد سے پوشیدہ ہے کسی کو میرے والدین بھی صرف اسکے نام سے آگاہ ہین مگر بے میری امداد کے تنہا وہان جا نہین سکتے انکو وہ طلسم دکھا اسکتا ہے جب کبھی انکا دیکھنا چاہتی ہون میں اپنے ہمراہ لیجاتی ہون عجائبات وہانکے دکھلاتی ہون آپکے لشکر کیواسطے وہی جگہ مناسب ہے سب بجا حیثیت وہان رہینگے کوئی انکو گزند نہین پہونچا سکتا آپکا جب بھی چاہے ان سے مل آیئے گا امیر الزمان نے سحر نگاہ کی اس مثال کو پسند کیا فرمایا ملکہ تمھاری وجہ سے ہمکو کمال راحت ملی اب یقین ہے تم بہت جلد ہمارے ان سرداروں کا بھی پتہ لگا دوگی جو ایوان آتش حصار کے اندر اسیر ہوکر چلے گئے ہین تھوڑی دیر تک یہ گفتگو رہی جب صبح ہوئی تو ملکہ سحر نگاہ نے ایک پردہ کی جانب نگاہ کی پردہ اٹھا ایک نقابدار برآمد ہوا ملکہ نے کہا اے نقابدار لشکر شہریار کو اپنے ہمراہ لیجا اور وادی شمیم میں سب سرداروں کو بڑے راحت و آرام سے پہنچا دے نقابدار ملکہ کو سلام کرکے رخصت ہوا پھر وہ سحر نگاہ نے نقابدار کو روانہ کرکے ملکہ نے امیر الزماں کی خدمت میں عرض کی کہ اب آپ یہان قیام فرمائین میں بیت الاصنام میں جاتی ہون اور ان سرداروں کا پتہ لگاتی ہون جو ایوان آتش حصار میں اسیر ہوکر گئے ہین جب تک وہ لیجائی نہ جائینگی وادی شمیم میں لیجانے کا کیونکر انتظام مناسب ہوگا کیا جائیگا امیر الزمان نے سحر نگاہ کو رخصت کیا یہ جانب بیت الاصنام روانہ ہوئی کنیزون کو باغ میں سحر نگاہ کی خدمت امیر الزمان نامدار چھوڑ گئی تھی تھوڑی دیر کے بعد شہر بیت الاصنام میں داخل ہوئی اپنے مکان میں گئی اسکا باپ مشیر جادو جسکو ساکنان شہر نائب خداوند کے لقب سے یاد کرتے تھے متردد تھا کہ اب تک سحر نگاہ باغ سے واپس نہین آئی یہی گفتگو اپنی ماں سے کر رہا تھا کہ اب سحر نگاہ کا اسطرح آنا اور رہنا اچھا نہین ایک ہفتہ گذرا کہ باغ سے واپس نہین آئی آجکل یہان کی کیفیت درست نہین ہے ایکدو روز کا زمانہ گذرا کہ ایک عیار مسلمانون کے لشکر کا شہر پناہ پر آیا نگہبانان شہر پناہ نے اسکو نہین پہچانا حسب دستور وہین ٹھہرا کر محکمہ اطلاع دی میں نے شبہ خداوند سے اجازت چاہی وہان سے ایک طائر میرے پاس آیا اسنے یہ حکم خداوند کا مجکو سنایا کہ بیس روز وہ مسافر شہر مین داخل ہو پہلے اسکو اپنے پاس بلایا اور حاضرین دربار کو قدرت کا تماشا دکھانا اسی لئے مین نے اسکو ہنوز طلب بھی نہین کیا تھا کہ قدرت نے اسکے دل مین یہ ارادہ پیدا کر دیا کہ خود بخود میرے پاس چلا آیا اب طائر نے مجھ سے اسکی حلیہ کیفیت بیان کر دی کہ یہ لشکر اسلام کا عیار ہے اسکی طرف نگاہ کرو ابھی اسکی صورت اصلی ظاہر ہو جائیگی میں نے جو نگاہ سحر اسکی طرف کی سب رنگ و روغن عیاری کا دور ہو گیا اصلی صورت نظر آئی یا تو وہ ایک کم سن تاجر زادہ معلوم ہوتا تھا یا رنگ و روغن دور ہونے سے عجیب الخلقت انسان ظاہر ہوا مین اسکو شبہ خداوند کے سامنے لیگیا دریافت کیا کہ اسکے باب مین کیا حکم ہے قدرت نے ایک عقاب سفید کو بھیجکر ایوان آتش حصار مین اسکو بھیجدیا نہین معلوم وہان اسکا کیا حشر ہوا اسی طرح سب سردار ان اسلام بھی اسیر ہوکر ایوان کے اندر گئے ہین آجکل خدا پرست بہت سر اٹھائے ہین مین نے سنا ہے کہ طلسم ایوان نہ طان پر بھی تیر چلا ہے ان لوگون نے بہت سے بزرگان دین ساحری کو آزار پہونچائے ہین بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا ہے انکے یہان کے عیار آفت روزگار ہین اسی خیال سے آجکل سحر نگاہ کا علیحدہ رہنا مناسب وقت نظر نہین آتا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ سامنے سے سحر نگاہ نے آکر سلام کیا پہلے سحر نگاہ کی ماں نے گلے سے لگایا پھر باپ نے سر پر ہاتھ پھیرا اپنے پاس بٹھایا کہا اے جان پدر تم ایک ہفتہ سے باغ مین کیا کرتی تھین تمھارا اسطرح اکیلا رہنا ہمکو ناگوار ہے آجکل

جو کیفیت اس خطہ کی ہو رہی ہو وہ قابل بیان نہین یہ کہکے پھر وہی جہانگیر و عیار کا قصہ بیان کیا اور سردار دنکی کیفیت بھی عرض
بیان ہوئی ابھی یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ایک کنیز نے آکر عرض کی کہ نائب خداوند ایک نامہ دار آیا ہو اور قہرمان جادو کا خط لایا ہو
مشیر جادو نے کہا نامہ دار کو وہین بھیجدو خط ہمارے پاس لاؤ کنیز واپس ہوئی چند ساعت کے بعد ایک خط سربمہر مشیر جادو کو لاکر دیا اسنے
لفافہ کھولا پڑھنا شروع کیا اسمین لکھا تھا کہ نائب خداوند شہریت لاصنام مین آپکی ذات باعث امن و عافیت ہو خداوند
ہفت زنار نے آپکو ہر طرح کی قدرت و قوت عطا فرمائی ہو اور آپکے حسن انتظام پر قدرت کو بھروسہ ہو کہ علاوہ امور قضا و قدر کے
اور جملہ باتین آپکے اختیار مین دیدی ہین اور آپ بھی ایک لمحہ انتظام ملک سے غافل نہین رہتے خداوند کے سب بندون کی کیفیت
ہمہ وقت آپکے پیش نگاہ رہتی ہو آپکو اچھی طرح معلوم ہو کہ بعض متعلقات خداوند کے طرف سے میرے بھی سپرد ہین یاد کو لاسرار
پیر میری تعینانی ایک مدت سے ہو اور مجکو حکم ہو کہ جو کوئی اسطرف آئے پہاڑ کے دیو پنجہ چڑھنے پائے اگر قصد کرے گرفتار کرکے ہمارے پاس
روانہ کرنا اسی واسطے ایک عقاب سفید ایوان آتش حصار سے فرستادہ قدرت مدد میرے پاس آتا ہو جو کوئی یہان اسیر ہوتا ہو اسکو
پنجہ مین باکر لیجاتا ہو کل شب کو چند سردارن اسلام یہان آئے میرے ملازمون نے انکو روکا پہلے سحر کرکے گرفتار کرلیا میرے
پاس لانے کا ارادہ کرتے تھے کہ ایک سیکے سر سے خود بخود سحر اتر گیا تلوارین لیکر لوٹ پڑے میرے ملازمین کو قتل کرنا شروع
کیا جب سب بیقابو ہوئے تو مجھکو آواز دی مین نے بندہ سحر مردمان آتشین کا لشکر اکی امداد کو تیار کردیا وہ سحر بھی میرا
کسی نے اسطرح مٹا دیا کہ اب زندگی بھر کے واسطے بیکار ہو گیا پھر اُن لوگون نے میرے ملازمین کو قتل کرنا شروع کیا پھر
سب نے فریاد کی مین نے دریاے زفار کو موجزن کیا تاکہ یہ لوگ غرق آب ہو جائین مگر وہ دریا بھی آگے نہ بڑھا ایک دیوار
آہنی کے حصار مین مسلمان محفوظ ہو گئے سب کو اسکی یہ کیفیت رہی صبح ہوتے ہی نہ وہ لوگ نظر آئے نہ اُس دیوار آہنی کا
پتہ ملا معلوم نہین یہ کیا ماجرا تھا مین نے بہت کچھ عقل کو زور دیا میری سمجھ مین نہ آیا اب آپکے سوا اس واقعہ کو دوسرا
سمجھ نہین سکتا آپ تحقیق فرمایئے بھلا مسلمان سحر کیا کرتے اور پھر ایسے پرزور سحر سے اپنی جان کیونکر بچاتے ضرور کسی ساحر
کی کمک تھی اسی نے انکو بچا لیا اور سب پاسبانون کو قتل کرادیا آپ تحقیق فرمائین اگر ہماری سرحد کا کوئی ساحر ان لوگون سے
ملگیا ہو تو اسکو جو سزا مناسب جانیے دیجیے یا قدرت کے سپرد کیجیے اس کام مین تاخیر ہونے پائے کیونکہ ابھی مسلمان بالفعل
کی سرحد سے کہین اور نہین گئے ہین اسی شہر مین کسی جگہ پوشیدہ ہین مشیر جادو نے جو یہ مضمون پڑھا ہوش و حواس
جاتے رہے اپنی بی بی سے مخاطب ہو کر کہا دیکھا مین ابھی جو ذکر کر رہا تھا اُسی کے متعلق اور ایک خبر آئی ہو یہ قہرمان جادو
نگہبان کوہ اسرار کا خط میرے نام آیا ہو رات کو مسلمانون نے اُسکے ملازمین کو قتل کیا اور صبح ہوتے وہان سے غائب ہو گئے
اب کسی کا پتہ نہین ملتا اُسکا ایک زبردست سحر بھی انھین لوگون کی وجہ سے ہمیشہ کو بیکار ہو گیا اور بہت سے لوگ بھی
قتل ہو گئے وہ کہتا ہو کہ ظاہرا کوئی ساحران لوگون کی امداد کو ہو اب جب تک آپ اسکا پتہ نہ لگائینگے اسی طرح روز ایک تازہ
گل کھلا کریگا تعجب کی بات ہو کہ صبح ہوتے ہی اہل اسلام کہان پوشیدہ ہو گئے سحر نگاہ دل مین خوش ہوئی کہ جب تک یار
اُن لوگون کو لیجا چکا اُسوقت قہرمان جادو کو ہوش آیا اچھا ہوا ورنہ عفت ہو جاتا سب اسیر ہو جاتے میرا مال بھی لٹ جاتا
اب اُن لوگون کا پتہ کون پائیگا مین یہان سے جاکر اسیر اقرمان کو بھی وادی شمہو مین رکھونگی باغ کی سکونت ابھی
نہین اب بڑی تلاش ہوگی پتہ لگایا جائیگا شاید کوئی میرے باغ کی طرف جائے اور وہان شاہزادہ کو دیکھے
یہان اگر خبر دے تو بڑی خرابی ہوگی ملکہ سحر نگاہ یہ خیال کر ہی رہی تھی مگر مشیر جادو اس خط کے دیکھنے سے بدحواس تھا
اسے بیٹی کی طرف مخاطب ہو کر کہا اسکی کیا تدبیر کیجیے اور کیونکر پتہ لگے کہ مسلمان کہان پوشیدہ ہین اور کون انکی امداد کرتا ہو
اگر ایسی چھوٹی چھوٹی باتین حضیہ قدرت کے حضور مین پیش کرونگا تو وہان میری وقعت کم ہوگی اور اگر اس امر مین

دخل نہین دیتا ہون تو کیا عجب ہو کہ قہرمان جادو خود شعبدہ قدرت کے پاس جائے اور کل واقعہ کہہ سنائے اسوقت میری
بریٰ بنائی ہوگی سحرنگاہ نے کہا آپ اسقدر تشویش نفرمائین مین اسکا پتہ لگا دونگی خود جاؤنگی سکو تلاش کرونگی مجھسے کوئی راز
بیت الاصنام کا پوشیدہ نہین رہ سکتا جسنے ساحرون کے مسلمانون کی امداد کی ہوگی اسکو گرفتار کرکے آپکے سامنے حاضر کرونگی
جسکے سبب سے بلا ہو کا مسلمانون کی کیفیت بھی ظاہر ہو جائیگی مشیر جادو نے کہا ای جان پہنچا را جانا اور پتہ لگانا مناسب
وقت نہین ہے تم اس واقعیت یہان رہو اپنی آزادی موقوف کردین سب انتظام کرلونگا اب تم ہرگز دماغ کو جانب جانیکا ارادہ
نکرنا مسلمان لوگ بلائے روزگار ہین انکے یہانکی عیارون نے بڑے بڑے ساحرون کو ہلاک کیا ہے آجکل بیت الاصنام مین یہ لوگ
آئے ہین جب تک انمین کا ایک بھی باقی رہیگا ہزار طرح کے خطرے ہین ملکہ نے کچھ جواب سدیا مشیر جادو اٹھا سحرنگاہ
نے کہا آپ کہان تشریف لیجاتے ہین اس خط کا جواب نہ تحریر فرمائینگا قہرمان جادو کو آپکے نوشتہ سے تسکین ہوگی اور جبتک
آپکی تحریر نہ جائیگی وہ مضطرب رہیگا مشیر جادو نے کہا اب مین دیوانخانے مین جاتا ہون وہین اس خط کا جواب لکھکر
سے تحریر کرونگا اور جو مناسب ہوگا قرار پائیگی وہ انتظام کیا جائیگا سحرنگاہ نے کہا آپ اس خط کا جواب یہین تحریر فرمائیے باہر
دلیجائیے اور آپ یہ بھی متحریر فرمائیے گا کہ آپنے جو دی امور کو غیب قدرت سے دریافت کرنے مین مجکو شرم آتی ہے سب کے سامنے
میری ذلت ہوگی ہر ایک یہی خیال کریگا کہ نائب خداوند بھی مسلمانون کی تدبیر کرنے سے عاجز ہوگئے اور خود ہی اس خط کو آپ
باہر لیگئے جلیبین ابھی سکو اس راز سے آگہی ہو جائیگی اور آپکا انتشار بھی سب پر ظاہر ہوگا ملکہ سحرنگاہ کا اس تحریر سے یہ مطلب تھا
کہ جواب نامہ میرے سامنے تحریر کیا جائے جو کچھ یہ قہرمان جادو کو لکھینگے اُس سے مین بھی ماہر ہو جاؤنگی اسی خیال سے سحرنگاہ
نے الیسا زور دیا کہ مشیر جادو نے قلمدان طلب کیا سحرنگاہ سے مخاطب ہو کر کہا آخر مین کیا جواب تحریر کرون سحرنگاہ نے
کہا آپکو کس بات کی تشویش ہے آپ تحریر فرمائیے کہ تم خاطر جمع رکھو مین نے اسوقت تک اس امر کو کارِ مہم نہین سمجھا تھا یہی وجہ تھی
کہ خاموش رہا تھا ورنہ اسوقت چاہتا مسلمانون کو ایکدم مین گرفتار کرلیتا اب تمکو انکے ہاتھ سے لینا پہونچی ہے مین بہت
جلد سب انتظام کیے لیتا ہون دو چار روز مین یہ کھٹکا جاتا رہیگا اور جو ساحر ہماری سرحد کا ان لوگون کو مدد دیتا ہے اُنکی
کیفیت بھی ظاہر ہو جائیگی مشیر جادو نے کہا اگر مین یہ تحریر کردون اور بعد مین کچھ انتظام نہ کرسکون مسلمان کوئی اور فساد پھیلائین
کسیطرح آزار پہونچائین قہرمان جادو اسوقت میرا نوشتہ شعبدہ قدرت کے سامنے پیش کردے تو مین کیا جواب دونگا اس سے
بہتر یہ ہے کہ مین قہرمان جادو کے پاس خود جاؤن دوسرا آگاہ نہونے پائے اسکی بھی صلاح ہون وہ بھی معقول سنجیدہ ہے میرے
اسکے مشورہ سے خواہ طے پائیگا اُسکے موافق انتظام کیا جائیگا ملکہ نے کہا آپکو اختیار ہے اگر آپ قہرمان جادو کے پاس جائینگے
تو مین بھی آپکے ہمراہ چلونگی خود بھی کچھ باتین قہرمان جادو سے کرونگی آپ تو اس خط کو دیکھکر اسدرجہ بدحواس ہو گئے ہین
کہ قابل یہان نہین قہرمان جادو کے پاس آپکا جانا اچھا نہین اسکو بھی خیال ہوگا کہ جبھی تو کچھ بن پڑا تو مجھسے
رائے لینے کو آئے مشیر جادو نے کہا یہ بات نہین ہے قہرمان جادو مجکو اچھی طرح جانتا ہے میرے سحر کو مانتا ہے مدت سے رسم و راہ ہے
میری حالت سے اسی طرح آگاہ ہے سحرنگاہ نے بہت سمجھایا مگر مشیر جادو نے قبول نکیا جب سحرنگاہ عاجز ہو گئی تو اسی سے
کہا کہ آپ مجکو ہمراہ لیچلئے مشیر جادو نے کہا تمہارا جانا بیکار ہے کوئی ضرورت نہین مین خود جاتا ہون جو کیفیت گذریگی تمسے
بیان کرونگا سحرنگاہ جو کچھ تمہاری رائے ہوگی اُسکے موافق انتظام کیا جائیگا سحرنگاہ خاموش ہو گئی مشیر جادو روانہ ہوا سحرنگاہ
کو اسوقت عشق نے ہاتھ آیا اپنی زبان سے کہا مین باغ جاتی ہون سب کنیزین وہان میری منتظر ہونگی آپ اپنے ہمراہ لائین
باغ مین اور ملازمین مقرر کردون کہ ہر وقت زیادہ نگہبانی کرین اُسنے جواب دیا تمہارا جانا مناسب وقت نہین آجکل بہت
کیفیت ہو رہی ہے ابھی تمہارے باپ منع کرتے تھے اگر آپکو اطلاع ہوگی تو مجھ سے بھی آزردہ ہونگے اور تمکو بھی مناسب نہین

کرانکے حکم کے خلاف کرے سحرنگاہ نے جواب دیا کہ مین بہت جلد واپس آونگی وہان عرصہ نہ لگیگا بے میرے جانے وہانکا انتظام نہ ہوگا ایسا نہو مسلمان وہان جائین اور باغ کو تباہ و برباد کرین یہ کہکے اسی وقت روانہ ہوئی ایک چشم زدن مین فلک پر پہنچی وہان امیرالزمان نامدار کو منتظر پایا کہا ملکہ تمنے بہت دیر لگائی میرا دم گھبرا گیا سحرنگاہ نے عرض کی کہ شہریار شب کا سناٹا تھا قہرمان جادو نے نکلنے نہ دیا کہ میرے باپ کے پاس بھیجدے یا کیا آپکے ہمراہ کوئی عیار بھی تھا امیرالزمان نے فرمایا جہانگیر وبیرام ہمراہ تھا وہ میرا رفیق ہے کہون فرنود ہے اسپر کیا داغ گدا سحرنگاہ نے جہانگیر کی سب کیفیت بیان کی پھر یہ بھی کہا کہ اسوقت وہ حوالہ ماہ قہرمان جادو کے پاس گئے ہین وہان اس امر مین رائے زنی ہوئی کہ مسلمانون کا پتہ لگایا جاے پھر جو کچھ مناسب وقت ہو اسکے حق مین کیا جائے اسلئے شہریار یہ بھی قہرمان جادو کا خیال ہے کہ کوئی ساحر بیت الاصنام کا شریک ہو کر مسلمانون کو مدد دیتا ہو اسکا بھی پتہ لگانا ضرور ہے اسی واسطے اسوقت قہرمان جادو کے یہان مشورہ ہو جائے اب میرے نزدیک مناسب ہے کہ آپ وادی شمیم مین تشریف لیجائین وہین قیام کرین ہمارا یہان ساحران عذار آجائین اور دشمنون کو کسی قسم کی تکلیف پہونچائین مین بھی شمیم مین روز حاضر ہوا کرونگی اور حتی الوسع ایسی کوشش کرونگی کہ آپکے سردار کو چھڑا لاؤن اور سب کی جان بچاؤن امیرالزمان نے فرمایا ملکہ مجکو تمھاری خوشی منظور ہے ورنہ اسکی ضرورت نہ تھی کہ مین وادی شمیم مین جاتا اس لیے کہ مجکو ساحرونکے مکر و فریب سے ذرا بھی خوف نہین خدا کا فضل شامل حال ہے کسی ساحر کی کیا مجال ہے اگر کوئی ساحر یہان آئیگا اپنی خطا کی سزا پائیگا ہان وادی شمیم جانا دو وجہون سے بہتر معلوم ہوتا ہے اول تو یہ کہ میرے سب سردار وہان موجود ہین انسے ملاقات ہوگی وہ سب لوگ بہت مضطرب ہونگے جب مجھسے ملین گے تو سکو اطمینان ہوگا دوسری بات یہ کہ ابھی مین نہین چاہتا کہ تمپر بدنامی آئے اور یہ حال کھل جائے اسواسطے کہ ابھی اپنے سردارون کا پتہ لگانا ہے اور مصلحت وقت یہی ہے کہ مین وادی شمیم مین قیام کرون ملکہ نے اسی وقت ایک تخت طلب فرمایا شاہزادہ کو بٹھایا تخت کی طرف دیکھکر اشارہ کیا تخت اپنی جگہ سے سرکا ملکہ نے عرض کی اے شہریار یہ کیا بات ہے کہ تخت کو حرکت نہ ہوئی امیرالزمان نامدار نے فرمایا ملکہ میرے پاس بہت سی اشیاء طلسمی ہین جو مین سحر مجھپر اثر نہین کرسکتا سحرنگاہ نے عرض کی اے شہریار آپ وہ سب تحائف علیحدہ رکھین جب آپ وہان پہونچ جائینگے مین یہ سب چیزین خدمت والا مین حاضر کرونگی امیرالزمان نے فرمایا مین ان چیزون کو اپنے سے علیحدہ نہین کرسکتا سحرنگاہ نے عرض کی اے شہریار پھر آپ توقف فرمائین مین دوسری تدبیر کرتی ہون یہ کہکے ایک پردے کی طرف نگاہ کی پردہ اٹھا جو نقابدار پہلے ہاتھ مین بیڑی لیے ہوے ملکہ کو سلام کیا ہاتھ باندھکے عرض کی کیا ارشاد ہے غلام حسب الحکم آپکے لشکر کو وادی شمیم مین پہونچا آیا سحرنگاہ نے کہا آپ بہت ہوشیاری سے شاہزادہ و اوتار کو بھی وہین لیجاؤ یہ کہکے ایک پرچہ لکھکر نقابدار کو دیا امیرالزمان سے عرض کی آپ گھوڑے پر سوار ہون نقابدار ہمراہ رکاب جائیگا یہ بیخبر وہانتک داوی شمیم مین پہونچا آئیگا امیرالزمان مرکب صبادم پر جلوہ فرما ہوئے نقابدار نے رکاب پر ہاتھ رکھا شاہزادہ نے گھوڑا آگے بڑھایا اور جانب وادی شمیم روانہ ہوئے سحرنگاہ نے کنیزون کو آوازدی کہ کیفیت مشیر جادو سے کید کرنے کی بیان کی کنیزون نے ہاتھ باندھکے کہا ملکہ عالم اب آپ باغ مین تشریف لیجائین آپنے بہت خوب کیا جو شاہزادہ کو جانب وادی شمیم روانہ کردیا اب کسی کو انکی حالت نہ معلوم ہوگی وقت مناسب پر آن سے ملتی رہیگا سحرنگاہ نے سکو ہمراہ لیا اپنے مکان پر واپس آئی یہان مشیر جادو آچکا تھا اپنی بی بی سے دریافت کر رہا تھا کہ سحرنگاہ یہان نہین وہ کہدی تھی کہ محل کے باہر نہین گئی ہے اتنے مین سحرنگاہ باپ کے پاس آئی تھا آپ قہرمان جادو کے پاس گئے تھے وہان کیا رائے قرار پائی مشیر جادو نے کہا قہرمان جادو عقیل ہے اسکی ہر ایک بات بعدیل ہے اب یہ رائے ہے کہ کل مشیر قدرت کے پاس جائین لو جو کچھ واقعہ ہو کہ سنائین اگرچہ ہمکو بھی اختیار ہے کہ جو چاہین وہ کرسکین مگر ایسے امورین قدرت سے ارفع کل

ضرورت ہو جیسا بچہ وہ فرمائیگے وہ کیا جائیگا سحر نگاہ یہ جملہ سنکر متفکر ہو گئی خیال کیا کہ ہفت زنار جادو سامنے رہتے ہو
بغیر سحر اسکو کیمیت باطن سے آگہی نہ ہو جاتی ہو اگر قہرمان جادو کو جان جائیگا تو ضرور میرا حال کھل جائیگا دیکھیں اب کیا
مصیبت پیش آتی ہو اور تقدیر کیا رنگ دکھاتی ہو اگر یہ راز مخفی ظاہر ہوا اور ہفت زنار جادو میرے حال سے ماہر ہوا تو آفت
بپا کریگا میں اسکے مقابلہ کے عہدہ برآ نہ ہو سکونگی یہی فکر میں ملکہ رات بھر کی صبح کو قہرمان جادو مشیر جادو
مکان پر آیا کہا اب تاخیر کیجیے حضرت قدرت کے حضور میں چلیے مشیر جادو قہرمان کے ہمراہ حضرت قدرت کے پاس آیا پہلے مراسم
کورنش بجالایا پھر قربانی چڑھائی تصویریں آنکھیں بھولیں لب ہلائے کہا اے مشیر جادو تم جو کچھ دریافت کرنے والے ہو قدرت اس
امر سے بخوبی آگاہ ہیں تم مسلمانوں کی شکایت لیکر آئے ہو قہرمان جادو کو بہت دقت پیش آئی کل رات دو بڑی مصیبت اٹھائی
مگر کچھ مضایقہ نہیں قدرت کے حضور میں انکی قدر سوا ہو گئی نکے درجے بڑھ گئے قدرت ان سب باتوں سے ماہر ہیں مسلمانوں کی
اسقدر مجال نہ تھی کہ اسقدر دقت انکو اٹھانے اور ہمارے ملازمین کو تکلیف پہونچانے مگر سب شرارت تمھارے دفتر بدفتر کی ہو آپنے
انکے سب سردار دنکو اپنے باغ میں رکھا آپکے لشکر کو قہرمان جادو کے سحر سے امان دی ملازمین قہرمان کو قتل کرایا اسکے سحر
بیکار کر دیے اب مناسب یہ ہو کہ اسکو طلب کر کے اسی وقت حاضر دربار قدرت کر دو ورنہ بیت الامن میں ایک شخص آپکے
زندہ نہ رہنے کے گا زمین تک یہاں کی نیست و نابود کر دی جائیگی ایسا غضب کا طوفان آئیگا کہ تمام شہر پانی پانی ہو جائیگا۔
مشیر جادو کی رودت پر واز کر گئی ہوش جاتے رہے قہرمان جادو خوف کے مارے کانپنے لگا دونوں نے ہاتھ باندھ کے
عرض کی ابھی اسکو گرفتار کر کے حاضر دربار کرتے ہیں حضرت نے آگہ نما کیوں نکر دیا زندہ کس لیے رکھا تصویر سے آواز آئی
ہماری مصلحت ایک بیکو کا دخل ہو جو کچھ حکم صادر ہوتا اسکی تعمیل کرو مشیر جادو اسی وقت پھیلے پاؤں سب کرتا ہوا آیا قہرمان
بھی اسکے ہمراہ ہوا راہ میں مشیر جادو نے قہرمان جادو سے کہا بھائی تعجب کی بات ہے حضرت قدرت کا ارشاد غلط بھی نہیں ہوتا
اور میں انکار بھی نہیں کر سکتا ابھی وہ ایک نگاہ گرم سے سکو جلا دیں تمام شہر میں آگ لگا دیں میں انکا حکم بجا لاتا ہوں
مگر میری زندگی بھی اب ہو چکی اس صدمہ میں تڑپ تڑپ کے مر جاؤنگا قہرمان نے کہا صبر کرو اسقدر بیتاب نہ ہو ضرور تمہاری
ما خطر ہی ہے یہ خطا حضور میں آئی ہو قدرت کا ارشاد غلط نہیں ہو سکتا مناسب وقت ہو گا کہ سحر نگاہ کو اسیری کے حلقہ کی
تمھاری خبر خواہی بھی ظاہر ہو گی اور قدرت کے ارشاد کی تعمیل ہو جائیگی بعد کو خطا معاف کرا دینگے قید سے رہائی ہو جائیگی
مشیر جادو یہی باتیں کرتا ہوا اپنے مکان پر آیا بی بی کو علیحدہ بلایا سب واقعہ بیان کیا اسنے یہ حال سنکر کہا ہائی نرگس
حالت تباہی کہا ارے یہ داغ مجھے کیونکر گوارا ہو گا فوراً مر جاؤنگی جان سے گذر جاؤنگی مشیر جادو نے کہا اب سب باتیں
بیکار ہیں قدرت نے جو حکم دیا اسکا بجا لانا ضرور ہو اگر اسکے خلاف کرینگے بربادی دیکھینگے بس اب سحر نگاہ کو یہاں سے
اسکو اپنے ہمراہ لیجاؤنگا جہانتک ہو سکیگا اسکی خطا معاف کراؤنگا مجھے قوی امید ہو کہ قدرت میرا کہنا قبول کریگی
خاطر جمع رکھو انکی خوشی ہو جائیگی سحر نگاہ ابھی رہا ہو جائیگی اسکی بی بی بھی مجبور ہوں سحر نگاہ کو بلا کے لائی انکو اس
راز سے ماہر نہ کیا کچھ حال ظاہر نہ کیا جب مشیر جادو کے حضور میں آئی اسنے کہا اے سحر نگاہ قدرت نے تمکو طلب فرمایا ہو
کچھ امور ضروری تحقیق کرنا ہیں سحر نگاہ سمجھ گئی مگر دلمیں کہا خدا نگہبان ہو دشمن کی کیا مجال جو تکلیف پہونچا سکے بلا میں
پھنسا سکے یہ سوچ کے باپ کے ہمراہ ہوئی مشیر جادو شیشہ کے مکان تک تو اپنے ہمراہ لایا دروازے کے اندر پیر رکھا
مقید کیا تصویر کے سامنے لیجا کر ڈال دیا خود ہاتھ باندھ کے سامنے کھڑا ہوا تصویر سے آواز آئی اے مشیر جادو تمھاری
کچھ خطا نہیں تم دنیا بھر اؤ آج سے تمھارا عہدہ تمھیں پر بحال کیا اور تمھاری اس دختر بدفتر کو اسکی خطا کی سزا دینگے
یہ کہکے ایک آواز دی کہ عقاب سفید آیا سحر نگاہ کو چونچ میں دبا کر لے اڑا مشیر جادو نے ہاتھ باندھ کے کہا قدرت

اب اسکی خطا معاف فرمائیں اولاد کا صدمہ باپ کو نہ دکھائیں مین اسکی مفارقت کی تاب نہ لاؤنگا ابھی مرجاؤنگا
تصویر سے آواز آئی اے مشیر جادو تم گھبراؤ صبر کرو قدرت خدا کی اولاد کی جان نہین لینگے بلکہ تھوڑے دنون کے بعد
اسکو پاکر ملبت کرکے واپس بھیجین گے سب گناہ اسکے دھو جائینگے نامہ اعمال صاف ہو جائیگا مشیر جادو خاموش
ہو رہا روتا ہوا اپنے مکان کو واپس آیا تمام دختر مین رو رو کر آنسوون کا دریا بہایا اسکی کیفیت وقت پر بیان کی جائیگی
اب حالت جہانگیر کی تحریر کی جاتی ہے کہ تصویر کے سامنے سے اسکو عقاب سفید اٹھا لیگیا تو تکان کے صدمہ سے
جہانگیر بیہوش ہو گیا تھا جب غش سے افاقہ ہوا تو جہانگیر نے آنکھ کھول چار و طرف نگاہ کی ہر طرف تاریکی کے کچھ نظر نہ آیا
جہانگیر بہت گھبرایا فریاد و واویلا شروع کی کسی نے سماعت نہ کی بہت دیر کے بعد قدم کی آہٹ معلوم ہوئی جہانگیر
نے کہا کون آتا ہے خدا کیلئے ایک بات ہماری بھی سنتا جائے اسکے جواب مین آواز آئی ابھی ٹھہر جا اور اسیروان کو دکھانا
سہو ہو جائیگا تب تو بھی پائیگا جہانگیر نے خیال کیا کہ اب کوئی ظلم زندان خانہ یہان آئیگا مگر آہ وزاری فریاد اور واویلا سے
باز نہ آیا بڑی دیر کے بعد دروازہ کھلا جہانگیر نے دیکھا دو ساحران قدر ہاتھون مین کچھ ظروف لئے ہوئے آتے ہین جہانگیر
نے سر جھکا لیا ساحر قریب آئے کہا اے شخص تو برابر صبح سے ہمکو بکے تھے تو فریاد وزاری کرتے کرتے مرجائیگا زندہ نہ رہیگا جہانگیر
نے کہا بھائی مین بھوک کی وجہ سے فریاد نہین کرتا تھا غلبہ تشنگی سے میرا حال ابتر تھا ساحرون نے کہا اے شخص تجھ سے کیا
گناہ سرزد ہوا تھا جو تو اس زندانخانہ مین اسیر کیا گیا جہانگیر نے جواب دیا بھائی اگر مین اپنی کیفیت بیان کرون تو تم سب کو
میرے حال پر افسوس ہوگا خداوند مہفت دیار نے جو کچھ کیا بہت اچھا کیا مجکو کچھ شکایت نہین ساحرون نے کہا کچھ بیان
تو کرو جہانگیر نے کہا بھائی مین ایک تاجر ہون میرے پاس جواہر نفیس بہا موجود تھا جسپر شہر بیت الاصنام مین
پہونچا تو شیفتہ قدرت کے سامنے جاکر سر نیاز جھکایا بہت سا جواہر چڑھایا قدرت کا ارشاد ہوا کہ وہ دانہ یاقوت جو تیرے
پاس موجود ہے وہ قدرت کے نذر کردے بھائی وہ دانہ ہفت اقلیم مین انتخاب ہے آجتک کوئی اسکی قیمت لگا نہ سکا بڑے
بڑے شاہان اولوالعزم کی نظر سے گذرا سب نے پسند کیا مین نے اسکو اپنی جان سے زیادہ حفاظت مین رکھا ہے جب
خداوند نے مجھ سے وہ دانہ طلب فرمایا مین نے عذر کیا غضب نازل ہوا مین اسیر کرکے یہان بھیجدیا گیا دانہ میرے پاس موجود
ہے اگر یہ جانتا کہ ایسی بلا سے مین گرفتار ہونگا تو اس دانہ کو قدرت کی نذر کرتا اس مصیبت سے تو جان بچ جاتی ساحرون نے کہا
ایسی وقت پیش آئی ساحرون نے کہا شہر بیت الاصنام مین ہفت دیار کو لوگ خداوند کہتے ہین جہانگیر نے
کہا وہان ہفت دیار کی تصویر رکھی ہے وہ باتین کرتی ہے لوگ اسکے سامنے جاتے ہین قربانیان چڑھاتے ہین سب کا یہی
اعتقاد ہے کہ ہفت دیار نے سب کو پیدا کیا ہے اسے ہر طرح کی قدرت حاصل ہے ساحرون نے کہا یہ کیفیت ہمکو آج معلوم
ہوئی اصل واقعہ یہ ہے کہ ہفت دیار جادو ہمارے بادشاہ کا ملازم ہے مدت سے اسکے آباؤ اجداد نے سلطنت کا نمک کھایا ہے
اسواسطے بادشاہ اسکی قدر کرتا ہے اپنے طلسم کی مرحلہ داری اسکے سپرد کی ہے یہان سے سات طلسم دار الفنا ملتا ہے بس
اسواسطے اس جگہ ایک مرحلہ بنایا گیا ہے قریب دو ہزار ساحرون کے یہان ملازم ہین انکی افسری ہفت دیار جادو کے
سپرد ہے ایسے ہزارون ملازم ہمارے بادشاہ کے ہین طلسم مین اسکی وقعت کچھ نہین ہے اسوقت تمھاری زبانی معلوم ہوا
کہ شہر بیت الاصنام مین اسنے اپنے تئین خداوند مشہور کیا ہے بادشاہ کی طرف سے حکم ہے کہ کوئی ساحر ایوان آتش مصار
کے باہر نہ جائے اس خیال سے ہلوگ وہان نہین جاتے اسنے بادشاہ کے حکم کے خلاف کیا ایوان آتش مصار کے باہر گیا
وہان سے لوگون کو اپنے سحر کے کرشمے دکھائے آپ اسکے معتقد ہو گئے کیا وہان کوئی سفر نہین رہتا ہے جہانگیر نے کہا وہان
سب ساحر رہتے ہین نائب خداوند جسکا نام مشیر جادو ہے وہ اپنے سحر پر نازان ہے اسکے علاوہ اور بہت لوگ ایسے ہین

بلوانے کو سحر میں یکتا سمجھتے ہیں ساحرون نے کہا کیا خاک سحر جانتے ہیں اگر ساحر ہوتے تو ہفت زنار کو خداوند نہ کہتے یہ سب
ہو جانے دو جواہر بیشمار جمع کر لیا ہے وہ بیچا جاتا ہے اور سب سے دھوکا دیکر لاتا ہے خیر اس ذکر کو اب جانے دو یہ بتاؤ کہ تمہارے
پاس اب بھی وہ دانہ یاقوت موجود ہے اور اسکے علاوہ اور جواہرات بھی تمہارے ہمراہ ہے جہانگیر نے کہا آپ لوگون نے میری
ہمدردی کی ہے اسلیے آپ سے کیا پوشیدہ کرون میرے پاس وہ جواہر بیش بہا ہمہ وقت موجود رہتے ہیں اور انکو میں اپنی
جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہون مگر اب سفر میں عاجز ہون اور وہ مصیبت سخت اٹھائی ہے کہ اگر کوئی نجات دلانے کا وعدہ
کرے تو میں وہ جواہر بیش بہا اسکی نذر کر دون ساحرون نے کہا تم خاطر جمع رکھو ہم تمہین اس بلا سے نجات دلا دینگے قید سے
چھڑا دینگے مگر ہمین وہ دانہ یاقوت اور جو دوسرا جواہر گران قیمت تمہارے پاس موجود ہے دکھاؤ ہم اسکی طلب نہین
کرتے صرف دیکھ کے ہمارا اطمینان ہو جائیگا ہم حتی الوسع کوشش رہائی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرینگے اور بغیر اسکے
کی شکایت تو بادشاہ کے حضور مین لیکر اسکو ذلیل کرائینگے یہان کے مرحلہ داری اس سے نکل جائینگی کوئی اور خدمت اسکے
سپرد ہوگی اعتبار جاتا رہیگا جہانگیر نے کہا بھائی مین نکال نہین سکتا ہاتھون مین ہتکڑیان اور پاؤن مین بیڑیان ایسی
پھنسائی گئی ہین کہ حسب حرکت دشوار ہے دونون ساحرون نے اسکی ہتکڑیان بیڑیان اتار لین جہانگیر نے کمر سے ایک توشہ
نکالا اسکو کھولا دو ڈبیان برآمد ہوئین جہانگیر نے ایک ایک ڈبیا دونون ساحرون کے ہاتھ مین دیکر کہا اسکو کھولکر دیکھو
ابھی اس تاریکی مین روشنی ہو جائیگی اس اندھیرے کی ہر ایک باریک چیز بھی صاف نظر آئیگی دونون ساحرون نے
ڈبیان کھولنے کا ارادہ کیا دھکہ سخت معلوم ہوا سر کے بال کر نہ کر جو کھولا کچھ دھوان سا نکلا ایک سفید خاکہ اڑا
دونون کو چھینکنے کی بیہوشی ہو کر گر پڑے جہانگیر نے جلدی سے دونون کی زبانون مین سوراخ دیکر ایک کو زمین
کھود کر زندہ دفن کیا دوسرے کو اپنی صورت بنا کر قید چھوڑا آپ اسکی صورت بنکر ہتکڑیان ہاتھ مین
لیکے باہر نکلا کوٹھری مین قفل دیا آگے بڑھا سامنے سے ایک ساحر نے آکر کہا کیون سرداب جادو کہان جاتے ہو جہانگیر
نے سمجھا کہ سب کام سرداب ہی جواب دیا کہ قیدیون کو کھانا وغیرہ دینے آیا تھا اب سب سے فراغت پائی ہے کہکے آگے بڑھا
دیکھا ایک جگہ پر بہت سے لوگ بیٹھے ہین آپس مین کچھ مسلمانون کا ذکر ہو رہا ہے سرداب بھی ان لوگون کے ساتھ گیا
سب نے کہا سرداب جادو آج یہان نہ آؤ گے الگ الگ چلے جاؤ گے سرداب نے کہا آج مجکو کام زیادہ کرنا پڑا ہے تھک
ہون سب نے کہا ابھی تھوڑی دیر تو بیٹھو پھر جانا سرداب سب کے قریب جاکر بیٹھ گیا ایک نے کہا اب لشکر اسلام کے چار
سردار قید ہو کر آئے ہین مگر آج سب کیفیت سنکر ہوش اڑ گئے حواس جاتے رہے واقعی ہفت زنار جادو نے بڑا کام کیا
جسوقت حضور بادشاہ مین اسکی یہ خیر خواہی ظاہر ہوگی خلعت وانعام پائیگا خیر خواہ طلسم شمار کیا جائیگا دوسرے نے کہا
کیون بھائی یہ ساحرین جو آج اسیر ہو کر آئی ہے اسی قید کے محافظ کون لوگ ہین اور اسے کہان اسیر کیا ہے سب نے جواب دیا
کہ ہفت زنار جادو نے اسکو اپنے مکان مین اسیر کیا ارادہ ہے کہ اسکو لیکر حضور شاہ مین جائیگا سب کیفیت بیان کریگا اسیر کو
پیش کر رہا ہے بنا جاتا ہے ابھی اور بہت سے مسلمان باقی ہین قید نہین ہوئے ہین اور اسی ساحرین نے جو آج اسیر ہو کر آئی ہے سبکو
مدد دی تھی اگر تھوڑی غفلت اور ہو جاتی تو مسلمان طلسم کا راستہ پا جاتے اور یہان آکے فساد برپا کرتے اگرچہ کچھ نہ کر سکتا
سب گرفتار کر لیے جاتے مگر جب یہ خبر بادشاہ کو پہنچتی کہ مرحلہ اول پر مسلمان آگئے تو سب پر غضب نازل ہوتا نہین
معلوم کیسی سزا دیتے ہم سب لوگون کو دی جاتی ہفت زنار جادو نے کہا بیان کیا استدر عدول حکمی
تو ہوئی کہ لیوان آتش حصار سے باہر گیا مگر گیا کرتا مخالفت مرحلہ اسیر واجب تھی اگر وہ نہ جاتا اور سب کو اسیر
کر کے نہ لے آتا تو فوج مسلمان یہان پہونچ جاتے اسوقت غضب کا سامنا تھا سب جانتے ہین ہر مرحلہ کو بادشاہ نے

حکم سے سخت سزا دیجاتی کیا عجب ہے اب بیت الاصنام بھی سرحد حرام مین شامل کر لیا جاے اور یہان کی حکومت
ہفت زنار جادو کو مرحمت ہو سرداب نقلی یہ باتین سنتا رہا اور اپنے مطلب کے موافق اور بہت سی باتین
اطمینان کے ساتھ تحقیق کرتا رہا جب رات زیادہ آئی سب لوگون نے اپنے اپنے بستر سنبھال لیا سرداب بھی
اٹھا سب کی آنکھ بچاکے ہفت زنار جادو کے مکان کی طرف روانہ ہوا اسلئے دہان کی سب کیفیت باتون باتون
مین تحقیق کر لی تھی کسی سے دریافت کی ضرورت نہ تھی سیدھا ہفت زنار کے مکان پر آیا دیکھا دروازے پر
نگہبان بیٹھے ہین آنکھ بچاکے اندر مکان کے داخل ہوا سب درجے طے کرکے خوابگاہ ہفت زنار جادو تک پہونچا دیکھا
ہفت زنار جادو ایک دلبر نگار کرسی پر بیٹھا ہے عجیب مخلوقات انسان ہے سامنے دوسری کرسی جواہر نگار بھی رکھی
ہے ایک نازنین پری پیکر سر جھکائے ہاتھون سے منہ چھپائے بیٹھی ہے ہفت زنار جادو کہہ رہا ہے ملکہ دیکھو اب بھی
میرا کہنا قبول کرو خاطر جمع رکھو میں وعدہ کرتا ہون اگر تم میرا دل خوش کروگی تمکو بھی کارخانہ قدرت مین دخل
ہو جائیگا سب تمھاری بھی پرستش کرینگے بیت الاصنام مین جہان میری تصویر نصب ہے تمھاری شبیہ بھی نصب کیجائیگی
بہ دولت اسمین بھی ایسی تمایز بخشون گا کہ وہ بھی دلبرون سے کلام کرے سب کے مطالب برآئین ملکہ مجسمہ
شوہر کہان نصیب ہوگا اب انکار نکرو آرام کرنے کو چلو تمنے غضب کیا ایک مسلمان پر فریفتہ ہو گئین مین حسب وقت
آنکو پاجلو نگا فنا کردون گا پھر تم کیا کروگی دیکھو تمھین اپنے سحر پر کسقدر ناز تھا اب وہ سب سحر سازی کیا
ہوئی اور اس مسلمان کو جو اپنے تئین جرأت و ہمت مین یکتا سمجھتا ہے اور ہم کہتی ہو کہ ساحر اس پر سحر نہین کر سکتے
یہ بھی قدرت کی عنایت کا نتیجہ ہے کہ اسکو تمھارے سامنے لاکر قتل کرون گا پھر کیا کرون تمسے میرا بس نہین چلتا ورنہ
ابھی چاہون تو تم مجھپر عاشق ہو جاؤ میری خوشامد کرو میرے قدمون پر سر رکھو اگر میں آزردہ ہو جاؤن تو
ابھی تمھاری جان دیدون مگر میرا یہ شعار نہین کہ کسی پر زبردستی کرون بلکہ ہمیشہ سے اپنا یہ قول ہے ؎ محبت ہو کسی
مین یا عداوت بندہ بیجا نہین جو دل سے ہوگی پہ آخر تو بتاؤ کہ مجھ مین کیا برائی ہے حسن و جمال مین یکتاے
روزگار ہون قوت و شجاعت مین نامدار ہون ابھی کس بھی ایسا زیادہ نہین تمھارے باپ مشیر جادو اور ہم ساتھ
کھیل کے اتنے بڑے ہوئے پھر ایسا مرتبہ عالی میرا ہے کہ تمام ساحر لبنا خداوند جانتے ہین میری ہر ایک بات مانتے
ہین بہت سی عورتین مجھپر عاشق ہین رات دن یہی دعا مانگتی ہین کہ ہفت زنار جادو اس طرف آئین کہ ہم
آنکھ نظارہ سے لطف کمال پائین مین نے کبھی کسیکو نہین چاہا سب نے مجھی کو اپنا مسئون سمجھا جب تک زمانہ
طفلی رہا عورتون پر کیا منحصر ہے مرد بھی مجھے پیار کرتے تھے جان و دل نثار کرتے تھے لاکھون روپیہ مجھکو دیتے
تھے میرے چہرہ زیبا کی بلائین لیتے تھے تم نہین معلوم کس طبیعت کی انسان ہو کہ میرے حسن و جمال پر بھی مائل
نہین ہوتین اور ایک مسلمان کی صورت پر ایسی فریفتہ ہوئین کہ عشق مین اپنے مذہب کا بھی خیال نہ کیا اور اپنے
تئین اس درجہ ہلاکت مین ڈال دیا دیکھو ابھی عاجزی سے کہتا ہون کہ تم دل سے مجھے چاہو اور خوشی خوشی
میرا کہنا مان لو ورنہ اسی وقت تمھارے دل مین ایسی باتین پیدا کرونگا کہ تم مجھپر عاشق ہو جاؤگی پھر مین
ایسی بے اعتنائی کرونگا جیسے تم مجھ سے انکار کر رہی ہو یہ نہین مین بھی تمھین مدتون ستاؤن گا تم میرے
آگے ہاتھ باندھوگی مین خاطر مین نہ لاؤنگا اسوقت تمکو بہت ناگوار ہوگا جینا دشوار ہوگا آیندہ تمھین اختیار ہے
ابھی جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا اب نہ کہینگے جب نازنین نے اس بیوہ کی تقریر دلپذیر اس مدبرانہ لہجہ و طرز ادا سے
جواب دیا کہ اے ہفت زنار جادو یہ خیال دل سے دور کر مجھکو اپنی جان دینا گوارا ہے اور جو کچھ تیرا خیال ہے وہ منظور

مہین اسوقت مین تیرے قابو مین ہون تجھے اتنا ہی جیسی تکلیف پہونچانیکا خدا آسان کردیگا مگر مین محبتا ہون کہ
باز آوے اگر قسمت مین ہو تو شاہزادہ سے ملونگی نہین تو شاہزادہ روز یہی تکلیفین اٹھاکر مرجاویگی وہ موت بھی
میرے نزدیک اس حیات سے بہتر ہوگی اسقدر دیوہ تقریر کو سنکر اگر مجھے تیرا کہنا گوارا ہوتا پہلے ہی انکار کرتی
اب بار بار کہنے سے کیا فایدہ بہنت زنار جادو نے جواب دیا کہ ابھی تازہ مصیبت تیرپر پڑی ہو اور ہنوز غصہ تمہارا
دور نہین ہوا انکار کی یہی وجہ ہے اچھا اب رات زیادہ آئی ہو تم بھی آرام کرو مین بھی سونے کو جاتا ہون کل تین
ہر تمہارا غصہ دور ہوا ہوگا پھر مین کہون وہ منظور ہوگیا کہکے بہنت زنار جادو اٹھا اور اپنے پلنگ پر گیا وہ نازنین بھی اپنے
پلنگ پر جاسے لیٹ رہی مگر فرط بیقراری سے کروٹین بدلنا شروع کین بہنت زنار جادو از بسکہ نشہ شراب مین چور
حد سے زیادہ محمور تھا جاتے ہی بیہوش ہوگیا مگر نازنین کو نیند نہ آئی بیتابی دل سے یہ شعر زبان پر لائی ؎ وہ دن
کہان ہے کہ وصل یار کے واسطے راتین آنکھ بچھائے ہوئے انتظار کے ہا سرد اب نقلی کو یہ وقت بہت ہاتھ آیا
پیچھے سے قدم آگے بڑھایا دل مین یہ بھی خیال تھا کہ نازنین کی نگاہ پڑجائیگی تو مفت غل مچائیگی اسکی آواز سے بہنت زنار
جادو چونک پڑیگا سب محنت خاک مین مل جائیگی یہ سوچتا ہوا کمرے کے اندر داخل ہوا نازنین نے جب دوسری طرف
کروٹ لی سرداب نے بہنت زنار کے قریب پہونچکے بیہوشی اسکے دماغ تک پہونچائی اسکو جھپنک آئی بیہوش
ہوا نازنین نے جو جھپنک کی آواز سنی فوراً ڈر کے کروٹ بدلی سرداب نقلی نے اپنے تئین ظاہر نکیا چھپ گیا پھر
دل مین خیال کیا کہ یہ نازنین ہماری طرف دار ہوا بھی بہنت زنار جادو اس سے جو تقریر کر رہا تھا اس سے صاف ثابت
ہوتا ہو کہ شاہزادہ والا تبار پر فریفتہ ہوچکی ہو اسی نازنین کا کہا مان زندان خانہ کرتے تھے اگر اسپر مین اپنے تئین
ظاہر کرون تو کچھ مضائقہ نہین یہ سوچکے اپنے اپنے تئین نازنین کے پلنگ کے قریب پہونچایا کہا اے ملکہ مجھکو کچھ
ہدایتین کرتا ہین مین تمہارا دوست ہون تمہسے نہ گھبرانا خوف نکرنا نازنین چونک پڑی کہا اے شخص تو کون ہی یہان
کیونکر آیا تجھکو کون لایا یہان ہوا تک کا گذر محال ہو نکر میرے دوست کی رسائی ہوجائے یہ امر غیر ممکن ہو سرداب نقلی
نے کہا پہلے اجازت لون پھر جواب دونگا کہکے پیچھے سے کہا مین ساحر نہین ہون مسلمان ہون اسیر الزمان میرے آقا
نامدار مین یہان اسیر ہوکر گیا تھا اسوقت خدا نے مجھکو رہائی دلائی ہو اب انشاء اللہ تعالے مین تمکو بھی یہان سے
لیجاون گا اور اپنے یہان کے سب سردار تمکو بھی چھڑا لون گا ملکہ نے جو یہ بات سنی خوشی سے پھولی سمائی
خدا کا شکر کیا چاہا کچھ اور دریافت کرے سرداب نقلی نے کہا اب اسکا وقت نہین ہو خبردار یہ راز کسی پر ظاہر نہو
کسیکو اس امر سے باخبر نکرنا دیکھو خدا کیا کرتا ہو جس حالت مین ہو ابھی اسی طرح رہو یہ کہکے سرداب نقلی نے
بہنت زنار جادو کی زبان مین سوزن دیا اسکا لباس اتار کر خود پہنا اسکو ایک حجرے مین لیجاکر زمین کے نیچے
دبا دیا چند روز مین کروٹ لیکر ہوا جاتی رہیگی پھر خود اسکی صورت بنکر ملکہ کے سامنے آیا کہا اے ملکہ تم مجھ سے خوف
نہ کرو مین تمہارا دوست ہون بہنت زنار کو مین پوشیدہ کرآیا ہون اب مجھ کو حکم چاہیے کا سب کو رہا کرکے لیجاؤنگا
اور شہریت الاصنام مین آفت مچاون گا ملکہ یہ کارروائی دیکھکر حیران تھی دن مین کتنی دفعہ کیا ماجرا ہو
کہ سوا انسان ہوا ابھی اسکی صورت اور تھی ابھی بہنت زنار جادو کی شکل بنکر آگیا مگر اسیر الزمان نامدار سے کچھ کیفیت
جہانگیر کی سنی تھی حال راست یہ وہی شخص ہو آخر اب نہ ہی دریافت کیا اے شخص کیا تیرا نام جہانگیر ہو
جہانگیر نے کہا ملکہ مرا سے خدا جانو سنکر پایا ہو سامران عنار رس یافن تو آفت بیاش ساری محنت خاک مین
ملجائیگی کوئی تجھ سے بن - آشکی زندگی بھر بتلائے لاتعین گے نکل نہ سکیگے سرا پنا نام بتادے تو بلا بیان سرد

کرتے مجھے کیونکر پہچان لیا ملکہ نے کہا میرا نام ہیخر نگاہ تمہارے آقائے نامدار میرے باغ میں تشریف لائے ہیں میں نے انکو اپنا
مہمان کیا سردار دکو نوازے اسی سبب سے پھیبت آگئی ہفت زنار جادو مجکو اسیر کرکے یہاں لایا مجھسے کہتا تھا
کہ میری اطاعت قبول کرو میں نے گوارا کیا جاگروں گے میں سب تعزیز تمہاری سن رہا تھا خیر اب اس ذکر کو جانے دو
سب کیفیت ظاہر ہو جائیگی صبح ہونے دو غرا مالکہ نے کہ کیا جانگر دبشکل ہفت زنار جادو پلنگ پر گیارات پھر وہیں لیٹا رہا
صبح ہوتے ہی باہر گیا سب ملازمین وہاں موجود تھے سب نے اسکو سلام کیا اسنے جواب دیا کہا آج مجھے سب سے سلام کرنا ہی
پہلے اسیروں کو میرے سامنے لاؤ پھر جو کچھ میں کہوں اسکی تعمیل کرو میں بادشاہ طلسم کا نمکخوار ہوں حق نمک میں نے ادا
کردیا مسلمانوں کو اسیر کرلیا اب جو باقی ماندہ مسلمان ہیں انکو بھی آج اسیر کرونگا تمکو ایک مہلت تمام کرنا ہی شاید اسوقت
تک جو مسلمان اسیر ہوئے ہیں وہ میرا کہنا قبول کرین اور مذہب اسلام کو ترک کردیں تو میں انکو بھیجدوں بادشاہ روانہ کردوں
یا لوگ صرف بہادر ہیں اگر ہمارے یہاں رہینگے تو بادشاہ طلسم انکی قدر کریگا ایسے لوگ اسیر نہیں آنے اور اگر میرا
کہنا قبول نکرینگے تو قتل کرکے سب کے سر روانہ کرونگا پہلے ان لوگوں سے مہلت تمام کرلوں پھر اور مسلمانوں کے
اسیر کرنے کو جاؤں اگرچہ بادشاہ طلسم کی تاکید ہے کہ ایوان آتش حصار کے باہر کوئی ملازم طلسم دار الضیا کا ہرگز نہ جائیگا
مگر مجھسے ایک روز ارشاد فرمایا تھا کہ جب کوئی ضرورت شدید لاحق ہو اور کوئی کام اہم پیش آئے تو اسوقت ہمارے اس حکم
کی پابندی ضروری نہیں ہے تم ضرور ایوان کے باہر جانا اور اگر ضرورت ہو تو اپنے ہمراہ اور سامرد کو بھی لیجانا ہم تمکو دو
اجازت دیتے ہیں مگر ابھی کسیکو خبر نہ کرنا جب موقت آئے اسوقت یہ ہمارا حکم سبکو سنا دینا اور ہر ایک سے کام لینا لہذا اب
اس سے بڑھکے اور وقت سخت کیا آئیگا کہ مسلمان ایوان آتش حصار کے منہدم کرنے کی فکر میں ہیں اور چاہتے ہیں کہ
طلسم دار الضیا تک پہنچ جائیں بادشاہ کو تکلیف پہنچائیں تو یہ خیال خام اور تصور ناتمام ہرگز خطا ول سے نہ جائیگا
پہنچنا تو وہاں تک پہنچنے کی فکر کرینگے میں آج سبکو گرفتار کیے لیتا ہوں سب نے ہاتھ باندھکے کہا واقعی آپنے
بر الہام کیا یقین ہے کہ حضور بادشاہ سے اس کارنمایاں کے صلے میں بہت سے ملکوں کی حکومت پائینگے مگر اسوقت غلاموں کو
نہ بھول جائیے گا ہم بھی جان نثار ہیں پرتنے مسکرا کر ہفت زنار جادو نے جواب دیا تم سب لوگ خاطر جمع رکھو اور
جو کچھ میں کہتا ہوں اسکی تعمیل کرو بہت جلد اسیروں کو یہاں حاضر کرو پھر دوسری تدبیر کیجائیگی اسوقت ایک
چوبدار اسلام کرکے پھلے قدموں ہٹا اور زمانی نے میں کہا داروغہ زنداں خانہ کو حکم ہفت زنار جادو سے مطلع کیا کہ سب
اسیروں کو لیکر جلد چلے داروغہ زنداں خانہ نے یہ سنا دروازے پر آیا سرداب جادو کو آگاہ کیا سرداب نے عرض کی
سرداب یہاں سے بہت غیر حاضر ہے مدت سے غائب ہے ابتک پتہ نہیں کہاں گیا ہے داروغہ نے کہا اب ہم اسکو اس
غیر حاضری کی سزا دینگے اسوقت ہفت زنار جادو اسیروں کو طلب کر رہے ہیں کنجیاں زنداں خانہ کی اسی سے پاس ہیں اسکا نام لیکر
کہ اسوقت کہاں ہے جو ہے یہ کہکر اپنے خدمتگار کیطرف اشارہ کیا کہ ہمارے یہاں بھی نہ ہیں جلد جاکر لے آ
خدمتگار گیا کنجیاں لاکر داروغہ کو دیں اسنے جوڑے کھولے سب اسیروں کو نکالا بہت سے مردان اسلام فرط تکلیف سے بیہوش بھی ہو گئے تھے
ان کو گھسیٹتا ہوا لیکر روانہ کیا بعض جو بیمار تھے محفہ میں پیادہ یا بسواب سب قیدی روانہ ہو چکے تو داروغہ بھی سامان سفر
لیکر آیا سب قیدیوں کو پیش کیا ہفت زنار نے سبکا شمار کیا امین جانگر دنقل بھی حالت مستی میں موجود تھا
ہفت زنار نے جو اسکو دیکھا ہنسی آگئی لوگوں نے کہا آپ اس اسیر کو دیکھکر کیوں ہنسے ہفت زنار جادو نے
جواب دیا کہ یہ مسلمانوں کا عیار ہے اسنے مجکو دھوکا دینا چاہا تھا مگر میرے پنجہ سے چھٹ کے کہاں جاتا میں اسکو اسیر کرلایا
اسی جلاکی پر مجکو ہنسی آگئی سب ہفت زنار کی تعریف کرنے لگے اسنے کہا اب مناسب یہ ہے کہ میں ایک تحفہ کے لیکر

جاتا ہون اور وہان ایک ایک اسیر کو بلاؤنگا اور سب کو نصیحت کرونگا کہ ہمارے مذہب کی تقلید کرو اسلام چھوڑو جو قبول کریگا اسے امان دونگا اور جو انکار زبان پر لائیگا اپنی جان سے جائیگا سب نے کہا اگر آپ یہان سب سے یہ بات کرین تو کیا مضائقہ ہے بہنت زنار نے کہا تم سب بیوقوف ہو اگر ایسے نہ ہوتے تو کاہیکو ایسے ذلیل عہدون پر ملازم کیے جاتے یہان ایک کے سامنے ایک کو مذہب سے انکار کرتے غیرت آئیگی فرض کرو ایک نے اسلام ترک نہ کیا اور اپنی جان پر کھیل گیا تو اب وہ اختیار رکھتا ہے کہ جو چاہے کہے اور کہین دوسرا ترک اسلام کا خیال لایا تو وہ سمجھیگا کہ اسے ایمان سے جان کو زیادہ عزیز رکھتے ہو مرجانا بہتر ہے اور اسلام ترک کرنا برا ہے یہ تقریر اسکے دل پر ایسا اثر کریگی کہ وہ اپنے ارادے سے باز رہیگا اب ہر ایک کے واسطے یہی معذرت ہو جائیگی اس سے ایک ایک سردار کو بلاؤنگا اور سمجھاؤنگا اس ترکیب سے کچھ کام بن جائیگا اور سب کے سامنے کا مشکل ہو توقی ہے سب نے کہا آپکا ارشاد بجا ہے آپ تخلیہ مین تشریف لیجائین ہم ایک ایک قیدی حاضر خدمت کرتے ہین بہنت زنار جادو نے کہا جب مین آواز دون اسوقت قیدیونکو لانا یہ کہکے کمرے کے اندر گیا ملکہ سحر نگاہ سے کہا مین نے سب قیدیون کو بلایا ہے اور اب میرا یہ ارادہ ہے کہ آپ کسی کام مین دخل نہ دیجیے گا تماشا دیکھیے گا ملکہ نے کہا خدا اس کام کا انجام بخیر کرے اور تمھارے ارادے کو پورا کرے بہنت زنار تقلی ایک جواہر نگار کرسی پر بیٹھا اور آواز دی کہ ایک قیدی کو ہمارے پاس روانہ کرو داروغہ نے ایک سردار کو بھیجا کرسی کیا دیکھتا ہے کہ کرسی پر ایک نازنین نقاب چہرہ زیبا پر ڈالے بیٹھی ہے بہنت زنار تقلی نے کہا پسر شیر جادو حاکم بیت الاصنام کی دختر نیک اختر ہے نا سمجھی کی وجہ سے اسنے مسلمانون کو تباہ دی تھی مین نے اسکو بھی اسیر کر لیا تھا مگر اب اسنے توبہ کی ہے اور وعدہ کرتی ہے کہ مین سب مسلمانون کا پتہ لگا دونگی یہان وہ لوگ پوشیدہ ہین مجکو سب کا ٹھکانا معلوم ہے اسکی مین نے تقصیر معاف کی ہے اب اسکو بادشاہ کے حضور مین لیجاؤنگا اور بہت کچھ خلعت و انعام دلاؤنگا اچھا اب تم باہر جاؤ جب مین آواز دون اسوقت پھر ایک اسیر کو لیکر آیے سردار داروغہ حکم پاکر کمرے سے باہر آیا بہنت زنار تقلی نے سردار سے آنکھ ملائی کہ کیون خدا نے کیسا فضل کیا ہے اسوقت ہماری رائے کے خلاف نہ ہونا سردار نے بیجان لیا شکر خدا کیا بہنت زنار نے اسے اپنے پاس بٹھایا اور پھر داروغہ کو آواز دی کہ دوسرے قیدی کو حاضر کرو داروغہ دوسرے قیدی کو لیکر آیا بہنت زنار نے کہا انھون نے میرا کہنا قبول کیا اب انھین بھی حضور بادشاہ مین لیجاؤنگا اور انعام خلعت دلاؤنگا داروغہ قیدی کو سیر کرکے باہر آیا بہنت زنار نے سردار کو اپنے پاس بٹھایا پھر داروغہ کو آواز دی وہ تیسرے قیدی کو لایا بہنت زنار نے کہا ان دونون کی قید کاٹ دیجاوے اور اب جو قیدی ہمارے پاس آوے وہ ہاتھون ہی نہ بیان لایا جاوے داروغہ نے ان دونون سردارون کو اپنے ہمراہ لیا اور باہر لاکر انکی قید کاٹ دی بہنت زنار نے ان دونون کو اپنے پاس بلا لیا اسی طرح پے بعد دیگرے سب سردارونکو طلب کیا جب جانکرتقلی کی باری آئی داروغہ اسکو حالت غشی مین لیکر نمودار ہوا بہنت زنار نے کہا اس سے مین پہلے ہی کہہ چکا تھا اسنے قبول نہ کیا مین نے اسپر سخت سحر کر دیا ہے اور اسکی ذات سے امید نہین ہے کہ یہ میرا کہنا قبول کرے اسلیے تم اسکو یہین چھوڑ جاؤ اب مین سحر نگاہ کے ہمراہ جاتا ہون اور اسکو بھی لیے جاتا ہون وہین اسکو قتل کرونگا سب کہ یہ واقعہ دیکھکر ہیبت ہو اور میرا کہنا قبول کرین یہ کہکے بہنت زنار نے علامین کو طلب کیا حکم دیا کہ ایک سخت بہت بڑا لاؤ ان سب سردارونکو اس سخت مٹھی مین ہمراہ ہونگا ان بیچارے سردارون کا پتہ ملکہ سحر نگاہ کی ذات سے لیگا انکے سامنے اس عیار کو قتل کرونگا اور جن لوگون نے میرا کہنا قبول کیا ہے

انکے مراتب سبکو دکھاؤنگا یقین ہو اس انتظام سے وہ لوگ بھی میرا کہنا قبول کرین سب نے اس رائے کو پسند کیا اسی وقت سب تخت کے انتظام مین مصروف ہوئے بہفت زنار نے دارو غہ کو رخصت کیا موقع پاکے جہانگیر نقلی کو پیچھے پر لادا جس حجرے مین بہفت زنار اصلی کو دبا دیا تھا وہان آیا اسکو نکالا جہانگیر کی صورت بنایا جہانگیر نقلی کو زمین مین دبا دیا بہفت زنار اصلی کو بمشکل جہانگیر والا کرتہ پہنا کر ڈالدیا اتنے عرصہ مین تخت زمین حاضر ہوئے سب نے اجازت چاہی بہفت زنار نے سبکو اندر بلایا سب نے کہا تخت تیار ہو سبکو آپکا انتظار ہے بہفت زنار نقلی نے سب سردارن اسلام کو اپنے ہمراہ لیا ملکہ سحر نگاہ کو بھی اشارہ کیا وہ کہرے سے باہر آئی غرضکہ سبکو تخت پر بٹھایا اور خود بھی ایک کرسی بچھا کر تخت پر بیٹھا ایک کرسی پر ملکہ سحر نگاہ کو بٹھایا جہانگیر نقلی کو بھی اپنے پاؤن کے پاس بٹھا لیا ساحرون نے بزور سحر تخت اٹھایا تخت لیکر ایوان آتش حصار کے باہر آئے اور سرحد بیت الاصنام مین داخل ہوئے ملکہ سحر نگاہ کو سحر یاد آیا شکر ادا کیا ساحرون نے عرض کی اب تخت کو کہان بچھائین بہفت زنار نے کہا ملکہ سحر نگاہ پتہ بتائینگی بیان ایک جگہ ہے جہان سبزی ایک تصویر لنب ہے وہان اس تخت کو بچھاؤ سحر نگاہ نے پتہ بتایا ساحرون تخت وہان لیکر گئے لوگون نے جو کیفیت دیکھی سب کھڑے ہو گئے خاک پر سب نے اپنے سر رکھدیے اسوقت مشیر جادو کو خبر ہوئی کہ آج خداوند نے خود قدم رنجہ فرمایا ہے اور بہت سے لوگ ہمراہ ہین سحر نگاہ قدرت کے پاس ایک جواہر نگار کرسی پر جلوہ افروز ہین مشیر جادو اسی وقت دوڑا آتے ہی بہفت زنار کے قدمون پر گر پڑا ہاتھ باندھ کے عرض کی کل شب سے غلام کئی مرتبہ شہپہ قدرت کے حضور مین حاضر ہوا مگر کچھ جواب نہ پایا قربان ہی مرتبہ حالی صنت بھی کی مگر تصویر گویا نہین ہوئی غلامون کو بہت خیال تھا سب خائف تھے کہ خداوند خفا ہو گئے ہین دیکھیے اب کیا ہوتا ہے اسوقت انکی تشریف آوری سے رفع انتشار ہوا بہفت زنار نے کہا اے مشیر جادو مین خود آنے والا تھا اسوجہ سے شہپہ قدرت کو منع کر دیا کہ وہ جواب نہ دے اب مین اسی جگہ رہونگا اور اس تصویر کو ہمیشہ کے واسطے خاموش کر دونگا یہ کہکے مشیر جادو سے کہا اب ہم سحر نگاہ سے بہت خوش ہین اسلام مرتبہ بھی بڑھا دیا اور اسکو ہمنے کل انتظام قدرت سپرد کیا انھون نے وعدہ کیا ہے کہ بقیہ سرداران اسلام کو بھی ہم گرفتار کرا دینگے قدرت نے جتنے سردار گرفتار کرائے تھے انکے دلون مین ایسی بات قایم کر دی کہ سب نے اسلام سے بکلم انکار کیا مگر وہی عیار ہے اسکو تم اپنے ہمراہ لائے مجھے اسنے قدرت کو دھوکا دینا چاہا تھا اسلیے اسکا قتل کرنا قدرت کو منظور ہے جو لوگ ایوان آتش حصار سے اسکے ہمراہ آئے تھے وہ اسکی تقریر سنکر آپس مین کہنے لگے کہ واقعی بہفت زنار جادو نے جو انتظام کر رکھا تھا بیت الاصنام اسکے قبضے مین اگر نہ ہوتا تو ضرور مسلمانون کی تدبیر کارگر ہو جاتی اور راستہ ایوان آتش حصار کا معلوم ہو جاتا ایک بھی گرفتار نہ ہوتا یہان تو سب یہ تقریر کر رہے تھے بہفت زنار جادو نے سحر نگاہ سے مخاطب ہو کر کہا اب ہمکو سرداران اسلام کے پاس چلنا ہے وہان پہونچ کے ان لوگون سے کچھ باتین کرین اور سب کے دلون سے اسلام کو نکال دالین سحر نگاہ نے کہا قدرت میرے ہمراہ چلین مین ابھی سب کا پتہ لگائے دیتی ہون بہفت زنار نے سب سردارون کو ہمراہ لیا ساحر بھی اسکے ساتھ چلے بہفت زنار نے کہا تم لوگ یہین قیام کرو وہان چلنے کی ضرورت نہین ہے سب ساحر یہین ٹھہرے مشیر جادو نے اجازت چاہی ملکہ سحر نگاہ نے اشارہ سے منع کیا بہفت زنار نے کہا تمھارے آنے کی ابھی ضرورت نہین ہے تم یہان ٹھہرو جہانگیر کو ملکہ سحر نگاہ نے اپنے باپ کے ملازمین سے لے چلنے کا اشارہ کیا انھون نے لنگ ڈولی پر ڈال لیا ملکہ سحر نگاہ اور بہفت زنار نقلی

اور سرداران اسلام جوایران آتش حصار سے ہمراہ آئے تھے روانہ ہوئے ملکہ سحر نگاہ تھوڑی دیر مین ایک میدان وسیع مین پہونچین ساحرون سے کہا کہ جہانگیر کی منزل یہان سے چلے چلو ساحرون ڈول رکھکر روانہ ہوئے ملکہ نے ایک طرف کی جانب نگاہ کی ایک طائر یانے سے آیا ایک کنجی ملکہ کے سامنے پھینک دی ملکہ نے کنجی اٹھائی ایک کنواں سامنے نظر آتا تھا اسکے قریب پہونچین قفل کھولکر شیشہ کھولا زینہ نظر آیا ملکہ نے سفت زنار نقلی سے کہا تم آگے چلو سفت زنار نے کہا مین راہ سے ناواقف ہون پہلے تم چلو تمھارے پیچھے سب آئینگے ملکہ زینہ سے اترین سفت زنار نقلی بھی ساتھ ہوا سب سردار بھی چلے سفت زنار نے کہا قیدی کو یہان نہ چھوڑو ملکہ نے کہا پلٹ کے دیکھو سفت زنار نے مڑکے نگاہ کی کہ ملکہ غضبناک ہوکر قیدی غائب ہوگیا ملکہ نے کہا خاطر جمع رکھو تمکو دین لیجائیگا سفت زنار نقلی باتین کرتا ہوا سب سردارون کے زینہ سے نیچے اترا عمارات خوب اور مکانات مرغوب کی نظارہ سے لطیفت شاد ہوئی ایک طرف گوشہ باغ مین نگاہ کی دیکھا امیرالزمان نامدار ایک جوانہ نگار کرسی پر رونق افروز ہین مگر فکر مین سر زانو ہے مین قدم کی آہٹ جو پائی شاہزادہ نے گردن اٹھائی ملکہ سحر نگاہ اور اپنے سردارون کو جو آتے دیکھا شاہزادہ کی باتین کمال تمکین کرسی پر سے اٹھکر ملکہ کے قریب آئے کی واقعی تمنے کارنمایان کیا سب سردارون نے امیرالزمان نامدار کو سلام کیا سفت زنار نقلی نے بھی سلام کیا ملکہ سحر نگاہ نے عرض کی ای شہریار مین نے کچھ کام نہین کیا مین خود مبتلاے بلا تھی واقعی آپ جہانگیر کی جو کچھ تعریف فرماتے تھے بہت سی باتین سچ نہ آتی تھین آج انکی کاردانی دیکھکر بیہوش اور گئے آپکے فرمانے سے کچھ زیادہ انکے کمالات مین امیرالزمان نے کہا جہانگیر کہان ہے ملکہ نے سفت زنار کیطرف اشارہ کیا امیرالزمان نے دوڑکے گلے لگایا کہا ای جہانگیر تمھارے اس کارنمایان کی کیا تعریف کیجائے جہانگیر نے ملکہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا امیر قیدی دیدیے ملکہ نے اسی وقت آواز دی ایک نقابدار قیدی کو لیے ہوئے آیا امیرالزمان اور سب سردارون نے دیکھا کہ جہانگیر کی صورت جسنے وقت آواز دی ایک نقابدار قیدی کو لیے ہوئے آیا امیرالزمان اور سب سردارون نے دیکھا کہ جہانگیر کی صورت ہے سب نے کہا یہ کیا حرکت ہے جہانگیر نے کہا ابھی آپ لوگ اس معاملے مین دخل نہ دین یہ شعبدہ بازی کمال ہے سب نے دیکھا کہ جہانگیر نقلی کی شکین باندھین اور ایک درخت سے باندھدیا اپنا منہ دھوکر صورت اصلی ظاہر کی اپنا لباس پہنکر جہانگیر کو بھی ہیئت اصلی پر لایا دماغ سے مبوشی کی بٹی اتاری زبان مین سوزن دیکھدیا پھر شیشہ کیا تلوار ہاتھ مین لیکر کھڑا ہوا قلم دوات سامنے رکھا اب جو آنکھ کھلی تو سفت زنار جادو نے اپنے کو بیہا بندھا پایا جہانگیر نے اس سے کہا اب اسلام قبول کرنے مین تجھ کیا عذر ہے سفت زنار نے جو اپنے تئین اس حالت مین پایا اسکو سکتہ ہوگیا مگر اسلام اسنے قبول کیا جہانگیر نے اسکی شکین بندھی رہنے دین ملکہ سحر نگاہ سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپکے والد شیر جادو کے پاس ایلچی بھیجدو اور انھین اسکی یہ حالت دکھاؤ دیکھو وہ کیا فرماتے ہین ملکہ نے کہا انکے پاس جانا بیکار ہے مین خود انھین سمجھا لاؤنگی اسکی حالت دیکھکر جہانگیر نے کہا آپ ہمارے شریک ہیں ہمارے ساتھ چلیے اور انکو اپنے ہمراہ لائیے ملکہ اسی وقت روانہ ہوئین اور شیر جادو کا نے ہمراہ لیکر دم بھر مین واپس آئین شیر جادو نے جو یہ واقعہ دیکھا حواس مختشر ہوگئے دوڑکے امیرالزمان کے قدمون پر گر پڑا عرض کی ای شہریار مین بصدق دل ایمان لاتا ہون واقعی پروردگار عالم نے آپکو اقبال مند کیا ہے شاہزادے نے شیر جادو کا سر قدمون سے اٹھایا اپنے پاس بٹھایا امیرالزمان نے فرمایا کہ سفت زنار جادو کا زندہ رہنا اچھا نہین یہ اسلام سے انکار کرتا ہے اور یقین بھی نہین کہ مسلمان ہوجائے جہانگیر نے اتمام حجت کیواسطے پھر اس سے تین مرتبہ کہا جب اسنے قبول نہ کیا تو امیرالزمان نامدار نے حکم قتل دیا جہانگیر نے وہان سے گوشہ باغ مین لاکر اسکو بٹھا کر گردن پر تلوار لگائی سر کٹ گیا تمام باغ مین تاریکی چھا گئی ہوائے تند چلنے لگی آوازین مہیب آنے لگین بجلیان کوندہ کوندہ کر گرنے لگین بہت دیر تک یہ طوفان

عظیم برپا رہا جب وہ تاریکی دور ہوئی تو ایک گوا مہیب کی کشتی مرا نام من ہفت زنار جادو پر اس کے آتے ہی ایک اور
آواز ایسی سخت آئی کہ ہر ایک کو گمان ہوا زمین پھٹ گئی یا کوئی پہاڑ اپنی جگہ سے اکھڑ گیا ملکہ سحر نگاہ سے امیر الزمان نے فرمایا
ملکہ یہ صدا کیسی ہے ملکہ نے عرض کیا اے شہریار معلوم ہوتا ہے کچھ اسکی ساختہ عمارت وغیرہ تھی وہ منہدم ہوگئی جب دیر کے بعد تسلط
ہوا تو مشیر جادو نے کہا اب میں جاتا ہوں باہر کی خبر لاتا ہوں دیکھوں جہاں اسکی شبیہ رکھی تھی وہاں کیا حالت ہوئی ملکہ نے
کہا میں بھی آپکے ساتھ چلونگی مشیر جادو نے ملکہ کو بھی ہمراہ لیا امیر الزمان نامدار نے فرمایا ہم بھی چلیں گے سب سردار بھی
ہمراہ ہوئے وہاں سے باہر آئے اب جو سب نے ایوان آتش حصار کی جانب نگاہ کی تو وہ آگ کی خندق نظر آئی نہ عمارت
دکھائی دی ایک میدان وسیع سکو نظر آیا وسط میدان میں ایک چاہ عمیق دکھائی دیا امیر الزمان نامدار نے فرمایا یہ چاہ
عمیق کیسا ہے مشیر جادو نے عرض کی یہ طلسم دار الصفا کا راستہ ہے اسی کی حفاظت کے واسطے ہفت زنار جادو نے
یہ شہر تیار کیا تھا اے شہریار آپ نے قتل ہفت زنار میں جلدی کی ایک شخص بچ کر نکل گیا غیب نہیں جو وہ پیچھے فساد
برپا کرے اور طلسم میں پہونچکر سب کیفیت زبان پر لائے وہاں سے ہلوگوں کو جان بچانا دشوار ہوگا امیر الزمان نے
فرمایا تم خاطر جمع رکھو ہر انسان نہ ہو کسی کی کیا مجال جو تمکو آزار پہونچائے یا تمہارے سفر کی طرف آنکھ اٹھائے
اگر خدا نے چاہا تو اسی طرح سب کو زیر کرو گے تم نہ گھبرانا خیال فاسد اپنے دل میں نہ لانا یہی ذکر کرتے ہوئے
امیر الزمان نامدار مشیر جادو کے مکان پر آئے مشیر جادو نے شاہزادہ کو بڑے اعزاز و افتخار سے اپنے
مکان میں لیجا کر بٹھایا اپنی بی بی کو حاضر کیا اسنے بھی اسلام قبول کیا سب لوگ سامان دعوت میں مصروف ہوئے
مشیر جادو امیر الزمان کی خدمت میں حاضر رہا شاہزادے نے فرمایا اے مشیر جادو تمنے کہا تھا کہ ایک شخص
یہاں سے نکل گیا اور جان سلامت لیگیا وہ کون تھا مشیر نے عرض کی اے شہریار وہ قہرمان جادو تھا زنار جادو
اسکو اپنا معتمد خاص جانتا تھا اور بہت مانتا تھا جسوقت اسکے مرنے کی آواز سنی ہوگی فوراً وزیر کے پاس آیا ہوگا
وہاں اسنے مرنے کے ساحروں کو پایا ہوگا اور سامر تو گھبرا گئے ہونگے مگر اسنے سب کو جمع کیا ہوگا خود ایوان
کے اندر پہونچ گیا ہوگا اسی کی رائے سے سب جانب طلسم روانہ ہوئے ہونگے اگر وہ نہ ہوتا تو ایک کی ہمت نہ
پڑتی کہ جانب طلسم جائے سب یہیں رہتے یا آپکی اطاعت قبول کرتے یا مارے جاتے مجھسے خود غلطی ہوئی
اسوقت خیال نہ آیا ورنہ قبل قتل ہونے ہفت زنار کے میں اسکو گرفتار کر لیتا اب وقت ہاتھ سے نکل گیا
امیر الزمان نے فرمایا اسکی ہوس بیکار ہے مگر یہ بتاؤ کہ طلسم دار الصفا یہاں سے کتنی دور ہے اور وہاں کے حالات
سے تمکو کسقدر آگاہی ہے مشیر جادو نے عرض کی غلام وہاں کے حال سے مطلق ماہر نہیں یہ سنا کرتا ہوں کہ طلسم
دار الصفا یہاں سے کئی ہزار منزل ہے اور راستہ بہت مخدوش ہے درمیان میں ایک دریائے ناپیدا کنار ہے اس سے
عبور دشوار ہے شاہزادہ نے فرمایا کیا یہاں کوئی واقف کار طلسم موجود نہیں ہے جس سے وہاں کے کچھ حالات
دریافت کرتے مشیر جادو نے ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار آپ وہاں کے حالات کیوں دریافت فرماتے
ہیں کیا مصمم وہاں تشریف لیجائینگے غلام نے سنا ہے کہ اب تو آپکا ارادہ جانب ایوان سلطان ہے جب آپ وہاں
تشریف لیجائینگے اور وہاں کو فتح کرینگے وہاں سے طلسم دار الصفا بھی بہت قریب ہے امیر الزمان نامدار نے
فرمایا شاید اسطرف جانے کی رائے ہو تمنے اسواسطے راز دریافت کرنا اچھا ہے مگر تمہاری زبانی معلوم ہوتا ہے
کہ یہاں کوئی واقف کار موجود نہیں کچھ مضائقہ نہیں ہے اگر ایسا وقت پیش آئیگا غیب سے سب سامان ہوجائیگا
راستہ بھی آسانی سے ملیگا وہاں تک پہونچ بھی جائینگے غرض سب امور ہماری مرضی کے موافق انجام پائینگے

مراب یہان سے ہمکو جلد روانہ ہونا چاہیئے زیادہ توقف اچھا نہین ایسا نہ ہو اور لوگ ہمسے پہلے طلسم نرطان پر پہونچ
جائین اور ہمارے تاخیر کرنے سے سب کو آنوشا ہو کیونکہ ہے سب کے پہلے لشکر اسلام سے روانہ ہونا پسند کیا کیونکہ
ساتھ نہ دیا یقین ہے اور لوگ بھی روانہ ہو گئے ہونگے کسی دوسری راہ سے قریب طلسم پہونچے ہون مشیر جادو نے
عرض کی شہریارا بھی طلسم تک کسی کی رسائی نہ ہوئی ہوگی آپ نے تو اسقدر راہ بھی طے کی اور لوگون کا تو یہان تک
پہونچنا محال ہوگا یہ راستہ بہت مخدوش تھا ہزارون طرح کے خوف و خطر تھے مگر اس سے زیادہ قریب نرطان
کے جانے کا راستہ دوسرا نہین ہے اسلیے ہو کہ سب سے پہلے حضور ہی طلسم مین داخل ہونگے امیر الزمان نامدار تھوڑی
دیر یہ باتین کرتے رہے جب رات زیادہ گذری مشیر جادو نے ہاتھ باندھ کے عرض کی حضور رات بہت آئی ہے اور
سرداران اسلام نے آج بہت زحمت اٹھائی ہے جو مناسب ہو وہ حکم فرمایئے امر احت فرمانا مناسب ہے شاہزادے نے مشیر جادو کا
کہنا قبول فرمایا بعد رخصت ملعام شاہزادہ خوابگاہ مین تشریف لایا سب سردار بھی اپنے اپنے بستر پر گئے مشیر جادو بھی رخصت
ہو کر اپنے خوابگاہ مین گیا مگر سحر نگاہ بھی اپنے محل مین تشریف لائین اس شب کو سب نے آرام کیا صبح کو امیر الزمان نامدار بیدار ہوئے مشیر جادو سلام کو حاضر ہوا
اور سب سردار بھی آئے مگر سحر نگاہ کو عرصہ ہوا شاہزادہ نے فرمایا ابتک ملکہ نہین آئین نہ کسیکو یہان بھیجا نہین معلوم مزاج
عالی کیسا ہے مشیر جادو نے عرض کی اے شہریار کل آنے سے بھی بہت تکلیف اٹھائی ہے ایوان آتش حصار سے بہت مضمحل ہو کر آئی تھی یقین ہے
جاگنے مین عرصہ ہوا خادم بھی اطلاع دیتا ہے بہت جلد خدمت والا مین حاضر ہونگی یہ کہکے مشیر جادو نے ایک چوبدار کو طلب کیا فرمایا حکم
دیا کہ ملکہ کی ڈیوڑھی پر جاے جلد انکی خبر لائے چوبدار اسیوقت روانہ ہوا تھوڑی دیر مین بعد ہو اس واپس آیا مشیر جادو نے پوچھا خیر تو
ہے چوبدار نے ہاتھ باندھ کے عرض کی ملکہ کا پتہ نہین شب کو جب آپکے یہان سے تشریف لیگئین اپنے محل مین آرام فرمایا مجکو کسی نے بستر
خواب پر سنپایا پسنکر مشیر جادو کے حواس باختہ ہو گئے امیر الزمان نامدار بھی گھبرائے حالت اضطراب مین یہ بہت زبانیز لائے سے
اگر یہ جانتے تو اسطرح تجھے جدا ہونگا نہ کرتے روے تابان پر ترے ہرگز نظر نہ کرتے مشیر جادو سے ضبط نہ ہوا آنسو نکل پڑے شاہزادہ
کے قریب آیا قدمون کی طرف سر جھکایا عرض کی اے شہریار غضب ہوا چراغ گل ہو گیا میری آنکھون مین اسوقت زمانہ سیاہ ہے
قلب مضطرب بال نالہ و آہ ہے امیر الزمان نے فرمایا مشیر جادو صبر کرو اسقدر نہ گھبراؤ اگر خدا نے چاہا بہت جلد ملکہ کا پتہ لگائینگے
تمسے ملائینگے تم ہرگز گھبرانا خیال فاسد نکرنا مشیر جادو نے عرض کی اے شہریار یہ سب قہرمان جادو کی فتنہ پردازی ہے اسکی حیلہ سازی
ہی معلوم ہوتا ہے وہ طلسم دار الفنا مین پہونچا اور سب حال بیان کیا یہ تو اسکو معلوم تھا کہ سحر نگاہ نے اہل اسلام کی اطاعت قبول کی وہان
جاکر انکی شکایت کی ہوگی وہان سے بادشاہ طلسم نے ساحرون کو بھیجا ہوگا ملکہ کو وہان اٹھا لیگئے ہونگے نہین معلوم وہ لوگ کسطرح پیش آئین ملکہ کو
زندہ رکھین یا قتل کرین امیر الزمان نامدار نے حکم دیا کہ سب سردار ابھی وقت سامان سفر درست کرین اب جب تک ہم ملکہ کا پتہ نہ لگائینگے
چین نہ آئیگا اضطراب قلب بڑھتا جائیگا سب سردار اسی وقت معروف انتظام ہوئے مشیر جادو نے عرض کی اے شہریار
آپ نے جو تشریف لیجانے کا ارادہ کیا ہے تو پہلے یہ فرمایئے کہ راہ سے سب ناواقف ہین کیونکہ طلسم دار الفنا یہان سے
بہت دور ہے یہ بھی سنا ہے کہ راستے مین بہت سے قحط دبلا کا سامنا ہے امیر الزمان نے جواب دیا کہ اے مشیر جادو تم خاطر جمع رکھو ہر حالت
مین خدا مالک ہے کسیکی مجال نہین جو کسیکو زحمت پہونچا سکے تم میرے ہمراہ چلو راہ بھی پتہ ملتا جائیگا ہر جگہ وہان حافظ حقیقی آجائیگا یہ سنکر
تو سامان سفر درست ہونے لگا مشیر جادو نے اپنی بی بی سے جاکر سب کیفیت بیان کی اسکو فرط ملال سے غش پر غش آنے لگا بڑا طال ہوا
تڑپنے لگی مشیر جادو نے سمجھایا کہ ملکہ خاطر جمع رکھو شاہزادہ نے عزم سفر کیا ہے تلاش ملکہ کے واسطے آمادہ ہین یقین ہے خدا
فضل کریگا جلد پتہ ملجائیگا ہمکو تو اسوقت امیر الزمان نامدار کا تشریف لیجانا ناگوار ہے مگر کیا کریں مجبوری ہے شاہزادہ کو تیسرے زیادہ
ملال ہوا اور یہی خیال ہر گھڑی جلد پتہ ملے ہمسے اسقدر کوشش بھی نہ ہوتی بھلا طلسم دار الفنا مین کیونکر جاتے اور کسطرح پتہ

لگاتے ہیں یہ لوگون کی بہت ہی جو بڑے بڑے ساحران نامی سے مقابلہ کرتے ہیں اور سکو زیر کرکے اپنا مطیع بنا لیتے ہین دنیا مین ایسے زیادہ اقبال منظور انسے زیادہ دلیر دوسرا نہین یہ لوگون پر ہیبت و جرات ضم ہی مشیر جادو نے دیر تک اپنی بی بی کو سمجھایا پھر وہان سے امیر الزمان نامدار کی خدمت مین آیا شاہزادہ فرط ملال سے بیقرار تھا مگر ضبط سے کام لیا بار بار یہی حکم دیا کہ اب سب جلد تیار ہو جائین عرضہ لگائین سرداروں نے جو شاہزادہ کو اسقدر مضطر پایا بہت جلد سب تیار ہوکے جہانگیر و نے حاضر خدمت ہوکر عرض کی حضور لشکر تیار ہے [illegible] امیر الزمان نامدار نے قدم آگے بڑھایا و سب طلب فرمایا مشیر جادو کو ہمراہ لیا اور وہان سے قصد طلسم دار البصار مع مشیر جادو و جملہ سرداران سپاہ مع خیمہ و خرگاہ کوچ کیا کہ وقت مناسب پر کیا جائیگا اب کیفیت ان لعاکھرو نکی عرض کیجاتی ہے جو ہفت نار جادو کے ہمراہ رہتے تھے اور جب اژدر ایران حصار سے باہر نکلے تھے جب انھون نے ایوان آتش حصار کو سمندم ہوتے دیکھا اور ہفت نار جادو کے مرنے کی آواز سنی سب گھبرا گئے ایک لمحہ وہان ٹھہرے مزدور سحر آپہونچا تب رہی ہوئے آپسمین سب نے کہا جلدی ایوان کے اندر چلو اور ساحرونکی خبر لو دیکھو اپنے کیا گذری زندہ ہین یا وہ بھی جان سے گذر گئے متعجب کی بات ہے ہفت نار جادو نے اتنا بڑا کام کیا سب مسلمانون کو اسیر کر لیا نہین معلوم کیا واقعہ گذرا جو اسطرح مارڈالا گیا کسی سے جنگ بھی تو نہین ہوئی اگر کسی سے لڑائی ہوتی تو ضرور ہمکو بھی معلوم ہوتا اسکی مدد کو جاتے حتی الوسع اسکو اس آفت سے بچاتے اب کیا منہ لگا کے طلسم مین جائینگے اور بادشاہ کو کیا شکل دکھائینگے یہ کہتے ہوئے ایوان کے اندر داخل ہوئے یہان سب علامت سمندم ہو چکی تھی ساحران ایوان حیران تھے چار و نطرف گھبرائے ہوئے پھر رہے تھے ان لوگون کو جو آتے ہوئے دیکھا سب نے گھبرا کے پوچھا ارے اسطرف آؤ جلدی بتاؤ ہفت نار جادو کو کس نے مارا بیت الاحزان مین کون ایسا ساحر زبردست تھا جسنے اس سے مقابلہ کیا مسلمانون مین سے کسی نے اسکی جان لی ان ساحرون کو بھاگے ہوئے گئے تھے کہ یہ خود اسبات کا تعجب ہے کہ ہفت نار جادو کو کس نے قتل کیا وہ وہان پہونچ کے ہنسے جبرا ہوئے ایک قیدی کو لیکر مشیر جادو کے ہمراہ گئے اور سب مسلمان بھی انکے ساتھ تھے مشیر جادو کی دختر سحر نگاہ بھی ہمراہ گئی اسنے کہا تھا جہان مسلمان پوشیدہ ہین مین وہان چلونگی سبکو گرفتار کرا دونگی ہمنے سنکر کہا کہ ہم بھی ہمراہ چلین مگر ہفت نار نے قبول نہ کیا تنہا سب کے ہمراہ گئے تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی تاریکی چھائی ہمکو معلوم ہوا کہ کسی نے انکو قتل کیا وہان ٹھہرنا مناسب نہ جانا فرار پر قرار کیا یہان بھاگ کر آئے اب جو کچھ تم کہو وہ کرین ماہ وشاہ کے حضور مین چلین یا یہان ٹھہرین بعض نے کہا یہان ٹھہرنا بیکار ہے اگرچہ راستہ طلسم کا کھل گیا ہے مگر ہم اسکی کیا نگہبانی کر سکتے ہین مناسب ہے یہان سے مرحلہ اصلاب قریب ہے وہان چلین اصلاب جادو سے سب کیفیت بیان کرین وہ بھی ساحر زبردست ہے ہفت نار جادو سے اسکو ہر طرح فضیلت ہے یہان دو ہزار ساحرون سے نگہبانی کرتا تھا وہان فوج بیشمار موجود ہے اسکے علاوہ اسکے عجائبات سحر بھی وہان ایسے ہین کہ پچھلے ساحرون کی سمجھ مین نہین آتے ہین سب اسکے نام سے تھراتے ہین کوئی اسکے مقابلے مین نہین آتا اسکو یہ قوت حاصل ہے کہ جو اسکے مقابلے کو آئے اسکی نصف طاقت برزور سحر سلب کر لیتا ہے اسکے علاوہ اور بہت سی قوتین اسکو حاصل ہین مناسب ہے کہ اسکے پاس چلو سب کیفیت بیان کرینگے وہ بھی راہ طلسم کو پوشیدہ کر دیگا اسوقت تک اگر مسلمان سرحد مین داخل بھی ہو جائینگے تو مقابلہ کرکے سبکو گرفتار کر لیگا یا قتل کر ڈالیگا یہ صلاح کرکے سب ساحر اسطرف روانہ ہوئے مرحلہ اصلاب یہان سے دس دن کی راہ تھی ساحرون نے کسی جا مقام نہ کیا دو دو روز کا راستہ ایک دن مین طے کرکے لپٹے دو منزلہ کرتے ہوئے پانچوین روز مرحلہ مین پہونچے اصلاب جادو کو خبر کرائی اسنے سبکو سامنے بلایا ہراسان دیکھکر خود بھی گھبرایا کہا ارے خیر تو ہے ہفت نار جادو کیسے ہین تم لوگ اسقدر متوحش کیون ہو مرحلہ کو تنہا کیون چھوڑا ہفت نار کی اطاعت سے کیون منہ موڑا سب نے کہا اے سردار غضب ہو گیا کوہ الماس اور اسمان تم پھٹ پڑا

ہفت زنار جادو کو نہین معلوم کسنے قتل کیا ایوان آتش حصار منہدم ہو گیا اصلاب جادو نے گفت حیرت دانہ تو نہین دیا کہ اسے
یہ کیا کسی ہوش مین آوے کسی مجال تھی جو ہفت زنار جادو کو قتل کرتا کیا وہ ہمسر مین کسی سے کم تھا اور اگر ایسا بھی ہوتا تو ہم لوگ اسکی مدد کرتے
جو بلا مرحلہ پر نازل ہوئی اسکو رد کرنے کچھ خلاصہ کیفیت بیان کرو مجکو کمال تعجب ہے سخت حیرت ہے ساحرون نے کیفیت بیان کی اسنے
اصلاب جادو کی آنکھون مین دنیا اندھیر ہو گئی سب ساحرون کی طرف دیکھکے کہا تنے برا کیا جو مرحلہ کو تنہا چھوڑ دیا مین موجود رہتے
اگر مسلمان آتے آنسے مقابلہ کرتے ہر طرح سے راہ طلسم چھاتے نتیجہ یہ ہوتا کہ لڑکر مرجاتے تو بھی نمکحلال مشہور ہوتے تمھاری اولاد کی
پرورش ہوتی صفحہ دنیا پر نام رہجاتا خیر خو آپا مین فرق نہین آتا اب تم سخت مجرم مشہور ہو جاوگے اور سخت سزا پاوگے مین کسی کی امداد کا محتاج
نہین کسی چیز کی مجکو احتیاج نہین مین ابھی جاتا ہون اور سحر نگاہ کو قید کرکے لاتا ہون یہ کہکر اسنے بھیس بدلے ہوئے ہین اسی وقت دنیا
کو قتل کرایا اور مسلمانونکو اپنے مکان مین چھپایا پہلے اسی کو اسیر کرکے لاؤنگا سب کیفیت دریافت کرونگا پھر جو مناسب ہوگا مسلمانو
کی بھی تدبیر ہو جائیگی پہلے یہی گستاخ بیدماغ بے حیا کی سزا پائیگی یہ کہکر سر پر تاج کج کیا زمین پر تھپکی دیکر بلند ہوا سب ساحر اسکے رعب
جلال سے تھرا گئے آپسمین کہا ہم کہتے تھے کہ اصلاب جادو ساحر زبردست ہے ہفت زنار سے زیادہ قوت و قدرت رکھتا ہے اسکو
مرحلہ دار کون کرسکتا ہے اس ملک کا بادشاہ ہے مگر ہم سب سے آزردہ ہے دیکھیں کیا سزا دیتا ہے اور کیونکر تقاص لیتا ہے مگر حق الوسع
منت کرینگے سر قدمون پر رکھینگے خطا معاف کرائینگے ہمی سفارش اٹھوائینگے یقین ہے اسکو رحم آجائیگا بخشدے تقاص نہ لیگا اگر
آزردگی ہے تو دلجوئی دشوار ہو جائیگی کوئی تدبیر نہ آئیگی بادشاہ بھی سحر نگاہ کیطرف دیکھنا ہی ہوگا یہان تو سب ساحر
گفتگو کر رہے تھے کہ آسمان پر سناٹا ہوا سب کے دل تھرا گئے ہر ایک سنبھلنے بیٹھ گیا دیکھا آگئے اصلاب جادو اسکے عقب مین ایک
ساحر قوی ہیکل مہیب صورت سحر نگاہ کو دوش پر لئے زمین پر اترا ساحرون نے اصلاب جادو کی تعظیم کی تعریف کرنے لگے
اگردان ہونے لگے سب نے یکزبان ہو کر کہا اب آپ ہمکو کون کی جان بچایئے پہلے خود ہمارا قصور معاف کیجیے پھر بادشاہ سے
تقصیر معاف کرائیے اصلاب جادو نے جوابدیا دیکھا جائیگا ابھی معذرخواہی کا موقع نہین تمکو گھر مین رکھو مین بادشاہ سے
مین جاونگا تم سب کی خطا معاف کراونگا ابھی مجکو مسلمانونکی تدبیر کرنا ہے اور مشیر جادو وغیرہ کو بھی اسیر کرنا ہے تھوڑی دیر مین ہمارے
جادو نگاہ طلسم جو ایوان آتش حصار کے منہدم ہونے سے مکمل گئی ہے اسکو پوشیدہ کراونگا تاکہ مسلمان سحر نگاہ آنے کا ارادہ کرین
گو انکو راہ نہ ملے پھر مین بیت الاصنام مین چند ساحرونکو لیکر جاونگا سبکو اسیر کراونگا ابھی سحر نگاہ سے کل کیفیت دریافت
کرونگا اور اسکو اسکی خطا کی سزا دونگا دیکھیں یہ کیا بیان کرتی ہے اگر اپنی حرکات سے باز آئیگی تو صرف رہائی پائیگی ورنہ ابھی قتل
قتل کرونگا اسکے خون مین اپنا خنجر بھرونگا اسنے غضب کیا ہفت زنار جادو کو قتل کرایا ساحرون نے کہا آپکو اختیار ہے یہ ارادہ نفرمایئے
سحر نگاہ راہ راست پر آئیگی اور حیلہ سازی کرکے یہان سے بھی نکل جائیگی مناسب ہو کہ اس سے پہلے کل کیفیت دریافت فرمائیے
پھر اسکو اسیر رکھیے یا قتل کیجیے اتنے مین اسکے واسطے مناسب سمجھ اسی نے ہفت زنار جادو کو اپنے دام تزویر مین پھنسایا اور
بلکہ اپنے مکان پر لیجاکر قتل کرایا اصلاب جادو نے کہا ہفت زنار ناداں تھا اسکے سحر مین اسقدر قدرت نہ تھی جو سحر نگاہ کی باسانی
قلبی دریافت کرتا اور اپنی برائی بھلائی دیکھکر ایوان سے باہر قدم نہ دھرتا بادشاہ طلسم نے اسکے انجام پر لگا پکے یہ کہکر دیا
تھا کہ ہرگز ایوان کے باہر نہ جانا اور خلاف حکم ہونے کو بات مین نہ لانا وہ کیون بلا اصلاب ایوان کے باہر گیا اسی وجہ سے قتل ہوا
مین ایسا نادان نہین ہر بات سمجھکے کرتا ہون مجھسے سحر نگاہ کیونکر گئی ایک سحر مین تو سب کو اسی قابل دیکھی یہ کہکے سحر نگاہ کو
ہوشیار کیا ملکہ کی آنکھ جو کھلی اپنے کو عجب جالت مین پایا خیال کیا کہ بیہوش ہون یا خواب مین ہون عجب طرح کے خیالات
ابھی مین شاہزادہ لیسر الزمان سے رخصت ہو کر اپنے محل مین آئی تھی یہان کیونکر آیا اور شاہزادہ کے قدمون سے
کسنے چھڑایا شاہزادہ کا جو خیال آیا اور سب کے چھوٹنے کا حال یاد آیا فوراً اسکے آنکھون مین پھر آئے یہ دیکھکر

زبان آئے ہے حیف و صد حیف زدن بیت یدا فرخندہ روے گل سیر نزدیم و بہار آخر شد اصلاب جادو نے کہا ای سحر نگاہ کیا تو
سحر کرنے کا ارادہ بھی چکے چکے کیا کہا مجھ پر سحر کیا تو اس سے فائدہ جو کچھ یہاں تمہارا سحر کارگر ہوگا کسی پر اثر ہوگا وہ شخص
جادو تمہارے تمہارے سوا مر تو بیر میں جیسے جان دی اور پیشہ کیا اسلئے بہتری اب صاف صاف بیان کرو کہ اصلی واقعہ کیا ہے نہ
جادو کیونکر مارا گیا اور کسنے اسکو قتل کیا وہ تم لوگوں کے قابو میں کیونکر آیا اور تم نے اسکو بس کیونکر کیا جو سخت اسکی جان کی ہمارے
بھی خوف نکیا بڑی بیرحمی سے کام لیا اے سحر نگاہ نے کچھ جواب دیا اصلاب جادو نے پھر بھی کہا مگر پھر خاموش رہی جب اصلاب جادو نے
دیکھا کہ سحر نگاہ کچھ بھی بات نہیں بتاتی ہے تو غصہ کی حالت میں کہا اے سحر نگاہ آگاہ ہو کہ ابھی تک میں نے تیری بہت رعایت
کیا ہے اور ہر وقت سے کام نہیں لیا ہے تم میرے قابو میں ہو میں نہیں چاہتا کہ تجھے کسی قسم کی ذلت ہو سب عورتوں کے سامنے بہت
ہونا سب کا حال ظاہر کرو مجھکو جلد اس راز مخفی سے مطلع کرو تمہارے جو تقریر سنی غلط کیا مگر پھر دل میں خیال کیا کہ اگر
نہ بتاؤنگی تو ابھی اس جادو کو چھپا دونگی تو نہ مجھکو پائیگا اور نہ سحر نگار مطلب آئے دیکھا یہ خیال کرکے کہا ای اصلاب جادو تو نے
مارنا چاہا تو اپنے لئے کیا سمجھا میں نے بہت دنوں کو کیوں قتل کرایا اسکی موت کس وقت آیا سرداران اسلام کے ہاتھ سے مارا گیا جب
کیا ویسا پایا بھلا کیوں سردار دنکو اٹھا لایا جب پہلے اسنے شرارت کی تو مسلمانوں کی کیا ہوئی وہ لوگ بھی بے آرام ہوئے
اپنی اقبال مندی سے بہت دنوں سے مارا دو کو اسیر کیا جب شتابان لوگوں کا کہنا نہ مانا تو دو شمشیر کیا مدت مدید تک مشرف الاسلام
میں دعوے خدائی کرتا رہا سبکو اپنا مطیع کر لیا ایک تصویر اپنی منصب کلاں سب نے اسکی پرستش کی ہر ایک اسکے نام سے تقرب کیا جب
بھلا کس سے کیا مقابلہ کرتے یہ انھیں لوگوں کی بہت تھی جو اسکو تسخیر کرکے زیر تسلط کیا طوعاً سے سلام نہ لیا اگر یہ لوگ سحر کر جاتے
ہیں مگر ساتھ انکو اقبال مند اور خواص سمجھکر انکی ہمارہ کرتے ہیں اصلاب جادو نے جو تقریر سنی اسکو اور زیادہ غصہ آیا کہا ای سحر نگاہ
جو لوگ سحر سے نا واقف ہیں وہ مسلمانوں سے دوستی ہیں انکا کہنا کرتے ہیں اگر تجھ میں ذرہ عقل سے خالی نہ ہوتا تو کیوں اپنی
جان دیتا اب کسطرح تو مال کامل ہاتھ لگا ہے کیے کی سزا پائیگا اور سارے دن کے مقابلہ کی محنت جاتی رہیگی سب کچھ تم اپنے
دین سے مایوس آئینگے ہمارے شریک ہو جائینگے سحر نگاہ نے کہا یہ سب خیال خام اور تصور تمام ہے کہ سب مقابلہ ہوگا حال کھل جائیگا
ابھی ہو جا بے خیال کرو مگر وقت مقابلہ پشیمان ہونا مشکل ہوگا اصلاب نے کہا اچھا اب تیرا کیا ارادہ ہے اگر اب بھی تو راہ راست پر آ
اور اپنی تقصیرات سے توبہ کرے تو ہم حضور بادشاہ میں روانہ کریں وہاں سے تیری خطا معاف کرا دیں جان بچے گی امان ملیگی دولت پائیگا
ہاتھ آئیگی کسی قسم کی تکلیف نہ پائیگی سحر نگاہ نے کہا جو میری قسمت میں ہوتا ہے وہ ٹلنے نہیں رہتا کسی کی مجال نہیں جو کسیکو تکلیف
پہونچا سکے ہر حالت میں مسلمان ہو جو تیرے مقابلہ میں آئے وہ بھی میرے ساتھ اچھا کریں ہرگز تجھ سے التجا نہ کرونگی اپنے دین سے
نہ پھروں گی اصلاب نے طیش کھا کر کہا اس بدزبان کو یہاں سے لیجاؤ زندان خانے میں اسیر کرو اسوقت مجھے اور ضرورت ہے جب
اپنے کام سے فارغ ہونگا پھر اسکو حضور بادشاہ میں روانہ کرونگا ابھی مجھکو بیون تسخیر حصار کی طرف جانا ہے راہ طلسم ظاہر ہو گئی ہے
چھپا ہوا اگر مسلمانوں نے ادھر آنے کا ارادہ کیا ہو تو انکو اسیر کرکے لاؤنگا پھر سب کی قید اپنے ہمراہ بادشاہ تک لیجاؤنگا یہ کہکر سحر نگاہ
کو جانب زندان روانہ کیا اپنے ہمراہ چند سامریوں کو لیکر ایوان فتکدہ کی جانب روانہ ہوا جسے کہدیا تھا کہ سامان سحر جو ضروری ہے
اپنے ہمراہ لیں تاکہ راہ طلسم اسوقت بطرح ممکن ہو پوشیدہ کرکے لائے پھر جیسا حکم بادشاہ جم جاہ کا ہوگا اسکی تعمیل کیجائیگی
اصلاب جادو ادھر روانہ ہوا ادھر وہی راہ طلسم کی تھی کہ دیکھا ایک ساحر سراقت اسیر زنجیر سے چلا آتا ہے اصلاب نے اپنے ساحروں کو
حکم دیا کہ اسکے پاس جاؤ تعجب بلا کہ وہ یہاں مرجا طلسم کا نہیں ہوا تعجب کی بات ہے کہ بھاگنے کی رسائی کیونکر ہوئی اور کہاں جاتا ہے
یقینی مسلمانوں کا لشکر قدم راہ کا پتہ لگاتے جاتا ہے اسکو نہ چھوڑونگا ابھی قتل کر ڈالونگا ملازمین اصلاب اسکے پاس گئے کہا ای شخص
تو کون ہے یہانتک تیری رسائی کیونکر ہوئی کسکے حکم سے آیا یہ رہنما تجھکو کسنے بتایا ساحر نے جواب دیا کہ میں تمہارے طلسم کا خیر خواہ ہوں اور ضرور

ہفت زنار کی پرستش میں اپنی زندگی اسکی قربان جاوید سلام کر خداوند ہفت زنار نے تجکو معتمد سمجھا تھا اور بیت الاصنام میں بھیجدیا
سپرد فرمائی تھی کہ جو کوئی غیر ملک کا شخص اسطرف آئے اور ایوان کی جانب انکھ اٹھائے یا قدم بڑھائے اسکو گرفتار کرکے رکھو اور بعد تحقیق تمام
فرستادہ خداوند میرے پاس آ اسکو ایوان کے اندر بھیجدون مدت تک اپنی خدمت پر مقرر رہا بت لوگونکو اسیر کیا ایک دن کچھ مسلمان اسطرف آئے
ہین انکو اسیر کرایا مشیر جادو جو دست تحمد خداوند تھا اسکی دختر نیرنگ نگاہ نے اسکو بھی قید سے چھڑایا خداوند نے اسکو اسیر کیا اسکے دوستون
ایوان آتش حصار منہدم ہوگیا قسمت نے ایسی برگشتگی دکھائی کہ اسیر کاہین خداوند کے مرنے کی خبر پاکر جو اپنے مکان سے باہر آیا تمام
عالم کو تاریک پایا جب تک دور بین لی دور بین نے ایوان آتش حصار کو نہ دیکھا صاف میدان پایا سخت گھبرایا اسطرف کی راہ ابھی بہت
مشکل ہے یہانتک پہونچا ہون اب طلسم تک جانیکا ارادہ ہے راستہ کھل گیا ہو مسلمان بھی اسطرف آئے ہین لشکر انکے ہمراہ ہو جو بسکلسر دلیر وہ
شجاع و جرار ہو کہ اسیر اثر نہین کرتا وہ اگرچہ ساحر نہین مگر کرشمہ بازی ہمیشہ سے متعلق نہین رہتا اسکے ہمراہ مشیر جادو بھی آتا ہو اپنے یہان سے ایک
ساحر کو بھی لاتا ہو تمکو چاہیے کہ تم بھی جلد سیکو بلاؤ اور اسکو اسیر کرکے لیجاؤ ساحر دن نے کہا تم خاطر جمع رکھو ہم تمہارے ساتھ چلینگے اصلاب جادو تمکو طلب فرمائے ہین انکو
سب باتون کی اگاہی ہو تمسے پہلے یہان خبر آئی ہو یہان کے ساحر آئے تھے اصلاب جادو ایک مجرم کو اسیر کرائے ہین اسکو زندانخانے مین بھیجدیا ہو
اب اور لوگون کو اسیر کرنے کا قصد کیا ہو قربان جادو نے یہ سنا اسکے حواس ٹھکانے ہوئے ساحرون کے ہمراہ اصلاب کے پاس آیا جھک کر سلام کیا دونون
ساحر کھڑے ہوا اور مین اصلاب نے اسکی کل کیفیت بیان کی بعد ہو نت زنار کی کیفیت بیان کی کہ وہی خداوندی کرتا تھا ایوان سے
باہر جلایا کرتا تھا اصلاب نے کہا مجھے ان ہیوقوف کی سب کیفیت معلوم ہو چکی ہو اسی کی اپنے سزا پائی سخت اپنی جان گنوائی اپنے قوی
سے مارا گیا سپہ قربان جادو سے مخاطب ہوکر کہا تم خاطر جمع رکھو تمہین ہم بادشاہ پاس لیجانیکے عہدہ مطلع سلطنت و انعام دلائینگے
مگر تنہا مسلمان کہانتک آئے ہین اور کسقدر لشکر اپنے ہمراہ لائے ہین انکے ہمراہ ساحر کتنے ہین غیر ساحر کسقدر ہین ہمکا جو سردار ہو وہ کون ہو
کس راہ سے آتے ہین قربان نے کہا یہان سے دو منزل پر آنیکی بارگاہ ہین لشکر بہت ہمراہ ہو بیت الاصنام کے سب ملازمین شریک
ہین مگر ان لوگون مین یہ طاقت نہین جو آپکے مقابلہ کرین اور عہدہ برا ہون مسلمان لوگ سمجھے بالکل نا واقف ہین ان کا سردار جو
امیر الزمان اسکا نام ہو سنا جاتا ہو کہ اسنے بہت سے بزرگان دین کا آزار پہونچایا ہو سکندن طلسم فتح کرکے یہانتک آیا ہو آدمی شجاع
معلوم ہوتا ہو اسکے پاس تحفہ جات ایسے موجود ہین کہ سحر اسپر تاثیر نہین کرتا اصلاب جادو نے کہا ہمکو کچھ پروا نہین ہم ابھی جاتے ہین
اور سبکو گرفتار کیے لاتا ہون ایک سحر ہمین سبکو بیکار کردیگا جب لشکر کام نہ دیگا تو خود سردار کیا کریگا خود بخود اسے مقابلہ
کرونگا یا میرے ہاتھ سے مارا جائیگا یا زندہ اسیر ہوگا مگر یہ چھپا ہوا جو ہمکو ان لوگون کے حال سے آگاہی ہو گئی درمیان میں کسی
دوسری راہ سے جاتا اور انکو نہ پاتا وہ موقع پانے لگے بڑھ جانے گو بہت کچھ نہ بنا سکے مگر مرحلے تک پہونچا جاتے میرے واسطے یہ
دولت کیا کم تھی کہ سحر نگار جادو قتل ہوا اور ہمنے انکی چند منزلین طے کرلین وہان کے ساحرون کا جی چھوٹ گیا راہ طلسم
کھل گئی مسلمان یہانتک پہونچ گئے قربان جادو نے کہا اگر معلوم ہوتا تو کسیکی اتنی مجال نہ تھی جو اسطرف قدم بڑھاتا اور
یہانتک آتا اصلاب جادو نے مقام کرنا مناسب جانا اسوقت وہان سے روانہ ہوا جب ایک منزل طے کی تو دیکھا کہ سامنے بارگاہ ہمین
استادہ ہین لشکر اترا ہوا ہو شام ہو گئی تھی اصلاب جادو نے اپنے ساحرون کو بلایا کہا اسوقت مقابلہ کرنا اچھا نہین چند دن یہیں بسر کرین
رحمت انشاء اللہ شب بھر یہان آرام کرین صبح سبکو گرفتار کرکے لیچلینگے ساحرون نے بھی اسکی رائے کو پسند کیا رات بسر ہوئی صبح کا
سامان کردیا یہان تو یہ حالت ہوئی ادھر لشکر اسلام مین جاسوس نے خبر دی کہ ایک ساحر طلسم کی طرف سے آیا ہو کچھ ساحر دنکو اپنے
ہمراہ لایا ہو مقابلہ کیا ارادہ ہو سامنے میدان نہین ہو امیر الزمان نے سنا بلے جو خبر لایا تھا مشیر جادو کو بلایا ارشاد فرمایا کہ تم اس ساحر کو جسے
ہو کبھی بیت الاصنام مین دیکھا ہو پہچانتے ہو مشیر نے عرض کی غلام یہان کے ساحرون سے واقف نہین سوا بہت زنار کے کوئی
بیت الاصنام مین نہین آیا میں اسطرف جاتا ہون دیکھون کسطرح آیا ہو اور کیا کیا سامان ہمراہ لایا ہو امیر الزمان نے فرمایا مناسب

تھا اسیوقت جاؤ لورا اسکی حالت دیکھکر آدمشیر جادو روانہ ہوا یہان پوشیدہ طور سے آیا دیکھا قہرمان جادو ایک تخت کے قریب
موجود ہے اور اس تخت پر ایک ساحر قوی ہیکل تاج جواہر نگار سر پر رکھے بیٹھا اپنی عبادت کر رہا ہے شیر دہان نہ
شیرا فوراً امیرالزمان کی بارگاہ واپس آیا عرض کی وہ شہر مارین ایسے عرض کرتا تھا کہ سب قصہ پیدائی قہرمان کی ہے وہ بھی تیار ہو ہمراہ
ایک ساحر زبردست کو لایا ہے لشکر آسکے ہمراہ نہین تھوڑے سے ساحر ہین یہان سباب بہت ہمراہ ہے معلوم ہوتا ہے طلسم کی راہ پیدا
کرنے جاتا ہے اگر مقابلہ کو آتا لشکر سا ہوتا امیرالزمان نے فرمایا جو کچھ ہوگا معلوم ہو جائیگا ہمارے لشکر مین سب تیار رہین یہ تدبیر ہے
ہین دھوکا دیکر مقابلہ کرنا ان کا شعار ہے ممکن ہے کہ لشکر اپنے ہمراہ لایا ہو اسکو کسی دوسری جگہ چھپایا ہو بروقت معاملہ وہ لوگ
آجائین اسکی روکرین اسواسطے مناسب ہے کہ یہان سب ہشیار رہین شیر جادو نے امیرالزمان نامدار کے حکم سے سبکو مامور کیا
یہان سرداران اسلام جنگ کی تیاری کرنے مین مصروف ہوئے اسطرف اصلاب جادو لے بوکثرت لشکر پر نگاہ کی کہ ہمارے یہان سے
کوئی اسطرف جائے وہانکا قاعدہ قرینہ دیکھ آئے کہ ان لوگونکا کیا ارادہ ہے مجھے دیکھکر خیالات ہین یا آپس مقابلہ کی تیاری
ہاتی ہے یہ سنکر چند ساحرون نے لشکر اسلام کیطرف رخ کیا اصلاب چلتے وقت یہ کہدیا کہ دیکھو ہوشیاری
سے جانا اور اگر کسی بات مین گرفتار ہونا تو ہرگز نہ گھبرانا مین صبح کو سبکو چھڑا دونگا اول تو وہان کوئی ساحر ایسا نہین ہوتم
لوگون سے جو مین بازی لیجائے مگر ہفت زنار کے واقعہ سے مجکو گمان ہوتے ہین ساحرون نے کہا آپ فکر نہ کرین ہم لوگ جاتے ہین اور
ابھی وہانکی خبر لاتے ہین قہرمان جادو نے کہا مین تم لوگون کے ہمراہ چلتا ہون دیکھون کون کون لوگ بیت الاصنام سے
ہمراہ امیرالزمان کے ہین اور وہ کن کن لوگونکو لائے ہین اصلاب جادو نے کہا تمھارا جانا بہت مناسب ہے اسواسطے کہ تم
وہان کے ساحرونکو پہچانتے ہو قہرمان جادو شاد و شاد ہو کے ہمراہ چوبتین ساحرونکے لشکر اسلام کیطرف روانہ ہوا اور جسراہ سے لشکر کی تھی کہ
دیکھا ایک مرد پیر راہ مین بیٹھا ہو قہرمان جادو بڑھکر اے پیر مرد کون ہو کہان سے آئے ہو یہان اسوقت کیون بیٹھے ہو بڈھے نے
جو بیان مین بیت الاصنام کا باشندہ ہون جسے مسلمانون نے وہانکی حالت تباہ کی ملک کو ذلیل و خوار کیا سب مسلمان ہمکو آزار پہونچا
ہین ہم یہان سے طلسم کیطرف بھاگے جاتے ہین وہان جاکر بادشاہ کو سب حال سنائینگے اپنی حالت دکھائینگے ملک کی کیفیت بیان کرینگے
ہفت زنار جادو سے حال سے اطلاع دینگے یقین ہے بادشاہ کو ہمارے حال پر رحم آئے اور ہمارے شہر کا از سر نو کچھ انتظام ہو جائے
ہمکو مسلمانون نے سخت آزار پہونچایا ہمسے کہتے تھے اطاعت اسلام قبول کرو ہمنے انکار کیا اس خطا پر ہمکو سخت سزا دی تمام ہمارے
آزمایون کے نشان ہین طلسم کا راستہ معلوم نہین مسلمانون کا لشکر تعاقب مین آتا ہے وہ لوگ سوار ہین پیدل ہر طرح اپنی جان
بچاتے ہین ہمکو بیشدید طور سے زدوکوب کرتے ہین راہگو گوشہ دیکھکر چھپ جاتے ہین قہرمان نے جواب دیا اب گھبراؤ ہمارے ساتھ
تو اب تمھاری جان نہین جائیگی اصلاب جادو یہان تشریف لائے ہین انکے ہمراہ اور ساحر بھی آئے ہین مسلمان اسیر ہو جائینگے اپنے
کیے کی سزا پائینگے مین یہین رہنے والا ہون قہرمان جادو میرا نام ہے اہل شہر مجکو جانتے ہین مین ایک پہاڑ پر رہتا تھا
ہفت زنار جادو نے مجکو یہان مقرر کیا تھا جب سے وہ مرحلہ تو نا مین معرفت آپا اصلاب جادو نے مجکو یہان رکھا تمکو بھی وہین چھوڑ چلے
اصلاب جادو تمھاری قدر کریگا اپنے ساتھ بادشاہ کی خدمت مین لیجائیگا خلعت و انعام دلائیگا ابھی ہمارے ساتھ لشکر اسلام
مین چلو ہم خبر لیتے جاتے ہین کہ دیکھیے وہان کیا ہو رہا ہے کون کون ساحر بیت الاصنام سے ساتھ آیا ہے سب کا کیا ارادہ ہے پھر
تمھارے جواب دیا اے قہرمان جادو تم اسقدر تفتیش نہ کرو وہان ہرگز نہ جاؤ مین تمکو سب باتین بتا دونگا جو کیفیت وہان ہوئی
ہو سب سنا دونگا مجھے جسطرح دہانکا حال معلوم ہوا ابھی ابھی مین پوشیدہ ہو کر وہان گیا تھا سب کیفیت دیکھ آیا ہون
تم جو کچھ دریافت کرو مین کہدون قہرمان نے کہا بیان کرنے کی ضرورت نہین چلو اصلاب کے پاس چلیے وہان سوال جواب کرنا وہ سنکے
دریا وہ خوش ہوگا سنا اسوقت ہمکو رد کیا تھا بلا وہان سے طلب ہوگا بڑھاوا کرکے اپنی جگہ سے اٹھا قہرمان نے اپنے ہمراہی ساحرونسے

کہا اب لشکر اسلام کیطرف جانا اور اسقدر زحمت اُٹھانا بیکار ہی چلو پلٹ چلیں بیٹھا اچھی طرح وہانکے حال سے ماہر ہی سب بیان کردیا سامری نے اسی رائے سے اتفاق کیا سب اصلاب کے پاس واپس آئے یہ منفقہ فیصلہ دیکھا قہرمان جادو ایک بڈھے کو اپنے ساتھ لایا اصلاب نے کہا ای قہرمان کیا تم لشکر کیطرف نہین گئے جو اسقدر جلد واپس آئے اور اس بڈھے کو کیون اپنے ہمراہ لائے قہرمان نے کہا یہ بڈھا کل حال سے واقف ہی کیونکہ اسنے بعد شکست ایوان آتش حصار مسلمانون کے ہاتھ سے بڑی دقت اُٹھائی ہی تمام جسم پر نازیبا نون کے نشان ہین یہ آپ کے پاس فریادی آیا ہی لشکر اسلام کی سب کیفیت اسکو اچھی طرح معلوم ہی جو کچھ دریافت فرمائیے بیان کرے اصلاب جادو یہ سنکر خوش ہوا بڈھے کو اپنے قریب بلایا بخاطر تمام پیش آیا کہا تمھارا کیا نام ہی بیت الاصنام مین تم کیا کرتے تھے مسلمانون نے تمکو اسقدر کیون تکلیف پہونچائی بڈھے نے جواب دیا کہ انتظام جادو میرا نام ہی مین بیت الاصنام مین مشیر جادو کا ملازم تھا جب اُسنے دین اسلام قبول کیا مجھسے بھی تاکید کی مین نے نہ مانا مجھے اسقدر تکلیف پہونچائی یہ کہکے تمام نشان نازیبا نون کے دکھلائے اصلاب جادو نے کہا خیر جو کچھ ہوگا اُسکا خیال نکرو اب ہم تمھارا بدلہ مسلمانون سے لینگے مگر یہ تو بتاؤ کہ ہفت زنار جادو کو کسنے مارا اور کیا واقعہ ہوا تم مشیر جادو کے ملازم ہو ضرور اس راز سے آگاہی رکھتے ہوگے انتظام جادو نے کہا مجکو اسکی کیفیت بالکل نہین معلوم اگر مین اُن لوگون کا شریک ہوتا تو مجھے اس راز سے آگاہی ہوتی اسقدر جانتا ہون کہ سحرنگاہ کے باغ مین جاکے ہفت زنار جادو نے گلے اصلاب جادو نے کہا سحرنگاہ کو تو مین اسیر کرلایا ہون اُسے قید سخت مین رکھا ہی اُس سے بھی مین نے بہت دریافت کیا مگر اُسنے مطلق نہ بتایا انتظام جادو نے کہا آپ نے سحرنگاہ کو قید تو کیا ہی مگر وہ سحر مین بہت زبردست ہی ایک دن ضرور بھاگیگی اصلاب جادو نے کہا مین نے اسکو قید کرکے چاہ معدوم مین بھیجدیا ہی وہ ایسا کنوان ہی جو کسی کو نظر نہین آتا سوا میرے اور ملکہ آتش بانوام کے کسیکو وہانتک نہین جاسکتا اور بزور سحر مینے چند طلسم بنائے ہین وہی وہان کی محافظ ہین جب مجکو کوئی گزند پہونچائے دیکھا آتش بانوام بھی موجود نہو تو اُسوقت وہانتک دوسرے آدمی کی رسائی ہوسکتی ہی اور ملکہ آتش بانوام کے معدوم ہوسکتے ہین وہ ضرور موجود گی مین غیر ممکن ہی جو ملکہ سحرنگاہ پر بزور سحر فوقیان سے نجات پائے اول تو اُسکو سحر فراموش ہو وہ کیا کرسکتی ہی مشیر جادو کی اتنی مجال نہین جو وہانتک پہونچے اگر ایسا ہی سحر مین طاق ہوتا تو ہفت زنار سے بیوقوف ساحر کو اپنا خداوند نہ تسلیم کرتا انتظام جادو نے کہا مین نے آپسے تذکرہ یہ بات عرض کی تھی اب مجھے اطمینان ہی بھلا آپ پر کان دھر سکتا ہی اور ملکہ آتش بانوام تک کسکی رسائی ہوسکتی ہی اب آپ ان لوگون کا بھی جلد انتظام فرمائیے تاکہ رفع تردد ہو اصلاب نے کہا صبح کو مین سب کو گرفتار کرونگا تمھین معلوم ہی کہ ساحرون مین کون کون لوگ ہمراہ آئے ہین اور مسلمانون مین سکے کیا ارادے ہین انتظام جادو نے کہا آپ بھی کیسی بات دریافت کرتے ہین جو بالکل بیکار ہی مشیر جادو کے ملازمین اور چند ساکنان بیت الاصنام بس یہی چند ساحر ہین ان لوگون مین سے کسی مین سحر کرنے کا سلیقہ نہین پایا اب رہے مسلمان لوگ وہ سحر سے بالکل ناواقف ہین آپ صبح کو تشریف لیجائیے اور سبکو گرفتار کرلائیے کیا اُنکو بہتک کہ انتظام جادو نے ہنسکے جواب دیا کہ مین یہ نہین بیان کرتا تھا بھلا جو ہفت زنار جادو کو خداوند کہتے تھے اور اُسکے سحر کو اعجاز و کرامت جانتے تھے بھلا ان لوگون سے مجکو انتظام ہوتا انتظام جادو نے کہا اب آپ آرام فرمائیے ہلوگ نگہبانی مین مصروف ہین صبح کو تشریف لیجیے گا سب کو اسیر کیجیے گا اصلاب جادو نے یہ سنکر سب سے کہا کہ اپنے اپنے بستر بچھاؤ تھوڑی دیر استراحت کرو صبح کو جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا سب ساحر مسافت سفر اُٹھا چکے تھے بہت تھکے ہوئے تھے اجازت پاکر اپنے اپنے بستر بچھا لائے اصلاب نے قہرمان جادو اور انتظام جادو سے کہا اب تم بھی جاؤ بیکار تکلیف کیون اُٹھاؤ مجکو میرے پاس آنا مین چلکر سب مسلمانون کو گرفتار کرونگا قہرمان جادو نے چاہا آٹھکر چلا جائے انتظام جادو نے اسکا زانو دبایا اور کہا کہ آپ دونون یہین آرام فرمائین مین نگہبانی کرونگا آپکو تنہا نہ چھوڑونگا اصلاب نے جواب دیا تم خاطر جمع رکھو کسی طرح کا خوف نکرو کسیکی اتنی مجال نہین جو یہان تک آئے اور مجکو کسی قسم کی گزند پہونچائے باہر جاکر چارون طرف نگاہ کرو دیکھو کیا عجائبات سحر نمایان ہین انتظام جادو اُٹھا خیمہ کے باہر آیا دیکھا جیسے کے چارون طرف آگ کا انبار ہے شعلے بحرکت رہے ہین صحرا کرکہ نار معلوم ہوتا ہی انتظام یہ تماشا دیکھکر

واپس آیا کلمات تعریف زبان پر لایا کہا واقعی مسلمانون کی کیا مجال جو یہان تک آئین یا کسی قسم کا آزار ہمارے یہان کے لوگون کو پہونچائین لیکن غلام یہان سے علحدہ نہ جائیگا اور آپکو تنہا نہ چھوڑیگا اصلاب جادو نے مجبور ہوکے کہا تمھاری خوشی مجھے تمھاری زحمت کا خیال تھا انتظام نے جواب دیا زحمت کیسی مجھے سب سے زیادہ راحت یہ ہوگی کہ آپکی خدمت مین موجود رہون اصلاب خاموش ہوا انتظام اور قہرمان دونون علحدہ علحدہ اٹھکر آئے انتظام نے قہرمان سے کہا تم بھی استراحت کرو مین شب بھر جاگونگا کیونکہ مجھے فرط تکلیف سے نیند نہ آئیگی قہرمان بہت تھکا ہوا تھا سو گیا انتظام جادو نے جب دونون کو محو خواب پایا اپنی جگہ سے اٹھا اصلاب و قہرمان دونون کو بیہوش کرکے زبانون مین سوزن دیا جانا کل چلون مگر پھر سوچا کہ آتش سحر سے نکلنا دشوار ہوا اس سے بہتر یہ ہوگا کہ یہین ان دونون کو ہلاک کرون قصہ پاک کرون اسکے مرجانے سے یہ آتش سحر بھی فرو ہو جائیگی اور ملکہ سحر نگاہ بھی اسیری سے رہائی پائیگی یہ سوچ کے خیمہ کا پردہ برابر کیا اصلاب جادو کو چوب خیمہ سے باندھ کے ہوشیار کیا اب جو اسکی آنکھ کھلی اپنے کو عجب حالت مین پایا بہت گھبرایا دیکھا انتظام جادو سامنے نازیانہ لئے کھڑا ہی چاہتا ہے کہ قرون زبان مین سوزن تھا مجبور ہوا تمام نشہ کبر و نخوت دور ہوا اشارہ سے پوچھا تو کون ہی انتظام جادو نے کہا او بے حیا اب شناخت مین خداوند وحدہ لاشریک کے کیا کہنا ہی یہ کہکے قلم و دوات سامنے رکھا اصلاب جادو نے انکار کیا انتظام نے قہرمان جادو کو بھی چوب خیمہ سے باندھ کر وہی سوال کیا اس نے بھی اسلام قبول نہ کیا انتظام جادو نے دونون کو ہلاک قصہ پاک کیا اور اپنے نام کا نعرہ کیا سہ جہانگرد مشہور ہی نام میرا مین خنجر گذار اور طرار ہون ہ زمانے کے ساحر نہ کیونکر ڈرین ہ

امیر الزمان کا مین عیار ہون ہ بلد سنگ باری و برف باری آواز آئی کشتی مرا نام ہی اصلاب جادو بود کشتی مرا نام ہی قہرمان جادو بود جہانگرد یہ موقع پاکر خیمہ سے باہر آیا جو ساحر اسکے ہمراہ آئے تھے اُن سب نے یہ حشر چوبیا دیکھا گھبرا گئے اصلاب جادو کے غصے مین آگئے دیکھا اصلاب جادو اور قہرمان جادو مرے پڑے ہین یہ دیکھکر اور بھی زیادہ خوف طاری ہوا کہ ٹھہرنے کی تاب نہ لائے سب اسباب سحر وغیرہ بھی وہین چھوڑ اُسی وقت بھاگ کھڑے ہوے جہانگرد پوشیدہ سب کا تماشہ دیکھا کیا جب سب ساحر بھاگ گئے جہانگرد نے نقد و جنس و اصلاب جادو کا سر کاٹکر اپنے لشکر کا راستہ لیا مات بہت ہی کم باقی تھی لشکر تک پہونچتے پہونچتے صبح ہوگئی یہان امیر الزمان عالیشان فریضۂ سحری سے فراغت پاکر درباریون کا مجرا لے رہے تھے مشیر جادو خدمت مین شاہزادۂ نامدار کے حاضر ہو چکا تھا کہ جہانگرد نے بارگاہ مین آکر سلام کیا امیر الزمان نے سر دیکھکے فرمایا ای جہانگرد یہ سر کس کا ہی جہانگرد نے کل واقعہ بیان کیا مشیر جادو نے کہا ای جہانگرد سہ این کار از تو آید مردان چنین کنند۔ واقعی کیا کارنمایان کیا ہی مگر قہرمان کا کیا حال ہوا جہانگرد نے کہا وہ بھی مارا گیا تمام ساحر جو اصلاب کے ہمراہ آئے تھے وہ بھاگ گئے اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین بلکہ سحر نگاہ وہان چاہ معدوم مین اسیر ہین مین نے وہان کا سب پتہ پوچھ لیا ہی اب صرف ایک بات باقی ہی اور وہ یہ کہ اصلاب جادو کی بی بی آتش اندام جب تک ہلاک نہ ہوگی اُس وقت تک ملکہ سحر نگاہ کا رہائی پانا دشوار ہی آتش اندام کو جب یہ خبر جائیگی وہ ضرور برائے مقابلہ آئیگی آفت برپا کر گی نہین معلوم کیا کر گی امیر الزمان نے جہانگرد کی بہت تعریف کی کہا خدا مالک ہی آج یہان سے کوچ کرو اور چلو مرحلۂ اصلاب تک پہونچو یہ کہکر کوچ کا حکم دیا لشکر مین سامان ہونے لگا دوپہر تک سب مصروف انتظام رہے بعد زوال آفتاب وہان سے جانب مرحلۂ اصلاب چلے ذکر اسکا وقت پر آئیگا **اب کیفیت ہمراہیان اصلاب جادو جو بعد قتل بھاگے تھے بیان کیجاتی ہی**۔ یہ لوگ بھاگا بھاگ آتش اندام کے مکان پر گئے دربانون نے جو انکو اسقدر مضطرب و پریشان پایا کہا خیر تو ہی انھون نے جواب دیا خیر کہان مسلمانون نے غضب کیا یہ مرحلہ بھی توڑ دیا جلدی ملکۂ آتش اندام کو خبر کرو کہ اصلاب جادو قتل ہوگئے مسلمان ادھر آرہے ہین دربانون نے کلدار کو بلایا اور کہا

اصلاب جادو کے مرنے کا حال سُنایا وہ روئی ہوئی اندر آئی آتش اندام جادو سورہی تھی اُسکو جگایا سر اُسکے سامنے زمین پر دے مارا عجیب حالت بنائی اور بعد نالہ وشیون یہ زبان پر لائی کہ مسلمانون نے غضب کیا اصلاب جادو کو قتل کیا آپ کو بیوہ بنایا یہ سُنکر آتش اندام کو سکتہ ہوگیا زمین پر گر پڑی لوگ سمجھے اس نے بھی جان دی سب خواصین قریب آئین غشی سے افاقہ ہونے کا سامان لائین رومال ہلانے لگین تلوے سونگھانے لگین بڑی دیر کے بعد اسکو ہوش آیا فوراً آہ کی غم سے حالت تباہ کی پچھاڑین کھانے لگی لوگون نے بجھایا بمنت وسماجت پکڑ کے بٹھایا جب گریہ کم ہوا تو اس نے کہا ارے کون خبر لایا ہی وہان سے کون آیا ہی اُسکو یہان لاؤ ہمارے سامنے بلاؤ مین ابھی تو آفت برپا کرونگی قاتل کو زندہ نہ رکھونگی محل دار پھر باہر آئی وہ جو ساحر یہ خبر لیکر آئے تھے اُن سے کہا تم کو ملکۂ عالم طلب فرماتی ہین جلدی آؤ جو واقعہ گذرا ہی سب کہ سناؤ ساحر محل دار کے ہمراہ محل کے اندر آئے ملکہ کے سلام کو سب نے اپنے اپنے سر جھکائے پھر رو رو کر سب حال بیان کیا جو کچھ دیکھا تھا وہ بیان کیا آتش اندام یہ سُنکر بھڑک اُٹھی کڑک کے بولی ارے انتظام جادو کون تھا جو شہنشاہ کے ہمراہ بارگاہ مین سویا تھا ساحرون نے انتظام جادو کی کیفیت بیان کی ملکہ نے کہا تم نے اُس کا پتہ کیون نہین لگایا ارے وہی قاتل تھا اُسی نے قتل کیا ہوگا تم لوگون نے خود قتل کرایا تمھین ذرا بھی خیال نہ آیا واپس کیون آئے اپنے مالک کے خون کا بدلہ لینا تھا دشمن کو جانے نہ دینا تھا تم سب کو پہلے ہلاک کرونگی یہ کہکے ایک ہاتھ اُٹھایا بجلی چمک کے گری جتنے ساحر وہان موجود تھے سب کے سر کٹ کر زمین پر گرے تاریکی چھا گئی آوازین آنے لگین ملکہ نے انکی لاشین اُٹھوا کے پھکوادین کہا کوئی اِنکو گور وکفن نہ دے طعمۂ زاغ وزغن بنائے جائین وہان سے اُٹھ کے اس نے اپنی ایک خواص کو بلایا اُس سے کہا ابھی جاکر ایوان ظلمت مین سواد برہمنہ تن کو خبر دے اور اپنے ہمراہ میرے پاس لا جب تک وہ نہ آئے گا یہ کام بن نہ پڑیگا اُس سے سب کیفیت بیان کرونگی ابھی حکم دونگی وہ جائیگا سب کو گرفتار کر لائیگا اُسکے پاس فولادی پتلہ ہی جو غیب کا حال بتاتا ہی اُس سے دریافت کرونگی کہ شہنشاہ کا قاتل کون ہی سب حال ابھی معلوم ہوجائے گا خواص اُسی وقت روانہ ہوئی ایوان ظلمت مین پہونچی سواد برہنہ تن بیٹھا ہوا شراب پی رہا تھا خواص کو دیکھکر حالت بدمستی مین مذاق کرنے لگا اس نے کہا ارے یہ غضب ہوا سواد نے کہا کیا تمکو ملکہ نے نکال دیا تو کچھ پروا نہین ہی میرے یہان چلی آؤ تکلیف نہ اُٹھاؤ تمھارے واسطے یہان سب سامان راحت مہیا ہی تمکو مین اپنی بی بی بناؤنگا ایوان ظلمت کے تخت پر تمکو بٹھاؤنگا مین تمھاری وزارت کرونگا بہت اچھی طرح خدمت کرونگا تمکو ذرا بھی تکلیف نہ ہوگی بہت آرام سے رہوگی کنیزین تمھاری خدمت کرینگی سب ملکۂ عالم کے لقب سے یاد کرینگی تھوڑے دنون کے بعد اپنی ملکہ کے پاس جانا اپنا کروفر دکھانا اُنکو بھی حیرت ہوگی پھر تم اپنا حال ظاہر کرنا جب وہ میرا نام سُن لینگی جو کچھ خطا تم سے ہوئی ہوگی فوراً بخشدینگی بس اب دیر نہ لگاؤ جلدی میرے پاس آؤ لو ایک جام میرے ہاتھ سے پی لو دوسرا اپنے دست نازک سے بھر کر مجکو دو اسوقت تمھارا آنا مغتنم ہوگیا ورنہ یہ سب سامان میخوشی بیکار تھا بغیر کسی نازنین مہ جبین کے دل بیقرار تھا کیا اچھے وقت پر تم آگئین دل شاد ہوا میرا گھر آباد ہوا خواص نے کہا ارے میان ہوش مین آؤ زیادہ باتین نہ بناؤ تمکو دوسرے کے حال کی بھی کچھ خبر ہی یہان حالت نو در گر ہی شہنشاہ اصلاب قتل ہوگئے ہر طرف مین سو ملکہ کے دشمن متنفس نہین رہا اُنھین نے مجکو تمھارے پاس بھیجا ہی چلو جلدی بُلاتا ہی یہ سُنا تھا کہ سواد کا نشہ ہرن ہوا پابند رنج ومحن ہوا سب باتین بھول گیا یکلخت چیخ ماری کہا ارے سچ کہو کس نے شہنشاہ کو آزار پہونچایا اور ملکہ آتش اندام کو بیوہ بنایا ابھی اُنکو مٹا دونگا آگ لگا دونگا یہ کہکر اپنی جگہ سے اُٹھا خواص نے کہا ارے قاتل کا نام ابھی تک نہین معلوم ہی ملکۂ عالم نے وہ پتلہ بھی طلب فرمایا ہی جو غیب کا حال بتاتا ہی سواد برہنہ تن نے کہا وہ میرے گلے مین پڑا ہی کسی وقت اُسکو جدا نہین کرتا اُسی کی وجہ سے سب کاروبار انجام دیتا ہون مجھ سے کوئی راز پوشیدہ نہین رہ سکتا کوئی شخص مجھسے جھوٹ نہین سکتا یہ کہتا ہوا اور رونا ہوا خواص کے ہمراہ آتش اندام کی ڈیوڑھی پر آیا کہا

جاکر اطلاع کرو خواص نے جواب دیا اطلاع کی ضرورت نہین تم اندر چلو ملکہ عالم تمھارے انتظار مین ہین سوداگر بہتیرا ندر آیا ملکہ کو سلام کیا
اصلاب جادو کا پر سا دیا ملکہ اُسکو دیکھکر روئی سوداگر نے کہا ملکہ عالم شہنشاہ کا مرنا ایسا ہی جسکو عمر بھر روئینگے مگر اب مجھکو اجازت دیجیے
مین اسی وقت جاتا ہون اور قاتل کا سر کاٹ کے لاتا ہون ملکہ نے کہا پہلے یہ تو دریافت کرو کہ شہنشاہ کو کس نے قتل کیا سوداگر نے
کلے سے پتلا اُتار زمین پر رکھکر کچھ اگرم بگرم زبان پر لایا پتلا اُٹھکر کھڑا ہوا الحمد للہ کہے سوداگر کیا کہتے ہو بیان کرو سوداگر نے
رو کر کہا شہنشاہ کو کس نے قتل کیا پتلا ہنسا کہا اے سوداگر اصلاب جادو کو جہانگرد عیار نے قتل کیا ہے سوداگر نے کہا جہانگرد بہت
بڑا ساحر ہی پتلے نے جواب دیا ساحر نہین مگر ساحرون کو ہلاک کر ڈالتا ہی تم بچے رہنا اب وہ یہان بھی ضرور آئیگا اور آفت عظیم
مچائیگا اُس کا آقا بڑی ہمت و شجاعت سے کام لیگا اب آثار بُرے معلوم ہوتے ہین تم لوگون کو لازم ہی کہ جلد بادشاہ کو
آگاہ کرو اور اُسکے قتل کرنے کی تدبیر سے غافل نہ رہو اگر وہ زندہ رہا تو طلسم مین قیامت بپا کریگا اور ایک نیا فتنہ اُٹھایا کریگا
سوداگر بہتیرا تن نے کہا ہم ابھی اُسکو گرفتار کرینگے آزاد کیون رہنے دینگے اور جہانگرد جس نے ہمارے شہنشاہ کو قتل کیا
ہی اُسکو تو ایسی سزا دینگے کہ آگ مین ڈالکر جلا دینگے پتلے نے کہا یہ سب تو ہوگا مگر بادشاہ طلسم کو اسکی خبر ضرور ہو اس مین نہ
قصور ہوا نکو اچھی طرح اس مضمون کا نامہ بھیجا جاے جو کچھ مین نے کہا ہی سب اُس مین تحریر ہو وہان سے جواب مین جو حکم آئے
اُسکی تعمیل سب پر واجب ہو تم لوگ تنہا ان لوگون سے مقابلے کی تاب نہ لاؤگے یونہین بے موت مارے جاؤگے بادشاہ طلسم کوئی تدبیر
معقول کرینگے اُنھین سے اس کا انتظام ہوگا اگر غفلت کروگے بدانجام ہوگا ملکہ نے کہا اے سوداگر اسی وقت ایک نامہ تحریر کرو اس مین
ذرا تاخیر کرو وہان سے ہمپر الزام آئیگا بنا بنایا کام بگڑ جائیگا نامہ اُسطرف روانہ کرکے تم جہانگرد کی تلاش مین مصروف ہو سوداگر
نے کہا آپ منشی کو بلائیے اور نامہ لکھوائیے اُسی وقت ملکہ نے منشی کو طلب کیا اور حکم دیا کہ جو کچھ سوداگر بہتیرا تن کہین وہ تحریر کرو
ہر گز ذرا تغیر کرو منشی سوداگر کی جانب مخاطب ہوا کہا آپ کیا فرماتے ہین جو حکم ہو وہ لکھون سوداگر نے سب مطلب بتایا منشی نے بطور عرضی
اُسکو تحریر کیا ملکہ نے اُسی وقت چند ساحرون کو بلایا کہا حضور بادشاہ جاؤ اور یہ عرضی دیکر واپس آؤ خبردار بہت عرصہ نہ لگانا جواب
لیکر جلد واپس آنا ساحرون نے عرض کی ملکۂ عالم دو ماہ کا راستہ طے کرنا ہی پھر جب وہان سے جواب پائینگے اُسوقت
واپس آئینگے اگر کچھ دیر ہو جائے تو ہمپر عتاب نہ آئے ساحر اُسی وقت عرضی لیکر روانہ ہوے انکے جانیکے بعد ملکہ نے کہا اے
سوداگر اب تم تلاش جہانگرد مین جاؤ سوداگر نے پھر پتلے سے سوال کیا کہ مین اب کس طرف کو جاؤن جو جہانگرد کو پاؤن پتلے نے
جواب دیا کہ اگر اسوقت جاؤگے تو یہان سے دو چار کوس پر پاؤگے نہین تو شام تک شہر پناہ پر وہ پہونچ جائیگا اُسکا آقا بھی
اُسکے ہمراہ آئیگا جنگ عظیم کا سامنا ہی خبردار تنہا نہ جانا مناسب وقت یہ ہی کہ یہین رہو اور مرحلہ کا لشکر درست کرو سامان
حرب و ضرب سے ہوشیار ہو جاؤ سحر سے کام نہین چلیگا تیغ زنی کی نوبت آئیگی بہت سے لوگون کی جان جائیگی فتح پانا
مشکل ہوگا یقین ہی بہت جلد وہ شہر مین داخل ہوگا ملکہ نے جو یہ بات سنی دم بخود ہو گئی کہا اگر یہ واقعہ ہونے والا ہی
تو جلد انتظام کیا جائے قلعہ مین حکم دیا جائے کہ سب سامان پیکار سے درست رہین لوج تیار رہے شہر پناہ پر انتظام کیا
جاے ہوشیاری سے کام لیا جاے ساحران نامی کو اطلاع دیجاے پہلوانان گرامی کو خبر کیجاے سب نے طلسم کا نمک
آجتک نہین کھایا ہی اب کام کا وقت آیا ہی سب کو لازم ہی کہ جان توڑ دین سوداگر نے کہا آپ ساحران نامی کو کیون بلاتین
اور اسقدر زحمت کیون اُٹھائین اگر آپ کا اقبال شامل حال ہی تو مین تنہا سحر مین سب کو جواب دونگا اپنے شہنشاہ کا اچھی
طرح انتقام لونگا مجھ سے کون بازی لے جائیگا کس کی مجال ہی جو میرے مقابلے مین ٹھہر پائیگا آتش بادام نے کہا پتلے نے جو
کچھ بیان کیا وہ خلاف نہین ہو سکتا مین خود بھی شریک جنگ ہونگی سب کو اچھی طرح مدد دونگی مگر ضرور ہی کہ اور ساحران نامی بھی آجائین
سب کا موجود ہونا ضرور ہی ورنہ کچھ نقصان نہین خاموش ہو سوداگر نے کہا اُن لوگون کے آنے مین وقت کم باقی ہی ساحران نامی بھی آجائین

ہین جبتک اُنکو اطلاع دی جائیگی دشمن یہانتک پہونچ جائین گے ہم اُنکو گرفتار بھی کرچکین گے سب کی ہمت سے ہمکو ندامت ہوگی ملکہ نے کہا ہمین اسکی ضرورت نہین کہ سبکی زحمت کا خیال کرین اگر دشمن مقابل مین آجائے جبتک تم اُنسے مقابلہ کرنا لشکر موجود ہو اور ساحران نامی جو یہان ہین وہ سب شریک ہون گے جبتک اور لوگ بھی آجائینگے وہ بھی شریک جنگ ہوجائین گے اور اگر اُنکے آنیکے پہلے تم نے دشمن پر فتح پائی تو سب اس کیفیت کو دیکھکر شاد ہون گے ہمارا سکے سب کے دلون پر ہیبت جائیگا یہ کام انجام پاجائیگا سوداگر نے کہا پھر وزیر مشیرون کو بلائیے اور بہت سے خط لکھوائیے مگر اسوقت قلعہ مین حکم دیجئے کہ سب سامان تیار رہے فوج کو دشمن کی آمد کا انتظار رہے اور جو ساحران نامی یہان موجود ہین اُنکو بھی یہی حکم ہوجائے کہ سب جاکر قلعہ مین مقیم ہون مین بھی وہین جاؤن گا اور اپنے ہمراہ اور ساحرونکو بھی لیجاؤن گا ملکہ نے اسیوقت اور منشیونکو بلایا اُنکو مضمون خط بتایا کہا جلدی جلدی خط تحریر کرو اور تاخیر نکرو اسکو تاکید لکھنا کہ جلد آئین ذرا بھی عرصہ نہ لگائین جنگ شروع ہوچکی ہو مالک مرحلہ کی قوت آدھی رہگئی ہو شہنشاہ اصلاب قتل ہوے اب ملکہ آتش اندام تنہا مرحلہ کا انتظام کررہی ہین آپ لوگ جلد تشریف لائیے اور اس وقت مین جو کوشش آپسے ہوسکے دریغ نہ فرمائیے منشیون نے خط لکھنا شروع کیا پہلے ملکہ نے حکم دیا کہ ایک خط سرشار کرکس سوداگر کو تحریر کیا جاوے وہ ساحر زبردست ہی لوگ اُسکو اپنا اُستاد جانتے ہین سحر و ساحری مین مانتے ہین اسکے حوصلہ نہ قیامت ہین خود بادشاہ طلسم نے اکثر اسکی تعریف کی ہو دوسرا خط ملکہ مہیب ہیبار چشم کو لکھا جاوے اگر وہ تشریف لانے مین انکار نہ فرمائینگی اور خط دیکھکر فوراً چلی آئین گی تو اُنسے کوئی مقابلہ کرکے عہدہ بر نہوگا اسیطرح اور بہت سے ساحرونکے نام بتائے اور سب کو خط لکھوائے جنکا ذکر وقت مناسب پر کیا جائیگا جب ملکہ سب خط لکھوا چکین تو ساحرونکو بلایا سب کو تاکیدی حکم فرمایا کہ یہان جہان سے خط ہین وہان جلد پہنچاؤ سب کو بہ تعجیل نامے پہونچاؤ خبردار راہ مین دیر نکرنا بہت جلد واپس آنا ساحر خط لیکر روانہ ہوے یہان سوداگر برہمن نے ملکہ سے کہا اب قلعہ مین بھی حکم بھیج دیجئے وہان بھی اسیوقت حکم بھیجا گیا تیاری ہونے لگی جو ساحر مرحلہ مین قریب قریب رہتے تھے سب کو اطلاع دی گئی ہاتھون سے بھی سامان سحر درست کرنا شروع کیا سوداگر برہمن نے ملکہ سے کہا اب آپ مجھکو اجازت دیجئے مین بھی جاؤن کچھ سامان سحر درست کرون ابھی تک تو بہرا بہ خیال خانہ مین جاؤنگا اور ایک دم بعد مین سبکو گرفتار کرونگا مگر دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ جبتک عظیم کا سامنا ہی اسکے واسطے مجھکو سامان بھی ویسا ہی مہیا کرنا ہی اور آپ بھی غافل نرہین سامان ضروری درست کرین آپ کو بھی ضرور شرکت فرمانا ہی ملکہ آتش اندام نے سوداگر برہمن کو رخصت کیا سوداگر اپنے ایوان ظلمت مین آیا پتلا گلے سے اُتار کر سامنے رکھا معمولی الفاظ پھر زبان پر جاری کیے پتلا گویا ہوا اے سوداگر آج تونے ہمکو بہت تکلیف دی اور ہمسے بہت محنت لی کیا پوچھتے ہو بیان کر سوداگر نے کہا وہان بہت سی باتین تحقیق کرین دریافت نکرسکا مگر اب مجھے صاف صاف بتاؤ کہ مین اس شخص سے کیونکر مقابلہ کرون کیونکہ یہ بات تو مجھکو معلوم ہوئی کہ یہ بہت زبردست لوگ ہین اور ان کی دوسے طلسم مین تملکہ عظیم برپا ہوجائیگا کوئی ساحر اور کوئی پہلوان ان سے مقابلہ کی تاب نہ لائیگا اور یہی مضمون کاغذ مین لے خط بھی بادشاہ طلسم کو روانہ کیا ہی اُنکو بھی اسکے پڑھنے سے انتشار ہوگا اور وہان سے بھی لوگ اسکے بندوبست کیواسطے آئین گے تو مجھے یہ دریافت کرنا تھا کہ جب سب اس شخص کے مقابلہ مین عاجز

ہو جائین اور کوئی تدبیر کسی سے بن نہ پڑے اُسوقت ہین مقابلہ کرنا ان لوگون کو زیر کرلون یا یہ سب میری
اطاعت قبول کرینگے یا میرے ہاتھ سے مارے جائین گے اس کارنمایان کی جلد دہین مجکو بادشاہ طلسم سرور
بنائیگا تمام طلسم پر میرا سکہ بیٹھ جائیگا جسقدر طلسم ہین فوج جو سب کی سردار ہی مجکو بیلی بڑا نام ہو جائیگا چپلے نے
یہ بات سنکر سر ہلایا سکوت کیا سکرایا کہا اے سوادہ رہنہ تن آج تو نے بہت مشکل بات پوچھی ہی خبر کیا
یاد کریگا ایک بات تجکو بتاتے ہین مگر محنت شرط ہی اگر تو میرا کہنا قبول کریگا تو طلسم ہجر ہین تیرا نام ہو جائیگا یہ لشکر جو
اسوقت لڑتا ہی تیرے ہاتھ سے شکست پائیگا یہان کے بہت لوگ سردار لشکر کے شریک ہو جائین گے بہت
سے ساحر اور بہادر پہلوان اُسکی اطاعت قبول کرینگے بلکہ آتش اندام کی خاطر قبول کرینگے اسی طرح طلسم ہجر کے
جسقدر مرحلے ہین سب پر یہی کیفیت ہوگی عجیب حالت ہوگی اب تو اس قدر محنت گوارا کر کہ یہانسے ذوالفرطوم جادو
کے پاس جا اور اُسکے آگے سر نیاز جھکا اُسکی اطاعت کر پھر اپنا حال بہت ادب سے عرض کرینگے بعد اُس سے
امداد طلب کر اگر اُسکو تیرے حال پر رحم آجائیگا تو فرد تیری مدد کریگا پھر اُس کا شریک ہونا اور برائے
جنگ مقابلہ کا سامنا ہی وہ عجیب طرح کا ساحر ہی اُسکی صورت دیکھکر لوگ ہیبت سے مرجاتے ہین مقابلے
کی تاب نہین لاسکتے ہین جس طلسم کو چاہے ابھی چھین لے تو بھی اُسکے سامنے سبھل کے جانا وہ اکثر آدمیونکو
کھا جاتا ہی بہت سے پہاڑ دن کو ٹکر سے گرا دیا ہی ہزارون من کا ٹکڑا جب ٹوٹ کے گرا اُسکو کھا لیا ایسی ایسی
بہت سی باتین اُسکی مشہور ہین شراب کے دریا مین بیٹھا رہتا ہی کسیوقت اُسکی طبیعت سیر نہین ہوتی لوگ خوف
کے مارے اُسکے پاس نہین جاتے ہین خود اُسکے عزیز اپنی جان بچاتے ہین صورت اس قدر عجیب ہی
کہ آدمی کو دیکھکر غش آتا ہی ہر ایک سامنے جاتے تھراتا ہی سواد نے کہا وہ یہان سے کتنی دور پر رہتا ہی اُس
جگہ کا کیا نام ہی یہان ذوالفرطوم جادو کا تمام ہی چپلے نے جواب دیا کوہ خون فشان اُسکی سکونت کی جگہ ہی
یہان سے ایک ماہ کا راستہ برابر طے کیا بارہ ہزار دن برس بھی چلے تو اُس کے ٹھکانے تک نہ پہونچے
جس پہاڑ پر وہ رہتا ہی اُس کوہ سے ہر وقت خون ٹپکا کرتا ہی گرد پہاڑ کے ایک خندق ہی اُس خندق مین آکر وہ
خون جم جاتا ہی وہی ذوالفرطوم جادو کی غذا ہی پہاڑ پر ایک دریاے شراب جاری ہی اُس دریا مین ہر وقت
وہ بیٹھا رہتا ہی اے سواد جادو جب تو اُس کی صورت دیکھے گا یقین ہی غش کھاکے گر پڑے گا مگر خبردار ہوشیار
گھبرانا پہلے ذوالفرطوم کو میری صورت دکھانا جب وہ مجکو دیکھ لے گا پھر تجسے کچھ نہ کہیگا اپنے اس ٹھکانے
تک مرغام پیش آئیگا تیرا کہنا قبول کرے گا ساتھ دیگا یہان آئیگا سبکو ایک لقمہ مین کھا جائیگا فتح تیرے نام
لکھی جائیگی طلسم کی سرداری پائے گی سب مین تیرا نام ہو جائے گا بادشاہ طلسم کا کام ہو جائیگا سب تجکو
مانین گے اپنا سردار جانین گے مگر بہت محنت کرنا پڑے گی جب وہان تک رسائی ہوگی پھر اُس کا راضی
ہونا یہ بڑا کام ہی آج تک وہ بقصد مقابلہ اپنی جگہ سے کبھی نہین اُٹھا نہ ایسا وقت کبھی آیا کیونکہ دنیا مین کوئی
ایسا نہین جو اُس سے مقابلہ کرے اب سکو وہ اپنا ہم نہین دیکھے یہ لوگ جو آج کل اس طلسم کے طرف
کے تمامی ہین سب نامی و نامدار بہادر ہین جرار ہین اگر ذوالفرطوم جادو تمھاری امداد نہ کیے گا
تو امیر الزمان طلسم کو فتح کرلین گے جہان کے جو نامی ساحر ہین وہ سب ہلاک ہون گے بعض امیر الزمان
کی اطاعت قبول کرین گے بادشاہ طلسم جب مقابلہ کیواسطے آئیگا سات مرتبہ شکست کھائے گا
آٹھوین مرتبہ تری تیغ آزمائی ہوگی مقام لوح تک طلسم کشا کی رسائی ہوگی بقیہ مرحلے بھی ٹوٹ جائین گے

بادشاہ دیبانشہ بھاگے گا طلسم حیرت افزا سے بدون لڑے بھڑے اسیطرح پھر دولت اُٹھا لیگا اگر اُسوقت مین تم
ذوالفقر طوم چلا دو گے تو ضرور فتح پاؤ گے بڑا نام ہوجا ئیگا وعدہ جلیل تمھارے ہاتھ آئے گا
سواد برہنہ تن سے کہا اب مین ملکہ آتش ندام سے وعدہ کرکے آیا ہون ملکہ نے مجھے بلایا ہی ساحرون
حرب وضرب درست کیا ہی مسلمان قریب آگئے ہین اگر نہین جاتا ہون اور منھ چھپاتا ہون تو ملکہ کو
مجھسے ملال ہوگا یہی تیاں ہوگا کہ سواد نے اتنے دنون تو بادشاہ طلسم کا نمک کھایا اور وقت جنگ
منھ چھپایا اگر تمھاری راے ہو تو مین کچھ سامان ضروری درست کرکے جاؤن ابھی تین بجا ہے کے مقابل
کرون جب کوئی وقت سخت دیکھون سب کی آنکھ بچاکے نکل آؤن بات بھی رہ جائیگی اور کام
بھی بنجائیگا تیلے نے کہا مناسب ہی تم ضرور جاؤ ابھی یہان بڑی لڑائی ہوئی خوب تیغ آزمائی ہوئی تم بھی سر
رہتا سر شمار کرکس سوار آخر مین آئیگا جب اُسکا خاتمہ ہو تم بھی نہ ٹھہرنا سیدھے کوہ خونفشان کی راہ لینا
اور اگر ظن ہو تو ملکہ کو بھی یہی راے دینا کہ وہ بھی بادشاہ طلسم کے پاس روانہ ہون سواد نے تیلے کو
پھر گلے مین ڈالا اور ضروری سامان سحر نکالا مجھولی کاندھے پر ڈالی آتش ندام کے پاس آیا کہا آپنے
سب کو رخصت دی جو ساحران نامی یہان موجود ہین وہ قلعہ مین پہونچ گئے آتش ندام نے کہا
یہان سب سامان درست ہی اب تم بھی قلعہ کیطرف روانہ ہو یہان نہ ٹھہرو یقین ہی مسلمان کل تک
یہان ضرور پہونچ جاوین گے انکو وہین روک کر مقابلہ کرنا آگے بڑھنے نہ دینا پھر جیسا ہوگا دیکھا
جائے گا سواد برہنہ تن قلعہ کیطرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت امیر الزمان
نامدار کی تحریر کیجاتی ہی کہ شاہزادہ نے بعد قطع مراحل اصلاحیہ کوچ کیا بعد قطع منازل شہر بناہ تک
پہونچکر دم لیا مشیر جادو نے عرض کی ای شہریار آج دن بھر رہبری کی ہی راستہ بہت سخت تھا
لشکر بھی مضمحل ہین بیرون شہر قیام فرمائیے صبح کو انشاء اللہ تعالے شہر مین تشریف لے چلیے گا
یقین ہی وہان کے ساحر تاب مقابلہ نہ لائین سب ایمان لائین کیونکہ مالک مرحلہ تو قتل ہوچکا ہی
اب کس مین اتنا دم ہی جو برابر مقابلہ سر اُٹھائے اور حضور کے سامنے آئے امیر الزمان نے بدا
سے بارگاہ مین نصب ہونے کا حکم فرمایا لشکر اترا خیمہ استادہ ہوئے شاہزادہ اپنی بارگاہ مین آیا
سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے مرحلہ اصلاحیہ کے طازمین نے اُسی وقت
یہ خبر آتش ندام کو پہونچائی یہ کثرت لشکر سُنکر بہت گھبرائی اور کہا رات کو سب ہوشیار رہین ایسا نہ
کہ حریف وقت پاکر اپنا کام کرجائے سنا جاتا ہی اُن کے ساتھ بھی لشکر بے شمار ہی اسباب جنگ
بھی بہت ہی وہ لوگ شجاع بھی ہین انسے بہت ہوشیاری سے لڑنا چاہیے کل مین نے سواد برہنہ تن
کو بلایا تھا وہ اپنا پیغام لیکر آیا تھا تیلے نے ایسی باتین کین کہ میرے ہوش وحواس جاتے رہے
اگر پھر مقابلہ کرونگی اور خون شہنشاہ کا اچھی طرح بدلا لونگی مگر پھر بھی ہوشیاری سے ہوتا ہی اسکا
انجام نیک ہوتا ہی جو کام بے سمجھے کیا جاتا ہی آخر مین ناکامیابی ہوتی ہی ملکہ آتش ندام سے جو یہی
باتین کین سب کو خوف غالب ہوا سب نے جاکر قلعہ مین خبر دی یہان نقارہ پر چوب پڑی ہرکارے
جو اس بات کے منتظر تھے بارگاہ امیر الزمان مین آئے جنگ کے آداب بجالائے دعاے دولت
دیکر عرض کی شہر پناہ کے برابر جو قلعہ ہی وہان لشکر کا مجمع ہی نقارہ جنگ بجایا جاتا ہی یقین ہی صبحکو

مقابلہ ہوگا امیر الزمان تاجدار نے فرمایا کیا مضائقہ ہی اطلاع دو کہ بفضل ایزدی ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہ خبر سنکر ہرکارے باہر آئے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی لشکر مین جنگ کی تیاریان ہونے لگین رات بھر بہادرون نے سامان جنگ کی درستی مین بسر کی جب آفتاب عالمتاب پردہ مشرق سے برآمد ہوا امیر الزمان تاجدار نے فریضۂ سحری سے فراغت پائی سلاح جنگ کی خواہش فرمائی کنیزان حاضر ہوئین شاہزادے نے سلاح جسم پر آراستہ کیے مرکب طلب فرمایا بارگاہ سے برآمد ہوے خادم اسپ با درفتار لیکر حاضر ہوے شاہزادہ نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوا عقب مین لشکر جرار لیکر میدان مین آباد یکجا سامنے بہت سے ساحران خدا ایک جانب تختون پر اپنا پرا جمائے ہین سواران جنگ آزما ایک جانب صفین درست کیے ہین جب صفون کی ترتیب سے جانبین نے فرصت پائی نقیبون نے نقابت کی لڑکیت کڑکا کمکر ہٹے لشکر ساحران سے ایک شخص برہنہ تخت پر سوار آگے بڑھکے آیا وسط مین پہونچکر بہ کلمات واہیات اپنی زبان بر لایا ای امیر الزمان آگاہ ہو کہ سواد برہنہ تن میرا نام ہی اس مرحلہ مین سب سے زیادہ میری عزت و توقیر کی جاتی ہی مین نے جب سے شہنشاہ اصلاب کے قتل کا حال سنا آنکھون مین دنیا تاریک نظر آتی ہی مجکو یہ بتی معلوم ہوا کہ جمانگرد تمھارے یہان کوئی عیار ہی اس نے مکر سے شہنشاہ کو ہلاک کیا ہی ورنہ کسی کی مجال نہ تھی جو اُن سے مقابلہ کرتا فریب سے مارڈالنا کوئی بات نہین اگر اُن سے سحر مین مقابلہ کیا جاتا تو حقیقت معلوم ہوتی اب تمھارے حق مین مناسب یہی ہی کہ تم جمانگرد کو ہمارے حوالے کردو ہم اسکو جس طرح چاہین گے قتل کرین گے اور تم ملکہ آتش اندام کی خدمت مین حاضر ہوکر اپنی تقصیر کی معافی طلب کرو ملکہ جب اپنے مجرم کو ہمینگی تمسے شکایت نہ فرمائینگی حضور بادشاہ مین سعی کرکے تقصیر تمھاری بخشوا دینگی اگر اس کے خلاف کروگے زک اٹھاؤگے ہمارے ہاتھ سے مارے جاؤگے اب ہرگز تاخیر نہ کرو جمانگرد کو جلد لاکر حاضر کرو ورنہ مین ابھی ایک سحر مین سب کو جلا دونگا تمھارے خیمون مین آگ لگا دونگا یہان سے بھاگ بھی نکلوگے ہیہات اپنی جان دوگے امیر الزمان یہ تقریر سنکر مسکرائے سے کہا دسواد کیا ہوا وہ بکتا ہی اگر تجکو اور آتش اندام کو اپنی جان عزیز ہی تو اسی وقت ملکہ تزنگاہ کو ہمارے حوالے کردو ورنہ خون کے دریا بہا دونگا یہان سے طلسم دارالعفیا تک زمین بلاہون گا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا طلسم کو پہلے توڑے منہ نہ موڑونگا سواد نے جو یہ کلام شجاعت انجام سنا دل مین خیال کیا کہ امیر الزمان مرد میدان ہی یہ باتون مین نہ آئیگا ضرور مقابلہ کریگا یہ سوچکر کہا کہ سحر تاثیر مین کرتا ہون اگر ہم لوگ اس کا کچھ نہ بنا سکین گے تاب مقابلہ نہ لاسکین گے اس لیے مناسب ہی کہ پہلے اسکے لشکر کو زور سحر بیکار کردین جب یہ تنہا رہ جائے چہار جانب سے نرغہ کرکے گرفتار کرین یہ سوچکر سواد نے کہا اچھا ای امیر الزمان آپ ہوشیار ہوجاویہ کہکے ایک گولہ لشکر کی طرف پھینکا گولا پھٹا ایک دود سیاہ بلند ہوا اور سواے امیر الزمان تاجدار کے اُس دھوئین نے تمام لشکر کا محاصرہ کرلیا اس نے دوسرا گولہ مارا اُس مین سے بھی دھوان نکلا اور لشکر کو گھیر لیا شیر جادو نے بہت چاہا کہ اسکے سحر کو روکے مگر مجبور ہوگیا چکر کھاکر زمین پر گرا امیر الزمان تاجدار اسکی طرف مخاطب ہوے مشیر سنبھل کر اٹھا عرض کی

ای شہریار اس بخت نے بلا کا سحر کیا ہی آنکھون کی بصارت زائل ہوگئی اور سردارون سے بھی یہی شکایت
کی امیر الزمان نے فرمایا کوئی قدم آگے نہ بڑھاے خدا مالک ہی یہ کہکے گھوڑا آگے بڑھایا سواد کے
تخت کے قریب پہونچے سواد نے ڈر کے اپنا تخت پیچھے ہٹایا اور سوارون سے مخاطب ہوکر کہا
تم سب لوگ کیا تماشا دیکھتے ہو مین نے سب لشکر کو بیکار کردیا ہی اب تم اس جوان کو گرفتار کرلو پھر
مین تمام لشکر کو یہان سے لیجاؤن گا سوار امیر الزمان نامدار کی طرف بڑھے شاہزادہ نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا تیغ فولاد
کو نیام سے نکالا مصروف کارزار ہوے تھوڑی دیر مین اتنے سوار قتل کیے کہ دریاے خون زمین
پر رواں ہوا ساحرون نے جو یہ کیفیت دیکھی سواد سے کہا سحر کا جو کچھ کام تھا وہ ہم کرچکے اب ہم لوگون
کا اور تمھارا یہان ٹھہرنا بیکار ہی چلو قلعہ پر بیٹھکر لڑائی کا تماشا دیکھین امیر الزمان کہان تک جنگ
کرین گے تھوڑی دیر مین گرفتار ہوجائینگے سواد کو بھی یہ رائے پسند آئی اپنی جان بچانی دشوار ہی
بھاگا قلعہ پر جاکے تماشا دیکھنے لگا یہان امیر الزمان نامدار نے سوارونکو قتل کیا کہ نصف سے
زیادہ کی نوبت آگئی جو باقی تھے انپر شاہزادہ کی کچھ ایسی ہیبت چھاگئی کہ تاب جنگ نلاے سب کے قدم
اکھڑگئے قلعہ کے اندر بھاگ کے پوشیدہ ہوگئے امیر الزمان نے تعاقب کرنا مناسب نہ جانا اپنے
لشکر کیطرف واپس آئے سردارون نے عرض کی ای شہریار ہملوگ مجبور ہین بصارت آنکھون مین مطلق
باقی نہین کیا کرین شاہزادہ نے فرمایا کچھ نہ گھبراؤ خدا اس مشکل کو آسان کرے گا یہ کہکے سبکو خیمہ گاہ
کیجانب واپس لیگئے سردار اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوے امیر الزمان نامدار اپنی بارگاہ مین
تشریف لاے شاہزادے کو یہ فکر تازہ پیدا ہوئی خیال کیا کہ اب کیا کیا جاے جو سبکی آنکھون مین نور آجاے
کل پھر مقابلہ ہوگا جو لوگ آج بھاگ کر گئے ہین کل میدان جنگ مین آئینگے اپنے ہمراہ اور لشکر بھی لائینگے
شاہزادہ تو یہان اس فکر مین تھا وہان سواد برہنہ تن قلعہ سے اترا آتش اندام کے پاس گیا عرض کیا
ملکۂ عالم آپنے آج میری جان بازی اور سحر سازی ملاحظہ فرمائی مین نے آج وہ کام کیا کہ لشکر اسلام مین
سب کو بے بس کردیا اب صرف امیر الزمان باقی ہی اس پر سحر تاثیر نہین کرتا آج آپکے لشکر نے ہمت
ہاری ورنہ آج ہی وہ گرفتار ہوجاتا اس کے سب ہمراہی بھی یہان آجاتے اس کی وجہ سے سب کی جان
بچی ورنہ وہ سب لوگ تو بالکل بے قابو ہوچکے تھے مین نے سبکو نابینا کردیا ہی آج کوئی اسکے لشکر سے
مقابلہ کو نہ نکلا خود امیر الزمان نے بڑا ہم کیا ہزارون آدمیون سے تنہا مقابلہ کرکے بھگا دیا اپنے
یہان کے سب سردارون کو بچا لے گیا آپکے ملازمین نے بزدلی سے کام لیا ایک شخص سے بھی
نہ لڑسکے بھاگ کے قلعہ مین آگئے اب کل اور بہادران مرحلہ کو لیکر جاؤنگا ضرور سب کو اسیر کرلاؤنگا
ملکہ آتش اندام جرات امیر الزمان سنکر گھبرا گئی کہا ای سواد بلا کا آدمی ہی ہزارون آدمیون سے لڑا کیا
اور پھر اپنے لشکر کو چھڑا لے گیا ہمارے یہان سے کل آزمودہ کار لوگ جائین اور اسکو گرفتار
کرلائین سواد اور ملکہ مین یہ ذکر تھا کہ ایک خواص آتش اندام کے پاس آئی کہا ملکۂ عالم سرشار کرکس سوداگر
آئی ہین ملکہ نے کہا کہان ہین اس نے کہا ابھی شہر پناہ سے بہت دور ہین ہرکارے دوڑتے
ہوئے آئے ہین ابھی انکی خبر لائے ہین آتش اندام نے کہلا بھیجا کہ معزز لوگ جائین انکا استقبال
کرکے لائین وہ سوداگر جلیس ہین ہمارے مرحلہ کے کفیل ہین بے تکلف ہمارے پاس آنے دینا

ہم خود دروازے تک اُنکے لینے کو جائینگے باعزاز تمام اُنکو لائینگے اُنھون نے آپ ناحق تکلیف گوارا فرمائی سوداگر نے سب کام انجام دے لیا تھا کل سب لوگ اسیر ہو جاتے مگر اب آئے ہین تو اُنکی خاطر تواضع کیجائیگی اس معاملہ مین سُنسے بھی رائے بھجائیگی کہ مسلمانون کو گرفتار کرکے یہان قتل کرین یا باہر بھیجدین یہ سنکر خواصین دروازون پر آئین آتش اندام نے جو کچھ کہا تھا اُنھون سے بیان کیا بڑے بڑے ساحران مرحلۂ سرشار اُنکی استقبال کو روانہ ہوے کہ ذکر اُنکا وقت پر آئیگا اب کیفیت سرشار کرگس سوار کی ملاحظہ فرمائیے کہ اس نے جسوقت آتش اندام کا خط پایا فوراً روانہ ہوا راہ کی دراز بزور سحر طلسمی کی شہر پناہ کے قریب پہونچ کے کرگس کو زمین پر اُتارا اور چار ملازمین جو اسکے ہمراہ تھے اُن سے کہا جاکر شہر مین خبر دو کہ ہمارے واسطے حسب دستور سواری آئے وہ لوگ شہر کے اندر آئے تھے راہ مین انکو ایک فقیر ملا اُس نے کہا جو صاحب جاتے ہون کچھ ہماری عرض بھی سنتے جائین ان لوگون کو رحم آیا کہا اے فقیر کیا کہتا ہی فقیر نے کہا کہ پہلے آپ لوگ یہ بتائین کہ آپ ساحرین اور ساحری سے ماہر ہین اگر آپ کو کچھ سحر بھی دخل ہو تو ایک التجا مین پیش کرون ان لوگون نے کہا جو کچھ کہنا ہو بیان کر ہم سحر سے بخوبی آگاہ ہین سرشار کرگس سوار کے ملازم ہین فقیر نے کہا آج لشکر اسلام اور لشکر آتش اندام سے مقابلہ ہوا سوداگر بہروپ بن کے سحر کرکے مسلمانون کو اندھا کر دیا مین کھڑا ہوا تماشا دیکھ رہا تھا سحر کا گولا جو پھٹا دھوان جو منتشر ہوا اُس نے مجکو بھی گھیر لیا میری بھی بصارت جاتی رہی جب آنکھ نہین بینائی نہی تو شہر سے جاکے ٹکڑے مانگ لاتا تھا خود بھی کھاتا تھا اپنے اہل وعیال کو بھی کھلاتا تھا آج ایسی مصیبت مین گرفتار ہوا کہ شہر بھی نہ جا سکا کچھ مانگ کے لا بھی نہ اسکا صبح سے یہین بیٹھا تھا جو کوئی اس طرف آتا تھا اُس سے التجا کرتا تھا تبتک کوئی ساحر اس طرف سے نہ آیا دن تمام ہو گیا ابھی تک نہ کچھ مین سے کھایا ہی نہ میرے اہل وعیال نے پایا ہی اگر آپ سقدہ رحم فرمائین کہ مجھپر سے سحر اُتار لین تو مین شہر مین جاؤن وہان سے جو کچھ ملے اسوقت مانگ لاؤن ورنہ جیسا دن کو فاقہ کیا ہی رات بھی اسی طرح گذر جائیگی مفت مین تین چار آدمیون کی جان جائیگی ساحرون کو اس کے حال پر رحم آیا آنکھون پر ہاتھ پھیرا کچھ بڑبڑا کر پھونکا فقیر نے آنکھین کھولدین ساحرون نے کہا اب کچھ نظر آتا ہی فقیر نے کہا پہلے سے کچھ زیادہ آنکھون مین روشنی ہو گئی مگر اب ایک بات کا اور امیدوار ہون تمنے فقیر پر اسقدر احسان کیا ہی سو دعا کے اور نہین کہا دون اگر کسی قسم کے نشہ پانی سے شوق ہو تو فقیر کے پاس جو کچھ موجود ہوگا تمھاری خاطر کرونگا ان لوگون نے کہا اے فقیر بیان تیرے پاس کیا موجود ہی کہ پینے کی چیز ہو فقیر نے کہا ہان ہی اسوقت حقہ کی خواہش حد سے زیادہ ہی مگر جب تو اپنے مکان پر جائے تو وہان سے حقہ لاسے دس بیس دیر ہوگی ہم اطلاع دیے جاتے ہین زیادہ دیر ٹھہر نہین سکتے فقیر نے کہا نہین صاحب یہ ایسی چیز ہی جو ہر شوقین کے پاس موجود رہتی ہی مجکو بھی بہت عادت ہی چلم میرے پاس موجود ہی یہ کہکے ایک پوٹلی کھولی اُسمین سے ایک چھوٹی سی چلم نکالی جلدی سے چلم تیار کی ساحرون نے کہا آگ دو آگ کہان سے لاوگے فقیر نے کہا آپ نہ گھبرائیے آگ ابھی ملجائیگی آپ کو دیر نہوئے پائیگی یہ کہکے چند قدم آگے بڑھا وہان سے ملے ہوے تھے وہان پہونچکے دیا سلائی نکالی یا کہا اسی نواح مین کچھ لوگ رہتے ہین ہر وقت آگ تیار رکھتے ہین اُنھین سے لایا ہون یہ کہکے آگ چونکی جب تمباکو نے خوشبو دی چلم ایک ساحر کے حوالہ کی اسنے دیر سے حقہ نہ پیا تھا

زور سے دم لگایا بہت سا دھوان نکلا سر چکرانے لگا اس سے چلم دوسرے ساحر کو دیکر کہا مین نے دیر کے بعد حقہ پیا سر چکرایا تو اسنے بھی کھینچکر دم لگایا اب تو دونون کو اچھی طرح چکر آیا تو راکے زمین پر گرے نیرنگ جھپٹ کے دونون کی زبان مین سوزن دیکر نعرہ کیا ؎ جھانگر دہون قاتل ساحران
دبے مجھسے ہین سرکشان جہان ڈرین کیون نہ کفار مجھسے تمام کہ آقا ہین میرے امیر الزمان
دونون ساحرون کو زمین مین دبایا آپ سرشار کرگس سوار کیجانب ایک ملازم کی صورت بنکر روانہ ہوا تھوڑی دور پر جاکر دیکھا ایک ساحر نہایت سیاہ فام ایک تیلی جھولی کاندھے پر ڈالے ہوے بیٹھا ہی سامنے ایک بوتل شراب کی رکھی ہی ایک مٹی کا پیالہ ہاتھ مین اُنڈیل اُنڈیل کر پی رہا ہی ایک کرگس زبردست اُسکے قریب ٹہل رہا ہی جھانگر دبصورت ملازم کے سامنے گیا جھک کے سلام کیا کرگس نے اسکی طرف نگاہ تہر سے دیکھا جھانگر دکھبرایا سرشار نے کرگس کو ڈانٹا وہ پیچھے ہٹنے لگا سرشار نے کہا کیا تم آتش ندام کے ملازم ہو جھانگر دنے ہاتھ باندہ کے عرض کی حضور ہان مین ملکہ کا ملازم ہون ابھی حضور کے ملازمین نے جاکر اطلاع دی ملکہ عالم نے مجھسے حکم فرمایا کہ تم وہان جلد جاؤ ہم اور لوگون کو بھی روانہ کرتے ہین سواری بھی آتی ہی مگر حضور ایک تکلیف گوارا فرمائین یہان سے قریب ملکہ کا ایک باغ ہی جبتک وہان تشریف رکھین وہین پر سواری آئیگی اور لوگ بھی بہاے استقبال آئین گے سرشار اپنی جگہ سے اٹھا کرگس کو بلایا ملازم نے کہا اسکو جب تک یہین رہنے دیجیے سرشار نے کہا اچھی بات ہی پھر کیا آگے بڑھا ملازم نے شراب کی بوتل ہاتھ مین اٹھائی سرشار نے کہا ایک جام مجکو پلا دے آج مسافت راہ کی ہی بہت تھکا ہوا ہون جبتک جی بھر کے نہ پیونگا کسل دفع نہوگا ملازم نے جام بھر کے دیا سرشار نے پیا دو چار قدم چل کے کہا ایک جام اور دیدو ملازم نے دوسرا جام اور دیا سرشار وہ بھی پی گیا اب ملازم اسکو دو رخنون کی آڑ مین لایا اسکا سر چکرایا ہوا تھا بچکے کہ بیہوشی نے تمامچہ مارا گھبراکر زمین پر گرا ملازم تتلی یعنی جھانگر دنے جلدی سے اُسکی زبان مین سوزن دی اسکا پشتارہ باندھکے لشکر مین لایا امیر الزمان تاجدار سے عرض کی ای شہریار یہ بڑا ساحر ہی آتش ندام نے اسکو خط لکھکر بلایا تھا یہ بہت دور سے آیا تھا اب اسکے باب مین جو حکم ہو وہ کیا جاے امیر الزمان تاجدار نے فرمایا اس سے دریافت کرو اگر اطاعت اسلام کرے تو اس کو امان دو نہین تو قتل کرو جھانگر دنے اسکو جو بارگاہ سے باندھا تازیانہ لیکر سامنے کھڑا ہوا بیہوشی اسکی دور کی سرشار کی آنکھ کھلی اپنے کو اسیر پایا بہت گھبرایا چاہا کہ کر کے نکل جاؤن زبان مین سوزن تھا جھانگر دنے کہا اب شناخت مین خدا ے واحد دیکتا کی کیا کہتا ہی سرشار تھوڑی دیر خاموش رہا پھر ہاتھ باندھ کے اسنے اشارہ کیا اور اطاعت اسلام قبول کی جھانگر دنے اسکو کھولا سرشار نے امیر الزمان کے جانب نگاہ کی دوڑکے قدمون پر گرنا چاہا امیر الزمان نے اسکو اپنے سامنے بٹھایا سرشار نے عرض کی ای شہریار یہ کیا واقعہ تھا جھانگر دنے کہا تمھاری قسمت مین مشرف باسلام ہونا تھا آتش دورخ سے نجات پانا تھا شکر کرو کہ تمکو خدا نے اسلام عطا فرمایا اور تمنے وہ آقا پایا جسکی برابر تمام عالم قائل ہی سرشار نے بہت کچھ امیر الزمان تاجدار کی تعریف کی پھر لڑائی کا سبب دریافت کیا شاہزادے نے سب کیفیت بیان کی سرشار نے کہا آپ حکم دین مین اسیوقت اس مرحلہ مین آگ لگادون جسقدر ساحر

ہیں ان موجود ہین سب کو چلا دون امیر الزمان نے فرمایا اسکی کیا ضرورت ہی جب ہمسے کوئی مقابلہ کیواسطے
آئیگا اسوقت دیکھا جائیگا پھر کیفیت سحر سواد کی بیان فرمائی سرشار نے اسیوقت سب سردارون پر سے سحر
اتارا جھانگروسے نے اسکے دونون ملازمونکو بھی لادیا سرشار نے انکو ہوشیار کرایا وہ بھی دونون مسلمان ہوے
جھانگروسے سرشار نے کہا میرے کرگس کو آپنے کیا کیا جھانگروسے نے کہا وہین پڑا جگتا ہوگا سرشار نے اپنے ملازمین
کو بھیجا کہ کرگس کو لے آئین وہ شب اسی انتظام مین بسر ہوئی جب صبح ہوئی تو امیر الزمان نامدار نے فریضہ سحری
سے فراغت پائی در دولت پر سواری آئی شاہزادے نے سلاح جسم پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر تشریف لا
رکاب سرکب پر قدم رکھا سب لشکر ہمراہ جمعا سرشار نے اپنے کرگس کو بلایا اسباب سحر سنبھالا جھولی کاندھے پر ڈالی
کرگس پر سوار ہوا امیر الزمان نامدار میدان جنگ مین تشریف لائے قلعہ کا بھی دروازہ کھلا سواد برہمن تن
ساحرون کا لشکر نکلا اسکے بعد غیر ساحرون کا لشکر آیا سب نے میدان مین پہونچکر برا جمایا جب جانبین مین
صف بندی ہو چکی تو سواد برہمن تن کی نگاہ سرشار جادو پر پڑی اسکے حواس اُڑ گئے حیرت ہوئی دلمین
خیال کیا یہ کیا غضب ہو گیا اب مین اسکے مقابلہ کی تاب نہ لاسکونگا اس نے امیر الزمان کا کیونکر ساتھ دیا
کیا واقعہ گذرا یہان سے جلد واپس جاؤن ملکہ سے دریافت کرون کل مین نے تمہیں آمد تو ضرور سنی تھی
سمجھا تھا ملکہ نے بلایا ہوگا کسی بارہ دری مین جگہ دی ہوگی خاطر مدارات کی ہوگی مگر یہ متقلب سامان کیونکر
ہوئے یہ سوچکے سواد برہمن تن نے کہا اے سرشار یہ کیا واقعہ ہوا تم ہمارے سامنے سے مدار مہین اور لیل طلسم ہلوگون
کی امداد کو آئے اور اسطرح ہمارے دشمن سے مل جانے یہ خیال رکھو کہ یہان بہت سے ساحران نامدار کے
رہین تمہاری ضرورت نہین مگر تمہین کچھ خیال کرنا لازم تھا بچپنے سے تم نے بادشاہ طلسم کا نمک کھایا کام کیوقت
منہ چھپایا وقت گذر جائیگا مگر بات یاد رہیگی اب بھی تم اسطرف آؤ اور ملکہ کے پاس چلو وہ تمہاری نمکحرامی خاطر
نہ لاکر سب سامان درست ہین سرشار نے کہا او مکار کیا باتین بناتا ہے مجکو آزماتا ہے اب مین
اطاعت امیر الزمان نامدار کی قبول کی ہے تا حیات رکاب ظفر انتساب کے ہمراہ رہونگا کبھی اطاعت سے منھ
نہ موڑونگا سامنے سے نہ پھیرونگا اب زیادہ باتین نہ بنا مقابلے مین آ آج مین بھی تیرے سحر کا تماشا دیکھون کل تو
نے بہت کچھ اپنے سحر کو زور دیا مگر کم دیتا سکا شرم نہ آئی مجکو لازم تھا اطاعت شہریار قبول کرنا آج مقابلے کو
آتا جب سواد نے کرگس سوار کو اس درجہ پر ہم پایا کہا آج جنگ سحر کیضرورت نہین پہلوانان نامی برائے
جنگ آتے ہین اگر ان سے تم لوگون کی جان بچگئی تو پھر سحر بھی کیا جائیگا ہم کس کے واسطے سحر کرین ہمارے
یہان کے پہلوان کافی ہین سب کو اسیر کرکے لیجائین گے خون کے دریا بہائین گے یہ کہکے سواد نے
ایک پہلوان کیطرف اشارہ کیا وہ گرز اچکا کے میدان مین آیا سلطنوری دکھا کے مبارز طلبی کی لشکر اسلام
سے بھی ایک سردار نے امیر الزمان نامدار سے اجازت لی ان دونون مین نیزہ بازی ہونے لگی
سواد نے موقع پایا میدان جنگ سے واپس آیا آتش نداہم کے پاس پہونچا کہا ملکہ آپ کس خیال
مین بیٹھی ہین تشریف لیچلیے غضب ہوا کچھ ہوش مین نہین آتا آتش انداہم نے کہا کچھ بیان تو کر سواد
نے کہا کل سرشار کرگس سوار آپ کے بلانے سے یہان آئے مگر آپکی شرکت نہ کی اسوقت امیر الزمان
کے لشکر مین موجود ہین اگر مین اسوقت ساحرون کو آگے بڑھاتا تو وہ ضرور سحر کرتے اور اُنکے سحر مجھے
نہ مرکتے آپ تشریف لیچلیے اب اسوقت سوا آپکے دوسرا یہان موجود نہین جو سرشار سے مقابلہ کرے

آپ جلدی چلیے نہین سب لشکر تباہ ہوجائے گا ایک سحر کی بھی کوئی تاب نہ لاسکے گا ہین نے سب
مسلمانون کی روشنی چشم کل زایل کی اُس نے آسانی سے سحر اُتار دیا کچھ خیال بھی نہ کیا ملکہ نے جو یہ کیفیت سنی تو
حیرت ہوئی کہ ہمین نے کل اُنکے لینے کو آدمی روانہ کیے سب نے کیا اُنکا پتہ بھی نہین ہی یہ کیا واقعہ ہوا معلوم ہوتا
ہی یہ بھی پہلے سے لشکر اسلام کے شریک تھے انھین کی وجہ سے شہنشاہ قتل ہوے اور یہ کیسی بھال تھی جو سب نے آنکھ بند
سوا دے کیا اب ان باتون کا محل نہین ہی وہان لشکر ہمارا کٹ رہا ہی ملکہ کی لڑائی ہین سیاہ کے پہلوان مسلمانون
سے کبھی نہ جیتین گے دم بھر مین سب مرجائینگے اب آپ چلیے تو جنگ شروع ہو آتش اندام نے کہا سر شار بڑا کاسہ گر
بڑے بڑے سحر دنیے ماہر ہی ہین اُسکے مقابلہ کو جاؤن ایسا نہ ہو کہ تاب مقابلہ نہ لاؤن سوا دے نے کہا آپ کیسے سحر
تو آج اُن سے مقابلہ کیجیے اگر شکست کا سامان نظر آئے تو واپس آجائیے گا دو چار روز کی مہلت طلب فرمایئے گا
اسوقت تک اور ساحر جن جن لوگون کو خلعت دے کے ہین آجائین گے بادشاہ طلسم بھی جبتک جواب نہ بھیجدین
جو کچھ وہان سے حکم ہوگا وہ بہت مستحکم بات ہوگی اسوقت تو اس وقت کو ٹالیے قلعہ سے باہر قدم نکالیے آتش اندام
نے اپنا اسباب سحر تو پہلے ہی درست کر رکھا تھا کہا ای سوا دے ہین تمھارے کہنے سے چلتی ہون دیکھون تقدیر
کیا رنگ دکھائے یہ کہکے جھولی کاندھے پڑ ڈالی میدان جنگ کیطرف روانہ ہوئی یہان پہونچکے دیکھا غیر ساحر
لشکر تباہ ہوا ہی زمین پر دریاے خون جاری ہی قریب ہی کہ لشکر کے قدم اُٹھ جائین آتش اندام نے جو یہ کیفیت
دیکھی جلدی سے اپنا تخت آگے بڑھایا سر شار کیطرف دیکھکر آواز دی کہ آپکو ایسا لازم نہین تھا کہ معین طلسم ہوکر
آپ و غادرین اور ہمارے دشمن کی شرکت قبول کرین سر شار نے کچھ جواب نہ دیا آتش اندام مقابلے مین آئی
کہا اگر آپ کو جنگ منظور ہو تو تاخیر نہ کیجیے غیر ساحرون کی لڑائی موقوف کیجیے کچھ ہمارے آپکے سحر آزمائی ہو اسے
مفت مین ان بیگنا ہونکی کیون جان جاے یہ سنکر سر شار نے امیر الزمان سے اجازت چاہی غیر ساحرون کی
جنگ موقوف ہوئی سر شار نے رتھ آگے بڑھایا آتش اندام کے مقابلے مین آیا آتش اندام نے ایک گولا
اسکی طرف پھینکا گولہ پھٹا اُسمین سے ایک دیو ان پیدا ہوا ایک جا پر ٹھہر کر دھواں سے ایک دیو مہیب کیصورت
پیدا کی اور سر شار کے سامنے منہ کھول کے آیا کہا ای سر شار میرے منہ مین چلا آ مجھسے مقابلہ نہ کر سکیگا مین
ابھی نگلکر جاؤنگا سر شار نے جھولی سے دو ماش نکالے اُس دیو کے منہ مین ڈالدیے دیو نے ایک
چیخ ماری اور پانی ہوکر بہگیا آتش اندام نے دوسرا گولہ اسکی طرف پھینکا وہ بھی اسیطرح پھٹا اُسمین سے بھی
دھواں نکلا پھر ایک دیو کی صورت بنکر سامنے آیا سر شار سے کہا اگر تجھے کچھ دعوی ہی تو مجھسے مقابلہ کر ابھی نگلکر
کے ملکہ کے پاس پہنچا دونگا سزاے سخت دلاؤن گا سر شار نے اسکی طرف کچھ بڑھکے پھونک دیا دیو چیخ مارکر پلٹا ملکہ
کے قریب آیا چاہا تخت الٹ دے ملکہ نے جھولی سے کچھ پھول نکالے اور وہ پھول دیو کیطرف پھینک دیے
دیو پھر اُسطرف پلٹا سر شار کے قریب پہونچا چاہتا تھا کہ اُس کا سر کاٹ لے کہ سر شار نے اسکی طرف کچھ ماش
پھینکا مارے دیو پھر ایک چیخ مارکے پلٹا آتش اندام کے تخت کی طرف پہونچکر ملکہ کے سر کیطرف ہاتھ بڑھایا
آتش اندام نے بہت کچھ پڑھ پڑھکے اُسکی طرف پھونکا ماش مارے پھول پھینکے اس نے کسی بات کو
نہ مانا آتش اندام کے بال پکڑکر تخت سے کھینچ لیا چاہتا تھا کہ چلدیکر زمین پر پٹک دے کہ آتش اندام نے
بصد تعجیل جھولی سے ایک نشتر نکالا پیشانی پر مارا خون کے قطرے ہاتھ مین لیے دیو پر پھینک دیے
دیو جلکے خاک ہوا سنبھل کے پھر تخت پر بیٹھی سوا دے نے جو یہ کیفیت دیکھی ملکہ کے قریب آیا کہا اب آپ

جس طرح ہو سکے اس وقت لڑائی موقوف کیجے طبل باز گشت بجوا دیجیے کل مقابلہ ہوگا آج آپ تنہا ان لوگون
سے عہدہ برآ نہو سکینگی ملکہ نے جواب دیا میری بھی یہی رائے ہے مگر ایک سحر اور کرتی ہون یہ میرے سر شار
ایکمرتبہ میرے سحر سے نہین بچے گا اور گرفتار ہو گیا تو پھر مقابلہ کرنا کی ابھی طبل باز گشت
بجوا دون گی سواد نے کہا آپ کو اختیار ہے جس سے مناسب وقت ہین آپکو رائے دی تھی اب ماننا نہ ماننا
آپکا کام ہے ملکہ نے جھولی سے ایک تیر نکالا ایک سورن کچھ پڑھکر تیر پر ماری تیر ملکہ کے ہاتھ سے اڑا
سر شار کے سینہ کے قریب پہونچا سر شار نے اشارہ کیا تیر بھی پلٹا ملکہ نے جو دیکھا کہ تیر پلٹ کے
آرہا ہے آتش ندام نے دو انگلیون سے اشارہ کیا تیر تو ٹا اسمین سے ستارے نکلکر منتشر ہوے
سب ستارے سر شار کیطرف چلے سر شار نے دو پھانکین ستارون کی طرف پھینکدین سب ستارے
بجھ گئے تو شعلہ بنکر آتش ندام کیطرف آئے ہارون طرف سے شعلون نے آتش ندام کو گھیر لیا
آتش ندام گھبرا گئی ٹھہرنے کی تاب نہ لاکر گھوڑے سے نیچے زمین ہوئی اسکو بیہوش ہوتے سب نے دیکھا لشکر
کے قدم اکھڑ گئے سب سے پہلے سواد و بدیہ تن بھاگا اسکے جانیسے اوسکی ہمت ٹوٹگئی سب نے
فرار کیا سر شار نے امیر الزمان نامدار سے عرض کی ای شہریار اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے ان لوگون کا
تعاقب کرنا چاہیے جب مرحلہ ٹوٹ جائیگا کوئی مقابلے مین نہ آئیگا امیر الزمان نے فرمایا تمکو اختیار ہے
سر شار نے سب کا تعاقب کیا لشکریون نے دروازہ قلعہ کا بند کر لیا سر شار نے پھاٹک پر پہونچکے
ایک گولہ مارا پھاٹک ٹوٹا سپاہ اسلام قلعہ کے اندر داخل ہوئی آتش ندام کے لشکر سے تلوار
چلنے لگی سرداران اسلام نے تھوڑی دیر مین سب کو مار کے ڈالدیا باقی جو بچے انھون نے امان طلب
کی لڑائی موقوف ہوئی سب ہائہ باندھ کے امیر الزمان کی خدمت مین حاضر ہوے شاہزادے نے
سب کو اسلام قبول کرنے کی ہدایت فرمائی سب نے اسلام قبول کیا امیر الزمان نے فرمایا ای سر شار اب
ملکہ بخر نگاہ کو جلد ربار دنا ہی اس مرحلہ کا زندان خانہ کہان ہی جلد اسطرف چلو ملکہ کو قید سے چھڑا لاؤ سر شار
نے عرض کی ای شہریار آپ یہان توقف فرمائین غلام جاتا ہی ابھی ملکہ کو اپنے ساتھ لاتا ہی امیر الزمان
تاجدار نے وہان توقف کیا سر شار روانہ ہوا زندان خانے مین آکر دیکھا ملکہ کا کہین پتہ نہ ملا سر شار
واپس آیا امیر الزمان سے عرض کی ای شہریار غلام نے تمام زندان خانہ مرحلہ کو دیکھا ملکہ یہان نہین ہان
امیر الزمان کو کمال ملال ہوا اور سا تر ہو مرحلہ اصلاحیہ کے کہان ہو جو دتھے انھون نے عرض کی ای شہریار
اصلاب جادو نے ملکہ کو ایسی جگہ قید کیا ہی جو سوا آتش ندام کے دوسرا نہین جانتا اسی نے سحر کر کے
جاے قید کو معدوم کر دیا ہی جب آپ آتش ندام کو گرفتار کرین گے اسوقت کیفیت آپ کو معلوم
ہوگی امیر الزمان نامدار نے سر شار کیطرف دیکھکر فرمایا آتش ندام کہان ہی سر شار نے عرض کی
یہان تو نہین معلوم ہوتی شاید وہ طلسم کیطرف روانہ ہوئی شاہزادے نے فرمایا اچھا آجکے روز یہان
قیام کرو کل طلسم کیطرف چلینگے آتش ندام کو ڈھونڈھکر گرفتار کر لینگے سر شار نے عرض کی ای شہریار
آتش ندام مجھے بھالکر کہان جائینگی مین اس طلسم کے حالات سے اچھی طرح پر آگاہ ہون
جہان جاکر چھپے گی مین ڈھونڈھ کے نکالون گا اسکے ساتھ سواد و بدیہ تن بھی مغرور ہوا ہی اوس کا
بھی پتہ لگاؤن گا دونون کو خدمت والا مین حاضر کرونگا امیر الزمان نامدار نے لشکر کو حکم دیا کہ آج یہان

قیام کرو کل آتش نداہم کی تلاش مین روانہ ہون گے یہان چند آدمیون کو چھوڑ جائین گے حسب الحکم
شاہزادہ والا تبار لشکر نے وہین قیام کیا امیر الزمان نے سرشار کو اپنے پاس بلا یا کیفیت
طلسم دریافت فرمانا شروع کی سرشار نے عرض کی ای شہریار طلسم یہان سے بہت دور ہی راہ مین
سخت سے مرحلے ہین ساحران جلیل اُنکی نگہبانی کرتے ہین عجائبات وغرائبات حد سے زیادہ ہین
طلسم وار القضا تک رسائی محال ہوتی ہی وہان کا بادشاہ دل تابان جادو بڑا ساحر ہی فنون جادوگری
سے خوب ماہر ہی لشکر بھی بیشمار اُسکے پاس ہی ایک شہر مین اُس نے دیوان شرمد کو آباد کیا ہی اُنکی وجہ سے
کوئی طلسم کیطرف آنکھ اُٹھا کے نہین دیکھ سکتا ہی اسی طرح بہت سے عجائبات وغرائبات اُسکے ہین
کہ جو اور طلسمون مین ملکن نہین اسکے قریب ایک شہر حیرت افزا ہی وہان کے حاکم سے اور دل تابان جادو
سے ایسے مراسم ہین کہ ہر جا تھین ایکدوسرے کا شریک وسہیم ہی دونون نے ملکر ایک جگہ ایسی بنائی ہی کہ اسکو آفات
عجیبات کا معدن قرار دیا ہی اُسکا نام طلسم معدن آفات رکھا ہی لوح طلسم اپنی اپنی دونون بادشاہون نے وہین لگی
مگر انسان کی مجال نہین جو وہان تک جا سکے نہ ملازمین طلسم مین اتنی قوت وقدرت ہی کہ وہان کا پتہ پائین یا کسیوقت
وہان تک جائین اور اسوقت جو آتش نداہم بھائی ہی یہ دل تابان جادو تک نہین جا سکی راہ مین کسی دوسرے
مرحلہ دار سے مدد طلب کریگی کیونکہ وہان تک جانا ان لوگون کا کام نہین برسون دعا بھی قبول نہین ہوتی
دل تابان جادو برسون اپنے طلسم مین نہین آتا اور نہ بادشاہ طلسم حیرت افزا یعنی احمر لباس جادو
اپنے طلسم مین جاتا ہی دونون بادشاہ طلسم معدن آفات مین رہتے ہین وہین سب سامان راحت مہیا
ہی سلطنت کا کام وزرا دیکھتے ہین وہی سب لوگ انتظام کرتے رہتے ہین امیر الزمان نے بدا سے
فرمایا ای سرشار تم بھی طلسم تک گئے ہو وہان کی سب کیفیت دیکھی ہی سرشار نے عرض کی ای شہریار مین
ایک مرتبہ گیا خاص طلسم کی کیفیت دیکھی عقل حیران ہوگئی جو بات کہی وہ عجیب وغریب امور طلسم ایسے ہین
کہ دو کا مدار مل رکھکے چلے جاتے ہین اشیاء تجارت خود اپنی قیمت بتا دیتے ہین خاص طلسم جہان بادشاہ کا
تخت ہی وہان کی حالت قابل دید ہی جس چیز کی خواہش ہو بلا طلب پاس آجاتی ہی جہان جانیکا ارادہ کیا تخت مہو دیکھتے
وہین پہونچا وہان درخت سے میوہ توڑیے نوش فرمائیے جس چیز کا خیال آپنے کیا وہی ذائقہ پائیے اگر گانے کا
خیال آئے ارباب نشاط مہیا وقت حاضر ہو جائین گانا سنائین سب چیزین ایسی ہین جنکو دیکھکر عقل حیران
ہوتی ہی سب سے زیادہ ملکہ انجم طلعت کا محل قابل دید ہی باغ مین تو کسی کی مجال نہین جو جا سکے ہان
ملکہ انجم طلعت کی تصویر رکھی ہی تصویر پر پردہ پڑا ہی اسقدر حسن وجمال تصویر سے ظاہر ہوتا ہی کہ جسپر
ایک نگاہ تصویر پر کی محو ہو جاتا ہی وہین سر پٹک پٹک کر جان دیتا ہی ای شہریار باغ مین نہین گیا مگر دور سے
ملکہ کا مکان دیکھا اگر وہان کی کیفیت کسی سے بیان کرتا ہون تو یک نہ مانی ہوتی ہی اسیطرح سرشار نے طلسم ارم
کی کیفیت کل بیان کی شاہزادہ وہ تک بیٹھے سنتا رہا بات جو ہر بنا نے حالت طلسم کی بیان کی
شاہزادے کو ملکہ انجم طلعت کے باغ اور مکان کی کیفیت مین زیادہ دلچسپی ہوئی ایک ایک بات کو دو دو مرتبہ تین تین مرتبہ
دریافت کیا جب سرشار سب کیفیت بیان کر چکا امیر الزمان نے فرمایا اگر خدا نے چاہا تو چلکر سب کیفیت وہانکی بھی دیکھینگے ملکہ
انجم طلعت کے مکان و باغ کے دیکھنے کا سب سے زیادہ اشتیاق ہی سرشار نے کہا ای شہریار وہانتک جانا اور کیفیت دیکھنا برسون کی
بات ہی امر محال ہی راہ بہت دور ہی وہانتک پہونچنا دشوار ہی امیر الزمان نے فرمایا اگر خدا کو منظور ہے تو جلد ہو جائیگا

اور سب کیفیت دیکھ آئین گے اب تو اس طلسم سے چھٹی چھاڑ شروع ہوی دیکھین کیا کیفیت دیکھنے مین آتی ہی جبتک
سخر نگاہ کر آزاد نکرائین گے اسیطرح آگے بڑھتے چلے جائین گے اسی تلکیہ مین صبح ہوئی شاہزادہ نے فریضہ سحری ادا کیا
سلحی کی کشتیان سامنے آئین شاہزادے نے سلاح جسم پر آراستہ کیے باہر تشریف لاکر دیکھا سب بڑے اسلام حاضر ہین شاہزادہ
سب کا سلام لیکر گھوڑے پر سوار ہوا عقب مین لشکر لیکر آگے روانہ ہوا سرشار کرکس سوار نے فرض کی ہانسے ہیں کوس ہی ایک
مرحلہ اور راہ گمان تو آتش اندام وہین مقیم ہوگی چلے وہان تشریف لیجائے اگر وہان نہ ملیگا تو پھر اور فکر کیجائیگی امیر الزمان مدار
مرحلہ کیطرف روانہ ہوے کوہ کرانکا وقت پر آئیگا اب کچھ کیفیت ملکہ آتش اندام کی تحریر کیجاتی ہی کہ یہ جو سرشار کے مقابلہ
بھاگ اپنی جان بچا کے صہیب چہار چشم کے یہان پہونچی یہ ساحرہ بھی طلسم کی ملازم تھی بہت سے ساحر و نکو اس نے سخر بنایا
تھا اصلاب بادو بھی اسکا شاگرد تھا لوگ اسکو بہت مانتے تھے جب کوئی وقت سخت ہوتا تھا تو اسکی رائے لیتے تھے اسکو
شریک کے کام انجام دیتے تھے دل تہا بان بادو بادشاہ طلسم کو اس پر بڑا اعتبار تھا ہیں مرحلون کی سرداری اسکے
حوالے تھی مرحلہ دار وزرا سکے پاس آتے تھے سب کیفیت کہہ جاتے تھے آتش اندام نے جب اسکو مرگ اصلاب کی خبر
دی اور مرحلہ کی کیفیت لکھی اسکو غصہ آیا چلنے کا سامان کیا اسی روز اسکا بھی ارادہ تھا کہ آتش اندام اسکے پاس بھی روانہ ہوتی
اب جو صہیب چہار چشم نے اسکی طرف نگاہ کی دیکھا خون مین ڈوبی ہوئی لباس خاک مین اور دھجیان ہوئی ہین صہیب نے
کہا ای آتش اندام یہ خبری کیا کیفیت ہی ارے یہ تجکو کس نے زخمی کیا کیا واقعہ گذرا مین خود آج آتی تو نے
کیون زحمت اٹھائی کہا تک چلی آئی آتش اندام نے سب کیفیت بیان کی سرشار کیجالت سے اطلاع دی
ہیں سے کہا خاطر جمع رکھو پریشان نہو مین بھی چلونگی سب کو گرفتار کرلون گی یہ کہکے اپنا تخت منگایا چار افراد در
آتش نشان تخت لیکر آئے اس نے مجھلی کا نذر ہر ڈالی اسنے برابر آتش اندام کو بٹھایا تخت اڑایا مرحلہ کیجانب
روانہ ہوئی تھوڑی دیر مین قلعہ اصلاب مین پہونچی یہان سامان درہم برہم پایا لشکر کو بھی وہان نہ دیکھا کوئی موجود
پایا اُن سے دریافت کیا اُنھون نے بخوف جان سب کیفیت بیان کی آتش اندام نے کہا ارے سواد برہنہ تن کہان
ہی لوگون نے کہا وہ آپکے ہمراہ میدان جنگ سے آئے تھے پھر نہین معلوم کہان گئے آتش اندام نے قلعہ
پر قبضہ کیا جو لوگ مسلمان تھے اُنکو اسیر کرلیا دریافت کیا کہ اب امیر الزمان اور سرشار وغیرہ کسطرف گئے ہین
اور لوگون نے بتایا کہ یہان سے بیس کوس پر جو مرحلہ سلجوقیہ ہی وہان کی ارادے سے سب روانہ ہوے
اُنلوگونکو آپ کی تلاش ہی اسی واسطے یہان چند آدمیون کو چھوڑ کر اُسطرف روانہ ہوے ہین صہیب چہار چشم
نے کہا ای آتش اندام اب یہان ٹھہرو ورنہ مرحلہ سلجوقیہ بھی لوٹ جائیگا سرشار ہمراہ گیا ہی سلجوق جادو اُس سے
مقابلہ نہ کرسکیگا ضرور مارا جائیگا بادشاہ مجھسے شکایت کرینگے بہتر یہ ہی کہ اب اُنکے تعاقب مین روانہ ہو آتش اندام
نے جواب دیا اب لشکر بھی موجود نہین اُنلوگونسے کیونکر مقابلہ کرینگے وہ لوگ بڑے بہادر ہین سرشار ساحر زبردست
اُنکے ہمراہ ہی بہت مشکل ہوگی صہیب نے کہا تم خاطر جمع رکھو ایک سحر مین سب کو بیکار کردونگی سرشار کو اسیر کرکے
مرحلہ سلجوقیہ پر بھیجدونگی وہانسے لشکر بھیجکر سبکو قید کرالونگی آتش اندام یہ سنکر شاد ہوگئی اُسی وقت صہیب کے ہمراہ ہولی
صہیب نے اُڑورونکو اشارہ کیا وہ تخت لیکر روانہ ہوے صہیب چہار چشم نے کہا جلد جلد دیر نہو نے پائے راہین دشمن
گرفتار کرلین آگے نہ بڑھنے دین اُڑورون نے راہ جلدی طے کرنا شروع کی تھوڑی دیر مین آتش اندام نے صہیب سے کہا وہ
وہ لشکر جاتا ہوا نشان نظر آتا ہی صہیب نے نگاہ کی کہا ہان سرشار بھی ہمراہ ہی بس اب تمہین ان سبکو سحر کرکے بیکار کردون مرحلہ
سلجوقیہ یہانسے پہنچ کوس پر ہی وہان پہونچکے سب کو گرفتار کرامنگا دون گی یہ کہکے اُڑورونکو آگے بڑھایا چشم زدن مین لشکر

پہونچگئے اس نے نعرہ کیا ہم ملکہ حبیب چہار چشم خبردار آگے نہ بڑھنا یہ صدا سنکے امیر الزمان نے نگاہ کی دیکھا ایک عورت سیاہ فام ضعیف العمر بال کھلے ہوے پیشانی پر دو آنکھین زیادہ ایک پتلی دھولی باندھے شانے پر جھولی ڈالے تخت پر سوار اژدر تخت اٹھائے ہوے چلے آتے ہین اسکے پاس آتش اندام بھی بیٹھی ہوئی ہی امیر الزمان نے سرشار سے کہا جسکی تلاش مین جاتے تھے وہ یہین آگئی سرشار نے جو پلٹ کے دیکھا کہا ای شہریار غضب ہوا یہ ساحرہ جو آتش اندام کے پاس بیٹھی ہی حبیب چہار چشم اسکا نام ہی ہاکا سحر جانتی ہی بس طلسم ہین بہت سے ساحر اسکے شاگرد ہین خود اصلاب جادو نے بھی اس سے سحر حاصل کیا تھا دیکھیے خدا کیا دکھاتا ہی امیر الزمان نے فرمایا خاطر جمع رہو ہر انسان تو خدا فضل کرے گا یہان تو یہ باتین تھین اسطرف حبیب نے مقابلے مین پہونچ کے جھولی سے کچھ ماشش نکالے اور سرشار کیطرف پھینکدیے سرشار جھوکر زمین پر گرا چاہا سنبھل کے اٹھون ایک برق چمک کر گری سرشار سب کی نظرون سے غائب ہو گیا اسکے بعد اس نے ایک گولہ لشکر اسلام کیطرف پھینکا گولہ پھٹا اس مین سے دھوئین کی جاد نکلی لشکر اسلام مین بھی جسقدر ساحر فیر ساحر موجود تھے سب بیہوش ہوکر زمین پر گرے امیر الزمان تامدار پر سحر نے اثر نہ کیا حبیب چہار چشم نے آتش اندام سے کہا یہ جوان جو سامنے کھڑا ہے کیا اسپر سحر تاثیر نہین کرتا آتش اندام نے جواب دیا کہ اسکے پاس بہت سے تحفہ ایسے موجود ہین جنکی وجہ سے اسپر سحر کارگر نہین ہوتا ہی بس حبیب نے کہا اسکو مرحلہ سلجوقیہ کے لوگ گرفتار کر لیا ئین گے ایک آدمی کتنون سے مقابلہ کرے گا آتش اندام نے جواب دیا کہ یہ نہ فرمائیے یہ اکیلا میرے مرحلہ پر لشکر سے لڑا اور سبکو شکست دی اپنے سرداردن کو بچا کر لیگیا ایک کو اسیر ہونے نہ دیا بلا کا دلیر ہی ایک ہزار کو یہ تنہا کافی ہی حبیب نے کہا مرحلہ سلجوقیہ سے فوج کثیر بھیجدی جائیگی کیونکر سب سے مقابلہ کرے گا گرفتار ہوجائے گا یہ کہکے اپنا تخت مرحلہ سلجوقیہ کیطرف روانہ کیا امیر الزمان یہ سب کیفیت دیکھتے رہے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ سامنے سے گرد اڑی شاہزادے نے خیال کیا کہ لشکر آتا ہی درست ہوکے پشت مرکب پر بیٹھے دامنہ گرد شگافتہ ہوا دیکھا لشکر بے شمار آتا ہی ساحر بھی بہت سے ہمراہ ہین بڑے بڑے تخت اڑاتے ہوے چلے آتے ہین امیر الزمان تامدار کے مقابلے مین آکر ٹھہرے اور ساحرون کے لشکر نے پڑاجمایا ایک سردار آگے بڑھ کے آیا امیر الزمان سے مخاطب ہوکر کہا ای جوان اب تیری کوشش بیکار ہی لشکر تیرا مبتلاے سحر ہی کسی مین حس و حرکت باقی نہین تو تنہا ہمسے کیا مقابلہ کرے گا اور کیونکر لڑے گا مناسب ہی کہ اب خوشی سے ہمارے پاس چلا آ تیرے شباب پر افسوس آتا ہی واقعی تو بہادر ہی تجکو ابھی لیجا کر تیری تقصیر معاف کرا دین گے تو ہمارے مرحلہ مین رہنا فوج مین تجکو عہدہ جلیل ملجائیگا یہ بھی معلوم ہی کہ تو سحر سے نہین ڈرتا مگر تنہا کہانتک مقابلہ کرے گا ہم سب تجھ کو گرفتار کر لین گے تیرا بڑا معین سرشار جادو اسیر ہوکر ابھی ہمارے مرحلہ پر گیا ہی اب

خبر اسب لشکر بھی وہین پہونچا جاتا ہی مجکو بھی پکڑے جائین گے بھلا تو یہ نہ سمجھا کہ ہین طلسم ہین
ہو اتنا سا لشکر لیکر جاؤنگا تو کسطرح فتح پاؤنگا سمجھ جو تجھ پر تاثیر نہین کرتا اسبات پر بڑا نازی
ہی اب جہالت کو دخل نہ دے اور ہوشیاری سے کام لے ہمارے پاس چلا آ کچھ عذر
درمیان مین نہ لا امیر الزمان نامدار نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا او یاوہ گو کیا بکتا ہی
اگر تو ہمارے مقابلہ کے واسطے آیا ہی تو ہم بھی موجود ہین بے لڑے تیری کیا مجال جو ہمارے
سرداروں کو بیان سے لیجائے اور کسیکو ہاتھ لگائے کثرت سپاہ سے ڈراتا ہی مجکو خوف دلاتا ہی
سردار نے کہا اگر یہی دعوی ہی تو میدان مین آ دہنر جنگ آزما امیر الزمان نامدار میدان مین آئے
سردار نے اپنی فوج سے اشارہ کیا کہ نرغہ کرکے اس جوان کو زندہ اسیر کرلو اور ساحرون سے
کہا تم اپنے تخت پر اسکے سرداروں کو لاد کر آگے بڑھو جب تک ہم اسکو اسیر کرلین گے یہان سے
نہ آئین گے امیر الزمان نامدار پر لشکر ٹوٹ پڑا شاہزادہ پشت و پہلو سے ہوشیار ہو کے
مصروف جنگ ہوا ساحرون نے وقت پایا سرداران امیر الزمان جو غافل پڑے ہوئے تھے
سبکو تخت پر لاد نا شروع کیا کل سپاہ کو لاد کر ساحرون نے تخت اڑا دیے اور جانب مرحلہ سلجوقیہ
روانہ ہوئے امیر الزمان نامدار مصروف جنگ رہے سپاہ بیشمار تھی شاہزادے نے ہزارون کو
زیر تیغ کیا خود بھی بہت زخمی ہوا جب کثرت زخمداری سے طاقت باقی نہ رہی امیر الزمان نامدار نے
دونون ہاتھ مرکب کی گردن مین ڈالدیے گھوڑا سمجھا سوار پر وقت تنگ ہی طاقت پیکار باقی نہین
اپنے مالک کو لیکر لشکر سے نکلا صحرا مین ایک جانب کو روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پہ آئیگا
یہان سرداروں نے جب امیر الزمان نامدار کو نہ پایا حیران ہوئے بہت تلاش کی آخر سب نے
یہ خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی وہ جوان مارا گیا اور روح اسکی پامال سم اسپان ہوگئی اب پتہ ملنا دشوار
ہی چلو واپس چلین اور ملکہ مہیب سے کل کیفیت بیان کر دین یہ کہکے لشکری واپس ہوئے
تھوڑی دیر بعد مرحلہ سلجوقیہ مین پہونچے مہیب چہار چشم بیٹھی ہوئی تھی لشکر کو واپس آتے ہوئے
دیکھکر خوش ہوگئی آگے اندام سے کہا تمنے دیکھا سب کام بن گیا لشکری اسیر ہوئے امیر الزمان
کو بھی لشکر کے لوگ قید کرکے لاتے ہین اتنے مین سرداران لشکر مہیب چہار چشم کے قریب
آئے کیا ملکہ عالم امیر الزمان مارا گیا لاش اسکی پامال سم اسپان ہوگئی پتہ نہ ملا ملکہ بولی وہ
بڑا شجاع تھا آدھے سے زیادہ لشکر کو قتل کر ڈالا کہا تک لڑتا کیا کرتا اگر اسکے ہمراہ تھوڑا بھی
لشکر ہوتا تو ہملوگ کبھی فتح نہ پاتے ضرور اسکے ہاتھ سے مارے جاتے سلجوق جادو نے
جو یہ کیفیت سنی سرداروں سے کہا تمنے برا کیا ایسے بہادر کو اس طرح قتل کر ڈالا اسکو زندہ
اسیر کر لاتے شاید راہ راست پر آجاتا تو ہم اپنی سپاہ کا اسکو سردار بناتے لشکریون
نے کہا شہنشاہ وہ ہمارے ہاتھ نہ آتا ہملوگون نے بہت کوشش کی کہ اسکو زندہ ہی
گرفتار کرلین مگر اسنے کسی کو اپنے قریب نہ آنے دیا ہزارون کو قتل کر کے ڈالدیا یہ بھی تو
نہین معلوم کہ وہ کب مارا گیا اور کس نے اسکو گھوڑے پر سے گرایا معلوم ہوتا ہی جبھی تین
طاقت پیکار باقی نہین رہی گھوڑے سے گرا پامال سم اسپان ہوگیا سلجوق جادو نے بہت افسوس

کیا اور حبیب نے کہا ان سب کو بادشاہ کے پاس روانہ کردو جو چاہین سے شہزادہ بخلے ہمکو سکا اختیار نہین ہی اور رہنین سے کوئی اسیر یہان رہنے نہ پائے آتش اندام نے کہا کہ سحر نگاہ میرے یہان قید ہی اُسکے باب مین آپ کیا فرماتے ہین حبیب نے کہا اُسکو بھی لاؤ انھین اسیرون کے ساتھ روانہ کردو آتش اندام اُسیوقت وہان سے روانہ ہوئی اپنے مرحلہ پر آکے سحر نگاہ کو ننگا پا دوسرے دن مرحلہ سلجوقیہ پر لیجاکر حبیب چہار چشم کے حوالہ کیا حبیب نے سب پر سے سحر اُتار افید آہن پہنا لی گئی اُسی دن عرضی لکھکر سب قیدیونکو دل تابان جادو بادشاہ طلسم دار الضیار کے پاس لشکر بیشمار ہمراہ کرکے روانہ کیا کہ ذکر انکا وقت پر آئے گا اب دو کلمہ داستان جلالت عنوان شاہزادہ سکندر فرخ لقا کے عرض کیے جاتے ہین

داستان جلالت عنوان روانہ ہونا شاہزادہ سکندر فرخ لقا کا مع طوفان بن عمرو حسب الحکم صاحبقران ثانی بدیع الملک تا جدار جانب نطاق اور پہونچنا منارۂ دوازدہ منزل پر اور بعد دریافت حال منارہ پر جانا شاہزادے کا عالم ہونا لشکر کا تباہ ہوکر تلاش کیلیے نکلجانا اور طلسم حیرت افزا مین شاہزادی کی خبر پانا ایک عامل زبردست کا یہ راز مخفی بتانا اور باقی حالات متعلق داستان ہذا سے سامنے نامہ

ساقیا دے شراب فیروزہ رنگ — جس سے ہو طبع مستمل کچھ تیز — بھر کے دے جام مین مجھے وہ آب
جس سے آتی ہو صاف بوے گلاب — آج جی بھر کے پی پلا دے تو — ہمت طبع کو بڑھا دے تو
داستان عجیب لکھون گا — ماجرائے غریب لکھون گا — ہو کا جسوقت مجکو ہمکاسرور
دل سے ہوگا ملال دور بھی دور — داستان پھر کروں نگاہ تحریر — رزم اور بزم کی جو ہو تصویر
ناظرین شوق سے نگاہ کرین — سامعین سُن کے واہ واہ کرین — طلسم کشایان خوش بیانی

اور مرحلہ پیمایان محفل افروز عرصہ عاصہ کو میدان قرطاس پر تحریر حال شاہزادہ سکندر فرخ لقا مین یون رقم چولان کرتے ہین کہ جب شاہزادۂ نامدار حسب الحکم صاحبقران یعنے بدیع الملک عالی وقار مع لوح طلسم زنگین فلک جانب ایوان نطاق روانہ ہوے اُس وقت شاہزادہ عالی ارادہ کے ہمراہ لشکر جرار اور سپاہ بیشمار اور عیاران نامی اور نوجوانان گرامی سو جود تھے کوچ و مقام کرتے دس روز کے بعد ایک دریاے خونخوار بیابان کنار کے قریب پہونچے لب ساحل سبزہ کا لہلہانا طائران خوشنوا کا چہکنا سکندر والا قدر کو پسند آیا رفقا سے ٹھہر کر فرمایا آجکی رات یہان بسر کرین قدرت صانع حقیقی پر نظر کرین واقعی یہ کہر اے پر بہار ہی رشک گلزار خرخار ہی دو ایک روز یہان بسر کرین گے پھر آگے چلنے کا ارادہ ہوگا اب خشکی کا راستہ نہ ملیگا دریا کا سفر ہوگا یہ لطف کا ہیکو میسر ہوگا سب نے شاہزادۂ والا جاہ کا حکم مانا بارگاہین استادہ ہوئین سرداران گرامی مرکبون سے اُترے اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوے سکندر فرخ لقا اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے تھوڑی دیر کے بعد اور سردار بھی حاضر بارگاہ سکندر نامدار ہوے ادھر اُدھر کا ذکر ہونے لگا شاہزادے نے فرمایا نہین معلوم اس جلگہ کا کیا نام ہی اور یہ کون مقام ہی

یہان کسکی حکومت ہی عجب مقام پہ فرحت نے سرداروں سے عرض کی صبح کو اسکی کیفیت معلوم ہوگی
جو کوئی نظر آئے گا اُس سے دریافت کرین گے معلوم ہوجائیگا تھوڑی دیر تک یہی تذکرہ رہا
پھر محفل برخاست ہوئی اپنی اپنی بارگاہ مین جاکے آرام کیا جب سکندر زرین پوش فلک سے
آفتاب عالم تاب پردۂ مشرق سے نکلکر چرخ چہارم پر جلوہ افروز ہوا اور تاریکی شب گذری
روز ہوا تو سکندر فرخ لقا بیدار ہوے مصروف عبادت پروردگار ہوے جب فریضۂ صبح
سے فراغت پائی سواری طلب فرمائی یہان دیر سے لوگ منتظر تھے اسپ صبا دم برق قدم
در دولت پر حاضر تھا شاہزادہ برآمد ہوا رکاب ظفر انتساب مین قدم دیا قاش زین کو منور
کیا سرداران نامی و گرامی حاضر ہوے قریب ساحل برائے سیر و شکار توجہ فرمائی عجیب قدرت
خدا نظر آئی وہ صبح کا سہانا وقت جنگل کی فضا درختون کی بہار لب ساحل کی طراوت پیہم ہوا
گلہاے خودرو پر قطرات شبنم کی آب و تاب ہر قطرۂ صفا ریز دُرمکنون کا جواب بھینی بھینی خوشبو
کا ہوا کے جھونکے مین لپٹ لپٹ کے آنا جانوران صحرائی کا اپنی اپنی چہل کرو دکھانا طائران
خوش الحان زمزمہ سنج کا ڈالیون پر مست ہوکر جھومنا نسیم سحری کا صحرا مین چہار جانب گھومنا
دریا کے شفاف پانی کا لہرین لیلے کر بہنا ماہیان دریا کا آ آ چھلنے سے قاتل نرہنا دہ آمد
سلطان زرین لباس مشرق کا نور جسکی سبب سے دریا مین سرخی کا ظہور وہ آسمان پر
کرنون کی چمک سے دیدۂ اختر کا جھپک جانا وہ فرحت خیز صبح کا آنا حسن صبح دکھانا غرض
سماں ایسا تھا کہ جسکی نگاہ سے گذرا سنے لطف اُٹھایا باغ دنیا مین خط زندگی ہاریا شاہزادہ
یہ کیفیت دیکھتا ہوا قریب دریا آیا سردارون سے مڑکر فرمایا دیکھو سامنے جو لوگ مصروف
شکار ہین بلاؤ تاخاطر پیش آؤ یہان کا حال انسے معلوم ہوجائے گا راستہ بھی سمجھ مین آئے گا
سردارون نے اُنلوگون کو بلایا ہر ایک شان و شوکت سکندر عالی قدر دیکھکر گھبرایا جلدی
شاہزادے کو جھک کر سلام کیا سکندر نے سب کو جواب دیا سردارون نے پوچھا کیون
بھائی یہ کون مقام ہی یہانکے بادشاہ کا کیا نام ہی سب نے جواب دیا یہ دریاے اسرار مشہور ہی اس کا
شہرہ نزدیک و دور ہی طلسم حیرت افزا کی یہی راہ ہی احمر لباس جادو یہان کا بادشاہ ہی
اسی دریا مین کچھ دور پر ایک منارہ ہی وہی طلسم کی جاے نظارہ ہی اگرچہ طلسم یہان سے بہت
دور ہی مگر اسقدر بلند ہی کہ وہان سے معلوم ہوتا ہی بہت سے بادشاہان عالیجاہ آتے
ہین جہاز پر بیٹھکر اُس منارہ تک جاتے ہین بارہ درجے اُس منارہ کے بنے ہین
دس درجون تک سب جاتے ہین وہان کی خبر لاتے ہین مگر گیارھوین اور بارھوین درجے
کے حال سے کوئی ماہر نہین وہان کا راز کسی پر ظاہر نہین کیا آپلوگونکا بھی وہین جانے کا ارادہ
ہی طبع والا اُسطرف لگی آمادہ ہی سکندر فرخ لقا نے فرمایا گو ہمکو وہان جانے کی ضرورت نہ تھی اسقدر
واحت نہ تھی مگر اب ضرور جائینگے وہان کی کیفیت دیکھ آئینگے تمھارے کہنے سے اشتیاق
ہوا دل بہلجائیگا دوسرے ایک طلسم دیکھنے مین آئیگا اُنلوگون نے عرض کی ہم جہاز لائینگے جب مزاج
دریا مین آئے تشریف لے چلیے وہانکی کیفیت واقعی قابل دید ہی مگر منزل مازدہم و دوازدہم پر جانا ہوگا

پر کوئی نہ جاسے ورنہ زک اُٹھاسے گا اسکے علاوہ اور بہت سی باتین ہین جو اُس کتاب کے دیکھنے سے آپکو معلوم
ہونگی شاہزادے نے فرمایا یہ منارہ کسکا بنایا ہی کس شخص نے تعمیر کرکے اپنا کمال دکھایا ہی ناخدا نے عرض کی
ای شہریار ہم مدت سے اس منارہ کو دیکھتے ہین اور اپنے بزرگون سے یہی سنتے چلے آتے ہین کسی نے
کبھی اسکے بانی کا نام نہین بتایا ہمیشہ یہی سنا کہ یہ احمر لباس جادو نے اپنے طلسم کی عظمت و شان دکھانیکو
بنایا ہی نہین معلوم بنانے والا اسکا کون ہی شاہزادے نے فرمایا احمر لباس جادو کوئی بڑا ساحر ہی ناخدا
نے کہا ای شہریار اس کا جواب دینے والا اب دنیا مین کون ہی سب ساحر اُسکا نام لیکر سحر کرتے ہین اُسنے
طلسم حیرت افزا بنایا ہی وہین بادشاہی کرتا ہی اُسکے طلسم کی کیفیت جب آپ منارہ پر تشریف لیجائینگے
تو ملاحظہ فرمائینگے شاہزادہ دیر تک یہ گفتگو کرتا رہا بہت سی باتین دریافت کین پھر ناخدا دوسرے
کامون مین مصروف ہوگیا سکندر فرخ لقا نے اپنے رفقا سے کہا مجکو بہت اشتیاق ہی جلد دون گذرین
اور مین اُس چھوٹے منارہ پر پہونچون دیکھون اُس مین کیسی کیسی باتین تحریر ہین اول تو ایسے بحر و بیابان
نایبد اکنار مین منارے بنانا یہ بھی طلسمی کارروائی ہی دوسرے یہ کیا بات ہی کہ ہزار دن کوس پر طلسم حیرت افزا
کے منارہ پر جانیسے وہانکی ہر ایک چیز صاف نظر آتی ہی نہین معلوم دوربین پر جانیکو کیون منع کیا ہی وہان
کیا اسرار ہی سردار بھی منارے کی تعریف کرتے رہے اسی اشتیاق مین سکندر فرخ لقا نے دو روز
بسر کیے تیسرے روز شاہزادہ کو منارۂ عالیشان سنگ سفید نظر آیا ناخدا خدمت مین حاضر ہوا عرض کی
حضور یہ وہی منارہ ہی جہان ہدایات کی کتاب رکھی ہی اب ملاحظہ فرمائیے حیرت کیواسطے یہی منارہ کیا کم
ہی کسقدر عالیشان ہی اور کس جگہ پر بنا ہی کہ جہان پانی کی تھاہ نہین جہاز کے جانے کی راہ نہین اسیواسطے
دور تک اسکا زینہ بطور گھاٹ کے بنایا ہی جہاز جس وہین تک جاتا ہی وہین لوگ اُترتے ہین زینہ
پر چڑھکر منارہ تک پہونچ جاتے ہین سکندر فرخ لقا بہت خوش ہوئے جہاز زینہ کے قریب
پہونچا ناخدا نے شاہزادہ سے عرض کی تشریف لے چلیے اب زینہ جہاز آگیا ہی زینہ بھی اسقدر بلند ہی کہ
جہاز سے اُترنے کی ضرورت نہین سکندر تاجدار اُٹھے جملہ سردار ہمراہ ہوئے شاہزادہ نے نام خدا
لیکر زینہ پر قدم رکھا بعد سب سرداران نامی دگرامی زینہ پر آئے یکے بعد دیگرے منارہ پر پہلے ناخدا نے
جہاز کو لنگر دیا وہین ٹھہرایا کچھ لوگ ملازمین وہین ٹھہرے جب شاہزادے نے زینہ کو طے کیا اور قریب
تو منارہ کے پہونچا دیکھا سامنے دروازہ ہی مگر مقفل ہی کلید زنجیر دن مین آویزان ہی شاہزادہ قریب آیا
قفل کھولا دروازہ کو وا کیا زینہ ملا شاہزادہ مع ہمراہیان زینہ پر چڑھا جب زینہ کی حد ختم ہوئی ایک کمرہ معقول
با سامان نفیس نظر آیا مکان کو بہت آراستہ پایا ہر طرف قد آدم آئینہ رکھے ہوئے فرش قالین بچھا
بچھا ہوا سامنے ایک تخت طاؤسی رکھا ہوا ہی قریب تخت چوکی پر ایک کتاب رکھی ہی شاہزادہ قریب
آیا تخت پر جلوہ فرما ہوا کتاب اُٹھائی پڑھنا شروع کیا لکھا تھا ای سیاح منارہ دوازدہ منزل آگاہ ہو
اگر تجکو منارہ دوازدہ منزل پر جانا ہی اور کچھ لطف اُٹھانا ہی تو ہدایات ذیل پر نگاہ کر اور سب کو یاد کر
اول تو وہان تنہا جانا اور کسیکو ہمراہ نہ لینا دوسرے وہان جو کیفیت نظر آئے اُسکا ذکر کسی سے نہ کیا
جاسے تیسرے منزل دہم تک کی اجازت دیدی ہی اور منزل یازدہم دوازدہم پر جانیکی ممانعت ہی
تاکید ہی خبردار منزل یازدہم دوازدہم پر بیجا قدم آگے نہ بڑھانا اگر وہان جائیگا تمام زندگی پچھتائیگا

زندگی دشوار ہو جائیگی ایسا جنگل ہے بلا ہوگا کہ تمام عمر صورت رہائی نظر نہ آئیگی منزل اول پر شہر خموشان ہی وہان جانا کسی چیز کو ہاتھ نہ لگانا جو عجائبات نظر آئین دیکھکر لطف اٹھا لینا کسی بات مین دخل نہ دینا منزل دوم پر بہشت کا گلزار ہی عجیب پر بہار ہی وہان کے حور و غلمان اور ساز و سامان دیکھنے کی اجازت ہی ہاتھ لگانے کی ممانعت ہی منزل سوم پر دوزخ کے درجے بنائے ہین ہر جگہ فرشتگان عذاب موجود ہین اپنے کام مین مصروف ہین اگر وہان جانا تو خوف دلمین نہ لانا تماشا دیکھ لینا کسی شی کو پہچان سمجھکر ہاتھ نہ لگا دینا منزل چہارم پر چشمہ حیوان ہی وہان سے آفتاب طالع ہوتا ہی ایک شبانہ روز وہان بسر کرنا اور عجائبات و غرائبات پر نظر کرنا منزل پنجم پر چشمہ قمر ہی وہان سے چاند نکلتا ہی منزل ششم پر ستارون کی کیفیت نظر آئیگی سب کی ماہیت کھلجائیگی منزل ہفتم پر ابر و باد کا سلطان ہی جو وہان جاتا ہی اور آسمان کیطرف نگاہ اٹھاتا ہی اسکو ہر سات کا حال کھل جاتا ہی کل ماہیت دریافت ہوتی ہی مینہ برستا ہوا نظر آتا ہی اسکے علاوہ اور عجائبات عجیب و غریب ہین جنکو دیکھکر انسان کی عقل حیران ہوتی ہی منزل ہشتم پر ایک کتاب رقمی ہی جسمین منزل نہم پر جانیکی بابت ہدایت لکھی ہی منزل نہم کی کیفیت مفصل ہمین معلوم ہو جائیگی وہان پہونچکر طلسم حیرت افزائی ہر ایک چیز نظر آئیگی جب شاہزادہ نے کتاب کے مطالعہ سے فراغت پائی سردارون کیطرف نظر اٹھائی کہا اب آپلوگ اس کتاب کو دیکھکر جہاز پر آئین یہان زیادہ عرصہ نہ لگائین سب نے عرض کی اے شہریار جو کچھ اسمین تحریر ہوا ہمسے بیان فرمائیے جہاز پر تشریف لیجلیے شاہزادہ نے فرمایا اس مین منارہ و دوازدہ منازل پر جانیکے شرائط ہین کچھ مختصر کیفیت منازل دہم کی لکھی ہی یازدہم و دوازدہم منزل پر جانے کو منع کیا ہی اور سب جگہکی سیر کا حکم دیا ہی تنہا جانے کی قید ہی دو تخصون کا جانا شرط کے خلاف ہی سردارون نے عرض کی اب ہم کتاب دیکھکر کہا کرینگے حضورت سب کیفیت معلوم ہوئی جب تشریف لیجائیے گا اور وہان سے واپس آئیے گا تب ہلوگ بھی جائینگے جو کچھ وہان عجائب و غرائب ہمین دیکھ آئینگے سکندر نے الاقدر سب کو ہمراہ لیکر واپس آئے جہاز پر تشریف لاکر ناخدا کو حکم دیا کہ اب جلدی لنگر اٹھاؤ وہان زیادہ عرصہ نہ لگاؤ ناخدا نے اسی وقت لنگر اٹھایا جہاز روانہ ہوا منارہ دوازدہ منزل وہان سے چار کوس کی راہ پر تھا جہاز نے جو ہوا موافق پائی تین روز مین راہ طے کی منارہ دوازدہ منزل نظر آیا شاہزادے نے جو نگاہ کی عمارت ایسی رفیع نظر آئی کہ جسکے سرے تک نظر نہ پہونچتی تھی سنگ سفید کا منارہ تھا سنگ سیاہ کی پچی کاری ایسی کی تھی کہ عقل بشر دنگ و عاجز ہو جاتی تھی سکندر تاجدار نے سردارون سے مخاطب ہو کر فرمایا واقعی جس شخص نے یہ منارہ بنایا ہی بڑا کام کیا ہی اپنا کمال دکھایا ہی بہت سیاحی کی مگر ایسی رفعت نظر نہین آئی سب سردارون نے بھی تعریف کی حد سے سوا توصیف کی جہاز ٹھہرا سکندر نامدار منارے کے چبوترے پر گئے آگے بڑھے بہت دور کے بعد دروازہ ملا کلید سامنے رکھی تھی شاہزادے نے کنجی اٹھائی قفل کھولا در منارہ کو وا کیا سردارون مین ٹھہرے رہے شاہزادے نے زینہ پر قدم رکھا نام خدا لیکر آگے بڑھا عجیب زینہ ختم ہوا پھر دروازہ ملا وہ بھی مقفل تھا شاہزادے نے اسکا بھی قفل کھولا عمارت خوب جا بجا مرغوب نظر آئی شاہزادے نے دیکھا علیحدہ علیحدہ درجے بنے ہین ہر ایک درجے مین ایک ایک تاجدار بیٹھا ہی عقب مین ہر ایک تاجدار کے ایک خوان رومال ہاتھ مین لیے ہوے مگس رانی کر رہا ہی مگر وہ تو بیجس و حرکت ہین لباس اصلی ہی مگر یہ ثابت نہین ہوتا کہ یہ قصد ہین کس چیز سے بنائی گئی ہین جلد تو اصلی ثابت ہوتی ہی مگر کسی طرح کی حرکت محسوس نہین ہوتی تب شاہزادہ

ہر ایک تماشا دار کو دیکھتا ہوا چلا جب سمت مشرق ختم ہوئی شاہزادہ جانب غرب متوجہ ہوا دیکھا اُس سمت سے
ہر دریچہ مین حسینان پری چہرہ کی تصویرین سجی ہین مگر کسی مین گویائی نہین سب تختون پر بیٹھی ہین سامنے
سبکے اسباب سحر رکھا ہی عقب مین ایک کنیز موجود ہی مروحہ جنبانی کر رہی ہی اسطرف سے جب فارغ
پائی سکندر تماشا دارے جانب جنوب توجہ فرمائی اُدھر اطفال خورد سال کو اُسی حالتمین پایا شاہزادہ
اُسطرف سے جانب شمال تشریف لایا یہان کمرے کے دروازون پر پردے پڑے ہوے تھے
شاہزادہ نے پردہ اُٹھایا ایک وادی وسیع نظر آیا سکندر تماشا دار اُس میدان مین تشریف لائے
دیکھا اُس میدان کے بعد شہر پناہ کے آثار معلوم ہوتے ہین پھاٹک نظر آتا ہی مگر یہ سب کیفیت
بہت دور ہی راہ طے کر کے جب وہان تک جائے تو لطف دید حاصل کرے شاہزادے نے
ارادہ کیا کہ اُسطرف روانہ ہو سامنے سے ایک مرکب صیاد برق قدم دوڑتا ہوا آیا سکندر تماشا دار
کے قریب پہونچکے ٹھہر گیا شاہزادہ نے جو نگاہ کی گھوڑا اصلی نہ تھا خیال کیا کسی نے بزور حکمت اسکو
بنایا ہی اپنا کمال دکھایا ہی سکندر گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھے مرکب روانہ ہوا آن واحد مین اُس پھاٹک تک
پہونچکر ٹھہر گیا سکندر تماشا دار سمجھے یہی اسکی حد ہی آگے نہ جائینگا شاہزادہ اُتر پڑا پھاٹک کے اندر آیا شہر
کو بہت آباد پایا دو رویہ دوکانین نظر آئین دوکاندار کو کسی پرند بچھا دیا آگے بڑھا ایک مکان عالیشان
دیکھا جسکی رفعت سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ کسی بادشاہ کا کھنگا ہی سکندر فرخ لقا مکان کے اندر
آئے دیکھا ڈیوڑھی بہت نفیس بنی ہی دربان بیٹھے ہین مگر بیجان ہین کسی قسم کی حس و حرکت کا نام نہین
شاہزادے کو کمال تعجب ہوا ایک دربان کے قریب آیا غور سے ملاحظہ فرمایا دیکھا اصل مین انسان
ہی مگر بیجان ہی پھر تعجب کیا کہ اگر یہ مردہ ہوتا تو اصلی حالت پر کیون رہتا اب تک اسکے اعضا سڑ جاتے جسم
مین کیڑے پڑ جاتے پھر اور آگے بڑھا ڈیوڑھی کے اندر آیا پردہ اُٹھایا اب جو نظر کی عجیب کیفیت
دیکھی ایک دربار دربار نظر آیا شاہزادہ بہت گھبرایا دیکھا ایک وسیع مکان ہی تین چار ہزار کرسی نشین جمع
ہی سامنے ایک تخت جواہر نگار پر ایک بادشاہ ضعیف العمر ڈاڑھی مونچھین بلکہ بھوین اور پلکین تک
سفید لباس پُرتکلف مرصع بجواہر پہنے تاج شہریاری سر پر دھرے بیٹھا ہی تخت کے بعد وزرا کی نشستگاہ
ہی چار وزیر مگر وہ بھی ضعیف اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہین دو رویہ جواہر نگار کرسیان بچھی ہین ایک قطار مردونکی
دوسری قطار مین تاریخیان مہ جبین بصد ناز و ادا بیٹھی ہین شاہزادے کو کمال حیرت تھی سب کا حسن قابل
دید تھا اسباب سحر سے آراستہ تھی بجز بیان کا ندھو پر ڈالے بعض بے سامان بعض کی حالت اور ترکیب
لباس سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہ خاندان شاہی سے ہین بعض مین امارت کے نشان پائے جاتے ہین یہی
کیفیت مردونکی بھی ہی عقب تخت ایک پردہ موتیونکا پڑا ہی شاہزادے نے قریب پردہ جا کے
نگاہ کی دیکھا وہان بھی ایک دربار ہی مگر مرد نہین سب عورتین بیٹھی ہین تخت پر ایک ضعیف تاج سر پر
دھرے لباس پُرتکلف پہنے ہاتھ مین تلوار برہنہ لیے بیٹھی ہی سکندر تماشا دار اس کیفیت کو دیکھکر چلتے
اور چاروں طرف اُس مکان کے پھرے سب عجائبات وغرائبات پر نگاہ کی پھر باہر آئے
دیکھا ایک دروازہ سامنے کھلا ہی سکندر تماشا دار اُس دروازے مین داخل ہوے میدان
وسیع نظر آیا سامنے ایک قلعہ پایا قلعہ پر تشریف لائے پہلے اصطبل ملا شاہزادہ اُسطرف متوجہ ہوا

دیکھا تھوڑے کوہ سر بن وکوہ کفل بندھے ہین اور جو انسانون کی حالت نظر آئی ہے وہی جانورون کی بیفیت
ہی مگر تھوڑے سب تذلیل دیدہین بک سے یک علی ترا ہین اُنکے سائیسون کی جگہ وہ بھی بیس وحرمت
اپنے اپنے مکانون مین سے یکہین وہان کے بعد شاہزادہ اور آگے بڑھا وہان بیگزرن کا سامان دیکھا
سردران لشکر کے مکانات نظر آئے شاہزادہ اُن مکانون مین آیا دیکھا بڑے بڑے پہلوان اپنے
اپنے مکانون پر موجود ہین کوئی بیٹھا ہی کوئی لیٹا ہی کوئی کھڑا ہی کسی مین نام کو بھی مروت نہین وہان سے شاہزادہ
سکو دیکھتا ہوا ایک جانب آیا دیکھا کہ ایک ورزش گاہ ہی ہر طرح کے اسباب ورزش وہان موجود ہین
بہتیرے سواران جنگ آزما کی جائے سکونت نظر آئی وہان اُن لوگون کو بھی اُسی حالت مین پایا سکے
بعد سباط خانہ مین گذرا وہان بھی اسباب قاعدہ سے رکھے ہوے دیکھے سب کو دیکھتا ہوا شاہزادہ
چلا جاتا تھا کہ ایک جگہ پر ایک تختہ اور ایک گرز نظر آیا شاہزادہ نے دیکھکر تعجب کیا کہ جو
وہان پڑا تھا حد سے زیادہ بڑا تھا اُسکے وزن و مرت سے جو لوگون کا اندازہ کیا جاتا تھا دسومن کا معلوم
ہوتا تھا علی ہذا القیاس گرز بھی ایسا ہی نظر آیا شاہزادہ نے خیال کیا مین نے اتنے جوان دیکھے
اب تک کوئی جوان ایسا نظر نہین آیا جو اس گرز اور تختہ کا بار اٹھائے یا اسکو باندھکے گھوڑے پر کھی
بھی تاب لاسکے یا یہ تختہ کسی دیو کا ہی یا آسایش کیواسطے رکھا ہو شاہزادہ یہ خیال کر رہا تھا کہ ایک جانب
نگاہ جو گئی ایک پھاٹک عالیشان نظر آیا سکندر قریب تھا اُس پھاٹک مین آئے دیکھا سامنے ایک
بہت بڑا دیوانخانہ ہی اُس کا دروازہ بھی بہت بلند ہی جلی خط مین دروازے پر لکھا ہی قیام گاہ تہمتن
کوہ لنگر پہلوان نام آوہ سکندر نامدار اس عبارت کو پڑھکر مکان کے اندر آئے دیکھا سامنے ایک
پہلوان کوہ پیکر بدصورت ایک سنگی چبوترے پر بیٹھا ہی گرد اور پہلوان قوی تن قوی من بیٹھے ہین سکندر
عالیقدر نے خیال کیا کہ تہمتن کوہ لنگر اسی کا نام ہی عجیب طرح کا انسان ہی اتنا طویل القامت بدصورت
آج تک نگاہ سے نہین گذرا اب خیال آیا کہ جو تختہ اور وہ گرز بھی اسی کا ہی اور پہلوانان قوی تن جو اسکے
گرد جمع ہین یا اسکے شاگرد ہین یا عزیز ہین یا نذر پیش کرکے اپنا مطیع بنایا ہی تعجب سے تا دیر شاہزادہ
اس دیو صورت پہلوان کیصورت دیکھتا رہا جب زیادہ عرصہ ہوا وہان سے واپس آیا اور کوئی چیز
وہان ایسی نظر نہ آئی جسکو ٹھہر کر ملاحظہ فرماتے دل بہلاتے سکندر نامدار واپس آئے شہر پناہ تک
پہونچے مرکب کو اُسی جگہ پر پایا پشت مرکب پر بیٹھے گھوڑا دوڑاتے ہوا اُسی دروازے کے قریب لاکر اتار
دیا شاہزادہ اُسی ایوان مین آیا وہان سے باہر آکر نگاہ کی منزل پر جانے کا راستہ پایا زینہ کو طے کرکے
جب دروازہ ملا شاہزادے نے دروازہ کھولکر اندر قدم رکھا دیکھا عجیب کیفیت ہی ہر طرفہ حقیقت ہی سامنے وہ
کامزہ ملتا ہی دیکھیے سے غنچۂ دل کھلتا ہی ہر شے نایاب ہی ہر چیز لاجواب ہی جواہرات کے درخت لگے ہوئے
ہین تو کہین مرصع پرندان طائران خوبصورت ہر شاخ پر موجود مگر ساکت و خاموش وہ بھی جواہرات کے بنے ہوئے نہرین
چہار جانب جاری پانی کی روانی نظر آتی ہی چشمے اُبھرنے کا ارادہ کر رہے ہین جگہ جگہ مکانات علحدہ علحدہ بنے ہوے ہر ایک
مکان مین حسین نازنین عورتین نیمہ ناز وادا بیٹھی ہوئی کم سن کم سن لڑکے خوبصورت ہر ایک جا موجود مکانات
سب الماس و زمرد و یاقوت و غیرہ کے بنے اچھی طرح سجے سکندر نامدار کو بہ مقام بھی بہت
پسند آیا دیر تک وہان مصروف دید رہے جب سب چیزون کا معائنہ فرما چکے واپس آئے منزل سوم

کا زینہ ملا شاہزادہ نے دروازہ کھولا زینہ پر چڑھکے دیکھا تھا سے زیادہ گرمی معلوم ہوئی شاہزادہ گھبرایا
مگر جبر کرکے اوپر آیا دیکھا یاقوت سرخ سے آگ بنائی ہی کوسون کرہ نار کی کیفیت دکھائی ہی اسطرح
جواہر کو تراشا ہی کہ بڑے بڑے شعلہ بھڑکتے معلوم ہوتے ہین شاہزادہ یہ سیر کرتا ہوا چلا دیکھا
کہ بدشکل انسان سیاہ فام ہاتھون مین گرز گران لیے کھڑے ہین بعضے لوگ اُنکے سامنے زمین
پر پڑے ہین اُنکو گرز لگانے کا ارادہ کر رہے ہین کسی جا پر بڑے بڑے اژدر آتش فشان بیٹھے
ہین اُنکے منھ سے شعلے نکل رہے ہین مگر وہ بھی آگ اصلی نہین یاقوت سرخ سے بنائی گئی ہی کسی جا پر دو
عجیب الصورت جانور بیٹھے ہوے آدمیون کو دبائے ہین ارادہ کر رہے ہین کہ چبا جائین ہر طرح تکلیف
پہونچائین مگر سب بیحس و حرکت ہین صرف کیفیت اُنکی دکھادی ہی مقصد کی صورت بنادی ہی کسی جانب
دریاے خونخوار ناپیدا کنار نظر آتا ہی اسطرح اُسکا پانی بنایا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ پانی بہت گرم
ہی کھول رہا ہی اسیطرح پانی کے پکنے کی حالت دکھائی ہی اسکے ساحل پر بہت سے لوگ عجائب الخلقت
عجیب الصورت جمع ہین کچھ آدمیونکو دریا مین پھینک دیا کچھ کے پھینکنے کا ارادہ کر رہے ہین اور ایسے
ہی عجائبات و غرائبات بہت نظر آئے سکندر نامدار یہ کیفیت دیکھکر وہان سے برآمد ہوئے
باہر تشریف لائے اب منزل چہارم کا زینہ ملا شاہزادے نے قفل کھولا زینہ کو طی کرکے اوپر پہونچا ایک
میدان وسیع نظر آیا وسط میدان مین ایک نور ساطع پایا شاہزادہ نے جلد جلد قدم بڑھائے چشمہ کے
قریب پہونچکے دیکھا ایک وسیع اور عمیق چشمہ ہی جہان تک نگاہ کام کرتی ہی اُس کی حد نظر نہین
آتی گرد اُس چشمہ کے طلائی زنجیرین پڑی ہین مگر یہ معلوم ہوتا ہی کہ زنجیرین آسمان سے لٹکائی گئی
ہین شاہزادے نے ہر ایک زنجیر کے سرے کو دیکھنا چاہا نگاہ اوپنی کی تو جہانتک نگاہ نے
کام کیا زنجیر نظر آئی سکندر نامدار کو کمال حیرت ہوئی کہ کوئی چھت اس جگہ معلوم نہین ہوتی اگر یہ
خیال کرین کہ زنجیرین آسمان سے آئی ہین تو خلاف ہی مگر نہین معلوم کیا اسرار ہی چونکہ کتاب ہدایت
مین ملاحظہ فرمایا تھا کہ یہان ایک شبانروز قیام کی ضرورت ہی جب تک یہان کوئی ایک رات نہ رہیگا
پوری کیفیت نہ معلوم ہوگی شاہزادہ نے ٹھہرنا گوارا فرمایا سامنے جو نگاہ کی ایک کرسی بہت
دور نظر آئی سکندر نامدار اُس کے قریب آئے بیٹھکر تماشا دیکھنے لگے جب زوال روز ہوا
وہان کی حدت بڑھنے لگی شاہزادے کو آفتاب نیچا معلوم ہونے لگا جو جو دن گذرا آفتاب چشمہ
کے قریب آتا گیا یہانتک کہ دیوار دیکھ قریب آفتاب آگیا شاہزادے نے ملاحظہ فرمایا جو دور
سے کرنین معلوم ہوتی تھین وہی زنجیرین تھین جو اُس چشمہ پر پڑی ہوئی دیکھی تھین آفتاب
کو حرکت ہوتی تھی زنجیرین اُسی چمک سے نظر آتی تھین جب آفتاب اسقدر قریب پہونچا
حدت سوا ہوئی نگاہ نہ ٹھہری تھوڑی دیر بعد اُسی چشمہ مین آفتاب اترا جب بہت دور رہ گیا
شاہزادہ چشمہ کے قریب آیا دیکھا آفتاب اُترتا جاتا ہی آخر کار نگاہ سے غائب ہوگیا سکندر نامدار
اس واقعہ عجیب و سانحہ غریب کے مشاہدہ سے متعجب ہوئے پھر اُسی کرسی پر آکے بیٹھ گئے
شب اُسی جگہ بسر کی جب صبح قریب ہوئی اُسی چشمہ سے نور ساطع ہونے لگا شاہزادہ پھر چشمہ
کے قریب آیا دیکھا ایک ستارہ سرخ رنگ کا نظر آتا ہی مگر معلوم ہوتا ہی کہ بسبب قوت نامیہ اوپر کو

عود کر رہا ہی ابھی تھوڑی دیر نہ ہوئی تھی کہ وہ ستارہ مثل سپر کے ہو گیا رفتہ رفتہ اُسکی دور مین ترقی
ہونے لگی یہان تک کہ اب حدت زیادہ محسوس ہوئی اور وہ ستارہ قریب ہونے لگا آفتاب کیطرح
معلوم ہونے لگی نگاہ سے تیزی کی گرمی کی ترقی ہوئی سکندر نامدار چشمہ کے پاس سے علحدہ ہوئے
کرسی پر آکے بیٹھے تھوڑی دیر بعد آفتاب لب چشمہ پہونچگیا اور روشنی ہونا شروع ہوا شاہزادے نے
دیکھا زنجیرین گرد آفتاب کے ہین وہ زمین سے نکلتی آتی ہین رفتہ رفتہ وہ آفتاب اسقدر بلند ہوا کہ آسمان پر
پہونچا زنجیرین اپنی نابانی و درخشانی کیوجہ سے زمین معلوم ہونے لگین شاہزادے نے جب اس
کیفیت کے معائنہ سے فراغت پائی آگے بڑھے اُس میدان کے دروازہ تک آئے منزل تمام
کی رونما ہوئی شاہزادہ نے وہ بھی طے کی جب زینہ ختم ہوا شاہزادہ نے دروازہ کھولا میدان
وسیع نظر آیا چاندنی کا عجیب عالم دیکھا وسط میدان مین پہونچکر نگاہ کی چشمہ دور تک دکھائی دیا
شاہزادہ وہانپر بیٹھ گیا یہان نقرئی زنجیرین دیکھین معلوم کیا کہ یہ چشمہ ماہ ہی اب یہان چاند
آکر غروب ہوگا اسی انتظار مین شاہزادہ نے وہ رات بسر کی جب صبح قریب ہوئی تو شاہزادے کو
تھکن زیادہ معلوم ہوئی لہذا اُس میدان مین زیادہ بڑھنے لگا چاند کیجانب جو نگاہ کی دیکھا قریب آتا
ہی رفتہ رفتہ دیوار دون کے قریب پہونچا اور چشمہ تک آیا شاہزادے نے چاند کو اچھی طرح دیکھا جب چشمہ
مین اُترنے لگا سکندر نامدار کنارے پر آئے اسکے غروب کی کیفیت دیکھتے رہے رفتہ رفتہ مثل ستارہ کے نظر آنیلگا اور نظر سے
غائب ہوگیا سکندر نامدار نے خیال کیا کہ یہ چشمہ بہت عمیق ہین بلکہ انکی تھاہ معلوم نہین ہوتی اتنا بڑا آفتاب اور اتنا بڑا چاند اسطرح غروب ہوا کہ مثل
ستارے کے نظر آنیلگا اُسکے غروب ہوتی ہی آفتاب کی آمد کے آثار ظاہر ہوئے سکندر نامدار وہان سے منزل بمنزل کیجانب روانہ
ہوئے اُس وادی کو بھی طے فرمایا پھر بدستور زینہ طے کر کے بھر زینہ کو طے کیا قریب شام تھوڑا سا
دن تھا کہ شاہزادہ زینہ طے کر چکا دروازہ نظر آیا سکندر نامدار نے دروازہ کھولا اندر آئے
دیکھا عجیب کیفیت طرفہ حالت ہی جہان تک نظر کام کرتی ہی میدان نظر آتا ہی تھوڑی سی جگہ خالی
ہی وہان ایک دنگل بچھا ہی باقی تمام زمین پر کنوئین بے گنتی بنے ہوئے ہین سکندر نامدار نے
دن بھر پھر راہ طے کی تھی کرسی پر بیٹھ گئے دن تمام ہو چکا تھا تھوڑی دیر مین تاریکی چھائی شاہزادے نے دیکھا
کہ وہ تاریکی ہر طرف سے ناشر ہونا شروع ہوئی کنوئین سے نور ساطع ہونے لگا تھوڑی دیر کے بعد ہر ایک
کنوئین سے ایک ستارہ نکلنا شروع ہوا سب ستارون کی صورتین علحدہ رنگ مختلف کوئی مثلث
کوئی مربع کوئی بیضاوی کوئی مدور کسی مین سرخی کسی مین زردی کسی مین سبزی کوئی نیلگون غرض بہت
سے رنگ کے اُن کنوؤن سے نکلکر آسمان پر جلدی جلدی پہونچنے لگے ایک کنوئین سے سات
ستارے ساتھ نکلکر آسمان کی جانب چلے گئے سکندر نامدار صبح تک طلوع ستارگان کا تماشا
دیکھتے رہے جب آثار سحر چرخ پر ظاہر ہوئے ستارے بھی سبکے بعد دیگرے کنوؤن مین ڈوبنے
لگے جب آفتاب کی روشنی زمین پر پھیلی اور سب ستارے غروب ہو چکے تو سکندر نامدار وہان سے
روانہ ہوئے منزل ہفتم کا ارادہ فرمایا جب راہ طے فرما چکے دروازے کے قریب پہونچے
دیکھا دروازہ مقفل ہی کلید زنجیر درمین آویزان ہی شاہزادے نے قفل کھولا دروازے
کے اندر تشریف لائے نگاہ اٹھائی دیکھا آسمان پر ہر طرف چھایا ہی مہینہ برس ہا برس اور سال ہا

ایک دریاے ذخار جاری ہی وہان ایک آدمی بلند بالا عجیب الخلقت کنارے دریا کے بیٹھا ہی
اُسکے برابر ایک کنوان نظر آتا ہی سکندر رعالیقدر وہان پہونچے دیکھا کہ کنوین مین سے ابر نکلتا ہی
دریا مین جا کے پانی پیتا ہی آسمان کیطرف جاتا ہی اُس آدمی کے چار منہ ہین ہر ایک منہ مین ایک
آلہ مثل قرنا کے دبا ہی مگر بہت بڑا جب ابر پانی پی کے دریا سے نکلتا ہی وہ اُس قرنا سے
ہوا اچھو نکتا ہی جسطرف کی ہوا ہوتی ہی ابر اُسی طرف جاتا ہی یہ دیکھکر شاہزادہ آگے بڑھا دیکھا ایک
جگہ پر بہت سے آدمی کھڑے ہین سب کے منہ مین وہی آلے دبے ہین اُس جگہ پر ہوا سے
تیز چل رہی ہی سکندر نامدار سمجھا یہان ہوا کا انتظام ہی تھوڑی دیر وہان کی کیفیت دیکھی بہت سے
عجائبات وغرابات ایسے نظر آئے کہ شاہزادہ دیر تک متحیر رہا جب اس منزل کی سیر سے فرصت پائی
منزل ہشتم کی راہ لی راہ طے کر کے جب آٹھوین درجہ مین قدم رکھا مکان بہت آراستہ پایا اسباب
آرایش اعلےٰ درجہ کا نظر آیا کل سامان راحت وہان مہیا تھا سکندر نامدار نے اسقدر زحمت
اُٹھائی تھی اتنی راہ طے فرمائی تھی کہ تھوڑی دیر وہان آرام کیا جب آنکھ کھلی دیکھا سامنے ایک کتاب
رکھی ہی شاہزادہ کتاب کے قریب آیا کرسی پر بیٹھ کے کتاب کھولی اُس مین لکھا تھا کہ اے سیاح ستارہ
معلوم کر کہ یہ آٹھوین منزل اس منارہ کی ہی اب تک تو نے ہدایات کے موافق یہانکی سیر کی مگر اب تجکو
منزل نہم کیواسطے شدید تاکید ہی کہ وہان بہت سمجھ کے جانا اور طلسم حیرت افزا کے عجائبات
جو تجکو معلوم ہون اُنکو ہرگز کسی سے بیان نکرنا خود دیکھکر خاموش ہو رہنا جب تو منزل دہم پر جائیگا
تو طلسم معدن آفات کا تمام نظر آئیگا اُسکی کیفیت بیان کرنیکا تجکو اختیار ہی مگر ان دونون منزلون
پر زیادہ نہ ٹھہرنا بہت جلد سب کیفیت دیکھکر واپس آنا منزل یازدہم اور دوازدہم پر ہرگز نہ جانا
ورنہ بہت پچھتائیگا جیسا دشوار ہو جائیگا واپسی کے وقت جو سیدھا راستہ نیچے جاتا ملے اُس راہ سے
اُتر جانا پھر کسی منزل پر برائے سیر نہ آنا سکندر نامدار نے ان ہدایات کو پڑھا اور منزل نہم کی راہ لی
جب کل راہ طے کی تو دروازہ طلسم شاہزادہ نے نظر آیا دیکھا ایک مکان عالیشان مع سامان خوب و اسباب مرغوب
آراستہ ہی چہار جانب دروازہ بنے ہین پردے پڑے ہین شاہزادہ نے ایک پردہ اُٹھایا دیکھا ایک
باغ پُربہار نظر آتا ہی مگر درندے وہانکی عجائب وغرائب جسمانی آدمی جو معروف انتظام ہین سب کے پیر ہین
زمین پر قدم نہین دھرتے ہین مثل طائرون کے پرواز کرتے ہین شاہزادہ دیر تک اُس باغ کو دیکھتا رہا
جب بہت دیر ہوئی اور دیکھنے سے طبیعت سیر ہوئی پردہ گرا دیا اور دوسرے دروازہ کا پردہ اُٹھایا
دیکھا ایک قلعہ عالیشان ہی اُس مین آگ کے شعلے بھڑک رہے ہین مردمان آتشین معروف انتظام ہین
اُنکے اسپ بھی آگ کے بنے ہوے ہین آلات حرب وضرب بھی آتشی ہین بیشمار آدمی نظر آتے ہین
بعضے معروف انتظام ہین بعض آپس مین فنون جنگ آزماتے ہین شاہزادہ نے وہ پردہ بھی چھوڑا
تیسرا پردہ اُٹھایا ایک شہر وسیع نظر آیا دیکھا عجیب الخلقت آدمی وہان جمع ہین قد اُن کے بہت
طویل ہین سر پر مانند دیوان شہر کے شاخین ہین ہاتھون پر پر موجود ہین بہت قوی ہیکل لوگ ہین
نئی قسم کے ہتھیار اُن کے پاس ہین کچھ لوگون کے پاس اونچے اونچے اور قوی خچر ہین اُنپر
سوار ہو کے آپس مین مقابلہ کر رہے ہین شاہزادے نے اُس پردے کو بھی گرا دیا جو تھا پردہ اُٹھایا

دیکھا ایک کوہ عظیم الشان سامنے نظر آتا ہی کچھ دیوان شہ پر اُس پہاڑ سے پتھر بڑے بڑے کاٹ کر
ایک جگہ پر ڈھیر کر رہے ہین پتھرون کا انبار لگا ہوا ہی شاہزادے نے یہ دیکھکر اوپر چڑھنا شروع کیا
اُٹھایا دیکھا ایک باغ پر بہار ہی اُسمین چہار جانب پھولونکا انبار ہی بہت سے نازنینان مہ جبین ان
پھولون سے پاس آتے ہین جھولیان اُن کے کاندھون پر ہین پھول چُن چُن کر ایک جا جمع کر رہے
ہین آپس مین سحر آزمائی کر رہے ہین اسی طرح سکندر ذوالاقدر نے بہت سے پردے اُٹھائے عجائبات و
غرائبات نظر آئے جب شاہزادہ پردون کی سیر سے فارغ ہوا تو وہان سے منزل دہم کا ارادہ کیا رستہ
طے کرکے جب دروازہ پر شاہزادہ اندر آیا سامنے ایک پردہ پڑا تھا سکندر نامدار نے پردہ اُٹھایا تو ایک
آفت عظیم برپا دیکھی پہلے ایک میدان پر نگاہ پڑی دیکھا بجلیان چمک رہی ہین پہاڑون پر گر رہی ہین پہاڑون
کے ٹکڑے ہو ہو کر دور جا رہے ہین کسی جا پر آگ کے شعلے نکل رہے ہین کسی جا پر زمین سے پانی اُبل رہا
ہی کہین پر دیو ہان آدم خوار آدمیونکو کھا رہے ہین کسی جگہ پر ہوا ایسی تیز چل رہی ہی کہ اشجار کو جڑ سے اپنے ٹھکانون سے
اُکھاڑ اُکھاڑ کر دور دور گرا رہے ہین کہین پر دریاے زخار ہی لہریان مار رہا ہی کنارے پر منھ کھولے بیٹھے ہین کسی جا پر طائران
عجیب صورت قوی ہیکل اُڑ رہے ہین جو فیلان کوہ پیکر کو اپنے پنجہ مین دبائے ہین کہین پر اژدران آتش
فشان تلاطم ہاے آتشین چھوڑ رہے ہین کسی جا پر ماران سیاہ پیچ و تاب کھا رہے ہین کہین پر عفریت
دراز قامت پہاڑون کے ٹکڑے اُڑا رہے ہین کہین فیلان مست جھوم رہے ہین جو پیچ مارنے
مین منہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہین ایک جانب بہت سے دروازے بند ہین اُنپر لکھا نظر آتا ہی کہ یہ بلائین
بہت مہیب ہین اسواسطے انکو چھپایا ہی کہ کوئی تاب دیدنہ لا سکیگا دیکھکر فوراً انکی ہیبت سے مر جائیگا
بہت سے دروازے علیحدہ علیحدہ ہین جن پر لکھا ہی کہ یہ دروازے ہین کہ سواے بادشاہ کے دوسرا نہین کھول سکتا
ایک جانب ایک قصر عالیشان نظر آتا ہی وہان کی بہار بھی قابل دید ہی دل نہین چاہتا کہ اُسطرف سے آنکھ ہٹا کر
اور دوسری طرف دیکھے شاہزادہ دیر تک اُس قصر کی کیفیت دیکھتا رہا جب بہت عرصہ ہوا پردہ چھوڑ دیا اب سکندر ذوالقدر
نے خیال کیا کہ کتاب مین ہدایات دیکھنے سے معلوم ہوا کہ منزل یازدہم و دوازدہم پر جانا بُرا ہی مگر وہان نہ جانا
جرأت کے خلاف ہی جو منظور خدا ہی وہ ہوگا یہان سے واپس نہ جائینگے دونون منزلون کی کیفیت ضرور دیکھ
آئینگے یہ کہکے آگے بڑھے زینہ نظر آیا دروازے کو مقفل پایا شاہزادے نے قفل کو توڑ ڈالا دروازہ
کھولکے زینہ پر چڑھے جب راستہ ختم ہوا دوسرا دروازہ ملا سکندر نامدار نے اُسکا بھی قفل توڑا دروازہ کھولا
اندر تشریف لائے یہان عجیب کیفیت ملاحظہ فرمائی دیکھا ایک جواہر نگار مسہری بچھی ہی اُسپر ایک آدمی محو خواب ہی
مگر چہرہ سے رعب و جلالت کا اظہار ہی معلوم ہوتا ہی کسی ملک کا شاہزادہ ہی لباس پر زر اُسکا ایک کشتی مین
علیحدہ رکھا ہی ایک چادر اوپر پڑی ہی شاہزادہ اُسکے پاس آیا غور سے ملاحظہ فرمایا منہ کے قریب ہاتھ
لاکر سانس کو ملاحظہ فرمایا آمد و شد نفس کی پاکر معلوم کیا کہ محو خواب ہی سکندر نامدار نے سنبھال کیا اُسکو
ضرور جگانا چاہیے یقین ہی یہ یہان حالات سے ماہر ہوگا اور نہین تو اسیکا کچھ حال ہمپر ظاہر ہوگا یہ خیال کرکے
شانہ ہلایا اُس مرد کو ہوش نہ آیا شاہزادے نے بہت کوشش کی مگر کوئی فکر کارگر نہوئی بہت دیر
کے بعد سکندر نامدار مجبور ہوکے وہان سے آگے بڑھے اور منزل دوازدہم کا عزم فرمایا یہان بھی زینہ کا دروازہ
مقفل تھا شاہزادے نے اُسکا قفل توڑا دروازہ کھولا زینہ کا رستہ طے کیا اوپر پہونچے پھر دروازہ ملا اُس کے

تحفل کو بھی توڑ کے جیسے ہی دروازہ کھلا ایک باز سفید اُس مکان سے نکلکر اُڑ گیا اُسکے جاتے ہی
سامنے ایک حجرہ تھا اُس کا دروازہ از خود کھلا ایک طائر عجیب برآمد ہوا سلندر تاجدار کو اُٹھا کر ہوا سے
آسمان ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت لشکر سکندر فرخ لقا کی عرض کیجاتی ہی کہ جب سات
روز کا زمانہ گذرا اور شاہزادہ واپس نہ آیا تو لشکریون مین انتشار پیدا ہوا ہر ایک سردار تھیرا ہاسپ نے کہا
آج سات روز کا زمانہ ہوا ہی کہ آقاے نامدار واپس نہین آئے دو تین روز کو فرماتے ہے سب کی
راے ہوئی کہ ایک روز اور انتظار کیا جاے اور کل کے روز ایک تحفل منارہ پر جائے ناخدا بھی وہین
پر موجود تھا اُس سے کہا آپلوگ ابھی ہرگز نہ جائیے گا جبتک شاہزادہ والا قدر تشریف نہ لائین گے
ایسا قصد نہ فرمائیے گا سردارون نے کہا آقاے نامدار نے چار روز کا وعدہ فرمایا تھا آج سات روز
کا زمانہ گذرا اسکی وجہ کیا ہی ہلوگ منتظر ہین ناخدا نے جواب دیا کہ تھیرانے کی بات نہین ہی وہان
کے عجائبات و غرائبات بیشمار ہین ممکن ہی کہ اسی سے دیر ہوئی ہو جب فراغت پائین گے
فوراً تشریف لائین گے آپلوگ نہ تھیرائین اور منارہ پر جائینگا ارادہ نہ فرمائین سردار خاموش ہوے ایک روز
اس طرح گذرا دوسرے دن پھر ناخدا نے کہا یا اسی طرح دس دن کا زمانہ ہوگیا اب تو سردارون نے ناخدا
کا کہنا قبول نہ کیا سب کی یہ راے ہوئی کہ ایک ایک آدمی کا جانا مناسب نہین سب ملکر کیا رکھی منارہ پر
چلین نقد پر جو کچھ دکھائے یا شاہزادے سے ملاقات ہوگی یا وہی حالت ہمپر بھی گذرے گی جو آقا نامدار
پر ہوئی ہوگی ناخدا نے بہت سمجھایا مگر کسی نے کہنا قبول نہ کیا جب ناخدا مجبور ہوا اُس نے راے دی اگر
آپلوگ نہین مانتے ہین تو ایک راے میری قبول فرمائیے کہ سب فراغت نہ لیجائیے کچھ لوگ اسطرف
جائین کچھ یہین قیام کرین یہ بات سردارونکو بھی پسند آئی نصف لوگ وہین ٹھہر گئے نصف منارہ پر گئے
جیسے ہی ان لوگون نے دروازہ کھولا اور زینہ پر قدم رکھا جب سب لوگ زینہ پر پہونچ گئے دروازہ
بند ہوگیا یہ لوگ منارہ پر آئے پہلے ہی درجے مین انکو یہ مصیبت پیش آئی کہ سب بیہوش ہوکر
گرے کسی کو خبر نہ رہی کہ کیا ہوا جو لوگ منارہ کے نیچے جہاز پر رہ گئے تھے انھون نے بہت دنون
تک انکا انتظار کیا آخر کار سب نے ناخدا سے کہا کہ اب تک نہ آقاے نامدار واپس آئے نہ سردار پلٹے
اب ہلوگ بھی وہین جائینگے ان لوگون نے ناخدا سے کہا اب آپلوگونکا وہان جانا بیکار ہی جیسے
وہ مفقود الخبر ہوے آپلوگ بھی وہی حالت ہوئی بجز حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا خیر پھر کہتا ہے تم
تا زندگی اس بلا سے رہائی نہ پاسکینگے سردارون نے کہا ہمین خوشی سے یہ بات منظور ہی جس حالت مین
سب ہونگے وہی اپنی بھی کیفیت ہوئی تو لاکھ اذیت ہوگی مگر سب کا ساتھ ہو جائیگا پھر ہمکو کیا
چین آئیگا ناخدا نے کہا آپ کا فرمانا خلاف ہی اگر یہی ہی تو آپ وہان نہ جائیے اُنکا پتہ نہ لگائیے کوئی
مناسب تدبیر کیجیے عقل سے کام لیجیے مقتضاے دوستی یہ ہی کہ اپنے ساتھیونکو بلا سے بچائیے
یہ بالکل جوانمردی ہی کہ خود بھی اُنکے ساتھ مبتلاے آفت ہو جائے سردارون نے کہا پھر اسکی کیا
تدبیر ہی ہم کیا کرین جو ان لوگون کی رہائی ہو سب اس آفت سے چھوٹ جائین راست
پائین ناخدا نے جواب دیا کہ اگر میں یہان کے حالات سے ماہر ہوتا اور کوئی راز اسکا مجھ پر
ظاہر ہوتا تو آپ سے ضرور کہہ دیتا اس لئے خاموش رہنے کی کیا ضرورت تھی سردارون نے

کہا کبھی اور لوگ بھی اس منارہ پر گئے ناخدا نے کہا ہین خود کئی مرتبہ اسکی سیر کر چکا ہون سرداروں نے کہا پھر آقا سے نامدار کیون نہ واپس آئے اور سرداران نامی کیا ہوئے ناخدا نے کہا معلوم ہوتا ہی شاہزادہ نامدار نے ہدایت کے خلاف کوئی بات کی ہوگی اسیوجہ سے یہ آفت آگئی اور سرداروں نے تو بہت منع کیا ہم نے بہت سمجھایا کہ ایک ایک آدمی جائے وہانکی حالت دیکھے شاہزادے کا پتہ لگائے مگر کسی نے ہمارا کہنا نہ مانا بہت سے آدمی یکبارگی منارہ پر گئے نہین معلوم وہان کیا ہوا ورنہ بہت سے لوگ یہان آتے ہین منارہ کی سیر کرنے تین زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ وہان ٹھہرتے ہین پھر واپس آتے ہین کہین اسطرح سے مفقود الخبر ہو جاتے ہین ضرور شاہزادے نے کوئی بات خلاف ہدایت کی یا منزل بازدہم و دوازدہم کی راہ لی پھر وہان سے واپس آنا محال ہوتا ہی نہ کوئی آجتک وہان گیا نہ کسی نے وہان کی حالت بیان کی نہ ہدایات کی کتابون مین لکھی دیکھی سرداروں نے کہا اب ہمکو کہان جانا چاہیے اور کیونکر اپنے یاران گم شدہ کا پتہ لگانا چاہیے ناخدا نے کہا چار روز دریا کا سفر کیجیے پھر ایک شہر ملیگا وہان جائیے ممالو کون سے حالت بیان کیجیے گا کوئی نہ کوئی بات پیدا ہوگی کچھ تدبیر ضرور نکلے گی سرداروں نے ناخدا کا کہنا منظور کیا اُس روز تو وہین مقیم رہے دوسرے دن جہاز کا لنگر اُٹھایا جہاز روانہ ہوا چار روز تک شب و روز راہ طی کی پانچوین دن درخت دکھائی دیے معلوم ہوا ساحل قریب ہی تھوڑی دیر کے بعد کنارہ نظر آیا جہاز ٹھہرا کشتیان قریب آئین سرداران لشکر سکندر فرخ لقا اُتر کر کنارے پر آئے اسباب اُتارا گیا اُس روز سب سرداروں نے کنارے پر بسر کی دوسرے روز شہر کی جانب روانہ ہوئے ایک میدان وسیع شہر سے قریب تھا وہان ہانگا ہین آسودہ ہوئین سب لوگ ٹھہرے اہل شہر نے جو انکا جاہ و حشم دیکھا بعض نے آکر دریافت کیا کہ آپ لوگ کہان جاتے ہین کہان سے آئے ہین سرداروں نے اُن لوگون کو بلا کر اپنے پاس بٹھایا سب کیفیت بیان کی اُنھون نے جو یہ حالت سُنی بہت افسوس کیا کہا اب اُن لوگونکا پتہ ملنا غیر ممکن ہی نہ کوئی بتا سکتا ہی نہ کوئی اُنکا پتہ لگا سکتا ہی اگر آپلوگ شہر مین تشریف لیجائین اور وہان تحقیق فرمائین تو کیا عجب ہی کچھ کیفیت معلوم ہو مگر اُن لوگون تک آپ حضرات کا پہونچنا محال ہی مخاطبہ کی کیفیت ہمنے خود دیکھی ہی مگر یہ نہین معلوم کہ جو وہان سے غائب ہو جاتا ہی وہ کیا ہوتا ہی یہان شہر مین اکثر سن رسیدہ لوگ موجود ہین آپ اُنکے پاس جائین اور یہ کیفیت اُنکو سنائین جو اُنکی رائے ہو اس باب مین ویسا کیجیے ورنہ صبر سے کام لیجیے سرداران نامی اُن لوگون کے ساتھ شہر مین آئے شہر کو خوب آباد پایا سب کو خرم و شاد پایا سرداروں نے کہا اس شہر کا کیا نام اور حاکم یہان کا کون عالیمقام ہی جو اُن لوگ انکے ساتھ آئے تھے اُنھون نے جواب دیا کہ بلدہ اسرار یہان کا نام ہے یہ طلسم حیرت افزا کے ساتھ ہی وہین کا بادشاہ اسکا خراج لیتا ہی اُسکی طرف سے یہان چند آدمی ملازم ہین وہی انتظام کرتے ہین سرداروں نے کہا اب ہمین کس کے پاس جانا چاہیے اور کہان دریافت کرنا چاہیے شہر والون نے کہا اس شہر مین ایک حکیم سب سے زیادہ سن رسیدہ ہی عقل و دانش مین سب اُسکو مانتے ہین جو باتین اُسکو معلوم ہین دوسرا اُن سے آگاہ نہین اُس نے اپنا یہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ جو لوگ اُسکے پاس جاتا ہی اور جس امر مین وہ مشورہ لیتا ہی وہ نہایت غور و فکر سے اُسکو رائے دیتا ہی بڑے

اہم کام لوگون نے اُسکی راے سے کیے مگر سب پورے ہوے روشن خیال کے نام سے مشہور
ہی عقل و مزاست کا شہرہ نزدیک و دور ہی آپلوگ اُسکے پاس جائین اور اپنی کل کیفیت اُسی سے
بیان کرین کیا عجب ہی جو آپکو راے مناسب بتاے اور آپکے ساعتبونکا پتہ مل جاے سرداروں نے
حکیم روشن خیال کا مکان دریافت کیا شہر والے ہمراہ آے مکان بتا کے واپس گئے سرداروں نے
حکیم کے مکان پر پہونچکے دروازے پر دربان موجود تھے سرداروں کو دیکھکر سب نے دریافت کیا
آپلوگ کہان سے آئے ہین کیا کام ہی سرداروں نے کہا حکیم روشن خیال سے ملین گے کچھ اپنا
حال بیان کرکے اُسکے راے لینے گے دربانون نے سبکو وہین ٹھہرایا حکیم کو اطلاع کرانی اندر گئے
ایک ملازم نے آکر کہا حکیم صاحب سب کو طلب فرماتے ہین سردار اُس ملازم کے ہمراہ اندر آئے
دیکھا ایک مکان عالیشان ہی تختون پر چوکا لگا ہی فرش پر مسند بچھی ہی اُس پر ایک مرد ضعیف سفید ریش
سر پر شملہ باندھے بیٹھا ہی سرداروں نے سلام کیا اُس نے جواب دیکر سبکو بلایا اپنے پاس بٹھایا مزاج
پرسی کے بعد آنیکا سبب دریافت کیا سرداروں نے نشانہ دروازہ منزل کا واقعہ شاہزادے کا
جلنا سرداروں کا گم ہونا صاف صاف بیان کیا حکیم روشن خیال سبکی تقریر سنکر اور سرداروں
نے اپنی تقریر ختم کی حکیم نے سر جھکایا بہت دیر کے بعد جواب دیا کہ آپنے جس امر کی کیفیت مجھسے
تحقیق کی وہ بات ایسی ہی کہ مین جواب دینے سے عاجز ہون وہان کی کیفیت یہ ہی کہ جانیوالا جبتک
ہدایت کے موافق عملدرآمد کرتا ہی کسی قسم کا نقصان نہین ہوتا ہی جب ہدایت کے خلاف عمل مین لاتا ہی
وہوکا اُٹھاتا ہی آپ سے ہمراہیون نے غلطی کی وہان پہونچکے پر نہین فراموش کردین اب اُنکا پتہ ملنا
محال ہی اس امر مین کچھ راے نہین دے سکتا سرداروں نے کہا ہمنے آپکا نام سنا تھا عقل کا شہر سنکر
یہان آئے تھے مگر آپنے بھی جواب صاف دیا اب جاتے ہین کوئی اور تدبیر کرین گے خدا حافظ ہی جو
قسمت مین ہی پیش آئیگا جب حکیم نے ان لوگون کا سدرہ مصمم پایا کہا ایکبات بتاتا ہون مگر امر عظیم ہی اُسکا
ہونا دشوار ہی امکان سے باہر ہی مسافت بعید طی کرنا اور وہان تک سلامت پہونچنا مشکل ہی سرداروں
نے جواب دیا آپ ارشاد فرمائیے اگر خدا نے چاہا تو اُس مسافت کو بھی طی کرین گے اور منزل مقصود
پر پہونچین گے حکیم نے کہا یہان سے ایک سال کی راہ ہی راستہ بہت خراب ہی آفت و بلا کا سامنا ہی
جب سبکو طی فرمائیے گا تو آپکو ایک پہاڑ ملیگا کوہ خدا پرستان کے نام سے مشہور ہی شہر ہی اسکا نزدیک
دو روز وہان ایک عامل زبردست معروف عبادت ہی مشغول اطاعت ہی مرد نیک انجام ہی
شیخ العارفین اُسکا نام ہی اگر آپ اُس کے پاس جائین تو کیا عجب ہی کہ اپنی مراد پائین وہ مرد خدا
شناس آپکے ساعتبونکا پتہ بتا دیگا راہ نیک آپکو دکھا دیگا سرداروں نے حکیم کا شکریہ ادا کیا
رخصت ہوکر اپنے قیامگاہ پر واپس آئے ایک روز وہان ٹھہرے دوسرے دن صبح تجہیز و تکفین
وہان سے کوچ کیا اور جانب کوہ خدا پرستان روانہ ہوے حکیم سے نیچر کا پتہ بتایا تعالا سی کے
موافق راہ طی کرتے ہوئے چلے راستہ مین جو جو شدائد پیش آئے اُنکا بیان باعث طول ہی محض فضول
ہی کہین دریا اور کہین صحرا مین راستہ گم ہوگیا کسی جا پہاڑ پر پہونچکر سانپ چھوٹا دو چار ماہ کے بعد گم شدہ
لوگون سے ملاقات ہوئی عجیب عجیب مصیبتین طرفہ تمتین اُٹھا کے ایک سال کے بعد ایک نواح دلکشا اور صحرا

روح افزا امین پہونچے دیکھا سامنے ایک کوہ عظیم الشان نظر آتا ہی سرداروں نے کہا چلکر اسکا پتہ
بتایا تھا وہ یہی کوہ فلک شکوہ ہی اسکے اوپر آبادی بھی معلوم ہوئی اور آگے بڑھے عبادت خانون کی
عمارتین نظر آنے لگین سردار خوش ہوے شکر خدا کیا سب نے آپس مین کہا اب یقین ہی مراد برآنے
اور خوشی کی صورت نظر آنے لگی کوہ پر چڑھنے کا راستہ تلاش کیا دیکھا ایک جگہ پر کچھ لوگ
جمع ہین آپسمین گفتگو کر رہے ہین سردارون نے وضع سے پہچانا کہ یہ لوگ بھی مسلمان ہین قریب آنے
صاحب سلامت کی اونھون نے جواب دیکر کہا ہم دور سے آپکے منتظر تھے تشریف لیجیے خواجہ شیخ العارفین
کو آپکا انتظار ہی سردارون نے کہا آپکو ہمارے آنیکی کیفیت کیونکر ظاہر ہوئی سب نے کہا خواجہ صاحب
پاس ایک آئینہ اسرار نما ہی اسکو بزرگ عمل بنایا ہی وہ ہر وقت اونکے سامنے رہتا ہی جو کیفیت گذرنیوالی
ہوتی ہی آئینہ مین معلوم ہوجاتی ہی آج صبح کو آنھون نے ہمکو نون کو طلب فرمایا اور حکم دیا کہ ایک لشکر اہل اسلام
کا ہمارے پاس آنیوالا ہی جلد اسکے استقبال کو جاؤ اور بخاطر تمام یہان لے آؤ ہم صبح سے یہان موجود ہین ہم
اب آپلوگ تشریف لائے سردارون نے آپسمین کہا خواجہ شیخ العارفین بڑے صاحب کمال ہی ایسے بزرگ
کی ملاقات باعث ثواب ہی یہ لشکر ان لوگون کے ہمراہ پہاڑ پر آئے یہان عجیب کیفیت نظر آئی پہاڑ کو
بہت ہی رونق و رونق سے پایا ہر ایک جا پر عبادت گاہین ہی ہین لوگ مصروف عبادت ہین کہین سے
اونچی بلند آواز سے تلاوت کتاب اللہ کی صدا آرہی ہی کسی جا دعوت برادران اسلام کا سامان ہی
کہین فضل و علم کسی جا پر درس و تدریس کا مشغلہ ہی سردارون اسلام شوکت ایمانی دیکھکر بہت خوش ہوے جو
لوگ اونکو اپنے ہمراہ لے گئے اونھون نے ایک مکان وسیع مین لیجاکر بٹھایا اونکے ساتھ جسقدر اسباب
وغیرہ تھا اس سب کے واسطے جگہ بخوبی گھوڑون کے لیے علیحدہ اصطبل بنایا جب سب سردارون نے اپنے
کاموں سے فراغت پائی اون لوگون سے کہا اب ہمکو خواجہ صاحب کی خدمت مین لیچلیے اونھون نے جواب دیا
کہ خواجہ صاحب سے آج ملاقات نہوگی اب شام ہوئی ہی وہ مصروف عبادت ہو چکے ہون گے صبح کو بعد نماز
آپ حضرات اونسے ملاقات کیجیے گا شب کو وہ اطاعت خدا مین بسر کرتے ہین یا معبود نما سحر کرتے ہین
جبکہ نماز کے بعد وظیفہ سے جب فراغت پاتے ہین اوسوقت اونکے پاس لوگ جاتے ہین زوال روز تک
یہان مجمع رہتا ہی اسکے بعد وہ مصروف عبادت ہوجاتے ہین پھر ملاقات نہین ہوتی آپ لوگ شب بھر
تامل فرمائین صبح کو تشریف لیجائین سردارون نے کہنا قبول کیا اون لوگون نے سبکی دعوت کا سامان کیا
سردارون نے دعوت قبول کی بعد فراغت سب اپنے اپنے بستروں پر آئے آپس مین یہی تذکرہ
شروع ہوا کہ خواجہ شیخ العارفین مرد باکمال اور صاحب ریاضت ہی شب بھر عبادت خدا مین
بسر کرتا ہی طاعت معبود رات بھر کرتا ہی صبح کو سب لوگ اسکی ملاقات کو جاتے ہین زوال روز تک
ہر ایک سے ملتا ہی پھر مصروف عبادت ہوجاتا ہی بعض نے کہا ہمکو نون کی کیفیت اس پر ظاہر ہوگئی
اپنے یہان کے لوگونکو ہمارے پیشوائی بھیجا اب یقین ہی ہمارے کام مین بھی کوشش بلیغ کریگا جو امر اصلی ہی
وہ کہدیگا بعض نے کہا کیا عجب ہی وہ شاہزادے کو رہائی دلادے اور ہمکو نون کو اس آفت سے چھڑادے
سردارون نے رات اسی تذکرہ مین بسر کی جب ظلمت شب زندہ دار یعنی ماہتاب عالمتاب نے سر مسجد دین جھکایا
بستر وقت خود بہ نظر آیا اور زاہد روشن قلب سحر خیز یعنی آفتاب عالمتاب نے ادائے فریضہ سحری کی ذوق فلک پر تشریف

لایا سرداران اسلام نے بستر خواب سے گردن اٹھائی کا بین اللہ اکبر کی تو آواز آئی سب نے فریضہ سحری ادا کیا لباس زیب جسم کرکے منتظر ہوئے کہ اب خواجہ صاحب یاد فرمائین گے آدمی بھیجکر ہمکو بلائین گے اسی انتظار مین جب دن چڑھا تو وہی لوگ جو اول روز ان سکے پاس آئے تھے موجود ہوئے بعد سلام کہا اب دیر نہ فرمائیے خواجہ صاحب یاد فرماتے ہین سب صاحبونکو بلاتے ہین سرداران اسلام اٹھے انلوگون کے ہمراہ ہوئے تھوڑا راستہ جب طے کر چکے تو ایک چہار دیواری نظر آئی بہت دور تک نگاہ کی مگر حد تک نظر کی رسائی نہوئی سرداران اسلام نے وہان کے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ چہار دیواری کیسی ہی اسمین کیا ہی کون رہتا ہی اُن لوگون نے جواب دیا کہ خواجہ صاحب اسی چہار دیواری کے اندر تشریف فرما ہین عبادت گاہ بھی اسی مین ہی یہین اُنکا سب سامان ضروری ہی جو لوگ اُن سے ملنے آتے ہین اُنکے واسطے علیحدہ مکانا بنا ہی جانسے آپلوگ تشریف لائے ہین وہ مکان خواجہ صاحب کی بنائی ہوئی ہی یہ سُنکر کہتے ہوئے اُنکو لوگ پیالگ پر لائے اندر داخل ہوئے سرداران نے دیکھا ایک وسیع میدان مین پہار جانب عمارتین پتھر اور لکڑی کی نظر آتی ہین سامنے ایک عبادتگاہ معلوم ہوتا ہی اُسکے متصل بہت دور ایک کمرہ بنا ہی باشندگان کمرہ سرداران کو اُس کمرے کے اندر لائے سرداران نے دیکھا فرش بوریا بچھا ہی ایک مرد ضعیف انور نورانی صورت باباس فقیر تسبیح ہاتھ مین لیے بیٹھا ہی خیال کیا یہی خواجہ شیخ العارفین ہین سب نے سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیا ایک ایک سردار کو اپنے قریب بلایا سب کو گلے سے لگایا دعا سے خیر سے یاد کیا کہا خدا آپ لوگون کا مدام فنجاب رکھے کہ آپنے اشاعت دین اسلام مین بڑی کوشش کی اور اپنی ذات سے بڑے بڑے عباد و زہاد کو اسوقت عاقبت سے مبارت کر مکا موقع ملا ہی سرداران نے بھی خواجہ کا شکر ادا کیا سب ادب و قاعدہ سے وہان بیٹھے خواجہ نے کہا مین نے کل ہی اپنے چند شاگرد کو آپ لوگون کے لینے کو بھیجا تھا مگر آپ حضرات کسی قدر دیر مین تشریف لائے ہین برابر عبادت سجادہ پر جا پر کا تھا مجبور ہوا نیاز نہ کل ہی آپ حضرات سے ملتا سب سرداران نے کہا ہمکو آپکی کیفیت معلوم ہوئی تھی اسوجہ سے کل حاضر نہین ہوئے شب کو مہمانسرا مین رہے اسوقت جب آپکے تلامذہ نے آپکے حکم سے اطلاع دی تو حاضر خدمت ہوئے خواجہ نے کہا تشریف لانیکا سبب ارشاد فرمائیے سرداران نے کہا خواجہ صاحب آپکو جب ہمارے آنیکی خبر معلوم ہوئی تو کیا سبب حاضری آپسے پوشیدہ رہا ہوگا خواجہ نے جواب دیا کہ سازغیبی سے کوئی ماہر نہین یہ کیفیت کسی پر ظاہر نہین آپلوگون کی تشریف آوری کا حال معلوم ہوا تھا سبب پر نہین نے نگاہ کی تھی جانتک میری سمجھ مین آیا وہ عرض کرتا ہون آپ شاید کسی گمشدہ کی خبر چاہتے ہین اُسکا پتہ دریافت کرتے ہین سرداران نے سب کیفیت شاہزادہ سکندر فرخ لقا کی بیان کی ستارہ دوازدہ منزل پر جانا اور وہان سے سات روز تک واپس آنا سرداران مضطرب ہوکر قصد رواںگی کرنا خدا کا سمجھا کر دو روز روک لینا پھر دسوین دن کسی کا نہ ٹھہرنا آخر یہ قرار پانا کہ نصف یہان ٹھہرین اور نصف وہان جائین شاہزادہ والاجاہ کا پتہ لگائین نصف لوگونکا وہین ٹھہرنا نصف کا ستارے پر جانا اُنکا بھی واپس نہ آنا پھر شہر اسرار مین پہونچنا حکیم کی ملاقات سے اُن کو بتخدا پرستان کا پتہ پانا ایک سال مین راہ سخت طے کرکے آنا بہت اچھی طرح بیان کیا خواجہ نے کل کیفیت سنی کہا واہی آپ حضرات نے بہت بڑی زحمت اُٹھائی اور فلک تفرقہ پرداز نے آپ پر بڑی مصیبت و سخت عذاب بیحساب صبر کیجیے کچھ دنون اور راحت

فرمایئے سکندر فرخ لقا سے ملاقات ہوگی شاہزادہ اگرچہ بہت اقبال مند ہے مگر آجکل مبتلاے صدمۂ آفت
ہے اسکو ساحران مکار نے ایک صحرا مین چھوڑ دیا ہے کوئی وہان جا نہین سکتا اُنکی خبر نہین سکتا لشکر کے جو اور سردار
غائب ہو گئے ہین وہ بھی مبتلاے آفت ہیلا ہین علیحدہ علیحدہ اسیران بلی ہین دونون اسی مصیبت مین مبتلا رہینگے
پھر ایک شخص شاہزادہ کا جھڑ آئیگا اسکے عوض خود آفت مین پھنس جائیگا شاہزادہ تنہا سفر کریگا ایک تاجدار
عالیوقار اُس کا مطیع رکا مدد دیگا اُسکی امداد سے شاہزادہ اپنے ہمراہیون کو پائیگا لشکر گران لیکر جائیگا
جنگ عظیم کا سامنا ہوگا تاجدار قتل کیا جائیگا لشکر بھی بیکار ہو جائیگا شاہزادہ پھر تنہا رہیگا پھر کسی ایسے شخص سے ملاقات
ہوگی جس پر شاہزادہ کا بڑا احسان ہوگا وہ اسی تلاش مین آئیگا اور ایک ساحل کے قریب شاہزادہ کو پائیگا جب اُسکو
کیفیت معلوم ہوگی اطاعت قبول کریگا اُسکی وجہ سے بڑے بڑے کام آسان ہون گے اسکے بعد شاہزادہ کو لشکر
بیشمار ملیگا سب سکندر کے مطیع ہون گے ایک جگہ یہ سب علیحدہ ہو جائین گے شاہزادہ پر ایک وقت سخت
آئیگا اُسوقت پر آپلوگونسے ملاقات ہوگی پھر وہ چھوٹا ہوا لشکر بھی ملیگا اسکے بعد بڑے بڑے معرکہ پڑینگے اور
ساحران غدار خوب خوب لڑینگے آخر مین شاہزادہ طلسم حیرت افزا کا فتاح ہوگا اور وادی فرخار کا سیاح ہوگا
وہان کے بعد کچھ عزیزون سے ملاقات ہوگی اور سب ملکر ایکجانب روانہ ہون گے وہان بھی جنگ وجدال
کا سامنا ہی بہت دنون تک لڑائی رہیگی آخرکار اہل اسلام فتح پائین گے کفار ذلیل
ہونگے مارے جائین گے سردارون نے جو یہ کیفیت سنی کبھی خوش کبھی محزون ہوتے رہے آخر مین سب نے
کہا خواجہ صاحب اب کوئی تدبیر ایسی بتایئے کہ ہم بہت جلد شاہزادے کے پاس پہونچ جائین اور
اس آفت وبلا سے رہائی دلائین خواجہ نے کہا ہر ایک بات وقت پر موقوف ہے ابھی تعجیل بیکار
ہے جب وقت آجائیگا ایک لمحہ بھی نگذرے گا آپ شاہزادے کو پالینگے اور بھی حیلہ کرکے وہان تک
پہونچ بھی جائینگے تو بھی ناکامیاب واپس آئینگے وہان دو ایک روز جہان قیام فرمایئے مین کچھ اشعار آپکو دونگا
شاہزادہ سے ملاقات ہوگی میرا سلام کہیگا اور وہ اشعار میری طرف سے سنا دیجیگا بہت سے دنون پر بڑے بڑے کام سنے
نکلین گے سرے پاس اور کیا ہی بیش قدر تحفہ مجھ سے آپکے آقاے نامدار خوش ہو جائین گے اور اپنا
خیراندیش سمجھکر مجھکو بار فرما ئین گے سردار یہ بات سنکر شاد ہوے اسی گفتگو مین دن بہت آیا خواجہ نے
سب سردارونکو رخصت کیا کہا آپ اب کل پھر تشریف لایئے گا میری عبادت کا وقت قریب آیا ہی اسوقت
معاف فرمایئے اپنی قیامگاہ پر تشریف لیجایئے مین آپلوگونکا بھی خواہ ہون مگر کیا کرون ہر ایک امر وقت پر موقوف
ہی اسوقت شاہزادے کو رہائی دلا نہین سکتا خود وہان جا نہین سکتا آپلوگونکا پہونچنا بھی دشوار ہی اس لیے
ابھی کوشش رہائی کرنا بیکار ہی حالت جو کچھ مجھکو معلوم ہوئی مین نے آپ حضرات کی خدمت مین عرض کی سردارون اسلام نے
خواجہ کا شکریہ ادا کیا وہان سے رخصت ہوکر اپنی قیامگاہ پر آئے آپس مین سب نے یہی تذکرہ شروع
کیا خواجہ مرد صاحب کمال ہی نیک رفعال ہی کس تدبیر سے اُسنے کیفیت شاہزادے کی بیان کی اب کچھ
اشعار دینے کا وعدہ کیا ہی یقین ہی سحر گیش چیز مین ہونگی یا اور کچھ ناگہانی سامان ہو غرض ہر طرح خواجہ
سے ملکر ہمکو نکا فائدہ ہوا اگرچہ اس سبب سے دل مغموم ہی کہ آقاے نامدار سے بعد مدت ملاقات ہوئی
اور سب ہمراہیان گم گشتہ کا سامنا عرصہ بسیار کے بعد ہوگا مگر کیا کرین جو مرضی خدا اسمین کچھ چارہ نہین خواجہ نے تو آخر
مین یہ بھی فرمادیا تھا کہ مین یہان سے بخیال حج عبادت گاہ جا نہین سکتا نہ ہم لوگ اسقدر جلد وہان پہونچ سکتے

ہین ورنہ ممکن تھا کہ خواجہ کوئی صورت رہائی بتا دیتے اور شاہزادۂ والاجاہ کو ہمسے ملا دیتے تا دیر ہی گفتگو
رہی جب رات ہوئی سب نے کھانے سے فرصت پائی شاگردان خواجہ آئے سرداران اسلام نے انکو
اپنے پاس بلایا سب کیفیت ملاقات خواجہ کی بیان کی شاگردون نے کہا جو کچھ خواجہ صاحب نے فرمایا
وہ راست ہی ضرور ایسا ہی ہوگا اور جو جو شیار وہ مرحمت فرمائین گے وہ شاہزادۂ والاجاہ کے
بہت کام آئین گے خواجہ صاحب آپ تفرات سے بہت خوش ہوئے بعد مین بھی کہتے تھے
کہ یہ لوگ بڑے عالی ارادہ ہین اپنے اوپر جان نثار کر دینے کو آمادہ ہین خدا انکو جلد انکے مالک سے
ملائے اور بعافیت تمام انھین منزل مقصود پر پہونچائے یہ بھی فرماتے تھے کہ مین ایک تحفہ ایسا
آپکو بھیجونگا جو ان سب لوگون کے واسطے مفید ہو اور ہر وقت انھین شر اعدا سے محفوظ رکھے یہ کہنا تھا
کہ طوفان بن عمرو یعنی عیار سکندر فرخ لقا اپنی جگہ سے اٹھکر شاگردان خواجہ کے قریب آیا
کہا مین بھی آپ حضرت سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہون اُن لوگون نے جو انکی صورت دیکھی
اور یہ حرکت دیکھی مسکرائے مگر بسبب تہذیب کے کوئی بات زبان پر نہ لائے صرف اسی قدر
کہا کہ جو کچھ آپ کو کہنا ہو ارشاد فرمائیے دیر نہ لگائیے طوفان نے کہا کہ سرداران لشکر نے واقعی
بڑی بڑی جانبازیان تو ضرور کین مگر ہر ایک شخص نے مجمع کے ساتھ جنگ و جدال مین دخل دیا
کسی نے اسقدر حوصلہ نکیا کہ تنہا لاکھون مین جاتا اور بخیر تمام بچکر واپس آتا پھر خواجہ صاحب نے میری بابت
فرمایا تھا شاگردون نے کہا آپنے عجب بات سنائی کہ سرداران اسلام نے مجمع کے ساتھ جنگ کی اور
پھر اسکے بعد یہ دریافت فرمایا کہ تمکو بھی پوچھنے تھے یا نہین عجب بے ربط سوال ہے طوفان نے کہا جناب
یہ سب آپکا خیال ہی مطلب آپکی سمجھ مین نہین آیا میرے سوال پر زبردستی اعتراض فرمایا لیجیے مین آپ
کو سمجھائے دیتا ہون اپنی تقریر کا منشا بتائے دیتا ہون سردارون نے ہزارون سوارون کے ساتھ
ہزارون سوار لیکر وغا کی اور مین تنہا لاکھون سے مقابلہ کیا ان لوگون نے ہمیشہ زخم بھی کھائے اور بہائے
خون مین نہائے مگر آجتک میرے جسم پر ایک زخم بھی نہین آیا اور بڑے بڑے کفار کو قتل کرکے
انھین آفت قید اور زحمت اسیری سے چھڑایا ان سب حضرات کو لازم تھا کہ سب سے پہلے
خواجہ صاحب کو میرا نام بتائے پھر میری تمام کیفیت سناتے اور خواجہ صاحب کو لازم تھا کہ
تحفہ جات جو شاہزادہ کیواسطے روانہ فرمائے ہین وہ مجکو دیتے کہ مین اپنے ہاتھ سے بروقت
ملاقات شاہزادے کو دیتا ایسی نایاب چیز معتمد شخص کے ہاتھ بھیجی جاتی ہے شاگردان
خواجہ نے کہا تو کیا ملاوہ آپکے اور سردار معتمد نہین طوفان نے جواب دیا صاحب یہ بات نہین ہے
کوئی سے نہین سکتا مین لاکھون سے تنہا مقابلہ کرتا ہون اور یہ لوگ مجمع کے بہادر ہین جبتک انکے
ہمراہ لشکر نہو تو یہ کیا کرین گے بلکہ خواجہ صاحب کو لازم ہی کہ کوئی تحفہ مجھے ایسا مرحمت فرمائین
کہ مین ہی خواجہ صاحب کو گانٹھ جاؤن شاگردان خواجہ طوفان کی تقریر سنکر ہنسے
جب رات زیادہ ہوئی سب لوگ کھانا کھاکر اپنے اپنے مکانونکی طرف روانہ ہوئے سرداران اسلام نے
وہ رات وہین بسر کی صبح کو پھر شاگردان خواجہ آئے اور سرداران اسلام کو اپنے ہمراہ
لیگئے جسمین سب سرداران خواجہ شیخ بغارقین کے مکانین داخل ہوئے سب سے پہلے

طوفان بن عمرو نے بڑھکے خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے جواب سلام کے بعد اسکی صورت اور وضع دیکھکر اپنے قریب بلایا بیٹھنے کا اشارہ فرمایا طوفان بیٹھ گیا اور سرداروں کو بھی خواجہ نے اپنے پاس بٹھایا طوفان کیطرف مخاطب ہوکر کہا آج آپنے سلام مین سبقت کی اسکا سبب بھی فرمائیے طوفان نے جواب دیا اسلیے مجھسے آپ بیکار پوچھتے ہین آپکو خدا نے روشن ضمیر کیا ہے اور میری حالت آپ سے محتاج بیان نہین بقول کسے رویش بہین و حالش میرس شاعرون نے خواجہ سے شب کی تقریر بیان کی خواجہ کو طوفان کے بیان پر ہنسی آئی کہا اے طوفان تم بھی واقعی بڑے شخص ہو مجکو بے کے تمھارا خیال ہی مین تھین . رخصت ایک تحفہ ایسا دینا کہ تم خوش ہو جاتے اور تمھارے کام آتا طوفان نے ہاتھ باندھکے عرض کی کہ یہ تو مین بھی جانتا تھا کہ آپ مجھے محروم نہ پھیرین گے ضرور کچھ عطا فرمائین گے اور یہ بھی قوی امید ہے کہ آپ میرے سوال کو رد بھی نکرین گے ایک تحفہ آپ اپنی خوشی سے مرحمت فرمائے ہین مگر ایک میرے طلب کرنیسے عطا کیجیے تو اب ایک اور ایک دو تحفہ میرے پاس ہو جائین گے اس خیال سے مین نے عرض کیا مگر ایک ہی تحفہ لینا ہوتا تو خاموش رہتا کیونکہ مجکو معلوم تھا کہ آپ ضرور دونگے خواجہ ہنس پڑے کہا بروقت رخصت دیکھا جائیگا طوفان نے کہا دوسری بات یہ ہے کہ جو تحفہ جات آپ آقائے نامدار کیواسطے روانہ فرماتے ہین وہ بھی مجکو مرحمت فرمائیے کیونکہ ایسی نثار کا حامل بھی معتمد ہونا چاہیے خواجہ نے پھر وہی سوال کیا کہ کیا سرداران رسلام غیر معتبر ہین طوفان نے وہی جواب دیا خواجہ نے کہا طوفان تم بہت ہوشیار ہوتے مجھسے بھی مذاق کیا طوفان نے عرض کی مین نے واقعی بات عرض کی ہے آپکو اختیار ہے خواجہ نے کہا اے طوفان دو دن کے بعد ہمارے پاس آنا ہم تمکو تمھارے آقائے نامدار کے واسطے تحفہ جات دیدینگے اور اسی روز سبکو رخصت کرینگے طوفان نے کہا اور میرے تحفے کیا آج مرحمت ہونگے خواجہ نے کہا تمکو بھی اسیکے ساتھ ملینگے طوفان نے عرض کی جو چیز آپکو بنا ہے ابھین وقت بڑھانے کی کیا ضرورت ہے ابھی مرحمت فرمائیے آقائے نامدار کیواسطے جو کچھ مرحمت فرمائیے گا وہ آجکے دوسرے روز آپسے لونگا میرے تحفہ جات ابھی مرحمت دیدیجیے خواجہ نے کہا اے طوفان جلدی نا کر صبر سے کام لو مین نے جب تمسے وعدہ کیا ہے تو ضرور دونگا طوفان نے کہا حضرت آپکو اپنے قسم ہی کھانی ہے تو ایک تحفہ اسوقت مرحمت کیجیے ایک آج کے دوسرے روز عطا فرمائیے گا بس اب حجت و تکرار درمیان مین نہ لائیے گا مجکو آپکی نسبت خاطر منظور ہے جو یہ بات عرض کی ورنہ مین دونون تحفہ ابھی جناب ہی سے لیتا پھر کچھ اور کہنا کرنا خواجہ نے ہنسکے کہا اے طوفان مین تمھاری باتونسے بہت خوش ہوا طوفان نے کہا اب دونون تحفہ اسیوقت ملجائینگے خواجہ نے کہا مین تمھین تحفہ جات ضرور دونگا مگر کچھ ایسی اسمین سبب ہے جو مین نے وعدہ کیا ہے تم خاطر جمع رکھو مین انکو مکمل کرودن ابھی وہ ناقص ہین طوفان نے کہا اب آپکی خوشی یہ بات یاد رکھیے گا کہ آپ اسوقت مجھسے خوش ہوئے ہین مگر کچھ انعام عطا نہین فرمایا دو روز کے بعد پھر یہ وقت آپکو یاد دلاؤنگا خواجہ نے کہا مین خوب یاد رکھونگا اسروز طوفان ہی کی تقریر ختم ہوئی اور وقت گذر گیا خواجہ نے سب سردارونکو رخصت کیا سب لوگ اپنے بستر پر واپس آئے اور دو روز وہین قیام کیا تیسرے روز صبح ہوتے ہی طوفان نے بلا طلب خواجہ کے مکان کی راہ لی سب سردارونکو بستر پر چھوڑ

خود خواجہ کے مکان پر پہونچکر اطلاع کی خواجہ نے اندر بلا لیا طوفان نے پہونچکر خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیکر اپنے پاس بٹھلایا طوفان نے کہا آج وعدہ وفا فرمایئے اب دیر نہ لگایئے خواجہ مسکرائے کہا ای طوفان سنتے دور دز کسطرح بسر کیے ہونگے یہ کہکے ایک صندوقچہ منگایا اسکو کھول کے ڈبیا نکالی اسمین ایک مہرہ یاقوت سرخ کا رکھا تھا وہ طوفان کو دیکر کہا یہ مہرہ سکندر فرخ لقا کو دیا وہ اپنے بازو پر باندھین گے اثر اسکا یہ ہوگا کہ سوا تیر نہ کریگا پھر ایک لوح نکالی کہا اسکو گلے مین پہنین جب کوئی دقت سخت پیش آئیگا اسکی ہدایت کے موافق کام کرین کبھی دھوکا نہ پائینگے طوفان نے کہا خواجہ صاحب پہلے اب مجکو تحفہ عنایت فرمایئے یہ تو سب جب آقائے نامدار سے ملاقات ہوگی اُسوقت اُنکو دونگا مین یہان موجود ہون اول مجکو دیجیے خواجہ نے کہا صبر کرو اور ایک پرچہ نکال کے دیکھا کہا یہ اسم اعظم ہے جب کبھی راہ بھولین اسکو ورد زبان کرین غیب سے راہبر پیدا ہوگا راستہ بتائیگا راہ راست پر لگائیگا اسکے بعد صندوقچہ بند کیا طوفان نے کہا آپ مجکو بھول گئے خواجہ نے کہا خاطر جمع رکھو تمکو بھی دیتا ہون یہکے خواجہ اپنی جگہ سے اُٹھے ایک کوٹھری مین گئے ایک جام اور ایک چادر ہاتھ مین لیکے کوٹھری سے برآمد ہوئے طوفان سے کہا یہ جام سبز بھی اپنے آقائے نامدار کو دینا جب لشکر ساحران سے مقابلہ کیضرورت ہو اس جام کا پانی اپنے لشکر کو پلائین تمام لشکر تاثیر سحر سے محفوظ رہیگا اور چادر طوفان کو عطا فرمائی کہا یہ ایک تحفہ تمکو دیتا ہون دوسرا اور دونگا اس چادر کو اوڑھکر اگر کسی ساحر کے سامنے جاؤگے تمہارا حال ظاہر نہوگا طوفان نے کہا کیا مین نگاہ دوم سے غائب ہو جاؤنگا خواجہ نے کہا ایسا نہین بلکہ ساحر بزور نظر یہ شناخت نکر سکینگے کہ یہ عیار ہے دوسرا مہرہ اپنے بازو سے کھولکر دیا کہا اس مہرہ کو جب اپنی کمر مین باندھوگے منزلون کا راستہ ایک دم مین طے ہو جائیگا طوفان نے دونون تحفہ لیکر سلام کیا پھر عرض کی خواجہ صاحب آپ اُس روز مجسے بہت خوش ہوئے تھے اور کچھ انعام مجھے مرحمت نہین فرمایا تھا لہذا امیدوار ہون کہ اُس روز کا انعام بھی مرحمت فرمایا جاوے خواجہ نے ہنسکے جواب دیا کہ ابھی کچھ اور بھی ہوس باقی ہے طوفان چپ ہو رہا خواجہ نے اپنے ملازمین کو آوازدی اور بہت جواہر بیش بہا منگاکر طوفان کے حوالے کیا کہا اب جاکر اپنے یہان کے سرداروں کو بھیجدو طوفان خواجہ شیخ العارفین سے رخصت ہوکر اپنے بستر پر آیا سرداروں سے کہا اب تم لوگ خواجہ صاحب کے پاس نجاؤ آج دو وہ کا دن ہے چلکر اُنسے رخصت ہو لو سرداروں نے کہا ابھی وہانسے کوئی آیا نہین خود صاحب نے بلایا نہین بلا طلب جانا بھی اچھا نہین معلوم ہوتا ہے طوفان نے کہا آپلوگ ایسے ہی صاحبان غیرت ہین جسکو آپ شہر اسرار یہ سے روانہ ہوئے مین تو خواجہ صاحب نے آپکو خط تحریر فرمایا تھا بہت ہی التجا سے بلایا تھا ورنہ آپکو تو کچھ ضرورت نہ تھی ادھر آنیکی حاجت نہ تھی ارے صاحب آپ غرض مند ہین ہانسے لو آپ بلا طلب یہانتک آئے اب یہان آپ بلا نیکی راہ دیکھین یہ فعل کے خلاف ہے اب چلنا چاہیے اور اُنسے رخصت طلب کرنا چاہیے ورنہ وہ خیال کرینگے کہ ان لوگون کو کچھ نصیب نہین ہے یہانسے جو انکیواسطے کھانا مقرر ہے یہ لوگ اُسکو غنیمت تصور کرکے یہان پڑے ہین سرداروں نے کہا طوفان تم بھی عجیب باتین کرتے ہو اچھا تمہاری خوشی کرینگے بلا طلب وہان چلینگے یہ کہکے سب سردار تیار ہوئے طوفان نے سبکو ہمراہ لیا خواجہ کے مکان پر آیا اطلاع کرائی خواجہ کو اُن لوگونکا انتظار تھا فوراً بلا لیا طوفان کی پیشین رہین طوفان کو تحائف دیکر رخصت فرمایا بعد اس کے سب سردارون نے رخصت طلب کی خواجہ نے سبکو بخوشی

اجازت دی سردار وہانسے واپس آئے سب نے طوفان سے کہا وہ تحائف ہمکو بھی دکھاؤ جو خواجہ صاحب نے
عنایت فرمائے ہین تمنے تو مجھسے ذکر بھی نہین کیا جب اُنھون نے خود کہا تو یہ کیفیت معلوم ہوئی ہمکو پوشیدہ
کرنے کی کیا ضرورت تھی طوفان نے کہا خواجہ صاحب بھی عجب بزرگ ہین مجھسے تو اُنھون نے منع فرمایا
تھا اور آپلوگونسے یہ راز بالکل چھپایا تھا مگر اثنائے تقریر مین اُنھون نے خود یاد سبات کا خیال نہ رہا
مجھسے فرمایا تھا کہ سوائے سکندر فرخ لقا کے دوسرے کو یہ تحائف نہ دکھانا نہ اُنکی تاثیر بتانا ورنہ سب اثر جاتا
رہیگا تحفہ جات بیکار ہوجائین گے پھر ایسی چیزین نہ پاؤ گے مگر خیر بتا دیگے سردارون نے کہا طوفان یہ سب بھائی
جیسے ہین خواجہ نے تو خود ہمسے کہا تھا کہ سب تحائف تم لوگ بیجانا اور ہمارے طرف سے شاہزادہ دیکو دیدینا تمنے جبتک
طلب نکیے تو اُنھون نے تمھارے حوالہ کردیے علاوہ اُن تحفہ جات کے خواجہ نے ایک چیز ایسی بھی دینے کو کہا
تھا جو ہملوگون کے واسطے مفید ہوگی وہ بھی ضرور ہمکو دی ہوگی جب وہ ہمارے واسطے ہی تو ہمکو کیون نہ دکھاؤ کہا سبب ہی
مجھسے چھپاؤ طوفان نے کہا آپ لوگ لاکھ کہین مگر مین جبتک آقائے نامدار کے سامنے نہ جاؤنگا کوئی چیز
آپلوگون کو نہ دکھاؤنگا ورنہ اثر جاتا رہیگا آقائے نامدار مجھسے شکایت فرمائینگے مین اُنکو کیا جواب دونگا کہ
آپلوگ اس امر کے ذمہ دار ہون کہ ہم اُنھین سمجھالینگے اور کہدینگے کہ ہمنے زبردستی طوفان کو مجبور کرکے سب تحائف
دیکھے ہر چند یہ عذرات پیش کرتا رہا مگر ہمنے قبول نہین کیے اسکو مجبور کرکے سب تحفہ جات دیکھ لیے ہماری وجہ سے
اُنکا اثر جاتا رہا آپ اس سے کچھ شکایت نکرین ہمکو جو جاہین کہین تو کچھ مضائقہ نہین مین سب چیزین آپکو
دکھادون اور بھی جو ہدایتین اُنکی نسبت کی ہین وہ سب بتادون سردارون نے کہا ہمکو دیکھنے کیضرورت نہین تم
اپنے پاس رہنے دو جب آقائے نامدار کو دیگے ہم دیکھ لینگے طوفان نے کہا اب یہان نہ ٹھہرو اور آج ہی
روانہ ہوو دروازہ راستہ طے کرنا ہی راہ مین نہین معلوم کیا کیا واقعات پیش آئین گے اور کہان کہان جائینگے
سردارون نے اُسی وقت چلنے کی تیاری کردی شاگردان خواجہ نے بھی بسکو برسنی اپنا مہمان کیا صبح ہوتے ہی لشکر نے
حسب ہدایت خواجہ جانب شمال کوچ کیا کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت شاہزادہ سکندر فرخ لقا کی تحریر
کیجاتی ہی کہ جب منزل دوازدہم پر سے ایک طائر مہیب صورت سرخ رنگ شاہزادے کو اُٹھا لیکیا نکان پہونچے
سے شاہزادہ بیہوش ہوا جب آنکھ کھلی اپنے کو ایک احاطۂ وسیع مین پایا گرد پتھر کی چہاردیواری بہت بلند نظر آئی
شاہزادے کی مابعیت بہت گھبرائی دلمین خیال کیا کہ ابھی مین منارۂ دوازدہ منزل پر تھا یہان کیونکر آیا اور کون لیکر
لایا پھر خیال کیا کہ ہدایت کے خلاف کیا دوازدہم منزل پر گیا اُسکی وجہ سے یہ وقت پیش آئی خیر خدا مالک
ہی مگر ساتھ ہی ہمراہیون کے خیال نے دل بیچین کردیا بسکی یاد آبنلگی طبیعت زیادہ گھبرائی ایک تنہائی دوسرے
ہوکا مقام دھوپ سخت ہوا گرم سایہ ندارد کہین کوئی آرام کی جگہ نہین سکندر نامدار کو اپنی حالت پر نہایت افسوس
ہوا تھوڑی دیر مین آفتاب غروب ہوا شاہزادے نے شکر خدا کیا رات بھر ٹہل ٹہل کر بسر کی صبح کو نماز پڑھی چونکہ
بہت وقت گذر چکا تھا اور موسم گرما کی شدید حدت نے آتش تشنگی کو اسدرجہ بڑھایا تھا کہ حلق سوکھا جاتا تھا زبان
مین کانٹے پڑے ہوئے تھے سکندر نامدار دلمین خیال کررہے تھے کہ عجب مقام بیکسی ہی یہان پر موت آنا بھی
برا ہی نہ کوئی پاس نہ قریب عزیز دوست احباب موجود نہین یہان بڑی خرابی ہوگی کفار لاش کو ہاتھ لگائینگے افسوس
ارمان دل کے دل ہی مین رہجائین گے صاحبقران تک پہونچنے نہ طاق پر اُنکی مدد کرتے جو آفت آتی رد کرتے
عجب طرح کی تسمت ہی کس جگہ موت کا سامنا ہوا مگر جو منظور خدا ہمین کیا چارہ ہی اور کسکا اجارہ ہی ہماری قسمت مین یہی

لکھا تھا کہ کیا یک یون مبتلاے بلا ہون رفیق اون تنہا سے بچھڑ جاین تسکی خبر نہ پاین غربت مین بھوکے پیاسے
تڑپ تڑپ کے جان دین یہ سوچ سوچ کے شاہزادہ اپنی حالت پر افسوس کر رہا تھا کہ یکایک بجلی چمکی سامنے کچھ لوگ
دکھائی دیے شاہزادہ کے قریب آے کہا اے اسیر حسرت واے مبتلاے بیقراری تو کیا حال ہی منزل ناز دہم پر
جانیکا مزہ پایا جو کچھ کتاب ہدایات مین پڑھا تھا وہ پیش آیا اب زندگی بسر رہائی نہ پائیگا مطلب دلی بر نہ آئیگا سکندر
نامدار کو غصہ آیا جھنجھلا کے فرمایا کیا بکتے ہو ہماری قسمت مین یہی تحریر تھا کہ اسطرح مبتلاے آفت ہو جائینگے
اور یہ تکلیف اٹھائینگے اگر قسمت مین ہوتا تو تسکی مجال تھی جو ہمین اسیر کر کے یہان لاتا اور لشکر سے بچھڑاتا کہا یا وصف
تکلیف ہمکو کچھ مایوسی نہین اگر خدا کا فضل شامل حال ہوگا نہ غم قید رہیگا نہ کسیطرح کا ملال ہوگا جو لوگ آئے تھے انھون
نے کہا اے شخص اسقدر غصہ نکر ہمنے تجکو قید نہین کیا ہی ملکا اسوقت ہمارا یہان آنا تیرے سامان راحت مہیا کرنیکی غرض
سے ہی کیونکہ جب سے یہان آیا کھانے کا ذکر کیا ہو پانی تک بھی نہ پایا ہوگا خیر ہم بتائے دیتے ہین اور ایک چشمہ تجکو
دکھائے دیتے ہین کھانے کا وہین سامان ہی اپنی زندگی وہین بسر کرنا اگر تقدیر یاوری ہی تو کسیوقت تیری تقصیرات
کیجائینگی اور اس وقت دبلا سے رہائی ملیگی سکندر نامدار کو یہ گفتگو بھی ناگوار ہوئی مگر مجبور کسی بات کا عمل نہین تھا
شاہزادہ خاموش ہو رہا غصہ سے ہونٹ چبا چبا کر رہگیا انھین لوگون نے زمین سے تھوڑی مٹی سرکائی ایک
کھڑکی ظاہر ہوئی سکندر سے کہا جب پیاس یا بھوک معلوم ہو اس کھڑکی مین جانا کھانے پینے کا سامان
پاجائیگا ایک چشمہ آب مصفا کا نظر آئیگا پھلدار درخت موجود ہون گے سایہ بھی انھین اشجار کا دن کو دھوپ سے
بچائیگا رات کو اوس پڑیگی تو وہین اس بلیغ سکندر نامدار نے کسی بات کا جواب نہ دیا یہ لوگ مجبور ہو کے چلے گئے انکے جانیکے
بعد شاہزادے نے خیال کیا کہ اگر اس کھڑکی مین نہ جاؤنگا اور پانی نہ پیونگا ثمر درختون کے نہ کھاؤنگا تو جان جائیگی اور خود کشی
ٹھہریگی تا قیامت یہ عذاب گردن پر رہیگا اس سے مناسب یہ ہی کہ اس کھڑکی مین جاکر چشمہ کا پانی پیون درختون سے کچھ پھل توڑ
کھاؤن یہ خیال کر کے شاہزادہ اپنی جگہ سے اٹھکر اسی کھڑکی کے قریب آیا کھڑکی کو کھولکر دیکھا ایک چھوٹا سا باغ ہی
اسمین ایک چشمۂ آب مصفا ہی درختون مین کچھ میوہ پھلا ہو سکندر نامدار نے اُن درختون سے کچھ میوہ توڑ کے کھایا
چشمہ سے پانی پیا فوراً غشی کیحالت طاری ہوئی کئی دن کے بعد جب آب دخوش ممکن ہوا فوراً ہاتھ پاؤن سنبھالے
ایک سایہ دار درخت کے نیچے شاہزادے نے کچھ دیر آرام کیا جب آنکھ کھلی وہانسے اٹھکر پھر اسی احاطہ مین آیا
جب یہان سے دل گھبرایا پھر باغ کی سیر کو غنیمت جانا اسیطرح کئی ماہ شاہزادۂ والا مقام نے وہان گذاری طبیعت
بہت سست مزاج نادرست روز بروز ملال بڑھتا جاتا تھا اپنے لشکر کا خیال آتا تھا ایکدن بعد اے فریضہ ادا
شاہزادے نے دست دعا بدرگاہ مجیب الدعوات بلند کیے اور عرض کی اے کریم کارساز اے رب بے نیاز اسوقت بیکسی مین
مدد کر اور اس محنت ناگہانی کو دور کر شاہزادے کے رجوع قلب جو دعا کی باب قبولیت پر پہونچی ادھر سکندر نامدار نے
دعا سے فراغت پائی کہ عطر دعنبر کی خوشبو آئی شاہزادے نے سر جو اٹھایا سامنے ایک حور خصال پری جمال کو پایا
صورت زیبا پر جو نگاہ کی سب سنے آہ دلسے آہ کی دل تابو مین نہ رہا فوراً زبان سے یہ شعر عجب حال نکلگیا ؎

اک ادا مستانہ سر سے پاؤن تک چھائی ہوئی اف تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی

یہ کہکے شاہزادہ نے چاہا دل کو سنبھالے کچھ اور کلمہ زبانسے نکالے مگر صبر و قرار رخصت دل مبتلاے الفت ہوا سر چکرا گیا فوراً غش آگیا ادھر نازنین کا عجیب
حال ہوا اسحالت مین شاہزادہ کو دیکھکر سخت ملال ہوا فوراً سر کو اپنے زانو پر رکھ لیا منہ پر پانی کا چھینٹا دیا خوشبوے
زلف عنبرین جو دماغ مین پہونچی سکندر نامدار نے غش سے آنکھ کھولی دیکھا تقدیر یار ہے بخت بیدار ہی

کہ اپنا سر ہی اور زانوے دلداری شاہزادہ کو جو شیار رہا کر نازنین شرمائی فرط حیا سے گردن جھکائی سکندر نامدار تحکر
بیٹھ گئے نازنین کیطرف دیکھکے مخاطب ہوے کہ ای یاسمن باغ محبوبی وای گل سرسبز چمنستان خوبی کچھ اپنے حال سے
ظاہر کر یہان آنیکا سبب ظاہر کر نازنین نے شرما کے جواب دیا ؎ چمن آید بہ چمن ہر تماشاے بجال
بلبل آید بر بلبل بہ تمناے غزال ای شہریار والا مقام وای شاہزادہ ذوالاحتشام مین اپنے حال سے کیا آگاہ
کرون اور کیا اپنی کیفیت بتاؤن ایک مدت سے اسیر پنجہ دنیا آزادی سے دور رہنے ضایعت بیقدر رہون والدین کی
سخت تاکید ہی برا سے سیر جانیکی ممانعت شدید ہی بیخطا مجکو اسیر کیا ہی ہر طرحکا آزار دیا ہی میری کوئی خطا نہین ہی جسکی یہ
سزا ملی بہانسے قریب ایک کوس کا ہی وہان میرا مکان ہی یہ میرے لیے قید خانہ ہی بس مجکو اسقدر اجازت ہی کہ برا سے
سیر اس صحرا مین آؤن اور باغات سلطانی اور عمارات بادشاہی مین نہ جاؤن انھین امور سے میرے والدہ رنجیدہ
کیا ہی والدین سے آزردہ ہو کر نظر بند کیا ہی برسون کہین جاتی نہین دل بہلاتی نہین اور اصل تو یہ ہی کہ کہان جاؤن کیونکر دل بہلاؤن نہ یہان کوئی گلزار نہ کوئی دشت پر بہار نہ کوئی اسطرف سے گذرتا ہی نہ کوئی اس وادی پر خار مین قدم

دھرتا ہی مجکو عجب مصیبت ہی اپنی یہ حالت ہی ؎	پڑ سیے کر بیمار تو کوئی نہ ہو تیماردار

اور اگر مر جایئے تو نوحہ خوان کوئی نہ ہو مرنا بین ہون اور میرا مکان ہی۔ کہون نہ انسان ہی نہ جنگل
ہی آج بہت دنون کے بعد دل بھرایا بخت برگشتہ اسطرف کھینچ لایا آپکے جمال جہان آرا اور صورت زیبا پر نظر پڑی کچھ خیال ہو
اور رنج وملال ہوا مراد دلی بر آئی جسکا مدتسے اشتیاق تھا وہ صورت زیبا نظر آئی آپ ہی کہیے اسقدر تکلیف اٹھائی آخر کو یہ
دقت پیش آئی کہ اس صحرا مین تنہا اسیر ہوئی بیکسی اور بے بسی دامنگیر ہوئی تو اہون کو حکم بادشاہ سے
علیحدہ کیا انتہا اسطرف کا راستہ لیا اور ایک ملازم آتا ہی اسپر طعام مجکو پہونچانا تھا مین نے بہانہ یا ان جانا چاہا مگر میری گذارش نامنظور
ہوئی دس بیس مرتبہ جیب اپنے کہنے کا کوئی نتیجہ نہ پایا مجبور رہی تنہا مکان مین رہنا قبول کیا پھر مکان والدین جانیکا پیغام دیا
مدتسے آپکی یاد تھی دل اسی غم سے محزون طبیعت ناشاد تھی آج بخت واژون اور طالع زبون راہبر آیا فلک تفرقہ
پرداز نے ظلم وجور سے ہاتھ اٹھایا ہو نظارہ پر نور یار میسر ہوا مطمئن قلب مضطر ہوا شاہزادے نے جو یہ کیفیت سنی بہت
کمال حیرت ہوئی فرمایا یہ تمہارا ہی کیا بھی نہین آیا کچھ خلاصہ حال تمنے نہین بتایا میری وجہ سے تمکو کیونکر زحمت
ہوئی اور کسطرح میری الفت ہوئی تمنے مجکو کہان دیکھا اور کیسنے دکھایا جو تمنے میری وجہ سے یہ بار غم اٹھایا یا خدا کیونکر
صاف صاف حال ظاہر کرو جلد اس معمے سے مجکو ماہر کرو نازنین نے عرض کی ای شہریار اگر لباس جادو جو طلسم کے
بادشاہ ہین وہ کنیز کے پدر عالیقدر ہین سحر وساحری مین اُنکا جواب نہین طلسم بن کیا چیز ہی جو عمدہ اور نایاب نہین ہی اُنھون نے
دولت لازوال صرف فرمائی ہی اور آپکی ایک تصویر منگائی ہی آپکا نام سکندر فرخ لقا ہی اور سلسلہ صاحبقران سے سلطانی
سکندر نامدار نے کہا بیشک میرا ہی نام ہی اور خاندان صاحبقران سے بھی ہون مین کیا کلام ہی مگر اگر لباس جادو دیکھو
اسکی کیا ضرورت تھی کہ وہ میری تصویر منگاتا اور اپنے مکانین لگاتا نازنین نے کہا مکانین مین بلکہ ایک خاص مکان اسواسطے
بنایا ہی وہان آپکی تصویر کو لگایا ہی اُس تصویر کی محافظت کیواسطے بیست سے لوگ مقرر کیے ہین اعلی ادنی ہر طرحکے
عہدہ اُنکو دیے ہین وہان سے ساحران جلیل جاتے ہین تصویر کو دیکھکر کمال جرأت تمام ملازمین کو دلاتے ہین اور
سب سے یہی تاکید ہی کہ اس صورت وشمائل کا انسان اسطرف نہ آئے طلسم مین ہرگز قدم نہ رکھنے پائے اگر ایسا انسان طلسم
مین آئیگا تو نقصان پہونچ جائیگا ایک اور تصویر بھی آپکی تصویر کے قریب آویزان ہی مگر اُسکا پردہ کوئی نہین اٹھاتا ہی
آپہی کی تصویر کو سب دیکھتے ہین اُسکے پاس کوئی نہین جاتا ہی معلوم نہین وہ کسکی تصویر ہی اور اُسکی نسبت کیا تحریر ہی

آپکی تصویر پر تو یہی لکھا ہے کہ جو اس انسان کو دیکھے طلسم کے اندر آنے تندے جو ہمارے حکم بغیر یہان نہ بیٹھے وہ گرفتار ہو جائیگا یہان جب ایسا انسان نظر آئے تو حضور بادشاہ مین فوراً اسکی خبر دیجائے جو انتظام ہم مناسب جانین گے وہ کرینگے خواہ اسیر ہو کر خواہ مار جائیگا غرض ہمارے ہاتھ سے اب نہ بچیگا شاہزادہ نے جو یہ کیفیت سنی غصہ آگیا تمام جسم تھرا گیا غصہ سے فرمایا کہ مین نے اسکا بگاڑا ہی کیا ہے مقدمہ مجھ سے فتادی بیسر اتنمن جانی جو آمادہ فساد ہی اس خیال مین کچھ ہاتھ نہ آئیگا کہ فتنہ سے مخفل کیا تو اس دشمنی کا بدلہ وہ لیگا تمام طلسم کو برباد دو دن کا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا بے فتح کیے نہ پھیرونگا نازنین نے عرض کی اے شہریار آپ غصہ نہ فرمائیے بچہ اور خیال دنین نہ لائیے ابھی مین نے آپسے بہت کم باتین کی ہین جب اطمینان سے تشریف رکھینگے اور باتین آپسے سنیگی جنکو سنکر حیرت ہوگی سکندر نے فرمایا اطمینان سے کہان بیٹھونگا سوا اس ویرانہ جگہ کے اور کوئی ٹھکانا نہین ہین جہان جاؤن اور بیٹھے باطمینان تمام حال دریافت کرون نازنین نے عرض کی اے شہریار آپ نہ گھبرائین میرے ساتھ آئین مین آپکو اپنے مکان پر لیچلونگی وہان قیام فرمائیے گا جبتک کچھ سامان آزادی فراہم نہ ہو وہان سے نہ جائیے گا پھر بھی یہی خیال ہو کہ آپ اس طلسم مین حکومت فرمائینگے ساکنان طلسم آپکے تابع ہو جائینگے سکندر فرخ لقا اس نازنین کے ہمراہ ہوئے نازنین بلنگ سے احاطہ مین آئی یہان تخت رکھا تھا شاہزادہ دیکھتا تخت کو اڑایا تھوڑی دیر مین راہ طی کی اپنے مکان پر پہونچی شاہزادے نے مکان کیحالت پر تعجب کی فرمایا تم یہان کیونکر بسر کرتی ہو ایسے ویران مکان مین کسطرح گذر کرتی ہو نہ یہان کسیقسم کا اسباب مہیا ہی نہ کوئی انتظام کرنیوالا ہی عجیب جاے ویران ہی ہے کہا مکان ہے یہان سے نکلنے کی راہ مین آرام تھا اگر چہ مکان مقام تھا مگر وسعت اور فضا نظر آتی تھی ہوا سرد چہار جانب سے بہتی تھی نازنین نے عرض کی اے شہریار ردت ہوئی کہ مین اسی مکان مین رہتی ہون ہر طرح تکلیف و ملال سہتی ہون یہ کہتی ہوئی نازنین سکندر نامدار کو ایک بعد تسلی دیکر آئے جسکے اشتیاق مین یہ حال ہوا وہ اپنے گھر آئے ہم کچھ خاطر نہ کرسکین بلکہ اس کو اور زحمت دین سکندر نے فرمایا تجکو ہرگز اس امر کا کوئی خیال نہین مطلق ملال نہین تمھاری بہبود و سامانی کا البتہ الم ہے خود بھی تمھاری خدمت نہین کرسکتا اس کا غم جواب تم خلاصہ کیفیت کو سنا دو جو اصلی حال ہی وہ نہ چھپاؤ نازنین نے کہا اے شہریار مدتسے تصویر کا شہرہ سنتی تھی دیکھنے کا مال اشتیاق تھا ایک روز مین نے اس امر کی اجازت اپنے والد نامدار سے چاہی انھون نے ممانعت فرمائی کسیطرح وہان نہ جانا اور تصویر کو نہ دیکھنا مین خاموش رہی پھر تھوڑے دنون کے بعد والدہ سے کہکے سعی کروائی انکا کہنا بھی نامنظور ہوا اجازت نہ ملی جب مین ہر طرح مجبور ہوئی تو ایکدن اپنی خواصون کو ہمراہ لیا اور چوشیدہ طور سے اس مکان کا قصد کیا والد نامدار طلسم معدن آفات مین مقیم تھے انکے تشریف لانیکی خبر نہ ہوئی کار خانہ مین نے بھی دخل کیا اب انکی خدمت مین کون جائیگا اور اس راز مخفی کی خبر پہونچائیگا یہ سوچکے اس مکان مین آئی قسمت نے یہان خبر کی دلہائی تصویر تک پہونچی چہرہ زیبا پر نگاہ پڑی دلکی عجیب حالت ہوگئی صبر و قرار رخصت ہوا دل مبتلاے مصیبت ہوا چین اور آرام و شکیب ہوا الفت کا آزار ہوا وہانسے عجیب حالت مین آئی مکان پر پہونچکے قرار نہ آیا چین کسی کروٹ نہ پایا خواصین جو ہمراہ تھین وہ نازنین نخلیہ پار میرے پاس آئین مجھسے بہت کچھ دریافت کیا مین نے کسی کو اپنا حال نہ بتایا لیکن ثمرا ندام میری دیرینہ دوست ہی مفصل وہ راست مین یکسے زمانہ ہوا سنے قریب آکر مجکو پہلے بہت کچھ وہ سمجھایا پھر بیقراری و بیتابی کا سبب دریافت کیا مین نے اسکو اپنا ہمراز جانا سب حال کہدیا ثمرا ندام نے بہت

افسوس کیا کہا ملکہ عالم آپنے عجیب بات فرمائی میرے دل پر چوٹ لگائی بھلا وہ شخص جسکی شبیہ وہان لٹی ہے
یہان کیونکر آئیگا اور کون اُسکو آپ تک لیگا بادشاہ کا حکم ہو کہ جو کوئی اس صورت کے انسان کو دیکھے یہان لے
آئے حاضر حضور کرے جو ہمارا جی چاہیگا سزا دینگے کوئی اُسکو تکلیف نہ پہونچائے ہمارے سپرد کیجائے جب وہ
آئے گا تو حضور بادشاہ مین بھیجا جائیگا آپ تک اُسکا آنا دشوار ہی اور اگر کسی تدبیر سے فایو بھی چلا اور وہ یہان
آگیا تو آپ اُسکو کیونکر پوشیدہ کرینگی ایک نہ ایک دن یہ راز کھلجائیگا بادشاہ کو خبر ہوگی عتاب آئیگا ہم سب
بھی سزاے سخت پائینگے تکالیف شدیدمین مبتلا ہوجائینگے مین نے قمر اندام کو یہ راے دی کہ اب تم یہ
تدبیر کرو کہ ملازمین طلسم کو زر و جواہر بیحساب دو جب وہ تمھارے ممنون احسان ہون اُسوقت یہ راز اُنسے
بیان کرو کہ جب وہ شخص یہان آئے بادشاہ کے حضور مین لیجانے پائے پہلے ہمسے خبر کرنا جو ہم حکم
دین اُسکے موافق عمل مین لانا قمر اندام نے میرا کہنا قبول کیا اور ملازمین کو زر و جواہر دیا ایک مدت تک اُنکے
ساتھ سلوک کرتے رہے جب سبکو اپنا دوست سمجھ لیا اُسوقت اس راز کو ظاہر کیا ہر ایک کو ماہر کیا ملازمین نے
بطیع زر اقرار کیا مگر بادشاہ سے موقع پاکر کیفیت پوشیدہ طور سے ہر روز تصویر دیکھنے کو جاتی تھی تھوڑی دیر اپنی
طبیعت بہلاتی تھی یہ خبر بھی بادشاہ کو پہونچی اُنھون نے یقین نفرمایا تو کون نے پوشیدہ طور سے یہ واقعہ اُنھین
دکھایا اُسی روز سے مجھپر عتاب نازل ہوا سب خواصین میری علاوہ علاوہ اسیر ہوئین قمر اندام کو بیحد چاہتا تھا
جین اسیر کیا مجکو یہان بھیجدیا اب یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ روز ایک ملازم بادشاہ آتا ہی وہ کھانا وغیرہ مجکو دیجاتا ہی لباس
کا بھی اُسی کے ذریعہ سے انتظام ہوتا ہی بارہا تلن نے بخدمت بادشاہ کہلا بھیجا کہ آپ حضرات کی زیارت
اور قدمبوسی کی مشتاق ہون میری خطا معاف فرمایئے اپنی خدمت مین بلا لیجئے مگر بادشاہ کو ابتک میرے حال
پر رحم نہ آیا اپنے پاس نہ بلایا والدہ کا بھی یہی حال ہی لہ مجھے اسدرجہ پیار ہین کہ نام سنکر غصہ آتا ہی اے شہریار
ان سب لوگونکا یہ قیاس ہی کہ آپ طلسم کشا ہین آپکے ہاتھ سے یہ طلسم فتح ہوگا اسیوجہ سے اسقدر انتظام کیا گیا
ہی سکندر نامدار نے یہ سب کیفیت سماعت فرمائی نازنین نے عرض کی ای شہریار اب مجھ آپ اپنی کیفیت سے
آگاہ فرمایئے مجکو اب یہ سب تکلیفین بیش از راحت معلوم ہوتی ہین بلا سے اگر مین نے اسقدر تکلیف اُٹھائی
مگر اتنے دنون بعد مراد دلی بر آئی ای شہریار جیسے ہی میری نظر آپ پر پڑی فوراً پہچان گئی کہ وہ تصویر یہ تھے آپ ہی
کی ہی آپ یہان کیونکر نشریف لائے اور کس نے آپکو یہان تک پہونچایا کون لیکر آیا حضور بادشاہ مین بھی
آپ گئے تھے کچھ ایسی گفتگو ہوئی تھی سکندر نے فرمایا مین اپنی کیفیت کیا بیان کرون اور یہان آنیکا سبب
کیا ظاہر کرون نہین معلوم ہین یہان کیونکر آیا اور کون لیا میرا لشکر کیا ہوا سردار کہان گئے کچھ ہمکو نہین آتا
سخت حیرت ہی کمال تعجب ہی مین منارۂ دوازدہ منزل پر برابر سیر کیا وہان سے ایک طائر نکلا اُسنے
مجکو اُٹھانا چاہا مین نے زور کیا ظرہا ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا قوت بالکل باقی نرہی وہ طائر مجکو لیکر بلند ہوا
مجھے غش آگیا جب آنکھ کھلی اپنے کو اُس احاطہ مین پایا اتنے دنون زندگی تھی جو وہان بسر کرلی ورنہ
جان جانے مین کچھ باقی نہ تھا نازنین نے عرض کی ای شہریار آپ دوازدہ منزل کے منارہ پر کیونکر
پہونچے وہان آپ کو کون لیگیا پھر وہان سے طائر جو آپکو لایا تو اُسنے بادشاہ طلسم کو نہین دکھایا بادشاہ
سے کچھ گفتگو ہوئی یا یون ہی آپکو یہان اسیر کردیا سکندر نے فرمایا مجکو بادشاہ کے پاس کوئی نہین لیگیا
منارۂ دوازدہ منزل کی تعریف مین نے بیحد سنی وہان کے عجائبات دیکھنے کا مشتاق ہوا جہانتک

پر وہان تک پہونچا پہلے منارۂ ہدایت پر گیا وہان کتاب ہدایت وغیرہ تعین لکھا تھا کہ جو دوازدہ منزل سے
منارے پر جائے اُسکو لازم ہی کہ دس منزل تک سیر کرے گیارھوین اور بارھوین منزل کا قصد نکرے ورنہ آفت دہلا
کا سامنا ہوگا اسیر ہوجائیگا تا زندگی رہائی نہ پائیگا تعین جب منزل دہم تک پہونچا تو یہ خیال ہوا کہ اب گیارھوین اور
بارھوین منزل پر نہ جانا عیب ہی کیون وہان نہ جائین اور کسوجہ سے وہانکی حالت تحقیق نکرین اتنی زحمت اُٹھانا
اور پھر وہانکی کیفیت نہ دیکھنیکون ہی پہلے جانا خلاف ہمت ہی یہ خیال کرکے مین منزل یازدہم پر پہونچا وہان ایک
مکان بہت آراستہ پایا سامنے ایک پلنگ بچھا تھا ایک جوان حسین سو رہا تھا مین اُسکے قریب آیا بہت جگایا مگر
اُس جوان نے آنکھ کھولی پھر جو اب ندیا جب مین مجبور ہوا تو منزل دوازدہم پر پہونچا جیسے ہی مین نے
دروازہ کھولا ایک باز سفید پر آمد ہوا وہ تو اُڑ گیا مگر سامنے ایک دروازہ تھا خود بخود اُسکا وا ہوا اور
ایک طائر سرخ رنگ عجیب صورت اُسمین سے نکلا اُس نے مجکو پنجون مین دبایا ہر چند مین نے زور کیا
مگر ہاتھ پاؤن مین رعشہ آیا طاقت باقی نرہی وہ طائر مجکو اُٹھا لایا جب میری آنکھ کھلی دیکھتا ہون اُس حالہ
مین پایا نازنین نے عرض کی اے شہریار مین آپسے اب دوازدہ منزل کی کیفیت بیان کرتی ہون جس شخص
کو اپنے تئین خواب پایا تھا اور بہت دیر تک جگایا تھا وہ طلسم عدن آفات کا خاتم ہی مدت سے اس
دادی سحر و ساحری کا سیاح ہی سحر مین اُسکا جو اب نہین لشکر و سپاہ بھی اُس کی موجود ہی وہ طلسم صفا کا خاتم
ہی بہت عالی ارادہ ہی زور و طاقت مین فرد ہی دلاور و جوانمرد ہی الغرض اُسنے دیو و دنسے مقابلہ کیا اور اُنکو زیر کرکے
اپنا مطیع بنایا اس طلسم مین سب اُس سے ڈراتے ہین نام سنکر کانوں پر ہاتھ دھرتے ہین مقابلہ کرتے ڈرتے
ہین یہان سے قریب ایک طلسم دار الضیا ہی وہانکا بادشاہ دل تابان جادو والد نامدار سے زیادہ رسم و راہ
رکھتا ہی اُسکو بھی اپنے زور و قوت بنا نہ ہی سحر و ساحری مین یکتائے روزگار ہی اُسکی دختر بلند اختر ملکہ انجم طلعت کہ
جسنے بڑے بڑے ساحران نامی کو سحر آزمائی مین شکست دی اُسکا نام لیکر ساحر سحر کرتے ہین اُسنے اسکو بند
سحر کرکے کنار کیا تھا و رمنارۂ دوازدہ منزل مین اسیر کر دیا تھا باز سفید اُسکا محافظ ہی وہی اسیر تھا شہزادہ اسپر جب
بندے سے سحر ہوگیا تھا جب آپنے باز کو کھولا اُسکو بھی ہوش آگیا ہوگا باز موقع پاکر اُسے نکلا ہوگا اب وہ بھی اسیر نہ
آئیگا کوئی نیا فساد پھیلائیگا پھر ملکہ انجم طلعت کو والد نامدار بلا بھیجنگے وہ اُس جوان کو قید کرائین گے اسی وجہ سے
منزل یازدہم و دوازدہم پر جانیکی ممانعت تھی آپ نشر لیف لیجئے اور باز سفید کو رہا کیا اسیوجہ سے اسقدر زحمت
اُٹھائی ورنہ ابتک بادشاہ کو آپکی کیفیت معلوم نہین ہوتی ہی اگر یہ حال ظاہر ہوتا تو بادشاہ طلسم آپکی
عزت و طلب فرماتے اور اپنے ہمراہ شاید طلسم دار الضیا مین لیجاتے وہان آپکے رہنے کو مکان ملتا سیر
کسی قسم کی بیحرمتی اور تکلیف نہین دیجاتی ہی اسیر وقت کی خاطر کیجاتی ہی جیسی جسکی عزت ہوتی ہی ویسا اُسکے
واسطے سامان مہیا کیا جاتا ہی روپیہ پیسہ علی الحساب خزانہ سے دیا جاتا ہی سبحان بہت سے شاہان عالیجاہ
اسیر ہین مگر اپنی سلطنت سے زیادہ دولت چین کرتے ہین اب آپ غم و غصہ کو دخل نہ دیجئے بوجین عرض
کرتی ہون دیکھئے تو یہان سے مجھے اور آپ کو آزادی نصیب ہو رنج و رراحت قریب ہوین تو مجبور ہون
کسیطرف جا نہین سکتی کسی کو یہان بلا نہین سکتی یہان سے دس کوس پر ایک باغ ہی وہان ایک حکیم نیرنگ
مکان ہی وہ حادثات سے طلسم کے ماہر ہی کل حال اُس پر ظاہر ہوگا وہ میرا استاد ہی اُسنے مجکو مدت تک
پڑھایا ہی اپنی اولاد کیطرح پرورش فرمایا ہی کسی طرح آپ وہان تک تشریف لیجائین وہان کل کیفیت

کہ سنا ئین وہ فوراً مجکو بھی اپنے پاس بلا ئیگا اور اس قید الم سے چھڑا ئیگا اگر بادشاہ طلسم اُسکی کچھ شکایت کرینگے
دل خیال مین نہ لا ئیگا کسی دوسری جگہ مجکو اور آپکو بعافیت پہونچا ئیگا سلطان طلسم اُس سے کچھ نہ کہین گے
خاموش رہین گے اس طلسم مین بہت سے مقامات اُسی نے بزور حکمت بنائے ہین سب اُسکو مانتے ہین
خود بادشاہ جمجاہ اپنا اُستاد جانتے ہین شاہزادے نے فرمایا دہانک کیونکر رسائی ہو اور کسطرح چگیم
نیرنگ سے ملون اُسکو کل حال سے آگاہ کرون نازنین نے عرض کی آپ تخت پر بیٹھ جائین مین اس تخت کو اُسی
جانب روانہ کرتی ہون جب باغ ملیگا تخت ٹھہر جائیگا آپ حکیم کے پاس پہونچکے یہ ارشاد فرمائیے گا کہ آپ کو
ملکہ تنویر ہلال ابرو نے بلایا ہی اور اپنی مصیبت کا حال بھی کہلا بھیجا ہی جب وہ آپسے دریافت کرین سب
حال بیان کیجیے گا آپ وہان تشریف رکھیے گا حکیم نیرنگ یہان آئین گے مجکو اپنے ہمراہ لیجائینگے وہان رہکر کچھ
اور تدبیر کی جائیگی پھر اُنھین کیونجہ سے بادشاہ سے صفائی ہوجائیگی سکندر نامدار نے فرمایا ہمکو صفائی کی
ضرورت نہین اگر اُنھین جنگ منظور ہوگی ہمکو بھی عذر نہین ہمارا اُنکا میدان جنگ مین تصفیہ ہوجائیگا جو سمت
مین ہی پیش آئیگا ملکہ نے عرض کی بھی آپ غصہ کو تمام مین نہ لا ئیے پہلے حکیم نیرنگ سے مل آئیے اسکے
بعد جو ہوگا دیکھا جائیگا شاہزادے نے خیال کیا کہ حکیم واقف کار طلسم ہی اُسکے ملنے سے حالات طلسم کی
آگاہی ہوجائیگی پھر کوئی مناسب تدبیر کیجائیگی یہ سوچکے شاہزادے نے ملکہ منظور کیا ملکہ تنویر ہلال ابرو
نے تخت منگایا شاہزادے کو بٹھایا قریب تھا کہ تخت کو روانہ کرے کہ یکایک ایک ہوا کے تیز چلی شاہزادے
نے دیکھا ملکہ کے چہرے کا رنگ اُڑگیا سکندر نامدار نے فرمایا کیون مزاج کیسا ہی رنگ چہرہ کا کیون متغیر ہی
ملکہ نے عرض کی ای شہریار اب وہی ملازم طلسم آتا ہی آپکو دیکھے گا حضور بادشاہ مین کل کیفیت بیان کرونگی
اُسکی تو زہی مجال نہین جو مجکو کچھ کہہ سکے یہان سے تو خاموش چلا جائیگا مگر وہان پہونچکے فساد پھیلائے گا
سکندر نے فرمایا کچھ خوف نکرو جو منظور خدا ہی وہ ہوگا یہ باتین تھین کہ ایک ساحر تاجدار تخت جواہر نگار پر
سوار ملکہ کے سامنے آیا جھک کے سلام کیا پھر شاہزادے کیطرف مخاطب ہوا سلام کرکے عرض کی ای
شہریار مین آپسے آگاہ نہین ہون کچھ اپنا حال تشریف آوری کا ظاہر فرمائیے یہان کیونکر آنا ہوا تعجب
کی بات ہی کہ اس طلسم مین غیر شخص آئے کوئی اسطرف نگاہ اُٹھا نہین سکتا آپ کو دیکھکر کمال حیرت ہوئی
ملکہ تنویر شاہزادہ والا جاہ کے مزاج سے آگاہ ہوچکی تھی خیال کیا ایسا نہ ہو شاہزادہ کو غصہ آجائے اور کچھ
خیال مین نہ لائے جواب سخت دے دلاوری سے کام ہے اس سے مناسب ہی کہ مین خود اسکے سوال
کا جواب دون خاموش نہ رہون یہ سوچکے ملکہ نے کہا ای اورنگ تاجدار تم شاہزادہ کی تشریف آوری
کا سبب نہ دریافت کرو یہ داستان طول طویل ہی تمسے ہم بتا دینگے مگر خبردار اس راز کی خبر کسی کو نہ ہونے
پائے ورنہ بہت آفت بپا ہوگی والد نامدار مجھے اور زیادہ آزردہ ہون گے مین اپنی جان دیدون گی
اورنگ تاجدار نے عرض کی غلام سے ایسا قصور نہ ہوگا مگر یہ بات ایسی نہین جو بادشاہ سے
پوشیدہ رہے جب وہ ذخیرہ اسرار پر نگاہ فرمائین گے سب راز مخفی اُن پر منکشف ہوجائینگے
اُسوقت غلام کی بھی جان جائے گی اور سب کیواسطے بُرائی ہوگی اب آپ جو کچھ فرمائیے مین
عمل مین لاؤن اگر اس راز کو بادشاہ سے چھپاتا ہون اور یہان سے چلے گئے وہان نہین جاتا
ہون تو بھی تجسسے کل کی خبر تحقیق فرمائین گے کہ تمنے کل کی خبر ہمکو نہین پہونچائی وہانکی حالت سے نہ بتائی اگر

بچے جھوٹ بولونگا تباہ ہوگی میرے واسطے مصیبت ہوگی اب آپ جو کچھ فرمائین وہ کرون ملکہ نے فرمایا
یہان سے ابھی وہان نہ جاؤ پہلے حکیم نیرنگ کو میرے پاس بلا لاؤ مین اُن سے سب حال ظاہر کرون
اس راز سے اُنکو ماہر کرون دیکھون وہ کیا تدبیر بتاتے ہین اور اس معاملے مین کیا انتظام فرماتے ہین
اور نگ نے عرض کی مین ابھی جاتا ہون اور حکیم نیرنگ کو اپنے ساتھ یہان لیے آتا ہون اب اُن سے
فرمائیے گا وہ ضرور اس معاملہ مین آپکو مدد دین گے اور بادشاہ سے سب کیفیت کہکے آپکی صفائی کرادین
یہ کہکے اورنگ تاجدار نے ملکہ اور شاہزادی کو سلام کیا تخت پر بیٹھکے روانہ ہوا جسکے جانیکے بعد
ملکہ کو خیال آیا کہ اے شہریار اورنگ حکیم صاحب کے پاس نہ جائے گا ضرور کچھ فساد پھیلائیگا آپ حکیم صاحب
کے پاس تشریف لیجائیے اور اُنکو کل کیفیت بتائیے وہان سے بھی سب تدبیرین ہو جائین گی اگر آپکو
اپنے سر و اردون کا خیال ہو اور اُن کی جسدلی کا ملال ہو حکیم صاحب اسکی بھی کچھ تدبیر کرین گے سب اچھے
ہو جائینگے پھر جو آپکا ارادہ ہو کیجیے یہ کہکے شاہزادہ پھر جانے پر آمادہ ہوا ملکہ نے تخت پر بٹھاکے روانہ کیا یہ بھی
دو رکے بعد تخت ایک مکان مین جاکر ٹھہرا شاہزادہ تخت سے اُتر کر مکان کی طرف چلا دیکھا سامنے
ایک صندل کا تختہ ہے اُس مین ایک مرد ضعیف بیٹھا ہے سکندر نامدار اُس مرد پیر کے قریب آئے اُسنے
شاہزادے کے چہرۂ زیبا پر نگاہ کی رعب و جلالت دیکھکر بہاے تعظیم اُٹھا لب فرش سے لیکر آیا اپنے
پاس بیٹھایا تشریف آوری کا سبب دریافت کیا شاہزادے نے کل کیفیت بیان کی حکیم نے کہا
نیرنگ میرا ہی نام ہے ملکہ نوشہ میری شاگرد ہے آپ وہان کیونکر آئے شاہزادے نے اپنے دنکی
کیفیت بھی بیان کی حکیم نے عرض کی ہے شہریار آپ تھوڑی دیر یہان توقف فرمائین مین ابھی حاضر ہوتا
ہون یہ کہکے حکیم اپنی جگہ سے اُٹھا مکان کی طرف گیا وہان سے ایک تصویر لایا اُس تصویر کو شاہزادے
کے چہرہ سے ملایا کہا آپ کی مدت سے تلاش تھی اس خیال سے کہ شاید آپ اس طلسم مین آکر فتنہ فساد
برپا کرین گے اور آپ کی ذات سے طلسم مین کچھ نقصان پہونچ جائیگا اس سبب سے مین مجبور ہون
آپکو اپنے یہان نہین رہ سکتا مگر اسوقت خود آپکے ہمراہ ملکہ کے پاس چلتا ہون جو کچھ رائے وہان
پہونچکے فرمائیگی وہ کیا جائے گا آپ کو کسی قسم کی زحمت نہ ہوگی اور کسی قسم کا صدمہ نہ پہونچنے پائیگا
یہ کہکے حکیم نے تخت طلسمی منگایا خود بھی بیٹھا اور شاہزادے کو بھی اپنے ہمراہ بٹھایا تخت بلند ہو ناشر وع ہوا اور
کچھ دیر بعد پھر زمین کی جانب مائل ہو کر تھوڑی دیر مین آیا مکان کے اوپر جاکر چاروں طرف نگاہ کی مگر ملکہ کو نہ پایا
شاہزادہ بہت گھبرایا حکیم نیرنگ نے سر جھکائے تھوڑی دیر کے بعد کہا اے شہریار غضب ہوا
سب راز افشا ہو گیا ملکہ کو بادشاہ نے بلا لیا اب نہین معلوم کیا کرے اور ملکہ کو کیا سزا دے
مین تو اسوقت دربار شاہ مین جاتا ہون آپ کا یہان ٹھہرنا مناسب نہین اب آپ بھی کسی اور طرف
تشریف لیجائیے مین پہلے ملکہ کی خبر لون پھر کچھ اُسکی رہائی کی تدبیر کرون اسکے بعد آپکے بھی کام
آؤن گا جہانتک میرے امکان مین ہے کوئی تکلیف آپ کو بھی نہ پہونچنے دونگا سکندر نامدار نے
کہا اے حکیم نیرنگ مجکو اپنی مصیبت کا مطلق خیال نہین مگر ملکہ کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ وہ پروردہ
ناز و نعم ہے نہین معلوم اُسکو کیا تکلیف پیش آئے اور کہان اسیر کیجائے زیادہ تکلیف کی تاب ہرگز نہ
لائے گی مرجائیگی حکیم نے کہا مجکو آپ کا زیادہ خیال ہے کہ آپ اسوقت کہان جائیے گا اور کسے

اپنا دوست بنائیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ آپ میرے ہمراہ باغ مین تشریف لیچلین مین آپکو ایک تخت پر بٹھاونگا اور جہان عرض کرون وہان جاکر آپ ٹھہرین قریب شام مین آپسے ملون گا اور جو کیفیت ملک کی ہوئی اُس سے آگاہی دونگا سکندر نامدار حکیم کے ہمراہ اُسکے باغ مین گئے حکیم نے ایک تخت منگایا شاہزادہ کو بٹھایا کہا کہ اے شہریار یہ تخت آپکو ایک دریا کے کنارے پہونچائیگا وہان سے تھوڑی دور پر ایک قلعہ آپکو نظر آئیگا آپ اُس قلعہ مین بخوف تشریف لیجائیگا خوف دلمین نہ لائیے گا مین قریب شام وہان آونگا اور جو مناسب رای آپکے واسطے ہوگی بتاونگا شاہزادہ والاجاہ تخت پر روانہ فرمودہ تخت بلندی پستی دریا مین چلکر ایک کنارے سے پہونچا سکندر نامدار نے دیکھا ایک بحر ذخار تا پیدا کنار بہ ہی جسکا اور چھور نظر نہین آتا بڑے جذر و مد سے بہ رہا ہی سامنے ایک قلعہ نظر آیا شاہزادہ حسب ہدایت حکیم نبرنگ اُس قلعہ پر آیا دیکھا کہ قلعہ بالکل ویران سے ہو کا مکان سے مجبور ایک تھکانے پر آکے بیٹھا تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ ایک جہاز آیا قریب ساحل پہونچکر ٹھہر گیا کشتیان لنگر کے لوگ اُترے سب اُس قلعہ کیطرف آئے سکندر والاجاہ سب کی کیفیت ملاحظہ فرماتے رہے جب سب لوگ قلعہ پہونچ آئے سب نے ہر ایک درجے مین بستر کیا مال و اسباب اُتارا جو اُن سب کا سردار تھا آپنے ٹھکانے پر گیا اُسکے ملازم قریب آئے معروض خدمت ہوئے سکندر نامدار کو معلوم ہوا کہ یہ لوگ تاجر ہین کہین جاتے ہین یہ قلعہ مثل کارواںسرا کے ہو کسی ضرورت سے یہان ٹھہر گئے ہین شاہزادہ یہ خیال کرکے خاموش بیٹھا رہا کہ سردار قافلہ کی نظر پڑی اُسنے اپنے ملازمین سے کہا یہ جوان باعظمت و شان و بیرسے بے ساز و سامان یہان بیٹھا ہی نہ کوئی اُسکے ہمراہ ہی نہ کچھ اسباب ضروری اُسکے پاس ہی تعجب کی بات ہی اسکو ہمارے پاس بلاؤ کچھ حال تحقیق کرین دیکھین یہ کیا معاملہ ہی ملازمین سکندر نامدار کے قریب آئے جاہ و حشم دیکھکر ہمت متقاضی نہ ہوئی جو یہ کہتے کہ ہمارے آقائے نامدار آپکو طلب فرماتے ہین مگر سب نے جھک کے سکندر کو سلام کیا پھر ہاتھ باندھ کے عرض کی حضور دیر سے یہان تشریف رکھتے ہین مناسب ہی کہ بستر پر تشریف لیچلیے ہمارے آقائے نامدار آپکے بہت مشتاق ہین وہان تھوڑی دیر دل بہلائیے آپکے ہمراہ ملازمین بھی نظر نہین آتے جو ضرورت ہو لوگون سے ارشاد فرمائیے بسر و چشم آپکی خدمت کیواسطے موجود ہین سکندر نے فرمایا مین یہان بفرورت بیٹھا ہون جب اپنے کام سے فرصت پاونگا ضرور تمھارے بستر پر آونگا تمھارے مالک سے ملون گا ملازمین یہ جواب پاکر واپس آئے اپنے مالک سے سب کیفیت بیان کی یہ بھی کہا کہ یہ جوان مقدور کسی ملک کا شاہزادہ ہی بڑا عالی ارادہ ہی اخلاق اور محبت حد سے زیادہ ہی نہین معلوم یہان کس کام سے بیٹھا ہی ہمنے بہت چاہا کہ کچھ دریافت کرین مگر ہیبت جلالت کیوجہ سے کچھ زبان پر نہ لاسکے خاموش رہے اُسکی خوش بیانی اور طلاقت لسانی کی جو کچھ تعریف کرین کم ہی مذکورہ سے معلوم ہوتا ہی کہ مبتلاے رنج و الم ہی ملازمین سے کچھ اسطرح کیفیت سکندر کی بیان کی خود سردار قافلہ کو تمنا ہوئی کہ چلکر حال دریافت کرے اپنے ملازمین سے کہا کہ ہم خود تمھارے ہمراہ چلتے ہین اور کل کیفیت دریافت کیے لیتے ہین یہ کہکے اپنے ملازمین کے ساتھ آیا سکندر کے قریب پہونچکے اس پر بھی رعب غالب آگیا پہلے سلام کیا پھر قریب آکر عرض کی آپ اپنا حال کچھ ہم پر ظاہر فرمائین بادشاہزادہ نکو بین کہان کا ارادہ ہی طبیعت کہان جانے پر آمادہ ہی سکندر نامدار نے فرمایا مین

اپنا حال کیا بیان کرون سے	مرا درد لیسیٹ نہ دل دیم زبان سوزد	دلے ہست پُر ز غم کہ مغز استخوان سوزد

پہلے تم مجھکو اپنی کیفیت ظاہر کرو اپنے حال سے مجکو ماہر کرو پھر مین بھی اپنی داستان سناؤنگا جو واقعہ گذرا ہی
بتاؤنگا اُس نے جواب دیا مین سوداگر ہون قیصر بازرگان میرا نام ہی اس طلسم مین اکثر آتا ہون بہت
سا مال فروخت کر جاتا ہون آج مین جہاز پر آیا یہان ٹھہرا اب طلسم کے اندر کسی کو بھیجون گا جب وہان سے طلبی
ہوگی جاؤنگا جو کچھ مال لایا ہون بادشاہ کو دکھاؤنگا سب ہمراہی میرے اسی قلعہ مین رہین گے مین تنہا
وہان جاؤنگا جو لوگ طلسم کے اندر سے آئینگے وہ میرا مال اُٹھا کر لیجائینگے سکندر نامدار نے فرمایا بادشاہ
طلسم تمکو کب سے جانتا ہی تم یہان کب سے آئے ہو کچھ یہان کا حال بھی تمکو معلوم ہی سوداگر نے عرض کی
مین مدت سے یہان آتا ہون بعض باتین طلسم کی مجھسے پوشیدہ ہین ورنہ کل حال سے اچھی طرح ماہر ہون
سکندر نامدار دیر تک طلسم کی کیفیت دریافت فرماتے رہے اثنائے گفتگو مین کسی ضرورت سے ناخدا قیصر بازرگان
کے پاس آیا سکندر کیطرف دیکھکر آداب بجا لایا عرض کی ای شہریار آپنے غلام کو پہچانا سکندر نے فرمایا
ہان کچھ خیال ہوتا ہی کہ مین نے تمکو کہین دیکھا تھا ناخدا نے عرض کی مین وہی شخص ہون جو اپنے جہاز
پر بٹھا کر آپکو منارۂ دوازدہ منزل پر لایا تھا آپ جب وہان تشریف لیگئے اور بہت عرصہ ہوا تو آپکے
چند سردار بھی حضور کی تلاش مین منارہ پر پہونچے اُنکا بھی پتہ نہ لگا آخر کار بقیہ سردارونکا بھی یہی
ارادہ ہوا ہر ایک منارہ پر جانے کو آمادہ ہوا مین نے ہر ایک کو منع کیا کسیکو جانے نہ دیا اُن
لوگون نے کہا پھر اب شہر یار والاجاہ کا پتہ کیونکر ملے مین نے سب کو رای دی کہ یہان سے
قریب شہر اسرار ہی آپ لوگ وہان جائین اور باشندگان شہر سے تحقیق فرمائین وہان آپکو اسکی
کیفیت معلوم ہوگی وہانکے لوگ آپ کو اچھی رای دینگے جسمین ہوگا پتہ ملجائے اور یہان ٹھہرنا
بیکار ہی اب کوئی واپس نہ آئیگا آپ لوگ بھی بڑی زحمت اُٹھائینگے بہت پچھتائینگے اُنھون نے
میرے سمجھانیسے آپکے لشکری شہر اسرار یہ مین گئے تھے مین ہی اُنکو پہونچا آیا تھا پھر نہین معلوم
لوگ کہان گئے اور کیا ہوے اب آپ اپنی کیفیت ارشاد فرمائیے کہ آپ یہانتک کیونکر تشریف لائے
اور کیا واقعہ پیش آیا شہزادے نے منارۂ دوازدہ منزل کی مختصر کیفیت یہان کی مگر ملاقات منوبر
جلال پری کا حال چھپایا اور کل قصہ کہ سنایا ناخدا نے عرض کی ای شہریار اب آپ کا کیا ارادہ ہی
مین یقین کرتا ہون کہ آپکے ہمراہی اگر اسطرف آئینگے تو ضرور سفر دریا کرینگے اور راستہ
بھی سب کا یہی ہوگا مین دو روز کے بعد یہان سے جہاز لیجاؤنگا اگر مزاج مبارک مین آئے تو میرے
ہمراہ تشریف لے چلیے اگر آپکے ہمراہی آئے ہونگے تو ضرور راہ مین ملاقات ہو جائیگی اگر کوئی راہ
مین نہ ملا تو پھر سب آپ کو شہر اسرار یہ مین ملینگے سکندر نامدار نے فرمایا ابھی تو مین یہان ٹھہرونگا
تمکو مجھسے کچھ باتین علحدہ کرنا ہین وہ بیان کرونگا ناخدا نے عرض کی پھر جہاز بر تشریف لیجئے وہان سب
سامان راحت مہیا ہی ملازمین موجود ہین سب آپکی خدمت کرینگے مین خود حاضر ہون جو حکم ہو
بسر و چشم بجا لاؤن جسطرف تشریف لے چلنے کا ارادہ ہو جہاز لیچلون قیصر بازرگان نے عرض کی اگر
آپ یہان تشریف رکھین یہان بھی سب ملازمین موجود ہین خادم خود برائے خدمت حاضر ہی جس
چیز کی ضرورت ہو آپ طلب فرمائین ہرگز زحمت نہ اُٹھائین سکندر نامدار نے کہا کسی چیز کی احتیاج
نہین خدا مالک ہی سب سامان غیب سے مہیا کر دیگا ابھی تو مجکو اپنے ہمراہیون کا خیال

ہی اور راہ بی تنہائی کا ملال ہی ؎ تفرقہ جبتک ہی بچھڑوں سے پڑیں گے ہم پھین آجائیگا بسمدن ایکجا ہوجائینگے
قیصر نے عرض کی ای شہریار مین اب طلسم کے اندر نہ جاؤنگا حضور کے ہمراہ رکاب رہون گا آپ کے
سرداروں کا پتہ لگاؤنگا سکندر نے کہا مین تمھاری نیک مزاجی سے بہت خوش ہوا تم مزور طلسم کے
اندر جاؤ نقصان مت اٹھاؤ اگر فضل خدا شامل حال ہوگا تو ایک روز سب ملجائینگے تم اس کی
فکر نکرو اپنے کام مین مصروف ہوا تسے مین ناخدا سے پھر چلی ای شہریار اب آپ جہاز پہ تشریف لیجیے اور جو
کچھ ارشاد فرماتا ہی مجھسے کہیے سکندر نے کہا ابھی صبر کرو مین ایک شخص کا منتظر ہون اس نے مجھسے
وعدہ کیا تھا کہ مین بہت جلد تمھارے پاس آؤنگا اور جو امور ضروری ہین وہ تمسے بتاؤنگا مین نے
اب تک اسکا انتظار کیا مگر وہ نہین آیا شاید اب آئے اور مجکو یہان نہ پائے تو تو ناامید واپس جائیگا
پھر ایسا وقت ہاتھ نہ آئیگا اس سے ملنا ضرور ہی اور اگر وہ نہ آیا تو پھر یہان سے چلنا منظور ہی ناخدا نے
کہا آپ کبتک اسکا انتظار فرمایئے گا سکندر نے کہا مین کم سے کم ایک ہفتہ یہان بسر کرونگا جب وہ
نہ آئیگا تو پھر جو تمھاری راے ہوئی وہ کرونگا اگر شہر اسرار یہ مین چلنا مناسب جانو تو وہین چلو ورنہ یہان
پہ سرداروں کا پتہ لگاؤ اسمرتبہ روانہ ہونا ناخدا نے کہا آپ مجھ سے کیا فرماتے تھے شاہزادہ ناخدا کا
ہاتھ پکڑکے اٹھا علیحدہ لایا حکیم نیرنگ کا حال بتایا ملکہ کا واقعہ بوشیدہ رکھا کہا حکیم نیرنگ ضرور آئیگا مجکو کچھ
ضروری باتین بتائیگا ناخدا نے عرض کی مین تابع فرمان ہون جب تک حکم ہو یہان ٹھہرون آپ جبتک
تشریف نہ لیجائینگے مین بھی نجاؤنگا حضور کے حکم کا منتظر ہون جب حکم ہوگا حضور کو لے چلون گا سکندر نے
ناخدا کو رخصت کیا خود پھر اسی جگہ پہ آکے بیٹھ گئے قیصر بازرگان نے بموجب ملازمین کو بلا بلا کر
منگائی عرض کی ای شہریار آپ کرسی پہ تشریف رکھین خادم بسترہ رجاتا ہی جب حضور کو یہان سے فراغت ہو
غلام کو طلب فرماین فوراً حاضر ہوکر آپکو لیجائیگا سکندر نے قیصر کو بھی رخصت کیا خود وہین ٹھہرے جب
آفتاب غروب ہوا اور تاریکی چھائی شاہزادے کو حکیم نیرنگ کے آنیسے مایوسی ہوئی ایک ملازم جو شاہزادہ
کے پاس موجود تھا اسکی طرف اشارہ کیا وہ روشنی لیکر آگے بڑھا سکندر نامدار قیصر بازرگان کے بسترہ
سے یہان قیصر نے شاہزادے کیواسطے علیحدہ فرش کرایا تھا انتظار کر رہا تھا جیسے ہی شاہزادے
کو آتے ہوے دیکھا اٹھ کھڑا ہوا ہاتھ باندھکے عرض کی ای شہریار آپنے مجکو طلب نہ فرمایا نہایت
تک تشریف لائے یہ کہکے اپنے ہمراہ لیگیا شاہزادے کو مسند پر بٹھایا عرض کی خاصہ طیار ہی
شاہزادے نے عذر کیا قیصر بھی مجبور ہوا فوراً میوہ وغیرہ حاضر کیا سکندر نامدار نے نوش فرمایا قیصر
نے عرض کی کل مین جانب طلسم نامہ روانہ کرونگا یقین ہی کل ہی وہان سے طلبی ہو دو روز کے بعد
وہان سے واپس آؤنگا جبتک حضور یہان تشریف فرما رہین مین ہمراہ رکاب چلونگا سکندر نامدار
نے فرمایا ای قیصر اگر تم طلسم کے اندر جانا تو ایک کام ہمارا انجام دیتے آنا قیصر نے عرض کی جو ارشاد ہو
بسر وچشم تعمیل کیجائیگی سب سے پہلے اسی کام کو انجام دونگا پھر اور امور مین مصروف ہون گا تھوڑی
دیر تک ایسی ہی گفتگو رہی سکندر نے فرمایا کہ حکیم نیرنگ کا پتہ لگانا اور اگر تم سے ملاقات ہوجاے
تو یہ کہنا کہ تمنے جس شخص سے آنیکا وعدہ کیا تھا اس نے تمھارا بہت انتظار کیا مگر تم نہ آئے تعجب کی بات
ہی جو کیفیت ہو یہ تحریر کرو اور اگر آسکتے ہو تو بہت جلد یہان آؤ قیصر نے سب باتون کو خیال کیا کہا مین

ہوجاؤنگا سب باتین تحقیق کر آؤنگا شاہزادے نے کہا کسی اور کو اس حال کی خبر نہونے پائے
یہ راز کھل نہ جائے ورنہ اس مین قباحت ہی قیصر نے کہا آپ خاطر اقدس جمع رکھین اس حسن سے
دریافت حال کرونگا کہ کسیکو آگاہی نہ ہوگی وہ شب اسی ذکر واذکار مین بسر ہوئی قیصر بازرگان نے
ایک عرضی تحریر کی اور اپنے ایک خادم کو دیکر کہا اسکو حسب قاعدہ مرحلہ پر لیجانا اور بہت جلد
اسکا جواب منگانا ملازم عرضی لیکر روانہ ہوا اس روز تا شام اسکا انتظار رہا جب آفتاب غروب ہوچکا
تو ملازم واپس آیا اپنے ہمراہ بہت سے ساحر ونکو لایا قیصر کے پاس پہونچکر کہا کہ آپکو بادشاہ نے
طلب فرمایا ہی اور سب مال منگایا ہی قیصر نے جواب دیا کہ مجکو مین بھی ہمراہ منگا مال تجارتی اسوقت روانہ
کردو حسب الحکم قیصر اسیوقت سب مال روانہ ہوا مجکو قیصر نے بھی اپنے سب ملازمین خدمت
سکندر مین چھوڑکر کوچ کیا چلتے وقت ہاتھ باندھکر سکندر نامدار سے عرض کی کہ اب بھی مین
آپ سے اجازت طلب کرتا ہون اگر مرضی مبارک نہو تو مین ہرگز نہ جاؤن اپنا اسباب واپس
منگاؤن شاہزادے نے فرمایا تم ضرور جاؤ نقصان نہ اٹھاؤ مجھ جہانتک ممکن ہو عوصہ نہ لگانا
جلد واپس آنا قیصر روانہ ہوا سکندر نامدار نے ناخدا کو طلب فرمایا ناخدا حاضر ہوا عرضی ای شہریار
یہان آپکا دم بھرا ہی قیصر کئی روز کے بعد آئیگا مناسب ہی کہ آپ جہاز پر تشریف لے چلین
دریا کی سیر کرین سکندر نامدار کی عجیب حالت تھی ادھر سرور اور نیکا خیال اُدھر فراق ملکہ کا ملال اپنی
تنہائی کا افسوس تیر تنگ کے وعدہ کا انتظار ہر گھڑی یہی امید تھی کہ اب آتا ہوگا کچھ خبر لاتا ہوگا
دیکھین کب یہ زمانۂ جدائی دور ہو اور وصال حبیب سے دل شاد و مسرور ہو انہین خیالات سے
شاہزادے نے فرمایا کہ ہم جہاز پر تو جائین گے لیکن دل بہلائین گے کیونکر تیر تنگ کے آنیکا
انتظار ہی دل بیقرار ہی اگر وہ آجاتا تو انتشار رفع ہوجاتا ناخدا نے عرض کی کہ تیر تنگ
کا انتظار بیکار ہی اگر وہ آنیوالا ہوتا اب تک نے دیر تا اسقدر دیر نہ لگاتا یقین ہی اب قیصر اسکی خبر لائیگا
جو حال ہو کھل جائیگا دیر تک ناخدا شہزادے کے پاس حاضر رہا جب رات ہوئی اجازت مانگکے
جہاز پر آیا یہان شہزادے کو تنہائی جو لی طبیعت اور زیادہ گھبرائی بلکہ یاد آئی جب اپنے
غریب کسیکو نہ پایا یہ بیت زبان پر لایا ؎ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد بسا آرزو کہ خاک
شد دیدم دیدار آخر شد پتہ نہین معلوم اسوقت وہ قرار خاطر بیقراران تسکین قلب امیدواران کہان ہی
اور کس حال مین ہو شاد ہو یا ملال مین ہو کون جاسے اور بدولت جان نثار دین و ایمان کی خبر
لائے یا مجھ اسیر کمند الفت و مبتلاے خنجر محبت کے حال سے آگاہ کرے اور اسطرح بیان کرے
؎ ہوا یہ غمسے حالی نیز ے بیمار ہجران کا ✦ کہ جسنے کھل کے منہ اسکا دیکھا بس دہن پھاڑا
کیا عجب ہی یہ حال مصیبت مآل سنکر اسکو رحم آئے اور جفا و ظلم سے ہاتھ اٹھالے بلکہ جفا
و جور سے آگاہ کہان ہی اپنے عاشق صادق کی قدردان ہی اسکو خود جدائی شاق ہی اس شعر کی
مصداق ہی ؎ الفت کا یہ مزہ ہی کہ ہون دونون بیقرار ✦ دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی
اسکو بھی میرے چھوٹنے کا الم ہوگا نہایت غم ہوگا جو میری حالت ہی وہی اسکی کیفیت ہوگی بلکہ
مصیبت ہوگی مگر مجبوری سے کچھ کہہ نہ سکتی ہوگی چین سے رہ نہ سکتی ہوگی خدا جلد وہ دن لائے

کہ یہ زمانہ فراق دور ہو جائے پہلو مین یار ہو دل کو قرار ہو ۔ تڑپ رہا ہی دل بیقرار الفت مین
بلا سے جان ہوا مضطر الفت مین ۔ ہائے افسوس اسوقت کوئی شریک حال نہین کسیکو ہماری تنہائی کا
ملال نہین ہے نہین کوئی شریک حال اپنا دا سے نا کامی ہے بس اک دل پر سو وہ بھی تو اسی ظالم پہ مائل ہی ۔
اسطرح تڑپ تڑپ کے رات بسر کی بڑی مشکل سے سحر کی صبحکو یا خدا حاضر ہوا شاہزادے کو زیادہ
منتشر پایا سلام کرکے یہ جملہ زبان پر لایا ای شہریار دانا جانے آج مجھ زیادہ منتشر پاتا ہون بہت گھبراتا ہون کچھ
حال ارشاد فرمائیے غلام سے نہ چھپائیے شاہزادے نے فرمایا ای نا خدا مین کیا حال بتاؤن اور کیونکر
زبان پر لاؤن رات نہین معلوم کیونکر بسر کی تڑپ تڑپ کے سحر کی ۔ وہ تنہائی وہ تاریکی وہ بیقراری وہ بیتابی
وہ اٹھنا بیٹھنا کیونکر کہنا بسر یہ بات کیونکر ہو ۔ نا خدا نے فرمایا ای شہریار یہ آپنے کیا فرمایا کیا کسی محبوب لافانی یار جانی کا
خیال آیا شاہزادے نے آہ سرد کھینچکر کہا ۔ گذشت آنکہ عمر ابود جائے کوے کسے ۔ کنون من
غم ہجران دجستجوے کسے ہائی نا خدا اس حال کو دریافت کرنے مین کس طرح بتاؤن قلب و جگر کی جو
حالت ہے کسطرح دکھاؤن دل بیقرار ہی جگر داغدار ہی آتش ہجران سے جلا جا ہی مصیبت فراق سے تپا جا
ہی دل پہلو نہین آرام کسی پہلو نہین رات کی حالت اگر زبان پر لاؤن جسکا دل شاد ہو اسے پہر دن
رولاؤن درد ہجر سے عجیب حال تھا ایک لمحہ بھی آرام ملنا محال تھا ۔ تصویر دوست پیش نگاہ
تھی لب پر نالے تھے زبان پر آہ تھی نا خدا نے عرض کی ای شہریار کچھ صاف صاف بتائیے جو اصلی
واقعہ ہو وہ غلام سے فرمائیے سکندر نامدار نے کچھ سوچکر جو خیال کیا اصلی واقعہ کہنا مناسب نہ سمجھا
بات کو ٹال دیا اور ذکر شروع کیا نا خدا بھی کچھ سمجھ کے خاموش ہو رہا مگر دن بھر سکندر کے پاس حاضر رہا شب کو
اپنے جہاز پر جا بیٹھا پھر وہی آہ و زاری وہی بیتابی وہی بیقراری شروع ہوئی تین دن تک اسیطرح بسر کی
چوتھے دن شاہزادہ نامدار قلعہ کے باہر شریف لایا نا خدا خدمت مین حاضر ہوا کہ سامنے سے گرد اٹھی
نا خدا نے عرض کی ای شہریار قیصر بازرگان آتا ہی شاہزادہ اٹھ کھڑا ہوا نا خدا کو لیکر آگے بڑھا قیصر نے
دور سے شاہزادہ کو آتے ہوئے دیکھکر خود بھی بتعجیل اتنی راہ طی کی شاہزادے کے قریب آیا جھک کے
سلام کیا شاہزادے نے جواب سلام دیکر کہا ۔ نہین معلوم اک مدت سے قاصد حال کچھ دانکا
مزاج اچھا تو ای بادشاہ بیخبر اس آفت جان کا ۔ قیصر بازرگان نے ہاتھ باندھ کے عرض کی ای شہریار
بہت سی باتین آپسے عرض کرنا تھا حسب الحکم مین نے بہت کوشش کی اور کل کیفیت تحقیق کرلی آپ تشریف لیجائین
تخلیہ مین سب حال بیان کرونگا سکندر نامدار اسپر قیصر کو دسپنے ہمراہ علیحدہ لائے قیصر نے اپنے ملازمین
کیطرف بھی خیال نکیا اسباب فیرہ اتارنے کا بھی حکم نہین دیا سکندر نامدار سے باتین شروع کین کہا ای شہریار مین
حسب الحکم جب دریافت حال حکیم نیرنگ بین مصروف ہوا تو سب نے مجھسے بیان کیا کہ حکیم نیرنگ کو بادشاہ کا حکم ہوا
کہ وہ طلسم دارالضیا مین جائین اور ملکہ منور ہلال ابرو کو اپنے ہمراہ لیجائین گھوڑے دونون نے تیار کرین
جب احمر لباس جاوے یعنے بادشاہ طلسم انکو طلب کرے اسوقت واپس آئین انھون نے بہت عذر کیا مگر بادشاہ
نے انھین کوڑے لگوا کر روانہ کردیا سکندر نے جو نام ملکہ کا سنا دل پر ایک خنجر پڑا الٰہی کیا ماجرا ہے نرگس بیتابی مین زبان سے
نکل گیا ۔ زبان پہ بار الٰہا یہ کسکا نام آیا ۔ کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کیلیے ۔ قیصر نے عرض کی ای شہریار تاج مین
کچھ آپکا حال دوسرے طرز پر پاتا ہون بہت گھبراتا ہون اگر مجھکو بہت کچھ عرض کرنا ہی وہ بھی سماعت فرمائیے سکندر نے کہا

سے صبر کیا دل پر صبر کیا کہا تم بیان کرو مین بگوش دل سن رہا ہون فیصر نے عرض کی ای شہریار آجکل طلسم مین بڑے بڑے
انتظامات ہو رہے ہین ہر حلہ جات پر روک ٹوک ہی ساحران نامی گرامی ہر وقت اسباب سحر سے آراستہ رہتے ہین
پہلوانان جنگ آزما کو بادشاہ طلسم کا حکم ہی کہ ہر وقت تیار رہین لشکر مین بھی سب سلح و مکمل ہر وقت آمادہ پیکار رہتے
ہین آجکل طلسم مین جانا بہت مشکل ہی بلکہ قدامت کے خیال سے آنے بھی دیا ورنہ دوسرے کی مجال نہین کہ طلسم کے
اندر جاسکے سنا جاتا ہی کہ آجکل مین شخص بغرض فتح طلسم آئے ہوے ہین اُن سبکی تلاش ہی ساحران نامی اسی
تلاش مین دورہ کر جاتے ہین اُنلوگون کا پتہ لگاتے ہین مگر ابھی تک کوئی دستیاب نہین ہوا یہ بھی مین نے سنا ہی کہ
ایک شخص حسیر گمان طلسم کشا کا تھا مدت مدید سے اسیر تھا اُسکو کسی نے رہا کر دیا ہی اب وہ بیان ضرور اپنگا اور
طلسم مین پہونچکر کچھ فساد بپا کرے گا دوسرا طلسم کشا غایبون مین اُسکے نکل گیا اُسکی بہت تلاش ہی تیسرا طلسم کشا
آنیوالا ہی کا ہنان طلسم نے حکم لگایا ہی ملکہ تنویر ہلال ابرو کا جانا بھی اسی باعث سے ہوا شاید اُنھون نے کسی نجومی
کو بلایا تھا اور اپنے بیان مہمان رکھا تھا جسکو یہ خلاصہ کیفیت تو معلوم نہین مگر شنیدہ شنیدہ خبر پائی ہی کہ اُنکو بادشاہ طلسم
نے دار الضیافہ مین روانہ کر دیا ہی کیونکہ وہان کے بادشاہ سے بہت رسم و راہ ہی اُنکا وہان رہنا مناسب
جانا اور حکیم نیرنگ کو اُنکے ہمراہ اسوجہ سے کر دیا ہی کہ اُنکی حالت بھی قابل اعتبار نہ تھی وہ ملکہ کے اُستاد
تھے اور ملکہ سے بہت زیادہ محبت رکھتے تھے لہذا سب نے یہ خیال کیا کہ ایسا نہ ہو جو محبت ملکہ مین طلسم کشا
کے شریک ہو جائین ای شہریار مجکو خلاصہ خلاصہ حال تو معلوم نہین مگر جسقدر مین تحقیق کر سکے آیا ہون دوسرے
اتنا بھی نہین معلوم ہو سکتا اب آپ یہ ارشاد فرمائین کہ آپنے جو حکیم نیرنگ کو دریافت فرمایا تھا تو آپکا
کیا مطلب تھا سکندر نے فرمایا یہ حال بھی تمسے بتا دین گے ابھی تم اور کیفیت وہان کی بیان کرو مین آگاہ
ہو جاؤن فیصر نے عرض کی ای شہریار اس سے زیادہ کیفیت مجکو معلوم نہین سکندر نے کہا اب ہمسے اپنا حال
بھی بتا دیجئے مگر اسوقت جو ہمین امور ضروری پر فرر کرنا ہی اسوسطے ہم علحدہ جاتے ہین اور ناخدا کو بلا لاتے ہین
ہمین اپنے سردارون کا پتہ لگانا ہی اور اُنکی تلاش مین جانا ہی - یہ کہکے سکندر نامدار علحدہ تشریف لیگئے ملازمین سے
فرمایا کہ ناخدا کو ہمارے پاس بلا لاؤ جبتک وہ ناخدا کے پاس گئے اُسوقت تک سکندر نے یہ خیال کیا کہ اب
سیر ایران ٹھہرنا بیکار ہی مناسب ہی کہ اپنے سردارون کا پتہ لگاؤن اور پھر بقصد جنگ یہان آؤن ساحران
خدا رونا بیکار کو زیر تیغ کر کے ملکہ تنویر ہلال ابرو کو بیری سے آزاد کرون اور وصال حبیب سے دل شاد کرون
اتنی دیر مین ناخدا حاضر خدمت ہوا شاہزادے نے فرمایا کہو اب کیا ارادہ ہی اگر ہم سب سردار یہ مین جائین
تو سردارون کا پتہ ملجائے گا ناخدا نے عرض کی ای شہریار مین خود اُنکو وہان چھوڑ آیا تھا اگر کسی طرف گئے ہونگے
تو وہان سے کیفیت معلوم ہو جائیگی اُسطرف کا عزم کیجیگا کہین نہ کہین اُنلوگون سے ملاقات ضرور ہو جائیگی سکندر
نے فیصر بازرگان کو بلایا کہا اب تمہارا کس طرف کا قصد ہی ہم تو شہر اسرار یہ کیطرف جائینگے وہین اپنے
سردارونکا پتہ لگائین گے فیصر نے عرض کی غلام بھی ہمراہ رکاب ہی جبتک آپکے سردار نہ ملجائین گے مین خدمت
مین حاضر رہونگا پھر جسطرف مناسب وقت سمجھینگا چلا جاؤنگا سکندر نے فرمایا تمکو اختیار ہی ہمارے نزدیک
تم اسقدر زحمت کیون اُٹھاؤ اور نقصان کیون گوارا کرو اپنے کام مین جسوقت ہو بہتر سمجھا یا مگر فیصر نے ساتھ
چھوڑنا گوارا نہین کیا اُس روز تو سب نے وہین قیام کیا دوسرے روز علی الصباح سکندر فرخ لقا نے ساتھ
فیصر بازرگان اپنے سردارونکی تلاش مین جانب شہر اسرار یہ جہاز پر سوار ہوئے کیفیت انکی وقت پر تحریر کیجائیگی اب کچھ

حال ملکۂ تنوہ سہلال ابرو کا بیان کیا جاتا ہی کہ جب ملکہ نے شاہزادہ کو حکیم نیرنگ کے پاس روانہ کیا تو خود باغ مین تنہا رہین تھوڑی دیر نگذری تھی کہ چند ساحرہ ایک تخت لیکر آئے ملکہ کو سلام کیا عرض کی آپکو بادشاہ مجاہد نے طلب فرمایا ہی ملکہ نے کہا مین تھوڑی دیر مین حاضر ہونگی لباس وغیرہ تبدیل کرنیکی مہلت دیجائے آپلوگ چلین مین بہت جلد حاضر خدمت عالی ہوتی ہون ساحرون نے کہا ملکہ عالم ہمکو سخت تاکید ہی کہ آپ کو ایک لمحہ باغ مین تنہا نہ چھوڑین اپنے ہمراہ لیچلین اگر ہم اسکے خلاف کرینگے عتاب بادشاہ کا ہمپر نازل ہوگا ملکہ نے پہلے تو بہت انکار کیا مگر جب ساحرون نے کسی طرح کہنا قبول نکیا تو ملکہ نے کہا اگر تمھین لیجانا منظور ہی تو تخت اپنے ہمراہ لاؤ مجکو لیجاؤ چند ساحرہ مین موجود رہے باقی روانہ ہوے تھوڑی دیر مین تخت لیکر آئے ملکہ سے کہا آپ سوار ہوجیے دیر نہ لگیگی ملکہ نے بھی خیال کیا کہ اب اگر مین انکار کرتی ہون تو کچھ نہوگا ہر طرح مجبور ہوکے مجھے جانا پڑیگا اس سے بہتر ہی کہ چلی جاؤن زیادہ انکار نکرون مگر تھوڑی دیر مین سکندر نامدار یہان آئینگے مجکو نہ پائینگے تمھین معلوم کیا خیال کرینگے بیحد بہت ملال کرینگے مگر ہاے کیا کرون بالکل مجبور ہوون اگر نہین جاتی ہون اور کچھ عذر درمیان مین لاتی ہون تو یہ لوگ آئے ہین مجکو بھیر لیجائینگے اگر کچھ حیلہ کرتی ہون تو والا نامدار قبول نفرمائینگے یہسوچکر ملکہ تخت پر بیٹھین ساحرون نے تخت اڑایا تھوڑی دیر مین تخت احمر لباس جادو کے سامنے آیا احمر لباس نے اپنا منہ پھیر لیا ملکہ کو جو اب سلام کیا تھا ملکہ نے بھی جواب دیا ملکہ ہاتھ باندھے خاموش کھڑی رہی جب بہت دیر ہوئی تو احمر لباس اپنے وزیر عقیل جادو کیطرف متوجہ ہوا کہا اے عقیل جادو اسوقت مجکو اورنگ تاجدار نے جو خبر دی میری عجیب کیفیت ہوئی تم اسیوقت حکیم نیرنگ کو بلا لاؤ اور ملکہ انکے ہمراہ کرکے طلسم دارالضیا مین بھیجدو کیونکہ جب مین ملکہ کو تنہا وہان بھیجونگا تو حکیم صاحب بیان ضرور تشریف لائینگے اور اس امر کی سعی فرمائینگے کہ مین ملکہ کی خطا معاف کرون اور وہان سے بلا لون مین انکے کہنے کو ٹال نہین سکتا کچھ عذر درمیان مین نہ لاؤنگا اور یہ امر خلاف ہوگا طلسم مین خرابی آئیگی چند آدمیون کی جان جائیگی عقیل جادو نے کہا اے شہریار مین آپکے ارشاد کا مطلب نہ سمجھا آپسے اورنگ تاجدار نے کیا بیان کیا احمر لباس جادو نے کہا میرے قریب آؤ تو مین تم سے کل حال بیان کرون عقیل قریب آیا احمر لباس نے کہا آج وہی شخص ملکہ کے باغ مین موجود تھا جسکی تصویر آدیزان ہی میرا یہ خیال ہی کہ ابھی وہ ملکہ کے باغ مین پہونچا ہوگا اور گمان جائیگا پہلے ملکہ کو روانہ کرلین تو پھر اسکو بلا کر معدن آفات مین بھیجدین مگر تعجب کی بات ہی کہ وہ یہان کیونکر آیا اور کون اسے ملکہ کے باغ مین لایا کہ ہن طلسم نے جو حکم لگایا بالبداہت درست نکلا مجکو اس شخص کی ذات سے اندیشہ رہتا تھا تو میرا کچھ بس نہین سکتا اسوسطے کہ اس طلسم کی فنا کوئی غیر ممکن ہی جب تک طلسم معدن آفات کو کوئی فتح نکریگا یہان کیونکر قدم دھریگا یہان کا فتاح منارہ دوازدہ منزل پر اسیر ہی کیا کہون مجبور ہون اب تک مین اس کو قتل کر ڈالتا مگر بہت سی باتون کا خیال آتا ہی اگر مین نے اسکو قتل کیا اور یہ راز ملکہ مہر جمال نے سن لیا تو غضب ہوگا پھر بالکل جسے آزردہ ہوجائیگی عجب نہین جو اپنی جان دیدے اسکو بھائی سے بہت محبت ہی جب کبھی مجسے بات کرتی ہی تو پہلے یہی دریافت کرتی ہی کہ پرویز سلاح پوش جادو بخیریت تمام ہین کچھ انکی خبر آئی ہین کہدیتا ہون کہ آج کل اپنے وطن مین ہین اسکا وہی جواب دینا ہی کہ ہرگز نہین لگروہ وطن مین جاتا اور مجکو نہ پاتا تو ضرور یہان تک آکر طلسم کو فتح کرلیتا اور مجکو رہا کرلے جاتا مین سمجھتا ہون کہ جب وہ یہان تشریف لائینگے ہم ان سے بخاطر پیش آئین گے وہ خود ہماری گزارش قبول کرین گے خاطر نہلوں لیجائینگے

کلام درمیان مین نہین لاتی ہی اور عقیل مین مجبور ہون اگر پرویز قتل کیا تو ملکہ کو فوراً خبر ہو جائیگی اُسکے گلے مین ایک تصویر پرویز مسلاح پوش کی لٹکی ہے مین نے جب دریافت کیا تو اُسنے یہی جواب دیا کہ جب میرے بھائی پر کوئی وقت سخت ہوگا اور کوئی اُسکو ہلاک کرڈالیگا یہ تصویر فوراً ہٹ جائیگی قاتل کا نام بجاے تصویر لوح پر ہویدا ہوجائیگا اگر مین نے پرویز کو قتل کیا تو لوح پر میرا نام لکھا جائیگا اُسوقت ملکہ قمر جمال کو بہت ملال ہوگا اپنی جان ہی دیدیگی اسلطین نے اُسکو اسیر کر رکھا ہی وہ بھی ایسی جگہ اسیر ہی کہ کوئی وہان تک جا نہین سکتا اُسکو چھڑا نہین سکتا اگر اسوقت وہ رہا ہوجاے تو پھر ہرگز کسی کے قابو مین نہ آئے دھکا دے کر اسکو اسیر کر لیا تھا وہ ہر بات مین یکتاے روزگار ہی ساتھ زبردست پہلوان بھی نامی گرامی ہی زور و طاقت پر ناز کرتا ہی دیو دن سے مقابلہ کیا اور اپنے طلسم مین اسیر کر کے لے گیا ایسے شخص سے ڈرنا چاہیے جب تک وہ اسیر نہین ہوا تھا مجھکو یہی خیال رہتا تھا کہ ضرور اسطرف آئیگا اور مجھسے مقابلہ کریگا کاہن طلسم نے یہ حکم بھی دیا تھا کہ پرویز مسلاح پوش طلسم معدن آفات مین ضرور ایک مرتبہ جائیگا اور لڑکر فتح پائیگا اسی خیال سے مین نے اُسکو اسیر کر لیا اب دوسرا شخص خود بخود طلسم مین آیا ہی اُسکی بدبختی نے اُسکو پھنسایا ہی اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اور کسطرح جان بچائیگا حکیم نیرنگ ملکہ کو بہت عزیز رکھتے ہین ملکہ کا یہی خیال تھا کہ اُنکو بلاؤن اور کل کیفیت اپنی دکھاؤن وہ ضرور اس حالت مین مجھکو نہ دیکھ سکینگے تعجب نہ کرینگے اگر تعجب کرینگے تو اُسے بہ ظاہر بھی ظاہر کرونگی اگر مناسب جانینگے تو بادشاہ سے بیان کرینگے نہین میرے رہنے کا علیحدہ سامان کرینگے جب مین نے ملکہ کو اسیر کیا حکیم صاحب کو اسبات کی خبر نہین دی کیونکہ اُنکو ملکہ سے کمال محبت ہی مجھسے بڑھکے الفت ہی وہ تنویر ہلال ابرو کو اپنی اولاد سے زیادہ چاہتے ہین لاکھ تدبیرین کرتے مگر جو شخص آیا تھا اُسکو قتل ہوتے دیتے ملکہ کی خوشی کرتے اب مین اُنکو بھی ملکہ کے ہمراہ طلسم دار الضیا کی جانب روانہ کرتا ہون وہان بھیجکر پھر اور کچھ تدبیر کرونگا ان دونون شخصونکو اگر نہ رہنے دونگا ملکہ بھی سحر مین یکتاے روزگار ہی سو میرے یا اور چند ساحران نامی کے کسی کو خیال مین نہین لاتی اگر لاکھ ساحر ایک طرف ہو جائین تو ملکہ کے سحر سے امان نہ پائین اور حکیم نیرنگ در وقت کار طلسم مین بہت سے عجائبات و غرائبات اس طلسم مین اُنھون نے خود بنالے ہین وہ بھی ساحرون کی حقیقت نہین سمجھتے ہین خیال سے اب حلد اُنکے بلانے کی تدبیر کرو اور دونون کو طلسم دار الضیا مین بھیجدو عقیل جادو نے عرض کی اب میری سمجھ مین آیا آپ کی راے بہت مناسب ہی اسیوقت مین حکیم صاحب کو بلاتا ہون اور ابھی روانگی کی تدبیر کرتا ہون یہ ذکر تھا کہ چوبدارون نے آکر عرض کی حکیم نیرنگ تشریف لائے ہین احمر لباس نے عقیل جادو سے کہا دیکھا معلوم ہوتا ہی کسی نے اُنکو بھی خبر دی اب مین صاف صاف باتین کرونگا مروت سے کام نہ لونگا یہ کہکے حکم دیا کہ حکیم صاحب بیان تشریف لائین چوبدار باہر گئے حکیم نیرنگ اندر تشریف لائے بادشاہ سلامت نے اپنے پاس بلا لیا حکیم صاحب نے دیکھا ایک جانب ملکہ تنویر ہلال ابرو نقاب چہرے پر ڈالے ہاتھ باندھے کھڑی ہین حکیم صاحب نے ملکہ کی طرف دیکھکے کہا کیون تنویر ہلال ابرو تم یہان کیون کھڑی ہو محل مین جاؤ تمھارا یہان کیا کام ہی یہ تمھاری کیفیت کیا ہی ملکہ نے حکیم صاحب کو سلام کیا احمر لباس جادو نے کہا حکیم صاحب آپ اس معاملہ مین دخل نہ دیجئے جو کچھ مین عرض کرون وہ کیجئے حکیم نیرنگ نے کہا جلدی بیان کرو مجھسے ملکہ کی یہ حالت دیکھی نہین جاتی احمر لباس نے کہا کہ آپ میرے ساتھ علیحدہ تشریف لیچلئے تو کچھ عرض کرون حکیم نیرنگ اپنی جگہ سے اٹھکر احمر لباس کے ساتھ تخلیہ مین آئے بیان ہوچکا بادشاہ نے کہا حکیم صاحب غضبناک ہوکر اندر مین گئے اور نگ تاجدار کو ملکہ کے پاس بھیجا تھا وہان ہوچکا کہ ایسے عجیب واقعہ دیکھا وہی شخص جسکا نام سکندر فرخ لقا ہی طلسم مین آگیا اور ملکہ کے باغ مین قیام پذیر ہی جب ملکہ نے اورنگ کو دیکھا تو بہت کچھ منت و سماجت کی اور کہا کہ بادشاہ سے ہرگز ہرگز یہ حال بیان نکرنا ملکہ مناسب یون ہی کہ حکیم صاحب کو میرے پاس بلا لاؤ مین اُنکو یہ راز بتادونگی وہ

ضرور اسکی کچھ تدبیر کرینگے اور رنگ تاجدار میرے پاس آیا کل کیفیت بیان کی میرے پاؤن سے زمین نکل گئی ہین نے
اسی خیال سے بہت دن ہوئے کہ ملکہ کو اسیر کر دیا تھا ان سے اطلاع نہین کی تھا کہ آپ کو اُس کے حال پر
رحم آئیگا اور قبل قصور سزا دینا مناسب نہ تصور فرمائیگا مگر آپ کو اس حال سے آگاہی نہ تھی ہین نے ملکہ کو اسوجہ سے
اسیر کر دیا تھا کہ جب یہ تصویر خانہ مین گئی اور اسنے شبیہ شاہزادۂ سکندر فرخ لقا کی دیکھی اسکو اُسیوقت سے اشتیاق
پیدا ہو گیا اُسنے جملہ ملازمین کو بلایا اُنکو بہت کچھ زر و جواہر دے کر حکم دیا کہ جب یہ شخص طلسم مین آئے ہمین خبر کرنا پہلے گرفتار
کر کے بادشاہ کے پاس نہ لے جانا اسی کام مین عقیل جادو کی دختر نے بھی اسکی مدد کی تھی ہین نے اسکو بھی ایک چاہ مین
اسیر کر دیا ہے اب مناسب وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ملکہ کو لیکر یہانسے طلسم دارالصفا مین چلے جائین اور وہان
پہونچکر اپنے طور سے اسکو سمجھائین جب تک مین سکندر کو اسیر کرینگا یا جو اُسکے واسطے مناسب جانونگا کرونگا جب اُسکے
قصہ پاک ہو جائیگا آپ کو اطلاع دونگا آپ ملکہ کو لیکر یہان چلے آیئے گا اتنے دنون مین یہ بھی راہ راست پر آجائیگی
اور کچھ خوف بھی باقی نہین رہیگا حکیم نیرنگ نے جواب دیا کہ اے سلطان عالم آپ کا کہ معرض خیال ہے بھلا تنہا شخص یہان
آئے اور آپ سے مقابلہ کرے تعجب کی بات ہے طلسم حیرت افزا کا فتح ہونا محال ہے آپ کا طلسم ہمیشہ قایم رہیگا کوئی
سمت آنکھ اٹھا کر نہین دیکھ سکتا جب بڑے بڑے بادشاہان عالیجاہ نے ارادہ کیا اور وہ اسیر ہو کر یہان سے گئے
تو ایک آدمی کی اتنی مجال نہین جو یہ ارادہ کرے اگر وہ آیا ہے تو ہم ابھی بلا لیتے ہین اُسکو ہیبت دلاتے ہین ابھی
وہ آپ کی اطاعت قبول کریگا آپ اسکو اپنے طلسم مین رکھئے گا سارا طلسم بچا رہیگا اگرچہ کاہن طلسم کا یہ قول ہے
کہ سکندر فرخ لقا طلسم مین آئینگے اور بہت سے فساد اٹھائینگے مگر یہ نہین کہا ہے کہ فتاح طلسم ہونگے احمر لباس
نے جواب دیا اگرچہ صاف صاف نہین کہا ہے مگر مخواے کلام سے ثابت ہے کہ فتاح طلسم سکندر ہے گو مجھے بھی اس امر کا
اعتبار نہین کیونکہ مین کسی سے خائف و ترسان نہین ہون کوئی ایسا نہین جو میرے طلسم کی طرف آنکھ اٹھا کے
دیکھ سکے پہلے میرا ایک طلسم تھا اور جب سے دل تابان جادو سے مراسم دوستی کے ہوئے اور ہمنے شرکت انکی طلسم معدن
آفاست بنایا دونون نے مجھکو منارۂ دوازدہ منزل کا حال بتایا مین وہان گیا اور سب کیفیت دیکھی اُسدن سے
مجھے یقین کامل ہو گیا کہ اب ساحری و جمشید بھی میرے طلسم کو فتح نہین کر سکتے مگر سکندر کی ذات سے یہ خیال ہے کہ ایسا
نہو یہ کچھ فساد پھیلائے اور چند لوگون کی جان سفت مین جائے یا کوئی در بند طلسم کا خراب ہو تو اب ایسی واردات زنانہ
چنین بیکار کرنا بہت دشوار ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ آپ میرا کہنا قبول فرمائین اور ملکہ کو جانب طلسم دارالصفا لے جائین
حکیم نیرنگ نے بہت کچھ کوشش کی مگر کسی سے مطلب نہ نکلا احمر لباس نے کہا اب مین آپ کو مکان پر بھی نہین
جانے دونگا کوئی عذر درمیان مین نہ لائیے دونگا سیلمان سفر کا یہین منگاتا ہون اور ملکہ کو تخت پر بٹھاتا ہون اور
اور رنگ تاجدار کو آپ کے ہمراہ کرتا ہون آپ تشریف لے جائین میری خاطر سے یہ زحمت گوارا فرمائین یہ کہکے اسیوقت
اپنی جگہ سے اٹھا حکیم نیرنگ کو تخلیہ مین چھوڑ کر آپ باہر آیا ملازمین کو بلایا کہا ابھی اور رنگ تاجدار کے پاس جاؤ
اور اسکو ہمارے پاس بلا لاؤ ملازمین حکم پاتے ہی روانہ ہوئے اور رنگ کے مکان پر آئے احمر لباس
کے حکم کی اطلاع دی اور رنگ اُسیوقت دربار مین آیا احمر لباس نے کل قصہ اسکو کہہ سنایا کہا اسی وقت
جاؤ اور اپنے مکان مین سب سے مل جاؤ سامان سفر ہمراہ لیتے آنا ہرگز عرصہ نہ لگانا مین اسیوقت سکو روانہ کرونگا
ایک لمحہ بھر یہان نہ ٹھہرنے دونگا اور رنگ تاجدار پھر واپس ہوا احمر لباس نے منشی کو طلب کیا کہا ایک نامہ تحریر
کرو کہ مین حکیم نیرنگ اور اپنی دختر ملکہ تنویر ہلال ابرو کو بھیجتا ہون آپ ان دونون کو اپنے طلسم مین رکھئے

اور معدن آفات مین جلد تشریف لائے آپ سے بعض ہمراہ فرودی مین صلاح لیتا ہی منشی نے نامہ لکھا احمر لباس نے لفافہ پر
ٹھہرکے حکیم نیرنگ کے حوالہ کیا اتنی دیر مین اورنگ تاجدار بھی آگیا احمر لباس نے حکیم نیرنگ کے واسطے پہلے سے
سامان سفر درست کر رکھا تھا اسیوقت ملکہ تنویر اور حکیم نیرنگ کو مع اورنگ تاجدار جانب طلسم دارالصفا روانہ
کیا کہ حال اُنکا وقت پر بیان کیا جائیگا اب پھر کیفیت لشکر سکندر فرخ لقا عرض کیجاتی ہی کہ جب لشکر کے سرداردن
نے خواجہ شیخ العارفین سے رخصت ہوکر حسب ہدایت خواجہ ایک جانب کی راہ لی تو دس دن کے بعد سب
سرداران لشکر ایک صحرا مین پہونچے صحرا کو بالکل جلا ہوا پایا دیکھا جو درخت ہی وہ آگ سے جلکر رہ گیا ہی جو پہاڑ ہی
دھکک کر چورہ ہو رہا ہی زمین جا بجا سے شق ہی پانی کا ہر ایک چشمہ خشک ہو گیا ہی سبکو یہ حالت دیکھکر کمال حیرت
ہوئی سب نے طوفان بن عمرو کی طرف مخاطب ہوکر کہا ہے قدم نامبارک مسعود گر بدریا رود برآرد دود ✤
یہ آپ کے قدمون کی برکت ہی کہ آج دن بھر بیدردی کی اور پیاس کی تکلیف اُٹھائی خیال تھا کہ منزل پر پہونچکے پانی
میسر ہوگا مگر یہان یہ کیفیت ہی اب کیا کیا جاے اور پانی کہان سے آئے جو رات بھر یہان بسر کرین صبح کو آگے کی راہ لین
گھوڑے بھی فرط تشنگی سے بیچین ہین سرداروں کی بھی زبانون مین کانٹے پڑے جاتے ہین پھر اب اگر اسوقت ہم یہین ٹھہرین تو بھی
یہین مین پڑا طاقت رفتار باقی نہین کیا کیا جاے طوفان نے جواب دیا ابھی تھوڑا سا دن باقی ہی مناسب ہی کہ یہان قیام
کرو مین کچھ لوگون کو لیکر جاتا ہون اگر پانی ممکن ہوا تو لاتا ہون اور جانب بھی جاؤنگا۔ جائین اور پانی کا پتہ لگائین جہان پانی
ملے سب جاکر کہدین سرداروں کو بھی یہ راے پسند آئی سب نے وہان ٹھہرنے کا سامان کیا بارگاہین استادہ ہوئین
سب لوگ اُترے طوفان چند آدمیون کو لیکر ایک جانب پانی کی تلاش مین روانہ ہوا اور لوگ بھی دو مسجدی
سمت گئے طوفان نے تھوڑی راہ طی کی تھی کہ تاریکی ہوگئی جو لوگ ہمراہ گئے تھے اُنھون نے سمجھایا کہ اب آپ کہان تک
راہ طے کیجئے گا کوسون کا میدان ہی سب جنگل پھنکا ہوا نظر آتا ہی پانی کا ملنا دشوار ہی اب واپس چلئے رات جس طرحسے
ہوگی بسر کرینگے صبح کو کسی طرف چلینگے دس بیس کوس کے بعد پانی ملیگا طوفان نے جواب دیا کہ خاطر جمع رکھو تھوڑی
دور اور مسافت گوارا کرو اسوقت لشکر مین سب پیاسے ہین اگر پانی نہ پائینگے بہت تکلیف اُٹھائینگے گھوڑے بھی بہت
تھکے ہوئے ہین اُنکو بھی پانی اسوقت دینا ضرور ہی یہی باتین کرتے ہوئے تھوڑی دور اور گئے کہ کچھ روشنی نظر آئی طوفان
نے اپنے ہمراہیون سے کہا دیکھو وہ سامنے روشنی نظر آتی ہی یقین ہی کہ لوگ وہان رہتے ہین آؤ اُنکے پاس چلین درصورت
کہ پانی کا پتہ مل جائیگا یہ کہتے ہوئے اُس روشنی کے قریب پہونچے دیکھا دو تخت اُس میدان مین رکھے ہین اور دو شخص
تاجدار بیٹھے نظر آتے ہین طوفان نے اپنے ہمراہیون سے کہا تم لوگ یہان پوشیدہ ہو جاؤ مین ان لوگون کے قریب
جاتا ہون پانی کا پتہ لگاتا ہون جو لوگ ہمراہ تھے وہ تو وہین ٹھہر گئے طوفان اُن ساحرون کے قریب آیا دیکھا ایک تخت پر
ایک بوڑھا سفید ڈاڑھی اور بال سر کے سفید صوفیانی وضع سادہ لباس پہنے بیٹھا ہی اُسکے سامنے ایک نازنین زہرہ جبین
لباس فاخرہ پہنے سر جھکائے بیٹھی ہی دوسرے تخت پر ایک جوان رعنا لباس پُرتکلف زیب بدن کئے ہوئے بیٹھا ہی
عقب مین اُسکے ایک خدمتگار کھڑا ہی جس طوفان کو آتے ہوئے دیکھکر نازنین نے نقاب منہ پر ڈالی اور سر جھکا لیا اُس
ضعیف شخص نے کہا اس طرف کون آتا ہی طوفان نے دل مین خیال کیا کہ یہ لوگ مزور ساحر ہین اسوقت خواجہ کے
تحفہ جات کا امتحان کرون یہ سوچکے چادر اوڑھ کر قریب جانے کا ارادہ کیا پھر اُس مرد ضعیف نے ٹوکا کہ ہماری
سمت آؤ وہین ٹھہر جاؤ تم کون ہو جواب دو طوفان نے کہا مسافر ہین راستہ بھول گئے ہین صبح سے اس صحرا مین پھر رہے
ہین سخت مصیبت اُٹھائی ہی دن بھر گذر گیا اسوقت تک ایک قطرہ پانی کا نہین پایا اسی تلاش مین اس طرف جا نکلے ہین

کرکہین پانی لیگا پی کر سیراب ہونگے مرد ضعیف نے جواب دیا کہ بھائی اس طرف پانی نہین ہی یہان سے دو کوس پر ایک چشمہ آبی
وہان جاؤ تمکو پانی مل جائیگا تم اس جنگل مین کہان آگئے یہان تو جانور بھی نہین آتے ہین یہ سب کارخانہ طلسم ہی اس صحرا مین
ساحر آکر سحر آزمائی کرتے ہین اسی سے تمام جنگل خالی ہوگیا ہی طوفان نے جواب دیا کہ اس طلسم کا کیا نام ہی اور ساحر
کسوقت یہان آکر سحر آزمائی کرتے ہین مرد پیر نے کہا آج تیسرے دن بھر اسی صحرا مین رہرو دی کی مگر ایک ساحر کو بھی یہان نہین دیکھا
پیر مرد نے کہا کیا ساحر یہان روز تھوڑے آتے ہین ایک دن مقرر ہی اس روز وہ لوگ یہان آتے ہین اپنا اپنا سحر آزماتے
ہین ہمکو کمال تعجب ہی کہ تمکو یہان کون لایا اور کس طرح تمنے اس صحرا کا راستہ پایا یہان کا راستہ مفقود رہتا ہی کسی کو نظر
نہین آتا معلوم ہوتا ہی تمکو سحر مین کمال حاصل ہی جو بزور سحر یہان تک پہونچے طوفان نے جواب دیا آپ ہمکو تو یہ کہتے
ہین مگر کچھ اپنی کیفیت تو بتلایئے کہ آپ یہان تک کیونکر پہونچے مرد پیر نے کہا ہماری نسبت کیا پوچھتے ہو ہمکو اس
طلسم مین ہر طرح کا اختیار ہی ہم جہان چاہین وہان جائین جو چاہین وہ یہان کرین مگر تمکو دیکھکر کمال تعجب ہوا
طوفان نے کہا ہمکو دیکھکر تعجب بیکار ہی ہم بڑے بڑے طلسمون مین جاتے ہین اور وہ وہ کام انجام دیتے
ہین جو ساحرون سے ممکن نہین ہم سحر کو روکر سکتے ہین ساحر ہمین اپنا پیشوا جانتے ہین بہت مانتے ہین ہم
ساحرون پر حکومت کرتے ہین وہ سب لوگ ہمارے تابع فرمان رہتے ہین مرد پیر نے جو یہ تقریر سنی سن ہو گیا
وہ مرد جوان جو تخت پر بیٹھا تھا اس نے گھبرکے کہا کیون صاحب آپ مین کیا کمال ہی جو بڑے بڑے ساحر
آپکے مطیع رہتے ہین اور آپ انپر حکومت کرتے ہین طوفان نے جواب دیا کہ اگر آپ کو کچھ دعوے ہی تو سحر
آزمائی کیجئے معلوم ہوتا ہی آپ کو اپنے سحر پر بہت غرہ ہی ذرا مین بھی تو دیکھون آپ کیسا سحر جانتے ہین اُس
جوان نے چاہا سحر کرے مگر مرد پیر نے منع کیا چپکے سے کہا خبردار ایسا ارادہ نکرنا نہین معلوم کیا اصرار ہی کچھ تو
بات ہی جو اس دعوے سے یہ شخص کہہ رہا ہی ٹھہر جاؤ پہلے اسکو اپنے قریب بلاؤ سب کیفیت تحقیق کرو شاید
کوئی مطلب کی بات پیدا ہو دیکھین کون شخص ہی کیا بات ہی جو اس قدر مخوف ہوکے گفتگو کر رہا ہی یہ سوچکے
اُس مرد پیر نے کہا جناب آپ ہمارے پاس تشریف لایئے ہم آپ کو ابھی پانی منگا دینگے اور جو کام آپ کا
ہوگا اُسکو انجام دینگے کچھ ضروری باتین آپ سے عرض کرینگے ہم تو مدت سے آپ ایسے شخص کی تلاش مین تھے
آج یہ مراد پوری ہوئی یہ کہکے بڈھا تخت سے اُٹھا طوفان آگے بڑھا مرد پیر نے اپنے پاس بلا لیا تخت پر بٹھا لیا
کہا آپ چادر تو ہٹایئے ذرا آپ کی صورت دیکھین طوفان نے جواب دیا چادر ہم ہرگز نہ ہٹائینگے اور صورت
اس طرح نہ دکھائینگے ابھی تم لوگون کو ہمارے کمال مین شک ہی پہلے تم اچھی طرح آزما لو اور جو کچھ معلوم
ہو سحر کرکے اپنی حسرت نکال لو جب تم مجبور ہو جاؤگے اور ہم سے اپنی خطا بخشواؤگے اُسوقت ہم چادر
اُٹھا لینگے اور اپنی صورت دکھا دینگے مرد پیر نے جواب دیا آپ اتنی سی بات مین آزردہ ہوگئے اب تقصیر معاف
فرمایئے اور چادر منھ پر سے ہٹا لیجئے ہملوگون کی اتنی مجال نہین جو آپ کے سامنے دعوی سحر کرین
آپ کو پہلے نہین جانتے تھے اس وجہ سے کچھ باتین گستاخانہ عرض کین وہ اس قدر خلاف مزاج مبارک ہوئین
اب معاف کر دیجئے ہم لوگ اُسوقت بھی کوئی گستاخی خدمت والا مین نہین کی تھی مرد پیر نے جوان شخص کی طرف
اشارہ کرکے کہا کہ ان سے کچھ بے ادبانہ باتین نکل گئین تو آپ کو اس قدر برہم نہ ہونا تھا یہ سنکر اُس جوان نے جو
نے بھی ہاتھ باندھکے کہا کہ مین بھی آپ کو نہ جانتا تھا مجھکو بھی معاف فرمایئے اور جلد اپنا نام و نشان بتایئے
ہم آپ کو اپنے شہنشاہ کے پاس لے چلینگے وہ بھی آپ سے بہت اچھی طرح ملینگے ہمارے طلسم مین سب کچھ ہی

مگر ایک آپ سے بزرگوار کی ضرورت ہے اگر آپ اس طلسم مین تشریف رکھین گے تو باعث برکت ہے طوفان نے دل مین خیال کیا یہ سب لوگ سحر تقریر مین اسیر ہو چکے ہین اب پہلے انسے کچھ انکی کیفیت دریافت کرنا چاہیے پھر مناسب وقت سمجھکر اپنا حال بیان کر دینگے یہ سوچ کے جواب دیا کہ اب مجکو ملال نہین مگر یہ بتاؤ کہ تم لوگ کہان سے آئے ہو اور کہان جاتے ہو کیا نام ہے اس صحرا مین تمھارا کیا کام ہے مرد ضعیف نے کہا آپ ہماری کیفیت بعد کو دریافت فرمایئے گا پہلے اپنا حال بتایئے صورت دکھلایئے طوفان نے جواب دیا کہ جو ہم کہین وہ قبول کرو اپنی طرف سے کوئی بات نہ کہو پہلے ہمین اپنا حال بتاؤ کوئی راز ہم سے نہ چھپاؤ ورنہ ہم پر سب ظاہر ہو جائے گا کچھ چھپا نہ رہے گا مرد ضعیف نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہے تو ہم اپنا حال بتاتے ہین یہ صاحب جو سامنے تخت پر تشریف فرما ہین اور نگ تاجدار انکا نام ہے اس طلسم حیرت افزا مین چار مرحلے اِن کے سپرد ہین بادشاہ کے یہان سے انکو اختیارات وسیع حاصل ہین اس طلسم مین سب لوگ انکی عزت کرتے ہین ساحر جلیل ہین طلسم کے وزیر ہین بادشاہ کے عزیز قریب ہین اور مین بھی اس طلسم مین قدیم سے رہتا ہون سحر کے علاوہ جو فضائلات ہین وہ سب مین نے بزور حکمت درست کیے ہین بادشاہ طلسم سیر ادب کرتے ہین یہ صاحبزادی جو نقاب ڈالے ہین بادشاہ طلسم کی دختر نیک اختر ہین ہم لوگ انھین کے ساتھ طلسم دار الضیا مین جاتے ہین یہ ضعیف مع ملکہ تنویر ہلال ابرو کے طلسم دار الضیا مین قیام کرے گا اور نیرنگ تاجدار اپنے طلسم مین واپس آئینگے صرف ہم لوگون کے پہونچانے کو جاتے ہین طوفان نے کہا تم طلسم دار الضیا مین کیون جاتے ہو اور ان صاحبزادی کو کیون لیے جاتے ہو اور نرنگ تاجدار نے کہا اوپر بادشاہ کا عتاب نازل ہوا ہے اسواسطے انھون نے حکم دیا ہے کہ حکیم نیرنگ ہمراہ ملکہ کے جائین اور انکو طلسم دار الضیا مین رکھین طوفان نے کہا کیون صاحب انھون نے بادشاہ کی کیا خطا کی تھی جو عتاب نازل ہوا مرد پیر نے کہا آپ اسکو نہ تحقیق فرمایئے یہ عجب بات ہے منھ سے کہنا برا ہے طوفان نے کہا مین بے فائدہ نہین تحقیق کرتا ہون آپ لوگ بیخوف بیان کرین کیا عجب ہے جو یہ آفت دور ہو اور سب کی طبیعت مسرور ہو یہ سنکر اورنگ تاجدار نے کہا آپ نے جو ہم کو کچھ امید دلائی تو ہم بھی عرض کرتے ہین اس طلسم مین کاہن طلسم نے ایک حکم لگایا تھا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جو ایک شخص وارد طلسم ہوگا نام اسکا سکندر فرخ لقا ہوگا اور خاندان صاحبقران سے ہوگا اسی کے ہاتھ سے طلسم حیرت افزا کو کچھ نقصان پہونچیگا چنانچہ بزور سحر یہ دریافت کیا کہ طلسم شاداب کہان موجود ہے تو معلوم ہوا کہ ابھی پیدا نہین ہوا ہے پھر اس بات کو بہت زمانہ گذرا پھر تحقیق کیا پھر یہی معلوم ہوا اسی تحقیق مین نے بادشاہون کی سلطنت گذر گئی آخر کاہن سے دریافت کیا کہ وہ کس بادشاہ کے وقت مین آئے گا کاہن طلسم نے کہا جب احمر لباس جادو اس طلسم مین فرمانروا ہوگا اسوقت مین آمد سکندر کا خوف ہے اور بعد احمر لباس جادو کے اس طلسم مین کوئی بادشاہ نہ ہوگا یہ

آخری بادشاہ اس طلسم کا ہونے والا ہی اسوقت سے ہر ایک کو کد ہوئی کہ اپنی لڑکی کا نام خصوصاً خاندان شاہی مین کسی کو احمر لباس کے نام سے موسوم نہین کیا ہمارے بادشاہ موجودہ ایسی جگہ پیدا ہوئے کہ انکے والد ماجد اور انکے اعزا وہان موجود نہ تھے اور جہان انکا مولد ہی وہان کے لوگ اس راز سے ماہر نہ تھے انھون نے انکا نام احمر لباس جادو رکھا جب انکے والد بزرگوار نے حکومت طلسم چھوڑکر اقلیم عدم کی سلطنت پسند فرمائی اور شہنشاہ حال کے حصہ مین سلطنت آئی تو یہ اپنے وطن سے بلائے گئے اب معلوم ہوا کہ بسبب لاعلمی انکا نام احمر لباس رکھا سب نے لاکھ لاکھ بادشاہ سے کہا مگر انھون نے قبول نہ فرمایا اور دعوے سے یہ بات فرمائی کہ ہمارے عہد مین کوئی طلسم کو آنکھ اٹھاکر نہین دیکھ سکتا اسی وجہ سے انھون نے طلسم معدن آفات کی بنا ڈالی اور بشرکت دل تابان جادو بادشاہ طلسم دارالضیا ایک جدید طلسم تیارکرکے اس طلسم کا معین و مددگار اُس کو قرار دیا اب پھر سب نے کاہن طلسم سے دریافت کیا کہ اب طلسم کا حال بتاؤ کہ احمر لباس کا زمانہ آگیا کاہن نے خیال کرکے کہا کہ طلسم کشا بھی پیدا ہو چکا ہی بلکہ مصروف جنگ و جدال ہی یہ خبر بادشاہ کو ہوئی بادشاہ طلسم نے کہا یہ بتاؤ کہ طلسم کشا آج کل کہان مقیم ہی کاہن نے جاے قیام کا پتہ بتایا بادشاہ نے بزور سحر ایک ساحر کے ہمراہ مصور کو روانہ کیا اور شیشہ سکندر فرخ لقا کی منگائی اُسی تصویر کو ایک مکان مین لگا دیا تھا وہان دو طلسم کشاؤن کی تصویرین اور بھی آویزان تھین شاہزادی اُس مکان مین جایا کرتی تھین انھین طلسم کشا کی تصویر سے کچھ اُنس پیدا ہوا بادشاہ کا حکم تھا کہ جب طلسم کشا اس طلسم مین آئے فوراً گرفتار کرلیا جاے شاہزادی نے حکم دیا کہ جو پوشیدہ طور سے طلسم کشا کو ہم تک لائیگا وہ بہت کچھ انعام پائیگا اس راز کی خبر بادشاہ کو ہوئی انھون نے شاہزادی کو اسیر کیا لیکن معلوم اسکے باغ تک وہ جوان کیونکر پہونچا سب نے دیکھا از راہ خیر خواہی بادشاہ کو اس حال سے باخبر کیا انھون نے حکیم نیرنگ کے ہمراہ کرکے طلسم دارالضیا مین روانہ کیا چونکہ حکیم صاحب کو ملکہ سے کمال محبت ہی اسوجہ سے یہ خیال تھا کہ ایسا نہ ہو حکیم صاحب کو انکے حال پر رحم آجاے اور انکا کہنا قبول کرین چونکہ حکیم صاحب بھی رکن طلسم تسلیم کے جاتے ہین انکی بھی شرکت عجائبات طلسم مین ہی اگر انھون نے شاہزادی کی محبت سے کچھ خیال نہ کیا اور طلسم کشا کو مدد نہ دی بڑا غضب ہو جائیگا اسوجہ سے مجکو بھی ہمراہ کردیا ہی اب مین انکو طلسم دارالضیا مین پہونچاکے واپس جاؤنگا اور طلسم کشا جو کہ وہان اسیر ہو چکا ہوگا اُسکے باب مین کچھ انتظام کرونگا طوفان نے یہ سب باتین بہت اچھی طرح سنین اور دل مین کہا خواجہ نے سچ کہا تھا کہ سکندر نامدار کو ایک شخص آزاد ہی دلائیگا اور اُسکے عوض خود مصیبت مین پھنس جائیگا معلوم ہوتا ہی دوازدہ سر پر شاہزادہ اسیر ہوا ہوگا وہان سے ملکہ چھڑاکے لائی ہونگی اپنے باغ مین رکھا ہوگا اُسی کی وجہ سے یہ مبتلاے مصیبت ہوئین اب اسید ہی شاہزادہ والا جاہ کو لشکر و سپاہ مل جاے اور قید طلسم سے رہائی پائے اور پھر حملہ کرے مگر ساتھ ہی یہ فکر پیدا ہوئی کہ اورنگ تاجدار کہ رہا ہے طلسم کشا اسیر ہو چکا ہی اب کچھ اُسکی تدبیر کی جائیگی خدا ہی حفظ و امان مین رکھے ساحران غدار جان کے دشمن اور لہو کے پیاسے ہین یہ سوچ کے اور دل مین خیال کرکے طوفان نے کہا ہی اورنگ

تاجدار طلسم کشا تمھارے سامنے گرفتار ہوا تھا تم اُسکو کس حال مین چھوڑ کے آئے تھے اور رنگ نے جواب دیا کہ طلسم کشا کو مین ملکہ کے باغ مین چھوڑ کے آیا تھا یقین ہی وہان سے بادشاہ نے قید کرا کے منگایا ہو میرے سامنے تک طلسم کشا نہین آیا تھا طوفان کا انتشار گو نہ دفع ہوا مگر پھر بھی خیال رہا اس بات کا ملال رہا گو خواجہ نے جو کچھ کہدیا تھا اُس سے خاطر جمع تھی مگر شاہزادہ کی زحمت کا ملال تھا طوفان دیر تک یہی باتین کرتا رہا جب بہت عرصہ ہوا تو طوفان سے حکیم نیرنگ نے کہا اب مین آپکے واسطے پانی لاتا ہون یہانسے دو کوس پر ایک چشمہ ہی وہان جاتا ہون طوفان نے جواب دیا کہ ابھی صبر کرو مین کچھ باتین کہتا ہون انھین بگوش دل سنو حکیم نیرنگ اور اورنگ تاجدار طوفان کی جانب مخاطب ہوے کہا جو کچھ آپ فرمائینگے ہم اچھی طرح سنینگے بلکہ اُسپر عمل کرینگے طوفان نے کہا ہمکو اسوقت شاہزادہ کی حالت سنکر بہت افسوس ہوا اور بادشاہ کا ماجرا سنکر ملال ہوا کیا اُنھون نے خوشی سے اپنی نورنظر پارۂ جگر کو طلسم دارالضیاء بھیجا ہوگا اور اُنکی مفارقت گوارا کی ہوگی نہین معلوم اُنکی کیا کیفیت ہوگی ہم اگر چاہین تو ملکہ کے دل سے طلسم کشا کی محبت نکال دین ملکہ کو طلسم کشا کے ساتھ تمنی کا دعوی ہو جاے اورنگ تاجدار یہ سنکر قدمون پر گر پڑا کہا اگر آپ ایسا کرین تو ہم لوگ کیا چیز ہین حضور بادشاہ جماہ آپکے ممنون احسان ہون اور ملکۂ عالم یعنی ملکۂ تنویر کی والدۂ ماجدہ آپکے قدم چومین طوفان نے کہا اچھا ایک تھوڑا سا پانی لاؤ دیکھو ابھی کیا کیفیت ہوتی ہی سب حال کھلجائیگا عجب قدرت کا تماشا نظر آئیگا اورنگ تاجدار نے ملازم کی طرف اشارہ کیا وہ اُسیوقت صراحی لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ آب سرد سے صراحی بھر کر لایا طوفان نے کہا اسکو ایک گیلاس مین اُنڈیل کر میرے سامنے لاؤ غلام نے پانی اُنڈیل کر طوفان کو دینا چاہا طوفان نے ہاتھ بھی نہ لگایا کچھ بڑبڑا کے پھونک دیا اور کہا اورنگ پہلے تم دو گھونٹ پیو پھر وہی پانی ملکہ کو دو پھر حکیم نیرنگ پی جائین اسکے بعد ملازم بھی محروم نہ رہے اورنگ تاجدار نے فوراً اُس پانی کو پیکر ملکہ کو دیا ملکہ نے حکیم کے حوالے کیا حکیم نے دو گھونٹ پیکر اورنگ تاجدار کے ملازم کو کہا تو بھی پی جا اُسنے بھی پیا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ سب کا سر چکرایا چاہا اپنے مقام سے کچھ حس و حرکت کرین کہ بیہوشی نے طمانچہ مارا غش کھاکے گرے طوفان نے نعرہ کیا کہ زمانہ کے ساحرین مجھسے ڈرے ڈوبکہ خبردار اور ہوشیار رہون میں ہون طوفان ابن عمرو میرا نام ہی سکندر رسے آقا کا عیار ہون یہ نعرہ کرکے طوفان نے جھپٹ کے پہلے اورنگ تاجدار کی زبان مین سوزن دیا پھر ملکہ کا پشتارہ باندھا اورنگ کے ملازم کی زبانمین سوزن دیا حکیم نیرنگ کا پشتارہ باندھا وہانسے اپنے ہمراہیون کے قریب آیا کہا جلدی میرے ہمراہ آؤ سب نے کہا کیا کہین پانی کا پتہ لگیا طوفان نے جواب دیا ارے پانی کیا چیز ہی دولت لازوال ہاتھ آگئی آقاے نامدار کی خبر ملی سب طوفان کے ہمراہ ہوے قریب آکر دیکھا چار پشتارے پڑے ہین اُن لوگون نے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین طوفان نے جواب دیا اب یہانسے بچلو تمکو سب کیفیت معلوم ہو جائیگی ہمراہیان طوفان نے حکیم نیرنگ اور اورنگ تاجدار اور ملازم اورنگ کو لاد لیا طوفان نے ملکۂ تنویر ہلال ابرو کا پشتارہ اُٹھایا سب اپنے لشکر کی طرف واپس آئے یہان پانی کا انتظام بھی کر لیا تھا سردارون نے طوفان کو آتے دیکھا کہا اسوقت تمنے بہت عرصہ لگایا پھر جو سب نے نگاہ کی تو کہا کہ یہ کن کن لوگون کو لائی جلدی بتاؤ

طوفان نے کہا آج کی مسافت کی کوفت جاتی رہی اور محنت کا نتیجہ نیک ہوا سب لوگ تمکانے لگی محنت میری ہے
ملے ہوئی آج کی منزل مین مسافت میری ہے آقاے نامدار کا پتہ معلوم ہوا اب یقین ہی ہم سب لوگ آسانی سے
پہونچ جائینگے اور کسی طرح کی زحمت نہ اٹھائینگے یہ کہتا ہوا طوفان سب کو اپنے ہمراہ لیکر بارگاہ مین آیا
دوش سے پشتارہ اتارا سب کے پہلے ملکہ تنویر ہلال ابرو کو ہوشیار کیا ملکہ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو
عجب حالت مین دیکھا گھبرا گئین دل مین خیال کیا کہ آفت مین آفت کا سامنا ہوا نہین معلوم یہ کیا اسرار
ہے طوفان نے جو ملکہ کو متحیر پایا کہا ملکۂ عالم آپ نہ گھبرائین تعجب نہ فرمائین خدا اپنا فضل کریگا آپکو
جسقدر ملال ہوا ہی اس سے زیادہ اسوقت خوشی حاصل ہوگی یہ لشکر سکندر نامدار کا ہی جب سے
وہ منارۂ دوازدہ منزل کی سیر کو گئے ہم سب لوگونکا ساتھ چھوٹ گیا یقین ہی آپ سے بھی ہم لوگونکا ذکر فرمایا ہو
ہر ایک کا نام پتہ بتایا ہو یہ کہکے ہر ایک کا نام بتایا ملکہ نے خیال کیا تو جو کچھ شاہزادہ نے ذکر کیا تھا وہی
کیفیت یہان بھی سنی جاتی ہے ملکہ بہت شاد ہوئین کہا آپ اپنا نام بتائیے کیا طوفان آپ ہی کا
نام ہی طوفان نے ہنس کے جواب دیا ہان میرا ہی نام ہی اب آپ یہ فرمائیے پہلے مین کسکو ہوشیار
کرون ملکہ نے کہا صاحب سے پہلے حکیم صاحب کو ہوشیار کروانسے نہ ڈرو وہ ضرور تمھارا ساتھ دینگے میری
خاطر کرینگے اور اور رنگ تاجدار بھی اس جگہ مجبور رہو جائیگا کچھ عذر درمیان مین نہ لائیگا مگر اسکی پیچیدہ خیالی
سے ڈرتی ہون اسسے پہلے تو میری دلجوئی کی پھر سب حقیقت بادشاہ سے جاکر کہدی ایسا نہ ہو اسوقت بھی
مگر سے تمھاری اطاعت قبول کرے اور وقت پر پھر بادشاہ سے ملجاے طوفان نے کہا اس سے
آپ خاطر جمع رکھین ہم سب اچھی طرح سمجھ لینگے یہ کہکے طوفان نے پہلے حکیم نیرنگ کو ہوشیار کیا
حکیم صاحب کی جو آنکھ کھلی اپنے تئین عجب حالت مین پایا گھبرا کر کہا ارے یہ مین کس حالت مین ہون
طوفان نے کہا حکیم صاحب آپ مطلق نہ گھبرائیے صرف یہ فرمائیے کہ آپ کو اسلام قبول کرنے مین کیا
عذر ہی آپ بصدق دل ایمان لائینگے اور اسلام قبول فرمائینگے تو ابھی آپ کے واسطے سب سامان راحت
مہیا ہوجائیگا حکیم نے چاہا تھا کہ کچھ عذر درمیان مین لائے مگر ملکہ نے کہا حکیم صاحب آپ میری طرف
خیال فرمائیے یہ لشکر سکندر والاجاہ کا ہی اور یہ جو شخص ہمین آپ کو یہان لیکر آیا ہی یہ بھی رفیق شاہزادہ کا
ہے اب آپ عذر درمیان مین نہ لائیے اور مطلق انکار نہ فرمائیے مین نے بھی اسلام قبول کیا ہی آپ بھی
میرا ساتھ دیجیے اور اب جہانتک ہوسکے شاہزادہ کی مدد کیجیے حکیم نیرنگ نے جو ملکہ کی طرف خیال کیا تو
ایک کرسی پر بیٹھے ہوے دیکھا دل مین سوچا کہ اب مین بھی اسلام قبول کرون اور ملکہ کی خاطر نہ قبول
کرون ضرور سکندر اس طلسم کو فتح کریگا اور جو اسکے خلاف ہوگا ضرور زک اٹھائیگا ان لوگون کے
ہاتھ سے مارا جائیگا حکیم نے کہا ملکہ مجبور مطلق کلام نہین مین اسلام قبول کرتا ہون طوفان نے اسیوقت
حکیم صاحب کو بھی کرسی پر بٹھایا اور اور رنگ تاجدار کو چوب بارگاہ سے باندھ کے ہوشیار کیا آنکھ
جو کھلی اور رنگ کی عجیب حالت ہوئی کمال حیرت ہوئی چاہا سحر کرکے نکل جاؤن مگر زبان مین سوزن
پاکر مجبور رہا طوفان نے قلم دوات سامنے رکھکر کہا اے اور رنگ تاجدار آگاہ ہو کہ یہ لشکر سکندر
نامدار کا ہی اور تم اسوقت بس مین ہو سامنے نگاہ اٹھاکے دیکھو ملکۂ تنویر ہلال ابرو اور حکیم نیرنگ
کرسیون پر تشریف فرما ہین ان لوگون نے عقل سے کام لیا اور ہمارا کہنا مان لیا اگر تم بھی صاحب فراست

ہوگے تو سمجھوگے کہ حق کیا چیز ہی اور باطل کسکو کہتے ہین دیکھو اسوقت تمھارے سحر و ساحری نے بھی کام نہ دیا اور تمکو
ہمنے اسیر کرلیا اب اگر راہ راست پر آؤگے تو امان پاؤگے نہین تو مفت مین تمھاری جان جائیگی کوئی مدد پر نہ آئیگی بس
اب خدا کو واحد و یکتا جانو اور اسلام قبول کرو اور رنگ جبار نے سکوت کیا طوفان نے پھر کہا اب دیر نہ لگاؤ اور
جلدی جواب دو ملکہ نے کہا اے اور رنگ اب حجت نکرو اور بصدق دل ایمان لاؤ یہ طلسم سکندر نامدار کے ہاتھ سے ضرور فتح
ہو جائیگا جو کچھ انتظام اور استحکام کر رکھا ہی مطلق کام نہ آئیگا پرویز مسلح پوش بھی رہا ہو گیا اب وہ بھی آفت برپا
کریگا اور شاہزادہ کا شریک ہوکر ضرور آمادۂ حرب ہو جائیگا طلسم کی عمر تمام ہو چکی ہی حکیم صاحب بھی یہی فرماتے ہین اور
کاہن طلسم کا بھی یہی حکم ہی اب تمکو انکار نہ کرنا چاہیے ان اگر اپنی زندگی سے ہاتھ دھولو تو جدا کہنا نہ مانو اور رنگ
جبار نے اشارہ سے کہا تھوڑی دیر خاموش رہو مین کچھ ضروری باتین سمجھ لون پھر اسکا جواب دون ملکہ
خاموش ہوئی اور رنگ دیر تک ساکت رہا آخر پھر طوفان نے کہا اے اور رنگ اب دیر نہ لگاؤ اور جلدی جواب دو
تمنے تو بہت عرصہ کیا اور رنگ نے کہا کہ مین نے اپنے دین قدیم پر لعنت کی اور بصدق دل مسلمان ہوتا ہون
اگر آپ لوگ اب مجھکو آزاد بھی نہ کرین تو بھی مین اپنے ارادہ سے نہ پھرونگا اور ضرور اطاعت اسلام قبول کرونگا
طوفان نے اسکو بھی رہا کیا اسکے بعد اسکا ملازم بھی ایمان لایا اور رنگ نے کہا مین نے دیر تک اُن لوگون کو
یاد کیا جسکو آج تک بخداوندی مانتا تھا کسی نے بھی میری مدد نہ کی جب وقت پر میرے کام نہ آئے تو پھر ایسے
لوگون کی عبادت کرنا بالکل فضول ہی مگر اب مجھسے آپ لوگ یہ فرمائین کہ جب آپ مین ایسی قدرت و قوت
موجود تھی تو آپنے شاہزادہ کو اسطرح بیسروسامانی کی حالت مین کیون چھوڑا اور جب آپ لوگ ایسے ایسے
دقیق کام آسانی سے انجام دیتے ہین تو شاہزادۂ والا تبار کے سامنے یہ کام بہت آسان ہونگے مگر
اُنکو مین نے تن تنہا ملکہ کے باغ مین پایا تعجب ہی جو اُنھون نے طلسم مین کوئی بات پیدا نہین کی طوفان نے
جواب دیا ہی اور رنگ جبار سب کام وقت پر ہونگے ہم لوگون کی مدد غیب سے ہو جاتی ہی اب خدا نے چاہا
تو بہت جلد شاہزادہ سے ملینگے اور شاہزادہ طلسم کو فتح کریگا اور رنگ نے جواب دیا مجکو پہلے آپ کے
حالات سنکر یہ خیال ہوا تھا کہ آپ عامل زبردست ہین کسی صحرا یا کسی پہاڑ سے اسطرف آگئے ہین اسی
وجہ سے آپکے ارشاد کی تعمیل مین تاخیر کو برا جانا اور پانی پی لیا مجکو یقین تھا کہ اگر ملکہ یہ پانی پی جائیگی
ابھی اسکے دل سے سکندر کی محبت جاتی رہیگی بلکہ دشمن جان ہو جائیگی اور ہم لوگون سے بھی کسی طرح کی
عداوت ملکہ کو نہ رہیگی طوفان نے کہا ہم عامل نہین مگر علم سے بڑھ کے خدا نے ہمارے کلام مین
تاثیر عطا فرمادی ہی تھوڑی دیر یہ باتین رہین آخر ملکۂ منویر ہلال ابرو نے کہا اب شاہزادہ کا پتہ لگانا
چاہیے اور طلسم مین جانا چاہیے یقین ہی شاہزادہ کے حال سے حکیم صاحب باخبر ہونگے انھین کے سپرد کیا تھا
اُنھون نے ضرور کچھ انتظام مناسب کیا ہوگا حکیم نیرنگ نے جواب دیا کہ مین جسوقت تمھارے باغ مین آیا
اور تمھین وہان نہ پایا تو شاہزادہ کو بہت انتشار رہا حد سے زیادہ بیقرار ہوا مین نے خیال کیا تو معلوم ہوا
کہ تمکو بادشاہ نے بلایا ہی اور اسوقت تمکو کچھ تکلیف پہونچانیکا ارادہ کر رہا ہی یہ سوچ کے مین پھر شاہزادہ
کو اپنے ہمراہ لایا اور اپنے تخت طلسمی پر بٹھایا قلعہ کی جانب روانہ کیا اور یہ کہدیا کہ وہین ٹھہریے گا میرا
انتظار فرمایئے گا جبتک مین نہ آؤن وہانسے نہ جایئے گا جب شاہزادہ کو پہونچا کر تمھارے پاس آیا
تو پھر بادشاہ نے مجکو اسطرف بھیجا یقین ہی شاہزادے نے میرا انتظار کیا ہوگا اور بہت راستہ دیکھا ہوگا

جب امید قطع ہوگئی ہوگی ضرور کسی سمت روانہ ہوا ہوگا مگر اسی حوالی مین معروف رہ تو روی ہوگا ورنہ جائیگا دوسری
سمت کا راستہ نہ پائیگا ملکہ نے کہا تو اب مناسب یہ ہی کہ یہان نہ ٹھہرین اور براہ راست قلعہ کا روان سرا کی طرف
چلین طوفان نے کہا ضرور اسطرف جانا چاہیے اور سکندر نامدار کا پتہ لگانا چاہیے حکیم صاحب صحیح فرماتے ہین
کہ ابھی شاہزادہ اسی قرب و جوار مین ہوگا کہین دور نہ جائیگا اگر ایسے وقت مین وہان پہونچ جائینگے تو ضرور
شاہزادہ کو پائینگے نہین تو پھر مشکل سے پتہ ملیگا شاہزادہ کو اور زیادہ زحمت ہوگی شب بھر سب سردار اور
ملکۂ تنویر ہلال بر و اور حکیم نیرنگ اور اورنگ تاجدار جادو یہی باتین کرتے رہے کسی کو نیند نہ آئی
صبح کو سب نے سفر کیا اور جانب قلعۂ کاروانسرائے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا اب کیفیت
احمر لباس جادو کی تحریر کی جاتی ہی کہ جسوقت احمر لباس جادو نشان سب لوگون یعنی ملکۂ تنویر
ہلال بر و اور حکیم نیرنگ وغیرہ کو طلسم دار الصفا کیطرف روانہ کیا تو خود ملکہ کے باغ مین پوشیدہ ہوکر آیا
یہان سکندر کو نہ پایا اسکو کمال تعجب ہوا سخت متحیر ہوا کہ یہانسے سکندر کہان جاتا اور کون اسکو لیجاتا کیا عجب
ہی کہ حکیم نیرنگ نے ملکہ کی خاطر سے اپنے مکان مین چھپایا ہو اور مجھسے یہ حال پوشیدہ کیا ہو مناسب ہی کہ حکیم
کے مکان پر جاؤن اور وہان شاہزادہ کا پتہ لگاؤن یہ سوچ کے حکیم نیرنگ کے مکان پر آیا یہان اچھی
طرح تلاش کیا جب پتہ نہ ملا تو مجبور ہوکے اسنے وہان کے ملازمین کو بلایا کہا ایک بات ہم تمسے دریافت
کرتے ہین مگر صحیح صحیح بتانا ایک حرف نہ چھپانا ورنہ ابھی تم کو زندہ زمین مین دفن کرا کے سنگسار کرونگا ایک کو
زندہ نہ رکھونگا ملازمین نے جو اسکو غصہ مین پایا سب کانپنے لگے ہاتھ باندھ کے سب نے کہا اے شہریار آپکے
آگے کسی راز کو چھپانا ممکن نہین کونسی بات ہی جو آپ پر ظاہر نہین اگر ہم لوگ آپسے چھپائینگے بچنا نہینگے جو
آپ دریافت فرماتے ہین وہ صاف صاف بتا دینگے احمر لباس نے کہا کوئی نیا شخص تو اس باغ مین
حکیم صاحب کے پاس نہین آیا تھا سب نے کہا کہ بھلا آپسے کیا حال چھپاتے آپ کو خود خبر تھی سوا حکیم صاحب
کے اس راز کو دوسرا نہین جانتا ہم لوگون نے پوشیدہ طور سے دیکھا تھا اے شہریار ضرور ایک شخص یہان آیا
حکیم صاحب کو اپنے ہمراہ لیگیا پھر حکیم صاحب اسکو اپنے ہمراہ لاے پھر وہ یہانسے تنہا چلا گیا حکیم صاحب اسکے
جانیکے بعد کہین تشریف لیگئے اور اب تک نہین آئے ہین احمر لباس نے اپنی جیب سے ایک تصویر نکالی اور ملازمین
کو دکھائی کہا دیکھو جو شخص آیا تھا اسکی صورت ایسی تھی سب نے کہا بیشک اے شہریار ایسی صورت کا آدمی یہان
آیا تھا احمر لباس نے پوچھا اب تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ وہ کس سمت گیا ہی ملازمین نے کہا ہم یہ نہین کہہ سکتے کیونکہ
ہمنے اسکو جاتے ہوے ہرگز نہ دیکھا مگر یہ خیال نہین کہ کدھر گیا احمر لباس نے کہا اس امر کو مین دریافت
کیے لیتا ہون اگرچہ جو بات تمنے بتائی یہ بھی مجھے معلوم ہو جاتی مگر کیا مین اتنی سی بات کے واسطے زحمت
اٹھاتا اب مجکو یقین کامل ہوگیا ہی باسیوقت جاتا ہون اور اس شخص کا پتہ لگاتا ہون یہ کہکے وہانسے روانہ
ہوا اور اپنے محل مین گیا اپنی بی بی ملکۂ شمشاد جواہر پوش کو بلایا کہا آج آپکی صاحبزادی نے غضب
کیا تھا اپنے باغ مین سکندر کو چھپایا تھا جب ہمکو اطلاع ہوئی تو اسے حکیم نیرنگ کے مکان پر نہین
معلوم کیونکر بھیجدیا وہانسے حکیم نے اسکو پوشیدہ کیا ہی اگر مین آگاہ نہ ہوتا تو ضرور کچھ فساد برپا ہوتا اگرچہ
شکست طلسم امر محال تھا مگر طلسم کو قرار واقعی نقصان پہونچ جاتا اب مین اسکا پتہ لگاتا ہون اور ڈھونڈھ
کے لاتا ہون تم بھی ذخیرۂ اسرار مگاؤ اور یہ کیفیت تحقیق کرو مین اسکو جسوقت پاؤنگا فوراً طلسم دار الصفا

ہین بھیجدو نگا وہان دل تمہارا جادو اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کر ڈالینگے مجکو بھی اطمینان ہو جائیگا طلسم کو بھی استحکام ہوگا
شہزادہ جواہر کوش اُسیوقت اُٹھی ایک صندوقچہ لائی صندوقچہ کو کھول کر ایک تصویر طلائی نکالی کہا اسی
شبیہ سامری کچھ خیال سکندر کا بھی تجکو معلوم ہی ہمکو بھی آگاہ کرو اب وہ کہان ہی اور کسکے پاس ہی تصویر نے گردن ہلائی
کہا ہم اس کیفیت سے بخوبی تمام آگاہ ہین سکندر طلسم مین آیا ہی اور عنقریب سخت حملہ طلسم پر کرنے والا ہی کیا عجب ہی کہ
کوئی اُسکے سامنے نہ ٹھہرے اور وہ طلسم کو بیت جلد فتح کرلے یہ سال احمر لباس جادو پر بھاری ہی ہماری زندگی
تین بھی تھوڑے دن باقی ہین طلسم معدن آفات بھی تو ٹوٹا چاہتا ہی اور پرویز سلح پوش آنے والا ہی بہت ہوشیاری
سے کام لو اور غفلت کو دخل نہ دو طلسم کی عمر تمام ہوئی سکندر قلعہ کا روان سر اپر سوجود ہی اگر بادشاہ طلسم
وہان جائیگا تو سخت مصیبت مین مبتلا ہوگا سکندر کا سامنا نہ ہوگا بلکہ اُسکے عوض پرویز سلح پوش سے ملاقات
ہوگی اور وہ ایک دم مین اسیر کرلیگا اُسکے سامنے احمر لباس جادو کا سحر بالکل بیکار ہوگا اس سے مناسب یہ ہے
کہ بادشاہ کسی اور کو اُسطرف روانہ کرے اور خود کوئی تدبیر معقول مین مصروف ہو احمر لباس نے جو یہ سنا گھبرا گیا
کہا ای ملکہ غضب ہوا ارے دوسری شبیہ کو نکالو اُس سے اِس امر کی رائے لو دیکھو وہ کیا بتاتی ہی اور کیا حکم لگاتی
ہی ملکہ نے اُسیوقت دوسری شبیہ نکالی کہا اے تصویر جمشید سکندر جو ہمارے طلسم مین آیا ہی اُسکے واسطے ہم کیا تدبیر
کرین اور اپنے طلسم کو کیونکر بچائین اِس تصویر نے بھی ہنسکے جواب دیا اب تمہاری کوئی تدبیر کارگر نہ ہوگی بہتر یہ ہی
کہ تم ہمسے اُسکی رائے نہ لو اور شبیہ ثالث سے دریافت کرو اگر وہ کچھ رائے نہ بتائے تو پھر تصویر رابع سے پوچھو ہے
جہانتک خیال کیا ہمکو طلسم کی عمر تمام معلوم ہوتی ہی لاکھ تدبیرین کی جائینگی مگر اب طلسم کا باقی رہنا غیر ممکن ہی ملکہ نے تیسری
تصویر کو نکالا بطور سابق اُس سے بھی دریافت کیا تصویر نے جواب دیا طلسم کی عمر تمام ہوگئی ہی اب کوشش بیکار ہی
اگر اپنی جان عزیز ہی کسی دوسری جگہ جاکر قیام کرو یہان کی سکونت اچھی نہین ملکہ نے اُس تصویر کو بھی بند کیا چوتھی تصویر کو
نکال کر پوچھا اُسنے جواب دیا کہ ای ملکہ تم نہ گھبراؤ ہم ایک رائے بتاتے ہین طلسم کو لغزش بھی نہ ہوگی اور سب مسلمان
ایک دم مین فنا ہو جائینگے مگر کمال محنت سے یہ کام انجام پائیگا اور جسوقت تم میرے کہنے کے موافق انتظام کروگی اُسوقت
تمکو معلوم ہوگا کہ مین نے کیسی رائے دی ہی لو مین بتائے دیتا ہون یہان سے بیس منزل پر ایک پہاڑ ہی کوہ خونفشان
کے نام سے اُسکی شہرت ہی اگر آپ یا بادشاہ طلسم غرض دونون مین سے ایک شخص وہان جائے اور ذوالنحز طوم جادو کو یہان
لائے وہ آپ لوگون کی مدد کرے تو پھر کسی کی مجال نہین جو طلسم کو گزند پہونچا سکے مگر وہان تک جانا اور اُسکو یہان
لانا امر محال ہی وہ اصل مین انسان نہین بلکہ دیو ہی اور دیو بھی عجیب الخلقت مہیب صورت قوی ہیکل کسنے ایسی
صورت آج تک کبھی نہ ہوگی کوہ خونفشان پر اُسنے اپنا مسکن بنایا ہی گرد شراب کا دریا بھرا ہی بیچ مین بیٹھا ہوا ہی
انسان وحیوان اُسکی خوراک ہی جو کوئی جانور جسیم مثل فیل وشتر وغیرہ اُسکے سامنے آتا ہی وہ کھا جاتا ہی نہین معلوم
کسقدر شراب روز پیتا ہی ایک دریا بہا کرتا ہی دن بھر یہی شغل جاری رکھتا ہی شب کو اپنے مقام سے اُٹھکر ایک لمحہ کے اندر
طلسم نہ فلک مین جاتا ہی اور وہان اپنے مکان مین شب بھر بسر کرتا ہی صبح کو اُسی پہاڑ پر آکر بیٹھ رہتا ہی اگر وہ
یہان آجائے تو اُسے ہلاک کرنے کی بھی ضرورت نہین سب مسلمانون کو ایک لقمہ بنائے مگر اُسکا آنا بہت دشوار ہی
آپ لوگ اُسکی خاطر نہین کرسکتے اتنی شراب اُسکے واسطے کہان سے آئیگی ہزارون فیل وشتر وگرگدن وغیرہ روز
کہان سے ملینگے جو اُسکے کھانے کے واسطے دیے جائین ملکہ نے جواب دیا اُسکے پاس کسی آدمی کو روانہ کرون ایک
خط اپنا لکھکر اُسکو دے دون یقین ہی وہ شہزادہ احمر لباس کا خط دیکھکر یہان چلا آئے اور سب دشمنان طلسم کو

کہا جائے تصویر نے جواب دیا یہ کیا خیال ہی ذوالخرطوم جادو کو کہنا کیسا ارے خود تم دونون شخصون مین سے کوئی وہان جائے
اور منت وخوشامد اُسکو یہان لی آئے احمر لباس نے کہا پھر ہم اپنی زحمت جو اُٹھائین تو ذوالخرطوم جادو کے پاس نہین جائین
طلسم نہ فلک مین جاکر فریاد کرین اور منارۂ دوازدہ منزل سے کسی کو بلا کر مدد لین اگر وہان سے حکم آجائیگا تو ضرور منارہ
سے کوئی نہ کوئی شخص آکر ہماری امداد کریگا جب مین نے پرویز سلح پوش کو اسیر کرنا چاہا تو خود طلسم نہ فلک مین گیا
اندر تو نہین جانے پایا سرحد پر ایک قلعہ ہی وہان کے حاکم قلعہ سے کل حال بیان کیا وہانسے حکم ہوا کہ منارۂ دوازدہ
منزل مین برائے سیر لیجاؤ وہان جاتے ہی اسیر ہو جائیگا اور عمر بھر رہائی نہ پائیگا بلکہ جو کوئی اُسکو رہا کرنے جائیگا وہ
مبتلائے بلا ہو جائیگا مین وہان سے واپس آیا اور پرویز کو اپنے ہمراہ منارہ پر لیگیا جاتے ہی پرویز منزل یازدہم
پر اسیر ہو گیا اور ہاز سفید بنکر بارھوین منزل پر پہونچ کے گرفتار ہوا آجتک وہان اسیر ہی اب کچھ سوجھ نہین دیتا یہ
سنکر تصویر نے ہنس کے جواب دیا یہ کون کہتا ہی کہ پرویز ابھی تک اسیر ہی ارے اُسکو تو سکندر نے رہا کیا خود مبتلائے
بلا ہوا پھر اُسنے بھی رہائی پائی اب وہ دریائے اسرار مین سفر کریگا اور پرویز اُسکی مدد کریگا راہ مین اُس سے
ملاقات ہو گی پرویز سب سامان کر چکا ہی عنقریب وہ بھی طلسم معدن آفات پر حملہ کریگا اور ضرور فتح کر لیگا
یہ سنتے ہی احمر لباس کے ہوش اُڑ گئے کہا ارے پرویز کو سکندر نے رہا کیا اور خود اسیر ہو گیا ہین تو کسی نے
بھی خبر نہین کی وہ ہمارے سامان اسیر رہا اور پھر آزاد ہو کر نکل گیا اب ضرور طلسم پر زوال آئیگا اب مین طلسم نہ فلک
مین ضرور جاؤنگا اور وہانسے کچھ نہ کچھ مدد لیکر ضرور آؤنگا اگر منارہ سے صرف شہر خموشان کے کچھ لوگ میرے
پاس آجائینگے تو سب کام میرا بن جائیگا تصویر نے کہا اب جانب طلسم نہ جانا اور وہانسے امداد طلب نہ کرنا ورنہ وہانسے
جواب صاف پاؤگے واپس آؤگے جو بات ہم بتاتے ہین وہ کرو ذوالخرطوم جادو کے پاس جاؤ اور منت وانتما
کرکے اُسکو یہان لے آؤ وہ سب کام تمھارے بنا دیگا پرویز سکندر وغیرہ کو یا گرفتار کر لیگا یا مار جائیگا احمر
لباس نے جواب دیا کہ کیا پرویز میرے سحر سے بھی امان پا جائیگا تصویر نے جواب دیا کہ پرویز ساحر بیکتا ہی تم کو خوب
اُسکے سحر کا حال معلوم ہی جب تم سے کچھ نہ ہو سکا تو مجبور ہو کے طلسم نہ فلک مین گئے وہان سے امداد ہوئی تو
پرویز اسیر ہو گیا ورنہ اب تک وہ طلسم دارالضیا کو فتح کر لیتا احمر لباس نے کہا مین کل ذوالخرطوم جادو کے
پاس جاؤنگا اور جسطرح بن پڑیگا اُسکو سمجھا کے لاؤنگا تصویر نے بہت باتین کین اور سمجھایا کہ خبردار ذوالخرطوم
سے بحث کلام کرنا اوّل تو جہانتک ممکن ہو اُسکی اجازت لیکر سامنے جانا ایسا نہ ہو کہ وہ نشہ کی حالت مین اُٹھکے
کھا جائے تو اور مصیبت ہو احمر لباس نے کہا مین اچھی طرح وہان پہونچ کے سب انتظام کر لونگا تھوڑی دیر
ملکہ شمشاد اور احمر لباس یہی گفتگو کرتے رہے جب بہت دیر ہو گئی ملکہ نے صندوقچہ بند کیا احمر لباس
سے کہا ای شہنشاہ آپ پوشیدہ طور سے ذوالخرطوم کے پاس جایئے گا کسی پر یہ حال ظاہر نہ ہونے پائے نہین
طلسم مین بڑی ہنسی ہو گی سب یہی خیال کرینگے کہ دو شخصون سے بادشاہ طلسم کو اسقدر ڈر معلوم ہوا کہ امداد
طلب کرنے کی کوشش کر رہا ہی سب کے سامنے بالکل وقعت کم ہو جائیگی کوئی اسقدر ڈر خوف آپ کا نہ کریگا
اس بات کو تو کوئی جان نہین سکتا ہی کہ اسوقت طلسم پر کیسا وقت سخت ہی اور کیا غضب ہونے والا ہے
اسکو تو وہی لوگ جانتے ہین جو واقف کار اور رازدار طلسم ہین احمر لباس نے جواب دیا کہ مین خود
پوشیدہ طور سے جاؤنگا کسی پر یہ حال ظاہر نہ ہونے پائیگا وہ رات اسی گفتگو مین بسر ہوئی صبح کو احمر لباس
نے معمولی سامان سفر اپنے ساتھ لیا اور جانب کوہ خموشان روانہ ہوا اگرچہ راستہ کئی روز کا تھا مگر بزور سحر

ایک دن مین ہی کیا اور کوہ خونفشان پر پہونچا یہان اسکو عجب سامان نظر آیا دیکھا ایک دریاے خون جاری ہی اسکے وسط
مین ایک پہاڑ ہی راستہ کسی طرف نظر نہین آتا اُس خون کے دریا مین نہنگ و دیگر ہا نوران دریائی ایسے ایسے نظر آتے ہین
جنکے دیکھنے سے خوف معلوم ہوتا ہی احمر لباس نے خیال کیا کہ مین اس دریا پر کیون کر جاؤن اور پھر اس پہاڑ
پر کیونکر چڑھون جو ذوالخرطوم سے ملاقات ہو یہ خیال کر رہا تھا کہ سامنے سے ایک ساحر آیا اور دریا مین پیرنے
کا انتظام کرنے لگا احمر لباس اُس ساحر کے قریب آیا کہا بھائی ایک بات ہماری سنلو اُس ساحر نے کہا بات تمھاری
کیا سن لین ہمین معلوم ہی تم احمر لباس جادو حاکم طلسم حیرت افزا ہو تمھارے طلسم مین سکندر فرخ لقا اور پیروز
سلم پوش آئے ہین اُنسے ڈر کر تم بھاگے ہو اور چاہتے ہو کہ ذوالخرطوم جادو تمھاری مدد کرے تو یہ بات
غیر ممکن ہی تھوڑا زمانہ ہوا کہ سوداورسہ تن ایک ساحر طلسم دارالضیا سے یہان آیا تھا اُنسے بھی ایسی ہی کچھ شکایت کی تھی
نہین معلوم اُسکے پاس کیا چیز تھی کہ اُسکی وجہ سے ذوالخرطوم نے اُسکو بلا لیا اور رہبت خاطر کی اُس سے وعدہ بھی کیا
کہ مین وقت پر تیری مدد کرونگا مگر شرط یہ ہی کہ مجھکو میرا افسر بھی اجازت دے دے احمر لباس نے کہا تمکو سب حالت
میری معلوم ہی اگر میری مدد بیان کردو تو کیا عجب ہی اُنکو میرے حال پر بھی رحم کے اور میری امداد کے واسطے بھی موجود ہو
جائین اُس ساحر نے جواب دیا کہ ہمین اتنی فرصت نہین جو تمھاری اطلاع کرین یہان ٹھہرے رہو جب ہم فرصت
پائینگے پہاڑ پر جائینگے تمھاری اطلاع کر دینگے اور جو کچھ حکم وہانسے ملیگا تمھین سنا دینگے احمر لباس نے زیادہ تقریر
مناسب نہ جانی کہا تمھین اختیار ہی جب چاہے میری اطلاع کرنا مگر دل مین خیال کیا کہ یہان کے ادنے اونے ساحر جن
کو یہ بات حاصل ہی کہ انسان کا دلی منشا بتاتے ہین نہ ذوالخرطوم تو نہین معلوم کیا کیا کر سکتا ہوگا یہ خیال کر
احمر لباس بیٹھ گیا وہ ساحر اسی خون کے دریا مین کود پڑا اور خون پینا شروع کیا بہت دیر تک دریا مین رہا
جب اُسکی طبیعت سیر ہوئی تو دریا سے باہر آیا لباس پہنکر ایک دستک دی اُسی دریا سے ایک مگر مچھ نکلا ساحر
اُس پر سوار ہوا مگر مچھ اُسکو پار اُتارا ساحر پہاڑ پر چڑھا کہ احمر لباس دنگ ہو گیا قریب شام وہان سے
واپس آیا کہا اے احمر لباس ذوالخرطوم جادو نے کہا ہی کہ آج تم یہین ٹھہرو اسوقت تو مین جاتا ہون صبح کو جب
یہان آؤنگا تو تمکو بلا لونگا اگرچہ تمھین رات بھر رہنے کی تکلیف تو ضرور ہوگی کیونکہ کوئی مکان پہاڑ کے باہر نہین ہی مگر
کیا کرون مجبور ہون اسوقت یہان ٹھہر نہین سکتا احمر لباس نے کہا مین رات بھر یہان بسر کرونگا اور صبح کو
جب وہ طلب فرمائینگے تو اُنکی خدمت مین جاؤنگا ساحر اُسکے سامنے سے غائب ہو گیا احمر لباس رات بھر
دریا کے کنارے بیٹھا رہا خوف مارے اُسکو نیند نہ آئی جب صبح ہوئی تو اُسنے دیکھا ایک ساحر عجیب الخلقت
سامنے سے آیا اور احمر لباس سے کہا کہ تمکو ذوالخرطوم جادو نے بلایا ہی جلدی چلو احمر لباس نے کہا
بھائی مین کیونکر وہانتک جاؤن اور کیا کرون ساحر نے کہا اسی سحر پر حیرت افزا مین حکومت کرتے ہوا ایک سا
راستہ نظر نہین آتا یہ کہکے اُسکو اپنے ایک ہاتھ پر بٹھایا اور سحر کر کے ایک جست کی پہاڑ کے اوپر پہونچ گیا احمر لباس
یہ کمال دیکھکے دنگ ہو گیا پہاڑ پر پہونچکے جو اُسنے نگاہ کی خلاف طریقہ ایک میدان وسیع نظر آیا ریگستان کی
جگہ پایا احمر لباس نے کہا کیون میان ساحر یہ میدان کیسا ہی ساحر نے کہا تمکو یہان باتون کے تحقیق کرنے کی
کیا ضرورت ہی اب تم ذوالخرطوم کے پاس چلو وہی تمکو بتا دینگے یہ باتین کرتا ہوا اُسکو ایک دریا کے کنارے
لایا احمر لباس نے دیکھا دریا کا پانی سرخ ہی گھبرا کے پوچھا یہان سرخ دریا بھی بہتا ہی ساحر نے کہا ارے
شراب کا دریا ہی دیکھو وہ سامنے کیا دکھائی دیتا ہی احمر لباس نے جو سامنے نظر اُٹھا کے دیکھا ایک کوہ سیاہ نظر آیا

کہا بھائی کالے پتھر کا پہاڑ ہی ساحر نے کہا تو عجب بیوقوف ہی چشمۂ شراب کو لال پانی کا دریا بتاتا ہی ذوالخرطوم
جادو کو کالے پتھر کا پہاڑ سمجھتا ہی ارے یہ دریائے شراب ہی اور وسط دریا مین ذوالخرطوم جادو بیٹھے ہین تو انکو
کالے پتھر کا پہاڑ بتا رہا ہی اب تو احمر لباس کے حواس باختہ ہو گئے کہا بھائی یہ وسط دریا ہی جہان وہ سیاہی نظر
آتی ہی ساحر نے کہا ہان یہ وسط دریا ہی احمر لباس نے پوچھا ذوالخرطوم جادو کے ہاتھ پاؤن نظر نہین آتے
ساحر یہ سنکر ہنس پڑا کہا ارے یہانسے چالیس پچاس کوس کی راہ ہی نظر کیونکر کام دیگی جب قریب جائیگا ہاتھ
پاؤن منھ آنکھین سب کچھ دکھائی دیگا مین جانتا ہون تجکو ذرا بھی شعور نہین ہی جو بات کہتا ہی وہ ایسی بیہودہ ہوتی
کہ مجھے ہنسی آجاتی ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک صدائے مہیب ایسی آئی کہ تمام پہاڑ کانپ گیا احمر لباس
بیہوش ہو کے زمین پر گر پڑا ساحر نے اسکو اٹھایا بڑی دیر کے بعد ہوش و حواس درست ہوے ساحر نے پوچھا
ارے تیرا یہ کیا حال ہو گیا تھا احمر لباس نے کہا ایک آواز مہیب ایسی آئی تھی کہ مین سمجھا تھا پہاڑ پھٹ جائیگا
اور مین زندہ نہ بچونگا اسی وجہ سے مین بیہوش ہو گیا تھا یہ آواز کیسی تھی ساحر نے کہا اگر یہی حالت ہے تو تو
ذوالخرطوم جادو کے پاس کیونکر جائیگا صورت دیکھکر بھی تیری یہی حالت ہو گی بلکہ کیا عجب ہی مارے
خوف کے تیرا دم نکل جاے احمر لباس نے کہا اس آواز کی کیفیت تو بیان کرو ساحر نے جواب دیا کہ ذوالخرطوم
جادو کی آواز تھی کسی سے کچھ کہا ہوگا احمر لباس نے خیال کیا جسکی آواز ایسی ہی اسکے قد و قامت کی کیا کیفیت
ہو گی اسی خیال مین احمر لباس راہ طے کرکے قریب پہونچا جو دور سے اسکو پہاڑ معلوم ہوتا تھا اب آہستہ آہستہ طور
اسکو اعضا دکھائی دینے لگے معلوم ہوا کہ ایک شخص قوی ہیکل سامنے بیٹھا ہی مثل ہاتھی کے ایک سونڈ سامنے
ہی دانت بھی ہاتھی کے دانتون سے دس گونہ بڑے سامنے دکھائی دیتے ہین احمر لباس اس مہیب صورت
کو دیکھکر گھبرایا ساحر سے پوچھا کیا ذوالخرطوم جادو کی ایک سونڈ بھی ہی اسنے جواب دیا کہ ایک نہین بلکہ دو
سونڈین ہین اور دو منھ ہین ایک سونڈ آگے ہی ایک پشت پر اور منھ بھی دونون طرف ہین وہ سامنے کی چیزین
بھی دیکھ سکتا ہی اور پشت کی چیزین بھی اسے معلوم ہوتی ہین اور گفتگو بھی دونون طرف سے کرتا ہی احمر لباس
نے کہا ایسا آدمی آج تک نگاہ سے نہین گذرا ساحر نے جواب دیا کہ یہ کوئی عجائب بات نہین ہی طلسم
ہر فلک مین ایسے ایسے بہت سے دربان ہین جنکے چار چار منھ اور چار چار سونڈین ہین ہر طرف سے
کلام کرتے ہین اور ہر ایک منھ سے کھانا بھی کھاتے ہین یہ گفتگو کرتا ہوا احمر لباس قریب ذوالخرطوم جادو کے
پہونچا اب جو اسنے چہرہ پر نگاہ کی چیخ مار کے زمین پر گر پڑا ساحر ذوالخرطوم کی طرف مخاطب ہوا کہا
یہ عجب طرح کا آدمی ہی اسی سحر پر یہ طلسم حیرت افزا کی حکومت کرتا ہوگا اسے لوگ کب خیال مین
لاتے ہون گے ذوالخرطوم نے گردن ہلائی کہا وہان کے لوگ بھی ایسے ہی ہین جو اسکو بہت بڑا ساحر
جانتے ہین اسکو جلدی ہوشیار کرو کہو مجھسے نہ ڈرے مین اسے نہ کھاؤنگا مین نے خود بلایا ہی ساحر نے
اسکو ہوشیار کیا جب احمر لباس کو غشی سے افاقہ ہوا اب اسنے غور سے نگاہ کی عجب صورت نظر آئی
دیکھا ایک پتھر کے چبوترے پر ایک پہاڑ نظر آتا ہی ایک سونڈ کئی سو گز کی سامنے لٹک رہی ہی ایک
ویسی ہی پشت پر دکھائی دیتی ہی گرد چبوترے کے شراب کا دریا بھرا ہی سونڈین دونون اس مین پڑی
ہین شراب کھینچکر منھ مین ڈال رہا ہی فیل و شتر صدہا گرد کھڑے ہین جب چاہتا ہی سونڈ بڑھاکے
ایک ہاتھی کو پکڑ لیتا ہی اور بے تکلف منھ مین رکھکر نگل جاتا ہی گرد اور ساحران مہیب صورت طویل القامت

کہتے ہین احمر لباس نے سلام کیا ذوالخرطوم نے جواب دیکر پوچھا ای احمر لباس ایک غیر ساحر سے اسقدر تمکو
خوف ہوا کہ میرے پاس آئے عجب کی بات ہی تم طلسم کے بادشاہ ہو طلسم بھی تمھارا ایسا ہی ہوگا بھلا تم نے کبھی
ساحر بھی دیکھا ہی احمر لباس نے کہا مین نے کیا کسی نے نہ دیکھا ہوگا جواب تو دیا مگر ہیبت صدا سی عجب حالت
ہوئی کلیجہ کانپنے لگا قریب تھا بیہوش کھاکے گرے مگر اپنے تئین بہت سنبھالا ذوالخرطوم نے کہا ای احمر لباس
تم خوف نہ کرو مین نے اب آدم خواری بہت کم کردی ہی اسواسطے کہ جب دس بیس ہزار آدمیون کو کھاؤن
تو میرا پیٹ بھرے اسقدر آدمی روز مجھکو کہان نصیب ہون ہان ہمارے افسر اعلیٰ البتہ روز لاکھ ڈیڑھ لاکھ
آدمیون کو کھا جاتے ہین احمر لباس نے کہا کیا آپ پر بھی کوئی افسر ہی ذوالخرطوم نے جواب دیا کہ ہمارے
افسر پر کے بعد دیگرے دو سو افسر اور ہین اور ہر ایک اپنے ماتحت سے زور و قوت و جسامت و صورت مین
زیادہ ہی احمر لباس نے کہا آپ کے طلسم مین دو سو افسر ہین اور ایسے ایسے صاحبان قدرت ہین ذوالخرطوم
نے کہا صرف اُس مرحلہ پر دو سو افسر ہی جو سرحد طلسم پر ہی وہانسے خاص طلسم تین ہزار منزل ہی ہم لوگ اصل
طلسم مین تھوڑی جاتے پاتے ہین اگر وہانکے ساحر ہم کو دیکھ لین تو فوراً اٹھاکے کھا جائین ہمکو اُنسے
بہت خوف کرتے ہین اگر کبھی ضرورت ہوتی ہی تو افسر اعلیٰ وہان جاتے ہین اور کسی اہلکار طلسم سے ملکر واپس
آتے ہین احمر لباس کو اور زیادہ تعجب ہوا کہ طلسم نہ فلک کے اندر ایسے ایسے لوگ ہین جو ذوالخرطوم
سے ساحر کو نگل جاتے ہین اور ان افسرون کا افسر اعلیٰ بھی وہان بادشاہ طلسم تک نہین جا سکتا ہی نہین معلوم
بادشاہ طلسم کیسا ہی یہ خیال کرکے احمر لباس نے پوچھا بادشاہ طلسم تک آپ لوگون کی رسائی مہینہ دنون کے
بعد ہوتی ہوگی ذوالخرطوم نے کہا ہم لوگ کیسے ہمارے افسرون کا اعلیٰ افسر بادشاہ کے پاس کیا وزرا کے پاس
بھی نہین جا سکتا نہ ہم لوگون کو اندر طلسم کے جانے کی اجازت ہی بادشاہ طلسم کو ہمنے اپنی عمر مین ایک مرتبہ دیکھا ہی
وہ اپنے والد ماجد کے تخت پر جلوہ فرما ہوے تھے اُسوقت سب ساحران اعلیٰ و ادنیٰ طلسم مین طلب
ہوے تھے تو ہم لوگ بخوف کہین باہر نہین جاتے تھے جہان ہمین جگہ ملگئی تھی وہین بیٹھے رہتے تھے سال بھر
جشن عظیم رہا پھر ہم لوگ رخصت کیے گئے اُس زمانہ سے آج تک تفاق جانیکا نہین ہوا احمر لباس نے کہا
بادشاہ طلسم کی کیا صورت ہی ذوالخرطوم نے کہا وہ بہت حسین ہین اُنکا قد بھی مثل انسانون کے ہی اور
اُنکے اعضا بھی حسن و صورت مین یکتاے زمانہ شمار کیے جاتے ہین وزیرون مین صرف ایک وزیر ہی
بادشاہ طلسم کا ہم خاندان ہی وہ صورت و حسن مین اُنکے موافق ہی ورنہ اور وزرا بھی ایسے ہین کہ جو ہم
لوگون کو مثل مگس کے تصور کرتے ہین احمر لباس نے کہا بادشاہ کے سب تابع کیونکر ہین جب ایسے
ایسے قوی ہیکل لوگ ہین تو وہ بادشاہ کو کس نظر سے دیکھتے ہون گے ذوالخرطوم نے جواب دیا
اسکی دو وجہ ہین ایک تو بادشاہ خاندان قدرت سے ہین دوسرے اُنکے اختیارات ایسے ہین کہ جسمین
ساحر کو چاہتے ہین صرف ایک نگہ کے اشارہ سے بیجان کردیتے ہین اُنسے سب ساحران طلسم ہر وقت
کانپتے رہتے ہین احمر لباس دیر تک یہی باتین کرتا رہا پھر ذکر کیا کہ مین ایک زمانہ مین وہان گیا تھا اور
وہان سے مجکو حکم ملا تھا کہ منارہ دوازدہ منزل پر جاؤن ذوالخرطوم نے کہا مجکو معلوم ہی ہمارے ہی افسر نے
یہ حکم دیا تھا بادشاہ کو اسکی اطلاع بھی نہین تھی نہ کوئی اور افسر ماہر تھا منارہ دوازدہ منزل ہمارے
افسر چہارجشم ہفتاد دست کا بنایا ہوا ہی اب اگر تم مجھسے مدد طلب کرنے آئے ہو تو مین اپنے افسر سے

کہو تو وہ کوئی فکر کرہ بیٹھے سواد برہنہ تن طلسم دارالقضیا سے آیا ہی وہان بھی ایک سلمان پہونچ گیا ہی اُسنے
ایک سمت فتح کرلیا ہی اب وہ حارس طلسم ہی سب لوگون کو ہراس ہی سواد میرے پاس آیا ہین نے اسکے واسطے اپنے افسر
سے کہا تھا حکم ہوا ہم ایک ساحر کو بھیجدینگے اور اگر مناسب نہ جانینگے تو ایک سحر تیار کردینگے سواد اُسکو اپنے ہمراہ
لیجاے وہ سحر سب مسلمانون کو گرفتار کردیگا سواد اسی امید پر یہان پہنچا ہی آج تم آئے ہو تمہارے واسطے بھی
مین کوشش کرونگا احمر لباس نے ہاتھ باندھکے کہا اگر میرے واسطے جلد تدبیر ہوجاے تو بہت مناسب ہی
کیونکہ اب میرے دونون طلسم برباد ہوا چاہتے ہین اور ذرا سا سہارا طلسم دارالقضیا کا تھا اُسکی نسبت بھی
آپ یہ فرماتے ہین کہ وہان بھی مسلمان آگئے ہین اب دل تابان جادو کو اپنی فکر ہوگی وہ میری امداد کیا کریگے
اور اگر مناسب تصور فرمایئے تو آپ افسر صاحب کے پاس مجکو بھیجدیجیے مین اُنسے عرض حال کرون اور آپ سفارش کرین
ذوالنحر طوم نے کہا آج شب کے یہان قیام کرو کل میرے ہمراہ چلنا مین تمہارے واسطے اجازت لونگا اگر افسر کا حکم
ہوگا تو کل تمکو بھیجدونگا اور اگر اُنکے خلاف ہوا تو مجبور رہون جو کچھ وہ فرمائینگے وہ جواب تمہین دونگا احمر لباس
خاموش رہا جب شام ہوئی تو ذوالنحر طوم زمین مین پانون مارکے غرق ہوگیا احمر لباس وہین رہا رات بھر
اسنے خوف کے مارے جاگ کے صبح کی تھوڑا دن بھی نہ چڑھنے پایا تھا کہ ذوالنحر طوم کا دو آکیا احمر لباس
نے سلام کیا ذوالنحر طوم نے کہا مین نے تمہارے واسطے اپنے افسر سے کہا اُنھون نے جواب دیا کہ یہان آنے
کی ضرورت نہین وہ ہمارا ایک خط لیکر دراز دست آدم خوار کے پاس جاے دراز دست اُسکے ساتھ جائیگا
اور سب دشمنون کو نگل لیگا احمر لباس نے منظور کیا ذوالنحر طوم نے وہ خط اسکو دیکر ایک ساحر کیطرف اشارہ کیا
کہ احمر لباس کو دراز دست آدم خوار کے پاس پہونچادو ساحر نے احمر لباس کو اپنے کاندھے پر بٹھایا اور
سحر کرکے وہانسے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین یہ سا ایک جنگل مین پہونچا اور آواز دی دراز دست جادو تمہارے
پاس چہار چشم ہفتاد دست نے ایک آدمی کو بھیجا ہی جلد می آؤ اور اسکو لیجاؤ احمر لباس نے دیکھا کہ ایک ساٹھ
فیل مست کی طرح چنگھارتا ہوا ہمرا سے نکلا اور ساحر کے قریب آکر کہا کہ مین اسے کھا جاؤن ساحر نے کہا
رے نہین یہ خط لایا ہی دراز دست نے ہاتھ بڑھایا احمر لباس نے خط دیا دراز دست نے پڑھکر کہا غضب
ہوا تھا اگر مین اسوقت تجکو کھا جاتا تو چار چشم ہفتاد دست مجھپر بہت خفا ہوتے خیر اب مین تیرے ہمراہ چلتا
ہون مگر میری بھوک کا سامان رکھنا ایسا نہ ہو کہ مجھپر فاقے گذارین چار پانچ سو آدمی روزمرہ میرے کھانیکو
فراہم کرنا اگر اس سے کم ہون گے تو تجکو کھا جاؤنگا اور تیرے خاندان بھر کو نہ چھوڑونگا احمر لباس نے کہا کہ
یہ شرط بہت ٹیڑھی ہی اگر مین اسکو لیجاؤن اور آدمی ممکن نہ ہون تو یہ تجکو اور میرے خاندان بھر کو کھا جاے گا
اس سے بہتر یہ ہی کہ پہلے اسکے واسطے دس بیس لاکھ آدمی جمع کرلون پھر اسکو بہانسے لیجاؤن اور ابھی سے
لیجانا حماقت ہی کیونکہ ابھی سکندر کا بھی پتا نہین ہی اور پرویز بھی مفقود الخبر ہی اب بہانسے جاکر مین ذخیرہ فراہم
کرلونگا اور دریافت کرونگا جب سکندر کی آمد کا زمانہ ہوگا اسوقت دراز دست آدم خوار کو بہانسے لیجاؤنگا
یہ جاتے جاتے سب کو کھا جائیگا یہ سوچکے اسنے کہا کہ اے دراز دست مین اب تجکو لینے نہین آیا ہون
صرف یہ خط دینے آیا تھا اب جب تمہاری ضرورت ہوگی اسوقت مین یہان آؤنگا تم میرے ہمراہ چلنا جب تک
مین تمہارے واسطے وہان آدمی بھی جمع کرلونگا دراز دست نے کہا اب تجکو اختیار ہی تجکو اپنے افسر کا حکم پہنچانا
ہین بجالانا ہی احمر لباس نے کہا مین اب جاتا ہون جب ضرورت ہوگی تجکو لیجاؤنگا یہ کہکے ساحر سے کہا کہ مین

جس تخت پر بیٹھ کے آیا تھا وہ کوہ خوشنشان پر چھوڑ دیا ہی اب پھر وہان جاؤنگا جب تخت مجکو مل جائیگا تو بیٹھ
کر حیرت افزا کی طرف روانہ ہونگا دراز دست نے کہا اگر تجکو کچھ کام ہو تو وہان جاو ورنہ کیون اتنی تکلیف اٹھا
ہم ہین تجکو تخت منگاے دیتے ہین ابھی اٹھاے دیے ہین یہ کہکے اسنے ایک ہاتھ بڑھایا احمر لباس نے
دیکھا ہاتھ بڑھتا جاتا ہی تھوڑی دیر کے بعد اسنے ہاتھ جو کھینچا تخت سامنے رکھدیا احمر لباس سے کہا اب
سوار ہو کر چلا جا جب یہان آنا تو میرے واسطے اور تین سو آدمی لیتا آنا مین اُنکو کھا کر تیرے ہمراہ چلونگا
اور جسکو تو کہدیگا فوراً کھا جاؤنگا احمر لباس تخت پر سوار ہوا اسنے تخت کو اونچا کیا اپنے طلسم کیطرف
روانہ ہوا دو دن مین وہ راستہ طے کرکے حیرت افزا مین پہونچا یہان شمشاد جواہر پوش اسکی منتظر تھی
احمر لباس جو سامنے گیا شمشاد نے کہا ای شہنشاہ آپ نے بہت عرصہ کیا کیا آپ کو بادشاہ طلسم نے روک
لیا تھا یا ملاقات مین عرصہ ہوا ذوالخرطوم جادو نے شاید آپ کو بادشاہ کے پاس بھیجا ہوگا وہین اسقدر دیر
ہوئی احمر لباس نے کہا ای ملکہ بھلا اتنی میری مجال کہان تھی کہ مین بادشاہ طلسم نہ فلک کے پاس
جاتا اور اُنسے ملاقات ہوتی ادنی ادنی ساحر وہان کے ایسے ہین جنکو کوئی دیکھکر زندہ نہین رہ سکتا
اسقدر صورتین اُنکی مہیب ہین اور ایسے طریقے ہین کہ سامنے جانے سے زہرہ آب ہوتا ہی ذوالخرطوم
افسر ہین ایک سپاہی ہی وہ بھی خاص طلسم کا نہین سرحد طلسم پر چند لوگ رہتے ہین اُنمین کا ایک ادنی ملازم
ہی اور کل حالات اسنے وہان کے بیان کیے دراز دست آدم خوار کی کیفیت بیان کر دی پھر کہا کہ اب مین
ذخیرۂ اسرار کو اسوقت کھولتا ہون اور تحقیق کرتا ہون کہ سکندر کب تک حملہ آور ہوگا جب اُسکے آنیکا
زمانہ ہوگا اسوقت دراز دست کو لے آؤنگا ابھی اسکے واسطے لاکھون آدمی فنا کرنا ہین ورنہ وہ
مجکو کھا جائیگا ملکہ شمشاد یہ تقریر سنتی رہی جب دیر ہوئی تو یہ ذخیرۂ اسرار یعنی صندوقچہ اُٹھا کے لائی
اور اسنے تصویر سامری کو نکالا اُس سے پوچھا ای تصویر اب ہمکو یہ بتا کہ کب تک سکندر ہمارے
طلسم مین آئیگا اور پرویز کب تک طلسم معدن آفات مین جائیگا تصویر نے کہا ای شمشاد سکندر کے
آنے مین ابھی ایک ماہ کا عرصہ ہی مگر پرویز سلح پوش اسی تلاش مین پھر رہا ہی کہ پہلے مین سامان درست
کرلون تو پھر طلسم پر حملہ کرون شمشاد نے کہا ای تصویر سامری دونون شخصون کی آمد کے لیے دن تاریخ
مقرر کر دے تصویر نے ایک ایک دن بتایا ملکہ نے احمر لباس سے کہا احمر لباس نے صندوقچہ بند کیا یا
پھر شمشاد سے کہا کہ جب سے مین نے ملکہ اور رحیم اور رنگ وغیرہ کو جانب طلسم دارالضیا روانہ کیا ان لوگون
کی خبر نہین معلوم ہوئی نہ اور رنگ تاجدار پلٹ کے آیا نہ کوئی جواب میرے خط کا لایا آج دل تابان
جادو کو بھی بڑی فکر ہی مسلمان لوگ وہان بھی پہونچے ہین سواد برہنہ تن مدد طلب کرنے ذوالخرطوم
کے پاس گیا ہی چہار چشم بہتا دست نے اُس سے وعدہ بھی کیا ہی کہ بروقت ضرور مدد تیار
کر دینگے مجکو کمال ملال ہی کہ ایک عین میرا ایسے وقت مین مبتلاے آفت ہو گیا ہی جب کہ مین اُس سے
اعانت طلب کرنے والا تھا مین اب خود طلسم دارالضیا کی طرف روانہ ہوتا ہون اور دل تابان جادو سے
یہ سب واقعات بیان کرتا ہون اب بھی اسقدر قدرت ہمکو گون ہین ہی کہ اگر ملکہ مسلمانون کو تباہ کرنا چاہے
تو آسانی سے مسلمانون کا زور کم کر دیگے اور اگر اپنے مین قوت نہ دیکھی تو اسوقت مین جو جو فکرین کرنی ہین
اُنسے کام لینگے شمشاد جواہر پوش نے جواب دیا کہ آپ اسقدر کوشش خود کیون کیجیے جب ذوالخرطوم جادو سے

ایک صورت اور پیدا کردی ہی تو اب مقابلہ کرنے کی اور طلسم کے لشکر سے کام لینے کی کیا ضرورت ہی احمر لباس نے کہا اب یہ سب باتین دل تباہان جادو کے سامنے تجویز ہوجائینگی جیسا وہ کہینگے ویسا کیا جائیگا آجکی رات مین یہان رہونگا اور صبح ہوتے ہی طلسم دارالصفا کی راہ لونگا اور رنگ تاجدار کی بھی خبر نہین معلوم ہوئی اُنسے بھی ملنا ہی اور ملکہ نسترین کی حالت بھی دیکھنا ہی حکیم نیرنگ سے بھی شکایت کرنا ہی وہ رات احمر لباس جادو نے اسی تذکرہ مین بسر کی صبح کو سامان سفر درست کیا ملازمین کو بلا کر حکم دیا کہ ہم طلسم دارالصفا مین جاتے ہین بہت جلد سب سامان درست کرو ہم چاہتے ہین بہت جلد طلسم مین پہونچین ملازمین حکم پاکر اُسیوقت مصروف انتظام ہوے تھوڑی دیر مین سب سامان درست ہوا اور احمر لباس جادو نے طرف طلسم دارالصفا کے سفر کیا کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب کچھ کیفیت شاہزادہ سکندر کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب شاہزادہ جہاز پر بیٹھکر تلاش سرداران اسلام روانہ ہوا تو دو روز تک جہاز موافق ہوا پاکے بہت اچھی طرح راہ طی کرتا رہا تیسرے روز دفعتہً ایک ابر جانب مشرق سے اُٹھا اور ہواے تند و تیز چلنے لگی ناخدا اُسیوقت سے منتشر ہوگیا انتظام مین مصروف ہوا ہوا کے تھپیڑے دریا کے پانی کو تھپکے مین ڈالنے لگے جہاز کی حالت نوع دگر ہونے لگی جسقدر لوگ وہان موجود تھے سب مصروف دعا ہوے عجب آفت بپا ہوگئی ناخدا نے بہت کوشش کی مگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی ہوا کے تیز تھپیڑون سے پانی کی بڑی بڑی موجون نے جہاز کو شدید نقصان پہونچایا اجزا ٹوٹے پھینا جہاز کا پھٹ گیا جو لوگ سوار تھے غرق دریا ہوے ایک تختہ مسلم علحدہ ہوگیا اُس پر شاہزادہ سکندر رہ گئے ہوا کے تیز نے اسقدر صدمہ پہونچایا تھا کہ شاہزادہ بیہوش ہوگیا تھا مگر حیات باقی تھی اُسی تختے پر بہتے بہتے دوسرے روز قریب ساحل پہونچکر تختہ ٹھہر گیا شاہزادہ کو بھی ہوش آیا اپنے کو اس حالت مین پایا اٹھکر بمشکل قریب ایک درخت کے پہونچا فرط ضعف سے بیٹھا نہ گیا بستر خاک پر شاہزادہ لیٹ رہا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ سامنے سے گرد اُڑی سکندر اُسطرف مخاطب ہے جب اسنے گرد شگافتہ ہوا سکندر نے دیکھا ایک لشکر بیشمار سامنے سے آتا ہی شاہزادہ بمشکل تمام اُٹھکے بیٹھ گیا وہ لشکر قریب آیا سکندر نے دیکھا آگے آگے ایک جوان رعنا دریاے آہن مین غوطہ زن سلاح آراستہ کیے ہوے گھوڑے کو چھیڑتا ہوا چلا آتا ہی عقب مین فوج بیشمار سب اُس میدان مین پہونچکے ٹھہرے جوان کی نگاہ سکندر نامدار پر پڑی گھوڑا بڑھاکے قریب آیا کہا اے جوان تو کون ہی اور اس بیسروسامانی سے یہان کیون بیٹھا ہے سکندر نے جواب دیا کہا اگر کچھ حال سیر دریافت کرتا ہی تو گھوڑے سے اُتر میرے پاس بیٹھ جا مین تجھکو اپنے حال سے آگاہ کرون جوان گھوڑے سے نیچے اترا شاہزادہ کے پاس آکر بیٹھا کہا مجھکو آپ کی صورت سے معلوم ہوتا ہی کہ آپ ضرور کسی ملک کے شاہزادہ والاجاہ ہین نہین معلوم کیونکر مبتلاے مصیبت ہوکر اسطرف آئے ہین اور کیون یہان اس بیسروسامانی سے بیٹھے ہین آپ میری بارگاہ مین تشریف لیچلیے وہان کل کیفیت اپنی بیان فرمایئے گا سکندر نامدار نے انکار کیا مگر اُس جوان نے نہ مانا اپنے ہمراہ سکندر کو بارگاہ مین لایا راحت سے بٹھایا کہا اب اپنا حال بیان کیجیے سکندر نامدار نے سب کیفیت بیان کی منارہ دوازدہ منزل کی حالت سنکر وہ جوان کھڑا ہوگیا ہاتھ باندھکے عرض کی اے شہریار منزل یازدہم پر مین اسیر تھا آپ نے مجھکو نہ پہچانا اور منزل دوازدہم سے جو جہاز نکلا تھا وہ دیکھیے سامنے موجود ہی اب جو سکندر نے

نگاہ کی تو پہچانا اور باز کو بھی ساتھ دیکھا جوان نے عرض کی اے شہریار پرویز سلح پوش میرا نام ہی اور یہ باز سفید میرا معین ہی میرے والد نامدار نے بزور سحر اسکو بنایا ہی جب تک اسکو کوئی قابو مین نہ کرے تجھسے مقابلہ نہین کرسکتا احمر لباس جادو نے میری بہن کو اسیر کرلیا ہی اور اُسکا سحر قابو مین کرکے چاہتا ہی کہ اُسکے ساتھ اپنی شادی کرے وہ نامنظور کرتی ہی مجھ سے یہ خیال کرکے اپنے طلسم سے چلا تھا کہ لڑکر اسکے طلسم کو توڑون اور اپنی بہن کو لے آؤن مگر اسنے میری آمد کی خبر سنکر طلسم سے فلک سے مدد طلب کی اور مجھکو اسیر کرادیا اب آپ کی بدولت مجھکو رہائی ملی ہی بہت جلد اسکو تباہ کردونگا سکندر نامدار نے فرمایا اے پرویز مجھکو اپنے سردارون کا پتہ لگانا ہی اگر وہ لوگ ہم کو مل جائینگے تو ہم بھی تمھاری امداد کو موجود ہین پھر بھی احمر لباس سے مقابلہ کرنا ضرور ہی پرویز نے عرض کی اے شہریار آپ خاطر جمع رکھین میرے ساتھ تشریف لیچلین مین سب کو قتل کرونگا ایک میرے ہاتھ سے زندہ نہ بچے گا پھر آپ کے لشکر کا بھی پتہ لگادونگا سب کو آپ سے ملادونگا آپ کیون اسقدر زحمت گوارا فرمائین مین ان لوگون کے زیر کرنے مین کم نہین ہون سکندر نے فرمایا اے پرویز تمھارا کہنا صحیح ہی مگر مجھکو پہلے اُن لوگونکا پتہ لگانا ہی مین چاہتا ہون کہ خود طلسم حیرت افزا مین جاؤن اور احمر لباس کو زیر کرون اگر اُس نے اسلام قبول کیا تو خیر ورنہ قتل کرکے جو نشانے دلی میرا ہی اُسکو حاصل کرون پرویز نے عرض کی اے شہریار آپ فرماتے ہین شہر اسرار یہ تک جانا ہی اور وہان سردارون کا پتہ لگانا ہی بہت مناسب ہی طلسم حیرت افزا کی بھی وہی راہ ہی اُسیطرف تشریف لیچلیے اگر سردارون کا پتہ وہان معلوم ہوا تو مناسب ہی ورنہ اُدھر ہی سے طلسم مین پہونچکر جنگ شروع کیجیے جبتک میرے یہانسے اور لشکر آئیگا مین ہزار تدبیرین کرکے آپکے لشکر کا پتہ لگادونگا شاہزادہ نے اس رائے کو پسند فرمایا دو روز اُسی جگہ قیام کیا تیسرے دن سکندر نامدار نے مع پرویز سلح پوش اور جملہ لشکر کے وہانسے شہر اسراریہ کی طرف کوچ کیا دس دن کے بعد داخل شہر ہوے وہان سردارون کا پتہ لگایا معلوم ہوا ضرور وہ لوگ یہان آئے مگر کوہ خداپرستان کی طرف جاکر پھر جانب طلسم حیرت افزا اپنے آقا کی تلاش مین روانہ ہوے سکندر نامدار نے جو یہ خبر سنی پرویز سے فرمایا کہ اب سب سردار حیرت افزا مین پہونچین گے مناسب ہی کہ یہان قیام نہ کرین اور بقصد جنگ حیرت افزا کی جانب روانہ ہون پرویز نے شاہزادہ کا کہنا قبول کیا اور دوسرے روز سب لشکر ہمراہ لیکر سکندر نامدار نے بقصد جنگ جانب طلسم حیرت افزا کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

داستان جلالت عنوان روانہ ہونا اصف انجم طلعت کا لشکر اسلام سے طرف طلسم نہ طاق کے مع اپنے سرداران نامی کے اور پہونچنا بیر العجائب پر اور قیام کرنا اُس جگہ اور غائب ہوجانا لشکر کے گھوڑون کا رات بھر مین صبح کو سب کا پریشان ہونا پھر ملنا طلسم بیر العجائب کا اور سب کا پیادہ اُسطرف روانہ ہونا اور باقی حالات متعلق داستان ہذا سیاقی نامہ

اے ساقی ماہوش سمن بر	دے آج مجھے وہ مے کا ساغر	ہو جس سے سرور مجکو حاصل

بشاش ہو ہر طرح مرا دل	احسان تیرا یہ ہوگا ساقی	کچھ فکر رہے نہ مجکو باقی
برسون سے ہون مبتلائے آلام	مدت سے چھٹا ہوا ہے آرام	اسوقت اگر ترا کرم ہو
ساماں خوشی ابھی بہم ہو	دنیا کے غم و ملال ہون دور	دل ہو مرا شاد اور مسرور
گر ہوگیا مطمئن مرا دل	تصنیف پہ طبع ہوگی مائل	دلچسپ لکھونگا وہ فسانہ
خوش وقت رکھے جسکو ہو زمانہ	کچھ حال دنا کردنگا تحریر	دکھلاؤنگا معرکہ کی تصویر
پھر عشق کی داستان لکھونگا	اور حال دل طپان لکھونگا	تا لطف ہو ناظرین کو حاصل
پڑھنے سے ہر اک کا شاد ہو دل		

شنا وران بحر مضامین شجاعت و غواصان لجۂ کوالف جلالت نے دُر ردعا کو رشتۂ تقریر مین یون منسلک کیا ہی کہ شیر ہوشیہ ہیجا و نہر بر میدان وغا یعنے آصف انجم طلعت نے طلسم نہ طاق کا عزم فرمایا تو اپنے سرداران نامی و گرامی کو ہمراہ لیکر متے نہروان بن عمرو عیار طرار کے سفر کیا دس روز تک کوچ و مقام کرتے ہوے گیارھوین دن ایک صحرائے ہولناک مین پہونچے دن مطلق باقی نہ تھا آصف نامدار نے سردارون سے کہا کہ آج کی رات اسی صحرا مین بسر کرو صبح کو یہانسے چلینگے سب نے عرض کیا اے شہریار یہ صحرا قابل ٹھہرنے کے نہین نہ یہان کسی طرح راحت نصیب ہوگی نہ شب کو نیند آئیگی جانوران صحرائی عجیب عجیب صورت کے دکھائی دیتے ہین اسقدر غل مچاتے ہین کہ حضور سماعت فگار ہے ہین پانی کہین کوسون نظر نہین آتا ایک چشمہ شور کا پتہ تھوڑی دور پر چلتا ہی وہانسے کچھ پانی اس وقت آئیگا وہی صرف کیا جائیگا مناسب یہ ہی کہ تھوڑی دیر یہان ٹھہرے پھر آگے بڑھنے کا حکم کیجیے آج شب بھر راہ طے کرینگے اور صبح ہونے تک اس وادی پُر وحشت سے نکل چلینگے شاہزادہ نے فرمایا آج دن بھر بہت تکلیف اُٹھائی ہی گھوڑے بہت ملمحل ہین اگر ان سے اسوقت بھی محنت لی جائیگی تو بہت سے جانور ضائع ہو جائینگے اور آدمی بھی نہایت پریشان ہون گے اس سے مناسب یہ ہی کہ جسطرح بن پڑے آج کی رات اس جگہ بسر کرو صبح کو اٹھکر یہانسے روانہ ہون گے یہ زحمت آسان ہی اور رہروی کی تکلیف بہت بڑی ہی سب نے شاہزادہ کے حکم کی تعمیل کی بارگاہین اُسیوقت آراستہ ہوئین شاہزادہ اپنی بارگاہ مین گیا اور سب سرداران نامی و گرامی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے کیونکہ دن بھر بہت پریشانی اُٹھائی تھی تھوڑی دیر کے بعد سبنے آرام کیا جب شب ختم ہوئی سب کی آنکھ کھلی کوچ کی تیاری مین مصروف ہوے کہ اصطبل کے ملازمین گھبرائے ہوے سردارون کے پاس آئے کہا ایک عجیب بات ہے اصطبل مین کوئی گھوڑا نہین معلوم ہوتا ہی سب کسی جانب چلے گئے مگر نشان سم کسی طرف نظر نہین آتے ہمنے بہت فکر و کوشش کی مگر پتہ نہین چلا سرداروں نے جو یہ خبر پائی سب نے بارگاہ آصف انجم طلعت کی راہ لی حاضر بارگاہ ہوکر سب نے شاہزادہ کو سلام کیا عرض کی اے شہریار اصطبل سے گھوڑے غائب ہوگئے سائیسون نے بہت کچھ فکر و کوشش کی چارون طرف تلاش کیا مگر کہین نقش سُم بھی نظر نہین آتا کہ اُسکے سہارے کسی طرف جائین اور اُنکا پتہ لگائین یہ سنکر شاہزادہ کو بھی کمال تعجب ہوا فرمایا کچھ لوگ دُور دور جائین اور گھوڑون کا پتہ لگائین یہ سنکر سرداروں نے

کچھ لشکر کے لوگ تلاش کے لیے بھیجے اور جملہ سامیں بھی چار جانب روانہ ہوے ہر ایک جانب سے
یاختہ حواس ہر ایک واپس آیا سب نے یہی کہا کہ دن بھر رہ روی کی مگر گھوڑون کا پتہ نہ ملا اب جو حکم ہو وہ
بجا لائین شاہزادہ آصف انجم طلعت نے فرمایا کہ تعجب کی بات ہی یہان بعض بعض مسافر بھی نظر آتے
ہین اُنسے کچھ حالات یہان کے دریافت کرو شاید وہ آگاہی رکھتے ہون اور کچھ یہان گرین یا
یہانسے قریب کوئی آبادی ہو وہان جاؤ اور گھوڑون کا پتہ لگاؤ یقین ہی ضرور کچھ کیفیت معلوم
ہو جائیگی یہ ایسی بات ہی کہ پوشیدہ نہ رہیگی یہ حکم پاکر نہروان بن عمرو اور دیگر سرداران نامی ہر جانب
جانب روانہ ہوے مگر نہروان نے لشکر سے نکلتے ہی دیکھا دو چار آدمی ایک جانب جاتے ہین
نہروان اُنکے قریب آیا کہا کیون جناب آپ کس طرف جائینگے اُن لوگون نے جواب دیا
ہم یہان سے دس کوس پر ایک قریہ ہی وہان جاکر ٹھہرینگے نہروان نے کہا آپ لوگون
کو کچھ یہان کے حال سے بھی آگاہی ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ہم یہانکے حال سے
کم باہر ہین جو کچھ پاس ٹھکانے کے متعلق تمکو دریافت کرنا ہی تو تھوڑی زحمت گوارا کرو اور یہانسے
پانچ کوس پر ایک بستی ہی وہان چلے جاؤ سب کیفیت معلوم ہو جائیگی نہروان نے کل پتہ
دریافت کر لیا اور اُن لوگون سے رخصت ہو کر اُسی بستی کی جانب روانہ ہوا بہت جلد راستہ طے کر کے
بستی مین پہونچا دیکھا مسٹل گاؤن کے تھوڑی سی آبادی ہی کچھ لوگ مصروف شکاری کر رہے ہین بعض لوگ
اپنے اپنے مکانون مین بیٹھے ہوے دوسرے کامون مین مصروف ہین نہروان ایک عمارت وسیع
دیکھکر ٹھہر گیا لوگون سے دریافت کیا یہ کس کا مکان ہی سب نے کہا یہان اس گاؤن کا مالک رہتا ہے
نہروان نے کہا اگر مین اُنسے ملنا چاہون تو کیونکر مل سکتا ہون سب نے کہا عام اجازت ہی جس کسی کے
مزاج مین آئے بیخوف اندر جاے اُنسے ملاقات ہو گی کسی کی ممانعت نہین ہی نہروان اُس مکان کے
اندر آیا دیکھا مکان بہت آراستہ ہی سامنے مسند پر ایک نوجوان لباس پر تکلف پہنے بیٹھا ہی نہروان
نے قریب پہونچکر سلام کیا اُس نوجوان نے جواب سلام دیکر بیٹھنے کا اشارہ کیا نہروان بیٹھ گیا
نوجوان نے کہا اے شخص تو کہان کا رہنے والا ہی اور یہان کیونکر آنا ہوا آج تک میری نگاہ سے
اس وضع کا انسان نہین گذرا عجب طرح کا لباس ہی کچھ اپنے شہر کی کیفیت بیان کر نہروان نے
اگر مین اپنے حواس مین ہوتا تو شہر کی کیفیت بے دریافت کیے کہہ دیتا مگر اب آپ اپنے شہر کی کیفیت
بیان فرمایئے اتنی عمر مین نے سیاحی مین بسر کی مگر آج تک مین نے ایسا شہر اور ایسا صحرا نہین دیکھا
اُس جوان نے کہا چیز تو ہی کیا تجکو قضا قون نے کچھ تکلیف پہونچائی یا کوئی اور مصیبت پیش آئی
کچھ حال تو بیان کر نہروان نے کل کیفیت لشکر کے اُترنے کی اور گھوڑون کے گم ہو جانے کی
بیان کی نوجوان نے کہا اے شخص اگر مین اسکی کیفیت بیان بھی کرون تو کیا فائدہ ہوگا اب
گھوڑون کا ملنا دشوار ہی تمھارے آقاے نامدار کے واسطے مین سواری کا بندوبست کیے دیتا
ہون تم یہانسے دو تین گھوڑے لیجاؤ جب کسی آباد شہر مین پہونچنا گھوڑے خرید کر لینا نہروان
نے کہا اسکی ضرورت نہین آپ کیفیت بیان کیجیے پھر جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا اُس نوجوان نے
کہا وہ صحرا جہان شب کو تم نے قیام کیا وہ سب سحر سے ملحق ہی وہانسے جانب شمال ایک میدان ہی

اور وسط میدان مین ایک بہت بڑا کنوان ہی اُسکو بیر العجائب کہتے ہین طلسم بیر العجائب کی وہی راہ ہے
وہان بہت سے ساحر رہتے ہین اگر کبھی کوئی قافلہ اُسطرف آنکلتا ہی تو سب ساحر اِسی طرح اُسکو
نقصان پہونچاتے ہین جو نقد جنس ہوتا ہی اِسطرح غائب کر دیتے ہین کہ اصلا کسی کو خبر نہین ہوتی
اُنکا کوئی پتہ لگا نہین سکتا کنوئین کے اندر جا نہین سکتا نہروان نے کہا آپ کو یہ معلوم ہی طلسم
بیر العجائب کا کون بادشاہ ہی راستہ اُسکا کسطرف سے آسان ہی نوجوان نے جواب دیا کہ
اے شخص اِس پتہ پوچھنے کی کیا ضرورت ہی اگر وہان جانیکا ارادہ کریگا تو ہرگز پہونچ نہ سکیگا
نہروان نے کہا جسطرح بن پڑیگا وہانتک جاؤنگا بادشاہ طلسم سے فریاد کرونگا اگر اُنھون نے
میرے کہنے کی سماعت نہ کی تو مجبور ہو کے واپس آؤنگا نوجوان نے کہا یہ سب خیال خام ہے
مین نام بتلائے دیتا ہون سرہنگ شعلہ نفس بادشاہ کا نام ہی اور آسان راستہ اِس طلسم کا
وادی سیلاب سے ہی مگر وہان تک تمھارا پیادہ جانا بہت دشوار ہی پھر رات کو کہین ٹھہرنیکا
مقام ملتا نہین دریا کے کنارے کنارے راستہ ہی ہر رات کو دریا کا پانی کوسون بڑھ جاتا
ہی مسافرون کو سخت نقصان پہونچاتا ہی جو لوگ ناواقف ہوتے ہین غرق ہو جاتے ہین
اگر تم جانا رات کو کہین نہ ٹھہرنا درخت پر قیام کرنا ورنہ سیلاب تمکو نقصان پہونچائیگا بہا لیجائیگا اور
جب بادشاہ کے پاس پہونچنا تو پہلے سجدہ کرنا پھر عرض حال کرنا اگر تمھارے گھوڑے نہ ملینگے
تو بھی بادشاہ تمکو اپنے اصطبل سے گھوڑے منگا دیگا علاوہ اِسکے اور بھی خاطر تواضع تمھاری
ایسی کی جائیگی کہ تم ہمیشہ یاد رکھوگے مگر یہ راز زبان پر نہ لانا اور میرا نام کسی کو نہ بتانا جسکو
تمھاری حالت پر رحم آیا اِسوجہ سے راستہ بتا دیا اب تمھین اختیار ہی نہروان نے اور
کیفیتین بھی وہان کی دریافت کین راستہ بہت اچھی طرح دریافت کر لیا وہانسے نہروان
رخصت ہو کر اپنے لشکر مین آیا شاہزادۂ آصف انجم طلعت نے فرمایا اے نہروان تم نے کیا پتا
لگایا گھوڑے کہان ہین نہروان نے عرض کی اے شہریار آپ مطمئن رہین گھوڑے ضرور ملینگے مگر
کوشش بلیغ کی ضرورت ہی شاہزادہ نے فرمایا کچھ حال بیان کرو نہروان نے سب حالت عرض کی
شاہزادہ کو بہت غصہ آیا فرمایا یہان کے ساحر بڑے مکار ہین مین ابھی اِس کنوئین مین کود کر اُن
سب کو زیر تیغ کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا نہروان نے عرض کی اے شہریار اِس کام مین جلدی
نہ کیجیے سمجھ اور عقل سے کام لیجیے اگر آپ اِسوقت کنوئین مین تشریف لیجائینگے سردار آپ کو تنہا
نہ چھوڑینگے وہان ساحران مکار موجود ہین ہم راہ سے واقف نہین کیا معلوم کیا بات پیش
آئے اور کیا واقعہ گذرے اِس سے مناسب یہ ہی کہ وادی سیلاب کی راہ سے تشریف لیجیے
اور طلسم کے اندر پہونچ کے حملہ کیجیے اُسطرف سے چلنا مناسب وقت ہی آیندہ جو مزاج
مبارک مین آئے ہم سب لوگ یہان موجود ہین شاہزادے نے بھی اِس رائے کو پسند فرما
اُس روز وہین قیام کیا دوسرے روز پیادہ پا سفر کیا شام تک رہروی کر کے ایک میدان مین
پہونچے نہروان نے عرض کی اے شہریار زمین پر قیام کرنا بُرا ہی رات کو دریا کا پانی بڑھتا ہے
اُس سے خوف ہلاکت ہی آپ رات درختون پر بسر کیجیے صبح کو پھر کوچ کیجیے گا شاہزادہ نے

بجبور ہی اس امر کو گوارا کیا درختون پر مچان باندھے گئے سب سردار وہان بیٹھکر دم لینے لگے تھوڑی
دیر مین پانی بڑھنا شروع ہوا سب نے دیکھا پانی بہت اونچا دریا سے بڑھکے آیا دور تک
نکل گیا جب تھوڑی رات باقی رہی پانی گھٹنا شروع ہوا صبح تک زمین نکل آئی سب لوگ اُن
درختون سے نیچے اُترے آگے روانہ ہوے اُس روز بھی دن بھر سفر کرکے رات اُسیطرح بسر کی
صبح کو پھر آگے بڑھے اسی طرح دس دن کوچ و مقام کرتے ہوے گیارھوین روز قریب ایک
پہاڑ کے پہونچے پہاڑ پر عجیب کیفیت نظر آئی دور سے فضا اچھی معلوم ہوئی شاہزادہ نے فرمایا
آج اس پہاڑ پر قیام کرو راحت ملیگی پانی کا خوف بھی نہ ہوگا شب بھر راحت سے بسر ہوگی
صبح کو آگے چلینگے دن بہت تھا سب سردار مع شاہزادہ کے قریب کوہ پہونچے راستہ تلاش
کرکے پہاڑ پر چڑھے آصف انجم طلعت نے جو ایک جانب نگاہ کی دیکھا ایک حجرہ سیاہ پتھر کا
بنا ہی حجرے کے آگے کچھ لوگ اسلامی لباس پہنے ہوے بیٹھے ہین شاہزادہ سردارون کی
طرف مخاطب ہوا فرمایا دیکھو سامنے کون لوگ بیٹھے ہوے نظر آتے ہین سب نے اُس جانب
دیکھکر عرض کی ای شہریار قاعدہ سے یہ لوگ اہل اسلام معلوم ہوتے ہین نہروان سب سے علحدہ
ہوکر وہان پہونچا جو لوگ بیٹھے ہوے تھے اُنکے قریب پہونچکر سلام کیا سب نے جواب سلام
دیکر کہا آپ یہانتک کیونکر آئے کچھ کیفیت اپنی اور اپنے ہمراہیون کی بیان کیجیے نہروان نے
جواب دیا کہ ہم سب حال بیان کرینگے آپ لوگ یہ فرمائین کہ یہ کون مقام ہی اور آپ لوگ
یہان کیون رہتے ہین اُن لوگون نے کہا یہان روشنضمیر وحدت پرست کا مزار ہی ہم لوگ اُنکے
شاگرد ہین جب وہ حیات تھے اُنکی خدمت کا شرف حاصل کرتے تھے اب مزار اُستاد پر حاضر ہوکر
کشتی کرتے ہین نہروان نے کہا روشنضمیر وحدت پرست کون بزرگ تھے کچھ اُنکی تعریف کرو
اُن لوگون نے جواب دیا آپ بھی مسلمان ہین اور آپ کے ہمراہ اور جو لوگ ہین وہ بھی سب
مسلمان معلوم ہوتے ہین آپ لوگون نے تکلیف سفر بہت اُٹھائی ہی سب کو یہان بلا کے لائیے
میدان بہت وسیع ہی خیمے وغیرہ آپ کے ہمراہ ہین پہلے سب حضرات راحت سے بیٹھ لین
تو پھر ہم لوگ آپ کی کیفیت سنین اور اپنی حالت بیان کرین اب اگر آپ لوگ یہان آئے ہین تو
دو چار روز قیام کیجیے اور ہم فقیرون کی دعوت قبول فرمائیے نہروان اُسیوقت واپس
ہوکر شاہزادہ کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی ای شہریار یہ لوگ مسلمان ہین اور یہان مزار روشنضمیر
وحدت پرست پر مجاوری کرتے ہین اسوقت سب لوگ ہم کو دیکھکر بہت خوش ہوے آپکے
مشتاق ہین کہتے ہین خیمہ وغیرہ آراستہ ہو سب سردار راحت سے بیٹھ لین تو پھر ہم لوگ کچھ اپنی
کیفیت بیان کرین اور آپ لوگون کا حال پوچھین دعوت کا پیام بھی دیا ہی شاہزادہ یہ کیفیت
سنکر بہت خوش ہوا خیام ایستادہ ہونیکا حکم فرمایا اُسیوقت بارگاہین ایستادہ ہوئین سب
سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے شاہزادہ آصف انجم طلعت نے نہروان کو ہمراہ لیا
اور اُس حجرہ تک آئے جو لوگ وہان موجود تھے شاہزادہ کے استقبال کو بڑھے بڑے اعزاز واکرام
سے لیگئے اُس حجرہ کے عقب مین اور بھی حجرے بنے تھے سب لوگ شاہزادہ کو ایک حجرے مین بٹھایا

جوان لوگون کا سردار تھا سجادہ نشین روشنضمیر تھا اُسنے شاہزادہ کی بہت خاطر کی آصف
نامدار نے فرمایا کہ آپ لوگ کچھ اپنی کیفیت اور روشنضمیر وحدت پرست کا حال بیان فرمائین
مین بہت مشتاق ہون سب نے عرض کی اے شہریار روشنضمیر وحدت پرست عامل زبردست تھے
رات دن مصروف عبادت خدا رہتے تھے عرصہ دس سال کا ہوا کہ اُنھون نے اس دنیاے
فانی کی سکونت ترک فرماکر طرف ملک جاودانی کے سفر کیا جب وقت وفات اُن بزرگوار کا
قریب آیا تو اُنھون نے ہم لوگون کو قریب بلایا اور ارشاد کیا کہ وہ زمانہ بہت قریب ہی ہین
تم لوگون سے ہمیشہ کے واسطے جدا ہون اور آیندہ نہ ملے اور تمین ایسے وقت سن نہ ہون کہ
ایک دوسرے سے گفتگو کرے لہذا چند باتین میری یاد رکھنا اور ہمیشہ اُنکے خلاف نہ ہونا اول
تو تمام زہد و عبادت کے سوا دوسرے اشغال دنیوی مین اوقات بسر نہ کرنا دوسرے حمایت اسلام
کے واسطے جان تک عزیز نہ کرنا تیسرے جو کوئی مسلمان تم تک آجاے اُسکو میری قبر پر لانا اور
فاتحہ پڑھنے کی التجا کرنا چاہتے اِس پہاڑ پر سے کہین دوسری جگہ جاکر سکونت نہ اختیار کرنا
پانچوین وصیت آپ کے بارے مین فرمائی تھی کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہی جو ایک اشرف خاندان
اسلام اس پہاڑ پر چڑھے گا اور اُسوقت مین وہ بہت مبتلاے زحمت ہوگا اُسکو بہت راحت
رکھنا اور حتی الوسعت خدمت مین دریغ نہ کرنا اُسے میری قبر پر لانا اور فاتحہ پڑھنے کی التجا
کرنا میرا سلام کہدینا اور جب وہ فاتحہ پڑھنے آئے دروازہ حجرہ کا بند کرکے چلے جانا اور ایک
صندوقچہ متعلق ہم لوگون کے حوالے کیا تھا کہا تھا یہ صندوقچہ حجرے کے ایک طاق پر رکھدینا
اِس مین اُسی شخص کی ایک امانت ہی جب وہ فاتحہ کے واسطے آئیگا تو اسکا راز تم سب پر کھل
جائیگا اسی شہریار کل ہمنے خواب مین دیکھا کہ میرے مرشد تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ وہ
شخص عنقریب اِس پہاڑ پر آنے والا ہی جسکی خبر مین نے تمکو دی تھی دیکھو خبردار کسی طرح خدمت
مین کمی نہ کرنا اور جو جو وصیتین اُسکے باب مین میری ہین اُنکو بھول نہ جانا لہذا آپ آج کی شب
تو استراحت فرمایئے صبح کو بعد نماز فاتحہ کے واسطے تشریف لیجایئے گا شاہزادہ نے فرمایا مین اسی
وقت براے فاتحہ جاؤنگا سب نے کہا اسوقت مناسب نہین ہی صبح کو حضور تشریف لیجائین اور فاتحہ
پڑھین آج ہم فقیرون کی دعوت قبول فرمائین شاہزادہ بہت خوش ہوا سب شاگردان روشنضمیر
لیکر لشکر شاہزادہ کی دعوت کی بعد فراغت شاہزادہ اپنی بارگاہ مین آیا چونکہ دن بھر بہت
تکلیف اُٹھائی تھی بارگاہ مین جاتے ہی آرام فرمایا شب کو خواب مین دیکھا کہ ایک مرد بزرگ
ریش سفید سامنے سے آئے اور بعد سلام کہا اے شہریار آج میری روح کو بہت خوشی حاصل
ہوئی کہ آپ کے قدم مبارک اِس پہاڑ پر آئے امیدوار ہون کہ صواب فاتحہ سے محروم نرکھینگے
اور ایک صندوقچہ جو حجرے کے طاق مین رکھا ہی اُس مین تین چیزین حضور کے واسطے اس فقیر نے
رکھ چھوڑی تھین کیونکہ آپ کو اشاعت دین اسلام کے واسطے بڑی بڑی مہمین سر کرنے کی ضرورت
پیش آتی ہے اور ساحران مکار بلا کے دغاباز ہوتے ہین اگر ان اشیا کو حضور اپنے پاس رکھینگے
تو اُن لوگون کا مکر آپ کو زحمت نہ پہونچا سکیگا ایک انگشتری ہی ایک تختی ہی ایک کلید ہی انگشتری کو

آپ دست راست مین پہنیے گا تاثیر اسکی یہ ہی کہ سحر آپ پر اثر نہ کریگا اور یہ تختی آپ کو ایک مقام کا پتا بتائے گی جب آپ وہان پہونچ جائینگے تو پھر تختی کو ملاحظہ فرمائینگے تو آپ کو اور کچھ حالات معلوم ہونگے پھر آپ کو ایک دروازہ نظر آئیگا اسمین قفل ہوگا وہی کلید جو صندوقچہ سے برآمد ہوگی اُس قفل کے کھولنے مین مدد دیگی جب آپ اُس دروازہ کو کھول کے اندر تشریف لیجائینگے قدرت خدا کا تماشا ملاحظہ فرمائینگے اور آپ کو جو اسوقت زحمت ہوئی اسکا کچھ خیال نہ فرمایئے گا آپ طلسم بیرالعجائب کے فتاح ہین اور ابھی بہت سے معرکہ ایسے پڑینگے اور بہت سی زحمتین پیش آئینگی مگر کہین نہ گھبرایئے گا خدا ہر جگہ آپ کا حامی و مددگار ہی پہلے آپ حسب ہدایت اُس جگہ پر جایئے گا اور کلید مذکور سے قفل کو کھولکے تحائف جو طلسم مین اپنے قبضہ مین کیجیے گا اسکے بعد فتحی طلسم کا عزم فرمایئے گا جو جو تحائف آپکے ہاتھ آئینگے سب اس طلسم مین آپکو کام دینگے اور وہ انگشتری جسکا ذکر مین نے پہلے کیا ہی تمام آپ کو کام دیتی رہیگی یہ کہکے وہ بزرگوار نظرون سے غائب ہوے شاہزادہ آصف انجم طلعت کی آنکھ کھل گئی دیکھا آسمان پر سفیدی صبح ظاہر ہی کان مین اللہ اکبر کی آواز آئی شاہزادہ بستر خواب سے اٹھا ملازمین نے برائے وضو پانی حاضر کیا مصلی بچھا دیا شاہزادہ نے وضو کرکے فریضۂ سحری ادا کیا اور اُسی وقت بارگاہ سے برآمد ہوکر حجرہ کا راستہ لیا جو لوگ پہاڑ پر رہتے تھے سب حجرہ کے قریب آئے دروازہ کھولا شاہزادہ اندر حجرے کے داخل ہوا پہلے فاتحہ پڑھا پھر طاق پر نگاہ کی ایک صندوقچہ رکھا دیکھا طاق سے اُتار کر کھولا صندوقچہ سے ایک انگشتری برآمد ہوئی شاہزادہ نے بسم اللہ کہکر دست راست مین پہنی پھر دوسرا خانہ کھولا اُسمین سے لوح الماس رنگی ہوئی پائی وہ بھی گلے مین پہنکر اور خانہ کھولا ایک کلید طلائی رنگی ہوئی دیکھی اُسکو بھی قبضہ مین کیا بعد پھر فاتحہ پڑھکر حجرہ سے برآمد ہوے شاہزادہ کے بعد سب سرداران نامی و گرامی برائے فاتحہ گئے سب کے بعد نہروان بن عمرو نے جاکر فاتحہ پڑھا اور کہا اے روشن ضمیر حدت پرست آپکو اتنے دنون پہلے شاہزادۂ آصف انجم طلعت کی تشریف آوری کی خبر تھی اور آپنے اُنکے واسطے تحائف بھی رکھ چھوڑے تھے مگر تعجب کی بات ہی کہ آپنے میرے لیے کوئی تحفہ نہ رکھا اور سب سے پہلے مین ہی اس پہاڑ پر آیا بلکہ سب کو اسطرف لانیکا باعث مین ہی ہوا ورنہ شاہزادہ کا ارادہ تھا کہ کنوئین مین کود پڑے اگر مین یہ راستہ نہ بتاتا اور اسطرف کا پتہ نہ لگاتا تو شاہزادہ والاجاہ اسطرف کیونکر تشریف لاتے آپکو لازم تھا کہ سب سے پہلے میرا خیال فرماتے اور کوئی تحفہ میرے واسطے بھی رکھ جاتے یہ تو یقین نہین کرسکتا کہ آپ کو میری یہان آنے کی خبر نہ ہوگی ضرور معلوم ہوا ہوگا کہ مین بھی آؤنگا اور سب کو اپنے ہمراہ لاؤنگا اب آپ مین اگر کچھ کمال ہی تو کوئی تحفہ مجھکو بھی عطا فرمایئے یہ کہکے اور فاتحہ پڑھکے نہروان باہر آیا اُس روز شاہزادہ وہین مقیم رہا کسی نے نہ جانے دیا عرض کی اے شہریار پانچ روز کم ہے کہ یہان قیام فرمایئے پھر تشریف لیجایئے گا شاہزادہ مجبور رہا شب کو آرام فرمایا جب صبح ہوئی تو جو شخص اُس کوہ پر سجادہ نشین کے لقب سے مشہور تھا وہ بارگاہ شاہزادۂ آصف انجم طلعت مین حاضر ہوا بعد سلام عرض کی اے شہریار آپکے ہمراہ کوئی شخص نہروان بن عمرو بھی ہی آصف انجم طلعت نے اسوقت نہروان کو طلب فرمایا نہروان حاضر ہوا سجادہ نشین نے کہا تشریف لایئے کہ آپ کے واسطے پیر و مرشد نے حکم فرمایا ہی آپ میرے ہمراہ میرے

حجرہ تک تشریف لیچلیے تو کچھ عرض کرون نہروان یہ سنکے سجادہ نشین کے ساتھ حجرہ تک آیا سجادہ نشین اپنے
حجرہ مین گیا کہا آپکے واسطے پیر و مرشد کا ارشاد ہی کہ آپکو مین ایک بازو بند نقرئی دونگا آپ اُسکو اپنے بازو
پر باندھین جبتک آپکے بازو پر رہیگا آپ کی عیاری ظاہر نہ ہونے پائیگی مگر خبردار کسی کو بازو بند باندھ کے
ہلاک نہ کرنا ورنہ تاثیر جاتی رہیگی نہ کسی کا مال لینے کا ارادہ کرنا صرف محافظت جان کے واسطے یہ چیز
دی جاتی ہی ساحرون کو گرفتار کر لینا اگر کسی کے قتل کا ارادہ ہو تو بازو بند کھول کے رکھدینا پھر قتل کرنا
نہروان بہت خوش ہوا سجادہ نشین نے بازو بند ایک صندوقچہ سے نکال کے دیا نہروان نے
اپنے بازو پر باندھا اور شاہزادۂ آصف انجم طلعت کی بارگاہ مین حاضر ہو کر سب کیفیت بیان کی چار
دن اور شاہزادہ نے وہان قیام فرمایا پانچمین روز علی الصباح فریضۂ سحری سے فراغت حاصل فرماکے
حجرے مین تشریف لائے اور رو بسمت کعبہ کی قمر پر نافلہ پڑھا سجادہ نشین اور دیگر اشخاص سے رخصت ہو کر
روانہ ہوے لوح الماس جو صندوقچہ سے برآمد ہوئی تھی اُسکو ملاحظہ فرمایا یہ حکم پایا کہ اے آصف
نامدار اب تم جانب مشرق روانہ ہو یہان سے دس کوس پر ایک صحرا تمکو ملیگا وسط صحرا مین ایک صندل
کا درخت نظر آئیگا اُس درخت کے نیچے جب قدآدم زمین کھودی جائیگی تو ایک مکڑی نظر آئیگی اُسکے
قفل کی کلید تمہارے پاس ہی قفل کھول کے اندر جانا پھر جو کچھ حکم ہو وہ بجالانا شاہزادہ جانب مشرق
روانہ ہوا قریب شام اُس صحرا مین پہونچا صحرا ے فرح افزا نواع و اقسام کے درخت دیکھکر طبیعت شاد ہوئی
شاہزادہ درخت صندل کی تلاش مین چار جانب نگران ہوا دیکھا داہنی جانب ایک عالیشان درخت
صندل کا نظر آتا ہی قریب شجر پہونچکر حکم دیا کہ اسکے نیچے زمین قدآدم کھودی جاے اُسیوقت لوگون نے
زمین کھودی ایک مکڑی برآمد ہوئی شاہزادہ نے کنجی نکالی مکڑی کا قفل کھول کر دروازہ کو وا کیا سرداران
نے عرض کی ہمین کیا حکم ہی شاہزادہ نے فرمایا سب لوگ یہین ٹھہر جائین ہمارے ہمراہ نہ آئین ہم ابھی
واپس آئینگے یا جو حکم لوح ہوگا بجالائینگے اگر ہمین دیر ہوجاے تو کوئی نہ گھبراے جیسے استادہ ہون
سب لوگ استراحت کرین یہ حکم پاکر لشکری واپس ہوے تھوڑی دور ہٹکر بارگاہ مین استادہ ہوئے
مگر شاہزادۂ آصف انجم طلعت جو اُس مکڑی کے اندر گئے دیکھا ایک مکان خوش وضع بنا ہی اسباب
ضروری بھی وہان موجود ہی سامنے ایک طلائی کرسی بچھی ہی چوکی پر ایک کتاب رکھی ہی شاہزادہ نے
یہ حالات دیکھکر لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے آصف انجم طلعت پہلے اس کتاب کو ملاحظہ فرمایئے
پھر اور کامون مین مشغول ہونا شاہزادہ کرسی پر بیٹھا کتاب کھول کے دیکھا پہلے نام خدا سے
ابتدا کی ہی طلائی حرفون سے بسم اللہ لکھی ہی اُسکے بعد لکھا ہی کہ جو اس مکان مین آئے وہ پہلے
دروازۂ شرقی کھولکے اندر جاے دو رکعت نماز ادا کرے پھر جو کچھ حکم ہونے والا ہی وہ ہوگا جب
وہان سے فراغت پاے تو جانب غرب دروازہ ہی اُس کو کھول کے اندر قدم رکھے وہان کچھ
فائدہ ضرور پہونچیگا بعد مین جنوبی دروازہ کھولکے اندر جاے ایک بزرگ کا مزار ہی فاتحہ پڑھے
شب وہین بسر کرے صبح کو فریضۂ سحری سے فراغت پاکے جانب شمال متوجہ ہو دروازہ کھولے
اندر جاے جب وہان سے فراغت پائے اپنے کام مین مصروف ہو آصف انجم طلعت کرسی سے
اُٹھے شرقی دروازہ کی طرف توجہ فرمائی قریب دروازہ کے پہونچکے شاہزادہ نے

دروازہ کھولا اندر آیا دیکھا ایک عمارت پتھر کی مختصر بنی ہی صحن کے بعد دو در نظر آتے ہین شاہزادہ
پہلے درجہ اول مین آیا دو رکعت نماز بجا لایا اسکے بعد درجہ دوم مین قدم رکھا وہان اسباب
راحت موجود تھا شاہزادہ کو مسافت طے کرنے سے خستگی کمال تھی سامنے ایک پلنگ بچھا تھا اُسپر
لیٹ کے سو گیا اثنائے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد بزرگ فرماتے ہین اے آصف انجم
طلعت اس حجرہ کی تھوڑی زمین کھود و تمھارے واسطے ایک امانت یہان رکھی ہی اُسے
اپنے قبضہ مین کرو یہ دیکھکر شاہزادہ کی آنکھ کھل گئی فوراً اٹھکے ایک جانب حجرہ کی زمین
کھودی ایک تلوار آبدار برآمد ہوئی آصف نامدار نے تلوار میان سے نکال کے ملاحظہ
فرمایا طبیعت خوش ہو گئی قبضۂ تلوار مین ایک رقعہ بندھا تھا شاہزادہ نے کھول کے پڑھا لکھا
تھا کہ اگر کوئی روئین تن مقابلہ مین آئے تو اس تلوار سے زخمی کرنا ہرگز امان نہ پائیگا جان سے
مارا جائے گا آصف نامدار کو کمال مسرت ہوئی شکر خدا کرکے اُس مکان سے باہر آئے
جانب غرب جو دروازہ تھا اُس کے قریب پہونچے قفل کھولا دروازے کے اندر آئے
دیکھا سامنے ایک صندوقچہ رکھا ہی آصف والا قدر نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اس کو
کھولو جو چیز دستیاب ہو اُس کو لو شاہزادے نے صندوقچہ کھولا ایک مہرہ برآمد ہوا رقعہ صندوقچہ
مین رکھا تھا اُسکو پڑھا لکھا تھا کہ اس مہرہ کو اپنے بازو پر باندھو آگ جلا نہ سکے گی پانی کیسا ہی
عمیق ہو گا گزند نہ پہونچائیگا شاہزادہ مہرہ لیکر برآمد ہوا جنوبی دروازے تک آیا قفل کھولکے
اندر گیا دیکھا ایک قبر پر نیلی چادر پڑی ہی شاہزادہ نے فاتحہ پڑھا ایک مصلی سامنے بچھا تھا
وہان بیٹھ گیا دن کم باقی تھا تھوڑی دیر مین شام ہو گئی شاہزادہ اُسی مصلے پر لیٹ کے
سو گیا جب صبح کو آنکھ کھلی ایک پرچہ سرہانے پایا دیکھا اُس مین لکھا ہے کہ اے آصف انجم
طلعت یہ اسم اعظم ہی اسکو یاد کرو جب کوئی وقت سخت تم پر آئے اُسے ورد زبان کرنا غیب
سے تمھاری مدد ہوگی شاہزادے نے اسم اعظم کو یاد کیا اور اُس حجرہ سے باہر آیا شمال کے
دروازے کو کھول کے اندر گیا دیکھا سامنے ایک حجرہ ہے اُس پر سیاہ پردہ پڑا ہے
پردے کو اٹھا کے اندر قدم رکھا دیکھا ایک حوض مین بہت صاف پانی بھرا ہی شاہزادہ
نے قریب حوض پہونچکے ہاتھ منھ دھونا چاہا سامنے ایک پتھر پر کچھ عبارت کندہ نظر
آئی شاہزادہ نے پڑھا لکھا تھا کہ اگر اسکا پانی پی لوگے تو جملہ آفات سے محفوظ رہوگے
مار و عقرب و دیگر درندگان صحرائی کسی طرح گزند نہ پہونچا سکینگے شاہزادہ نے اُس حوض
سے پانی پیا اور لشکر خدا کیا دروازہ سے باہر آیا اور اپنے لشکر کی طرف
روانہ ہوا لوح کو ملاحظہ فرمایا اُس مین کسی قسم کی عبارت نہ پائی صاف سہرے
کی تختی نظر آئی شاہزادہ سمجھا کہ اب یہ تختی بیکار ہے صرف یہین تک کام دے سکتی
تھی تختی کو اپنے پاس رکھا لشکر سے آکر ملا یہان سب لوگ منتظر تھے شاہزادہ کو
دیکھکر خوش ہوئے آصف نامدار نے فرمایا آج رات یہان بسر کرو کل جانب طلسم
روانہ ہون گے اور سب کیفیت جو گذری تھی بیان کی سب سرداران نامی بہت

مسرور ہوے تھوڑی رات ہی گئی تھی کہ سرداروں نے عرض کی اے شہریار گھوڑوں کے غائب ہوجانے سے کمال تکلیف ہے آصف نامدار نے فرمایا صبر کرو عنقریب کوئی صورت نکل آئیگی رات زیادہ آچکی تھی سب کو رخصت کیا شاہزادہ بستر خواب پر تشریف لایا اسم اعظم ورد زبان کیا تھوڑی دیر کے بعد نیند آگئی خواب مین ایک مرد بزرگ تشریف لائے کہا اے شاہزادۂ آصف تم کو پہلے اپنے گھوڑے لینے کو جانا چاہیے پھر اور کسی کام مین مصروف ہونا جب تک تم اس طلسم کو نہ فتح کروگے طلسم نہ طاق تک جا نہ سکوگے اب مناسب یہ ہے کہ تم طبع کو یہانسے بیرالعجائب پر واپس جاؤ اور کنوئین مین اُتر کر ساحرون کو ہلاک کرو تمہارے سب گھوڑے وہان موجود ہین مل جائینگے اور وہین سے طلسم کا راستہ بھی بہت قریب ہے اگر اس راہ سے جاؤگے تو بہت جلد فتح پاؤگے جس راستے سے تم یہان تک آئے یہ راستہ بہت پھیر کا ہے اِدھر سے واپسی کا ارادہ نہ کرنا یہانسے قریب ایک صحرا ہے وہانسے بیرالعجائب بہت قریب ہے شاہزادہ اس خواب کو دیکھکر بیدار ہوا رات بھی ختم ہوچکی تھی اُسی وقت ملازمین کو طلب فرمایا ملازمین نے پانی وضو کے واسطے حاضر کیا شاہزادے نے فریضۂ صبح ادا کرنے کے بعد حکم دیا کہ اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے ہمکو بیرالعجائب پر جانا ہے اور اپنے گھوڑون کا پتہ لگانا ہے سب سردار شب کو حکم پاچکے تھے اُس وقت تیار تھے شاہزادہ جیسے ہی بارگاہ سے برآمد ہوا سب نے سلام کیا آصف نامدار نے اُسیوقت جانب بیرالعجائب سفر کیا جو جو پتے خواب مین اُن مرد بزرگوار نے بتائے تھے اُسی راہ سے راستہ طے کرکے قریب شام بیرالعجائب پہونچ گئے سرداروں نے عرض کی اے شہریار یہ تو وہی کنوان ہے جہان مقام کیا تھا اور گھوڑے غائب ہوے تھے آصف نامدار نے فرمایا آج اسی جا قیام کرو صبح کو ہم اس کنوئین مین جائینگے تم سب لوگ بھی ہمراہ چلنا طلسم بیرالعجائب کا راستہ یہی ہے گھوڑے ہمارے لشکر کے اسی جگہ مل جائینگے سرداروں نے حسب الحکم خیمہ استادہ کرا شاہزادہ نے اُس شب وہین قیام کیا صبح کو بعد ادائے فریضۂ سحر آصف والا قدر نے سلاح طلب کیے گئے تیان حاضر ہوئین شاہزادہ مسلح ہوکر اپنی بارگاہ سے برآمد ہوا سرداروں کو اپنے ہمراہ لیکر بیرالعجائب پر آیا بارگاہین اُسی جگہ چھوڑدین بیرالعجائب پر پہونچکے سب سے پہلے شاہزادہ نے اسم اعظم ورد زبان کیا اور کنوئین کے اوپر آگئے دیکھا ایک زینہ نظر آیا شاہزادہ زینہ پر پہونچا سب سردار بھی ہمراہ ہوے بہت آسانی سے تمام لشکر اُتر گیا شاہزادہ نے تمام زینہ طے کیا تو ایک دروازہ نظر آیا اُسکو کھول کر نگاہ کی ایک صحرا ے لق و دق دیکھا سامنے ایک عمارت بطریق قلعہ دکھائی دی دور سے نگاہ جو کی معلوم ہوا کچھ لوگ بھی وہان موجود ہین ان لوگون نے جو انکو آتے ہوے دیکھا سب کے سب حیران ہوے قلعہ سے اُتر کر اسطرف چلے قریب آکر اُن لوگون نے کہا کہ

کیون ہو اور یہانتک کیونکر آئے شاہزادہ آصف انجم طلعت نے للکار کر کہا اے فرقہ مکار تمنے ہمارے گھوڑے چرائے ہین ہم تمھاری سرکوبی کو یہان آئے ہین اگر تمھین اپنی جان پیاری ہی تو ہمارے گھوڑے ہمین لا دو اور دین اسلام قبول کرو نہین تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا لمحہ بھر مین یہ سب قلعہ منہدم کر دونگا یہ سنکر وہ لوگ اسی جگہ ٹھہرے کہا پہلے ہمکو یہ بتاؤ کہ تمھین یہانتک کون لایا اور تمنے راستہ کیونکر پایا شاہزادے نے جواب دیا کہ ہمکو کوئی یہان کیا لاتا اور راستہ کون بتاتا ہم خود یہانتک آئے ہین یہ سنکے اُن لوگون نے کہا اچھا تم یہین ٹھہر جاؤ ہم اپنے افسر کو تمھاری اطلاع کرتے ہین جو کچھ وہ جواب دیگا تمسے آکر کہینگے شاہزادے نے فرمایا کہ ہم تمھارا کہنا قبول کرتے ہین تم جاؤ ہماری اطلاع کرو اور ہمارے گھوڑے لیکر واپس آؤ یہ سنکے جو لوگ قلعے سے آئے تھے واپس ہوئے شاہزادہ اور آگے بڑھا قریب قلعہ پہونچ کے ٹھہر گیا تھوڑی دیر کے بعد آصف نامدار نے دیکھا کہ بہت سے ساحران کفار اوجسے سوار قلعے سے برآمد ہوئے سب نے آکر کہا کہ تم لوگ واپس جاؤ ورنہ ابھی تلکہ گرفتار کر کے لیجائینگے اور اسیر کر دینگے پھر ہرگز رہائی نہ پاؤگے زندانخانۂ طلسمی مین سڑ سڑ کر مر جاؤگے آصف نامدار نے فرمایا کیا بیہودہ بکتے ہو اگر کچھ دعوی ہی تو ہمارے مقابلے مین آؤ یا ہمکو گرفتار کرو یا ہمارے ہاتھ سے اپنے کیے کی سزا پاؤ یہ سنکے سوارون نے اپنے مرکب آگے بڑھائے لشکر اسلام نے بھی پرے جمائے سب سے پہلے ساحران غدار آگے بڑھے ہر کر اشروع کیا شاہزادے نے اسم اعظم پڑھا تاثیر سحر جاتی رہی ساحر دنگ ہوئے سوارون نے میان سے تلوارین لین نعرہ مکر کے آپڑے اب تو لشکر اسلام مین بھی سب نے تلوارین کھینچ کے قتل کرنا شروع کیا جو سوار قتل ہوا سردار اسلام نے گھوڑا اسکا لیا تھوڑی دیر مین سب کو چھانٹ کے ڈالدیا گھوڑے چھین کے قلعے کی طرف روانہ ہوئے جو ساحر اندر قلعے کے تھے انھون نے دروازہ بند کر لیا مگر سرداران اسلام کسکے روکے رُک سکتے تھے درقلعہ پر پہونچکے اتنی تلوارین ماریں کہ پھاٹک توڑکے ڈالدیا شاہزادہ آصف انجم طلعت نام خدا لیکر اندر داخل ہوئے جو ساحر وہان باقی رہ گئے سب نے امان طلب کی شاہزادہ نے تلوار روکی سب آکر قدمبوس ہوئے اطاعت قبول کی آصف نامدار سریر آرائے شہریار پر تشریف لائے سب نے آکر عرض کی اے شہریار آپ نے گھوڑے اصطبل مین داخل کیے جو لوگ لائے تھے وہ مارے گئے اب غلام تا حیات ہمراہ رکاب ظفر انتساب رہیگے آصف انجم طلعت نے سب کو تسلی دی اپنے مرکب طلب فرمائے ساحرون نے گھوڑے حاضر کیے اور گھوڑے جو قلعہ پر موجود تھے حاضر ہوئے مال و خزانہ وغیرہ شاہزادے نے ملاحظہ فرمایا ساحرون کو بلا کے حکم دیا کہ ہمارے ملازمین بیرالنجائب کے قریب موجود ہین یا رگاہین بھی وہین ہین سب کو اطلاع کرو کہ یہان جلدی چلے آئین دیر نہ لگائین اب ہم کو قیام کرنے کی ضرورت نہین بہت جلد

طلسم نہ طاق پر جانا ہی یقین ہی ہمارے اور ہمارا بھی قریب پہونچ گئے ہون گے ساحرون نے طلسم نہ طاق کا حال سنا عرض کی اے شہریار کیا آپ طلسم نہ طاق پر جایئے گا آصف نامدار نے فرمایا کہ وہان جانا ضرور ہی صاحبقران نامدار نے سب سے تاکید فرمائی تھی کہ جلد طلسم پر آنا دیر نہ لگانا ساحرون نے عرض کی کہ اے شہریار طلسم نہ طاق کا راستہ بہت خراب ہی ابھی راہ مین طلسم بیر العجائب ہی جب اس کو فتح کیجیے تو راستہ صاف ہو یہانسے آگے بڑہ کے اور اور راستے خراب ملتے ہین طلسم نہ طاق کی جتنی راہین ہین سب اسی طرح پر خطر ہین اول تو جس راہ سے جایئے ایک طلسم ضرور ملیگا کوئی راستہ صاف نہین آصف نامدار نے فرمایا خدا مالک ہی جسطرح یہانتک آئے وہان بھی پہونچ جائینگے ساحرون نے عرض کی اے شہریار آپ فغفور تاجدار کو طلب فرمایئے وہ اس قلعہ کا حاکم ہی جب آپ کے سرداروں نے دروازہ قلعہ کا توڑا لاتو وہ دہشت سے بھاگ کر چلا گیا یہانسے پانچ کوس پر ایک گانون ہی وہان جاکر پوشیدہ ہوا ہی اگر وہ آجائیگا تو آپ سے خلاصہ کیفیت طلسم کی عرض کریگا شاہزادے نے فرمایا ہم خود وہان اپنے سردارون کو لیکر جائینگے اور اسکو لے آئینگے اس روز رات قلعہ مین بسر کی دوسرے دن شاہزادے نے چند سردارون کو اپنے ہمراہ لیا اور ساحرون سے حکم فرمایا کہ گانون تک ہمراہ چلو راستہ بتادو ہم ابھی فغفور تاجدار کو اپنے ہمراہ لائینگے اگر اسلام قبول کریگا تو اسکو یہانکا حاکم بنائینگے نہین تو قتل کر ڈالینگے ساحر ہمراہ ہوے گانون مین پہونچے فغفور کو خبر ہوئی اسنے مقابلہ کرنا اچھا نہ جانا ہاتھ باندہ کر خدمت مین آصف نامدار کی حاضر ہوا شاہزادے نے گلے سے لگایا اپنے ہمراہ لیکر قلعہ مین آیا فغفور نے عرض کی اے شہریار قلعے کے خزانے وغیرہ بھی حضور نے پائے اور جو جو تحفے یہان موجود تھے وہ سب آپ کے ہاتھ آئے شاہزادے نے جواب دیا کہ جو یہان کے عملے کو معلوم تھے وہ سب نے بتادیے باقی کا حال نہین معلوم فغفور نے سب اسباب قلعہ کا آصف نامدار کی خدمت مین حاضر کیا اور عرض کی کہ اب آپ یہ فرمایئے کیا ارادہ ہی آصف والاقدر نے طلسم نہ طاق کا ارادہ ظاہر کیا فغفور نے عرض کی اے شہریار نہ طاق تک جانا آسان نہین ابھی طلسم بیر العجائب کو فتح کیجیے پھر تشریف لے جایئے گا جب تک یہ طلسم فتح نہ ہوگا راستہ نہ کھلے گا اور یقین ہی کہ آپکی تشریف آوری کی خبر بادشاہ طلسم کو پہونچ گئی ہو اور اس قلعے کے فتح کرنے کی تمام کیفیت سنی ہو وہ خود آپ سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوگا دیکھیے یہان کیا واقعہ ہو ابھی جنگ عظیم کا سامنا ہی اس قلعے سے چند ساحر جو آپکے خوف سے بھاگے ہین وہ ضرور بادشاہ تک پہونچینگے جب وہ آپ کی تشریف آوری کی خبر پائینگے انتظام کرینگا ابھی مرحلہ جات پر لڑائیان پڑینگی پھر قلعہ ہاے طلسمی سے لشکر ساحران وغیرہ ساحران مقابلے کے واسطے آئینگا طلسم کے بڑے بڑے ساحر جنون نے عجائبات وغرائبات اسی دن کے

واسطے بنا رکھے ہین وہ طلسم کی مدد کرینگے پھر لوحِ طلسم لینے کو جانا ہوگا وہان معرکۂ عظیم کا
سامنا ہی طلسم ہیرالعجائب کا فتح ہونا آسان نہین ہی ابھی تو دیکھیے یہانسے پچاس کوس پر مرحلۂ
اول ہی وہان تک جانا اُسکا فتح کرنا امر عظیم ہی اور یقین ہی جب سرہنگ شعلہ نفس کو
اس قلعے کے ساحر خبر دینگے تو وہ ضرور اُسی مرحلہ کے سردارون کو حکم بھیجے گا کہ تم جاؤ
اور مقابلہ کرو وہانکا حاکم غرّو دیو پلنگ سوار جادو ہی اُسکے لشکر کے جسقدر سردار ہین سب
شیرون پر سوار ہوکر دغا کرتے ہین کئی لاکھ ساحر اور کئی ہزار غیر ساحر اُس مرحلے پر
موجود ہین اور غرّو دیو پلنگ سوار کے عجائبات سحر اسکے علاوہ ہین اس مرحلے کے بعد
اور بہت سے مرحلے سخت و صعب ہین مگر ساتوان مرحلہ اس طلسم کا جسکا نام مرحلۂ ہیبت ہی
بہت سخت مرحلہ ہی وہان کا سردار ہیبت فیل دندان ہی اُسنے اپنے مرحلے پر ایسے
عجائباتِ سحر بنائے ہین کہ کوئی ساحر بھی وہانتک نہین جاسکتا اِسکے بعد اور ایک مقام
بہت سخت ہی وہ قلعہ باب العجائب ہی وہان بھی عجائبات سحر اور کرامات و ولایات کا
مجمع ہی پھر گنبدِ طلسم معدوم ہی اور وہین سے مقامِ لوح کا راستہ ہی اِسی طرح اور دو چار
مقام بھی اس طلسم مین ایسے ہین جو بہت پُرخطر ہین وہانسے گذرنا اور ان سب کو
فتح کرنا بڑا کام ہی جب لوح ہاتھ آجاے تو خاص طلسم مین داخل ہو یہان کے عجائبات
غرائبات امکانِ بیان سے باہر ہین بے لوح کوئی جانہین سکتا اور لوح کا بھی لینا
غیر ممکن ہی اسواسطے کہ ساحرانِ سکار دھوکا دینے مین بہت تیز ہین ملکہ سبزپوش
صبیح عارض کے پاس ایک ہزار عیار بچہ موجود ہی کاہن طلسم نے جو جو حکم اُس
طلسم کے باب مین لگائے تھے اُن سب کا انتظام بادشاہ طلسم نے کر رکھا ہی منجملہ
اور احکامات کے ایک یہ بھی حکم تھا کہ جب طلسم کشاے اصلی داخل طلسم ہوگا تو اسکے
ہمراہ ایک عیار طرار آئیگا اور وہ ایسے ایسے مغالطہ دیگا کہ ساحران نامی وگرامی اس سے عاجز ہونگے
اسی واسطے ایک ہزار عیار بچہ ملازم طلسم ہی اور ان سب کا اختیار ملکہ سبزپوش صبیح عارض دختر بادشاہ کو ہی
ملکہ سحر و ساحری مین یکتاے روزگار ہی ان عیار بچون کے علاوہ اور ساحر بھی بلا کی عیاری کرتے ہین
خاص طلسم مین بہت سے ساحر سماد مین بیٹھ رہے ہین اور وہ اسی دن کے منتظر ہین کہ جب طلسم کشا یہان
آئے تو ہمکو جگا دینا اُنکے جو مندر بنے ہین وہان لوگ جاتے ہین اُنکی پرستش کرتے ہین وہ لوگ
بزرگان دین کہلاتے ہین اُنکے واسطے ایک دن یہان بہت بڑا مجمع ہوتا ہے اس روز طلسم بھر کے
باشندے یکجا جمع ہوتے ہین بادشاہ طلسم خود بھی اُس میلے مین شریک ہوتا ہی
اور اور طلسمون کے بھی سلاطین آتے ہین اسی دن پر جاتے ہین لاکھون روپیہ
چڑھاتے ہین ایک مقام اس طلسم مین مشہور ہی ایوان خواب اُسکا نام ہے
وہان سنجاب رویین تن ایک ساحر زبردست ہی مصروف خواب رہتا ہی سال
بھر کے بعد چار تک اُس مکان کا کھلتا ہی اور سنجاب رویین تن بیدار ہوکر باہر
آتا ہی لوگ اُس کی ملاقات کو جاتے ہین خود بادشاہ بھی وہان موجود ہوتا ہی اے شہریار

اس قدر مجمع ہوتا ہی کہ ہزارون آدمی اُسکے دیدار سے محروم رہجاتے ہین وہ ایک ماہ شبانہ روز بیدار رہتا ہی پھر جاکے سو رہتا ہی گیارہ ماہ کے بعد پھر جاگتا ہے سنتا جاتا ہی کہ وہ ساحر ایسا ہی کہ اُسکے جسم پر تیغ و تیر و خنجر کوئی آلۂ حرب اثر نہین کرتا روئین تن ہی وہ بھی اس طلسم کا مددگار مشہور ہی اُسکے علاوہ سرشار قوی سا عدا اس طلسم مین ایک پہلوان ہی اُسکو بھی روئین تن ہونے کا دعوی ہی ایک لاکھ شاگرد اُسکے ہمراہ ہی اور سب روئین تن کا دعوے کرتے ہین بادشاہ طلسم اُن لوگون کی بہت پھسہ خاطر کرتا ہی ایک لاکھ کرگدن اُنکی سواری کے واسطے ہی قلعہ آہنی اُنکے لیے بنایا گیا ہی وہان سب لوگ رہتے ہین اُنکے واسطے بادشاہ کا حکم ہی کہ اگر اُنکا کوئی خادم بھی ہمارے پاس آئے کوئی اُسکو نہ روکے اگر یہ لوگ کسی کو جانسے مارڈالین تو مجرم قرار نہین دیے جاسکتے خزانے سے جسوقت جسقدر روپیہ چاہین بلا حکم ہمارے لے جاسکین اُنکو اجازت کی ضرورت نہین اسی طرح بہت سی باتین اُنکو معاف ہین سرشار کو بادشاہ اپنے برابر بٹھاتے ہین جب وہ جاتا ہی بہت خاطر سے پیش آتے ہین اگرچہ یہ لوگ ساحر نہین مگر اُنکو دیکھکر ساحرون کے دم بند ہوتے ہین اُنسے آج تک کسی نے مقابلہ نہین کیا اور کیونکر کرتا اُن پر حربہ اثر نہین کرتا قوت کی یہ کیفیت ہی کہ سرشار نے بارہا بادشاہ کے سامنے پہاڑون سے ٹکر لڑائی ٹکڑے اُڑادیے ایسے لوگ کہان ممکن ہوتے ہین اے شہریار اسی طرح اُس طلسم مین بہت سی باتین ہین جنمین کہانتک عرض کرون آپ جب تشریف لیجائینگے خود آپ کو سب حالات معلوم ہو جائینگے آصف انجم طلعت فغفور تاجدار کی تقریر سُنکر مسکرائے فرمایا اے فغفور مجکو بھی ہم لوگون کے حالات سے آگاہی نہین ہی جب معرکہ پڑیگا اُسوقت حال کھل جائیگا اگر فضل خدا شامل حال ہی تو سب کو زیر کرینگے فغفور نے عرض کی اے شہریار یہ نہ فرمایئے کہ مجکو آپ کے حالات سے آگاہی نہین کتابون مین آپ کی بہادریان درج ہین آپ کے خاندان کی کیفیت شجاعت سے غلام اچھی طرح آگاہ ہی جو کام آپ لوگون سے ہوے دوسرا نہین کرسکتا شجاعت آپ کے خاندان پر ختم ہی ضرور آپ اس طلسم کو فتح کرینگے اگر مین آگاہ نہ ہوتا تو قلعہ چھوڑکے یہانتک نہ آتا جسدن ساحران غدار آپ کے لشکر سے گھوڑے لاے مین نے دریافت کیا کہ یہ گھوڑے کسکے لشکر کے ہین ساحرون نے آپ کا نام نامی بتادیا مجکو خیال آیا مین نے اُسیوقت سے کہدیا تھا کہ تم لوگون نے اچھا نہ کیا اب خیریت نظر نہین آتی دیکھون کیا آفت بپا ہوتی ہی اگر اُن لوگون کو کچھ خیال ہوا تو سب کا جینا محال ہوا آخر وہی بات ہوئی کہ آپ یہان تشریف لاے اور ساحران غدار کو قتل کیا اگر وہ گھوڑے آپ کے نہ بھی لاتے تو بھی اس طلسم مین آپ کو مقابلہ کرنا پڑتا کیونکہ نہ طلاق کی راہ یہی ہی جبتک یہ طلسم فتح نہ ہوگا راستہ نہ کھلے گا اب حضور کی جو مرضی ہو ارشاد فرمائین غلام بسر و چشم

بجالائین آصف نامدار نے فرمایا اے فغفور تیرکو یہان کی حکومت مبارک ہو
مین جانب طلسم جاؤنگا بیشک طلسم نہ طاق پر جاتا ہی فغفور نے ہاتھ باندھکر عرض کی
اے شہریار یہ غیر ممکن ہی کہ مین یہان رہون اور ہمراہ رکاب نہ چلون آصف والا
قدر نے بہت سمجھایا مگر فغفور نے نہایت مجبور ہوکے شاہزادے نے فرمایا اچھا تمہین اختیار
ہی مین کل یہانسے روانہ ہونگا فغفور نے عرض کی اے شہریار ایک ہفتہ آپ
یہان قیام فرمائین مین کچھ ساحرون کو برائے خبر روانہ کرتا ہون دیکھون جو ساحر یہانسے
بھاگ کے گئے ہین انکی کیا کیفیت ہوئی طلسم مین جانے پائے یا کہ نمرود پلنگ
سوار نے انکو روک لیا کچھ انتظام جنگ کیا ہی جب کہ وہان سے خبر آجاے تو پھر
چلنا بہانسے مناسب ہی آصف نامدار کو بھی یہ راے پسند آئی فرمایا اب اس کام
مین تاخیر نکرو جلد ساحرون کو وہان بھیجدو فغفور نے اسی وقت چند ساحرون کو
بلایا کہا تم پوشیدہ طور سے مرحلۂ نمرود پر جاؤ وہانسے خبر لاؤ دیکھو نمرود کو اس کی
اطلاع ہوئی یا نہین ساحر اسی وقت روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر آئے گا گماب
کیفیت ان ساحرون کی عرض کی جاتی ہی جو بعد شکست قلعہ جانب طلسم روانہ ہوے
تھے یہ لوگ جو قلعے سے بھاگے تو دو دن کے بعد مرحلۂ نمرود پر پہونچے قریب قلعہ جاکر
دم لیا وہان کے لوگون نے ان کو دیکھا پہچانا کہا تم پر کیا مصیبت پڑی جو اس طرح بد
حواس بکتے ہوان ساحرون نے جواب دیا کہ ہماری کیفیت نہ پوچھو ایک شخص
آصف انجم طلعت آیا اور اُس نے قلعہ کو فتح کیا فغفور تاجدار کا پتا نہین کہ کیا ہوے
جب سبنے کوئی صورت اپنی جان بچنے کی نہ دیکھی مجبور ہوکر قرار پر قرار کیا اب
اسی طرح طلسم تک جائینگے اور بادشاہ کو اپنی حالت دکھائینگے وہی جب کچھ حکم دینگے
تو آصف قتل ہوگا ورنہ ساحرون کی مجال نہین جو اُس سے مقابلہ کرین سحر اُس پر
تاثیر نہین کرتا زور آزمائی مین کوئی اُسکا ہم نبرد دکھائی نہین دیتا قلعے کے لوگون
نے ان ساحرون سے کہا کہ ٹھہر جاؤ ہم تمہاری اطلاع بادشاہ سے کرتے ہین
آخر وہ بھی اس طلسم کے معین ہین تمہارا خاص طلسم مین جانا اور بادشاہ سے یہ
کیفیت بیان کرنا مناسب وقت نہین ابھی تو ہم لوگ موجود ہین آصف انجم
طلعت کی کیا مجال جو قدم آگے بڑھاسکے اور فتاحی طلسم کا خیال دل مین
لاسکے فغفور تاجدار کو سحر مین اسقدر مہارت نہ تھی وہ وہان قلعے کی آبادی
کے واسطے مقرر تھے اصلی سرحد طلسم کی ہمارے یہانسے شروع ہی اور ہملوگ
طلسم کے ساحر کہلاتے ہین فغفور نے اگر قبضہ دے دیا تو اچھا نہ کیا مگر وہ بھی
مجبور تھے کیا کرتے سحر و ساحری انکو کچھ ایسی معلومات نہین تھی کہ مقابلہ
کرتے معلوم ہوا کہ جو شخص آیا ہی اُسکے ہمراہ کوئی ساحر ہی وہ اپنے سحر کے
زور سے دوسرے کے سحر کو فروغ نہین ہونے دیتا ہی اور اپنے تئین پوشیدہ

رکھکر سحر کرتا ہی بمصلحت ظاہر ہونا بُرا جانتا ہی مگر ہملوگون کے مقابلے مین کیا سحر کریگا
سب حال کھل جائیگا ہمارے ہاتھ سے امان نہ پائے گا فراری ساحرون نے جو
یہ تقریر سُنی کسی قدر اُنکی خاطر جمع ہوئی کہا اچھا ہم اپنا ارادہ فسخ کرتے ہین تم لوگ
جاکر ہماری اطلاع اپنے حاکم سے کرو دیکھو وہ کیا کہتے ہین ساحرون نے ان
لوگون کو وہین ٹھہرایا اور خود جاکر نمرود پلنگ سوار کو خبر دی نمرود اُسوقت
اپنے دربار مین بیٹھا تھا گرد اُسکے ساحرانِ مکار جمع تھے اُسنے جو یہ خبر سُنی
کہا اُن ساحرون کو میرے سامنے لاؤ مین ابھی اسکا بندوبست کرتا ہون کسکی
مجال ہی جو طلسم بیرالعجائب کی طرف آنکھ اُٹھاکر دیکھ سکے ساحر باہر آئے اور
ان فراری ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر نمرود پلنگ سوار کے سامنے پہونچے
نمرود نے ان ساحرون کو دیکھکر کہا ارے کیا واقعہ ہی بیان کرو ان لوگون نے
سب کیفیت سُنائی نمرود نے کہا فغفور کا پتا نہین بتاتے کہ وہ کہان ہے
ساحرون نے کہا اُنکے حال سے ہم آگاہ نہین جب تک وہ وہان موجود رہے
ہم لوگون کے بھی قدم نہین ہٹے جب ہمنے اُنکو نہین پایا تو مجبور ہوکر اسطرف
بھاگ آئے نمرود نے کہا اگر فغفور تم سے لڑبھڑکر جان دی تو حق نمک سے
ادا ہوا اُسکی اولاد مدام پرورش پاتی رہے گی اور اگر وہ بھی تمھاری طرح
جان بچاکر بھاگا تو جہان اُسکا پتا پائے گا اسیر کرکے بلایا جائے گا اور بہت ذلت
خواری سے قتل ہوگا ساحرون نے جو نمرود کو غصے مین دیکھا ہاتھ باندھ کر
عرض کی اے شہنشاہ ہم لوگون کی کچھ خطا نہین ہی اگر ہم اُنکی موجودگی مین بھاگ
آئے تو البتہ آپ کے خطاوار تھے مگر کیا کرین جب ہمنے اپنے سردار کو نہ پایا تو
کیا کر سکتے تھے نمرود نے جواب دیا مجکو تم لوگون سے شکایت نہین نہ تمھارے
واسطے کوئی سزا ہوسکتی ہی تم اگرچہ بھاگے بھی تو ہمارے پاس آئے اور فغفور نے
تو غضب کیا اگر اُسکو بھاگنا ہی منظور تھا تو وہ بھی ہمارے پاس آتا جسقدر ضرورت
ہوتی مدد ہمسے پہنچتا اگر اُسے وہان جانے سے انکار ہوتا تو ہم اور کسی سردار کو
اُسطرف روانہ کرتے آصف کو اسیر کرا منگاتے اچھا تم لوگ ٹھہرو مین ابھی اسکو
دریافت کرتا ہون کہ اب آصف انجم طلعت کہانتک آیا ہی اور اُسکا کیا ارادہ
معلوم ہوتا ہی اور اُسکو بلا سبب یہان کے آنے کی کیا ضرورت تھی کون لیکر آیا اور کسنے
اُسکو راستہ بتایا ساحرون نے جواب دیا ہم اس راز سے اس قدر آگاہ ہین کہ وہ
لشکر لیکر آیا اور میدان مین اُس نے خیمہ وغیرہ آراستہ کرا رات کو نگہبانِ قلعہ
اُسکے لشکر سے گھوڑے چُرا لائے اُسکے تیسرے دن یک بیک وہ بیرالعجائب
مین داخل ہوا سب نے قلعے پر سے اُسکو آتے ہوے دیکھا جو جو لوگ موجود
تھے اُنکو کمال حیرت ہوئی کہ یہ کیونکر یہانتک آیا اور کسنے اسکو راستہ بتایا اُسکے

روکنے کو کچھ لوگ گئے اُسنے اُن سب سے مقابلہ کیا ساحرون نے اپنے اپنے
سحر کیے مگر کسی کے سحر نے تاثیر نہ کی سب مجبور رہو گئے اُسنے ایک دم مین سب کو
تیغ کے گھاٹ اُتار دیا قلعہ لڑ بھڑکر چھین لیا اب قلعے مین یتیم ہوگا سب مال واسباب
قلعہ اُسکے قبضے مین آیا ہوگا یقین ہی بہت سے ساحرون نے اُسکی اطاعت قبول کی
ہوگی اُنھون نے جو خزانہ پوشیدہ ہین وہ بتا دیے ہون گے اب بھلا وہ کیا کوئی
چیز وہان چھوڑیگا سب اپنے قبضے مین کرکے وہان سے روانہ ہوگا نمرود نے
جواب دیا یہ خیال خام ہی آصف کی اتنی مجال نہین جو قلعۂ طلسم کو فتح کرے
مال وخزانہ اپنے تحت وتصرف مین کیا تو ضرور کسی ساحر کی شرکت ہوگی اُسنے اپنے
تئین ظاہر نہین کیا پوشیدہ رکھا سب کے سحر بیکار کر دیے آصف کو فتح ولا دی
اچھا مین ابھی اپنے یہان سے ایک سردار کو روانہ کرتا ہون وہ جاکر آصف سے
مقابلہ کریگا جو ساحر اُسکی امداد کرتا ہی اُسکو بھی اسیر کرلائیگا اور آصف کا
سب لشکر بھی قید ہو جائے گا اگر اس انتظام مین تاخیر کرونگا تو بُرائی ہوگی ایسا نہ ہو
وہ مال وخزانہ لیکر روانہ ہو تو پھر اُسکا پتہ لگانا بڑی مشکل ہی اگرچہ جب بھی جیتا
بچ کے نہین جائیگا مگر کیا ضرورت ہے اگر بادشاہ کو اس حال کی خبر ہوگئی تو اُنھین
خیال ہوگا کہ فغفور تو مثل ایک نگہبان کے تھا مگر نمرود نے بھی ایسے وقت
مین مدد نہ کی کچھ خبر نہ لی گو مجھسے شکایت نہین کرینگے مگر پھر بھی اُنھین خیال ہوگا
اِس سے مناسب ہی کہ جلد اسکی تدبیر کی جاے یہ کہکے سامنے کرسی پر ایک ساحر
بیٹھا تھا اُسکی طرف مخاطب ہوا کہا اے محراب جادو تم اپنے شاگردون کو لیکر
جاؤ اور آصف انجم طلعت کو اسیر کرکے لے آؤ دیکھو اس کام مین تاخیر نہ کرنا
محراب نے کہا آپ کے ارشاد کی تعمیل مین مجھسے ہرگز تاخیر نہ ہوگی صرف وہان تک
پہونچ جاؤن پھر فوراً اسیر کرکے حاضر دربار کرونگا یہ کہکے محراب اپنی جگہ سے
اُٹھا سلام کرکے رخصت ہوا جو ساحر وہانسے بھاگ آئے تھے اُنکو بھی ہمراہ لیا
باہر آکے اپنے شاگردون کو اطلاع کرائی اسکا ایک ہزار شاگرد تھا اُسی وقت
سب اسکے پاس آئے سلام کیا کہا آپ نے اِس وقت ہم لوگون کو کیون
یاد فرمایا محراب نے جواب دیا کہ شہنشاہ نمرود پلنگ سوار نے حکم دیا ہی
کہ مین قلعۂ فغفور جادو پر جاؤن اور وہان ایک شخص آصف انجم طلعت آیا ہے
اُس نے بہت فساد پھیلایا ہی فغفور جادو اُسکے خوف سے کہین بھاگ گیا ہی اُس نے
قلعے پر قبضہ کیا ہی مین اُسکو اسیر کرکے یہان لاؤن شاگردون نے کہا کہ بہتر
ہم لوگ آپ کے ہمراہ رکاب ہین تشریف لیچلیے محراب نے اُسیوقت اپنی سواری
طلب کی اُسکے ملازم ایک شیر ببر زنجیرون سے جکڑ کر لائے محراب اُس
شیر پہ سوار ہوا شاگردون کو پیدل ہمراہ لیا ساحر بھی اُسکے ہمراہ ہوے

یہ جانب قلعۂ فغفور جادو روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا اب کیفیت
ان ساحرون کی بیان کی جاتی ہی جنکو فغفور تاجدار نے خبر لینے کو روانہ کیا تھا
جب ان لوگون کو دو روز راہ طے کرتے ہین گذری تو تھک کے سب نے
آپس مین مشورہ کیا کہ سامنے جو صحرا نظر آتا ہی وہان اشجار سایہ دار بہت معلوم
ہوتے ہین چلو تھوڑی دیر وہان ٹھہر کر دم لین پھر آگے بڑھین یہ صلاح کرکے
سب اُس صحرا کی طرف متوجہ ہوے درختون کے قریب جاکر جو نگاہ بھر کے
دیکھا محراب مع اپنے شاگردون کے وہان ٹہل رہا ہی ساحر اُسکو اچھی طرح پہچانتے
تھے اسکے قریب گئے سلام کیا محراب نے جواب دیکر کہا تم لوگ کہان جاتے ہو
کچھ کیفیت اپنے قلعہ کی بیان کرو اُنھون نے سب حال بیان کیا مگر فغفور تاجدار کی
کیفیت پوشیدہ کی اُنکے ساتھ کے اور ساحر جو محراب کے ہمراہ تھے اُنھون نے
کہا تم لوگ کہان پوشیدہ تھے جو اب تک چھپے رہے اِن ساحرون نے جواب
دیا کہ ہمین فغفور جادو کی تلاش تھی اُنھین کو ڈھونڈتے پھرتے تھے اگر وہ ہم کو
ملجاتے تو اُنھین پھر آمادہ کرتے اور آصف انجم طلعت سے مقابلہ کرکے اُسکو
اسیر کرلیتے ساحرون نے کہا کہ پھر فغفور کا پتہ نہین پایا ساحرون نے کہا ابھی تک
نہین معلوم ہوا محراب نے کہا اب تم لوگ اُسکی تلاش نہ کرو ہمارے ہمراہ چلو تم
اسی واسطے جاتے ہین فغفور کو گرفتار کرکے لائینگے اور آصف انجم طلعت کو
بھی اسیر کرلینگے ہمکو نمرود پلنگ سوار نے اسی طرف روانہ فرمایا ہی تم لوگ بھی ہمارے
ہمراہ چلو ساحرون نے اسکا کہنا مصلحتاً قبول کیا تھوڑی دیر اسکے ساتھ وہان رہے
اور اچھی طرح سب کیفیت دریافت کی پھر اسکی آنکھ بچاکر غائب ہوے اور اپنے
قلعے کی جانب بھاگے دو روز کا راستہ اُسی دن طے کیا گھبرائے ہوے قلعے مین آئے
فغفور جادو کے پاس جاکر کہا آپ یہان کس خیال مین بیٹھے ہین غضب ہوا محراب
مع اپنے شاگردون کے آتا ہی اُسکو نمرود پلنگ سوار نے اسواسطے بھیجا ہی کہ
فغفور تاجدار اور آصف انجم طلعت کو مع لشکر گرفتار کرلاؤ فغفور نے جواب
دیا تم نہ گھبراؤ مین ابھی جاتا ہون شہریار سے عرض کرونگا محراب کی کیا مجال جو
مجکو گرفتار کرسکے بادشاہزادۂ والاجاہ سے آنکھ ملاسکے یہ کہکے فغفور تاجدار اپنی
جگہ سے اُٹھا اور آصف انجم طلعت کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی جسے شہریار
وہ ساحر جو برائے خبر روانہ کیے گئے تھے اِسوقت آئے ہین اور یہ خبر لائے ہین
کہ نمرود پلنگ سوار کو یہان کی خبر ہوئی اُسنے اپنے ایک افسر فوج کو روانہ کیا ہے
وہ اپنے ایک ہزار شاگرد ہمراہ لیکر آیا ہی اب وہ جنگ کا پیام دیگا جو حضور ارشاد
فرمائین وہ انتظام کیا جاے شاہزادۂ والاجاہ نے فرمایا ابھی تو وہ بہت دور ہے
جب یہان آئیگا اُسوقت دیکھا جائیگا مقابلہ کریگا تو اُس سے لڑینگے اور اگر اُسنے

اسلام قبول کیا تو چھوڑ دینگے فغفور نے عرض کی اے شہریار نمرود کے یہان جسقدر ساحر ہین سب مکار و عیار ہین اور سب سیاہ قلب ہین اُن لوگون کے دلون سے نور ایمان کا جلوہ نمایان ہونا غیر ممکن ہی سب کافر ہین آصف والاقدر نے فرمایا تو اُنکو ہماری تلوار سے پناہ ملنا بھی دشوار ہی سب کو قتل کرونگا تھوڑی دیر یہی گفتگو رہی جب رات زیادہ آئی سب نے عرض کی اے شہریار اب رات بہت آئی ہی مناسب وقت ہی کہ آپ آرام فرمائین آصف انجم طلعت نے سب کو رخصت کیا خود خوابگاہ مین تشریف لاے آرام فرمایا نصف شب ابھی گذرنے پائی تھی بعض بعض لوگ اپنے بستر خواب پر بیدار تھے کہ ایک غل ہوا سب سردار اسلام اُٹھ بیٹھے نہروان بن عمرو نے عرض کی کہ جس ساحر کے آنے کی خبر تھی وہ قلعے مین داخل ہوا ہی اور اس طرف آتا ہے دربانون نے اُسکو روکا تھا اُسنے دربانون کو قتل کیا عنقریب یہان پہونچ جائیگا یہ لشکر شاہزادے نے صرف تلوار اُٹھالی اور بستر خواب سے اُٹھکے باہر تشریف لاے دیکھا ایک ساحر قوی ہیکل ایک شیر پر سوار عقب مین بہت سے پیدل لیے ہوے اندر آتا ہی آصف والاقدر نے للکار کر کہا تو کون ہی وہین ٹھہر جا خبردار قدم آگے نہ بڑھانا اُس ساحر نے جواب دیا کہ مین محراب جادو ہون اور نمرود پلنگ سوار نے مجکو بھیجا ہی مین ابھی سب کو گرفتار کر کے بھیجا ونگا اے شخص کیا آصف انجم طلعت تیرا ہی نام ہی شاہزادے نے فرمایا خموش رہ جو کہتا ہون اُسکو قبول کر قدم آگے نہ بڑھا لاف و گزاف زبان پر نہ لا محراب یہ سنکر جھپٹ پڑا کمر سے تیغ نکال کے چاہتا تھا کہ شاہزادے پر وار کرے آصف انجم طلعت نے کلائی اُسکی پکڑ کے اس زور سے ایک طمانچہ مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا اسکے مرتے ہی آندھی چلی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی بڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من محراب جادو بود اسکے مرنے کی جو صدا بلند ہوئی شاگرد اسکے گھبرا گئے تلوارین کھینچ کر آمادۂ جنگ ہوے سحر کرنا بھی شروع کیا یہان شاہزادۂ والاجاہ نے اسم اعظم پڑھا سرداران اسلام بھی آگئے تھے تھوڑی دیر مین سب کو ٹکڑے کر کے ڈالدیا جو لوگ بچے اُنھون نے اطاعت قبول کی امان طلب کی شاہزادے نے تلوار روکی سب کو امان دی وہ لوگ آکے قدمبوس ہوے شاہزادہ سب کو اپنے ہمراہ نیکبخت گاہ مین تشریف لایا فغفور جادو نے آتے ہی قدم چوم کے عرض کی اے شہریار دنیا مین سوا آپ لوگون کے یہ بات دوسرے کو حاصل نہین یہ بڑا ساحر نامی تھا اور نمرود پلنگ سوار کو اسکی ہمت و جرأت و سحر پر بڑا ناز تھا اب جب اسکے مرنے کی خبر جائے گی تو نمرود

خود اسطرف آنے کا ارادہ کریگا آصف تامدار نے فرمایا اب ہمکو اُسکے انتظار
کی ضرورت نہین ہم خود اُسطرف جائینگے اور اُسکو یہ پیام بھیجینگے کہ اگر تجکو دین
اسلام قبول کرنا ہی تو ہمارے پاس آ اور اگر اس سے انکار ہی تو اپنی جان سے
ہاتھ دھو فغفور نے عرض کی جو رائے اقدس مین آئے بہت مناسب ہی
وہ شب اسی گفتگو مین بسر ہوئی صبح کو شاہزادے نے حکم دیا کہ سب لوگ
کوچ کی تیاری کرین ہم آج کی شب اور یہان قیام کرینگے اور کل جانب مرحلۂ
نمرود پلنگ سوار روانہ ہونگے یہ حکم سنتے ہی لشکر مین کوچ کی تیاریان ہونے
لگین دوسرے روز علی الصباح لشکر گران ہمراہ لیکر شاہزادہ آصف انجم طلعت نے
مرحلۂ نمرود پلنگ سوار کی طرف کوچ کیا کہ اسکا ذکر وقت پر آئے گا اب کچھ کیفیت
نمرود پلنگ سوار کی عرض کی جاتی ہی کہ جب اسنے محراب کو روانہ کیا تو دو روز
اسکے آنیکا انتظار رہا تیسرے دن نمرود نے کہا تعجب کی بات ہی کہ اب
تک محراب واپس نہین آیا نہ اُسکی کچھ خبر معلوم ہوئی نہین معلوم اُس پر کیا کیفیت
گذری اگر مقابلہ کیونکر ہوا اس سے تو میری خاطر جمع ہی کہ کوئی اُسکو گزند نہین
پہونچا سکتا معلوم ہوتا ہی آصف انجم طلعت مال وخزانہ قلعے سے لیکر کسی جانب
روانہ ہوا ہوگا اُسکے تعاقب مین محراب بھی پہونچکے دور نکل گیا یقین ہی جلد آجائیگا
عرصہ نہ لگائیگا مین نے اُسکو تاکید کا حکم دیا تھا اور چلتے وقت بھی یہ کہدیا تھا کہ
جسطرح ہو جلد واپس آنا بہت عرصہ نہ لگانا اُسنے بھی مجھسے وعدہ کیا تھا مناسب
یہ ہی کہ یہانسے دو ساحر جائین اور کچھ اُسکی خبر لائین اُسیوقت اُسنے ساحرونکو
بلایا اور قلعۂ فغفور کی جانب روانہ کیا ساحر دو روز کے بعد واپس آئے اور
نمرود کے پاس جاکر رونا شروع کیا نمرود نے کہا ارے خیر تو ہی اپنے رونیکا
سبب بیان کرو ساحرون نے کہا اے شہنشاہ محراب جادو قتل ہوا اور
اُسکے سب ہمراہی بھی کام آئے دو چار سو جو زندہ بچے وہ مسلمان ہو گئے
اب سب آصف انجم طلعت کے ہمراہ اِس طرف آتے ہین فغفور تاجدار بھی
ہمراہ ہی آصف انجم طلعت نے محراب کو قتل کیا یہ سُننا تھا کہ نمرود پلنگ
سوار کی آنکھون مین خون اُتر آیا سر پر سے تاج پھینک دیا اور کہا ارے آصف
انجم طلعت انسان ہی یا ازقسم بنی جان ہی اُسنے بڑا غضب کیا قلعۂ فغفور کو
اس طرح چھین لیا اور محراب کی جان مفت لی جسطرح کا آدمی ہو سب
کہتے ہین وہ ساحر نہین دو اُسکے لشکر مین کوئی ایسا زبردست ساحر موجود ہی جو
ساحرون کے سحر کو رد کرتا ہی اور در پردہ اُسکی مدد کرتا ہی اب کسی کے
جانے سے کچھ نہ ہوگا صبح کو مین خود اپنے تمام لشکر کے اُسکے مقابلے کو
جاؤنگا اور ایک پل بھر مین اُسکو اسیر کرلاؤنگا یہ کہکے اُسنے اُسیوقت اپنے ملازمین کو

بلایا اور سب کو حکم دیا کہ آج شب کو ہمارے لشکر مین سب کوچ کی تیاری کرین صبح کو مین خود جاؤنگا اور آصف انجم طلعت کو اسیر کرکے لاؤنگا ساحر وغیرہ ساحر سب میرے ہمراہ جائینگے اچھی طرح سے اسباب بہم درست رہے ضرور ہے کہ آصف کے ہمراہ کوئی ساحر زبردست ہی مین کل سحر کرکے اُسکو شکست دونگا اور سب کو باندہ لونگا یہ خبر سُنکر اسکے لشکر مین اُسی وقت سے تیاری ہونے لگی صبح ہوتے تک سب لوگ مسلح مکمل ہوکر اسکے دروازے پر پہونچ گئے نمرود پلنگ سوار مکان سے باہر آیا اپنا شیر منگایا باسباب سحر سے اسقدر آراستہ تھا کہ اسکے ہمراہی کہتے تھے آج اگر ہمارے شہنشاہ چاہین تو دنیا بھر کے ساحرون کو اسیر کرلین جو جو ہوا خواہ اسکی تعریف کرتے تھے یہ اور نازان ہوتا تھا جب اسکے ملازمین شیر لیکر آئے نمرود شیر پر سوار ہوا عقب مین بیشمار شیر سوارون کا لشکر لیکر روانہ ہوا ابھی قلعے سے قریب پانچ کوس کے آیا تھا کہ سامنے سے آتے لشکر کے آثار معلوم ہوئے نمرود پلنگ سوار نے کہا معلوم ہوتا ہی آصف انجم طلعت اِس طرف آتا ہی اِسنے فغفور تاجدار کو کیا اپنا مطیع کیا اور محراب اسکے ہاتھ سے کیا قتل ہوگیا کہ اسے دعوی طلسم کشائی پیدا ہوا ہی اب میرے مرحلے کی طرف آتا ہی دیکھو میرے یہانسے کوئی اُسکے پاس جاے اور میرا یہ پیام اُس تک پہونچاے کہ اے آصف انجم طلعت تم واقعی بہادر ہو اور مجکو تمھاری جوانمردی پر رحم آتا ہی اچھی بات تھی جو تم میری اطاعت قبول کرتے اور اپنے ارادہ سے باز آتے مین تمکو ہمراہ لیجاتا اور بادشاہ سے تمھاری تقصیر معاف کرادیتا تمھین لشکر کی سپہ سالاری مل جاتی اور اگر اپنے ارادہ سے باز نہ آؤگے تو میرے ہاتھ سے مارے جاؤگے یہ لشکر جو تمھارے ہمراہ ہی کام نہ آئیگا سب کو قتل کرڈالونگا مجکو سحر مین بھی اتنی قوت حاصل ہی کہ اگر چاہون تو ایک اشارے سے بڑے بڑے ساحرون کو بیجان کردون اور قوت بھی مجھ مین اتنی ہی کہ بڑے بڑے پہلوان میرے مقابلے مین آتے ہوئے تھراتے ہین اِس سے بہتر یہ ہی کہ مجھسے مقابلہ نہ کرو اور کہنا مان لو تم کسی طرح مجھسے لڑکر عہدہ برآ نہ ہوسکوگے اِس سمجھانے کو قبول کرو اور میرے پاس چلے آؤ اسکے ہمراہیون نے کہا اے شہنشاہ آپ کی راے بہت مناسب ہی جس کسی کو حکم ہو وہ جائے اور آپ کا پیام پہونچاے نمرود نے ایک ساحر کی طرف اشارہ کیا کہ تم جاؤ اور جلد اسکا جواب لیکر میرے پاس واپس آؤ اگر وہ کہنا قبول کرے اپنے ساتھ لیتے آنا ورنہ کہدینا کہ اب دیر نہ کرو اِسی وقت ہمارے تمھارے مقابلہ ہوجائے ساحر یہ بات سُنکے روانہ ہوا لشکر بھی قریب آچکا تھا ساحر نے بڑھکے آصف انجم طلعت سے کہا مجھے کچھ آپ سے عرض کرنے کی

ضرورت ہی شاہزادے نے جو اسکے چہرے کی طرف نگاہ کی اور ساحر پر رُعب طاری ہوا کانپنے لگا شاہزادے نے جو اِسکی یہ حالت ملاحظہ فرمائی ارشاد کیا کہ تم نہ ڈرو تم ایلچی ہو جو کچھ پیام لائے ہو مجھسے بیان کردو ساحر نے ہاتھ باندھ کر عرض کی اے شہریار میری مجال نہین جو زبان پر لاؤن **مزود** پلنگ سوار نے کہا ہی کہ آپ ہم سے ملجائین اور جنگ و جدال کو موقوف فرمائین ہم آپ کو بادشاہ طلسم کے پاس لے جائینگے وہانسے عہدہ جلیل دلا لینگے **آصف انجم طلعت** نے یہ سنکر بی چڑھائی جواب دیا کہ **مزود** پلنگ سوار دیوانہ ہی کہدیا کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہی تو میرے پاس آ اور دین اسلام قبول کر ورنہ جسطرح مین نے **محراب** کو ہلاک کیا ہی وہی حال تیرا بھی کرونگا اور بادشاہ طلسم کیا چیز ہی جو ہمکو عہدہ جلیل دیگا ہمین ہمارے خدا نے عہدۂ جلیل عطا فرمایا ہی اگر بادشاہ طلسم کا بھی سامنا ہو گا تو اُس سے بھی ہم یہی کہینگے ساحر نے عرض کی اے شہریار مین جاتا ہون یہی کہدونگا ایک بات اور رہی وہ یہ کہ **مزود** پلنگ سوار نے کہا تھا اگر میرا کہنا قبول نہ کرین تو اسی وقت میرے اُنکے مقابلہ ہو جاے کوئی بات باقی نہ رہجاے ابھی فیصلہ ہو جاے شاہزادے نے فرمایا ہم بھی اِس بات کو بہت مناسب جانتے ہین اِسی وقت مقابلہ کرینگے اُسکے خون مین اپنی تلوار بھرینگے ساحر وہانسے پلٹا **مزود** کے قریب آیا کہا **آصف انجم طلعت** نے جواب دیا ہی کہ ہم بھی بہت خوش ہین اِسی وقت مقابلہ کرینگے جو کچھ ہونا ہی ابھی ہو جائیگا **مزود** نے کہا تمھارے بھاگنے سے وہ کیا مانتا اب ہین خود مقابلے مین اُس سے کہونگا جب میرا رعب اُسپر طاری ہو گا ضرور منظور کریگا ساحر نے اپنے دل مین کہا اِنکا رعب شاہزادے پر کیا طاری ہو گا یہی اُسکے رعب مین آجائینگے اور مقابلہ کرکے کیا پائینگے جیسے **محراب** کو شکست ہوئی ہی یہ بھی اُسی طرح ہلاک ہونگے سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئے گا اتنے عرصے مین لشکر **آصف انجم طلعت** قریب آگیا **مزود** نے دیکھا ایک نوجوان باعزت و شان اسپ کوہپیکر پر جلوہ فرما ہی چہرے سے رعب و داب ظاہر ہی آنکھ ملانے کا یارا نہین **مزود** نے اپنا شبدیز بھی آگے بڑھایا میدان مین آیا شاہزادہ بھی مرکب کو روک کے اسکی طرف مخاطب ہوا **مزود** نے کہا اے **آصف انجم طلعت** آگاہ ہو کہ مین **مزود** پلنگ سوار یکتاے روزگار ہون نہ کسی کی اتنی مجال ہی کہ مجھسے سحر آزمائی مین بازی جیت لیجاے نہ کوئی ایسی قوت رکھتا ہی کہ تیغ زنی مین مجھسے مقابلہ کرکے فتح پاے مجکو تمھاری شجاعت و جوان مردی پر رحم آتا ہی مناسب ہی کہ تم مجھسے مقابلہ نہ کرو اگر تمھارے ہمراہ کوئی ساحر ہی تو اُسکے سحر پر نازان نہ ہو کیونکہ میرے مقابلے مین اُس کا سحر کام نہ دے گا اور اگر تمھین اپنے زور بازو پر ناز ہی تو مجھسے مقابلہ نہ کرسکوگے

اِس سے بہتر یہ ہی کہ اب میرے پاس آؤ اور جنگ وجدال کا خیال دل مین نہ لاؤ جو
کچھ تمنے کیا خوب کیا اب آگے بڑھنے کا ارادہ نہ کرو مین تمکو اپنے ہمراہ میر جنگ
آتش نفس بادشاہ طلسم کے پاس لے جاؤنگا تمھاری سفارش کرکے تمھین
فوج کی سپہ سالاری دلاؤنگا آصف انجم طلعت نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا
فرمایا اے نمرود کیا بیہودہ گوئی کرتا ہی تیری کیا مجال جو فتح پاے اور کسی سے
مقابلے کی تاب لاے یہان ایک ایک سردار تیرے تمام لشکر کو کافی ہی اور
تیرا بادشاہ طلسم کیا مردود ہی جسکے پاس مین جاؤن اور وہ مجکو سپہ سالاری دے
مجکو خداے تعالےٰ نے عزت وشجاعت عطا فرمائی ہی ہان اگر تجکو اس وقت
مقابلہ کرتے خوف آتا ہی تو میرے پاس آ اور دین اسلام قبول کر مین تیرے
ہلاک کرنے سے درگذرون اور تجھے اس طلسم کی حکومت دلادون اگر میرا کہنا
تجھے منظور نہین تو اب کچھ بیجا کلمات زبان پر نہ لانا مقابلے کو آیا ہی تو مین بھی موجود
ہون تاخیر نکر اپنے دل کی حسرت نکال لے نمرود نے جو یہ تقریر سنی
دل مین خیال کیا آصف انجم طلعت مرد شجاع ہی میرا کہنا نہ مانیگا اس سے
ضرور مقابلہ کرکے زیر کرون جب یہ مجھسے زیر ہو جائے گا اُسوقت ضرور میری
اطاعت قبول کریگا یہ سوچ کے اِس نے اپنے شیر کو اور آگے بڑھاکے
کہا اے آصف انجم طلعت تمھین کیا منظور ہی اگر ہم تم مقابلہ کرینگے تو بہت
اچھی طرح فیصلہ ہو جائیگا اور اگر لشکرون کو لڑنے کے واسطے بڑھا لینگے تو
ان غریبون کی جانین مفت جائینگی اس سے مناسب ہی کہ تم خود میرے مقابلے
مین آؤ شاہزادے نے مرکب آگے بڑھایا سردار قریب آئے عرض کی اے
شہریار آپ نہ جائین ہمین اجازت عطا فرمایئے ہم ابھی جاکے اس کو زیر کرینگے
شاہزادے نے فرمایا یہ بات شجاعت سے بعید ہی وہ مجکو بلاتا ہی مین خود ہی جاؤنگا
تم لوگونکا جانا مناسب وقت نہین ہی سب سردار مجبور ہوے آصف والا
قدر نے مرکب بڑھایا نمرود کے مقابلے مین آئے نمرود نے کہا
اے آصف انجم طلعت تم مجھ پر حملہ کرو اور اپنے دل کی حسرت نکال لو
شاہزادے نے فرمایا اے نمرود ہم لوگون کا یہ شعار نہین پہلے سبق سے
ہمکو مدام انکار رہا اگر تیری ضرب سے خدا بچائیگا ہم بھی حملہ کرینگے نمرود نے
پہلے کچھ بڑبڑا کر شاہزادے کی طرف پھونکا یہان تحائف سحر کش موجود تھے
سحر نے تاثیر نہ کی نمرود کو کمال تعجب ہوا کہا اے آصف انجم طلعت
یہ بات بیجا ہی اگر تمھاری فوج مین کوئی ساحر ہی تو پہلے اُس کو میرے مقابلے
مین بھیجدو یہ بات اچھی نہین کہ چھپ کر کوئی تمھاری مدد کرے جسے اپنے
سحر پر ناز ہو وہ میرے مقابلے مین آئے ابھی سحر وساحری کا حال کھلجاے

شاہزادے نے فرمایا ہم سحر پر لعنت کرتے ہین اور ساحر کو کافر خیال کرتے
ہین ہمارے مذہب مین سحر بالکل حرام ہی نمرود نے کہا مین کیونکر یقین نکرون
کیونکہ مین نے اسی امتحان کے واسطے تم پر سحر کیا سحر نے جب تاثیر نہ کی
تو مجکو یقین ہوگیا کہ ضرور تمہارے لشکر مین کوئی ساحر ہی اور وہ پوشیدہ طور سے
مجھ پر سحر کرتا رہتا ہی شاہزادے نے فرمایا کہ سحر مجھ پر اثر نہ کریگا اور اگر تجھے یہ خیال ہی
تو یہان سے علحدہ چل اور وہان مجھ پر سحر کر اگر ساحر ہوگا میرے ہمراہ جائے گا
اور وہان پہونچکر رد سحر کریگا اور اگر کوئی ساحر نہین ہی تو مین وہان بھی تجھسے
اسی طرح مقابلہ کرونگا نمرود نے کہا اے آصف ابجم طلعت تم لاکھ کہو
مگر مجکو یقین نہ آئیگا خیر اس بحث سے تو کوئی فائدہ نہین ہین اب اپنی حفاظت
کے واسطے ایک حصار کرتا ہون اس کے اندر آکے مجھسے مقابلہ کرو
اگر ساحر بھی تمہارے ہمراہ ہوگا تو اس حصار کے اندر سحر تاثیر نہین کریگا شاہزادے
نے ہنس کے جواب دیا مین بہت اچھا سمجھتا ہون تو حصار سحر بنا کے
پھر مجھسے مقابلہ کر نمرود نے ایک لکیر گوے سے زمین پر کھینچی اور آصف
نامدار سے کہا اس لکیر کے اندر تشریف لائیے اور مجھسے مقابلہ کیجیے اب
دیکھون کون ساحر میرے اس سحر کو مٹا سکتا ہی شاہزادہ ہنس کے اس لکیر کے
اندر گیا نمرود نے تلوار میانسے نکال کے کہا اے آصف ابجم طلعت
ہوشیار ہو جاؤ مین وار کرتا ہون شاہزادے نے کچھ جواب نہ دیا نمرود نے
سر پر تلوار لگائی شاہزادے نے چوٹ بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا نمرود نے
چاہا کہ پٹک کر زور کرون شاہزادے نے جھٹکا دیا کہ نمرود سے شیر پر
نہ سنبھلا گیا منھ کے بھل زمین پر گرا اسکے ساتھیون نے جو یہ کیفیت دیکھی
سب نرغہ کر کے شاہزادے پر آپڑے لشکر اسلام کے سردار بھی تلوارین
لیکے جھپٹے شاہزادے نے پشت مرکب سے کود کے نمرود کو اٹھا لیا فرمایا
اب شناخت مین خدائے واحد و یکتا کی کیسا کہتا ہی نمرود سیاہ قلب تھا اسنے
انکار کیا شاہزادے نے اس زور سے اسکو زمین پر پٹکا کہ استخوان اسکے
شرمہ سا ہو گئے اسکا مرنا تھا کہ شیر نے اپنا سر دے مارا تاریکی چھا گئی پتھر برسنے
لگے شاہزادے نے اسم اعظم ورد زبان کیا وہ سب کیفیت دفع ہوئی آواز
آئی کشتی مرا نام من نمرود پلنگ سوار جادو بود اسکے مرنے کی آواز سنکر
جسقدر اسکے ہمراہی تھے گھبرا گئے شاہزادے نے پھر تلوار اٹھا کے
قتل کرنا شروع کیا بہت سے ساحر قتل ہوئے جو باقی بچے انھون نے
حاضر ہو کے امان طلب کی شاہزادے نے تلوار روک لی سب ساحر
وغیرہ ساحر خدمت مین شاہزادہ آصف ابجم طلعت کی حاضر ہوے ایمان لائے

شاہزادے نے سب کو اپنے ہمراہ لیا یہان بارگاہین وغیرہ آراستہ ہوچکی تھین پھر
انجم طلعت سب سرداران نامی و گرامی کو ہمراہ لیکر اپنی بارگاہ مین تشریف لائے
جسقدر ساحرہ غیر ساحر عمرو و پلنگ سوار کے ہمراہ آئے تھے اور اُنمین سے
جسقدر زندہ بچے تھے اُنکا شمار بھی دو لاکھ سے زیادہ تھا شاہزادے کو
اِس فتح پر نہایت مسرت ہوئی فغفور تاجدار نے قریب آکر قدم چوم لیے
عرض کی اے شہریار آپ اصلی طلسم کشا ہین اور اگر خدا نے چاہا تو یہ طلسم
ضرور آپ کے ہاتھ سے فتح ہوگا اور آپ جلد بفتح و فیروزی جانب طلسم رونق افروز تشریف
لیجائینگے عمرو کے لشکریون مین سے دو شخص آگے بڑھے ہاتھ باندھ کے
عرض کی ہم اُسکے یہان کے سپہ سالار تھے اور اُسکے سحر وغیرہ کے جو جو
عجائبات و غرائبات مرحلے پر موجود ہین اُن سب سے ہم لوگ اچھی طرح
آگاہ ہین اب وہ سب کرشمہ ٹوٹ گئے ہونگے مگر اسکی بی بی نے جو جو
عجائبات سحر بنائے ہین وہ سب ابھی تک موجود ہونگے اِسی وقت اُسکو
آگاہی ہوئی ہوگی وہ بلا کی مکارہ ہے سحر مین بھی اپنا جواب نہین رکھتی ہے وہ ضرور
مقابلہ کو آئے گی اور نئے نئے فساد پھیلائیگی شاہزادے نے فرمایا
ہر حال مین خدا مددگار رہے اُسکی کیا مجال جو کسی کو تکلیف پہونچا سکے تم لوگ
خاطر جمع رکھو و گھبراؤ خدا اُس مشکل کو بھی آسان کردیگا اُن دونون ساحرون نے
فغفور سے مخاطب ہوکر کہا آپ وہانکے حال سے اچھی طرح ماہر ہین ابھی
شہریار کو وہان جانا اور مرحلے کا شکست کرنا بڑا کام ہے مگر جہانتک ممکن ہو اِس
کام مین جلدی کی جاے اسواسطے کہ اب عفریتہ زنار بند یعنے عمرو کی بی بی کو
اس کیفیت سے آگاہی ہوئی ہوگی وہ ضرور مرحلہ اضطرلاب سے مدد
طلب کرے گی اور وہانکے لوگ جیسے ظالم اور سرکش ہین اُنکی کیفیت
آپ پر خوب روشن ہے آپ شہریار کو وہانکے حال سے خبردار کیجیے اور بہت
جلد یہانسے کوچ کر کے مرحلۂ عمرو پر چلیے تاکہ شکشت مرحلے مین تاخیر نہ ہونے
پاے اور راستہ صاف ہوجاے فغفور نے آصف والاقدر سے
عرض کی اے شہریار یہ سہراب شیرسوار اور کاؤس شیرسوار جو کچھ کہتے
ہین بہت صحیح ہے آپ کو یہان ٹھہرنا نہ چاہیے ورنہ وہان اور بندوبست ہوجائیگا
پھر دیر ہوگی اِس سے مناسب یہ ہے کہ کل کے روز یہانسے روانہ ہوجیے
ایک روز راہ مین صرف ہوگا دوسرے دن مرحلۂ عمرو پر پہونچ جائیگا
آصف تاجدار نے فرمایا تمکو اختیار ہے یہ فرماکے اُسی وقت لشکر مین
حکم دیا کہ سامان سفر درست کر رکھو صبح کو یہانسے کوچ کرینگے لشکر مین
تیاری ہوگئی شاہزادے نے رات اُسی صحرا مین بسر کی صبح بصد ادائے

ذریعہ سے ہی جانب مرحلۂ نمرود سفر کیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اب کچھ کیفیت
عفریتہ کرتا زبند کی عرض کی جاتی ہی کہ جب نمرود پلنگ سوار مارا گیا تو اُسکے
عجائبات سحر جو مرحلہ پر تھے یک بیک شکست ہو گئے اسکی بی بی کے
گلے مین ایک مار تھا اور وہ بھی نمرود کے سحر سے تیار ہوا تھا فوراً شکست
ہو کے زمین پر گرا عفریتہ نے جو نگاہ کی سر پٹکنے لگی اُسی وقت اپنی
کنیزون کو بلایا کہا ارے کسی تو جلدی قلعۂ مرحلہ پر پہنچو دیکھو وہانکی کیا کیفیت ہی
عجائبات سحر موجود ہین یا اُن پر بھی کچھ آفت آگئی کنیزین اُسی وقت دوڑی ہوئی باہر
آئین یہان قلعے سے پہلے ہی ساحر چل چکے تھے کنیزون کو دیکھکر قتل
پکارنے لگے کہا جلدی سے جاکر ملکہ سے کہو کہ جسقدر عجائبات و طلسمات
قلعے پر موجود تھے سب مٹ کر رہ گئے جلدی آئین اور کچھ تدبیر کرین
کنیزین اُسی وقت واپس آئین عفریتہ سے کہا ملکۂ عالم عجائبات سحر مفقود ہو گئے
یہ کیا غضب ہوا عفریتہ نے کہا ارے شہنشاہ ایک شخص سے مقابلے کو
گئے تھے معلوم نہین کیا ہوا ضرور کسی نے اُنکو قتل کیا مین ابھی جاتی ہون
اور اِس کا پتہ لگاتی ہون فغفور جادو کے قلعہ پر کوئی شخص آیا تھا اُسنے
فغفور کو بھی شاید قتل کیا شہنشاہ نے اُسکے گرفتار کرنے کو پہلے محراب
جادو کو روانہ کیا محراب بھی وہان پہونچ کے قتل ہوا اُسکی خبر پاکر خود اُنھون نے
ارادہ کیا مین منع کرتی تھی یہ کہتی تھی کہ آپ خود تشریف نہ لیجیے اور سردارون کو
روانہ کیجیے ہائے میرا کہا نہ مانا اپنی جان دی یہ کہکے اُسی وقت تخت سحر منگایا
اسباب سحر درست کیا اپنی خواصون کو ہمراہ لیا سحر کرکے تخت اُڑایا رات کا
بھی خیال نہ کیا قلعۂ فغفور پر روانہ ہوئی صبح ہوتے قلعے پر پہونچی یہان کسی کو نہ پایا
جو لوگ وہان نگہبانی کر رہے تھے اُنسے پوچھا آصف انجم طلعت کہان
ہین اُن لوگون نے جواب دیا کہ مدت ہوئی وہ یہانسے آپ کے مرحلے کی طرف
روانہ ہوے یقین ہی وہان پہونچ بھی گئے ہون گے عفریتہ نے کہا ارے
وہ میرے مرحلے پر نہین گئے دربانون نے کہا ابھی راہ مین ہون گے
عفریتہ وہانسے پھر پلٹی خواصون نے کہا ملکۂ عالم اب وہ لوگ کہان ملینگے عفریتہ
جواب دیا معلوم ہوتا ہی رات کو رہنے خیال نہین کیا وہ لوگ یہان نہین ہین راہ مین کسی جگہ پر
ہون گے اب میرے ہاتھ سے کہان بچکے جائینگے یہ کہکے روانہ ہوئی
تخت اُڑاتی جا رہی تھی کہ راہ مین اِسکو لشکر آصف انجم طلعت کا نظر آیا
عفریتہ نے خواصون سے کہا دیکھو یہی لشکر ہی ہمارے مرحلے کے بھی بہت سے
لوگ اُنکے ہمراہ ہین معلوم ہوتا ہی اِن لوگون نے اطاعت آصف انجم
طلعت کی قبول کر لی ہی ارے ابھی تک حرامون کو اِسکا ذائقہ چکھائے

دیتی ہون یہ کہکے بجلی کی طرح چمک کر تخت سے علحدہ ہوئی تخت کو معلق چھوڑا
سب سے پہلے شاہزادے پر حملہ کیا سب نے دیکھا ایک برق آسمان سے
گری سہراب شیر سوار اور کاؤس شیر سوار نے نگاہ اِدھر اُٹھائی شاہزادہ
سے عرض کی اے شہریار عفریتہ زنار بند آگئی شاہزادے نے پلٹکے
دیکھا دو ایک سواروں کے سر اڑ گئے آصف نامدار نے اسم اعظم
ورد زبان کیا سہراب شیر سوار نے عرض کی آپ توقف فرمایئے مین ابھی اسکو
اسیر کیے لیتا ہون یہ کہکے جھولی سے ایک گولا نکالا پکڑ پڑھکے اوپر
اچھال دیا گولا پھٹ دور جاکے پھٹا سب نے دیکھا اُس مین سے دُھوان
مانند ریسمان کے نکلا اور تھوڑی دیر مین ایک ساحرہ سیاہ فام بصورت
ایک ریسمان مین لپٹی ہوئی زمین پر گری سہراب نے جھپٹ کے اُٹھالیا
اور آصف انجم طلعت کی خدمت مین حاضر کیا شاہزادے فرمایا عفریتہ
اسی کا نام ہے سہراب نے عرض کی یہی ہمزاد شیر سوار کی بی بی ہے ابھی اسکے
ہمراہ اور کنیزین ہونگی یہ کہکے پھر نگاہ اُٹھائی سب کنیزین تخت اُتار کے
سہراب کے پاس آگئین ہاتھ باندھکے کہا اے سہراب شیر سوار
ہماری ملکہ کو رہا کر دے اُنکے عوض ہمکو اسیر کرکے لے چل سہراب نے
ان سب کو بھی مبتلائے سحر کر لیا پہلے عفریتہ سے سوال کیا کہ اے
عفریتہ اب اس مذہب باطل سے باز آ اور خدائے واحد و یکتا پر ایمان لا
عفریتہ نے منظور نہ کیا سہراب نے آصف نامدار سے عرض کی اے
شہریار یہ اسلام قبول نہین کرتی شاہزادے نے فرمایا جو کفار کو سزا دی جاتی
اُسکے واسطے بھی ہونا چاہیے سہراب نے اپنے شیر کی طرف اشارہ کیا
شیر نے جھپٹ کے اسکو کھا لیا اسکے بعد کنیزون سے کہا اُنھون نے بھی
اسلام قبول کرنے سے انکار کیا سہراب نے انکو بھی وہی سزا دی جو
عفریتہ کے واسطے تجویز کی تھی اب تو ایک تاریکی چھا گئی بجلیان بکثرت چمکنے
لگین پتھر برسنے لگے آواز آئی کشتی مرا نام من عفریتہ زنار بند جادو بود سہراب
عرض کی اے شہریار اب مرحلے پر کوئی خوف باقی نہین رہا مجھے خیال تھا
کہ عفریتہ شاید آگے جائیگی اور وہان پہونچکے کچھ فساد پھیلائے گی مگر
اس کو افراط الم سے اسقدر تاب نہ رہی جو مرحلۂ اصطرلاب پر جاتی اور
وہانسے مدد لیکر پھر اِسطرف آتی اس کو اپنے سحر پر بہت ناز تھا اسی
وجہ سے اسنے کسی سے مدد طلب نہین کی خود اِسطرف چلی آئی اب
مرحلۂ اصطرلاب پر تشریف لے چلے وہانکے ساحر بڑے مکار ہین فن
عیاری مین سب کو دعوی ہے وہ لوگ سحر کم کرتے ہین عیاری سے کام

زیادہ دیتے ہین شاہزادے نے فرمایا خدا اس مشکل کو بھی آسان کردیگا کسی طرح کی فکر
ذکر و سب امور تقدیر پر چھوڑ دو اس روز آصف نامدار نے وہین قیام فرمایا
دوسرے روز مرحلۂ نمرود پر تشریف لائے یہان کے خزانے سہراب شیرسوار
اور کاؤس شیرسوار نے بتائے بہت کچھ زر و جواہر ہاتھ آیا ایک روز شاہزادۂ
والاجاہ نے وہان قیام فرمایا دوسرے روز سہراب شیرسوار کی رائے سے
جانب مرحلۂ اصطرلاب کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا اب کچھ کیفیت مرحلۂ
اصطرلاب کی عرض کی جاتی ہی کہ جب ساحرانِ مرحلۂ نمرود نے شکست
مرحلہ کو دیکھکر سمجھ لیا کہ نمرود شیرسوار اور عفریتہ دونون قتل ہوے انھون نے
یہ خیال کیا کہ اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی جسنے ان دونون شخصون کو قتل کیا اُسکے
نزدیک ہمارا قتل کرنا کیا دشوار ہی مناسب وقت یہ ہی کہ یہان نہ ٹھہرین اور مرحلۂ
اصطرلاب پر چلکے اس واقعہ کی خبر کردین وہانسے اِسکا بندوبست ہوجائیگا
ہم لوگون سے یہ کام انجام نہ پائیگا یہ سوچ کے سب ساحر وہانسے روانہ
ہوے اور مرحلۂ اصطرلاب پر پہونچے یہانکا انتظام بہت سخت تھا ہر ایک
شخص آنے جانے نہین پاتا تھا ان ساحرون کو جو نگہبانون نے آتے ہوے
دیکھا روکا کہا تمکو ہم ہرگز نہ جانے دینگے پہلے ہم اپنے بادشاہ سے تمھاری کیفیت
بیان کرین اگر اجازت ہوگی جانے پاؤگے نہین تو ہم یہانسے تمکو واپس کردینگے
ساحرون نے سب کیفیت شکست مرحلۂ نمرود کی بیان کی ساحر وہانسے روانہ ہوے
اصطرلاب جادو کے پاس آئے کہا آپ نے کچھ اور بھی سُنا مرحلۂ نمرود شیرسوار
شکست ہوگیا سُنا گیا ہی کوئی شخص جسکا نام آصف ابن طلعت ہی یہان آیا ہی اور
اُسنے یہ سب فساد پھیلایا ہی طلسم کشائی کا دعوی کرتا ہی اب یہ بھی سُنا جاتا ہی کہ
اِس طرف کا عزم کیا ہی اور بہت جلد یہان آجائیگا فساد پھیلائیگا اصطرلاب جادو
ہنس پڑا کہا نمرود شیرسوار کو اپنے سحر اور قوت پر بڑا ناز تھا آخر کسطرح شکست
پائی اور مفت مین اپنی جان گنوائی اب دیکھون آصف یہان تک کیونکر آتا ہی
اور کون اُسے ہمراہ لاتا ہی یہ کہکے کہا کہ جو ساحر اُس مرحلے سے یہان آئے
ہین اُنکو بلاؤ اُنسے بھی مین حال دریافت کرونگا خلاصہ کیفیت معلوم ہوگی ساحر
اُسی وقت واپس آئے اور نمرود کے ملازمین کو اپنے ہمراہ لے گئے اصطرلاب
جادو نے اُن سب کو اپنے پاس بلایا سب کیفیت دریافت کی کہا اب یہ بتاؤ کہ
طلسم کشا کو اِسی وقت گرفتار کرا کے منگا لین یہ تم لوگون نے اچھا کیا کہ ہمکو
قبل سے اطلاع دے دی ہم ابھی اسکی فکر کرتے ہین اور اُسکو گرفتار کرا کے
منگاتے ہین تمھارے بادشاہ انتظام نہین کر سکتے تھے اور دعوی بہت کچھ تھا
ہمین خوب جانتا ہون کہ وہ سحر و ساحری مین بہت اچھے تھے مگر عقل کے خلاف

بہت سی باتین اُنکی ہوا کرتی تھین خیر اب ہم اُنکے خون کا عوض لینگے اور طلسم
کشا کو اسیر کرکے حضور بادشاہ مین بھیجدینگے تم لوگ یہان قیام کرو ہم کل اسکا
انتظام کرینگے یہ کہکے سب ساحرون کو رخصت کیا اور اپنے مشیرون کو بلایا اُنکے
چار مشیر تیز تدبیر تھے ہر ایک سحر و ساحری مین طاق تھا مکر و دغا مین شہرۂ آفاق تھا
اُسکے مرحلے پر ایک سو عیار تیز رفتار ہر وقت موجود رہتا تھا بادشاہ اُسکی بہت
خاطر کرتا تھا خراج معاف کردیا تھا برابر کے مراسم اُس سے جاری تھے اُسنے
جب اپنے مشیرون کو بلایا سب سے کل واقعہ بیان کیا اور کہا اب میرا یہ
ارادہ ہی کہ طلسم کشا کو اسیر کرکے بادشاہ کے سامنے لیجاؤن اور اُسکے عوض
مین اپنا ملک بڑھاؤن اب اُسکے ساتھ ساحر بھی زبردست ہین اور یہ بھی
مین نے سُنا ہی کہ ہوا اُس پر اثر نہین کرتا فنون سپہ گری مین بھی لاثانی ہی جو لوگ اُسکے
ہمراہ آئے تھے وہ بھی سب جری و بہادر ہین اگر اُس سے مقابلہ کیا تو ضرور طول
ہوگا پھر جنگ دوسرا دن نہین معلوم کیا بات ہوا اگر اُس پر سحر تاثیر کرتا تو اُسکی
گرفتاری بہت آسان تھی مگر جب وہ کچھ کرامات پڑھتا ہوگا تو اُسکے لشکر پر سحر اثر نہین
کرتا ایسے لوگون کے ساتھ جنگ کرنا فضول ہی عقل سے کام لینا چاہیے مشیرون
نے کہا یہ بات بہت آسان ہی آپ اُسکو یہان آنے کا موقع کیون دیجیے اپنے
عیارون سے یہ کام کیجیے یہ لوگ وہان جائین اور اُسکو گھیر کر گرفتار کر لائین جب
وہ گرفتار ہو جائیگا پھر اُسکے لشکر کی بھی بہت جلد قابو مین آجائینگے مقابلے کی تاب
نہ لائینگے اگر یہ ساحران جلیل اُسکے ہمراہ ہین مگر اُنسے ہم مین یہان کون کم ہے
آپ عیارون کو طلب فرمایئے اور اُنکو یہ حکم دیجیے کہ بہت جلد جائین اور آصف
انجم طلعت کو جسطرح بن پڑے گرفتار کرکے لے آئین یہ لوگ آفتِ روزگار ہین
جبھی اس ارادے سے جائینگے تو خالی واپس نہ آئینگے اصطرلاب جادو کو یہ
بات بہت پسند آئی اُسنے اپنے عیارون کو بلایا کہا ہمین یہ ضرورت ہی کہ تم لوگون مین سے
کچھ لوگ جائین اور آصف انجم طلعت کو گرفتار کرکے لے آئین یہ ایک ایسا شخص
آج کل طلسم مین آیا ہی جو طلسم کشائی کا دعویٰ کرتا ہی اور اُسنے دو مرحلے بھی
شکست کیے اب اِس طرف کا عزم کیا ہی قریب پہونچ چکا ہی اُس پر سحر تاثیر نہین کرتا
ساحرانِ جلیل مرحلۂ نجرود کے اُسکی اطاعت قبول کرچکے ہین اُنکی شرکت اور
فراہمی پیدا کرتی ہی اگر وہ داخلِ مرحلہ ہوا تو جنگ عظیم کا سامنا ہی گو اس امر سے
ہم ڈرتے نہین مگر محنت مین بہت سے ملازمینِ مرحلہ کی جان جائیگی اس سے
بہتر یہ ہی کہ تم لوگ جاؤ اور اُسکو گرفتار کرکے لے آؤ عیارون نے کہا آپ خاطر جمع
رکھین ہم لوگ جاتے ہین جہان ہمین مل گیا اُسکو اسیر کرکے لے آئینگے
بلکہ جو جو ساحر اُسکے ہمراہ ہین وہ بھی نہ بچینگے سب کو گرفتار کرکے لے آئینگے

جب چلنے ہو ہم روانہ ہون اصطرلاب نے کہا آج ہی جاؤ اس کام مین دیر نہ لگاؤ
عیار اُسیوقت اجازت لیکر واپس آئے اور اپنے بانہ ہاے عیاری سے آراستہ
ہوکر تلاش شاہزادۂ آصف انجم طلعت مین روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا
اب کچھ کیفیت شاہزادۂ آصف انجم طلعت کی بیان کی جاتی ہی کہ جب بعد
فتح مرحلۂ نمرود حسب رہے سہراب شیر سوار شاہزادہ جانب مرحلۂ اصطرلاب
روانہ ہوا دوسرے روز ایک صحراے فرح افزا مین پہونچا شاہزادے کو فضاے
صحرا بہت پسند آئی سہراب شیر سوار سے کہا یہان کی بہار قابل دید ہے جی
چاہتا ہی دو روز یہان قیام کرین شکار بھی کثرت سے پایا جاتا ہی بہت دنون سے
یہ شغل نہین کیا ہی اگر یہان ٹھہر جایین تو کچھ دل بہلے گا سہراب نے عرض کی
اے شہریار پہلے مرحلۂ اصطرلاب سے فراغت حاصل کیجیے پھر سیر و شکار کی
جانب توجہ فرمایئے گا شاہزادے نے فرمایا آپ لوگون کو کیون اسقدر انتشار ہی
ہین مرحلۂ اصطرلاب جاؤ پر بھی جاؤنگا اور وہان بھی خدا مجکو فتح دیگا ابھی
کیا جلدی ہی دو دن مین کچھ ہرج نہ ہو جائیگا یہان کے ٹھہرنے سے میری طبیعت
بہل جائیگی سہراب شیر سوار نے خیال کیا کہ اب زیادہ اصرار کرنا بیکار ہی
اور ظاہرا اسباب دو روز مین کچھ نقصان بھی نہین ہوتا ہی اگر وہان خبر بھی ہوئی
ہوگی تو اصطرلاب جادو بھی مصروف اہتمام ہوگا دو روز بعد چلینگے راہ مین کم
ٹھہرینگے مناسب وقت پر وہان پہونچ جائینگے شاہزادۂ آصف انجم طلعت نے
بارگاہ نصب ہونیکا حکم فرمایا اُسیوقت خیمے اِستادہ ہوے سب سردار اپنی
اپنی بارگاہون مین داخل ہوے شاہزادہ بھی اپنی بارگاہ مین آیا تھوڑا دن
باقی تھا آصف نامدار نے پردے بارگاہ کے اُٹھوا دیے اور سردار بھی بارگاہ
مین حاضر ہوے صحرا کی بہار دیکھنے لگے آصف انجم طلعت نے فرمایا کہ اے
سہراب شیر سوار اس صحرا کا کیا نام ہی اور یہ کون مقام ہی سہراب نے
عرض کی اے شہریار یہ سب مرحلۂ اصطرلاب مین شامل ہی یہانسے مرحلہ
بہت قریب ہی اکثر وہانکے ساحر یہان شکار کو آتے ہین اور ہمنے اپنے
بزرگون سے سنا ہی کہ ایک زمانے مین اِس صحرا مین ایک عمارت عجیب بنی
ہوئی تھی اور اُس مین عارف شب زندہ دار رہتا تھا وہ شخص بہت بڑا
عابد تھا اور عامل زبردست تھا جب تک وہ زندہ رہا اس صحرا مین ساحر
نہین آنے پاتے تھے جس ساحر نے قدم رکھا جل کے خاک ہو جاتا تھا
مدت تک اُس عابد خدا شناس نے اِس صحرا کو آباد رکھا اور بہت سے مسلمان
اُسکے پاس موجود رہے کئی سو برس کا زمانہ ہوا کہ اُسنے انتقال کیا جو لوگ
اُسکے پیرو تھے اُنھون نے اِسی صحرا مین اُسکو دفن کیا تھا تک اُسکی قبر پر

عرس ہوتا رہا جب اُسکے شاگرد باقی نہ رہے اور ساحرون نے خدا پرستون کو آزار پہونچانا شروع کیا تو مجبور ہوکے بقیہ مسلمان یہانسے بھاگ گئے مزار اُسکا اسی صحرا مین موجود ہی ایک حجرہ بند رہتا ہی اب بھی اُس حجرے مین ساحر نہین جا سکتا بادشاہ طلسم نے چاہا کہ اُس مرد بزرگ کا مزار یہانسے کھود ڈالے مگر جب ساحرون نے قریب حجرے کے پہونچ کے چبوترے پر قدم رکھنا چاہا فوراً ایک شعلہ آتش تیز کا آسمان سے گرا اور جلا کے خاک کردیا دو چار مرتبہ جو ایسا اتفاق ہوا ساحرون پر ایسا خوف طاری ہوا کہ اب اس صحرا کی طرف نگاہ اُٹھا کے بھی نہین دیکھتے بلکہ جب کوئی ساحر اِس طرف سے گذرتا ہی حجرے کے قریب پہونچکے سلام کرتا ہی دُور سے چوکھٹ چوم لیتا ہی آصف نامدار نے فرمایا کہ ہم اُس بزرگوار کے مزار پر ضرور جائینگے فاتحہ پڑھینگے اور جب اس طلسم کو فتح کرکے فراغت پائینگے تو اُسکے مزار کے واسطے کوئی ایسا انتظام کردینگے کہ ہمیشہ اُسکے مزار پر روشنی ہوا کرے اور چند جاروب کش موجود رہین فاتحہ خوانی کے واسطے ایک دن مقرر ہوجاے ایسے عابد خداشناس کا مقبرہ اِسطرح رہنا بہت بُری بات ہی تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب رات زیادہ آئی تو آصف نامدار نے سب کو رخصت کیا اور خواب گاہ مین تشریف لاے آرام فرمایا سب سردار بھی اپنے اپنے خیمون مین گئے اور مصروف خواب ہوے صبح کو جب شاہزادے کی آنکھ کھلی فریضۂ سحری سے فراغت حاصل کرکے سہراب شیر سوار کو طلب فرمایا جب سہراب حاضر ہوا شاہزادے نے کہا اے سہراب اب برائے فاتحہ اُس بزرگوار کے مزار پر چلو راہ مین کیفیت صحرا بھی دیکھینگے اور فاتحہ پڑھ کے شکار کھیلتے ہوے پھر یہان واپس آجائینگے سہراب نے کہا اے شہریار آپ اپنے سردارون کو بھی ہمراہ لیچلیے شاہزادے نے فرمایا جسکا جی چاہے ہمارے ہمراہ چلے سہراب بارگاہ سے باہر آیا سردارون سے یہ ذکر کیا بہت سے لوگ ساتھ چلنے پر آمادہ ہوے آصف نامدار نے مرکب طلب فرمایا خادمون نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا بہت سے سردار ہمراہ ہوے شاہزادہ سیر صحرا کرتا ہوا سہراب شیر سوار کے ہمراہ روانہ ہوا جب لشکر سے دو کوس سب لوگ نکل گئے تو آصف نامدار نے دیکھا ایک گنبد طلائی نظر آتا ہی عمارت وسیع دکھائی دیتی ہی شاہزادے نے سہراب سے کہا یہی مقبرہ عارف شب زندہ دار کا ہی سہراب نے عرض کی اے شہریار یہی مقبرہ ہی آصف انجم طلعت نے جلدی جلدی گھوڑا بڑھایا مقبرہ کے پاس پہونچکے گھوڑے کو روکا اُترکے زینے پر چڑھے سب سردار بھی ہمراہ ہوے شاہزادہ دروازے کے قریب آیا از خود دونون پٹ وا ہوگئے سہراب کو کمال حیرت ہوئی دل مین کہا آصف انجم طلعت بہت بڑے اقبال مند ہین اور دشمنی

طلسم کشا ہین شاہزادے نے جب دروازہ کھلا پایا اندر آیا قریب فاتحہ پڑھا سامنے
ایک پتھر دیوار مین نصب دیکھا غور سے جو نگاہ کی اُس مین باریک حرفون سے
کچھ عبارت کندہ نظر آئی شاہزادہ فاتحہ پڑھ کے اُس پتھر کے قریب آیا بخط نسخ
یہ لکھا تھا کہ جو بغرض طلسم کشائی اِس جگہ آئے اور خدا پرست ہو اُسکو لازم ہی کہ
پہلے میدان شبنم زار مین جاے اور وہان جو ایک درخت زیتون ہی اُسکے نیچے
زمین کھود دے وہانسے ایک راستہ ملیگا مع اپنے لشکر کے اُس راہ کو طی کرے
بلا دقت و زحمت ایک قلعے پر پہونچیگا وہان بہت سے فقراے مساکین مصروف
عبادت ہین مگر سب تارک الدنیا ہین کسی سے کلام نہین کرتے ان سب نے
ایک شخص کو اسواسطے مقرر کردیا ہی کہ اگر کوئی ہمارے قلعے پر آئے اور کچھ
اپنا مطلب بیان کرے اُسکو سُن لے اور ہمارے سامنے آکر بیان کرے ہم
اُسکا مناسب جواب دینگے لازم ہی کہ اُس شخص سے ہمارا سلام کہے اور اُن
فقراے مساکین سے ملاقات کی خواہش کرے اُنسے بہت سے فائدے پہونچینگے
اور بڑے بڑے مطالب حاصل ہونگے اُنکے کہنے پر جو عمل کریگا اُسی سے
یہ طلسم فتح بھی ہوگا اور اگر کسی نے اُنکے خلاف کیا تو اِس طلسم سے اپنی جان
سلامت نہ لیجا ئیگا اور اُن لوگون کی ملاقات سے بھی وہی شخص مستفید ہوگا جو
طلسم کشاے اصلی ہی اگر کسی کی قسمت مین طلسم کشائی نہین ہی تو گو وہ شخص کیسی ہی
کوشش کیون نکرے مگر اُن لوگون سے ملاقات ہی نہ ہوگی محروم واپس آئیگا
لازم ہی کہ جانے والا اُس میدان مین تنہا جاے دوسرا شخص اُسکے ہمراہ نہ ہو اِس
عبارت کو پڑھکر شاہزادۂ والا تبار وہانسے اُٹھے باہر تشریف لاے اور ہمراہیون
فاتحہ پڑھا سہراب شیر سوار نے آصف نامدار سے عرض کی اے شہریار اِس تحریر مین
کیا عبارت کندہ ہی آصف نامدار نے سب کیفیت بیان کی اور آخر مین یہ بھی فرمایا
کہ اب مین میدان شبنم زار مین جاؤنگا اور اُن لوگون سے ضرور ملاقات کرونگا
سہراب نے عرض کی اے شہریار غلام بھی ہمراہ رکاب چلیگا تنہا اُسطرف نہ جانے
دیگا کیونکہ وہ راہ نہایت پر خطر ہی قدم قدم پر آفت و بلا کا سامنا ہی سحر کے عجائبات و
غرائبات راہ مین ایسے ملتے ہین کہ اچھے اچھے ساحر اُسطرف راہ نہین چلتے شاہزادے
نے فرمایا مین کسی کو اپنے ہمراہ نہین لیجاؤنگا اِس مین یہ شرط ہوگئی ہی کہ جانے والا
تنہا جاے کوئی اُسکے ہمراہ نہ ہو سہراب نے عرض کی کہ جب آپ درخت زیتون کو
کھود کر راستہ پائینگے اُسوقت ہم لوگ آپ کے ہمراہ نہ جائینگے آپ تنہا تشریف
لیجاییے گا آصف انجم طلعت نے فرمایا یہ شرط اِس مین تحریر نہین اِس مین لکھا ہی
کہ طلسم کشا یہانسے تنہا وہان تک جاے اور اپنے ہاتھ سے زمین کھودے
مین کسی شرط کے خلاف نہین کرونگا تم ہرگز نہ گھبراؤ اور کسی قسم کا خیال دل مین نہ لاؤ

ہر جگہ خدا اپنے بندہ کا نگہبان ہی اگرچہ راستہ مین عجائبات سحر زیادہ ہین اور ہر قدم پر آفت و بلا کا سامنا ہی مگر کچھ خوف نہین خدا سب مشکلین آسان کر دیگا سہراب نے عرض کی اے شہریار اگر عجائبات سحر بھی ہوتے تاہم غنیمت تھا آپ کو سحر سے ایذا نہین پہونچ سکتی مگر وہان تو اور غضب یہ ہی کہ بعض منزل پر برف باری اسقدر ہوتی ہی کہ خون انسان کی رگون مین جم جاتا ہی آدمی بیحس و حرکت ہو کر گر پڑتا ہی اسی تکلیف مین مرجاتا ہی کسی منزل مین ہوائے گرم ہلاک کر دیتی ہی کسی جا پر دھوپ کی تیزی زندہ نہین رکھتی اصل میدان مین ممکن نہین جو کوئی ایک لمحہ بھی ٹھہر سکے شبنم کی کیفیت ہی کہ مثل آب باران کے گرتی ہی اور اس قدر سرد ہوتی ہی کہ انسان اُسکی تاب نہین لا سکتا اسی سبب سے اُس میدان کا نام شبنم زار رکھا گیا ہی شاہزادے نے فرمایا اب جو کچھ ہو مین ضرور اُس طرف جاؤنگا اور اُن لوگون سے ملونگا سہراب نے اور سرداران قدیم سے کہا کہ آپ لوگ شاہزادے کو سمجھائین اُسطرف تنہا جانا بہت بُرا ہی اگر قصد مصمم کیا ہی تو کچھ لوگ ہمراہ جائین اسباب ضروری ساتھ رہے وہان عجب عجب طرح کی تکلیفین گذر جاتی ہین سردارون نے جو یہ کیفیت سُنی شاہزادے کو بہت سمجھایا مگر آصف انجم طلعت نے کسی کا کہنا قبول نہ کیا وہانسے براہ راست اپنے لشکر مین واپس آگئے یہان سب مین شہرت ہوگئی کہ کل شاہزادہ والا تبار میدان شبنم زار مین تنہا جائینگے یہ سُنتا تھا کہ سب سردار حاضر ہوئے سب نے عرض کی الٰہی شہریار آپ اکیلے جاتے ہین ہم لوگون سے نہین دیکھا جاتا آصف انجم طلعت نے سب کو سمجھایا اور اُسی وقت حکم صادر فرمایا کہ آج شب کو ہم لشکرگاہ قیام کرینگے اور صبح کو بعد ادائے فریضۂ سحر یہان سے شبنم زار کی طرف روانہ ہون گے سواری تیار رہے اور لشکر یہین قیام کرے جب ہم وہانسے آئینگے تو سب کو اپنے ہمراہ لیجائینگے سردار مجبور ہوئے سب نے رات بھر یہی ذکر کرکے صبح کی کہ آقائے نامدار تنہا تشریف لیجائینگے دیکھین مقدر کیا دکھاتا ہی جو کہنے کا حق تھا ہم لوگ کہہ چکے اب کیا کہہ سکتے ہین یہ بھی خوف ہی کہ کہین خلاف مزاج نہ گذرے بعض نے کہا بعد تشریف لیجانے کے ہم لوگ بھی دور دور رہین یہانسے نکل چلین بعض نے کہا اگر اسکا حال کھلجائیگا تو سب پر عتاب آئیگا اب جسطرح ہو رہنا بُرا ہی جانے دو ہر حال مین فضل خدا شامل حال ہوگا آقائے نامدار کا اقبال بلند ہی بامراد وہانتک جائینگے اور بخیر و خوبی واپس آئینگے یہی تذکرہ شب بھر رہا جب آسمان پر آثار سحر نمایان ہوئے سب سردار اُٹھے اِدھر آصف نامدار بیدار ہوئے فریضۂ سحری سے فراغت حاصل کی خادم مرکب لیے در دولت پر موجود تھے شاہزادہ سلاح زیب مبارک آراستہ کرکے باہر تشریف لایا گھوڑے پر سوار ہوا سردارون نے اپنی اپنی گردنین

جھکالین قریب آکر دعائین پڑھ کے دم کین شاہزادے نے نام خدا لیکر گھوڑا آگے
بڑھایا سرداارون نے چاہا کچھ دور ہمراہ جائین آصف انجم طلعت نے سب کو
روک دیا خود گھوڑا بڑھایا تنہا جانب میدان شبنم زار روانہ ہوے کہ کیفیت انکی
وقت پر عرض کی جائے گی اب کچھ حال ان عیارون کا بیان کیا جاتا ہی جنکو اضطراب
جادو نے اپنے مشیرون کی رائے سے براے گرفتاری آصف انجم طلعت روانہ
کیا تھا اور وہ لوگ بانہاے عیاری سے آراستہ ہوکر روانہ ہوے تھے یہ چار
عیار طرار تھے اور سب ساحری مین اپنے تئین یکتاے دہر جانتے تھے جب
اِنھون نے دو روز برابر راہ طی کی تو تیسرے دن ایک صحرا مین پہونچے راہ کی
مسافت سے مضمحل ہوگئے تھے ایک درختِ سایہ دار کے نیچے بیٹھکے دم لینے لگے
ایک پانی کی تلاش مین آگے بڑھ گیا اُسنے جو سامنے نگاہ کی دیکھا ایک لشکر جرار
قیام پذیر ہی اُسنے اپنا ارادہ فسخ کیا اپنے ساتھیون کے پاس واپس آیا کہا ہم لوگ
بیخبر یہانتک چلے آئے ارے لشکر طلسم کشا اِسی جگہ اُترا ہی یہ خبر سُنکے سب نے اپنی وضع
بصد تجمیل تبدیل کی فقیرون کی صورت بنائی اُس عیار واقف کار کے ہمراہ اسطرف روانہ
ہوے لشکر کو دیکھکر سب کے ہوش اُڑ گئے آپس مین چپکے چپکے کہا بندوبست
لشکر مین ایسا ہی کہ فرشتہ کا دخل محال ہی مگر ہم لوگ ضرور جائینگے اور آصف
انجم طلعت کو اسیر کرکے پلٹینگے اور جو جو ساحر نامی نظر آتے ہین ان لوگون کو بھی
یہان نہ رہنے دینا کیا عجب ہی جب یہ اپنے مالک کو نہ پائین تو لشکر لیکر ہمارے قلعہ پر
آئین وہان جنگ آغاز ہو مناسب یہ ہی کہ جھگڑا ہی قطع کرتے چلین ایک شخص بھی
ایسا نہ چھوڑین جسکی ذات سے کچھ فساد پھیلے یہ ذکر کرتے ہوے قریب لشکر پہونچے
اور ایک سردار کی بارگاہ کے سامنے سوال کرنے کی غرض سے آئے مطلب
یہ تھا کہ آصف انجم طلعت کا پتا مل جاے ایک عیار نہروان بن عمرو کی
بارگاہ کے سامنے آیا نہروان سے سوال کیا نہروان نے آنکھ ملائی فوراً پہچان
کر یہ فقیر اصلی نہین عیار ہی فوراً جواب دیا کہ میان فقیر صاحب یہان آؤ جو کچھ ہمارے
پاس موجود ہی تمھاری نذر کرینگے مگر کچھ مصیبت ہماری بھی سُن لو ہمین اکثر فقراے
کاملین کی صحبت رہی ہی اور اُن لوگون کی بدولت ہمنے بہت سے فائدے
اُٹھاے ہین شاید کچھ فائدہ تمھاری ذات سے بھی پہونچے اور جو ہمارا دلی مقصد
مدعا ہی وہ برآئے فقیر نقلی نے جو اِس درجہ نہروان کو اپنی طرف مائل پایا
بارگاہ کے اندر آیا کاندھے سے جھولا اُتار کے زمین پر رکھدیا کہا کیا کہتے ہو
بیان کرو اگرچہ مین نے اپنے تئین بہت چھپایا اور اپنے کمال کو ظاہر کرنا نہ چاہا
مگر معلوم ہوتا ہی تجکو فقیرون کی صحبت سے یہ بات حاصل ہوگئی ہی کہ صاحب کمال کو
پہچان لیتا ہی خیر اب دیر نہ کر جو تیرا مطلب ہو مجھسے بیان کردے ابھی سب کام تیرے

انجام پاجائے نہروان نے کہا باجی مین اپنی کیفیت بیان کرتے ڈرتا ہون
اگر راز افشا ہوگیا تو میرے واسطے بہت خرابی ہی آپ تو اپنے قیام گاہ
مین تشریف لیجائیے اور میرے واسطے مصیبت کا سامنا ہوگا فقیر نقلی نے کہا
باجا تو مطمئن رہ جب تک مین تیرا کام انجام نہ دے لونگا ہرگز یہانسے نہ جاؤنگا میرے
ساتھ اور بھی فقیر ہین اُنکو بھی بھرا لونگا تو اپنی کیفیت تو بیان کر نہروان نے
کہا باجی مین بہت ڈرتا ہون آپ اب میری کیفیت سنکر یا فت فرمائیے مین
ہرگز بیان نہین کرونگا وہ ایسی بات ہی جسکے کہنے سے میرے ہاتھ پاؤن مین
رعشہ پیدا ہوتا ہی اگر مین نے زبان سے نکالی اور اُسکا انجام اچھا نہ ہوا
تو سخت مین میری جان گئی فقیر نے کہا تو تو بہت کرتا ہی ارے جو بات ہی
بیان کر ابھی تیرا مطلب ہوا جاتا ہی کیون گھبراتا ہی نہروان نے کہا مین ایک
شرط سے کہونگا آپ پہلے قسم کھائین کہ دوسرے سے اسکا ذکر نہ کرونگا
تو مین اپنا حال آپ سے کہدون فقیر نے قسم بھی کھالی نہروان نے کہا
دیکھو ان کوئی میرے خیمہ کے آس پاس تو نہین ہی یہ کہکے اُٹھا اور دروازہ
آیا چارون طرف نگاہ کی پھر اندر آکے کہا دیکھیے میری دلی بات یہ ہی کہ
مین آصف انجم طلعت کی بدمزاجی سے بہت تنگ آیا ہون چاہتا ہون
کسی طرح اسکے قبضہ سے نکل جاؤن اور اس طلسم مین کسی سردار کے
پاس جاکر نوکری کرون مگر بہت سی باتین ایسی ہین کہ جنکی وجہ سے بہت
مجبور ہون اوّل تو وہ ہروقت مجکو اپنے پاس رکھتا ہی کہین جانے نہین دیتا
اور پھر دوسری بات یہ ہی کہ اُسنے میرا کل مال واسباب اپنے قبضہ مین کرلیا ہی
وہ مجکو اسی خیال سے نہین دیتا کہ اگر یہ پالیگا تو پھر میرے یہان نہ ٹھہریگا فوراً
چلا جائیگا اب آپ کوئی ایسی بات کیجیے کہ میرا مال واسباب اُسکے قبضے سے
نکل آئے اور مین آزاد ہوجاؤن فقیر نے گردن ہلاکے کہا بابا یہ کتنی بڑی
بات ہی تو خاطر جمع رکھ فقیر سب بندوبست کردیگا مال واسباب بھی تیرا مل جائیگا
اور وہ بالکل تیرے قبضہ مین ہوجائیگا مگن نہین جو پھر ذرا بھی حکومت
کرسکے جو تیرا جی چاہے وہ کرنا اور اگر تو اس طلسم مین نوکری کرنا چاہتا ہی
تو یہ بات بھی آسانی سے ممکن ہی ہم تجکو نوکر رکھادینگے اور اچھا عہدہ دلادینگے مگر اب جو ہم کہین
ہمارا کہنا مان لے سب مرادین تیری پوری ہوجائینگی اور بہت تو خوش ہوگا
دولتِ دنیا بھی اسقدر حاصل ہوگی کہ تیری خواہش سے زیادہ ہوگی ہم تیرا
راز چھپائینگے اور تو ہماری بات پوشیدہ کرہم سے مدد دین اور تو ہمین مدد
دے بہت اچھی طرح سب کام انجام پاجائینگے اچھا تھوڑی دیر صبر
کرہم ابھی آتے ہین اپنے اور ساتھیون کو بلانے جاتے ہین نہروان نے کہا

بابا جی مین آپ کو جانے نہ دونگا مین پہلے ہی کہتا تھا کہ آپ میری بات نہ سنکے چلے جائینگے اور کچھ امداد نہ فرمائینگے مین جانتا تو آپ سے ہرگز اپنا حال بیان نہ کرتا اب میرا راز افشا ہوجائیگا اور محنت میری جان جائے گی کوئی امید بر نہ آئے گی آصف انجم طلعت کو جسوقت اسکی خبر ہوگی مجکو زندہ نہ چھوڑیگا فوراً قتل کرڈالیگا سب میرا مال متاع جو مین نے بڑی بڑی تکلیفین اُٹھا اُٹھا کے جمع کیا تھا میرے بال بچون تک نہ پہونچے گا سب اپنے پاس رکھ لیگا فقیر نقلی نے جو اسکو اسدرجہ مضطرب پایا کہا ای شخص ہم تیرا اطمینان کیے دیتے ہین مگر خبردار ہماری بات بھی زبان سے نہ نکالنا ورنہ ہم تیرا راز تیرے مالک سے فوراً کہدینگے اور وہ تجکو جان سے مار ڈالیگا پھر تیری مراد بیشک پوری نہوگی نہروان نے کہا اب اپنا حال بیان کیجیے مین ہرگز کسی سے نہ کہونگا فقیر نقلی نے کہا ای شخص ہم فقیر نہین ہین بلکہ اصطرلاب جادو کے ملازم ہین بھیس بدل کر یہان آئے ہین آصف انجم طلعت کو گرفتار کرکے لیجائینگے اور جو جو ساحران جلیل یہان موجود ہین اُنکو بھی نہ چھوڑینگے تو ہمارے ہمراہ چلنا ہم اصطرلاب جادو سے تیری سفارش کرینگے تو وہان ملازم ہوجائیگا بہت آرام پائیگا مگر شرط یہ ہی کہ آصف انجم طلعت کو گرفتار کرادے اسی خدمت کے صلے مین تجکو بہت کچھ زر و جواہر ملے گا اور پھر تیری بڑی خاطر کی جائیگی خود بادشاہ طلسم کے یہانسے تیری تنخواہ مقرر ہوجائے گی نہروان نے جواب دیا مین آصف کو کیون کر گرفتار کرادون اُس پر سحر تاثیر نہین کرتا زور قوت مین اُس سے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا مین کیا کرون اگر کوئی بات میرے کرنے کے قابل ہوگی تو انکار نہ کرونگا فوراً موجود ہوجاؤنگا مین خود اُس سے بیزار ہون چاہتا ہون کسی طرح یہانسے مجکو نجات ملے اور مین کسی دوسری جگہ جاکر نوکری کرون فقیر نقلی نے کہا زور اور طاقت اور سحر وغیرہ کا یہان ذکر نہین ہی صرف تو ہمکو شب بھر اپنے خیمے مین پوشیدہ طور سے رہنے دے تیرے خیمے سے آصف انجم طلعت کی بارگاہ قریب ہی ہم رات کو آکر اُسے گرفتار کرلینگے اور ہمارے جتنے ساتھی ہین یہ اور ساحرون کو گرفتار کرلینگے نہروان نے کہا اس سے بہتر کیا ہی تم اپنے ساتھیون کو بھی ہمارے خیمے مین بلالو مشورت سے یہان رہین اُن کو کوئی نہ دیکھ سکے گا جسوقت تم لوگ

کہوگے مین تمہین اصف کی بارگاہ مین پہونچا دونگا تم اپنے ساتھیون کو
یہان بلا لاؤ یہ سُنکر فقیر نقلی وہان سے اٹھا اور اپنے ساتھیون کو
باہر آکر اشارے سے نہروان کے خیمہ مین بلا لیا سب ساتھی اِسکے
جب خیمے مین آگئے نہروان نے کہا اب تم لوگ آرام کرو مین وقتِ مناسب پر
تمہین بلوا دونگا تم جاکر اپنا کام کرنا مگر دیکھو خبردار مجکو ضرور اپنے ہمراہ
لے چلنا یہان نہ چھوڑ جانا عیارون نے کہا اے شخص یہ بات انسانیت سے
بعید ہو کہ تو تو ہمارے ساتھ ایسا احسان کرے اور ہم تجکو یہان چھوڑ جائین
تجکو لے چلینگے اور اصطرلاب جادو حاکم قلعہ سے تیرے واسطے
خلعت کی سفارش کرینگے تجکو وہان ملازم کرا دینگے نہروان نے سب کو وہان چھوڑا
کہا اب مین جاتا ہون جسوقت موقع پاؤنگا تمکو بلا لے جاؤنگا تم ذرا
میرے ہمراہ چلنا دیر نہ لگانا سب عیار وہان بیٹھے رہے نہروان
اپنے خیمہ سے نکلکر باہر آیا سہراب شیر سوار کی بارگاہ مین گیا کہا اسوقت
چار عیار اصطرلاب جادو کے ملازم یہان آئے تھے اور اُنکا یہ
ارادہ تھا کہ آقائے نامدار کو گرفتار کرکے لے جائین اور ہمارے لشکر
مین جسقدر ساحرانِ جلیل ہین اُنکو بھی اسیر کرین مین نے اُنکو دیکھکر پہچان لیا
اپنے خیمہ مین بلایا بہت خاطر سے پیش آیا آخر اُنھون نے اپنا حال
سب مجھسے صاف صاف کہدیا اب مین اُنکو ایک امر کا منتظر کرکے یہان
آیا ہون اگر تم اُنھین ہمراہ کرکے گرفتار کرلو تو بہت اچھی بات ہو ورنہ
مین نے سب کو غالطہ تو دے دیا ہی اسیر بھی کرلونگا سہراب جادو نے کہا
ای نہروان تینے کمال کیا ایسے نامی عیارون کو اسطرح مغالطہ دیا
یہ تمہارا ہی کام تھا نہروان نے جواب دیا ای سہراب شیر سوار یہ
بات قابلِ تعریف نہین کیونکہ ان لوگون کو فنِ عیاری مین دخل نہین ہو بلکہ
یہ لوگ بالکل واقف نہین کہ عیاری کیونکر کی جاتی ہی اب بہت سے
وقت ایسے آئینگے کہ تمکو تعجب ہوگا سہراب نے کہا مین ابھی چلکر
اُن کو گرفتار کرلونگا یہ کہکے نہروان کے ہمراہ خیمے تک آیا
نہروان علٰحدہ ہوگیا سہراب شیر سوار خیمے مین آیا عیارون نے
اسکو دیکھکر کہا خیریت نہین نظر آتی ہی معلوم ہوتا ہے جو شخص ابھی ہمسے
باتین کر رہا تھا یہ بھی عیار تھا اِسنے ذرا سی دلجوئی کرکے سب
کیفیت ہماری دریافت کرلی اور ہم سب کو بھلاکے یہان چلا گیا سہراب کو
ہمارے واسطے بھیجدیا عیار یہی خیال کر رہے تھے کہ سہراب کے
سامنے جاکر کہا تم لوگ یہان کیون آئے ہو عیار چاہتے تھے کہ کچھ جواب مین

اور سہراب کو باتون مین لگاکے خود نکل جائین مگر سہراب نے
سمجھکیا چارون عیار زمین پر گرے نہروان سے سب کی مشکین باندھلین
سہراب نے اپنا سحر اُتار اکہا اب جو کچھ اُسے کہنا ہو کہ لو نہروان نے
کہا اب تم لوگ ایمان لاتے ہو یا اپنے تئین ہلاک کرانا چاہتے ہو
عیارون نے کہا ہم اپنا دین ترک نہ کرینگے اگر تم ہمین ہلاک کروگے
ہمارا سردار ہمارے خون کا عوض تمسے ضرور لیگا جسوقت یہ خبر اصطرلاب
جادو کو ہوگی فوراً یہان آئیگا اور سب کو اسیر کرکے لے جائیگا
ایک کو زندہ نہ چھوڑیگا نہروان نے اُسیوقت جلّاد کو بلایا کہا ان
چارون کو ابھی قتل کرو جلّاد نے اُسیوقت سب کو تہ تیغ کیا سہراب نے
نہروان سے کہا اب عیارون کی آمد شروع ہوئی ہے جب اِنکو خبر
ہوگا تو اصطرلاب جادو اور عیارون کو روانہ کریگا مناسب وقت ہے
کہ اب نگہبانی اچھی طرح ہو اور سب لوگ ہوشیار رہین کوئی غیر شخص
یہان نہ آنے پائے نہروان نے کہا تم خاطر جمع رکھو اب جو کوئی عیار
آئیگا اِسی طرح سزا پائیگا تمکو معلوم ہے کہ یہانسے اصطرلاب کا قلعہ
کتنی دور ہے سہراب شیر سوار نے کہا یہان سے دو دن کی راہ ہے
مگر راستہ بہت خراب ہے اُسطرف جانے والے کو بہت زحمت ہوتی ہے
یہانسے کوس بھر کے بعد کچھ لوگ ایک جگہ پر ہر وقت موجود رہتے ہین
غیر شخص کو دیکھکر پکڑلیجاتے ہین آنے کا سبب دریافت کرتے ہین
اگر اُسکے پاس کچھ نقد ہوتا ہے اُسے اپنے قبضہ مین کرتے ہین اُس کو
چھوڑدیتے ہین نہین جان سے ہلاک کرڈالتے ہین نہروان نے کہا
مین اُسطرف جاؤنگا اُن لوگون کی خبر لاؤنگا دیکھون وہ لوگ کون ہین کیا
کرتے ہین سہراب نے کہا اے نہروان تمارا اس طرف جانا مناسب
وقت نہین اسوجہ سے کہ وہ سب ساحرانِ غدار ہین سحر سے فوراً کام
لیتے ہین اگر تم اُسطرف جاؤگے اور اُنکا سامنا ہوگا فوراً تم پر سحر کرکے
تمھین گرفتار کرلینگے اگر اُنکو یہ حال معلوم ہو جائیگا کہ ہمارے قلعے کے
عیارون کو اِسی شخص نے ہلاک کیا ہے تو تمھین اصطرلاب جادو کے پاس
لے جائینگے وہ بڑا ظالم ہے فوراً قتل کا حکم دے دیگا اُسوقت کوئی تدبیر
بن نہ پڑیگی مناسب یہ ہے کہ تم اپنا قصد فسخ کردو اور اپنے لشکر مین بہت
ہوشیاری سے نگران رہو ابھی اُن لوگون سے چھیڑ کرنا اچھا نہین ہے جب
آقا سے نامدار تشریف لائینگے اُسوقت دیکھا جائیگا لیکن کوئی بات اپنی
طرف سے نہ کرنا چاہیے نہروان نے جواب دیا کہ اے سہراب تم خاطر جمع رکھو اور کوئی فکر و تردد نکرو کہ

مجکو کوئی گرفتار نہ کرسکے گا مین صرف وہان کی کیفیت دیکھنے جاؤنگا اور ابھی واپس آؤنگا زیادہ عرصہ نہ لگاؤنگا مگر اس راز کو کسی پر افشا نہ کرنا یہ کہکے نہروان اسی دن روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب کچھ کیفیت اصطرلاب جادو کی عرض کی جاتی ہی

کہ اسنے جب عیارون کو لشکر کی طرف روانہ کیا تو دو دن تک سب کے انتظار مین رہا تیسرے دن اسنے مشیرون کو بلا کے کہا کہ مین نے عیارون کو روانہ کیا تھا ابھی تک کوئی واپس نہین آیا ذرا اُن کی خبر لینا چاہیے مشیرون نے جواب دیا کہ کسی شخص کو اُس طرف روانہ فرمایئے وہ جاے اور اُن کی خبر لاے اصطرلاب جادو نے کہا میرے نزدیک مناسب ہی کہ چار عیار اور اُسطرف روانہ ہون اور انکی خبر لائین اگر وہ لوگ کسی آفت مین پھنس گئے ہون تو اُنکو چھڑائین اُسیوقت چار عیاران طرار کو طلب کیا اور سب کیفیت اُنسے بیان کی پھر روانہ ہونے کا حکم دیا عیارون نے کہا ہم ابھی جاتے ہین اور اپنے ساتھیون کی خبر لاتے ہین اُنھون نے بہت دیر کی ہم ابھی جاتے ہی آصف انجم طلعت کو گرفتار کرلائینگے اتنی دیر نہ لگائینگے اصطرلاب نے کہا جو کوئی آصف کو گرفتار کرکے لائیگا ایک گاؤن انعام مین پائیگا زر و جواہر بھی ملیگا عیارون کا افسر قرار پائیگا عیار یہ سنکے بہت خوش ہوے اُسیوقت اصطرلاب جادو سے رخصت ہو کر آئے باقی عیاری سے آراستہ ہو کر لشکر اسلام کی طرف چلے خوشی کے مارے راہ مین کہین نہ ٹھہرے پتا لگا کے لشکر اسلام کے قریب پہونچے دور سے عیارون نے لشکر کی کثرت پر نگاہ کی طریقہ انتظام کو خیال کیا آپس مین کہا بڑا بندوبست ہی یقین ہی ہمارے پہلے جو عیار آئے تھے وہ اسیر ہو گئے خیر اب ہم اُنکو بھی چھڑا لینگے اور آصف کو بھی پکڑ لے چلینگے یہ باتین کرتے ہوے ایک گوشے مین آئے چھپ کر بیٹھ رہے دن تو وہان گذارا رات کو اپنا بھیس بدل کر لشکر اسلام مین داخل ہوے نگہبانون کی نظرون سے بچتے ہوے ہر ایک بارگاہ کے قریب گئے قاعدے سے آصف انجم طلعت کی بارگاہ کو پہچان لیا سامنے بارگاہ کے جاکے نگاہ کی دیکھا پردے پڑے ہین قریب پہ وہ آئے سب کی نگاہین بچا کے پردہ اُٹھایا بارگاہ کو خالی پایا سب نے کہا معلوم نہین آصف کہان ہی اُسکی بارگاہ تو خالی پڑی ہی اور عیارون نے کہا اس سے بہتر پوشیدہ رہنے کو اور کوئی جگہ نہین ملیگی تھوڑی دیر یہان قیام کرو جب تک لشکر مین سب سو جائینگے اگر آصف کا پتا نہ ملے تو اپنے ہمراہیون کو ڈھونڈھلو اور سہرا اب شیر سوار اور

کاؤس شیر سوار اور فغفور تاجدار کو گرفتار کرکے لیچلوانکی وجہ سے آصف انجم طلعت کو بہت قوت ہی یہ لوگ ساحرانِ خلیل ہین اور واقف کارانِ طلسم ہین یہ صلاح کرکے سب عیار بارگاہ مین آئے پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہے تھوڑی دیر کے بعد جب رات زیادہ گئی اور انکو یقین ہوا کہ اب سب لشکر اسلام مین سوگئے ہون گے بارگاہ سے باہر نکلے خیال کیا تو واقعی سب لوگ سو چکے تھے ایک عیار شہراب شیر سوار کی بارگاہ مین گیا دوسرے نے کاؤس شیر سوار کے خیمہ مین جانیکا ارادہ کیا تیسرے عیار نے فغفور تاجدار کی فکر کی چوتھے عیار نے اپنے عیارون کا پتا لگانے کی کوشش کی تھوڑی دیر کے بعد سب عیار یکجا ہوئے ایک شہراب کا پشتارہ باندھکر لایا دوسرے نے کاؤس کو اسیر کیا تیسرا فغفور تاجدار کو لایا چوتھے عیار نے کہا مین بھی کسی کو لیچلون عیارون کا پتا نہین معلوم ہوتا کہ کہان ہین شاید وہ سب قتل کرڈالے گئے اب یہانسے خالی چلنا اچھا نہین ہی اسکے ہمراہیون نے سنع کیا کہا ہم لوگ ایسے ساحران جلیل کو گرفتار کرچکے اب اس لشکر مین کوئی ایسا نہین ہی جسکا خوف ہو آصف انجم طلعت کا کہین پتا نہین ملتا تعجب کی بات ہی ہمارے نزدیک مناسب ہی کہ اب کسی کو گرفتار نہ کرو تم اسی طرح ہمارے ہمراہ چلو راہ مین بہت مزورتین پیش آئینگی تمہارا خالی رہنا اچھا ہے سب نے اُسکو سمجھاکے اپنے ہمراہ لیا اور لشکرِ اسلام سے نکل کر اپنے قلعہ کی جانب روانہ ہوئے رات بہت کم باقی تھی تھوڑی دور پر جاکے صبح ہوگئی عیار رات بھر پریشان ہوچکے تھے ایک جگہ صاف دیکھ کر بیٹھے پشتارے بھی وہین لگادیے کہا ہم لوگون نے کل سے بہت زحمت اُٹھائی ہی اگر اسوقت تھوڑی دیر استراحت نہ کرینگے تو بہت پریشان ہوجائینگے جو عیار خالی تھا اُسنے کہا واقعی تم لوگون نے بہت زحمت اُٹھائی ہی تھوڑی دیر سو رہو مین نگہبانی کررہا ہون کسی کی مجال نہین جو یہانتک آسکے بعد تھوڑی دیر کے اُٹھکے یہانسے روانہ ہونا عیارون نے کہا بہت ہوشیاری سے رہنا ایسا نہ ہو کہ کوئی اسکے لشکر سے ڈھونڈھتا ہوا ادھر آنکلے اور فساد پھیلائے اگر کسی کو آتے دیکھنا فوراً ہمکو جگا دینا تنہا اُسکے مقابلے مین نہ جانا یہ کہکے تینون عیار سورہے یہ تنہا بیٹھکے پاسبانی کرنے لگا تھوڑی دیر گذری تھی کہ اِسکے کان مین رونے کی آواز آئی اِسنے خیال کیا تو عورت کی آواز معلوم ہوئی اپنی جگہ سے اُٹھا آواز کے اندازسے قریب آیا دیکھا کہ ایک عورت نوجوان ایک چادر اوڑھے بیٹھی ہی آنکھون سے دریاے

اشک جاری ہی صورت پر جو نگاہ کی فریفتہ ہو گیا کہا اے نازنین تجھپر
کیا مصیبت پڑی جو اِس صحرا مین اِس بیکسی سے بیٹھی رو رہی ہے اس
نازنین نے جواب دیا کہ میری کیفیت دریافت نہ کرو تمکو اور زیادہ ملال ہوگا
مین یہان اپنے شوہر کے ہمراہ آئی تھی اِس صحرا سے متصل جو پہاڑ ہی
وہان پر قزاقون نے میرے شوہر کو قتل کیا اور مال و اسباب جسقدر تھا
سب چھین لیا میرے کپڑے تک اُتار لیے اب مین برہنہ کیا کرتی
اُنکے آگے ہاتھ باندھے اُنکو کچھ ترس آیا یہ ایک چادر پھٹی پرانی مجھکو
دے دی ہی اُسکو مین اوڑھ کر یہانتک آئی لیکن بستی نہ ملی جو کچھ مانگ کے
کھاتی اگر کسی کو رحم آتا اپنا پُرانا لباس مجکو دیتا مین پہن لیتی پھر اگر پیسا
مل جاتا تو اپنے مکان جاتی سب کو اِس کیفیت سے آگاہ کرتی اب کیا کرون
مجبور ہون اگر تمکو میرے حال پر رحم آیا ہی تو اِسقدر میری امداد کرو کہ کوئی پُرانا
کپڑا مجھے دو اور بستی کا پتا بتاؤ مین اُسی طرف چلی جاؤن زندگی بھر تمھین دعا ئین
دون گی یہ احسان یاد رکھون گی عیار نے کہا اے نازنین تو خاطر جمع رکھ
گھبرانے کی بات نہین ہمارے ہمراہ چل ہم تجکو اپنے یہان رکھینگے سب
طرح سے تیری خاطر کرینگے جو کچھ تو کہے گی ہمین اُس مین انکار نہ ہوگا
ہم مدت سے چاہتے تھے کہ کوئی ایسی عورت مل جاے جسکو اپنے
گھر مین لا کر بٹھائین اُسکے سبب سے دو گھڑی دل بہلیگا غم غلط ہو جائیگا
نازنین نے جواب دیا تجکو تمہارا یہ کہنا کیون کر منظور ہو سکتا ہے آج ہی
قزاقون نے میرے شوہر کو قتل کیا اور آج ہی مین تمکو اپنا خاوند بناؤن
بھلا یہ کیون کر ہو سکتا ہی تمکو مجھسے کیا امید ہوگی عیار نے کہا ابھی تو
چلکر ہمارے یہان بسر کر جب یہ ملال تجکو فراموش ہو جاے اُسوقت
میرا کہنا قبول کرنا عورت نے کہا ہان اِسطرح پر مجھکو منظور ہی یہ کہکے اپنی
جگہ سے اُٹھی عیار کے ہمراہ ہوئی اور عیار اسکو ہمراہ لیکر جہان اسکے
ساتھی سو رہے تھے وہان آیا نازنین نے پشتیار ے کی طرف جو
نگاہ کی کہا یہ لاشین کیسی ہین یہ لوگ کس طرح مر گئے اور تم انھین کہان لیے
جاتے ہو عیار نے کہا یہ مردے نہین ہین سب زندہ ہین ہم ان کو گرفتار
کرکے لیے جاتے ہین یہ لوگ بیہوش ہین نازنین نے کہا اور یہ لوگ جو سو رہے ہین
یہ کون ہین عیار نے کہا یہ سب ہمارے ساتھی ہین اس عرصے مین
سب ہوشیار ہوے دیکھا ایک نازنین پری جمال بیٹھی ہی سب نے عیار سے
مخاطب ہو کر کہا ارے یہ تم کسکو لائے ہو عیار نے سب حقیقت بیان کی
نازنین نے ہر ایک کی طرف لگاوٹ کی نگاہ کرنا شروع کی اب تو سب کی نیتین

بدلنے لگین ہر ایک نازنین سے مخاطب ہو کر مذاق کرنے لگا جو عیار اسکو
لیکر آیا تھا اُس کو ناگوار ہوا اُسنے کہا تم لوگون کا یہ کیا قاعدہ ہی ہم اس
عورت کو لائے ہین تم ہنسنے کے مجاز نہین ہو نازنین نے ایک عیار کی طرف
دیکھ کے اشارہ کیا کہ اسکو بکنے دو تم ہمسے باتین کرو عیار نے جو عورت کو
اپنی طرف مخاطب پایا تو مُنھ مین پانی بھر آیا اُس عیار سے مخاطب ہو کر کہا
کہ کیا ہیوہ بکتا ہی اگر تو لایا ہی تو ہم کیا کرین ضرور اس سے بات کرینگے اگر
ابھی کچھ زر و جواہر ہاتھ آتا تو ضرور تھا کہ چار حصہ برابر کے ہوتے اب
اس سفر مین ایک حسین عورت دستیاب ہوئی ہی تو ضرور اُس مین بھی حصہ
لگائینگے اوّل تو ہم ہر طرح مستحق ہین اسواسطے کہ ہمنے آج بڑا کام کیا ہے
لشکر اسلام سے ساحرانِ جلیل کو گرفتار کرکے لیے جاتے ہین تو نے
کونسا کام انجام دیا ہی جو اسقدر باتین بناتا ہی جسوقت تو اضطرلاب
جادو کے سامنے جائیگا وہ تجکو بہت ذلیل کریگا تو اپنے یہان کے عیارون کا
پتا نہ لگا سکا ایک کو مسلمانون کی قید سے نہ چھڑا سکا پھر کسی کو گرفتار کرکے بھی
نہ لا یا اور ایک عورت کے واسطے جان دیئے دیتا ہی دیکھ ہم بھی تیری
کیسی شکایت کرتے ہین عیار نے یہ تقریر سنکے سخت کلامی کی یہ تینون عیار
ایک زبان ہو گئے اور اس سے باہم فساد کی نوبت پہونچی آخر کار تینون عیارون نے
اُسکو یہانتک مارا کہ وہ مر گیا نازنین نے جو یہ کیفیت دیکھی ایک عیار کے
پاس آئی اُسکے کان مین چپکے سے کہا مین تمھاری راضی ہون جسطرح
بن پڑے مجھے اپنے ہمراہ لے چلنا اگر کوئی دوسرا مجکو ہاتھ لگائیگا مین ابھی
اپنی جان دے دونگی یہ جو تمھارا ساتھی سامنے بیٹھا ہی میری طرف بڑی
نگاہ سے دیکھ رہا ہی جب میری نگاہ اُسکے چہرے پر پڑتی ہی اشارہ کرتا ہی
اسکو منع کردو عیار نے جو یہ تقریر اُس عورت کی سُنی دل مین شاد ہو گیا
خیال کیا کہ یہ عورت خود مجھپر فریفتہ ہو گئی ہی سوچ کے اُسنے چپکے سے
یہ جملہ کہا اے نازنین تو خاطر جمع رکھ کسی کی مجال نہین جو تجکو اپنے ساتھ
لیجائے یا تیری طرف بد نگاہ کرے تو جاکے ایک کنارے بیٹھ جا مین
تھوڑی دیر مین چلونگا تو میرے ساتھ چلنا راہ مین کسی سے بات نہ کرنا
نازنین یہ سُنکے ایک کنارے جاکے بیٹھ رہی اب دو عیارون نے جو
دیکھا کہ عورت مُنھ چھپائے بیٹھی ہی دل مین خیال کیا کہ اسوقت کی لڑائی سے
خوف معلوم ہوا اب چپ ہو کر بیٹھ رہی اسکے پاس جائین اس سے ہنسی کی
بات کرین عورت حسین ہی اگر کسی طرح قبضے مین آجائے تو بہت اچھی بات ہی
یہ سوچ کے دونون عیار اسکے پاس آئے کہا اے نازنین تجکو کیا ڈر ہے

جو تو یہان منھ چھپائے بیٹھی ہی نازنین نے چپکے سے کہا ارے میرے پاس
نہ آؤ یہانسے پلٹ جاؤ جو تمھارے ساتھ تیسرا آدمی ہی اُسنے مجھسے کہا ہی
کہ اگر ان دونون سے بات کرے گی تو تیرا گلا کاٹ ڈالونگا مجھے اپنی جان
بہت پیاری ہی اس خیال سے یہان آکر بیٹھ رہی ہون ساحرون نے جو یہ کیفیت
سُنی انکو بہت برا معلوم ہوا کہا وہ دیوانہ ہی ابھی سب شیخی بھول جائیگا تو ہمارے
ہمراہ چل جہان ہم لوگ بیٹھے ہین وہان چلکر بیٹھ اگر وہ تجھسے کچھ کہیگا تو ہم اُسے
سزا دینگے نازنین نے کہا جبتک تم اسکو یہانسے دور نہ کردوگے مین
ہرگز تمھارے ہمراہ نہین چلون گی اگر وہ دیکھیگا تو مجھکو قتل کر ڈالے گا
عیارون نے کہا اُس کی اتنی مجال نہین تو شوق سے ہمارے ساتھ چل
نازنین نے کہا تم اُسکو یہانسے بھگا دو تو مین تمھارے ہمراہ چلون مجھے
خود اُسکی صورت بڑی معلوم ہوتی ہی عیار اس نازنین سے یہ باتین کر رہے تھے
کہ وہ تیسرا عیار آگیا انکو دیکھکر کہا تم لوگ کیون عورت کو ستاتے ہو
نہین جانتے کہ اُس پر ہماری نگاہ ہی اُسکو ہم اپنے گھر لیجائینگے اپنی بی بی
بنائینگے ان دونون عیارون نے کہا کچھ بیوقوف ہوگیا ہے تیری
اتنی مجال نہین جو اس عورت کی طرف نگاہ اُٹھاکے دیکھے اسکو
یہ بات بُری معلوم ہوئی اسی طرح آپس مین سخت کلامی ہوتے ہوتے
مار پیٹ کی نوبت آئی دونون ساحرون نے ملکے اسکو مار ڈالا نازنین نے کہا
اب میری جان مین جان آئی جبتک وہ زندہ تھا مین اپنے تئین مردہ جانتی تھی ان
دو ساحرون نے کہا اب تو شوق سے ہمارے ہمراہ چل ہم تجھکو اپنے
گھر مین لے چلینگے ہر طرح کی خاطر کرینگے نازنین نے کہا اب مین ایک
بات اور کہتی ہون اگر منظور کرو تو ابھی ایک جھگڑا جو باقی ہی اُسکا بھی فیصلہ ہو جائے
دونون عیارون نے کہا وہ بات بھی بیان کر دے نازنین نے کہا
اب مین اس فکر مین ہون کہ آپ دونون صاحبون سے مجھکو کون لیجائے گھر
لیجائیگا اور میری کفالت کون کریگا یہ بات سنتے ہی دونون عیارون کی زبان سے
نکلا ہم لیجائینگے نازنین نے کہا ایک صاحب اپنا ارادہ فسخ کردین اور
ایک صاحب مجھکو لیچلین عیارون نے کہا یہ بات غیر ممکن ہی ہم اپنے ارادہ سے
ہرگز باز نہین آئینگے تجھکو ضرور لیجائینگے نازنین نے کہا مین ایک عورت ہون
دو آدمیون کے مکان مین کیون کر جاؤن گی اسکی بھی کوئی تدبیر نکالنا چاہیے
یہ سُنکر ایک عیار نے کہا اے نازنین تو ہمارے ہمراہ چلنا اور ہمارے
مکان مین رہنا ہمارے ساتھی یقین ہی انکار نہ کرینگے اور خوشی سے ہماری
درخواست منظور کرینگے یہ سنکے دوسرے عیار نے کہا مین اِس بات کو منظور

نہین کرسکتا مین خود اس بات کا ارادہ رکھتا ہون کہ انکو اپنے ہمراہ لیجاؤن اور اپنی بی بی بناؤن اِس گفتگو نے ایسا طول کھینچا کہ دونون مین سخت کلامی کی نوبت پہونچی اور جنگ شروع ہوئی آخر کار ایک عیار نے دوسرے کو ہلاک کیا قصہ پاک کیا نازنین نے اُسکے پاس آکے گلے مین ہاتھ ڈال دیے کہا مین بچپہ تیرا تھی دل مین دعائین کر رہی تھی کہ تیرے ہاتھ سے وہ مارا جائے اب مین تیرے ساتھ چلون گی اور خوشی سے اپنی زندگی بسر کرون گی مگر دیکھ مین اِس دھوپ مین جو کھڑی ہون تو پیاس بہت ہی اگر یہان کہین پانی ملجائے تو مجکو لاکر پلا دے حلق مین کانٹے پڑے جاتے ہین مُنہ سوکھا جاتا ہی عیار نے بوا سکی یہ حالت دیکھی ایک جانب روانہ ہوا پانی وہان قریب ممکن نہ تھا جب عیار بہت دور نکل گیا نازنین سہراب شیر سوار کے پشتارے کے قریب آئی زبان سے سوزن نکال نے کے ہوشیار کیا سہراب کی آنکھ کھلی اپنے کو عجیب حالت مین دیکھا سخت تعجب ہوا گھبرا کے کہا ارے مین کہان ہون یہان تک کیونکر آیا مجکو کون لایا نازنین نے کہا اِسکی کیفیت تمکو معلوم ہوجائیگی ابھی صبر کرو یہ کہکر کاؤس کا پشتارہ کھولا زبان سے سوزن نکال کے ہوشیار کیا پھر فغفور تاجدار کو بھی اُس مصیبت سے نجات دلائی سب کو اپنی حالت دیکھکر کمال تعجب ہوا نازنین نے کہا ابھی یہان سے کہین نہ جانا ایک عیار آتا ہوگا جبتک اُسکو ہلاک نہ کروگے میری جان بچنا دشوار ہی تم لوگ ابھی یہین موجود رہنا یہ کہکے نازنین ایک درخت کی آڑ مین آئی رنگ روغن دور کیا سب کے سامنے آکر کہا ای سہراب دیکھو اگر ہم یہان نہ آتے تو تمھاری جان کیونکر بچتی اب جو سہراب نے نگاہ کی دیکھا نہروان بن عمرو عیار طرار سامنے موجود ہے سہراب نے کہا اے نہروان کیون نہ ہو جیسے تمھارے آقا ہے نامدار فنون سپہ گری مین طاق ہین ویسے تم فن عیاری مین بھی اپنا مثل نہین رکھتے ہو نہروان نے کہا ابھی تمنے عیاری نہین دیکھی ہی اگر ہمارے ساتھ اس طلسم مین چلوگے تو بہت سے مقامات پر تمکو ایسا اتفاق ہوگا کہ تمام عمر یاد رکھوگے یہ ذکر تھا کہ عیار جو پانی لینے گیا تھا سامنے سے آیا سہراب وغیرہ کو ہوشیار دیکھکر بہت گھبرایا نہروان نے سہراب کی طرف دیکھکر اشارہ کیا سہراب نے عیار کی طرف نگاہ کی لڑکھڑا کر زمین پر گرا کاؤس شیر سوار نے برج کے ایک پتھر اسکے سر پر مارا کہ سر دو پارہ ہوگیا عیار تڑپ کر مرگیا سہراب شیر سوار اور کاؤس شیر سوار اور فغفور تاجدار اور نہروان وہانسے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر آئے گا

اب کچھ کیفیت اصطرلاب جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب اسکے یہ بھی چلدون عیار واپس نہ گئے تو اسکو کمال انتشار ہوا پھر اسنے اپنے مشیرون کو طلب کیا اور سب حال بیان کیا مشیرون نے کہا کہ اب کی مرتبہ اعلےٰ درجے کے عیار وہان بھیجے جائین وہ جاکر کام بھی انجام دین اور سب کی خبرین بھی لائین اصطرلاب جادو نے ایک ملازم کی طرف اشارہ کیا سموم تیز قدم اور طرار دوررو اور سبک خرام دوربین اور لفاظ نیچہ بندان چاروں عیارون کو جاکر اطلاع دی کہ اصطرلاب نے تمکو اسوقت بلایا ہی کچھ ضروری کام ہے بہت جلد آؤ ذرا دیر نہ لگاؤ تمہارے بغیر کارہاے ضروری برج ہورہے ہین بہت جلد چلو ملازم اسیوقت اصطرلاب جادو کو سلام کرکے پیچھے ہے اور عیارون کے مکان پر پہونچے چارون عیارون کو حکم بادشاہ سے آگاہ کیا سب نے کہا آج کیا ایسی مشکل پیش آئی ہی جو بادشاہ نے ہمکو یاد کیا ہی ملازم نے کہا جب تم وہان جاؤگے تو کیفیت معلوم ہو جائیگی چارون عیار اسیوقت بانہ ہاے عیاری سے آراستہ ہوکر اصطرلاب جادو کے مکان پر آئے انکو فوراً لوگ اصطرلاب کے پاس لیگئے عیارون نے جھک کر سلام کیا اصطرلاب نے کہا آج مین نے تم کو اسواسطے بلایا ہی کہ ایک شخص بارادۂ فتاحی طلسم وارد ہوا ہی اسنے دو ایک قلعے بھی فتح کیے ہین کچھ ساحران جلیل کو زیر کرکے اپنا مطیع بنایا ہی اُنکے بھروسے پر اسطرف بھی قدم بڑھایا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ یہان آئے اور مجھسے مقابلہ کرے اگرچہ وہ یہانتک آنہین سکتا اور میرے مقابلے کی تاب لانہین سکتا مگر مجکو یہ خیال ہی کہ اُسکے ہمراہ جو دو تین ساحران نامی ہین وہ اگر اس قلعے پر آئینگے تو ضرور فساد پھیلائینگے چند ملازمین مرحلہ کی جان سفت جائیگی آخرمین وہ لوگ ضرور گرفتار ہون گے مگر بہتر یہ ہی کہ ابھی سے اُنکی فکر کی جاے اِسی واسطے مین نے پہلے چار عیارون کو اُسکی گرفتاری کے واسطے روانہ کیا اور تاکید کردی تھی کہ بہت جلد آنا وہان دیر نہ لگانا مگر اُنھون نے بہت دیر کی مین نے انکی امداد کو اور چار ساحر جو عیاران طرار سے تھے اُنکو بھیجا وہ بھی ابھی تک واپس نہین آئے معلوم ہوتا ہی وہان اُنسے عیاری بن نہ پڑی اور ساحرون نے پہچان کے اسیر کرلیا نہین معلوم زندہ ہین یا مارے گئے اِسی خیال سے مین نے تم لوگون کو بلایا ہی اب تمھاری عیاری سے کس کو پناہ ملیگی تم جاؤگے تو سب کو ضرور اسیر کرلاؤگے اور اگر ہمارے یہان کے عیار زندہ ہون تو اُنکو قید سے رہائی دلاتا وہین نہ چھوڑ آتا اور یہ خیال رکھنا کہ جہانتک ممکن ہو سب سے

آصف انجم طلعت کو اسیر کرنا یہ کل فساد اُسی کا ہی ہے اُسکے بعد سہراب شیر سوار اور کاؤس شیر سوار کو بھی نہ چھوڑنا اگر اسیر نہ ہو سکین تو جان سے مار ڈالنا فغفور تاجدار بھی نہ بچنے پائے یہ بھی بہت بڑا ساحر ہے فن سحری سے خوب ماہر ہی اُسکی ذات سے بھی بہت سے خوف ہین اگر یہ رہ جائیگا تو ضرور فساد پھیلائیگا عیارون نے کہا ہم تمام لشکر کو ہلاک کرکے آئینگے اور ان چار آدمیون کو ضرور اسیر کرلائینگے اصطرلاب جادو نے کہا ایک بات یاد رکھنا کہ آصف انجم طلعت کو قتل نہ کرنا اُسکو قید کرکے ہمین بادشاہ طلسم کے پاس روانہ کرونگا جو اُنکی مرضی ہوگی وہ اُسکے حق مین کرینگے عیارون نے کہا اُسکو ہم زندہ اسیر کرکے لائینگے اور جو بادشاہ طلسم کے پاس لیجائینگے اصطرلاب جادو نے کہا اُسکے عوض مین وہانسے اسقدر زر و جواہر پاؤگے کہ خوش ہو جاؤگے عیارون نے جھک کے سلام کیا اور اُسیوقت لشکر اسلام کی تلاش مین روانہ ہوے بتا دیا تھا یہ عیار جو روانہ ہوے ایک دن کے بعد ایک صحرا مین پہونچے سب نے کہا ہم لوگون کا ساتھ جانا غیر مناسب ہی علیحدہ علیحدہ جائین اور پھر آتے وقت ساتھ ہو جائینگے مگر یہ خیال رہے کہ اگر کسی پر کوئی مصیبت سخت آجاے تو اُسکے واسطے حتی الوسع اپنی کوشش کرنے مین غفلت نہ ہونے پاے جبتک اپنے ساتی کو چھڑا نہ لینا دوسرے کام مین مشغول نہ ہونا سب نے یہ آپس مین صلاح کی اور وہانسے علیحدہ ہوگئے سموم تیز قدم سب سے پہلے لشکر مین پہونچا اُسنے جاتے ہی سب کیفیت دریافت کی چونکہ عیار طرار تھا اسلیے اُسکو کوئی پہچان نہ سکا اُسکے بعد طرار دوروم لشکر مین آیا اُسنے بھی سب کیفیت دریافت کی اُسکے بعد وہ دونون عیار بھی یکے بعد دیگرے لشکر مین آئے اور اپنی اپنی عیاری سے پوشیدہ ہوگئے جب دن تمام ہوا اور تاریکی شب چارون طرف پھیل گئی سب سے پہلے سموم تیز قدم اُٹھا اور اُسنے آصف انجم طلعت کی بارگاہ کے قریب آکر نگاہ کی شاہزادے کو نہ پایا جالا کی سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ شاہزادہ والا تبار آج کل لشکر مین تشریف فرما نہین ہین بلکہ کمین گئے ہوے ہین اور سب سردار موجود ہین سموم وہانسے سہراب شیر سوار کی بارگاہ کے قریب آیا دیکھا سہراب اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہی گرد اُسکے اور ساحران نامی وگرامی جمع ہین سموم وہان ٹھہرا ایک ساحر اندر سے باہر آیا سموم اُسکے ہمراہ ہوا باتون مین لگا کے اُسکو علیحدہ لیجا بیہوش کرکے اُسکی صورت بنکر خود بارگاہ سہراب مین داخل ہوا اسی طرح

طرار دوردم بھی بارگاہ کاؤس مین پہونچا **لفاظ** بچہ بند **فغفور** تاجدار کی بارگاہ مین داخل ہو
سُبک خرام دوربین نے دیکھا کہ تین عیار تین ساحران نامی کی بارگاہون مین پہونچ گئے
ہین اب مین کہان جاؤن **آصف انجم طلعت** یہان موجود نہین جو مین اُن کی فکر
کرون اِس سے بہتر یہ ہی کہ مین بھی کسی ساحر یا کسی سردار کو گرفتار کرکے ہمراہ لیچلون اور
خالی ہاتھ جانا بالکل خلاف ہی یہ سوچ کے یہ بھی کسی کی بارگاہ مین پہونچا جب رات
زیادہ آئی تو سب سردارون نے بعد فراغ آب وطعام اپنی اپنی خواب گاہون مین
راستہ لیا عیارانِ طرار بھی اِس جستجو مین رہے جب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین پہونچگئے
اور **سہراب** اور **کاؤس** وغیرہ محوِ خواب ہوے تو عیارون نے انکو بیہوش
کیا پشتارہ باندھکے لے نکلے باہر آنا تھا کہ سب یکجا ہوے سب نے آپس مین مشورہ کیا
اب یہانسے اِسی طرح چلنا اچھا نہین مناسب ہی کہ اِن ساحرون کو پیٹ پر لادکر بزور سحر
راہ طی کرین افسوس یہ ہی کہ **آصف انجم طلعت** آج کل اپنے لشکر مین موجود نہین
ورنہ اُسکو بھی بجاے خیر انکے پہلے وہان پہونچا آتین پھر جبتک وہ بھی آجائیگا ہمارے
ہاتھ سے نکلکے کہان جائیگا اُسکو بھی ایک روز اسیر کرینگے اپنے بیان کے عیارون کا
حال دریافت کیا معلوم ہوا وہ سب قتل ہوے اگر اسیر ہوتے اُنکو رہاکر کے لے چلتے
یہ باتین کرکے سب نے پشتارے اپنی پیٹ پر لادے اور سحر کرکے بلند ہوے پروانہ
کرتے ہوے اپنے طلسم کی طرف روانہ ہوے دو دن کا راستہ چند ساعات مین طے کیا
اور اپنے قلعے مین پہونچے صبح ہوگئی تھی **اصطرلاب** جادو اُنکا انتظار کر رہا تھا جیسے ہی
اُن کی خبر پائی خوش ہوگیا کہا ارے جلدی میرے پاس بلا لاؤ کسی کو لیکر
آئے ہین یا خالی ہین ملازمین نے کہا چارون عیار پشتارہ بدوش ہین راہ مین بہت
زحمت اُٹھائی ہی دو روز کا راستہ چند ساعتون مین طے کیا ہی **اصطرلاب** نے کہا
بلکو ان لوگون سے بہت امید تھی جلد اُنکو میرے سامنے لاؤ مطلق دیر نہ لگاؤ ملازمین باہر آئے
عیارون کو اپنے ہمراہ لے گئے عیارون نے دربار مین پہونچکے **اصطرلاب**
جادو کو سلام کیا **اصطرلاب** نے کہا مین تم لوگون کو پہلے خلعت وانعام سے شاد کرون
تو پھر اسیرون کو دیکھون اُسیوقت سب عیارون کو خلعت ہاے فاخرہ دیے اُنکو
دربار مین کرسیان ملین اب اُنسے **اصطرلاب** جادو نے کہا اپنے اسیرون کو
دکھاؤ عیارون نے پشتارے کھولے **اصطرلاب** جادو نے دیکھا **سہراب** شیر سوار اور
کاؤس شیر سوار اور **فغفور** تاجدار اور ایک ساحر شیر سوار اور تھا جسکا نام **بہزیر** شیر سوار تھا
یہ سب اسیر ہوکر آئے ہین **اصطرلاب** نے کہا **آصف انجم طلعت** کو گرفتار نہین کیا عیارون نے
کہا ای شہنشاہ **آصف انجم طلعت** آج کل اپنے لشکر مین نہین ہی کہین گیا ہی یقین ہی چھ
دنون مین واپس آئیگا اور وہ بھی اسیر ہوکر حاضر دربار کیا جائیگا **اصطرلاب** جادو نے حکم دیا
کہ ان لوگون کو اِسیوقت زندان خانہ مین بھجاؤ اور قیدِ سخت پنھاؤ یہ ساحرانِ جلیل ہین اِنکی

نگہبانی کی بہت سے لوگ موجود ہین زبان سے کسی وقت موزن نہ نکالا جاے جبتک انجم طلعت نہ آئیگا یہ لوگ یہان موجود رہینگے سب کو ساتھ بادشاہ کے مخمور مین روانہ کرونگا اب مناسب وقت ہی کہ مین تھوڑا سا لشکر ساحرون کا اُس طرف روانہ کرون کہ وہ جاکر لشکر آصف انجم طلعت کو گرفتار کرلاے اور تھوڑا سا لشکر وہان موجود ہے جب آصف وہان پہونچ جاے اُسکو ہلاک کرکے لے آئین سب کو یہ راے پسند آئی اُسی دن لشکر روانہ ہوا اور سہراب وغیرہ قید خانے مین بھیجدیے گئے اب لشکر اسلام کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے کہ جب یہان صبح ہوئی اور سرداران نامی خواب سے بیدار ہوے کسی نے سہراب وغیرہ کو نہ پایا سب کو سخت تعجب ہوا نہروان نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ کچھ ساحران عیار ہی پیشیہ یہان آے تھے اور اُن لوگون کو گرفتار کرکے لے گئے اگر فضل خدا شامل حال ہی تو مین جاتا ہون اور اُنکو چھڑا کے لاتا ہون سب نے کہا اے نہروان ابھی صبر کرو وہان کی کیفیت جو ہمنے سہراب وغیرہ سے سنی ہی وہ ضرور خوف کے قابل ہی نہروان نے کہا مین جاتا ہون یقین ہی ابھی جو لوگ اسیر کرکے لے گئے ہین راہ مین ہون گے مین ضرور سب کو چھڑا کے لاونگا ہر ایک کی جان بچاونگا یہ کہکے نہروان روانہ ہوا دن بھر راہ طے کی مگر کہین پتا نہ ملا قریب شام مجبور ہوکے واپس آیا سرداروں سے کہا مین نے بہت خاک چھانی مگر کسی کا پتا نہ پایا مجبور ہوکے واپس آیا سرداروں نے کہا اب آقاے نامدار جب تشریف لائینگے اور سہراب وغیرہ کو نہ پائینگے تو ضرور اُنکو افسوس ہوگا اور بے اُنکے تشریف لاے ہلوگ جانہین سکتے نہروان نے کہا صبر کیجیے اگر اُن کی قسمت مین رہائی ہی تو کسی طرح سے ملینگے اور اگر اسیری مین مبتلاے آفت رہنا ہی تو سب تدبیر بیکار ہی یہانتک سرداران نامی یہی گفتگو کہتے رہے جب رات زیادہ آئی سب نے اپنے اپنے خواب گاہون کی راہ لی اُس رات نگہبانون کو تاکید سخت کی گئی کہ بہت ہوشیاری سے بیدار رہنا خبردار کوئی عیار آنے نہ پاے سب نگہبان اپنے اپنے کام مین موجود ہوے وہ رات سب نے کمال نگہبانی اور ہوشیاری سے بسر کی جب صبح ہوئی تو سرداران نامی بارگاہون سے باہر آئے سب آپس مین سہراب وغیرہ کا ذکر کر رہے تھے کہ سامنے سے گرد اڑتی سرداروں نے کہا خدا خیر کرے آمد لشکر کے آثار معلوم ہوتے ہین یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد ہوا سے شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ لشکر بیشمار آتا ہی کچھ لوگ اُس مین ساحر اور کچھ غیر ساحر معلوم ہوتے ہین رفتہ رفتہ وہ لشکر قریب آیا سرداران اسلام بھی مسلح مکمل ہوگئے لشکر نے آکر مقابلے مین پڑاؤ کیا ساحرون نے لشکر اسلام پر سحر کرنا شروع کیا یہان جو ساحر موجود تھے اُنھون نے رد سحر کرنا چاہا مگر جو لوگ آئے تھے وہ ہنر مین طاق تھے لشکر اسلام کے ساحر اُنکے سحر کو رد نہ کرسکے اُن لوگون نے سب کو مبتلاے سحر کیا جو غیر ساحر تھے وہ بیچارے سب سے پہلے زمین پر گرے جب لشکر اسلام مین کوئی ایسا شخص باقی نہ رہا کہ ساحرون سے مقابلہ کرتا تو لشکر مخالف نے سب کو اسیر کرلیا انکا دل و اسباب اپنے قبضے مین کیا وہان سے سب کو لیکر

اپنے قلعے کی طرف روانہ ہوے یہان افطر لاب جادو ان سب کا منتظر تھا جیسے ہی آمد لشکر کی خبر پائی اُسیوقت اپنے چند وزرا کو برائے استقبال روانہ کیا اور کہا ان سب لوگون کو بڑی عزت و اکرام سے لانا اور کہدینا کہ تمنے وہ کار نمایان کیا ہی کہ پادشاہ طلسم تمکو خوش کردیگا اور ہمیشہ تمہارے واسطے اچھائی ہوتی رہیگی وزرا سے افطر لاب اُسی وقت روانہ ہوے اور لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر آئے افطر لاب نے ایک ایک شخص کو اپنے پاس بلایا خلعت و انعام دیا اور امید ترقی سے دل بڑھایا پھر سرداران اسلام کو زندان خانہ مین روانہ کیا اور چند ساحرون کو حکم دیا کہ جہان سے یہ لشکر گرفتار ہوکر آیا ہی وہان جائین اور آصف انجم طلعت کے منتظر رہین جب اُسکو آتے ہوے دیکھین ہم کو آگاہ کرین ہم اُسکو بھی اسیر کرلینگے اور پھر سب کو بادشاہ طلسم کے پاس روانہ کرینگے اِسوقت تو ہم ایک مسرت نامہ لکھواتے ہین اور جانب طلسم روانہ کرتے ہین جن لوگون نے جانبازیان کرکے ان سب کو اسیر کیا ہی کچھ اُنکے واسطے زر و جواہر آئیگا ہر ایک شخص ان لوگون مین سے بے انتہا انعام پائیگا یہ سُنکے اُسی وقت کچھ ساحر تو اُس طرف روانہ ہوے یہان لشکر اسلام قید تھا اور افطر لاب جادو نے اُسیوقت ایک منشی کو بلایا اور اپنے مشیرون کو طلب کیا کہا اب تم لوگون کی کیا راے ہی لشکر اسلام مین کوئی شخص ایسا نہین جو اسیری سے بچا ہو اب صرف آصف انجم طلعت باقی ہی معلوم نہین وہ کس ضرورت سے کہان گیا ہی اگر یہ بات معلوم ہوجاے تو مین اُسطرف بھی کچھ عیارون کو روانہ کردون کہ وہ لوگ اُسکو گرفتار کرلائین اِس واسطے کہ جو اُس پر تاثیر نہین کرتا ہی ورنہ دو ایک ساحرون کو روانہ کرتا وہ جاتے اور اُسکو اسیر کرکے لے آتے مشیرون نے کہا ہمارے نزدیک مناسب ہی کہ اب آپ اس کی اطلاع بادشاہ طلسم کو کرین اور ایک عرضی تحریر فرمائین مضامین اُسکے یہ ہون کہ آپ کے اقبال سے مین نے اُس لشکر کو اسیر کیا ہی جسکا سردار طلسم کشائی کا دعوی رکھتا تھا اور اُسنے طلسم کے دو قلعہ اِس آسانی سے شکست کیے کہ سب ساحران نامی و گرامی کے ہوش و حواس پراگندہ ہوگئے شہر سوارون کے قلعے پر آکر اُسنے اِس شجاعت سے مقابلہ کیا کہ کسی کو تاب مقابلہ باقی نرہی اور بڑے بڑے ساحرون نے اُسکی اطاعت قبول کی جب اُسنے وہان سے میرے قلعہ کی جانب آنیکا ارادہ کیا تو مین نے اُسکی اسیری کی تدبیر کی آخر آپ کے اقبال سے اُسکے لشکر کو اسیر کیا وہ تن تنہا کہین گیا ہوا تھا لشکر مین موجود نہ تھا ورنہ وہ بھی نہ بچتا ضرور قید ہوجاتا یقین ہی وہ بھی دو چار روز مین آئیگا اور اسیر ہوجائیگا اب اُسکے لشکر ہی یہان موجود ہین اُنکے باب مین جو حکم ہو وہ کیا جاے اگر ارشاد ہو تو اِن لوگون کو روانہ کرون یا جب وہ بھی اسیر ہوکر آجائے تو سب کو یکجا حضور مین بھیجون حضور کے وہ خادمان قلعہ جنھون نے بکمال جان بازی اِس کام کو انجام دیا ہی حضور سے ترقی مناصب کے خواستگار ہین اور یہ عاجز بھی امیدوار ہی کہ اب حضور جان نثار کی جان بازی پر نگاہ فرمائین اور جو خدمت میرے لائق ہو وہ مرحمت فرمایئے افطر لاب جادو نے جب اپنے مشیران خاص کی یہ راے سُنی بہت پسند کیا اور پھر اُسی

شیر کے صواب رائے کی تحسین وآفرین کی بعد اسکے اپنے دبیر خاص کو اُسیوقت حاضر ہونیکا حکم دیا جب دبیر حضور اصطرلاب مین حاضر ہوا تو یہ ہدایت کی کہ جو کچھ مشیرون کی رائے ہی اس مضمون کی ایک عرضی تحریر کرو درمیان مین یہ بھی لکھدینا کہ سہراب شیر سوار اور کاؤس شیر سوار جادو اور فغفور تاجدار جادو وغیرہ جو قلعۂ شیر سواران کے ساحران جلیل مشہور تھے وہ بھی آصف انجم طلعت سے مقابلہ نہ کرسکے اور اُسکی اطاعت قبول کرلی تھی انکو بھی غلام نے اسیر کرا کے منگایا ہے اور جسقدر مال واسباب شاہی ان دونون قلعون پر موجود تھا وہ سب آصف انجم طلعت نے اپنے قبضہ مین کرلیا تھا خادم نے جب اُسکے لشکر کو گرفتار کرایا تو وہ سب بھی قبضہ مین آیا جو یہان موجود ہی اگر حکم ہو تو روانہ کیا جاے اور انھین دو قلعون سے راستہ طلسم کا بند تھا اُسکی سزا سے راہ صاف ہوگئی تھی ابھی تک موجود ہین منہدم نہین ہوے ہین آصف انجم طلعت نے اپنی طرف سے وہان لوگ مقرر کردیے ہین وہ حکومت کرتے ہین ان قلعون کے واسطے جو حکم ہو وہ کیا جاے کیونکہ انکا خالی رہنا بالکل غیر مناسب معلوم ہوتا ہی اور بے حضور کے ارشاد کے ہرلوگ اس معاملے مین دخل نہین دے سکتے جو حکم ہو جلد ہم لوگون تک پہونچ جاے تاکہ سکا انتظام بصد عجلت ہو اور اگر آصف انجم طلعت کے باب مین کوئی حکم اور صادر فرمایا جاے تو اُس طریقے سے اُسکو گرفتار کرا کے منگالین جب منشی نے یہ مطالب سُنے قاعدے سے قلم بند کیے اصطرلاب جادو کو یہ عرضی پڑھکر سُنائی اسنے اپنے مشیرون سے کہا اب اس عبارت مین کچھ کم وبیش کرنے کی تو کوئی ضرورت نہین ہی مشیرون نے کہا جہانتک جو کچھ لکھا ہی بہت مناسب ہی یقین ہی جب بادشاہ اس عرضی کو ملاحظہ فرمائینگے خوش ہوجائینگے آپ کے واسطے کسی ملک کی حکومت تجویز فرمائی جائیگی اور جن لوگون نے اس کارنمایان کو انجام دیا ہی اُنکو بھی عزت و دولت ہاتھ آئیگی اب تاخیر نہ کیجیے نامہ دار کو بلا کر عرضی دیدیجیے اصطرلاب جادو نے اُسیوقت نامہ دار کو بلایا اور عرضی دیکر جانب بادشاہ روانہ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا اب یہانسے دوسرے داستان امیر الزمان نامدار کے عرض کیے جاتے ہین

داستان جلالت عنوان پہونچنا شاہزادہ امیر الزمان نامدار کا سرحد طلسم معدن آفات مین اور ملاقات ہونا شاہزادۂ سکندر فرخ لقا سے میدان آہن تاب مین اور مقابلہ ہونا آہن تاب جادو سے فتح پانا لشکر اسلام کا اور تلاشِ لوح مین آگے بڑھنا دونون شاہزادون کا بچھڑ جانا سرداران امیر الزمان کا حالت اسیری مین اور جنگِ عظیم کے بعد رہائی پانا پھر لوحین حاصل کرنا اور فتح ہونا طلسم دار الضیا و حیرت افزا کا پھر ملاقات آصف انجم طلعت سے ہونا اور بعد فتح طلسم سبز العجائب جانب نہ طاق روانہ ہونا۔ ساقی نامہ

ساقیا جھوم کر اٹھی ہی گھٹا	چار سو چل رہی ہی بہر سرد ہوا	باغ کی سمت جاے ہین بیخوار
مے الفت سے ہین تری سرشار	آج تو خوب مئے پلا دینا	سب کو اچھی طرح چھکا دینا

رند تجکو دعائین دیکے پھرین	تیرے سر کی بلائین لیکے پھرین	لہان پر ای سانی گجستہ خصال
اتنا لازم ہی تجکو میرا خیال	بھر کے دینا مجھے تو وہ ساغر	جس سے بڑھ جائین طبع کے جوہر
ہوتی پہ قوت تقریر	اور بڑھ جاے ہمت تحریر	حالت بحر گرکون مین بیان
سنکے ہراک کی عقل ہو حیران	حالت جنگ گرکرون تحریر	کھینچدون رزم گاہ کی تصویر
الغرض ایسی ہو مری تقریر	کہ ہراک دلپہ جو کرے تاثیر	راز داران طلسم نکتہ دانی

واقفان اسرار بحر بیانی حال جنگ و جدال کو خامۂ جادو نگار سے لوح قرطاس پر یون تحریر فرماتے ہین کہ جب شاہزادۂ والاجاہ یعنے **امیر الزمان** نامدار کو مجروح پاکر گھوڑا میدان جنگ سے لیکر نکل گیا تمام دن اُس اسپ باوفا نے راستہ طے کیا ازبسکہ وہ بھی مجروح تھا قریب شام ایک صحرا مین پہونچکر طاقت رفتار باقی نہ رہی گھوڑے نے ایک درخت سایہ دار کے نیچے پہونچکر یا سانی تمام اپنی پشت سے شاہزادے کو زمین پر اُتارا اور ایک طرف سبزہ زار مین پہونچکر چرنے مین مصروف ہوا سامنے ایک چشمۂ آب تھا گھوڑے کی نگاہ جو چشمہ پر پڑی قریب پہونچا چشمے پر چند لوگ بیٹھے تھے اُنھون نے جو اِس شان و شوکت کا گھوڑا دیکھا آپس مین کہنے لگے کہ دیکھو کیا گھوڑا ہے اور کیسے ساز جواہر نگار سے آراستہ ہی مگر تعجب کی بات ہی کہ انتہا سے سوا مجروح ہی اور سوار بھی راسکا نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ اِسکے سوار کو قزاقون نے مار کر اُس کا سب مال و اسباب چھین لیا گھوڑا کسی کے قابو مین نہین آیا آؤ اِس گھوڑے کو پکڑلین علاج کرینگے اگر اچھا ہو جائیگا بہت قیمت کو بکے گا اگر نہ بھی اچھا ہوا تو اسکا ساز و سامان ہی کیا کم ہی ہزارون روپہ کی رقم مفت ہاتھ آتی ہے یہ کہکے گھوڑے کے قریب آئے چاہا کہ گھوڑے کو گرفتار کرین مگر وہ مرکب شیر دل کسکے ہاتھ آسکتا تھا بہت کچھ فکر و کوشش سب نے کی مگر گھوڑا بدمزاج ہو گیا سب کو خوف طاری ہوا علٰحدہ ہٹ گئے اسی اثنا مین ایک شخص کی نگاہ **امیر الزمان** نامدار پر پڑی اُسنے اپنے ہمراہیون سے کہا دیکھو اس گھوڑیکا سوار وہ درخت کے نیچے پڑا ہی معلوم نہین زندہ ہی یا مر گیا آؤ قریب سے چل کر دیکھین یہ کہکر سب لوگ قریب **امیر الزمان** نامدار کے آئے شاہزادہ کی حالت دیکھکر سب کو تعجب ہوا کہنے لگے قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ شخص کسی ملک کا شاہزادہ ہی برا سے سیر و شکار آیا ہوگا اپنے ہمراہیون سے علٰحدہ ہوا ضرور قزاقون نے اس کو آزار پہونچایا مگر بڑا بہادر معلوم ہوتا ہی تلوار کا قبضہ اب تک ہاتھ سے نہین چھوٹا اسقدر تکلیف اُٹھائی زخم کھاے مگر اپنا مال اسباب بچا لیا ایک شخص نے کہا ابھی زندہ معلوم ہوتا ہی نبض کی آمد و شد معلوم ہوتی ہی اسکے قریب بیٹھکر آواز دو اسے ہوشیار کرو اگر ہوش مین آئے

تو اپنی کل کیفیت کو سنائیگا یہ کہکر اُس شخص نے امیرالزمان کا شانہ ہلایا آواز سے
شاہزادے کو ہوش آیا آنکھین کھولین امیرالزمان کا رعب سب پر طاری ہوا
سب نے شاہزادے کو سلام کیا عرض کی اے شہریار آپ کون ہین اور
اِسطرف کیون کر آنا ہوا ایک شخص نے چشمۂ آب سے پانی لاکر مُنھ دُھلایا جب
کسی قدر حواس درست ہوے امیرالزمان نے کل کیفیت اپنی بیان کی
سب کو کمال تعجب ہوا سب نے عرض کی اے شہریار اب آپ کا کیا
ارادہ ہی امیرالزمان نے ارشاد کیا کہ جو مرضی خدا ہی وہی ہوگا اگر کل تک اپنے مین
کچھ چلنے کی طاقت پاؤنگا تو کسی طرف کی راہ لونگا ورنہ جو مشیت باری بندۂ عاجز
اُن لوگون کو شاہزادے کے حال پر رحم آیا سب نے ہاتھ جوڑکے کہا اے شہریار
آپ اسقدر زحمت نہ اُٹھائین اور کسی جانب تشریف لیجانیکا قصد نہ فرمائین
ہم لوگون کے مکان یہان سے بہت قریب ہین تشریف لے چلیے چند روز
قیام کیجیے جب حضور کو صحت ہوگی جو مزاج والا مین آئے کیجیے گا امیرالزمان نے
لاکھ انکار کیا مگر اُن لوگون نے بہت منت کی مجبور ہوکے شاہزادے کو
مہمان رہنا منظور کرنا پڑا تھوڑی دیر اور اُسی صحرا مین دم لیا جب آفتاب غروب
ہونے کے قریب پہونچا اُن لوگون نے عرض کی اے شہریار اب آپ یہان
ٹھہرین کیونکہ ایک کوس زمین سے طے کرنا ہی رات کا وقت صحرا کا واسطہ حضور کو
اور زیادہ تکلیف ہوگی اِس سے مناسب یہ ہی کہ آپ تشریف لیچلیے امیرالزمان
ناچار اپنی جگہ سے اُٹھے گھوڑے کو ہمراہ لیا اُن لوگون کے ہمراہ روانہ ہوے
تھوڑی دیر مین ایک کوس زمین طے کی شاہزادے نے دیکھا ایک مختصر سی
بستی ہی مگر مکانات پختہ اور نفیس بنے ہوے لوگ وہان کے دولت مند
معلوم ہوتے ہین دوکانین قاعدے سے آراستہ ہین شاہزادے نے
اپنے ہمراہیون سے دریافت کیا کہ اس قصبہ کا کیا نام ہی یہان کا حاکم کون ہے
قصبہ تو چھوٹا ہی مگر بہت آباد ہی اور آدمی یہان کے دولت مند معلوم ہوتے ہین
سب نے عرض کی اے شہریار حاکم یہان کا دلِ تابان نام ہی اُسی کے حکم سے
یہ قصبہ آباد ہوا ہی سبب اُسکا یہ ہی کہ یہان سے قریب ایک مقام ہی نام اُس کا
طلسم معدن آفات ہی از بسکہ یہان سوا سحر و نیرنگ کے دوسری چیز نہین
اسوجہ سے وہان کے ملازمین کو ہر چیز کی تکلیف ہوتی تھی بادشاہ نے
یہ ایک قصبہ آباد کرا کے بازار بنوا دیا ہی وہان کے ملازمین کو جو کچھ لینا
ہوتا ہی یہان سے آکر لیجاتے ہین یہ باتین کرتے ہوے وہ لوگ
شاہزادے کو ایک مکان پر لائے ایک نے عرض کی اے شہریار
آپ یہان قیام فرمائیے آگے نہ تشریف لیجائیے دوسرے نے کہا مناسب تھا

کہ حضور مجھکو سرفراز فرمائے چند ہی قدم پر میرا مکان ہی مگر امیر الزمان بہت ہی
خستہ تھے اور کثرت خلقت سے شاہزادے کو ایک قدم اٹھانا برابر ایک
منزل طے کرنے کے تھا آگے جانا مناسب نہ جانا وہین قیام فرمانا پسند کیا
جس شخص کا وہ مکان تھا اُسیوقت اُسنے سب اسباب راحت مہیا کیا
شاہزادہ باطمینان بیٹھا تھوڑی دیر دم لیا پھر اُس شخص سے کہ جس کے مکان مین قیام
کیا تھا مخاطب ہو کر فرمایا کہ بھائی تم اپنا نام بتاؤ کچھ اور کیفیت یہان کی بیان کرو
اُسنے ہاتھ جوڑکے عرض کی اے شہریار سفاک زرہ ساز میرا نام ہی
بادشاہ طلسم کے حکم سے مین اِس قصبے مین آکر آباد ہوا جب کبھی کسی کو زرہ کی
ضرورت ہوتی ہی مجھی سے خرید کرتا ہی سوا میرے دوسرے کی زرہ سرداران
طلسم کو پسند نہین آتی اور صبح سے شام تک میرے یہان پہلوانان طلسم کا
مجمع رہتا ہی سیکڑون روپہ روز کی زرہین بکتی ہین امیر الزمان نے فرمایا
کیا طلسم معدن آفات مین پہلوان کثرت سے ہین سفاک نے عرض کی
وہان پہلوان اور ساحر دونون کی کثرت ہی اور پہلوان بھی ایسے ایسے نامی ہین
کہ شجاعان روے زمین جنکے نام سُنکر کانپ جاتے ہین اور ساحران جلیل بھی
ایسے بلا کے ہین کہ جنکے سحر سے کسی کو امان نہین دل تابان جادو نے
اُنھین لوگون کو طلسم معدن آفات مین رکھا ہی تاکہ حفاظت لوح کے انتظام اچھی طرح
ہوتے رہین چونکہ اِس جگہ دو طلسم کی لوحین رکھی ہین اسوجہ سے دونون طلسم کے
بادشاہون نے اپنے اپنے امکان کے موافق ساحران جلیل کو وہان کے
انتظامات سپرد کیے ہین اور لشکر غیر ساحران اور پہلوانان جنگ آزما دونون
طلسمون سے آکر یہان آباد ہوے ہین اب صبح کو خود حضور ملاحظہ فرمائینگے
بہت سے پہلوان اُس طلسم کے یہان آئینگے تھوڑی دیر اِسی قسم کی باتین
رہین جب رات زیادہ گئی امیر الزمان نامدار نے آرام فرمایا سفاک بھی
اُٹھکر اپنے مکان مین آیا شاہزادے کو اِسقدر تکان راہ پہونچا تھا کہ شب بھر
مصروف خواب رہا علی الصباح بیدار ہو کر مصروف نماز صبح ہوا اِدھر امیر الزمان
نامدار نے فریضۂ سحری سے فراغت پائی تھی کہ سفاک حاضر خدمت ہوا
پرانے سلام سر جھکایا امیر الزمان نے جواب سلام دیا سفاک سامنے
موٴدب بیٹھ گیا عرض کی اے شہریار آپ فرماتے تھے کہ پہلوانان طلسم کو
ہم بھی دیکھنا چاہتے ہین اب تھوڑی دیر مین وہ غلام کی دوکان پر آئینگے اگر
مرضی والا ہو تو تشریف لیچلیے تھوڑی دیر وہین بیٹھے طبیعت بہل جائیگی
پہلوانون کو بھی دیکھ لیجیے گا امیر الزمان نامدار نے فرمایا کیا مضائقہ ہی ہم چلینگے
ضرور طلسم کے پہلوانون کو دیکھینگے سفاک نے عرض کی پھر حضور تشریف

تھے پہلوان یہی وقت اُن لوگون کے آنیکا ہی امیرالزمان نامدار اُٹھے سفاک ہمراہ ہوا اپنی دوکان پر لایا دوکان کے اندر ایک درجہ تھا وہان ایک کرسی سفاک نے بچھا دی شاہزادۂ نامدار اُس کرسی پر رونق افروز ہوے سفاک نے دوکان آراستہ کی پہلوانون کی آمد شروع ہوئی پہلے دو پہلوان دوکان پر آئے سفاک سے کہا کہ ہمین اعلےٰ درجے کی زرہین درکار ہین قیمت جسقدر ہو ہمسے لو مگر ہماری مرضی کے موافق تیار کردو سفاک نے ملازمین کی طرف اشارہ کیا ملازمین زرہین لاکر دکھانے لگے زرہین دیکھتے دیکھتے پہلوانون کی نگاہ امیرالزمان نامدار پر پڑی شاہزادے کے رعب و جلال سے دنگ ہوگئے اور بہت آہستہ سفاک سے دریافت کیا کہ یہ کون ہین کہان سے آئے ہین سفاک نے صاف صاف حال بتانا مناسب وقت نہ جانا کہا انھون نے مجھسے ایک زرہ بنوائی ہی انکا مکان یہان سے بہت دور ہی مین نے بہت زرہین انکو دکھائین مگر انکو پسند نہ ہوئین انھون نے اپنی مرضی کے موافق ایک زرہ بنوائی اُسکے تیار ہونے مین عرصہ ہی جبتک وہ تیار نہ ہوگی یہان ٹھیرینگے پہلوانون نے کہا اُنکے حال سے بھی تم بیخبر آگاہ ہو یہ کسی ملک کے شاہزادے ہین یا کسی فوج کے سردار ہین سفاک نے جواب دیا یہ حالت مجکو معلوم نہین پہلوانون نے کہا اگر ہم اُنسے کچھ باتین کرین تو کچھ مضائقہ ہے سفاک نے کہا نہین تمھین اختیار ہی مگر حفظ مراتب کا خیال رہے خلاف تہذیب کوئی کلام زبان سے نہ نکالنا یہ تمھارے شہر مین مسافرانہ طور سے آئے ہین تم سب کے مہمان ہین اُنکی خاطر سب پر فرض ہی پہلوانون نے جواب دیا کہین ایسا ہو سکتا ہی کہ ہم کوئی بات خلاف تہذیب زبان سے نکالین ہم خود آدمی کے مرتبے کا خیال رکھتے ہین سفاک نے کہا تمھین اختیار ہی پہلوان اپنی جگہ سے اُٹھے امیرالزمان کے سامنے آکر کھڑے ہوے کہا کیون جناب آپ کس شہر سے تشریف لائے ہین اسطرف آنیکا کیا سبب ہی ہم لوگ اسی جگہ کے رہنے والے ہین آپ ہمارے مہمان ہین ہم پر آپ کی خاطر فرض ہی اگر تکلیف نہ ہو تو ایک روز کو ہمارے یہان تشریف لے چلیے وہان اور لوگون سے بھی ملاقات ہوگی سب آپ کی بہت خاطر کرینگے آنسے ملکر آپ بہت خوش ہونگے امیرالزمان نے فرمایا بھائی اگر مین اپنی پوری کیفیت بیان کرونگا تو زیادہ طول ہوگا مختصر یہ ہی کہ آب و دانہ تمھارے شہر مین لایا دو چار روز یہان قیام کرونگا پھر جسطرف خدا کا حکم ہوگا روانہ ہوجاؤنگا

ہین تم تو کون کو دیکھکر بہت خوش ہوا بہتر یہ ہی کہ تم اپنا نام بتاؤ کچھ اور ذکر اپنے
شہر کا سناؤ کہ میری دلچسپی ہو اور سنے یاد رہے کہ ایک شہر مین گیا تھا وہان ایسے
لوگ بھی تھے یہ یہ باتین عمدگی کی تعین پہلوان شاہزادے کی تقریر سنکر بہت
خوش ہوے کہا ہم لوگ طلسم معدن آفات مین ملازم ہین صمصام کوہ قامت
ہی سب کا سردار ہی وہ پہلوان یکتا زور و قوت مین بیمثل قد و قامت مین یگانہ روزگار ہی
دل تابان جادو اُسکو بہت عزیز رکھتا ہی ایک لاکھ پہلوان اُسکے سپرد ہی
سب کو لڑاتا ہی آج تک کسی نے اُسکو زیر نہین کیا قوت کی یہ حالت ہے
کہ بڑے بڑے تناور درختون کو جڑ سے اکھاڑ کے پھینک دیتا ہی
بادشاہ طلسم اُسکو اپنا سلطنت خیال کرتا ہی بہت سے بادشاہان عالیجاہ اُسکی
تصویرین منگاکر بچشم حیرت دیکھتے ہین روے زمین پر ایسا پہلوان دوسرا نہین
دکھائی دیتا اگر آپ تشریف لیچلیے تو ہم اپنے سردار سے آپ کو ملا دین وہ بھی
آپ سے بنا طرپیش آئیگا آپ ملکر بہت خوش ہونگے کیا تعجب ہی وہ
آپکی شان و شوکت دیکھکر بادشاہ طلسم سے آپ کو ملا دین امیر الزمان
نامدار نے ہنس کے جواب دیا بھائی ہم یہان مسافر ہین زیادہ کسی سے ملنے کی
ضرورت نہین جو یہان آئیگا اُس سے دو چار روز ملاقات ہو جائیگی اگر زیادہ
قیام کرنیکا ارادہ ہوتا تو کسی سے ملنے کی بھی خواہش کرتے تھوڑی دیر تک
پہلوانون سے ایسی ہی باتین رہین جب دیر ہوئی دونون پہلوان امیر الزمان
رخصت ہوے زرہین خرید کر طلسم کی طرف روانہ ہوے امیر الزمان
نامدار بھی تھوڑی دیر کے بعد اپنے قیام گاہ پر واپس آئے سفاک بھی
ہمراہ آیا عرض کی اے شہریار آپ نے پہلوانون کو ملاحظہ فرمایا آج صرف
دو ہی آدمی آئے ورنہ دس بیس پہلوان روز آتے ہین مجھسے زرہین
لیجاتے ہین کل یقین ہی بہت لوگ آئینگے حضور کل مزور تشریف لیجیے
یہ لوگ جو آج آئے تھے انکی کیا حقیقت ہی طلسم معدن آفات مین ایک
لاکھ پہلوان ایسا موجود ہی کہ چشم فلک نے بھی نہ دیکھا ہوگا امیر الزمان
اسکی تقریر سنتے رہے دوسرے روز پھر حسب دستور علی الصباح سفاک
حاضر خدمت ہوا عرض کی اے شہریار کیا ارادہ ہی امیر الزمان نے فرمایا
ہم بھی تمہارے ہمراہ چلینگے طبیعت بہل جائیگی سفاک ہمراہ ہوا امیر الزمان
نامدار دوکان پر تشریف لاے ملازمین نے دوکان آراستہ کی امیر الزمان
اندر کے دیوان مین کرسی پر بیٹھے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ایک شور و غل کی
آواز آئی امیر الزمان نامدار نے سفاک سے کہا یہ غل کیسا ہی سفاک نے

اپنے ملازمین کی طرف اشارہ کیا دو شخص دوکان کے نیچے اترے کچھ دور جاکے
واپس آئے کہا آج بہت سے پہلوان طلسم کی طرف سے ادھر آئے
ہین مگر تعجب کی بات ہی کہ صمصام کوہ قامت بھی ہمراہ ہی سفاک خاموش رہا چند
ساعت مین سب پہلوان سفاک کی دوکان پر پہونچ گئے سب سے پہلے
صمصام دوکان پر آیا اسکو دیکھکر سفاک اپنی جگہ سے اٹھا تعظیم دی ہاتھ باندھ کے
کہا آج حضور نے کدھر تکلیف فرمائی اگر زرہ وغیرہ کی ضرورت تھی تو اپنے
کسی خادم کو بھیجدیتے مین اعلیٰ درجے کی زرہین خدمت مین روانہ کرتا جو پسند
ہوتی حضور صرف مین لاتے میرے واسطے فخر کا باعث تھا صمصام نے
بصد کبر و نخوت جواب دیا کہ اے سفاک تعجب کی بات ہی کہ تم اس قلعے مین
نسبت سب کے قدیم سمجھے جاتے ہو اچھی طرح واقف ہو کہ مین نے آجتک
زرہ پہننا ننگ و عار سمجھا مین زرہ لیکر کیا کرتا کسکی مجال ہی جو مجھسے مقابلہ کر سکے مگر
میرے آنیکا یہ سبب ہی کہ مین نے کل سنا تھا کوئی پہلوان کسی جگہ کا شاہزادہ
یا سپہ سالار ہی تمہارے یہان زرہ بنوانے کی غرض سے ٹھہرا ہوا ہی میرے
دو شاگردون نے کہا تھا کہ ہم اس سے ملکر آئے ہین وہ بھی پہلوان قابل دید ہی
بہت حسین اور بہت توانا ہی باتون سے اسکی معلوم ہوتا تھا کہ وہ مرد شجاع ہی ازبسکہ میرے
شاگردون نے بہت تعریف کی تھی مین نے چاہا کہ مین خود جاؤن اور اسکو
اپنے ہمراہ لے آؤن اگر بادشاہ طلسم سے ملنا چاہتا ہو تو اسکو ملا زم
کرادون اور اگر برائے سیر ادھر آیا ہی تو اس کو اپنے یہان کی سیر
کرادون لہذا اے سفاک اب تم دیر نہ کرو جلد اسکے پاس جاؤ اور میرے
آنے کی خبر دو میرے پاس بلا لاؤ یہ باتین کرتے کرتے صمصام کی نگاہ اندر کے
دروازے مین گئی جہان امیر الزمان نامدار کرسی پر تشریف فرما تھے صمصام نے
دیکھتے ہی کہا اے شخص تعجب کی بات ہی کہ مین دیر سے تیرے دیکھنے کو آیا
اور یہان بیٹھا ہون مگر تو نے ذرا بھی خیال نہ کیا اور کرسی پر بیٹھا رہا نام طلسم کے
ساحران جلیل میری تعظیم کرتے ہین خود بادشاہ طلسم مجکو اپنے پاس بٹھاتا ہے
مگر تو نے میری آمد کی خبر سنی اور میرے لینے کو آگے نہ بڑھا اچھا ایک
غلطی ہو گئی جب مین یہان آیا تو کرسی پر کیون بیٹھا رہا معلوم ہوتا ہی مجکو اپنے زور
بازو پر بہت ناز ہی بس اب مناسب یہ ہی کہ مجھے کچھ اپنی قوت و جرأت کے
جوہر دکھا امیر الزمان نامدار نے فرمایا مغرور تو معلوم ہوتا ہی جو اس قسم کی
لن طائل تقریر کرتا ہی اور مجکو کسی سے مقابلہ کرنے مین انکار نہین بجز خدائے
عزوجل دوسرے کا خوف کبھی دل مین نہین سمایا اگر تو ہر شجاعت دیکھنا
چاہتا ہی مین موجود ہون یہ کہکر امیر الزمان نامدار کھڑے ہو گئے قریب آکر

صمصام سے کہا اب کیا انتظار کرتا ہی کھڑا ہو جا صمصام نے جواب دیا
کہ مین تجھسے کیا مقابلہ کرونگا میرے شاگرد کافی ہین اگر تجکو یہی امر منظور ہے
تو میرے زورگاہ مین کل صبح کو آوہان مقابلہ ہو جاے شاہزادے نے
جواب دیا کہ اگر تو اسقدر مہلت طلب کرتا ہی تو کچھ مضائقہ نہین ہم کل صبح کو
تیرے زورگاہ مین آ ینگے اور وہین تجھسے مقابلہ کرینگے صمصام نے کہا
مجھے زور کرنے کی ضرورت نہین میرے بہت سے شاگرد موجود ہین یہ سُنکر
امیرالزمان نامدار نے فرمایا شاگردون سے مقابلہ کرانا اور اپنی جان بچانا یہ شان
مردانگی کے خلاف ہی بیکار اپنی جان چراتا ہی صمصام نے کہا اگر تو میرے ایک
شاگرد کو زیر کریگا تو اُسکے بعد مین تجھسے مقابلہ کرونگا امیرالزمان نے
منظور کیا صبح کا وقت مقرر ہوا اُدھر صمصام غصہ مین اُٹھکر طلسم کی طرف روانہ ہوا
ادھر امیرالزمان نامدار بعد غضب اپنے قیام گاہ کو واپس آئے سفاک بھی
شاہزادے کے پیچھے پیچھے مکان پر آیا ہاتھ باندھ کے سامنے کھڑا ہو گیا
عرض کی اے شہریار اسوقت غلام بہت شرمندہ ہو اخدمت مین حاضر ہے
جو مزاج مین آوے سزا دیجے غلام ہی آپ کو اپنی دوکان پر لے گیا امیرالزمان نے
فرمایا اے سفاک تم کیون گھبراتے ہو مجھے تمسے کسی قسم کی شکایت
نہین نہ تمسے کسی طرح کا ملال ہی تم کوئی خیال نہ کرو مین انشاءاللہ تعالےٰ
کل جاؤنگا اور اُس مغرور کے زورگاہ مین جاکر اُس سے مقابلہ کرونگا یا اسلام
قبول کریگا یا میرے ہاتھ سے مارا جائیگا سفاک نے پھر ہاتھ باندھ کے عرض کی
اے شہریار اگر اجازت ہو اور خطا معاف فرمائی جاے تو مین کچھ عرض
کرون امیرالزمان نے فرمایا اے سفاک بیخوف ہو کر کہو تجھے کسی
قسم کا ملال نہین ہی سفاک نے عرض کی اے شہریار میرے نزدیک
مناسب نہین کہ حضور وہان تشریف لیجائین ایکھ پہلوان اسکی زیر حکومت ہی
حضور تنہا ہین طلسم کا واسطہ ہی اگر لشکر ہمراہ ہوتا تو کسی طرح کا خوف نہین تھا
اور اس حالت تنہائی مین مین نہین کہہ سکتا کہ آپ تشریف لیجائین امیرالزمان
نامدار نے فرمایا اے سفاک تم کیون گھبراتے ہو خدا مالک ہی مجکو
اور ابھی ہراس نہین کل تم بھی ہمراہ چلنا اور قدرت خدا کا تماشا دیکھنا سفاک نے
بہت سمجھایا مگر امیرالزمان نامدار نے قبول نہ کیا آخرکار دوسرے روز صبح کو سفاک
شاہزادے کے ساتھ ہوا تھوڑے عرصہ مین راستہ طے کر کے شاہزادہ
زورگاہ صمصام پر پہونچا وہان ایک انبوہ تھا ایک لاکھ قوی ہیکل کوہ پیکر
جمع تھا اسکے علاوہ جن جن لوگون نے اس امر کی خبر پائی تھی سب آکر جمع
ہو گئے تھے امیرالزمان نامدار کو صمصام نے آتے ہوے دیکھکر

لوگون سے کہا دیکھو وہی شخص ہی جب شاہزادہ قریب پہونچا صمصام نے
سفاک کی طرف دیکھکر کہا کیون اے سفاک کیا تمھارے ہی اجل دامنگیر ہی
جو تمنے اسکا ساتھ دیا ہی سفاک نے کہا مین ان معاملات مین دخل
نہین دیتا آپ لوگ جانین مین اسوقت راستہ بتانے کی غرض سے
ہمراہ آیا صمصام نے اپنے شاگردون کی طرف دیکھکر کہا تم مین سے کون
اسکے مقابلے مین جائیگا یہ سنکر ایک پہلوان کہ نام اُس کا دارا تھا
کوہ سینہ تھا صمصام کے سامنے آیا کہا اگر آپ اجازت دین تو مین اُس سے
زور کرون صمصام نے کہا اگرچہ تیری شان کے بالکل خلاف ہی مگر کیا
مضائقہ ہی دارا اب کوہ سینہ اکھاڑنے مین اُترا امیرالزمان نامدار بھی
اسا سنے آئے شاہزادے نے صمصام کی طرف دیکھکر کہا کہ اگر میرے
ہاتھ سے یہ زیر ہو جائیگا تو اسیوقت مجکو مجھسے زور کرنا ہوگا مین کوئی حیلہ
وحوالہ نہ سنونگا صمصام نے کہا اسقدر کلمات غرور سے کیا فائدہ ہی زور
کرو حال کھلجائیگا امیرالزمان سے یہ کہکر دارا اب کو اشارہ کیا اُس نے
ہاتھ بڑھایا شاہزادے نے ہاتھ ملاتے ہی دوسرا ہاتھ کمر مین ڈال دیا
اور پاسانی تمام زمین سے اُٹھاکر چاہا کہ بزور پٹک دین مگر دارا نے
کچھ لفظ منھ سے نکالے شاہزادہ نے آہستہ زمین پر رکھدیا اور صمصام کی طرف
نگاہ غضب دیکھکر فرمایا کہ اب شرط تیری پوری ہوچکی اگر کچھ جرأت رکھتا ہی
تو دیر مناسب نہین ہی صمصام کے ہوش اُڑگئے کہا اگر ایک شاگرد کو
میرے اور زیر کرو تو مین مقابلہ کرون امیرالزمان نے کہا بیکار رجان
ونکراتا ہی اور حیلہ وحوالہ کرتا ہی تھوڑی دیر مین جس بات کا فیصلہ ہوتا ہی اُسمین
کیون دیر کرتا ہے صمصام نے کہا مناسب یہی ہی کہ ایک پہلوان سے
اور زور کرو اگر اُسکو بھی تمنے زیر کرلیا تو مین اسیوقت تمسے مقابلہ
کرونگا اگر تمکو زیر کرلیا تو تمھین میری اطاعت قبول کرنا ہوگی اور اگر نہ زیر
کرسکونگا تو تمھاری اطاعت قبول کرونگا اور بعد میرے ایک لاکھ
پہلوان تمھارا مطیع ہوگا امیرالزمان نامدار نے فرمایا اے
صمصام اگرچہ یہ امر خلاف قاعدہ ہی مگر مین منظور کرتا ہون جسکو اتنے
پہلوانون مین اچھا سمجھتا ہو بھیجدے صمصام نے آواز بلند سے کہا
اے گرداب قوی بازو جاکر اس جوان سے مقابلہ کر سب نے
دیکھا ایک پہلوان مانند فیل مست کے اپنی جگہ سے جھوم کر
اُٹھا اور اکھاڑے مین آکر امیرالزمان نامدار کی طرف مخاطب ہوا شاہزادے نے
اسکو بھی اُسی طرح اُٹھالیا جیسے دارا اب کو اُٹھایا تھا گرداب نے بھی

امان طلب کی شاہزادے نے اُسکو بھی باسمانی زمین پر رکھدیا اور صمصام کی طرف دیکھکر فرمایا اے صمصام اب کیا ارادہ ہی صمصام نے کہا جو وعدہ کیا تھا اُس کے خلاف نہین کرونگا اب تک مین نے تیری عزت کو بچایا تھا اور چاہتا تھا کہ اس مجمع مین تیری بات بچاے مگر مین مجبور ہوتون تو نہین سمجھتا کیا کرون یہ کہکر اکھاڑے مین اُترا اب تمام پہلوان اور جسقدر لوگ وہان جمع تھے گرد آکر کھڑے ہوگئے صمصام نے اکھاڑے مین اُترکے کہا اے جوان مجکو تیری شان وشوکت دیکھکر رحم آتا ہی بہتر ہی کہ تو میری اطاعت قبول کرلے تجکو اسوقت حاضرین بڑی عزت سے دیکھ رہے ہین اسوقت تیری بڑی بات بنُ گئی ہی مجھسے مقابلہ نکر اور اکھاڑے کے باہر چلا جا امیر الزمان نے بصد غضب فرمایا کہ ان بیہودہ باتون سے کیا فائدہ ہی اگر تو زور کرتے ڈرتا ہی تو اکھاڑے سے نکل جا صمصام کو غصہ آیا امیر الزمان پر ہاتھ ڈال دیا چاہا دوسرا ہاتھ کمر مین ڈال کر زمین سے اُٹھا لون شاہزادے نے لنگر قائم کیا صمصام نے زور کیا شاہزادہ کو پیچھے نہٹا سکا جب صمصام کا زور ختم ہوا امیر الزمان نامدار نے زور کیا صمصام لنگر قائم کرسکا پسپا کرتا ہوا ہٹیں قدم پہ لاکے ہمکا مارا صمصام نہ سنبھل سکا پانون زمین سے اُٹھ گئے اب شاہزادے نے اُٹھاکر سر سے بلند کیا چاہا چرخ دیکر زمین پر ٹپکین کہ استخوانِ بدن سُرمہ ہو جائین مگر صمصام نے عرض کی اے شہریار امان دیجیے جسے سر سے بلند کرتے ہین اُسے خاکِ ذلت پر نہین پٹکتے ہین امیر الزمان نے باسمانی زمین پر رکھدیا صمصام نے قدم چوم لیے کلمہ پڑھکر فوراً مسلمان ہوا جسقدر لوگ وہان موجود تھے سب کے حواس اُڑ گئے سفاک دوڑکے امیر الزمان کے قدمون پر گر پڑا صمصام کے مسلمان ہوتے ہی ایک لاکھ پہلوان قوی ہیکل نے اسلام قبول کیا سب نے امیر الزمان نامدار کی اطاعت قبول کی صمصام نے ہاتھ باندھکے عرض کی اے شہریار اب غلام کو سرفراز فرمایئے تشریف لیجیے یہانسے تھوڑی دور پر غلام کا مکان ہی امیر الزمان نامدار نے فرمایا بھائی ہم سفاک کے مہمان ہین دوسری جگہ کیون کر جا سکتے ہین صمصام نے عرض کی اے شہریار آپ سفاک بھی ہمارے مہمان ہین سفاک کو بھی ہمراہ لیجیے غرض صمصام مع ایک لاکھ پہلوان کے امیر الزمان اور سفاک کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے مکان پر آیا اسید سامانِ جشن مہیا کیا امیر الزمان نامدار کو جو دیکھتا تھا شاہزادے کے

رعب و جلالت سے فوراً اطاعت قبول کرتا تھا وہ رات تو عیش و
راحت مین بسر ہوئی دوسرے روز سفاک نے صمصام سے کہا
کہ اب آپ مجکو اجازت دین صمصام نے کہا شاہزادۂ والاجاہ کا ساتھ
مین ہرگز نہ چھوڑونگا تا زیست ہمراہ رکاب ظفرانتساب رہونگا اب مناسب
یہ ہو کہ تم اپنے مکان پر جاؤ اور شاہزادۂ والاجاہ کو یہین رہنے دو صمصام کے
کہنے کو سفاک نے بشکل قبول کیا اور امیر الزمان سے رخصت ہوکر
روانہ ہوا یہان صمصام نے امیر الزمان نامدار سے عرض کی اے
شہریار اب آپ اپنی تشریف آوری کا سبب ارشاد فرمائیے اور
اپنے نام و والا سے آگاہ کیجیے امیر الزمان نامدار نے جو اصلی
کیفیت تھی صمصام سے بیان کر دی صمصام سب واقعات شاہزادے کے
سنکر سن ہو گیا عرض کی اے شہریار والا تبار آپ نے بڑے کار
اہم کا ارادہ فرمایا ہے خداوند کریم مالک ہے وہی دشمن پر ظفر و یگانہ خادم
ہمراہِ رکاب ہے یقین ہے حضور کا لشکر مل جائیگا کیونکہ جسقدر لوگ
زندہ بچے ہونگے وہ قتل نہ کیے جائینگے اسیر کر کے بادشاہِ
طلسم کے سامنے بھیجدیے جائینگے جب آپ کو خدا ظفریاب کریگا
آپ کے سردار رہائی پائینگے سب حضور سے مل جائینگے شاہزادہ نے
فرمایا اے صمصام اب دیر مناسب نہین ہے کیونکہ صاحبقران نے تاکید
فرمائی تھی کہ بہت جلد طلسم شہ طاق پر پہونچ جانا راہ مین عرصہ نہ لگانا اور
ہمراہی ہمارے یقین ہے پہونچ چکے ہونگے صمصام نے عرض کی اے شہریار
آپ پہلے آہن تاب جادو کو زیر کرین پھر وہ آپ کے ہاتھ سے
قتل ہو تو راستہ کھلے آگے جاکر پھر لشکر کی حالت معلوم ہوگی یہ مرحلہ
اوّل تھا جس کا مین محافظ تھا اب حضور کو ساحرون سے مقابلہ کرنا
ہوگا میرے بعد جو مرحلہ ہے اُسکا مالک آہن تاب جادو ہے اُسکے بعد
پھر راستہ بہت صاف ہے طلسم کے اندر آسمانی سے پہونچ جائیگا
مقام لوح پر سُنتا ہون رعد و نیرنگ بیحد و بیحساب ہے وہان آٹھ ساحرون سے
مقابلہ ہوگا امیر الزمان نامدار نے فرمایا اے صمصام ساحرون سے
خوف نہ کرو خدا مالک ہے جسنے یہان تک پہونچا دیا وہ ضرور مین ظفریاب بھی
کریگا صمصام نے عرض کی غلام کو جسوقت حکم ہو کوچ کا سامان کرے
امیر الزمان نے فرمایا مناسب ہے کہ آج سے کل تک سب سامان مہیا
کرو اور پرسون مرحلۂ آہن تاب جادو کی طرف کوچ کیا جائے صمصام
جادو نے اُسی وقت اپنے بعض شاگردون کو بلایا اور کہا شہریار والا تبار کا

ارادہ ہو کہ جانب مرحلۂ آہن تاب جادو تشریف لیجائین لہذا بہت جلد سامانِ سفر درست کرو آج سے کل تک سب درست ہو جاے انشاءاللہ تعالےٰ پرسون یہان سے کوچ کرینگے شاگردون نے اسیوقت سے انتظام شروع کیا دو روز مین اچھی طرح تیاری سفر کی ہو گئی تیسرے دن امیر الزمان نامدار نے ایک لاکھ پہلوان قوی ہیکل مع سامان حرب و ضرب ہمراہ لیکر جانب مرحلۂ آہن تاب جادو کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ کیفیت دل تابان جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب صمصام کوہ قامت نے شاہزادۂ والاجاہ کی اطاعت قبول کی تو یہ خبر دل تابان جادو کو پہونچی اُس کے حواس باختہ ہوے کہا ارے ایسا کون رستم مثال آیا ہے جسنے صمصام کو زیر کیا اور اپنا مطیع بنا لیا جو لوگ خبر لیکر آئے تھے اُنھون نے کہا وہ شخص جسنے صمصام کو زیر کیا ہے پہلے سفاک زرہ ساز کے مکان پر آکر ٹھہرا تھا اُس کی خلاصہ کیفیت سفاک کو معلوم ہو گی دل تابان جادو نے کہا اِسی وقت لوگ جائین اور سفاک کو بلا کر لائین کچھ لوگ سفاک کے مکان کی طرف روانہ ہوے پھر بادشاہ نے صمصام کو طلب فرمایا ہرکارے اسیوقت صمصام کے مکان پر پہونچے تمام پہلوانون کے مکان خالی پاے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ آج صبح کو صمصام نے یہانسے کوچ کیا ہے جس شخص نے اُسکو زیر کیا تھا وہی اپنے ہمراہ لے گیا ہے مگر اس طرح پر وہ سب لوگ یہان سے گئے ہین جسطرح کوئی کسی پر لشکر کشی کر کے جاتا ہے ہرکارے یہ خبر پاکر اُسیوقت واپس آئے دل تابان جادو سے آکر عرض کی کہ صمصام جادو نے مع ایک لاکھ پہلوان کے کسی طرف کوچ کیا جسنے اُسکو زیر کیا تھا وہی اپنے ہمراہ لیگیا بادشاہ کو بہت افسوس ہوا وزرا سے کہا آج تک صمصام کسی سے زیر نہین ہوا تھا اور اس طلسم مین اُسکی بڑی عزت تھی سب پر اُسکا ہر وقت خوف غالب رہتا تھا اب ایک شخص نے اُسکو زیر کر لیا تو فرط غیرت سے اُسکو یہان کی سکونت اچھی نہ معلوم ہوئی منھ چھپا کر اُسی شخص کے ساتھ چلا گیا میرے خیال مین اُسنے ناحق منھ چھپایا جسنے اُس کو زیر کیا تھا اُسکو لے کر میرے پاس آتا مین اُسکا بھی اعزاز کرتا عہدہ جلیل دیتا اگر صمصام کو یہان ٹھہرنا ناگوار تھا مین اُسکو دار الضیافہ مین روانہ کرتا یہان وہی پہلوان مقرر ہو جاتا جس نے صمصام کو زیر کیا تھا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ چوبدار نے آکر عرض کی سفاک زرہ ساز دروولت پر حاضر ہے اُسکے باب مین کیا حکم ہوتا ہے بادشاہ نے کہا اجازت ہے

اُسکو ہمارے سامنے لاؤ ہم اُس سے خود دریافت کرینگے کہ کون شخص
اُسکے یہان ٹھہرا تھا چوبدار باہر آیا سفاک سے کہا چلو تمکو بادشاہ
یاد فرماتے ہین سفاک چوبدار کے ہمراہ اندر آیا بادشاہ کو مجرا کیا
دل تابان جادو نے بیٹھنے کی اجازت دی سفاک بیٹھا بادشاہ نے
پوچھا تمہارے یہان کون پہلوان آیا تھا جس نے صمصام کو زیر کیا اور اپنے
ہمراہ لے گیا سفاک نے کل کیفیت ابتدا سے بیان کر دی بادشاہ نے
کہا اے سفاک کیا وہ پہلوان سامری پرست تھا سفاک نے
جواب دیا وہ مسلمان تھا اور زیر ہو جانے کے بعد صمصام بھی مسلمان ہوا
اور ایک لاکھ پہلوان نے بھی اسلام قبول کیا اب تو بادشاہ کے حواس
اُڑ گئے اُسی وقت اور آدمیون کو طلب کیا کہا جاؤ تحقیق کرو کہ صمصام اور
وہ پہلوان مسلمان کسطرف گئے ہین بہت جلد اِسکی خبر ہمکو دی جاوے
اسکے بعد سفاک سے دریافت کیا کہ اُس پہلوان نے تمسے دربارۂ
تبدیل مذہب کچھ کہا تھا یا نہین سفاک اگرچہ مسلمان ہو چکا تھا مگر اس نے
بخوفِ جان پوشیدہ کیا اور اس بات کو بلطائف الحیل ٹال دیا بادشاہ نے
سفاک کو یہ کہکر رخصت کیا کہ اگر اب اِسطرح کا کوئی واقعہ ہو تو بے
ہماری اطلاع کوئی کارروائی نہ کی جاوے اور حکم دیا کہ تمام شہر مین منادی
کرا دی جاوے کہ اگر کوئی شخص مسلمان یا پردیسی یہان وارد ہو تو وہ پہلے
ہمارے سامنے حاضر کیا جاوے جو ہمارا حکم ہو اُسکے باب مین وہی کیا
جاوے یہان یہ گفتگو تھی کہ وہ لوگ جو صمصام کی خبر کو گئے تھے حاضر
ہوے بادشاہ سے عرض کی اے شہریار تحقیق سے معلوم ہوا وہ
پہلوان جو آیا تھا مسلمان تھا اُسنے صمصام کو زیر کیا اور اب جانب
مرحلۂ ہمن تاب جادو روانہ ہوا ہے سامانِ حرب اُسکے پاس اچھی طرح
مہیا ہے صمصام نے کل اسباب جنگ فراہم کیا اور خود بھی بغرض جنگ اُسطرف
روانہ ہوا ہے یہ سُننا تھا کہ بادشاہ کے پاؤن تلے سے زمین نکل گئی ہوش وحواس
گم ہو گئے کہا قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ اب طلسم معدن آفات پر مسلمان
حملہ کرنے والے ہین ارے غضب کیا صمصام سے پہلوان کو اسطرح
زیر کر لیا اور اس نکرام نے بھی بخوفِ جان اسلام قبول کر لیا اسکے ساتھ
ایک لاکھ پہلوان مسلمان ہو گیا خدا پرست لوگ بلا کے ہین ایک آدمی
لاکھون مین آیا اور مقابلہ کر کے سب کو زیر کر لیا کسی کا بس نہ چلا اگر دس
پہلوان بھی اتفاق کر لیتے تو اُسکی مجال نہ تھی کہ زیر کر کے اپنا مطیع بناتا
یہ بات کہکے وزرا کی طرف مخاطب ہوا کہا اب کیا فکر کی جاوے کیونکہ

صمصام واقف کار ہی اگرچہ ساحر نہین ہی مگر طلسم مین سب اُسکو پہچانتے ہین
اسکے زور و شجاعت کی تمام طلسم مین دھوم ہی ایسا نہ ہو مرحلۂ آہن تاب
جادو پر جاے اور وہان کے لوگون کو کچھ ہیبت دلاے وہ لوگ اگرچہ ایسے
نہین ہین کہ ایک غیر ساحر مسلمان سے ڈر جاہین مگر پھر بھی مجکو بہت سے خیال ہین
وزرا نے کہا اگر حضور کو ایسے خیالات ہین تو دوسرا لشکر بھیجدیا جاے وہ
راہ مین اُن لوگون کو روک لے اور سب کو اسیر کرکے بھیجدے دل تابان
جادو نے اِس راے کو پسند کیا اور اُسیوقت حکم دیا کہ لشکر عقب مین صمصام
کے روانہ ہو اور اُسکو مرحلۂ آہن تاب تک نہ پہونچنے دے فوراً گرفتار
کرکے ہمارے سامنے حاضر کرے ابھی یہ تقریر ختم نہ ہوئی تھی کہ چوبدار نے آکر خبر
دی کہ احمر لباس جادو بادشاہ طلسم حیرت افزا تشریف لاے ہین سرحد پر ٹھہرکر
انھون نے اپنی تشریف آوری کی خبر دی ہی دل تابان جادو نے کہا ابھی کوئی
حکم نافذ نہ کیا جاے بھائی تشریف لاے ہین اب جو بات ہوگی اُنکے مشورہ سے
کیجاویگی یہ کہکے بادشاہ اپنی جگہ سے اُٹھا وزرا اِسکے ہمراہ اور ارکین جو اُسوقت
وہان موجود تھے ہمراہ بادشاہ چلے پہلے بادشاہ اپنے تخت سریر پر بیٹھا پھر اور
ارکین دولت پیادہ بڑھے دل تابان جادو سرحد کے قریب پہونچکر تخت سے
اُترا اُدھر ہمراہیان احمر لباس جادو نے اُسکو خبر دی وہ اپنے خیمے سے
باہر آیا دونون بادشاہ بغلگیر ہوے دل تابان جادو نے کہا اب کی مرتبہ آپ نے
اپنے طلسم مین بہت قیام فرمایا مجکو کمال تردد تھا دو مرتبہ مین نے یہانسے آدمی
روانہ کیے مگر کچھ خبر نہ معلوم ہوئی مین خود آج کل امور ملکی مین مصروف تھا ورنہ خود
حاضر ہوتا مزاج کی کیفیت فرمایئے چہرہ آپ کا بہت متغیر معلوم ہوتا ہی احمر لباس
جادو نے جواب دیا جو کیفیت تمھاری ہی وہی اپنی بھی حالت ہی اطمینان سے بیٹھون
تو کل کیفیت بیان کرون تمھارے حال سے بھی مجکو بخوبی آگاہی ہی مین کوہ
خون فشان پر گیا تھا وہان خرطوم جادو سے ملاقات ہوئی وہان سواد برہنہ تن بھی
موجود تھا تمھاری حالت سنکر اور افسوس ہوا اُس ٹوٹ گئی یہ باتین کرتے
ہوے دونون بادشاہ دارالامارۂ شاہی مین آئے احمر لباس جادو نے
دل تابان جادو سے کہا کہ اسوقت کچھ خاص باتین کرنا ہین سب لوگون کو یہانسے ہٹادو
دل تابان نے اُسیوقت سب کو علٰحدہ کیا احمر لباس نے کہا غضب کا سامنا ہی
خدا پر شئون نے آفت بپا کی ہی میرے طلسم پر چڑھائی کی ملکہ تنویر ہلال ابرو کے
باغ سے طلسم کشا اسیر ہوا ملکہ کو مین نے حکیم نیرنگ اور اورنگ تاجدار کے ہمراہ
آپ کے یہان طلسم دارالضیا مین روانہ کردیا آپ یہان مقیم تھے اسکی بھی کچھ خبر مجکو معلوم
نہوئی یہ سنکر دل تابان جادو نے کہا ملکہ وغیرہ ہمارے طلسم مین نہین آئی نہ اورنگ

تاجدار یہان آئے نہ حکیم نیرنگ تشریف لائے آپ نے ان لوگون کو کب روانہ کیا تھا
احمر لباس جادو نے کہا کہ مین نے ایک ماہ کا عرصہ ہوا کہ ان سب لوگون کو آپ کے پاس
بھیجدیا تھا معلوم ہوتا ہی راہ مین کوئی بات ہوئی اور ملکہ وغیرہ کو مسلمانون نے اپنے قبضہ مین
کیا دل تابان جادو نے کہا ایک بات یہان بھی تعجب خیز ہوئی کہ ایک خدا پرست
پہلوان آیا اور سفاک زرہ ساز کے یہان ٹھہرا اُسنے صمصام سے
مقابلہ کیا اور زیر کرکے اُسکو مطیع بنایا اُسے مع ایک لاکھ پہلوانون کے ہمراہ
لے گیا خبر لگانے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ سب لوگ مرحلۂ آہن تاب پر
بغرض مقابلہ گئے ہین ابھی مین اِسی تردد مین تھا کہ کیا کیا جاے اور کیونکر وہ لوگ
روکے جائین کہ آپ کی تشریف آوری کی خبر معلوم ہوئی مین نے اِس بات کو زیر
تجویز چھوڑا آپ کے استقبال کو چلا آیا اور یہ بھی خیال کیا کہ اِس معاملے مین آپکی
راے میری راے سے بہتر ہوگی یہ سُنکر احمر لباس جادو کے ہوش اُڑ گئے
کہا بڑا غضب ہوا ایک مرحلہ طلسم کا شکست ہو گیا اور تم غافل بیٹھے ہو ارے کیا تمکو
اپنے طلسم کی مطلق فکر نہین ہی اِسقدر غفلت سے کام لینا سلاطین کو زیبا نہین تمکو
لازم تھا ہزار فکر مین کرتے اور جو شخص بارادۂ طلسم کشائی تمہارے یہان آیا ہے
اُسکو گرفتار کر لیتے سواد برہنہ تن کو کوہ آتش فشان پر بھیجدیا ہوتا خود ذوالخرطوم
جادو کے پاس جاتے اور منت و خوشامد کرکے اپنے ہمراہ اُسکو لاتے جسدن سے
مین نے اپنے طلسم کی بعض خبرین سُنین مجکو اُسی روز سے فکر پیدا ہوئی کوہ آتش
فشان پر گیا ذوالخرطوم سے ملا اُسنے مجکو دراز دست آدم خوار کے پاس
بھیجا دراز دست نے مجھے آنے کا وعدہ کیا مگر ابھی سے مین نے اُسکا لانا
مناسب نہ سمجھا کیونکہ وہ سوا آدمیون کے اور کچھ نہین کھاتا ہی پھر اگر ابھی مین اُس کو
اپنا مہمان کرتا تو اِسقدر آدمی کہان سے آتے کہ اُسکا پیٹ بھرتا سکندر کا بھی پتا نہین
مُلتا ہی اُسنے منارۂ دوازدہ منزل پر جاکے بزور سلیح پوش کو بھی رہا کردیا ہے
اور عنقریب طلسم معدن آفات پر شدید حملہ ہونے والا ہی اِسی وجہ سے مین
اِسطرف آیا مگر یہان کا حال تو مین نے اپنے یہان سے زیادہ ابتر پایا اب
مناسب یہ ہی کہ جو کام کیا جاے وہ میری راے سے ہو مجکو اِس امر کا زیادہ خیال ہے
آپ نے تو غفلت کی اور اُسکا یہ نتیجہ ہوا دل تابان جادو نے کہا مجکو ہر طرح آپ کی
راے سے اتفاق ہی مگر اِسوقت صمصام کے باب مین کیا کیا جاے جو وہ مرحلۂ آہن
تاب تک نہ پہونچے دل تابان جادو نے کہا مناسب ہی کہ مین اور تم دونون آج مرحلۂ
آہن تاب کی طرف چلین اور وہان چلکر معقول بندوبست کرآئین دل تابان جادو نے
کہا بات یہ بھی معقول ہی مگر اِسوقت میری یہ راے تھی کہ لشکر مین حکم بھیجدون کچھ لوگ
بتلاش صمصام روانہ ہون اور اُس کو مع اُس پہلوان خدا پرست کے گرفتار کر لائین

احمر لباس نے کہا یہ بھی بہت مناسب ہی پہلوانون کو بھی روانہ کرو اور خود بھی مرحلۂ آہن تاب کی طرف چل کر بندوبست کرآؤ دل تابان جادو نے اُسی وقت پکھ لوگون کو طلب کرکے حکم دیا کہ قلعۂ طلسم پر جاؤ اور وہ لاکھہ کا لشکر تعاقب مین صمصام کے روانہ کردو جو کوئی صمصام کو مع اُس پہلوان خدا پرست کے گرفتار کرکے لائیگا زر انعام پائیگا وہ لوگ اُسیوقت قلعۂ طلسم پر گئے اور وہ لاکھہ فوج عقب مین صمصام کے روانہ کی اِدھر دل تابان جادو اور احمر لباس جادو بھی مرحلۂ آہن تاب کی طرف روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا اب کیفیت امیر الزمان نامدار کی عرض کی جاتی ہی کہ شاہزادہ جو صمصام کو ہمراہ لیکر جانب مرحلۂ آہن تاب روانہ ہوا تیسرے روز وہ رسے قلعہ دکھائی دیا امیر الزمان نامدار نے فرمایا کہ اے صمصام یہ قلعہ کہان کا نظر آتا ہے صمصام نے عرض کی اے شہریار یہ قلعہ مرحلۂ آہن تاب کا نظر آتا ہی اسکے آگے ایک میدان ہی جو میدان آہن تاب کے نام سے مشہور ہی وہین سے قلعے کی راہ ہی اور اِسی میدان مین مقابلہ بھی ہوتا ہے جب حضور قریب پہونچینگے جنرل دار سردار قلعہ کو جنر دینگے وہ لسے لوگ آپ کی خدمت مین حاضر ہونگے پھر جنگ کی تیاری ہوگی مگر وہ لوگ ساحر ہین بزور سحر حضور سے مقابلہ کرینگے امیر الزمان نے فرمایا اے صمصام خاطر جمع رکھو خدا مالک ہے یہ کہتے ہوے آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد شاہزادے نے دیکھا ایک میدان وسیع بہت صاف کوسون تک نظر آتا ہی آگے اُس میدان کے خندق عمیق معلوم ہوتی ہی آفتاب قریب غروب پہونچ چکا تھا امیر الزمان نامدار نے فرمایا اے صمصام مناسب ہی کہ اِسی جگہ قیام کرین صبح کو جو کچھہ مناسب ہوگا وہ کیا جائیگا صمصام نے عرض کی جو کوئی بقصد جنگ اِسطرف آتا ہی پہلے یہین ٹھہرتا ہی آگے جانیکا راستہ بھی نہین ہی اسواسطے کہ قلعہ کا تختہ اُتارا رہتا ہی دروازہ بند رہتا ہی اب آپ یہان قیام فرمائینگے تو خبر قلعہ دار کو پہونچے گی وہ آہن تاب کو اُسیوقت اطلاع دیگا وہ اُسنے جو کچھ حکم دیگا وہ کریگا امیر الزمان نامدار نے بارگاہین آراستہ ہونیکا حکم فرمایا اُسیوقت بارگاہین استادہ ہوئین سوار گھوڑون سے اُترے امیر الزمان نامدار کے واسطے ایک بارگاہ استادہ ہوئی شاہزادہ بارگاہ مین تشریف لایا صمصام بھی حاضر ہوا اور لشکری بھی اُترے اپنی اپنی بارگاہون مین گئے ملازمین قلعہ نے جو لشکر کو اُترتے دیکھا اُسی وقت قلعہ دار کو جاکر لشکر اُترنے کی خبر دی قلعہ دار فوراً ایک بلندی پر آیا فوج کی کیفیت تمام دیکھی اپنے ملازمین کو بلاکر حکم دیا کہ قلعے کے باہر جاؤ اور خبر لاؤ کہ یہ لشکر کہان کس

ارادہ سے آیا ہی کسی دوسری طرف جانیکا ارادہ ہے یا بقصد جنگ یہان قیام
کیا ہی سردارِ لشکر کون ہی لشکری ساحر ہین یا غیر ساحر ہین جاسوس اسیوقت
قلعہ سے اُترے باہر آئے یہان سے خبر لیکر واپس گئے قلعہ دار سے
جاکر خبر کی کہ غیر ساحرون کا لشکر ہی امیر الزمان کوئی شخص ہے جو بغرض
طلسم کشائی یہان آیا ہے اُس نے صمصام جادو کو زیر کیا اُسکی اطاعت
ایک لاکھ پہلوانانِ طلسم نے قبول کی اُنھین کو ہمراہ لیکر اِس طرف آیا ہے
آج بسبب شام ہو جانے کے اُسنے قیام کیا ہی کل یقین ہی پیام جنگ بھیجے گا
یہ سنکے قلعہ دار نے اسیوقت منشی کو بلایا کہا ایک عرضی آہن تاب
جادو کو تحریر کرو اور آمد لشکر امیر الزمان کی خبر لکھو جیسا وہ حکم فرمائینگے ویسا
کیا جائیگا منشی نے اسیوقت عرضی تحریر کی قلعہ دار نے ایک ساحر کو بلایا عرضی
دیکر کہا اس عرضی کو اسیوقت آہن تاب جادو کے پاس لیجاؤ اور صبح ہوتے
ہوتے اِسکا جواب لیکر واپس آؤ ساحر نے اسیوقت عرضی کو کمر مین رکھا
اور آہن تاب جادو کے مکان کا راستہ لیا کہ ذکر اِسکا وقت پر آئیگا مگر اب کیفیت
دل تابان جادو اور احمر لباس جادو کی عرض کی جاتی ہی کہ جب یہ دونون
بادشاہ لشکر کو تلاش صمصام و امیر الزمان روانہ کر چکے تو خود مرحلۂ آہن تاب
کی طرف روانہ ہوے تھوڑی دور مین آہن تاب جادو کے مکان پر پہونچے
آہن تاب کو جو بادشاہون کے آنے کی خبر ہوئی گھبرا گیا فوراً مکان سے باہر آیا
برائے سلام سر جھکایا پایۂ تخت کو بوسہ دیکر دعاے ترقی دولت و اقبال دینے لگا
پہلے احمر لباس جادو نے کہا اے آہن تاب جادو بہت جلد تخلیہ مین چلکر کچھ باتین
سُن لو پھر اور باتین کہنا آہن تاب اسیوقت دونون بادشاہون کو اپنے مکانین
لایا مسند پر بٹھایا آنیکا حال دریافت کیا احمر لباس نے کہا اے آہن تاب
جادو تم غافل بیٹھے ہو اور خدا پرست طلسم مین بارادۂ فتاحی آگئے بہت سے
نقصانات بھی پہونچا چکے ایک خدا پرست سرحد طلسم معدن آفات پر آیا اُس نے
غضب کیا صمصام گوہ قامت کو زیر کیا ایک لاکھ پہلوان کو اپنا مطیع بنایا اُن سب کو
لیکر اب تمھارے مرحلے کی طرف آیا ہی آمادۂ جنگ ہی تمھارے مرحلے مین کس طرح کا
بندوبست ہی آہن تاب نے جواب دیا اقبالِ شاہی سے غلام نے اپنے
مرحلہ مین ایسا بندوبست کر رکھا ہی کہ ساحر و غیر ساحر کسی کی مجال نہین جو اِدھر
آہن تاب تک اسکا قدم آجاے قلعے مین فوج بیشمار ہر وقت سامان جنگ سے
مطمئن موجود رہتی ہی پہلے اُن سب لوگون سے مقابلہ پڑتا ہے وہان دو لاکھ ساحر
اور چار لاکھ غیر ساحر کی فوج موجود ہی اُن سب کا سردار سرتاب
جادو ہی اُس قلعہ کے بعد اور عجائبات و غرائبات سحر ہین اُنسے کون جان بچا

سکتا ہے احمر لباس جادو نے کہا ہم اور زیادہ بندوبست اس مرحلے کا کیے دیتے ہین کیونکہ ہمکو خیال ہی کہ وہ شخص اسطرف ضرور آئیگا جسنے صمصام کو وہ قامت کو زیر کیا ہی اب تو اُس کو ایک لاکھ پہلوان نامی وگرامی مل گئے ہین بہت نازان ہوگا اگرچہ وہ سب لوگ غیر ساحر ہین مگر انکے ہمراہ ایسے ایسے لوگ ہین جو ساحرون کو اپنے دام مکر مین اسیر کر لیتے ہین بعض مسلمان اس قسم کے بھی ہین جنپر سحر بالکل تاثیر نہین کرتا ہی آہن تاب جادو نے کہا یون آپ مالک ہین ہمارے بادشاہ ہین جو مزاج والا ہین آپکے انتظام فرمانیکے ورنہ ظاہرا سباب اس مرحلے مین کوئی ضرورت انتظام جدید کی نظر نہین آتی ہی دل تابان جادو نے کہا یہ بہت صحیح ہی مگر جسقدر استحکام ہو جائے مناسب ہے آج سے روز یہان قیام کرینگے اور کل تمھارے مرحلے پر چلکر سب مقامات کا معائنہ کرینگے جو جو سحر تمنے تیار کیے ہین اُن سب کو دیکھینگے فوج کے قواعد ضرور دیکھنا ہی سامان جنگ جو کچھ قلعہ پر موجود ہی اُسکو بھی دیکھ لینا چاہیے تم آج ہی سب کو اطلاع کردو کہ جملہ ملازمین مرحلہ ہوشیار رہین آہن تاب جادو نے کہا غلام اسیوقت ملازمین مرحلہ کو خبردار کرتا ہے یہ کہکے آہن تاب جادو نے اجازت چاہی کہا اگر حکم ہو تو غلام منشی کو بلاے اور بعض افسرون کے نام خط لکھوا ے حضور کی تشریف آوری کی خبر ہر شخص کو معلوم ہو ہر شخص اپنا اپنا سامان درست رکھے بادشاہون نے کہا تمھین اختیار ہی مگر جنے جو جو باتین تمسے بیان کردی ہین انکو اپنے دل مین رکھنا ملازمین مرحلہ پر ظاہر نہ کرنا کیونکہ سب کے دلون مین اگر مسلمانون کی طرف سے ترس اور خوف پیدا ہوجائیگا تو ہمت ہار دینگے وہ اچھا نہ ہوگا انتظام کے خلاف ہی آہن تاب جادو نے کہا مین خود بھی انتظام کرتا اب تو حضور کا ارشاد ہی بلکہ مسلمانون کا بیان اس حقارت سے سب کے سامنے کرونگا کہ ہر ایک کی ہمت دُونی ہو جائیگی یہ کہکے آہن تاب جادو باہر آیا اپنے ملازمین کو آواز دی کہا دو منشیون کو بلاؤ کچھ خط تحریر کرانا ہین اور جملہ ملازمین جو موجود ہون خدمت مین بادشاہون کی حاضر رہین جو گفتگو تخلیہ طلب تھی وہ ختم ہو چکی یہ کہکر آہن تاب دل تابان جادو اور احمر لباس جادو کے پاس آیا ملازمین بھی اسکے پیچھے پیچھے آئے آہن تاب دونون بادشاہون کے سامنے بیٹھ گیا ملازمین ہاتھ باندھ کے کھڑے ہوے کہ ایک ملازم نے باہر سے آکے خبر دی حضور قلعہ آہن تاب سے ایک ساحر آیا ہے عرضی قلعہ دار کی لایا ہی بہت جلد جواب کا خواستگار ہی اسیوقت خود گیا واپس جائیگا کوئی خاص ضروری کام ہے آہن تاب جادو نے بادشاہون سے کہا حضور قلعہ سے ایک عرضی قلعہ دار کی آئی ہی جو جواب اسیوقت مانگتا ہے اگر حکم ہو تو حامل کو اندر بلالیا جاے ورنہ عرضی منگا کر جواب دیا جاے دل تابان

جادو نے کہا اندر بلا لو ہم بھی اُسکو دیکھینگے زبانی جو کچھ کہنا چاہیے ہمارے سامنے
عرض کرے آہن تاب نے اُسیوقت نامہ دار کو اندر بلایا ساحر جو اندر آیا
بادشاہون کو بیٹھا دیکھکر جھکا یا جھک کے سلام کیا پایۂ تخت کو بوسہ دیا
احمر لباس جادو نے عرضی ساحر کے ہاتھ سے لیکر لفافہ چاک کیا پڑھنے لگا
جب سب مضمون پڑھ چکا ساحر کی طرف مخاطب ہو کر کہا تمہارے سامنے لشکر
آیا تھا اور تینے خود دیکھا تھا نامہ دار نے کہا غلام نے خود دیکھا ہی حضور ہی کے
طلسم معدن آفات کے ملازم صمصام کوہ قامت ہمراہ ہین اور ایک جوان بھی
خدا پرست باشوکت و شان ایک بارگاہ مین ہی ایک لاکھ پہلوان اُسکے حکم کا
مطیع ہے دریافت سے معلوم ہوا کہ سب لوگ غیر ساحر ہین اور اس غرض سے
آئے ہین کہ علی الصباح قلعے کے اندر داخلہ کرین آج دن بالکل کم باقی رہ گیا تھا
اِسوجہ سے اُنھون نے میدان آہن تاب مین قیام کیا ہی قلعہ دار کو جب
خبر ہوئی اُنھون نے یہ عرضی آہن تاب جادو کو تحریر کی اور اِسیوقت اِسکا
جواب طلب کیا ہی اب جو حکم ہو وہ تحریر فرمایئے غلام اِسیوقت جائیگا اور قریب
صبح اپنے قلعہ پر پہونچے گا وہان بھی سامان حرب و ضرب درست ہو رہا ہی اور
ساحرون کے لشکر مین بھی اطلاع کرادی گئی ہی وہ لوگ بھی درست ہو رہے ہین
اور غیر ساحر بھی بالکل تیار ہین صرف حضور کے حکم کا انتظار ہی احمر لباس جادو نے
کہا اے آہن تاب جادو اس عرضی کا جواب اِسیوقت روانہ کر و راہ دور دراز
نامہ دار کو طے کرنا ہی آہن تاب نے کہا جو حکم حضور کا ہو غلام اُس حکم کو
بجا لائیگا احمر لباس نے کہا قلعہ دار کو اطلاع دو کہ سامان حرب و ضرب
اچھی طرح درست رہے اگر کوئی شخص قلعہ مین داخلہ کرنا چاہیے اُسکو روک دے اور
کہلوا دو کہ خداوند شاہ طلسم بھی صبح کو آئیگا اور ایک دم مین سب کو گرفتار کرکے لیجائیگا
آہن تاب جادو نے یہی جواب لکھوا کر روانہ کیا احمر لباس جادو نے کہا
کہ اب صبح کو اچھا موقع ہاتھ آئیگا صمصام اور وہ پہلوانِ مسلمان سب گرفتار
ہو جائینگے معلوم ہو گیا اُن مین کوئی ساحر نہین ہی مگر ان خدا پرستون کی جرأت
قابل تعریف ہی ہم نہین جانتے مگر ساحرون سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہین دل تاباں
جادو نے کہا اگر یہ لوگ سحر جانتے ہوتے تو دنیا مین کوئی اُنسے مقابل نہ ہوتا
رات بھر یہی باتین رہین جب صبح کا وقت قریب پہونچا احمر لباس جادو نے کہا
اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے مرحلے کی طرف روانہ ہونا چاہیے ایسا نہ ہو
کہ خدا پرست کوئی فتنہ و فساد برپا کرین دل تاباں جادو بھی اُٹھا آہن تاب
جادو بھی اُٹھا تینون آدمی تخت سحر پر سوار ہوئے تینون کو اُڑایا ان واحد مین
مرحلۂ آہن تاب تک پہونچکر دم لیا قلعہ دار یہان فوج کو درست کرکے

بیرون قلعہ بھیجنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ آہن تاب جادو نے جا کر خبر دی بادشاہان
طلسم تشریف لاے ہین پیشوائی کو چل قلعہ دار نے فوج کو ہمراہ لیا دونون
بادشاہون کا باقاعدہ استقبال کیا احمر لباس نے قلعہ دار سے کہا کوئی واقعہ
جدید تو پیش نہین ہوا قلعہ دار نے ہاتھ باندہ کر کہا جب مین نامہ روانہ کر چکا تھا
تو ایک پہلوان نامہ امیر الزمان کا لیکر آیا تھا اُس مین لکھا تھا قلعہ دار کو معلوم ہو
کہ ہم صبح کو قلعے مین داخلہ کرینگے مناسب ہی کہ ہمکو راستہ دے ہم آہن تاب
جادو کے پاس جائینگے اگر وہ ہماری اطاعت قبول کریگا اور ایمان لائیگا امان
پائیگا ورنہ ہمارے ہاتھ سے قتل ہوگا مین نے ارادہ کیا کہ وہ خط بھی حضور کے
ملاحظہ کے واسطے روانہ کرون مگر اُسی کی تھوڑی دیر کے بعد مجکو جواب
عرضی کا مل گیا اور معلوم ہوا کہ حضور اِسوقت تشریف لائینگے مین نے اُس خط کا
بھیجنا مناسب نہ جانا اگر حکم ہو تو اِسوقت حاضر خدمت کرون احمر لباس جادو نے
وہ خط منگوایا قلعہ دار نے لاکر بطور نذر پیش کیا احمر لباس جادو نے اُس
خط کو دیکھکر دل تابان جادو کو دیا اور کہا دیکھو ایک مسلمان کی اسقدر جرأت ہی
کہ تنہا مرحلۂ صمصام پر گیا اور اُسکو زیر کرکے اب ساحران نامی کی طرف قصد
کیا ہی دل تابان جادو نے بھی اُس خط کو پڑھا دونون بادشاہون کی یہی راے
ہوئی کہ ہلو گ قلعے پر چلکے تماشا دیکھین اور کچھ لشکر ساحرون کا قلعے کے
باہر بھیجدین یہ سب لوگ غیر ساحر ہین آہن تاب جادو اپنے کسی ساحر جلیل کو
بھیجدے وہ سحر کرکے سب کو اسیر کرے ان لوگون کا اِسی وقت فیصلہ کردیا
جاے احمر لباس نے کہا مین جب درمانہ دست آدم خوار سے ملا تھا
تو اُس سے مین نے وعدہ کیا تھا سب آدمیون کو اسیر کرکے اُسکے پاس
بھیجدونگا وہ ایک دم مین سب کو کھا جائیگا یہ کہکر آہن تاب جادو نے اپنی راے
ظاہر کی اُسنے قلعہ دار سے کہا غیر ساحرون کے بھیجنے کی ضرورت نہین صرف
چند ساحر بہراہی سرہنگ جادو بھیجدیے جائین وہ بلا ساحر ہی ایک سحر مین سب لوگون کو اسیر کرلیگا
بیکار لشکر غیر ساحران بھیجنے کی ضرورت نہین قلعہ دار نے اُسی وقت سرہنگ
جادو کے ہمراہ دس ہزار آدمی کیے سرہنگ جادو قلعے سے باہر نکلا
احمر لباس جادو نے اُس سے چلتے وقت کہدیا تھا کہ پہلے اس خدا پرست کو
سمجھانا اور دین سامری پرستی کی ترغیب دلانا یہ بھی کہدینا کہ تیری ہمت و
شجاعت سے بادشاہان طلسم بہت خوش ہین اگرچہ تو نے بڑی خطا کی ہے
مگر اب اپنے ارادہ سے باز آ اور میرے ہمراہ بادشاہان طلسم کی خدمت مین
چل مین تیری تقصیر معاف کرادونگا جبکہ یہان کوئی عہدۂ جلیل دلادونگا اسی طرح کی
بہت سی باتین تعلیم کرکے سرہنگ جادو کو قلعے کے باہر روانہ کیا

سرہنگ دس ہزار سوار ہمراہ لیکر باہر آیا یہان امیر الزمان نامدار نے فریضۂ
سحری ادا کرنے کے بعد صمصام کوہ قامت کو حکم دیا کہ تم لوگ بھی مسلح مکمل
ہوکر در قلعہ کی طرف چلو یقین ہی اُدھر سے اسوقت کوئی نہ کوئی برائے مقابلہ
ضرور آئیگا صمصام نے پہلے ہی سے تیاری کر رکھی تھی عرض کی اے شہریار سب
لوگ تیار ہین امیر الزمان نامدار نے فرمایا ہمارا مرکب دربار گاہ پر آئے
ہم خود بھی چلین گے اسوقت اگر قلعہ دار دروازہ نہ کھولیگا تو مقابلہ ضرور کریگا
کیونکہ رات کو اُسے اطلاع دے دی گئی ہی صمصام نے عرض کی اے
شہریار مرکب بھی دربار گاہ پر حاضر ہی شاہزادہ نام خدا لیکر اُٹھا ملازمین نے
پردۂ بارگاہ اُٹھایا امیر الزمان نامدار برآمد ہوے نام خدا لیکر پشت مرکب پر
جلوہ فرما ہوے صمصام نے عرض کی اے شہریار قلعے کی طرف ملاحظہ فرمائیے
امیر الزمان نامدار نے جو نگاہ اُٹھائی دیکھا لشکر ساحران قلعے سے مقابلہ کے
واسطے اُتر رہا ہی صمصام سے فرمایا مین نے پہلے کہدیا تھا کہ اِسوقت یا تو
اہل قلعہ مقابلہ کرینگے یا راستہ دے دینگے صمصام نے عرض کی اے شہریار
جسقدر لوگ آئے ہین سب ساحرین تیغ و تبر کی لڑائی نہ ہوگی سب سحر سے
مقابلہ کرینگے امیر الزمان نامدار نے فرمایا خاطر جمع رکھو مین خود برائے مقابلہ
جاونگا صمصام نے عرض کی جان نثارون سے یہ نہ ہوگا کہ اپنی زندگی مین آقاے
نامدار کو ساحرون کے مقابلے کے واسطے جاتے دیکھین پہلے ایک لاکھ سر
قدم اقدس پر تصدق ہو جاے تو حضور برائے مقابلہ تشریف لیجا یگین امیر الزمان
نے ارشاد کیا اے صمصام تم خاطر جمع رکھو ساحر میرا کیا بنا سکیگے ہر حالت مین
فضل خدا شامل حال چاہیے یہان یہ ذکر تھا کہ لشکر ساحران قلعہ سے اُتر کر پیچھے آیا
سرہنگ جادو نے پرا جمایا اپنا تخت آگے بڑھایا اور امیر الزمان نامدار کی
طرف مخاطب ہوکر یہ کلمات زبان پر لایا کہ اے امیر الزمان آگاہ ہو کہ
مین جو باتین اسوقت کہتا ہون وہ تیری دوستی کی ہین اگرچہ تو نے بادشاہ طلسمکی
بہت بڑی خطا کی کہ صمصام کوہ قامت کو زیر کرکے اپنا متبع بنایا اور اُسی کو
اپنے ہمراہ لیکر یہانتک آیا مگر تیری شجاعت پر مجکو رحم آتا ہی ہمارا بادشاہ قدردان
اہل ہنر ہی اگر تو اب بھی اپنے ارادہ سے باز آوے اور میرے ہمراہ بادشاہ طلسمکی
خدمت مین چلنا گوارا کرے تو مین تیری خطا معاف کرادون اور عہدۂ جلیل ملنے کی
سفارش کرون تیری وجہ سے صمصام کی بھی خطا بخشوادون گا اسکو کوئی دوسرا
عہدہ دلادونگا اگر تو میرا کہنا قبول نہ کریگا تو بہت پچھتائیگا میرے ہاتھ سے مارا
جائیگا شاہزادے نے جو یہ تقریر سنی غصہ آگیا ہونٹ چبا کر جواب دیا کہ او بیہودہ
کیا بکتا ہی یہ مقام جنگ ہی وعظ و پند کی جگہ نہین اگر تجکو حوصلہ ہی تو مقابلے مین آجسکو

خدا نصیب دیگا وہ جلیل ہوگا جو شکست پائیگا ذلیل ہوگا تو کیا ہمین عہد و دلیل دلائیگا اور کیا ہماری خطا معاف کرائیگا بادشاہ تیرا کیا چلیگا اگر خدا نے چاہا تو اسکو بھی زیر کرینگے یا ایمان لائیگا یا ہمارے ہاتھ سے مارا جائیگا سرہنگ جادو یہ تقریر سنکر دنگ ہو گیا جواب مین کہا اے امیر الزمان اگر یہی دعویٰ ہے تو رکب آگے بڑھاؤ میرے مقابلہ مین آؤ مین فنون جنگ سے بھی خوب ماہر ہون سحر سے مقابلہ نکرونگا تیغ و نیزہ کی لڑائی ہوگی اسوقت تمھاری جرأت نکل جائیگی شاہزادہ والاجاہ نے رکب آگے بڑھایا سرہنگ خود مقابلے مین آیا گو اس مکار نے کہا تھا کہ سحر نہ کرونگا مگر ہو چکے سحر سے کام لیا شاہزادے پر کچھ اثر نہ ہوا سرہنگ نے شمشیر سحر کا وار کیا شاہزادے نے خالی دیا سرہنگ نے دوسرا وار لگایا وہ بھی بیکار ہوا امیر الزمان نے فرمایا اے سرہنگ ہوشیار ہو جا کہ اب مین وار کرتا ہون سرہنگ نے سپر سحر کو چمڑے کی پناہ کیا شاہزادے نے تلوار لگائی سرہنگ سمجھتا تھا کہ تلوار سپر سحر کو نہ کاٹے گی مگر اسکا خیال خام تھا ایک وار مین دو پارہ ہو کر زمین پر گرا اسکا گرنا تھا کہ تاریکی چھا گئی سنگ باری ہونے لگی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام سن سرہنگ جادو بولا اے بد لباس جادو اور دل تاباں جادو جو بالاخانہ قلعہ پر تماشا دیکھنے آئے تھے انھون نے جو یہ کیفیت دیکھی پلٹ کے آہن تاب جادو سے کہا یہ کیا غضب ہوا کیسے ساحر کو تو نے بھیجا تھا جو ایک غیر ساحر کے ہاتھ سے قتل ہوا آہن تاب کو بہت شرم آئی کہا اب مین خود جاتا ہون اور ابھی اس جوان کو گرفتار کر کے خدمت والا مین حاضر کرتا ہون یہ کہکے اسنے اپنا تخت بچھوایا اور تخت پر بیٹھ کے لشکر مین آپہونچا سرہنگ کے مرنے سے لشکر ساحران کی ہمت کم ہو گئی تھی آہن تاب نے آتے ہی پہلے تو سب کی ہمت بڑھائی پھر امیر الزمان نامدار کی طرف مخاطب ہو کر کہا تیرے طلسم مین آکر بہت سر اٹھایا تھا اور دو چار جگہ فتنہ بلوا کر کے تمھاری ہمت بہت بڑھ گئی تھی اب دیکھون اپنی جوانی کیونکر بچا کر لیجاتے ہو امیر الزمان نامدار نے غصہ سے اسکی طرف دیکھا تھا کہ آہن تاب جادو نے چند طاس شاہزادہ کی طرف پڑھکر پھینکے اور شاہزادہ کے ہر چہار طرف بدقتین چمک کر گرین امیر الزمان نامدار اسی طرح پشت رکب پر بیٹھے رہے آہن تاب نے کہا اے جوان معلوم ہوتا ہے تیرے لشکر مین کوئی ساحر موجود ہے جو تیری محافظت کرتا رہتا ہے یہ کہکے اسنے شمشیر سحر نکالی اور امیر الزمان کے قریب آیا شاہزادہ سے کہا اب میرے وار کو روک امیر الزمان نامدار نے کہا تو وار کر خدا بچانے والا ہے آہن تاب نے بڑھکر تلوار شاہزادہ کے سر پر لگائی امیر الزمان نامدار نے کلائی پر اسکی ہاتھ ڈال دیا آہن تاب نے چاہا کلائی چھڑا لے مگر شاہزادہ نے جھٹکا دیکر تخت سے کھینچ لیا اس سے ایمان لانے کو فرمایا آہن تاب نے انکار کیا امیر الزمان نامدار نے غصہ ہو کر اسکو قتل کر ڈالا اسکا قتل ہونا تھا کہ آفت عظیم برپا ہوئی تمام مین تاریکی چھا گئی سیاہ آندھی آئی برف باری ہونے لگی پتھر برسنے لگے زمین ہلنے لگی ساریمن جنبش ربنی ہوئی یقین سب کو لغزش

ہونے لگی بہت دیر کے بعد آواز آئی کہ تم میرا نام سن کر **ابن تاب** جادو بوداس آواز کے سنتے ہی بہت سی عمارتین منہدم ہوگئین تمام عجائبات مرحلہ گم ہو گئے بڑی دیر کے بعد آفت عظیم ختم ہوئی اب جو **امیرالزمان** نامدار نے خیال کیا تو نہ قلعہ نظر آیا نہ اور عمارتین جو دکھائی دیتی تھین باقی رہین ایک میدان وسیع مین بہت سے آدمی مسلح دکھائی دیے جو دوہائی دے رہے تھے **صمصام** کوہ قامت دوڑ کر **امیرالزمان** نامدار کے قدمون پر گرا اور عرض کی اے شہریار واقعی آپ فتاح طلسم ہین **صمصام** تو **امیرالزمان** نامدار سے یہ کہہ رہا تھا کہ دفعتاً آسمان پر ایک سناٹا پیدا ہوا **صمصام** نے عرض کی اے شہریار خدا خیر کرے کہ ساحر جلیل کی آمد ہی یہ کہتے ہی ایک برق چمکی **امیرالزمان** نامدار نے دیکھا کہ دو بادشاہ علٰحدہ علٰحدہ تخت سحر پر بیٹھے ہوے سامنے موجود ہین بادشاہون کے آتے ہی جو ساحر مرحلے کے بھاگے جاتے تھے وہ تھمے **امیرالزمان** نامدار نے **صمصام** سے فرمایا یہ دونون تاجدار کون ہین **صمصام** نے عرض کی اے شہریار یہ دونون بادشاہ طلسم ہین ایک طلسم **دارالضیا** کا بادشاہ ہی اسکا نام **دل تابان** جادو ہے دوسرا طلسم **حیرت افزا** کا فرمان روا ہی **احمر لباس** جادو سب اُن کو کہتے ہین ان دونون نے ملکر یہ طلسم **معدن آفات** لوگون کو پھنسانے کے واسطے بنایا ہی اب جنگ عظیم کا سامنا ہی ان لوگون کو سنتے ہی جزدی اور یہانتک کیون کر پہونچے شاہزادے نے کہا کچھ خوف نہ کرو خدا مالک ہی ادھر یہ گفتگو تھی اُدھر **احمر لباس** جادو نے بھاگی ہوئی فوج کو للکار کر آواز دی سب ٹھہر گئے اور جسقدر لشکر وہان موجود تھا وہ بھی قریب آگیا **احمر لباس** جادو نے صفوف لشکر کو پھر مرتب کیا اور **امیرالزمان** کی طرف دیکھکر خطاب کیا اے **امیرالزمان** نامدار تم بڑے بہادر ہو واقعی شجاعت وہمت مین اپنا نظیر نہین رکھتے ہو مین تمسے بہت خوش ہون اور **دل تابان** جادو بادشاہ طلسم **دارالضیا** بھی تمھاری تعریف کرتے ہین تمنے اب تک ہو زیادتیان کیون وہ تمھاری ہمت و شجاعت کا مقتضا تھا مگر اب ایک بات پر غور کرو کہ تم سحر نہین جانتے یہان سب لوگ ساحر ہین تم انسے کیون کر مقابلہ کروگے اور اگر ایسا بھی ہی کہ تم کسی طریقے سے سحر کو روک سکتے ہو تو بھی ایک طلسم کا فتح کر لینا بالکل ناممکن ہے تمھاری ہمت و جرأت ظاہر ہو گئی طلسم کشا کے نام سے تم مشہور ہو چکے اب مناسب یہ ہی کہ فتاحی طلسم کا ارادہ فسخ کرو اور ہمارے پاس آؤ ہم اپنے طلسم **حیرت افزا** اور طلسم **دارالضیا** اور طلسم **معدن آفات** سب کا تمکو اختیار دیدینگے ہمین دین اسلام کو ترک کرو **سامری** پرستی اختیار کرو اتنا سُننا تھا کہ شاہزادے کو غصہ آگیا قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال کر فرمایا او بیہودہ کیا بکتا ہی اگر تو ہمسے جنگ کرنے مین قاصر ہی اور امان طلب کرتا ہی تو دین **سامری** پرستی پر لعنت کر اور بصدق دل

اسلام قبول کر ہم تجکو ابھی امان دینگے اور اگر سامری پرستی ترک نہ کریگا تو پچھتائیگا جسطرح
آہن تاب جادو واصل جہنم ہوا تو بھی مارا جائیگا احمر لباس اس جملہ کو سن کر
سن ہو گیا دل تابان جادو سے مخاطب ہو کر کہا دیکھو ان خدا پرستوں کی ہمت و
جرأت کی کوئی حد نہین ہے پھر امیر الزمان نامدار کی طرف مخاطب ہو کر کہا
دیکھو میرا کہنا مانو ابھی تک مین تمھاری طرف سے صاف ہون اگر میرا کہنا قبول
نہ کروگے بہت پچھتاؤگے شاہزادے نے پھر ویسا ہی جواب دیا جب احمر
لباس جادو کو یقین ہو گیا کہ اب یہ شخص میرا کہنا نہ مانیگا تو اس نے اپنے جوڑے سے
ایک گلاب کا پھول نکالا اور امیر الزمان نامدار کیطرف پھینک دیا وہ پھول ٹوٹا اور ریزہ ریزہ
اُس کی منتشر ہو گئین اسقدر خوشبو اُس کی پھیلی کہ تمام میدان مہک گیا امیر الزمان
نامدار نے پلٹ کے جو نگاہ کی دیکھا تمام ہمراہی اُس پھول کی خوشبو سے اسقدر
از خود رفتہ ہو گئے ہین کہ پٹیون کو دوڑ دوڑ کے اُٹھائے لیتے ہین جس کے
ہاتھ مین ایک پتی بھی آجاتی ہے وہ سونگھتا ہی اور بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے
تھوڑی دیر مین تمام پہلوانون کی یہی حالت ہوئی اور سب بیہوش ہو کر گر پڑے
اب احمر لباس جادو نے کہا اے امیر الزمان کہو کیا کہتے ہو جنکے بھروسے
پر ارادہ کر کے آئے تھے اب وہ لوگ کیا ہوئے اب بھی میرا کہنا مان لو شاہزادہ کو
سُنکر اور غصہ آیا فرمایا کیا واہیات بکتا ہے کیا ہم ان لوگون کے بھروسے پر یہان
آئے تھے احمر کباس نے امیر الزمان نامدار پر بھی سحر کیا مگر شاہزادہ اُسی طرح
موجود رہا جب اُسکو یقین ہوا کہ امیر الزمان میری اطاعت قبول نہ کرینگے اور
سحر بھی اثر نہ کریگا تو مجبور ہو کر اسنے دل تابان جادو سے کہا اب ایسا وقت
ہاتھ نہ آئیگا اس شخص کو اسیر کر لینا چاہیے سب لوگ اسیر سحر ہو چکے ہین اس جوان پر
سحر تاثیر نہین کرتا ہے چارون طرف سے لوگ ٹوٹ پڑین اور بلوہ کر کے اسکو
اسیر کرلین دل تابان نے اسیوقت فوج کی طرف اشارہ کیا سب ملکر شاہزادہ
والا شان پر ٹوٹ پڑے امیر الزمان نامدار نے بھی تلوار میان سے لی پشت پہلو
سے ہوشیار ہو کے مصروف جنگ ہوے تھوڑی دیر مین اسقدر ساحر و غیر
ساحر قتل ہوے کہ دریاے خون زمین پر جاری ہو گیا احمر لباس جادو یہ حالت
دیکھ دیکھ کر دل تابان جادو سے کہتا تھا کہ اس جوان کی ہمت و جرأت قابل دید ہے
ایسا بہادر آج تک نگاہ سے نہین گذرا کبھی فوج کے لوگون سے کہتا تھا کہ یہ جوان
قتل نہ ہونے پاے زندہ اسیر کر کے لانا جب گرفتار ہو کے میرے قابو مین
آجائیگا اسوقت جو کچھ کہونگا وہ منظور کریگا فوج کے لوگ جواب دیتے تھے
کہ اے شہریار کسکو اسیر کرین کوئی پاس جانہین سکتا ایک جوان نے اتنے لوگون کے
حواس باختہ کر ڈالے ہین اگر آپ لوگ اسوقت میدان مین موجود نہ ہوتے

اور سب کے دل نہ بڑھائے تو اب تک فوج کے قدم اُکھڑ جاتے اِس جوان سے
کون مقابلہ کر سکتا ہی جب تلوار اُٹھا کے گھوڑے کو بڑھاتا ہی ہزارون سر کٹکر زمین پر
گرتے ہین احمر لباس نے کہا افسوس کی بات ہی ایک شخص کو تم اتنے آدمی
گرفتار نہین کر سکتے ہو ارے اتنے آدمی ہین سب ملکر یکبار کی ٹوٹ پڑین
ایک جوان کو اسیر کر لینا کتنی بڑی بات ہی دل تابان جادو نے بھی سب کو
غیرت دلائی اب تو لشکریون کی یہ کیفیت ہوئی کہ ساحر وغیر ساحر سب تلوارین لیکر
چارون طرف سے امیر الزمان پر ٹوٹ پڑے شاہزادہ اتنی دیر سے
مصروف جنگ تھا اب کی مرتبہ جو نرغہ ہوا امیر الزمان بھی زخمی ہو گئے
شاہزادے نے خدا کو یاد کیا پھر رجوع قلب درگاہ مجیب الدعوات مین التجا کی
کہ ای پروردگار اِسوقت سخت وصعب مین سوا تیرے دوسرا نظر نہین آتا جس سے
امداد طلب کرون ہنوز دعا ختم نہ ہونے پائی تھی کہ میدان مین ایک جانب سے
تلوق گرد نمودار ہوا احمر لباس اور دل تابان جادو اسطرف مخاطب ہوئے
احمر لباس نے کہا معلوم ہوتا ہی یہان سے قریب جو مرحلہ ہی وہان کسی نے
اس جنگ کی خبر پہونچادی اور وہان سے فوج برائے امداد آئی بہت مناسب
ہوا اب جلدی یہ جوان اسیر ہو جائیگا یہ کہہ رہے تھے کہ دفعتہً دامنۂ گرد شگافتہ ہوا
سب نے دیکھا ایک لشکر گران آتا ہی احمر لباس نے دل تابان جادو سے
کہا غضب ہوا پرویز سلح پوش لشکر گران لیکر آپہونچا ارے اُسکے ساتھ
وہ جوان بھی ہی جس کی شکل میرے پاس موجود ہی اسی نے میرے طلسم مین
آفت عظیم بپا کر رکھی ہی یہان تو یہ گفتگو تھی کہ لشکر قریب آگیا اور ایک برق
چمک کر گری کہ جتنے لوگ امیر الزمان نامدار پر حملہ کر رہے تھے سب کے
سر کٹ کر زمین پر گر پڑے اور سامنے سے ایک نعرہ ہوا باش او احمر لباس
و دل تابان جادو منم پرویز سلح پوش امیر الزمان نامدار نے جو خیال کیا
ایک ساحر تاجدار تخت سحر پر سوار ہی سر پر ایک باز سفید سایہ کیے ہوئے
ہی اُسنے سحر کر کے سب کو قتل کیا اب احمر لباس جادو اور دل تابان
کی طرف مخاطب ہی پھر لشکر کی طرف جو نگاہ کی دیکھا شاہزادۂ سکندر فرخ نقا
بڑے جاہ وحشم سے لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے موجود ہین سکندر فرخ نقا
امیر الزمان نامدار کے قریب آئے دونون شاہزادے بغلگیر ہوئے
اپنی اپنی مختصر کیفیت بیان کی اِدھر پرویز سلح پوش نے احمر لباس جادو سے
کہا کہ اب کیا ارادہ ہی اگر زندگی چاہتا ہی تو خدمت مین آقاے نامدار سکندر
عالی مقدار کی چل اور اسلام قبول کر تیری جان بخشی کی جائیگی نہین تو اب
نہ تیری سلامتی ہی نہ طلسم باقی رہیگا اور تیرے ساتھ دل تابان جادو بھی سخت

مارا جائیگا احمر لباس نے جواب دیا کہ مین تجھسے خائف نہین جسطرح مین نے ایک مرتبہ تجکو اسیر کیا تھا اُسیطرح پھر اسیر کرونگا بلکہ اب کی مرتبہ تجکو زندہ نہ چھوڑونگا پرویز نے کہا پھر اب تجکو کس کا انتظار ہی اگر کچھ حوصلہ ہو تو اِسیوقت پورا ہو جاے احمر لباس نے ایک خنجر کمر سے نکال کے ہاتھ پر رکھا کچھ پڑھ کر خنجر پر پھونکا خنجر بڑھ کر اُس کے ہاتھ سے نکل گیا اور پرویز سلح پوش کی طرف چلا پرویز نے اُنگلی سے اشارہ کیا خنجر اُسطرف جو پلٹا قریب تھا کہ احمر لباس کے سینے سے پار نکل جاے مگر اِسنے کچھ پھر پڑھ کر دم کیا خنجر ایک شعلہ بنکر پھر پلٹا اور پرویز کے قریب آیا پرویز نے پھر کچھ پڑھ کر اسکو پلٹایا اب یہ شعلہ برق بنکر اونچا ہوا اور کڑک کر گرا کہ سر احمر لباس جادو کا زخمی ہوا احمر لباس کے حواس جاتے رہے اُسیوقت تخت سے کود کر غرق زمین ہوا اِسکے ساتھ ہی دل تابان جادو بھی زمین مین غرق ہوا پرویز نے اُسوقت تعاقب مناسب وقت نہ جانا جسقدر ساحران مرحلۂ آہن تاب تھے وہ سب لوگ قتل ہو چکے تھے کوئی زندہ نہین بچا تھا آہن تاب جادو مر چکا تھا اِس کا جو کچھ کارخانہ سحر تھا وہ پہلے ہی درہم و برہم ہو چکا تھا بالکل میدان صاف تھا پرویز سلح پوش سکندر نامدار کی خدمت مین حاضر ہوا امیر الزمان کو سلام کیا سکندر نے کل کیفیت امیر الزمان کے سامنے بیان کی پہلوانون کے جتلاے سحر ہونے کے حال سے جب پرویز ماہر ہوا سب کا سحر اُتارا عرض کی اے شہریار معلوم نہین آہن تاب جادو کہان ہی یہ مرحلہ اُسی کا ہی امیر الزمان نے فرمایا آہن تاب براے مقابلہ آیا تھا میرے ہاتھ سے قتل ہوا مرحلہ شکست ہو چکا تھا اُسی کے مرنے کے بعد بادشاہان طلسم آئے تھے فوج سے بلوہ کرایا تھا اتنے عرصے مین تم اِسطرف آگئے پرویز سلح پوش نے کہا آپ کس ارادے سے اِسطرف تشریف لاے سکندر فرخ لقا نے کل کیفیت بیان کی پرویز نے کہا اب مناسب وقت ہی کہ یہان سے قریب ایوان گنجینۂ بلا ہی دونون طلسمون کی لوحین وہین رکھی ہین اب اور کسی طرف جانے کی ضرورت نہین ہی براہ راست اُسی طرف کا کوچ کیجیے اور لوحین قبضے مین کیجے لوحین جسوقت مل جائین گی یقین ہی دونون بادشاہ خود ہی اطاعت قبول کرینگے کیونکہ حد سے سوا بودے ہین لڑنے کی جرأت ہرگز نہ کرینگے سکندر فرخ لقا نے بھی اِس بات کو منظور کیا اور امیر الزمان نامدار نے بھی پسند فرمایا اُس روز تو وہین قیام کیا دوسرے روز جانب گنجینۂ بلا تلاش لوح مین روانہ ہوے کہ وہان پہنچکر

اب کیفیت احمر لباس جادو اور دل تابان کی عرض کی جاتی ہی

کہ یہ دونون جو پرویز سلح پوش کے مقابلے سے فرار ہوے بھاگ کر اپنے ٹھکانے پر

پہونچے تھوڑی دیر دم لیا احمر لباس جادو کا سر زخمی ہو گیا تھا اس نے پٹی وغیرہ باندھی
خون دھویا تھوڑی دیر کے بعد دل تابان جادو سے کہا کہ غضب ہو گیا اب
طلسم کا بچنا غیر ممکن ہی پرویز کی رہائی آفت ہی ہم مسلمانون سے لڑکر عہدہ برآ
نہ ہون گے دل تابان جادو نے کہا تم نے ذوالخرطوم جادو کا ذکر کیا تھا
اسی کے پاس جاؤ کچھ مدد وہین سے لاؤ احمر لباس نے جواب دیا کہ اُس نے
دراز دست آدم خوار کے پاس بھیجا تھا دراز دست نے وعدہ تو کیا ہی مگر شرط
ایسی ہی کہ مین اُسکو لا نہین سکتا جب دو چار لاکھ آدمی اُسکے کھانے کے واسطے جمع کرلون
تو اُسکو یہان لاؤن پھر اِسقدر آدمی کہان سے لاؤن اگر کمی پڑجاے تو وہ طلسم مین جس کو
پاے نوش جان کرے ہان ایک بات میرے نزدیک اچھی معلوم ہوتی ہی وہ یہ کہ
مین اور تم آج سرہنگ آتش نفس بادشاہ طلسم بیرالعجائب کے پاس چلین اور
اُس سے کل واقعہ بیان کرین وہ بھی ساحر زبردست ہی پرویز کے سحر کا وہ البتہ
جواب دے سکتا ہی اور اگر ضرورت ہو گی تو اُسکے یہان لشکر ساحران وغیر ساحران
بہت موجود ہی وقت پر مدد بھی دیگا دل تابان جادو نے اِس راے کو پسند کیا اور
کہا کہ آج ہی اُسطرف چلنے کا سامان کرو مگر یہ خیال رہے کہ اب پرویز سب کو لیکر
اِسطرف آئیگا یہان کے واسطے کوئی بندوبست ضرور کرنا چاہیے احمر لباس جادو نے کہا
یہان کے واسطے مناسب یہ ہی کہ غضبناک جادو کو بلا کر تاکید کردی جاے
وہ سب انتظام درست رکھیگا ساحر بھی اچھا ہی اگر کسی وقت موقع پڑیگا تو پرویز سے
مقابلے مین بھی بند نہین ہی اور طلسم معدن مین سب اُسکو مانتے ہین دل تابان جادو نے
اُسیوقت غضبناک جادو کو بلا بھیجا غضبناک جادو آیا احمر لباس نے کل کیفیت
اُس سے بیان کی اور جانیکا حال بھی کہدیا غضبناک جادو نے کہا آپ لوگ تشریف
لیجائین مین سب انتظام یہان کا کرتا رہون گا مگر جہانتک ممکن ہو تشریف لانے مین
جلدی کیجیے گا تاخیر اچھی نہین ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم موجودگی مین یہان کوئی ایسی
بات پیدا ہو جاے جسکے سبب سے کوئی خرابی پڑے احمر لباس جادو نے
بہت کچھ تسلی وتشفی کے کلمات کہے بعض بعض مقامات بھی بتا دیے کہ اگر ہم لوگون کے
جانے کے بعد کوئی آفت پیش آئے تو ان مقامات مذکور پر جانا وہان جو جو ساحران نامی
ہین اُنسے مدد طلب کرنا وہ لوگ آئینگے اور ہر طرح کی مدد دینگے ہم آج کے
ساتوین روز ضرور یہان پہونچ جائینگے اور اپنے ہمراہ سرہنگ آتش نفس کو
مع فوج گران لائینگے وہ آتے ہی ان مسلمانون کو اسیر کریگا غضبناک جادو تھوڑی
دیر ٹھہر کر رخصت ہوا احمر لباس جادو اور دل تابان جادو دونون نے
اُسی وقت جانب طلسم بیرالعجائب کوچ کیا کہ ذکر اِس کا وقت پر آئے گا

اب کیفیت امیرالزمان نامدار اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا کی عرض کی جاتی ہی

کہ دونون شاہزادے حسب رائے پرویز سلح پوش طرف گنجینۂ بلا کے روانہ ہوے دوسرے دن ایک صحرا
فق ودق مین پہونچے دیکھا کچھ خیمے ایستادہ ہین بہت سے لوگ صحرا مین اترے ہوے
ہین امیر الزمان نامدار نے فرمایا اے صمصام معلوم ہوتا ہی کوئی لشکر یہان
اترا ہی معلوم نہین سردار لشکر کون ہی اور کہان جاتے ہین صمصام نے عرض کی غلام ابھی خبر منگاتا ہے
یہ کہکے دو پہلوانون سے کہا ان خیمون کے قریب جاؤ اور دریافت کرو کون لوگ
یہان ٹھہرے ہین کسطرف جاتے ہین کیا ارادہ ہی پہلوان اسیوقت خیمون کے
قریب گئے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ امیر الزمان نامدار سے آکر عرض کی ای
شہریار رہنے جاکر جو اُن لوگون سے دریافت کیا تو اُن لوگون نے کہا ہم لوگ
دل تاباں جادو کے ملازم ہین مرحلۂ سلجوقیہ سے آتے ہین ایک شخص بادیہ
طلسم آیا تھا اُسنے دو ایک مرحلہ بھی شکست کیے آخرکار مرحلۂ سلجوقیہ پر جنگ
عظیم ہوئی اُس کے لشکری تو مبتلاے سحر ہو کر اسیر ہوگئے مگر اُس پر سحر تاثیر نہ کرتا
تھا اُسنے مقابلہ کیا بڑی ہمت وجرأت دکھائی لاکھون سے اکیلا لڑا لاش اُس کی
پامال سم اسپان ہو گئی پتہ نہ ملا اُسی کے سردارون کی قید لیکر ہم طلسم دارالضیا کو
گئے تھے وہان بادشاہ طلسم کو نہین پایا سُنا کہ طلسم معدن آفات مین بادشاہ مقیم
ہین ہم قید لیکر اُنھین کی خدمت مین جاتے ہین جب ہم لوگون نے طلسم کشا کا
نام پوچھا تو اُنھون نے آپ کا نام نامی بتایا امیر الزمان نے صمصام کی طرف
مخاطب ہو کر کہا ضرور ہمارے سردار ہین اچھے وقت پر سب مل گئے پرویز نے
بھی یہ بات سُنی امیر الزمان نامدار سے عرض کی مین ابھی سب کو رہا کرا دیتا ہون
دیتا ہون شاہزادے نے فرمایا تم زحمت نہ کرو خدا مالک ہی اُن کی قسمت مین
اگر رہائی ہی ابھی چھوٹ جائینگے یہ کہکے مرکب آگے بڑھایا صمصام ہمراہ ہوا
پرویز بھی عقب مین روانہ ہوا سکندر نامدار بھی آگے بڑھے سب سردارون نے
جاکر ساحرون کو بلایا کہا ہم دیکھین جن لوگون کو تم اسیر کرکے لیے جاتے ہو وہ کہان
ہین ساحرون نے جو لشکر گران دیکھا گھبرا گئے خیمون کے اندر جاکر اسیرون کو
باہر لاے اب جو امیر الزمان نامدار نے دیکھا تو اپنے سردارون کو پایا پھر
امیر الزمان نامدار نے فرمایا کہ اگر تم لوگون کو اپنی جان سلامت رکھنا منظور ہی
تو ہمارے سردارون کو چھوڑ دو اور تم سب اطاعت اسلام قبول کرو ورنہ تم سب
مارے جاؤگے اور ہم سردارون کو رہا کرلینگے ساحر کثرت لشکر دیکھکر خائف
تو ہو چکے تھے سب نے آپس مین کہا کہ اگر اسوقت اِن لوگون سے مقابلہ
کرینگے تو سوا ے شکست کچھ ہاتھ نہ آئیگا مفت جان جائیگی اس سے بہتر یہ ہی
کہ کسی طرح اپنی جان بچائین اور اُنکے سردارون کو دیکر یہان سے بھاگ چلین یہ
سوچ کے سب نے ہاتھ باندھکے عرض کی ہم سب لوگ موجود ہین حضور

جو کچھ ارشاد فرمائین آنکھون سے اُسکی تعمیل کی جائیگی اسی وقت سب سردارون کو رہاکر دیا مال و اسباب وغیرہ بھی جسقدر لشکر امیرالزمان کا تھا وہ بھی سب حاضر کیا ساحر خود بھی مسلمان ہوے اور ہمراہ رکاب امیرالزمان نامدار کے رہنا منظور کیا اُس روز امیرالزمان نامدار اور سکندر فرخ تھا مع پرویز کے اُسی میدان مین مقیم ہوے دوسرے دن علی الصباح پھر جانب ایوان گنجینۂ بلا روانہ ہوے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ کیفیت احمر لباس جادو اور دل تابان جادو کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب یہ بادشاہ سرہنگ شعلہ نفس فرمان روائے طلسم بیرالعجائب کے پاس روانہ ہوے تین دن کے بعد طلسم کی سرحد پر پہونچے ملازمین سرحد نے جو انکو دیکھا بکمال اعزاز و اکرام انکا استقبال کیا دونون بادشاہ مسافت سفر کی وجہ سے متحمل تھے ملازمین سرحد نے اِنکے لیے ایک مکان شاہی کھول کر آراستہ کرا دیا انکو وہان لیجاکر بٹھایا آنے کا سبب دریافت کیا احمر لباس نے کہا ہم بادشاہ کے پاس جاتے ہین صرف ملاقات کی ضرورت ہی ملازمین نے اُسیوقت ایک عرضی سرہنگ آتش نفس کے پاس روانہ کی اور نامہ دار سے تاکید کر دی کہ بہت جلد اِس عرضی کو حضور بادشاہ مین پہونچانا خبردار عرصہ نہ لگانا بادشاہونکا معاملہ ہی اگر کوئی بات خلاف ہوجاے ابھی جان پر آفت آئے نامہ دار عرضی لیکر اُسی وقت روانہ ہوا بہت جلد دیوانخانۂ شاہی مین پہونچا چوبدار بادشاہی جو حاضر تھا اُسکو عرضی دے کر کہا ابھی اسکو بادشاہ سلامت کے ملاحظہ مین پیش کرو سرحد طلسم پر شاہان طلسم دار لضیاء حیرت افزا مقیم ہین نہین معلوم کیا بات ہی جو اب کی مرتبہ بلا اطلاع دونون بادشاہ بالکل بے سروسامانی سے آئے ہین اور بہت جلدی کرتے تھے کہ خود چلے آئینگے کوئی ضرورت نہین کہ براے استقبال وہان سے کوئی آئے یا اور کوئی سامان کیا جاے مگر ملازمین سرحد نے اپنے خوف سے یہ کارروائی کی ہی کہ اِن کو مکان شاہی مین ٹھہراکر ایک عرضی بہ حضور بادشاہ بھیجدی ہی چوبدار اُسیوقت عرضی لیکر سرہنگ آتش نفس کے پاس آیا بادشاہ اُسوقت مرحلہ دار طلسم کی عرضی دیکھ رہا تھا جس مین لکھا تھا کہ ایک شخص جسکا نام آصف ابجر طلعت ہی وارد طلسم ہوا ہی اور طلسم کشائی کا دعوی کرتا ہی اُسکے سردار تو اسیر ہوچکے ہین مگر اُس شخص کا ابھی تک پتہ نہین ملا ہی تلاش کی جاتی ہی جسوقت اسیر ہوگا وہ حضور مین بھیجا جائیگا سردار جو اُسکے اسیر ہوے تھے وہ روانہ کیے گئے

سرہنگ اس عرضی کو دیکھ رہا تھا کہ چوبدار نے دوسری عرضی پیش کی بادشاہ نے اُسکو اُٹھاکر دیکھا اُسیوقت اپنے وزرا کی طرف مخاطب ہوکر کہا بہت جلد تم لوگ حسب دستور قدیم سرحد پر جاؤ اور احمر لباس جادو دل تابان جادو بادشاہان طلسم میرے پاس آئے ہین اُنکو باعزاز تمام یہان لاؤ مین بھی کچھ دور اُنکے لینے کو جاؤنگا

وزرا اسیوقت حکم پاکر روانہ ہوے سرہنگ نے مرحلہ دار کی عرضی پڑھکر حکم دیا کہ جواب
اسکا کل دیا جائیگا قیدی زندانخانہ مین بھیجدیے جائین اور خود اپنے مقربین سے کہا کہ بہت
جلد شہر کی آراستگی کا بندوبست کرو اور چوبدارون کو حکم دیا جاے کہ وہ منتظر رہین جسوقت
سواری دونون بادشاہون کی قریب دارالامارۃ شاہی کے پہونچے ہمین فورًا اطلاع ہو
ہم خود اُنکے لینے کو جائین گے مقربین اُسیوقت تعمیل حکم مین مصروف ہوے بہت جلد
تمام شہر مین آراستگی ہوگئی تھوڑی دیر کے بعد چوبدارون نے آکر خبر دی کہ سواری
دونون بادشاہون کی قریب دارالامارۃ شاہی کے پہونچ گئی ہے سرہنگ آتش نفس
اُٹھا ایوان شاہی کے باہر آیا جلوس اسکی سواری کا یہان تیار تھا سوار ہوا بڑے
اعزاز و اکرام سے احمر لباس اور دل تابان جادو سے ملا اپنے ہمراہ لاکر ایوان
شاہی مین لیگیا بیٹھنے کے بعد آنیکا حال پوچھا کہ اسطرح پر خلاف و ستور آنا اور اس
بے سروسامانی سے سفر کرنا تعجب کی بات ہے احمر لباس نے پہلے اپنا زخم سر دکھایا
پھر کہا آج کل مسلمانون کے ہاتھ سے جو جو فتنے پیش آئین قابل بیان نہین ایسے ہی
وقتون کے خیال سے مین نے دل تابان جادو بادشاہ طلسم دارالضیا کو اپنا شریک
کیا تھا اور خود اُنکا شریک ہوا تھا کہ اگر ایک پر کوئی مصیبت آئیگی دوسرا اُسکا معین
ہوگا اور جب دو شخص مل جائین گے تو کسی کی مجال نہین جو زیادتی کر سکے مگر
مسلمانون نے تو غضب کیا دونون طلسمون پر وہ شدید حملہ کیا کہ بڑے بڑے
ساحرون کے حواس جاتے رہے سب نے ہمتین ہار دین دو دو چار چار مرحلے
بھی دونون طلسمون کے شکست کیے اور ایک غضب اور کیا کہ پرویز مسلح نوش کو
رہا کر دیا جو ہمارے طلسم کا دشمن ہے اور سحر مین یکتاے روزگار ہے اُسکو اپنا شریک
بنایا ہے مرحلۂ آہن تاب پر مقابلہ ہوا ایک دم مین پورا مرحلہ ٹوٹ گیا جو بات ان
لوگون کی ہے قیاس مین نہین آتی غیب سے اس کی مدد ہو جاتی ہے جو شخص دعوی طلسم
کشائی کرتا ہے اُس پر سحر تاثیر نہین کرتا اُسکے لشکر کو اسیر کیا چاہا کہ اس تنہا کو لڑ کر گرفتار
کرین اُسنے لاکھون کا خون بہا دیا جب وہ مضمحل ہوا دوسرے طلسم کشا کے لشکر نے
آکر اُسکی مدد کی پورے مرحلے کے لشکر کو پرویز نے ایک اشارہ کرکے بیجان
کر دیا مجھسے مقابلہ ہوا مین بیسروسامان وہان گیا تھا اسباب سحر ساتھ نہ تھا ٹھہر نہ سکا
واپس آیا اور سوا اسکے دوسری بات پسند نہ آئی کہ اب ایسے وقت مین آپکے
پاس آؤن اور جو کچھ آپ رائے دین اُسکے موافق عمل درآمد کرون مناسب
یہ سمجھکر آپ تشریف لیچلین اور جسقدر لشکر مناسب تصور فرمائیے اپنے ہمراہ لیجیے
سرہنگ شعلہ نفس یہ سنکر ہنسا کہا آپ لوگون کی جرأت و ہمت سے یہ بات
خلاف تھی کہ آپ خدا پرستون سے اسقدر خائف ہوے کیا اب آپ حضرات کے
طلسم مین کوئی مرحلہ اور کوئی سحر ایسا موجود نہین ہے جو آپ انکو خود نہ روک سکین مین موجود

ہون کچھ لشکر کچھ ساحر اپنے طلسم سے آپ کے ہمراہ تو ضرور کرونگا مگر تعجب کی بات ہی
کہ آپ اسقدر خائف ہین جو لوگ سحر نہین جانتے انکا گرفتار کر لینا کتنی بڑی بات ہی
ایک خدا پرست میرے طلسم مین بھی دعوی طلسم کشائی کرتا ہوا آیا میرے ا
سے مرحلہ دار نے اُس کی تمام فوج کو اسیر کر لیا وہ بخوف جان کہین بھاگ کے
پوشیدہ ہو گیا ہی اُس کی تلاش کی جاتی ہی جسوقت مل جائیگا صبح وشام مین وہ بھی اسیر
ہو کر یہان بھیجدیا جائیگا ابھی ابھی مین اپنے مرحلہ دار کی عرضی دیکھ رہا تھا کہ آپ
حضرات کے تشریف لانے کی خبر معلوم ہوئی مین نے اُسکے باب مین کچھ حکم
بھی نہین دیا جو لوگ اسیر ہو کر آئے تھے اُن کو زندان خانہ مین بھیجدیا ہی احمر لباس
جادو نے کہا آپ نے ابھی مسلمانون کی ہمت وجرأت ملاحظہ نہین فرمائی ہے
یہ لوگ آفت کے ہین انمین سے اگر ایک بھی ہوتا ہی لاکھ کی حقیقت نہین سمجھتا اب اگر
آپ کے یہان بھی کوئی اِس ارادے سے آیا ہی تو آپ ضرور اسکا پتہ جلد لگائین اور اسیر
کرا کے منگا لین اگر وہ آزاد رہیگا پھر کوئی فساد اُٹھائیگا سرہنگ نے جواب دیا
کہ مین آپ لوگون کی طرح سے نہین ہون جو ذرا سی بات پر گھبرا جاؤن ابتک آپ کے
آنے کی وجہ سے مین خاموش رہا ورنہ اب تک وہ شخص بھی گرفتار ہو کر آگیا ہوتا اور
یہی تماشا آپ کو دیکھنا منظور رہی تو مین آج سے کل تک اُسکو گرفتار کرا دے لیتا
ہون یہ کہکے ایک ساحر کی طرف دیکھا کہا جلد ہماری سواری منگاؤ ہم تصویر خانۂ
سامری مین جا ئینگے ساحر اپنی جگہ سے اُٹھا تھوڑی دیر کے بعد آکے عرض کی
حضور سواری در دولت پر موجود ہی تشریف لیجیے سرہنگ نے احمر لباس
اور دل تابان جادو کو ہمراہ لیا کہا آپ حضرات ہمارے ہمراہ آئین ہم آپ کو ایک
تماشا دکھائینگے دونون بادشاہ ہمراہ ہوے سرہنگ ایک مکان عالیشان کے
قریب پہونچا سواری ٹھہرائی دونون بادشاہون کو ہمراہ لیا سواری سے اُتر کر چبوترے
کے قریب آیا دروازہ کا قفل کھول کر اندر گیا احمر لباس و دل تابان اسکے
ہمراہ مکان کے اندر داخل ہوے مکان کی آراستگی و رونق دیکھکر دونون کی طبیعت
خوش ہو گئی آپس مین چپکے چپکے کہتے جاتے تھے کہ ایسی کوئی جگہ ہمارے طلسم مین
نہین ہی سرہنگ دونون کو لیئے ہوے ایک بارہ دری کے اندر گیا دیکھا
بہت سی تصویرین چھ کی لباس فاخرہ پہنے ہوے تختون پر بیٹھی ہوئی ہین سرہنگ
ایک تصویر کے پاس گیا پہلے کچھ پوجا کی اُسکے بعد کہا اے تصویر سامری میرے
طلسم مین جو شخص بقصد طلسم کشائی آتا ہی اور اب وہ چھپ کر کہین بیٹھ رہا ہی مجکو اُسکا
پتہ بتا دے تصویر نے جواب دیا کہ سرہنگ وہ چھپ کے نہین بیٹھ رہا ایک
خدا پرست کے مزار پر فاتحہ پڑھنے گیا تھا اِسوجہ سے وہ گرفتار نہین ہوا اب
وہان سے بھی وہ چل چکا راستہ بھول کر اُسی حوالی مین ٹہلتا پھرتا ہی یقین ہی کل تک اپنے

مقام پر پہونچ جائیگا جب اپنے لشکریون کو نہ پائیگا تو گھبرائیگا اگر آج تو کچھ اُس کا انتظام کرے تو بہت مناسب ہو گرفتار ہو جائیگا ایسے شخص کا زندہ رہنا بہت نامناسب ہو سرہنگ نے کہا آپ ٹھیک پتہ بتائین مین اِسیوقت طائر طلسمی کو بھیجدون وہ جاکر اسیر کرلائے تصویر نے پورا پورا پتہ بتادیا سرہنگ اسیوقت اُس مکان سے باہر آیا احمر لباس و دل تابان سے کہا کہ دیکھیے ابھی مین طائر طلسمی کو بلاتا ہون اور آپ کے روبرو اُس شخص کو گرفتار کرکے بلاتا ہون یہ کہکے اپنے مکان پر آیا ایوان شاہی مین پہونچ کے اپنے تخت پر جاکے بیٹھا ایک دستک دی سب نے دیکھا ایک طائر مہیب صورت آسمان سے اتر کر آیا اور تخت کے سامنے بیٹھ گیا سرہنگ نے کچھ اُس طائر کے کان مین کہدیا طائر ایک چیخ مار کے اُڑ گیا سرہنگ نے احمر لباس سے کہا اب یہ طائر صبح کو آئیگا اور اُس جوان کو گرفتار کرکے لائیگا شب کو تھوڑی دیر سرہنگ احمر لباس و دل تابان سے باتین کرتا رہا جب رات زیادہ گئی اپنے محل مین جاکے سو رہا دل تابان وغیرہ بھی اپنے خواب گاہ مین جاکر سو رہے صبح کو بہت سویرے سرہنگ اپنے تخت پر آکے بیٹھا احمر لباس و دل تابان بھی آئے تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ سب نے دیکھا وہی طائر ایک جوان حسین کو اپنی منقارمین دبائے ہوئے آیا اور تخت کے سامنے رکھدیا سرہنگ نے اپنے بڑھتے پر نشتر مارا اور ایک بوند خون کی اُسکے مُنھ مین ٹپکا دی طائر اُڑ گیا سرہنگ نے کہا بہت جلد اس جوان کو قید آہن پہنا کر ہوشیار کردو اسکے پاس بہت سی چیزین معلوم ہوتی ہین اگر یہ از خود ہوشیار ہو گیا تو اسکا قابو مین آنا بہت مشکل ہوگا طائر طلسم اسکو یون ہرگز نہ لاسکتا مگر اتنا ہے خواب مین اسکو اُٹھاکر لایا ہو اُسیوقت ملازمین قید آہن لیکر آئے اور پہنا دی سرہنگ نے کہا اے احمر لباس جادو دیکھا تمنے اِس جوان کا نام آصف انجم ظلمت ہو اور یہ بہت سے تحفے ایسے اپنے پاس رکھتا ہو کہ سحر اِس پر اثر نہین کرسکتا احمر لباس نے کہا ہمین اِسی طریقہ سے آپ اُن دونون خداپرستون کو بھی جلد اسیر کیجیے لشکر جسقدر اُن کے ہمراہ ہو اُن سے ہمکو کوئی خوف نہین ہان پورے سلح پوش سے البتہ ہمین ڈر ہو تو جب آپ تشریف لیچلینگے تو پھر اُنکا بھی بس نہ چل سکیگا سرہنگ نے کہا اب مین اس جوان کو مع لشکر زندہ نہین چھوڑون گا تمھارے ہمراہ مین چلونگا اسکو بھی مع لشکر کے ساتھ لے لونگا اپنی حد طلسم سے باہر جاکر اسے قتل کرڈالونگا کیونکہ طلسم کے اندر اُس شخص کو قتل نہ کرنا چاہیے جو طلسم کشائی کا دعوی کرکے آیا ہو یہ بات طلسم کے واسطے برائی کی ہوتی ہو یہ کہکے اپنے ملازمین سے کہا

اِس جوان کو ہوشیار کردہم اِس سے کچھ باتین کرینگے ملازمین نے آصف انجم طلعت کے منہ پر چھینٹے پانی کے دیئے ہوا دی شاہزادے کی آنکھ کھلی اپنے تئین عجیب حالت مین پایا شاہزادہ متحیر ہوا کہ مین جاگتا ہون یا خواب دیکھ رہا ہون سرہنگ نے آصف کی طرف مخاطب ہوکر کہا کیون اے آصف انجم طلعت طلسم کشائی کرچکے مزہ پایا اب جان سے بھی ہاتھ دھولو مین تمھین زندہ نہ چھوڑون گا شاہزادہ بکمال غضب جواب دیا او کافر کیا بیہودہ بکتا ہے تیری اتنی مجال ہے کہ تو کسی کو جان سے ہلاک کرسکے اور اگر خدا نے چاہا تو ہم تیرے طلسم کو فتح کرکے چھوڑینگے سرہنگ نے جواب دیا کہ مین تمھاری بات کا برا نہین مانتا یہ کہکے حکم دیا کہ اس جوان کو بھی وہین لے جاؤ جہان اِسکے اور لشکری اسیر ہین ملازمین آصف انجم طلعت کو زندان خانہ کی طرف لیگئے احمر لباس اور دل تابان جادو کو یہ کارروائی دیکھکر کمال حیرت ہوئی دونون نے کہا اب آپ تشریف لیجانے کا سامان کیجیے تاخیر اچھی نہین ہے وہان ہم لوگ بھی آج کل موجود نہین ہین مین غضبناک جادو سے کہ آیا ہون کہ میرے آنے تک بہت ہوشیاری سے انتظام رکھنا کوئی ساحر بے خبر نہ پائے اگرچہ غضبناک جادو بلا کا ساحر ہے مگر پرویز کا مقابلہ نہین کرسکتا سرہنگ نے جواب دیا اگر آپ لوگ تشریف لائے ہین تو دو چار روز یہان قیام فرمایئے پھر مین آپکے ہمراہ چلونگا اور سب کو اسیر کردونگا احمر لباس نے کہا آپ تاخیر نہ فرمایئے دونون بادشاہون نے یہان تک مجبور کیا کہ سرہنگ نے چلنے کی تیاری شروع کردی اُسیوقت اپنے ملازمین کو بلاکر حکم دیا کہ ہمارا ارادہ طلسم معدن آفات کی طرف جانیکا ہے لہذا سامان کیا جاے اور فوج سے حکم ہو کہ عقب سے سب لوگ طلسم معدن آفات کی طرف روانہ ہون اور جو لوگ اسیر ہوکر آئے ہین ہمارے ہمراہ کیئے جائین ہم صحرائین اپنے طلسم سے علیحدہ جاکر اُنکو قتل کرینگے ملازمین اُسیوقت رخصت ہوے باہر آکر سب کو خبر دی سامان سفر درست ہونے لگا دو دن اور رات تو احمر لباس وغیرہ نے وہین بسر کی دوسرے روز حسب وعدہ سرہنگ سب سے رخصت ہوکر اپنے محل سے برآمد ہوا احمر لباس و دل تابان اِسکے منتظر تھے سواری اِسکے واسطے دیر سے تیار تھی آتے ہی سب کو لیکر سوار ہوا آصف انجم طلعت کو مع جملہ سردارون کے قید آہن پہنے ہوے اپنے ہمراہ لیا اور جانب طلسم معدن روانہ ہوا کہ ذکر اِسکا وقت پر آئیگا اب کیفیت شاہزادۂ امیر الزمان اور اسکندر فرخ لقا پرویز سلح پوش وغیرہ کی گزارش کی جاتی ہے کہ جب بعد رہائی سرداران امیر الزمان نامدار مع سکندر والا قدر کے جانب ایوان گنجینۂ بلا روانہ ہوے تیسرے روز ایوان کے قریب پہونچے دور سے شاہزادہ نے دیکھا کہ آگ کے صدہا شعلے

سر بہ فلک کشیدہ ہین صمصام سے امیر الزمان نامدار نے اور پرویز سے سکندر والاقدر نے دریافت کیا کہ یہ آگ کے شعلے کیسے بھڑک رہے ہین دونون نے عرض کی اے شہریار یہ ایوان گنجینۂ بلا کا دروازہ ہی ایسے ایسے عجائبات یہان بہت سے موجود ہین پرویز نے پھر کہا کہ یہ ایسی چیز نہین ہی جو سحر سے دفع نہ ہو ان لوگون نے اپنے نزدیک یہ بہت بڑا سحر تیار کیا ہی مگر آپ کے اقبال سے ایک دم مین اس تمام سحر کو مٹا دونگا اے شہریار مین اس طلسم کو اب تک برباد کر چکا ہوتا مگر احمر لباس نے میرے ساتھ فریب کیا طلسم تہ فلک سے جاکر مدد طلب کی اور مجھکو دھوکے سے منارۂ دوازدہ منزل پر لیجاکر اسیر کر دیا صرف ان لوگون کے پاس لشکر بت ہی اور سحر و عزیمہ سے بالکل ماہر نہین جب ان پر کوئی آفت آتی ہی تو اور طلسم کے بادشاہون سے مدد لاتے ہین سکندر والاقدر نے امیر الزمان سے دریافت کیا کہ آج کی نسبت کیا رائے ہی دن قلیل ہی اگر مناسب ہو تو آج کی رات یہان بسر کرین صبح کو ایوان مین داخل ہون گے امیر الزمان نے بھی اسبات کو پسند فرمایا پھر استادہ ہوے لشکر اُتر پڑا پرویز سکندر والاقدر کی بارگاہ مین آیا عرض کی اے شہریار اگر اجازت ہو تو غلام اِسوقت ایوان کی طرف روانہ ہو اور وہان کے عجائبات کا پتہ لگاے لوح کا مقام دریافت کرے سکندر نے فرمایا اگرچہ بات تو بہت مناسب ہی مگر تنہا تمھارا اُسطرف جانا اچھا نہین معلوم ہوتا ہے پرویز نے عرض کی اے شہریار آپ خاطر جمع رکھین سحر مین یہان کوئی میرا مقابلہ نہ کر سکیگا سکندر خاموش ہوے پرویز آکے اپنی بارگاہ مین آیا اسباب سحر اپنے ہمراہ لیا اور جانب ایوان گنجینۂ بلا روانہ ہوا راہ مین اسکو جسقدر عجائبات سحر ملے سب کو اس نے تباہ و برباد کر دیا لوح کا ٹھکانا دریافت کر لیا نصف شب کے قریب واپس آیا سکندر والاجاہ اسکے منتظر تھے جیسے ہی پرویز آیا ملازمین نے کہا آقاے نامدار تمھارا انتظار کر رہے ہین جلد اُن کی بارگاہ مین جاییے پرویز اُسیوقت بارگاہ مین آیا اسکو دیکھکر سکندر نے فرمایا بہت دیر لگائی مجکو انتظار تھا تمھارا انتظار تھا پہلے اپنی حیرت بیان کرو پھر وہان کی حالت کہو پرویز نے عرض کی خدا کا فضل شامل حال ہی غلام راستہ صاف کر کے آیا ہی اب راہ مین کسی قسم کا اندیشہ نہین ہی لوح کا بھی ٹھکانا لگیا دونون طلسمون کی لوحین ایک ہی جگہ رکھی ہین مگر ایوان لوح کے گرد ایک حصار ہی جو بصورت ایک قلعے کے بنایا گیا ہی فوج وہان کثرت سے ہی سحر کے عجائبات تو ایسے سخت نہین ہین مگر لڑائی خوب ہوگی سکندر نامدار نے فرمایا خدا مالک ہی بقیۂ شب ہی اسی گفتگو مین بسر ہوئی صبح کو ادھر سکندر نامدار نے فریضۂ سحری سے فراغت کی اُدھر امیر الزمان نامدار نے نماز صبح ادا کی دونون شاہزادون کی سواریان دربارگاہ پر حاضر ہوئین دونون شاہزادون نے سلاح جسم پر آراستہ کیا اسکے بعد برآمد ہوے نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوکر آگے بڑھے لشکر گران ہمراہ تھا ایوان گنجینۂ بلا وہان سے بہت قریب تھا

تھوڑی دیر مین پھاٹک کے قریب پہونچے شب کو پرویز نے سب ساحرون سے سحر تو بیکار کر دیے تھے دروازہ کھلا ہوا پڑا تھا دونون لشکر بے تکلف داخل ہوے راہ مین بہت سی لاشین ملین بہت سے مقام منہدم نظر آئے سکندر نے پرویز سے دریافت کیا کہ یہ لاشین کیسی پڑی ہین پرویز نے عرض کی اے شہریار ان ساحرون نے اپنے اپنے سحر سے عجائبات یہان بنائے تھے جب شب کو مین یہان آیا مین نے ان سب کو ہلاک کیا انکے سحر غارت ہوے یہ عمارتین جو منہدم نظر آتی ہین اِنھین کے سحر سے بنی تھین سکندر نے والا جاہ باتین کرتے ہوے جاتے تھے کہ اِن کی آمد کی خبر ایوان لوح مین لوگون نے پہونچا دی وہان سب بیخبر بیٹھے تھے یہ بات سنتے ہی سب جلدی جلدی تیار ہوے ساحرون نے بصد عجلت اپنا اسباب سحر ٹھیک کیا سپاہیون نے جلدی جلدی ہتیار لگائے گھوڑے بٹھینے مرکبون کی پیٹ پر سوار ہو کر مقابلے کے واسطے آگے بڑھے مگر سب کو حیرت تھی کہ راہ مین اسقدر عجائبات و غرائب تھے اگر طلسم کشا آتا بھی تو اُسکو پھاٹک تک پہونچتے پہونچتے برسون گذر جاتے مگر راستے مین ان کو ٹھکانے ساحرون کے جو تباہ ملتے تھے اور لاشین نظر آتی تھین اور زیادہ حیرت ہوتی تھی کہ یہانتک طلسم کشا آیا اور کیا پھر پلٹ گیا اِن لوگون کو ہلاک بھی کیا پھر ہم تک کیون نہ آیا یہ لوگ تو یہ ذکر کرتے ہوے بڑھے جاتے تھے کہ سامنے سے لشکر معلوم ہوا سب لوگ سنبھل گئے لشکر اسلام قریب پہونچا ایوان لوح کے جو لوگ آئے تھے اُنھون نے روکا ساحرون نے سحر کرنا چاہا مگر پرویز نے سحر کرکے سب کے سحرون کی تاثیر باطل کر دی اب جو غیر ساحر تھے وہ تلوارین لیکر آمادہ جنگ ہوے اُدھر لشکر اسلام مین بھی سب نے تلوارین علم کین دن بھر آفت کی جنگ رہی جب دن ڈھل گیا اور آفتاب قریب غروب پہونچا اسوقت جو لوگ باقی تھے اُنھون نے اَمان طلب کی لشکر اسلام مین سب نے تلوار روکی ساحر اور غیر ساحر خدمت مین امیر الزمان اور سکندر رفرخ لقا کی حاضر ہوے اطاعت قبول کی دونون شاہزادے گھوڑے سے اُترے دن ختم ہو چکا تھا اُس شب وہین بسر کی دوسرے روز علی الصباح ایوان لوح کی طرف روانہ ہوے یہ مقام وہان سے بہت قریب تھا تھوڑی دیر مین ایوان تک پہونچے ساحر جو ہمراہ کئے تھے اُنھون نے عرض کی لوح دار جادو جسکا نام غضبناک جادو ہے آج کل یہان نہین ہے بادشاہون نے اُس کو کسی کام سے بلا کر ایوان شاہی مین رہنے کی تاکید کی ہے اُسی کے سحر سے لوحون کا ٹھکانا محصور ہے جب تک لوح دار قتل نہ ہوگا یہ سحر نہ ٹوٹے گا اور لوحین دستیاب نہ ہون گی پرویز نے کہا ہم ابھی غضبناک جادو کو بلاتے ہین اور اُس سے لوحین طلب کرتے ہین یا تو ہمکو لوحین دیگا یا ہمارے ہاتھ سے قتل ہوگا

یہ کہکے پرویز نے اپنے لشکر سے ایک ساحر کو بلایا اور ایک نامہ غضبناک جادو
کو لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے غضبناک جادو آگاہ ہو کہ بفضلہٖ تعالیٰ ہم ایوان گنجینہ
پہونچے اور یہان کے عجائبات و غرائبات جسقدر رہے اُن سب کو منہدم و غارت کیا
اب ایوان لوح کے قریب آگئے ہین تم کو واسطے اطلاع دیتے ہین کہ تم یہ نہ کہو
کہ تمھاری عدم موجودگی مین ہمنے لوحین لے لین مناسب یہ ہو کہ اِس رقعے کے
دیکھتے ہی ہمارے پاس آؤ اور لوحین شاہزادون کی خدمت مین پیش کرو اور بدل
مسلمان ہو جاؤ اگر اسکے خلاف کروگے بہت پچھتاؤگے صفت مین تمھاری جان جائیگی
کوئی تدبیر تمھاری بن نہ پائیگی یہ نامہ پرویز نے اُس ساحر کو دیا کہا بہت جلد غضبناک
جادو کے پاس یہ خط پہونچا نا راہ مین دیر نہ لگانا ساحر پرویز سے وہ نامہ لیکر روانہ
ہوا بہت جلد اسنے راستہ طے کیا غضبناک جادو غافل بیٹھا تھا کہ سامنے سے ایک
ساحر کو آتے دیکھا اپنے ملازمین سے مخاطب ہو کر کہا یہ غیر ملک کا آدمی یہانتک
کیونکر پہونچا اور اس کو کسنے آنے دیا ملازمین غضبناک جادو کے آگے بڑھے
دریافت کرنے کے غضبناک جادو سے کہا پرویز سلح پوش کا نامہدار ہے غضبناک
جادو نے جلدی سے نامہ منگایا لفافہ کھول کے مضمون جو پڑھا حواس گم ہوگئے
ایک چیخ ماری کہا ارے جلد لشکر مین خبر کرو مین کسی کام کا نہ رہا اب شہنشاہون کو کیا
منھ دکھاؤنگا زندگی بھر تک کھایا اور اب جس بات کے واسطے مجھے بادشاہ تاکید
کرگئے وہی مجھسے نہ ہو سکی ملازمین اُسطرف روانہ ہوے اسنے کہا مین تو جاتا ہون
لشکر بہت جلد عقب سے روانہ کر دیجیو اسنے ایوان لوح کچھ دور نہین یہ کہکے جانب
ایوان سرو پا برہنہ بدحواسی کے عالم مین روانہ ہوا اسباب سحر بھی نہ لیا جسکے ہی
ایوان کے قریب پہونچا یہان لشکر کا مجمع دیکھکر اور گھبرا گیا پرویز نے جو اِس کو آتے
ہوے دیکھا للکار کر آواز دی غضبناک جادو اِسکی طرف پلٹا پرویز نے کہا مین نے
تمکو بلایا ہے اپنے ہوش و حواس درست کرو اسقدر نہ گھبراؤ اب جو ہونا تھا وہ ہو چکا
لوحین لاکر بہت جلد حاضر کرو غضبناک جادو نے کہا مین ہرگز لوحین نہ دونگا
تم لوگون سے مقابلہ کرونگا پرویز نے کہا پھر اب کسکا انتظار ہے غضبناک
جادو نے چلا سحر کرکے یہان سے نکل جاؤن پرویز نے اِس پر سحر کیا ہاتھ پانوں
اسکے بیکار ہوے لڑکھڑا کر زمین پر گرا پرویز نے اپنے ملازمین سے کہا اِسکو
گرفتار کرو اُسیوقت گرفتار ہو گیا پرویز اُس کو لیکر سکندر فرخ لقا اور امیر لزمان
نامدار کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی آپ حضرات فتاح طلسم ہین اور یہ لوح دار ہے
سو آپ حضرات کے دوسرے کے ہاتھ سے قتل نہ ہوگا اگر یہ ایمان لاے اور
لوحین دونون طلسمون کی حاضر خدمت کرے جان بخشی فرمایئے ورنہ جو مزاج اقدس
مین آئے وہ کیجئے دونون شاہزادون نے پرویز کی ہمت و جرأت پر آفرین کرکے فرمایا

اے پرویز اب تم ہی اِس سے دریافت کرو اگر دین سامری پرستی پر لعنت کرے اور تسلیم ہو رہا کر دو ورنہ دیکھا جائیگا پرویز نے دونون شاہزادون کے سامنے غضبناک جادو سے کہا کہ اب کیا ارادہ ہی غضبناک جادو نے پھر انکار کیا پرویز نے عرض کی آپ دونون حضرات ساتھ مل کر اس پر وار کرین جب یہ ہلاک ہو گا دونون شاہزادون نے برابر اس پر تلوارین لگائین غضبناک جادو کے تین ٹکڑے ہو گئے اِس کے مرتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ بارش برف باری ہوئی آگ کے شعلے اوپر سے گرنے لگے تمام زمین ایوان لوح کو زلزلہ آگیا عمارتین منہدم ہو گئین دیر کے بعد تاریکی برطرف ہوئی اور آواز آئی کشتی مرنام من غضبناک لوح وار جادو ہو افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم اِس آواز کے آنے سے سب تاریکی بقیہ بھی برطرف ہوئی امیر الزمان نامدار اور شاہزادۂ سکندر فرخ لقا نے جو سامنے نگاہ کی دیکھا کہ وہ حصار جو ایوان کو گھیرے ہوے تھا نظر نہین آتا ہی ایک مکان پتھر کا خوش نما سامنے دکھائی دیتا ہی پرویز نے عرض کی اب آپ دونون صاحب اس مکان مین تشریف لیجائین لوحین یہین موجود ہین لے آئیے امیر الزمان اور سکندر فرخ لقا نام خدا لیکر اُس مکان مین داخل ہوے مکان کے دو دروازے نظر آئے ایک درجے کے دروازہ پر لکھا تھا مقام لوح طلسم دار الضیا دوسرے دروازہ پر تحریر تھا بمقام لوح طلسم حیرت افزا دار الضیا کی طرف امیر الزمان نامدار اور حیرت افزا کی طرف سکندر فرخ لقا داخل ہوے لشکر دروازے پر منتظر رہا تھوڑی دیر کے بعد دونون شاہزادے ہنستے ہوے مکان سے برآمد ہوے سب نے دیکھا کہ دونون شاہزادون کے گلے مین دو تختیان الماس کی پڑی ہین جنکی ضو سے آفتاب شرما رہا ہی پرویز اور صمصام اور تمام سردارانِ لشکر نے مبارک باد دی باہر آکر دونون شاہزادون نے لوحین ملاحظہ فرمائین دونون پر لکھا تھا کہ اب آگے جانا زحمت اُٹھانا ہی یہین اسی جگہ قیام کرو کل صبح کو شاہان طلسم یہان آئینگے جس پر اگنی لوح کا عکس ڈال دوگے فوراً جل کر خاک ہو جائیگا امیر الزمان نامدار نے سکندر فرخ لقا سے کہا کہ لوح یہ اجازت دیتی ہے سکندر والا قدر نے کہا یہی حکم مجکو بھی ہی دونون شاہزادون نے وہین قیام کیا بارگاہین استادہ ہو گئین لشکرون مین دوسرے دن کے واسطے سب کو مسلح ہونیکا حکم ہوا سب بہادرون نے رات تیاری جنگ مین بسر کی صبح کو دونون شاہزادون نے فریضۂ سحری ادا کرنیکے بعد لوحون کو ملاحظہ فرمایا کشتیان حاضر ہوئین دونون شاہزادے مسلح ہو کر اپنی اپنی بارگاہون سے برآمد ہوے اپنے اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر میدان مین جاکر حریف کا انتظار کر رہے تھے کہ سامنے سے گرد اڑتی جب دامنۂ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا لشکر گران آتا ہی آگے آگے احمر لباس جادو اور دل تابان جادو اور ایک

تخت پر کوئی اور تاجدار بیٹھا ہوا ہی بہت عجلت سے ایوان نوح کی طرف آتے ہین سکندر نے پرویز سے فرمایا کہ یہ تیسرا تاجدار کون ہی عرض کی ای شہریار یہ سرہنگ آتش نفس بادشاہ طلسم بیرالعجائب ہی ادھر امیرالزمان نامدار کو صمصام نے بتایا یہ گفتگو تھی کہ لشکر سامنے پہونچا اب جو دل تابان جادو اور احمر لباس جادو نے ایوان نوح کو خراب و تباہ پایا اور لشکر اسلام کو صف آرا دیکھا تو سب سے روح پرواز کر گئی پلٹ کے سرہنگ سے کہا غضب ہو گیا طلسم کشاؤن کو لوحین مل گئین دیکھو سامنے گے ہین پہنے ہوے موجود ہین سرہنگ نے کہا تم نہ گھبراؤ مین لوحین ابھی اسنے چھین دونگا اور انھین بھی گرفتار کر دونگا تم میرے ساتھ آؤ یہ کہکے اسنے اپنا تخت اور آگے بڑھایا دل تابان جادو اور احمر لباس جادو کو ہمراہ لیا وسط میدان مین آکر اسنے باواز بلند کہا ای طلسم کشاؤ جو کچھ مین اسوقت کہتا ہون تمھارے حق مین بہت مفید ہی اپنے اپنے مرکب بڑھا کر میرے قریب آؤ پہلے میری تقریر اچھی طرح سنلو پھر تمین اختیار ہی شاہزادہ امیرالزمان اور سکندر ذوالاقدر نے مرکب آگے بڑھاے سرہنگ کے قریب آئے سرہنگ نے کہا کہ واقعی تم لوگون کی ہمت و جرأت مین کلام نہین تم نے بڑا کام کیا دل تابان جادو اور احمر لباس جادو سے مقابلہ نہین کر سکے اور میرے پاس امداد طلب کرنے گئے اب مین انکے ہمراہ آیا ہون لوحین مل جانے سے تم یہ خیال نہ کرنا کہ اب ہمارا کوئی کچھ نہ بنا سکیگا بہتر ہی کہ لوحین تم دونون بادشاہون کو دے دو اور جسقدر مال و اسباب زر و جواہر اس کے عوض مین تجویز کرو تمھین ابھی منگا دیا جاے اگر میرا کہنا قبول کروگے اچھے رہوگے ورنہ نزک اٹھاؤگے تمھارے عزیزون سے کوئی شخص میرے طلسم مین بھی گیا تھا اور اسنے بھی طلسم کشا ہونے کا دعوی کیا تھا مین نے اس کو مع لشکر کے اسیر کر لیا ہی اور ارادہ تھا کہ اسکو کسی صحرا مین قتل کر ڈالونگا مگر تمھارے دکھانے کے واسطے یہان لیتا آیا ہون اگر زبانی کہتا تمھین یقین نہ آتا اسواسطے مین اسے ہمراہ لایا ہون اب واپسی کے وقت اسے قتل کر ڈالونگا یہ کہکے اسنے آواز دی کہ جو اسیر ہمارے آئے ہین وہ حاضر کیے جائین لوگ اسیوقت اسیرون کو لیکر آئے اب جو امیرالزمان نامدار اور سکندر ذوالاقدر نے دیکھا تو آصف ابجد طلعت مع سب امیرون کے اسیر ہین مگر سب سحر مین مبتلا ہین یہ دیکھنا تھا کہ دونون شاہزادونکو غصہ آگیا فورًا میانون سے تلوارین نکال کر سرہنگ سے فرمایا کہ اگر تجھے اپنی جان کی خیریت درکار ہی تو اسی وقت ان کو رہا کر ادھر پرویز سلح پوش نے جو لشکر سکندر سے کیفیت پوچھی سب نے حال آصف ابجد طلعت کا بیان کیا پرویز نے اسیوقت سحر کیا کہ سب کی قیدین کٹ کر زمین پر گرین اور آصف ابجد طلعت مع جملہ سردارون کے ہوشیار ہو کر رہا ہوے ادھر سرہنگ نے جو امیرالزمان اور سکندر فرخ لقا کو اسدرجہ برہم پایا فوج کی طرف اشارہ کیا

فوج بڑھی دونون شاہزادون نے لوحین ملاحظہ کین لکھا تھا کہ اسوقت سے بڑھ کے موقع نہ ملیگا لوح کو منقلب کرکے بادشاہ طلسم پر عکس ڈالدو ابھی جل کر خاک ہو جائیگا اسوقت لوح کے سامنے ہی سحر وغیرہ کرنے سے عاجز ہی کہین بھاگ کے جا نہین سکتا ہی امیر الزمان نامدار نے دل تابان جادو کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ سرہنگ نے جو کچھ یاوہ گوئی کی ہی اُس کی تو ہم ابھی سزا دیتے ہین مگر تمھارا کیا ارادہ ہی اگر اطاعت اسلام قبول کرو اور دین سامری پرستی پر لعنت کرکے مسلمان ہو تو جان بچتی ہے یہی کلمات شاہزادۂ سکندر فرخ لقا نے احمر لباس جادو سے کہے مگر دونون سیاہ قلب تھے اِنھون نے انکار کیا دونون شاہزادون نے لوحین منقلب کرکے عکس جو ڈالا دونون بادشاہون نے ایک چیخ ماری قلابازی کھا کر تخت سے نیچے گرے آگ کے شعلے بھڑکنے لگے تمام طلسم کی زمین ہلنے لگی ایک قیامت بپا ہو گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی عجیب الخلقت جانور جو انکے سحر سے بنائے ہوے تھے وہ آکر دونون کی لاشون پر سر پٹکنے لگے بہت دیر کے بعد دو آواز ین مہیب آئین کشتی مرا نام من دل تابان جادو بادشاہ طلسم دار لضیا بود کشتی مرا نام من احمر لباس جادو بادشاہ طلسم حیرت افزا بود آصف انجم طلعت بھی اتنی دیر مین درست ہو چکے تھے برابر امیر الزمان نامدار کے آگئے سرہنگ نے جو یہ کیفیت دیکھی خیال کیا کہ اگر اب مین آصف انجم طلعت کو چھوڑے جاتا ہون تو یہ سب ملکر میرے طلسم کی طرف آئینگے اور آفت بپا کرینگے مناسب ہی کہ اسوقت ان لوگون سے یہان ایک مقابلہ کرون اگر کچھ خرابی نظر آئیگی اپنے طلسم کا راستہ لونگا یہ خیال کرکے آگے بڑھا پکار کر آواز دی ای آصف انجم طلعت اگر مرد میدان ہی تو مجھسے مقابلہ کر شاہزادہ تلوار پکڑے کے سامنے آیا سرہنگ نے فوج کی طرف اشارہ کیا فوج آصف والا جاہ پر ٹوٹ پڑی ادھر سرداران اسلام نے بھی مل کر حملہ کیا دوپہر کامل تلوار چلی خون کے دریا زمین پر بہ گئے آخکار فوج سرہنگ مین ایک سوار بھی زندہ نہ بچا سرہنگ نے جو ایسا وقت سخت دیکھا چاہا سحر کرکے غرق زمین ہو جاوین مگر پرویز نے ایک گولا اسکی طرف پھینکا گولا پھٹا اُس مین سے دودھ سیاہ نکلا اور سرہنگ کو چارون طرف سے گھیر لیا سرہنگ بیہوش ہو کر گرا پرویز نے اپنے ملازمین سے اشارہ کیا اُن لوگون نے بڑھ بڑھ کے اسکی مشکین باندھ لین لڑائی موقوف ہو چکی سرداران اسلام نے امیر الزمان نامدار اور شاہزادۂ سکندر فرخ لقا کو مبارکباد دی پرویز نے عرض کی اب آپ حضرات خاص طلسمون کی طرف تشریف لیجائین اور غلام اپنا کام انجام دے مگر آج کی شب یہین قیام فرمائیے خزانہ طلسم معدن آفات کا معائنہ فرمائیے کل یہان سے روانہ ہونا چاہیے گا دونون شاہزادون نے پرویز کا کہنا قبول کیا میدان جنگ سے بفتح و فیروزی طرف اپنی اپنی بارگاہون کے تشریف لائے جب

سب سردار باطمینان تمام اپنے اپنے قیام گاہ مین داخل ہو چکے تو پرویز نے سرہنگ شعلہ نفس بادشاہ طلسم بیرالعجائب کو طلب کیا اور اپنی بارگاہ مین بٹھا کر کہا ای سرہنگ شعلہ نفس اب تمھارا کیا ارادہ ہی مین تمکو خدمت مین شاہزادۂ آصف کی لیے چلتا ہون اگر تم مقابلہ کروگے تو یہی حالت تمھاری بھی ہوگی جو بادشاہ ان طلسم دارالضیا اور حیرت افزا کی ہوئی ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ جو کچھ مناسب سمجھو وہ کرو سرہنگ نے کہا ای پرویز سلح پوش مین آصف انجم طلعت کو برائے قتل لایا تھا اور مین نے بہت سے سخت و ناروا کلمے شاہزادہ کی شان مین اپنی زبان سے نکالے تھے ایسی حالت مین کیون کر یقین کرون کہ آصف والا قدر میری طرف سے صاف ہو جائیگے اور میری عداوت و دشمنی اُن کے دل مین نہ رہیگی اور یہ بھی سمجھتا ہون کہ مین ان لوگون سے لڑکر فتحیاب نہ ہونگا پس جب ہر طرح مرنا ہی تو پھر کاہیکو مین اپنی بات ہاتھ سے کھودون پرویز نے جواب دیا کہ تم ایسا خیال نہ کرو میرے ہمراہ شاہزادۂ نامدار کی بارگاہ مین چلو مین ابھی تمھاری صفائی کرادون یہ کہکے پرویز نے سرہنگ کو ہمراہ لیا اور آصف والاجاہ کی بارگاہ مین حاضر ہوا آصف نے بڑی شفقت سے پرویز کو بلایا سامنے کرسی پہ بیٹھنے کی اجازت دی پرویز نے سرہنگ کی سفارش کی آصف انجم طلعت نے فرمایا اگر سرہنگ اسلام قبول کرے تو مجھکو کسی طرح کی دشمنی نہین ہی سرہنگ اُسی وقت مسلمان ہوا شاہزادہ نے رہائی کا حکم فرمایا سرہنگ کو بھی کرسی ملی وہ رات سب نے جشن مسرت مین بسر کی دوسرے دن علی الصباح دونون شاہزادے خزانہ طلسم کی طرف تشریف لائے ہر ایک فتاح نے اپنے اپنے فتح کردہ طلسمون کے تحفے قبضے مین کیے وہان سے جانب طلسم دارالضیا امیرالزمان نامدار نے تشریف لیجانیکا ارادہ فرمایا اور طلسم حیرت افزا کی طرف اسکندر فرخ لقا نے عزم کیا سرہنگ نے دونون شاہزادون کی خدمت مین عرض کی کہ مین امیدوار ہون کہ سب حضرات مجکو عزت عطا فرمائین اور بوقت مراجعت طلسم بیرالعجائب کی طرف تشریف لائین غلام آپ حضرات کی خدمت سے فخر حاصل کریگا امیرالزمان نامدار اور سکندر فرخ لقا نے اس کی دعوت منظور کی سرہنگ شعلہ نفس نے آصف انجم طلعت سے عرض کی اب حضور کا تشریف لیجانا بیکار ہی آپ میرے ہمراہ طلسم کی طرف تشریف لیچلین شاہزادہ نے کہا ہم کو ابھی جانب طلسم نہ طاق جانا ہی صاحبقران نے تاکید فرمائی تھی راہ مین عرصہ ہو چکا ہی اب تاخیر مناسب نہین ہی سرہنگ نے عرض کی آپ سب حضرات ہمراہ تشریف لیجائیے گا جب امیرالزمان نامدار اور سکندر عالی وقار وہان تشریف لائینگے انھین کے ہمراہ آپ بھی تشریف لیجائیے گا شاہزادۂ آصف انجم طلعت نے اسکا کہنا منظور کیا امیرالزمان اور سکندر فرخ لقا سے رخصت ہو کر جانب طلسم بیرالعجائب روانہ ہوے یہان امیرالزمان نامدار اور سکندر فرخ لقا کو پرویز نے یہ رائے دی کہ علحدہ علحدہ جانا طلسم مین بیکار ہی کیونکہ دونون طلسمون کے

خزانے بھی اسی طرح پر ہین کہ دونون بادشاہون نے ملا ملا کر رکھے ہین سکندر نامدار نے کہا اچھا طلسم دار الضیا قریب ہی پہلے یہان سے فرصت کرین پھر طلسم حیرت افزا کی طرف چلینگے یہ رائے قرار پاکر جانب طلسم دار الضیا دونون شاہزادون نے کوچ کیا دو دن کے بعد داخل طلسم ہوے یہان کے لوگون نے جو کثرت سپاہ کو دیکھا گھبرا گئے قتل بادشاہ کی خبر ہو چکی تھی سب نے آکر شاہزادۂ امیر الزمان کی قدمبوسی کی ایوان شاہی مین لیگئے جملہ خزانون کی کنجیان حاضر خدمت کین امیر الزمان نامدار نے اُسی وقت ساحرانِ جلیل کی طرف مخاطب ہو کر کہا ملکہ سحر نگاہ کی کیفیت سے جو لوگ خبردار ہون ہمین اطلاع دین ایک ساحر نے عرض کی ای شہریار دو باغ عجائب مین اسیر ہی اگر حکم ہو تو حاضر کی جاے امیر الزمان نامدار نے اُسیوقت طلب فرمایا ملکہ سحر نگاہ کو ساحران نامی جاکر بصد اعزاز و اکرام لیکر آئے امیر الزمان نامدار نے محل مین بجالانے کے واسطے حکم فرمایا اسکے بعد اور چند ساحرون نے عرض کی ای شہریار یہان ایک خزانہ طلسم حیرت افزا کا بھی ہی اُسکی کنجیان بھی حاضر خدمت کی جاتی ہین امیر الزمان نامدار نے اُن ساحرون کو سکندر فرخ لقا کے پاس بھیجدیا شاہزادہ نے اُنسے کنجیان لین اور تحائف طلسم حیرت افزا پر قبضہ کیا ایک ہفتہ یہان جشن عظیم رہا بعد ایک ہفتہ کے امیر الزمان نامدار نے ایک شخص بہم پہونچایا جسے درانۂ تخت طلسم مل سکتا تھا اُسکو حاکم طلسم قرار دیکر خود جانب طلسم حیرت افزا مع شاہزادۂ سکندر فرخ لقا کے کوچ کیا دو دن کے بعد ایک میدان وسیع مین پہونچے پرویز سلح پوش نے عرض کی ای شہریار آپ حضرات یہان دو چار روز قیام فرمائین تو غلام کا بھی کام بن جاے سکندر والاقدر اور امیر الزمان نامدار نے فرمایا ہم آنکھون سے موجود ہین اگر تمھاری خوشی ہو تو ایک ماہ یہان سے کہین نہ جائین پرویز نے عرض کی اسی میدان مین ایک کنوان ہی کہ اُس کنوئین سے راستہ ایک باغ کا ہی اُسی باغ مین اجم لباس جادو نے میری بہن کو اسیر کیا ہی آپ حضرات یہان قیام کرین اور مجھکو اجازت دین کہ مین جاکر اُس کو رہا کرلاؤن سکندر فرخ لقا اور امیر الزمان نامدار نے فرمایا کہ تم تنہا جانیکا ارادہ نہ کرو ہم لوگ بھی تمھارے ہمراہ چلینگے شاید وہان کچھ جنگ و جدال کی نوبت پہونچے تو تم تنہا ہو پرویز نے عرض کی اب کس مین طاقت ہی جو آمادۂ جنگ ہو طلسم شاہزادۂ سکندر فرخ لقا فتح کر چکے سحر بادشاہ کا مٹ گیا اب کسی طرح کا خوف نہین ہی یہ کہکے پرویز رخصت ہوا شاہزادون نے وہین قیام کیا چوتھے روز حسب وعدہ پرویز حاضر ہوا سکندر فرخ لقا کی بارگاہ مین آیا سلام کیا شاہزادے نے دریافت کیا کہو کیا ہوا پرویز نے عرض کی حضور کے اقبال سے رہا کرلایا اُس روز بھی سب نے وہین قیام کیا دوسرے دن جانب طلسم حیرت افزا روانہ ہوے اور داخل طلسم ہو کر سکندر نامدار نے ایوان شاہی پر قبضہ کیا جملہ ساحرانِ جلیل حاضر ہوے سب نے اطاعت شاہزادہ کی قبول کی جسقدر تحائف طلسم حیرت افزا کے تھے وہ قبضہ مین شاہزادۂ سکندر فرخ لقا کے آئے

اور جو جو خزائن و تحائف طلسم دار لضیا کے یہان رکھے تھے ان پر امیر الزمان نامدار کا قبضہ ہوا ایک ہفتہ یہان بھی جشن عظیم رہا بعد ایک ہفتہ کے سکندر والا جاہ نے ایک شخص معزز کو وہان کا حاکم بنایا اور مع امیر الزمان نامدار و پرویز سلح پوش وہان سے حسب وعدہ جانب طلسم بیر العجائب روانہ ہوے بصد عجلت راہ طے کی اور بہت جلد طلسم بیر العجائب مین داخل ہوے ایک ہفتہ سرہنگ شعلہ نفس کے مہمان رہے آٹھوین روز تینون شاہزادون نے مع پرویز جانب طلسم نہ طاق لشکر گران ہمراہ لیکر کوچ فرمایا کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا اب یہانسے

چند کلمہ داستان نقابداران قاف یعنی شاہزادہ رستم ثانی وسہراب بن رستم وشہریار عالی وقار کے بیان ہوتے ہین

اسیران قید محن و گرفتاران زنجیر و رسن اس داستان مصیبت نشان کو اس عنوان سے بیان کرتے ہین کہ شاہزادۂ اسیر نوجوان نقابدار بادلہ پوش سے آٹھ روز کی مہلت طلب کرکے جانب طلسم طرطوسیہ روانہ ہوے اور شاہ صاحب اپنے مسکن کی طرف چلے اور نقابدار بادلہ پوش بہ اطمینان تمام قیدیون کو ہمراہ لیکر خدمت مین قیصر شاہ مالک دربند اول روانہ ہوا اور چلتے وقت کہتا گیا کہ اگر آٹھ روز بعد سردار تمہارا واپس نہ آیا اور مجھسے مقابلہ نہ کیا تو کل لشکر کو قتل کرونگا یہان سرداران لشکر مصروف دعا ہین اور صندل شاہ زار و قطار رو رہا ہی کہ افسوس مددگار بھی ہمارے آفت مین پھنسے لیکن نقابدار بادلہ پوش قیدیون کو لیے ہوے قلعے مین داخل ہوا اور قیدیون کو پیش کیا اسوقت قیصر شاہ تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور فغفور بن قیصر کہ نہایت مرد معقول اور بہادر پرست ہی اور خود بھی جوان زبردست و بہادر ہی اپنے دنگل پر تنہا ہوا بیٹھا تھا اور سرداران فوج بھی جمع تھے دربار مملو تھا کہ نظر سب کی ان قیدیون پر پڑی قیصر شاہ نے کہا کہ اے نقابدار بادلہ پوش جسقدر اسیران طلسم آئے اور ہاتھ سے تیرے گرفتار ہوے انمین سے کسی کی یہ حالت نہین دیکھی جوان قیدیون کی ہی کہ سرمین گومڑے پڑے ہوے ہین خون کے تھکے جمے ہوے ہین یہ کیا معرکہ ہی نقابدار نے بیان کیا کہ اے بادشاہ یہ عجب طرح کے اسیر ہین کہ ایسے اسیر کسی نے نہ دیکھے ہونگے جسوقت مین ان کو سر میدان زیر کرکے لایا اور زندان مین قید کیا تو پہلے سے اسیر غل و زنجیر اچھی طرح کر دیا تھا کہ یہ لوگ نہایت زبردست ہین مجھسے بڑے بڑے زبردست لوگون سے سامنا ہوا مگر کسی گھنٹہ بھر لڑنے کی نوبت بھی نہ آئی اسواسطے کہ آپ جانتے ہین مجھ مین زور کس قسم کا ہی مین ایسا ہون کہ دربند اول میرے نام پر قائم ہوا ہی اگر دیو صفت سر بھی آکر مجھسے سامنا کرے تو زیر ہوکر امیر بلا ہو کہ انسان مگر یہ ایسے تھے کہ دن دن بھر مجھسے لڑے ہین اور قابو مین نہ آتے تھے چنانچہ یہ تھا کہ نام اسکا

رستم ثانی ہی واقع ہین کہ ثانی رستم زد مجھسے اور اِس سے تمام دن کشتی رہی اور دوپہر رات آگئی اُس پر بھی یہ حالت تھی کہ اگر مین اسکو دس قدم ریل لیجاتا تھا تو یہ بھی مجھے اُسیقدر ریل لیجاتا تھا کسی طرح کم نہ پڑتا تھا اگر اسکا پانون مُوشکا نہین جاکر نہ ٹوٹتا تو اب بھی یہ اسیر نہ ہوتا غرضکہ جب یہ سب ایک جگہ جمع ہوے تو اِنکو اپنی اسیری کا ایسا صدمہ ہوا کہ تھکڑیون بیڑیون سے سر ٹکراتے تھے یہ سُنکر **فغفور بن قیصر** اپنے دنگل پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور بادشاہ سے ہاتھ باندھ کر عرض کی کہ حضور شان شاہی و شہریاری یہ ہے کہ جو شخص جس عزت کا ہو اُس سے اُسی طرح پیش آنا چاہیئے لہذا یہ لوگ نہایت عالی خاندان ہین اور زبردستان روزگار رہے ہین اِنکو عزت کے ساتھ تمامیئے دنگل کرسیان وغیرہ طلب فرمایئے اِس واسطے کہ اِس اسیری کا اِن کی اعتبار نہین ہی اکثر یہ لوگ گرفتار بلا ہوے ہین مگر پھر رہا ہو گئے ہین کیا معلوم انجام کیا ہو اگر اِنھون نے رہائی پائی تو یہ سمجھ لیجیئے کہ بنیہ طلسم کو برباد کیئے ہوے نہ چھوڑینگے بس جیسی عزت آپ اِسوقت اِنکی کرینگے ویسی عزت یہ آپ کی کرینگے بادشاہ کو یہ رائے پسند آئی اور دنگل بچھوا کر بیٹھنے کا حکم دیا لیکن **سہراب ثانی** وغیرہ نے کہا کہ اب ہمارے قتل کا حکم دو کہ ہمین زندہ رہنا منظور نہین ہے ذلیل ہو کر جینے سے مرنا بہتر ہی یہ سُنکر بادشاہ طلسم تو خاموش ہو رہا لیکن **فغفور بن قیصر** نے کہا کہ آپ لوگ جیسے ہین ایک عالم جانتا ہی مگر اِس **نقابدار** سے **اگر صاحبقران** اوّل بھی لڑتے تو اسیر ہوتے اِسکی قوت اصلی نہین ہی یہ دراصل ایک معمولی آدمی ہی مگر حکیم **طرطوس** نے اِسکو دواؤن سے رستم وقت و **اسفندیار** زمانہ بنا دیا ہی کہ نہ حربہ اِسکا کچھ کر سکتا ہی نہ زور کام آتا ہی آپ اپنی اسیری کا رنج نہ کرین اگر شاید وہ وقت آگیا کہ آپ رہا ہوے تو میرے آپ کے مقابلہ ہوگا اور لطف آئیگا لیکن **قیصر شاہ** ان لوگون کی جالت دیکھکر نہایت پریشان ہوا اور **سوماق** جادو سے کہا کہ تم اِن قیدیون کو لیکر خدمت حرس جادو مین جاؤ اور اُن سے کہو کہ تین روز مین یہ اسیر ہوے ہین اب آپ کی خدمت مین حسب قاعدہ روانہ کیے جاتے ہین **سوماق** جادو یہ نامۂ **قیصر شاہ** جانب طلسم روانہ ہوا جسوقت سب مرحلے طے کرکے یہ بے تخت مین پہونچا قیدیون کو سامنے بادشاہ کے پیش کیا حرس جادو کی نظر جو ان قیدیون پر پڑی کہا تم کس غرض سے آئے تھے **سہراب ثانی** نے کہا کہ مجھے اس سے کیا کہ کیون آئے تھے اب تو اسیر ہین جو تیرا جی چاہے وہ کر حرس جادو نے کہا کہ تم اپنا مطلب بیان کرو اگر قابل پذیرا ہوگا تو مین تمکو رہا کردونگا اور حکیم **طرطوس** بیابانی سے اطلاع نہ کرونگا **سہراب ثانی** نے کہا کہ ہمکو رہائی اپنی منظور نہین اسواسطے کہ ہم پر اسے رہائی **ارقم بن صندل** آئے تھے مگر تقدیر نے ہمین بھی پھنسایا اب ہم کس مُنھ پر رہائی کی خواہش کرین اور کیا مُنھ لیکر لشکر مین جائین اِس سے بہتر یہ ہی کہ تو ہم کو قتل کر حرس جادو بھی اِنکی گفتگو سے نہایت پریشان ہوا اور **سوماق** جادو سے کہا کہ تو اِنکو لیکر خدمت حکیم **طرطوس** بیابانی مین جا

اور اُنسے کہ کر آپ اِن کی حیات و ممات کے مالک ہین یہ قیدی اِس لائق نہین ہین کہ طلسم مین قید رکھے جائین کیونکہ طلسم کا قاعدہ چالیس روز بعد قتل کرنے کا ہی اور یہ ابھی سے خود کشی پہ آمادہ ہین لہذا آپ جو مناسب جانین وہ کرین یہ سُنکر سوماق جادو خدمت حکیم طرطوس بیابانی مین روانہ ہوا اور جاکر عرض کی کہ یہ قیدی حاضر ہین اور پیام بادشاہ کا بیان کیا حکیم طرطوس بیابانی نے کہا کہ ابھی انمین ایک کی کمی ہی ابھی قتل اِنکا درست نہین اِسواسطے کہ اگر اِن مین سے کوئی بھی بچ جائیگا تو طلسم مین قیامت برپا کریگا اور اب زمانہ نازک آگیا ہی طلسم کی عمر اخیر ہو چکی ہی لہذا بادشاہ سے کہنا کہ ابھی قتل اِنکا تو کسی طرح درست نہین ہی نہ طلسم کے اندر اِنکا قید رکھنا اچھا ہی ایسا نہ ہو کہ یہین سے کوئی فساد پیدا ہو جاے تو اور دقت ہو گی انکو قلعۂ عجائب مین بھیجدو اسواسطے کہ وہ قلعہ بھی اِسی طلسم مین داخل کر لیا گیا ہی اور چہار دروازہ کا محافظ بھی وہان عجائب شاہ ترک اِنکو بحفاظت رکھیگا اُس سے کہدینا کہ دو چار روز اِنکو اسیر رکھکر قتل کر ڈالنا کیا عجب ہی کہ اِس اثنا مین جو شخص کہ باقی ہی وہ بھی آکر اسیر ہوتا کہ یہ سب ایک وقت مین قتل ہو جائین اور کوئی باقی نہ رہے سوماق جادو پھر اِن قیدیون کو لیکر خدمت خرس جادو مین آیا اُسوقت خرس جادو اور اخرس جادو دونون بھائی بادشاہ طلسم کے موجود تھے اِنھون نے کہا کہ یہ کیسے قیدی ہین کہ اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر بھیجے جاتے ہین خرس شاہ نے کہا کہ یہی زمانہ اسیری فتاح طلسم کا ہی اور یہ لوگ نہایت زبردست و بہادر ہین لہذا اِن پر شبہہ طلسم کشا کا ہوتا ہی کہ مبادا اِنمین سے کوئی طلسم کشا ہو تو کوئی فساد نہ پیدا ہو اور خون طلسم کشا کا زمین طلسم پر گرنا اچھا نہین ہوتا یہ سُنکر اخرس و خرس پہلے تو خاموش رہے بعد اسکے بمحفظ مدارج واجب شاہی بادشاہ سے کہا کہ اب آج سے ہم حاضری حضور سے معاف فرماے جائین کیونکہ یہ زمانہ ہوشیاری کا ہی اور غفلت کا نہین ہی خرس جادو نے اِنکو اجازت دی یہ دونون تو اپنے اپنے دربندون کی جانب روانہ ہوے بادشاہ سے اور اسیران طلسم کو طلب کیا کہ سب قریب بیس بائیس کے تھے سب کو اُنکے ساتھ کر کے سوماق جادو کو ساتھ کر کے جانب قلعۂ عجائب روانہ کیا اور ایک نامہ بنام عجائب ترک تحریر کر دیا مضمون نامہ کا یہ تھا کہ اے عجائب شاہ یہ زمانہ نہایت ہوشیاری کا ہی کہ عمر طلسم کی اخیر ہو چکی ہی ہر وقت خوف آمد طلسم کشا کا لگا ہوا ہی حتے کہ ان قیدیون پر بھی شبہہ ہی کہ شاید اِنمین سے کوئی فتاح طلسم نہ ہو لہذا اُنکو چاہیے کہ اِنھین بحفاظت رکھنا جسوقت ایک قیدی زائد ہو جاے بلا تامل سب کو قتل کر ڈالنا کیونکہ بیان حکیم طرطوس بیابانی کا یہ ہی کہ تعداد مین ابھی ایک قیدی کم ہی یہ کل اُنتیس قیدی ہین کبھی اسقدر قیدی ایک وقت مین جمع نہین ہوے پاے جسوقت تیس قیدی ایک وقت مین جمع ہو جائین تو اُنکو قتل کر ڈالنا چاہیے

کرامین سے کوئی نہ کوئی فتاح طلسم ضرور ہی سو ماق جادو یہ نامہ لیکر مع اسیران طلسم جانب قلعہ عجائب روانہ ہوا جسوقت دروازۂ طلسم سے باہر آیا خبر عجائب ترک کو ہوئی کہ بادشاہ طلسم نے اسیران طلسم کو بھیجا ہی اور سو ماق قیدیون کو لیے ہوے داخل قلعہ عجائب ہوا عجائب شاہ سے نامہ بادشاہ کا لیکر پڑھا اور نہایت بے پروائی کے ساتھ سب کو زندان مین بھیجدیا اور آپ اپنے دو سردارون کو ساتھ لیکر تھوڑی فوج سے برائے شکار روانہ ہوا چونکہ یہ دونون سردار عجائب ترک کے نہایت زبردست ہین نام ایک کا الماق کوہ پیکر اور دوسرے کا قلماق کوہ پیکر ہی اور عجائب ترک بھی نہایت زبردست ہی اسکو از حد غرور ہی اور اپنے سامنے کسی کو موجود نہین جانتا ہی اگر بادشاہ طلسم ساحر نہ ہوتا تو یہ اُسکا مطیع بھی نہ ہوتا الحاصل جسوقت عجائب ترک صحرا مین پہونچا ایک مقام پر چند ہرن پاکیا دونون سردارون کو ساتھ لیکر فکر صید مین جانب صحرا روانہ ہوا جاتے جاتے ایک مقام پر چند آہو نظر پڑے عجائب ترک نے گھوڑا ڈالا ساتھ ہی الماق کوہ پیکر اور قلماق کوہ پیکر نے بھی گھوڑے دوڑا دیے ہرن کچھ دور تک تو ساتھ ساتھ بھاگے جسوقت صیاد قریب پہونچے تو ہرن علحدہ علحدہ بھاگے اور منتشر ہوگئے اب ایک ایک نے ایک ایک آہو کو اپنا صید قرار دیکر اُسکے پیچھے گھوڑا ڈالا اور جانب صحرا روانہ ہوے الماق و قلماق نے تھوڑی دور جاکر اپنے اپنے آہوؤن کو صید کیا اور صید لیکر لشکر کی طرف پلٹے مگر عجائب شاہ ترک بہت دور نکل گیا سامنے ایک چشمہ نظر آیا آہو قریب چشمہ کے پہونچکر جھجکا اور گھبراکر دوسری طرف بھاگنے کا قصد کیا تھا کہ چوکڑی بھولا اچکنے لگا عجائب ترک نے تیر مارا کہ آہو کے گلے پر پڑا اور یہ اُچھل کر گرا عجائب ترک گھوڑا دوڑا کر قریب اُس آہو کے آیا چاہتا تھا کہ گھوڑے سے اُتر کر ذبح کرون کہ جانب صحرا سے بگولا گرد کا اُٹھا اور آواز زنجیر کان مین آئی عجائب شاہ رُکا کہ دیکھ لینا چاہیے کون آتا ہی جسوقت قریب پہونچکر گرد شق ہوئی دیکھا کہ ایک دیوانہ چلا آتا ہی نظر جو دیوانہ کی آہو پر پڑی پکارا کہ او سرکش غضنب کیا تو نے کہ میرے صید کو صید کیا اب مجھے کب چھوڑتا ہون بغیر صید کیے ہوے اصل یہ ہی کہ نام اِس دیوانے کا مردم درخون آشام ہی اسنے بھی ایک آہو کے پیچھے گھوڑا ڈالا تھا ہمیشہ اسکا یہی نشانہ قریب ہی آہو تو درکوہ مین چلا گیا یہان پہونچکر اسے یہ شبہہ ہوا کہ میرے آہو کو اسنے صید کیا ہی عجائب ترک نے کہا کہ او دیوانے یہ تیرا صید نہین ہی مین دور سے اسکے پیچھے آیا ہون اسنے بہت پریشان کیا ہی یہ دراصل میرا صید ہے دیوانے نے کہا کہ اچھا یون ہی سہی یہ تیرا صید ہی اور تو میرا صید ہی یہ کہکر عجائب ترک کی طرف بڑھا دیکھا عجائب ترک بے یہ ماننے والا نہین ہی اسنے بھی تلوار نیام سے کھینچ لی اور جیسے ہی دیوانہ قریب پہونچا دیوانہ مردم در نے ہاتھ کلائی پر ڈالدیا اور ٹھوکا مارا کہ عجائب ترک اوندھے مُنھ یال مرکب پر آرہا دیوانہ نے کمر زنجیر کا بند پکڑ کر کھینچ زین سے اُٹھا لیا اور چاہا کہ چرخ دیکر زمین پہ مارون کہ یکایک از پردۂ بیابان گردے برخواست مگر گرد خفیف یہ معلوم ہوا کہ ایک سوار گھوڑا دوڑاتا چلا آتا ہی دیوانہ مردم درخون آشام نے یہ جانا کہ کوئی طرفدار اِسکا آتا ہی بس اِسنے قبق ماری ساتھ ہی آواز کے ہر چہار طرف سے زنجیرون کی کھڑکھڑاہٹ

پیدا ہوئی دیکھا کہ ہزار ہا دیوانے زنجیرین کھڑکاتے چھوچھیان ہاتھون مین لیے دوڑے چلے آتے ہین اُدھر وہ بگولہ
گرد کا شق ہوا اور دیکھا ایک جوان زبردست مرکب پر سوار چلا آتا ہی یہ جوان ایرج دلاور تھے جو تبلاش
لوح طلسم طرطوسیہ روانہ ہوے تھے نظر جو انکی دیوانہ پر پڑی دیکھا ایک جوان کو ہاتھ پر بلند کیے ہوے
ہی اور وہ شخص فریاد کر رہا ہی ارے کہان ہین میرے اہل لشکر جو مجھے ہاتھ سے اِس ظالم کے بچائین پس یہ
دیکھتے ہی ایرج نوجوان نے آواز دی کہ چھوڑ دے اسے کہ یہ فریاد کر رہا ہی دیوانہ نے کہا کہ او جاہل رسید
تو کہانسے آیا اور اسکا کون ہی جو طرفداری کرتا ہی جا چلا جا ورنہ یہی حال تیرا بھی کرونگا ایرج نوجوان نے فرمایا
کہ جو تجھسے ہوسکے کی نکرنا چھوڑدے اُسے اور اِدھر آ مجھسے سامنا کر دیوانہ نے عجائب ترک کو تو چھوڑ
دیا اور ایرج نوجوان کی طرف متوجہ ہوا کہا لا ضرب بہادری کی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ دستور ہمارا
پیشدستی نہین ہی پہلے تو وار کر اور حوصلہ اپنا نکال لے یہ سنکر دیوانہ نے چوبدست ماری ایرج نے دستہ
چوب پر ہاتھ ڈال دیا اور جھٹکا مارا کہ دیوانہ اوندھے منہبال مرکب پر آ رہا لیکن دیوانہ نے بھی جھکتے جھکتے
گریبان مین ہاتھ ڈالدیا اور چوب ہاتھ سے چھوڑدی اِدھر ایرج نے کلائی چھوڑکر زنجیر مین ہاتھ ڈالا زور
کشمکش کے ہونے لگے مرکب لنگرون کی تاب نہ لاسکے چھے پھنکنے دونون بہادر مرکبون سے کود کر آمادۂ
تلاش ہوے زرہین پارہ پارہ ہوگئین چمڑا کا کشتی کا بند ہاتھ اوچ ہونے لگے دونون ہین کہ گتھے ہین
ہرا ہیان دیوانہ مردم درنے جو دیکھا کہ حریف بھی زبردست ہی چھوچھیان لے لیکر دوڑے نظر دیوانہ مردم
ور کی پڑی اِسنے اشارہ سے منع کیا کہ خبردار ایسی حرکت نہ کرنا دو دیوانے تو رُکے اب ایرج نوجوان اور
دیوانہ مردم درمین شام تک کشتی رہی ایرج نے خیال کیا کہ دیر بہت ہوئی پس ایک مرتبہ دونون بازو دیوانہ
کے مضبوط پکڑے اور سر سینے سے ملاکر جو زور کیا کیا رہ قدم دوڑا لیگئے سامنے کو کہ دیکر جھٹکا مارا کہ دونون گتھے
آشنا بزمین ہوے بس یون ہی ہایان ہاتھ دراز کرکے جو زور کیا زمین سے اُٹھا لیا اور سر پر چرخ دیکر چاہتے
تھے کہ زمین پر ماروین جو دیوانہ نے امان مانگی فرمایا جبر ڈایمان کہا قبول ہی ایرج نے دیوانہ کو چھوڑ دیا
دیوانہ نے جلدی سے نقاب نوچ لی ایرج نے فرمایا کہ یہ کیا حرکت تھی دیوانہ مردم درنے کہا کہ
مین نے ایک خواب دیکھا تھا اُسکی تصدیق چاہتا تھا بیشک خواب میرا صحیح ہی کیا آپ کا نام ایرج نوجوان ہی
فرمایا ہان مجھے ایرج کہتے ہین اِسنے کہا کہ جلد کلمہ تلقین فرمایئے ایرج نے کہا اب خواب اپنا
جلد بیان کر دیوانہ نے بیان کیا کہ مجھے خواب مین ایک مرد بزرگ نے ہدایت کی تھی کہ تجھے ایک راہبر ملیگا
اور وہ ہدایت دین اسلام کریگا تو مذہب اسلام کو اختیار کرنا کہ انجام تیرا بخیر ہو اور نام اُس شخص کا ایرج
ہوگا مین نے کہا کہ مجھے صورت اُس شہریار عالی وقار کی دکھا دیجیے یہ سُنکر اُن مرد بزرگ نے ایک شخص کو
دکھایا صورت اُنکی میری نظر مین تھی اِسی واسطے مین نے نقاب نوچ لی تھی کہ دیکھون آپ وہی ہین یا اور
کوئی ہین الحمد للہ کہ خواب میرا سچا تھا یہ سُنکر ایرج نوجوان بہت خوش ہوے اور کلمہ تلقین فرمایا دیوانہ
مسلمان ہوا اب ایرج نے پوچھا کہ یہ لوگ جو تمھارے ساتھ ہین اِنکے ہاتھون مین کیا شی ہی
اور میری طرف کس ارادہ سے چلے تھے دیوانہ مردم درنے عرض کی قبلہ ان لوگون کا یہ ہی کہ
اے خون آشامی کے بنا کر یا نہین رکھتے ہین جسوقت بھوکے ہوتے ہین تو نصف آدمی جسم انسان مین
گڑوکر خون پی لیتے ہین بلکہ کچھ انسان پر موقوف نہین ہی انسان ہو یا حیوان مثل سپر غیل خرس وغیرہ کے

کہ خورا کہ انکی خون ہی یہ اسی ارادہ سے آپ کی طرف بھی چلے تھے جو مین نے منع کیا یہ سکندر ایرج نوجوان نہایت متعجب ہوے اور فرمایا کہ ان لوگون کو منع کرو کہ اس غذا کو ترک کرین اسلیے کہ خون حرام چیز ہی پینا اسکا مذہب اسلام مین درست نہین ہی یہ سنکر دیوانہ مردم درنے کہا بہت خوب اور اُن لوگون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ جس شخص کو آئین اسلام اختیار کرنا ہو وہ میرا ساتھ دے ورنہ جہان مزاج مین آئے چلا جاے سب نے عرض کی کہ ہم آپ کے ساتھ ہین جو مذہب آپ کا وہ ہمارا جو طریقہ آپ اختیار کرینگے اُسکی پابندی ہم بھی واجب جانینگے آپ ہی نے ہم کو اِس غذا کی طرف رغبت دلائی تھی اور کہا تھا کہ نہایت قوی غذا ہی اسی سے ہمنے اختیار کیا تھا اور سب غذائین ترک کردی تھین اب آپ منع کرتے ہین ہم بھی اسنے ترک کردینگے غرضکہ ان سب نے وہ چھوچھیان اُسی مقام پر پھینکین اور کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوے لیکن یہ سب معرکہ جو عجائب ترک نے دیکھا ایرج نوجوان سے عرض کی کہ آپ اِسطرف کس غرض سے تشریف لاے تھے اور کیا ارادہ رکھتے ہین فرمایا کہ پہلے تو اپنا حال بیان کرا سنے عرض کیا کہ مین بادشاہ شہر عجائب کا ہون برا ے شکار اسطرف آیا تھا ایک مقام پر چند آہو نظر آئے اُنکے تعاقب مین گھوڑا ڈالا ساتھ والے چھوٹ گئے اور مین یہان تک نکل آیا یہان پہونچکر مین نے آہو کو صید کیا کہ یہ حضرت تشریف لاے اور کہا کہ آہو میرا صید ہی اسی پر اسے تکرار بڑھی کہ میرے اِنکے مقابلہ ہوا مین اِنکے ہاتھ سے زیر ہوا لشکر میرا پیچھے ہی یقین ہی کہ لوگ تلاش مین آتے ہون گے یہی ذکر تھا کہ گرد اُڑی اور الماق کوہ پیکر اور قلاق کوہ پیکر اسی ہزار سوار سے آکر پہونچے اپنے بادشاہ کو دیکھکر نہایت خوش ہوے اور بادشاہ کے ہمراہ اور بھی دو شخص اور بہت سی فوج دیوانون کی دیکھی بادشاہ سے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہین عجائب ترک نے اِنسے بھی سارا واقعہ بیان کیا اور ایرج نوجوان کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اس شہریار با اقبال کی بدولت جان بچی اور یہ میرے محسن و رہبر ہین کہ راہ راست تعلیم فرمائی اور پنجہ اجل سے چھڑایا مین نے اطاعت اِنکی اختیار کی اُن لوگون نے کہا جسکے آپ مطیع ہوے اُسکے ہم مگر یہ اعتقادی بات ہی ہان اگر زور آزمائی ہوجاے تو تسکین ہو جاے ایرج نوجوان نے فرمایا کہ مجھے عذر نہین ہی مین ابھی موجود ہون مگر عجائب شاہ نے اشارہ سے منع کیا اور کہا کہ مین نے خوب سمجھ لیا ہی تم مقابلہ نہین کرسکتے ہو غرضکہ عجائب شاہ ایرج نوجوان کو لیے ہوے لشکر مین اپنے آیا اور بارگاہین استادہ کرائین کہ شام ہوچکی تھی ایرج نوجوان سے عرض کی کہ آج اِسی مقام پر قیام فرمائیے اور کل شہر مین تشریف لیجاے گا ایرج نوجوان نے فرمایا مناسب ہی غرض جب بارگاہین برپا ہوگئین خیمے خرگاہین استادہ ہوچکین لشکر نے مقام کیا ایرج نوجوان داخل بارگاہ ہوے صحبت عیش آراستہ ہوئی ساقیان سیمین ساق جام زرنگار اور صراحی مرصع کار لیکر حاضر ہوے اور حکم طائفون کو ہوا کہ آکر مجرا کرین کھانے پکنے لگے ایرج نوجوان نے فرمایا کہ اے عجائب شاہ اِس سامان کو بالفعل موقوف رکھو کہ مین مبتلاے رنج و الم ہون جسوقت پروردگار عالم اِس قید غم سے نجات دیگا اور روز مسرت نمودار ہوگا تو ہم شوق سے شریک جشن ہونگے عجائب شاہ نے عرض کی کہ دشمنون کو کیا غم ہے فرمایا جس غم نے یہانتک پہونچایا وہ یہ ہی کہ میرے دو بیٹے اور ایک پوتا اسیر طلسم ظلوسیہ ہوگئے ہین نقاب دار ریا دلہ پوش نے اُنکو گرفتار کرکے طلسم مین قید کردیا ہی مین اُنکے چھڑانے کو نکلا تھا یہانتک کہ

اس مقام پر پہونچا اور طلسم طرطوسیہ پر نظر تقریر دیکھا اگرچہ قبل اسکے میرے تمہارے شناسائی بھی نہ تھی لیکن ہم صاحب دل بھی ہین کسی کو تمہارے رنج والم دیکھ نہین سکتے یہ سنکر عجائب شاہ نہایت پریشان ہوا اور دل مین کہا کہ یہ وہی شخص ہی جسکی جانب سے حکیم طرطوس بیابانی کو خوف ہی اگر اسے گرفتار کرکے خدمت مین حکیم صاحب کی روانہ کرونگا تو یقین ہی کہ مرتبہ میرا زیادہ ہو اور حکیم صاحب کا خوف دفع ہوجاے اور اہل طلسم کی جان خطرہ سے بچے یہ خیال کرکے اٹھا ایرج نوجوان نے پوچھا کہان جاتے ہو عجائب شاہ نے عرض کی کہ مین نے حکیم جشن دے دیا تھا اب اُس سامان کے ملتوی کرنے کو جاتا ہون اور شخص دعوت کا انتظام کرتا ہون ایرج نوجوان خاموش ہو رہے اور مردم درختون آشام سے باتین کرنے لگے اور فرمایا کہ میرے لشکر مین تمہارے ہمجنس تمہارے اور بھی ہین یقین ہی کہ اُنسے ملاقات ہوگی تو تم بہت خوش ہوگے لیکن خداوند کریم اس مرحلہ طلسم سے نجات دے اور فرزند میرے بخیر و خوبی مجھسے ملین تو لطف ہی دیوانہ مردم درکہہ رہا ہی کہ بہت خوب مجھے اپنے ہمجنسون سے ملنے کا از حد اشتیاق پیدا ہوا اور حضور کے فرزندون کے دیدار کا بھی شوق ہی خداوند کریم اُن کو قید سے رہائی دے اور آپ کو فتح یاب کرے یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین اور عجائب شاہ ترک جو بارگاہ سے باہر آیا اپنے عیار کو طلب کیا جسوقت وہ حاضر ہوا کہا اے مہتر خبیث یہ شخص جسکو مین نہایت اعزاز و اکرام سے لایا ہون یہ دشمن ہی اسے دوست نہ سمجھنا گرفتاری اسکی بطور واجبات سے ہی اور یہ اعزاز و اکرام مصلحت سے ہی یون اُسپر قابو پانا نہایت دشوار ہی اسلیے کہ وہ زبردست ہی اسے فریب سے اسیر کرنا چاہیے مہتر خبیث نے کہا کہ بہت خوب مین جاکر انتظام کرتا ہون لیکن یہ تو فرمایئے کہ یہ کون ہی عجائب ترک نے کہا یہ وہ شخص ہی کہ جسکے خوف سے تمام طلسم طرطوسیہ مین تہلکہ ہی اور حکیم طرطوس بیابانی اس سے نہایت خوف کرتا ہی نام اسکا ایرج نوجوان ہی یہ برائے تلاش لوح طلسم طرطوسیہ نکلا ہی الغرض یہ انتظام سپہری کرکے خدمت مین ایرج نوجوان کی حاضر ہوا باتین ہونے لگین عجائب ترک نے کہا حضور مجھے معلوم ہی کہ لوح کس مقام پر رکھی ہی مین آپ کو بتا دونگا اور طلسم کو بآسانی فتح کرا دونگا اور اسیران طلسم بھی میرے قابو مین ہین جسوقت آپ قلعۂ عجائب مین تشریف لیچلینگے تو قید کیون کو دیکھ لیجیے گا جس جس کو چاہے رہا کردیجیے گا یہ باتین سنکر ایرج نوجوان اور بھی خوش ہوے اور فرمایا کہ اے عجائب شاہ اسوقت میرا جی چاہتا ہی کہ یہانسے زنخانہ مین جا پہونچون اسواسطے کہ فرزند میرے اسیر ہین اور مین باکرام تمام یہان بیٹھا ہون عجائب شاہ نے عرض کی کہ حضور نہ گھبرائین انشاءاللہ کل اپنے فرزندون سے مل لیجیے گا مین صبح ہوتے ہی کوچ کردونگا اور دو پہرون چڑھتے چڑھتے قلعہ مین پہونچ جاؤنگا سب قیدی حاضر خدمت کرونگا جس جس کو چاہے رہا کردیجیے گا یہ سنکر ایرج نوجوان کو تسکین ہوئی غرضکہ یہ باتون مین پہر رات آگئی وہان مہتر خبیث نے سب انتظام کرلیا کہ بیہوشی آمیز کھانا ایک طرف چُن دیا اور باقی کھانا اچھا تھا بظاہر اُس کھانے کے تکلفات زیادہ تھے جس مین بیہوشی ملی ہوئی تھی جب اس انتظام سے فرصت ہوئی اور دسترخوان چُن گیا تو اس عیار مکار نے آکر عرض کی کہ دسترخوان چُنا ہوا ہی عجائب شاہ اُٹھا اور سامنے ایرج نوجوان کے آیا نہایت لجاجت کے کلمات زبان پر لایا اور عرض کی نان و نمک نوش فرمایئے اور عزت اس خاکسار کی بڑھایئے ایرج نوجوان نے فرمایا کہ اسقدر انکسار کی کیا ضرورت ہی جب مہمان تمہارے ہوے تو عذر کیا ہی اور ابھی تو تم سے بڑی بڑی امیدین ہین عجائب شاہ نے عرض کی کہ مین ناچیز کس قابل ہون اگر اقبال حضور کا یاور رہی تو سب کام آسانی سے سرانجام پا جائینگے غرضکہ ایرج نوجوان اٹھے اور

عجائب شاہ کے ساتھ ہوے بعد اسکے عجائب شاہ نے مردم درعون آشام سے کہا اور اپنے رفقا کو لیا یہ سب اُس خیمہ مین آئے جہان دسترخوان چنا ہوا تھا کھانے انواع واقسام کے موجود تھے مہتر خبیث نے دسترخوان کی سب حالت عجائب شاہ ترک سے بیان بھی کر دی تھی عجائب شاہ ترک نے سمجھ کر ایک ایک کو بٹھایا جو لوگ اپنے رفقا و ملازمین تھے اُنکو بائین مین جگہ دی اور ایرج نوجوان و مردم دریا نہ کو صدر مین بٹھایا آپ مصروف اہتمام رہا ہر چند ایرج نوجوان نے اصرار کیا مگر عجائب شاہ ترک نے نہ مانا اور عرض کی کہ اب غلام اُس روز ساتھ کھائیگا جبکہ فرزند بھی آپ کے قید سے رہا ہو کر شریک دسترخوان ہون گے گویا یہ منت مین نے مانی ہے ایرج نوجوان بسبب اپنی سادہ مزاجی کے خاموش ہو رہے الغرض سب نے کھانا کھایا ہاتھ منھ دھونے سے فراغ حاصل کیا اب خیمہ سے نکل بارگاہ کی جانب چلے راستے مین ایرج نوجوان کو چکر آیا اور لہرا کر گرے گرتے ہی چپک آئی اور بیہوش ہو گئے دیوانہ مردم در سنبھالنے چلا تھا کہ یہ بھی بیہوش ہو کر گرا عجائب شاہ ترک نے اپنے سردارون سے کہا کہ باندھ لو ان دونون کو اور بلا کر آہنگرون کو ہتکڑیان بیڑیان ڈالدو حسب الحکم آہنگر حاضر ہوے اور ان دونون کو اسیر غل و زنجیر کیا اُدھر مہتر خبیث نے لشکر دیوانہ مردم دریا مین بھی بیہوشی آمیز کھانا تقسیم کیا اور اسطرح کہ ایک وقت مین سب نے کھایا یہ بھی سب کے سب بیہوش ہوے چالیس ہزار دیوانون کو اسیر غل و زنجیر کیا اور اب عجائب شاہ ترک نے الماق کوہ پیکر و قلماق کو سمجھایا کہ مین اسوقت کا منتظر تھا یہ ایسا نہ تھا جو یون گرفتار یا قتل ہو سکتا اور ان سب کی قید اپنے ہمراہ لیکر جانب قلعۂ عجائب روانہ ہوا جسوقت داخل قلعہ ہوا ان قیدیون کو بھی داخل زندان کیا وہان سہراب بن رستم ثانی اور رستم ثانی اور شہریار نامدار نے اپنے کو ہلاک کرنے مین کوئی بات باقی نہ رکھی تھی مگر اجل سے مجبور تھے کہ ابھی انکی قضا نہ تھی جو زندہ بچ گئے رات دن دعاے مرگ کیا کرتے تھے کہ اس ذلت و خواری کی زندگی سے تو مرجانا بہتر ہی جسوقت ایرج نوجوان بھی داخل زندان ہوے تو سہراب ثانی وغیرہ ایرج کو دیکھکر اور بھی غمگین ہوے اور امید رہائی بھی قطع ہو گئی پوچھا کہ آپ کیون کر اسیر پنجۂ تقدیر ہوے ایرج نوجوان نے ساری سرگذشت بیان کی از ابتدا تا انتہا اور دیوانہ مردم در سے اُسی حالت مین ملاقات کرائی اور دغا عجائب ترک کی بیان کی اسی زندان مین ارقم بن صندل بھی موجود تھا جسوقت اِسے معلوم ہوا کہ یہ لوگ میری رہائی کو آئے تھے تو اپنے حال زار پر رونے لگا اور عرض کی کہ مین عجب بدنصیب ہون کہ میرے ستارے کی نحوست تمام سعد ستارون پر غالب ہے آپ ایسے با اقبال لوگ بھی میری رہائی کی نیت کر کے گرفتار بلا ہوے افسوس صد ہزار افسوس لیکن سہراب ثانی وغیرہ طریقۂ گرفتاری ایرج نوجوان شکر شکر خدا بجالاے کہ یہ ہم سب کے بزرگ تھے خدا نے انکو زیر ہونے کی ذلت سے بچایا اور دوسرے طریقے سے گرفتار بلا ہوے یہان تو یہ گرفتاران قید غم و الم کی صحبت گرم ہے اسیران چمن و گرفتارون سے باتین کر رہے ہین اور وہان عجائب ترک نے ایک نامہ حکیم طرطوس بیابانی کو تحریر کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ جو قیدی آپنے بھیجے تھے ایک مالکا اور عزیز گرفتار ہوا ہے کہ نام اُسکا ایرج نوجوان ہے تعداد بھی قیدیون کی پوری ہو گئی اب کیا حکم ہوتا ہے جسوقت یہ نامہ حکیم طرطوس بیابانی کو پہونچا طرطوس بیابانی اِس نامہ کو دیکھکر نہایت خوش ہوا جواب لکھدیا کہ اگر مجھے خوف تھا تو اسی کا تھا لہذا اب کوئی خطرہ باقی نہ رہا تم اسے سب سے پہلے قتل کرنا بعد ازان اور جسقدر قیدی ہون اُنکو بھی قتل کر ڈالنا یہ حکم نامہ حکیم طرطوس بیابانی کا جب عجائب ترک کو ملا اسنے حکم دیا

کہ میدان خونی تیار ہو کل قیدی قتل کیے جائینگے حسب الحکم تیاری میدان خونی کی ہونے لگی چبوترہ ریت کا بنایا گیا جلاد ان
مریخ خصال آکر قیام پذیر ہوے دوسرے روز صبح کو عجائب ترک نے لشکر گران آگرہ پہونچا اور اتفاق دیو پیکر
و قلماق دیو پیکر قیدیون کو اپنے ہمراہ لیے ہوے جانب میدان خونی چلے بتیس پہلوانان جرار و بہادر رسا بون پہ
زنجیرون سے جکڑے ہوے گرد بتیس ہزار سوار تلوارین کھینچے ہوے آن قیدیون مین تھین معلوم کہان کہانکے
امیرزادے اور شاہزادہ تھے جو اُس نازنین کی اُلفت مین گرفتار بلا ہوے تھے جسکا ذکر لقا بیدار بادلہ پوش
کے ساتھ آچکا ہی غرضکہ جسوقت یہ سب قیدی میدان مین پہونچے دیکھا کہ دارین استادہ ہین جلاد سرخ
کپڑے پہنے ہوے بسابر سے صفین باندھے ننگی تلوارین ہاتون مین لیے کھڑے ہین ان سب قیدیون کو
لاکر چبوترہ پر بٹھایا اور جلاد تلوارین کھینچکر سرون پر کھڑے ہوے اُسوقت ایرج نوجوان نے حسرت سے
جانب گردون دیکھا اور درگاہ رب پاکذات مین عرض کرنے لگے کہ ای کس بیکسان وای مدد رس غریبان تو قادر و توانا
ہی اگرچہ اسوقت سب سامان موت کے پیش نظر ہین مگر تو نچاہے تو کیا مجال ہی کسی کی جو رویان میلا کر سکے
دوہا جا کو راکھے سائبان مار نہ سکے کوئی بال نہ بیکا کر سکے جو دوجگ ہری ہوئی ہ اگر تو نے قضا ہم لوگون کی بانکے
ہاتھ سے نہین ہین کی ہی تو کیا طاقت ہی کہ یہ قتل کر سکین ہرچند اب ہوس جینے کی نہین ہی اسواسطے کہ جتنے ساتھی تھے
سب اُٹھ گئے نورالدہر سے ایک لطف چشمک کا تھا اُنکا بھی پتہ نہین کہ کیا ہوے آیا چلے گئے یا ہماری طرح کہین گرفتار
بلا ہین باقی جسقدر لوگ امیر ثانی کے ہمراہ تھے اُنمین سے صرف پچہتر آدمی بچے تھے اُنکا حال بھی نہین معلوم کہ زندہ
ہین یا مرگئے تو مین کیا سمجھکر امید زندگی کرون اور دعاے طول حیات مانگون مگر مرجانا بھی اختیاری فعل نہ تھا ورنہ
اس فکر سے کیون مرتے کہ مٹی بھی خراب ہوگی یہ کفار بعد مرگ خدا جانے میت سے کیا سلوک کرین بہر طور اپنی تو
کوئی فکر نہین ہی ہان یہ تمنا ضرور تھی کہ یہ فرزند میرے مجھکو دفن کرتے اور مین اُنکو اپنے سامنے دنیا سے جاتے نہ دیکھتا
اور جو حسرت اُنکے دلون مین بھری ہوئی تھی وہ پوری ہوجاتی کس ولولے مین یہ لڑکا سہراب ثانی طلسم
چہل چراغ کو فتح کرکے برائے مقابلہ بدیع الملک چلا تھا کہ بزور شمشیر صاحبقرانی لونگا ہرچند کہ ہم لوگ اس
بار کو نہین اُٹھا سکتے اسواسطے کہ یہ کام اُن لوگون کا ہی جو تحمل مزاج بھی ہون ہم لوگ سپاہی ہین ہمین بات کی
برداشت کہان مگر یہ امر ضرور ناگوار گذرنے کا تھا کہ حمزۂ ثانی نے سراسر ناانصافی کی اور رستم امیر اول کے سبکو
ایک نظر سے کبھی نہ دیکھا اور بغیر ہمارے مشورہ کے بدیع الملک کو صاحبقران کر دیا ہم اہل عالم کی نظر مین ذلیل
ہوے کہ شاید یہ لوگ کمزور تھے جو ان مین کوئی صاحبقران نہ ہوا اگر حمزۂ ثانی ہمسے مشورہ کرتے تو ہم خود
بدیع الملک کو صاحبقران کرتے گمان تو یہ تھا ہی کہ ایک مقابلہ رستم ثانی اور بدیع الملک سے ہوجاتا کہ
اُنمین بھی معلوم ہوتا کہ یہ بھی زور و طاقت جرأت و ہمت مین ہم سے کم نہین ہین پھر اُنکی صاحبقرانی اُنہین کے سپرد
کر دیتے مگر افسوس کہ دل کی دل ہی مین رہی جاتی ہی یہ فرما کر بحسرت رستم ثانی اور سہراب بن رستم اور شہریار
کی طرف دیکھا وہان جلاد نے اذن طلب کیا اور عجائب ترک نے حکم دیا کہ پہلے اس سرکش کو قتل کرو کہ اسکے ہاتھ سے
باسطرح دیوانہ مردم درکوزہ کیا کیا قوت و جرأت سے خوف معلوم ہوتا ہی جو قیامت اُٹھا ڈالے اور پھر نہ قیامت برپا کرے
تو اب اُنکی گرفتاری بھی ناممکن ہی یہ سنکر جلاد نے کہا کہ سمجھ کر حکم دیجیے ایسا نہ ہو بعد کو افسوس ہو عجائب ترک نے کہا خوب سمجھ
لیا ہی کہ اسکا قتل ہونا ہی بہتر ہی جلاد نے پھر اذن طلب کیا ہنوز تیسرا حکم نہین ملا ہی کہ رستم ثانی نے آواز دی کہ او ملعون پہلے
میرے قتل کا حکم دے کہ مین پہلے اسیر ہوا تھا اُسین بعد کو قتل کرنا شہریار نامدار نے کہا کہ مین پہلے اسیر ہوا تھا پہلے میرا

سرتن سے قلم کرز سہراب بن رستم نے کہا کہ اسیر اول تو مین ہون مجھسے ابتدا کرو یہ سب میرے بعد اسیر ہوے ہین جلاد حیران ہی کہ کسے قتل کرون یہ عجب طرح کے اسیر ہین کہ مرنے پر دم دیتے ہین سو ایک اپنی موت کی خواہش کر رہا ہی جلاد نے کہا کہ تم لوگ اپنی اپنی تمنا بیان کرو کہ وقت آخر تمہارا قریب ہی اجل سر پر کھڑی ہی بقول شاعر ؎ اجل لگائے ہوے تاک ہر کسی پر ہی ہوش باش کہ عالم روا روی پر ہی سب نے یہی جواب دیا کہ ہمین سوا موت کے کوئی تمنا نہین ہی لہذا ہم بیان کرتے ہین کہ ہمین جلد قتل کرو یہ نوجوان نے فرمایا کہ مین ان سب سے بڑا ہون پہلے مجکو قتل کرو اور اُن لوگون کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے فرزندو اس امر مین ہٹ نہ کرو وقت آخر اپنے داغ نہ دکھاؤ اس کشمکش مین جلاد کی عجب چکر مین ہی کہ کسے قتل کرون اور کسے چھوڑون کہ یکایک از پردۂ بیابان گوشے برخواست مگر گرد تیرہ و تیرہ و غیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ و پلے گرد در زمین پیچیدہ زیر آسمان ایک آسمان خاکی مگر شفق گون نمودار ہوا سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہی آخر وہ گرد آندھی کی طرح قریب پہونچکر شق ہوئی دیکھا کہ ایک نقابدار بادلہ پوش چالیس ہزار سرخ پوشون سے چلا آتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ پرکالۂ آتش زبانین نکالے ہوے چلے آرہے ہین تمام صحرا سرخ ہوگیا ایرج نوجوان حیرت مین تھے کہ یہ کون شخص ہی اور کسکی کمک کے واسطے آیا ہی لیکن سہراب ثانی کو گمان ہوا کہ شاید یہ وہی نقابدار بہادر ہی جو مجھے طلسم کنجور ہ کے راستہ مین ملا تھا جب مین سوداگر کے ساتھ گرفتاری متعلہ سحر کو جاتا تھا عرض نقابدار یاقوت پوش نے پہونچتے ہی نعرہ کیا کہ ہاش اے گروہ کفار خبردار و ہوشیار باشید کہ منم نقابدار یاقوت پوش کے گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی اے وفا باز یہ کیا حرکت تھی کہ دغا سے گرفتار کرکے مردان عالم کو قتل کرتے ہو خبردار اگر ایک قیدی کو بھی قتل کیا تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہکر دہین سے تلوار کھینچی اور جلادون کی طرف چلے عجائب ترک نے اپنے سرداروں سے کہا کہ روکو اس نقابدار مملوک روزگار کو کہ یہ بڑے ہمے سے چلا آتا ہی ایسا نہ ہو کسی قیدی کو رہا کردے تو ایک کے دو ہو جائینگے پھر قوت اِسکی دونی ہو جائیگی یہ سنتے ہی الماق دیو پیکر نے گرز گران سنگ کو سنبھالا اور نقابدار یاقوت پوش کی طرف چلا اور آواز دی کہ بس او نقابدار خبردار آگے بڑھنے کا قصد نکرنا ورنہ ایک ہی ضرب گرز مین ایسا پست کرونگا کہ مانند حباب کے سر اُٹھانا دشوار ہو جائیگا نقابدار نے فرمایا کہ او ملعون تو مجھے دھمکاتا ہی مین نے ایسے شقالون کی پھکیان بہت دیکھی ہین تو اپنے تن و توش پر بھولا ہی یہ موٹے موٹے ہاتھ پاؤن لکڑی کی طرح کاٹ کے ڈال دونگا یہ سنتے ہی الماق کوہ پیکر نے جھپٹ کر گرز مارا نقابدار یاقوت پوش نے ہاتھ کو گرز مین ڈال دیا اور جھٹکا مارا کہ گرز ہاتھ سے الماق کے نکل گیا اور الماق دیو پیکر اوندھے منہ یال مرکب پر آرہا نقابدار نے گرز بخیر کو بند پکڑکر جو زور کیا اتنے بڑے جوان کو ایکسا ہی زور مین صدر زین سے اُٹھاکر بلند کیا اور ہاتھ مین بجاے سپر لیکر آگے بڑھے عجائب ترک نے تو حواس جاتے رہے کہ اتنے بڑے جوان کو یہ اسطرح ہاتھ پر لیے ہوے ہے جسطرح کوئی بچہ کو سنبھالتا ہی اور ایرج نوجوان وغیرہ یہ زور و طاقت نقابدار سرخ پوش کی دیکھکر وجد کرنے لگے لیکن الماق دیو پیکر نے جو دیکھا کہ بھائی میرا اسیر ہوا مرکب کو دوڑا کر سامنے نقابدار سرخ پوش کے آیا اور تلوار ماری نقابدار نے وار اسکا پشت شمشیر پر روک کر الماق دیو پیکر کو قلمان دیو پیکر پر کھینچ مارا یہ معلوم ہوا کہ کوہ پر کوہ گرا دونون بھائی آپس مین ٹکرا گئے اور پیکر انکے چور چور ہو گئے تمام ہڈیان جسم کی شکستہ ہو گئین حس و حرکت کی طاقت نہ رہی رومین ان دونون کی گلے ملتی

ہوئی جانب دوزخ روانہ ہوگئین جسم خاک پر تھرا کر رہ گئے نقابدار یاقوت پوش نے نعرہ کیا اور قیدیون کی طرف چلا اُدھر عجائب ترک نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ دو سردار میرے جو قوت بازو تھے نقابدار کے ہاتھ سے ہلاک ہوے اسنے لشکر کو آواز دی کہ مارو اس نقابدار مغلوک روزگار کو ارے غضب کیا اسنے کہ پہاڑ کو اکھاڑ کر پہاڑ پر مارا یہ انسان ہے یا جن ہے یہ سنتے ہی تمام فوج عجائب ترک کی نقابدار پر ٹوٹ پڑی ہمراہیان نقابدار بھی آپڑے تلوار چلنے لگی سر گرنے لگے بازار موت گرم ہوا اُدھر رستم ثانی نے اسیرج نوجوان سے عرض کی کہ حضور شوکت نقابدار بہادر کی ملاحظہ فرمایئے کیا کہون عقل نہین کام کرتی اسیرج نوجوان نے فرمایا کہ اے فرزند اسوقت داد اصاحب کی تصویر یعنے عمرو بن حمزۂ ثانی کی شکل آنکھون کے نیچے پھر گئی سوا اُنکے یہ زور دوسرے کو نصیب نہین ہوا یہ فرما کر کہا کہ اب وقت رہائی آگیا قیدین توڑو بڑے شرم کی بات ہے کہ جب کوئی قید کاٹے تو رہا ہون یہ فرما کر ہتھوڑی بیڑی پر یا علی کہکر جھٹکا مارا مانند تار عنکبوت توڑ دیا اور ریشۂ خام کے پارہ پارہ کر کے پھینکدیا اُدھر رستم ثانی نے قید توڑی بعد اسکے شہریار نامدار نے اِنکے بعد سہراب نے اور ہتھکڑیان بیڑیان پکڑ پکڑ کر جلادون پر گرے جسکو ہاتھ مارا دیا زمین پر لوٹن کبوتر بنکر رہ گیا گرا اور تھر تھرا کر تمام ہو گیا جو باقی رہ گئے تھے اُنکی قیدین کاٹ دین اب یہ سب مع ارم بن صندل شاہ وغیرہ شریک جنگ ہوے سواروں کو قتل کر کر کے مرکب و شمشیر پر قبضہ کیا دیوانۂ مردم درکی فوج ایک مقام پر مقید تھی جھپٹ کر اسیرج نوجوان نے نگہبانون کو مار کر ہٹا دیا اور اُن سب کو رہا کر دیا یہ بھی آکر لشکر عجائب ترک پر گرے تلوار چلنے لگی زمین خون سے لال ہو گئی صداے ہیر و بزن بلند ہوئی اُدھر تو یہ ہنگامہ برپا تھا کہ سر پر سر گرتے تھے تیرون کی بارش تھی تلوارون کی بجلیان چمک رہی تھین ابر سیرون کا دھوان دھار چھایا ہوا تھا خون کا دریا زمین پر جاری تھا لیکن نقابدار سرخپوش اُسی دریاے خون کو پیدل کر قریب عجائب ترک کے جا پہونچا اور آواز دی کہ باش او دغاباز کہان جائیگا بچکر میرے ہاتھ سے عجائب ترک نے جو دیکھا کہ نقابدار سر پر آپہونچا جھپٹ کر تلوار ماری نقابدار نے کاٹی اسکی پکڑ کر دوسرا ہاتھ کمر بند مین ڈال کر قاش زین سے بلند کر لیا اور سر پر چرخ دیکر چاہتے تھے زمین پر ماروں کہ اُستخوان اسکے پارہ پارہ ہو جائین کہ اِسنے آواز الامان بلند کی نقابدار نے فرمایا بشرط ایمان اِسنے عرض کیا قبول ہے فرمایا پھر اُسی طرح تو دغا کریگا اب اعتبار جاتا رہا اِسنے عرض کی کہ جب درحقیقت مین نے فریب کیا تھا لیکن اب بصدق دل عرض کرتا ہون اسواسطے کہ مجھپر حقیقتِ دین اسلام ظاہر نہ تھی بیشک مذہب آپ لوگونکا برحق ہی جو ایسی ایسی بلاؤن مین پھنسکر مستقل مزاج رہتے ہین اور پھر خداوند کریم بچاتا ہی یہ سُنکر نقابدار بادلہ پوش نے اسکو بچھر زین مرکب پر بٹھا دیا اِسنے فوج کو منع کیا اور طبل امان بجوا دیا دونون لشکر علٰحدہ ہوے عجائب ترک نقابدار کو مع جملہ اسیران طلسم لیکر داخل قلعہ ہوا اور دونون فوجین باہر قلعہ کے مقیم ہوئین تاکہ لاشین میدان جنگ سے اُٹھائی جائین جسوقت کشتون کو شمار کر کے علٰحدہ کیا تو معلوم ہوا کہ چھ ہزار کافر مارے گئے اور ایک ہزار مسلمان کام آئے اب عجائب ترک نے کلمہ پڑھا اور از صدق مسلمان ہوا اور اپنے رفقا سے کہا کہ جسکو ساتھ میرا دینا ہو وہ اس مذہب برحق کو اختیار کرے ورنہ شہر سے میرے چلا جاے یہ سُنکر سب نے عرض کی کہ جو مذہب بادشاہ کا وہی ہمارا مذہب ہم آپسے علٰحدہ ہونا پسند نہین کرتے علاوہ اسکے مذہب اسلام کی برکت بھی ہم پر بخوبی ظاہر ہو گئی

بعد اسکے افسران فوج کو ہدایت دین اسلام کی وہ سب بھی ایمان لاے اور افسران فوج نے تمام لشکر کو مسلمان کیا اب قلعہ عجائب اسلام آباد ہوا اور عجائب ترک نے بڑی دھوم سے دعوت ان لوگون کی کی اور ایرج نوجوان سے تصور اپنا عفو کرایا ایرج نوجوان نے خطا اسکی معاف کی اور فرمایا کہ اے عجائب ترک اگر تو سمجھکر مسلمان نہ ہوتا تو پھر دین تیرا ناقص رہ جاتا نقابدار یاقوت پوش نے جانا چاہا تھا مگر عجائب ترک نے نہایت اصرار کیا اور منت و سماجت کرکے روکا کہ دعوت قبول فرمایئے اور رد دعوت نہ کیجیے کہ باعث میری دلشکنی اور توہین کا ہوگا ایرج نوجوان وغیرہ نے بھی بڑے اصرار سے روکا اب یہ سب کے سب دعوت کھاکر ایک ہی مقام پر بیٹھے اور نقابدار کو ایرج نوجوان و شہریار نامدار و رستم ثانی و سہراب بن رستم نے گھیر لیا کہ مبادا یہ جانیکا قصد کرین تو ہر طرح انکو روکین اور دریافت حال کرین کہ آپ کون صاحب ہین عین اگرمی صحبت مین ایرج نوجوان نے پوچھا کہ آپ کہان تشریف رکھتے تھے اور جبر ہماری گرفتاری کی کیون کر دریافت ہوئی نقابدار نے اپنا تمام واقعہ بیان کیا کہ مین گل افشان جادو کی رہائی کے واسطے طلسم شرر افشان مین گیا تھا بعد فتح طلسم کے میلجی گھبرایا اور مین فوج کو اپنی لیکر جانب صحرا روانہ ہوا راہ مین آپکے لشکر کو ایک صحرا مین مقیم پایا اور آپ لوگون کو نہ دیکھا پوشیدہ طور سے مین نے جبر دریافت کرائی تو معلوم ہوا کہ تین بہادر اسیر طلسم ہوے اور آپ انکے رہائی کے گئے ہین مین بھی اُسی طرف روانہ ہوا جدھر آپ کو جاتے ہوے اہل لشکر نے دیکھا تھا اور مجھسے بیان کیا تھا یہانتک کہ اس مقام پر پہونچا اور الحمدللہ کہ بروقت پہونچا ایرج نوجوان نے فرمایا کہ اب اپنے نام نامی واسم گرامی سے بھی آگاہ فرمایئے کہ آپ کون صاحب ہین اتنا تو ہمنے سمجھ لیا کہ آپ ہمہی لوگون مین سے ہین مگر یہ نہین معلوم کہ بزرگ ہین یا خرد ہین نقابدار نے فرمایا کہ اس امر مین زیادہ اصرار نہ فرمایئے کہ مین ہون کون خردی و بزرگی ظاہر کیے دیتا ہون کہ اسمین میرا بھی فائدہ ہو کہ ہر شخص سے حسب مراتب برتاؤ ظہور مین آئے مین آپ سب مین چھوٹا ہون اور رشتہ مین برابر ہون لیکن مجکو بجاے رستم ثانی و شہریار نامدار صو کیجیے ایرج نے رستم ثانی سے اشارہ کیا کہ نقاب نوچ لو رستم ثانی نقابدار کے برابر بیٹھے ہوے تھے اور نقابدار یاقوت پوش ایرج نوجوان کی طرف مخاطب تھے بس رستم ثانی نے جلدی سے ہاتھ بڑھاکر بند نقاب کو جھٹکا مارکر اوپر الٹ دیا اور وہ سب بیٹھے سامنے آکر کھڑے ہوگئے کہ تصور میرا عفو ہو ؎ ناز برآن کن کہ خریدار تست ورنہ یوں کیسے سہ کہ مہاے تو ما را کرد کستاخ گرد من ہمان خلعت کہ بہم جیسے ہی نقاب چہرہ نقابدار سے دور ہوئی یہ معلوم ہوا کہ ابر شفق گون سے مہر تابان نمودار ہوگیا دیکھا ایرج نوجوان نے کہ خط و خال دوسرے عمرو بن حمزہ یونانی کا ہے مگر سن مین رستم ثانی سے بھی کم معلوم ہوتے ہین سہراب بن رستم سے کچھ شاید بڑے ہون بس دوڑکر ایرج نے گلے سے لگالیا اور شہریار نامدار و رستم ثانی بھی بغلگیر ہوے نقابدار نے سہراب بن رستم کو بھی گلے لگایا اور رونے لگے ایرج نوجوان نے فرمایا کہ اے برادر اب اپنے نام نامی سے بھی آگاہ کیجیے نقابدار نے کہا کہ مجکو شہنشاہ صف شکن بن سلطان سعد بن قمر بن حمزہ یونانی کہتے ہین ایرج نوجوان نے فرمایا کہ وہ تو صورت سیرت سبھی چیزین گواہی دے رہی ہین کیون نہ ہو آپ کسکے فرزند اور کسکے پوتے ہین ہمیشہ سے آپ کے بزرگون کے احسان ہمارے بزرگون پر چلے آتے ہین آپکے والد ماجد نے بھائے دادا صاحب کے علم شاہ نوجوان کا کیسا کیسا ساتھ دیا ہے یہانتک کہ ملک فرنگستان کے فتح کرنیمین بھی شریک تھے اور کیسے کیسے زبردستون کو زیر کیا ہے اور ہمیشہ ہمارے بزرگون کے طرفدار رہے اور والد ماجد یعنی شاہزادہ خاور سیاہ لعل خشان خوزیر خاور ری یعنے ملک قاسم جب ملک سنجان مین داخل ہوے ہین اور بدیع الزمان بھی بلغ گوہر ملک مین موجود تھے تو ایک پہلوان زبردست کو بدیع الزمان نے زیر کیا تھا اور ایک کو قاسم نے اور آتش بازی

ہوتی تھی تو کہ ورقا نے رنجیرہ خوار بدیع الزمان کی طرف سے برائے مقابلہ ملک قاسم آیا تھا اور موت بن سارق برائے مقابلہ بدیع الزمان گیا تھا تو والد ماجد کے طرفدار آپکے دادا صاحب تھے اور راہ مین ورقا نے رنجیرہ خوار کو روک کر بہت کچھ ڈرا دھمکا دیا تھا اور ہمارے دادا صاحب یعنی شاہزادہ علمشاہ نوجوان اپنے بھائی بدیع الزمان کے طرفدار تھے اور موت بن سارق کو ڈرا دیا تھا کہ بدیع الزمان بہت زبردست ہی خلاصہ یہ کہ آپ لوگون کے بار احسان سے ہمیشہ سے ہماری گردن بجی کر رہی ہی یہ باتین سُنکر نقابدار یاقوت پوش کا دل بھر آیا اور کہا کہ اب اس ذکر کو جانے دیجیے جو باتین اُن بزرگون کی تھین وہ اُنھین کے دم تک تھین ہملوگ ویسے دل اور زور اور قوت کہان سے لائین انبوہ بھائی ۔ئی کا عدو عزیز عزیز کا تشنہ خون ہی غرضکہ دیر تک اسیطرح کی باتین ہوا کین بعد اسکے نقابدار یاقوت پوش نے بھی ہمراہی ان لوگون کی اختیار کی اور فرمایا کہ مین آپکے ساتھ ہون چلکر بہ طاق پر بدیع الملک سے مقابلہ کیجیے اور صاحبقرانی چھین لیجیے غرضکہ اس مقام سے یہ بھی شریک ہوے اور اب پانچ نقابداران سرخ پوش ہوے عجائب ترک نے عمدہ عمدہ مقامات اپنے سفر کے دکھلائے اور رستہ مقامون کی سیر کرائی بعد ان راستہ طلسم طرطوسیہ کا پوچھا عجائب ترک نے بیان کیا کہ یہان سے فلان صحرا کی طرف ایک سنگ گران زمین پر رکھا ہی کہ آپ ایسے پہلوان ملکر اُسے ہٹا سکتے ہین اُسی کے نیچے دہنہ طلسم ہی لیکن ایک شخص سے اُس پتھر کا ہٹنا دشوار ہی اور یہ چور دروازہ ہی طلسم کا کہ پوشیدہ طور پر ساکنان طلسم اسطرف سے نکلے جاتے رہتے ہین یہ سُنکر ایرج نوجوان نے فرمایا کہ مین برائے فتاحی طلسم جاتا ہون آپ لوگ یہین قیام کرین شہنشاہ صف شکن نے کہا کہ میری رائے ناقص ہین یون کسی کا جانا درست نہین ہی اول زائچہ سے دریافت کر لیا جاے کہ فتاح طلسم ہی کون جسکا نام نکلے وہی جاے سب نے اس راے کو پسند کیا اور منجمون کو طلب فرماکر استخراج احکام کا حکم فرمایا اہل تنجیم نے بارہ برج سات ستارون کو ذہن مین لاکر نظرات سعد نحس پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ بسوا ایرج نوجوان کے جو شخص جائیگا وہ ناکام رہیگا عرض کی کہ حضور کلید طلسم طلسم کی ایرج نوجوان ہین انکے علاوہ جو شخص قصد فتاحی کرے گا وہ گرفتار بلا ہوگا یہ سُنکر سب خاموش ہو رہے اور ایرج نوجوان اُٹھ کھڑے ہوے اور سب سے ملکر ایک راہبر کو ساتھ لیکر جانب طلسم طرطوسیہ روانہ ہوے بعد طے مراحل قریب اُس سنگ کے پہونچے جسکا پتہ عجائب شاہ ترک نے بتایا تھا ایرج نوجوان نے بسم اللہ کہکر تمہر زور کیا گرفت نہ ہوئی کہ اُسے بلند کرتے لیکن ایک طرف سے جو زور کیا سو قدمنک ہلے ہوے چلے گئے اور وہان سے پلٹ کر دہنہ طلسم مین کود پڑے جسوقت پانون ایرج نوجوان کے زمین سے آشنا ہوے دیکھا کہ ایک صحرا ے وسیع ہی کہ کوسون شجر تک معلوم نہین ہوتا زمین برگیلا تک نہین ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہان کبھی بوے انسان نہین آئی ہی ایرج نوجوان حیران ہین کہ کس طرف جاؤن کچھ دور چلے تھے کہ سامنے ایک عمارت بلند معلوم ہوئی

گرد اُس عمارت کے ایک دیوار کھنچی ہوئی تھی اور دروازہ بلند لگا ہوا تھا ایرج نوجوان اُس
عمارت کی طرف متوجہ ہوے جاتے تھے دوپہر دن آگیا بظاہر عمارت فریب معلوم ہوتی
تھی لیکن جسوقت رہبر دی کی نو دو پہر مین قریب اُسکے پہونچے دیکھا کہ دروازہ مانند آغوش
معشوقان کے کھلا ہوا ہی اور کوئی نگہبان تک نہین ہی جیسے انہون نے دروازے کے قدم رکھا
ہوا سے تند چلی یہ معلوم ہوا کہ پردے کانون کے پھٹ جائینگے بعد کچھ دیر کے ایک
دیو مہیب سامنے سے پیدا ہوا اور پکارا کہ او سرکش تو کون ہی جسنے اتنی بڑی جرأت کی کہ
داخل طلسم ہوا اور باغ حکیم طرطوس بیابانی تک آپہونچا اب کب جیونا ہون تجکو
یہ کہتا ہوا ایرج نوجوان کی طرف چلا ایرج نے تلوار کھینچی دیو نے دیکھا کہ بھڑنے پر
آمادہ ہی بس ہاتھ مین دیو کے ایک قرنا تھی توڑا اسنے قرنا کو منھ سے لگا کر دم دیا یہ معلوم
ہوا کہ اسرافیل نے صور پھونکا آواز قرنا گوش گردون کے پار ہوئی تمام صحرا گونج اٹھا
اور ایرج نوجوان بیہوش ہوکر زمین پر گرنے ہی دیو نے ایرج کو اٹھا لیا اور خدمت
حکیم طرطوس بیابانی مین روانہ ہوا جسوقت باغ کو طی کرکے داخل قصر ہوا دیکھا کہ
حکیم طرطوس بیٹھا ہوا ہی گرد مجمع شاگردون اور ملازمون کا ہی دیو نے ایرج کو سامنے
حکیم کے رکھ دیا اور کہا کہ بسر کشی دروازہ باغ تک آپہونچا تھا مین نے بیہوش کیا حکیم
طرطوس نے دیو سے کہا کہ یہ وہ شخص ہی جسنے صدہا دیوون کو مارا ہی اگر تو قرنا سے
کام نہ لیتا تو یہ تجکو قتل کرتا اسی کے خوف سے مین نے یہ قرنا بنا کر تجکو دی تھی کہ ایک زمانہ
مین یہ آئیگا اور تجکو قتل کر ڈالے گا اب اسے ہوشیار کر دیو نے الٹی قرنا پھونکی کہ ایرج
کو ہوش آیا حکیم طرطوس نے گرد ایرج کے ایک لکیر کھینچ دی تھی کہ اس حد سے باہر
نہ نکل سکے غرضکہ جب ایرج نوجوان کو ہوش آیا اپنے کو ایک قصر رفیع مین پایا ایک
طرف دیو کو کھڑے دیکھا اور تخت پر حکیم کو دیکھا آواز دی کہ جو شخص خدائے کریم کو
برحق جانے اور اُسے وحدہ لاشریک مانے اُسپر میرا سلام پہونچے حکیم طرطوس نے کہا
کہ ہان اہل ہین بیٹھا ہوا ہی مگر ابھی تک خیالات وہی ہین ایرج نوجوان نے فرمایا کہ او ملعون
ہر وقت مین کلمہ حق زبان پر جاری رکھنا چاہیے تیری کیا حقیقت ہی ہمنے بڑے بڑے
ساحرون اور پہلوانون کے سامنے ایسی ہی گفتگو کی ہی حکیم طرطوس بیابانی نے کہا
خیر نام اپنا بیان کر کہ تو کون ہی جو موت سے نہین ڈرتا ایرج نوجوان نے نام اپنا ظاہر
کیا اور فرمایا کہ موت سے ڈرنا بیکار ہی جو وقت اُسکا معین ہی وہ کسیطرح ٹل نہین سکتا اسے
موت کو دور نہ سمجھے وہ بشر عاقل ہی ؎ قبر مین سونا ہی تک مین کفن پاس رہے ؎ اگر ہزار
برس کی زندگی ہوئی تو بھی ایک دن مرنا ہی کہان گئے وہ لوگ جنھون نے دعوی خدائی
کے کیے تھے اور ایک عالم کو مطیع اپنا کر گمراہ کیا اور خود بھی گمراہ ہوے عاقبت
کے واسطے جہنم مول لیا یہ سُنکر حکیم طرطوس بیابانی نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی تو جرب زبان
بھی بہت ہی اس سے کچھ فائدہ ہوگا مین سمجھ گیا۔ فتاح طلسم تو ہی ہی تجھے بغیر قتل کیے

ہوے نر ہونگا یہ کہکر دیو سے کہا کہ جلد اسے قتل کر کہ ایک پل زندہ رکھنا اسکا درست
نہین ہی یہ وہ شخص ہی جسکے خوف نے راتون کی نیند اڑا دی تھی دیو بارادۂ قتل بڑھا تھا
کہ ایرج نوجوان تلوار کھینچکر دیو کی طرف چلے لیکن جیسے ہی اُس گنڈے کو ناگھا بیہوش ہوکر
گرے دیو چلاکہ قتل کرڈالون یکایک سامنے سے دختر حکیم طرطوس نمودار ہوئی اور کہا
کہ کیا طلسم کشا آگیا حکیم طرطوس نے جواب دیا کہ ہان کہا کہ جسے مین قتل کرون کہ
اسکی دہشت نے میرے آنام مین فرق ڈالا یعنی طلسم سے نکلنا چھوڑا سیر و تفریح چھوٹی
اکیلے گھر مین پڑے پڑے جنون ہوگیا حکیم طرطوس بیابانی نے کہا کہ یہ تمھارے
ہاتھ سے قتل ہوگا مین نے اسکی موت اسی دیو کے ہاتھ سے معین کی ہی دختر حکیم نے
کہا کہ کیا یہ دیو ساحر ہی جواب دیا کہ ساحر تو نہین ہی مگر اسے حربہ مین نے تیار کر دیا ہی سوا
اُس حربہ کے اسکا دوسرے حربہ سے ہلاک کرنا اچھا نہین ہی تم تامل کرو دختر حکیم نے
دیو کو منع کیا کہ ابھی اسے قتل نکرو اور اپنے باپ کے قریب آئی حکیم طرطوس نے کہا
کہ تو ہمارے حکم کو منسوخ کرتی ہی اور قتل طلسم کشا مین دیر کرتی ہی تو نے ادب و لحاظ
سب ترک کر دیا دختر حکیم نے قریب ہوکر چکر آواز دی کہ پہلے اپنی جو رو بیٹی کی تو خبر لے
بڑا حکیم بنا ہی اور طلسم کشا کو قتل کرنے چلا ہی ارے جسکی قضا نہو اُسے کوئی ہلاک کرسکتا ہی
یا جسکی موت آگئی ہو تو اُسے کوئی روک بھی سکتا ہی حکیم طرطوس بیابانی حیران ہی کہ
آج یہ کیسی باتین کر رہی ہی اور تو کبھی یہ اسطرح کی سخت کلامی اور آنکھ مین آنکھ ڈالکر
بات نکرتی تھی پوچھا ای دختر سبب غصہ کا کیا ہی مجھسے تو کس بات پر ناراض ہی یہ سنکر
دختر حکیم نے حکیم طرطوس کو ایک طمانچہ مارا اور کہا کہ تو بغیر سزا پاے نہ مانے گا
اور اپنے ارادہ سے باز نرہے گا تھپڑ کھاتے ہی حکیم چکر کھاکر زمین پر گرا اور بیہوش ہوگیا
اور لوگ حیران ہین کہ باپ بیٹیون کی لڑائی مین کون دخل دے یہ دونون پھر ایک
ہو جائینگے اور ہم جسکی مخالفت کرینگے وہ ہمیشہ کے واسطے عدو اور باغی ہو جائیگا لیکن
دیو نے فرنا سنبھالی اور پکارا کہ بس الگ رہیے گا اب قریب حکیم صاحب کے قصد جانیکا
نہ کیجیے گا ورنہ پھر ہمین دست اندازی کرنا پڑے گی کوئی بھی باپ کے ساتھ ایسی بے ادبی
کرتا ہی یہ سنکر دختر حکیم طرطوس بیابانی دیو کی طرف پلٹی اور کاندھے سے غلیل
اتار کر آواز دی کہ او ملعون کچھ تیری شامتین تو نہین آئی ہین باپ کیسا اور بیٹی
کیسی مین تیرا باپ ہون نے ہوشیار ہو جا دیو نے کہا تو کون آواز دی کہ منم مہتر
سیارۂ ثالث یہ کہکر جو غلہ مارا تو دیو کے بائیں پیر انگوٹھے کے تو ہزار ٹکڑے ہوگئے
اور بقیہ بیہوشی جو آڑا دیو چیخ مار کر زمین پر گرا اُدھر یہ ماجرا حکیم طرطوس نے جو یہ
معرکہ دیکھا اٹھکر بھاگے کہ یہ کون بلا آگئی سیارۂ ثالث نے بھاگتے وقت
ایک غلہ اُنکی پشت پر مارا کہ وہ ٹوٹ گیا اور بقیہ بیہوشی آڑا یہ بھی تمام اُنکو گرے
اب سیارۂ ثالث جلدی سے قریب حکیم طرطوس بیابانی کے آیا اور حکیم

نو دین اٹھا کر اسی کے ہاتھ سے وہ لکبر مشا دی جسمین ابرج نوجوان قید ہوے تھے
اور اسے پھاند کر بیہوش ہو گئے تھے سیارۂ ثالث سمجھ گیا تھا کہ جبتک یہ لکبر
اسی کے ہاتھ سے نہ مٹے گی اُسوقت تک ابرج کا ہوشیار ہونا دشوار ہے جیسے ہی لکبر مٹی
ابرج نوجوان کو ہوش آیا دیکھا تو حکیم بھی بیہوش پڑا ہے اور دیو بھی اور تمام
شاگردان و رفقاے حکیم طرطوس بھی بیہوش ہین اور دختر حکیم کھڑی ہوئی
ہے ابرج نوجوان نے فرمایا کہ اے نازنین تو نے بڑا احسان کیا کہ میری طرف سے
اپنے باپ کا مقابلہ کیا اور الحمد للہ کہ تو کامیاب ہوئی مجھے رہا کیا اور ان سب کو
بیہوش کیا اب یہ بھی بیان کر دے کہ یہ احسان کس سبب سے کیا مین تجھے کیا سمجھون
اسیران طلسم مین سے دو بہتے فرزند اور ایک پوتا ہے تو کسکی مجھ پر مطلوبہ ہے اور یہ تو
ظاہر ہے کہ میرا تجھ سے اب قابل رغبت نہین رہا یہ سنکر دختر حکیم ہنسی اور دست بستہ
عرض کی کہ اے شہریار کیا کچھ اور ارادہ بھی ہے مین ہون غلام آپکا سیارۂ ثالث
یہ سنکر فرمایا کہ ارے تو یہان کہان سیارہ نے عرض کی کہ جسوقت سب اسیر بلا ہوے
یعنی تینون فرزند دلبند آپکے نقاب دار بادلہ پوش کے ہاتھ سے زیر ہو گئے
تو مین پریشان تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے یہ ایسے لوگ نہین ہین کہ انکو کوئی بھی اسیر کر سکے
اور جب یہ سب زیر ہو گئے تو آپکی طرف سے بھی ناامیدی ہوئی کہ اب آپ بھی
گرفتار بلا ہو جائینگے لہذا لشکر مین رہنے سے تو کوئی فائدہ نہ تھا مین حقیقت حال
دریافت کرنیکی غرض سے نکلا کہ دریافت حال کرکے کوئی صورت رہائی کی پیدا
کرون یہانتک کہ اُس صحرا مین پہونچا جہان ایک پتھر رکھا ہوا ہے مجھے شک ہوا کہ
یہ پتھر اسرار سے خالی نہین ہے ایک درخت کے نیچے بیٹھکر سوچنے لگا کہ اتنے مین پتھر
ہٹا اور دختر حکیم طرطوس نکلی اور جانب صحرا روانہ ہو گئی ایک کنیز اسکی اُس
پتھر پر بیٹھ گئی اور چند کنیزین ساتھ اسکے سیر صحرا کو روانہ ہو گئین مین نے صورت
بدل ایک برہمن کی بنائی اور پوتھی بغل مین دبا کر فریب اُس کنیز کے آیا جسے
دختر حکیم طرطوس دیدۂ طلسم پر چھوڑ گئی تھی اس کنیز نے جو مجھے دیکھا کہا مہاراج ہمارے
بھی دان دیکھ دو کہ کیسے ہین اُس سے مین نے انکار کیا اُسنے سبب پوچھا مین نے کہا کہ
میرا مطلب نکال دے تو مین تیرا کام کر دون اُسنے کہا تمہارا کیا مطلب ہے مین نے کہا
کہ اس نقاب کے اندر کیا ہے جہان سے تم آئی ہو اور یہ کون نازنین ہے جسکی تم ملازم ہو
اُسنے سارا حال طلسم طرطوسیہ کا مجھ سے بیان کیا اور نازنین کو کہا کہ یہ دختر ثانی طلسم
کی ہے نام اسکا بت سنگین دل ہے جسوقت مین حال طلسم دریافت کر چکا تو مین نے
پوتھی کھولکر کچھ سرخیہ بتانا شروع کیا اتنی دیر تک بتایا کیا کہ بت سنگین دل
سیر کرکے پلٹ آئی اور مجھکو دیکھکر کہا کہ مہراج ہمارے سارے بھی دیکھ دو مین نے
اُسکا زائچہ بھی کیا اور بچار کر کے دن سخت بتائے اور کہا کہ اُمارا اسکا میرے پاس ہے

اگر کہو تو ابھی ہو جاے اُسنے کہا اس سے بہتر کیا ہی بس مین نے ایک مٹھی بیہوشی لیکر سر سے
پاؤن تک اسطرح اُتاری کہ اثر اُسکا دماغ تک پہونچ گیا اور وہی مٹھی خاک بیہوشی کی
سب کنیزون پر کھینچ ماری کہ ملکہ کی بلا تمھاری جان کو لگے بقیہ بیہوشی کے اثر سے
وہ سب بیہوش ہو گئین بس مین نے جلدی سے ملکہ کو اُٹھا کر ایک پتھر کے نیچے مار کر دبا دیا
اور خود ملکہ کی صورت بنکر اُن کنیزون مین شامل ہو گیا سب کو ہوشیار کیا اور کہا جلدی
بھاگو وہ برہمن نہ تھا کوئی بلا تھی کہ ہم سب کو بیہوش کر کے غائب ہو گیا آجکل زمانہ بُرا آشوب
ہی دن ہلوگون کے سخت ہین ایسا نہو کوئی افتاد پڑے لہذا آیندہ سے سیر موقوف کرو
اور اب طلسم کے باہر آنا مناسب نہین ہی اور یہ امر والد ماجد کے بھی خلاف گذرے گا کیونکہ
وہ اکثر منع کیا کرتے ہین یہ سُنکر وہ کنیزین حیران ہو گئین اور سبکو لیے ہوے داخل طلسم
ہوا اور صورت بت سنگین دل کی بنا ہوا اسی مقام پر قیام پذیر ہوا کہ جو گرفتار ہو گا
وہ یہین آئیگا اسوقت دیکھا جائیگا چنانچہ مجکو آپکے اسیر ہونیکی خبر معلوم ہوئی مین یہان آیا اور حضور
کو رہا کیا ایرج نوجوان نے فرمایا کہ دختر حکیم طرطوس کو ہدایت دین بھی کر لی تھی بابون ہی
مار ڈالا سیارہ ثالث نے عرض کی کہ حضور چہرہ اُسکا سیاہ تھا اور باتین اُسکی بتا
رہی تھین کہ وہ دشمن خدا و رسول تھی بات بات مین اہل اسلام کو بُرا بھلا کہتی تھی اور
شان پروردگار عالم مین کلمات کفر منہ سے نکالتی تھی مجھے یقین ہو گیا تھا کہ یہ مسلمان
نہو گی ورنہ مین قتل نکرتا اب ایرج نوجوان نے سیارہ ثالث کو گلے سے لگایا اور
فرمایا کہ تو نے بڑا کام کیا اب اس دیو کو تو مین قتل کیے ڈالتا ہون اور تو اس حکیم کو
قتل نکر بلکہ زبان پر تکلہ دیکر اسے ہوشیار کر یہ فرما کر تیغہ آبدار کا وار کیا کہ دیو کے دو ٹکڑے
ہوے اور حکیم طرطوس بیابانی کو ہوشیار کیا آنکھ جو حکیم طرطوس کی کھلی اپنے کو
عجیب حال پُرملال مین دیکھا کہ زبان پر تکلہ سوزن ہی ہاتھ بندھے ہوے ہین دختر طلسم
کھینچے سر پہ کھڑی ہی دیو قتل کیا ہوا سامنے پڑا ہی ایرج نوجوان سامنے کھڑے ہوے
ہین حکیم طرطوس بیابانی حیران تھا کہ یہ کیا معرکہ ہی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ ہوشیار
ہوا اور دیکھ قدرت خدا کو کہ چشم زدن مین کیا سے کیا ہو گیا یا مین تیرے سامنے
اسیر بلا تھا یا اب تو میرے سامنے گرفتار بلا ہی حکیم طرطوس نے دختر کی طرف چشم حسرت
سے دیکھا اور کچھ کہنا چاہتا تھا مگر زبان پر تکلہ ہونے کی وجہ سے کچھ کہہ نہ سکا ایرج نوجوان
نے فرمایا عیار سے کہ قلم دوات اور کاغذ اسکے سامنے رکھدو اور قریب اُسکے
کھڑے رہو اور اس سے کہو کہ پتہ لوح طلسمی کا بتا ورنہ اتنے کو ضرب مار دونگا کہ کھال
کھینچ کے ڈالدونگا اور حکیم سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ تیری دختر نہین ہی بلکہ میرا عیار ہی
اور فرمایا عیار سے کہ صورت اصلی اپنی ظاہر کر عیار نے رنگ و روغن عیاری چھڑا کر صورت اپنی
دکھائی اور قلم دوات سامنے حکیم طرطوس بیابانی کے لاکر رکھا حکیم نے
لکھنے سے انکار کیا اور گردن ہلائی سیارہ ثالث نے لوٹے مارنا شروع کیا

اتنے کو فرے مارے کہ حکیم طرطوس کو بیحواس کر دیا ایرج نے اشارہ سے منع کیا کہ ایسا
نہو یہ ہلاک ہو جاے ابھی اس سے پتہ دریافت کرنا ہی غرضکہ مجبور ہو کر حکیم طرطوس نے
تحریر کیا کہ لوح بیابان مرگ مین ہی حاکم وہان کا اوتارین مرگ جادو ہی تا وقتیکہ
وہ نہ مارا جائیگا اسوقت تک لوح دستیاب نہوگی ایرج نوجوان نے اس تحریر کو پڑھا
اور سیارۂ ثالث سے کہا کہ اسکو قفس آہنی مین بند کرو اور قفس اسکے قصر مین لٹکا دو
بعد اسکے سیارۂ ثالث کو بھیجکر شہنشاہ صف شکن و سہراب و رستم وغیرہ سبکو بلا لیا
اور ان سب سے کہا کہ اب آپ لوگ اسی مقام پر قیام کرین اور مین تلاش لوح مین
جانب بیابان مرگ جاتا ہون اگر لوح دستیاب ہوئی تو المراد ورنہ جو مرضی خدا ہوگی
وہ ظاہر ہوگا یہ سب نہایت خوش ہوے اور ایرج نوجوان ان سب سے رخصت
ہو کر جانب بیابان مرگ روانہ ہو گئے جاتے جاتے قریب شام ایک صحراے پر بہار
مین پہونچے کہ وہان جابجا منہدم عمارتون کے نشانات موجود تھے جس سے یہ پایا جاتا تھا
کہ یہ صحرا کسی زمانہ مین گلشن تھا اور یہان کسی کا مسکن تھا درخت سرسبز و شاداب
تھے سبزے گونا گون لگے ہوے تھے ایک نہر جاری تھی لیکن تمام صحرا پر عجب طرح کی
حسرت برس رہی تھی ہر گل چاک گریبان تھا اور غم و رنج خزان کے باعث پژمردہ
ہوا جاتا تھا ہر نخل نخل ماتم کی شکل تھا برگ کف افسوس مل رہے تھے ڈالیان بار غم و الم
سے جھک گئی تھین نہر باچشم پر آب حال بربادی گلشن پر رو رہی تھی نرگس چشم انتظار
وا کیے ہوے نگران تھی سنبل بال پریشان کیے ہوے اتری باغ پر افسوس کنان تھا
سوسن بصد زبان کلمات رنج و افسوس ظاہر کر رہے تھے باد صبا کی رفتار نبض مریض ناتوان
کے مانند تھی ایرج کا دل بھر آیا جی چاہا کہ چیخ مار کر رؤن مگر ضبط سے کام لیا دل تھام لیا
لیکن حیران ہو کہ یہ اداسی کس سبب سے ہے اور کونہا مکین اس مکان کو ویران کر گیا ہے
کہ ہر برگ و بار پر حسرت برس رہی ہے اسی حیرانی و پریشانی مین شام ہو گئی جنگل سائین
سائین کرنے لگا پرند اڑ اڑ کر اپنے اپنے آشیانون کی طرف چلے آسمان پر ستارے
چمکے مہر جانتاب نظرون سے پنہان ہوا ایرج نوجوان نے نہر سے وضو کیا نماز مغربین کو
ادا کر کے ایک درخت کے نیچے بیٹھکر وظیفہ پڑھنے لگے اب وہ وقت ہو کہ ماہتاب بھی
افق چرخ سے نمودار ہو چکا ہو صحرا مین روشنی پھر پیدا ہوئی ہو درختون کا سایہ عجب بہار
دے رہا ہو کوہ بالا کو سون تک اسطرح بھولا ہوا ہو کہ یہ معلوم ہوتا ہو ایک چادر
سفید بچھی ہوئی ہو یکایک بالاے درخت ایک جوڑا بلبل کا آکر بیٹھا ایک پھول
منہ مین دبا ہوا تھا کبھی یہ اسپر منقار رکھتا تھا کبھی وہ منہ رکھکر پیار کرتا تھا ایک
معشوق سے دو عاشق حسرت دل نکال رہے تھے اور کوئی رشک و حسد نہ تھا ایرج نوجوان
ان جانورون کی طرف متوجہ ہو گیا اور دل مین کہنے لگا کہ کیا قدرت ہو یا لطیفان تضاد قدرتی
کہ انمین مادہ رشک مطلق نہین ہو انسے مین مادہ بلبل نے بزبان انسانی اپنے نر سے

کیا یہ کیا بات ہی کہ جب ہم اس درخت پر آکر بیٹھتے ہین تو از خود رقت طاری ہوتی ہی
دل بھر آتا ہی یہ کہتے ہی آنکھون سے اسکی آنسو جاری ہوے اُدھر نر بھی رونے لگا
یہ دیکھکر بیچ نوجوان کے آنسو بھی جاری ہوگئے اور کان کھڑے ہوے کہ یہ کیا اسرار ہی
نر نے مادہ سے کہا کہ خداوند کریم نے درختون مین سب طرح کی تاثیرین پیدا کی ہین یہ کوئی
تعجب کی بات نہین ہی اُسنے جواب دیا کہ یہ سچ ہی مگر چند دن پیشتر تو اس درخت مین یہ
تاثیر نہ تھی اور یہ مقام بھی ویران نہ تھا جبتک میرا تیرا ساتھ نہوا تھا مین اکثر اس درخت
پر آکر بیٹھی ہون تو اسوقت مین اسکے برخلاف اثر ظاہر ہوتا تھا تمام زمانے کے
رنج و درد ہو جاتے تھے غم غلط ہو جاتے تھے اب اُسکے خلاف پاتی ہون نر نے
بیان کیا کہ دنیا مین ہمیشہ انقلاب ہوا کرتے ہین آج یہ چمن خزان ہوا کل اُس باغ
مین بہار آگئی بہت سے ہمنفس قید صیاد مین گرفتار ہوگئے کتنون سے جدائی
ہوگئی ان باتون کا پوچھنا ہی کیا یہ تو باغ عالم کے نیرنگ ہی ہین جسطرح یہان کی آبادی
اُجڑ گئی اور ساکن اس مقام کے برباد ہوگئے اُسیطرح تاثیر بھی بدل گئی مادہ نے کہا
کہ تو مجھے بھلاوے نہ دے مین ایسی نادان بھی نہین کہ تیرے بھلاوے مین آجاؤن
خداوند عالم نے جو تاثیرین جن چیزون مین خلق کردی ہین وہ بدل نہین سکتی ہین مثلاً
ہمیشہ آگ کا کام جلادینا ہی تو آگ پانی کا خواص نہین پیدا کرسکتی درختون کی یہ تاثیر ہی کہ انمین
جو پھول پھل لگتے ہین لگینگے ممکن نہین ہی کہ بیلے مین چنبیلی پیدا ہو اور چنبیلی مین بیلا اور
دنیا کے انقلابات ان خواص کو بدل نہین سکتے یہ سنکر بلبل نر نہایت پریشان ہوا اور جھک کر
یہ جواب دیا کہ تجھے قدرت خدا مین دخل ہی اگر اُسکی یہی مصلحت ہو کہ جو اس درخت پر بیٹھے
اُسپر رنج و غم طاری ہو مادہ نے کہا کہ جو قاعدے انتظام دنیا کے بندھے ہوے ہین انمین
فرق نہین پڑسکتا ہی سوا عورت کے مرد کے یہان لڑکا نہین پیدا ہوسکتا مرد کوئی زندہ
نہین ہوسکتا اگرچہ خداوند کریم کو سب طرح کا اختیار ہی مگر عادت کے خلاف ضرور ہی
پھر نر نے کہا کہ دیکھ زیادہ ہٹ نکر کہ نتیجہ اسکا خراب ہی مادہ نے جواب دیا کہ اگر ہٹ میری
رکھنا منظور نہین ہی تو میرے پاس سے ہٹ کے بیٹھ آج سے میرے تیرے ترک یہ سنکر
نر پریشان ہوا کہا تو بڑی ضدن ہی خیر سن مجھسے مین جانتا ہون کہ اسوقت تیرا جی گھبرا رہا ہی
مین ایسی باتین کرتا ہون کہ تیرا دل بہلا جاتا ہی تو نہایت خوش ہوگی جب آشیانہ میرا
بیابان مرگ کے قریب تھا اور سن میرا کم تھا تو تیری مان میرے حال پر نہایت
شفقت کرتی تھی اسلیے کہ مان باپ کو میرے صیاد پکڑ لے گیا تھا مجھے تیری مان نے مثل
فرزندون کے پالا اور تیرے ساتھ شادی کردی یہ سنکر مادہ نے تین چار ٹھونگین مارین
کہا سونڈی کاٹے مین کچھ پوچھتی ہون تو کچھ بیان کرتا ہی لے مین جاتی ہون کسی اور
گلشن مین آشیانہ بناؤنگی اور اب جو مجھے اس راز سے آگاہ کیے گا اُسکے ساتھ شادی
کرکے زندگی بسر کرونگی جب نر مجبور ہوا تو اُسنے کہا کہ تیری نادانی دیکھیے کیا کرتی ہی اری

المختصر اسمین ایک راز ہی جسکے بیان کرنے مین سو طرح کے خطرے ہین روز آرام سے اس مقام پر آکر بیٹھتے ہین اب تو اس آشیانہ کو بھی چھڑوا یا چاہتی ہی اور تباہی مین ڈالا چاہتی ہی خیر جو تیری مرضی مادہ نے کہا موے سڑی اس صحرا سے لق و دق مین کون ہی جو ان باتون کو سنے گا مین ہون یا تو اور سنے گا تو کیا کرے گا آخرکار اسنے ایسا پریشان کیا کہ نر نے اصلی واقعات بیان کیے وہ یہ تھے کہ اسی مقام پر ایک زمانہ مین آبادی تھی یہ عمارت جو شکستہ و خراب پڑی ہوئی ہی یہ ایک شاہزادی کا مسکن ہی نام اسکا ماہ گلابی پوش تھا مادہ نے کہا کہ وہ کس بادشاہ کی دختر تھی اور شادی اسکی کہان ہوئی تھی نر نے کہا کہ تو بات پوچھتی ہی یا بات سکی جڑ آخر تمام جھگڑون سے تیرا کیا مطلب ہی وہ جھلا کر بولی کہ ایسا دو نٹ پٹانگ بیان کرنے سے تیرا نہ کہنا بہتر تھا اگر مجھے اسیطرح بیان کرنا ہی تو بس رہنے دے مین نہین سنتی اور جاتی ہون یہ کہکر اڑنے کا قصد کیا تھا کہ نر نے پانون پر منقار رکھدی اور کہا کہ تو جا نہین اب جسطرح تو چاہتی ہی مین اسیطرح بیان کرونگا کہ تجکو ٹوکنے کی گنجایش بھی نرہیگی یہ کہکر اسنے پھر وہی کہانی شروع کی اور کہا کہ ماہ گلابی پوش بادشاہ طلسم طرطوسیہ کی دختر تھی یہ مقام اسکا مسکن تھا کہ فضا اس صحرا کی اسکو نہایت پسند تھی اور شادی اسکی ابھی نہین ہوئی تھی مادہ نے کہا کہ صورت اسکی کیسی تھی کہا ایسی صورت تھی کہ جواب اسکا نہ تھا چاند اسکے چہرہ کے آگے شرمانا تھا کہا اچھا پھر کیا ہوا نر نے بیان کیا کہ وہ ہر روز برابر سیر ادھر آدھر جایا آیا کرتی تھی ایک روز ملکہ اسطرف سے جاتی تھی اور ادھر سے سواری ایک شاہزادے کی آتی تھی نام اسکا بلقیس بن مخبور دیو پرور تھا وہ شاہزادہ بھی حسن بے نظیر رکھتا تھا اور خاندان عالی سے تھا سن اسکا بھی کم تھا جسوقت نظر ایک کی دوسرے پر پڑی دونون عاشق ہوے اور باہم ملاقات کرکے ایک نے دوسرے کا حال دریافت کیا مادہ نے کہا پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ مخبور دیو پرور کون تھا نر نے کہا کہ مخبور دیو پرور ایک فرزند زبردست حمزہ صاحبقران اول کا تھا اسکو دیو نے پالا تھا اسوجہ سے اسے دیو پرور کہتے ہین مادہ نے کہا کہ کیا دیو سے اور حمزہ سے دوستی تھی جو اسنے مخبور کو پالا دیو تو انسان کو کھا لیتے ہین اسنے مخبور کو کیون پالا اور حمزہ نے اپنے فرزند کو کیون دیو کے حوالے کر دیا کوئی غریب بھی اپنی اولاد کسی کو نہین دے دیتا ہو نہ کہ اتنا بڑا بادشاہ صاحبقران اپنے بیٹے کو دیو کے حوالے کر دیا اگر اسکے دل مین بدی ہوتی اور وہ مخبور کو کھا لیتا نر نے کہا کہ بے وقوف دیو سے دوستی نہ تھی بلکہ دیو حمزہ کا دشمن تھا یہ تڑپ کر بولی کہ تو جھوٹا ہی اگر دیو دشمن ہوتا تو پالتا کیون کھا نہ جاتا نر نے غصہ مین آکر ایک طمانچہ مارا اور کہا کہ تو بیچ سے بول اٹھتی ہی پوری بات نہین سنے دیتی دیو نے اس لیے پالا تھا کہ اسکا فرزند ہی تو یہ بھی زبردست ہوگا جب جوان ہوگا تو

مین اسی کو حمزہ سے لڑاؤنگا اگر حمزہ کو شکست دونگا اسوقت مین حمزہ بڈھا ہو جائیگا اور یہ جوان
ہوگا اور سبب دشمنی کا یہ تھا کہ حمزہ کے ہاتھ سے ہزار ہا سرکشان قاف مارے گئے تھے
دیو دن کے دل مین حمزہ کی طرف سے عناد بھرا ہوا تھا مادہ نے کہا کہ جب یہ معلوم تھا
کہ دیو دشمن ہی تو مخبور کو حمزہ نے کیون دے دیا اور مخبور اپنے باپ سے کیون لڑنے لگا
اسنے کہا کہ دیو گہوارہ سے چرائے گیا تھا اور شیر خوارگی کے زمانہ سے پرورش کیا تھا
مخبور اسی دیو کو اپنا باپ سمجھتا تھا حمزہ کو پہچانتا بھی نہ تھا اسنے کہا کہ اب میری سمجھ مین
آیا آگے بیان کر مگر ہان خوب یاد آیا پھر مخبور حمزہ سے لڑا تھا اسکی باتون سے تبنگ ہی
غصہ سے اپنے پر نوچ نوچ ڈالتا ہی مگر ہندی کی چندی تک بیان کر رہا ہی کہا کہ ہان ہاں تو نے
مخبور کو لاکر حمزہ سے لڑوایا تھا پہلے مخبور نے بہت سے سردارون کو زیر کیا کئی
اسکے ہاتھ سے مارے گئے جنمین امیر حمزہ صاحبقران کے بیٹے اور پوتے بھی تھے
جنکو حمزہ زور بازو صاحبقرانی اور زینت بارگاہ سلیمانی سمجھتے تھے مادہ نے کہا وہ کون کون
تھے اسنے کہا ایرج جوان نورالدہر بن بدیع الزمان اسد غازی شاہزادہ
ملک قاسم بدیع الزمان کس کس کا نام لون مادہ نے کہا ہان اس سے کوئی
فائدہ نہین اور آگے بیان کرنے کہا کہ آخر کار نوبت حمزہ سے مقابلہ کی آئی سات روز
تک کشتی رہی ساتوین دن حمزہ نے مخبور کو زیر کیا اسکے بعد حال کھلا کہ یہ حمزہ کا فرزند ہی
مادہ یہ سنکر سکوت مین گئی اور سوچنے لگی کہ مین نے پوچھا کیا تھا اور کہان سے کہان پہونچ
گئی اصل مطلب فوت ہوگیا تب ہی خاموش ہوگیا اور دل مین کہنے لگا کہ اچھا ہوا جو یہ بھول گئی
ادھر ایرج نوجوان زیر درخت بیٹھا ہوا سن رہا تھا تماشا ان جانورون کی حرکتون کا
دیکھ دیکھکر مسکرا رہا تھا اور دل باتون مین لگا ہوا تھا انکے سکوت سے ایرج کو الجھن ہوئی کہ
قصہ دلچسپ تھا رات جو سونے سے گذر رہی تھی اس صحرا مین بستر خواب کا لطف حاصل تھا
مگر یہ کمبخت خاموش ہو رہے کہ اتنے مین مادہ کو پھر مطلب اپنا یاد آیا اور نر سے کہنے لگی
کہ تو چپ کیون ہوگیا ابھی تو حال درخت کا معلوم ہوا نر نے کہا کہ اب کل کہونگا اسنے کہا
اگر کل کا نام لے گا تو مین ابھی چلی جاؤنگی یہ کہکر پھر اسنے گندے تولے اسنے دور کر
پھر قصہ شروع کیا کہ جب ماہ گلابی پوش بلقیس پر عاشق ہوئی اور بلقیس
ماہ گلابی پوش پر فریفتہ ہوا تو محبت آمیز نگاہین راز دل بیان کرنے لگین اور
شرم و حجاب کا پردہ دور کر دیا بلقیس نے نام ملکہ کا پوچھا اور مقام رہنے کا
دریافت کیا ملکہ نے شرم کے ساتھ نام اپنا بتایا اور اپنے باغ کا پتہ دیا اور
بلقیس کا حال پوچھا بلقیس نے اپنے رہنے کا مقام بیان کیا اور ملکہ سے
کہا کہ میرے ساتھ چلیے ملکہ نے کہا کہ مین آپکے ساتھ نہین چل سکتی ہون اگر آپکو زحمت
نہو تو میرے باغ مین تشریف لیچلیے ؎ رواں منظر چشم من آشیانہ تست ✤ کریم زادہ
فرود آ کہ خانہ خانہ تست ✤ بلقیس نے کہا مجھے آپ کی طرح آپ کے باغ چلنے

تو حاشا کوئی عذر و انکار نہین ہی مگر آپکو میرے مکان پر چلنے مین کونسی مجبوری ہی ملکہ نے بیان کیا کہ باپ اُس شخص کا بڑا ظالم اور صاحب اختیار ہی اسلیے کہ ساحر زبردست ہونے سے بادشاہ طلسم طرطوسیہ مقرر ہوا اور ظلم اُسکا اوسے سایہ ہی کہ بیگناہون کے قتل کی ذمہ داری کی یعنی جو شخص اسیر طلسم ہوتا ہی بعد چالیس روز گذرنے کے وہ قتل کروا لاجاتا ہی تو جسوقت اُسے یہ معلوم ہو جائیگا کہ دختر کسی کے ساتھ نکل گئی تو جہان مین ہونگی وہین جاکر وہ مجھے قتل کرے گا اور میرے ساتھ تمھاری جان بھی جائیگی یہ سُنکر بلقیس نے جواب دیا کہ یہان رہنے مین اُس سے زیادہ خطرہ ہی اسواسطے کہ طلسم اس مقام سے قریب ہی ہر طرح بادشاہ کو جلد خبر پہونچ جائیگی اور دونون بے بسی سے گرفتار بلا ہو جائینگے ملکہ نے کہا نہین یہان رہنے مین جنجال خوف نہین ہی اسواسطے کہ میرے ملازمین سب میرے موافق ہین کوئی مفسدہ پردازی کرنے والا نہین ہی یہ سُنکر بلقیس اپنی سادہ مزاجی کی وجہ سے خاموش ہو رہا اور ملکہ بھی بسبب کمسنی کے نشیب و فراز دنیا کو نہ سمجھی اور بلقیس کو ساتھ لیے ہوے اپنے باغ مین آئی وہ جو سامنے نشانات عمارت کے معلوم ہوتے ہین یہی قصر ملکہ کا تھا اور جہان ہم تم بیٹھے ہین یہ سب زمین باغ کے حدود مین داخل تھی مادہ نے کہا اچھا پھر کیا ہوا نر نے بیان کیا کہ دونون عاشق تھے دونون معشوق تھے عیش سے زندگی بسر کرنے لگے ہر وقت ایک دوسرے کے دیدار سے خوش و خرم تھا مادہ نے کہا کیا دونون نے شادی کر لی تھی نر نے جواب دیا کہ نہین یہ ان لوگون کا دستور نہین ہی کہ بغیر بزرگون کے ہاتھ پکڑائے ہوے اور رسوم ادا کیے ہوئے یہ ایک دوسرے کے ساتھ زن و شوہر کا برتاؤ کرین دونون مین پاک محبت تھی اور یہ عہد تھا کہ جسوقت بزرگون کو خبر ہوگی اور خوف بادشاہ جاتا رہے گا تو شادی ہو جائیگی یہ سُنکر مادہ نے کہا کہ کیا انھین باتون سے وہ انسان اور ہم حیوان کہلاتے ہین نر نے جواب دیا کہ ایسی ایسی بہت سی باتین ہین ہم مین تم مین یہ ہی کہ جس سے دل مل گیا وہ دونون زن و شوہر بنگئے جب علیحدہ ہوے ہمنے اور کو ڈھونڈھ لیا تمنے اور کو اور یہ لوگ جسکے ساتھ ہوے اُسکے ساتھ ہوے وہ زندہ رہے یا مر جائے جدا ہو جائے یا پاس رہے پھر دوسرے کی طرف نہین دیکھتے ہین اور ایک ہی کے نام پر زندگی ختم کر دیتے ہین مادہ نے کہا کہ آج سے مین بھی تیرے ساتھ ایسا ہی کرونگی اچھا پھر کیا ہوا نر نے بیان کیا ہنوز یہ دونون اسی فکر مین تھے کہ کیا صورت شادی کی نکالین جو کسی نمک حرام نے بادشاہ سے اطلاع کر دی کہ دختر آپکی ایک شاہزادے کو لائی ہی اور باغ مین رکھا ہی یہ سُنکر خرس جادو کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ دیو طوغان کو بلاؤ جسوقت دیو سامنے آیا اس سے کہا کہ تو جا اور ملکہ کے باغ مین ایک شاہزادہ ہی اُسکو کھالے اور ملکہ کو گرفتار کر لا یہ سُنکر

مارہ بلبل رونے لگی اور کہنے لگی کہ یہ ہے کیا دیو نے اسکو کھا لیا اسی صدمہ سے ملکہ مر گئی ہو گی نرمبت خفا ہوا اور کہا تو تو پیشتر سے سمجھ لیتی ہے بات نہین کرنے دیتی کہا اچھا بیان کر اسنے بیان کیا کہ دیو طوغان طلسم طرطوسیہ سے باہر آیا باغ ملکہ مین پہونچا یہ وہ وقت تھا کہ بلقیس بن مخبور اور ملکہ ماہ گلابی پوش دونون بیٹھے ہوئے لطف دیدار اٹھا رہے تھے لیکن ایک دوسرے کو دیکھکر ٹھنڈی سانسین بھر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ دیکھیے وہ روز سعید کونسا ہو گا کہ جب شادی باہم ہو گی اور وصل سے ایک دوسرے کے کامیاب ہو کر بخوف مصروف عیش و عشرت ہونگے بعد بکھ دیر کے بلقیس بن مخبور نے کہا کہ ای ملکہ یہان کے رہنے مین بھی کچھ نہو گا یا تو ہمارے ساتھ چلو اور یا ہمین اجازت دو کہ ہم طلسم طرطوسیہ کو فتح کرین جسکا خوف ہے اسے قتل کرکے تمکو اپنے ساتھ لیچلین ملکہ کہہ رہی ہے کہ طلسم کا توڑنا آسان نہین ہے اول تو لوح طلسمی کی ضرورت ہے اور لوح کسی کو معلوم نہین کہ کس مقام پر ہے علاوہ اسکے بعض مقامات پر لوح کی ضرورت نہو گی اور دیوون سے لڑنا پڑے گا پہلوانون کا مقابلہ ہو گا تم انسان ہو کر دیوون کا کیا کر سکو گے یہ سنکر بلقیس نے کہا کہ ہمارے عزیزون نے بہت سے طلسم فتح کیے ہین اگر خدا کو عزت دینا ہے اور ہمین اس تابل کرنا ہے کہ ہم اپنے بچھڑون سے ملین تو وہ مدد کرے گا اور کسی صورت سے لوح طلسمی دستیاب ہو جائیگی اور ہم دیو کش ہین ہمین دیوون اور پہلوانون سے تو مطلق خوف نہین یہ سب باتین دیو طوغان نے سنین قہقہہ مارا اور کہا کہ عورت کے سامنے بیٹھا کیا باتین بنا رہا ہے دیو سے سامنا پڑے تو معلوم ہو دیکھون تو تو کیسا دیو کش ہے آواز دیو کی سنکر ملکہ تو بیہوش ہو گئی کہ اب غضب ہو گیا یہ بلقیس کو کھا جائیگا کیونکہ ملکہ اس دیو کو جانتی تھی کہ یہ نہایت زبردست ہے لیکن بلقیس ایسا جوانمرد تھا کہ مطلق نہ ڈرا اور آواز دی کہ او ملعون سامنے آ ابھی معلوم ہو جائے کہ ہم سچے ہین یا جھوٹے دیو سامنے آیا اور کہا کہ زیادہ بات کی پرورش اچھی نہین ہوتی تو واقع مین بہادر ہے مجھے تیرے حسن و جوانی پر رحم آتا ہے جا باغ سے چلا جا بلکہ جہان تو کہ مین وہان پہونچا دون اور آیندہ ادھر کا رخ نکرنا مین بادشاہ سے کہدونگا کہ خبر غلط تھی ملکہ کے باغ مین کوئی نہ تھا بلقیس نے جواب دیا کہ مردان عالم جہان جم گئے وہان جم گئے اب مین بغیر ملکہ کو لیے ہوے یہان سے کیا جاؤنگا ایک نہین تجھ ایسے ہزار دیو آئینگے تو کیا پرواہ ہے انشاء اللہ سبکو مارونگا اور اسکے علاوہ تیری بات کا کیا اعتبار جب تو اپنے مالک کے حکم کی تعمیل مین تامل کرنے کو کہتا ہے اور خلاف مرضی اسکی مجھے باغ سے چلے جانے کو کہتا ہے تو مین تجھ سے کیا امید کرون ممکن ہے کہ تو مجکو دھوکا دے رہا ہو اور اس بہانے سے اپنی جان بچانا چاہتا ہو دیو نے

کہا کہ ہی تو آدم زاد مگر بڑا سیانا معلوم ہوتا ہی حقیقت حال یہ ہی کہ ہے بلائے جان
ہین پتلے خاک کے پیدا کرتے ہین پری کو بند شیشہ مین یہ آدمزاد کرتے ہین
اچھا ہوشیار ہو جا معلوم ہوگیا کہ اجل تیری آگئی ہی یہ کہکر قریب بلقیس کے
آیا اور وار شمشاد کا وار کیا بلقیس نے وار خالی دیکر شاخ دیو کی پکڑلی اور ایسا
جھٹکا مارا کہ دیو اوندھے منھ زمین پر گرا منھ اسکا ایک پتھر پر پڑا دانت ٹوٹ گئے
خون منھ سے جاری ہوا بلقیس نے دیو کو جیت کر کے دھڑ پر سے سر کھینچکر پھینکدیا
دیو پھڑک کر ہلاک ہوگیا بعد اسکے بلقیس نے ملکہ کو ہوشیار کر کے لاش دیو
کی دکھائی اور کہا کہ اطمینان رکھو تمہین دیوون سے کوئی خوف نہین رکھتا ہون
ملکہ بہت خوش ہوئی اور کہا کہ اچھا اب مین موجود ہون تم مجھے اپنے ملک مین لیچلو اسواسطے
کہ بھید کھل گیا راز افشا ہوگیا اس دیو کے مرنے کی خبر سنکر بادشاہ بہت سے
دیوون کو بھیجدے گا اسوقت کیا کروگے کس کس سے لڑوگے نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن
تمہارے بھی ہلاک ہونگے اور تمہاری محبت مین میری جان بھی جائیگی بلقیس
نے کہا اب مین نہ جاؤنگا اسواسطے کہ راز کھل گیا یہ امر میری بدنامی کا ہی لوگ
کہینگے کہ ڈر کر بھاگ گیا اور اپنے بھتیجون مین مجھے ذلت ہوگی جب میری
مصلحت تھی اسوقت تم نہ گئین اور جب میری مرضی نہین تو تم چلنے کو کہتی ہو اب
اسی مقام پر قیام کرو جو منظور خدا ہوگا وہ ہوجائیگا روز کا کھٹکا جاتا رہے گا
یا تو دنیا سے گئے جب بھی جھگڑون سے نجات ہوئی اور اگر کامیاب ہوے تو اطمینان
ہوا ہر چند ملکہ نے منت سماجت کی مگر بلقیس نے شجاعت کے جوش مین نہ مانا
یہانتک کہ خبر خرس جادو کو ہوئی کہ دیو طوغان کو اس شاہزادے نے
مارا خرس جادو نے کہا کہ کیا وہ ساحر ہی مخبرون نے عرض کی کہ ساحر تو نہین ہی
لیکن زبردست ہی دیو کے دھڑ پر سے سر کھینچکر پھینکدیا یہ سنکر بادشاہ نہایت
متعجب ہوا اور چالیس دیو اور برائے گرفتاری بلقیس روانہ کیے ایکی مرتبہ
دیوون سے کہدیا کہ اسے ہلاک نکرنا زندہ پکڑلانا اسواسطے کہ مجھے اشتیاق
ہی اسکے دیکھنے کا کہ وہ کیسا انسان ہی جسنے اتنے بڑے دیو کو مارا غرضکہ ایکی مرتبہ
چالیس دیوون نے آکر باغ کو گھیرا اور بلقیس باغ سے نکلکر سامنے دیوون کے
آیا ہر چند دیوون نے کوشش کی کہ اسے گرفتار کرکے لیجائین مگر ممکن نہوا بہت سے
دیو بلقیس کے ہاتھ سے مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوے اور آخرکار سبکے سب
بھاگ کھڑے ہوے اور جاکر بادشاہ سے واقعہ بیان کیا یہ سنکر خرس جادو
کو نہایت غصہ آیا اور سمندر جادو کو برائے گرفتاری ملکہ گلابی پوش و بلقیس بہادر مجبور
روانہ کیا یہان دونون عاشق و معشوق بیٹھے باتین کر رہے تھے ملکہ صدقے
اتر واری جارہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ اے شخص جہالت نکر اب بھی یہان سے نکل چل

کہ خدا نے تیرے اوپر رحم کیا دیو دن پر تجھے فتح نصیب ہوئی اب یقین ہو کہ ساحر آپکے ہاتھ سے
بچکر نہ دور نہ چلے گا اور تو گرفتار ہو جائیگا یہ سنکر بلقیس نے نہ مانا اور کہا ای ملکہ جانے کا
وقت نکل گیا اسوقت تم کیون نہ میرے ساتھ چلین اب تماشا قدرت پروردگار عالم
کا دیکھو اور چپکی بیٹھی رہو جس خدا نے دو بار بچایا ہو وہ دو ہزار بار بچا سکتا ہی
ملکہ خاموش ہو رہی بلقیس بن مجبور اٹھکر اپنی تلوار کو صیقل کرنے لگا اور ملکہ
ماہ گلابی پوشش کسی ضرورت سے اٹھکر قصر کے اندر گئی کہ یکایک ہوائے تند
چلی درخت باغ کے جڑ سے اکھڑ اکھڑ گرنے لگے پانی نہر کا اچھلنے لگا رنگ عالم دگرگون
ہوا اور دو پہر کا سا ہو گیا اور ملکہ ماہ گلابی پوشش کو مع بلقیس اٹھائے لیے
چلے گئے بعد اسکے وہ حالت برطرف ہو گئی بعد ان دونون کے غائب ہو جانے کے
عجب طرح کی اداسی باغ پر چھا گئی کہ یہ معلوم ہوتا تھا در و دیوار رو رہے ہین ہر چند
کہ سب سامان اسی طرح موجود تھا کنیزین بھی ملکہ کی سب تھین مگر بال پریشان
کیے ہوے رو رہی تھین اور دعائین مانگ رہی تھین کہ خداوندا بصدقہ اپنی
عزت و جلال کے تو ملکہ کو ہماری پھر ہمسے ملا اور دشمنون کو غارت کر دہان خرس جادو
منتظر بیٹھا تھا کہ سمنبر جادو دونون کو اسیر کیے ہوے سامنے خرس جادو کے
پہونچی اور سامنے خرس جادو کے بٹھا دیا خرس جادو کی آنکھون مین
خون اتر آیا بلقیس سے کہا او سرکش تجھے اسوقت کی خبر نہ تھی جو تو نے اپنی
شہزوری پر بھروسا کر کے میرے دیو دن کو مارا بلقیس نے کہا کہ دیو مجھ سے
لڑے مین نے انکو مارا اور مجھے بھروسا اپنے پروردگار کا ہی یہ مین جانتا تھا کہ
ساحر کا مین کچھ نہین کر سکتا ہون مگر میری ہمت اور غیرت نے گوارا نہ کیا کہ
مین چلا جاؤن خرس جادو نے کہا کہ تو باغ ملکہ مین کیون آیا تھا بلقیس
نے بیان کیا کہ مجھسے اور تیری دختر سے صحرا مین ملاقات ہوئی اسکی محبت
نے میرے دل مین گھر کیا اور ملکہ کو بھی میرے حال زار پر رحم آیا مجھے اپنا مہمان
کیا جبتک میزبان کی اجازت نہوتی مین کیونکر چلا جاتا مثل مشہور ہی کہ
آمدن بارادت و رفتن باجازت خرس جادو نے کہا کہ دیکھ تیری بدکاری
کا تجکو کیسا مزہ چکھاتا ہون اور اس شوخ دیدہ کی کیسی حالت بناتا ہون
بلقیس نے غصہ مین آکر جواب دیا کہ مجھے اپنی دختر پر تہمت لگاتے شرم نہین
آتی حالانکہ وہ پاک دامن ہی اور تو اسے بدکار بناتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ تو ہی
بدکار ہی خرس جادو نے دختر کی طرف دیکھکر کہا کہ تو قسم کھائیگی کہ مین
اس مرد سے واقف نہین ہوئی ملکہ ماہ گلابی پوشش نے کہا بیشک مین
قسم کھاؤنگی سوا بات کرنے کے اس شخص نے میرے ہاتھ نہین لگایا ہی
خرس جادو نے کہا کہ اگر تم دونون سچے ہو تو قسم کھاؤ یہ کہکر حکم

دیا کڑھاؤ تیل کا لاؤ اور اُسے گرم کرکے گولہ اُسمین ڈالدو اگر یہ دونون سچے ہین
تو گولہ نکال لینگے اور جلنے سے محفوظ رہینگے یہ سنتے ہی سب سامان حاضر کیا گیا
اور تیل گرم ہوا جسوقت تیل خوب کھولنے لگا تو خرس جادو نے
بلقیس کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اگر سچا ہی تو اس گولے کو کڑھاؤ سے
نکال لے بلقیس نے کہا ایک شرط پر خرس جادو نے کہا وہ کیا کہا اگر مین
سچا نکلا تو صلہ اُسکا کیا ہوگا خرس جادو نے کہا کہ جان بخشی ہوجائیگی تیری
جان بچ جائیگی میری بدنامی مٹے گی بلقیس نے کہا مین جان کو نہین ڈرتا ہون
اور تو جان بخشی کیا کرے گا جان کا مالک خداوند کریم ہی اگر اُسے زندگی رکھنا
ہی تو کوئی کچھ نہین کرسکتا ہی اور زمانہ حیات تمام ہوچکا ہی اور پیمانہ عمر لبریز ہوگیا
ہی تو کوئی بچا نہین سکتا ہی دوہا۔ جاکو راکھے سائیان مار نہ سکے کوے ۔ بال
نہ بیکا کرسکے جو دو جگ بیری ہوے۔ اگر تو یہ وعدہ کرکہ مین شادی ملکہ کی
تمھارے ساتھ کردونگا تو مین قسم کھاتا ہون خرس جادو نے کہا اگر مجھے منظور
ہوتا کہ مین ملکہ کی شادی ایک ملچ خدا پرست سے کردون تو مجھے قسم لینے کی کیا
ضرورت تھی اگر تجھے اپنی سچائی ظاہر کرنا ہی تو قسم کھالے یہ سُنکر بلقیس کو خیال
آیا کہ اسمین ملکہ کی بدنامی بھی مٹتی ہی بسم اللہ کہکر کڑھاؤ مین ہاتھ ڈالدیا اور گولہ
نکالکر باہر پھینکدیا خرس جادو کو شک ہوا کہ شاید یہ ساحرہی یہ کیونکر ہوسکتا ہی
کہ جوان مرد و عورت ایک مقام پر رہین اور عصمت اُنکی باقی رہے بس اسنے
ملکہ ماہ گلابی پوش کی طرف دیکھا اور خیال کیا کہ اسکو مین نے علم سحر تعلیم
نہین کیا ہی اس سے قسم لینا چاہیے ملکہ سے کہا کہ تو قسم کھا لوگ کہتے تھے
کہ بادشاہ کے دماغ مین خلل آگیا ہی ایک کی قسم دونون کے واسطے کافی ہوسکتی ہی
جب مرد نے قسم کھالی تو عورت سے قسم لینے کی کیا ضرورت ہی یہ سُنکر ملکہ
ماہ گلابی پوش بسبب اپنی سچائی کے اُٹھ کھڑی ہوئی اور اُس جلتے ہوے
کڑھاؤ کے پاس آکر کہا ایہا الناس آگاہ ہوجاؤ کہ مین سچی ہون اور قسم سبکے
سامنے کھاتی ہون کہ مین نے اس شخص کے جسم کو ہاتھ بھی نہین لگایا ہی اور نہ
اسکے بدن سے میرا بدن مس ہوا ہی اگر مین سچی ہون تو ہاتھ میرا نہ جلے
ورنہ ای آگ تو مجھے جلا دے یہ کہکر ہاتھ کڑھاؤ مین ڈالدیا اور گولہ نکالکر
باہر پھینک دیا یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ تیل گرم ہی یا سرد یہ دیکھکر حاضرین بزم
وجد کرنے لگے اور ملکہ و بلقیس پر آفرین کرتے تھے کہ ایسے باعصمت بھی
کم ہوتے ہین اور ہر ایک کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اب بادشاہ ان دونون کی قسمتون
کو وابستہ کردے گا اور غصہ اسکا برطرف ہوجائیگا اسلیے کہ ایسے مرد کے واسطے
ایسی ہی عورت زیبا ہی اور ایسی عورت کا شوہر بھی مرد ہونا مناسب ہی آدھر

ان دونون اسیران محبت کو بھی یہ خیال پیدا ہوا کہ یقین ہی اب بادشاہ ہمارے
حال پر رحم کرے اور شادی کردے خرس جادو نے دختر و بلقیس کو
سمجھا کر شرمندگی سے گردن نیچی کرلی اور کچھ سوچنے لگا بعد تھوڑی دیر کے
گردن اٹھا کر کہا کہ ای بلقیس تم حسب و نسب اپنا بیان کرو اور مذہب کا اظہار
کرو بلقیس نے بے تامل اپنے آبا و اجداد کا نام ظاہر کیا اور مذہب اپنا
دین اسلام بیان کیا بس یہ سنتے ہی بادشاہ کے تیور بدل گئے اور ملکہ
ماہ گلابی پوش کی طرف دیکھکر کہا کہ مین تو جانتا تھا کہ اب تیری شادی
اسی کے ساتھ کرون جیسا تو نے باعصمت رہ کر مجھے خوش رکھا ہی مین بھی تجکو
شاد کرون مگر تو نے دشمن سے دوستی کی اسے یہ وہ شخص ہی کہ جسکے بزرگون
اور عزیزون نے سیکڑون طلسم برباد کر دیے خداوندیان مشا و مین اسکی
دوستی سانپ کا آستین مین پالنا ہی ؎ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
گرچہ با آدمی بزرگ شود ۔ ای ملکہ ماہ گلابی پوش اب اس شاہزادے کی
محبت سے ہاتھ اٹھاؤ اسلیے کہ مین اسے قتل ضرور کرونگا یہ سنکر ماہ گلابی پوش کا
رنگ رو متغیر ہوگیا تھر تھر کانپنے لگی اور نظر حسرت سے بلقیس کی طرف دیکھا
دل مین کتنی غمی کہ ہاے مین کیون اسے اپنے باغ مین لائی جو اسکی جان گئی اسکے
ماں باپ جب خبر مرگ سنینگے تو کیا کہینگے ماہ گلابی پوش نے بادشاہ سے کہا کہ
آپ شادی میری اسکے ساتھ نہ کیجیے مگر رہا کر دیجیے اسواسطے کہ یہ میرا مہمان تھا اور
میرے ہی باغ سے گرفتار ہوکر آیا ہی خرس جادو نے کہا کہ یہ لوگ قابل رہائی
نہین ہین انکا ہاتھ آنا آسان نہین ہی یہ اقبال میرا تھا کہ یہ گرفتار ہوا ورنہ اب
اب یہ داخل طلسم ہوچکا خبر اسکی حکیم طرطوس بیابانی کو بھی ہوچکی ہوگی
وہ میری طرف سے مشکوک ہوگا ساری بادشاہت خاک مین ملجائیگی
اسے چھوڑ کر کیا اپنی سلطنت شاد و ان یہ سنکر ماہ گلابی پوش نے کہا کہ اچھا
اگر یہ ممکن نہین ہی تو اسی کے ساتھ مجھے بھی قتل کیجیے یا قید کر رکھیے تاکہ میری بدنامی
نہو خرس جادو نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی تو اسپر عاشق ہوچکی ہی اگر نہین سبب
میرے خوف کے تو نے اپنے کو بچائے رکھا بیشک اب تجھے بھی اسی کے ساتھ
قتل کرونگا اور اسیوقت تخت شاہی سے اٹھا دونون کو قید کرکے اپنے ساتھ
لیا اور اسی مقام پر آیا جہان درخت پر ہم تم بیٹھے ہوے ہین پہلے تو سحر کرکے
تمام باغ کو تاراج کیا عمارت منہدم کر دی کنیزون کو قتل کیا اسکے بعد بلقیس اور
ملکہ کو ایک مقام پر طلسم کے باہر بٹھایا اور کچھ اسم سحر پڑھکر آف کی کہ منہ سے اسکے شعلہ نکلا
نکلا اور ان دونون دل سوختگان پر گرا پھر نہ معلوم ہوا کہ وہ دونون کہان گئے
اور کیا ہوے ماوہ بلبل نے زبانی پوچھا کہ طلسم سے باہر لاکر کیون قتل کیا

نرسنے کہا کہ اُن دونون کی عبرت کے واسطے کہ وہ آنکھون سے اپنے مقام عیش و راحت کو آجرسے دیکھین اور علاوہ اسکے بیگناہون کا خون اندر طلسم کے جائز نہین ہی کہ باعث بربادی طلسم ہی یہ کہکر نرسنے مادہ سے کہا کہ دیکھ اُس عورت نے اپنے مرد سے کیسی وفا کی اور تو میرے ساتھ کیا بے وفائی کرتی ہی کہ ذرا ذرا سی بات پر بگڑ کر ترک تعلق پر آمادہ ہو جاتی ہی جب کسی صیاد کو دیکھتی ہی تو اپنی جان بچاکر آڑ جاتی ہی میرا خیال بھی نہین کرتی مادہ نے کہا وہ عورت بے وقوف تھی جو اپنی زندگی خراب کی کیا وہ قتل ہو جاتا تو اور کوئی مثل اُسکے نہ ملتا نرنے کہا کہ بس اب بیہودہ بک بک جب ان دونون مین باہم لڑائی ہونے لگی تو ایرج نوجوان کو غصہ آیا کہ کمبخت آپس مین لڑنے لگے اور قصہ چھوڑ دیا جب ان دونون مین بحث ہو چکی تو نر پھولکر خاموش ہو رہا مادہ نے کہا اور بیان کر کہ پھر کیا ہوا نرنے کہا اب مجھے نہین معلوم مادہ نے دیکھا کہ یہ رنجیدہ ہو گیا ہی اسوجہ سے نہین بیان کرتا کہا مین تجھسے ہنسی تھی اور تیرے چھیڑنے کو کہتی تھی کہ وہ عورت بے وقوف تھی نہین دراصل وہ بڑی وفادار شاہزادی تھی ایسی ہونی کا ہیکل مگر وہ شاہزادہ بھی ایسا ہی تھا مین تیرے ساتھ وہ برتاؤ کب کر سکتی ہون جیسا تو میرے ساتھ کرتا ہی ویسا مین تیرے ساتھ کرتی ہون ایرج نوجوان کو غصہ آیا کہ آپس ہی مین لڑے جاتے ہین اور آگے نہین بیان کرتے ہین گھبراکر بول اُٹھے کہ ارے کمبختو قصہ تو تمام کرو پھر لڑ لینا بس یہ سنتے ہی وہ دونون پھر سے آڑے ہوئے چلے گئے ایرج نوجوان اپنی حرکت پر آپ شرمندہ ہوئے کہ مین نے ناحق انکو ٹوکا اب یہ ادھر کا ہیکو آئینگے شاید آگے کچھ بیان کرتے تو پتہ اُنکا معلوم ہوتا کہ زندہ ہین یا مر گئے نہایت افسوس ہوا وقت نماز صبح کا قریب آگیا تھا ایرج نوجوان ٹہلتے ہوئے اور آستین چڑھائے ہوئے قریب نہر کے پہونچے وضو کیا نماز پڑھی یہان تک کہ دن بخوبی ہوشیار ہو گیا اب یہ اس تشویش مین بیٹھے ہین کہ آگے جاؤن یا یہین ٹھہرون شاید یہ جانور پھر آئین اور آج بھی وہی قصہ چھیڑین کبھی یہ خیال ہوا کہ وہ مکر کر آڑے ہین ایسا نہو کہ اب نہ آئین اور مین انتظار مین رہون تو اور بھی خرابی ہی اسلیے کہ نقابدار بادلہ پوش سے صرف آٹھ روز کی مہلت طلب کی تھی جسمین سے دو روز گذر چکے اور اب تیسرا روز ہی ابھی تک لوح کا پتہ بھی نہین ملا لوح کب ہاتھ آئیگی اور کب طلسم فتح ہوگا وہان بعد آٹھ روز کے نقابدار بادلہ پوش لشکر کو قتل کر ڈالے گا عجب کشمکش مین تھے کبھی اُٹھکر کچھ دور چلے پھر جو اُن جانورون کا خیال آیا تو پلٹ آئے اسی پریشانی مین دوپہر ہو گئی ہوا سے گرم چلنے لگی آفتاب وسط آسمان مین آگیا

زرد چلنے لگی ایرج نوجوان پھر اُسی درخت کے نیچے آکر بیٹھے کہ یکایک وہی جوڑا بلبل
کا پھول منہ مین دبائے ہوئے آکر درخت پر بیٹھا پھر وہ رنگ و بو دونون گل سے
خوش فعلیان کیا کیے بعد ازان مادہ نے نر کو چھیڑا اور کہا کہ ہان رات والا قصہ پھر
بیان کر کہ مجکو بہت اچھا معلوم ہوا تھا نر نے کہا کہ رات گئی بات گئی اب اور کچھ
باتین کرین جنسے کچھ فائدہ ہو ایسے تذکرے اچھے نہین جنسے بیٹھے بٹھائے دل دکھے اور
طبیعت پریشان ہو علاوہ اسکے ایسا ہو کوئی سُن لے تو خرابی ہو تو عورت کمکر
چھوٹ جائیگی آئی گئی میرے ہی سر ہو جائیگی کہ تو مرد تھا تو نے ایسی باتین
کیون بیان کین مادہ نے کہا کہ یہان کون ہی جو سنے گا اور گذشتہ واقعے کے بیان
مین قباحت کیا ہی نر نے کہا مجھے یاد نہین کہ جو قصہ تو مجھسے پوچھنے لگی ہی اور شاہزادی
کے ذکر مین اپنا ذکر شامل کرنے لگی ہی تو اُسنے تو کا تھا اور کہدیا تھا کہ آگے بیان کر
مادہ نے کہا وہ نہ معلوم کون تھا کوئی مسافر ہوگا بیچارہ راہ بھولکر نکل آیا
اسے یہ باتین اچھی معلوم ہوئین اور ذکر درمیان سے چھوٹا قصہ دلچسپ تھا وہ
بولا اب وہ نہ معلوم کہان کا کہان پہونچ گیا ہوگا کیا یہان بیٹھا ہوگا یہ کہکر نر نے
چاروان طرف مڑ مڑکر دیکھا بعد اسکے نیچے دیکھا ایک ڈالی آڑتی ایرج نوجوان پر
نظر اُسکی نہ پڑی اسلئے کہا کہ اچھا پوچھ کیا پوچھتی ہی مادہ نے کہا کہ جب وہ دونون
مفقود الخبر ہوگئے تو بادشاہ نے کچھ دختر کا رنج کیا سوگ رکھا یا نہین نر نے کہا
کہ کوئی دشمن کا سوگ بھی رکھتا ہی جو بادشاہ غمگین ہوتا اور اُسے سوگ کرنا ہوتا تو وہ انکو
قتل کیون کرتا مادہ نے کہا کہ نہین وہ قتل تو نہین ہوئی اسواسطے کہ اگر جلجاتی تو
راکھ اُنکی دکھائی دیتی بالکل فنا نہو جاتی علاوہ اسکے یہ ممکن نہ تھا کہ بادشاہ اپنی
دختر کا سوگ نہ رکھتا اور ماتم اُسکا بر پا نکرتا نر نے کہا کہ کیا ماتم ہر ایک کے اپنے کو رسوا
کرتا مادہ نے کہا رسوائی کیسی یہ تو ناموری کی بات تھی کہ اُسکی دختر ایسی مہمان نواز
تھی جسنے اپنے مہمان کے ساتھ جان دے دی نر نے کہا رسوائی ضرور ہوتی لوگ
یہی سمجھتے کہ اُسپر شبخون ہوگیا جو اتنی بڑی سزا دی گئی کہ دونون ساتھ جلا دیے گئے
مادہ نے کہا کہ رسوائی تو اب ہوئی کہ لوگ کہتے ہونگے کہ اگر دختر بادشاہ بیگناہ
ہوتی تو قتل نہ کیجاتی اور علاوہ اسکے بادشاہ کو اُسکا غم ضرور ہوتا معلوم ہوتا ہی
کہ آزاردہ تھی جب ہی بادشاہ نے اُسکو ہلاک کرکے رنج بھی نہ کیا نر نے کہا بادشاہون
کو کسی کے جینے مرنے کا غم نہین ہوتا ہی مادہ نے کہا اولاد کا غم سبکو ہوتا ہی نر نے
کہا وہ بڑا ظالم بادشاہ ہی مادہ نے کہا کہ کیا ظالم کو ماتا نہین ہوتی ہی
نر نے کہا اگر ماتا ہوتی تو قتل ہی کیون کرتا مادہ نے کہا یہی غرض ہی میری کہ
کہ وہ قتل نہین ہوئی ہی نر نے کہا کہ اگر قتل نہین ہوئی تو کیا ہوئی مادہ نے
کہا کہ تو نواُلٹا ہمی سے پوچھنے لگا خود بیان کر کہ تیرا ہی نر نے کہا کہ ایسا ہی ہوگا

تجھے معلوم ہوگا مادہ نے کہا پھر تو مجھ سے اُکھڑی بکھڑی باتین کرنے لگا لے مین جاتی ہون نر پریشان ہوا اور کہا جو بات نہ معلوم ہو وہ کیونکر بیان کرون مادہ نے کہا اتنی باتین کیونکر معلوم ہوئین اسی طرح اور بھی جانتا ہوگا نر نے کہا اچھا وہ قید ہوگئے کہان یہ کہو اور آگے بیان کرو کہ کہان قید ہوے زندہ ہین یا مرگئے نہین کہا اسکے آگے بیان کرنے کا مجھ سے اقرار نہ تھا صرف اس درخت کے غمگین ہونے کا سبب تو نے پوچھا تھا وہ سن لے کہ اسی روز سے اس درخت مین یہ تاثیر پیدا ہوئی کہ جو اس درخت کے سایہ مین بیٹھتا ہی یا اسکی شاخون پر آشیانہ بناتا ہی وہ ضرور غمگین ہوتا ہی مادہ نے کہا کہ یہ تو قصہ سنکر مین خود ہی سمجھ گئی تھی اُن گشتگان محبت کا حال کہ وہ کہان ہین اگر اُسوقت زیادہ بیان کرنے کا اقرار تو نے نہین کیا تھا تو مین نے تجھ سے پوچھا بھی نہ تھا اب مین کہتی ہون کہ آگے بیان کر اتنا قصہ جسکی خاطر بیان کیا اُسی کی فرمائش اب بھی ہی نر نے کہا تو بہت عاجز کرتی ہی جتنی مین تیری خاطر کرتا ہون اسی قدر تیرے مزاج ہوا پر ہوتے جاتے ہین یہ سنکر مادہ اُڑی اور دوسرے درخت پر جا کر بیٹھ گئی اور آواز دی کہ بس اب میرے قریب نہ آنا میرے تیرے ترک نر اس حرکت پر مادہ کی سمت رنجیدہ ہوا اور کہا کہ اچھا آب مین سب بیان کرتا ہون مگر اُسنے کہا اب تو وہین سے بیان کر جبتک سارا قصہ سنا نہ لے گا مین قریب تیرے نہ آؤنگی یہ سنکر نر نے مجبور ہو کر اور بیان کیا کہ وہ دونون قتل نہین کیے گئے بلکہ قید ہین بادشاہ نے بظاہر اُنکو سزاے موت دی درحقیقت ایک گنبد مین قید کر دیا ہی اور پہرہ قائم کر دیا ہی وہ دونون علیحدہ علیحدہ قفس مین بند ہین اور ایک دوسرے کو چشم حسرت سے دیکھا کرتا ہی مادہ نے کہا کہ وہ گنبد کس مقام پر ہی نر نے کہا اب اس سے تجھے کیا مادہ نے کہا کہ بیان کرنے مین تیرا کیا نقصان ہی نر نے کہا اگر کوئی پتہ پاکر پہونچ جائے مادہ نے کہا جانے والا پہونچ ہی جائیگا کیا تو ہی بتائے تو راستہ معلوم ہو سکتا ہی اگر اُنکی قسمت مین رہائی ہی تو ہر طرح رہا ہونگے نر نے کہا کہ یہان سے تین کوس کے فاصلہ پر ایک صحرا ہی اُسمین وہ گنبد واقع ہی اور گنبد کے مشرق جانب کچھ فاصلے سے ایک پتھر پڑا ہوا ہی وہی راستہ گنبد کا ہی اگر کوئی شخص جائے اور اُس پتھر کو ہٹائے وہان نقب کا نظر آئیگا جب اندر دہنۂ نقب کے آئے اور رہروی کرے تو گنبد کے اندر نکلے گا وہان نگہبان موجود ہین نگہبانون کو قتل کرے اور اُن دونون کو چھڑا لے نر یہ کہکر خاموش ہوا مادہ نے کہا تو کیا ہوگا نر نے کہا کہ بس دونون رہا ہو جائینگے اسپر مادہ جھلا کر بولی کہ یہ تو سب جانتے ہین کہ جب قید سے چھڑایا تو رہا ہو ہی گئے تو کچھ کہتے کہتے رُک گیا آخر وہ کونسی بات ہی نر نے کہا کہ مجھے تنگ نکر اسکے بیان مین خرابی ہی مادہ نے کہا اصلی مطلب

تو اسی مقام پر ہی کہ انکو رہا کرکے کیا کرے جو وہ پھر گرفتار ہون دونے مجبور ہو کر کہدیا کہ
انھین لوح کا پتہ معلوم ہو گیا ہی نگہبانون نے قید ی سمجھ کے ظاہر کر دیا کہ یہ کسنے
کس سے چھینے مگر جو شخص انکو چھڑائے اور انکے ذریعہ سے لوح طلسمی ہاتھ آئے تو طلسم
طرطوسیہ غارت ہو جائے بس یہ سنکر مادہ اژدر نر کے پاس چلی آئی اور دونون
ایک جگہ بیٹھے ایرج نے دل مین کہا یہ کس قسم کے جانور ہین کہ انسانون جیسی گویائی رکھتے ہین
مگر خیر اپنے مطلب سے مطلب ہی ہمین پتہ لوح کا خوب ملا اور یہ دریافت ہو گیا کہ
حکیم طرطوس نے صحیح پتہ بتایا ہی غلط نہین اب جانا چاہیے یہ سوچکر اٹھے اور قریب
مرکب آکر زین پوش ڈالا منھ مین لگام دی اور جانب گنبد روانہ ہوے اب انکو اسی مقام پر چھوڑا جاتا ہی

اور یہان سے چند کلمہ داستان جلالت نشان لشکر اسلام کے بیان ہوتے ہین

سہ بیا بشنوای ہمدم راستان ✣ کہ بازآمدم بر سر داستان ✣ راوی بیان کرتا ہی کہ
بادشاہ اسلام ماتم فضل بن گیا ہور خون آشام مین ہین ہنوز چالیسوان
فضل کا نہین ہو چکا ہی دو چار روز باقی ہین جو لوگ کہ نکاسس قرطاس بن آس
بن الوس مین روانہ ہوے تھے وہ واپس آگئے ہین اور عرض کی کہ کچھ دور تک
تو نشان سم مرکب کی رہبری پر جان نثار گئے فریب ایک کوہ کے پہونچکر نشان
پاے مرکب معدوم ہو گئے ہمکو یہ خیال ہوا کہ قرطاس بن آس بالاے کوہ
مقیم ہو گا لیکن کوہ پر بھی کسی کو نہ پایا بادشاہ اسلام خاموش ہو رہے اور فرمایا کہ جانے دو
اُس ملعون سے خدا انتقام لے گا لیکن وہان ضیغم جادو نے بزور سحر درہ کوہ کو وسیع
کیا اور خود مع لشکر و قرطاس بن آس اُس درہ مین مقیم ہوا اور درہ کو
نظر بند کر دیا کہ کوئی اسطرف آئے تو پتہ نہ پائے یہی سبب تھا کہ جوانان اسلام
تلاش قرطاس بن آس مین تا یہ کوہ جا کر پلٹ آئے ضیغم جادو جب
انتظام کر چکا اور جو چیزین قرطاس کے واسطے بنانا تھین وہ بنا چکا تو قرطاس
بن آس کو پاس بلایا اور ایک زرہ دی کہ جب تک تم اس زرہ کو پہنے
رہوگے اسوقت تک نہ کوئی تمکو زیر کر سکیگا اور نہ حربہ تمپر اثر کریگا
اور ایک نیزہ دیا کہ یہ ہاتھ سے بھی نہ رکھیگا مگر جب ہاتھ تلوار کا مارنا یہ کہدینا
کہ یا سامری مدد کیجیے یہ سنکر قرطاس بن آس نہایت خوش ہوا اور
کہا کہ ان چیزون مین کب تک یہ تاثیر رہیگی ضیغم جادو نے کہا جب تک
مین زندہ ہون اسوقت تک کوئی خوف نہین کہی قرطاس بن آس
نے کہا کہ آپ اسی طرح درہ کو نظر بند کیے ہوے بیٹھے رہیے تاکہ کوئی آپ
تک پہونچ نسکے اسواسطے کہ عیاران لشکر اسلام بلاے قلب درمان ہین

فیضعم جادو نے کہا کہ اب تم جاؤ مین اپنا انتظام کرونگا یہ کہکر ضیغم جادو درہ کوہ
مین مٹکا اور درہ کو نظرون سے پنہان کیا اور قرطاس بن آمس سے
لشکر درہ سے نکلکر جانب لشکر اسلام روانہ ہوا راستے مین یہ خیال
آیا کہ اب نقابدار بنکر چلنا چاہیے تاکہ کوئی پہچان نہ سکے اور یہ نہ معلوم ہو
کہ یہ کون شخص ہی بس اسنے اسی مقام پر ٹھہرکر نقاب چہرے پر ڈالی اور لباس
اپنا سیاہ اختیار کیا اور جانب لشکر اسلام روانہ ہوا جس وقت داخل
بیابان نہ طاق ہوا لشکر اپنا بمقابل لشکر اسلام آتا دیکھے برپا کیے یہ خبر
بادشاہ اسلام کو پہونچی کہ ایک نقابدار سیہ پوش آیا ہی اور لشکر اپنا
اسنے مقابلہ پر آتا ہی فرمایا کہ یہ نقابدار کون شخص ہی اسمین کچھ اسرار
معلوم ہوتا ہی کفار مین کسی کو نقابدار بنکر آتے نہین دیکھا سوا ملک فرعونیہ
کے کہ وہان تو چار نقابدارون سے مقابلہ ہوا تھا ان چارون مین سے ہر ایک
اپنا وصف رکھتا تھا ایک کا نام نقابدار قلندر فیل سوار فہمیدہ تھا اور
دوسرا سیہ پوش گریان تیسرا زرد پوش مقرعہ زن چوتھا
نریمان فیل سواران نقابدارون نے تہامتین برپا کردی تھین نہ عمرو
ایسا شخص ہوتا نہ نقابدارون کو گرفتار کرکے قتل کرتا ایسا ہی کچھ سامان
یہان بھی معلوم ہوتا ہی خیر جو مرضی خدا کی کیا چارہ ہی یہ فرماکر خاموش
ہورہے وہان نقابدار سیہ پوش نے خیمہ برپا کرتے ہی حکم دیا کہ بجے
طبل جنگ اسی وقت نقارہ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی خبر
بادشاہ اسلام کو ہوئی فرمایا ہمارے یہان بھی کوس حربی بجے یہان بھی
طبل سکندری نوازش مین آیا خبر منتہی ہوئی اہل لشکر انتظام مین مصروف
ہوے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے اسی عالم مین تیرگی شب دور
ہوئی اور مہر عالمتاب نے طالع ہوکر تمام عالم کو منور کیا دونون طرف کی
فوجین قبیلے قبیلے دستے دستے قشون قشون گروہ گروہ آکر میدان جنگ
مین پہونچکین صفین آراستہ ہوئین بخت بادشاہ لشکر اسلام کا قلب لشکر
مین قائم ہوا سردار اپنے اپنے منصب کے موافق صفون سے دس دس بیس بیس
قدم آگے بڑھکر کھڑے ہوے ادھر نقابدار سیہ پوش بیست پر چالیس ہزار سوار
لیے ہوے آکر پہونچا جسوقت صفین درست ہوچکین اور نقیب نقابت
کرکے ہٹ گئے تو نقابدار سیہ پوش نے کڑکڑا کر پوڑا باگ کا لیا اور
میدان مین پہونچکر خوب سلمشوری کی سرا یا میدان کا دکھایا نیزے کے
ہاتھ نکالے جسوقت پسینے مین غرق ہوگیا ایک مقام پر ٹھہرکر دم کو آراستہ
کرکے آواز دی کہ باشش ای گروہ خدا پرستان و فرقہ مسلمانان جسکو

تمنائے مرگ دلآزردے فضا ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو یہ سنتے ہی رستم خان بن گنجاب نے مرکب اپنا صف سے نکالا اور سامنے تخت بادشاہی کے آکر کھڑا کیا اور جازت جنگ مانگی فرمایا کہ آپ نے اسقدر کیون جلدی کی رستم خان نے کہا کہ اب دل زندگی سے سیر ہو چکا ہی اور اشتیاق ملک عدم کا ہی اسواسطے کہ کیسے کیسے عزیز کیسے کیسے دوست آنکھون کے سامنے دنیا سے اٹھ گئے اپنی زندگی کا بھی اعتبار نہین لہذا بستر خواب پر مرنے سے میدان جنگ کی موت بہتر ہی کہ مرتبہ شہادت حصول ہو گا گر وہ شہدا مین شمول ہو گا اور اگر اس وقت آخر مین خداوند کریم نے فتحیاب کیا تو باعث نام آوری ہی بادشاہ اسلام نے مجبور ہو کر اجازت دی رستم خان بن گنجاب سلام رخصت کر کے بارد گر مرکب پر سوار ہوے اور راہ میدان کارزار کی لی جسوقت سامنے نقابدار سیہ پوش کے پہونچے آواز دی لا ضرب بہادری کی نقابدار سیہ پوش نے کہا اے رستم خان تم چلے جاؤ کسی اور کو میرے مقابلہ کے واسطے بھیجو اسلیے کہ مجھے تمپر ہاتھ اٹھانے کو شرم آتی ہی اگرچہ تمنے مذہب اپنا ترک کر کے اہل اسلام کا ساتھ دیا تاہم اولاد گنجاب ضرور ہو جو کہ خداوند زمرد شاہ باختری کا پیغمبر تھا رستم خان نے کہا کہ او ملعون تو ہرگز مجھپر رعایت نکر اسلیے کہ جنکی وجہ سے تو مجھپر رعایت کرتا ہی مین نے کبھی آنپر رعایت نہ کی اور انکو ہمیشہ برا جانا کیا اور اب بھی قابل لعن سمجھتا ہون بس یہ سنتے ہی نقابدار کو طیش آگیا اور پکارا کہ واقع مین خیال میرا غلط تھا تم سب سے پہلے قتل کیے جانے کے قابل ہو یہ کہکر نیزہ سنبھالا اور سینہ رستم خان پر وار کیا رستم خان نے اپنے نیزہ پر نیزہ کو لیا بند بند ہلنے لگے چلنے لگین بڑی دیر تک نیزہ بازی رہی آخر کار رستم خان نے نیزہ ہاتھ سے نقابدار کے نکالدیا یہ دیکھکر زمانہ نگاہون مین نقابدار سیہ پوش کی تیرہ و تار ہو گیا اور نہایت خفیف ہوا اہل اسلام نے صدائے تحسین و آفرین بلند کی جیب کر نقابدار نے گرز اپنا بائے ہاتھ سے لیا اور خبردار خبردار کہکر سر رستم خان بن گنجاب پر وار کیا رستم خان نے اپنا گرز اٹھا کر جسکی بناہ کیا اب گرز پر گرز جو پڑتا ہی تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا تنق گرد و غبار بلند ہوا ہاتھ رستم خان کے قائم نہ رہ سکے چولین دونون نشانون کی نکل گئین دونون گرز لڑتے ہوے سر مرکب پر گیے سر مرکب کا پاش پاش ہو گیا کہ مرکب نے چرخ مارا رستم خان بیہوش ہو کر گھوڑے سے گیے گھوڑا الگ تڑپ کر ہلاک ہوا لوگ لشکر اسلام کے جھپٹ کر قریب آئے اور رستم خان کو پالکی مین ڈالکر لے گئے حالت انکی خراب تھی انکو تو شفاخانہ سلیمانی مین بھجوا دیا اور نقابدار سیہ پوش نے پھر نعرہ کیا اب کی مرتبہ

جالوس عاد نے بادشاہ اسلام سے اجازت لی اور سامنے نقابدار سیہ پوش
کے پہونچکر آواز دی کہ او ملعون غضب کیا تونے کہ اتنے بڑے شخص کو زخمی کیا
لا ضرب تہا دری کی نقابدار سیہ پوش نے جھپٹ کر گرز مارا جالوس عاد
نے ضرب اسکی خالی دی اور جو بدست ماری نقابدار سیہ پوش نے
چوب کو سپر سے رد کیا اور دستۂ چوب پر ہاتھ ڈالکر جھٹکا مارا کہ جالوس عاد
ساجوان یال مرکب پر آرہا نقابدار سیہ پوش نے دوسرا ہاتھ کمر مین
ڈالکر جو زور کیا جالوس عاد کو اٹھا لیا اور لیے ہوے اپنے لشکر مین
چلا گیا اور امیر غل و زنجیر کرکے زندان خانہ مین بھجوا دیا اور پھر میدان مین
آکر نعرہ کیا ابکی سالوس عاد مقابلہ کو گیا اسکی بھی وہی حالت ہوئی کہ اسیر
بلا ہوا پھر نقابدار سیہ پوش نے مبارز طلب کیا بہرام عاد بادشاہ اسلام
سے اجازت لیکر اسکے مقابل ہوا نقابدار سیہ پوش نے بہرام پر گرز مارا
بہرام نے گرز اسکا چوب پر رد کا تڑاقا ہوا شرارے نکلے مرکب بہرام عاد
کا مارا گیا نقابدار سیہ پوش نے آواز دی کہ زدم و پست کردم بہرام نے
گرد سے نکلکر جواب دیا کہ حریف تیرا موجود ہی کسے تو نے مارا اور پست کیا
تو ضربے زدی ضرب ما نوش کن ✦ ہمہ شادی از دل فراموش کن ✦ یہ کہکر
چوب بلند کی اور نقابدار سیہ پوش کی طرف چلا چونکہ بہرام بہت بڑے
قد کا جوان ہی اسوجہ سے پیدل ہوکر بھی بخوف ہی اور جانتا ہی کہ وار بر نقابدار
سیہ پوش پر پڑسکتا ہی بس جھپٹ کر چوب کا وار کیا نقابدار سیہ پوش
نے وار بہرام کا سپر پر رد کا تڑاقا ہوا سب سمجھے کہ نقابدار مارا گیا لیکن
چوبدست سپر سے اچٹ کر سر مرکب پر پڑی کہ سر مرکب کا پاش پاش ہوگیا
اور مرکب مرکب آتش بازی ہوگیا نقابدار مرکب سے کود کر بہرام کی
طرف جھپٹا اور پکارا کہ او عادی غضب کیا تونے کہ مرکب کو میرے مارا
کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر بہرام سے پست گیا بہرام بھی گریبان گیر ہوا
دونون مین کشتی ہونے لگی دونون طرف کے لشکر قریب آگئے اور تماشا
کشتی کا دیکھنے لگے تمام دن کشتی رہی بہرام عاد وہ سردار ہی کہ اسنے کیسے کیسے
پہلوانون کو مارا ہی لیکن نقابدار سیہ پوش نے فریب شام لنگر بہرام کا
توڑا اور سر سے بلند کرکے زمین پر مارا کہ بہرام چارون شانے چت گرا
نقابدار نے مشکین اسکی باندہ لین اور لیے ہوے اپنے لشکر مین چلا گیا
طبل بازگشت بجا دونون لشکر میدان سے پھرے اہل اسلام نہایت غمگین
و ملول اپنی جاے قیام پر آئے اور نقابدار سیہ پوش نہایت خوش و خرم
اپنی بارگاہ مین داخل ہوا پوشاک رزم آتاری لباس بزم پہنا بہرام عاد

کو زندانخانہ مین بھجوادیا اور بیٹھکر تاج دیکھنے لگا شراب پینے لگا جسوقت دو پہر آیا
پیے اور دماغ اسکا بادۂ ناب سے گرم ہوا حکم دیا کہ بجے طبل اسیوقت نقارۂ نولکھ
پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی خبر اہل اسلام کو ہوئی یہان بھی کوس حربی
نوارسش مین آیا تیاری جنگ ہونے لگی بہرام عاد کے اسیر ہونے سے اہل اسلام
نہایت پریشان تھے کہ یہ نقابدار کون شخص ہی جس نے اتنے بڑے سردارون
کو اسطرح اسیر کیا غرضکہ رات بھر طبل بجا کیا صبح کو دونون گروہ اپنے اپنے طریقہ
کے موافق عبادت پروردگار سے فرصت کرکے عازم میدان کارزار ہوے
بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیب نہیب دیکر ہٹ گئے تھے کہ نقابدار
سیہ پوش میدان مین آیا اور پکارا کہ باش ای گروہ خدا پرستان و فرقہ
مسلمان جسکو تمنائے مرگ و آرزوے قضا ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو یکبا
تمنے کہ کس طرح مین نے ان عادیون کو اسیر کیا یہ سنکر شاہزادہ بہارستان مغرب
یعنی فرامرز عاد مغربی صف لشکر سے نکلے اور سامنے تخت بادشاہ اسلام
کے آکر مجرا کیا اجازت میدان مانگی فرمایا جاؤ حافظ حقیقی تمہارا نگہبان ہو
فرامرز عاد مغربی مرکب کو چمکا کر سامنے قرطاس بن آس بن ابلوس
کے آئے بعد گفتگوے بسیار نیزہ بازی ہوئی فرامرز نے ہاتھ سے نقابدار
سیہ پوش کے نیزہ ہوائی کیا نقابدار نے گرز مارا فرامرز نے گرز اسکا
رد کرکے اپنا گرز مارا نقابدار نے وار فرامرز کا بھی رد کیا لیکن مرکب
نقابدار کا مارا گیا یہ تلوار کھینچکر جھپٹا کہ مرکب کو فرامرز کے پی کر دن
فرامرز عاد مغربی نے ارادہ اسکا فاسد دیکھکر زین خالی کیا اور نقابدار
کے قریب آئے نقابدار نے تلوار ماری فرامرز نے وار اسکا رد کرکے گریبان
مین ہاتھ ڈالدیا نقابدار بھی فرامرز سے لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی تمام دن
کشتی رہی اور دو پہر رات تک کشتی رہی آخرکار نقابدار نے لنگر فرامرز
کا توڑا اور ہاتھ پر بلند کیے ہوے اپنے لشکر مین چلا گیا اور فرامرز کو اسیر
غل و زنجیر کرکے زندانخانہ مین بھیجدیا بادشاہ اسلام کو گرفتاری فرامرز عاد مغربی
کا نہایت افسوس ہوا بلٹ کر داخل بارگاہ سلیمانی ہوے تھے کہ پھر خبر
طبل جنگ کی پہونچی یہان بھی نقارہ بجا رات تیاری جنگ مین بسر ہوئی صبح کو
دونون لشکر میدان مین آئے بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیب
نہیب دیکر ہٹے تھے کہ شاہزادہ اطرطوس بہادر یعنی جمہور جہان سوز تن
میدان مین نکلے اور نقابدار سیہ پوش سے سامنا کیا نقابدار نے کہا تم
لوگون سے نیزہ بازی بالکل بیکار ہی اسلیے کہ اس فن کو جیسا خدا پرست جانتے
ہین ہملوگ نہین جانتے یہ کہکر تلوار کھینچ لی اور جمہور پر وار کیا جمہور نے

دارا اسکا سپر سے روکر کے تبر مارا نقابدار سیہ پوش نے سپر بلند کی تبر جو سپر پر
پڑا سپر سے گذر کر خود پر بیٹھا جمہور نے جھٹکا مارا کہ خود بھی کٹا مگر سر پر خط بھی نہ پڑا
تین چار وار کے رد و بدل ہوے کئی وار جمہور کے نقابدار کے جسم پر پڑے
مگر خط بھی نہ پڑا آخر کار جمہور اسقدر زخمی ہوے کہ بیہوش ہو کر گھوڑے سے
گرے نقابدار جمہور کو باندھے لیے چلا گیا لیل باز گشت بجا دونون لشکر میدان
سے پھرے اب یہ حالت ہی کہ نقابدار سیہ پوش روز دو چار کو باندھ لیجاتا
ہی کہان تک بیان کیا جاے کہ بارہ چودہ روز کی میدان داری مین سائھ
سرداران لشکر اسلام اسیر ہوے اور کئی سردار قتل ہوے تیرھوین روز
رستم خان بن کنجاب نے انتقال کیا جانبر نہوسکے بادشاہ اسلام کو انکے
مرنے کا نہایت صدمہ ہوا جنازہ انکا نہایت اہتمام کے ساتھ اٹھا اور اسی
صحرا مین دفن کیا گیا جہان اور اہل اسلام کی قبرین تھین اور تمام اہل اسلام
سیہ پوش ہوے اسواسطے کہ رستم خان شاہزادہ نور الدہر کے ماموں
اور بدیع الملک کے دادا ہوتے تھے الحاصل نقابدار سیہ پوش نے
ستھراؤ کر دیا ہی کیسے کیسے سرداران زبردست ہاتھ سے اسکے اسیر ہوے
اور مارے گئے ہین اب جو دھوان روز ہی اور نقابدار میدان مین کھڑا
نعرے مار رہا ہی اور کوئی اسکے مقابلہ کو نہین نکلتا ہی کہ لندھور ثانی نے فیل
اپنا بڑھایا سامنے تخت بادشاہی کے آئے فیل سے اتر کر مجرا کیا اجازت
میدان مانگی بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اے دارا اے ہندو دیکھا تونے کہ
اس ظالم نے کس کس سردار کو اسیر کیا نہین معلوم اس بقیع مین کیا بلا
پوشیدہ ہی عقل حیران ہی کہ جو سردار امیر اول کے ہاتھ سے تین تین چار چار
روز نہین زیر ہوون آنکو یہ نقابدار دن بھر مین زیر کرے عقل حیران ہی
لندھور ثانی نے عرض کی کہ حضور بجا ارشاد فرماتے ہین میرا بھی یہ خیال
ہی کہ یا تو یہ خود ساحر ہی اور یا ساحر کی مدد سے آتا ہی اب چارہ کیا ہی
لڑینگے ضرور چاہے زیر ہون یا زیر کرین بادشاہ اسلام نے بمجبوری انکو بھی
رخصت کیا لندھور بارہ گز فیل پر سوار ہو کر سامنے نقابدار سیہ پوش
کے آئے اور آواز دی کہ لاضرب بہادری کی نقابدار نے کہا اے لندھور
بہتر یہ ہی کہ دوستی اہل اسلام سے ہاتھ اٹھا اور میرا شریک ہو کر ان لوگون
سے مقابلہ کر اور مذہب آقا پرستی کو قبول کر ورنہ اسیطرح تو بھی اسیر بلا ہوگا
جسطرح اور سردار زیر ہوے ہین لندھور ثانی نے کہا او ملعون کیا بھک
مارتا ہی تو مجھے نصیحت نکرا ور جو تجھسے ہو سکے اسمین قصور نکر یہ سنکر نقابدار
نے گرز آٹھایا اور آواز دی کہ تیری ضرب گرز بہت مشہور ہی لے اس

ضرب کو بھی کہ یہ پیغام اجل ہی یہ کہکر سر لندھور پر وار کیا لندھور ثانی نے گرز کو
اٹھا کر حملہ کی پناہ کیا اب گرز پر گرز جو پڑتا ہی تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک
کو نکل گیا تیغ گرد و غبار بلند ہوا کہ لندھور مع فیل اُس گنبد خاکی مین پنہان
ہو گئے نقابدار نے آواز دی کہ زدم و پست کردم عیار لندھور ثانی کا جھپٹکر
قریب آیا گرد گرد کے چرخ مار کر اندر گرد کے در آیا دیکھا کہ دونون ہاتھ مانند
ستون فولادی کے قائم ہین لیکن ہر بن مو سے پسینہ جاری ہی آنکھین بند
ہین عیار نے آواز دی کہ ای شہریار ہوشیار ہو جائیے کہ حریف لاف زنی
کر رہا ہی لندھور ثانی نے کہا واقع مین اس نقابدار نے بلا کی ضرب لگائی
ہی مگر گرد سے نکلکر آواز دی سہ تو ضربے زدی ضرب ما نوش کن + ہمہ شادی
از دل فراموش کن + لے اسے بھی کہ یہ ملمانچہ ملک الموت ہی یہ کہکر اپنا گرز
گران سنگ سنبھالا اور خبردار خبردار کہکر سر نقابدار پر وار کیا نقابدار نے
گرز لندھور کا گرز پر روکا تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا
جگر زمین ہول سے شق ہو گیا مرکب نقابدار کا مارا گیا مگر نقابدار پر کوئی
اثر نہوا یہ ایسا سخت جان تھا کہ اتنی بڑی ضرب کھا کر بچ گیا اور گرد سے
نکلکر لندھور کی طرف چلا لندھور بھی فیل پر سے کود پڑے نقابدار گرز
پھینک کر لندھور سے لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی تمام دن کشتی رہی دوپہر
رات ہو گئے نقابدار نے لنگر انکا بھی توڑا اور بانہ پکڑے لیے چلا گیا اہل اسلام
نہایت غمگین پھرے اور بادشاہ اسلام نے عیارون کو طلب کر کے فرمایا
کہ حال اسکا دریافت کرو ایکا کیا وجہ ہی جو نقابدار پر کوئی غالب نہین آتا
یہ سُنکر برق ثانی قران ثالث سمک ثالث یزک ثالث وغیرہ جانب
لشکر نقابدار روانہ ہوئے وہان نقابدار نے لندھور ثانی کو بھی مقید کر کے
جانب کوہ روانہ کر دیا کہ سب قیدی اُسی مقام پر ہین نقابدار کو یہ خیال تھا کہ
مبادا کوئی افتاد پڑے اور یہ لوگ رہا ہو گئے تو ساری محنت برباد ہو جائیگی
اور آپ لباس رزم اُتار کر پوشاک بزم پہنی بارگاہ مین آکر بیٹھا ناچ ہونے لگا
یہ تو یہان مصروف عیش ہی آج طبل جنگ بھی نہین بجوایا ہی کہ ایک آدھ روز
مین کسل برطرف ہوئے تو پھر مقابلہ کرون وہان جو لوگ قید لندھور کی لیکر
جانب کوہ روانہ ہوئے تھے وہ خدمت بن ضیغم جادو کی پہونچے اور لندھور
کو بھی ضیغم جادو کے سپرد کر کے عرض کی کہ آج طبل جنگ نہین بجوایا ہی ضیغم جادو نے
کہا اب کس قدر سردار باقی ہین لشکر اسلام مین اُن لوگون نے کہا کہ ابھی بہت ہین
اسلیے کہ بارگاہ سلیمانی کے بیٹھنے والے سب سردار پانچ ہزار یا پچسو چنین ہین
جسمین سے قریب نصف کے بدیع الملک کے ہمراہ گئے ہوئے ہین اور مختلف

مقامات پر ہین اب بھی ڈیڑھ ہزار سردارون سے کم نہین ہین نعیم جادو نے کہا کہ اسطرح عرصہ گذرے گا تم جاکر قرطاس بن آس سے کہنا کہ اب کتمان و شوکت دکھا چکے سردارون کو زیر کرنے کی کیا ضرورت ہی وہ تیغۂ سحر جو مین نے تیار کرکے تمکو دیا ہی اُسی سے کام لو اور جسقدر سردار مقابلے کو آئین انھین تہ تیغ کرو کہ بلد خاتمہ ہوا در آج سے دن کی میدان داری تمھارے حوالے ہی شب کو مین آونگا اور لشکر اسلام پر شبخون مارونگا یہ کہکر اسنے چلنے کی تیاری کی اور ملازمان قرطاس کو رخصت کیا یہان عیاران لشکر اسلام جو براے دریافت حال روانہ ہوے تھے رنگ اور روغن عیاری لگاکر صورتین تبدیل کیے ہوے مختلف مقامات پر پھر رہے تھے طبل جنگ نہ بجنے سے اور بھی اطمینان ہوگیا تھا لیکن دارو غہ زندان جو قید شدہ صورتانی کی کوہ مین پہونچاکر پھرا آتے آتے قریب اپنے لشکر کے پہونچا دیکھا کہ ایک نازنین ماہجبین خاک پر بیٹھی رو رہی ہی آنسو مثل قطرات شبنم کے کل عارض کو شاداب کررہے ہین ہچکیان بندھی ہوئی ہین دارو غہ نے بڑھکر پوچھا کہ ارے تو کون ہی تجھپر کیا مصیبت پڑی ہی جو اسطرح رو رہی ہی اس صحرا سے وحشت ناک مین کیونکر پہونچی اسنے بیان کیا کہ مین ایک گانون کی رہنے والی ہون ساتھ اپنے شوہر کے سسرال جارہی تھی راستے مین قزاقون نے گھیرا زر و زیور میرے پاس نہایت سا تھا اور شوہر میرا بہادر تھا قزاقون سے لڑا لیکن اکیلا کیا کرسکتا تھا مثل مشہور ہی کہ سو مرد جنا بھاڑ نہین پھوڑتا ہی آخرکار ہاتھ سے قزاقون کے مارا گیا اُن بخت بون نے لاش اسکی ایک چاہ مین پھینک دی اور مجکو اپنے ساتھ لیکر چلے اس مقام پر آکر زر و زیور میرا چھین لیا اور مجھے چھوڑکر چلے گئے دارو غہ زندانخانہ نے کہا کہ تو ہمارے ساتھ چل اگر تو رضامند ہوگی تو تجھے بی بی بنائینگے اور اگر یہ منظور نہین ہی تو تجھکو تیرے گانون مین بھیجوا دینگے اُس عورت نے کہا کہ اب مین گانون اپنے کیا منھ لیکر جاونگی اسواسطے کہ سب مجھے مہن پہری کہینگے اور طعنہ زن ہونگے کہ یہ ایسی بدنصیب تھی جو شوہر کو کھا گئی یہ سنکر دارو غہ زندان اور بھی خوش ہوا اور اس عورت کو اپنے ساتھ لیکر خیمہ مین آیا دل مین کہتا تھا یہ تیری قسمت کی تھی جو تجھے ملی شوہر اسکا مارا گیا قزاق اس مقام پر چھوڑ گئے کیا قدرت ہی خداوند تعالی کی لیکن اور ایک آدمی اسکے خلاف بھی تھے اُنھون نے خیال کیا کہ اس عورت کو اس سے چھنوا دینا چاہیے کہ اسے بھی چرکا ہو یہ تصور کرکے قرطاس بن آس کے پاس آئے اور کہا کہ دارو غہ زندان ایک عورت کو محل سے لایا ہی کہ حسن بے نظیر رکھتی ہی اور لائق حضور کے ہی یہ سنکر قرطاس نے کہا کہ جاکر دارو غہ کو بلا لاؤ لوگ گئے اور اُسے لے آئے قرطاس نے پوچھا کہ تو کسی عورت کو لایا ہی وہ انکار کرگیا قرطاس کو نہایت غصہ آیا کہا جاؤ اور اسکے خیمہ مین تلاش

کر لوگ گئے اور اُس نازنین کو بے ہوے حالت مین قرطاس کی لائے
قرطاس نے حکم دیا کہ اس مرد و کو قتل کرو کہ اسنے مجھ سے پوشیدہ کیا تھا
حسب الحکم جلاد حاضر ہوا اور داروغہ زندان کو قتل کیا نازنین نے کہا شکر ہی
کہ یہ ظالم قتل ہوا قرطاس نے کہا ای نازنین تو اُسکی راضی تھی یا بیری نازنین نے
کہا اُسکی صورت تو مجھے اصلا پسند نہ تھی اور آپ کی صورت ابھی نہین دیکھی جو کہ سکون
قرطاس نے کہا کہ مین اپنی صورت تخلیہ مین دکھاؤنگا یہ سُنکر نازنین نے
کہا کہ بہتر ہی اور قرطاس بن آس خلوت مین داخل ہوا نازنین کو بھی اُسی
خیمہ خالی مین طلب کیا جو اسنے اپنی آسائش کے واسطے مقرر کیا تھا کہ سب سامان
آسائش وہان موجود تھا کشتیان می کی بجی ہوئی تھین اب قرطاس بن آس
نے نقاب چہرہ سے اُٹھائی اور کہا دیکھو مین ایسا ہون نازنین نے غور سے دیکھا
اور کہا کہ مین نے پہچان لیا قرطاس نے کہا کہ کیا اسکے قبل تو نے مجھے دیکھا تھا
نازنین نے کہا مین اُسوقت سے جانتی ہون جب نقاب آپکے چہرے پر نہ تھی
اور مجھے تو آپ کی تلاش تھی قرطاس نے یہ جانا کہ نازنین پیشتر سے مجھپر عاشق
ہی کہا ای جان جہان اب تم مجھ سے رضامند ہو نازنین نے جواب دیا کہ رضامند
کیسی خواہش مند تھی مگر ایک بات کی مجھکو حیرت ہی کہ آپ نے اس صورت زیبا
کو چھپایا کیون ہی شاید مجھ سے پردہ کیا ہوا اور میرے جانے کے واسطے یہ
تھا اگر آپ صورت اپنی چھپائے نہوتے تو مجھے یہ زحمت کیون ہوتی کہ صحرا مین
تباہ پھرتی بعد اپنے شوہر سے جدا ہونے کے آپ ہی کے پاس نہ چلی آتی اور اصل
یہ ہی کہ مین نہایت پریشان تھی جبکہ اُس شخص نے مجھے لاکر اپنے خیمہ مین ٹھہرایا تھا جسے
آپ نے قتل کروا ڈالا مین اسی سوچ مین تھی کہ عصمت ہاتھ سے جاتی رہتی اور
بعد اُسکے خجالت بسیار اگر آپ تک پہونچی تو کیا پہونچی دل تو آپ قبول ہی نہ کرتے
خیر اب تو وہ سب باتین برطرف ہوگئین اور ہزار ہزار شکر ہی کہ مین آپ تک
پہونچ گئی مثل مشہور ہی کہ جو بندہ یا بندہ مگر یہ تو بتائیے کہ سبب منہ چھپانے کا کیا
ہی اور اس سے قبل آپ بے نقاب تھے انھین لوگون کے سامنے اب نقاب
ڈالکر آئے ہین قرطاس بن آس نے کہا ای جان من اسکا سبب ایک راز
ہی جسکا منہ سے نکالنا اچھا نہین اسواسطے کہ در و دیوار ہم گوش دارد ایسا نہو
یہ خبر اہل اسلام کو معلوم ہو جاے تو رعب میرا جاتا رہے گا اور اُن لوگون کو
فکر ہو جائیگی کہ پہلے تو یہ شہر ور تھا مگر اسقدر نہ تھا اب اسقدر قوت بڑھ جائے گا
کیا سبب ہی نازنین نے کہا کہ اسوقت تو باتین ہون یا آپ ہین سُننے والا کون ہی
اور اہل اسلام یہان کہان قرطاس بن آس نے کہا کہ ہیہات ان لشکر اسلام
بلاے بے درمان ہین وہ ہر وقت ہر مقام پر موجود رہتے ہین ادھر بات

منھ سے نکالی اور اُنکو خبر ہو گئی نازنین یہ سُنکر افسردہ خاطر ہو گئی اور کہا کہ معلوم ہوتا ہی آپ مجھے بھی دشمن جانتے ہین یا کوئی عیار سمجھتے ہین جو بیان نہین کرتے یہان سوا میرے اور آپ کے کون ہی اگر مین عیار ہون تو مجھے قتل کر ڈالیے غرضکہ ایسا ایسا مجبور کیا کہ قرطاس بن آس کو حقیقت حال بیان کرنا پڑی اور سب کہدیا کہ یہ زرہ جو میری رکھی ہی سب اسی کی برکت ہی کہ نہ تلوار مجھپر اثر کرتی ہی اور نہ مین کسی سے زیر ہو سکتا ہون نازنین نے کہا کہ یہ زرہ آپ کو کس نے دی ہی کہا اب اسے نہ پوچھو اس سے تمہارا کیا مطلب ہی قرطاس کے انکار پر نازنین کبیدہ خاطر سی ہو گئی اور کہا اچھا جانے دیجیے مگر مجھے یہ فکر ہی کہ اگر یہ زرہ ضائع ہو گئی تو آپ کیا کیجیے گا قرطاس نے کہا کہ اول تو ضائع کیون ہونے لگی اور اگر ضائع ہو گئی تو جس نے یہ زرہ بنا دی ہی وہ اور بھی بنا دے سکتا ہی یہ سُنکر نازنین نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کسی عورت نے یہ تحفہ آپکو دیا ہی جب ہی آپ بیان کرنے سے انکار کرتے ہین قرطاس نے کہا کہ نہین عورت نے نہین بلکہ مرد نے یہ زرہ دی ہی نام اُسکا ضیغم جادو ہی جسوقت کہ مین لشکر اسلام مین اسیر ہو کر پہونچا تھا تو مین نے خوف جان سے اسلام اختیار کر لیا تھا ایک روز موقع پاکر مین نے ایک سردار نامی کو قتل کیا اور لشکر سے نکلکر راہ فرار پر قرار لیا راستے مین ضیغم جادو سے ملاقات ہو گئی کہ وہ بھی برائے استیصال اہل اسلام آتا تھا ہم دونون نے باہم مشورہ کیا اُسنے یہ زرہ بنا دی کہ اب تو کسی سے مغلوب نہوگا جا اور اہل اسلام کو قتل کر اب جو مین برائے مقابلہ اہل اسلام آیا تو نقاب چہرے پر ڈال لی کہ کوئی مجھے پہچان نہ سکے ورنہ سب جان جائینگے کہ یہ پہلے تو اسقدر شہزور نہ تھا اب کہان سے زور لے آیا ضرور اسکا کوئی سبب ہی عیار برائے تلاش آئینگے اور ضرور راز دریافت کر لینگے پھر مشکل ہو گی ضیغم جادو کی جان بچنا بھی دشوار ہو جائیگی اور مجھ سے بھی یہ تحفے چھن جائینگے نازنین نے کہا کہ کیا زرہ کے علاوہ کوئی اور چیز بھی ہی قرطاس نے کہا ہان ایک تیغہ بھی ہی جس سے مین نے ابھی کام نہین لیا ہی اُس تیغہ کی صفت یہ ہی کہ کوہ سے بھی نہ رُکے گا مگر مجکو پہلے اپنی شوکت دکھانا منظور تھی اس سبب سے سرداران لشکر اسلام کو اسیر کیا اور قتل نہین کیا کہ اُنکو عبرت ہو اور یہ معلوم ہو جائے کہ نقابدار ہمسے زبردست ہی اب یہ بات بخوبی ظاہر ہو گئی کل سے مین نقاب سر میدان اُٹھا دونگا اور اُسی تیغہ سے کام لونگا اور ایک ہی روز مین سب کو قتل کر کے چلا جاؤنگا کیونکہ مجھ سے ضیغم جادو نے کہلا بھیجا ہی کہ دیر نکرو ایسا نہو

کہ کوئی افتاد پڑے یہ سنکر نازنین بہت خوش ہوئی اور اپنے دل مین خیال کیا کہ جب ہی
اس ملعون پر کوئی غالب نہین ہو سکتا ہی خیر دیکھا جائیگا اب تو معلوم ہوگیا
یہ جاتا کہان ہی مگر شاید یہ ضیغم جادو کی مدد سے قتل نہوا ورنہ وہ ایسی اور
چیزین تیار کر دے تو اُس ملعون کا پتہ بھی دریافت کرنا چاہیے یہ تصور کرکے
پوچھا کہ آپ نے ضیغم جادو کو بھی عیاران اسلام کے حالات سے مطلع
کر دیا ہی ایسا نہو کہ کوئی وہان پہونچ جائے قرطاس ہنسا اور کہا تو بڑی ہوشیار
معلوم ہوتی ہی اور مجھے میری سچی محبت ہی جو اس طرح کے پہلو سوجھتی
ہی مین نے ضیغم جادو کو سب کچھ سمجھا دیا ہی اب اُسنے ایسا انتظام کیا ہی
کہ اگر عیاران اسلام کو پتہ بھی معلوم ہو جائے کہ ضیغم جادو فلان مقام
پر رہتا ہی تو بھی یہ پانین سکتے اسواسطے کہ وہ جس درہ کو مین رہتا ہی
اُسکو اُسنے نظر بند کر دیا ہی درہ کسی کو نظر نہین آتا نازنین نے کہا اب
مجھے اطمینان ہوا یہ سنکر قرطاس بن آس نازنین سے بہت خوش ہوا
اور کہا کہ پہلے تو مجھے یہ خیال تھا کہ ایک آدھ روز بعد مجھے تیرے گانون
مین بھجوا دونگا مگر اب تیری فراست دیکھکر وہ خیال برطرف ہوگیا اور یہ
عہد کرتا ہون کہ تیرے ساتھ عقد کر لونگا اور تا زندگی تجھے جدا نکرونگا
اور ہر امر مین تجھ سے صلاح لیا کرونگا یہ کہکر گردن مین ہاتھ ڈال دیا
اور اختلاط کا قصد کیا نازنین نے کہا کہ دیکھو صاحب اسقدر بیتابی اچھی
نہین ذرا صبر سے کام لو میری شرم یہ گوارا نہین کرتی کہ غیر مرد سے
اتنی جلد بیحجاب ہو جاؤن ہرچند کہ تمھاری عاشق ہون مگر عورت ہون جب
چند روز ساتھ رہیگا اور حجاب رفتہ رفتہ برطرف ہو لے گا پھر اختیار ہی
مین کہین بھاگی نہین جاتی ہون قرطاس نے کہا کہ جان من مین کیا کرون مجھ سے
صبر نہین ہوتا نازنین نے کہا کہ اگر تجھے ضبط نہین ہو سکتا تو شراب پیو مجھے بھی پلاؤ جسوقت
بیخودی طاری ہوگی شرم دور ہو جائیگی یہ کہکر ہاتھ کشتی کی طرف بڑھایا اور جام
لبریز کرکے قرطاس کو دیا قرطاس نے کہا تم پیو کہ حجاب تمھارا برطرف ہو مین
تو بے شرم ہون مجھے کیا ضرورت ہی نازنین نے کہا تم پیو مین بھی پیونگی قرطاس
نے جام ہاتھ سے نازنین کے لیا اور بے اندیشۂ انجام پی گیا نازنین نے اور جام
دیا یہان تک کہ تین چار جام پیکر اُسنے کہا اب تم بھی پیو نازنین نے کہا کہ بیتی ہون
اور جام بھر کر اپنے ہونٹون سے لگایا بکھ شراب نیچے گرا دی بھ چھوڑ دی قرطاس
نے کہا اور پیو نازنین نے کہا بس اسی قدر عادت ہی اسواسطے کہ مین عادی
نہین ہون پہلے پہل پی ہی جسوقت قرطاس پر نشہ کی بیخودی طاری ہوئی تو نازنین
کی طرف بڑھا نازنین پیچھے ہٹی اور اٹھکر سامنے سے بھاگی کہ مجھے یہ اطمین

ابھی شبین معلوم ہوتی تھین ساتھ ہی قرطاس بھی اٹھا کہ اسے پکڑلون آغوش منا
تھین پھچون اٹھتے ہی چکرآیا پانون لڑکھڑائے چھینک مار کر بیہوش ہوگیا
اسکے گرتے ہی نازنین نے نعرہ کیا کہ باش او قرساق منم مہتر برق ثانی
اور خنجر کھینچکر قرطاس کی طرف چلا ساتھ ہی خیال پیدا ہوا کہ مبادا قتل
کرنا اسکا بادشاہ کے خلاف گذرے اور تحمیر بھی مثل خواجہ خواجگان یعنی
عمرو بن امیہ ضمری کے عتاب آئے اسواسطے کہ اسنے قصہ آس بن الوس
کی ناک کاٹنے کا یاد تھا کہ جب خواجہ عمرو کا فرزند دلبند آس بن الوس
کے ہاتھ سے مارا گیا تو خواجہ نے ناک اسکی کاٹ لی تھی آس بن الوس نے
امیر کو طعنہ دیا تھا کہ اگر عیار ہون کے سر پر تمکو دعوی صاحبقرانی ہی تو چوریان
پہنکر بیٹھو امیر نے عمرو کو پکڑکر آس کے حوالے کر دیا تھا یہان تک کہ عمرو اور
امیر سے بگڑ گئی تھی اسیطرح تحمیر بھی عتاب نہ آئے اور ابھی کل کی بات ہی کہ
حیات زرین پوش کے قتل کروانے پر بدیع الملک نے مجکو بھی اسکی
خالہ کے حوالے کر دیا تھا اگر آفتاب زرین علم ساتھ موجود نہوتا تو جان
جانے مین باقی ہی کیا رہ گیا تھا اس طرح کے خیال کرکے قرطاس کو بیہوش
پڑا رہنے دیا اور آپ زرہ اسکی اٹھالی اور دوسری زرہ ویسی ہی اسکے
مقام پر رکھدی اور تیغہ تلاش کرکے کمر سے لگایا اور دوسرا تیغہ اسی نیام مین
کرکے کچھ تھوڑا سا مال و اسباب چرا کر خیمہ سے چل نکلا اب

مہتر برق ثانی تو لشکر اسلام کیطرف جاتا ہی اور قرطاس بن آس بیہوش پڑا ہوا ہی

ادھر ضیغم جادو نے شام ہوتے ہی تیاری شبخون کی کردی اور مع فوج چل نکلا
کوئی دو پہر رات گئی ہوگی لشکر اسلام کے سردار اپنے اپنے خیمون مین سو رہے
ہین گشت طلایہ کا پھر رہا ہی آواز ہوشیار باش و بیدار باش کی بلند ہی
کہ ایک مرتبہ جانب صحرا سے چالیس ہزار درندے مثل خرس و پلنگ کے
نمودار ہوئے آگے آگے سب کے ایک بہت بڑا شیر ڈکارتا ہوا لشکر کیطرف
چلا طلایہ والے اسکو صحرائی درندے سمجھکر بڑھے اور آگ روشن کردی کہ درندے
آگ سے بھاگتے ہین لیکن ساتھ ہی خیال پیدا ہوا کہ اس صحرا مین بہت دنون سے
مقیم ہین اور آج تک اتنے درندے ایک وقت مین نہین دیکھے یہ کیا اسرار
ہی اور طرہ اسپر یہ کہ آگ کو دیکھکر بھی یہ درندے نہ بھاگے اور آتے ہی لشکر اسلام
پر گرے یہان سپاہی سو رہے تھے کسی کو خیال بھی درندون کا نہ تھا درندون نے
لوگون کو ہلاک کرنا شروع کیا طلایہ کے سوارون نے گھوڑے دوڑائے
اور درندون پر گرے تلوارین مارنا شروع کین مگر جس درندہ پر تلوار پڑی

تلوار ٹوٹ گئی اور جسم پر اُسکے خط بھی نہ پڑا درندون نے جسکو پنجہ مار دیا وہ
ہلاک ہو گیا اب یہ سبکے سب لشکر کو پامال کرنے لگے بڑا ہو گیا لوگ اپنے اپنے
بستر ون سے اُٹھکر بدحواسی مین بھاگنے لگے کوئی خیمہ مین جاکر چھپا کسی نے راہ فرار
اختیار کی بہت سے جوانمردون نے مقابلہ بھی کیا مگر ہاتھ سے درندون کے
ہلاک ہوے یہان تک کہ اسی ہزار آدمیون کو ہلاک کرکے یہ سب درندے
ایک طرف سے آئے تھے اور دوسری طرف نکلے چلے گئے قریب صبح برق تابان
تیغہ اور زرہ لیے ہوے لشکر اسلام مین پہونچا درحال درندون کا سنا سمجھ گیا
کہ یہ فعل ضیغم جادو کا تھا مگر اُسنے جاکر درہ کو نظر بند کر دیا ہوگا اب اگر ہم لوگ
بھی تو کیا کر لینگے اگر خیر پہلے قرطاس ملعون کو تو قتل کر لین پھر دیکھا جائیگا یہ خیال
کرکے اپنے خیمہ مین داخل ہوا جسوقت صبح ہوئی اور بادشاہ اسلام برآمد ہوے
پوچھا کہ یہ شب کو شور وغل کیسا تھا لوگون نے عرض کی کہ عجیب وغریب واقعہ
گذرا ہے کہ کبھی نہ گذرا تھا اور سب کیفیت درندون کے آنے کی اور اسی ہزار
آدمیون کے مارے جانے کی بیان کی بادشاہ اسلام نہایت پریشان ہوے
اور فرمانے لگے کہ دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے انواع واقسام کی بلائین نازل
ہو رہی ہین معلوم یہ ہوتا ہے کہ اسی بیابان نہ طاق مین سب کا خاتمہ ہوگا
واقع مین یہ عجب پرآشوب مقام ہے یہ فرماکر لاشون کے دفن ہونے کا حکم دیا
اور سب کی نماز جنازہ پڑھی بہت روئے یہ سب تو یہان مصروف آہ وبکا ہین
اور وہان جو قرطاس بن آمس کو ہوش آیا خیمہ کو خالی پایا نازنین کو نہ دیکھا
حیران تھا کہ نازنین کہان چلی گئی یا تو یہ محبت جتاتی تھی یا اسطرح چلی گئی ساتھ ہی
نظر ایک پرچہ پر جا پڑی اُسے اُٹھاکر دیکھا لکھا تھا کہ اے قرطاس کوئی ایسی غفلت
کرتا ہے ارے وہ نازنین نہ تھی بلکہ عیار لشکر اسلام تھا اگر مین تیرا خیال نہ رکھتا
تو آج ہی تو قتل ہو جاتا کہ عیار تجکو بیہوش کر چکا تھا آمدہ سے ایسی غفلت
نکرنا اب اُس عیار سے اطمینان رکھ کہ ساحر کو بیحکم مین نے اُسے گرفتار کرایا بلکہ
قتل کرڈالا مگر شاید اسیطرح کوئی اور پہونچ جائے یہ دیکھکر قرطاس کی گھبراہٹ
برطرف ہوئی اور اطمینان ہوا زرہ اور تیغہ کو دیکھا تو دونون چیزین موجود
ہین جلدی سے زرہ اُٹھاکر پہن لی تیغہ کمر سے لگا لیا باہر خیمہ کے آیا رفقا سے
تمام ماجرا بیان کیا اُن لوگون نے کہا کہ اب زیادہ عرصہ کرنا مناسب نہین ہے
طبل بجواکر مسلمانون کا جلد خاتمہ کیجیے قرطاس نے کہا ان میرا بھی یہی قصد ہے
اتنے مین ہرکارون نے آکر بیان کیا کہ رات کو بڑے درندے آئے تھے اسی ہزار
خدا پرستون کو ہلاک کرکے چلے گئے بڑی خبر گذری کہ یہ بلا اُنھین لوگون پر نازل
ہوئی ورنہ اگر اس طرف آتے تو ہم لوگ صرف چالیس ہزار تھے ایک بھی

نہ بچتا سب ہلاک ہو جائے قرطاس ہنسا اور کہا کہ وہ ہمارے مہربان ضیغم جادو
آئے ہونگے تم لوگ خوف نکرو اطمینان رکھو اسطرف کوئی درندہ رخ بھی نکرے گا
مگر اب شب کے وقت لشکر اسلام مین نہ جانا دن کو خبر دریافت کر لانا اسواسطے
کہ مبادا دھوکے مین تم بھی ہلاک ہو غرضکہ جب دن تمام ہوا اور وقت شام کا آیا
طائر اپنے اپنے آشیانون کی طرف چلے مسافرون نے مقام کیا لشکر اسلام مین مغرب
کی اذان ہوئی روز روشن تیرہ و تار ہوا آفتاب گوشۂ مغرب مین جا گزین ہوا ستارے
نمودار ہوے قرطاس بن آمس نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اسیوقت نقارہ رزمی
پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی ہر کارے لشکر اسلام کے خبر لیکر خدمت
مین بادشاہ اسلام کی حاضر ہوے اور بعد دعا و ثنائے شاہی بجا لانے کے
عرض کی کہ پھر آمس ظالم یعنی نقابدار سیہ پوش نے طبل جنگ بجوایا ہے بادشاہ اسلام
نے فرمایا کہ اب دو پہری آفتون کا سامنا ہے کہ رات کو درندے آزار پہونچاتے ہین
لوگون کو ہلاک کرتے ہین اور دن کو یہ ملعون نقابدار سردارون کو قتل کرتا ہے
خیر جو مرضی خدا کہدو کہ ہمارے یہان بھی کوس حربی بجے یہان بھی نقارہ رزمی
بجا تیاری جنگ ہونے لگی آج خدا بے گشت کو بیس ہزار سوار معین ہوے
ہین اور اہل لشکر بھی بیدار ہین اسلیے کہ درندون کا خوف بھی لگا ہوا ہے اور
یہ بھی خیال ہے کہ صبح کو مقابلہ ہے اسلحہ درست کر رہے ہین کوئی کسی شغل مین
ہے کوئی کسی شغل مین کہ یکایک جانب صحرا سے آواز درندون کی پیدا ہوئی
گشت کے سوار صحرا کی طرف متوجہ ہوے دیکھا کہ درندے غول کے غول
چلے آتے ہین اہل لشکر کو آواز دی کہ وہ بلائین پھر آتی ہین ہوشیار ہو جاؤ
تمام لشکر مسلح ہو گیا اور صفین باندھ لین کہ کل تو مفلت مین تھے جو درندے
گرند پہونچا کر چلے گئے آج وہ تلوارین مارینگے کہ کاٹ کے ڈال دینگے یہ
سبکے سب ضیغم کفش شیر نشکار تلوارین کھینچے ہوے منتظر اسکے ہین کہ یہ درندے
ہم تک پہونچین اور ہم انکو تہ تیغ کرین یکایک درندون نے گشت کے
سوارون پر حملہ کیا سوارون نے تلوار تبر گرز وغیرہ سے کام لیا لیکن کوئی
حربہ کارگر نہوا اور درندون نے جسپر حملہ کیا وہ تڑپ کر ہلاک ہو گیا یہانتک
کہ بیس ہزار سوار ایک دم مین کام آ گئے درندون نے صفین بچھا دین اور
اب لشکر پر آ پڑے اہل لشکر صفین جمائے اور تلوارین کھینچے ہوے کھڑے تھے
جیسے ہی درندے قریب انکے پہونچے جوانان لشکر اسلام نے تلوارین مارین
گرز لگائے تبر چلائے کہ اگر کوہ گران بھی ہوتا تو پست ہو جاتا مگر کسی درندہ پر
کوئی اثر نہوا خط بھی نہ پڑا اب جو درندون نے حملہ کیا تو صف بچھا دی اس غول
کو مار کر اس گروہ پر آئے اب تو یہ حالت ہے کہ مہاوران اسلام برابر سب

مقابلہ کرتے ہین مگر انکے حربے کارگر نہین ہوتے اور درندون کا طمانچہ طمانچہ موت ہوجاتا ہی
ان درندون مین سب ہی قسم کے جانور ہین شیر طمانچون سے کام لیتے ہین خرس
منھہ مار کر خون پی لیتے ہین کہان تک بیان کیا جاے کہ درندے ایک طرف سے جوآے
تو دوسری طرف سے تمام لشکر کو پامال کرتے ہوے نکلے چلے گئے ساٹھ ہزار آدمی
آج بھی مارا گیا بادشاہ اسلام نہایت پریشان ہین کہ یہ کونسی بلا ہی اور کیا معاملہ ہی
لیکن جن سردارون نے یہ کیفیت اپنی آنکھون سے دیکھی تھی انھون نے آکر عرض کیا
کہ عجب طرح کا معاملہ ہی جو سمجھ مین نہین آتا کیونکہ تمام درندے جسطرح آئے تھے اسی طرح
زندہ نکلے چلے گئے ہرچند آپر حربے کیے لیکن کوئی زخمی بھی ہوا تلوارین ٹوٹ گئین
کمندون کے حلقے شکستہ ہوگئے اور سب درندے صاف نکلے چلے گئے بادشاہ اسلام
نے فرمایا کہ دریافت کرو یہ درندے کہان سے آتے ہین اور کس طرف جاتے ہین یہ
سنکر جیاسان لشکر اسلام تعاقب مین درندون کے روانہ ہوے بعد دریافت حال نہایت
صبح آکر عرض کی کہ تمام درندے ایک کوہ مین جاکر غائب ہوگئے سب متحیر تھے کہ کیا
کہین اور کیا نکرین لیکن چونکہ طبل بج چکا تھا صبح ہوتے ہی دونون جانب کے لشکریان
مین آئے اور ایک دوسرے کے مقابل صفین باندھکر استادہ ہوے بعد استگی صفوف
قتال و جدال نقیب نعرہ دیکر نکل گئے تھے کہ نقابدار سیہ پوش میدان مین آیا
خوب سلحشوری کی نیزے کے ہاتھ نکالے سراپا میدان کا دکھایا جو قت پسینے
مین غرق ہوگیا ایک مقام پر نیزے کو گاڑا دم کو آراستہ کرکے آواز دی کہ بانیی
ای فرقۂ خداپرستان دگروہ مسلمانان جسکو تمناے مرگ و آرزوے قضا ہو وہ نکلے
میرے مقابلہ کو اسواسطے کہ اب مجھے جلدی اس امر کی ہی کہ تم لوگون کا خاتمہ کرکے
جانب نہ طاق روانہ ہون اور وہان بدیع الملک کو قتل کرکے اپنے
خداوندزادون کی خدمت مین پہونچون کہ وہ دونون برجیس آفتاب پرست
کے ساتھ چلے آئے تھے لہذا آج سے مین نے طریقۂ جنگ بدل دیا ہی اب جو میرے
سامنے آئیگا وہ مارا جائیگا آج مین سوا قتل کرنے کے کسی کو اسیر بھی نکرونگا یہ سنکر
اہل اسلام کو اتنا تو معلوم ہوگیا کہ یہ زمرد پرست ہی اور خداوندزادون سے
مراد اسکی ارژنگ بن زمرد ثانی و جرنگ بن زمرد ثانی ہی کیونکہ
وہی برجیس آفتاب پرست کے ساتھ چلے آئے ہین مگر یہ سب کو حیرت
ہی کہ یہ نقابدار کون ہی اور کہان سے آیا ہی اور سبب اسکے زورآور ہونے کا
کیا ہی اسمین کوئی بھید ضرور ہی ابھی تک کسی کی جرأت نہوئی کہ اسکے مقابلہ کو
نکلتا اسنے پھر آواز دی کہ اگر آنا ہو تو آؤ اور مقابلہ کرنا ہو تو میدان مین
نکلو ورنہ مین خود آتا ہون اور وہین سب کو تہ تیغ کرونگا یہ کہکر نقابدار
سیہ پوش خاموش ہوا تھا کہ لشکر اسلام سے توریج ماہر و نکلے اور

سامنے تخت شاہی کے آکر مجرا کیا اجازت کے خواستگار ہوے بادشاہ اسلام نے فرمایا
کہ آپ حالت اس نقابدار کی دیکھ چکے ہین یہ نقابدار انسان نہین معلوم ہوتا
اس برقع سیاہ مین کوئی بلاے بدپوشیدہ ہی کیسے کیسے سردارون کو یہ حکماً گرفتار
کرکے لے گیا اور کسی کا کوئی زور نہ چل سکا وہ سردار جو امیر کے ہاتھ سے سات سات
آٹھ آٹھ روز مین اسیر ہوے تھے اُنکو یہ دن دن بھر مین پکڑے گیا ہی اور آج یہ دعوی
کر رہا ہی کہ مین سب کو قتل کرونگا اب نہین معلوم کہ یہ ساحر ہی یا جن ہی یا کوئی
تحفۂ طلسمی اسکے پاس ہی جسکی وجہ سے اسکو ہر ایک پر غلبہ حاصل ہوتا ہی اور
کوئی اسے مغلوب نہین کرسکتا تو رج ماہرو نے عرض کی کہ یہ سب بجا اور
درست ہی لیکن یہ کیونکر ہوسکتا تھا کہ وہ سر میدان ٹوکے اور ہم مقابلہ کو
نہ نکلین یہی نا کہ مارے جائینگے کچھ پروا نہین ایک روز مرنا ضرور ہی اگر ہزار برس
بھی جینگے تو ایک روز مرنا ہی کیونکہ بقا سوا ذات باری تعالے کے کسی کو نہین
ہی پھر چند روزہ زندگی کی ہوس مین نام بزرگون کا کیونکر مٹا دین تمام عالم
مین یہ بات مشہور ہوجائیگی کہ صاحبقران بن صاحبقران یعنی بدیع الزمان
کا فرزند لشکر اسلام مین موجود تھا اور نقابدار سیہ پوش نے سر میدان
ٹوکا اور وہ مقابلہ کو نہ نکلا کیسی بدنامی ہوگی اس ذلت اور رسوائی سے مرنا
بہتر ہی اور جان بچانا بہتر نہین ہی بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اُسنے آپ کا نام
تھوڑی لیا تھا تو رج ماہرو نے کہا کہ اگر میرا نام نہین لیا تھا تو مین اہل اسلام
سے علحدہ تھوڑی ہون جب اُسنے اہل اسلام کو ٹوکا تو گویا مجھی کو ٹوکا کیا مین
مذہب اسلام نہین رکھتا ہون اور ما در ا اسکے اگر مین مقابلہ کا قصد نکرتا تو
وہ خود لشکر پر آپڑتا پھر کیا اسکے سامنے سے گریز کرتا اور اب تو مین نکل چکا
حضور مجکو نہ روکین اب برا سے مقابلہ جانے دین اگر خداوند عالم کو میرا زندہ
رکھنا منظور ہی تو وہ مجھے اس گبر پر فتحیاب کرے گا ورنہ جو مرضی اُسکی اگر قضا
اسی بہانے ہی تو بہتر ہی یہ بھی منظور ہی بادشاہ اسلام نے مجبور ہوکر تو رج ماہرو
کو اجازت دی اور فرمایا کہ خیر ہم سب کے سب باہر کھڑے ہین آپ کو تنہا اس دار دنیا
سے نہ جانے دینگے یہ فرماکر رونے لگے اور درگاہ ایزدی مین دعا کی کہ بارالہا
مجھے بدیع الملک سے سرخرو رکھنا اگر یہ لوگ روانہ ملک عدم ہون تو مجھے
دنیا سے اٹھالے ورنہ انکو فتحیاب کر ہنوز دعا بادشاہ اسلام کی تمام نہ ہوئی اور تو رج
مرکب پر سوار ہونے پائے تھے کہ جانب صحرا سے ایک بگولہ گرد کا نمودار ہوا سب
دیکھنے لگے کہ کون آتا ہی یکایک قریب پہونچکر وہ بگولہ شق ہوا اور ایک نقابدار
سفید پوش نمودار ہوا آتے ہی آواز دی کہ باش اوگبر ناہنجار منم
نقابدار سفید پوش کہ گذارم کہ از دست من زندہ وسلامت بدر روی

یہ کہتا ہوا نقابدار سفید پوش فریب نقابدار سیہ پوش کے پہونچ گیا نقابدار سیہ پوش نے کہا کہ اے نقابدار مفلوک روزگار مجھ سے اور اہل اسلام سے جنگ ہی تو کیون مزاحمت کرتا ہی اور مفت اپنی جان عزیز کو تلف و برباد کرتا ہی یہ سنکر نقابدار سفید پوش نے کہا کہ او ملعون اگر مجھ سے اور مسلمانون سے جنگ ہی تو مین بھی مسلمان ہی ہون کافر نہین ہون ؎ کند ہمجنس باہمجنس پرواز ؎ کبوتر با کبوتر باز با باز ؎ مین ضرور اہل اسلام کی ہمدردی کرونگا اور اپنی موجودگی مین کسی مسلمان پر آنچ نہ آنے دونگا نقابدار سیہ پوش ہنسا اور کہا کہ تو پہلے اپنی جان تو بچالے پھر دوسرون کی کمک کرنا نقابدار سفید پوش نے کہا کہ میری جان تیرے اختیار مین نہین ہی بلکہ اب تیری جان میرے اختیار مین ہی نقابدار سیہ پوش نے جھلاکر کہا کیا تیری قضا تجکو گھیر کر لائی ہی جو سمجھانے سے بھی تو نہین مانتا اچھا لا ضرب بہادری کی کہ حوصلہ تیرے دل مین نہ رہ جاے نقابدار سفید پوش نے کہا کہ یہ کہنا تیرا بالکل ہی فضول ہی اسواسطے کہ اہل اسلام کا دستور پیشدستی نہین ہی تجھ سے بہت سے مقابلہ ہوے اب تو تجھپر بھی ظاہر ہو گیا ہوگا کہ کمزور سے کمزور مسلمان بھی سبقت نہین کرتا ہی نہ کہ مین جو تیری جان کا ملک الموت ہون جانتا ہون کہ جب چاہونگا تجھے قتل کر ڈالونگا پھر کیا خوف ہی جو پیشدستی کرون یہ سنکر نقابدار سیہ پوش نے نہ نیزہ اٹھایا نہ گرز نیغہ کرسے کھینچا اور نقابدار سفید پوش پر وار کیا نقابدار نے سینہ سپر کیا تلوار نقابدار سیہ پوش کی اچٹ گئی پہلے تو اہل اسلام پریشان ہوے تھے اور انھون نے یہ تصور کر لیا تھا کہ طرفدار ہمارا مارا گیا مگر جسوقت تلوار نقابدار سیہ پوش کی اچٹ گئی تو ان لوگون کو نہایت تعجب ہوا کہ اسکی تلوار سے بچنا سخت دشوار تھا کبھی یہ نیغہ سپر سے تو رکا نہین زرہ کیا جان رکھتی ہی جو وار اسکا روک سکے بیساختہ ہر شخص کی زبان سے نکلا کہ ہر فرعونے را موسے واقع مین نقابدارون کا بھید کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی مگر خیر اب دیکھا چاہیے کہ ہوتا کیا ہی یہ تصور کرکے یہ لوگ تو محو تماشا ہین بلکہ فتحیابی نقابدار سفید پوش کی دعا کر رہے ہین اور ادھر نقابدار سیہ پوش کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا سرکہ ہی یہ وہ نیغہ ہی جسکا رکنا کوسنے بھی ممکن نہین اسواسطے کہ نیغہ ساختہ ضیغم جادو ہی ایسا ویسا ساحر بھی اس نیغہ کو رد نہین کر سکتا ہان ہم بلا ضیغم جادو ہو تو شاید وار اُس سے رُک سکے نہین معلوم یہ نقابدار سفید پوش کون بلا ہی ادھر نقابدار سفید پوش نے وار اسکا رد کرکے آواز دی کہ بس اسی نیغہ پر تجکو گھمنڈ تھا دیکھا تو نے کہ مین نے وار تیرا سپر پر بھی نہ روکا اگرچہ دعوی یہ

تو اور حوصلہ اپنا پورا کرلے ورنہ پھر اجل تیری تو میرے قبضہ مین ہی اور موت
سر پر آچکی ہی یہ سنکر نقابدار سیہ پوش بہت گھبرایا اور کہا کہ واقع مین
ای نقابدار سفید پوش آج تک سوا تیرے وار میرا کسی سے رد نہین ہوسکا
ہی آخر یہ بات کیا ہی نقابدار سفید پوش نے کہا کہ او ملعون تجھے شرم نہین
آتی کہ ساحرون کی کمک سے مقابلہ کرتا ہی اور مردان عالم کو ذلیل کرتا ہی یہ
کلمہ دونون لشکرون نے سنا چرچے ہونے لگے کہ اس نقابدار سفید پوش کو
حقیقت نقابدار سیہ پوش کی معلوم ہی جو یہ اسطرح کی باتین منہ در منہ کر رہا ہی
ادھر نقابدار سیہ پوش جو ذلیل ہوا پکارا او نقابدار سفید پوش میری
کمک پر کون ساحر ہی معلوم ہوتا ہی کہ تو ساحر کی مدد پر بھروسا کرکے آیا ہی
اور وار میرا رد کرکے افتخار ظاہر کرتا ہی نقابدار سفید پوش نے کہا کہ کیا
ضیغم جادو سے تو واقف نہین جسنے تجھے تیغہ اور زرہ دی تھی اب تو نقابدار
سیہ پوش نے ذلیل ہوکر گردن نیچی کرلی اور دل مین قائل ہوا کہ بیشک
ہی تو یہی بات مگر اسکو کیونکر معلوم ہوا نقابدار سفید پوش سے کہا کہ
مین ضیغم جادو سے آگاہ نہین ہون تو کیا دلیل رکھتا ہی نقابدار سفید پوش
نے کہا دلیل یہی ہی کہ وار تیرا رد کردیا اور تھوڑی دیر مین اور ظاہر ہوا جاتا
ہی تو اپنا حوصلہ پہلے نکال لے یہ سنکر نقابدار سیہ پوش نے پھر پینترا بدلا
اور جھپٹ کر سر نقابدار سفید پوش پر وار کیا نقابدار سفید پوش
نے بند دست پکڑ کر جھٹکا مارا اور کمر زنجیر کا بند پکڑ کر اب جو زور کیا تو فاش زمین
سے اٹھا لیا لشکر اسلام سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی اور
نقابدار سیہ پوش کو حیرت ہوئی کہ یہ کون ہی آواز امان بلند کی نقابدار سفید پوش
نے کہا او مکار مین تجھے خوب جانتا ہون نقابدار سرخپوش ہے بھی تو نے
امان مانگی تھی اور یہ کہ مسلمان ہوا تھا اور اپنے محسن و اتالیق یعنی فضل بن گیا ہور
خون آشام کو تو قتل کرکے بھاگا تھا اور ضیغم جادو کی مدد پر بھروسا کرکے
پھر مقابلہ کو آیا اور سرداران لشکر اسلام کو زیر و زبر کردیا اسوقت کی
تجھے خبر نہ تھی کہ ایک ایک عیار لشکر اسلام کا ایسا ہی جو سرکشون کی گردن جھکا دینے کو
کافی ہی سب حیران تھے کہ یہ نقابدار سفید پوش کون ہی اور کیا کہہ رہا ہی
کہ سفید پوش نے دوسرے ہاتھ سے نقاب اسکی نوچ ڈالی اور اسکے
بعد اپنی نقاب دور کرکے آواز دی کہ ایہا الناس دیکھ لو یہ وہی مکار
محسن کش قرطاس بن آس ہی اسکے پاس ایک تیغہ ساختہ سحر تھا اور ایک
زرہ تھی جسکی وجہ سے اسنے بڑے بڑے سرداران نامی و گرامی کو اسیر بلا کیا
اور کتنون کو جان سے مارا اب وہ تیغہ میری کمر مین ہی اور زرہ مین پہنے ہون

منیم مہتر برق ثانی یہ سُنکر نقابدار سیہ پوش یعنی قرطاس بن آس کا دم نکل گیا اور اہل اسلام نے برق ثانی کی تحسین کی لشکر قرطاس نے جو دیکھا کہ سردار ہمارا اسیر ہوگیا اور یہ عیار اب نہ چھوڑے گا سبکے سب دوڑ پڑے کہ سردار کو رہا کرلین یہ دیکھتے ہی بادشاہ اسلام نے اپنے لشکر کو اشارہ کیا اور فرمایا کہ روکو کافرون کو ادھر سے بھی جوانان اسلام تیغین پکڑ پکڑ کر گرے تلوار چلنے لگی برق ثانی نے اہل اسلام سے کہا کہ اسکے ہمراہیون کو اسلحہ گھیر لیجیے کہ کوئی نکلکر جانے نہ پائے ورنہ خبر ضیغم جاودکو پہونچ جائیگی اور وہ آکر رہا کرلیجائیگا یہ کہتا ہوا اپنے لشکر کی طرف متوجہ ہوا اور سامنے بادشاہ اسلام کے آکر عرض کی کہ کیا حکم ہوتا ہے اس ملعون کو قتل کرڈالون یا اسیر رکھون فرمایا ابھی قتل اسکا مناسب نہین ہے اسواسطے کہ سرداران لشکر اسلام مقید ہین ایسا نہو بعد اسکے انکی رہائی مین دقت پڑے برق ثانی نے عرض کی کہ ای شہریار ہمت بجا اور درست ہے کہکر گھوڑے سے اُتر کر مشکین اسکی باندھین اور دار وغہ زندان کے حوالہ کیا اُدھر اہل اسلام نے اسکے چالیس ہزار سوارون کو حلقے مین لے لیا اور تلوار برسانا شروع کردی پہر بھر کے عرصہ مین سب کو کاٹ کے ڈالدیا اور نقارۂ فتح بجاتے ہوئے میدان سے پھرے جسوقت لاشین علیحدہ کی گئین اور شمار ہوا تو معلوم ہوا کہ چالیس ہزار کافرون مین سے سوا قرطاس کے کوئی زندہ نہ چھوڑا تھا اور دس ہزار اہل اسلام سے کام آئے لاشین مسلمانون کی دفن کرکے کفار کی لاشین بھی ترس کھاکر گڑوادین کہ اب انکا اُٹھانے والا کوئی نہین ہے جب ان امور سے فرصت ہوئی تو بادشاہ اسلام داخل بارگاہ سلیمانی ہوے اور تمام سردار جو بجز قرطاس بن آس سے بچے ہوے تھے آکر اپنے اپنے دنگلون اور کرسیون پر متمکن ہوے برق ثانی بھی حاضر تھا بادشاہ بہت خوش ہوے تھے اور برق کو کرسی عنایت فرمائی تھی کہ اسوقت تم جنگ مردانہ کیے ہوے آتے ہو پہلوانون کی صف مین بیٹھو برق سلام کرکے بیٹھ گیا اور بادشاہ اسلام سے دست بستہ عرض کی کہ اگر حکم ہو تو اُس مرد و کو بلاکر رہائی سرداران لشکر اسلام کی کوئی فکر کرون بادشاہ نے فرمایا بہتر ہے تم جاؤ جو تدبیر ہوسکے وہ کرو برق ثانی نے قید قرطاس بن آس کی طلب کی جسوقت قرطاس اسیر خل وزنجیر سامنے آیا بطریق خداپرستان سلام کیا برق نے کوڑا سیدھا کیا اور کہا او ملعون دغاباز تجھے سلام کرتے شرم نہین آتی ہے کہ ایک مرتبہ تونے کیا فریب کیا اب مکر تیرا نہ چلے گا قرطاس نے کہا کہ ای مہتر برق ثانی مجھے یہ سمجھا دو کہ تم تیغہ اور زرہ کیونکر لے آئے کہ اس راز سے سوا میری ایک معشوقہ کے اور کوئی آگاہ نہونے پایا تھا برق نے کہا او ملعون وہ معشوقہ تیری نفس

بلکہ قضا تھی بلنے مین نازمین بنگیا تھا اور مجکو بیہوش کرکے تیغہ وزرہ بدل لایا تھا
اور رقعہ ضیغم جادو کی طرف سے لکھکر رکھتا آیا تھا کہ تو مطمئن رہے اور تجویز
یہ نہ ظاہر ہونے پائے کہ تیرے راز سے دشمن تیرے واقف ہوگئے ہین اگر
مین اپنی گرفتاری لکھکر نہ ڈال آتا تو تو بھاگ جاتا اور مقابلہ نہ کرتا اب
رہائی سرداران اسلام کی تدبیر بتا ورنہ اتنے کو مروے مارونگا کہ کھال تیری
کھینچکر ڈالدونگا قرطاس نے کہا کہ اگر میری جان بخشی کیجائے تو مین ابھی تدبیر
رہائی نکالون برق ثانی نے بادشاہ اسلام کی طرف دیکھا بادشاہ اسلام
نے فرمایا کہ مین تمھین اختیار دے چکا جو مناسب جانو وہ کرو یہسنکر برق ثانی
نے قرطاس سے کہا کہ اگر تو سرداران اسلام کو رہا کرادے گا تو مین تجکو
قتل نکرونگا مگر قید مین زندگی بسر ہوگی رہا کرنا تیرا سخت نادانی ہی کہ خواص تیرا
سانب کاہی ادھر چوکے ادھر پلٹ کے کاٹا قرطاس نے اسی کو غنیمت جانا
مثل مشہور ہی کہ جان بچی لاکھون پائے اور قلم دوات طلب کرکے ایک نامہ
بنام ضیغم جادو تحریر کیا مضمون یہ تھا کہ بدست حامل رقعہ ہذا قید سرداران
لشکر اسلام کی روانہ کیجیے کہ مناسب وقت یہی ہی اور سبب اسکا بروقت
ملاقات عرض کرونگا تامل نہ فرمائیے گا کہ باعث خرابی ہی اور دستخط اپنے کرکے
رقعہ برق ثانی کے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ کوئی شخص یہ رقعہ لیکر فلان کوہ کیطرف
چلے اور جسوقت قریب کوہ پہونچے تو تین مرتبہ گھنٹی بجائے ضیغم جادو کو
معلوم ہو جائیگا کہ کوئی شناسا اور رازدان آگیا اسوقت ضیغم جادو سحر اپنا
دور کرے گا درہ نمودار ہوگا کیونکہ درہ کو اسنے سحر سے پوشیدہ کر رکھا ہی یہ
رقعہ ضیغم جادو کو دے دیا جاے وہ قیدیون کو حوالے کردے گا یہ سنکر
برق ثانی نے کہا کہ اگر کوئی افتاد نامہ بر بیچ مین پڑے تو اسکا قصاص تجھ ہی سے
لیا جائیگا قرطاس بن آس نے کہا کہ کیا مجال ہی اسوا سطے کہ مین تو اسیر بیٹھا
ہوا ہون غرضکہ برق ثانی نے اس نامہ کو بادشاہ کی خدمت مین حاضر کیا
اور عرض کی کہ جسکو حضور مناسب جانین اسطرف روانہ کرین اتنے مین قران ثالث
نے کہا کہ ای برق کیا نادانی کرتے ہو یہ بات ظل اللہ سے پوچھنے کی نہین ہی وہ کسی
سردار کو حکم فرما دینگے یہان کام عیار کا ہی جو ہیئت اپنی تبدیل کرسکے اور سامنے
ضیغم جادو کے کافر بنکر جائے برق ثانی نے کہا کہ آپ سچ کہتے ہین قران ثالث
نے بادشاہ اسلام سے عرض کی کہ اگر ارشاد ہو تو غلام جائے فرمایا بہتر ہی غرضکہ
قران ثالث وہ رقعہ لیکر چند عیارون سے جانب کوہ روانہ ہوے جسوقت
قریب کوہ پہونچے دیکھا کہ کوئی درہ گھاٹی وغیرہ نظر نہین آتے بس جلدی سے
رنگ وروغن عیاری چہرہ پر ملکر صورت اپنی مع ہمراہیون کے زمرد پرستون

کی سی بنائی اور قرطاس کے بیان کے موافق تین مرتبہ گھنٹی بجائی دیکھا کہ تڑاقا ہوا
اور ایک دریچہ کوہ مین نمودار ہوا اور ایک ساحر مہیب درہ سے باہر آیا کہا کیا کہتا
ہی اور کہان سے آیا ہی قران نے وہ رقعہ اُس ساحر کے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ
مجکو نقابدار سیہ پوش یعنی قرطاس بن آمس نے بھیجا ہی وہ ساحر رقعہ
لیکر اندر درہ کے گیا اور ضیغم جادو نے مضمون رقعہ کا پڑھا اور کہا کہ قیدیون
کو اسکے حوالے کرو وہ داروغہ زندان نے قیدیون کو قران ثالث کے سپرد کیا
قران ثالث ان سب کو ہمراہ لیکر جانب لشکر اسلام روانہ ہوا راستے مین یہ خیال
پیدا ہوا کہ برق ثانی نے اتنا بڑا کارنمایان کیا تو نے کیا کیا سرداروں کا
رہا کرالانا یہ بھی ضمناً برق ہی کی بدولت ہی اب تو اُس بلا کے دفعیہ کی کوشش
کر جو شب کے وقت نازل ہوا کرتی ہی ہزارہا تھا وہ درندے اسی کوہ سے
نکلکر آتے ہین اور یہ فوج ضیغم جادو کی ہی یہ سوچکر چند عیارون کو ان قیدیون
کے ساتھ کیا اور آپ فکر ضیغم جادو مین روانہ ہوا ادھر عیاران لشکر اسلام
سرداران عالی مقام کو لیکر جانب لشکر روانہ ہوئے قضائے کار اتفاقات
روزگار ادھر سے تو یہ عیار سرداران لشکر اسلام کو لیے ہوئے چلے جاتے
ہین اور اُس طرف سے ایک سردار ایک لاکھ سوار کی جمعیت سے برائے
مدد ارژنگ بن زمرد ثانی جاتا تھا نام اسکا رویین رویین تن ہی اسکو
خبر معلوم ہوئی کہ قریب ڈیڑھ سو سرداران لشکر اسلام کے مطوق اور مسلسل
اور بالون برلدے ہوئے جانب لشکر اسلام چلے جاتے ہین اور صرف
چند عیار ساتھ ہین ادھر برق ثانی نے بادشاہ اسلام سے عرض کیا تھا
کہ سرداران لشکر کی حفاظت کے واسطے تھوڑی فوج کا ہونا ضرور ہی
بادشاہ اسلام نے دس ہزار سوار سے جبقر عاد کو روانہ فرمایا تھا
اور ہرکارون سے کہدیا تھا کہ جسوقت سردار قریب آجائین تو اطلاع
کرنا کہ اور سردار برائے پیشوائی روانہ کیے جائینگے چنانچہ جبقر عاد دس ہزار
سوارون سے تیار تھا کہ جسوقت خبر رہائی پہونچے اور یہ معلوم ہوجائے
کہ ساحرون نے قید حوالے کردی تو جاؤن اور بحفاظت لے آؤن چنانچہ
جبقر عاد کو خبر معلوم ہوئی کہ ضیغم جادو نے دھوکا کھایا اور قیدیون کو
قران ثالث کے حوالے کردیا ہی اس طرف سے تو جبقر عاد جاتا ہی
اور اُس طرف سے رویین رویین تن چلا آتا ہی قصد اس کافر کا یہ ہی
کہ سرداران لشکر اسلام کو قبضہ مین کرکے برائے نذر ارژنگ بن زمرد ثانی
بھیجدون کہ وہ بہت خوش ہونگے یہ خیال کرکے مع لشکر چلا اور سامنے آکر
آواز دی کہ چھوڑ دو ان قیدیون کو اور چلے جاؤ یہان سے ورنہ مارے جاؤگے

عیاران لشکر اسلام نے خیال کیا کہ اگر قیدیان کو چھوڑ کر بھاگتے ہین تو بھی بدنامی
[illegible] جاتے ہین تو بھی حفاظت انکی ناممکن ہی کیونکہ ہم چند کس ایک لاکھ
آدمیون سے کہان تک لڑینگے آخر کار مارے جائینگے عجب کشمکش مین تھے کہ
اتنے ہی جعفر عادی دس ہزار سوار لیکر آ پہونچے عیارون نے ارادہ کر رویین تن
سے آگاہ کیا جعفر عادی نے ساتھ والون سے کہا کہ قیدیون کو حفاظت مین کر لو
پانچ ہزار سوار ان لوگون کی حفاظت کے واسطے چھوڑے اور پانچ ہزار
اپنے ہمراہ لیکر رویین کا سدراہ ہوا اور عیار برائے خبر رسانی طرف لشکر اسلام
کے روانہ ہوے ادھر رویین روئین تن نے جو جعفر عادی کو اپنی طرف آتے
دیکھا کہا کہ او عادی ہٹ جا سامنے سے اور قیدیون کو میرے حوالے کر ورنہ
میرے ہاتھ سے زک اٹھائے گا اور مارا جائیگا جعفر عادی نے کہا او ملعون
کیا بکتا ہی ہماری زندگی مین کوئی نگاہ بد سے ادھر دیکھ سکتا ہی اگر قیدیون
کی طرف آنکھ اٹھائے تو آنکھین نکال لون رویین روئین تن نے کہا کہ
ان موٹے موٹے ہاتھ پاؤن پر بھروسا نکرنا مین روئین تن ہون تیری تلوار
مجھ پر اثر نہ کرے گی اور میری تلوار تیری سپر سے بھی رکنا محال ہی جعفر عادی نے
کہا کہ اگر تلوار تجھ پر اثر نکرے گی تو سر تیرا گرز سے کچلونگا رویین نے یہ سنکر
نیزہ مارا جعفر عادی نے نیزہ رویین کا نیزہ بر لیا رویین بدل ہونے لگا کوئی
بیس ملعن کی نوبت آئی ہوگی کہ جعفر عادی نے نیزہ ہاتھ سے رویین کے نکالدیا
بس اسنے غصہ مین آکر تلوار نیام سے کھینچی اور جعفر عادی پر وار کیا جعفر عادی نے
وار اسکا رد کرکے اپنا وار کیا کہ سپر کٹی خود کٹا لیکن سر پر خط بھی نہ پڑا اور
رویین نے وار جعفر عادی کا رد کرکے جو تلوار ماری خود پر بڑی رویین روئین تن
نے جھٹکا مارا کہ تیغہ تا دوابرو اتر گیا جعفر عادی نے دستانہ مارا کہ تیغہ جھٹکا مار سے
نکلا چادر خون سر سے باہر آئی ہمراہیان جعفر عادی بڑے سردار کو اسنے علیحدہ
کیا ادھر ہمراہیان رویین آپڑے تلوار چلنے لگی ادھر عیاران لشکر اسلام
مین اطلاع کی بادشاہ اسلام مع سرداران عالی مقام چل کھڑے ہوے
یہان رویین روئین تن نے پانچ ہزار سوارون کو شکست دی اور قیدیون
کو اپنی فوج کے حلقے مین لیا اور لڑتا بھڑتا ہوا جانب سمندر یہ چلا
سرداران لشکر اسلام ارابون پر لدے ہوے ہین گرد سواران لشکر رویین
تلوارین کھینچے ہوے بھاگا بھاگ چلے جاتے ہین لشدھور تانی وغیرہ کہتے
ہین کہ کیا بدنصیب ہملوگ ہین کہ ایک بلا سے چھوٹے دوسری آفت مین
پھنسے دیکھیے اب یہ ملعون ہمارے ساتھ کیا سلوک کرتا ہی ادھر رویین
ان قیدیون کو خوشی خوشی لیکر چلا ہی کہ ارژنگ بن زمرد تانی کی خدمت مین

پیش کرونگا اور کہونگا کہ ان لوگون کو بین نے زیر کیا ہی کہ یکایک جانب صحرا سے
تیز گرد و غبار بلند ہوا آواز نقارہ کی پیدا ہوئی تو بین نے خیال کیا کہ مبادا
کوئی طرفدار اہل اسلام کا ہو یہ جلدی جلدی جانب سمندر یہ روانہ
ہوا لیکن گرد بھی مانند آندھی کے قریب لشکر پہونچکر شق ہوئی دیکھا ایک
نقابدار ابلق سوار چالیس ہزار ابلق سوارون سے آکر پہونچا شان
نقابدار یہ تھی کہ چار آئنہ زمرد کا دستانہ یاقوت کے خود الماس سر پر تیغہ برق نما
ہاتھ مین مانند بجلی کے کوندتا ہوا تمام لشکر کی پوشاک نصف سبز اور نصف سرخ
نقابدار نے آتے ہی نعرہ کیا کہ باندھ او فرسماق کہان جاتا ہی مین آپہونچا
تو بین نے دیکھا کہ نقابدار سر پر آگیا ہی مجبوری باگ مرکب کی پھیری اور
نقابدار کا سامنا کیا کہ اس سے بھی فیصلہ کر لینا چاہیے اور سرداران لشکر
آرایون پر سے دیکھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ کونسا نقابدار ہی جس نے
دونون باتے اختیار کیے ہین یعنی مرکب بھی اسکا ابلق ہی پوشاک بھی نصف
سرخ نصف سبز ہی آج تک کوئی نقابدار اسطرح کا نہ آیا تھا یہ کون شخص ہی
ایک آدمی نے کہا کہ مرد منصف ضرور معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ دونون رنگ
اختیار کیے ہین گویا بتا رہا ہی کہ مین دست راستیون اور دست چپیون کو
ایک نظر سے دیکھتا ہون لیکن اسکی قوت دیکھنا چاہیے کہ کس پایہ کا جوان
ہی اتنے مین تو بین نے قریب نقابدار پہونچکر آواز دی کہ او نقابدار تو
کہان سے آیا ہی جا پلٹ جا میرا سد راہ نہو ورنہ تک آٹھائے گا نقابدار نے
نے فرمایا کہ او ملعون لاغر بہادری کی دیکھ ابھی کیا حال کرتا ہون تجھے معلوم ہی
کہ تو روئین تن ہی یہ سنتے ہی تو بین نے نیزہ مارا نقابدار نے نیزہ ہاتھ
سے تو بین کے ہوائی کیا بس اسنے تیغہ آبدار کا وار کیا نقابدار نے
پنجہ تلے کو دراز کرکے ٹھیل دی کہ تلوار پٹ پڑی بس کلائی پکڑکر جھٹکا مارا کہ
تو بین اوندھے منھ یال مرکب پر آرہا بس نقابدار نے آواز دی کہ اے
سرداران لشکر اسلام دیکھو ادھر کہ کیونکر مین اسے مارتا ہون آج تک
امیر اول اور امیر ثانی اور صاحبقران ثالث سب نے روئین تنون
سے مقابلہ کیا ہی اور انھین مارا ہی لیکن کسی نے ایسی حالت نہ بنائی ہوگی
یہ کہکر بایان ہاتھ کا بندھے پر تو بین کے رکھا اور دہنے ہاتھ سے کلائی
پکڑکے جھٹکا مارا کہ ہاتھ تو بین کا شانہ سے نکالکر پھینک دیا بعد اسکے دوسرا
ہاتھ اسی طرح شانے سے کھینچکر پھینک دیا اسکے بعد سر دھڑ پر سے
کھینچ لیا پھر دونون ٹانگین پکڑکر جو زور کیا تو انکو بھی چیر کر پھینک دیا فوج کفار
تھرا گئی اور اہل اسلام نے آفرین و مرحبا کی صدا بلند کی اب نقابدار فوج

روئین کی طرف تیغہ بکڑ کر چلے اور ہمراہیان نقابدار نے بھی تلوارین کھینچین
فوج کفار اگرچہ ایک لاکھ تھی مگر جی چھوٹ گئے کہ جب ایسا سردار روئین تن
مارا گیا تو ہم اس نقابدار کا کیا کر لینگے سب نے قیدیون کو چھوڑا لاش اپنے
سردار کی اسی طرح اٹھائی اور جانب سمندر یہ روانہ ہوے ہمراہیان
نقابدار نے تعاقب کا قصد کیا تھا کہ نقابدار نے منع کیا اور قریب ارابون
کے آئے اور ساتھیون سے کہا کہ قیدانکی کاٹ دو مگر ان لوگون کو غیرت
آئی سب نے جھڑ جھڑ کے قید توڑ ڈالی اور نقابدار کو حلقے مین لے لیا کہ لشکر
مین تشریف لیچلیے نقابدار نے کہا ابھی وقت نہین ہے انشاء اللہ طلسم نہ طلق
مین آؤنگا اور بعد مقابلہ آپ لوگون سے ملونگا ابھی وہ وقت دور ہے یہ فرما کر
چند سوار اپنے برائے حفاظت ہمراہ کیے اور آپ راہ صحرا کی لی اب اسطرف
سے تو سرداران لشکر اسلام جاتے ہین اور آدھر سے بادشاہ اسلام
مع لشکر چلے آتے ہین راہ مین ملاقات ہوئی بادشاہ اسلام نے پوچھا کہ
کس طرح رہائی پائی سردارون نے آنا نقابدار ابلق سوار کا اور قرطاس
روئین تن کو ٹکڑے کرکے پھینک دینا بیان کیا اور عرض کی کہ ہیبت نقابدار
کی دلون پر ہم سب کے چھا گئی تھی نہین معلوم یہ کون عالی مرتبت ہے اب
بادشاہ اسلام اپنے سردارون کو ساتھ لیکر جانب بارگاہ سلیمانی روانہ
ہوے اور سواران لشکر نقابدار بادشاہ سے رخصت ہوکر جانب صحرا
روانہ ہوے جاتے وقت بادشاہ اسلام نے کہلا بھیجا تھا کہ اے نقابدار بہادر
یہ اتنا بڑا احسان کرنا اور صورت بھی نہ دکھانا اسی طرف چلے جانا ہمکو
پسند نہ آیا ہم اسوقت خوش ہونگے جبکہ آپ دعوت ہماری قبول کرینگے
اور شریک بزم عشرت ہونگے لبتہ لیکن خدا نے وہ دن بھی دکھایا اور
ہمین قید رنج سے آزادی بھی دی سواران لشکر نقابدار یہ پیغام بادشاہ
کا لیکر جانب صحرا تلاش نقابدار ابلق سوار روانہ ہوے اور یہان
سب سردار اپنے اپنے خیمہ مین داخل ہوے اور پوشاکین بدل بدلکر
خدمت بادشاہ اسلام مین حاضر ہوے بادشاہ اسلام نے سردارون
سے نام حقیقت نقابدار سلسلہ پوشل کی چاہی کی کہ آپ لوگ اپنے
اسیر ہو جانے پر شرمندہ و غمگین نہون؟ سرداونے کہ نقابدار سیہ پوش
وہی قرطاس بن آس تھا اسنے کسی سا جہسے دوستی پیدا کی تھی اور جادوگر
نے اسکو ایک تیغہ اور زرہ بنا دی تھی اسی کی بدولت اسنے بہادرون کو
زیر و زبر کر دیا لیکن اس عیار طرار یعنی برق ثالث نے سارا بھرم کھولدیا
تیغہ اور زرہ چرا کر سر میدان مقابلہ کیا اور قرطاس کو زیر کرکے نقاب

چہرہ سے نوچ لی اور تمام عالم کو اس راز سے آگاہ کر دیا اور اُسے نہایت ذلیل کیا اب سرداران لشکر اسلام کا ملال برطرف ہوا اور نہ خودکشی کرنے پر آمادہ تھے

اب حال قران ثالث کا سُنیے

کہ اسنے پھر صورت اپنی ایک زمرد پرست کی بنائی اور جا کر آریب کوہ گھنٹہ ہلایا دیکھا کہ پھر تڑاقا پیدا ہوا اور درہ کوہ نمودار ہوا ساحر درہ مین سے نکلا کہا اب کیون آیا ہی اور کیا کہتا ہی کہا مجھے ایک ضروری کام ہی اور ایک راز کی بات ہی کہ وہ ضیغم جادو سے کہنا ہی ساحر نے جا کر ضیغم جادو سے کہا ضیغم جادو نے کہا بلاؤ قران ثالث اندر درہ کے گیا اور ضیغم جادو کو سلام کر کے کہا مجھے نقابدار سیہ پوش نے اسواسطے بھیجا ہی کہ مین ہر وقت یہین حاضر رہون اور آپ کی خدمت بجا لایا کرون کیونکہ شب کو جب آپ لشکر اسلام پر یورش مار کر آتے ہونگے تو تھکے ماندے ہوتے ہونگے آپ کے خادم بھی تھکے ہوے ہوتے ہونگے ضیغم جادو نے کہا کہ مجھے اسکی کوئی ضرورت نہین ہی قرطاس بڑا بے وقوف ہی کہا میرے پاس آدمیون کی کمی ہی قران ثالث نے کہا کہ اگر تجھے ضرورت نہین ہی تو نہ سہی مجھے ضرورت ہی یہ سنکر ضیغم جادو نے کہا کہ تجھے کا ہی کی ضرورت ہی کہا تیرے سر کی ضیغم جادو نے کہا تو کون ہی قران ثالث نے تین چار حقہ آتشبازی کے ادھر اُدھر مار کر اندھیرا برپا کر دیا ساحر سحر سے بیخبر ہو گئے اور دو چار جلکر ہلاک ہوے اور قران ثالث یہ کہتا ہوا صاف نکلا چلا گیا کہ اے ضیغم جادو ابھی مین تیرے قتل کو نہین آیا تھا بلکہ حال تیرا دریافت کرنے آیا تھا چنانچہ مسکن تیرا دریافت کر لیا اور تجھکو آگاہ کر دیا اب مجھ سے بہانہ یار رہنا یہ کہتا ہوا صاف نکلا چلا گیا اور دور جا کر ایک درخت کی آڑ مین کھڑا ہو رہا اور فکر کرنے لگا کہ کیا کرنا چاہیے اُدھر ضیغم جادو کو جو ہوش آیا ساحرون پر بہت خفا ہوا کہ عیار یہان آکر اور کام اپنا کر کے صاف نکلا چلا گیا اور تم مین سے کسی کے کیے اتنا نہوا جو اُسے روک لیتا ساحرون نے عرض کی کہ خطا معاف آپ نے اُسکا کیا کیا جو ہم کر سکتے تھے ضیغم جادو نے کہا کہ اچھا آج سے یہ اہتمام رکھو کہ سوا اپنے وقت معین کے دوسرے وقت دروازہ نہ کھولو اور درہ کو ظاہر نہ کرو جو اوقات معین ہین بس انھین اوقات پر درہ کو ظاہر کر کے فیجون لشکر اسلام پر مار دو اور پھر واپس آؤ چنانچہ اسی حکم کی تعمیل کی گئی جسوقت شام ہوئی اور سیاہی نے عالم کی پردہ پوشی کی تو اسکے نائب ساحرون نے

اپنے اپنے جسم پر لباس سحر آراستہ کیا کھالین پہنے تمنیدوے شیر فرس وغیرہ کی
پہنین اور صورتین درندون کی پیدا کرکے جانب لشکر اسلام روانہ ہوے
اور درہ پر ایک ساحر کو برائے نگہبانی چھوڑتے گئے وہ بیٹھا ہوا تھا کہ قران ثالث
نے بھی صورت اپنی ایک شیر کی پیدا کی اور صحرا مین ادھر سے ادھر ٹہلنے لگے وہان
درندون نے لشکر اسلام مین پہونچکر پھر وہی حالت پیدا کر دی لیکن جسوقت
یہ خبر برق ثانی کو ہوئی اسنے اپنے جسم پر کمال آہو کی پہنی اور اوپر سے وہی
زرہ پہنی اور تیغہ ایک ہاتھ مین لیکر درندون کے غول مین گھسا جس ساحر کو
تیغہ مارا اسکے دو ٹکڑے ہوے جس درندے نے آہو پر حملہ کیا کچھ نہوسکا یہانتک
کہ قریب سو سوا سو درندون کے برق ثانی نے اسی تیغۂ آبدار سے ہلاک کیے
اور درندون نے بھی آج کوئی تیس بتیس ہزار مسلمانون کو شہید کیا اور
جانب صحرا روانہ ہوگئے آج ضیغم جادو اپنے ہمراہیون کے مرنے سے ایسا
بدحواس تھا کہ سیدھا درۂ کوہ مین داخل ہوگیا ساتھ ہی اس غول کے
قران ثالث بھی شیر بنے ہوے درہ مین داخل ہوے اب درہ تو
نظرون سے پنہان ہوگیا اور یہ سب ساحر ضیغم جادو سے پوچھنے لگے کہ یہ آج
کیا معرکہ تھا جو ہمارے بھی بہت سے ہمراہی قتل ہوے ضیغم جادو نے
کہا سمجھ مین نہین آتا خبر دریافت ہی ہو جائیگا یہ خیال کرکے اُن سب نے
اپنے اپنے جسم پر سے کھالین اُتارین اور پوشاک انسانون کی پہنکر بیٹھے
مہتر قران نے بھی کمال جسم پر سے دور کر دی اور صورت اپنی نوشل ساحرون
کے پیشتر ہی سے بنائے ہوے تھے اگیاری روشن کرکے جھوٹ موٹ سحر
کرنے لگے ضیغم جادو نے ایک ساحر سے کہا کہ تم جاؤ اور خبر لاؤ کہ کیا
قرطاس بن آمس اہل اسلام کا شریک ہوگیا جو ساحر میرے قتل ہوے
یہ اسی تیغہ کا کام تھا جو ہمارے ساحرون پر چل گیا ورنہ انکا قتل ناممکن
تھا ہے کوئی ایسا کہ جائے اور قرطاس بن آمس کو لائے یہ سنکر ایک ساحر
نے کہا کہ مین جاتا ہون اور ابھی لاتا ہون نام اس ساحر کا پلنگ جادو
ہے اسنے صورت اپنی ایک عقاب کی بنائی اور پر پرواز پیدا کرکے اُڑا جانب
لشکر اسلام روانہ ہوا اور قرطاس کو تلاش کرتا ہوا چلا اب قرطاس
بن آمس کا پھر کسی قدر اعتبار ہوگیا ہے اور ہتکڑیان بیڑیان اسکی دور
کر دی گئی ہین صرف چند عیار ہر وقت اسکے ساتھ رہتے ہین اور خیمہ
کی حفاظت بھی کیا کرتے ہین کہ مبادا یہ پھر کسی کو گزند پہونچا کر چلا جائے
تو اور بھی مشکل ہو یہ وہ وقت ہے کہ صبح ہو چکی ہے لشکر مین ہلڑ ہے کہ آج بہت سے
شیر مارے گئے ہین لاشین انکی سردار اٹھوا اٹھوا کر خدمت بادشاہ اسلام مین

ہین بھیج رہے ہین کہ قتل ہوئے پر تو یہ انسان ہوگئے قرطاس بن آس خدمت بادشاہ اسلام
مین حاضر ہی بادشاہ اسلام اس سے پوچھ رہے ہین کہ تم ان جادوگرون کو جانتے ہو کہ
یہ کون ہین قرطاس عرض کر رہا ہی کہ یہ سب لشکر ضیغم جادو کے لوگ ہین اور اب
تمام کیفیت قرطاس نے ضیغم جادو کی بتائی ہی اور حال تیغہ اور زرہ کا بھی بیان
کیا ہی جو سردار قید سے چھوٹ کر آئے ہین وہ بھی حلقہ باندھے کھڑے ہین یہ دیکھکر
پلنگ جادو کو نہایت غصہ آیا اور آواز دی کہ کیون اے قرطاس یہ کیا حرکت تھی
کہ تو اہل اسلام کا شریک ہوا اور اپنے محسن یعنی ضیغم جادو کے سردار سب سے
بیان کیے دوست کا دشمن ہوگیا دیکھ تو میرا کیا حال کراتا ہون یہ کہکر کندے
جو مڑکر گرا اور قرطاس بن آس کو پنجہ مین دبا کر لیے ہوئے چلا گیا ہر چند سردارون
نے تیر مارے لیکن جو تیر پلنگ جادو کے قریب آیا اسنے اُٹ کی وہ جلکر خاک
ہوگیا برق ثانی نے کہا مین ابھی جاتا ہون اور اندر درہ کے گھسکر قرطاس کو
چھینے لاتا ہون یہ کہکر وہی زرہ اسنے پہنی اور تیغہ ہاتھ مین لیا سیدھا جانب کوہ روانہ
ہوا اور یہ ابھی راستہ ہی مین ہی کہ پلنگ جادو درہ مین داخل ہوا قرطاس
بن آس کو سامنے ضیغم جادو کے رکھ دیا قرطاس نموج ہوا سے بیہوش
ہوگیا تھا جسوقت اسے ہوش آیا ضیغم جادو نے قرطاس سے پوچھا کہ یہ کیا حرکت
تھی قرطاس ملعون نے قسم کھائی کہ سردارون کا کہا کرتا اور تیغہ و زرہ چھین جانا
میرا فعل نہ تھا بلکہ عیاران اسلام کی کارروائی تھی کہ پہلے مجھ سے تیغہ و زرہ
چھین لے گئے بعد ازان مجکو گرفتار کر لیا اب تیغہ و زرہ برق ثانی کے پاس ہی
اُسی نے آپکے ملازمین کو قتل کیا میرا اسمین کیا قصور تھا اب کسی صورت سے
آپ برق ثانی کو گرفتار کرین تیغہ و زرہ اُس سے چھین لین ضیغم جادو
نے کہا کہ اسے گرفتار کرو یہ سنتے ہی ایک ساحر مہیب سیہ فام اُٹھا اور کہنے لگا
اسکی باندھ لین ضیغم جادو نے ساحرون سے کہا کہ آج کے کشتون کا دوسرا
انتظام کرتا ہون یہ کہکر درہ سے نکلا بس ادھر تو یہ درہ سے نکلا اُدھر برق ثانی
گھات مین تھا اسنے نعرہ کیا اور جھپٹکر تیغہ مارا ضیغم جادو نے برق ثانی
کو پہچانا کہ ذکر اسکا قرطاس کی زبانی سن چکا تھا سمجھ گیا کہ یہ تیغہ میرا ہی بنایا ہوا ہی
نہ کٹنا اسکا دشوار ہی فوراً پاؤن مار کر غرق زمین ہوگیا یہ تو ادھر غائب ہوا برق ثانی
درہ مین گھس گیا اور ساحرون کو قتل کرنے لگا ساحرون نے گولے توپ تیر بچھ مارنا
شروع کیے لیکن کوئی حربہ برق پر کارگر نہین ہوتا یہ ساحرون کو قتل کرتا چلا جاتا ہی
وہان ضیغم جادو جو زمین سے باہر آیا برق کو نہ پایا اندر درہ کوہ کے
ہنگامہ برپا دیکھا کہا غضب ہوا یہ ظالم سب ساحرون کو مار ڈالے گا پس جلدی
سے اسنے ایک کمند چھوٹی سی نکالی اور اندر درۂ کوہ کے در آکر پکارا او ناعیار

ادھر آیہ کہتے ہی برق ثانی پلٹ پڑا اور پکارا کہ میں تو تیری ہی تلاش میں آیا تھا تو بھاگ گیا تھا یہ کہتے ہی تیغہ مارا ضیغم جادو نے وار اسکا خالی دیکر کئی باری کہ ساتوں حلقے گلے میں برق ثانی کے پڑے ضیغم جادو نے جھٹکا مارا کہ برق ثانی اوندھے منھ گرا بس چاہتا ہی ضیغم جادو کہ تلوار سے سر اسکا قلم کرون کہ پہلو سے ایک ساحر نے ہاتھ پکڑ لیا کہ آپ یہ کیا کرتے ہین ذرہ تو اتار لیجیے ورنہ یہ قتل ہوگا ضیغم جادو نے کہا سچ کہتے ہو اور ذرہ برق ثانی کے جسم سے اتار کر رکھدی اور چاہتا ہی کہ تلوار مار کر کام اسکا تمام کرون کہ پہلو سے ایک شخص نے پھر ہاتھ پکڑ لیا اور کہا باش او گبر ناہنجار کیا کرتا ہی منم مہتر قران ثالث یہ کہتے ہی بندہ سر پر مارا کہ تا جگر کاہ اتر آیا ضیغم جادو گر کر تڑپنے لگا اور ایک تاریکی چھا گئی ہیرون نے شور فریاد و فغان بلند کیا ادھر مہتر قران ثالث نے ذرہ برق کو دی اور تیغہ اپنے قبضہ میں کیا یہ دونون اسی تاریکی میں لڑتے بھڑتے ساحرون کو قتل کرتے ہوے درہ سے نکلکر روانہ ہوے چلتے وقت قران ثالث نے قرطاس کو ایک ہاتھ مارا کہ سر اسکا قلم ہوا یہ دونون عیار تو درہ سے نکلکر جانب لشکر اسلام روانہ ہوے اور ساحرون نے لاش ضیغم جادو کی اٹھائی اور طلسم نہ طاق کی جانب روانہ ہوے

اول حال ان عیارون کا سنیے

کہ بادشاہ اسلام برق ثانی کے جانے کے بعد نہایت پریشان ہوے کہ مبادا یہ گرفتار ہو جائے اور عیارون کو روانہ کیا تھا دمبدم کی خبر پہونچتی رہتی تھی کہ اتنے میں برق ثانی اور قران ثالث سر ضیغم جادو اور قرطاس بن آس کا لیے ہوے پہونچے کہ چلتے وقت انھون نے یہ سر لے لیے تھے غرضکہ سر بادشاہ اسلام کے سامنے رکھے اور تمام واقعہ بیان کیا بادشاہ اسلام نے ان دونون کو خلعت فاخرہ عنایت فرمایا اور مطمئن ہوکر بیٹھے

اب یہان سے چند کلمہ داستان جلالت نشان نقابدار ابلق سوار کے بیان کیجاتے ہین

کہ یہ جو سرداران اسلام کو رہا کرکے چلے ایک صحرا مین قیام کیا اور اپنے سوارون کے انتظار مین ٹھہرے قریب شام سواران لشکر آکر پہونچے اور پیام بادشاہ اسلام کا پہونچا نقابدار ابلق سوار نے کہا کہ انشاءاللہ بعد فتح طلسم گنبد بیدر بادشاہ اسلام سے ملونگا کیونکہ مین نے سنا ہی کہ ملکہ کم کم جادو دختر ملک اصفر زرد پوش جادو کو کیوان تاجدار نے

اُس طلسم بن نبید کیا ہی اور وہ مطلوبہ محبوبہ بادشاہ اسلام کی ہی نقابدار سرخ پوش
اور نقابدار یاقوت پوش نے تو طلسم گنجورہ سلیمانی اور طلسم شررافشان
کو توڑ کر افسونہ سحرساز جادو اور گل افشان جادو کو چھڑالیا اب صرف
کم سیم جادو اسیر ہی یہ فرما کر جانب طلسم گنبد بیدرد روانہ ہوئے جاتے
جاتے تیسرے روز اُس مقام پر پہونچے جہان سے دو بندہ اول بن داخل
ہوے تھے اور معروف شاہ بن عرفان شاہ کو چھڑا کر لائے تھے دیکھا
کہ اُسی طرح میل فولادی زمین پر نصب ہی نقابدار نے خیمہ برپا کیا لشکر کو اُتارا
اور بار کی برپا کر اُسکے رات بھر عبادت خدا مین مصروف رہے قریب صبح آنکھ
لگ گئی دیکھا کہ ایک مرد بزرگ تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ اے نقابدار
بہادر اب طریقہ اس طلسم کا بدل گیا ہی اور لوح بھی نہایت محفوظ مقام پر رکھی
گئی ہی کہ پتہ ملنا دشوار ہی لہذا تمکو چاہیے کہ اس مقام سے کوچ کردو ایسا نہو کہ
بلا مین پھنس جاؤ اب یہان سے جانب جنوب روانہ ہو تین کوس پر ایک درخت
بزرگ نظر آئیگا اُسکے بقوت صاحبقرانی اُکھیڑ کر پھینک دینا ایک دہنہ نقب
کا نمودار ہوگا اُسمین کود پڑنا اور اس پرچہ کو دیکھکر عمل درآمد کرنا یہ فرماکر نظروں
سے پنہان ہوگئے نقابدار کی آنکھ کھل گئی بجرے کو معطر پایا اور پرچہ رکھا ہوا
دیکھا پرچہ کو اُٹھالیا اور نماز صبح پڑھکر خیمہ سے باہر آئے یاروں کو طلب کیا اور فرمایا
کہ لشکر کو لیکر فلان مقام پر آنا ہم چلتے ہین یہ فرماکر مرکب اپنا طلب کیا اور
پشت مرکب پر بیٹھکر جانب جنوب روانہ ہوے بعد انکے جانے کے عیار نقابدار
لشکر کو لیکر اُسی جانب روانہ ہوا اول نقابدار ابلق سوار قریب اُس درخت
کے پہونچے جسکا پتہ مرد بزرگ خواب مین دے گئے تھے دیکھا کہ درخت نہایت
بلند ہی دل مین سوچے کہ یہ درخت تو انسان سے اُکھڑے نہ اُکھڑے گا مگر ہمت
کرکے قریب اُس درخت کے گئے اور مرکب سے اُتر کر درخت کو کولی مین لیا
اور نعرۂ اللہ اکبر کا جگر سے کھینچکر جو زور کیا درخت کو اُکھاڑ کر پھینک دیا
مگر پسینہ آگیا یہ انھین کا کام تھا جو اس درخت کو اس طرح اُکھیڑا ورنہ
دوسرے کی یہ مجال نہ تھی جو اتنے بڑے درخت کو جنبش بھی دے سکتا
غرضکہ درخت جس مقام سے اُکھڑا اُسی جگہ ایک دہنۂ نقب نمودار ہوا
نقابدار بسم اللہ کہکر دہنۂ نقب مین کود پڑے جو قت پاؤن زمین سے
آشنا ہوے دیکھا کہ ایک میدان وسیع ہی جہان درخت و گیاہ کسی چیز کا
نام و نشان بھی نہین ہی نقابدار نے پرچہ کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ ابھی کچھ
دیر انتظار کرو جسوقت ایک دیو نظر آئے تم اُسکو یہ نوشتہ دکھا دینا وہ
لوح تمھین دے دیگا نقابدار یہ دیکھکر خاموش ہو رہے بعد ایک ساعت کے

ہوے تند چلی اور ایک دیو اُس میں سے نمودار ہوا جیسے ہی نظر دیو کی نقابدار پر پڑی
وار شمشاد پکڑ کر جھپٹا کہ اوظالم تو آگیا جیسے دیو نقابدار کے قریب پہونچا نقابدار نے
پرچہ دیو کے سامنے پھینک دیا اور کہا کہ پہلے اسے دیکھ لے بعد ازان جو تیرے
جی میں آئے وہ کرنا دیو نے پرچہ اُٹھا لیا جیسے ہی نظر دیو کی اُس نوشتہ پر پڑی
ہاتھ جوڑے ہوے سامنے آیا اور ایک ڈبیا آگے کر سامنے نقابدار کے پیش
کی اور کہا اسمیں لوح طلسمی ہی نقابدار نے وہ ڈبیا دیو سے لی اور کھولکر
لوح نکالی اور لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اسی دیو پر سوار ہو اور جہاں پہنچائے
وہاں جاؤ نقابدار نے لوح کو گلے میں پہنا اور دیو کی طرف دیکھکر کچھ
کہا چاہتے تھے کہ دیو نے غلطک ماری اور صورت اپنی ایک مرکب تراں
کی بنائی نقابدار اراہق سوار پشت دیو پر سوار ہوے دیو نقابدار کو لیکر ایک
جانب روانہ ہوا جاتے جاتے قریب ایک غار کے پہونچا اور ٹھہر گیا غار میں سے
ایک اژدر آتش فشاں نکلا اور نقابدار کی طرف چلا نقابدار نے لوح
کو دیکھا لکھا تھا کہ دہن اژدر میں کود پڑو نقابدار نہایت پریشان ہوے
کہ دیدہ و دانستہ دہان گور میں کودنا سراسر خلاف عقل ہی ایسا نہو کہ
بانیان طلسم نے کوئی دھوکا رکھا ہو ساتھ ہی خیال آیا کہ اگر کوئی اندیشہ کی
بات ہوتی تو مرد بزرگ خواب میں ضرور منع فرما دیتے بس جلدی مرکب سے
اُتر کر دہن اژدر میں کود پڑے اژدر غار میں کود کر روانہ ہوا نقابدار کو یہ
معلوم ہوتا تھا کہ میں ایک حجرہ میں بند ہوں اور وہ حجرہ دوڑتا چلا جاتا ہی بعد
بکھ دیر کے دروازہ حجرہ کا کھلا تو نقابدار نے اپنے کو ایک صحرا میں پایا کہ ہزارہا
درخت پیپل اور برگد کے لگے ہوے تھے اور لاکھوں زاغ و زغن اُسپر بیٹھے ہوے
تھے اب نقابدار نے پہچانا کہ یہ زاغ و زغن وہی ہیں جو پہلی مرتبہ ملے تھے
نقابدار نے لوح کو دیکھا اور زاغ و زغن آگے شور فریاد بلند کیا
کہ وہ ظالم پھر آگیا اب کی ہمیں زندہ نہ چھوڑے گا ادھر نقابدار نے
لوح میں ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ جسوقت یہ زاغ و زغن آئیں تم لوح کو
سامنے اپنے اژدہے کے رکھ دینا زاغ و زغن لوح اُٹھانے کے واسطے
آئینگے اژدر دم کشی کرکے سب کو نگل جائیگا بعد ازان خود اژدر لوح اُٹھانا چاہے گا
تم فلان اسم پڑھکر تلوار مارنا کہ کام اژدر کا تمام ہو جاے نقابدار نے لوح
سامنے اژدہے کے پھینک دی لوح کو دیکھتے ہی تمام زاغ و زغن لوح پر گرے
اژدہا سب کو نگل گیا جیسے ہی لوح کی طرف بڑھا نقابدار نے تلوار ماری کہ سر
پڑی خون شعلہ بنکر نکلا اور اسی پر گرا کہ اژدہا جلکر خاک ہوا جب علامات سحر پر طرف
ہوے تو سامنے سے لشکر نقابدار نظر آیا عیار نے آگر دبوسی حاصل کی

اب یہان سے چند کلمہ داستان حیرت بیان شاہزادہ عالی شان گیتاسپ زمان یعنے ایرج نوجوان کے بیان کیے جاتے ہین

سخن آفرینندہ داستان + چنین می نگارد براین داستان + یہ داستان اس مقام پر چھوٹی تھی کہ شاہزادہ ایرج نوجوان بلبلون سے حال قیدخانہ ماہ گلابی پوش و بلقیس بن جمہور کا سُنکر اور پتہ اُسکا سمجھکر بقصد رہائی ماہ گلابی پوش روانہ ہوے ہین جاتے جاتے ایک صحرا کو طے کیا اور دوسرے صحرا مین پہونچے دوسرے صحرا کو طے کیا تیسرا صحرا نمودار ہوا چلتے چلتے تین پہر دن آگیا اب کوئی پہر دن باقی رہ گیا ہی ایرج نوجوان پریشان ہین کہ کیا ناوانی تونے کی کہ جانورون کی باتون پر عمل کیا نہین معلوم کیا اسرار تھا وہ دراصل جانور تھے یا انسان تھے جن تھے یا ساحر تھے دوست تھے یا دشمن مگر اب تو چلے آئے جو خدا دکھائے تکیہ پروردگار عالم پر کرکے پھر چلے زرہ دھوپ سے جلنے لگی ہی گھوڑا ہانپ رہا ہی خود بھی پیاسے ہین مگر کہین کوئی چشمہ نظر نہین آتا اسی حالت مین دور سے ایک سفیدی نظر آئی ایرج اُسیطرف کو چلے یہ خیال ہوا کہ یا تو یہ کوئی حوض ہی یا کسی کنوین کی جگت ہی لیکن جسوقت قریب پہونچے تو دیکھا کہ ایک بڑی چٹان کا پڑا ہوا ہی ایرج پریشان ہوے کہ افسوس بڑی امید تھی کہ کنوان ملیگا اب تشنگی رفع ہوگی چاہ مجھکر پانی کی پیاس مین یہانتک آئے مگر تقدیر پر ایسے پتھر پڑے ہین کہ بدلے پانی کے پتھر ملا ساتھ ہی خیال ہوا کہ پتھر اور پہر دن کو بھی ڈھونڈا دے گا اس پتھر کو کسی گڑھے مین ڈالدینا چاہیے تاکہ دور سے یہ نظر نہ پڑے یہ تصور کرکے گوشۂ سنگ کو پکڑکر جو زور کیا کمر تک اٹھا لیا اور چالیس قدم تک لیے ہوے چلے گئے اور ایک گڑھے مین پھینکدیا لیکن پلٹکر جو دیکھا تو جہان سنگ تھا وہان گڑھا ہی قریب اُسکے آئے دیکھا کہ ایک غار ہی اب ایرج کو خیال آیا کہ جانورون نے ٹھیک کہا تھا معلوم ہوتا ہی کہ دہنہ قیدخانہ کا یہی ہی ہرچند کہ وہ گنبد نظر نہین آتا تھا مین قیدیون کے ہونے کا پتہ دیا تھا مگر خیال ہوا وہ گنبد زیر زمین ہو بس جلدی سے اُس دہنہ مین کود پڑے جیسے ہی پانون زمین پر قائم ہوے ایک آواز مہیب کراہنے کی پیدا ہوئی اور ساتھ ہی یہ کلمہ سنائی دیا کہ او ظالم تونے مار ڈالا یہ تو کہان سے ڈھیلے کی طرح مجھپر آپڑا ایرج نوجوان نے فرمایا کہ تو کون ہی اور غور سے دیکھا تو ایک دیو کو پایا کہ بیٹھا تھا اور پانون ایرج کے اسکے سینے پر قائم تھے ایرج نے کہا جلد بیان کر کہ تو کون ہی ورنہ مارتا ہون لگا یہ سنکر شاخ درخت کی پکڑی منہ پر لگایا مارا دیو چیخ اٹھا اور پکارا کہ مین حال اپنا بتاتا ہون تو مجھے مارے کیون ڈالتا ہی مین ایک دیو ہون کہ نام میرا دیو خجیر ہی اور یہان رہنے کا میرے ایک خاص سبب ہوا اور وہ یہ ہی کہ مین ایک دیوانی پر مدت سے عاشق تھا مگر وہ ایک دوسرے

دیو کے قبضہ مین تھی اتفاق سے وہ دیو مدد نیرنگ شاہ کو گیا وہان مارا گیا اب دیونی
پر میرا قابو ہوا مین اسکے ساتھ عیش وعشرت مین زندگی بسر کرنے لگا مگر تقدیر کی
گردش اور فلک کی تفرقہ پردازی نے پھر جدائی ڈالی کہ ایک روز کڑک کر
ایک پنجہ گرا اور اسے اٹھالے گیا مین اسکی جدائی مین دیوانہ وار پڑا پھرتا تھا یہانتک
کہ ایک صحرا مین پہونچا تھک کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا جب رات ہوئی تو ایک
جوڑا بلبل کا اس درخت پر آکر بیٹھا پہلے تو دونون آپسمین محبت آمیز حرکات
کرتے رہے بعد کچھ دیر کے آپس مین حزن طاری ہوا اور زور زور سے رونے لگے اسوقت
مادہ نے نر سے پوچھا کہ اس درخت پر بیٹھنے سے غم طاری ہوتا ہی اور آنسو میری
آنکھ سے جاری ہو جاتے ہین آیا اسکا کوئی سبب ہی نر نے اسکی اصل بات تو
بیان نہین کی کہ وہ کوئی راز تھا لیکن مادہ کے بہلا دینے کو ایک قصہ بیان
کیا وہ سراسر میرا قصہ تھا اسکے بعد اسکی مادہ نے پوچھا کہ اس دیونی کو کون
لے گیا نر نے بیان کیا کہ ایک ساحر ہی کہ نام اسکا عنصر جادو ہی مسکن اسکا طلسم
طرطوسیہ ہی اس طرف اتفاقیہ برائے سیر نکل آیا تھا اسکو دیو اور دیونی
کی محبت آمیز باتین بری معلوم ہوئین وہ دیونی کو اٹھالے گیا مادہ نے کہا کیا
عنصر جادو دیو ہی نر نے کہا کہ نہین عنصر جادو تو انسان ہی مادہ نے کہا پھر وہ
دیونی کو کس غرض سے لے گیا نر نے جواب دیا کہ محض دیو کے ستانے کو
اور اپنی خدمت لینے کو مادہ نے کہا کہ ساحران طلسم طرطوسیہ بڑے
آزار رسان ہین اگر یہی ظلم انکا ہی تو انپر غضب الہی نازل ہونا چاہیے نر نے
کہا کہ انپر غضب نازل ہونے کا ایک وقت خاص معین ہی جب وہ زمانہ
آئے گا تو تمام ساحر مارے جائینگے عنصر جادو بھی ہلاک ہوگا مادہ نے کہا
وہ زمانہ کب آئیگا نر نے کہا بہت قریب ہی مادہ نے کہا اب وہ دیونی اپنے
دیو سے ملیگی نر نے کہا کہ اگر دیو کوشش کریگا تو دیونی ملے گی ورنہ کچھ بھی
نہوگا اور تدبیر ملنے کی یہ بیان کی کہ اگر وہ دیو یہان سے دہنی جانب جائے
اور ایک پتھر پڑا ہی اسکو سرکائے وہان نقب کا نمودار ہوگا اس دہنہ مین گھسکر
طلسم کشا کا انتظار کرے تو یقین ہی کہ مراد اسکی بر آئے کیونکہ جب طلسم
ٹوٹیگا تو وہ دیونی رہا ہوگی اور اپنے دیو سے ملجائیگی مین یہ تمام
باتین درخت کے نیچے بیٹھا سنتا رہا جسوقت صبح ہوئی دونون جانور اڑ گئے
اور مین پتے کے موافق روانہ ہوا اور یہان تک پہونچکر اس غار مین
رہنا اختیار کیا آج آپ نظر آئے یقین ہی کہ آپ ہی طلسم کشا ہونگے ورنہ
دوسرے انسان کی یہ قدرت نہین ہی جو مجھ جیسے دیو کو اس طرح دبالے
کر بیٹھنے نہ دے آپ کو قسم ہی اپنے دین و مذہب کی مجھے چھوڑ دیجیے مین

آپ کے بہت کام آؤنگا اور آپ کے ساتھ دغا نکرونگا اسواسطے کہ میری غرض بھی تو
آپ سے اٹکی ہوئی ہی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ مجھسے آنکھ تو ملا دیو نے حسرت سے
ایرج کی طرف دیکھا تو نگاہ صاف تھی اور باتون مین دیو کی فریب نہ تھا ایرج نوجوان
سینہ سے دیو کے اُتر بڑے اور فرمایا کہ مجھے آگے کا حال بھی معلوم ہی کہ ملکہ ماہ گلا آل پوش
اور ملقیس بن جمہور کس مقام پر قید ہین یہ سنکر دیو نے عرض کی کہ مین گھوڑا
بنتا ہون آپ میری پشت پر سوار ہون مین آپ کو زندانخانہ تک پہونچا دے سکتا
ہون کہ بسبب اس مقام پر قیام کرنے کے اتنا ضرور واقف ہوگیا ہون لیکن دروازہ
زندان پر بہت بڑا مقابلہ کرنا پڑے گا کیونکہ ہر وقت پہرہ رہتا ہی اور مکان اس
قید خانہ سے ملا ہوا ہی نام اُسکا عنقائے سبزہ رنگ ہی جسوقت آپ دروازہ
زندان پر پہونچینگے تو دس ہزار آدمی آپ کو گھیرینگے اور عنقائے سبزہ رنگ
سے مقابلہ کرنا پڑے گا اور عنقائے سبزہ رنگ پہلوان زبردست ہی
عہدہ برآئی اُس سے امر آسان نہین ہی یہ سنکر ایرج نوجوان نے فرمایا
کہ مجھے اس سے کیا بحث ہی کہ عنقائے سبزہ رنگ زبردست ہی یا کمزور
مقابلہ تو اُس سے مجھے کرنا ہوگا تو کیون ڈرا جاتا ہی تو کسی طرح مجھے وہان تک
پہونچا دے یہ سنکر دیو نے زمین پر غلطک ماری اور گھوڑا بنکر تیار ہوا
ایرج نوجوان پشت پر اسکی سوار ہوکر جانب زندان طرطوسیہ
روانہ ہوا جاتے جاتے قریب کوس دو کوس کے آیا ہوگا کہ سامنے سے
ایک گنبد سفید نظر آیا دیو نے ہنہنا کر کہا کہ دیکھیے وہ سامنے زندان ہی ایرج
نے فرمایا کہ تو خوف نہ کر چلا چل جو آفت آنی ہوگی پہلے مجھپر آئیگی بعد اسکے تیری
طرف رخ کریگی تو جسوقت مجھے مبتلائے بلا دیکھنا تو مین اجازت دیتا ہون
تو فوراً پیشتر سے روانہ ہو جانا کہ تو بلا مین نہ پھنسے دیو کو اطمینان ہوا اور
ایرج نوجوان کو لیے ہوئے قریب گنبد کے آیا تو عجب معرکہ دیکھا کہ گرد
زندان طلسمی کے دس ہزار آدمیون کی فوج حلقہ باندھے کھڑی ہی اور
دربان بھی نہایت ہوشیار تلوارین کھینچے ہوئے بیٹھے ہین اور ایک
سردار زبردست مرکب پر سوار اِدھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر گھوڑا
دوڑاتا پھرتا ہی اور صفین درست کرتا پھرتا ہی اور ہر ایک سے کہتا جاتا
ہی کہ بارہ مبت ہوشیار رہنا اسواسطے کہ نامہ بادشاہ طلسم کا آچکا ہی
کہ ہی ابایان طلسم پر زمانہ ہوشیاری کا ہی غفلت کا نہین ہی اسی عہد
مین فتاح طلسم آئے گا اور گرفتاران مصیبت کو چھڑا کر اُنسے لوح کا پتہ
لگائیگا یہی چرچا تھا کہ سامنے سے ایرج نوجوان نمودار ہوئے اور آواز
دی کہ باش او گبرنا ہنجار مین تجھپر لے روک سے بچکر اور طلسم نہ

ہونے دے بس یہ سنتے ہی عنقاے سبزہ رنگ نے کہا کہ ارے مارلو اسکو
جانے نہ پائے ساتھ ہی آواز کے لوگ دوڑ پڑے اور ایرج نوجوان کو گھیر لیا
ایرج نے بھی تلوار کھینچی لڑائی ہونے لگی چونکہ یہ لوگ ساحر نہ تھے اور بادشاہ طلسم
کو یہ خیال تھا کہ اس مقام پر ضرورت ساحر کے پہرے کی نہین ہی کہ یہ تہہ خانہ
زیر زمین واقع ہی اور راستہ بھی ایسا پوشیدہ ہی کہ سوا واقفان حال کے شخص
اجنبی سمجھ بھی نہین سکتا کہ اس پتھر کے نیچے کیا ہی نہ پتھر ایسا تھا جسے ہر شخص اٹھا سکتا
اور نہ بالفرض اٹھا بھی سکتا ہو تو ضرورت کیا ہی اس بنا پر یہان ایک پہلوان کو
افسر کرکے تھوڑی سی فوج معین کر دی تھی ایرج نوجوان نے دم بھر مین
خون کی ندیان بہا دین کشتے تڑپ رہے تھے دروازہ گنبد کا کھلا ہوا تھا
اور قفس لٹکے ہوے تھے دونون گرفتاران محبت یعنی ملکہ ماہ گلابی پوشش
اور بلقیس بن جمہور دیو پرور اس ہنگامہ کو سنکر چونکے اور قفس مین سے
دیکھنے لگے کہ یہ کیا معرکہ ہی پڑ گیا ہی کہ ایرج نوجوان لڑتا بھڑتا قریب دروازہ گنبد
کے پہنچا نظر بلقیس بن جمہور دیو پرور کی پڑی اور ملکہ ماہ گلابی پوشش
نے بھی دیکھا بلقیس سے کہا کہ شاید زمانہ رہائی ہمارا قریب آگیا یہ شخص
فاتح طلسم معلوم ہوتا ہی جو اس مقام تک پہونچا ورنہ جس دن سے
ہم تم اسیر ہوے سوا ان نگہبانون کے کبھی کوئی بھی نظر نہین آیا اور یہ لوگ
ابھی آپس مین اسی قسم کی باتین بھی کر رہے تھے کہ ہوشیار رہو اتنے مین
یہ شخص آگیا اور جنگ شروع ہوئی دیکھو تو کس ہمہمہ سے لڑتا ہوا چلا آتا
ہی کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگا دیے ہین جسپر تلوار پڑتی ہی وہ مارا
جاتا ہی برابر سے دو ٹکڑے ہوتے ہین غرض دونون دیکھ رہے ہین کہ بلقیس
نے ایک آہ سرد کھینچی اور کہا کیون ملکہ وہ وقت بھی یاد ہی جبکہ
ہمنے دیو طوغان کو مارا تھا اور اسکے بعد چالیس دیو آئے ہین تو
اسکو کس طرح شکست دی اگر بادشاہ طلسم ساحرہ کو بھیجکر نہ گرفتار کراتا
تو مین فوجون سے بھی گرفتار نہوتا اور اسیر غل و زنجیر ہونے سے نہ مجبور
ہوتا تو ابتک قید توڑ کر کب کا نکل گیا ہوتا اور ان نگہبانون کا خاتمہ کر چکا
ہوتا اس جوان کی جرأت دیکھکر رگون مین خون شجاعت جوش مار کر رہجاتا ہی
اتنے مین ایرج نوجوان لاشین گراتا ہوا قریب دروازہ زندان کے
جا پہونچا اور عنقاے سبزہ رنگ نے دیکھا کہ اب یہ داخل زندان
ہوکر بلقیس کو رہا کر دے گا تو ایک کے دو ہو جائینگے پھر انکا قتل
دقمع کرنا اور بھی دشوار ہوگا کیونکہ وہ بھی اتنا بڑا زبردست ہی جسنے
دیو طوغان کو مارا طلسم مین تہلکہ ڈالدیا اگر ساحرون کی کمک سے کام

نہ لیا جاتا تو خدا جانے کس کس کو تہ تیغ کرتا اور مفسد نہوتا تو بھی ہملوگون کا خاتمہ کردیتا
یہ تصور کرکے مرکب کو چمکا کر سامنے ایرج نوجوان کے آیا اور آواز دی کہ باش
او خدا پرست کہان جاتا ہی خبردار اندر زندان کے قدم نرکھنا کہ ابھی مین زندہ
ہون اور تیری خدمت کو موجود ہون یہ سنکر ایرج نوجوان کو غصہ آیا اور فرمایا
کہ اگر قوت ہی تجھ مین تو مجھے روک لے یہ کہکر چاہتے تھے کہ داخل زندان ہون
جو عنقاے سبزہ رنگ سامنے آگیا اور تلوار ماری ایرج نوجوان نے وار
اسکا پشت شمشیر پر روک کر جو ہاتھ تیغۂ آبدار کا مارا عنقاے سبزہ رنگ کے
مع مرکب چار ٹکڑے ہوے یہ دیکھکر اہل لشکر کے جی چھوٹ گئے کہ اتنے بڑے
جوان کو اسطرح مارا اب اس سے کون لڑ سکتا ہی سب پکار ے کہ امان فرمایا شرط
ایمان ان لوگون نے کہا کہ قبول ہی واقع مین آپ رستم وقت ہین آپ کا مثل ونظیر
نہین ہی ایرج نوجوان نے ہاتھ روکا اور مرکب سے اتر کر داخل گنبد ہوے
لوگون سے کہا کہ ان قفسون کو اتارو انھون نے حسب الحکم زنجیرین ڈھیلی کین
قفس نیچے ہوے ایرج نوجوان نے دونون قفسون کی تیلیان توڑ کر بلقیس بن
جمہور دیو پیر و ورا اور ملکہ ماہ گلالی پوش کو قفس سے نکالا ان دونون کی
عجیب حالت ہو گئی تھی کہ رنگتین زرد ہو گئی تھین صرف پوست و استخوان باقی
رہ گئے تھے بال اور ناخن بڑھے ہوے تھے ایرج نوجوان نے حجام کو
بلوا کر بلقیس کی اصلاح بنوائی ان دونون نے غسل کیا لباس بدلا اور جس
مقام پر تخت حکومت عنقاے سبزہ رنگ کا تھا وہان جلوہ افروز ہوے
اب بلقیس بن جمہور نے پوچھا کہ نام آپ کا کیا ہی اور اسطرف کیونکر آنا ہوا
ایرج نوجوان نے فرمایا کہ سبب میرے آنے کا یہ ہوا کہ فرزند میرے اسیر
طلسم ہو گئے تھے مین انکی رہائی کے واسطے چلا تھا اول حکیم طرطوس بیابانی
کو گرفتار کرکے مقید کیا بعد ازان تلاش لوح مین نکلا صحرا مین پہونچکر بلبلون
سے پتہ اپنے گل مدعا کا پایا پتہ لگاتا ہوا اس مقام تک آیا اور نام میرا ایرج نوجوان
ہی بس یہ سنتے ہی بلقیس بن جمہور دوڑ کر ایرج سے لپٹ گیا اور کہا الحمدللہ
کہ خدا نے آن لوگون کے احسان سے بچایا جنکی مدد سے رہائی پائی اسیری سے
بدتر تھا ایرج نوجوان نے کہا کہ ای بلقیس ہرچند کہ تم سنتے ہین مجھ سے بڑے
ہو یعنی پوتے ہو حمزۂ صاحبقران اول کے اور مین پوتا ہون انکا مگر سن مین
تم میرے فرزندون کے برابر ہو تو بتاؤ کہ تم کیونکر اسیر بلا ہوے اور اسطرف
کس غرض سے آنا ہوا اور والد ماجد تمھارے کیسے ہین یہ سنکر بلقیس نے
ایک چیخ ماری اور اس درد سے رویا کہ ساتھ اسکے ایرج نوجوان بھی
رونے لگے اور ملکہ ماہ گلالی پوش کی آنکھون مین بھی آنسو بھر آئے

ایرج نے کہا براے خدا کچھ بیان تو کرو تمھارے رونے سے میرا دل بھر آیا اور قلب بیچین ہو گیا بلقیس نے انتقال جمہور کا حال بیان کیا دیر تک شور گریہ و زاری بلند رہا بعد اسکے ایرج نوجوان نے بلقیس کو بہت کچھ سمجھایا گلے سے لگایا اور کہا کہ یہی نیرنگیان ہین دنیا کی ایک آتا ہی ایک جاتا ہی یہ مقام سرا ہی کوئی ہمیشہ رہا ہی نہ رہے گا سوا ذات معبود جاودانی کے باقی جو کچھ کہ ہی وہ فانی ہی ہی بلقیس ہرچند کہ والد تمھارے میرے دادا ہوتے تھے مگر سن مین مجھسے چھوٹے تھے افسوس کہ وہ دنیا سے اٹھ گئے اور ہم بیٹھے رہ گئے مصلحت ایزدی مین کیا چارہ ہی اب صبر کرو کہ رونے سے کچھ فائدہ نہو گا روح جمہور دیر بہ در کی بیچین ہو گی اور اس خبر وحشت اثر نے ہمارا تو بازو توڑ دیا کمر جھکا دی اسلیے کہ وہ ہمسے نہایت انس رکھتے تھے اور طرفدار تھے دست چپیون کے بلقیس نے کہا کہ اکثر آپ صاحبون کا ذکر کیا کرتے تھے اور علالت کے زمانہ مین جب چچا صاحبقران اعظم براے عیادت تشریف لائے ہین تو انسے حال بد دہ دنیا کا پوچھا انھون نے یہ بیان کیا کہ رستم ثانی ذخیرہ بدیع الملک کے صاحبقران ہونے سے رنجیدہ ہو کر نکل گئے اور ساتھ انکے حسن غریب دوست نے انکے ساتھ دیا وہ بھی چلا گیا حتی کہ بارگاہ سلیمانی کی زینت آدھی رہ گئی تو والد ماجد کو کمال صدمہ ہوا اکثر فرماتے تھے کہ اگر اس مرض سے مجھے نجات ہوئی اور زندہ بچ گیا تو جا کر رستم ثانی کو سمجھا کر اپنے ساتھ لونگا اور بدیع الملک سے مقابلہ کرا کر صاحبقرانی رستم کو دلواؤنگا مگر افسوس کہ موت نے مہلت نہ دی آخری وقت مین مجھ سے وصیت کی کہ دیکھو ہمیشہ رستم ثانی وغیرہ کی ہمدردی کرنا اور انکا ساتھ دینا کہ لائق صاحبقرانی وہی ہین اور اپنے بھائی حمزہ ثانی سے اس امر پر نہایت رنجیدہ تھے کہ انھون نے بڑی ناانصافی کی اور ایک کے سامنے ایک کو ذلیل کیا کیا رستم بدیع الملک سے پایہ کمی کا رکھتا تھا مین انکے انتقال کے بعد مدت ماتم مین رہا جسوقت طبیعت کو سکون ہوا تو مین تلاش رستم ثانی مین ملک جمہوریہ سے چلا اور اس مقام پر پہونچا جہان سے باغ ملکہ ماہ گلابی پوش کا قریب تھا حسب اتفاق انکی سنواری بھی آتی تھی راہ مین ملاقات ہوئی اور انکے حسن اخلاق نے مجکو اپنا مطیع کر لیا اور مین نے چند روز کے واسطے اسی جگہ قیام کیا کہ اچھا ہی ذرا غم غلط ہو لے تو تلاش رستم کو جاؤن کہ یہان گرفتار بلا ہوا یہ سنکر ملکہ ماہ گلابی پوش نے کہا کہ یہ جفا انھون نے میرے باعث سے اٹھائی یہ کہکر شرمندگی کے ساتھ گردن نیچی کر لی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ حذر گناہ بدتر از گناہ کرنے انجام نہ سوچا کہ خود بھی مبتلاے بلا ہوگین

ور ایک غریب الوطن شاہزادے کو بھی آفت مین پھسایا یہ کہکر مسکرائے کہ ملکہ
کھسیانی ہوکر رونے لگی ایرج نوجوان نے سر ملکہ کا سینے سے لگاکر دست شفقت
پشت پر رکھا اور فرمایا کہ کیا تمھارے خلاف مزاج ہوا مین نے مزاحاً کہا تھا
ملکہ نے جب یہ سمجھ لیا کہ ایرج نوجوان بسبب قرابت کے مزاح فرماتے ہین کہا کہ
تمھین مجھسے ہنسنے ہوے شرم نہین آتی کہ مین تمھاری بزرگ ہونی ہون ایرج
نوجوان بہت ہنسے اور فرمایا کہ رشتے مین بزرگ اور سن مین اسقدر فرق ہو
کہ میری پوت ہوکے برابر ہو مین نے دونون باتون کو آپس کے درجہ مساوات
کا نکال لیا اور بھاوج سمجھکر تمسے ہنسا اب بلقیس بھی مسکرائے ایرج نوجوان
نے ملکہ سے کہا کہ اب بتہ لوح کا بتاؤ ملکہ مسکرائی اور کہا کہ دنیا مین کونسی اولاد
اپنے باپ ماں کا قتل گوارا کرے گی ایرج نے فرمایا کہ اتنی جفا باپ کی اٹھائی
اور ابھی تک محبت باقی ہی تمھارا بلبلون کی زبانی معلوم ہوچکا
ہی ملکہ نے کہا لوح تو کیا چیز ہی اگر جان بھی میری آپ کے کام آئے تو نثار ہی
کیونکہ آپ علاوہ عزیز ہونے کے محسن ہین اور باپ اُس شخص کا کافر ہی اُسکا قتل
ہی ہونا اچھا ہی ایرج نے فرمایا کہ ای ملکہ محسن کیا معنے ہملوگون مین یہی ہوا کیا
کہ ہم کسی بلا مین پھسے تمنے مدد کی تمپر کوئی آفت آئی ہم سینہ سپر ہوگئے ایسی باتین
نکروجنسے بوے بیگانگی پیدا ہوا ور اب جلد بتہ لوح کا بتاؤ ملکہ نے کہا کہ لوح
بیابان مرگ مین ہی اور اوتارین مرگ جادو وہان کا حاکم ہی عجب
پُرآشوب وہ مقام ہی کہ ہیبت سے اُسکی دل دیو کا شق ہوجائے راستہ اُسکا
اسی مقام سے ہی مگر کم سے کم ایک روز تو استراحت کیجیے کہ آپ تھکے ماندے
چلے آتے ہین ایرج نوجوان نے فرمایا کہ ای ملکہ جسوقت خداوند کریم اطمینان
دیگا اور وقت راحت کا لائے گا تو بیٹھینگے اور آرام کرینگے کیونکر قرار آئے
اُس شخص کو جسے ہزارہا صدمون نے گھیر لیا ہو اُدھر تو بدیع الملک کا خیال
لگا ہوا ہی کہ وہ لڑکا طلسم نہ طاق پر گیا ہوا ہی اور سنا ہی کہ نہ طاق
نہایت مقام سخت ہی اور مالک وہان کا ساحر زبردست ہی کہ تمام ساحر
اُسکو خداوند کہتے ہین آئینہ اندام جادو سا ساحر وہان رہتا تھا
اور معمولی ساحر اُسکو ناواقف علم کہتے تھے ایسے مقام پر خدا اُسکو
کامیاب کرے اور نام نورالدہر کا پردہ دنیا مین روشن رہے اور ادھر
نورالدہر کا خیال ہی کہ بیابان کاج و بلج مین مثل دیگران جل گئے یا بیماری
طرح زندہ بچکر کسی بلا مین پھسے آدمی بر جیسی آفتاب پرست ایک کافر
ہی کہ تمام ملک خدا پرستون کے جلاتا ہوا صحرائے نہ طاق کی طرف چلا آتا
ہی وہان بادشاہ اسلام مقیم ہین یہ خیال ہی کہ کہین بادشاہ پر تباہی نہ آئے

اور مثل اور ملکون کے رکن دین اسلام بھی نہ منہدم ہو جائے اور سر دست یہ جھگڑا لگا ہوا ہی کہ لشکر میرا شہر صندل کے قریب صحرا مین مقیم ہی اور نقابدار بادلہ پوش سے آٹھ یوم کی مہلت ملی ہی اگر ان ایام کے اندر مین نہ پہونچونگا اور نقابدار سے حسب وعدہ مقابلہ نکرونگا وہ تمام لشکر کو برباد کرے گا اور صندل شاہ بھی مارا جائیگا جسکے فرزند کی رہائی کے واسطے میرے فرزند اسیر بلا ہوے تھے بلقیس نے گھبرا کر کہا کہ کیا وہ نقابدار بادلہ پوش سے لڑے تھے مین ملکہ کی زبانی سن چکا ہون کہ وہ نقابدار طلسم بند ہی اور ایک دربند کا مالک ہی کوئی اس سے سربر نہین ہو سکتا ایرج نے کہا کہ سہراب نے اس سے مقابلہ کیا اور دن بھر کی کشتی مین گرفتار ہو گیا بعد اسکے شہریار و رستم ثانی گرفتار بلا ہوے مگر اب مین نے انکو رہا کیا بلکہ مین خود بھی قلعۂ عجائب مین گرفتار ہو گیا تھا نقابدار سرخپوش نے آکر ہم سب کو رہا کیا اور وہ بھی اب ہمارے ساتھ ہوے ہین بلقیس نے کہا وہ کون بزرگ ہین ایرج نے کہا کہ نام انکا شہنشاہ صف شکن بن سلطان دشتانہزادۂ عمرو بن حمزہ یونانی کے پوتے ہین بلقیس بہت خوش ہوا لیکن ملکہ نے بلقیس سے پوچھا کہ وہ لوگ کون ہین جنسے مخالفت ہی اور صاحبقرانی انکو ملی ہی بلقیس نے بدیع الملک کا نام لیا ملکہ نے کہا عجب طرح کی بات ہی کہ آپ لوگ مخالفت بھی بیان کرتے ہین اور پھر ایک دوسرے پر فدا بھی ہین یہ کیسی عداوت ہی بلقیس نے کہا کہ ہم سب ایک ہی باغ کے گل ایک ہی آسمان کے ستارے ایک ہی کان کے جواہر ہین ہم مین کوئی ایک دوسرے کا عدو نہین ہی اور یہ مخالفت جو تنے سنی یہ صاحبقرانی کی وجہ سے نہین ہی بلکہ ہمیشہ سے ایک چشمک چلی آتی ہی کہ وہ لوگ دہنی صف کے بیٹھنے والے ہین اور ہم سب بائین صف کے بیٹھنے والے ہین ابتدا اس فساد کی دنگل رستم سے ہوئی تھی یہ کہکر سارا قصہ دنگل رستم کا بیان کیا اب ایرج نوجوان نے ملکہ سے کہا کہ دیر نکرو اور جلد پتہ لوح کا بتاؤ یہ سنکر ملکہ اٹھی اور ایرج نوجوان و بلقیس بن جمہور دیو پر ور ساتھ ہوے بلقیس نے ایرج سے کہا کہ فتح اس طلسم کی آپ ہی کے ہاے نام تھی ورنہ مین قبل آپکے پہونچ گیا تھا نہ ملکہ لوح کے حال سے آگاہ تھی اور نہ مجکو پتہ ملا بعد اسیری معلوم ہوا کہ لوح کس مقام پر ہی غرضکہ ملکہ ماہ گلابی پوش ایرج نوجوان کو ساتھ اپنے لیے ہوے قریب ایک دروازہ کے آئی کہ دروازہ مین قفل دیا ہوا تھا ملکہ نے ایرج سے کہا کہ لیجیے دروازۂ بیابان مرگ یہی ہی قفل کو توڑیے اور تشریف لیجایئے ایرج نے جھپٹکر ایک لات ماری کہ دروازہ ٹوٹ کر گرا اور ایک زینہ نمودار ہوا جیسے ہی ایرج نے آگے بڑھنے کا قصد کیا ملکہ نے دوڑکر دامن پکڑ لیا اور کہا کہ ذرا سمجھکر زینہ پر

قدم رکھیے گا کہ یہ معاملہ طلسم کا ہی اور کارخانہ سحر کا ہی خاصہ اس زینہ کا یہ ہی کہ ادھر
کسی نے زینہ پر پاؤن رکھا اور یہ معلوم ہوا کہ کسی نے اٹھا کر پھینک دیا مگر
کوئی نظر نہین آتا ہی ابرج نوجوان نے فرمایا کہ دیکھا جائیگا یہ کہکر بخوف خطر
پہلی سیڑھی پر پاؤن رکھا بس ایک تڑاقا ہوا اور ابرج بنے کی طرح دور جاکر
گرے ملکہ کو ہنسی آئی تھی مگر ضبط کیا اور گردن نیچی کر لی ابرج نے پلٹ کر دیکھا
کہ کوئی ہنستا تو نہین ہی اور پھر جرأت کرکے پہلی سیڑھی کو چھوڑ دیا اور دوسری
پر قدم رکھا اب پاؤن قائم ہوگئے کہ بانی طلسم نے اتنا ہی پیر رکھا تھا اور
امتحان عقل طلسم کشا کے واسطے زینہ اس صنعت کا بنایا تھا کہ فتاح طلسم عاقل بھی
ضرور ہو ورنہ دھوکا کھائیگا اور مارا جائے گا اب آپ نے پھر پلٹ کر دیکھا کہ شاید
یہ لوگ اپنے دل مین ہنسے ہون تو اب مجکو دیکھ لین کہ کسطرح مین نے پھیلے لیا
اور معلوم کر دیا کہ طلسمی زینہ اسطرح طے ہوتا ہی بلقیس اور ملکہ نے بہت تعریف
کی اب ابرج نوجوان اسی ترکیب سے ایک ایک سیڑھی چھوڑ کر تمام زینہ کو طے کر گئے
جسوقت باہر آئے عجب طرح کا صحرا دیکھا کہ جانتک نظر کام کرتی ہی سوا قبرون کے
اور کچھ نظر نہین آتا ایک ہو کا عالم ہی جھونکون سے ہوا کے صدائے فنا پیدا ہوتی
ہی برگ درختون کے کف افسوس ملتے ہین ابرج نوجوان نہایت پریشان ہوا
کہ عجب طرح کا یہ طلسم ہی نہین معلوم ان قبرون مین کیا اسرار ہی وسط صحرا مین ایک
گنبد تھا ابرج اس گنبد کی طرف متوجہ ہوا کہ دیکھون اس گنبد مین کیا ہی جسوقت
داخل گنبد ہوے گنبد کو بھی خالی پایا لیکن دیکھا کہ تڑاق تڑاق قبرین شق ہونا شروع
ہوئین اور مردے ان قبرون سے نکل نکلکر باہر بیٹھے اور آپسمین باتین کرنیلگے
ابرج نے غور سے دیکھا اور تعجب کیا آواز دی کہ اے مردہ جو سب کسطرح کے مردے
ہو کہ قبرون سے نکلکر باتین کرتے ہو بس یہ سنتے ہی دھما دھم کرکے مردے قبرون مین
کود گئے اور مستور کرتے تھے کہ بھاگو یہ ظالم کو نسا آگیا پھر اسی طرح قبرین بند ہوگئین
ابرج کو نہایت افسوس ہوا کہ لاحول ولا قوۃ مین نے ان مردون کو صحبت تو کی
اور ایک آدمہ کو گرفتار نہ کر لیا مگر خیر اب تو چوک ہوئی مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید
بر کلۂ خود باید زد یہ خیال کرکے خاموش ہو رہے اور اسکے منتظر ہوے کہ
شاید پھر یہ مردے قبرون سے نکلین جسوقت شام ہوئی اور مہر عالمتاب
نگاہون سے پوشیدہ ہوا طائر اپنے اپنے آشیانون کی طرف چلے غافلون
نے مقام کیا تیرگی شب محیط ہوئی اور نوز بر طرف ہوا دیکھا کہ پھر تڑاق
تڑاق قبرین شق ہونا شروع ہوئین اور مردے قبرون سے نکل نکلکر
باہر آئے اور ایک نے ایک سے کہا کہ دیکھو وہ ظالم ہی یا کہین چلا گیا
اسوقت تو اسنے ہماری دلگی مین خلل ڈالا ایک آدمہ نے کہا کہ خدا جانے

وہ کہان سے چلا آیا تھا اب یہان کہان ہو گا ایک آدمی قریب گنبد کے آیا اور جھانک کر چلا گیا ایرج نوجوان گوشۂ گنبد مین چھپا بیٹھا رہا جب ان مردون کو اطمینان حاصل ہو گیا کہ اب وہ شخص نہین ہی بس ان سبکے سب نے اپنے اپنے کفن اتار کر قبرون مین پھینکے اور چٹ لنگوٹ کسکر کبڈی کھیلنے لگے ایرج نے جلدی سے کپڑے اپنے اتارے اور چٹ لنگوٹ باندھکر خود بھی ایک گروہ مین شامل ہو گئے اور کبڈی مردون کے ساتھ کھیلنے لگے تھوڑے عرصہ مین دوسری طرف کے سب مردون کو پکڑ لیا اور پالا جیت گئے ان مردون مین یون ہی ہمیشہ کبڈی ہوا کرتی تھی اور ساری رات یہ سب اسی شغل مین بسر کرتے تھے صبح کو قبرون مین چلے جاتے تھے دوپہر کو تھوڑی دیر کے واسطے پھر باہر آتے تھے مگر آج تک کبھی جیت ہار نہونے پائی تھی جو مردے ہارے تھے انھون نے کہا یار دیکھا تم نے ہو یہ لال لنگوٹ والا کونسا مردہ ہی جسنے ہم سب کو مار کر پالا جیت لیا کیا یہ کوئی نیا آیا ہی ایک آدمی نے کہا کہ قاعدہ تو ہمیشہ سے یہ ہی کہ جبلو تارین مرگ جادو کسی کو مار کر ہملوگون مین شامل کرتا ہی تو پہلے سب سے ملوا دیتا ہی اور ایک ایک کو بجھوا دیتا ہی یار وہ وہی ظالم ہی جسنے دوپہر کو ڈھکا تھا ارے بھاگو یہ کہنا تھا کہ جھاجھم وہ سب مردے قبرون مین کودنے لگے ایرج نے دیکھا کہ بھید کھل گیا اور مردے بھاگے جاتے ہین جھپٹ کر ایک مردے کی ٹانگ لی اور جھٹکا مارا کہ وہ گرا گرتے ہی اسنے اپنے کو قبر مین گرا دیا ایرج بھی قبر کے اندر کود پڑا لیکن مردے کو نہ چھوڑا اور قبر اوپر سے بند ہو گئی اب یہ جسوقت اندر قبر کے پہونچے تو دیکھا کہ اوپر سے قبرون جدا جدا ہین اور اندر سے سب ایک ہین ایک میدان وسیع ہی کہ وہی سب مردے اسمین پھر رہے ہین ایرج نے اس مردے کی جھٹیا دبائی اور کہا جلد حال اپنا بیان کر مردے نے کہا کہ مین قوم کا پاسی ہون ڈاکا مارا کرتا تھا اوتارین مرگ جادو نے مجھے مار کر روح کو میری اپنے قبضہ مین کیا اور یہان لاکر چھوڑ دیا ایرج نے کہا یہ سب کون ہین مردے نے کہا کہ یہ سب بھی اسی طرح آئے ہین پوچھا کام کیا تمھارے سپرد ہی کہا یہ تو ہمین نہین معلوم اتنا سنا ہی کہ جسوقت پانچ سو مردے جمع ہو جائینگے تو ایک دم سے سب کی قضا آجائیگی اور طلسم کشا آکر سب کو مار ڈالیگا یہی علامت شکست طلسم کی ہی ایرج نے کہا کس قدر مردے جمع ہو چکے ہین اسنے کہا کہ پورے پانچ سو ہو گئے ہین اب ایرج کو اور بھی اطمینان ہوا کہ ہر طرح سے میرا فتح طلسم ہونا ثابت ہی مردے سے کہا کہ اوتارین مرگ جادو کہان رہتا ہی اور کس وقت آتا ہی مردے نے کہا کہ اوتارین مرگ جادو پہلے تو روز آتا تھا مگر اب

اسنے کہدیا ہی کہ آج سے مین نہ آونگا کیونکہ تعداد مردون کی پوری ہو چکی ہی اب
طلسم کشائی مین آکر شامل ہوگا اگر مین اس مقام پر آؤنگا تو وہ مجھے قتل کرکے
آپ رہا ہو جائیگا اور طلسم کو فتح کریگا اور اگر مین یہان نہ آؤنگا تو زندگی بھر
اسی تکیہ مین مردون سے بدتر حالت مین رہے گا آخر کار فنا ہو جائیگا ہملوگون
نے کہا کہ ہمین کھانا پینا کیونکر ملے گا اوتارین مرگ نے کہا کہ اسکا انتظام ہو جائیگا
ایک ایک سبو بھر شراب تم لوگون کے واسطے مین بھجوا دیا کرونگا ایرج دل ہی
مین سمجھتے ہین کہ بجسب طرح کے یہ مردے ہین کہ کھاتے ہین پیتے ہین چلتے ہین
پھرتے ہین باتین کرتے ہین پھر یہ مردے کاہے کے ہین ایرج کو خیال ہوا کہ یہ مجھکو
بہکا رہا ہی سچ نہین بتاتا ہی بجھیون پر اسکے تین چار گھونسے مارے کہ یہ چیخنے لگا
مردے نے کہا کہ کیا کمزور کو دباتا ہی کسی کرتے سے لڑ تو تجھے بھی معلوم ہو ایرج
نے کہا جو تم سب سے شہزور ہو وہ لڑنے مردے نے ایک مردے کی طرف
اشارہ کیا اور فریاد کی کہ ای فولاد مشت زن مجھے اس ظالم کے ہاتھ سے
بچالے یہ سنتے ہی ایک بہت بڑا بھاری مردہ اپنے مقام سے اٹھا اور قریب
ایرج کے آکر کہا کہ کیا کمزور کو دباتا ہی آمجھ سے سامنا کر ایرج نے کہا
تو ہی آ بس اسکو چھوڑ کر اس سے لپٹ گئے کشتی ہونے لگی یہ مردہ واقع
مین سخت تھا اور اس مردے سے کرارہ تھا کیونکہ یہ تمام مردون کا افسر
اختیار کشتی مین مردے نے جھلا کر ایک گھونسا ایرج کی گردن پر مارا یہ معلوم
ہوا کہ پنجۂ فولادی گردن کو توڑ گیا ایرج ہی تھا کہ ایسا گھونسا کھا کر ہوشیار رہا
بدحواس و بیہوش نہونے پایا بس جھلا کر ایرج نے بھی اسکی گردن پر گھونسا
مارا کہ یہ چیخ اٹھا اور پکارا کہ تو زبردست ہی مین تجھ سے ہارا اب مجھے چھوڑدے
ایرج نے کہا ابھی تجھے کیا چھوڑ دونگا جبتک تو حال اوتارین مرگ جادو
کا اور طریقۂ گرفتاری اسکا نہ بیان کریگا اسوقت تک ہرگز نہ چھوڑونگا اور
مارتے مارتے بولا دونگا یہ سنکر فولاد مشت زن نے کہا کہ او ظالم تو ہماری
زندگی مین خلل انداز ہوا جاتا ہی اگر تو اوتارین مرگ جادو کو بلائیگا تو ہم سب
زندہ ہو سکتے ہین فرمایا کہ جو کچھ ہو مگر مین بغیر اوتارین مرگ جادو کو بلائے نہ چھوڑونگا
کیونکہ مجھے لوح حاصل کرکے طلسم فتح کرنا ہی مردے نے مجبور ہوکر طریقہ بیان
کیا کہ اگر آپ فلان زنجیر کو جو سقف مین لٹک رہی ہی تین بار ہلائیے تو
اوتارین مرگ جادو حاضر ہوگا ایرج نوجوان نے بائین ہاتھ سے تو جھٹیا مردہ
کی پکڑی اور داہنے ہاتھ سے زنجیر ہلائی تو ایک ہوا سے تند چلی اور سناٹا سا
پیدا ہوا اور ایک چیل آکر زمین پر گری جھٹک مار کر صورت انسانی اسنے
پیدا کی دیکھا ایرج نوجوان نے کہ ایک شخص برہمن وضع ہی آئے ہی پوچھا

کہ تم مین سے کسنے مجکو بلایا ہی اور کیون بلایا ہی جسنے بیان کرنے کا قصد کیا ایرج نے اسکی
طرف نگاہ ڈالی اور کہا کہ اگر مجھ بھی بتایا تو مارہی ڈالونگا سب مردے اسطرح کھڑے ہین
کہ گویا بیدم ہین ایرج نوجوان زیبا اُس ساحر کے آگے اور فرمایا کہ ایک بات
میری سُن لو ساحر نے کان ایرج کی طرف بڑھایا ایرج نے ایک ہاتھ سے
کان اُسکا پکڑا اور دوسرا ہاتھ گردن پر رکھتے ہی دبا دیا اور کان مین اُسکے کہا
کہ منم ایرج نوجوان فتاح طلسم طرطوسیہ اوتارین مرگ جادو دیکھا تونے
کہ ایک انتظام تیرا میرے مقابلہ مین نہ چل سکا یہ فرماتے ہی اُسکو گردن دبا کے
مار ڈالا مردے ہر چہار طرف سے ایرج کی طرف جھپٹے کہ او ظالم یہ کیا
غضب کرتا ہی ارے چھوڑ دے ہمارے مالک کو ایرج نے لاش اوتارین مرگ
کی اُن مردون پر کھینچ ماری یہ معلوم ہوا کہ خرمن پر برق گری تمام مردے
چیخنے لگے سارا قبرستان مرگھٹ کی شکل ہوگیا وہ ہیئت مردون کی یہ ہوئی کہ
کوئی بھڑ بنکر بھن سے اُڑا چلا گیا کوئی تتلی بنکر اُڑ گیا کوئی مکھی ہوکر اُڑ گیا
کہان تک بیان کیا جائے کہ جسقدر مردے تھے سب مختلف حشرات کی
صورت بن بنکر اُڑ اُڑ گئے اور وہ تمام مقام سنسان ہو ہوگیا گنبد منہدم
ہوا قبرین ناپدید ہوگئین دیر تک آندھی چلا کی آتش باری و برف باری
ہوا کی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام سن اوتارین مرگ جادو
یوحیف مردیم وجان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم یہ صدا پیدا ہوتے ہی
علامات سحر برطرف ہوگئے اور روشنی ہوگئی دیکھا ایرج نوجوان نے کہ لاش
ایک ساحر کی میدان مین پڑی ہی نہ وہ مردے ہین نہ قبرین ہین ایک
سناٹا سا ہی اب ایرج نہایت پریشان ہین کہ کیا کرون کیا نہ کرون اسیکی
یہ نہ معلوم ہوا کہ لوح کہان ہی ہر چند اوتارین مرگ جادو کی لاش کو
ہر طرح سے دیکھا خوب ٹٹولا اچھولی سحر کی زمین پر اُنڈیل دی مگر لوح کا پتہ نہ لگا
آخر کار مجبور ہوکر پلٹنے کا قصد کیا تھا کہ سامنے سے ملکہ ماہ گلابی پوش مع
بلقیس بن جمہور و بلو پر و رنمودار ہوئی اور ایرج نوجوان کی نہایت
تعریف کی ایرج نے کہا کہ یہ سب تعریف فضول ہی اسلیے کہ اس کافر کے
مارنے سے جو غرض تھی وہ پوری نہین ہوئی یعنی ابتک یہ نہین معلوم
کہ لوح کہان ہی ملکہ نے کہا کہ مجھے معلوم ہی اس ملعون نے لوح کو اپنی
ران مین سی لیا ہی ران اسکی چاک کرکے نکال لیجیے یہ سُنکر ایرج نوجوان
نے فرمایا کہ ران کیسی کہو تو سارا مردہ چاک کرکے دھر دون اور
جلدی سے تلوار کمر سے کھینچکر اوتارین مرگ کی چاک کی دیکھا
کہ ایک ڈبیا چاندی کی برآمد ہوئی نقش و نگار اُسپر بنے ہوئے تھے ایرج نوجوان

سے اُس دُنیا کو مکھوا لا اور لوح کو تکا تکنے لگا بین الملکہ سے کہا کہ اب مین فتاح طلسم
کو جاتا ہون آپ لوگ اسی مقام پر قیام کرین ملکہ نے کہا بھول نہ جائیے گا
ابرج نوجوان نے فرمایا نہ اے ملکہ ہمارا گ ایسے نہین ہین کہ کسی کو بھول جائین
دوست دشمن عزیز و اقارب حسب مراتب سب کو یاد رکھتے ہین مگر تم خدا کو یاد
کرو اور ہمارے حق مین دعاے خیر کرو اسکے بعد اُس دیو کی طرف دیکھا جو دروازۂ
زندان پر ملا تھا اور فرمایا کہ تو مرکب بنکر تیار رہو کہ مین طلسم پر جاتا ہون جس مقام پر
تیری معشوقہ ملے تو ٹھہر جانا اور مین آگے روانہ ہو جاؤنگا یہ سُنکر دیو نہایت خوش
ہوا اور زمین پر لوٹ پیشکر مرکب کی شکل بنا اور سامنے ابرج نوجوان کے آیا
ابرج نامدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ پشت دیو پر سوار ہوکر یہان سے بائین جانب
جاؤ ایک گنبد نیلی نظر آئے گا اُسپر ایک کبوتر بیٹھا ہوا گونجتا ہوگا وہان پہونچکر لوح
کو دیکھنا جو کچھ ہدایت ہو اُسکے موافق عمل کرنا یہ دیکھکر ابرج نوجوان پشت مرکب
پر سوار ہوے اور باگ لی دیو گھوڑا بنا ہوا ابرج نوجوان کو پشت پر لیے
ہوے روانہ ہوا یہان ملکہ ماہ گلابی پوش وملکہ بلقیس بن جمہور دیو پرور
نے ابرج کے واسطے دعا کرنا شروع کی اور دونون آکر اپنے مقام پر بیٹھے
وہان گرشاسب زمان یعنی ابرج نوجوان فریب پہر دن چڑھنے کے ایک
صحرا مین پہونچے دیکھا کہ وسط صحرا مین ایک گنبد بلند ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ زمین
آسمان نیلی ایک اور آسمان ہی اور بالاے گنبد ایک نیلا کبوتر بیٹھا ہوا گونج
رہا ہی بس جیسے ہی نظر اُس کبوتر کی ابرج نوجوان پر پڑی اسنے ایک آواز
دی کہ الفاظ اُسکے سمجھ مین نہ آئے لیکن ابرج نے اپنے پانون بے حرکت پائے
جھک کر جو نظر کی تو تازانو یہ پتھر کے ہوگئے تھے پھر اگر لوح کو دیکھا تحریر تھا
کہ اے فتاح طلسم اگر تو متصل گنبد نیلی کے پہونچے اور کبوتر تجکو دیکھکر آواز
دے تو تجھے لازم ہی کہ تیر مار کر کام اسکا تمام کر ورنہ اگر تیسری آواز اس کبوتر
کی تیرے کان تک پہونچ گئی تو ہمیشہ کے واسطے تو پتھر کا ہو کر رہ جائیگا یہ دیکھکر
ابرج نوجوان نے جلدی سے تیر چلۂ کمان مین پیوستہ کرلینا چاہتے ہین کہ
تیر مار کر کام اُسکا تمام کرین کہ کبوتر نے دوسری آواز دی ابرج
کمر تک پتھر کے ہوگئے بس جلدی سے ابرج نے تیر کو رہا کیا کبوتر تیسری
آواز دینا چاہتا تھا کہ تیر گلو پر پڑا اور کبوتر تڑپ کر زمین پر گرا شور و دار و
گیر بلند ہوا آندھی چلی خاک اُڑی دیر تک شور و غل برپا رہا بعد کچھ دیر
کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من کبود جاد و یو دیف مردیم دجان
دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم اب جو روشنی ہوئی تو گنبد مین دروازہ نمودار
ہوا دیکھا کہ دروازہ مین ایک دیو بیٹھا ہوا ابرج نوجوان نے لوح کو دیکھا

لکھا تھا کہ اندر اس گنبد کے تیغہ فتل نفا بدار ربا دلہ پوش کا آویزان ہی
لیکن اول دیو سے مقابلہ کرنا پڑے گا جسو قت دیو کو مار دوگے تو تیغہ پر
قبضہ پاؤگے ایرج نوجوان گنبد کی طرف بڑھے وہ دیو جو زینہ پر بیٹھا
تھا دار شمشاد پکڑکر اٹھا اور کہا کہ ادھر آنے کا قصد نکرنا ایرج نوجوان نے
فرمایا کہ او ملعون کیا بکتا ہی اگر تجھ مین قوت ہی تو مجھے روک لے یہ سنکر
دیو اٹھا اور ایرج نوجوان کی طرف چلا ایرج نے گھوڑے سے اترکر اپنے
دیو کو للات ماری اور کہا کہ لڑ اس سے دیو لوٹ پیٹکر اٹھا اور اس دیو سے
لپٹ پڑا دونون مین کشتی ہونے لگی تھوڑے عرصہ مین اس دیو نے
ایرج کے دیو کو زیر کر لیا اور چھاتی پر چڑھکر گھونسا کلہ پر مارا کہ دیو نے دانت
نکالدیے ایرج کو یہ دیکھکر نہایت شرمندگی ہوئی کہ مین نے غیرت اسکو
لڑوایا مین نہ جانتا تھا کہ یہ اسقدر بودا ہی بس غصہ مین آکر اپنے دیو کی
دونون ٹانگین پکڑکر چیر ڈالین کہ ملعون ایک گھونسے مین تو نے دانت
نکالدیے وہ دیو یہ دیکھکر تھرا گیا کہ یہ آدمزاد نہایت زبردست ہی جسنے
دیو کی ٹانگین چیر ڈالین مگر نہایت جاہل ہی کہ اپنے دیو کو آپ ہی مار ڈالا
اب مین بھی اس سے لڑکر سربر نہین ہو سکتا کہا ای آدمزاد مین تجھ سے
نہ لڑونگا تجھے معلوم ہوگیا کہ تو زبردست ہی ایرج نے کہا اب مین تجھسے
ضرور لڑونگا اسلیے کہ تو اپنے دل مین کہے گا کہ مجھ سے مقابلہ ہوتا تو شاید
مین فتحیاب ہوتا بغیر مجھے زیر کیے ہوئے نہ رہونگا بلکہ یہی حالت تیری بھی
کرونگا جو اپنے دیو کی کی ہی دیو نے کہا کہ مین ہرگز تجھسے نہ لڑونگا یہ کہکر سامنے
سے بھاگنے کا قصد کیا تھا کہ ایرج نے دوڑکر ہاتھ اسکا پکڑا دیو نے دیکھا
کہ یہ جان نہ چھوڑیگا کہا اچھا ایسی کوئی صورت ہی کہ تو مجھے چھوڑدے
کہا ہان اگر تو اسلام اختیار کرے تو مین تجکو چھوڑدون دیو نے کہا مجھے
منظور ہی ایرج نے کلمہ تلقین فرمایا دیو مثل ملوطے کے کلمہ پڑھکر مسلمان
ہوا ایرج نوجوان اندر گنبد کے گیا تیغہ سفف مین آویزان تھا ایرج
نے دیو کے کاندھے پر چڑھکر تیغہ اتار کر قبضہ مین کیا اور دیو سے کہا کہ
تیری وجہ سے مین نے اپنے دیو کو مار ڈالا اب وہ کام مجھے دینا پڑیگا جو
مین اس دیو سے لیا کرتا تھا دیو نے کہا مین تو گھوڑا نہ بنونگا اگر آپ کسی
مقام پر نا راض ہونا اور اس کی طرح مجھے بھی مار ڈالین تو میری جان
مفت مین جائیگی ایرج نے فرمایا کہ کہین بزدلا پن نکرنا ورنہ یہی حالت
تیری بھی کرونگا دیو سوچا کہ اگر خلاف حکم کرتا ہی تو بھی جان جاتی ہی اور کہنے پر
چلتا ہی جب بھی جان کا خوف لگا ہوا ہی چار ونا چار گھوڑا بنا اور ایرج

اسکی پشت پر سوار ہوے اسنے کہا کہ کہان لیچلون ایرج نے کہا کہ جہان طلسم
طرطوسیہ کی سرحد ہو دیو کے دل مین کینہ تھا ایرج نوجوان کو لیکر ایک
سمت روانہ ہوا کچھ دیر کے بعد ایک صحرا مین پہونچا دیکھا کہ اُدھر سے ایک
فیل مست چلا آتا ہی جیسے ہی اس دیو نے اُس فیل کو دیکھا کہا ای برادر دیکھو
مجھے اس ظالم نے گھوڑا بنایا ہی اور مجھپر سوار ہی برائے خدا او ندا ابلیس
جان میری اس ظالم کے ہاتھ سے بچاؤ یہ ایسی زبان مین کہا تھا کہ
ایرج کی سمجھ مین نہ آیا لیکن وہ فیل زمین پر غلطک مار کر جو اُٹھا تو دیکھا ایرج نے کہ
ایک دیو بلند قامت ہی دیو نے آتے ہی آواز دی کہ تو نے میرے دوست کو گھوڑا بنایا
ہی اور اسپر سوار ہوا ہی آ تر جلدی ورنہ ایک ہی وار مین تیرا کام تمام کرونگا
یہ سنکر ایرج نوجوان نے کہ معلوم ہوتا ہی یہ اسی بلا فساد کی باتین ہین
بس گھوڑے کو اسلحہ رانون مین دبایا کہ پسلیان اسکی ٹوٹ گئین اور مرکب
بیجان ہو گیا ایرج کود کر علیحدہ ہوا اور مرکب تڑپ کر مر گیا بس یہ دیکھکر
دیو نے کہا کہ او ظالم تو نے دوست کو میرے مار ڈالا اب مین تجھے کب
چھوڑتا ہون یہ کہکر وار شمشاد کا وار کیا ایرج نے وار اسکا خالی دیا کہ وار
زمین پر پڑی خاک اُڑی دیو چلایا کہ افسوس ای آدمزاد گوشت تیرا کرکرا
ہو گیا ایرج نے پہلو سے آواز دی کہ او ملعون کیا بکتا ہی مین زندہ و سالم
موجود ہون یہ کہکر شاخ دیو کی پکڑی دیو نے سر اپنا کھینچا کہ شاخ چھڑا لون ایرج
نوجوان کب چھوڑتا ہی اسی کشمکش مین شاخ اسکی ٹوٹی اور یہ بھاگا ایرج اسکے
پیچھے دوڑے اب آگے آگے تو دیو بھاگتا چلا جاتا ہی اور پیچھے پیچھے ایرج نوجوان
جاتے جاتے دیو قریب ایک درۂ کوہ کے پہونچا اور اسنے آواز دی کہ ای
معلان جادو دوڑو کہ مجھے ایک ظالم مارنے ڈالتا ہی جیسے ہی دیو نے
یہ آواز دی درۂ کوہ سے ایک ساحرہ سیاہ فام نکلی دیو تو ڈر کر درہ مین
داخل ہوا ساحرہ ایرج نوجوان کی طرف چلی ایرج نے تلوار کھینچی ساحرہ
نے کہا کہ ای شخص تو کون ہی نام اپنا بتا ہر چند کہ مین تیرے قتل کے واسطے آئی تھی
لیکن تیرا حسن بیمثال مجھے گرویدہ کیے دیتا ہی اور ہاتھ تیرا قتل سے روکتا
ہی ایرج نے کہا او نکاتہ کیا جھک مارتی ہی مین تیرا دوست نہ بنونگا تو میرے
قتل مین کوتاہی نکر یہ سنکر وہ ساحرہ کچھ پڑھنے ہوئی قریب ایرج کے آئی
لیکن جیسے ہی نظر لوح پر پڑی رہ گئین اُسکے کھڑے ہو گئے کہا یہ کیا چیز ہی
ایرج نوجوان نے فرمایا کہ یہ لوح ہی طلسم طرطوسیہ کی بس یہ سنکر ساحرہ
بھاگ کر اندر درہ کے چلی گئی اور دیو سے کہا ہوے یہ تو کسے لے آیا
ہی اُسکے پاس لوح طلسمی ہی مین اسکا کچھ نہین کر سکتی ہون یہ کسکر دیو کو

ساتھ لیا اور وہ دوسرے راستے سے نکلکر بھاگی ایرج نوجوان کو یہ خیال ہوا کہ
شاید یہ دونون درہ کے اندر چھپے بیٹھے ہین ممکن ہی کہ اب کسی وقت درہ سے
نہ نکلین بسم اللہ کہکر درہ مین داخل ہوے دیکھا کہ کوئی نہین ہی اب ایرج نوجوان
بھی آگے بڑھتے چلے جاتے ہین یہانتک کہ درہ کے باہر آئے دیکھا تو دیو اور
ساحرہ دونون بھاگے چلے جاتے ہین ایرج نے نعرہ کیا کہ مین آپہونچا اور
اُن دونون کے تعاقب مین چلے قضاے کار اُس طرف سے ایک اور دیو
چلا آتا تھا کہ اُس سے اور اس دیو سے مدت کی عداوت چلی آتی تھی لیکن
بسبب ساحرہ کے وہ اسکا کچھ نہ کرسکتا تھا نام اُسکا دیو سماق تھا دیکھا
اسنے کہ دیو اور ساحرہ دونون بھاگے چلے آتے ہین اور ایک آدمزاد
پیچھے پیچھے اُنکے دوڑتا چلا آتا ہی دیو نے خیال کیا کہ کوئی تو سبب ایسا ہی جو یہ
ساحرہ اس آدمزاد سے گریزان ہوئی ہی اور دیو بھی بھاگا ہی بس اس سے
بڑھکر موقع نہ ملے گا دیو سماق نے جھپٹ کر دیو کی ٹانگ لی اور کہا کہ
تو نے مجکو خایت پریشان کر رکھا تھا اور مین اس ساحرہ کے ڈر سے نہ اُٹھتا تھا
کہ دیو نے کہا ای دیو سماق ہمارے تمھارے آپس کی لڑائی ہی اسکا یہ موقع
نہین ہی پہلے اس بلا کو دفع کر تو پھر دیکھا جائیگا یعنی یہ آدمزاد دیو کش آتا ہی
مجھے تجھے دونون کو مار ڈالے گا دیو سماق نے کہا کہ تو نے اُسکا کوئی قصور
کیا ہوگا اور بے وجہ کوئی کسی کو ہلاک نہین کرتا ہی دیو نے ہر چند منت
کی مگر دیو سماق نے نہ مانا اور دیو سے لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی ساحرہ
بڑھی کہ اپنے دیو کو چھڑا لون کہ ایرج نوجوان قریب پہونچ گئے اور نعرہ
کیا کہ او لکاتہ کہان جاتی ہی مین آپہونچا ساحرہ نے دیکھا کہ یہ سر پر آپہونچا
ہی جھولی سے ایک ترنج سحر نکالکر کچھ اسم سحر پڑھکر ایرج پر کھینچ مارا ایرج
نوجوان نے ترنج خالی دیکر وہی تیغہ جو گنبد سے پایا تھا سر ساحرہ پر مارا
ہر چند اسنے کوشش کی کہ بچون مگر ممکن نہوا سپر سحر کو کاٹ کر تیغہ سر پر پڑا اور
دو کرتا ہوا ٹانگون کے بیچ سے نکل گیا ساحرہ زمین پر گر کر تڑپنے لگی شور
فریاد بلند ہوا آندھی چلی خاک اُڑی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا
نام من معلان جادو بود حیف مردم و جان دادم و بمطلب خود نرسیدم
اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا ایرج نے کہ ایک دیو نی پڑی ہوئی ہی دانت اسکے
چمک رہے ہین چہرہ مثل تابہ آبن کے سیاہ ہی اُدھر دیو سماق نے اس
دیو کو پچھاڑا ایرج نے کہا کہ ٹانگین چیر ڈال دیو سماق نے کہا اتنی بڑی لاش
کی ٹانگین چیرنا آسان ہی تو ہی ٹانگین چیر ڈال دیکھون تو تو کیسا تہمتن رہی
یہ سنکر ایرج نے کہا کہ اچھا تو ہٹ جا اب دیو سماق تو ہٹکر علحدہ کھڑا ہو رہا

اور ایرج نوجوان نے ایک ٹانگ دیو کی پانون مین دبائی دوسری ٹانگ
سے پکڑ کر جو زور کیا جھر سے چیر کر پھیک دیا یہ قوت دیکھکر دیو سماق پانون پر
گر پڑا اور مطیع ہوا اب ایرج نوجوان نے دیو سماق کو گھوڑا بنایا اور اسپر
سوار ہو کر جانب طلسم طرطوسیہ روانہ ہوے جاتے جاتے ایک صحرا نے
سبز و خرم مین پہونچے دیو سے پوچھا کہ تو راہ طلسم سے واقف ہی اسنے
عرض کی مین نہین جانتا آپ جس طرف فرمائین مین اُدھر چلنے کو موجود ہون
ایرج نوجوان نے لوح کو دیکھا اسمین تحریر تھا کہ ای فتاح طلسم اس صحرا کو
طی کر آگے بڑھکر ایک جھیل ملے گی اور ایک کوہ وہی در بند اخرس ہی
وہان پہونچکر جیسا کچھ پیش آئے اسکے موافق عمل مین لانا ایرج نوجوان آگے
روانہ ہوئے جسوقت صحرا تمام ہوا دیکھا کہ کنارے ایک جھیل کے ہزارہا
بازبط قرقرے طاؤس سرخاب وغیرہ پھر رہے ہین آپس مین خوش فعلیان
کر رہے ہین اور کوہ پر ایک بندر بہت بڑا بیٹھا ہی ایرج نے لوح کو ملاحظہ فرمایا
لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم طرطوسیہ یہی مقام اخرس جادو کا ہی لیکن
بندر کی نظر جو ایرج نوجوان پر پڑی اسنے چیخ ماری دیکھا کہ جسقدر بازو
بط وغیرہ تھے سب زمین پر لوٹنے لگے اور انھون نے ہیئت اپنی بندرون
کی پیدا کی اور شور کرتے ہوے خوخیاتے ہوے ایرج نوجوان کی طرف
چلے اور چہار طرف سے گھیر لیا کوئی دامن کھینچ رہا تھا کوئی پانون سے
لپٹا جاتا تھا مگر بسبب برکت لوح کے کچھ کر نہ سکتے تھے ان مرکب ایرج نوجوان
کو اتنی چکتین ماریں کہ بو کھلا دیا بار بار یہ ہنہناتا ہی پانون اُچھالتا ہی ایرج
نوجوان غصہ مین آکر دیو کو پانون مین مسلنے ہین یہ اور چیختا ہی اور کہتا ہی کہ جان
میری ان بندرون سے بچائیے ایرج نوجوان نے تلوار کھینچی اور بندرون کو
قتل کرنا شروع کیا جسپر ہاتھ مارا دھڑ سے ٹکڑے ہوے مرکب کو کاوے پر لگایا
اور تلوار کے ہاتھ لگانا شروع کیے پھر پھر کامل لڑائی کیے لیکن زمین پر ایک
لاش نظر نہین آتی اور فوج بیمون مین کمی کے بدلے ترقی ہوتی جاتی ہی اب تو
ایرج نوجوان نہایت پریشان ہوے کہ یہ سرکہ کیا ہی خیال ہوا کہ لوح تیرے
پاس ہی کیون نہین دیکھتا ایرج نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ ای
فتاح طلسم اگر زندگی بھر ان بندرون کو قتل کیے جائے گا تو انمین کمی کے
بدلے زیادتی ہوتی چلی جائیگی اور جسوقت تو تھکا انکے ہاتھ سے مارا جائیگا
تجھے چاہیے کہ انکے سردار کو قتل کر وہ جو بندر کوہ پر بیٹھا تھا کہ رنگ اسکا سفید
ہی اور اب وہ بھی اسی غول مین شامل ہی خود سے دیکھ کہ ماتھے پر اسکے ایک
ٹیکا سیندور کا ہی تو فلان اسم تیر پر دم کرکے بندر پر مار اگر نہ پڑیگا تو

خیر ورنہ پھر وہ بندر تطرنہ آئے گا اور اس فوج پر سون سے تیر انکلنا دشوار
ہو جائے گا یہ دیکھکر ایرج نوجوان نے تلوار نیام مین کی اور شانے سے
کمان اتار کر ترکش سے تیر کھینچا اور حلقہ کمان مین پیوستہ کرکے اس بندر کی
طرف دیکھا جسکا پتہ لوح نے بتایا تھا بندر دور سے خوشنما تھا قریب نہ آتا
تھا گویا اپنی فوج کو ترغیب دے رہا تھا ایرج نوجوان نے جسوقت سمجھ لیا کہ
اب زد پر آگیا ہی نشانہ باندھکر تیر کو رہا کیا کمان کڑکی اور تیر کا سناٹا ہوا قضا
نے تیر نشانہ پر پہونچا دیا کہ بندر کی پیشانی کو توڑکر پار گذر گیا ماتھے سے
بندر کے بجائے خون شعلہ نکلا اور چمک کر اسی پر گرا جلا کر خاک کر دیا بعد اسکے
چمک چمک کر اور بندرون پر گرنے لگا اور بندر غل مچاتے ہوے بھاگے شعلے
نے تعاقب کیا بہت سے بندر بسبب خوف کے چشمہ مین جا پڑے شعلہ بھی
چمک کر پانی مین گرا اور تہ آب پر جاکے ایک ایک بندر کو پھونکا اور خود بھی
فرو ہو گیا اب تو شور فریاد و فغان بلند ہوا ہوائے تند چلی زمانہ تیرہ و تار
ہو گیا آتشباری و برف باری ہوا کی کوہ دھوان ہو کر نظرون سے غائب
ہو گیا ایک آواز پیدا ہوئی کہ مارا جوان کشتی نام من اخرس جادو بود حیف
مردیم و جان دادیم مطلب خود نرسیدیم بعد کچھ دیر کے سب لاشین
اخرس جادو کی سرد ہو گئی اور علامات سحر برطرف ہوے دیکھا ایرج نے
کہ نہ کوہ ہی نہ چشمہ لاشین بہت سے ساحرون کی پڑی ہوئی ہین اور ایک
ساحر عجیب درمیان اُنکے پڑا ہی پیشانی پر اُسکی زخم ہی دیو نے جو لاشین بے وارث
آدمزادون کی دیکھین ایرج نوجوان سے عرض کی مین ان سب کو کھالون
ایرج نے مسکرا کر فرمایا کہ شوق سے دیو نے سب لاشون کو کھالیا اب ایرج
نوجوان نے دیو سے فرمایا کہ شام ہو چکی ہی آج رات کہان بسر کرین دیو نے
کہا کہ یہین آپ زین پوش بچھا کر آرام فرمائین مین پہرہ دونگا ایرج نے
فرمایا کہ بہتر اور آپ اسی جگہ زین پوش بچھا کر بیٹھے دیو اجازت لیکر چلا گیا
بعد کچھ دیر کے حاضر ہوا کچھ میوے لاکر ایرج نوجوان کو دیے ایرج نوجوان
نے میوے نوش کیے اور دیو سے کہا کہ کہین سے اتنا پانی لا کہ مین پیون
بھی اور وضو کرکے نماز بھی پڑھون دیو اُسیوقت پھر گیا اور بعد کچھ دیر کے
آکر پانی دیا ایرج نے پیا اور وضو کرکے فریضہ مغرب و عشا کو ادا کیا اور
بیٹھکر وظیفہ پڑھنے لگے بارہ بجے تک تو یہ جاگا کیے آخر کار آنکھ لگ گئی
اور دیو پہرہ دینے دینے اونگھ گیا قضاے کار اتفاقات روزگار اسطرف
سے عنصر جادو آتی تھی کہ یہ واسطے نشیبگردی کے نکلا کرتی تھی اور حالات
طلسم سے بادشاہ کو مطلع کیا کرتی تھی حسب معمول آج بھی اسطرف سے

گذری نوعجب معرکہ دیکھا کہ در بند اخرس بالکل ویران پڑا ہوا ہی اور ایک
شخص آفتاب سلطوت پڑا سو رہا ہی اور ایک دیو پاس اسکے بیٹھا نگہ رہا ہی
یہ دیکھکر عنصر جادو کھٹکی کہ معلوم ہوتا ہی یہ طلسم ٹوٹا ہی اور در بند اخرس
کو اسنے برباد کر دیا بسبب شام ہو جانے کے آگے نہ گیا یہین قیام کیا اس سے
بہتر موقع نہ ملے گا بس یہ سوچکر ہوا سے زمین پر اتری اور قریب ایرج نوجوان
کے آئی ایرج نے خواب مین دیکھا کہ کوئی بلائے سیاہ میرے قریب آئی ہی
اور ایک لعل شبچراغ میرے تاج مین ٹکا ہی وہ لیا چاہتی ہی ایرج نے
عالم خواب مین نعرہ کیا جس سے آنکھ ایرج کی کھل گئی اور عنصر جادو
ڈر کر دیو پر گری دیو چونک پڑا کہ یہ کیا آفت آئی دیکھا ایرج نے کہ ایک
زن سیاہ فام میرے قریب تھی میرے اٹھتے ہی وہ ڈر کر دیو پر گری ہی دیو سے
کیا بگڑے اسکو دیو نے عنصر جادو کو پکڑ لیا عنصر جادو نے ہر چند چاہا کہ
اپنے کو دیو سے چھڑاؤن ممکن نہوا آخر اسم سحر پڑھکر دیو کی طرف پھونکا
کہ ٹوٹ دیو کی سلب ہو گئی اور عنصر جادو جلدی سے اپنے کو چھڑا کر
بھاگی ایرج نوجوان نے عکس لوح کا ڈالا یہ تصویر گری ایرج نے
آواز دی کہ تو کون ہی عنصر جادو نے نام اپنا بتایا اور کہا کہ تو ہوشیار
ہو گیا بڑا صاحب اقبال تھا ورنہ مین لوح لے چکی تھی ایرج نے دیو سے
کہا اسے کھالے یہ سنکر دیو نے عنصر جادو کو اٹھا کر زندہ نگل لیا ادھر تو
پیٹ مین پہونچکر عنصر جادو کا دم گھٹا اور جان نکلنے کے واسطے بیچین
ہوئی ادھر دیو کے پیٹ مین درد ہوا اور یہ زمین پر تڑپنے لگا ہائے واویلا
مچانے لگا ایرج کو خیال ہوا کہ یہ ساحرہ کو جیتا نگل گیا ہی جبتک وہ مرے گی
اسوقت تک درد اسکے پیٹ کا نہ جائے گا جلدی سے قریب آکر لوح
دیو کے پیٹ پر ملی اور منہ مین دی کہ کچھ سکون ہوا اب ایرج نے
لوح ہٹالی ایکی ایسے زور سے درد ہوا کہ دیو چلانے لگا اور زمین پر
پھڑکنے لگا ریاح اسکا صادر ہو گیا ایرج نوجوان منہ پھیر کر ہنسنے لگے
غرضکہ جب تک عنصر جادو پیٹ مین دیو کے زندہ رہی اسوقت تک
دیو کے پیٹ کا درد موقوف نہوا جب یہ مر گئی تو ایک آواز شکم دیو
سے پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من عنصر جادو بود حیف مردیم وجان دادیم
وبمطلب خود نرسیدیم اب درد شکم دیو کا برطرف ہوا اور دیو
کے حواس درست ہوئے کہا ای شہریار کیا سخت لقمہ تھا اب مین کسی
ساحرہ کو بغیر مردہ کیے ہوئے نہ کھاؤنگا بعد اسکے صبح تک ایرج نوجوان
بھی جاگا کیے جب وقت نماز صبح کا قریب آیا دیو سے کہا کہ جا کر پانی لا

کہ مین فریضۂ سحری کو ادا کرلون تو آگے چلون یہ سنکر دیو گیا اور پانی لاکر حاضر
کیا ایرج نو وضو کرکے مصروف نماز ہوے دیو بیٹھا تھا کہ دیکھا سامنے سے
ایک دیونی روتی پیٹتی چلی آتی ہی یہ وہی دیونی معشوقہ دیو خنزیر ہی جسکو
عنصر جادو اٹھالے گئی تھی جب عنصر جادو کمین جاتی تھی تو ایک شیشۂ سحر
اسکو دیجاتی تھی کہ زمانہ نازک ہی اگر یہ شیشہ خود بخود گرم ہو جائے تو تو یہ
سمجھنا کہ مین کسی بلا مین مبتلا ہوئی اور اگر یہ از خود ٹوٹ جائے تو جاننا کہ
پیمانۂ عمر میرا لبریز ہوا چنانچہ یہ دیونی اس شیشہ کو لیے بیٹھی رہتی تھی آج
بھی یہ شیشہ لیے بیٹھی تھی کہ دفعتہً شیشہ گرم ہوا دیونی گھبرا کر اٹھی اور شیشہ زمین
پر رکھکر چلی کہ عنصر جادو کسی مصیبت مین مبتلا ہو تو چلکر اسے رہا کرون کیونکہ یہ
بھی عنصر جادو سے کسی قدر مانوس ہوگئی تھی اور اسکو دیو خنزیر سے بچایا تھا
کہ دیو خنزیر اسکا بھائی تھا اور اسپر عاشق تھا لاکھ دل تھا یہ دیونی اس سے
انکار کرتی تھی غرضکہ جیسے ہی اسنے شیشہ ہاتھ سے زمین پر رکھا شیشہ پر چھے اڑ گیا
یہ محبت مین عنصر جادو کی روتی پیٹتی چلی اسوقت پہونچی کہ ایرج نوجوان مصروف
نماز تھے اور دیو سماق بیٹھا ہوا تھا بس دیونی نے آتے ہی نعرہ کیا کہ وہ
کون شخص ہی جسنے عنصر جادو کو مارا ہی یہ سنتے ہی دیو سماق اٹھا اور کہا کہ
مین نے مارا ہی دیونی نے دیکھا کہ دیو زبردست ہی اس سے سر پر ہونا بیکار ہی
ہی کہا اچھا لاش اسکی ہمین دے دو کہ ہم اسکو دفن کرین دیو نے کہا مین نے
اسکو دفن کر دیا دیونی نے کہا کہان دفن کیا قبر ہی اسکی بتا دو کہ مین چراغ روشن
کرون پھول چادر وغیرہ چڑھاؤن اور مجاوری کرون کہ وہ میری محسن اور
مالک تھی یہ سنکر دیو نے پیٹ اپنا کھولا اور کہا کہ اس قبر مین اسکو دفن کیا ہی
اگر تجھے چادر اور شیرینی چڑھانا ہی تو لا چڑھا دے یہ کہکر زمین پر لیٹ گیا
اُدھر ایرج نے سلام پھیر کر نماز تمام کی اور یہ حرکت اپنے دیو کی دیکھکر
اسقدر ہنسے کہ زمین پر لوٹنے لگے لیکن دیونی کو غصہ آگیا اور دیو سماق کی
چھاتی پر چڑھ بیٹھی اور دونون ہاتھ گلے پر دوڑائے کہ تجھے بھی مار ڈالونگی
مین تو صدمہ مین ہون اور تو میرے ساتھ تمسخر کرتا ہی دیو سماق نے دیکھا
کہ اب اسے غصہ آگیا اور بیشک یہ قابو پائیگی تو گلا گھونٹ کر مار ڈالے گی
چونکہ یہ دیو زبردست ہی دونون ہاتھ دیونی کے پکڑ لیے اور بائون
زیر بغل اڑا کر جو زور کیا دیونی چت گری دیو سماق اسکی چھاتی پر
چڑھ بیٹھا کہ اب کیا کہتی ہی یہ دیکھکر دیونی رونے لگی دیو نے اسکو
چھوڑ دیا اور کہا جا عورت تجھے کیا ماردن اگر کوئی دیو تیرے مقام پر
ہوتا تو اسکو بغیر مارے نہ چھوڑتا ایرج نوجوان دیو سماق کی اس حرکت

پر نہایت خوش ہوے اور دونون کے قریب آئے دیو نی سے کہا کہ تو کیون
رو نی ہی دیو نی نے کہا کہ اب مین کہان جاؤن ایک ٹھکانا تھا وہ بھی برباد
ہو گیا پہلے شوہر مارا گیا بعد اُسکے بھائی کا سہارا تھا وہ بدکاری پر آمادہ تھا
اُسکے ہاتھ سے عنصر جادو نے بچایا اب عنصر جادو نے بھی انتقال کیا اب
اگر دیو خنزیر بھائی میرا آئے گا تو مین کیونکر اُس سے بچونگی کیونکہ وہ مرد ہی
مین عورت آخر خود کشی کرنا پڑے گی ابرج نوجوان نے فرمایا کہ مذہب تیرا
کیا ہی دیو نی نے کہا ہم سب لوگ ابلیس پرست ہوا کرتے ہین مگر عنصر جادو
نے مجکو سامری پرست کر لیا تھا ابرج نوجوان نے کہا کہ پھر تجھے مذہب
سامری پرستی پسند ہی اسنے کہا کہ سامری پرستی پر تو دل میرا متوجہ نہین ہوتا
جو مذہب مجھے پسند ہی اُسکو بیان کرنے ڈرتی ہون کہ سارا عالم اُس مذہب
کے خلاف ہی اور علی الخصوص دیوزاد تو اس مذہب سے بالکل خلاف ہین
ابرج نوجوان نے فرمایا کہ تو بے خوف بیان کر دیو نی کہا کہ مجکو مذہب خدا پرستی
پسند ہی یہ سُنکر ابرج نوجوان بہت خوش ہوے اور دیو نی سے کہا کہ اب تو
بھی مذہب اختیار کر دیو نی نے کہا کہ اول تو کوئی آئین مذہب اسلام تعلیم
کرنے والا نہین دوسرے یہ کہ جب میرے ہم قوم سُنینگے کہ اسنے مذہب اپنا ترک
کرکے دین اسلام اختیار کیا ہی تو اور بھی دشمن ہونگے اور مجھے مار ڈالینگے علی الخصوص
دیو خنزیر تو کبھی اچھا نہ سمجھے گا اسلیے کہ اس مذہب مین بہن بھائی پر مطلقاً حرام ہی
اور دین ابلیس پرستی مین ایسی بہت سی باتین جائز ہین یہ میری طبیعت
کی بات تھی کہ مجھے بھائی سے نکاح کرتے شرم آئی ابرج نوجوان نے فرمایا کہ
بھائی تیرا تیری تلاش مین میرے ساتھ آیا تھا مگر اُسنے مجھ سے یہ بیان نہین
کیا تھا کہ وہ میری بہن بھی ہی ورنہ مین وہین سزا دیتا اور اپنے ساتھ ایکدم
نہ رکھتا لیکن قضا اُسکی آگئی تھی کہ وہ ایک دیو سے زبر ہو کر گرگرا نے لگا مجھے
اُسکی بزدلی پر غصہ آیا اور مین نے اُسے مار ڈالا اب تو اُسکی جانب سے اطمینان
رکھ اور خوف اُسکا اپنے دل سے دور کر دے اور اس دیو سے عقد کرلے
یہ فرما کر اپنے دیو کی طرف اشارہ کیا دیو نی نے گردن نیچی کرلی گویا رضامندی
ظاہر کر دی ابرج نوجوان نے کلمہ پڑھا کر دیو نی کو مسلمان کیا اور دیو سماق
سے اسکا عقد کرکے اس مقام کا اُسکو حاکم کیا اور جسقدر مال و اسباب
زر و جواہر اس دربند سے دستیاب ہوا تھا سب اسکو دیکر دیو سماق
سے کہا کہ اب تم اسی مقام پر رہو مین دربند خزیلس پر جاتا ہون ہرچند
دیو سماق نے عرض کی کہ غلام بھی ساتھ چلے گا مگر ابرج نوجوان نے قبول
نہ فرمایا اور کہا کہ جسوقت ہم تمکو طلب کرین اُسوقت چلے آنا مجبوراً

دیو سماق نے اس مقام پر قیام اختیار کیا اور شاہزادہ ایرج نوجوان کے
حق مین دعائے خیر کرتا رہا دیو نی بھی شگفتہ ایرج نوجوان پر وجد کرتی تھی
اور کہتی تھی کہ ایسے آدمزاد بھی کم دیکھے ہین الغرض ان دونون کو اسی مقام پر
چھوڑ کر ایرج نوجوان پاپیادہ جانب دربند روانہ ہوے جاتے جاتے
ایک بیابان بے آب وگیاہ مین پہونچے کہ عجب طرح کا صحرا تھا سواریت کے
گیاہ کا نام ونشان نہ تھا کسی مقام پر سایۂ درخت بھی نظر نہ آتا تھا ہوا سے
فنا فنا کی صدا پیدا ہوتی تھی تمام صحرا سائین سائین کرتا تھا یہان تک کہ چلتے چلتے
دوپہر ہو گئی آفتاب وسط السمار مین آگیا دھوپ کی تیزی سے اسلحہ گرم ہو گئے
زرہ خود بکتر چار آئنہ دستانے موزے وغیرہ جل اٹھے پانون مین آبلے پڑ گئے
تشنگی کی شدت ہوئی ایرج نوجوان اپنی تنہائی کو دیکھکر زار زار مثل ابر نوبہار
کے رونے لگے اور اسکون سے جلتے ہوے اسلحہ کو سرد کرنا چاہا مگر جو قطرۂ
اشک گرا پہ معلوم ہوا کہ جلتے توے پر بوند پڑی دل مین کہا کیا آہی کیا ہم اسی صحرا مین ٹھوکرین
کھا کر مرینگے اور منزل مقصود تک نہ پہونچینگے افسوس کہ اس زندگی کے طول نے
کس کس عذاب مین پھسایا ہی درحقیقت وہ لوگ اچھے رہے جو ہمراہ حمزۂ ثانی
خانہ کعبہ چلے گئے یا کفار کے ہاتھ سے درجۂ شہادت پر فائز ہوے یہ خیال
کرتے ہوے چلے جاتے ہین ہمت کو نہین ہارتے کیونکہ یہ خیال بھی لگا ہوا ہی کہ
کہین ایسا نہو جو آٹھ روز تمام ہو جائین اور نقابدار بادلہ پوش لشکر کو قتل
کرے اگرچہ میرے لشکر مین اسوقت بڑے بڑے زبردست سردار موجود
ہین لیکن اس نقابدار کی موت تو سوا اس تیغہ کے دوسرے حربہ سے نہین
ہی یہ خیالات کسی مقام پر ٹھہرنے اور دم لینے کی مہلت بھی نہین دیتے
کہ یکایک سامنے سے ایک باغ نمودار ہوا ایرج اس باغ کی طرف متوجہ
ہوے کہ چلکر اہل باغ سے پانی مانگ کر پیون تاکہ ذرا تسکین ہو ہوش وحواس
بجا ہون تو آگے چلون دیکھیے دربند خرلیس تک کس وقت پہونچنا ہوتا
ہی یہ خیال کرکے قریب دروازۂ باغ پہونچے دیکھا کہ ایک سقہ پانی سے
مشک بھرے ہوے چلا آتا ہی اور جلدی جلدی باغ کی طرف چلا جاتا
ہی ایرج نوجوان نے اسکو آواز دی کہ میان سقے ہم پیاسے ہین تھوڑا
پانی پلا دو اسنے جواب دیا کہ ہمین فرصت نہین ہی ایرج نے دل مین کہا
کہ عجب طرح کے بے حمیت لوگ اس مقام کے ہین کہ پانی نہین پلاتے
خیال ہوا کہ شاید یہ مرد طماع ہی کچھ ملے اسکو آواز دی کہ اے شخص
پانی پلانے مین ایسی کونسی دیر ہو جائیگی اگر تجکو نقصان کا خیال ہی تو مین تیرے
ساتھ اس تھوڑے سے پانی پلانے کا بہت بڑا معاوضہ کر دونگا یہ فرما کر ایک

اشرفی جیب سے نکالکر دکھائی کہ ایک جام پلا دے ایک اشرفی لے لے ساقی نے کہا
کہ مین لالچ خور نہین ہون میری ملکہ نہانے کو بیٹھی ہی مزاج اسکا نازک بہت ہی
تھوڑی سی دیر ہوگی تو وہ بہت خفا ہوگی نہین معلوم مجھپر کیا عتاب آئے ساقہ یہ کہتا
ہوا دوڑتا چلا جاتا تھا کہ دروازہ باغ سے ایک نازنین نکلی کس ہیئت سے کہ بال
سر کے کھلے ہوے ایک ساری نصف باندھے نصف اوڑھے آتے ہی آواز دی
کہ موئے تجھسے جلدی نہین چلا جاتا اتنی دیر ہوئی تو کہان مر رہا تھا ساقی نے کہا
مین کیا کرون یہ سیان جو سامنے کھڑے ہوے ہین مجھے پریشان کر رہے ہین کہ
پانی پلا دے ملکہ کی نظر جو ایرج نوجوان پر پڑی پکاری کہ کیون صاحب آپ
ہمارے ملازم کو کیون روکتے تھے ایرج نوجوان نے فرمایا کہ مین پیاسا بہت
تھا اس وجہسے مین اس سے کہتا تھا کہ پانی پلا دے مگر یہ ایسا کافر ہی کہ اسنے
پانی نہ پلایا ملکہ نے کہا آپکی شان کے خلاف ہی کہ آپ ساقی سے پانی لیکر
پیین اگر کچھ مضائقہ نہو تو باغ مین تشریف لائیے مین نہایت سرد پانی پلاؤن
ایرج نے فرمایا تم کون ہو نازنین نے جواب دیا کہ مجکو ملکہ ماہ پیکر کہتے ہین مین
ہون ہون ملکہ ماہ گلابی پوش کی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ مین نے تو
ماہ گلابی پوش سے تمھارا نام کبھی نہین سنا ذکر کیسا نازنین نے ایک
آہ سرد بھر کر کہا کہ وہ بادشاہ زادی ہین بیچاری ایک سپہ سالار کی
دختر ہون میری آپکی کیا برابری وہ میرا نام کیون لینے لگین آپکے والد ماجد
اور میرے والد آپسمین چچازاد بھائی ہین یہ سنکر ایرج نوجوان کو خیال ہوا
کہ کیا عجب ہی جو ایسا ہوا سو اسلیے کہ دنیا کا لہو سفید ہی غریب کو کوئی عزیز اپنا
نہین بناتا ہی ممکن ہی کہ ماہ گلابی پوش اسکو بہن کہنا عزت کے خلاف
سمجھی ہو فرمایا کہ ای ملکہ ماہ پیکر سچ کہتی ہو رنگ دنیا کا یہی ہی مگر مین تم سے
وعدہ کرتا ہون کہ آیندہ سے ماہ گلابی پوش سے نہایت لطف و مدارات
سے پیش آئیگی مین اسے سمجھا دونگا نازنین نے کہا کہ بھلا وہ آپکا کہنا
کیون ماننے لگی اسے غرور اپنی سلطنت کا ہی اگرچہ بالفعل چند روز سے ستارہ
اسکا گردش مین ہی کہ بادشاہ نے اسکو قید کر دیا ہی اس جرم پر کہ وہ
ایک شاہزادے پر عاشق ہوگئی تھی مگر جسوقت زمانہ گردش کرے گا اور
ملال بادشاہ طلسم کا دور ہوگا یا بادشاہ انتقال کرے گا تو سوا اسکے کون
ہی جو مالک تخت و تاج ہو سکتا ہی اسواسطے کہ وارث تخت و تاج وہی ہی سوا اسکے
بادشاہ کی اور کوئی اولاد نہین ہی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ سب کچھ سہی لیکن
وہ ہمارے حکم کے خلاف کبھی نکرے گی کیونکہ وہ جس شاہزادے پر عاشق ہی
وہ میرا بھائی ہی اور مین نے دونون کو رہا کیا ہی دور بند بھی طلسم کے توڑ چکا ہون

لوح میرے پاس موجود ہی جسمین تحریر ہی بادشاہ طلسم کو قتل کرکے طلسم کو فتح کرونگا
تو ملکہ میری ممنون ہوگی یہی باتین کرتے ہوے ہمراہ اُس نازنین کے داخل باغ ہوے
نازنین نے ایرج کو لاکر مسند پر تکلف پر بٹھایا اور کہا کہ دسترخوان بچھاؤ اور
آب خاصہ حاضر کرو ایرج نے فرمایا کہ ابھی ملکہ مین پیاسا ہون کھانے کو
معاف رکھو پانی پلوا دو کہ دل بھنا جاتا ہی ملکہ نے دست بستہ کہا کہ آپ
نہین معلوم کب کے چلے ہوے ہین اسوقت پیاس کے آگے بھوک نہین
معلوم ہوتی ہی دو نوالے نوش کرکے پانی پیجیے ایسا نہو کہ پانی کلیجے مین لگے
اور نہار منھ نقصان کرے ایرج نوجوان اسکے اصرار سے خاموش ہورہے
کنیزین حکم ملکہ کا سنکر دوڑی ہوئی گئین اور آکر جلدی جلدی دسترخوان
بچھایا کھانا چن دیا اب ملکہ نے ایرج نوجوان سے کہا کہ بسم اللہ نان ونمک
نوش فرمائیے اور عزت اس کنیز کی بڑھائیے یہ کہکر آپ بھی پہلو مین آبیٹھی
ایرج نوجوان محو جمال ہو رہا ہی بھوک پیاس جاتی رہی ملکہ نے اپنے ہاتھ
سے نوالہ بنا کر پیش کیا کہ ہماری جان کی قسم ہمارے ہاتھ سے کھاؤ ایرج
کو اسکی بیحجابی پر شبہہ گذرا کہ سن اسکا تیرہ چودہ برس سے زیادہ نہین معلوم
ہوتا اور اس سن پر اسکو شرم و لحاظ مطلق نہین یا وصفیکہ کسی کی شناسائی
بھی نہین ہی اور اپنا سن بھی اب اس قابل نہین کہ کوئی عورت عاشق
ہو مزید اسمین کوئی فریب معلوم ہوتا ہی یہ خیال کرکے لوح کو دیکھنے لگے
ملکہ نے کہا کہ کیون صاحب یہ کیا دیکھتے ہو ایرج نوجوان نے کہدیا کہ ہرا
ماننے کی بات نہین ہی یہ معاملہ طلسم کا ہی بین بغیر لوح دیکھے کسی کی بات کا
اعتبار نہین کرتا ہون ملکہ نے کہا کہ او مردود تو بڑا بیوقوف معلوم ہوتا
ہی یہ کہکر کچھ بڑبڑانے لگی ادھر ایرج نوجوان نے لوح کو ہاتھ مین لیکر
کیا تحریر تھا کہ اے فتاح طلسم باتون پر اس عورت کی نہ جانا کہ یہ عورت
نہین بلکہ مرد ہی نام اسکا خرلیس جادو ہی اگر تو اس کے فریب سے
اترا تو پانی ہوکر بہ جائے گا اسمین زہر ہلاہل اور سم قاتل ملا ہی پس
لازم تجکو یہ ہی کہ یہی لوح فلان اسم پڑھکر اسپر پھینک مارے دیکھکر دونین
ایرج کے کھڑے ہوگئے کہ عجب معاملات طلسم سے ہوا کرتے ہین
بس جلدی سے لوح گلے سے اتاری نازنین برابر قسمین دیتی جاتی تھی کہ
ہمارا لہو پیے جو یہ نوالہ ہمارے ہاتھ سے نہ کھائے جو اتارے
لوح گلے سے اتاری نازنین پیچھے ہٹی کہ یہ کیا کرتے ہو ایرج نے آواز
دی کہ او ملعون تو مجھے فریب دیتا ہی مرد ہوکر تو نے عورت کا بھیس اختیار
کیا تجکو شرم نہین آتی یہ فرماکر وہی لوح خرلیس جادو [illegible]

سینہ پر پڑتے ہی شعلہ نکلا اور خریس جادو کو جلا کر خاکستر کیا بعد اسکے اس شعلے نے پھیل کر تمام باغ کو لے لیا لاعند لیبان چمن فریاد کرتے تھے دامن گل مین آگ لگی ہوئی تھی شجر جل رہے تھے تمام باغ آتش زار ہو گیا شور فریاد و زاری بلند ہوا بڑی دیر تک ایک قیامت برپا رہی بعد کچھ دیر کے شعلے افسردہ ہوے تاریکی چھا گئی بیرون نے شور کیا کہ ہا راجوان کشتی نام من خریس جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب جو روشنی ہوئی دیکھا کہ نہ باغ ہی نہ قصر نہ مہر نہ درخت لاش ایک ساحر کی زمین پر پڑی ہی گرد و پیش اور چند جادوگر مرے پڑے ہین جو اسکے خادم و خدمتگار تھے سب کی یہ ہیئت ہی کہ معلوم ہوتا ہی کسی نے انکو جھلس دیا ہی مرگھٹ کے نیم سوختہ مردے معلوم ہوتے تھے عجب بھیانک اور ڈرونی صورتین ہو گئی تھین ایرج نوجوان لوح کو ڈھونڈھنے لگے خیال کیا تو لوح گلے مین موجود ہی اب ایرج نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا اے فتاح طلسم دسیار این عجائبات جسوقت مرحلہ خریس جادو کا طی ہو جائے تو لازم ہی تجکو کہ یہان سے بائین جانب روانہ ہو کہ اب سامنا بادشاہ طلسم سے ہی ایرج نوجوان ہدایت لوح کے موافق جانب صحرا روانہ ہوے مگر دل مین کہتے تھے یہ عجب طرح کا طلسم ہی کہ دربند اول جو مشہور تھا وہ آخر مین آئے گا ہمین جلدی نقابدار کے مارنے کی ہی اور یہان تمام دربند شکستہ ہوے یکے بعد دیگرے نوبت پایہ تخت کی آگئی مگر ابھی تک دربند قیصریہ کا پتہ بھی نہین ناچار اسی جانب روانہ ہوے کہ خلاف حکم لوح بھی نہین کر سکتے وہ صحراے لق و دق اور پیادہ روی اسقدر چلنے کے کبھی کاہے کو عادی تھے آبلے پاؤن مین پہلے ہی سے پڑے ہوے تھے اب تمام تلوے ایک آبلہ ہو گئے ہین عجیب حالت ایرج نوجوان کی ہو گئی ہی مگر ہمت کو نہین ہارتے اور بڑھے چلے جاتے ہین یہان تک کہ جاتے جاتے سامنے ایک قلعہ کے پہونچے دیکھا کہ قلعہ نہایت آراستہ ہی خندق آگ سے روشن ہی پل تختہ بنا ہوا ہی فصیل قلعہ پر توپون کی جگہ ریچھ بیٹھے ہوے ہین اور ایک خرس بزرگ فیل بند دروازے پر بیٹھا ہی ایرج کو دیکھتے ہی خرس کھڑے ہو کر ناچنے لگے اور شور کرنے لگے کہ شکار آپہونچا ایرج نوجوان نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اگر تو اسیطرح ناچ ان خرسون کا دیکھتا رہے گا اور انکے تمسخر پر متوجہ ہو گا تو ہنستے ہنستے بیہوش ہو جائے گا قلعہ سے جادوگر نکلکر لوح تجھسے چھین لیجائینگے اور تجھے قید کر لینگے پھر تا زندگی رہائی دشوار ہی تجھے لازم ہی کہ یہ خرس کلان جو فیل بند دروازے پر بیٹھا ہی فلان اسم پڑھکر تبر مارکہ یہ جلکر خاک ہوا دروازہ قلعہ کا کھلے جبتک یہ مارا نہ جائیگا کوئی

مقابلہ کو نہ آئے گا نہ تو راہ اندر جانے کی پائیگا یہ دیکھتے ہی ایرج نوجوان نے شانے
سے کمان لی ترکش سے تیر کھینچا اور چلہ کمان مین پیوستہ کرکے مارا کہ اُس خرس
کلان پر پڑا یہ معلوم ہوا کہ بارود مین چنگاری گری خرس جلکر خاک ہوا اسکے
مرتے ہی شور دغل کی صدا بلند ہوئی تڑاقا ہوا اور دروازہ قلعہ کا کھلا آگ
خندق کی از خود گل ہوگئی اور فوج قلعہ سے نکلنے لگی سب شور کر رہے تھے
کہ مار لو جانے نہ پائے قریب اسّی ہزار آدمیون کے قلعہ سے نکلے کہ یہ سب
اسباب سحر سے آراستہ تھے جھولیان کاندھون پر پڑی ہوئی تھین زنار گلون
مین پہنے ہوے تھے قشقے پیشانیون پر کھنچے ہوے ماتھون پر تلک لگے ہوے سب
سب کے تخت برآمد ہوا کہ اُسپر ایک ساحر قوی تن تاج شاہی سر پر رکھے ہوے
بیٹھا تھا جز کو گردش تھی کہ یکایک نظر جو اُسکی ایرج نوجوان پر پڑی فوج کو
اشارہ کیا کہ مار لو اس جوان کو یہ جو سامنے کھڑا ہی کہ اسی ظالم نے میرے
بھائیون کو مار کر دو دربند شکستہ کیے اور اب یہان بھی آیا ہی بس یہ سنتے ہی
تمام ساحر چار طرف سے ایرج نوجوان کی طرف دوڑے اور ہر جانب
سے تیر و نا ریخ سحر چلنے لگے ایرج نے دیکھا کہ کسی طرف سے شعلۂ آتش
چمک کر چلا کسی جانب سے مار سیاہ کسی سمت سے انبوہ در انبوہ برابر چلے آتے ہین
بچھے سوئیون کے بچھے پیکانون کے پڑ رہے ہین لیکن بسبب برکت لوح کے
کوئی حربہ اثر نہین کرتا ایرج نے دیکھا کہ ہر طرف سے بوچھار ہو رہی ہی اگرچہ
سحر کا فعل باطل ہو جاتا ہی تاہم چوٹ تو آتی ہی بس ایرج نوجوان تلوار کھینچکر
لشکر پر جا پڑے اور لڑنا شروع کر دیا جسپر ہاتھ مارا دو ٹکڑے ہوے جسپر
ہاتھ مارا دو پرکالے ہوے لیکن اب جو خیال کیا تو جو ساحر مرتا ہی وہ ایک کے
دو ہو کر لڑنے کو موجود ہو جاتا ہی یہانتک کہ فوج ساحرون کی بڑھتی جاتی ہی
اور قتل کرتے کرتے ہاتھ انکا تھکا جاتا ہی پہر بھرکا بل لڑا کیے لیکن کوئی فائدہ نہوا
اب جو نظر ڈالی تو لشکر چوگنا ہو گیا ہی تمام صحرا فوجون سے مملو ہی لہذا پھر ایرج
نوجوان نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اگر زندگی بھر لڑے جاؤگے اور ان
ساحرون کو قتل کیے جاؤگے تو بھی فتح نہ پاؤگے انجام مین تھک کر گر پڑوگے
اور ہاتھ سے ان کافرون کے مارے جاؤگے تمھین لازم ہی کہ لوح کو سر پر
رکھ لو اور قریب بادشاہ طلسم کے جاؤ جبتک وہ نہ مارا جائیگا فوج بھی
قتل نہوگی کہ تمام فوج کی حیات حیات بادشاہ سے وابستہ ہی بس یہ دیکھتے ہی
ایرج نوجوان نے لوح کو سر پر رکھ لیا اور بادشاہ کی طرف چلے اب جو
دیکھا تو کوئی ساحر نہین رہا ساحرون کی نظر سے پنہان ہو گئے ساحر ڈھونڈھ
رہے ہین کوئی کہتا ہی کہ یہ کہان ہی کوئی کہتا ہی یہ جن تھا یا آسیب تھا کیا شی تھی

کہان گیا ڈھونڈھو ایسا نہو کوئی فساد پیدا کرے ساحر تو ادھر اُدھر دوڑتے پھرتے ہین اور ابرج نوجوان فریب بادشاہ کے پہونچا لوح سر پر سے اتار لی اور نعرہ کیا کہ باش او قرساق منم گرشاسپ زمان یعنی ابرج نوجوان ہوشیار ہو جاکہ اجل سر پر آپہونچی یہ دیکھتے ہی خرلیس جادو نے سحر کیا کہ ہزارہا شعلے چمک چمک کر ابرج نوجوان کی طرف چلے ابرج نے عکس لوح کا ڈالا کہ شعلے گل ہوے خرس جادو نے دیکھا کہ اب سحر میرا کارگر نہین ہوتا کہ لوح اسکے پاس ہے بس اسنے اسم سحر پڑھکر بازو دن پر ہاتھ پھیرا کہ پر و بال پیدا ہوے اسنے چاہا کہ اڑکر نکل جاؤن بس ابرج نوجوان نے تیغہ چمکایا اور عکس لوح کا ڈالا خرلیس جادو لنجیاکر گرا بس ابرج نوجوان نے تیغہ مارا اسنے اف کی ہزارہا سپرین پیدا ہوگئین لیکن تیغہ جو پڑتا ہی سپرون کو کاٹ کر سر پر پڑا دو پر کاٹے ہوے بس اسکے مرتے ہی ایک شعلہ بھڑکا اور چمک کر فوج پر گرا ساحر بھاگے لیکن شعلہ نے سب کو لپیٹا اور جلاکر خاک کر دیا مرنے سے ساحرون کے قیامت برپا تھی آندھیان چل رہی تھین خاک اُڑ رہی تھی شور فریاد و فغان بلند تھا بیر خاک اُڑاتے پھرتے تھے روحین ساحرون کی تتلیان بن بنکر اُڑ رہی تھین اور وادی برہوت کی جانب روانہ ہو رہی تھین سنگ باری آتشباری برف باری ہوا کی دیرتک قیامت برپا رہی آخرکار بیرون نے آواز دی کہ کشتی مرا نام من خرلیس جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و مطلب خود نرسیدیم جسوقت علامات سحر برطرف ہوے اور روشنی ہوئی دیکھا کہ ہزارہا ساحر مرے پڑے ہین اور قلعہ برقرار ہی معلوم ہوا کہ یہ قلعہ سحر کا نہ تھا ابرج نوجوان نے قلعہ کی طرف چلنے کا قصد کیا تھا کہ دیکھا عہدہ داران ریاست ہاتھ رومال سے باندھے ہوے چلے آتے ہین آکر قدمون پر گر پڑے اور عرض کی کہ اندر قلعہ کے تشریف لیچلیے اور مال و اسباب طلسمی قبضہ مین کیجیے ابرج نوجوان نے لوح کو ملاحظہ کیا کہ مبادا کوئی فریب ہو اور کسی بلا مین نہ مبتلا ہو جاؤن لکھا تھا کہ یہ لوگ سچ کہتے ہین فریب نہین دیتے ہین اسواسطے کہ بادشاہ طلسم مارا گیا ساحرون کا خاتمہ ہوا اب انمین کوئی ساحر نہین ہی اب صرف مرحلہ و ریند قیصریہ کا باقی ہی جہان نقابدار ہا دلہ پوشش ہی ابرج نوجوان نے اُن لوگون کی پشت پر دست کرم رکھا اور ہمراہ آنکے قلعہ مین داخل ہوے داروغہ طلسمی نے فہرست اسباب طلسمی کی حاضر کی ابرج نوجوان نے فردون کو ملاحظہ کرکے اسباب نکلوایا اور دربارگاہ و خفتان وغیرہ سب اشیا کو ملاحظہ فرماکر رؤسا رشہر کو جمع کیا جسوقت سب حاضر ہوے اور نذرین گذران چکے تو ابرج نوجوان نے فرمایا کہ ایہا الناس خرس جادو بادشاہ طلسم مارا جاچکا اب تم لوگون کو کسی کا

خوف بھی باقی نہین رہا اب اطاعت پروردگار بجا لانے مین کیا کہتے ہو مین
بجبر نہین کہتا ہون جو اس مذہب کو مذہب برحق جانے وہ مانے اور جو اس
دین مبین سے کراہت کرتا ہو وہ یہان سے چلا جائے اور کسی اور مقام کو آباد
کرے یہ سنکر سب نے عرض کی کہ لعنت کرتے ہین بت پرستی پر اور خوشی دین اسلام
اختیار کرنے پر راضی ہین مگر یہان یہ خوف ہی کہ جسوقت خبر حکیم طرطوس کو ہوگی تو وہ
قیامت برپا کرے گا اسلیے کہ یہ طلسم اسی کا بنایا ہوا ہی جب تک وہ قتل نہوگا
اطمینان نہوگا ایرج نوجوان نے فرمایا کہ اُس ملعون کو مین پہلے ہی گرفتار
کرچکا ہون بلکہ اسی نے پتہ لوح کا بتایا تھا یہ فرماکر ایک نامہ رستم ثانی کے
نام تحریر کیا اور ایک خط بلقیس بن جمہور ملکہ ماہ گلابی پوش کو لکھا
مضمون نامہ رستم مین یہ تھا کہ ہمنے فضل خدا سے طلسم کو توڑا بادشاہ طلسم کو مارا
اب ہم قلعہ مین مقیم ہین تمکو چاہیے کہ دیکھتے ہی اس نامہ کے سب کو ساتھ لیکر بیخ قفس
حکیم طرطوس بیابانی یہان چلے آؤ تاکہ ہم اسباب طلسمی ساتھ لیکر جانب
بیابان صندل برائے مقابلہ نقابدار بادلہ پوش روانہ ہون کہ اب
وہی مرحلہ باقی رہ گیا ہی اور اگر یہ روز بھی تمام ہوگیا تو وہان نقابدار فوج کو
قتل کرے گا کہ اسنے صرف آٹھ روز کی مہلت دی تھی اور نامہ بلقیس و ملکہ
ماہ گلابی پوش کا یہ مضمون تھا کہ آؤ اور اپنی سلطنت پر قبضہ کرو قتل بادشاہ
کا حال خلاصہ نہین تحریر کیا کہ مبادا ملکہ کو رنج ہو جسوقت یہ دونون نامے
تیار ہوے دو سانڈنی سوارون کو دیکر روانہ کیا اور آپ انتظار مین بیٹھے پہلے
نامہ رستم ثانی کو پہونچا رستم ثانی و سہراب و شہریار و شہنشاہ صف شکن
و عجائب شاہ و مردم درخون آشام وغیرہ کو ساتھ لیکر مع فوج و سپاہ و قفس
حکیم طرطوس بیابانی جانب قلعہ روانہ ہوے بعد ازان بلقیس کو خط پہونچا
یہ بھی ملکہ ماہ گلابی پوش کو ساتھ لیکر چلے اول شاہزادہ رستم ثانی خدمت
مدر بزرگوار مین آکر پہونچے قدمبوسی حاصل کی اور یہ سب کے سب خوش ہوے
گلے ملے کہ اتنے مین تھوڑے سے جلوس کے ساتھ بلقیس بن جمہور و ملکہ ماہ
بھی پہونچے ایرج نوجوان نے بلقیس کا استقبال کیا شہنشاہ صف شکن
بن سلطان سعد نے پوچھا کہ یہ کون شاہزادہ ہی ایرج نوجوان نے حال
بلقیس کا بیان کیا شہنشاہ صف شکن بھائی سے گلے ملے اور سہراب ثانی
و رستم ثانی و شہریار عالی وقار یہ سب ملے ملکہ کی سواری محل مین داخل
ہوئی وہ انیسین جلیسین اسکی جو ایک مدت سے چھوٹی ہوئی تھین اور ملکہ
کے فراق مین شب و روز رویا کرتی تھین اور دعا کیا کرتی تھین اپنے مالک
کو دیکھکر نہایت خوش ہوگین اور قدمون سے لپٹ کر رونے لگین بلقیس نوجوان

سب عزیزون کو ساتھ لیکر محل مین داخل ہوے ایرج نوجوان نے ملکہ ماہ گلابی پوش کو یہان کا بادشاہ کیا اور فرمایا کہ ہم نقابدار بادلہ پوش کو قتل کرکے تمھارا عقد بلقیس کے ساتھ کرینگے اور اب ہم جاتے ہین ملکہ نے گردن جھکالی اور عرض کی کہ مجھے تنہا کس پر چھوڑے جاتے ہین ایرج نوجوان نے ملکہ کے اطمینان کے واسطے بلقیس کو چھوڑنے کا قصد کیا لیکن بلقیس نے نہ مانا اور کہا کہ مین آپ کے ساتھ چلونگا آخر ایرج نوجوان نے ملکہ کو بھی ساتھ لیا اور سامان کوچ کیا اور نفس حکیم طرطوس کا اہل شہر کو دکھا کر خوف انکے دلون سے مٹایا اور عجائب ترک سے کہا کہ بالفعل تم اسی مقام پر قیام کرو اور انتظام اس ملک کا بھی اپنے ہاتھ مین لو مین بعد قتل نقابدار بادلہ پوش یہان آؤنگا یہ فرماکر بلقیس بن جمہور ویو پرور سے کہا کہ فوج قلعہ کی مع بارگاہ و سامان طلسمی اپنے ساتھ لو کہ وارث اس اسباب کے تم ہی ہو یہ تمھارا مال ہی یہ سنکر بلقیس نے کہا کہ فتاح طلسم آپ ہین یہ مال و ملک بھی آپکا ہی ایرج نے فرمایا کہ میرا مال تمھارا ہی اور تمھارا مال میرا ہی مین تم کیا جدا ہین یہ سنکر بلقیس نے گردن جھکالی الحاصل یہ سب سردار ساز و سامان درست کرکے جانب دربند قیصر یہ روانہ ہوے

اب چند کلمہ داستان حیرت بیان نقابدار بادلہ پوش کے عرض کیے جاتے ہین

راوی بیان کرتا ہی کہ نقابدار بادلہ پوش حسب دستور و موافق معمول اسیطرح شب کے وقت نکلکر محفل آرائی کیا کرتا ہی اور جسوقت قریب صبح جانے لگتا ہی تو نشکر ایرج نوجوان کی طرف دیکھکر آواز دیتا ہی کہ اب دو روز اور باقی ہین اگر سردار تمھارا برابر مقابلہ نہ آیا تو تم سب کو قتل کرونگا جب اسی طرح سات روز گذر گئے اور آٹھوین روز صبح ہوئی محفل سیارگان مین برہمی ہوئی نقابدار بادلہ پوش نے بھی بزم عیش برخاست کی درخت بشق ہوا اور ملازمین ساز و سامان اٹھاکر داخل درخت ہوے نقابدار بادلہ پوش نے نشکر ایرج نوجوان کی طرف دیکھکر آواز دی کہ آج آٹھوان روز ہی اگر سردار تمھارا نہ آیا تو مین تم سب کو ضرور قتل کرونگا ورنہ اس مقام سے چلے جاؤ یا آمادۂ مرگ و مہیاے قضا ہو رہو یہ سنکر مصروف دلوانہ نے کہا کہ او ملعون کیا جھک مارتا ہی ہم میدان سے ہٹنے والے نہین ہین ابھی بہت سے جان نثار ہمارے آقا کے ایسے موجود ہین جو ہر ایک پر اپنے آقا کے جان فدا کرنے کو آمادہ ہین اور تجھے لڑتے لڑتے برسون گذر جائینگے

ہمارا آقا آج نہ آیا تو کل آئے گا اول تو وہ وعدہ خلاف نہین ہی اور اگر کسی بلا مین پھنس جانے سے نہ آسکا تو ہم تیری کوتاہی کے واسطے موجود ہین اگر وہ ہمین منع نہ فرما جاتے تو ابتک ہم خاموش بیٹھنے والے نہ تھے اور تو آہم تیری خدمت کو موجود ہین یہ سنکر نقابدار بادلہ پوش اندر درخت کے جا کر غائب ہوگیا اور ادھر اہل لشکر نے تیاری کی صندل شاہ نے بھی اپنی فوج کو آراستہ کیا اور تخت سے اُتر کر مرکب پر سوار ہوا کہ اب یہ تاج و تخت بیکار ہی جب وارث تخت نہ رہا تو زندگی بیکار ہی افسوس صد افسوس کہ یہ سلطنت بیچراغ ہوا چاہتی ہی جن بہادرون کو واسطے مدد کے بلایا تھا وہ بھی گرفتار بلا ہوئے ہرچند افسران فوج نے سمجھایا کہ ہم جان نثاری کو موجود ہین جسوقت ہم نہ رہینگے اُسوقت آپکو اختیار ہی لیکن صندل شاہ نے نہ مانا اور کہا کہ اسبار مین مقابلہ کرونگا کہ میری وجہ سے اورون پر بھی بلا نازل ہوئی لعنت ہی اس زندگی پر کہ فرزند دنیا سے آنکھ جلئے نگاہون سے پنہان ہو جائے اور مین سلطنت کرون علاوہ اسکے جن مجنون نے میرے واسطے اپنے کو بلا مین پھسایا مین اُنکے واسطے رنجیدہ ہون اور اُنکی مدد نکرون اب یا تو مین اپنے کو بھی گرفتار بلا کر کے اُنکے پاس پہونچاؤنگا یا اُنکے لشکر کو بچاؤنگا الغرض صندل شاہ مرکب پر سوار ہو کر بسمت فوج میدان مین آکر قائم ہوا ادھر سرداران لشکر ابرج نوجوان رافسران لشکر شہریار و سرداران سپاہ رستم ثانی و سہراب حالیو غاریہ سبکے سب میدان مین آئے صفین آراستہ کین اور لشکر نقابدار بادلہ پوش کے کھڑے ہوئے تھے کہ یکایک گوشۂ صحرا سے تنق گرد بلند ہوا اور نقابدار بادلہ پوش چالیس ہزار سوار سے پیدا ہوا اور سامنے لشکر اسلام کے آکر صف بستہ ہوا جسوقت صفوف قتال و جدال آراستہ ہو چکین اور نقیب نہیب دیکر ہٹے اس نقابدار بادلہ پوش مرکب کو چمکا کر سامنے آیا اور پکارا کہ باش ای گروہ خدا پرستان و فرقۂ مسلمانان یا تو تم مین سے کوئی میرے مقابلہ کو آئے ورنہ مین خود آتا ہون یہ سنکر ادھر صندل شاہ نے نقابدار کو سخت و سست کہا اور گھوڑا بڑھایا اور اُدھر مصروف دیوانہ نے چوبدست اپنی سنبھالی مرکبون کی باگ لی اور نقابدار کی طرف چلے نقابدار نے کہا کہ کیون جانین اپنی دیتے ہو اور اپنے ہاتھون سے موت کے منھ مین جاتے ہو یہان صندل شاہ اور مصروف دیوانہ مین حجت ہو رہی ہی مصروف دیوانہ کہتا ہی کہ پہلے مین جاؤنگا صندل شاہ کہتا ہی کہ اب مین اپنی زندگی مین کسی کو نہ جانے دونگا اسواسطے کہ میری وجہ سے سردار تمھارے مبتلاے بلا ہوے اب مین اپنی موجودگی مین تمپر آنچ نہ آنے دونگا مصروف دیوانہ کہہ رہا ہی کہ اگر سردار ہمارا آکر پوچھے گا کہ تمنے صندل شاہ کو کیون رہنے دیا تو ہم کیا

جواب دینگے یہان بھی حیص بیص ہو رہی ہے اور اُدھر نقابدار کہہ رہا ہے کہ اس حجت سے کیا فائدہ انجام سب کا ایک ہی چاہے پہلے آؤ یا بعد یا دونون ملکر آؤ اور نہین تو مین خود آتا ہون یہ کہکر اسنے باگ مرکب کی لی تھی کہ یکایک از پردۂ بیابان گردے برخاست مگر گردے نیزہ و تیر و خنجر و خود گرد برآسمان رسیدہ و پائے گرد در زمین پیچیدہ و زیر آسمان ایک آسمان نمودار ہوا سے نرسیم سنوران دران زمین و شست زمین شش شد و آسمان گشت ہشت لوگ سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہے نقابدار بادلہ پوش نے بھی باگ مرکب کی روکی یکایک ہوا نے مارا گرد کو گرد نے مارا ہوا کو دامن گرد کا شگافتہ ہوا دل گرد سے ایرج نوجوان نمودار ہوے ایک جانب انکے شہریار دلاور و رستم ثانی و سہراب ثانی دوسری طرف شہنشاہ صف شکن و بلقیس بن جمہور دیو پرور و دیوانہ مردم درخون آشام جو بابست گران سنگ پکڑے ہوے پشت پر ارتھم بن صندل شاہ فوج کثیر کو لیے ہوے یہ دیکھکر لشکر ایرج نوجوان مین نقارۂ شادمانی بجا سردار مع صندل شاہ برائے استقبال بڑھے اور اپنے مالک کو لشکر مین لائے ایرج نوجوان نے نفس حکیم طرطوس بیابانی کا منگا کر میدان مین کھولدیا اور مرکب کو چمکا کر سامنے نقابدار بادلہ پوش کے آئے نقابدار نے کہا کہ تو تو بڑی جمعیت ساتھ لیکر آیا ہے ایرج نوجوان نے کہا کہ تو نے اس جانور کو بھی پہچانا جو نفس مین بند ہے یہ وہی حکیم طرطوس ہے جسنے تجھے بہ زور دے رکھا ہے اور دیکھ یہ تیغہ قتل تیرا ہے مین نے حکم پروردگار عالم سے طلسم طرطوسیہ کو توڑا بادشاہ طلسم کو مارا اس حکیم کو قید کیا سرداروں کو اپنے رہا کیا اب بھی تو توبہ کر تو مین تجھکو رہا کردون ورنہ سر میدان مارونگا یہ سنکر نقابدار نے کہا کہ او خدا پرست تو مجکو دھمکاتا ہے نہین معلوم کس شخص کو تو پنجرے مین بند کرکے لایا ہے بھلا حکیم طرطوس کہان اور تو کہان مین ہرگز تیرے فریب مین نہ آؤنگا بس دیر نکر لا ضرب بہادری کی یہ سنکر ایرج نوجوان نے فرمایا کہ تو جانتا ہے ہم پیشدستی نہین کرتے ہین یہ سنکر نقابدار بادلہ پوش نے نیزہ مارا ایرج نے نیزہ کو نیزے پر کاٹھا اور تیسری طعن مین نیزہ ہاتھ سے نقابدار کے ہوائی کیا نقابدار نے تلوار نیام سے لی اور جھپٹ کر ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا ایرج نوجوان نے وار اسکا پشت شمشیر پر روک کر جو ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا نقابدار سے سر آگے بڑھا دیا کہ اسکو اطمینان تھا کہ تلوار مجھ پر اثر نہین کرتی ہے مگر یہ وہی تیغہ تھا جو اسکے قتل کا بنایا گیا تھا تیغہ سر پر پڑتے ہی نقابدار کے چار ٹکڑے ہوے راکب و مرکب دونون زمین پر تھرا کر رہ گئے فوج نقابدار نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ افسر ہمارا مارا گیا لاش نقابدار کی اٹھالی اور روتے پیٹتے خدمت مین صفیر شاہ کی روانہ ہوے یہان ایرج نوجوان نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ ایک مرحلہ سوماق جادو کا

پانی ہی پہ درخت دور یا اُسی کا ساختہ ہی جسوقت تک سوماق جادو نہ مارا جائیگا
شہر قیصریہ نظر نہ آئے گا اور بلکہ ماہ قیصری کا ہاتھ آنا بھی دشوار ہی یہ دیکھکر ارج
نوجوان اُس درخت کی طرف متوجہ ہوے اور قریب درخت پہونچکر لوح کو
ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ فلان اسم پڑھو اور تلوار پر دم کرکے اس درخت پر
مارو درخت شق ہوگا اور سوماق جادو باہر آئے گا جسوقت وہ تمہیر
حربہ کرنے کا قصد کرے لوح کو کھینچ مارنا بعد اسکے مرنے کے لوح بھی بیکار ہوجائیگی
اور مرجلجات طلسمی کا بھی خاتمہ ہوجائیگا یہ دیکھکر ارج نوجوان نے اسم تلوار پر
دم کرکے درخت پر ہاتھ مارا درخت شق ہوا اور ایک ساحر شکل چوگیون کے
جٹین بڑھائے ہوے نار نج سحر ہاتھ مین پکڑے ہوے نمودار ہوا ساحر چاہتا تھا
کہ نرنج مارون ارج نوجوان نے جلدی سے لوح کھینچ ماری لوح پڑتے ہی ساحر
ہمہ تن شعلہ ہوکر درخت پر گرا کہ درخت جلکر خاک ہوا اور ایک طوفان خیز دریا
موجین مارتا ہوا چلا اور قریب ارج نوجوان کے آکر غائب ہوگیا بڑی دیر
تک گیرودار کی صدائین بلند رہین بیر خاک اڑایا کیے جب کام نہ نکلا اور قابو
نہ چلا تو آواز دیکر چلے گئے کہ مارا جوان کشتی نام من سوماق جادو بود حسب مردیم
وجان دادیم دبطلب خود نرسیدیم اب جو تیرگی برطرف ہوئی اور روشنی
ہوئی تو دیکھا کہ سامنے ایک قلعہ معلوم ہوتا ہی ارج نوجوان شام ہوجانے کی
وجہ سے پلٹکر لشکر مین آئے سردارون نے ہاتھ چومے ارج نوجوان نے
ارقم بن صندل بتاہ کو اُسکے باپ کے سپرد کیا اور ایک نامہ قیصر شاہ کو لکھا
کہ ای برادر ارقم بن صندل تمہاری دختر پر عاشق ہی اُسی کے عشق مین گرفتار بلا
ہوا ہم اُسکے چھڑانے کو آئے تھے تین فرزند ہمارے بھی گرفتار بلا ہوے مگر مدد
پروردگار عالم سے ہمنے طلسم کو توڑکر سب کو رہا کیا اگر تم شادی اپنی دختر کی ارقم کے
ساتھ کرو اور مذہب اسلام اختیار کرو تو ہمین تمہارے ملک سے کوئی سروکار نہین
ہی تمہارا تاج وتخت تمکو مبارک اور اگر انمین سے ایک بات بھی تمکو منظور نہوگی تو قسم
ہی اپنے دین ومذہب کی کہ ایک روز مین قلعہ لے لونگا یہ نامہ لیکر سہراب بن رستم جانب قلعہ
قیصریہ روانہ ہوے وہان قیصر شاہ کو پہلے خبر نقابدار کے مارے جانیکی پہونچی یہ نہایت
متعجب ہوا کہ حکیم طرطوس نے تو اسکی نسبت یہ کہا تھا کہ تا قیام قیامت نقابدار کو کوئی
قتل نہین کرسکتا یہ کیا ہوا بعد ازان سوماق جادو کے مرنے کا حال معلوم ہوا اب یہ
اور بھی پریشان ہوا کہ حصار بحر برطرف ہوا اور راہ نامہ وپیام بادشاہ طلسم سے مسدود
ہوگئی کیونکہ سوا سوماق جادو کے اور کوئی راستہ سے طلسم کے واقف نہین
ہی اب کس ذریعہ سے بادشاہ کو خبر ہوگی اتنے مین ہرکارون نے آکر عرض کی
کہ حضور ایلچی فتاح طلسم کا آتا ہی اور یہ وہی شخص ہے جسکو نقابدار بادلہ لوتس نے

زیر کرکے بھیجا تھا یہ سُنکر قیصر شاہ نے فغفور شاہ کی طرف دیکھا فغفور بن قیصر نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی طلسم طرطوسیہ فتح ہوگیا اور خود برائے استقبال سہراب روانہ ہوا بعزت و توقیر سہراب بن رستم کو اندر قلعہ کے لایا دنگل جواہر نگار پر بٹھایا جام شراب پیش کیا سہراب نے شراب پینے سے انکار کیا اور نامہ قیصر شاہ کو دیا قیصر شاہ نے مضمون نامہ جو دیکھا غیرت سے غرق عرق ہوگیا اور فغفور کے ہاتھ مین دے دیا فغفور بن قیصر نے نامہ کی پشت پر جواب جنگ تحریر کردیا اور سہراب بن رستم سے کہا کہ ای شخص اگر تو ایلچی نہوتا تو اس گستاخی کا مزہ چکھاتا مگر خیر سر میدان دیکھا جائیگا سہراب بن رستم نے کہا کہ مین اب بھی موجود ہون اور تیری خدمت سے باہر نہین ہون فغفور نے کہا اسمین میری بدنامی ہی غرضکہ سہراب بن رستم ثانی قلعہ قیصریہ سے پلٹ کر اپنے لشکر مین آئے اور جواب نامہ ایرج نوجوان کو دیا اور عرض کی کہ کل مقابلہ میرے ذمہ ہی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ تمھین اختیار ہی وہان فغفور بن قیصر نے لشکر اپنا قلعہ سے باہر نکالا بارگاہ برپا کی اور حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اسی وقت نقارہ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی ہر کارے خبر لیکر خدمت مین ایرج نوجوان کی آئے اور بیان کیا کہ فغفور بن قیصر نے طبل جنگ بجوایا ہی فرمایا کہدو کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہان بھی کوس حربی نوازش مین آیا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی تمام رات تیاری مین بسر ہوئی صبح کو دونون لشکر میدان من آکر صف آرا ہوے سردارون نے میمنہ و میسرہ ساقہ کمینگاہ قلب جناح اگلا ہراول پچھلا جنڈا دل آٹھون صفین درست کین اسطرف سرخپوشون کے لشکرون سے صحرا املو تھا پھریرے نشانون کے ہوا سے اڑ رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ صحرا مین آگ لگی ہوئی ہی اسطرف فغفور بن قیصر کی فوج کے زنگاری نشان تھے پھریرون پر تعریف یونے دیو خداوندون کی مرقوم تھی اور فغفور بن قیصر صفون سے آگے بڑھا ہوا ممتاز سپہ سالاری فوج استادہ تھا اور قیصر شاہ تخت پر سوار قلب مین متمکن تھا جسوقت صفین آراستہ ہوچکین دونون طرف سے نبردار نکلے جھاڑی جھنڈی کاٹ کر میدان کو مثل آئنہ کے صاف کردیا بیلدارون نے پستی و بلندی زمین کو درست کیا سقون نے آب پاشی کرکے گرد کو بٹھایا بعد اسکے نقیبان خوش آواز صفون سے نکلے اور سرود مستانہ چھیڑ چھیڑ کر اشعار عبرت آمیز بصد خوش الحانی پڑھنے لگے ؎ رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا + ای بہادرو وصف شکنو آج روز تنگ و نام ہی جسکو نام اپنے خاندان کا روشن کرنا ہو وہ اس بزم فانی مین

مانند شمع کے سر کٹانے اسواسطے کہ زندگی مستعار کا کوئی اعتبار نہین ہی مرد وہی ہی
جو تلوار کی موت مرے سو بیاہ لیجاؤ عروس موت کو + و طلاق اس زندگی کی موت کو
جسوقت نقیب نقابت کرکے ہٹ گئے خون شجاعت بہادرون کی رگون مین
جوش مارنے لگا تلوارون کے قبضون پر ہاتھ جا پڑے یکایک لشکر فغفور کے
علم جلوہ گری پر آئے اور فغفور بن قیصر نے مرکب اپنا صف سے نکالا سامنے
تخت قیصر شاہ کے آیا گھوڑے سے اُتر کر اجازت جنگ مانگی قیصر شاہ نے
کہا کہ جا تجھے خداوندان گذشتہ و موجودہ کی حفظ و امان مین دیا ہی یہ سُنکر
فغفور بن قیصر نے سلام رخصت کیا بادشاہ نے آستین مرحمت بیشت پر
جھاڑی فغفور بار دگر مرکب پر سوار ہوکر میدان مین آیا بعد سلحشوری
بسیار نیزہ زمین پر گاڑا دم کو آراستہ کرکے آواز دی کہ جسکو دعوی بہادری
ہو وہ میرے مقابلہ کو آئے ہنوز سخن ناتمام تھا کہ سہراب بن رستم ثانی
نے مرکب اپنا بڑھایا اور ایرج نوجوان سے اجازت لیکر سامنے فغفور بن
قیصر کے آیا فغفور نے گردہ سپر کا ہاتھ مین سنبھالا اور مرکب کو دوڑا کر
بارادہ تگاور زنی چلا ادھر سہراب ثانی نے سپر سنبھالی اور پودلباگ کا
لیا وسط میدان مین تگاور چلے سپر سے سپر لڑی پھول سپرون سے آڑے
جنگاریان نکلین یہ معلوم ہوا کہ دو ٹکڑے ابر کے ملکر گرجنے لگے دس قدم مرکب
فغفور کا پسپا ہوا اور حسب معمول تین چار قدم مرکب سہراب کا پیچھے ہٹا پھر کہون
کو رانون مین سنبھال کر ایک نے دوسرے کا سامنا کیا فغفور بن قیصر نے کہا کہ اے
جوان کل اگر تو نامہ لیکر نہ آیا ہوتا تو نامہ کو چاک کر ڈالتا مگر چونکہ مجھے تیری جرأت و بہادری
کی وجہ سے بہت تیرا پاس و لحاظ تھا اسلیے مین نے کچھ نہ کہا وہ زمانہ چند مین تیرا لشکر یون
اور بیڑیون سے سر ٹکرانا یاد تھا مگر افسوس کہ آج بھی تو ہی میرے مقابلہ کو نکلا
اگر دوسرا پہلے مقابلہ کو آتا تو اسکے ٹکڑے اُڑا دیتا سہراب ثانی نے کہا کہ تجھے قسم
ہی اپنے دین و مذہب کی تو میرے ساتھ رعایت نہ کیجیو اور جس امر پر تجھے اسقدر
غصہ ہی یہ کوئی نئی بات نہین ہی جسکی بہن ہوگی وہ کسی نہ کسی کا سالا ضرور رہے گا
اور جسکی دختر ہوگی وہ سسرا ضرور ہوگا اسمین شرم کی کیا بات ہی ہان اگر
کوئی کم مرتبہ شخص تیری ہمشیر کی خواہش کرتا تو بیشک غصہ کا مقام تھا اور اُسے
ہم خود جائز نہ رکھتے وہ تو تیرا ہر طرح ہمسر ہی اگر تو شاہزادہ ہی تو ارقم بن چندل
بھی شاہزادہ ہی آخر تو اپنی بہن کی شادی کسی شاہزادے کے ساتھ کرتا
یا نہ کرتا اگر ارقم کے ساتھ کر دیتا تو کیا قباحت تھی بلکہ اگر نظر غور سے دیکھو تو
ہر طرح شادی اسی کے ساتھ کرنا مناسب تھی اسلیے کہ وہ شاہزادہ عاشق
ہی اور جو عاشق ہوگا وہ معشوق سے کسطرح پیش آئے گا یہ سُنکر فغفور

بن قیصر نے کہا کہ ہمارے اسکے کیا نسبت ہی ایک تو وہ خدا پرست ہوگیا ہی مذہب
قدیم اسنے ترک کیا دوسرے یہ کہ وہ ایک قیدی ہمارے طلسم کا ہی
سہراب ثانی نے کہا کہ مذہب خدا پرستی تمام مذاہب پر فوق رکھتا ہی کیونکہ
مذہب برحق یہی ہی علاوہ ازین جسوقت طلسم برباد ہوگیا بادشاہ طلسم مارا گیا
تو اب وہ قیدی کہان رہا جسطرح تو بادشاہ زادہ اور وارث تخت ہی
اسیطرح وہ بھی وارث تاج وتخت شہر صندل ہی اور یون تو قیدی طلسم
ہم بھی ہوچکے ہین اگر تو در پردہ ہمکو سناتا ہی تو اسوقت ہم قیدی تھے اور
اب تھوڑی دیر مین تو قیدی طلسم ہوا جاتا ہی ابھی تجھے باندھے لیتا ہون یہ سنکر
فغفور بن قیصر نے کہا کہ بس زیادہ گوئی سے کوئی فائدہ نہین ہی لا مرد بہادری
کی کہ گھوڑا گھرا کھلجائے اسوقت ایک عالم تماشاے جنگ کا مشتاق ہی یہ سنکر
سہراب ثانی نے کہا کہ بیشدستی ہمارا دستور نہین پہلے تو وار اپنا کرکے جوہر نکال
لے پھر دیکھا جائیگا یہ سنکر فغفور نے خبردار خبردار کہکر نیزہ سہراب کے حوالے
کیا سہراب بن رستم نے نیزہ اسکا نیزہ پر لیا طعنین چلنے لگین ردوبدل ہونے
لگی بند بندھنے لگے اور کھلنے لگے یہ معلوم ہوا کہ دو سانپ زبانین نکالکر گتھ
گئے جو بند سہراب باندھتا ہی فغفور کھول لیتا ہی اور جو بند فغفور باندھتا ہی
سہراب کھول لیتا ہی رہوار کل کی طرح اشارون پر پھر رہے ہین یہ معلوم
ہوتا ہی کہ دو بجلیان کوند رہی ہین دونون طرف کے لوگون کی نگاہین
لڑی ہوئی ہین سہراب تو رستم وقت ہی اسکا ذکر ہی کیا مگر فغفور بھی داد
مردی و مردانگی دے رہا ہی قریب سزا ستی ملعن کی نوبت آئی ہوگی کہ سہراب
نے نیزہ ہاتھ سے فغفور کے ہوائی کیا بس نیزہ کا ہاتھ سے نکلنا تھا کہ فغفور
بن قیصر نیزہ بھر آب خجالت مین غرق ہوگیا دنبالگا ہون مین تیرہ وتار ہوگئی
اہل اسلام نے صداے تہنیت بلند کی شہنشاہ صف شکن نے بہت
تعریف کی سہراب ثانی نے پلٹ کر سلام کیا فغفور بن قیصر نے خفیف
ہوکر گرز گران سنگ اٹھایا اور کہا ای سہراب ہوشیار رہنا کہ یہ ضرب
لمانجہ اجل اور پنجہ ملک الموت ہی اس سے بچنا آسان نہین ہی سہراب نے کہا
جیسا نیزہ تھا ویسا ہی گرز بھی ہوگا فغفور نے شرمندہ ہوکر خبردار خبردار کہکر
گرز کو سر پر چرخ دیکر سر سہراب ثانی پر وار کیا سہراب نے اپنے گرز کو اٹھاکر
چہرہ کی پناہ کیا گرز پر گرز جو پڑتا ہی تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو
نکل گیا تنق گرد وغبار اسقدر بلند ہوا کہ سہراب ثانی مع مرکب پوشیدہ ہوگیا
فغفور نے نعرہ مارا کہ زدم و پست کردم سیارہ ثانی جھپٹ کر قریب گرد کے آیا اور
گرد گرد کے چرخ مار کر اندر گرد کے در آیا دیکھا کہ ہاتھ سہراب کے مانند ستون فولادی کے

بلند ہین اور مرکب تا پہ زانو غرق زمین ہی آواز دی عیار نے کہ ای شہریار حریف لاف زنی کر رہا ہی اور آپ سن رہے ہین جواب نہین دیتے یہ سنتے ہی سہراب ثانی نے مرکب کو اشارہ کیا مرکب اصیل تھا ساتھ اشارے کے طبقہ زمین کا لیکر نکلا سہراب بن رستم نے آواز دی کہ کرا زدی و کرا پست کردی حریف تیرا مین موجود ہون یہ کہکر گرز گران سنگ الماس رنگ ہشت پہلو برجہ کوہ پندرہ سو من کی ضرب کو اٹھا کر سر پر چرخ دیکر خبردار خبردار کہکر دار کیا فغفور نے بھی گرز کوہرہ کی پناہ کیا گرز جو پڑتا ہی ایک تڑاقہ ہوا کہ طائر آشیانون سے اڑے شعلہ فلک کو نکل گیا جگر زمین ہول سے شق ہوگیا مرکب فغفور بن قیصر کا تنگ تک غرق زمین ہوگیا شق گرد و غبار بلند ہوا سہراب نے نعرہ کیا کہ زدم و پست کردم لو خبر اسکی لون پست کرتے ہین یہ دیکھنے ہی قیصر شاہ کا رنگ اڑ گیا اور اسے یہ خیال ہوا کہ فغفور مارا گیا کیونکہ بڑی ضرب لگائی ہی سہراب بن رستم نے لیکن عیار فغفور کا جھپٹکر قریب آیا پانی کے چھینٹے دیکر گرد کو بٹھایا دیکھا کہ فغفور بہوش کھڑا ہی ہر بن مو سے پسینہ جاری ہی مگر دونون ہاتھ مانند ستون فولادی کے قائم ہین جب عیار نے چھینٹا پانی کا دیا تو اسے ہوش آیا چاہا کہ مرکب کو نکالون مرکب مرکب گلی ہو چکا تھا بس فغفور مرکب سے علیحدہ ہوا اور تلوار کھینچکر سہراب کی طرف چلا اور کہا کہ مین پیدل ہون اور تو سوار تونے میرے مرکب کو مارا ہی مین تیرے مرکب کو پا کرونگا سہراب نے جو ارادہ اسکا فاسد دیکھا جلدی سے زین خالی کرکے بروے زمین آیا اور آواز دی کہ ای بہادر مرکب کی کیا خطا ہی تلوار کر کہ جواب بھی ملے فغفور نے تلوار ماری سہراب نے آتی تلوار نگاہ مین رکھکر سپر ہاتھ سے چھوڑدی کہ گردہ سپر کا پشت پر جا جھولا اور بچہ پلی کو دراز کرکے ٹھیکی دی کہ تلوار پٹ پڑی بس کلائی پر ہاتھ ڈالدیا فغفور تلوار چھوڑ کر گریبان گیر ہوا سہراب نے بھی گریبان مین ہاتھ ڈالا کشتی ہونے لگی اسطرف سے قیصر شاہ قریب آگیا اور تماشا کشتی کا دیکھنے لگا اسطرف سے ایسا جوان رستم ثانی شہریار نامدار شہنشاہ صف شکن بلقیس بن جمہور دیو پرور ارقم بن ضمدل مصروف دلوانہ مردم دخون آشام وغیرہ سب قریب آگئے دنگل کریان بچ گئین دونون طرف کے سردارون کی جانبین اور نگاہین لڑی ہوئی تھین تماشا کشتی کا دیکھ رہے تھے اور داد مردی و مردانگی دیتے جاتے تھے فغفور بن قیصر کی یہ حالت ہی کہ برابر داؤن پیچ کر رہا ہی قابو مین نہین آتا اور سہراب بن رستم بھی اگرچہ بچہ ہی سن اسکا پندرہ سولہ سال سے زیادہ نہین ہی لیکن اتنے بڑے جوان کو کچھ بھی خیال مین نہین لاتا اگر فغفور بن قیصر سات قدم دوڑا لیجاتا ہی تو سہراب

آٹھ قدم دوڑا لیجاتا ہی اسی کشمکش مین دن تمام ہوا اور شام ہوگئی طائر آشیانون
کی طرف متوجہ ہوے مہر عالمتاب نے سفر مشرق طے کیا اور گوشۂ مغرب مین منزل کی بزم
ستارگان آراستہ ہوئی دونون جانب سے روشنی آگئی فغفور نے کہا ای سہراب
دن واسطے کاروبار ملکی ومالی کے ہی اور شب واسطے راحت کے ہی جا تو بھی آرام کر اور
مین بھی آرام لون کل دیکھا جائیگا سہراب بن رستم نے جواب دیا کہ دستور میرا
یہ نہین ہی جو بغیر فیصلہ کیے ہوے میدان سے ہٹون خسب ہو یا دن صبح ہو یا شام
ہمین سب برابر ہین یہ سُنکر فغفور کو غصہ آگیا اور کہا کہ کیا تمھین یہ خیال ہی کہ مین
تمسے ڈر گیا ہون یا جان چراتا ہون یہ کہکر پھر لپٹ پڑا اور کشتی ہونے لگی پھر وہی
عالم تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ دونون ابھی لڑنے پر آمادہ ہوے ہین غرنکہ رات بھی
اسی عالم مین گذری اور فیصلہ نہوا دیکھنے والے تعریف کر رہے ہین کہ دونون جوان
لائق تعریف ہین صبح کو دونون طرف سے کالے نشیر کے آئے دونون نے پیے اور
پھر مصروف پرخاش ہوے تھوڑی دیر مین تمام دودھ پسینہ ہوکر نکل گیا یہ دن بھی
تمام ہوا اور پھر رات ہوئی کہان تک بیان کیا جاے کہ دو شبانہ روز کشتی ہوئی
اور تیسرے روز بھی علحدہ ہوے دیکھنے والون کی آنکھین بھرا گئین اور رستم کرآئین
شہنشاہ صف شکن سہراب کی تعریف کر رہے ہین اور دل بڑھا رہے ہین لیکن
آج یہ حالت ہی کہ فغفور کا دم آگیا ہی سانس پھولی ہوئی ہی پیٹ مثل دھونکنی
کے ہو رہا ہی کہ ایک مرتبہ فغفور نے سہراب کو آواز دی ای جوان حقیقت حال
یہ ہی کہ تو بڑا زبردست ہی اور دلاور ہی لیکن میرا یہ زور آخر ہی ہوشیار ہو جا
یہ کہکر اسنے سر سینے سے ملایا اور بازو پکڑ کر اب جو زور کیا تو سہراب کو سات قدم
دوڑا لے گیا اور جھٹکا مارا کہ بابان گھٹنا سہراب کا آشنای زمین ہوگیا سہراب نے
زور اسکا روکا اور لنگر کو قائم کیا اور آواز دی کہ اگرچہ مین ابھی کئی زور اور
کر سکتا ہون مگر یہ زور میرا بھی آخر سمجھ اگر اس زور کو تو نے روک لیا تو پھر مین
تجھے چھوڑ دونگا اور یہ تصور کرونگا کہ تو نے مجھے زیر کر لیا فغفور نے کہا کہ مین
تین روز سے لڑ رہا ہون کیا ایک زور بھی اب نہ روک سکونگا مین ہوشیار
ہون تو دل کھولکر زور کرلے یہ کہکر اسنے بھی لنگر اپنا قائم کیا سہراب نے دونون
بازو اسکے تھامے اور سر سینے سے ملا کر اب جو زور کیا ہرچند فغفور بن قیصر نے لنگر
قائم کیا مگر سنبھل نہ سکا سہراب اسکو گیارہ قدم دوڑا لے گیا اور اب جو ہنگامہ مارا
دونون گھٹنے آشنای زمین ہوے پس یون ہی کمر زنجیر کا بند پکڑ کر اور نعرۂ اللہ اکبر
جگر سے کھینچکر اب جو زور کرنا ہی سر سے بلند کر لیا ہرچند فغفور تڑپا اور لنگر
مارا مگر کچھ نہوا سہراب نے لنگر کو قائم کیا اور کہا کہ جسقدر چاہے تڑپ لے
جب پہ شست ہوگیا تو سہراب نے اسکو چھوڑ دیا اور کہا ای فغفور جا

اور باپ سے اپنے مشورہ کرنا اور مجلس آراستہ کرنا کل مین آؤنگا جو لوگ تمہارے
مذہب کے عالم ہون وہ مجھ سے مباحثہ کرین اگر مین اُنکو ساکت کردون تو وہ
اور تم سب میرا مذہب اختیار کرو اور اگر مین معقول ہونگا تو تمہارا دین اختیار
کرونگا فغفور اس جرأت و کرم پر شاہزادہ کے دلدادہ ہوگیا اور کہا کہ مجھپر
حقیقت دین اسلام ظاہر ہوگئی کچھ ضرورت مباحثہ کی نہین ہی تازندہ ایم خندہ ایم
سہراب نے کہا کہ اب شادی ملکہ کی ارقم کے ساتھ کردو فغفور نے عرض کی کہ
مین غلام ہون اور وہ کنیز ہی آپ جسکے ساتھ چاہین شادی کردین مجھے عذر نہوگا
فرمایا کہ اچھا جاؤ انتظام کرو کل ہم ارقم بن صندل کو لیکر آئینگے یہ فرماکر میدان
سے پھرے اور اپنے لشکر مین آئے ابرج نوجوان نے پوچھا کہ دشمن کو زیر کرکے
چھوڑ دینے کا کیا سبب تھا سہراب نے عرض کی کہ اُسنے اطاعت اختیار کی اور
چونکہ مرد بہادر تھا اُسے ذلیل کرنا بہتر نہ معلوم ہوا دوسرے ایک غرض یہ بھی تھی کہ
شادی ارقم کی ماہ قیصری کے ساتھ جلد ہوجائے لہذا اُسنے منظور کیا ہی کل ارقم
کو ساتھ لیجیے اور عقد اسکا ماہ قیصری کے ساتھ پڑھ دیجیے ابرج نوجوان نے
آفرین کی اُدھر فغفور بن قیصر نے اپنے لشکر کی راہ لی اور باپ سے اپنے سہراب
بن رستم کی تعریف کرکے کہا کہ مین نے تو اطاعت اس شہریار عالی وقار کی
اختیار کی اگر تو بن سکے تو بھی اُسکا قبول کیا آپ کیا فرماتے ہین قیصر شاہ نے کہا
کہ دل سے یہ امور کیے یا جان بچانے کے لیے اگر تو نے یہ امور دل سے کیے تو
تو ابھی چلا جا ورنہ مین تجکو قتل کرونگا فغفور نے کہا کہ آپکو اختیار ہی مگر مین نے
بیشک دل سے اطاعت قبول کی قیصر شاہ نے اہل لشکر سے کہا کہ باندھ لو اسکو
ہرچند کہ فغفور بن قیصر ایسا نہ تھا کہ دفعتہً اہل لشکر اُسکو گرفتار کرلیتے مگر بسبب
ادب پدر کے خاموش کھڑا رہا اور اپنے کو اسیر کرادیا قیصر شاہ نے فرزند کو زندانخانہ
مین بھجوادیا اور آپ داخل قلعہ ہوا جب صبح ہوئی تو سہراب بن رستم نے صندل شاہ
سے کہا کہ لڑکے کو اپنے دولھا بناؤ اور شہر قیصریہ مین چلو کہ مین لے آؤن شادی کا
ملکہ کے بھائی سے لے لیا ہی اور اُسنے منظور بھی کیا ہی یہ سُنکر صندل شاہ
نے خوشی خوشی فرزند کو دولھا بنایا اور سہراب بن رستم ابرج نوجوان
شہنشاہ صف شکن وغیرہ یہ سب ہمراہ اسکے ہوے اور جانب قلعۂ قیصریہ
روانہ ہوے جسوقت سامنے قلعہ کے پہونچے تو دیکھا کہ قلعہ نہایت آراستہ
ہی توپین چڑھی ہوئی ہین گولنداز بیٹھے ہین قیصر شاہ فیل بند دروازہ پر بیٹھا
ہی ابرج نے ان سب کو اسی مقام پر روکا کہ اتنے مین دروازہ قلعہ کا کھلا
اور ایک سوار نامہ لیے ہوے آیا اور وہ نامہ سہراب بن رستم کے ہاتھ
مین دیا سہراب نے لفافہ کو چاک کرکے نامہ کو پڑھا لکھا تھا کہ اب آپ پلٹ

جائیے اسطرف آنے کا قصد نہ کیجیے گا ورنہ بہت پریشان ہوجیے گا اسلیے کہ جو کچھ اقرار فغفور نے آپ سے کرلیے ہین وہ مجھے منظور نہین ہین یہ دیکھکر ابرج نوجوان دلشہریار عالی وقار وغیرہ نے کہا کہ جواب اسکا لکھدو کہ پہلے فغفور بھی منظور نکرتا تھا جسطرح اس سے منظور کرایا اسی طرح تمھین بھی منظور کرنا ہوگا اگر نہ منظور کروگے تو ایک دم مین قلعہ لے لونگا یہ جواب لکھکر نامہ وار کو دیا نامہ وار قلعہ مین واپس گیا اور جواب نامہ قیصر شاہ کو دیا قیصر شاہ نے برہم ہوکر طبل جنگ بجوا دیا ادھر بھی نقارۂ رزمی بجا دوسرے روز صبح کو سہراب نے دھاوا کیا قلعہ پر سے گولہ باری ہونے لگی سہراب گولون کو رد کرتا اور خالی دیتا ہوا برلب خندق جا پہونچا وہان اہل قلعہ نے فغفور کو لاکر زیر تیغ بٹھا دیا اور پکار کر کہا کہ اب اگر آگے بڑھنے کا قصد کروگے تو ہم اسے قتل کرڈالینگے کہ یہ مسلمان ہوگیا ہی اور تمھارا مطیع ہی یہ دیکھکر سہراب ثانی نہایت پریشان ہوے اور پلٹنے کا قصد کیا تھا کہ فغفور بن قیصر نے آواز دی کہ اے شہریار ہم ایسے غلام بہت سے ہو رہینگے آپ کچھ خیال نہ فرمائیے سہراب بن رستم نے جواب دیا کہ ہرگز یہ نہوگا فغفور نے کہا کہ اگر آپ پلٹے تو مین اپنے کو فصیل پر سے گرا دونگا اب تو سہراب نہایت پریشان ہوے جب آگے بڑھنے کا قصد کرتے ہین جلاد سر فغفور پر تلوار چمکاتا ہوا انھین دیکھا ابرج نوجوان نے کہ اگر سہراب واپس آئے گا تو بھی برا ہی اور اگر آگے بڑھا تو اہل قلعہ فغفور کو قتل کرڈالینگے مرکب کو دوڑا کر قریب قلعہ کے آیا اور اہل قلعہ کو آواز دی کہ اگر فغفور کو قتل کیا تو تمام ملک قیصر یہ مین سے ایک ذیحیات کو زندہ نہ چھوڑونگا اور اگر فغفور کو قتل نکروگے تو سب کی جان بخشی کیجائیگی صرف اُن لوگون سے مقاومت ہوگی جو سامنے آئینگے اور سد راہ ہونگے اور اب ہم قلعہ پر سے واپس ہرگز نہ جائینگے یہ فرماکر سہراب سے کہا کہ توڑ کر پھاٹک کو قلعہ مین داخل ہو یہ سنتے ہی سہراب نے مرکب کو اشارہ کیا کہ وہ خندق کو پھاندکر اُس پار پہونچا اور چاروں پہلوان در درانے کے جو کھٹ پر قائم کین سہراب نے گرز مارکر پھاٹک کو توڑا قیصر شاہ نے جلاد کو آواز دی کہ جلدی فغفور کو قتل کرکہ دشمن داخل قلعہ ہوا جیسے ہی جلاد نے ہاتھ اٹھایا ابرج نے تیر مارا کہ زیر بغل سے ہوکر اُس پار نکل گیا اور جلاد تڑپ کر مرگیا ادھر سہراب نے اندر قلعہ کے پہونچکر نعرہ کیا فوج اسطرف متوجہ ہوئی اور سہراب نے بھی تلوار کھینچی جنگ ہونے لگی ادھر قیصر شاہ نے دوسرے جلاد کو حکم دیا جلاد آگے بڑھا تھا کہ ابرج نے دوسرا تیر سر کیا اور وہ جلاد بھی مارا گیا اب تو فغفور بن قیصر نے بھی ہتکڑی بیڑی پکڑکر دامن آرزو مین آکر چرخ مارا قید کو مانند رشتہ خام کے پارہ پارہ کرڈالا اور جس جلاد کو ابرج نے تیر سے گرایا تھا اُسکی تلوار لیکر لڑنا شروع کیا اور سہراب ثانی کا شریک ہوا ادھر بعد سہراب کے ابرج نوجوان شہنشاہ صف شکن

رستم ثانی شہریار بن ایرج بلقیس بن جمہور ارقم بن صندل دیوانہ مردم وزخون آشام
مصروف دیوانہ وغیرہ یہ تمام سردار یکے بعد دیگرے نعرے کر کے گرے اور قتل کرنا
شروع کیا پھر بھر کی لڑائی مین ستھراؤ کر دیا کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگا دیے
آخکار ہر طرف سے فوج مین آواز امان بلند ہوئی سہراب ثانی قریب قیصر شاہ
کے پہونچ گیا اور کہا کہ اب کیا کہتا ہی قیصر شاہ نے تلوار ماری سہراب نے وار
اسکا روکر کے اپنا وار نہ کیا کہ فغفور کا خیال تھا اور بند کمر پکڑ کر قیصر کو اٹھا لیا اور فغفور
کی جانب دیکھا فغفور نے کہا آپ مالک ہین چاہے قتل کرین چاہے رہا کرین اختیار
ہی سہراب ثانی نے قیصر شاہ سے کہا کہ دین اسلام قبول کرلو تو مفر ممکن ہی ورنہ خندق مین
پھینک دونگا قیصر شاہ نے کہا کہ مین یون تو دین اپنا نہ بدلونگا ہان اگر حقیقت اپنے
دین کی مباحثہ مین مجھپر ثابت کر دیجیے تو بیشک اسواسطے کہ خوف جان سے ایمان کا
بدلنا درست نہین سہراب ثانی نے کہا کہ مجھے منظور ہی اور قیصر شاہ کو چھوڑ دیا
فوج پہلے سے امان مانگ رہی تھی سہراب بن رستم نے تلوار روکی اور
سب سردارون نے بھی تیغ زنی موقوف کی قیصر شاہ نے مجلس مباحثہ منعقد
کی اور چونکہ خود قیصر شاہ اپنے مذہب کا عالم تھا یہ برائے مباحثہ آمادہ ہوا اور
سہراب ثانی سے یہ سوال پیش کیا اور کہا کہ اسکا جواب باصواب دیجیے
یعنی ایک کی قوت زیادہ ہوتی ہی یا دو کی سہراب نے کہا کہ بہت سے ایسے
ہین جو ایک ایک ہزار پر بھاری ہوتا ہی یہ کلیہ نہین ہو سکتا کہ دو بلکہ ایک کو پست
کر دین مجھ ہی کو دیکھو کہ مین تنہا قلعہ مین داخل ہوا پھر تمھاری فوج نے مجھے روک
نہ لیا قیصر شاہ نے کہا کہ اگر ایک قوت کے کئی ہون تو کثرت کو ضرور غلبہ ہوگا
چونکہ تم ایک خدا کو مانتے ہو اور ہم پونے دو سو خداوندون کو مانتے ہین لہذا ہمارا
مذہب قوی ہوا یا تمھارا یہ سنکر سہراب ثانی نے جواب دیا کہ مخلوق اور خالق مین
فرق ہونا چاہیے اوصاف مخلوق سے خالق کی مثال درست نہین سبب
خالق و مخلوق مین ایک سی باتین ہوئین تو فرق کیا رہا لہذا خالق وہ ہی جو
ہر طرح کا اختیار رکھتا ہو اور مثل اسکے دوسرا نہو اسنے سب کو پیدا کیا
ہوا اور اسے کسی نے پیدا نہ کیا ہو تم پونے دو سو خداوند بتلاتے ہو تو معلوم
ہوا کہ تمھارے کسی خداوند مین تنہا خدائی کرنے کی قوت نہ تھی جو تم پونے دو سو
کو مانتے ہو اور ہمارا ایک خدا ایسا قادر و توانا ہی کہ ہمین دوسرے کی مدد درکار
نہین اپنے ایسے استدلال پیش کیے کہ قیصر کی زبان بند کر دی اور زنگ کفر اسکے
دل سے دور کر دیا اہل بزم وجد کرنے لگے آخکار قیصر شاہ مسلمان ہوا اور
عفو تقصیرات کا خواستگار ہوا شاہزادہ سہراب ثانی نے کلمہ پڑھا کر اسکو
مسلمان کیا اب قیصر شاہ نے امرا و رؤسا شہر کو جمع کیا اور کہا کہ مین نے

تو دین اسلام اختیار کیا تم لوگ کیا کہتے ہو انھون نے جواب دیا کہ آپ اس ملک کے والی اور ہم سب سے علم دین کے بھی زیادہ واقف تھے جب آپ نے مذہب اسلام کو اچھا سمجھا ہوگا تو اختیار کیا ہوگا پھر ہمین کیا عذر ہو سکتا ہی یہ سب بھی از سر صدق مسلمان ہوے اسی وقت قیصر شاہ نے بتخانون کے شکستہ ہونے کا حکم دیا اور مسجدون کی بناڈالی بعد اسکے عرض کی کہ دعوت اس تازہ غلام کی قبول ہو سہراب ثانی وغیرہ نے کہا ہمین یہ جلدی ہی کہ کسی طرح طلسم نہ طاق پر ہو پہین اور پہلے بدیع الملک کی مدد کرین بعد ازان اُنسے صاحبقرانی کا فیصلہ کرین قیصر شاہ نے عرض کی کہ ہمین زیادہ تکلیف دینا نہین چاہتا صرف ایک روز کی دعوت قبول فرمایئے سہراب ثانی نے کہا کہ اسی دعوت ہین تمھین عقد ماہ قیصری کا ارقم بن صندل کے ساتھ کرنا ہوگا قیصر نے کہا آپ مالک و مختار ہین جسکے ساتھ چاہین ملکہ کی شادی کرین الغرض یہ مژدہ جانفزا سُنکر ارقم بن صندل نہایت خوش ہوا لیکن ایرج نوجوان نے کہا مناسب وقت معلوم ہوتا ہی کہ ماہ قیصری کو ملکہ ماہ گلابی پوش کے ساتھ طلسم طرطوسیہ ہو بجا دیا جائے اور ایک ہی وقت ہمین بلقیس اور ارقم دونون کا عقد ہو جائے اور چند آدمی قیصر شاہ کے شریک ہو کر اہتمام شادی کا کرین اور چند اشخاص بلقیس بن جمہور اور ارقم کی برات کا انتظام کرین اس رائے کو سب نے پسند کیا قیصر شاہ کے ساتھ ملکہ ماہ گلابی پوش اور ماہ قیصری کو کرکے اور چند سردار اور تھوڑی فوج دیکر قلعۂ طرطوسیہ کی جانب روانہ کیا اور باقی سردارون کو ہمراہ لیکر برات کی تیاری کی ایک روز شہر صندل ہمین سب کی دعوت ہوئی اور ارقم کو دولھا بناکر ساتھ کر دیا اور ایک روز قلعۂ عجائب ہمین جلسہ ہوا اور بلقیس بن جمہور کو تو شاہ بنایا اور اب یہ سب کے سب برات لیکر قلعۂ طرطوسیہ ہمین آئے بلقیس کا عقد ماہ گلابی پوش کے ساتھ پڑھا گیا اور ارقم بن صندل کا نکاح ماہ قیصری کے ساتھ ہوا یہ چارون عاشق و معشوق بہم ہوے اور بلقیس وصل ماہ گلابی پوش سے کامیاب ہوا اور ارقم بن صندل وصل ماہ قیصری سے شاد کام ہوا ایک روز دعوت ہمین گذرا اور جشن ملوکانہ رہا دوسرے روز کوچ کی تیاری کی ارقم بن صندل نے کہا ہمین بھی ساتھ چلونگا ہرچند منع کیا مگر اسنے نہ مانا اسیطرح انفغور بن قیصر اور مردم ور خون آشام دیوانہ اور عجائب ترک اور بلقیس بن جمہور نے بھی چہرہ پر نقاب سُرخ ڈالی اور چالیس ہزار فوج مع بارگاہ جواہر نگار ساتھ لی اور یہ سب کے سب جانب نہ طاق روانہ ہوے قیصر شاہ کو برائے انتظام ملک قیصریہ و قلعۂ طرطوسیہ چھوڑ دیا اب یہ سب کے سب با لشکر فراوان جانب نہ طاق چلے جاتے ہین قریب ایک کرور کے فوج ساتھ ہی پوشاکین سب کی سُرخ ہین

نقابین چہرون پر پڑی ہوئی ہین عجب شان ہی کہ بیان سے باہر ہی یہ معلوم ہوتا
ہی کہ تحفہ لانے کا بھولا ہوا ہی جس طرف سے نکل گئے صحرا جگر جگر کرنے لگا راستے
مین شہنشاہ صف شکن نے ایرج نوجوان سے کہا کہ مناسب ہو تو لشکر
ملک سیلابیہ کی طرف سے چلیے کہ ملک سیلابیہ کو مین نے اسلام آباد
کیا ہی اور وہان فوج فراوان سرداران زبردست موجود ہین انمین سے
بھی چند سردار منتخب کرکے ساتھ لیتے جائین اگرچہ ہلوگون نے تنہا بڑی بڑی
لڑائیان سر کی ہین اور اسوقت فوج کثیر ساتھ ہی تاہم جسقدر فوج زیادہ
ہمراہ ہو اسی قدر مناسب ہی اسلیے کہ بدیع الملک کو معلوم ہوجائے کہ ہم سامان
صاحبقرانی بھی اسطرح فراہم کرسکتے ہین اور ان لوگون کے دلون پر ہیبت طاری ہو
ایرج نوجوان نے فرمایا کہ جو آپ مناسب جانین وہ کرین غرضکہ راہ ملک سیلابیہ
کی اختیار کی جسوقت قریب ملک سیلابیہ پہونچے لشکر اتارا اور ایک نامہ سیلاب شاہ
کے نام روانہ کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ ای سیلاب شاہ مین وہی نقابدار یاقوت پوش
ہون جسے تم جانتے ہو بس تمھین مناسب یہ ہی کہ فوج اپنی مع سرداران منتخب
کے ہمراہ لیکر صحرا مین آؤ کہ یہان ہم مقیم ہین لیکن اپنے آنے کا حال پوشیدہ
رکھنا اور کسی کو اس راز کی خبر نہونے پائے جسوقت یہ نامہ سیلاب شاہ
پاس پہونچا اسنے پچاس سردار انتخاب کرکے اپنے ساتھ لیے اور کئی لاکھ
سوارون سے جانب صحرا روانہ ہوا جسوقت خبر شہنشاہ صف شکن کو ہوئی
انھون نے چند سردارون کو مثل عجائب ترک وغیرہ کے برائے استقبال
سیلاب شاہ روانہ کیا اور بارگاہ مین تخلیہ کرکے سیلاب شاہ کو مع سرداران
نامی وگرامی طلب کیا اسوقت بارگاہ مین سوا سردارون کے اور کوئی نہ تھا جسوقت
سیلاب شاہ داخل بارگاہ ہوا عجب لطف دیکھا کہ چند آفتاب ایک برج مین جمع
ہین اسنے باری باری سب کو سلام کیا شہنشاہ صف شکن نے سیلاب شاہ
کو سب عزیزون سے ملوایا نذرین ولوائین سب نے اپنی اپنی جانب سے
خلعت عنایت کیے دنگل کرسیان پیشتر سے بچھوا دی گئی تھین سیلاب شاہ کو
بیٹھنے کا حکم ملا یہ سلام کرکے بیٹھ گیا سردار انکے حسب مراتب دنگلون کرسیون پر
بیٹھے شہنشاہ صف شکن نے فرمایا کہ اپنے لشکر کو نقاب پوشی کا حکم
دے دو اور تم بھی سرداروں سمیت نقابین چہرون پر ڈالکر ہمارے ساتھ چلو
سیلاب شاہ نے تعمیل ارشاد کی اور اب یہ سب نقابین چہرون پر ڈالے ہوئے
با فوج فراوان جانب نہ طاق چلتے ہین کہ انکا ذکر پھر آئے گا

اب یہان سے چند کلمہ داستان شوکت نشان نقابدار لایق سوار

کے گزارش کیے جاتے ہین
کہ نقابدار نے دربند دل کو توڑا اور لشکر کو اپنے اسی مقام پر چھوڑ کر لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا
کہ اے فتاح طلسم ہوشیار عجائبات اب مرحلہ دربند دوم کا درپیش ہوگا کہ وہ مسکن بہلان جادو
کا ہی تمھین لازم ہی کہ یہان سے داہنی جانب روانہ ہوا درجبوقت قریب ایک چشمۂ آب کے
پہونچو تو پھر لوح کو دیکھکر آگے قدم رکھنا چنانچہ نقابدار ابلق سوار موافق ہدایت لوح
کے روانہ ہوے جاتے جاتے ایک صحرا مین پہونچے چشمۂ آب نظر آیا گرد اسکے ٹمائران
صحرائی کا ہجوم تھا صحرا خوش نما پر فضا تھا نقابدار نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اب
یہان سے جانب مغرب روانہ ہوا ایک باغ ملے گا تمھین لازم ہی کہ جبوقت دروازۂ
باغ پر پہونچو اگر دروازہ بند دیکھو گرز سے دروازہ شکستہ کرکے اندر باغ کے داخل
ہوا ور اگر دروازہ کھلا دیکھنا تو دیوار باغ پھاند کر جانا مگر دروازے کی طرف سے
نہ جانا ورنہ مبتلاے بلا ہوجاؤگے یہ دیکھکر نقابدار ابلق سوار جانب مغرب روانہ
ہوے جاتے جاتے قریب شام قریب کوہ کے پہونچے دیکھا کہ چند آدمی قزاق وضع
ایک عورت کو گھیرے کھڑے ہین اور ایک لاش زمین پر پڑی ہی عورت روتی جاتی ہی
اور زیور اپنا اتار اتار کر دے رہی ہی اور قزاق نہایت درشت آواز سے اسے
دھمکا رہے ہین بس یہ دیکھتے ہی نقابدار کو تاب نہ رہی اور گھوڑا دوڑا کر قریب اُن قزاقون
کے آئے اور نعرہ کیا کہ باش اے قزاقو مین آپہونچا کیون تم اس عورت پر ظلم کر رہے ہو
یہ دیکھتے ہی وہ قزاق بھاگے جو زیور عورت نے اتار کر انکو دے دیا تھا وہ تو لے گئے
اور جو زیور پہنے ہوے تھی وہ رہ گیا عورت نے جو نقابدار کو دیکھا ہزارون دعائین
دینے لگی اور کہا کہ آپکی بدولت اتنا زیور بچ گیا ورنہ وہ لوگ سب لوٹ لیجاتے
اور نہین معلوم مجھ سے کیا سلوک کرتے اور حرمت میری خاک میں ملتی رہتی یا نہ رہتی شوہر کو
تو پہلے ہی قتل کر ڈالا تھا یہ کہکر لاش پر بیٹھکر رونے لگی اسکی فریاد اور سن وسال پر
نقابدار کا دل ٹکڑے ہونے لگا کہا بیبی تو کون ہی اسنے عرض کی کہ مین سوداگر
کی دختر ہون اپنے شوہر کے ساتھ بیکے سے سسرال کو جاتی تھی کہ راستے مین چند آدمی
نظر آئے مجکو اور میرے شوہر کو شکار آہو کا نہایت شوق تھا مین نے اور اسنے
ساتھ گھوڑے اٹھائے آہوون کا تعاقب کیا اور اسقدر دور نکل آئے کہ ملازمین
راستے ہی مین چھوٹ گئے یہان پہونچکر آہو تو درۂ کوہ مین جاکر غائب ہوگئے اور
یہ چور بالاے کوہ سے اتر کر نزدیک آئے شوہر سے میرے مقابلہ ہوا وہ تو مارا گیا
اب اُن دزدان مکار نے مجھ سے زیور طلب کیا مین نے جان کا صدقہ مال سمجھکر
زیور دینا شروع کیا سب زیور یہ قزاق لیجاتے آپکی بدولت بچ گیا نقابدار
نے کہا کہ مین جانا ہون تم اسی مقام پر ٹھیرو جسقدر زیور تمھارا قزاق لے گئے ہین
وہ بھی لائے دیتا ہون عورت نے کہا کہ مین اُس زیور سے باز آئی مثل مشہور ہی

کہ بھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیین کان اگر وہ منحوس زیور پھر میرے پاس
آئے گا تو پھر کسی بلا مین پھسائیگا ابھی یہ زیور بنکر آیا تھا اور مین نے پہلی مرتبہ پہنا تھا
کہ اس بلا مین پھسی شوہر مارا گیا اب جانے دیجیے سر صدقہ گیا اب اتنا احسان کیجیے کہ
یہان سے قریب میرے ایک عزیز کا باغ ہی مجھے وہان پہونچا دیجیے وہان سے مین
خط بھیجکر اور اپنے عزیزون کو بلا کر آپکے ساتھ چلی جاؤنگی یہ سنکر نقابدار نے فرمایا کہ
بہتر چلو پہلے تمکو پہونچا دون عورت آگے آگے چلی اور نقابدار ابلق سوار اسکے
ساتھ ہوے یہ عورت روتی جاتی ہی اور مین کرتی جاتی ہی نقابدار اسکے حال زار پر
افسوس کرتے چلے جاتے ہین کہ یہ کمسنی دیکھیے اور رنڈاپا کیونکر یہ اپنی زندگی گذاریگی
لیکن وہ عورت نقابدار کو اپنی طرف محو کیے ہوے اور باتون مین بھلاوے دیتی
ہوئی قریب ایک باغ کے آئی دروازہ باغ کا کھلا ہوا تھا عورت باغ مین داخل
ہوئی اور نقابدار دروازۂ باغ پر ٹھہرے کہ نہ معلوم اندر باغ کے کون ہو
کون ہو میرا جانا مبادا مالک باغ کے خلاف ہو علاوہ اسکے شاید عزیز اس عورت
کے بھی بدگمان ہون تو کیا ضرورت ہی لیکن عورت نے جو دیکھا کہ نقابدار دروازہ
پر ٹھہر گئے اسنے کہا کہ ای شہریار بے تکلف آپ چلے آیئے کسی طرح کا اندیشہ نہ کیجیے
نقابدار نے فرمایا کہ اندر آنے کی کیا ضرورت ہی تمکو تمہارے عزیزون تک
پہونچا دیا اب مین جاؤنگا کیونکہ مجھے طلسم توڑکر بلکہ کم کم جادو کا کرنا مقصود
ہی کہ مین نے سنا ہی بادشاہ اسلام فرقت مین کم کم جادو کی گھلے جاتے ہین
مجھے جلدی ہی کہ طلسم فتح کرکے کم کم جادو کو خدمت مین بادشاہ اسلام
کی روانہ کردون بعد ازان طلسم نہ طاق مین جاکر بدیع الملک کی مدد
کرون یہ سنکر اس عورت نے کہا کہ اگر اتفاق سے کوئی عزیز میرا مہمان نہوا
تو کیا مجھے تنہا چھوڑ جایئے گا پھر فراق آکر مجھے پریشان کرینگے اور رلائیگا یا تو
مار ڈالینگے یا بے چرست کرینگے کیونکہ جلے ہوے ہین لہذا آپ یا تو اندر تشریف
لیچلیے اور یا اسی مقام پر ٹھہریے مین اندر جاتی ہون جیسا کچھ مناسب ہوگا
کہلا بھیجونگی نقابدار نے فرمایا اسکا مضائقہ نہین ہی اب نقابدار تو جواب کے
منتظر ہو کر ادھر ادھر ٹہلنے لگے اور عورت اندر باغ کے گئی بعد تھوڑی دیر
کے واپس آئی اور عرض کی کہ باغ مین کوئی نہین ہی اب شام ہو چکی ہی لہذا
آج رات کو تو یہین قیام فرمایئے صبح کو چلے جایئے گا نقابدار نے بھی خیال کیا
کہ واقع مین یہ سچ کہتی ہی اسوقت کہان ٹھوکرین کھاتے پھروگے بسم اللہ کہکر
داخل باغ ہوے بس جیسے ہی دروازے مین سے ہو کر نکلے قہقہہ کی صدا آئی
نقابدار نے پلٹ کر دیکھا کوئی نہ تھا لیکن اس عورت نے آواز دی کہ باش او
نقابدار بمقدار منم نہالان جادو تو نے بڑے ظلم کر رکھے تھے پہلی مرتبہ آکر

در پنجم کو فتح کرکے اسیران طلسم کو چھڑا لے گیا دوسری مرتبہ آکر پھر قیامت برپا کردی
دربند اول کو شکستہ کیا اور اب یہان تک آپہونچا تھا اگر مین راستے سے اتنا بڑا
دھوکا نکرتی تو لوح تجھ سے لمنا دشوار تھی کہ اب کیا کرتا ہی نقابدار بہادر نے اب جو
خیال کیا تو لوح ندارد ہی انھین اب ہوش آیا کہ لوح نے مخالفت کی تھی کہ دروازہ
کھلا ہو تو دروازہ سے نہ جانا مین نے دھوکا کھایا خیر اب تو جو ہوا سو ہوا نہالان جادو
کو آواز دی کہ او نکاتہ تو کیا بکتی ہی جسوقت تک لوح میرے پاس نہ تھی اسوقت کسنے
مدد کرکے لوح دلائی اور اب لوح چھن گئی تو کیا پروا ہی اگر مین فتاح اس طلسم کا ہون
تو بس ہی تجکو قتل کرونگا تو تجکو کیا قتل کرسکے گی یہ سنکر نہالان جادو کو غصہ آیا اور
پکاری کہ ای شخص یہ وہی مثل ہی کہ رسی جلگئی مگر بل نہ گیا ابتک تو زبان درازی سے
باز نہین آتا اور ویسی ہی باتین کررہا ہی جو استعمال دلانے والی ہین ہرچند کہ قتل
تیرا چالیس دن کے اندر آئین طلسم کے خلاف ہی مگر مین تجکو زندہ رکھنا خلاف
عقل جانتی ہون ابھی قتل کرونگی اور بیرون طلسم لیجاکر قتل کرونگی یہ کہکر اسنے
ایک کل سحر نقابدار کے منہ پر کھینچ ماراکہ نقابدار بیہوش ہوگئے بس یہ کرڈکی اور
کرڈک کر نیچے بنی اور نقابدار کو لیکر روانہ ہوئی اور چلتے وقت لوح ایک ساحر کے
سپرد کی کہ جاکر بادشاہ طلسم یعنی ملک ملکمن جادو کو دے آ

اب ساحر تو لوح لیکر خدمت مین ملکمن جادو کی چلتا ہی اور
نہالان جادو نقابدار کو لیے ہوے دربند پنجم کی راہ سے
بیرون طلسم چلی ہی مگر اول حال بیمون شاہ مالک دربند پنجم کا سنیے

کہ یہ تخت پر بیٹھا ہی اور ارکین دولت حاضر ہین کہ نہالان جادو نقابدار کو
لیے ہوے پہونچی بادشاہ کو سلام کیا اور رچند طلسم کشا سامنے رکھدی
بیمون شاہ حیران ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہی پوچھا ای نہالان جادو آج کدھر
نکل آئین اور یہ کون شخص ہی جسکو ساتھ لائی ہو نہالان جادو نے عرض
کی کہ بڑے تعجب کی بات ہی آپ بادشاہ دربند پنجم ہوکر اسقدر حالات
طلسم سے غافل ہین کیا آپ کو خبر نہین کہ بزمانہ بربادی طلسم کا ہی
اور بانیان طلسم لکھ گئے ہین کہ فلان وقت مین عمر طلسم کی ختم ہوجائیگی
اور طلسم کشا آئے گا چنانچہ یہ وہی زمانہ ہی یہ شخص طلسم کشا ہی اسنے آکر
دربند اول کو توڑا اور لوح طلسمی اسکے پاس تھی مین نے دھوکا دے کر اسکو
گرفتار کیا لوح خدمت مین بادشاہ طلسم کے روانہ کی اور اسے لیکر یہان
آئی ہون کہ آپ سے اجازت لیکر اسے بیرون طلسم لیجاؤن اور قتل
کرکے واپس آؤن کہ راستہ باہر جانے کا آپ ہی کے دربند سے ہی یہ سنکر

میمون شاہ نے کہا کہ ای ملکہ نہالان جادو کا رے کردی کہ کسے نکردہ اگر
تونے اس شخص کو گرفتار کیا تو گویا تمام اہا بان طلسم کی جان بخشی کی اب آج
رات بھر یہان قیام کرو صبح کو چلی جانا نہالان جادو نے کہا کہ ای بادشاہ اس
جو مکر کار کھنا اچھا نہین ہی ایسے شخص کو ایک پل زندہ رکھنا نہ چاہیے کہ سو طرح
کے خطرے ہین نہ جانے کوئی مددگار اسکا پہونچ گیا اور اسے رہا کرلے گیا تو
نہایت مشکل ہوگی میمون شاہ نے کہا کہ تم ایسی ہوشیار ہو کر اور ایسطرح کی باتین
کرتی ہو کہ ہنسی آتی ہی اول تو یہان اسکا مددگار کون بیٹھا ہی جو آئے گا اور
آئے گا تو کیا پائے گا اگر لوح اسکے ہاتھ نہ لگی تو یہ خود بھی نہ آسکتا اب لوح
تمنے بادشاہ کی خدمت مین بھیجدی اسے چھوڑ بھی دوگی تو یہ کیا کرلے گا نہالان جادو
نے کہا یہ سب سچ ہی مگر بقول شیخ سعدی سہ دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد ۔ آخر
ایک مرتبہ لوح اسے کیونکر ملی اور دوبارہ یہ کسطرح آکر لوح پر قابض ہوا اور ایک
دربند کو کیونکر شکستہ کیا غرضکہ دیر تک گفتگو رہی آخر کار نہالان جادو نے
میمون شاہ سے کہا کہ قید طلسم کشا کی آپ اپنی حفاظت مین لیجیے میمون شاہ
نے کہا کہ تم سحر اپنا اپنے اوپر سے اتار لو نہالان جادو نے سحر اپنا اتار لیا میمون شاہ
نے نقابدار ابلق سوار کو عیار کے سپرد کرکے قصر بلوریہ مین بھجوادیا اور
کہلا بھیجا کہ حضور یہان آرام سے تشریف رکھین مین اس لکاتہ کو سزائے معقول
دلوانے کی کوشش کرتا ہون اور لوح کی بھی تدبیر کرونگا غرضکہ عیار نقابدار کو
قصر بلوریہ مین لایا اور ہوشیار کرکے دست بستہ سامنے کھڑا ہوا نقابدار
نے پوچھا تو کون ہی عیار نے عرض کیا کہ نام غلام کا مہتر دوندہی مین عیار ہون میمون شاہ
کا آپ کو نہالان جادوگرفتار سحر کرکے لائی تھی اور ارادہ قتل رکھتی تھی بادشاہ نے
ہمارے ایک شب کا اسکو مہمان کرکے قید آپکی تقریب اس سے لی ہی اب آپ یہان
تشریف رکھیے نقابدار نے فرمایا کہ مین یہان کبتک بیٹھا رہونگا عیار نے کہا کہ
اگر حضور یہان سے قدم نکالینگے تو کام خراب جائیگا راز افشا ہوگا یہ وہ مقام
ہی کہ اگر انسان اس قصر مین رہے تو کسی کا سحر خبر نہین بیان کرسکتا نقابدار خاموش
ہو رہے وہان میمون شاہ نے نہالان جادو کے واسطے سامان دعوت مہیا کیا اور
ایک نامہ خدمت مین ملک تلسن جادو کی تحریر کیا کہ نہالان جادو طلسم کشا کو قید کرکے
لائی ہی اور اجازت خواہ ہی کہ مجھے بیرون طلسم جانے دیجیے تاکہ مین طلسم کشا کو قتل کرون کہ
آئین طلسم کے خلاف بھی ہونے پائے اور یہ خلش بھی جاتی رہے لہذا کیا حکم ہوتا ہی آیا
مین نہالان جادو کو بیرون طلسم جانے دون یا قید طلسم کشا اس سے لیکر اپنی حفاظت
مین کرون جسوقت یہ نامہ خدمت ملک تلسن جادو مین پہونچا اسنے جواب لکھ بھیجا کہ
مجھے حال گرفتاری طلسم کشا کا معلوم ہوا اور لوح طلسمی بھی میرے پاس پہونچگئی

لہذا تم آئین طلسم کے خلاف ہرگز نکرو قید طلسم کشا کی در بند مقابر کی طرف روانہ کرو اور لوح تمھارے پاس رہی جاتی ہی اسے قصر بلوریہ مین محفوظ کرو اسلیے کہ تحقیقات طلسمی مین حصول ہوتا ہی ایسی چیزکہ خاص اشیا رکھنے کے واسطے نہایت مناسب ہی تا تیسرے اس قصر کی تم واقف ہو کہ جو چیز قصر بلوریہ مین رہتی ہی اُسکے حال سے کوئی واقف نہین ہوسکتا ہی جسوقت یہ جواب مع لوح طلسمی میمون جادو کو پہونچا اسنے لوح کو اپنے قبضہ مین کیا اور جو ساحر لوح لایا تھا اُسے ساتھ لیکر قریب قصر بلوریہ کے آیا اور ساحر کو باہر ٹھہرایا اسلیئے کہ اندر جانے کا حکم نہ تھا اور خود لوح لیکر اندر قصر کے داخل ہوا اور نقابدار کو سلام کرکے لوح گلے مین نقابدار کے پہنا دی اور چپکے سے عرض کی کہ مین ابھی آتا ہون حضور یہین ٹھہرین بعد اسکے باہر قصر کے آکر ساحر کو رخصت کر دیا اور کہا کہ جو کچھ تو نے دیکھا ہی بادشاہ سے بیان کر دینا ساحر تو اُدھر روانہ ہوا اور جاکر بادشاہ سے حال لوح کا بیان کیا کہ میرے سامنے میمون شاہ نے لوح طلسمی قصر بلوریہ مین محفوظ کر دی اب بادشاہ تو باطمینان تمام بیٹھا ہی اور مصروف جشن ہونا ہی یہان میمون شاہ نے رات بھر مین یہ کارروائی کی صبح کو نوشتہ بادشاہ کا نہالان جادو کو دکھایا کہ یہ پروانہ میرے نام آیا ہی اب مین طلسم کشا کو در بند مقابر مین بھیجے دیتا ہون اور تم جاکر اپنے در بند پر قیام کرو نہالان جادو پروانہ بادشاہ کا دیکھکر مجبور ہوئی اور جانب باغ روانہ ہوگئی یہان میمون شاہ خدمت مین نقابدار بلق سوار کی آیا اور جو کچھ انتظام کیا تھا وہ بیان کیا نقابدار نے کہا کہ اسوقت تک کے واسطے تو یہ انتظام درست تھا لیکن ای میمون شاہ جسوقت مین لوح لیکر نکلونگا اور در بندون کو توڑونگا تو یہ راز ضرور افشا ہوگا اُسوقت تمھارے لیے خرابی ہوگی لہذا مین پسند نہین کرتا کہ تم میری وجہ سے بلا مین پھسو مجکو اسیر کرکے زندان طلسمی مین بھیجدو اگر میرے مقدر مین رہائی ہی تو خدا کوئی صورت نکالدے گا اور مین طلسم سے رہا ہوکر طلسم کو توڑونگا ورنہ مرضی خدا میمون شاہ نے عرض کی کہ ہم غلام کس روز کے واسطے ہین تطع ہون وہ ہاتھ جو آپکو اسیر کرین یہی تاکہ بادشاہ کو معلوم ہو جائے گا میمون شاہ نے طلسم کشا کو رہا کر دیا اور لوح طلسمی دے دی مجھے اسکی پروا نہین ہی مین اس بادشاہ سے خوف کرون یا اُس بادشاہ سے ڈرون جس کے قبضۂ اقتدار مین تمام دنیا ہی مین دنیا کے واسطے عقبےٰ کو کبھی نہ بگاڑونگا آپ کچھ اندیشہ نہ کیجیے اگر مجھپر عتاب شاہی آئے گا تو آگے جب ہم آپسو گرفتار کرکے بھیجدین تو دوست دشمن مین فرق کیا رہ گیا اور ہم کس دن کے واسطے ہین ہان ایک بات میرے ذہن مین آتی ہی وہ یہ کہ جب سے یہ در بند شکستہ ہوا اور آپ قیدیون کو رہا کرکے لے گئے اُس وقت سے زندانخانہ طلسمی در بند چہارم مین بنایا گیا اُسی مقام پر ملکہ کم کم جادو بھی مع لشکر اسیر ہی

اگر کم جادو رہا ہون تو میرا کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی اور صورت رہائی آنکی یہ ہی کہ آپ لوح
کو پوشیدہ طور سے اپنے پاس رکھیے اور مین آپکو قید خفیف مین کرکے روانہ کرتا ہون جسوقت
آپ زندان مین پہونچیگے گا قید توڑ ڈالیگا اور لوح کو دیکھکر کام کیجیگا تو ملکہ کم کم جادو رہا ہو جائینگی
اور در بند مقابر فتح ہوگا پھر کوئی اندیشہ نہین ہی اگر تمام ساحران طلسم آکر مقابلہ کرینگے تو ایک ملکہ
کم کم جادو سب کے واسطے کافی ہین نقابدار نے فرمایا کہ مجھے مدد سوا پروردگار کے کسیکی درکار
نہین ہی مین کم کم جادو کی رہائی کے واسطے تو ضرور آیا ہون مگر اس سے مدد چاہنا ننگ و عار
سمجھتا ہون ہان جسوقت مین کسی در بند پر ہون اسوقت کم کم جادو اپنی حفاظت کرے اور تم
فاتح طلسم قصر بلوریہ سے باہر نہ نکلنا میمون شاہ نے جرأت نقابدار پر فخر کیا اور کہا کہ جیسا ارشاد
عالی ہو ہم غلامون کو کوئی عذر نہین ہی لیکن بعض موقعون پر مجکو قصر سے نکلنا ہوگا اسکی اجازت
دیتے جائیے نقابدار نے فرمایا کہ اگر تمھارا قصر سے باہر آنا ضروری ہو تو اختیار ہی مین تمھاری
حفاظت کی غرض سے کہتا ہون الغرض میمون شاہ نے ہتکڑیان بیڑیان طوق زنجیر گرسب
خولدار ہلکی حاضر خدمت کین اور کہا کہ میری مجال نہین کہ حضور کو بنھا سکون آپ خود بیٹھین
نقابدار نے خود زیور آہن کو جسم پر آراستہ کیا اور قیدی بنکر بیٹھ گئے میمون شاہ نے لوح کے
سے اتار کر نقابدار سے کہا کہ اسے پوشیدہ کر لیجیے نقابدار نے لوح کو پوشیدہ کر لیا چار آئینہ وغیرہ
کے نیچے چھپا لیا اب میمون شاہ نے نقابدار بلوق سوار کو ملحوق جادو کے حوالے کیا کہ جاکر
انھین لاہوت جادو کے حوالے کرو ملحوق جادو قید نقابدار بلوق سوار کی لیکر جانب مغایر
روانہ ہوا جسوقت گورستان طلسمی مین پہونچا خبر لاہوت جادو کو ہوئی لاہوت جادو آیا
اور چاہا کہ نقابدار کو لیجاکر حجرۂ سحر مین بند کرون حجرہ شکستہ ہو گیا اسی طرح کئی حجرے
شکستہ ہوے یہ لوح کا سبب تھا مگر لاہوت جادو اس سے بے خبر تھا
نہایت حیران ہوا کہ حجرہاے سحر کے شکستہ ہونے کا کیا سبب ہی یہ شگون اچھا نہین
ہی ہم دیکھتے ہین کہ زمانہ بربادی طلسم کا آگیا پہلے در بند نجیم پر آفت آئی
سال بھر پیشتر ہی نقابدار راہ پوشیدہ سے داخل در بند نجیم ہوا اور قیدیون کو
لے گیا اگر میمون شاہ اسکو طلسم کے باہر کرکے لوح قبضہ مین نکرتا تو اسیوقت
طلسم برباد ہوتا اب یہ پھر داخل طلسم ہوا اور اسیر ہو کر یہان آیا
تو حجرہاے سحر شکستہ ہوے جاتے ہین اب کیا تدبیر کرون اسنے ایک نامہ
خدمت بادشاہ طلسم یعنی ملک تمکن جادو مین روانہ کیا مضمون نامہ یہ تھا
کہ حجرہاے سحر شکستہ ہوے جاتے ہین اب طلسم کشا کو کس مقام پر
قید کیا جاے جسوقت یہ نامہ ملک تمکن جادو کو پہونچا ملک تمکن جادو
نے وزرا کو جمع کرکے اسسے صلاح لی انھون نے کہا کہ کہلا بھیجیے کہ اگر حجرہاے سحر
شکستہ ہوے جاتے ہین تو اسے ایسے زندان مین قید کیا جاے جو ساختہ سحر
نہو بادشاہ طلسم نے یہ صلاح بہت ہی پسند کی اور جواب لکھ بھیجا

کہ اے لاہوت جادو نقابدار کو ایسے مقام پر نقید کرو جو ساختہ نہ ہو لیکن قید مخلم رکھنا اور پہرہ دیوؤن کا قائم کر دینا کہ یہ نہایت زبردست بہادر ہے ایسا نہ ہو رہا ہو جائے اور زندانبان اسکے ہاتھ سے مارے جائین چنانچہ لاہوت جادو نے ایسا ہی کیا کہ ایک زندان تاریک مین نقابدار کو نقید کر کے پہرہ چار دیوان زبردست کا قائم کر دیا نقابدار نہایت پریشان تھے کہ روشنی یہان بھی نہین ہم کیا کرین اور کیونکر لوح کو دیکھین اور بغیر لوح کو دیکھے ہوئے کوئی کام کرنا درست نہین اسی پریشانی مین تھے کہ دروازہ زندان کا کھلا اور ایک شخص کھانا لیے ہوئے آیا جیسے ہی کچھ روشنی ہوئی نقابدار نے لوح کو نکالکر ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم قید کیون نہین توڑتا اور باہر زندان کے آکر دیوؤن کو مار نقابدار نے فوراً قید پارہ پارہ کر ڈالی وہ شخص جو کھانا نقابدار کے واسطے لایا تھا وہ تو بھاگا اور نقابدار حجرہ سے باہر آئے جیسے ہی دیوؤن نے دیکھا کہ قیدی زندان سے نکلا انھون نے للکارا کہ کہان جاتا ہے نقابدار نے جواب دیا کہ جاتے ہین طلسم توڑنے کو اگر تمھین کچھ ہوش ہو تو روک لو یہ سنتے ہی چارون دیوون نے چار طرف سے گھیرا نقابدار نے تلوار نکالی اور جھپٹ کر ایک دیو پر حملہ کیا کہ دونون پاؤن اُسکے قلم ہوئے دیو زمین پر گرا دوسرے دیو نے کہا کہ اب گرفتار کرنا اسکا ناممکن معلوم ہوتا ہے یا تو خود بھی حملہ کرو اور یا بھاگو ایک دیو نے جھپٹ کر گرز مارا نقابدار نے وار اسکا خالی دیا دیو وہ موقعے پھر ضرب کے جھونک مین سامنے آیا نقابدار نے بیباکی گردن پر ہاتھ تلوار کا مارا کہ سر اسکا جدا ہو گیا دو دیو بھاگ کھڑے ہوئے اور نقابدار اُنکے تعاقب مین چلے دیو جاتے جاتے ایک غار مین پھاند پڑے نقابدار بھی ساتھ اُنکے غار مین پھاند پڑے دیکھا کہ ایک صحرا ہے اور اسمین ہزارہا رنگ کی تتلیان اُڑتی پھرتی ہین اور ایک حجرہ کا طواف کر رہی ہین نقابدار قریب اُس حجرے کے پہونچے دیکھا کہ نہ کوئی نگہبان ہے نہ زندانبان ہے دروازے بند ہین نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ ملکہ کم کم جادو اسی حجرہ مین مقید ہے اور یہ جو تتلیان اڑتی پھرتی ہین یہ اسکا لشکر ہے تم اس حجرہ کو کھولکر ملکہ کو رہا کرو پھر وہ ان تتلیون کو انسان بنالے گی یہ دیکھتے ہی نقابدار نے دروازے پر ہاتھ رکھا بند پایا جھپٹ کر ایک لات ماری کہ دروازہ ٹوٹا دیکھا کہ ایک قفس لٹکا ہوا ہے اور اُسمین ایک ٹیڑی بیٹھی ہے نقابدار نے قفس کو اُتارا اور ٹیڑی کو قفس سے نکالا اور عکس لوح کا ڈالا کچھ نہ ہوا پھر لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ ہاتھ سر پر اسکے پھیرو ایک کیل سر مین اسکے گڑی ہوئی معلوم ہوگی جسوقت وہ کیل کھینچ لوگے یہ انسان ہو جائے گی نقابدار نے چمکارا ٹیڑی نے ہاتھ پر آ بیٹھی نقابدار نے ہاتھ اسکے سر پر پھیرا کیل ہاتھ مین آئی نقابدار نے کیل کھینچ لی بس دیکھا کہ ٹیڑی زمین پر گر کر تڑپی اور صورت انسانی اُسنے پیدا کی اور نقابدار کو جھک کر سلام کیا اور پوچھا کہ آپ کون صاحب ہین جو مجھ غریب کے حال پر رحم فرمایا اور مجھے اس زندان تاریک سے رہا کیا دیکھا نقابدار نے کہ ایک نازنین حور جمال ہے

مگر حالت یہ ہے کہ آنکھیں پڑھے ہوئے ہیں رنگت زرد آنکھوں میں حلقے پڑے ہوئے چہرہ اداس فرمایا اے ملکہ کم کم جادو میں بھی ایک خادم تمھارے طالب کا ہوں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم بھی آنکی طالب ہو یا نہیں میں لشکر اسلام کی مدد کو گیا تھا وہاں مجھے حال تمھاری اسیری کا معلوم ہوا اور معلوم ہوا کہ بادشاہ اسلام تمھارے اسیر ہونے سے نہایت رنجیدہ ہیں عجب عجب کلمات حسرت آیات زبان پر لاتے ہیں کبھی فرماتے ہیں کہ کاش اس بادشاہی سے فقیری ہوتی تو بہتر تھا کہ جہاں چاہتے جاتے جو چاہتے وہ کرتے مگر دوسمت کہ ملکہ کم کم جادو نے آکر اکثر جانبازی مدد کی اور ہم خبر بھی نہیں دریافت کر سکتے اگر خود براے تلاش تمکین تو لشکر کی تباہی کا خیال اور بدیع الملک کی وصیت کا دھیان آتا ہے کہ وہ لشکر کو میرے سپرد اور مجھکو لشکر کے حوالہ کر گئے اگر خود جاتا ہوں اور لشکر پر کوئی افتاد پڑے تو سارا الزام میرے ہی سر ہوگا کیونکہ ہر وقت خطرہ دشمنوں کا لگا ہوا ہے کتنی لڑائیاں ہو چکی ہیں اور کیسی کیسی بلائیں نازل ہو چکی ہیں اگر پھر کوئی بلا نازل ہو جاوے تو کیا کروں گا ہر چند کہ کوئی بلاے ناگہانی کو روک نہیں سکتا تاہم میرا موجود رہنا ضرور ہے کہ بغیر اسکے داغ بدنامی سے بچنا ناممکن ہے تب میں نے اس خدمت کو اپنے لیا اور یہاں آکر بمدد خدا سے آپ کو رہا کیا ملکہ کم کم جادو نے کہا کہ خدا انکو سلامت باکرامت رکھے آپ کا آنا بھی انھیں کے آنے کے برابر ہے فرق اور آپ بھی کوئی عزیز انکے ہوتے جو اسقدر خیال ہوا کہ صدمہ بادشاہ کا آپ سے نہ دیکھا گیا یہ کام سوا عزیز کے دوسرا نہیں کر سکتا اور میں بھی ایک کنیز انکی ہوں اگر اسقدر انھیں خیال ہوا تو کونسی عجب کی بات ہے اپنے ملازموں اور خادموں کا بھی مالکوں کو خیال ہوتا ہے آپ طلسم کیا سمجھکر ارشاد فرماتے ہیں اگر یہ احسان کیا ہے کہ مجھے قید سے رہا کیا ہے تو ذلیل نہ کیجیے مجھے تو دعوی کنیزی ہے اس سے زیادہ جو کچھ کہیے گا وہ زیبا نہ ہوگا نقابدار مسکرا کر خاموش ہو رہے اور بات کو ٹالکر کہا کہ اس لشکر کو اپنی ہیئت اصلی پر لائیے کہ یہ سب تباہ ہیں ملکہ کم کم جادو نے ان پتلیوں کیطرف دیکھ اور کچھ اسم پڑھکر دونوں ہاتھ اپنے ملا کر بلند کیے اور پتلیوں سے اشارہ کیا جو پتلیاں ہر دو ہاتھوں کے درمیان سے نکلیں وہ اسطرف جاکر انسان ہو گئیں غول کے غول پتلیوں کے نکل کر انسان ہوئے چالیس ہزار نازنینوں میں صرف سینتیس ہزار باقی رہگئیں اور کوئی تین ہزار مرگئیں ملکہ کم کم جادو اپنے ملازمین کے لیے بہت روتی باقی کو ساتھ لے کر نقابدار سے کہا کہ ہر چند میں اتنے دنوں کی قید میں بیکار ہو گئی ہوں اور لائق مقابلہ نہیں ہوں مگر آپ کے ساتھ ہوں چلیے اور طلسم کو توڑ دیجیے نقابدار نے فرمایا کہ اسکی ضرورت نہیں ہے بلکہ میں آپ کو پہلے قصر بلوریہ میں پہونچا دوں پھر اسے مقابلہ جاؤنگا ملکہ کم کم جادو نے کہا بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں آپ کو تنہا جانے دوں نقابدار نے فرمایا کہ میں یہانتک تو تنہا ہی آیا جس خدا نے مجھے یہانتک پہونچایا اسی کی مدد سے فتح طلسم کے لیے بھی کافی ہے یہ فرماکر ملکہ کم کم جادو کو ساتھ لیا اور ارادہ قصر بلوریہ

آگے بڑھتے تھے کہ دیکھا سامنے سے ایک فیل مست جھومتا ہوا چلا آتا ہے عقب مین اسکے
مست سے فیل مین نقابدار اُسے فیل صحرائی سمجھے اور تلوار کھینچکر چلے کہ کم جادو نے
آواز دی کہ اِسے فیل نہ سمجھیے لوح کو دیکھکر کام کیجیے نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا
تھا کہ اے فتاح طلسم اگر یہ فیل تمھاری تلوار سے قتل ہوا تو اسقدر خون بہے گا کہ دریاے
خون جاری ہوجائے گا اور تم اُسمین غرق ہوجاؤگے لہذا تم کو چاہیے کہ جسوقت فیل
تمھارے قریب آئے دم اسکی پکڑکر گردن پر چلا بیٹھو اور کہو کہ ہمین زربند مقابر پر لے چل یہ تم کو
پہونچا دیگا اور یہ تمام فیل سوا تمھارے کم کم جادو کیطرف بھاگینگے یہ دیکھکر نقابدار
اُسکے جیسے ہی فیل قریب آیا اور اسنے گھونسا مارا نقابدار نے گھونسا فیل کا خالی دیا کہ
فیل اپنے زور مین پھر گیا پشت نقابدار کیطرف ہوگئی نقابدار نے دوڑکر دم اسکی تھام
لی فیل نے بھاگنے کا قصد کیا نقابدار نے پاؤن زمین پر گاڑ دیے ہرچند فیل نے زور کیا
پر آگے نہ بڑھ سکا اب نقابدار ابلق سوار اسکی پشت پر جاکر گردن پر آبیٹھے اور سر
پر گھونسا مارا کہ فیل چیخا اور دم کھڑی کرکے صحرا کیطرف بھاگا نقابدار نے کہا کہ مجھے
زربند مقابر پر لے چل فیل جاتے جاتے ایک درہ مین پھاندا پڑا اور فیل جو اسکے ساتھ تھے
وہ بھی خندق مین پھاندے خندق اسقدر تاریک تھا کہ کچھ نظر نہ آتا تھا اور فیل نقابدار
کو لیے بھاگا چلا جاتا تھا جاتے جاتے ایک درہ سے ہوکر باہر نکلا اب روشنی نظر
آئی اور نقابدار نے اپنے کو اُسی گورستان مین پایا جہان مقید ہوکر آئے تھے دیکھا کہ
ہزارہا قبرین ہین اور وسط میدان مین ایک بہت بڑا مقبرہ بنا ہوا ہے نقابدار نے لوح کو
دیکھا لکھا تھا کہ فلان اسم پڑھکر اس فیل کے سر پر گرز مارو اور خود کود کر علیحدہ ہوجاؤ اور
تماشا قدرت خدا کا دیکھو نقابدار نے جلدی سے اسم پڑھا اور سر پر فیل کے گرز مارکر آپ
علیحدہ ہوگئے گرز پڑتے ہی ہاتھی نے چیخ ماری اور اپنے ساتھ والے ہاتھیون پر چلا وہ
ہاتھی بھاگے اور یہ پیچھے اُنکے دوڑا جس فیل کے قریب پہونچا دم اسکی سونڈ سے پکڑکر
اُکھیڑلی زخم سے بجاے خون شعلہ نکلا اور خود اسی فیل پر گرا اور جلا کر خاک کر دیا اسیطرح
یہ تمام فیل جلکر خاک ہوگئے آخر مین اس فیل نے اپنی دم آپ اُکھیڑلی اور خود بھی جلکر
خاک ہوگیا اور آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام سن فیلان جادو بود اب نقابدار حیران
ہین کہ کہان جاؤن اور کس سے لڑون اسواسطے کہ یہ گورغریبان ہزمیدان جنگ نہین
کیا مُردے نکالکر مقابلہ کرینگے کیا ہوتا کیا ہے تھوڑی دیر تک ادھر اُدھر پھرا کیے اور
بھاگکر ایک لوح تربت کو دیکھا شروع پیا کسی پر لکھا تھا کہ ؎ پاؤن تھرائے
تھے جنکے سامنے جاتے ہوے + کاسہ سر اُنکے دیکھے ٹھوکرین کھاتے ہوئے کسی پر
تحریر تھا کہ ؎ نہ گور سکندر نہ ہے قبر دارا + مٹے نامیون کے نشان کیسے کیسے + کسی پر
تحریر تھا ؎ ہمین کیا جو تربت پہ میلے رہے + کہ مرقدین ہم تو اکیلے رہے + اسی سطر
کے اشعار عبرت آثار ہر سنگ تربت پر مرقوم تھے ان اشعار کو دیکھکر نقابدار نے

ایسی فہرت طاری ہوئی کہ بیٹھکر رونے لگے اور دل سے کہنے لگے کہ افسوس اس چند روزہ زندگی کے واسطے کیا کیا جھگڑے ہوتے ہین حالانکہ بعد مرنے کے سب کی ایک حالت ہوتی ہی مال دنیا سے سوا دو گز کفن اور سوا گز زمین کے کوئی کچھ نہین پاتا اس سے بہتر یہ ہی کہ دنیا کو ترک کرو اور اسی گورستان مین بیٹھکر ہو ہر طرح ایک دن مرنا ہی اور یہین آنا ہی یہ سوچکر ایک قبر پر بیٹھکر رونے لگے اتنے مین ایک فقیر سامنے سے نظر آیا نقابدار کو سلام کیا نقابدار نے جواب سلام دیا اور پوچھا کہ تم کون ہو کہان رہتے ہو فقیر نے کہا کہ مین تکیہ دار ہون اور اسی سامنے والے گنبد مین رہتا ہون تمھارا جی چاہے تو وہین چلکر بیٹھو قبر پر بیٹھنے سے کیا فائدہ ہی آج فقیر کی مہمانی کو قبول کرو اور جو کچھ سوکھے ٹکڑے سمجھے میسر ہین وہ قبول کرو نقابدار اٹھ کھڑے ہوئے اور فقیر کے ساتھ چلے فقیر نقابدار کو باتون مین لگائے ہوئے اُس مقبرہ بلند کے قریب آیا آگے بڑھکر دروازہ کھولا اور کہا آیئے نقابدار چاہتے تھے کہ قدم آگے بڑھاون کہ پاؤن نقابدار کے تھرتھرائے بس جلدی سے انھون نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اگر تو نے اندر مقبرہ کے قدم رکھا تو زندہ درگور ہو جائے گا یہ فقیر لاہوت جادو ہی اور فوج اسکی انھین قبرون مین بند ہی دیکھ ہوشیار ہو جا اب جسوقت یہ فقیر تمھین اندر بلائے تو لوح اسپر پھینک مارنا بس جیسے ہی فقیر نے آواز دی کہ کیا ڈرتا ہی جو قدم آگے نہین بڑھاتا معلوم ہوتا ہی کہ تجھے مرنا نہین ہی جو مقبرہ سے خوف کرتا ہی بس نقابدار نے لوح منھ پر فقیر کے کھینچ ماری لوح جو پڑتی ہی فقیر کے جسم مین آگ لگ گئی جلنے لگا اور فریاد کرنے لگا نقابدار نے دوڑکر لوح اٹھالی لیکن فقیر نے اسقدر شور کیا کہ معلوم ہوا سرانیل نے صور پھونکا اور مردے قبرونسے نکل نکل کر نقابدار کیطرف دوڑے لیکن ایک مردہ کفن پہنے ہوئے چھاگل پانی کی ہاتھ مین لیے ہوئے فقیر کیطرف چلا نقابدار نے لوح کو دیکھا اسمین لکھا تھا کہ قبل اسکے کہ یہ مردہ لاہوت جادو کے پاس پہونچے تم اسکے قریب جاکو اور لوح کو اس پانی مین غوطہ دے کر نکالو تو پھر تماشا دیکھو اگر تم نے غرضہ کیا اور تم سے پہلے مردہ فقیر کے پاس پہونچ گیا اور پانی کا چھینٹا اسنے دے دیا تو آگ بجھ جائے گی اور لوح سیاہ ہو جائے گی کوئی خبر نہ دے گی اور نہ لاہوت جادو مرے گا اسیوقت تم کو گرفتار کرلے گا بس یہ دیکھتے ہی نقابدار اُس مردے کیطرف جھپٹے اور مردہ فقیر کیطرف دوڑا کہ جلدی سے چھینٹا مارون نقابدار نے قریب اسکے پہونچکر لوح کو پانی مین غوطہ دے دیا اور الگ ہٹ گئے جو مردے قریب انکے آگئے انکون نے لپٹنے کا قصد کیا نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ دامن اپنا ہاتھ سے مردون کے بچانا اور نہین تو خود بھی مردہ ہو جائے گا اور ان مردون کا مردہ بھی تم پر بھاری ہو جائیگا انھین مردہ نہ سمجھنا بلکہ یہ سب زندہ ہین یہ دیکھ کر نقابدار نہایت پریشان ہوئے کہ یہ

کمخت تو بھوت بنکر پیچھے پڑے ہین ان سے کیونکر بچون ناچار تلوار کھینچی کہ بھاگا تو نہ جائے گا
اب چاہے گرفتار ہون یا بچون لیکن چمک جو تیغۂ لقا بدار کی اُن مردون پر پڑی چلا کر بھاگے
اُدھر اس مردے نے چھاگل کا پانی فقیر پر چھڑکا آگ تو فرو ہو گئی لیکن فقیر پانی ہو کر بہگیا
اور وہ پانی موجین مارتا ہوا مردون کیطرف چلا مردے بھاگے اور قبرون مین کودنے
لگے پانی نے تمام قبرون کو غرق کر دیا اور عجب اُلٹا اثر پیدا ہوا کہ جس قبر پر پانی آیا
اُسمین سے دھوان پیدا ہوا اور ساحر کے مرنے کی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من فلان جادو گر بود
آخر مین یہ تمام پانی ایک قبر وسیع مین جاکر غائب ہو گیا اور زمین کو زلزلہ سا پیدا ہو گیا
آندھی چلی خاک اُڑی زمانہ تیرہ و تار ہو گیا بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا
نام من لاہوت جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم اب جو
روشنی ہوئی تو نہ قبرین ہین نہ وہ مقبرہ بلند تھا چند ساحرون کی لاشون کے درمیان
ایک ساحر کی لاش پڑی تھی اور دیکھا کہ ملکہ کم کم جادو اپنی فوج سمیت سامنے
کھڑی ہے کم کم جادو نے کہا کہ مبارک ہو وہ بند مقابر فتح ہو گیا لقا بدار نے کہا کہ
آپ کو راستہ در بند میمونیہ کا معلوم ہے کم کم جادو نے کہا کہ جی ہان لقا بدار کم کم جادو
کے ساتھ در بند میمونیہ کیجانب چلتے ہین وہان ساحرون نے بادشاہ طلسم گنبد بے در
یعنے ملک لکمن جادو کو خبر پہونچائی کہ در بند مقابر طلسم کشا نے توڑ ڈالا اور
لاہوت جادو مارا گیا اب وہ کم کم جادو کو لیے ہوئے در بند میمونیہ کی جانب
روانہ ہوا ہے یہ سُنکر لکمن جادو پریشان ہو گیا اور کہا کہ غضب ہوا ارے یہ کیونکر ہوا
ہو گیا اور لوح طلسم کسطرح اسکو دستیاب ہوئی لوگون نے بیان کیا کہ میمون شاہ
نے تاج طلسم سے سار کر لیا اُسنے لوح دی ہو گی آپ کو میمون شاہ پر بہت
کچھ اعتبار تھا اور ہم لوگ اُسیوقت کھٹک گئے تھے جبکہ پہلی مرتبہ طلسم کشا یہان آیا تھا
اور اسیران طلسم کو رہا کر لے گیا تھا لیکن میمون شاہ نے یہ بہانہ کر دیا تھا کہ مین نے
قیدیون کو سکوے دیے اور لوح لے لی وہ خود ہی لوح کو بیکار سمجھکر پھینک گیا تھا اسلیے کہ جب وہ داخل
طلسم ہوا پھر اُسے لوح مل گئی یہ سُنکر لکمن جادو نے کہا کہ بلاؤ عقرب چشم جادو کو
کہ وہ فوج اپنی لے کر ملک میمونیہ پر جائے اور میمون شاہ کو مع طلسم کشا اور ملکہ
کم کم جادو وغیرہ کے کشتہ سحر کرے یہ سُنتے ہی عقرب چشم جادو حاضر کیا گیا اور
پوچھا کہ کیا حکم ہوتا ہے لکمن جادو نے اسے ملک میمونیہ پر بھیجنے کا حکم دیا
عقرب چشم جادو جانب ملک میمونیہ روانہ ہوا یہان لقا بدار نے بلق سوار ملکہ
کم کم جادو کو لیے ہوئے در بند میمونیہ مین پہونچے میمون شاہ آیا اور استقبال
کرکے لے گیا سب کو قصر بلوریہ مین ٹھہرایا کہ یہ جائے محفوظ ہے اگر بادشاہ طلسم
بھی آئے تو اندر قصر بلوریہ کے نہین داخل ہو سکتا ہے اسلیے کہ خاصیت قصر بلوریہ
کی یہ ہے کہ جو شخص اندر قصر بلوریہ کے جاتا ہے وہ سب بھول جاتا ہے یہ قصر خاص حکیم

جالینوس ثانی نے بنایا ہے اور اسی قصر مین وہ رہا کرتے ہین جسوقت یہ مجلس قصر بلوریہ
مین آراستہ ہوئی نقابدار نے میمون شاہ سے کہا کہ اب بلکہ آپ کی حفاظت مین ہین
اور مین درختون کیطرف جاتا ہون جو درمیان مین باقی رہ گئے ہین میمون شاہ نے
کہا کہ یہ حضور خوب جانتے ہین کہ مین ساحر نہین ہون اور جو ساحر میرے محکوم ہین وہ اس
قابل نہین ہین کہ ساحران طلسم سے مقابلہ کرسکین اگر کوئی افتاد پڑے تو کیا ہوگا ہرچند کہ
مجھے اپنی کوئی فکر نہین ہے مگر بلکہ کو اتنا سمجھاتے جائیے کہ یہ قصر بلوریہ کے باہر نہ آئین کہ
ابھی یہ بھی تمامل مقابلہ نہین ہین سحر انکا چھوٹا ہوا ہے یقینی بادشاہ طلسم کیطرف سے
کوئی نہ کوئی ساحر زبردست میرے اور آپ کی گرفتاری کے واسطے چلا ہوگا نقابدار
نے کہا کہ پھر کیا کرنا چاہیے میمون شاہ نے کہا لوح کو ملاحظہ فرمائیے نقابدار نے لوحکو
دیکھا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم ترتیب شکست دربندان کی خراب ہوگئی اس لیے کہ ایک
مرتبہ تو قبل از وقت آیا اور دربند پنجم کو خراب کیا دوبارہ آکر دربند اول کو شکستہ کرکے دربند
دوم پر گرفتار ہوا اور بہ مجبوری دربند چہارم یعنے دربند مقابر کو توڑنا پڑا اب پہلے دربند
ششم کو توڑ بعد ازان دربند دوم اور سوم کو شکست کرکے دربند ہفتم پر لشکر کشی کرنا کہ
وہان بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہوگا اگر بغیر دربند ششم کو فتح کیے ہوئے تو دربند دوم
یا سوم کیطرف جائیگا تو اہالیان دربند ششم اس ملک کو برباد کرینگے اور تیرا رفیق
میمون شاہ بھی گرفتار بلا ہو جائیگا یہ دیکھ کر نقابدار اٹھ کھڑے ہوئے اور دربند
میمونیہ سے جانب جنوب روانہ ہوئے جاتے جاتے ایک صحرا مین پہونچے کہ تمام صحرا
درختان چنار سے بھرا ہوا تھا درخت اسقدر نیچان تھے کہ دھوپ زمین تک بمشکل پہونچتی
تھی وروسط صحرا مین ایک چشمہ آب تھا گرد اس چشمہ کے بہت سے نارنگے اور نگلے
رکھے ہوئے تھے اُنمین چھوٹے چھوٹے درخت لگے ہوئے تھے پھول عجیب عجیب
رنگ کے کھلے ہوئے تھے کہ جیسے صنعت بانع قضا و قدر کی ظاہر ہو رہی تھی نقابدار
قریب اُس چشمۂ آب کے پہونچے چاہتے تھے کہ چشمہ سے ہاتھ منہ دھوئین کہ تمام صحرا
مین آگ لگ گئی ہر چہار طرف جلنے لگے اور شعلے بھڑک بھڑک کر پھیلنے لگے تمام
صحرا آتش بار ہوگیا کیطرف سے نکلنے کا راستہ نہ تھا نقابدار نے جلدی سے لوحکو
دیکھا لکھا تھا کہ جسوقت صحرا مین آگ لگے تو فلان اسم جو پشت لوح پر مرقوم ہے پڑھکر
اس چشمہ مین کود پڑو کنارے صحرا کے نکلوگے ایک ساحر اگیاری لیے
ہوئے بیٹھا ہوگا تم جاکر اینٹھی اُٹھا کر اُسکے سر پر دے مارنا جسوقت اُسکے جسم
مین آگ لگے گی تو یہ آگ فرو ہوگی اور دربند آتش بار فتح ہوگا یہ دیکھتے ہی نقابدار
نے جلدی سے اسم پڑھکر اپنے اوپر دم کیا اور چشمۂ آب مین کود پڑے جسوقت
پانون زمین سے آشنا ہوئے ایک دروازہ دکھائی دیا نقابدار اندر دروازے کے
گئے اب جو دیکھا تو اپنے کو ایک صحرا مین پایا دیکھا کہ ایک ساحر درخت کے نیچے

بیٹھا ہوا دہتڑ مار رہا ہے انگیٹھی سامنے رکھی ہوئی ہے اور سامنے صحرا ہے چنار مین شعلے بھڑک رہے ہین جو جو ساحر بخور روشن کرکے دہتڑ مارتا ہے آگ زیادہ ہوتی جاتی ہے تو بس نقاب دار مچھیٹ کر سامنے پہونچے اور انگیٹھی اٹھا کر اُسکے سر پر دے ماری کہ تمام جسم مین آگ لگ گئی اور یہ جلنے لگا جو جو ساحر جلتا تھا آگ درختان چنار کی کم ہوتی جاتی تھی یہانتک کہ ساحر جلکر خاک ہوا اور درختان چنار حالت اصلی پر آگئے کچھ دیر کے بعد آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من آتش بارچا دو بود حیف مردیم دچار ندیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم اب نقاب دار نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ در بند آتش بار فتح ہوا اب تھین چاہیے کہ سر اس ساحر کا کاٹ کر اپنے ہاتھ مین لے لو کہ آگے بڑھکر یہ کام آئے گا نقاب دار نے سر اُس ساحر کا تلوار سے قلم کرکے ہاتھ مین لیا اور ہدایت لوح کے موافق پھر در بند نجم کیجانب روانہ ہوئے انکو تو راہ مین بھوڑا جاتا ہے اور اول حال عقرب چشم جادو کا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ چالیس ہزار ساحرون کی معیت سے در بند سیمونیہ پر آکے پہونچا اور لشکر اپنا اُتارا یہ خبر میمون شاہ کو ہوئی میمون شاہ نہایت پریشان ہوا اور حال عقرب چشم جادو کے آنے کا ملکہ کم کم جادو سے بھی بیان کیا اور اپنے لشکر کو بھی قلعۂ میمونیہ سے باہر نکالا عقرب چشم جادو نے ایک نامہ میمون شاہ کو روانہ کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ ای میمون شاہ تو نے طلسم کشا کو جگہ دی اور بادشاہ سے بغاوت پر کمر باندھی لہذا بہتر و مناسب یہ ہے کہ اپنے افعال سے توبہ کرا اور طلسم کشا کو مع کم کم جادو لیکر حاضر خدمت ہو ورنہ بہت خراب ہوگا ملک چھن جائے گا اور عذاب الیم کے ساتھ قتل کیا جائے گا تجھکو نہین معلوم کہ اس طلسم کے کیا کیا اسرار ہین صرف لوح کام نہین دے سکتی ہے بہت سے ساحر اس طلسم کے ایسے بھی ہین جنکا قتل ہونا لوح سے ممکن نہین ہے چنانچہ مین بھی اُنھین مین سے ہون طلسم کشا میرا کچھ نہ کرسکے گا اور مین اُسے سر میدان گرفتار کرلے جاؤنگا جسوقت یہ نامہ میمون شاہ کو پہونچا اُنھون نے جواب تحریر کیا کہ ای عقرب چشم جادو تو فقط رازہاے طلسم سے آگاہ ہے اور مین اُس راز سے واقف ہون جس سے انجام بخیر ہوتا ہے تو جس کام کے واسطے آیا ہے اُسے شوق سے انجام دے اگر تیرے گرفتار کیے طلسم کشا گرفتار ہوسکے تو مین مانع نہین اور بلکہ کم کم جادو نے قصر بلوریہ مین قیام کیا ہے اُن پر بھی کوئی قابو نہین پا سکتا ہے تو تو کیا ہے اگر خود دشمن جادو بادشاہ طلسم بھی آئے تو ملکہ کو نہین اسیر کر سکتا ہے مین موجود ہون مجھے چاہے قتل کر چاہے اسیر کر لیجا جو تجھسے ہوسکے وہ کر جسوقت یہ جواب عقرب چشم جادو کو پہونچا اسنے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اُسیوقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی خبر میمون شاہ کو ہوئی میمون شاہ نے بھی اپنی فوج مین نقارۂ رزمی بجنے کا حکم دیا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی ساحرون نے سحر جگانا شروع کیے

اکیاریان روشن ہوگئین اور ہر طرف بجور رائی سرسون کو گل لوبان وغیرہ کا ہونے لگا
آوازین یا سامری یا جمشید کی بلند ہوئین ڈنکے ڈبرو بج رہے تھے سنکھ پھنک رہے
تھے اسطرف میمون شاہ کے لشکر مین صرف اسی ہزار ساحر تھے جو قلعہ کی حفاظت
کے واسطے معین کئے اور مطیع اسلام ہونے کی وجہ سے نقاب دار ابلق سوار کے
ہاتھ سے بچ گئے تھے یہ بیچارے اس قابل نہ تھے کہ عقرب چشم جادو سے مقابلہ
کر سکتے مگر سحر جگا رہے تھے اور آمادۂ مرگ ہو گئے تھے آپس مین چرچے تھے کہ یارو
ایک دن مرنا ضرور ہے پھر موت سے خوف کرنا بالکل بیکار ہے سردار ہمارا گیا ہوا ہے
اگر وہ دربند آتش بار کو فتح کر کے آگیا تو کیا حقیقت ہے عقرب چشم جادو کی
چشم زدن مین وہ اسے راستہ دار ابوار کا دکھا دیگا اور اگر وہ نہ آسکا تو ہم لوگون کی
قضا اسی کے ہاتھ سے ہے جو مرضی پروردگار کیا چارہ ہے غرضکہ اسی عالم مین زمانہ شب کی
برطرف ہوا اور خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلے طائران باغ
محو خوش الحانی ہوئے دونون طرف کے اہل لشکر میدان مین آکر صفین آراستہ
کرنے لگے بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیب نہیب دے کر ہٹ گئے تھے
کہ عقرب چشم جادو نے اپنا اژدر سحر بڑھایا اور میدان مین آکر نعرہ مارا کہ جسکو
تمنائے مرگ و آرزوے قضا ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو یہ سنکر لشکر میمون شاہ
سے احراق جادو نکلا اور سامنے عقرب چشم جادو کے پہونچکر اسنے کچھ اسم سحر
پڑھکر دستک دی دیکھا کہ ایک پتلی سحر کی قرابہ ہاتھ مین لیے ہوئے پیدا ہوئی
احراق جادو نے کہا کہ اپنا لشکر عقرب چشم جادو کو بس یہ سنتے ہی اس پتلی نے
جھپٹ کر وہی قرابہ سر پر عقرب چشم جادو کے کھینچ مارا کہ قرابہ ٹوٹا اور ہزارہا سانپ
پیدا ہوئے وہ سانپ تو عقرب چشم جادو کی کنپٹیون سے لپٹ گئے اور باقی سانپ
لشکر پر جاکر گرے جسکو کاٹا وہ بیہوش ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد کھوپری چٹک گئی اور
موت کی نیند سو گیا اور عقرب چشم کی بھی یہ حالت ہوئی کہ یہ معلوم ہوا سانپون نے
کنپٹیون سے آگ اسکے تمام جسم مین پھونک دی کہ یہ جلا جلا پکارنے لگا اور پتلی قہقہہ
مار کر ہنسی اور اسکو غصہ آیا اور اسنے کہا کہ ہنستی کیا ہے تو میری طرف دیکھ جلیسے ہی
پتلی نے اس سے آنکھ ملائی پانی ہوکر بہ گئی عقرب چشم نے کچھ اسم سحر پڑھکر دونون
سانپون کو کنپٹیون سے چھڑایا اور اسی پانی مین کھینچ مارا کہ یہ بھی پانی ہو گئے اب اسنے
اس پانی سے تھوڑا سا پانی شیشہ مین بھر لیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر اسے پاس
اپنے رہنے دیا اور نشتر جیبی سے نکالکر تھوڑا سا خون پیشانی کا لے کر اس پانی مین
شامل کیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر سر احراق جادو پر کھینچ مارا اب جو وہ شیشہ احراق
کے سر پر پڑتا ہے یہ معلوم ہوا کہ بارود مین آگ لگ گئی احراق جلنے لگا اور ہمہ تن
شعلہ بنکر اپنے لشکر پر گرا ہر چند ساحرون نے سحر کیے مگر کچھ نہ ہو سکا دم بھر مین سب جلکر

خاک ہوگئے آخر مین یہ شعلہ بھی فرو ہو گیا اور ایک آواز پیدا ہوئی کہ کتنی مرا نام من احراق جادو
بود حیف مردیم و جاندادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم اب عقرب چشم جادو نے میمون شاہ
کو آواز دی کہ دیکھا تم نے ایک ساحر نے میرے تمھارے لشکر کی کیا حالت کردی کہ ایک
تنفس نہ بچ سکا پھر مین تم کو سمجھاتا ہون کہ دوسرون کے واسطے اپنی سلطنت نہ تباہ کرو
اب بھی نقاب دار اور کم کم جادو کو میرے حوالے کردو مین خطا تمھاری معاف کرادونگا ورنہ
باندھ کر لے جاؤنگا میمون شاہ نے کہا کہ او ملعون تیری کیا حقیقت ہے جو مجھے باندھ
لے جائے ہان اگر تقدیر مین میری ذلت لکھی ہے تو مجبوری ہے یہ سنکر عقرب چشم جادو نے
زوبال اپنے سر کے توڑے اور کچھ اسم سحر پڑھ کر میمون شاہ کیطرف پھینکے اور آواز دی
کہ باندھ لو اس نمک حرام کو دیکھا کہ دو نون بال مار سیاہ ہنگ میمون شاہ کیطرف چلے
سرداران فوج اگرچہ سحر و ساحری سے ناواقف تھے مگر اپنے مالک کی حفاظت کیواسطے
آپڑے اور تلوارون سے سانپون کے ٹکڑے کرڈالے مگر یہ سانپ سحر کے بنے ہوئے
تھے اعمل نہ تھے کہ مرجاتے ہر ٹکڑا ایک سانپ ہو گیا اور لشکر کیطرف چلا یہانتک کہ
دو سانپ میمون شاہ کے قریب پہونچ گئے اور بازوون مین اسکے لپٹ کر تشکین کیلین
اور ڈستے ہوئے عقرب جادو کیطرف چلے باقی سانپون نے افسران فوج کو اسیر کیا اور
عقرب چشم جادو کیطرف لے چلے عقرب چشم نے کہا او میمون شاہ اسطرح چلنا
اچھا تھا جسکو تم کہتے تھے یا یہ چلنا بہتر ہوا جسطرح اب تو چلا جاتا ہے میمون شاہ نے کہا
کہ یہی جانا اس سے بہتر ہے کہ مجبوری سے ہو اپنے پاؤن سے دوزخ مین جانا اچھا نہین ہے
لیکن میمون شاہ نے ہلک کردعا کرنا شروع کی کہ او رب پاکذات مدد کر میری کہ اب یہ
کافر میری ذلت پر ہنستے ہین اور توہین کرتے ہین یہان تو یہ حالت ہے اور وہان ملکہ
کم کم جادو کو کسی نے خبر پہونچائی کہ عقرب چشم جادو نے دربند میمونیہ پر فوج کشی
کی ہے اور تمام ساحرونکو قتل کرڈالا یقین ہے کہ میمون شاہ بھی گرفتار ہو جائے یا قتل
ہو بس یہ سنتے ہی ملکہ کم کم جادو اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنی فوج کو ساتھ لیکر روانہ ہوئی
اسوقت پہونچی کہ عقرب چشم جادو میمون شاہ کو گرفتار کرکے لشکر کے سپرد کرچکا
تھا اور آپ بتلاش نقاب دار و کم کم جادو آگے بڑھا تھا اہل لشکر میمون شاہ کو قتل
کر رہا تھا کہ ملکہ کم کم جادو نے نعرہ کیا اور آواز دی کہ باش او حرامزادے یہ کیا ظلم
کر رہا ہے مجھے اگر میری تلاش ہے تو مین موجود ہون ان بیگناہون کے قتل کرنے سے
کیا فائدہ ہے یہ سنکر عقرب جادو نہایت خوش ہوا اور کہا کہ او ملکہ کم کم جادو
بہتر یہ ہے کہ میرے ساتھ عزت سے چلی چلیے ورنہ مثل میمون شاہ کے ذلت و خواری
سے چلنا ہوگا ہرچند کہ آپ دختر ہین بادشاہ قلعۂ ہفت رنگ کی اور شاگرد ملکہ
کیوان تاجدار کی ہین جو کہ بھائی ہین خداوند ساحران عالم یعنے اکوان تاجدار
کے مگر اب سحر آپ کا کمزور ہو چکا ہے سر راست آپ لائق مقابلہ نہین ہین ملکہ کم کم جادو نے

کہا کہ او ملعون اب بھی واپسیون کے واسطے یہی سحر ناقص کافی ہی یہ کہکر چوڑہ پر ہار تھو
ڈالا اور سیس پھول اپنا عقرب چشم جادو پر پھینک مارا کہ سینے پر اسکے پڑا یہ معلوم ہوا کہ
چنگاری گویا سینہ پر اسکے گل داغ بن گیا اور اسقدر جلن اس داغ مین پیدا ہوئی کہ یہ
تڑپنے لگا اگر یہ طلسم بند نہ ہوتا تو جلکر خاک ہوجاتا اب بلکہ کم کم جادو لشکر پر عقرب جادو
کے آکر گری اور اسکے سحر کو کاٹ کر میمون شاہ کو رہا کیا ہر چند فوج عقرب جادو نے گولے
ترنج نارنج بلکہ کم کم جادو پر مارے لیکن جو حربہ آیا وہ نثار ہوکر گر پڑا اور کم کم جادو نے
ایک ہار گلے کا اپنے اتار کر پھینک مارا کہ وہ ٹوٹا اور پھول اسکے بکھرے خوشبو پیدا ہوئی
ساحر مچھونے لگے بلکہ کم کم جادو نے اشارہ کیا کہ باندھو لو عقرب چشم جادو کو ساحر
حربہائے سحر پکڑ پکڑ کر عقرب چشم جادو پر گرے اور گولے ترنج نارنج برسانے لگے
عقرب چشم جادو بوکھلا گیا ادھر تو سینے پر ایک چنگاری آگ کی روشن ہوا اسکی سوزش
پریشان کر رہی ہوا ادھر فوج مسحور ہوکر برگشتہ ہوگئی بس اسنے جلدی سے کچھ اسم سحر پڑھکر
دست کی سامنے سے ایک جوگی پیدا ہوا کہا جاؤ اور بادشاہ طلسم کو اطلاع دے
جوگی تو اسطرف روانہ ہوا اور یہان عقرب چشم جادو نے تیز سحر پڑھکر اپنی فوج کو مقتل
کرنا شروع کیا ہاتھی کی مثل اسی مقام کے واسطے خلق ہوئی ہی بلکہ کم کم جادو کھڑی
ہنس رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ بس اسی سحر پر مجھے ناز تھا دیکھا تو نے میرے سحر کو بس
یہ سنکر عقرب چشم جادو نے زبان مین نشتر دے کر خون لیا اور ایک ساحر کو ذبح
کرکے خون اسکا اپنی زبان کے خون مین آمیختہ کرکے کچھ اسم سحر دم کرکے ان بکھرے
ہوئے پھولون پر چھینٹ مارا جنکی خوشبو نے لشکر کو برگشتہ کر دیا تھا جس پھول پر قطرہ خون
گرا وہ جلکر خاک ہوا اور دھوان منتشر ہونے سے لشکر کے ہوش درست ہوئے اور
دست خون آلودہ سب نے سینے کے داغ پر مل لیا کہ چین ملے اب عقرب جادو
نے لشکر کم کم جادو پر اپنے لشکر کو گرا دیا ساحر ترنج نارنج گولہ نولا دی کچھ پیکانون کا
کچھ سحر کا پکڑ پکڑ کر لڑنے جنگ ہونے لگی سحر چلنے لگے حیات کرنے برپا ہوئی
ادھر کم کم جادو اور عقرب چشم جادو مین سحر ہونے لگے لڑتے لڑتے قریب دوپہر
کے نوبت آئی اور اب دونون کی عجیب حالت ہی کہ دفعۃً زمین شق ہوئی اور نعرہ
ہوا کہ منم منمن جادو دیکھا کہ بادشاہ طلسم زمین سے برآمد ہوا اور جھپٹ کر گلدستۂ سحر
سینہ پر کم کم جادو کے پھینک مارا کہ کم کم جادو کو بیہوشی طاری ہوئی ایک تو یہ یون ہی
لاچار تھا نہ تھی دوسرے بادشاہ طلسم نے دھوکا دیا اور سنبھلنے کی مہلت نہ دی بس
جیسے ہی کم کم جادو بیہوش ہوئی منمن جادو نے کہا او عقرب چشم اسے تو مین لیے
جاتا ہون اب تو در بند میمو نیہ کو مٹا کر آنا یہ کہکر پنجہ بنکر گرا اور کم کم جادو کو لیے
ہوئے با حسب قلعہ منمن حصار روانہ ہوا اب عقرب چشم جادو پھر چلا اور اسنے
[illegible] لشکر کم کم جادو کا اپنے مالک سے [illegible] جانے سے بدل ہو

اور دست بدعا ہوا کہ بارالہا اس بلا سے نجات دے ابھی ہم قید بلا سے چھوٹے تھے
کہ پھر اسیر ہوا چاہتے ہین اور بالفرض تو اب ایذا سے قید ہرگز نہ اٹھا سکین گی ہنوز سخن
ورد زبان تھا کہ تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا اور جانب صحرا سے تیز گرد و غبار بلند ہوا جسوقت
گرد قریب پہونچکر تیز ہوئی دیکھا کہ نقابدار ابلق سوار سر آتش بارجادو کا ہاتھ مین
لیے ہوئے چلے آتے ہین میمون شاہ تو آمد نقابدار سے نہایت خوش ہوا اور آواز
دی عقرب چشم کو کہ لے قضا تیری آپہونچی ہے لیکن عقرب چشم جادو کو کوئی پروا نہ ہوئی
اسلیے کہ یہ جانتا ہی میری قوت کو صرف لوح طلسمی کافی نہین ہی جب تک دربند
ششم فتح نہ ہو اسوقت تک مین بھی قتل نہین ہوسکتا ہون اور دربند ششم کا نقابدار
کو خیال بھی نہ ہوگا یہ ابتدائی دربندون کو پہلے شکست کرے گا یہ خبر نہ تھی کہ نقابدار نے
دربند ششم کو توڑ ڈالا ادھر نقابدار ابلق سوار نے دیکھا کہ دربند میمونیہ مین ایک قیامت
برپا ہی ساحرون مین جنگ ہو رہی ہی ہر طرف ساحرون کے مرنے سے شور فریاد و فغان
بلند ہی آندھیان چل رہی ہین آتش باری و برق باری ہو رہی ہی آوازین کشتی مرا کی بلند
ہین بس نقابدار نے نعرہ کیا کہ تمام صحرا تھرا گیا اور عقرب چشم جادو بھی کانپ اٹھا
مگر دل کو مضبوط کیا کہ یہ تیرا کیا کرلے گا اور ترنج سحر پکڑکر طرف نقابدار کے چلا نقابدار
نے لوح کو اٹھاکر ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے نقابدار بہادر یہی سر جو تمھارے ہاتھ مین ہی
فلان اسم پڑھکر عقرب چشم جادو پر کھینچ مارو پھر تماشا قدرت خدا کا دیکھنا نقابدار نے
ایسا ہی کیا سر جو سینہ عقرب چشم جادو پر پڑا یہ معلوم ہوا کہ ایک گولہ پڑا سینے کو توڑکر
پار گذر گیا اور عقرب چشم جادو زمین پر گر تڑپنے لگا شور قیامت برپا ہوا بیر شور
کرنے لگے تمام میدان لرزنے لگا جسوقت لاش اسکی پھڑک کر سرد ہوئی آواز آئی
کہ کشتی مرا نام من عقرب چشم جادو بود افسوس مردیم و جاندادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم
ادھر لشکر ملکہ کم کم جادو نے لشکر عقرب چشم کو شکست دی یہ ساحر لاش عقرب چشم جادو
کی اٹھاکر طرف قلعہ ملکن حصار کے فرار کر گئے اور میمون شاہ نقارہ فتح بجاتا ہوا نقابدار
کو لیے ہوئے قلعہ میمونیہ مین داخل ہوا لیکن جسوقت حال گرفتاری ملکہ کم کم جادو
کا سنا تو نقابدار نہایت پریشان ہوئے اور کہا کہ اب کیا ہوگا میمون شاہ نے
کہا کہ اب شام ہوگئی ہی رات بھر تو قصر بلوریہ مین آرام کیجیے صبح کو جو حکم لوح دے
اسکے موافق عمل مین لائیے گا یہ سنکر نقابدار خاموش ہو رہے اب انکو تو یہان چھوڑا جاتا
ہی اور حال ملکن جادو کا بیان کیا جاتا ہی کہ یہ ملکہ کم کم جادو کو اسیر کیے ہوئے قلعہ مین
آیا اور تکلہ زبان پر کم کم جادو کی سوزن کرکے قفس مین بند کیا اور ہوشیار کرکے کہا
کہ کیون اے کم کم جادو اب کیا کہتی ہو اگر وصل اس شخص کا منظور کرو تو بہتر ہی ورنہ اب
مین تم کو تمھارے باپ ملک اصفر زرد پوشان کے پاس قلعہ مفت رنگ مین
بھیجدونگا وہان یہ خدا پرست نہ جاسکین گے نہ تم کو رہا کرینگے اور اگر وصل میرا

منظور کرو تو ہمین ابھی اس قفس سے رہا کرون اور اگر تم کو یہ خیال ہو کہ نقابدار ہمارا حسب لوح
ہے تو یہ سن رکھو کہ لوح ہمارا کچھ نہین کر سکتی ہے ہمین بھی یہ معلوم تھا کہ بانیان طلسم لوح بنا کر
چھوڑ جاتے ہین ہم نے اسکا بھی انتظام کر لیا ہے کہ ایک ساحر کی روح دوسرے کے ساتھ
وابستہ ہے نقابدار سر پٹک کر مرجائے گا مگر ہرگز ملمن حصار پر قابو نہ پائے گا اگر ہمین دروازہ
قلعہ کا بند کرون تو نقابدار لوح کی قوت سے نہ دروازہ کھول سکتا ہے اور نہ تم کو رہا کر سکتا
ہے جب یہانتک پہونچ نہ سکے گا تو رہا کیونکر کرے گا یہ سنکر کم کم جادو کی آنکھون سے
آنسو جاری ہوئے اور چشم حسرت سے جانب فلک دیکھا کہ یہ بھی شان خدا کی ہے کہ ایک
ادنے ادنے ملازم ہمارے خواستگار ہون اگر اس حال پر ملال مین نہ ہوتی تو زبان اسکی
گدی سے کھینچ لیتی مگر خیر اب تو مبتلاے بلا ہون اگر اس آفت سے بچ جانا پائی تو خبر دیکھا
جائے گا ملمن جادو نے خوش ہو کر قلم دوات سامنے ملکہ کے رکھدی کہ جو منظور ہو وہ
تحریر کرے ملکہ نے سکوت سے کام لیا اور کوئی جواب اسکے پشیمان نہ ہوا وہ کاغذ دیا ملمن
جادو نے قفس ملکہ کا ایک در رفتہ مین لٹکوا دیا اور خود انتظام جنگ مین مصروف
ہوا کیونکہ اسے یقین تھا کہ فتاح طلسم لشکر کشی ضرور کرے گا وہان جسوقت رات
گذر کر صبح ہوئی تو نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم تم کو چاہیے
کہ ہر رنج و بلا مین شاکر رہ اور نظر الطاف الہی پر رکھو کم کم جادو کی اسیری کا خیال
نہ کرا بھی کچھ زمانون کی تکلیف تسمت مین کم کم جادو گی اور ہر پہلے جا کر دربند دوم کو
فتح کرا اور مہالان جادو کو قتل کر ابعد اسکے جو کچھ لوح بتلائے اسپر عمل کرنا اور اب کوئی
ساحر اس دربند پر نہ آئے گا کیونکہ بادشاہ طلسم کو انتظام قلعہ ملمن جادو سے اتنی
فرصت نہین ہے جو وہ دوسری طرف خیال کرے یہ دیکھ کر نقابدار ابلق سوار جانب
مشرق روانہ ہوئے کہ اسیطرف کی ہدایت لوح سے کی تھی جاتے جاتے ایک صحراے
سبزہ خرم مین پہونچے لوح کو دیکھا معلوم ہوا کہ یہ دربند مہالان نہین ہے اور آگے جاؤ
جہان سے ریگستان شروع ہوا ہے سرحد دربند دوم کی سمجھنا نقابدار آگے روانہ ہوئے
سیر صحرا کرتے ہوئے دوپہر کے وقت بیابان ریگ مین پہونچے ریگ اسقدر گرم
تھی کہ چند قدم کی رہروی مین موزے گرم ہو گئے اور دھوپ کی تابش سے اسلحہ
جلنے لگے تشنگی غالب ہوئی سب حالتین وہی پیدا ہوئین جو پہلی مرتبہ پیدا ہوئی تھین
لیکن کوئی انسان نظر نہ آیا جسوقت چار دیواری باغ کی دکھائی دی نقابدار نے
لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم اسی قاعدے کو یاد کر کہ اگر دروازہ کھلا ہوا ہو
تو دیوار توڑ کر اندر باغ کے داخل ہو اور اگر دروازہ بند ہو تو دروازہ توڑ کر داخل باغ
ہوا کر پہلی ہی مرتبہ تو اس قاعدہ پر عمل کرتا تو مبتلاے بلا نہ ہوتا اور اتنی زحمتین نہ
اٹھانا پڑتین نقابدار قریب دروازہ باغ کے پہونچکر دروازے پر گرز مارا کیونکہ
دروازہ بند تھا ساتھ ہی گرز کے دروازہ اڑ اڑ کر گرا اور اندر باغ کے ایک شور بلند ہوا

کہ وہ بیدار گر پھر آپہونچا نقابدار جلدی سے داخل باغ ہوتے دیکھا کہ وہی تازین ہو پھلی مرتبہ لی تھی
بال پریشان کیے ہوئے ہاتھ رومال سے باندھے روتی پیٹتی چلی آتی ہے نقابدار نے لوح کو دیکھا
لکھا تھا کہ قریب ہین اسکے نہ آنا کہ یہ مکار ہے اور پھر گرفتار بلا کرنا چاہتی ہے جسوقت یہ قریب
تجھ سے آئے اور قدمو نپر گرے خیال اسکی عاجزی پر نہ کرنا کہ آیندہ تجھین عاجز و مجبور ہونا پڑیگا
تجھین چاہیے نہ فلان اسم جو کنارہ لوح پر لکھا ہے پڑھتے ہی جسوقت یہ تجھ سے پاؤن پر تجھے لوح
اسکی پشت پر دے مارنا نقابدار نے ایسا ہی کیا کہ جسوقت یہ قدمو نپر جھکی نقابدار نے
لوح پشت پر ماری سینہ کو توڑکر پار گر گئی اور مہالان جادو چیخ مار کر زمین پر گری اور
شعلہ بنکر تمام باغ کو جلا دیا بڑی دیر تک شعلہ گیرودار بلند رہا پھر خاک اڑا دیا گیے جسب
کوئی قابو نہ چلا پکار کر چلے گئے کہ نشنی و انام من مہالان جادو بود حیف مردیم وجاندادیم
و بہ مطلب خود نہ رسیدیم اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا نقابدار نے کہ صحرا ہے اور لاش ایک
لکاتہ کی پڑی ہوئی ہے کہ سن اسکا ڈھائی سو برس سے کم نہوگا رنگ اسکا تانبے کے مانند سیاہ
ہے دو دانت بڑے بڑے نکلے ہوئے ہین نقابدار لاش کو اسکی ٹھوکر مار کر آگے بڑھے
لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اب مرحلہ دربند سوم کا اور باقی ہے بعد اسکے بادشاہ طلسم سے
مقابلہ ہے یہان سے دہنی جانب روانہ ہو اور جسوقت قریب ایک مینار بلند کے پہونچو گے
تو پھر لوح کو دیکھ لینا نقابدار دہنی جانب روانہ ہوئے جاتے جاتے دو گھڑی دن باقی ہوگا
کہ ایک میدان وسیع نظر آیا وسط میدان مین ایک مینار بلند تھا اور اسکے ایک عقاب
بیٹھا ہوا تھا جسے ہی عقاب نے نقابدار کو دیکھا اواز دی کہ اے ساکنان دربند مینارہ ہوشیار
ہو جاؤ کہ طلسم کشا آپہونچا یہ سنتے ہی صحرا سے چار شیر پیدا ہوئے اور گرد نقابدار کے کاٹنے
کرنے لگے ادھر عقاب نے نقابدار کے سر پر تاختے لگانا شروع کیے نقابدار نے
لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم و سیاحین عجائبات جسوقت شیران طلسمی گھیرلین اور عقاب
تاختے لگانے لگے تو تجھے چاہیے کہ فلان اسم پڑھکر اپنے اوپر دم کرنے اور لوح اسطرح
پھینک دینے کہ دور جاکر گرے عقاب لوح لینے کو جھکے گا اور شیر بھی لوح کیطرف دوڑ جائینگے
تو ضرب گرز سے اس مینار کو منہدم کر دینا مینار گرتے ہی ایک قفس بھی گرے گا کہ وہ مینار کے
اندر ہے تیلیان قفس کی توڑکر باز کو رہا کرنا کہ یہ باز بھائی ہے ملک لمعن جادو کا پہلے یہی
بادشاہ طلسم تھا لمعن جادو نے اراکین دولت سے سازکر کے اسکو گرفتار کر لیا تھا
جسوقت باز رہا ہوگا عقاب کو مار کر انسان ہو جائے گا اور تیرا شریک ہوگا اس سے تجھے
بڑی مدد ملے گی اور یہ شیر عقاب جادو کے چاروں فرزند ہین موت انکی عقاب جادو
کے مرنے پر موقوف ہے اور اگر تو نے اپنے کام مین دیر کی اور سات چکر شیرون نے گرد
تیرے لگائے تو بھی مثل اس مینار کے بے حس و حرکت ہو جائے گا یہ دیکھتے ہی نقابدار
نہایت پریشان ہوئے اور جلدی سے اسم کو تمام کر کے لوح بقوت تمام پھینکی کہ دور جاکر
گری عقاب لوح کیطرف کندے جوڑکر چلا اور شیرون نے بھی لوح کا رخ کیا نقابدار کو

مہلت ہی مجھیکو بقوت صاحبقرانی بینار پر گرز مارا کہ اڑا اڑا کر بینار گرا اور ایک قفس قد آدمی
ہوا سامنے آکر نقاب دار کے گرا ایک باز اس قفس مین پھڑ پھڑا رہا تھا نقاب دار نے جلدی
سے قفس کو توڑ کر باز کو نکالا باز رہا ہوتے ہی کندے جوڑ کر عقاب کیطرف چلا عقاب
لوح کو پنجہ مین دبا کر اڑا تھا کہ باز سر پر پہونچ گیا اور پر مار کر پہلے تو لوح کو گرا دیا بعد اُسکے پنجہ
مین گردن دبا کر زمین پر لایا اور گردن نوچ کر عقاب کو مار ڈالا اب چارون شیر باز پر جھپٹ کر
چلے تھے کہ باز نے جسکو پر مارا وہ جلکر خاک ہوا چارون شیر جل گئے اور باز خون عقاب
مین لوٹنے لگا دیر تک گیر و دار کی صدائین بلند رہین آندھی چلا کی خاک اڑا کی بعد کچھ دیر کے
آواز ین پیدا ہوئین کہ کشتی مرا نام من عقاب جادو بود جیف مردیم و جاندادیم و بہ مطلب
خود نہ رسیدیم اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا نقاب دار نے کہ لاشین پانچ ساحرون کی پڑی
ہوئی ہین اور ایک جادوگرا اس حال خراب سے کہ بال و ناخن بڑھے ہوئے ہین چلا آتا ہے
نقاب دار نے فرمایا تو کون اسنے دست بستہ عرض کی کہ غلام وہی باز ہے جسے حضور نے ایک
مدت کے بعد قید سے رہائی بخشی مین بھائی ہون ملک یمن جادو کا نام میرا یمن جادو
ہے مین نے خواب دیکھا تھا کہ جسوقت فتاح طلسم آئے گا اُسوقت پھر تجھے سلطنت نصیب
ہوگی مگر تو اطاعت فتاح طلسم کی اختیار کرنا اور نہ مذہب اسلام کو قبول کرنا اور اُسکا شریک
ہو کر اُسکے مدد دینا لہذا اسلام بسر و چشم خدمت کے واسطے موجود ہے نقاب دار نے لوح کو دیکھا
لکھا تھا کہ یہ سچ کہتا ہے جو کچھ کہے اُسے صحیح جانو اور دروغ نہ تصور کرو یہ دیکھ کر نقاب دار بہادر
نے یمن جادو کو اپنے ساتھ لیا اور جانب دربند میمونہ روانہ ہوئے انھین پھر راہ
مین چھوڑا جاتا ہے اور حال یمن جادو کا گذارش کیا جاتا ہے کہ جسوقت اسنے انتظام
قلعہ یمن حصار سے فراغت پائی تو وزرا سے صلاح کی کہ اب کیا کرنا چاہیے سب نے
عرض کی کہ اطمینان سے بیٹھے رہیے اگرچہ لوح طلسم کشا کے پاس ہے مگر بیکار ہے اسلیے کہ
لوح قتل یمن جادو کی ہے کیونکہ اصل بادشاہ طلسم وہی تھا آپ نے اپنی زندگی کا
سامان ایسا مضبوط کر لیا ہے کہ کوئی آپ کو قتل نہین کر سکتا بادشاہ نے کہا یہ سچ ہے مگر جو
نقاب دار نے دربند منارہ فتح کر لیا اور یمن جادو رہا ہو کر اُسکا شریک ہو گیا تو بڑی مشکل
ہے اسواسطے کہ وہ اسرار طلسم سے آگاہ ہے اور برابر کا ساحر ہے اگرچہ سحر اُسکا ترک ہے اور
بالفعل وہ قابل مقابلہ نہین ہے مگر سات روز بعد وہ مقابلہ کر سکتا ہے میرے نزدیک
یہانسے چلکر قصر بلوریہ پر پہلے قبضہ کر لینا چاہیے ورنہ یہ مقام محفوظ بھی اُسی کے قبضہ
مین رہے گا جسوقت اُسے شکست ہوگی وہ قصر بلوریہ مین پناہ لے گا ہم اُسکا کچھ نہ
کر سکینگے امراء وزرا نے عرض کی کہ پھر جو مناسب جانیے وہ کیجیے بادشاہ نے کہا کہ فہیم جادو
اور سہیم جادو کو بھیجے دیتا ہون کہ وہ جاکر قلعۂ بلوریہ پر قبضہ کر لین اور میمون شاہ سے
یون نہ بولین اگر وہ مزاحمت کرے تو اُس نمک حرام کو قتل کر ین غرضکہ ایسا ہی ہوا کہ
یہ دونون ساحر حسب الحکم بادشاہ اسی ہزار ساحرون کی جمعیت سے جانب قصر بلوریہ

روانہ ہوئے وہان میمون شاہ انتظار فقا بدار ا بلق سوار مین بیٹھا تھا کہ یکایک جانب
قلعۂ لکمن حصار سے لکھ ہا سے ابر مختلف اللون نمایان ہوئے اور زرین کیطرف متوجہ ہوئے
اسنے رفقا سے اپنے کہا کہ آمد فوج ساحرون کی معلوم ہوتی ہو خدا خیر کرے مالک ہمارا ابھی
در بند دنکو فتح کرکے آیا نہین اور یہان یہ سامان ہین دیکھیے کیا ہوتا ہو اتنے مین وہ ابر زمین
پر اُترے اور ہر لکھ ابر مین سے ساحر نمودار ہوئے اور انھون نے سامنے قلعہ میمونیہ
کے خیمہ اپنا برپا کیا اور فہیم جادو نے میمون شاہ سے کہلا بھیجا کہ ہم بادشاہ طلسم کی جانب سے
قصر بلوریہ پر قبضہ کرنے آئے ہین اگر تم مزاحمت نہ کروگے تو ہم تم سے تعرض نکرینگے کہ
ہم کو حکم جنگ نہین ملا ہو اور اگر اس معاملہ مین دراندازی کروگے سزاے سخت پاؤگے
جسوقت یہ پیام فہیم جادو کا میمون شاہ کو ملا یہ نہایت پریشان ہوا لیکن کنیزان ملکہ کم کم
نے میمون شاہ کو بہت تسلی دی اور کہا کہ تم پریشان نہ ہو اگرچہ مالک ہماری گرفتار
بلا ہوئی ہو لیکن پھر خلاصی پا کر دے گا جسوقت تک ہمارے دم مین دم باقی ہو قلعہ بلوریہ
پر قبضہ نہ ہونے دینگے اور خدا سے امید یہ ہو کہ جنگ ختم ہونے سے پیشتر نقا بدار دلاور
بھی تشریف لے آئینگے وہ ایک دم مین سب کو مار کر بھگا دینگے کیونکہ صاحب لوح ہین
بالفعل آپ یہ جواب لکھ بھیجیے کہ ہمین دو روز کی مہلت دو ہم تیسرے روز جواب دینگے
اتنے عرصہ مین یقینی نقا بدار دلاور در بند دنکو فتح کرکے آجائینگے اور اگر فہیم جادو
مہلت نہ دے گا کچھ پروا نہین خدا و دلدار کریم حافظ و نگہبان ہو میمون شاہ نے اسیوقت
انکی راے کے موافق جواب تحریر کر دیا قاصد جواب نامہ لے کر فہیم جادو کے پاس گیا
اور جواب پیش کیا فہیم جادو جواب پڑھ کر نہایت برہم ہوا اور اسنے حکم دیا کہ بجے طبل
جنگ کل دم بھر مین قصر بلوریہ مع قلعۂ میمونیہ سے لونگا اور اس نمک حرام کو گرفتار کرکے
خدمت بادشاہ مین لے جاؤنگا کیونکہ اب بغیر اسکے چارہ نہین ہو یہ ذرا تاخیر کریگا
یہ فوج کم کم جادو کے زور پر بھولا ہوا ہو غرضکہ حسب الحکم فہیم جادو نقارۂ رزمی پر چوب
پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی ہرکارے خبر کے کر خدمت مین میمون شاہ کی آئے اور
بعد دعا و ثناے شاہی بجا لانے کے عرض کی کہ فوج دشمن مین طبل بجا ہو آپ کیا حکم
دیتے ہین میمون شاہ نے کہا کہ ہمارے یہان بھی نقارۂ رزمی بجے جو کچھ ہونا ہوگا وہ
میدان مین ہو جائے گا دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر ست یہان بھی کوس
حربی نواز ش مین آیا تیاری جنگ ہونے لگی ساحر اپنے اپنے سحر جگانے لگے غیر ساحر
حربہاے جنگ درست کرنے لگے تمام رات تیاری جنگ رہی صبح کو دونون لشکر معرکہ
آراے میدان قتال و جدال ہوئے نقیب نہیب دے کر نکل گئے تھے کہ لشکر کفار سے
فہیم جادو نکلا اور میدان مین آکر اسنے کچھ اسم پڑھ کر جانب آسمان اشارہ کیا دیکھا کہ
ہزارہا طائر پیدا ہوگئے اور لشکر میمون شاہ پر گرے جسپر سایہ طائر کا پڑگیا وہ پتھر کا
ہو گیا لشکریان ملکہ کم کم جادو نے ہرچند سحر کیے اور چاہا کہ اس بلا کو دفع کرین مگر

ممکن نہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد نصف سے زیادہ لشکر بیچو کا ہو گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ صحرا
مین بیخانہ بنایا گیا ہے اب تو ان لوگون نے دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے
اور عرض کرنے لگے کہ اے کس بیکسان و اے دادرس غریبان اس وقت مشکل مین ہماری خبر
لے اور ہم کو اس بلا سے نجات دے ہم نہین جانتے کہ ہم پرستش کنار کے لائق نہین
مر کر بت ٹوٹنے سے خاک ہو جانا بہتر ہے ہنوز سخن در دہان تھا کہ تیر دعا ہدف مراد پر بیٹھا
اور جانب صحرا سے تیغ گرد بلند ہوا سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہے یکایک گرد شق ہوئی
دیکھا کہ نقاب دار ابلق سوار پشت مرکب پر بیٹھے ہوئے لوح مثل آفتاب کے چمکتی
ہوئی ہاتھ مین تیغہ کھینچا ہوا آتے ہین نقاب دار نے نعرہ کیا اور فہیم جادو کیطرف چلے
فہیم جادو نے کہا کہ او نقاب دار مفلوک روزگار تو کہان سے آیا ہے کہ تمام طلسم مین ہلچل
ڈالدی ہے در بندونکو تو نے شکستہ کیا ساحرون کو مارا مگر میرا تو کچھ نہین کر سکتا ہے
اسواسطے کہ لوح میرے قتل کو کافی نہین ہو سکتی ہے بادشاہ ہمارا نہایت ہوشیار ہے وہ
سمجھتا تھا کہ طلسم کے لیے لوح ضروری چیز ہے اگر فتاح طلسم آیا اور لوح اُسکے ہاتھ لگ
گئی تو بے بسی کے ساتھ قتل ہو جائینگے اُسنے انتظام اسکا یہ کیا کہ لوح کو اپنے اور اپنے
چند سردارون کے واسطے بیکار کر دیا اور اپنی موت کا سامان اس لوح کے علاوہ مقرر کیا
جس سے کوئی باخبر نہین ہے اب مین تجکو سر میدان مارونگا یہ سُنکر نقاب دار نے للاور سے
فرمایا کہ او ملعون اگر لوح بیکار ہو گئی تو اقبال میرا بیکار نہین ہوا ہے اب دیکھون تو میرے
ہاتھ سے قتل ہوتا ہے یا مجکو تو قتل کرتا ہے یہ فرماتے ہوئے فہیم جادو کیطرف چلے
فہیم جادو نے جھپٹ کر ترنج سحر زمین پر مارا کہ ترنج پڑتے ہی تڑاقا پیدا ہوا زمین شق
ہوئی اور دھوان نکلا کہ لوح سیاہ ہو گئی اور نقاب دار گلے تک غرق زمین ہو گئے اور
فہیم جادو تیغہ سحر پکڑکر نقاب دار کیطرف چلا یہ دیکھ کر میمون شاہ نے گریبان پھاڑا
اور لشکر کم کم جادو کے لوگ جھپٹ پڑے گولے ترنج نار نج فہیم جادو پر مارے
لیکن یہ ساحر بلائے بے درمان اور آفت روزگار ہے انھین چند ساحرون پر دارو مدار
سلطنت ہے چارون طرف سے اسپر ترنج و نارنج تیر و تفنگ کی بوچھار ہو رہی تھی مگر
کوئی حربہ کارگر نہ ہوتا تھا جدھر ہاتھ سے اشارہ کر دیا حربہ اسے سحر پلٹ پڑے اور
فہیم جادو نقاب دار ابلق سوار کو قتل ہی کیا چاہتا ہے تیغہ سحر ہاتھ مین کھینچا ہوا ہے
شاہزادہ بار بار لوح کو دیکھتا ہے لوح سیاہ ہے کہ یکایک ایک برق چمکی اور چمک کر
سر فہیم جادو پر پڑی کہ اسکے دو ٹکڑے ہوئے ساتھ ہی نعرہ ہوا کہ منم شاہنشاہ ساحران
یعنے ملک الملکن جادو کیون او نمک حرام تو نے ثمرہ محسن کشی کا دیکھا بس اسکے مرتے ہی
زمانہ تیرہ و تار ہو گیا آندھی چلی خاک اڑی شور گیر و دار برپا رہا بعد کچھ دیر کے آواز پیدا
ہوئی کہ کشتی مرا نام من فہیم جادو بود حیف بر دیم و جاندادیم و بہ مطلب خود نرسیدیم
اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا کہ لاش فہیم جادو کی زمین پر پڑی ہے اور جسقدر لوگ کہ پتھر کے

ہوگئے تھے وہ اپنی ہیئت اصلی پر آگئے نقابدار ابلق سوار نے بہت تعریف کی اکمن جادو نے کہا کہ مین اسی غرض سے حضور سے علحدہ ہوگیا تھا مین جانتا تھا کہ اب اُن ساحرون سے سامنا ہوگا جنسے لوح کا تعلق نہین ہی اور سامان قتل اُنکا علحدہ ہی جس سے مین واقف ہون لیکن شہیم جادو نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ فہیم جادو مارا گیا بس اسنے راہ فرار پر قرار لیا اور مین جادو اسکے تعاقب مین چلا شہیم جادو قریب قلعہ اکمن حصار پہونچ چکا تھا کہ اکمن جادو بھی سر پر جا پہونچا اور نعرہ کیا کہ او ملعون کہان جاتا ہی شہیم نے کہا او شاہ میرے مجال نہین ہی کہ مین تجھ سے مقابلہ کر سکون تو مجھے جانے دے بھاگنے کا پیچھا کرنا روا نہین ہوتا اور مین وعدہ کرتا ہون کہ آیندہ بھی آپ سے مقابلہ نہ کرونگا اکمن جادو نے کہا کہ خیر جا اور اپنے بادشاہ سے کہدینا کہ بہتر و مناسب یہ ہی کہ دین اسلام کو قبول کرا اور ملکہ کم کم جادو کو لے کر حاضر خدمت نقابدار ہوتا کہ مین عفو قصور کرادون اور قسم کھاتا ہون اپنے دین و مذہب کی کہ سلطنت سے دست بردار ہوکر کسی دوسرے مقام کو بسا ونگا اور تجھ سے متعرض نہ ہونگا اور اگر اسکے خلاف کیا تو یہ یاد رہے کہ مجھ سے کوئی راز طلسمی پوشیدہ نہین ہی تمام طلسم کو خاک مین ملا دونگا شہیم جادو نے کہا کہ ایک تحریر اس مضمون کی دے دیجیے تو مین بادشاہ کو سمجھا دون اور اسکے اطمینان سلطنت دلا کر لے آؤن یہ سنکر اکمن جادو نے تحریر لکھدی شہیم جادو نامہ اکمن جادو کا لے کر داخل قلعہ ہوا اور تمام حال جنگ فہیم جادو کا اور مارا جانا اکمن جادو کے ہاتھ سے بیان کیا اور تحریر اکمن جادو کی خدمت مین مکمن جادو کی پیش کی یہ سنکر مکمن جادو نہایت پریشان ہوا اور ارکین دولت سے صلاح لی کہ کیا کرنا چاہیے اگر لڑتا ہون تو تمام مرحلہ جات باطنی بھی ٹوٹتے ہین اور طلسم ظاہر کا تو خاتمہ ہوچکا ہی اور اگر اطاعت کیے لیتا ہون تو بھی بہت سے اندیشے ہین اول تو یہ کہ اگر اکمن جادو نے دھوکا دے کر مجھے قید کر لیا جسطرح مین نے اُسے گرفتار بلا کیا تھا تو عاقل مجھے جیتو نہ چھوڑینگے اور تحریر کام نہ آئے گی اسلیے کہ جب ہم قید ہوگئے تو مدعی کون ہوگا اور فریاد کس کے پاس لے جائیے گا علاوہ اسکے خوف کیوان تاجدار کا بھی ہی کہ وہ کم کم جادو کو میرے سپرد کر گئے تھے بہرطور لڑنا ہی مناسب معلوم ہوتا ہی بے لڑے اطاعت کرنا درست نہین ہوا خواہون نے بھی عرض کی ہماری راے نہین کہ آپ حاکم ہوکر پھر محکوم بنیے اور خداوند نہ طاق کو دشمن بنائیے ابھی مرحلہ جات باطنی کا ٹوٹنا دشوار ہی اور بالفرض محال اگر اکمن جادو نے فتح طلسم کرادی کہ فتاح طلسم اُسکا شریک ہی اور لوح طلسمی اُسکے پاس ہی جب بھی آپ کے واسطے آسانی ہی کہ یہان سے قلعہ ہفت رنگ مین چلکر مہمان ہوجیے گا اور کم کم جادو کو اُسکے باپ کے حوالے کرکے کمک طلب کیجیے گا تو گویا تمام طلسم نہ طاق آپ کا شریک ہوگا اور یہ لڑائی گویا خداوند اکوان سے جنگ کرنا ٹھہر جائے گی یہ راے ملک مکمن جادو کو نہایت پسند آئی اور انتظام

قلعہ کا کر کے خاموشی اختیار کی کہ جسوقت کوئی آئے گا تو دیکھا جائے گا لیکن شہیم جادو نے
کہا کہ اے بادشاہ جواب نامہ کا نہ دینا بُرا ہی کہ آئین شاہی و شہریاری کے خلاف ہی لکن جادو
نے کہا تو جاکر کہہ آ کہ جو تم سے ہوسکے کمی نہ کرنا ہمین تم سے کسیطرح کم نہین ہون جو تمھارا
باپ وہ میرا باپ جو تمھاری ماں وہ میری ماں ہی جس سے علم سحر تم نے سیکھا اُس سے مین نے
سیکھا کوئی ایسی بات تم مین نہین ہی جسکا مجھے خوف ہو اگر طلسم کشا تمھارا شریک ہی
تو مین نے انجام سوچ کر اُسکا بھی انتظام کر لیا ہی اور اسوقت لشکر و سپاہ جسقدر
میرے پاس ہی تمھارے پاس نہین ہی اگر خیریت اپنی چاہتے ہو تو یہان سے کہین اور
چلے جاؤ ورنہ ابکی مرتبہ قید بھی نہ کرونگا بلکہ قتل کرڈالونگا یہ سُنکر شہیم جادو نے کہا کہ لکھو
دیجیے بھائی آپ کے نہایت غصہ ور ہین ایسا نہ ہو کہ مجھے قتل کرڈالین یہ سُنکر لکمن جادو
نے ایک تحریر اسی مضمون کی دے دی اور نگہبانان قلعہ کو حکم دیا کہ شہیم جادو کو قلعہ کے باہر کردو
جسوقت شہیم جادو قلعہ سے باہر آیا جانب دربند میمونیہ روانہ ہوا وہان لکمن جادو
خدمت مین نقابدار ابلق سوار کی موجود تھا اور میمون شاہ بھی حاضر تھا افسران فوج جمع
تھے انتظار جواب نامہ کا تھا کہ خبر آمد شہیم جادو کی پہونچی فرمایا بلالو جسوقت شہیم جادو حاضر
خدمت ہوا باادب پہلے نقابدار کو سلام کیا بعد ازان بادشاہ طلسم ملک لکمن جادو کیخدمت
مین تسلیم بجالایا نقابدار نے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا لکمن جادو سلام کرکے کرسی پر بیٹھ
گیا اور جواب نامہ لکمن جادو کیخدمت مین پیش کیا لکمن جادو نامہ پڑھکر نہایت برہم ہوا
اور کہا خیر سمجھا جائے گا یہ کیوان تاجدار کی مدد پر بھولا ہوا ہی اسے خداوند کریم کی مدد کا بھروسا
نہین جسنے تمام عالم کو پیدا کیا ہی شہیم جادو سے کہا اُس سے کہدینا کہ ہرچند ہر طرح تو میرے
برابر کا ہی مگر ایک فرق ہی وہ یہ کہ مین حق پر ہون اور تو ناحق پر ہی یہ فرق جنگ مین کھل
جائے گا اسلیے کہ خدا حق کا شریک ہوتا ہی بعد اسکے خلعت دے کر شہیم جادو کو رخصت
کیا نقابدار نے اس جواب کی بہت تعریف کی اور فرمایا کہ اے لکمن جادو بیشک خدا
تمھارا شریک ہی اگر اسکی طرف تمام عالم ہوگا جب بھی تمھین فتح ہوگی لیکن شہیم جادو
جو رخصت ہوکر چلا راستے مین اسکو یہ خیال پیدا ہوا کہ ان کافرون مین ترقی ظلم و بدعت
سے ہوتی ہی اور اہل اسلام اپنے حلم و مروت سے کسی وقت دست بردار نہین ہوتے جتنے
جو کافر مسلمان ہوجاتا ہی اُسمین بھی وہی اوصاف پیدا ہوجاتے ہین یہی مذہب درست
ہی اور دین سامری پرستی محض ایک مذہب مصنوعی ہی یہ لوگ ساحر نہین ہین اور ہمارے
نزدیک اسکا مارڈالنا چیونٹی اور مچھر کا مارڈالنا ہی مگر کوئی قابو نہین چلتا اور یہ لوگ
کیسی کیسی سخت مہمین فتح کرلیتے ہین بڑی بڑی خداوندیان انھون نے برباد کردین اور
کیسے کیسے ساحران زبردست کو مارا یہ انکا کام نہین ہی بلکہ باطناً کوئی انکا مددگار ضرور
ہی جو کسیکو نظر نہین آتا کیسے کیسے کام بگڑتے ہین اور انجام مین سنور جاتے ہین بیشک
ان لوگون کا دعوے صحیح ہی کہ خدا کو کوئی دیکھ نہین سکتا ہم لوگ فرضی خدا سمجھتے تھے مگر

نہین انکا خدا سے نا دیدہ بیشک قوی و توانا اور لائق پرستش ہی اور جب یہ طے ہو گیا کہ خدا برحق ہی تو جنت و نار بخشش و عذاب یہ سب چیزین بھی صحیح و درست ہین ان خیالات نے اسقدر ترقی کی کہ دل اسکا مذہب سامری پرستی سے بالکل برگشتہ ہو گیا اور قصد کیا کہ یہانسے پھر چلون اور نقاب دار کا شریک ہو جاؤن لیکن ساتھ ہی یہ خیال پیدا ہوا کہ جواب پیام بھی پہونچا دینا ضروری چیز ہی اسکے بعد پلٹ آؤنگا یہ سوچکر دروازہ قلعہ پر پہونچا اور نگہبانون سے کہا کہ مجھے آنے دو انھون نے کہا اب حکم یہ ہی کہ راستہ مسدود کر دیا جو اندر طلسم کے ہی وہ باہر نہ جائے اور جو بیرون طلسم ہی وہ اندر نہ آنے پائے خواہ وہ خاندان شاہی سے کیون نہ ہو اور بادشاہ کا عزیز کیون نہو یہ سنکر شہیم جادو کو کمال رنج ہوا کہ یہ کونسی امارت ہی اور نیا طریقہ حکومت ہی کہ دشمن کے خوف سے دوستو پر بھی عتاب نازل ہی اب ان کفار سے ملنا نہ چاہیے نگہبانون سے کہا کہ اچھا ہمین اندر قلعہ کے آنے کی ضرورت نہین ہی لیکن اب اتنا پیام بادشاہ سے پہونچا دو کہ اگر آپ نے مجکو آزاد کیا اور اندر قلعہ کے آنے کی ممانعت کر دی ہی تو اب مین آپ کے بھائی کی ملازمت کرتا ہون اور جواب الکمن جادو کا کہلا بھیجا کہ میرے تمھارے حق و باطل کے سوا کوئی فرق نہین ہی وہ ظاہر ہو جائے گا اور اب تم نہایت ہوشیار رہنا یہ کہکر قلعہ سے پھرا اور قلعہ میمونیہ کیجانب روانہ ہوا وہان جسوقت پیام الکمن جادو کا اور شہیم جادو کی التماس نگہبانون نے بیان کی ملک لکمن جادو نے کہا بھو یہ وا نہین ابھی شہیم جادو ایسے بہت سے ساحر میرے پاس موجود ہین بلکہ اُس سے زبردست اگر الکمن جادو کا شریک ہو جائے گا تو میرا کیا لے گا اُسی کے ساتھ بلکہ اُس سے پہلے مارا جائے گا یہ کہکر کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک پتلہ زمین سے جی حاضر کہتا ہوا نمودار ہوا لکمن جادو نے اُس سے کہا کہ جا اور خیفان کوہ نشین جادو سے کہہ آ کہ وقت آپ کی امداد کا آپہونچا اور بادشاہ طلسم گنبد بے در نے آپ کو یاد کیا ہی کہ آکر وعدہ کو وفا کیجیے اور دیر نہ کیجیے یہ سُنکر پتلے نے بہت خوب کی آواز دی اور غرق زمین ہو کر روانہ ہوا بعد تھوڑی دیر کے تمام قلعہ مین زلزلہ پیدا ہوا اور اہالیان قلعہ پریشان ہوئے کہ یہ کیا معرکہ ہی اور قریب تھا کہ در و دیوار منہدم ہو جائین ساحرون نے قصد کیا کہ سحر کرکے اس عمارت کو روکین اور نیچر ساحر اُٹھکر بھاگنے پر آمادہ ہوئے کہ ایسا نہ ہو دیوارین گرین اور دب کر سب ہلاک ہو جائین ملک لکمن جادو یہ دیکھکر ہنسا اور کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہین ہی یہ علامت آمد خیفان کوہ نشین جادو کی ہی یہ زلزلہ سحر ہی اس سے نقصان نہین پہونچے گا یہ سُنکر لوگون کی پریشانی کو نہ کم ہوئی تھی کہ دیوار شق ہوئی اور ایک ساحر سیاہ فام پیدا ہوا اور کہا کہ مجھے کیون بلایا ہی لکمن جادو برائے تعظیم اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا اے جلوہ افروز مسند سحر و ساحری مین نے اسواسطے آپ کو تکلیف دی ہی کہ مجھ پر وقت

سخت آگیا ہو اور مین نے علم سحر سے دریافت کیا کہ ساعتین بھی سخت ہین اگرچہ خوف جان کم ہو اور خانۂ حیات برقرار ہو تاہم زحمتین بہت معلوم ہوتی ہین لہذا امیدوار ہون کہ آپ اپنی قوت سحر باطنی کو صرف کرکے اس قلعہ کو نظرون سے پوشیدہ کردیجیے تاکہ خوف دشمنون کا دور ہو خیفان جادو نے کہا کہ وہ ایسا کونسا دشمن پیدا ہوا ہو کہ جس سے تم اسقدر ترسان ہو اور دشمن کو ابھی سات مرحلے طے کرنا ہونگے جب تم تک پہونچے گا یہ سنکر ملکہ لمکن جادو نے کہا کہ آپ کو یہان کی خبر نہین تمام طلسم ظاہر ٹوٹ گیا سب دربند شکستہ ہوئے اب صرف یہی قلعہ باقی ہو اور دشمن نے بھائی کو میرے رہا کیا اور وہ مطیع اسلام ہو کر فتاح طلسم کا شریک ہوا وہ کیطرح مجھ سے سحر و ساحری مین کم نہین ہو یہ سنکر خیفان جادو نے کہا کہ تم اپنی بلا میرے سر لگاتے ہو کاش تم خود پوشیدہ طور پر میرے پاس چلے آتے اور مجھے نہ طلب کیا ہوتا فتاح طلسم قلعہ پر قبضہ کرلیتا طلسم باطن کی اُسکو خبر بھی نہ ہوتی ہم موقع محل دیکھکر اُسکو مبتلاے بلا کرتے اور تمھاری سلطنت تمھین دلا دیتے لیکن تم نے بلاکر اس راز کو افشا کردیا کاش تنہائی مین بلایا ہوتا اب اگر مین تم کو لیے جاتا ہون جب بھی یہ حال چھپ نہین سکتا کہ جسوقت طلسم کشا کی عملداری قلعہ پر ہوگی تو ضرور ہو کہ کچھ لوگ اُسکے بھی شریک ہو جائینگے اور پتہ میرا بتا دینگے یقین ہو کہ فتاح طلسم باطن طلسم پر بھی چڑھائی کرے گا خیر اب تو جو ہوا سو ہوا مین انتظام کیے جاتا ہون یہ کہکر خیفان کوہ نشین جادو نے مجھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک پرکسی طائر کا نکالکر ملکہ لمکن جادو کو دیا کہ جاکر اسکو دروازۂ قلعہ پر نصب کردو قلعہ نظرون سے پنہان ہو جائے گا جسوقت تک یہ پر قلعہ پر سے نہ اُکھیڑا جائے گا اُسوقت تک قلعہ کسیکو نظر نہ آئے گا یہ کہکر خیفان کوہ نشین جادو ملکہ لمکن جادو سے رخصت ہوا اور بیٹھے بیٹھے نظرون سے پنہان ہوگیا ملکہ لمکن جادو اُس پر کو لیے ہوئے فیل بند دروازے پر آیا اور دروازۂ قلعہ پر پر کو نصب کردیا کہ بیرون قلعہ سے کسیکو قلعہ نظر نہ آتا تھا اب یہ لوگ تو باطمینان تمام یہان بیٹھتے ہین اور کچھ حال شہیم جادو کا بیان کیا جاتا ہو کہ یہ جو بیدل ہوکر قلعہ سے پھرا کہ جاکر ملکہ لمکن جادو کا شریک ہون ایک تو پہلے سے طبیعت اسکی مذہب اسلام پر راغب ہوچکی تھی علاوہ اسکے ملکہ لمکن جادو کی حرکت سے اور بھی برخاستہ خاطر ہوگیا لیکن راستے مین یہ خیال پیدا ہوا کہ اب اگر خدمت مین ملکہ لمکن جادو کی جاؤنگا تو بادشاہ کو یہ خیال پیدا ہوگا کہ جب ملکہ لمکن جادو نے بیمروتی کی تو ہمارے پاس آیا اب ادھر جانا بھی اچھا نہین چلکر کوئی ایسی فکر کرنا چاہیے کہ ملکہ لمکن جادو کو بھی معلوم ہو کہ شہیم جادو کے چلے جانے سے کیا نقصان ہوا اور ملکہ لمکن جادو کو بھی معلوم ہو کہ شہیم جادو نے کچھ خیر خواہی کی یہ سوچکر جانب صحرا روانہ ہوا جاتے جاتے اسکو خیال آیا کہ محلول صحرا نشین جادو سے اور مجھ سے وعدہ تھا کہ جب مجھ پر کوئی وقت

سخت پڑے تو میرے پاس آنا کہ میں تیری مدد کرونگا لیونا۔ محلول شہیم کا قدیمی دوست تھا
ان دونوں نے ایک ساتھ علم سحر و ساحری حاصل کیا تھا شہیم جادو نے مکمن جادو کی
ملازمت اختیار کرلی تھی اور محلول صحرانشین نے صحرانشینی اختیار کی اور اپنے علم کو ترقی
دے رہا تھا پتہ اسکا سوا شہیم جادو کے کسیکو نہ معلوم تھا اور شہیم جادو کبھی کبھی اپنے دوست
سے ملنے جایا کرتا تھا غرضکہ شہیم جادو جسوقت اُس مقام پر پہونچا جہان کہ محلول جادو
اسسے ملا کرتا تھا دیکھا کہ وہ مقام ویران ہے نہ کوئی اور سازوار تھا کہ جس سے حال دریافت کرتا
ناچار اسنے ایک مکان سحر تیار کرکے اسی جگہ قیام کیا کہ وقتاً فوقتاً ملک امن جادو کی
خبر بھی رکھونگا اور محلول جادو کو بھی تلاش کرونگا اسی فکر میں بیٹھا تھا کہ ایک مرتبہ ایک
طائر سُرخ رنگ اُڑتا ہوا آیا اور ہاتھ پر شہیم جادو کے بیٹھ کر چنگارا خط میں اُسکے نامہ
بندھا ہوا تھا شہیم جادو نے نامہ کھولکر پڑھا لکھا تھا کہ اے دوست قدیم اب ہمارے
تمھارے ملاقات ہونا دشوار ہے اسلیے کہ ہم نے سکونت طلسم باطن کی اختیار کی ہے اور یہ وہ زمانہ
ہے کہ ملک خیفان کوہ نشین جادو نے آمد و رفت طلسم باطن کی موقوف کردی ہے اور میں
مسدود ہیں میں نہ تم کو بلا سکتا ہوں اور نہ تمھارے پاس آسکتا ہوں اگر مجھ پر کوئی وقت
سخت ہے اور خوف کسی ساحر زبردست کا ہے تو یہ طائر سُرخ رنگ جو نامہ لے کر تمھارے
پاس آیا ہے یہ تمھاری مدد کرے گا اور سوا ساحران طلسم باطن کے کسی ساحر کا سحر اسپر کارگر
نہ ہوگا تم فلان اسم پڑھنا اور اس طائر کو حکم دینا جو کہوگے یہ وہی کرے گا اور ہماری
تمھاری بعد چالیس روز کے ملاقات ہوگی جبکہ آمد و رفت طلسم باطن کی کھل جائے گی اور
لڑائی طلسم ظاہر کی یکسو ہوجائے گی یہ دیکھکر شہیم جادو نہایت خوش ہوا اور وہی اسم سحر پڑھا
جسکا اشارہ محلول جادو نے اسکو لکھ بھیجا تھا اور چالیس مرتبہ اُس اسم سحر کو پڑھکر
طائر پر دم کیا اور ایک قفس میں اُسکو مطیع اپنا کرکے بند کرلیا اور بیرہ سے خبر معین کیے کہ
جسوقت کوئی مہم سخت ملکن جادو کو درپیش ہو تو مجھے اطلاع کردینا اب یہ تو اس مقام پر
مقیم ہوتا ہے اور وہان ملکن جادو نے نقابدار ابلق سوار سے عرض کی کہ آپ طبل جنگ
بجوائیں میں کل ہی قلعہ لے لونگا اور ملکہ کم کم جادو کو رہا کرلونگا نقابدار نے کہا کہ
سبقت اپنی طرف سے کرنا درست نہیں ہے اسواسطے کہ یہ طریقہ کفار کا ہے اور اہل اسلام
ابتدا اپنی جانب سے نہیں کرتے ہیں ملکن جادو نے عرض کی کہ اگر آپ ابتدا نہ کرینگے تو
وہ زندگی بھر قلعہ کا دروازہ بند کیے بیٹھا رہے گا اُسکا کیا نقصان ہے آپ یہان پڑے
رہیں گے فرمایا کہ طبل جنگ نہ بجواؤ یوں جو انتظام چاہو کرو جسوقت قلعہ کا رخ کروگے
ضرور ہی روکنے والے روکیں گے خود ہی آغاز جنگ ہوجائے گا اور اگر ملکہ کم کم جادو
اسپر کتہ ہوتیں تو میں پلٹ جاتا اور ملکن جادو سے جنگ نہ کرتا اسواسطے کہ ہم لوگوں کا
یہ دستور نہیں ہے کہ جو اپنے سے چھپے آپ اُسپر یورش کریں تم ہو میں دوسرے مقام کی
سلطنت دیتا جو اس سے بڑی ہوتی ملکن جادو نے عرض کی کہ جیسا ارشاد عالی ہو ہے

ایسا ہی کیا جائے گا اور مجکو اب خواہش تخت و تاج نہین ہی اسواسطے کہ ایک مدت تک قید
رہکر ہر قسم کی تکلیف کا عادی ہوگیا ہون اور زمانہ سلطنت مین سب قسم کے حوصلے نکل
چکے ہین یہی باتین تھین کہ ہرکارون نے آکر عرض کی کہ ہم برائے گشت نکلے تھے اور قصبہ
قلعہ یکمن حصار کے پہونچے تھے کہ خبر دریافت کرین یکایک دروازہ قلعہ پر ایک برق
چمکی کہ آنکھین ہم سب کی جھپک گئین اور قلعہ نظرون سے پنہان ہوگیا ہرچند ادھر اُدھر گئے
دور دور پھر آئے لیکن قلعہ کا نام ونشان نہ پایا قریب قریب قلعہ کے جو غلامتین تھین پوچھا
درخت صحرائی کہ کسی سے قلعہ پچاس قدم کسی سے ساٹھ قدم کسی سے سو قدم کے فاصلہ پر
تھا اور درخت موجود ہین مگر قلعہ نظرون سے پنہان یہ اسرار سمجھ مین نہین آتا یہ سنکر نقابدار
تو نہایت متحیر تھے کہ یہ کیا واقعہ ہی لیکن اکمن جادو کی رنگت زرد ہوگئی اور کہا کہ غضب ہوا
معلوم ہوتا ہی کہ یکمن جادو نے اہالیان طلسم باطن سے مدد طلب کی اور کسی ساحر نے
مکر کی حد نائمہ یہ امر خلاف دستور ہی ساکنان طلسم باطن کو معاملات طلسم ظاہر سے کوئی تعلق
نہین ہوتا اور نہ یہ اسیری کا معاوضہ بھی یکمن جادو سے لیا جاتا اکثر طلسم شکستہ ہوتے ہین
اور اُن طلسمون کے برباد ہونے پر اہالیان طلسم باطن نے کوئی خیال نہ کیا اے شہریار عالیجاہ
اب فتح ہونا طلسم کا مشکل ہی اسواسطے کہ نہ بادشاہ طلسم باطن تک رسائی ہوگی اور نہ وہ
لوگ جو یکمن جادو کے شریک ہوئے ہین وجاعانت سے دست بردار ہونگے اور ہم
طلسم باطن کے اونے ساحر سے بھی مقابلہ نہین کرسکتے نہ لوح کام دے سکتی ہی یہ سنکر نقابدار
ابلق سوار نے بڑے اطمینان کے ساتھ اکمن جادو کو جواب دیا کہ خداوند کریم ہین سب
طرح کی قدرت ہی اگر اُسے برباد ہی کفار اور ترقی دین اسلام منظور ہی تو وہ مدد کریگا اور
کوئی نہ کوئی راہ فتح طلسم باطن کی پیدا ہوجائے گی اور اب مجھے قسم ہی اپنے دین و مذہب
کی کہ مین بغیر طلسم باطن کو فتح کیے یہان سے نہ جاؤنگا یہ فرماکر دربار برخاست کیا اور جاکر
بستر خواب پر کروٹین بدلتے رہے اس فکر مین نیند نہ آتی تھی کہ آخر ہونا کیا ہی اب رہائی ملکہ
کم کم جادو کا خیال بھی جاتا رہا اور فکر فتح طلسم باطن کی پیدا ہوئی اسی عالم مین غفلت
آگئی خواب مین دیکھا کہ ایک مرد بزرگ تشریف لائے ہین اور وہ ارشاد فرماتے ہین
کہ اے فرزند ہراسان نہ ہو کہ یہ خلعت خداوند کریم نے تیرے ہی واسطے معین فرمایا تھا
اسواسطے کہ زمانہ تیری صاحبقرانی کا قریب ہی اور تیرے ہاتھ سے بڑے بڑے ساحر
مارے جائینگے اور وہ خداوندیان یکمن کی جنسے لوگ واقف بھی نہین ہین تو فتح
طلسمات باطن ہی اس طلسم سے ابتدا کر بعد اسکے جسوقت اکوان تاجدار بادشاہ
طلسم نہ طاق ہاتھ سے بدیع الملک کے پریشان ہوگا اور طلسم اُسکا ٹوٹے گا
تو وہ بھاگ کر طلسم اسرار باطنی مین پناہ گزین ہوگا اور بدیع الملک کو پتہ بھی
نہ ملے گا کہ اکوان تاجدار بھاگ کر کہان گیا ہی تو بدیع الملک اس بات کا اظہار
کرکے خانہ کعبہ چلے جائینگے کہ جو بہتا اکوان تاجدار کا لگائے اور اُسکو قتل کرے وہ

اثاثہ صاحبقرانی کا مالک ہو سہراب بن رستم اور رفیع البخت ہر چند پریشان رہینگے مگر
نہ پہونچ سکینگے آخر کار گرفتار ہو جائینگے اسوقت تو اس طلسم کو فتح کریگا اور اولاد
سامری و جمشید تیرے ہاتھ سے قتل ہونگی اور وہ مقامات خاص ان ساحرون کے جہان سے
سحر پیدا ہوا ہے تیرے ہاتھ سے برباد ہونگے مثل گنبد چہل کلس و مکتب خانہ سامری و
دریاے ریگ روان و پل منہنگان و بیابان آفات و چہل منارہ و چہل غارہ وغیرہ کہ جنکے
نام سے بھی کوئی ساحر تک سوا اکوان تاجدار کے واقف نہین ہے واضح راے بیضا
ضیاے خاوران عالی ہو کہ اگر بعد فتح نہ طاق حکمرندگان عالی ہو تو یہ طلسم اسرار باطنی تتمہ
نہ طاق کے نام سے تمام و کمال لکھو کر ملاحظہ مین گذرانا جائے گا بشرطیکہ نظر لطف و کرم
آن عالی ہم اس اقل کونین سید انور حسین پر رہے ہر چند کہ مؤلف طلسم ہوش ربا نے
بھی پیشتر سے طلسم باطن کے پتے دیے تھے لیکن فرق طلسم ظاہر و باطن نباہ نہ سکا اسمقام
پر پہنچ تحیران کج کج زبان دوا یک مرحلے طلسم باطن کے نام سے بطور مشتے نمونہ خروارے
تحریر کر سکے پیش کرتا ہے ؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف ۱۲ الحاصل بعد تمام پیشین گوئیونکے
اُن مرد بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ بالفعل تم اس طلسم کو فتح کرو اور ڈنکا اپنی صاحبقرانی کا
بجواؤ اور یہ پرچہ کاغذ کا لو جو کچھ اسمین تحریر ہوا اسپر عمل کرنا یہ فرما کر اور یہ پرچہ دے کر
نظرون سے غائب ہو گئے نقابدار کی آنکھ کھل گئی تمام خیمہ کو معطر پایا عجب طرح کی
خوشبو پھیلی ہوئی تھی کہ روح کو فرحت ہوتی تھی اور قلب کو سرور حاصل تھا جس قدر
خوشبویات خداوند کریم نے پردہ دنیا مین خلق کی ہین اُن سب سے وہ خوشبو علحدہ
اور عمدہ تھی نقابدار درود پڑھنے لگے اور بستر سے اٹھ بیٹھے پہلو مین ایک پرچہ کاغذ کا
رکھا ہوا تھا اُسے اُٹھا کر جیب مین رکھ لیا کہ وقت نماز صبح کا تھا خادم حسب قاعدہ
بیدار کرنے کی غرض سے حاضر ہوا تو نقابدار بہادر کو بیدار پایا اور نہایت بشاشت چھا
جلدی سے پانی براے وضو حاضر کیا نقابدار ابلق سوار نے وضو کیا فریضۂ سحری کو
ادا کر کے اوراد و وظائف پڑھتے ہوئے خیمہ سے باہر نکلے اتنے مین الکن جادو اور
میمون شاہ حاضر ہوئے تسلیم بجالائے نقابدار ابلق سوار نے مرکب طلب کیا
اور الکن جادو سے کہا کہ میرے خدا نے میری مدد کی اور تمام کیفیت خواب کی بیان
کی اور یہ پرچہ الکن جادو کو دکھایا ہر چند کہ پرچہ کاغذ سادہ نہ تھا لیکن الکن جادو
کو سوا نورانی آنکھ کے نظر نہ آئے اسواسطے کہ یہ بھی ایک تبرک چیز تھی اور الکن جادو
بہ سبب سحر سے تائب نہ ہونے کے اس لائق نہ تھا کہ نگاہ ہین انکی پاک سمجھی جائین
اور حروف نورانی کو دیکھ سکین الکن جادو نے حیرت سے کہا کہ اے شہریار یہ ورق تو
سادہ معلوم ہوتا ہے اسمین کہان لکھا ہے اور کیا لکھا ہے جسپر عمل کیجیے گا اور طلسم باطن
کو فتح کیجیے گا نقابدار ابلق سوار نے فرمایا کہ یہ بھی ایک اسرار ہے کہ مجکو حروف اسکے
نظر آتے ہین اور تم نہین دیکھ سکتے لہذا سب مین براے فتح طلسم باطن جاتا ہون اور

تم اسی مقام پر رہو اگر کوئی وقت سخت ہو تو قلعہ بلوریہ مین رہنا کہ وہ مقام محفوظ ہی اور میمون شاہ وغیرہ تمھارے حوالے ہین جسوقت مین طلسم باطن کو شکست کرونگا اور ساحران طلسم باطن قتل ہوجائینگے تو یہ قلعہ مکمن حصار ظاہر ہوگا تم اپنی جانب سے ابتدا نہ کرنا لیکن اتنا خیال رکھنا کہ بھائی تمھارا قید ملکہ کم کم جادو کی سے کہین بھاگ نہ جائے مکمن جادو نے عرض کی کہ جیسا ارشاد ہوا ہی ایسا ہی کیا جائے گا میری زندگی مین مکمن جادو کی مجال نہین ہی جو آپ کے ملازمون کو ایذا پہونچا سکے یا بھاگ کر کہین جا سکے آپ اطمینان رکھین غرضکہ امکن جادو تو در بند میمونیہ مین مقیم ہوتا ہی کہ اسکا حال بروقت مقابلہ ساحران قلعہ مکمن حصار تحریر ہوگا

بیان اول حال نقابدار ابلق سوار کا معرض بیان مین آتا ہی

دانندۂ رموز سخن وبینندۂ اصول فن وکاشفان اسرار نہانی وواقفان رموز سخندانی اس داستان حیرت عنوان کو یون تحریر کرتے ہین کہ نقابدار ابلق سوار نے امکن جادو کو تو در بند میمونیہ پر چھوڑا اور آپ پشت مرکب پر سوار ہوکر تن تنہا جانب صحرا روانہ ہوئے جسوقت سر حد در بند میمونیہ سے نکلکر صحرا مین پہونچے پرچہ کو جیب سے نکالا اور درود پڑھکر ملاحظہ کیا تمام الفاظ بخط نورانی ظاہر ہوئے عبارت پر نظر ڈالی تحریر تھا کہ یہانسے جانب شمال روانہ ہو قریب ایک چشمۂ آب کے پہونچوگے کیسی ہی تشنگی غالب ہو مگر پانی اُس چشمہ کا نہ پینا کہ سم قاتل اور زہر ہلاہل ہی چشمہ کے جنوب جانب صحرا سے بے آب وگیاہ نظر آئے گا اُسطرف چلے جانا ایک دم کسی مقام پر نہ ٹھہرنا اور سایہ کو اپنے دیکھتے جانا جس مقام پر سایہ سر کا پاؤن پر پڑے وہین ٹھہر جانا اور فلان اسم اعظم جو بخط سبز تحریر ہی گیارہ مرتبہ پڑھکر آنکھین بند کر لینا اور پھر اُسی اسم کو اکیس مرتبہ پڑھکر آنکھ کھولنا اپنے کو ایک درخت سایہ دار کے نیچے پاؤگے اسوقت پھر پرچہ کو دیکھ لینا اور جو کچھ تحریر ہو اُسپر عمل کرنا لیکن خبردار کسی ہدایت سے خلافت نہ کرنا ورنہ زندگی بھر ٹھوکرین کھاؤگے اور اس صحرا سے نہ نکل سکوگے یہ در بند سرحد ہی درمیان طلسم ظاہر اور طلسم باطن کے شان بھی اس در بند باطن وظاہر دونون کے موافق ومطابق ہی اور نام اس در بند کا مشترک ہی یہ دیکھکر نقابدار ابلق سوار جانب شمال روانہ ہوئے تین تنہا اس صحرا سے لق ودق مین چلے جاتے تھے جو جو آفتاب بلند ہوتا جاتا تھا تشنگی نقابدار ابلق سوار کی سوا ہوتی جاتی تھی اسقدر گرم ہوتے جاتے تھے لیکن نقابدار بہادر سب تکلیفین برداشت کرتے ہوئے برابر قطع مسافت کر رہے تھے اور حرارت آفتاب اور غلبہ عطش کو خیال مین نہ لاتے تھے یہانتک کہ قریب دوپہر کے دور سے ایک چشمہ آب نظر آیا کہ پانی اُسکا مانند شکم ماہی دمدار کے لہرین مار رہا تھا نقابدار اُس چشمہ کی چاہ مین آگے بڑھے یہانتک کہ

جیب چشمۂ آب کے پہونچے اسقدر تشنگی تھی کہ جی چاہتا تھا پانی پی لو مگر وہ نوشتہ یاد آگیا جسمین ممانعت پانی پینے کی تھی پھر یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید یہ وہ چشمہ نہ ہو جسکی ممانعت پرچہ مین تحریر تھی پرچہ کو جیب سے نکالا اور ورق پڑھا حروف روشن ہوئے نظر عبارت پر پڑی لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم باطن یہ وہی چشمہ ہے جسکی تجھے ممانعت کی تھی چشمہ سرحد طلسم ظاہر مین واقع ہے اور بیابان سرحد طلسم باطن مین ہے بانیان طلسم نے یہی دھوکا رکھا ہے کہ شاید کوئی شخص اسطرف نکل آئے تو یہانتک پہونچنے مین تشنگی ضرور غالب ہوجائیگی اور بسبب ناواقفیت کے پانی اس چشمہ کا پی لے گا پانی مین سم قاتل آمیز ہے فوراً ہلاک ہوجائے گا جب یہانتک پہونچکر جام زندگی چھلک جائے گا اور تلخی مرگ ذائقہ دیجائیگی تو آگے کیونکر جائے گا اور سرحد طلسم باطن مین کسطرح داخل ہوسکے گا یہ دیکھکر لقا بادار نے پرچہ کو جیب مین رکھا اور شکر پروردگار بجا لائے کہ بھلے کو مین نے پانی نہ پیا تھا اور اب اس وادی بے آب وگیاہ کیطرف چلے جسکی خبر پرچہ نے دی تھی ہر قدم پر سایہ اپنے سر کا دیکھتے جاتے تھے اور معمول رفتار سے چلے جاتے تھے جسوقت قریب دو کوس کے پہونچے تو سایہ سر کا قدم پر پڑا لقا بادار اسی مقام پر ٹھہر گئے اور وہی اسم پڑھا جو پرچہ مین بخط سبز تحریر تھا پہلے گیارہ مرتبہ پڑھکر آنکھین بند کرلین بعد اسکے اکیس مرتبہ پڑھکر آنکھین کھولین اپنے کو ایک درخت سایہ دار کے نیچے پایا ہر چہار طرف ریگستان تھا اور وسط صحرا مین ایک درخت بلند سایہ افگن تھا لقا بادار با لشکر سوار نہایت متحیر تھے کہ یہ کیا اسرار ہے ابھی مین اس مقام پر آیا تھا تو کوئی درخت نہ تھا لیکن آنکھین بند کرکے پھر جو کھولین تو درخت نظر آیا اب پرچہ کو دیکھنا چاہیے اور موافق ہدایت کام کرنا چاہیے یہ سوچکر پھر پرچہ نکالا اور قاعدہ کے موافق پرچہ ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے وارث زور صاحبقرانی و صاحب اقبال کشورستانی اگر تو راہ مین کسی مقام پر ایک پل کے واسطے ٹھہر جاتا تو پھر یہ درخت تجھے نظر نہ آتا اسلیے کہ قدم چشمہ سے اور درخت تک سایہ بنے ہوئے ہین کہ جو شخص چشمہ سے چلے اور درمیان مین کسی مقام پر نہ ٹھہرے تو جسوقت سایہ سر کا قدمونپر پڑے گا اسوقت زیر درخت پہونچ جائیگا اور اگر راہ مین کسی مقام پر ایک پل ٹھہر جائے گا تو سایہ غلطی کرے گا اور راہبری کے عوض بہکا دے گا پھر زندگی بھر اسی صحرا مین ٹھوکرین کھا کھا کر مرجائے گا اور باہر نہ نکل سکے گا نہ زیر درخت پہونچے گا گو یہ اسرار طلسم باطن ہین تو ایسا ہی با اقبال تھا کہ اس مقام پر پہونچ گیا جہان مرغ وہم کا بھی گذر نہین ہوسکتا بانیان طلسم باطن نے نہایت دانائی سے انتظام سرحد کیا ہے یہی وجہ تھی کہ فتاح طلسم ظاہر طلسم کی سرحد تک نہ پہونچ سکے اب تجھے چاہیے کہ بالاے درخت نظر کر ایک طائر عجیب الخلقت تجھے نظر آئے گا یہی عنقاے جابلقا و مالک سرحد طلسم باطن ہے یہ تجکو حیرت سے دیکھ رہا ہے کہ یہ کون شخص ہے جو اس مقام تک زندہ پہونچ گیا مگر اسکو یہ خیال نہین ہے کہ تو اسکو دیکھ رہا ہے

ورنہ وہ اُڑ کر چلا جاتا کہ یہی کلید طلسم باطن ہی فلان اسم جو بخط سُرخ تحریر ہی ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر طائر کیطرف دم کر کہ قوت اسکی سلب ہو جائیگی بعد اسکے بقوت صاحبقرانی درخت کو ہلانا طائر زمین پر گرے گا اُسے ذبح کر کے خون مین اُسکے کپڑا تر کر کے اپنے پاس رکھنا کہ یہ کام دے گا اور مرنے سے اسکے ہیئت اسکی یہی رہے گی مثل ساحران طلسم ظاہر کے یہ بعد وفات بھی صورت انسانی نہ پیدا کرے گا اور علامات مرگ بھی اسکے نئے طریقون سے ظاہر ہونگے اُنسے پریشان نہ ہونا جسوقت کام اسکا تمام ہو تو پھر پرچہ دیکھنا اسلیے کہ زیادہ باتین شاید نہ یاد رہین اور تم کسی بات کو بھول جاؤ تو مبتلاے بلا ہوگے اور رہائی تمھاری ناممکن ہو جائے گی یہ دیکھ کر نقابدار لبلق سوار نے وہی اسم متبرک ایک سو ایک مرتبہ پڑھا اور طائر عجیب الخلقت کیطرف منھ کر کے پھونکا کہ طائر نے جھرجھری لی اور مضمحل ہو گیا نقابدار نے جلدی سے ٹہنہ درخت کا دونون ہاتھون سے پکڑ کر بقوت صاحبقرانی اس زور سے ہلایا کہ طائر زمین پر آ رہا نقابدار نے جلدی سے رومال گردن طائر کے نیچے رکھا اور تیغہ آبدار سے اسکو ذبح کیا ہر چند اسنے پھڑکنا چاہا مگر نقابدار نے نہ چھوڑا بقول شاعر

سر نہ تڑپنے کی اجازت ہی نہ فریاد کی ہی	گھٹ کے مرجاؤن یہ مرضی مرے جلاد کی ہی

جسوقت تمام خون اسکا رومال مین آ گیا اور رومال تر ہو گیا تو نقابدار نے اسکو چھوڑا یہ معلوم ہوا کہ طبقہ زمین کا اُلٹ گیا زمین اوپر ہو گئی آسمان نیچے آ گیا بجلیان چمک چمک کر نقابدار پر گرین لیکن قریب پہونچکر سرد ہو گئین تمام صحرا مین شعلہ ہاے آتش لپکتے پھرتے تھے اور آواز فنا شد فنا شد کی بلند تھی بڑی دیر مین یہ حالتین برطرف ہوئین تو دیکھا کہ درخت مرجھا گیا ہی اور رنگ چشمۂ آب کا سبز ہو گیا ہی اور متصل درخت کے ایک شیر کھڑا ہوا ہی نقابدار نے پھر پرچہ کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اس شیر کو گوشت غنقاے جادو کا کھلا دو اور پر نوچ کر رہنے دو کہ یہ بھی کام کے ہین جسوقت شیر گوشت کھاے گا تو ہئیت انسانی پیدا کرے گا اور تمھین صلاحین نیک بتاے گا اسکے کہنے پر عمل کرنا نقابدار نے جلدی جلدی پر غنقاے جادو کے نوچ ڈالے اور مضغہ گوشت سامنے شیر کے پھینکا شیر نے اُس گوشت کو کھا لیا اور زمین پر لوٹنے لگا تھوڑی دیر کے بعد جو اُٹھا تو صورت انسانی پیدا کی اور نقابدار کو سلام کر کے قدمبوسی حاصل کی فرمایا تو کون ہی اور اس صورت سے جانور کیون بنا ہوا تھا اُسنے عرض کی کہ اے شہریار نام میرا ہماے جادو ہی ہین بھائی ہون غنقاے جادو کا میری طبیعت دین خدا پرستی کیطرف مائل تھی اور علم سحر و ساحری سے چندان ذوق نہ تھا تمام سامری و جمشید سے طبیعت میری متنفر رہتی تھی مین نے ایک روز راز دل اپنا سامنے غنقاے جادو کے بیان کر دیا اس بہائم خصال نے مجکو شیر بنا کر اس صحرا مین چھوڑ دیا تھا جب مین بھوکا ہوتا تھا تو ایک آہو مجھے نظر آتا تھا اُسے شکار کر کے کھا لیتا تھا آج آپ کی بدولت تجدد سے نجات پائی اور پیکر حیوانی سے جسم انسانی مین ظاہر ہوا بظاہر یہ معلوم ہوتا ہی

کہ آپ خاصان خدا مین سے ہین اگر واقعی آپ بھی خدا پرست ہین تو مین ایسے ہی اطاعت
آپ کی اختیار کرتا ہون اور جان نثاری کو حاضر ہون اور اگر میری بدنصیبی سے آپ بھی
کوئی ساحر زبردست ہین کہ جسنے عنقاے جادو سے ساحر کو مارا تو مجھے بھی قتل کیجیے
کہ میرا دل سامری پرستی سے کارہ ہے فرمایا اے برادر مین مسلمان ہون اور فتاح طلسم باطن
ہون مین نے حکم پروردگار عالم سے اور اسی کی مدد سے عنقاے جادو کو مارا ورنہ مین
ایک لفظ بھی سحر کی نہین جانتا ہون اور خوشا قسمت تیری کہ تو بغیر کسی راہبر کے راہ راست
پر آیا اور از خود تیری طبیعت مذہب برحق کیطرف مائل ہوئی ہم نے تجھے آج سے پاک
باطن کا خطاب دیا اب تم اپنا نام ہمارے پاک باطن بتایا کرو یہ سنکر ہمارے پاک باطن
نہایت شاد ہوا اور دوبارہ قدمبوس ہوا نقابدار ابلق سوار نے کہا کہ اے ہمارے پاک باطن
مین بہت دیر سے پیاسا ہون اسنے عرض کی کہ اے شہریار یہانسے منزلون تک کہین
پانی نہ پائیے گا اور یہ چشمۂ آب جو سامنے بہہ رہا ہے یہ سم آلود ہے اب آپ عنقاے جادو
کے پرون کو جلائیے اور راکھ اسکی پانی مین چشمہ کے ڈالدیجیے تو پانی اسکا اصلی ہیئت
پر آجائے گا اور سمیت سحر رفع ہوجائے گی کہ یہ چشمہ ساختہ عنقاے جادو ہے سو میرے
اور عنقاے جادو کے جو ذی حیات پانی اس چشمہ کا پی لیتا تھا وہ پانی ہوکر بہ جاتا تھا
بہت سے مسافر بیراستہ بھولکر اسطرف آنکلے بہ سبب اسکے کہ کوسون کہین پانی نہ ملا
اور تشنگی انپر غالب ہوئی انھون نے پانی اس چشمہ کا لے کر پیا خود ہی پانی ہوکر اسی چشمہ مین
داخل ہوگئے اور مجھ پر اسوجہ سے سمیت اثر نہ کرتی تھی کہ عنقاے جادو کو میرا ہلاک
کرنا منظور نہ تھا نقابدار ابلق سوار نے فرمایا قاعدہ تو یہ ہے کہ جب ساحر مرجاتا ہے
تو اسکی بنائی ہوئی چیزین بھی برباد ہوجاتی ہین یہ سحر کیسا ہے جسکا اثر ابتک باقی ہے اور
عنقاے جادو کے مرنے سے بھی برطرف نہ ہوا ہمارے پاک باطن نے عرض کی
کہ اگر ساحران طلسم باطن کا سحر بھی بغیر مٹانے والے کے مٹجائے تو ساحران طلسم ظاہر
مین اور انمین فرق کیا رہجائے ساحران طلسم ظاہر کی ہم لوگون کے سامنے کوئی حقیقت
نہین ہے مین طلسم باطن کے ساحرون مین زیادہ زبردست نہین ہون لیکن تن تنہا
تمام ساحران طلسمات کے واسطے کافی ہون ہم لوگون کے سامنے وہ لوگ
قبعبدہ باز ہین اور نیرنج ساز ہین وہ سحر کیا ہے جو مرنے کے بعد از خود مٹجائے یہ سنکر
نقابدار ابلق سوار کو نہایت تعجب ہوا اور دل مین خوش ہوئے کہ ہمارے پاک باطن
سے طلسم نہ طاق مین بہت کچھ مدد ملے گی اور اب نقابدار نے پرونکو عنقاے جادو
کے جلایا اور چشمۂ آب مین ڈالدیا یکایک تمام پانی مین ابال آیا اور کھولنے لگا بعد
تھوڑی دیر کے پانی ٹھہر گیا اور سبزی اسکی برطرف ہوگئی موتی سا صاف پانی
ظاہر ہونے لگا ہمارے پاک باطن نے عرض کی کہ اب حضور اس پانی کو نوش
کرین اب یہ نقصان نہ کرے گا نقابدار ابلق سوار نے پانی پیا تشنگی رفع ہوئی

پانی چشمہ کا نہایت سرد و شیرین تھا نقاب دار نے ہمارے پاک باطن سے کہا کہ اس ریگستان مین کیا سمجھ کر قیام کیا کہ کوئی شخص یہان آرام کی نظر نہین آتی نہ کوئی مکان ہے آخر یہ عنقاے جادو رہتا کہان تھا ہمارے جادو نے کہا اے شہریار ہر سامان راحت و آرام ہم لوگ قوت سحر سے فراہم کر سکتے ہین پھر ہمین مکان اور سامان کی کیا ضرورت ہے جسوقت جو سامان چاہا فراہم کر لیا پھر اُسے مٹا دیا دوسرا سامان کر لیا اگر ارشاد ہو تو جیسا سامان ارشاد فرمایئے ابھی درست ہو جائے نقاب دار نے فرمایا کہ مجھے ضرورت نہین ہے اسلیے کہ مین ایک مرد فقیر مزاج ہون شام ہو چکی ہے رات کسیطرح گذار لونگا صبح کو آگے روانہ ہونگا یہ فرما کر اُسی ریگ پر بیٹھ گئے ہمارے پاک باطن نے ہر چند اصرار کیا کہ مین سامان درست کرون ابھی خیمہ خرگاہ فوج و سپاہ ملازم وغیرہ سب موجود ہو جائین مگر نقاب دار نے قبول نہ فرمایا اور رات اُسی ریگستان مین عبادت رب بے نیاز مین گذار دی ہمارے پاک باطن بھی بخیال حفاظت نقاب دار جاگا کیا جسوقت ستارۂ سحری چمکا اور سپیدۂ نمودار ہوا نقاب دار نے نماز صبح پڑھی اور اوراد سے فراغ حاصل کر کے ہمارے پاک باطن سے کہا کہ اب مین یہانسے آگے جاتا ہون اُسنے عرض کی کہ مین بھی ہمراہ رکاب ہون اسلیے کہ یہ پہلا مرحلہ ہے اور نہایت سخت ہے نہین معلوم کیا ہوا اور کیا نہ ہو لہذا میرا ساتھ چلنا بھی ضروری امر ہے کہ مین کسیقدر حالات طلسم باطن سے واقف ہون اور راستہ بھی جانتا ہون نقاب دار نے ہمارے پاک باطن کو ساتھ لیا اور آگے روانہ ہوئے ہمارے پاک باطن راہبری کرتا جاتا تھا اور راستے مین اُسنے عرض کر دیا تھا کہ جس مقام پر آپ کو دوران سر شروع ہو اسی کو سرحد در بند دوراندیشہ تصور کیجیے گا اور ہوشیاری سے کام لیجیے گا کہ مین آگے نہ جا سکون گا اسواسطے کہ سر حد دوسرے کی ہے اور وہ ساحر مجھ سے زبردست ہے بلکہ یہی ترتیب یہان کی ہے کہ پہلے در بند سے دوسرا سخت ہے اور دوسرے سے تیسرا تاکہ در بندون کے ساحر اگر شریک بھی ہو جائین تو اعانت دشمن کی نہ کر سکین چند باتین مین عرض کر دونگا اُنکا خیال رکھیے گا یہی باتین کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ ایک صحراے پر بہار نظر آیا درخت عجیب طرح کے گل و برگ لئے وضع کے لیکن طائر ایک بھی نظر نہ آتا تھا بارصفیکہ صحرا بظاہر نہایت پر بہار تھا مگر نہایت ہول خیز اور وحشت انگیز تھا کہ دل کو خوف معلوم ہوتا تھا ہیبت طاری ہوتی تھی جیسے اُس بیابان مین پہونچے نقاب دار کو دوران سر شروع ہوا اور ہمارے پاک باطن اُسی مقام پر ٹھہر گیے کہا اے شہریار بس اب آگے یہ غلام نہین جا سکتا وہ رومال جو آپ نے خون مین عنقاے جادو کے تر کر رکھا ہے اسکا فتیلہ بنا کر روشن کیجیے تاکہ دشمن آپ کو نظر آئے نقاب دار ابلق سوار نے جلدی سے رومال کا فتیلہ بنایا اور چقماق سے آگ نکالکر فتیلہ کو روشن کر کے ہاتھ مین لے لیا اور آگے بڑھے دیکھا کہ وسط صحرا مین

زیر درخت برگد ایک شامیانہ کھنچا ہوا ہے اور زیر شامیانہ فرش سفید بچھا ہوا ہے اور ایک ساحر
بیٹھا ہوا مالے کو گردش دے رہا ہے اور کچھ پڑھتا جاتا ہے کہ الفاظ اُسکے سمجھ مین نہین آتے
ہین ہمارے پاک باطن نے آواز دی کہ اے شہریار سہولت کو کام نہ فرمایئے اور
دور کر اس شامیانہ مین آگ لگا دیجیے اور جس ہاتھ مین قتیلہ ہے اُسکو گردش دیجیے کہ گرد
اسکے حصار آتش قائم ہو جائے گا اور یہ اُسی آگ مین جلکر مر جائے گا اگر خلاف اسکے
کیجیے گا تو پچتایئے گا یہ سُنکر اُس ساحر نے کان کھڑے کیے اور جلدی جلدی کچھ پڑھ پڑھ کر
مالے کو گردش دینے لگا بہ سبب چلہ کشی کے منھ سے نہ بول سکا کہ سحر باطل ہو جائے گا
لیکن دل مین کہتا تھا کہ یہ بلا کسطرح یہانتک پہونچ گئی نقاب دار نے جھپٹ کر شامیانہ مین
آگ لگا دی اور ساحر اُٹھا کہ بھاگ کر نکل جاؤن مگر نقاب دار نے ہاتھ کو گردش دینا
شروع کیا کہ گرد اسکے حصار آتش قائم ہو گیا اور کچھ شعلے بھڑک کر دوران جادو پر گرے
کہ اسے جلا کر خاک کر دیا اسکے مرتے ہی ایک قیامت کبرے برپا ہوئی یہ معلوم ہوا کہ تمام
صحرا زمین و آسمان شجر و حجر سب گردش کر رہے ہین اور آوازین مہیب آ رہی ہین کہ فنا
شد م فنا شد م بڑی دیر کے بعد یہ حالتین برطرف ہوئین تو دیکھا کہ تمام درخت مرجھائے
ہوئے ہین اور لاش ایک ساحر سیاہ فام کی پڑی ہوئی ہے ہمارے پاک باطن قریب
آیا اور فتح در بند دوربانیہ کی مبارکباد دی اور عرض کی کہ اے شہریار عالی وقار اگر آپ نے
رومال خون عنقا بے جادو مین نہ تر کر رکھا ہوتا اور اُسکا قتیلہ نہ روشن کرتے تو یہ ساحر
آپ کو نظر نہ آتا اور اگر تین گردشین مالے کی تمام ہو جاتین تو دشمن آپ کے ہلاک ہو جاتے
سحر دوران جادو کا یہی تاثیر رکھتا تھا کہ پہلی گردش مین دوران سر پیدا ہوتا ہے اور دوسری
گردش مین انسان گر کر مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگتا ہے اور تیسری گردش تمام ہوتے ہی
ہلاک ہو جاتا ہے الحمد للہ کہ سب آفتون سے بچے اور دشمن کو مارا اب اسکے آگے دربند
کوہ قضا ہے کہ مالک دربان کا جنفا ہے کوہ نشین جادو ہے دربان پہونچنے کی صورت یہ
ہے کہ سینہ دوران جادو کا چاک کیجیے کہ ایک تختی جست کی نکلے گی اور دونون آنکھین
اسکی نکالکر جلایئے اور اُسکا کاجل اُس تختی پر پار لیجیے اور ہمراہ میرے چلیے جسوقت
قریب کوہ پہونچیے گا تو مین عرض کرونگا اُسوقت آپ کاجل آنکھون مین لگا لیجیے گا
تمام اسرار آپ پر روشن ہو جائینگے بعد اسکے جو کچھ اُس تختی مین لکھا ہوا ہے پڑھ کر عمل کیجیے گا
کہ لوح طلسم باطن یہی ہے اور نہایت ہوشیاری سے کام لیجیے گا ورنہ لوح چھن جائے گی
تو پھر ہاتھ آنا لوح کا اور بچنا آپ کا دشوار ہے یہ سُنکر نقاب دار نے سینہ دوران جادو
کا چاک کیا تختی جست کی برآمد ہوئی بعدہ آنکھین دوران جادو کی نکالین اور کپڑے
مین لپیٹ کر قتیلہ بنا کر روشن کیا اور کاجل پار کر چھوڑ لیا ہمارے پاک باطن نے
نقاب دار ابلق سوار کو ہمراہ لیا اور جانب کوہ قضا روانہ ہوا جاتے جاتے قریب
دوپہر کے گذرے ہونگے کہ ہمارے پاک باطن نے زمین کو دیکھا درختون پر نظر کی

اور پھر آگے روانہ ہوا چند قدم بڑھ کر ٹھہرا دیکھا کہ ایک درخت بزرگ لگا ہوا ہے کہ اسکی دو شاخین ایک طرف جھکی ہوئی ہین اور دو شاخین دوسری جانب جھکی ہوئی ہین جو شاخین اسطرف ہین اُنکے برگ و بار اور طرح کے ہین اور جو شاخین اُسطرف جھکی ہوئی ہین اُنکے گل وغیرہ اور رنگ کے ہین ہمارے پاک باطن نے نقابدار ابلق سوار سے کہا کہ یہ درخت نصف اسطرف ہے اور نصف سرحد کوہ قضا مین ہے اب آگے مین نہین بڑھ سکتا آپکا کاجل آنکھون مین لگائیے اور بسم اللہ کہکر آگے روانہ ہوجیے لوح سے غفلت نکیجیے گا جو کچھ لکھا ہوا اُسے عمل مین لائیے گا جسوقت جنفاے کوہ نشین مارا جائے گا اور دربند کوہ قضا شکستہ ہوجائے گا تو مین حاضر خدمت عالی ہونگا یہ کہکر رخصت ہوا اور نقابدار ابلق سوار نے کاجل آنکھون مین لگایا لوح گلے مین ڈالی اور بسم اللہ کہکر قدم اپنا آگے بڑھایا جیسے ہی سرحد کوہ قضا مین پہونچے دیکھا کہ ایک کوہ سفید ہے اور بالاے کوہ ایک گنبد بنا ہوا ہے کہ اسمین دروازہ کسیطرف نظر نہین آتا ہے اور بالاے کوہ ایک گنبد پر ایک طائر بیٹھا ہوا ہے نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے نقابدار ولاور یہ طائر جنفاے جادو ہے فلان اسم اکتالیس مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرو اور تماشا قدرت خدا کا دیکھو اُدھر طائر نے جو نقابدار کو دیکھا گنبد پر سے اُڑا اور پکارا کہ ہائین تو یہان کسطرح سے آگیا کسنے تجھے پتہ یہان کا بتایا اور کس سلسلہ سے تو یہانتک پہونچا اب تو نے طلسم باطن پر بھی دست اندازی شروع کی خیر اگر آیا ہے تو کہان جائے گا یہ کہکر سر نقابدار پر آکر چکر لگانے لگا جسوقت یہ ایک گردش تمام کرتا تھا تو ایک جز قوت نقابدار کی سلب ہوجاتی تھی اِدھر تو یہ چکر لگا رہا تھا اور اُدھر نقابدار اسم کو جلدی جلدی پڑھ رہے تھے یہانتک کہ جتنے عرصہ مین طائر نے بتیس مرتبہ چکر لگایا نقابدار نے اکتالیس مرتبہ اسم کو پڑھ کر تمام کیا اور طائر کیطرف دم کیا بمجرد پھونکنے کے طائر چکر کھاکر زمین پر گرا اور لوٹنے لگا نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اے نقابدار اگر اسکے چکر تمھارے اسم سے پہلے تمام ہوجاتے تو جسطرح یہ گرکر تڑپنے لگا یہی حالت تمھاری ہوتی اور چند ساعت مین تمام ہوجاتے اب تم کو چاہیے کہ اسکو پکڑلو اور تڑپنے نہ دو ورنہ اگر یہ اکتالیس مرتبہ تڑپ لے گا تو یہ حالت اسکی برطرف ہوجائے گی اور پھر جو اُڑکر غائب ہوگا تو تا قیام قیامت نظر نہ آئے گا اور آگے جانے کا راستہ مسدود ہوجائے گا کیونکہ یہ طلسم مسلسل واقع ہوا ہے بغیر پہلا دربند ٹوٹے بعد کا دربند ٹوٹنا غیر ممکن ہے تمھین چاہیے کہ اسکے گلا گھونٹ کر مار ڈالو اور یہ چوٹی جو اسکے سر پر ہے نوچ کر اپنے پاس رکھو کہ آگے بڑھ کر کام آئے گی نقابدار ابلق سوار نے جلدی سے گلا دبا کر طائر کو مار ڈالا اور چوٹی اُسکے سر پر سے اکھیڑ لی بس یہ معلوم ہوا کہ زمین و آسمان تہ و بالا ہوگئے آوازین ہیبت ناک پیدا ہوئین دیر تک حیصت مردیم و فنا شدیم کا شور برپا رہا اور تاریکی چھائی رہی آخرکار علامات سحر برطرف ہوئے

نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ یہ پوٹلی جو اسکے سر پر سے اٹھیڑی ہے اسکو اپنے خود کی کلغی
مین باندھ لو اور آگ روشن کرکے اس طائر مردہ کو آگ مین ڈالدو جسوقت یہ جلے گا اور
دھوان اسکا منتشر ہوگا تو دروازہ اس گنبد کے درمین پیدا ہو جائے گا اور نگہبان دروازے
پر بیٹھے نظر آنے لگین گے اور اس دھوین کے سبب سے سب کے سب اندھے ہو جائینگے
تم انکو دیکھو گے اور وہ تم کو نہ دیکھ سکین گے بس تم اندر گنبد کے داخل ہونا اور جو کچھ
پیش آئے پھر لوح کو دیکھ کر عمل کرنا نقابدار اہلتق سوار دل مین کہتے ہین کہ عجب طرح کا
طلسم ہے غرضکہ آگ چقماق سے روشن کی اور طائر مردہ یعنے لاش خیفان کوہ نشین کی
اُس آگ مین ڈالدی اسقدر چربی پھیلی کہ دماغ پھٹا جاتا تھا جسوقت یہ جلکر خاک ہوا اور
دھوان اسکا ہر چہار طرف منتشر ہوا تو حصار سحر ٹوٹا اور گنبد کا دروازہ پیدا ہو نقابدار بالائے
کوہ آئے اور سامنے دروازہ گنبد کے پہونچے دیکھا کہ دروازہ کھلا ہوا ہے اور نگہبان دروازہ پر
بیٹھے ہین آنکھون سے اُنکی آنسو جاری ہین نقابدار نے کچھ خیال نہ کیا اور اندر گنبد کے
داخل ہوئے دیکھا کہ اندر گنبد کے دہنہ نقب لگا ہوا ہے پھر نقابدار نے لوح کو دیکھا
لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم باطن و سیار عجائبات مخفی اس نقب مین کود پڑ کہ یہی راستہ
بیابان سرگردان کا ہے اور مرحلہ دربند سوم کا ہے نقابدار بسم اللہ کہکر تم سے کود پڑے
جسوقت پاؤن زمین سے اٹھا ہوئے ایک صحرائے وسیع دیکھا دور سے سواد شہر معلوم
ہوتا تھا نقابدار نے یہ خیال کیا کہ شاید یہی رخ ساکنان دربند کا ہے اسیطرف آنکھون نے
مکانات اپنے رہنے کو بتائے ہین یہ تصور کرکے اُسیطرف چل نکلے جاتے جاتے پاؤن
شل ہوگئے ہر مرتبہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کچھ بڑھے اور عمارات شہر تک پہونچ گئے
یہانتک کہ چلتے چلتے شام ہوگئی اور نقابدار اُس عمارت تک نہ پہونچ سکے آخر تھک کر
ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے جسوقت آفتاب غروب ہوا اور چاند نمودار ہوا اور
تمام صحرا پھر روشن ہوا دیکھا کہ جو عمارت سامنے تھی اب وہ پہلو کیجانب معلوم ہوتی ہے
نقابدار نہایت متحیر تھے کہ یہ کیا اسرار ہے ساتھ ہی یہ خیال گذرا کہ غلطی میرے خیال کی ہے
چونکہ شب روشن ہے چاندنی دھوپ کیطرح پھیلی ہوئی ہے چلکر شہر مین دم لینا چاہیے
شاید کوئی سرا وغیرہ مقام راحت ممکن ہو تو رات آرام سے بسر ہوگی صبح کو دیکھا جائیگا
اُسی جانب روانہ ہوئے جاتے جاتے بالکل قریب پہونچ گئے کہ عمارتین صعود و پست
و بلند نظر آتی تھین راستہ بھی صاف معلوم ہوتا تھا مگر چلتے چلتے تھک گئے رات تمام
ہوگئی سپیدہ سحری چرخ پر نمودار ہوا اور ان عمارتون تک نہ پہونچ سکے حتے کہ قریب
تھا جو وقت نماز صبح کا بھی گذر جائے نقابدار نے تیمم سے فریضۂ سحری ادا کیا کہ پانی
نایاب تھا جسوقت نماز پڑھ چکے اور نظر کی تو کوئی عمارت نہ دکھائی دی بلکہ کل تمکو
جس مقام سے چلے تھے اُسی جگہ موجود ہین اب تو نقابدار پریشان ہوئے اور جلدی
سے لوح طلسمی کو دیکھا لکھا تھا کہ اگر تمہاری بھی اسیطرح پھرا کرے گا تو راستہ شہر سرگردان کا

نہ پائے گا اور پھر بھاگ کر جاتا تو لوح بھی بیکار ہو جاتی اور کوئی خبر نہ دیتی اب تجھے لازم ہے کہ فلان اسم جو کنارۂ لوح پر کندہ ہے اُسے پڑھتا جا اور قدم اُٹھاتا جا ساتوان قدم شہر پناہ پر پڑے گا لیکن اس عمل کو شروع کرتے وقت آنکھین بند کر لینا اور جسوقت ساتوان قدم رکھنا تو آنکھ کھولنا نقاب بردار نے ایسا ہی کیا جیسے ہی ساتوان قدم زمین پر رکھا اور آنکھ کھولی دیکھا کہ دروازۂ شہر پناہ پر کھڑا ہوا ہون بسم اللہ کہکر داخل شہر ہوئے دیکھا کہ مکانات ہین دوکانین کھلی ہوئی ہین مگر نہ وہ کانو پر سودا ہے اور نہ وہ کاندار نہ کوئی خریدار باتون کی صدا ہر طرف سے کانون مین چلی آتی ہے نقاب بردار سیر کرتے ہوئے چلے جاتے ہین لیکن نہایت پریشان ہین کہ یہ کیا معاملہ ہے گھبرا کر لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اے نقاب بردار بہادر کاجل جو تو نے دربند دوراہیہ مین بنایا تھا اُسے آنکھون مین لگالے اور وہ چوٹی جو تو نے طائر کے سر پر سے دربند قضا مین اُکھیڑی تھی اپنے خود کی کلغی مین باندھ لے اثر اسکا یہ ہوگا کہ تو سب کو دیکھے گا اور تجھے کوئی نہ دیکھ سکے گا اور اس کام مین عجلت کر اسلیے کہ ساکنان دربند سرگردان تجکو ڈھونڈھ رہے ہین اور تمکر لوح چھیننے کی کر رہے ہین اور تو اُنکو نہین دیکھتا ہے ایسا نہ ہو کہ لوح ہاتھ سے جاتی رہے اور پریشانی کا سامنا ہو نقاب بردار نے جلدی سے کاجل آنکھون مین لگایا اور چوٹی طائر دربند قضا کی خود مین لگائی دیکھا کہ ہر کوچہ و بازار مین لوگ بکثرت پھر رہے ہین دوکانو پر ہر قسم کی چیزین رکھی ہین دوکاندار بھی بیٹھے ہین مگر ہر طرف یہی چرچا ہے کہ وہ ظالم یہان بھی آگیا جسنے طلسمات ظاہر برباد کیے تھے مگر نہین معلوم کہان چھپ گیا کہ اب نظر نہین آتا کوئی کہتا تھا کہ اسطرف جاتے ہوئے دیکھا تھا کوئی کہتا ہے کہ ابھی اسی جگہ تو کھڑا ہوا تھا یہ انسان تھا یا جن تھا یا ساحر لون بلا تھا کہ کچھ سمجھ مین نہین آتا نقاب بردار ان لوگون کی باتین سنتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے چلے جاتے ہین جاتے جاتے ایک دروازہ نظر آیا کہ چوبدار و عصا بردار کھڑے ہوئے تھے اور بالاے دروازہ ایک تصویر سنگ مرمر کی نصب تھی کہ آنکھین اُسکی گردش کر رہی تھین نقاب بردار غور سے دیکھنے لگے کہ اسمین کل لگی ہوئی ہے یا کیا بھید ہے تھوڑی دیر دیکھنے سے یہ اثر پیدا ہوا کہ چکر کھا کر گرے اور خود سر سے علیحدہ ہوا اب اُن کی نظر نقاب بردار پر پڑی ایک شور ہوا کہ یہ یہانتک آگیا اسے گرفتار کرو اور قید مین آشوب جادو کی لے چلو نقاب بردار گر کر بیہوش ہو گئے تھے لوگون نے دوڑ کر لوح گلے سے اُتار لی لیکن خود کسی کو نظر نہ آیا اسلیے کہ خود مین چوٹی جنقاسے جادو کی نقب تھی غرضکہ لوگ نقاب بردار کو اُٹھائے ہوئے سامنے آشوب جادو کے آئے اور کہا کہ یہ اقبال حضور سے اور مدد خداوند سامری و جمشید سے گرفتار ہوا آشوب جادو ہنسا اور کہا کہ اسیواسطے مین نے یہ انتظام کیا تھا کہ تصویر سحر اپنے دروازے پر نصب کی تھی کہ جو کوئی آئے گا دوست ہو یا دشمن دروازہ ہی کیطرف سے آئے گا اور آنکھ

تصویر سے ملائے گا اور بیہوش ہوجائے گا اگر مین یہ انتظام نہ کرتا تو جسطرح اسنے اور دربندونکو توڑا اسیطرح اس دربند کو فتح کرلیتا جب دروازے تک آگیا اور کسی کو خبر نہ ہوئی تو مکان مین داخل ہوتے کتنی دیر لگتی ساحران طلسم باطن ایسے اناڑی ہوئے کہ جب یہ یہانتک پہونچکر بیہوش ہوا اسوقت اسے دیکھا لیکن وزیر اسکا سرگردان جادو ہی جس کے سحر سے بیابان سرگردان قائم ہوا ہی یہ نہایت ہوشیار و دانا ہی اسنے عرض کی کہ فتاح طلسم باطن وہی شخص ہوگا جو مرتبۂ شاہی و شہریاری رکھتا ہوگا اور صاحب تخت و تاج بلکہ تاج بخش ہوگا بس جو تاج بخش ہو وہ سر برہنہ نہین ہوسکتا اور یہ شخص برہنہ سر ہی اگر تاج اسکے سر پر نہ ہوگا تو خود ضرور ہوگا اسواسطے کہ اور تمام اسلحۂ جنگ اسکے تن پر آراستہ ہین زرہ بکتر چار آئینہ داستانے مورے کیا شک نہین ہی پھر خود نہ ہونا کیا معنے ضرور ہی کہ خود اسکا کوئی وصف رکھتا تھا کہ جب تک خود اسکے سر پر رہا اسوقت تک یہ کسیکو نظر نہ آیا اور جسوقت یہ تصویر نے آنکھ ملاکر بیہوش ہوا اور گرا تو خود یا کلاہ جو شی ہوا اسکے سر سے علحدہ ہوگئی اور یہ سب کو نظر آیا کہ لوگ اسے گرفتار کرلائے ساحرونکو حکم دیجیے کہ تلاش کرین اور اسکو اسیر کرکے زندان مین بھجوادیجیے یا بیابان سرگردان مین چھوڑ دیجیے کہ ٹھوکرین کھا کھاکر مرجائے اور لوح طلسمی بادشاہ طلسم یعنے خداوند بت خود پسند کے پاس بھجوادیجیے یہ طلسم ترتیب کے ساتھ بنایا گیا ہی نہ دربند ابتدائی یہ فتح کرسکے گا کہ لوح اسکے پاس نہ ہوگی اور نہ دربند آخر تک پہونچ سکے گا کہ لوح ہاتھ آئے اور سلسلہ سے طلسم کو فتح کرتا ہوا تخت گاہ تک پہونچ سکے بس خدا اسکی تمام ہوگئی اور معلوم ہوگیا کہ اسکے ہاتھ سے دو دربند شکستہ ہونے والے تھے بعد اسکے قضا اسکی تھی بادشاہ نے راے وزیر کی پسند کی اور ایک ساحر کو طلب کیا کہ نام اُسکا مہوش جادو تھا لوح طلسم اُسکے سپرد کی اور ایک نامہ بنام بت خود پسند تحریر کردیا اور کہا کہ جاکر لوح خداوند کے سپرد کرا اور یہ نامہ پیش کرنا مہوش جادو لوح طلسمی لے کر خدمت بت خود پسند مین روانہ ہوا اور ایک ساحر کو حکم دیا کہ جاکر اس شخص کو بیابان سرگردان مین پھینک آ کہ یہ ٹھوکرین کھا کھاکر مرجائے ساحر نے نقابدار کو تخت سحر پر ڈالا اور لاکر بیابان سرگردان مین پھینک دیا اور خود واپس آیا جسوقت نقابدار کو ہوش آیا اپنے کو اُسی صحرا مین پایا جہان سے شہر سرگردان مین پہونچے تھے نہایت متحیر ہوئے کہ مین یہان کیونکر آگیا چاہا لوح دیکھون دیکھا تو لوح بھی گلے مین نہ پائی ہاتھ سر پر گیا خود بھی نہ تھا اب تو نقابدار نہایت پریشان ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہی اگر مین گرفتار ہوگیا تھا تو یہ شان اسیری نہین ہی کہ ہاتھ پاؤن قابو مین نہین عمل و زر بغیر کوئی شے میرے پاس نہین اور اگر اسیر نہین ہوا ہون تو تھا کہان اور کس مقام پر پہونچ گیا ہون طرہ اُسپر یہ کہ لوح بھی ندارد ہی یہ اسی فکر مین تھے کہ آواز قہقہہ کی آئی نقابدار ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یہ کون شخص ہنسا کوئی نظر نہ آیا لیکن یہ آواز کان مین آئی کہ او نادان لوح چھن گئی اور خود بھی گم ہوا اب تو آزاد

نہین ہے بلکہ اسیر طلسم ہے اور رہائی تیری ناممکن ہے بس اب تقدیر کو رو یا کر کہ تا زندگی بھوکہ پین اس صحرا کی کھائے گا اور نہ راہ پلٹ جانے کی پائے گا اور نہ داخل طلسم ہوسکے گا نقابدار نے کہا کہ تو کون ہے کہا دشمن ہون دوست نہین ہون مجھے سرگردان جادو نے یہان تیری نگہبانی کے واسطے مقرر کیا ہے نقابدار نہایت پریشان ہوئے اور اپنے حال زار پر افسوس کرنے لگے لیکن تکیہ مدد پروردگار عالم پر کرکے ادھر ادھر پھرنے لگے دن بھر رہروی کرتے تھے اور شام کو اُسی مقام پر آجاتے تھے جہان سے ابتدا کی ہوتی تھی اب انکو تو اسی حال پر نہال ہین چھوڑا جاتا ہے اور

ایک شمہ داستان دربند میمونیہ کی بیان کی جاتی ہے

راوی ناقل ہے کہ جب نقابدار ابلق سوار المکن جادو اور میمون شاہ سے رخصت ہوکر جانب طلسم باطن روانہ ہوئے اور لڑائی موقوف ہوئی تو المکن جادو نے میمون شاہ سے کہا کہ آپ رازدار طلسم اور واقف کار قدیم ہین یہ بتایئے کہ جب لمکن جادو نے سلطنت پر قبضہ کیا اور مجکو اسیر بلا کیا ہے تو ملازمان قدیم مین سے کن کن لوگون نے اسکا ساتھ دیا اور کس کس نے علحدگی اختیار کی میمون شاہ نے کہا کہ اے بادشاہ بہت سے وفادار اور قابو پرست لمکن جادو کے شریک ہوگئے تھے کہ مین ہی اپنے عہدہ پر قائم رہا لیکن جس مصلحت سے مین نے علحدگی نہ کی اُسے آپ جانتے ہین چند دیوتون نے کنارہ کشی کی اور طلسم سے چلے گئے مثل حریم جادو اور سہام جادو اور وزیر قدیم آپ کا ہوشیار جادو یہ لوگ رخصت کے بہانے سے وقتاً فوقتاً سب علحدہ ہوگئے اور پھر نہ آئے یقین ہے کہ اگر اُن لوگون کو آپ کے رہا ہونے کی اطلاع ملے تو سب حاضر ہون کہ اُنکی تمنا سے دلی یہی ہے یہ سُنکر المکن جادو نے تین نامے لکھکر روانہ کیے مضمون یہ تھا کہ اے خیر خواہان دولت مجکو حال تمھارا معلوم ہوا اور مین نے رہائی پائی تو دربند میمونیہ پر مقیم ہون تم کو چاہیے کہ حاضر حضور ہو اور میرا ساتھ دو کہ مین لمکن جادو سے قصاص ظلم لینے والا ہون جسوقت یہ نامے حریم جادو اور سہام جادو اور ہوشیار جادو کو پہونچے یہ نہایت خوش ہوئے اور لشکر لے کر جانب دربند میمونیہ روانہ ہوئے اور آکر قدمبوسی شاہ حاصل کی اور حالات رہائی دریافت کیے کہ کس صورت سے آپ نے نجات پائی اور کس نے آپ کو رہا کیا المکن جادو نے احسان نقابدار ابلق سوار کا اور اپنا خواب دیکھکر مطیع ہونا اور نقابدار کا بہ اسے فتحی طلسم باطن روانہ ہونا سب بیان کیا اور کہا کہ تم لوگونکو اگر عاقبت العاقبت تک میرا ساتھ دینا ہو تو اطاعت دین اسلام اختیار کرو ورنہ مین بخوشی اجازت دیتا ہون کہ جاہے پلٹ جاؤ اور چاہے جاکر لمکن جادو کے شریک ہو یہ سُنکر حریم جادو اور ہوشیار جادو تو بدل مطیع اسلام ہوئے اور ساتھ بادشاہ کا دیا لیکن سہام جادو یہ سوچا کہ جب

اسنے دین قدیم کو ترک کیا تو یہ واجب القتل ہی لیکن قابو کیا تھا کہ اسکن جادو سے ظاہر
بظاہر مخالفانہ گفتگو کرنا بات کو دل مین لیے رہا اور مثل طوطے کے کلمۂ اطاعت
زبا نپر جاری کیا ہنوز قلعہ کے پوشیدہ ہو جانے کی گفتگو نہ آئی تھی کہ صحبت برخاست
ہوئی اور سب اپنی اپنی خوابگاہ مین گئے اور سورہے سہام جادو کو یہ فکر تھی کہ کسیطرح
قابو پاؤن تو اسکن جادو کو پکڑکر خدمت مین ملک اسکن جادو کی بجاؤن کہ وہ نہایت
خوش ہوگا اور مجھے مرتبۂ عالی پر پہونچائے گا اسی فکر مین دو پہر رات تک جاگا کیا
آخر کار سو گیا یہان کی تو یہ حالت ہی اور وہان اسکن جادو نے وزرا و امرا سے صلاح
لی کہ اب کیا کرنا چاہیے بعض نے کہا کہ آرام سے بیٹھے رہیے کوئی آپ کا کیا کرسکتا ہی
بعض نے کہا کہ خلش دشمن کی باقی رہنا اچھا نہین ہی وہ اپنی فکر و کوشش سے غافل
نہ ہوگا اور نقابدار اسکا شریک ہی یہ وہ شخص ہی کہ دوسرے کے واسطے اپنی جان کو
عزیز نہین رکھتا بادشاہ اسلام کیجانب سے کم کم جادو کو رہا کرلیگیا اس خوف ناک
طلسم مین چلا آیا اور ذرا نہ ڈرا کیا بعید ہی کہ وہ کوئی فکر و کوشش کرے یہ اچھا نہین ہی
کہ راستہ طلسم کا اپنون بیگانون دونون کے واسطے مسدود ہو ایک پوشیدہ راستہ مخزون
کی آمد و رفت کے لیے جاری رکھیے تاکہ وہان کی خبر ملتی رہے اور جو انتظام اسکن جادو
یا نقابدار ابلق سوار کرین ہمین اسکی آگاہی ہو اور جسوقت اُن لوگونکو غفلت کی
حالت مین دیکھین تو حملہ کرکے کام انکا تمام کرڈالین یہ رائے اسکن جادو نے پسند کی اور
چند ساحرونکو چور دروازے پر برائے نگہبانی مقرر کرکے ہرکارونکو برائے خبر روانہ کیا
ہرکارے آئے اور تمام حالات دریافت کرکے خدمت ملک اسکن جادو مین پہونچے
اور سارا ماجرا بیان کیا کہ نقابدار برائے فتحی طلسم باطن گئے ہوئے ہین اور اسکن جادو
قصر بلوریہ مین مقیم ہی سُنا ہی کہ ہوشیار جادو وزیر اور حریم جادو مصاحب خاص
اسکے آگئے ہین اور ایک ساحر اور بھی آیا ہی جسکا نام سہام جادو ہی یہ سب
اسکن جادو کے شریک ہوتے جاتے ہین یہ سُنکر اسکن جادو نہایت خوش ہوا
اور کہا کہ اب نقابدار کی طرف سے تو خوف مٹ گیا اسلیے کہ طلسم باطن سے
نقابدار زندہ نہین پھر سکتا یقین ہی کہ سرحد پر پہونچتے ہی ہلاک ہو جائیگا اور آپ
چشمۂ زہر پیکر پانی ہو جائے گا اور بغیر مدد نقابدار کے اسکن جادو میرا کچھ کر نہین
سکتا حکم دو کہ طبل جنگ بجے اور لشکر ہمارا قلعہ سے نکلکر برائے مقابلہ خیمہ برپا کرے
یہ سُنکر تیاری ہونے لگی اب اول حال سہام جادو کا بیان کیا جاتا ہی کہ روزیہ طلسم
مین رہتا تھا جو کسیطرح بادشاہ قدیم کو اسیر کرکے خدمت مین اسکن جادو کی
لے جاؤن اس لیے ربط بڑھانا شروع کیا اور اسکن جادو سے کہا کہ اے بادشاہ
ایک مدت کے بعد تجھ سے ملاقات ہوئی ہی تو دیدار فرحت آثار سے نہایت مسرور نہین
ہوں جی چاہتا ہی کہ ہر وقت حضور مین حاضر رہا کرون [illegible]

تصور فرمایئے اور اپنے قدموں سے جدا نہ رکھیے یہ سنکر الکن جادو نے کہا کہ اے سہام جادو
میرے رفیق قدیم ہو کیا مضائقہ ہے میرے پاس رہنے مین مین نے صرف اس خیال سے تم کو
علحدہ رکھا تھا کہ آداب شاہانہ کے خیال سے تمھین تکلیف ہوگی ورنہ تمھارا پاس رہنا
نہایت اطمینان کا باعث ہوگا اسواسطے کہ تم ایسے تھے جو میرے بعد بھی میرا خیال رکھا
اور دشمن کے شریک نہ ہوسکے یہ فرماکر سہام جادو کو اپنے خیمہ مین جگہ دی اور منصب
حفاظت جان اسکے سپرد کیا اس ملعون نے شب کے وقت اُٹھکر کچھ اسم سحر پڑھا کہ
تمام نگہبان سوگئے اور غفلت الکن جادو کی بھی زیادہ ہوگئی ہرچند کہ الکن جادو
ایسا نہ تھا جسپر سحر سہام جادو کا کارگر ہوسکتا مگر بہ سبب اسکے کہ الکن جادو غافل تھا
اور سہام جادو اپنی گھات مین تھا اسنے اور غافل کرکے کچھ اسم سحر پڑھا کہ مسہری اسکی
بلند ہوئی اور ہوا پر چلی سہام جادو طائر بنکر اسکے ساتھ ہوا اور مسہری کو بزور سحر اڑاتا
ہوا قلعہ ملمن حصار کیجانب لے چلا اسطرف سے تو یہ مسہری کو اڑائے ہوئے لیے
چلا جاتا ہے اور اسطرف سے حسب اتفاق ایک ساحر ملازمان شہیم جادو مین سے
آتا تھا کہ شب کو اسکی نوکری تھی اور یہ خبر رسانی ہر قسم کی شہیم جادو سے کیا کرتا تھا
اسنے جو یہ معرکہ دیکھا کہ ایک مسہری اُڑتی ہوئی چلی جاتی ہے اسم سحر پڑھ کر یہ بھی بلند ہوا
کہ دیکھون یہ کون شخص ہے جسوقت نظر اسکی الکن جادو پر پڑی بیتاب ہوگیا کہ غضب
ہوا معلوم ہوتا ہے کوئی ساحر مخالفان الکن جادو سے آگیا اور بادشاہ کو قلعہ کیجانب
لیے جاتا ہے بس یہ اُسیوقت شہیم جادو کے پاس روانہ ہوا اور تمام حال بیان کیا
شہیم جادو اُسیوقت روانہ ہوا اور اُس طائر سرخ رنگ کو اپنے ساتھ لے لیا
یہان سہام جادو اُڑتا پھرتا تھا اور قلعہ نظر نہ آتا تھا کہ شہیم جادو آپہونچا اور نعرہ
کیا کہ مٹم شہیم جادو یہ کون ہے جو ہمارے بادشاہ کو لیے جاتا ہے بس خبردار آگے بڑھنے کا
قصد نہ کرنا یہ سُنکر شہیم جادو نے کہا کہ اے سہام تیری بھی یہ لیاقت ہے کہ تو مجھے روک
لے اگر خیریت اپنی چاہتا ہے تو پلٹ جا ورنہ ہاتھ سے میرے ہلاک ہوگا یہ سنتے ہی
شہیم جادو مسہری کیطرف بڑھا اور کچھ اسم پڑھنے لگا تاکہ مین بادشاہ کو ہوشیار
کردون سہام جادو پیکان سحر بنکر شہیم جادو پر گرا کہ توڑ کر نکل جاؤن لگ جیسے ہی قریب
شہیم جادو کے پہونچا طائر سرخ رنگ جو شہیم جادو کے ساتھ تھا اور محلول جادو
نے اسکو برائے حفاظت شہیم جادو معین کیا تھا اس طائر نے پرمارا کہ سہام جادو
ہئیت اصلی پر آگیا اور زمین پر گرا اگر گرتے گرتے یہ اپنے کو بزور سحر سنبھال نہ لیتا تو استخوان چورا
ہوجاتے وہان شہیم جادو نے اسم کو تمام کرکے طائر کیطرف اشارہ کیا کہ بادشاہ کو
ہوشیار کردے طائر نے پرون کی ہوا دی الکن جادو کو ہوش آیا آنکھ جو کھلی تو اپنے کو
صحرا مین پایا اور شہیم جادو کو برسر بالین دیکھا کہا اے شہیم جادو کیا مین گرفتار ہوگیا
تو مجھے کہان لیے جاتا ہے شہیم نے عرض کی کہ اے شاہ آپ کو سہام جادو گرفتار سحر کرکے

قلعہ کیجانب لے چلا تھا مگر قلعہ لفظون سے معدوم تھا اسوجہ سے یہ جا نہ سکا اور صحرا مین ٹاپتا پھرتا
تھا مجھے خبر ہوئی مین نے آکر آپ کو سہام جادو سے چھڑایا ہوشیار ہو جیسے یہ سُنکر جلدی
سے امکن جادو اٹھ بیٹھا اور کہا کہ سہام جادو کہان ہے سہام جادو نے جو دیکھا کہ کام بگڑگیا
اور اب قابو نہ چلے گا کہ بادشاہ ہوشیار ہوگیا بس اسنے قرار پر قرار لیا اور امکن جادو نے اسکا
تعاقب کیا قریب پہونچکر آواز دی کہ او سہام نمک حرام یہ کیا حرکت تھی مین نے اسی لیے
تجکو اپنا محافظ جان مقرر کیا تھا کہ تو مجکو اسیر کرکے دشمن کے پاس لیجائے آخر مین نے
تیرے ساتھ کیا برائی کی تھی سہام جادو نے دیکھا کہ اب بھاگ کر بھی جان نہ بچیگی
کہا اے بادشاہ اصل یہ ہے کہ مین نے تیری دوستی و محبت مین امکن جادو کی رفاقت قبول نکی
اور طلسم سے کنارہ کش ہوا مگر جسوقت یہ معلوم ہوا کہ تو نے دین قدیم اپنا ترک کیا اور مذہب
جدید اختیار کیا تو مین نے تیرے ساتھ عداوت پر کمر کسی ہے ورنہ ایسی خطا کبھی نہ ہوتی اب
مجھے اختیار ہے چاہے قتل کر اور چاہے رہا کر امکن جادو نے کہا کہ او سہام جادو تجکو کیا
قتل کرون کہ تو ہمچین کار نیق ہے مجھے تجھ پر ہاتھ اٹھاتے شرم آتی ہے تو نے جو کچھ برائی
میرے ساتھ کی وہ تیرا ظرف تھا مین یہ سمجھونگا کہ تو نے ایک نیکی کی کہ رفاقت دشمن کی
نہ اختیار کی اور دوسری برائی کی کہ مجھے اسیر کرکے لیچلا تھا مگر میرے خدا نے مجھکو بچا لیا
خیر نیکی نیک راہ بدی پیش راہ جا میرے سامنے سے چلا جا اور اب کبھی ایسی حرکت
نہ کرنا ورنہ پھر مروت نہ کرونگا اور اگر بصدق دل اسلام اختیار کرتا ہو تو اپنے گذشتہ اعمال
سے توبہ کر اور میری طرح اطاعت مذہب اسلام اختیار کر یہ سُنکر سہام جادو نہایت
شرمندہ ہوا اور کوئی جواب امکن جادو کو نہ دیا اور جانب صحرا روانہ ہوگیا امکن جادو نے
شہیم جادو سے کہا کہ اسوقت مین عجب انقلاب دنیا کا دیکھ رہا ہون کہ دوست دشمن
ہوگیا اور دشمن دوست یعنے میرا رفیق مجھے گرفتار کرکے مبتلاے بلا کرنے کو لیچلا تھا اور
دشمن کے رفیق نے یہ دوستی کی کہ مجھے ہاتھ سے اُسکے بچایا شہیم جادو نے کہا اے شہریار
اصل امر یہ ہے کہ دل میرا مذہب اسلام پر راغب ہوا اور آپ کے الطاف و کرم نے بندۂ
بیدام بنا لیا اور امکن جادو نے پیغامبر بنا کر آپ کے پاس روانہ کیا تھا جسوقت
مین قلعہ مین جانے لگا تو پھر مجکو اس شبہہ مین نہ آنے دیا کہ کوئی فریب نہ ہو اس حرکت
پر امکن جادو کی دل میرا اسکی رفاقت سے ہٹ گیا کہ ایسے کے ساتھ نیکی کرنا بالکل
ہیچ ہے ؎ نکوئی با بدان کردن چنان است ✦ کہ بد کردن بجاے نیک مردان ✦ یہ سنکر
امکن جادو نہایت خوش ہوئے اور شہیم جادو کو اپنے ہمراہ لے کر در بند میمونیہ مین
آئے یہان بادشاہ کے گم ہوجانے سے سب پریشان تھے کہ امکن جادو مع شہیم جادو
پہونچا ملازمین بادشاہ کو دیکھکر نہایت خوش ہوئے اور نقارۂ شادمانی بجایا حریم جادو
نے حال پوچھا امکن جادو نے سرگذشت اپنی بیان کی اب یہ لوگ سہام جادو
کی اس حرکت پر نفرین کرنے لگے تھوڑی دیر نہ گذری تھی جو ہرکارون نے آکر خبر دی

کہ صحرا کیجانب سے کچھ فوج ساحرون کی چلی آتی ہے یہ لشکر امکن جادو مع شہیم جادو و
ہوشیار جادو و حریم جادو خیمہ سے باہر آیا اور صحرا کیطرف دیکھنے لگا کہ کس کی فوج ہے اور
کس غرض سے آتی ہے دیکھا کہ اسّی ہزار ساحران غدار بلاے بد آفت کے پرکالے بھولیان
بھولیان کاندھو پر ڈالے جانوران بحر پر سوار ترسول پر سول چمکاتے ہوئے نعرے یا
سامری یا جمشید کے بلند چلے آتے ہین شہیم جادو نے عرض کی کہ طوفان جادو سپہ سالار
لشکر امکن جادو آتا ہے عجب نہین کہ ارادۂ رزم و پیکار رکھتا ہو اتنے مین اُن ساحرون نے سامنے
قلعہ میمونیہ کے لشکر اپنا اتارا اور خیمہ برپا کیا امکن جادو نے بھی اپنی فوج قلیل قلعہ
میمونیہ سے باہر نکالی اور بارگاہ برپا کی اُدھر طوفان جادو نے آتے ہی حکم دیا کہ بجے
طبل جنگ اُسیوقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرمی خبر امکن جادو کو ہوئی
اسنے بھی نقارۂ رزمی بجوایا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی ہوا خانہ روشن
ہوگئے بخور گوگل رائی سرسون کالے دانے وغیرہ کا ہونے لگا آواز رین یا سامری یا
جمشید کی بلند ہوئین ساحر اپنے اپنے سحر جگانے لگے جانورونکو جھٹکا کرکے بیرون کو
بھینٹ دی اور سحر کو قوت دی اسی عالم مین رات بسر ہوئی اور سفیدۂ سحری نمودار ہوا
جھونکے نسیم صبح کے چلنے لگے سبزۂ خوابیدہ لہلہانے لگا خمار چشم نرگس شہلا کا دور ہوا طائر
اپنے اپنے آشیانون سے نکل نکل کر شاخ درخت پر بیٹھے اور بزبان بیزبانی حمد و ثنا
الٰہی بجالانے لگے گلہاے رنگا رنگ شگفتہ ہونے کو تڑپا لا تمام صحراے میمونیہ مین
پھولا ہوا تھا کہ زمین سفید ہو رہی تھی دونون طرف کے گروہ اپنے اپنے مذہب کے
موافق اطاعت رب بے نیاز سے فراغ حاصل کرکے میدان کارزار مین آئے اور صفین
آراستہ ہونے لگین میمنہ میسرہ قلب و جناح ساقہ و کمینگاہ اگلا ہراول پچھلا چنداول آٹھون
صفین آراستہ ہوئین نقیب نقیب ندا دے رہے تھے کہ کچھ ساحر دونون طرف سے
نکلے کسی نے سحر سے پستی و بلندی زمین کو ہموار کیا اور کسی نے پانی برسا کر گرد کو بٹھایا
جسوقت میدان آراستہ ہوچکا اور نقیب نقابت کرچکے تو لشکر امکن جادو سے
مسمار جادو نکلا اور مرکب کو چمکا کر میدان مین آیا اور آواز دی کہ اے ساحران دربند
میمونیہ و طرفداران طلسم کشا جسکو دعوی مقابلہ کا ہو وہ آئے کہ میں گوہ ہوا اور یہی
میدان ہے یہ لشکر حریم جادو نے امکن جادو سے اجازت حاصل کی اور کرگدن سحر کو
اُڑا کر سامنے مسمار جادو کے آیا اور کہا کہ او نمک حرام تجھے اپنے بادشاہ قدیم سے
آنکھ چار کرتے ہوئے شرم نہین آتی ہے مسمار جادو نے کہا کہ جسکی نمک کھائی اُسکی تیغ اُسکی دیغ اب
جس بادشاہ کے ملازم ہین اُسی کی طرف سے جان نثاری کرینگے یہ لشکر حریم جادو
نے کہا کہ پھر دیر کیون کرتا ہے لا حربہ اپنا اور پھر تماشا میرے سحر کا دیکھنا یہ لشکر مسمار جادو
نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک تھیلی نکالی جسمین بہت سی کنکریان اور ٹکڑے تلوار کے
اور سوئیان اور پیکان بھرے ہوئے تھے بعد اُسکے ایک روئی کا پہلا نکالکر اُس تھیلی کو

روئی مین لپیٹا اور کچھ اسم پڑھ کر بائی کلا پھینکا مارا کہ وہ ٹکڑا روئی کا لگکہ ابر بنکر گرجتا ہوا بلند ہوا اور پھیلنے لگا تھوڑے عرصہ مین تمام لشکر افکن شاہ جادو پر محیط ہوگیا اور بارش تیر و شمشیر و سنگ وبیکان ہونے لگی ساحر مرنے لگے حریم جادو نے جلدی سے کچھ اسم سحر پڑھ کر اور ایک پتلہ ماش کے آٹے کا بنا کر ایک فتیلہ اُسکے ہاتھ مین دیا اور رگ پیشانی اپنی چھید کر تھوڑا سا خون اُس پتلے پر مارا کہ فتیلہ روشن ہوگیا اور پتلہ اُٹھ بیٹھا حریم جادو نے کہا کہ جلا دے اسکے سحر کو یہ سنتے ہی وہ پتلہ بلند ہوا اور قریب ابر پہونچکر وہ فتیلہ دامن ابر مین لگا دیا کہ ابر جلنے لگا اور تمام آسمان آتش بار ہوگیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ شفق پھولی ہوئی ہے حریم جادو نے اسم سحر پڑھکر اُس پتلہ سحر کو آواز دی کہ اس شعلہ کو بھی اپنے فتیلہ سحر مین لپیٹ لے اور اسکے لشکر پر پھینک مار یہ سنتے ہی پتلے نے ہاتھ کو گردش دی اور شعلہ گرد فتیلہ کے چرخ مارنے لگا اور فتیلہ مین لپٹ گیا بس پتلہ لشکر طوفان جادو کیطرف پلٹا اور قریب پہونچتے ہی وہی فتیلہ پھینک مارا فتیلہ جاکر ایک ساحر پر پڑا اُسکا تو پتہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کیا ہوگیا لیکن آگ جو پھیلتی ہوا ہالیان لشکر کفار جلنے لگے اور شعلے بھڑک بھڑک کر لوگون پر گرنے لگے شور قیامت برپا ہوا یہ دیکھکر طوفان جادو نے ایک شیشہ پر از آب مجھوا سے نکالا اور کچھ اسم سحر پڑھ کر پتلے پر پھینک مارا شیشہ جو سر پر پتلے کے پڑکر ٹوٹا اور پانی جسم پر پتلے کے گرا آگ کا کام کیا کہ پتلہ جلکر خاک ہوا اور وہ شعلے جو لشکر کو اسکے جلا رہے تھے افسردہ ہوگئے یہ دیکھکر حریم جادو نے کہا کہ ای طوفان جادو مقابلہ مجھ سے اور مسمار جادو سے تھا لطف مقابلہ یہ تھا کہ جسطرح مین نے اُسکے سحر کو رد کیا تھا اُسیطرح وہ بھی میرے سحر کو رد کرتا تو نے کیون دخل دیا اگر یہ قابل مقابلہ نہ تھا تو تو آپ نکلا ہوتا طوفان جادو نے کہا کہ یہ کونسا طریقہ مقابلہ کا ہے کہ جس سے مقابلہ ہو اُس سے بحث ہمین لشکر و نیز سحر کا اثر ڈال رہے ہین پہلے باہمی فیصلہ کر لو پھر دوسرے پر حملہ کرو حریم جادو نے کہا کہ ابتدا کس نے کی تھی جیسا سحر اُسنے کیا ویسا سحر مین نے کیا اپنے سردار کو سمجھاؤ کہ وہ مجھ پر سحر کرے مین اُسپر سحر کرون ورنہ جنگ مغلوبہ ہو جائے گی اور لطف جنگ جاتا رہے گا طوفان جادو نے مسمار جادو کو آواز دی کہ پہلے اسی کا خاتمہ کر دے بعد اُسکے لشکر پر گرنا یہ سُنکر مسمار جادو نے کچھ اسم سحر پڑھا اور زمین پر غلطک مار کر ہیئت اپنی ایک شیر کی بنائی اور حریم جادو کیطرف چلا ادھر حریم جادو نے بھی غلطک ماری اور شیر بنکر مسمار جادو کیطرف چلا دونون مین طمانچہ چلنے لگا دونون زخمی ہوئے چونکہ حریم جادو رفیق قدیم افکن جادو کا ہے مسمار جادو اسکا ہم نبرد نہین ہو سکتا حریم جادو نے ایسا طمانچہ مارا کہ منھوا سکا پھر گیا اور پھڑک کر مرگیا اسکے مرتے ہی طوفان جادو نکلا اور کہا کہ مین تنہا تم سب کے لیے کافی ہون جسمین قوت ہو وہ میرے سحر کو رد کرے یہ کہکر اسنے ایک حباب سحر مجھولی سے نکالا اور کچھ اسم سحر پڑھ پڑھ کر اُسپر دم کرنا شروع کیا کہ وہ حباب قلعۂ بلور مین بنگیا بس اسنے

کچھ اسم سحر پڑھکر ایک گولہ فولادی اُس کوہ بلورین پر پھینک مارا کہ جھنجھناتا ہوا اور گولہ کوہ کو توڑکر پار نکل گیا اور کوہ مین سے پانی جاری ہوا طوفان جادو نے کہا کہ لینا ان سب کو بس پانی مانند سیلاب کے لشکر امکن جادو کیطرف چلا یہ دیکھکر ہوشیار جادو وزیر سے امکن جادو سے کہا یہ خیال نہ کیجیے گا کہ یہ سحر اسی کا ہی اسمین قوت بادشاہ طلسم کی شریک ہی یہ سحر سوا آپ کے کسی سے رد نہ ہوگا اگر آپ اس بات کی قسم کرینگے کہ مین بادشاہ ہون میرا مقابلہ سوا امکن جادو کے کسی سے درست نہین تو یہ سیلاب بلا تمام لشکر کو ڈبو دے گا جو ساحران نامی ہین وہ تو شاید بچ جائین ورنہ سب مارے جائینگے امکن جادو نے کہا کہ مجھے اپنی بادشاہی و ساحری پر غرور نہین ہی نہ ہین دشمن کو حقیر سمجھ کر نگاہ ذلت سے دیکھتا ہون مگر مجھے تم لوگون کی قوت کا بھی اندازہ کرنا ہی کہ کس درجہ تک تمھارا سحر قوی ہی تاکہ جو شخص تم سے زبردست مقابلہ کو آئے اُسکے مقابلہ کو نہ جانے دون اور تم کو ہاتھ سے نہ کھوؤن یہ تو کوئی چیز نہین ہی مگر آیندہ بڑے بڑے سخت مرحلے پیش آنے والے ہین ہوشیار جادو نے کہا کہ مین اتنا کر سکتا ہون اس سیلاب کو اتنی دیر کے واسطے ضرور روک لونگا کہ لشکر جان اپنی بچا کر قصر بلوریہ مین پناہ گزین ہوجائے یہ کہکر ہوشیار جادو اپنے مقام سے آگے بڑھا اُدھر سے سیلاب چلا آتا تھا قریب تھا کہ لشکر کو غرق کرے کہ ہوشیار جادو نے گولہ فولادی مجھولی سے نکالا اور کچھ اسم سحر پڑھ کر زمین پر مارا کہ تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی طبقہ زمین کا ہل گیا اور زمین شق ہوئی پانی نظر آنے کے ساتھ زمین مین سمانے لگا ایک گھنٹہ کا بل پانی غرق ہوا کیا بعد اسکے وہ گڑھا پُر ہونے لگا پانی اُبل کر لشکر کیطرف چلا ہوشیار جادو نے کہا کہ بس مجھے اسیقدر قوت ہی کہ اتنی دیر تک دو ساحرون کے سحر کی قوت کو روکا اسکے بعد حریم جادو مجھپٹ کر آیا اور ترنج سحر نکالکر مارا کہ ایک برق چمکی اور دیوار حائل ہوگئی تھوڑی دیر یہ دیوار قائم رہی آخر کار سیلاب کے زور نے دیوار کو معدوم کر دیا اور پھر پانی لشکر کیطرف چلا اب امکن جادو اپنے مقام سے آگے بڑھا اور کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک پتلہ فولادی بھاری بڑا ہاتھ مین لیے ہوئے پیدا ہوا اور زمین کھودنا شروع کی اور امکن جادو نے کچھ پڑھ پڑھکر پانی کیطرف پھونکنا شروع کیا کہ یا تو سیلاب زور شور سے اسطرف آرہا تھا یا رفتار اسکی کم ہوئی اور ایک مقام پر قائم ہوگیا پتلے نے جلدی جلدی ایک نالی گرد لشکر طوفان جادو کے کھودی اور سلسلہ اسکا سیلاب سے لاکر ملا دیا ہر چند اور ساحرون نے اس پتلے پر سحر کیے کہ یہ اپنے کام کو انجام نہ دے سکے لیکن کسی کا سحر کارگر نہ ہوا آخر کار مجبور ہوگئے اب امکن جادو نے ایک شیشہ مجھولی سے نکالا اور کچھ اسم سحر پڑھکر پانی اُسکا آب سیلاب مین شامل کر دیا اور کہا کہ لینا لشکر طوفان جادو کو بس یہ کہنا تھا کہ سیلاب لشکر طوفان جادو کیطرف چلا اور اُسی نالی کے راستے چارون طرف

سے آکر لشکر کو گھیر لیا اور ساحرون کو غرق کرنا شروع کیا کشتی حیات اہل لشکر کی طوفانی ہو گئی ہر
ایک گرداب بلا مین پھنس گیا یہ دیکھ کر طوفان جادو نے بڑے بڑے سحر کیے کہ اس بلا
کو لشکر پر سے دفع کرون مگر ممکن نہ ہوا کہ یکا یک جانب آسمان سے ایک روشنی سی پیدا
ہوئی اور چمک کر ایک برق گری کہ آنکھین سب کی جھپک گئین اور نعرہ ہوا کہ منم شاہنشاہ
طلسم گنبد بے در یعنے ملک ملکمن جادو اب جو آنکھ سب کی کھلی تو وہ سیلاب نہ تھا
بلکہ زمین پر پانی کی تری بھی نہ تھی بس اسنے آتے ہی طوفان جادو سے کہا کہ لپنا لشکر کو
کہ آج ہی فیصلہ لڑائی کا ہو جائے یہ سنتے ہی طوفان جادو نے فوج کو اشارہ کیا اور لشکر
ملکمن جادو کیطرف چلا ادھر بھی ساحر گولے ترنج نارنج پکڑ پکڑ کر چلے اور مقابلہ ہوا سحر
چلنے لگے ملکمن جادو علحدہ کھڑے ہو کر تماشاے جنگ دیکھنے لگا ملکمن جادو نے
آواز دی کہ واے ہو تجھ پر کہ بندگان خدا کو قتل کرا رہا ہے اور خود علحدہ کھڑا تماشا دیکھ رہا ہے
اگر دعوی سحر و ساحری کا ہے اور وارث سلطنت بنا ہے تو خود نکل کر لڑ یہ کونسا انصاف ہے
کہ عیش تو کرے اور جانین اورون کی تلف و برباد ہون ملکمن جادو نے کہا کہ مین موجود
ہون یہ کہکر ملکمن جادو کی طرف چلا اور جھپٹ کر ترنج سحر مارا ملکمن جادو نے اف کی
کہ شعلہ منھ سے نکلا اور ترنج سحر کو جلا دیا بس یہ دیکھتے ہی ملکمن جادو نے دستک دی
کہ چار پتلیان سحر کی گلدستے ہاتھون مین لیے ہوئے پیدا ہوئین اور چارون گلدستے
ملکمن جادو پر پھینک مارے کہ گلدستے چٹکے پنکھڑیان بکھرین ایک تختہ چمن کا تیار
ہو گیا اور ملکمن جادو پر بیہوشی سی طاری ہونے لگی اسی عالم مین ملکمن جادو نے
دو ہتڑ زمین پر مارا کہ زلزلہ سا پیدا ہوا ادھر تو ملکمن جادو بیہوش ہو کر گرا اور ادھر
ملکمن جادو زمین مین کمر تک سما گیا جتنے عرصہ مین ملکمن جادو نے رد سحر کر کے اپنے کو
زمین سے نکالا اتنی دیر مین ملکمن جادو بھی ہوشیار ہو گیا اور پھر دونون مین سحر
ہونے لگے ادھر تو یہ دونون بادشاہ سرگرم پیکار ہین اور ادھر دونون لشکر لگے
ہوئے لڑ رہے ہین گولہ ترنج نارنج پھر سوئیون کا چھرہ پیکانون کا تیر و تفنگ وغیرہ
چل رہے ہین زمین و آسمان آتش بار ہو رہے ہین دونون طرف کے ساحرون مین
قیامت کے سحر ہو رہے ہین ساحرون کے مرنے سے تیر کی جھائی ہوئی ہے اور بیر شور
کر رہے ہین شام تک کی جنگ مین بارہ ہزار ساحران لشکر ملکمن جادو مارے گئے
اور سات ہزار ساحر ملکمن جادو کی فوج کے کام آئے شام کو طبل بازگشت بجا دونون
لشکر تو علحدہ ہو گئے لیکن دونون بادشاہ جدا نہ ہوئے نہ کوئی غالب آیا نہ مغلوب
ہوا دونون زخمی ہو کر جھوم رہے تھے کہ ایک مرتبہ ملکمن جادو نے کہا کہ ہان بھائی صاحب
یہ سحر رہے تو مین سمجھون کہ آپ بھی کچھ جانتے ہین کیونکہ اسکا رد کرنا آسان نہین ہے یہ
کہکر اسنے کچھ اسم سحر پڑھا اور جانب آسمان دیکھا یہ معلوم ہوا کہ سات ستارے چمکے
اور ملکمن جادو نے آواز دی کہ واقع مین یہ تیرا سحر آخر تھا جلدی سے سات مقام کی

رکون کو نشتر دے کر خون چلو مین لیا اور کچھ اسم سحر پڑھتا رہا جیسے ہی وہ ساتون ستارے
قریب اسمن جادو کے پہونچے اسمن جادو نے خون کا چھینٹا مارا یہ معلوم ہوا کہ ایک
شعلہ جوالہ چمکا کہ ساتون ستارون کو اُسنے لپیٹ لیا اسمن جادو نے کہا کہ لیتا نہین
سمن جادو کو کہ اسے بہت کچھ دعوی ساحری کا ہی یہ کہکر جھوما اور جھوم کر گرا کہ بسبب
کثرت جراحات اور کم ہوجانے خون کے ضعف طاری ہو گیا تھا اُدھر شعلہ چمک کر
سمن جادو پر گرا سمن جادو نے بھی زبان کی رگ چھید کر خون چلو مین لیا اور شعلہ پر
چھینٹا مارا کہ شعلہ تو فرو ہوا لیکن یہ بھی بیہوش ہوکر گرا ان دونون کے گرتے ہی دونون طرف
کے ساحر دوڑ پڑے اور اپنے اپنے بادشاہ کو اُٹھا اُٹھا کر لشکر مین لائے اور علاج
ہونے لگا ادھر ساحران لشکر اسمن جادو نے اسکو ہوشیار کیا زخمون مین ٹانکے
دیے پٹیان مرہم جمشیدی کی چڑھائین ادھر طوفان جادو نے سمن جادو کو ہوشیار
کرکے علاج کیا زخم سلوائے مرہم پٹی کی علاج دونون کا ہونے لگا اور تین روز تک
بیداندازی موقوف رہی چوتھے روز دونون صحیح و سالم ہو گئے سمن جادو نے
طوفان جادو سے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیے اسلیے کہ اسمن جادو مجھ سے کسیطرح
کم نہین ہی آج سے تا قیامت لڑونگا تو نہ وہ مجھ پر غالب آسکتا ہی اور نہ مین اسپر
فتح یاب ہو سکتا ہون پھر فیصلہ لڑائی کا کیونکر ہو طوفان جادو نے کہا کہ مین
جان نثاری کو موجود ہون لیکن یہ ظاہر ہی کہ مین بھی اُنپر غالب نہین آسکتا
بلکہ وہی مجھ پر غالب آینگے اور مجھے مغلوب ہونا پڑے گا اسلیے کہ وہ بادشاہ طلسم
ہین لیکن دونون زیر سمن جادو کے کہ نام ایک کا ایماسے دانا اور دوسرے کا نام
سیماسے دانا ہی یہ دونون بھائی نہایت عقلمند اور فطرتی ہین کہ انھین کی راے
پر انتظام طلسم رہا کیا اور انھین کی حکمت عملی سے اسمن جادو قید ہوا تھا اور
سمن جادو کو سلطنت نصیب ہوئی تھی اگرچہ علم سحر و ساحری مین زیادہ لیاقت
نہین رکھتے ہین مگر انتہا کے فطرتی ہین جنکی وجہ سے وزارت کے درجہ تک پہونچے
ان دونون نے عرض کی کہ اے شاہ جسطرح تو نے اپنی حیات و ممات کا انتظام کر رکھا
ہی ممکن ہی کہ اسمن جادو نے بھی کوئی ایسا ہی اہتمام کیا ہو کیونکہ ایکبار مانے
ہین وہی سلطنت کرتا تھا کیا اُسکے مشیرون نے راسے حفظ جان کی نہ دی ہوگی
اور یہ انتظام اسقدر پوشیدگی سے کیے جاتے ہین کہ سوا ایک آدھ رازدار کے ہر
ایک واقف حال نہین ہوتا ہی لہذا ملازمین کہنہ کو طلب کیجیے اور اُنسے دریافت
کیجیے اگر اسمن جادو نے کوئی تیغہ سحر یا پیکان قضا اپنے لیے تیار کرکے کسی مقام پر
پوشیدہ کیا ہو تو پہلے اُسکے حصول کی کوشش کیجیے بعد ازان مقابلہ کیجیے ورنہ یون
کوئی فائدہ نہ ہوگا یہ راسے ان دونون کی سمن جادو کو پسند آئی اور اُن لوگونکو طلب
کیا جو کہ اسمن جادو کے وقت مین رازدار و عہدہ دار اسرار طلسمی تھے اور سمن جادو

نے اپنے زمانے مین زور اُنکا توڑ دیا تھا کہ مبادا یہ دربدہ کوئی انتظام خرابی کا کرین جسوقت وہ لوگ حاضر ہوئے ملکمن جادو نے اُنکو نہایت عزت سے بٹھایا اور کہا کہ اے خیرخواہان ریاست یہ وقت امتحان اور یکسوئی کا ہے لہذا یا تو میرے ملک سے نکلجاؤ اور یا یہ بیان کرو کہ ملکمن جادو نے اپنی موت زیست کا کیا انتظام کیا ہے اگر سچ سچ بیان کر دوگے تو امتحان رفاقت ہوجائے گا اور عہد ہائے جلیل تم کو عطا ہونگے ورنہ سزائے سخت دی جائیگی یہ سُنکر سب گھبرا گئے اور ایک دوسرے کے منھ کو تکنے لگا اگرچہ ان لوگون مین بعض ایسے بھی تھے کہ ملکمن جادو کے دوست صادق اور بہی خواہ تھے اور منتظر وقت کے تھے کہ بادشاہ ہمارا کسیوقت مین رہائی پائے تو اُسکے شریک ہوکر لڑین اور ملکمن جادو کو زک دین مگر جب اُنھون نے یہ سُنا کہ ملکمن جادو نے اطاعت دین اسلام اختیار کی تو یہ سب برگشتہ ہوگئے تھے اور کوئی آکر شریک نہ ہوا یہ وقت انکو غنیمت ملا بعض جو کہ اس راز سے واقف نہ تھے اُنھون نے تو عرض کی کہ ای بادشاہ ہم خیرخواہ ہین اور جان نثاری کو موجود ہین طبل جنگ بجوا کر تماشا ہماری لڑائی کا دیکھ لے دوستی و دشمنی کا حال معلوم ہوجائے گا لیکن بعض لوگون نے کچھ اور اسرار بیان کیے جسکا حال آیندہ کھلے گا صرف ایک مرد پیر کہ جسکا سن کچھ اوپر سو برس کا تھا اور رفیق قدیم ایمن جادو کا تھا کہ ایمن جادو باپ ملکمن جادو اور ملکمن جادو کا تھا اور اسنے مرتے وقت ہاتھ ملکمن جادو کا اسکے ہاتھ مین دیا تھا اور کہا تھا کہ اسکو صلاح نیک بتانا اور خیال اسکا رکھنا کہ اب میرا کودنیا سے کوچ ہوتا ہے تم میری جگہ ہو اور سا ملکمن جادو کو بجاے فرزند سمجھنا نام اس ساحر کا ہلیل جادو تھا اس نمک حرام نے ملکمن جادو سے کہا کہ مین اس راز سے واقف ہون مگر علیحدہ بیان کرونگا جبکہ تنہائی ہوئی تو ہلیل جادو نے کہا کہ ای بادشاہ تو نے ہم لوگون کی وقعت نہ کی اور ہم پر اعتبار نہ کرکے اس خلش کو اسوقت تک کے واسطے باقی رہنے دیا ورنہ کب کی یہ خلش مٹ گئی ہوتی اور ملکمن جادو قید ہی مین مرجاتا مگر خیر اب بھی تجھے ہوش آیا تو جلدی آیا پہلے ایک تھوڑا سا حال سُن لے پھر تدبیر بتاؤنگا جسطرح آپ کے خیرخواہان دولت نے یہ راے دی کہ مبادا فتاح طلسم پیدا ہوا اور لوح اُسکے ہاتھ لگے لہذا حفاظت جان کا اور لوح سے بچنے کا کوئی انتظام ضروری ہے تو آپ نے اس راے کو پسند کرکے پیکان قضا تیار کیا اور اُسے محفوظ کیا کہ جب تک وہ پیکان نہ ہو اسوقت تک کوئی آپ کو قتل نہین کرسکتا اور وہ پیکان ایسے مقام پہ ہے کہ پرندہ پر نہین مار سکتا اسیطرح ابتداے زمانہ سلطنت مین ملکمن جادو کو مین نے یہ صلاح دی تھی کہ سایان حفظ جان ضرور ہے چنانچہ بادشاہ سابق نے بھی اسکا اہتمام کیا تھا وہ یہ کہ ایک شمع حیات اپنی تیار کرکے ایک گنبد بنایا تھا اور اُسمین اُس شمع کو محفوظ کیا تھا کہ جب کوئی اُس گنبد مین

ہاستہ پیدا کرے اور شمع کو جلادے تو تین روز مین وہ شمع ختم ہوگی جسقدر شمع کم ہوتی جائیگی
اسیقدر اہلمن جادو گھلتا جائے گا تیسرے روز جب شمع بالکل ختم ہوجائے گی تو
اہلمن جادو ہلاک ہوجائے گا بغیر اسکے اُسکا قتل ہونا ممکن نہین ہی اگر اسیری کے
زمانہ مین آپ اُس شمع کو روشن کردیتے تو اب تک مدت کی شمع حیات اہلمن جادو
کل ہوجاتی اور یہ جھگڑا باقی نہ رہتا یہ سُنکر مکمن جادو نہایت خوش ہوا اور کہا کہ اے
ہلیل جادو جسوقت مین اپنی کوشش مین کامیاب ہونگا اور اہلمن جادو کا
خون جاتا رہے گا تو جس مرتبہ پر تو اہلمن جادو کے عہد حکومت مین تھا اُس سے
زیادہ مرتبہ تجکو حاصل ہوگا لیکن اب پتہ اُس گنبد کا اور طریقہ انتاج اُسکا بیان کر
ہلیل جادو نے کہا کہ یہانسے جانب جنوب ایک صحرا واقع ہی کہ نام اُسکا بیابان پرہلا
ہی عجب عجب طرح کی آفتین اُس بیابان مین ہین کہ سوا بادشاہ طلسم کے دوسرے کی
مجال نہین ہی کہ اُس صحرا مین قدم رکھ سکے تین منزل پر وہان سے گنبد واقع ہی اور
گنبد مین دروازہ نہین ہی اول تو ہر منزل پر ایک بلا کا سامنا ہوگا اُس سے بچے اور
بھینسٹ چڑھا کر مطیع اپنا کرے بعد اُسکے گنبد مین در اس صورت سے پیدا کرے کہ
جانب آسمان دیکھتا رہے اور چھری ہاتھ مین لیے رہے جسوقت تارا ٹوٹے تو چھری
اپنی ران مین بھونک کر خون چلو مین لے اور نام سامری لے کر گنبد پر چھینٹ مارے
چڑاتے کی صدا ہوگی اور دروازہ گنبد مین پیدا ہوگا اندر گنبد کے چلا جائے ایک
شمع کافوری رکھی ہوگی اور ایک قلم شیشی کی رکھی ہوگی کاگ اُسپر دیا ہوگا بس چاہیے
کہ کاگ نکالکر شیشی کا منہ فتیلہ شمع سے ملادے شمع روشن ہوجائے گی یہ سُنکر
مکمن جادو نہایت خوش ہوا اور ہلیل جادو کو خلعت دیا اور کہا کہ آج معنی نام
طلسم کے معلوم ہوئے کہ طلسم گنبد بے در اسکو کیون کہتے ہین ہلیل جادو نے کہا کہ
وہ گنبد بے در اور ہی جسکے نام سے طلسم موسوم ہی وہ نظر نہین آتا ہی اُسکا افتتاح طلسم
باطن کے ٹوٹنے پر منحصر ہی کہ اُسمین مال و خزانہ و تصنعات طلسمی ہین مکمن جادو نے کہا
وہ گنبد کس مقام پر ہی ہلیل جادو نے کہا کہ اُسکی تلاش بیکار ہی اسلیے کہ وہ قبضہ مین
خدا و لدبت خود لیسند کے ہی اور سرحد طلسم باطن مین واقع ہی مکمن جادو نے کہا کہ
خیر ہمین اُس سے بحث نہین ہی اب مین جانب بیابان پر بلا جاتا ہون اور یہ راز
کسی پر ظاہر نہ ہونے پائے یہ سُنکر ہلیل جادو نے کہا کہ اسوقت سوا میرے
آپ کے ہی کون جو اس راز کو ظاہر کرے گا آپ تشریف لیجائیے اور ایک بہ شبیہ
اپنا بنا کر دھوکا دینے کی غرض سے چھوڑے جائیے پھر مین دیکھ لونگا یہ سُنکر
مکمن جادو نے ایک پتلہ سحر اپنی صورت کا تیار کیا اور آپ جانب بیابان پر بلا
روانہ ہوا سامان بھینسٹ کا مثل سورا اور خرس اور بوم وغیرہ کے اپنے ساتھ
لے لیا تھا اور یہان ملک اہلمن جادو نے خواب پریشان دیکھا کہ گرد میرے

آتش روشن ہوا اور بیچ مین مین جل رہا ہون یہ دیکھتے ہی آنکھ اسکی کھل گئی نہایت پریشان ہوا اور صبح تک ٹہلنے مین گذاری صبح کو جسوقت اکابرین طلسم حاضر ہوئے ملک الممکن جادو نے خواب اپنا بیان کیا خیر خواہان دولت نے عرض کی کہ یہ باتین خواب وخیال کی ہین اپر خیال نہ کیجیے اور تعبیر خواب کی اُلٹی ہوا کرتی ہے انشاء اللہ آتش فساد دفع ہوگی یہ سُنکر الممکن جادو خاموش ہو رہا مگر پریشانی اسکی رفع نہ ہوئی اور اطمینان نہ ہوا اتنے مین سہیم جادو نے عرض کی کہ بالفعل جنگ موقوف ہے لہذا مین رخصت ہوتا ہون کہ مجکو اپنے دوست کی خیریت دریافت کرنا ہے الممکن جادو نے کہا کہ دوست کون سہیم جادو نے عرض کی کہ یہ ایک راز کی بات ہے اسکو مین بیان نہین کر سکتا انشاء اللہ بروقت جنگ حاضر ہوجاؤنگا کیونکہ ساحر میری جانب سے برائے خبر معین ہین وہ مجکو ہر حال کی اطلاع کرتے رہتے ہین یہ سُنکر الممکن جادو خاموش ہو رہا اور سہیم جادو سلام کرکے رخصت ہوا اور اپنے مقام پر آیا ایک نامہ طلب خیریت محلول جادو مین لکھ کر اُسی طائر سرخ رنگ کے گلے مین باندھا اور جانب محلول جادو روانہ کیا کہ اسکا حال بھی آیندہ تحریر ہوگا

اب پھر چند کلمہ داستان مصیبت نشان نقابدار ابلق سوار کے بیان کیے جاتے ہین

کہ یہ بیابان سرگردان مین حیران و سرگردان پڑے پھرتے ہین اور کہتے ہین کہ خداوندا یا تو اس بلا سے نجات دے اور یا ملک الموت کو حکم کر کہ میری قبض روح کرین کہ اب مجھسے ٹھوکرین صحرا کی نہین کھائی جاتی ہین روز صبح اور شام کو مریدرخت کچھ کھانا جسمین نمک برابر کا ہوتا ہے اور ایک جام آب گرم کا انکو بھیجتا ہے جب ضعف زیادہ ہوتا ہے تو مجبوراً کچھ کھا لیتے ہین اور پانی پی کر شکر خدا بجالاتے ہین یہ تو اس حال پُر ملال مین ہین اور اُدھر مہوش جادو جو لوح طلسمی لے کر روانہ ہوا تھا تو یہ خدمت مین بت خود پسند بادشاہ طلسم باطن کی پہونچا اور لوح پیش کرکے سارا ماجرا نقابدار کے آنے کا اور آشوب جادو کے ہاتھ سے گرفتار بلا ہونے کا بیان کیا یہ سُنکر بت خود پسند کو نہایت تعجب ہوا کہا یہ بھی دریافت ہوا کہ وہ کسکی اعانت سے یہانتک پہونچا آیا ساحران طلسم باطن مین سے کوئی اُسکا شریک ہوگیا یا کسی اور کی مدد سے پہونچا مہوش جادو نے عرض کی سُنا یہ ہے کہ طلسم باطن مین یہ آیا تھا اور وہان سے اسطرف آنکلا یہ سُنکر بت خود پسند نے حکم نامہ آشوب جادو کو بھیجا کہ یہ پہلا قیدی اور مجرم طلسم باطن کا ہے لہذا اسکو بڑے انتظام سے قتل کرنا چاہیے تاکہ آیندہ کسی کی جرأت اسطرف آنے کی نہ پڑے اور سُن سُنکر لوگون کو عبرت ہو لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ راستہ بیابان سرگردان کا مسدود کرو اور اس قیدی کو بیابان

شادی مرگ مین لے کر حاضر ہو کہ وہ مقام قتل سیران طلسم کے واسطے بنایا گیا ہے اور آجتک ویران پڑا ہے آج کے تیسرے روز ہم بھی آکر تماشاے قتل طلسم کشا دیکھین گے اور قیدی کو اپنے سامنے قتل کرائینگے یہ حکم آشوب جادو کو پہونچا ادھر تو آشوب جادو نے بیابان شادی مرگ مین چلنے کی تیاری کی شہر مین ڈھنڈھورا پٹا کہ جسکو تماشا قتل طلسم کشا کا دیکھنا ہو وہ آج کے تیسرے روز بیابان شادی مرگ مین پہونچے کہ حکم خداوندی یہی ہے یہان بت خود پسند نے اور مالکان دربند کو بھی پروانے روانہ کیے اور مضمون سب کا یہی تھا کہ بیابان شادی مرگ مین آکر تماشا قتل طلسم کشا کا دیکھو اور شریک جشن مسرت ہو جسوقت یہ حکم نامے مالکان دربند کو پہونچے اور یہ خبر مشتہر کی گئی کہ طلسم کشا قتل ہوگا لوگ نہایت مشتاق ہوئے اور تیاری روانگی کی کردی جوق جوق گروہ گروہ قافلے کے قافلے بیابان شادی مرگ کیطرف روانہ ہوئے ہر طرف یہی چرچا تھا کہ وہ کونسا شخص ہے جسنے طلسم باطن مین قدم رکھا اور اول محافظ سر کو مارا دو دربند شکستہ کیے تیسرے دربند پر گرفتار بلا ہوا یہانتک کہ جب تیسرا روز ہوا تو مالکان بیابان شادی مرگ نے بڑی تیاری کی اور مقامات بارشاہان و حاکمان دربندان طلسم کے واسطے آراستہ کیے اور صدر مین ایک تخت قایم کیا کہ تمام تخت الماس نگار تھا یہ تخت بت خود پسند کے واسطے بچھایا گیا یہانتک کہ صبح سے آمد مالکان و زبندان طلسم کی شروع ہوئی پہلے آشوب جادو مع سرگردان جادو و مہوش جادو و قید طلسم کشا آکر بیابان شادی مرگ مین داخل ہوا اور جو مقام اسکے واسطے معین تھا وہان اسنے قیام کیا اور نقابدار ابلق سوار کو لاکر ایک مجرہ مین بند کر دیا کہ وقت قتل اسکو نکالکر جو صورت قتل اسکی تجویز کی جائے گی اُسطرح قتل کرینگے اسلیے کہ مختلف طریقے قتل کے معین ہین جیسا مجرم ہوتا ہے اُسی صورت سے قتل کیا جاتا ہے لیکن جسوقت سے نقابدار کو اس مقام پر لائے ہین اور مجرہ مین بند کیا ہے نقابدار حیران ہین کہ مجھے یہان کس غرض سے لائے ہین شاید یہ دوسرا زندان ہے اور اب حکم یہان قید کرنے کا ہوا ہے چونکہ وہ کاجل جو نقابدار کی آنکھون مین دیا ہوا تھا جسکے اثر سے یہ اہالیان طلسم باطن کو دیکھتے تھے تیسرے روز اثر اُسکا زائل ہوگیا تھا تو انھین سوا تاریکی کے کچھ نظر نہ آتا تھا نہ صورت کسی کی دکھائی دیتی تھی دل مین کہتے تھے کہ دیکھیے کب تک اس بلا مین پھنسے رہتے ہین اور موت کب خبر لیتی ہے افسوس کہ ملازمین ہمارے بیرون طلسم باطن پڑے ہونگے اور رفیقان نادرہ دربند میمونیہ پر منتظر ہونگے کسی کو کیا خبر کہ ہم بلا مین پھنسے ہوئے ہین غرضکہ یہ تو سر زانو غم پر ٹھوڑا سے ہوئے مجرے مین مقید ہین اور لوگ یکے بعد دیگرے چلے آتے ہین بعد آشوب جادو کے محلول جادو مع ملازمین آکر پہونچا کہ یہی مالک دربند چہارم ہے اسنے بھی قیام کیا بعد اسکے مضمار جادو مالک دربند پنجم آکر پہونچا

اور اپنی جگہ پر مقیم ہوا اسکے بعد مفتاح جادو مالک دربند ششم آیا بعد ان سب کے خبر آمد بنت خود پسند کی ہوئی شاہان دربند برائے استقبال روانہ ہوئے اور اپنے بادشاہ کو بڑے اعزاز سے لائے بت خود پسند نے حکم جشن یک شبی دیا کہ تمام رات صحبت عیش برپا رہے اور دوسرے روز دوپہر کے وقت فتاح طلسم کو قتل کیا جائے یہ سُنکر اُسیوقت ارا کین دولت نے انتظام جشن کیا اور آرائش بزم جشن قتل طلسم کشا کے کیے اسباب امیرانہ اور سامان شاہانہ فراہم کیے اور اس خوبی اور خوش اسلوبی سے سجے کہ باید و شاید غرض صحبت جشن آراستہ ہوئی صدر مین جو بارگاہ برپا تھی اسمین میر مجلس بت خود پسند تھا اور مالکان دربند و خاص امرائے دربند ہفتم شریک تھے بالی بارگاہون مین ایک ایک مرتبہ کے لوگون کی صحبت علحدہ علحدہ برپا تھی اس صورت سے کہ کہین مجمع افسران فوج کا تھا کسی مقام پر رؤسائے دربند سوم تھے کسی جگہ امرائے دربند چہارم اور اُنکے مصاحب خاص تھے غرضکہ اسی صورت سے یہ صحبتین آراستہ تھین یہان تو یہ کیفیت ہے اور وہان زندان طلسمی مین لقا بدار ابلق سوار کا دم گھٹ رہا تھا بار بار فرماتے تھے کہ خداوندا ملک الموت کو حکم کر کہ روح میری قبض کرین کہ اب یہ سختی مجھ سے نہین اُٹھ سکتی ہے اسی حالت مین لقا بدار بیہوش ہوگئے خواب مین دیکھا کہ وہی مرد بزرگ تشریف لائے ہین جنھون نے پہلے عنایت کیا تھا اور فرماتے ہین کہ اے فرزند پریشان نہ ہو کہ خداوند کریم نے تجھے فاتح طلسم قرار دیا ہے چندیہ کا فریب تیرے قتل کا سامان کرینگے مگر غالب نہ پائینگے کوئی بدد یبی ظہور مین آئے گی اور تجکو رہائی نصیب ہوگی اور باقی دربندون کو بھی تو فتح کریگا اسقدر پریشان نہ ہو کہ عقل خامی کرنے لگے جسقدر استقلال سے کام لے گا اتنی ہی جلد کامیاب ہوگا اور جسوقت تک لوح طلسمی دستیاب نہ ہو اُسوقت تک اُسی پرچہ سے کام لینا جو مین نے تجکو دیا تھا اسلیے کہ جسوقت تک لوح نہ ملے وہی پرچہ لوح کا قائم مقام ہے اور لوح بتلانے پر بیکار ہے یہ فرما کر نظرون سے غائب ہوگئے یہان جسوقت صبح ہوئی صحبت جشن برخاست ہوئی تیاری میدان خونی کی ہونے لگی چبوترہ ریگ کا بنایا گیا دارین نصب کی گئین جلادان مریخ صولت حاضر ہوئے جسوقت بارہ بجے تو داروغہ محبس لقا بدار ابلق سوار کو لیے ہوئے آیا اور لاکر چبوترہ ریگ پر بٹھایا اور جلادون نے حکم طلب کیا کہ کس صورت سے اس زندانی کو قتل کیا جائے بت خود پسند نے حکم دیا کہ پہلے اسکی آنکھون مین سرمۂ جمشیدی لگادو تاکہ یہ سب کو دیکھے اور بعد اُسکے دار پر کھینچ کر تیر باران کرو کہ خلقت تماشا سے قتل دیکھے یہ سُنکر ایک جلاد میل سرمۂ جمشیدی لیے ہوئے قریب لقا بدار کے آیا اور کہا کہ آنکھین کھول کر دیکھ اپنے حال زار کو اور جاہ و جلال بادشاہ کو کہ تجھے عبرت ہو یہ کہکر دونون آنکھون مین سلائی پھیر دی بمجرد سلائی پھیرنے کے دونون آنکھین گویا روشن ہوگئین

اور نقابدار نے دیکھا کہ ایک خلقت خدا جمع ہے لاکھون آدمیون کا مجمع ہے اور ایک گنبد نما ہنجار
تخت الماس نگار پر بیٹھا ہے تاج شاہی بر سر و چار قبۂ شاہنشاہی در بر کیے ہوئے ہے چھتر
سر پر پھر رہا ہے قریب تخت کے کرسیان طلائی و نقرئی بینا کار بچھی ہوئی ہین اور اُن پر
امرا اور رؤسا جمع ہین بعد اسکے اپنی حالت پر نظر کی کہ اسیر غل و زنجیر ریگ کے چبوترہ پر
بیٹھا ہوا ہون آنچہ چہرۂ نقابدار سے نقاب دور کردی گئی ہے تاکہ اہالیان طلسم
پہچانین کہ یہ کون شخص ہے بعد اسکے جلادون نے نقابدار کو دار پر کھینچا جسوقت
نقابدار ابلق سوار بلند ہوئے اور نظر خلق اللہ کی جمال بیمثال نقابدار پر پڑی
وجد کرنے لگے مگر افسوس کرتے تھے کہ ایسا شخص کہ یوسف زمانہ ہے اور قتل ہوتا ہے
ادھر نقابدار شکر پروردگار بجالائے کہ وقت مفارقت تن و جان قریب آگیا تھوڑی ہی دیر
مین اس قید رنج و الم سے فراغ حاصل ہو جائے گا اور سارا داغدغہ مٹ جائے گا کہ ایک
مرتبہ آندھی چلی اور آن واحد مین وہ آندھی تمام عالم مین پھیل گئی اور اسقدر تاریکی چھا گئی
کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا اور ہوا کی تیزی سے پردے کانون کے پھٹے جاتے تھے
مگر چونکہ ساز و سامان یہان کا مثل بارگاہون کے طلسمی تھا اسوجہ سے کوئی خیمہ وغیرہ
نہ گرا اہالیان طلسم نے ایک معمول بات سمجھکر کوئی خیال نہ کیا کہ جسوقت آندھی برطرف
ہوئے گی اسوقت نقابدار کو قتل کرینگے لیکن جسوقت زور شور ہوا کا کم ہوا اور
تاریکی برطرف ہوئی تو نقابدار کو دار پر نہ پایا اور دار کو خالی دیکھا سب حیران تھے
کہ یہ کیا معرکہ ہے بت خود پسند نے خفت مٹانے کی غرض سے کہدیا کہ اسکو فرشتگان
عذاب جانب دوزخ لے گئے تم لوگ تردد نہ کرو یہ کہکر مجلس برخاست کی اور
جانب تخت گاہ روانہ ہوا اور مالکان دربند نہایت حیران و پریشان اپنے اپنے
دربندون کی طرف متوجہ ہوئے اب اول حال نقابدار ابلق سوار کا گزارش کیا
جاتا ہے کہ جسوقت آندھی آئی تھی تو ہوا کے جھونکون نے آنکھون کی بند کردی تھی اسی حالت
مین یہ معلوم ہوا کہ کسی نے مجھکو دار پر سے کھولکر پھینک دیا جسوقت پاؤن زمین سے
آشنا ہوئے اور آنکھون کی کھلی تو اپنے کو ایک درہ کوہ مین پایا اور ایک ساحرہ کو
دیکھا کہ ہاتھ باندھے ہوئے سامنے کھڑی ہے پوچھا نقابدار نے کہ تو کون ہے اور مجھے
کس غرض سے یہان لائی ہے اسنے عرض کی کہ نام میرا بادبان جادو ہے اور مین آپکو
اسواسطے لائی ہون کہ طلسم کو فتح کیجیے اور بت خود پسند کو قتل کیجیے تو مطلب میرا
حاصل ہو نقابدار نے کہا کہ مطلب تھا کیا ہے بادبان جادو نے عرض کیا کہ ای
شہریار عالی وقار مین بہن ہون بت خود پسند کی ایک دختر ہے میری کہ نام اسکا
صنم گلعذار ہے وہ سات برس کی تھی کہ شوہر نے میرے انتقال کیا یہ سلطنت
اسی کی تھی بعد اسکے بھائی میرا مالک تخت و تاج ہوا اسلیے کہ مین مبتلائے
غم و الم تھی خواہش تاج و تخت نہ ہوئی اور یہ بھی خیال ہوا کہ یہ بھائی ہے اگر یہ سلطنت

کرے گا تو کیا غم ہو لیکن اُسنے ابتدا مین تو میرے ساتھ بہت کچھ محبت کی حتّٰے کہ میری
دختر کو اپنی بیٹی کیا جسوقت سلطنت پر حاوی ہو گیا تو اُسنے دعوی خداوندی کیا اور پرستش
خداوندان قدیم کی لوگون سے ترک کرائی مجھے اس امر پر اُس سے نفرت ہو گئی مگر
خاموش ہو رہی کہ مجھے کیا جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا بقول شخصے کہ عیسے بدین خود
وموسے بدین خود اب اُسنے اس ظلم پر کمر باندھی ہو کہ نئے نئے فتوے جاری کیے
جسمین سے یہ بھی ایک تھا کہ دنیا مین عورتین مردون کے واسطے خلق ہوئی ہین
اور مرد عورتون کے لیے ہین لہذا بیٹی اور بہن اور ماں سب جائز ہین یہ ساری
پیشبندی اسلیے بھی کہ جب بھانجی اسکی یعنی دختر میری ملکہ صنم گلعذار تیرہ برس کی ہوئی
اور حسن نظارہ سوز نے اُسکے دلفریبی کی نوبت بت خود پسند کی اُسکی جانب بہ
ہوئی اور مجھے پیغام شادی کا دیا مین نے یہ خیال کیا کہ اگر انکار کرتی ہون تو یہ بچہ
چھین لے جائے گا اور اگر اقرار کرتی ہون تو یہ اُس سے بدتر ہی یہ سوچکر مین نے
بہ لطائف الحیل سال بھر تک ٹالا ایک روز اُسنے بلا بھیجا مین نے صنم گلعذار کو
بھیجنے مین تامل کیا اس بات پر بت خود پسند ناراض ہوا اور مجھ سے کہلا بھیجا کہ اگر
یون نہ بھیجو گی تو مین بہ جبر لے جاؤنگا مین یہ سُنکر بہت روئی اور مایوس ہو کر بیساختہ
یہ کلمہ میرے منھ سے نکلا کہ کیا دنیا پیدا کرنے والا اپنے بندون کو بالکل بھول گیا اور
ہم سب بے خدا کے بندے ہوگئے جو یہ ظلم ہو رہے ہین اسی حالت مین مین سو گئی
اور آنکھ میری لگ گئی مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد بزرگ تشریف لائے
ہین کہ چہرہ انکا مانند آفتاب کے درخشان ہی خوشبو جسم مبارک سے چلی آتی ہی
انھون نے فرمایا کہ تو کیا کلمات کفر بک رہی تھی پیدا کرنے والا بندون کو کبھی نہین
بھولتا بندے بیشک اُسے بھولے ہوئے ہین مین نے عرض کی کہ مین نے تو دین
اپنا ترک نہین کیا اور ابتک خداوندان قدیم کی پرستش کرتی ہون انھون نے فرمایا
کہ خدائے قدیم ایک ہی کئی نہین ہین اور جنھین تو خداوند کہتی ہی وہ سب کافر و
خبیث تھے خداوند برحق وہ ہی جسے اہل اسلام سجدہ کرتے ہین اور مانتے ہین تو بھی
اُسی خدا کی پرستش اختیار کر تو مطلب تیرا پورا ہوا اور مراد بر آئے مین نے عرض کی
کہ اگر دختر میری اور مین پنجہ سے بت خود پسند کے رہائی پاؤنگی تو بیشک دین
اسلام اختیار کرونگی بعد اس مطلب بر آنے کے آپ تشریف لائیے گا اور کلمہ حق مجھکو
تلقین فرمایئے گا اور مین باز سر صدق مسلمان ہونگی اور دین اسلام کو برحق جانونگی
یہ سُنکر انھون نے فرمایا کہ اب میرے آنے کی ضرورت نہین ہی اسلیے کہ رہبر
تجھکو ملجائے گا وہی دین برحق تعلیم کرے گا اور تیری دختر کا وہی شوہر ہوگا اور
بت خود پسند کا قاتل ہوگا تو بت خود پسند کے ظلم پر صابر رہ اور وقت
کی منتظر ہو کر بیٹھو اور دختر کو اپنی بت خود پسند کے پاس بھیجدے کہ وہ تیری

طرف سے مطمئن ہوجائے اتنی مجال اُسکی نہین ہو کہ کسیطرح کا تصرف کرسکے اسلیے کہ یہ امانت دوسرے کی ہو جسوقت تیری دختر سامنے بت خود پسند کے جائے گی تو اسکو بھی حیا دامنگیر ہوے گی اور اپنے ارادہ سے باز رہے گا مگر اب وہ صنم گلعذار کو تیرے پاس نہ بھیجے گا تو کچھ نہ کہنا جسوقت تجھے یہ خبر پہونچے کہ طلسم کشا قتل ہوتا ہو تو جسطرح ہوسکے جانا اور طلسم کشا کو رہا کرنا وہ مطلب دل تیرا پورا کرے گا کہ خاندان عالی سے ہو اور صاحبقران ہو یہ خواب دیکھکر جسوقت میری آنکھ کھلی تو دل کو تسکین ہوئی مین نے دختر کو اپنی بت خود پسند کے پاس بھیجدیا اور منتظر وقت کی ہوکر بیٹھی جتنے کہ آپ کو رہا کیے لائی نقابدار یہ سُنکر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ انشاءاللہ مین بہت جلد طلسم کو توڑکر دختر کو تمھاری تم سے ملائے دیتا ہون اور تم سے وعدہ کرتا ہون کہ اسی کو بادشاہ طلسم کرونگا لیکن یہ تعجب معلوم ہوتا ہو کہ اتنے بڑے ساحران طلسم باطن جمع تھے اور کسی کو ظاہر نہ ہونے پایا کہ طلسم کشا کو کون لے گیا ورنہ لوگ تعاقب کرتے اور نوبت مقابلہ کی آتی کیا آپ سحر و ساحری مین اُنسے زیادہ ماہر ہین بادبان جادو نے کہا سبب اسکا یہ ہو کہ میرے پاس خاک قبر سامری تھی خاصیت اس خاک کی یہی ہو کہ جسوقت اسے ہوا مین منتشر کر دیا جائے تو دیدۂ عقل تک کور ہوجاتے ہین سمجھ مین نہین آتا کہ کیا ہوا یہی وجہ تھی کہ کسیکو ظاہر نہ ہوا اور سب حیران و پریشان اپنے اپنے ملک کو چلے گئے پہلے بھی ایک مرتبہ یہ بات میرے ذہن مین آئی تھی کہ خاک کو منتشر کردون اور دختر کو اپنی لیکر طلسم سے نکل جاؤن مگر وہ بے سود ہوتا اسلیے کہ اُسوقت تو کسی کی مجال نہ تھی کہ مجکو روک لیتا مگر بعد کو جس مقام پر مسکن اپنا بناتی وہان سفر مشکل تھا نتیجہ پھر یہی ہوتا اگرچہ تمام ساحران طلسم باطن مجھ سے مقابلہ کرنے مین عاجز و مجبور رہتے مگر بھائی میرا سحر و ساحری مین مجھ سے بھی زیادہ ہو ورنہ حصول مقصد طلسم اُسکے ہاتھ نہ آتی یہ سُنکر نقابدار نے کہا کہ پہلے آپ کی دختر کو رہا کرون دربندون کو سلسلہ وار شکستہ کرون بادبان جادو نے کہا کہ پہلے فکر نوح ضروری بات ہو اور اُسکے بعد سلسلہ وار دربندون کو شکست کیجیے اسلیے کہ یہ طلسم مرتب ہو بغیر سلسلہ کے ٹوٹنا اسکا ناممکن ہو نقابدار ابلق سوار نے پرچہ جیب سے نکالا اور دروہ پڑھکر کاغذ پر نظر ڈالی لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم پہلے اسکی دختر کو رہا کرنا چاہیے کہ بت خود پسند نے اُسکو ایک باغ مین قید کیا ہو اور نگہبان معین ہین بعد اُسکے نوح کی فکر ضروری چیز ہو یہ جان پڑھکر نقابدار ابلق سوار نے بادبان جادو سے کہا مجکو یہی ہدایت ہو کہ مین پہلے آپ کی دختر نیک اختر کو رہا کرون بادبان جادو نے کہا کہ مجکو کیا حکم ہوتا ہو جہان فرمائیے وہان قیام کرون اور کہیے ساتھ آپ کے چلون نقابدار نے فرمایا کہ ساتھ چلنا آپ کا آپ کی عزت کے خلاف ضرور ہو مگر جو کوئی مقام امن آپ کے ذہن مین ہو تو میرے ہی ہمراہ چلیے بادبان جادو نے کہا کہ میرے ٹھہرنے کیواسطے

بہت متکام ہین مجھے سوا بت خود پسند کے اور کسی کا خوف نہین ہی لیکن خیال یہ ہی کہ
آپ کی شریک رہون اور بروقت ضرورت مدد کرتی رہون نقابدار مہادر نے
فرمایا کہ اب مجھے مدد کی ضرورت نہ ہوگی یہ فرماکر پرچہ ملاحظہ کیا اسمین لکھا ہوا تھا کہ اے
نقابدار بہادر اب طلسم باطن تیرے واسطے ظاہر ہوگیا اسلیے کہ سرمۂ جمشیدی
تیری آنکھون مین ساحرون نے لگا دیا ہی تاثیر اسکی یہ ہی کہ طلسم باطن کے سب اسرار
تجھ پر روشن رہینگے اور تاثیر اسکی باطل نہ ہوگی اگر ساحر یہ سمجھتے کہ تو رہا ہوجائے گا
تو یہ سرمہ تیری آنکھون مین کبھی نہ لگاتے اب تجھے چاہیے کہ یہان سے داہنی جانب
روانہ ہوجاتے جائے ایک درہ خشت طلائی تجکو نظر آئے گا وہی دروازۂ باغ ہی
بیرون باغ سے چار دیواری نظر نہین آتی ہی اور اندر باغ کے پہونچکر گنگا جمنی دیوارین
نظر آئینگی لیکن دروازے سے اسطرح نہ ڈرنا کہ یہ پرچہ اپنے سر پر رکھ لینا تو نظر دشمن
دربانون پر پوشیدہ ہوجائے گا بسم اللہ کہکر داخل باغ ہونا کہ نہ تو کسی کو نظر آئے گا
نہ کوئی تجھے روک سکے گا یہ دیکھکر نقابدار بادبان جادو سے رخصت ہوکر
جانب باغ روانہ ہوئے اور بادبان جادو ایک آہو صحرائی بنکر تعاقب
مین روانہ ہوئی کہ مبادا کوئی افتاد پڑے تو مین شریک حال ہون اول نقابدار
راہ صحرا کو طے کرکے قریب درہ طلائی کے پہونچے دیکھا کہ پھاٹک کھلا ہوا ہی اور
دربان بیٹھے ہین نظر دربانون کی جو نقابدار پر پڑی پکارے کہ تو کون ہی جو اسطرف
آیا ہی نہین جانتا کہ یہ کسکا باغ ہی نقابدار نے جلدی سے پرچہ سر پر رکھ لیا اور
بسم اللہ کہکر داخل باغ ہوئے دربان حیران تھے کہ یہ کیا اسرار تھا کہ ابھی تو ایک
شخص نظر آیا تھا اور ابھی غائب ہوگیا یہ کوئی فرشتہ تھا یا آسیب تھا یہ تو پریشان
ادھر ادھر دیکھ رہے ہین اور نقابدار بلقیس سوار جو داخل باغ ہوئے
دیکھا کہ عجب باغ ہی کہ بہار اسکی رشک بہار ارم ہی جسقدر درخت ہین جواہر کے
معلوم ہوتے ہین اور جتنے طائر ہین وہ بھی عجیب الخلقت اور خوشنما ہین لیکن
مصروف زمزمہ سرائی ہین وسط باغ مین قصر ہی اور گرد اُسکے ایک نہر مصفا جاری
ہی پٹری پر سنہری تانڈے اور گملے رکھے ہوئے ہین اُنمین چھوٹے چھوٹے درخت
پھولون کے لگے ہوئے ہین اور کئی فوارے جاری ہین جنسے اُن تانڈون پر خود
بخود آب پاشی ہورہی ہی دروازے قصر کے کھلے ہوئے ہین بعد مین ایک مسند
جواہر نگار بچھی ہوئی ہی اُسپر ایک آفتاب حشر جلوہ افگن ہی سہ برس پندرہ یا کہ
سولہ کا سن + جوانی کی راتین مرادون کے دن + پوشاک صندلی زیب جسم ہی
زیور معمولی پہنے ہوئے نہایت سادہ مزاجی سے بیٹھی ہی لیکن چہرہ سے آثار رنج
وملال و فکر ظاہر ہین سامنے جو نازنینین بیٹھی ہین وہ سمجھا رہی ہین کہ اے ملکہ آفاق
آپ اسقدر کیون اپنے کو گھلائے دیتی ہین کہ منھ اُتر گیا ہی آنکھون مین حلقے

پڑتے ہین یہ ایسی کونسی بات ہی کہ جسکا اسقدر تردد آپ کو ہی دنیا مین جو عورت جوان ہوتی ہی اسکی شادی کیجاتی ہی کہ لطف شباب وحظ زندگی اسمین ہی خوشا نصیب اُسکے کہ جسکا خواہش مند خداوند طلسم ہو اب آپ انکار نہ کرین کہ رسم دنیا کے خلاف ہی جو لڑکی شادی سے انکار زیادہ کرتی ہی اُسکی طرف خیالات بدی سے ہو جاتے ہین مثل مشہور ہی کہ خدا بد کرے اور بدنام نہ کرے ہر شخص داغ بدنامی سے اپنے دامن کو بچاتا ہی مگر آپ اسکا کچھ خیال نہین کرتین ملکہ نے کہا کہ بس بہت زیادہ مجھ سے نہ کہو مین بھی جانتی ہون کہ شادی ہونا ضروری چیز ہی مگر طریقہ اسکا یہ ہی کہ ماں باپ جسکے ساتھ مناسب سمجھتے ہین اُسکے ہاتھ مین ہاتھ دے دیتے ہین لڑکی اگر نیک ہوتی ہی تو وہ اُسی کو سر کا تاج سمجھتی ہی اور مرتی ہی اور بھرتی ہی یہ رسم دنیا نہین ہی کہ ماں باپ راضی نہ ہون اور لڑکی بھی رضامند نہ ہو اور اُسکی شادی کر دیجائے اور شادی بھی اُسکے ساتھ کہ جو باپ کی جگہ ہی اس شادی سے نامرادی ظاہر ہی اگر تم لوگ میری خیرخواہ ہو تو مجھے کہین سے زہر لادو یا کوئی تلوار خنجر ایسی چیز جس سے مین اپنے کو ہلاک کر ڈالون اور اپنے دامن کو اس بدسرشت مامون کے ہاتھ سے بچاؤن یا سب میرے پاس سے ہٹ جاؤ کہ مین اسی نہر مین غرق ہو کر اپنی جان دے دون ہائے افسوس کہ مجھ سے میری ہیرے کی انگوٹھیان بھی لے لی لیکن اگر بیت جانتی کہ یہ ظلم مجھ پر ہونگے اور یہ انجام پیش آئینگے تو مین پہلے ہی ہیرا چھپا لیتی اور انگوٹھیان بے نگینون کی اتار دیتی یہ کہکر زار زار مثل ابر نوبہار کے رونے لگی جو قطرات اشک اسکے عارضون پر بہ کر آتے تھے وہ لطف شبنم گل دکھاتے تھے یہ حالت اُس ماہ پارہ کی دیکھکر نقابدار کا دل بھر آیا اور بت خود پسند پر ہزار ہزار نفرین کرنے لگے اور سمجھ گئے کہ صنم گلعذار دختر بادبان جادو یہی ہی بے اختیار پکار اُٹھے کہ ای ماہ فلک حسن وخوبی و مہر برج محبوبی تو پریشان نہ ہو کیا مجال ہی بت خود پسند ملعون کی کہ وہ تجھ پر قابو پا سکے اور صد مرحبا تجھکو کہ اسوقت تک ایسے ظالم سے تو نے اپنی عصمت بچائی یہ آواز سنکر سب کے کان کھڑے ہوگئے کہ یہ کون آگیا اور کس نے صدا دی اُدھر اُس نازک اندام کے دل کو اس آواز سے ایک تقویت ہوئی اور پکاری کہ للہ مجھے ان بلاؤن سے تو بچاؤ جو کہ ہر وقت مجھا سمجھا کر دل کو گھائل کیے ڈالتی ہین اور کلیجہ چلنی کر دیا ہی نقابدار نے پرچہ سر سے اُتارا اور پرچہ کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ ای نقابدار بہادر فلان اسم پڑھکر ایک شاخ کسی درخت کی توڑ لو اور دروازہ قصر کے سامنے جاکر شاخ نہر پر مارو کہ پانی بیچ سے ہٹ جائے گا اور راستہ پیدا ہوگا تم اندر قصر کے چلے جانا اور جو عورت تمھاری طرف بڑھے یہی چھڑی سی مارنا کہ جلکر خاک ہو جائے گی بعد اُسکے بازو ملکہ کا پکڑ کر ہاتھ پر بلند کیے ہوئے جس صورت سے کہ داخل قصر ہونا

اسیطرح پلٹ آتا اور پھر پرچہ کو دیکھتا جو کچھ لکھا ہوا اسپر عمل کرتا یہ دیکھکر نقابدار ابلق سوار نے اسم کو ورد زبان کیا اور جھپٹ کر ایک شاخ درخت کی توڑی اور نہر پر ماری کہ پانی دونون طرف ہٹ گیا اور راستہ پیدا ہوا نقابدار چھڑی ہاتھ مین لیے ہوئے اندر قصر کے داخل ہوئے ملکہ صنم گلعذار کی نظر جو نقابدار پر پڑی ایسی محو جمال ہوئی کہ سکتے کا عالم ہوگیا اور جو عورتین کہ ملکہ کو گھیرے بیٹھی تھین اور سمجھا رہی تھین وہ اُٹھ اُٹھ کر دوڑین کہ او سرکش تو کون ہے جو باغ کے اندر چلا آیا اور یہان پہونچکر یہ ارادہ رکھتا ہے کہ ملکہ کو ہم سے چھین لے نہین جانتا کہ یہ ملکہ کسکی محبوبہ مطلوبہ ہے اور یہ باغ کسکا ہے یہ کہتی ہوئی نقابدار کی طرف دوڑین نقابدار نے وہی چھڑی تانی جو عورت قریب آئی نقابدار نے چھڑی ماری کہ جلکر خاک ہوگئی اسیطرح سب کو جلا دیا اور ملکہ کو بازو پکڑکر اُٹھالیا اور قصر سے باہر آئے صرف ایک عورت اُس قصر مین رہ گئی تھی اُسنے زمین پر دو ہتڑ مارا اور آواز دی کہ اے محافظان باغ تم کیا مرگئے کہ یہ سرکش اندر باغ کے چلا آیا اور تم نے اسے نہ روکا اب ملکہ کو لیے جاتا ہے اگر خداوندا اپنی معشوقہ کو طلب کرے گا تو اُسے کیا جواب دوگے بس یہ کہنا تھا اسکا کہ جسقدر طائر درختون پر بیٹھے ہوئے تھے زمین پر گرے اور غلطکین مار مارکر صورت اپنی اُنھون نے انسانون کی پیدا کی اور گولے تیر نارنج پکڑ پکڑکر نقابدار کی طرف چلے نقابدار نے جلدی سے پرچہ کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ ملکہ کو چھوڑ دو اسے لینے کے واسطے یہ ساحرہ قصر سے نکلے گی چھیننے والے اسے مارکر ملکہ کو چھین لینگے اور تم ان ساحرون سے مقابلہ کرو جو ساحر پہلے تمھارے سامنے آئے اُسکے سر پر یہی شاخ درخت فلان اسم پڑھکر مارنا کہ سر اُسکا پھٹ جائے گا اور شاخ جلنے لگے گی تم اس شاخ کو گردش دے کر جس درخت کی شاخ ہو اُسپر کھینچ مارنا اور آپ اندر قصر کے چلے جانا اور قصر مین بیٹھکر تماشا قدرت خدا کا مشاہدہ کرنا پرچہ کی یہ ہدایت دیکھکر نقابدار کو ملکہ کا چھوڑنا کسیقدر شاق گذرا تھا مگر ناچار سے مجبور تھے جلدی سے ملکہ کو زمین پر چھوڑ دیا یہ دیکھتے ہی وہ عورت جو اندر قصر کے تھی باہر آئی اور چاہتی تھی کہ ملکہ کو لے کر نکل جاؤن اور خدمت بہت خوب پسند مین پہونچادون اور تمام سرگذشت بیان کرون کہ وہ دشمن کی کوئی فکر کرے ملکہ اسکو دیکھکر پیچھے ہٹنے لگی اور یہ عورت آگے بڑھی کہ ایک مرتبہ ستارہ سا چمکا اور تیز شہاب بنکر اُس عورت کے سر پر پڑا کہ جلا کر خاک کر دیا اور نعرہ ہوا کہ صنم ملکہ بادبان جادو اس عورت کے مرنے سے نہر جو گرد قصر کے تھی معدوم ہوگئی اور آواز پیدا ہوئی کہ مردیم و ممنا شدیم کہ نام من امراق جادو یہ اُدھر بادبان جادو نے کہا کہ اے شہریار اب ملکہ کی فکر نہ کیجیے گا کہ مین اسے اپنی حفاظت مین لیے لیتی ہون آپ دشمنون سے ہوشیار رہیے گا یہ کہکر بادبان جادو نے ملکہ کو ساتھ لیا اور اندر قصر کے چلی گئی اُدھر ایک ساحر تیز سحر پکڑے ہوئے اور کچھ بڑبڑاتا ہوا

سامنے نقاب دار ابلق سوار کے آیا اور ترنج نقاب دار پر کھینچ ماراً نقاب دار نے ترنج سحر
اُسی شاخ درخت پر روکا کہ تمام ہو کر شاخ مین لٹک گیا بس نقاب دار نے جھپٹ کر
شاخ درخت سر ساحر پر ماری شاخ جو سر پر گلزار جادو کے پڑی سر اسکا شق ہوا
اور بجاے خون شعلہ سر سے نکلا کہ شاخ درخت مانند شعل کے جلنے لگی بس نقاب دار
نے ہاتھ کو گردش دے کر شاخ درخت مین کھینچ ماری درخت مین بھی آگ لگ گئی
نقاب دار تو جھپٹ کر قصر مین داخل ہوئے اور باغ مین آتش شعلہ افگن ہوئی اور ہوا نے
شعلونکو چہار طرف دوڑایا ہر درخت مانند نخل چنار کے جلنے لگا ساحر حالت اضطراب
مین ادھر اُدھر دوڑتے پھرتے تھے مگر ہر طرف آگ لگی ہوئی تھی شعلے بھڑک رہے
تھے نکلنے کا راستہ نہ تھا یہانتک کہ اب آگ ہر چہار طرف پھیل گئی اور غنچہ و گل و ثمر
درختون سے جدا ہونے لگے اور شعلہ جوالہ بن بنکر ساحرون پر گرنے لگے جسپر شعلہ گرا وہ
جلکر خاک ہوا ساحرون کے مرنے سے ایک طوفان برپا تھا بڑی دیر تک یہ آگ مشتعل
رہی آخر کار جب کوئی ساحر باقی نہ رہا تو آتش فرو ہو گئی اور آواز پیدا ہوئی کہ مردیم و
فنا شدیم کہ نام من گلزار جادو بود جسوقت علامات سحر ہر طرف ہوے تو دیکھا کہ
باغ مثل مرگھٹ کے ہو رہا ہے اور جابجا لاشین جلی ہوئی پڑی ہوئی ہین باغ کاہے کو ہے
ایک صحرا ہے چند جنگلی درخت تو موجود ہین اور باقی درخت جو کہ ساختہ سحر تھے سب
جلکر خاک ہو گئے اور چار دیواری اور پھاٹک قائم ہے اور اپنی حالت پر برقرار ہے
نقاب دار نے بلکہ بادیان جادو سے کہا کہ یہ عمارت ساختہ سحر نہین ہے بادیان جادو
نے جواب دیا کہ طلسم باطن کی ہر چیز کو ساختہ سحر سمجھیے گا سو اُن اشیاء کے جو کہ گنبد
بے در مین محفوظ ہین مگر یہ عمارت بنائی ہوئی میرے شوہر کی ہے اُسکے انتقال کو پانچ سال
کا زمانہ گذرا اور ابھی پانچ برس اور یہ عمارت اسیطرح قائم رہے گی اور بعد پانچ برس
کے غائب ہو جائے گی پہلے یہی مقام صدر طلسم تھا اور اب گلزار جادو کے خواے
کر کے باغ سحر تعمیر کرایا گیا تھا مگر اب آپ کے طفیل سے یہی قید خانہ عشرت خانہ
ہو جائے گا نقاب دار نے فرمایا کہ انشاء اللہ مگر اب مین تلاش لوح مین جاتا ہون آپ
اپنی دختر کی حفاظت کیجیے بادیان جادو نے عرض کی کہ مجھے کوئی خدر نہین جیسا ارشاد
ہو مگر آپ اپنے ہدایت نامہ مین ملاحظہ فرمائیے جیسا کچھ تحریر ہو اُسکے موافق عمل مین
لائیے اسواسطے کہ مجھے اور تو کسی کا خوف نہین ہے لیکن صرف اُسی بے غیرت
بت خود پسند کا ڈر ہے کہ اگر بعد آپ کے تشریف لیجانے کے وہ آگیا تو پھر ملکہ کو
مجھ سے چھین لے جائیگا اور ابکی مرتبہ نہ معلوم کیا ظلم کرے اور کس مقام سخت
پر مقید کرے کہ رہائی دشوار ہو نقاب دار نے پرچہ کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے
نقاب دار مہادر کوئی خوف نہ کرو اب بت خود پسند اسطرف کا رخ بھی نکرے گا
کہ اُسے فکر سلطنت پیدا ہو گئی ہے اور وہ اہتمام جنگ مین مصروف ہے جسوقت تم

در بند ششم کو فتح کر لوگے تو پائے سخت پر بڑی خونریزی ہوگی اور یہ مشکل بت خود پسند مارا جائے گا اور بالفرض محال اگر بت خود پسند ادھر آ بھی گیا تو اندر قصر کے آکر سحر بھول جائے گا کہ سحر آسکا اس مقام محصور مین بیکار ہی اسلیے کہ یہ عمارت ساختۂ بادشاہ سابق ہی جو سحر و ساحری مین اس سے بدرجہا زیادہ تھا صرف مرنے سے اسکے دروازے قصر کی روک جاتی رہی ہی اتنی حفاظت بادبان جادوگر سکتی ہی یہ دیکھکر نقابدار کو اطمینان ہوا اور نقابدار نے بادبان جادو کو اطمینان دلایا کہ تم بیخوف رہو لیکن اتنا خیال رکھنا کہ ملکہ کو قصر سے باہر نہ نکلنے دینا اور اب مین تلاش لوح مین جاتا ہون ہرچند دل نقابدار کا نہ چاہتا تھا کہ پاس سے ملکہ صنم گلعذار کے اٹھین اسکا حسن و دلکش اپنی طرف لطیفیتا تھا مگر مصلحت وقت سے مجبور ہوکر چشم حسرت سے دیکھتے ہوئے باغ کے باہر نکلے اور تلاش لوح مین روانہ ہوئے ادھر ملکہ بھی نگاہ حسرت سے نقابدار کو دیکھکر رہ گئی کچھ کہہ نہ سکی کہ حیا مانع تھی اور ادب زبان کا روک رہا تھا لیکن دل مین کہتی تھی کہ خداوندا تو اس شخص کا بھلا کرنا اور اسے ہر آفت و بلا سے بچانا کہ یہ میری طرف سے سینہ سپر ہوا اور عزت میری بچائی تو اسکی عزت رکھنا ملکہ تو ادھر محو دعا ہی اور نقابدار ابلق سوار ادھر باغ سے باہر نکلے اور پرچہ کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ یہانسے جانب مغرب روانہ ہو کہ ایک کوہ زمرد مین نظر آئے گا بالائے کوہ ایک قصر یاقوت دکھائی دے گا اسپر گنبد الماس چمکتا ہوگا اور عکس اس گنبد کا استقارہ فروزان ہوگا کہ نظر خیرگی کرے گی اور تاثیر اسکی یہ ہی کہ جسپر پرتو عکس کا پڑجائے گا وہ جلکر خاک ہوجائے گا اگر اس سے بچ گیا اور آگے بڑھا تو دریا نظر آئے گا وہ دراصل دریا نہین ہی بلکہ دھوکا ہی زمین وہان کی شیشہ کی ہی اور شیشہ آتش بھرو بیز ہی اور نیچے شیشہ کے آتش سفید رنگ مشتعل ہی بعد اسکے تختہ لالہ زار ہی اسکے بعد سبزہ زار ہی طے کرنا اسکا نہایت دشوار ہی کہ حصار دریاے آتش عکس گنبد الماس سے ہی اور حصار لالہ زار عکس قصر یاقوت سے پیدا ہوا ہی اور سبزہ زار پر تو کوہ زمرد سے بنا ہی ان دونون کا طے کرنا ناممکن ہی اگر زمین بلور پر قدم رکھوگے تو اسقدر حرارت محسوس ہوگی کہ برداشت نہ کرسکوگے اور تڑپ ہوجاؤگے اور اگر لالہ زار مین پہونچوگے تو جلکر خاک ہوجاؤگے اور سبزہ زار مین قدم رکھوگے تو سرد پا کبود ہوجاؤگے اور تاثیر زہر سے پانی ہوکر بہ جاؤگے لہذا تم کو چاہیے کہ فلان اسم جو سیاہی سے تحریر ہی گیارہ مرتبہ پڑھکر دستک دو ایک آندھی چلے گی کہ عالم تاریک ہوجائے گا اور ایک دیو پیدا ہوگا کہ وہ تم کو بالائے قصر یاقوت پہونچا دے گا جسوقت تم قصر یاقوت پر پہونچوگے تو پھر پرچہ کو دیکھنا اور جو کچھ تحریر ہوا اسپر عمل کرنا یہ دیکھکر نقابدار نے اس اسم کو کہ نام ایک دیو کا تھا گیارہ مرتبہ پڑھا اور دستک دی فوراً سیاہ آندھی چلی اور دیو حاضر ہوا نقابدار گردن پر

اُس دیو سیاہ کی سوار ہوئے دیو اُڑکر چلا اور نقابدار کو لے جاکر بالاے قصر یاقوت اُتار دیا اور خود نظرون سے پنہان ہو گیا نقابدار نے پرچہ کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم جسوقت دیو فریق تجکو بالاے قصر پہونچادے تو فلان اسم پڑھکر اُس پر گرز کو مار کہ دروازہ پیدا ہو بس اندر گنبد کے جانا کہ وہان لوح طلسمی اور تیرا خود جو ملک الشعوب مین سر سے گر گیا تھا دونون چیزین لین گی خود پہن لینا اور لوح گلے مین ڈالکر باہر گنبد کے نکل آنا پھر جو کچھ لوح بتائے اُسپر عمل کرنا یہ دیکھکر نقابدار نے اسم پڑھا اور جھپٹ کر گرز مارا کہ ایک حصہ گنبد کا ٹوٹ کر راستہ پیدا ہوا رفیع الجثت بسم اللہ کہکر داخل گنبد ہوئے اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگے دیکھا کہ ایک طاق پر خود رکھا ہوا اور خود کی کلسی سے لوح بندھی ہوئی ہے نقابدار نے لوح کو قبضہ مین کیا خود کو پہن لیا اور بیرون گنبد آئے دیکھا کہ ہر چہار طرف سے غول کے غول کبوترون کے چلے آتے ہین اور ایک کبوتر سرخ رنگ اُنکے آگے آگے ہے کہ منقار مین اُسکی ایک لعل شبچراغ ہے کہ عکس اُسکا شعلہ کے مانند چمک رہا ہے نقابدار نے جلدی سے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ جسوقت یہ کبوتر آکر تاوے کھانے لگین تو تم کو چاہیے کہ اُس کبوتر سرخ رنگ پر نظر رکھو کہ جسکی منقار مین لعل شبچراغ ہے جسوقت ساتوان تاوا کر چکے گا تو یہ لعل شبچراغ تم پر پھینکے گا تم کو چاہیے کہ خالی دینا کہ اگر دانۂ لعل تجھ پر گرا تو فی الفور شعلہ کے بھڑک کر خاموش ہو جاوے گے لوح کچھ حفاظت نہ کر سکے گی اور اگر تم بچ گئے تو دانۂ لعل کو فلان اسم پڑھکر اُٹھا لینا اور اُسی کبوتر پر پھینک مارنا یہ دیکھکر نقابدار ابلق سوار منتظر وقت کے ہوئے اور کبوتر سر پر آکر تاوے لگانے لگے نقابدار نے نظر اُس کبوتر سرخ پر رکھی جیسے ہی ساتوان تاوا ختم ہوا کبوتر نے لعل کو منقار سے چھوڑا لعل شعلہ بنکر نقابدار کی طرف چلا نقابدار نے جلدی سے پیترا بدل کر خالی دیا کہ لعل پہلو مین آکر گرا بس نقابدار نے وہی اسم جو لوح مین دیکھکر یاد کر رکھا تھا تین بار پڑھکر لعل کو اُٹھا لیا اور اُس کبوتر پر پھینک مارا کبوتر نے منقار کھولی کہ اس دانۂ لعل کو نگل لون لیکن یہ تماشا تھا کہ اب یہ لعل نہین ہے بلکہ شعلہ جانسوز ہو گیا ہے جیسے ہی کبوتر نے منقار کھولی اور لعل دہن مین داخل ہوا کبوتر نے چرخ مارا اور ہمہ تن شعلہ ہو کر اور کبوترون پر گرا سب کے سب جلکر خاک ہو گئے ایک آندھی چلی اور خاک اُڑی کہ زمانہ تیرہ و تار ہو گیا اور نقابدار کو یہ معلوم ہوا کہ مجھے کسی نے اُٹھا کر زیر کوہ پھینک دیا بڑی دیر تک شور برپا رہا کہ مرویم و فنا گشتیم کہ نام سن لعل جادو بود اب جو روشنی ہوئی تو نقابدار نے اپنے کو صحرا مین پایا اور دیو کو دست بستہ سامنے کھڑے دیکھا فرمایا کہ تو نے کس سبب سے اسقدر خدمت میری کی کہ مجھے قلعۂ یاقوت تک پہونچایا اور پھر اسوقت تو یہان موجود ہے دیو فریق نے عرض کی کہ اے شہریار عالی وقار مین دیوان گلستان ارم مین سے ہون اور مذہب اسلام رکھتا ہون

مجکو ایک ساحرہ یہان اُٹھا لائی تھی اُسوقت مین لباس انسان مین تھا جسوقت وہ ساحرہ
طالب وصل ہوئی تو مجکو کراہیت آئی مین نے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنی اصلی ہیئت ظاہر
کی ساحرہ مجھے دیکھ کر ڈری اور کہا کہ تو اپنی وہی حالت بنالے یعنے انسان بنکر میرے
ساتھ رہ اور تو کسی کام کا نہین لیکن مصاحبت کیا کر اور جو کام مین تیرے سپرد کرون اُسکو
انجام دیا کر مین نے کہا کہ جب مین تیرے کام کا نہین کہ مین دیو ہون اور تو انسان ہے تو
مجھے رہا کردے اور راستہ بتادے کہ مین طلسم سے باہر چلا جاؤن اُسنے کہا کیا تو نہین جانتا
کہ جو طلسم کے اندر آجاتا ہے وہ نکالا نہین جاتا یہ بات آئین طلسم کے خلاف ہے مین خاموش
ہورہا اور ہیئت انسانی مین خدمت اُسکی کرنے لگا بعد چند روز کے اُسنے مجھسے کہا کہ اگر
دیو انسان صورت مین سحر تیار کرنے جاتی ہون اور بعد چالیس روز کے حجرے سے نکلونگی تو
اسی مقام پر رہ خبردار کہین جانے کا قصد نہ کرنا اور چلتے وقت مجھوا یک چشمہ سحر دے گئی
تھی کہ جسوقت تیرا جی گھبرایا کرے تو اُس چشمہ کو آنکھ پر لگا لیا کر اور عجائبات طلسم کی سیر
کیا کر مین نے چشمہ لے لیا تھا پہلے تو بہت کچھ کوشش کی کہ کسیطرح طلسم سے نکل جاؤن
جب کسیطرح ممکن نہ ہوا تو مین نے اپنا دل بہلانا شروع کیا کہ چشمہ آنکھ پر لگا کر ادھر
اُدھر سیر کرنے نکل جایا کرتا تھا یہانتک کہ یہ خبر معلوم ہوئی کہ طلسم نشا آیا ہے اور اُسنے
دو طلسم توڑ ڈالے در بند سوم مین گرفتار ہوگیا پھر خبر قتل سنی اُسکے بعد سے کوئی خبر
نہ معلوم ہوئی مین نہایت پریشان تھا کہ یا الٰہی یہ کیا معرکہ ہے مگر چونکہ میرا اختیار نہ تھا
کہ اپنی سرحد سے باہر جاسکتا اور حال دریافت کرسکتا فکر مین بیٹھا رہتا تھا اتفاقاً
لعل جادو سے اور مجھ سے ملاقات ہوگئی اب مین یہان بھی آنے لگا اور اسقدر
اختیار حاصل ہوگیا کہ قلعۂ یاقوت تک چشمہ کی اعانت سے پہونچ جاتا تھا اور
واپس آتا تھا آج شب کو مین نے خواب دیکھا کہ زمانۂ رہائی تیرا قریب آیا اگر یاران
وطن سے ملنا چاہتا ہے تو جا اور نقاب بدار ابلق سوار کو قلعہ یاقوت تک پہونچادے
اور پھر واپس لے آ جسوقت آنکھ میری کھلی تو صبح کا وقت قریب تھا مین نے خدا
سے دعا کی کہ خواب میرا سچا ہو اُسکے بعد چشمہ اپنی آنکھ پر لگا کر آپ کی تلاش مین
نکلا تھا اس مقام پر آیا اور آپ کو قلعہ تک پہونچا دیا اور جسوقت لعل جادو
مارا گیا تو پھر آپ کو لے آیا کہ آپ مبتلاے بلا نہ ہوجائین اور غرض میری یہ ہے کہ
آپ کی بدولت طلسم سے رہائی حاصل ہوگی اور اپنے مالک یعنے صاحبقران اعظم
کی قدمبوسی حاصل کرونگا نقاب بدار نے فرمایا خیر دیکھا جائے گا اب لوح کو ملاحظہ
کیا لکھا تھا کہ اے نقاب بدار اگر یہ دیو تم کو قلعۂ یاقوت سے اُسیطرح نہ لے آتا جسطرح
لے گیا تھا تو واپس آنا تمھارا ناممکن تھا اسلیے کہ یہ ساحران طلسم باطن ہین سحر انکے
مرنے کے بعد بھی برسون قائم رہتے ہین اور وہی تاثیر دکھلاتے ہین جو آئین معین
کی گئی ہے اور تم اندر حصار سحر پہونچکر مثل قیدیون کے ہوگئے تھے اور اس دیو نے

جہانتک بیان کیا سب صحیح ہی اب تمھین چاہیے کہ چشمہ اسکی آنکھون پر پہنے دو اور اسے گھوڑا بنا کر اسکی پشت پر سوار ہو اور جانب نخل دو شاخ روانہ ہو اور شجر جادو کو قتل کر کے تیر قتل آشوب جادو تیار کرو اور دربند سرگردان کو فتح کرو اگر چشمہ اسکی آنکھون پر نہ ہوگا تو یہ رہروی نہ کر سکے گا اور راستہ اسکو نہ سوجھے گا اور تمھین اب ان تجفجات کی ضرورت نہین ہی کہ سرمۂ جمشیدی تمھاری آنکھون مین لگا ہوا ہی اب طلسم باطن تمھارے واسطے طلسم ظاہر ہو گیا یہ دیکھ کر نقاب بدار ابلق سوار نے دیو سے گھوڑا بننے کو کہا دیو کو تامل ہوا کہ اگر اُس ساحرہ کو خبر ہو گئی تو آکر مجکو مار ڈالے گی علاوہ اسکے مین سوا اولاد صاحبقران کے کسی کو سواری دینا پسند نہین کرتا جواب دیا کہ اے شہریار یا تو آپ اس بات کو ظاہر کیجیے کہ حسب و نسب آپ کا کیا ہی اگر آپ اولاد حمزہ صاحبقران سے ہین تو مین آپکو سواری دے سکتا ہون ورنہ مجکو لڑکر زیر کیجیے بغیر اسکے مین سواری آپ کو نہ دون گا نقاب بدار نے فرمایا یہ کیا ضرورت ہی کہ جتنے زبردست ہون وہ اولاد صاحبقران ہی سے ہون مین تجھ سے مقابلہ کرنے کو موجود ہون یہ فرماکر دامن گرد اسنے لگے دیو بھی ارادہ تلاش ہوا پہر بھر کی کشتی مین نقاب بدار نے دیو کو زیر کیا دیو چیخین مار کر رونے لگا نقاب بدار نے سبب گریہ پوچھا اسنے بیان کیا کہ مین آجتک سوا اولاد حمزہ صاحبقران کے کسی سے زیر نہین ہوا اور صاحبقران اعظم نے بھی مجکو ڈیڑھ پہر مین زیر کیا تھا آپ نے پہر بھر مین زیر کر لیا اب زندگی میری قبیح ہی کہ مین ایک ایک آدمزاد کے آگے ذلیل و خوار ہون کاش خدا نے مجکو دیو کا جامہ نہ دیا ہوتا یہ کہکر اسنے خنجر کھینچ لیا اور اپنے کو ہلاک کرنا چاہا نقاب بدار نے ہاتھ دیو کا پکڑ لیا اور فرمایا کہ تو ملول نہ ہو مین بھی اولاد صاحبقران سے ہون ہر چند کہ ابھی مجکو ظاہر کرنا اپنا منظور نہ تھا لیکن اس خیال سے کہ تو اپنے کو ہلاک کیے ڈالتا ہی صرف اتنا بتائے دیتا ہون کہ تو خودکشی سے باز رہے یہ کہکر نقاب چہرہ سے الٹی اور خال و خط ابراہیمی زنفین خلیلی رگ ہاشمی سب علامتین دیو کو دکھا کر نقاب چہرہ پر ڈال لی دیو قدمون پر گرا اور عرض کی کہ اب مجھے کوئی تامل نہین ہی لیکن یہ تو فرمائیے کہ آپ فرزند دلبند کس شہریار عالی وقار کے ہین یہ سنکر نقاب بدار نے فرمایا کہ بس اس سے زیادہ بیان نہ کرونگا کہ خلاف مصلحت ہی اور ابھی میرے عزیزون مین بھی کوئی میرے حال سے واقف نہین ہی بس اب تو مرکب بن تاکہ مین چلکر دربندون کو فتح کرون اور تجھے آزاد کرون یہ سنکر دیو فریق غلط تک مار کر مرکب بنا اور نقاب بدار ابلق سوار پشت پر اسکی سوار ہو کر حسب ہدایت لوح ایک جانب روانہ ہوئے جاتے جاتے اسی بیابان سرگردان مین پہونچے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم اب انتظام اس دربند کا بدل دیا گیا ہی راستہ شہر کا شجر جادو نے مسدود کیا ہی اور راہ بیرون طلسم جانے کی سا ریق جادو نے بند کی ہی یہی ساحرہ دیو کو اُٹھا لائی تھی تمھین چاہیے کہ یہان سے داہنی جانب جاؤ قریب ایک چاہ

کے پہونچوگے کہ کنارہ پر اسکے درخت عجیب نظر آئے گا کہ برگ و بار و گل و ثمر سب سے
بڑی ہوگا دو دو شاخین اسمین جڑ سے لے کر پھنگ تک ہونگی جسوقت تم قریب
درخت پہونچوگے تو چاہ مین سے دھوان اسقدر نکلے گا کہ تمہان کو تیرہ و تار کردے گا
تم کو چاہیے کہ جسوقت دھوان اُس چاہ سے بلند ہو تو تم کنوین مین کود پڑو اور جو کچھ نظر آئے
لوح کو دیکھو کہ عمل کرو یہ دیکھکر نقاب دار ابلق سوار اپنی داہنی جانب روانہ ہوئے جاتے دور
سے درخت نظر آیا اور جسوقت کنوین کی کسوس ہوئی قریب اُسکے پہونچے انکے قریب
پہونچنے سے شور و غل پیدا ہوا اور دھوان چاہ سے نکلنے لگا نقاب دار دونون پاؤن جوڑکر
کنوین مین کود پڑے جسوقت پاؤن زمین سے آشنا ہوئے دیکھا کہ جیسا درخت کنوین
کے برابر لگا ہوا تھا ویسے ہی ہزارہا درخت لگے ہوئے ہین اور سیکڑون طائر درختونپر
بیٹھے ہوئے ہین اور ایک درخت کہ وسط صحرا مین واقع ہوا اور سب درختون سے
بزرگ تر ہو اُسمین ایک پھل دو شاخے کے بیچ مین لگا ہوا ہو کہ وضع اُس پھل کی چہرۂ
انسان کی ہو جیسے ہی نقاب دار اُس صحرا مین پہونچے طائر اُڑے اور آواز دی کہ وہ ظالم
پھر رہا ہو اور یہان آگیا اب یہ طلسم بہ باد ہوا چاہتا ہو نقاب دار نے جلدی سے
لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ تم اپنے کو قریب اُس درخت ثمردار کے پہونچاؤ جسکی قطع اور
وضع سر انسان کی ہو اور فلان اسم پڑھکر ہاتھ تلوار کا مارو کہ پھل درخت سے جدا
ہو جائے بس اُسی پھل کو درخت پر کھینچ مارو اور تماشا قدرت خدا کا دیکھو اگر تلوار اُس
پھل پر پڑی یا درخت پر تو شعلہ پیدا ہوگا اور تم کو جلاکر خاک کردے گا لوح حفاظت
نہ کرسکے گی یہ دیکھکر نقاب دار جلد جلد قدم اُٹھاتے ہوئے قریب اُسی درخت کے
پہونچے اور ہاتھ تیغۂ نقاب دار کا اسم طلسم پڑھکر مارا کہ پھل درخت سے علیحدہ ہوکر گرا
طائرون نے جھپٹے مارنا شروع کیے کہ بیچ مین اُٹھالے جائین لیکن نقاب دار برابر
چمکاتے رہے جو طائر جھپکا اور عکس لوح کا پڑا اندھا ہوگیا نقاب دار نے جلدی سے
پھل کو اُٹھا لیا اور حسب ہدایت لوح درخت پر کھینچ مارا یہ معلوم ہوا کہ بجلی گری
درخت مانند نخل چنار کے جلنے لگا اور شعلے بھڑکے شور فریاد بلند ہوا اب شعلے
بھڑک بھڑک کر اور درختون پر بھی گرے اور درخت جلنے لگے ہر چہار طرف آگ
لگ گئی نقاب دار نے گھبرا کر لوح کو دیکھا کہ اب کیا کرون اور کہان جاؤن اسلیے کہ
چہار جانب شعلے بھڑک رہے ہین راستہ مسدود ہی لوح مین تحریر تھا کہ اے فتاح
طلسم و سیار عجائبات باطلی ان شعلون سے خوف نہ کر کہ تھوڑی دیر مین یہ خود ہی
سرد ہو جائینگے اور تجھے گرمی تک محسوس نہ ہوگی لیکن تجھے چاہیے کہ جسوقت
آگ گل ہو جائے تو صرف ایک درخت باقی رہجائے گا پہلے اُس درخت مین سے
ایک دو شاخا توڑلینا کہ یہ آگے بڑھ کر کام آئے گا بعد اُسکے درخت کو جڑ سے اکھیڑ
لینا وہنہ نقب کا پیدا ہوگا اُس دہنہ مین کود پڑنا بعد اُسکے جو کچھ نظر آئے اُسپر عمل کرنا

یہ دیکھ کر نقابدار خاموش ہو رہے اور وقت کے منتظر ہوئے شعلے بھڑک بھڑک کے قریب
نقابدار کے آتے تھے اور زبان شعلہ سے نا شدم کی آواز پیدا ہوتی تھی اور گل ہو جاتے
تھے جسم نقابدار کو برکت لوح کی وجہ سے حرارت بھی محسوس نہ ہوتی تھی غرضکہ تمام
شعلے اسیطرح سرد ہو گئے اب دیکھا تو ایک ساحر جلا ہوا کھڑا ہے اور ایک درخت لگا ہوا
ہے کہ وہ جلنے سے محفوظ رہ گیا ہے نقابدار نے دو شاخا اُس درخت سے تراش لیا
اور ٹہنہ درخت کا کوبی مین لے کر زور کیا کہ درخت کو اُٹھا کر پھینک دیا جسوقت
دہنہ نقب نمودار ہوا تو نقابدار دہنہ مین کود پڑے دیکھا کہ ایک میدان وسیع ہے نام
کا نام نہین گیاہ تک نظر نہین آتی ریت کا جنگل ہے اور گھوڑا انکا کھڑا ہوا ہے نقابدار
قریب مرکب کے آئے مرکب نے جو آہٹ سوار کی پائی کہا اے شہریار مین تو اندھا
ہو گیا ہون مجھے اب کچھ نظر نہین آتا نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اگر تم یہان
کھڑے رہتے تو یقین ہے کہ تم بھی نابینا ہو جاتے اور تاثیر سرمۂ مشیدی کی بھی باطل
ہو جاتی یہ وہی مقام ہے کہ جہان تم چاہ مین پھانڈے تھے اور چاہ سے دھوان نکل
رہا تھا نقابدار کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اب مین اس صحرا مین کیونکر پہونچ سکتا ہون
جہان سے نشیب مین کودا اور اسکے بعد دوسرے نشیب مین کودا مجھے تو دو درجہ نیچا
ہو جانا چاہیے تھا یہ خیال پیدا ہوتے ہی لوح مین یہ عبارت ظاہر ہوئی کہ تعجب
اس بات کا نہ کرو اسواسطے کہ یہ اسرار طلسمی ہین تم کو چاہیے کہ جلدی سے اس دو
شاخے کو فلان اسم پڑھکر اس پتھر پر مارو جو سامنے تمھارے پڑا ہوا ہے یہ روشن ہو گا
مانند شعل کے جلنے لگے گا دھوان اسکا اپنے گھوڑے کی آنکھون مین لگاؤ کہ اسکی
آنکھین روشن ہو جائین نقابدار نے ایسا ہی کیا جسوقت آنکھین مرکب کی روشن
ہو گئین تو نقابدار نے پھر لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اب پھر اسکی پشت پر سوار ہو
اور بائین جانب روانہ ہو مسکن سارق جادو تک پہونچوگے آگے بڑھکر
جو کیفیت نظر آئے اُسے مشاہدہ کرکے لوح کو دیکھنا اور جو کچھ لکھا ہو اُسے پڑھکر
عمل کرنا نقابدار پشت مرکب پر بیٹھکر روانہ ہوئے جاتے جاتے ایک حجرہ نظر آیا
کہ گرد اُسکے ایک بلند چبوترہ تھا اور سیڑھیان بنی ہوئی تھین دروازے حجرے کے
بند تھے نقابدار نے جیسے ہی مرکب سے اُتر کر ریت پر قدم رکھا تڑاقا ہوا کہ زمین
ٹوٹا اور ایک غار سا نمودار ہوا اور نقابدار اندر غار کے گرے جسوقت روشنی نظر
آئی تو دیکھا کہ گرد پانی ہی پانی ہے اور مین ایک ٹیکرے پر کھڑا ہوا ہون نہایت
پریشان ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہے چونکہ نقابدار کا چہرہ کسیقدر گرم ہو گیا تھا لہذا
نقابدار نے چلو پانی لے کر منھ پر ڈالا پانی منھ پر پڑتے ہی سرمہ مشیدی کی تاثیر
باطل ہو گئی اور دریا نظرون سے پوشیدہ ہو گیا جس مقام پر سطح آب تھا وہان
ایک نیلی چادر پھیلی ہوئی معلوم ہوتی تھی جسمین جا بجا شکنین پڑی ہوئی تھین یہ

دیکھو نقابدار نہایت پریشان ہوئے گھبراکر لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اے نادان جب لوح
تیرے پاس موجود تھی تو تو نے بغیر لوح دیکھے زینہ پر کیون قدم رکھا آگاہ ہو کہ یہ مقام
ساریق جادو کا ہے جسنے سرحد پھر سے قائم کی ہے اور راستہ طلسم کا نظرون سے پوشیدہ کیا
ہے یہ حجرہ دھوکے کی ٹٹی ہے اور سیڑھیان اسی صنعت سے بنائی گئی ہین کہ جو شخص
اس صحرا تک آئے گا وہ جاے پناہ ضرور تلاش کرے گا اسلیے کہ سایہ درخت تک
اس صحرا مین نہین ہے لیکن جب اندر حجرہ کے جانے کا قصد کرے گا اور زینہ پر قدم
رکھے گا وہ دریاے سحر ساریق مین گر کر غرق ہو جائے گا افسوس کہ تو نے تاثیر
سورۂ جمشیدی کی مٹادی اور طلسم باطن پھر نشان باطن مین آگیا اب وہ بات نہ رہی کہ
ہر شے یہان کی تجھے نظر آسکے اور یہ چادر نیلی جو تجھے نظر آتی ہے در اصل دریا ہے اور
سکنین نہین ہین بلکہ لہرین دریا کی ہین تاثیر اسکے پانی کی یہ ہے کہ جس عضو سے چھو
جائے گا اُسے بے حس کر دے گا لہذا آگے بڑھنے کا قصد نہ کرنا ورنہ بلاے عظیم مین مبتلا
ہو جائے گا کہ پھر رہائی دشوار ہوگی اب گذشتہ را صلواۃ آیندہ را احتیاط پر نظر کرکے
فلان اسم جو کنارۂ لوح پر مرقوم ہے یاد کرلو اسطرح کہ پھر نہ بھولنا اور لوح کو اسی چادر پر
پھینک دو تھوڑے عرصہ مین یہ چادر غائب ہو جائے گی اور سارق جادو جسکا یہ
گھر ہے لوح کو لے کر دربند سرگردان کیطرف بھاگے گی تم اس اسم کو پڑھے جانا مرکب
تمہارا دیو فریق پاس تمہارے فوو آجائے گا چشمہ اسرار نما تم کو دے گا تم اُسے
اسی مقام پر چھوڑنا اور چشمہ آنکھون پر لگا کر اُسی بتائے ہوئے اسم کو پڑھنا پھر طلسم
باطن ظاہر ہو گا اور سارق جادو لوح لیے ہوئے بھاگتی نظر آئے گی تم تعاقب
اُسکا کرنا جسوقت قریب اُسکے پہونچنا تو وہی تعلیم کیا ہوا اسم اکیس مرتبہ پڑھکر بیٹھ
جانا وہ ساحرہ بھی بیٹھ جائے گی تم گیارہ مرتبہ چپکے چپکے اسم کو پھر ادا کرنا اور کھڑے
ہو جانا ساحرہ پھر نہ کھڑی ہو سکے گی کہ تاثیر اس اسم متبرک کی یہ ہے بس قریب
ساریق جادو کے پہونچ کر نعرہ کرنا وہ لوح کو تم پر پھینک مارے گی تم خالی دینا ورنہ جل
جاؤ گے اگر لوح خالی گئی تو جس مقام پر لوح گرے گی وہان سے شعلہ نکلے گا اور ساریق
پر گرے گا کہ جلاکر خاک کر دے گا نقابدار نے ایسا ہی کیا اور ساریق جادو کو مارکر
پھر لوح ملاحظہ کی لکھا تھا کہ اب کچھ دیر اسی مقام پر قیام کرو کہ دوست تمہارا ہمارے جادو
آتا ہوگا وہ تمہاری فکر مین پریشان ہے صحرا صحرا مارا مارا پھرتا ہے اور راستہ مسدود
ہونے کی وجہ سے مجبور تھا ورنہ ابتک پہونچ جاتا نقابدار انتظار مین تھے کہ دیکھا
سامنے سے ہمارے جادو چلا آتا ہے ہما کی نظر نقابدار پر پڑی سلام کیا اور مزاج
پوچھا اور کہا کیا کیفیت گذری کہ یہ در بند نہایت سخت تھا نقابدار نے فرمایا
شکر ہے خدا کا ہر چند کہ مین گرفتار بلا ہو گیا تھا حتےٰ کہ حکم قتل ہو چکا تھا مگر خداوند کریم
نے مجکو بچایا کہ بہن خداوند طلسم کی بلکہ بادیان جادو مجکو رہا کرلائی ہین نے اسکی

دختر کو قید سے رہا کیا اب بادیان جادو اور صنم گلعذار دونون باغ مین مقیم ہین اور یہ دیو رفیق ہر اسنے میری بہت کچھ مدد کی اور دوبارہ لوح مجکو بلی یہان پہونچکر بسا ریق جادو کو مارا اور شجر جادو کو اس سے پہلے قتل کیا تھا اب راستہ شہر آشوب کا صاف ہے در بند صحرا سے سرگردان شکستہ ہوا مرحلہ شہر آشوب کا باقی ہے ہمارے جادو نے کہا کہ غلام ہمراہ رکاب ہے اب شہر آشوب کیطرف تشریف لیچلیے نقابدار ابلق سوار پھر دیو کو مرکب بناکر اسکی پشت پر سوار ہوئے اور ہمارے جادو کو ساتھ لیا اور جانب شہر آشوب روانہ ہوئے ہمارے جادو کی راہبری سے بہت جلد دروازہ شہر پناہ کے قریب پہونچ گئے ہمارے جادو نے کہا کہ بغیر لوح کو ملاحظہ کیے ہوئے ہرگز اندر دروازے کے قدم نہ رکھیے گا نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم شہر آشوبیہ کے گرد دیوار سحر کھنچی ہوئی ہے جب تک یہ دیوار شکستہ ہوگی اسوقت تک داخل سحر ہونا اچھا نہین ہے اسواسطے کہ شہر طلسم بند ہے اور دیوار کا شکستہ ہونا دروازہ کے شکستہ ہونے پر موقوف ہے تم کو چاہیے کہ فلان اسم پڑھ کر گرز مارو کہ دروازہ شکست ہو اسیوقت دیوار بھی منہدم ہوجائے گی اور حصار سحر برطرف ہوجائے گا یہ سحر خاص آشوب جادو کا ہے نقابدار نے اسم متبرک کو پڑھا اور بسم اللہ کہکر دروازہ شہر پناہ پر گرز مارا کہ تڑاقا ہوا اور دروازہ گرا ساتھ ہی دروازے کے تمام حصار تشریف لے گیا ساری دیوارین اڑاڑا کر بیٹھ گئین اب نقابدار داخل شہر ہوئے ادھر تو حصار سحر ٹوٹا اور ادھر آشوب جادو کو خبر ہوگئی خود بخود اسکے درد سر پیدا ہوا کہ جسوقت ساحر کا سحر باطل ہوتا ہے تو اسکے سر مین درد پیدا ہوتا ہے آشوب جادو نے ساحرون کو برائے دریافت حال بیابان سرگردان روانہ کیا تھوڑی ہی دیر مین خبر مل گئی کہ فتاح طلسم نے شہر جادو اور سا ریق جادو کو مارا اور اب وہ داخل شہر ہوا ہے حصار سحر کو اُسنے توڑ دیا یہ سنتے ہی اسنے اپنے سالار لشکر کو حکم دیا کہ فوج کو لے کر برائے مقابلہ طلسم کشا روانہ ہو ذوالقرنین جادو تین ہزار ساحر لے کر اپنے ہمراہ برائے مقابلہ نقابدار چلا یہان نقابدار دلاور مرکب پر سوار چشمہ آنکھ پر لگائے ہوئے ہمارے جادو ہمراہ رکاب مصروف سیر ہین کہ یکایک ہر چہار طرف سے آکر ساحرون نے گھیر لیا اور نقابدار پر سحر ہونے لگے نقابدار ابلق سوار نے جلدی سے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم اطمینان رکھو کہ لوح تیرے پاس ہے کوئی سحر تجھ پر اثر نہ کرے گا لیکن ہمارے جادو کا خیال رکھنا کہ ذوالقرنین جادو اسی فکر مین ہے جسوقت ایک گاؤ زریں ہمارے جادو کے آئے اور قصد کرے کہ مین اسے شاخون سے چھیدکر مار ڈالون تو تجکو چاہیے کہ فلان اسم پڑھ کر تیغہ مارکہ سر اسکا تن سے جدا ہوجائے بعد اسکے مرنے کے اکثر ساحر مطیع ہونگے اور بعض بھاگ جائینگے اُنسے تجھپر اسرار طلسم ظاہر ہونگے یہ دیکھ کر نقابدار نے سر اونچا کیا تھا کہ دیکھا ایک بیل ہمارے جادو کی

طرف دوڑتا چلا آتا ہے ہر چند ہمارے جادو نے تیر تبر مارا مگر کوئی افسون کارگر نہین ہوتا یہانتک کہ بیل قریب آگیا ہمارے جادو نے پر پرواز پیدا کیے اور بلند ہونے کا قصد کیا بیل نے ایک چیخ ماری کہ پاؤن زمین نے پکڑ لیے اب اسنے زمین مین غرق ہونے کا قصد کیا زمین آبنی ہوگئی اور بیل قریب پہونچ گیا چاہتا ہے کہ ہمارے جادو کو شاخون مین چھید لے کہ نقابدار نے جھپٹ کر ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا سر اسکا تن سے جدا ہوا اور یہ زمین پر گر کر پھڑکنے لگا بڑی دیر تک شور و غوغا رہا یہ معلوم ہوا کہ تمام عمارتین اڑ اڑا کر گر پڑین صدائے گیرودار بلند ہوئی آسمان سے تیر و تبر تلوار گرز وغیرہ برسنے لگے مگر جسم نقابدار پر انکا کوئی اثر نہ ہوا جسوقت یہ علامتین برطرف ہوئین تو فنا شدم فنا شدم کی آوازین آیا کین جسقدر ساحر کہ حملہ کر رہے تھے انھون نے امان مانگی اور یہ خیال کیا کہ جسوقت سردار کو ہمارے اسنے مار لیا تو ہم اسکا کیا کر سکتے ہین نقابدار نے اُن لوگون کو پناہ دی اور مطیع اسلام ہونے کے بعد ان سب لوگون سے کہا کہ بادشاہ تمھارا کہان ہے اُن لوگون نے عرض کی کہ اُسی مقام پر ہے جہان ایک مرتبہ آپ گرفتار ہوکر گئے تھے مگر پھر سامنا اُسی بت کا ہوگا جسکی گردش چشم نے ایک مرتبہ آپ کو بیہوش کرکے اسیر بلا کیا تھا اب آپ کو چاہیے کہ یہی شاخین اس بیل کے سر سے کھینچ لیجیے اور اس بیل کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے ایک جا جمع کیجیے اور شاخونکو اندر گوشت کے رکھ کر اور کچھ روغن وغیرہ ڈالکر پھونک دیجیے جسوقت یہ بیل جلکر خاک ہوجائے گا تو ان شاخون کو نکال لیجیے گا یہ تیر دو سر بنکر تیار ہوجائینگی اور یہی تیر اُس بت کے کام آئے گا ہر چند کہ یہ راز طلسمی تھا بیان کرنے کی بات نہ تھی مگر اب آپ ہمارے آقا اور ہم غلام ہین آپ سے کیونکر چھپا سکتے ہین نقابدار نے ہمارے جادو کو ان سب کا افسر کیا تین ہزار ساحرون مین سے کچھ قتل ہوئے تھے اور دو ہزار آدمی باقی رہ گئے تھے باقی ماندہ فرار ہوگئے تھے اب نقابدار نے اُس بیل کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے شاخون کو پارچون مین چھپا دیا اور روغن چھڑک کر آگ لگا دی کہ تھوڑے عرصہ مین جلکر راکھ ہوگئے جب راکھ کو کریدا تو تیر دو سر نکلا نقابدار نے تیر کو ترکش مین لگا لیا اور مرکب پر سوار ہوکر جانب محل شاہی روانہ ہوئے پشت پر دو ہزار ساحر ساتھ تھے انشاءاللہ جسوقت آمد نقابدار کی طلسم نہ طاق مین بیان ہوگی تو ناظرین وجد کرینگے کہ اس شان و شوکت سے کوئی نہ آیا ہوگا اور ساحران نہ طاق جو کہ شہرہ آفاق ہین مطلق خبر نہ کر سکینگے لیکن اکوان تاجدار سمجھ جائے گا اور فکر مقابلہ کرے گا یہ لڑائی قابل دید ہوگی الحاصل اس فوج کو لیے ہوئے نقابدار بلوق سوار محل شاہی کے قریب پہونچ چکے ہین کہ اُسطرف سے مسرگردان جادو دریا شوب جادو کا ساحرون کو ساتھ لیے ہوئے پیدا ہوا اور سامنے نقابدار کے آکر عرض کی کہ اے نقابدار معلوم ہوا کہ تو فتاح طلسم باطن ہے اور سُنا یہ ہے کہ فتاح طلسم مین اسیطرح سے

اور صالح ہوتے ہین کہ شجاع بھی ہوتا ہی اور شہسوار بھی اور صاحب کرم بھی لہذا اگر تو صاحب کرم ہی تو لوح طلسمی ہمین دے دے نقابدار نے کہا کہ کرم کے واسطے کوئی سبب بھی ہوتا ہی اگر لوح سے تجھے کوئی فائدہ متصور ہی تو مجھے اپنا نقصان قبول ہی اور لوح حاضر ہی اور اگر محض میری نقصان رسانی کے واسطے لوح مانگتا ہی تو لوح دے دینا داخل کرم نہین بلکہ حماقت تصور کی جائیگی سرگردان جادو نے کہا کہ لوح سے مجھے جو فائدہ ہی اُس سے آپ کا تو کوئی نفع نہین ہی مگر نقصان بھی نہین ہی بین اسواسطے لوح طلسمی مانگتا ہون کہ دختر میری نہایت علیل ہی اور رجعت سحر مین مبتلا ہی اگر مین لوح اُسکے گلے مین پہنا دونگا تو اُسے صحت ہوگی ورنہ مرجائے گی نقابدار نے فرمایا کہ یہ ممکن ہی کہ اس در بند کو فتح کرنے کے بعد لوح تمھین دیدونگا سرگردان جادو نے کہا کہ اگر در بند پہلے فتح کیجیے گا تو پھر لوح آپ سے کون لے گا اسلیے کہ اب پہلا مقابلہ مجھی سے ہوگا بعد اُسکے بادشاہ طلسم آشوب سے مقابلہ پڑے گا اور مین رنج دختر کی وجہ سے قابل مقابلہ نہین ہون یہ سُنکر نقابدار نے لوح گلے سے اُتار کر سرگردان جادو کے حوالے کردی اور کہا کہ اسے لے جا اور جب دختر تیری اچھی ہوجائے اُسوقت مقابلہ کرنا مین بھی جنگ کو ملتوی کرتا ہون اور جاکر صحرا مین مقیم ہوتا ہون یہ سُنکر سرگردان جادو آگے بڑھا اور لوح نقابدار کے ہاتھ سے لے لی اور کہا کہ اے نقابدار بہادر یہ ہمت تیری ہی تھی دوسرے کے مجال نہین ہی کہ ایسی جرأت و ہمت کرسکے کہ دشمن اقرار دشمنی کرے اور خود اُسکے ساتھ دوستانہ برتاؤ کرے اب آپ بھی تشریف لے جایئے اور مین انشاء اللہ کل حاضر ہونگا یہ کہکر اپنے مکان کو جانب روانہ ہوا یہان ہمارے جادو کے اندام مین رعشہ پڑگیا اور نقابدار سے غرض کی کہ حضور یہ بہت بڑا ساحر ہی ہم لوگ اس سے مقابلہ نہین کرسکتے آپ نے یہ کیا قیامت کی کہ لوح اُسکے سپرد کردی کیا اب وہ لوح دے گا نقابدار نے فرمایا کہ اگر یون نہ دے گا تو بزور شمشیر دے گا میری ہمت نے گوارا نہ کیا کہ وہ بیہودہ ایک چیز مانگے اور مین نہ دون جس خدا نے ایک مرتبہ لوح دلوائی وہ ہزار مرتبہ دلوا سکتا ہی اور اُسمین اتنی قدرت بھی ہی کہ اگر وہ چاہے تو سارا طلسم بغیر لوح کے فتح ہوجائے یہ سُنکر ساحر وجد کرنے لگے اور دل مین کہتے تھے کہ بیشک دین اسکا برحق ہی اور خدا اسکا شریک ہی کہ ایسا بے دست و پا شخص جو سحر کا ایک حرف نہ جانتا ہو وہ اتنے اتنے بڑے ساحرون پر غالب آئے اور طلسم باطن مین بہ قصد فتحی قدم رکھے غرضکہ نقابدار اپنے لشکر کو لے کر پلٹ آئے اور صحرا مین قیام کیا ادھر سرگردان جادو لوح طلسمی لیے ہوئے اپنی دختر کے پاس آیا کہ نام اُسکا نسیم جادو تھا اور رجعت سحر مین مبتلا تھی ایک مکان سحر مین اُسکو مثل قیدیون کے بند کردیا تھا اور یہ دیوانہ وار اُس مکان مین پھرتی تھی آپ ہی آپ ہنستی تھی دیوارون سے باتین کرتی تھی مگر

چونکہ ساحرہ زبردست تھی تو اسکی رجعت سحر کو سرگردان جادو مٹا نہ سکتا تھا سوا بت خود پسند
کے ساحران طلسم باطن مین یہ سب سے زبردست تھی اور فن سحر و ساحری مین بے مثل
ولاجواب تھی بت خود پسند سے سرگردان جادو نے اسوجہ سے مدد نہ چاہی کہ یہ بدنظر
اور بدطینت تھا خیال یہ ہوا کہ مبادا بت خود پسند حرست مین فرق ڈالے اور بیجا
دست اندازی کرے غرضکہ جسوقت سرگردان جادو داخل مکان ہوا تو آج نسیم جادو
سب دنون سے زیادہ بیخودی کی حالت مین تھی اور برہنہ دوڑتی پھرتی تھی اور دیوارون سے
سر ٹکرا رہی تھی اگر آج بھی تدارک اسکا نہ ہوتا تو یقین تھا کہ سر ٹکڑ ٹکڑا کر یہ مرجاتی جیسے
نظر نسیم جادو کی سرگردان جادو پر پڑی بے تحاشا دوڑی اور پکاری کہ ایسا باپ
کسی کا نہ ہوگا جو اولاد پر یہ بدعت کرے کہ اُسے مکان تنہا مین قید کرے جب تو میرا
دشمن ہوا تو مین بھی تجکو زندہ نہ چھوڑونگی یہ کہکر چاہتی تھی کچھ اسم پڑھکر اس مکان کو فوراً
سرگردان جادو پر گرادون کہ سرگردان جادو نے عکس لوح کا ڈالا فوراً نسیم جادو
نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوگئی سرگردان جادو نے جلدی سے کپڑا ڈال کر
جسم برہنہ کو اسکے چھپایا اور لوح کو دھوکر پانی اُسکا منھ چیر کر پلایا اور لوح گلے مین
چھڑکدی اور کچھ پانی نسیم جادو پر چھڑکا کہ اسے ہوش آیا تو تمام کیفیت جنون کی بھول
ہوگئی تھی اور اپنی حالت اصلی پر آگئی اب جو نظر نسیم جادو کی سرگردان جادو پر پڑی
اُٹھکر سلام کیا اور عرض کی کہ مجھے کس خطا پر اس مکان تنہا مین بند کیا ہے سرگردان جادو
نے کہا اے دختر نیک اختر تجھے یاد نہین کہ عمل سحر میرا خراب ہوگیا تھا اور تو دیوانی
ہوگئی تھی مگر آج سے تو اچھی ہے نسیم جادو نے کہا مین کیونکر اچھی ہوئی اسلیے کہ آپکے
سحر مین اتنی قوت نہ تھی کہ میرے سحر کی رجعت کو روک سکتا یہ سنکے مجھے اچھا کیا
سرگردان جادو نے کہا کہ اپنے سینہ پر نظر کر تجھے خود ہی معلوم ہوجائیگا نسیم جادو نے
جو لوح کو دیکھا نہایت متعجب ہوئی کہا کہ یہ کیونکر دستیاب ہوئی اسلیے کہ یہ بات تو
اصول طلسم کے بالکل خلاف ہے چاہے کوئی شخص مرہی جائے تو لوح طلسمی اُسکو نہین
دیتے ہین سرگردان جادو نے کہا کہ اگر لوح اہالیان طلسم کے قبضہ مین ہوتی تو
دستیاب ہونا اسکا غیر ممکن تھا قبل اسکے مین نے کئی بار اپنے بادشاہ سے کہا کہ
اگر لوح طلسمی ملجاتی تو دختر میری تندرست ہوجاتی مگر اُسنے منظور نہ کیا حتیٰ کہ
ایک مرتبہ طلسم کشا گرفتار بھی ہوا اور لوح آتشبو جادو کے قبضہ مین بھی آگئی
تھی مگر اُسنے بت خود پسند کی خدمت مین بھجوادی اور ایک روز کے واسطے مجھکو
نہ دی اگرچہ وہ مجھکو خیر خواہان دولت مین سے سمجھتا تھا مگر دوبارہ پھر طلسم کشا کے
قبضہ مین آئی اور اُسنے رہائی پائی اور بیابان سرگردان کے نکلنا تو نکو مار کر ملک
مین داخل ہوا اب میری سرحد تھی اسکے بعد آتشبو جادو تک پہونچتا
مین نے اُس سے حال تیری بیماری کا بیان کرکے لوح مانگی اُسنے بے تامل لوح

دے دی یہ سنکر نسیم جادو کو حیرت ہوئی کہا کہ کیا آپ طلسم کشا سے مل گئے ہین یا کوئی فریب اُسکو دیا ہے اُسنے لوح حوالے کردی سرگردان جادو نے کہا کہ نہین ایسا نہین ہوا بلکہ مین نے اُس سے کہدیا کہ آج جنگ ملتوی رکھیے کل دیکھا جائے گا اور طرہ یہ ہے کہ مین نے لوح واپس کرنے کا وعدہ بھی نہین کیا ہے نسیم جادو نے کہا جاے حیف ہے کہ جو اپنے ساتھ نیکی کرے خود اُس سے بدی پیش آیئے مقابلہ کرنے نہ کرنے کا آپ کو اختیار ہے مگر لوح ضرور اُسکو دے دینا چاہیے سرگردان جادو نے کہا کہ اگر لوح دے دونگا تو مقابلہ مین ہار جاونگا نسیم جادو نے کہا کہ علحدگی اختیار کیجیے اور آشوب جادو سے کہدیجیے سرگردان جادو نے کہا یہ تو نمک حرامی ہے کہ وقت پر مالک سے علحدہ ہوجاؤن دنیا مجھے کیا کہے گی نسیم جادو نے کہا کہ اگر طلسم کشا سے لڑیے گا تو دنیا کیا کہے گی وہ تو نمک حرامی ہے اور یہ محسن کشی نہین ہے سرگردان جادو نے گردن جھکی کرلی اور دل مین کہا کہ یہ دختر سچ کہتی ہے کہا اچھا کل دیکھا جائے گا جیسا مناسب ہوگا ویسا کیا جائے گا بعد اسکے دختر کو ساتھ لے کر گھر مین آیا زوجہ سے ملایا مان نے نسیم جادو کی دختر کو گلے لگایا سرگردان جادو نے اس سے بھی سبب صحت اور احسان طلسم کشا بیان کیا یہ بھی دختر کی ہمزبان ہوئی اور شرکت طلسم کشا پر مصر ہوئی سرگردان جادو پھر خاموش ہو رہا جب دوسرا دن ہوا تو لوح اور دختر دونون کو ساتھ لے کر جا سب نقابدار روانہ ہوا وہان نقابدار ابلق سوار نماز صبح پڑھ کر خیمہ سے باہر آئے تھے اور وظیفہ پڑھ رہے تھے کہ دفعتہً ہوا سے سرد کے جھونکے آنے لگے نقابدار نے بند قبا کھولدیے اور سیر صحرا کرنے لگے کہ دیکھا سامنے سے ایک پلنگ صحرائی اور ایک مادہ آدمی ساتھ چلے آتے ہین نقابدار متحیر تھے کہ یہ کیا معرکہ ہے تو شیر و آدمی مین اسقدر ارتباط ہے کہ دفعتہً قریب پہونچکر دونون نے غلطک ماری اور بکیفیت انسانی پیدا کرکے نقابدار کو سلام کیا نقابدار نے جواب سلام دیا اور پہچانا سرگردان جادو سے کہا کہ خیریت ہے دختر تمھاری اچھی ہوئی سرگردان جادو نے نسیم جادو کو پیش کیا اور عرض کی آپ کی بدولت یہ دن نصیب ہوا کہ یہ تندرست ہوئی اور سامنے حاضر ہے اسکے جان بخش آپ ہی ہین ورنہ آج یہ گوشۂ تربت مین سوتی ہوتی یہ کہکر لوح پیش کی نقابدار نے لوح لے کر گلے مین ڈالی اور نہایت متانت کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ اب جاکر جنگ کا انتظام کرو کہ ہم آتے ہین سرگردان جادو نے عرض کی کہ اب میری مجال نہین ہے کہ آپ ایسے محسن سے مقابلہ کرون ہان اب ہمراہ آپ کے ہون اور یہ دختر بھی کنیزی مین حاضر ہے سحر و ساحری مین مثل اسکا نہین ہے سوا بادشاہ طلسم کے دوسرا ساحر اس سے مقابلہ نہین کرسکتا نقابدار یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اے سرگردان جادو اگر تم نے دین اسلام کو برحق سمجھکر اطاعت میری اختیار کی ہے تو نہایت مسرت کی بات ہے اور اگر احسانمند ہوکر

میرے مطیع ہوگئے تو یہ مجکو منظور نہین اسلیے کہ ہمارا قول یہ ہو وقت آشتی آشتی وقت
جنگ جنگ یہ اور ہماری انسانی کے خلاف تھا کہ تمھاری دختر جان بلب ہو اور
مین لوح نہ دون گو تم دشمن تھے سرگردان جادو نے عرض کی کہ اے شہریار اصل تو یہ
ہو کہ آپ کے اس علم و مروت نے مجھے بندۂ بے دام بنا لیا ورنہ قبل اسکے تو مین دین
اسلام کو اپنے تمام مذہب سے بہتر نہ سمجھتا تھا مگر جسوقت آپ نے لوح میرے حوالے
کر دی اور فرمایا کہ جا مین سب طرح کی قدرت ہو جب لوح میرے پاس تھی اسوقت
مین ساحرون کے ہاتھ سے کیونکر بچا اور پھر لوح کیونکر دستیاب ہوئی اسیوقت سے
آپ کے خدا کا برحق ہونا مجھ پر ظاہر ہو گیا اور دل میرا آپ کے دین کیطرف مائل ہوا
نقابدار نے سرگردان جادو کو گلے سے لگایا اور نسیم جادو کی پشت پر دست
شفقت رکھکر فرمایا کہ یہ تمھاری دختر ہماری دختر ہو اسکی شادی ہم خود کسی شاہزادہ
کے ساتھ کرینگے یہ فرماکر سرگردان جادو سے کہا کہ اب ہم مقابلہ آتشوب جادو
کو جاتے ہین اگر تمھین یہان رہنا ہو یہان رہو اور آگے جانا ہو تو روانہ ہو جاؤ اور اپنے
اہل و عیال کو لے کر شہر آتشوب سے چلے آؤ اسلیے کہ جسوقت تمھارے مطیع
ہونے کی خبر آتشوب شاہ کو پہونچے گی تو یقین ہو کہ وہ غدر ہو جائے گا اور عجب
نہین ہو کہ اُسے یہ خبر ہو بھی گئی ہو سرگردان جادو نے کہا مجھے کوئی خوف نہین ہے
دشمن اگر تو یست نگہبان قوی تر ست ہے لیکن اتنی اجازت چاہتا ہون کہ ایک مرتبہ
جاکر آتشوب جادو کو اور سمجھا آؤن اگر وہ یون مانے اور لڑنے سے باز رہے
تو بہتر ہے ورنہ اگر نہ مانے تو مین آپ کے ساتھ ہون نقابدار نے فرمایا کیا مضائقہ
ہے سرگردان جادو نے دختر کو تو اسی مقام پر چھوڑا اور تن تنہا خدمت مین آتشوب جادو
کی روانہ ہوا جسوقت پہونچا سلام کیا آتشوب جادو نے کہا کیا خبر ہے
سرگردان جادو نے کہا کہ طلسم کشا پھر فیاسے رہا ہوا اور دربند بیابان کو فتح کرکے
اُسنے ملک پر چڑھائی کی ہے اور وہ اس طلسم کو ضرور فتح کرے گا اگر آپ عافیت
چاہتے ہین تو اطاعت اُسکی اختیار کیجیے ورنہ ہاتھ سے طلسم کشا کے برباد ہو جیے گا
آتشوب جادو نے کہا کہ او نمک حرام مجھے سب حال تیرا معلوم ہے کہ تو لوح
طلسم کشا سے لایا اور دختر کو اپنی اچھا کرکے پاس نقابدار کے گیا اور لوح پھر اُسے
دے دی یہ کیا حرکت تھی جسوقت لوح قبضہ مین آچکی تھی تو طلسم کشا بیکار ہو چکا
تھا اب وہ طلسم کسطرح فتح کر سکتا تھا معلوم ہوا کہ تو نے طلسم کشا سے ساز کیا
سرگردان جادو نے کہا کہ مجھے ساز کرنا ہوتا تو آپ کو سمجھانے کیون آتا مین جان
چکا ہون کہ وہ فاتح طلسم ہے اگر ہزار مرتبہ گرفتار ہوگا تو پھر رہا ہو جائے گا اور لوح
دو ہزار مرتبہ مجھنے گی تو پھر اُسکے قبضۂ اختیار مین آجائے گی لہذا بنظر خیر خواہی آپکو
سمجھا دیا اگر آپ کو جان و مال بچانا ہے تو اطاعت اُسکی کیجیے ورنہ اختیار ہے

آشوب جادو نے کہا کہ پہلے تجھے سزاے نمک حرامی دے لون پھر اُس سے سمجھونگا یہ کہکر اُٹھا اور مشکین سر گردان جادو کی باندھکر ستون سے کس دیا اور ایک ساحر سے کہا کہ جا اور طلسم گشا کو اطلاع کر دے کہ رفیق تیرا قتل ہوتا ہی اگر تجھے پاس اپنے رفیق کا ہو اور دعوے فتاحی طلسم کا ہو تو آکر اُسے چھڑا لے جا یہ تجھے معلوم ہی کہ لوح تیرے پاس ہی مگر مجھے بھی دیکھنا ہی کہ لوح کیا کرتی ہی جسوقت ساحر یہ خبر لے کر پہونچا ہی تو نقابدار انتظار سرگردان جادو مین بیٹھے ہوئے تھے ساحر نے جاکر سلام کیا اور پیام آشوب جادو کا بیان کیا نقابدار یہ سُنکر نہایت برہم ہوئے اور تن تنہا پشت مرکب پر سوار ہوکر جانب ایوان شاہی روانہ ہوے ساتھ نقابدار کے ملکہ نسیم جادو بھی چل کھڑی ہوئی اور بعد کو ہمارے جادو دو ہزار ساحر ساتھ لے کر روانہ ہوا اول حال نقابدار کا سُنیے کہ جسوقت یہ سامنے ایوان شاہی کے پہونچے تو پھر نظر اُسی بت پر پڑی کہ جس سے آنکھ ملا کر ایک مرتبہ بیہوش ہوگئے تھے مگر اب کی مرتبہ بہ سبب اُس چشمہ کے جو دیو فریق سے دستیاب ہوا تھا نقابدار پر گردش چشم بت نے کوئی اثر نہ کیا اُدھر نسیم جادو نے آواز دی کہ اے شہریار بغیر اِس بت کو مارے داخل ایوان ہونے کا قصد نہ فرمایئے گا ورنہ پریشان ہوجیے گا یہ سنتے ہی نقابدار کو اپنا تبر دوسر یاد آگیا جو قتل بت کے واسطے تیار کیا تھا بس جلدی سے تیر ترکش بین سے کھینچا اور کمان بین پیوستہ کرکے آواز دی سے آنکھین اپنی نہ مجھے او بت رعنا دکھلا + پتلیون کا کسی نادان کو تماشا دکھلا + یہ کہکر جو تیر مارا دونون سریان آنکھون پر اس بت کی پڑین دو شعلے پیدا ہوئے اور بت کے سر پر گرے کہ جلا کر خاک کر دیا نقابدار دروازہ داخل محل ہوئے دیکھا کہ سرگردان جادو ستون سے بندھا ہوا ہی اور آشوب جادو تلوار کھینچے سر پر کھڑا ہی قتل کیا چاہتا ہی نقابدار نے آواز دی کہ باش او قرمساق مین آپہونچا یہ سنتے ہی آشوب جادو نے تلوار سرگردان جادو پر ماری ایک پنجہ پیدا ہوا اور قبضہ سے لپٹ گیا اور نعرہ ہوا کہ منم ملکہ نسیم جادو کیون اے بادشاہ کیا کرتا ہی ہر چند آشوب جادو نے چاہا کہ ہاتھ پنجہ سے چھڑا لون ممکن نہ ہوا کسی سحر نے تاثیر نہ کی اتنے مین نقابدار قریب پہونچ گئے اور آواز دی کہ کیا کہتا ہی اطاعت اسلام کے بارے مین آشوب جادو نے کہا کہ اگر ہزار جانین ہون تو نام پر سامری و جمشید کے نثار ہین بس یہ سنتے ہی نقابدار نے تلوار ماری آشوب جادو نے اُف کی کہ شعلہ منہ سے نکلکر نقابدار پر گرا مگر بہ سبب برکت لوح کے فرو ہوگیا اور نقابدار کو اذیت نہ پہونچا سکا تیغہ جو سر پر اسکے پڑا تو زمین پر جاکر ٹھہرا دو پر کالے ہوئے اسکے مرتے ہی یہ معلوم ہوا کہ طبقہ زمین کا اُلٹ گیا کسی طرف سے شعلے لپکتے ہوئے نقابدار پر چلے کسی جانب سے

سیلاب آیا کسی طرف سے ہوا سے تند غرضکہ عناصر اربعہ نے آشوب جادو کے جدا ہوتے
وقت ایک قیامت بپا کی اور بیرون نے فنا شدم فنا شدم کا بہت کچھ شور کیا آخرکار
خاک اُڑا کر چلے گئے اور نقابدار کو کوئی گزند نہ پہونچا سکے جسوقت علامات سحر برطرف
ہوئے تو نقابدار نے لاش آشوب جادو کی پائے فیل مین بندھوا کر عبرت
ساحران شہر آشوب کے واسطے تشہیر کرائی بعد اُسکے مزبلہ پر پھکوادی بعد اسکے
دربار کیا اور سپاہ شہر حاضر ہوئے نذرین مین حلقہ اطاعت کان مین ڈالا نقابدار نے
دریافت کیا کہ کوئی اولاد آشوب جادو کی ہے معلوم ہوا کہ بیلاوارث تھا نقابدار
نے ملکہ نسیم جادو کو یہان کا بادشاہ کیا اور سرگروہان جادو کو وزیر مقرر کرکے
ہمارے جادو کو سالار لشکر بنایا اور اب دربند چہارم کے حالات دریافت کیے
جسوقت نسیم جادو نے دیکھا کہ اسقدر الطاف وکرم نقابدار کے میرے حال پر ہین
عرض کی کہ اب کنیز ہمراہ رکاب رہے گی مجھے ملک ومال کی ہوس نہین جو لطف
آپ کی کنیزی مین ہے وہ اس شہر کی حکمرانی مین ہرگز نہ ہوگا لہذا مجکو جدا نہ کیجیے نقابدار
نے فرمایا کہ اگر دربند چہارم پر مقابلہ لشکر سے ہوگا تو مین اجازت دیتا ہون کہ بروقت
ضرورت فوج کو لے کر تم بھی آجانا ورنہ مین بعد فتح طلسم کے آکر تم کو اپنے ہمراہ لے
لونگا نسیم جادو نے عرض کی کہ اے شہریار دربند چہارم نہایت سخت مقام ہے اگرچہ
وہان لشکر نہین ہے صرف ایک شخص حاکم اس دربند کا ہے کہ نام اُسکا محلول جادو ہے
مگر وہ لشکر سے زیادہ ہے یون سمجھیے کہ بانیان طلسم نے پورا دربند اس ایک شخص کی ذات
پر قائم کیا ہے ہرچند کہ علم سحر مجھ سے بہتر نہین جانتا ہے مگر فرق اتنا ہے کہ وہ طلسم بند ہے قضا
اُسکی بغیر لوح ناممکن امر ہے اور مجھ مین یہ بات نہین ہے ہان اسکے آگے لشکر ساحران
سے سامنا ہوگا نقابدار نے فرمایا کہ بس تم اسیوقت پہونچنا جبکہ فوج سے مقابلہ
ہو یہ فرماکر دیو فریق کو بھی یہین چھوڑا اور لوح کو ملاحظہ کرکے ایک جانب روانہ
ہوگئے جاتے جاتے صحرائے لق ودق مین پہونچے دیکھا کہ ہزارہا درخت ایک وضع اور
ایک قد کے لگے ہوئے ہین اور مثل انسانون کے آپس مین باتین کر رہے ہین
جسوقت ہوا سے متحرک ہوکر پتے آپس مین لڑتے ہین تو آواز پیدا ہوتی ہے کہ یہ باغ
ہستی ناپائدار ہے کسیکو یہان قیام وقرار نہین ہے دیکھو وہ ظالم آپہونچا جو نخل حیات
ہم لوگون کا قطع کریگا اب بہار کے دن گئے اور خزان کا زمانہ آگیا پھولنے پھلنے
کی امیدین دل سے بھلادو نقابدار متحیر تھے کہ یہ کیسا صحرا ہے کہین دربند محلولیت
کی سرحد نہ ہو یہ خیال کرکے جلدی سے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم
باتین ان درختون کی سحر آگین ہین اگر سنتے رہوگے تو متاثر ہوکر فتاحی طلسم کا خیال
جاتا رہے گا اور اگر کسی درخت کے سایہ مین آجاؤ گے تو دیوانے ہوجاؤ گے
لہذا تم کو چاہیے کہ جسوقت اس سرحد مین قدم رکھو تو لوح کو سر پر رکھ لو کہ اثر سے

سایہ درخت کے محفوظ رہو اور باتون پر درختون کی خیال نہ کرو کہ محلول جادو یہان
کی ہر چیز مین حلول کیے ہوئے ہی جسوقت تم وسط صحرا مین پہونچوگے تو سات بت
نظر آینگے وہ بھی درختون کی مثل گویا ہونگے اور آپس مین تمھارے آنے کا ذکر کرینگے
اُسوقت تم اتنا کہدینا کہ ہم دشمن کے دشمن اور دوست کے دوست ہین یا یک
بت جواب دے گا کہ ہمین کیونکر یقین آئے تم لوح اُسکے سامنے پھینک دینا اور
کہنا کہ دیکھو امید دوستی پر ہم اسقدر دوستی کرتے ہین کہ اپنی حفاظت کی چیز دشمن
کو دے دیتے ہین یہ دیکھکر وہ بت اپنی جگہ سے حرکت کرے گا اور تمھارے قدمون پر
گرے گا کہ وہی محلول جادو ہی اور یہ ساحر انتہا کا منصف مزاج اور مہمان نواز ہی
بانیان طلسم نے اسے سمجھا دیا ہی کہ طلسم کشا دروغ گو ہوتا ہی دھوکا دے کر قتل کرڈالتا
ہی اُسکی دوستی پر اعتماد نہ چاہیے اس بنا پر محلول جادو بغیر لوح دیے ہوئے یقین
دوستی نہ لائے گا اسلیے کہ بہکایا ہوا ہی اور اُسے یقین ہی کہ فتاح طلسم دھوکا دے گا
لیکن لوح دے دینے پر جو باتین تمھاری کسوقت اسکے دل مین نقش ہین وہ سب
دھوجائینگی اور وہ اگر مطیع ہوگا اس سے بہت مدد ملے گی یہ دیکھکر نقابدار نے
لوح کو سر پر رکھا اور درختون سے گذرنے لگے فوراً ہوا سے تند چلی اور پیچھے سے
لڑکر صدا دینے لگے کہ یارو یہ تو بڑا ساحر زبردست معلوم ہوتا ہی کہ سایہ اشجار
سے بیخوف گذر رہا ہی اور کوئی تاثیر اسپر کارگر نہین ہوتی تم کچھ خیال نہ کرنا اور اپنے
کو خواب غفلت مین رہنے دینا آگے بڑھکر خود ہی مبتلائے بلا ہوگا نقابدار یہ
باتین سنتے ہوئے بیخوف و خطر چلے جاتے ہین تھے کہ وسط صحرا مین پہونچے
دیکھا کہ سات بت ایک مقام پر مجلس آرا ہین اور آپس مین باتین کر رہے ہین
ایک کہتا ہی کہ طلسم کشا آگیا دوسرا کہتا ہی کہ آگیا تو کیا کرے گا تیسرے نے کہا کہ
اور در بندونکو کیونکر فتح کیا چوتھے نے کہا کہ بیشک مقام خوف ہی پانچوان بولا کہ
خوف کی کیا بات ہی لوح یہان زیادہ کام نہین دے سکتی اگر وہ ہمارے سحر سے
بچے گا تو ہم بھی اُسکے قابو مین نہین آسکتے چھٹے نے کہا یہ تو خیال سبھی کا تھا پھر کیونکر
اُسکے ہاتھ سے مارے گئے فکر کرنا چاہیے اور اپنے کو بچانا چاہیے ساتوین نے کہا
کہ جو ہونا ہوگا وہ ضرور ہوگا ان باتون سے کچھ فائدہ نہین یہ باتین سُنکر نقابدار
نے کہا کہ تم لوگ کیا عقل سے خارج ہو کیون دشمنی کرو جو دوسرا بھی دشمن ہو مثل
مشہور ہی کہ خود کردہ را علاجے نیست ہم دوست کے دوست اور دشمن کے دشمن
ہین ؎ دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر + از روے کینہ کینہ و از روے مہر مہر
یہ سُنکر ایک بت پکار اُٹھا کہ یہ بات زبان سے کہنا سہل ہی اور کرکے دکھانا مشکل ہی ہم
دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن بغیر امتحان نہین مانتے کسطرح سمجھین کہ تم دوست
ہمارے ہو اور ہمارے ساتھ دغا نہ کروگے یہ سنتے ہی نقابدار نے لوح گلے سے اتار

اور سامنے بت کے پھینک دی اور کہا کہ دیکھو یہ کیا شے ہو بت نے جواب دیا کہ لوح طلسمی ہو
نقابدار نے کہا کہ مفتین اسکی بیان کر بت نے کہا کہ رد سحر کرنا دشمن سے بچانا دشمن
پر غالب آنا نقابدار نے فرمایا کہ پھر تو یہی سمجھ لے کہ یہ لوح مین نے تیرے سپرد کرکے
بے دست و پا ہو جانا قبول کیا صرف اس امتحان کے واسطے کہ تو اپنے قول کا سچا ہو
یا نہین اور مین اپنے قول کا سچا ہون یا جھوٹا ہون بس یہ سنتے ہی بت اپنے مقام سے
اُٹھا اور آکر تخت پر نقابدار کے گرا اور عرض کی کہ اے شہریار عالی وقار مجھے بانیان
طلسم نے مالک دربند بنا کر بھیجا تھا قبل ازین مین حکومت دربند پسند نہ کرتا تھا
اسلیے کہ مین نے کہدیا تھا مین منصف مزاج ہون بموجب کسی کی ایذا رسانی کو جائز
نہین رکھتا ہون اگر طلسم کشا مجھ سے بہ آشتی پیش آئے گا تو مین ہرگز اسپر دست تعدی
دراز نہ کرونگا جسوقت بانیان طلسم نے مجھے بھیجا یہ کہ طلسم کشا جابر ہوتا ہو اُسکا
قتل جملہ واجبات سے ہو تو مین نے حکومت دربند منظور کی تھی مگر اب معلوم ہو گیا
کہ مجھے محض دھوکا دیا گیا تھا اور آپ عادل و منصف ہین اب جیسا ارشاد ہو مین
خدمت کے واسطے موجود ہون یہ کہکر پائے بوسی کی نقابدار نے فرمایا کہ ابھی تم
دربند اپنا اسیطرح قایم رکھو اور اس سے صرف اتنی غرض ہو کہ مین برائے مدد اسطرف سے جاؤن تو اُسے
دربند پہنچ جانا ہون اگر نسیم جادو فوج لے کر برائے مدد اسطرف سے جائے تو اُسے
جانے دینا اور اگر فوج حریف گذرنے کا قصد کرے تو روکنا یہ سُنکر محلول جادو
نے عرض کی کہ بہت مناسب ہو مین اکیلا لاکھون پر بھاری ہون کیا مجال ہو کسیکی
جو اسطرف سے بغیر میری اجازت کے گذر سکے اگر خداوند طلسم بھی آئے تو ایک
ساعت کامل تک راستہ نہ پائے آپ شوق سے تشریف لے جائین اور میری
جانب سے اطمینان رکھین نقابدار یہ سُنکر روانہ ہونے کو تھے کہ ایک طائر مسرخ
رنگ چہکار کر ہاتھ پر محلول جادو کے آ بیٹھا ایک نامہ اُسکے گلے مین پڑا ہوا تھا
محلول جادو نے نامہ کھول کر پڑھا لکھا تھا کہ اے شفیق قدیم خلاصہ حال یہ ہو کہ کسی
ساحر نے ساحران طلسم باطن سے آکر بادشاہ طلسم کی اعانت کی اور قلعہ کو نظر بندی سے
پوشیدہ کر دیا یہ امر خلاف معاہدہ اور دست اندازی بیجا ہو کبھی ساحران طلسم باطن
نے طلسم ظاہر کے معاملات مین دخل نہین دیا ہو حتے کہ لکمن جادو نے الکن جادو
بادشاہ سابق کو اسیر کر لیا اور خود وارث تخت بن بیٹھا لیکن کسی نے دخل نہ دیا
کہ ہمین طلسم ظاہر کے معاملات سے کیا کام ہو اب طلسم کشا نے آکر الکن جادو
کو رہا کیا اور الکن جادو طلسم کشا کا شریک ہوا کہ اپنے محسن سے روگردانی کرنا
خلاف شرافت ہو اکثر لڑائیان ہوئین اور لکمن جادو نے شکست پائی اب
کوئی چارہ نہین ہو کہ قلعہ نظرون سے پوشیدہ ہو اور مین الکن جادو کا اسوجہ سے
شریک ہوا کہ وہ حق پر ہو اور آپ بھی حق پسند ہین یقین ہو کہ میری شرکت آپکے

خلالت نہ گذرے گی اور بہت سی شکایتین مکمن جادو کی تحریر تھین اور آخر مین لکھا تھا
کہ اسکی چارہ جوئی آپ کے ذمہ ہی کہ یا تو وہ ساحر جو شریک مکمن جادو کا ہوا ہی اُسے
سزا دی جائے اور یا آپ ہمارے شریک ہون یہ مضمون اپنے دوست شمیم جادو
کا پڑھکر محلول جادو نے نامہ نقابدار کے ہاتھ مین دے دیا اور عرض کہ اب کیا ارشاد
ہوتا ہی غلام سے نقابدار نے فرمایا کہ جو تم مناسب جانو وہ کرو جسقدر شرکت دوسرے
ساحر نے مکمن جادو کی کی ہی اُتنی ہی شرکت تم المکن جادو کی کرو مگر مقابلہ
ساحران طلسم ظاہر سے نہ کرنا اسلیے کہ مین سن چکا ہون وہ لوگ تم لوگون سے مقابلہ
کرنے مین عاجز ہین محلول جادو نے عرض کی کہ مقابلہ کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوگی
مین شمیم جادو کو لکھے دیتا ہون کہ مین نے بھی اطاعت نقابدار ابلق سوار
کی اختیار کی الحمدللہ کہ میرا تیرا ساتھ اب تا قیام قیامت اور اُسکے بعد ابدالآباد تک
رہے گا کہ انجام بھی میرا تمھارا ایک ہی ہوا اور زیادہ عافیت آپ کی لکھکر روانہ کیے
دیتا ہون یہی مظاہرا اس سحر کو مٹا دے گا جسنے قلعہ کو پوشیدہ کر دیا ہی اور یقین ہی کہ یہ
فعل خیمفان کوہ نشین جادو کا ہوگا اسلیے کہ یہ سحر دوسرے ساحر کا نہین ہی اور
خیمفان کوہ نشین کو آپ قتل کر چکے نقابدار نے فرمایا بہتر ہی محلول جادو نے
جواب نامہ تحریر کرکے طائر کے گلے مین ڈالا اور طائر کو سمجھا دیا کہ جسوقت تو یہ
دیکھنا کہ قلعہ کے پوشیدہ رہنے سے نقصان متصور ہی اور المکن جادو کو اظہار قلعہ
کی فکر ہی تو تو اُتر کر بالائے کوہ پہونچنا اور پر خیمفان کوہ نشین کا منقار سے اُکھاڑ
لینا قلعہ ظاہر ہو جائے گا اسکے علاوہ اور جس کام کو شمیم جادو تجھ سے کہے انکار
نہ کرنا یہ کہکر طائر کو رخصت کیا اُدھر تو طائر زقیل مار کر اُڑا اِدھر نقابدار محلول جادو
سے رخصت ہوکر جانب دربند پنجم روانہ ہوا اب اول حال مضمار جادو کا تحریر ہوتا
ہی کہ جسوقت خبر اسکو آمد نقابدار کی پہونچی اور معلوم ہوا کہ محلول جادو شریک
طلسم کشا کا ہوگیا اور اب طلسم کشا اسطرف آتا ہی تو اسنے ایک نامہ دم کش جادو
کو تحریر کیا کہ اے برادر ربحان برابر یہی وقت امداد کا ہی کہ محلول جادو طلسم کشا کا
شریک ہوگیا اور فتاح طلسم یعنی طلسم کشا محلول جادو کو ہمراہ لیے ہوئے اب میرے
ملک کی طرف آتا ہی لہذا تم کو چاہیے کہ جلد اپنے کو مجھ تک پہونچاؤ اسلیے کہ مین
مقابلہ اُسکا نہین کر سکتا ہون کہ وہ صاحب لوح ہی اور تم ایک بیرونی آدمی ہو لوح
کو تم سے کوئی تعلق نہین ہی اگرچہ لوح محافظ طلسم کشا ضرور ہی مگر تمھارے سحر کو بھی
لوح مٹا نہین سکتی اگر حق دوستی و محبت ادا کرنا ہو تو آکر شریک حال ہو کہ پیمانہ
عمر لبریز ہوا چاہتا ہی جسوقت یہ نامہ دم کش جادو کو پہونچا یہ فوراً جانب دربند
مضماریہ روانہ ہوا واضح رہے کہ دربند مضماریہ کے دو راستے ہین قریب کا
راستہ محلول جادو کی طرف سے ہی اور دوسرا راستہ پھیر کا ہی دم کش جادو نے

خیال کیا کہ اگر پھیر کے راستے سے جاؤنگا تو دیر ہوگی لہذا قریب کا راستہ ہی ہو محلول کو پامال کرتا ہوا نکل چلون اسلیے کہ سوا محلول کا رد کرنے والا سوا دم کش جادو کے دوسرا نہ تھا اسی گھمنڈ پر یہ جانب در بند محکومیہ روانہ ہوا ادھر ملکہ نسیم جادو کو معلوم ہوا کہ نقابدار سے اور محلول جادو سے مصالحت ہوگئی اور محلول نے حلقۂ غلامی کان مین ڈالا اور اب نقابدار جانب در بند مضماریہ روانہ ہوئے ہین وہان لشکر کثیر ہو تنہا نقابدار کس کس سے مقابلہ کریگے فوراً اسنے تیاری لشکر کا حکم دیا اور کوچ کرکے جانب در بند مضماریہ روانہ ہوئے اسنے بھی یہی خیال کیا کہ محلول جادو سے دوستی ہوچکی ہو وہ مزاحمت نہ کریگا یہی قریب کا راستہ ہو اسیطرف سے لشکر نکال لے چلو یہ سوچکر نسیم جادو بھی اسی جانب روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہو اول کچھ حال نقابدار ابلق سوار کا تحریر ہوتا ہو کہ یہ پیادہ جانب در بند مضماریہ روانہ ہوتے ہین اور قطع راہ سے پاؤن مین آبلے پڑگئے ہین بار بار یہ شعر زبان پر لاتے ہین ؎ بچکے کانٹون سے چلے کی ہم نے یہ تدبیر پا + گو کھرونتلون مین نکلے واہ ری تقدیر پا + کبھی اپنی بیکسی اور تنہائی پر خیال کرتے ہین اور اس جاہ وحشم کو تصور کرتے ہین جسے ترک کرکے یہانتک آئے کبھی انکو جادو کا خیال آتا ہو کہ وہ بیچارہ نمعلوم کس حال مین ہو کبھی یہ وحشت ہوتی ہو کہ اگر محسن جادو قید ملکہ کم کم جادو کی سے نکل گیا اور کسی اور مقام پر روپوشیدہ ہوا تو ساری محنت رائیگان ہوگی اور پھر تلاش کرنا پڑے گی کبھی بادشاہ اسلام کا خیال آتا ہو کہ خدا جانے فراق کم کم جادو مین انپر کیا گذری اور بادشاہ اسلام پر طلسم نہ طاق مین کیا مصیبت پڑی کبھی اپنی معشوقہ دلربا یعنے ملکہ صنم گلعذار کی یاد بیتاب کردیتی ہو کہ اُسے باغ مین چھوڑ کر آئے ہین وہان کوئی انتادہ نہ پڑی ہو ہرچند کہ بادپان جادو کو چھوڑ آئے ہین اور یہ بھی جانتے ہین کہ سوا بادشاہ طلسم کے دوسرے کی مجال نہین ہو جو اس مقام پر قدم رکھ سکے اور یہ بھی معلوم ہو کہ بادشاہ اپنے حال مین مبتلا ہو اسوقت مین اُس صنم گلعذار کی فکر کہان ہوسکتی ہو لیکن دل شیدا مین ہزار ہزار طرح کے خیال پیدا ہوتے ہین اسی کشمکش مین گھرے ہوئے ہین اور طے مراحل کررہے ہین کہ یکایک ایک عمارت نظر آئی جس کے چالیس درجے تھے سب برابر کے اور ہر درجہ مین ایک ایک دروازہ لگا ہوا مگر بند تھا اور ہر درجہ پر ایک ایک گنبد بنا ہوا تھا ہر گنبد پر ایک ایک کبوتر بیٹھا تھا نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اسم فتاح طلسم نام اس عمارت کا چہل درہ ہو اندر اسکے چالیس بلائین بند ہین جنکا دفع کرنا غیر ممکن ہو تو راستہ بھٹک کر اسطرف نکل آیا یہ در بند مضماریہ نہین ہو تجھے لازم ہو کہ یہانسے واپس جا ابھی اسکے افتتاح کا وقت نہین ہو غنیمت ہوا کہ اب بھی تجھے ہوش آیا اور لوح کو دیکھ لیا ورنہ اگر چالیس قدم کے فاصلہ پر اس عمارت

سے پہونچ جاتا تو یہ طائر جو بہ شکل کبوتر بیٹھے ہین اڑکر تاوے کھانے لگتے اور دروازے کھل جاتے ہر دروازے سے بلائین نکل کر تجھ پر آتین تجھے چاہیے کہ یہان سے دہنی جانب روانہ ہو اور بلند نیزہ پر بند مضماریہ اور دربند مصباحیہ جسوقت بادشاہ طلسم سے سامنا ہوگا اسوقت دیکھا جائے گا یقین ہو کہ بادشاہ شکست کھانے کے بعد یہ بلائین تجھ پر نازل کرے اسوقت جیسا کچھ لوح بتائے اسپر عمل کرنا یہ دیکھ کر نقابدار پچھلے پاؤن ہٹے اور وہان سے دہنی جانب روانہ ہوئے جاتے جاتے دور سے ایک قلعہ سر بہ فلک کشیدہ نظر آیا اور فوج فراوان سامنے قلعہ کے دیکھی نقابدار ایک مقام پر ٹھہرے کہ لشکر مین سے کوئی فرد ورا آئے گا اور مستفسر حال ہوگا اسوقت دیکھا جائے گا اور جیسا مناسب سمجھا جائے گا جواب دیا جائے گا ہر چند کہ اہل لشکر نے نقابدار کو آتے ہوئے بھی دیکھا مگر کوئی خیال نہ کیا کہ کون آتا ہے جسوقت اہل لشکر مین سے اسطرف کوئی نہ آیا تو خود نقابدار لشکر کی طرف متوجہ ہوئے جسوقت قریب لشکر پہونچے پھر مرکب کو روکا لیکن پھر کسی نے اعتنا نہ کی اور پروا بھی نہ ہوئی کہ کون آتا ہے یہانتک کہ نقابدار داخل لشکر ہوئے اور ایک ایک سے پوچھنا شروع کیا کہ ہمین تمھارے بادشاہ سے کچھ کہنا ہے مگر کسی نے جواب بھی نہ دیا نقابدار کو غصہ ہے کہ کیا کرون کیا نہ کرون اور آگے بڑھے پھر ایک آدھ شخص سے کلام کرنا چاہا پھر کسی نے جواب نہ دیا آخر کو غصہ مین آکر نقابدار نے جو مارا جسے پتھر مارا تھا وہ تو زمین پر گرا اور نقابدار کی انگلیان تشنج ہوگئین خون جاری ہوا خیال جو کرتے ہین سب پتھر کی تصویرین ہین کوئی ذی حیات نہین ہے نقابدار لاحول پڑھ کر آگے بڑھے کہ یہ محض دھوکے کی ٹٹی ہے کہ لشکر کو دیکھ کر کوئی آگے بڑھنے کا قصد نہ کرے یہ خیال کرتے ہوئے قریب دروازہ قلعہ کے پہونچے دیکھا کہ دروازہ قلعہ کا کھلا ہوا ہے خندق پر تختہ لگا ہوا ہے دروازہ پر دو نگہبان بیٹھے ہین مگر خاموش نقابدار نے ان نگہبانون کو آواز دی کہ اپنے مالک سے اطلاع کرو تا صاحب طلسم اسطرف آیا ہے جواب غفلت سے چونکے اور آگے اطاعت اختیار کر یا مقابلہ کر دربانون نے بھی کوئی جواب نہ دیا نقابدار نے پھر کہا کہ کیا تم سب تصویر مجری ہو جو بات کا جواب نہین دیتے پھر کوئی جواب نہ ملا نقابدار نے تیسری مرتبہ آواز دی کہ اگر آنا ہے تو آؤ ورنہ ہم خود آتے ہین جب تیسری مرتبہ بھی کوئی جواب نہ ملا تو بسم اللہ کہکر پل تختہ پر قدم رکھا اور آگے بڑھے یہانتک کہ داخل قلعہ ہوئے دیکھا کہ اندر قلعہ کے سناٹا ہے کوئی انسان نظر نہین آتا یہ حیران و سرگردان چہار طرف پڑے پھرتے ہین آخر کا لاحول پڑھتے ہوئے دروازہ کی طرف بڑھے جسوقت قریب دروازے کے پہونچے تو دیکھا کہ قلعہ کا بند پایا ایک آواز پیدا ہوئی کہ اونادان اپنے پاؤن سے زندان نفسی ہین

چلا آیا اب کیا کو یہان سے نکل بھی سکتا ہو تم مضمار جادو دیکھ لیون گر قبار کر لیتے ہین اب
نقابدار چونکے اور جلدی سے لوح پر نظر ڈالی تو لوح سیاہ تھی یہ دیکھکر نقابدار نہایت
پریشان ہوئے اور فصیل قلعہ پر آئے اب جو نظر کی تو زیر قلعہ جو فوج پتھر کی پڑی تھی
اور بے حس و حرکت تھی سب چلتے پھرتے ہین آپس مین کلام کرتے ہین ایک
دوسرے کے گلے مل رہا ہو اور ہنس ہنس کے کہ رہے ہین کہ خداوند سامری نے
مدد کی کہ یہ اپنے پاؤن سے زندان طلسمی مین چلا آیا ورنہ اب گرفتار ہونا اسکا ناممکن
تھا یہ دیکھکر نقابدار اور بھی پریشان ہوئے اور اسی عالم پریشانی مین فصیل قلعہ
پر ٹہلنے لگے انکو تو اس حال مین چھوڑا جاتا ہو اور مضمار جادو کو اس خوشی مین
رکھا جاتا ہو کہ ادھر تین روز نقابدار پر سے اس قلعہ مین گذرے اور یہ مرگیا کہ
تاثیر اس زندان طلسمی کی یہی ہو اب اول حال دم کش جادو کا بیان کیا جاتا ہو کہ یہ
جو اپنے مسکن سے چلا تو آتے آتے در بند محلولیہ پر پہونچا اور ایک رقعہ بنام
محلول جادو اس مضمون کا لکھا کہ اے محلول تم خوب جانتے ہو کہ مین ایک دم
مین تمھارا سحر مٹا سکتا ہون اور تم میرا کچھ نہین کر سکتے لہذا براہ آشتی تمھین ہدایت
کیجاتی ہو کہ تھوڑی دیر کے واسطے اپنا حصار سحر ہر طرف کر دو کہ مین در بند مضماریہ
کی طرف چلا جاؤن کہ مجھے میرے دوست مضمار جادو نے بہاے مدد طلب
کیا ہو اسلیے کہ طلسم کشا نے اُسکے ملک پر چڑھائی کی ہو ہر چند مین خوب جانتا
ہون کہ تم طلسم کشا سے مل گئے ہو مگر مجھے تمھارے در بند سے کوئی تعرض نہین ہو
اور اگر مجھے راستہ جانے کا نہ دوگے تو مین قسم کھاتا ہون خداوند زندان موجودہ و آیندہ
کی کہ دم بھر مین تمھارا حصار سحر مٹا کر نکل جاؤنگا اور تم کچھ نہ کر سکوگے یہ رقعہ تحریر
کرکے کچھ اسم سحر پڑھکر اُڑا دیا کہ وہ رقعہ ہوا مین لیجا کر گود مین محلول جادو کی
ڈالدیا محلول جادو نے جو رقعہ دیکھا رنگ اسکا زرد ہو گیا مگر خداوند کریم پر
بھروسا کرکے یہ جواب تحریر کر دیا کہ اے دم کش جادو ہر چند یہ مجھے خوب
معلوم ہو کہ سوا تیرے دوسرا ساحر اتنی مجال نہین رکھتا ہو کہ سحر کو میرے مٹا سکے
اور شاید بانیان طلسم نے اسیوجہ سے مجکو اندرون طلسم جگہ دی کہ مین شریک
طلسم کشا کا ہو جاؤن تو تو مجکو مٹا دے مگر کچھ پروا نہین اگر قضا میری خداوند عالم
نے تیرے ہی ہاتھ سے معین کی ہو تو کسیطرح مین بچ نہین سکتا ہون اور اگر
حیات میری باقی ہو تو مجھ ایسے ہزار بھی کچھ نہین کر سکتے دو ہا جا کو راکھے
سائیان مار سا کے کوے + بال نہ بیکا کر سکے جو جگ بیری ہوے +
جو تجھ سے ہو سکے کمی نہ کر یہ جواب تحریر کرکے روانہ کر دیا جسوقت
دم کش جادو نے جواب پڑھا آگ ہو گیا اور کنارے صحرا سے محلولیہ
کے بیٹھکر اسنے کچھ اسم سحر پڑھنا شروع کیا جسوقت ایک سو چالیس مرتبہ

پڑھ چکا تو اپنی جگہ سے اُٹھا اور سرحد در بند مین داخل ہوا اور جس درخت کی طرف نگاہ بھر کر دیکھ لیا وہ جھوما اور گر پڑا رطوبت فنا ہو گئی اور پتے پھل پھول گر گئے خشک ہو کر رہ گیا اب یہ اسیطرح درختون کو خشک کرتا ہوا چلا جاتا ہی اُدھر مخلول جادو کی یہ حالت ہی کہ بت بنا بیٹھا ہی ہر چند اسماے سحر پڑھتا ہی کہ سحر دم کش جادو کارد ہو مگر کچھ نہین ہوتا اور دم کش جادو برابر درختون کو خشک کرتا ہوا چلا ہی آتا ہی حتے کہ آتے آتے قریب اُن ساتون تصویرون کے پہونچا جنمین مخلول جادو بت بنا ہوا بیٹھا ہی اور ایک تصویر سے آنکھ ملائی تھوڑے ہی عرصہ مین تصویر کی زبان بند ہو گئی اور گفتگو سے عاجز ہو کر خموشی اختیار کی یہانتک کہ پیکر جاندار تصویر کلی ہو کر رہ گیا بعد اُسکے دوسرے بت سے آنکھ ملائی اُسکا بھی یہی حال ہوا اسیطرح یکے بعد دیگرے پانچ تصویرین مٹا دین کہ یہ پانچون بت دراصل پانچ رفیق مخلول جادو کے تھے اب صرف دو تصویرین رہ گئین جنمین مخلول جادو اپنے کو پنہان کیے ہوے تھا دم کش جادو تو ان تصویرون کی طرف بڑھا کہ انھین بھی مٹا کر در بند توڑ دون اور برابر سے مدد مضمار جادو روانہ ہون اور مخلول جادو نے دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے اور عرض کرنے لگا کہ اے کس بیکسان و اے دادرس غریبان مین تازہ مطیع اسلام ہون اور حق پر ہون مجھے اس ظالم کے ہاتھ سے نجات دے ورنہ یہ کافر ہنسین گے اور کہین گے کہ اگر خدا اسکا برحق ہوتا تو بچا نہ لیتا اور اسکا یہ نتیجہ ہو گا کہ لوگ بہ سبب خوف کے دین اسلام اختیار کرنے سے باز رہین گے اور زوران کفار کا بڑھے گا ادھر تو یہ مصروف دعا ہی اور اُدھر دم کش جادو نے آواز دی کہ اب آنکھ کیون نہین ملاتا مخلول جادو کی یہ حالت ہی کہ اس بت مین سے نکل کر جاتا ہی اور اُس بت کو چھوڑ کر اس بت مین چلا آتا ہی اسیطرح چھ ایک آدھ مرتبہ آنکھ سے دم کش جادو کی نگاہ ٹل گئی ہی تو قوت سلب ہوتی جاتی ہی ایک پیکر سے دوسرے پیکر مین داخل ہونا دشوار ہو گیا ہی دم کش جادو قریب پہنچتا چلا آتا ہی اور ہر مرتبہ آنکھ مین آنکھ ڈالے دیتا ہی اور کہتا ہی کہ اسطرف دیکھو کیا منھ پھیرے لیتا ہی مخلول جادو کا اضمحلال بڑھتا جاتا ہی حتے کہ دم کش جادو قریب پہونچ گیا اور مخلول جادو زمین پر گر کر بیہوش ہوا قوت سلب ہو گئی انتقال روح اور ایک جسم سے دوسرے جسم مین حلول کرنا ناممکن ہوا اب اسے یقین مرگ ہوا قریب تھا کہ بالکل روح جسم سے قفس کے باہر آجاے کہ ایک سناٹا سا پیدا ہوا دم کش جادو نے پلٹ کر دیکھا کہ کون آتا ہی نظر جو اسکی لڑتی ہی دیکھا کہ ایک تخت بالاے ہوا اڑتا ہوا چلا آتا ہی اور تخت پر ایک نازنین ماہ جبین چھوٹے کچ باندھے ہوے ایک چھوٹی سی پنکھیا اُسکے ہاتھ مین ہی اور پشت پر دو ہرا بگولے چرخ مارتے چلے آتے ہین نازنین نے آتے ہی نعرہ کیا کہ منم للکہ نسیم جادو

کے گزارم کہ از دست من زندہ وسلامت بدر روی او دم کش جادو اب تجھے یہ غرہ ہوا کہ
تو نے محلول جادو پر دست اندازی کی نہین جانتا کہ یہ رفیق طلسم کشا ہی لے ہوشیار
ہوجا اور جو حیلہ اپنا نکال لے کہ پھر مہلت سنبھلنے کی بھی نہ پائے گا یہ سنکر دم کش جادو
ہنسا اور پکارا کہ او چھوکری تیری بھی یہ لیا تست ہوئی کہ تو ہمین ٹوکتی ہی جا چلی جا ورنہ ہاتھ
سے میرے زندہ نہ بچے گی اور پھر باپ تیرا شکایت کرے گا کہ دختر کو مار ڈالا یہ سنکر
نسیم جادو نے کہا کہ او ملعون بس زیادہ گوئی نہ کر اگر کچھ دعوے ہی تو دیر نہ کر کہ مجھے دربند
مضمار یہ پہچانا ہی نہین معلوم میرے آتے لقا بدار ابلق سوار کس حال مین ہین یہ
سنتے ہی دم کش جادو کو طیش آیا اور پکارا کہ معلوم ہوا تو بھی طلسم کشا کی شریک ہی
اب قتل تیرا جملہ واجبات سے ہی دیکھو میری طرف کہ آنکھ تیری بچی ہو اور ایسی شرمندہ ہو
کہ پھر آنکھ نہ اٹھا سکے یہ سنکر ملکہ نسیم جادو نے ایک سلائی جھولی سے نکالی اور اپنی
دونون آنکھون مین پھیر کر دم کش جادو کی طرف دیکھا اور آنکھ سے آنکھ ملا کر آواز دی
کہ دیکھون اب تو میری روح کھینچ لیتا ہی لے مین تیری روح کھینچ لیتی ہون آنکھ سے آنکھ ملتے
ہی یہ معلوم ہوا کہ قوت سلب ہونے لگی اور دم کش جادو نے آنکھ نیچی کر لی نسیم جادو
نے کہا کہ ادھر دیکھو اب کیون آنکھ نیچی کر لی اور نگاہ نہین ملاتا بس اسی ایک سحر کے
ریاض پر تجھے یہ دعوے تھا اوکم ظرف تھوڑے مین اوبل پڑا دم کش جادو نے دیکھا
کہ جو سحر دعوے کا تھا وہی پلٹ گیا اب تو اس سے عہدہ برآ نہ ہو سکے گا لہذا اس
مقام پر ٹھہرنا مناسب نہین ہی یہ سوچکر بھاگا نسیم جادو نے کہا جاتا کہان ہی اب
کیا تجھے زندہ بھی جانے دونگی کہ تو نقا بدار کو جا کر آثار مہو بنالے یہ کہکر پنکھیہ کو گردش
دینا شروع کیا فوراً ایک ہوا سرد کا جھونکا چلا کہ دم کش جادو ٹھہر گیا اور
ہوا کھانے لگا اب وہ ہوا تیز ہونے لگی اور نسیم جادو نے پنکھیہ کو سات مرتبہ گردش
دے کر جو ہاتھ روکا تو دم کش جادو چکر کھا کر گرا اور بیہوش ہو گیا نسیم جادو تخت
روان اڑا کر قریب دم کش جادو کے آئی اور کچھ اسم سحر پڑھ کر وہی پنکھیہ دم کش جادو
کو ماری کہ یہ تڑپ کر صورت ایک طائر کی بنگیا نسیم جادو نے اسکو پاؤن پکڑ کر
پھڑکانا شروع کیا اور پرون کی اسکے ہوا محلول جادو کو دی جو جو یہ پھڑکتا تھا
اور پرون کی ہوا محلول جادو کو بہوتی تھی یہ ہوش مین آتا جاتا تھا اور درست دپا
مین قوت آتی جاتی تھی یہانتک کہ تھوڑی دیر مین محلول جادو اٹھ بیٹھا نسیم جادو
نے کہا کہ او محلول جادو لوا سے اور اپنی قید مین رکھو کہ مین برائے مدد طلسم
کشا جاتی ہون محلول جادو نے کہا کہ او ملکہ اگر آپ اسوقت نہ آجاتین تو
اسنے کام میرا تمام ہی کر دیا تھا یہ کہکر دم کش جادو کو لیا کہ یہ صورت ایک طائر
کی بنا ہوا تھا نسیم جادو نے کہا کہ پھوٹے اسکی آنکھون کے سیکر قفس مین
بند کر دو اور دربند کا انتظام کرو یہ کہکر جانب دربند مضمار یہ روانہ ہوئی وہان

مضمار جادو دم کش جادو کا منتظر ہو اور تیسرا دن ہوا ہو یہ نہایت خوش ہو کہ آج شام تک نقابدار کا خاتمہ ہو جائے گا اور یہ خلش بالکل مٹ جائیگی اگر دلکش جادو آگیا تو وہ دم بھر مین آنکھ ملا کر روح کھینچ لے گا اور اگر وہ نہ بھی آیا تو بھی نقابدار کا کام تمام ہو جائے گا نقابدار کی یہ حالت ہو کہ تیسرا فاقہ ہو دل سے کہتے ہین کہ مین کس عذاب مین مبتلا ہوا یہ کونسی غفلت تھی کہ مین بغیر لوح دیکھے ہوئے اس قلعہ مین چلا آیا اور یہان پہونچکر اسیر بلا ہوا کاش لوح کو دیکھ لیتا اور اس عذاب مین نہ پھنستا یقینی لوح سے خبر نیک و بد کی ظاہر ہو جاتی مگر اب سوچے سے کیا ہوتا ہو مثل مشہور ہو کہ خود کردہ را علاجے نیست یا یون کہیے کہ کہتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد غرض آج یہ سبب ضعف و ناطاقتی کے حرکت کی مجال نہین فصیل قلعہ پر گردن خم کیے بیٹھے ہین اور سوچ رہے ہین کہ انجام اسکا کیا ہوتا ہو آخر کار آواز دی کہ او مضمار جادو ارے یہ کونسی جرادت ہو کہ تو نے دھوکے سے مجکو اسیر کیا مین اس بے بسی کی موت سے لڑکر مرنا بہتر سمجھتا ہون لہذا یا تو مجھے قتل کر ورنہ مین دروازہ توڑکر باہر آتا ہون یہ سُنکر مضمار جادو بہت ہنسا اور پکارا کہ اگر تم قلعہ کے باہر آسکو تو چلے آؤ مانع کون ہو نقابدار غصہ مین اُٹھے اور پھاٹک کے قریب پہونچکر زور مارا مگر اتنا بڑا اور دست پر زور نقابدار کا مگر پھاٹک کو حرکت بھی نہ ہوئی کئی ضربین نقابدار نے لگائین مگر پھاٹک کو جنبش بھی نہ ہوئی یہانتک کہ مضمحل ہو کر بیٹھ گئے اب کوئی دو گھڑی دن باقی ہو اور نقابدار مصروف دعا ہین کہ اے کریم کارساز رب بے نیاز اس عالم بیکسی مین سوا تیرے کوئی خبر لینے والا نہین ہو کہ کوئی صورت رہائی سوا قضا کے نظر نہین آتی فوج بیکار ہو اور مین گرفتار بلا ہون کیونکر نجات ہو سکتی ہو جبتک تیری جانب سے مدد نہ ہو ہنوز سخن در دہان تھا کہ تیر دعا ہدف مراد پر بیٹھا اور ایک سناٹا پیدا ہوا یہ معلوم ہوا کہ آمد آندھی کی ہو نقابدار گھبرا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یہ آواز کیسی ہو آیا تیر قضا کا سناٹا ہو یا پرواز ملک الموت کی آواز ہو کہ دیکھا جانب صحرا سے ایک تخت اُڑتا ہوا چلا آتا ہو اور پشت پر دو ہزار بگولے چرخ مارتے ہوئے تخت پر ایک نازنین سوار ہو جسوقت تخت قریب پہونچا تو نعرہ تسبیم جادو کی آواز گوش زد ہوئی ہر چند کہ تسبیم جادو زندان طلسمی تک تو نہ پہونچ سکی تاہم آتے ہی لشکر مضمار جادو پر حملہ کیا اور مضمار جادو نے بھی فوج کو اشارہ کیا جنگ ہونے لگی ان ساحرون مین عجب طرح کے سحر ہو رہے تھے کہ سمجھ مین نہ آتا تھا کبھی بگولہ تصویر تجری پر غالب آتا تھا اور تصویر کو مٹا دیتا اور کبھی تصویر بگولے کو فنا کر دیتی تھی جو مرتا تھا لاش کا پتہ نہ معلوم ہوتا تھا اور فنا فنا کی صدائین پیدا تھین بلکہ تسبیم جادو کی یہ حالت تھی کہ پنکھیا کو گردش دے رہی تھی جا بجا کارخ کیا صدہا ساحر لشکر مضمار جادو کے چرخ کھا کر گرے اور ہلاک

ہو گئے نقابدار دیکھ رہے تھے کہ تصویریں ناچتی ہیں اور گرکر فنا ہو جاتی ہیں اب
نقابدار کو بھی خیال پیدا ہوا کہ مجھے بشارت ہو چکی تھی کہ تو فتاح طلسم ہے اور پھر تیری
یہ حالت ہے کہ ادھر ذرا سی سختی پڑی اور نا امید ہو گیا ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو گیا
تھا کہ اگر لوح کام نہ دے تو پرچہ کو دیکھنا تو نے پرچہ کو کیوں نہ دیکھا بڑی غلطی اور نادانی
کی یہ خیال کر کے جلدی سے پرچہ جیب سے نکالا اور ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اگر
فتاح طلسم اگر لوح سیاہ ہو جائے تو کچھ اندیشے کی بات نہیں ہے تجھے چاہیے کہ
فلاں اسم جو بخط نوری لکھا ہوا ہے اُسے سات مرتبہ پڑھ کر لوح پر دم کر لوح پھر
ضرور خبر دینے لگے گی نقابدار نے جلدی سے اس اسم کو پڑھا اور لوح پر دم کیا تمام حروف
روشن ہوئے اور سیاہی لوح کی دھواں ہو کر اڑ گئی نقابدار نے لوح کو ملاحظہ کیا
لکھا تھا کہ فلاں اسم اکیس مرتبہ پڑھ کر فصیل قلعہ پر پھانا پڑھ پھونک برکت اسم معظم
تجھے کوئی گزند نہ پہونچے گا خندق سے بھی بچے گا اور چوٹ بھی نہ آئے گی بغیر اس
صورت کے رہائی اس زندان سے آسان نہیں ہے اور اگر دروازہ کی طرف سے
جائے گا تو لوح پھر سیاہ ہو جائے گی جسطرح ایک مرتبہ سیاہ ہو چکی ہے اور باہر
قلعہ کے نکلکر اتنی مہلت نہ پائے گا کہ لوح کو روشن کر سکے ساحر آ پہنچیگا اور
بہت بڑا مقابلہ پڑے گا یہ دیکھتے ہی نقابدار نے اسم کو تمام کیا اور آنکھیں بند
کر کے فصیل قلعہ پر سے کود پڑے جسوقت آنکھ کھلی تو پاؤں زمین پر تھے یہ معلوم
ہوا کہ آہستہ سے کسی نے زمین پر اتار دیا مضمار جادو یہ دیکھ کر نہایت پریشان ہوا
کہ لوح بیکار ہو چکی پھر یہ کسطرح رہا ہوا ادھر نقابدار نے تلوار کھینچی اور قتل کرنا
شروع کیا جسپر ہاتھ تلوار کا مارا دو ٹکڑے ہوئے ساتروں کے مرنے سے زمین
آسمان تلے اوپر ہو رہے تھے ہنگامۂ دار و گیر برپا تھا اسی عالم میں نقابدار ابلق سوار
لڑتے بھڑتے قریب مضمار جادو کے پہونچے مضمار جادو نے سحر غائب کیا
اور چاہا کہ چھپ کر نکل جاؤں مگر نقابدار کے پاس چشمہ موجود ہے اب اسپر طلسم باطل
بالکل ظاہر ہو چکا ہے مضمار جادو کو یہ خیال ہے کہ اب نقابدار مجھے نہیں دیکھ
سکتا یہ خیال کر کے نقابدار کی طرف چلا کہ لوح وغیرہ چھین لوں اور اسے گرفتار
بلا کروں یہاں نقابدار بخوبی اسکو دیکھ رہے تھے جیسے ہی مضمار جادو قریب
پہونچا اور ہاتھ اسنے لوح کیطرف بڑھایا فوراً نقابدار نے ہاتھ کا اسکا پکڑ لیا اور
فرمایا کہ او ملعون دیدہ و دانستہ تو لوح کیطرف ہاتھ بڑھاتا ہے دیکھوں تو کسطرح
لے جاتا ہے مضمار جادو نے دیکھا کہ ہاتھ نقابدار نے پکڑ لیا اب چھوٹنا دشوار
ہے اور جان بچنا اسکے ہاتھ سے بسا دشوار ہے پھر اگر مرنا ہر طرح سے ہے تو سمجھ کر کے
مرجانا چاہیے یہ سوچکر تیغہ اپنی گردن پر رکھ کر کھینچ لیا کہ سر الگ جا کے گرا اور
فوارہ خون کا گردن سے نکلا بس اسنے پہلوان نے کہ نقابدار پر مارا کہ وہ

شعلہ ہوکر نقاب دار پر گرا ہر چند کہ نقاب دار کے جسم پر تو بہ سبب برکت لوح کے کوئی اثر نہ ہوا لیکن لوح بیکار ہو گئی اِدھر مرتے ہی مضمار جادو کے فوج کے جی چھوٹ گئے ہر طرف سے آوازین امان امان کی آنے لگین نقاب دار نے فرمایا بشرط ایمان جسوقت سب نے قبول کیا تو نقاب دار نے ہاتھ اپنا روکا نسیم جادو نے پنکھیا ہاتھ سے رکھدی دونون فوجین علیحدہ ہوئین اور ساکنان دربند مضماریہ نے آکر حلقۂ اطاعت کان مین ڈالا نقاب دار نے ہمارے جادو کو اس مقام کا حاکم کیا اور ساحرونپر افسر کرکے نسیم جادو کو فوج ساحران کا بادشاہ کیا تین روز ہین دربند مضماریہ کا انتظام کرکے جانب دربند مصباحیہ روانہ ہوئے نسیم جادو کو بھی اسی مقام پر چھوڑا اور فرمایا کہ ہم دربند ششم فتح کرکے تم کو طلب کرلین گے نسیم جادو نے عرض کی کہ یہ بند آخر ہے اسکے بعد خداوند طلسم سے سامنا ہوگا اُسیوقت جو مشکلین پیش آنے والی ہین سوا خدا کے اور تو کوئی اُنکو حل نہین کرسکتا لیکن پہلے تو مرحلہ دربند ششم کا ہے ہم لوگون کو ہمراہ لیجیے اور چلکر دربند کو فتح کیجیے کہ مصباح جادو بھی تنہا نہین ہے لشکر کثیر اس دربند کا محافظ ہے یہ سنکر نقاب دار نے فرمایا کہ اچھا ہم تو چلتے ہین تم انتظام یہان کا کرکے چلے آنا یہ فرماکر نقاب دار جانب دربند مصباحیہ روانہ ہوئے اور بعد جانے نقاب دار کے ملکہ نسیم جادو بھی فوج کثیر ہمراہ لے کر جانب دربند ششم روانہ ہوئی اب اول حال نقاب دار عالی تبار کا بیان ہوتا ہے کہ یہ رہروی کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ راستے مین ایک آہو نظر آیا سنگوٹیان اسکے سونے کی چڑھی ہوئی گلے مین طلائی ہیکل آہو نے نقاب دار کو دیکھ کر کان کھڑے کیے اور بھاگنے کا قصد کیا نقاب دار کو آہو پسند آیا اور خیال یہ ہوا کہ اسے زندہ گرفتار کرنا چاہیے کہ یہ آہو لائق پالنے کے ہے اور لوح کی رہبری سے یہ بھی ثابت ہو چکا تھا کہ ہنوز دربند تک نہین پہونچے ہین جو کسیطرح کا شبہہ ہو کہ یہ آہو کیسا ہے نقاب دار نے گھوڑا ڈالا اور آہو بھاگا بھاگتے بھاگتے قریب باغ کے پہونچا اور جست کرکے دیوار کو پھاندکر داخل باغ ہوگیا نقاب دار نے گھوڑے کو چھوڑ دیا تھا باگ ڈھیلی کردی تھی مرکب اپنی پوری رفتار سے چلا آتا تھا ادھر تو آہو جست کرکے داخل باغ ہوا ادھر مرکب نقاب دار کا باغ مین کودا آہو تو درختون مین جاکر پوشیدہ ہوگیا اور نقاب دار نہایت شرمندہ ہوئے کہ یہ کیا حرکت تم نے کی کہ پرائے باغ مین اسطرح داخل ہوئے اب تو آئے نقاب دار نے ہر چہار طرف پھرنا شروع کیا کہ دروازہ نظر آئے تو نکل چلون ایسا نہ ہو کہ ملکہ نسیم جادو دربند مصباحیہ پر پہونچ جائے اور لشکر تباہی مین پڑے اسلیے کہ مصباح جادو کا قتل بغیر لوح ممکن نہین اور نسیم جادو اس شبہہ مین رہے گی کہ نقاب دار

پہونچ گئے ہونگے لیکن چارون گوشہ باغ کے دیکھ آئے دروازہ نظر نہ آیا اور درختون
کی کثرت سے اتنی جگہ نہ ملی کہ گھوڑے کو دوڑا کر دیوار پھندا تے اور نکل جاتے اب
نقابدار حیران و پریشان پھر رہے ہین کہ خدا وندا یہ کیا معاملہ ہی مین کس بلا مین پھنس
گیا جانتا کہان تھا اور آ گیا کس طرف اسی تردد مین پھرتے پھرتے قریب ایک قصر
کے پہونچے دیکھا کہ ایک چھوٹا سا قصر ہی لیکن نہایت خوشنما بنا ہوا ہی دروازے
کھلے ہوئے ہین ساز و سامان سب موجود ہی مگر کوئی صاحب خانہ نظر نہین آتا نقابدار
تھکے ہوئے تھے گھوڑے سے اُترے مرکب کو چھوڑ دیا وہ تو چرنے لگا اور آپ
بسم اللہ کہکر داخل قصر ہوئے دیکھا کہ ایک مسہری بھی لگی ہوئی ہی لیکن کوئی سونے والا
نہین ہی نقابدار حیران ہین کہ یہ کسکا باغ ہی کہ سب سامان موجود ہی اور صاحب خانہ
نہین اتنے مین دیکھا کہ ایک حجرہ کھلا اور ایک عورت اُس حجرہ مین سے باہر
آئی جیسے ہی نظر اُسکی نقابدار پر پڑی پکاری کہ ہائین تو کون ہی نقابدار نے
فرمایا کہ ملکہ المومنین وہ عورت چلائی کہ او سرکش ایک تو پرائے باغ مین چلا آیا
اُسپر زبان درازی کرتا ہی جلد تمام اپنا بیان کر اور یہ بتا کہ کس غرض سے ادھر آنا
ہوا ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا نقابدار نے کہا کہ مین فتاح طلسم ہون
پانچ دربند مین نے فتح کیے اب دربند مصباحیہ کی طرف جاتا ہون اتفاقیہ
آپہونچے تعاقب مین اسطرف بھی آنکلا اب معلوم ہوا کہ یہ تیرا مسکن ہی اور
تو بھی بڑی کافرہ معلوم ہوتی ہی تجھے مار کر دربند ششم کی طرف جاؤنگا یہ سنتے ہی
حریر جادو پریشان ہو گئی کہ یہ یہان کیونکر آ گیا بس اُسنے ایک دو ہتڑ زمین پر
مارا اور آواز دی کہ اے نگہبان باغ تو نے اسکو یہانتک زندہ آجانے دیا تو کس
خواب غفلت مین تھا نے اسے بس یہ کہنا تھا کہ دیکھا وہی آدمی پیدا ہوا اور
سامنے آکر بزبان انسانی گویا ہوا کہ دیکھتی نہین کہ گلے مین اسکے کیا شی ہی اب جو
نظر حریر جادو کی لوح پر پڑی دم نکل گیا چاہتی تھی اڑکر نکل جاؤن کہ نقابدار
نے تلوار کھینچی اور سر پر پہونچ گئے عکس لوح کا ڈالا یہ لمحہ بھر کر گری نقابدار نے
تلوار ماری کہ دو ٹکڑے ہوئے اسکے مرتے ہی تمام باغ آتش بار ہو گیا
شور گیر و دار بلند ہوا بڑی دیر کے بعد آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا تا مین حریر جادو
بود حیف مردیم و جاندادیم و بہ مطلب خود نرسیدیم جسوقت روشنی ہوئی تو دیکھا
کہ صرف ایک حجرہ ہی اور لاش ایک ساحرہ کی پڑی ہی مگر حجرہ مقفل ہی
نقابدار نے قفل حجرہ کا کھینچ لیا اور دروازہ کھولا دیکھا کہ اندر اس لنبا خاکی کے
ایک چاند ہی یعنے ایک لڑکا سترہ اٹھارہ برس کا سن و سال مگر بال و ناخن
اُسکے بڑھے ہوئے خاک پر بیٹھا ہی نقابدار نے فرمایا کہ اے شخص حال اپنا
بیان کر کہ تو کون ہی اور اس زندان تاریک مین کس سبب سے بند کیا گیا ہے

شنکر اس جوان نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور کہا کہ مین ستم رسیدہ اپنا حال کیا عرض کرون مجھے شرم آتی ہو کہ اپنے آباو اجداد کا نام اظہار کرون کوئی بھی یقین نہ لائیگا کہ ایسے کا پوتا ایسے کا بیٹا اور اس حال پر بلال مین نقابدار نے فرمایا کہ یہ کوئی شرم کی بات نہین ہو اسلیے کہ گردش زمانہ نے کیسے کیسے خاندانون کو مٹا دیا بڑی بڑی سلطنتین برباد کردین بادشاہون کی اولاد فقیر ہوگئی فقیر بادشاہ ہوگئے تمھارے بشرہ سے آثار شرافت نمودار ہین شرم نہ کرو اور حال اپنا بیان کرو اسوقت اس جوان نے عرض کی کہ نام میرا داراب ثانی ہو فرزند ہون دارا ب کشور کشا کا اور پوتا ہون حمزہ صاحبقران کا حال میرا یہ ہو کہ سن میرا کم تھا کہ مین برائے سیر بالاخانہ پر گیا وقت سہ پہر کا تھا کہ ایک لکہ ابر اٹھا اور اسمین سے ایک برق چمک کر مجھ پر گری اور مین بیہوش ہوگیا جسوقت آنکھ کھلی تو اپنے کو ایک صحرا مین پایا اور اس ساحرہ کو سامنے کھڑے دیکھا مین بہ سبب صغر سنی کے ڈر گیا اور رونے لگا حریر جادو نے بہت کچھ تسلی دی کہ ہم تمھین تمھارے گھر پہونچا دینگے مگر ابھی نہین چند روز کے بعد مجھے یہ شنکر تسکین ہوئی حریر جادو نے مجھے بہت آرام سے رکھا مگر جب مین تقاضا اپنے گھر جانے کا کرتا تھا تو وہ ٹالدیتی تھی اسی اثنار مین ایک ساحر آیا اور اسنے اس ساحرہ سے خواہش عقد کی اسنے منظور کرلیا ہو اور ساتھ اسکے اس مقام پر آکر رہی اور مجکو اپنا فرزند ظاہر کرتی رہی جب مین جوان ہوا تو مجھ سے سوال کیا مین نے انکار کیا پہلے حریر جادو نے بہت کچھ سمجھایا اور ہر طرح کا لالچ دیا جب مین نے کسیطرح سوال اسکا منظور نہ کیا تو اسنے مجھے اس بلا مین مبتلا کیا اب آپ بیان کیجیے کہ آپ نے اسے کسطرح مارا جو مجھ تک پہنچے نقابدار نے فرمایا کہ اے برادر مین کوئی غیر نہین ہون بلکہ عزیز تمھارا ہون اب یہ بتاؤ کہ وہ ساحر کیا ہوا جو حریر جادو کو یہان لایا تھا اس جوان نے بیان کیا کہ وہ رہنے والا در بند ششم طلسم باطن کا ہو نام اسکا مصباح جادو ہو کبھی کبھی وہ یہان آیا کرتا تھا اسوقت حریر جادو مجھے پوشیدہ کر دیتی تھی اور جب وہ چلا جاتا تھا تو پھر باہر نکالتی تھی اور بغلین کرتی تھی نقابدار نے فرمایا کہ جب وہ مصباح جادو پر ظاہر کرچکی تھی اور فرزند بنا چکی تھی تو پوشیدہ کرنے کی وجہ کیا تھی داراب ثانی نے کہا کہ اسے میری جانب سے خوف تھا کہ مین اس سے کہہ دون نقابدار نے فرمایا کہ کیا آج یا کل اس قریب زمانہ مین کسی روز مصباح جادو آیا تھا داراب ثانی نے کہا کہ آپکے آنے سے کچھ پیشتر گیا تھا جسوقت مصباح جادو گیا ہو اور حریر جادو مجھے نکالنے کی غرض سے داخل حجرہ ہوئی ہو تو فوراً پلٹ گئی شاید اسے شبہہ آپ کے آنے کا گذر گیا ہوگا نقابدار نے فرمایا کہ جو باتین آج کل حریر جادو اور مصباح جادو سے ہوتی تھین وہ تم نے سنی تھین داراب ثانی نے کہا

کہ مصباح جادو کہتا تھا اے حریر جادو اب پیمانۂ عمر ہمارا لبریز ہو چکا ہے اس لیے کہ فتاح طلسم پانچ دربندون کو شکستہ کر چکا اور اب تمہاری طرف بھی آنے والا ہے کیا عجب ہے کہ آنج کی محبت محبت آخر ہو اور دوبارہ ملاقات نہ ہو ہر چند کہ حریر جادو اسکی صورت سے نفرت کرتی تھی اور دعا مانگتی تھی کہ یہ جلد غارت ہو اور [illegible] نصیب ہو اور ہین سکونت طلسم باطن کی ترک کرون اسلیے کہ یہان سے ساحرون کے سامنے میری کوئی حقیقت نہین ہے مگر ظاہرداری کے طور پر حریر جادو نے بہت کچھ رنج ظاہر کیا نقابدار نے فرمایا کہ اچھا بالفعل تم اسی جگہ قیام کرو مین برابر فتاحی دربند مصباحیہ جاتا ہون انشاءاللہ بعد فتح دربند تمھین ہمراہ اپنے لشکر مین لے چلونگا اور بعد فتح طلسم تمھارے ملک مین یا جہان کہو گے پہونچا دونگا دارا ثانی نے کہا کہ مین آپ کے ہمراہ چلونگا ہر چند نقابدار نے سمجھایا مگر نہ مانا اور یہ شرط پیش کی کہ اگر آپ اپنا نام و نشان پوشیدہ نہ کرین تو جیسا ارشاد عالی ہوگا اسی کے موافق عمل کرونگا ورنہ جب تک اظہار حال نہ ہوگا ساتھ آپکا نہ چھوڑونگا نقابدار نے دیکھا کہ اگر یہ ساتھ میرے رہین گے تو نہ معلوم کیا افتاد پڑے مجبور ہو کر نقاب چہرہ سے اٹھا دی اور فرمایا کہ اے برادر مثل تمھارے مین بھی اپنے عزیزون سے بچھڑا ہوا ہون ہر چند کہ مین سب کو جانتا ہون مگر میرے حال سے کوئی واقف نہین ہے مین بھی ایسے مقام پر پیدا ہوا ہون کہ کافرون نے میری پرورش کی جب ہوشیار ہوا تو مجھے فکر اپنے خاندان کی ہوئی کہ مین کس کا بیٹا اور کسکا پوتا ہون والدین میرے صغرسنی مین انتقال کر گئے اور جن لوگون مین مین نے پرورش پائی وہ مجھ سے میرے خاندان کو پوشیدہ کیا کئے ایک روز مین نے اسی عدم مین خودکشی کا قصد کیا کہ ایک بزرگ تشریف لائے اور مجھے میرے ارادہ سے باز رکھا اور بیان فرمایا کہ تم اولاد حمزہ صاحبقران سے ہو اور صاحبقران چہارم ہو جب طلسم ابلق فتح کروگے تو تمھین معلوم ہو جائے گا کہ کسکے فرزند ہو اور کیا قرابت حمزہ صاحبقران سے رکھتے ہو یہ سنکر تسکین ہوئی وہ مرد بزرگ تو نظرون سے پوشیدہ ہو گئے لیکن کچھ ایسے اسباب مجمع ہوئے کہ مین نے طلسم ابلق کو فتح کیا کہ یہ طلسم بعد لال نامہ کے ہے جب طلسم فتح کر چکا تو مجھے معلوم ہوا کہ مین پوتا شاہزادہ نوراللہ بہرکا اور نواسا ایرج نوجوان کا ہون نام میرا عادل کیوان شکوہ ہے بعد فتاحی طلسم ابلق بہت کچھ مال و دولت میرے ہاتھ آیا اب مین نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے عزیزون سے جا کر ملون اور انکو دیکھون مین نے سنا کہ سب طلسم نہ طاق پر گئے ہوئے ہین مین بھی اسیطرف روانہ ہوا حتےکہ اس طلسم مین داخل ہوا اور آپ تک پہونچا مگر یہ حال کسی سے نہ بیان کیجیے گا یہ کہکے دارا ثانی سے لپٹ گئے اور بہت روئے دارا ثانی بھی عادل کیوان شکوہ سے

سے پسٹ کر دے بعد اُسکے عادل نے نقاب درست کی اور دارا ب ثانی کو اسی
مقام پر چھوڑا اور آپ تن تنہا جانب دربند مصباحیہ روانہ ہوئے اب پھر حال
ملکہ نسیم جادو کا بیان ہوتا ہی کہ یہ جو لشکر لے کر چلی تو جلدی جلدی راہ کو طے کرتے
سرحد مصباحیہ مین داخل ہوئی کیفیت اس دربند کی یہ ہی کہ ایک صحرا ے وسیع و
دقیع ہی وسط صحرا مین ایک گنبد بلوری بنا ہوا ہی کہ کلس اسکا مانند زبانہ شمع کے ہی
اور چہار جانب گنبد کے چار درخت لگے ہوئے ہین کہ چارون درختون پر کرمک
شب تاب کی کثرت ہی ہر وقت جگنو چمکا کرتے ہین وجہ یہ ہی کہ یہ صحرا طلسم بند ہی ہر وقت
یہان شب کی کیفیت رہتی ہی دن ہوتا ہی نہین آفتاب کا گذر ہی نہین ہوتا اور
خاصیت یہان کی یہ ہی کہ جو شخص زیر سایہ شجر پہونچا وہ مثل پروانہ کے ہو گیا اور
اُڑ کر اُس شعلہ پر گیا اور جلکر خاک ہو گیا نسیم جادو کو یہ گمان تھا کہ نقابدار مجھ سے
پیشتر چلے ہین آگے ہونگے یہان نقابدار ابھی دربند تک پہونچے بھی نہین
بس جیسے ہی لشکر اسکا سایہ اشجار سے ہو کر گذرا عجب حالت ہوئی کہ ساحر
پروانے بن بنکر اُڑنے لگے اور شعلہ پر جا جا کر جلنے لگے اور وہ کرمک شب تاب
جو درختو پر جگمگا رہے تھے اپنے آشیانہ سے اُڑ کر پھیلے اور لشکر نسیم جادو کو
گھیر لیا جو جگنو چمک کر جسپر گرا اُسکو جلا کر خاک کر دیا عجب طرح کا تہلکہ برپا ہوا ملکہ
نسیم جادو پریشان ہوئی کہ مین نے بڑی غلطی کی جو بے سمجھے سرحد طلسم مین
قدم رکھا لشکر تباہ ہوا جاتا ہی اور اب راستہ ملنا بسادشوار ہی بغیر مصباح جادو کے
مرے ہوئے راستہ ملنا ممکن نہین اور مصباح جادو کا مرنا بغیر لوح کے ناممکن ہی
اور لوح نقابدار کے پاس ہی نقابدار غافل مقدار نہین معلوم کس بلا مین مبتلا
ہو گئے انجام اچھا نہین معلوم ہوتا خلاصہ یہ کہ لشکر تباہ ہو جائے گا اور مجھے نقابدار
سے شرمندگی ہوگی اس اسطرح کے خیالات نسیم جادو کو پریشان کر رہے ہین
اور اہل لشکر ہر چہار طرف دوڑتے پھرتے ہین لیکن راستہ نہین پاتے ہین ادھر
جگنوؤن کی یہ حالت ہی کہ لشکر کو جلا رہے ہین تباہ کر رہے ہین ادھر اہل لشکر
خود بھی پروانے بن بنکر شعلہ پر جاتے ہین اور جلکر خاک ہو جاتے ہین نسیم جادو
نے ہمت کو قوی کر کے پنکھیا اپنی اُٹھائی اور کچھ اسم سحر پڑھ کر گردش دینا شروع
کی پھونکا ہوا کا جو چلتا ہی تمام کرمک شب تاب منتشر ہو گئے اور شعلہ جھلملانے
لگا نسیم جادو نے چاہا کہ سحر کو زور دے کر شعلہ گل کر دون مگر ممکن نہ ہوا ہر چند
ہوا سے سحر نے تھپیڑے مارے مگر شعلہ جھلملا جھلملا کر رہ گیا اور گل نہ ہو سکا
جگنوؤن سے تو مفر ہوا لیکن جو لوگ پروانے بن بنکر شعلہ پر جا رہے تھے ساتھ
کرمک شتاب کے وہ بھی منتشر ہو گئے سارا لشکر اپنا اور حریف کا دونون تباہ
ہو گئے یہی ایسی ساحرہ زبردست تھی کہ اسنے دوسرے کی عملداری مین آکر اپنے

سحر سے اتنا بھی کام لیا اور نہ ممکن نہ تھا کہ اندر رہ بند طلسمی کے کسی کا سحر چل سکتا مصباح جادو اندر گنبد کے بیٹھا ہوا سحر کو اپنے زور دے رہا تھا جب اسنے دیکھا کہ نسیم جادو نے لشکر کو تباہ کر دیا گھبرا کر گنبد سے نکلا اور جمع حیات اپنی گنبد مین پوشیدہ کر کے پوشیدہ راستے سے باہر آیا اور آواز دی کہ او نسیم جادو غضب کیا تو نے کہ میرے لشکر کو تباہ کر دیا اب چھوڑتا ہون تجھکو کہ تو طلسم کشا کی شرکت رہ کر اہالیان طلسم کو آزار پہونچائے یہ کہکر اسنے ایک دو ہتڑ مارا اور آواز دی کہ اے ہوائے سحر پلٹ دے اسکے سحر کو اور اپنی ہوا باندھ کہ نسیم اپنی سبک رفتاری بھی بھول جائے اور تیرے جھونکے نہ روک سکے۔ کہتا تھا کہ درختون کو حرکت ہوئی اور جھونکے ہوائے تند کے چلنے لگے دیکھا کہ پنکھیا کی ہوا مفید ہوگئی اور ہوائے تند نے اسکی ہوا کو مفید کر لیا اور کرنک شب تاب کو تھپیڑے مار کر اپنی جگہ پر پہونچا دیا پھر وہی قیامت برپا ہوئی اور جگنوؤن نے آکر نسیم جادو کو گھیر لیا اور چمک چمک کر گرنے لگے نسیم جادو نے جس جگنو کو اپنے اوپر آتے دیکھا اُف کی کہ وہ جلکر خاک ہو گیا مصباح جادو نے دیکھا کہ اسیطرح یہ سارے لشکر کو پھونک دے گی بس اسنے ایک اسم سحر پڑھ کر کاغذ کے ٹکڑے پر دم کیا اور آواز دی کہ اے قندیل سحر گرفتار کر لے اسکو یہ کہنا تھا کہ وہ ٹکڑا کاغذ کا بلند ہو کر نسیم جادو پر گرا اور ایک فانوس بنکر رہ گیا نسیم جادو اندر اس فانوس کے آ گئی اب اسنے کرنک شب تاب کو متشر کیا کہ پھونک دو اسکے لشکر کو جگنو ہوا سے متشر ہوئے اور چمک چمک کر لشکر پر گرنے لگے اور پھونکنے لگے تھوڑے عرصہ مین لشکر آدھا رہ گیا اور نسیم جادو نے ہر چند کوشش کی مگر فانوس کے باہر نہ آسکی اب اسنے دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے اور دعا کرنے لگی کہ اے کس بیکسان و اے دادرس غریبان خبر لے اس عاجز و بیکس کی کہ مین مسلم اور تازہ مطیع اسلام ہون ہنوز سخن زر دہان تھا کہ تیر دعا بہدف مراد پر بیٹھا اور جانب صحرا سے نقابدار ابلق سوار پیدا ہوئے مرکب کو دوڑاتے ہوئے چلے آتے تھے انکو یہی خیال ہوا تھا کہ مین دوسری طرف چلا گیا تھا ایسا نہ ہو کہ لشکر میرا در بند مین جا کر تباہ ہو جائے یہان پہونچکر عجب عالم دیکھا کہ نسیم جادو ایک فانوس سحر مین بند تڑپ رہی ہے مگر جن مار رہی ہے کہ کسیطرح شیشہ فانوس کو توڑ کر نکل جاؤن ادھر لشکر کی یہ حالت ہے کہ جگنو چمک چمک کر گر رہے ہین اور لشکر جلا رہے ہین اہل لشکر حالت اضطراب مین ادھر اُدھر دوڑتے پھرتے ہین جو سایہ بچکے نیچے آجاتا ہے وہ پروانہ بنکر اُڑتا ہے اور بالائے شعلہ پہونچکر جل جاتا ہے بس یہ دیکھ کر نقابدار نے لوح پر نظر ڈالی لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم و سیاحین عجائبات تجھے لازم ہے کہ پہلے فلان اسم پڑھ کر اس فانوس سحر کو شکستہ کر کہ نسیم جادو رہا ہو ورنہ

کوئی دم مین یہ گھٹ کر مر جائے گی بعد اسکے پھر لوح کو دیکھنا نقابدار نے اسم پڑھ کر
جھپٹ کے فانوس سحر کو لات ماری کہ فانوس شکستہ ہوا اور نسیم جادو چمک کر
نکل آواز دی اسنے کہ اے شہریار عالی وقار مین اس مردود کو روکتی ہون آپ اس
گنبد کو شکستہ کر کے شمع حیات کو اسکی روشن کر دیجیے کہ بغیر شمع جلائے ہوئے یہ
افسردہ نہ ہوگا نقابدار نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ نسیم جادو سچ کہتی ہے بس
نقابدار نے جلدی سے ایک اسم معظم ہدایت لوح کے موافق پڑھنا شروع کیا
اور گنبد کی طرف بڑھے مصباح جادو نے چاہا کہ نقابدار سے پہلے داخل گنبد
ہون اور شمع حیات کو اپنی لے کر بھاگ جاؤن نسیم جادو نے بڑھ کر کچھ اسم پڑھ کر
ہاتھ کو گردش دی کہ ایک حصار آہنی گرد مصباح جادو کھنچ گیا ادھر نقابدار جھپٹ کر
قریب گنبد آئے اور گرزنا چاہا کہ دروازہ پیدا ہوا جلدی سے داخل گنبد ہوئے لوح کو
دیکھا لکھا تھا کہ فلان اسم پڑھ کر اس شمع پر پھونکو کہ یہ روشن ہو جائے اور شمع
حیات مصباح جادو گل ہو جائے نقابدار نے وہ اسم جو لوح نے بتایا تھا
تین بار پڑھ کر اس شمع پر پھونکا کہ شمع روشن ہو گئی ادھر تو شمع روشن ہوئی ادھر
گنبد دھوان ہو کر فنا ہو گیا ادھر مصباح جادو نے بیتاب ہو کر کچھ اسم کو پڑھا
اور زبان کو نشتر دے کر خون چلو مین لیا اور اس حصار آہن پر مارا کہ حصار دھوان
ہو کر منتشر ہو گیا اور مصباح جادو بیتاب ہو کر چلا کہ شمع کو گل کر دون کہ شمع کے
جلنے سے آگ اسکے جسم مین لگ گئی تھی جیسے ہی قریب شمع پہونچا وہ شعلہ جو پہلے
بالائے گنبد قائم تھا چمک کر مصباح جادو پر گرا اور تمام جسم مین اسکے آگ
لگا دی اور یہ سر و چراغان بنکر ہر چہار طرف دوڑانے لگا تمام لشکر اسکا جو کہ
شب تاب بنا ہوا لشکر نسیم جادو کو تباہ کر رہا تھا آکر مصباح جادو پر گرنے لگا اور
جل جلکر خاک ہونے لگا یہانتک کہ تمام جگنو جلکر خاک ہو گئے اور جب تک
شمع روشن رہی اسوقت تک مصباح جادو چارون طرف دوڑتا رہا جب شمع
ختم ہو گئی تو یہ بھی جلکر تمام ہو گیا مرتے ہی اسکے دیکھا کہ صحرا مین سناٹا ہے بیگانان
ہے درخت و گیاہ کا نشان تک نہین ہے اور ساحر اسطرح جلکر خاک ہوئے ہین
کہ راکھ کا پتا نہین ہے اور شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ صرف ایک ہزار آدمی بچا ہے
باقی کل فوج اس دربند مین پھنک گئی نسیم جادو نے عرض کی کہ اگر کچھ دیر آپ اور
نہ تشریف لاتے تو یہان سب کا خاتمہ ہو چکا تھا لیکن مجھے افسوس یہ ہو رہی ہے کہ
صرف ایک ہزار ساحر آپ کے ساتھ تھے اور اب بادشاہ طلسم سے سامنا ہے
یہ ہونا کیا ہے نقابدار نے فرمایا کہ تم پریشان نہ ہو اسلیے کہ پہلے تو ایک ہزار
کیسے کہ ایک بھی میرا شریک نہ تھا پھر یہ دربند کیونکر فتح ہوئے ہین اپنے
قوت بازو اور مدد پروردگار پر طلسم فتح کرنے آیا ہون اور کسی کی مدد کا خواستگار نہین

ہون اگر تمھین اندیشہ ہو تو تم یہین قیام کرو مین آگے جاتا ہون نسیم جادو نے عرض
کی کہ مین نے اسواسطے نہین عرض کیا کہ مجھے اپنی جان عزیز ہی ؎ سر نمی پیچم
زشمشیر حبیب + ہر چہ آید بر سر من یا نصیب + مگر یہ خیال تھا کہ ایسا نہ ہو آپ گرفتار
ہو جاہون اسواسطے کہ بت خود پسند ایک تو خود ہی بلا ہے بیدرمان ہی علاوہ اسکے
یہ کہ اسکا ایک ایک ساحر سامری وقت اور جمشید زمانہ ہی اگر مناسب ہو تو چل کر
باغ ملکہ صنم گلعذار کو اپنے لشکر کا صدر مقام قرار دیجیے کہ وہ جاے محفوظ ہی اور
وہان اپنے کل رفقا کو شل مخلول جادو وہماسے جادو وغیرہ کے جمع کر کے مشورت
کیجیے بعد اسکے جو مناسب ہو وہ کیجیے نقابدار نے اس راے کو پسند کیا اور نسیم جادو
کو ساتھ لے کر باغ صنم گلعذار کی جانب روانہ ہوے اور ایک نامہ مخلول جادو اور
ایک سرگردان جادو وہماسے جادو کو روانہ کیا کہ ہم باغ صنم گلعذار کی طرف
چلتے ہین تم سب بھی اسی مقام پر آو بعد اسکے نسیم جادو کو ساتھ لیے ہوے
اُس مقام پر آئے جہان کہ دارا ب ثانی کو چھوڑ آئے تھے اور دارا ب انتظار
نقابدار مین بیٹھے تھے کہ نقابدار پہونچے اور دارا ب کو بھی ساتھ لیا نسیم جادو
نے نقابدار سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی نقابدار نے فرمایا کہ میرے عزیز ہین
اِدھر دارا ب کی نظر جو نسیم جادو پر پڑی ایک تیر عشق دل کے پار ہو گیا
مگر لحاظ نقابدار سے آنکھ نیچی کر لی اُدھر نسیم جادو کا دل بھی حالت دارا ب
دیکھ کر پگھلنے لگا الحاصل نقابدار نے انکو بھی ساتھ لیا اور جانب باغ روانہ ہوے وہان
یادیان جادو پریشان تھی کہ نہین معلوم نقابدار کس حال مین ہین ایسا جی گھبرایا کہ
ٹہلتی ہوئی باغ کے باہر آئی ادھر ادھر ٹہلنے لگی نہ تو صنم گلعذار کو تنہا چھوڑ کر جا سکتی
تھی اور نہ نقابدار کی طرف سے دل برداشتہ ہو سکتی تھی اسی کشمکش مین تھی کہ صحرا کی
جانب سے ایک تخت روان نظر آیا اور آگے آگے تخت کے نقابدار ابلق سوار
مرکب بادرفتار پر بیٹھے ہوئے پشت پر بگولے چرخ مارتے ہوئے اور پہلو نقابدار مین
ایک اور جوان حسین یہ بھی مرکب پر سوار چلا آتا ہی یادیان جادو برائے استقبال آگے
بڑھی اور نقابدار سے آکر ملی نقابدار نے سلام کیا یہ دیکھو کر دارا ب ثانی اور
نسیم جادو وغیرہ نے بھی مجرا کیا یادیان جادو نے کہا کہ نسیم جادو کو تو مین پہچانتی ہون
مگر یہ کون شخص آپ کے ساتھ ہین جو صورت سیرت رفتار گفتار مین آپ سے مشابہ
ہین نقابدار نے فرمایا کہ یہ عزیز ہین میرے اور دارا ب کو یادیان جادو کے حال
سے آگاہ کیا یادیان جادو ان سب کو لے کر داخل باغ ہوئی لیکن قصر مین جاتے
وقت اشارہ سے کہا کہ صنم گلعذار انکے سامنے ہوتی نقابدار نے فرمایا کہ چھپنے
کا کیا سبب یادیان جادو خاموش ہو رہی نقابدار ہاتھ دارا ب ثانی کا پکڑے
ہوئے اندر قصر کے آئے اور ملکہ سے کہا کہ تعظیم کرو اور سلام کرو کہ رشتہ مین یہ تمھارے

بزرگ ہوتے ہین اور سن مین مجھ سے کم ہین صنم گلعذار نے اٹھکر دارا ب کو سلام کیا
دارا ب ثانی نے سر سینہ سے لگایا دست شفقت پشت پر رکھا اب یہ سب ایک
جگہ ہوئے اور انتظار محلول جادو وغیرہ کا ہونے لگا دوسرے دن محلول جادو و
ہمارے جادو و سرگردان جادو وغیرہ اپنے ملازمین سمیت آکر پہونچے اور مجلس
مشورہ آراستہ ہوئی کہ کیا کرنا چاہیے بادبان جادو نے نقابدار سے کہا کہ مقابلہ
لشکر بادشاہ سے آسان ہے لیکن دو مرحلے سخت ہین ایک تو جسوقت جلادان طلسم
سے سامنا ہوگا تو مشکل پڑے گی کہ وہ سب مریخ صولت ہین اور رہنے والے بیابان
شادی مرگ کے ہین جس مقام پر آپ مقید ہوئے تھے اور قتل ہونے کو تھے دوسرے
چہل درہ کے ساحر کہ وہ بھی بلائے بار ہین لوح سامنے اُنکے سیاہ ہوجائے گی اور کام
نہ دے گی اول چہل درہ کو فتح کرنا چاہیے بعد آران بادشاہ سے مقابلہ کرنا مناسب معلوم
ہوتا ہے نقابدار نے فرمایا کہ بہتر ہے اور سب کی یہی راے ہوئی نقابدار نے چاہا تھا
کہ نسیم جادو کو بادشاہ لشکر کرون مگر اسنے منظور نہ کیا اور عرض کی کہ ملکہ بادبان جادو
کے ہوتے ہین تخت حکومت پر نہین بیٹھ سکتی یہ سُنکر نقابدار نے بادبان جادو
سے کہا کہ آپ بادشاہ لشکر ساحران ہوجیے اور انتظام لشکر کشی درست کیجیے مین
چہل درہ کی طرف جاتا ہون اور نسیم جادو کو سالار لشکر کرکے نقابدار تو جانب چہل درہ
روانہ ہوئے اور دارا ب ثانی کو لوح طلسمی دے کر اسی مقام پر چھوڑا اور وہ پرچہ
جو انکو خواب مین ملا تھا اپنے پاس رکھا اور محلول جادو کو برائے رہبری ساتھ لیا
اور جانب چہل درہ روانہ ہوئے انکو تو اسی مقام پر چھوڑا جاتا ہے

اور اول کچھ حال بادشاہ طلسم ظاہر یعنے ملک لکمن جادو کا بیان ہوتا ہے

یہ داستان اس مقام پر چھوٹی تھی کہ ہلیلا جادو نے راز قتل لکمن جادو سے اسکو آگاہ
کیا اور پتہ بیابان پر بلا کا بتایا ملک لکمن جادو نے کچھ سامان بھینٹ وغیرہ کا
اپنے ساتھ لیا اور جانب بیابان پر بلا روانہ ہوا یہان اہل قلعہ کو منع کر دیا کہ کوئی
شخص بیرون قلعہ نہ جائے اور راستہ قلعہ کا میرے آنے تک مسدود رہے تاکہ مین
شمع حیات لکمن جادو کو روشن کرکے چراغ حیات اُسکا گل کرون کہ یہ خلش مٹجائے
ایسے اطمینان ہے کہ نقابدار طلسم باطن کے پہلے ہی مرحلہ پر آچشمہ سحر آلود پیکر ہلاک
ہوگئے ہونگے یہ تو اسطرف روانہ ہوتا ہے اور اہل قلعہ اطمینان کے ساتھ مقیم ہوتے
ہین یہان ہوشیار جادو نے لکمن جادو سے کہا کہ جسوقت تک قلعہ ظاہر نہ ہو
اور جنگ شروع نہ ہو آپ یہ انتظام کرین کہ پیکان قتل لکمن جادو حاصل
کر رکھین کہ بغیر اُس پیکان قضا کے ہلاک ہونا اُسکا ناممکن ہے لکمن جادو نے کہا

کہ پیکان قضا اُسکا کس مقام پر ہی اور کیونکر دستیاب ہو ہوشیار جادو نے کہا کہ مجھے صرف اسیقدر معلوم تھا اور سہام جادو اس رانسے پورے طور پر آگاہ ہی اُسے بلائیے یا شمیم جادو سے دریافت کیجیے لیکن جادو نے کہا کہ سہام جادو کا تو حال ہی نہین معلوم کہ کہان ہی لیکن شمیم جادو کو مین بلاتا ہون یہ کہکر حریم جادو کو روانہ کیا کہ جلد شمیم جادو کو لے کر آئو یہ سُنکر حریم جادو روانہ ہوئے اور جسوقت پاس شمیم جادو کے پہونچے بیان کیا کہ تم کو بادشاہ نے یاد کیا ہی شمیم جادو کو اپنے طائر سریع رفتار کا انتظار تھا کہ جواب نامہ آئے تو چلون حریم جادو نے کہا کہ اے شمیم دیر کا موقع نہین ہی کہ یکایک طائر نمودار ہوا اور آکر شانے پر شمیم جادو کے بیٹھ گیا شمیم جادو نے نامہ گلے سے کھولکر پڑھا لکھا تھا کہ اے شمیم جادو شکر ہی خدا کا کہ میرا تیرا انجام دوستی بہت نیک ہوا مجھے معلوم ہوا کہ تو نقابدار کا شریک ہوا مین تجھے خوشخبری دیتا ہون کہ تقابل عالی مقدار نے طلسم باطن کے چار مرحلے فتح کئے اور مین نے بھی اطاعت نقابدار کی اختیار کی انشاء اللہ بہت جلد طلسم فتح ہو جائیگا اور ہم تم ملین گے تمھین جس امر مین مشکل پڑے اسی طائر سے کام لینا یہ پڑھکر شمیم جادو نہایت خوش ہوا اور ہمراہ حریم جادو کے خدمت الکمن جادو مین روانہ ہوا اور پہونچکر سلام کیا الکمن جادو نے کہا اے شمیم جادو مین نے تمھین اسواسطے بلایا ہی کہ تم رازداران طلسم سے ہو حالات لکمن جادو سے بخوبی آگاہ ہو بالفعل جنگ موقوف ہی اور قلعہ نظرون سے پوشیدہ ہو مین نے ہر چند دوربین سے لگا کر دیکھا مگر قلعہ نظر نہ آیا نہین معلوم کہ اندر قلعہ کے کیا انتظام ہو رہا ہی اور ایک خبر یہ بھی سُنی ہی کہ لکمن جادو نے اپنا پیکان قضا تیار کیا ہی کہ بغیر اُسکے دستیاب ہوئے قتل اسکا ناممکن ہی لہذا اگر تم کو حال اُس مقام کا معلوم ہو جہان لکمن جادو نے اپنے پیکان قضا کو محفوظ کیا ہی تو بیان کرو یہ سُنکر شمیم جادو نے عرض کی کہ مین آپ سے رخصت ہو کر تین روز مین پیکان قتل لکمن جادو کو لاؤنگا اور جسوقت آپ ارشاد کرین اُسیوقت قلعہ ظاہر ہو جائے الکمن جادو نے کہا کہ ابھی ضرورت نہین ہی جب پیکان مل جائیگا اُسوقت دیکھا جائیگا لیکن پہلے کچھ حال لکمن جادو کا بیان کرو الکمن جادو نے اس طائر کی جانب دیکھا اور کہا کہ حال لکمن جادو کا بیان کرو کس انتظام مین ہی یہ سُنکر طائر نے جواب دیا کہ اے شمیم جادو تم کس خواب خرگوش مین ہو ہلیل جادو رفیق قدیم الکمن جادو کا لکمن جادو سے مل گیا اور راز قتل الکمن جادو سے اُسکو آگاہ کر دیا لکمن جادو بڑے فتاحی بیابان پر بلا گیا ہوا ہی قریب ہی کہ چراغ حیات لکمن جادو کا گل ہو بس سننا تھا کہ الکمن جادو کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا اور کہا کہ بڑا غضب ہوا ہو ہوشیار جادو نے کہا کہ اب دیر کرنا مناسب نہین ہی جلد آپ بھی چلیے ورنہ غضب ہو جائیگا یہ سُنکر الکمن جادو نے حریم جادو کو

ساتھ لیا اور یہ بھی جانب بیابان پر بلا روانہ ہوا اور ہوشیار جادو کو حفاظت لشکر کے
واسطے اسی مقام پر چھوڑا ادھر شمیم جادو نے خیال کیا کہ یہان ٹھہرنے سے تو کوئی
فائدہ نہ ہوگا اسلیے کہ بغیر ہلاد شاہان طلسم کے آئے ہوئے جنگ کا آغاز نا ممکن ہو
تجھے چاہیے کہ یکبارگی قتل مکمن جادو حاصل کرکہ اگر اکمن جادو ہاتھ سے مکمن جادو
کے بچے تو بروقت مقابلہ غالب آئے یہ سوچکر شمیم جادو بھی روانہ ہوا کہ حال
اسکا پھر تحریر ہوگا اب اول حال مکمن جادو کا بیان ہوتا ہو کہ یہ بصورت اژدر
بنا ہوا جانب بیابان پر بلا چلا جاتا ہو جاتے جاتے جسوقت منزل اول پر پہونچا
تو ایک دریا سے زخار دیکھا کہ موجین مار رہا ہو اور ایک نہنگ منھ کھولے ہوئے
بیٹھا ہو جیسے ہی نظر اُس نہنگ کی پڑی اژدر کیطرف چلا اُدھر سے اژدہا بڑھے
دونون مین لڑائی ہونے لگی یہانتک کہ نہنگ اژدر کے ہاتھ سے مارا گیا اسکے
مرتے ہی آندھی چلی خاک اڑی دیر تک آتش باری و برف باری ہوا کی بعد کچھ
دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من نہنگ جادو بود حیف مردیم وجانداریم
و بہ مطلب خود نہ رسیدیم اسکے مرتے ہی دریا نظرون سے پنہان ہوگیا دیکھا کہ
صحرا سے لق ودق ہو مکمن جادو نہنگ کو مار کر آگے روانہ ہوا اور یہان چوکی
اپنی طرف سے قائم کردی کہ حال اُسکا بروقت پہونچنے اکمن جادو کے
بیان ہوگا اب مکمن جادو مرحلۂ اول کو طے کرکے آگے روانہ ہوا کہ منزل
نہنگ کے بعد منزل پلنگ ہو جسوقت یہ نیستان سحر مین پہونچا دیکھا کہ ایک ببر بڑا
سوتا ہو مکمن جادو نے آواز دی کہ او شیر ہوشیار ہو کہ اجل تیری سر پر آپہونچی یہ سنکر
شیر اُٹھا اور مکمن جادو کی طرف چلا چاہتا تھا کہ قریب پہونچکر تھپڑ مارون اور کام
اسکا تمام کرون اُدھر مکمن جادو نے جو دیکھا کہ شیر حملہ کیا چاہتا ہو بس اسنے گولہ
فولادی جھولی سے نکالا اور اسم سحر پڑھکر پیشانی پر شیر کی مارا کہ توڑکر نکل گیا
شیر چرخ مارکر زمین پر گرا اور نیستان مین آگ لگ گئی بڑی دیر تک شور گیر ودار
برپا رہا آخر آواز پیدا ہوئی کہ مارا جوان کشتی نام من پلنگ جادو بود حیف مردیم
وجانداریم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم اب جو روشنی ہوئی تو نیستان وغیرہ جل کر
خاک ہو چکا تھا مکمن جادو نے دوسری چوکی سحر کی قائم کی اور آگے روانہ ہوا
جاتے جاتے منزل سوم پر پہونچا کہ نام اس منزل کا منزل سرخاب ہو دیکھا کہ
ایک گنبد نقرئی بنا ہوا ہو اور بالاے گنبد ایک سرخاب بیٹھا ہوا ہو جیسے ہی نظر
سرخاب کی مکمن جادو پر پڑی اسنے آواز دی کہ کون آتا ہو اسیطرف پلٹ جا
کہ ادھر آنے کی اجازت نہین ہو مکمن جادو نے کہا ہٹ جا گنبد پر سے کہ مین شمیم
حمات اکمن جادو روشن کرتے آیا ہون یہ سنکر وہ سرخاب اپنی جگہ سے اُڑا
اور سر پر مکمن جادو کے تاوے کرنے لگا مکمن جادو کو دوران سر شروع ہوا

اور قریب تھا کہ یہ چکر مار کر گرے کہ اسنے نوک زبان مین نشتر دے کر خون چلے مین لیا
اور کچھ اسم پڑھ کر سرخاب پر مارا کہ سرخاب جلکر خاک ہوا اور آواز آئی کہ تشتی
مرا نام من سرخاب چادو بود اسکے مرتے ہی دروازہ گنبد مین پیدا ہوا اکمن چادو
جلدی سے اندر گنبد کے گیا دیکھا کہ ایک شمع کافوری شمعدان مین لگی ہوئی ہے اور ایک
قلم شیشی کی طاق پر رکھی ہے اسنے جلدی سے قلم شیشی کی اٹھائی اور کاگ اسکا کھولکر شمع
ممات اکمن چادو کو روشن کر دیا اور نکلکر گنبد سے چوکی قائم کی اور دوسرے راستے
سے جانب قلعہ روانہ ہوا ادھر اکمن چادو حریم چادو کو ساتھ لیے ہوئے چلا آتا ہے
آتے آتے منزل اول پر پہونچا جہان منزل نہنگ تھی دیکھا کہ بجاے دریا ایک غار
ہے اور بجاے نہنگ ایک اژدر آتش فشان بیٹھا ہوا تلاطم آتشین چھوڑ رہا ہے اکمن چادو
نے حریم چادو سے کہا کہ غضب ہوا معلوم ہوتا ہے کہ اکمن چادو یہان پہونچ گیا اور
اس چوکی کو اسنے مٹا کر اپنی جانب سے چوکی قائم کی ہے ادھر اژدہے نے جو اکمن چادو
کو اسطرف بڑھتے ہوئے دیکھا اپنی جگہ سے دم کش کرتا ہوا چلا اکمن چادو نے ایک
نارنج سحر پر کچھ اسم سحر دم کر کے سامنے اژدہے کے پھینک دیا اب جو اژدہا دم کشی
کرتا ہے تو نارنج پیٹ مین اسکے پہونچ گیا اور پہونچکر مثل بم کے گولے کے پھٹا یہ
معلوم ہوا کہ طبقہ زمین کا پھٹ گیا اژدہا زمین پر پھڑکنے لگا اور نارنج سحر شکم اژدہا کو
توڑ کر نکلا اور شعلہ بنکر پھر اسی پر گرا کہ جلا کر خاک کر دیا اکمن چادو اس چوکی کو
مٹا کر منزل پلنگ پر پہونچا دیکھا کہ بجاے پلنگ ایک خرس ہے کہ صحرا مین
دوڑتا پھرتا ہے نظر خرس کی جو اکمن چادو پر پڑی جھپٹا اور حملہ آور ہوا اکمن چادو
نے اف کی کہ شعلہ منھ سے نکلکر خرس پر گرا اور تمام بال اسکے بدن کے جلنے لگے
خرس آن واحد مین پھڑک کر ہلاک ہوا اور یہ چوکی بھی ٹوٹی اب اکمن چادو سامنے
گنبد تقوی کے پہونچا دیکھا کہ سرخاب کا نام و نشان بھی نہین ہے اور بجاے
سرخاب ایک باز سرخ رنگ گنبد پر بیٹھا ہے اب اکمن چادو کی یہ حالت ہوئی
کہ بخار ہوآیا اور پسینا جاری ہوا جو جو شمع بجھاتی تھی اسکا جسم جلا جاتا تھا اسی حالت
مین اکمن چادو قریب گنبد کے جانے گا گنبد کے جانے کا قصد کیا کو باز نے اف
کی شعلہ دہن باز سے نکلکر اکمن چادو کی طرف چلا اکمن چادو نے کچھ اسم سحر
پڑھ کر پسینا اپنے جسم کا پونچھا اور شعلہ پر پہونچا شعلہ گل ہوا اور زبان مین نشتر
دے کر خون زبان کا لیا اور کچھ اسم سحر پڑھ کر باز پر مارا کہ باز ہمہ تن شعلہ بنکر خاک
ہوا اور پھر گنبد مین دروازہ نمودار ہوا اکمن چادو جلدی سے اندر گنبد کے داخل
ہوا چاہتا تھا کہ شمع کو گل کرون جو بیہوش ہوکر گر پڑا اب حریم چادو پریشان ہوا
کہ کیا کرون ادھر اکمن چادو کو راہ مین خیال آیا کہ ایسا نہ ہو اکمن چادو کو خبر
ہو گئی ہو اور وہ آکر پھر شمع ممات اپنی گل کر دے تو ساری محنت برباد ہو جائے

اسنے کچھ اسم سحر پڑھ کر دستک دی کہ ایک پریزاد پیدا ہوئی اُس سے پوچھا کہ اے مکمن جادو
کہان ہے پریزاد نے بیان کیا کہ تمام چوکیان جو آپ نے قائم کی تھین اے مکمن جادو نے
شکست کین اور اندر گئے۔ کے داخل ہوا باز سحر کو بھی مارا لیکن بیہوش ہو کر گرا
کہ شمع قریب چہارم کے جل چکی تھی قوت اے مکمن جادو کی چہارم زائل ہو گئی ہے بس
سنتے ہی مکمن جادو پلٹا اور جانب گنبد روانہ ہوا خیال یہ کیا کہ اسکی چہارم قوت زائل
ہو چکی ہے اور تیری پوری طاقت باقی ہے لہذا اس سے بہتر موقع نہ ہوگا چلکر اے مکمن جادو
کو قتل کرنا چاہیے یہان حریم جادو اسماء سحر پڑھ پڑھ کر بھی اے مکمن جادو پر دم کرتی
کہ یہ ہوشیار ہو جائے اور کبھی شمع پر پھونکتا ہے کہ یہ گل ہو جائے مگر نہ شمع گل ہوتی
ہے اور نہ اے مکمن جادو ہوشیار ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ برق چمکی اور نعرہ مکمن جادو
ہوا بس حریم جادو کو اور تو کچھ بن نہ پڑی اسنے جلدی سے تلوار کھینچکر گردن پر اے
اور خون گردن سے لے کر شمع پر مارا کہ شمع گل ہوئی اور اے مکمن جادو ہوشیار ہوا
اور حریم جادو کو کر تڑپنے لگا اس رفیق جانباز نے حق رفاقت ادا کر دیا ادھر
مکمن جادو نے چاہا کہ پھر شمع روشن کر دون اور کام اے مکمن جادو کا تمام کر دون
اے مکمن جادو نے جھپٹ کر وہی شیشی کی قلم اُٹھالی اور کچھ اسم سحر پڑھ کر مکمن جادو
پر پھینک ماری کہ شیشے پیشانی پر مکمن جادو کے پڑی اور شعلہ نکلکر گرا کہ تمام جسم
مکمن جادو کے آبلے پڑ گئے اور اے مکمن جادو نے شمع کو اُٹھا کر جھولی مین
لیا اور اب ان دونون مین سحر چلنے لگے دریاے سحر چلنے لگے آتش سحر برسنے
بڑی دیر تک وار ہوتے رہے آخر کار دونون بیہوش ہو کر گرے اور پتلہ
طلسمی دونون کو لے کر مسکنون کی طرف روانہ ہوئے انھین تو اسی مقام پر چھوڑ
اور اب کچھ حال شہیم جادو کا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بیابان وحشت ناک
کر کے قریب کوہ آفات کے پہونچا کہ اسی جگہ پیکان قضاے ملک مکمن جادو
رکھا ہوا ہے اور تین محافظ اس پیکان سحر کے بھی ہین اور تین گھاٹیون پر وہ
ہین اور طلسم باندھے بیٹھے ہین شہیم جادو حالات سے یہان کے آگاہ تھا
بنا پر یہ اول گھاٹی کے قریب پہونچا اور آواز دی کہ اے سہیل جادو مجھے
کچھ کام ہے یہ کہنا تھا کہ دیکھا گھاٹی نین سے ایک ساحر نکلا اور سامنے شہیم جا
کے آیا کہا کیا کہتے ہو شہیم جادو نے کہا کہ مجھے بدر جادو سے ایک کام ہے
پاس بدر جادو کے جانا چاہتا ہون سہیل جادو نے کہا کہ بالفعل حکم کسی
آنے کا نہین ہے اگر آپ پاس کوئی اجازت نامہ ملک مکمن جادو کا ہو
ورنہ تشریف لے جایئے کو کہ مین یہ جانتا ہون کہ آپ رفیق بادشاہ ہین
خلاف قاعدہ نہین کر سکتا یہ سُنکر شہیم جادو نے کہا کہ اگر یون نہ جانے دو
تو مین زبردستی جاؤنگا اور اگر قوت تم مین روک لینے کی ہو تو مجھے روک لو سہیل

نے کہا کہ یہ باتین آپ کی میرے ذہن مین نہین آتین کس وجہ سے ہین شہیم جادو نے دیکھا کہ فریب سے کام نہ نکلے گا کہا اے سہیل حق یہ ہے کہ مین طلسم کشا کا شریک ہوگیا ہون اور پیکان قتل مکمن جادو لینے آیا ہون تجھے اگر روکنا ہے تو روک اور نہین تو مجھے جانے دے یہ سنکر سہیل جادو نے تولہ تولا دی شہیم جادو پر مارا طائر سرخ رنگ نے گولہ بیچ مین پکڑ لیا اور سہیل جادو کے سر پر چھوڑ دیا ہر چند کہ اسنے سحر کیے مگر گولہ جو سر پر پڑتا ہے تو سر کے ہزار ٹکڑے ہوئے اور پھوٹ کر مرگیا اسکے مرتے ہی راستہ پہاڑ کا صاف ہوا اور شہیم جادو دوسری چوکی کے متصل پہونچا مالک یہان کی اختر جادو ہے ایک سائبان نگاری کھنچا ہوا ہے اور ستارے اسمین جڑے ہوئے ہین جیسے ہی شہیم جادو قریب سائبان ہونچا ایک ستارہ تیر شہاب بنکر شہیم جادو کی طرف چلا شہیم جادو نے تیر شہاب کو اپنی طرف آتے دیکھکر طائر کی طرف دیکھا طائر نے اس ستارے کو منقار مین روکا اور سائبان سحر پر مارا کہ تمام سائبان جلنے لگا اختر جادو سائبان کے نیچے سے بیتاب ہوکر نکلی اور ہر چند اسنے آب سحر برسایا مگر کچھ نہ ہوا اور تمام سائبان جلکر خاک ہوگیا اور اختر جادو بیہوش ہوکر گری شہیم جادو نے اسے ہلاک کرنے کا قصد کیا تھا کہ طائر نے بزبان انسانی منع کیا اور کہا کہ اسے یون ہی رہنے دیجیے اور چلکر بدر جادو سے مقابلہ کیجیے شہیم جادو آگے بڑھا دیکھا کہ ایک چاند نکلا ہوا ہے کہ جہانتک روشنی اسکی پھیلی ہے وہانتک عالم محویت ہی شہیم جادو بھی سحر بھول گیا اور محو ہوکر چاند کی طرف دیکھنے لگا طائر نے جو یہ حالت شہیم جادو کی دیکھی کہا ہوشیار ہوجیے ورنہ مجھے اجازت دیجیے کہ مین کام اسکا تمام کرون شہیم جادو آواز طائر کی سنکر چونکا اور کہا کہ جو تجھ سے ہوسکے وہ کر اگر تیرا بھروسا نہ ہوتا تو مین اسطرف آنے کا قصد نہ کرتا اسلیے کہ مین جانتا ہون کہ یہ در بند توڑنا میرا کام نہین ہے بس یہ سنتے ہی طائر بلند ہوا اور مثل چکور کے قریب چاند کے پہونچکر اسنے پر مارا یہ معلوم ہوا کہ ستارہ ٹوٹا اور در ایک شعلہ بنکر جانب کوہ چلا ساتھ ہی طائر بھی کندے جوڑے ہوئے آیا شعلہ آکر ایک گنبد بنائی پر گرا کہ گنبد کو جلا کر خاک کردیا اور شور گیر و دار بلند ہوا آخر مین آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من بدر جادو لود حیف مردیم و جانداد یم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا شہیم جادو نے کہ ایک حجرہ بنا ہوا ہے شہیم جادو اندر حجرہ کے گیا دیکھا کہ ایک پیکان سقف مین لٹک رہا ہے لیکن ہاتھ اس پیکان تک نہین پہونچ سکتا اتنے مین طائر نے آکر پیکان منقار مین لیا اور شہیم جادو کو دیا شہیم جادو پیکان لے کر چلا تھا کہ اختر جادو آکر پہونچی اور اسنے بھی اطاعت شہیم جادو کی اختیار کی اور ساتھ ہوئی شہیم پیکان لے کر چلتا ہے دیکھیے کہ کب اور کہان پہونچتا ہے اسکا حال وقت دیگر پر ہوگا۔ اس مقام پر حصہ اول جلد پنجم آفتاب شجاعت کو ختم کیا ہے اب حصہ دوم مین داستانہاے متعلقہ کے حالات اور دیگر سوانحات جو

صاحبقران کو نہ طاق تک پہونچنے اور فتح طلسم نہ طاق مین پیش آنے دہ معرض تحریر
مین آئینگے واللہ الموفق والمعین الے یوم الدین

خاتمۃ الکتاب حصۂ اوّل

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست | آمد آخر زپس پردۂ تقدیر پدید

سپاس بیقیاس بدرگاہ کریم کارساز ورب بے نیاز جسکے فضل وکرم سے باقبال پرا جلال اعلے حضرت قدر قدرت سرکار عرش وقار دام ملکہ ودولتہ اقل الخدام نمک پروردۂ قدیم محمد عبدالرشید عبدالعزیز رعنا لاہوری نے برائے ملاحظۂ اقدس حضرت آسمان جاہ کیوان بارگاہ انجمن آرائے دولت وکامرانی زینت افزائے سریر جہانبانی حضور کرامت ظہور امیر الملک رکن الدولہ نصرت جنگ مخلص الدولہ حافظ الملک ہزہائنس جناب نواب محمد بھاول خان صاحب بہادر خامس عباسی فرمانروائے ریاست العالیہ دارالسرور بھاول پور مرحوم ومغفور بلبل شیرین زبان نثار سحر بیان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو لکھنوی ومولوی محمد اسمٰعیل صاحب اثر لکھنوی سے اس دفتر پنجم آفتاب شجاعت کے حصۂ اوّل کو اختتام دلایا اور برائے اشاعت عام بخدمت جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع منشی نول کشور پیش کیا تا زیور طبع سے زین ہوکر مرغوب طبائع عام ہو اور انشاء اللہ تعالے اِس جلد پنجم کا حصۂ دوم بھی بہت جلد نور افزائے دیدۂ مشتاقان و ناظرین اولوالابصار ہوگا بمنہ وکرمہ فقط

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب لاجواب داستانہائے دلچسپ ورنگین ومزین از معنا بین دلنشین غازہ کش چہرۂ زیبائے شاہد سخن یعنے دفتر آفتاب شجاعت جلد پنجم حصۂ اوّل مطبع نفیس مرجع شہر بتر دیک ودور منشی نولکشور مین بہ سرپرستی جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک بمطبع باحسن اوقات حلیہ طبع سے آراستہ وپیراستہ ہوکر ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء نور افزائے چشم نظارگیان وکحل الجواہر دیدۂ مشتاقان ہوئی فقط

اعلان

کل حقوق تالیف اِس کتاب کے بحق مطبع منشی نول کشور لکھنؤ محفوظ ہین۔ فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد وسپاس اُس خالق یکتا و رب سبے ہمتا کو لائق اور سزاوار ہی جسکی قدرت جلالت کا افسانہ ازل سے مخلوق کی زبان پر جاری ہی ابتدا سے شب و روز ماہ و سال یہی بیان کرتے تمام ہوا سیے مگر آج تک یہ قصہ ختم نہوا نہ آیندہ خاتمہ کی امید ہی رات کو محفل انجم مین یہی قصہ بیان ہوتا ہی اور صبح کو یہی افسانہ مرغان خوش الحان کا ورد زبان ہوتا ہی یہی قصہ آسمان جھکا ہوا زمین سے کہا کرتا ہی پہاڑ ہی کے اشتیاق مین گردنین اُٹھائے گوش برآواز کھڑے رہتے ہین ہی ایک افسانہ کے اثر نے ایک عالم کو شہر خموشان مین مدہوش کر کے سُلا دیا ہی سہ نیند آتی ہی ہر ایک کو آغوش لحد مین ۔ شاید کہ اجل کہتی ہی افسانہ کسی کا ہستی و فنا ہی افسانہ کے دو صفحہ ہین جنمین زندگی ایک خیالی کہانی اور فنا ایک واقعی و وقوعی تذکرہ ہی ۔ یا یون کہنا درست ہی کہ ہمارے واسطے (کون کی اور یون کی جگہ ایسا افسانہ چھیڑا گیا ہی جسکے اثر نے ایک عالم کو دار دے بیہوشی بلائی کہ کسیکو پچھلی خبر نہین رہی ہم کیا ہین جو ایسے معبود برحق و خالق مطلق کی حمد و ثنا بیان کرین لہذا اس شعر پر ختم کلام مناسب مقام ہی سہ

حمد ہی جس نے جو کلام کیا		مین نے یون حمد کو تمام کیا	

نعت حضرت سرور کائنات

سبحان اللہ کیا عنایت ایزدی و الطاف سرمدی ہی کہ ہمکو ایسا رسول معظم و نبی مکرم عطا فرمایا جو باعث ایجاد عالم بہترین نسل آدم اشرف انبیا شفیع روز جزا ہی اُسکی مدح مین فرشتون

کی زبان لال ہی انسان کی کیا مجال ہی خود خدا نے اسکی توصیف کی اور وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی کی عزت دی ہی خاتم الانبیا کا خطاب انھین نے پایا دوسرے کے ہاتھ یہ مرتبہ نہ آیا مختصر یہ کہ ؎ نبیون مین نبی ایسے کہ ختم الانبیا ٹھہرے + حسینون مین حسین ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے + اور منقبت حضرت امیر المومنین امام المتقین نفس رسول زوج بتول اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب ایک دریاے ناپیدا کنار ہی اسکی شناوری بہت دشوار ہی خلاصہ یہ کہ ؎ علی کے رتبۂ اعلے کو کوئی کیا جانے + خدا کے بعد رسا تمام سمجھے ہین + اور اُنکی آل اطہار اور ذریت اخیار کی مدح و ثنا مین زبان قاصر ہی ہر شخص اُنکی افضلیت سے ماہر ہی

سبب ترتیب و موجب تالیف

ناظرین و الا تمکین سبب ترتیب و موجب تالیف حصہ اول جلد پنجم دفتر آفتاب شجاعت مین ملاحظہ فرما چکے ہونگے اگرچہ اس حصۂ دوم مین اسکی ضرورت نہ تھی مگر بنظر احتیاط بطور مختصر تحریر کیا جاتا ہی کہ حسب الحکم اعلی حضرت عرش منزلت نواب گرامی خطاب مستغنی الاوصاف والالقاب حضور لامع النور عالی جناب نواب ابن نواب ابن نواب نواب والاجاہ امیر الملک رکن الدولہ نصرت جنگ مخلص الدولہ حافظ الملک نہر بانئس جناب نواب محمد بہادر خان صاحب بہادر خامس عباسی خلد اللہ ملکہ و اجلالہ و الی ریاست العالیہ دار السرور رہاولپور کے احقر الخدام حضرت ممدوح اعنی محمد عبد الرشید عبد العزیز لاہوری نے شیخ تصدق حسین صاحب داستانگو لکھنوی سے بشرکت مولوی محمد اسمعیل صاحب اثر لکھنوی لباس ترتیب سے آراستہ کیا

اَب یہان سے چند کلمہ داستان ہشوکت بیان زیب اورنگ صاحبقرانی زینت بارگاہ سلیمانی صاحبقران بن صاحبقران بن صاحبقران بن صاحبقران بن صاحبقران یعنی شاہزادۂ رفیع البخت بن بدیع الملک نوجوان کے بیان کیے جاتے ہین

سخندانان یکتاے زمانہ + رقم کردہ چنین نادر فسانہ + یہ داستان اس مقام پر چھوٹی تھی کہ شاہزادۂ رفیع البخت نے طلسم مہتاب کو توڑا اور دریا نمودار ہوا دریا بار جاوے نے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا ادھر لشکر شاہزادۂ رفیع البخت مین بھی نقارۂ رزمی بجا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی ساحرون نے اگیاریان روشن کین بخور گوگل گندھک لوبان رائی سرسون کالے دانے وغیرہ کا ہونے لگا بیرون کو بھینٹ دے دیکر سحر کو قوت دینے لگے آوازین یا سامری یا جمشید کی بلند ہوئین کوئی ساحر خون خوک سے نہایا کسی نے بچہ بوم کو

جھٹکا کیا غرضکہ ہر ہر طریقے سے اُنھون نے سحر کو اپنے زور دیا اسی عالم مین شب بسر ہوئی
اور روز روشن نمودار ہوا اس طرف لشکر اسلام مین اذان ہوئی اور اُدھر فوج کفار
مین ڈنکے ڈبر دسبجے پرستش بتون کی ہونے لگی ہر طرف سنکھ اور گھنٹے کی آوازین
بلند ہوئین جب دونون گروہ اپنے اپنے مذہب کے موافق عبادت رب بے نیاز سے
فراغ حاصل کر چکے تو آلات حرب وضرب تن پر آراستہ کر کے عازم میدان کارزار ہوے
اُدھر رفیع البخت اپنے لشکر کو لیکر میدان جنگ مین آئے صفین آراستہ کرنے لگے اُسطرف
سے فوج دریا بار جادو کی کشتیون پر سے اُتر اُتر کر میدان جنگ مین پہونچی اور صفین باندھکر
استادہ ہوئی بعد آراستگی صفوف لشکر نقیب نہیب دیکر ہٹے تھے کہ فوج دریا بار جادو سے
آبشار جادو میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا اور سردارون نے نکلنے کا قصد کیا تھا مگر
رفیع البخت نے منع کیا کہ یہ کام ہمارا ہے تمھارا نہین ہے تم ساحرون سے نہین لڑ سکتے ہو
یہ فرماکر آپ مقابل مین آبشار جادو کے آئے آبشار جادو نے اسم سحر پڑھکر ایک
دہتڑ مارا کہ زمین شق ہوئی اور زمین سے پانی اُبلنے لگا یہ معلوم ہوا کہ سیلاب آگیا قریب
تھا کہ رفیع البخت مع لشکر غرق ہو جائین کہ ایک مرتبہ تختی کو دیکھا لکھا تھا کہ فلان
اسم پڑھکر نیزہ زمین مین گاڑ دو اور فلان اسم پڑھکر نیزہ اکھیڑ لو شاہزادے نے
ویسا ہی کیا نیزہ اکھیڑنے ہی تمام پانی اُسی سوراخ مین غائب ہو گیا جو رفیع البخت
نے نیزہ سے زمین مین کیا تھا اور بعد اُسکے تلوار کھینچکر آبشار جادو کیطرف بڑھے
اُس نے کچھ اور سحر کرنا چاہا تھا کہ رفیع البخت نے عکس تختی کا ڈالا آبشار جادو سحر
بھولا رفیع البخت نے قریب پہونچکر تلوار ماری ہر چند اُسنے سحر کیے کہ سپرین پیدا ہوئین
مگر تلوار سپردن کو قلم کرتی ہوئی سر پر پڑی کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوے آبشار جادو کے مرتے ہی
آندھی چلی خاک اُڑی شور گیر ودار برپا ہوا بعد آشباری و برف باری کے بیرون نے
شور کیا کہ کشتی مرانام من آبشار جادو بود حیف مردیم وجان دادیم و بہ مطلب خود
نرسیدیم جس وقت علامات سحر برطرف ہوے اور روشنی ہوئی تو لشکر آبشار جادو
سے خرچنگ جادو نکلا اور سامنے رفیع البخت کے آکر اُس نے آواز دی کہ او
سرکش غضب کیا تو نے کہ آبشار جادو سے ساحر کو مارا کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر
جھولی سے گولا نولادی نکال کر مارا کہ گولہ شعلۂ آتش بنکر رفیع البخت کی طرف چلا
رفیع البخت نے تختی زمرد کی سامنے کر دی یا تو گولہ اُسطرف آتا تھا عکس تختی کا
پڑتے ہی اُس طرف پلٹا اور سینے کو خرچنگ جادو کے توڑ کر پار گذر گیا کہ یہ بھی گرا
اور تڑپ کر واصل جہنم ہوا اُسکے مرنے سے اور زیادہ شور و غوغا ہوا جب لاش اُسکی
پھڑک کر سرد ہو گئی تو بیر اُسکے مرنے کی آوازین دیکر چلے گئے اُسکے بعد نہنگ جادو
میدان مین آیا اور رفیع البخت کی طرف چلا رفیع البخت اُسکے حربہ کے منتظر رہے
جب نہنگ جادو قریب رفیع البخت کے پہونچا تو اُس نے چاہا کہ رفیع البخت کو

مع مرکب نگل لون رفیع البخت نے تختی کو دیکھا لکھا تھا کہ اسنے سحر سے خواص نہنگ کا
پیدا کر لیا ہی کہ انسان وحیوان کو نگل جاتا ہی اسی سے اسکو نہنگ جادو کہتے ہین لہذا
فلان اسم پڑھکر اسکے دہن پر ایک پتھر کھینچ مارو کہ وہ پتھر اسکے واسطے سنگ قضا ہوجائیگا
یہ دیکھکر رفیع البخت نے جلدی سے ایک پتھر زمین سے اٹھایا اور اسم پڑھکر تختہ مین
نہنگ کے ڈالدیا کہ نہنگ پہلے تو اسے نگل گیا جب پتھر حلق مین پھسا تو یہ سر ٹیک
پٹک کر مر گیا کہان تک بیان کیا جاوے کہ اسیطرح رفیع البخت نے سات ساحرون کو
قتل کیا اب دریا بار جادو خود لشکر سے نکلا اور اسنے کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی دیکھا
کہ جانب شمال سے ایک ابر گوہر بار پیدا ہوا اور آن واحد مین وہ محیط ہوگیا اور موتی
اس ابر سے برسنے لگے جس شخص پر دانہ مروارید گرا وہ پتھر کا ہوگیا یہانتک کہ تھوڑی
دیر مین تمام لشکر انکا مع لاہور تیز گام عبد پتھر کا ہوگیا اور اب دریا بار جادو نے
کچھ اسم سحر پڑھ کر دوسری دستک دی کہ طرفہ سے زنگیان خونخوار تلوارین پکڑے ہوے
پیدا ہوے اور لشکر رفیع البخت کو قتل کرنے لگے یہان تمام لشکر پتھر کا ہوگیا تھا کسی
مین جس وحرکت باقی نہ تھی جو مقابلہ کرتا یا جواب دیتا ادھر رفیع البخت نے جا بجا کر
فوج زنگیان کو قتل کرون اور لشکر کو اپنے اس بلا سے نجات دون دیکھا کہ یاؤن
بھاری اور سخت ہوگئے ہین قدم نہین اٹھتا رفیع البخت نے پھر تختی کو دیکھا لکھا تھا کہ اگر
چند نفس اور اسی حالت مین گذر جائینگے تو یہ تیسری دستک دے گا اسوقت
سحر کامل ہوجائیگا اور تم بھی مثل اپنے لشکر کے پتھر کے ہوجاؤگے اور تا قیام قیامت
اسیطرح رہوگے بت تمھارا داخل طلسم ہوجائیگا تمکو چاہیے کہ فلان اسم جو پشت
لوح پر کندہ ہی اسے پڑھکر دے لوح پر دم کرو اور سینہ پر دریا بار جادو کے کھینچ مارو
کہ یہ تیر قضا کا کام کرے گی اور دریا بار جادو مع لشکر ہلاک ہوجائیگا یہ دیکھتے ہی شاہزادہ
نے جلدی سے اسم پڑھکر دم کیا اور لوح دریا بار جادو پر کھینچ ماری کہ سینے کو توڑ کر
پار گذر گئی اور دریا بار جادو تڑپ کر اپنے لشکر پر گرا جسم مین اسکے آگ لگ گئی اور
چیختا ہوا جاکر دریا مین پھاند پڑا ساتھ اسکے سب اہل لشکر بھی جھاجھم دریا مین کود کود کر
غائب ہوگئے لیکن تھوڑی دیر بعد جس مقام پر دریا تھا وہان خاک اڑنے لگی دریا
نیست ونابود ہوگیا آتش باری برف باری ہونے لگی دیر تک تاریکی چھائی رہی
بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من دریا بار جادو بود حیف مردیم و
جان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم اب جو روشنی ہوئی اور علامات سحر برطرف
ہوے دیکھا کہ ایک میدان ہی اور لاشین ساحرون کی پڑی ہوئی ہین شاہزادے
نے لوح کو دیکھا تو لوح سیاہ تھی کوئی خبر لوح نے نہ بتائی شاہزادہ نہایت
پریشان ہوا اور اسی مقام پر لشکر کو اتار کر حکم دیا کہ ہمارے واسطے بارگی برپا ہو کہ
ہم درگاہ رب بے نیاز مین عجز ہون شاید کوئی صورت لوح طلسمی ملنے کی نکل آوے

اسلئے کہ یہان سے تو لوح بیکار ہو گئی اب خاص لوح طلسمی کی ضرورت ہو حسب الحکم رفیع النجت مارگی برپا ہوئی شاہزادہ شام کو وضو کر کے داخل خیمہ ہوا اور فریضہ مغربین کو ادا کر کے دو رکعت نماز حاجت پڑھکر دعا کی کہ ای کس بیکسان وای دادرس غریبان اگر میرے مقدر مین فتاحی طلسم نور آگین کی ہی تو مجھے ہدایت ہو کہ مین لوح تلاش کرون ورنہ اس ارادہ سے باز رہون یہ دعا کر کے سو گئے عالم رویا مین آصف بن برخیا وزیر جناب سلیمان علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ ہم طلسم بنانے بنانے تھک گئے مگر آپ لوگون نے طلسمون کو توڑا شاہزادے نے فرمایا کہ آپ کون لوگ ہین آصف بن برخیا نے نام اپنا بتایا شاہزادے نے کہا کہ ایک امر میرے ذہن مین نہین آتا وہ یہ کہ جب آپ لوگون نے طلسم بنائے تو لوح کیون بنائی کہا اسواسطے کہ طلسم کشائی کے وقت آپ لوگون کو آسانی ہو ہمین معلوم تھا کہ ایک زمانہ مین عمل کفار کا ہوگا اور تمام مال وخزانہ انکے قبضہ مین آجائیگا اسواسطے لوحین بنا بنا کر پوشیدہ کر دی ہین کہ جب آپ لوگون کا زمانہ آئے تو آپ کو آسانی ہو شاہزادے نے فرمایا کہ اب پتہ لوح کا بتائیے آصف بن برخیا نے کہا کہ یہان سے داہنی جانب صحرا مین جائیے دو روز کی رہروی مین ایک باغ نظر آئے گا آپ اندر اُس باغ کے جائیے گا وہان اکھاڑا بنا ہوگا اور ایک زن شیر صولت پہلوانون کو زور دلا رہی ہوگی آپ جا کر اُس سے مقابلہ کیجیے گا اور اُسے زیر کر کے مطیع کیجیے گا کیونکہ شرط اُسکی یہ ہی کہ جو مجھے زیر کرے مین اُسکی مطیع ہون اور مین جسے زیر کرون اُسپر میرا اختیار رہی بہت سے شاہزادے اور شہزادے اُسنے زیر کیے ہین اور اُنکو غلام بنایا ہی اُس سے تمکو بڑی مدد ملے گی کہ وہ دختر ہی رازدار جادو کی جو واقف اسرار طلسم ہی بلکہ ماہ شیر سوار اُسکا نام ہی اور بعد فتح طلسم اُس سے عقد کرنا کہ فرزند زبردست پیدا ہوگا جسوقت وہ تمھاری مطیع ہو جائیگی تو باپ اُسکا رازدار جادو بھی آکر مطیع ہوگا اور تمھین لوح طلسمی اُسکی مدد سے ملے گی یہ خواب دیکھکر رفیع النجت کی آنکھ کھل گئی خیمہ کو معطر پایا وقت نماز صبح کا تھا فریضہ سحری کو ادا کر کے باہر آئے لاہور تیز گام نے آکر عرض کی کہ شیر یا بھیڑ شاہزادے نے فرمایا کہ تو بہت گستاخ ہو گیا ہی مین تلاش لوح مین جاتا ہون تو لشکر کو لیکر میرے عقب مین آنا یہ فرما کر مرکب طلب کیا اور پشت مرکب پر بیٹھکر جانب صحرا روانہ ہوئے بعد کو لاہور تیز گام نے لشکر کو حکم شاہزادہ رفیع النجت کا پہونچایا اور تیاری کر کے یہ بھی اُسی جانب روانہ ہوا

اول حال شاہزادہ رفیع النجت کا گزارش کیا جاتا ہی

کہ بعد طے مراحل و قطع منازل قریب ایک کوہ کے پہونچے شام ہو گئی تھی بالاے کوہ روشنی نظر آئی شاہزادہ بالاے کوہ آیا دیکھا ایک مرد پیر بر روئیں سفید پتھر کی چٹان پر بیٹھے ہوے کچھ پڑھ رہے ہین شاہزادے نے

سلام کیا فقیر دعا دیکر کہنے لگے کہ ای فرزند صاحبقران ثالث آیئے تشریف لایئے ہے
رواق منظر چشم من آشیانہ تست + کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست + آج کی
شب ہمین تشریف رکھیے کل اتنے ہی وقت منزل مقصود پر پہونچیے گا یہ سنکر شاہزادہ
بیٹھ گیا شاہ صاحب نے کچھ پھل دعوت مین پیش کیے شاہزادے نے ان پھلون کو
نوش کیا عجب دلچسپ تھا رات شاہزادے نے اسی کوہ پر بسر کی صبح کو شاہ صاحب سے
رخصت ہوکر آگے روانہ ہوے چلتے وقت شاہ صاحب سے کہا کہ پھر بھی ملاقات
ہوگی شاہ صاحب نے کہا انشاء اللہ جب کوئی سخت وقت ہوگا تو حاضر ہوکر جانبازی
کرونگا بالفعل آپ تشریف لیجائیے اور دیر نہ کیجیے کہ طلسم کا فتح کرنا ضروری امر ہی اور
والد ماجد آپ کے طلسم نہ طاق پر گئے ہوے ہین وہ طلسم نہایت سخت ہی وہان بھی شرکت
آپکی ضروری ہی یہ سنکر شاہزادہ بعجلت تمام جانب صحرا روانہ ہوا تمام دن چلتے رہے
قریب شام دور سے چار دیواری باغ کی نظر آئی شاہزادہ اسی طرف متوجہ ہوا جاتے
جاتے قریب دروازہ باغ پہونچے دیکھا کہ دروازہ مانند آغوش معشوقان کے کھلا ہوا
ہی رفیع البخت بسم اللہ کہکر داخل باغ ہوے دیکھا کہ باغ نہایت آراستہ ہی درخت
سب درست ہی درخت سرسبز و شاداب ہین بیوے گوناگون لگے ہوے ہین
گلہاے بوقلمون پھولے ہوے ہین ہر برگ و گل سے صنعت باغبان قضا و قدر
کی ظاہر ہو رہی ہی شاہزادہ چمن آراے دہر کے وصف مین زبان کو گل افشان کرتا ہوا
چلا جاتا ہی جاتے جاتے گوشۂ باغ مین مجمع نظر آیا شاہزادہ اسطرف متوجہ ہوا جسوقت
اس مجمع مین پہونچا بطریق خداپرستان سلام کیا لوگون نے صورت جو شاہزادے کی
دیکھی شیفتہ جمال جہان آرا ہوے لیکن بسبب کینۂ اختلاف مذہب کے جواب سلام
نہ دیا اور پوچھا کہ کس طرف سے آتا ہوا اور یہان کس غرض سے آپ آئے ہین
فرمایا کہ مین نے سنا ہی۔ یہ باغ ملکہ ماہ شیر سوار کا ہی اور شرط اسکی یہ ہی کہ جو مجھے زیر
کرے وہ شوہر میرا بنے لہذا مین اس سے مقابلہ کرنے آیا ہون یہ سنکر وہ لوگ ہنسے
اور کہا کہ کیا آپ نے خواب دیکھا ہی شاہزادے نے فرمایا کہ ہان خواب دیکھا ہی
لیکن وہ خواب رویاے صادقہ مین سے ہی اگر خواب سچا نہوتا تو مین یہان تک کیونکر
پہونچتا اور مین ضرور ماہ شیر سوار سے مقابلہ کرونگا یہ سنکر ان لوگون نے کہا کہ
بہتری اسی مین ہی کہ آپ خیریت سے چلے جایئے ورنہ ہماری طرح زیر ہوکر غلام بننا پڑیگا
یہ آپکی خوش نصیبی ہی کہ اسوقت ملکہ یہان موجود نہین ہی اور خدا جانے آپ یہان آنے
مین کس سبب سے دیر ہوگئی شاہزادے نے فرمایا کہ ہم لوگ جوارادہ کر لیتے ہین
بغیر اسے پورا کیے ہوے واپس نہین آتے ان لوگون نے کہا کہ جب تک ملکہ آئے
آپ زور کی آزمائش کر لیجیے فرمایا آزمائش ایک ہی مرتبہ ہو جائیگی اگر تم مین سے کوئی
ملکہ سے زبردست ہو تو مین برائے مقابلہ موجود ہون یہی ذکر تھا کہ دیکھا سواری ماہ شیر کی

چلی آتی ہی کس شان سے کہ چٹ لنگوٹ کسا ہوا ہی گرد چند کنیزین ہین کچھ پہلوان سامان
ورزش جو خاص ملکہ کے سوا اور سرون سے ناممکن تھا لیے ہوے ساتھ ساتھ
ہین ملکہ جو آکر پہونچی سب برائے تعظیم اٹھ کھڑے ہوے سلام کیا دیکھا ملکہ نے کہ
آج ایک نیا شخص موجود ہی کہا کیا اچھی ساعت سے آج مین گھر سے نکلی تھی کہ شکار تازہ
دکھائی دیا رفیع البخت نے کہا کہ دونون مین ایک صید و سرا صیاد ضرور ہی
اور یہ حال مقابلہ کے وقت کھلے گا یون ممکن نہین ملکہ نے کہا کہ اگر یہی ارادہ ہی
تو آیئے شاہزادہ یہ سنتے ہی آمادہ ہو گیا اور جلدی جلدی کپڑے اتار کر چٹ لنگوٹ
باندھکر اکھاڑے کی مینڈ پر آبیٹھا اُدھر ملکہ اکھاڑے مین آئی اور اسنے خم مارا
اور کہا کہ اگر خیریت چاہتے ہو تو اب بھی چلے جاؤ اور شوق کشتی کا ہو تو شاگردی
میری اختیار کرو کہ اسطرح آزادی رہیگی اور اگر لڑکر زیر ہوگے تو مجھے اختیار
رہیگا کہ جسطرح چاہون تمسے پیش آؤن پھر کوئی عذر و انکار پذیرا نہوگا یہ سنکر
شاہزادے نے فرمایا کہ مجھے تمھاری شرطون کا حال معلوم ہی معلوم کرنے کی کچھ
ضرورت نہین ہی بہتر یہ ہی کہ حقدیرے ساتھ یونہی منظور کرلو اگر لڑوگی تو ان لوگون
کے سامنے وہی حالت تمھاری ہوگی جو تمھارے ہاتھ سے ان لوگون کی کیفیت
ہوئی ہی اسطرح پر ایک پردہ رہ جائیگا ماہ شیر سوار ہنسی اور کہا کہ ایسے دعوے
تو سب ہی نے کیے تھے جو آیا وہ رستمی دکھاتا ہوا آیا مین ایسی باتون مین آنیوالی
نہین ہون اگر دعوی ہی تو آؤ اور باتین بنانے سے کوئی فائدہ نہوگا مین وہ
عورت نہین ہون جو کسی کے دام مین آجاؤن یہ سنکر شاہزادہ اکھاڑے
مین کود پڑا اور دونون مین کشتی ہونے لگی لوگ اس امید مین تھے کہ ملکہ
تھوڑی دیر مین زیر کرلے گی اس سے زیادہ زیادہ قوی اور بہادر تو ملکہ نے
زیر کرہی لیے ہین یہ کیا چیز ہی اور کہان تک لڑیگا لیکن شاہزادہ اسکی قوت کا
اندازہ کر رہا ہی اور دل مین کہتا ہی کہ واقع مین یہ مرد مار عورت ہی اسے بیجا
دعوی نہین ہی تمام رات کشتی رہی اور صبح کو بھی دونون لڑتے ہی رہے
جدا نہوے یہان تک کہ دوپہر دن آگیا اب تو ملکہ کا دم آگیا سانس پھولنے
لگی اور پکاری کہ اے شخص تو کون بلا ہی کہ لپٹا ہوا ہی کسی طرح سانس تیری نہین
پھولتی نہ تو تھکتا ہی کیسے کیسے زبردست مجھ سے لڑے ہین مگر زیر ہوے ہین
کوئی دن بھر سے زیادہ نہین لڑا مگر تو نے مجھے عاجز کر دیا لے یہ زور آخر ہی
میرا ہوشیار رہنا یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا بعد اسکے تجھے اختیار ہی شاہزادے نے
فرمایا کہ مین ہوشیار ہون تو اپنا حوصلہ نکال لے ماہ شیر سوار نے باز و شاہزادے
کے تھامے اور سر سینہ سے ملا کر جو زور کیا تو پانچ قدم دوڑا لیگئی جھٹکا مارا کہ
ایک گھٹنا آستانہ زمین ہوا کمر بند پکڑکر زور کیا چاہا کہ سر سے بلند کردون رفیع البخت

نے اسطرح لنگر اپنا قائم کیا کہ جنبش بھی نہوئی اب شاہزادے نے کہا کہ تم زور اپنا ختم کر چکین اب میری باری ہی تم بھی ہوشیار ہوجاؤ۔ ملکہ نے کہا مین ہوشیار ہون شاہزادے نے جواب دیا کہ کر زور کیا تو سات قدم دور لے گیا اور جھٹکا مارا کہ دونون گھٹنے زمین سے لگے رفیع الجثت نے کمر زنجیر کا بند پکڑکر اب جو زور کیا سر سے بلند کیا اور کہا کہ کہو کون شرط جیتا اور کون ہارا ملکہ نے کہا عیان راچہ بیان ظاہر ہی کہ مین آپ سے زیر ہوئی اور اپنی شرط پوری کرنے کو موجود ہون شاہزادے نے ملکہ کو چھوڑ دیا ملکہ شاہزادے کو اپنے ہمراہ لیے ہوے قصر جواہر مین آئی مسند پر تکلف پر بٹھایا سامان دعوت مہیا کیا شاہزادے نے اُن لوگون کو آزاد کیا جنھین ملکہ نے زیر کرکے غلام بنایا تھا اور کان چھید کر کو ڑیان ڈالدی تھین وہ سب مختلف مذاہب رکھتے تھے کوئی پتھر پرست کوئی آب پرست کوئی آتش پرست تھا شاہزادے نے فرمایا کہ اب آپ لوگ چاہے یہان رہین چاہے اپنے ملک کو جائین سب نے عرض کی کہ ہم آپ ایسا مالک کہان پائینگے ہم ایکدم خدا وند سے جدا ہونا پسند نہین کرتے شاہزادے نے فرمایا کہ میرے ساتھ رہنے مین دین اسلام اختیار کرنا پڑے گا کیونکہ مین مسلمان ہون سب نے عرض کی کہ جو آپ کا مذہب وہ ہمارا مذہب یہ سب کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوے ملکہ نے بڑی دھوم سے شاہزادے کی دعوت کی بعد اسکے محفل رقص و سرود آراستہ ہوئی رات بھر جشن رہا صبح کو ملکہ نے شاہزادے سے کہا کہ اب مین جاتی ہون اور اپنے باپ کو اطلاع کرتی ہون کہ مین شرط ہاری اور ایک شخص نے مجھے زیر کیا لہذا شادی میری اسکے ساتھ کردیجیے شاہزادے نے فرمایا کہ شادی بعد فتح طلسم نور آگین کے کرونگا بالفعل تم یہین رہو اور مین برائے فتاحی طلسم جاتا ہون ملکہ نے عرض کی کہ ابھی آگے بڑھنے کا قصد نہ کیجیے کیونکہ طلسم بغیر لوح کے فتح نہین ہوسکتا اور لوح طلسمی کا ملنا بسا دشوار ہی باپ اُس شخص کا اس راز سے واقف ہی جبتک وہ شریک نہوگا اور کوشش کرکے لوح آپکو نہ دلائیگا اسوقت تک جانا آپ کا درست نہین ہی اور علاوہ اسکے اگر اسوقت شادی کا موقع نہین ہی تاہم مجھے اپنے باپ سے اطلاع کرنا ضرور ہی یہ سنکر شاہزادہ خاموش ہو رہا اور ملکہ خدمت مین رازدار جادو کی روانہ ہوئی اور تمام ماجرا اپنے زیر ہونے اور دین اسلام اختیار کرنے کا بیان کیا رازدار جادو نے ملکہ کو گلے سے لگایا اور کہا ای فرزند یہ حال اپنی مان سے نہ بیان کرنا کہ وہ بڑی ظالم اور کافرہ ہی وہ مسلمان نہوگی اور تیرے مسلمان ہونے کا حال سنکر سخت ناراض ہوگی اور خدا جانے کیا فتنہ و فساد برپا کرے یہ کہکر ملکہ کے ہمراہ جانب باغ ملکہ روانہ ہوا اور شاہزادے سے ملاقات کی اور کہا کہ شہریار عالیوقار مین آپ کا دوست ہوچکا ہون مجھے دشمن نہ تصور کیجیے گا اور مین نے دین قدیم کو اپنے ترک کیا اور مذہب اسلام سے مشرف ہوچکا ہون آج

شب کو مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد بزرگ تشریف لائے ہین اور وہ ارشاد
فرماتے ہین کہ ای رازدار جادو دنیا چندروزہ ہی اسپر بھروسا کرنا عین نادانی ہی
اگر ہزار برس بھی جیے تو ایکدن مرنا ضرور ہی دین سامری پرستی کو ترک کر اور مذہب
اسلام اختیار کر کہ یہ مذہب برحق ہی یہ فرما کر مجھے کلمہ تلقین فرمایا اور مین نے خواب
مین اسلام اختیار کیا اور انھین مرد بزرگ نے آپکے آنے کی خبر بھی دی تھی اور یہ بھی
فرمایا تھا کہ وہ تمھارا داماد ہوگا اور فتاح طلسم نورآگین ہوگا تم اسکے شریک ہونا
کہ اسمین انجام تمھارا بہتر ہوگا شاہزادہ یہ سنکر نہایت خوش ہوا اور فرمایا کہ آپ کو
لوح کا پتہ معلوم ہی رازدار جادو نے کہا کہ سوا میرے اس راز سے کوئی واقف
نہین ہی پس آپ کو ساتھ اپنے اس مقام پر لیے چلتا ہون جہان کہ لوح ہی اسوقت
لوح کا لینا یہ آپکا کام ہی پھر میرا کوئی اختیار نہین ہی دہان رحم کو کام نہ دیجیے کا اسواسطے
کہ یہ اسرار طلسمی ہین یہ سنکر شاہزادہ ساتھ چلنے پر آمادہ ہوا اور ملکہ سے کہا کہ شاید
بعد میرے لشکر میرا اسطرف آجائے تو اسکا خیال رکھنا کہ یہ مقام غیر ہی ملکہ نے کہا آپ اطمینان
رکھین شاہزادہ ہمراہ رازدار جادو کے روانہ ہوا جاتے جاتے ایک محل شاہی نمودار ہوا
دروازے پر بہت سے دربان بیٹھے پہرہ قائم تھا کہ رازدار جادو دروازے پر پہونچا
دربان اس سے واقف تھے روک نہ سکے یہ سب لوگ ساحر تھے اگر یون کوئی شخص آتا
تو کیا قدرت تھی کہ داخل محل ہو سکتا بسبب رازدار جادو کے کسی نے نہ روکا رفیع الجنت
ہمراہ رازدار جادو کے داخل طلسم ہوے دیکھا کہ ایک زن جمیلہ بارہ دری کے اندر
بیٹھی ہوئی سنگار کر رہی ہی آئینہ سامنے لگا ہوا ہی اور ایک پیرزال بار بار صورت اسکی دیکھکر
بلائین لیتی ہی اور کہتی ہی کہ خداوندسامری وجمشید میرے چراغ کو روشن رکھین افسوس کہ
بانیان طلسم نے جو کلیم مین پھسا دیا ہی کو بادروازہ طلسم ہم ہی کو قرار دیا ہی یہ کہتی
جاتی ہی اور رو دیتی جاتی ہی باتین اسکی سنکر دل رفیع الجنت کا گداز ہوگیا
رازدار جادو رفیع الجنت کو لیے ہوے قریب پہونچا اور کہا کہ ملکہ مہمان کی تواضع
لازم ہی یہ شاہزادہ فتاح طلسم ہی اور تمھارے پاس آیا ہی اسے لوح دیدو کہ یہ
طلسم کو فتح کرے یہ سنکر رنگ اُس نازنین کا متغیر ہوگیا اور آنکھون سے اسکے آنسو
جاری ہوے نام اسکا ملکہ سحربیان جادو ہی اور وہ پیرزال مان اسکی ہی نام اسکا
افسون بیان ہی انکا سحر یہی ہی کہ یہ باتون مین انسان کو پتھر کا کر دیتی ہین اگر انسان
تھوڑی دیر باتین انکی سن لے تو پتھر کا ہو جائے بس جلدی سے نازنین نے
آگے بڑھکر گردن جھکا دی اور عرض کی کہ مین تو امانت دار تھی لوح حاضر ہی خنجر
کھینچیے اور مجھے قتل کیجیے کہ بغیر اسکے لوح نکلنا دشوار ہی مجھے کوئی عذر نہین ہی لیکن اتنا خیال رہے
کہ جسوقت میرا کوچ اس عالم فانی سے طرف ملک جاودانی کے ہو جائے تو لاش کو
بہرئی نن کرا دیجیے گا اسواسطے کہ تمھین لحدمین اتار کر تمھین پڑھو تلقین دیکھی تو صحبت رازدنیاز ہو جائے

اور بعد دفن جب اسطرف سے گذر ہو تو فاتحہ خیر سے اپنی کنیز کو نہ فراموش کیجیے گا
اسواسطے کہ اب سوا عقبیٰ کے دنیا کی فکر جاتی رہی یہ نازنین سحر بیان اپنی باتون مین
رفیع النجت کو لگائے ہوے ہی اور سلسلۂ تقریر تمام نہین ہوتا راز دار جادو
بار بار اشارہ کرتا ہی کہ دیر مناسب نہین ہی لیکن رفیع النجت کا ہاتھ نہین اٹھتا آخرکار
مان ملکہ کی بول اٹھی کہ میان تم رنج نکرو ایسی کنیزین تمھارے دم کے واسطے بہت ہاتھ آینگی
اسے قتل کرو اور اسی کے خون سے اسکے ہاتھ سرخ کرکے دیکھ لو اب یہی تمھاری اسکی ہی
تقدیر مین اسکی ناشاد و نامراد جانا تھا اور ہمارے مقدر مین اسکا سہرا دیکھنا نہ تھا یہ تین
سنکر دل رفیع النجت کا گداز ہوگیا کہا کہ مین ایسی طلسم کشائی سے باز آیا کہ عورتون کو قتل
کرون اور ایسی ایسی نازنینون کو ہلاک کرون یہ فرماکر اٹھ کھڑے ہوے اور راز دار جادو
سے کہا کہ چلو افسون بیان جادو نے کہا کہ ای راز دار جادو اب ہمارا کوئی قصور نہین ہی
جو ہمارا فرض تھا اسے ہم ادا کرچکے راز دار جادو نے کہا کہ ای شہریار یہ کیا غضب کرتے
ہین ان عورتون کو دست نہ کیجیے اسواسطے کہ سحر انکا انکی زبان مین ہی اگر کچھ دیر اور تامل کیجیے گا
اور باتین انکی سنتے رہیے گا تو پتھر کے ہوکر رہ جائیے گا پھر کچھ نہو سکے گا بت آپکا اٹھاکر اہل طلسم
کردیا جائیگا اور میرے واسطے بڑی خرابی ہوگی کہ مین نے آپ کو یہانتک پہونچایا ہی ورنہ آپکا
اس مقام تک پہونچنا سخت دشوار تھا رفیع النجت نے کہا کہ مجھسے تو یہ نہوگا کہ مین ایک زن بے تصور
پر تلوار اٹھاؤن اگر کوئی دیو ہوتا پہلوان ہوتا تو اس سے مقابلہ کرتا لڑتا یا مین اسپر غالب
آتا یا وہ مجھے قتل کرتا راز دار جادو نہایت پریشان ہی کہ کیا کرون اور کیونکر انکو سمجھاؤن
کہ یہ سماعت نہین کرتے ہین آدھ سحر بیان نے پھر رفیع النجت کو باتون مین لگایا اور کلام
حسرت آمیز زبان پر جاری کیے دیکھا رفیع النجت نے کہ پاؤن میرے سخت ہوے جاتے ہین
تھوڑے عرصہ مین دیکھا کہ انگلیان پاؤن کی پتھر کی ہوگئین راز دار جادو نے کہا کہ اپنی
حالت دیکھیے کہ تھوڑے عرصہ مین آپ پتھر کے ہوا چاہتے ہین جلد اسے قتل کیجیے رفیع النجت
نے مجبور ہوکر کہا کہ لوح اسکے کس مقام مین ہی ملکہ کی مان نے کہا کہ لوح کا مقام زیر ناف ہی اب جاک
کرکے نکال لیجیے آپ اسے پردہ کیا ہی رفیع النجت سمجھے کہ یہ مضحکہ کرتی ہی پلٹ کر راز دار جادو کی طرف
دیکھا راز دار جادو نے کہا کہ یہ سچ کہتی ہی رفیع النجت نے لاحول پڑھا اور کہا کہ بانیان طلسم کو
سوا اس مقام کے دوسرا مقام لوح رکھنے کے واسطے نہ ملتا تھا آصف بن برخیا کی عقل پر مجھے
تعجب ہی مگر مجبور تھے کیا کرتے خنجر کھینچا اور آمادہ ہوے لیکن حیا اسکی مقتضی نہوئی کہ اسے برہنہ کرتے
پشت کیجانب سے چاک کرکے ڈبیا نکالی پشت چاک ہوتے ہی سحر بیان جادو فرسن پھر کہنے
لگی تھوڑے عرصہ مین دم اسکا نکل گیا اب جو دیکھا تو نہ وہ حسن و جمال ہی نہ وہ سن و سال ہی کوئی پچاس
برس کے سن کی عورت ہی راز دار جادو نے کہا کہ اب آپکو میری بات کا یقین آیا یا اب بھی نہین بس اب چلیے
راز دار جادو رفیع النجت کو ساتھ لیکر باغ ملکہ مین آیا یہان ملکہ بال کھولے ہوے شاہزادے کے حق مین
دعا کر رہی تھی کہ راز دار جادو رفیع النجت کو لیے ہوے پہونچا رفیع النجت نے ڈبیہ کھولا اور لوح

لگائی ایک تختی زبرجد کی تھی اسپر کچھ نقوش کندہ تھے شاہزادے نے لوح کو گلے مین پہنا اور رازدار جادو سے کہا کہ مین بہ اسے فتاحی طلسم جاتا ہون ملکہ سے آپ خبردار رہیے گا اور میرے لشکر کی خبر بھی لیتے رہیے گا ایسا نہو کہ کوئی ساحر آکر لشکر کو تباہ و برباد کردے رازدار جادو نے کہا کہ مین دونون جانب کی خبر رکھونگا لیکن آپ نہایت ہوشیاری سے کام لیجیے گا ایسا نہو کہ مین دھوکا کھا جایے اور لوح چھنوا دیجیے تو مشکل ہوگی پھر لوح کا دستیاب ہونا بہت امکان کی بات نہوگی فرمایا کہ اپنے کام سے سب ہوشیار رہتے ہین آپ اپنے کام مین ہوشیاری کیجیے مین اپنے کام کو ہوشیاری کے ساتھ انجام دونگا یہ فرماکر ملکہ سے رخصت ہوکر جانب طلسم نورآگین روانہ ہوے جسوقت باغ سے باہر آے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم وسیارا ین عجائبات یہان سے دہنی جانب روانہ ہوکہ ابھی تجھے اپنے عزیزون سے ملنا چاہیے بعد ازان دربند طلسم پیش آینگے شاہزادہ یہ دیکھکر داہنی جانب روانہ ہوا جاتے جاتے تین پہر دن گذرا پاؤن تھک گئے اسقدر پیدل چلنے کی عادت نہ تھی مگر جب وقت آپڑا تو کیا کرین کیونکہ بغیر اسکے چارہ بھی تو نہین ہی یکایک سامنے سے ایک کوہ نمودار ہوا اور بالاے کوہ سے ایک سہانا سا ابر نمودار ہوا ہلکی ہلکی بوندیان اس ابر سے برس رہی ہین تھوڑی دیر مین تمام پتھرا کا رنگ بدل گیا پھول کھلنے لگے ہواے سرد کے جھونکے آنے لگے کہ روح کو تازگی بخشتے تھے یکایک وہ ابر شق ہوا اور ایک ساحر جلیل القدر تخت پر سوار چہرہ مثل آفتاب کے درخشان نمودار ہوا اور آواز دی کہ ای فرزند مین ماسون ہون تمھارا نام میرا سلیم جادو ہی مین تمھارے انتظار مین تھا الحمدللہ کہ تم آگئے رفیع البخت کو صورت سلیم جادو کی دیکھکر حیرت ہوئی کہ خدا نے ایسے ایسے حسین بھی پیدا کیے ہین مگر چونکہ اپنے والد ماجد یعنی بدیع الملک سے حال انکا سن چکے تھے کہ انھون نے مذہب اسلام اختیار نہ کیا تھا اور پہلے تو یہ ارادہ کیے جب قابو نہ چلا اور بدیع الملک نے بتخانہ سامری کو توڑ ڈالا بڑے بڑے ساحرون کو جان سے مارا تو سلیم جادو چلے گئے تھے لیکن بعد زمانہ گذرنے کے دنیا کے انقلاب سے ملکہ ناوک فگن سلیم جادو کی بہن اور رفیع البخت کی ماں طلسم نورآگین مین اسیر ہوگئی تھین سلیم جادو نے غیرت مین آکر بڑے تند و مد سے اپنی بہن کو چھڑایا اور آکر اس مقام پر سکونت اختیار کی اور پھر بہن کو ترغیب سامری پرستی کی دلائی ناوک فگن نے سلیم جادو کو سمجھایا آخر کار فیصلہ اس امر پر قرار پایا کہ تین یوم کے اندر اگر ہمارا خدا برحق ہی تو وہ ہمپر حقیقت مین اسلام کسی نحو طریقہ سے ظاہر کردے گا اور اگر تمھارے خداوند برحق ہونگے تو ہمپر کسی صورت سے اپنے مذہب کی حقیقت ظاہر کردینگے اور شرط یہ ہوئی کہ سحر کو دخل نہین ہی غرضکہ تیسرے روز سلیم جادو نے خواب دیکھا کہ ایک مرد بزرگ تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ ای سلیم جادو کیون عاقبت اپنی خراب کرتا ہی ترک کردین سامری پرستی کو کہ سامری بھی ایک بندۂ خدا تھا مگر کافر تھا سحر مین کمال رکھتا تھا اس خدا کو مان اور پرستش کر جسنے تمام عالم کو پیدا کیا ہی اور بہت جلد بھانجا تیرا بہ اے فتاحی طلسم آنے والا ہی اسکی شرکت کر جسوقت صبح کو آنکھ سلیم جادو کی کھلی بہن سے اپنے خواب کو بیان کیا اور مطیع اسلام ہوا چنانچہ سلیم جادو نے خواب اپنا رفیع البخت سے بیان کیا اور کہا کہ ماں تمھاری اسیر بلا ہوگئی تھی مین آکر چھڑا کر لایا ہون چلو اور ماں کو اپنی صورت دکھاؤ جب طلسم فتح کروگے تو دادا کی زیارت

بھی نصیب ہوگی یہ سنکر شاہزادہ رفیع البخت نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اب سلیم جادو کی بات
قابل اعتبار نہیں جو کچھ کہتا ہی سب صحیح ہی رفیع البخت ہمراہ اپنے مامون کے خدمت مین بلکہ ناوک فگن
لی روانہ ہوے جسوقت نظر ملکہ ناوک فگن کی چہرۂ رفیع البخت پر پڑی بے اختیار سر سینے سے
لگالیا دوسرت روئین رفیع البخت کا بھی دل بھر آیا دیر تک گریہ وزاری رہی یہ معلوم ہوتا تھا کہ
دو ابر سلے ہوے برس رہے ہین بعد اسکے ناوک فگن نے حال بدیع الملک کا پوچھا کہ کہان
ہین اور کسطرف گئے ہین رفیع البخت نے بیان کیا کہ بالفعل برائے فتاحی طلسم نطاق
تشریف لیگئے ہین ناوک فگن نے کہا کہ خیر جان رہین خوش رہین مگر ہمین بالکل بھلا دیا کہ ہم کس
کس مصیبت مین مبتلا ہوے اور انھون نے خبر نہ لی خدا تمکو سلامت رکھے کہ اسوقت مین تمنے
خبر لی بعد اسکے شاہزادے نے مان سے اجازت طلب کی کہ اب مجکو برائے فتاحی طلسم جانے
دیجیے اور آپ اسی مقام پر تشریف رکھیے جسوقت مین طلسم کو فتح کرونگا تو آپکی خدمت مین حاضر ہونگا رفیع البخت
یہ کہکر اٹھے تھے کہ ملکہ ناوک فگن نے دامن پکڑ لیا اور کہا کہ ای فرزند ابھی مجھے جی بھر کے صورت
تو دیکھ لینے دو کہ مدت کے بعد تمکو دیکھا ہی پھر کیا معلوم دیکھنا نصیب ہو یا نہو اسواسطے کہ زندگی کا
کوئی اعتبار نہین ہی یہ سنکر رفیع البخت بیٹھ گئے اور مامون سے اسنے کہا کہ جبتک مین طلسم سے
واپس نہ آؤن اسوقت تک آپ میرے لشکر کا بھی خیال رکھیے گا اور ملکہ ماہ شیر سوار کی خبر گیری بھی کرتے
رہیے گا اسواسطے کہ اب وہ عزت آپکی ہو چکی ہی اور مان اسکی دشمن خدا ہی اور ساحرہ زبردست ہی
ایسا نہو کہ وہ اسکو گرفتار کرلیجاے یہ سنکر سلیم جادو نے کہا کہ ای فرزند پھر اسے یہین کیون نہین
بلا لیتے ہو شاہزادے نے فرمایا کہ حضور کو اختیار ہی مین مانع تو نہین ہون یہ سنکر سلیم جادو باغ
ملکہ ماہ شیر سوار کی جانب روانہ ہوے وہان ملکہ باغ مین بیٹھی تھی اور شاہزادے کے
واسطے دعا کر رہی تھی کہ خداوندا یہ طلسم نہایت سخت ہی تو رفیع البخت کو فتحیاب کرنا اور مکر سے
ساحران طلسم نور آگین کے بچانا راز دار جادو دختر کو سمجھا رہا تھا کہ ای فرزند پریشان نہو
کہ پروردگار عالم نے فتاحی طلسم نور آگین کی اسی کے پاسے نام کی ہی لوح طلسمی اسکے پاس
ہی کسکی مجال ہی جو نظر بد سے اسکی طرف دیکھ سکے یہی باتین تھین کہ ابر اٹھا اور آمد ساحر معلوم
ہوئی راز دار جادو نے کہا کہ یہ تو آمد اس شخص کی معلوم ہوتی ہی جسکی طرف وہم بھی نہین
ہوتا کہ یہ آئے گا نہین معلوم یہ اسطرف کس غرض سے آتا ہی خدا خیر کرے ملکہ ماہ شیر سوار نے
کہا کہ کون راز دار جادو نے نام سلیم جادو کا لیا اتنے مین ابر شق ہوا اور سلیم جادو
تخت سحر پر سوار نمایان ہوے اور تخت انکا باغ مین اتر ا راز دار جادو اور ملکہ ماہ شیر سوار
نے پیشوائی کی اور لاکر مسند عزت پر بٹھایا اور سبب آنے کا دریافت کیا سلیم جادو نے کہا
ای راز دار جادو اپنے عزیزون کے پاس جانے کے لیے کوئی سبب کی ضرورت ہی ملکہ ہماری ہو ہی
تم سمدھی ہو اگر چلے آئے تو کیا برا کیا ہان یہ بیشک ہوا کہ پہلے سے اطلاع نہین کی تھی اگر یہ امر
تمہارے خلاف گذرا ہو تو چلے جائین راز دار جادو کو انکے مسلمان ہونے کا حال معلوم
تھا اسی وجہ سے یہ سلیم جادو کو دشمن رفیع البخت کا سمجھا تھا اور سلیم جادو کے آنے سے

پریشان ہوا تھا جسوقت سلیم جادو نے قرابت کا حال بیان کیا اور تسلی دی کہ مجھسے خوف نکرو
اسلیے کہ اب مین وہ نہین ہون جو پہلے تھا مین نے دین اسلام اختیار کیا اور اسواسطے آیا ہون کہ
اپنی بہو کو اپنی حفاظت مین رکھون یہان رہنا اسکا ٹھیک نہین ہی مبادا کوئی افتاد پڑے رفیع الحبت
میرے قلعہ مین اپنی مان ناوک فگن پاس بیٹھے ہوے ہین یہ سنکر راز دار جادو نہایت خوش ہوا
اور کہا کہ آپکو اختیار ہی یہ کنیز آپکی ہی جسوقت چاہیے لیجائیے اور اس امر کے واسطے خود تکلیف کرنے کی
کیا ضرورت تھی مجھ سے کہلا بھیجا ہوتا مین اُسیوقت ملکہ کو بھیجدیتا بلکہ خود پہونچادیتا سلیم جادو نے
کہا کہ ہم خسرون کی عزت نکرینگے تو اور عزیز کیون کرنے لگے جیسی عزت ہم اپنے خسرون کی
کرینگے ویسی ہی عزت اور عزیز بھی کرینگے راز دار جادو نے اُسیوقت سواری کا بندوبست
کرکے ملکہ کو سلیم جادو کے ساتھ کیا اور عرض کی کہ مین بھی وقتاً فوقتاً حاضر ہوا کرونگا بالفعل
میرا یہان سے جانا مناسب نہین معلوم ہوتا اسلیے کہ یہ باغ تنہا رہ جائیگا سلیم جادو نے کہا کہ
جیسا آپ مناسب جانین وہ بھی گھر ہی ہی اور یہ بھی گھر ہی مگر تکلف کو دخل نہ دیجیگا اور یہ
خیال نہ کیجیگا کہ لڑکی کی سسرال جانا خلاف عزت ہی اسلیے کہ ہم آپ سب ایک ہی ہین اگر آپ
اس قسم کے برتاؤ کیجیگا تو مجھے ملال ہوگا اور زیادہ تر ضرورت آپکے رہنے کی اسوجہ سے ہی
کہ مجکو بالفعل جلد کشتی کرکے سحر کو اپنے زور دینا ہوگا کہ بھانجا میرا اتنے بڑے طلسم کو فتح کرنے کے
واسطے جاتا ہی خدا جانے کیا آفت پیش آئے کس کس بلا کا سامنا ہو تو مین مدد کرسکون اور
ساحران طلسم سے مقابلہ کرسکون اور تا اختتام چلہ ان لوگون کی حفاظت آپکے ذمہ ہی راز دار جادو
نے کہا کہ مین انشاء اللہ ضرور حاضر ہوتا رہونگا بالفعل مین بھی استقلال کے ساتھ قیام نہین کرسکتا
ہون اسواسطے کہ شاہزادے کے لشکر کی حفاظت کرنا ہی گھر کی خبرداری رکھنا ہی حال میرا بایان
طلسم پر واضح ہوچکا ہی کہ مین نے لوح طلسمی شاہزادے کو دلوائی ہی تمام طلسم مین اس بات کا
چرچا ہی ساحر میرے دشمن ہورہے ہین سب سے بڑی دشمن خود ملکہ کی مان ہی کہ اُسکی جانب
سے ہر وقت کا اندیشہ ہی سلیم جادو نے کہا کہ بیشک تعجب ہی مگر لاکھ برخلاف ہوگی اولاد کے
ساتھ ماں کیا دشمنی کریگی مثل مشہور ہی کہ ماں پسہاری اچھی باپ لکھپتی نہین اچھا جو
محبت ماں کو اولاد کے ساتھ ہوتی ہی باپ کو ہو ہی نہین سکتی راز دار جادو نے کہا کہ آپ
اُس عورت سے واقف نہین ہین سونا جانے کسے اور آدمی جانے جسے مین اُسے خوب جانتا
ہون کہ میرا ساتھ ہوچکا ہی اُسکی دوستی بھی دشمنی سے کم نہین ہی وہ اُن عورتون مین نہین
ہی جنکا آپ ذکر کررہے ہین ؎ نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد + خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد
الحاصل سلیم جادو تو ملکہ کو لیکر رخصت ہوے اور راز دار جادو نے سامان ملکہ کا مع اُن
پہلوانون کے جنکو ملکہ نے زیر کیا تھا روانہ کردیا کہ یہ سب بھی وہین رہین اور آپ باغ مین
مقیم ہوا کسی کسی وقت جاکر لشکر کی خبر بھی لے آیا کرتا تھا اسکو تو ادھر لشکر کی حفاظت مین چھوڑا جاتا ہی

اول حال سلیم جادو کا سنیے

کہ جسوقت یہ ملکہ کو لیے ہوے اپنے مکان مین پہونچے ملکہ ناوک فگن بہو کو دیکھکر نہایت خوش

ہوئی گلے سے لگایا اور بلائین لین رفیع النجت نے شرم سے گردن نیچی کر لی بعد کچھ دیر کے اٹھی اور ان پہلوانون کے پاس آئی جو ملکہ کے زیر کردہ تھے اور اپنا دل بہلنے کی غرض سے اکھاڑا بنوایا اور سب کو لڑا لڑا کر انتخاب کرنا شروع کیا کہ کون کیسا ہی اور کون کیسا ہی تاکہ حسب مراتب عہدہ انکے سپرد کیے جائین وہان سلیم جادو نے ملکہ ناوک فگن سے کہا کہ مین برائے چلہ کشی جاتا ہون کہ بروقت ضرورت رفیع النجت کی مدد کر سکون تم ہوسے اپنی بہت ہوشیار رہنا اور تا وقتیکہ چلہ میرا تمام نہوے خبردار کسی کو میرے پاس نہ بھیجنا اسواسطے کہ اگر چلہ ٹوٹ گیا تو محنت ضائع ہو جائیگی یہ کہکر جانب حجرہ سحر روانہ ہوے انہین بھی چلہ کشی مین چھوڑا جاتا ہی اب یہان سے شمہ حال ملکہ ماہ دل افروز جادو نرجہ اسرار جادو کا بیان کیا جاتا ہی کہ یہ اپنے قصر مین بیٹھی ہوئی ہی مصاحبین حاضر ہین ذکر ہو رہا ہی کہ یہ زمانہ بربادی طلسم کا ہی اور سامری پرستون پر بنتا ہی آیا چاہتی ہی کہ ایک مصاحب نے مسکرا کر کہا پھر آپکو تو خوش ہونا چاہیے اسواسطے کہ آپکے شوہر بھی بدخواہ طلسم ہین آپکو بھی بربادی طلسم سے خوش ہونا زیبا ہی ماہ دل افروز نے کہا یہ کیا صاف بیان کرین اس معمہ کو نہین سمجھی اسنے کہا کیا آپکو خبر نہین کہ آپکے شوہر نے طلسم کشا کو لوح دلوادی اور دختر آپکی اُس سے زیر ہوکر شرط ہارین اقرار یہ ہوا ہی کہ بعد فتح طلسم کے شادی ملکہ کی طلسم کشا سے کیجائیگی یہ سنکر چہرہ ماہ دل افروز کا سرخ ہو گیا کہا کہ بس آیندہ سے اسطرح کی دریدہ دہنی نکرنا ورنہ گدی سے زبان کھینچ لونگی یہ سنکر وہ مصاحب کانپ گئی اور کہا کہ اگر یہ خبر غلط ہو تو جو مزاج مین آئے وہ سلوک میرے ساتھ کیجیے گا اور اگر یہ خبر صحیح نکلی تو آیندہ سے مجھے درد غگو کبھی نہ کہیے گا مین ایسی بات بھلا بے سمجھے منہ سے نکال سکتی تھی ماہ دل افروز نے کہا کہ تجھے اپنے دعوے کا ثبوت دینا ہوگا اسنے جھلا کر جواب دیا کہ جاکر مکان سلیم جادو مین دیکھ آیئے دختر آپکی ملکہ ناوک فگن کے پاس موجود ہین اس سے پہلے بھی کبھی ایسا ہوا تھا ہمیشہ سلیم جادو سے اور آپ لوگون سے چشمک رہا کرتی تھی بلکہ رفیع النجت ہی ابھی برائے فتاحی طلسم روانہ نہین ہوا ہی وہ بھی وہین موجود ہی ماہ دل افروز نے کہا کہ اگر ایسا ہی تو مین دونون کو گرفتار کیے لاتی ہون اور مبتلاے بلا کرتی ہون اسلیے کہ ایک دختر اور دوسری ایسی نکلی کہ ایک بت پرست کے ساتھ شادی پر راضی ہو گئی مجھے ہرگز منظور نہین ہی کہ میری دختر کی شادی ایسے شخص سے ہو جو سامری پرستون کا قاتل ہو یہ کہکر کچھ اسم سحر دم کرکے بازوون پر ہاتھ پھیرے کہ پر پرواز پیدا ہوے اور اڑکر جانب مکان سلیم جادو روانہ ہوئی اُسوقت ہو نچی کہ ملکہ ماہ شیر سوار پاس اپنی ساس ملکہ ناوک فگن کے اگردن جھکائے بیٹھی تھی اور رفیع النجت رخصت طلب کر رہے تھے کہ اب مجھے اجازت ہو جو مین جاکر طلسم کو توڑ دون اور اپنے دادا کو رہا کرون کہ ایک مرتبہ ماہ دل افروز کو غصہ آیا اور کہا کہ افسوس یہ دختر بد اختر یہان بیٹھی ہی بس یہ کڑکی اور پنجہ بنکر ماہ شیر سوار پر گری اور اٹھا لے چلی گئی پہلے دفعہ کو لاکر قید کیا اور بعد اسکے تلاش رفیع النجت مین روانہ ہوئی چونکہ یہ واقف تھی کہ رفیع النجت کے پاس لوح طلسمی ہی سحر اسپر اثر نہ کریگا ایک عیار بچی اور چند مصاحبون کو ساتھ لیکر روانہ ہوئی دون

جسوقت پنجہ گرکرماہ شیر سوار کو لیگیا ہی تو رفیع النجت اور ملکہ ناوک فگن نہایت پریشان ہوئے کہ ملکہ کو کون لیگیا رفیع النجت نے کہا کہ مین جاتا ہون اسواسطے کہ سوا ساحران طلسم کے یہ کام دوسرے کا نہین ہی یہ فرماکر روانہ ہوتے جاتے ایک صحرا مین پہونچے دیکھا کہ چند نازنینین ایک مقام پر جمع ہین جلسہ رقص و سرود کا ہی ایک نازنین جسکی وضع اور لباس سے پایا جاتا ہی کہ یہ سب کی افسر ہی مسند سے لگی بیٹھی ہی ناچ دیکھ رہی ہی لیکن آنکھون سے آنسو جاری ہین شاہزادہ اس جلسہ کی طرف چلا کہ دیکھا چاہیے یہ کون نازنین ہی ادھر نظر اس نازنین کی رفیع النجت پر پڑی پکار ہی کہ ع اب بھی آئے تو مہربانی کی + جس روز سے خواب مین صورت دکھاکر گئے اسدن سے ہمنے اسی صحرا مین قیام اختیار کیا گھر بار چھوڑا عزیز و اقارب چھوڑے بقول شاعر ؎ یاری تجھ سے کیا کی پیدا ہر ایک سے یار نہ چھوٹا + احباب چھٹے اغیار چھٹے ہر اپنا بیگانہ چھوٹا + غمنوش جدائی جیسے ہوے غم کھاکے پلے خون پیکے جیے + کھانا کیسا پینا کیسا پانی چھوٹا دانا چھوٹا + اس اسطرح کے اشعار عشق آمیز پڑھکر اٹھی اور شاہزادے کی طرف بڑھی شاہزادہ حیران ہی کہ یہ کون نازنین ہی سب نے رفیع النجت کو حلقہ مین لے لیا کوئی کہنے لگی واہ میان کوئی ایسا بھی کرتا ہی کہ ایک مرتبہ صورت دکھاکر گئے تو پھر خبر بھی نہ لی دیکھو تو ہماری ملکہ کا کیا حال ہوگیا ہی کہ چار ہی دن مین رنگت زرد ہوگئی ہی منہ اُتر گیا ہی آنکھون مین حلقے پڑگئے ہین بس اب ہم آپکو یہان سے نہ جانے دینگے ملکہ نے کہا کہ مرد کی ذات بیوفا ہوتی ہی کبھی انکی دوستی پر بھروسا نہ کرنا چاہیے ؎ وفا کا لاکھ طرح سے کرے قرار کوئی + کرے کسی کی نہ الفت کا اعتبار کوئی + اس اسطرح کی باتین کرکے مسند پر بٹھایا شاہزادہ حیران ہی کہ مین کہان آیا اور کس بلا مین پھنس گیا ماہ شیر سوار کا خیال بھی جاتا رہا فرمایا کہ آپ اپنے نام نامی سے آگاہ کیجیے کہ گل کس چمن کی ہین گوہر کس صدف کی ہین ملکہ نے کہا کہ آپکو میرے نام سے کیا کام ہی مین بدنصیب اپنا کیا نام بتاؤن میری تو وہی حالت ہی ؎ نہ بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون + مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون + مین کیا کہون کہ کون ہون سو دا بقول درد + جو کچھ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون + یہ باتین کرتی ہوئی فریب شاہزادے کے آکر بیٹھ گئی اور رونا شروع کیا رفیع النجت نے کہا کہ رونے کا کیا سبب ہی ملکہ نے کہا کہ اب انجام کو روتی ہون کہ آپ پھر چلے جائیے گا اور مجھے تڑپائیے گا جبتک شاہزادہ کوئی جواب دے ایک عورت بول اٹھی کہ اب یہ جاسکتے ہین ہم ابھی تو شادی آپکی انکے ساتھ کیے دیتے ہین رفیع النجت عجب پریشانی مین ہین کہ یا اللہ یہ کیا آفت ہی مین کس بلا مین پھنس گیا چپکے بیٹھے دیکھ رہے ہین کہ اتنے مین ایک عورت نے آکر کہا بیشک روز نیک و ساعت سعید اس سے بہتر نہوگی کہ عاشق و معشوق ایک جا ہین بس اسیوقت عقد ہوجانا چاہیے یہ کہکر تربچ خوشبودار سینے پر رفیع النجت کے کھینچ مارا رفیع النجت نے کہا کہ کیا خوب پوچھنا نہ پوچھنا نہ جواب نہ قبول کیا زبردستی کا نکاح ہی ایک ادھر بول اٹھی کہ جب دو دل راضی تو کیا کرے قاضی رفیع النجت نے کہا کہ ابھی راضی کون ہی

لیکن تیز خوشبودار جو سینے پر پڑا وہ خوشبو اسکی ناک مین گئی شاہزادہ جھومنے لگا نشہ سا ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد مارکہ بیہوش ہوا ساتھ ہی اُس نازنین نے نعرہ کیا کہ منم ملکہ نازک خرام عیارہ ماہ دل افروز یہ کہکر اسنے آواز دی کہ ای ملکہ آفاق نشریف لائیے اور اس اپنے گنہگار کو لیجائیے ساتھ اس آواز کے صحرا سے ماہ دل افروز نمودار ہوئی اور رفیع الجنت کو دیکھکر پیچھے ہٹی نازک خرام سے کہا کہ تو نے غضب کیا ابھی تک لوح اسکے گلے سے نہین اتاری اگر اس اثنا مین اسے ہوش آجاتا یا کوئی مددگار اسکا آجاتا تو ہم کیا کر سکتے تھے نازک خرام نے جلدی سے لوح گلے سے رفیع الجنت کے اتار لی اب ملکہ ماہ دل افروز نے رفیع الجنت کو اپنے تخت سحر پر ڈالا اور سینے ہوئے مکان مین آئی اسیر غل وزنجیر سحر کرکے ہوشیار کیا جسوقت آنکھ شاہزادے کی کھلی اپنے کو ایک سنسان مقام پر پایا پوچھا کہ مین کہان ماہ دل افروز نے کہا کہ وہان فضا مین اور آغوش مرگ مین اور کشش بے نیاز حیرت تھی کہ تو نے میری دختر نیک اختر کو بہکا کر مسلمان کیا اور اُس سے عقد کا ارادہ رکھتا تھا اسی لئے تجھ پر یہ آفت ہوئی کہ تو ماہ دل افروز کی دختر سے عقد کرے دیکھ تو اب تجھے کیا مزہ چکھاتی ہون رفیع الجنت نے کہا ای ملکہ افسوس یہ ہی کہ مین آپکو جواب سخت نہین دے سکتا اگر کوئی دوسرا میری نسبت ایسی سخت کلامی کرتا تو زبان گدی سے کھینچ لیتا مگر مین ایسا بے شرم نہین ہون کہ آپکی نسبت ایسا سخت زبان پر جاری کرون اگر آپکے نزدیک مین ظالم ہون تو آپ شوق سے مجھے قتل کیجئے یا قید جو مزاج مین آوے اگر میرے خدا کو میرا بچانا منظور ہی تو وہ مجھکو بچائیگا اور اگر جان آپکے ہاتھ سے ہی تو بہتر ہی اسکا بھی کوئی غم نہین لیکن سخت کلامی کرنا مناسب نہین یہ شیوہ شرفا اور روسا کا نہین ہی رفیع الجنت نے اسطرح کے کلام کیے کہ ماہ دل افروز اسکی دریدہ دہنی پر پشیمان ہوئی لیکن دشمنی سے باز نہ آئی بعد تھوڑی دیر کے کہا کہ ای رفیع الجنت اسوقت تم سے مناسب نہین کہ تم مجھ سے سعادت اطوار اور نیک شعار ہو مگر مجبوری یہ ہی کہ تم بت پرست اور دشمن سامری پرستان ہو اسوجہ سے قتل تمھارا جملہ واجبات سے ہی پہلے تمکو قتل ضرور کرونگی پھر بادشاہ تیغ سوار کو طلب کیا جسوقت قید ماہ شیر سوار کی آئی شاہزادہ ملکہ کو دیکھکر بیہوش ہو گیا اور ملکہ بھی صورت شاہزادے کی دیکھکر رونے لگی پھر ماہ دل افروز کو رخصت فرمایا اور دونون کو ساتھ لیکر خدمت پیران جادو مین روانہ ہوئی ملکہ ماہ تیغ سوار کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھا لیا تھا اور قید شاہزادہ رفیع الجنت کی ملازمین کے حوالے کر دیا تھا شاہزادہ اسی حالت مین دیکھتا چلا جاتا ہی کہ یکایک ایک قصر سات درجہ کا نظر آیا کہ ہر درجہ اسکا دوسرے درجہ سے بلند تھا اور ہر درجہ کے وسط مین ایک حوض تھا کہ تہ آب ناب سے بھرا ہوا تھا اور گرد اُسکے مراحیان مرصع کار جام جواہر نگار رکھے ہوے تھے اور ہر درجہ فرش تکلف سے آراستہ و پیراستہ تھا اور رنگ بھی ہر ایک کا مختلف تھا کسی درجہ کا رنگ سبز تھا اور وہان کا فرش سامان آرائش وغیرہ سب چیزون کا ہر تین کسی درجہ کا رنگ سرخ تھا اور وہان کا سامان بھی سرخ رنگ کا تھا کوئی درجہ زنگاری کوئی زرد کوئی سیاہ کوئی سفید کوئی صندلی اسیطرح

چھ درجے تو بلور رنگین کے تھے اور سامان بھی اُنکا ویسا ہی تھا اور ساز و سامان راحت
بکثرت موجود تھا لیکن سا توان درجہ بلور سفید کا تھا اور سب درجون سے بلند تھا شیشہ آلات
وغیرہ عجب چیزین وہان کی سفید تھین وسط مین ایک شامیانہ حریر سفید کا کھنچا ہوا تھا کہ
تمام نقرئی کام اُسپر بنا ہوا تھا اور جا بجا کنول ہیرے کے نصب تھے جو بین اُسکی مرصع کار
والماس نگار تھین جھالر موتیون کی عجب لطف دے رہی تھی کہ ہر موتی برابر بیضۂ کنجشک کے
تھا نیچے شامیانہ کے فرش نہایت صاف و شفاف بچھا ہوا تھا اور صدر مین ایک تخت جواہر نگار
بچھا ہوا تھا اُسپر ایک کرسی بھی جواہر نگار لگی ہوئی تھی کہ وہ بھی نہایت پر تکلف تھی پائے
اُسکے ایک ڈال بلور سفید کے تھے اور تخت کے کچھ فاصلے سے داہنی اور بائین جانب سات
کرسیان پر تکلف اور مرصع کار بچھی ہوئی تھین اور تخت کے پس پشت چار سو کرسیان
اور صندلیان زرین بچھی ہوئی تھین رفیع البخت یہ ساز و سامان دیکھکر نہایت متحیر
تھے کہ اسقدر جواہر کہان سے آگیا اب اور قریب پہونچے تو دیکھا کہ ہر درجہ کے لائق
اُسمین لوگ بھی موجود ہین کہ دبدبہ اور وضع اُنکی شرفا اور امرا کی سی ہی اور نوکر چاکر بلا زین
وغیرہ اپنے اپنے منصب کے موافق کام مین مشغول ہین اور ایک ساحر برآمدہ برشکل رہا ہی گویا کسی کا
منتظر ہی اتنے مین ایک پیر مرد نظر آئے لباس نہایت سفید و پر تکلف پہنے ہوے تھے جریب
ہاتھ مین دوسرے ہاتھ مین تسبیح مروارید آبدار کی اور چند لوگ اور مشائخ وضع اُنکے ہمراہ
اور سات نقابدار سات رنگ کا لباس پہنے ہوے اول پیر مرد آکر صدر مین اس کرسی پر
بیٹھے جو تخت پر بچھی ہوئی تھی بعد انکے ساتون نقابدار ساتون کرسیون پر بیٹھے اور وہ لوگ
جو مشائخ وضع تھے پیر مرد کے گرد تخت پر بیٹھے اتنے مین ماہ دل افروز جادو نے شاہزادے
کو تو اسی مقام پر چھوڑا اور اپنی دختر کو لیے ہوے پیر مرد کی طرف چلی سامنے جاکر سلام کیا
پیر مرد نے غور سے دیکھا اور کہا کہ خیریت ماہ دل افروز نے کہا کہ خیریت کہان اتنے مین
دیکھا کہ چار سو نقابدار بادلہ پوش پیدا ہوے ایک نقابدار سبز پوش بمرتبہ سرداری اُنکے
آگے آگے تھا جسوقت ان حاضرین جلسہ نے نقابدار سبز پوش کو آتے ہوے دیکھا
سب برائے تعظیم اُٹھ کھڑے ہوے اور چند قدم آگے بڑھکر استقبال کیا نقابدار سبز پوش
برابر پیر مرد کے آکر بیٹھا اور چار سو نقابداران بادلہ پوش پس پشت کرسی ہاے زرین پر بیٹھے
اب پیر مرد اُٹھا اور ایک کتاب میز پر کھلا کر رکھی جو سنسکرت زبان مین تھی کہ بزبان ہنومان
کے ساتھ منسوب ہی پس اُس کتاب کو پڑھنا شروع کیا اور ترجمہ اسکا بیان کیا حضار جلسہ
جھوم رہے تھے ایک صفحہ پڑھکر پیر مرد نے کتاب بند کردی اور پھر اُسی کرسی پر بیٹھ گیا یہ پیر مرد
نبیرۂ جمشید ہی نام اسکا پیران جادو ہی ہر ساحر اسکی کمال عزت کرتا ہی اور سب اسکو
خداوندزادہ اپنا تصور کرتے ہین کہ ایک مرتبہ ماہ دل افروز پھر سامنے پیر مرد کے آئی
اور دست ادب بستہ کھڑی ہو کر عرض کی کہ ای شہنشاہ عدل گستر نبیرۂ خداوند جمشید
مین آپ سے اپنی داد چاہتی ہون کہا ہر چند کہ وقت کم ہی اور قصہ تیرا طولانی ہی مگر بیان کر

یا کہتی ہی ماہ دل افروز نے عرض کی کہ تمام عمر کی کمائی ایک دختر خدا وند سامری و جمشید
نے عنایت کی تھی اب وہ بھی میرے ہاتھ سے جاتی ہی اور گھر میرا بے چراغ ہوا جاہتا ہی
کہکر تمام حقیقت وارفتگی ماہ شیر سوار کی اور شورش افزائی رفیع البخت کی بیان
کی اور کہا کہ مین نے حضور کے اقبال سے طلسم کشا کو بیع لوح گرفتار کر لیا ہی لیکن فکر
یہ ہی کہ جسوقت طلسم کشا قتل ہو جائیگا تو ماہ شیر سوار اسکی محبت مین خودکشی کرلے گی
مین اسیواسطے اسکو لیکر حضور مین حاضر ہوئی ہون کہ اگر آپ نظر توجہ فرمائینگے تو مطلب
برآری ہو جائیگی غرض میری یہ ہی کہ ماہ شیر سوار عشق رفیع البخت سے دل برداشتہ
ہو جائے اور دین اسلام کو ترک کرکے اپنے مذہب قدیم پر آجائے اور یہ ممکن نہو تو
مجکو منظور ہی کہ ماہ شیر سوار بھی رفیع البخت کے ساتھ قتل ہو جائے لیکن بعد ماہ دل افروز
کے مجھے زندگی اپنی تلخ ہو جائیگی جسوقت پیران جادو نے یہ کلام ماہ دل افروز کے
سنے تو ماہ شیر سوار کو سامنے اپنے طلب کیا اور تمام ماجرا پوچھا ماہ شیر سوار نے حقیقت حال
بیان کی پیران جادو نے کہا کہ اطاعت والدین کی واجب ہی جو امر اُنکے خلاف مزاج ہو وہ
کیون کرتی ہو ماہ شیر سوار نے عرض کی کہ مین شرط ہار چکی ہون کہ اُس سے زیر ہوئی
ہون شرط میری یہی تھی کہ مین جسے زیر کرون وہ میرا مطیع و منقاد ہو اور جو مجکو زیر
کرے مین اُسکی مطیع ہوتی ہون مین عہد کے خلاف ہرگز نکرونگی زمانہ مجکو کیا کہے گا
اور اطاعت والدین کی جن امور مین واجب ہی وہ اور ہین ایسی باتون مین
اطاعت والدین کی واجب نہین ہی اگر والدین کافر ہون تو اولاد پر واجب نہین
ہی کہ وہ بھی والدین کے ساتھ جہنم مین جلے اور دین باطل کو اختیار کرے مذہب
برحق سے روگردانی کرے اور شادی کا بھی والدین کو اُسوقت تک اختیار
ہی جب تک اولاد نابالغ ہو مین کسی طرح رفیع البخت سے روگردانی نکرونگی ہرچند
پیران جادو نے پند و نصائح کیے مگر ماہ شیر سوار کے دل پر کوئی اثر نہوا اور یہ شعر
کئی بار پڑھا ؎ جز حرف عشق نیست سراسر بیان ما ✦ چون نیک بنگری یک سخن گذرد بر زبان ما
جب پیر مرد اور ماہ دل افروز نے یہ حالت ماہ شیر سوار کی دیکھی تو نہایت تعجب ہوا
کہ یہ وہی لڑکی ہی جسکو مرد کے نام سے نفرت تھی اور خود مردم کش تھی مگر دفعتہً دل
اسکا ایسا شیدا و رفیع البخت پر مائل ہوا کہ دین و دنیا کو ترک کر دیا عزت و آبرو کا
پاس جاتا رہا ماہ دل افروز تو زار زار رونے لگی گاہ شیر سوار کے تیور بل رہے تھے
بار بار اشعار عشق انگیز پڑھتی تھی اور کہتی تھی کہ مجھے بھی طلسم کشا کے ساتھ قتل کرو کہ
بعد اسکے مجھے ایکدم زندہ رہنا گوارا نہین پیران جادو نے ماہ دل افروز کو نالان
و گریان دیکھکر بہت تسلی دی اور کہا کہ تم گھبراؤ نہین مین ابھی اسکا انتظام کیے دیتا
ہون یہ کہکر خادم کو اشارہ کیا کہ ایک جام گلاب سے لبریز کرکے لے آخادم گیا اور
عرق گلاب سے جام زرین لبریز کرلایا پیر مرد نے پائون نقابدار سبز پوش کرسی نشین کے

اُس گلاب سے وصلاسے اور ماہ دل افروز کو دیا کہ دختر کو اپنی پلاوے ماہ شیر سوار کو اُسوقت ہشا دیا تھا جبکہ یہ عمل کیا ہی ورنہ وہ پانون کا دھوون کبھی نہ پیتی گلاب کے دھوکے اور روا کے بہانے ملکہ کو گلاب پلادیا بس جیسے ہی اُسکا ایک گھونٹ حلق کے نیچے اُترا ہی کہ دفعتہً چہرہ ماہ شیر سوار کا مسخ ہوگیا اور دل شاہزادہ رفیع البخت کی جانب سے ہٹ گیا گویا کبھی کی شناسائی نہ تھی ایسی قلب ماہیت ہوگئی کہ نام سے شاہزادہ رفیع البخت کے نفرت ہوگئی اب ماہ دل افروز جس بات کو کہتی ہی اُسے ماہ شیر سوار قبول کرلیتی ہی اب پیران جادو نے ماہ دل افروز سے کہا کہ اب اسوقت سے کوئی شخص نام رفیع البخت کا سامنے اسکے نہ لے اگر کوئی شخص نام شاہزادہ کا اسکے سامنے لے لے گا تو یہ غضبناک ہوکر اپنے کو ہلاک کرڈالے گی اور خیال کرے گی کہ کیون مین اس شخص سے ملی جو بدنام ہوئی اور اگر ہلاک ہوئی تو پھر رفتہ رفتہ اثر رفیع البخت کا بڑھنے لگے گا ہرچند کہ اسوقت دل سے اُسکے محبت رفیع البخت کی نہ رہ گئی ہی مگر یہ بات ابھی قابل اعتبار نہین ہی جب اسکو ایک زمانہ گذر جائے تو اثر باطل ہوگا یہ سنکر ماہ دل افروز نے اپنے ملازمین سے کہا کہ اگر کوئی شخص سامنے ماہ دل افروز کے نام شاہزادہ رفیع البخت کا لے گا تو زبان گدی سے کھنچوا لیجائیگی یہ کہکر طوق وزنجیر ہتکڑیان بیڑیان وغیرہ دورکین اور پیر مرد نے ماہ شیر سوار کو علیحدہ بھجوادیا بعد ازان ماہ دل افروز نے پیران جادو سے کہا کہ اب طلسم کشا کو لاؤ وہ کہان ہی ماہ دل افروز نے اپنے ملازمین کی طرف دیکھا کہ یہین ملکہ کی قید رفیع البخت کی لیے ہوئے سامنے آئین جبکہ شاہزادہ مجمع ساحران مین آیا اور نظر سب کی شاہزادے کے جمال جہان آرا پر پڑی وجد کرنے لگے کہ ایسے حسین بھی دنیا مین ہوتے ہین لیکن ماہ دل افروز نے پیران جادو سے کہا کہ حضور مین دادخواہی چاہتی ہون اب مجھکو اجازت ملے کہ مین اسکو قتل کرون یہ سنکر پیران جادو نے کہا کہ ای ماہ دل افروز بیحد تعجب ہی کہ تم ایک رکن طلسم ہوکر ایسی بات کی خواہش کرتی ہو جو آئین طلسم کے بالکل خلاف ہی کیا تمھین معلوم نہین کہ قیدی کو بعد چالیس روز کے قتل کرتے ہین اور چالیس دن تک قیدیان طلسمی مین مقید رکھتے ہین تاکہ کوئی عذر وحیلہ باقی نرہے اور جسکو دعوے چھڑا لیجانے کا ہو وہ یہ نہ کہسکے کہ اگر اہل طلسم اسکو قتل نہ کرڈالتے تو ہم چھڑا لیتے جب چالیس دن تک قید رکھکر قتل کرینگے تو پھر یہ کوئی نہین کہسکتا ہی اور کہے بھی تو ہم جواب دے سکتے ہین کہ چالیس روز مین کیون نہ رہا کرلیا ماہ دل افروز نے کہا کہ مین اس قاعدہ سے واقف ہون مگر یہ عام قاعدہ ہی کہ ہر قیدی بعد چالیس روز کے قتل کروالا جاتا ہی اور یہ طلسم کشا ہی اسکا ایک دم رکھنا بھی اچھا نہین ہی اسلیے کہ سبا دا یہ رہا ہو جائے اور پھر فتنہ وفساد برپا کرے پیران جادو نے کہا کہ خلاف قاعدہ کسی طرح نہین ہوسکتا لیکن تم اطمینان رکھو اب یہ رہا نہوسکے گا ماہ دل افروز خاموش ہورہی پیران جادو نے کہا کہ لوح کہان ہی ماہ دل افروز نے لوح پیش کی

پیران جادو نے نقابدار سیاہ پوش کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہ تمہارے سپرد ہی اسے لیجاؤ اور نہایت حفاظت سے رکھنا اور اب ایکدم جہان نہ ٹھہرو یہ سنگر نقابدار سیاہ پوش اپنے مسکن کی جانب روانہ ہوا بعد اسکے پیر مرد نے نقابدار زرد پوش کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہ قیدی تمہارے حوالے ہی اسے لیجاؤ اور نہایت احتیاط سے رکھنا یہ سنگر نقابدار زرد پوش کہ داروغۂ محبس طلسمی ہی اور داروغۂ زندان ہی قیدر فیع البخت کی اپنے ہمراہ لیکر جانب محبس طلسمی روانہ ہوا یہان صحبت برخاست ہوئی سب اپنے اپنے گھر کو گئے اور ملکہ ماہ دل افروز اپنی دختر کو ہمراہ لیے ہوے اپنے قصر کی جانب روانہ ہوئی

اب اول حال شاہزادۂ رفیع البخت کا سنیے

کہ یہ مسلسل و مطوق نقابدار زرد پوش کے ساتھ چلے جاتے ہین جاتے جاتے دور سے ایک چار دیواری سنگ مرمر کی نظر آئی ایک جانب بہت بڑا آہنی پھاٹک لگا ہوا تھا جسوقت نقابدار رفیع البخت کو لیے ہوے دروازے کے اندر داخل ہوا دیکھا شاہزادے نے ایک صحن عالیشان ہی اور ہر چہار طرف بڑے بڑے دالان بنے ہوے ہین اور آگے انکے سائبان بچتہ ہین اور ہر دالان کے پہلو مین ایک ایک حجرہ بنا ہوا ہی اور سب دالان فرش و فروش چھت پردون سے آراستہ ہین بیچ مین چوکہ تخت کا لگا ہوا ہی اور پہلو کے دریمن پلنگ نہایت نفیس پائے انکے منقش چادرین سفید بچھی ہوئی کیے نہایت نرم لگے ہوے ہین سیج بند کسے ہوے ہین پلنگ پوش نہایت نفیس پڑے ہوے ہین اور ہر مکان مین ایک ایک زندانی طلسم مسند پر تکلف پر بیٹھا ہوا ہی نہ ہتکڑی ہی نہ بیڑی کوئی علامت قیدی ہونے کی نہین پائی جاتی ہی خادم وغیرہ بھی حاضر ہین اور اسباب و زینت ہر مکان مین قرینہ سے لگا ہوا ہی اور خوانہاے طعام رنگا رنگ میوہ جات تر و خشک قابون اور پلیٹون مین چنے ہوے ہین اور چوکیون پر سلفچیان آفتابے مع زیر انداز پر تکلف رکھے ہوے ہین اور جگیردان عطردان گلدان اگالدان وغیرہ ظروف طلائی و نقرئی قرینہ سے رکھے ہوے ہین ایک جانب سبو چہ ہاے گلابی مسی گھڑونچون پر رکھے ہوے صافیان شادیانہ کی آنچ پڑی ہوئی ڈنگیان بجھے جھرنے طلائی و مرصع کار طاس اور صراحیان زرنگار رکھی ہوئی ہین ہر مکان مین سامان امیرانہ موجود ہی قیدی مثل امیرون کے مسند سے لگے بیٹھے ہین اور صحن چمن مین ایک ایک حوض چار گز سے چار گز مربع آب صاف و شفاف سے بھرا ہوا ہی اور گرد اسکے چار چمن گلہاے خوشبودار و نوگلون سے آراستہ ہین اور وسط زمان مین ایک نہر جاری ہی اور کنارے پر اسکے ایک بنگلہ بیٹھکا بنا ہوا ہی روبرو اس بنگلہ کے اکھاڑا بنا ہوا تھا چارون کونون پر اس اکھاڑے کے چار درخت پیپل کے لگے ہوے اور جسقدر زندانیان طلسم تھے سب کے

چھوڑ دن سے آثار شاہی و شہریاری ہویدا ہین اور اکثر مکان خالی پڑے تھے مگر سازوسامان
اُنمین بھی موجود تھا کہ نہ معلوم کس وقت قیدی آجائے پس نقابدار زرد پوش
نے شاہزادہ اور رفیع البخت کو بھی لاکر ایک مکان خالی مین مسند پر بٹھا دیا جب شاہزادہ
نے خیال کیا تو قید آہن جسم پر نہین ہی دست و پا بھی متحرک ہین کوئی علامت قید کی پائی
نہین جاتی نقابدار زرد پوش شاہزادے کو چھوڑکر خود کمین چلا گیا جسوقت مجموعہ
زندان طلسمی کی نظر شاہزادہ اور رفیع البخت کے جمال بے مثال پر پڑی سب کے سب
گرد اُس شمع حسن و خوبی کے جمع ہوگئے اور حال پوچھنے لگے شاہزادے نے اپنی کیفیت
ابتدا سے انتہا تک بیان کی اب شاہزادے نے ان لوگون کا حال پوچھا کہ آپ لوگ
کیسے اسیر ہین اور ساتھ اسیر ہوے یا جدا جدا اور کس کس ملک کے رہنے والے ہین
کیا کیا مذہب رکھتے ہین ان لوگون نے اپنی اپنی گذشتہ حالت تا حال اسیری بیان کی
اور مذہب بھی مختلف بیان کیے بعد ازان شاہزادے نے فرمایا کہ مجھے سخت تعجب ہی اسواسطے
کہ اس مقام کو زندان کیون کہتے ہین نہ تو کوئی علامت قید کی پائی جاتی ہی نہ کسقسم
کی تکلیف ہی اس زندانخانہ کو عشرت سرا کہنا چاہیے اُن لوگون نے عرض کی کہ حضور
یہ عشرت سرا نہین بلکہ عبرت سرا ہی کیونکہ آپ نے آغاز پر نظر فرمائی ہی انجام کا حال بھی
آپکو معلوم نہین ہی طریقہ یہان کا یہ ہی کہ چالیس روز تو قیدی کو نہایت آرام دیتے
ہین ناز و نعمت سے پرورش کرتے ہین اور بعد چالیس روز کے قتل کرڈالتے ہین
کل یہ حال آپ پر بھی روشن اور منکشف ہو جائیگا اسواسطے کہ آپ ابھی نو وارد اور تازہ
اسیر ہین آپکو ابھی قتل نکرینگے ہم لوگون مین سے جسکے دن پورے ہوچکے ہین وہ قتل
کیا جائیگا بانیان طلسم نے ترتیب پر بنا کی ہی کہ جسطرح مقدم و موخر اسیر ہون اُسیطرح
قتل بھی کیے جائین جو پہلے اسیر ہوا ہی وہ پہلے قتل ہو اور جو بعد کو گرفتار بلا ہوا ہی وہ
بعد کو قتل ہو مثلاً آپ ہم چونتیس آدمیون کے بعد اسیر ہوے ہین تو اسیطرح قتل
بھی کیے جائینگے کہ جب ہم مین سے کوئی نہوگا اُسوقت باری آپکی آئیگی اور جو لوگ
بعد آپ کے اسیر ہوکر آئینگے وہ آپکے بعد قتل ہونگے اب طریقہ قتل سنیے وہ یہ ہی کہ
صبح کو ایک نقابدار سرخ پوش آتا ہی اور وہ اکھاڑے مین کھڑے ہوکر گردش کرتا ہی
اور کہتا ہی کہ ای اسیر طلسم نجکوداروغۂ زندان نے کسلیے رکھا تکلیف دی یا آرام
پہونچایا قیدی کہتا ہی کہ بہت آرام دیا نقابدار کہتا ہی کہ قوت تیری پہلے سے کچھ کم ہوگئی
یا اُسی قدر ہی جتنی کہ قبل اسیری تھی قیدی بیان کرتا ہی کہ بلکہ کچھ زائد معلوم ہوتی ہی
اسلیے کہ یہان کوئی غم سوا غم اسیری کے نہین ہی نچا اُسوقت نقابدار سرخ پوش کہتا
ہی کہ ای شخص اگر تو مال و دولت چاہتا ہی اور رہائی کا طالب ہی تو مجھسے مقابلہ کرکے
مجھے سر پنجۂ مردی و مردانگی سے زیر کر تو تمنائے دلی تیری برآئیگی اور زندان طلسمی سے
رہائی پائیگا اور اگر مغلوب ہوگا تو ہاتھ سے میرے قتل کیا جائیگا اور خون تیرا بحل

سمجھا جائیگا اور ایک زن حسینہ وجمیلہ اُس نقابدار کے ساتھ آکر اُس مینا نگار بنگلہ مین بیٹھتی
ہی درحقیقت ایسی حسین عورت ہماری نظر سے نہین گذری بقول شخصے کہ ؎ ترا دیدہ و
یوسف را شنیدہ + شنیدہ کی بود مانند دیدہ + جسوقت تک وہ زن حور جمال دیری تمثال
بیٹھی رہتی ہی ہر شخص اُسکی طرف متوجہ رہتا ہی اور تصویر حیرتی بنا ہوا اُسی کو دیکھا کرتا ہی انتہا
اُسکے حسن دلفریب کی یہ ہی کہ جو قیدی لڑکر نقابدار سے مغلوب ہوتا ہی وہ اُس حور لقا
کی طرف دیکھکر بے اختیار کہہ اُٹھتا ہی کہ ہزار جانین ایک لطف دیدار پر نثار ہین ہمین
ہمارا خونبہا زندگی مین ملگیا اب قتل ہونا واجب اور مرضی ہی نقابدار ملکہ سے کہتا
ہی کہ کیا حکم ہوتا ہی ملکہ کہتی ہی کہ اب تو یہ اپنی زبان سے موت کا طالب ہی اور مہمان ہی
خاطر شکنی مہمان کی ہمین منظور نہین لہذا اسکو مزدر قتل کرو نقابدار اُس قیدی کو بالاخانہ
پر لیجاتا ہی اور اوپر سے گرا دیتا ہی نیچے ایک چٹان پتھر کی رکھی رہتی ہی قیدی اُسپر گرتا
ہی اور اُستخوان اُسکے چورا ہو جاتے ہین یہ اسرار سمجھ مین نہین آتے کہ نقابدار کچھ
زیادہ قوی نہین ہی لیکن کیسا ہی پہلوان زبردست اُس سے لڑے دن بھر مین ضرور
مغلوب ہو جاتا ہی اور وہ زن جمیلہ نہین معلوم کیون مرد کے نام سے نفرت کرتی ہی
سنا ہی وہ یہ چاہتی ہی کہ مرد کا تخم دنیا سے نیست و نابود ہو جائے مگر یہ نہین معلوم
کہ اُس قتال عالم نے یہ شیوۂ بیدردی و جلادی کیون اختیار کیا ہی شاہزادۂ رفیع البخت
یہ سب باتین نہایت حیرت سے سنتے رہے جسوقت سلسلۂ تقریر ختم ہوا تو فرمایا کہ افسوس
اس بات کا ہی کہ ہماری موت کے وقت تم مین سے کوئی نہوگا ورنہ تماشا ہماری کشتی
کا بھی دیکھتے اگر یہ نقابدار کوئی ساحر ہی تو مجبوری ہی اور اگر پہلوان زبردست ہی تو گھڑی
بھر مین باندھ لونگا اور انشاء اللہ اپنی موجودگی مین کسی پر آنچ نہ آنے دونگا آپ لوگ
اطمینان رکھین اُن لوگون نے عرض کی کہ جسکی باری ہوگی وہی قتل کیا جائیگا آپ سے
کیا علاقہ ہی اور خلاف معمول جلاد آپکو کیون قتل کرنے لگا رفیع البخت نے کہا کہ جب
ہم قیدی کے عوض خود لڑنے کو موجود ہو جائینگے تو نقابدار کیا کرے گا ہان اگر ہمین زیر
کرکے قتل کرڈالے گا تو بعد کو اُسے اختیار ہی کہ جسے چاہے قتل کرے قیدیون نے کہا
کہ خدا آپکا ارادہ پورا کرے کہ نقابدار ملعون آپ سے زیر ہو لیکن انھین قیدیون
مین ایک لڑکا بھی تھا کہ سن اسکا سولہ سترہ برس کا تھا چہرہ سے آثار شاہی و شہریاری
نمودار تھے حسن مین اپنا آپ ہی عدیل تھا ؎ بالائے سرش ز ہوشمندی + می تافت
ستارۂ بلندی + لیکن باین حسن و جمال و سن و سال سر زانوے تفکر پر خم کیے بیٹھا تھا
رنگ رو متغیر دل آوا اس پال پریشان ہر صورت سے تصویر حزن و ملال بنا بیٹھا
تھا شاہزادے نے جو اُس شخص کو اس حال پر ملال سے دیکھا فرمایا کہ ای برادر
تو کون ہی اور کب سے اس بلا مین پھنسا ہی اور جسقدر مین تجکو رنجیدہ پاتا ہون
اور کسی کو نہین دیکھتا اسکا کیا سبب ہی کیا تو کسی کا عاشق تھا اُس سے جدا ہو گیا ہی

یا اہل و ملن اور والدین کا چھوٹنا تیرے واسطے غم جانکاہ ہو گیا ہی کیا سبب ہی کیونکہ حالت سب کی برابر ہی سب ایک طرح کی قید مین ہین قریب قریب سب کی ایک حالت ہی یہ سنکر اُس نوجوان رعنا نے ایک آہ سرد دل پُر درد سے کھینچی اور یہ شعر پڑھا ؎ کیا پوچھتے ہو یار ن واسن جسم ناتوان کی ؎ رگ رگ مین نیش غم ہی کیسے کہان کہان کی ؎ جن صدمات کو آپ نے بیان کیا حقیقت مین یہ صرف میرے ہی واسطے نہین ہین بلکہ سب کے لیے ہین صرف اتنی بات ہی کہ پیمانہ عمر میرا چھلک چکا ہی مدت اسیری پوری ہو چکی ہی کہ صبح کو مین قتل کیا جاؤنگا مین سکوت مین بیٹھا اپنی زندگی کی ساعتین گن رہا ہون اور موت کا انتظار کر رہا ہون شاہزادے کو اُسکے حال پر لال پر نہایت افسوس ہوا ہر چند کہ خود بھی اُسی بلا مین پھنسے ہوے تھے لیکن دوسرے کی ہمدردی مین اپنا خیال نہ کیا اور فرمایا کہ اے برادر جبتک میرے دم مین دم باقی ہی اُسوقت تک تم خبر آنے نہ دونگا تم اطمینان رکھو مگر اسمین شرط اتنی ہی کہ دین ستارہ پرستی ترک کرو کیونکہ پہلے تم اظہار اپنے مذہب کا کر چکے ہو اور مجھے معلوم ہو گیا ہی کہ مذہب تم لوگون کے مختلف ہین اور سب کے سب بہکے ہوے ہو اب لازم یہ ہی کہ دین اسلام اختیار کرو اور اختلاف مذاہب کا بکھیڑا دور کرو تاکہ باہمی محبت زیادہ ہو اور جسطرح زندگی مین سب ایک حالت مین ہین اسیطرح بعد مرنے کے بھی ساتھ رہے اور کیا عجب کہ بسبب تمھارے راہ راست اختیار کرنے کے خداوند کریم بھی اپنا فضل و کرم شامل حال کردے اور تمکو رہائی نصیب ہو جسطرح شاہزادے نے ترغیب دلائی کہ سب کے سب اُس لڑکے سمیت مسلمان ہوے چوتیسون آدمیون کو شاہزادے نے کلمہ تلقین فرمایا اور یہ سب از سر صدق مسلمان ہوے الغرض جب شب گذر کر صبح ہوئی تو وہی لڑکا کہ نام اُسکا اختر شاہ تھا حاضر حضور ہوا اور دست بستہ ہو کر عرض کرنے لگا کہ آپ ہمارے ہادی و راہبر ہین امیدوار ہون کہ جو کچھ گستاخی خدمت عالی مین ہوئی وہ معاف فرمائی جاے اور قصور عفو ہو کیونکہ اب سامنا موت کا ہی اور بیچ خدا جانا ہی تمام محبوسان بلا سمع شاہزادہ اُسکے حال پر طال پر رونے لگے اور افسوس کرنے لگے اتنے مین دروازۂ زندان کھلا اور وہی نازنین ماہ جبین جسکا پتہ رفیع البخت کو زندانیون نے دیا تھا سرخ جوڑہ پہنے ہوے تخت جواہر نگار پر سوار چار سو ماہ طلعتین جلو مین داخل زندان ہوئی اور تخت سے اُتر کر اُس مہ نگار بنگلہ مین جا کر بیٹھی اور کنیزین چار طرف حلقہ باندھکر کھڑی ہوئین بعد اُسکے وہی نقابدار سیاہ پوش مہیب صورت زنبل خصال نمودار ہوا اور سامنے ملکہ کے دست ادب باندھکر کھڑا ہوا ملکہ نے کہلا بھیجا کہ زندانی حاضر کیے جائین جسوقت حکم ملکہ کا داروغۂ زندان کو پہونچا اسنے سب قیدیون کو اپنے ہمراہ لیا اور سامنے ملکہ کے پیش کیا بس جیسے ہی نظر رفیع البخت کی چہرۂ زیبائے ملکہ پر پڑی بے اختیار پکار اُٹھے ؎ تیر از ان غمزۂ بر فتنہ جست ؎ بر جگر بیش آمد و تا پر نشست ؎ قریب تھا کہ بیتابی و بے اختیاری پردۂ شرم و حجاب کو دور کر دے اور حرف مطلب زبان پر آجاے لیکن رفیع البخت نے

غبط سے کام لیا سوفغان سے یاسے بدان حیا سے کام لیتے ہین + یکایک درد اٹھتا ہی تو دل کو تھام لیتے ہین + اُدھر نظر ملکہ کی بھی رفیع البخت پر پڑی تصویر بنکر رہ گئی مگر یہ خیال گذرا کہ تبری بتان کے خلاف ہی کہ تو ایک قیدی سے دل لگائے اور اپنے کو نشانۂ تیر ملامت بنائے یا تو مرد کے نام سے متنفر تھی اور یہ راغب ہوئی تو کبھی شاہزادے اور شہریار زادے پر شیفتہ ہوئی ہوتی دل پر جبر کرکے خاموش ہو رہی اتنے مین وہ مریخ صولت یعنی نقابدار سرخ پوش اکھاڑے مین آتا دکھتیان اسباب کشتی کی سامنے لاکر رکھی گئین نقابدار نے ایک کشتی کھولکر آپ چٹ لنگوٹ باندھا اور دوسری کشتی اکھاڑے کی منڈیر پر رکھکر اکھاڑے مین خم مارا اور آواز دی کہ آج جس اجل رسیدہ کی باری ہو وہ آئے اور چٹ لنگوٹ باندھکر مجھ سے لڑے اگر مجھے زیر کرے مین اسکا مطیع ہوتا ہون اور اگر مین اسے زیر کرونگا تو قتل کرونگا یہ سنکر اختر شاہ اپنی جگہ سے اٹھا اور قریب شاہزادۂ رفیع البخت کے آکر قدمون سے لپٹا اور عرض کی کہ ای شہریار خدا حافظ ہمارا تو پیمانۂ عمر لبریز ہو چکا لیکن خداوند کریم آپکو اس بلا سے رہائی دے رفیع البخت نے سر اختر شاہ کا سینے سے لگا لیا اور اسقدر متاثر ہوے کہ رونے لگے اور اختر شاہ کو اپنی جگہ بٹھا کر خود اٹھ کھڑے ہوے اختر شاہ حیران تھا کہ مجھے کیون بٹھا دیا اور خود کیون اٹھ کھڑے ہوے کہ شاہزادے نے فرمایا ای اختر شاہ تم یہین بیٹھو مین تمھاری طرف سے اس نقابدار سے لڑونگا اختر شاہ نے عرض کی کہ حضور میرے عوض اپنے کو ہلاکت مین نہ ڈالین اگر آج آپ مجھے بچا لین تو کل کون بچائیگا ہر طرح ایک روز اس ظالم کے ہاتھون قتل ہونا ضرور ہی رفیع البخت نے کہا کہ اگر مین اسکے ہاتھ سے زیر ہو گیا تو بیشک یہی روز بد پیش آئیگا اور اگر مین نے اسکو باندھ لیا تو کیا فکر ہی انشاء اللہ سب رہا ہو جائینگے سب زندانی اس جرأت و ہمت پر شاہزادے کی آفرین کرتے تھے کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہین جو اپنی زندگی دوسرون کو دے دیتے ہین غرض شاہزادہ جھپٹ کر سامنے نقابدار سرخ پوش کے آیا اور کشتی سے چٹ لنگوٹ نکالکر باندھا نقابدار نے کہا کہ کیا آج تمھاری باری ہی نقابدار کو شاہزادے نے کوئی جواب نہ دیا نقابدار نے پھر پوچھا کہ کیا تمھاری باری ہی جو برابر مقابلہ آئے ہو پھر رفیع البخت نے جواب نہ دیا نقابدار نے پھر پوچھا ایکی مرتبہ رفیع البخت نے جواب دیا کہ تمھین ان جھگڑون سے کیا تمھے باری اپنی دوسرے قیدی سے بدل لی اسلیے کہ اسے زندگی اپنی عزیز تھی اور ہمین اب زندگی دوبھر ہی لیکن نظر اس آفت ہوش یعنی لالا ان سرخ پوش کی جو رفیع البخت پر پڑی مجروح خدنگ مژگان اور قتیل تیغ ابرو تو پہلے ہی ہو چکی تھی بیتاب ہو گئی کہ یہ اسنے کیا غضب کیا کہ دوسرے کے عوض مرنے پر آمادہ ہو گیا شاہزادے کو سامنے اپنے بلایا اور نقابدار سرخ پوش کو لڑنے سے منع کیا جسوقت رفیع البخت سامنے اس مجذوبہ دلنواز کے پہونچے اور نظر

سے نظر ملی دل بے اختیار ہوگیا ہاتھ پانون مین سنسنی ہونے لگی سچ تھی نظر یا کہ جی کی آفت تھی + وہ نظر ہی وداع طاقت تھی + صبر جاتا رہا نگاہ کے ساتھ + ہوش رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ + ولبہ کرنے لگا لطیفہ ن ناز + رنگ چہرہ سے کر گیا پردہ لالا ان سرخ پوش نے کہا کہ ای شخص اس چہل روزہ زندگی کو غنیمت جان اور جوانی پر اپنی رحم کر کہ آخر مین تیرا بھی یہی انجام ہوگا اسقدر کیون جلدی کرتا ہی اسطرح سمجھا یا کہ رفیع البخت کے حواس بجا نرہے اور ہمہ تن باتون مین محو ہوگیا لیکن دل کو سنبھال کر جواب دیا کہ جب چالیس روز بعد بھی یہی انجام ہوگا تو آج ہی جو ہونا ہو کیون نہو جاے اور سبب موت ماننے کا یہ ہو کہ اس اسیری مین مجھے دوسری گرفتاری بھی نصیب ہوئی ہی جسکی وجہ سے تیرے ہی حیات کو بدتر از تلخی سکرات سمجھتا ہون لالا ان سرخ پوش نے کہا کہ وہ تازہ گرفتاری کونسی ہی شاہزادے نے جواب مین یہ شعر زبان پر جاری کیا سچ

دل کا دھڑکنا چہرہ کی زردی کو نہین جانتی علت سچ

مریے ہین لیکن کہہ نہین سکتے ہمکو کیا بیماری ہی

یہ فرما کر سر جھکا لیا لالا ان سرخ پوش دل مین سمجھ گئی کہ یہ بھی میرا دلدادہ ہوا صرف میرے ہی دل مین اسکی محبت نے گھر نہین کیا ہی بلکہ اسکو بھی میری محبت پیدا ہو گئی ہی لالا ان سرخ پوش دل مین پس گئی لیکن بظاہر تیوری پر بل ڈالکر کہنے لگی کہ ان باتون سے کوئی فائدہ نہوگا جو طریقہ یہان کا ہی اسکے خلاف ہرگز نہوگا تم خود اسیر ہو تمھارا کسی امر مین اختیار نہین ہی شاہزادے نے جواب دیا کہ مین اسیر بیشک ہون مگر اپنے دل کا مختار ہون جو چاہون سو کرون ملکہ جانتی ہی کہ یہ مقابلہ نکرے چالیس روز قاعدہ طلسم کے موافق زندگی گزارے اتنے زمانے مین اسکے واسطے کوئی تدبیر رہائی کی سوچی جائیگی مگر شاہزادہ کسکی سنتا ہی ملکہ کے پاس سے چلا آیا اور سامنے نقابدار کے پہونچکر آواز دی کہ مین موجود ہون نقابدار نے پھر جواب دیا کہ ای عزیز یہ ہرگز نہوگا جو تو دوسرے کے عوض جنگ کرے شاہزادے نے جواب دیا پھر یہ بھی ممکن نہین ہی کہ میرے سامنے تو دوسرے پر دست اندازی کرسکے القصہ بہت سی حجت و تکرار کے بعد نقابدار کو مجبور ہوکر مقابلہ کرنا پڑا کشتی دونون مین ہونے لگی ادھر تو یہ دونون مصروف تلاش تھے اور اسیران طلسم شاہزادے کے واسطے دست بدعا تھے کہ یہ ایک معین ہمارا پیدا ہوا ہی خدا اسکو کامیاب کرے ادھر ملکہ سوچ رہی تھی کہ کیا تدبیر کرون جو اسکو بچاؤن یہ کیسا ہی زبردست اور رستم وقت کیون نہو مگر نقابدار کے ہاتھ سے زیر ہوجائیگا اور نقابدار آئین طلسم کے موافق قتل پر بھی آمادہ ہو جائیگا اس وقت مین کس بہانے سے روکونگی یہ اسی فکر مین مستغرق تھی اور ادھر یہان رفیع البخت اور نقابدار سے کشتی ہو رہی تھی کبھی اس نقابدار نے کسی پہلوان کو گھنٹہ بھر سے زیادہ نہین لڑنے دیا مگر رفیع البخت دو پہر کا مل اس سے لڑے اور تھکا مارا پھر بھی پھول گئی

آخر کار نقابدار نے جھلا کر کہا کہ تو نہ مانے گا اور دونون بازو پکڑ کر جو زور کیا گیارہ قدم دوڑانے گیا اور سر پر چرخ دیکر زمین پر مارا کہ چارون شانے چت گرے نقابدار نے رفیع النجت کو لاکر تخت بٹھالا شاہزادہ جب سے ریز ہوا آنکھ نہ اٹھائی اور عرق شرم مین غرق تھا حربہ پاس نہ تھا ورنہ خودکشی کر لیتا نقابدار سے کہا کہ جلد تلوار مار کر میرا خاتمہ کر کہ اب ایک پل کی زندگی مجکو مشاق ہی یہ دیکھکر ملکہ لالان سرخ پوش نے کہا کہ ای نقابدار سرخ پوش خبردار آئین طلسم کے خلاف نکرنا بغیر چالیس روز گذرے ہوے اسکا قتل کرنا روا نہین ہی اسواسطے کہ آج تک کبھی ایسا نہین ہوا ہی کہ کوئی شخص قبل چالیس روز گذرنے کے قتل کر ڈالا گیا ہو چونکہ یہ اخیر جدید ظہور مین آیا ہی اسمین مشورت پیران جاودنیہ و جمشید کی ضرور ہی آج اس زندانی کو چھوڑ دے کل دیکھا جائیگا اگر پیران جاود حکم قتل دے تو قتل کرنا ورنہ بعد چالیس روز کے قتل کیا جائیگا یہ سنکر نقابدار سرخ پوش نے رفیع النجت کو چھوڑ دیا ملکہ لالان سرخ پوش نے کہا کہ کیون صاحب آپنے کہنا نہ مانا دیکھا کہ کیا انجام ہوا بس اب آپ تشریف لیجائیے اور آیندہ ایسی حرکت نہ کیجیے گا شاہزادہ محبوب کے سامنے مجوب ہوا اور فرط خجالت سے جواب نہ دیا ملکہ سخنان عتاب آلودہ کیا کی اور شاہزادے کو سمجھایا کی غرض اس سے یہ تھی کہ جتنی دیر ان باتون مین گذر جائے وہی غنیمت ہی اسواسطے کہ دل نہ چاہتا تھا جو رفیع النجت نگاہون سے پوشیدہ ہو آخر کار مجبور ہوکر تخت مرصع پر سوار ہوئی اور نقابدار کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوئی یہان زندانی شاہزادے کو حلقے مین لیکر اپنے اپنے مقام پر آئے اور کہا ای شہریار عالیوقار آپ نے قاعدہ توڑ دیا اور آئین طلسم نہین فرق ڈالدیا اور جان اخترشاہ کی کم سے کم ایک شب دو روز کے واسطے تو اور بچالی اور خدا نے اسکا نعم البدل آج ہی کر دیا کہ آپکو بھی بچا لیا ورنہ عالی ہمتی آپ ہی پر ختم ہی دوسرے کا کام نہین ہی جو اپنی جان عزیز دوسرے کے واسطے تلف و برباد کرسکے اور اخترشاہ کی تو یہ کیفیت تھی کہ بالاگردان ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ برکت دین اسلام کی آج ہی ظاہر ہوگئی کہ آئی ہوئی موت سر سے ٹل گئی غرضکہ یہ روز و شب ان لوگون نے ایک ہی مقام پر بیٹھکر گذارے جب دوسری صبح ہوئی تو پھر وہی مجمع ہوا پہلے ملکہ لالان سرخ پوش آکر تخت سے اتری اور بیچ مین بیٹھی گرد اسکے تمام نازنینین حلقہ باندھکر کھڑی ہوئین اور وہی جلادو مرخ شعار یعنی نقابدار سرخ پوش آیا اور قیدی بھی حاضر کیے گئے نقابدار نے پھر اسی طرح نیازیون کی طرف مخاطب ہوکر آواز دی کہ جسکا بیمانۂ عمر لبریز ہوچکا ہو اور وقت مرگ آگیا ہو وہ ان پورے ہوچکے ہون وہ آئے اور میرے ساتھ زور کرکے قسمت آزمائی کرے جو زبردست پڑے وہ دوسرے کی جان و مال کا مختار ہی یہ سنکر پھر اخترشاہ اپنے مقام سے اٹھا اور چلنے کو

قصد کیا تھا کہ رفیع البخت نے اٹھکر اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ تمھارے جانے کا وقت گذر گیا اب تم نہ جاؤ اختر شاہ نے کہا کہ اگر مین نہ جاؤنگا تو پھر آپ جائینگے یہ مجھے منظور نہین کہ میری وجہ سے آپ کے دشمن ہلاک ہون رفیع البخت نے کہا کہ مجھے یہ لوگ خود ہی قتل نکرینگے اور تمھارا روز قتل کل تھا آج کس قاعدہ سے تمھین قتل کرینگے تم بیٹھو ہم سمجھ لینگے نقابدار سرخ پوش نے کہا کہ تو بڑا سرکش معلوم ہوتا ہی ابھی کل زیر ہو چکا ہی اور آج لڑنے کو موجود ہی رفیع البخت نے کہا کہ مین موت کو نہین ڈرتا ہون جسکی وجہ سے کل مین لڑا تھا اگر اس امر سے باز آ تو مجھے مارنے کی ضرورت نہین ہی نقابدار نے کہا وہ کیا رفیع البخت نے جواب دیا کہ زندانبان طلسم کے قتل سے باز آ ورنہ پہلے مجھکو قتل کر کہ مین اپنی موجودگی مین کسی کو قتل ہونے دونگا نازنین نے پکار کر کہا ای شخص کیون اپنی جان سے عاجز ہوا ہی کل مین نے تجھے رہا کرا دیا آج پھر تو مفسدہ پردازی پر آمادہ ہی تجھے شرم نہین آتی رفیع البخت نے کہا کہ آج مین کل سے زیادہ زندگی سے سیر ہون اسلیے کہ مین کبھی کسی سے زیر نہین ہوا کل اس نقابدار سے زیر ہوا مجھے ذلیل ہو کر دنیا مین زندہ رہنا پسند نہین اگر ایسی ہی زندگی ہی تو مین جینے سے باز آیا یہ سنکر لالان سرخ پوش نے کہا کہ جب تم قیدی طلسم ہوے تو کوئی امر تمھارا اختیاری نہین ہی رفیع البخت نے کہا کہ مجھے سب کچھ اختیار ہی آخر کار لالان سرخ پوش نے عاجز آکر نقابدار سے کہا کہ یہ یون نہ مانیگا جس واسطے کل مین نے اسکو رہا کرا دیا تھا وہ امر ہونے کی امید نہین اب اسکا زندہ رکھنا گویا سانپ آستین مین پالنا ہی آج اسکو زیر کر کے قتل کر ڈال یہ سنکر نقابدار نے کہا کہ اگر آپ سے نہین آتے دیتا تو خود آپھر مقابلہ کر لے تاکہ حوصلہ تیرے دل کا نکلجائے یہ سنکر رفیع البخت نے اسطرف بڑھنے کا قصد کیا تھا کہ یکایک بالاے آسمان روشنی سی نمودار ہوئی سب دیکھنے لگے کہ وہ ابر نورانی قریب پہونچکر شق ہوا اور ایک تخت نمودار ہوا کہ اس تخت پر ایک مرد نوجوان و خوبصورت بیٹھے ہوے تھے رفیع البخت نے اپنے ماموں سلیم جادو کو پہچانا اور سلام کیا سلیم جادو نے آواز دی کہ ای فرزند نہ گھبرانا کہ مین آپہونچا یہ صورت سلیم جادو کی دیکھکر لالان سرخ پوش جادو کو تو سکتہ سا ہوگیا اور نقابدار سرخ پوش اکھاڑے سے نکلکر بھاگا سلیم جادو نے جلدی سے ایک تیغہ رفیع البخت کو دیا اور کہا کہ اسے زندہ نہ جانے دینا کہ آیندہ یہ بڑے فساد برپا کرے گا یہی تیغہ مارو کہ اسکے دو ٹکڑے ہون یہ سنکر رفیع البخت نے تیغہ سلیم جادو سے لیکر تیغہ مین کیا اور پیچھے نقابدار کے جھپٹے نقابدار بھاگا قریب دروازے کے پہونچ چکا تھا چاہتا تھا کہ باہر نکلون رفیع البخت نے عین وقت مین ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا کہ نقابدار کے دو ٹکڑے ہوے اسکے مرتے ہی ایک قیامت برپا ہوئی اور خون جسم سے اسکے شعلہ بنکر نکلا اور لالان سرخ پوش پر گرا کہ اسکو بھی

جلاکر خاک کر دیا بعد اسکے یہ شعلہ پھر ابھیان لالان سرخ پوش پر گرا اور یہ سب کی سب مانند پتنگ لالان چنار کے جلنے لگین انکے مرنے سے شور گیر و دار برپا تھا اور ایک قیامت برپا تھی جسوقت لاشین ان سب کی پھڑک پھڑک کر سرد ہوگئین تو پہلے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من بدخشان جادو بود بعد اسکے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من لالان سرخ پوش جادو بود اسکے بعد اور جادوگرون کے مرنے کی صدائین بلند رہین جسوقت یہ سب کے سب ہلاک ہوگئے اور علامات سحر ہر طرف ہوئین تو دیکھا کہ بجاے نقابدار سرخ پوش لاش ایک ساحرسیہ فام کریہ منظر کی بڑی ہی سلیم جادو نے کہا کہ جلاد طلسم بدخشان جادو یہی ملعون تھا اور بجاے لالان سرخ پوش لاش ایک ساحرہ کی بڑی ہی نہ معلوم ہوتا ہی کہ مرگھٹ کا بھٹکا ہوا مردہ ہی سن ساٹھ سے چارسو برس کا سنھ ہین ایک دانت نہین سلیم جادو نے کہا یہ وہی نازنین ہی جو بصد عشوہ و ناز کرسی پر آکر بیٹھا کرتی تھی اور بیگناہون کو قتل کرایا کرتی تھی رفیع البخت کو صورت اسکی دیکھکر تعجب ہوا کہ وہ حسن و جمال اسکا کیا ہوا اور ساتھ اسکے چارسو لاشین بڑی ہوئی تھین یہ معلوم ہوتا تھا کہ چڑیلین بڑی ہوئی ہین سلیم جادو نے لاشین بھکوادین اور رفیع البخت سے کہا کہ تم اسی مقام پر ٹھہرو مین جاتا ہون اور لوح بھی لاتا ہون یہ کہکے سلیم جادو تو اسطرف روانہ ہوے یہان تمام زندانی شاہزادہ کے قدمون سے لپٹے کہ آپ ہی کی بدولت اس بلا سے نجات ملی ورنہ باری باری سب قتل ہوجاتے اور اختر شاہ کی تو یہ حالت تھی کہ بار بار بلا گردان ہوتا تھا شاہزادے نے ان سب سے کہا کہ جسکو جانا ہو وہ چلا جاے اور جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے ساتھ رہے اُن لوگون نے عرض کی کہ ہم سب بندۂ بے دام ہین جہان آپ تشریف لیجائینگے وہان آپکے ساتھ چلینگے اور جو خدمت ہمارے سپرد ہوگی آنکھون سے بجا لائینگے اسواسطے کہ ہمین آپ سا جان بخش آقا کہان ملے گا شاہزادہ ان سب کو لیکر اسی میناکار بنگلہ مین بیٹھا اور منتظر ہوا سلیم جادو کا وہان سلیم جادو مکان نقابدار سیاہ پوش پر پہونچے کہ لوح طلسمی اسی کے پاس تھی نقابدار سیاہ پوش نے کہا کہ ای سلیم جادو آج آپ کہان تشریف لاے سلیم جادو نے فرمایا کہ مین لوح طلسمی لینے آیا ہون لاؤ اور لوح ہمارے سپرد کرو نقابدار سیاہ پوش نے کہا کہ لوح کیا کیجیے گا سلیم جادو نے صاف صاف بیان کر دیا کہ اپنے فرزند رفیع البخت کو دونگا کہ وہ طلسم کو فتح کرے نقابدار سیاہ پوش نے کہا کہ کیا خوب لوح آپ کا ہے کو مانگتے ہین گویا جان طلب کرتے ہین جب لوح طلسم کشا کے ہاتھ آگئی تو گویا ہم پنجۂ ملک الموت مین آگئے پھر ہم کیا کر سکتے ہین سلیم جادو نے کہا کہ اگر جان عزیز ہی تو اسلام اختیار کرو نقابدار سیاہ پوش نے کہا کہ ایمان جان سے زیادہ عزیز ہی اور ای سلیم جادو نہایت تعجب کی بات ہی کہ آپ بھی ایک رکن طلسم ہین اور طلسم کو فتح

کرا سکتے دیتے ہین یہ آپ کے ذہن مین کیا آگئی آپ وہی ہین کہ جب بدیع الملک
اس طرف آئے تھے اور تجانۂ سامری کو انھون نے فتح کیا تھا تو آپ اُنسے خلاف
رہے اور لڑانے کیے یا اب اُسکے شریک ہوگئے سلیم جادو نے کہا کہ دیر نکر اور لوح جلد حاضر کر
تجھے ہمارے امور مین کیا دخل ہی اور اگر لوح کے دینے مین تامل ہی تو حربہ ہاے سحر
اُٹھا اور مقابلہ کر کہ مجھے زیادہ باتین کرنے کی فرصت نہین ہی یہ سنتے ہی نقابدار سیاہ پوش
نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ترنج سحر نکالکر کچھ اسم سحر دم کرکے سلیم جادو پر کھینچ مارا سلیم جادو
نے کوئی اسم سحر پڑھکر ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ترنج پلٹ کر نقابدار کے سینے پر پڑا اور سینہ کو
توڑ کر پار گذر گیا نقابدار سیاہ پوش گرا اور تڑپ کر واصل جہنم ہوا پہلے کچھ دیر آتشبازی
و برف بازی ہوا کی پھر خاک اُڑایا کیے جب لاش اسکی پھڑک کر سرد ہوگئی تو آواز
دیکر چلے گئے کہ ہمارا جوان کشتی یعنی نام حسن قیر جادو بود حیف مردیم وجان دادیم
و بطلب خود نرسیدیم اسکے مرتے ہی چند طلسمین اسکے اگرد مون پر سلیم جادو کے گر پڑے
اور لوح طلسمی حاضر کی سلیم جادو نے لوح قبضہ مین کی اور جانب زندان طلسم روانہ
ہوے یہان رفیع البخت انتظار مین بیٹھے تھے کہ سلیم جادو پہونچے اور لوح رفیع البخت
کو دی رفیع البخت نے تعجب سے صورت سلیم جادو کی دیکھی اور کہا کہ آپ تو اس طرح
لوح لے آئے جیسے گھر کے اندر رکھی ہوئی تھی سلیم جادو نے کہا سبب اسکا یہ ہی
کہ اس طلسم مین کچھ دور تک میری عملداری بھی ہی چنانچہ یہ لوح جس مقام پر رکھی تھی
وہان تک میرے اختیارات ہین اگرچہ لوح ایسی چیز ہی جو کسی کو آسانی نہین ملسکتی
بیٹا باپ کو کبھی نہ دیگا جسکو ایسا ہی معتبر سمجھا جاتا ہی لوح اُسکے حوالے کیجاتی ہی مین نے
بھی جب اہل لوح کو قتل کیا اُسوقت لوح دستیاب ہوئی رفیع البخت نے لوح مامون
سے اپنے لیکر گلے مین پہنی اور سلیم جادو سے کہا کہ کچھ آپکو ماہ شیر سوار کی خبر بھی ہی
کہ اُسے مان اُسکی گرفتار کر لیگئی تھی اور مجھے بھی اُسی نے گرفتار کرکے مبتلاے بلا
کیا تھا سلیم جادو نے کہا کہ ہان مجھے معلوم ہی لیکن یہ خبر مجھے اُسوقت پہونچی جبکہ
تم سے اور لالان سرخ پوش جادو سے گفتگو ہو رہی تھی اور اُسنے حکم قتل دے دیا
تھا تم نقابدار سے مقابلہ کرنے دوبارہ چلے تھے ایسے نازک وقت مین مین تمھاری
خبر لیتا یا اُسے چھڑانے جاتا رفیع البخت نے کہا کہ اب کیا حکم ہوتا ہی سلیم جادو نے
کہا کہ پہلے ماہ دل افروز ہی کے مکان پر چلو اور اُسی سے فیصلہ کر لو مین بھی تمھارے
ساتھ چلتا ہون غرضکہ رفیع البخت نے اپنے رفقا کو اسی مقام پر چھوڑا اور کہا
کہ جس مقام پر ہم تمکو طلب کرین وہان چلے آنا بالفعل یہین قیام کرو یہ سب
مُصر تھے کہ ہم ساتھ چلینگے مگر رفیع البخت نے نہ مانا اور کہا کہ تمھارا اسی مقام پر
رہنا مناسب ہی اسلیے کہ مین برائے فتاحی طلسم جاتا ہون وہان ساحرون سے
مقابلے کرنا پڑینگے اور نہین معلوم کن کن مصیبتون کا سامنا ہو میرے پاس تو

لوح طلسمی موجود ہی تجھپر سحر اثر نہین کر سکتا تم لوگ مفت مین بتلاے بلا ہو جاؤگے
اسوقت مجھے بھی وقت درپیش ہوگی مین اپنی حفاظت کرونگا یا تمکو بچاونگا یہ سنکر پیلوگ
تو خاموش ہو رہے اور اسی مقام پر قیام پذیر ہوے لیکن شاہزادہ رفیع البخت
زندان طلسمی کے باہر تشریف لاے اور لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے رفیع البخت
یہان سے جانب شمال روانہ ہو جسوقت ایک صحرا طی ہو کر دوسرا جنگل نظر آئے تو
تلاش باغ کی کرنا قریب کوہ تمھین دروازہ باغ کا نظر آئیگا تمھین چاہیے کہ اندر باغ
کے جاؤ وہان ماہ دل افروز کنارے نہر کے بیٹھی ہوئی ماہ شیر سوار سے
باتین کرتی ہوگی وہی مسکن اسکا ہی جسوقت تمھین دیکھے گی تعجب کرے گی چونکہ
وہ عورت بالکل ناقص العقل ہی وہ اسلام اختیار کرنے مین یہ شرط پیش کریگی
کہ اگر تم پیران جادو نبیرۂ سامری کو قتل کر دوگے تو مین دین تمھارا اختیار کرونگی
کیونکہ نبیرۂ سامری کی موت کی وہ قائل نہین ہی تم شرط اسکی منظور کر لینا
اور اسے ساتھ اپنے لیکر دربند قصور ہفت منزل کی طرف جانا جب تم دربند
قصور کو فتح کروگے اور پیران جادو مارا جائیگا تو ماہ دل افروز ایمان لائیگی
کہ خیالات اسکے پیران جادو کے مرنے سے بدل جائینگے یہ امر منکشف ہو جائیگا
کہ پیران جادو بھی ایک انسان تھا اور مثل ما شما کے تھا صرف علم سحر جانتا تھا یہ
دیکھکر رفیع البخت جانب شمال روانہ ہوے جاتے جاتے ایک صحراے سبز و خرم
مین پہونچے سلیم جادو پوشیدہ طور پر انکے ساتھ ہی جسوقت وہ صحرا طی ہوا اور
دوسرا صحرا نظر آیا تو رفیع البخت سیر صحرا کی کرتے ہوے چلے جاتے جاتے قریب
کوہ کے پہونچے کہ متصل اس کوہ کے ایک چار دیواری کھنچی ہوئی تھی اور دروازہ لگا ہوا
تھا رفیع البخت اس دروازے کی طرف متوجہ ہوے اور جاتے جاتے دروازۂ باغ
پر پہونچے تو دروازہ کھلا ہوا پایا بسم اللہ کہکر داخل باغ ہوے دیکھا کہ باغ نہایت
سرسبز و شاداب ہی گلہاے بوقلمون کھلے ہوے ہین میوے گوناگون پھلے ہوے ہین
ڈالیان بار ثمر و برگ و گل سے جھکی پڑتی ہین جانوران مختلف الصوت بصد خوشحالی
تعریف چمن آراے گلشن فضا و قدرتی کر رہے ہین اور وسط چمن مین ایک نہر مصفا
جاری ہی اور ماہ دل افروز پٹڑی پر نہر کی بیٹھی ہوئی ہی یا شیر سوار پہلو مین بیٹھی ہی
اور ماہ دل افروز اس سے باتین کر رہی ہی شاہزادے نے ماہ دل افروز کو
سلام کیا ماہ دل افروز متحیر ہو گئی کہ اسکو تو مین زندان طلسمی مین چھوڑ آئی تھی یہان
کیونکر آگیا شاہزادے نے فرمایا کہ اے ملکہ ماہ دل افروز آپ نے میرے ساتھ کوئی دقیقہ
دشمنی کا فروگذاشت نہین کیا اور جو کچھ باتین پیران جادو سے ہوئین وہ مجھ سے
سب سنی تھین دیکھیے قدرت پروردگار عالم کو کہ مجھے میرے خدا نے بچایا اور صحیح و
سالم یہانتک پہونچایا پس اب بہتر و مناسب یہ ہی کہ مثل اپنے شوہر کے آپ بھی

دین اسلام کو اختیار کیجیے اور سامری پرستی کو ترک کیجیے اور یہ لوح طلسمی میرے پاس پھر
آگئی ایک مرتبہ دھوکا دیکر آپ نے مجھے گرفتار کرایا اور لوح طلسمی پر بھی قبضہ کیا اب
مین غافل نہین ہون اور سامنے آپ کے موجود ہون اب کچھ آپ میرا نہین کر سکتی ہین
لہذا التماس میری قبول ہو ورنہ مجھے آپ کی خدمت مین گستاخی کرنا پڑے گی اور مجھے بلکہ
ماہ شیر سوار کو آپ سے چھین لونگا یہ کلام رفیع البخت کے جو ماہ دل افروز کے گوش زد
ہوے دل مین سوچی حقیقت حال یہ ہی کہ ایسا لائق داماد کیسے نصیب ہوتا ہی مگر اختلاف
مذہب کے سبب سے تامل تھا کہا ای رفیع البخت جو کچھ تمنے بیان کیا سب بجا
اور درست ہی لیکن دو شرطین میری ہین ایک تو یہ کہ اگر دین تمھارا برحق ہی اور
سامری و مجسید کوئی قدرت نہین رکھتے ہین تو تم پیران جادو کو پہلے قتل کرآؤ
اسکے بعد مین دین اسلام اختیار کرونگی اور اسکے پہلے مجھے منظور نہین مین کیونکر سمجھون
کہ دین سامری پرستی باطل ہی اور دوسری شرط میری یہ ہی کہ اگر ماہ شیر سوار
تمھاری راضی ہو تو اسکو لیجاؤ رفیع البخت نے کہا مجھے دونون شرطین منظور ہین
میرے سامنے آپ نے ماہ شیر سوار کو آب سحر پلا کر دل اسکا میری طرف سے برگشتہ
کرایا تھا اب یہ مین سمجھ چکا ہون کہ جبتک نقابدار سبز پوش نہ مارا جائیگا اسوقت
تک ملکہ اپنے ہوش مین نہ آئیگی خراب مین جاتا ہون اور انشاء اللہ پیران جادو اور
نقابدار سبز پوش دونون کو مار کر بلکہ طلسم کو توڑ کر خدمت شریف مین حاضر ہونگا
یہ فرما کر شاہزادہ رفیع البخت باغ ملکہ ماہ دل افروز سے باہر آئے سلیم جادو
ساتھ انکے آئے تھے اور پوشیدہ طور پر باتین رفیع البخت کی سن رہے تھے
جسوقت شاہزادہ باغ سے باہر چلا آیا تو سلیم جادو نے کہا کہ ای فرزند سعادتمند
یہ تیرا ہی ظرف تھا کہ تو نے ماہ دل افروز سے اسطرح گفتگو کی ورنہ دوسرے
سے یہ ضبط ناممکن تھا کہ جو اپنے ساتھ دشمنی کرے خود اسکے ساتھ اس قسم کا برتاؤ کرے
اور آداب بزرگانہ کو بجا لاے اب ای فرزند پہلے در بند قصور ہفت منزل کو فتح
کرو بعد ازان دیکھا جائیگا یہ سنکر شاہزادہ رفیع البخت ہمراہ سلیم جادو کے جانب
در بند قصور ہفت منزل روانہ ہوا جاتے جاتے ایک صحراے پر بہار مین پہونچے
دیکھا کہ درخت سرسبز و شاداب ہین طائران مختلف اللون مصروف
زمزمہ سرائی ہین ہواے سرد کے جھونکے آرہے ہین گلہاے بوقلمون شگفتہ
ہین ڈالیان گلون کے بار سے جھکی ہوئی ہین شاہزادہ سیر صحرا دیکھتا ہوا اور صفت
دشتنا باغبان قضا و قدر کی کرتا ہوا ساتھ سلیم جادو کے چلا جاتا ہی کہ دیکھا سامنے
سے وہی قصر سات درجہ کا نمودار ہوا جسمین ایک مرتبہ اسیر ہو کر آچکے تھے سلیم جادو
نے کہا کہ بابا اب مین اسی مقام پر ٹھہرتا ہون تم آگے جاؤ ہر مقام پر لوح سے ہوشیار رہنا
غفلت سے کام نہ لینا اور درجۂ زنگاری کی طرف سے داخل قصر ہونا کہ یہی پہلا

مرحلہ در بند قصور کا ہی جسوقت زنگار جادو مارا جائیگا تو چھ نقابدار تمسے امان مانگینگے
اور سامنا پیران جادو سے ہوگا اُسے بھی زندہ بچانے دینا اسواسطے کہ جسوقت اُسے
یہ خبر پہونچیگی کہ بھانجا سلیم جادو کا برائے فتاحی طلسم آیا ہی اور زنگار جادو کو اُسنے
مارا تو وہ سادہ مزاجی کے ساتھ اس بھروسے پر چلا آئیگا کہ مین سمجھا کر راضی کرلونگا
ورنہ باتون مین لگاکر لوح چھین لونگا تم اُسے زندہ پلٹ کر نہ جانے دینا ورنہ پھر اُسکا
ملنا دشوار ہی اور اگر وہ نہ ملے گا تو در بند قصور فتح ہوگا اور مال و خزانہ طلسمی تمھارے
ہاتھ نہ آئے گا یہ سب باتین رفیع البخت نے سمجھ لین اور جانب درجہ زنگاری روانہ
ہوے جسوقت قریب قصر پہونچے ایک نیل کنٹھ درخت پر بیٹھا تھا پکارا کہ او سرکش
کہان جاتا ہی خبردار آگے قدم نہ بڑھانا نہین جانتا کہ کس کا مقام ہی شاہزادے نے
فرمایا کہ او ملعون کیا درخت پر بیٹھا ہوا ہمین مین کر رہا ہی اگر تجھ مین کچھ بوتا ہی تو روکے
مجکو یہ سنتے ہی نیل کنٹھ زمین پر گرا اور غلطک مار کر جو اُٹھا تو ہیئت انسانی پیدا کی
دیکھا رفیع البخت نے کہ نقابدار زنگاری پوش ہی نقابدار نے کہا ہوشیار ہوجا
کہ مین آتا ہون فرمایا کہ ہم ہوشیار ہین تو حوصلہ اپنا نکال لے یہ سنکر نقابدار نے
تلوار ماری رفیع البخت نے لوح کو اُٹھاکر بجاے سپر بلند کیا تلوار لوح پر پڑتے ہی
ٹوٹ گئی پس نسبت سے سلیم جادو نے آواز دی کہ یہی تیغہ مارو کہ کام اسکا تمام
ہو رفیع البخت نے وہی تیغہ مارا جو سلیم جادو نے زندان طلسمی مین لاکر دیا تھا اور
نقابدار سرخ پوش کو رفیع البخت نے قتل کیا تھا تیغہ جو سر نقابدار زنگاری پوش
پر پڑا دو پرکالے ہوے اسکے مرتے ہی ایک درجہ قصر کا منہدم ہوا اور آواز پیدا ہوئی کہ
کشتی مرا نام من زنگار جادو بود حیف مردم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم
ایک چمن گلہاے زنگاری کا خزان ہوگیا اور جس درخت پر سے نیل کنٹھ زمین پر گرکر
انسان بنا تھا وہ مانند سرو آتشبازی کے جل گیا مرنے سے زنگار جادو کے
در بند قصور مین ہلچل مچ گئی جو پانچ نقابدار باقی رہ گئے تھے وہ بھی دوڑ پڑے اور
سامنے رفیع البخت کے آکر حربہاے سحر کیا چاہتے تھے کہ سلیم جادو نے کہا اے
ساحران در بند قصور کیون جانین اپنی تلف و برباد کرتے ہو یہ فتاح طلسم ہی جو
اس سے مقابلہ کریگا وہ مارا جائیگا لائق و لازم یہ ہی کہ اطاعت اسکی اختیار کرو
نقابداروں نے کہا کہ اگر آپ اسکے شریک ہین تو ہماری مجال نہین ہی کہ ہم اُسسے
لڑین اسواسطے کہ اُسسے لڑنا گویا آپ سے لڑنا ہی مگر اتنا خیال فرمایئے کہ پیران جادو
ہمسے برخلاف ہوجائیگا اگر آپ کے شریک ہوتے ہین تو پیران جادو وہیرۂ جمشید
دشمن ہوتا ہی اور اگر پیران کے شریک ہوتے ہین تو آپ سے عداوت ہوتی ہی
غرضکہ ہماری ہر طرح خرابی ہی یہ سنکر سلیم جادو نے کہا کہ تم رفیع البخت کو
ساتھ لو اور ممکن پیران جادو تک اسکو پہونچادو پھر تم چلے آنا اگر پیران جادو

ہاتھ سے رفیع النجت کے مارا جائے تو اطاعت اسکی اختیار کرنا ورنہ تم خود مختار رہو
جو تمھارے مزاج مین آئے وہ کرنا نقابداروں نے کہا کہ پیران جادو کو زرنگار جادو
کے مرنے کی اطلاع ہوگئی ہوگی وہان جانے کی کیا ضرورت ہی وہ خود ہی آتا ہوگا
یہی ذکر تھا کہ آسمان پر ایک ابر سفید نمودار ہوا اور برقین چمکنے لگین گرج اسقدر تھی
کہ گوش گردون دون کر ہوے جاتے تھے سلیم جادو نے کہا ای فرزند ہوشیار
ہوجاؤ کہ پیران جادو آتا ہی اتنے مین ابر شق ہوا اور ایک مرد پیر با ریش بردست سفید
تخت الماس نگار پر سوار نمودار ہوا فشقہ پیشانی پر کھنچا ہوا تھا تلک ماتھے پر دیا ہوا
تھا جھولی حریر سفید کی دوش پر پڑی ہوئی تھی پیران جادو نے آتے ہی آواز دی
کہ او طفل تو آگیا بہتر یہ ہی کہ لوح کو دے دے اور جان سے آپنا ہی دہین چلا جا ورنہ
میرے ہاتھ سے مارا جائیگا اور مجھے سلیم جادو سے شرمندگی ہوگی رفیع النجت نے
جواب دیا کہ مین بغیر طلسم نور آگین کو تیغ کیے ہوے نہ پھرونگا ہملوگون کا یہ دستور
نہین ہی کہ جو ارادہ کرین بغیر اسے پورا کیے ہوے پلٹین اگر آپکو میرے مامور کا لحاظ و
پاس ہی تو مین بھی اتنا کرسکتا ہون کہ آپ سے مقابلہ نکرونگا بشرطیکہ آپ دین اسلام
قبول کرین پیر مرد نے کہا کہ کیا تو مجکو عاجز سمجھتا ہی مین مجبور نہین ہون کہ دین اسلام اختیار
کرون اور اپنے بزرگون کی پرستش ترک کرون زمانہ مجکو کیا کہے گا کہ ایک عالم جسکی پرستش
اختیار کرے اسکا فرزند خدا پرست ہوکر ایک طفل بے بنیاد کا مطیع ہو رفیع النجت
نے کہا کہ مین تمھارے سن وسال پر رحم کرکے تمھارے قتل سے دست بردار ہوجاتا
لیکن معلوم ہوا کہ قلب تیرا سیاہ ہی اور تو بڑا کافر ہی قتل تیرا حملۂ واجبات سے ہی لے
ہوشیار ہوجا پیران جادو ہنسا اور کہا کہ تو مجھسے کہتا ہی کہ ہوشیار ہوجا اگر آف کا دون
تو جلکر خاک ہوجائے رفیع النجت نے کہا مجھے قسم ہی اپنے دین و آئین کی جو میرے
قتل ہونے مین کسی طرح کا قصور کرے یہ سنکر پیر مرد کو غصہ آیا اور اسنے آف کی کہ ایک شعلہ
اسکے دہن سے نکلکر رفیع النجت پر گرا رفیع النجت نے لوح کو اٹھاکر سر پر
رکھ لیا شعلہ افسردہ ہوگیا سلیم جادو نے کہا اب اسے نہ جانے دینا رفیع النجت
تیغہ پکڑکر پیران جادو کی طرف چلے اور پیران جادو رفیع النجت کو اپنی طرف
آتے دیکھکر ہنسا اور حقارت کی نظر سے رفیع النجت کی طرف دیکھکر آواز دی کہ
آ اور حوصلہ اپنا نکال لے دیکھون تو تلوار تیری میرا کیا کر لیتی ہی پیران جادو کو خبر
نہ تھی کہ تیغۂ قتل ساحران جو تحفجات طلسمی سے ہی سلیم جادو نے لاکر رفیع النجت
کو دے دیا ہی یہ اسکو معمولی تلوار سمجھے ہوے تھا جیسے ہی رفیع النجت نے قریب
پہونچکر خبردار کہکر ہاتھ تیغۂ آبدار کا مارا پیران جادو نے سر آگے بڑھا دیا
کہ یہ روئین تن تھا لیکن یہ تیغۂ طلسمی ہی یا تو سر پر پڑا تھا یا زمین پر چمکا پیران جادو
کے دو ٹکڑے ہوے بس اسکے مرتے ہی شور گیر و دار بلند ہوا آتشباری و برف باری

ہونے لگی زمین کو زلزلہ تھا ایک قیامت برپا تھی دیر تک یہی حالت رہی جس وقت لاش
پیران جادو کی پھڑک کر سرد ہو گئی تو آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من پیران جادو بود
حیف مردیم وجان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم اب جو علامات سحر برطرف ہوے تو دیکھا
کہ لاش ایک جادوگر کی زمین پر پڑی ہے کہ جھریان تمام جسم پر ہین سن اسکا گیارہ سو برس کا
تھا اسکے مرتے ہی پانچون نقابدار حاضر خدمت ہوے اور شاہزادے کی قدمبوسی حاصل
کی اور عرض کی کہ تا زندہ ایم بندہ ایم ای شہریار عالی وقار یہ آپ ہی کا اقبال تھا کہ پیران سا
جادوگر مارا گیا جو کہ نبیرہ جمشید کہلاتا تھا اب سلیم جادو بھی آئے اور رفیع البخت کو
گلے لگایا اور کہا کہ مین فخر کرتا ہون کہ خداوند کریم نے مجکو ایسا بھانجا عنایت کیا مجھے جسقدر پہلے
بدیع الملک سے عداوت تھی اب اُس سے زیادہ محبت تجھ سے ہو گئی مین نہ جانتا تھا کہ بہنوئی
میرا ایسا نامی ونامور شخص ہی ورنہ مین پہلے بھی مخالفت نکرتا اسکے بعد نقابدارون کی
طرف دیکھکر کہا کہ فہرست خزانہ طلسمی کی حاضر کرو کہ تم خزانہ دار طلسمی ہو نقابدارون
نے عرض کی کہ ہمین کوئی عذر نہین ہی اسی وقت بہ گئے اور فردین لاکر پیش کین
رفیع البخت نے وہ فردین اپنے ماموں کے سپرد کر دین اور کہا کہ اسکا انتظام آپ ہی
کیجیے اور مناسب ہو تو والدۂ ماجدہ کو بھی اسی مقام پر لے آیئے کہ یہ جاے عمدہ ہی
اور میرا لشکر اور رفقا بھی اسی جگہ آجائین تو مناسب ہی کیونکہ آپکو حفاظت مین آسانی
ہو گی ورنہ ایک دم آپ کا کدھر کدھر کی خبر رکھیے گا سلیم جادو نے کہا کہ میرا جی یہی قصد
ہی غرنکہ شاہزادے نے اسی مقام پر قیام کیا اور سلیم جادو جا کر پہلے ملکہ ناوک فگن
کو لے آئے بعد اسکے لاہور تیز گام سے کہلا بھیجا کہ تمہارا مالک در بند قصور بغیت منزل
پر مقیم ہی لہذا تم بھی مع لشکر اسی مقام پر چلے آؤ تو مناسب ہی لاہور تیز گام بھی تمام
سردارون کو لیکر مع لشکر در بند قصور پر آگیا اب رفیع البخت نے اپنے رفقاے زندان
کو بھی بلا لیا اور رات اسی مقام پر بآرام بسر کی صبح کو اٹھکر نماز صبح سے فراغ حاصل کرکے
ملکہ ناوک فگن سے رخصت ہوے اور بعد اسکے اپنے ماموں سلیم جادو کے
پاس آئے اور عرض کی کہ اب مین آگے جاتا ہون سلیم جادو نے کہا کہ خدا حافظ و
نگہبان ہی مگر ای رفیع البخت اتنا خیال رہے کہ اب یہان سے آگے سرحد غیر ہی زبان میرا
پہونچنا بسا دشوار ہی لہذا تمکو لازم ہی کہ بہت ہوشیاری سے کام کرنا اب تمکو مرحلہ بیابان محبوبیہ
کا درپیش ہو گا مالک اس در بند کی محبوب کاکل کشا ہی جسوقت تم بیابان محبوبیہ کی
سرحد مین پہونچنا تو لوح سے بہت باخبر رہنا اور جا بجا لوح کو دیکھتے رہنا کوئی کام بغیر
لوح کو دیکھے ہوے نکرنا اسی محبوب کاکل کشا کے سحر مین ماہ شیر سوار گرفتار ہی جو
تمہاری طرف سے دل برداشتہ ہو گئی ہی جسوقت یہ قتل ہو جائیگی تو ماہ شیر سوار بھی
ہوش مین آجائیگی تمھین یاد ہو گا کہ پیران جادو نے ایک نقابدار سبز پوش کے پانون
دھلا کر ماہ شیر سوار کو پانی اسکا پلا دیا تھا اسوقت سے دل اسکا تمہاری طرف سے

پھر گیا تھا وہ سبز پوش بھی محبوب کا کل کشا ہی رفیع البخت یہ سنکر جانب بیابان محبوب روانہ ہوئے جاتے جلتے قریب دوپہر دن چڑھے کے ایک صحرائے پر بہار مین پہونچے عجب طرح کا بیابان تھا کہ پھول نئی نئی وضع کے درختون مین کھلے ہوے تھے پھل مانند چہرۂ محبوبان کے جلوہ گر تھے ہر ثمر ثمر مراد اور ہر نخل نخل تمنا تھا طائر اشعار عاشقانہ پڑھ رہے تھے اور جسقدر عمارتین جابجا نظر آئین وہ سب بھی نہایت خوشنما تھین اور ہزارہا دریچہ اُن عمارتون مین بنے ہوے تھے اور ہر دریچہ سے چہرہ ایک محبوب دلربا کا نظر آتا تھا شاہزادہ عالم محویت مین چلا جاتا تھا کہ دیکھا سامنے سے ایک نازنین ماہ جبین دُر در گوش مرصع پوش دریاے جواہر مین غوطہ مارے عجب انداز سے چلی آتی ہی کہ چال سے اٹھٹرپن چہرہ سے کمسنی چتون سے خفگی پیدا زلفین جو ہوا سے اڑکر چہرہ پر آتی ہین تو مزاج مین برہمی پیدا ہوتی ہی وہ چند نازنین جو ہمراہ ہین ملکہ کی نازک مزاجی سے خوف کرتی ہوئی اور ڈرتی ہوئی ڈوپٹہ کی آڑ کرکے ہوا کے تھپیڑون کو روکتی ہین اور کہتی ہین ؎ آتی ہی چمن مین مرے گلرو کی سواری ۔ اے باد صبا خاک اڑانا نہین اچھا کوئی جلدی سے زلفون کو چہرے پر ہٹا رہی ہی اور بلائین لے لیتی ہی کہ غصہ زیادہ ہونے پائے تیور پر بل نہ آنے پائے ایسا نہو کہ یہ برہمی صحبت کو برہم کردے اور عتاب ملکہ کا ہم سب کو نہ پریشان کرے ملکہ کی نظر جو شاہزادہ رفیع البخت سے لڑی جلدی سے چہرہ پر آنچل ڈال لیا اور راہ کاٹ کر چلی ساتھ والیون سے کہا کہ یہ کون آتا ہی اس نازنین نے اس ادا کے ساتھ آنکھ سے آنکھ ملا کر نگاہ پھیری کہ یہ معلوم ہوا ایک تیر جانستان سینے سے گذر گیا اور رفیع البخت بے اختیار پکار اُٹھے کہ ؎ کلیجہ کوئی تھامکر رہ گیا ہی ۔ آدھر جانے والے ادھر دیکھ لینا یہ سنکر وہ نازنین مسکرائی اور بولی کہ ہم کیون پھر کر دیکھین پیاسا کنوین کے پاس آتا ہی کنوان پیاسے کے پاس نہین جاتا ہی شاہزادے نے فرمایا کہ ہم ہی آتے ہین لیکن ذرا ٹھہرو تو سہی یہ ہواے سرد یہ فضاے صحرا اسکا لطف جو باتین چاہتا ہی وہ سب موجود ہین مگر تم کس دل کی انسان ہو کہ تمپر کوئی اثر نہین نازنین نے کہا کہ یہ ہوا آہ عندلیبان کی ہی اسکا اثر انھین لوگون پر پڑے گا جو عاشق مزاج ہونگے ہمین اس سے کچھ سروکار نہین ہی یہ کہتی ہوئی اس انداز و ادا سے چلی کہ رفیع البخت بیتاب ہوکر اسکے ساتھ ہوے اب آگے آگے تو یہ چلی جاتی ہی اور پیچھے پیچھے رفیع البخت اشعار عاشقانہ پڑھتے ہوے چلے اسی اثنا مین ملکہ نے اپنی کنیزون کی طرف اشارہ کیا کہ ہمارا سامان رنگ کھیلنے کا لاؤ کہ آج ہم اس شہریار سے رنگ کھیلینگے کنیزون نے جلدی سے کشتیان پیش کین کہ اُن کشتیون مین کئی رنگ کے اور پچکاریان بھری رکھی ہوئی تھین جلدی جلدی سب نے پچکاریان رنگ سے بھر کر رنگ اچھالنا شروع کیا لیکن ملکہ نے کسی پر رنگ نہ ڈالا اور کہا کہ تم ہمپر رنگ ڈالو اور ہم انپر رنگ

ڈالینگے یہ کہکر بچکاری ہاتھ مین لیے ہوے رفیع النجت کی طرف چلی اور شاہزادہ بھی
ملکہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ ہمارے خون کا رنگ کھیلو تو بجا ہی اسلیے کہ جان و دل
تمپر نثار ہین یہ کہتے ہوے بشوق تمام ملکہ کی طرف چلے تھے کہ دیکھا ایک مرغ سفید
ٹھاٹھ مارکر سامنے آیا اور بزبان انسانی گویا ہوا کہ ای رفیع النجت بڑے افسوس کی
بات ہی کہ لوح تمھارے پاس ہی اور لوح کو نہین دیکھتے ہو ارے کبھی ہم بھی جوان
تھے اور ایسے تھے کہ عورتین گرویدہ رہتی تھین یہ کہکر وہ مرغ نظرون سے غائب ہوگیا
شاہزادے نے جلدی سے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ ای رفیع النجت اگر اس نازنین
نے پچکاری ماردی اور رنگ کی چھینٹ بھی تمپر پڑگئی تو جلکر خاک ہو جاؤگے یہی
محبوب کا کل کشا ہی اور اسکے حسن وجمال پر خیال نکرو کہ یہ سب غازہ سحر کی بدولت
ہی وہ نہ سن اسکا ساڑھے سات سو برس کا ہی لہذا تمکو چاہیے کہ جب یہ پچکاری مارے
تو رنگ سے بچو اور اسطرح قریب اسکے پہونچ جاؤ کہ دوبارہ یہ پچکاری نہ مار سکے
اور اسی کی پچکاری چھین کر یہی رنگ اسپر ڈالدو پھر تماشا قدرت خدا کا دیکھو رفیع النجت
یہ دیکھکر گویا چونک پڑے اور باتو بشوق تمام اس نازنین کی طرف بڑھے تھے یا وہ سے
پچکاری کی بچنے لگے اور دل مین کہتے تھے کہ کیونکر بچون عجب عنوان اس نکاتہ کی
موت کا ہی کہ ذرا چوکے اور جو کمر رکمی ہوئی ہی یہی خیال کر رہے تھے کہ محبوب کا کل کشا
قریب پہونچ گئی اور اسنے پچکاری ماری رفیع النجت نے پیترا بدلکر اپنے پہلو کو خالی کیا
کہ رنگ زمین پر پڑا جسقدر گیاہ تھی جلگئی اور زمین بکنے لگی رفیع النجت جست کرکے
قریب محبوب کا کل کشا کے پہونچے اور جلدی سے پچکاری بر ہا تھ تو ڑا ڈال دیا
اور کلائی مڑوڑ کر پچکاری چھین لی نازنین چیخنے لگین کہ ناصاحب یہ کونسی بات ہی ہماری
ملکہ کو ہاتھا پائی سے نفرت ہی ایسا نہو کہ بدمزاج ہو جائین تو پھر تمسے بات بھی نکرینگی
تو یہ پچکاری تو رنگ بھی ہی ملکہ کی پچکاری نہ تو رفیع النجت کس کی سنتے ہین جلدی سے
وہی پچکاری محبوب کا کل کشا کو ماری ہرچند یہ چیخی اور غل مچایا کی کہ ناصاحب مجھے
ایسی دل لگی پسند نہین ہی دیکھو خبردار رنگ مجھپر نہ ڈالنا رفیع النجت نے کہا کہ اگر
تمھین یہ دل لگی پسند نہین ہی تو ہمین پسند ہی ہمین اپنے دل کی خوشی سے مطلب
ہی یہ کہتے کہتے رنگ ڈالدیا رنگ پڑتے ہی جسم مین اسکے آگ لگ گئی اور یہ
جلی جلی پکارتی ہوئی غول مین اپنی کنیزون کے گھسی جو آگ بجھانے دوڑی اسکے جسم
مین بھی آگ لگ گئی تھوڑے عرصہ مین یہ سب کی سب جلنے لگین اور تمام صحرا مین
دوڑنے لگین شعلے اسقدر بھڑکے کہ درختون سے گلے ملے اور صحرا بھی جلنے لگا تمام صحرا
آتشبار ہوگیا شور گیر و دار بلند ہوا آتشباری و سنگ باری ہونے لگی تمام صحرا
تیرہ و تار ہوگیا دیر تک ہنگامہ برپا رہا جسوقت لاشین ان جادوگرنیون کی پھڑک کر
سرد ہوئین آواز ین پیدا ہوئین کہ کشتی مرا نام من فلان بود و فلان بود آخر مین

خدا آئی کہ نام سن محبوب کا کل کشا سے جادو بولا وحیف مردیم وجان دادیم ومطلب خود
نرسیدیم اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا رفیع البخت سے کہ وہ صحرا جو پہلے ایک ریگستان ہی کہ زمین بھی جلی ہوئی معلوم ہوتی ہی اور لاشین جادوگر نیولن کی بڑی ہوئی ہین اتنے مین سلیم جادو آئے اور کہا ای فرزند مرحبا رفیع البخت نے کہا کہ مین تو غافل ہوگیا تھا مگر خدا بھلا کرے ایک مرغ سفید کا کہ جس نے مجکو چونکایا اور لوح یاد دلائی کہ مین نے اس ساحرہ کو مارا اور نہ وہ کام میرا تمام کو چکی تھی نہین معلوم یہ کیا اسرار تھا اور مرغ سفید کوئی فرشتہ یا جن تھا سلیم جادو مسکرائے اور کہا ای فرزند وہ مین ہی تھا اگرچہ یہ سرحد غیر تھی اور میرا اس مقام تک چلے آنا وقت سے خالی نہ تھا اور ہزار طرح کے خوف میرے واسطے بھی تھے مگر تمھاری محبت مین اپنی جان کا خیال نہ کیا رفیع البخت نے کہا کہ اگرچہ سرحد غیر ہی لیکن آپ سا ساحر زبردست جسکو میران جادو مانتا تھا اسکے واسطے کہین بھی خوف نہین ہوسکتا کیا محبوب کا کل کشا آپ سے بہتر سحر جانتی تھی سلیم جادو نے کہا کہ یہ اسرار طلسمی ہین تم انسے واقف نہین ہو محبوب کا کل کشا کی یہ لیاقت نہ تھی کہ وہ میرا مقابلہ کرسکتی مگر یہ سرزمین اسکے حصار سحر مین ایک مدت سے تھی یہان اسی کے سحر کو زیادہ قوت حاصل تھی علاوہ اسکے بے اجازت دوسرے کی سرحد مین جانا باہمی معاہدہ کے خلاف ہی اب تم اسی مقام پر ٹھہرو کہ مان اسکی نور جادو آتی ہوگی اس سے مقابلہ پڑے گا بارگاہ نور آگین اسی کے قبضہ مین ہی جسوقت آسے بھی قتل کرلوگے تو بارگاہ نور آگین پر قبضہ ہوگا اور راستہ امیر المکان کا صاف ہوجائیگا یہ جو چند حصار اسنے بطور طلسم اپنے ملک کے گرد قائم کیے تھے یہ بنظر حفاظت ملک تھے اب سب مرحلے طی ہوگئے صرف یہی جھگڑا باقی ہی اور اب مین جاتا ہون یہ کہکر سلیم جادو نظرون سے غائب ہوگئے شاہزادہ ٹہلتا ہوا بکھ دور روانہ ہوا تھا کہ یکایک ہوا سرد چلی اور لکہ ہاے ابر زرد رنگ نمودار ہوے بارش گلہاے زرین کی ہوتی ہوئی جو پھول زمین پر گرا وہ ایک نخل بنکر تیار ہوا اور بالاے نخل طائر آکر بیٹھے اور چہچہانے لگے آن واحد مین رنگ صحرا کا بدل گیا اب وہ لکہ ہاے ابر زمین کی جانب متوجہ ہوے اور چمک بجلی کی گرج رعد کی افزون ہوئی اور ابر شق ہوا ایک ساحرہ سفید لباس پہنے ہوے ٹیکا سینہ ور کا ماتھے پر دیا ہوا تخت سحر پر سوار نمودار ہوئی اور پکاری کہ کیون ای ظالم تجھے محبوب کا کل کشا کو قتل کرتے رحم نہ آیا ایسی نازنین معشوق کسے ہاتھ آتی ہی دیکھ تو اسکے عوض مین تیرا کیا حال کرتی ہون یہ کہکر ایک گولہ سحر کا اٹھاکر زمین پر مارا کہ گولہ شق ہوا اور دھوان نکلکر پھیلنے لگا ساتھ ہی جسقدر قمریان اور بلبلین درختون پر بیٹھی تھین زمین پر گر گر غلطکین مارکر اٹھین اور ہیئت انسانی پیدا کرکے ترنج وتاریخ سحر پکڑ پکڑ کر رفیع البخت کی طرف چلین

اور وار کرنے لگین ہر طرف سے گولے تیر نیزے بھالے بندوقون کے چھرے سو نیمون کے
کے رفیع البخت پر پڑ رہے تھے لیکن بسبب برکت لوح کے کوئی حربہ اثر
نہ کرتا تھا لیکن تاریکی بڑھتی جاتی ہی تھوڑے عرصہ مین اسقدر اندھیرا ہو گیا کہ
ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا اور اب کوئی نظر نہ آتا تھا رفیع البخت نے تلوار کھینچی اور
ہاتھ چلانا شروع کیے جو قریب ہوا اور اسپر وار پڑ گیا وہ مارا گیا لیکن جسوقت
دشمن نظر نہین آتے تو کس سے بچین اور کس پر وار کرین اب یہ حالت ہی کہ لوح
کے قریب ہاتھ پہونچ گئے ہین ساحر چاہتے ہین کہ لوح گلے سے اتار لین رفیع البخت
نے جلدی سے دوسرے ہاتھ مین لوح لے لی اور نظر لوح پر ڈالی لکھا تھا کہ اے
رفیع البخت غضب کیا کہ لوح نہ دیکھی اب تجھے لازم ہی کہ فلان اسم پڑھکر ایک طرف
بھاگ اور اس تاریکی سے نکل ورنہ لوح چھن جائیگی اور تو گرفتار بلا ہو جائیگا یہ
دیکھتے ہی رفیع البخت نے اس اسم کو ورد زبان کیا اور ایک جانب چل نکلے
ساحرون نے دیکھا کہ یہ جاتا ہی پڑھکر سد راہ ہوے اور شور کیا کہ یہ جانے
نہ پائے رفیع البخت نے ہاتھ تلوار کے مارنا شروع کیے اور ساحرون کو قتل
کرتے ہوے اس تاریکی سے باہر آئے دیکھا کہ نور جادو بیٹھی ہوئی اسم سحر پڑھ پڑھکر
رائی سرسون مثل آتشین پر ڈال رہی ہی جب دھوان اسکا منتشر ہوتا ہی تو تاریکی
اور زیادہ ہو جاتی ہی بس رفیع البخت نے آواز دی کہ او مردار مین آپہونچا
ہوشیار ہو جا یہ دیکھتے ہی نور جادو اپنے مقام سے اٹھی اور بالاے آسمان بلند ہو کر
کچھ اسم سحر پڑھکر اپنے اوپر دم کیا اور ایک کوہ گران بنکر رفیع البخت پر گرا گرگری
کر پست کردون رفیع البخت نے لوح سامنے کر دی اور ہاتھ کو کن دبا کہ عکس لوح
کا اس کوہ پر بجلی کی طرح چمکا سحر برطرف ہوا اور نور جادو لوند سو ند ہو کر سامنے
رفیع البخت کے گر پڑی گرتے ہی اسنے کچھ اسم سحر پڑھا اور زمین پر لوٹ مار کر صورت
ہتنی کی پیدا کی اور رفیع البخت کی طرف چلی کہ پامال کردون رفیع البخت نے فریب
سمجھکر پھر لوح چمکائی اور عکس لوح کا اسپر ڈالا سارا رنگ و روغن سحر برطرف ہو گیا
اور صورت اصلی نظر آئی دیکھا گھٹنون چلی آتی ہی رفیع البخت نے کہا کہ قحبہ صورت
تو اپنی دیکھ کہ تو کس حال خراب سے ہی نور جادو نے جو صورت پر اپنی نظر کی دیکھا کہ سحر میرا
رد ہو گیا بس یہ اٹھی اور چاہا کہ پرواز پیدا کر کے اڑ جاؤن کہ پشت پر سے کسی نے
آواز دی کہ تلوار مار کر کام اسکا تمام کرو کہ اب اگر یہ بھاگی تو پھر نہ دکھائی دیگی
اور نہ بارگاہ نور آگین قبضہ مین آئیگی شاہزادے نے جلدی سے تلوار کے قبضہ پر
ہاتھ ڈالا اور نور جادو کی طرف چلے جیسے ہی اسنے اڑنا چاہا رفیع البخت نے
تلوار ماری نور جادو نے اُف کی کہ ہزارہا سپرین سحر کی سر پر پیدا ہوئین
لیکن تلوار مانند برق کے چمک کر گری سپرونکو کاٹ کر نور جادو کے دو ٹکڑے کیے

اسکے مرتے ہی غبار گرد و دار بلند ہوا آندھی چلی خاک اڑی آتشباری برف باری دیر تک
رہی جب تک لاش نور جادو کی پھڑکتی رہی سیر خاک اڑایا کیے جب یہ پھڑک کر سرد
ہوگئی تو پکار کر چلے گئے کہ مارا جوان کشتی یعنی نام من نور جادو بود حیف مردیم و
جان دادیم و مطلب خود نرسیدیم اسکے مرنے سے علامات سحر برطرف ہوئے
اور روشنی ہوئی بچہ ساحر بھاگے کہ جب اپنی بڑی ساحر ہاتھ سے اسکے قتل ہوئی
تو ہم اسکا کیا کر لینگے اور باقی ساحروں نے آکر اطاعت اختیار کی مطیع اسلام
ہوئے اتنے مین سلیم جادو بھی آکر موجود ہوئے اور کہا کہ ای فرزند ارجمند مبارک ہو کہ
سب مرجلے شکست ہوئے اب انتظام اپنا درست کر لو اور فوج کو فراہم کرکے
بارگاہ نور آگین و دیگر تحفجات طلسمی پر قبضہ کرو تو چلکر امیر المکان سے اپنے
تاناکے خون کا بدلہ لو رفیع البخت نے سلام کیا اور عرض کی کہ یہ سب کچھ فضل
خداوند عالم سے ہوا اور آیندہ بھی امید ہو کہ اسکی مدد شامل حال رہے اسواسطے
کہ ہم حق پر ہین لیکن جو الطاف بزرگانہ آپ نے میرے حال پر مبذول فرمائے
ہین یہ آنھین کا ثمرہ ہو کہ ایسے سخت طلسم کے دربند کس آسانی سے فتح ہوئے
ہین ہین انشاء اللہ یہ تمام حالات بروقت ملازمت جناب والد ماجد سے
بیان کرونگا کیونکہ قصد میرا یہ ہو کہ بعد فتح طلسم نور آگین طلسم نہ طاق پر جاؤن
اور وہان کی جنگ مین بھی شریک ہون کیونکہ مین نے سنا ہو کہ وہ طلسم
نہایت سخت و دشوار ہو اور ساحر وہان کے ساحران عالم کو طفل مکتب سمجھتے ہین
سحر کی انکے پناہ نہین ہو علاوہ اسکے یہ بھی سنا ہو کہ کوئی کافر جسمین آفتاب پرست
ہو اسنے بھی خروج کیا ہو اور وہ تمام ملک خدا پر ستون کے پھونکتا اور جلاتا ہوا
شہر سمندر یہ تک پہونچ گیا ہو اور ایک جانب سے نقابداران قاف چلے آتے
ہین کہ انکو دعوی صاحبقرانی ہو اور ارادہ والد ماجد سے مقابلہ کرنے کا رکھتے
ہین تو مین چاہتا ہون کہ پہلے مین ہی اسسے مقابلہ کرون الغرض بعد اس گفتگو کے
سلیم جادو نے چند ساحرون کے ہاتھ پیغام بھیجے ایک پیامبر رازدار جادو کے
پاس روانہ ہوا اور جاکر خبر کی کہ طلسمات طلسمی ٹوٹ گئے شاہزادہ دربند نوریہ
پر مقیم ہی تمکو طلب کیا ہی یہ سنکر رازدار جادو نہایت خوش ہوا اور جانب دربند نوریہ
روانہ ہوا اور ایک پیامبر ملکہ ماہ دل افروز کے پاس گیا اور پیغام رفیع البخت کا پہونچا
کہ تمنے جو سترملین اپنے مسلمان ہونے مین پیش کی تھین مین نے انکو پورا کیا یعنی
پسران جادو کو مارا اور محبوب کا کل کشا کو بھی قتل کیا لہذا اگر اپنے وعدہ کی
سچی ہو تو آؤ اور دین اسلام سے مشرف ہو کہ ہم دربند نوریہ پر تمھارے منتظر
ہین یہان کی یہ حالت تھی جب سے دربند محبوبیہ فتح ہوا تھا اور محبوب کا کل کشا
قتل ہوئی تھی اسوقت سے ملکہ ماہ دل افروز پر سے سحر دور ہوا تھا پہلے

کچھ دیر کے واسطے بیہوش ہوگئی تھی لیکن جسوقت سے ہوش آیا تھا روہی رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ نہین معلوم اُس شہریار عالی وقار پر کیا گذری ہوگی جسنے ماہ دل افروز سمجھا تھا کہ شاہزادہ براے لقاحی طلسم گیا ہوا ہی انشاء اللہ اُس سے ملاقات ہوگی مگر اسکو قرار نہ آتا تھا آخر کار مجبور ہوکر ماہ دل افروز اس بات پر آمادہ ہوئی تھی کہ اسے رہا کردو اور آزادی دیدو کہ جہان اسکا جی چاہے چلی جاے اسی اثنا مین قاصد رفیع البخت کا پہونچا اور پیغام طلسم ماہ دل افروز نے سنکر خنجر کو ساتھ لیکر جانب درشہد محبوبیہ روانہ ہوئی ایک پیام براختر شاہ پاس پہونچا اور کہا کہ تمکو بھی حکم ملا ہی کہ سب رفیقان زندانی کو اپنے ہمراہ لیکر درشہد نور پہونچو آخر شکر یہ سب سے بعد دیگرے آآکر قدمبوس ہوے اور ملازمت شاہزادے کی حاصل کی اور ملکہ ماہ دل افروز بھی ماہ تسیر سوار کو ہمراہ لیے ہوے آکر پہونچی اور ملکہ کو شاہزادے کے سپرد کیا کہ یہ امانت اپنی ہے لیجیے اور خود کچھ بڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئی آخر مین سلیم جادو خود گئے اور بلکہ تاتک لشکر رفیع البخت بڑے جاہ و احتشام سے لائے اور تحفجات طلسمی اپنے ہمراہ لیتے آئے بہان ملازمان نور جادو نے بارگاہ نور آگین لاکر پیش کش کی شاہزادے نے بارگاہ کو ملاحظہ فرمایا اور نہایت خوش ہوے کہ ایسی بارگاہ سرداران لشکر اسلام مین کسی کے پاس نہ تھی شب بھر اسی مقام پر قیام فرمایا جب صبح ہوئی تو نماز صبح پڑھکر تیاری لشکر کا حکم دیا فوج مین سربندان ہونے لگے اتنے مین سلیم جادو رفیع البخت کے پاس تشریف لاے اور کہا کہ ای فرزند اب مقابلہ امیر المکان سے ہی اور حالت وہان کی یہ ہی کہ فوج بیشمار اور لشکر جرار اسکے پاس ہی بڑے بڑے پہلوانان زبردست اسکے محکوم ہین اور سب کے سب اُسکو خداوند جانتے ہین اور سجدہ کرتے ہین ہرچند کہ تم خود صف شکن و تہمتن ہو اُن پہلوانون کو زیر کروگے اور لشکر کو شکست دوگے مگر مرحلہ سخت ہین یہ کہکر ایک آہ سرد دل پردرد سے کھینچی اور خاموش ہوگئے رنگ رو متغیر ہوگیا شاہزادہ رفیع البخت نے عرض کی کہ ماموجان بسا عجب ہی کہ آپ سا ساحر زبردست اور یہ اسقدر پریشان ہی اسکا کیا سبب سلیم جادو نے کہا کہ وہان جو مشکل درپیش ہوگی اُسے حل کرنا میرا کام نہین اسواسطے کہ خداوند کریم نے ایک سے بڑھکر ایک کو پیدا کیا ہی ایک ساحرہ ہی کہ نام اُسکا زنگار جادو ہی وہ معشوقہ ہی امیر المکان کی اُسی کے بھروسے پر خداوندی امیر الزمان کی قائم ہی اُسنے قیطول زنگاری بناے ہین اور تمام سامان خداوندی فراہم کردیا ہی مجھ مین یہ طاقت نہین ہی کہ زنگار جادو سے مقابلہ کرسکون اسلیے کہ وہ ایسی ساحرہ زبردست ہی جسکے سامنے مین طفل مکتب ہون جسوقت تک زنگار جادو سے اور مجھ سے میل تھا اُسنے اکثر میرے سحر پر اصلاح دی ہی اور بہت سے افسون مجکو ایسے تعلیم کیے ہین کہ جنسے مین واقف تھا اور اب بھی

مین اُسکے مقابلہ مین کوئی شے نہین ہی ہر چند کہ بڑے بڑے مجھ سے مقابلہ نہین کر سکتے
مگر زنگار جادو سے مین مقابلہ نہین کر سکتا رفیع البخت نے کہا کہ اب کیا آپ سے اور
زنگار جادو سے بگاڑ ہو گیا ہی سلیم جادو نے کہا کہ اگر اُس سے میل ہوتا تو مجال
کسی کی نہ تھی کہ آپ کے نانا کو کوئی قتل کر سکتا سبب ملال کا یہ ہوا کہ زنگار جادو
مجھسے طالب وصال ہوئی مین نے انکار کیا اسلیے کہ مجھے پاس اس امر کا تھا کہ مین نے علم سحر
اُس سے حاصل کیا ہی اور دوسرے یہ کہ سن اُسکا پونے نو سو برس کا ہی ہر چند اُسنے
بزور سحر حسن و جمال بے مثال پیدا کر کے صورت اپنی دکھائی مگر میری نگاہون مین اُسکی
ہیئت اصلی ہی نظر آتی تھی جب زنگار جادو میری جانب سے نا امید ہوئی اور سمجھ گئی
کہ اب کام دل کا نہوگا تو اُسنے امیر البحار بن سے تعلق پیدا کیا اور اُسکو اسقدر مرتبہ دیا
کہ خداوند بنا دیا جسوقت اُسنے یہ معلوم ہو جائیگا کہ تم میرے بھانجے ہو تو کوئی دقیقہ
تمھارے ہلاک کرنے مین فروگذاشت نکرے گی اور لوح طلسمی یہین تک کام دے سکتی
ہی اب آگے بیکار ہی دوسری ایک بلا اور ہی جسکا دفعیہ قریب ناممکن کے ہی وہ
یہ ہی کہ ایک شخص ہی کہ نام اُسکا عوجان مردار خوار بیابانی ہی اُسکو حکیم ضرغام نے اپنی
نے کچھ ادویہ بلا کر اور دواؤن سے نہلا کر روئین تن بنا دیا ہی کہ کوئی حربہ تیر و
تفنگ نیزہ تلوار گرز وغیرہ اُسپر اثر نہین کرتے ہین اور قوت بھی بہت رکھتا
ہی مین نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہی کہ ایک مرتبہ راہ مین اُسکو قزاقون نے گھیر لیا تھا
اور گرز و چماق و شمشیر و تیر مارے کسی حربہ نے کام نہ کیا آخر قزاق اُسے چھوڑ کر
بھاگ گئے اُس روز عوجان مردار خوار بیابانی نہایت خوش ہوا اور کہتا تھا کہ
آج چپی اور مالش خوب ہوئی ذرا درد میرے ہاتھ پاؤن کا کم ہو گیا ایسی بلا کا سامنا
کرنا پڑے گا مجھے یہ تردد ہی کہ تم اُس سے مقابلہ کرکے کسطرح سرخرو ہوگے رفیع البخت
نے کہا کہ انشاء اللہ سر میدان چیر کر پھینک دونگا ہمارے بزرگون نے بہت سے
روئین تنون کو مارا ہی سلیم جادو نے کہا کہ یہ مثل دیگران نہین ہی صرف روئین تن
نہین ہی بلکہ سحر سے بھی حفاظت اسکی کی گئی ہی جسوقت تم اُسے بقوت زیر کرلوگے
اور وہ کمزور پڑے گا تو زرہ کو پارہ پارہ کر ڈالے گا اور گوشت نوچ نوچ کر
کھا جائیگا اور جسوقت زور کرکے بلند کرنا چاہوگے تو زمین اُسے پکڑنے گی اور بلند
ہونے نہ دے گی یہ سنکر رفیع البخت نہایت پریشان ہوئے لیکن کہا کہ مین مقابلہ
ضرور کرونگا چاہے مارا جاؤن یا زندہ رہون مجھسے یہ نہوگا کہ اسکے خوف سے
نہ جاؤن اور یہان تک آکر پلٹ جاؤن سلیم جادو دیر تک گردن جھکائے ہوئے
کچھ سوچا کیے بعد کچھ دیر کے کہا کہ اچھا اے فرزند ایک بات میرے ذہن مین آئی
ہی وہ یہ ہی کہ ایک زمانہ مین مین نے سنا تھا کہ یہان سے قریب ایک صحرا ہی کہ اُسکو
بیابان ہستی کہتے ہین وہان جانوران عجیب الخلقت ہین اور بکثرت ہین صورت

اُنکی یہ ہی کہ جسم شیر کا، اور سر گینڈے کا، اور سر فیل کا، اور جسم کرگدن کا کسی کا جسم فیل کا
اور پانون شتر کے گردن فرس کی کسی کا سُم مانند فرس کے ہی اور جسم مثل آہن کے
اسی طرح سب جانور ہین اور نہایت غریب ہین درندہ نہین ہین یہ سُنکر مجھے اشتیاق
پیدا ہوا کہ اس صحراے عجائب نما کی سیر کرنا بھی جملہ واجبات سے ہی یہ خیال کرکے ہین
روانہ ہوا جسوقت اُس بیابان مین پہونچا تو جیسا کچھ سُنا تھا اُسی کے مطابق پایا مین نے
قصد کیا کہ دو ایک جانور یہان سے لیجاؤن اور اُنکو پالون کہ لائق دیدہ ہین جسوقت
مین نے اُنکو گرفتار کیا اور لیجانے کا قصد کیا تو ایک ساحر آیا کہ نام اُسکا مفروق جادو
ہی مجھے سلام کیا اور کہا کہ اگر آپ ان جانورون کو یہان سے لیجائینگے تو یہ بعد ایک
منزل کے مر جائینگے قاعدہ اُنکا یہ ہی کہ یہ اسی مقام پر رہتے ہین تو زندہ رہتے ہین
ادھر دوسرے مقام پر پہونچے اور اپنے مجنسون سے جدا ہوے اور مرگئے لیجانا
بے سود ہوگا مین نے پوچھا کہ آخر سبب اسکا کیا ہی یہ سُنکر پہلے تو اُسنے سکوت کیا
جس سے یہ پایا جاتا تھا کہ اسے بیان کرنے مین کچھ تامل ہی جب مین نے اُسکو خاموش
پایا اور بکرر دریافت کیا تو کہا کہ ہرچند بیان کرنے کی بات نہ تھی لیکن چونکہ آپ معزز شخص
ہین اور حامیان سامری برستان مین سے ہین تو آپ سے عرض کیے دیتا ہون
آپ وہ شخص ہین کہ ربیع الملک کے شریک ہوے جو کہ آپکے برادر نسبتی تھے اور
ساحرون کے مددگار رہے اس بنا پر آپ سے پردہ رکھنا بیکار ہی اصل امر یہ ہی کہ
یہان سے کچھ فاصلہ پر ایک گنبد طلائی ہی اور اُسپر ایک طاؤس زرین بال بیٹھا ہوا
ہی جسوقت کوئی شخص اُس گنبد کی طرف جانے کا قصد کرتا ہی تو طاؤس تین مرتبہ
آواز دیتا ہی کہ جا پلٹ جا ورنہ مارا جائیگا اگر یہ سنکر انسان پلٹ گیا تو خیر ورنہ وہ
طاؤس آگ کرتا ہی کہ شعلہ اُسکے دہن سے نکلتا ہی اور مثل گولۂ فولادی کے چرخ
مارتا ہوا چلتا ہی اور سینے کو اُس آنے والے کے توڑکر پار گذر جاتا ہی انسان تڑپ کر
ہلاک ہو جاتا ہی اور سامنے اُسکے ساحر اور غیر ساحر سب برابر ہین اکثر جادوگر بھی
آئے ہین اور سحر کے زور سے اُنھون نے سپر بین قائم کی ہین مگر شعلہ کسی چیز سے نہ رُکا
اور توڑکر سب چیزون کو پار گذر گیا اور یہ طاؤس سحر بھی حمید جادو کا ہی جسنے
یہ بیابان بنایا ہی اور وہ گنبد طلائی قائم کیا ہی یہ طاؤس دراصل ساحر نہین ہی
یہی سبب ہی کہ یہ جانور اس حد سے نکلکر مرجاتے ہین مین نے اُس سے پوچھا کہ اندر
گنبد طلائی کے کیا ہی اُسنے جواب دیا کہ ایک تیغہ رکھا ہوا ہی کہ اگر وہ تیغہ کسی کے
ہاتھ آئے اور وہ جاکر عوجان مردار خوار بیابانی سے مقابلہ کرے تو عوجان پر
فتحیاب ہو ورنہ ممکن نہین کہ عوجان مردار خوار بیابانی کسی سے مارا جاسکے
مین نے یہ خیال کیا کہ امیر الملکان سے تو عداوت پیدا ہو چکی ہی مبادا کوئی
وقت ایسا پڑے کہ بگاڑ ہو تو یہ اچھا پتہ ملا مین نے مفروق جادو سے پوچھا کہ

اس طاؤس سحر کی موت کا کیا طریقہ ہی اُسنے بیان کیا کہ اگر کوئی ایسا شخص اسطرف
آجاسے جو کہ سحر و ساحری مین مثل آپ کے ہو اور وہ کوئی ایسا سحر تیار کرکے لائے
کہ جسوقت یہ طاؤس مُنہ کھولے اور وہ پیکان سحر با شعلہ سحر اسطرح کھینچ مارے
کہ اس طاؤس کے حلق مین در آئے تو یہ طاؤس طاؤس آتشبازی ہوجاے
اور تیغہ عوجان کش اُسکے ہاتھ آئے یہ سُنکر مین دل مین تو خوش ہوا اور بظاہر
ٹالنے کے طور پر اِدھر اُدھر کی باتین کرنے لگا اور بعد اُسکے وہان سے چلا آیا
تو ای فرزند اب میرا یہ قصد ہی کہ مین یہان سے جاکر ایک کوہ مین قیام کرتا ہون
تم لوگون کو میری حفاظت کے واسطے معین کرو مین چلہ کشی کرکے کوئی تدبیر نکالونگا
پہلے اس تیغہ کو قبضہ مین کرلو اُسکے بعد آپ جانے کا قصد کرنا بالفعل ارادہ اپنا
ملتوی کرو یہ سُنکر رفیع البخت خاموش ہو رہے اور سلیم جادو اسباب سحر فراہم کرکے
جانب کوہ روانہ ہوے اور ہوم خانہ تیار کرکے اُسمین داخل ہوے اور رفیع البخت
نے راز جادو اور ماہ دل افروز اور دیگر سرداران لشکر کو مع لاہور تیز گام
واسطے حفاظت کے مقرر کیا اور خود بھی کئی کئی بار جاکر خبر لیتے تھے تیسرے روز
صبح کے وقت سلیم جادو ہوم خانہ سے باہر آئے تو ایک باز سر پر سایہ آفگن تھا
اور چہرہ سلیم جادو کا نہایت بشاش تھا رفیع البخت نے جو سلیم جادو کو دیکھا
سلام کیا اور عرض کی کہ مامون جان یہ باز کیسا ہی سلیم جادو نے کہا کہ ای فرزند اسکا تماشا
طاؤس کے مقابلہ مین دیکھنا کہ یہ کیا کرتا ہی رفیع البخت چپ ہو رہے سلیم جادو نے
کہا کہ اب مین بھی تمھارے ہمراہ ہون چلو اور تیغہ قتل عوجان مردار خوار یا پانی
حاصل کرو لیکن پہلے اپنی والدہ سے رخصت حاصل کرلو اسلیے کہ یہ مرحلہ سخت و دشوار
ہی اگرچہ مین نے ہر طرح کا انتظام کرلیا ہی تاہم اس باب مین ملکہ ناوک فگن سے
پوچھ لینا ضرور ہی مبادا کوئی افتاد دشمنون پر پڑی تو وہ مجھ سے کہیگی کہ اگر ایسا خطرناک
مقام تھا تو تم اُسکو اپنے ہمراہ کیون لے گئے وہ تو بچہ تھا کیا تم بھی نادان تھے رفیع البخت
نے کہا کہ اگر خوف ظاہر کرکے اجازت مانگی جائیگی تو اجازت ملنا معدوم ہی اور مجھے
جانا اُس طرف ضرور ہی لہذا صرف اُسسے رخصت طلب کرلی جاے اور کچھ نہ کہا جاے
یہی کیا کم ہی کہ جنگ کو جاتے ہین فتح و شکست کا حال سوا خدا کے کوئی نہین جانتا نہ یہ
اختیار کی چیز ہی غرضکہ دونون مامون بھانجے پاس ملکہ ناوک فگن کے آئے اور
رفیع البخت نے اجازت طلب کی ناوک فگن نے کہا کہ ای فرزند ایک مدت
کے بعد صورت تمھاری نظر آئی اور یہان آکر بھی تمنے کئی در بند فتح کیے نامی و نامور
ہوے بس اب زیادہ شوکت پیدا کرنے کی ضرورت نہین ہی مین سن چکی ہون کہ
طلسم کے معاملات نازک ہوتے ہین رفیع البخت نے عرض کی کہ ای والدہ
مہربان ایسا نہ فرمایئے ہر چند کہ مقتضاے محبت یہی ہی جیسا آپ ارشاد فرماتی ہین

لیکن اس محبت کا ثمرہ اچھا نہین ہی میرے خاندان مین آج تک ایسا کسی نے نہین کیا ہی کہ آدھا طلسم توڑ کر جہان سختی دیکھی ہو تو واپس چلا آیا ہو مین اگر ایسا کرونگا تو مجھے اپنے ہمشمنون مین سخت شرمندگی ہوگی خداوند عالم ہر جگہ محافظ ہی وہی فتحیاب کرے گا اور اگر قضا آگئی ہی تو یہان رہ کر بھی نہین بچ سکتے بلکہ جس مقام پر ہونگے وہین ملک الموت پہونچ جائینگے اپنی حفاظت کوئی خود نہین کرسکتا یہ سب امور خداوند کریم کے اختیار مین ہین بس اب مین رخصت چاہتا ہون منصب آپکا یہ ہی کہ میرے حق مین دعائے خیر فرمائیے کہ مین فتحیاب ہون اور پھر آکر قدمبوسی حاصل کرون اس طرح سمجھا کر ناوک فگن خاموش ہوگئی اور مجبورًا رخصت کرنا پڑا اور سلیم جادو کی طرف دیکھکر کہا کہ بھائی اس لڑکے کا بہت خیال رکھنا اسلیے کہ یہ نشانی ہی تمھارے مہنوئی کی اور سہارا میری زندگی کا ہی اگر اسپر خدانخواستہ آنچ آئی تو مین زندہ درگور ہوجاونگی وہ بیمروت تو ایسا جاکر کھو گیا کہ پھر صورت بھی نہ دکھائی بعد مدت اس فرزند کو دیکھا تو یہ بھی دشمنون مین جاتا ہی ہماری جان ایسے ہی بھڑکون کے واسطے ہی ایک دن ہول کھاتے کھاتے دم نکل جائیگا یہ سنکر سلیم جادو نے بہت کچھ تسلی دی کہ ای بہن جسوقت تک میرے دم مین دم ہی اسوقت تک کیا مجال ہی کسی کی جو تمھارے فرزند کو گزند پہونچاسکے اگر نظر بد سے دیکھے تو آنکھین نکال لون ان بعد میرے خدا اسکا حافظ و نگہبان ہی ناوک فگن نے کہا کہ اچھا خدا حافظ یہ کہکر گلے لگایا اور رخصت کیا رفیع البخت سلام کرکے باہر آئے اور مرکب طلب کیا ادھر سلیم جادو نے اپنا تخت سحر آراستہ کیا اور تخت پر سوار ہوے بازو اسکے سر پر سایہ فگن اور رفیع البخت تخت کے برابر مرکب پر سوار جانب بیابان ہستی روانہ ہوے دونون ماموں بھانجے سیر صحرا کی کرتے ہوے اور تعریف صنعت آفرین مین ترزبان ہوتے ہوے سرحد بیابان ہستی مین پہونچے تعریف اس صحرا کی یا بانی سلیم جادو کے بیان کرچکے ہین کہ عجب طرح کا صحرا ہے پر بہار ہی درخت نئی نئی قسم کے پھل اور پھول نئی نئی وضع کے جانوران پرند عجیب الخلقت اور قابل تعریف ترزبان طاؤسی رنگ کی طاؤس ہر رنگ سفید زاغ زمرد رنگ کے بولیان بھی سب کی نئی نئی اور آواز مین نہایت دلچسپ بعد اسکے چند نظر آئے کہ تمام جسم آہو کا سر شیر کا سینگ بھینسے کے بعضون کا سر فیل کا جسم شتر کا دست و پا مثل گینڈا کے بعضون کا تھوتھن بیل کا ہاتھ پاؤن مثل فرس کے دم لنگور کی غرضکہ اسی طرح مختلف جانور نظر آئے رفیع البخت اور سلیم جادو ان جانورون کا تماشا دیکھتے چلے جاتے ہین کہ جاتے جاتے کچھ انسان نظر آئے کہ یہ لوگ حمید جادو کی طرف سے محافظ اس مقام کے معین ہوے تھے اور ہر آیندہ و روندہ کو گنبد کی طرف جانے سے منع کرتے تھے انھون نے پکار آواز دی کہ ای مسافر یہ راستہ مخدوش ہی اور جانیکے قابل نہین لہذا دوسری طرف سے جاؤ ادھر آکر اپنے کو مبتلاے بلا نکرو اور

جان شیرین کو اپنی تلف و برباد نکر و جو اسطرف جاتا ہی وہ زندہ پلٹ کر نہین
آتا ہی یہ سنکر سلیم جادو نے کہا کہ اگر تم دوستی کی راہ سے منع کرتے ہو تو ہم
تمھارا شکریہ ادا کرتے ہین اور اگر کسی دعوے سے کہتے ہو تو آؤ روک لو اگر ہم تمھارے
روکے رک گئے تو خیر ورنہ ہمارا تو قصد یہی ہی کہ اس گنبد طلائی تک جائین اور جس کام
کے لیے آئے ہین اسکو انجام دین کہ کام ہمارا اسی گنبد سے متعلق ہی اُن لوگون نے
عرض کی کہ اگر آپ نہین مانتے ہین اور اس گنبد ہی تک جانے کا ارادہ رکھتے ہین
تو ہم مانع نہین ہمنے محض ناواقف سمجھکر آپکو آگاہ کر دیا کہ ادھر بلا ہی اپنے ہاتھون
مبتلاے بلا ہوجیے لیکن اتنا خیال رہے کہ یہ گنبد گنبد قبر سے کم نہین ہی اور یہ
بیابان صحراے عدم کا ہم پایہ ہی اسواسطے کہ ہر جادہ اسکا ملک عدم سے ملا ہوا ہی
یہ کہکر یہ لوگ تو راستے سے ہٹ گئے اور سلیم جادو رفیع البخت کو لیے ہوے وہان
اور گنبد طلائی کے پہونچے اور ایک مقام پر ٹھہر کر کچھ اسم سحر پڑھکر یکان تیر پر دم کرکے
رفیع البخت کو دے دیا کہ بابا اس تیر کی پہچان رکھنا جسوقت مین اشارہ دون
اسیوقت اس تیر سے کام لینا رفیع البخت نے اُس تیر کو ترکش مین لگا لیا لیکن اور
تیرون سے کسی قدر بلند رکھا کہ جب چاہین باہر کھینچ لین اور کمان پیوستہ کرکے شانہ
پر لگائین اب یہ دونون کچھ اور بڑھے ہونگے کہ ایک مرتبہ طاؤس نے ایک چیخ ماری کہ
تمام صحرا تھرا گیا جسقدر پرند تھے وہ ڈرکے آشیانون سے اڑے اور اس طائر نے اپنی زبان
مین آواز دی کہ اجل رسیدہ اس طرف کہان آئے ہو پلٹ جاؤ کہ یہ مقام کسی کے
آنے کا نہین ہی ورنہ اسی بیابان ہستی کے راستے سے صحراے عدم مین پہنچ جاؤگے
سلیم جادو نے کہا کہ او ملعون بکتا کیا ہی آگاہ ہو جا کہ پیمانہ عمر تیرا لبریز ہوا اور رشتہ حیات
منقطع ہوا چاہتا ہی اگر خیریت اپنی چاہتا ہی تو کہین چلا جا اور کسی مقام کو آشیانہ اپنا
قرار دے ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا یہ سنکر طاؤس نے قہقہہ مارا اور
گویا ہوا کہ شاید تم ابھی مجکو پہچانتے نہین ہو مین وہ بلاے بدہون کہ جسکے پنجہ سے بچنا دشوار
ہی جاؤ پلٹ جاؤ سلیم جادو نے کہا تمسے کہہ چکے کہ ہم اندر گنبد کے جائینگے تو خود
سامنے سے ہمارے ٹل جاؤ ورنہ مارا جائیگا ایکی مرتبہ طاؤس نے جھلا کر کہا کہ
کیا تم کہنا نہ مانوگے پھر راستہ عدم کا دکھاؤن سلیم جادو نے کہا کہ او ملعون دیر
کیون کرتا ہی جب تین مرتبہ کہنے پر بھی سلیم جادو نے نہ مانا تو طاؤس نے منقار
اپنی کھولی اور رافت کا نعرہ مارا کہ بس آگ کرنے مین جو منقار اسکی کھلی تو ایک دانہ سرخ
یعنی شعلہ بستہ مثل بندوق کی گولی کے دہن طاؤس سے نکلا اور مانند تیز شہاب کے
شنا شنا کی صدا دیتا ہوا سلیم جادو کی طرف چلا سلیم جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر
باز کو اشارہ کیا کہ روک لے یہ سنتے ہی باز نے منقار کھولی اور شعلہ اپنے
دہن مین لے لیا مگر چکر مارنے لگا قریب تھا کہ وہ گولی دہن سے اسکے نکلجائے

سلیم جادو نے کہا کہ آف رے تیرے زور مین ایسا نہ جانتا تھا ورنہ وہ ایک روز اور محنت کرتا اور قوت اپنے بازو کی بڑھاتا مگر خیر یہ کہکر جلدی سے بائین چھنگلیا مین نشتر دیا اور خون چلو مین لیکر باز پر مارا اور آواز دی کہ سنبھل خون جو باز کے پر پر پڑا اسمین ایک قوت پیدا ہوئی اور جگہ مارنا اسکا بزطرف ہوا اور یہ سر پر پھر سلیم جادو کے قائم ہوگیا آدھر طاؤس نے جو دیکھا کہ وار میرا خالی گیا جلدی سے دو سرے شعلہ کو دہن سے رہا کیا اور پھر شعلہ سناٹے کی صدا دیتا ہوا چلا سلیم جادو نے باز سحر کو اشارہ کیا جیسے ہی شعلہ قریب سلیم جادو کے پہونچا باز نے دہن مین اسکو بھی روکا اور پھر چرخ مارا سلیم جادو ایسا ہی تاک زبردست تھا کہ پھر باز پر خون کا چھینٹا مارا اور اسکو قائم کیا اور رفیع النجت کی طرف دیکھکر آواز دی کہ بابا اب تمھارا کام ہی کہ وہی تیر جو مین نے تمکو دیا ہی اسوقت کمان سے رہا کرو جبکہ تیسرا شعلہ اس طاؤس کے دہن سے باہر آئے اور منقار نہ بند ہونے پائے کہ پیکان دہن طاؤس مین داخل ہو ورنہ ہمارا تمھارا دونون کا خاتمہ ہی یہ سنکر رفیع النجت نے جلدی سے وہی پیکان ترکش سے باہر کھینچا اور چلہ کمان مین پیوستہ کیا ادھر تو طاؤس سحر نے شعلہ کو رہا کیا ادھر رفیع النجت نے تیر مارا دہن طاؤس کھلتے ہی شعلہ باہر اور تیر اندر یہ معلوم ہوا کہ طاؤس آتش بازی ہوگیا اور چرخ مارا اور سرہمہ تن شعلہ ہوکر خاک ہوگیا ادھر باز سحر نے تیسرے شعلہ کو بھی نگلا اور چکر مارا سلیم جادو نے پھر خون چلو مین لیکر باز پر مارا کہ یہ قائم ہوا مگر سست ہوکے ہاتھ پر آبیٹھا اب سلیم جادو نے کہا کہ ای فرزند سبحان اللہ یہ قادر اندازی دوسرے مین کہان جو اسسے طلسم کا فتاح ہوتا واقع مین کہ تم لائق صاحبقرانی ہو رفیع النجت نے جھک کر سلام کیا اور عرض کی کہ یہ سب آپ ہی بزرگون کے حسن تعلیم کا اثر ہی سلیم جادو نے کہا کہ اب دیر نکرو اور چلکر گنبد کا دروازہ وا کرنا چاہیے مرنے سے اس طاؤس کے لوگ واقف ہوگئے ہونگے اور انھین ضرور معلوم ہوگیا ہوگا ایسا نہو کہ وہ پہونچ جائین اور سد راہ ہون تو کام مین دیر ہوگی یہ کہکر گنبد طلائی کے قریب آئے دیکھا کہ دروازہ بند ہی اور قفل دیا ہوا ہی سلیم جادو نے قفل پر ہاتھ ڈالا اور کچھ اسم سحر پڑھکر جھٹ سے کھینچ لیا قفل کنڈے اور زنجیر سمیت کھنچ آیا اب دروازہ کھولا اور پہلے سلیم جادو اندر گنبد کے گئے بعد انکے رفیع النجت داخل ہوئے سلیم جادو کو خیال یہ تھا کہ مبادا اس گنبد مین بھی کوئی بلا ہو تو تجھی پر آئے اور یہ شاہزادہ محفوظ رہے جیسے ہی سلیم جادو اندر گنبد کے داخل ہوئے دیکھا کہ دو ساحر سامنے سے چلے آتے ہین یہ دونون اس مقام کے حاکم ہین نام ایک کا طالب جادو اور دوسرے کا مطلوب جادو ہی انھون نے جو سلیم جادو کو دیکھا سلام کیا اور کہا کہ آئیے تشریف لائیے لیکن ایک امر قابل تعجب ہی کہ آپنے معین طلسم ہوکر یہ کیا امر کیا کہ طاؤس کو

مشا دیا اب راستہ آسان ہو گیا جسکا جی چاہے گا ادھر چلا آئیگا سلیم جادو نے
کہا کہ ای طالب و مطلوب آگاہ ہو جاؤ کہ اب عمر طلسم کی تمام ہوئی اور
فتاح طلسم آگیا سب در بندون کو اُسنے برباد کیا اب صرف مقابلہ امیر المکان سے
باقی ہی وہان عوجان مردار خوار بیابانی سے سامنا ہوگا اور تیغہ قتل اُسکا اسی
مقام پر ہی کہ بغیر اُس تیغہ کے قتل ہونا اُسکا محال ہی پس مین اسواسطے ادھر آیا ہون
کہ تیغہ قتل عوجان حاصل کرون اور اس فرزند کو دون جو کہ برائے فتاحی طلسم
دبارادہ قصاص خون نوذر اور رنگ نشین جاتا ہی طالب مطلوب نے کہا
کہ یہ آپ کے کون ہین اور انکا جنبہ آپکو کس سبب سے ہی سلیم جادو نے
بیان کیا کہ یہ بھانجے میرے ہین اور فتاح طلسم ہین تمکو معلوم ہی کہ باپ کو
میرے امیر المکان کے باپ نے قتل کیا تھا مین عوض خون پدر کا اُس سے
لونگا اور ہاتھ سے اس فرزند کے امیر المکان کو زک دلواؤنگا اگر تمکو
جنبہ امیر المکان کا ہو تو آؤ مین موجود ہون طالب و مطلوب نے کہا کہ
ہماری یہ مجال نہین ہی کہ ہم آپ سے مقابلہ کرین اسواسطے کہ ہم آپ سے مقابلہ
کرکے سربر نہین ہو سکتے علاوہ اسکے آپ حق پر بھی ہین ہم آپ کے شریک ہین
سلیم جادو تو طالب جادو اور مطلوب جادو سے باتین کر رہے تھے
اور رفیع البخت سیر بیابان کرتے ہوے آگے بڑھ گئے عجب طرح کا وہ صحرا تھا
کہ کسی مقام پر کچھ ٹوٹی ہوئی عمارتون کے نشانات تھے کہین درخت خشک
کھڑے ہوے تھے کسی مقام پر زمین جلی ہوئی معلوم ہوتی تھی کسی جگہ سوکھی
ہوئی گھانس لگی ہوئی تھی بعض درخت جو کسی قدر ہرے تھے اُنپر جنگلی طائر
بیٹھے ہوے بول رہے تھے کہ آوازین اُنکی سُنکر وحشت ہوتی تھی ایک مقام پر
ایک گنبد گنتہ تھا کہ دروازہ اسکا مقفل تھا رفیع البخت قریب اُس گنبد کے
آئے کہ دیکھنا چاہیے اسمین کون ہی یکایک ایک آواز دردناک کان مین آئی کہ
افسوس صد ہزار افسوس ہمارے حال زار کی کسی کو خبر بھی نہین کہ ہم اس
بلا مین مبتلا ہین ورنہ ہم ایسے لاوارث نہ تھے جو اب تک اس بلا مین پھنسے رہتے
اور رہائی نصیب نہوتی لوگ تو یہ سمجھتے ہونگے کہ جلکر خاک ہو گئے اور ہم ابھی
زندہ ہین مگر مردون سے بدتر ہین کہ زندہ درگور ہو رہے ہین یہ حجرہ تاریک
و تنگ اُسپر یہ گرانی سنگ کہ پہلوان ٹوٹی جاتی ہین فشار قبر کا مزہ زندگی مین
اُٹھا رہا ہی اس زندگی سے تو موت ہزار درجے بہتر ہی خداوندا ملک الموت کو
حکم کر کہ میری قبض روح کرین اور اس مصیبت سے نجات دین یہ آواز سُنکر
رفیع البخت کا دل بھر آیا بے اختیار ہو گئے کہ یہ کون درد رسیدہ ہی اسے دیکھنا
چاہیے بے تامل قریب اس حجرہ کے آئے اور قفل پر ہاتھ ڈالکر ایک جھٹکا مارا کہ

کنڈا اور زنجیر دونون کھینچ آئے اور دروازہ کو کھولکر اندر حجرہ کے گئے دیکھا کہ ایک آفتاب
برج خرافت اُس گنبد تاریک مین سنگ گران کے نیچے دبا ہوا ہی بال سر کے
بڑھے ہوے ہین ناخن حد اعتدال سے دونے ہوگئے ہین لیکن چہرہ کا نور انوار
امارت و خوانت کر رہا ہی اور نبرہ پکار رہا ہی کہ یہ شخص در دریاے شرافت ہی ہر چند
کہ لباس پارہ پارہ ہی مگر جلد کی صفائی اور نازکی بتا رہی ہی کہ یہ پروردۂ ناز و نعمت ہی
رفیع البخت نے یہ حالت دیکھکر پتھر کو اٹھایا اور سینہ سے علیحدہ کیا اور جو زنجیرین دست
و پا مین بندھی ہوئی تھین انکو توڑنے کا قصد کیا تھا کہ اُس اسیر زندان بلا نے خود زور
کرکے اُن زنجیرون کو توڑ ڈالا اور اٹھ بیٹھا۔۔۔ رفیع البخت کو حیرت ہوئی کہ یہ لاغری
اور یہ قوت کہ زنجیرون کو مثل رشتۂ خام کے توڑ کر پھینک دیا اور اُدھر اُس
اسیر بلا کو تعجب کہ یہ کون جوان زبردست ہی جسنے اتنے بڑے سنگ کو میرے
سینے سے ہٹایا کہا اے مرد نیک سیرت و جوان نیک طینت مین تیرا ممنون احسان
ہوا کہ تونے اس وقت مصیبت مین میرے ساتھ ہمدردی کی لیکن اب تو چلا جا
اور مجھے اسی حالت بن رہنے دے مین نہین چاہتا کہ میری وجہ سے مثل میرے تو بھی
گرفتار بلا ہو یہ سنکر رفیع البخت نے جواب دیا کہ اب یا مین بھی اسیر بلا ہونگا
اور یا آپکو اس قید الم سے نجات دونگا اسلیے کہ حالت آپکی مجھسے دیکھی نہین
جاتی مگر برائے خدا اپنے نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ فرمائیے اور یہ ارشاد کیجیے کہ
وہ کون ظالم ہی جسنے آپکو اس بلا مین پھسایا ہی اور کس خطا پر اسیر کیا ہی اُس قیدی
نے بیان کیا کہ نام یہ ہی کہ ایک بندۂ خدا ہون اور سبب اسیری لائق بیان نہین لیکن
جسنے مجکو اسیر کیا ہی وہ ایک ساحرہ ہی کہ نام اُسکا آبشار جادو ہی اُسنے لاکر مجکو اس
حجرہ مین بند کیا ہی ساتھ والے میرے جلکر خاک ہوگئے اور مین اس زندان تنگ
کی سختیان جھیلنے کو زندہ رہ گیا رفیع البخت سمجھ گئے کہ معلوم ہوتا ہی کوئی ساحرہ عاشق
ہوکر انھین لے آئی ہی جو یہ بیان کرنے مین حجاب کرتے ہین کہا کہ آپ اپنے نام نامی
و اسم گرامی سے بھی آگاہ فرمائیے اُس قیدی نے گردن جھکا لی اور کہا کہ وہ شخص اپنا
نام کیا بیان کرے اور نشان کیا دے جسکی حالت گردش زمانہ نے بالکل
بدل دی ہو مثل مشہور ہی کہ مفلسی مین نونگری کا ذکر اور پیری مین شباب کا تذکرہ کرنا
محض بیکار ہی رفیع البخت نے کہا اسکی ضرورت نہین ہی کہ جو پریشان حال ہی
وہ ہمیشہ سے پریشان حال ہوگا اور جو پیر ہی وہ کبھی جوان نہوا ہوگا یہ زمانے
کے انقلاب مین آج اسکو عروج ہی اور اُسکو زوال ہی کل اُسکو عروج ہی اور اسکو
زوال ہی گردش زمانہ ایک حالت پر کسی کو نہین رہنے دیتی ہی آپ بیان کرنے مین
تامل نہ فرمائین ابھی کل کی بات ہی کہ اسی طلسم مین ہم بھی قید ہوے تھے اور ہم
بھی اسی طرح مجبور رکھے ہمارے مددگار پہونچ گئے اور ہمین رہا کیا کہ آج آپ کی

پہونچے ورنہ اگر کوئی خبر نہ لیتا تو نہ معلوم کیا حالت ہوتی ہمین اسنے دن بھی قید
مین نہ گذرے تھے کہ قتل کر ڈالے جاتے اسوقت اُس اسیر زندان سے کہا کہ مین فرزند
ہون شاہزادۂ انجم گروہ رستم شکوہ کا یعنی بدیع الزمان کا پوتا ہون حمزہ صاحبقران
کا باپ ہون صاحبقران عصر یعنی بدیع الملک نوجوان کا نورالدہر میرا نام ہے یہ
سنتا تھا کہ آنکھون مین رفیع البخت کی اندھیرا آگیا اور خون خرزی سے جوش مارا
دوڑکر لپٹ گئے اور کہا ہے دادا جان آپ اس بلا مین پھنسے ہوئے ہین اور
ہم مین سے کسی کو خبر نہ تھی نورالدہر اسکے دادا کیگر لپٹنے پر خود بھی لپٹ گئے کہ خون کا
جوش تھا اور رونے لگے اُدھر رفیع البخت کی آنکھون سے آنسو جاری ہوے
جسوقت جوش رقت کم ہوا تو نورالدہر نے رفیع البخت سے نام پوچھا اور کہا
کہ تمنے مجکو دادا کس رشتہ سے کہا رفیع البخت نے عرض کی کہ مین بیٹا ہون
آپکے نورنظر بدیع الملک کا بس اب آپ میرے ساتھ چلیے کہ مین لشکر مین اپنے
جاتا ہون اور آپ چند روز راحت سے بسر کیجیے نورالدہر نے دیکھا کہ اب
رفیع البخت نہ مانے گا حجرہ سے باہر آئے وہان آبشار جادو کو اسکے بیرون
نے خبر دی کہ تمھارا قیدی جایا چاہتا ہی رہا کرنے والا اسکا آگیا یہ سنتے ہی
آبشار جادو بیتاب ہوکر چلی ادھر سلیم جادو طالب و مطلوب سے
باتین کرتے ہوے آگے بڑھے اور انکو خیال آیا کہ رفیع البخت کہان چلے
گئے ایسا نہو کسی بلا مین مبتلا ہو جائین کہ یہ مقام غیر ہی اور جاے خطرناک ہی
ادھر سے تو یہ آتے ہین اور اُسطرف نورالدہر و رفیع البخت حجرہ سے نکل
رہے ہین کہ آبشار جادو آپہونچی اور پکاری کہ یہ کون سرکش ہی جو معشوق کو
میرے لیے جاتا ہی کہ گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی یہ
دیکھتے ہی نورالدہر نے کہا اے فرزند میرے ساتھ تو نے اپنے کو بھی گرفتار بلا کیا افسوس
صد ہزار افسوس پکار کر آبشار جادو سے کہا کہ تو مجکو پھر اسیر کرے مگر اس
لڑکے پر دست اندازی نکرنا آبشار جادو نے کہا کہ اے تو مین پہلے قتل کرونگی
اسواسطے کہ یہ زندہ رہے گا تو پھر مجھے زک دے گا یہ ایسا سرکش تھا کہ اس
مقام تک آپہونچا جہان پرندہ پر نہین مار سکتا لیکن ساتھ ہی آبشار جادو کو یہ
خیال گذرا کہ ایسا نہو مین ایک کی فکر کرون اور دوسرا گھوڑے پر سوار ہوکر
بھاگے تو مجھے دقت ہوگی اور تعاقب کرنا ہوگا اس سے گھوڑے کو پہلے جلادون
بس اسنے جھولی پر سحر کی ہاتھ ڈالا اٹھا کہ سلیم جادو پہونچ گئے اور آواز دی کہ ادر
قحبہ کیا کرتی ہی نہین جانتی کہ یہ لڑکا ہمارا فرزند ہی آبشار جادو نے کہا کہ تمھارا
فرزند ہی تو اسی واسطے ہی کہ ایوان طلسم کی راحت مین خلل ڈالے اسنے کیون
میرے قیدی کو رہا کیا اب مین اسے بھی اُسی کے ساتھ قید کرونگی اگر تمکو مجھ

دعوے ہی تو آؤ یہ کہکر اسنے تارنج سحر اٹھاکر مرکب رفیع الجنت پر پھینکا مرکب
مرکب آتشبازی ہوگیا اور رجز مارنے لگا آبشار جادو نے آواز دی کہ
لینا نہین سلیم جادو کو کہ یہ بڑا ساحر زبردست ہی اور سلیم جادو سے کہا کہ تین
تمھارا لحاظ کرتی تھی کہ تم ایک رکن طلسم ہو مگر اب معلوم ہوا تم بھی جان ساحران
ہو بھلا رو کو تو اس سحر کو دیکھون تو تمنے علم سحر کہان تک یاد کیا ہی سلیم جادو نے
کہا او محبہ تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ ہمارے سامنے دعوٰی ساحری کرتی ہی ابھی
ابھی معلوم ہوا جاتا ہی یہ کہکر گرز اپنے ایک کنڈلا کھینچ دیا اور ہ مرکب ہمسر تن
شعلہ بنکر سلیم جادو کی طرف چلا تھا کہ لکیر کے پاس آکر رک گیا اور آگے نہ بڑھ سکا گرز
سلیم جادو نے جکر مارنے لگا رفیع الجنت نے آواز دی کہ
یہ مردہ گھوڑے کو کا دے دینا آپ ہی کا کام ہی سلیم جادو
آواز دی کہ بس اسی سحر پر تجکو ناز تھا کہ صدقے ہو رہا ہی اور
یہ سنکر آبشار جادو خرسندہ ہوئی اور کہنے لگی کہ سحر کو خالی نہ کرنا
اگر تمنے اپنی حفاظت کرلی تو مین اس بانی فساد کو بھونکے دیتی ہون
اسم سحر پڑھنے لگی سلیم جادو نے کہ رفیع الجنت پر حملہ کرے
اپنے بازو پر پھر اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ اسنے منقار کھولی ادھر آبشار جادو نے
اسم سحر تمام کرکے شعلہ کو اشارہ کیا کہ لے اس سرکش کو جسکی
ہوا ہی شعلہ چمک کر رفیع الجنت کی طرف چلا تھا کہ سلیم جادو نے بازو کو
اسنے ایک مار سرخ رنگ دہن سے اگلا سلیم جادو نے اٹھاکر شعلہ
شعلہ گل ہوگیا اور آبشار جادو کو آواز دی کہ تیرے سحر کا حال تو معلوم ہوگیا
میرے سحر کو دیکھ یہ کہکر باز کی طرف دیکھا اسنے دوسرا لعل اگلا سلیم جادو نے
آبشار جادو پر کھینچ مارا آبشار جادو نے ہرچند اسم سحر پڑھ پڑھکر دیوار کی
کی کھینچین سپر بن پیدا کین مگر یہ شعلہ جانسوز کب رکنے والا تھا
کے پڑا کہ تودہ کر پارہ گذر گیا اور آبشار جادو ہمہ تن شعلہ بنکر خاموش ہورہی
بھی نہ ملی اسکے مرتے ہی ایک طوفان عظیم برپا ہوا چار طرف سے یہ معلوم ہوا
کہ ایک سیلاب آگیا اور ہر طرف پانی ہی پانی معلوم ہوتا تھا آتشبازی و
برق باری ہو رہی تھی بیرشور کر رہے تھے کہ کشتی مرا نام سن آبشار جادو
حیف صد حیف جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم حسب بعد
برطرف ہوئے اور روشنی ہوئی تو رفیع الجنت نے نہایت تعریف کی اور کہا کہ
ماموجان سبحان اللہ نورالدہر نے رفیع الجنت سے پوچھا کہ ای فرزند یہ کون
شخص ہی کیا مرد حسین ہی کہ ایسے خوبصورت لوگ دیکھنے مین نہین آتے ہین رفیع الجنت
نے عرض کی کہ یہ میرے ماموں ہین نام انکا سلیم جادو ہی آپکی ہو ملکہ ناوک فگن کے

حقیقی بھائی ہین اور سلیم جادو نے نورالدہر کو مرد بزرگ سمجھکر سلام کیا اور رفیع البخت سے پوچھا کہ آپکو ان بزرگ سے رفیع البخت نے کہا کہ میرے جد نامدار اور آپکے ہمشیرہ کے والد ماجد ہین یہ سنکر سلیم جادو دست بوس ہوے اور عرض کی کہ مین نے نام سنا تھا مگر صورت نہ دیکھی تھی الحمدللہ کہ زیارت سے بھی مشرف ہوا آپکو تو سنا تھا کہ ہمراہ جناب حمزہ صاحبقران ثانی کے خانہ کعبہ تشریف لیگئے تھے پھر آپ یہان تک کیونکر پہونچے نورالدہر نے بیان کیا کہ جس وقت ہم لوگ بیابان کاج و باج مین پہونچے تو شام ہو گئی تھی اسی جگہ قیام کیا رات کو صحرا مین آگ لگ گئی جو ہمارے ساحرہ سے آئی تھی جسکو تمنے قتل کیا اور ہمراہیون پر نہ معلوم کیا گذری یقین ہی کہ سب جلکر خاک ہو گئے ہونگے اسلیے کہ تمام چہار جانب آگ بھڑکی ہوئی کسی طرف سے راستہ نکلنے کا نہ تھا یہ کہکر اپنے بچھڑے ہوے قافلے کو یاد آنے سے رونے لگے رفیع البخت بھی اپنے برادر ابدیع الزمان اور دیگر عزیزون کے مرنے کا حال سنکر نہایت گریان ہوے سلیم جادو بھی ساتھ اسکے رویا یہ آنسو پونچھکر کہا اب ذکر رفتگان بیکار ہی اسواسطے کہ یہی حال سب کا ہوگا کوئی یہ بات ایسا ہے جو اس دنیاے ناپایدار سے جانب ملک عدم نہ جائے گا سب اجل گرفتار ہوے رہگا بہوش باش کہ عالم روزگار ہی ابھی تو ہم کو کہ زندہ ہین تمکو غنیمت جانیے اتنے مین طالب و مطلوب بھی آگئے اور رفیع البخت بھی ارادہ نورالدہر کی حاصل کی اور اطاعت دین اسلام کو اختیار کرنے کے بعد عرض کی کہ آج دعوت ان خاکسارون کی قبول فرمائیے کہ ہمارے واسطے باعث عزت ہی اور یہ دعوت کسی ملت و مذہب مین روا نہین ہی نورالدہر نے رفیع البخت سے فرمایا کہ ای فرزند یہ تو مسلم ہین خاطر انکی ضرور ہی رفیع البخت نے عرض کی کہ جو مناسب ہو غرضکہ طالب و مطلوب ان سب کو ہمراہ لیکر اپنے مکان مین آئے اور نہایت عزت و تکریم سے بٹھایا اول رفیع البخت نے خاص خراش کو طلب کرکے نورالدہر کے بال کٹوائے ناخن ترشوائے بعد اسکے حمام کرا کر کپڑے بدلوائے طالب و مطلوب نے نہایت تکلف کے ساتھ دعوت کی اثنار دعوت مین سلیم جادو نے بدیع الملک کا آنا اور بتخانہ سامری کو شکستہ کرنا اور ملکہ ناوک فگن سے عقد ہونا سب مفصل بیان کیا اسکے بعد اپنی مخالفت کہ مین یون بدیع الملک کا دشمن رہا اور ابھی حال مین مطیع اسلام ہوا کہ مجکو خواب مین ایک مرد بزرگ نے ہدایت کی تھی اسی اثنار مین اس فرزند سے ملاقات ہوئی مین اسکا شریک ہوا شاہزادہ نورالدہر سلیم جادو سے بہت خوش ہوے بار بار صورت سلیم جادو کی دیکھتے تھے اور دل مین کہتے تھے کہ یقین ہی یہ بھی میری نہایت حسین ہوگی جبکہ بھائی اسکا اسقدر

خوبصورت ہی تو وہ عورت ہی اسکا حسن و جمال اس سے زیادہ ہی ہوگا الغرض جب
صحبت دعوت کی برخاست ہوئی شب کو سب نے آرام کیا صبح کو طالب و
مطلوب نے آکر عرض کی کہ سوا گھوڑون کے اور ہر قسم کی سواری کا بندوبست
ہوسکتا ہی اسلیے کہ گھوڑے اس مقام پر نہین وجہ یہ ہی کہ یہ مقام طلسم کا ہی
اور مسکن ساحرون کا رفیع النجت نے کہا کہ ہملوگ سوا مرکب کے کسی
دوسری سواری کو پسند نہین کرتے سلیم جادو نے کہا ای فرزند مجبوری کو کیا کیا جائے
اگر کہو تو مین تمھارے واسطے مرکب سحر تیار کردون نور الدہر نے کہا ای سلیم جادو و
جب مرکب نہو تو ہم پاؤن سے مرکب کا کام لیتے ہین سلیم نے کہا مجھے یہ
خیال ہی کہ آپ ناتوان سہت ہوگئے ہین ایسا نہو کہ پیدل چلنے مین زحمت شدید
ہو اگر تحمل نہوسکا تو دشمن آپکے علیل ہوجائینگے طالب و مطلوب نے عرض
کی کہ دو مرکب یہان ہین مگر انکا ملنا دشوار ہی اسلیے کہ ایک دیو نے لاکر رکھا ہی
سلیم جادو نے کہا کہ ہم دیو کو مار کر ابھی گھوڑے چھین لاتے ہین طالب و مطلوب
نے جواب دیا کہ دیو کا مارنا تو جوہے کا مارنا ہی اسلیے کہ وہ ساحر تو ہی نہین ایک سحر
مین کام اسکا تمام ہوجائیگا مگر مشکل یہ ہی کہ وہ گھوڑے نہایت زبردست ہین
اور نئے ہین لائق سواری نہین ہین یہ سنکر نور الدہر اور رفیع النجت کو
اشتیاق پیدا ہوا کہا کہ ہمین لیچلو اور ہمان گھوڑون کو دکھاؤ ہم خود دیو سے مقابلہ
کرینگے اور گھوڑون کو قابو مین کرینگے اور آپ لوگ دیو سے ہرگز مقابلہ نہ کیجئے گا
اسلیے کہ اگر دیو بھی ساحر ہوتا تو مضائقہ نہ تھا جب وہ ساحر نہین ہی تو اس سے
مقابلہ کرنا فضول ہی ہم اس سے لڑینگے یہ فرماکر اٹھ کھڑے ہوئے اور طالب
و مطلوب کو ساتھ لیکر مسکن دیو کی طرف چلے سلیم جادو بھی ہمراہ ہولیے تھے
چلتے جاتے جب قریب کوس ڈیڑھ کوس زمین طے ہوئی تو دور سے ایک گنبد
نظر آیا تھوڑے عرصہ کے بعد وہ گنبد بشکل مینار ہوگیا رفیع النجت نے کہا کہ
یہ تو معاملہ سحر کا معلوم ہوتا ہی اسواسطے کہ پہلے گنبد سا نظر آیا تھا اور اب مینار سا
معلوم ہونے لگا نور الدہر نے کہا ای فرزند یہ وہی دیو ہی پہلے یہ بیٹھا ہوا ہوگا اب
اٹھ کھڑا ہوا جب اور کچھ دور بڑھے تو اسکی ہیئت بھی نظر آنے لگی ادھر دیو نے دیکھا
کہ دو تین آدم زاد اسطرف چلے آتے ہین پکارا کہ آؤ تمکو مدت کے بعد خداوند
ابلیس نے اسطرف بھیجا ہی ایک مدت سے گوشت انسان کا ذائقہ نصیب
نہوا تھا یہ کہکر دونون گھٹنے زمین پر ٹیک کر بیٹھ گیا اور دہن اپنا مثل غار کے
کھولکر آواز دی کہ آؤ اور منھ مین کود پڑو یہ کہکر آنکھین اسنے بند کرلین رفیع النجت
نے بڑھنے کا قصد کیا تھا کہ نور الدہر نے منع کیا اور کہا کہ تم ابھی بچے ہو اور یہ دیو نہایت
زبردست معلوم ہوتا ہی اور بہت بڑے قد و قامت کا ہی رفیع النجت نے

سپنے کہا کہ آپ ابھی نہایت کم قوت اور ناتوان ہوئے ہین مجھے جانے دیجیے نور الدہر
نے نہ مانا اور آگے بڑھ گئے دیو نے جو باتین ان دونون کی سنین کہا لڑکے کیون ہو دونون
ساتھ ہی کود پڑو کہ دہن مین میرے تم دونون کی گنجائش ہی ایک کو اس کلیجین دبا لونگا
دوسرے کو اس ڈاڑھ مین رکھ لونگا نور الدہر نے آواز دی کہ او ملعون ہم لقمہ زشت
ہین دیکھ ابھی تیرا کلہ مہرہ توڑے دیتے ہین یہ کہتے ہوے قریب پہونچے اور خلبت
کر کے شاخ اسکی پکڑ کر لنگر مارا کہ سر دیو کا نیچا ہو گیا دیو نے جو دیکھا کہ آدمزاد زبردست
ہی چاہا کہ شاخ اپنی چھڑا کر اسے شاخ پر اٹھا لون ادھر تو دیو زور کر رہا ہی ادھر نور الدہر
دونون مین پینگ چل رہے ہین سلیم جاہد و اور طالب و مطلوب حیرت
مین ہین کہ ایسا ضعیف و ناتوان اور اتنے بڑے دیو سے یون زور کر رہا ہی نہایت
نے تعریف کی کہ سبحان اللہ یہ حضور ہی کا کام ہی کہ ایسے حال پر ملال مین اتنے بڑے دیو کو
یون جھلا رہے ہین ادھر نور الدہر نے موقع اسکو خوب تھکا لیا تو دوسری
شاخ بھی تھام لی اور دونون شاخون کو پکڑ کر اینٹھا کہ دیو سا سینہ تا ربا نور الدہر
کود کر چھاتی پر اسکی آ لے اور گردن مروڑ کر وہ سر کھینچکر پھینکدیا
دوڑ کر دادا سے لپٹ گئے اور بازو چوم لیے اور نہایت تعریف کی ادھر
طالب و مطلوب بھی نہایت متحیر ہی کہ اس سن اور اس کیفیت مین یہ قوت
غرضکہ نور الدہر نے دیو کو مار کر طالب و مطلوب سے کہا کہ گھوڑے کس
مقام پر ہین انھون نے عرض کی کہ وہ سامنے جو حجرہ معلوم ہوتا ہی دونون
بند ہوگئے نور الدہر اور رفیع البخت بیٹھ آس حجرہ کے آگے اور جیسے ہی دروازہ
وا کیا دیکھا کہ دو بچھیرے سرنگ اسمین بغیر لگام وغیرہ کے ہین گھوڑون نے انسانون کو
دیکھکر کان کھڑے کیے اور چلے کہ پامال کر ڈالین رفیع البخت اور نور الدہر نے یہ
صلاح کی کہ انکو راہ دینا چاہیے جسوقت یہ حجرہ سے باہر آجائین تو انپر سوار
ہونا چاہیے ایک پاٹکے کی طرف نور الدہر ہٹے اور دوسری جانب رفیع البخت
ایک بچھیرا ہنہنا کر نکلا نور الدہر نے جست کی اور پشت پر اسکی آئے ساتھ ہی دوسرا بھی
نکلا اسکی پشت پر رفیع البخت سوار ہوے بچھیرون نے بدمزاجی کرنا شروع کی
کبھی الف ہوتے تھے کبھی پلٹ پلٹ کر منھ مارتے تھے کہ موزہ چبا لین یہ ایسے
شہسوار تھے کہ پٹری جمی رہی اور ران نہ اکھڑی اور گھوڑون کو مارنا شروع کیا
جب سوزے کی طرف منھ بڑھایا گھونسا مارا کہ منھ پھر گیا جب سر طرح یہ گھوڑے
عاجز ہوے تو لیکر بھاگے تمام صحرا مین دوڑتے پھرے آخر تھک کر گر دبین ڈالدین
اور آنکھون سے ان دونون مرکبون کی آنسو جاری ہوے اسوقت نور الدہر
کو تعجب ہوا چمکارا اور گردن پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ رونے کا تمھارے کیا سبب
ہی یہ دونون مرکب مثل اپنے باپ کے بزبان انسانی گویا ہوے کہ ہم بیٹے ہین

کرہ بن اشقر کے ہمارے باپ اور دادا نے سوا حمزہ صاحبقران اور اولاد حمزہ
صاحبقران کے کسی کو سواری نہین دی کیا تاب و طاقت تھی کسی کی ہو آنحضرت
سوار ہو سکتا مگر ہملوگ ایسے بدنصیب پیدا ہوے کہ پہلے تو دیو کے قبضہ مین آئے اپنے
ہمجنسون سے جدا ہوے ماں سے چھوٹے اب تم لوگون کے قبضہ مین آئے نہین
معلوم تم کون ہو نور الدہر یہ باتین ان دیو زبانون کی زبان سے سنکر نہایت خوش
ہوے اور پکار کر کہا کہ تم ملول نہو کہ تمنے منصب اپنے بزرگون کا پایا اور یہ
بھی تم اولاد حمزہ صاحبقران کی سواری مین ہو یہ سنکر ان مرکبون نے پلٹ پلٹ کر
سواردن کی بوسونگھی اور خوش ہوے ہنہنانے لگے نور الدہر اور رفیع الخجست گھوڑون
سے اترے گھوڑے گردنین جھکا کر انکے ساتھ ہو لئے وہ انکو آگے
آگے لیجاتے اور نور الدہر پیچھے آتے ہین اور یہ پیچھے پیچھے دونون مرکب گردن
جھکائے آہستہ آہستہ چلے آتے ہین جنکے بندھے ہوے ہین سلیم جادو نے نہایت تعجب
کیا کہ انہی جانورون ایسے درندون کو رام کر لیا اور یہ سرکش ہن طرح مطیع ہو گئے
ان لوگون کا اقبال ہی غرضکہ نور الدہر اور رفیع الخجست گھوڑون کو لیکر
ہوے سلیم جادو باس آئے اور یہ سب مل کر طالب و مطلوب کے
آنے کا گھوڑون کے ہنہنانے سے جانے لگے سلیم جادو نے کہا کہ اے طالب
و مطلوب جادو واب پتہ اس تیغہ کا لگا و جو حمید جادو نے قتل عوجان مردار خوار
کے واسطے تیار کیا ہی اور جسکے واسطے مین نور الدہر رفیع الخجست کو یہان تک لایا ہون طالب
و مطلوب نے عرض کی کہ ہر چند یہ موقع وغا کا تھا مگر ہم بدل مطیع اسلام ہو چکے ہین
اور شیوہ ہمارا راست بازی ہی اسوجہ سے آپکو بتلاتے ہین اور یہ راز بتلانے
کے نہ تھے اصل امر یہ ہی کہ تیغہ غلط مشہور ہی یہ بات دھوکا دینے کے واسطے مشہور
ہی ورا صل ایک شیشہ گلاب ہی کہ اسی شیشہ مین آب مرگ عوجان بھرا ہوا ہی اور یہ
شیشہ ایک گنبد مین طاق بلند پر رکھا ہوا ہی اور گنبد نہ زمین پر ہی نہ آسمان پر
بلکہ بالا سے ہوا ہی اور معلق ہی اور کسی کو نظر نہین آتا ہی اسواسطے کہ حمید جادو نے
گرد گنبد کے حصار سحر غائب کیا ہی سلیم جادو نے کہا کہ پھر اسکے نظر آنے کی کیا
صورت ہی طالب و مطلوب نے کہا ایک چشمہ ہی کہ اسکے ہم دونون بھائی
محافظ ہین وہ ہم حاضر کیے دیتے ہین اگر آپ اس چشمہ سحر کو آنکھون پر لگا لیجیے گا
اور سحر سے بلند ہو کر کرہ ہوا کی سیر کیجیے گا تو گنبد نظر آنے لگیگا یہ کہکر چشمہ سحر منگا کر
پیش کیا اور کہا کہ کام نہایت ہوشیاری کا ہی جسوقت گنبد نظر آنے لگے تو دفعتہ قریب
گنبد کے نہ چلے جائیے گا کہ اسمین بھی خوف ہی حمید جادو نے گنبد مین ہزارہا شیشے
بنائے ہین اور اندر گنبد کے بارہ ہزار پتلے سحر کے قائم کیے ہین کہ اگر ہوا بھی تند و تیز
ہو کر قریب سے گذرتی ہی تو پتلے نادک اندازی کرتے ہین سلیم جادو نے کہا حمید جادو

کہان ہی طالب و مطلوب سے عرض کی کہ اسی گنبد مین ہی جسوقت ناوکون سے
بچکے دہ قریب پہونچکے دروازہ کھولے تو حمید جادو سے سامنا ہو جو ہمارا حق تھا وہ ہمنے
ادا کر دیا اب حمید جادو کو مارنا آپ کا کام ہی یہ سنکر سلیم جادو نے کہا کہ بڑے انتظام
اس تجہ نے کئے تھے کہ پہلی بار ہاتھون کی رکھی تھی اور اسکے بعد گنبد کو بالائے ہوا
قائم کیا اور اسسے بھی نظر ان سے تسلی نہ کیا اسپر بھی اطمینان نہوا کہ بارہ ہزار
ناوک انداز قائم کیے خبر دیکھا جائیگا یہ جان کہان ہی یہ کہکر چشمہ سحر آنکھون پر لگایا اور
تخت سحر اڑا کر لیتا ہوئے بعد پھر دیر سے واپس آئے اور رفیع البخت سے کہا کہ ای
فرزند اب تم اپنے لشکر مین جاؤ اور تیاری کرکے جانب امیر المکان روانہ ہو اور
بلیل جنگ بجوا کر مقابلہ کرو اگر زندگی ہیر ہوا تی ہی اور خدا کو فتح تمھاری منظور ہی تو
انشاء اللہ حمید جادو کو مار کر بستہ قتل و جان مردار خوار تمکو بہو سنجاؤنگا ورنہ
سمجھ لینا کہ ماموں جان قتل ہوا رفیع البخت یہ سنکر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور عرض
کی کہ ماموں جان مجھکو بھی تخت سحر پر بٹھا کر ساتھ لیچلیے تاکہ مین بھی آپ کے ساتھ رہکر
اور حمید جادو سے لڑون جو حالت آپکی ہو وہ میری بھی حالت ہو سلیم جادو نے
رفیع البخت کو گلے لگایا اور کہا کہ فرزند مجھسے یہ ہوگا کہ دیدہ و دانستہ تجھے
موت کے منھ مین بھجاؤن ہو سکیا کہ دکھاؤنگا جسنے تمھین میرے سپرد کیا ہی مین تو
ساحر ہون ہر طرح حمید جادو سے مقابلہ کر سکتا ہون سحر اسکا روک بھی سکتا ہون
حربۂ سحر بھی کر سکتا ہون تم تو اسکا وار رد کر سکتے ہو نہ تمھارا وار اسپر کارگر ہو سکتا ہی
تمھارا بچنا سراسر خلاف عقل ہی پس اب تم اپنے لشکر مین جاؤ اور میرے حق مین
دعا کرو مین انشاء اللہ حمید جادو کو مار کر شیشہ آب قتل عوجان لیکر بہت جلد آتا
ہون یہ کہکر بلا اسپہ جادو اور مطلوب جادو سے کہا کہ آپ دونون صاحب
بھی ہمراہ اسکے جائیے ایکہ تو اسکی وجہ سے راستے کی حفاظت ہو گی علاوہ اسکے
آپکا یہان رہنا مناسب نہین ہی مبادا کوئی ساحر امیر المکان کی طرف سے
آکر مزاحمت آپکے کرے طلسم کتا ہو گئے غرضکہ بہت سی تسمین دیکر رفیع البخت
کو مع طالب و مطلوب جادو رخصت کیا اور آپ منتظر اس امر کے
ہوئے کہ یہ اس سے مقابلہ کرنے کو جاتے ہین حمید جادو کے مقابلہ کو جاؤن
راوی بیان کرتا ہی کہ سلیم جادو اس انتظار مین یہان بیٹھے اور رفیع البخت
مع نور الدہر و طالب و مطلوب جادو مرکبون پر سوار ہو ہو کر جانب دربند
نور بعد روانہ ہوئے کہ اب لشکر انکا اسی مقام پر مقیم ہی بعد قطع مسافت جسوقت
قریب لشکر پہونچے اور خبر انکے آنیکی لشکر کو ہوئی سب برائے استقبال رفیع البخت
روانہ ہوئے آپ جلد تر لشکر مین پہونچے فگن نہایت پریشان تھی کہ دیکھیے خدا کیا دکھاتا ہی
کہ خبر آمد رفیع البخت پہونچی ملکہ ناوک فگن نے سجدۂ شکر ادا کیا اور ادھر

سرداران لشکر مثل اختر شناہ و راز دار جادو و مقام خیز و رزغیرہ کے جو قریب پہونچے
دیکھا کہ سلیم جادو تنہا نہین ہین بلکہ دو ساحر مرکب سحر پر سوار پس پشت ہین اور
آگے آگے رفیع النجت اور ساتھ اسکے ایک مرد بزرگ ہین کہ چہرہ سے اُنکے جاہ و جلال صاحبقرانی
و رعب جہانبانی پیدا ہی سب متحیر ہوے کہ یہ کون بزرگ ہین لیکن اپنے مالک کو دیکھا کہ ادب
کے ساتھ باگ گھوڑے کی روکے ہوے چلا آتا ہی کہ قدم مرکب کا آگے بڑھکر بڑے سب نے
آسے سلام کیا رفیع النجت نے اپنے رفقا کا حال شاہزادہ نور الدہر سے بیان کیا اور حال
نور الدہر سے رفقا کو آگاہ کیا کہ یہ میرے جدنامدار ہین سب نے ملازمت حاصل کی اور
قدمبوس ہوے نور الدہر نے جواب سے ایسے سرداران زبردست اپنے فرزند کے محکوم دیکھے
شکر پروردگار بجا لائے اور کہا الحمد للہ کہ یہ فرزند بھی لائق صاحبقرانی معلوم ہوتا ہی
غرضکہ طالب و مطلوب کے حال سے بھی سب آگاہ ہوے اور اب رفیع النجت
داخل لشکر ہوے اور نور الدہر سے عرض کی کہ حضور اندر تشریف لیجلین نور الدہر نے کہا
کہ ای فرزند ابھی نہین مناسب ہی ماں تمہاری حیران ہوگی کہ یہ کون غیر شخص چلا آیا تم
جاؤ ذکر کرنا اُسکے بعد دیکھا جائے گا رفیع النجت داخل محل ہوے ماں کو سلام کیا ناوک فگن نے
گلے سے لگایا اور کہا کہ بٹیا سلیم جادو کہان ہین رفیع النجت نے بیان کیا کہ وہ برائے
مقابلہ جمید جادو گئے ہین ہرچند مین نے اصرار کیا مگر نہ مانا اور مجھے ساتھ نہ لے گئے بلکہ تاکید
کی کہ تم اس مقام پر بھی قیام نکرو ناوک فگن نے کہا کہ خیر کچھ تردد کا مقام نہین ہی وہ
ایسے نہین ہین کہ ساحران طلسم اُنکا کچھ کر سکین اب رفیع النجت نے کہا کہ آج کا دن ہمارے
اور آپکے واسطے روز عید سے کم نہین ہی آپکو بھی چاہیے کہ سامان خوشی کیجیے کہ ایک
مربی و بزرگ تشریف لائے ہین ناوک فگن نے کہا کہ شکر پروردگار تو ہر حالت مین
لازم ہی مگر یہ معما مین نہ سمجھی کہ مین اُن بزرگ سے آگاہ نہین ہون جو نام نہین بتایا رفیع النجت
نے عرض کی کہ نام سے تو آپ واقف ہین مگر صورت نہ دیکھی ہوگی میرے دادا صاحب اور آپکے
خسر تشریف لائے ہین ناوک فگن نے تعجب سے کہا کہ وہ کہان ملگئے رفیع النجت
نے تمام کیفیت گذشتہ بیان کی کہ یک ساحرہ نے اُنکو لاکر اس مقام پر قید کیا تھا یہ سُنکر
ناوک فگن نہایت شاد ہوئی اور کہا کہ ای فرزند جلسے تعجب ہی کہ تم اُنکو اندر نہ لائے
رفیع النجت نے کہا کہ وہ اندر آنے سے انکار کرتے ہین ناوک فگن نے کہا کہ کیا
مجھسے ناراض ہین یا کوئی قصور مین نے کیا ہی اگر ایسا ہی تو مجھے معلوم ہونا چاہیے کہ خطا
میری کیا ہی تاکہ مین عذر کرون اور وہ عفو قصور فرمائین اسلیے کہ مثل مشہور ہی کہ از
خردان خطا و از بزرگان عطا تم جاؤ اور میری جانب سے دست بستہ عرض کرو کہ حضور
مجکو سزا نہ دین اور زیارت سے محروم نرکھین رفیع النجت باہر آئے اور پیام ناوک فگن
کا نور الدہر سے بیان کیا نور الدہر نے گردن جھکالی اور کہا کہ ای فرزند کیا منھ لیکر
بہو کے سامنے جاؤن حال میری ناداری و پریشان حالی کا تمپر ظاہر ہی بس اب مجھے

ذلیل نکرو انشاء اللہ آگے بڑھکر دیکھا جائیگا ہرچند کہ میرا دل ناوک فگن کے دیکھنے کو بیچین ہی مگر خیال نوکرو کہ جسوقت سامنا ہوگا تو وہ کیا سمجھیگی کہ خسر صاحب تشریف لائے تھے بھول کی جانیکھڑی سہی کچھ تو منہ دکھائی مین دینے کو ہوتا فقیر بھی ہوتا ہی تو بہو کا آنسو خالی نہین دیکھتا ہی ہرچند کہ میری حالت فقیرون سے بدتر ہی لیکن نام تو بڑا ہی رفیع الجنت نے عرض کی کہ اس بات کی شرم حضور کو بیکار ہی جسقدر مال وخزانہ ارشاد فرمائیے حاضر کرون یہ کسکا ہی علاوہ اسکے آج نہ سہی کل سہی کیا وہ آپکے حال سے واقف نہین ہین کہ کس بلا مین پھسے ہوے تھے یہان نہ آپ کا ملک نہ مال نہ خزانہ یہ ایسی بات نہین ہی کہ کوئی آپ پر حرف رکھ سکے لہذا یا تو جسقدر زر وجواہر ارشاد ہو حاضر کیا جاے وہ آپ اپنی بہو کو دیجیے اور اگر یہ بھی منظور نہین ہی تو یون ہی تشریف لیچلیے اسواسطے کہ والدۂ مہربان اس امر پر آمادہ ہین کہ اگر آپ یون نہ تشریف لائینگے تو مین خود نقاب چہرہ پر ڈالکر باہر نکل آؤنگی اور خود قدمون پر گر کر لاؤنگی الغرض ایسا مجبور کیا کہ شاہزادۂ نورالدہر کو گھر مین جانا پڑا جسوقت ساتھ رفیع الجنت کے محل معلے مین داخل ہوے تو دیکھا کہ پردہ درسے لپٹی ہوئی ملکہ ناوک فگن کھڑی ہی ملکہ نے جلدی سے گھونگھٹ نکالکر نورالدہر کو سلام کیا نورالدہر نے ناوک فگن کو گلے سے لگایا اور بہت روئے آدھر ناوک فگن اسقدر روئی کہ ہچکیان بندھ گئین جسوقت جوش رقت کم ہوا تو یہ سب آگر مسند پر جلوہ گر ہوے اور اپنے اپنے حالات بیان کیے ناوک فگن نے بدیع الملک کا شکوہ کیا کہ جسنے تشریف لیجاکے پھر میری خبر بھی نہ لی مین اس طلسم نورآگین مین اسیر ہوگئی تھی مگر خدا سلامت رکھے سلیم جادو کو کہ بھائی نے میرے مجھکو اسیری کی بلا سے نجات دی یا اب اس فرزند نے آکر خبر لی اور اب معاوضہ اپنے نانا کے خون کا کرنے ملک امیر المکان پر جاتا ہی نورالدہر نے کہا کہ خدا اسکو فتحیاب کرے اے ناوک فگن ہملوگ ایک مقام پر کیونکر رہ سکتے ہین ہمارے ناموس کی حفاظت وہی پروردگار عالم کرتا ہی جسکی راہ مین ہم کفار سے جہاد کرتے پھرتے ہین اور اب یہ شیر سا فرزند تمہارا موجود ہی تمھین شوہر کی کیا پروا ہی اتنے مین دیکھا نورالدہر نے کہ ایک زن جمیلہ ایک لڑکی کو ساتھ لیے ہوے چلی آتی ہی سن لڑکی کا پندرہ سولہ برس کا ہی چہرہ ماند ماہ شب چاردہ کے روشن ہی اور قوے نہایت زبردست ہین ہر جوڑ بند سانچے مین ڈھلا ہوا معلوم ہوتا ہی طریقہ دست وبازو کا ورزشی معلوم ہوتا ہی رفیع الجنت اسے آتے دیکھکر ہٹ گئے اور اس لڑکی نے آکر سلام کیا اور گردن جھکاکر کھڑی ہو رہی نورالدہر نے ناوک فگن سے کہا کہ یہ لڑکی تمہاری ہی ناوک فگن نے کہا کہ آپکی بہو ہی نام اسکا ملکہ ماہ شیر سوار ہی شرط اسکی یہ تھی کہ جو مجھے بفن سپہگری زیر کرے وہ شوہر میرا ہو صدہا پہلوانون کو اسنے زیر کیا بہت سے شاہزادے اس ہوس مین آئے کہ ہم اسے زیر کرکے اپنے عقد مین لائین مگر ہاتھ سے اسکے تیر ہوے آپ کے فرزند نے اسکو زیر کیا مگر ابھی عقد

منہین ہوا ہی یہ سنکر نورالدہر بہت خوش ہوے اور ماہ شمشیر سوار کو بھی گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا بعد اسکے رفیع البخت کو طلب کیا کہ یہ بسبب شرم و لحاظ کے ٹل گئے تھے مگر مجبور ہو کر حاضر ہونا پڑا گردن جھکا کر بیٹھ گئے نورالدہر نے کہا ای فرزند شادی اس دختر کی تمھارے ساتھ ہم کرینگے لیکن یہ تقریب بعد فتح طلسم نورآگین کے بدیع الملک پاس پہونچکر ہوگی اب تم جلدی کرو اور لشکر کو تیار کرکے اس مرحلہ سے بھی فرصت کرلو تو ان سب کو ساتھ لیکر طلسم نہ طاق پر چلو کہ وہ مقام شوکت نمائی ہی اگر تمھارے اور ہمچشم اُس مقام پر پہونچ گئے اور بدیع الملک کے شریک ہوے اور تم نہ پہونچ سکے تو مقام شرمندگی کا ہوگا یہ سنکر رفیع البخت نے عرض کی کہ جیسا ارشاد عالی ہو یہ کہکر باہر نکلے اور لاہور غیرت گام کو بلاکر حکم دیا کہ لشکر ہمارا تیار ہو کہ ہم ملک امیر المکان کی طرف جائینگے لاہور نے یہ حکم افسران لشکر کو پہونچایا افسرون نے سپاہیون کو حکم دیا کہ نبدی ہونے لگی جب لشکر تیار ہو چکا تو اٹالہ بارگاہ نورآگین کا نکالا گیا اور خبر شاہزادہ نورالدہر کو ہوئی یہ بھی محل سے برآمد ہوے رفیع البخت نے مقام شہزور کو ہراول لشکر کرکے بارگاہ اسکے ہمراہ کی اور کہدیا کہ تم سامنے امیر المکان کے خیمہ برپا کرو ہم بھی آتے ہین مقام شمشیرزور اٹالہ بارگاہ نورآگین کا اپنے ساتھ لیکر جانب ملک امیر المکان روانہ ہوا بعد اسکے شاہزادہ رفیع البخت اور شاہزادہ نورالدہر بھی باحشم و خدم روانہ ہوے

لیکن اول حال مقام شہزور کا بیان کیا جاتا ہی

کہ یہ طے مراحل و قطع منازل کرتا ہوا قریب ملک امیر المکان کے پہونچا اور بارگاہ اسنے برپا کی لشکر کو اتارا اور اپنے آقا کے آنے کا منتظر ہوا وہان خبر امیر المکان کو پہونچی کہ نوذر اور رنگ نشین کا نواسا اپنے نانا کا بدلہ لینے کی غرض سے آتا ہی سپہ سالار اُسکا آگیا اور خیمہ برپا کیا ہی تمام حصار اُسنے توڑ دیے ساحرون کو قتل کیا سلیم جادو اُسکے شریک ہین یہ سنکر امیر المکان نے کہا کہ کچھ پروا نہین اگر آئے گا تو کیا کرلے گا یہ کہکر اسنے نہایت بیباکانہ کے ساتھ ایک نامہ عوجان مردار خوار بیابانی کو تحریر کیا مضمون اُس نامہ کا یہ تھا کہ ای قہر خداوندی تمکو اطلاع دیجاتی ہی کہ ہمنے تمھاری دعوت کے لیے عمدہ خوراک تجویز کی ہی اور لقمہ ہاے چرب و فربہ تمھارے واسطے فراہم ہو رہے ہین لہذا تم آؤ اور دعوت کھا کر شکر خداوندی بجا لاؤ جب کسی وقت مین امیر المکان کو ضرورت ہوتی تھی اور کسی سے مقابلہ کرانا ہوتا تھا تو عوجان مردار خوار کو دعوت ہی کے نام سے طلب کرتا تھا اسلیے کہ یہ مردار خوار ہی حریف کو پھاڑ کر کھا لیتا ہی سابق مین حال اسکا عرض کیا جا چکا ہی کہ حربہ اسپر اثر نہین کرتا زور اسکا مقابلہ کے وقت بڑھتا جاتا ہی کیسا ہی زبردست ہو مگر اس سے مغلوب ہوتا ہی جسوقت یہ نامہ عوجان مردار خوار کو پہونچا یہ نہایت خوش ہوا اور چالیس ہزار آدم خوارون کو لیکر روانہ ہوا یہان امیر المکان

کے پاس بھی فوج کثیر ہی تین چار لاکھ سوار ہر وقت زیر قیطول زنگاری موجود رہتے ہین اور بڑے بڑے سردار اسکے لشکر مین بھی ہین معین اسکی زنگار جاد وہی جسنے یہ قیطول زنگاری بنا دیے ہین اور جسکے بل پر اسنے دعوی جسبداوندی کیا ہی اور نشہ کبر و غرور مین مست ہی جبتک عوجان مردار خوار آئے آئے اسنے حکم دے دیا کہ بجے طبل جنگ اسی وقت نقارہ زرمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی یہ خبر فی مقام شیر زور کو ہوئی اسنے حکم طبل بجنے کا دیا یہان بھی کوس جرنیل نواز ش مین آیا دونون طرف تیاری جنگ ہونے لگی بہادر اپنے اپنے اسلحہ کو درست کرنے لگے اسی عالم مین رات تمام ہوئی اور سفیدہ سحری نمودار ہوا طائر اپنے اپنے آشیانون سے نکلکر شاخ درخت پر بیٹھے اور محو زمزمہ سرائی ہوئے نسیم سحری کے جھونکون نے چراغون کو گل کیا اور غنچون کو شگفتہ کیا لشکر کفار سے آوازین یا لشکر اور ندا میر المکان کی بلند ہوئین اور اہل اسلام نے فوراً سحری کو ادا کیا اور عازم میدان کارزار ہوئے اسطرف سے ہشام تیغزن و ضرغام تیغزن یہ دونون بھائی ایک لاکھ فوج سے آکر صف آرا ہوئے یہ بیڑا اٹھا کر آئے ہین کہ ہم بارگاہ نور آگین جھین لائینگے یہ دونون سردار نہایت زبردست خصوصاً فن تیغزنی مین کامل ہین ادھر قمقام شیر زور نے بھی رخ میدان کارزار کا کیا اور صفین اپنے لشکر کی آراستہ کین صرف چالیس ہزار سوار اسکے ساتھ ہین غرضکہ بعد آراستگی صفوف قتال و جدال بیلدار دونون صفون سے نکلے اور تیز دستی کے ساتھ پستی و بلندی زمین کو ہموار کیا سقون نے آب پاشی کرکے گرد کو بٹھایا اور میدان کو مثل آئینہ کے ہموار کیا بعد اسکے نقیبون نے نقابت کی کرگدنیون نے کرگ کا کہا بہادرون کی رگون مین خون جوش مارنے لگا فوج کفار سے ہشام تیغزن نے مرکب اپنا صف سے نکالا اور میدان مین آکر خوب سلحشوری کی نیزے کے ہاتھ لگائے سراپا میدان کا دکھایا جسوقت مرکب گرما گیا اور خود بھی غرق عرق ہوا تو ایک مقام پر ٹھہر کر نیزہ کو گاڑ دیا اور دم کو آراستہ کرکے آواز دی کہ ای قمقام شیر زور بہتر یہ ہی کہ بارگاہ نور آگین میرے سپرد کر کہ یہ تحفہ لائق خداوند ہی ورنہ میرے سامنے آ اور داد مردی و مردانگی دے یہ سنکر قمقام شیر زور نے مرکب اپنا بڑھایا اور سامنے ہشام تیغزن کے آکر آواز دی کہ او ملعون یہ بارگاہ جسکے لائق ہی اسکے قبضہ مین ہی اب اسطرف کا رخ بھی نکرنا ورنہ سزا پائے گا نہین جانتا کہ وہ شہریار عالی وقار خود بھی تشریف لاتا ہی اول تو تیری سرکوبی کے واسطے ملازم آسکے کافی ہین اور بفرض محال اگر مین قتل بھی ہوگیا تو وہ آکر عوض میرے خون کا میرے قاتل سے لینگے بس اگر دعوی مردی و مردانگی ہی تو لا ضرب بہادری کی یہ سنکر ہشام تیغزن نے نیزہ سنبھالا اور خبردار خبردار کہکر سینہ قمقام شیر زور پر وار کیا قمقام نے نیزہ کو نیزہ پر لیا طعنین چلنے لگین یہ معلوم ہوا کہ دو مار سیاہ زبانین نکالکر لڑنے لگے کوئی چالیس طعنون کی نوبت آئی ہوگی کہ ایک مرتبہ قمقام نے ایک بند اس پھرتی سے باندھا کہ ہشام کو ظاہر نہوا بس اب جو

جھٹکا مارا نیزہ ہاتھ سے نکل گیا لشکر اسلام سے آواز تحسین و آفرین بلند ہوئی اور ہشام
نہایت خفیف ہوا اور تیغہ اسنے کمر سے کھینچا اور قمقام شیرزور پر برس پڑا قمقام نے بھی
سپر و شمشیر کو سنبھالا دو بجلیان کوندنے لگین بس ایک مرتبہ قمقام نے چاہا کہ بندوست
پکڑلون کہ یہ تیغزنی مین مشکل سے زیر ہوگا اسواسطے کہ فن تیغزنی خوب جانتا ہی لیکن
قضاے کار اور اتفاقات روزگار کہ پاؤن مرکب قمقام کا موشخانہ مین جا رہا گھوڑے
نے سکندری کھائی قمقام شیرزور کے سر سے خود گر پڑا اور تیغہ سر پر بیٹھا کہ ناد وابرو
اڑ آیا قمقام نے دستانہ مارا تیغہ تو جھٹکا کر نکل گیا لیکن چادر خون کی منھ پر آنے گری یہ دیکھکر
ہشام نے دوسرا ہاتھ اٹھایا کہ کام اسکا تمام کردن کہ فوج دوڑ پڑی قمقام شیرزور کو علحدہ
کیا آدھر ضرغام تیغزن بھی فوج کو لیکر آپڑا جنگ مغلوبہ ہوئی تلوار چلنے لگی قمقام شیرزور
نے بھی زخم سر کو باندھا اور رزم ناشروع کیا ہشام نے کہا کہ مین تو نصف فوج سے
اس لشکر کو روکتا ہون اور تم بارگاہ لیکر خدمت خداوند مین روانہ ہو یہ سنتے ہی
پچاس ہزار سوارون سے ضرغام تیغزن بارگاہ کی طرف متوجہ ہوا اور پچاس ہزار سوار لشکر
قمقام شیرزور سے لڑنے لگے تلوار چل رہی تھی دریاے خون جاری تھا سر برس رہے
تھے ہر طرف کوندا برق شمشیر کا لپک رہا تھا اور دریاے خون جاری تھا سبزہ کا رنگ
لالہ گون ہوگیا تھا مرکبون کے سم خالی نظر آتے تھے ملک الموت کو قبض ارواح سے فرصت نہ تھی ایک دھوم بسمل تھا ادھر
تڑپ رہے تھے میدان جنگ مین منا کا لطف تھا ہشام مرکب کو بڑھائے ہوئے اور سوارونکو قتل کرتا ہوا قمقام کیطرف چلا آتا
تھا اور حضرت قمقام کفار کو قتل کرتا ہوا ہشام کیطرف بڑھا آتا تھا کہ اس کافر کو مارلون تو اسکی خبر لون کہ وہ بارگاہ
کی طرف جا رہا ہی ایسا نہو کہ بارگاہ لیکر نکلجاے تو مجھے اپنے آقا سے شرمندگی ہوگی
وہان ضرغام تیغزن قریب بارگاہ پہونچ گیا اور چند سوار جو محافظت کے واسطے
قمقام شیرزور نے معین کیے تھے انھون نے جانین لڑا دین اور اپنی زندگی مین
بارگاہ نہ دی لیکن چند کس بچاس ہزار سے کیان تک لڑتے آخر سب شہید ہوے ضرغام تیغزن
نے بارگاہ پار کرائی اور ساتھ اپنے لیکر چلا قمقام شیرزور نے جو دیکھا کہ یہ بارگاہ
لیے جاتا ہی باگ مرکب کی پھیری اور ضرغام تیغزن کی طرف چلا ہشام سد راہ ہوا
اب اسنے دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے اور عرض کرنے لگا کہ ای
کس بیکسان و دادرس غریبان مجھے میرے مالک سے شرمندہ نکر یہ سخن در دہان
تھا کہ تیر دعا کا ہدف اجابت پر بیٹھا جانب صحرا سے تند گرد و غبار بلند ہوا کہ جہان کو
تیرہ و تار کر دیا زیر آسمان ایک آسمان خاکی نمودار ہوا ؎ ز سم ستوران ایران زمین بپیمود پشت
زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ؎ سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہی یکایک ہوا نے مارگزید لوگرد
نے مارا ہوا کو دامن گردنگا فتہ ہوا اور دل گرد سے نعرہ رفیع البخت اور نور الدہر کا
ہوا بلند پر انکی لشکر بسیار تھا راہ مین انکو خبر لگگئی تھی کہ رفیق آپ کا زخمی ہوا اور
بارگاہ چھن گئی یہ دونون دادیتے نعرہ کرکے گرے اور قتل کرنا شروع کیا نور الدہر نے تو

باگ گھوڑے کی لی اور ضرغام تیغزن کی طرف چلے اور رفیع البخت ہشام تیغزن
کی طرف بڑھے اور آواز دی کہ او نامرد یہ کیا حرکت تھی کہ ہم موجود نہ تھے اور تو نے جنگ
آغاز کردی ہوشیار ہو جا کہ میں آپہونچا ہشام تیغزن نے کہا کہ آیا بھی تو کیا کرلے گا
یہ بارگاہ تیرے لائق تھی جو تو نے اسپر قبضہ کیا تھا اب اس طرف سے تو رفیع البخت
کفار کو قتل کرتے چلے جاتے ہین اور اُس طرف سے ہشام تیغزن صفون کو توڑتا
چلا آتا ہی ادھر شاہزادہ نورالدہر نے ضرغام تیغزن کو ٹوکا کہ او ملعون یہ تو قزاق ہی
یا پہلوان ہی مجھے یہ خیال نہوا کہ ہم جو بارگاہ لیے جاتے ہین تو وارث اسکا آکر سر کوبی
ہماری کریگا ضرغام تیغزن نے کہا کہ وارث اسکا خداوند امیرالمکان ہی تو اس
بارگاہ کا وارث کیونکر بن بیٹھا نورالدہر نے کہا کیا تو نہین جانتا کہ جسکی تیغ اسکی دیغ رفیع البخت
نے طلسم کو توڑکر بارگاہ حاصل کی ہی اب یہ ملک ہماری ہی ضرغام تیغزن نے کہا کہ اگر زبردست
ہو تو بارگاہ چھین لو ہم زبردست تھے ہمنے بارگاہ چھین لی یہ سُنکر نورالدہر نے کہا کہ پھر آتا
کیون نہین اُس طرف سے ضرغام تیغزن مجمع کو منتشر کرتا ہوا نورالدہر کی طرف چلا
اور اس طرف سے نورالدہر صفون کو درہم و برہم کرتے ہوئے قریب اسکے پہونچے
آخر سامنا ہوگیا ضرغام تیغزن نے تلوار ماری نورالدہر نے وار اسکا رد کرکے جو ہاتھ
تیغہ آبدار کا مارا کہ یا تو تلوار سپر پر چمکی تھی بازین کو بوسہ دیا راکب و مرکب دونون
کے چار ٹکڑے ہوئے اُدھر رفیع البخت سے اور ہشام تیغزن سے سامنا ہوا
ہشام نے آواز دی کہ دیکھ اسی تیغہ خون آلود سے تیرے رفیق کو زخمی کیا ہی اب تیرے
خون سے بھی اسکو گلرنگ کرونگا یہ کہکر وار کیا رفیع البخت نے تھپکی دی کہ
تلوار پٹ پڑی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اور جھٹکا مارا کہ ہشام تیغزن اوندھے منھ یال مرکب
پر آرہا دوسرا ہاتھ بڑھا کر اور کمر زنجیر کا بند تھا مکر جو زور کیا ہشام کو بلند کرلیا اور
اُچھالکر دو ہاتھ مارے کہ اسکے چار ٹکڑے ہوئے نورالدہر نے قوت رفیع البخت کی
دیکھکر ماشاء اللہ کی آواز دی رفیع البخت نے جھک کر سلام کیا اُدھر دونون لشکرون
مین تلوار چل رہی تھی اور شور گیر و دار بلند تھا بڑی دیر تک تلوار چلی آخرکار فوج بے سردار
کہان تک لڑے تاب مقاومت نہ لاسکے قدم اُکھڑ گئے صرف لاشین اپنے سردارون
کی تو اُٹھالین باقی کشتہاے نجس کو وہین چھوڑا اور جانب قیطول زنگاری روانہ ہوئے
یہان نورالدہر نے رفیع البخت کو گلے سے لگایا نہایت تعریف کی اور بارگاہ
نور آگین لیکر واپس آئے اور جاے مناسب تجویز کر بارگاہ برپا کی اور مقام تیز زور
کے زخمون مین ٹانکے دلواکے لشکر اُتارا جا بجا خیمہ خرگاہ چھولداریان وغیرہ استادہ ہونے لگی
یہان تو یہ حالت ہی اور وہان فوج ہزیمت خوردہ لاشین اپنے سردارون کی
لیے رو تی پیٹتی زیر قیطول پہونچی اور فریاد کی کہ یا خداوندا ہماری بیگ بگڑ گئی کہ ہمارے
سردارون نے رفیع البخت کے سردار کو زخمی کیا اور بارگاہ لیکر آئے تھے کہ رفیع البخت

اور نورالدہر فوج کثیر سے آکر پہونچے اور سرداروں کو ہمارے قتل کرکے پھر بارگاہ
چھین لی امیرالمکان نے کہا کہ خیر کچھ پروا نہین ہی انھین لیجاکر صحرا مین پھونک دو کہ انھون نے
غرور کیا تھا ہمنے انکو خود ذلیل کرایا اور خاک مین ملوا دیا اسلیے کہ ہمکو غرور کسی کا پسند
نہین ہی اور تم اطمینان رکھو ہمنے انتظام رفیع الجنت کے قتل کا کرلیا ہی موت اسکی
عوجان مردارخوار کے ہاتھ سے ہی علاوہ اسکے جوان بندگان سرکش سے لڑے گا
وہ مارا جائیگا یہ سنکر یہ لوگ تو خاموش ہورہے اور لاشین ہشام وضرغام کی صحرا مین
لیجاکر جلا دین اور دوسرے سردار کی ماتحتی مین لے لیے گئے جب دوسرا دن ہوا
تو جانب صحرا سے تیز گرد وغبار بلند ہوا سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہی امیرالمکان نے
ہزار سوارون کو معین کیا کہ جائین اور عوجان مردارخوار کو استقبال کرکے لائین
اور دو سو سوارون کو حکم دیا کہ وہ راستہ صاف رکھین اور منادی کرادی کہ اس
راستے مین جو شخص آئیگا وہ دہان اجل مین پہونچے گا لوگ دوکانین بند کرکے بھاگے
جاتے تھے کہ وہی بلا پھر آتی ہی جسنے اکثر بازار لوٹ لیے ہین بندگان خداوند کو کھالیا ہی
سوار دو رستہ دوڑتے پھرتے تھے اور ہر آیندہ روندہ کو منع کرتے تھے کہ خبردار اسطرف
کوئی آنے کا قصد نکرے ورنہ ہلاک ہوجائیگا اس کیفیت کو لاہور نیرنگام نے دیکھا کہ یہ
برائے دریافت حال آیا ہوا تھا جاکر خدمت شاہزادہ نورالدہر و رفیع الجنت مین
بیان کیا کہ شاید وہی مردارخوار آتا ہی اگر تماشا دیکھنا ہو تو چلکر دیکھیے رفیع الجنت اور
نورالدہر اٹھے مرکبون پر سوار ہوکر اپنے لشکر سے نکلے اور صحرا مین ایسے مقام پر ٹھہرے
جہان سے وہ راستہ نظر آتا تھا جسطرف سے عوجان مردارخوار آنے کو تھا کہ یکایک
دامنۂ گردشگافتہ ہوا اور دل گرد سے چالیس ہزار مردارخوار پیدا ہوے سب
کریہ منظر سیاہ فام آگے آگے ایک گبرنا ہنجار کرگدن سیاہ پر سوار ہاتھ مین ران
بھینسے کی گوشت اسکا چباتا ہوا باچھون پر اسکے خون بھرا ہوا جب ایک ران ختم ہوگئی
کسی سوار نے دوسری دے دی وہ اسکو چبانے اور کھانے لگا جسقدر سوار دو رستہ کھڑے
تھے ہاتھون مین اسکے ایک ایک ران بھینسے کی تھی کہ وہ ان آدم خوارون کو
دیتے جاتے تھے اسی ہیئت سے عوجان مردارخوار زیر قیطول امیرالمکان آکر پہونچا
اور کرگدن سے اتر کر سجدہ کیا اور عرض کی کہ خداوند نے وہ خوراک نفیس میرے
واسطے کہان رکھ چھوڑی ہی امیرالمکان نے کہا کہ ابھی تم قیام کرو کل وہ خوراک تمھارے
سامنے پیش کیجائیگی مین طبل جنگ بجواتا ہون یہ سنکر عوجان اسی جگہ اتر پڑا
اور ہمراہی بھی اسکے ٹھہر گئے جو لوگ اس انتظام پر معین تھے وہ دوڑتے
پھرتے تھے اور سور گاے بکری جو شے دستیاب ہوتی تھی وہ لاکر پیش کرتے
تھے اور یہ مردارخوار برابر کھاتے چلے جاتے تھے اسپر بھی ان مردارخوارون
نے یہ آفت برپا کر رکھی تھی کہ ادھر آدھر نکل جاتے تھے اور ایک ادھر انسان کو

پکڑ لاتے تھے اور زندہ آگ مین ڈال دیتے تھے اور بھونکر کھا جاتے تھے لشکر مین شور برپا تھا کہ یہ مردار خوار جلد غارت ہون کہ انھون نے فساد عظیم برپا کر رکھا ہی جسے پاتے ہین چھوڑتے ہی نہین بھونکر کھا جاتے ہین یہانتک کہ جو لوگ انکو خوراک پہونچاتے تھے انہین سے بھی بہت سے انسانون کو کھا گئے آخر کار لوگون نے امیر المکان سے فریاد کی اور کہا کہ بڑی بدعت ان لوگون نے کر رکھی ہی کہ ہم لوگون کو کھائے جاتے ہین امیر المکان نے کہلا بھیجا کہ اگر تم لوگ اپنے برادران ایمانی کو کھاوگے تو ہم تمکو غارت و برباد کر دینگے لہذا بہتر یہ ہی کہ رات اسی غذا پر بسر کرو جو تمکو بھیجی جاے کل جسقدر چاہنا کھا لینا دیکھو وہ سامنے سے لاکھ کا لشکر پڑا ہی یہ سب تمھارے ہی واسطے ہی یہ سنکر یہ مردار خوار ڈرے اور اب یہ صلاح کی کہ چلکر دشمن کی فوج کو کھانا چاہیے تاکہ خداوند کے خلاف ہو یہ سوچکر چند مردار خوار لشکر رفیع الجحت کی جانب روانہ ہوے چونکہ شام ہوگئی تھی رفیع الجحت اور نور الدہر بارگاہ مین بیٹھے تھے باتین مردار خوارون کی ہو رہی تھین نور الدہر کہہ رہے تھے کہ ہمنے بھی بہت سے مردار خوار اور آدم خوار دیکھے ہین مگر ایسے نہین دیکھے کہ ان کمبختون کا پیٹ ہی نہین بھرتا خیر بروقت مقابلہ دیکھا جائیگا دہان امیر المکان نے شام ہوتے ہی طبل جنگ بجنے کا حکم دیا نقارہ زنی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی ہر کارے لشکر اسلام کے جو برائے خبر موجود رہتے تھے آنان وخیزان آلودہ گرد و غبار خدمت مین شاہزادہ رفیع الجحت و نور الدہر کی حاضر ہوے اور بعد دعا و ثنا بجالانے کے عرض کی کہ امیر المکان نے نام پر جو جان مردار خوار بیابانی کے طبل جنگ بجوایا ہی شاہزادہ رفیع الجحت نے فرمایا کہ کچھ پروا نہین کہدو کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی بجے طبل جنگی یہان بھی کوس حربی نواز ش مین آیا اور تیاری جنگ ہونے لگی اسی حالت مین وہ چند مردار خوار جو لشکر اسلام کی طرف چلے تھے انھون نے لوگون کو پکڑ پکڑ کر کھانے کا لگا دیا اور لشکر مین شور ہوا کہ یہ بلا ہین یہان کہان سے آگئین آواز شور و غل کی جو رفیع الجحت اور نور الدہر نے سنی دریافت کیا کہ یہ غل کیسا ہی لا ہو رتیز گام نے عرض کی کہ کچھ مردار خوار لشکر حریف سے آگئے ہین اور وہ لوگون کو آزار ہو نچا رہے ہین یہ سنکر ان دونون شہریارون کو غصہ آیا کہ یہ ملعون بڑے سرکش معلوم ہوتے ہین دونون خیمہ سے نکلکر چلے جس طرف شور و غل برپا تھا اور مردار خوار لوگون کو پکڑ پکڑ کر ہلاک کر رہے تھے اور کچا چبائے جاتے تھے اسیطرف چلے دیکھا کہ لوگ بھاگے جاتے ہین اور مردار خوار دوڑتے پھرتے ہین جسے پاتے ہین اسکو بوٹیان نوچ نوچ کر کھا جاتے ہین یہ دیکھکر ان دونون شہریارون کی آنکھون مین خون اتر آیا اور نعرہ کیا کہ حرامزادو تم ایسے سرکش ہو کہ اپنے لشکر سے یہان آکر یہ ظلم کر رہے ہو بس چلے جاؤ یہان سے ورنہ سزا پاؤگے یہ دیکھکر مردار خوار

ان دونون کی طرف بھیجے کہ تم ہمارے حمایتی ہو تو پہلے ہم تمھین کو کھا لینگے نور الدہر نے ۔ فیع البخت سے کہا کہ بابا ہوشیار ہو جاؤ اور خود آگے بڑھ گئے اور بانگین چیر چیر کر پھینکنا شروع کیا پندرہ بیس کو دم بھر مین مار کر ڈالدیا جو باقی رہ گئے وہ بھاگے کہ اب یہان ٹھہرنا اچھا نہین ورنہ جو ساتھیون کی حالت ہوئی ہی وہی ہماری بھی ہوگی جب لشکر مین اپنے آئے تو اور لوگون سے بھی بیان کیا کہ اس طرف چلنے کا قصد نکرنا کہ وہان خود ہی مبتلاے بلا ہوگے جسوقت صبح کو مقابلہ ہوگا اور سر دار ہمارا ان دونون سرکشون کو کھالے گا تو پھر خوف جاتا رہے گا اب اتنا ہوا کہ یہ لوگ بھی ڈر کر اپنے مقام پر بیٹھے اور منتظر صبح کے ہوے اب انکو تو انتظار صبح مین چھوڑا جاتا ہی

اول چند کلمہ داستان سلیم جادو کے بیان کیجاتے ہین

کہ بعد روانگی فیع البخت جسوقت خبر معلوم ہوئی کہ یہ بخیر و خوبی اپنے لشکر مین پہنچ گئے تو سلیم جادو نے تخت سحر کو آراستہ کیا اور باز سحر سے تیسرا دانہ یاقوت بھی اگلوا کر جھولی بغل رکھا اور چشمہ سحر آنکھون پر لگا کر تخت بالاے ہوا آڑایا اور فضاے چرخ مین پھرنے لگے ہر طرف دیکھتے جاتے تھے کہ یکایک دور سے گنبد نظر آیا بس سلیم جادو نے تخت اپنا گنبد کی طرف بڑھایا جسوقت تخت روان سامنے گنبد کے پہونچا اور نگہبانون نے غلگون سے دیکھا کہ سلیم جادو اسطرف آتے ہین انھون نے ناوک اندازون سے کہا ناوک اندازون نے بارہ ہزار تیر سر کیے ٹڑاکے کی صدا پیدا ہوئی دیکھا سلیم جادو نے کہ تیر میری طرف آتے ہین بس انھون نے جلدی سے کچھ اسم سحر پڑھ کر پھونکا اور آواز دی کہ کیون بہادرو تم سب جھول ہو جاتے یہ کہنا تھا کہ جسقدر تیر تھے جھول ہو ہو کر گرنا شروع ہوے سلیم جادو اسم سحر پڑھتے ہوے اور تخت کو بڑھائے چلے جاتے تھے اور تیر جھول ہو ہو کر گر رہے تھے یہانتک کہ سلیم جادو قریب گنبد پہونچ گئے چاہتے تھے دروازہ کھولین کہ ایک عقاب بالاے گنبد بیٹھا تھا اسنے چیخ ماری کہ دشمن آگیا اور آکر سلیم جادو کی طرف چلا کہ پنجہ مار کر ہلاک کرون سلیم جادو نے جو دیکھا کہ عقاب میری طرف آتا ہی باز سحر سے اشارہ کیا کہ لینا اسکو باز عقاب کی طرف چلا اور یہ دونون گتھ گئے پر اور پنجہ چلنے لگا یہان سلیم جادو نے دروازہ پر ہاتھ رکھا اور کھولنے کا قصد کیا دروازہ اندر سے بند تھا سلیم جادو کو غصہ آیا کہ اس مخبر نے بڑی بدخواہی کی ہین اب پیچھے ہٹکر ایک گولہ تولادی جھولی سے نکالا اور پڑھ اسم سحر پھر کر دروازے پر کھینچ مارا کہ ٹڑاقا ہوا اور دروازہ ٹوٹ کر گرا سلیم جادو اندر گنبد کے داخل ہوے دیکھا کہ بارہ ہزار پتلہ تیلگون پاس تیر کمان لیے بیٹھا ہی اور وسط گنبد مین حمید جادو بیٹھی ہوئی سحر کر رہی ہی جب اسم سحر تمام کرکے پتلون پر دم کرتی ہی تو وہ ناوک اندازی کرتے ہین سلیم جادو نے اوازدی

کہ وہ فیجہ ہوشیار ہو جہ ہامین آپہونچا یہ سنتے ہی حمید جادو اپنے مقام سے اُٹھا اور کہا کہ ای سلیم جادو تنے ساری محنت میری خاک مین ملادی اور سب سحر مٹا دیے تم ادھر کیون آئے ہو جاؤ پلٹ جاؤ ورنہ پچتاؤ گے کہ اب مین تمھارا کچھ لحاظ و پاس نہ کرونگی یہ سنکر سلیم جادو نے کہا کہ اب کیا مین خالی پلٹ کر جاؤنگا اگر مجھے پلٹ جانا ہوتا تو آتا کیون یہ کہکر آگے بڑھے حمید جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر پتلون کی طرف اشارہ کیا کہ پتلون نے کمانین تو رکھ دین اور نیچہ پکڑ پکڑ کر سلیم جادو کی طرف چلے سلیم جادو نے کہا کہ یہ وہی سحر ہی جسے رد کرتا ہوا مین یہانتک پہونچا کوئی اور سحر کر حمید جادو نے کہا کہ اسے تو رد کرلو پھر اور سحر کی فرمائش کرنا اب یہ سحر وہ نہین رہا بس یہ سنتے ہی سلیم جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر انگلی سے اشارہ کیا کہ نصف پتلے ادھر ہوگئے اور نصف پتلے اُدھر ہوگئے اور آپس مین بچہ چلنے لگا سلیم جادو نے کہا دیکھا تونے تیرا تو برسون کا ریاض تھا ذلیل ہم آدھی قوت اپنی کرکے دونون کو فنا کیے دیتے ہین حمید جادو نے ہر چند سحر کیے اور چاہا کہ جو پتلے سلیم جادو کی طرف سے لڑ رہے ہین انکو اپنا شریک کرکے لڑا داؤن مگر ممکن نہوا کسی سحر نے تاثیر نہ کی آخر کار سب پتلے لڑکر قتل ہوگئے اور اسی ہنگامے مین وہ چند ساحر جو حمید جادو کے خدمتی تھے وہ بھی مارے گئے سلیم جادو نے کہا کہ اب وار میرا روک یہ کہکر ایک نارپل جھولی سے نکالا اور کچھ اسم سحر پڑھکر زمین پر مارا کہ وہ شق ہوا اور چار پتلیان قیچیان لیے ہوے پیدا ہوئین اور حمید جادو سے لپٹ گئین اور بال اسکے کترنا شروع کیے ہر چند اسنے سحر کیے مگر وہ پتلیان نہ ہٹین آخر کار پتلیون نے سب بال کاٹ کر پھینک دیے اور اسکو منڈا کر دیا اب پتلیون نے قیچیان اسکے جسم مین بھونکنا شروع کین سلیم جادو نے آواز دی کہ او قحبہ اب اپنی شکل دیکھ کر تیری کیا صورت بنی ہی حمید جادو نے جھنجلا کر نشتر زبان مین دیا اور خون چلو مین لیکر کچھ اسم سحر دم کیا اور اُن پتلیون پر کھینچ مارا کہ ہمہ تن شعلہ ہوکر سلیم جادو کی طرف چلین سلیم جادو نے جلدی سے کچھ سحر پڑھکر دم کیا کہ شعلہ قریب پہونچکر رکا انھون نے ایک شیشہ جھولی سے نکالا کچھ اسم سحر پڑھکر انگلی سے اشارہ کیا کہ شعلہ شیشہ کے اندر اُتر آیا سلیم جادو نے وہی شیشہ حمید جادو پر کھینچ مارا شیشہ اسکے سر پر پڑا اور ٹوٹا شعلہ نکلکر حمید جادو پر گرا یہ بھی ایسی ساحرہ زبردست تھی کہ اسنے کچھ اسم پڑھکر خون پیشانی کا لیکر شعلہ پر مارا شعلہ گل ہوگیا اب اسنے کہا کہ ای سلیم جادو معلوم ہوگیا تم جس غرض سے آئے ہو مین اسی کو مٹائے دیتی ہون یہ کہکر اسنے کچھ اسم سحر پڑھا اور دستک دیکر آواز دی کہ او سہیل جادو جلد آؤ دیکھا کہ ایک ساحر جوگی وضع پیدا ہوا حمید جادو نے کہا کہ لو یہ شیشہ گلاب اور خدمت مین خداوند امیر المکان کی پہونچا دو اور کہہ دینا کہ اس نمک خوار نے حق نمک ادا کر دیا اب یہ

اپنی امانت خواہ اپنے پاس رکھیے خواہ کسی دوسرے کے سپرد کیجیے کہ یہ لونڈی تو تیار ہوتی ہی یہ سنتے ہی سہیل جادو نے طاق پر سے شیشہ اتارا اور پر پرواز پیدا کرکے گنبد سے نکلا اور روانہ ہوا سلیم جادو نے دیکھا کہ محنت برباد ہوا چاہتی ہی انھون نے بھی کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی اور آواز دی کہ ای بدر جادو لینا اس مردود کو یہ جانے نہ پائے شیشہ اس سے چھین لو یہ کہتے ہی ایک اور ساحر پیدا ہوا اور پیچھے سہیل جادو کے چلا یہان حمید جادو نے ایک اسم سحر پڑھکر ہاتھ کو گردش دی کہ گنبد چرخ مارنے لگا بس یہ تو تڑپ کر گنبد سے باہر نکل گئی اور سلیم جادو اندر گنبد کے بند ہوگئے اور چکر کھانے لگے اسقدر دوران سر پیدا ہوا کہ قریب تھا بیہوش ہوجائین یہی ایسے ساحر زبردست تھے کہ سنبھلے ورنہ دوسرا ساحر ہوتا تو حمید جادو گھونٹ کر مار ڈالتی سلیم جادو نے بھی کوئی اسم سحر پڑھا اور خون پیشانی کا لیکر ایک گولہ فولادی پر ملا اور سقف گنبد پر کھینچ مارا کہ تڑاقے کی صدا ہوئی اور گنبد تڑرے پڑ نے ہوگیا سلیم جادو گنبد سے باہر آئے تو دیکھا کہ بدر جادو اور سہیل جادو سے تو کشتی ہو رہی ہی اور حمید جادو شیشہ لیے ہوے بھاگی جاتی ہی اور ایک طرف باز اور عقاب گھتے ہوے ہین مگر اب عقاب کی یہ حالت ہی کہ زخمی ہوگیا ہی اور بھاگنا چاہتا ہی مگر باز پیچھا نہین چھوڑتا اُدھر بدر جادو نے سہیل جادو کی یہ حالت کردی ہی کہ اسمین بھی سنبھلنے کا دم نہین ہی بس انھون نے ایک اسم تسخیر پڑھکر دستک دی کہ ایک دیوار آہنی سامنے حمید جادو کے پیدا ہوگئی اور حمید جادو ٹکرا گئی سر مین چوٹ آئی قریب تھا کہ گر پڑے مگر بھی ایسی ساحرہ تھی کہ پھر سنبھلی اور کچھ اسم سحر پڑھکر چاہا کہ بلند ہوکر دیوار کو پھاند کر نکل جاؤن لیکن دیکھا تو دیوار بھی بلند ہوتی جاتی ہی اور سلیم جادو سر پر آپہونچے ہین بس اسنے کچھ اسم سحر پڑھکر اپنے اوپر دم کیا اور گولہ بنکر دیوار کو توڑ کے اُس پار نکل گئی اور پلٹ کر گولہ مارا کہ گولہ پھٹا اور اسقدر دھوان پیدا ہوا کہ دم سلیم جادو کا گھٹنے لگا یہ تو اس خیال مین پھسے اور حمید جادو پھر بھاگی سلیم جادو نے جلدی سے کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ سب دھوان منتشر ہوگیا دیکھا کہ حمید جادو دور نکلگئی ہی پھر یہ جھپٹے اور تخت سحر اڑا کر قریب اسکے پہونچ گئی دیکھا حمید جادو نے کہ یہ تو پیچھا ہی نہین چھوڑتے بس جلدی سے کچھ اسم پڑھکر اسنے زمین کا رخ کیا اور چاہا کہ پانون مار کر غرق زمین ہوجاؤن کہ فوراً سلیم جادو نے سحر کرکے زمین کو آہنی کردیا حمید جادو نے جلدی سے شیشہ زمین پر کھینچ مارا کہ شیشہ ٹوٹ گیا اور گلاب زمین پر بہ گیا بس یہ دیکھتے ہی سلیم جادو کو نہایت غصہ آیا کہ جس واسطے اسقدر محنت کی تھی وہی چیز خاک مین ملگئی اُدھر حمید جادو ہنسی اور کہا ای سلیم جادو اب کیا کروگے سلیم جادو نے کہا اب جو مجھ کہینگے وہ تیرے بعد کرینگے پہلے تجکو دوزخ مین بھیجدین یہ کہکر وہی لعل جھولی سے نکالا

جو باز سے اگلا تھا اور حمید جادو کی طرف دیکھکر آواز دی کہ یہ ایک لعل تیرے ہی واسطے باقی رہ گیا تھا حمید جادو نے کہا کیا لعل مجھے انعام دیدو کہ مین نے تمکو بہت خوش کیا ہی سلیم جادو نے کہا کہ یہ لعل تیری لعل سی جان لے گا یہ کہکر وہی لعل حمید جادو پر کھینچ مارا سینہ پر جو اسکے پڑا توڑکر پار گذر گیا یہ تڑپ کر گری اور ہمہ تن شعلہ بنکر جلی اور پہلے آکر عقاب پر گری اور اسکو جلاکر خاک کر دیا باز بھی اسی کے ساتھ جل گیا بعد اسکے سہیل جادو پر گری اور اسکو بھی جلا کر خاک کیا ساتھ ہی اسکے بدر جادو بھی جل گیا اب سلیم جادو کی طرف چلی سلیم جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر چھینٹا خون زبان کا مارا آتے یہ شعلہ فرو ہو گیا لیکن مرنے سے حمید جادو کے ایک قیامت کبریٰ برپا ہوئی آدھی جلا کی خاک اڑا کی آتش باری و برف باری دیر تک رہی آخر کار بیراسکے شور کرکے چلے گئے کہ نشتی مرا نام سن حمید جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بطلب خود نرسیدیم جسوقت روشنی ہوئی اور علامات سحر برطرف ہوے تو سلیم جادو نے ایک رومال جیب سے نکالا اور اس آب سحر کو اس رومال مین جذب کر لیا تھا یہ پہلے بیان ہو چکا ہی کہ سلیم جادو نے زمین کو سحر کے زور سے آہنی کر دیا تھا یہی سبب تھا کہ آب سحر جذب نہو سکا بعدہ سلیم جادو نے ایک رومال لپیٹ کر ایک گیند اسکا بنایا اور کچھ اسم سحر پڑھکر اپنی زبان کا خون لیکر اس گیند کو تر کیا کہ اور قوت اس سحر کی زیادہ ہو جاے اور اب یہ اس گیند کو لیکر تخت پر بیٹھے اور جانب شہر نور آگین روانہ ہوے انکو راہ مین چھوڑا جاتا ہی

اب یہان سے چند کلمہ داستان شاہزادہ رفیع البخت اور شاہزادہ نورالدہر کے بیان کیے جاتے ہین ؎

بیا بشنوای ہمدم داستان + کہ باز آمدم برسر داستان + یہان طبل بج چکا ہی اور تیاری جنگ ہو رہی ہی جوانان لشکر اسلام کمر ہمت مرگ پر چست باندھے ہوے ہین اور کہہ رہے ہین کہ کل میدان جنگ مین یہ مردار خوار ہین اور ہم ہین یا تو انھون نے ہمکو کھا لیا اور یا ہمنے لقمۂ اجل بنایا آدھر مردار خوار تاک لگن رہے ہین اور ساعتون کو شمار کر رہے ہین کہ کسی طرح جلدی صبح ہو اور معرکۂ کارزار گرم ہو کہ غذاے نفیس و نادر کھانے مین آوے لیکن شاہزادۂ رفیع البخت نہایت پریشان ہین اور بار بار نورالدہر سے عرض کرتے ہین کہ ابھی تک مامون جان نہین تشریف لائے دو سببون سے مجھے زیادہ تشویش ہی ایک تو یہ کہ تن تنہا ہین اور مقابلہ کو ایسے ساحر کے گئے ہین جو طلسم بند ہے دوسرے یہ کہ اس مردار خوار کی موت سوا اس شیشۂ گلاب کے نہین ہی نورالدہر نے کہا ای فرزند سلیم جادو نہایت مرد ہوشیار ہین اگر تنہا جانا مضر ہوتا تو

ضرور تھا کہ وہ بھی اپنی فوج ساتھ لیکر جاتے تنہا جانے کی کیا ضرورت تھی علاوہ اسکے
اگر تمکو عوجان مردار خوار بیابانی کا خون ہی تو اس ملعون کو سر سیدان تا نگبیں پچیر کر
پھینک دو نگار رفیع البخت نے عرض کی کہ حضور اس ملعون کو کیا سمجھے ہوئے ہین
نورالدہر نے کہا بابا تم ناواقف ہو مین ان ملعونون کو خوب جانتا ہون مین نے بہت سے
روئین تن و آہنی بدن دیکھے ہین علاج انکا یہ ہی کہ حربہ سے اسکے بچے اور خود
حربہ نکرے اسلیے کہ اثر تاثیر ہوگی اور کشتی مین انکو زیر کرلے اور پچیر کر پھینک دے
تمنے سنا ہوگا کہ بدر بن زلازل یک چشمی بھی روئین تن تھا جسنے بہت سے سرداران
حمزہ صاحبقران اول کو زخمی کیا تھا اور اکثر اسکے ہاتھ سے شہید ہوے تھے جسوقت
مجھسے سامنا ہوا تو مین نے اسے پچیر کے پھینک دیا رفیع البخت نے عرض کی کہ
جو کچھ آپ نے بیان فرمایا بہت بجا اور درست ہی لیکن یہ ملعون صرف روئین تن نہین ہی
بلکہ طلسم بند بھی ہی جبتک تیغہ اسکے قتل کا نہ ملے گا اسوقت تک ہلاک ہونا اسکا
بسادشوار ہی اور اسمین کئی صفتین ایسی ہین جو اور روئین تنون مین نہین ہوتی ہین
ایک تو تلوار اسپر اثر نہین کرتی دوسرے قوت اسکی مقابلہ کے وقت زیادہ ہوتی
جاتی ہی تیسرے یہ کہ اگر یون زیر ہونے مین دیر ہوتی ہی تو یہ ملعون قبل زیر کرنے کے
بدیان لوح لوح کر کھا جاتا ہی مجھسے تمام کیفیت اسکی میرے مامون سلیم جادو نے
بیان کی تھی یہ سنکر نورالدہر کو بھی کمال تشویش ہوئی مگر یہ سوچکر خاموش ہورہے
دشمن اگر تو ایست نگہبان قوی تر است + اسی عالم مین زمانہ شب کا برطرف ہوا شور
آمد آمد سحر ہر طرف ہوا سیاہی شب دور ہوئی ظلمت کافور ہوئی سے لگے ہونے
نظر وان سے تارے نہان + چہا نور مین جادۂ کہکشان + موذن اذان سے ہوے
چرہ سند + ہوی بانگ اللہ اکبر بلند + مسیحا نفس تھی نسیم روان + اٹھے لوگ
لے لیکے انگڑائیان + دونون جانب نوبت صبح بجی اور جوانان لشکر آلات حرب
وضرب تن برآراستہ کرکے عازم میدان قتال وجدال ہوے ہر طرف سے تیپے تیپے
دستے دستے قشون قشون گروہ گروہ غٹ کے غٹ غول کے غول آآکر جمع
ہونے لگے اور بصفوف حرب وضرب درست کرنے لگے تھوڑے عرصہ مین میمنہ
میسرہ قلب جناح ساقہ اور کمینگاہ اگلا ہراول پچھلا چندا اول آٹھون صفین
درست ہوگئین تبردار برق رفتار نکلے اور جھاڑی جھنڈی کو کاٹ کر میدان کو
صاف کیا جب یہ ہٹ گئے تو بیلدارون نے بصد تیز دستی زمین کی بلندی
پستی کو درست کیا سقون نے آب پاشی کرکے گرد کو بٹھایا بعد اسکے نقیبان
بلند آواز سر و دستانہ چھیڑتے ہوے نکلے اور باواز بلند و لحن خوش اسلوب
کہنے لگے کہ اے بہادر دو دلاور دیدہ ور تمام و تنگ ہی عرصۂ حیات ہر ذی حیات پر
تنگ ہی آج دیکھنا ہی کہ کون نام اپنے خاندان کا روشن کرتا ہی اسواسطے کہ

رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا + مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا + اسطرح یہ نقیب بہادرون کے دوست اور دشمن کے رقیب قریب کھڑے ہوکر دل بڑھا رہے تھے کہ غازیون کی رگون مین خون جاعت جوش مارنے لگا اور رستم جان مردار خوار بیابانی کو استہزا مردم خواری زیادہ ہوگئی پس عوجان نے پرواہ آگ کا کیا اور زیر قیطول رنگارنگ ہوکر مرکب سے اترا اور سجدہ کرکے اجازت خواہ میدان جنگ ہوا امیر الملکان نے کہا کہ ای بندۂ خاص الخاص و منصب خداوند جا تجکو اپنے دست قدرت سے سپرد کیا اور یہ تمہارے چرب بخشے انکو کھاکر تسکم سیہ کرو اور شکر خداوندی بجالاؤ یہ سنتے ہی عوجان مردار خوار باد گرگدن مست پر سوار ہوا اور میدان مین آکر پکارا کہ باشی ای گروہ خدا پرستان و فرقہ مسلمانان جسکو نقمہ دہان اجل بننا ہو وہ آئے میرے مقابلہ کو یہ سنتے ہی شاہزادۂ نور الدہر بن بدیع الزمان نے باگ مرد مین کرہ کی اور برابر مقابلہ چلے تھے کہ رفیع البخت نے باگ پڑ ہاتھ ڈالدیا اور عرض کی کہ مین آپ کو ہرگز جانے نہ دونگا اسلیے کہ آپ اس خدمت کے قابل ابھی نہین ہین مین حالات اسکے حضور کے سامنے عرض کرچکا ہون نور الدہر نے کہا ای فرزند یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ مین اپنی جان بچاؤن اور دیدہ و دانستہ تمکو اسکے مقابلہ کے واسطے جانے دون اگر خدا نخواستہ تمکو چشم زخم پہونچا اور مین اپنی سخت جانی کے سبب سے بچ گیا تو ناوک فگن کے سامنے کیا منہ لیکر جاؤنگا اور بدیع الملک کو کیا صورت دکھاؤنگا میرے تو اب مرنے ہی کے دن ہین اسواسطے کہ بچپن گذرا جوانی گئی پیری آئی اسکے بعد سوا موت کے اور کیا ہی ؎ گذری جوانی پیری ہوئی آشکار ہی + اب چیت بھلی رات کا کیا اعتبار ہی + بہی ناکہ یہ مردار خوار مجکو کھالے گا کھالے جو ہڈیان بچ رہینگی انکو اپنے ساتھ لیکر خانہ کعبہ چلے جانا اور دفن کردینا یہ سنکر رفیع البخت کا دل بھر آیا اور رونے لگے کہا آپ کو اپنی شرمندگی کا خیال ہی اور مجھسے جو والد ماجد پوچھینگے کہ ای رفیع البخت تو جوان ہوکر مقابلہ کو نہ گیا اور بوڑہے دادا کو قتل کرادیا تو مین کیا جواب دونگا نور الدہر نے کہا تم کہدینا کہ مین نے ہر چند سمجھایا مگر انھون نے نہ مانا اور ای فرزند اب مین نکل چکا بغیر مقابلہ پلٹ جانا خلاف شان مردی و مردانگی ہی بہادران عالم مجھے کیا کہینگے کہ نور الدہر مقابلہ کو نکلا تھا اور پھر پلٹ گیا خوف اسپر غالب ہوا سارا نام مٹجائیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ مجھی کو جانے دو اگر خداوند کریم کو حیات رکھنا منظور ہی تو ہاتھ سے اس ملعون کے بچونگا نہ مثل اور غازیون کے درجہ شہادت پر فائز ہونگا یہ کہکر مرکب کو دوڑا کر سامنے عوجان مردار خوار بیابانی کے آئے عوجان بارادۂ جنگ اور زنی چلا لیکن فرس اور گینڈے مین جنگ اور نہین چلتی اس بنا پر نور الدہر نے جنگ اور کو خالی دیا دونون مرکب علاحدہ نکل گئے باگون کو پھیر پھیر کر ایک نے دوسرے کا سامنا کیا عوجان مردار خوار نے نیزہ مارا نور الدہر نے نیزہ کو نیزہ پر گانٹھا اور طعنین چلنے لگین بڑی

دیر تک نیزہ بازی ہوا کی رفیع البخت نے تعریف کی کہ سبحان اللہ نورالدہر نے جوابدیا
کہ ای فرزند عادت چھوٹی ہوئی ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ہاتھ بندسے ہوے ہین یہ کہکر
آوازدی کہ دیکھو اسی بند پر سے نیزہ نکل جاتا ہی اور یہ بندش نہین کھلتی ہی یہ سنکر
نیزہ کو نیزہ پر گانٹھ کر ہنکارا تو نیزہ اس صفائی سے نکالدیا کہ عوجان مردارخوار دونون
ہاتھ بلند کرکے رہ گیا نورالدہر مسکراے ملگے اور کہا کہ تا ایان بجاتا ہی اور رفیع البخت
نے تعریف لی کہ سبحان اللہ یہ بات آپ ہی کے واسطے ہی ادھر عوجان نے خفیف ہوکر تیغہ پر
ہاتھ ڈالدیا اور آوازدی کہ نیزہ بازی خلال بازی تیغ بازی راست بازی جسکو
حلال مشکلات جہان کہتے ہین یہ کہکر نورالدہر پر وار کیا نورالدہر نے وار اسکا رد کرکے
تیغہ مارا عوجان نے سر نیچے کھینچا تیغہ گردن مرکب پر پڑا کہ گردن کرگدن کی قلم ہوئی مرکب
مرکب آتشبازی بنگیا اور چرخ مارا عوجان مردارخوار گھوڑے سے کود کر مرکب نورالدہر
کی طرف چلا نورالدہر نے جو ارادہ اسکا فاسد دیکھا دامن زرہ کے گردان کر گھوڑے
سے کودے ہاتھ سے ہاتھ ملگیا زور ہونے لگے دونون طرف کے لوگ بڑھ آئے
اور تماشا جنگ کا دیکھنے لگے یہان عوجان مردارخوار اور شاہزادہ نورالدہر مین
زور ہو رہے ہین پہلی مرتبہ نورالدہر نے اسے گرد بر کردیا تھا لیکن اب جو یہ سنبھلا تو برابر
سے لڑنے لگا اگر یہ دس قدم دوڑا لیجاتے ہین تو وہ بھی دس قدم دوڑا لیجاتا ہی اسی
کشمکش مین دو پہر گذری اور اب عوجان مردارخوار کو بھوک زیادہ ہوئی کہا کہ
خداوند نے کیا لقمہ سخت میری قسمت مین اتارے اب مین بغیر بیٹ کیے ہوے
اسے کھا لونگا یہ کہکر دونون ہاتھون سے زرہ پکڑ کر جو زور کیا تو مانند کرپاس گسته
کے چاک کرڈالا اور کہا کہ تیرا گوشت اسمین سے جھانک رہا تھا کہا اچھا گوشت ہی یہ
کہکر شانے پر منھ مارا اور بوٹا گوشت کا نوچ لیا ہرچند نورالدہر نے اسکے کلون پر گھونسے
مارے کہ اگر دیو بھی ہوتا تو کلہ پھٹ جاتا مگر کوئی اثر نہوا اور عوجان گوشت نوچ لیگیا
اور کھانے لگا یہ دیکھکر رفیع البخت بیتاب ہوگئے اور کہا کہ او ملعون یہ کیا کرتا ہی چاہتے
تھے کہ خود بھی لپٹ پڑین کہ نورالدہر نے منع کیا اور فرمایا ہرگز یہ قصد نہ کرنا ورنہ
جنگ مغلوبہ ہوجائیگی رفیع البخت پھر تھم گئے وہان عوجان مردارخوار نے
دوسرے شانے پر منھ مارا اور گوشت نوچ لے گیا جاتا جاتا تھا اور کہتا تھا کہ کیا
مزے کا تیرا گوشت ہی کہ مین نے ایسا گوشت اپنی عمر مین کبھی نہین کھایا ہرچند کہ ہزارہا
انسانون کو مین کھا گیا اور صدہا جانور کھا لیے لیکن اس ذائقہ کا گوشت مین نے کبھی
نہ کھایا تھا کیا شکر ہین اپنے خداوند کا ادا کرون نورالدہر نے گھونسا اسکے کلے
پر مارا اور ہنسکر پکڑ کر ایسا زور کیا کہ زنجیر ٹوٹ گئی مگر عوجان اور غرق زمین ہوتا جاتا
تھا اب رفیع البخت کو تاب نہ رہی اور پکارے کہ وا وا جان بس اب مجھ سے
یہ حالت آپکی نہین دیکھی جاتی یہ کہکر دوڑ پڑے اور ایک لات ماری عوجان کو

کہ اسنے نورالدہر کو تو چھوڑ دیا اور رفیع البخت سے لپٹ پڑا فوج نے عوجان کی مدد کا قصد کیا تھا کہ عوجان نے روکا اور کہا کہ گھبرائے کیون ہو مین اسے بھی کھائے لیتا ہون اسکا گوشت اس سے زیادہ مزے کا ہوگا کہ یہ کمسن بھی ہی اور فربہ بھی ہی نورالدہر کے دونون شانون سے خون جاری تھا مگر اسی طرح کھڑے ہوے تماشا کشتی کا دیکھ رہے تھے رفیع البخت تا دیر لڑا کیے اور زور اسکا بہت روکا آخر کار اسنے زرہ رفیع البخت کی بھی چاک کی اور چاہتا تھا کہ منھ مار کر گوشت نوچ لیجاؤن کہ نورالدہر نے آواز دی اے فرزند اس سے کٹنے سے ہوشیار رہو رفیع البخت نے پیٹرا کاٹ دیا کہ منھ اسکا بٹانے کے عوض زمین پر پڑا اور بہت سی خاک اسکے منھ مین چلی گئی یہ گھبرا کر اٹھا اور پھر اسنے منھ مارا اب تو رفیع البخت نے خالیون پر رکھ لیا ہر مرتبہ خاک اسکے منھ مین بھر جاتی تھی اور پھر عوجان مردار خوار غصہ کر کر کے منھ مارتا تھا ایک آدھ مرتبہ جب خالی کا موقع نہا تو رفیع البخت نے کبھی گرز اسکے منھ مین دے دیا کبھی تلوار نورالدہر تعریف کر رہے ہین اور کھڑے ہنس رہے ہین کہ بھئی اچھی ترکیب نکالی یہ ہمین بھی نہ سوجھی تھی اسی حالت مین دیکھا کہ ایک رنگی تیرہ فام ایک ران بھینسے کی کاندھے پر رکھے دوڑتا چلا آتا ہی اسنے آتے ہی وہ ران آگے عوجان مردار خوار کے پھینک دی اور کہا کہ خداوند امیر الملکان فرماتے ہین تم اگر بھوکے ہو تو اسے کھاؤ اور اثنار جنگ مین حریف کی بوٹیان نہ نوچو کہ یہ خلاف بات ہی یہ مقام جنگ اور زور آزمائی کا ہی جسوقت تک یہ تمہاری ملک نہین ہی اور اگر اسکے خلاف کروگے تو ہمارے خلاف ہوگا یہ سنتے ہی عوجان مردار خوار بیابانی نے اس ران پر منھ مارا اور دم بھر مین ساری ران کھا گیا تھوڑا عرصہ نہ گذرا ہوگا کہ دو ران سر اسکے پیدا ہوا اور جھپٹ مار کر فوراً بیہوش ہو گیا رنگی نے نعرہ کیا کہ باش او قہرمان شہر لاہور نیز گام اور رفیع البخت سے کہا کہ باندھ لیجیے اس ملعون کو رفیع البخت نہایت متحیر تھے خطیب کی عیاری اس عیار نے کی لاچار اسنے جھپٹ کر چادر عیاری پھیلا دی اور پشتارہ عوجان کا باندھ کر لادا اور ہوا کی طرف بھاگا آدم خواروں نے جو دیکھا کہ سردار ہمارا گرفتار ہو گیا تلوارین پکڑ پکڑ کر دوڑ پڑے ادھر سے فوج رفیع البخت کی آپڑی جنگ مغلوبہ ہو گئی اور تلوار چلنے لگی رفیع البخت بھی گھوڑے پر سوار ہوے اور لڑنے لگے آدم خوارون کو قتل کرنے لگے آدھ دو چار آدم خوار قریب لاہور نیز گام کے جا پہونچے تھے دیکھا اسنے کہ اب یہ پشتارہ بھی چھینا چاہتے ہین اور مجھے بھی کھا لینگے بس اسنے جلدی سے دو چار حقہ ہاے آتشبازی کھینچ مارے کہ انکے کپڑون مین آگ لگی اور دھوان پیدا ہوا تاریکی چھا گئی یہ تو ڈر کر بھاگے کہ یہ کیا آفت آئی لاہور نیز گام پشتارہ لیے ہوے صاف نکل گیا یہان رفیع البخت اور نورالدہر نے گشتون

سے پشتہ اور لاشون کے انبار لگانا شروع کیے تھوڑے ہی عرصہ مین صدہا کو قتل جہنم کیا
نورالدہر کے ساتھی زخمی شانون پر زخم کھا رہے تھے خون دونون شانون سے بہ رہا تھا
تلوار ہاتھ مین کھنچی ہوئی تھی جسپر ہاتھ مارا اسکے دو ٹکڑے ہوئے اور آدم خوار ان کی
بھی یہ حالت تھی کہ اپنا بیگانہ جو زخمی ہوکر گرا اسکو نوچ نوچ کر کھانا شروع کیا یہ بالوشتن رفتے
بھی جاتے تھے اور کھاتے بھی جلتے تھے تھوڑے عرصہ مین صدہا کو کھا گئے دن قلیل تھا
شام تک لڑائی رہی شام کو طبل بازگشت بجا اور دونون لشکر علحدہ ہوئے اہل اسلام طبل
شادیانہ بجاتے ہوئے اپنی جاے قیام پر آئے اور آدم خوارون نے جاکر قیلولہ زنگاری کو
گھیر لیا اور کہا کہ یا خداوند سردار ہمارا گرفتار ہوگیا اسے رہا کرائیے امیر المکان نے
کہا کہ تم لوگ نہ گھبراؤ وہ اسیر ہی نہین رہ سکتا نہین معلوم کیا افتاد پڑی جو گرفتار بھی
ہوگیا اور موت تو اسکی ہمنے خلق ہی نہین کی ہے ان لوگون کو کسی قدر اطمینان ہوا امیر المکان
کو بھی اطمینان ہے اسلیے کہ جانتا ہے کہ بغیر شبیشہ گلاب کے مرنا عوجان کا ناممکن ہے لیکن
نہایت تشویش اس بات کی ہے کہ یہ گرفتار ہی کیونکر ہوگیا ایک عیار ہے اسکا کہ نام اسکا
مہتر سبک خیز بیابان نورد ہے اور بلاے بے درمان اسے بلاکر حکم دیا کہ عوجان مردار خوار
کو تلاش کرو کہ کون لیگیا اور کہان لے گیا یہ سنکر مہتر سبک خیز بیابان نورد نے عرض کی
کہ مین ابھی جاتا ہون اور پتہ عوجان مردار خوار بیابانی کا لگاتا ہون یہ کہکر اسنے چند
شاگردون کو اپنے ہمراہ لیا اور لشکر سے اپنے نکلکر جانب لشکر رفیع البخت روانہ ہوا
یہان مردار خوارون نے اسقدر امیر المکان کو پریشان کیا اور شور و فریاد بلند کیا کہ اسنے
مجبور ہوکر پھر طبل بجوا دیا اور ان لوگون کو سمجھایا کہ کل تک سردار تمھارا آجائیگا یہ خبر
لشکر اسلام مین پہونچی یہان بھی نقارۂ رزمی بجا اور تیاری جنگ ہونے لگی شاہزادۂ
نورالدہر کے شانون پر اندمال زخم کے واسطے پھاہے چڑھائے گئے رفیع البخت پاس
نورالدہر کے بیٹھے ہین اور عرض کر رہے ہین کہ برائے خدا کل میدان مین نکلنے کا قصد
نہ فرمائیے گا یہ غلام آپ کا ان کفار بدکردار کے واسطے کافی ہے جسکا زیادہ خوف تھا
وہ تو واصل جہنم ہوا لاہور تیز گام اسکو عیاری کرکے پکڑ لے گیا نہین معلوم آگے کیا کیا
یقین تو ہے کہ لے اختیار ضرور کردیا ہوگا اور اسی مقام پر رکھا ہوگا کہ یا تو مرگیا ہوگا اب
آنہ سکیگا نورالدہر نے کہا اے فرزند یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ مین اپنے سامنے تمکو دشمنون سے
لڑنے دون اور خود کھڑے ہوکر تماشا دیکھا کرون رفیع البخت نے عرض کی کہ اپنی
حالت کو تو ملاحظہ فرمائیے آپ میدان مین بھی تشریف نہ لیجائیے گا کہ مجکو لڑتے دیکھکر

خون جوش مارے یہان تو یہ حالت ہے

لیکن اول کچھ حال لاہور تیز گام کا بیان ہوتا ہے

کہ یہ پشتارہ عوجان مردار خوار کا لیے ہوئے صحرا مین پہونچا شاگردون سے
اپنے کہدیا تھا کہ تم ایک بڑا سا گڑھا کھودکر رکھنا وہ گڑھا تیار تھا لاہور نے عوجان کو

لیجاکر اُس گڑھے مین ڈالدیا اور کنکرون پتھرون سے بات دیا اور اوپر سے اُسکے منھ پر
لکڑیان لاد کر روشن کردین کہ یہ ہی تین بھنکر رہ جائے اگر کوئی یہان پہونچکر نکالے بھی تو زندہ
نہ پائے جلی ہوئی ہڈیان نکالکر لیجائے اُسکے بعد اپنے لشکر مین آیا اور رفیع البخت کو سلام کیا
شاہزادے نے فرمایا کہ ای لاہور قیامت کی عیاری کی مگر یہ تو بتاؤ کہ اُس ملعون کو تمنے کیا کیا
لاہور نے عرض کی کہ ای شہریار عالی وقار یہ سب اقبال آپکا تھا جو اتنی بڑی بلا کو مین نے
مبتلائے بلا کیا یہ کہکر تمام کیفیت عوجان کو دفن کرکے جلا دینے کی بیان کی اور عرض کی کہ
مجھے عیاری خواجہ عیاران یعنی عمرو بن امیہ ضمری کی یاد آگئی تھی کہ انھون نے بھی
ملک فرعونیہ مین نقابدارون کو گرفتار کرکے قتل کیا تھا اور زیمان فیل سوار کو زندہ
درگور کرکے مار ڈالا تھا اسی وجہ سے مین نے اسکو بھی زندہ توپ دیا اور احتیاطاً اوپر سے
آگ روشن کردی یہ سنکر رفیع البخت بہت ہنسے اور لاہور کو خلعت عنایت فرمایا
اور کہا کہ اگر مین یہ جانتا کہ تم اسے یون ہی مار ڈالوگے تو مین ماموں جان کو حمید جادو سے
لڑنے کو کبھی نہ جانے دیتا وہان صرصر سبک خیز بیابان نورد جو اپنے ننانوے دون سمیت لشکر
امیر المکان سے نکلکر چلا تو دل لشکر اسلام مین آیا اور خوب تلاش کیا لیکن پتہ عوجان
مردار خوار بیابانی کا نہ پایا اب یہ حیران ہی کہ اہل اسلام نے عوجان کو کیا کیا اب یہ صحرا
کی طرف چلا دور سے ایک مقام پر آگ روشن نظر آئی یہ اُسی جانب متوجہ ہوا کہ دیکھا چاہیے
یہ آگ کیسی روشن ہی جسوقت قریب پہونچا تو قریب آگ کے خاک پر بیٹھے عیارون
کے دیکھے یہ سمجھ گیا کہ عیاران لشکر رفیع البخت نے عوجان کو جلا دیا بس یہ سب کے سب
روتے پیٹتے خدمت مین امیر المکان کی حاضر ہوے اور عرض کی کہ یا خداوند آپکے
بندۂ خاص کو مسلمانون نے پھونک دیا امیر المکان نے کہا کیا جھک مارتے ہو ہمنے
اُسکی قضا پیدا ہی نہین کی ہی جاؤ اور آگ کو بجھا کر اُسے نکال لاؤ وہ مر نہین سکتا یہ سنکر
عیار پھر روانہ ہوے جسوقت قریب آگ کے پہونچے پانی اسقدر بہایا کہ آگ گل ہوئی
اُسکے بعد راکھ اور کوئلہ ہٹا کر ہر چند تلاش کیا پتہ نہ پایا یہ ہی سمجھے کہ عوجان جلگیا آخرکار
پھر روتے اور پیٹتے پلٹ آئے اب اُسوقت آئے کہ صبح ہوگئی تھی یہان دونون طرف
کے لشکر میدان جنگ مین آچکے تھے اور صفین آراستہ ہو رہی تھین جسوقت صفین
آراستہ ہوچکین اور نقیب نقابت کرکے ہٹ گئے تو لشکر کفار سے قرین گرزباز نکلا
اور میدان مین آکر ہیبت دی کہ ای رفیع البخت اگر دعوای جرأت و قوت ہی تو مجھ سے
سامنا کرو اسلیے کہ میری ضرب آج تک کوئی نہین اٹھا سکتا ہی دیکھون تم بھی روک سکتے
ہو یا نہین یہ سنتے ہی شاہزادہ نے مرکب کو اشارہ کیا کہ اسنے چار دن پتلیان میدان
مین آکر جھاڑین قرین گرزران نے گرز اپنا اٹھایا سارے نو صد من کا گرز اسکا تھا بس اسنے
چار خبردار لشکر دار کہکر رفیع البخت نے گرز اسکا گرز پر مارا کہ تڑاقے کی صدا بلند ہوئی
شعلہ فلک کو نکل گیا قرین گرزران نے آواز دی کہ زدم دبست کردم رفیع البخت نے

تفنگ گردسے نکلکر صدا دی ؎ تو ضربے زدی ضرب مانوش کن ہمہ شادی از دل فراموش کن
یہ کہکر اپنا گرز گران سنگ آسمان رنگ ہشت پہلو پرچہ کوہ پندرہ سو من کی ضرب کو سنبھالا
پھرایا اور جھپٹکر سر قرہ بن گرزن پر وار کیا کلہ گرز سے صدائے فنا پیدا ہوئی قرہ بن گرزن نے
اپنے گرز کو اٹھا کر بلند کیا لیکن گرز پر گرز جو پڑتا ہی تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا
تفنگ گرد و غبار برطرف ہوا جگر زمین ہول سے شق ہوا اور مرکب تنگ تک غرق زمین ہوگیا
ہاتھ قرہ بن گرزن کے تھرّائے چولین شانون کی نکل گئین دونون گرز لڑنے بھڑنے
سو پڑے کہ خود سر مین اور سر گردن مین گردن سینے مین سینہ شکم مین شکم پشت مرکب
مین مرکب زمین مین غرضکہ ایک چھوترہ بنکر رہ گیا رفیع البخت نے نعرہ کیا کہ زدم و بست
کردم عیار قرہ بن گرزن کا چھاگل پانی کی لیے ہوے قریب آیا چھینٹے پانی کے دیگر گرد کو
بٹھایا اب جو دیکھا تو نہ سوار کا پتہ ہی نہ مرکب کا زمین پر تھلتھلا خون کا معلوم ہوتا ہی یہ روتا
اور خاک اڑاتا ہوا پھرا رفیع البخت نے پہر بھر کی میدان داری مین چار سردار
واصل جہنم کیے کہ یکایک صحرا سے بگولہ گرد کا پیدا ہوا سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہی جبکہ وہ گرد
قریب پہونچکر شق ہوئی تو دیکھا کہ ایک شخص بالکل سیاہ بال سر کے ندارد لونہر ملا گوشت کا
بنا ہوا بالکل برہنہ مگر ہتھیار باندھے چلا آتا ہی رفیع البخت دل مین سمجھے تھے کہ ہزارون
بلائین یہان بھری ہوئی ہین کسی نے نہ بھیجا جسوقت وہ شخص قریب پہونچا تو اسنے
نعرہ کیا کہ منم عوجان مردار خوار بیابانی اور رفیع البخت دیکھا تو نے کہ مین نہ سکا
ہرچند کہ تیرے عیار نے مار ڈالنے مین کوئی بات باقی نہین رکھی تھی کہ توپ بھی دیا تھا اور پہلے لکڑیان
سلگا کر جلا بھی دیا تھا مگر بجگو میرے خداوند نے بچایا اب مجھے کب چھوڑتا ہون یہ کہکر رفیع البخت
کی طرف چلا کفار مین طبل شادمانی بجا آدم خوار خوشی کے مارے تالیان بجانے لگے
اور امیر المکان پکارا کہ اے بندگان مین دیدید قدرت مرا چہ قدرت کردم سب نے سجدہ کیا
کہ یا خداوندا اگر ایسا تو نہ ہوتا تو ہم سجدہ تجھے کیون کرتے اور مہتر سبک خیز بیابان نور دبھی عذر
کرنے لگا اور کہنے لگا کہ یا خداوندا تو نے عجب قدرت نمائی کی ہی کہ تیری حمد و ثنا احاطۂ تحریر سے
باہر ہی بیشک ہماری غلطی تھی جو ہمنے یہ جانا کہ عوجان جلگیا ادھر عوجان مردار خوار
آتے ہی رفیع البخت پر برس پڑا تلوارین مارنے لگا چونکہ یہ پیدل آیا تھا رفیع البخت بھی
گھوڑے سے کود پڑے تھے یہ بھی پیترے بدل بدلکر ہاتھ مار رہے تھے مگر عوجان مردار خوار
وار انکے سر پر روک رہا تھا اور کوئی اثر مطلق نہوتا تھا حتے کہ خط بھی نہ پڑتا تھا آخرکار نوبت
کشتی کی آئی تلوارین آریان ہوگئی تھین ہاتھون سے پھینک پھینک دی تھین دیر تک
کشتی رہی آخر پھر اسنے زرہ رفیع البخت کی چاک کر ڈالی اور شانے پر منہ مارا رفیع البخت
نے پھرکہ گرز اسکے منہ مین دے دیا اسنے جھنجلا کر گرز کو چبا ڈالا اور پھر شانے پر منہ مارا لاہور
تیز گام پاس کھڑا ہوا نور الدہر کی صورت بنا ہوا تماشا جنگ کا دیکھ رہا تھا جب اسنے دیکھا کہ
آقا میرا تھک گیا ہی جلدی سے قریب آکر کہا کہ اب میری باری ہی یہ کہکر عوجان سے لپٹ گیا

ہرچند رفیع البخت نے کہا کہ آپ زخمی ہین اور مین ابھی زخمی نہین ہون لیکن نورالدہر نقلی نے
نہ مانا رفیع البخت نورالدہر کے لحاظ سے ہٹ گئے عوجان نے وہی حرکت کی کہ جسمہ پر مکھ مارا
جانون سمجھ لگایا تھا مکھ وہین رہ گیا اور یہ چھینک مار کر بیہوش ہوا لاہور نے اسکو باندھ لیا
اور لشکر کی طرف بھاگا ہرا ہیون نے عوجان کے پھر تعاقب کیا ادھر کی فوج بھی آپہنچی
ادھر پھر تلوار چلنے لگی رفیع البخت نے تلوار کھینچی اور آدم خوارون کو قتل کرنا شروع کیا
اُدھر لاہور تیز گام عوجان مردار خوار کو لیے ہوے پھر ہرا کی طرف نکل گیا اور آخر یہ
تدبیر کی کہ اسکو کنوین مین ڈالکر پھر کنکرون سے پاٹ دیا یہان شام تک تلوار چلا کی ہزارہا
آدم خوار مارے گئے لشکر عوجان کا نصف سے بھی کم رہ گیا اور بہت سے خدا پرست
بھی کام آئے آخر شام کو طبل بازگشت بجا دونون لشکر علحدہ ہوے اور اپنے اپنے
قیامگاہ کی طرف چلے یہان رفیع البخت نہایت متعجب ہین کہ آج بزرگوار نے اس ملعون کو
کیونکر باندھ لیا جسوقت شفاخانہ مین پہونچے تو نورالدہر کو بیٹھے ہوے پایا کہا ای فرزند
آج کیا ٹھہری رفیع البخت نے جنگ مغلوبہ کی حالت بیان کی اور کہا کہ مین نے مردار خوارون
کو نصف بھی نہین باقی رکھا ہے نورالدہر نے کہا کہ اُس سخت جان کا کیا حال ہوا رفیع البخت
نے کہا کہ آپ ہی تو اُسے باندھکر لائے ہین اور مجھ سے پوچھتے ہین نورالدہر نے کہا کہ ای
فرزند یہ کیا کہتے ہو مین نے تمھارے کہنے کے موافق یہان سے قدم باہر نہین نکالا
رفیع البخت نے عرض کی کہ میرے مجال نہین ہی جو کچھ عرض کرسکون اسلیے کہ آپ میرے
سامنے بلکہ تمام عالم کے سامنے اُسے باندھ لائے نورالدہر نے کہا کہ بابا وہ کوئی
اور نکل ہوگا جو میری صورت بنکر آیا تھا ورنہ خیال تو کرو کہ جو دن بھر مین بھی مجھ سے زیر نہو سکا
زور اُسکا دمبدم بڑھتا ہی چلا جاتا تھا حتی کہ اُسنے کھا لینے مین کوئی بات باقی نہ رکھی تھی
یہ میری زندگی باقی تھی کہ مین ہاتھ سے اُسکے بچ گیا ایسے شخص کو مین دم بھر مین باندھ لاتا یہ
کیونکر ہوسکتا ہی یہان یہی حجت تھی کہ لاہور تیز گام آکر پہونچا اور یہ باتین سنکر دست ادب
بستہ عرض کرنے لگا کہ یہ اس غلام کی حرکت تھی اگر مین حضور کی شکل بنکر آپ کو نہ ہٹاتا تو
بھلا آپ میرا کہنا سنتے رفیع البخت نے کہا کہ ای لاہور خبردار اب آیندہ اس طرح کی
عیاری نکرنا ورنہ عوض انعام سزا دونگا لاہور تیز گام یہ سنکر ٹھہرا گیا اور عرض کی کیا ضرورت
سے مجبور تھا کہ اُسوقت سوا اس پہلو کے دوسری صورت عیاری کی نہ تھی اور بونبت
یہ پہونچ چکی تھی کہ وہ آپکو بھی زخمی کیا چاہتا تھا نورالدہر نے جو دیکھا کہ رفیع البخت
کو غصہ آگیا ہی بات کو ٹال دیا اور لاہور سے کہا کہ آج اُسے کیونکر قید کیا ہی کل تو وہ رہا
ہوکر آگیا تھا لاہور نے عرض کی کہ حضور ایسے سخت جان تو دیکھے نہ سنے کہ پہلے توپ دیا پھر
جلا دیا مگر وہ ملعون خدا جانے کیونکر سب بلاؤن سے بچکر زندہ نکل آیا آج مین نے اُسکو
ایک کنوین مین غرق کرکے اوپر سے پاٹ دیا ہی یقین تو ہی کہ اب اگر مر بھی جاے تو
نکل نہ سکیگا یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اور وہان امیر المکان دل مین کہتا ہی کہ

عیار رفیع الجثت کا بلاے بے درمان ہی سبک خیز عیار کو بلا کر کہا کہ دیکھا تو نے لاہور عیار
نے دو مرتبہ سر میدان عیاری کرکے عوجان کو پکڑ لیا اور مجھسے کچھ نہین ہوسکتا کہ
تو اس قابل بھی نہین کہ عوجان کو رہا کرے اگر ابکی بغیر عوجان کو رہا کیے ہوے واپس آئیگا
تو مجھے دوزخ مین ڈالدونگا یہ سنکر مہتر سبک خیز تھرا گیا اور لشکر سے نکلکر چند شاگردون کو منتخب
کرکے جانب لشکر اسلام روانہ ہوا صحرا مین پہونچکر اسنے صورت اپنی تبدیل کی اور لاہور کی
لشکر بنکر لشکر اسلام مین داخل ہوا اور ادھر آدھر پھرنے لگا جسوقت یہ قریب خیمہ
نورالدہر کے پہونچا تو ایک خواص کو باہر آتے دیکھا اسسے کہا کہ ذرا ادھر آنا تم سے علحدہ
ایک بات کہنا ہی وہ بیچارہ ساتھ اسکے پشت خیمہ پر آیا سبک خیز نے جھٹ بیہوشی مار کر اسے
بیہوش کرکے ڈالدیا اور صورت اسکی بنکر خیمہ مین داخل ہوا یہ وقت تھا کہ لاہور تیز گام حسال
گرفتاری عوجان اور چاہ مین غرق کرکے پلٹ دینا اسکا بیان کر رہا تھا یہ سنتے ہی سبک خیز
بیابان نور و کسی بہانہ خیمہ کے باہر آیا اور شاگردون کو اپنے تلاش کرنے لگا ایک گوشہ مین
جاکر پھر صورت اپنی لاہور تیز گام کی بنائی اس خیال سے کہ اہل لشکر مزاحمت نکرین اور عیار
مشکوک ہوکر گرفتار نکرلین راہ مین مختلف صورتون مین شاگرد اسکے کچھ نشانیان اسنے
ایسی رکھی تھین کہ انکو پہچانا اور اپنے ساتھ لیا اور جانب چاہ روانہ ہوا جسوقت قریب
چاہ پہونچا مٹی اور کنکر پھینکنا شروع کیے حتی کہ تہ آب تک پہونچا اور عوجان کو دیکھا کہ
کیچڑ مین لتھڑا پڑا ہی سانس تنگی کر رہی ہی دونون نتھنون مین سٹی ٹھنسی ہوئی ہی سبک خیز
نے عوجان کو اٹھایا اور زرینہ پہلے سے بنا رکھا تھا چاہ سے باہر لاکر مٹی جھڑائی اور ہوشیار
کیا جیسے ہی یہ ہوشیار ہوا کہا تو کون سبک خیز نے نام بتایا عوجان نے کہا کہ معلوم ہوتا
ہی تو وہی شخص ہی جسنے مجکو اسیر بلا کیا ہی اب تو کوئی اور تدبیر اسیری سوچا ہی جو مجھے یہان سے
نکالا ہی مین مجھے کب چھوڑتا ہون یہ کہکر ہاتھ مہتر سبک خیز کا پکڑا چاندنی رات تھی
صورتین صاف نظر آتی تھین اور سبک خیز صورت لاہور تیز گام کی بنا ہوا تھا
عوجان نے جو صورت اسکی دیکھی کہا کہ مین عیار خداوند کو خوب پہچانتا ہون تو وہی شخص
ہی جسنے دو مرتبہ مجکو گرفتار کیا تھا ہی حجت ہو رہی تھی کہ وہان مہتر لاہور تیز گام کو خبر پہونچی
کہ عیاران کفار چاہ تک پہونچ گئے اور عوجان مردار خوار بیابانی کو رہا کرانے کی فکر
کر رہے ہین لاہور بھی چند عیارون کو ساتھ لیکر روانہ ہوا تھا اور صورت اپنی مہتر سبک خیز
کی بنائی تھی اسوقت یہ آکر پہونچا کہ عوجان سے اور سبک خیز سے گفتگو ہو رہی تھی
لاہور صورت تو سبک خیز کی بنائے ہوے تھا سامنے جاکر آواز دی کہ ای غضب خداوند
امیر المسلمان یہ وہی عیار ہی جسنے تمھین دو مرتبہ گرفتار کیا تھا اور عیار خداوندمین ہون
میری صورت دیکھو اور پہچانو اسکی باتون مین نہ آنا یہ سنتے ہی عوجان مردار خوار نے
پلٹکر دیکھا کہا بیشک عیار خداوند تم ہی ہو مین پہچانتا ہون سبک خیز نقلی یعنی لاہور
اصلی نے کہا کہ اسے پھاڑ کر ابھی کھالو ورنہ پھر یہ کوئی مفسدہ برپا کرے گا یہ سنتے ہی عوجان

ن لاہور نقلی کو نوچ نوچ کر کھانے لگا ہر چند یہ چیختا ہی اور رتا گرد بھی اسکے شور کرتے ہین کہ ای عوجان مردار خوار ہم تمھاری رہائی کے واسطے آئے تھے اور صورتین اپنی تبدیل کر ڈالی ہین ہمین نہ کھاؤ عوجان نے ایک نہ سنی اور سبک خیز کو کھا گیا ہمراہی اسکے نالان و گریان اپنے لشکر کی جانب روانہ ہوے اور عوجان مردار خوار لشکر اسلام سے خائف ہو کر اپنے لشکر کی طرف چلا کہ ایسا نہو وہ عیار بلجائے اور پھر مجھے گرفتار بلا کرے لاہور تیز گام غنیمت سمجھا کہ اسوقت تو یہ بلا ٹلتی ہی پھر دیکھا جائیگا پہلے ہمراہیان سبک خیز زیر قیطول زنگاری آکر پہونچے اور تمام ماجرا سبک خیز کا بیان کیا بعد اسکے عوجان مردار خوار پہونچا اسکے آنے کی خبر سنکر کفار مین طبل شادمانی بجا یہان لاہور تیز گام خدمت مین شاہزادہ رفیع البخت کی آیا اور سارا واقعہ اپنی عیاری کا بیان کیا رفیع البخت اور نور الدہر بہت ہنسے وہان امیر المکان نے عوجان مردار خوار بیابانی سے کہا کہ بالفعل تم دو ایک روز آرام کرو پھر طبل بجوایا جائیگا پہلے اس عیار کی فکر کرنا چاہیے اور کوئی انتظام تمھاری حفاظت کا کر لیا جاے پھر دیکھا جائیگا عوجان مردار خوار بھی خاموش ہو رہا امیر المکان نے ایک نامہ لکھکر جانب درہ کوہ حدید روانہ کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ ای حدید جادو یہ وقت تمھارے آنے کا ہی لہذا تمکو چاہیے کہ جلد اپنے کو ہم تک پہونچاؤ کہ خدا پرست اس ملک پر بھی آگئے ہین اور جنگ ہو رہی ہی جسوقت یہ نامہ حدید جادو کو پہونچا اور مضمون نامہ سے یہ آگاہ ہوا اسیوقت ابر سحر مین پوشیدہ ہو کر بجانب ملک نور آگین روانہ ہوا کہ اسکا حال بروقت بیان کیا جائیگا لیکن اول حال یہ ہی کہ شاہزادہ رفیع البخت بارگاہ مین بیٹھے ہین لاہور تیز گام بھی حاضر ہی ذکر سلیم جادو کا ہو رہا ہی کہ نہین معلوم وہ کس بلا مین مبتلا ہوے جو اسوقت تک نہین آئے ورنہ یہ ممکن نہ تھا کہ اسوقت تک پہونچ نہ جاتے اسواسطے کہ خود انھون نے کہدیا تھا کہ تم لشکر لیچلو مین بروقت پہونچ جاؤنگا مگر اسوقت تک نہ پہونچے اگر دو مرتبہ لاہور تیز گام اسکو گرفتار نکرتا تو وہ ابتک ہمین بھی کھا گیا ہوتا شاہزادہ نور الدہر کو بھی تشویش پیدا ہو گئی ہی اتنے مین ہرکارون نے آکر عرض کی کہ امیر المکان نے ایک ساحر کو کوہ حدید سے طلب کیا ہی جسوقت وہ آئیگا تو طبل جنگ بجے گا رفیع البخت نے کہا کہ کیا اب یہ مردار خوار مقابلہ نکریگا ہرکارون نے عرض کی کہ مقابلہ تو یہی کرے گا حدید جادو اسکی حفاظت کرتا رہے گا دو مرتبہ اسکے اسیر ہو جانے سے امیر المکان کو یہ خیال ہوا ہی کہ عیار لشکر اسلام نہایت چالاک ہین ہر مرتبہ عوجان کو گرفتار بلا کر دینگے اور کوئی فائدہ نہو گا اس سبب سے حدید جادو کو بلایا ہی یہ سنکر لاہور تیز گام نے کہا کہ تو سہی جو حدید جادو کو سر میدان دھوکا دیکر مار دون غرضکہ آجکی رات تو اطمینان سے بسر ہوئی جب صبح ہوئی تو حدید جادو آکر پہونچا اور امیر المکان کی قدمبوسی حاصل کی جب دن تمام ہوا تو امیر المکان نے حدید جادو سے کہا مین نے تمکو اسواسطے طلب کیا ہی کہ تم جنگ کے وقت عوجان مردار خوار کی حفاظت کرتے رہو کوئی عیار اسپر دست اندازی نکر سکے دو مقابلے ہوئے کیے

جب اہل اسلام اسپر غالب نہ آسکے تو عیار نے سر میدان دھوکا دیکر اُسے بیہوش کیا
اور گڑھے مین ڈوب دیا چونکہ خداوند نے اُسکی موت معین نہین کی ہی اسوجہسے وہ قتل
نہوسکا اور بچ رہا ہوگیا یہ سنکر حدید جادو نے کہا کہ آپ طبل جنگ بجوایئے کل مین اُسکے ہاتھ
سے تمام مسلمانون کا خاتمہ کرا دونگا کیا مجال ہی کسی عیار کی جو قریب اُسکے آسکے اور کل شب کو
ملکہ زرنگار جادو بھی تشریف لائینگی اسلیے کہ اُنکا چلہ بھرنا تمام ہی کل تک تمام ہو جائیگا یہ سب
باتین لاہور تیز گام ایک چوبدار کی صورت بنا ہوا سن رہا تھا دلمین کہا کہ اتنا پتہ عیاری کرنے کو کافی
ہی خیر او ملعون کل دیکھا جائیگا اگر تو اُسکی حفاظت کرے گا تو ہم پہلے تیرا ہی خاتمہ کرینگے غرضکہ
ادھر تو امیر الملکان نے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا اور اُدھر لاہور تیز گام کسی بہانے
سے باہر نکلا اور جانب لشکر رفیع النجت روانہ ہوا اور آواز طبل سے پہلے لشکر مین پہونچ گیا
رفیع النجت نے جو اسکو آلودہ گرد و غبار دیکھا فرمایا کہ کیا خبر لائے عرض کی حدید جادو
آگیا اور اُسنے حفاظت عوجان مردار خوار کا بیڑا اُٹھایا ہی اور نام پر عوجان کے طبل جنگ
بجا ہی رفیع النجت نے کہا کہ یہ طبل ہمارے واسطے کوس رحلت سے کم نہین ہی لاہور
نے عرض کی کہ آپکے دشمنون کے لیے کوس رحلت ہی انشاء اللہ سر میدان حدید جادو
کو مار دونگا اور اگر قابو چلا تو اس ملعون کو بھی زندہ پکڑ کر اور کمر مین اسکی لنگر باندھکر
غرق دریا کر دونگا اگر نہ مرے گا تو بھی تہ آب پر پڑا رہے گا حضور پریشان نہون غرضکہ
یہان بھی نقارہ رزمی بجا اور تیاری جنگ ہونے لگی اُدھر آدم خوار نہایت خوش ہین
کہ ایک روز طبل نہ بجنے سے یہ بھوکے ہین خوش ہو رہے ہین کہ کل خوب پیٹ بھرے گا
کیونکہ حدید جادو آگیا ہی اب اسکی وجہ سے اہل اسلام تو قابو پا نہ سکینگے یہان ہمارا دن
نے آلات حرب و ضرب کو درست کرنا شروع کیا ہی اور کرامت کو مرگ بر پشت باندھا ہی
منتظر صبح کے ہین کہ یکایک سپیدۂ سحری نمودار ہوا ستارے جھلملا جھلملا کر غروب ہونے لگے
چہرہ ماہ تابان کا بے نور ہوا مرغان صحرا آشیانون سے نکل نکلکر درختون پر بیٹھے ہین اور زبان
بے زبانی تعریف چمن آرائے دہر کی کر رہے ہین سبزہ لہلہا رہا ہی کوڑیالا کوسون تک
پھولا ہوا ہی زمین پر ایک جانب فرش مخمل ہوتا ہی اور دوسری طرف سفید فرش بچھا ہوا ہی
درخت جھوم رہے ہین جھونکے ہوائے سرد کے چل رہے ہین رفیع النجت اور نور الدہر
بستر خواب سے اُٹھے وضو کیا فریضۂ سحری کو بصد خضوع ادا کرکے مرکب طلب
کیے مرہ بن کرہ اور قلہ بن کرہ دونون حاضر ہوے رفیع النجت مرہ بن کرہ پر
سوار ہوے اور نور الدہر قلہ بن کرہ پر سوار ہوے اور براہ میدان کارزار
کی لی بعد انکے اور سردار مثل اختر شاہ و قمقام شیر زور و صمصام شیر زور
وغیرہ کے بعد دیگرے چالیس چالیس پچاس پچاس ہزار سوار و پیدل کی جمعیت سے
آنے لگے اور پرے جمانے لگے گھڑی بھر مین انھون صفین آراستہ ہوگئین اُسطرف
سے عوجان مردار خوار بیابانی اپنے مردار خوارون کو لیے ہوے میدان مین آکر

پہونچا اور اسنے بھی صفین درست کین اتنے مین جانب صحرا سے ایک سوار چلنگ سحر پر سوار
آکر پہونچا اور ایک مقام پر علیحدہ سب سے کھڑا ہو رہا بعد آراستگی صفوف قتال و
جدال عوجان مردار خوار نے اپنا گینڈا صف سے نکالا اور سامنے دریچہ فیطول کے
آکر سر آستان عبودیت پر جھکایا اور کہا کہ یا خداوندا آج ایسی تقدیر کر کہ مین خاتمہ ان
بندگان خاطی کا کردون اور خوب پیٹ بھرون کہ کل سے بھوکا ہون یہ سنکر امیر الملکان
نے آواز دی کہ ای بندۂ خاص الخاص و غضب خدا ذدی جا اور ان سب کو کھالے
کہ ہمنے موت انکی تیرے پالے نام کی اور انکو غذا تیری قرار دیا ہی اور آج کوئی تجیر غالب
نہ آئیگا یہ سنکر عوجان مردار خوار نہایت خوش ہوا اور بار دگر مرکب پر سوار ہوکر
راہ میدان کارزار کی لی جسوقت میدان مین پہونچا تو اسنے نہیب دی کہ باش ای
گروہ خدا پرستان و فرقۂ مسلمانان جسکو لقمہ دہان گور بننا ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو
اسلیے کہ خداوند نے تمکو خوراک میری مقرر کیا ہی یہ سنکر شاہزادہ رفیع الجنت نے
بڑھنے کا قصد کیا تھا کہ نور الدہر نے بازو پکڑ لیا اور کہا کہ ای فرزند یہ ممکن نہین کہ مین
آنکھون سے دیکھون اور تو اس بلا کے سامنے جانے دینا مجھے کیا کہیگی یہ فرما کر اپنا گھوڑا
بڑھا دیا رفیع الجنت نے بھی مرکب کو چھیڑ دیا اور عرض کی کہ مین بھی ساتھ چلونگا اکیلا
تنہا نہ جانے دونگا نور الدہر نے کہا کہ بیٹا یہ ہملوگون کے آئین کے خلاف ہی کہ ایک
کے مقابلہ کو دو جائین لہذا بہتر و مناسب یہ ہی کہ مجھی کو جانے دو اور جب تک مین
اس سے مقابلہ کرون تم دفن و کفن کی تیاری کرو اگرچہ گوشت یہ کھالے گا لیکن جو کچھ
استخوان بچ رہین انھین کو دفن کر دینا رفیع الجنت نے کہا کہ مین ہرگز نہ جانے دونگا اگر
ایک کے مقابلہ مین دو کا جانا آپ خلاف سمجھتے ہین تو مجھی کو جانے دیجیے یہان تو یہ
حجت ہونے لگی ادھر عوجان نے کہا کہ لڑنے کیون ہو انجام دونون کا ایک ہی ہوگا
دونون ملکر لڑو مین ابھی تم دونون کو کھا لونگا اور اگر تم نہین بڑھتے ہو تو مین آتا
ہون یہ کہکر اسنے گینڈے کو بڑھایا ادھر سے مقام ستیز زور اپنے کر گدن کو دبا کر چلا
مردار خوارون نے دیکھا کہ ہمارے سردار کو یہ لوگ گھیر لینگے پہلے تو وہ ہی تھے اب ایک
اور چلا اسیطرح ایسا ہنوکہ پورا لشکر آپڑے یہ سب بھی بڑھے انکو دیکھکر لشکر رفیع الجنت بھی
بڑھا حتی کہ دونون لشکر ملگئے اور باہم مقابلہ ہو گیا مردار خوارون نے کھانا شروع کر دیا
اور جوانان لشکر اسلام نے تلوارین کھینچین آپڑے تلوار چلنے لگی زمین خون سے
لپکنے لگا ڈھالون کا دھوان دھار بادل چھا گیا بارش خون کی ہونے لگی سر ہاتھ
اولون کے برسنے لگے ہنگامہ گیر و دار برپا ہوا اہل اسلام مردار خوارون سے
لڑ رہے تھے اور داد مردی و مردانگی دے رہے تھے قتل بھی ہوتے تھے قتل بھی
کرتے تھے لیکن عوجان مردار خوار جسکو ہاتھ تیغہ آبدار کا مارتا ہی اسکے دو ٹکڑے ہوتے
ہین لاش کو پھڑکنے بھی نہین دیتا اور چبائے لیتا ہی ہاتھون سے خون بہ رہا ہی اطمینان

کے ساتھ لاشون کو چبا رہا ہی لاہور کی یہ حالت ہی کہ جب یہ عوجان کو نورالدہر بار رفیع البخت
کی طرف بڑھتے ہوے دیکھ لیتا ہی تو ایک آدھ حقہ آتشبازی کھینچ مارتا ہی ادھر تو گینڈا
عوجان کا بھاگ کھڑا ہوتا ہی ادھر مرکب ان شہیارون کے بچینی کرنے لگتے ہین تا مقدور یہ عوجان
کو قریب نہین پہونچنے دیتا اور جب ہیئت کو تبدیل کرکے قریب عوجان کے پہونچتا ہی اور چاہتا
ہی کہ دھوکا دیکر کوئی دست اندازی کرون اسوقت ہوا سے تند ہلتی ہی اور رنگ و روغن
جبارہی چہرہ سے اڑ جاتا ہی ہیئت اصلی ظاہر ہوجاتی ہی عوجان پہچان لیتا ہی دیکھا لاہور
نے کہ یون کام نہ چلے گا اب یہ حدید جادو کی طرف چلا کہ پہلے کام اسکا تمام کرون پھر دیکھا
جائیگا ہنوز یہ حدید جادو تک پہونچنے نہ پایا تھا کہ عوجان مردارخوار قریب رفیع البخت کے
جا پہونچا رد و بدل ہونے لگی اب لاہور پریشان ہوا کہ ایسا نہو یہ بلا میرے آقا کو کھالے
پھر پلٹا اور حقہ ہاے آتشبازی مارے کہ گینڈا عوجان کا بھاگا یکایک جانب آسمان سے
ایک ابر نورانی نمودار ہوا آتے آتے ابر شق ہوا اور نعرہ سلیم جادو کا ہوا سلیم جادو نے
آتے ہی ایک گیند جھولی سے نکالا اور رفیع البخت کو دیکر کہا کہ ای فرزند اب شیشہ گلاب
کے مقام پر اس گیند کو بھوا اور مار دو گیند کہ سینے پر اسکے پڑے اور مین حدید جادو سے مقابلہ
کرتا ہون یہ کہکر تخت سحر بڑھا کر سلیم جادو سامنے حدید جادو کے آئے اور کہا او ملعون
کیا تو نہین جانتا کہ رفیع البخت بھانجا ہمارا ہی حدید جادو نے کہا تم نہین جانتے
ہو کہ مین ملازم ملکہ زنگار جادو کا ہون اور امیر المکان معشوق زنگار جادو کا ہی
کیون تمھارا بھانجا امیر المکان کے مقابلہ کو آیا سلیم جادو نے کہا کہ دارا بنا کر اس بحث سے
کچھ حاصل نہین ہی حدید جادو نے کہا کہ بحث تو تم ہی نے نکالی یہ کہکر اسنے جھولی پر ہاتھ ڈالا
اور گولہ فولادی نکالکر کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا اور سینے پر سلیم جادو کے کھینچ مارا سلیم جادو
نے کچھ اسم سحر پڑھکر ہاتھ سے اشارہ کیا کہ گولہ پھٹا اور شعلہ چمک کر گولہ مین سے نکلا اور حدید جادو
پر پڑا کہ جلا کر خاک کر دیا مرتے ہی حدید جادو کے شور گیر و دار بلند ہوا آتشباری و برق باری
دیر تک رہی بیر خاک اڑا یا کیے آخر کار آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من حدید جادو بود حیف
مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم جبتک تاریکی رہی اسوقت تک دو لونون
لشکرون مین عجب طرح کی جنگ رہی کہ اپنا بیگانہ نظر نہ آتا تھا باپ بیٹے کو بھائی بھائی کو
قتل کیے ڈالتا تھا ادھر اہل اسلام آپس مین لڑ رہے تھے ادھر مردارخوار ایک
دوسرے کو کھالے لیتے تھے جسوقت روشنی ہوئی تو پھر مقابلہ اچھی طرح ہونے لگا
دوست دشمن مین امتیاز ہوا تلوار چلنے لگی ادھر سلیم جادو نے رفیع البخت کو
آواز دی کہ ای فرزند اب اس مردارخوار کو نہ چھوڑنا رفیع البخت نے کہا کہ آپ
اطمینان رکھین مین ابھی اس ملعون کو لقمۂ دہان اجل بنائے دیتا ہون یہ کہکر مرکب
کی باگ لی اور للکارے کہ او ملعون کہان جاتا ہی ادھر آ کہ مین تیری خدمتگزاری
کے واسطے موجود ہون عوجان مردارخوار نورالدہر کی طرف چلا جاتا ہی اور

کہہ رہا ہی کہ تو میرا شکار زخمی ہی آج تجھے ہرگز نہ چھوڑونگا اتنے مین رفیع البخت مرکب کو
دوڑاکر سد راہ ہوے اور آواز دی کہ او ملعون ادھر نہین آتا عوجان نے کہا کہ
واقع مین تو لقمہ چرب ہی پہلے تجھی کو کھاؤنگا گوشت مین تیرے حلوان کا لطف ہوگا
کہ ابھی تو بچہ ہی یہ کہکر رفیع البخت کی طرف چلا اور آتے ہی اسنے تلوار ماری رفیع البخت
نے وار اسکا سپر سے روکر کے وہی گیند جو سلیم جادو نے انکو لاکے دیا تھا سینے پر عوجان مردارخوار
کے کھینچ مارا گیند سینے پر پڑتے ہی تمام جسم مین عوجان کے آگ لگ گئی اور ہمہ تن شعلہ ہوگیا
اسکے مرتے ہی مردارخوارون کے حوصلے پست ہوگئے اور فرار پر قرار لیا امیر المکان نے گھبراکر
طبل امان بجوادیا اور نہایت پریشان تھا کہ کیا سبب ہوا جو عوجان مردارخوار جل گیا
ہرکارون نے آکر عرض کی کہ سلیم جادو نے حمید جادو کو مار کر شیشہ قتل عوجان حاصل کیا
اور رفیع البخت کو لاکر دیا اسوجہ سے عوجان مارا گیا امیر المکان نے ایک نامہ رنگار جادو
پاس روانہ کیا مضمون نامہ کا یہ تھا کہ ای باعث خداوندی امیر المکان آپ جلد تشریف لائیے
کہ مجھ پر وقت سخت آگیا ہی سلیم جادو طلسم کشا کا شریک ہوا تمام مرحلہ شکستہ ہوے حصار
ٹوٹ گئے یہانتک نوبت پہونچی کہ شیشہ قتل عوجان حریف کو ملگیا اور عوجان مردارخوار
ہاتھ سے رفیع البخت کے مارا گیا جسوقت یہ نامہ رنگار جادو کو پہونچا اور اسنے نامہ
پڑھا اسی وقت ابر رنگاری پر بیٹھکر روانہ ہوئی یہان امیر المکان نے بعد نامہ بھیجنے کے
اس مکان کو گھلوایا جسمین رنگار جادو پوشیدہ طور پر اسکے پاس آیا کرتی تھی اور اسباب
عیش مہیا کرکے مکان مین تنہا بیٹھا کسی خادم کے آنے کی اجازت نہ تھی کہ یکایک جانب
آسمان سے ابر رنگارنگون نمودار ہوا برقین چمکنی ہوئی رعد کے گرجنے کی آواز پیدا ہوئی یہانتک
کہ وہ ابر آتے آتے قریب اس مکان کے پہونچا اور شق ہوا رنگار جادو تخت سحر پر سوار
نمودار ہوئی امیر المکان برائے تعظیم اٹھ کھڑا ہوا رنگار جادو آکر بیٹھی اور امیر المکان
ہاتھ باندھکر اسکے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا کہ ای ملکہ آفاق یہ سب جاہ وجلال
شان وشوکت خداوندی آپ ہی کی عطا کی ہوئی ہی مگر اب مٹا چاہتی ہی اور برباد ہوا چاہتی
ہی آپکو تو خوب معلوم ہی کہ سلیم جادو سے باپ مارے کا بیر ہی اور عوض خون ناحق لوزنگ کشین
کا لینا چاہتا ہی اسنے جاکر حمید جادو کو مارا اور شیشہ قتل عوجان حاصل کیا عوجان
مارا گیا اب خداوندی میری برباد ہوا چاہتی ہی یہ کہکر رونے لگا رنگار جادو نے
کہا کہ ای امیر المکان تو نے بیان کرکے اسقدر دل میرا جلایا ہی کہ اب جی تو
یہی چاہتا ہی کہ مین خود خداوندی کو تیری خاک مین ملادون اور تیری وہ حالت
بنادون کہ جو لوگ تجھے سجدہ کرتے ہین وہی تیری مذمت کرین اور تو انکے ہاتھ سے
ذلیل ہو مگر یہ خیال آتا ہی جسے عزت دی اسے ذلت دینا کیا خیر بالفعل تو جنگ کو موقوف رکھ
کہ مین جاتی ہون اور آتش خانۂ سامری تیار کرتی ہون آج کے تیسرے دن آؤنگی اور
سب کو پھونک دونگی بس ٹھہرنے کی مجھے فرصت نہین ہی یہ کہکر رخصت ہوئی اور تخت

نگاری پر بیٹھکر جانب کوہ حدید روانہ ہوئی اُدھر رفیع الجنست بعد قتل عوجان مردار خوار سیاہانی
کے سلیم جادو پر سے نثار کرتے ہوے میدان سے پھر کر داخل لشکر ہوے اور لشکر
نے سلیم جادو کی نہایت تعریف کی کہ مین نے بڑے بڑے ساحر دیکھے مگر تم ایسا ساحر
نظر سے نہین گذرا ہی سلیم جادو نے عرض کی کہ آپ عزت افزائی فرماتے ہین ورنہ
مین آپ کہ مین دانم ہرچند کہ مرحلہ قتل عوجان کا بھی نہایت سخت و دشوار تھا مگر آپکے
اقبال سے فتح حاصل ہوئی اور جمید جادو ایسی ساحرہ کو مار کر شیشہ قتل عوجان
حاصل کیا گو اُسنے شیشہ توڑ ڈالا تھا مگر آب قتل عوجان کو مین نے ضایع نہونے دیا
اور زمین کو آہنی کر دیا کہ پانی جذب نہونے پاے اور اُسی پانی مین کپڑا تر کرکے نچوڑ
بنایا جسسے عوجان مارا گیا مگر اب مرحلہ نگار جادو کا درپیش ہوگا یہ ساحرہ بادگار
سامری و جمشید ہی تعریف اسکی مین کر چکا ہون کہ ہر سحر و ساحری سے یہ استقدر ماہر
ہی کہ کوئی ساحر مثل اسکے نہین ہی مین اُسکے سامنے ایک طفل مکتب ہون مجھے بھی
اُسنے اکثر سحر تعلیم کیے ہین یقینی امیر المکان نے اپنے حال پر ملال کی اُسکو اطلاع کی ہوگی
اور قتل عوجان مردار خوار کی بھی خبر پہونچی ہوگی اور نگار جادو برہم ہوکر آئیگی اور
قیامت برپا کریگی مجھا ہوا سحر اُسکا یہ ہی کہ وہ آتش خانہ سامری تیار کرتی ہی اور لشکر
کے لشکر پھونک دیتی ہی اس سحر سے اُسکے خدا ہی بچاے ہرچند کہ اُسنے جوش محبت کے زمانہ
مین اسکا سحر بھی مجھے تعلیم کر دیا تھا مگر اب کیا وہ بھول گئی ہوگی ضرور اُسے یاد ہوگا کہ
مین وہ سحر اسکا بتا چکی ہون عجب نہین ہی کہ وہ کوئی انتظام تازہ کیے ہو جسکا مجھے
معلوم نہو خیر خدا مالک ہی ؎ دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است + اگر تقدیر مین
فتح ہی اور اقبال آپکا یاور ہی تو مارونگا اس لکاتہ کو بھی اور اگر قضا میری آچکی ہی
تو جو مرضی خدا ہو بندے کا کیا اجارہ ہی مگر انسان کو چاہیے کہ ہر اسبان نہو
اور نظر مدد پروردگار پر رکھے کہ وہ جلال مشکلات ہی اگر چاہے تو مور ضعیف کو
فیل مست پر غالب کر دے اور ایک پر کاہ سے کوہ کو پست کر دے مجھے بھی
اجازت ہو کہ مین جاکر اپنے رفیقون اور دوستون کو بھی جمع کرکے براے مدد
اپنے ہمراہ لاؤن اور سامان مقابلہ کرون اگرچہ آئین سے بھی کوئی نگار جادو سے
مقابلہ نہین کر سکتا ہی تاہم اتنی مدد اُنسے ضرور ملسکتی ہی کہ اگر مین نگار جادو کے
مقابلہ مین جاؤنگا تو وہ آپکے لشکر کی حفاظت کر لینگے اور نگار جادو کو
بھی معلوم ہوگا کہ سلیم جادو تنہا نہین ہی شاہزادہ نور الدہر اور رفیع الجنست نے
سلیم جادو کو اجازت دی اور فرمایا کہ اگر تم لشکر ہم نبرد نگار جادو کا نہین پاتے
ہو تو مقابلہ نکرو ہم سمجھ لینگے اگر اقبال ہمارا یاور ہی تو مثل اور ساحرون کے اسے بھی قتل کرینگے
اور اگر قضا ہی تو ہاتھ سے اسکے مارے جائینگے سلیم جادو نے کہا کہ یہی تو میرا بھی قول ہی
کہ موت زیست سوا خدا کے دوسرے کے اختیار مین نہین ہی لا ہور تیز گام یہ باتین

سن رہا تھا اسنے عرض کی کہ آپ لوگ اطمینان رکھین اگر زنگار جادو کو عیاری کرکے نہ مارا تو کوئی کام ہی نہ کیا خدا چاہے گا تو مقابلہ کی نوبت بھی نہ آنے پائیگی غرضکہ سلیم جادو تو اپنا لشکر لینے روانہ ہوے اور یہان رفیع البخت سے شاہزادۂ نورالدہر سے عرض کی کہ مہم سخت درپیش ہی اور فتح و شکست کا حال سوا خداوند عالم کے کوئی جانتا نہین میری راے مین حرمہ والدہ ماجدہ کا علحدہ کرکے کسی معتبر سردار کی حفاظت مین دینا چاہیے اور اُس سے کہدیا جاے کہ اگر آثار شکست دیکھنا تو تم انکو خدمت مین والد ماجد یعنی صاحبقران ثالث کی پہونچا دینا اور ہمارا ماجرا ہمارے قتل ہونے کا بیان کر دینا شاہزادۂ نورالدہر نے فرمایا کہ نہایت مناسب ہی غرضکہ حرمہ ملکہ ناوک فگن کا علحدہ برپا کر دیا گیا اور اختر شاہ کو پچاس ہزار سوار دیکر حفاظت بارگاہ کے واسطے معین کر دیا گیا اور ملکہ ماہ دل افروز جادو اور رازدار جادو بھی محافظت کے لیے معین ہوئین اور لاہور تیز گام نے رفیع البخت سے عرض کی کہ اب غلام بھی رخصت ہوتا ہی اور قتل زنگار جادو کی تدبیر کرتا ہی اسید وار رہون کہ جو کچھ خطا مجھسے ہو گئی ہو اُسے عفو فرما دیجیے اسلیے کہ نہ معلوم زندہ پھرنا نصیب ہو یا نہو سنا ہی کہ زنگار جادو نہایت ہوشیار ہی اگر عیاری چلگئی تو مین نے مارا اُسکو ورنہ حق تک سے ادا ہوا لیکن ای شہریار جسطرح ہمین دشمن کی فکر ہی اسیطرح دشمن ہماری فکر مین بھی ہونگے یقین ہی کہ عیاران لشکر کفار آپکی تلاش مین آئینگے آپسے ہوشیار رہنا ضرور ہی چند نشانیان آپکو بتاے جاتا ہون اگر اُنکا خیال رکھیے گا تو دھوکا نہ کھائیے گا یہ کہکر کچھ باتین چپکے سے کان مین رفیع البخت کے کہدین اور یہ بھی کہا کہ جب مین سامنے آؤنگا تو اُلٹا سلام کرونگا یعنی ہاتھ اپنا پشت سر کی طرف لیجاؤنگا جو شخص میری صورت کا اگر سیدھا سلام کرے اُسے دشمن جانکر گرفتار کر لیجیے گا اور کچھ پوچھیے گا کہ یہ عیار لشکر کفار ہی اور جسوقت تک مین واپس نہ آؤن اُسوقت تک اُسے رہا ہرگز نہ کیجیے گا یہ کہکر رخصت ہوا اور دو شاگردون کو اپنے ساتھ لے لیا جو فن عیاری مین مثل لاہور کے تھے یہ تو اُدھر روانہ ہوا اور امیر المکان نے زنگار جادو کو رخصت کرنے کے بعد چند نامے اپنے مددگارون کو روانہ کیے مضمون سب کا یہی تھا کہ ای خیر خواہان دولت خداوندی تمکو چاہیے کہ مع لشکر جلد اسپنے کو ہم تک پہونچاؤ کہ ہمپر رفیع البخت نے لشکر کشی کی ہی اور عوجان مرداخوار یاباتی اُسکے ہاتھ سے مارا گیا ایک نامہ فرزیل شیر دل کو پہونچا اور دوسرا فرامرز گرزران کو اور تیسرا قمیص سرمست کو یہ تینون پہلوان ڈیڑھ لاکھ سوار و پیدل کی جمعیت سے براے مدد امیر المکان روانہ ہوے چوتھا نامہ ارزال قبیل سر کو پہونچا یہ بہت بڑا پہلوان ہی دعوی رستمی رکھتا ہی ایک لاکھ سوار اسکے محکوم ہین اور رفیق قدیم ہی امیر المکان کا یہ بھی اپنے لشکر کو لیکر روانہ ہوا

کر یہ انتظار مین زنگار جادو کے بیٹھا ہی ایک روز گذر چکا ہی دوسرا دن ہی اب اسے یہ خیال
ہی کہ کل زنگار جادو آجائیگی کہ یکایک زیر قبطول آواز فریاد بلند ہوئی کہ یا خداوند
میری خبر لیجیے کہ لوگ مجکو یہان ٹھہرنے نہین دیتے ہین اور مین بڑی دور سے آس لگاکر
آیا ہون اور نا امید پھرا جاتا ہون امیر المکان نے دریچہ قبطول سے سر نکالا اور
کہا ارے یہ کیسا غل ہی کون فریادی ہی کسنے اسکو آزار دیا ہی دیکھا کہ ایک شخص ہاتھ پاؤن
سے گنجا اپانچ برص کے داغ اسکے تمام جسم پر لوگ اسکو سنبھالے ہوے رو رہا ہی اور
عرض کر رہا ہی کہ مین اس حال خراب سے بمشکل یہانتک آیا ہون کہ خداوند سے اپنی داد
مانگون یہان لوگ مجھے ٹھہرنے نہین دیتے امیر المکان نے کہا تو کون ہی اور کس واسطے
آیا ہی اسنے عرض کی کہ غلام ایک قصبہ کا رہنے والا ہی تمیز نی نواز میرا نام ہی سوفار نی نواز
کا بیٹا ہون چند دن سے مجھپر غضب خداوندی نازل ہی اس بلا مین مبتلا ہون ہاتھ پاؤن میرے
بیکار ہوگئے ہین اور یہ حالت ہوگئی ہی کہ کوئی پاس بیٹھنے کا روادار نہین ہوتا کام بھی میرا مجھسے
چھوٹ گیا جو روزی کا سہارا تھا اب فاقون مرتا ہون دو دونون بوڑھے آدمی جو اسکو سنبھالے
ہوے تھے انھون نے عرض کی کہ یا خداوند جو کچھ گناہ اس سے ہوگیا ہو اسے عفو فرمائیے
اور نظر کرم فرماکر اسے اچھا کر دیجیے اسواسطے کہ طبیب اسکے علاج سے عاجز آگئے اب سوا آپکے
کسی طرف کا سہارا نہین ہی کل سے ہم اسی مقام پر پڑے ہوے ہین یہان سے کے لوگ
ہمسے کوسون بھاگتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ تم غضب خداوندی مین مبتلا ہو ہم سے
دور رہو ایسا نہو تمھارے ساتھ ہم بھی مبتلاے بلا ہون کسی نے بھیک بھی نہ دی
اور ہم نادار ہین تیسرا فاقہ بھی ہی صدقہ اپنی خداوندی کا ہمکو اپنے دامن رحمت مین
لے لیجیے یہ سنکر امیر المکان نے کہا ہر چند گناہ اسکا لائق بخشش نہین ہی مگر رحمت
ہماری بہت بڑی ہی ہم خطا اسکی معاف کر دینگے یہ کہکر دربانون کو حکم دیا کہ اس اپاہج
کو آنے دو اور تمیز نی نواز سے کہا کہ تو بالاے قبطول چلا آ اگر اعتقاد تیرا درست ہی
تو ہم تک پہونچ جائیگا ورنہ باون تیرے یاری نہ دینگے اور یہان تک نہ پہونچ سکے گا
تمیز نی نواز نے کہا کہ میرے تو دل لگی ہوئی ہی ضرور ہی پہونچونگا یہ کہکر دروازۂ قبطول
کی طرف چلا دونون بڈھے اسے سنبھالے ہوے تھے اور کہتے جاتے تھے خوشا نصیب
تیرے کہ خداوند نے تجکو بالاے قبطول طلب فرمایا ہی جو لوگ یہین دھتکارتے تھے اور
مغضوب خداوند کہتے تھے اب وہی ڈنڈوت کرینگے اور پاؤن پوجینگے یہ کہتے ہوے
اور تمیز نی نواز کو سنبھالے ہوے چلے پاؤن اسکے لڑکھڑا رہے تھے مگر شوق مین دوڑا ہوا
چلا جاتا تھا کہ کسی طرح خداوند تک پہونچ جاؤن جاتے جاتے تمام زینے اسنے طے کیے اور
بالاے قبطول گرتا پڑتا سامنے امیر المکان کے پہونچ گیا یہان یہ کیفیت ہی کہ دربار اسکا
آراستہ ہی درباران خداوندی جمع ہین امیر المکان تخت پر بیٹھا ہی جیتر سر پر گردش کر رہا ہی
چند نازنینین پندرہ پندرہ برس کی خدمتگزاری مین حاضر ہین یہانتک سب کام کاج انھین عورتون

سکے سپرد ہی کوئی مکس رائی کر رہی ہی کوئی خاصدان لیے کھڑی ہی کوئی اوگالدان لگا رہی ہی تیمز لی نواز نے جو یہ سامان دیکھے متحیر ہو گیا دلمین کہا یہ ملعون بڑے عیش کرتا ہی خدا نے یہانتک تو پہونچا دیا ہی اگر کام بھی بنجائے تو لطف ہی یہ سوچکر آگے بڑھا اور قریب پہونچکر اپنے کو گرا دیا اور پکارا یا خداوندمیری خبر لیجیے بڑی مشکل سے مین آپ تک پہونچا ہون امیر المکان نے کہا اے تیمز لی نواز ہمنے طبیبون کو اسی واسطے خلق کیا ہی کہ جو لوگ بیمار ہون طبیب اُنکا علاج کرین تو کیا سمجھ کر یہان آیا تیمز لی نواز نے عرض کی پہلے مین نے طبیبون سے رجوع کی جب تھک گیا اور کوئی علاج کارگر نہوا تو آپ تک اپنے کو پہونچایا کہ یہ لوگ تو بون ہی عقلی گدے لگا لگا کر مارڈالینگے جب تک مرضی خداوند نہو گی اسوقت تک مرض دور نہو گا یہی میرے ذہن مین آئی اور اسطرف کا قصد کیا پھر یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر خداوند کو صحت میری منظور ہوتی تو ابتک شفا ہی ہو جاتی جانے سے کوئی فائدہ سوا زحمت کے نہو گا یہ سوچکر مین نے ارادہ اپنا بدل ڈالا تھا شب کو مجھے خواب ہوا خداوند لقا جو بڑے خداوند کہلاتے ہین خواب مین تشریف لائے اور فرمایا ای تیمز لی نواز تو خدمت امیر المکان مین جا اور التجا کر مراد تیری پوری ہو گی اسلیے کہ وہ خداوند برحق ہی اور اب اسکو ہماری جگہ تصور کرنے لائق خداوندی اسی کو سمجھا اور اپنی جگہ مقرر کیا اپنی اولاد کو بسبب نالائق ہونے کے خداوند نہین کیا اور برجیس آفتاب پرست کا مطیع بنا دیا مین بڑے خداوند کی ہدایت کرنے سے حاضر ہوا ہون یقین ہی خداوند نے حضور سے بھی میری سفارش کی ہو گی امیر المکان نے تبسم مین آکر کہدیا کہ بیشک اگر خداوند لقا تیری سفارش نہ کرتے تو یہ مرتبہ نہ حاصل ہوتا کہ جمال جہان آرا سے خداوندی کو دیکھتا اہل دربار متحیر تھے کہ یہ کون ایسا شخص ہی اور کیسا خوش اعتقاد ہی کہ خداوندون کی نظر عنایت اسکی جانب ہی اور توجہ خاص ہی یہ لوگ تو اس حماقت مین گرفتار ہین اور امیر المکان نے اپنا دست نجس تیمز لی نواز کی طرف بڑھایا اور جہان جہان جسم پر تیمز لی نواز کے داغ سفید تھے ہاتھ پھیرنا شروع کیا جس مقام پر یہ ہاتھ پھیرتا تھا داغ مٹجاتے تھے دیکھنے والے وجد کر رہے تھے اور تیمز لی نواز تعریف کر رہا ہی واہ خداوند کیا کہنا ہی جب اتنا ہو لے تو دعوی خداوندی کرے ورنہ بیکار ہی یہانتک کہ تھوڑے عرصہ مین سب داغ اسکے جسم کے مٹ گئے رنگ اور روغن عیاری جو خام لگا دیا تھا وہ تشریف لے گیا تیمز لی نواز نے پلٹ کر ایک بڈھے کیطرف دیکھا اور کچھ اشارہ سے کہا وہ سمجھ گیا اور امیر المکان سے ہاتھ باندھکر عرض کی یا خداوند یہ دوسرے کام سے بھی جاتا رہا ہی اور جورو اسکی نہایت پارسا ہی جوان بیٹھی ہوئی ہی شباب اُسکا خاک مین مل رہا ہی اگر اتنی توجہ ہو جائے کہ بدن پر اسکے ہاتھ پھیر دیجیے تو یہ عورت کے قابل بھی ہو جائے ورنہ محنت تو ہوئی مگر عزت جاتی رہے گی نام خانداان کا بٹجائیگا ہمارے یہان مرد ایسا کبھی نہین پیدا ہوا یہ کہکر پائجامہ تیمز لی نواز کا کھولڈالا اور اسکو برہنہ کر دیا ہر چند تیمز لی نواز کہتا تھا یہ کیا کرتے ہو خداوند کے سامنے تجکو

برہنہ نہ کرو یہ بھی بے ادبی ہی مگر اس بڈھے نے ایک نہ سنی اور اسکو برہنہ کر دیا
اور کہا سب اعضا خداوند ہی کے پیدا کیے ہوے ہین ہر چیز کا حال خداوند پر روشن ہی
پردہ کرنا بیکار ہی کونسا راز نہان ہی جو خداوند سے پوشیدہ ہی کپڑے پہننے پر بھی خداوند
کے سامنے سب برہنہ ہین ذرا سی شرم مین کام کو خراب نہ کر جبو قت تیری جورو پوچھے گی کہ
میرے کام کی چیز کو درست نہ کروایا تو کیا جواب دے گا اسوقت تک تو وہ عزت سے
بیٹھی رہی اگر آگے بڑھکر غصہ مین نکلجاے تو کیا ہو تیمز ئی نواز گردن نیچی کر کے خاموش
ہو رہا امیر المکان پہلے تو اسکی اس حرکت پر جھجکا تھا اور وہ عورتین جو خدمت مین
اسکی حاضر رہتی تھین منھ پھیر پھیر کر کھڑی ہوئی تھین مگر اس بڈھے نے ایسی تقریر کی کہ
امیر المکان ہاتھ پھیرنے پر آمادہ ہو گیا اور اہل دربار سے کہا ایسی قدرت نمائی بھی
کسی خداوند نے نہ کی ہو گی دیکھو اور اعتقادون کو اپنے مضبوط کرو یہ کہکر ہاتھ بڑھایا اور
بدن پر تیمز ئی نواز کے خوب پھیرا جو جو یہ ہاتھ پھیرتا تھا وہ وہ علامات رجولیت پیدا ہوتے
جاتے تھے اسی وقت تیمز ئی نواز کو خواہش ہوئی اور وہ عورتین جو ہر وقت خدمت
امیر المکان مین حاضر رہتی تھین جھجھک جھجھک کر بھاگین اور تیمز ئی نواز تعریف کرنے لگا ان دونون
بڈھون نے بھی خداوند کا شکریہ ادا کیا اور تیمز سے کہا کہ فضل خداوند تیرے شامل حال ہوا
اور تجھے صحت حصول ہوئی تجھے چاہیے اپنا کمال بھی خداوند پر ظاہر کر اور خداوند تجھ سے خوش ہو کر
تجھے مرتبہ عالی عطا کرین اور امیر المکان کی طرف مخاطب ہو کر کہا یا خداوند آپکی خداوندی مین
سب طرح کی مخلوق ہی مگر ایسا ئی نواز نہ سنا ہو گا یہ اپنے کام مین یکتاے زمانہ ہی امیر المکان
نے کہا ہم ضرور سینگے یہ کہکر حکم دیا کہ اسے غسل کراؤ لباس پر تکلف پہناؤ لوگ تیمز ئی نواز کو
لے گئے اور نہلا کر خلعت سے سرفراز کیا اور خدمت امیر المکان مین لائے یہان محفل نشاط
آراستہ ہو چکی تھی کشتیان مے رکھی تھین ساقیان سیمین ساق حاضر تھے وہ گائنین جو ہمیشہ
گایا کرتی تھین اور دل امیر المکان کا خوش کیا کرتی تھین وہ مصروف غنا تھین تیمز ئی نواز
جو نہا دھو کر خلعت پہنکر حاضر ہوا تو نگاہین پڑنے لگین ایک تو یہ کمسن دوسرے جوان
حسین اور غنا ہی عورتین کنکھیون سے دیکھ رہی تھین اور دلمین کہتی تھین کہ یہ ہم ہی کو
ملجاتا تو اچھا تھا تیمز ئی نواز باصد تمیز آکر بیٹھا اور اسنے بھی ایک ایک سے اشارہ
کرنا شروع کیا دیر تک یہی رنگ رہا جب نصف شب گذر گئی تو امیر المکان نے
تیمز ئی نواز سے کہا اب تمھارے اظہار کمال کا وقت ہی تیمز ئی نواز سلام کر کے سامنے
آبیٹھا اور جوڑی ڈ کی اپنے ہمراہیون سے لیکر قفلیان اسکی درست کین اور بجانا شروع
کیا دونون بڈھون نے سنگت کی تھوڑی ہی دیر مین اسنے سماں باندھ دیا تمام
اہل محفل جھومنے لگے اور وجد کرنے لگے امیر المکان نے تیمز ئی نواز کو بہت کچھ انعام
دیا اور نہایت تعریف کی کہ تو اپنے کام مین بیمثل ہی مگر اب ڈ کو رکھدے اور گھنگرو لگے
سے کہ تیمز نے کہا کہ بہت خوب اور جوڑی ڈ کی ہاتھ سے رکھکر طنبورہ اٹھا لیا اور سر

اسکے درست کرکے گانا شروع کیا ایسا گایا کہ سب جھومنے لگے **غزل**

اٹھ گئے سب غیر آنکی انجمن مین رہ گیا
جو کھٹکتا تھا وہی کانٹا چمن مین رہ گیا

داغ ہجر یار قلب پر محن مین رہ گیا
چل بسی بو پھول کملا کر چمن مین رہ گیا

اپنی اپنی قبر سے اٹھکر چلے سب روز حشر
ناتوان تیرا یون ہی لپٹا کفن مین رہ گیا

حوصلہ کیا ہمسے نا کامون کا ای سوز فراق
آبلہ سا اٹھکے قلب پر محن مین رہ گیا

جستجوے تشنہ دیدار ای ہمدم نہ پوچھ
اسطرح ڈوبا کہ دل چاہ ذقن مین رہ گیا

مانگ کیون سیدھی نکالی کی تھی جیب ترچھی کلاہ
بال بھر بھر فرق بانی بانکپن مین رہ گیا

ساتھ چھٹتے ہی اثر کا ہو گئی ہمت بھی پست
دل سے نالہ تا زبان آکر دہن مین رہ گیا

ضبط نے کی پردہ پوشی اضطراب شوق مین
ورنہ تھا باقی ہی کیا دیوانے پن مین رہ گیا

مطلب دل ہو گیا مفقود امید و بیم مین
کچھ زبان سے میری نکلا کچھ دہن مین رہ گیا

روک کر کچھ دیر پچھتائے دل بیتاب کو
عمر بھر کے واسطے لرزہ بدن مین رہ گیا

گو بظاہر تھے مساوی درہم و داغ وفا
فرق اتنا ہی کہ یہ سکہ چلن مین رہ گیا

پھر اُسی سے ہو گئی قائم بنائے آشیان
ایک تنکا بھی جو اے گلچین چمن مین رہ گیا

حکم ضبط نالہ سوزان جو اُس بت نے دیا
سنکہ چھالا ہنکے دست برہمن مین رہ گیا

وصل کی تاب لائے کیونکر جبکہ ہو جانسوز حسن
شمع بر گرتے ہی پروانہ لگن مین رہ گیا

دامن عصمت اگر یوسف بنا لائے تو کیا
چاک رسوائی کی خاطر پیرہن مین رہ گیا

تیری یکرنگی نے ای بت دور کر دی جب دوئی
امتیاز اصلا نہ شیخ و برہمن مین رہ گیا

کم نہین سینہ خراشی اشک ای دست جنون
ٹوٹ کر ناخن کوئی زخم کہن مین رہ گیا

آرزو اشک ندامت سے نہ رسوائی مٹی
شست و شو کی لاکھ دھبا پیرہن مین رہ گیا

اسطرح اسنے یہ غزل اونچے سرون مین گائی کہ تمام اہل بزم مع امیر المکان حالت وجد مین ہو گئے اور ہر در و دیوار سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی تمیز نے یہ حالت اہل محفل کی دیکھکر دوسری غزل شروع کی **غزل**

کیا کرین ہجر مین ہم کچھ تو بتائے جاؤ
کوئی پہلو ہمین تسکین کا سوجھائے جاؤ

اسقدر سخت کلامی دم رخصت نہ کرو
جاتے ہو گر تو مرا دل نہ دکھاتے جاؤ

تمھین کہنے کو بنایا ہی ہمین سننے کو
دلمین جو آئے تمھارے وہ سناتے جاؤ

ہے دم نزع نہ تعجیل کرو جانے مین
ٹھہرو دم بھر مری میت بھی اٹھاتے جاؤ

کچھ تو میرے دل مایوس کو امید رہے
اب کب آؤگے مجھے یہ تو بتاتے جاؤ

ساتھ آئے ہو جنازے کے تو جاتے ہو کہان
اپنے ہی ہاتھ سے مٹی مین دباتے جاؤ

فاتحہ گر نہین پڑھنے ہو مری تربت پر
کوئی ٹھوکر ہی مریجان لگاتے جاؤ

طالب دید کا کچھ پاس نہین گر تمکو
دور ہی سے مریجان شکل دکھاتے جاؤ

چاند سی شکل دکھانی نہین منظور اگر
اپنی آواز ہی عاشق کو سناتے جاؤ

ای مسیحا تب الفت سے ہی سرسام مجھے — تلخہ گیسوے مشکین کا سونگھاتے جاؤ
روح کو تو نہ ہے دید کی حسرت باقی — دم آخر تو مجھے شکل دکھاتے جاؤ
جان خاطر بھی لیے جاؤ کہ آنا نہ پڑے — آج ای یار یہ جھگڑا ہی مٹاتے جاؤ

یہ غزل تمیز نی نواز اسطرح گایا کہ ہر شخص بیخود ہوگیا اسنے بیسری غزل شروع کر دی غزل

دن پھرے فصل جنون آتے ہی ویرانون کے — غول کے غول چلے آتے ہین دیوانون کے
موسم گل مین اسیری کی جفا بھی ہی ستم — حال پوچھے یہ کوئی قلب سے دیوانون کے
اسکو کہتے ہین اثر الفت کامل یہ ہی — جل بجھی شمع بھی جل جانے سے پروانون کے
کیفیت رکھتی ہی میخانون کی ویرانی بھی — ڈھیر شیشون کے ہین انبار ہین پیمانون کے
چاک ہون دامن دل بھی نہ گریبان کی طرح — ذکر گلشن نکرو سامنے دیوانون کے
ہوگیا رنگ فلک اور کچھ آتے ہی بہار — در مرے دل کی طرح کھل گئے میخانون کے
حال کھلتا نہین کچھ خاطر دل بستہ کا — ہوشیارون کے ہین انداز نہ دیوانون کے

اسی طرح چند غزلین تمیز نی نواز نے ایسے سوز و گداز کے ساتھ گایا کہ محفل مین سناٹا ڈالدیا اہل دل کی آنکھون سے آنسو جاری تھے واقعات محبت کی تصویرین نگاہون کے نیچے پھر رہی تھین سمان بندھا ہوا تھا تمیز نی نواز نے طنبورہ ہاتھ سے رکھ دیا اور دست بستہ عرض کی غلام کو ایک کام مین اور کمال ہی اگر ارشاد ہو تو اسے بھی ظاہر کرون اسلیے کہ ایسا مالک کہان پاؤنگا امیر المکان نے کہا بیان کر تمیز نی نواز نے کہا یہ غلام بندۂ بیدام ساقی گری بھی خوب جانتا ہی امیر المکان نے کہا کہ یہ کشتیان مے کی موجود ہین تو ساقی گری کر تمیز اپنے مقام سے اٹھا اور قریب کشتیون کے آکر کشتی پوش ہٹائے دیکھا کہ کنٹر مملو ہین کسی مین ارغوانی شراب ہی کسی مین زعفرانی کسی مین کیتکی رنگ کی اسنے کاگ بوتل کا اڑایا اور یہ شعر پڑھا

اک ذرا کاگ تو بوتل کا اڑا دے ساقی — دیکھنا پھر کہ اچھلتی ہی گلابی کیسونکر
بعد اسکے جام لبریز کرکے یہ شعر پڑھا — روح کس رند کی پیاسی گئی میخانہ سے
مے اڑی جاتی ہی ساقی ترے پیمانہ سے — بعدہ ناچنا ہوا اور اشعار گاتا ہوا اول

امیر المکان کے سامنے آیا اور جام پیش کیا امیر المکان نے جام اسکے ہاتھ سے لیا اور بے اندیشہ انجام پی گیا کئی کنٹر خود پی گیا بعد اسکے تمیز نی نواز نے سب کو جام دیے اور پھر بیٹھکر گانے لگا شراب نے نشہ جو کیا امیر المکان اٹھکر ناچنے لگا ہوا لگتے ہی بیہوشی نے طمانچہ مارا سر تلے ٹانگین اوپر گرا لوگ سنبھالنے کو دوڑے جو اٹھا وہ بیہوش ہوکر گرا یہانتک کہ جسقدر لوگ تھے سب بیہوش ہوے ابتو اسنے نعرہ کیا کہ منم امیر تیز گام خنجر پکڑ کر چلا کہ ذبح کرڈالون ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ تو ملازم اس شخص کا ہی جسکے خاندان کی بہروتی مشہور عالم ہی ایسا نہو رفیع البحث کے خلاف گذرے یہ سوچکر قتل سے باز رہا اور آستہ نکالکر امیر المکان کے قریب آیا اور ڈاڑھی اسکی مونڈی صدہا مروارید و جواہر بیش بہا اسکی ڈاڑھی کے بالون مین پروئے ہوا تھا تھوڑا تھوڑا

اپنے شاگردون کو دیا جو بڈھے بنے ہوے ساتھ تھے بعد اسکے تمام محفل کو لوٹا اور تینون عیارون نے پشتارے مال واسباب کے باندھکر چلنے کی تیاری کی اور ان سب کافرون کو برہنہ کرکے ڈالدیا امیر المکان کا آدھا منھ کالا اور آدھا لال کردیا اور اراکین دولت کی بھی بری گت بنائی اب یہ تینون عیار قریب در آئے اور دربانون کو آواز دی کہ کنجی کھولو خداوند نے آرام کیا ہمکو حکم تھا کہ جسوقت ہم سو جائین پھر تم یہان نہ ٹھہرنا یہ سنکر دربانون نے دروازہ کھولا مگر ان تینون کو پشتارہ بدوش دیکھکر مشکوک ہوے کہا کہ یہ اسباب تم کہان لے چلے لاہور نے جواب دیا کیا خوب یہ وہی مثل ہی کہ داتا دے اور بھنڈاری کا پیٹ پھٹے خداوند کو ہمنے خوش کیا خداوند نے ہمین اسقدر انعام دیا کہ مالا مال کردیا تمھارے باپ کا کیا اجارہ ہی اگر تمھین کچھ خواہش ہی تم بھی لے لو یہ کہکر پانچ روپیہ جیب سے نکالکر دینے لگا ان لوگون نے نہ مانا اور کہا کہ ہم جبتک خداوند سے دریافت نکرلینگے تمھین جانے نہ دینگے یہ کہکر دو ایک سڑاکہ ہوے اور ایک آدھا اس مقام کی طرف بڑھا کہ جہان سے یہ عیار لوٹ کر آئے تھے لاہور نے دیکھا کہ اب حال کھلا چاہتا ہی کہا ارے کیون تمھاری شامت آئی ہی خداوند اپنی معشوقہ کو لیے پڑے ہین اسی وجہ سے تو ہلوگ نکالے گئے اسوقت وہان تخلیہ ہی اگر جاؤگے اور خداوند کو برہنہ دیکھوگے تو اندھے ہو جاؤگے اگر خیریت اپنی چاہتے ہو تو پلٹ آؤ یہ سنکے وہ لوگ ڈرے اور پلٹ آئے لیکن زنگار جادو جسوقت سحر اپنا تیار کر چکی تو تخت سحر پر بیٹھکر بارہ ہزار ساحرون سے روانہ ہو چکی تھی قریب قیلول زنگاری کے آئی تھی لشکر کو صحرا مین اترنے کا حکم دے دیا تھا اور خود اس ارادہ سے چلی تھی کہ امیر المکان سے دل اپنا خوش کرون اور اگر وہ کسی دوسری عورت سے ملتفت ہو تو دونون کو جوتیان لگاؤن اسوقت پہونچی کہ یہ تینون عیار دربانون کو فقرہ دیکر باہر نکل چکے تھے اور جلدی جلدی اپنے لشکر کی طرف چلے جاتے تھے اور تمام محفل کا عجب رنگ تھا کہ سب کے کالے منھ نیلے ہاتھ پانون تھے ہوے برہنہ پڑے تھے اور امیر المکان کا آدھا منھ کالا اور آدھا لال تھا داڑھی منڈی ہوئی تھی یہ دیکھکر زنگار جادو نہایت پریشان ہوئی جلدی سے تخت اپنا زمین پر اتارا امیر المکان کو ہوشیار کیا جسوقت اسے ہوش آیا تو زنگار جادو نے آئنہ اسکو دکھایا اور کہا اپنی صورت بخس کو دیکھ کہ تیرا کیا حال ہی اور اہل صحبت کس کیفیت مین مبتلا ہین امیر المکان نے جو صورت اپنی دیکھی اور اہل محفل کی حالت کو مشاہدہ کیا نہایت شرمندہ ہوا زنگار جادو نے کہا یہ حالت تیری کس نے بنائی امیر المکان نے تمام کیفیت تمیز نی نواز کے آنے کی اور ساقی گری کرنے کی بیان کی زنگار جادو نے کہا وہ عیار ہوگا بعد اسکے اور اہل صحبت بھی ہوشیار ہوے اور ہر ایک نے اپنے اپنے ستر کو چھپایا اور مفصل کیفیت زنگار جادو سے بیان کی زنگار جادو نے ایک دھول امیر المکان کے سر پر لگائی اور کہا او

رنگے ہوے سیار تو اپنی حقیقت نہین جانتا تھا جو قدرت خداوندی دکھاسکے چلا جسو قت تیغ ذوالفقار کے ہاتھ پھرنے سے مت گئے تھے اسوقت تو نے نہ بچایا کہ وہ تو سحر ہی تھے کیونکہ تو ساحر بھی تو نہین ہی کہ رنگ و روغن سحر چڑھا سکتا نہ کہ قدرت خداوندی تجھ مین کہان سے آئی اب تو نے یہ حرکتین اختیار کین انکا نتیجہ پیش پایا اگر تیری حالت اس سے بھی بدتر ہوتی تو مین اور زیادہ خوش ہوتی یہ سنکر امیر المکان رونے لگا اور رونے لگا اور باعث خداوندی امیر المکان میری خطا کو معاف فرمایئے اور دشمن کو سزا دیجیے کہ وہ مجھے ذلیل کرگیا ہی میری ذلت آپ کی ذلت ہی اسلیے کہ مین آپ ہی کا کہلاتا ہون بقول شخصے کہ مان ہو تو تم ہو اور خالہ ہو تو تم ہو او۔ ہو رو ہو تو تم ہو اگر آپ ہی ذلیل ہوجیے گا تو مین کہان کا رہونگا یہ سنکر زنگار جادو نے کچھ اسم پڑھکر دستک دی کہ چار بچلیان سامنے اسکے چمکنے لگین اسنے آواز دی کہ اے بچلیان جاؤ اور ان چاروں کو لے آؤ یہ سنتے ہی بچلیان کڑکین اور نظرون سے غائب ہوگئین وہان لاہور نیز تمام خوشی خوشی مال و اسباب زر و جواہر لیے ہوے چلا جاتا تھا قریب نشندے پہونچ چکا تھا کہ بچلیان آ کڑکین اور کڑک کر اب ہو کر لی ہین تو لاہور کو اسکے دونون شاگردون سمیت اٹھاے گئین اور سامنے زنگار جادو کے لیجا کر چھوڑ دیا لاہور نے بھاگنے کا قصد کیا تھا مگر ان چیزون نے کہ بندا سکو نہ چھوڑا زنگار جادو نے کہا یہ کیا حرکت تھی لاہور نے کہا کہ اب جان بچانا تو ممکن نہین مگر مرنے سے کوئی فائدہ ہوگا دل کی بھڑاس کیون نہ نکال لین کہا دستک تو ہم تیری تلاش مین آئے تھے مگر افسوس ہے تجھے نہ پایا اور نہ پہلے کام تیرا تمام کرسکے مگر تیری اجل نہ تھی اور موت ہماری آگئی تھی اس سے تو بچ گئی اور ہم گرفتار بلا ہوے زنگار جادو نے کہا تو بڑا زبان دراز معلوم ہوتا ہی نام تیرا کیا ہی لاہور نے بیان کیا مین پروتا ہون اس شخص کا جسکا لقب ریش تراشندہ کافران و سر بریدۂ جادوگران شاہ عیاران عیار پیک طرار خنجر گزار عمرو بن امیہ نامدار ہون جسنے ساحر مشمش ایسے شخص کو مارا اور سیکڑون خداوندان بگاڑ دین اور لقاے بے بقا ملعون کی داڑھی مونڈی آج مین نے بھی اپنا کمال خاندانی دکھایا اور اس گبر ناہنجار کا منھ کالا کرکے داڑھی اسکی مونڈی بس یہ سننا تھا کہ امیر المکان منھ اپنا پیٹنے لگا اور تلوار لیکر اٹھا کہ ابھی اس ناعیار کو قتل کرڈالون زنگار جادو نے منع کیا اور کہا مین انکو کرۂ نار مین پھونکے دیتی ہون کہ لاش بھی انکی کسی کو نہ ملے یہ کہکر دستک دی کہ چار بچلیان ایک تخت لیے ہوے پیدا ہوئین زنگار جادو نے کہا ان تینون عیارون کو تخت پر بٹھاؤ اور لیجاکر کرۂ نار مین پھونک دو یہ سنکر ان بچلیون نے تخت زمین پر رکھا اور پکڑکر ان عیارون کو تخت پر بٹھایا اور تخت کو لیکر بلند ہوئین ہوا مین امیر المکان نے پانی منگاکر منھ دھویا لباس پہنا اور اہل محفل کو رخصت کیا وہ لوگ بھی ذلیل و خوار اپنے اپنے مکان کو روانہ ہوے زنگار جادو نے تخلیہ کیا اور امیر المکان سے اپنا منھ کالا کروا کر کہا آج شام کو طبل جنگ بجوا مین ان سب کو آتش خانۂ ساحری مین

بھونک دونگی انکو تو انتظار شب مین چھوڑا جاتا ہی

اب کچھ حال سلیم جادو کا بیان ہوتا ہی

کہ یہ جسوقت لشکر فراہم کرچکے تو انکو وحشت ہوئی کہ نہ معلوم وہان کیا کیفیت ہو جلدی سے کاسۂ جہان نما اٹھاکر کچھ اسم سحر پڑھا کہ ایک چہرہ اُس کاسہ مین پیدا ہوا سلیم جادو نے کہا رفیع البخت کی خیریت بیان کر اُس چہرہ نے آواز دی خیریت سے ہین بارگاہ مین بلوہ افروز ہین سلیم جادو نے فوراً لاہور کا حال پوچھا چہرہ نے جواب دیا کہ باسن اسپہ فرزند رفیع البخت کے بیٹھے ہین اب سلیم جادو نے اپنی بہن ملکہ ناوک فگن کا حال پوچھا معلوم ہوا کہ وہ بھی خیریت سے ہین سلیم جادو نے کاسہ اٹھاکر رکھ دیا ساتھ ہی خیال پیدا ہوا کہ لاہور تیز گام نہایت منچلا ہی اگر آسنے کہا تھا مین آپ کے آنے کے پیشتر ہی نرنگار جادو کا خاتمہ کردونگا ایسا نہو کہ یہ گیا ہوا اور کوئی عیاری کی ہوا ور گرفتار بلا ہوگیا ہو کیونکہ نرنگار جادو نہایت ہوشیار ہی یہ خیال کرکے پھر کاسہ اٹھایا اور اسم سحر پڑھکر لاہور تیز گام کا حال دریافت کیا پھر وہی چہرہ پیدا ہوا اور بیان کیا کہ لاہور نے عیاری کرکے امیر المکان کو ذلیل و خوار کیا ڈاڑھی اُسکی مونڈ ڈالی تمام اہل محفل کو برہنہ کیا منہ ہاتھ کالے کیے مگر قضاے کار نرنگار جادو پہونچ گئی اور لاہور کو دو عیارون سمیت گرفتار کرکے تخت سحر پر آزاد کیا ہی اور لاہور قریب کرۂ نار کے پہونچ چکا ہی یقین ہی تھوڑی دیر مین جلکر خاک ہوجائیگا یہ سنتے ہی سلیم جادو نے دستک دی کہ تخت سحر پیدا ہوا فوراً سلیم جادو تخت پر بیٹھکر جانب کرۂ نار روانہ ہوئے اور دوربین سحر آنکھون پر لگاکر اُدھر طرف دیکھنا شروع کیا وہان لاہور تیز گام اسقدر بلند ہوچکا ہی کہ حرارت اسے محسوس ہونے لگی ہی اور گرمی بڑھتی چلی جاتی ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ بخار چڑھ آیا ہی اب اسنے ہمراہیون سے کہا کہ بھائیو کلمہ آخر پڑھو کہ اب کوئی امید بچنے کی نظر نہین آتی نہ یہان کوئی مددگار آسکتا ہی نہ کسی کو اس حال پُر ملال کی خبر ہوسکتی ہی یہ کہکر ان تینون عیارون نے کلمہ آخر پڑھا اور نظر بہ پروردگار کرکے آمادۂ مرگ و مہیاے قضا ہوے کہ یکایک سامنے سے ایک ابر نورانی نمودار ہوا یہ سب کے سب دیکھنے لگے کہ یہ کون آتا ہی یہان سوا ے ملک الموت کے اور کون آسکتا ہی یکایک ابر شق ہوا اور ایک مرد حسین تخت پر سوار نمودار ہوا لاہور تیز گام ایسا پریشان اور بدحواس تھا کہ اسنے مطلق سلیم جادو کو نہ پہچانا سلیم جادو نے آواز دی ای لاہور نہ گھبرانا مین آپہونچا یہ کہکر کچھ اسم سحر پڑھکر اشارہ کیا کہ تخت بالاے ہوا قائم ہوگیا لاہور تیز گام نے کہا ای ملک الموت روح ہماری آسانی سے قبض کرنا ہم امت رسول اللہ سے ہین اور دین برحق پر قائم ہین سلیم جادو نے کہا ای لاہور تیز گام ایسے بدحواس ہو کہ تمنے مجھے پہچانا بھی نہین منم سلیم جادو یہ کہکر کچھ

اسم سحر پڑھکر تخت اپنا آگے بڑھا کر اُس تخت سے ملا لیا اور ان تینون عیارون کو اپنے تخت پر اُتار لیا اور پھر سحر اپنا اُن پتلیون پر سے اُتار لیا جو تخت لاہور کا لیے ہوے کرۂ نار کی طرف چلی جاتی تھین کہا جاؤ اور جاکر خود کرۂ نار مین جل جاؤ یہ کہنا تھا کہ وہ پتلیان تخت لیے ہوے اُڑین اور کرۂ نار تک پہونچکر جل گئین یہان سلیم جادو عیارون کو ساتھ لیے ہوے تخت کو اُڑاتے ہوے اپنے لشکر مین آئے لاہور کے حواس بجا ہوے اور عرض کی کہ اگر آپ خبر نہ لیتے تو کام ہمارا تمام ہی ہوچکا تھا سلیم جادو نے کہا خدا کو بچانا منظور تھا کہ مجھے بیٹھے بیٹھے خیال آیا اور مین نے حالت ہر ایک کی دریافت کی تو معلوم ہوا کہ تم اس بلا مین پھنسے ہوے ہو خیر اب مین چلنے والا ہون تم اب میرے ہمراہ چلنا لاہور نے عرض کی ایک خیریت نامہ میرے آقا شہزادہ رفیع البخت کی خدمت مین روانہ کر دیجیے کہ لاہور یہان زندہ وسالم موجود ہی ورنہ میری اسیری کی خبر سنکر وہ نہایت پریشان ہونگے ایسا نہو کہ غصہ مین آکر حملہ کر بیٹھین اور مبتلاے بلا ہون تو اس غلام کی وجہ سے آفت پر آنچ نہ آنے پائے یہ سنکر سلیم جادو نے اسیوقت نامہ خیریت لاہور تیز گام کا تحریر کرکے ایک ساحر کو دیا اور جانب رفیع البخت روانہ کیا اور بعد اسکے خود بھی تیاری کرکے بارہ ہزار ساحرون سے جانب لشکر رفیع البخت روانہ ہوے انکو تو راستے مین چھوڑا جاتا ہی

اب کچھ حال شاہزادۂ زمان صاحبقران بن صاحبقران یعنی رفیع البخت نوجوان کا بیان ہوتا ہی

کہ صبح کا وقت ہی نماز سے فراغت کرچکے ہین بیٹھے وظیفہ پڑھ رہے ہین کہ ایک عیار روتا پیٹتا ہوا آیا رفیع البخت نے کہا خیریت ہی بیان کر کیا ہوا اُسنے عرض کی ای شہریار ملازم جان نثار آپکا مسمی لاہور تیز گام حق نمک سے ادا ہوگیا اُسنے بہت بڑی عیاری کی کہ خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کو یاد دلا دیا جس طرح آپکے جد امجد کے ساتھ عمرو نے جانبازی کرکے گنبد گیتی نما پر جاکر لقاے بے بقا کی ڈاڑھی مونڈی تھی اور اسکو ذلیل وخوار کیا تھا اُسی طرح لاہور تیز گام نے امیر المکان کی ڈاڑھی مونڈی تمام محفل کو برہنہ کیا منھ سب کے کالے کیے اور خوب لوٹ مار کرکے صاف نکل آیا تھا کہ زنگار جادو پہونچ گیا اور بیجاے سحر بھیجکر لاہور کو اٹھوا منگایا اور کرۂ نار مین پھینکدیا یہ سنکر رفیع البخت نے ہاے بھائی کا نعرہ مارکے گریبان چاک کیا اور رونے لگے کہ یکایک ایک باز پیدا ہوا اور غلطک ماری ہیئت انسانی پیدا کرکے رفیع البخت کو سلام کیا اور نامہ سلیم جادو کا پیش کیا رفیع البخت نے نامہ پڑھا مضمون سے آگاہ ہوکر جلدی سے اُسکو پوچھے اور اطمینان حاصل ہوا اتنے مین شاہزادۂ نور الدہر آئے رفیع البخت نے سب کیفیت بیان کی وہان زنگار جادو نے شام ہونے ہی حکم دیا کہ بجے طبل جنگ نقارہ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی

ہرکارے لشکر رفیع البخت کے یہ خبر وحشت اثر لیکر آنودہ گرد خدمت مین اپنے آقا کی حاضر ہوئے اور بعد دعا وثنا بجالانے کے عرض کی کہ فوج حریف مین طبل جنگ بجا ہی رفیع البخت نے فرمایا کہ کچھ پروا نہین کہدو ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی بجے طبل جنگ یہان بھی کوس حربی نوازش مین آیا اور تیاری جنگ ہونے لگی جوانان لشکر اسلام نے کمر ہمت کو مرنے پر کسا اور آمادہ مرگ و مہیاے قضا ہوے ایک ایک کے گلے ملکر وصیت کرتا تھا شاہزادہ رفیع البخت و شاہزادہ نورالدہر باطمینان تمام خیمہ مین بیٹھے ہوے باتین کرتے رہے جب وقت دربار کے برخاست ہونے کا آیا تو اپنے اپنے خیمون مین جاکر آرام فرمایا دونون لشکرون مین طبل بجتا رہا جسوقت دور شب تمام ہوا اور شاہ خاور افق چرخ سے نمودار ہوا فوج سیاہ گان شکست کھاکر فرار ہوئی لشکر شعاع نے ہر طرف اپنا عمل بٹھایا دونون لشکر جوق جوق گردہ گردہ دستہ دستہ قشون قشون میدان کارزار کی طرف آنے لگے دو گھڑی دن چڑھتے چڑھتے تمام میدان فوجون سے مملو ہوگیا ادھر شاہزادہ نورالدہر و رفیع البخت نے اپنے لشکر کی صفین آراستہ کین ادھر زنگار جادو نے بارہ ہزار ساحرون کی صفین باندھین اور اپنا اثر در سحر بڑھا کر میدان مین آئی اور آواز دی کہ ای رفیع البخت تمھین مامون کا بڑا بھروسا تھا لیکن یہ یاد رکھو کہ کڑی پر کوئی کسی کا شریک حال نہین ہوتا آخر کو سلیم جادو میرے خوف سے بھاگ گیا اور تمکو مبتلاے بلا کر گیا رفیع البخت نے کہا او کمینہ کیا بکتی ہی مجھے بھروسا اپنے پروردگار کا ہی جسوقت تک سلیم جادو نہین شریک ہوے تھے اسوقت تک مین نے کیونکر فتح حاصل کی اور صدہا ساحرون کو مارا اور سلیم جادو تیری گوشمالی کے واسطے ضرور آئینگے اس سے اطمینان رکھ زنگار جادو نے کہا جب سلیم جادو آئینگے اب اسیوقت مقابلہ ہوگا تمسے مقابلہ کرنے مجھے حجاب آتا ہی کہ تم علم سحر سے بے بہرہ ہو یہی کہہ رہی تھی کہ جانب جنوب سے ابر نورانی نمودار ہوا لشکر رفیع البخت مین طبل شادمانی بجا اور ہر طرف ایک غل ہوا کہ سلیم جادو آپہونچے رفیع البخت نے زنگار جادو کو آواز دی کہ لے سلیم جادو آگئے زنگار جادو نے کہا ہان اب دو ایک سحر کی سو بدن کا لطف حاصل ہوگا انجام تو ہر طرح ایک ہوتا ہی آن واحد مین تم سب کو مع سلیم جادو آتشخانہ شاہ سامری مین پھونک دونگی اتنے مین ابر نورانی شق ہوا اور سلیم جادو تخت پر بیٹھے ہوے نمودار ہوے لاہور تیز گام برابر سلیم جادو کے بیٹھا تھا اور پشت پر انکی بارہ ہزار ساحران بے نظیر جھولیان سحر کی لگائے ہوے شیر و گرگدن و فیل و مرکب و نہنگ و اژدر سحر وغیرہ پر سوار نمودار ہوے زنگار جادو کی نظر جو لاہور تیز گام پر پڑی اسنے پہچانا اور کہا ای سلیم جادو یہ تمھارا ہی کام تھا کہ اس نابکار کو تم نے بچا لیا ورنہ ابتک جل کے خاک ہوگیا ہوتا سلیم جادو نے کہا مین کیا بچاؤنگا میرے پروردگار نے بچایا دو ہا جا کو راکھے سائیان مار نہ سکے کو سک

بال نہ بیکا کر سکے جو دو وجگ پیری ہوئے + زنگار جادو ہنسی اور کہا تمھارا خدا
پونے دو سو خدا و ندون سے بڑھکے ہی سلیم جادو نے کہا یہ تو بھیر نیا ہیر ہی ہو گیا
ہو گا تو جن خدا و ندون کو مانتی ہی وہ سب ساحر اور خبیث تھے اور میرا خدا پیدا کرنے والا
دو عالم کا ہی زنگار جادو نے کہا اب مین دیکھتی ہون کہ تمھارا خدا تمکو بچا لیتا ہی کل میرے
تمھارے مقابلہ ہو گا رات بھر کی مہلت اور دیتی ہون اچھی طرح سمجھ لو اور دل سے مشورہ
کر لو وہ جو ایک امر مین تم سے اکثر کہا کرتی تھی اگر اُسے اب بھی منظور کرو تو جو مرتبہ اسوقت
امیر المکان کو حاصل ہی اس سے بڑھکر تمھارے واسطے ممکن ہی ورنہ ای سلیم جادو
دم بھر مین خاک سیاہ کر دونگی سلیم جادو نے کہا اے تجھ مین تجھے خوب جانتا ہون تو
سو برس سے کم نہین ہی اگر مجھے تیرا وصل منظور کرنا ہوتا تو اسیوقت شاید منظور کر لیتا
جبکہ سامری پرست تھا اور اب تو میرے تیرے بعد المشرقین ہو گیا مین خدا پرست
ہون اور تو سامری پرست ہی مین بندۂ خدا ہون مجھے اپنی حقیقت خوب معلوم ہی مین کبھی
خدا و ند بننے کو مثل امیر المکان کے پسند نکرونگا اور کبھی تیرے سحر سے نہ ڈرونگا
اسلیے کہ خدا میرا قادر و توانا ہی وہ چاہے تو ایک مور ضعیف کو بیل مست پر غالب
کر دے سہ دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر است + تیری کیا حقیقت ہی جن لوگون کی امداد
تجھے سحر حاصل ہوا اور جو تجکو بھی علم سحر تعلیم کرتے تھے وہ اسوقت کہان گئے سامری
و جمشید جو خدا و ند ساحران عالم مشہور ہین انکو بھی موت نے نہ چھوڑا گو علم سحر و ساحری
تو مجھ سے زیادہ جانتی ہی لیکن میرے خدا مین سب طرح کی قدرت ہی اگر مین حق پر ہون
اور خدا کو فتح میری منظور ہی تو وہ مجھی کو تجھپر غالب کرے گا اور اگر قضا میری ہی تو بھی کچھ
اندیشہ نہین کہ ایک روز مرنا ضرور ہی اس دنیاے ناپایدار مین ہمیشہ نہ کوئی رہا ہی
نرہے گا سوا ذات باری تعالی کے کسی کو بقا نہین ہی یہ سنکر زنگار جادو خاموش
ہو گئی کوئی جواب کلمات حق کا اس سے بن نہ پڑا المبل بازگشت بجوا کر میدان
سے پھر گئی اور کہا خیر کل سمجھا جائیگا یہان سلیم جادو نے لشکر اتارا اور خیمہ برپا کیا
نورالدہر گفتگو پر سلیم جادو کی آفرین کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ای سلیم جادو
کیا عمدہ گفتگو تم نے زنگار جادو سے کی ہی سلیم جادو نے جھک کر سلام کیا اور
عرض کیا کہ یہ سب فیضان تعلیم آپ ہی ایسے بزرگون کا ہی ورنہ من آنم کہ من دانم
وہان زنگار جادو نے جا کر امیر المکان سے کہا جسقدر ممکن ہو سکے صحرا مین لکڑیان
جمع کراؤ کل مین ان سب کو پھونک دون اور یہ خلش ہمیشہ کے واسطے مٹا دون
امیر المکان نے اسیوقت حکم دیا کہ جنگل مین لکڑیان جمع کرا دیجائین یہ حکم ملتے ہی
تبردار جنگل کی طرف چلے اور لکڑیان کاٹ کاٹ کر انبار کرانا شروع کرا دین اور جو
مقام زنگار جادو نے بتا دیا تھا وہان لکڑیان جمع کرا دی گئین چھکڑے کے چھکڑے
آنا پیل دیئے گئے جسقدر جنگل قریب قریب تھے سب کاٹ کر میدان کر دیے گئے

جسوقت زنگار جادو کو معلوم ہوا کہ انبار ہیزم ہوگیا تو یہ اپنے مقام سے اٹھی اور درمیان اس ہیزم کے آکر ایک گلدستہ سحر قائم کیا اور اپنے مقام پر چلی آئی اور امیر المکان سے کہا اب طبل جنگ بجواؤ کل مین نے اسوجہ سے مقابلہ نہ کیا کہ سلیم جادو بچ جائیگا اب وہ بھی آگیا ہی کل سب کو پھونک دونگی امیر المکان نے طبل جنگ بجوا دیا نقارہ زرمی پر چوب پڑی اور امیر المکان زنگار جادو کو لیکر تخلیہ مین آیا اور مصروف کار ہوا سات بھریہ دونون اپنا اپنا منصہ کالا کیا لشکر رفیع البخت مین جسوقت خبر پہونچی کہ انبار ہیزم صحرا مین ہوا ہی اور زنگار جادو نے کہا ہی کل سب کو پھونک دونگی یہ سنکر لشکر مین تلاطم برپا ہوگیا اور سلیم جادو بھی پریشان ہوے نور الدہر سے کہا کہ مین سمجھے ہوے تھا یہی سحر اسکا منجا ہوا ہی یا تینی اس نے آتشخانہ ساحری تیار کیا ہوگا ہرچند کہ اسکا رد سحر مجھے معلوم ہی اور مین نے بھی انتظام کر لیا ہی تاہم استاد اور شاگرد کا فرق ہی کیا اسسے یاد ہوگا کہ مین رد سحر اسکا سلیم جادو کو بتا چکی ہون ضرور اسنے کوئی تازہ انتظام کیا ہوگا خیر خدا مالک ہی اب دعا کا وقت ہی یہ کہکر اٹھے اور رحمہ مین ملکہ ناوک فگن کے آئے اور بہن کو اپنی گلے لگاکر رونے لگے ناوک فگن بھی رونے لگی سلیم جادو نے کہا کہ اے ناوک فگن تم مجھ سے چھوٹی ہو اور بجاے دختر ہو کل میرے تمھارے روز جدائی ہی یقین ہی کل اسوقت ہمارے ماتم مین بیٹھی ہوگی ناوک فگن نے کہا برائے خدا کچھ بیان تو کرو تمھارے اسقدر ہراسان ہونے کا کیا سبب ہی سلیم جادو نے کہا کل زنگار جادو سے مقابلہ ہی اور اسنے آتشخانہ ساحری تیار کیا ہی یہ وہ سحر ہی جس سے بچنا ممکن ہی نہین یہ سنکر ملکہ ناوک فگن بیقرار ہوگئی اور بھائی سے اپنے لپٹ کر اسقدر روئی کہ قریب تھا روح جسم سے مفارقت کرے اسمین شاہزادہ رفیع البخت اور نور الدہر بھی اندر خیمہ آگئے ان دونون کو بھی یقین مرگ تھا آکر عجب ہنگامہ دیکھا دل کو مضبوط کرکے ملکہ ناوک فگن کو تسلی دینا شروع کیا کہ ہلوگون پر اس سے زیادہ وقت سخت پڑے ہین مگر خدا نے ہر مشکل کو آسان کیا اور ہر بلا کو ٹالا یقین ہی وہ اس بلا سے بھی بچائے گا صبر کرو پریشان نہو غرضکہ دیر تک عجب ہنگامہ برپا رہا آخرکار وہ مجمع برہم ہوئی اور سلیم جادو یہ کہکر ملکہ ناوک فگن سے رخصت ہوے کہ مجھے بھی سحر جگانے دو اور انتظام کرنے دو جنگ دو سردار درمیان ہی خدا وند عالم مجھی کو فتحیاب کرے کہ اسمین بڑی قدرت ہی الحاصل تمام رات عجب پریشانی مین بسر ہوئی ساحر اپنے اپنے سحر جگانے رہے یکایک ستارے غروب ہوے اور روز روشن نمودار ہوا اہل اسلام نے فریضہ سحری کو ادا کرکے کمر ہمت کو جرگ جرأت باندھا اور در دولت رفیع البخت پر حاضر ہوے ادھر شاہزادہ رفیع البخت اپنے دادا سے

ساتھ خیمہ سے برآمد ہوے مرکب ساز و یراق سے درست حاضر تھے یہ دونون
دادا پوتے پشت مرکب پر جلوہ گر ہوکر راہی میدان کارزار ہوے اور لشکر
کی صفین درست کرکے استادہ ہوے اتنے مین سلیم جادو اپنا تخت سحر اڑاتے
ہوے میدان کارزار مین پہونچا اور شاہزادہ نورالدہر سے دست بستہ عرض کی
کہ ہرچند آپ سے آگے بڑھکر کھڑے ہونا سراسر بے ادبی ہی مگر اسوقت محل اسی کا
ہی اور موقع بھی ہی امیدوار معافی کا ہون مجھے اجازت ملے کہ مین اپنے لشکر کو
سفر لشکر بناؤن اور اپنی زندگی مین آپ کے لشکر پر آنچ نہ آنے دون نورالدہر نے
فرمایا ای سلیم جادو مرگ انبوہ جشنے دارد یہی اچھا ہی کہ ہمارا تمہارا راہ عدم مین بھی
ساتھ ہو ہمین تنہا نہ چھوڑو اسواسطے کہ یہ راہ نہایت سخت و دشوار ہی اور ہم ضعیف
و ناتوان ہین ہمین بھی ساتھ اپنے نباہ لو سلیم جادو نے کہا خداوندہ دولت بد اور ساعت
نحس نہ لائے ہم ایسے غلام بہت سے بلجائینگے خداوند کریم آپ کو سلامت باکرامت رکھے
آپ کی دعا ہمارے حق مین کافی ہی بس آپ مناجات کیجیے اور مین اس کافر تیرہ درون
سے مقابلہ کرتا ہون ہزار خرابی نورالدہر نے اجازت دی اور سلیم جادو نے اپنے
بارہ ہزار ساحرون کے پرے جماے اور لشکر رفیع البخت سے آگے بڑھکر کھڑے
ہوے اتنے مین زنگار جادو اپنے اژدر سحر پر سوار اسکی بھی پشت پر بارہ ہزار ساحران
خدا بلاے بد آفت کے پرکالے جھولیان منجھولیان کاندھون پر ڈالے رسول پنسول
چمکتے ہوے گلون مین مار سیاہ پڑے ہوے بازوون سے سانپ لپٹے ہوے قشقے
پیشانیون پر کھنچے ہوے تلک دیے ہوے بازو بط و طاؤس سحر وغیرہ پر سوار
آکر میدان جنگ مین قائم ہوے ڈنکے ڈیرون بج رہے تھے سنکھ پھونک رہے تھے
آوازین یاسامری یاجمشید کی بلند تھین بعد آراستگی صفوف قتال و جدال
زنگار جادو نے اپنے اژدر آتش فشان کو اشارہ کیا کہ یہ اژدر سحر فلاخہ آتشین
چھوڑتا ہوا میدان مین آیا زنگار جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی کہ صحرا سے
صدہا تبردار پیدا ہوے اور جھاڑی جھنڈی کاٹ کر میدان کو مثل آئینہ کے صاف کردیا
اور پھر صحرا کی طرف چلے گئے پھر اسنے کچھ اسم سحر پڑھا کہ ہوا ے تند چلی اور میدان
صاف ہوگیا سب خار و خس سمٹ کر ایک جا ہوگیا بعد اسکے پھر اسنے کچھ اسم سحر
پڑھا اور ایک دوہتڑ مارا کہ زمین کو زلزلہ سا ہوا اور پستی و بلندی برابر ہوگئی
بعد اسکے پھر اسنے دستک دی کہ ابر اٹھا اور بارش ہوئی گرد بیٹھ گئی جسوقت
میدان تیار ہوگیا اور پستی و بلندی کی درستی ہوگئی تو زنگار جادو نے سلیم جادو
کو آواز دی کہ ای سلیم جادو دیکھ کہنا میرا مان اور اپنے حسن و شباب کو تلف و
برباد نکر مجھے رحم آتا ہی اور افسوس ہوتا ہی کہ اس تصویر کو صفحہ ہستی سے
مٹاؤن دیکھ اس امر کو منظور کر ورنہ ایک دم مین پھونک دونگی تو نہین

جانتا کہ مین کون ہون سلیم جادو نے کہا مین خوب جانتا ہون تو بڑی فاحشہ ہی خدا تجھے جلد غارت کرے
کہ بنائے کفر مٹے اور خانہ کفر خراب ہو تیری وجہ سے ہزار ہا بندگان خدا بہکے ہوے ہین اور اپنے معبود
حقیقی کو بھولے ہوے ہین اگر تیرا نشان پردہ دنیا سے مٹجائے گا تو یہ سب خرابیان برطرف ہو جائینگی یہ
سنکر زنگار جادو نے کہا تجھے کون مٹا سکتا ہی سلیم جادو نے کہا جس نے پیدا کیا ہی وہی نابید
بھی کر سکتا ہی زنگار جادو نے کہا سامری و جمشید نے میری موت ہی نہین خلق کی ہی ہم جادو
نے کہا کہ سامری و جمشید کیا گئے تھے جو تیری موت خلق کرتے جس نے سامری و جمشید
دونون کی موت کو خلق کیا وہی تیری موت کا بھی خالق ہی بقا سوا ذات معبود کے
اور کسی کو بھی نہین ہی سہ ذات معبود جاودانی ہی + باقی جو کچھ کہ ہی وہ فانی ہی یہ سنتے ہی
زنگار جادو کو نہایت غیظ آیا اور پکارا کہ معلوم ہوگیا اب تیری دامنگیری ہی تو کسیطرح
راہ راست پر نہ آئے گا یہ کہکر جھولی مین ہاتھ ڈالا اور ایک نقمہ عبیری رنگ کا نکالکر
چھوڑا کہ وہ بلند ہونے لگا سلیم جادو نے پنجۂ سحر کھینچ مارا پنجہ نے آتے ہی اُس نقمہ کو
پکڑلیا زنگار جادو ہنسا اور اُسنے بھی جھولی سے پنجہ نکالکر کھینچ مارا دونون پنجہ آپسمین
لڑنے لگے اسی کشمکش مین وہ نقمہ ٹوٹا اور دونون پنجے جلکر خاک ہوگئے اور گلابی دھوان
منتشر ہوکر پھیلنے لگا تمام لشکر سلیم جادو کو آکر گھیر لیا سلیم جادو تو باتون مار کر اس طرح
غرق زمین ہوگئے کہ کسی نے انکو جاتے نہ دیکھا اور اپنے مقام پر ایک پتلۂ سحر قائم
کرتے گئے لیکن وہ دھوان جو لشکر پر پھیلا تو عجب اندھیر مچا دیا جسکے دماغ مین دھوین
نے سرایت کی وہ از خود رفتہ ہوگیا اور پکارتا ہوا چلا کہ ای ملکہ زنگار جادو کہان ہی
گل سامری کہ ہم اُس گل کے شیفتہ ہین خلد بتائیے اور راہ راست دکھائیے ہمین
سلیم جادو نے بہکا کر سطیح اسلام بنا لیا تھا اور پونے دو سو خداوندون کو ہم سے
چھڑا دیا تھا اب ہم پھر راہ راست پر آنا چاہتے ہین یہ کہتے ہوے زنگار جادو کی طرف
چلے زنگار جادو نے جو دیکھا کہ اب یہ سب مسحور ہوگئے اور کسی مین ہوش
نہین ہی کہا میری طرف آکر کیا کروگے جاؤ اور اُس آتشخانہ مین جلکر پہلے اپنے کو
پاک کرو بعد اُسکے گل سامری توڑ لینا کہ وہین تمہارا نخل تمنا بھی موجود ہی یہ
سنتے ہی بارہ ہزار ساحر مع طالب جادو و مطلوب جادو نعرے یا خداوند
سامری یا خداوند جمشید کے کرتے ہوے اُس آتش خانہ کی طرف چلے
زنگار جادو نے اُس انبار ہیزم مین آگ لوا دی تھی شعلے بھڑک رہے
تھے اور درمیان آتش وہی گلدستۂ سحر جو اُس نے انبار ہیزم پر نصب کر دیا تھا
بڑھکر ایک درخت ہوگیا اور گلہاے رنگارنگ اُسمین شگفتہ ہوگئے یہ بارہ ہزار ساحر
جھومتے ہوے قریب آتش خانہ کے پہونچے اور ہاتھ پھیلا پھیلا کر گل توڑنے
کے واسطے بڑھے لیکن مانند پروانون کے شعلہاے آتش مین جلنے لگے
شور فریاد بلند ہوا بیقرار ہوکر تڑپتے تھے اور خاک اُڑاتے تھے بڑی دیر تک

یہ ہنگامہ برپا رہا تمام ساحر جھلکر خاک ہوگئے زنگار جادو نے رفیع البخت کی جانب
دیکھکر آواز دی کہ کیون ای لڑکے دیکھا تو نے اب مین تجھے بھی سمجھاتی ہون کہ مثل
سلیم جادو کے اپنی زندگی خراب نکر اور جوانی کو اپنی تلف و تباہ نکرو ورنہ اسی طرح
جلکر خاک ہو جائے گا رفیع البخت نے کہا او لکاتہ کیا جھک مارتی ہی اور گوہ کھاتی ہی
جو تجھ سے ہو سکے قصور نکر ہمین بھی بعد اپنے مامون کے اس دنیاے فانی مین رہنا
منظور نہین ہی زنگار جادو چاہتی ہی کہ پھر سحر کرکے ان سب کو بھی مبتلاے بلا کرون
کہ جانب کوہ سے ایک ابر سفید پیدا ہوا زنگار جادو سمجھی کوئی ساحر مددگاران سلیم جادو
سے آتا ہی اور ادھر رفیع البخت بھی متحیر تھے کہ اب کون آتا ہی یکایک وہ ابر سفید آکر
آتش خانۂ سامری پر برسنے لگا اور شعلے افسردہ ہونے لگے زنگار جادو حیران
ہی کہ یہ کون ہی حال اسکا دریافت ہوے تو رد سحر کرون کہ ایک مرتبہ تمام آتش
گل ہوگئی اور درمیان آتش سے طبقہ زمین کا شق ہوا اور نعرہ سلیم جادو کا
ہوا سلیم جادو نے اس درخت کو اکھیڑا اور زنگار جادو کی طرف چلے اور
آواز دی او لکاتہ دیکھا تو نے کہ میرے خدا نے تجکو تیرے سحر سے کس طرح بچا لیا
اب تو میرا وار روک بس یہ دیکھتے ہی زنگار جادو حیران ہوگئی اور پریشان ہوئی
کہ غضب ہوا تخلل سامری اسکے ہاتھ آگیا فوج کو اشارہ کیا کہ مار لو سلیم جادو کو
بارہ ہزار ساحر گولے ترنج و نارنج پکڑ پکڑ کر سلیم جادو کی طرف چلے اور ہر چہار
طرف سے گھیر لیا سلیم جادو نے جس وقت دیکھا کہ یہ سب زد پر آگئے ہین
بس درخت کو سر پر چرخ دیکر جو مارا تمام پھول درخت سے جدا ہوے اور پنکھڑیان کبریت
بجلیان بن بنکر ہر ایک پر گرنے لگین ساحر مرنے لگے شور گیر و دار بلند ہوا تھوڑے عرصہ
مین سلیم جادو نے اسکے بھی بارہ ہزار ساحرون کو جلا کر خاک کر دیا اب صرف
زنگار جادو باقی رہ گئی اور سلیم جادو رہ گئے دونون طرف کے کل ساحر مارے گئے
زنگار جادو نے کہا ای سلیم جادو جسی دن کے واسطے مین نے تجھے علم سحر تعلیم کیا تھا
کہ تو مجھی پر حربہ کرے سہ کس نیاموخت علم تیر از من + کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد +
سلیم جادو نے کہا ای زنگار جادو اگر تو بدکاری پر کمر نہ باندھتی اور خود ہی آمادۂ
فساد نہوتی تو مین ہمیشہ تیرا ادب کرتا اور تجکو بزرگ اپنا سمجھتا مگر تو نے تو نیت اپنی
خراب کی اور میرے شباب کو نہ دیکھ سکی اور یہ تیرے غرور کا ثمرہ ہی جو پیش آیا
ورنہ مین وہی سلیم جادو ہون کہ اب بھی تو مجھے علم سحر بتا سکتی ہی زنگار جادو نے
کہا افسوس مجھے یہ بھی یاد نہ رہا کہ مین نے تجھے آتش خانۂ سامری مٹانے کے
قاعدے بھی تعلیم کر دیے تھے اگر مین پہلے سے سمجھ لیتی کہ یہ سحر میرا تو رد کر دے گا تو
دوسرا انتظام کرتی سلیم جادو نے کہا قضا ایسے ہی غفلت کے پردے ڈالدیتی
ہی اور موت عقل انسان کی کھو دیتی ہی اب بھی تو اپنے حرکات ناشائستہ سے توبہ کر

اور اطاعت مذہب اسلام کی اختیار کر تو مین تیری اطاعت کرنے کو موجود ہون ورنہ ای
زنگار جادو جس طرح تیرے ساحرون کو مٹا دیا اور سحر تیرا خاک مین ملا دیا اسی طرح تجکو بھی
ہلاک کرونگا یہ سنکر زنگار جادو بہت ہنسی اور کہا کہ ایک سحر مٹا کر تو بہت خوش ہوا ہی
اور اپنے کو بھی ساحرون مین شمار کرنے لگا ہی اسوقت تو مین بے دست و پا ہون اور جاتی
ہون کل دیکھا جائے گا یہ کہکر اسنے پاؤن مارنے اور قصد کیا کہ غرق زمین ہوکر نکل جاؤن
سلیم جادو نے ایک دو ہنٹر زمین پر مارا اور آواز دی کہ ای زمین کیون نہین آہنی
ہوکر اسے فشار دیتی زنگار جادو تا کمر غرق ہونے پائی تھی کہ زمین آہنی ہوگئی اب نہ
یہ غرق زمین ہوسکتی ہی نہ باہر نکل سکتی ہی چونکہ ساحرہ زبردست ہی اسنے کچھ اسم سحر
پڑھکر دو ہنٹر مارا کہ زمین پانی ہوگئی بس یہ چاہتی تھی کہ غرق آب ہوجاؤن سلیم جادو
نے ایک شاخ درخت سامری کی توڑ کر جھولی مین پوشیدہ کر رکھی تھی جس وقت دیکھا کہ
یہ جایا چاہتی ہی جلدی سے وہی شاخ سر پر زنگار جادو کے کھینچ ماری کہ ایک برق بنکر
سر پر زنگار جادو کے گری زنگار جادو حال سے اس شاخ کے بیخبر تھی یہ نہ معلوم تھا کہ
سلیم جادو نے ایک آفت میری جان کے واسطے رہنے دی ہی شاخ سر پر پڑتے ہی
زنگار جادو کے دو ٹکڑے ہوے اور لاش اسکی پھڑکنے لگی بیہوش کرنے لگے قیامت
برپا ہوئی آندھی چلی خاک اڑی آتش باری برف باری دیر تک ہوا کی جسوقت
لاش اسکی پھڑک کر سرد ہوگئی آواز پیدا ہوئی کہ مارا جوان کشتی نام من زنگار جادو
بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اسکے مرتے ہی علامات سحر برطرف
ہوے تاریکی دور ہوئی روشنی پیدا ہوئی اہل اسلام نے نقارہ شادمانی بجایا
رفیع البخت اپنے مامون پر زر نثار کرنے لگے ادھر قیطول زنگار کہ ساختہ سحر
زنگار جادو تھا اسکے مرتے ہی دھوان بنکر فنا ہوگیا اور امیر المکان بالا سے ہوا
سے زمین پر گرا اور آہ کا نعرہ کرکے بیہوش ہوگیا کہ کوے مین اسکے بہت چوٹ
آئی نہی ایسا سخت جان تھا کہ زندہ رہا ورنہ گرتے ہی ہلاک ہوجاتا یہ دیکھکر
بازاریون نے زنفیلین بجانا شروع کین اور ایک شور ہوا کہ وہ خداوند گرے
دوڑو سنبھالو ایسا نہو کہ خداوند کا کولا آتر جائے تمام لوگ قہقہہ لگا رہے تھے
اور زنفیلین بجا رہے تھے نور الدہر اور رفیع البخت نے تو منہ پر رومال رکھا
اور دیگر سرداران نامی قہقہے مار رہے تھے عجب طرح کی خوشی لشکر اسلام مین
تھی کہ ہر ایک کو شادی مرگ کا عالم تھا یا تو سامان قضا پیش نظر تھا یا روز مسرت
نمودار ہوا کہ ایسے دشمن قوی پر فتح حاصل ہوئی نور الدہر نے سلیم جادو کو
گلے لگایا اور بہت تعریف کی اور کہا کہ ای سلیم جادو عجب کارنمایان تم نے کیا ہی
اور اس طرح اسکے سحر کو رد کیا ہی کہ سوائے سامری و جمشید کے دوسرے سے
رد نہو سکتا سلیم جادو نے کہا یہ سب فضل خداوند عالم اور اقبال حضور تھا

ورنہ زنگار جادو اور میرے ہاتھ سے قتل ہوتی یہ اسکے غرور نے اسکو پست کیا اب
اس طرف تو رفیع البخت نقارہ شادیانہ بجوا کر سلیم جادو پر سے نثار کرتے ہوئے پھرے
اور خیمہ میں داخل ہوئے اور ادھر اہل لشکر امیر المکان کو لیکر قلعہ میں گئے کہ اب سر کھلا رکھنا ٹھیک نہیں
ہے جسپر جو رسا تھا اسکا خاتمہ ہو چکا جسوقت خداوند ہوش میں آئینگے اسوقت دیکھا جائے گا یہاں
تو لوگ معالجہ میں امیر المکان کے مصروف ہیں اور وہاں ملکہ ناوک فگن کو خبر پہونچی
کہ سلیم جادو فتحیاب ہوئے اور زنگار جادو ہاتھ سے سلیم جادو کے ماری گئی
یہ سنکر قریب تھا کہ ملکہ ناوک فگن کو شادی مرگ ہو جائے یا تو بال کھولے ہوئے
رو رو کر اپنے بھائی اور فرزند کے لیے دعائیں مانگ رہی تھی یا سر سجدہ میں رکھا اور
شکر پروردگار عالم بجا لائی اور رفیع البخت پاس کہلا بھیجا کہ اے فرزند میرے بھائی کو لیکر
جلد آؤ رفیع البخت اور نور الدہر سلیم جادو کو لیے ہوئے پاس ملکہ ناوک فگن کے آئے
ناوک فگن بھائی کے گلے لپٹی فرزند کو گلے سے لگایا نور الدہر نے ملکہ ناوک فگن
کا سر گلے سے لگایا تصدقات اترنے لگے اور مستحقوں کو تقسیم ہونے لگے کئی روز تک میدانداری
سوقوف رہی جب امیر المکان کو صحت ہوئی تو اسنے لشکر اپنا قلعہ سے باہر نکالا اور حکم دیا
کہ بجے طبل جنگ اسیوقت نقارہ زرمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی ہر کارے لشکر
رفیع البخت کے خبر لیکر خدمت میں اپنے آقا کی آئے اور خبر طبل بیان کی رفیع البخت
نے کہا کچھ پروا نہیں کہدو کہ ہمارے یہاں بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی بجے طبل جنگی
یہاں بھی کوس حربی پر چوب پڑی اور تیاری جنگ ہونے لگی تمام رات جوانان لشکر
ہتھیاروں کی درستی میں مصروف رہے اور تلواروں کو صیقل کیا کیے اتنے میں جانب
مشرق سے سپیدۂ سحری نمودار ہوا طائر آشیانوں سے نکل نکلکر شاخ درخت پر
بیٹھے اور ہر زبان بے زبانی حمد پروردگار بجا لانے لگے ہوائے سرد کے جھونکوں نے
چراغوں کو افسردہ کیا گلوں کو کھلایا سبزۂ خوابیدہ کو جگایا دونوں طرف کے
لشکر اپنے اپنے طریقے کے موافق عبادت پروردگار بجا لاکر عازم میدان کارزار
ہوئے اور امیر المکان تخت پر سوار ہو کر قلب لشکر میں متمکن ہوا ادھر شاہزادۂ
رفیع البخت اور شاہزادۂ نور الدہر بعد ادائے فریضۂ سحری لباس جنگ سے آراستہ
ہو کر اپنے اپنے مرکبوں پر سوار میدان جنگ میں آئے صفیں آراستہ ہونے لگیں
میمنہ میسرہ قلب و جناح ساقہ کمینگاہ اگلا ہراول پچھلا چندا ول آٹھوں صفیں درست
ہوئیں اور سردار اپنے اپنے منصب کے موافق دس دس پانچ پانچ قدم
آگے بڑھکر کھڑے ہوئے اور نور الدہر و رفیع البخت لشکر سے چالیس قدم آگے
بڑھکر برتبۂ صاحبقرانی قائم ہوئے تھے نقیب نقابت کرنے کو بڑھے تھے کہ یکایک
از پردۂ بیابان گردے برخاست مگر گردی تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ
و پائے گرد در زمین پیچیدہ زیر آسمان ایک آسمان خاکی نمودار ہوا تھا

زسم ستوران دران پہن دشت + زمین شش شد و آسمان گشت ہشت + سب دیکھنے لگے یہ
کون آتا ہی کہ یکایک ہوا نے مارا گرد کو گردنے مارا ہوا کو دامن گرد شگافتہ ہوا دل گرد
سے چالیس علم نشانہ چالیس ہزار سوار کا نمودار ہونے پھر ہرے علمون کے
سیاہ و زنگاری تھے تعریف اُنپر پوشے دو سو خداوندون کی مرقوم تھی آگے آگے
ایک گرناہنجار کرگدن سیاہ پر سوار جو بدست گران سنگ سنبھالے ہوے پشت پر
چالیس ہزار سوار باگین اُٹھائے چلے آتے تھے جوہر کارے کہ برائے دریافت حال
روانہ ہوے تھے اُنھون نے آکر عرض کی کہ فرزیل شیر دل چالیس ہزار سوار سے
برائے مدد امیر المکان آیا ہی امیر المکان نے چند سردارون کو برائے استقبال
روانہ کیا لوگ گئے اور باعزاز تمام اسکو لیکر آئے فرزیل شیر دل شامل لشکر کفار
ہوا اور لشکر کی صفین باندھکر استادہ ہوا کہ یکایک دوسری گرد اُٹھی اور فرامرز
گرزن فیل سوار پچاس ہزار سوار کی جمعیت سے آکر پہونچا اور شریک لشکر کفار ہوا
بعد اسکے قمیص سرمست سات ہزار سوار سے آکر پہونچا اور لشکر امیر المکان مین
شامل ہوا اس کے بعد زال فیل سر ایک لاکھ سوار سے آکر پہونچا اور شامل
لشکر کفار ہوا ان سردارون کی آمد مین شام ہو گئی تھی طبل بازگشت بج گیا اور
دونون لشکر اپنے اپنے فرودگاہ کی طرف متوجہ ہوے امیر المکان نے ایک روز
ان سردارون کی دعوت و ضیافت مین گذارا اور دوسرے روز دربار مین
سب کیفیت رفیع البخت کے آنے کی اور عوجان مزدار خوار و زنگار جادو کے
مارے جانے کی بیان کی یہ سنکر فرزیل شیر دل نے کہا اب ساحر آپ کی مدد پر نہین اور
سلیم جادو حریف کا شریک ہی اسکا کیا انجام ہوگا جس وقت رفیع البخت شکست
کھائے گا سلیم جادو اسکی طرفداری ضرور کرے گا امیر المکان نے کہا اس سے
اطمینان رکھو اسلیے کہ خدا پرست غیر ساحر سے ساحر کو مقابلہ نہین کرنے دیتے
ہین کیونکہ انکا اور اسکے ہمرگون کا یہی طریقہ ہی ساحر تو ساحر ایک غیر ساحر سے دو شخص
کبھی نہین اُٹھتے چاہے وہ کیسا ہی زبردست ہو اور ساحرون پر ہمیشہ انکی تائید رہتی ہی
کہ خبردار رہا ہے ہماری شکست ہوگر تم غیر ساحر پر دست اندازی نکرنا اگر رفیع البخت
مارا بھی جائیگا تو بھی سلیم جادو دخل نہ دینگے ہان اگر کوئی ساحر مقابلہ کو آئے گا تو بیشک
سلیم جادو لڑینگے اور مقابلہ کرینگے فرزیل شیر دل نے کہا کہ اگر ایسا ہی تو پھر پروا نہین
آپ طبل جنگ بجوایئے مین کل ہی رفیع البخت کو بیجاد کھا دونگا اور سارا غرور خاک
مین ملا دونگا یہ سنکر امیر المکان نے حکم طبل جنگ دیا نقارہ رزمی پر چوب پڑی اور
آواز نقارہ کی گرجی خبر رفیع البخت کو پہونچی کہ فرزیل شیر دل نے اپنے نام پر طبل جنگ
بجوایا ہی یہان بھی کوس حربی لوازمش مین آیا دونون لشکرون مین تمام رات تیاری
رہی صبح کو دونون لشکر ایک دوسرے کے مقابل صف آرا ہوے بعد درستی میدان

نقیب نقابت کرکے بیٹھے تھے کہ فرزیل شیر دل نے مرکب اپنا صف سے نکالا اور سامنے تخت
امیر المکان کے آکر اجازت جنگ مانگی امیر المکان نے کہا کہ جا تجکو اپنے دست قدرت کے
سپرد کیا فرزیل شیر دل بار دگر مرکب پر سوار ہوکر میدان مین آیا پہلے خوب سلحشوری کی
جسوقت پسینے مین غرق ہوا ایک مقام پر ٹھہر کر نیزہ زمین پر گاڑ دیا اور دم کو آرام کرکے آواز دی کہ ای رفیع البخت تونے خداوند کو اسقدر پریشان کیا کہ ہمکو گون کو آنا پڑا اگر
دعوی مردی و مردانگی ہی تو نکل صف لشکر سے اور آکر سامنا کر بھلا ایسے کلمات سننے کی
رفیع البخت کو کب تاب تھی اسیوقت باگ مرکب کی لی اور سامنے فرزیل شیر دل
کے آکر آواز دی کہ او مردود مین تیری خدمتگزاری کو موجود ہون فرزیل شیر دل نے کہا لا
ضرب بہادری کی کہ میری ضرب طمانچۂ ملک الموت ہی بچنا دشوار ہو جائیگا پہلے حوصلہ اپنا نکال لے
تاکہ تجھے یہ عذر باقی نرہے کہ میرا وار نہ چلنے پایا رفیع البخت نے فرمایا بس زیادہ گوئی سے
کوئی فائدہ نہین ہی کھوٹے کھرے کا حال ابھی کھلا جاتا ہی لیکن پہلے تو وار کر اسلیے کہ
ہم اہل اسلام سے ہین طریقہ ہمارا پیشدستی نہین ہی یہ سنکر فرزیل شیر دل نے
نیزہ سینۂ بے کینۂ رفیع البخت پر مارا رفیع البخت نے ترچھے ہوکر نیزہ کو خالی دیا اور
ڈانڈ پکڑ کر جھٹکا مارا کہ نیزہ ہاتھ سے فرزیل شیر دل کے چھوٹ گیا فرزیل شیر دل
اوندھے منھ یال مرکب پر آرہا رفیع البخت نے قبضۂ شمشیر اسکے سر پر مارا کہ سر
فرزیل شیر دل کا پاش پاش ہوگیا اور پھڑک کر مرگیا بس اسکے مرتے ہی
امیر المکان نے آواز دی کہ ایک ایک مقابلہ کرو گے تو یہ سب کو مارے گا
ارے سب ملکر ٹوٹ پڑو یہ کہنا تھا کہ کئی لاکھ سوارون نے گھوڑے اٹھا دیے اور
رفیع البخت پر آپڑے ادھر شاہزادۂ نورالدہر فوج گران لیکر بڑھے دونون لشکر
ملگئے اور تلوار چلنے لگی صدائے بگیر و بزن بلند ہوئی سر برسنے لگے طوفان آب تیغ
کا زور ہوا سیلاب فنا نے کشتی حیات کافران کو غرق کرنا شروع کیا
زمین پر سیل خون جاری ہوگیا بازار موت گرم ہوا جانون کی ارزانی اور
جنس حیات کی گرانی ہوئی شام تک اسقدر تلوار چلی کہ کشتون کے پشتے اور
لاشون کے انبار ہوگئے جو سوار مارے گئے تھے انکے گھوڑے ٹاپتے پھرتے تھے
اور لاشون کو کچل رہے تھے مردمان لشکر کفار کی یہ حالت تھی کہ ہر چہار جانب کو مثل
دیوانون کے جاے امن ڈھونڈھتے پھرتے تھے اور آپس مین کہتے تھے بھائیو بھاگو
ان مسلمانون کے ہاتھ سے جان کا بچنا بت دشوار ہی مثل مشہور ہی جان ہی تو جہان ہی
اگر زندہ رہینگے تو کہین نہ کہین ملازمت بھی ہوجائیگی ہمارا تو اس نوکری کو سلام ہی آخرکار
بعد بازگشت بجا اور دونون لشکر میدان سے پھر کر اپنے اپنے فرودگاہ پر آئے اور لاشین
میدان جنگ سے اٹھوائی جانے لگین جسوقت دونون جانب کے کشتے اپنے اپنے طریقہ
کے موافق اٹھا کر دفن کیے گئے اور شمار ہوا تو معلوم ہوا کہ ایک لاکھ سوار کفار کے مارے گئے

اور دس ہزار مسلمان کام آئے آجکی رات تو آرام سے گذاری دوسرے روز پھر صحبت میخواری گرم ہوئی اور سردار جمع ہوے جام شراب ناب کو گردش ہوئی جس وقت دو دو چار چار جام سب نے پیے اور دماغ کو بادۂ ناب و آب آتشین نے گرم کیا تو قمیص سرمست نے امیر المکان کی طرف دیکھکر کہا باخداوند آپ میرے نام پر طبل جنگ بجوایئے امیر المکان نے کہا ای قمیص سرمست دیکھا تونے کہ اس طفل نے کیا حالت کی فرزیل ایسے شیر دل کی اگر تو بھی مقابلہ مین مغلوب ہوا تو سوا خفت کے اور کیا حاصل ہوگا خداوندی نوزنگار جادو کے مرنے سے ست گئی اب بادشاہی تم لوگون کی قوت پر باقی ہی اگر تم سب بھی یکے بعد دیگرے مارے جاؤگے تو سلطنت بھی خاک مین ملجائیگی اور مثل خداوند لقا کے تمھے بھی بھاگنا پڑے گا یہ سنکر قمیص سرمست وغیرہ نے کہا ہم اب بھی آپکو خداوند ہی سمجھتے ہین آپ اسقدر پریشان شون اگر چاہا پوتے دو سو خداوندون نے تو آپ کی خداوندی پھر سے قائم ہوگی اور ہم ان خدا پر ستون پر غالب آئینگے رفیع البخت کس کس سے مقابلہ کرے گا اور کس کس کو قتل کرے گا آخر کسی سے تو مغلوب ہوگا یہ سنکر امیر المکان کو تسکین ہوئی اور اسنے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا اسی وقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی یہ خبر رفیع البخت کو پہونچی کہ پھر فوج کفار مین کوس حربی بجا ہی فرمایا بچھ پروا نہین کہدو ہمارے لشکر کا طبل بھی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی گڑگڑایا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہوئی تمام رات درستی آلات حرب و پیکار مین گذری جس وقت سپیدۂ سحری نمودار ہوا اور محفل ستارگان مین برہمی ہوئی دونون لشکر صف آراے میدان کارزار ہوے اس طرف امیر المکان تخت پر سوار تھا سات لاکھ سوار گرد حفاظت مین لیے ہوے تھے اور اسطرف شاہزادۂ نور الدہر اور رفیع البخت بھی دو لاکھ سوار و پیدل کی جمعیت سے صف آراستھے بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیب نہیب دیکر ہٹے تھے کہ قمیص سرمست میدان مین آیا اور بعد سلحشوری بسیار دم کو آراستہ کرکے مبارز طلب ہوا ہنوز شاہزادۂ رفیع البخت نے مرکب نہین نکالا تھا کہ اختر شاہ نے باگ مرکب کی لی اور گھوڑے کو بڑھاکر سامنے شاہزادۂ رفیع البخت کے آیا اور عرض کی کہ ای شہریار عالی وقار امیدوار ہون کہ آج تماشا میری جنگ کا دیکھیے آخر ہم جان نثار کس دن کے واسطے ہین رفیع البخت نے کہا ای اختر شاہ تم نے یہ کیا حرکت کی بے سمجھے بوجھے اتنے بڑے پہلوان کے مقابلے کو نکل کھڑے ہوے مین نہین چاہتا کہ میری محبت مین تم اپنی جان شیرین کو تلف و برباد کرو اختر شاہ نے کہا ای شہریار مین ضرور اس ملعون سے مقابلہ کرونگا پہلے وہ آپ کے غلامون سے لڑے پھر دیکھا جائے گا اگر وہ مجھپر غالب آیا اور مین ہاتھ سے اسکے مارا گیا تو توحق نمک سے بھی ادا ہوا اور مرتبۂ شہادت

تھی حاصل ہوا اور اگر فتحیاب ہوا تو تمام زمانہ سے غازی کا خطاب پایا اور عالم مین
سرخروئی حاصل ہوئی مجھ سے نہین دیکھا جاتا کہ جو کافر میدان مین آتا ہی آپ خود اسکے مقابلہ کو
تشریف لیجاتے ہین اور غلامون کو اپنے بچانے ہین ہر چند بظاہر قوے بیرے حریف سے کم ہین
لیکن آپ اندیشہ نکرین اگر چاہا پروردگار عالم نے تو مین ہی غرور اسکا ڈھاؤنگا آخر رفیع البخت
ایسے مجبور ہوے کہ اجازت دینا پڑی اور اختر شاہ دست بوسی کرکے جانب قمیص سرمست
روانہ ہوا جب مقابل قمیص سرمست کے آیا قمیص سرمست نے کہا بنا وار کر کہ حوصلہ دل کا
باقی نہ رہجاے اختر شاہ نے کہا ہمارا طریقہ پیشدستی کا نہین ہی پہلے تو بنا وار کر اگر خداوند عالم
نے تیرے وار سے بچایا تو مین بنا وار کرونگا غرض بعد گفتگوے بسیار نیزہ بازی شروع ہوئی
دیر تک طعنین چلا کین آخر کار اختر شاہ نے نیزہ ہاتھ سے قمیص سرمست کے ہوائی
کیا اہل اسلام نے صداے تحسین و آفرین بلند کی اور کفار نے بسبب شرمندگی کے
گردنین نیچی کرلین قمیص سرمست نے خفیف ہوکر گرز کا وار کیا اختر شاہ نے
گرز اسکا رد کرکے بنا وار کیا قمیص سرمست نے اسکا وار بھی رد کیا جس وقت
گرز سے بھی کام نہ نکلا تو تلوارین کھنچ گئین رد و بدل ہونے لگی قضاے کار اتفاقات
روزگار بالون مرکب اختر شاہ کا سوئش خانہ مین گیا اور گھوڑے نے سکندری کھائی
خود سر سے گرا اور تیغہ سر پر بیٹھا اختر شاہ نے دستانہ مارا تیغہ جھٹکا کر علیحدہ ہوا لیکن
چھا گیا زخم سر مین اختر شاہ کے آیا قمیص سرمست نے کہا بھوکسی اور کو اسلیے کہ
یہ زخمی ہوگیا رفیع البخت کو یہ حرکت قمیص سرمست کی پسند آئی کہ اس نے
جرأت کا کام کیا اور زخمی پر ہاتھ نہ اٹھایا لیکن اختر شاہ نے کہا مین زیادہ زخمی
نہین ہون ابھی لڑنے کے قابل ہون قمیص سرمست نے کہا مین زخمی سے مقابلہ
کرنا پسند نہین کرتا شاہزادۂ رفیع البخت مرکب اڑا کر پہونچ گئے اور اختر شاہ
کو پھیر لائے کہا ابھی بہت سے سردار میرے لشکر مین ہین کیا ضرورت ہی کہ تم اس
حالت مین تکلیف جنگ کی برداشت کرو اختر شاہ رفیع البخت کے اصرار
سے واپس آیا بعد اسکے مقام شیر زور نکلا گئی وار کے رد و بدل کے بعد
یہ بھی قمیص سرمست کے ہاتھ سے زخمی ہوا اسکے بعد اور چند سردار نکلے
وہ بھی ہاتھ سے قمیص سرمست کے زخمی ہوے اور ایک سردار رفیع البخت
کا شہید بھی ہوا بس یہ دیکھکر رفیع البخت کو تاب نہ رہی اور مرکب کو جھپکا کر سامنے
قمیص سرمست کے آئے قمیص سرمست نے تلوار ماری رفیع البخت نے
ہاتھ بند دست پر ڈالدیا قمیص سرمست نے بھی ہاتھ گریبان مین ڈالا زور
ہونے لگے مرکب لنگروں کی تاب نہ لاکے بیٹھ بیٹھ گئے دونون نے دامن
زرہ گردانے اور گھوڑون سے کود کود کر کشتی لڑنے لگے تھوڑے ہی
عرصہ مین زرہین پارہ پارہ ہوگئین آپس مین داؤ پیچ ہونے لگے دونون طرف کے

سردار قریب آ آکر تماشا کشتی کا دیکھنے لگے اور لشکر آگے بڑھ آئے تمام دن
کشتی وہی شام کو بھی جدا نہوے دوسرے روز بھی وہی حالت تھی لیکن
قریب شام رفیع البخت نے لنگر قمیص سرمست کا توڑا اور سر پر چرخ دیکر
زمین پر مارا کہ چار دن شانے چت گرا رفیع البخت کو دے کے چھاتی پر آئے اور شکین
باندھکر لاہور تیز گام کے حوالے کیا اور دلبل باز گشت بجا کر میدان سے پھرے
امیر المکان قمیص سرمست کے گرفتار ہو جانے سے نہایت رنجیدہ ہوا اور پھر کر
داخل بارگاہ ہوا ادھر شاہزادہ رفیع البخت نقارۂ شادمانی بجاتے ہوے
اپنے لشکر مین آئے قمیص سرمست کو زندانخانہ مین بھجوا دیا اور آپ لباس رزم
اتار ڈالا اور پوشاک بزم پہنکر کچھ دیر بارگاہ مین بیٹھے بعد کچھ دیر کے دربار برخاست
کر دیا اور جا کر آرام فرمایا جب صبح ہوئی تو پھر بارگاہ مین تشریف لائے اور دنگل
شوکت پر جلوہ افروز ہوے لاہور تیز گام سے کہا کہ قمیص سرمست کو حاضر کرو
لاہور تیز گام گیا اور حکم داروغۂ زندان کو پہونچایا وہ قید قمیص سرمست
کی لیے ہوے حاضر ہوا رفیع البخت نے ایک دنگل آہنی اسکے واسطے بھجوا دیا
تھا جس وقت قمیص سرمست سامنے آیا شاہزادۂ رفیع البخت نے بیٹھنے کو
فرمایا قمیص سرمست اس اخلاق پر نہایت خوش ہوا اور سلام کرکے بیٹھ گیا
رفیع البخت نے ساقی کو اشارہ کیا اس نے دو ایک جام دیے جسوقت
دماغ قمیص سرمست کا گرم ہوا تو شاہزادۂ نور الدہر نے فرمایا ای قمیص سرمست
تجھے میرے فرزند نے کیونکر زیر کیا قمیص سرمست نے عرض کی جس طرح بہادر
بہادرون کو زیر کرتے ہین فرمایا پھر کیا کہتا ہی قمیص سرمست نے عرض کی کہ
تا زندا یم بندہ ایم اسی وقت قید اسکی کاٹ دی گئی اور خلعت سے سرفراز
ہوا رفیع البخت نے فرمایا ای قمیص سرمست ہماری اطاعت یہ ہی کہ مذہب اسلام
اختیار کرو اور دین بت پرستی کو ترک کرو یہ فرمایا کہ وحدانیت پروردگار عالم
مین ایسی باتین بیان کین کہ زنگ کفر دل سے قمیص سرمست کے دور ہوا
اور یہ از سر صدق مسلمان ہوا بعد اسکے عرض کی اگر حکم ہو تو مین جا کر اپنے
لشکر کو بھی لے آؤن رفیع البخت نے کہا ای قمیص سرمست ایسا نہو کہ وہان
جا کر مبتلاے بلا ہو جاؤ کیونکہ امیر المکان کو تمھارے مسلمان ہونے کی خبر ہو بھگی
ہو گی اور یہ امر اسکے خلاف گذرا ہو گا مناسب یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی سے کہلا بھیجو
اگر اہل لشکر کو تمھارا ساتھ دینا منظور ہو گا تو وہ سب خود ہی چلے آئینگے یہ سنکر
قمیص سرمست نے عرض کی اگر حکم ہو تو ہم بار مالی و قاز بغیر میرے جاے ہوے
کام نہ چلے گا اسلیے کہ یہ سب کے سب جنگی ہوے ہین اور دین باطل اختیار
کیے ہوے ہین مین جا کر سمجھاؤنگا جو اُن مین سے راہ پر آئے گا اُسے ہمراہ

اپنے لے آؤنگا رفیع البخت نے کہا کہ اگر امیر المکان دغا کرے اور تمکو گرفتار
کرکے قتل کرڈالے تو میری بڑی بدنامی ہوگی بعد کو اگر مین ایک کے بدلے ہزار کو
مارونگا تو کیا فائدہ ہوگا کسی کے قتل کرنے سے تم زندہ ہو جاؤگے یہ سنکر
قمیص سرمست نے عرض کی آپ اطمینان رکھین مین بھی ایسا موم کا بنا ہوا
نہین ہون کہ گرمی جنگ سے پگھل جاؤنگا رفیع البخت خاموش ہو رہے اور
قمیص سرمست اپنے لشکر کی جانب روانہ ہوا یہ خبر امیر المکان کو پہونچی
کہ قمیص سرمست آتا ہے اس نے چند سردارون کو برائے استقبال روانہ
کیا جس وقت راہ مین ملاقات ہوئی قمیص سرمست نے پوچھا کہ تم لوگ
کیا سمجھکر میرے استقبال کو آئے ہو مجھے اب اپنون مین شمار نکرو اس لیے کہ
مین نے اطاعت شاہزادہ رفیع البخت کی اختیار کرلی ہے یہ سنکر فرامرز گرزران
نے کہا ای قمیص سرمست درحقیقت ہم یہ نہ سمجھے تھے کہ تو مطیع اسلام ہو گیا ہم
برائے استقبال آئے تھے نا اب سر پر اپنکر خداوند امیر المکان کی خدمت مین
جائینگے قمیص سرمست نے کہا مجھے کوئی اندیشہ نہین ہے ہر چند کہ بروقت رخصت
شاہزادہ رفیع البخت نے مجکو منع کیا تھا مین نے نہ مانا یہ اسکا نتیجہ پیش آیا
اگر مین ایسا سمجھتا تو کچھ لوگون کو ہمراہ لیتا آخیر کچھ پروا نہین ہے سر نہ می پیچم
زشمشیر چہیب + ہر چہ آید بر سر من با نصیب + میرا قتل آسان نہین ہے تو جتنا ہی
مین خوب جانتا ہون سنبھال حربہ اپنا اور لا ضرب بہادری کی یہ سنکر فرامرز
گرزران نے نیزہ سینہ قمیص سرمست پر مارا قمیص سرمست نے نیزہ اسکا
ببرکت اسلام ہوائی کیا فرامرز نے گرز مارا قمیص سرمست نے گرز اسکا
سپر پر روکا ٹڑاقا پیدا ہوا شعلہ فلک کو نکل گیا جگر زمین ہول سے شق ہو گیا
مرکب غرق زمین ہو کر مارا گیا قمیص سرمست گھوڑے سے کود کر علیحدہ ہوا اور
تلوار کھینچکر مرکب فرامرز گرزران کو پی گیا یہ بھی پیادہ ہوا اب دونون مین تلوار چلی
دونون زخمی ہوے یہ خبر ادھر تو رفیع البخت کو پہونچی اور ادھر امیر المکان کو
ہوئی کہ قمیص سرمست اور فرامرز گرزران سے تلوار چل گئی اس طرف سے تو
رفیع البخت وشاہزادہ نورالدہر مرکبون پر سوار ہو ہو کر روانہ ہوے عقب مین
انکے لشکر چل کھڑا ہوا اس طرف سے امیر المکان اپنے سردارون کو ہمراہ
لیکر روانہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی لشکر گران چلا اول ارزال فیل سوار پہونچا
دیکھا اسنے کہ دونون زخمی ہین اور جھوم رہے ہین اس ملعون نے فرامرز گرزران کو
تو علیحدہ کردیا اور آپ قمیص سرمست سے لپٹ پڑا یہ بیچارہ زخمی تھا اسی حالت
مین لڑنے لگا زخم زور کرنے کی وجہ سے شق ہو گئے اور اسقدر تکلیف ہوئی کہ قمیص
بیہوش ہو گیا ارزال نے باطمینان تمام اسکی مشکین باندھین اور لیکر چلا تھا کہ

آرزو کی دیکھا شاہزادہ رفیع البخت نے کہ میرا رفیق اسیر ہوا اور ایک گبرنا ہنجار اسے گرفتار کرکے لیے جاتا ہی وہین نعرہ کیا کہ باش باش فرسباس خبردار رہو ہوشیار کہان جاتا ہی مین آپہونچا یہ سنکر ارزال فیل سر نے قیص سرمست کو تو اپنے ہمراہیون کے سپرد کیا اور آپ پشت مرکب پر بیٹھکر سامنے رفیع البخت کے آیا اور کہا تجھے تو تلاش ہی تھی تیری اب تجکو بھی قیص سرمست کی طرح باندھکر لیجاونگا رفیع البخت نے کہا تجھے حال تیری جرات کا معلوم ہوگیا ہی کہ تو نے حالت خمداری مین اسکو گرفتار کیا ہی ورنہ تو ایسا نہ تھا کہ تو اتنی جلدی اسکو اسیر کرلیتا یہ کہکر تلوار نیام سے لی اور آواز دی کہ لاحربہ اتنا ارزال فیل سر نے نیزہ مارا رفیع البخت نے نیزہ اسکا تلوار سے قلم کیا ارزال فیل سر نے تلوار ماری رفیع البخت نے ہاتھ بند دست پر ڈالدیا اور جھٹکا مارا کہ اوندھے منھ ارزال فیل سر مال مرکب پر آرہا اس رفیع البخت نے دوسرے ہاتھ سے کمر زنجیر کا بند پکڑکر جو زور کیا ارزال کو سن سے اٹھا لیا اور ہاتھ پر بلند کرکے پچھلے لشکر نے ارزال کے یورش کیا رفیع البخت نے ارزال کو بجاے سپر ہاتھ پر لیا اور لڑنا شروع کیا آدھر شاہزادہ نور الدہر نے تلوار کھینچی اور لڑنا شروع کیا اتنے مین ادھر سے امیر المکان کل فوج کو لیے ہوے آکر گرا اور اس طرف سے مقام شیر زور لشکر رفیع البخت کو لیکر آگیا تلوار چلنے لگے ہنگامہ گیر و دار برپا ہوا ہر طرف کو ندا برق شمشیر کا لپکنے لگا بارش خون ہونے لگی امیر المکان شور کر رہا تھا کہ مارو لوان خدا پرستون کو اور چھڑاؤ میرے رفیق کو لوگ یورش کرکے رفیع البخت پر آتے تھے اور یہ دونون دادا پوتے صفون کو توڑکر پراگندہ کردیتے تھے ادھر لال ہور تیز گام بچہ عیاری کھینچے ہوے لڑ رہا تھا اور داد مردی و مردانگی دے رہا تھا دیکھا اسنے ایک عیار پشتارہ قیص سرمست کا لیے جاتا ہی لاہور تیز گام نے اسکا تعاقب کیا اور قریب پہونچکر کمند ماری گردن کے حلقے گلے مین پڑگئے جھٹکا مارا کہ یہ گرا اسنے گرتے گرتے آواز دی ای افسران فوج مین اسیر ہوا اور پشتارہ چھٹا جاتا ہی یہ سنکر ایک سردار دوڑ پڑا یہان لاہور نے خنجر مارکر کام اسکا تمام کیا تھا اور چاہتا تھا کہ پشتارہ لیکر بھاگون کہ تقبیل تیز ران پہونچ گیا اور اسنے نعرہ کیا کہ او ناعیار یہ کیا کرتا ہی لاہور تیز گام نے دیکھا کہ یہ سر پر آپہونچا جلدی سے دو ایک حقہ آشنائی کے مار دیے کہ گھوڑا اسکا پھڑکا لاہور تیز گام نے رفیع البخت کو آواز دی کہ ای شہریار مین نے پشتارہ قیص سرمست کا چھین لیا تھا مگر اب ایک گبر آپہونچا ہی خبر لیجیے ورنہ قیص سرمست پھر دشمن کے قابو مین آجائیگا یہ سنکر رفیع البخت اسطرف متوجہ ہوے اور صفون کو توڑتے ہوے قریب پہونچکر تقبیل تیز ران کو آواز دی کہ او ملعون ایک عیار سے مقابلہ کرتے شرم نہین آتی تقبیل تیز ران نے کہا تو سامنا کر رفیع البخت نے کہا مین تیری گوشمالی کو

موجود ہون پہنچکر تقتیل تیرزن نے تیر مارا رفیع البخت نے ارزال کو بچاکے سپر بلند کیا تیر
زنجیر کمر پر ارزال کے پڑا کہ زنجیر کٹی اور ارزال زمین پر گرا اگر تقتیل ہی بھاگا رفیع البخت نے جلدی سے وار
تقتیل تیرزن کا رد کر کے تلوار ماری کہ سر مرکب اسکے چار ٹکڑے ہوئے لامور تو پشتارہ مجبض سرمست کا لیکر
نکل گیا اور ارزال جو بچا گا تو ایک سوار کے کوتل گھوڑے پر بیٹھ کر پھر لڑنے لگا اور چاہا کہ آتا ہوا نکل جاوے دیکھا
شاہزادہ نورالدہر نے کہ شکار کا بو مین آکر نکلا جاتا ہے بس جلدی سے مرکب کو جھکا کر ارزال کے سد راہ
ہوئے ارزال نے تلوار ماری نورالدہر نے وار اسکا رد کر کے جو ہاتھ تیغہ امدار سکا مارا تو تلوار سر کو کاٹ کر خود پر
پڑی نورالدہر نے جھکا مارا کہ تلوار تا دو ابرو اتر گئی ارزال نے سر پیچھے کو کھینچا تلوار سر سے لگکر گردن مرکب
پر پڑی کہ گردن راہوار کی قلم ہوئی اور مرکب مرکب اتشبازی ہو گیا لوگ درمیان مین آگئے اور ارزال
فیل سر کو لیگئے نورالدہر نے تعاقب کیا ادھر امیر المکان نے دیکھا کہ آج ہی جنگ کا خاتمہ ہوا چاہتا ہے یہ
دونون شیر بیشۂ شجاعت ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے بس اسنے فوراً طبل امان بجوا دیا نورالدہر قریب ارزال
کے پہونچ گئے تھے وار کیا چاہتے تھے کہ آواز طبل امان گوش زد ہوئی اسی وقت ہاتھ روک لیا اور پاگ
مرکب صبا رفتار کی پھیری ادھر رفیع البخت بھی قریب تخت امیر المکان کے پہونچ گئے تھے لیکن آواز
طبل امان کی سنکر پلٹ آئے دونون لشکر علیحدہ ہوئے امیر المکان ارزال فیل سر کو لیکر پلٹا اور داخل قلعہ
ہوا علاج ارزال فیل سر کا ہونے لگا ادھر شاہزادہ نورالدہر اور رفیع البخت بھی سر لشکر میدان سے پھر کر
داخل بارگاہ نور آگین ہوئے پشتارہ مجبض سرمست کا کھولا گیا اور زخم دوزی ہونے لگی پنبان مریم کی مرہم
کیسن دو چار روز طبل نہین بجا کہ سردار دونون جانب کے زخمی تھے علاوہ اسکے اتنا بڑا رن پڑا تھا کہ کئی
روز لاشون کے اٹھانے اور دفن کرنے مین گذر گئے تھے وہان لشکر نے اپنے کشتہائے جنگ کو بلبو
اپنے مذہب کے جلایا پھونکا اب ارزال فیل سر اچھا ہوا لیکن حواس اسکے باختہ ہین سمجھ چکا ہی کہ استقا
ان لوگون سے مشکل ہی امیر المکان بھی متردد ہی کہ کیا فکر کرون کہ یکایک جانب صحرا سے تیز گرد و غبار بلند ہوا
ہرکارے واسطے دریافت حال کے روانہ ہوئے بعد تھوڑی دیر کے آکر عرض کی کہ مختصر جلباک خنجر گذار عیار
پچاس عیارون سے آتا ہوا اتنے مین گرد شور ہوئی اور جلباک خنجر گذار آکر پہونچا امیر المکان کو سلام کیا اور
عرض کی کہ سردار ہمارا بہرام فیل سوار حضور کی مدد کے واسطے آتا ہی سردارون کو برائے استقبال روانہ کیجیے
یہ سنکر امیر المکان نے افسران فوج کو برائے استقبال روانہ کیا اسطرف سے وہ سردار چلے ادھر ادھر سے ایک
از پردۂ بابان گردے برخاست مگر گردے تیرہ و تیز و خیرہ خیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ دپاے گرد در زمین
پیچیدہ زیر آسمان ایک آسمان خاکی نمودار شد یکایک ہوا نے ماراگرد کو گرد نے مارا ہوا کو دامن گرد دامنگانہ ہوا
دل گرد سے سو علم نشانہ ایک لاکھ سوار کا پیدا ہوئے پھریرے علمون کے سیاہ تھے اور تعریف یونے
دو سو خداوندون کی مرقوم تھی آخر مین صفت ذوالجلالی امیر المکان مرقوم تھی اور آگے آگے ایک گبرنا ہنجار
کہ گردن مست پر سوار پشت پر ایک لاکھ سوار جرار نمودار ہوئے اور ایک فیل مست زنجیرون مین جکڑا ہوا جھومتا
چلا آتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک کوہ بلند جنبش مین آیا سیاہی شب دیجور سمت کر ایک جا ہو گئی ہر دو دل شاہزادہ
آسکے چمکتے ہوئے دانتون پر چڑھے ہوئے خرطوم دراز کو حرکت دیتا ہوا چلا آتا ہی سردار ان امیر المکان
گئے اور بہرام فیل سوار کو استقبال کر کے لائے فیل کو ایک مقام پر باندھ دیا گیا اور بہرام داخل بارگاہ

امیر الملکان ہوا ہر کارے لشکر اسلام کے جو برائے دریافت حال آئے ہوئے تھے لشکر کفار
مین موجود تھے جسوقت انکو تمام کیفیت بہرام کی اور اسکے فیل زبردست کی دریافت ہوئی جاکر
اپنے آقا اپنے شاہزادہ رفیع البخت کی خدمت مین عرض کی کہ یہ سردار جو برائے مدد کفار آیا ہی
نہایت زبردست ہی اور ایک فیل اسکے ساتھ ہی کہ پرچہ کو دیکھکر اسود معلوم ہوتا ہی نام اس فیل کا تاریک رعد
سنا گیا ہی اس فیل نے فوجون کو بھگایا ہی اور لشکرون کو پامال کر ڈالا ہی اور بہرام ایسا پہلوان زبردست ہی
کہ اسنے ایسے فیل کو اپنا محکوم کیا ہی اور اس فیل پر سواری لیتا ہی شاہزادہ رفیع البخت تو حال اسکے زور و قوت
لشکر نہایت خوش ہوئے کہ اگر یہ مطیع ہوا اور زیر ہو کر مسلمان ہو گیا تو لاج اسکے ہی کہ اسکو سالار لشکر بناؤن
لیکن اور اہل لشکر حال آمد بہرام کا سنکر نہایت پریشان ہوئے کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی زبردون کو ہول پیدا ہو گیا
یہان تک کہ یہ خبر ملکہ ناوک فگن تک پہونچگئی ملکہ بھی نہایت پریشان ہوئی اور سلیم جادو کو بلا بھیجا
جسوقت سلیم جادو سامنے ملکہ کے آئے ملکہ نے سلام کیا سلیم جادو نے دعاے ترقی عمر دیکر کہا کہ مجھے کسلیے
بلایا ہی ملکہ ناوک فگن نے کہا کہ مین نے سنا ہی کوئی پہلوان زبردست میرے فرزند کے مقابلہ کو آیا ہی
اور ایک فیل کوہ پیکر اسکے ساتھ ہی دیکھیے کیا ہوتا ہی انسان لاکھ قوی ہو مگر فیل کے برابر قوت کہان
ہو سکتی ہی سلیم جادو نے کہا کہ تم پریشان نہو مین ایک دزہ بیعتدار سے فیل کا کام تمام کرونگا
مگر خیال اتنا ہی کہ رفیع البخت مجھے اجازت نہ دیگا وہ اپنے جوش شجاعت مین خود ہی فیل سے
لڑیگا تم رفیع البخت کو سمجھا دو کہ وہ فیل سے مقابلہ نہ کرے اور مجھے اجازت جنگ دے ناوک فگن
نے رفیع البخت کو بلایا اور سمجھایا کہ اے فرزند انسان انسان سے لڑتا ہی نہ کہ جانور سے مین نے سنا ہی
کہ کوئی فیل زبردست لشکر دشمن مین آیا ہی تم اُس سے مقابلہ نکرنا اور اپنے ماموں کو اجازت دینا کہ کام
اس فیل کا تمام کرینگے رفیع البخت نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین بحر کی مدد سے دشمن کو پست کرون
انشاء اللہ تعالیٰ پروردگار اس فیل سے مقابلہ کرکے سونڈ اسکی کھینچ کے پھینکدون گا ہان اگر کوئی
ساحر برا سے مقابلہ آتا تو مین ماموں صاحب کو منع کرتا اور جسوقت تک ساحرون سے مقابلہ رہا اسوقت
تک ماموں صاحب کی مدد سے جنگ مین فتح حاصل کی اب یہ ممکن نہین ہی کہ مین ماموں صاحب کی مدد کو
قبول کرون اور خود مقابلہ کرنے سے باز رہون جسوقت ملکہ ناوک فگن نے دیکھا کہ یہ کسیطرح بیشہ شجاعت و
مانے گا کہا کہ اچھا آج میرا یہ جی چاہتا ہی کہ تم سب کو کھانا یہین کھلاؤن اور میری جانب سے ایک عریضہ اپنے
دادا کی خدمت مین بھی بھیجدو کہ وہ بھی تشریف لائین اور سلیم جادو کو بھی ناوک فگن نے روک لیا
یہان کی تو یہ حالت ہوا اور وہان امیر الملکان نے بہرام فیل سوار کی دعوت کی ہی تمام قلعہ مین چراغان
ہو رہا ہی لیکن مستر جلباک خنجر گذار نے خیال کیا کہ اس سے بہتر موقع دشمن کو غافل کرنے کی حالت
نہین ہین اور اس خیال مین ہونگے کہ بعد دعوت کے جنگ آغاز ہوگی تو چلکر ان دشمنان خداوند کو
گرفتار کر لاجھون نے خداوند کو پریشان کر رکھا ہی یہ سوچ کر امیر الملکان کے پاس آیا اسوقت
امیر الملکان تنہا بیٹھا تھا اور تخلیہ تھا مستر جلباک نے دست بستہ عرض کی کہ یا خداوند اگر میری
تقدیر کو آپ زور دیدین تو مین جاؤن اور آپ کے دشمنون کو گرفتار کر لاؤن امیر الملکان نے کہا
کہ جاؤ مین نے یہی تقدیر کی کہ تو رفیع البخت اور نور الدہر کو گرفتار کر لائے اگرچہ بہرام فیل سوار ہی

آنکے واسطے کافی ہی کر ستم و تعب ہی لیکن اگر یون تمام نکل جائے تو میرے بندۂ خاص الخاص کو کیون
تکلیف پہونچے مسٹر جلپاک یہ سنکر جانب لشکر اسلام روانہ ہوا یہان جبوقت کھانے پینے سے فراغت
ہوئی صحبت عیش و نشاط آراستہ ہوئی جام شراب لرخوانی گردش مین آیا بہرام کے حال جنگ
پوچھا امیر الملکان نے ابتدا سے کیفیت رفیع البخت کے آنے کی اور عوجان ہردار خوار کے مارے جانے کی
بیان کی آسکے بعد زنگار جادو کے مرنے کا حال کہکر رونے لگا اور کہنے لگا کہ ای بہرام اصل یہ ہی کہ مرنے
سے معشوقۂ قدرت کے لطف خداوندی جانکاہ ہیں روز سے ملکۂ زنگار جادو نے انتقال کیا اسدن سے
مین نے فیلول نشینی ترک کردی اور سوگ نشینی اختیار کی بہرام نے کہا یا خداوندا آپ پریشان ہون
میرا فیل ایک روز مین تمام لشکر حریف کو روندکے اور پامال کرکے ڈال دیگا اوجبوقت یہ چنگھاڑیگا فورسے
آپ ہوجائینگے اسیوجہ سے مین نے نام اسکا تاریک رعد رکھا ہی یقین ہی کہ مجکو مقابلہ کرنے کی تکلیف بھی نہ اٹھانی
پڑیگی یہان تو یہ رنگ ہی اور وہان شاہزادہ رفیع البخت نے عریضہ موافق مرضی ملکۂ ناوک فگن کی جانب
سے لکھکر تیار کیا اور ملکہ کو پڑھکر سنایا ملکہ نے ست پسند کیا اور میان بہارخواجہ سرا کو بلاکر عریضہ اسکے
سپرد کرکے کہا کہ تم جاؤ اور قبلہ دکھہ کو ہمراہ اپنے لیتے آؤ یہ سنکر میان بہار نے نامہ سر سے باندھا اور اپنے
خیمہ کی جانب روانہ ہوئے کہ اسی وقت زیادہ تھا یہ تو اسطرف چلے آتے ہین اور اتفاقاً ایک خدمتگار
میان بہار کا نان پڑکی دوکان پر بیٹھا روٹی کھا رہا تھا اتنے مین ایک شخص مرد فاضل وضع وہان آیا
اور کچھ باتین علل و نجوم کے متعلق بیان کرنے لگا کہ وہ شخص ایسا عامل کامل ہی کہ ہزارہا جنون کو سر سے اتارا ہی
سیکڑون پریون کو جلا دیا ہی بادشاہ جن میرے قابو مین ہی ایسے لات و گذاف اسنے کیے کہ سب
اسکی باتین بغور سنا کیے اور یہ خدمتگار بھی بہ تن متوجہ ہوگیا سب یہ تھا کہ اسکی بی بی ہر بخشنہ کو کھیلا کرتی
تھی اور اسکے سر پر کوئی شے مسلط آیا کرتے تھے اسوجہ سے یہ بہت پریشان تھا اور اسکو فکر تھی کہ کوئی
عامل کامل ملے تو اس سے اپنے درد دل دوا پوچھون اور حال بیان کرون خدا بصورت صحت لائے اور سیب
دفع ہو اسنے جو باتین اس عامل کی سنین کھانا چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ آپ میری تقدیر سے اسطرف
آنکلے وہ شخص تو ایسے صاحب بزرگ کی تلاش ہی مین تھا مثل مشہور ہی کہ جوینده یابنده آپکے تشریف
لائیے عامل نے کہا کہ مطلب اپنا بیان کرو اسنے سب کیفیت اپنی زوجہ کی بیان کی کہ ہر جمعرات کو اسکے
سر پر کوئی شخص آتا ہی اور نہایت پریشان کرتے ہین وہ اپنے آپ مین نہین رہتی ہی کپڑے آتار کر
پھینکدیتی ہی سبکو آزار پہونچاتی ہی بھائی کو شوہر اور شوہر کو بھائی بتانے لگتی ہی اگر آپ اسکا علاج کرین
اور اس خلش کو دفع کردین تو مین اپنی اوقات کے موافق خدمت سے باہر نہین ہون یہ سنکر عامل
نے کہا ہان مجھے معلوم ہی کہ اسکے سر پر ایک جن آتا ہی بلکہ مین اسی غرض سے اسطرف آیا تھا کہ اس
جن کو تابع کرون اور سر پر سے اس عورت کے اتارلون الحمد للہ کہ یہان آتے ہی تجھ سے ملاقات
ہوئی خدمتگار نے کہا کہ آپ تو بے مانگی مراد کی طرح آگئے یہ خوش قسمتی میری اور اس عورت کی
سمجھ کر دوکان سے اترا اور عامل سے کہا کہ تشریف لیجیے عامل اسکے ساتھ ہوا خدمتگار اسے لیے
ہوئے اپنے مکان کی طرف جارہا ہی راستے مین عامل نے پوچھا کہ تم کسکے ملازم ہو نام تمہارے مالک کا
کیا ہی کیا خدمت تمہارے سپرد ہی اسنے بیان کیا کہ مین میان بہار کا خواص ہون عامل نے کہا کہ جن کے

آتا رہنے مین رات بھر گذرے گی تمھاری نوکری کا ہرج ہوگا خدمتگار نے عرض کی کہ اچھا پھر آج معاف رکھیے کہ مجھے اسقدر مہلت نہین ہے وقت میری نوکری کا قریب ہے اور میان بہار خدمت مین شاہزادہ نورالدہر کی جانے والے ہین اور مین بھی اُنکے ہمراہ جاؤنگا کہ میری نوکری ہے عامل نے کہا کہ کیا میان بہار نورالدہر کے ملازم ہین اسنے کہا کہ نہین بلکہ اُنکی بہو بلکہ ناوک فگن کے ملازم ہین اور ملکہ نے اپنے خسر کی دعوت کی ہے شام کو میان بہار عریضہ ملکہ کا لیکر خدمت مین شاہزادہ نورالدہر کی جائینگے اور اُنکو اپنے ہمراہ لائینگے رات دعوت و ضیافت مین گذرے گی ہان کل جبکہ وقت ہوگی کہ برخاست کا دن ہے اطمینان ہوگا عامل نے سب مفصل سنکر کہا کہ اچھا کل سہی خدمتگار نے جواب دیا کہ ایسا نہ ہو کل آپ نہ ملین عامل نے کہا تم کیسی باتین کرتے ہو مجھے اس کام کا کرنا نہ ہوتا تو مین تم سے وعدہ نکرتا مین رہنے والا ایک کوہ کا ہون مجھے اپنے موکلون کے ذریعہ سے حال اس جن کا معلوم ہو چکا ہے مین خاصکر اُسکی گرفتاری کے لیے آیا ہون کیا خالی پھر کر تھوڑے جاؤنگا یہ سنکر خدمتگار نہایت خوش ہوا اور عامل نے ایک نقش جیب سے نکالکر اُسکو دیا اور کہا کہ اسے گلے مین اپنی عورت کے باندھ دینا جن کو معلوم ہوگیا ہے کہ مین آگیا ہون وہ اگر تمھاری عورت کو بہت پریشان کریگا اور اگر یہ تعویذ نہ ہوگا تو کچھ نکر سکے گا اور کچھ پتیان اُسکو جنگلی دین کہ اُنکو ہاتھون سے ملتے ہوئے اور سونگھتے ہوئے چلے جاؤ یہ پڑھی ہوئی پتیان ہین جن اُسکی بو سے کوسون بھاگتا ہے یہ سنکر اس اجل رسیدہ نے خوشی خوشی اُن پتیون کو لیا اور سونگھتا ہوا چلا تھوڑی دور گیا ہوگا کہ چھینک مارکر وہین سے گرا اسکے گرتے ہی عامل نے نعرہ کیا کہ نحن مسترجلباک خنجر گذار یہ کہکر قریب آیا اور کمر ٹٹول کر جو کچھ روپیہ پیسہ اس غریب کے پاس تھا سب لیا اور کپڑے اسکے اُتار کر آپ پہنے پگڑی اسکی اپنے سر پر باندھی رنگ و روغن عیاری لگایا اور بالکلیہ صورت اپنی تبدیل کی اور اسی خدمتگار کی شکل بنکر اُس بیچارہ کو تو ایک اندھے کنوئین مین ڈالدیا اور آپ خیمہ خواجہ بہار کی جانب روانہ ہوا پہنچتے ہی دریافت کر چکا تھا جسوقت خیمہ مین خواجہ بہار سے پہونچا سلام کیا اور عرض کی کہ غلام کھانے پینے سے فراغت کرکے آگیا ہے کیا ارشاد ہوتا ہے میان بہار نے کہا لالٹین روشن کرو کہ چلکر شاہزادہ کو لے آئین ملکہ منتظر بیٹھی ہونگی کہ آج شام کو سب ایک ہی جگہ کھانا کھائینگے ایسا نہ ہو کہ دیر ہو جاوے اور ملکہ پریشان ہون یہ سنکر اسنے جلدی سے لالٹین روشن کی میان بہار نے دربار کپڑے پہنے کھیلا جوتا پاؤن مین پہنکر سر سے ننگے ہوا شملہ سر پر جریب ہاتھ مین آگے آگے خدمتگار لالٹین روشن کیے ہوئے اور پیچھے پیچھے میان بہار روانہ بجانب خیمہ نورالدہر ہوئے یہان شاہزادہ نورالدہر نے نماز مغرب سے فراغ حاصل کیا ہے بیٹھے ہوئے وظیفہ پڑھ رہے ہین کہ چوبدار نے آکر عرض کی کہ میان بہار حاضر ہین فرمایا بلالو چوبدار اشارہ پاکر باہر آیا اور میان بہار کو لیکر داخل خیمہ ہوا میان بہار نے سلام کیا نورالدہر نے اشارہ سے پوچھا کہ خیریت ہے خواجہ بہار نے عریضہ ملکہ کا خدمت مین شاہزادہ نورالدہر کی پیش کیا نورالدہر نے خط لیکر پاس رکھ لیا اور وظیفہ تمام کرکے خط کو ملاحظہ کیا بعد القاب و آداب برزگانہ کے تحریر تھا کہ میرا جی چاہتا ہے آج حضور میرے سیہ خانہ کو روشن و منور فرمائین اور عزت بخشین کہ رفع الجتا در میرے بھائی سلیم جاوید بھی موجود ہین اور جسوقت سے حضور تشریف لائے ہین نے جی بھر کے دیکھا نہین ہائل

لڑائی موقوف ہو اس سے زیادہ اطمینان کا موقع نہ ملے گا لہذا آج خاصہ بھی یہین نوش فرمائیے
اور اس کنیز خاصہ کی عزت بڑھائیے کیونکہ تفرقہ پردازی گردون سے صلت یکجائی کی یہ من کتنی مدت
ہوئی کہ آپکے فرزند کی صورت بھی نہین دیکھی خدا زندہ و سالم رکھے رفیع البخت کو کہ اسکی بدولت آپکی
زیارت بھی نصیب ہوئی اور خبریت اپنے وارث کی بھی دریافت ہو گئی ورنہ کچھ نہ معلوم تھا کہ کہان ہین
اور کس حال مین ہین نورالدہر نے خواجہ بہار سے کہا کہ تم چلو مین آتا ہون خواجہ بہار نے ہاتھ باندھکر عرض
کی مجھے یہ حکم ہو کہ اپنے ہمراہ لیتے آنا تاکہ عرصہ نہ ہو اور یہ بھی کہا ہی کہ حضور تشریف لائین جاوہ
حشم آپکا تمام عالم پر روشن ہے سامان کے ساتھ آنا مناسب وقت نہین معلوم ہوتا کہ ایسا نہ ہو دشمن
کو خبر ہو جائے اور وہ خلل انداز بزم نشاط ہو شاہزادہ نے فرمایا کہ بہتر ہے اور اسی وقت پوشاک طلب
کی لباس زیب جسم فرمایا تنہا اٹھ کھڑے ہوئے کسی خدمتگار کو بھی ساتھ نہین لیا اور ہمراہ میان بہار
لے جا شبخیمہ ملکہ ناوک فگن روانہ ہوئے جسوقت لشکر کو طے کرکے صحرا مین پہونچے اور سناٹے کا
مقام ملا تو اس خدمتگار نے لالٹین بجھادی خواجہ بہار بہت خفا ہوئے کہ او ملعون یہ کیا حرکت تھی یہ
کہکر بڑھے اور ایک کوڑا مارا کہ یہ بلبلا گیا اور کہنے لگا کہ مین ابھی روشن کیے دیتا ہون یہ کہکر اسنے ایک
فتیلہ نکالا اور چقماق سے آگ نکالکر فتیلہ روشن کیا اور فتیلہ سے لالٹین روشن کرکے فتیلہ کو بجھادیا
فتیلہ بجھتے ہی دھوان اسکا منتشر ہوا اور چرا ہندا اسکی دماغ مین شاہزادہ نورالدہر اور میان بہار
کے دماغ مین پہونچی سر مین درد سا پیدا ہوا اور چھینکین مار مارکر دونون بیہوش ہوئے اور گرے
خدمتگار نے پلٹ کر نعرہ کیا کہ سنم جلباک خنجر گذار یہ کہکر قریب آیا اور خنجر کمر سے کھینچکر خواجہ بہار کا تو سر
کاٹ کر پھینکدیا اور چادر عیاری کمر سے کھولکر پشتارہ نورالدہر کا باندھکر پشت پر لگایا اور جانب
لشکر امیرالمکان روانہ ہوا وہان امیرالمکان نے صحبت عیش برخاست کی تھی بہرام فیل سوار
رخصت ہوکر جا چکا تھا کہ مسٹر جلباک خنجر گذار پشتارہ بدوش آکر پہونچا اور پشتارہ سامنے امیرالمکان
کے رکھدیا اور کہا کہ یہ وادار رفیع البخت کا موجود ہے اسے تو قتل کیجیے پھر دیکھا جائیگا کل رفیع البخت
کو بھی گرفتار کر لاؤنگا یہ دیکھکر امیرالمکان نہایت خوش ہوا اور اسی وقت آہنگرون کو بلاکر شاہزادہ کو
اسیر غل و زنجیر کرکے قریب اپنی بارگاہ کے مقید کیا اور آپ تو انتظار صبح مین سو رہا مسٹر جلباک کو حفاظت
زندان سپرد کی وہان ملکہ ناوک فگن اور شاہزادہ رفیع البخت و سلیم جادو انتظار مین نورالدہر کے
بیٹھے تھے جب انتظار کرتے کرتے آدھی رات گذری اور خواجہ بہار بھی پلٹ کر نہ آئے تو پریشانی بڑھی کیا
وجہ ہوئی ہوا سو وقت تک نورالدہر نہین آئے اگر تشریف لانا منظور نہ ہوتا تو خواجہ سر اپلٹ کر نہ آتا اطلاع
دیتا اسے معلوم تھا کہ انتظار مین شاہزادہ کے کوئی کھانا نہ کھائیگا لاہور تیز گام موجود تھا اسنے عرض
کی کہ غلام جاتا ہی اور ابھی خبر لاتا ہی کہ کیا سبب ہوا جو نہین تشریف لائے یہ کہکر روانہ ہوا جاتے جاتے
حد لشکر سے گذر کر صحرا مین پہونچا اب چاند کی روشنی سے تمام صحرا منور ہو گیا تھا اور ہر چیز نظر آتی
تھی یکایک نظر لاہور کی ایک لاش پر پڑی کہ وہ صحرا مین زمین پر پڑی ہوئی تھی سر الگ تھا لاہور
جلدی سے قریب آیا اور دیکھا تو خواجہ بہار کو کشتہ پایا وہان سے چھپتا ہوا خیمہ مین شاہزادہ نورالدہر
کے آیا لوگون سے دریافت کیا کہ وہ شہریار عالی وقار کہان ہی ملازمین نے عرض کی کہ ملکہ کا خواجہ سرا آیا تھا

وہ شاہزادہ کو اپنے ہمراہ لیگیا ہی یہ سنکر لاہور نہایت پریشان ہوا اور سمجھا کہ یہ کام کسی عیار کا ہی
دوبارہ جو اُس مقام پر پہونچا جہان لاش خواجہ بہار کی پڑی ہوئی تھی تو پیرے کا نشان معلوم ہوا
لاہور لاش خواجہ بہار کی اُٹھوا کر لایا اور تمام ماجرا سانے رفیع البخت کے بیان کیا یہ سنکر ملکہ ناوک فگن
نہایت پریشان ہوئی اور رفیع البخت کو بھی نہایت تردد ہوا سب محفل برہم ہوگئی دعوت کیسی اور خیانت
کیسی سارا سامان بھر بھنڈا ہو گیا محفل عیش و سرور بزم ماتم ہوگئی ملکہ ناوک فگن دل مین پریشان
تھی اور پشیمان ہو رہی تھی کہ مین نے ناحق بلایا جسوقت لنگ سر ہولیتی اُسوقت دعوت کرتی یہ دعوت
مین عداوت کیسی ہوگئی لیکن لاہور تیز گام نے عرض کی کہ غلام ابھی جاتا ہی اور خبر لشکر مخالف کی لاتا ہی
یہ کہکر نہانے عیاری تن پر راست کرکے جانب لشکر کفار روانہ ہوا اسوقت پہونچا کہ صبح نزدیک تھی
عجیب رنگ لشکر کا تھا ہر طرف آثار مسرت ہویدا تھے ان کفار کو بہرام فیل سوار پر بہت بڑا بھروسا
تھا کہ یہ پہلوان زبردست ہی فیل جو اسکے ہمراہ ہو وہ بلاے بیدرمان ہی ایک روز مین اہل اسلام کو
پامال کروالے گا ادھر امیر المکان جو خواب مرگ سے بیدار ہوا بارگاہ مین آکر بیٹھا سردار حاضر ہوئے
بہرام فیل سوار بھی آیا امیر المکان نے بہرام کی طرف دیکھکر کہا کہ ایک دشمن کو تو عیار تمھارا گرفتار کرلایا ہی
اب ایک باقی رہا اُسے تم قتل کرڈالو بین نورالدہر کو بلواتا ہون تم اپنے فیل کو طلب کرو تمھارے
فیل کی بھی دعوت ہی کہ وہ اس خدا پرست کو پامال کرے یہ سنکر بہرام نے کہا کہ یا خداوندیہ امر میرے
واسطے باعث بدنامی ہی کہ مین موجود ہون اور عیار سردار کو چیرا لائے اور وہ قتل کیا جائے بہتر ہوتا
کہ یہ سر میدان میرے ہاتھ سے مارا جاتا امیر المکان نے کہا کہ تمکو کارخانۂ خداوندی مین کیا دخل ہی
جسنے اسکی موت اسیطرح معین کی تھی اور اسکے پوتے کی قضا تمھارے ہاتھ سے لکھ دی تو جسوقت
خبر قتل اسکی پہونچے گی تو وہ اسکے رہا کرنے کو ضرور آئیگا اُسوقت تمکو چاہیے کہ اُس سے مقابلہ کرکے قتل
کرڈالنا بہرام مجبور ہوکر خاموش ہو رہا اب امیر المکان نے قید نورالدہر کی طلب کی جلباک خنجر گذار
نے داروغۂ زندان کو اطلاع کی وہ نورالدہر کو لیے ہوئے داخل بارگاہ امیر المکان ہوا جسوقت
سے نورالدہر گرفتار ہوئے ہین افسوس کر رہے ہین کہ کیا قسمت ہماری گردش مین ہی کہ دور روز
بھی راحت و اطمینان سے نہین گذری ابھی کتنی بڑی قید سے چھوٹ کر آئے تھے پھر گرفتار
ہوئے دیکھنا ہو پریشان ہوگئی ہم اس بلا مین مبتلا ہین رفیع البخت کو اگر خبر ہوگئی تو وہ برائے
رہائی ضرور آئیگا یہان اتنا بڑا لشکر محاصرہ کیے پڑا ہی لیکن وہ شیر بیشۂ شجاعت کب کسی کو خیال
مین لاتا ہی ضرور آکر لڑ پڑیگا خدا ہی ان کافرون کے ہاتھ سے اسے بچائے جسوقت داروغہ
زندان خانہ نورالدہر کو بارگاہ امیر المکان مین لایا نورالدہر نے بآواز بلند کہا کہ جو شخص خداوند کریم کو
بر حق جانتا ہو اور اسکے رسول برحق کو مانتا ہو اُسپر میرا سلام پہونچے کسی نے جواب نہین دیا غیب
سے جواب سلام کی آواز پیدا ہوئی امیر المکان نے کہا کہ او سرکش تجھے اسوقت کی خبر تھی یا نہین دیکھ
تو تجھے کس بیدردی سے قتل کرتا ہون کہا ہیان دریاوہ مرغان ہوا تیرے حال پر ملال پر گریہ کرینگے
یہ سنکر شاہزادہ نورالدہر نے فرمایا کہ او نامرد تجھے شرم نہین آتی ہی کہ مردان عالم کو عیاری سے
گرفتار کراکے قتل کرتا ہی اور افتخار ظاہر کرتا ہی لعنت ہو تجھ اور تیرے پرستارون پر معلوم ہوگیا

کہ تیری بارگاہ مین کوئی مرد نہین ہی سب نامرد اور بزدل ہین اب بھی قید میری دور کر اور بیجیا تو دیکھ
کہ کیا حال کرتا ہون تیرے سردارون کے خون سے تمام بارگاہ تیری لال نہ کردون تو نام اپنا نورالدہر
نہ رکھون بہرام کو یہ کلمات نہایت ناگوار گذرے مگر اطاعت امیرالمکان سے مجبور تھا کہ کسیکی کچھ سنا کیا
مگر کسی بات کا جواب نہ دیسکا امیرالمکان نے بہرام سے کہا کہ اپنے فیل مست کو بلا کر اس سرکش پر چھوڑ دو کہ
اسے چیر کر پھینک دے یہ خبر سنتے ہی لاہور بیزگام کے اٹھے پاؤن وہان سے پھر الورد ورا ہوا خدمت مین
شاہزادہ رفیع البخت کی حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے شہریار باقبال غضبناک ہوا چاہتا ہی امیرالمکان نے
فیل تاریک رعد کو طلب کیا ہی وہ ہاتھی شاہزادہ نورالدہر پر چھوڑا جائیگا سنا ہی کہ یہ فیل لشکرون کو پامال
کر دیتا ہی نہ کہ ایک اسپر غل و زنجیر کا ہلاک کرنا کیا دشوار ہی بس یہ سنتے ہی شاہزادہ رفیع البخت تلوار تیکیکر
اٹھ کھڑے ہوئے اور لشکر کو تیاری کا حکم دیا اور لاہور بیزگام سے کہا کہ مین چلتا ہون تو لشکر کو لیکر جلد آ جسوقت
میرے تیسرے نعرہ کی آواز سننا تو سع لشکر اٹھا یہ فرما کر مرکب پر آتے ہوئے چلے دیکھا کہ سلیم جادو بھی تخت پر
اڑے ہوئے ساتھ ساتھ چلے آتے ہین رفیع البخت نے پلٹ کر آواز دی کہ ماموں جان آپ تشریف
لیجایئے اور محبت کو کام نفرمایئے کہ میرے واسطے باعث بدنامی اور شان سپہ گری کے خلاف ہی انھون نے
کہا اے فرزند مین اور کسی سے مقابلہ نہ کرونگا صرف ایک کنکری اس فیل کو کھینچ مارونگا کہ فیل ہلاک ہو جائیگا
پھر مجھے کوئی مطلب نہین ہی شاہزادہ رفیع البخت نے کہا کہ نہین یہ بھی بڑا ہی آپ پلٹ جایئے مین اس
فیل کو مار کر اپنے دادا کو رہا کر کے لاتا ہون آپ والدہ مہربان کی نگرانی کیجیئے کہ اوپر کوئی آفت تازہ
نہ آجائے یہ سنکر مجبور و ناچار سلیم جادو تو واپس آئے اور ملکہ ناوک فگن سے ہمراہ انکے فرزند بلند
کا بیان کیا کہ مجھے واپس کر دیا اور مدد نہ چاہی ملکہ ناوک فگن نے بال کھول دیے اور درگاہ الٰہی
مین مصروف دعا ہوئین کہ خداوندا تو ہی میرے فرزند کا حامی و مددگار ہی کہ وہ بچہ تنہا اتنے بڑے لشکر
پر گیارہ پہونچا بھی تو آسان نہین ہی راستے ہی مین دشمن قتل ہو جائینگے مگر تیری مدد ہوگی تو رونگٹا
میلا نہ ہوگا یہ تو ادھر مصروف دعا ہین اور وہان شاہزادہ رفیع البخت نے گھوڑا ڈالدیا اور
تلوار کھینچکر لشکر پر گرے فوج پرے جمائے ہوئے مسلح و مکمل پہلے سے موجود تھی کیونکہ امیرالمکان
کو یہ خیال تھا کہ رفیع البخت اپنے دادا کے چھڑانے کو ضرور آئیگا اسنے پہلے سے فوج کو باخبر کر دیا
تھا لیکن شاہزادہ رفیع البخت نے صفون کو توڑا اور لشکر کو پراگندہ کر دیا صفین مثل کمانی کے
پھٹنے لگین لوگ بسبب خوف کے خود راہ دینے لگے اور لشکر بھی شاہزادہ رفیع البخت کا تہار
ہو کر پہونچگیا سرداران اولوالعزم صفین باندھے کھڑے تھے لڑان اپنے آقا کی دیکھ رہے تھے
مگر آگے بڑھنے کا حکم نہ تھا اس سے مجبور تھے ادھر تمیں سرمست ادھر اختر شاہ ادھر قمقام
شیرزور وغیرہ چالیس پچاس سردار اور کئی لاکھ سوار انکی پشت پر نہان شاہزادہ رفیع البخت
صفون کو توڑتا پیر دن کو درہم و برہم کرتا ہوا چلا جاتا ہی لشکر مین ایک ہنگامہ برپا ہی برق شمشیر
چمک چمک کر خرمن جان کفار پر گر رہی ہی اور کشت حیات کو جلا رہی ہی وہان بارگاہ امیرالمکان
مین یہ حالت ہی کہ شاہزادہ نورالدہر اسیر غل و زنجیر کھڑے ہین سرداران امیرالمکان دلگون اور
کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین کہ یکبارگی وہ ہاتھی آیا اور بہرام اٹھکر اس فیل پر سوار ہوا کہ فیل سوائے بہرام

دوسرے کو سواری نہین دیتا ہی یہ اتنا بڑا فیل ہی کہ جبوقت داخل بارگاہ ہونے لگا تو دروازہ بارگاہ
مین پھنس گیا تھا اسنے گو بہر اگر جو گردن بلند کی تو چوکھٹ بازو دیوارون سے علحدہ ہوکر
گلے مین آرہے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہاتھی طوق پہنے ہوئے ہی اب بہرام نے اس فیل کو اشارہ کیا
کہ کھالی اس اسیر پنجہ تقدیر کو دیکھا سب نے کہ وہ سیاہی مانند شب دیجور کے اُس ماہ تابان سے
شوکت و اقبال کے دبالے کو ہلکی فیل قریب پہونچا اور بہرام نے پھر للکارا کہ کیا دیکھتا ہی
یہی سکھالی اسنے کہ یہ دشمن خداوند ہی بس یہ سننا تھا کہ فیل کا نون کو کھچا کر نورالدہر پہ چلا نورالدہر
دیکھا کہ اب کوئی چارہ نہین بغیر اسکے کہ قید ہوئے بس دونون ہاتھ جیب زیرون مین ڈالے
اور دفعتہً دامن آردبہ مین آکر جو چرخ مارا تو ہر لڑی زنجیر کی ٹکڑی ہوکر ایک دوسرے سے علحدہ ہوگئی
اور منہ کھولکر پناہ مانگنے لگی فیل مثل رشتہ خام کے ٹوٹ کر علحدہ ہوگئی اتنے مین فیل قریب پہونچ چکا
تھا اسنے سونڈ بڑھا کر چاہا کہ لپیٹے کر پٹک دالون کہ نورالدہر نے بایان ہاتھ اپنا فیل کی طرف بڑھا دیا
فیل نے ہاتھ کو سونڈ مین لپیٹا اور اپنی طرف کھینچا شاہزادہ نے اپنی طرف کھینچا اسی کشمکش مین تھے
کہ دروازہ بارگاہ پر غلغلہ ہوا اور نعرہ شاہزادہ رفیع البخت کا ہوا بس نورالدہر نے جھٹکا مارا کہ بیوقوف
کو درمیان سے دانتون کے کھینچ لیا فیل نے ایک چیخ ماری کہ زمین ہل گئی اور نورالدہر نے آواز دی

مترسان زخرطوم فیلان مست ؛ کہ این آستین است خالی ز دست ؛ ہاتھی غصہ مین آکر شاہزادہ
نورالدہر کی طرف چلا کہ دانتون مین دبا کر مارڈالون نورالدہر نے دونون ہاتھون سے دانت
اسکے پکڑ لیے اور زور فیل پہلوانان نورالدہر سے او فیل تمام یک سے پیچ چلرہے ہین یہ اپنی طرف
زور کررہے ہین فیل اپنی طرف زور کررہا ہی کہ یکایک دروازہ بارگاہ سے رفیع البخت نمودار ہوئے اور
نعرہ شیرانہ کیا دیکھا کہ دادا صاحب فیل سے زور کررہے ہین اور مثل شیر کے جھوم رہے ہین تاریکی
نور پہ چھائی ہوئی ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ماہ تابان گہن مین آیا ہوا ہی بس آواز دی کہ یہ غلام بھی حاضر ہوگیا ہے
نورالدہر نے جو صورت رفیع البخت کی دیکھی ایک گھونسا مستک پر فیل کی مارا کہ مارا ہاتھ سر مین
اُس فیل کے در آیا اور فیل چکر کھاکر بھاگا نورالدہر نے پچھلا پاؤن اسکا پکڑ کر جھٹکا مارا کہ اسنے چار
ہاتھ پاؤن مثل مکڑے کے زمین پہ پھیلا دیے اور گرز تیغہ بہرام کا اسکے دنگل پہ رکھا ہوا تھا نورالدہر
نے جھپٹ کر تیغہ پر قبضہ کیا اور ایک ہاتھ ایسا مارا کہ فیل کے دو ٹکڑے ہوئے اسکے مرتے ہی ایک
غلغلہ ہوا رفیع البخت نے آواز دی کہ دادا جان سبحان اللہ اس عالم حقیقی مین یہ زور و قوت کہ جوان
آپکے سامنے زور کرتے شرماتے ہین یہ آپ ہی کے واسطے ہی لیکن امیر الفان نے آواز دی کہ مارلو
ان دونون کو کہ اس سے بہتر موقعہ نہ ملیگا یہ سنتے ہی سب سردار تلوارین پکڑ پکڑ کر اپنے اپنے دنگلون پر
سے اٹھ کھڑے ہوئے اور نورالدہر و رفیع البخت پر چلے رفیع البخت نے پیاپے تین مرتبہ نعرہ کی
صدا بلند کی کہ اہل لشکر میرے آگاہ ہوجائین وہان لاہور تیز گام تو لشکر کو لیے ہوئے منتظر ہی
کھڑا تھا جیسے ہی آواز نعرہ رفیع البخت کی گوش زد ہوئی سردارون سے اشارہ کیا کہ ہان چھوٹ
وقت ہی بس یہ سنتے ہی سب نے پودے باگون کے لیے اور تلوارین کھینچ کھینچ کر لشکر کفار پر گرے ادھر کفار
نے بھی تلوارین کھینچین ادھر سے پرخاش ہوئے ہنگامہ دار و گیر برپا ہوا تلوار چلنے لگی وہان اندر بارگاہ

امیر الملکان کے رفیع البخت اور نور الدہر سے لڑنا شروع کیا خون برسنے لگا ازراں فیل سر
دروازہ بارگاہ پر آکر کھڑا ہوا کہ شاید کوئی سردار لشکر اسلام کا برائے مدد آجائے تو اسے روکوں
اور اندر بارگاہ کے داخل نہ ہونے دوں تاکہ یہ دونوں شیر گھبرا کر مارلیے جائیں وہاں پیران
کرگدن سوار اپنے گینڈے کو دوڑا کر سامنے رفیع البخت کے آیا اور آواز دی کہ او سرکش غضب کیا
تو نے کہ اندر بارگاہ خداوند کے دراز دست داخل ہوا اور اسقدر دست تعدی کو دراز کیا کب چھوڑتا ہوں تجکو یہ
کہکر تیغہ آبدار کا وار کیا رفیع البخت نے وار انکار رد کرکے تلوار ماری کہ گردن مرکب پیران کی قلم ہوئی
مرکب نے چرخ مارا اور مرکب آتشبازی ہوگیا پیران مرد بہادر دراز مود ہر کار ہوا سنتے ہی زین خالی کیا
جست کرکے پشت مرکب سے علیحدہ ہوا اور جھپٹ کر پاؤن مرکب رفیع البخت کے پکڑ لیے اور سر شکم مرکب
سے ملا کر دور کیا توسن مرکب رفیع البخت کو اٹھا لیا رفیع البخت نے دیکھا کہ مرکب بلند ہو چلا ہو چاہا کہ
لنگار دون مگر ساتھ ہی خیال آیا کہ ایسا نہ ہو یہ پہلوان لنگر سے لپٹ ہو کر ہلاک ہو جائے سردار
زبردست ہے یہ اگر زیر ہو کر مطیع ہوا تو لائق سپہ سالاری ہے یہ خیال کرکے انھوں نے بھی زین خالی
کیا اور کود کر گھوڑے سے پاؤن پیران کے پکڑے اور نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر جو زور کیا تو پیران
کو بھی بلند کر لیا پیران تو مرکب کو بلند کیے ہوئے ہے اور رفیع البخت پیران کو اٹھائے ہوئے تین ایک
سر منزلہ غمامت کا معلوم ہوتا ہے پیران حیران تھا کہ زمین بھی بلند ہو رہی ہے جھک کر جو دیکھا تو ہوش
جاتے رہے رفیع البخت نے آواز دی کہ او غافل آنکھ کھول کر دیکھ میں تجھے اٹھائے ہوئے ہوں اور تو
مرکب کو اٹھائے ہوئے ہے شان سپہ گری یہ ہے کہ انسان کو اٹھائے یہ کیا تو مزدوری کرنے آیا ہے یا بیگار میں
پکڑا گیا ہے کہ گھوڑے کو اٹھائے ہوئے ہے پیران دل میں قائل ہوا کہ یہ بڑا شہزور ہے اس سے مقابلہ کرکے کبھی
سرخرو ہونا آسان نہیں ہے آواز دی اے شہریار واقع میں جیسا آپکو سنا تھا ویسا ہی پایا تا زندہ ایم بندہ ایم
رفیع البخت نے اسکو چھوڑ دیا اتو پیران نے جھپٹ کر ایک سوار کفار کو مار کر مرکب پر اسکے نشست کی
اور رفیع البخت کی طرف سے لڑنے لگا کفار کو قتل کرنے لگا اور ہر دروازہ بارگاہ پر ازراں فیل سر
تلوار کھینچے کھڑا تھا کہ قمیس سرمست لڑتا ہوا قریب ازراں کے پہونچا آواز دی کہ راستہ چھوڑ دے قمیس سرمست
پر ازراں نے تیغہ مارا قمیس سرمست نے وار اسکا خالی دیکر جو ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا تو ازراں کے دو ٹکڑے ہوئے
اسکے مرتے ہی تمام سرداران رفیع البخت نرغہ کرکے گرے اور قتل عام شروع کر دیا دیکھا امیر الملکان
نے کہ رنگ لڑائی کا بیڑھا ہو چلا ہو پشت بارگاہ کی طرف سے نکل بھاگا رفیع البخت بھی ساتھ ہی اسکے بارگاہ
سے باہر آئے اور اسکا تعاقب کیا یہاں نور الدہر نے صدہا کو کشتۂ شمشیر آبدار کیا جو سردار امیر الملکان
کو لیکر نکل گئے وہ تو بچے باقی ماندہ ہاتھ سے نور الدہر کے مارے گئے تمام بارگاہ خون سے لال ہو گئی اب
نور الدہر بھی بارگاہ سے باہر آئے دیکھا کہ قیامت برپا ہے دونوں لشکر اسطرح ملے ہوئے لڑ رہے ہیں کہ
یہ معلوم ہوتا ہے دو بادل ملے ہوئے برس رہے ہیں جیسے بارش سیروں کی ہو رہی ہے سر ہاتھ اور لوہ
کے گر رہے ہیں گویا برق شمشیر کا لپک رہا ہے بادل سیروں کے اڑ اڑ کر گرج رہے ہیں صحرا میں سیلاب خون
کا آیا ہوا ہے کشتی حیات طوفانی ہو رہی ہے بازو رزہ پوستوں کے جو کٹ کر گرے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مچھلیاں
جال میں پھنسی ہوئی پھڑک رہی ہیں سنگ فنا شناوری کرکے روحوں کو لنگر راہی سفر بنا رہا ہے

کچھوؤن کے تیرتے پھرتے ہین علم اسطرح گرے ہوئے ہین کہ معلوم ہوتا ہو جانورون کے مستول تیرتے
پھرتے ہین ہرطرف ہنگامہ دار وگیر برپا ہی بازار موت گرم ہی جانون کی فریاد سنی ہی سبزہ صحرا کا لالہ گون سو رہا ہی
کوئی گھوڑے لاشون کو روندتے پھرتے ہین ایسی حالت مین نورالدہر سے اور قمقام قوی تن سے سامنا
ہوا قمقام نے انکو پیدل دیکھکر گرز مارا نورالدہر نے وار اسکا خالی دیا کہ جھونک مین اوندھے منہ
ہیال مرکب پر آرہا نورالدہر نے گردن اسکی پکڑکر جھٹکا مارا کہ سر کے بل زمین پر گرا نورالدہر جست کرکے
اسکے مرکب پر سوار ہوئے اور قمقام کو آواز دی کہ اب تو پیدل ہو یا مین قمقام نے چاہا کہ مرکب کو پکڑ لون
کہ میرا مرکب اور دشمن کے زیر ران رہے نورالدہر نے اسکا ارادہ فاسد دیکھکر نیزہ مارا کہ سینہ پر
اسکے پڑا اور پشت کو توڑکر پار گذر گیا اب جو نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر زد کیا سر سے بلند کرکے
زمین پر مارا کہ استخوان اسکے پارہ پارہ ہوگئے اودھر رفیع البخت نے جو یہ شوکت اپنے دادا
کی دیکھی نہایت خوش ہوئے اور پکارے کہ سبحان اللہ اگر ایسے نہ ہوتے تو صاحبقران کیونکر مشہور
ہوتے اب رفیع البخت بھی قریب امیرالمکان کے پہونچ گئے اور آواز دی کہ باسش او گیرنا ہنجار مین
آپہونچا امیرالمکان نے کہا کہ او بندہ بے ادب کہان آتا ہی خبردار اپنے خداوند پر دست اندازی
نکرنا ورنہ اف کرونگا تو تو جلکر خاک سیاہ ہوجائیگا رفیع البخت نے کہا او گیر کیا بکتا ہی مین
ابھی تجکو راہی دوزخ کیے دیتا ہون یہ کہکر قریب پہونچ گئے دیکھا امیرالمکان نے کہ اب مفر ممکن
نہین ہی بسم اللہ کہکر تلوار ماری رفیع البخت نے جھکی دی کہ وار اسکی پٹ پڑی قبضہ مروڑکر تلوار چھین لی
اور کمر زنجیر کا بند پکڑکر اٹھا لیا نورالدہر نے شاباش اے حشم ہمدور کی آواز دی اور کہا کہ او فرزند مین بھی
آتا ہون اس ملعون کو چورنگ ہوائی کرنا یہ سنتے ہی رفیع البخت نے امیرالمکان کو اوچھالدیا اور
منتظر ہوئے کہ یہ گرنے لگے تو چورنگ کرون کہ لیکایک برق چمکی نورالدہر کی آنکھین اسکی جھپک گئین اور ایک پنجہ
پیدا ہوا کہ امیرالمکان کو لیکر نظرون سے پوشیدہ ہوگیا اور ایک آواز پیدا ہوئی کہ اے رفیع البخت اب
تمام عمر ڈھونڈھا کروگے تو اسکو نہ پاوگے یہ خداوند حقیقی کے پاس جاتا ہی یہ رنگ دیکھکر لشکر امیرالمکان
نے کہا کہ ہم کہان جائین سوا اسکے اور کچھ نہ بن پڑا کہ ان لوگون نے چادرین ہلانا شروع کرین اور آواز
امان بلند کی اور پکارنے لگے کہ بیشک خدائے نادیدہ برحق ہی اسوقت لاہور تیزگام اور ستر جلباک
خنجرگزار سے سامنا ہوگیا دونون نے نیچے کھینچے چمک چمک کر لڑنے لگے جب وہ وار کرتا ہی یہ جست
کرکے نکل جاتا ہی جب یہ وار کرتا ہی وہ جست کرکے نکل جاتا ہی اسی طرح لڑتے لڑتے پاون لاہور
تیزگام کا سہ سر پر پڑا اور لاہور گرا جلباک نے وقت کو غنیمت جانکر پنجہ مارا لاہور نے غلطک لگائی
اور لڑھکتا ہوا قریب جلباک خنجرگزار کے آگیا وار جلباک خنجرگزار کا تو خالی گیا لاہور نے وہین سے حلقے
کمند کے مارے کہ ساتون حلقے گردن مین جلباک خنجرگزار کے پڑگئے جھکا دیا کہ جلباک تو زمین پر گرا اور لاہور
نے اسکی چھاتی پر چڑھکے سر کاٹ لیا اودھر ستور الامان سنکر رفیع البخت و نورالدہر نے بھی ہاتھ روکا
دونون لشکر بھی علیحدہ ہوگئے رفیع البخت نے تختگاہ امیرالمکان پر قبضہ کیا اور سلیم جاہ وانیے مامون
کو میان کا حاکم مقرر کرکے ہرکارون کو برائے تلاش امیرالمکان روانہ کیا میان امراء و رؤسا شہر نورآگین
حاضر ہوئے نذرین گذرانین اور مذہب اسلام کو اختیار کیا بعد اسکے افسران فوج نے آکر عرض کی مہین

کیا حکم ہوتا ہی رفیع البخت نے کہا کہ اگر تمھین مذہب اسلام اختیار کرنا ہو اور ساتھ ہمارا دینا ہو تو
مثل سابق کے اپنے کو اس تخت کا ملازم جانو ورنہ جہان چاہو چلے جاؤ ان لوگون نے عرض کی کہ
ہم حضور کو چھوڑ کر کہان جائینگے یہ سب بھی مسلمان ہوئے اب تمام بتکدے منہدم کرا دیے گئے مسجدون
کی بنا پڑی سکہ نام پر بادشاہ اسلام سینے دارا سے بن دارا ب سمین زرہ کے خیالی ہوا اب شاہزادہ رفیع البخت
منتظر ہین کہ کسی ذریعہ سے پتا اسیر الامکان کا ملے تو جاکر اسکو قتل کرین یہی ترہ تھا بارگاہ مین
جلوہ افروز تھے سردارون کا مجمع تھا سلیم جادو بھی موجود تھے جبھی چوبدار نے آکر عرض کی کہ ایک مرد کوہی
نہایت سن رسیدہ باریاب ہونا چاہتا ہی اور کہتا ہی کہ مین چند زر دنیان کرونگا شاہزادہ نے فرمایا کہ بلالو
جسوقت وہ سامنے آیا سلام کیا شاہزادہ نے بیٹھنے کو اشارہ فرمایا ایک کرسی علحدہ بچھی ہوئی تھی یہ سلام
کرکے اس کرسی پر بیٹھ گیا رفیع البخت نے نام پوچھا اور سبب آنے کا دریافت کیا اس مرد معمر نے بیان
کیا کہ مجھکو ہامان کوہی کہتے ہین اس ملک سے قریب ایک کوہ واقع ہی ایک مدت سے وہی کوہ
میرا مسکن ہی بہت سے تغیرات دنیا کے مین نے دیکھے یہانتک کہ میری عمر سارے تھے تین سو برس
کی ہوئی اب زمانہ سفر ملک عدم کا نزدیک آگیا ہین نے زمانہ آپکے نانا صاحب تو ذرا اور تنگ نشین کا دیکھا
عجب مرد بزرگ تھے کہ انھون نے باوجود حکومت و ملک کے دنیا کو ترک کیا اور لباس کہنہ مین زندگی
اپنی بسر کردی اسکے بعد وہ وقت بھی دیکھا کہ سارین دریانشین نے جو ساحر زبردست سامری
وقت وجمشید زمانہ تھا آپکے نانا صاحب کو قتل کیا انکے خون ناحق سے دست و دامن کو آلودہ
کیا اور ملک ناوک فگن کو بھی کیا اور اپنے بیٹے کو وزیر گردانا سحر وساحری مین شہرہ آفاق کردیا یہ مشہور
تھا کہ بدیع الملک اس مقام کو فتح نہین کرسکتے بلکہ شاہزادہ رفیع البخت اپنے نانا کے خون ناحق کا
عوض لینگے ان تمام باتون کو اس ہامان کوہی نے اسطرح بیان کیا کہ اہل دربار بہ تن گوش ہوکر سننے
لگے اور اسکی خوش بیانی کی داد دیتے تھے رفیع البخت نے پوچھا کہ اے ہامان مقام سارین دریانشین
کے رہنے کا بیان کرو کہ کام چلے ان گذشتہ انسانون کے سننے سے سوا عبرت حاصل کرنے کے اور کوئی
فائدہ نہین ہی یہ سنکر ہامان کوہی نے عرض کی کہ سارین دریانشین دریا مین رہتا ہی آسے معلوم تھا کہ تو اسے
تو ذرا اور تنگ نشین کا اگر مجھکو قتل کریگا اور عوض اپنے نانا کے خون کا لیگا تو آپنے یہ انتظام کیا تھا کہ
امیر الامکان کو اس ملک کی خداوندی سپرد کرکے زنگار جادو کی حفاظت مین دیا تھا اور چند ساحرون کو
معین کیا تھا کہ انھون نے دربند بنا کر راستہ کو مسدود کیا تھا لہذا آپنے ان تمام مشکلات کو تو فتح کرلیا
لیکن مرحلہ نہایت سخت وہ دشوار ہی کہ محیط جادو دریر سارین دریانشین نے دریا سے سحر کا انتظام کیا ہی اور اسکی
جانب سے دیو سنگر جادو محافظ دریا ہی یہ دیو بھی ساحر زبردست ہی سحر اسکا یہ ہی کہ جسوقت دیو نعرہ مارتا ہی
تو شیر بھی تاب سماعت نہین لاسکتا ہی زہرہ آب ہوجاتے ہین تیسرے نعرہ کی آواز سنکر روح
قفس سے پرواز کر جاتی ہی کسکی مجال ہی کہ اسطرف جاسکے اور بفرض محال اگر وہان تک پہونچے
بھی اور دیو کو مار بھی ڈالے تو سامنا فوج خیالیان کا ہوگا جسوقت کشتیان اس دریا مین چھوڑی جائینگی
تو حباب پیدا ہونگے اور لپٹ کر کشتی کو غرق کردینگے لوگون کو ہلاک کرینگے دوسری جانب سے سنگر
مچھلیون کا پیدا ہوگا انکی بھی یہ خاصیت ہی کہ کشتیون کو غرق کردیتی ہین لوگون کو نگل جاتی ہین کیا ممکن ہی

کہ کوئی اُس دریا کو عبور کر سکے اور راستہ بھی وہان جانے کا سوا اُس خاکسار کے کسیکو معلوم نہین ہے لیکن اُسکے آگے مجھے بھی معلوم نہین ہے اور مین دوستانہ طور پر عرض کرتا ہون کہ حضور اُسطرف جانے کا قصد نفرمائین کہ انواع و اقسام کی بلاؤن کا سامنا ہوگا یہ سنکر سلیم جادو نے نعرہ آہ کا مارا اور رونے لگے رفیع البخت کی طرف دیکھکر کہا کہ اے فرزند اب اس ارادہ سے باز رہنا بہتر ہے دور کرو اور جانے دو منتقم حقیقی خود روز حشر انتظام لیگا یہ سنکر رفیع البخت نے کہا کہ اے ماموں جان آپ اسقدر پریشان کیون ہین جو خدا ہر روز قیامت سزا و جزا کا مختار ہے وہ اسوقت بھی مددگار ہے اگر اُسمین قدرت ہے تو ہمکو ضرور منظفر و منصور کریگا قبل ازین نرنگار جادو کی نسبت بھی آپکا یہی خیال تھا لیکن خداوند عالم نے فتحیاب کیا مین ضرور جاؤنگا آپ اسی مقام پر رہیے اور یہان کی حکومت کیجیے مین جاتا ہون اور اُس دریاے سحر کو عبور کرتا ہون سب کارخانہ سحر درہم و برہم کیے دیتا ہون سلیم جادو نے کہا اے فرزند یہ موقع جوانمردی و شجاعت کا نہین ہے وہان کسی پہلوان سے نہین لڑنا ہے جسسے اپنے زور بازو سے زیر کرلوگے وہ کارخانہ سحر کا ہے پرندے کے پر جلتے ہین بچپنے کو کام مند و بوڑھون کی نصیحت ہے سن لیا کرو رفیع البخت نے کہا قسم ہے پروردگار عالم کی کہ مین ضرور جاؤنگا اور اُس کافر خاسر کو مار کر اپنے نانا کے خون کا بدلا لونگا مین جو ارادہ کر چکا وہ کر چکا خداوند کریم کو زندگی ہماری منظور ہے تو وہ بچائیگا ورنہ ہمراہ نانا کے مرنا سے کا خون بھی اُس ملعون کی گردن پر ہوگا آپ اس امر مین زیادہ اصرار کرسکے اپنے سخن کو ضائع نفرمائین کہ دنیا سیری نظرون مین تیرہ و تار ہو رہی ہے سلیم جادو نے دیکھا کہ رفیع البخت کسیطرح نہ مانیگا انھون نے کہا بابا تمسے قسم ایسی کھائی کہ اب مین کچھ نہین کہہ سکتا ہون خداوند کریم تمھارے ارادے مین برکت دے اور تمکو منظفر و منصور کرے غضب کیا تمنے کہ قسم کھا بیٹھے وہان بڑے بڑے ساحر زبردست تو جا نہین سکتے چہ جائیکہ تم جیسا ساحر کہونکر پہونچ سکتا ہے ہان خداوند کریم مدد کرے اور تائید غیبی کی راہبری ہو تو شاید تم پہونچ جاؤ اور مین اپنی جان کو نہین ڈرتا ہون یہ خیال دل سے دور کردو مجھے تمھارا یہی خیال تھا جو منع کیا اسواسطے کہ اگر خدانخواستہ تمکو چشم زخم پہونچا تو مین ناوک فگن کو کیا منہ دکھاؤنگا وہ نہ کہین گی کہ تم ماموں کیسے تھے بھانجے کی حفاظت نہ کرسکے اپنی جان بچائی حالانکہ مرگ و زیست مین کوئی چارہ نہین ہے لیکن بیکوئی نہین دیکھتا مین تمھارے ساتھ ضرور چلون گا لیکن اتنی مہلت دو کہ مین ایک سو تیار کرلون شاید بکار آمد ہو یا تو ماموں نے تمھارے اپنی بھی جان دی اور یا مارا اُس ملعون کو رفیع البخت نے کہا مین نے اس نظر سے آپکو منع نہین کیا تھا کہ آپ ڈرتے ہین بلکہ اس لحاظ سے عرض کیا تھا کہ مین تو اسطرف جاؤنگا یہان ملک و ناموس کی حفاظت کون کریگا اس مقام پر بھی کسی نہ کسی کا رہنا ضرور ہے سلیم جادو نے کہا کہ ایا مرگ انبوہ جشنے دارد جب تم ہوئے تو ہمی سے کہا کرینگے اُسپہ قصد ہے تو سب ملکر چلو جو خدا دکھائے الحاصل ہاں کہی کو تو خلعت دیکر رخصت کیا اور کہدیا کہ اب جسوقت ہم دریاے سحر کی طرف چلنے لگین گے تو تمکو طلب کرلین گے تم ہمارے راہبری ہمیشہ ہو لینا اگرچہ بالفعل کوئی ضرورت نہین ہے لیکن حسب الطلب فوراً حاضر ہونا عرض کرنا اسلیے کہ سوا تمھارے ان مقامات کا واقفکار کوئی نہین ہے ایسا نہو کہ تم عرض کرو ہان کو ہی نے عرض کی کہ کیا طاقت ہے غلام کی کہ عدول حکمی کرے اگر حضور کے برخلاف ہوتا تو از خود اب کیون حاضر ہوتا اور حالات

مخفی بیان کرنا حضور اطمینان رکھین جسوقت حکمنامہ پہونچیگا فوراً حاضر ہونگا یا نان کو ہی
اور سطرف خوشی خوشی شاہزادہ کے حسن اخلاق وکرم کی تعریف کرتا ہوا اپنے کوہ کی جانب
روانہ ہوا اور یہان وہ صحبت برہم ہوئی بقول شاعر ؎ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
بوے گل سیر نہ دیدیم بہار آخر شد جو لوگ ابھی ایک مقام پر مجتمع تھے وہ پراگندہ ہوگئے ہر شخص اپنے
اپنے قیام گاہ کی طرف روانہ ہوا شاہزادہ نورالدہر اپنے خیمہ مین آئے رفیع النجت اپنے خیمہ کی طرف گئے
لیکن سلیم جادو جو اپنے خیمہ مین آئے انھون نے ملازمین کو بلاکر حکم دیا کہ شہر بھر کے سنجلدون کو جمع کرو کہ
مین اُن سے ایک خاص کام لینا ہو اسیوقت حسب الحکم لوگ روانہ ہوئے اور سنجلد تمام شہر کے آکر جمع
ہوے اور عرض کی کہ کیا حکم ہوتا ہے ہمسے کیا کام لیا جائیگا سلیم جادو نے کہا کہ مین چاہتا ہون تم سب مل کے
ایک بنگلہ چوبی فلان صحرا مین ہمارے واسطے تیار کرو جسمین پونے دو سو درجے ہون اور بالمدارج ایک درجہ
دوسرے سے دس خردی و بزرگی رکھتا ہو بنوانے کے وہ سب درجے مختلف طرح کے رنگ سے بنائے جائین اسکے لیئے
جسقدر روپیہ کہو تمکو دیا جاے اور سامان ہر قسم کا فراہم کردیا جائے سنجلدون نے جو جو چیزین طلب کین
وہ انکو سنگاری گئین اور جتنا روپیہ مانگا وہ انکو دیدیا گیا چنانچہ ان سب نے ملکر ایک روز مین بنگلہ
تیار کردیا اور دوسرے روز آسکی آرایش کا سامان فراہم کرکے آراستہ کردیا گیا شیشہ آلات وغیرہ
قرینے سے اسمین لگادیے گئے جیسا فرق اُن درجون کی خردی و بزرگی مین تھا اسیقدر امتیاز انکی آرایش
مین بھی کیا گیا جسوقت یہ بنگلہ تیار ہوگیا تو سلیم جادو نے اسباب عیش فراہم کرنا شروع کیا کچھ شراب
کی کنستیان کچھ سیر کچھ خم کچھ صراحیان وغیرہ ہر درجہ مین رکھین اور کباب وغیرہ کا انتظام کیا قسم
قسم کے کباب تیار کرکے حاضر کیے گئے بھانت بھانت کے کچھ خوک کچھ بچہ ہاے خوک جمع کیے بہت سے تاندنے لگیا
رائی سرسون کا لادانہ مال کنگنی بھٹ کمیتا کے بیج مدار کے پتے وغیرہ یہ سب چیزین فراہم کرکے
لوگون کو روانہ کیا اور قصبون اور قریون سے ڈھنگے ڈہرہ بجانے والے بلواکر بٹھائے اور جو
پندرہ کم سن عورتین کھار کی نا کتخدا جمع کین جب یہ سب سامان فراہم ہوچکا تو نام اُس بنگلہ کا حجرہ رکھا
قرار دیکر آپ اُس بنگلہ مین داخل ہوئے اسکے بعد تین روز تک اسی حجرہ مین کچھ اسم سحر پڑھتے رہے
گرد اُس مقام کے چوکیان سحر کی برائے حفاظت قائم کردی تھین حصار کھینچ دیے تھے کہ کوئی حریف
قصد کرے تو اندر تک نہ پہونچ سکے فوجین ہر چہار جانب محاصرہ کیے ہوئے پڑی تھین جب حمل
ٹھہرا تو سلیم جادو نے اُن سب عورتون کو ایک مقام پر جمع کیا اور ترسے ہوے آتشدان اور تاندے
پاس اپنے رکھکر بخور گوگل لوبان گندک مال کنگنی مدار کے پتے کالے دھتورے کے بیج وغیرہ کا
جلانا شروع کیا اور دھوان اُنکا حجرہ مین گھسا دھتورے اور ڈہرہ بجانے والون کو اشارہ کیا انھون نے
ڈھنڈورے بجانا شروع کیے اور جو چیزین ایسی موقعون پر گائی جاتی ہین وہ گانے لگے اور پکارنے لگے
کہ اے ماتا پتا کی پیدی اے لونا چمڑی اے ہنک ہنک دم غیشہ کی ماتا اے بھوت سی بھنوتی بیجا
سی ڈراونی چولیے کی سی لاونی کوئل ایسی کالی کوے ایسی سیاہ اپنے قدمون سے اس حجرہ
رونما کو سرفراز کرو اور جلوۂ جمال سے اس مکان پرنور کو تیرہ وتار کردیہ کہہ رہے تھے اور دھتورہ
کو پیٹ رہے تھے ڈہرہ زور زور سے بجا رہے تھے جسوقت رنگ جما تو ایک عورت اُن عورتون مین سے

سر ہلانے اور کھیلنے لگی دھوان جو گوگل لوبان وغیرہ کا بلند ہوتا تھا اسکو سونگھتے تھے اور تلقاریان
مارتے تھے بنا بنا کے بعد دیگرے سب عورتون کی ایک حالت ہوگئی کہ جھوم رہی تھین اور مست
ہلا رہی تھین گھنگھرون کے لٹکتے بازو ہلتے تھے اور شور مچا رہی تھین کہ سر سو بائی سکا ہر دلعزیز
کیپلین بہالی کا عجب طرح کا حال تھا کہ سیکو تن دسن کا ہوش نہ تھا کنواری لڑکیان مگر کسی طرح کا حجاب
انکو نہ تھا برہنہ کھڑی ناچ رہی تھین سلیم جادو یہ حال دیکھکر اپنے مقام سے اٹھے اور وہ عورت جسنے
پہلے گانا شروع کیا تھا اسکو سلام کرکے ہاتھ باندھ کر سامنے کھڑے ہوئے کہنے لگے معلوم ہوتا ہے
آپنے عرض اس خاکسار کی قبول فرمائی اور اس کا یا اخراں کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے روشن
و منور فرمایا کیا عنایت و مہربانی میرے حال پر کی ہے لونا چماری نے جواب دیا کہ ای سلیم جادو تمنے نہین دیکھا
کہ میری بھابجی دم غنیشہ بھی آئی ہے دیکھو وہ سامنے بیٹھی ہوئی ہے سلیم جادو نے اسکو بھی سلام کیا اب
یہ سب گانا سنتے ہین اور خوش ہو ہو کر جھومتے ہین بال کھلے ہوئے ہین کچھ پھول گیندے بھٹ کٹیا
مدار کے روندے پڑے ہین اور سامان نجس جمع ہو رہا ہے خوک بچون کو دوڑ دوڑ کے جھپٹکر کرتے ہین
خون نکلا جا رہا ہے اور سلیم جادو گو یہ ہین تیل وغیرہ ملنے کے سب پر چھڑک رہے ہین یہ سب آنکھین لال لال
کیے ہوئے خوش ہو رہے ہین اور آپس مین کہہ رہے ہین اور کہتے ہین کیا سامری یا جمشید اب تمارے انکے
بیان سے نکلے جاتے ہین یہ معلوم ہوا کہ شب تار مین جگنو چمک رہے ہین کیا تاب تھی کسی کی کہ اس ہیبت ناک منظر
کو دیکھ سکتا یہ سلیم جادو ہی کا جگرا تھا کہ بیٹھے سحر کر رہے تھے اور تماشا انکا دیکھ رہے تھے اور چند
سامری جو قریب انکے بیٹھے تھے وہ کہہ رہے تھے کہ آپ ہی کا یارا من تھا کہ ان چڑیلون کو بلا کر اپنے قابو مین
کیا آج طلسم روحانی کا تماشا دیکھا الحاصل یہ سب کھیل کر تھکین اور سست ہو کر بیٹھین سلیم جادو نے ان
سب کو شراب پلائی سور کے کباب کھلائے اور بجاے عطر کڑوا تیل انکے کپڑون مین ملا جب یہ سب کھا پی
کے سیر ہوئین تو سلیم جادو نے لونا چماری کے سامنے آکر ہاتھ باندھے اور گڑگڑا کر کہنے لگے کہ ای مائا مین نے
آپکو بہت تکلیف دی اور آپکو اپنے مصاحبون سمیت اس جلسہ روحانی مین بلایا آپنے اس ناچیز کو سرفراز
فرمایا مین آپکا ممنون و مشکور ہوا مگر امیدوار ہون کہ جہان آپ نے یہ زحمت گوارا کی ہے وہان تھوڑی زحمت
اور گوارا کیجیے کہ بانفضل تکلف مشکل آسان ہو لونا چماری نے کہا وہ کیا مشکل ہے بیان کرو سلیم جادو نے کہا
کہ مجھے راستہ دریاے محیط کا بتا دیجیے یہ سنکر لونا چماری ہنسی اور کہا او سلیم تجھے شرم نہین آتی کہ
تو خدا پرستون کیساتھ یہ کہکر مسخرہ پن کرتا ہے تو نے بہت سے بندگان خاص ہمارے قتل کیے اور
اب محیط جادو کے مارنے کی فکر مین ہے سلیم جادو نے کہا کہ آپ پر سب حال روشن ہے کہ میرے باپ کو
سامری دریا نشین نے بیگناہ قتل کیا پھر مین کیونکر اپنے باپ کے خون کا بدلہ اس سے نہ لون آپ ہی انصاف
کیجیے اور اگر مین خدا پرستون کا شریک نہ ہوتا تو یہ لوگ کیونکر پست ہوتے اور بند کسطرح شکست
ہو سکتے اب اگر آپکی مہربانی ہوگی تو مین اپنے باپ کے خون کا معاوضہ اس سے لونگا ورنہ مجبوری
ہے اگر آپکے یہان بھی ظلم رہا اور کوئی عدل و انصاف نہین ہے تو مین سی سے سر ہی پیٹ کر بیٹھ رہونگا
ہر چہ آید بسر من یا نصیب جسطرح آپنے اس محض کے باپ کو مارڈالا ہے مجھے بھی مار ڈالیگا یہ کہکر سلیم جادو
آنکھون مین آنسو بھر لائے اور گردن جھکا کر خاموش ہو رہے جسوقت لونا چماری نے انکو ملول دیکھا تو پکاری

کہ ہر چند یہ عرض تیری قابل قبول نہین ہے مگر فقیر تو نے رہا طلب کیا ہے اسواسطے تجھپر رحم آتا ہے
کہ تین روز سے تو نے سخت تکلیف اٹھائی ہے بڑی محنت و مشقت کر یا ہے اور لوگون کو بڑی مشکل
سے بلا یا ہے اسی لیے کہ راہ دریاے محیط کی معلوم ہو جائے اب تجھپر بھی شرم آتی ہے کہ تجھسے
خیر اب تجھے بتا یا جاتا ہے اسے سن اور یاد رکھ جسوقت تو بابان کو لیکر طیار ہوگا
پر دریاے محیط کے تجکو پہونچا دیگا جسوقت لوگون سے دریا کے پہونچنا تو بھر جادو سحر یاد کر کے اسپر
سوار ہونا اور بحرہ کو دریا سے لیجانا فوج بابان اور سنگدلیان کا انتظام تو خود کر سکتا ہے اسکا دوسرے
بتانے کی کوئی ضرورت نہین ہے ہان جسوقت تو بیچ دریا مین پہونچیگا تو ایک مقام پر بہت سے ناگ پھن
نظر آئینگی وہ خزانہ دریاے محیط کا ہے اس مقام سے چار شاخین پانی کے باہر نکلتے ہین اور چار طرف بہتے
ہین ایک سمت جانب مشرق روانہ ہے اور دوسری جانب مغرب تیسرا جانب جنوب چوتھا جانب
شمال وہان سے جو پانی اوبلتا ہے وہ اسیطرح چار سو بقسیم ہو جاتا ہے وہی راستہ دریاے محیط کا ہے بس
تجھے چاہیئے کہ اسم یاد کرے کنکر ایک سحر تعلیم کیا جب سلیم جادو نے وہ اسم سحر یاد کر لیا تو لونا چماری نے کہا
کہ اس اسم کو گولہ فولادی پر پڑھکے دم کرنا اور اسے گرداب پر مارنا گرداب پڑتے ہی پانی پھٹنے لگا اور بلبلہ
زمین کا نظر آئیگا تجکو چاہیئے کہ ذرا سا توقف نکرنا فوراً اپنے کو اسی راستہ سے زمین پر پہونچانا اگر ذرا بھی عرصہ ہوا
تو پانی پھر ملجائیگا اور تو غرق ہو جائیگا پھر تیرا بچنا محال ہے اور اگر پاؤن تیرے زمین سے اٹھنا ہو گئے تو پھر دریا
کا وقت جاتا رہیگا یہ کنکر لونا چماری خاموش ہوئی سلیم جادو نے کہا کہ یہ تو حضور کی بدولت معلوم ہو گیا لیکن
سنا ہے کہ پہلے طلسم دیو سنگدل جادو کا درپیش ہوگا سنا ہے کہ وہ ایسی چیخ مارتا ہے کہ پردے کان کے پھٹ جاتے ہین اور
انسان کیا بنی جان بھی اسکی آواز سے بیدم ہو جاتے ہین اسکا علاج تو بتا دیجیے یہ سنکر اسنے دو چار بان اپنی
لٹ سے توڑ کر سلیم جادو کو دیے اور کہا کہ ان باتون کو بخاطر تمام اپنے پاس رکھنا جسوقت دیو سنگدل جادو
سامنا ہو تو ان بالون کو بجاے تمام طلیل پر چڑھا کر غلہ دیو سنگدل کو مارنا مگر کس وقت جبکہ وہ دہن اپنا کھولے
اور چیخ مارنے کا قصد کرے ادھر دہن اسکا کھلے ادھر تو غلہ اسکے دہن مین داخل ہو غلہ دہن مین پڑتے ہی دیو
اف کریگا اور شدہ دہن سے اسکے بھڑکا اٹھی پر گریگا کہ تن بدن مین اسکے آگ لگ جائیگی اور دیو چیختا ہوا
بھاگے گا مگر فرار پائیگا اور اسی آگ مین جلکر خاک ہو جائیگا یہ کنکر اسنے کہا کہ بس اب ہم جاتے ہین یہ کہتے ہی
سب تو رخصت ہو گئین وہ حلیۂ روحانی برخاست ہو گیا اور وہ عورتین جو کھیل رہی تھین بیہوش ہو کر
گرین بعد تھوڑی دیر کے انکو ہوش آیا سلیم جادو حضرت مین شاہزادہ نوراللہر اور رفیع البخت کی
حاضر ہوئے اور رفیع البخت سے کہا کہ اے فرزند دلبند مین نے تیا دریاے محیط کا تو سب دریافت
کر لیا اب تم یہان رہو مین جاتا ہون اور مار کر محیط جادو کو بہت جلد آتا ہون یہ سنکر رفیع البخت نے کہا
کہ ماموں جان آپ تو محیط جادو کو قتل کیجیے مگر مین ساریق دریانشین کو مارونگا اور بیڑا اسکے مجھے قرار آئیگا
سلیم جادو یہ سنکر خاموش ہو رہے اور بحرہ کی تیاری کا حکم دیا بحرہ تیار ہونے لگا نورالدہر نے یہ کیفیت دیکھکر
رفیع البخت سے کہا کہ اے فرزند تم اسی مقام پر ٹھہرو مین جاتا ہون اور اس ملعون کو داخل جہنم کر کے آتا ہون
رفیع البخت نے عرض کی کہ حضور ایسا قصد فرمائین وہ میرے نانا کا قاتل ہے مین ضرور اس ملعون کو ماروں گا
آپ اسی مقام پر حکومت کیجیے تاکہ انتظام شہر کا درست رہے بعد گفتگو کے بسیار نورالدہر رفیع البخت

لیے ہوئے خیمہ ملکہ ناوک فگن مین آئے اور کہا کہ تم اپنے فرزند کو سمجھا دو کہ یہ اپنے ارادہ سے باز رہے مین
جانا ہون اور ساریں دریا نشین کو سزا سے سقول دیتا ہون انکا جانا مناسب نہین ہی سنا ہی کہ وہ مقام
محنت ہی اگر وشمن انکے ہلاک ہوئے تو گھر یا گھر کا چراغ گل ہو گیا اور اگر مین مارا جاؤنگا تو کوئی اندیشہ
کی بات نہین ہی اسلیے کہ میرے مرنے کی کئی دن مین تینون نیتہ گذر چکے پھر تو سات برس گذری جوانی
پیری ہوئی اشکار ہی ۔ اب خبیث پچھلی رات کا کیا اعتبار ہی ۔ اگر یہ زندہ رہینگے تو پھر کوئی
تدبیر کرینگے اور ساریں ملکون کو داخل جہنم کرینگے اور اگر خدا نخواستہ کچھ نوعد گر ہوا تو ہم جیتے
جی مرجائینگے رفیع البخت نے عرض کی کہ اے والدہ مہربان آپ ہی انصاف فرمائین کہ اگر مین
حضور کو جانے دون اور خود اجتناب کرون تو زمانہ مجھکو کیا کہیگا اب وہ زمانہ ہی کہ آپ راحت
وآرام مین زندگی بسر کرین آپکے اعضا تکلیف برداشت کرنے کے لایق نہین مین لوگر تو یہ حجت
ہو رہی ہی اور ملکہ ناوک فگن عجب شکنجہ مین پھنسی ہوئی ہی نہ نگلتے بنتا ہی کہ فرزند کو جانے دے
اور خسرو کے نہ یہ ممکن ہی کہ خسرو کو جانے دے اور فرزند کو روکے کیونکہ اس بدنامی کا خیال ہی
کہ اگر فرزند کو روکونگی تو یہ خبر سنکر شوہر بھی رنجیدہ ہوگا اور کہیگا کہ تجھکو فرزند اپنا عزیز
ہوا اور باپ کا ہمارے خیال نہ کیا یہ اسی تشویش مین بیٹھی تھی کہ سلیم جادو آئے اور عرض کرنے لگے
کہ آپ انکے بھی بزرگ ہین اور میرے بھی اب جو مین عرض کرون اسے منظور فرمائیے اسواسطے کہ یہ
اسرار طلسمی ہی اسمین ہمہ کا دخل نہین ہی فتاح اس طلسم کا یہی فرزند ہی اسی کے ہاتھ سے
قضا ساریون دریا نشینون کی ہی دوسرے کے ہاتھ سے وہ ہرگز قتل نہ ہوگا اپکا جانا بے سود ہوگا اب
آپ اسی مقام پر تشریف رکھین اور اسکے کام کا انتظام کرین بہو کے سر پر ہاتھ رکھین اور ہم جانبازون
کے حق مین دعا فرمائیے رہین خدا نے چاہا تو ہم دونون کی ضرور قبول فرمائیگا اسلیے کہ آپ مقبول درگاہ ایزدی
ہین ہمین فتح نصیب ہوگی اور ہم آکر قدمبوسی حاصل کرینگے یہ سنکر نورالدہر خاموش ہو رہے اور
سلیم نے رفیع البخت کو اجازت دیدی غرضکہ جب وہ روز آیا کہ بجرہ تیار ہو گیا اور سب سامان سفر
درست ہو گیا تو سلیم جادو نے ماں کو بھی اطلاع دی کہ اب ہم دریاے محیط کی طرف جاتے
ہین لہذا تمکو چاہیئے کہ بہت جلد اپنے کو ہم تک پہونچاؤ جسوقت یہ پیام مہالمان کو ہی کو پہونچا یہ بھی
حاضر ہوا سلیم جادو رخصت ہوئے ملکہ ناوک فگن بھائی کو گلے سے لگا کر رونے لگی سلیم جادو بھی رونے
لگے دیر تک یہی ہنگامہ رہا بعد اسکے رفیع البخت بھی ماں سے رخصت ہوئے ناوک فگن نے انکو بھی
گلے سے لگایا اور امام ضامن بلاد پران دونون ماموں بھانجون کے باندھا اور سلیم جلوہ سے چلتے
وقت کہا کہ بھائی یہ فرزند نشانی اس بیدولت کی اور سہارا بہادری زندگی کا ہی اور نہایت منچلا ہی ذرا اسکی
طرف سے ہوشیار اور باخبر رہنا ایسا نہ ہو کہ یہ بے محل جرأت کر بیٹھے سلیم جادو نے کہا کہ حافظ حقیقی
نگہبانی کرنے والا ہی ہمارا اور اسکا خدا نگہبان ہی جس خدا نے اتنے مرحلے فتح کرا دیے وہ اس مشکل کو بھی حل
کریگا یہ کہکر رفیع البخت کو ساتھ لیے ہوئے خیمہ سے باہر آئے رفیع البخت نے ہتیار لگائے مرکب پر
سوار ہوئے بجرہ چھکڑے پر رکھوا لیا گیا اور سب جانب دریاے محیط روانہ ہوئے نورالدہر جوش
محبت مین دور تک پہونچانے آئے آخر رفیع البخت نے قسمین دیکر انکو رخصت کیا اب بقیہ سامان سفر

رفیع البخت اور سلیم جادو وہ ہامان کوہی چلے ہامان راستہ بتاتا جاتا تھا اور یہ لوگ اسی
راہبری پر چلے جاتے تھے راستے مین عجب عجب طرح کے صحرا اور بیابان پیش آے کہ
جہان کوسون پانی ممکن نہ تھا ہامان کوہی اگر ہمراہ نہ ہوتا تو یہ لوگ بسبب نادا قفیت کے پیاسون
کے مارے مرجاتے بس منزل پر پانی ممکن ہوتا تھا تو ہامان بتا دیتا تھا کہ اب آگے کئی منزل تک
پانی نہ ملیگا اتنا پانی بھر لیا جاے جو کئی روز کو کافی ہو جاے حسب ہدایت ہامان کوہی ہر مقام پر
پانی بھر لیا جاتا تھا غرضکہ بعد طے مراحل و قطع منازل ساتوین روز ایک صحراے پر بہار نظر آیا کہ تعریف
اسکی بیان سے باہر ہی تمام صحرا رشک گلستان ارم تھا عجب طرح کے درخت لگے ہوے تھے
اور پھول انواع و اقسام کے کھلے ہوے تھے میوے گوناگون لگے ہوے تھے شاخین بار
گل و ثمر سے خمیدہ ہو رہی تھین گویا سجدہ معبود کو گردن جھکا رہی تھین اور شکر چمن آراے جہان
بجا لا رہی تھین طائر بیٹھے ہوے بزبان بیزبانی حمد و ثناے خلاق سبحانی مین مصروف تھے
لور الیمین خوش فعلیان کر رہے تھے اس شاخ سے اس شاخ پر اور اس شاخ سے اس
شاخ پر اڑ کر آتے تھے شاہزادہ رفیع البخت اور سلیم جادو سیر صحرا کرتے ہوے چلے جاتے تھے
کہ دور سے پانی لہرین مارتا ہوا نظر آیا ہامان کوہی نے انکو عرض کی کہ دیکھیے وہ سامنے دریاے
محیط معلوم ہوتا ہے رفیع البخت اسی دریا کی طرف متوجہ ہوے اور سلیم جادو بھی چلے جسوقت یہ ماموں
بھانجے کنارے دریاے محیط کے پہونچے تو رفیع البخت نے قصد کیا کہ گھوڑا دریا مین ڈالدون
سلیم جادو نے کہا ہان ہاں دیکھو ایسا قصد نہ کرنا یہ کون سی حماقت ہے کیا اسے بھی تم کوئی معمولی دریا سمجھے
ہوے ہو دریاے سحر ہے پانی اسکا زہریلی خاصیت رکھتا ہے اگر گھوڑا دریا مین ڈالدوگے تو مع مرکب
خود بھی پانی ہو کر بہ جاوگے یہ سنکر رفیع البخت رکے اور کہا سون جان اگر آپ نہ روکتے تو مین ضرور
کود پڑتا اب سلیم جادو نے پردہ ہاے سحر اس بجرہ پر ڈالے اور بجرہ کا سب سامان درست کر کے
اسکو مثل حجلۂ عروس شب اول کے آراستہ کیا اور بسم اللہ کہکر بجرہ کو دریا مین چھوڑا اور یہ شعر در زبان
کیا ؎ درین دریاے بے پایان درین طوفان شور افزا ؎ دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرساہا ؎
پھر اسکے خود بجرہ پر سوار ہوے اور رفیع البخت کو بٹھایا ہامان کوہی سے کہا کہ اب تم اسی مقام پر قیام کرو
اور مرکب شاہزادہ رفیع البخت کی حفاظت کرو جسوقت یہ دریا طے ہو جائے تو تمکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم
فتحیاب ہوے اور محیط جادو ملا گیا ورنہ ہماری خبر شاہزادہ لونسا لدیر کو پہونچا دینا ہامان کوہی تو
اس مقام پر ٹھہرا اور بجرہ بہتا ہوا دریا مین چلا اور دریا مین علامت طوفان کی سی پیدا ہوئی ہوا زور
و شور سے چلی اور پردے بجرہ کے اڑنے لگے سلیم جادو نے کچھ اسم سحر پڑھنا شروع کیا جبتک
سلیم جادو اسم پڑھتے رہے عجب طرح کا تلاطم برپا رہا بجرہ تہلکہ مین تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ اب غرق ہو جائیگا
جسوقت سلیم جادو نے اسم سحر تمام کیا اور انگلی سے اشارہ کیا وہ طوفان برطرف ہوا اور بجرہ قائم
ہوا اور بہ کر چلا تھوڑی دور پہونچا ہوگا کہ دریا مین عزعزا ہٹ سی پیدا ہوئی اور حباب ابھرنے لگے پانی
پر چھوٹے چھوٹے خیمہ نصب معلوم ہوتے تھے عجب عجب طرح کے رنگ ان حبابون کے تھے کوئی
سرخ کوئی سبز کوئی زرد کوئی زنگاری کوئی سیاہ کوئی عبیری غرض یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک چمن کھلا ہوا ہے

اب وہ سیل حبابون کی کشتی کی طرف چلی سلیم جادو نے جلدی سے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور کچھ سوئیان نکھی بھر کے نکالین اور کچھ اسم سحر پڑھنا شروع کیا جسوقت وہ حباب قریب بجرہ کے پہونچے اور چاہا کہ کر اکر بجارون کا نکالین اور کشتی کو غرق کردین سلیم نے نکھا سوئیان کا حبابون پر پھینک مارا دیکھا کہ وہ سب پھوٹ پھوٹ کر اپنے حال زار پر رونے لگے اور باد یہ نوردیان فنا ہوگئے اور بے ثباتی دنیا کا پتہ دینے لگے سب ہر ایک نمایش کو دیکھا جب آنکھ کھلی کچھ بھی تو نہ تھا ؛ ؛ ہستی ہی حباب بحر فنا اس دم کا بھروسا کوئی نہین ہزار حبابون کی فوج نے شکست کھائی اور سنگ مچھلیون کا پیدا ہوا اور بجرہ کی طرف چلا دیکھا سلیم جادو اور رفیع البخت نے کہ دریا مین آگ سی لگی ہوئی ہی مچھلیان سرخ سرخ ترچھی ہوئی چلی آتی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ دریا مین شعلہ بھڑک رہے ہین یہ دیکھتے ہی سلیم جادو نے جلدی سے کوئی اسم سحر پڑھکر دستک دی اور آواز دی کہ ای ماہی خوار جادو یہی وقت تمھارے آنے کا ہی یہ کہنا تھا کہ ہوا نے تند چلی اور ایک پتلہ جال ہاتھ مین لیے ہوئے پیدا ہوا اور سامنے سلیم جادو کے آکر عرض کی کہ کیا حکم ہوتا ہی سلیم جادو نے کہا کہ یہ شکار تمھارے واسطے موجود ہی مچھلیون کو پکڑو اور لقمہ کرو یہ سنکر ماہی خوار جادو نے گرد بجرے کے جال پھیلا دیا اور مچھلیان تڑپ تڑپ کر بجرے کی طرف چلنے لگین جو مچھلی قریب پہونچی وہ جال مین پھنسکر پھڑکنے لگی تھوڑے عرصہ مین جال بھر گیا ماہی خوار جادو نے ان تمام مچھلیون کو چن چن کر کھانا شروع کیا جسوقت جال خالی ہوگیا پھر جال لگا دیا وہ ہزار بارہ سو مچھلیان تھین ماہی خوار جادو سبکو پکڑ کر کھا گیا اور سلیم جادو سے رخصت ہوکر روانہ ہوا جہان سے آیا تھا وہان چلا گیا شاہزادہ رفیع البخت نے اپنے ماموں سلیم جادو کی نہایت تعریف کی اور کہا کہ ماموں جان اسمین شک نہین کہ علم سحر وساحری مین آپ یکتاے روزگار ہین مگر اس مہم کے فتح ہوجانے کے بعد سحر سے توبہ کر لیجیے گا کہ یہ نہایت خراب چیز ہی اسمین وہ آمور کرنا پڑتے ہین جو سراسر شرع کے خلاف ہین اور کفر مین داخل ہین الحاصل سلیم جادو کوئی جواب نہین دیتے اسلیے کہ یہ مقام نہایت خوفناک ہی اسوجہ سے برابر اسم سحر پڑھتے چلے جاتے ہین اور ایک آدھ حباب یا کوئی مچھلی منظر آجاتی ہی تو اسے مٹا دیتے ہین صبح موج پر مچھلی خود کباب ہو جاتی ہی لیکن سلیم جادو دل مین سوچ رہے ہین کہ جسوقت اس مقام پر پہونچین گے جہان کہ ناند پڑتی ہی اور پانی وہان کا شق ہوگا تو یقین ہی کہ رفیع البخت پانی مین کودنے سے رکے گا مین جلدی سے کود پڑون گا اور تنہا ہو کر کام کو انجام دونگا اور بہتر بھی ہوگا اسلیے کہ وہ مقام خطرناک ہی اگر یہ بچا لے تو بہتر ہی نہین معلوم کیا ہو کیا نہ ہو جسوقت کشتی قریب پہونچے گی تو پانی کا زور کشتی کو شہر نے نہ دیگا مین کود جاؤنگا کشتی انکو لیکر کہین کی کہین پہونچ جائیگی یہ تو اس خیال مین ہین اور رفیع البخت اس سوچ مین ہین کہ ماموں سے پہلے مین کود پڑون الحاصل جاتے جاتے کشتی اس مقام پر پہونچی جہان کہ ناند پڑتی تھی تہ پر سے پانی ابل ابل کر ہر چہار طرف تقسیم ہو رہا تھا وہان وہ زور تھا پانی کا کہ العظمۃ للہ کیا تاب و طاقت تھی کشتی کی کہ اس جگہ ٹھہر جائے سلیم جادو نے بہت سے سحر کر کے کشتی مین لنگر تیم کیے جب جا کے کشتی رکی اور اس چہار موجہ پر قائم ہوئی موجین ستون ہوگئین اور سطح آب سطح زمین ہوگیا اب جادو نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور گولہ

فولادی جھولی سے نکالکر گولے پر کچھ اسم سحر دم کیا اور پانی پر مارا گولہ پڑتے ہی تراقے کی صدا پیدا
ہوئی اور پانی شق ہوا زمین نظر آئی یہ دیکھتے ہی جب تک سلیم جادو کودین کودین یہ منہ سے بحر شجاعت
جھم سے کود پڑا ساتھ ہی سلیم جادو بھی کود پڑے اور کچھ اسم سحر پڑھتے ہوئے چلے کہ ایک دیوار
آہنی ان دونوں ماموں بھانجوں کا محاصرہ کیے رہی پانی کو انکی طرف بڑھنے سے روکا یہاں تک
کہ پاؤں ان دونوں کے زمین سے آشنا ہوئے اب جو دیکھا تو ایک صحرائے لق و دق ہی اور سامنے
ایک قلعہ معلوم ہوتا ہی دروازۂ قلعہ پر ایک دیو سر جھاڑ منہ پہاڑ کھڑا بلبلین سمجھا رہا ہی تلواریان لگا رہا
ہی جیسے ہی نظر دیو کی رفیع البخت اور سلیم جادو پر پڑی پکارا کہ او مردم سیاہ سر سپید دندان تو یہانتک
پہونچگیا کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر ان دونون کی طرف بڑھا ادھر سے سلیم جادو اور رفیع البخت
بڑھے اب ادھر سے تو دیو چلاتا ہوا اور ادھر ان ماموں بھانجون میں محبت ہو رہی ہی سلیم جادو تو
کہتے ہین کہ او فرزند مجھے اس سے لڑنے دو اور رفیع البخت کہہ رہے ہین کہ ماموں جان یہ میرا شکار
ہی آخر کار دیو نے چیخ مارنے کا قصد کیا بس فوراً سلیم جادو نے غلہ مارا کہ منہ میں دیو سنگر کے در آیا
اور دیو دیو اشتہار نتی ہوکر جلگیا لیکن دوسری روایت اس فقیر سراپا تقصیر نے اپنے استاد
میر انعظم علی صاحب داستان گو سے اسطرح سنی ہی کہ جسوقت دیو سنگر نے دیکھا کہ یہ دونون آپسمین
محبت کر رہے ہین تو اسنے خیال کیا کہ اپنے جگر کے ٹکڑون کو دونون کو اٹھا کر منہ میں رکھ لینا چاہیے ایک
دانہ ہی گرم ہو جائیگی سحر کرونگا تو یہ ہیرون کا ٹکڑا ہو جائینگے لہذا سحر کی کوئی ضرورت نہین ہی یہ سوچ کر دیو
جھپٹکر دیو بڑھا تھا کہ رفیع البخت ماموں سے جیسے ہی دیو نے ہاتھ بڑھایا اور چاہا کہ رفیع البخت کو منہ میں رکھ لے انھون نے
ہاتھ اٹھا کر مروڑا اور ہاتھون انگلیان دیو سنگر کی توڑ ڈالین دیو نے کہا او آدمزاد تو اسقدر سخت معلوم
ہوتا ہی خیر تجھے زندہ نہ چھوڑونگا مار کر کھاؤنگا یہ کہکر دیو نے اپنا منھ کھولا اور چیخ مارنے کا قصد کیا تھا کہ
رفیع البخت نے گرز اپنا منہ میں دیو کے دیدیا اسنے چاہا کہ گرز کو چبا لون دانت جو مارتا ہی تو رفیع البخت
نے جھٹکا دیا دانت دیو کے ٹوٹکے منہ سے خون جاری ہوا پھک کر خون اوگلنے لگا رفیع البخت
نے شاخ اسکی پکڑکر جو زور کیا تو کھینچ لائے اور ٹانگا مار کر اسکو چت کیا اور چیر کر پھینک دیا اسکے مرتے ہی
طوفان عظیم برپا ہوا خاک اور ریگ استہاری برف باری ہوا کی سیر بشور کرتے رہے جسوقت لاش
اسکی پھیر پھر کر مردہ ہو گئی تو آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام سن سنگر جادو بود حسبت مردیم و جاندادیم و بطلب
خود نرسیدیم اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا کہ دیو سنگر دو کیا ہوا پڑا ہی سلیم جادو نے بہت تعریف کی کہ او
فرزند واقعی تو لائق صاحبقرانی ہی سہ این کار از آید و مردان چنین کنند پسبحان اللہ کیون نہ
تم کسکے فرزند اور کسکے جگر بند ہو باپ تمھارے کیسے ماموں کیسے پردادا کیسے ہین پھر تمھاری جرأت و ہمت
مین کیا شک ہی یہ کہکر گلے لگایا اور اب یہ دونون ماموں بھانجے قلعہ کی طرف متوجہ ہوئے دروازہ قلعہ کا
بند تھا کیونکہ نگہبان اس قلعہ کا یہی دیو سنگر تھا اہل قلعہ کو اطمینان تھا کہ جبتک یہ نہ مریگا دیو سنگر
ہی اسکا کام تمام کریگا پھر تھین زیادہ ہوشیاری کی کیا ضرورت ہی لیکن جسوقت دیو سنگر مارا گیا تو اہل قلعہ
آگاہ ہوئے اور چلے کہ اب فکر کرنا چاہیے یہ کون شخص آیا ہی جسنے دیو سنگر سے ساحر کو مارا اب ادھر سے
تو یہ ساحر چلے آتے ہین اور ادھر سے رفیع البخت اور سلیم جادو قریب دروازۂ قلعہ کے پہونچے سلیم جادو نے

گولہ فولادی جھولی سے نکالا اور کچھ اسم سحر پڑھنے لگے کہ بھانک توڑ کر داخل قلعہ ہوں یہان رفیع البخت کو اپنے زور بازو پر گھمنڈ ہو انھون نے کہا کہ ماموں جان یہ کام بھی آپکا نہین بلکہ میرا ہی دیکھیے مین ابھی اس بھانک کو گرائے دیتا ہون یہ بول نہین سکتے اسلیے کہ شغول سحر خوانی ہین رفیع البخت نے جھپٹ کر گرز مارا کہ بھانک قلعہ کا ٹوٹا اور ادھر ادھر کر جو گرتا ہی تو کئی سو ساحر دب کر ہلاک ہوئے کہ اسطرف دروازے کے انکا ہجوم تھا اور یہ قصد کر رہے تھے کہ بھانک کھونکر نکلے اور حریف سے سامنا کرین بھانک جو ٹوٹکر انپر گرا تو یہ سب ہلاک ہوئے سلیم جادو مسکرا کر رہگئے اب دونون ماموں بھانجے داخل قلعہ ہوئے ساحرون نے جو انکو آتے دیکھا گولے تڑخ تارنج تگ تینغہ سحر وغیرہ پکڑ پکڑ کر انکی طرف چلے اور ہر طرف سے سحر کی بوچھار ہونے لگی رفیع البخت نے بھی تلوار کھینچی اور ساحرون پر گرے جب تک وہ سحر کرین کرین انھون نے قتل کرنا شروع کیا یہان سلیم جادو نے وہی گولا فولادی جو بھانک توڑنے کے واسطے تیار کیا تھا ان ساحرون پر کھینچ مارا گولہ گرتے ہی عجیب طرح کا ہنگامہ برپا ہوا کہ وہ گولہ پھٹا تڑاقے کی صدا بلند ہوئی سیکڑون ساحرون کے کلیجے پھٹ گئے اور وہ ہلاک ہوئے بعد اسکے اس گولے سے ہزارہا شرارے پیدا ہوئے اور چمک چمک کر ساحرون پر گرنے لگے ساحر جلنے اور مرنے لگے شور گیر و دار بلند ہوا اب سلیم جادو رفیع البخت کی حفاظت بھی کرتے جاتے ہین اور لڑتے بھی جاتے ہین جو حربہ ہاے سحر ادھر آتے ہین وہ رد ہو جاتے ہین اور سلیم کا سحر کون رد کر سکتا ہی ایک قیامت برپا ہوا اسی عالم مین ان ساحرون نے راہ گریز اختیار کی اور فرار پر قرار لیا اور ان دونون بہادرون نے تعاقب کیا اب آگے آگے تو ساحر بھاگتے چلے جاتے ہین اور پیچھے پیچھے سلیم جادو اور رفیع البخت چلے جاتے ہین تیر و نیزہ رکھ لیا ہی ساحر شور کر رہے ہین کہ دھائی ہی شہر جادو کی کہ یکایک ایک مقام پر چند درخت نظر آئے ساحر تو درختون کے اس پار نکل گئے اور سلیم جادو مع رفیع البخت قریب درختون کے پہونچکر ٹھٹکے رفیع البخت سے سلیم جادو نے کہا کہ او فرزند کسیاب آگے نہ بڑھو کہ یہ درخت بھی سحر کے معلوم ہوتے ہین یہ کہنا تھا کہ دیکھا ایک پھل درخت سے زمین پر گرا اور وہ شق ہوا اسمین سے ایک ساحر پیدا ہوا اور اسنے نعرہ کیا کہ ہم شہر جادو کے گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر رود یہ کہکر کچھ اسم سحر پڑھنا شروع کیا عجیب طرح کا تھرا اس ساحر کا ہوا کہ جسقدر درختان سرو و صنوبر و شمشاد وغیرہ اسکے ساختہ سحر ہین انکی خاصیت یہ ہی کہ لشکر حریف کو دیکھکر اپنے مقام سے نقل و حرکت کرتے ہین اور جاکر لشکر حریف پر گرتے ہین عجب طرح کا سناٹا ان درختون سے پیدا ہوتا ہی اور کھڑکھڑاہٹ پتون کی اسقدر بھیانک ہوتی ہی کہ اگر دیو بھی ہو تو ذہرہ آب ہو جائے غرضکہ جسپر وہ درخت گرتے ہین وہ خاک سیاہ ہو جاتا ہی لشکر کے لشکر ان درختون سے تباہ و برباد ہو جاتے ہین چنانچہ اسوقت بھی کتنے سلیم جادو اور رفیع البخت کو جو اسطرف آتے دیکھا کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی فورا درختون نے اپنے مقام سے نقل و حرکت کی اور جڑون سے اکھڑ اکھڑ کر رفیع البخت اور سلیم جادو کی طرف چلے اور وہی سناٹا اور پتون کی کھڑکھڑاہٹ پیدا ہوئی سلیم جادو نے جلدی سے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور کچھ اسم سحر پڑھکر چند دانے ماش کے اسم سحر پڑھکر مارے کہ ان تمام درختون مین آگ لگ گئی اور دھڑ دھڑ جلنے لگے تمام درخت مانند شعلان چراغ

جلنے لگے تمام صحرا آتش بار ہو گیا درخت آتشبازی کی طرح جلنے لگے سلیم جادو نے پھر کچھ اسم سحر پڑھا اور چند دانے ہاتھ کے اور مارے کہ وہ شعلے بھڑک بھڑک کر لشکر ثمر جادو کی طرف چلے اور ایک شعلہ ثمر جادو کا دامنگیر ہوا ثمر جادو نے جلدی سے کچھ اسم سحر پڑھکر زبان مین نشتر دیا اور خون چلو مین لیکر اُن شعلون پر مارا کہ سب شعلے تھم گئے سلیم جادو نے ان کی کہ ایک شعلہ دہن سے انکے نکلا اور اُن شعلون پر گرا اور سب شعلون کو لپیٹ کر ثمر جادو کی طرف لیچلا اب یہ حالت ہے کہ کبھی شعلے آگے بڑھتے ہین کبھی تھم جاتے ہین دونون طرف سے قیامت کے سحر ہو رہے ہین لیکن شعلے ہر مرتبہ ہمراہیان ثمر جادو کے نخل ہستی کو جلا دیتے ہین حزمن جان کو پھونک دیتے ہین آخرکار ثمر جادو نے جھولی سحر کی خالی کی تمام ترنج و نارنج سحر کھینچ مارے جب اسفیار سحر تمام ہو گئے تو یہ بھاگا اور سلیم جادو نے اشارہ کیا شعلون نے اسکا تعاقب کیا اور پیچھے ثمر جادو کے پیچھے ہر چند ثمر جادو نے بچنا چاہا مگر ممکن نہ ہوا شعلون نے ہر چہار طرف سے ثمر جادو کو گھیر لیا اور کپڑون مین آگ لگ گئی اور کپڑون سے جسم مین آگ لگی پھونکنا شروع کیا ثمر جادو جلنے لگا سارا بدن دریا نشین کی محنت کا یہ پھل ملا کہ مانند نخل چنار خشک کے جلکر خاک ہو گیا اور اسکے ہمراہی فی النار واصل ہو گئے بڑی دیر تک اندھی چلی خاک اڑا کی ہیر شور مچاتے رہے کہ کشتی ہمارا نام من ثمر جادو بود حیف مردم رجانداریم بمطلب خود نرسیدیم جسوقت لاش ثمر جادو کی سرد ہو گئی اور ہیر شور مچاکر چلے گئے تو روشنی ہوئی وہ تاریکی جو ثمر جادو کے مرنے سے ہر چہار جانب چھائی ہوئی تھی برطرف ہو گئی تو دیکھا کہ عجب عجب نادر و خوشنما عمارتین بنی ہوئی ہین کبھی نظر سے نگذری تھین شاہزادہ رفیع البخت نے پوچھا کہ یہ کسکا مسکن ہے سلیم جادو نے بیان کیا کہ ای فرزندیہ مقام ساریتن دریا نشین کے رہنے کا ہے بس یہ سنتے ہی رفیع البخت اس طرف بڑھے اور کہا کہ ابھی جاکر ملعون کو مارے ڈالتا ہون مگر سلیم جادو نے منع کیا اور کہا کہ بابا یہ بہت بڑا ساحر ہے اور بادشاہ ہے لاکھون ساحر اسکے مطیع و منقاد ہین اس سے مقابلہ کرنا آسان نہین ہے ذرا توقف کرو دیکھو تو پردۂ غیب سے کیا ظہور مین آتا ہے اگر جلدی کرو گے تو کام خراب جائیگا اور صدمے بلا ہو گے لہذا بہتر یہ ہے کہ وقت بھی کم رہگیا ہے شام ہونے کو ہے رات اسی مقام پر بسر کرو صبح کو دیکھا جائیگا ساریتن کی ہوشیاری مشہور عالم ہے اور انتظام ملک اسکا تمام سلاطین کے ممالک سے بہتر ہے بھلا اور تمھاری ماں کو اسنے پرورش کیا ہے اور اپنی دختر کو تمھاری ماں کا وزیر کر دیا ہے اور ہمیشہ ملوکون کی نہایت عزت و حرمت کی ہے اسپر دفعۃً حملہ کرنا مناسب وقت نہین اور حکمت عملی کے خلاف ہے اگر توقف کرو گے تو سلسلہ نامہ و پیام کا شروع ہو جائیگا شاید اس سے کوئی نیک نتیجہ نکلے یہ سنکر رفیع البخت خاموش تو ہو رہے مگر سلیم جادو سے کہا کہ ہمارے ساتھ کوئی سامان نہین ہے نہ خیمہ ہے نہ بارگاہ نہ خادم نہ خدمتگار نہ فرش نہ بستر آخر رات کیونکر بسر ہو گی سلیم جادو نے کہا تم اطمینان رکھو ہو تمھارے واسطے ہر سامان ہر مقام پر مہیا ہو سکتا ہے اطمینان رکھو اور تماشا دیکھو کہ ابھی جنگل مین منگل نظر آئیگا اور سب کچھ مہیا ہو جائیگا یہ کہکر سلیم جادو ایک مقام پر بیٹھ گئے اور کچھ اسم سحر پڑھنا شروع کیا کوئی گھڑی بھر کے بعد وہ اسم تمام ہو گیا اب سلیم جادو نے دہنی طرف پھر کر دیکھا اور آواز دی کہ ای خادمان قدیم حاضر ہو کہ وقت تھاری نوکری کا آگیا یہ کہکر دستکسوی دیکھا کہ جانب صحرا سے گرد

اوڑی اور جسوقت دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا تو دل گرد سے دو سو آدمی پیدا ہوئے ایک بارگاہ چھتر دن پر بار کی ہوئی اُنکے ہمراہ تھی تمام سامان آسایش بارگاہ کا قلی فرش فروش جھاڑ مردنگ کنول جھالے مسند مسہری وغیرہ ہمراہ تھے ان لوگون نے اگر بارگاہ برپا کی سب سامان درست کیے بعد اُسکے سلیم جادو نے بائین طرف دیکھا اور آواز دی کہ اے لشکر سحر یہی وقت ہے تمھارے آنے کا اور مدد کرنے کا یہ کہنا تھا کہ گرد اوڑی اور چالیس ہزار سوار پیدا ہوئے اور آکر قدمبوسی سلیم جادو کی حاصل کی سلیم جادو نے رفیع البخت سے کہا کہ میکر خیمہ بین ارام سے مجھو رات آسایش کے ساتھ گذار و صبح کو دیکھا جائیگا یہ کہکر رفیع البخت کو ساتھ لیا اور داخل بارگاہ ہوئے دیکھا رفیع البخت نے کہ عجب بارگاہ ہے اور طرفہ آرایش ہے دنگل کرسیان قرینے سے لگی ہوئی ہین خادم و خدمتگار سب موجود ہین رفیع البخت نے اپنے ماموں کی نہایت تعریف کی اور کہا کہ آپنے سب سامان بیشبہ طور پر اپنے ہمراہ رکھتے ہین جہان ضرورت ہوتی ہر چیز مہیا ہوگئی پھر آپکو کسی سامان ظاہری کے ساتھ رکھنے کی کیا ضرورت ہے اب یہ تو راحت و آرام کے ساتھ یہان بیٹھے ہین لیکن کچھ حال بارگاہ ساریں دریانشین کا گذارش ہوتا ہے کہ جسوقت سے تمہارے مارنے کی خبر پہونچی اور یہ معلوم ہوا کہ سلیم جادو اپنے بھانجے رفیع البخت کو ساتھ لیے ہوئے خوض خون ناحق پدر کا لینے کو آیا ہے اسنے دریا عبور کیا دیو سنگر اور ثمر جادو کو مارا اب سامنے خیمہ زن ہے یہ سنکر ساریں دریانشین نہایت پریشان ہوا اور محیط جادو کی طرف دیکھکر کہنا یہ کیا حصار تمنے قایم کیا تھا کہ دشمن یہانتک پہونچگیا محیط جادو نے کہا کہ سلیم کی یہ لیاقت نہ تھی کہ وہ اس حصار مین راستہ پیدا کر سکتا نہین معلوم کسطرح اور کسکی مدد سے اس مقام تک پہونچا اور دیو سنگر اور ثمر جادو قابل مقابلہ سلیم جادو نہ تھے جو اُس سے عہدہ برآ ہو سکتے انھون نے حق نمک ادا کیا اور جان نثاری کی مگر کچھ اندیشہ نہ کیجیے بسطرح سلیم جادو نے ثمر جادو کو چلا دیا ہے اسیطرح مین سلیم جادو کو پھونک دونگا وہ پھوکرا ہے اسمے تیز ہی کیا ہے برسون علم سحر مین نے اسکو تعلیم کیا ہے اور ابھی زندگی بھر تپا سکتا ہون اول تو جسوقت سامنا میرا ہوگا وہ قصد مقابلہ بھی نہ کریگا ساریں دریانشین نے کہا کہ اے محیط جادو اے وزیر خوش تدبیر یہ سب کچھ ہے مگر اُسکے ساتھ دوسری بلا ہے اُسکو کون ٹالیگا محیط نے کہا وہ بلا کون ساریں دریانشین نے کہا کہ رفیع البخت بھانجا سلیم جادو کا میرا قاتل ہے اور وہ سلیم جادو کے ہمراہ یہان آیا ہے مجھے اسکی جانب سے بہت بڑا اندیشہ ہے محیط جادو نے کہا آپ بادشاہ ساحران ہوکر ایک طفل دست و پا سے خوف کرتے ہین اگر وہ قاتل ہے تو آپکا میرا کیا کر سکتا ہے گھڑی بھر مین اسکو پھونک دونگا بالفعل مین ایک نامہ سلیم جادو کے نام لکھتا ہون وہ شاگرد ہے میرا یقین ہے کہ کہنا میرا مان لیگا اور نوبت جنگ و جدال کی نہ آئیگی اور اگر سمجھانے سے نہ مانے گا تو خیر دیکھا جائیگا یہ کہکر محیط جادو نے ایک نامہ بنام سلیم جادو تحریر کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے سلیم جادو تم سمجھے فرزند ہو کہ مین نے علم سحر و ساحری تمکو تعلیم کیا ہے کچھ حق میرا تمپر ضرور ہے اسکا عوض مین یہ چاہتا ہون کہ تم قتل ساریں دریانشین سے باز رہو اور پلٹ جاؤ ورنہ تمکو تمھارے خون سے ہاتھ بھرنا ہوگا کہ مین خود بادشاہ ہون اور اب اس خیال کو دل سے دفع کرو کہ اسنے ہمارے باپ کو قتل کیا ہے تو ہم بھی اسے قتل کرین اسواسطے کہ دنیا مین ایسا بہت کچھ ہوتا رہتا ہے انسان جہان اپنی عافیت

نہ دیکھے وہ کام کرے نہ یہ کہ اپنے ہاتھون مبتلائے بلا ہو یہ مضمون لکھکر جلاجل جادو کو دیا
اور پاس سلیم جادو کے روانہ کیا جسوقت خبر سلیم جادو کو پہونچی کہ فرستادہ محیط جادو آتا ہی
تو سلیم جادو نے بلا لیا تا در بارگاہ استقبال کو آئے اور نہایت عزت و حرمت سے جلاجل جادو
کو بٹھایا اور جام شراب دعوت مین پیش کیا جلاجل جادو نے جام پیکر پیغام نامہ دار کی آواز دی
سلیم جادو نے نامہ طلب کیا جلاجل جادو نے نامہ دیا سلیم جادو نے نامہ کی بھی نہایت تکریم کی
اور کہا کہ اے جلاجل جادو انجام اس نامہ و پیام کا خدا نکرے اور مجھے بے ادبانہ کلام اپنے
استاد سے کرنا پڑین جلاجل جادو نے کہا کرا کیا ہی ہوگا اسلیے کہ آپ اسم با مسمی ہین نہایت سلیم الطبع
ہین اور محیط جادو مرد جہاندیدہ ہین یقین ہی کہ صورت صلح پیدا ہو جائے سلیم نے چکے سے
بسم اللہ کہکر نامہ کھولا اور پڑھا لکھا تھا کہ اے سلیم جادو بہتر ہی کہ اس ارادہ سے باز رہو اور واپس
چلے جاؤ کیونکہ تم خوب جانتے ہین شکوہ ہون ساریق جادو کا اور وزیر خوش تدبیر اسکا کہلاتا ہون
اپنی زندگی مین رائیگان نہ آنے دونگا اور تم وہی ہو جو ابھی کل کی بات ہی کہ مجھ سے سحر سیکھتے تھے اور
اب بھی من تمکو زندگی بھر تعلیم کر سکتا ہون تم مجھ سے کیا مقابلہ کر سکوگے یقین ہی کہ مارے جاؤگے
مجھے بھی افسوس ہوگا ہر چند کہ مین تمکو بہت دوست رکھتا ہون مگر اس معاملہ مین ساریق ہی کا
شریک ہون اسلیے کہ وہ دلی نعمت میرا ہی یہ مضمون دیکھکر سلیم جادو نے رفیع البخت کی جانب دیکھا
رفیع البخت نے کہا جو مناسب ہو وہ جواب تحریر کر دیجیے سلیم جادو نے کہا کہ اے فرزند تمھاری رائے
بھی شریک ہونا ضرور ہی رفیع البخت نے کہا کہ آپ لکھدیجیے مین مجبور ہون کہ رفیع البخت کو صلح
منظور نہین وہ کہتے ہین کہ مین اپنے نانا کے خون کا بدلہ ضرور لونگا ہان یہ ہو سکتا ہی کہ اس
معاملہ مین آپ دخل دین اور نہ مین رفیع البخت کو اور ساریق کو انکے حال پر چھوڑ دیجیے جو خدا
دکھائے یہ سنکر سلیم جادو مسکرائے اور جواب نامہ محیط جادو کا تحریر کیا بعد القاب و آداب
بزرگانہ کے لکھا کہ اسمین شک نہین کہ تعمیل ارشاد آپکی ہر طرح مجھپر واجب ہی کہ آپ باپ کی جگہ ہین
مثل مشہور ہی کہ من تعلم حرفاً فہو مولاہ مگر مین اس امر مین مجبور ہون کہ قصاص خون پدر ساریق سے
نہ لون کیونکر ہو سکتا ہی کہ باپ مارا جائے اور بیٹا اسکے قاتلون سے دوستی پیدا کرے آپ ہی انصاف
کیجیے کہ زمانہ کیا کہیگا اور بالفرض مین اس معاملہ سے دست بردار بھی ہو جاؤن تو رفیع البخت
نہ مانینگے کہ انکے نانا کو اسنے قتل کیا ہی وہ نانا کے خون کا بدلہ ضرور لینگے اور جسطرح آپ
شرکت ساریق دریانشین سے دست بردار نہین ہو سکتے اسیطرح مین شرکت رفیع البخت سے
کنارہ کشی نہین کر سکتا ہون اگر مین رفیع البخت کا شریک نہونگا اور زندہ پلٹ جاؤنگا تو بہن کو
اپنی کیا منہ دکھاؤن گا لہذا اس امر کو تقدیر کے حوالے کیجیے اور خدا پر چھوڑ دیجیے جو خدا کریگا
وہ ہوگا یہ جواب تحریر کر کے جلاجل جادو کے حوالے کیا اور رخصت کیا جلاجل جادو
بخوشی جواب نامہ محیط جادو کا لیکر پاس محیط جادو کے آیا اور نامہ پیش کیا محیط جادو سلیم نامہ کو
پڑھا تمام اراکین دولت اور ساریق دریانشین اور امیر المکان وغیرہ ان سب نے سنا لیکن محیط جادو
کو نہایت غصہ آیا کہ اس چھوکرے نے کیسا میرے نانا کو بیرحمی سے مارا جائیگا اور ہاتھ سے میرے مارا جائیگا

یہ کہکر وہین بیٹھے بیٹھے اسنے کچھ اسم سحر پڑھنا شروع کیا اور اقصی نار کو چاک کرکے اڑا دیا
کردہ کاغذ کے ٹکڑے لکھ ہاے لبر بکر بلند ہونا شروع ہوئے اور اسمان پر پھیلنے لگے اور
آن واحد مین تمام لشکر بارگاہ سلیم جادو پر محیط ہو گئے اور بارش اُن سے شروع ہوئی یہان
سلیم جادو واقف ہین کہ محیط جادو بہت بڑا ساحر ہو جسطرح امیر الملکان کی خداوندی زنگار جادو
کے بھروسے پر تھی اسیطرح ساریق دریانشین کی سلطنت محیط جادو کے بھروسے پر ہو اگر محیط جادو
پاجاتا تو وہ بھر مین سلطنت چھین لیتا گرچونکہ شیوہ اسکا محسن کشی نہین ہو اسوجہ سے ہمیشہ اپنے
ملوکشاہ کا مطیع و فرمانبردار رہا رفیع البخت نے دیکھا رنگ رُخ سلیم جادو کا متغیر ہو اور چہرہ سے
آثار تردد ظاہر ہین پوچھا کہ ماموں جان اسوقت مین آپکو نہایت پریشان دیکھتا ہون آیا اسکا
کیا سبب ہو سلیم جادو نے کہا بیٹا تم نہین جانتے ہو کہ محیط جادو کون شخص ہو مین نے جواب نامہ کا
تمھارے حفظ مراتب کے خیال سے دیکر نہین لکھا اسکا نتیجہ اچھا نہ ہوگا یقین ہو کہ صبح بھی نہ ہونے پائیگی
اور کوئی نہ کوئی فساد برپا ہوگا رفیع البخت نے کہا کہ اگر آپکو خوف ہے تو آپ تشریف لیجا ییجے مین
سمجھ لونگا سلیم جادو نے کہا مجھے اپنی جان کا خوف نہین ہو زیادہ تر تمھارا ہی خیال ہو کہ تم علم سحر و
ساحری سے بالکل بے بہرہ ہو ایسا نہ ہو کہ کسی بلا مین مبتلا ہو جا ییے مین تو دو ایک مقابلہ تک ٹھہر سکتا ہون
ہرچند کہ انجام میرا ابھی گرفتاری ہو لیکن تم ایک دم بھی نہین روک سکتے رفیع البخت نے کہا کہ جب انجام
دونون کا ایکسا ہی معلوم ہوتا ہو تو پھر طرف بالکل بیکار ہو یہی ذکر تھا کہ لوگون نے آکر فریاد کی کہ ابر
چھایا ہوا ہو اور ہوا سے سرد چل رہی ہو کہ ہاتھ پاؤن اینٹھے جاتے ہین قوت اندر ہی اندر سلب ہوئی جاتی
ہو سلیم جادو نے کہا خدا خیر کرے ہنوز یہ کوئی انتظام نکرنے پائے تھے کہ دیکھا جسقدر فوج تھی اور
جتنے خادم و خدمتگار تھے سب عجیب و حرکت ہو گئے جسکے سلیم جادو پکارتے ہین وہ جواب نہین دیتا
سب اپاہج کی طرح پڑے ہوئے ہین صرف آنکھین جھپک رہی ہین زبانون مین جواب دینے کی طاقت
نہین یہ حالت دیکھکر سلیم جادو ہوم خانہ مین گئے اور کچھ پہل روی اسکے نکالکر رکھے اُنپر اسم سحر
دم کرکے پانی کے چھینٹے مارنا شروع کیے کہ وہ ٹکڑے روئی کے بلند ہوئے اور ہر چہار طرف پھیلنے
لگے تھوڑے عرصہ مین جو ابر چھایا ہوا تھا وہ تو فنا ہو گیا اور یہ ابر تمام لشکر پر محیط ہو کر برسنے لگا
یہ معلوم ہوا کہ سوکھے دھانون پانی پڑ گیا جسپر ایک بوند گری وہ اچھا ہو گیا ہاتھ پاؤن مین حرکت پیدا
ہوئی کسالت دھو گئی قوت آگئی دم بھر مین پھر وہی چہل پہل ہو گئی اب سلیم جادو نے اپنی ایک بڑے
خیمہ مین اپنے لشکر پر شامیانہ کے قائم کیا اور آپ بارگاہ مین آکر بیٹھے رفیع البخت نے بہت تعریف
کی اور کہا کہ آپ تو کہتے تھے کہ مین محیط جادو سے سحر مین کم ہون پھر آپ نے اُسکا سحر کیونکر رد کیا معلوم
ہوا کہ آپ کے مزاج مین انکسار بہت ہو جب ہی خداوند کریم نے آپکو فتوت سرفرازی بخشی ہو
اور ساحران عالم سے ممتاز گردانا ہو جسوقت زنگار جادو سے مقابلہ ہوا تھا اسوقت بھی آپ ایسا ہی
کچھ ارشاد فرماتے تھے لیکن ایسی مردی و مردانگی کے ساتھ سر میدان اُسکو مارا کہ کارزن
کے حوصلے پست کر دیے اب بھی خداوند کریم آپکو فتح یاب کریگا یہ سنکر سلیم جادو نے ایک آہ سرد
بھری اور کہا اے فرزند تم نادان ہو ان حالات سے ناواقف ہو حقیقت حال یہ ہی ہو کہ مین

بیان کرتا ہون اور فتح و شکست یہ خداوند عالم کے اختیار مین ہی تمھارا اقبال تھا کہ زنگار جادو میرے ہاتھ سے مارے گئے ورنہ میری کوئی حقیقت اسکے سامنے نہ تھی اور یہ محیط جادو اسکا بھی اُستاد ہی وہ امیر الملکان کے محافظ جان تھے اور یہ ساریق کا محافظ جان ہی مگر کوئی اندیشہ نہین کہ وہ قادر مطلق سب طرح کی قدرت رکھتا ہی اگر چاہے تو ایک پشہ کو فیل پر مسلط کردے یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اور وہان ساریق دریا نشین نہایت پریشان ہی کیونکہ اسکو علم سحر سے معلوم ہو چکا ہی کہ سلیم بخت میرا قاتل ہی جلاجل جادو کا سالار لشکر اسکا ہی سامنے بیٹھا ہی اور محیط جادو تخت کے ایک پایہ پر قبضہ کیے ہوئے بیٹھا ہی سب ارکین دولت حاضرین دمسدم کی خبر پہونچ رہی ہی جسوقت ابر سحر محیط نے لشکر سلیم جادو کو گھیر لیا ہی اسکی خبر بھی پہونچی تھی اور جبکہ سلیم جادو اس سحر کو مٹا کر اپنے سحر سے سکو حالت اصلی پر لائے یہ خبر بھی ساریق نے سنی محیط جادو کی طرف دیکھکر کہا کہ ہمین معلوم ہو گیا تم سلیم جادو کا کچھ نہین کر سکتے ہو پہلے تو وہ اژدر حصار سحر کے چلا آیا اور تمھین خبر بھی نہ ہوئی بعد اسکے اُسنے سحر کو رد کر دیا ہی سمجھ میدان جنگ مین بھی ہوگا ان خیالات کو دور کرو کہ سلیم شاگرد میرا ہی مثل مشہور ہی کہ نہ کرتا اُستاد کرتا شاگرد ممکن ہی کہ اُسنے چلہ کشی کر کر کے قوت اپنی بڑھائی ہو یہ تو محنت اور سمجھ پر موقوف ہی تمھین بھی معلوم ہی کہ سلیم ابتدائے زمانہ طفولیت سے نہایت سلیم الطبع ہی اور نہایت سنجیدہ ہی اُسکے ساتھ کے تلمیذ پاتے اُسکا مقابلہ نہین کر سکتے حالانکہ سب ایک ہی اُستاد کے شاگرد تھے مگر سلیم جادو سب پر فوق لیگیا یہ سب اُسکی محنت اور ریاضت کا ثمرہ تھا پہلے ہی آزمایش مین آپنے تمھاری شیخی کرکری کردی تمکو چاہیئے تھا کہ کام خالی دہاؤ مین نکال لیجاتے وہ بھی سمجھتا کہ یہ میرا اُستاد ہی اور مین شاگرد ہون جانے اُستاد خالی گو مین نے ترقی کی ہی مگر اُستاد پھر اُستاد ہی الیاد ہو کہ مین مقابلہ مین مغلوب ہون اور اب یہ اندیشہ اُسکے دل سے دور ہو گیا اور وہ اچھی طرح جان گیا کہ اُستاد میرا سمجھ کر نہین سکتے اب وہ کیا مارے گا یہ کلمات محیط جادو کو نہایت ناگوار ہوئے اور در بار سے اُٹھکر اپنے مکان کو چلا گیا لیکن دل مین یہ تہیہ کر لیا کہ اگر سر میدان ایک سحر مین سلیم جادو کا مع رفیع البخت خاتمہ کر دیا تو نام اپنا محیط جادو نہ رکھا اور اب بغیر سلیم جادو کو مارے ہوئے ساریق کو منہ نہ دکھاؤن گا نہ کوئی جواب دونگا اور بعد صبح استعفا داخل کر دونگا کہ مجھسے نوکری اُنکی منظور نہین ایسی سرکار مین رہنا برا ہی جہان اپنی وقعت نہ رہے اور ذلت کا سامنا ہو یہ سوچکر ہوم خانہ مین داخل ہوا اور سامان سحر جگا لیے اور تیار کرنے کا سامان فراہم کر لیے مصروف اسم خوانی ہوا یہ تو یہان سحر جگانے مین مصروف ہی اور وہان ساریق دریا نشین سے جلاجل جادو سے کہا کہ وزیر اعظم تو بڑھاپے مین سٹھیا گئے ہین اور اپنے سامنے کسیکو موجود نہین جانتے ہین یہ خیال نہ کیجیے گا کہ سلیم جادو اب وہی سلیم ہی جو سامنے کھیلا کرتا تھا محیط جادو اسکا کچھ کر نہین سکتے ہین اگر مقابلہ کرینگے تو کیا بنائینگے پر سون تو وہ قابو مین نہین آنے والا ہی یہ سب وقت برابر ہوتے ہین آگے آپکے سر ہو جائیگی کرنی پر کوئی ساتھ نہین دیتا ہی موقت یہ دیکھینگے کہ مین سلیم جادو کا کچھ نہین کر سکتا ہون تو منہ چھپائینگے اس سے بہتر یہ ہی کہ جہانتک ہو سکے سلیم سے نامہ و پیام کر کے صلح کر لیجیے

ساریں ایسا گھبرایا ہوا تھا کہ اسنے پسند کیا اور کہا کہ تم میری طرف سے گفتگو سلیم جادو
سے کرو اور جو راہ صلح کی ہو وہ پیدا کرو مجھے ہر طرح منظور ہے جلا جل جادو نے کہا بہت
خوب اور یہ اُسی وقت خدمت سلیم جادو میں پھر روانہ ہوا وہاں سلیم جادو نے یہ
اہتمام کیا ہے کہ مہری رفیع البخت کی اندر بارگاہ کے بچھوا دی ہے اور کہا ہے کہ اے فرزند تم ایسے
مقام پر آرام کرو تاکہ میں تمھاری حفاظت بھی کرتا رہوں اور اپنی بھی میں آج کی شب سوؤنگا
کہ ایک مدت سے بیدار ہو چکی ہے افسوس کہ اُستاد نے بغیر اطلاع دھوکے میں سحر کرکے میرے
لشکر کو تباہ کرنا چاہا تھا مگر خیر شکر خدا کا ہے کہ میں نے اُس بلا کو دفع کیا رفیع البخت نے کہا
کہ ماموں جان پہر بھر میں سوؤں اور آپ حفاظت کریں پہر بھر آپ آرام کریں میں حفاظت کروں
سلیم جادو ہنسے اور کہا کہ اے فرزند اسکی ضرورت نہیں ہے تم میری حفاظت کیونکر کروگے یہ کام ساحر کا
ہے یہی ذکر تھا کہ خبردار نے آکر بیان کیا جلا جل جادو پھر آتا ہے اور اب کی پھر پیام ساریں جادو
کا لایا ہے سلیم جادو نے جلا جل کی توقیر پہلے مرتبہ سے بھی زیادہ کی اور نہایت عزت و
حرمت سے لاکر بٹھایا کہ اب کے یہ بادشاہ کا ایلچی ہوکر آیا ہے اور علاوہ اسکے ساریں جادو
بھی سلیم کی نہایت عزت کرتا ہے جس وقت جلا جل جادو آکر بیٹھا جام شراب ناب گردش میں آیا جلا
جام اسنے پیا جس وقت دماغ اسکا بادۂ ناب سے گرم ہوا کہا کہ سفیر نامہ دار سلیم جادو نے کہا
لائیے نامہ دیجیے جلا جل جادو نے کہا کہ نامہ میں فرد ہوں تجھی کو نامہ سمجھئے بادشاہ نے کوئی
تحریر نہیں دی ہے بلکہ مجھے مختار کر دیا ہے کہ جو فیصلہ میں کروں بادشاہ اُسی پر کاربند ہوگا سلیم جادو
نے کہا پھر آپ بیان کیجیے کہ آپکا کیا مقصد ہے جلا جل جادو نے کہا کہ اے سلیم جادو مجھے تمسے نہایت
محبت ہے جسمیں دریا ہوکر پیام سلام کر رہا ہوں کہ کسی طرح صلح ہو جائے اور جنگ کی نوبت
نہ آنے پائے ورنہ تم جانتے ہو کہ میں ساریں جادو کا سپہ سالار ہوں مجھے کیا ضرورت تھی کہ میں بیان
در بیان دوڑا آتا سلیم جادو نے کہا کہ ہاں سچ ہے مگر آپ اپنا مقصد تو بیان کیجیے جلا جل جادو نے
کہا کہ مقصد میرا یہ ہے کہ آپ ساریں جادو سے صلح کر لیجیے اور جنگ نہ کیجیے اسلیے کہ اگر ساریں جادو
آپکے باپ کا قاتل ہے تو اسکا محسن بھی ہے کیا آپ بھول گئے کہ اسنے آپکو کسطرح پرورش کیا اگر
اُسی زمانہ میں وہ آپکو قتل کر ڈالتا تو یہ دن کیونکر نصیب ہوتا اور کب اس قابل ہوتے کہ اس سے
مقابلہ کرنے کو آتے پس بہتر یہ ہے کہ لڑائی کا قصہ نہ کیجیے جنگ دوسرا وار کیا معلوم فتح کسکی ہو اسوقت
بادشاہ ہر طرح دب رہا ہے اگر صلح کیجیے گا تو ہر طرح حسب دلخواہ ہو جائیگی اور اگر جنگ آغاز ہو گئی
تو یہ سمجھ لیجیے کہ ایک محیط جادو آپکے لیے بہت ہے اور ایک میں آپکے تمام لشکر کے واسطے کافی
ہوں سلیم جادو نے کہا کہ اے جلا جل جادو یہ سب صحیح ہے مگر میں اپنے فعل کا مختار ہوں دوسرے
کے قول پر تیار نہیں ہوں یہ شاہزادہ رفیع البخت تمھارے سامنے موجود ہیں انھیں سمجھاؤ اگر یہ
منظور کر لیں تو مجھے پہلے منظور ہے اب جلا جل جادو رفیع البخت کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ آپ کیا ارشاد
فرماتے ہیں رفیع البخت نے کہا کہ میں کسی طرح ساریں کا احسان مند نہیں مجھے رعایت کرنے کی کیا
ضرورت ہے میں ساریں سے اپنے نانا کے خون کا بدلہ ضرور لونگا اگر وہ یہ ثابت کرتا ہے کہ میں نے خود انکو

قتل نہین کیا بلکہ دوسرے شخص کا قتل تھا تو یہ بھی عذر تسلیم کے قابل نہین ہی اسلیے کہ
قاتل سے عوض اُسکے خون کا لیا ہوتا لیکن عوض خون نہ لینے سے ثابت ہوتا ہی کہ اُسنے خون
ناحق مین اسی کی صلاح شامل تھی چونکہ تم مہمان ہو اور ایک غیر شخص ہو مہمان کی تو قیر ہر گھر
واجب و لازم جانتے ہین لہذا تمھاری خاطر اور تمھاری سفارش سے اتنا ہو سکتا ہی کہ اگر سارین جادو
معذرت کرے اور امیر المکان اور محیط جادو کو اسیر کرکے بھیجدے تو ہم تعرض نہ کرینگے اور
چلے جائینگے ورنہ بغیر سارین کو مارے ہوئے ہرگز قرار نہ لینگے یہ پیام کر شاہزادہ عالی مراتب
کا بھیجکر جلاجل جادو رخصت ہوا چلتے وقت رفیع البخت نے اسکو نہایت گران بہا خلعت عنایت
فرمایا جلاجل جادو اخلاق شاہزادہ رفیع البخت دیکھکر نہایت خوش ہوا اور تعریفین کرتا ہوا
خدمت مین سارین و دربانشین کی پہونچا اور تمام حال مفصل بیان کیا اخلاق رفیع البخت کی
بیحد تعریف کی اور کہا یہ بات کہی ہی کہ اگر آپ محیط جادو اور امیر المکان کو گرفتار کرکے میرے
پاس بھیجدین تو مین آپکے قتل سے ماذون ہونگا ورنہ ممکن نہین سارین جادو نے کہا کہ اگر
تمنے ان لوگون کو گرفتار کرکے انکے سپرد بھی کیا اور پھر بھی وہ میرے قتل سے دست بردار
نہ ہوئے تو کیا ہوگا ایک تو اپنے فرزند کو خود قتل کروانا گرفتار بلا کرنا بھی کیا کم ہی اور
ساتھ اسکے وزیر اعظم کو بھی بیگناہ اسیر بلا کرنا کسقدر میری رسوائی و بدنامی کا باعث
ہوگا اور پھر اسکے بعد اگر اُسنے حملہ کیا تو اسکا اطمینان کیونکر ہو جلاجل جادو نے کہا کہ ایک
تو رفیع البخت صادق الوعدہ ہین یہ ممکن نہین کہ جو زبان سے کہین اُسکے پابند نہ رہین علاوہ
اسکے سلیم جادو نے کہا ہی کہ اگر رفیع البخت خلاف اسکے کریگا تو مین خود اسے گرفتار
کرکے حاضر خدمت کرونگا بلکہ مین نے ایک نوشتہ بھی سلیم جادو کا لیا ہی یہ کہکر سلیم جادو
کا مہری کاغذ پیش کیا جسمین یہ لکھا ہوا تھا کہ اگر رفیع البخت آپکے قتل سے ماذون رہیگا
تو مین رفیع البخت کو مقید کرکے حاضر کرونگا اسوقت آپکو اختیار ہوگا کہ چاہے رفیع البخت
کو قتل کیجیے گا چاہے زندہ رکھیے گا یہ دیکھکر سارین جادو نہایت خوش ہوا اور جلاجل
سے کہا کہ اگرچہ یہ امر نہایت شاق ہی کہ مین اپنے فرزند و وزیر کو بیگناہ گرفتار بلا کرکے دشمن
کے حوالے کرون مگر مثل مشہور ہی کہ آپ زندہ جہان زندہ آپ مردہ جہان مردہ اسی جلاجل جادو
اگر ہم زندہ ہین تو فرزند بھی پھر ہوجائیگے اور وزیر بھی میسر ہو جائینگے ہم فانی نہ ہونگے تو
کچھ بھی نہ ہوگا لیکن اب تدبیر گرفتاری محیط جادو کی بتاؤ جلاجل جادو نے کہا حضور اطمینان
رکھین مین آج ہی صبح تک محیط جادو کو گرفتار کرکے حاضر خدمت باہر کت کیے دیتا ہون
یہ کہکر اپنے مکان کی جانب روانہ ہوا بادشاہ بھی اپنے خیمہ مین جاکر سو رہا دربار برخاست ہو گیا
ارکین دولت رخصت ہوکر اپنے اپنے گھرون کو گئے لیکن جلاجل جادو نے اپنے مکان
جاکے ہی ایک رقعہ شوقیہ بنام محیط جادو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے وزیر اعظم و دستور معظم
آج میرا جی چاہتا ہی کہ آپ خاطر یہین تو ش فرمائین اور شب اسی مقام پر بسر کرین کہ ہم آپکو جی بھر
کے دیکھ لین آپ ہمین اسلیے کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہین ہی اتنا بڑا طلسم نور کیکن علوم نہوگیا اور کون کون

ساحر مارے گئے اب ہمین بھی انھین ظالمون سے سامنا کرنا پڑا ہے جنھون نے گھر کے گھر
ساحرون کے برباد کردیے سیکڑون عورتین بیوہ ہوگئین بچے یتیم ہوگئے ساحری پرستون کی
بنیاد باقی نرہی بہتر ہو کہ اگر آپ یہان رہینگے تو میری عزت کا سبب ہونے کے علاوہ شورہ
جنگ بھی ہو جائیگا کہ کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے اور کیونکر ان لوگون سے لڑنا چاہیے
جلا جل جادو نے اسطرح رنگ سے لکھا کہ جسوقت نامہ محیط جادو کو پہونچا تو یہ بیتاب
اٹھا ہوا مکان پر جلا جل جادو کے چلا گیا جلا جل جادو دور تک برائے استقبال آیا
اور نہایت تعظیم و تواضع کے ساتھ محیط جادو کو اپنے مکان پر لیگیا اور سامان دعوت
مہیا کیا محیط جادو نے ساتھ جلا جل جادو کے کھانا کھایا اور بیٹھا جام شراب ارغوانی
گاگردش مین آیا طائفہ حاضر ہوکر مجرہ کرنے لگے تمام رات صحبت عیش و نشاط گرم رہی جب
صبح نسیم سے جھونکون نے ان سبکو سلادیا جسقدر تمہید بیان محیط جادو سے مع محیط جادو
بیہوش ہوئے جلا جل جادو نے یہ اہتمام پہلے سے کر رکھا تھا کہ خفیف سی بیہوشی تمام شراب
مین ملی ہوئی تھی خود بھی وہی شراب پیتا جاتا تھا اور محیط جادو کو بھی پلاتا جاتا تھا جب ذرا
غفلت طاری ہونے لگتی تھی تو یہ پانی مانگتا تھا مخدوم اس راز سے واقف تھا وہ آکر پانی رفع
بیہوشی کا پلاتا جاتا تھا خمار اسکا دفع ہو جاتا تھا اور بیخودی محیط جادو کی بڑھتی جاتی تھی
انجام کار صبح کو یہ بالکل بیہوش ہوگیا بس جلا جل جادو نے اسی عالم بیہوشی مین جلدی سے
زبان کھینچکر تسلہ سوزن کردیا اور اہنگرون کو بلاکر منھکڑیان بیڑیان پاؤن مین اسکے ڈالدین
اور لیکر خدمت بادشاہ مین حاضر ہوا ساریق جادو نے کہا کہ امیر الملکان کو بھی گرفتار کرلاؤ یہ سنکر جلا جل
گیا اور امیر الملکان کو بھی باندھ لایا آب محیط جادو کو ہوش آیا تو اپنے کو سامنے بادشاہ کے اس
حال خراب سے پایا بسبب اسکے کہ زبان پر تسلہ دیا ہوا تھا یہ کلام نہ کرسکتا تھا مگر
باشارون سے مطلب ادا کیا اور بادشاہ سے کہا کہ کس خطا پر میری یہ حالت بنائی گئی
ہے امیر الملکان بھی حسرت سے دیکھ رہا تھا اور رو رہا تھا کہ ایسا باپ بھی دنیا مین ہوگا
جو فرزند کو بان اجل مین ڈالدے ساریق جادو نے ان دونون کی جانب دیکھکر کہا کہ تمھارے
مرنے سے جان ہماری بچتی ہے لہذا جاؤ یہ کہکر جلا جل جادو سے اشارہ کیا کہ ان دونون کو لیجاکر
سلیم جاوہ کے حوالے کردو یہ سنکر محیط جادو کو نہایت صدمہ ہوا اور آنکھون سے اسکی
اشو جاری ہوئے سرد ہوتا تھا مگر کچھ نہ کرسکتا تھا کہ زبان پر اسکی تسلہ سوزن تھا دل ہی
دل مین تاؤ پیچ کھاتا تھا اور رہجاتا تھا غرضکہ جلا جل جادو نے قیدیان دونون کو اپنے ہمراہ
لی اور حوالہ تسلیم جاوہ روانہ ہوا جسوقت امرا اور وساء شہر نے یہ حالت امیر الملکان اور
محیط جادو کی دیکھی نہایت افسوس کیا بہت سے منصف مزاج کہتے تھے کہ بادشاہ کو
خلل دماغ ہوگیا ہے جو اسنے ایسے مردی کو اس حالت تک پہونچایا اور دشمن کے حوالے کیے
دیتا ہے اس سے کسیکو امید دوستی نکرنا چاہیے یہ وہی محیط جادو ہے جسکی بدولت ساریق جادو
بادشاہ ہوگیا ورنہ جسوقت وہ چاہتا اس سے سلطنت چھین لیتا مگر اسنے ہمیشہ پاس نمکحواری کیا

اور ہر حال مین سینہ سپر رہا اسکا معاوضہ اسنے یہ کیا کہ اس ذلت وخواری سے دشمن
کے سپرد کیا غرضکہ تمام شہر ساریق جادو پر نفرین کرتا تھا اور ہر جلاجل جادو کو کہتے تھے کہ
ہے بادشاہ سے کیا امید تھی جو یہ خیرخواہی مین انجام نہین سوچتا الحاصل جلاجل جادو ان دونون کو لیے ہوے خدمت مین سلیم جادو
کی پہونچا اور دونون قیدی سلیم کو دیکر کہا کہ صلحنامہ پر دستخط کیجیے ہمنے اپکی شرط پوری کردی اب آپ بھی لکھ دیجیے کہ ہمین خونبہا
مل گیا اب دعوے خون تو ورا اور جنگ دشمن کا ہمین نہین ہی اور رفیع البخت کو بھی ساریق جادو سے
دشمنی نہین رہی سلیم جادو نے کہا کہ ای جلاجل جادو حقیقت مین تونے وہ کام کیا ہی کہ کسی سے نہ ہوتا
اب تم کچھ دیر کے واسطے یہان سے ٹل جاؤ تاکہ مین رفیع البخت کو سمجھا کر کاغذ صلح پر دستخط کرالون
اور اگر نہ مانے تو جسطرح بادشاہ نے اپنے فرزند کو مشکین باندھکر میرے حوالے کردیا ہی اسیطرح مین
رفیع البخت کو بادشاہ کی خدمت مین حاضر کردون یہ سنکر جلاجل جادو اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا
اور سلیم جادو نے رفیع البخت کو بلایا اور کہا کہ ای فرزند اب کھٹکا جاتا رہا کہ محیط جادو سا ساحر زبردست
قبضہ مین آگیا اب مجھے کسیکا اندیشہ نہین ہی لیکن خون ساریق سے دست بردار ہونا پڑا کیونکہ
اُس سے عہد کر چکے ہین رفیع البخت نے کہا کہ بیشک مگر ماموں صاحب یہ تو فرمایئے کہ اگر
والدہ مہربان اور دادا صاحب پوچھین گے کہ کہان گئے تھے اور کس لیے گئے تھے تو کیا جواب
دینگے لہذا بہتر ہی کہ آپ مجھ سے بھی دست بردار ہون اب زندگی مین انکا سامنا کرون کا
حیف کی جا ہی کہ قاتل آسکے باپ کا زندہ رہے اور ہم اسے قتل نہ کرسکین سلیم جادو نے کہا او فرزند
تم شرط اسلام کیون نہین پیش کرتے ہو اسے ساریق ہرگز قبول نہ کریگا اور اگر یہ شرط بھی اُسنے منظور
کرلی تو کوئی ضرورت نہین کہ اسکا قتل کرین بعد اسکے ہمین تمکو گرفتار کرکے وہان لیجاؤنگا تم نہیں
توڑکر لڑنا سوا اسکے اب کوئی پہلو نہین ہی جسنے اپنے نزدیک وہ شرط پیش کی تھی جسکا یقین
تھا کہ کوئی منظور نہ کریگا لیکن اس بغیرت اور بے حمیت نے اپنے وزیرو فرزند کو اسیر کرکے بھیجدیا
رفیع البخت نے کہا کہ نہایت مناسب ہی اب سلیم جادو نے محیط جادو کو ہوشیار کیا اور ایک کرسی
جواہر نگار پر بٹھایا محیط کی آنکھون سے آنسو جاری تھے اور یہ گردن جھکائے بیٹھا تھا سلیم نے
بہت جھک کر سلام کیا اور کہا کہ استاد میری تسلیم قبول ہو محیط جادو آنکھ اٹھا نہ کرتا تھا سلیم نے
بڑھکر تلکہ زبان پر سے کھینچ لیا اور ہاتھ باندھکر سامنے محیط جادو کے کھڑا ہوا اور عرض کی
ای استاد کیا محال ہی میری کہ مین آپ سے مقابلہ کرسکون یہ حرکت مین نے اسواسطے کی کہ آپ پر
قدردانی اپنے بادشاہ کی کھل جائے دیکھا آپ نے کہ آپسے کچھ بھی پاس ولحاظ اچکا کیا
اب جو گستاخی مجھسے ہوئی ہو اسکے عوض مین یہ سر حاضر ہی یہ کہکر گردن جھکادی محیط جادو نے
سر سلیم کا سینہ سے لگالیا اور کہا ای فرزند حقیقت مین تو بڑا سعادتمند ہی کہ مین نے تیرے
ساتھ دوستی کا برتاؤ نہین کیا اور تو نے میرے ساتھ یہ لیاقت صرف کی کہ اپنے قابو مین کرکے
پھر رہا کردیا اور آزادی دے دی اب مین تیرا شریک ہون مگر ابھی تو مجھے مقید رکھ تو بہتر ہی اسواسطے
کہ مین اس جنگ مین بسبب پاس نمک کے شریک نہین ہوسکتا آیندہ دیکھا جائیگا اب جو تجھسے
ہوسکے وہ ساریق کے حق مین کر سلیم جادو نے کہا کہ بہتر بعد اسکے سلیم جادو خیمہ مین امیر السلان کے

آسے جسنے جس مقام پر یہ مقید بیٹھا تھا اور اپنے حال زار پر افسوس کر رہا تھا کہا ہی امیر الکان دیکھا
تو نے کہ تیرے باپ نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا امیر الکان نے گردن جھکالی سلیم جادو
نے کہا کہ اگر بہتری اپنی چاہتا ہو تو دین اسلام قبول کر اور شاہزادہ رفیع البخت کے عذر خواہ
ہو ورنہ مارا جائیگا امیر الکان نے دیکھا کہ اب بغیر مسلمان ہوئے چارہ نہین ہے کہا جو ارشاد فرمایئے
مجھے بدل و جان منظور ہے رفیع البخت نے کلمہ تعلیم فرمایا امیر الکان مسلمان ہوا اب سلیم جادو نے
امیر الکان کو خلعت فاخرہ دیکر رخصت کیا امیر الکان نے کہا کہ اب مجھے آپکے پاس سے جانا
منظور نہین ہے ایسے باپ کی صورت دیکھنا پسند نہین کرتا جسنے مجکو موت کے منہ مین بھیجا
اور اپنی جان بچانا چاہی اگر فایو پاؤن تو ایسے باپ کی بوٹیان اوڑاؤن سلیم جادو ہنسنے لگے
اور کہا کہ او امیر الکان دلگیر ہو کہ اسکی موت بھی قریب ہے جاہ کندہ را چاہ در پیش ہم ایسے نادان
تھے کہ اسکی عوض تم کو قتل کرتے اب تمہین چاہیے کہ یہان سے خوشی خوشی اپنے باپ سے جا کر
ملو اور سب کیفیت بیان کرو کہ مجھے اسطرح رہا کر دیا کہتے تھے کہ کیا مین تمہین قتل کرون کہ
تم روح و جان ساریق جادو کی ہو مجھے منظور نہین کہ مین انکو صدمہ پہونچاؤن جسوقت تم اس
قسم کی باتین اپنے باپ کے سامنے بیان کرو گے تو اسکے دل مین جگہ ہو گی اور مجھ سے نہایت
خوش ہو گا اور کہدیگا کہ وہ اپنے بھائی کو مقید کر کے لاتے ہین ہر چند رفیع البخت کو سمجھایا
مگر اسنے نہ مانا وہی کہے جاتا تھا کہ مین بغیر قصاص خون کے لیے ہوئے یہان سے نہ جاؤنگا یہ
سنکر امیر الکان تو خوشی خوشی اسطرف روانہ ہوا راستے مین جلاجل جادو سے ملاقات ہوئی
جلاجل جادو اپنے بادشاہزادے کو دیکھکر نہایت خوش ہوا اور کیفیت رہائی پوچھی امیر الکان
نے فریب آمیز باتین کر کے سمجھا دیا جلاجل جادو خوشی خوشی سلیم جادو کے پاس آیا یہان
سلیم جادو نے رفیع البخت سے کہا کہ او فرزند اب مین اپنا کام کر چکا اب تمھاری جرأت و بہادری
کا وقت ہے اگر یون ہی مقابلہ رہا تو برسون گذر جینگے کہ کوئی ساحر ساریق جادو کے مطیع ہین
اور اگر میری رائے کے موافق عمل کرو گے تو ایک ہی روز مین خاتمہ ہو جائیگا وہ یہ ہے کہ اگر تم
اسیر بنکر چلو تو بہ آسانی بارگاہ ساریق جادو مین پہونچ جاؤ گے مین تمکو قیدی بنا کر لیے چلتا ہون
اور سامنے ساریق دریا نشین کے پیش کرونگا تم ساریق دریا نشین سے خود گفتگو کر کے بگڑنا
جسوقت وہ حکم قتل دے اسوقت قید توڑ کر جا پڑنا مین ساحرون کو روکونگا انکے سحر رد کرونگا
تم قتل کرنا رفیع البخت نے کہا نہایت مناسب ہے غرضکہ سلیم جادو کے خلدار ہتکڑیان بیڑیان طوق
زنجیر وغیرہ بنوا رکھی تھین وہ رفیع البخت کو پہنا دین اور ایک اژدہے پر لادا اور محیط جادو
پر ظاہری پہرہ قائم کیا اور آپ سواری منگا کر چلنے کی تیاری کی اتنے مین جلاجل جادو آ کر پہونچا اور
سلیم جادو سے کہا کہ کیا ارادہ آپکا ہے سلیم جادو نے کہا کہ او سپہ سالار ساریق جادو مین نے ہر چند
رفیع البخت کو سمجھایا مگر اسنے کسیطرح نہ مانا آخر مین نے مجبور ہو کر اسے مقید کیا ہے موجود ہے اسے
خدمت مین بادشاہ کی لیجاؤنگا اور مین بھی چلتا ہون یہ کہکر خود بھی سوار ہوئے اور اژدہے کو ہمراہ لیکر
جانب مکان ساریق دریا نشین روانہ ہوئے وہان ساریق دریا نشین جادو سخت بادشاہ پاس

متمکن ہوا اراکین دولت جمع ہین خبر و صدمہ کی پہونچ رہی ہی یہ بھی اُس کو معلوم ہوا کہ سلیم جادو
نے امیر السکان کو چھوڑ دیا قتل نہین کیا بعد اسکے یہ سنا کر رفیع البخت کو مقید کر کے جلاجل جادو
کے حوالے کر دیا اور خود بھی آتا ہی بس یہ سننا تھا کہ ساریق درباریون نہایت خوش ہوا اور
کہنے لگا کہ آج محکو اپنی ریاضت کا پھل ملگیا مین نے جو سلیم جادو کو مثل فرزندون کے پالا تو اسنے
بھی میرے ساتھ وہی سلوک کیا جو اپنے خردون سے بھی نہ ہوتا اتنے مین لوگون نے خبر لی کہ شاہزادے
تشریف لاتے ہین اور خلعت بیش بہا زیب جسم ہی ساریق جادو نے لوگون کو واسطے استقبال
کے روانہ کیا جسوقت وہ لوگ جاکر امیر السکان سے ملے تو امیر السکان نے بظاہر اُن سے اچھی
طرح ملاقات کی لیکن دل مین کہتا تھا کہ خدا ان لوگون کو غارت کر دے کہ بڑے قابو پرست ہین
ابھی شب کو جب ہم گرفتار کر کے بھیجے گئے ہین اسوقت تک کوئی نہ آیا کسی نے سلام بھی نہ کیا
سب جانتے تھے کہ اب یہ مارڈالا جائیگا یہ نہ جانتے تھے کہ کوئی قادر مطلق ایسا بھی ہی کہ حیات و
ممات اُسکے قبضۂ اقتدار مین ہی بغیر اُسکی مرضی کوئی کسی کا کچھ نہین کر سکتا ہی ؎ جاگو راکھے ساٹھان
مار نہ ساکھے کوے ؎ بال نہ بیکا کر سکے جو جگ بیری ہوے ؎ غرضکہ امیر السکان بھی ان سے
بہ تکلف پیش آیا اور دل مین خار کھاتا رہا کہ جب ہمارا بھی قابو چلے گا تو دیکھا جائیگا غرضکہ لوگ
بہ اعزاز تمام امیر السکان پر سے زر و جواہر نثار کرتے ہوئے خدمت مین بادشاہ کی لائے امیر السکان
نے سلام کیا بادشاہ نے سر سینہ سے لگایا اور سبب رہائی پوچھا امیر السکان نے خوب رنگ سے
بیان کیا کہ سلیم جادو کو اپکا رنج دینا گوارا نہ ہوا اگر مین قتل ہوتا تو آپکو ملال ضرور ہوتا سلیم جادو نے
اسی وجہ سے مجھکو رہا کر دیا اور یہ تو وہان جاکر معلوم ہوا کہ سلیم خود بھی ہاتھ سے رفیع البخت کے
عاجز ہی مگر جہان کی محبت سے اور بدنامی دنیا سے مجبور ہی کہ ظاہر بظاہر رفیع البخت کو قتل نہین کر سکتا اور
اتنک کب کا قتل کر ڈالتا اسواسطے کہ رفیع البخت مسلمان ہی اور سامری پرستون سے کراہت
کرتا ہی اب آسے یہ بہانہ خوب ہاتھ آیا وہ رفیع البخت کو گرفتار کر کے حاضر خدمت ہوا چاہتا ہی
یہ سنکر امیر السکان اور بھی خوش ہوا اور لوگون کو بڑے استقبال سلیم جادو روانہ کیا دل مین کہتا تھا
کہ مین سلیم جادو کی کیا نہ سمجھا تھا اتنے مین لوگ سلیم جادو کو بھی لیے ہوئے آگئے ہوئے ہدیے نذر سلیم
کی قبول کی سلیم نے کہا کہ اب بجاے ماں باپ آپ ہی ہین میںنے آنکھ کھولکر سوا آپ کے کسیکو
بھی نہین دیکھا آپ ہی نے پرورش کی رفیع البخت نے کسیطرح نہ مانا اور آپکے ارادۂ قتل سے باز آیا
آخر مین نے اُسکو گرفتار کر کے جلاجل جادو کے حوالہ کیا ساریق جادو نے سر سلیم جادو کا سینے سے لگایا
اور اپنے اس تخت پر بٹھا لیا اور کہا کہ اے سلیم جسطرح تمھاری بہن کو مین نے بادشاہ کیا اور اپنی دختر کو
اُسکا وزیر کر دیا اسی طرح تمھین اس طلسم کا بادشاہ کر کے اپنے بیٹے کو تمھارا وزیر کر دون گا تم
اطمینان رکھو سلیم نے کہا آپ مالک ہین یہ کہکر سر جھکا لیا وہان جلاجل جادو قید شاہزادہ رفیع البخت
کو لیے ہوئے حاضر ہوا رفیع البخت نے دیکھا کہ تمام دربار ساریق جادو کا ساحرون سے بھرا ہی بڑے بڑے
ساحر جھولیان لگائے فرشتے ماتھون پر کھینچے ہوئے تلک لگے ہوئے زنار گلون مین ڈالے دنگلون مارے
کرسیون پر بیٹھے ہین اراکین دولت کا مجمع ہی اور مامون صاحب پاس ساریق جادو کے تخت پر بیٹھا فرمان

رفیع البخت سے آتے ہی آواز دی کہ سلام ہو میرا اُس شخص پر جو کہ خداوند عالم کو برحق جانتا ہوئے اور اُسکے رسول کو پیمبر صحیح مانتا ہو اور ہادی اور رہبر دین اسلام سمجھتا ہو کسی کافر نے جواب سلام نہین دیا اور سلیم جادو و اسیرالمکان بھی بمصلحت خاموش بیٹھے رہے ساریہ یہ اس حرکت پر نہایت غصہ آیا اور کہا کہ او سرکش تو اپنے حال زار کو دیکھ رہا ہو کہ کس بلا مین مبتلا ہو اور پھر یہ دریدہ دہنی کر رہا ہو بہتر یہ ہو کہ اپنے ارادہ سے باز آجا تو نے نہین سنا کہ مین نے تیری ماں کو اور تیرے ماموں کو جو میرے پاس بیٹھا ہوا ہو مثل اولاد کے بلکہ اولاد سے زیادہ سمجھا اور پرورش کیا تو میرے سامنے اسطرح کی باتین کرتا ہو مجھے شرم نہین آتی بہتر یہ ہو کہ اس سرکشی کو ترک کر اور ارادہ قتل میرا اپنے دل سے نکال کہ یہ ایک امر محال ہو مجھے تیرے دین و مذہب سے لوٹنا نہین ہو اگر تو اس سرکشی کو ترک کریگا تو مین بخاطر سلیم جادو تجکو رہا کر دونگا ورنہ اسطرح قتل کرونگا کہ ماہیان دریا مرغان ہوا تیرے حال پر نالہ و فغان کرینگے یہ سنکر رفیع البخت نے جواب دیا کہ او ملعون مین تیری دھمکی مین آنیوالا نہین ہون مین ضرور تجکو قتل کرونگا ہان اگر تو خیریت اپنی چاہتا ہو تو اسلام کی جمعیت پر ثابت قدم رہ اگر تو نصیب نہین تو بھی مرکر ہمیشہ ہو جائیگا اُسکی کوئی حقیقت نہین ہو اگر تو کلمہ پڑھکر دعوت اسلام قبول کریگا تو مین تجکو اپنے ناناکی جگہ سے سات مرتبہ صدقے کر کے چھوڑ دونگا ورنہ یہ یاد رکھ کہ کین مثل دیگران نہین ہون اگر مارا بھی جاؤنگا تو میری ایک ایک بوٹی اڑکر تجھپر تلوار مارے گی بس یہ سننا تھا کہ منہ اسکا سرخ ہو گیا پلٹ کر سلیم جادو کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم اسکی زبان درازی دیکھتے ہو سلیم جادو نے کہا کہ اسیرالمکان ہونا تو مین اسکو اسیر کر کے کیون حاضر کرتا جلاد کو حکم قتل دیجیے ساریہ جادو نے کہا کہ اے سلیم محیط جادو کو تمنے کیا کیا سلیم جادو نے عرض کی کہ اسکو مین نے آپ سے برخلاف پایا اسوجہ سے مقید کر لیا ہو مگر ابھی قتل نہین کیا ہو ساریہ جادو نے کہا کہ تمنے خوب کیا جو اسے اسیر کر رکھا وہ نمکحرام اسی قابل تھا یہ کلمات جو ساریہ جادو کی زبان سے نکلے سلیم جادو کو بھی نہایت ناگوار گذرے مگر مصلحت وقت یہی تھی کیا کرتے خاموش بیٹھے رہے اور وہ لوگ جو محیط جادو کی طرف سے ہرا دریا وقت حال آئے تھے انھون نے تمام کیفیت جانکے محیط جادو سے بیان کی کہ بادشاہ آپکو نمکحرام کہتا ہو اور نہایت سخت کلمات سے یاد کرتا ہو محیط جادو نے ایک آہ کھینچی اور کہا کہ خیر اسکا جواب اسکو غیب سے دندان شکن ملیگا مین نے تو کنارہ گشی اختیار کی چند نفس کا وہ دنیا مین اور مہمان ہو مین اُسکی زندگی اور اپنی زندگی مین کوئی کلہ برابر اسکی نسبت نہ کھونگا اسلیے کہ مجھے پاس نمک کا ہو یہان یہ دمبدم کی خبر لیتا رہا ہو اور کسی وقت کا منتظر ہو اور وہان ساریہ دریانشین نے جلاد کو حکم دیا اور جلاد تیغ بکف سرخ کپڑے پہنے ہوئے دھانا باندھے ہوئے گلے مین گنہگارون کے کان کاٹ کے ہار پڑے ہوئے تیغ خونچکان اسکے ہاتھ مین قریب رفیع البخت کے آیا اور ساریہ دریانشین کی طرف دیکھکر کہا کہ حکم ہوتا ہو ساریہ نے کہا مار ہاتھ کر سر اس گردن کش کا جدا ہو جائے یا زبان اسکی گدی سے کھینچ لی بس یہ سننا تھا کہ رفیع البخت کو تاب نہ رہی دونون ہاتھ کھڑکون سے

بیڑیون مین ڈالدیے اور وا من ارزومین آکر جو چرخ مارا تو تمام قید کو مثل تار عنکبوت کے
پارہ پارہ کرکے پھینکدیا اور وہی پیڑی سر پر جلاد کے ماری کہ سر اسکا پاش پاش ہو گیا
اور وہی تلوار جلاد کی ہاتھ مین لیکر نعرہ کیا کہ باش ای گروہ کفار ہرکہ دانند و ہرکہ ندانند
بشتاسد کہ منم صاحبقران بن صاحبقران بن صاحبقران بن صاحبقران یعنے شاہزادہ
رفیع البخت نوجوان کہتے گذرم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی یہ نعرہ کرکے
اور تیغہ پکڑ کر ساریق دریانشین کی طرف چلے ساریق نے ساحرون کو آواز دی کہ ارے مارلو
اسکو یہ کیسی قید تھی کہ اسنے اس سہولت سے توڑ ڈالی ای سلیم جادو کیا تم نہ جانتے تھے کہ یہ
لوگ نہایت شہزور ہوتے ہین اسے قید سحر مین ہی گرفتار کرلیا ہوتا سلیم جادو نے کہا او نابکار
یہ شیر کہین رکنے والا ہی کیسی قید سخت ہوتی یہ اسیر ہوسکتا تھا یہ قاتل ہی تیرا تجھے ضرور قتل
کریگا ساریق نے کہا یہ کیسا سلیم جادو نے کہا کہ ابھی معلوم ہوا جاتا ہی او ملعون مین نے جو
اپنے بھتیجے کو زنجیرون مین باندھکر تیرے حوالے کردیا تھا تو کچھ تو سمجھ لیا تھا ورنہ یہ بھی
ممکن تھا کہ میری زندگی مین کوئی نظر بد سے اسکی جانب دیکھ سکتا اب تو خود کیون نہین سحر
کرتا اور اپنے ساحر تیری بارگاہ مین جمع ہین انکو حکم دے کہ مارین اس شیر کو ساریق نے کہا
معلوم ہوا کہ تو نے میرے ساتھ دغا کی مین نے بڑی غلطی کی کہ باپ کو تیرے مارکر تجھے زندہ چھوڑدیا
گویا سانپ آستین مین پالا تھا جسنے لپٹکر کہا تا بقول سعدی ؎ افعی کشتن و بچہ اش را نگاہ داشتن
کار خردمندان نیست ؛ یہ سنکر سلیم جادو نے کہا کہ اب پچھتانے سے کوئی فائدہ نہین ہی عمل
اور ہوشیار ہوجا کہ وہ شیر آتا ہی ادھر ساحرون نے اٹھکر ترنج و نارنج سحر مارنا شروع
کیے رفیع البخت نے تلوار پاتے ہی ساریق جادو کی طرف رخ کیا تھا کہ زہرین ہلاہل جادو
نے جھپٹ کر کمند سحر ماری کہ پکڑلون لیکن اب جو دیکھا تو وہ کمند لپٹکر خود اسی کے گلے مین
آپڑی اور مشکین بندھ گئین رفیع البخت نے جھپٹکر ہاتھ تیغہ امیر کا بیاض گردن پر مارا کہ
سر دھڑ سے گرا اور لاش اسکی پھڑکنے لگی ؛ یہ دیکھکر ہلاہل جادو جھپٹا کہ او سرکش ارے کیا تو
ساحر بھی ہی کہ میرے فرزند کے سحر کو پلٹا دیا اور اسے قتل کیا اب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر
اسنے گولۂ فولادی پر کچھ اسم سحر پڑھکر رفیع البخت کے سینے پر مارا دیکھا تو وہ گولہ سینے کے
قریب پہونچنے نہ پایا تھا کہ پھٹا اور اسمین سے شعلہ پیدا ہوا اور پلٹکر ہلاہل جادو پر گرا کہ
اسکو جلاکر خاک کردیا اب تو تاریکی چھائی اور آولزین گیرودار کی بلند ہوئین ساحرون نے
ترنج و نارنج گچھے پیکانون کے گچھے سونٹون کے رفیع البخت پر مارنا شروع کیے رفیع البخت
پر کوئی حربہ نہ پڑتا تھا اور انھین کے حربے پلٹ پلٹکر انپر گرتے تھے اور ساحرون کو ہلاک
کرتے تھے اور رفیع البخت یہی برابر جادوگرون کو قتل کرتے ہوئے ساریق جادو کی طرف
بڑھتے چلے جاتے تھے جسپر جھپٹکر ہاتھ مارا اسکے دو ٹکڑے ہوئے جو ساحر گرکر پاؤن
رفیع البخت کے زمین سے باندھ دیتا تھا سلیم جادو رد سحر کرتے تھے کہ فوراً پاؤن کھل جاتے
تھے سلیم جادو الگ کھڑے ہوئے سحر ساحرون کے رد کررہے تھے اور رفیع البخت شیرانہ

سے کر کر کے اُن ساحرون کو قتل کر رہے تھے اسی ہنگامہ مین لڑتے بھڑتے فریب
ساریون جادو کے جا پہونچے ساریون جادو نے چاہا کہ کوئی اسم سحر پڑھون مگر کچھ یاد نہین آیا
سلیم جادو سے کہا کہ دیکھ او بلا بل جادو تیرا دشمن آخر آگیا اب تو قتل ہوا چاہتا ہی بہتر یہ
ہی کہ خداوند عالم کو سجدہ کر کہ وہ خالق برحق ہی اور پرستش خداوند ذوالجلال کی ترک کر تو
اب بھی یہ شیوہ مجھے چھوڑ دیگا ورنہ مارا جائیگا تمام بارگاہ تیری میرے سحر سے بھری ہوئی ہی
جو میرے سحر کا رد کرنے والا تھا وہ میرے قابو مین ہی اب تیرے یہان کسی ساحر کی اتنی مجال
نہین ہی جو میرے سحر کو رد کر سکے تو خود بھی اگر ہزار سر پٹکے گا تو سحر یاد نہ آئیگا مین نے پہلے
ہی زبان سحر تیری بند کر دی ہی یہ دیکھکر ساریون دریا نشین نے بھاگنے کا قصد کیا سلیم جادو نے
سحر کیا کہ زمین نے پاؤن پکڑ لیے اور رفیع البخت تیغ بکف سر پر پہونچ گئے اور نعرہ کیا اسنے
مجبور ہو کر تلوار ماری رفیع البخت نے وار اسکا پشت شمشیر سے رد کر کے جو ہاتھ تینون آبدار کا مارا
تو ساریون کے دو ٹکڑے ہوئے بس اسکا مرنا تھا کہ ایک قیامت کبرٰے برپا ہوئی شور کبیر و دار بلند
ہوا بجاے خون اسقدر دھوان اسکے جسم سے نکلا کہ تمام بارگاہ تیرہ و تار ہو گئی ہاتھ کو ہاتھ نہ
سوجھتا تھا ٹکڑے اسکی لاش کے پھڑک رہے تھے اور آوازین مہیب آرہی تھین کہ کشتی مرا
نام من ساریون دریا نشین جادو بود صیف مردیم و جاندادیم و مطلب خود نرسیدیم یہان تو یہ شور
برپا تھا اور وہان بحیط جادو وہ سیدم کی خبر منگا رہا تھا کہ اب کیا ہوا اور اب کیا ہوا لوگ جا جا کر
بیان کر رہے تھے کہ اب یہ گفتگو ہوئی اور اب یہ گفتگو ہوئی تھی کہ ساریون کے مرنے کی خبر بھی اسکو
پہونچی سب فوج محیط دریا نشین اکٹھی ہوئی اور جانب بارگاہ ساریون جادو روانہ ہوا اسوقت پہونچا
کہ علامات مرگ ساریون دفع ہو چکے تھے اور ساحرون سے جنگ ہو رہی تھی افسران لشکر اپنے
بادشاہ کی لاش جلتے مین لیے ہوئے سلیم جادو اور رفیع البخت پر حملے کر رہے تھے اور یہ دونون
ہاتھون بھائی انکو جواب دے رہے تھے اور قتل کر رہے تھے کہ تمام بارگاہ خون سے رنگین
کر دی تھی خون زمین پر بہہ رہا تھا لاشین پھڑک رہی تھین یہ دیکھکر محیط دریا نشین جادو نے
آواز دی کہ اے ساحران طلسم آگہنہ بادشاہ تمھارا مارا جا چکا اب کیون لڑتے ہو اور جان اپنی دیتے ہو
تم مین سے کوئی سلیم جادو کے مقابلہ کی لیاقت نہین رکھتا ہی بہتر یہ ہی کہ اطاعت انکی اختیار کرو ورنہ
سب مارے جاؤ گے اور بادشاہ تمھارا اسی قابل تھا جو حالت اسکی ہوئی یہ سنکر اُن لوگون نے
آوازین الامان الامان کی بلند کین اور ہر طرف چادرین ہلنے لگین سب ڈر گئے اپنے دل مین کہتے
تھے کہ ہم نا ایسے شخص سے بیچارے جسکا کچھ کر نہ سکتے ہون جب وزیر اعظم اسکا شریک ہو گیا
تو ہماری کیا حقیقت ہی غرضکہ آوازین امان کی سنکر رفیع البخت نے ہاتھ روکا سلیم جادو بھی
سمجھے ارکین دولت ہاتھ باندھ کر سامنے رفیع البخت اور سلیم جادو کے حاضر ہوئے اور
کہنے لگے کہ تابندہ ایم بندہ ایم کیا حکم ہوتا ہی سلیم جادو نے کہا کہ اطاعت دین اسلام کی اور
حکومت اس شہریار عالی وقار کی اختیار کرو انھون نے عرض کی کہ ہمین بسر و چشم منظور ہی غرضکہ
ان سب نے اطاعت اختیار کی جو لوگ ساحر تھے وہ بطیع اسلام ہوئے اور جو غیر ساحر تھے

انھون نے کلمۂ طیبہ زبان پر جاری کیا لاچین ساحرون کی اُٹھوالی گئین دو ہزار ساحر ہا تھ سے رفیع النجت اور سلیم جادو کے مارے گئے تھے بعد اسکے محیط جادو سنگدریا پر ست دیکھا یا اُتار لیا سنگر مچھلیون نگا اور فوج جابون کی برطرف ہوئی دریا اپنی اصلی حالت پر بہنے لگا اب رفیع النجت نے جسقدر بتخانے تھے انکو منہدم کرا دیا مسجدون کی بنا ڈال خزانچی نے کنجیان حاضر کین رفیع النجت نے تمام مال و خزانہ کی جانچ کی بہت سا بیحد زر و جواہر ہا تھ آیا سکو اسی طور سے رہنے دیا اور بسبب اس خیال کے کہ وہان ملکہ ناوک فگن پریشان نہ ہو ایک آدمی کو خیریت کے واسطے روانہ کر دیا اور کہلا بھیجا کہ بن بیان کے انتظام سے فراغت کر کے بت جلد حاضر خدمت ہونگا اب یہان تین روز تک جشن ملوکانہ کیا تمام شہر بین چراغان ہوا مسکان شاہی ارآستہ کیے گئے ملک آئین بند ہوا طائفے دور دور سے حاضر ہوئے ناچ راگ رنگ کی صحبت رہی

غزل

پہلو زا کنون کے پہم بدل بدل کے
آنسو لپک لپک کے چلے سنبھل سنبھل کے

کس بادہ کش کی فرقت رلوا رہی ہی ہمکو
بوندی دے رہے ہین آنسو نکل نکل کے

راحت کا کوئی پہلو پایا نہ ہجر کی شب
کروٹ کی ہی صبح اکثر کروٹ بدل بدل کے

کس کس طرح نہ جھیلی ایذاے ہجر ہمنے
گاہے تڑپ تڑپ کے گاہے سنبھل سنبھل کے

دیکھا یہی تماشا ضبط فغان مین اکثر
آگیا کلیجہ منہ کو اُچھل اُچھل کے

رنج کی ترے صفائی سکھلاتی ہی ادب بھی
قطرہ سو نہ گر رہی ہین نظرین پھسل پھسل کے

گستاخی نظارہ محفل مین کسنے کی ہی
غصہ جتا رہے ہین تیور بدل بدل کے

ہمکو نکالا در دل کی اونے سایہ اثر تھا
تا آسمان گئے ہین نالے اچھل اچھل کے

بیمار غم کو تیرے تاب کلام کب ہی
احوال کہہ رہا ہی تیور بدل بدل کے

راتون کی بیقراری ہم کہہ رہے ہین اُنسے
رکھ رکھ کے ہاتھ دل پر پہلو بدل بدل کے

چپ بیٹھ کر چھپایا گو سوز ہجر ہمنے
شعلے زبان بنے ہین دل سے نکل نکل کے

اے ضبط کم ابھی ہو کچھ سوز دل کی گرمی
اشکون کا در نہ پانی رکتا اُبل اُبل کے

فرقت کی سخت جانی الجھن بڑھا رہی ہی
چورا کیے ہین پھر سر سے کچل کچل کے

پیہم تپ درون مین آتا نہین پسینہ
ہم ختم ہو رہے ہین گویا پگھل پگھل کے

تغیر حال دل کا اونے سایہ اثر ہی
رنگت بدل رہے ہین آنسو نکل نکل کے

اے آرزو وہ ظالم دھمکا رہا ہی ناحق
دھر کے اُٹھا رہے ہین ہم بے اجل اجل کے

پھر یہان سے داستان طلسم گنبد بیدر کی آغاز کیجاتی ہی اور شمہ حال نقابدار ابلق سوار یعنے عادل کیوان شکوہ کا آغاز ہوتا ہی ❊ ❊

بیا بشنو اے ہمدم راستان	کہ باز آمدم بر سر داستان

راویان شیرین مقال و حاکیان صداقت خصال اسطرح بیان کرتے ہین کہ ملک اکمن جادو جو بعد مقابلہ بیہوش ہوے تھے اور ان دونون کو تپلہ ہاے سحر اٹھالے گئے تھے تو لاکر اپنی اپنی جاے قیام پر پہونچا دیا اور ہوشیار کیا اکمن جادو نے تمام واقعہ گذشتہ سا سے اراکین دولت کے بیان کیا کہ مین نے اسطرح تین چوکیون کو مسمار کرایا چوکیان قائم کین اور شمع ہات اکمن جادو کو روشن کیا مگر کوئی فایدہ نہ ہوا اسلیے کہ اکمن جادو پہونچ گیا اور اسنے میری قائم کی ہوئی چوکیون کو مٹا دیا اور شمع بجھا کر لیگیا ہلیل جادو کہ جسنے اس راز سے اکمن جادو کو آگاہ کیا اسنے عرض کی کہ اے شہنشاہ تردد نفرمایئے بلکہ جاے مسرت ہی اسلیے کہ ہر چند اکمن جادو شمع لیگیا لیکن ایک بار روشن ہونے کی وجہ سے سحر اسکا ضرور بیکار ہوگیا اب یہ بات نہین رہی کہ بغیر شمع روشن کیے اکمن جادو کشتہ نہو سکے اگر کوئی ساحر زبردست مقابلہ کریگا تو اب مار لیگا اکمن جادو کا دشوار نہین ہے لیکن ایک اندیشہ بھی پیدا ہوگیا ہی وہ یہ کہ اگر آپکے پیکان قضا کی خبر اکمن جادو کو مل گئی تو یقین ہی کہ وہ بھی حصول پیکان مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکریگا یہی ذکر تھا کہ ایک ساحرہ دوتی ہوئی آئی اور اسنے بیان کیا کہ شہیم جادو نے جاکر بدر جادو اور سہیل جادو کو مارا اختر جادو اسکے مطیع ہوئے اور شہیم پیکان سحر لیگیا بس یہ سننا تھا کہ رنگت اکمن جادو کی زرد ہو گئی اراکین دولت نے نہایت تشفی کی اور عرض کی کہ حضور کیون پریشان ہوتے ہین قلعہ ایکا نظرون سے پوشیدہ ہی اگر اکمن جادو پیکان قضا پر قابض بھی ہوگا تو کیا کریگا آپکو چاہیے کہ قلعہ مین آرام کیجیے اور نفیر تیمزدم کو بیرون قلعہ جانے کی اجازت دیجیے کہ وہ ساحر بھی ہی اور عیار ہی موقع پاکے گیطرح پیکان قضا کو چرالائے اسکے بعد قلعہ سے نکل کر مقابلہ کیجیے اور اسحاق غارنشین جادو کو برائے مدد بلایئے کہ وہ سامری وقت اور حمشید زمانہ ہی اور آپ سے بہت قلبی رکھتا ہی ایک دم مین اکمن جادو کو مع لشکر مٹا دیگا یہ راے اکمن جادو نے پسند کی اور نفیر جادو کو روانہ کیا نفیر جادو در دروازہ سے نکلکر جانب لشکر اکمن جادو روانہ ہوا اسے تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اول حال اکمن جادو کا بیان ہوتا ہی کہ یہ جسوقت اپنے خیمہ مین پہونچکر ہشیار ہوا تو اول اس شمع کو منگا دیا جو اسنے خود ہی بنائی تھی بعد اسکے ہوشیار جادو وغیرہ سے سارے حالات دریافت کیے اسنے مین شہیم جادو اگر بہوشی اختر جادو اسکے ساتھ تھے شہیم جادو نے پیکان حاضر کر دیا اور بیان کیا کہ مین نے حضور کے اقبال سے ہر جادو و سہیل جادو کو مارا اور اختر جادو کو مطیع کرکے یہ پیکان حاصل کیا اب ملک اکمن جادو سے مقابلہ کیجیے اور اسے قتل کیجیے اکمن جادو یہ سنکر نہایت خوش ہوا اختر جادو نے عرض کی کہ ایک راز اور ہی جسکا بیان کرنا ضروری ہی وہ یہ کہ سوا اکمن جادو کے اگر کسی دوسرے ساحر پر وار کیجیے گا تو یہ پیکان بیکار ہو جائیگا اور پھر اکمن جادو پر کارگر نہ ہوگا اکمن جادو نے شہیم جادو سے کہا کہ قلعہ تو نظرون سے پوشیدہ ہی بغیر قلعہ ظاہر ہوے ہم کیا کر سکتے ہین شہیم جادو نے عرض کی کہ قلعہ ابھی ظاہر ہوا جاتا ہی یہ کہکر خیمہ سے باہر آیا اکمن جادو بھی ساتھ شہیم جادو کے باہر آیا کہ دیکھون یہ کیونکر قلعہ کو ظاہر کرتا ہی اسلیے کہ اسکی قوت سحر سے ہر شخص آگاہ ہی کہ یہ ایک معمولی ساحر ہی اسمین اتنی قدرت ہی نہین کہ یہ ساحران نامی سے

مقابلہ کر سکے نہ کہ جس کام مین خود بادشاہ طلسم حاضر ہو اُسکے انجام دینے کا اسنے دعوے
کیا ہو جسوقت یہ سب خیمہ سے باہر آچکے شہیم جادو نے کوئی اسم سحر پڑھکر دستک
دی طائر سرخ رنگ پیدا ہوا اس شہیم جادو نے اپنے طائر سے کہا کہ ای شکنندہ طلسم خفا جا اور
حصار باطنی کو توڑ کر قلعہ کو ظاہر کردے لیں یہ سننا تھا کہ ایک طائر صحرا کی طرف متوجہ ہوا تھوڑی
دیر نہ گذری تھی کہ ایک چمک پیدا ہوئی کہ آنکھین سبکی جھپک گئین اور قلعہ نظر آنے لگا اور طائر
ایک پر منہ مین دبائے ہوئے شہیم جادو کے پاس آیا اور وہ پر شہیم جادو کو دے دیا شہیم جادو
نے اکمن جادو سے کہا کہ لیجیے ساری کرامات اسی پر کی تھی آپکو جس لکھی کا چھپانا منظور ہو اُسپر
اس پر کو لگا دیجیے نظرون سے پوشیدہ ہو جائیگی یہ سنکر اکمن جادو نہایت متعجب ہوا
اور کہا کہ ای شہیم جادو ہمین نہ معلوم تھا کہ تم علم سحر کو ہمسے بہتر جانتے ہو شہیم جادو نے عرض کی کہ
ای شہنشاہ جادوان میری کیا حقیقت ہو مین آپکے سامنے طفل مکتب ہون مگر یہ کمال در اصل
میرا نہ تھا بلکہ حضرت اکمن جادو سے اور ملک جنفشاک کوہ نشین جادو سے دوستی تھی
اور اُسنے پر سحر لگا کر قلعہ کو نظرون سے ساکنان طلسم ظاہر کی پوشیدہ کر دیا تھا اسیطرح
مجھسے اور محلول جادو سے دوستی تھی یہ طائر اُنکے سحر کا ساختہ ہو اور مرغ نامہ بر ہی
جب مجھے کوئی مشکل درپیش ہوتی ہو تو مین اپنے دوست محلول جادو سے اطلاع کرتا ہون
وہ میری مدد کرتا ہو اور کام آسان ہو جاتا ہو اس زمانہ مین بھی مین نے محلول کی خدمت مین عرضداشت کی تھی
اور حال قلعہ کا بھی تحریر کیا تھا تو اُسنے مجھے لکھا تھا کہ یہ طائر اس طلسم خفا کو مٹا دیگا اکمن جادو
نے مقرا من سخن ہوکر کہا کہ جس ساحر نے ایک بار قلعہ کو پوشیدہ کر دیا تھا ممکن ہو کہ اکمن جادو
پھر اُس سے اطلاع کرے اور وہ اگر کوئی دوسرا انتظام کرے شہیم جادو نے کہا کہ اول تو یہی طائر
اُس تازہ انتظام کو بھی مٹا سکتا ہو علاوہ اسکے سہ آن قدح بشکست و آن ساقی نماند ۵
جنفشاک کوہ نشین جادو کو ہمارے آقا نقابدار ابن سوار نے مارا اور وہ بند خفا شکستہ ہو گیا دوسری
مسرت کی بات یہ ہو کہ محلول جادو سلیم اسلام ہوا تمام دربند طلسم باطن کے شکستہ ہونیکی
بادشاہ طلسم سے مقابلہ باقی ہو وہ بھی عنقریب آسان کر دیگا انشاء اللہ تعالے بہت جلد قد سیہ
نقابدار کی حاصل ہوگی یہ سنکر اکمن جادو کو ایک عجیب ہوگئی لیکن بصیر جادو جو بیرون قلعہ آچکا
تھا اور لشکر اکمن جادو مین ہیت تبدیل کیے ہوئے یہ سب تماشے اپنی آنکھون سے دیکھ رہا تھا بیحد
پریشان ہوا اور اسنے خود قلعہ کو ظاہر ہوتے ہوئے دیکھا اُسیوقت جانب قلعہ روانہ ہوا اور
ملک اکمن جادو کی خدمت مین پہونچکر عرض کی کہ آپ کس خواب غفلت مین ہین طلسم خفا مٹ گیا اور
قلعہ ظاہر ہو گیا اکمن جادو نے کہا کیونکر بصیر جادو نے تمام حالات شہیم جادو کے بیان کیے
کہ محلول جادو اُسکا دوست ہو اور شریک ہو گیا ہو اُسی کے طائر سحر نے جنفشاک کوہ نشین جادو
کے سحر کو مٹا دیا یہ سنکر اکمن جادو نہایت پریشان ہوا اسنے ایک نامہ تو السحاق نقابدار
کو تحریر کیا کہ ای برادر سجان یہاں پر مجھپر وقت سخت ہو سبائی میرا رہا ہو گیا اور پیکان قضا میرا اُسکے
ہاتھ آگیا آپ جلد تشریف لائیے اور حق محبت ادا کیجیے یہ نامہ روانہ کرکے آپ منتظر وقت کا ہوا

لیکن بصیر جادو پھر لشکر اکمن جادو ... واپس روانہ ہوا جب وقت داخل لشکر ہوا سیر کرتا
ہوا قریب خیمہ اکمن جادو کے پہونچا چونکہ وقت شب کا تھا اور اکمن جادو داخل خوابگاہ ہو چکا
تھا دربان پیچھے پہرہ دے رہے تھے بصیر جادو صورت ایک فقیر کی بنکر دربارگاہ پر پہونچا سوال کیا
دربانون نے دتکارا یہ چیخین مار مار کر رونے لگا آواز اسکے رونے کی کان مین اکمن جادو کے
پہونچی چونکہ یہ مرد رحم دل تھا اور ابھی جاگ رہا تھا فقیر کو خیمہ سے باہر نکل آیا اور کہا کہ تو کیون
رو تا ہے بصیر جادو نے بیان کیا کہ مجھپر تیسرا فاقہ ہے مرد شریف ہون مثل مشہور ہے کہ تیسرے روز مردار بھی
حلال ہوتا ہے اس بنا پر یہ شب مین نکلا تھا ہے کہ اس در دولت تک پہونچا اور ان دربانون
سے سوال کیا انھون نے دینے کے نام گالیان دین اور کتے کی طرح دتکارا چونکہ ان باتون کے
کان آشنا نہ تھے اس سبب سے دل بھر آیا اور مین اپنے حال زار پر رونے لگا بس یہ سنکر اکمن جادو
کو رحم آیا فقیر کا ہاتھ پکڑے ہوئے اندر خیمہ کے لایا اور کچھ پیسے وغیرہ اسکو کھلائے اور چند اشرفیان
بھی دین فقیر نے ہزارون دعائین دین اور کہا کہ تجھ ایسے بادشاہ ہون تو رعایا ہمیشہ خوش حال
رہے اور کوئی مبتلاے فلاکت نہ رہے یہ سنکر اکمن جادو نے ایک آہ سرد کھینچی اور کہا کہ شاہ صاحب
زمانہ کی رفتار کو اس سے بحث نہین ہے کہ کسے عروج دینا چاہیے اور کسے زوال مین رکھنا چاہیے اسکی
مشیت یہ ہے اور جفا شعار می ہمیشہ ظالمون کو بادشاہ بناتی رہی اور رحم دلون کو مجبور کرتی رہی
ہمین کو دیکھیے کہ ہمنے اپنے عہد حکومت مین کبھی کسی پر ظلم کروانہین رکھا مگر اس ظالم نے ہمین کو
مبتلاے بلا کیا اور اس ظالم کو جو بھائی ہمارا ہے عروج دیا کہ ہماری سلطنت اسکے قبضہ مین آئی اور
ہمیشہ غریبون پر ظلم ہوا کیے خدا بھلا کرے لقا بدار عالی وقار کا جنکی بدولت زندان بلا سے رہائی
پائی اور خدا نے صورت امید فتح بھی دکھائی کہ پیکان قتل اکمن جادو دستیاب ہوا یہ سنکر فقیر
نے کہا کہ اے بادشاہ آپکا فرمانا سب بجا اور درست ہے لیکن وہ پیکان قضا حفاظت سے رکھیے گا
کہ خبر اسکی اکمن جادو کو پہونچ گئی ہے ایسا نہ ہو کوئی عیار یا ساحر عفلت پاکر اڑا لیجاے بہتر تو یہ تھا
کہ آپ نے اس کام کو تساہل مین نہ ڈالا ہوتا اور کام اکمن جادو کا تمام کر دیا ہوتا اکمن جادو نے
کہا کہ میرے آقا کی عنایت ہے کہ اپنی حیات سے ابتداء جنگ نہ کرنا جب وقت حریف سبقت کرے
اسوقت جواب دینا تا وقتیکہ اکمن جادو طبل جنگ نہ بجا لیگا مین مقابلہ نہ کرون گا یہ سنکر
شاہ جی نے کہا کہ مثل مشہور ہے کہ اقتلوا الموذی قبل الایذا آپ اسکے خلاف کرنے مین یہ اچھا
نہین ایسا نہ ہو کہ پیکان تلف ہو جاے تو پھر کچھ نہ ہو سکیگا اکمن جادو نے کہا کہ مین اس پیکان
کو ہر وقت اپنے پاس رکھتا ہون آپ سے مین نے کسی کے سپرد نہین کیا ہے یہ کہکر پیکان کو جیب
سے نکالا اور فقیر کو دکھایا فقیر نے کہا ... دکھایے کہ اس پیکان مین ایسی کیا بات ہے کہ اسی
سے اکمن جادو قتل ہو سکتا ہے اور دوسرا پیکان سے نہین قتل ہو سکتا اکمن جادو نے یہ خیال کیا کہ
اسکے دکھانے مین کیا نقصان ہے یہ پیکان کو ... جائیگا یہ سوچکر پیکان فقیر
کے ہاتھ مین دے دیا فقیر نے دیکھا ... اور ... پیکان ہے جیسے اور بھی ہوتے
کرتے ہین اسمین تو کوئی بات نہین ہے اکمن جادو نے کہا کہ شاہ صاحب اسے آپ نہین جانتے

ظاہر اسکا اور ہو اور باطن اور ہی فرق یہ ہو کہ اور پیکان فولاد کے ہوتے ہین اور یہ ساختہ اسحر ہو فقیر
نے پیکان اس ہاتھ سے اُس ہاتھ مین لیا اُس ہاتھ سے اس ہاتھ مین لیا اسی پھیر بدل مین
پیکان بدل لیا اور اہمن جادو کو ویسا ہی دوسرا پیکان دے دیا اہمن جادو نے اُس
پیکان کو لیکر جھولی مین رکھ لیا فقیر دعا مین دیتا ہوا خیمہ سے نکلکر روانہ ہوا اور خدمت مین
اہمن جادو کے پہونچ گیا اور پیکان پیش کیا کہمن جادو نہایت خوش ہوا اور فقیر جادو کو
خلعت سرفرازی عنایت کیا حسب اتفاق عیار نقابدار ابلق سوار واسطے دریافت حال کے
قلعہ کہمن حصار مین آیا ہوا تھا اور ہیت کو ہلیل کے واسطے شریک صحبت تھا اسنے جو یہ سر کہ دیکھا
نہایت پریشان ہوا اور سوچنے لگا کہ کیا فکر کرنا چاہیئے اور کیونکر اس پیکان کو قبضہ مین لانا چاہیئے
یہ تو اس فکر مین ہو اور کہمن جادو کو پیکان ملنے سے اطمینان ہوا اسنے ہلیل جادو سے کہا کہ
اب کیا فکر کرنا چاہیے ہلیل جادو نے کہا کہ میری رائے ہو اب اس سحر کو شاد تجھے اسلیے کہ اگر یہ
حربہ پھر دشمن کے قبضہ مین آگیا تو جان تہلکہ مین پڑ جائیگی کہمن جادو نے اس رائے کو پسند کیا اور
ایک مجرم کو طلب کر کے اُس پیکان کو تیر مین پیوستہ کر کے چلہ کمان مین رکھکر مارا کہ پیکان سینے
کو توڑ کر پار گذرا وہ مجرم تو ہلاک ہوا اور پیکان کا عمل باطل ہو گیا اب ہلیل جادو نے کہا کہ طبل جنگ
بجوا کر مقابلہ کیجیئے اور قبل نقابدار کے آنے کے کام اہمن جادو کا تمام کر دیجیے جسوقت اہمن جادو
ہلاک ہو جائے اسکے بعد پھر کوئی نئی تدبیر کر لیجائیگی اسواسطے کہ اب اندیشہ کوچ کا پھر ہو گیا کہمن جادو
نے حکم طبل بجانے کا دیا اور لشکر کو قلعہ سے باہر نکالا یہ خبر لیکر عیار نقابدار اپنے لشکر مین آیا اور تمام
حال سامنے اہمن جادو کے بیان کیا کہ اسطرح پر جادو آیا اور فقیر نیکر پیکان قضاے کہمن جادو لیگیا
اور کہمن جادو نے اُس پیکان کو مٹا دیا اور طبل جنگ بجوایا ہو اور کسی ساحر کو برائے مدد طلب
کیا ہو کہ نام اسکا الحاق غارنشین جادو ہو یہ سنکر اہمن جادو نے کہا کہ خیر کچھ پروا نہین ہو خدا نکرے
ہو کہمن جادو سے تو پھر برابر کا مقابلہ رہیگا لیکن الحاق غارنشین بیشک بلاے بیدرمان ہو خدا
اُسکے شر سے محفوظ رکھے حکیم جادو نے کہا کہ آپ اندیشہ نکرین یہی طائر سرخ رنگ سبکا طائر
کر دیگا یہان بھی نقارہ زمین پر چوب لگی اور آواز نقارہ کی گرجی دونون لشکرون مین تیاری
جنگ ہونے لگی ساحرون نے ہوم خانے روشن کیے بخور گوگل لوبان رال سرسون کا لے دانے
وغیرہ کا ہونے لگا آوازین یا سامری یا جمشید کی بلند ہوین تمام رات تیاری جنگ مین بسر ہوئی
صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیب نیب دیکر نکلے
نکلے کہ لشکر کہمن جادو سے سرشار جادو وزیر اسکا میدان مین آیا سوار طلب کیا اور ہر یوشیار جادو
نے اپنے بادشاہ سے اجازت حاصل کی اور سامنے سرشار جادو کے آکر آواز دی کہ لا حرب بہادری
کی سرشار جادو نے جو اسم سحر پڑھکر جانب فلک دیکھا اور پھونک دی فوراً ایک لکہا ابر سیاہ
پیدا ہوا ہوا سرد چلی اور وہ ابر پھیل کر محیط ہونے لگا تمام صحرا مین بہار آگئی درخت جھومنے
لگے پھول کھلنے لگے طائر چہچہانے لگے اور ایک سخت ابر اس مین سے پیدا ہوا اسپر ایک تار بلین
ماہ جبین دُر دانہ گوش مرصع پوش دریاے جواہر مین غوطہ مارے بیٹھی تھی چار دن کو نون پر تخت کے

چار گلاس سر پر رکھے ہوے لڑتے تھے اور سامنے نازنین کے ایک کشتی پر کی رکھی ہوئی مختی کشتی پوش
کیسا نفیس و جواہر نگار بنا ہوا تھا جس سامری کی نظر اس آفت ہوش پر پڑی بے اختیار اختیار
ناشتا نہ پڑھتا ہوا چلا اور ایک بادہ عشق مین مدہوش ہو گیا لیکن اس نازک اندام نے کسی کی طرف
اعتنا نہ کی اور لڑنے کو آمادہ ہوئے قریب ہوشیار جادو کے آئی پکاری کہ ای ہوشیار جادو یہ ابرار اور
سرکار کیا خالی ہی جائیگا تمہاری سمت مین بڑی دور سے آئی ہون یہ کہکر جام لبریز کیا اور دست
نازک ہوشیار جادو کی طرف بڑھایا ہوشیار جادو بھی اسم باسمی ہی ہر چند کر دیکھتے ہی اس آفت ہوش
کے بیخود ہو گیا تھا مگر خیال کیا کہ یہ معشوق نہین ہی بلکہ دشمن ہی اسکی دوستی پر بھروسا کرنا سامنے آئین مین
پانا ہی لکھا ہے اسنے جلدی سے کچھ اسم سحر پڑھکر جام ہاتھ سے اس نازک اندام کے لیا اور نوک زبان
مین کاٹکر دیکر خون کے قطرے جام کے اندر ٹپکا دیے اور جام کو ہونٹون سے لگا کر نازنین کے ہاتھ مین
دیدیا اور کہا کہ معشوقہ ان سے پیا باقی تم پیو نازنین جام لیکر پی گئی ساغر پیتے ہی بیخود ہو گئی ہوشیار جادو
نے کہا کہ اگر ہماری محبت رکھتی ہو تو پہلے رقیب کو مٹا دو نازنین نے کہا رقیب کون ہی ہوشیار جادو
نے سرشار جادو کی طرف اشارہ کیا نازنین تخت اڑا کر سرشار جادو کے قریب آئی اور پکاری کہ کیا
تو رقیب بنا ہی اور میرا بھی یہ منہ ہوا کہ میری طرف نظر بد سے دیکھے کب چھوڑتی ہون تجکو یہ کہکر جھاڑی
ہاتھ مین اٹھائی اور سرشار جادو کے سر پر بھینچ ماری ہر چند سرشار جادو ہاتھ مین کرتا رہا مگر
اسنے کچھ مہلت نہ کی جھاڑی جو سر پر پڑی اور تو ئی شراب شعلہ بنکر سرشار جادو پر گری کہ سرشار جادو
جلکر خاک ہوا اور جہان شعلہ تھا نکر اس نازنین پر گرا کہ جلا کر خاک کر دیا اب اپنے لشکر پر گرا اور صاحبون
کو بھونکنے لگا لشکر جادو نے جو دیکھا کہ دزبر سیر مارا گیا بس جلدی سے تخت سحر اپنا پڑھا کر قریب
اس شعلہ جوالہ کے آیا اور آب دیدہ سحر کا چھینٹا مارا کہ شعلہ فرو ہوا شعلہ بجھتے ہی آندھی چلی خاک اڑنی
آتشبازی و برف باری ہوا کی جو وقت علامات سحر ہویدا ہوے اور روشنی ہوئی آواز پیدا
ہوئی کہ کشتی مرا نام ہی سرشار جادو بود جیست مرد یہ و جانداریم و بہ طلب خود نرسیدیم اسکے مرنے
کی لشکر جادو کو نہایت غصہ آیا اور آواز دی کہ ای ہوشیار جادو غضب کیا تو نے کہ میرے وزیر خوش تدبیر
کو مارا کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر گورخر دی بھولی سے نکالا اور زمین پر مارا تڑپتا ہوا اور زمین مین
زلزلہ سا پیدا ہوا جا بجا سے زمین شق ہوئی اور لشکر اکمن جادو کا زمین مین سمانے لگا ہوشیار جادو
بھی غرق زمین ہو گیا ہر چند سحر کیے مگر کچھ نہ ہوا اکمن جادو تیغہ پکڑ کر ہوشیار جادو کی طرف چلا
یہ دیکھتے ہی اکمن جادو نے بھی اپنا تخت سحر بڑھایا اور میدان مین آکر ایک سخ اپنی زمین مین
تمہ تک دی کہ فوراً زلزلہ ہوا فوجیں ہوا اور اہل لشکر کو اس زلزلہ سے نجات حاصل ہوئی ہوشیار جادو
نے بھی رہائی پائی اکمن جادو نے اکمن جادو سے کہا کہ تجکو شرم نہ آئی کہ میرے وزیر کے مقابلہ مین
نکلا آ مجھ سے سامنا کر اکمن جادو نے کہا کہ مین کب تجھ سے باہر ہون ہر طرح موجود ہون یہ کہکر اپنی
زمین سے اسکے ہمراہ خانی نکلا اور اکمن جادو پر گرا اکمن جادو اس گنبد خانی مین قید ہو گیا دم گھٹنے لگا
اسلیے بھی خود آگے کچھ اسم سحر دم کر کے ہیئت اپنی تیر شہاب کی پیدا کی اور توڑ کر اس گنبد خانی
کو باہر نکلا اور پلٹ کر تین چار تیر مارا تیغ پھینکا اور جھونکا ہوا کا چلا کر سارا دھوان منتشر ہو کر فنا ہو گیا اب

اکمن جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی کہ جانب صحرا سے اک اژدر آتش نشان پیدا ہوا اور کمن جادو کی طرف چلا جبتک کمن جادو سحر کرے اتنے عرصہ مین اژدر نے قریب پہونچکر جو دم کشی کی کمن جادو وہین اژدر بن گیا سب سمجھے کہ کمن جادو مارا گیا اہل اسلام نے نقارے فتح کے بجانا شروع کیئے کفار نے گریبان چاک کیے لیکن کمن جادو کی قضا سوا لوح کے ہے نہین اسنے شکم اژدر مین پہونچتے ہی کچھ اسم سحر پڑھا اور صورت اپنی اک شعلۂ نار کی پیدا کی اور جلا کر شکم اژدر کو باہر نکلا اژدر تو جلکر خاک ہوا اور کمن جادو نے نکلکر نعرہ کیا اب ان دونون بادشاہون مین قیامت کے سحر ہو رہے ہین دونون برابر کے ساحر کانٹے کے تلے ہوے ہین نہ یہ غالب ہوتا ہی نہ وہ مغلوب ہوتا ہی جو سحر یہ کرتا ہی وہ مٹا دیتا ہی اور جو سحر وہ کرتا ہی اسے یہ مٹا دیتا ہی اسی عرصے مین جانب صحرا سے علامت آندھی کی محسوس ہوئی اُن دونون نے رو و بدل موقوف کی اور صحرا کی طرف دیکھنے لگے کہ یہ آندھی کیسی آتی ہی یکایک وہ آندھی آکر پھیل گئی دونون لشکرون کو چھپا لیا اسقدر تاریکی چھا گئی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا ساحرون نے ہر چند سحر سے مشعلین روشن کین لیکن جب تھپیڑا ہوا نے مارا مشعلونکو گل کر دیا عجب طرح کا ہنگامہ تھا کہ نہ جاے ماندن نہ پاے رفتن اور جا بجا تو کمان جا بجا سحر کارگر نہین ہوتا بعد تھوڑی دیر کے آندھی مین آواز مہیب پیدا ہونے لگین اور صورتین ہیبت ناک نظرون کے سامنے پیدا ہوتی ہین اور غائب ہو جاتی ہین اب رفتہ رفتہ سیاہی برطرف ہونے لگی اور روشنی ہونے لگی دیکھا کمن جادو نے کہ تمام ساحر مع اکمن جادو زنجیرون مین بندھے ہوے ہین اور اپنے لشکر کو خیال کیا تو محفوظ پایا اور ایک ساحر سیاہ فام کو دیکھا کہ دونون لشکرون کے درمیان کھڑا ہوا کچھ اسم سحر پڑھ رہا ہی جسوقت اوس نے اسم اعظم کو تمام کیا تو نعرہ کیا کہ منم الحاق غارنشین جادو اے کمن جادو مبارک ہو کہ مین نے آتے ہی تیرے دشمنون کو اسیر بلا کر لیا اب جو تو حکم دے وہ کیا جاے چاہے ان سب کو قتل کرا دے چاہے قید رکھ کمن جادو الحاق غارنشین جادو کو دیکھکر نہایت خوش ہوا اور اس نے کہا کہ اگر آئندہ کوئی اندیشہ متصور ہو تو ان سب کو اسی وقت قتل کیجئے ورنہ ایسے حال خراب سے رہنے دیجئے کہ یہ نامے کرکے اور دھوپ مین خشک ہو ہو کے ذلت وخواری سے قتل ہو جائین الحاق جادو نے کہا کہ جس وقت تک مین زندہ ہون اوسوقت تک انکا نجات پانا ممکن نہین ہی کمن جادو نے کہا کہ میرے خیال مین دشمن کو جلد قتل کر ڈالنا مناسب ہی یہ سنکر الحاق غارنشین جادو نے کہا کہ بہتر مین ابھی سب کو قتل کیئے ڈالتا ہون یہ کہکر اس نے تیغہ سحر کھینچا اور اوس کمن جادو کے جانب بڑھا قریب پہونچکر اس نے دست تعدی بلند کیا چاہتا تھا کہ کام اکمن جادو کا تمام کرون کہ جانب صحرا سے ایک ساحر مہیب اژدر آتش نشان پر سوار پیدا ہوا اور نعرہ کیا کہ منم فرستادہ خداوند ساحری اے الحاق کوہ نشین جادو ٹھہرو ابھی اسے قتل نکرنا یہ پروانہ خداوند کا پڑھ لو پھر اختیار ہی یہ سنکر الحاق کوہ نشین نے ہاتھ روکا اور دل مین نہایت خوش ہوا کہ مین بھی اس قابل ہوا کہ خداوند ساحری سے مجھکو نامہ بھیجا ہی وہ ساحر اژدر کو دوڑاتا ہوا قریب الحاق کوہ نشین جادو کے پہونچا اور نامہ ہاتھ مین الحاق کے دیا الحاق نے نامہ کو کھولا اوس مین لکھا ہوا تھا کہ باش او فرساق خبردار و ہوشیار منم مہتر گردباد بن شاپور سبز دل میار نقاد ارابلق سوار کے گزارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدار دی یہ حکم الحاق چاہتا تھا کہ کچھ سحر کرے کہ مہتر گردباد نے جست کرکے خنجر اسکے سینہ پر مارا یہ بخت روئین تن و آہنی بدن تھا خنجر نے اثر نکیا الحاق نے کلائی گردباد کی پکڑ لی اور کہا کہ او ظالم غضب

کیا تھا تو نے اگر مین پہلے سے انتظام نکر کے آتا تو ہاتھ سے تیرے مارا جاتا اب تیرا قتل جلد واجبات سے ہی یہ کہکر اس نے نیچہ سحر اوٹھا کر اس کے قتل کا ارادہ کیا تھا کہ اک برق چمکی آنکھ سب کی جھپک گئی اور وہ برق چمک کے سر پر الحاق کوہ نشین جادو کے گری کہ اسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور نعرہ ہوا کہ منم شہسیم جادو اس کے مرتے ہی آندھی چلی خاک اوڑی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی مارا جوان کشتے نام من الحاق کوہ نشین جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب نرسیدیم جس وقت روشنی ہوئی اور علامات سحر برطرف ہوئے تو دیکھا کہ طائر سرخ رنگ سر پر شہسیم جادو کے خبر تھا رہا ہی اور دونون پرون سے اس کے برقین چمک چمک کر نکلتے ہین اور لشکر کمین جادو پر گرتے ہین سا حر مرر ہے ہین شور و ارد گیر بلند ہوا جبھی الحاق غار نشین کے مرنے سے اکمن جادو مہ لشکر رہا ہوا اور یہ بھی لشکر کو لیکر لشکر کمین جادو پر گرا کو سے نرنج نارنج چلنے لگے اکمن جادو نے شہسیم جادو کی نہایت تعریف کی شہسیم جادو پر جو گولے ترنج و نارنج سحر آتشی وہ اثر نہ کرتے تھے کہ وہی طائر سرخ رنگ پر مار کر ہر ساحر کے سحر کو رد کر دیتا تھا اور اس کے پرون سے جو برقین چمک چمک کر لشکر حریف پر گرتی تھین وہ رد کے نہ رکتی تھین اک قیامت کبرے برپا تھی ساحرون کے مرنے سے شور و ارد گیر برپا تھا آندھیان چلی ہی تھین آگ برسا نیوالی دیو نہ بارن ہو رہی تھی شام تک قیامت کی جنگ رہی جسوقت آفتاب غروب ہوا اور لشکر دن مین طبل بازگشت بجا ساحر علیحدہ ہو کر اپنے اپنے مقام کی طرف متوجہ ہوئے لاشین میدان جنگ سے اٹھوائی جانے لگین جسوقت شمار کیا گیا تو اہل اسلام دو ہزار قتل ہوئے تھے اور کفار چار ہزار مارے گئے تھے اکمن جادو آکر قصر بلوریہ مین داخل ہوا اور شہسیم جادو کی نہایت تعریف کی کہ اگر تم نہ پہونچتے تو الحاق غار نشین نے کام تمام کر دیا ہوتا شہسیم جادو نے عرض کی کہ اے بادشاہ یہ اقبال حضور کا تھا کہ مین بروقت پہونچ گیا ورنہ ستارون کی رہبری کیوجہ کر مین لشکر سے نکلا تھا جس وقت ساعت نیک ظاہر ہوئی تو پھر مین واپس ہوا مگر الحمدللہ کہ وقت پر پہونچ گیا اور عیار نقاب دار کی نہایت تعریف ہو رہی تھی کہ کیا مردانہ عیاری کی تھی مگر قضا الحاق غار نشین کی ہاتھ سے عیار نقابدار یعنے مہتر گردباد کے نہ تھی مہتر گردباد بن شاپور نے کہا کہ اگر مجھے پہلے سے اس امر کی اطلاع ہوتی کہ یہ ملعون روئین تن ہے تو مین پہلے سے اس کا انتظام کر لیتا یہان تو یہ رنگ ہوا اور وہان ملک یمن جادو جو داخل قلعہ یمن محصور ہوا اور تخت شاہی پر یمن ہوا اور اس دولت حاضر تھے یمن جادو کو الحاق غار نشین کے مرنے کا نہایت افسوس تھا کہ یہ بہت بڑا ساحر تھا اور دوست قدیم تھا یمن جادو کی تین روز تک میدان داری موقوف رہی اور ماتم الحاق غار نشین کا برپا رہا چوتھے روز نفیر جادو جو کہ عیار ہی اور ساحر بھی اس نے عرض کی کہ اے شاہ آپ پریشان نہون یہ غلام جان بازی و جانفشانی کے واسطے موجود ہی جس وقت تک شہسیم جادو زندہ ہی اس وقت تک آپ کا کامیاب ہونا ممکن نہین اس لیے کہ طائر سرخ رنگ ساختہ محلول جادو ہی یہ اس کا محافظ ہی اور محلول جادو کے سحر کا رد کرنا ساکنان طلسم باطن کا کام ہی اہل ظاہر کچھ نہین کر سکتے ہین جا کر ہون اور شہسیم جادو کو گرفتار کر کے حاضر خدمت کرتا ہون یا ہاتھ سے اوس طائر سرخ رنگ کے ہلاک ہونگا

اگر اقبال حضور کا یار رہی اور شمشیم جادو گرفتار ہو گیا پھر جنگ فتح ہی کہ ہاتھ آپ کا آئے غالب نہیں آسکتا اور آپ کو غلبہ حاصل ہو سکتا ہی اس لیے کہ تحقیقات طلسمی آپ کے قبضہ میں اور قضا آپ کی بغیر روح کے ممکن نہیں ابھی بڑے بڑے ساحر مطیع آپ کے موجود ہیں وہ مقابلہ کر کے اہمن جادو کو شکست فاش دینگے کہ اہمن جادو کی قوت اب ہر طرح آپ سے کم ہی یہ کہکر نفیر جادو قلعہ سے نکل کر جانب لشکر اہمن جادو روانہ ہوا قضا سے کاروانقات روزگار کہ شمشیم جادو کو اپنے دوست مخلول جادو کا خیال آیا اور مسٹر نقابدار ابرق سوار کا بھی خیال ہوا کہ بالفعل جنگ موقوف ہو جب تک خبر خیریت نقاب دار ابرق سوار و مخلول جادو دریافت کرنا چاہیئے یہ سوچکر شمشیم جادو نے طائر برنج رنگہ کو اک نامہ دیکر جانب طلسم باطن روانہ کیا طائر تو نامہ لیکر جانب طلسم باطن روانہ ہوا اور نفیر جادو [illegible] کے داخل لشکر اہمن جادو ہوا یہاں اہمن جادو [illegible] شمشیم جادو حاضر دربار تھے ذکر اہمن جادو کا ہو رہا ہی کہ اب [illegible] نقابدار عالیمقدار منع فرما گئے ہیں کہ [illegible] نہ کرنا اور نہ ہمراہ [illegible] جنگ بچوکر مقابلہ کرنے ایسا نہ ہو کہ قید ملکہ کم کم جادو کی یہ [illegible] تو سخت پریشانی اور انتہا کی حیرانی ہوگی خبر قلعہ کی رکھنا ضرور ہی [illegible] عیار نقابدار ہی اور یہاں موجود ہی اس نے کہا کہ میں جاتا ہوں اور [illegible] کرتا ہوں یہ کہکر عیار نقابدار جانب قلعہ اہمن جادو روانہ ہوا اس حال نفیر جادو کا بیان ہوتا ہی کہ جس وقت دربار اہمن جادو کا برخاست ہوا [illegible] داخل قصر بلور یہ ہوا اور ارکین دولت مثل ہوشیار جادو شمشیر جادو وغیرہ [illegible] اپنے اپنے خیمہ کے جانب روانہ ہوئے نفیر جادو بھی ساتھ ساتھ شمشیم جادو [illegible] ایک خواص کی بنائی خواصوں کے غول میں شامل ہو گیا اک خواص نے [illegible] پوچھا کہ تو کون ہی اس نے کہا کہ میں تازہ ملازم ہوں اول اک خواص کام [illegible] اس نے کہا کہ وہ سامنے سب کے بیان کرنے کا نہیں ہی اگر تم دریافت کرنا چاہتے ہو تو میرے ساتھ خلوت چلو میں بتا دونگی یہ سن کر وہ خواص ہمراہ نفیر جادو [illegible] آیا نفیر جادو نے کہا کہ [illegible] اک نازنین پر عاشق ہی اور یہ سن کر وہ [illegible] ہی کہ شمشیم جادو اہمن جادو کی رفاقت میں تھا اور مختار اختیار میں کی تھی اب چونکہ بادشاہ سے بگڑ گئی ہی اس واسطے پیغام سلام پر دار و مدار ہی اور میں اس راز کا جاننے والا ہوں اور دونوں کا معتمد ہوں اس وجہ سے پیام سلام کرتا رہتا ہوں آج بھی شمشیم جادو کا اک تحفہ لایا ہوں یہ [illegible] نکال کر دکھایا کہ [illegible] اس کی نزاکت کی گویا چھا گیا ہوا اس خواص نے نفیر جادو سے کہا کہ ہمیں بھی راز دار بنا لو تمہارا رتبہ کم ہو جائے گی اور مالک کو ہمارا خیال پیدا ہو جائے گا کہ یہ بھی راز دار ہی اس خواص نقلی نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی یہ خاصدان تم لیجاؤ اور پیش کرو جسوقت شمشیم جادو خاصدان لے کر کھولیگے اور اس سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ بھی میرے راز سے آگاہ

ہی اور میری معشوقہ کا معتبر ہی تو تمھارے ساتھ رعایت کرے گا یہ سن کر وہ خواص بہت خوش ہوا اور خاصدان لیکر پلٹا پشت پر سے نفیر جادو نے حلقہ کمند کا اُس کے گلے مین ڈال کر جھٹکا مارا کہ یہ بیچارہ گرا اور کہا کہ کیون بھائی یہ کیا کرتے ہو اگر تمھین منظور نہین ہی تو تمھین خاصدان لیجاؤ نفیر جادو نے قریب پہونچ کر ناک اُس کی ملدی کہ یہ فوراً بیہوش مارکر بیہوش ہوا نفیر جادو نے اُس کو تو کسی کونے مین ڈالدیا اور آپ صورت اُس کی بنکر ہمراہ شمشیم جادو کے داخل خیمہ ہوا شمشیم جادو لباس بزم اوتار کر سہری پر لیٹا تھا۔ اتفاق آج اُسی خواص کی باری تھی جس کی صورت نفیر جادو بنا ہوا تھا اُس نے چپی کرنا شروع کی جس وقت شمشیم جادو سوگیا تو نفیر جادو نے باطمینان تمام وہ بیہوشی اُس کے دماغ مین پھونک دی اور زبان کھینچ کر تلکہ سوزن کر دیا اور کچھ اسم سحر پڑھا کہ سہری اپنی جگہ سے بلند ہوگئی نفیر جادو باطمینان تمام شمشیم جادو کو بمعہ مسہری اوٹھائے ہوئے جانب قلعہ لکمن حضار روانہ ہوا وہان مہتر گرداد بادیہ گرد لباس نشیب روی تن پر آراستہ کیے ہوئے قریب دروازہ قلعہ کے پہونچا اور اک پتھر منجنیق مین رکھ کر اک دربان کے سر پر مارا کہ سر اُس کا پھٹا اور وہ گر کر تڑپنے لگا مرنے سے اُس ساحر کے تاریکی چھاگئی اور دربان ادھر اودھر دوڑنے کہ یہ کس کی حرکت ہے عیار نقاب بادی تاریکی مین داخل قلعہ ہوا اور جلدی جلدی در دولت بادشاہ کے جانب روانہ ہوا یہ وہ وقت تھا کہ ملک لکمن جادو دربار برخاست کیے ہوئے محل کے جانب چلا جاتا تھا مہتر گرداد بادیہ گرد نے صورت اپنی اک کلانوت کی بنائی اور بین بجاتا ہوا روانہ ہوا لکمن جادو کی نظر جو اس بین کار پر پڑی پوچھا کہ تو کہان کا رہنے والا ہی اور اس قلعہ مین کیسے آیا ہوا اس بین کار نے جواب دیا کہ مین بہت روز سے آپ کے شہر مین ہون لیکن مثل قیدیون کے ہون کہ جب سے جنگ آغاز ہوئی اوس وقت سے راستہ قلعہ کا مسدود کردیا گیا نہ کوئی اندر کا آدمی باہر جانے پاتا ہی اور نہ باہر کا آدمی اندر آنے پاتا ہی اسی شہر مین مارا مارا پھرتا ہون واسطہ خداوندان گذشتہ وموجودہ کا کہ مجھکو رہائی دیجیے لکمن جادو نے کہا کہ بڑا تعجب ہی کہ تو بہت دن سے اس قلعہ مین ہی اور ما بدولت واقبال کی خدمت مین آج تک حاضر نہوا اُس نے عرض کی کہ آیا تو اسی واسطے تھا کہ حاضر حضور ہوکر کچھ اپنا ہنر دکھاؤنگا خلعت وانعام پاؤنگا خوشی خوشی اپنے گھر جاؤنگا مگر یہ میری بدنصیبی کہ اوس وقت مین یہان آنا ہوا جب کہ زمانہ پرآشوب ہورہا ہی اگر پہلے سے مجھے یہ معلوم ہوتا تو اس طرف کیون آتا یہ کہکر رونے لگا لکمن جادو نے کہا کہ رونے سے کچھ فائدہ نہین ہی مطلب اپنا بیان کر اُس نے عرض کی کہ امیدوار اس امر کا ہون کہ ایک روز میری بین سن لیجیے اور اسکے بعد مجھکو آزاد کیجیے اسلیے کہ اہل وعیال سے چھوٹا ہوا ہون نہین معلوم اون بدنصیبون پر کیا گذری ہوگی بادشاہ نے کہا کہ تو اطمینان رکھ ہم تجھے پروانہ دیدینگے پھر کوئی نہ روکیگا جب چاہنا قلعہ کے اندر آنا اور جب چاہنا چلا جانا یہ سنکر یہ بہت خوش ہوا لکمن جادو اسکو ہمراہ اپنے لیئے ہوئے داخل خوابگاہ ہوا کئی روز سے بسبب تشویش کے نیند اوسکی اوڑی ہوئی تھی اسوجہ سے لکمن جادو نے آجانا طیغور بین کار کا غنیمت جانا اور کہا کہ ہم تخلیہ مین بین تمہاری سنینگے طیغور بین کارنے

عرض کی کہ خداوند لطف بھی اس کا یہی ہی کہ قریب سے سنیے غرض کہ کمن جادو مسہری پر بیٹھا اور طیفور بین کار نے بین بجانا شروع کی اور ایسا محظوظ کیا کہ کمن جادو نے کہا مانگ کیا مانگتا ہی طیفور نے دست بستہ عرض کی کہ مجھے ایسا لکھدی جاے کہ آمد و رفت میری مکمل جائے نہ پوچھے جاتے وقت کوئی روکے نہ آتے وقت کمن جادو نے اوسی وقت قلم دوات منگا کر طیفور بین کار کو سند لکھدی طیفور نے اوس کاغذ کو تولے کر حفاظت سے اپنے پاس رکھا اور پھر بین بجانے لگا تمام رات اسی طرح گذری اور اسنے موقع عیاری کرنے کا اور بیہوش کر کے پکڑ لیجے کا نہ ملا اور کمن جادو ساری رات آہین کھینچا کیا قریب صبح طیفور بین کار نے دست بستہ عرض کی کہ خداوندا اگر چہ گستاخی سے جان کی امان پاؤن تو اک بات عرض کروں کمن جادو نے کہا بیان کر طیفور بین کار نے عرض کی کہ حضور کے چہرے سے علامت خشک کی پیدا ہوتی ہی یہ نیند نہ آنا اور گانا سن کر متاثر ہونا فلسفہ سے خالی نہین ہی ضرور آپکین کچھ بھید ہی آپ بادشاہ طلسم ہین وہ ایسا کون شخص ہی جو آپ کے قبضۂ اقتدار سے باہر ہی یہ سن کر کمن جادو نے پھر آہ کھینچی اور کہا اے طیفور بین کار حقیقت مین تو بڑا پہچاننے والا ہی یہ میل سچ ہی ہوتے آفت کے ہین یہ پرکالے + تاڑ جاتے ہین تاڑنے والے ۱۲ خیر اب تو کو سمجھ ہی گیا ہی پھر تجھسے چھپانا بیکار ہی اصل یہ ہی کہ خداوند سامری جمشید نے ایک سے بڑھکر ایک کو مرتبہ دیا ہی ہر چند کہ میرا طلسم بہت بڑا بنایا اور اس وقت بیٹھ جانے پر بھی بہت کچھ ہی تاہم بہت سے تاجدار ایسے بھی ہین جن کا اقتدار مجھسے بھی زیادہ اور بہت زیادہ ہی تو نے نام طلسم نو طاق کا سنا ہوگا کہ وہان سلطنت اکوان تاجدار اور کیوان تاجدار کی ہی میرے طلسم سے بہتر اون تاجدارون کے تحت ہین اور یہ طلسم بھی اوسی طلسم کا ایک شعبہ ہی پھر کیوان تاجدار کی حکومت کے سامنے میری کیا حقیقت ہی اور کیا وقعت رکھتا ہون اوسنے اوسکے ملازم اسلیے میرے مغرور اہل کارون سے کہین بڑھکر ہین اور سامان شاہی اور فوج جرار ساحران تاجدار کی بے مثل و بے نظیر ہی کہ کوئی اون سے مقابلہ نہین کر سکتا ایسے ایسے نامی و گرامی ساحر ہین کہ جمشید و سامری کی یادگار ہین طلسمات و عجائبات طلسمی کا حال اگر بیان کیا جاے تو اوس کے لیے ایک دفتر چاہیے خلاصہ یہ کہ وہ بہت بڑا طلسم ہی اور کیوان تاجدار و اکوان تاجدار نہایت زور شور سے طلسم نو طاق مین حکمرانی کر رہے ہین مگر آج کل تمام طلسم ہمارا تیرا شوب ہو رہا ہی چارون طرف سے اوس پر یورش ہی اور حکمرانون سے مخالفت پر کمر باندھی ہی جیسے کہ شمیم جادو نے طریق اطاعت سے منہ موڑا ہی نمرود نے سرکشی اختیار کی ہی اس امر سے مجکو نہایت تشویش و پریشانی لاحق رہتی ہی اور روز معرکہ آرائی کا سامنا ہی الحاصل اے طیفور بین

اپنے دل کی بیقراری اور اضطراب کا حال کچھ بیان نہین کر سکتا جس طرح طائر
دل سینہ مین مرغ نیم بسمل کی طرح تڑپ رہا ہی راتون کو نیند اور گئی ہی خواب و خور
حرام ہی اپنی زندگی سے بیزار ہون تم سے یہ حال مخفی نہین کر سکتا کیونکہ تم اب
میرے رازدار ہو چکے ہو تم سے چھپانا بے کار ہی اے طیفور بلکہ کم کم جادو کے فراق
مین شب و روز سر دھنتا ہون تمام دن گریہ وزاری مین کٹ جاتا ہی اور رات
اختر شمار کرتے کرتے صبح ہوتی ہی بقول شاعر ؎ دن کٹا خدا دے اور رات زاری
سے کٹی ؎ عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی ؎ کمال تشویش و تردد مین
زندگی گذرتی ہی اے طیفور کوئی ایسی صورت نکالو کہ بلکہ کم کم جادو کو رضامند کر لو
کہ وہ مجھ سے بہ لطف پیش آئین - اور خواستگاری میری منظور کر لین طیفور نے
یہ سب حالات زبانی کمن جادو کے سن کر کہا کہ حضور آپ بطاق تشویش و تردد
نہ فرمائین دل کو اپنے سنبھالین قلب کو تسکین دین مین بہت جلد بلکہ کو رضامند
کر دون گا بلکہ میلان خاطر بلکہ آپ ہی کے جانب ہو جائے گا یہ کتنی بڑی
بات ہی دو انچھرون مین تو بلکہ کا دل پگھل جائے گا اور آپ کی طرف رجوع
ہو جائے گا بغیر آپ کے دیکھے اون کی تسکین نہ ہوگی بقول شاعر ؎
الفت کا یہ مزہ ہی کہ وہ بھی ہون بیقرار ؎ دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی
چنانچہ ایسی باتین طیفور مین کارنے کمن جادو سے کین کہ اوس کے
دل مین بلکہ کی جانب سے ایک اثر پیدا ہوا اس نے کمن جادو نے کہا کہ طیفور اب
جلد جاؤ بلکہ کو رضامند کرو مین تم کو اس کے صلہ مین نہال کر دون گا جو تم
مانگوگے وہ مین تم کو دون گا اور ایسا دون گا کہ تم بھی خوش ہو جاؤگے
الحاصل طیفور کمن جادو سے رخصت ہو کر اور ہیئت اپنی تبدیل کر کے جانب طلسمخانہ
طلسمی کے روانہ ہوا بعد قطع مسافت راہ بلکہ کے پاس پہونچا اور جا کر اس نے
کل حال اول سے آخر تک کمن جادو کا بیان کرنا شروع کیا بلکہ نے کہا کہ
افسوس اے طیفور اگر مجکو نجات اس قید ستم سے ملتی مین بھی جنگ مین شریک
ہو کر مدد دیتی یہ کہکر بلکہ نے گردن نیچی کر لی طیفور نے کہا کہ آپ اپنی زبان سے یہ
کلمات نامناسب نہ نکالئے گا مین سب کچھ کہہ سن لون گا اور اے بلکہ اب
اس وقت یہی موقع ہی یہ کہکر اس نے راہ درولت بادشاہ کی لی وہان کمن جادو
نے حکم عام دے دیا ہی کہ خبردار کوئی شخص حاجب دربان خادم و خدمتگار
مین سے طیفور مین کار کو نہ روکے اوسے ہم نے اپنا مصاحب خاص مقرر کیا ہی
اوسی اثنار مین نفیر جادو قید شہیم جادو کو لئے ہوئے خدمت کمن جادو مین پہونچا
پشارہ شہیم جادو کا سامنے کمن جادو کے رکھدیا کمن جادو نے کہا کہ باندہ دو
اس نمک حرام کو اور ہوشیار کرو نفیر جادو نے رسن بستہ جھولے سے نکال کر شہیم جادو

کو ستون بارگاہ سے باندھدیا اور فتیلہ رفع بیہوشی دیکر ہوشیار کیا اب جو آنکھ شمیم جادو کی کھلی اپنے کو بارگاہ دشمن مین دیکھا سوچا کہ دن زندگی کے پورے ہو گئے اور قضا آگئی اس نے چپکے چپکے کلمہ طیب زبان پر جاری کیا بلکہ دل مین پڑھا اور سحر سے توبہ کر لی کاب سا سنا قضا کا ہی اور پیش خدا جانا ہوا ادھر مکمن جادو نے آواز دی کہ او نمک حرام بیوفا کیا حرکت تھی شمیم جادو نے اشارہ سے کہا اگر کلمہ میری زبان سے کھینچ دیا جاے تو کچھ بات کرون یہ ظاہر ہی کہ میرا سحر آپ کے سحر پر حاوی نہین ہو سکتا مکمن جادو نے تغیر جادو سے اشارہ کیا اس نے کلمہ زبان سے کھینچ لیا شمیم جادو نے خون زبان کا رومال سے پوچھ کر کہا کہ اے بادشاہ تجھے شرم نہین آتی کہ اوسنے ملازم کو عیار سے گرفتار کرا کے قتل کرتا ہی سر میدان مجھ سے مقابلہ نہ کیا بادصفیکہ تو بادشاہ ہے تو اور مین اک ادنے ساحر ہون یہ سنکر مکمن جادو نے کہا کہ یہ ثمرہ تیری روگردانی و نمک حرامی کا ہی ورنہ ایسا ہوتا کیا تجھے اس وقت کی خبر نہ تھی جو تو دشمن کا شریک ہوا اور کوئی دقیقہ تو نے میرے قتل مین فروگذاشت نہین کیا تھا کہ بدر جیسا ورکو مار کر پیٹان سحر میرا بیجا کر میرے دشمن کے سپرد کیا تو نے کوئی کمی نہین کی تھی مگر یہہ اقبال مابدولت کا تھا کہ وہ پیکان پھر میرے ہاتھ آگیا اور مین نے اوس کو مٹا دیا شمیم جادو نے کہا کہ اے بادشاہ پہلا نمک حرام تو ہی کہ جس نے بھائی کو اپنے قید کر لیا اور خود حاکم بن بیٹھا ہے اسی زمانے سے تیری صورت سے نفرت ہو گئی تھی لیکن چونکہ مین پیشتر سے تیرا ملازم تھا اس وجہ سے مجبور رہا اور خاموشی اختیار کیے رہا لیکن امید مین تیرے سے جاتی رہی تھین وہی ہوا کہ تو نے میرے ساتھ بھی یہ کیا کہ خود ہی مجھکو ویسا میرا بنا کر دشمن کی طرف بھیجا اور راستہ قتل کا مسدود کر دیا یہ بھی خیال نہ کیا کہ اپنی ہار کیا ہوا ہی دشمن اوس سے نہین منظم کیا برتاؤ کرے مین قتل بھی ہو جاتا تو کوئی خبر لینے والا نہ تھا اور وہان بادشاہ سابق مجھ سے نہایت آشتی کے ساتھ پیش آیا اب تو ہی بتا کہ ان تیرا ساتھ دیتا یا اوس کا اس گفتگو پر بیٹے گردن نیچی کر لین اور بادشاہ نہایت برہم ہوا جلاد کو حکم دیا کہ قتل کر جلاد تیغ بصورت تلوار کھینچکر شمیم جادو کی طرف چلا تھا کہ شمیم جادو نے کچھ اسم سحر پڑھ کر اوس کی شعلہ دہن سے نکل کر جلاد پر گرا اور اوس کو جلا کر خاک کر دیا مکمن جادو نے کہا کہ ابھی تک تو سرکشی سے باز نہین آتا ہی شمیم جادو نے کہا کہ جب تک میرے دم مین دم باقی ہی قتل کفار سے دست بردار نہون گا اس لیے کہ مین اب مطیع اسلام ہو چکا ہون دلسے کلمہ طیب پڑھ چکا ہون اور سحر سے بھی تائب ہو چکا ہون مگر ابھی زبان پر یہ کلمات جاری نہین ہوے تھے ورنہ پھر سحر نہ کر سکتا تو حکم دے اپنے اہل دربار کو کہ مجھے قتل کرین یہ سن کر مکمن جادو نہایت غصہ مین آیا اور اس نے جھولے پر ہاتھ ڈالا اور گولہ فولادی نکال کچھ اسم سحر

پڑھنے لگا شمشیم جادو نے دیکھا کہ اب بچنا میرا اسکے وار سے ممکن نہین ہی بس جلدی سے اسنے
خنجر کھینچکر اپنے گلے پر رکھا اور کچھ اسم سحر پڑھکر ہاتھ کھینچا کہ سر کٹ گیا اور خون اُسکا گردن سے شعلہ
ہیکر نکلا اور اہل بارگاہ پر گرا کہ ساحر جلنے لگے بارگاہ مین آگ لگ گئی اک قیامت کبرے
برپا ہوئی شعلہ چمک چمک کر ساحرون پر گر رہا تھا اور لوگ کشتہ سحر ہو رہے تھے ہر چند
سحر کرتے تھے مگر شعلہ نہ رُکتا تھا اسلیے کہ شمشیم جادو نے یہ خاتمہ کا سحر کیا تھا
اور جان دے کر کیا تھا مرکر دشمنون کو مارا سیکڑون ساحر جل گئے ممکن جادو نے
جب آپ دمیدہ سحر کا چھینٹا مارا ہی تو وہ آگ فرو ہوئی اور آواز پیدا ہوئی کہ کتے مرا
نام ممکن شمشیم جادو بود حیف مردیم و جاندادیم و بمطلب خود نرسیدیم جب وہ ہنگامہ
برطرف ہوا اور روشنی ہوئی تو ممکن جادو نے نفیر جادو کو خلعت دیا اور اپنے رفقا
کی لاشین اوٹھوانین اور لاش شمشیم جادو کی دروازہ قلعہ پر آویزان کرا دی
اتنے مین طیفور بین کار آکر پہونچا تو عجب رنگ بارگاہ کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا
کہ نفیر جادو شمشیم جادو کے ہاتھون گرفتار بلا ہوکر آیا اور بادشاہ نے اوس کو قتل کیا یہ سُنکر اسے
نہایت رنج ہوا مگر اب کیا کر سکتا تھا خاموش ہو رہا اور دلمین کہا کہ خیر دیکھا جائیگا اگر اس ایک
کے بدلے مین ہزارہا کو نہ مارا تو کچھ کام نہ کیا جسوقت تخلیہ ہوا تو ممکن جادو سے طیفور بین کار نے
کہا کہ آج نہایت مبارک دن ہی کہ معشوق وصل پر راضی ہوا اور دشمن قتل ہوا یہ مژدہ سُن کر
ممکن جادو کے چہرہ پر بحالی آگئی کہا کہ اے طیفور بین خوش طبعی کرتا ہی یا حقیقت حال بیان
کرتا ہی طیفور نے کہا کہ مین سچ کہتا ہون چلئے آپ پر ابھی روشن ہو جائیگا یہ کہکر انگشتری کو آرسی کیا ہی ممکن
جادو نہایت خوش ہوا اور ہمراہ طیفور بین کار کے جانب زندان ملکہ کم کم جادو روانہ ہوا جس
وقت سامنے ملکہ کم کم جادو کے پہونچا جھک کر سلام کیا اور مؤدب ہو کر کھڑا ہوا طیفور نے اشارہ سے
کہا کہ ان کو قفس سے نکالیے نکلہ زبان سے کھینچ لیجئے معشوقون پر یہ ظلم و بدعت بھلا کس طرح
اوس کے دل مین آپ کی طرف سے جگہ ہو سکتی ہی یہ سن کر ممکن جادو نے اوسی وقت چابی
قفس کی کھینچ لی اور ملکہ کم کم جادو کو سے قید سحر کو دور کیا نکلہ زبان سے کھینچا قفس کے باہر
نکالا اور ہاتھ باندھکر عرض کی کہ قصور میرا معاف فرمائیے اور آس مین میری بھی کوئی
خطا نہین ہی اس لیے کہ آپ کے والد ماجد کا حکم مین بجا لایا ملکہ نے تو کوئی بھی جواب نہین
دیا اور گردن جھکائے بیٹھی رہی آنکھون سے آنسو جاری ہین دلمین کہتی تھی کہ افسوس مین
ناموس بادشاہ اسلام ہوکر اور اس بلا مین مبتلا ہون کہ کافر میرے جانب نیت بد کرے نہین
خیر یہ وقت بھی گذر ہی جائیگا پروردگار عالم مجکو ثابت قدم رکھے لیکن طیفور نے ممکن جادو
سے اشارہ کیا کہ اب تشریف لیجائیے اور سامان عیش و راحت ملکہ کے واسطے بھجوا دیجئے مین
بھی حاضر خدمت رہونگا کیونکہ کسی قدر مزاحمان ہو گیا ہون ممکن جادو روانہ ہوا اور جاکر سب
سامان عیش و طرب ملکہ کے واسطے مہیا کر دیا طیفور بین کار نے عرض کی کہ اے ملکہ عالم اب حضور دو باتون
مین سے ایک اختیار کرین یا تو مجھے اجازت دین کہ مین آپکو حیلے سے بفریب عیاری نکال لیجاؤن

یا چند روز تک امروز فردا مین بادشاہ کو مار لون اتنے عرصہ مین آپ سحر کو اپنے زور
دیکھیے اور قوت پیدا کر کے مقابلہ کیجیے ملکہ کم کم جادو نے کہا کہ اگر سات روز کسی صورت
سے ہم ٹال لیجاؤ اور مین سحر اپنا تیار کر لون تو ایک دن مین تمام قلعہ کو تاخت و تاراج کر دون
مشکل یہ ہو کہ اگر مکمن جادو یہان آئیگا تو مجکو سحر تیار کرتے دیکھکر شک کریگا اور یقین ہو
کہ پھر قید کر لیگا اور اگر سات روز تک یہان نہ آنے پائیگا جب بھی مشکوک ہوگا مہتر گرد باد ہاد گیر
نے کہا کہ وہ ہر روز آئیگا مگر آپکی جانب سے مشکوک نہ ہوگا اسلیے کہ مین اُسے سمجھا چکا ہون کہ
ملکہ دشمنون سے لڑنے کے واسطے سحر تیار کر رہی ہین اور فہد فتحیابی شادی کرینگی اب مکمن جادو
کسیطرح سے متعرض نہ ہوگا یہ سنکر ملکہ کم کم جادو نہایت خوش ہوئی اور کچھ دیر سوچنے کے بعد مہتر
گرد باد باد گرد سے کہا کہ ایک مشکل اور ہے وہ یہ کہ جو عورتین میرے واسطے کھانا لایا کرتی تھین
اُنمین سے ایک عورت کے چہرہ پر کیوان تاجدار نے طلسم باندھا ہے خاصیت
اُسکی یہ ہے کہ جب نظر میری صورت پر اُس عورت کی پڑتی ہے تو مین سحر بھول جاتی ہون
یہی سبب ہے کہ وہ تکلہ زبان سے کھینچکر مجھے کھانا کھلا جاتی ہے اور پھر تکلہ زبان پر دیکر
چلی جاتی ہے یہ سامان اس سبب سے کیا گیا ہے کہ مبادا کسی وقت مین کوئی مجھے رہا
کر لیجائے تو گرفتار کر لینا آسان ہو جب وہ عورت سامنے میرے آئیگی مین سحر بھول
جاؤنگی جسوقت تک وہ عورت زندہ ہے اسوقت تک میرا سحر بیکار ہے مہتر گرد باد ہاد گیر
نے عرض کی کہ آپ اطمینان رکھین جسوقت سحر آپکا تیار ہو جائیگا اسوقت مین اُسے
بھی گرفتار کر کے قتل کر ڈالون گا ابھی موقع نہین ہے اب ملکہ کم کم جادو تو سحر آراستہ
کرنے مین مصروف ہوئی اور مہتر گرد باد باد گرد نے مکمن جادو کے پاس جا کر
نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ بیان کیا کہ لیجیے مین نے ملکہ کو آپکے ساتھ راضی
کر دیا اب مین جاتا ہون اور آج سے آٹھوین روز حاضر ہونگا لیکن آپ اتنا انتظام
کیجیے کہ اُدھر تو ملکہ سحر تیار کر رہی ہین اور فرماتی ہین کہ مین ایک روز مین لشکر حریف کو تباہ
و برباد کر دون گی اور بعد فتح کے شادی کرونگی تاکہ اچھی طرح خانہ آبادی ہو اور خوف
برباد ی جاتا رہے آپ آٹھ روز تک کسیطرح کا دخل نہ دیجیے گا ملکہ آپکو چاہیے کہ
کوئی انتظام کر کے لڑ لیجیے اگر نقابدار ابن سوار ملکہ مہالمن سے آجائینگے تو پھر مشکل ہوگی
کوئی تدبیر بن پڑیگی اسلیے کہ نقابدار صاحب لوح ہین مکمن جادو نے کہا کہ اے طیفور اگر
مین فتحیاب ہوا تو مجھے وزیر کرونگا کہ تو لے میرے ساتھ بڑی دوستداری کی ہے یہ کہکر
بہت کچھ زر و جواہر دیکر طیفور مین کار کو رخصت کیا اور آپ بھی تیاری سحر مین مصروف ہوا
اُدھر طیفور مین کار جو مکمن جادو سے رخصت ہوا تو پھر ملکہ کی خدمت مین آیا اور ہر طرح کی
اطمینان دلانے کے بعد عرض کی کہ اب حضور اطمینان سے سحر تیار کرین مین جا کر لشکر
کی خبر لیتا ہون کہ وہان کی کیا کیفیت ہے یہ کہکر رخصت ہوا اور قلعہ کے باہر جانے کا قصد کیا تھا
کہ ساتھ ہی یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر مہتر گرد باد تو دست پر شیر دل ایسے شخص کا ہے اور قلعہ مین آکر

خیال جاتا ہی کوئی تختہ ملک الکن جادو کے واسطے بچھانا چاہیے یہ سوچکر ایک مقام پر ٹھہرا
اور فکر کرنے لگا کہ کیا کرنا چاہیے کہ دیکھا سامنے سے نقیر جادو چند ملازمون کو ساتھ لیے چلا آتا ہی
نظر جو نقیر جادو کی مہتر گردباد پر پڑی اور دیکھا کہ کوئی گویا ہی چونکہ اسکو بھی علم
موسیقی سے نہایت رغبت ہی فریب آیا اور پوچھا کہ تم کون ہو اور کہان جاتے ہو مہتر گردباد نے
نے بیان کیا کہ مین گویا ہون نام میرا طیفور ہین سرکار ہی اور جاتا ہون ایسے کام کو کہ بیان نہین کرسکتا
نقیر جادو نے کہا وہ ایسی کون سی بات ہی جو مجھسے چھپانے کی ہی طیفور نے کہا کہ ہان ایسے
چھپانے کی تو کوئی ضرورت نہین ہی لیکن یہ لوگ جو آپکے ہمراہ ہین مجھے انپر اطمینان نہین
ہی طیفور نے اس انداز سے کہا کہ نقیر جادو کو سننے کا اشتیاق پیدا ہوا اور کہا کہ اگرچہ یہ سب
میرے ملازم و معتبر ہین لیکن اگر انکے سامنے بیان کرنے مین تمہین تامل ہی تو مجھسے تنہائی
مین بیان کرو طیفور ہین کار نے کہا کہ اسمین مضائقہ نہین ہی لیکن ایسے مقام پر بیان کرون گا
جہان کوئی سامنے نہو بہت لوگ لبون کی جنبش سے کلام کو سمجھ لیتے ہین یہ سنکر نقیر جادو کو
غصہ آگیا کہا کہ تو جو اسقدر احتیاط کو دخل دیتا ہی تو ایسی کون سی راز کی بات ہی تیرا راز اور اس
قابل ہوا جسکی اسقدر پردہ پوشی کی اے اب مین تنہائی مین نہ سنونگا بلکہ تجھسے یہین پوچھونگا
یہ کہکر اسنے کوڑا اٹھایا طیفور ہین کار نے بھی ہین اپنی سیدھی کی اور کہا کہ تو اپنے کو بہت
کچھ سمجھتا ہی اور مجھے محض ایک گویا تصور کرتا ہی نہین جانتا کہ مین مقرب بادشاہ ہون یہ
کہکر پروانہ من جادو کا جیب سے نکال کر دکھایا اور کہا کہ پڑھو اسمین کیا لکھا ہی مین راز بادشاہ
کا تجھسے کیونکر بیان کرون جبوقت نقیر جادو نے حکمنامہ بادشاہ کا اسمین لکھا تھا کہ طیفور ہین کار
کو کوئی شخص روکنے ٹوکنے کا قصد نکرے جب اسکا جی چاہے یہ طلسم مین آئے اور جب چاہے
بیرون طلسم چلا جائے یہ دیکھکر نقیر جادو گھبرانے لگا اور عذر خواہ ہوا کہ مین آپکو اسقدر صاحب عزت
نہ سمجھتا تھا اور نہ اسطرح بے ادبانہ گفتگو کبھی نہ کرتا امیدوار معافی کا ہون اب تو مہتر گردباد کی بن پڑی
جون جون نقیر جادو منت اور سماجت کرتا ہی عف طیفور ہین کار کا اور بڑھتا جاتا ہی جب نقیر جادو
نے ہاتھ جوڑے تو طیفور ہین کار نے قصور عفو کیا نقیر جادو نے کہا کہ ایک روز کے واسطے
دعوت قبول فرمائیے کل چلے جائیے گا طیفور ہین کار نے کہا کہ مجھے حکم بادشاہ ہی کہ جلد جاکر اپنے
اہل و عیال کو لا اگر عرصہ گذرے گا تو بادشاہ مجھسے ناراض ہوجائیگا نقیر جادو نے کہا کہ اچھا
کم سے کم تھوڑی دیر کے واسطے قیام فرمائیے طیفور نے کہا خیر اسکا مضائقہ نہین ہی غرضکہ نقیر جادو
طیفور ہین کار کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے اپنے مکان مین آیا اور سامان دعوت مہیا کرنے لگا ایک مرتبہ
آبگشتی شراب کی رکھکر چلا گیا دوبارہ پلیٹ کبابون کی رکھ گیا مقام تنہا تھا وہان یا طیفور تھا یا
نقیر جادو تھا جتنے عرصہ مین نقیر جادو دوسری چیز لاتا تھا طیفور نمک کسہ کاری شراب وغیرہ
مین آمیز کرتے جاتے تھے جب نقیر جادو سب سامان مہیا کرچکا تو پاس آکر بیٹھا طیفور نے پہچان
صراحیون مین کر لی تھی ایک صراحی مین سے جام بھر کر آپ پیا دوسری صراحی مین سے ساغر
لبریز کرکے نقیر جادو کو بلایا یہان تک کہ جب دیکھا خوب بیہوشی تاثیر کرگئی ہی تو کہا کہ اب

ہین جاتا ہون ورنہ عرصہ ہو گیا یہ کہکر اٹھ کھڑے ہوئے نفیر جادو بھی اٹھا کہ ہین آپکو پہونچا دونگا
اٹھا تھا کہ بیہوشی سے طمانچہ مارا سر تلے تانگین اوپر دھم سے گرا طیفور ہین کار ستے
رنگ و روغن عیاری ملکر صورت بنا اسکی میمون شاہ کی بنائی اور زبان پر لگا سوزن کر کے
اسکو ہوشیار کیا اور نعرہ کیا کہ او ملعون شمیم جادو کا خون ناحق خالی نہ جاسکتا تھا
اب اگر تجکو تیرے بادشاہ کے ہاتھ سے قتل نہ کرایا تو نام اپنا مہتر گرد باد بادیہ گرد نہ رکھا من
عیار نقابدار یہ کہکر رنگ و روغن عیاری چہرہ پر لگا کر اپنی صورت نفیر جادو کی بنائی اور پشتارہ اسکا
باندہ کر خدمت ہین ملک لکمن جادو کی روانہ ہوا جسوقت سامنے بادشاہ کے پہونچا سلام
کیا اور پشتارہ سامنے رکھ دیا اور عرض کی کہ یہ نمکحرام بھی حاضر ہوا آپکا اسکو در بند چہارم کا مالک
بنایا تھا اور اسنے دغا کی کہ طلسم کشا سے مل گیا اب اسے قتل کیجیے چونکہ ملک لکمن جادو
اس سے جلا ہوا تھا اسی وقت جلاد کو طلب کیا اور حکم دیا کہ اسکو قتل کر حسب الحکم جلاد
مریخ خصال حاضر ہوا اور میمون نقلی کو لیکر ہوئے قتل گاہ ہین آیا تمام شہر مین شور ہوا کہ سحر الملک بادشاہ
کا ملازم میمون شاہ گرفتار ہوکر آیا ہے اور قتل ہوتا ہے یہان تو تماشائی جمع ہو رہے ہین اور
نفیر نقلی وہان سے زاری ہوا راستہ مین پھر صورت اپنی طیفور کی بنائی اور در بانون کو
پھر روانہ بادشاہ کا دکھا کر قلعہ سے نکلکر جانب لشکر ملک لکمن جادو روانہ ہوا جسوقت داخل
لشکر ہوا اور سامنے لکمن جادو کے پہونچا تو اپنی ہیئت اصلی پر آیا اور تمام ماجرا قتل شمیم جادو
کا بیان کیا اور کہا کہ مین نے عوض خون شمیم جادو کا لیا کہ نفیر جادو کو خود بادشاہ کے
ہاتھ سے قتل کرا دیا الشاذ کالمعدوم خود قتل کر سکے لکمن جادو اپنا سر پیٹیگا کہ یہ مین نے کیا کیا
لکمن جادو نے کہا کہ یہ کیونکر عیار نقابدار نے سب کیفیت اپنی عیاری کی بیان کی لکمن جادو
بہت خوش ہوا جسقدر شمیم جادو کے قتل کا صدمہ تھا اسقدر نفیر جادو کے قتل سے
خوشی حاصل ہوئی پھر اسکے مہتر گرد باد بادیہ گرد نے ملک لکمن جادو سے رہا کرنے کی کیفیت
بیان کی اور کہا کہ یقین ہے آج سے تیسرے دن طبل جنگ بجے گا اور کل جادو لبطا ہر لکمن جادو
کی شریک ہے لیکن بروقت جنگ آپکی طرف سے لڑیگی آپ بھی تیاری جنگ کیجیے اور مین
پھر قلعہ کی طرف جاتا ہون اگر قابو چلا تو لکمن جادو کو گرفتار کر کے لاتا ہون یہ کہکر جانب
قلعہ روانہ ہوا یہان لکمن جادو نے بھی تیاری جنگ کا حکم دیا ادھر عیار نقابدار نے قریب
قلعہ پہونچکر پھر صورت اپنی بدلی اور داخل قلعہ ہوا وہان نفیر جادو کے قتل ہونے کی خبر سنی
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ طائر سریع رنگ آکر لاش شمیم جادو کی پنجہ مین دبا کر لیگیا اور لکمن جادو
نہایت پریشان ہوکر نفیر جادو کو کسنے قتل کرایا لوگ نظیر نقلی کی تلاش کر رہے ہین یہ سب
تماشے طیفور بن کار سے عیار نقابدار اپنی آنکھون سے دیکھتا ہوا اول ملکہ لکمن جادو کی خدمت
مین گیا اور سلام کیا یہ وہ وقت تھا کہ دیبی عورتین ملکہ لکمن جادو کو کھانا کھلانے آئی تھین اور
وہ عورت جسکی صورت پر طلسم خود فراموشی بندھا ہوا ہے نام اسکا تصویر جادو ہے پاس ملکہ
لکمن جادو کے بیٹھی ہے اور ہنس ہنس کر کہہ رہی ہے کہ ہماری اتیوا ایک ہی روز آپکا چلہ تمام ہونے مین

آتی ہو آسیکے بعد بادشاہ کی طرف سے لشکر دشمنون کو شکست دیجیے کہ اس طلسم مین
آپکی سلطنت قائم ہو جلدہی وہ روز مبارک آیے کہ عقد آپکا ملک لکمن جادو کے ساتھ ہو یہ
باتین ملکہ کم جادو سن رہی ہی ملک کو دیکھتی ہی اور سمجھاتی ہی کہ کہان مین قلوہ سفینت رنگ کی
شاہزادی ملک اصفر زرد پوشش کی دختر کہان لکمن جادو اس ایسے پانچ بادشاہ میرے
باپ کے مطیع ہین مگر سفلہ پروری گردون دون سے یہ وقت آیا ہی کہ ایسے ایسے ہمارے خواہشمند
ہون اور ہم انکو سزا دینے کے عوض خاموش بیٹھے ہوے سنا کرین اسوقت ملکہ کم کم جادو کو غصہ
آگیا سحر تو بھولے ہوے تھے کہ سامنے تصویر جادو بیٹھی تھی غصہ مین اس سے ضبط نہ ہو سکا اور ایک
طمانچہ تصویر جادو کے مارا کہ منہ اسکا پھر گیا اور کہا کہ تو ایسے کلمات بے ادبانہ ہمارے سامنے
زبان پر جاری کرتی ہی تصویر جادو وہان سے روتی پیٹتی خدمت ملک لکمن جادو مین روانہ ہوئی ساتھ
ہی طیفور بین کار بھی۔ وانہ ہوا جب تک تصویر جادو پہونچے پہونچے طیفور نے جاکر لکمن جادو کو
سلام کیا اور کہا کہ ای بادشاہ بڑا غضب ہوا تصویر جادو نے سارا کھیل بگاڑ دیا ملکہ کو اسقدر چھیڑا
کہ طبیعت انکی برہم ہوگئی اب انھون نے غصہ مین آکر آپ سے عقد کرنے مین انکار کر دیا اور تصویر جادو
اگر بھاگ نہ جاتی تو یقین ہی کہ ملکہ اُسے بیمار مارے۔ جھوڑین یہی ذکر تھا کہ تصویر جادو روتی اور پیٹتی
سامنے لکمن جادو کے پہونچی اور بیان کیا کہ ملکہ نے مجکو مارا آپ مین معلوم کس خطاب غفلت مین
ہین کہ دشمن کو رہا کرکے انکی دوستی پر بھروسا کر بیٹھے ہین اگر سحر اسکے تیار کر لیا تو ہا لیان
طلسم مین سے کسکی مجال ہی جو سحر اسکا رد کر سکے گا اور وہ ہرگز اپکے ساتھ شادی نکریگی یہ سنکر
لکمن جادو تو حیران تھا کہ کسکو سچا سمجھون اور کسکے جھوٹا جانون طیفور بین کار نے کہا کہ اب آپ
اسے ملکہ کی خدمت مین کبھی نہ جانے دیجیے گا اور ملکہ کا زیما آپکو معلوم نہو جائیگا آپ آج شب کو
پوشیدہ طور پر جاکر حالت ملکہ کی دیکھیے گا کہ آپکے فراق مین انکی کیا کیفیت ہی راتون کو تڑپا
کرتی ہین اور دعا کیا کرتی ہین کہ یا خداوند ساحری و جھٹ بیمار سے تم یونے دو سو خداوند ہو مگر
اتنی قدرت لیک مین نہین کہ لکمن جادو کو لکمن جادو پر فتحیاب کرو اور لوح طلسمی کو بیکار کرکے
طلسم کشا کرا سکے ہاتھ سے قتل کرا دو کہ اب مجھ سے جدائی بادشاہ کی اٹھ نہین سکتی اور
بیشرا سکے شادی کرنا مصلحت کے خلاف ہی ایسا نہو کہ دو ہی دن مین خانہ بربادی کا سامنا
ہو بادشاہ تو عشق ملکہ کم جادو مین مدہوش ہی ہو رہا تھا جو کچھ طیفور بین کار نے کہا اسنے
باور کر لیا اور کہا کہ بیشک عورتون کی عادت ہوتی ہی کہ ایک دوسرے کو چھیڑتی ہین اسلیے ملکہ
کو سنایا ہوگا کوئی ہی کہ اسے اسیر ہو کر سے یہ سنتے ہی طیفور نے کہا کہ غلام کو حکم ہو تو ابھی
اسکی مشکین باندھ لون یہ سنکر تصویر جادو تو رونے لگی اور لکمن جادو نے کہا سحر مین اسکو
باندھ کر زبان پر تکلا سوزن کر کے طیفور بین کار کے حوالے کیا اور طیفور خوشی خوشی
اسکو لیکے خدمت مین ملکہ کم جادو کی آیا سلام کر کے قید تصویر جادو کی پیش
کی اور کہا کہ اب اسے قتل ہی کر دیجیے زندہ رکھنا اسکا ٹھیک نہین ہی یہ سنتے ہی ملکہ کم جادو
نے تصویر کی طرف دیکھکر سحر کرنا چاہا سحر فراموش ہو گیا کہا ای طیفور تم جانتے ہو کہ

قضا سے اسکی میرے ہاتھ سے نہین ہی مین جب صورت اسکی دیکھتی ہون سحر بھول جاتی
ہون یہ سنکر طیفور نے کہا کہ اب آپ تماشا دیکھیے یہ کہکر نیزے سے ٹکڑے لاکر
اسکے منہ پر مارے اور تھوڑی سی بارود رکھکر دور سے حقہ آتشبازی مارا کہ تصویر جادو
جلکر خاک ہوئی چونکہ یہ سحر نجانتی تھی صرف اسکی صورت پر طلسم بندھا تھا اسلئے کم کم جادو اسکو دیکھکر سحر بھول جاتی تھی جب
جلکر خاک ہوئی تو ملکہ کم کم جادو نے راکھ اسکی جمع کرکے کچھ اسم سحر پڑھکر ایک شیشہ مین بھری
عیار نقاب دار نے کہا کہ یہ کس کام کی ہی کم کم جادو نے کہا کہ یہ غازہ سحر فراموش ہی جو شخص اس
غازے کو اپنے منہ پر ملکر سامنے کسی ساحر کے جائے تو ساحر سحر بھول جائیگا اسنے کہا تھوڑا سا
غازہ مجھے بھی دے دیجیے کم کم جادو نے تھوڑی راکھ ایک پڑیا مین باندھکر طیفور بین کار کو بھی
دے دی اب یہ کھٹکا بھی مٹ گیا اسنے کہا مین جاکر بادشاہ سے کہتا ہون کہ طبل جنگ بجوائین
کم کم جادو نے کہا بہتر ہی اب مجھے کوئی اندیشہ نہین ہی طیفور بین کار اسی وقت پاس
ملک لکمن جادو کے آیا اور کہا ملکہ فرماتی ہین کہ زمانہ جدائی شاق ہی طبل جنگ بجواکر
کل دشمنون کا خاتمہ کر دیجیے تاکہ رنج مفارقت سے نجات ہو یہ سنکر لکمن جادو بھول گیا
اور اسی وقت اسنے حکم دیا کہ طبل جنگ بجے فوراً نقارہ رزمی پر چوب لگی اور آواز نقارہ کی گرجی
ہرکارون نے ملک لکمن جادو کو اطلاع کی یہان بھی کوس حربی آواز دش مین آیا تیار یان ہونے
لگین دونون طرف کے ساحرون نے اکیاریان رو شن کردین سحر جگانے مین مصروف ہوئے
بخور رائی گوگل لوبان سرسون کا لے دانے وغیرہ کا ہونے لگا ہر طرف نرسول پر سول گولے
ہوئے تھے نرسے یا ساہری یا جمشید کے بلند تھے تمام صحرا بخور سے دھوان دھار ہو رہا تھا
اسی عالم مین رات تمام ہوئی اور سفیدہ سحری مشرق سے نمودار ہوا آفتاب نے علم زرفشان
کو بلند کیا فوج انجم فرار ہوئی نشان کہکشان سرنگون ہوا طائر اشیانون سے نکلکر اڑنے چرند فکر
آب وگیاہ مین روانہ ہوئے دونون طرف کی فوجین عازم میدان کارزار ہوئین آسطرف قلوکا دروازہ
کھلا اور ملک لکمن جادو اژدرا فش نشان پر سوار نمودار ہوا پشت پر اسکی ایک لاکھ ساحران عذار
طلا بے بافت کے پرستاری جھولیان جھولیان کاندھون پر ڈالے ڈنکے ڈبرو بجاتے ہوئے
جنگی گیت گاتے ہوئے بازو بلند وشمشیر وگرز گردن سحر پر سوار نشستے پیشانیون پر کھنچے ہوئے تلک
ماتھون پر دیے ہوئے گلون مین بجاے زنار مار سیاہ پڑے ہوئے صورتین مہیب لباس
عجیب اس ہیبت سے بادشاہ طلسم آکر میدان مین قائم ہوا ادہا سکے تخت ملکہ کم کم جادو کا
عجب شان وشوکت کے ساتھ نمودار ہوا کہ چار گلدستہ اسکے تخت کے چارون کونون پر
رکھے ہوئے خوار غوانی جوڑا پہنے ہوئے جوڑے کج بندھا ہوا مجولی رزلفت کی کاندھے
پر پڑی ہوئی کمانی باندھے ہوئے اوپر سے آر پار دوپٹا پڑا ہوا چند خواصین اسکے ساتھ
اور ایک دنگی پشت پر کھڑا ہوا مروحہ جنبانی کرتا ہوا اسنے تخت اپنا دونون لشکرون سے
علیحدہ قایم کیا ادھر سے ملک لکمن جادو ہوشیار جادو سیمون شاہ وغیرہ یہ سکے سب اپنے
سحرین پر آراستہ کیے ہوئے مع لشکر آکر پہونچے جو کہ سابق مین بیان ہو چکا ہی کہ لشکر ملکہ کم کم جادو کا

قصر بلور مین ہی اور اسی فوج نے میدان کو روکا ہو ورنہ لشکر اکمن جادو کے پاس
بہایت قلیل تھا جسوقت کنیزان ملکہ کم کم جادو نے اپنے مالک کو دیکھا کہ بیسے علیحدہ
کھڑی ہین انکو نہایت وسوسہ ہوا ایک عورت قریب ملکہ کے آئی اور ہاتھ باندھکر عرض
کی کہ کچھ حضور ہمسے ناراض ہین جو علیحدگی اختیار کی وہ ننگی جو پشت پر کھڑی تھی مسکراتی کرر ہا تھا
بولا کہ اب ملکہ سے اور تجھ سے کوئی واسطہ نہین ہی ملکہ بادشاہ طلسم کی شریک ہین تھا بدار
سکے تمام کی قاتل ہین یہ سنکر وہ عورت روتی ہوئی پلٹی اور آکر اپنی سہاتھ والیون سے
بیان کیا کہ ہماری ملکہ کا دل پھر گیا مطیع اسلام ہوکر پھر سامری پرست ہو گئین ان سب نے
کہا کہ ہمتو اب دائرہ اسلام سے نہ نکلین گے چاہے ملکہ کے ہاتھ سے قتل ہون یا زندہ
رہین غرضکہ یہ بیچاریان آمادہ مرگ وہلاکت ہوئین کیونکہ خوب جانتی ہین کہ ہم ملکہ پر غالب
نہین آسکتے اور اگر غالب بھی آسکتے تو یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ جسکا نمک کھائین اسی کے
خون سے اپنے ہاتھ بھرین جہان تک ہو سکے گا گرفتار کرنے کی کوشش کرینگے اور سمجھا بجھا لینگے
یہ سوچکر انھون نے کمندین سحر کی درست کی ہین ادھر ملک اکمن جادو نے کچھ اسم سحر
پڑھکر جانب آسمان دیکھا کہ یکایک ایک ستارہ سا چمک کر زمین پر گرا اور اسسے صورت
اپنی ایک پری کی پیدا کی اور میدان مین آکر آواز دی کہ باشی اے گروہ ضدا پرستان و فرقہ
مسلمانان و نمکحرامان دولت جسکو اطاعت بادشاہ کی کرنا ہو وہ اپنے اعمال گذشتہ سے
توبہ کرے اور آکر شریک بادشاہ ہو ورنہ آمادہ ہو جائے مرنے پر اور کمر ہمت مقابلہ کے واسطے
باندھے ہم ملکہ ثانب جادو یہ سنتے ہی اکمن جادو نے بھی کچھ اسم سحر پڑھکر دہتر
زمین پر مارا دیکھا کہ طبقہ زمین کا شق ہوا اور ایک مچھلی زمین سے نکلکر تڑپی اور صورت
آسنے ایک دیو کی پیدا کی اور سامنے پری کے جاکر آواز دی کہ او جان جہان غصہ کیون کرتی
ہو مین تمھین گلے سے لگا لون یہ سنکر دونون ہاتھ پھیلا کر پری کی طرف بڑھا اور
پری ہائین ہائین کرکے پیچھے ہٹنے لگی تمام ساحر اسی لڑائی پر ہنس رہے تھے اور ہتر
گرد ماہ جو ننگی بنا ہوا پشت پر ملکہ کم کم جادو لی کمر کھا ہوا تھا پکار کر کہنے لگا کہ ہان یہ خفا
ہو گئی ہین انھین منالو اکمن جادو نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ کون تھا دہان دیو نے جھپٹ کر
پری کو آغوش مین کھینچنے کا قصد کیا تھا کہ پری نے پر مارے ایک شعلہ پرون سے
اسکے نکلا دیو پر گرا کہ دیو مانند دیو آتشبازی کے جلنے لگا اسی وقت اسنے آواز دی کہ
ہر چند ہمیشہ سے معشوقون کا شیوہ جفاکاری اور عاشق کشی ہی لیکن اگر محبت سچی ہو تو
بے اثر نہین ہوتی ہی ہم جلتے ہین تو تم کیا بچ جاؤگے بقول شاعر سہ الفت کا یہ
مزہ ہی کہ دونون ہون بیقرار ادھر تو آگ برابر لگی ہوئی ہو یہ کہکر اور بہ تن شعلہ بنکر
پری پر گرا کہ اسکے بھی پرون مین آگ لگ گئی اور یہ دونون جلکر خاک ہوئے کیا کہنے
کے تلے ہوئے ان دونون کے سحر ہین کہ نہ یہ اسپر غالب ہوتا ہی اور نہ وہ اسپر اب اتنا
وقت تو ضرور ہو گیا ہی کہ قضا مکمن جادو کی بغیر لوح طلسمی کے ممکن نہین ہی اور محافظ طلسم

اسکو ہر حال مین بچا لیجاتے ہین غرضکہ جسوقت سحر اسکا باطل ہوا تو اسنے آواز دی کہ اے
اہرمن جادو تجھے حسرت ہی رہجائیگی اور سلطنت نصیب وہوگی تجھے نقابدار پر بہت بھروسا
ہی جب تک نقابدار آگے آئے مین تیرا خاتمہ کردون گا اس سحر کو روک یہ کہکر اسنے
آئینۂ دار جادو کی طرف پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ جا اور پکڑ لا اسکو یہ سنتے ہی آئینہ دار جادو
آئینۂ جمشیدی جو تحفہ جات طلسمی سے ہی اور یہ اسکا محافظ ہی لیے ہوئے میدان
مین آیا اور پکارا کہ اے بادشاہ سحر دل بہتر یہ ہی کہ ہوس سلطنت کو چھوڑ کر یا اطاعت
اپنے بھائی کی قبول کر اور بالکل جا اسکی عملداری سے ورنہ تو خوب جانتا ہی کہ میرے پاس کیا چیز
ہی یہ سنکر اہرمن جادو نہایت پریشان ہوا کیونکہ یہ خواہش اس آئینہ کا جانتا تھا کہ سامنے اسکے
سحر بیکار ہی اپنے سحر کا اثر اپنے ہی اوپر ہوتا ہی اسنے نکلنے مین تامل کیا تھا کہ ہوشیار جادو نے اپنا
مرکب سحر بڑھا دیا اور سامنے بادشاہ کے آکر اجازت طلب کی بادشاہ نے کہا کہ اے ہوشیار جادو
کیون جان اپنی دیتا ہی اور جان بوجھکر موت سے گلے ملنے کو جاتا ہی ہوشیار جادو نے کہا کہ مین
اس آئینہ کی حالت سے خوب واقف ہون مگر چارہ کیا ہی یہ نہین ہوسکتا ہی کہ اپنے ہوتے
آپکو جانے دون نمکحوار اسی دن کے واسطے ہوتے ہین بادشاہ نے کہا کہ اے ہوشیار جادو
یہ تو معلوم ہی کہ مدت عمر سپری ہوئی اور زمانہ موت کا آگیا افسوس کہ دم آخر دیدار آقائے
نامدار سے بھی محروم رہے وہ شہریار عالی وقار طلسم باطن مین فروکش ہی آسے ہمارے
حال کی کیا خبر ؎ نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے ؎ کسے زبیکسی ما نمی برد خبرے
اور یہ بھی نہین معلوم کہ آس آقائے نامدار پر کیا گذر رہی ہی جب تک شمیم جادو زندہ رہا تو اسکے
باعث سے طائر سرخ رنگ خبر لا دیتا تھا خیر جو وہ عافیت نقابدار عالی مقدار کی دریافت
ہو جاتی تھی اب وہ راستہ بھی مسدود ہو گیا اے ہوشیار جادو مرگ ابنوہ جشنے دارد سحر تو اب ہی
سامنے پیش ہوگا اب اس ظالم کے ہاتھ سے بچنا ممکن نہین ہی خیر تمھاری خوشی سے پہلے
تمھین راہی ملک عدم کی لو یہ کہکر وزیر خوش تدبیر کو اپنے گلے لگایا اور بہت رویا سحر گردباد یہ دیکھ رہا تھا
جو زنگی بنا ہوا پشت پر تھا کہ کم جادو کی کھڑا ہوا تھا ملکہ سے پوچھا یہ کیا سبب ہی کہ لشکر مین
ایک ہلچل سی مچ گئی ہی بادشاہ بھی پریشان ہی کیا یہ ساحر زبردست ہی بادشاہ اسکے
مقابلہ کے لائق نہین ہی کم کم جادو نے کہا کہ یہ صاحب تحفہ طلسمی ہی اس سے کوئی مقابلہ نہین
کر سکتا ہی اگر مجھے پیشتر سے یہ حال معلوم ہوتا تو انتظام کر سکتی تھی اب مین بھی کچھ نہین
کر سکتی ہون اگر سحر کرونگی تو ٹال جائیگا جسوقت عکس تحفہ زعفران کا آئینہ مین نمایان
ہوگا تمام کشت جلکر خاک ہو جائیگا اور گر سحر مارونگی تو الٹا پلٹے گا مجھے بھی یہی تردد
ہی سحر گردباد نے کہا خانہ سحر کچھ کام دے سکتا ہی جواب دیا بس اتنا کام دے سکتا ہی
کہ اسکا سحر بھی کارگر نہ ہوگا مگر یہ آئینہ نہین مٹ سکتا اور بغیر اسکے مٹے ہوئے کام نہین
چل سکتا سحر گردباد نے کہا مین جاتا ہون یا تو اس ملعون کو مین نے مارا اور یا ہاتھ سے
اسکے مارا گیا یہ کہکر تخت سے اتر کر صحرا مین گیا دو ہیئت اپنی تبدیل کی اسکا ذکر تو پھر آئیگا

اول حال ہو شیار جادو کا سنیے کہ بمشکل تمام بادشاہ سے اجازت لیکر سامنے آئینہ دار جادو کے آیا اور کہا کہ او بھیا تجھے شرم نہین آتی ہے کہ اپنے آقا سے قدیم کو چھوڑکر دغا باز بادشاہ کا شریک ہوا کچھ پاس نمک نہ ہوا اور اب اسی کے مقابلہ کو آیا ہے کیا اس آئینہ پر فخر کرتا ہے کچھ اپنی ساحری کا کمال دکھا وار کر اور دوسرے کا حملہ روک تو ہم تجھے یہ کوئی لطف نہین کہ تخت طلسمی سے کام لیتا ہے آئینہ دار جادو نے کہا کہ او ہو شیار جادو جسکی تیغ اسکی دیغ ہم بادشاہ کے محکوم ہین اور تابع فرمان ہین جو تخت و تاج طلسم گنبد بے در کا مالک ہو وہ ہمارا بھی حاکم ہے تمھارے بادشاہ نے کیون اسقدر غفلت کی کہ تخت و تاج دوسرے کے قبضہ مین گیا ہم اس تخت و تاج کے محافظ ہین ہمین اس سے مطلب نہین ہے کہ وہ تاج و تخت یون ہاتھ آیا ہو یا میراث مین پایا ہو یہ کلام سہل اسکے سنکر ہو شیار جادو کو نہایت غصہ آیا کہا کہ اچھا جس واسطے تو آیا ہے وہ کام کر معلوم ہوا کہ تو عقل سے بے بہرہ ہے آئینہ دار جادو نے کہا کہ پہلے تم حوصلہ اپنا پورا کر لو کہ میرے وار سے بچنا محال ہوگا یہ سنکر ہو شیار جادو نے کہا کہ ہم مطیع اسلام ہو چکے ہین پیشدستی کبھی نہ کرینگے یہ سنکر آئینہ دار جادو نے ترنج سحر ہو شیار جادو پر مارا ہو شیار جادو نے ترنج کو خالی دیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر وہی ترنج آئینہ دار جادو پر کھینچ مارا اس ملعون نے آئینہ بجاے سپر سامنے کر دیا ترنج اُلٹا پھر کر سر پر ہو شیار جادو کے پڑکر ٹوٹا شرارے نکلکر ہو شیار جادو پر پڑے کہ تمام جسم مین اسکے آبلے پڑگئے اور بیہوش ہوکر گرا اگر آئینہ دار جادو نے اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ اٹھا لیجاؤ اسے اور بھیجدو زندانخانہ مین یہ سنکر ملازمان آئینہ دار جادو دوڑے اور ہر ملک اکمن جادو نے اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ ہو شیار جادو کو اٹھا لاؤ دونون طرف کے ساحر برابر پہونچے ایک نے دوسرے کو منع کیا وہ کہتے تم الگ رہو وہ کہتا تم الگ رہو غرضکہ [illegible] اسی حین مین توپ جنگ کی آگ گولہ ترنج نار نج چلنے لگا یہ دیکھکر آئینہ دار جادو نے کچھ سحر کیا کہ جو لوگ ملازمان اکمن جادو سے تھے سب سے سب غرق زمین ہو گئے اور ملازمان آئینہ دار جادو ہو شیار جادو کو لیکر چلے جب ملک اکمن جادو کو غصہ آگیا کہا او ستمگر ابھی میرے سامنے تو نے میرے ملازمون کو غرق زمین کیا ہین تیرے ملازمون کو غرق دریا کرونگا یہ کہکر ایک گولہ فولادی تیغ مارا کہ زمین پر پڑتے ہی وہ گولہ چپٹا طبقہ زمین کا بگیا زمین شق ہوکر پانی اُبلنے لگا اور سیلاب بنکر لشکر آئینہ دار جادو کی طرف چلا ہر چند لوگ بھاگے مگر کہان انسان کا بھاگ گمان سیلاب کی رفتار جب دیکھا کہ غرق ہوا چاہتے ہین تو پرواز پیدا کرکے اڑنے کا قصد کیا جو زمین سے بلند ہوا اُسپر ایک برق گری کہ جلکر خاک ہوا یا ایک عقاب پیدا ہوا اور اُسنے پر مارکر پھر پانی مین گرا دیا اور ڈبو دیا اُدھر جو لوگ بھاگ رہے تھے انکو موجون نے اپنی آغوش مین کھینچا اور عروس مرگ سے ہمکنار کر دیا دم بھر مین ہمراہیان آئینہ دار جادو کو غرق کر دیا اور اب یہ سیلاب لشکر ملک اکمن جادو کی طرف چلا اور لوگون کو غرق کرنے لگا فوج مین غدر برپا ہو گیا جب یہ دیکھتے ہی آئینہ دار جادو نے عکس آئینہ کا اس سیلاب پر ڈالا تمام پانی دھوان ہوکر اڑ گیا اور اب یہ لشکر اکمن جادو کی طرف چلا اور عکس آئینہ کا لشکر پر دم لینا شروع کیا

آئینہ سے برقین چمک چمک کر لشکر پر گرنے لگین اور خرمن حیات ساحران کو پھونکنے لگین بس
تیر ملھکر بلکہ کم کم جادو کو تاب ضبط باقی نرہی اسنے اٹھاکر گلدستہ کھینچ مارا وہ غنچہ نیلوفریان
اُسکی جدا ہوئین اور تختہ زعفران کا کھل گیا نظر جو آئینہ دار جادو کی اُس کشت زعفران پر پڑی
پے اختیار قہقہہ مار کر ہنسنے لگا اور ایک عالم محویت و بیخودی اسپر طاری ہوا آئینہ ہاتھ سے اسکے
چھوٹ گیا مکمن جادو نے دیکھا کہ کم کم جادو نے آئینہ دار جادو کو بیہوش کیا پکارا ای ملکہ یہ کیا ہوا بولا
کہ او نمکحرام یہ تیری بدنیتی کی سزا ہی اور ابھی نہین آگے بڑھکر دیکھیے کیا کیا ہوتا ہی تیری بھی یہ
لیاقت ہوئی کہ تو ہمارا خواستگار بنے جسوقت یہ حال کیوان تاجدار کو معلوم ہوگا تو یقین ہی
کہ وہ تجھسے بہت خوش ہوگا دیکھا مکمن جادو نے کہ رنگ بگڑ گیا کم کم جادو فریب کرکے قید سے
نکل گئی اور دشمن کی شریک ہوکر عدوے جانی ہوگئی بس اسنے کثرت فوج پر بھروسا
کرکے حکم دیا لشکر کو مار لو ان سب کو جانے نہ پائین تمام فوج گولے ترنج نارنج پکڑ پکڑ کر لشکر
مکمن جادو کی طرف چلے ادھر اکمن جادو کی فوج آگے بڑھی گولے ترنج نارنج گچھا پیکا ٹوٹکا
گچھا سو ٹکا چلنے لگا صدائے گیر و دار بلند ہوئی طبقہ زمین کے ہلنے لگے سحر چلنے لگے مکمن جادو
نے پنجہ سحر جھولی سے نکالکر پھینکا کہ وہ چمک کر آئینہ کی طرف چلا ادھر اکمن جادو نے پنجہ سحر
پھینک دیا دونون پنجہ قریب آئینہ پہونچکر آپس مین لڑنے لگے اور یہان مہتر گرد باد بادیہ
صورت ایک ساحر کی بنے ہوئے کھڑے تھے غازہ سحر چہرہ پر ملے ہوئے تھے جو ساحر سامنے
آتا تھا سحر بھول جاتا تھا انکا نیچہ عیاری بھی چمک رہا تھا جسوقت دونون پنجہ آپس مین
ہم پنجہ ہوئے مہتر گرد باد کو مہلت ملی یہ آئینہ لیکر بھاگے مکمن جادو نے کہا کہ چھین لو آئینہ
اس سے ساحرون نے مقابلہ کیا جو قریب انکے پہونچا انھون نے آئینہ کا عکس ڈالا کہ برق
چمک کر اُس ساحر پر گری اور وہ جلکر خاک ہوا یہ خاصیت اس آئینہ کی ہی ساحر ہونے کی ضرورت
نہین ہی جو اس آئینہ کو چمکائیگا اس سے برقین پیدا ہونگی اور حریف پر گرینگی مہتر گرد باد یہ تاثیر اس
آئینہ کی دیکھکر اتو بلیٹا اور لشکر ساحران کی طرف چلا جو ساحر سامنے آیا سحر بھول گیا مہتر گرد باد نے
نے جو عکس آئینہ کا ڈالا تو وہ جلکر خاک ہوا یہ غازہ سحر وہی ہی جو ملکہ کم کم جادو نے تصویر جادو کو
قتل کرا کر بنایا تھا اور تھوڑا سا مہتر گرد باد نے بھی لے لیا تھا اب ملکہ کم کم جادو نے دوسرا
گلدستہ کھینچ مارا کہ تختہ زعفران پھول گیا اور فوج مکمن جادو کی صفحہ مار کر بیہوش ہونے لگی
اکمن جادو اور ملکہ کم کم جادو اور مہتر گرد باد نے قتل کرنا شروع کیا یہ رنگ دیکھکر مکمن جادو
نہایت پریشان ہوا اور اسنے گھبراکر طبل بازگشت بجوا دیا دونون لشکر علیحدہ ہوئے اکمن جادو
وغیرہ نے قتل کافران سے ہاتھ کھینچا مگر سحر کم کم جادو کا ایسا تاثیر کر چکا تھا کہ بیخودی لشکر مکمن جادو
کی کم نہ ہوتی تھی جب مکمن جادو نے تاب دمیدہ سحر اپنے جتھہ کا ہی تو یہ ہوش مین آئے ہین اور
پلٹ کر داخل قلعہ ہوئے ہین ادھر اکمن جادو اور مہتر گرد باد بادیہ گرد اور ملکہ کم کم جادو وغیرہ
داخل قصر بلور یہ ہوئے نقارے خوشی کے بجاتے ہوئے ہوشیار جادو کا علاج ہونے لگا
اور کم کم جادو کے آنے سے انتہا کی خوشی حاصل ہوئی ہی یہان تو جشن مسرت ہو رہا ہی اور وہان

جسکمن جادو جو پلٹ کر داخل قلعہ ہوا تو بلبل جادو نے کہا کہ ہے باستاد تیری عقل سے بعید تھا کہ تو نے کم کم جادو کے فریب مین آکر اسے قابو سے نکل جانے دیا پر تیرے ذہن مین دگر یا کہ عورت کیسی چلتر باز ہوتی ہے یہ ایک کو تو دل دیچکی ہے تیرے ساتھ کیا دغا کریگی اب وہ رہا ہو گئی آپ اسکا کچھ نہین کر سکتے ہین اور اب جنگ دشوار ہو گئی آئینہ دار جادو کو بمشکل بچا لائی لیکن آئینہ مہتر گرد باد کے پاس رہگیا مکمن جادو نے کہا کہ اب مین کیا کرون بلبل جادو نے کہا ایک تدبیر مین کرتا ہون کہ یہ تحفہ طلسمی نہ آپکے پاس رہے اور نہ اکمن جادو کے قبضہ مین رہے مین اس آئینہ ہی کو مٹائے دیتا ہون یہ کہکر اٹھا اور جانب لشکر اکمن جادو روانہ ہوا اور ایک طائر بنکر درخت پر بیٹھ رہا یہان جو وقت گیارہ بجے کے قریب دربار برخاست ہوا اور ہر ایک اپنے اپنے خیمہ مین گیا تو مہتر گرد باد بھی اپنے خیمہ مین داخل ہوا اور آئینہ خورشید ی کو اسنے اپنی جھول مین رکھ لیا اور دوسرا آئینہ ویسا ہی لگا دیا اسے کھٹکا تھا کہ یہ تحفہ طلسمی ہے ایسا نہو کہ کوئی ساحر اسکی فکر مین آئے اور یہ حربہ دشمن کے ہاتھ آجائے یہ سوچکر اسنے یہ انتظام کر رکھا تھا بلبل جادو جو درخت پر کبوتر بنا بیٹھا تھا دونون کنڈے جو کر خیمہ مہتر گرد باد مین داخل ہوا دیکھا کہ آئینہ نصب ہے اور عیار سو رہا ہے پس بلبل جادو نے آئینہ کو اٹھا کر قبضہ مین کیا اور قلعہ کی جانب روانہ ہوا اور جاکر آئینہ تو آئینہ دار جادو کے سپرد کیا اور کہا کہ اب مین اس عیار کو بھی جاکر ٹھکانے لگا کر تا ہون یہ کہکر پھر پلٹا اور آکر خیمہ مین داخل ہوا دیکھا کہ عیار اسی طرح غافل سو رہا ہے پس اسنے سحر کیا اور صورت اپنی ایک عقاب کی پیدا کی اور پنجون مین اسنے مہتر گرد باد کو دبا لیا اور خیمہ سے نکلکر چلا حسب اتفاق کم کم جادو خیمہ مین اپنے جاگ رہی تھی اور دل اسکا گھبرا رہا تھا ایک کنیز سے کہا کہ جاکر مہتر گرد باد کو بلا لاؤ وہ کنیز خیمہ مین مہتر گرد باد کے آئی تو مہتر کو خالی پایا جاکر ملکہ کم کم جادو سے بیان کیا کہ وہ خیمہ مین نہین ہین یہ سنکر کم کم جادو پریشان ہوئی کہ ایسا نہو کوئی ساحر اودھر سے اٹھا لیگیا ہو اسی وقت کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک تتلی پیدا ہوئی اس سے پوچھا کہ مہتر گرد باد کہان ہین اسنے جواب دیا کہ انکو بلبل جادو عقاب بنا ہوا پنجے مین دبائے لیے جاتا ہے بس یہ سننا تھا کہ ملکہ کم کم جادو نے اسی سے کہا کہ جاکر چھین لاوہ تتلی تڑپ کر مانند برق کے تعاقب مین بلبل جادو کے روانہ ہوئی یہان بلبل جادو قریب قلعہ پہونچ چکا تھا کہ پشت پر سے بجلی کی کڑک محسوس ہوئی بلبل جادو سمجھا کہ کوئی ساحر آگیا پس اسنے پلٹ کر جو دیکھا تو ایک تتلی کڑک کر پشتارہ پر گری اور ہنوز زمین تک نہ پہونچنے پایا تھا کہ اسنے پشتارہ کو بالا سے ہوا روک لیا اور لیکر چلنے کا قصد کیا تھا کہ عقاب نے پنجہ مارا تتلی نے دوسرے ہاتھ سے ٹانگ عقاب کی پکڑی اور کھینچتے ہوئے لشکر کی طرف چلی عقاب نے چیخنا شروع کیا کہ اے اہل قلعہ دوڑو کہ یہ تتلی مجھے لیے جاتی ہے اور میرا سحر اسپر تاثیر نہین کرتا یہ آواز سنکر ساحر دوڑے اور تتلی کو اگر گھیر لیا ہر طرف سے گولہ قرنج تاریخ پڑ رہا تھا لیکن تتلی پر کوئی حربہ اثر نہ کرتا تھا تو یہ ٹانگ عقاب کی چھوڑتے تھے اور نہ پشتارہ عیار کا مگر اس کشمکش مین اسکو جانے کا راستہ دربار مین ملا وہان کم کم جادو کو حیرت ہوئی کہ تتلی ابتک نہ آئی اسنے پھر دستک دی دوسری تتلی

پیدا ہوئی اس سے کہا کیا بات ہی کہ بہن تیری اب تک نہین آئی اسنے جواب دیا کہ ساحران قلعہ اسے گھیرے ہوئے ہین
اور اسکے دونون ہاتھ رکے ہین ایک مین پشتارہ عیار کا ہی اور دوسرے مین ٹانگ عقاب کی ہی یہ وجہ ہی کہ وہ اپنا وار
نہین کرسکتی ہی حریفون کو جسم پر روکتی چلی آتی ہی کم کم جادو نے اس سے کہا کہ تو بھی جا اور بہن کو اپنی بچالا یہ سنکر اسنے بہت خوب کہا
اور جانب قلعہ روانہ ہوئی اب پشتارہ عیار تو اس نے لیا اور اس نے بلبل جادو کو پکڑا اسیطرح ایک
ٹانگ تتلی کی ہاتھ مین ہی اور یہ عقاب بنا ہوا کشتی کی طرح پھڑک رہا ہی دوسری تتلی ایک ہاتھ مین پشتارہ
عیار کا لیے ہوئے ہی اور دوسرے ہاتھ سے ساحرون کو جواب دیے جاتی ہی جسکو تیر مارا وہ بیہوش
ہوکر گرا اور اگر کوئی ساحر گولہ ترنج وغیرہ مارتا ہی تو تتلی گولہ ہاتھ سے پکڑ کر اسی پر کھینچ مارتی ہی کہ ساحر
اپنے سحر سے آپ ہلاک ہوتا ہی یہ دونون تتلیان برابر لڑتی ہوئی چلی آتی ہین جب زیادہ ہنگامہ
ہوا تو خبر کمکن جادو کو پہونچی کہ بلبل جادو عیار کو پکڑ کر لاتے تھا کہ راستے مین تتلی نے روکا بلبل جادو کا
سحر تتلی پر اثر نہین کرسکتا ہی ساحران قلعہ نے گھیر لیا تھا کہ اور ایک تتلی پیدا ہوئی اب دونون لڑ رہی ہین
اور ساحر گھیرے ہوئے ہین مگر کسیکا سحر کارگر نہین ہوتا بلکہ جادو پلٹ جاتا ہی اور حربہ کرنے والا خود
ہلاک ہوتا ہی یہ سنکر کمکن جادو اپنے مقام سے اٹھا اور بیرون قلعہ آکر اسنے کمند سحر نکالی اور ذکر کرکے
قریب ان تتلیون کے آیا اور اسطرح کمند ماری کہ دونون تتلیان کمند مین پھنس گئین اور اب یہ
تتلیون کو کھینچتا ہوا قلعہ کی طرف لیچلا لیکن تتلیون نے نہ تو عیار کو چھوڑا ہی اور نہ ٹانگ عقاب کی
چھوڑی ہی ہر چند تڑپ رہی ہین اور جاتی ہین کہ کمند توڑ کر نکلجائین مگر کمکن جادو سے ساحر کے
پھندے مین پھنس گئی ہین کیونکر نکل سکتی ہین وہان کم کم جادو نے پھر دشنک دی تیسری تتلی پیدا
ہوئی اس سے پوچھا کہ کیا سبب جو اسوقت تک تتلیان واپس نہین آئین اسنے بیان کیا کہ دونون
بہنین میری کمند مین پھنس گئین یہ کہکر سر اپنا پیٹنے لگی کم کم جادو نے کہا کسکی کمند سحر مین پھنسی
ہین جواب دیا کہ بادشاہ طلسم نے انکو اسیر کیا ہی مگر انھون نے پشتارہ عیار کا اور ٹانگ عقاب
کی ابھی تک نہین چھوڑی ہی یہ سنکر کم کم جادو کو نہایت غصہ آیا اور اسیوقت تخت سحر پر بیٹھ کر
روانہ ہوئی اس ہنگامہ کی خبر دونون جانب مشہور ہوگئی مخبرون نے ہر ایک سے بیان کیا ادھر
سے ملک اکمن جادو بھی مع لشکر روانہ ہوا اور اس طرف سے آئینہ دار جادو گو شیار جادو دراز دست جادو
وغیرہ سب کے سب قلعہ سے نکلے دیکھا کہ بادشاہ تتلیون کو کمند مین پھنسائے لیے چلا آتا ہی سب
ہی کہ داخل قلعہ ہوگئے نعرہ ملکہ کم جادو کا ہوا کمکن جادو نے آئینہ دار جادو گو شیار جادو دراز دست جادو
وغیرہ سے کہا کہ روکو کم کم جادو کو آئینہ دار جادو جھپٹ کر سامنے آیا کم کم جادو ہر چند کہ آئینہ طلسمی سے
حال سے واقف تھی مگر غصہ مین جاپڑی یا مین نہین یا یہی نہین آئینہ اتار کر سیس پھول اپنا کھینچ مارا کہ آئینہ
ٹوٹا اور آئینہ دار جادو جلکر خاک ہوا دراز دست جادو نے بھی دست درازی کی اور چاہا کہ ملکہ کم جادو
کو پکڑلون ملکہ نے پنجہ سحر مارا کہ اسکے بھی دو ٹکڑے ہوئے گو شیار جادو نے گولہ توڑا دی مارا
کم کم جادو نے اُن کی گولہ پلٹ کر اسی کے سینہ پر پڑا اور توڑ کر پار گذر گیا اسکے مرنے سے طوفان
برپا ہوا تاریکی چھاگئی ملکہ کم کم جادو نے دشنک دی کہ تتلہاے سحر مشعلین روشن کیے ہوئے فوراً
پیدا ہوئے اور کم کم جادو اس تاریکی مین چلی لشکر کمکن جادو کا سد راہ ہوا کم کم جادو نے گلدستہ

مارا کہ تختہ زعفران کا پھولا اور یہ سب ہنستے ہنستے بیخود ہوگئے اتنے عرصہ مین مکمن جادو داخل قلعہ ہوگیا کم کم جادو نے دیکھا کہ گرد قلعہ کے حصار دودی کھینچا ہوا ہی پس اسنے نوک زبان سین نشتر دیکر خون اسکا چلو مین لیا اور کچھ اسم سحر دم کرکے جو چھینٹا مارا تمام حصار برطرف ہوگیا یکبارگی منتشر ہوگیا کم کم جادو نے گولہ فولادی مارکر دیوار قلعہ کی توڑدی اور داخل قلعہ ہوگئی اتنے مین مکمن جادو بھی مع لشکر آپہنچا دیکھا کہ ساحران قلعہ بیخود ہورہے ہین اور دیوار قلعہ ٹوٹی ہوئی ہی معلوم ہوا وہان کم کم جادو اسوقت پہونچی ہی کہ مکمن جادو ایوان مین داخل ہوچکا تھا نگہبان بیٹھے تھے کم کم جادو نے نگہبانون کو بھی مارا اور اندر ایوان کے درآئی مکمن جادو نے دیکھا کہ یہان بھی آپہونچی پس اسنے گولہ فولادی مارا کم کم جادو نے نیچہ پھینکا کہ اسنے گولہ کو پکڑ لیا کم کم جادو نے دوسرا گولہ اٹھاکر سر پر اسکے کھینچ مارا کہ مکمن جادو بیہوش ہوکر گرا کم کم جادو تلوار پکڑکر چلی تھی کہ زمین شق ہوئی اور چار پتلے جو بیر اسکے تھے اسکو لیکر آتش خانہ طلسمی کی طرف روانہ ہوئے اہل قلعہ نے امان مانگی اور مطیع ہوئے کم کم جادو نے لشکر ہرسے بھی سحر اپنا اتارا اور قلعہ پر قبضہ کرکے جھنڈا گاڑا رات اسی جگہ بسر کی صبح کو منتر گرد باد کو کمند توڑکر چھڑایا اور بلبل جادو کو نامعین چیز کر پھینکدیا اور مکمن جادو سے کہا کہ اب آپ قلعہ مین مقام کیجیے مین جاتی ہون طلسم باطن کی طرف دیکھون کہ وہان نقاب پوش کس حالت مین ہین عرصہ زیادہ ہوا اس سے طبیعت متفکر ہی یہ کہکر جانب طلسم باطن مع منتر گرد باد بادیہ گرد روانہ ہوئی اب انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی

اور یہان سے چند کلمہ داستان شاہزادہ سکندر رستم خو کے بیان سے کیے جاتے ہین

ساقی مے ارغوان کہان ہی	پیالہ کہ شروع داستان ہی	رندون کا جماؤ صف بصف ہی
مینائے شراب کسطرف ہی	جام سی لالہ گون ادھر لا	شیشہ خم سے جلد بھر لا
ایسا تو پلا کہ دے سرشار	لا بھر کی اچھال دون مین ستار	وہ نشہ لکھون کہ ہوش ہون گم
آنکھون پہ بٹھائین مجکو مردم	ساقی کوئی جام اور دے دے	پیمانہ سے کو دور دے دے
اک جام پلا دے اور ساقی	رہجائے کچھ ارزو نہ باقی	

گلاونہ کشان عارض شاہد بیان وگلبیش دہندگان عروس داستان پیرایۂ رنگین وزیور گرانمایہ نظر بہ تمکین سے بالاے والاے محبوب نسوید کو اسطرح مزین و مزیب فرماتے ہین اشتیاق مشتاقان دلدار فسانہ بڑھاتے ہین کہ سابق مین یہ داستان اس مقام تک ساحہ افروز ناظرین باوقار ہوچکی ہی کہ شاہزادہ سکندر رستم خو نے نقاب سرخ چہرہ پر لگاستہ کی ہی اور سلیمان کوچک بھی نقابدار سرخ پوش بنے ہوئے ہین اور سلیمان اعظم نقاب سیاہ چہرہ پر ڈالے ہوئے ہین اور مظہر پریزاد جو کہ انکا برادر نسبتی ہی نہین بھائی ہی بلکہ نوبہار سرخ پوش کا جو کہ انکی معشوقہ ہی اور شاہزادہ بھی طلسم نیرنگ قاف کی چابک سکندر نے مظہر کو سپہ سالار اپنے لشکر کا کیا ہی اور لشکر دیوان کو حکم دیا ہی کہ بصورت آدمیون کے متشکل رہین اور مظہر پریزاد کو حکم دیا ہی کہ تم نسرین لیکر قبر جناب آدم علیہ السلام کے راستہ سے نہ طاق سے چلو ہم بھی اسی طرف آتے ہین

بالجملہ سکندر ستم خو و سلیمان کو چک دل سلیمان اعظم لشکر بین سریع و سباع جیروں پر ڈالے ہوئے اور جرے روانہ ہوتے ہین اور منظر پر بڑا دلشکر لیکر قبر جناب آدم علیہ السلام کی طرف جاتا ہی بعد قطع منازل و طی مراحل کے جبوقت سرحد تاشقند ختم ہوئی ایک صحرائے پر بہار و دشت لالہ زار مین پہونچے جہان کوسون تک سبزہ نوخیز کے فرش زمردین بچھا ہوا تھا گلہاے خودرو کی زیبائش سے تمام صحرا رشک گلشن بہار ہورہا تھا ہری ہری گھاس کی سرسبزی نگاہ کو قوت بخشتی تھی جھیلین لہراتین رفتار معشوق کی طرح چال مستانہ دکھاتین جانوران صحرائی ہرن چیتل پاڑے وغیرہ پھرتے دریائی جانور کلیلین کرتے دھاوان کو کلاد وغیرہ طیور صحرائی درختون کی شاخون پر جھولا جھولتے نہال باد صبا کی ہوا خواہی سے وجد مین آکر جھومتے نہرون کے کنارے لبلبہ و ٹیٹاری وغیرہ کا ہجوم وہ بالی سن منقارین اپنی ڈالکر خوشخوانیان کرتا سارس و قرقون کا لمبے ڈگ رکھکر صحرا مین سیر گشت کرنا نہایت بھلا معلوم ہوتا تھا

نظم

چہ دشتے رشک فردوس برین بود	خیابان در خیابان حورعین بود	مثال خط خوبان سبزہ در گل
چو زلف از ہر طرف پیچیدہ سنبل	زنسرین با بنان گردیدہ گویا	چو چشم مے پرستان مست غنا

یہ سب نظارہ صحرا کی سیر کرتے ہوئے چلے جاتے تھے تھوڑی سی فوج بھی انکے ہمراہ تھی اور وقت شام قریب تھا مردمان ہمراہی بھی منزل کے تھکے ماندے آہستہ آہستہ پیچھے آتے تھے آخر وہ وقت آیا کہ شہنشاہ گردون بارگاہ زنگاری سپہر سے مراجعت فرما کر رواق مغرب مین تشریف فرما ہوا اور خیمۂ مشک فام شب بار ظلمت برپا کیا گیا اور طناب رسیمان سیاہ چار دانگ عالم مین دراز ہوگئی

شہ خاور چو شد پشت نباز	پوشید از ماہ زرین کلاہ
نگاہے چو کردہ گرفتار گشت	دل پیر گردون بزلف سیاہ

جب شام ہوگئی شہزادہ سکندر نے اسی صحرا مین قیام کا حکم دیا اسوقت خیمے بارگاہ اسکین قندیلان پیچوبے راوٹیان وغیرہ برپا ہوگئین لشکر قلیل جو انکے ہمراہ تھا اترپڑا لشکری سامان اکل و شرب مین مصروف ہوئے سردار اور مصاحبین در فقا اپنے اپنے خیمون مین آرام پذیر ہوئے تینون نقابدارون نے اپنی اپنی بارگاہون مین استراحت فرمائی تھوڑی دیر منزل کی تعب سے آرام کرکے دونون نقابدار بارگاہ سکندر مین حاضر ہوئے سرداران نامدار بھی حاضر ہوئے مصاحب رفیق بھی آکر بزم سکندر مین شریک صحبت ہوئے پہر رات گئے تک محفل عیش دلنشین آراستہ رہی جام مے ارغوانی گردش مین آیا ہر ایک طرح کا ذکر و تذکرہ ہوتا رہا بعد ازان صحبت برخاست ہوئی شاہزادہ سکندر رستم خو نے مسہری پر جاکر استراحت فرمائی دونون نقابدار اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر آرام پذیر ہوئے سردار در فقا وغیرہ بھی اپنے اپنے خیمون مین جاکر خواب راحت مین مشغول ہوئے پہرہ چوکی کا انتظام ہوگیا ملازمین پہرنے لگا دو دو ہر شکر مین بھی پہر ڈیڑھ پہر رات گئے تک طرب رہی گویا جنگل مین منگل ہوگیا بعد اسکے سب اپنے اپنے بستر دن پر جاکر مصروف خواب راحت ہوئے حفاظت کا انتظام

افسردون سے کردیا رات بھر آواز حاضر باش و بیدار باش کی بلند رہی جبکہ سفیدۂ سحری
فلک پر نمایان ہوا نسیم سحر کے ہلکے ہلکے جھونکے وزان ہوئے طائران نغمہ سنج شاخہائے
درخت پر مصروف زمزمہ پردازی حمد الٰہی ہوئے زبان بیزبانی سے حمد و ثنائے صانع حقیقی
ادا کرنے لگے لشکری خواب غفلت سے بیدار ہوکر حوائج ضروری سے فارغ ہوئے کمربندی
ہونے لگی اب وہ وقت آیا کہ گریبان سحر میں تکمہ زرنگار شعاع ہالہ مہر کا ٹنکا اور گوے خورشید
کو رشتۂ تار نفس نسیم صبح نے بہ ستیاری سوزن دم سحر سیاہ یعنی افق مشرق سے کرن پھوٹی نظم

تجلی خور جب زرافشاں ہوئی لگے ہین فلک کے خط مہر سے	جہان نے قبا پہنی پھر نور کی چمکتے ہوئے ہار زرتار سے

ادھر شہزادہ سکندر رستم خو بھی خواب نوشین سے بیدار ہوکر نماز صبح و ورد و وظائف سے
فراغت حاصل کرکے پوشاک سفری جسم پر آراستہ فرمائی اور اسلحہ زیب تن فرمائے ہوئے بارگاہ
سے برآمد ہوا سرداران ذی وقار و فیقان جانثار درود دولت پر حاضر تھے سواریان بھی سازہ
وبراق سے آراستہ و طیار موجود تھین سلیمان کوچک و سلیمان اعظم بھی لقاہین چہرون پر آراستہ
سپہ سالار مسلح و مکمل اپنی اپنی بارگاہون سے برآمد ہوئے سبھون نے سواریان طلب کین
چلنے کا قصد کیا تھا کہ یکایک ایک سمت سے صدائے گریہ و دردناک سمع اقدس مین آئی سب نے
اس نالہ حزین کو سنکر کان کھڑے کیے سلیمان اعظم نے فرمایا کہ ہلو گ عجب طرح کے مصیبت زدہ
اور غمگین ہین اور ستارہ ہمارا ایسا گردش مین ہو کہ جس مقام پر پہونچتے ہین وہان بھی
سوائے سامان رنج و الم اور صدائے گریہ و ماتم کے خوشی کی آواز کان مین نہین آتی سچ
ہون وہ غم دوست کہ سب اپنے ہی دل مین بھرتا ہو غم عالم کی اگر اسمین سمائی ہوتی ؎
سکندر رستم خو نے عرض کی کہ ہر چیز کی ایک انتہا ہوتی ہو ہمارے بھی صدمہ و آلام بے پایان
ہو چکے ہین کہ تمام عزیز و اقارب قتل ہوگئے کون کون لوگ آنکھون کے سامنے دنیا
سے اٹھ گئے کہ جنکا مثل و نظیر اب عالم مین ہونا محال ہو افسوس وہ دونون لڑکے
سہراب ثانی کے دارا ب اعظم و سکندر اعظم جو کہ ابھی ہونہار تھے اور باغ عالم
سے ہنوز گل جوانی نہ چنا تھا عین عنفوان شباب مین ناشاد و نامراد عروس مرگ سے
ہم آغوش ہوئے خمخانۂ اجل کے جرعہ نوش ہوئے ہاے وہ انکا حسن و جمال وہ عالم شباب
انکی جوانی وہ انکی ہمت و جرأت بایں کم سنی وہ شان و شوکت افسوس کہ غنچہ آرزو شگفتہ
بھی نہ ہونے پایا تھا کہ صرصر اجل نے پژمردہ کردیا گل نوبہار خزان رسیدہ ہوئے گلشن جہان
مین آرمیدہ ہوئے انکے علاوہ ملکہ قریشیۂ ثانی و ملکہ ماہ سیما دختر ہ کا داغ کیا کم ہو جنکی مفارقت
مین قلب مضطر مورد صد گونہ رنج و الم ہو یہ سب دیکھتے ہی دیکھتے راہی ملک عدم ہوئے
دور ممات نے گلزار قامت پامال خزان کردیا ہر ایک کا جام عمر بادۂ فنا سے بھردیا حوادث
چرخ کجرفتار سے کلیسا بھرا گھر برباد ہوا کہ خاندان کا خاندان باقی نہ رہا پس جبکہ ایسے صدمات
پیش آچکے ہین اور ایسے سخت حادثے اٹھا چکے ہین تو امید کیجاتی ہو کہ اب صورت خوشی کی

ظہور مین آئے رشاہد مسرت جلوہ گر ہو فرحت و انبساط مد نظر ہو۔ یہی باتین ہو رہی
تھین کہ دیکھا سامنے سے کچھ لوگ روتے پیٹتے خاک اڑاتے گریبان چاک با صدائے
درد ناک چلے آتے ہین سکندر رستم خو نے ان لوگون کو دیکھ کر اپنے ایک سوار کو بھیجا
کہ ان لوگون کو بلا لاؤ سوار گیا اور کہا کہ ہمارا مالک و آقا تمکو بلاتا ہی کہ کیا مصیبت پیش آئی ہی
ہی کیون اسقدر نالان و گریان سراسیمہ و پریشان ہو غرضکہ سوار کے ہمراہ وہ لوگ آئے جنمین
کچھ لوگون کی وضع افسران فوج کی ایسی تھی کچھ خادم و خدمتگار کے طرز پر تھے شاہزادہ سکندر
نے پوچھا کہ تمپر کیا آفت پڑی ہی کیون روتے ہو حال اپنا بیان کرو سبب گریہ و بکا عیان کرو
آرا سمنجملہ ایک شخص نے کہا کہ حال اپنا اس سے بیان کیا جاتا ہی کہ جو دادرسی کرے ہمارا قصہ درد انگیز
ایک افسانۂ حیرت خیز ہی کوئی حکایت مضحک نہین ہی جسکو سنا کر آپکا دل خوش کرین شاہزادہ
نے فرمایا کہ اگر تمھارا ماجرا اس قسم کا ہی کہ جسکا مداوا ہمارے امکان مین ہی تو ہم ہرگز کوتاہی نکرینگے
حتی الوسع اسکے دفعیہ کی کوشش کرین گے یعنے اگر کوئی تمھارا عزیز یا دوست کسی بلا مین مبتلا ہو گیا ہی
تو اسکی رہائی کی کوشش کیجائیگی البتہ مردہ کو زندہ نہین کر سکتے کہ احیاء اموات اسی حی قیوم کا کام ہی مگر اسمین بھی قدرت ہی
عادت یہ نہین کہ مردی کو زندہ کر دے اُن لوگون نے عرض کیا کہ آپکا ارشاد بجا ہی اگر آپ ہماری دستگیری کرنے پر آمادہ ہین تو ہمارا
افسانۂ غم سماعت فرمائیے۔ حضور ہمارے شہر مرقع نگار کے ہین اپنے بادشاہ
سے جدا ہو گئے ہین اور اسکی جستجو مین صحرا بصحرا سراسیمہ و پریشان ہا حال خراب پھر رہے ہین
واقعہ اسکا یہ ہی کہ بادشاہ ہمارا نہایت حسین و جمیل مرد جوان شکیل ذو جیہ و خوبرو طرحدار
تھا فن سپہ گری مین طاق علوم و فنون مین شہرہ آفاق تھا ہر بات مین کامل ہر امر مین کامل تھا
حاصل تھی حسب اتفاقات روزگار ایک روز ایک تاجر اس شہر مین وارد ہوا کاروان سرا مین
فروکش ہوا اسباب تجارت بکثرت اسکے ہمراہ تھا خادم و خدمتگار غلامان جان نثار اسکے
ہمراہ تھے بڑا تاجر نامور تھا شب کو اسنے کاروان سرا مین قیام کیا ہنگام سحر جبکہ تاجر ماہ
نے متاع انجم کو نہا سخانۂ مغرب مین رکھا اور گوہر شب چراغ کو جوہری فلک نے چرخ اطلس
پر ظاہر کیا سوداگر مذکور نے کچھ اسباب عمدہ و نادر تحفۂ ہر شہر و دیار کو انتخاب کر کے لائق
ملاحظۂ بادشاہون کے ہمراہ لیا اور در دولت شاہی پر حاضر ہو کر اطلاع اپنے آنے کی بحضور
بادشاہ بھیجی کہ فلان بازرگان جو قدیم الایام سے حاضر حضور ہوتا ہی اور متاع نادر روزگار
تحفۂ حالات ہر شہر و دیار ملاحظۂ اقدس مین پیشکش کرتا ہی ایکی مرتبہ بھی سفر ظلمات سے عمدہ
عمدہ چیزین قابل ملاحظۂ حضور ہمراہ لایا ہی حسب دستور اجازت باریابی چاہتا ہی چوبدار نے آکر
حضور شاہ مین عرض کیا حکم ہوا کہ بلا لو چنانچہ تاجر مذکور حضور بادشاہ مین حاضر ہوا آداب و
تسلیمات بجا لا کر تحفۂ حالات دیار و امصار پیش کرنے لگا جہان اور مال و اسباب تھا وہان
ایک تصویر بھی تھی بادشاہ نے اس تصویر کو بغور دیکھا اور ہزار جان سے عاشقانہ عاشق ہو گیا
سوداگر سے پوچھا کہ یہ کس شاہزادی کی تصویر ہی ملورہ کمان کی رہنے والی ہی تاجر نے عرض کیا
کہ قبلۂ عالم تمام اس شاہزادی کا صنم چوگان باز ہی قلوا حمر مین رہتی ہی فن چوگان بازی

اسکو کمال حاصل ہی اس فن مین اپنا عدیل و نظیر نہین رکھتی شرط اسکی یہ ہی کہ جو شخص چوگان بازی مین مجھ سے گوے سبقت لیجاے وہ میرا شوہر بنے اور اگر بازی ہارے تو مجھے اسکا اختیار ہے چاہے غلام بناؤن چاہے قید کرون چونکہ ہمارا بادشاہ خود بھی چوگان بازی خوب جانتا تھا اور نہایت دقت و شوق رکھتا تھا اس فن مین یہ بھی فرد تھا نہایت مشتاق دیدار صنم چوگان باز کا ہوا جاسے وہ تصویر خریدلی اور انعام واکرام سے اسکو مالا مال کر کے رخصت کردیا وہ دن تو جون توں بسر کیا رات آئی وہ شب فراق کی بیقراری گریہ وزاری اختر شماری کیا بیان کیجاے سے شب وصال جو قسمت مین ہی تو ہووے کی ؎ دعا کرو شب فرقت تو یہ سحر ہووے ؎ ترجمہ کردہ رات کسی طرح کاٹ کر کے سفیدہ سحری نمودار ہوا بادشاہ کو بیحد گمان تھی دیدۂ انجم کی طرح شب بھر سوے فلک نگران تھا کہ کب صبح ہو کب عازم دلدار ہون درازی شب فرقت کی عیان ہی نہان نہین سے سعدیا تو بتی امشب دہل صبح نہ کونمے ؎ یا گر صبح بنا شد بشب تنہا ئی را ؎ اخر الامر گریبان سحر چاک ہوا بادشاہ محل سے برآمد ہو کر ملکہ کے عشق اور اپنے دلو لہ مین چل کھڑا ہوا ہم سب اسے سے نہ سدھ بدھ کل ل اور نہ سنگ کی ل ؎ نکل شہر سے راہ جنگل کی لی ؎ بعد قطع منازل و طی مراحل صوبہ بسفر اٹھا کر قریب قلعۂ احمر پہونچے اور ملکہ کے پاس پیام بھیجا یعنے اپنے ہمراہیون مین سے ایک سردار کو کہ نہایت فہمیدہ اور وجیہ تھا ملکہ کی خدمت مین بھیجا آسنے جاکر عرض کیا کہ فلان مقام سے شاہزادہ آپکا شہرہ چوگان بازی سنکر مشتاق ہوا اور حضور سے کمال دیکھنے کا بھی کہ بس خواہشمند ہو ملکہ سنکے جواب مین شرطین اپنی پیش کین بادشاہ نے ہمارے جملہ شرائط کو منظور کیا غرضکہ دن مین ہوا اور میدان چوگان بازی آراستہ کیا گیا بروز معین چوگان بازی شروع ہوئی ایک طرف ہمارا بادشاہ اور تین افسران فوج اسکے تھے دوسری جانب ملکہ تھی اور تین سوار نقابدار اسکے ہمراہ تھے معلوم نہین وہ بھی عورتین تھین یا مرد تھے اسوجہ سے کہ چہرہ اُنکے حجاب نقاب مین پوشیدہ تھے آخر کار بادشاہ ہمارا بازی ہارا ملکہ نے صرف بادشاہ کو مقید کر لیا اور اُن افسران فوج کو رہا کر دیا جو کہ بادشاہ کے ہمراہ کھیل مین شریک تھے وہ لوگ مایوسی کی حالت مین وہان سے پلٹ کر چلے تھے کہ بادشاہ کے بھائی سے چلکر اطلاع کرین شاید وہ کوئی صورت رہائی کی پیدا کرے وہان جب پہونچے تو معاملہ بالعکس ظہور مین آیا کہ بہنے ادھر بھی پلٹا کھایا یعنے بادشاہ کے بھائی نے میدان خالی پاکر ملک پر قبضہ کر لیا غرض بادشاہ جن جن لوگ پر بھروسہ کرتا تھا انہون نے ایسا کیا ہی کہ بادشاہ کی عدم موجودگی مین انتظام سلطنت مین فرق نہ آئے لیکن جسوقت شہزادہ جدا سے سرگذشت آسکے بھائی کی بیان کی تو اسنے کچھ اعتنا نہ کیا اور بالکل بے پروائی ظاہر کی جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ غرض اسکی یہ ہی کہ بھائی مصیبت بلا مین سلطنت کیا کرون فی الواقع معاملات سلطنت و حکومت ایسے ہی نازک ہوتے ہین کہ بیٹے کو باپ کی باپ کو اولاد کی بھائی کو بھائی کی

کچھ پروا نہین ہوئی تقدیر سے یا اتفاق وقت سے ایسا واقعہ درپیش ہوا اور بلا سی و کوشش حکومت حاصل ہوگئی تو اب یہ جستجو کرنا کہ بادشاہ سابق اپنے تخت حکومت پر آکر حکمرانی کرے سراسر حماقت ہی خود انتظام کرنا اور دولت خداداد پر قابض ہونا چاہیے اتفاق سے ایسا موقع ہاتھ آتا ہی اسکو غنیمت جاننا اور علامت اپنی اقبال مندی کی سمجھنا چاہیے آمدم برسر مطلب الحاصل ہم لوگ بحالت مایوسی و ناکامی پاس نمک اپنے آقا کے صحرا صحرا پھرتے ہین اور ایک ایک سے اپنا حال بیان کرتے ہین کہ شاید کوئی رحمدل ہمارا حال عبرت مآل سنکے ہمدردی ظاہر کرے اور ہماری دادرسی فرمائے اکثر شاہون و شہریارون کی خدمت مین گئے اور عرض حال کیا کل ماجرا بیان کرکے دادرسی کے متوقع رہے مگر خلاف امید جواب پایا کہ ہر کی تجھسے توقع تھی ستمگر نکلا موم سمجھے تھے ترے دل کو سو پتھر نکلا ۔ ان لوگون کا یہ مقولہ تھا کہ تمھارے بادشاہ نے کیون ایسی حماقت کی جو مبتلاے بلا ہوا ہم ایسے بیوقوف نہین ہین کہ پرائی بلا اپنے سر لین ایک عورت سے مقابلہ کرکے خود ذلیل و رسوا ہون اور اپنے کو ورطہ ہلاکت مین ڈالین غرضکہ ہر طرف سے مایوسی و ناکامی ہوئی یقین ہوگیا کہ اب آپ بھی ایسا ہی جواب صاف دینگے شاہزادہ سکندر رستم خو نے فرمایا کہ ہم اپنے وعدہ سے پھرنے والے نہین ہین ضرور تمھاری ہمدردی کرینگے تم ہمارے ساتھ چلو اور چلکر قلعۂ احمر کا تباہ پہلے تمھارے بادشاہ کو چھڑا لین بعد ازان اسکی سلطنت بھی اسے دلا دین گے یہ سنکر ان لوگون نے نہایت ہی شکریہ ادا کیا اور عرض کیا کہ ہم لوگ حضور کے ہمراہ رکاب چلین گے حضور تشریف لیجلین ہم سب خدمت مین حاضر ہین غرضکہ سکندر رستم خو ان لوگون کو ہمراہ لیے ہوئے عازم قلعۂ احمر ہوئے صاحبقران اعظم و سلیمان کوچک نے بھی ہمراہ چلنے کا قصد کیا ہر چند شہزادہ نے عرض کیا کہ آپ کیون تکلیف گوارا کرتے ہین فقط میرا جانا کافی ہی مین جاکر نگار ماجدار کو رہا کرا دونگا اسکی سلطنت پر اسکو قابض کرا کے واپس آونگا آپ ہمین تشریف رکھین مگر سلیمان اعظم و سلیمان کوچک نے نہ مانا کہ ہم آپکو تنہا نہ جانے دینگے معلوم نہین کیا افتاد پڑے اور کیا واقعات درپیش ہون لہذا ہم ہرگز تمھارے تنہا جانے پر رضامند نہونگے الغرض سکندر رستم خو مع سلیمان اعظم و سلیمان کوچک کے جانب قلعۂ احمر روانہ ہوئے بعد قطع منازل و مراحل کے جب قلعۂ احمر کے قریب پہونچے ایک مقام مناسب دیکھکر فرو کش ہوئے خیمہ و بارگاہین وغیرہ برپا کی گئین ہرکارون نے یہ خبر بلکہ صنم چوگان باز کو پہونچائی اسنے اپنے الہکار کے ہاتھ نامہ بھیجا بعد القاب و آداب کے تحریر تھا کہ آپ حضرات کس غرض سے یہان تشریف لائے ہین اور کیا عزم ہی اگر کوئی امر مانع نہو تو مافی الضمیر سے آگاہی بخشی جائے زیادہ شوق ملاقات سکندر رستم خو نے اظہار سے موافق اسکے رتبہ کے گفتگو فرمائی نامہ دار چونکہ آداب شناس تھا شاہون و شہریارون کی صحبت مین رہچکا تھا پہلے تو امد شاہی بجالایا بعد اسکے نہایت ادب و تعظیم سے نامہ ملکہ کا پیش کیا اور زبانی بھی عرض کیا کہ حضور نے کس غرض سے اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس نواح دلکشا کو زیب و زینت بخشی ہی شاہزادہ

سکندر رستم خو نہایت لطف و عنایت سے پیش آئے اور منشی کو طلب فرما کے جواب تحریر فرمایا کہ ہمارا آنا اس جانب کو واسطے رہائی لنگار تاجدار کے ہوا ہی جسکو تمنے اسیر کیا ہی ہر چند کہ وہ تمسے شرط ہارا ہی اور موافق عہد کے تمکو اختیار حاصل ہی کہ چاہے رہا کردو چاہے قید رکھو لیکن چونکہ ملازمین درفقا اسکے ہمارے پاس فریادی آئے ہین اور استغاثہ پیش کیا ہی کہ بغیر اسکے اسکا ملک و مال تباہ و برباد ہو رہا ہی ارکان دولت مشیر و رفیق سب پریشان ہو رہے ہین لہذا ہماری خاطر سے تم اسکو رہا کردو والسلام جبکہ اس مضمون کا جواب ملکہ صنم چوگان باز کے پاس پہونچا اسنے پھر جواب نامہ سکندر تحریر کیا کہ میرے آپکے کبھی کی آشنائی نہین نہ کچھ تعارف ہی نہ کچھ رسم و اتحاد نہ مین آپکی کسی طرح کی احسان مندون جسکے معاوضہ مین فقط آپکی خاطر سے اپنے ایک قیدی کو رہا کردون بلا وجہ و بلا سبب یہ امر غیر ممکن ہی ہان یہ ہو سکتا ہی کہ اگر کچھ دعوی چوگان بازی ہو اور کچھ حوصلہ اس فن سے اظہار کا ہو تو دن معین کیجیے میرے آپکے کچھ طبع آزمائی فن چوگان بازی کی ہو جاے اگر آپ مجھ سے بازی لیجائین گے تو مین لنگار تاجدار کو بھی رہا کردونگی اور مجھپر بھی آپکا اختیار ہوگا اور اگر آپ بازی ہارے تو وہی حال آپکا بھی ہوگا جو لنگار شاہ کا ہوا اسی حالت سے آپ بھی اسیر ہون شہزادہ سکندر کے پاس جب یہ جواب پہونچا تو آپ نے اسکے جواب مین کہلا بھیجا کہ اچھا تمھین کوئی تاریخ مقرر کرو اور مجھے اطلاع دو امتحان چوگان بازی ہو جائے غرضکہ ایک روز معین ہوا لازمین بلکہ نے آراستگی و صفائی میدان چوگان بازی کی شروع کی دو دروازے بنائے گئے چند شے نصب کیے گئے اور چھوٹی چھوٹی بیرقون سے میدان کی حد بندی کی گئی اور چہار طرف میدان کے ایک ڈوری لگادی گئی تاکہ اسکے اندر ہی مرکبان خوش رفتار کی جولان گری کی جاے جب یہ سب درستی ہو چکی تو بروز معین دروازہ قلعہ کا کھلا اور ملکہ تمین نقابدارون کے ہمراہ پشت مرکب پر سوار قلعہ سے باہر آئی اس طرف سے شہزادہ سکندر رستم خو اور سلیمان کوچک و صاحبقران اعظم چند نقاکو ہمراہ لیے ہوئے مرکب ہا سے برق شیم صبا دم پر سوار قریب میدان کے آئے چند کوتل گھوڑے بھی ساز و یراق سے آراستہ و پیراستہ ہمراہ تھے اسیطرح ملکہ کے طرف بھی کوتل گھوڑے ساز و یراق طلائی و نقرئی سے آراستہ موجود تھے وہ صبح کا سہانا وقت وہ سبزہ کا لہلہانا گلہاے خوشبو کی نکہت افزائی میدان کی صفائی آفتاب کا کسیقدر بلند ہو کر ضیا بخش ہونا ہوا سے سرد و سیما نفس کا نرم نرم چلنا یہ نظارہ بھی عجب لطف خیز و فرحت انگیز تھا ملکہ نے ایک مرتبہ نقابدارون کی طرف مخاطب ہو کر آواز دی کہ مین آپ لوگون مین سے کن صاحب کو سزا سمجھون اور بازی جیتنے پر کسے اسیر کرون سلیمان کوچک نے جواب دیا کہ ہم مین ایک بھی بازی ہارے تو ہم اختیار دیتے ہین کہ ہم سبکو اسیر بلا کیجیے گا ملکہ نے اسکے جواب مین کہلا بھیجا کہ یہ امر تو میرے آئین کے خلاف ہی سلیمان کوچک نے جواب دیا کہ تمھارے آئین کی بنا ہی غلطی پر ہی سے خود غلط الث غلط الا غلط ؛ اے ملکہ قاعدہ کلیہ ہی کہ جب ایک کام کئی شخص ملکر کرین تو ناکامی اور کامیابی دونون حالتون مین سب شریک ہین اگر بازی ہارے تو سب ہارے

اور جیتے تو سب جیتے تم اگر بازی جیتا تو ہم سب کا تمھین اختیار ہوگا اور اگر ہم سب جیتین گے
تو ہمین بھی تمھارا اور ان تینون نقابدارون کا اختیار حاصل ہوگا جو کہ شغل چوگان بازی مین شریک
ہونگے ملکہ نے کہا کہ اچھا مجھے منظور ہی لیکن آپ ہمین ہی آدمی ہین لہذا کو آپ یہ عذر
پیش کرینگے کہ ہماری طرف ایک شخص کی کمی تھی اس وجہ سے ہم بازی ہارے سکندر رستم خو
نے کہا کہ ہمین کوئی عذر نہ ہوگا ملکہ نے کہا کہ اچھا کسیکو اپنی جانب سے منصف مقرر کیجیے سکندر
رستم خو نے کہا کہ تمھین کو ہمنے منصف قرار دیا تمھارے ہی اوپر انصاف ہی ملکہ نے کہا اگر مناسب
جانیے تو ایک آدمی اور اپنے ساتھ لیجیے تاکہ تعداد مساوی ہو جاوے اسواسطے کہ اصول
چوگان بازی کے خلاف ہو فرمایا بہتر ہی اگر تمھاری یہی خوشی ہی تو ہمین تمھاری خاطر منظور ہی
کوئی آدمی اپنی جانب سے بھیجدو ملکہ نے کہا میرا آدمی میری طرفداری کریگا یا آپکی اگر مناسب
جانیے تو نگارتاجدار کو اپنے ہمراہ لیلیجیے کہ آپ اسکے طرفدار بنکر آئے ہمی ہین انہی کے ساتھ
گرفتار بلا بھی ہوجیے تاکہ وہ احسانمند ہوکر قید خانہ مین آپ لوگون کے ساتھ ہمدردی بھی کرے
اور اسسے بھی تو یہ معلوم ہو کہ یہ ہماری وجہ سے گرفتار بلا ہوئے ہین اور ایک دوسرے کا شریک
رنج وراحت مونس تنہائی دوہفتہ ہوئے خوب گذرے گی جو ہل بنھینگے دیوانے دو پہ
سکندر رستم خو نے جواب دیا کہ بہتر ہی تمھاری خوشی ہمین ہرطرح منظور ہی شہزادہ نے نگارستان کو
بلوانا کئی وجہون سے مناسب خیال کیا اول تو یہ کہ وہ اسیر چوگان نزاکت صنم چوگان بازی
اسی بہانے سے اسے دیدار معشوق میسر ہوگا دوسرے شہزادہ کو نگارستان کا دیکھنا منظور
تھا کہ قیافہ سے معلوم ہو جائے گا وہ کس مزاج کا شخص ہی اور اسکے ملازمین بھی اپنے مالک کو دیکھکر
خوش ہو جائین گے اور کچھ حالات بھی اسکے معلوم ہونگے غرضکہ انھین امور پر خیال کرکے شہزادہ
سکندر نے نگارستان کا آنا مصلحت وقت سمجھا الحاصل ملکہ نے قید نگارتاجدار کی طلب کی اور
سکندر کے سپرد کیا۔ نگارتاجدار حیران تھا کہ یہ کیا معاملہ ہی اسکے ملازمین جو کہ ہمراہ سکندر کے آئے
تھے انھون نے اپنے بادشاہ کو جو دیکھا شاد و خرم ہوگئے اور عرض پیرا ہوئے کہ ہم ایک صحرا
مین وارد ہوئے تھے وہان یہ شہزادہ بھی تھا ہمنے اس شہریار سے سب حال اپنا بیان کیا
انھون نے وعدہ کیا کہ ہم تمھارے بادشاہ کو رہا کرا دینگے تم ہمارے ساتھ چلکر ہمکو قلعہ احمر تک
پہونچا دو چنانچہ ہملوگ ہمراہ رکاب اس شہریار کے آئے ہین اور جو گفتگو کہ ملکہ سے اور اس شہریار
سے ہوئی تھی سبھی کیفیت مفصل بیان کی اور عرض کیا کہ اب آپ انکے ساتھ چوگان بازی مین شریک
ہوجیے اگر گوے سبقت لیگئے تو اس شہریار کی بدولت رہائی نصیب ہوگی آیندہ دیکھیے پردہ
غیب سے کیا ظہور مین آتا ہی غرضکہ نگارتاجدار بھی مرکب بادپا پر سوار ہوا تھا پی باگ ہاتھ مین لی اور سکندر
رستم خو و سلیمان کوچک اور صاحبقران اعظم نے بھی تھا پان ہاتھ مین لین اول ملکہ اپنے
تینون نقابدارون سمیت میدان چوگان مین آئی اور گھوڑے دونگو گرما کر ایک مقام پر روکا اور نگارتاجدار
کی طرف دیکھکر آواز دی کہ آؤ سہ ہمین ست میدان ہمن ست گوے شہ ایک مرتبہ تو اسیر ہو چکے
ہو اب دوبارہ ان نقابدارون کی بدولت اپنے دل کا حوصلہ نکال لو تھا قید خانہ مین کھبرائے ہوگے

اسبات تین ہمدردون سے تمہارا دل بہلا رہیگا نگارشاہ نے جواب دیا کہ جب سے اسیر زلف پیچ ہوئے ہین اُس دن سے آزادی بھی ہمارے لیے اسیری سے کچھ کم نہین اور تمہارے ہاتھ سے اسیر ہوکر بیٹھا رہنا سے بدرجہا بہتر ہے ۵ وہ کون ہے جو مجھ پہ تاسف نہین کرتا + + پر میرا جگر دیکھ کہ مین اُف نہین کرتا + ارے ظالم اس بیدادگری سے باز آ اور اپنے طالب دیدار کو اسقدر ترسا اگر تغافل کی یہی کیفیت رہی تو زندگی محال ہے جینا خواب و خیال ہے ۵ جینے لگینگی آنکھین تری بیوفا مجھے + ان کمسنون سے دیکھ رہی ہے قضا مجھے + آج ملکہ پر عجیب بانکپن کا عالم ہے کہ دیکھتے ہی نگارنا جدار کے ہوش و حواس جاتے رہے ۵ کہون مین کیا سعادون کا عالم کہ جلتے دیکھا ہوا وہ بیدم + نیام تیغ قضاے مبرم لقب ہے قاتل کی آستین کا + ملکہ کے چہرہ کا حسن کیا بیان ہوسکے میرے قلم مین اتنی قدرت کہان کہ حسن کی جاندار تصویر لفظون سے کھینچ دین اور اُسکے تناسب اعضا کے اظہار مین الفاظ کا مرتب کرنا خائفہ دو زبان کی لیاقت سے باہر ہے کہ کچھ اوصاف تحریر کرسکے اُسکی نورانی پیشانی نصف چاند کے روشن سانچے مین سرے سے گلا کے ڈھالی گئی تھی جسمین دانع نہ تھا گاودم ابرو الگ الگ تھوڑی دور سیدھے جاکر کچھ خمیدہ ہوگئے تھے جسے محراب کی شکل پیدا کی تھی ۵ یہ ہے این طاق است یا محراب یا قوس قزح + یا ہلال عید یا ابروے ماہ تاست این + آنکھون مین گلابی ڈورے پڑے ہوئے پلکین لمبی سنان جانستان یا نشتر زن دل عاشقان بھون کی طرح سیاہ تھین انکی دونون آنکھین آپس مین ایک دوسرے پر عکس ڈالتی تھین اور ایسی دلکش تھین کہ اگر وہ محفل مین ہو تو ہر شخص یہ خیال کرے کہ میری ہی طرف دیکھ رہی ہے دہانہ غنچہ کی طرح ہنس کمھ تھا اور گو وہ بالکل متبسم ہو مگر دیکھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ وہ مسکرا رہی ہے اور وہ خواہ کیسے ہی غم و غصہ کی حالت مین ہو اگر اُسکا منہ کھلتا ہے تو اُسکی شان حسن اور بھولے پن کے خلاف نہین ہوتا دونون ہونٹ باریک دانت موتی کی طرح آبدار اور مہین برابر برابر ہر ایک سے ایک اسطرح ملا ہوا کہ درمیان مین بال برابر جگہ نہین دانتون اور ہونٹون اور دہن نے ملکر اسکی ہنسی مین ایک عجیب بات پیدا کردی تھی کہ جب وہ اپنے دلی انبساط سے مسکراتی ہوئی رفتہ رفتہ ہنستی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کنول کا پھول کھل رہا ہے اور جب وہ کسی مضحک بات پر بیساختہ ہنس پڑتی تو یہ معلوم ہوتا کہ ایک برق اچانک چمک گئی - دونون رخسار پاکیزہ اور طراوت و لطافت سے مملو جنپر ہلکا پیازی رنگ اسطرح جھلک رہا ہے جیسے بلوری ورق کے نیچے یاقوتی رنگ کی تہ دیا ہوا ہے انکے دیکھنے سے پہلے قوروح کو تازگی ہوتی ہے پھر دل عشاق للچاتا ہے قد اوسط کا نہ درازنہ پست بدن کا ساتمام جسم مین جو کسیقدر گدراز ہے خدا جانے کس قیامت کا عالم ہے کہ ایک سرسری نظر سے رونین رونین مین محبت پیدا ہوجاتی ہے اور دفعتہً خون کی سبھی نکاسا دوڑنے سے رگ رگ مین میٹھا میٹھا درد ہونے لگتا ہے جسکی ابتدا دل سے ہوتی ہے اور خون کا پرجوش دورہ دماغ سے شروع ہوتا ہے اور دونون آنکھین اُسکو سنبھال مین لاتی ہین - ملکہ کی صورت بھولی اسقدر ہے کہ ادنی قیافہ شناس کو بھی سب سے پہلے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اُسے متین یا مزاج یا شوخ بننے کی ضرورت ہو تو شاید مشکل پڑے اور کامیابی نہ ہو

خانہ نگار شاہ پر تھوڑی دیر تک یہ عالم محویت طاری رہا بعد ازاں بیاختہ شہزادہ کی زبان سے نکل گیا سبحان اللہ شمع کی طرح رولانے والے پانی کو دوڑنے میں آگ لگانے والے یہ شہزادہ ہے یہ کہکر نگار شاہ نے تاک لی اور جو لانگاہ میں مرکب خوشرفتار کی جولانگری دکھائی افرخ شاہزادہ سکندر رستم خود سلیمان کو چک و صاحبقران عظیم چار دن تک میدان چوگان میں مقابل ملکہ صنم چوگان باز سے آکر ہوئے اور چوگان بازی شروع ہوئی جس وقت ملکہ گیند لیکر چلتی تھی سکندر رستم خو گھوڑا دوڑا کر چشم زدن میں لے جاکر گیند کو بدلتے تھے یا کوئی ہمراہی ملکہ کا گیند لیکر چلتا تھا اور دوسرے شہزادہ کا حریفوں کو روکتے تھے اعظم یا سلیمان کو چک یا سکندر رستم خود ان مار کر ہمراہیان ملکہ کو گھوڑے سے گرا دیتے تھے اور گیند لیکر چلا دیتے تھے اور جس وقت سکندر رستم خو یا سلیمان کو چک یا صاحبقران اعظم گیند لیکر چلتے تھے تو کسکی مجال تھی کہ انکے آگے جاسکے اور گیند کو پاسکے یہاں تک کہ اگر نگار شاہ بھی گیند لے چلتا ہو تو پالا مار دیتا ہو ملکہ خواہ ہمراہیان ملکہ میں سے جو شخص آگے بڑھنے کا قصد کرتا ہو تو مربیان نگار تاجدار گھوڑا بڑھا کر حریف کو روکے رہتے تھے اور کسی سوار کو آگے بڑھنے نہیں دیتے تھے کہ پہروں چڑھے شام تک ایک بازی بھی ملکہ کو جیتنا نصیب نہ ہوئی جب شام ہوئی اور گنبد زرین فلک میدان چرخ سے ڈھلکتا ہوا شانخانہ مغرب میں پہنچا اور جولانگاہ چرخ اخضری میں چوگان گلکشان نے گیند سیمین ماہ کو مشرق سے پٹاو یا سواران انجم کی بازیگری شروع ہوئی اسوقت چوگان بازی سے توقف ہوا سب لوگوں نے میدان سے مراجعت کا قصد کیا ملکہ نے شہزادہ سکندر رستم خو سے بنت وسماجت عرض کیا کہ اگر آپکو تکلیف نہ ہو تو یہاں سے تشریف لیچلئے اور کلبہ احزان کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے روشن و منور فرمائیے تب چوگان بازی سے جو کسل مزاج عالی میں ہو گیا ہو تو تھوڑی دیر کی استراحت سے برطرف ہو جائیگا پھر خیام دلکشا میں رونق افروز ہوجیئے گا آپکی عزت افزائی سے خادمہ کو فخر و سعادتمندی حاصل ہوگا سے آزردہ ام کہ خاک آن قدم نہ ملم بچشم سازم و مبہم چو بسر اسطرح ملکہ نے بالتجا عرض کیا شہزادہ سکندر نے فرمایا کیا مضائقہ ہے تمہاری دلشکنی ہمیں منظور نہیں چوجیت ہار کا فیصلہ بھی ابھی ہو جائیگا یہ کہکر سب نے اپنے مرکبوں کو قلعہ احمر کی جانب پھیر دیا تھوڑی دیر میں وہاں پہنچے سواریوں سے اتر کر خواص خواتین مسکانات کی طرف چلے ملکہ نے سبکو نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ ایک عالیشان بارہ دری میں لاکر بٹھایا شہزادہ نے دیکھا کہ بارہ دری نہایت آراستہ و پیراستہ ہے چھت پر دے شیشہ آلات سے مرتب و مزین ہے جا بجا مسند زرین و کرسیان قرینہ سے لگی ہوئی ہیں تمام اسباب عیش و راحت مہیا ہے خادم و خدمتگار سودست حاضر ہیں نہایت ادب و قاعدے سے سرگرم کار و بار ہیں شاہزادہ سکندر رستم خو و سلیمان کو چک و سلیمان اعظم نے مع نگار شاہ کے جاکر کرسیوں پر بیٹھا کیا ملکہ مع تینوں نقابداروں کے دست بستہ حاضر ہے سکندر رستم خو نے ملکہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم شرط ہار میں یا جیتیں ملکہ نے عرض کیا کہ بیشک ہمیشہ

شرط ہاری اور کیتری مین حاضر ہون سکندر نے تبسم خوبی سے مسکرا کر ارشاد کیا کہ مین صرف
اتنا چاہتا ہون کہ اب تم اس دل آزاری کو ترک کرو اور جسقدر اسیر مین انکو رہا
کردو باطل پرستی سے باز آؤ مذہب اسلام اختیار کرو اور نگارشاہ سے عقد مصلحت
کرلو یہ کلمات سنکر ملک نے سر جھکا لیا اور ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی
سکندر نے فرمایا کہ ان تامل کس بات کا ہی اور سبب آہ سرد بھرنے کا کیا ہی اسلیئے کہ نگارشاہ
والی ملک ہی اور ہر دو ممالک مین دخو مشروع ہی پھر اسکے ساتھ عقد کرنے مین تمکو کیا عذر ہی صنم
چوگان باز نے جواب دیا کہ مجھے انمین سے کسی بات کے قبول کرنے مین عذر نہین ہی
لیکن جو شخص کہ خود مبتلاے صدمہ آلام ہو اسے شادی سے کیونکر خوشی حاصل ہو سکتی
ہی پہلے غمونکی سیر اسے چاہیئے جسے کسب طرف سے فراغ ہو تا اسے گلزار سے کام
کیا جسے اپنے سینے مین داغ ہو سکندر نے فرمایا کہ تمکو کون سا صدمہ ایسا ہی
کہ جسکی وجہ سے تم اسقدر افسردگی اپنی ظاہر کرتی ہو اس صدمہ کا حال مفصل طور سے مجھ سے
بیان کرو اگر میرے امکان مین ہوگا تو مین اسکے دفعیہ کی بھی تدبیر کرونگا خداوند کریم کا فضل
شامل حال ہی تو سب مشکلین حل ہو جائینگی سہ مشکلے نیست کہ آسان نہ شود ہمرہ باید
کہ ہراسان نہ شود ہمت و استقلال شرط ہی اگر انسان ہمت کرے تو ہارے اور پاے استقلال
میدان تدبیر مین مضبوطی کے ساتھ رکھے تو کارہاے اہم آسانی سے طے ہو سکتے ہین سہ
ہر کارے کہ ہمت بستہ کردد اگر خارے بود گلدستہ کردد صنم چوگان باز نے جواب دیا
کہ بیشک آپکی ہمت و جوانمردی ایسی ہی ہو کہ کیسا ہی دشوار کام ہوگا تو آپکے نامن تدبیر
سے اسکی عقدہ کشائی ہو جائیگی چنانچہ چند کلمہ شہزادہ سکندر رستم فوکی ہمت و جرأت کی
توصیف و تعریف مین ملک صنم چوگان باز نے بیان کر کے اپنا عرض حال اسطرح سے
گذارش کیا کہ مین ہرپار باد تاریہ تینون نقابدار جو آپکے سامنے حاضر ہین یہ میرے حقیقی بھائی
ہین یہ اپنی صورتین نقاب حجاب مین اسوجہ سے پوشیدہ کئے ہوئے ہین کہ میرے
انکے قابل دید نہین رہے یہ باعث شرمندگی کے منہ دکھانے کے لائق نہین ہین
قبل ازین حسن و جمال مین ندیم المثال خوبصورتی مین مشہور آفاق تھے گردش
فلکی سے ایسا سانحہ بررونے کار آیا کہ وہ سب حسن و جمال جاتا رہا سب خوبصورتی خاک
مین مل گئی چہرے مسخ ہو گئے خورشید حسن پر زوال آگیا سکندر نے کہا کہ آخر انکا حسن و
جمال کیونکر مٹا اگر زمانہ پیری نے انکو ستایا ہی تو یہ ایک دن سبکے واسطے ہوتا ہی اور ہمیشہ
سے ہوتا چلا آتا ہی اسکا صدمہ کیا ہر کمالے را زوالے اور اگر کوئی سبب اور ہی تو بیان کرو ملک
نے کہا کہ انمین جو سب سے بڑے ہین اور نقاب زرد چہرہ پر ڈالے ہوئے ہین انکی عمر ۱۰ سال
سے زائد نہین ہی زمانہ پیری تو الگ اور یہ دو نقابدار جنکے چہرون پر صندلی نقابین پڑی ہوئی ہین انکی
عمر ان سے بھی کم ہی مگر انکی صورتون کو ایک ساحر نے بگاڑا ہی کہ اسکا نام شعبدہ سحر سامری جادو سے
صاحب عداوت تھا یہ ہمولہ بوڑھی نی صاحب میرے جنکا نام بہت زرین تاج ہی یہ ایک شاہزادی کی

عاشق ہوئے اور وہ بھی اپنے فریفتہ ہوئے نام انکا زلفین یکا کل کشا ہے اور شہزادہ
ششم رنیو سوادکی حسب الطلوع یہ ایک روز شکار کے لیئے گئے تھے ایک ہرن صحرا مین سامنے
سے نمودار ہوا انھون نے اسکو صید کرنا دیکھا تو اس ہرن کے پیچھے پیچھے تیر لگا ہوا ہے
انھون نے خیال کیا کہ شاید کسی شکاری نے اسکے تیر مارا ہے یہ تیر کھاکر بھاگتا ہوا ادھر چلا آیا
ابھی یہ خیال کر ہی رہے تھے کہ دیکھا سامنے سے ایک نقابدار زنانہ پوشاک گھوڑے پر سوار
چلا آتا ہے بس آتے ہی اسنے انتہا غیظ و غضب کہا کہ او شخص تو نے بڑا ستم کیا کہ ہمارے شکار کو
تو نے صید کیا یہ نہ سمجھا کہ تیر اسکے پڑا ہوا ہے ہم دوسرے کے لطف مین خلل اندازی کرتے ہین لہذا
بہتر یہ ہے کہ اس شکار کو اٹھا کر میرے مکان پر پہونچا دے یا اگر کچھ دعوی مردی و مردانگی ہے تو
ہمین تو ہمین میدان ہو مجھ سے مقابلہ کر غرضکہ بعد قیل و قال بسیار انکے اور اس
نقابدار کے زور آزمائی ہونے لگی اسی کشمکش مین بند نقاب اس نقابدار کا
ٹوٹ گیا دیکھا تو ایک عورت ہے نہایت حسین و جمیل چہرہ اسکا مثل ماہ شب چاردہ
کے روشن و تابان ہے زلفین جو چہرہ پر بل کھا رہی ہین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابر سیاہ مین
چاند چھپ گیا ہے ابرو سے اندر ہلال عید یا محراب طاق حسن ہے مژہ وہ نکیلے
کہ عاشق دل جانستانی کو لیئے ہوئے پیشانی نورانی اسکی شاہد حسن کو آئینہ دکھا رہی ہے
آنکھین وہ نشیلی کہ سرمستان خمخانہ عشق کے لئے میخانہ تمین دیار بیخودی کی راہ بتاتی
تھین کہ ست ہین ارادہ ہے ان کالی کالی آنکھون کا شکار شیر نر کھیلین تو ہم غزال
سنین و رخسار تابناک غیرت مہر تابان دہن لالہ انتخاب غنچہ کا سا سامنے اسکے دل
خون لب نازک میچائی پر آمادہ مجموعہ نازک ادائی یا دہ نظم

بوٹا سا قد قیامت عالم	زلف چہرے پہ آفت عالم	باسنی قد کی ایک قیامت تھی
کم سنی اسپہ اور آفت تھی	حسن لاثانی ایک عالم مین	پھول ساتن عرق سے شبنم مین
ہائے رے وہ بنا کھچا مکھڑا	تھا یا وہ چاند سا نکھرا	صدقے اترائیں اور نثار جاؤ
اس گھڑنے پہ بھی ہزار نباد	سر سبز زلف کے وہ بال اچھے	گیسوئے خم بخم کمال اچھے
قابل دید اس پری کا جمال	شکل معشوق جیسے صبح وصال	کوکہ سرمہ سی تھا غازہ تھا
پر محبت کا یہ تقاضا تھا	دل سے ہو جاوے نثار آپ سے	غرض اسکے تھے لاکھ پیارا سے

جس بھائی صاحب ہمارے اسکی صورت زیبا دیکھتے ہی ہزار جان سے فریفتہ و نثار ہوئے کہ
گیسو مین گرفتار ہو کر بیقرار ہوئے ہوش جاتے رہے حسرت سے سناٹے کے لگے جی بیتاب ہوا
تاب و تحمل کا یارا نہ رہا بوجہ عشق سے جوش جنون طاری ہوا کر اسکا ہاری ہوئے مقتضائے نظم

سینے پہ لگا وہ عشق کا تیر	ترپے سر خاک قتل نخچیر	
تابوہ رہا دل و جگر پر	تو ا کوہ ملال سر پر	
آنکھون مین بسی اسی کی تصویر	دلدادہ ہوئے ادھر کے دلگیر	
جی رہ گیا بس تمین ترس سے	بڑھنے لگے حوصلے ہوس کے	

دل پہلو مین اسکے تڑپتا تھا بیتاب	اُلش پہ نہ ٹھہرے جیسے سیماب

اور مرتو تیر عشق سے گھائل ہوتے اور فرد فرد نازنین بھی اُنکا حسن و جمال و عالم شباب دیکھکر فریفتہ ہوئی ملکہ نے مسکرا کر منہ پھیر کر کہا چلو منہ دیکھی محبت نہ جتاؤ مین ایسے بیمروت سے بات نہین کرتی یہ فرماکر روانہ ہوئی یہ کشتہ ناز و تیر غمزہ شمشیر انداز بیتاب و بیقرار ہوکر نظارے کرا ہی سکن گزین خاطر عاشق زار ہوئے ترپتا ہوا مریض ہجر کیونکر دیکھتے جاؤ پھر ابھی دم توڑتے کی سیر دم بھر دیکھتے جاؤ ہ دم رخصت دزدیدہ نظر کے نور دیکھتے جاؤ ہ نکلتی کسطرح سے جان منظر دیکھتے جاؤ ہ ہمارے پاس سے جاؤ تو مڑکر دیکھتے جاؤ پھر ابھی دلدار وا سے مایہ ناز یہ کیا بیمہر ناشاد پر عتاب ہی کہ آپ ہی تو اپنا جمال جہان آرا دکھاکر از خود رفتہ کیا پھر نظر پھیر لی بھائی صاحب یہ کہتے ہوئے بڑھتے ہوئے اور اشعار عاشقانہ پڑھتے ہوئے اُس نازنین کے عقب مین چلے جاتے تھے لیکن وہ بت پرفن کچھ جواب نہ دیتی تھی یہان تک کہ اس صحرا سے نکلکر ایک درہ کوہ کے قریب پہونچی وہان ٹھہر گئی بھائی صاحب بھی قریب اُسکے پہونچے اُس نازنین نے تیوری چڑھاکر کہا کہو صاحب کیا ہی کیون بجھ کمبخت کا پیچھا لیا ہی نواچھا مین کھڑی ہوتی کہو کیا کہتے ہو بھائی صاحب نے کہا واہ اے جان زار کی تسکین میرا تو یہ حال ہی کہ۔ نظم

کر نام عاشقی ترے نزدیک ننگ ہی	کر جرم قتل مجھکو عبث یہ درنگ ہی
اس خانمان خراب کو لیجاؤن کہان	دلبر تو یہ فضای بیابان بھی تنگ ہی
تیری دختران کو سکھاؤن اشتیاق	مجھکو تو میرے ساتھ عبث عزم جنگ ہی
کرتا ہی اسقدر تو خفا درد کو عبث	ظالم وہ اپنی جان سے آپ ہی تنگ ہی

یہ کہکر نازنین سے دو ہار کو تر کیا وہ نازنین بھی اُنکے رونے سے بیتاب ہوئی اور ہنسکر اپنے دست نازک سے آنسو پونچھنے لگی اور کہا مجھ خانمان آوارہ سے محبت کرنا دل لگانا اچھا نہین ہی مین والدین کے خوف سے کہین جا نہین سکتی آج عرصہ کے بعد شکار کی غرض سے اسطرف آنکلی یہان تو دیر الفت کی شکار ہوئی عزیزو دوستو دی سب نام و نسب اپنا بتا تا ہون سے اپنے شہر کی طرف روانہ ہوئی انکے آنکے وعدہ وعید ہوگیا اور عہد و پیمان درمیان مین ہوکر یہ اپنے مقام پر چلے آئے اور وہ آفت جان اپنے مقام کی جانب روانہ ہوئی اب بھائی صاحب کی کیفیت سنیے کہ وہ اُسکے فراق مین از حد بیقرار ہوئے اضطراب دل بڑھنے لگا حضرت عشق کے جو ہیں کمبخت سے مین اُنکا اثر اپنے پورا پورا ہونے لگا اراکین دولت و مشیران مملکت نے فرمایش کی مگر اُنپر چڑھا ہوا بھوت حضرت عشق کا مسلط ہوگیا تھا یہ کب کسی کی سنتے تھے سمجھانے سے اور دونی وحشت ہوتی تھی جب خیر خواہون نے دیکھا کہ فرمایش سے کام نہ چلے گا بلکہ اضطراب قلب ناصبور کو طرقی ہوگی تب آپس مین مشورہ کرکے رائے قرار دی اور حضور مین آکر عرض کیا کہ آپ اُس شہزادی کے باپ کو نامہ لکھین آپ بھی شہریار ہین اور وہ بھی والی ملک و بادشاہ ہی اگر اُسے منظور کرلیا تو خوالمراد باہم عقد خواصلت ہو جائیگا بنا بر اسکے انھون نے اپنے ایک معتمد کی وساطت سے نامہ اُس

نازنین کے پدر بزرگوار کے پاس روانہ کیا اس اہلکار نے جاکر اپنے بادشاہ
کی شان وشوکت حسن صورت وسیرت کا اظہار کیا اور اپنی طلاقت لسانی سے
ہر طرح کا باغ سبز دکھاکر بادشاہ کو عقد مواصلت پر رضامند کیا باہمی رسم
واتحاد کی بنا ڈالی اور سلسلہ محبت ومودت کو خوب مستحکم کر دیا اب اسکے اور اس
بادشاہ کے درمیان مین رسم نامہ وپیام وتحفت وہدایا جاری ہوگئی دو چار مرتبہ کی
تحریک اور سلسلہ جنبانی مین رسوم مناسبت کی خوب مضبوطی ہوگئی تب کہ تاریخ
عہد کی قرار پائی یہ بارات لیکر بڑے تزک واحتشام کے ساتھ اپنے دونون
بھائیون اور ارکان دولت ومصاحبین در نقاکے عروس کے مکان پر
گئے اس امر کی خبر ایک ساحر کو بھی ہوئی جسکا نام شعبدہ سحر ساز تھا اسی نواح
مین اسکا مسکن تھا اور یہ جوان زادہ پہلے سے ملکہ پرعاشق وولدادہ تھا جب اسکو
بارات کا حال معلوم ہوا تو اسکی رگ رقابت جوش زن ہوئی ایک دود غلیظ تھا کہ
کانون سینہ مین مشتعل ہوکر دماغ کے پار نکل گیا آسنے بھی حالت غیظ و
غضب مین نامہ شہزادی کے باپ کو کرنام اسکا شمشاد تاجدار تھا تحریر کیا
مضمون اس نامہ کا یہ تھا کہ اے بادشاہ آگاہ ہوکہ شادی اپنی دختر کی کسی کے
ساتھ نکرنا ورنہ بہت پچھتاؤگے اور بہت افسوس ہوگے اسواسطے کہ وہ ہماری
معشوقہ ہے اور عرصہ سے ہم اسپر فریفتہ ہین اگرچہ کسی بات سے ہمکو بحث نہین کہ
کہ سین ہمارا اس قابل نہین ہے لیکن جب یہ سیر وشکار کے لیے اور آتی ہے تو اسکے
حسن وجمال کا نظارہ کرکے طبیعت کو خوش کر لیا کرتا ہون جب اسکی شادی ہوجائیگی
تو یہ دوسرے کے قبضہ مین ہوگی اسطرف آنا اسکا ترک ہوجائیگا مین اسکے جمال
جہان آرا کی دید سے محروم رہون گا اور پھر اسکا یہ رنگ وروپ کہی ہاتھ نہ آئیگا
اس باعث سے اسکی شادی کرنا بہتر نہین ہے چنانچہ شمشاد تاجدار نے اسکا
جواب مختصر الفاظ مین تحریر کرکے بھیجدیا کہ تمنے جو درخواست بھیجی ہے قابل
منظوری نہین ہے اب شادی کرنے مین تیری ذلت ورسوائی ہے اسوجہ سے کہ
بارات گھر پر آچکی ہے ایسے وقت یہ کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ جوان لڑکے لڑکی کی شادی
نہ کی جاے جب یہ جواب صاف شعبدہ سحر ساز کو پہونچا مارے غصے
کے کانپنے لگا اور اسی حالت غیظ وغضب مین اٹھکر جانب شہر میو سوار روانہ
ہوا یہان کا حال سنیے کہ بارات ہنوز رخصت ہونے نہ پائی تھی کہ ایک ابر تیرہ وتار
ایک سمت سے اٹھا اسمین برق کی چمک ورعد کی گرج اس درجہ تھی کہ مارے
خوف کے لوگون کے حواس بجا نہ تھے وہ ابر آتے آتے تمام بارگاہ پر محیط ہوگیا
اور اسمین سے دو پنجہ گرے ایک تو ملکہ زرین کاکل کشا کو اٹھا لیگیا اور دوسرے
نے میرے بھائی بت زرین تاج کو اٹھا لیا اور ایک صدائے مہیب وخوفناک پیدا ہوئی

کہ ہمارا کہنا نہ ماننے کا نتیجہ دیکھا ہم ان دونون کو لیے جاتے ہین جسکو دعوی ہو
وہ کوہ شعبدہ پر آئے اور انھین چھڑا لیجائے اب انکی صورت دیکھنا تمام عمر نصیب
نہ ہوگی اس آواز کے بعد رفتہ رفتہ وہ تاریکی برطرف ہوئی اور کسیقدر روشنی معلوم
ہونے لگی اب جو دیکھتے ہین تو عروس و نوشاہ ندارد ہین چہار طرف تجسس کیا
لیکن انکا سراغ نہ پایا صرف وہ پنجہ عروس و نوشاہ کو اٹھا لیگیا اور کسی سے معترض
نہین ہوا یہ دونون بھائی سیرے کہ نہایت شجاع و بہادر تھے انھون نے ملک کے باپ
کو نہایت تسلی دی اور بہت کچھ کلمات تسکین و تشفی کے زبان پر لائے اور کہا کہ آپ
گھبرائیے نہین ہم جاتے ہین اور اس ساحر مکار سے جاکر مقابلہ کرتے ہین آپ کے اقبال
سے اس مردود کو قتل کرکے عروس و نوشاہ کو چھڑا کر لاتے ہین جب تک اس کام کو
ہم انجام نہ دے لین گے تب تک سکھ خواب و خور حرام ہے بادشاہ نے ان دونون کا
عزم دیکھکر نہین سمجھانا شروع کیا کہ ہاہا وہ بہت بڑا ساحر زبردست ہے اپنے وقت کا سامری
و مسیحد کہلاتا ہے اور تم سے واقف نہین ہو پھر تمھارا اسکا مقابلہ کیا تم بھی جاکر گرفتار ہو
ہو گے ہمین تمکو ہرگز جانے نہ دونگا دیدہ و دانستہ مرض ہلاکت مین اپنے تئین دم لینے کی
رضا نہ دونگا ہر چند شاہ و تاجدار نے ان دونون کو پیغام کشش کی مگر کچھ سود مند نہ ہوئی
کسیطرح ان دونون نے نہ مانا اور جو لشکر لیجانے مین ورسالے وغیرہ انکے ہمراہ آنے
تھے انکو لیکر یہ دونون کوہ شعبدہ پر جا پہنچے اور کوہ کو چاردن طرف سے محاصرہ کرلیا وہی
ساحر شعبدہ سحر ساز کوہ پر سے اترا اور فخر کرکے سامنے آیا کہنے لگا کہ جسکو دعوے مقابلہ
کا ہو وہ آئے ان دونون مین سے ایک برابر مقابلہ نکلا اسنے کیا کیا کہ ایک بال اپنے
سر کا توڑ کر پھینکا اور کچھ اسم سحر اسپر دم کرکے گویا ہوا کہ اے رسن سحر اسکو باندھ لا
بمجرد اس کہنے کے بال نے باندھے اسکے سامنے چلے گئے دوسرے بھائی
نے جب یہ کیفیت دیکھی اسکو تاب نہ رہی خون آنکھون مین اتر آیا اسی حالت غیظ و
غضب مین اسنے بھی جھپٹ کر مقابلہ کیا وہی ریسمان سحر اسکی بھی وبال جان ہوئی
اور کشان کشان یہ بھی بال کے باندھے اس ساحر کے پاس پہنچے اہل لشکر نے جو اپنے
شہزادون کا یہ حال دیکھا تو تلوارین پکڑ پکڑ کے یہ بھی مقابلہ کرنے لگے فوج نمکخواری
و جان نثاری ادا کرنے لگے مگر جس لشکری یا افسر پر اس ساحر نے صاف کردی ایک
شعلہ اسکے دہن سے نکلا کہ وہ جلکر خاک سیاہ ہو گیا ہزار ہا آدمی اس ہنگامے مین مارے
گئے آخر کو تاب مقابلہ نہ لاسکے سب روتے پیٹتے خاک اڑاتے کوہ پر سے واپس چلے
آئے ہم سب اپنے بھائیون کے غم مین سیہ پوش ہو لیے وہ عشرتکدہ ماتم ہو گیا
کہان تو اسید تھی اور سب اس انتظار مین تھے کہ اب عروس کو بیاہ کر لاتے ہون گے
کہان یہ سانحہ ہوا کہ خود عروس مرگ سے ہم آغوش ہوئے سارے گھر مین سامان
رنج و الم ہوا شہر بھر سمیت ان کل رعایا و ساکنین شہر بحسرت دیاس اسیر پنجہ رنج

والم ہوئے تمام سیو سواد پر اودا سی چھا گئی حالۂ عروسی مین صفت ماتم بچھ گئی تمام محل
مین نالہ و افغان کی صدا بلند ہوئی ہر طرف شور گریہ و بکا برپا تھا چھوٹا بڑا اسن
شہر کا اپنی شہزادی کے غم مین مبتلا تھا اور والدین کے رنج والم کی تو کچھ انتہا ہی
نہین عین شادی مین اس غم کا سامنا ہوا ہر شخص مورد صد گونہ حسرت و یاس ہوا
ہر دل ناشاد از بس اودا س ہوا تمام ارکان دولت سیہ پوش خانہ رنج والم
سے جرعہ نوش ہوئے شمشاد تا جدار دختر کے غم مین اسقدر علیل ہوا کہ نوبت بیجان
پہونچ گئی زندگی دشوار ہوگئی اودھر کا حال سماعت فرمایئے کہ شعبدہ سحر ساز جادو نے
اگن بھیون بھائیون کے چہرون کو سحر سے بگاڑ دیا اور صورتین انکی جانوران صحرائی کی
بنا دین اور رہا کر دیا اس خیال سے کہ نہ انکا حسن و جمال باقی رہیگا نہ کوئی عورت انکی
خواہشمند ہوگی زوال حسن ہو جائیگا تو خود لوگ کنارہ کشی کر لینگے صورت نادیدہ
دیکھکر متنفر کرنے لگین گے ایسے خیالات اس ساحر نے کرکے تینون بھائیون کو قید
سحر سے آزاد کیا مگر ملک کو اپنے پاس قید رکھا الغرض یہ تینون بھائی جو قید ساحر سے رہا
ہو کر آئے اور اپنی صورتون پر نظر کی تو سبکو مسخ پایا جانوران صحرائی کی صورت
پر متشکل پایا بہت پریشان ہوئے ایک تو اپنے مغلوب ہونے سے اسیر پنجہ ظلم و
ستم سے دوسرے شکلون کے تبدیل ہو جانے سے اور بھی غرق بحر غم والم ہوئے کسیکے
منہ دکھانے کے قابل نہین رہے لاچار ہوکر صورتین اپنی نقاب حجاب مین چھپا لین سہ
صورت جو انکی چاند سی تھی وہ بدل گئی ہا دلشین نقاب خاک کہ قسمت الٹ گئی ؎
یہ باعث انکی روپوشی کا ہی ورنہ مردون کو نقاب مین منہ چھپانے سے کیا غرض یہ منصب
تو سمجھوگون کا ہی کہ برقع و نقاب مین اپنے چہرون کو مخفی رکھتے ہین کہ نامحرم کی نگاہ نہ
پڑے۔ سکندر رستم خو نے یہ واقعہ دلخراش سماعت فرماکران لوگون کو تسلی دی
اور کلمات تسکین فرماکر وعدہ کیا کہ اب انشاء اللہ وہ تینون عقدہ ساتھ ہو گئے تم اطمینان
رکھو مین جاکر اس شعبدہ باز کو مار کر ملکہ کو رہا کرونگا اور اسکا عقدہ تمہارے بھائی کے ساتھ
کرونگا صنم چوگان باز نے عرض کیا کہ اے شہریار اگر آپ نے اس ساحر کو قتل کیا
اور ملکہ کو رہا بھی کیا تو وہ ملکہ ان کے ساتھ شادی کیون کرنے لگی ان نادیدا اور کریہ منظر
صورتون کو دیکھکر متنفر کر یگی کبھی پسند نہ کریگی پہلے وہ تدبیر کرنی چاہیئے کہ یہ اپنی
اصلی صورتون پر آجائین سکندر نے فرمایا قاعدہ کلیہ یہ ہو کہ جسوقت ساحر قتل ہوتا ہی تو سحر اسکا مٹ جاتا ہی
جب مین شعبدہ سحر ساز کو ہلاک کرونگا تو اپنی ہیئت اصلی پر آجائینگے یہی علامت میری فتحیابی کی ہوگی
تم ایک آئینہ انکو دیدو کہ یہ اپنی صورتون پر نظر رکھین جب ہیئت انکی مبدل ہو جائے اور ازسر نو
اصلی صورت پر اپنی عود کرین تو یہ سمجھ لینا کہ شعبدہ سحر ساز قتل ہوا یہ کہکر اور عزم قتل ساحر مصمم کرکے اٹھ کھڑے ہوئے ملکہ کو جب
قرینہ سے یقین ہوا کہ شاہزادہ سکندر ضرور جاکر مقابلہ کریگا تو اسنے اصرار کرنا شروع کیا کہ للہ آپ ادھر جانے کا قصد
نفرمایئے دیدہ و دانستہ اپنے تئین معرض ہلاکت مین نہ ڈالیئے مین ہرگز آپکو جانے نہ دونگی ملکہ نے

ہر چند منع کیا اور یہان تک کہا کہ مین آپ کا حکم بجالانے کو موجود ہون مگر آپ سنبالے
بلا ہونے کا قصد نفرمایئے اور آن لوگون نے بھی کہا کہ ہمپر یہ واقعات گذرے پیچھے
ہین اُس مقام پر جرأت دبہادری کا کام نہین ہے وہان سب سحر سازی دنیرنگ بازی
کا کارخانہ ہے جہان انسان کا کچھ بس نہین چل سکتے دل کی ہوس دل ہی مین رہجاتے
وہان جرأت و شجاعت سے کیا ہوسکتا ہے اُسنے صرف منہ سے ایک آگ کی آہ سے
شعلہ نکلا اور خرمن ہستی مخالف کو جلاکر خاک سیاہ کردیا یا ایک بال سر کا توڑکر اور
اسم سحر وم کرکے پھینکدیا اُسنے بہت رسن بل پیدا کی اور دست و پاے مخالف مین
پیچیدہ ہوکر نابدید ہوگئی اسیطرح اور بہت سے کرشمے سحر سازی اور افسون پردازی کے
بروے کار آتے ہین کہ انسان مجبور ہوجاتا ہے لہذا التماس ہے کہ حضور اپنے قصد سے باز آئین
اور اسطرف جانے کا ارادہ نہ فرمائین سب نے گرچہ حسن بے اجل سنکر ہذیان بکا
اژدرہا پر ہم حضور کا شکریہ کہان تک ادا کرین کہ آپنے جاری استالت فرمائی
تسکین والمینان سے ہماری تشنی خاطر کی مگر باز آئے ہم ایسی تبدیل ہیئت سے کہ
جان بوجھ کر اپنے ایک محسن کو ورطہ ہلاکت مین ڈالین آپکے حسن اخلاق نے تو
ہمکو بندۂ بیدرم بنالیا ہر گز ہم کوہ شعبدہ پر آپ کے جانے سے رضامند نہین ہین ہر چند ان
تینون بھائیون نے اور ملکہ نے اصرار کیا ہاتھ باندھے منتین کین مگر سکندر نے تم
نے فرمایا اور فرمایا کہ تم لوگ گھبراؤ نہین ہم انشاء اللہ تعالے بفتح و فیروزی وطن
سے آئین گے اور اُس کافر خاسر کو اُسکے اعمال کی سزا دیکر جہنم واصل کرکے ہم لوگ
جس کام کا بیڑا کر لیتے ہین پھر بغیر اسکو انجام تک پہونچاے واپس نہین آتے ہین اگر
اُسکا فضل و کرم شامل حال ہے تو مظفر و منصور وہان سے آوینگا اور تم سب کو اپنی اپنی مراد
کو پہونچاؤن گا بہت مرحبا مرحبا بس یہ کہکر اُٹھ کھڑے ہوئے صرف اپنے عیار سلیمہ
کالسکو ساتھ لیلیا اور کوہ شعبدہ کا رخ کیا چلتے وقت سلیمان کو چکا اور
سلیمان اعظم نے بھی بہت کچھ کہا کہ ہم بھی آپکے ساتھ چلین گے تنہا ہرگز
نہ جانے دینگے کیونکہ خدانخواستہ اگر کوئی افتاد وہان پڑی تو ہم کیا جواب دینگے تنہا
ایسے سمت مقام پر جانا کسیطرح قرین مصلحت نہین ہے ہمارا ہمراہ ہونا ضرور ہے مگر چندان دونون
صاحبون نے اصرار کیا مگر سکندر نے نہانا دست بستہ عرض کیا کہ آپکی تکلیف فرمانے کی
کچھ ضرورت نہین ہے آپ اسی مقام پر تشریف رکھین انشاء اللہ تعالے بہت جلد اُس
سحار کو قتل کرکے واپس آتا ہون مگر محبت قلبی اور شفقت برادرانہ انکی کب اسکی مقتضی
ہو سکتی تھی کہ سکندر کو تنہا جانے دین اور خود یہین ٹھہرے رہین انکے دل نے
یہ دونون صاحب بھی روانہ ہوئے اور زیادہ تر ان حضرات کو اُس امر کا بھی خیال
پیش نظر تھا کہ مبادا کسی افتاد مین شہزادہ پھنس گیا تو ہم شہر بابل مین لیرج کو کیا منہ
دکھائین گے الغرض یہ تینون شخص بسمت کوہ شعبدہ روانہ ہوئے جب تھوڑے سے مین تو ضخم چوگان ہا

نقابداروں سمیت دور تک پہونچانے کے لیے ہمراہ آئی کسی طرح واپس
نہ جاتی تھی مگر سکندر نے تینون دیگر اشکو واپس کیا اور صرف ایک رہبر کو جو کہ
اس کوہ کا راستہ جاننے والا تھا اپنے ہمراہ لے لیا جبکہ طی منازل و قطع مراحل
کرتے ہوئے قریب کوہ پہونچے اور انکے آنے کی خبر شعبدہ سحر ساز کو معلوم ہوئی اسوجہ
سے کہ اس مردود نے یہ انتظام کر رکھا ہی کہ صحرا کو طلسم بند کیا ہی جا بجا بیرون کی
چوکیان بٹھادی ہین طائران سحر معین کیے ہین کہ جوکوئی اس سمت کو آنے کا قصد کرتا ہی
تو وہ اس ساحر کو اطلاع دے دیتے ہین اگر کوئی دوست اسکا ہوتا ہی تو اسکو اجازت
آنے کی دے دیتا ہی اور دشمن کو مقید کر کے تیسرے روز خواہ رہا کر دیتا ہی یا قتل کروا لتا ہی چنانچہ
آج بھی حسب دستور بیرون نے اسکو اطلاع دی کہ تین نقابدار دو سرخ پوش اور ایک
سیاہ پوش اس طرف آتے ہین اور آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہین یہ خبر سنتے ہی
وہ ساحر اٹھا اور بالاے کوہ آکر اسنے آواز دی کہ اے نقابداران اجل رسیدہ اگر خیریت
اپنی چاہتے ہو تو پلٹ جاؤ کہ یہ مقام کسی کے آنے کا نہین ہی ورنہ میرے ہاتھ
سے بہت پریشان ہوگے اور قتل کیے جاؤ گے یہ کلام ساحر کا سنکے سکندر
رستم خو نے گھوڑا اپنا آگے بڑھایا اور جواب دیا کہ ہم صرف اسواسطے آئے ہین
کہ ملکہ زلفین کا کل کشا کو ہمارے سپرد کر دے اور اسکے شوہر پرسے سحر اپنا اتار
لے ہمکو تیرے آزار پہونچانے کی ضرورت نہین ہی ہان اگر اسکے خلاف عمل مین لائیگا
تو سزاے معقول پائے گا اور میرے ہاتھ سے مارا جائیگا اس واسطے کہ اگر تو ساحر
ہی تو مین ساحر کش ہون مین نے ہزارہا ساحرون کو قتل کیا ہی اور الکا قلع و قمع
کر کے طلسم نیرنگ تاز کو فتح کیا ہی یہ صدا سنکر شعبدہ سحر ساز ہنسا اور کہا کہ ملکہ
کا ملنا بسا دشوار اور نا ممکن امر ہی اس جہت سے کہ مین اسپر عاشق ہون اور بہت زرین
تاج سیرار قریب ہی مین کبھی اسپر سے سحر نہ اتارون گا بلکہ اسکو اسی حالت مین رہنے دونگا
مجھ کو یہ امر کب گوارا ہو سکتا ہی کہ ملکہ کو رہا کر کے رقیب کے حوالہ کر دون کہ وہ مزے
اڑائے اور مین آتش فراق مین جلا کرون ؎ با سایہ ترا نمی پسندم چہ عشمت
و ہزار بہ گمانی ؎ اور تمھارے فتاح طلسم ہونے سے مجکو کچھ اندیشہ نہین ہی بن اس بات
سے کچھ ڈرتا ہون اگر فتاح طلسم ہوگے تو ہوا کرو میرا کیا بنا لوگے یہ مین خوب جانتا ہون
کہ طلسم کی بنا لوح پر ہوتی ہی کسی طرح لوح تمھارے ہاتھ لگ گئی ہوگی جسنے طلسم توڑنا ہوگا
میری موت کسی چیز کے دستیاب ہونے پر موقوف نہین ہی کہ تم اسے حاصل کر کے
مجھے قتل کر ڈالو لہذا بہتر یہی ہی کہ پلٹ جاؤ اپنی جوانی پر رحم کرو ورنہ میرے ہاتھ سے
مارے جاؤ گے سکندر نے کہا بے ہودہ کیا بکتا ہی لے ہوشیار ہو جا کہ مین آتا ہون یہ کہکر
قریب کوہ پہونچے اور گھوڑے سے اتر کر بالاے کوہ سامنے اسکے آنے چاہتے تھے
کہ مارتیغہ آبدار کا کرون اور کام اسکا تمام کرون کہ ایک ساحر عذار نے ایک دوہتر

زمین پر مارا اور آواز دی کہ لینا اس سرکش کو یہ کہنا تھا کہ طبقہ زمین کا شق
ہوا اور ایک دھوان سا پیدا ہوا کہ سکندر اس دھوئیں مین چھپ گئے بعد
اسکے اسنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ دھوان پہاڑ کی ایک گھاٹی کی طرف جاکر
غائب ہو گیا سکندر رستم کو نظر نہ آئے یہ حال دیکھکر سلیمان کو چک کو
تاب نہ رہی یہ بھی بالائے کوہ آئے لیکن اسی طرح یہ بھی مبتلا ہوے بعد ان
صاحبقران اعظم بھی افسوس کرتے ہوے کہ ہاے مجھکو اسی مقام پر جان دینا تھا
یہی مقام ہمارے لیے وعدہ گاہ قضا تھا یہ کہتے ہوئے یہ بھی بالائے کوہ گئے اور بدستور
اسیہ پنجہ مبتلا ہوئے یہ حال دیکھکر وہ شخص جو رہبری کے لیے ہمراہ آیا تھا روتا پیٹتا
خاک اڑاتا ہوا قلعہ احمر کی جانب روانہ ہوا یہان کا حال سنیے کہ ملکہ صنم چوگان باز
اور تینون نقابدار منتظر بیٹھے ہوئے ہین اور سر زانوے فکر پر دھرے ہوئے
چشم براہ ہین اور دعائین مانگ رہے ہین کہ خداوندا اس شہریار عالی وقار کو منظفر
و منصور با مراد واپس لانا اسکا رویان سیلانہ ہو کیونکہ اسنے صرف ہم مظلومون کی دادرسی
کے لیئے یہ تکلیف اپنے اوپر گوارا کی ہے اپنے تئین سرحد ہلاکت مین ڈالا ہے اور خاص تیری
رضامندی کے لیئے اتنے بڑے سرکش و ساحر عذر سے مقابلہ کے لیے کمر ہمت کو چست
باندھا ہے بارالہا اسکو کامیاب کرنا صحیح سلامت ہمکو کن سے ملانا اگر چہ گردش تقدیر
اور اپنی شومی طالع سے ہمکو یاس ہے اور نا امیدی اپنی شکل دکھا رہی ہے مگر تیری عنایت
پر بھروسا کیے ہوئے تجھی سے استغاثہ کر رہے ہین غرضکہ یہ سب گشتہ یاس و حرمان
دعائین مانگ ہی رہے تھے کہ سامنے سے وہی رہبر روتا پیٹتا خاک سر پر ڈالتا ہوا
نمایان ہوا اور قریب آکر اسنے سب واقعہ کوہ نیرنگ کا جو گذرا تھا بیان کیا یہ حال سنکر ملکہ نے
گریبان چاک کیا اور زار و قطار اشکباری کرنے لگی اور نگارنا جدار چھین مار کر بے اختیار
رونا شروع کیا اور اپنی بدبختی پر افسوس کر رہا تھا ایک شور ماتم دن لوگون مین برپا تھا کوئی چشم
ایسی نہ تھی جو اشکبار نہ ہو اور کوئی دل ایسا نہ تھا جو مرغ نیم بسمل کی صورت بیقرار نہ ہو
نقابدار صندل پوش جو ملکہ زلیخا سا کل تشنا سا عاشق دل زار وہ تھا وہ تو جیتے جی مر گیا
اور دیدہ خونبار سے اشک حسرت بہا کر کہنے لگا کہ ہاے افسوس معلوم ہو گیا کہ ستارہ
ہماری قسمت کا ابھی گردش مین ہے کوئی ہماری چارہ سازی کرتا ہے وہ بھی اسیہ پنجہ ستم
اور مبتلاے درد و غم ہو جاتا ہے طالع کی نارسائی بخت برگشتہ کی طرح اپنی شوخی دکھا
رہی ہے جو تدبیرین کی جاتی ہین سب برعکس ظہور مین آتی ہین ہاے افسوس سے طفل
امید تو کب ہمکو نظر آتی ہے یہ صورت یاس بھی بن بن کے بگڑ جاتی ہے بالفرض بہتر
یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس حسرت مردہ کو خاک کدورت مین دفن کرین اور زندگی سے
دست بردار ہو کر اس ساحر سے چلکر لڑین اور جان دے دین کہ اس جینے سے مرنا
بہتر ہے ایسی بڑی زندگی پر کہ اس ذلت و خواری سے بسر ہو اور جوانا محسن ہو

اور جسنے خاص ہمارے سطلوبی پر رحم فرما کر اپنے تئین ورطہ ہلاکت مین ڈالا ہو وہ یون غریق بحر غم گرفتار رنج و محن ہوا اور ہم یہ حال بیٹھے ہوئے دیکھا کرین لعنت ہی ایسی زندگانی پر یہ حیات بدتر از ممات ہی یہ سوچکر نقابدار صندلی پوش اُٹھ کھڑا ہوا اور اسنے مصمم قصد کر لیا کہ چلکر اُس ساحر خدا سے مقابلہ کرکے اپنی جان نثار کر دین پس اسکے اُٹھنے کے ساتھ ہی دونون نقابدار زرد پوش یعنے اسکے دونون بھائی بھی اُٹھ کھڑے ہوئے اور مہیاے مرگ و آمادہ قضا ہوکر نقابدار صندلی پوش کے ہمراہ چل کھڑے ہوئے ملکہ نے جو اپنے بھائیون کا یہ حال دیکھا اسنے رو رو کر انکو سمجھانا شروع کیا کہ اس جہالت سے کیا فائدہ بیکار جان دینے سے کچھ حاصل نہ ہوگا دیدہ و دانستہ دہان اجل مین قدم رکھنا اور جان بوجھکر غریق بحر ہلاکت ہونا عقل کے خلاف ہی ہمت و جرأت ایسے مقام پر کیا کام دیسکتی ہی جہان ایک جنبش لب مین انسان کا کام تمام ہوجائے سب حسرت دل کی دل ہی مین رہجاے جب ایسا بہادر شیر دل اُس ساحر کے دام بلا مین اسیر ہو جاے تو ہمارے جان دے دینے سے کیا حاصل ہوگا ہرچند ملکہ نے اپنے تینون بھائیون کو سمجھایا مگر انھون نے کسیطرح نہ مانا اور چلنے پر آمادہ ہوگئے ناچار ملکہ بھی انکے ساتھ اُٹھ کھڑی ہوئی لنگر نا جدا سے بھلا یہ کب گوارا ہوسکتا تھا کہ معشوق ایک امر کا ارادہ کرے اور خود خاموش بیٹھا رہے اس سے تحمل نہو سکا یہ بھی چلنے پر طیار ہوگیا الحاصل یہ سب کے سب کمر ہمت چست باندھکر اور مہیاے مرگ و آمادہ قضا ہوکر جانب کوہ چلنے مین انکو تو چندے معروف روانگی رکھیے

اور دو کلمہ داستان سیارۂ کوچک کے سماعت فرمائیے

ازین قصہ یکدم فراموش کن ۔ نہ جاے دگر داستان گوش کن ۔ راوی خوش تقریر اشہب قلم کو میدان مدعا مین یون جولانگر کرتا ہی کہ جب سیارۂ کوچک عیار شہزادہ سکندر عالی وقار نے دیکھا کہ سکندر اپنی جہالت مین گرفتار بلا ہو جائیگا فی الحال اس ساحر کے سحر سے عہدہ برآئی دشوار نظر آتی ہی اگر ساتھ رہیگا تو بھی اسیر بلا ہو جائیگا کوئی تدبیر بھی نہو سکے گی ان سب کی خلاصی مین بہت مشکل واقع ہوگی یہ ان امور کو سوچکر راستہ سے علحدہ ہوگیا اور دور سے انکی گرفتاری کے حالات معاینہ کرتا رہا جو وقت یہ تینون بہادر اسیر بلا ہوچکے اور دیکھا اسنے کہ ساحر شعبدہ باز کے سحر نے ان سب پر بخوبی اپنا اثر کر لیا ہی اور یہ مبتلاے بلاے سحر ہوچکے ہین تو اپنے اپنی تدبیر کرنا شروع کی رنگ روغن عیاری کا چہرہ پر لگاکے ہیئت ایک نازنین مہ جبین کی بنائی اور ایسا اپنے تئین آراستہ و پیراستہ کیا کہ اگر زاہد خشک بھی اسکی طلعت زیبا کو دیکھ پائے تو شیدا ہو جائے بڑی بڑی آنکھین جٹی بھوین چہرہ حسین و نمکین اسکا جمال جہان آرا دیکھکر فرط فحالت سے مدبر کامل بھی گفت کربلال

ہو جائے سراسر شعلۂ نور قدرت خدا کا ظہور جو دیری کنا خطا ہو الیا کسی نے دیکھا نہ سنا ہو شوخی
و شیمہ ناز و ادا ہر ایک اپنے اپنے موقع پر خوشنما پیشانی چودھوین رات کا چاند تھی بلکہ
چاند کی روشنی بھی اُسکے آگے ماند تھی چشم غزالین سرمہ آگین آہوے رم خوردہ
کشور چین ؎ چشم تو جادوست یا آہوست یا صیاد خلق ٭ یا دو بادام سیہ یا نرگس
شہلاست این ٭ لب لعلین درج یاقوت رخسار تابناک آئینہ اسکندر دندان سلک
گوہر ؎ ترے دندان و لب نے کر دیا بیقدر عالم مین ٭ گہر کو لعل کو یاقوت
گوہر کو مرجان کو ٭ زلف عالیہ بیز عنبر آگین جو چہرہ نورانی پر پڑی تھی تو یہ معلوم ہوتا تھا
گرا ہے سیاہ مین ماہ تابان ہی یا آتش رخسارے گرد و ہوان ہے ؎ زلفت ہزار
دل بہ یکے تار مو بہ بست ٭ راہ ہزار چارہ گراز چار سو بہ بست ٭ تا عاشقان بہ بوے
نسیمش دہند جان ٭ بکشود نافہ دور ہوا رزو بہ بست ٭ دو گردن صراحی دار و تلی پتلی
رگون کا اس سے انجار بازو قوت بازوے ناز و ادا کلائی بلورین جسکے دیکھنے سے غشان
کو کل آئی جب آستین سے باہر آئی گویا شمع فانوس سے نکل آئی ؎ یہ اُسکے ہی ساعد دلربا
کا عالم کہ جسنے دیکھا ہوا وہ بیدم ٭ بنام تیغ قضاے ہم لقب ہے قاتل کی آستین کا
سینۂ گنجینۂ نور شکم تختۂ بلور چھاتیان ہنول دو ہرا سوہن موہن من ہرن کچن برن سدول
کرے کرارے چکنے اونچے گورے گول ٭ بلکہ فرد حسن رونق افزون نے گنجائش ہاے
سینے مین ٭ بنگیا انگیا کے پردہ مین سمٹکر چھاتیان ٭ اور ناف کا شکم مین یہ عالم ہے
؎ ہر نفس کا دریا شکم صاف نہین ہے ٭ گرداب یم حسن مین ہے ناف نہین ہے ٭ ناسان
پاسکا وہ نورانی عالم کہ عاشق بیدل جگی یاد مین سر بنا نورین لاکھ ٹکر کرین مگر اسے نہ پائین
؎ لے سر سے تا پا ناف تو تھا حور کا بدن ٭ رانین نہ تھین گوندھو کے میدہ شہاب
مین ٭ پاے نازک کی صفت کیا بیان ہو کہ معلوم ہوتا تھا ؎ صانع عالم نے جب تیرا
بنایا کالبد پا پانون صندل کے بنائے اور اگر کی ایڑیان ٭ الغرض اس حسن و جمال سے
اپنی صورت کو آراستہ و پیراستہ کیا کہ ؎ ذرق تا القدم ہر کجا کہ مے نگرم ٭ کرشمہ دامن
دل مے کشد کہ جا اینجاست ٭ لباس پر تکلف اپنے جسم زیبا پر مزین کیا اور زیور
مرصع سے محلی ہو کر ایک درخت کے نیچے مچھکر زار و قطار مثل ابر نوبہار کے رونے لگی
اس دردناک آواز سے گریہ وزاری کرتی تھی کہ سننے والون کا دل بیچین ہوتا تھا اور اُسکے
بین جگر خراش سنکے دل سنگ آب ہوا جاتا تھا وہ نازنین شور فریاد بلند کرکے شکوہ
فلک بیمہر سا کر رہی تھی کہ کیون اے چرخ کجمدار دغاے گردون غدار کیا مین نے تیری
خطا کی تھی کہ جسکے پاداش مین تونے یہ روز بد دکھایا افسوس صد ہزار افسوس اسطرح
تڑپ کر اور بلبلا کر رو رہی تھی کہ شور اسکی واویلا کا کان مین شعبدہ سحر ساز کے پہونچا کہ مین
بیٹھا ہوا صحرا کی سیر کر رہا تھا جو یہ دردناک صدا اسنے سنی دل اسکا بیقرار ہو گیا فوراً اسنے
صحرا کی طرف دیکھنا شروع کیا کہ اس جنگل مین کون مصیبت زدہ رو رہا ہے کہ اسکے

نالہ ہاے حزین سے دل اندوہگین ہوا جاتا ہو بس اسنے دیکھا کہ ایک تاجدار فلک حشم ہو
کہ خسوف رنج و محن مین مبتلا ہو اور صدف چشم سے قطرات اشک متصل جاری ہین لڑیان
بندھی ہوئی ہین عالم تنہائی مین اپنے حال پر گریان و نالان ہو یہ اس نازنین کو دیکھکر دوسرے
اور ایک حقیقت حال ہوا اپنے چند ملازمون کو حکم دیا کہ اس عورت کو بلداری تمام بلا لاؤ
ملازم حکم سنکر چلے جب قریب اس نازنین کے پہونچے وہ نازک اندام سامنے کو دیکھکر گرنی
پڑتی اور طرف چلی ہر چند انھون نے منت کی خوشامد سے کہا کہ ہمارے مالک تمھین بلاتے
ہین مگر اسنے کچھ جواب نہ دیا ملازمون نے آکر شعبدہ سحر ساز سے اسکے سامنے یہ سر بسر
حقیقت بیان کی یہ احوال رشک وہ خورشید خاوری کو دیکھ کر بیقرار ہو چکا تھا حواس کھو چلا
جب قریب درخت آیا جسکے نیچے بیٹھی ہوئی یہ نازنین سرشک خونبار دیدہ تر سے برسا
رہی تھی وہ گاہ گاہ پھر اختان و خیزان سیل اشک چشم خونفشان سے بہاتی ہوئی بھاگی
اسنے بڑھکر ہاتھ پکڑ لیا اور اسکے رخ زیبا و سراپاے خوش ادا کو بنظر غور دیکھا شعاع
نور پر حسن کی چمک سے نظر خیرہ ہوئی ؎ وہ صبح جبین تھی صبح جنت ٭ ہر چین تھی موجہ نسیم
بینی کے قریب کب تھے ابرو ٭ شہباز نے وا کیے تھے بازو ٭ آنکھین اسنا و سامری تھین
نشتر مین شہاب کے بھری تھین ٭ دنبالہ کب آنکھین سرمہ کا تھا ٭ بیمار کے ہاتھ
مین عصا تھا ٭ دیکھا شعبدہ سحر ساز نے کہ ایک نازنین مہ جبین ہر مرصع پوش
دُر و گوش فرش خاک پر بیٹھی ہوئی بحالت زار ہچکیان لے لیکر رو رہی ہو آنسوون کا
تار بندھا ہوا ہو مثل ابر نوبہار کے سیل اشک جاری ہو چشم شرگین سے جو قطرہ اشک
کا ٹپکتا ہو البتہ لیل و نہار کی کیفیت دکھاتا ہو ؎ در آلم کسے کم دید سر بجود ٭ بجز اشک
بتان سر سرآلود ٭ پایون کیے ؎ یہ طفل اشک بھی دامن پہ آکر یون چلتے ہین
کہ جیسے اہل یاس صحرا پہ چلتے ہین ٭ یہ حالت اس نازنین کی دیکھکر شعبدہ سحر ساز
جادو اسی مقام پر بیٹھ گیا اور حسن و غریب سا نظارہ کرتے ہی اسکے دست و پا کی قوت
جاتی رہی جی سنسنا گیا عقریب تھا کہ اسکو غش آجائے لیکن اسنے تئین سنبھالا اور
کہنے لگا کہ اے حضرت وہ تان آوری داستان تمکو خداوند جمشید و سامری نما اپنے حال پر ملال
سے مجھے آگاہ کرو کس تلزم حسن کی گوہر ہو اور کس درج گران بہائی جوہر ہو اور اسطرح
کیون نالہ و فریاد ہو کیا غم ہو اور کس واسطے یون بیک بیک کر روتی ہو اور تن تنہا
اس صحراے پر آشوب مین کیون کر آنی اور کیا مصیبت تجھپر پڑی ہو کہ آنکھون سے طرح
اشکون کی لڑی ہو اس زہرہ جبین نے یہ کلام سنکر ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی
اور کچھ جواب دیا اور اسطرح بھوٹ کر روئی کہ شعبدہ سحر ساز کا دل بھی بھر آیا اور تسلی
کرنے لگا جب اسنے بہت اصرار کیا اور بخوشامد مستفسر حال ہوا تو اس نازنین مہ جبین
نے کہا کہ مین کیا اپنا حال زار بتاؤن اور کس کس رنج کا اظہار کرون ؎ چہ گویم از سر درد
سامان خود عمر بست چون سا کل ٭ سیہ بختم پریشان روزگارم نامہ بردوش خود دیگر

نہ بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون	مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون	اک آہ و نالہ مجھ سے نہ اگلے جلو کا ہن
بچھڑا ہون کارواں سے مسافر غریب ہون	مین کیا کہون کہ کون ہون سچ دا بقول ہون	جو کچھ کہ ہون سو ہون عرض افسردہ ہون

کہ طالب دیدار ہین آپکی صورت زیبا اب ملک عدم مین جاکر دیکھین گے ہاے وہ ہمین چھوڑ کر کہین سدھار گئے ہم حسرت دیدار مین بیٹھے رو رہے ہین اپنی جان کھو رہے ہین اسے نامی تمنائے دیدار مین گھر سے نکلے فلک نے بے مہر نے وہ کجروی دکھائی اور وہ تفرقہ ڈالا کہ منزل مقصود تک پہونچنے نہ دیا اے عزیز مین رہنے والی شہر مرقع کی ہون نہ میرا ملکہ تصویر مرقع حصاری کی بھائی میرا قلعہ احمر مین بیٹھا تھا جبوقت مجکو خبر اسکے رہا ہونے کی ہوئی تو مین اپنی چند کنیزون کو ہمراہ لیکر پوشیدہ طور پر اپنے بھائی کے شوق دیدار مین چلی گردش تقدیر سے راہ گم کی اور اس جنگل مین آکر پہونچی رات ہو گئی تھی ہمین قیام کیا دو پہر رات گئے چند قزاقون نے آکر سب کو لوٹ لیا تمام مال و اسباب بھی لیگئے بلکہ کنیزون کو بھی پکڑ لے گئے مین اسی بنگارہ مین ایک درخت کی آڑ مین چھپ گئی تھی اس سبب سے بچ گئی ورنہ مجکو بھی لیجاکر اسیر بلا کرتے اور نہین معلوم کیا انجام میرا ہوتا سے نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے ۔ گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے ۔ تو بھائی ملا جبکے استیلاے دیدار مین یہ مصیبت جھیل کر آئی تھی دیکھکر ہی جانے کے قابل رہی یہ کہکر پھر ڈاڑھین مار کر رونے لگی شعبدہ سحر ساز اسکے حسن و جمال اور اسکی مصیبت درد انگیز سے نہایت درجہ متاثر ہوا دل مین کہنے لگا کہ بہت بھی لائق پرسش ہے ضرور اسکو بھی اپنے صنم خانہ تعشق مین داخل کرنا چاہیے اور پہلو مین ملکہ زلفین کا کل کشا کے بٹھانا چاہیے ۔ سو پھر اسنے کہا کہ اے ملکہ نصویر مجھے آپکی پریشانی نہایت شاق گذر رہی ہے اور آپکی گریہ وزاری دبیقراری سے دل پر چھیا لگ رہی ہے اگر مناسب ہو تو میرے سیہ خانہ کو اپنے جمال جہان آرا سے روشن و منور فرمائیے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے اپنے نیاز مند کی آبرو بڑھائیے سے آزرو دلم کہ خاک آن قدم بود ۔ تو ہیا سے چشم سلام و مبدم بود آئیے تشریف لے چلیے تمکس روے تاباں سے اس کلبۂ احزان کو پر تنویر کیجیے سے روان منظر چشم من آشیانۂ تست ۔ مین آپ کے بھائی کو بھی قید سے چھڑا کر آپ سے ملا دونگا اور آپ کے شہر مین بھی آپکو پہونچا دونگا لیکن صلہ اس حسن خدمت کا صرف یہی چاہتا ہون اور اسیقدر سمجھتا ہون کہ آپ کبھی اپنی شادی کرنے کا قصد نہ کیجیے گا کیونکہ شادی کرنے سے عورت کا حسن و جمال بہت جلد معرض زوال مین آجاتا ہے ملکہ نے جواب دیا کہ نوج اچھائین ہوئین مجکو تو خود مرد کے نام سے نفرت ہے شادی کے نام سے کوسون بھاگتی ہون بی شادی کی صورت سے بچا کی طرح دوڑتی ہون کہ مین تمہارے کہنے کی پابند نہین ہو سکتی ہون اپنے دل کی مختار ہون قطع نظر اسکے صلہ کسی خدمت کا اور

سعادمند کسی سمت کا پورا سامان کار ملتا ہی یہی دنیا کا دستور ہی اسکی پابندی ضرور ہی جسوقت تم میرے بھائی کو مجھسے ملادوگے اور مطلب میرا پورا کردوگے اسوقت اپنی شنا بھی بیان کرینگے ابھی اسکا جواب نہین دیسکتی وقت پر جیسا مناسب ہوگا دیکھا جائیگا یہ سنکر اٹھ کھڑی ہوئی اور شعبدہ سحر ساز کے ساتھ جانب کوہ روانہ ہوئی اسکا یہ حال ہی کہ اس نازنین کی رفتار قیامت خیز اور چال مستانہ دیکھکر کیا جاتا ہی اور اسکی ستوالی چال پر پامال ہوا جاتا ہی کہ مقتضاے ے نقش پا آسکے قیامت نا ہوئے ہوا فتنہ کیا کیا زیر پا ہوئے ہوئے نظم

کسی ایسے قیامت کو چلن بھاتے ہین صاحب جی	مزالی آفتینی ناز و ادا ڈھالے ہین صاحب نے
خلاف وضع کو پامال چلاتے ہین صاحب سے	قدم اندازہ سے باہر ہوئے جاتے ہین صاحب کے
ستم رفتار مین کرلی ہی محو کر دیکھتے جاؤ	

غرضکہ شعبدہ سحر ساز جادو اس نازنین کو ہمراہ لیے ہوئے بالاے کوہ آیا اور اس حجرہ مین لایا جہان کہ ملکہ زلفین کاکل کشا رال اپنے پریشان کیے ہوئے بیٹھی تھی اور یاد مین اپنے والدین و شوہر کی اشک حسرت چشم سے بہا رہی تھی اور کہ رہی تھی کہ افسوس اے چرخ ستمگار تو نے وہ سنگ تفرقہ والا کہ آگاہ ہمسے جدا کر دیا اور ہمکو اس ظالم کے پھندے مین پھنسا دیا ہم اچھی طرح جی بھر کے دیکھنے بھی نہ پائے تھے کہ نظر دن سے نہان ہوگئے یقین ہی کہ اب زندگی مین انکی صورت دیکھنا نصیب نہوگی اسی فکر مین گھٹ گھٹ کے مرجائینگے اور حسرت دیدار اپنے ساتھ لیجائینگے کیا عجب ہی کہ کسی مرد ہماری قبر پر نرگس آگے اور پھر گشتہ انتظار کا یہ نظم

پر ہون وہ نظم جنون خیز جسکے سننے سے	رہے نہ ایک گریبان مین کسی کے تار
ہماری قبر پہ کہتی تھی کل یہ بلبل زار	اٹھو اٹھو کہ چمن مین پھر آئی فصل بہار
پر ہون مین قصہ لیلی کو کیا بہ بانگ بلند	عدم کے خواب سے مجنون کہین نہ ہو بیدار
بقول شاعر شیرین کلام سن اک نقل	ہوا جو شہر خموشان کی سمت میرا گذار
شہر شہر کے ہر اک آشنا کی تربت پر	جو دیکھتا ہون تو اک سمت کو ہی نرگس زار
سوال اس سے کیا مین نے اے گل نرگس	تو سرنگون نہ ہمیلا کیلیے بخاک مزار
تب اسنے ہو متبسم جواب مجکو دیا	عزیز مجکو تو نرگس نہ جانیو زنہار
کہ کام ہی گل نرگس کا گلستان مین	سو اسکا گور غریبان ہن کیلیے ہی گذار
ہین اسکی آنکھین ہون جس شخص کا یہ مرقد ہی	کہ زیر خاک بھی اب تک ہی حسرت دیدار

یہ خیالات کر رہی ہی اور قطرہ ہاے اشک چشم نمناک سے ٹپ ٹپ گر رہے ہین کہ اتنے مین شعبدہ سحر ساز نازنین کو ساتھ لیے ہوئے در حجرہ پر پہونچا نظر ملکہ زلفین کی جو اس نازنین پر پڑی اپنا رونا بھول گئی اور ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچکر بولی کہ او ظالم جفا شعار مجھ پر ظلم کرتے کرتے تو نے پیشہ جفا کاری اختیار کر لیا آج اس گل ہاے عناق کو تو نے

یہ خار الم دیا کہ میری طرح مبتلاے بلا کیا نہین معلوم یہ پھول کس چمن آرزو کی ہو اور گوہر کس صدف تمنا کی ہو افسوس کہ زندگی اسکی بھی مثل ہمارے خراب ہوئی اور یہ گل باغ جوانی اسیر پنجۂ عذاب ہوئی شعبدہ سحر ساز نے کہا کہ تم اکیلی گھبرایا کرتی تھین اب تمھارا بھی دل بہلے گا اور انکا بھی غم غلط ہوگا دونون ایک خیال کے ہم جنس یکجا ہونگے تو ایک دوسرے کا مونس تنہائی ہوگا صبح خوب گدگدے کی جول مچینگے دیوانے دو ۔ اور اے ملکہ ہر چند یہ باتین تمھارے زخم دلپر نمکپاشی کرتی ہین اور تامن جفاسے سینہ خراشی ذرا انصاف تو کرو آپنے ہی دل سے کہ عاشق جفاکار ہوتے ہین یا معشوق ستم شعار کہلاتے ہین ہمتو تپر مرتے ہین اور تم ہمہی کو جفاکار کہتی ہو ملکہ نے جواب دیا کہ تم بھی کتنی سونی سمجھ کے آدمی ہو ارے تم بخت کہین عاشقون کا شیوہ ازار رسانی بھی ہوتا ہی اگر تو عاشق صادق ہوتا تو قید فرقت گوارا کرتا مگر تجکو اسیر بلا نہ رکھتا ارے عاشقی کا دم بھرتا ہی اور معشوق پر ظلم و ستم روا رکھتا ہی ہے ہے کبھی یون بھی ہوگا دشمن روزگار ۔ کہ معشوق عاشق کے ہوا اختیار ۔ وہی بھدی مثل ہوگی کہ اب تو تیرے بس مین ہین چاہے کو دون دلا لے ۔ معلوم ہوا کہ تو اپنے مطلب کا دوست ہی یہ سب تیری خوشامدانہ باتین مطلب سے خالی نہین ہین سے اول تو مرا عشق راضی کردی ۔ لطف و کرم و بندہ نوازی کردی ۔ چون وقت رسید آہ معلوم شد ۔ اے دوست بہانہ سازی کردی ۔ یہ سب چاپلوسی اور دغاسازی مطلب کی ہی سے کیا امتحان ہمنے اکثر سرور ۔ ضرورت کی کچھ دوستی ہی ضرور ۔ افسوس سے امتحان ہمنے کر لیا سب کا جسکو دیکھا سو اپنے مطلب کا ۔ یہ کہکے ملکہ زلفین کا کل کٹ اس نازنین کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ آؤ بہن بیٹھ جاؤ نازنین سر جھکا کر بیٹھ گئی اور شعبدہ سحر ساز وہان سے اٹھکر چلدیا بعد کچھ دیر کے سکندر رستم کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے آیا اور ان دونون نازنینون کو دکھلا کر کہا کہ اے ملکہ مجھے تیرے حسن و شباب پر رحم آتا ہی بعد ازین یہ نہین چاہتا کہ جو تصویرین خداوند سامری و جمشید نے لائق پرستش پیدا کی ہین انکو صفحہ ہستی سے مثل حرف غلط کے مٹادون لہذا بہتر و مناسب یہ ہی کہ تو سکونت اس کوہ کی اختیار کر اور اپنے جلوۂ جمال بیمثال سے میری آنکھون کو روشن کیا کر تو مین تیرے ساتھ بہ لطف و مدارا پیش آؤنگا اور تیری سرکشی کی سزا بھی تجھے نہ دونگا در ۂ یاد رکھنا کہ مثل بت زرین تاج کے تیری ہیئت بھی بنا دونگا ۔ آج یہ شکل ہی کل اور ہی صورت ہوگی ۔ مین بھی اک رنگ زمانہ ہون بدل جاؤنگا ۔ یہ کلام سنکر سکندر رستم خو نے جواب دیا کہ اے ملعون کیا کفر بکتا ہی مین معاذ اللہ ضد شین ہون جو تجھسے اپنی پرستش کراؤن بس بہتر و لائق و لازم یہ ہی کہ یا تو تو مجھے قتل کر کہ یہ جھگڑا مٹ جائے یا بلکہ تین کا کل کشا کو میرے ساتھ کر اور آپکے شوہر کی صورت کو ہیئت اصلی پر عود کرنے دے ورنہ میرے ہاتھ سے سزاے معقول پائیگا ۔ شعبدہ ساز سکندر کی اس تقریر کو سنکے بہت ہنسا اور کہا کہ کیا خوب اس حال کو سوچ گئے مگر ابھی تک وہی خیال خام ہی آپکی

اگر دیکھون ابھی تک نہین جاتی رسی جل گئی مگر بل اُسکا ابھی نہین گیا اُسنے غصہ مین آکر چاہا
تھا کہ اس سرکشی کی سزا دون انکی بھی صورت کو بگاڑ کر چھوڑ دون مگر چونکہ حسن پرست
ہر حسین کو بہت عزیز رکھتا ہی اسکے دل نے گوارا نہ کیا کہ ایسے حسین کی صورت کو بگاڑے
ہر چند کہ بُت زرین تاج اور اُسکے بھائیون کے چہرون کو بگاڑا وہ بھی مرد حسین
تھے مگر یہ کہنا چاہیے کہ اُنمین ایک رنگ رقابت کی بھی لگی ہوئی تھی اور اُنکا حسن
و جمال شاہزادہ کے جمال جہان آرا کے سامنے کیا تاب رکھتا تھا اسوجہ
سے اُسکے حسن پر اُسنے چندان خیال نہین کیا اور مانگا پر تو حسن جو اُسکے
قلب حسن پرست پر پڑا تو یہ بیچین ہو گیا اور اپنے اس ارادہ سے باز رہا اور اپنی
خباثت طبعی کو کام مین نہ لاسکا فہائش کے طور پر اُسنے اپنی تقریر کا اثر ڈالنا اور
اپنا زور دکھانا چاہا مگر شاہزادہ کے رعب و جلال کے سامنے اس روپہ فعال
کی چاپلوسی کیا کام دیسکتی ہی آخر کار مجبور و ناچار ہوکر دوسرے ڈھنگ پر چلا گیا لگا
کہنے یہ دونون شاہزادیان جنکو اپنی دونون آنکھون کا نور سمجھتا ہون اور جنکے دیکھنے سے
میرے قلب کو راحت ملتی ہی انمین سے ایک جو تمھارے پسند آئے مین تمھین
دیسکتا ہون ہر چند کہ یہ امر بھی مجھکو بہت شاق گذرے گا مگر تمھاری خاطر سے مجھے ہر
طرح منظور ہی ہر چند کہ اس وصل و اتصال سے زوال حسن جلد ہوگا لیکن جتنے
عرصہ مین تمھارا حسن زوال پذیر ہوگا تو الد و تناسل سے اور چند تصویرین قابل پرستش
ہاتھ آجائینگی پھر یہ سلسلہ تا شاہی یون ہی ابد الآباد برابر جاری رہیگا سکندر رستم خو
دل مین ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ عجب طرح کا یہ ملعون بیما ہی اور عجب اسکے افعال و
حرکات و سکنات ہین کہ حسن پرستی کرتے کرتے دیوثی کرنے پر بھی آمادہ ہوگیا ع قحبہ
چون پیر شود پیشہ کند دلالی ۔ شہزادہ نے فرمایا کہ ان دونون مین سے معشوقہ بت
زرین تاج کون سی ہی شعبدہ ساز نے دلفین کا کل کشا کی طرف اشارہ کیا سکندر
نے کہا کہ یہ تو مجھکو بہتر از صد دختر سے ہی لیکن ہان یہ دوسری شاہزادی کہ نہایت
طرار و طرحدار معلوم ہوتی ہی اسکو اپنی معشوقہ بناؤنگا مگر جو وقت مجھے قتل کرنا لگا یہ کلام
سنکر شعبدہ ساز بہت درہم و برہم ہوا پیچ و تاب کھا کر دل مین کہنے لگا کہ دیکھا جائیگا
بس یہ کہکر وہان سے چلا گیا جو کہ اُسے اطمینان تھا کہ یہ لوگ حصار سحر کے اندر ہین باہر جا
نہین سکتے اور اسیر تازہ ہین لہذا انکا رفتہ رفتہ رام کرنا مناسب ہی زیادہ حجت و تکرار سے کوئی
فائدہ نہین ہی یہ خیال کرکے اپنے ہوم خانہ کی جانب روانہ ہوا اور بت پرستی مین مصروف ہوا یہان سکندر رستم دونے پہلے تو ملکہ دلفین کا کل کشا کو بہت کچھ سمجھایا
تسکین و دلاسا دیا کہ گھبرانا نہین میرے دم مین جب تک دم ہی مین تمھارے دادا مین وطہور
سے تمکو ملا دونگا یا ہاتھ سے اس لسا حر ملعون کے مارا جاؤنگا ملکہ نے سب انکی گرفتاری
کا اور یہان تک آنے کا پوچھا سکندر نے سب قصہ اول سے آخر تک لگا رتا چہار کا

عشق مین صنم چوگان باز کے گرفتار ہو جانا اسکے سردارون کا روکنے چھپتے ہوئے
بطور استخاثہ اسکے پاس آنا اپنا برا سے رہائی نگارتا جدار صنم چوگان باز کے پاس پہونچنا اور
فن چوگان بازی مین وہ اپنا نظیر نہ رکھتی تھی اسکو زیر کرنا اور نگارشاہ کے ساتھ
عقد ہونے پر رضامند کرنا ملکہ صنم چوگان باز کا اپنے بھائیون کا حال بیان کرنا اور بت زرین
تاج کا زلفین کاکل کشا پر عاشق ہونا اور اسکے والدین کے پاس پیام خواستگاری بھیجنا
اسکا منظور کرنا آخر بارات لیجانا برادران صنم چوگان باز کا اور عین گرمی ہنگامہ شادی مین اٹھا
لیجانا زلفین کاکل کش کو بشبدہ سحر ساز جادو کا پھر برا سے مقابلہ انا برادران صنم چوگان باز
کا اور شبدہ سحر ساز سے مقابلہ مین مغلوب ہونا اور بروز سحر انکی صورتون کو تبدیل کرکے چھوڑ دینا
انکا بسبب شرمندگی کے چہرہ پر نقاب ڈالنا اپنا انکی امداد کے لیے برا سے مقابلہ شبدہ
سحر ساز انا سلیمان کو چک اور صنا جعفر ان اعظم کا بھی ہمراہ اپنے آنا اور سبکا اس ملعون
ساحر کے سحر سے اسیر پنجہ ملا ہونا شہزادی زلفین کاکل کشا کے سو بیان کیا سر سواسین
فرق نہ رکھا اور تسکین خاطر ملکہ کی فرماکر ارشاد کیا کہ انشاءاللہ تعالے جہان تک میرا
دسترس چلے گا اس ملعون کو ہلاک کرونگا اور تمھاری رہائی کراونگا تمکو تمھارے والدین و
شوہر سے ملاونگا بعد ازان صنم چوگان باز و نگارتاجدار کو اپنی اپنی مراد پر کامیاب کرونگا درد ہاتھ
سے اس ساحر غدار کے مارا جاونگا خال پھر کر جاونگا سے باساتھ تیرے سو پینگے باگھر
مین جاکر مدفن تو ملیگا چوتا گھر نہ ملیگا ملکہ یہ تقریر شہزادہ عالیمقدار کی سنکے پہلے تو اسے
دل مین ڈری اور خیال کرنے لگی کہ وہان تک تو غنیمت تھا کہ شبدہ سحر ساز فقط صورت دیکھنے کا
طالب تھا عصمت مین فرق نہ آیا تھا شیشہ ننگ ناموس سنگ ستم سے بچنا چور
نہوا تھا دیکھیے اس ظالم کے ہاتھ سے کیونکر آبرو بچتی ہے لیکن جب اسکو یہ معلوم ہوا کہ میری
رہائی کے لیے لشکر لیکر آئے ہین اور وہ دست ہین میرے شوہر کے اور مجھے بجائے ہشیر
و خسر کے سمجھتے ہین تو نہایت خوش ہوئی دعائین دینے لگی کہ خدا آپکو زندہ و سلامت رکھے
اور اس ملعون ساحر کے شر سے بچاکے آپکو منظفر و منصور فرمائے کہ مجھ مصیبت زدہ پر آپنے
رحم فرماکر اسے اوپر یہ تکلیف گوارا کی خدا آپکو کامیاب کرے آپکے قدمون کی برکت
سے میری رہائی کی صورت نظر آئیگی اس ظالم شوم کی صحبت سے جان بچ جائیگی ع روح
را صحبت ناجنس عذابے ست الیم + غیار نازنین بنا ہوا جسکا سبھا ان دونون کی
باتین سنا کیا اور ایک آہ سرد کھینچکر بولا کہ سچ ہے عورت کی عقل بھی بالکل ناقص
ہوتی ہے اور ان مردون کی ذات سراسر مکر و فریب سے بھری ہوتی ہے خود مطلب نا شناسی
ہی جگ جہان دیکھا کہ عورت نیکبخت ہے آوارہ مزاج نہین ہے اسکو ایسا سبز باغ دکھایا
ایسے سچے دوستدار بنے کہ اطمینان دلا دیا وہ عزیز بہ سمجھی کہ ان سے بڑھکر میرا
شفیق نہین ہے اور ایسا مپ مین پھنسے اور وہ باتین بنائین کہ اسکا دل بھی پسیجنے لگا پھر
کیا تھا رفتہ رفتہ راہ پر لگا لائے اور وہ بھکا کہ اشین کا دم بھرنے لگی اپنا مطلب

نہال کے دھتا تانی چلتے پھرتے نظر آتے جیسے ان کمون مین تیل ہی نہین رہ
آشنا دو چارون ناآشنا دو چارون انکی کسی بات مین بحد رک نہین بھلا بت زرین
تاج کہان اور یہ حضرت کہان اول تو یہ کہ وہ بت پرست خدا پرست انکی آنکی
دوستی کیونکر ہو سکتی کاہو ذرا سلام کجا ہار یکی کفر و اصنام گنگا مدار کا ساتھ کہین
ہو سکتا ہی اسپر یقین کرنا سراسر خطا ہی دوسرے یہ انکی بدردی کیون کرنے
لگے انکو ایسی کونسی پڑی تھی کہ پرائے واسطے جان بو جھکر اپنے آپکو ورطہ ہلاکت مین
ڈالین اور اسپر بچہ بھلا ہوتا ہے وقت مین باپ اپنے بیٹے کا تو شریک نہین ہوتا
بھائی کنارہ کشی کرتا ہی کجا غیر آدمی اور وہ بھی غیر کنو انہم مشرب دہم مذہب بھی نہین
اسمے کیا غرض تھی کہ ساحر کے مقابلہ کو جاتا اور اسپر سلسلہ بلا ہوتا دیکھو بہن
انکی چکنی چپڑی باتون پر نہ جانا نہین تو بہت خراب ہوگی اخیر کو سر پہ ہاتھ رکھکر روگی
تم بہت بھولی نادان معلوم ہوتی ہو ابتلا پن تمھاری باتون سے ظاہر ہی ہے سمجھین سمجھا رہا
آیندہ اختیار ہی نہین معلوم کہونکر یہ ادھر آنکلے اور گرفتار بلا ہو گئے یہان تمکو دیکھا
فریفتہ ہو گئے یہ جال پھیلایا ہی کہ تمھارے شوہر کو اپنا دوست بنایا ہی مین نے ایسی
ایسی بہت نقلین سنی ہین خوب پڑھ چکی ہون سب حیلتین جھیل چکی ہون۔
ملکہ نے جو یہ کلام سنے ابتو اسکو واہمہ نے گھیرا اور سکندر کے بھی گمان گذرے
ہوئے پلٹکر اس نازنین کی طرف دیکھا اور جواب دیا کہ فریب دینا ہمارا شیوہ
نہین ہی اور تو مجکو بری یہ باطن معلوم ہوتی ہی جو ہر شخص کو سکا رد فیلسوف جانتی
ہی کیا تو نے نہین سنا ہی ؎ ہر زنیازن است وہ ہر مرد مرد + خدا پنج انگشت یکسان
نکرد + ہلوگ اپنی زبان کی پابندی کرتے ہین جو قول کیا وہ کیا اور بات کے دھنی
ایسے ہین کہ بات کے واسطے سر دیدیتے ہین اور جو زبان سے کہتے ہین کیا مجال
کہ جو اسمین سرمو فرق پڑ جائے قول مردان جاندارد و دادہ اسان کیا جسکو اپنی
بات کا خیال نہو اس نازنین کو تو مین مثل دختر ہمشیر کے سمجھتا ہون لیکن تو سن رکھ
اور خوب اپنے دل مین خیال کر لے کہ اگر خداوند عالم نے اپنے فضل و کرم سے
وہ وقت دکھایا کہ یہ ساحر ملعون میرے ہاتھ سے واصل جہنم ہوا تو تجھے اپنی زوجہ
بناؤن گا اور تیرے ساتھ عقد کرکے دادعیش دیکا مرانی دون گا بس یہ سننا تھا
کہ نازنین مصنوعی نے چہرہ سرخ کر لیا اور تیوریان چڑھاکے ابرو پر بل ڈال
کے ہیبت غصہ کی بناکے بولی نوج دور پار مین خود تمکو بھائی کی جگہ سمجھتی ہون جسطرح
تم اس نازنین کی طرف توجہ نہین کرتے اسیطرح مین تمکو پسند نہین کرتی سے
تم سلامت رہو بندی کے خریدار بہت ؛ ایسے کلمات فضول و لاطائل کے سننے
کی بھلا سکندر کو تاب کہان فوراً مزاج برہم ہو گیا اگر یہ عورت نہ سمجھتا تو وہ ہاتھ مارتا
کہ فوراً آسمے دو ٹکڑے ہوتے لیکن غصہ مین آکے ایک تھپڑ ہارا اگر سپاہ کو جگہ

ہوش یار نہ ہوتا اور جھک کر خبر نہ دیتا تو یقین کا ل تھا کہ کام اسکا تمام ہو جاتا اور مثل لوٹن کبوتر کے تڑپ کر مر جاتا یہ تو طمانچہ خالی دیکر آگے کے بھاگا اور زلفین ساکل کو حال دیکھکر یارے خوف کے تھر تھر کانپنے لگی سیارہ نے کہا دور شکر آواز دی کہ سبحان اللہ کیا اچھا انکا عشق ہے اور کیا سچی محبت ہے واہ واہ کیا کہنا آپکی الفت اور محبت کا بس دیکھ لیا لوگ تو معشوقون کی سو طرح سے ناز برداری کرتے ہین جاہ بجا سب باتین اٹھاتے ہین مگر یہان سا ملہ برعکس ہے کہ آپ آلئے جفا کاری پر آمادہ ہین واہ صاحب واہ عاشق مزاجون کا یہی شیوہ ہوتا ہے ؎ ہم تو سمجھے تھے کہ عاشق ہے ستمگر نکلا سوم سمجھے تھے ترے دل کو سو پتھر نکلا ۔ سکندر نے جھلا کر کہا کہ ہم ناز بجا اٹھانے والے نہین نہین ہین غمزہ بیجا کی برداشت نہین کر سکتے تو نے وہ حرکت بیجا کی تھی کہ اگر تیری جگہ کوئی مرد ہوتا تو زبان اسکی گدی سے کھینچ لیتا آیئے کہا کہ پھر آپ کا کیا ارادہ ہے سکندر نے کہا جو زبان سے کہہ چکا ہون وہی کرونگا تجھے اپنے عقد مین ضرور لاونگا مگر خوب کان کھول کے سن لے کہ اب اگر کوئی کلمہ لاطائل زبان سے نکالا تو ہرگز نہین رعایت کرون گا اور منہ بگاڑ دون گا بیجا حرکات اٹھانے کی تاب نہین لا سکتا قول کی پابندی ضرور کرونگا یہ سنکر نازنین نے کہا کہ زبان سے کہنا آسان ہے اور کرکے دکھانا مشکل ہے کھانے کے دانت اور ہین دکھانے کے اور جو گرجنے والے برسین گے کیا بس سب چونچلا دیکھ لیا ظاہر کی سب باتین بازیان ہین باطن کا اللہ ہی بلی ہے شہزادہ نے فرمایا کیا تجھے یقین نہین ہے نازنین نے کہا ہرگز نہین مجھے کسی مرد کی بات کا اعتبار نہین مطلب کے اشنا ہوتے ہین جب کام نکل گیا تو ان نلون ہین تیل ہی نہین طوطہ چشم خود غرض ہے قرآن کا جامہ بھی پہنکر اگر آئین ۔ درگاہ مین یا ملے بڑی روئی اٹھائین ۔ چاہے ہی ظاہر کی اگر لاکھ جتائین ۔ مانونگی نہ ہرگز وہ اگر قسمین بھی کھائین ۔ مطلب کی یہ سب باتین ہین یہ جان گئی ہون ۔ ان مردودن کو خوب ہی پہچان گئی ہون ۔ شہزادے نے کہا دیکھ لینا منھ کنگن کو آرسی کیا ہے جو کچھ ہوگا ظہور مین آہی جائیگا نازنین نے کہا مجھے آپ کی زبان کا اعتبار نہین آپ ایک نوشتہ مجھے لکھ دیجئے سکندر نے کہا کہ ابھی مین لکھ دونگا لیکن قلم دوات کاغذ یہان کہان ہے نازنین نے کہا کہ جسے لیجئے کہکر قلم دوات و کاغذ وغیرہ نکال کر پیش کیا سکندر نے خط یا کہ بعد قتل شعبدہ سحر ساز مین تیرے ساتھ عقد کرون گا اسنے کہا کہ اگر آپ کسی وجہ سے عقد نہ کر سکے یا آپ نے عقد نہ کیا تو پھر کیا ہوگا فرمایا جو کہیے اسنے کہا آپ پر لاکھ روپیہ جرمانہ یا عہد شکنی کا کفارہ جو کچھ آپ تصور کیجئے یہ بھی لکھ دیجئے گا سکندر نے منظور کیا اور یہ مضمون بھی اس نوشتہ مین درج کرکے اپنے دستخط کر دیے نازنین نے وہ کاغذ اپنے قبضہ مین کیا اور کہا کہ بس اب

آپ باطمینان تمام چین سے یہان بیٹھے ہین تدبیر قتل ساحر آپکو بتائے دیتی ہون ہمارا آپکا جھگڑا تو بعد کا ہی ہیلے اس بلا سے نجات پانے کی فکر کرنا چاہیے جسمین ہم آپ مبتلا ہین زندگی تلخ ہوئی ہے سکندر نے کہا بھلا تو کیا تدبیر بتائے گی نازنین نے کہا آپ دیکھین تو سہی مین کیا تدبیر کرتی ہون آپ بیٹھے ہوئے تماشا دیکھین کہ تھوڑی دیر مین ہوتا کیا ہے سکندر دل مین خیال کرتے ہین کہ بلا کی یہ عورت چالاک و بیباک ہے اور ایسی دلیر ہے کہ کیسی پر بنین تحقیق دیکھین کیا تدبیر کرتی ہے غرضکہ یہ تینون شخص ملکر ایک مقام پر بیٹھے ایک لمحہ کے بعد نازنین اٹھی اور اسنے سامان عیشو عشرت فراہم کیا چونکہ یہ سب سامان ان لوگون کی راحت و آسایش کے لیے طلسم ساحر ساز کی جانب سے یہان موجود رہتا ہے نازنین نے اوسی سامان کو قرینہ سے یکجا کیا اور سلیقہ شعاری سے اسکو میزون مین لگا کر رکھا بزم عیش آراستہ کی بیچ مین شراب کی گلفام رکھی ہوئی تھی شیشہ و ساغر قاعدہ سے چنے ہوئے تھے گرد کشتی کے گلہاے خوشبو چارون طرف بکھرے ہوئے بھینی بھینی خوشبو اگ رہے آرہی تھی اور ایک ایک پھول سونگھنے کے لیے سب کے ہاتھ مین تھا جسکو یہ سونگھ رہے تھے اور دماغ جان معطر ہو رہا تھا اس بہشت کدا ہی سے سب کے سب بیٹھے ہوئے انتظار آمد شعبدہ سحر ساز کر رہے تھے جب سب کے آنے کا وقت ہوا شعبدہ سحر ساز آیا یہان یہ رنگ دیکھا کہ یہ تینون امیر نہایت خوش و مسرور بیٹھے ہوئے ہین بزم رندان آراستہ ہے لیکن ابھی تک دور جام گلفام آغاز نہین ہوا ہے جیسے کسیکے انتظار مین سب چشم براہ ہین اور روح کسیکے آنے کی آرزو مین ساغر مے و شکبو لیے بیٹھے ہین یہ کیفیت دیکھکر شعبدہ سحر ساز دل مین بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ شکر ہے خداوند سامری و جمشید کا جنون نے مجھے یہ زندہ جاوید عنایت کیا ہے بہت جلد یہ لوگ آپس مین بل مل گئے جو اسطرح خوش و بیتابانہ بیٹھے ہوئے ہین میرا خیال صحیح تھا کہ چندے تامل کرنا اور طرح دینا مناسب ہے کہ یہ ہم جنس سب اتفاق باہمی سے میل جول کرلین دل انکے مل جائین اور لطف کے ساتھ سب خوش و خرم رہین تو یہ صحبت صمیمیت سے آراستہ ہوگی اور حظ نفس بخوبی ہوگا۔ بالجملہ سیاتو یہ ہی ہے مثل گل ان لوگون کو شگفتہ دیکھکر پھول گیا اور اپنے خیال کی تصدیق مین غنچہ دل اسکا خنداں ہوا ادھر ان لوگون کی نظر جو شعبدہ سحر ساز پر پڑی تینون یک زبان ہوکر پکارے کہ آئیے تشریف لائیے بس آپ ہی کی دیر تھی کرم فرمائیے اور دیدۂ انتظار طلب کو اپنی رونق افروزی سے منور کیجیے یہ کلمات سنکے شعبدہ سحر ساز بالکل ریشہ خطمی ہو گیا ہاتھون کلیجہ اسکا باغ باغ ہوگیا اور نہایت مسرور ہوکر شریک صحبت ہوا کرانتے مین تصویر مرغ حصاری لے کہنا تمہارے خاندان کا دستور یہ تھا کہ جب تک لڑکی یا لڑکے کی شادی نہ ہولیتی تھی اسوقت تک وہ صحبت بیخواری مین شریک نہ ہوسکتے تھے بازار کھا جاتا تھا جب عقد ہو لیتا تھا تب اجازت ملتی تھی اور طریقہ اسکا یہ ہوتا تھا کہ کوئی بزرگ خاندان ایک جام شراب مملو کرکے پہلے خود پیتا تھا دوسرا جام شراب بھرکے نصف عورت کو پلاکر باقیماندہ مرد کو پلاتا تھا اب یہان سوائے آپکے کسکو بزرگ سمجھکر خود ہین کرآپ

بزرگ ہین تو آپ ہین مالک ہین تو آپ ہین نوکر ہین تو آپ ہین بہتر ہی کہ اس رسم
کو آپ ہی ادا کیجیے مجھے شہزادہ نے قبول کیا ہین نے بھی اطمینان مسفور کیا آیندہ
جو خوشی آپکی ہو یہ سنکے شعبدہ سحر ساز بہت خوش ہوا اور کہا مین بھی یہی چاہتا تھا
کہ تم لوگ آپسمین مل مل کے رہو اور میری پرستش گاہ کو آباد کرو چشم ما روشن دل ما
شاد مین نہایت خوشی کے ساتھ اس رسم کو ادا کرونگا اور دختر رز کی ملکت کو سامان کرونگا
یہ کہکر اسنے کشتی پوشش ہٹایا اور جام مینا نکالکر ہاتھ مین لیکر بوتل کا کاگ دور کیا بصد ادا
سے ساقیا دہ شراب تو ڈہلکا ✤ کاگ اڑتا ہو مہکی بوتل کا ✤ بس کاگ اڑتے
ہی جھٹ شراب تھی دھوان بنکر شیشے سے نکلی اور تمام دھوان نفس کے ساتھ دماغ
مین شعبدہ سحر ساز کے پہونچا اور اسی جلد سرایت کرگئے اسنے اپنا اثر دکھایا فوراً
اسنے چھینک ماری چاہتا تھا کہ منہ اپنا ہٹائے کہ بیہوشی نے طمانچہ مارا قلابازی کھاکر
دھم سے گرا اور گرتے ہی بیہوش ہوگیا سر نیچے ٹانگین اوپر گولا سی ہوکر رہگیا سامری
نازنین نے نعرہ کیا کہ باش او قرمساق خبردار ہوشیار باش کہ منم سیارہ کوچک
کہ گذارم کہ از دست من زندہ وسلامت بدر روی یہ کہکے اسنے جھپٹ سے خنجر
مارا کہ سر اسکا تن سے جدا ہوگیا ایک قیامت صغرے برپا ہوئی تمام کوہ و صحرا تیرہ
وتار ہوگیا آوازین فریاد و فغان کی بلند ہوئین آتشبازی سی برقباری ہونے لگی بیرون
نے غل و شور مچانا شروع کیا اور آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من شعبدہ سحر ساز جادو بود
افسوس کہ مردیم و جانداد یم بمطلب خود نرسیدیم سے حیف در چشم زدن صحبت یار
آخر شد ✤ روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد ✤ جب علامات سحر برطرف ہوگئے اور
لاش اس کافر خاسر کی پھڑک کر سرد ہوئی تاریکی دفع ہوکر روشنی ہوئی ایک نے دوسرے
کی صورت دیکھی اور پہچانا سکندر نے سیارہ کوچک کی تعریف کی اور فرمایا کہ کارے
کردی اے سیارہ کیا کہنا کسکا بنا اور کسکا بگڑتا ہو اگر مجھے دعوی حیات ابدی عمر دہو
تو زیبا ہو کیا غضب کی عیاری کی ہو کہ کسی نے مطلق نہ پہچانا اور کس صفائی و تیزی سے
کام حریف کا تمام کیا ہو کہ باید و شاید سیارۂ کوچک نے جھک کے سلام کیا اور کہا کہ یہ
سب حضور کی قدرشناسی اور عزت افزائی ہو اور یہ کہکے جیب سے دہی کا غذ جیب
سے نکالکر پیش کیا اور عرض کیا کہ ایفاے وعدہ فرمایئے آپ تو بات کے بڑے
دھنی ہین اب اپنے قول کو پورا کیجیے سکندر کاغذ کو دیکھکر نہایت پشیمان ہوئے
دل مین خیال کرنے لگے کہ برا دھوکا کھایا خوب اسنے فریب دیا فرمایا کہ یہ کیا حرکت تھی
سیارہ نے کہا کہ اب مجھے کوئی عذر انکار نہین آپ سوچ سے میرے ساتھ عقد کیجیے سکندر
نے کہا کیا واہیات بکتا ہو سیارہ نے کہا بجا ہو آپ تو فرماتے تھے کہ مین بات کا بڑا دھنی ہون
جو کہتا ہون وہ کرتا ہون اور نوشتہ بھی آپ نے لکھدیا پھر اب پابند دیون نہین کرتے
یا کہہ یا کچھ بھی نہین یا دودھ دودھی پانی پانی ع یہ نہین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

سکندر نے کہا سچ ہے لیکن مرد کا عقل بھی مرد کے ساتھ ہوتا ہو اسنے جواب دیا
کہ پھر آپ نے پہلے کیون نہ سمجھ لیا فرمایا مین کیا جانتا تھا کہ تو میرے ساتھ یہ مکر و فریب
کر رہا ہو زلفین کاکل کشا عالم حیرت مین خاموش بیٹھی ہوئی دل مین کہہ رہی ہو کہ یہ کیا سحر کہ ابھی
تو یہ خود رضامند تھے اور یہ تمکو نہین انکار کرتی تھی اب وہ خواستگار ہو اور یہ انکار کرتے ہین یہ مقدمہ
کچھ سمجھ مین نہین آتا سیارہ نے ملکہ کی طرف دیکھکر آواز دی کہ ملکہ اب یہ انصاف آپ ہی
کے ہاتھ ہی یہ تو وہی مثل ہوئی کہ جب دیتے تھے ہم دل تمکو تمنے نہ لیا تم دم مانگے ہو اب
مانگنے سے کب ملتا ہی کچھ تم سمجھے کچھ ہم سمجھے ؛ آخرکار مجبور ہوکر سکندر نے ایک لاکھ روپیہ
جرمانہ دینا منظور کیا اور فرمایا کہ مین شکرکین چلکر تجھے روپیہ دونگا ارے کمبخت گیا تو یون
مانگتا تو مین نہ دیتا جو تو نے یہ مکاری کی اور جال پھیلاکر مجکو دھوکا دیا اسنے کہا جی ہان مین
سخت کا نہین مانگتا اپنی گاڑھی مشقت کا معاوضہ چاہتا ہون یہان تو شاہزادہ سے
اور سیارہ سے یہ مذاق ہو رہا ہی وہان صاحبقران اعظم و سلیمان کوچک کی سینکڑون جوانیان
تھیرہ سحر مین مقید تھے کہ مرنے سے شعبدہ سحر ساحر کے دفعتہً درہم برہم نیست و نابود ہوگیا اور
خود بخود ہتکڑیان قید سحر کی ہاتھون پیرون سے نکل پڑین صاحبقران اعظم نے سلیمان کوچک
سے کہا ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ ساحر کمبخت کے ہاتھ سے مارا گیا جو یہ علامات برطرف ہوگئے اون نے
عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا میرے ہاتھ پانون مین قوت و توانائی محسوس ہوتی ہی وہ سستی
و کاہلی برطرف ہوگئی ہی اب دونون ماموں بھانجے یہ خیالات کرتے ہوئے باہم صلاح
کرکے چلے کہ اب سکندر کو بھی ڈھونڈنا چاہیئے کہ اسیر کیا گذری اب کس حالت مین
ہی آپسمین ہی دونون باتین کرتے ہوئے اسوقت پہونچے کہ سیارہ سکندر کو پریشان
کر رہا تھا انکے ادب و لحاظ سے خاموش ہو رہا سکندر نے سلام کیا دونون نے سکندر کو
گلے سے لگایا اور دعا دی سکندر نے کل ماجرا عیاری سیارہ کا بیان کیا کہ اسطرح اسنے بزم مےخواری
آراستہ کی اور دو دو بیہوشی بوتل مین بھرکے کاگ لگا دیا اور ہم لوگون کو ایک ایک گل رنگ بیہوشی
دیدیا تھا جسوقت ساحر نے کاگ بوتل کا اڑایا اور دو دو بیہوشی اسکے دماغ مین پہونچا
وہ بیہوش ہوکر گرا اسنے کس چالاکی سے خنجر مارکر سر اسکا جدا کیا کہ مجھے بھی حیرت ہوگئی
آخرالامر ساحر غدار کے ہلاک ہونے سے تمام علامات سحر برطرف ہوگئے اور مکانات
و اشیاء سحر جسقدر کہ اسکے ساختہ سحر تھے سب منہدم ہوکر نیست و نابود ہوگئے
الغرض یہ سب کے سب خرم و خرم شادان و فرحان ملکہ زلفین کاکل کشا کو ہمراہ لیکر قلعہ
کی جانب چلے تھے کہ سامنے سے ایک گرد تیرہ و تار نمایان ہوئی سر بگردون آسمان سر بپا
پاے گرد در زمین دو زیدہ عجب طرح کی وہ گرد تھی کہ اسے دیکھکر دل آنکے کمدر ہوگئے
یہ معلوم ہوتا تھا کہ آسمان نے کسی بیکس پر غبار اپنے دل کا نکالا ہی یا وہ دیو ہاشقان
نے سر کھینچا ہی کاکل محبوب کی صورت سے پنجہ کر دابنا خاکہ اڑا رہی ہی ظلمت شب فراق کی
کالی صورت دکھا رہی ہی یہ حال دیکھکر سیارہ واسطے خبر لینے روانہ ہوا تھا جسوقت قریب

گرد پھونچا آواز فریاد و فغان کان مین آئی جسوقت کہ دامن گرد شگافتہ ہوا اور سیارہ
دل گرد مین آیا دیکھا کہ تمام ملازمین شاہزادہ سکندر رستم خود صاحبقران اعظم وسلیمان
سے نگارتا جدار ملکہ صنم چوگان باز سپہر سہ نقابدار صندلی پالکی مزرد پوش رد کئے پیتے
خاک اوڑاتے ہوئے گریان چاک باحالت اندوہناک چلے آتے ہین سیدہ سمجھ گیا کہ معلوم
ہوتا ہو انکو خبر پہونچی ہو جو خون نے اپنی یہ حالت بنائی ہو اسنے آواز دی کہ ایہا الناس آگاہ ہو
کہ آفاتے سلوگون کے اس ساحر کو مارا اور بفتح وفیروزی تشریف لاتے ہین یہ حال سنتے ہی
اس تینون نقابدارون نے آئینے اپنی جیبون سے نکالے اور بند نقاب دور کرکے آئینون
کو چہرون کے مقابل کیا تو صورت مراد آئینۂ آرزو مین جلوہ گر پائی آج ایک مدت کے بعد
اپنی ہیئت اصلی نظر آئی پہلے سیارہ کے قول کا چندان اعتبار نہ تھا لیکن یہ علامت دیکھکر
انکو یقین کامل ساحر کی ہلاکت کا ہو گیا یہ تینون بھائی نہایت خوش ہوئے نقابین چہرون
سے نوچکر پھینکدین اور بیتابانہ تمام سردران لشکر سے علیحدہ ہوکر برائے استقبال روانہ ہوئے
اور آکر شاہزادہ کی قدمبوسی حاصل کی لگارتا جدار بلاگردان ہوا عرض کرنے لگا کہ آپکے قدوم
میمنت لزوم کے باعث سے اس دل مایوس کی امید برآئی جان حزین نے فرحت بے اندازہ
پائی سہ آج یہ شکل ہو کل اور ہی صورت ہوگی ؎ بین بھی اک رنگ زمانہ ہون بدل جاؤنگا ؎
آپکی بدولت شاہد مراد آئینۂ مراد مین جلوہ گر ہوا راحت پذیر قلب مضطر ہوا آپکی فتح
وفیروزی کی دعا ہر دم ورد زبان تھی بارے نالہ نیم شبی اور دعاے سحری کی تاثیر سے
آپ مظفر ومنصور تشریف لائے ہم اسیران رنج والم کو قید غم سے آزاد کیا خدا کرے
وقت تو خوش کہ وقت باخوش کردی ہو لگارتا جدار تو عالم مسرت مین شہزادہ کو ہزارون دعائین
دے رہا تھا لیکن نظر سکندر کی جو صنم چوگان باز کے بھائیون پر پڑی پوچھا یہ کس شہر
کے رئیس وامیر ہین اور کب سے یہان وارد ہوئے ہین لشکر سے انکے ثابت ہوتا ہو
کہ کسی کے شاہزادے یا عالیخاندان امیرزادے ہین انکے حالات سے ماہر ہونا ضرور
ہو یہ سنکے وہ تینون شاہزادے دوڑکر قدمون سے سکندر رستم خو کے لپٹ گئے اور
صنم چوگان باز نے عرض کی کہ یہ وہی تینون بھائی اس کمتر کے ہین جو حجاب نقاب مین
اپنے چہرون کو پنہان کیے ہوئے تھے اور بسبب شرمندگی کے منہ دکھانے کے قابل
اپنے کو نہین سمجھتے تھے وہ تو یہ کہیے کہ کچھ زندگی تھی اور پردۂ غیب سے یہ سامان
ظاہر ہونیوالا تھا جو حضور کے تصدق مین برروے کار آیا ورنہ ایک کچھ کھاکے سو رہے
ہوتے ہم سب حضور کا شکر یہ کس زبان سے ادا کر سکتے ہین کہ آپ نے انکی کامیابی
کے لیے یہ زحمت اپنے اوپر گوارا فرمائی کہ ساحر کے مقابلہ کے لیے تشریف لے گئے
الحمد للہ کہ خداوند کریم نے آپکو فتحیاب کیا اور آپکی بدولت برسون کے بعد انکی اصلی صورت
نظر آئی شاہزادہ مراد نے اپنی صورت زیبا دکھائی ورنہ سہ مثل امید نو کسے بکو نظر آتی تھی
صورت یاس بھی بن بن کے بگڑ جاتی تھی ؎ انکا تو یہ حال تھا ادھر ملکہ زیبنت کا کل کشا

اسنے شوہر کی طرف دیکھکر گردن جھکائے کھڑی تھی اُدھر بت رزین تاج اپنی
معشوقہ کو دیکھکر بیتاب تھا لیکن بہ پاس ادب شاہزادہ سکندر کچھ کہہ نہ سکتا تھا
خاموش بیٹھا تھا غرضکہ سب نے سب خوش و خرم قلعہ احمر مین آئے دو دن
تو اس خوشی مین اور باہم ملنے جلنے مین بسر ہوا دوسرے روز ملا یمنم چوگان باز نے شہزادہ
کے بہ فتح و فیروزی واپس آنے کی تہنیت مین جلسۂ دعوت ورقص و سرود آراستہ کیا
بارہ دری جو وسط باغ مین تھی وہ نہایت عمدگی سے سجی گئی شیشہ آلات و فرش و فروش
سے آراستہ و پیراستہ ہوئی جھاڑ کنول مردنگ دلوار گیریان قرینہ سے لگائی گئین شام سے
روشنی اس کثرت سے کی گئی کہ تمام بارہ دری عالم نور ہوگئی سرو چراغان کی روشنی سے
سارا باغ منور تھا اسباب شاہانہ کی آرایش و زیبایش سے سارا مکان رشک نگارخانۂ
چین ہو رہا تھا۔ بزم عیش کی آراستگی قابل دید تھی ساقیان سیمین ساق و سرباز شہرہ آفاق
جام صراحی لیے حاضر تھے حاضرین مجلس گلفام گردش مین تھا آواز ہوش و خروش و نوشانوش
بلند تھی نغرۂ مستان اور شور قلقل مینا سے ہر طرف ہنگامہ تھا ہر ایک بیخود یہ کہہ رہا تھا نظم

بیا و کشتی ما در شط شراب انداز	غریو و ولولہ در جان شیخ و شاب انداز	مرا بہ کشتی بادہ در افگن ای ساقی
کہ گفتہ اند نکوئی کن و در آب انداز	ز کوی میکدہ برگشتہ ام زراہ خطا	مرا دگر ز کرم در رہ صواب انداز
بیار ازان می گلرنگ مشکبو جامے	بشارتے بتو کردند و مژدہ بخشیدند	اگرچہ مست و خرابم تو نیز لطفے کن
نظر بریں دل آشفتہ و خراب انداز	بہ نیم شب اگرت آفتاب می باید	رزوی دختر رز در رکاب انداز
مپرس کہ روز و فاتم بخاک بسپارند	مرا بمیکدہ بردر خم شراب انداز	گر از تو یک سر موسر گشد دل حافظ

بگیر و در خم زلفش چو تاب انداز ہا

ایک طرف تو یہ مشغل مے نوشی ہو رہا ہی ایک جانب محفل رقص و سرود منعقد ہی زہرہ جبینان
ماہ طلعت دراشگران نا شنید خصلت مصروف رقص و سرود ہین زہرہ سار نگی کا بلند ہی
بانین کی گمک تا بہ فلک پہونچ رہی ہی بین رباب چنگ مرچنگ دف دوارہ العوزہ جلترنگ
تمام دنیا کے ساز نواز ش مین ہین نغمہ سرایان زہرہ خصال دمنیان پرجمال کی دلا دیز تانون
سے تمام قصر گونج رہا ہی لولیان شوخ و شنگ کے دلربایانہ رقص و سرود سے ایک سماں
بندھا ہوا ہی حاضرین بزم مسرت و سامعین رنگین طبیعت کا یہ حال ہی کہ عالم وجد مین نقش
دیوار ہین ایک نازنین زہرہ جبین نے اس غزل عاشقانہ کو گاکر حاضرین جلسہ کے دلون کو موہ لیا

گشتہ ام عالمے چشم لعبت خود کام کا	استخوانون مین مزہ پاتے ہین سگ بادام کا
اے تب غم گور مین پہنچی جوانی مین مجھے	دو پہر ہی موسم گرما مین وقت آرام کا
تحفۂ عیسیٰ فراق یار مین معراج ہی ؛ ؛	وحی آنا جانتا ہون موت کے پیغام کا
بادشاہی ہی گدائی کوچۂ محبوب کی ؛ ؛	زیر پا ہر اک قدم ہی یان محل آرام کا
اے صنم عاشق سے ملتی ہی نہین آنکھین تری	نشہ کا اللہ رے شراب حسن کے دو جام کا
گیسوؤن نے کر دیا دہ چند حسن روے یار	نور ہوتا ہی زیادہ تر چراغ شام کا ؛

عرصۂ روے زمین ہوجائے دشت کربلا
یار کو میرے ارادہ ہو جو قتل عام کا

داخل کعبہ ہوا کیتم عدم سے بہ بہ
پردہ عاشق نے نہ رکھا حاجۂ احرام کا

سیکڑون ہی دل ہین مثل ہی آب اسیر
یار کا چاہ زنخدان بھی ہی چشمہ دام کا

ہی سیہ مستی مین اپنی عالم دیوانگی
حلقۂ چشم پری خط ہی ہمارے جام کا

یاد جو آیا طواف کعبہ مین اشکون وہ ماہ
حال بد تر ہوگیا کتان سے حاجۂ احرام کا

اس غزل کا ختم ہونا تھا کہ دوسری مہ جبین نے اپنی خوش الحانی اور اپنی خوش ادائی سے ایک نصیحت آمیز و عبرت خیز ایسی غزل گائی جسکو سنکر واقعی سامعین کے دل پر ایک خاص اثر پیدا ہوا

غزل عبرت انگیز

دکھا سکے جو نہ جوہر وہ نکتہ دانی ہیچ
نہ شل آب گہر صاف ہو وہ پانی ہیچ

جو بیخبر ہین بسر آنکی زندگانی ہیچ
خیال نامور ی فکر کامرانی ہیچ

ہی پیر کو ہوس عمر جاودانی ہیچ
سحر کو خواہش خواب شب جوانی ہیچ

مریض درد کو ہی لطف تو جوانی ہیچ
ہی اشک ہیچ بقا ہیچ زندگانی ہیچ

جو لوگ اہل ستم ہین وہی یہ کہتے ہین
ہی رسم الفت و اخلاق مہربانی ہیچ

عبث ہی ذوق جوانی کی یاد پیری مین
ہی مفلسی مین زر و مال کی کہانی ہیچ

جو تندرست ہین ہای انکی نقرتون مین
ہی لطف ہیچ خوشی ہیچ شادمانی ہیچ

جسے خیال نہین عدل و حق شناسی کا
نگاہ خلق مین ہی اسکی تخت رانی ہیچ

مثال کلک رواں جسکی دو زبانین ہین
تو اسکا عدہ شکر ہی و زبانی ہیچ

جو کوئی دوست حقیقی ملے تو پھر اس سے
ہی شادی ہیچ گلہ ہیچ بدگمانی ہیچ

اگر دروغ نہین کلمہ فنا فی اللہ
تو دہر ہیچ جہان ہیچ دار فانی ہیچ

نہ مشتری ہون نہ دل سے جسکے اہل ہنر
ہی ایسی چیز کہ ارزانی و گرانی ہیچ

جو پی کے آب بقا ہو نگاہ سے محروم
تو زیست اسکی عبث عمر جاودانی ہیچ

نظر جو رکھتا ہی ہر دم مشیت حق پر
ہی آنکی آنکھ مین خود قہر آسمانی ہیچ

سنا جو قول کہین کل من علیہا فان
ہر ایک بات مرا ایک چیز اسکی جانی ہیچ

جو رفع شر نہ کرے ہو کہان وہ مصلح قوم
بجھا سکے جو نہ الش کو ہو وہ پانی ہیچ

نہ جسکو صورت کا خواب مین ہو خیال
مثال اشک تراش انکھ کا ہی پانی ہیچ

جو انطباق عناصر کا مثل دل ہو شکست
تو خاک ہیچ ہوا ہیچ آگ پانی ہیچ

اگر نہ آنکھون مین چھائے سرور بادۂ عقل
تو جام و شیشہ و صہبای ارغوانی ہیچ

ہی ابتدا ہی غلط جسکی انتہا کیا ٹھیک
وہ نقش اول ترکیب نقش ثانی ہیچ

ہی تشنہ لال کی مصور ی کا یہ رنگ
ہی پست ہمت شہزاد و فکر مانی ہیچ

یقین ہی نہین ہوتا ہی جسکی باتون کا
ہی اسکی سیمت زبانی دن ترانی ہیچ

جو ہوگا جامۂ تن مل کے خاک مین خاکی
تو رنگ طوسی و دھانی و ارغوانی ہیچ

ہر جنکا چال چلن نیک آنکا نام ہے پاک	ہر مرد مقدس و سکار و نیز و دانا ہے صبح
جہان نہ شیر و شکر کیطرح شاد و خرم	تو میہمانی دستور میہمانی ہے
جو بوریائے فقیری پہ ہو گیا تکیہ	تو تخت سلطنت و تاج خسروانی ہے صبح
زمانے مین نہ رہے کیفباد و کیسکاؤس	یہیون ہو دبدبۂ شوکت کیانی ہے صبح
اگر نہ دیکھنے سننے مین اے تمنا آئے	تو نظم ہے سخن و ہے خوش بیانی ہے صبح

غرضکہ رات بھر یہی صحبت نامرد و نوش در قص و سرود و بزم آرائی سب حاضرین بزم و نشاط اسقدر محظوظ و مسرور بیٹھے تھے اور جلسہ کا ایسا رنگ جما ہوا تھا کہ سب محو نظارہ تھے یہان تک کہ معشوقۂ سپہر نے حجاب مشرق سے چہرہ پر نور اپنا تماشائیان جلسۂ شب کو دکھایا اور محفل افروز انجم نے انجمن کواکب کو برخاست فرمایا نظم

شب ہوئی آخر نمایان ہوے جلوے انور صبح	اٹھی خورشید آنے کی گرمی بازار صبح
روے روشن سے اٹھایا مہر گردون نے نقاب	مردمان دہر نے مصروف کار و بار صبح

ہنگام سحر وہ بزم مسرت برخاست ہوئی سب لوگ حوائج ضروری کے ادا کرنے مین مصروف ہوے شاہزادہ سکندر رستم زماں بھی بزم نشاط سے اٹھے فریضۂ سحری بصد خشوع و خضوع بجا لانے بعد وضو و طہارت پھر سب صاحب یکجا ہوے اور جلسۂ صبوحی منعقد ہوا ساقی ہونے لگا وہ صبح کا سہانا وقت وہ بھیرویں کی دھن مین مغنیان ناہید طلعت کا عاشقانہ غزلین گانا شمعون کا جھلملانا روشنی جھاڑ و فانوس کی مدھم ہونا ساقیان حور جمال کا جام ہاے صبوحی بھر بھر کر دینا عجیب لطف دکھاتا تھا اسوقت بھی ایک سمان بندھ گیا تھا ملکہ صنم چوگان باز ہر ایک مہمان کی نہایت خاطر کرتی تھی اور سب حفظ مراتب اور اہتمام اشیاء راحت طلب و فرحت افزا مین خود مصروف تھی اور ہمہ تن سرگرم کار و بار جلسہ تہنیت تھی سب شاد و خرم بیٹھے ہوے تھے اور اس جلسہ نشاط مین کوئی ایسا نہ تھا جو خوش و مسرور نہ ہو سوائے زلفین کاکل کشا کے کہ اگر بدن پر اسکے آثار تبسم تھے تو آنکھون مین آنسو بھی ڈبڈبائے ہوے تھے خاطر ناشاد اگر غنچہ سان متبسم تھی تو چشم منتظر شبنم صفت پر نم تھی مقتضاے شعر

ہو ہار بان آنکھ آنسو تھم نہ سکے	اسکا یہ نرگس پہ جون شبنم رہے

یہان تک کہ دل اسکا بھر آیا تاب ضبط نہ لاسکا رونے لگی قطرات اشک سے تار مژگان مین موتی پرونے لگی اور یہ غزل عالم اضطراب مین گانے لگی

زلف شکون کا ہاے دکھو سودا ہو گیا	کیا بلا نازل ہوئی اندھیر کیسا ہو گیا
خاک چھانی کو بکو ایسی تلاش یار مین	جامہ ہستی ہمارے تن پہ میلا ہو گیا
سختیان الیسی اٹھائین ان تبکے عشق مین	رنج سہتے سہتے پتھر کا کلیجا ہو گیا
دل وہ جیالی کہ درست وہ صفائی پیر کہن	آئنہ مین جیسا غبار آیا وہ اندھا ہو گیا
آج پر کیا ایک مدت سے یہی دستور ہے	فصل گل آئی ادھر اور جھکو سودا ہو گیا

عشق جانان نے ہمارے دلمین جا کی اے وقار	غم سے رہنے کے لیے یاری ٹھکانا ہوگیا

ملکہ صنم چوگان بار قریب اسکے بیٹھی ہوئی تھی اُسنے جو بجاے گل یہ جالست دیکھی کر چشم پر نم بھی ہی اسنے گلے سے لگا لیا اور نہایت پیار و دلدہی سے سبب گریہ وزاری دریافت کیا نازنین شاہ کشا نے کہا کہ باجی قلب مضطرب کا کیا حال بیان کروں کہ شش ماہی بے آب کے طپان ہی اسوقت یہ خیال پیش نظر ہوگیا کہ ہمتو یہان مصروف عیش و نشاط ہین اور والدین ہماری سفارقت کے غم مین جان بلب ہوگئے ہونگے ہر وقت چشم خونفشان سے اشک حسرت جاری ہونگے دل ناصبور پر ہجوم رنج والم ہوگا چھوٹا بڑا میری سفارقت مین مشغول نوحہ وماتم ہوگا اُنکی یاد نے میرے دل کو بیچین کردیا بے اختیار دل بھر آیا ضبط گریہ نہ ہو سکا آنسو نکل پڑے آپ ہی فرمایئے کہ اُنکی جدائی مین شتاب دیدار کو کیونکر دل پڑے صنم چوگان ملکہ اسکا سمجھ گئی کلمات تسکین و دلاسا زبان پر لائی کہ کمر بہن گھبراؤ نہین مین ابھی اُنکو مژدہ جان بخش بھیجتی ہون یہ کہکر دبیر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ ایک نامہ بنام شاہ شاد تاجدار بدر ملکہ نازنین کاکل کشا فے النور بمضمون شائستہ وعنوان بایستہ تحریر کیا جائے چنانچہ حسب الحکم ملکہ دبیر عطارد تحریر نے ایک نامہ بدین مضمون مسرت مشحون تحریر کرکے پیش کیا بعد انقلاب و آداب سے مرقوم تھا کہ ہم تیرہ بختون کا ستارۂ اقبال پھر چمکا اور بگڑی ہوئی تقدیر پھر بنی گویا سوکھے دھانون پانی پڑا ہو جب مصرعہ بگڑی بنائی ہو جب فضل خدا ہوتا ہی ۔ اس خوشی مین ہم آپ دونون شریک ہین تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ شہزادہ بحر ساز جادو مارا گیا دختر نے آپکی اس ظالم اظلم کی قید سے رہائی پائی اور ہمارے بھائیونکی اصلی ہیئت انھین سے طفیل مین نظر آئی خدا نے ایک راہبر ایسا بھیجدیا جسکی بدولت دین و دنیا دونون حاصل ہوے ع مردے از غیب برون آید و کارے بکند ۔ جب مقدر رسیدھا ہوتا ہی تو سب سامان درست ہو جاتا ہی چنانچہ اُسی شاہزادہ بلند اقتدار نے ساحر شعبدہ باز جادو کو مار کر آپکی دختر کو رہا کیا بالفعل وہ میرے مہمان ہین اور قلوا احمر مین رونق افروز ہین اور آپکی کو ختر نیک اختر بھی بخیر و عافیت بعصمت میرے پاس فرد کش ہین میرا حاضر ہونا مناسب وقت نہ تھا تہذیب مہمانداری سے بالکل منافی تھا وہی مثل صادق آئی کہ طاقت مہمان نداشت خانہ مہمان گذاشت لہذا یہ بھی کفش خانہ حضور کا ہی اور میری عزت افزائی کا باعث ہوگا جو آپ خود تشریف لائین اپنی دختر کو دیکھکر دل خوش کرین اور شاہزادہ سکندر رستم خو کی بھی قدمبوسی حاصل فرمائین جنکی بدولت ہم سب لوگون نے قید غم سے رہائی پائی شاہد مدعا نے اپنی طلعت زیبا دکھائی الغرض نامہ کو ملاحظہ فرما کر ملکہ نے اپنی مہر کی اور ایک اہلکار معزز کے ہاتھ وہ نامہ بخدمت شہنشاہ تاجدار روانہ کیا بعد قطع مسافت راہ نامہ دار پہونچا اور بے حاضر ہونے کی اطلاع بادشاہ کی خدمت مین عرض کرا بھیجی نامہ دار نے آکر دیکھا کہ جملہ لوازم شاہانہ مہیا ہین سامان عیش و عشرت

سونی پڑی ہوئی ہے ہر ایک اہلکار ماتم دار ون کی صورت بنا ہوا ہے تصویر غم ہو رہا ہے غرضکہ
نامہ دار نے نامہ کمر سے نکال کے شمشاد تاجدار کی خدمت مین پیش کیا جب کہ
شمشاد تاجدار لفافہ کو چاک کر کے مضمون نامہ سے آشنا ہوا اسکے دل پر آتا خوشی
کے اسدرجہ طاری ہوئے کہ قریب تھا فرط مسرت مین شادی مرگ ہو جائے مگر اسنے
اپنے دل کو سنبھالا اور نامہ لیے ہوئے محل مین چلا گیا اور جاکر ملکہ صنوبر بانو اور ملکہ
زلفین کاکل کشا کو یہ مژدہ فرحت اثر سنایا یہ بھی نہایت درجہ شاد و خرم ہوئی
شمشاد تاجدار نے محل سے برآمد ہو کر حکم دیا کہ سامان درست کیا جائے ہم کل شہزادی
کو دیکھنے کے لیے قلعہ احمر مین جائینگے چنانچہ نامہ دار کو تو خلعت و انعام دیگر رخصت کیا
اور زبانی کہلا بھیجا کہ ہم خود شہزادی کو دیکھنے کے لیے آتے ہین اگرچہ ہر ملت و مذہب
مین لڑکی کے گھر جانا معیوب سمجھا جاتا ہے لیکن جوش محبت و شوق دیدار ملکہ مین نہایت
سامان کے ساتھ کہ لڑکی کے گھر جاتے ہین کسی شے کے لینے کی ضرورت نہ ہو شادان
و فرحان مع خدم و حشم شمشاد تاجدار و ملکہ صنوبر بانو بہ کمال تجمل و شان و شوکت
جانب قلعہ احمر روانہ ہوئے اور بعد قطع مسافت راہ جسوقت قریب قلعہ احمر
پہونچے اور خبر انکے آنے کی صنم چوگان باز کو ہوئی اور بت زرین تاج وغیرہ کو
معلوم ہوا تو یہ سب کے سب برابر استقبال کئے اور پیشوائی کر کے اپنے ساتھ
نہایت اعزاز و اکرام سے قلعہ مین لائے شمشاد تاجدار نے بت زرین تاج سے کہا کہ
اے فرزند پہلے مجھے اس شہریار عالی وقار کی خدمت مین لے چلو جسکی بدولت یہ روز
سعید نصیب ہوا ہے بعد اُسکے اپنی دختر کو بھی دیکھ لونگا بت زرین تاج اپنے خسر کو
خدمت مین شہزادہ سکندر رستم خو کی لایا شمشاد تاجدار قدم بوس ہوا اور شکریہ
شہزادہ کا ادا کیا پوچھا کہ حضور گل کس گلزار کے اور اختر کس آسمان عزو وقار کے ہین
سکندر نے اپنا حسب و نسب بیان کیا اب شاہزادہ سکندر رستم خو نے نگار تاجدار
و صنم چوگان باز اور اُس کے بھائیون کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے
تو فرمایا الحمد للہ کہ مین نے جس جس سے جو جو وعدہ کیا سب بفضل ایزدی پورا
ہوا اے نگار تاجدار تمھین ملکہ صنم چوگان باز مبارک ہو اور اے بت زرین تاج
تم کو ملکہ زلفین کاکل کشا سزاوار نہو اب اپنی اپنی معشوق سے عقد کرو اور زندگی
اپنی عیش و عشرت سے بسر کرو ہمین زیادہ ٹھہرنے کی فرصت نہین ہے نہ معلوم بیابان
نہ طاق مین ہمارے عزیزون پر کیا گذری ہوگی اُن سب لوگون نے عرض کیا کہ اے
شہریار عالی وقار آپ نے وقت مصیبت مین تو ہمارا ساتھ دیا اور کیسی کیسی آفتون
سے ہم کو بچایا سچ تو یہ ہے کہ اپنی جان بخشی فرمائی آپ ہمارے محسن ہین کیونکر ہو سکتا
ہے کہ ہم جشن خوشی بغیر آپ کے کرلین اور جلسۂ شادی مین آپ کی شرکت نہ ہو
فرمایا کہ بس ہماری تمھاری شرکت یہین تک تھی جشن شادی کی شرکت مین

ایک شرط ہی عرض کی کہ بیان فرمایئے کہا کہ اگر تم لوگ راہ راست اختیار کرو اور دعوت اسلام قبول کرو تو بین شرکت کرنے کے لیے موجود ہون اور بغیر اسکے ناممکن ہی یہ فرماکر کچھ کلمات تعریف مذہب اسلام مین زبان پر جاری کیے اور دلائل وحدانیت پروردگار عالم بین تر زبان ہوئے اور مذمت تمام مذاہب باطلہ کی بیان کی کہ زنگ کفران سب کے دلون سے دور ہوا عرض کی کہ جو آپ کے مذہب مین لائے وہ کیا کرے شاہزادہ نے کلمہ طیبہ تلقین فرمایا یہ سب کے سب از سر صدق مسلمان ہوئے اب سکندر رستم خو نے شمشاد تاجدار کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ مین چاہتا ہون یہ دونون شادیان ایک ہی مقام پر ایک وقت مین منعقد ہو جائین بہت جلد اسنے غرض کی کہ آپ مالک و مختار ہین جیسا ارشاد عالی ہوگا اسکی تعمیل کیجائے کی فی الحقیقت شہر مینوسواد مین اس تقریب کو بنا کرتے مجھے بھی وہم آتا تھا کہ ایک مرتبہ عین شادی مین خانہ بربادی ہو چکی ہی اب بزم عشرت اس جاے منحوس پر نہ منعقد ہو تو بہتر ہی الغرض شادی کی تیاری ہونے لگی دونون نوشاہ ایک طرف کر دیے گئے اور دونون عروسین ایک مقام پر بٹھائی گئین بعد ادائے رسوم دنیوی اول عقد بت زرین تاج کا ملکہ زلفین کاکل کشا کے ساتھ پڑھا گیا کیونکہ سکندر نے یہ عہد کیا تھا اور صنم چوگان باز سے وعدہ کر چکے تھے کہ پہلے تمھارے بھائی کی شادی کرلونگا تب تمھاری شادی کرونگا بعد ازان عقد نگار تاجدار کا ملکہ صنم چوگان باز کے ساتھ ہوا ہر ایک اپنی اپنی عروس کو لے کر خلوت مین داخل ہوا اور شربت وصال سے شاد کام ہوا مدتون کے بچھڑے ہوئے اپنے اپنے محبوب مطلوب کی دولت وصال سے مالا مال ہوئے اس تقریب کی تہنیت مین جلسہ عیش و نشاط منعقد ہوا تمام بارہ دری و باغ کی از سر نو زیب و زینت کی گئی فرش فروش شیشہ آلات سے آراستہ و پیراستہ ہوئی روشنی کا اہتمام اور ہر ایک سامان دلچسپی و نمائش کا انتظام کارپردازان سلیقہ شعار نے نہایت حسن و خوبی سے کیا محفل عیش آراستہ ہوئی ساقیان گلعذار و مطربان خوش آواز حاضر ہوئے جام مے ارغوانی گردش مین آیا آواز ہو شاہوش و نوشانوش بلند ہوئی مطربون نے حسب حال بزم مینوشی یہ اشعار طرب انگیز گانا شروع کیے غزل

بیاد گشتی مے در شبط شراب انداز	غریو و ولولہ در جان شیخ و شاب انداز	مرا بہ گشتی یارد در افگن اے ساقی
کہ گفتہ اند نکوئی کن و در آب انداز	ز کعبہ میکدہ برگشتہ ام زراہ خطا	مراد گر بکرم در رہ صواب انداز
بیا رازان مے گلرنگ مشکبو جامے	شرار رشک در دل ہا گلاب انداز	اگرچہ مست خرابم تو نیز لطفے کن
نظر برین دل سرگشتہ خراب انداز	بہ نیم شب اگرت آفتاب مے باید	برو بدختر گلچہر ز نقاب انداز
مہل کہ روز وفاتم بخاک بسپارند	مرا بمیکدہ ببرند خم شراب انداز	اگر از تو یک سر مو سر کشد دل حافظ

بگیر و در خم زلفش بپیچ و تاب انداز جب ساقیان گل پیرہن سب اپنی محفل کو سیراب کر چکے

اُسوقت داروغہ ارباب نشاط کو حکم ہوا کہ طائفے حاضر کرے فوراً حسب الحکم طوائفان مہر جمال پری تمثال زیور و لباس سے آراستہ بزم نشاط مین حاضر ہوئین اب رقص و سرود کا رنگ جما ساز ندون نے ساز ملائے طبلہ پر تھاپ پڑی سارنگی کی صدا بلند ہوئی ایک مطربہ حور لقا نے ناچنا شروع کیا وہ پری پیکر ایسی گت ناچی کہ اہل محفل کو بے گت کر دیا جب توڑا لیتی تھی ہر ایک کا دل پائمال کرتی تھی عجب ناز و ادا سے ناچی کہ مطربہ فلک کو بھی اُسکے رقص پر رشک ہوا مشتری فلک ہمہ تن اُسکے ناچنے پر فریفتہ ہو گئی گت ناچکے اُس نازنین زہرہ جبین نے مبارکباد گا کے یہ سہرا گایا نظم

اے جوان بخت مبارک ترے سر پر سہرا	آج ہے مین سعادت کا ترے سر سہرا	آج وہ دن ہے کہ لائے در انجم سے فلک
گتھی زرین مہ نو کی لگا کر سہرا	تابش حسن سے مانند شعاع خورشید	رخ پر نور سے تیرے ہے منور سہرا
وہ کہے صل علے یہ کہے سبحان اللہ	دیکھین مکھڑے پہ جو تیرے وہ فرخ سہرا	تا بنے اوج مبی رہے اخلاص بہم
گوندھیے سورۂ اخلاص کو پڑھ کر سہرا	دھوم ہے گلشن آفاق مین اس سہرے کی	گائین مرغان نوا سنج نہ کیونکر سہرا
روے فرخ پہ جو ہین تیرے برستے انوار	تار ہار تس سے بنا ایک سراسر سہرا	ایک کو ایک پہ تزئین ہے دم آرائش
سر پہ دستار ہے دستار کے اوپر سہرا	اک گہر بھی نہین مدکان گہر مین چھوڑا	تیرا بنوایا ہے سچے کے جو لو ہر سہرا
پھرتی خوشبو سے ہوا تراتی ہوئی بادبہا	اللہ اللہ رے پھولون کا معطر سہرا	سر پہ طرہ ہے مزین تو گلے مین بدھی
کنگنا ہاتھ مین زیبا ہے تو سر پر سہرا	رونمائی مین تجھے دے مہ خورشید فلک	کھولدے منہ کو جو تو منہ سے اٹھا کر سہرا
اثرت تار نظر سے ہے تماشائیون کی	دم نظارہ ترے روے نکو پر سہرا	در خوشاب مضامین سے بنا کر لایا
واسطے تیرے ترا دولق ثنا گر سہرا	جسکو دعوے ہو سخن کا یہ سنادے اُسکو	دیکھا مطرح سے کہتے ہین سخنور سہرا

اُس سہرے کو جو اُس نازنین پری پیکر نے بنا بنا کر گایا تمام اہل محفل کو سکتہ سا ہو گیا سماں بندھ گیا ہر ایک عالم سکوت مین بیٹھا تھا یہ حالت تھی کہ کسی کے لب پر آہ تھی کسی کی زبان پر واہ واہ تھی جب یہ مطربہ اہل محفل کے دل کو پائمال کر چکی انعام کثیر پاکر رخصت ہوئی بکاول نے عرض کیا کہ دستر خوان طیار ہے دونون بادشاہ **وسکندر رستم خو** اور **صاحبقران اعظم و سلیمان کوچک** مع رفقا تشریف لائے نعمت خانہ مین خاصہ نوش فرمایا بعد تناول طعام باہر تشریف لائے آتشبازی کی سیر کی بعد اُسکے پھر بزم عشرت مین آکر بیٹھے پھر ناچ گانا شروع ہوا اور ایک نازنین خوش گلو کمانچہ بجانے یہ غزل عاشقانہ شروع کی **غزل**

عشق کی چوٹ کا کچھ دل مین اثر ہو تو سہی	درد کم ہو کہ زیادہ ہو مگر ہو تو سہی	دیکھون نشتر زن مژگان نظر ہو تو سہی
چھیڑ کچھ اے مژہ دیدہ تر ہو تو سہی	آہ کہتی ہے کسے ڈھونڈھون اثر ہو تو سہی	نمک اپنی تلاشی کو مگر ہو تو سہی
دیکھنا کہتے ہین ہم دل کی تمنا مین کھلیں	جوشش گریہ بھلا خون جگر ہو تو سہی	تیر ہو جائے کہ برچھی کہ کٹاری کہ چھری
دل مین گھر کرنے کو کچھ تیر نظر ہو تو سہی	یار ہمین جینے بلا ئینگے کہین یا وہ ہمین	کشش عشق ادھر خواہ ادھر ہو تو سہی
دل کو لیا دل لڑے یار جو مجھ سے شب وصل	پھر سمجھ لونگا کوئی مانع شر ہو تو سہی	زلف کے جھونک تھا ئیگی نہ ہنگام خرام
قابل اسکے تری بل کھا کے کمر ہو تو سہی	نہ سنے گا جو مری داد اور محشر نہ سنے	عرصہ حشر مین اچھا ہے نہ در ہو تو سہی
دل کی خواہش ہے کہ مہمان بلا کو اُسکو	کہتی ہے خانہ بدوشی کہین گھر ہو تو سہی	کیون فلک وصل کی شب بھی نہ حسین ہو جائے

شام سے کچھ سہی دھمکی کہ سحر ہو تو سہی | آتے ہین وہ کہ رُلا کر مجھے پوچھین مرے اشک | آنکھ کمبخت مگر خشک ہی تر ہو تو سہی
اپنی کیفیتین کھلاتا ہی مجھ مست کو کیا | جام جم پہلے مرا دست نگر ہو تو سہی | یہی قاتل ہے تو اظہار کا پہلو اچھا
آرزو دل کی کوئی زخم جگر ہو تو سہی | ٹھوکرے خود یاد کسیکی تو اُسے بھی ٹھکرائے | پہلے اسکا دل بیتاب مین گھر ہو تو سہی
ضبط بھی کر نہ سکون سے وہ جگر مین چٹکی | میری فریاد مین پیدا کچھ اثر ہو تو سہی | کہتی ہین حسرت دیدار سے آنکھین اپنی
دیکھ لینا ہم اُسے تاب نظر ہو تو سہی | غیر ہی کچھ مری جانب سے لگا دے جلکر | اس لگی کی کسی غافل کو خبر ہو تو سہی
صبح ہوتی نہین کیونکر شب فرقت کٹیگی | دل مایوس کو کچھ اسکی خبر ہو تو سہی | قطع یہ وصل کی امید ہی کاش جلال
کیست ایام جدائی کی بسر ہو تو سہی | غرضکہ تمام رات یہ جلسہ عشرت برپا رہا جبکہ ماہتاب انجمن

فلک سے گوشۂ مغرب مین گیا اور بزم ثوابت وسیارگان برخاست ہونے لگی آفتاب عالم تاب نے ایوان شرقی سے برآمد ہوکر باجاہ وجلال تخت نور پر جلوہ فرمایا نظم

سحر کہ از شبستان شاہ خور رشید | برون آمد از شرقی بیضۂ امید | جہان پیما شدہ مثل جوانمرد
بہ چار اطراف عالم خوش گذر کرد | صبح کو جب فرصت برخاست ہوئی سکندر رستم خو نے

شہزادہ تاجدار سے فرمایا کہ اب چلکر اپنے ملک مین قیام پذیر ہو اور اپنی سلطنت کا انتظام کرو مین سُن چکا ہون کہ وہان تمھارا بھائی حاکم ہوا وہ نہین چاہتا ہی کہ مین اس سلطنت سے دست بردار ہون اسنے عرض کیا کہ آپ کو ان حالات کی کیونکر آگاہی ہوئی فرمایا تمھارے ملازم جو تمھاری تلاش مین سرگردان و پریشان تھے انھین کی زبانی یہ سب حالات معلوم ہوئے تھے غرضکہ اسدن تو سب نے آرام کیا کہ رات بھر کے چلے ہوئے تھے دوسرے روز ہنگام سحر چلنے کی تیاری کی گئی سکھپال ملکہ صنم چوگان باز کا لگایا گیا اور نگار تاجدار ہمراہ شاہزادہ عالی وقار کے جانب شہر مرصع نگار روانہ ہوا کچھ دور پہونچنے کے بعد ایک صحرا مے پر فضا مین جو کہ حوالی شہر مرصع نگار مین واقع تھا قیام کیا خیمہ وغیرہ استادہ ہوئے کل مردمان ہمراہی اس صحرا مین خیمہ زن ہوئے ہرکارے جو بامر جاسوسی بہزاد تاجدار کی جانب سے تعین تھے انھون نے یہ خبر بہزاد کو پہونچائی اور کل حالات مفصل طور پر معرض بیان مین لائے یعنے رہا ہونا نگار تاجدار کا بمدد شاہزادہ سکندر رستم خو پھر شادی ہونا ملکہ صنم چوگان باز کے ساتھ اور اُسکو ہمراہ لے کر اپنے شہر کیطرف روانہ ہونا اور صحرا مے حوالی شہر مرصع نگار مین قیام کرنا ان سب حالات کو شرح ہرکارون نے عرض کیا اور یہ مذکور بھی درمیان مین آیا کہ تین نقابدار اسکے ہمراہ ہین کہ نہایت بہادر اور زبردستان روزگار سے ہین جنکی جرأت وشوکت آج کل ضرب المثل ہو رہی ہی ان حالات کو سُنکر بہزاد تاجدار نے کہا کہ کچھ پروا نہین اگر آیا ہی تو آیندہ جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا ہرکارے تو یہ خبر بیان کرکے رخصت ہوئے مگر بہزاد نے اسیوقت اپنے سپہ سالار کو طلب کرکے حکم دیا کہ لشکر ہمارا قلعہ سے باہر نکلے اور مقابلہ پر حریف کے ہمارے بھی خیمہ وسراپردے وغیرہ برپا ہون یہ حکم صادر ہوتے ہی فوج تیغزن جو کہ

اسکے یہان افسر فوج ہی یہ دو لاکھ سوار ان جرار اپنے ہمراہ لے کر قلعہ سے نکلا اور بارگاہ
وغیرہ اسنے میدان زیر قلعہ مین برپا کرائی چالیس پچاس سردارون کے قریب اسکے
لشکر مین ہین کہ ہر ایک اپنے تئین رستم وقت و اسفندیار عصر جانتا ہی اور خود بہزاد
تاجدار کے دماغ مین بوے سلطنت ایسی سما گئی ہی کہ بادہ کبر و نخوت سے مست
و سرشار ہو رہا ہی الغرض جب فوج کے مقابلہ مین آکر خیمہ زن ہونے کی خبر شاہزادہ
سکندر رستم خو کو پہونچی اور معلوم ہوا کہ لشکر حریف کا قلعہ سے باہر نکلا ہی اور آمادہ
جدال و قتال ہی فرمایا کہ پہلے مجھ تمام کرلی جاے اگر بہ آشتی کام نکل جاے تو کیون
مفت مین بندگان خدا کی خونریزی ہو اور کشت و خون واقع ہو یہ فرماکر دبیر کو حکم دیا
کہ ایک نامہ نگار تاجدار کی جانب سے بنام بہزاد تاجدار تحریر کیا جاے مضمون
اسمین یہ مندرج ہو کہ اے برادر بجان برابر بجاے فرزند کے ہم تم کو تصور کرتے ہین کیونکہ
تم مجھ سے خرد ہو اور چھوٹا بھائی مثل فرزند خیال کیا جاتا ہی تم نے بہت اچھا کیا کہ بعد
میرے انتظام ملکی کو قائم رکھا اور دشمنون کے ہاتھ سے ملک کو خوب بچائے رکھا
ورنہ میدان خالی پاکے ہر ایک مخالف کو سرکشی کی جرات ہوتی مگر ساتھ ہی اسکے
یہ امر بھی تم کو مناسب تھا کہ ہماری رہائی کی کوشش کرتے مگر ظاہرا معلوم ہوتا ہی
کہ تمھین خود ہماری رہائی منظور نہ تھی خیر پروردگار عالم نے ہم کو قید سے بھی نجات
دلوائی اور داد عادلی بھی حاصل ہوا جسکے واسطے اتنی کھکیڑ اٹھائی لہذا اب تم کو لائق
و لازم یہ ہی کہ سلطنت ہماری ہمارے سپرد کرو اور خود عہدۂ وزارت اختیار کرکے
بدستور انتظام ملک مین مشغول رہو بعد ہمارے تم ہی اس تخت و تاج کے مالک
ہوا میں صورت مین بھی علاوہ نام بادشاہی کے اور سب طرح کے اختیارات ملکی و
مالی تمھین حاصل رہینگے اگر یہ تجویز منظور نہ ہو تو رشتۂ قرابت کو منقطع جانو اور مجھے
اپنا حریف تصور کرو مین بزور شمشیر تم سے اپنا ملک لے لونگا اور سر میدان مقابلہ
کرکے خون کے دریا بہادونگا تم پہنچے کہ مفت مین سلطنت مل گئی بادشاہ بن بیٹھے
اب بوے سلطنت دماغ مین بسگئی نخوت سما گئی اسکا انجام اچھا نہ ہوگا بندگان
خدا کی خونریزی سے برا نتیجہ پیدا ہوگا ۔ منت آنچہ حق بود گفتم تمام + تو دانی و گر
بعد ازین والسلام + جسوقت یہ نامہ تیار کرکے دبیر نے پیش کیا تو سکندر رستم خو
نے آواز دی کہ کون ایسا بہادر و دلاور ہی جو اس نامہ کا جواب باصواب بہزاد تاجدار
سے لاے ہنوز سخن در دہان تھا کہ بت زرین تاج برادر ملکہ صنم چوگان باز اپنے
دنگل پر سے کود پڑا اور نامہ لے کر جانب لشکر بہزاد تاجدار روانہ ہوا اور خبر
نامہ دار کے آنے کی بہزاد تاجدار کو ہوئی اسنے چند سردارون کو براے استقبال
بھیجا وہ بہت اعزاز کے ساتھ نامہ دار کو لاے اطلاع ہوئی اسنے باریگاہ مین
طلب کیا نامہ دار آیا کرسی جواہر نگار بیٹھنے کو مرحمت کی سلامی کو حکم

جام مے ارغوانی سے سیر و سیراب کرے ساقی نے اشارہ پاتے ہی جام مے گلفام پیش کیا
نامہ دار نے انکار کیا کہ مین کافر کے ہاتھ سے شراب نہین پیتا ہون یہ کلمہ بہزاد ناجدار
کو کسی قدر ناگوار گذرا مگر مہمان سمجھ کر خاموش ہو رہا اور پوچھا کہ آپ جس مطلب سے تشریف
لائے ہون بیان کیجیے بت زرین تاج نے نامہ کمر سے نکال کر پیش کیا اسنے نامہ کو
نہایت اعزاز کے ساتھ لیا اور لفافہ کو چاک کر کے مضمون نامہ سے آگہی ہوا کچھ دیر
اسنے سکوت کر کے سوچا اور پشت نامہ پر جواب جنگ تحریر کر دیا اور یہ بھی لکھدیا کہ
سلطنت ایسی چیز نہین ہے جسے کوئی یون دیدے مثل مشہور ہے جسکی تیغ اُسکی دیغ ع
ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند ہمین ان دھمکیون مین آنے والا نہین ہون اور آتش
فتنہ و فساد مشتعل ہونے سے مجکو کچھ خوف نہین ہے ؎ عروس ملک کسے در کنار گیرد تنگ
کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند ۔ یہ جواب لکھ کر نامہ بت زرین تاج کو دیا یہ تو نامہ لیکر
جانب سکندر رستم خو روانہ ہوئے بعد نامہ دار کے رخصت ہونے کے اس نے
طبل جنگ بجوانے کا حکم دیا یہان تو نقارہ زرمی نوازش مین آیا وہان بت زرین تاج
جواب نامہ لے کر شہزادہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور ساتھ ہی اسکے ہرکارون نے
خبر نواخت طبل جنگ پہونچائی جب صدائے طبل جنگ گوش زد ہوئی سکندر رستم خو
نے حکم دیا کہ ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی بجے طبل جنگ چنانچہ
دونون لشکرون مین نقارہ زرمی بجا اور تیاری جنگ ہونے لگی طبل جنگ کیا بجا
نسر طائر اسکی صدا سے فلک پر پھڑکنے لگا اور گاو زمین کا کلیجہ دہل گیا کوہ و دشت ہل گئے نظم

چو بر طبل اسکندر آید دوال	زنا ہید مریخ کرد این سوال	جہان را مگر وقت آخر رسید
سرافیل صور قیامت دمید	بگفتا کہ نہ طبل اسکندر است	ز آواز او گوش گردون کر است

سب لشکر خبردار چھوٹا بڑا ہو شیار ہوا کہ دم سحر ملک الموت کی گرم بازاری ہر دم نقد
جان کی خریداری ہے سر تن سے جدا ہونگے زخمون کے ہار پہنینگے ہر ایک سردار اپنی اپنی
بارگاہ مین آیا طیاری حرب و ضرب کی شروع ہوئی تلوارین صیقل و مصیقل ہونے
لگین زرہ بکتر سینگ کر درست کیجانے لگین بہادر رزم و پیکار کی تدبیر سوچتے تھے
بزدل گھبرائے ہوئے منھ نوچتے تھے منچلے جو تھے مورچون کو غور غور کر کے ہنستے
تھے رزمگاہ کو دیکھ کر خوش ہوتے تھے نامرد دلمبے ہونے کا طور سوچتے تھے جرار زرہ
جامہ خود بکتر درست کرتے تھے چہرہ پر سرخی چھائی تھی نامردون کے منھ پر اڑتی
ہوائی تھی پھیلے سے نقیب نکلکر شجاعون کو ترغیب جنگ دلاتے تھے کہ ؎
جوانو جوانمرد و ہشیار رہو سلاحون سے اپنے خبردار رہو غرضکہ چار پہر رات یہی
ہنگامہ رہا آخر کار وہ وقت آیا کہ اریکہ ارلنے زنگاری مشرق بہ کرد فر نمودار ہوا
ظلمت شب رو بفرار لائی صبح کاذب دمیدہ آشکار ہوا ؎

علم آفتاب نکلا جب	نجوم انجم ہوئی گریزان سب	محو خاور سپہر گرد ہوا

رونق بخشت لاجورد ہوا	ہوا میدان چرخ پیرا کبار	شہ انجم سیاہ رو بفرار	

دم بخود لشکر جانبین سے خیل خیل دیل دیل گروہ گروہ انبوہ انبوہ لشکون لشکون تیپے تیپے دستے دستے کے دستے میدان کارزار مین مسلح و مکمل ہو کر آنے لگے آنے سے دونون لشکرون کے گرد ہوا کرہ خاک بنا گاؤ زمین کا اس ہل چل سے سینہ چاک تھا طائر آشیانہ بھولے صحرائے رزم مین خوف سے ہر ایک کے ہاتھ پانون پھولے روے آئینہ سپہر یکدر نظر آیا چشمہ خورشید غبار زمین سے گندلا ہوا ؎ زنعل ستوران دران پہن دشت و زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ؎ آخر کار سیلچہ کار ہوشیار نکلے پست و بلند زمین کو ہموار کیا کنکر پتھر خس و خار چنکر جدا انبار لگایا جھنڈی جھاڑی درخت کاٹ کر زمین آئینہ سان صاف و شفاف کر دی سقون نے نکلکر آبپاشی کی سب گرد و غبار بٹھا دیا صورت بہادرون کی نظر آئی سب فوج دریاے آہن مین ڈوبی دکھائی دی کہ ہر ایک از میخ موزہ تا میخ مبل غرق بحر آہن تھا سوا ے لوہے کے. ر. کچھ نظر نہ آتا تھا کہ ؎

چنان مرد خود را در آہن گرفت	کہ مژگان او شکل سوزن گرفت	اگر فسکہ صفت آرائی ہوئے

لگی میمنہ میسرہ قلب و جناح ساقہ و کمینگاہ اگلا ہراول پچھلا چنداول چودہ صفین مثل سد سکندر آراستہ ہوئین سوارون کے آگے پیادہ جنگ کے آمادہ دیوار فوج تھے سوار دریاے لشکر مین موج در موج تھے گھوڑے برابر برابر تھوتنی سے تھوتنی پیچھے سے پٹھا دم سے دم سم سے سم ملائے تھے نجیب جو آگے بڑھا تھا اُسے پیچھے ہٹا رہے تھے گھٹے ہوئے کو آگے بڑھاتے تھے دمیدم رزمی باجے بجتے تھے مرکب الف ہوتے تھے کہ یکایک نقیبے خوش آواز نے نکلکر اور بالحان دلکش سرود بجا کر ندمت دنیا سے دل لگانی اور یہ صدا بہادرون کو سنائی اشعار

ای مقیمان بہ سقف سپہر خدا را	تا بہ کی حسرت فرزند و زن و خانہ و دیار	آیہ فاعتبروا یا اولوالابصار پڑھو
ہو خرابہ مین اگر قصر فریدون کے گذار	اُس مکان مین کبھی دربار رہا کرتا تھا	جلوہ فرما تھا وہان خسرو با عزو وقار
رات دن چہلمین ہا کرتی تھین سردار نوین	عیش و عشرت کا وہان گرم تھا ہر سو بازار	باروان تھا نہ خزان کا تو کوئی موسم مین
کبھی گل نہ مدی کا عالم کبھی لالہ کی بہار	واہ نیرنگ فلک واہ سبحان اللہ	واہ ری اتنی تنک ظرفی حباین عزو وقار
جن پہ پڑتا تھا پریزادونکے بھیس کا عکس	آجکل وہ لب جو چیلون کے ہین آماجگہ زار	طوطی سلے سقف مین ہین سیہ ابابیلونکے
مسکن فاختہ ہے قصر کا ہر نقش و نگار	چیلین سنڈلاتی ہین رستے ہین کے ہر سمت	ہین خیابان ہین بزاغ و زغن کے انبار
قصر کو جاتے دو با شندونکو وان کے دیکھو	ایکیہ گورو گورن آج ہے ہر ایک کا مزار	سینہ لبریز تمنا و تلب مہر سکوت
نہ کوئی دوست نہ مونس کوئی ماتم دار	نہ وہ چہلین ترنگین نہ خود آرائی ہے	کیا تماشا ہے اور عالم تنہائی ہے

ای بہادران نریمان ہے نہ سام نہ صفحہ ہستی پہ نشان زال نہ رودابہ نہ بیژن ہے نہ اس بلندی و پستی پر اسفندیار روئین تن ہے کیسے کیسے بہادر وصف شکن نوجوان رستم دستان پیر فلک کے زور سے چشم زدن مین ہلاک ہوئے بڑے بڑے نام آور رفتہ خاک و خاک ہوئے مگر جراءت سے نام باقی ہے ہر ایک کا ذکر شجاعت ساتھ کی لڑائی جنگ

اتفاقی ہر کس لیے کہ ۵ دور مجنون گذشت و نوبت دیگست + ہر یکے پنج روز نوبت اوست + تلوار کی آنچ مشہور ہی گیلی سوکھی سب جل جاتی ہی مرد گودن مین لاگ ہی یہی غضب کی آگ ہی زندگی چندروزہ ہی نام کر لو ای جوانو لڑبھڑکر سرخرو ہو جسکا قدم ڈگ جائے گا پھر وہ کہین آبرو نہ پائے گا دو ہرہ لوہا لوہا سب کہین لوہا بُری بلا ہے + پگ آگے پٹ رہے پگ پاچھے پت جائے + ع قدم مرد پیشتر بہتر + غرضکہ یہ کہکر نقیب میدان سے نکلے اور یہ صدا دلیرون کے گوش زد ہوئی جوش شجاعت مین نشہ سا آگیا آنکھین ہر ایک کی لال لال ہوگئین قبضہ شمشیر چوسنے مرکب پر مست ہو کر جھومنے لگے کہ یکایک لشکر بہزاد تاجدار سے ایک جوان معکوس تبرزن نکلا اور اپنے بادشاہ سے اجازت لے کر میدان مین آیا خوب سلحشوری دکھلائی برچھے کے ہاتھ نکالے فنون سپہ گری کے کرتب دکھائے اور بعد سلحشوری نیزہ زمین مین گاڑ کر آواز دی کہ جسے تمنائے مرگ و آرزوئے قضا ہو جسکا پیمانہ عمر لبریز ہو چکا ہو جو دلیر زندگی سے سیر ہو وہ میرے مقابلہ کو آئے اپنی دلیری مردی دکھائے بس یہ سننا تھا کہ بت زرین تاج نے صف لشکر سے نکلکر پودا باگ کا لیا سکندر رستم خو سے اجازت طلب کی شہزادہ نے فرمایا تم نے کیون اسقدر عجلت کی اور کوئی بہادر چلا جاتا خدانخواستہ اگر تمھین کوئی چشم زخم پہونچا تو مجکو ملکہ صنم چوگان باز سے سخت ندامت ہو گی اسنے عرض کیا کہ حضور اسکا خیال نہ فرمائین مردون کے واسطے کوئی موت تلوار سے بہتر نہین ہی کوئی اندیشہ کا مقام نہین اگر آئین اسلام کے خلاف نہوتا تو بہن میری خود مرکب پر سوار ہو کر میدان جنگ مین آتی حریف کو مقابلہ کا مزہ چکھاتی اور قبل ازین وہ اکثر معرکون مین لڑی ہی شریک جنگ ہوئی ہی مگر اب تعمیل ارشاد سے مجبور ہی پردہ مین بیٹھی ہوئی ہی نقاب حجاب مین مستور ہی لہذا حضور مجبور رخصت جنگ مرحمت فرمائین حریف برسر مقابلہ ہی شہزادہ نے فرمایا خیر خوشی تمھاری جاؤ پروردگار عالم کی حفظ و امان مین تم کو دیا بت زرین تاج نے رخصت میدان حاصل کی اور سلام کر کے بارگہ مرکب پر سوار ہو کر سامنے معکوس تبرزن کے آیا اور آواز دی کہ کیا بیہودہ بک رہا ہی لاضرب بہادری کی مردان عالم سے مقابلہ کر ۵ بیار آنچہ داری زمردی نشان + گمان کیا نی و گزگران + معکوس نے جھپٹ کر نیزہ مارا بت زرین تاج نے نیزہ لو نیزہ پر گانٹھا لگین طعنے چلنے دونون مین خوب نیزہ بازی ہوئی سنانون سے چنگاریان جھڑنے لگین چوٹون پر چوٹین پڑنے لگین غرضکہ ٹھاروین ضرب مین نیزہ ہاتھ سے معکوس تبرزن کے نکل گیا یہ نیزہ بھو آب مجالست مین غرق ہوا اور خفیف ہو کر آواز دی کہ نیزہ بازی خلال بازی تبر بازی راست بازی یہ کہکر ساڑھے تین ۳۵ من کا تبر اٹھا کر اور خبردار مجبردار کہکر بت زرین تاج پر مارا بت زرین تاج

نے سپر کو اُٹھا کر چہرہ کی پناہ کیا لیکن تیر جو پڑتا ہی سپر مثل قرص پنیر کے کٹی ہاتھ مین اسکے اوچھا سا
زخم آیا اسنے اپنا سر تو بچایا لیکن تیر جو گردن مرکب پر پڑتا ہی گردن گھوڑے کی قلم ہوئی اور
مرکب مرکب آتشبازی ہو گیا بت زرین تاج جھٹ پٹ کود کے مرکب سے علیحدہ
ہوا اور شمشیر آبدار کھینچکر بڑھا کہ اسکے مرکب کو بھی پھاڑ ڈالون کہ ساتھ ہی معکوس تیزرن
بھی کود پڑا اور تبر ہاتھ سے کھینچکر گریبان گیر ہوا دونون مین کشتی ہونے لگی خوب
کشمکش کے زور ہونا شروع ہوئے داؤ پیچ سکھنے لگے جھٹا کا کشتی کا بلند ہوا کبھی وہ اسکو
ریل لے جاتا تھا کبھی یہ اسکو پچھاڑتا تھا خوب برابر کے زور ہو رہے تھے تمام لشکر کے
لوگ دونون جوانون کی زور آزمائیون کا تماشا دیکھ رہے تھے غرضکہ پہر بھر کامل دونون
مین کشتی ہوتی رہی قضاے کار اور اتفاقات روزگار کہ عین ہنگامہ کشتی مین ناگاہ پاؤن
بت زرین تاج کا موشخانہ مین جا رہا اور معکوس تیزرن جو ریل کر لے چلا چیتی
کھٹنے کی سرک گئی رنگت اسکی زرد ہو گئی اعضا مین تھرتھری پڑ گئی یہ رنگ دیکھکر
سکندر رستم خو نے آواز دی کہ بس خفا ہو جا دیکھتا نہین کہ پانو اُسکا ٹوٹ گیا ہی
زخمی سے لڑنا خلاف مردی و مردانگی ہی تو کیسا بے ممیت ہی کہ مرے ہوئے کو مارتا ہی یہ
لشکر معکوس تیزرن پکارا کہ زخمی ہی تو کسکا زخمی کیا ہوا ہی ہر شخص کو اپنے جیب کا اختیار
حاصل ہی زندہ را بیتوان زد بین ضرور اسکو بانا دھو کر لے جاؤنگا یہ کلام معکوس کا سنتے
ہی سکندر رستم خو قریب اسکے آئے اور چھڑانا چاہا چنانچہ معکوس بت زرین تاج
کو چھوڑ کر سکندر سے لپٹ پڑا سکندر نے کمر زنجیر کا بند پکڑ کے نعرہ اللہ اکبر سے کھینچکر
جو زور کیا تو معکوس کو معہ اسکے زیا بت زرین تاج کے تو اوگ لے کر علیحدہ ہو گئے
لیکن بہزاد تاجدار نے اہل لشکر کو آواز دی کہ مارو اس سرکش کو بس یہ سننا تھا کہ
دو لاکھ سوار تلوارین پکڑ پکڑ کے آپڑے ادھر نگار تاجدار صاحبقران اعظم سلیمان
کوچک وغیرہ بھی اپنی فوج لیکر مسلح و مرتب ہوئے اور جنگ مغلوبہ ہو گئی تلوار چلنے لگی
ایسی جمکر تلوار چلی تھی کہ ہر طرف لوہا برستا تھا زخمی پانی کیا بنا پانے کو ترستا تھا
دیا خقہ شمشیر اور باران تیر تھا برپا ایک ہنگامہ دار و گیر تھا سر اولون کی طرح گرتے
تھے دریاے خون رن کے کھیت مین موجین مارتا تھا اشتے بے گور و کفن تھے کمین
سر اور کمین بان تھے دھاوے کا نقل و شور تلوارون کی شپا شپ کی سن سن
آواز عجب ہول خیز و دہشت انگیز تھی تیرون کی بوچھار زخمون بے ہار گولی کے دھاؤ
سور اخدا رچقاچاق خنجر کی مہیب آواز نہایت وحشت خیز تھی نظم

زچشم زرہ خون روان ہر کنار	زخود کردہ قطع نظر روزگار	کمانہا زبس کشمکش در تعب
خدنگ جگر دار پر خندہ لب	زخون بردہ تیغ ہلالی گرو	زرنگین کمانہا فلک نو بنو
پراگندہ شد اہل جمع و عناد	زہامون چو خار و جس از تند باد	دلیران دین خنجر افراختند
بہ دنبال کین پردران تاختند	پلنگ دلاور زخون سیر نیست	بہ نخچیر کس مانع شیر نیست

چہ گویم چہ آید دران انجمن	زتیغ دلیران لشکر شکن	زفوج ستمگر برآمد خروش	
نہ دل ماند باکینہ جویان نہ ہوش			

خلاصہ یہ کہ لشکر اسلام نے وہ داد شجاعت دی کہ لشکر کفار کے دانت کھٹے کر دیے حریف پس پا ہونے لگے اور تاب جنگ نہ لا سکے سکندر رستم خو کا یہ حال تھا کہ بائین ہاتھ مین بجاے سپر کے معکوس تبرزن کو لیے ہوئے داہنے ہاتھ مین تلوار گھمی ہوئی جنگ کر رہے تھے عین گرمی جنگ مین صاحبقران اعظم سے اور نقاش تیغ زن سے سامنا ہوا نقاش نے تیغہ مارا انھون نے وار اُسکا پشت سپر سے رد کر کے ایسا ہاتھ مارا کہ راکب و مرکب کے چار ٹکڑے ہوئے سلیمان کوچک نے جھپٹ کر علم فوج کو قلم کیا اور علمدار لشکر کو مارا ادھر سکندر رستم خو لڑتے ہوئے قریب تخت بہزاد تاجدار کے پہونچ گئے یہان بادشاہ کی حفاظت کے واسطے ایک پہلوان دو ہزار سوار سے موجود تھا کہ نام اُسکا قرطاس فیل زور تھا وہ جھپٹ کر سامنے آیا اور آواز دی کہ او سرکش کہان آتا ہی بس وہین تھم جا فرمایا کیا جھک مارتا ہی اگر تجھ مین کچھ زور و قوت ہی تو روک لے مجکو یہ سنتے ہی اُسنے پھر عنیتق پین رکھ کر گردش دی اور سکندر پر وار کیا سکندر نے خالی دے کر معکوس تبرزن کو قرطاس فیل زور پر پھینکا مارا یہ معلوم ہوا کہ کوہ سے کوہ ٹکرا گیا اور پیکران دونون کے چکنا چور ہو گئے یہ تو ادھر آ کر گرے اور سکندر قریب تخت بہزاد تاجدار کے آئے بہزاد نے تلوار ماری اُنھون نے کلائی پکڑ لی اور بائین ہاتھ سے کمر زنجیر کا بند پکڑ کے جو زور کیا تو اٹھا لیا اور فرمایا کہ کیا کہتا ہی شناخت مین پروردگار عالم کی اسنے جواب دیا کہ ہزار جانین ہون تو فدا ہون خدا و نادلات اعلے و منات نعلے کے نام پر اور نثار ہین اُنکے پاے اقدس و اعلے پر بس یہ سنتے ہی سکندر نے اسکو بالاے سر ہوا اچھال دیا کہ یہ چالیس ہاتھ بلند ہو گیا جب گرنے لگا تو دو ہاتھ مارے کہ اسکے چار ٹکڑے ہوئے صاحبقران اعظم اور سلیمان کوچک نے اس ہمہ کی تعریف کی اور کہا کہ یہ ولولے و شجاعت تمھارے ہی خاندان پر ختم ہین ع آفرین باد برین ہمت مردانۂ تو + اسوقت قاسم و علمشاہ کو تم نے یاد دلایا اور اُنکے کارنامے و زور و قوت کی تصویر آنکھون کے سامنے پھر گئی سکندر رستم خو نے جھک کر سلام کیا اور عرض کیا یہ سب آپ ہی بزرگون کی برکت ہی الغرض فوج کفار جب بے سردار کی ہو گئی تاب مقاومت نہ لا سکی ہر طرف چادرین ہلنے لگین اور آواز ین الامان الامان کی بلند ہوئین اہل اسلام نے جواب دیا کہ امان بشرط ایمان سب نے قبول کیا غازیان تہور شعار اور مجاہدان جرار نے ہاتھ روک لیے تلوارونکو خون لو چھو پو چھو کر میان مین کیا اور میدان قتال سے بہ فتح و فیروزی داخل شہر مرتفع حصار ہوئے اہل لشکر نے کمر ین کھولین سب آسودہ ہوئے ادھر لاشون کا جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ اس جنگ مین دو ہزار اہل اسلام درجۂ شہادت پر فایز ہوئے

اور ساڑھے تین ہزار کفار قتل ہوئے لاشین اہل اسلام کی اٹھوا کر دفن کرا دی گئین اور لاش ہاے کفار ایک غار مین ڈالکر توپ دی گئین زخمیون کو شفاخانہ کی طرف روانہ کیا وہان اُنکا علاج شروع ہوا شاہزادہ سکندر رستم خو ایوان شاہی مین تشریف لائے نگار تاجدار کو تخت پر بٹھایا ارکین دولت و رؤساے شہر نے حاضر ہو کر نذرین گذرانین ناچ رنگ ہونے لگا ہر طرف خوشی کے شادیانے بجنے لگے توپخانہ سے شاہی سلامی سر ہوئی غرضکہ از سر نو حکومت نگار تاجدار کی قائم ہوئی بحکم شاہزادہ عالیوقار نگار تاجدار نے بتخانون کے منہدم کرانے کا حکم دیا مساجد کی بنا ڈالی گئی ہر طرف دین اسلام کا ڈنکا بجنے لگا جہان جہان بتخانے تھے سب توڑ ڈالے گئے اکثر بت ایسے تھے کہ جنکے شکم سے مشون جواہر نکلا اور بہت کچھ مال غنیمت ہاتھ آیا جب کہ ان انتظامات سے فرصت ہوئی اور تمام شہر مین امن وامان قائم ہوئی ہر شخص مطمئن ہوا تو اس فتح کی خوشی مین جشن منعقد ہونے کا حکم شاہزادہ سکندر رستم خو نے دیا چنانچہ تین روز تک جلسہ عیش و نشاط قائم رہا بزم طرب آراستہ ہوئی ساقیان سیمین ساق و مطربان شہرہ آفاق جام و صراحی لے کر حاضر ہوے اور ساغرمی لالہ فام چلنے لگا اُدھر طائفہ خوش گلہ ماہر و حاضر ہوے ساز نادون نے ساز ملائے طبلہ پر تھاپ پڑنے لگی زوٹہ سارنگی کا بلند ہوا نازنین نے اٹھا اپنا درست کر کے پہلے گت نامی پھر یہ غزل شروع کی غزل

بڑھ گیا درد جگر فرقت کے سامان دیکھ کر
کیا کرے حالت قلب پریشان دیکھ کر
تجکو او ظالم ادا آیا رحم وقت ذبح بھی
غیر روتے ہین مرا حال پریشان دیکھ کر
آتے ہی فصل خزان سے رنگ لا باغ
خندہ یسین اڑ گئین ان جڑ اگلستان دیکھ کر
جسسے سودا سر مین ہر لف سیاہ یار کا
دم الجھتا ہے مرا تار یاے نالان دیکھ کر
دامن صحرا مین دیوانہ سمجھکر یار ہا
بھیج لاتی ہے کشش خار بیابان دیکھ کر
آگئی شمشیر قاتل مین بھی خوش آبی بہت
قتل گہ مین زخم ہاے دلکے ارمان دیکھ کر
سیر کی پا بوسی کو آتی ہین بہت سی حسین
بعد مردن بھی ہمارے دل کے ارمان دیکھ کر
آبلے دل کے مچل جاتے ہین کون کیطرح
دامن کہسار مین خار مغیلان دیکھ کر
مست ہو کر کچھ نہین رہتے حساب حشر سے
رند شرب ساقی کوثر کی دوکان دیکھ کر
فکر عقبے چاہیے ہر وقت سبکو اے ریاض
خوش ہونا چاہیے عقبے کا سامان دیکھ کر

اس مطربہ سے یہ غزل خوب بنا بنا کر گائی اہل بزم سب بہت خوش اور محظوظ ہوے اسکے بعد حکم ہوا کہ طائفہ بدلا جائے داروغہ ارباب نشاط نے دوسرا طائفہ بھیجا اس رقاصہ شیرین ادا نے محفل مین آکر اپنا رنگ جمایا نغمہ ہاے دلکش سے اہل محفل کے دلون کو لبھایا خوب خوب چیزین گائی از انجملہ اس غزل پر تو کل اہل بزم کو بسمل کر دیا غزل

فصل گل ہے لو سبیل کیفیت میخانہ آج
دولت ساقی سے مالا مال ہے پیمانہ آج
بادشاہ وقت ہے اپنا ولی دیوانہ آج
داغ سودا ہم کو دیتا ہے جنون نادرانہ آج
دولت دنیا سے مستغنی ہون مین دیوانہ آج
رنج بیگل دیتا ہے میرے واسطے ویرانہ آج
مجھ سے دریا نوش کو ساقی پلاتا ہے شراب
پیتا ہون مین بھی طرف شیشہ و پیمانہ آج

جلوۂ حسن پری دکھلا رہی ہے فصل گل
عقل کل کہیے اُسے جو کوئی ہے دیوانہ آج

وصل کی شب ہے کہاں ساقی نکاحت چاہیے
ہین نہین پیمانہ دون تم مجکو دو پیمانہ آج

دیکھون تو کیونکر نہین ہوتی پری شیشہ مین بند
بعد مدت ہوش مین آیا ہون مین دیوانہ آج

عرش پر ہے اندلون مین اہل دنیا کا دماغ
کونسا گھر ہے نہین ہے جسمین بالاخانہ آج

غرضکہ اُس پری پیکر نے اِس غزل کو اس نازوادا کے ساتھ گایا کہ تمام اہل محفل ساکت ہوکر رہ گئے سمان بندھ گیا ہر ایک وجد کے عالم مین بیٹھا ہوا جھوم رہا تھا یہ عالم تھا کہ کسی کے لب پر آہ تھی کسی کی آنکھ سے آنسو رواں تھے کوئی اف کر رہا تھا غرضکہ کل محفل کی یہ حالت تھی جب یہ مطربہ اہل محفل کے دل پامال کر چکی انعام کثیر پاکر رخصت ہوئی بکاول نے حاضر ہوکر عرض کیا حضور دسترخوان طیار ہے چنانچہ صحبت رقص و سرود کو برخاست کرکے سکندر رستم خو بزم سے مع رفقا و مصاحبین کے اُٹھے نعمت خانہ مین آکر خاصہ نوش جان فرمایا بعد تناول طعام باہر تشریف لاکر آتشبازی کی سیر کی الحاصل تین شبانہ روز یہ جشن عشرت آرا رہا بعد انقراض جشن نگار تاجدار کو تو یہین چھوڑا بت زرین تاج کو اپنے ہمراہ لیا اور کوچ کرکے جانب قبر جناب آدم علیہ السلام روانہ ہوئے

اب یہان سے دو کلمہ داستان خروج تلبیس جنی کے اور سامان بربادی قبر جناب آدمؑ کے حال مین بیان ہوتے ہین

ہان ساقی و مست یاد رہی ہے
دے باده که دور آخری ہے
لا بھر کا دے خوب سا آج

چھوڑا نہ ہے کسی کا تخت تاج
دے ہوش ربا وہ جام ساقی
دنیا مین ہو جس سے نام ساقی

ساقی اک اور جام ادھر تو
دیدیں ہے جلسہ نگارین
ساقی مرے جوش کی قسم ہے

دیکھو مرے ہوش کی قسم ہے
ساقی پیر مغان کا نعرہ
ساقی سمجھے اپنی جان کا صدقہ

وہ سر کہ جھکا ہے جس مین سودا
وہ جان کہ جسمین ہے تمنا
وہ دل جو ہے آرزو سے لبریز

وہ آتش شوق جو کہ ہے تیز
وہ رنج کہ جسکا دل ہے مسکین
وہ لب ہے ہمیشہ تپہ شیون

ان سب کی قسم ہے میرے ساقی
دے جام شراب بالی ساقی
کانٹا جو لگا ہے دل ہے بیتاب

دے گل سے اُتور سے مین بھے آب
لکھون وہ داستان رنگین
خوش ہون جسے پڑھکے اہل تمکین

ہر حرف سے دلبری ہو پیدا
ہر لفظ سے تازگی ہو پیدا
جسنے مضمون سے وہ لطافت

آنکھون کو ہو لطف سے نزہت
دامان نگاہ ناظرین کو
پھولون سے بھرون بطرز نیکو

ہے کلک اثر تو سامری فن
سخن سازے کہ معنی ساز گردد
سخن را این چنین آغاز کردہ

گوینده گفته و گفتار گردد
چنین بے نگار دمرا این داستان
طالبان نکتہ سنجی داستان و قدردان ابواب بیان لطف روشن افسانہ

کو لوح قرطاس پر یون منقوش فرماتے ہین اور شاہد زیبا سے مضامین کو عرصۂ فصاحت مین جلوہ گر کرکے اسطرح معرض بیان مین لاتے ہین کہ زمانہ صاحبقران ثالث مین اکثر

کفار نے سرکشی کی ہی اور بڑی بڑی تباہیان اہل اسلام پر پڑی ہین جیسا کہ جلد پنجم آفتاب شجاعت
و نیز گذشتہ اجزاء جلد پنجم مین بیان ہو چکا ہی اُسی زمانہ پر آشوب مین جبکہ ہر طرف شور و
شر برپا تھا تلبیس جنی نے بھی عناد مین بنی نوع انسان کے فتنہ پردازی کی ہی یعنے
کمر باندھی ہی چنچینون نے غارت پر گلستان کے + اجارہ بلبلون کے خون کا صیاد
کرتے ہین + یہ ملعون اسم با مسمے ثانی ابلیس ہی اور بادشاہ جزیرہ سربلند کا دستور
اس شہر کا یہ ہی کہ جسوقت بادشاہ یہان کا مرجاتا ہی تو لائق تاج و تخت وہ جن سمجھا جاتا
ہی جسنے اپنی مدت العمر مین سب سے زیادہ بنی نوع انسان کو آزار پہونچائے ہون اور
اولاد بادشاہ کی مستحق تاج و تخت نہین قرار پاتی جبکہ انقلاب سلطنت ہوتا ہی اور نیا
حکمران تخت حکومت پر متمکن کیا جاتا ہی اور جشن تاج پوشی منعقد ہوتا ہی اُسوقت
تمام ارکین دولت و مشیران سلطنت جمع ہوتے ہین اور ایک راہب کہ جسکو یہ قوم
اجنّہ اپنا رہبر و پیشوا تصور کرتے ہین اور اپنا ہادی و مرشد جانتے ہین وہ مقام بلند پر
کھڑے ہوکر حال عداوت بنی جان و بنی نوع انسان مع قصہ حضرت آدم علیہ السلام
و ابلیس علیہ اللعن کے بیان کرتا ہی اور گذشتہ حالات ابوالبشر کا اعادہ کرتا ہی کہ
اس صورت سے پتلا آدم کا بنایا گیا اور شیطان کو حکم سجدۂ تعظیمی کا ہوا اُسنے بسبب
کبر و نخوت سرتابی کی اور عوض گردن جھکانے کے سرکشی کی جسکی وجہ سے مردود بارگاہ
سبحانی ہوا اور عداوت بنی نوع انسان پر کمر ضلالت باندھی تو ایہا الاجنّہ تم کو لائق و لازم
یہ ہی کہ قدم باقدم رہو اُسی مرشد کامل کے کہ جسنے آدم کے آگے سر جھکانا ننگ و عار
موجب کسر شان جانا اور حکم خداوند عالم کا نہ مانا جو بات دولت کے ساتھ ہو وہ بات
ہرگز ماننے کے لائق نہین ہو سکتی اور کبھی مرتبہ انسان کا بنی جان سے بہتر نہین ہوگا
کہ خلقت اُنکی خاک سے ہی اور ہماری آفرینش آگ سے اور یہ امر مسلم الثبوت ہی
کہ مرتبہ آتش کا خاک سے زیادہ افضل و اعلےٰ ہی لہذا تم کو لازم ہی کہ اطاعت اس
بادشاہ کی اختیار کرو کہ یہ پشت پناہ تمھارا ہی اور دیرینہ دشمن اسلام ہی تم سب پر
فوق رکھتا ہی اور اسی بادشاہ سبھی کبھی سر پر تھی اپنی رعایا اور قوم کی واجب و لازم ہی اور عداوت
بنی نوع انسان کی ضروری امر ہی سلطنت پاکر مغرور نہونا بموجب مصرعہ گر بدولت بر سی
مست نگردی مردی + اور اپنے اصلی کام سے کبھی غفلت نہ کرنا جو تمھارے اوپر
فرض عین ہی یعنے جو شخص جسقدر بڑھکر انسان کی اغوا رسانی کریگا اُسیقدر ہمارا رج
و مراتب اُسکے پیش خداوندا بلیس زیادہ قرار پائیگا پس لیے کہ اگر عیش و راحت
عقبےٰ ہم سے چھوٹی ہی تو عشرت دنیا کو کیون ہاتھ سے جانے دین اور آگاہ ہو کہ
جو بادشاہ اپنے عہد حکومت مین قبر آدم اول کی بربادی کریگا اور اُن استخوان ہائے
کہنہ کو غذائے متبرک سمجھ کر کھائیگا وہ عیش ابدی پائیگا اور اُسی روز سے
انتظام سلطنت بدل جائیگا یعنے بادشاہی اُسی کی نسل مین قائم ہو جائیگی

چنانچہ جو لوگ زمانہ سابق مین بادشاہ ہوئے اُنکا قابو نہ چل سکا وہ اس دولت سے محروم رہے لیکن جب کہ تلبیس جنی تخت حکومت پر بیٹھا اور احکام راہب کے اسنے سُنے اُسوقت سے یہ کانٹا اُسکے دل مین کھٹکنے لگا ہر وقت یہی فکر رہتی تھی کہ کسی صورت سے قبر آدم کو برباد کرنا چاہیے کہ اس سے بہتر کوئی کام ثواب کا نہین ہی اور یہ ایسا امر عظیم ہی کہ جسکے صلے مین سلطنت ابدی حاصل ہوتی ہی کہ مثل ہمارے ہماری اولاد بھی سلطنت کرے گی اور نسلاً بعد نسل سلطنت ہمارے ہی خاندان مین مستقل رہے گی چنانچہ زمانہ صاحبقران اول مین بھی اسنے قصد برباد ی مرقد ابوالبشر کیا تھا مگر بسبب غلغلہ جاہ وجلال صاحبقران کے ہمت اسکی پست رہی حتے اکہ زمانہ صاحبقران ثانی مین بھی یہ مرتد جرأت کرکے رہ گیا کچھ قابو نہ چلا جب کہ یہ دور زمانہ پر آشوب نمودار ہوا اور خدا پرستون پر انواع واقسام کی تباہی پڑی صاحبقران ثالث آئینہ انداز جادو کے تعاقب مین نہ طاق کی جانب روانہ ہوئے تو میدان خالی پاکر اور وقت کو غنیمت جانکر اسنے ڈھائی لاکھ جنون کی جمعیت بہم پہونچائی اور اس فوج دیوان سے بعزم بربادی قبر جناب آدم علیہ السلام فوج کشی کرکے جانب کوہ سراندیپ روانہ ہوا جو لوگ کہ یہان مجاور مرقد متبرک تھے اور حفاظت اس مزار شریف کی کیا کرتے تھے وہ لوگ یہ خبر وحشت اثر سُنکے بہت سے تو اسکے خوف سے بھاگ گئے اور اکثر اسکے ہاتھ سے مارے گئے سیکڑون نے مذہب ابلیس پرستی اختیار کر لیا کہ جان ہی تو جہان ہی غرضکہ اس مقام پر حکومت تلبیس جنی کی قائم ہوگئی چندے تو یہ خاموش رہا جب خوب تسلط اسکا ہوگیا اور دیکھا اسنے کہ میدان خالی ہی مجاور وغیرہ سب بھاگ گئے ہین تو اسنے قبر کھدوانا شروع کی لیکن وہ لوگ جو کہ خوف سے تلبیس جنی کے پہلے ہی فرار ہوگئے تھے وہ پتہ صاحبقران واولاد صاحبقران کا پوچھتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ اس حال پر ملال کی خبر صاحبقران زمان کو پہونچائین تاکہ وہ کوئی تدارک اسکا کرین اور اس کا فوخ سرکے ہاتھ سے مرقد مطہر ابوالبشر کو بچائین قضاے کار اور اتفاقات روزگار کہ چند آدمی انمین سے راستہ بھولکر سرحد قاف کی طرف نکل آئے اور جنگلون مین تباہ وپریشان پھر رہے تھے انھون نے دیکھا کہ جانب قاف سے گرد اڑی اور ایک سردار پیش خیمہ اپنے ہمراہ لیے ہوئے ایک لاکھ سوار کی جمعیت سے پیدا ہوا چونکہ علمون کے پھریرون پر تعریف الٰہی ونعت رسالت پناہی مرقوم تھی اس لحاظ سے انھون نے پہچان لیا کہ یہ لشکر خدا پرستون کا ہی کیا عجب ہی کہ ان لوگون سے پتہ صاحبقران یا اولاد صاحبقران کا معلوم ہوجائے یہ سوچکر وہ لوگ قریب آئے سردار لشکر کو سلام کیا یہ سردار کون ہی مظہر پریزاد ہی جو پیش خیمہ سکندر رستم خو کا ہوئے قبر جناب آدم علیہ السلام کی طرف چلا جاتا ہی مظہر پریزاد نے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو اور کہان سے آتے ہو کہ تمھارے چہرون سے آثار پریشانی ظاہر ہوتے ہین ان لوگون نے کہا ہم اپنی پریشانی کا حال کیا آپ سے ظاہر کرین بقول شاعر ؎ پریشانی ہماری کا کل محبوب جانے ہے

پریشان کی پریشانی پریشان خوب جانتے ہی + مظہر نے کہا کہ تم مفصل حال بیان کرو تب ان لوگون نے جواب دیا کہ ہم لوگ مجاور و خادم ہین مزار پُر انوار حضرت آدم علیہ السلام کے اور تلاش مین سرگردان و پریشان ہین صاحبقران یا اولاد صاحبقران کی تاکہ چلکر اُنسے اُسکے جد اعلےٰ کے مزار کی تباہی و بربادی کا حال بیان کرین کہ دیکھیے آپ کے دادا صاحب کے مرقد منور کے ساتھ یہ بے ادبی بلکہ ظلم ہو رہا ہی کہ قبر مطہر کھودی جاتی ہی اور اُنکے استخوان اُنہ تک کھا جانے کا ارادہ جنیان نابکار رکھتے ہین اور اس امر عظیم کے ارتکاب کے لیے ابلیس جنی نے خروج کیا ہی یہ حال سُنکے مظہر پریزاد نے اُن لوگون کو تسلی دی اور کہا کہ تم گھبراؤ نہین ہم بھی ملازم صاحبقران زمان ہین آقا ہمارا شاہزادہ سکندر رستم خو سرکشان قاف کو مار کر پردۂ دنیا کی جانب چل چکا ہی اور ہم لوگ پیش خیمہ اُسکے کر قبر مطہر آدم علیہ السلام کی جانب جاتے ہین ہم لوگ بھی پریزاد ہین لیکن ہم نے بحکم اپنے آقا کے لباس آدم زادی اختیار کیا ہی تم اطمینان رکھو ہم ابھی چلکر نام و نشان ہی ابلیس ثانی کا صفحۂ ہستی سے مثل حرف غلط مٹائے دیتے ہین بس مظہر نے مجاورون کو تسلی دے کر اپنے ہمراہیون سے اشارہ کیا کہ باگین مرکبون کی اُٹھاؤ ایسا نہ ہو کہ مزار شریف برباد ہو جائے تو ہم اپنے آقا کو کیا منہ دکھائینگے یہ سنتے ہی سب ہمراہیون نے باگین اُٹھا دین اور جانب قبر آدم علیہ السلام روانہ ہوئے اب انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی

اور کچھ حال شاہزادہ سکندر رستم خو کا بیان ہوتا ہی نظم

بلا مین آنکھون سے اُنکی مدام لیتے ہین	ہم اپنی آنکھون سے ہاتھون کا کام لیتے ہین
ترے خرام کے پیرو ہین جتنے ہین فتنے	قدم سب اُن کے وقت خرام لیتے ہین
شب وصال کے روز فراق مین کیا کیا	مصیبتین مجھ سے مرے انتقام لیتے ہین
ترے قتیل بتاتے نہین مجھے قتال	جب اُنسے پوچھو اجل ہی کا نام لیتے ہین
فقط تمہی نہ داغی غلام ہو اُن کا	وہ مول لیسے ہزارون غلام لیتے ہین
ہمارے ہاتھ سے ذوق وقت مینوشی	ہزار نار سے وہ ایک جام لیتے ہین
سخن سازے کہ معنی ساز کردہ	سخن را این چنین آغاز کردہ

ولاوران رزمگاہ معانی و شجاعان عرصہ سخندانی پرچم کشایان لوائے نصرت انتمائے عساکر مضامین و رایت افرازندگان لشکر بیان ظفر قرین بہ صد فر و تمکین اشہب تیز گام زبان کو میدان تقریر مین اسطرح جولانگر فرماتے ہین اور تیغ زبان کے جوہر معرکہ تحریر مین یون دکھاتے ہین کہ جب شاہزادہ سکندر رستم خو شہر مرقع حصار رنگارنگ جلاد وغیرہ سے رخصت ہو کر قبر جناب آدم علیہ السلام کی طرف روانہ ہوئے چنانچہ یہ منزلین طے کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ جاتے جاتے ایک ریگستان ملا کہ جہان دور تک سایۂ شجر کا تو کیا ذکر برگ کاہ بھی نظر نہ آتا تھا تپش آفتاب سے ہر ذرۂ ریگ بیابان اخگر کا کام

کرتا تھا اسدرجہ حرارت بڑھی تھی کہ کرۂ خاک کرۂ نار ہوگیا تھا اگر اُس صحرا کی ویرانی بیان کی جاوے تو یقین ہو کہ ویرانی کو بھی وحشت ہو ہمہ تن وہ صحرا سے ہول خیز صعوبت کا گھر تھا بربادی کا مدنظر تھا کوسون کا چٹیل میدان انسان نہ حیوان دشت سنسان آفتاب وہان جاتے ہوئے تھرّاتا ہو مہتاب کا دل داغدار نظر آتا ہو ہر ستارہ صورت داغ پیر چرخ کہن کو وہان عشرت سے کب فراغ ہر ذرہ آفتاب محشر باد سموم کا قدم دھرنا مشکل ہر ذرہ اس زمین پر مسافر خیال کو جانا محال رستم وہان خوف سے پیر زال پناہ پانی مشکل وہان کا سنگ ہر ایک سنگدل کوسون کیا منزلون تک آب نایاب دل گرمی سے ہر ایک کا بیتاب دیوانگان ہادیۂ وحشت وہان آتے خوف کھاتے یہ حال تھا کہ ؎

آسیب جو اُسمین آئے ڈر جاے	دیوانہ ہو دیو بلکہ مر جاے	ہوش اُڑتے تھے دیکھ کر بیابان
کوسون نظر آتا تھا نہ انسان	اُڑتے تھے بگولے جو ہوا سے	بن بن کے بلا ڈرا رہے تھے
وحشت کا وہان تھا ایسا عالم	معلوم نہ ہو کہ ہین کہان ہم	تمام وحشت تمازت آفتاب سے

تپتا تھا آفتاب بھی مارے گرمی کے عازم برج حمل ہوا تھا ریگ بیابان جو اُڑ اُڑ کر پڑتی تھی تو انسان کا جلنے لگتا تھا نظم

اُس دشت مین بر سر تک ودو	یا ریگ روان تھی یا وہ رہرو	سایہ کو پتہ نہ تھا شجر کا
عنقا تھا نام جانور کا	مرغان ہوا تھے ہوش راہی	نقش کف پا تھی ریگ ماہی

ہمہ تن پسینہ مین غرق دھوپ مثل برق ہوا مین باد سموم کا اثر اندھی تھی باد صرصر سوکھا ڈنڈا ہر گچھ تھا بے بال و پر ہر جانور تھا غرضکہ شاہزادۂ والا تبار اُس دشت مین بہ ہر وی کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ دیکھا وسط صحرا مین ایک حجرہ بنا ہوا ہو اور دروازہ پر اُس حجرہ کے ایک پتھر نصب ہو سکندر قریب اُسکے آئے پتھر پر جو نگاہ کی تو دیکھا بخط عبرانی لکھا ہوا ہو کہ یہ مزار ہو شاہ مظفر یزدان پرست جنی کا کوئی شخص یہان تک پہونچے گا سوائے اولاد صاحبقران کے اور نہ کھولے گا اس حجرہ کو کوئی شخص سوائے اُسکے کا جو وارث زور صاحبقرانی ہو اگر فاتحہ خیر سے اس مردۂ صد سالہ کو یاد کرے گا تو اجر اُسکا خداوند تعالے سے عاقبت مین پائے گا اور صلہ دنیا ہی مین ہاتھ آئے گا یہ عبارت پڑھکر سکندر رستم خو نے اُس پتھر کو کولی مین لے کر نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر جو ہکہ مارا تو اُکھیڑ کر پھینک دیا جب کہ یہ آڑ برطرف ہوئی اور سنگ جو سدراہ تھا وہ رفع ہوا تب یہ دروازۂ حجرہ تک پہونچے حجرہ کو مقفل پایا بسم اللہ کہکر قفل پر ہاتھ ڈالدیا اور جھٹکا مارا کہ گنڈا اور زنجیر سب کو کھینچکر پھینک دیا اور حجرہ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوے دیکھا کہ ایک قبر بنی ہوئی ہو اور بالاے قبر ایک صندوق رکھا ہوا ہو اُسمین بھی قفل دیا ہوا ہو سلیمان نو چک نے کہا کہ صندوق کو ہٹا کر قبر پر فاتحہ پڑھنا چاہیے یہ سوچکر قصد کیا کہ صندوق کو ہٹا دین ہر چند زور کیا مگر صندوق اپنی جگہ سے سرک نہ سکا سلیمان کوچک پسینہ مین غرق ہوگئے دل مین شرمندہ ہوتے تھے کہ سکندر

اپنے دل مین سمجھے کیا آتا ہوگا کہ اتنا سا صندوق انسے سرکایا نہ گیا یہ رنگ دیکھکر صاحبقران اعظم بھی بڑھے اور شرکت سلیمان کو چک کی کرنا چاہی چنانچہ یہ دونون صاحب مل کر زور کر رہے تھے مگر صندوق اپنی جگہ سے جنبش تک نہ کھاتا تھا سرکنا تو بہت دشوار تھا سکندر نے دیکھا کہ دونون صاحب زور کر چکے مگر صندوق اپنے مقام سے نہ سرکا تو اب انھون نے زور کرنا شروع کیا ماشاء اللہ انکا زور و قوت اگر کوہ بھی ہوتا تو اپنی جگہ سے ہٹ جاتا مگر اس صندوق چوبی نے ذرا بھی جنبش نہ کھائی اب تو سکندر کو غصہ آگیا چاہا کہ قفل اسکا طپنچہ مکر پھینک دون مگر قفل بھی نہ ٹوٹ سکا اسوقت انھون نے گزرا اپنا سنبھالا اور قصد کیا کہ ایسی ایک ضرب لگاؤن کہ صندوق تو کیسا قبر کے تختے بھی سلامت نہ رہین سے قربت سے شاہزادہ گوہ وقار کے صندوق کیا ہی ٹوٹینگے تختے مزار کے اسوقت ایک آواز پیدا ہوئی کہ کیا خوب فاتحہ خوانی آپ کر رہے ہین اسقدر جہالت نہ چاہیے مرے پر سو دُرّے بیہودہ پر بارعت کرنے سے کیا حاصل ہر چند کہ جو تحائف اس صندوق مین ہین وہ تمھارے ہی واسطے ہین مگر اسطرح نہین ہین تم کو چاہیے کہ ایک شب یہان عبادت کرو اور ثواب پہنچا سکا اس صاحب قبر کے نام بخشو تاکہ صاحب قبر خود آکر اس راز سے آگاہ کرے اور طریقہ صندوق کھولنے کا تعلیم کردے اگر یہ صندوق اس حفاظت سے نہ رکھا جاتا تو یہ تحفہ محفوظ تم تک نہ پہونچ سکتا جو یہان تک پہلے پہونچ جاتا وہ اس تحفہ کو لے جاتا یہ آواز سُنکر ہر چند انھون نے اِدھر اُدھر مڑکے دیکھا مگر سوا اپنے ہمراہیون کے کسی کو نہ پایا سب حیران حیران اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے سکندر رستم خو نے حکم لشکر کے اترنے کا دیا اور ایک شب کے لیے اُسی صحرا مین قیام کیا خیمہ اور سراپردے برپا ہوگئے سردار اپنے اپنے ڈیرون مین داخل ہوئے بازار لشکر کے کھل گئے بنیے بقالون نے دوکانین لگائین لشکری کھانے پینے کے انتظام مین مصروف ہوئے جب شام ہوئی تو سکندر نے وضو کیا اور وظیفہ مذہب کو ادا کرکے حجرہ مین داخل ہوئے اور عبادت پروردگار مین مشغول ہوگئے تمام رات رکوع و سجود قیام و قعود مین گذاری حتےٰ کہ نماز صبح پڑھکر ثواب عبادت شب کا ان صاحب قبر کی روح کو بخشا اور سجدہ شکر مین جھکے جبین نیاز خاک پر رکھتے ہی ایک غنودگی طاری ہوئی غفلت سی آگئی عالم رویا مین دیکھا کہ ایک شخص عجیب الخلقت چہرہ اُسکا مثل طیر کے اور دست و پا مانند شتر کے اور دھڑ مطابق انسان کے نظر آیا آتے ہی اُسنے سلام کیا اور کہا کہ شاہ مظفر یزدان پرست جنی مین ہی ہون اپنے تئین ہدیہ بھیجا کہ جسکی وجہ سے میرے بہت سے گناہ محل ہوگئے اور تکلیفین و شدائد عالم برزخ کے برطرف ہوگئے مجکو اپنے علم درویشی سے دریافت ہوا تھا کہ جس زمانہ مین ابلیس پرستون کا دور دورہ ہوگا اور سامان بربادی تبر جناب آدم علیہ السلام کا ہوگا تو ایک شاہزادہ اولاد صاحبقران سے اسطرف کو آئے گا اور یہان سے ہوکر قوم جن کے مقابلہ کے لیے جائے گا اسوقت میرے دل مین خیال آیا کہ مبادا حیات

ناپایدار و فانی کرے اور جسکی قدر مدت عمر بسیری ہو جائے تو مین کس صورت سے اس کار نیک مین مدد دون یہ تصور کرکے مین نے اپنے عقل کے زور سے چلے کھینچکر اور ریاضت کرکے ایک تیغہ طیار کیا اور اسکو ایک صندوق چوبی مین بند کرکے بزور عملیات مقفل کیا کہ اگر کوئی قابض ہونا چاہے تو اسپر دسترس اسکا نہ ہو سکے تا وقتیکہ مجھ سے اجازت حاصل نہ کر لیجائے اسکو ایک زمانہ گذرا جبکہ زمانہ انتقال کا میرے قریب آیا اور آثار سے ثابت ہوا کہ اب تیرا جام عمر لبریز ہو چکا ہے چھلکا چاہتا ہے تو مین نے یہ فکر تجویز کیا کہ صحرا مین ایک حجرہ طیار کیا جائے اور مزار بھی اسی حجرہ کے اندر بنایا جائے وہی مدفن میرا ہوگا چنانچہ اسی بنا پر ایک وصیت نامہ اپنے اعزا کے نام لکھ کر دیا کہ جب اس دار ناپایدار سے مجکو سفر آخرت درپیش ہو اور روح میری اس کالبد آتشی سے پرواز کر جائے تو مجکو اس صورت سے دفن کرنا اور یہ صندوق بالائے تعویذ رکھ کر دروازہ پر حجرہ کے پتھر نصب کر دینا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا الحمد للہ کہ آج وہ محنت میری کام آئی کہ آپ تشریف لائے سو للہ الحمد ٹھکانے لگی محنت میری وصول ہوئی آج کی منزل مین مسافت میری + بسم اللہ اب اس صندوق کو کھولیے وہ کھل جائے گا اور تیغہ آپ کے ہاتھ آئے گا اس تیغہ کو نزدیک کمر فرمائیے اور جلد قبر حضرت آدم کی طرف روانہ ہو جیسے ایسا نہ ہو کہ وہ قبر مطہر برباد ہو جائے اور نام آپ کے جرائے کا پردہ ہستی سے مٹ جائے سکندر نے پوچھا کہ کچھ صفت اس تیغہ کی بیان کیجیے کونسی صفت اس تیغہ مین ایسی ہے جو میری شمشیر آبدار مین نہین ہے شاہ مظفر نے جواب دیا کہ یہ گروہ جنون کا نہایت سخت ہے خاصیت انکی یہ ہے کہ جو قتل ہوگا وہ ایک کے بدلے دو ہو کر سامنے آئے گا اور پھر مقابلہ کرے گا حتے کہ لشکر انکا بڑھتا جائے گا اور فوج آپ کی مٹتی جائے گی تا وقتیکہ سالار لشکر جنیان کہ جسکا نام طرطوس جنی ہے جب تک وہ نہ مارا جائے گا یہ خاصیت برطرف نہ ہوگی اسلیے کہ وہ ساحر ہے مگر اسی سحر کا عامل ہے اور موت اسکی سوائے اس تیغہ کے دوسری تلوار سے ممکن نہین علاوہ اس صفت کے اور بھی خاصیتین اس تیغہ مین موجود ہین یعنے یہ کہ جسپر یہ تیغہ پڑے گا وہ زندہ پھر نہ ہو سکیگا اگر آپ کی تلوار قتل اجنہ کے لیے کافی ہوتی اور آپ کی شمشیر صاعقہ بار انکی خرمن ہستی کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی تو مین یہ زحمت کاہے کو اٹھاتا اور اس تیغ کیون طیار کرتا ایک بات اور آپ کو بتلاتا ہون کہ جسوقت آپ صندوق کھولیے تو ایک جن صندوق سے نکلے گا وہ تیغہ آپ کے پیشکش کرے گا اور رہبری کیواسطے بھی تیار و مستعد ہوگا آپ کو ایسے راستہ سے لے جائے گا کہ آپ ایک روز مین منزل مقصود پر پہونچ جائیگے گا اگر یہ سب سامان مہیا نہ ہوئے تو جب تک آپ پہونچتے وہ قبر شریف برباد ہو جاتی یہ کہتے ہی شاہ صاحب تو نظرون سے غائب ہو گئے اور سکندر رستم خو کی بھی آنکھ کھل گئی دیکھا تو صبح صادق کا وقت ہے

عابد شب زندہ دار ماہ نے تسبیح ہزار دانہ کواکب کو سجادۂ فلک سے اُٹھا لیا ہی اور زاہد صائم النہار مہر عبادت خانہ مشرق سے برآمد ہوا چاہتا ہی لشکر مین تیاری چلنے کی ہو رہی ہی سوار یان سرداروں کی طیار ہوتی ہین خیمہ اور سرا پردہ اُکھڑ اُکھڑ کر اونٹون اور شتروں پر بار ہو رہے ہین ہر شخص اپنے اسلحہ سے خبردار و ہوشیار ہو رہا ہی سامان سفر کے انتظام مین ہر ایک افسر مشغول ہی اپنے ماتحتون پر تاکید کر رہا ہی کہ کوچ کی طیاری کرو اپنے کیل کانٹے سے ہشیار رہو صبح کی وردی بج رہی ہی سکندر نے جلدی سے اُٹھ کر قفل پر ہاتھ ڈالا اب قفل از خود کھل گیا اور پٹڑا صندوق کا بھی از خود پلٹ گیا اور ایک شخص مہیب حاضر حاضر کہتا ہوا صندوق سے باہر آیا اور تیغہ شہزادہ کے روبرو پیشکش کیا سکندر نے تیغہ کو لے کر زیب کمر کیا اور جن کو رہبری کے لیے ہمراہ لیا اور جانب قبر آدم علیہ السلام روانہ ہوئے انکے عقب مین اہل فوج بھی افتان و خیزان گھوڑون کو دوڑاتے ہوئے چلے پلٹ کر انھون نے صاحبقران اعظم و سلیمان کوچک سے عرض کیا کہ حضور اس محنت شاقہ کو نہ گوارا فرمائین بلکہ لشکر کو انتظام کے ساتھ لے کر تشریف لائین یہ خادم آپ کا اُس لشکر ابلیس کے واسطے کافی ہی سلیمان اعظم نے تو سکندر کے اس کہنے پر کچھ خیال نہین کیا اور ہمراہ ہو لیے اور فرمایا کہ مین تم کو اس مہم پر تنہا چھوڑنا کبھی گوارا نہ کرونگا لیکن سلیمان کوچک بخیال لشکر کی تباہی کے ٹھہر گئے اور بہت جلد لشکر کو اپنے ہمراہ لے کر یہ بھی نشان قدم دیکھتے ہوئے روانہ ہوئے چونکہ سکندر کو بھی خیال اس امر کا ملحوظ خاطر تھا کہ راستہ نیا ہی اور دادا صاحب کے ہمراہ کوئی راہبر بھی نہین ہی اس بنا پر مثل سنگ نشان کے ایک ایک تیر گاڑتے چلے جاتے تھے کہ اس پتہ سے چلے آئینگے بموجب ؎ چو پای پری ہی اسی جادہ رہ چلا + تا ملک سلیمان مری زنجیر پڑی ہی + راستہ مین سکندر رستم خو نے اپنے دل مین خیال کیا کہ جسوقت مین نے گرز مارنے کا قصد کیا تھا تو ایک آواز پیدا ہوئی تھی معلوم نہین وہ کون شخص تھا یہ خیال اپنا انھون نے راہبر جنی سے ظاہر کیا اُسنے عرض کیا کہ وہ مین ہی تھا ہر چند مجھے بولنے کا حکم نہ تھا مگر مجبور ہوا کہ جان ہی جاتی تھی فرمایا کہ تو نے اپنا صندوق مین بند ہونا کیون گوارا کیا اور کتنی مدت سے تو اس صندوق مین مقید تھا اُسنے جواب دیا کہ یہ بات ایک راز کی ہی جسکو مین اسوقت نہین بیان کر سکتا ہون ابھی مصلحت وقت نہین کہ راز پنہان آشکار کیا جائے انشاء اللہ تعالے بعد فتح جنیان حضور سے عرض کرونگا کہ مین بھی آپ سے ایک غرض رکھتا ہون اب انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اور پہلے کچھ حال مظہر پریزاد کا بیان ہوتا ہی ؎

ازین قصہ یکدم فراموش کن	زجائے دگر داستان گوش کن

تتمۂ احوال مظہر پریزاد جو کہ پیش خیمہ لیے ہوئے سمت قبر جناب

آدم علیہ السلام بجناح استعجال چلا آتا ہے مع دیگر حالات متعلقہ

بھاؤن مین کسطرح یہ ستمگر کہان نہین
وہ سرزمین ہے کون جہان آسمان نہین

دل مین نہین کہ آنکھو نہین جلوہ کنان نہین
ڈھونڈھو تو کس مکان نہین وہ لامکان نہین

مجھسا بھی کوئی بلبل بے خانمان نہین
باغ جہان مین جسکا کہین آشیان نہین

ایسا نہ ہو کہ درد تمہارے ہی دل مین ہو
اچھا یہ پار گیسوے عنبر فشان نہین

عاشق کے رنگ زرد پہ ہنستا نہین ہے کون
گلزار عاشقی سے کہین زعفران نہین

کرتا دہان یار کے رنگینیون کا وصف
مجبور ہے کہ غنچہ کے منھ مین زبان نہین

کیا اختیار ایسے تلون مزاج کا
جو مہربان کبھی ہو کبھی مہربان نہین

اُس غیرت مسیح کی بھی کے واسطے
طیار ہے فلک پہ سرک کہکشان نہین

جھوٹی ہماے غم کی مین دعوت کرونگا کیا
قابل سگ حبیب کے یہ استخوان نہین

وہ دل اسیر دام بلا رہتا ہے مدام
جو کوچہ گرد گیسوے عنبر فشان نہین

بوسون دے کے نقد ہوش تک آئے جو سیر پاس
ایسا تو رلعت یار کا سودا گران نہین

نظرون مین غیر کی جو سبک ہون تو کیا عجب
صد شکر طبع یار پہ تو مین گران نہین

جلوے کو تیرے کس لیے ہے مجھسے دشمنی
اے ماہرو یہ ہے دل عاشق کتان نہین

کیفیت آ کے میکدے مین دیکھ جاے وہ
جو قائل کرامت پیر مغان نہین

محو نظارہ دل تو وہ بت ہے حجاب مین
حیران ہے آئنہ رخ جانان عیان نہین

دل سے بھلا دیا ہے گلون ہی نے کیا مجھے
اب برق کو بھی یاد مرا آشیان نہین

وہ دل ہین اور مرتے ہین جو کوری پہ یار کی
اپنا ہمارا فرقہ استخوان نہین

کس لالہ رو کے دل مین مرا طرہ نہین خلق
وہ کونسا چمن ہے جہان آشیان نہین

بنیا بشنوا ز ہمدم راستان
کہ باز آمدم بر سر داستان

واقفلنے کہ در سخن فرد اند
شرح این داستان چنین کردند

حدیقہ بندان گلشن معانی و گلچینان بہارستان نکتہ دانی عندلیبان شاخسار غرائب حکایات و مرغولہ سنجان چمنستان عجائب روایات ریاض اثمار رین نہال خوش کلامی اسطرح بٹھاتے ہین اور عنادل وار گلزار تحریر ہین صریر کلک سے یون زمزمہ سنجی فرماتے ہین کہ قبل اسکے بیان ہو چکا ہے کہ مظہر پریزاد نے اُن لوگون کو جو کہ خبر بربادی قبر آدم علیہ السلام لیے ہوئے بتلاش صاحبقران وقت یا اولاد صاحبقران چلے آتے تھے ان کو تسلی و تشفی دے کر اپنے تمام ہمراہیون سمیت باگین مرکبون کی اُٹھا دی تھین اور بہت جلد چلے آتے تھے کہ ایسا نہ ہو قبر شریف دست جنیان پر تلبیس سے برباد ہو جائے تو ہم آقا کو اپنے کیا جواب دینگے کہ تم نے خبر سنی اور لوگ فریادی تمھارے پاس آئے اور تم نے کچھ تدارک اُسکا نہ کیا اس خیال سے بہ عجلت تمام مظہر پریزاد چلا آتا ہے ضمنا

جسوقت یہ قریب کوہ سراندیپ پہونچا تو اسنے دیکھا کہ ایک مقام پر یورش جنیون کا ہورہا ہی وہ لوگ جو اسکے ساتھ تھے اُنھون نے بیان کیا کہ یہ جگہ خاص قبر آدم کی ہی جب نہین ہی کہ یہ کفار بارادہ بے ادبی آئے ہون بس یہ سنتے ہی یا تو مظہر پریزاد نے باگ روک لی تھی کہ قاعدہ کے موافق بعد نامہ و پیام کے آغاز جنگ کیا جائے لیکن جب یہ سنا تو تامل کرنا مناسب نہ جانا کہ عرصہ کرنے مین مطلب فوت ہوجائے گا ایسا نہ ہو کہ بربادی قبر مطہر ہوجائے بس یہ خیال کرکے اسنے یہین سے نعرہ کیا کہ باش اے جنیان کفارہ پیروان ابلیس مکار خبردار و ہوشیار ہوجاؤ کہ مین آپہونچا منم مظہر پریزاد غلام شاہزادہ عالی مقدار سکندر رستم خو یہ کہکر اسنے یہین سے تلوار کھینچ لی اور گھوڑے کو سرپٹ ڈالدیا بس صدائے نعرہ گوش زد ہوتے ہی وہ تمام جن جو کہ قریب قبر مطہر جناب آدم آچکے تھے اور بے ادبی کیا چاہتے تھے پلٹ پڑے اور طرطوس جنی نے آواز دی کہ اگر آیا ہی تو کیا کرلے گا اب تیرا خاتمہ ہی کرکے ہی مینان تمام اس قبر کو کھودینگے اور فوج کو للکارا کہ لینا اسکو یہ جانے نہ پائے بس یہ سننا تھا کہ اُسطرف سے بھی جن آپڑے اور ادھر مظہر پریزاد بھی فوج دیوان کو لے کر آپہونچا کہ ادھر بھی جن تھے اب برابر سے مقابلہ ہونے لگا اور لگی تلوار چلنے اور لاش پر لاش گرنے بازار مرگ چارون طرف گرم ہوا خون کے دریا بہنے لگے سر مثل حبابون کے تیرتے تھے تن بے سر خاک پر پڑے ہوئے تڑپ رہے تھے کسی کا شانہ نشانہ تھا سر ٹھوکرین کھاتا پھرتا تھا کہین پر کوئی شکم چاک پڑا تھا کوئی سسک رہا تھا کوئی تڑپ رہا تھا کوئی نیم کبسمل تھا کوئی بالکل زخمون سے چور ایڑیان رگڑ رہا تھا کسی کی لاش سم اسپان سے پائمال ہوگئی تھی استخوان ریزہ ریزہ تھے ہر طرف جو بے خون روان تھی لاشین اُس دریاے خون مین مثل مگرو سونس کے تیرتی تھین نشان سرنگون پڑے تھے تلوارون و نیزون و سپرون کے انبار تھے جو لوگ مارے گئے تھے اُنکے یہ اسلحہ خاک و خون مین پڑے تھے مرکب ہاے کوتل لاشون کو چلتے پھرتے تھے ہر طرف ایک تلاطم برپا تھا مگتی حیات کو تباہی زور تی زندگانی گرداب موت مین پھنس گئی تھی ہر سمت آب تیغ کی طغیانی تھی عجب آفت برپا تھی میدان رزم صحراے رستخیز کا تماشا دکھا رہا تھا علم جو خاک پر پڑے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مردے کفنائے ہوئے پڑے ہین لاشون کا ہر جا انبار تھا ابر سیاہ ڈھالون کا بن برق شمشیر و نیزہ اُسمین چمک رہی تھی صداے جنیان پر صداے رعد کا گمان ہوتا تھا سر مثل اولون کے خون پر سے کٹ کٹ کر گر رہے تھے مینھ خون و سرون کا برس رہا تھا ڈھالین جو سوارون و پیدلون کی زمین پر گری تھین یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُس دریاے خون مین سنگ پشت پڑے ہوئے ہین تمام گیاہ صحرا لال ہی سبزہ نوخیز سم ہاے مرکب سے پائمال ہی بازار مرگ گرم ہی ملک الموت کی خود جان آفت مین پڑی ہوئی ہی کہ

ایک کی روح قبض کی دوسرے پر گرے کاسۂ سر مثل کاسۂ گدائی کے ٹھوکرین کھا رہے تھے قابض ارواح نے اُس صحرائے رستخیز مین اپنا خیمہ برپا کیا ملک الموت نے اپنا عمل بٹھایا تھا سوائے کوچہ زخم وگوشہ کمان کے کوئی گوشہ مفر کا نظر نہ آتا تھا جہان زاغ کمان چلّا کر چلا اُسکے پر کاٹ دیے گئے غرضکہ ایک ہنگامۂ محشر برپا تھا مظہر پریزاد کی یہ کیفیت تھی کہ برابر جنگ دلیرانہ کر رہا تھا جسکے ہاتھ مارا دو ٹکڑے ہوئے لیکن وہ دونون ٹکڑے تڑپے اور تڑپ کر ہر ٹکڑہ ایک جن بنکر پھر آمادۂ پیکار ہوا اب یہی صورت ہو کہ جو سپاہی لشکر پریزاد کے مارے جاتے ہین وہ تو ناہی بلکل عدم ہو جاتے ہین اور تعداد اُنکی گھٹتی جاتی ہو اور جو حریف لشکر جنی کے قتل ہوتے ہین وہ ایک سے دو ہو کر مقابلہ کرتے ہین اور تعداد اُنکی دوچند ہوتی جاتی ہو یہ حال دیکھکر فوج کا دل ٹوٹ گیا اور مظہر پریزاد بھی نہایت پریشان ہوا کہ اسکا کیا علاج ہو کہ میری فوج کے تو لوگ کام آ رہے ہین فوج مخالف کے لوگ جو قتل ہوتے ہین وہ پھر ایک سے دو ہو کر مقابلہ کرنے لگتے ہین اسکا مین کیا بندوبست کر سکتا ہون مگر باایںہمہ خرابی یہ برابر جنگ مین مصروف ہو حالت اسکی یہ ہو کہ لڑتے لڑتے زخمون سے چور ہو گیا ہو خون تمام زخمون سے جاری ہو لیکن اپنی فوج کو لڑا رہا ہو اور خود بھی لڑتا جاتا ہو اور فوج کا دل بڑھاتا جاتا ہو کہتا ہو کہ اے بہادرو ایک ایک کو مرنا ضرور ہو لہذا آج کے روز سے بڑھکر کوئی دن موت کا نہ ہوگا اگر بھاگ کر جان بچا لی تو ابدالآباد تک کے واسطے یہ داغ بدنامی لوح پیشانی پر رہ جائیگا اور اپنے آقا کو صورت نہ دکھانے کے قابل نہ رہینگے لہذا تم کو چاہیے کہ آج جانین لڑا دو جب تک دم مین دم باقی ہو میدان سے رخ نہ پھیرو اگر خداوند عالم کو ہماری حیات باقی رکھنی ہو تو وہ ضرور ہماری مدد کریگا اور اس بلا کو ہماری رد کریگا اور اگر قسمت ہی چکی ہو تو یون بھی مرینگے اور بھاگ کر بھی مرجائینگے افسر اعلےٰ کی اس تقریر سے فوج کا یہ حال تھا کہ سر بکف چلی آتی تھی ہر سپاہی موت کو حیات ابدی سمجھے ہوئے جان لڑا رہا تھا اور مزار مظہر کے بچانے کی کوشش مین دل و جان سے مستعد تھا مگر اب سوائے مرجانے کے کوئی چارہ نہ تھا کیونکہ لشکر قتل ہوتے ہوتے آدھا رہ گیا ہو اور مظہر پریزاد زخمون مین اسقدر چور ہو کہ گھوڑے پر سے گرا چاہتا ہو سارا لشکر بیدلی کی حالت مین گرفتار ہو نہ روے رفتن نہ پاے ماندن کل فوج گھبرائی ہوئی ہو آخرالامر سب نے دست مناجات بلند کیے اور درگاہ قاضی الحاجات مین استغاثہ کرنے لگے اور بلبلا کر دعا کرتے تھے کہ اے کس بیکسان و اے دادرس غریبان اسوقت ہمکو بیکس مین سوائے تیرے کون ہمارا فریادرس ہو اسوقت بدبین تو ہو ہمارا مدد کرنے والا ہو یارب بچالے اس بلا سے نجات دے تیری صفت ہم کیا کر سکتے ہین تو نے آفتاب عالمتاب کو شہنشاہ روز کیا ماہ تابان کو تو نے نور دیا

ستاروں سے آسمان کو زینت دی اسنے خلیل پر آتش سوزان گلزار کر دی نظم

نصب بافندہ عروسان بہاری | قیام آموز سرو جوئباری | بلندی بخش ہر ہمت بلندی
پستی افگن ہر خود پسندی | گنہ آمرزر ندان قادر خوار | بطاعت گیر پیران ریاکار
انیس خلوت شب زندہ داران | رفیق روز درمحنت گذاران | ہم لوگ نرمہ اعدا ہین گرفتار
ہین سب بے یار و غمگسار ہین سوا تیرے کون ہمارا مددگار ہی اور اس بیکسی مین یار ہی نظم
ترے لطف و کرم سے کچھ نہین دور | کہ غالب ہون ہم اس قصے پہ مجبور | نہین ہی کوئی تیرا مثل و مانند
بری ہی شرک سے تو ای خداوند | تری حکمت ہی ہر شی سے ہویدا | شب تاریک سے ہی صبح پیدا
زمین و آسمان حیرت فزا ہین | یہ دونون تیری قدرت سے بپا ہین | بچالے اس بلا سے ہم کو یا رب
کہ تو غالب ہی اور مجبور ہین سب | اس دعا مانگنے سے نسیم قبول چمستان دہر ہین وزان اور صبح

استجابت کو پیدا کرنے سے خندہ زنان ہوئی تیرو دعا ہدف مراد پر پہونچا اور سامنے سے تفنگ گرد کا نظر آیا تھوڑی دیر مین دیکھا کہ دو بگولے نیزہ مارتے ہوئے قریب آکر شق ہوئے اور نعرہ ہوا کہ منم سکندر رستم خوباشید اے گروہ کفار و مطیعان ابلیس مکار آگاہ ہوجاؤ کہ مین آپہونچا کے گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر رود یہ کہتے ہی تیغہ آبدار کھینچا اور لشکر جنیان پر جا پڑے ساتھ ہی صاحبقران اعظم کا بھی نعرہ ہوا اور انھون نے بھی شمشیر شرر بار کھینچ لی فوج پر جنیان نابکار کے گرے قتل کرنا شروع کیا رہبر جنی کو ٹھہر جانے کا حکم مل گیا تھا اسوجہ سے یہ ایک مقام پر ٹھہر کر تماشا جنگ کا دیکھ رہا تھا اس کمک آجانے سے مظہر پریزادے کے تن بے جان مین جان آگئی آواز دی کہ ای شہریار عالیوقار اسطرف تشریف لائیے قبر مطہر اس جانب ہی جہان یہ غلام آپ کا لڑ رہا ہی بس یہ سننا تھا کہ سکندر نے باگ مرکب کی پھیری اور اس جانب متوجہ ہوئے اور قتل کرتے ہوئے چلے اب یہ حالت ہی کہ جو انکے ہاتھ سے مارا جاتا ہی پھڑک کر یون ہی سرد ہوجاتا ہی بلکہ اس تلوار کا کشتہ پھڑکنے بھی نہین پاتا کہ ملک الموت روح نجس اسکے جسم سے کھینچ لیتے ہین اور جسم تھرتھرا کر رہ جاتا ہی شہزادہ عالم کشتون کے پشتے اور لاشون کی سڑک بناتے ہوئے چلے جاتے ہین ؎ بہر جا کہ شمشیر او کارکرد + یکے را دو کرد و دو را چار کرد + لیکن دیکھا تو مظہر پریزادے کی حالت اچھی نہین ہی زخمون مین چور ہی تمام جسم فگار ہورہا ہی بس سکندر رستم خو لڑتے ہوئے قریب مظہر پریزادے کے پہونچے اور اسکو اپنی پس پشت لے لیا تاکہ یہ دم لے اور آپ شمشیر زنی کرتے ہوئے طرطوس جنی کی طرف چلے کہ شاہ مظفر کی زبانی انکو معلوم ہوچکا تھا کہ جسوقت تک یہ نابکار قتل نہ ہوگا اسوقت تک یہ فتنہ فرو نہ ہوگا ادھر طرطوس جنی نے دیکھا کہ یہ نوجوان نہایت زبردست معلوم ہوتا ہی چونکہ طرطوس جنی بھی پہلوان قوی ہیکل ہی بس اسنے باگ مرکب کی لی اور گھوڑے کو اڑا کر سامنے آیا اور کہا کہ تو بڑا سرکش معلوم ہوتا ہی شاید اجل تیری خداوند ابلیس نے میرے ہی

ہاتھ سے مقرر کی ہو کہ تو زندہ مجھ تک پہونچا اور کسی کے ہاتھ سے مارا نہ گیا لے اسکو کہ یہ ضرب طمانچہ اجل ہو بس یہ کہکر اسنے تیغہ خون چکان جو اسکے ہاتھ مین کھنچا ہوا تھا اسکا وار سکندر پر کیا سکندر نے وار اسکا پشت شمشیر پر روک کے آواز دی کہ ؎ تو ضربے زدی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + یہ کہکے جو ایک ہاتھ تیغہ آبدار کا سر طرطوس پر لگایا تو اسنے بھی جلدی سے سپر کو اٹھا کر اپنے چہرہ کی پناہ کیا لیکن تلوار جو پڑتی ہو سپر کو مثل قرص پنیر دو کرتی ہوئی بیمانہ خود سے مانند شراب تند کے گذرتی ہوئی کاسہ سر پر بیٹھی اور سر کو دو کرکے صرامی گردن سے مانند قطرۂ آب کے گذر کر صندوق سینہ و شکم کو توڑتی ہوئی اور مرکب کو دو کرتی ہوئی زمین پر بیٹھی کہ طرطوس جنی کے چار ٹکڑے ہوگئے بس اسکا مرنا تھا کہ ایک شعلہ بجاے خون اُسکے جسم سے نکلا اور بکلکر دامن اُسنے دراز کیا اور جسقدر کہ تابعین اسکے تھے جنکو بزور سحر اسنے طلسم بند کر رکھا تھا کہ قضا اُنکی کسی کے ہاتھ سے نہ تھی اور ایک ایک کے دو دو ہوکر پھر جنگ کرتے تھے اس چادر شعلہ نے اُنکو مثل کفن کے لپیٹا اور جلا کر خاک کر دیا قریب پچاس ہزار جنون کے جلکر خاک ہوگئے بس یہ معرکہ دیکھ کر تلبیس جنی مع دو لاکھ اپنے ہمراہیون کے فورا آپڑا اور آواز دی کہ مار لو اس سرکش کو غضب کیا اس لڑکے نے کہ اُس شخص کو مارا جو اکیلا لاکھون کے لیے کافی تھا بس یہ صدا سنتے ہی دو لاکھ جنی حربے پکڑ پکڑکے اور نعرہ یا غابا و ندا بلیس کرتے ہوئے سکندر پر آپڑے لگی تلوار چلنے ایک شور دار و گیر بلند ہوا اور غوغاے محشر ہر چہار طرف نمودار ہوا ایسی جمکر تلوار چل رہی تھی کہ ہر سمت لوہا برس رہا تھا زمی پانی کیا پناہ پانے کو ترس رہا تھا صاعقہ شمشیر او بہاران تیر تھا برپا ایک ہنگامہ دار و گیر تھا سر اولے کی طرح گرتے تھے دریاے خون بدن کے کھیت مین موج مارتے تھے کشتے بے گور و کفن تھے کہین سر اور کہین بدن تھے دھاوے کا فل شپا شپ کا تلوارون کے شور سن سن کا لطف تھا تیرون کی بوچھار زخمون کے ہار تیر کے گھاؤ سورا خدار سہرے جوانون کے چہرے مرد و نامرد پر دو طرفہ کا لطف تھا اشعار

ز چشم زرہ خون روان ہر کنار	ز خود کردہ قطع نظر روزگار	کمانہا ز بس کشمکش در تعب
خدنگ جگر دار پر خندہ لب	ز خون بردہ تیغ ہلالی گرو	ز رنگین کمانہا فلک نو بنو
پراگندہ شد اہل جمع و عناد	ز بامون چو خارہ خس از تند باد	دلیران دین خنجر افراختند
بدر نبال کین پردران تاختند	پلنگ دلاور ز خون سیر نیست	بہ نخچیر کس بانع شیر نیست
چہ گویم چہ آمد دران انجمن	ز تیغ دلیران لشکر شکن	ز فوج ستمگر برآمد خروش
ز دل ماند با کینہ جویان نہ ہوش	خلاصہ کلام یہ کہ لشکر دیوان کہ اسلام داد شجاعت و مردانگی	

دے رہا ہو لشکر تلبیس جنی سے مقابلہ ہو رہا ہو شاہزادہ سکندر رستم خو اور صاحبقران اعظم جنگ رستمانہ کر رہے ہین اُس دریاے آہن مین شناوری کیے

لیتے ہین مظہر پریزاد کو مع لشکر جنی انھون نے واپس کر دیا تھا یہ علیحدہ کھڑا ہوا تماشا
جنگ و پیکار کا دیکھ رہا تھا جب اسنے یہ دیکھا کہ جنگ مین دیر ہوئی اور ہمارا آقا
لاکھون مین کھڑا ہوا ہی مگر اسیطرح حملہ شیرانہ و جنگ رستمانہ کر رہا ہی قبضہ تلوار کا گہ
میٹھا ہی خون کہنیون سے ٹپک رہا ہی بس اسنے قصد کیا تھا کہ چلکر مدد کرنا چاہیے کہ
بکا یک از پردہ بیابان گردے برخاست مگر گردی تیرہ تیرہ و خیرہ خیرہ سر گردہ آسمان
رسیدہ و پاے غبار روزمین پیچیدہ لو یا زیر آسمان ایک آسمان خاکی نمودار تھا
آتے آتے ہوا نے مارا گرد کو گردے مارا ہوا کو دامن گرد شگافتہ ہوا مظہر پریزاد
نے خیال کیا کہ اگر کوئی دوست آتا ہی تو فہوا المراد اور اگر دشمن ہو تو اسکو یہین سے
روکنا چاہیے کہ اتنے مین نقاب غبار چہرۂ ارض و سما سے اٹھی اور دل گردے
کے سو علم نشانہ ایک لاکھ سواران جرار نمایان ہوا ہاتھیون پر علمہاے نقرئی و
طلائی جلوہ فرما تھے جنکے پھریرون پر محمد الٰہی و ملت رسالت پناہی مرقوم تھی
تک پھریرون کے سرمچ تھے جوڑیان ہر کارون کی جھپٹ کر براے خبر روانہ ہوئین
اور آن واحد مین خبر لاکر عرض کی کہ شاہزادہ سلیمان کوچک تشریف لاتے ہین
مظہر پریزاد براے استقبال آگے بڑھا تھا کہ سلیمان کوچک نے آتے ہی
خیر و عافیت پوچھی دیکھا کہ مظہر زخمون مین چور ہی گل ہاے زخم تمام جسم پر کھلے ہین
حلقون کی بدھیان بنے ہوئے ہی قطرات خون مثل قطرات شبنم ٹپک رہے ہین
فرمایا کہ گیا جنگ ختم ہو گئی مظہر نے دست بستہ عرض کیا کہ الامر فوق الادب مجھے یہی
حکم ہوا کہ اب تو لڑنے کے لائق نہین ہی پلٹ جا مزاج سے شاہزادہ کے آپ بھی
خوب واقف ہین مین خلاف حکم کیونکر کر سکتا تھا اسوجہ سے مین پلٹ آیا مگر میرا
آقا لاکھون کے نرغے مین کھڑا ہوا ہی تنہا تیغ زنی کر رہا ہی آپ خوب وقت پر تشریف
لائے بس یہ سننا تھا کہ انھون نے بھی گھوڑے کی باگ لی اور اپنے لشکر سے
بھی اشارہ کیا کہ آقا تمھارا وہ ڈوبا ہی جلد چلکر شریک ہو بس یہ سب کے سب
تلوارین پکڑ پکڑ کے اور نعرہ اللہ اکبر چکر سے کھینچ کر فوج جنیان پر آکر گرے تلوار چلنے
لگی عیاذاً باللہ اجتوہ گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہی کہ تمام صحرا سے رزم لالہ زار ہو رہا
ہی خون کے تھالے بھرے ہوئے ہین سر خود سرون کے برگ خزان دیدہ کی صورت
گر رہے ہین عین گرمی جنگ مین شاہزادہ سکندر رستم خو نے دیکھا کہ
سلیمان کوچک مع لشکر آگئے بس انھون نے تخت تلبیس جنی کا رخ کیا اور
جنیون کو قتل کرتے ہوئے چلے دیکھا جنیان کفار نے کہ ہمارے آقا کی طرف
دشمن نے ارادہ کیا ہی بس یہ بڑھ بڑھ کر سینہ سپر ہونے لگے اور یورش کر دیا
ان لوگون نے مگر سکندر رستم خو کب مانتا اور ان روبہ خصالون سے یہ شیر
ژیان کب بچ سکتا ہی یہ صفین بچھاتا ہوا لاش پر لاش گراتا ہوا قریب تخت

شاہی چاہی پہونچا تثلیث جنی و تخلیص جنی یہ دونون بھائی پہلوانان زبردست
تھے اور تخت شاہی کے محافظ بھی تھے یہ جھپٹ کر سامنے آئے تثلیث جنی نے
شہزادہ پر گرز کا وار کیا سکندر نے جھٹ کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور جھٹکا مارا کہ یہ مرد
اوندھے منہ سامنے گرا سکندر نے دوسرے ہاتھ سے کمر بند پکڑ کے بے تکلف
اٹھالیا تخلیص جنی نے دیکھا کہ بھائی میرا اسیر پنجۂ تقدیر ہوا مرد ست اسکا چھڑا
لینا واجبات سے ہے ورنہ کمال افسوس ملنا پڑیگا اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا بس یہ دست
بقبضہ ہوکر چلا اور آتے ہی سکندر پر وار کیا سکندر نے بجائے سپر تثلیث جنی کو
سامنے کر دیا قضائے کار تیغہ دوائی کمر پر پڑا اور کمر زنجیر کا بند کٹا تثلیث زمین پر
گرا اور لوٹ لگانے ہی یہ تو جان بچاکر بھاگا اب سکندر نے تخلیص جنی کو رولا
اور اسپر ایک ہاتھ تیغۂ آبدار کا مارا کہ اسکے مثل خیار تر دو ٹکڑے ہوئے اور سکندر
قریب تخت تلبیس جنی کے پہونچ گئے لیکن تثلیث جنی جو بھاگ کر چلا تو قریب
سے صاحبقران اعظم کے نکلا بس اسنے پہلوے راست پر تیغہ مارا قضائے کار
تیغہ مرکب کی پسلیون کو کاٹ کر نکل گیا کہ مرکب مرکب آتشبازی ہوگیا اور اسنے
چرخ مارا صاحبقران اعظم کود کر مرکب سے علٰحدہ ہوئے اور فرمایا کہ او نامرد یہ
کیا حرکت تھی اسنے جواب دیا کہ سپاہگری کے پچیس بن ہین اور فرض دشمن کو
زک دینے سے ہے جسطرح ممکن ہو خواہ بہ جرأت و مردانگی خواہ بہ فطرت و فرزانگی
خواہ بعیاری و مکاری بس یہ سنتے ہی صاحبقران اعظم نے تیغۂ آبدار کا وار کیا کہ
ایسے ملعون کا زندہ چھوڑ دینا اچھا نہین ہے چونکہ قضا اسکی اسوقت دامنگیر تھی اور
اسکے ہاتھ سے بدی تھی تیغہ جو سر پر پڑا تو ٹانگون کے بیچ مین سے گذر گیا اور
تثلیث جنی کے دو ٹکڑے ہوئے تثلیث کی تصویف ہوئی ادھر سلیمان کو جب
قریب علمدار لشکر پہونچ گئے کہ نام اسکا مردود جنی تھا اسنے دوڑکر سلیمان کو چلہ
پر تیر مارا سلیمان نے تیر کو چھین لیا اور ہاتھ مروڑ کر اسی تیر سے اسکے نخل
بدعت کو قلم کیا اور علم فوج کو سرنگون کر دیا ادھر شاہزادہ سکندر رستم خو نے
قریب تخت تلبیس جنی پہونچکر آواز دی کہ اب کیا کہتا ہے شناعت مین پروردگار
عالم کی اور تمسخر کرنے مین دین اسلام کے اسنے جواب دیا کہ جو جب کہتا تھا
وہی اب بھی کہتا ہون اگر ہزار جانین بھی ہون تو بھی نام پروردگار و ندا ابلیس کے
نثار ہین یہ کہتے کہتے اسنے تیغہ مارا سکندر نے پشت شمشیر پر تو وار روکا اور
دست یسار سے پایہ اسکے تخت کا پکڑ کے زور کیا مع تخت اٹھا لیا اور گرد سر چرخ
دے کر زمین پر مارا کہ پیکر اسکا چور چور ہوگیا اور تا قد آدم یہ زمین مین دھنس گیا اور
تخت چور چور ہو کر اسکے اوپر گرا زمین ہل گئی یہ معلوم ہوا کہ زلزلہ آگیا وہ دھماکے
کی آواز آئی کہ بہتون کے اس صدا سے ہوش جاتے رہے اور مارے خوف کے

گوشون مین پنہان ہوگئے غرضکہ سکندر نے ایک ہی حملہ مین تلبیس نابکار کو مار کر جہنم واصل کیا تخت سے گئے اسلئے کیے تختہ تابوت تھے وہ جو ٹوٹ کر اسپر گرے تو گویا تختے دبے کر اسکو دفن کر دیا بس اسکے مرتے ہی قدم اسکے لشکر کے اکھڑ گئے جو لوگ کہ علحدہ علحدہ مقامات پر لڑ رہے تھے وہ تو وہین سے بھاگ کھڑے ہوئے اور جو گھرے ہوئے تھے نکل نہ سکتے تھے انھون نے چادرین ہلانا شروع کین اور آوار الامان ہر سمت سے بلند ہوئی سکندر نے فرمایا امان بشرط ایمان ان لوگون نے عرض کیا ہمین بدل وجان منظور ہے بس کلمۂ طیبہ تلقین فرمایا وہ از سر صدق دل ایمان لائے اور زمرۂ اہل اسلام مین داخل ہوئے بس شاہزادہ نے خون پونچھکر اپنی تلوار میان مین کی ساتھ ہی تمام خدا پرستون نے قتل کفار سے ہاتھ کھینچا سب طرف امن قائم ہوئی شاہزادہ سکندر رستم خویسمان جنگ سے مراجعت فرما کر قیامگاہ پر تشریف لائے لاشین اٹھوانے کا حکم دیا چنانچہ لاشین اٹھوائی گئین زخمی شفاخانہ مین بھیجے گئے شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ تیس ہزار اہل اسلام بدرجۂ شہادت فائز ہوئے اور ایک لاکھ جنیان کفار قتل ہوئے مظہر پریزاد جو نہایت زخمی ہو گیا اسکے زخم دوزی ہوئی علاج ہونا شروع ہوا جب ان سب انتظامات سے فرصت ہو چکی تو شہزادہ نے قبر مطہر کی زیارت کی اور ایک محفل فاتحہ خوانی کی برپا کی مقبرۂ آدم علیہ السلام کی درستی کا حکم دیا از سر نو اس عمارت کی تعمیر ہونے لگی اور تھوڑے ہی عرصہ مین ایک مقبرہ عالیشان نہایت زیب و زینت سے طیار کرایا مجاور اور خدام یہان کے جو خوف سے تلبیس جنی کے بھاگ گئے تھے اور تلاش مین صاحبقران یا اولاد صاحبقران کی گئے تھے اور مظہر پریزاد کے ساتھ برابر نشان دہی قبر شریف آئے گئے انکو بلوا کر بہت کچھ مرحمت فرمایا اور ہر ایک کو حسب دستور وہان کے اپنی اپنی جگہ پر معین کر دیا جب ان سب امور کا بندوبست ہو چکا اسوقت شہزادہ نے رہبر جنی سے ارشاد فرمایا کہ مین اب اس مقام سے بہت جلد طلسم نہ طاق کی طرف جانے والا ہون تم کو بھی جو کچھ بیان کرنا ہو وہ بیان کرو اور جو فرض رکھتے ہو اسکا اظہار کرو کیونکہ مجھے زیادہ مہلت یہان قیام کرنے کی نہین ہے معلوم نہین کہ میرے عزیز وہان کس حالت مین ہین انپر کیا گذری اور کس کیفیت مین مبتلا ہین زیادہ عرصہ گذرنا مجھ پر نہایت شاق ہے قلب حزین سب کے دیکھنے کا از بس مشتاق ہے لہذا جلد اپنا مطلب بیان کرو رہبر جنی نے عرض کی کہ اے شہریار زمانۂ سابق مین یہ خادم آپ کا بادشاہ تھا جزیرۂ نہروند کے ایک لاکھ جن و پری میرے تابع فرمان تھے اسی زمانہ مین نمک حرامان دولت نے میرے بھائی سے ساز کر کے اسکو تخت نشین کر دیا اور مجھکو سلطنت سے معزول کیا مین بحالت پریشانی شاہ مظفر جنی کے پاس فریادی گیا اور حقیقت حال عرض کی انھون نے فرمایا کہ بعد خدمت کے عظمت حاصل ہوتی ہے اور بعد تکلیف کے راحت میسر آتی ہے

ابھی ستارہ تیرا گردش مین ہی چند روز یہان قیام کر ایک زمانہ مین اولاد صاحبقران سے ایک شاہزادہ با اقبال اسطرف آئے گا وہ تیری دادرسی کریگا چنانچہ مین وہان رہنے لگا اور اس درویش صفا کیش کی خدمت کرنے لگا جب زمانہ اسنے انتقال کا قریب آیا تو اُنھون نے چند وصیتین کین اور تیغہ جو مین نے آپ کی خدمت مین پیشکش کیا ہی اُسکا مین مجکو مقرر کیا اور اس صندوق مین مجکو رہنے کا حکم دیا بعد اُسکے انتقال کے مین نے اُنکی وصیت کے بموجب صحرا مین حجرہ بناکے اُنکو دفن کیا اور دروازہ پر میل نصب کر دیا جسے آپ نے اُکھیڑ کر پھینک دیا مین نے اُس صندوق مین قیام کیا یہانتک کہ شرفیاب خدمت عالی ہوا اب امیدوار ہون کہ میری دادرسی کیجیے اور ملک میرا مجکو دلوا دیجیے شہزادہ نے فرمایا کہ وہ جزیرہ یہان سے کتنی دور ہوگا اسنے عرض کی کہ اگر جہاز اسطرف جائے بشرطیکہ ہوا بھی موافق ہو تو ایک مہینے مین پہونچے اور اگر ہوا خلاف ہوئی تو برسون تباہی کا سامنا رہتا ہی فرمایا کوئی صورت ایسی بھی ہی کہ جلد پہونچ سکین اسنے عرض کی کہ ہان ایک صورت ہی وہ یہ ہی کہ اگر اسقدر جن ہون جو ایک ایک آدمزاد اپنی پشت پر سوار کرین اور راہ دریا کو ترک کرکے کرۂ ہوا مین سے ہوتے ہوئے جائین تو تین روز مین پہونچ سکتے ہین مگر اسقدر جن آپ کے ہمراہ نہین ہین کہ وہ تمام لشکر کو لے جا سکین فرمایا کچھ پروا نہین تم صرف مجکو لے چلو اور کسی کے چلنے کی ضرورت نہین ہی اسنے عرض کی کہ ای شہریار عالی وقار وہان ایک لاکھ جن جو نہایت زبردست ہین پایۂ تخت کی حفاظت کو موجود ہین آپ تن تنہا کیا کر سکتے ہین فوج و سپاہ کا ہمراہ ہونا ضرور ہی یہ سُنکے تیوریون پر بل پڑے اور غصہ آگیا فرمایا قسم ہی مجکو اپنے پیدا کرنے والے کی کہ مین کسی کو اپنے ساتھ نہ لونگا اور اکیلا جاکر لڑونگا تیرا ملک تجکو دلوا دونگا یا قضا ہی تو ہارا جاؤنگا رہبر جنی تو یہ سُنکے خاموش ہوگیا لیکن صاحبقران اعظم و سلیمان کوچک و مظہر پریزاد نے بہت سمجھایا شیب و فراز دکھایا مگر سکندر نے نہ مانا اور تن تنہا رہبر جنی کو ہمراہ لے کر جانب جزیرۂ مہر و ندروانہ ہوئے صاحبقران اعظم و سلیمان کوچک کو واسطے انتظام کوہ سراندیپ کے چھوڑا کہ مبادا پھر کوئی فتنہ برپا ہو تو یہ حضرات اُسکا تدارک کرلین اور مظہر پریزاد کے زخمون کا علاج ہو رہا اس باعث سے وہ بھی ہمراہ رکاب نہ جا سکا اب یہ سب صاحب تواسی فرو کش ہین اور شاہزادہ مسافت راہ کو طے کرکے جزیرۂ مہر و ند مین پہونچے رہبر جنی نے سکندر رستم خو کو ایک دامنہ کوہ مین اتارا چونکہ شام ہوئی تھی اسوجہ سے شب وہین بسر کی جب کہ نوائے ظلام ترک شب تیرہ فام نگونسار ہوا اور شہنشاہ گردون سریر بفر و تمکین تیغۂ مہر اور نیزۂ خط شعاع لے کر توسن سپہر پر سوار ہوا ؎ دگر روز کاین خسرو خاوری + برآمد بدین چرخ

پیلو فری + زمانہ در روشنی باز کرد + جہان بازی دیگر آغاز کرد + صبح ہوتے ہی شہزادہ بیدار ہو
ہو کر نماز سحر سے فارغ ہوا اور رہبر جنی سے فرمایا کہ تم اسی مقام پر ٹھہرو مین تمھاری
طرف سے ایلچی بنکر تمھارے بھائی اظہر جنی کے پاس جاتا ہون اگر اُسنے میرے
کہنے کو یون ہی مان لیا تو بہتر ہوا ورنہ جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا اِسنے عرض کی کہ
آپ کا تنہا جانا مناسب نہین ہی اگر اُسکو یون سلطنت دے دینا ہوتی تو پہلے
کیون قبضہ کرتا بھلا سلطنت ایسی شے کوئی کسی کو یون دے دیتا ہی تا وقتیکہ کشت وخون
نہ ہو ہزارون جانین نہ جائین اور پھر اس صورت سے کہ آپ بہ نفس واحد تشریف
لے جانے کا قصد رکھتے ہین اسطرح تو ممکن ہی نہین آخر وہ کس بات سے ڈرے گا
جو سلطنت کو آپ کے حوالہ کردے گا ہان اگر کچھ تھوڑی سی بھی فوج وسپاہ ہمراہ
ہوتی تو شاید رعب مین آجاتا اور خوف زدہ ہوکر ارادۂ جنگ سے باز رہتا ایسا نہ
ہو کہ تقریر کو طول کھینچے اور حضور کے خلاف مزاج کوئی امر پیش آئے سکندر نے
فرمایا مجھے ہمارے امور مین کیا دخل ہی جو ہم کہتے ہین اسکی پابندی کر شہزادہ نے جو
یہ تقریر سنکر یہ کلام کیے تو اب اسکی یہ مجال تھی جو دم مار سکتا اسنے سکوت
اختیار کیا اور سکندر بصورت ایلچی جانب ایوان اظہر جنی روانہ ہوئے جسوقت
در دولت شاہی پر پہونچے دیکھا کہ حاجب ودربان وقولراقاسی وغیرہ جمع ہین
فرمایا کہ جاکر اپنے بادشاہ سے اطلاع کرو کہ ایلچی رہبر جنی کا آیا ہی وہ لوگ گئے
اور خدمت بادشاہ مین عرض کی بادشاہ نے کہا بلا لو چوبدار آکر اپنے ہمراہ لے گیا
جسوقت مجرا گاہ پر پہونچے چوبدار نے نگاہ روبرو کی صدا دی سکندر نے بآواز
بلند کہا سلام ہو میرا اُس شخص پر جو خدا کو برحق جانتا ہو اور اُسکے رسول کو مانتا
ہو چونکہ یہ سب اہل اسلام مین سے تھے ہر ایک نے جواب سلام دیا لیکن
سبب اسکے کہ رہبر جنی کی کوئی وقعت نگاہون مین باقی نہ رہی تھی تو ایلچی کی
کیا توقیر سمجھی جاتی اسکے بیٹھنے کے لائق کوئی جگہ نہ تھی اتفاقاً اسوقت ایک دنگل
خالی تھا اور غاشیہ اُسپر پڑا ہوا تھا شہزادہ غاشیہ اُلٹکر اس دنگل پر بیٹھ گیا یہ
حرکت بادشاہ کو بہت ناگوار گذری کہا اے شخص تو کیا سمجھکر اس دنگل پر بیٹھ گیا
نہین جانتا کہ یہ دنگل میرے سپہ سالار ہیبت جنی کا ہی جسوقت اسکو خبر
ہوجائے گی یا وہ آکر تجھے اپنے دنگل پر بیٹھے دیکھ لے گا تو جان تیری معرض
ہلاکت مین پڑجائے گی مجھے رحم آتا ہی کہ تو بھی مسلمان ہی بہتر یہ ہی کہ اس دنگل
سے اُٹھ جا اور وہ کرسی آہنی جو سامنے پڑی ہوئی ہی اُسپر بیٹھکر جو کچھ کہنا
ہو کہدے اور جلد یہان سے رخصت ہوجا ایسا نہ ہو کہ ہیبت جنی آجائے
اور اُسکو خبر معلوم ہو کہ میرے دنگل پر یہ شخص بیٹھا تھا یا تجھے بیٹھے دیکھ لے
تو بڑا فساد برپا ہو سکندر نے فرمایا کہ جو جگہ ہمارے بیٹھنے کے لائق تھی وہان

ہم بیٹھے اگر تو ہمارے لائق پہلے سے جگہ معین کر رکھتا تو ہم کو یہان بیٹھنے کی کیا ضرورت تھی اسنے کہا اب مین دنگل بچھوائے دیتا ہون فرمایا ؎ حضرت داغ جہان بیٹھو بیٹھو گئے + اور ہونگے تری محفل سے ابھرنے والے + اب تو جتنی دیر مجکو بیٹھنا ہی ہمین بیٹھونگا اظہر جنی خاموش ہو رہا کہ ہمین کیا اس بیٹھنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا سے اٹھجانا پڑے گا خیر اب مطلب اپنا بیان کرو کہ کس غرض سے آئے ہو فرمایا مین اپنی کوئی غرض بھی نہین رکھتا تیری بہتری کی بات تجھے بتانے آیا ہون وہ یہ کہ دنیا چند روزہ ہے اسکے فریب مین آنا نہ چاہیے ؎ غافل مشو ز عشوۂ دنیا کہ این عجوز + مکارہ می نشیند و محتالہ میرود + اس جہان بے ثبات نے کسی کے ساتھ وفا نہین کی بڑے بڑے بادشاہان اولوالعزم کہ جنکی سلطنت تمام عالم مین ضرب المثل تھی انقلاب دہر نا پائیدار سے ایسے برباد ہوئے کہ انکے خاندان مین کوئی نام لیوا و پانی دیوا باقی نہ رہا اور سوائے حسرت و ارمان کے اور کچھ ساتھ نہ لے گئے ؎ مہیا چہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے + سکندر جب چلا دنیا سے دونون ہاتھ خالی تھے + اس گردش فلک بحر فتار اور دور زمانہ غدار نے بڑے بڑے نامورون کو ہلاک کیا بہزاران حسرت و یاس تہ خاک کیا

اشعار

تخت جمشید و خط جام ہوا نقش فنا	نہ سکندر رہا نہ آئینہ حیرت افزا
رتبۂ دولت قیصر ہی نہ اقلیم تباد	پایۂ حشمت سنجر ہی نہ ملک دارا
کسکی اس بزم مین روشن ہوئی شمع اقبال	جسے گل کر نہ کیا جنبش دوران قضا

اخر اظہر جنی شاہان ماضی کا حال اور جابر و ظالم کا مآل واقعی لائق عبرت ہی جیساکہ شاعر نے کہا ہی

نظم

باحوال جم جاے عبرت نکوست	فشانے نہ از کاسۂ مغز اوست	سکندر کہ یک عمر آئینہ ساخت
ز آئینۂ مرگ چون رنگ باخت	نظر کن درین طاق بازیچہ رنگ	کہ بشکست چون فرصتش کے پرداخت
بخاک رفت خسرو چہ شد کیقباد	نداری ز کاؤس و دارا بیاد	فریدون کہان و نشان خلیل و تخت
ز دنیا بہ ناچار بربست رخت	جگر خون شد از دہر افراسیاب	کہ گشتے از و زہرۂ شیر آب
بخاک سیہ فرق رستم نگر	کہ دزدیدے از گرز او کوہ سر	چو بیژن بچاہ بلا شد ہزار
نمانند آن یل بزورے نامدار	جہان با کسے پایداری نکرد	بکس این جفا پیشہ یاری نکرد

جسب کہ دنیاے ناپائیدار کا یہ حال ہی تو چند دن کی راحت کے لیے انجام کو فراموش کرنا نہ چاہیے یہ عمر ناپائیدار ہی ہر طرح بسر ہو جاتی ہی لہذا تجکو چاہیے کہ ملک اپنے بھائی کو اسکو واپس کر اور اپنے کردار سے توبہ کر اگر میرے کہنے پر عمل کرے گا تو اچھا رہیگا ورنہ خوب سمجھ لے کہ انجام اسکا بہتر نہ ہوگا ع آں پر بھی نظر کرا بھی سویرا ہی ؎ اگر تیرے ذہن ناقص مین یہ سما گیا ہی کہ بھائی میرا کیا کر سکتا ہی تو یہ خیال تیرا محض باطل ہی کیونکہ بھائی تیرا بے سر و سامان نہین ہی ایسے شخص کو وہ اپنی مدد کے لیے لایا ہی

کہ ایک روز مین بلکہ گھڑی بھر مین سلطنت تیری چھین لے گا اور تجھکو قتل کرے گا اور یا اگر میرے کہنے پر عمل کرے گا اور اس سلطنت سے دست بردار ہوگا تو دوسری سلطنت کا مالک ہوگا شہزادہ کا یہ کلام سُنکر اظہر جنی ہنسا اور اسنے کہا کہ معلوم ہوتا ہی اے شخص دماغ مین تیرے خلل ہی جو اسطرح کی خلاف عقل باتین کرتا ہی اگر پروردگار اُسکا تاج بخش ہی تو کسی دوسرے ملک کا حاکم اُسکو کیون نہین کر دیتا میرے ملک پر کیون چڑھائی کر کے آیا ہی مین ایسے نقرون مین نہین آنے والا ہون اور مجھے دوسری سلطنت کی ضرورت نہین ہی وہ سلطنت تم اسی کو دیدو ابھی وہ یہ گفتگو تمام تھی کہ دروازہ ایوان سے ہیبت جنی نمودار ہوا تمام اُمرا و رؤسا برائے استقبال اُٹھ کھڑے ہوئے چونکہ یہ مرد بہادر روزبروستان روزگار مین سے ہی اسوجہ سے بادشاہ بھی اسکی نہایت عزت کرتا ہی چنانچہ معزز لوگ اسکو پیشوائی کر کے ایوان شاہی مین لائے لیکن نظر ہیبت جنی کی جو اپنے دنگل پر پڑی دیکھ کر کہنے لگا این گل دیگر شگفت خوب میری جگہ پر یہ آدمزاد کون بیٹھا ہی اور دیکھکر اسنے آواز دی کہ اے طفل بے بنیاد میری جگہ پر بیٹھنے نہ تجھے شرم آئی نہ تیرے دل مین خوف پیدا ہوا کہ مین کسکے دنگل پر بیٹھتا ہون یہ دنگل کسکا ہی ہم کون ہین اور کہان بیٹھے جاتے ہین سکندر نے بے رُخی سے جواب دیا کہ اگر اس دنگل پر بیٹھے تو کیا قباحت ہوگئی شاید تمھین یہ خیال ہوگا کہ اسکے بیٹھنے سے دنگل میرا ٹوٹ گیا ہوگا یہ کلام سُنکر وہ پہلوان بہت ہنسا اور کہنے لگا یک نشد دو شد تم ایسے اگر کلے اوپر پچاس اس دنگل پر بیٹھ جائین تو یہ دنگل لچکنے والا بھی نہین ہی ٹوٹنا چہ معنی دارد سکندر نے فرمایا کہ مجھ ایک ہی کا لنگر یہ دنگل نہین اُٹھا سکتا ہی یہ فرما کر جو ذرا سا بوجھ ڈالا تو دنگل چرچرا کر بیٹھ گیا یہ کیفیت دیکھ کر ہیبت جنی نے کہا تو شعبدہ باز معلوم ہوتا ہی کہ اتنے بڑے دنگل کو تو نے توڑ ڈالا یہ وہی حالت ہی جسطرح تماشا کرنے والے گھڑی کچل کر پھینک دیتے ہین اور پھر فی الفور گھڑی واپس کر دیتے ہین سکندر نے فرمایا کہ زور کے آگے ظلم نہین چلتا ہی اگر تجھے شعبدہ بازی کا گمان ہی اور نظر بندی کا تصور ہی تو آزمائش کر لے دیکھ مین اپنی جگہ سے تیرے اُٹھائے اُٹھتا ہون یا نہین بس یہ سننا تھا کہ اسکو نہایت غصہ آیا اور اُسی حالت غیظ مین کہنے لگا تو بڑا دریدہ دہن معلوم ہوتا ہی شرط کہ تیرے کلے پھاڑ ڈالون اور اس ڈھٹائی کا مزہ چکھا دون یہ کہکے آگے بڑھا اور ہاتھ پکڑ کر شاہزادہ کا کھینچا تھا کہ سکندر نے بھی سکا ہاتھ مضبوط پکڑ کے ایک جھٹکا مارا اب کیا تھا زور کشمکش کے ہونے لگے ہیبت جنی زور کرتا تھا اور چاہتا تھا کہ دنگل پر سے اسکو علیحدہ کر دون مگر وہ کوہ وقار جگہ نہ چھوڑتا تھا جب یہ خوب زور کر کے تھکا سکندر نے یون ہی ایک جھٹکا مارا کہ یہ اوندھے منھ سامنے آیا اور یون ہی بائین ہاتھ سے کمر زنجیر کا بند پکڑ کے

اب جو دنگل پر سے اُٹھے تو ہیبت جنی کو ہاتھ پر لیے ہوئے اُٹھے بادشاہ نے دیکھ
کہ بڑا غضب کیا۔ سنتے کہ میرے افسر فوج کو ذلیل کیا بس یون ہی حکم دیا کہ مار لو اسکو
بس یہ سننا تھا کہ جن تلواریں کھینچ کھینچ کر اُٹھے سکندر نے بجائے سپر ہیبت جنی
کو کیا اور تیغہ نیام سے لے کر لڑنے لگے بس اب کیا تھا لگی جنگ ہونے شاہزادہ
نے وہ شمشیر زنی کی کہ تمام بارگاہ خون سے لال کردی لاش پر لاش گرا دی جو
سامنے آیا ایک ہی وار میں اُسکو دو ٹکڑے کیا اور حریف جب اوپر ہاتھ مارنے کا
قصد کرتے تھے یہ ہیبت جنی کو سامنے کرتے تھے لوگ تھم جاتے تھے کہ اپنے
افسر پر کیا وار کریں یہ رنگ دیکھ کر اظہر پریزاد نے کہا کہ اے شہریار عالی وقار
آپ اپنے نام نامی واسم گرامی سے آگاہ فرمائیے کہ آپ گل کس بوستان جلادت
کے اور سرو کس چمنستان شجاعت کے ہین یہ ہمت و اولوالعزمی تو سوائے اولاد
صاحبقران کے اور کسی خاندان کی سننے مین نہین آئی انھین کا ستارہ اقبال
تمام ملک مین تابان و درخشان ہے انھین کی شمشیر شوکت و صولت کا لوہا کل
جن و انس مانتے ہوئے ہین انھین کے زور و طاقت کا شہرہ پردہ دنیا سے پردہ
قاف تک زبان زد پیر و جوان ہے ظلمت کفر و کافری تاریکی سحر و ساحری بنیاد
ظلم و فساد انھین کی برق تیغ سے دفع ہوئی ہے ہزار ملک اسلام آباد ہوئے
خداوندان باطل کے خانہ ہائے کبر و نخوت انھین کے طغیانی آب شمشیر سے
تباہ و برباد ہوئے لہذا اگر آپ بھی اولاد صاحبقران سے ہین تو مجھے اطاعت آپ کی
بسر و چشم منظور ہے یہ سُنکے سکندر رستم خو نے اپنا حسب و نسب بیان کیا اظہر نے
اپنے ملازمین کو منع کیا کہ خبردار اب کوئی دست اندازی نہ کرے ہین نے اطاعت
اس شہریار کی اختیار کی یہ سُنکر سب نے ہاتھ روک لیا شہزادہ نے ہیبت جنی کو
چھوڑ دیا اظہر تخت پر سے اُتر پڑا اور بہت کچھ معذرت کی اور کہا کہ اگر پہلے
سے آپ نام نامی ظاہر کر دیتے تو یہ نوبت کاہے کو ہوتی ہین بھی آپ کا ہون
اور یہ سلطنت بھی آپ کی ہے جسکو چاہیے عطا فرمائیے سکندر نے فرمایا کہ سلطنت
نہ میری ہے نہ تیری جو وارث اس سلطنت کا ہے اُسے اختیار ہے اگر وہ خطا تیری
معاف کرکے سلطنت مجھی کو بخش دے تو مجھے کوئی سروکار تجھ سے نہین ہے یہ کہکے
آپ نے فرمایا کہ جا اپنے بھائی کو عزت و حرمت کے ساتھ لا اور خطا اپنی
اُسی سے معاف کرا اظہر نے عرض کیا کہ بہت خوب اور پوچھا کہ وہ کہان تشریف فرما
ہین سکندر نے کہا دامنہ کوہ مین مقیم ہین اظہر جنی تمام امرا اور رؤسا باثروت و ارکان دولت
و مشیران سلطنت کو ہمراہ لے کر بہت جلوس و زینت کے ساتھ روانہ ہوا اور قریب
دامن کوہ کے پہونچا رہبر جنی اسکو اس کروفر سے آتے دیکھ کر پہلے تو بہت گھبرایا اس
خیال سے کہ معلوم نہین شاہزادہ پر کیا واقعہ گذرا خدانخواستہ گرفتار ہو گئے یا کوئی بے ادبی

کے ساتھ ہوئی اور یہ کس ارادہ سے آتا ہی ایسے ایسے توہمات اسکے دل مین پیدا ہوے کہ دیکھا تو سامنے سے اظہر جنی رومال سے ہاتھ باندھے ہوے بھائی کے سامنے حاضر ہوا اور عرض کی کہ خطا میری معاف فرمایئے اور تخت سلطنت حاضر ہی بسم اللہ آپ شوق سے اسپر جلوس فرمایئے اب مین حضور مین حاضر ہون چاہے میری خطا بخش دیجیے خواہ قتل فرمایئے سو اگر بخشنے سے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا + سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے + بیشک مجھ سے قصور تو بہت بڑا سرزد ہوا ہی کہ مکار جنی کے اغوا سے مین نے سلطنت پر دست اندازی کی آپ کا حق غصب کیا لیکن اب نادم و منفعل حضور گویان ہون مثل مشہور ہی کہ از خردان خطا و از بزرگان عطا تجکو اس بے ادبی پر نہایت انفعال ہے نصرعہ نادم ہوا ہون پھلکے کسی نونہال سے + آتی ہی بوے گل عرق انفعال سے + زہر جنی نے پوچھا کہ شاہزادہ والا تبار کہان تشریف فرما ہین اظہر جنی نے تمام کیفیت شاہزادے کے ایلچی بنکر آنے کی اور اپنا بارگاہ مین طلب کرنا اور شاہزادہ کا آکر دنگل ہیبت جنی سپہ سالار فوج پر بیٹھجانا اپنا دریافت حال کرنا کہ کس غرض سے تم آئے ہو اور اس دنگل پر بلا اجازت کیون بیٹھ گئے یہ دنگل سپہ سالار لشکر شاہی ہیبت جنی کا ہی وہ اسوقت موجود نہ تھا اسوجہ سے غاشیہ پڑا ہوا تھا تمنے نہ کچھ پوچھا نہ پچھا آنے کے ساتھ ہی بیٹھ گئے وہ آئے گا اور تم کو اپنی جگہ پر بیٹھے ہوے دیکھے گا تو بڑا فساد کرے گا شاہزادہ نے اس بات پر کچھ خیال بھی نہین کیا اور نہایت بے اعتنائی کے ساتھ جواب سخت دیا مین نے چاہا کہ فساد برپا نہ ہو اس لحاظ سے مین نے کہا کہ جو کچھ کہنا ہو جلد بیان کرکے رخصت ہو جاؤ تا کہ سپہ سالار آنے نہ پائے شاہزادہ نے سلطنت کا بھر لے لینا اور آپ کی حق تلفی کا ہونا کچھ پند و نصایح کے طور پر بے ثباتی دنیا کا حال اور شاہان ماسبق کا زوال و اپسی سلطنت کی ہدایت اور کردار زشت سے توبہ کرنے کی بھائی سے عفو تقصیرات کرانا ان سب امور کو اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا اور یہ بھی تذکرہ کیا کہ اگر میرے کہنے پر عمل کرے گا اور اس سلطنت سے دست بردار ہو گا تو دوسری سلطنت کا مالک ہو گا اگر میری خلاف ہدایت کرے گا تو تیرے حق مین بہتر نہ ہو گا کیونکہ تیرا بھائی بے سر و سامان نہین ہی ایسے شخص کو وہ اپنی امداد کے لیے لایا ہی کہ وہ گھڑی بھر مین تیری سلطنت چھین لے گا یہ سنکر مین نے گستاخانہ جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی تمھارے دماغ مین خلل تو ہو اسطرح خلاف عقل باتین کرتے ہو سلطنت بھی کہین مستر دیجاتی ہی اور اگر حامی و مددگار اسکا تاج بخش ہی تو اور کوئی ملک اسکو دے میرے ملک پر کیون دانت لگائے غرضکہ اس قسم کی گفت و شنید ہو ہی رہی تھی کہ ہیبت جنی در ایوان شاہی پر نمایان ہوا لوگ استقبال کے لیے دوڑے اور تعظیم کرتے اسکو

لاہے بہ سبب اسکے زیر دست ہونے کے ہین اُسکا عزاز و اکرام کرتا تھا اُسنے
آتے ہی اپنے دنگل پر نگاہ کی تو ایک آدمزاد کو دنگل پہ بیٹھے دیکھا بس شاہزادہ ہین اور
سپہ سالار ہین گفتگو مخالفانہ ہونے لگی اور طول تقریر ہوتے ہوتے نوبت بہ ہشت
مشت پہونچی بھلا شاہزادہ کے زور و قوت خداداد کے سامنے وہ ایک پرکاہ تھا
کیا تاب لا سکتا تھا ایک ہی جھٹکے مین اوندھے منھ گرا شہزادہ نے کمر زنجیر کا بند
پکڑنے کے بجاے سپر اُسکو ہاتھ پر بلند کر لیا ہین نے جب یہ حال دیکھا تو ملازمان سرکار
کو جو اُسوقت حاضر حضور تھے حکم دیا کہ مار لو اسکو وہ تلوار کھسیٹ کر چلے شاہزادہ
نے بھی تیغہ آبدار میان سے لیا اور مار نا شروع کر دیا ایسی شمشیر زنی کی کہ بارگاہ خون
سے رنگین کر دی لطف یہ کہ جو بہادر شاہزادہ پر وار کرتا تھا وہ ہیبت جنی کو سامنے
کر دیتے تھے کہ وہ فوراً رک جاتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ اپنے افسر پر کیا وار کرون
غرضکہ کچھ دیر یہی حالت رہی کہ اس اثنا مین مجکو خیال آیا کہ یہ زور و قوت یہ دلیری و
شجاعت یہ پر دل و شان و شوکت یہ رعب و دبدبہ یہ ہمہمہ سوائے صاحبقران
و اولاد صاحبقران کے دوسرے خاندان مین نہین ہو سکتا یہ اوصاف اُسی خاندان
پر ختم ہین اُنکا مثل و نظیر پردۂ دنیا پر نہین ہے جنکی صولت و جبروت کا ڈنکہ تا فلک تک
بجا ہوا ہے بڑے بڑے جنیان سرکش و دیوان مغرور کو زیر کیا ہے اور اسلام کا سکہ بٹھا دیا
ہے اس لحاظ سے مین نے شاہزادہ بلند اقتدار سے نام نامی و اسم گرامی دریافت کیا
شاہزادہ نے اپنا حسب و نسب بیان فرمایا مین نے سنکر [illegible] کوش
عقیدت مین ڈالا ملازمین کو مقابلہ کرنے سے ممانعت کی اور شہزادہ سے عرض کیا
کہ مین بھی آپ کا تابعدار ہون اور سلطنت بھی آپ ہی کی ہے آپ کو اختیار ہے جسکو
چاہیے عطا فرمائیے یہ سنکے شاہزادہ نے از راہ ترحم ہیبت جنی کو بخش دیا اور مجکو
ہدایت فرمائی کہ جا اپنے بھائی کو بعزت و احترام لا کر اُس سے خطا اپنی معاف کرا
عذر معذرت کر سلطنت دینے نہ دینے کا اُسکو اختیار ہے کیونکہ وہ اپنی سلطنت
کا مالک و مختار ہے الغرض شاہزادہ عالی وقار ایوان شاہی مین تشریف فرما ہین
اور اُنھین کے حسب الحکم مین آپ کے لینے کے لیے حاضر ہوا ہون بسم اللہ
تشریف لے چلیے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے تخت سلطنت کو باریب و
رینت فرمائیے یہ سُنکے رہبر جنی اُسکے ہمراہ ہوا اظہر جنی اپنے برادر معظم کو نہایت
عزت و توقیر سے بہ حشم و خدم اپنے ہمراہ لیے ہوئے ایوان شاہی مین آیا تمام
ارکین سلطنت و اعیان مملکت افسران فوج و سرداران و سرکردگان معزز سب
اسکی جلوداری مین ہمراہ رکاب تھے اور جلوس شاہی و ماہی مراتب وغیرہ سامان
ریب و زینت سواری کے ہمراہ تھا الحاصل اس کر و فر سے لاکر دارالامارۃ شاہی
مین بٹھایا رہبر جنی نے شاہزادے کی قدمبوسی حاصل کی اور عرض کیا کہ تمہارے

یہ نفس نفیس ملک کو فتح کرنا اور سرکشون کو مطیع و منقاد کرنا آپ ہی کا کام تھا ورنہ یہ بھی
ممکن تھا کہ بغیر ہنگامۂ کارزار گرم ہوئے اور بدون جدال و قتال کیے ہوئے اس آسانی
سے یہ مقدمہ حل ہو جاتا استغفر اللہ جب تک بندگان خدا کی خونریزی نہ ہوتی کشود
کار محال تھی یہ آپ ہی کا اقبال عدو مال ہے کہ بغیر کسی کی تکسیر پھوٹے ملک سر ہو گیا
سب نے اطاعت اختیار کی شہزادہ نے فرمایا کہ ہمارا خاندانی طریقہ یہی ہے تم نے
سُنا نہیں ہمارے جد نامدار علمشاہ رومی نے تنہا جا کر تمام فرنگستان کو فتح کیا مرزوق
فرنگی کو مع تخت اٹھا لیا آخری وقت مین جب کہ ضعیف ہو چکے تھے تو یہ رستمی
و کھائی کہ دو کرور کے لشکر مین تنہا جا کر فرزند اسد کو رہا کیا اور پھر نہ پلٹے بارگاہ غیبی
ثانی مین گھس گئے اگر زمہون مین چور چور نہ ہو جاتے تو مثل مرزوق فرنگی کے
فرعون ثانی کو بھی اُٹھا لیتے مگر افسوس اجل نے مہلت نہ دی عازم ملک بقا
ہوئے یہ فرما کر بہت روئے اور دادا کو یاد کر کے نہایت غمگین ہوئے جملہ حاضرین
دربار نے کہا کہ بیشک آپ کا خاندان ایسا ہی ہے کچھ حاجت شرح و بیان نہیں
مثل آفتاب کے جن و انس کے قلوب پر ساطع و لامع ہے اور ہر مقام پر آپ کی سطوت
و صولت کا ڈنکہ بجا ہوا ہے نورا سلام و خدا شناسی کا شرف آپ ہی سے قدم کی
برکت سے اطراف ممالک مین پھیلا ہے سب نے نہایت تعریف و توصیف
خاندان صاحبقران کی بیان کی شاہزادہ سکندر رستم خو نے فرمایا کہ اے رہبر جنی چھوٹا
بھائی تمہارا عذر و معذرت کرتا ہے اور اپنی حرکت پر نادم ہے اگر مناسب جانو
تو قصور اسکا عفو کرو ورنہ تمھین اختیار ہے بموجب مصرعہ در عفو لذتے است کہ در
انتقام نیست + العذر عند کرام الناس مقبول + رہبر جنی نے عرض کی کہ حضور
آپ خوش ہین ہین بھی اُس سے رضامند ہون جس سے آپ ناراض ہین ہین بھی اُس سے
ناراض ہون اگر حضور نے اُسکا قصور معاف کیا ہے تو ہین بھی اُسکی خطا معاف کرکے
درگذر کرتا ہون لیکن اُن کور نمکون کا قصور ہرگز معاف نہ کرے گا بدطینتی کے
باعث سے یہ فتنہ برپا ہوا تھا کہ حضور کو میرے لیے یہ تکلیف اُٹھانا پڑی اور
یہانتک آنا ہوا ورنہ یہ زحمت کیون ہوتی اور آپس مین اس شر و فساد کی بنیاد
کیون قائم ہوتی اظہر جنی نے عرض کیا کہ مین اُن سب نمک حرامون کو حاضر خدمت
کرتا ہون مین نے سلطنت پر بیٹھتے ہی اُن سب کو مقید کر کے پابجولان کر لیا
تھا مجھے یقین کامل تھا کہ جن بدباطنون نے آپ کے ساتھ نمک حرامی کی ہے اور
جنھون نے نعمت کے درپے آزار ہوئے ہین تو بھلا میرے ساتھ وہ کیا سلوک
کرینگے سکندر نے فرمایا کہ جلد اُنکو حاضر کرو اظہر جنی نے اُسیوقت داروغہ
زندان خانہ کو طلب کر کے حکم دیا کہ مکار جنی اور اسرار جنی اور شاراد جنی وغیرہ
نمک حرامون کو حاضر کرو چنانچہ داروغہ محبس نے اُن بدخواہان سلطنت کو لا کر

حضور مین پیش کیا سکندر رستم ہوئے اُن مجرمون کو حکم قتل دیا یہ سب نمک حرام حسب الحکم
شاہزادہ عالی مقام اُسیوقت قتل کیے گئے اپنے کیفر کردار کی پاداش مین سزاے
اعمال کو پہونچے لاشے اُنکے ہاتھیون کے پیرون مین بندھوا کر تمام شہر مین
عبرت ناظرین کے لیے تشہیر کرائے گئے آگے آگے منادی ندا کرتا جاتا تھا
کہ جو شخص اپنے ولی نعمت کے ساتھ نمک حرامی کرے گا وہ اسیطرح قتل کیا
جائے گا مگر بخشی کی سزا پائے گا اب رہبر جنی نے شاہزادہ سے عرض کی کہ بس
حضور تمنا میری پوری ہوئی یعنے دل مین جو ان نمک حرامون کے بدعنوانیون کی وجہ سے
شعلے اُٹھ رہے تھے وہ فرو ہوگئے اور حضور چھوٹے بھائی سے سلطنت لینے
مجھے شرم آتی ہے اور اب اسنے سرکشی چھوڑ دی اطاعت اختیار کی اسکے صلے مین
اسکو مین سلطنت دیتا ہون اور اپنی زندگی حضور کی غلامی مین بسر کرونگا سکندر
نے فرمایا مرحبا و شاباش اہل ہمت کو ایسا ہی زیبا ہے یہ فرما کر اظہر جنی کو پھر
سے تخت نشین کیا ارکان دولت و ترقی خواہان دولت شاد و خرم ہوئے ہر طرف
سے نعرے تہنیت کے بلند ہوئے تمام سردار و رفقا باہم شاد و مسرور ہوئے
اظہر جنی نے اس تہنیت کی خوشی مین ایک جلسۂ انبساط منعقد ہونے کا حکم دیا
اور تین روز تک شاہزادہ کی دعوت و ضیافت کا سرانجام کیا چنانچہ حسب الحکم
شاہی کارپردازان سلیقہ شعار نے ایوان ہاے وسیع و بلند کو خس و خاشاک
سے صاف کرایا فرش نفیس ہر ایوان مین بچھوایا گیا جھاڑ کنول مردنگ فانوس وغیرہ
سے ہر ایک قصر آراستہ کیا گیا شمعہاے موی و کافوری کنولون مین چڑھائی گئین
بارگاہ فلک فرسا استادہ کی گئی فرش نادر و نایاب مخمل و سنجاب سے آراستہ و
پیراستہ ہوئی ہر ایک ایوان کے طاقون مین گلدستہ ہاے رنگارنگ نایاب
لگائے گئے ہین ہر ایوان مین ایک تازہ بہار معلوم ہوتی ہے ہر قصر آرائش گلدستہ ہا
بوقلمون سے رشک گلشن نظر آتا ہے بلبل دل ہر فرد بشر کا ان گلدستون پر ہزار
جان سے عاشق ہوتا ہے تختے جو ہر قصر مین مقامات مناسب پر رکھے گئے ہین جب
ہوا وہان آتی ہے دماغ مین ہر ایک کے خوشبو مشک و عنبر کی پہونچاتی ہے جسکی وجہ سے
روح جسم مین لطف بے اندازہ اُٹھاتی ہے فرحت و شگفتگی حاصل ہوتی ہے دنگل
نفیس بچھے ہین کرسیان جواہر نگار آراستہ ہین بیچ مین فرش ہے کسی مکانمین فرش
طلس سرخ لگا گیا ہے چھت پردے شیشہ آلات جھاڑ کنول وغیرہ سب سرخ
رنگ ہین کسی قصر مین فرش مخمل کاشانی سبز کا بچھایا گیا ہے جھاڑ کنول وغیرہ بھی
سبز ہین چھت پردے وغیرہ جملہ اشیا سبز رنگ کے ہوئے علاوہ مکانون و
بارگاہون کے خیمے بھی بکثرت برپا ہین ان مین فرش وغیرہ بھی علیحدہ حیثیت
بچھا ہوا ہے غرضکہ تمام دن مین کل سامان جشن کی طیاریان کی گئی جب شہنشاہ گردون بارگاہ

خیمۂ زنگاری سپہر سے مراجعت فرما کر رواق مغرب مین استراحت پذیر ہوا اور ماہ منیر بصد توقیر مع رفقاے انجم جلسۂ خوشی کی کیفیت دیکھنے خیمۂ اطلسی فلک مین رونق بزم سیارگان ہوا اظہر جنی شاہزادہ سکندر رستم خو کو جلوس سواری کے ساتھ مع خدم وحشم نہایت اعزاز و اکرام سے ایوانون و ثیمون کی آرائش قصرہاے شاہی کی سجاوٹ و زیبائش دکھاتا ہوا بارگاہ مین لایا رہبر جنی و دیگر اراکین و نجبہ ہمراہ رکاب شاہزادۂ عالی مقام ہین چنانچہ شاہزادہ سکندر رستم خو بارگاہ مین رونق افروز ہوئے دیکھا تو نے الواقع بارگاہ عرش اشتباہ نہایت عالیشان مرصع کار قائم کی گئی ہے گرداگرد بارگاہ کے نقرئی طشتیان لگی طلائی چراغ چڑھے ہوئے عطر آگین بھرا ہوا روشن ہین خوشبو اسطرح کی آرہی ہے کہ دماغ کو تقویت قلب کو فرحت حاصل ہوتی ہے اتفاقاً وہ شب شب چاردہ تھی ماہ عالم تاب شام سے نکلا ہوا تھا آسمان کی چاندنی اور زمین کی یہ روشنی عجب کیفیت اور طرفہ بہار دے رہی تھی اشعار

وہ صفائی وہ روشنی کا روپ	چاندنی پر گمان تھا کہ ہے دھوپ	وہ شب چاردہ وہ جلوۂ بدر
ہو بجا گر اُسے کہون شب قدر	شرم سے صبح نور بخش جہان	پردۂ شب مین ہوگئی تھی نہان
رنگ لائی تھی چاندنی کی بہار	رائے پر تھا گمان موسیقار	مجلس اس بارگاہ پر اسطرح

چڑھا ہوا کہ آفتاب نیمروز معلوم ہوتا تھا سیر کرتے کرتے اندر بارگاہ کے تشریف لائے دیکھا تو وہ پُر تکلف بارگاہ بنی ہوئی ہے کہ کبھی چشم فلک نے بھی نہ دیکھی ہوگی تمام قناتین و پردۂ اسطرح منقش اور اسطرح کی مصوری کی ہوئی کہ مانی و بہزاد دیکھ کر دنگ رہ جائین چھت اسکی ایسی کہ اگر نقاشان چین دیکھین تو آنکھین اُنکی چھت کو لگی رہین چارون طرف چبوترہ بلور کا بنا ہوا صاف و شفاف سائبان تمامی کے کھچے ہوئے تمام بارگاہ مین شیشہ آلات لگا ہوا آئینہ بندی کی ہوئی نظم

آئینہ تھے کہ باغ جوہر تھے	بے تکلف دل سکندر تھے	چوکھٹے سنگ کوہ طور کے تھے
ہر طرف سب یکدل نور کے تھے	طرفہ نرشی کنول پہ تھا جوبن	نور و نار ایک جگہ پہ تھے روشن
طرفہ دیوار گیریون پہ بہار	کیسے پستان شاہد دیوار	عطر کے یون چڑھے ہوئے تھے گلاس
جس سے شرمائے ساغر الماس	فلک انجمن کے تارے تھے	یا کلس عرش کے اتارے تھے

بیچون بیچ بارگاہ مین ایک تخت جواہر نگار پر چند گرسیان طلائی بچھی ہوئی گدے زری ہوئی کی اطلس کے اُنپر لگے ہوئے گرداگرد تخت کے دنگل ہاے زرین بچھے ہوئے تمامی کے گدے پڑے ہوئے مخمل کاشانی کہ جسپر زردوزی کام نہایت پر تکلف کیا ہوا پانلازین بچھی ہوئی ہے الغرض شہزادہ سکندر رستم خو بجلو داری ارکان سلطنت و شیران مملکت کرسی جواہر نگار پر آکر رونق افروز ہوئے در رہبر جنی و اظہر جنی و صلابت جنی پہلو کی کرسیون پر بیٹھے دیگر رفقا اور افسران فوج آن دنگلون پر متمکن ہوئے آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو تمام پلازین دنگلون کی پشت پر نئی نئی وردیان

بارکے ہوئے دست بستہ سلام کے لیے کھڑے ہوئے ہین جیسے ہی شاہزادہ نے آنکھ اُٹھاکر دیکھا سب نے سلام کیا سکندر رستم خو نے جواب سلام دیکر سبھون کو خلعت وانعام سے سرفراز فرمایا بعدازان رفقاے خاص وافسران فوج وسرداران لشکر نے اُٹھ اُٹھ کر خوشی کی نذرین دینا شروع کین شہزادہ نے نذرین اُن سب کی لیکر سبھون کو خلعت ہاے گران بہا اور خطابہاے لائقہ سے ممتاز کیا بعدا سکے ساقیان مہ صورت کشتیان شراب ناب اور مہ مشکبو کی لے کر حاضر ہوئے مجرا گاہ پر مجرا کیا اجازت حضوری حاصل ہوئی بعد اُسکے مطربان ماہ طلعت اپنے سازوسامان سمیت قدمبوسی سے مشرف ہوئے اور بحکم شاہزادہ عالی مقام جام شراب گلرنگ گردش مین آیا جام مے گلگون اہل بزم کو دینے لگے مطربان خوش آواز نے سازون کو چھیڑکر اشعار حسب حال گانا شروع کیے اشعار

بیا ساقی حدیث سرو وگل ولالہ میرود	چنین بعشرت باتلاثۂ غسالہ میرود
مژدہ کہ نوعروس چمن حد حسن یافت	کاراین زمان زصنعت دلالہ میرود
باد بہار مے وزد از بوستان شاہ	وزژالہ بادہ در قدح لالہ میرود
ان چشم جادوانۂ عابد فریب بین	کش کاروان سحر بدنبالہ میرود
موی کردہ میخرامد و بر عارض سمن	از شرم روے او عرق از ژالہ میرود
ایمن مشو زعشوۂ دنیا کہ این عجوز	مکارہ کے نشیند و محتالہ میرود
چون سامری مباش کہ زر داد و از خری	موسے بہشت وار پے گوسالہ میرود
شکر شکن شوند ہمہ طوطیان ہند	زین قند پارسی کہ بہ بنگالہ میرود

جسوقت ساقی بچے جملہ اعلے وادنے کو شراب پلاچکے صحبت بینوشی سے سب اہل بزم لطف اُٹھاچکے اُسوقت بحکم شاہزادہ عالیمقام طائفے نازنینان گل پیرہن کے سیم تن غنچہ دہن خورشید جمال عدیم المثال بناؤ سنگار کیے ہوئے پوشاک ولباس زیبا وجواہر سے آراستہ وپیراستہ ہوکر پیشوازین بھاری بھاری بہنکر مع سازندون کے آکر بنازوادا ناچنے گانے لگے ازانجملہ ایک نازنین خورشید جمال نے بعد رقص کرنے کے

یہ غزل شروع کی غزل

کوچۂ جنون فصل بہاری مین سوا ہوجائیگا	خلل گل ٹکڑے گریبان قبا ہوجائیگا
وقت آرائش جو منھ دیکھیگا اپنا وہ حسین	برج خورشید منور آئنہ ہوجائے گا
زہر کھانے کو کہا مین نے تو بولے ناز سے	تیرے مرنے سے مرا نقصان کیا ہوجائیگا
خون ہوگا بیکسونکا یون ہی ہر روز کبھی	کوچۂ جلاد مثل کربلا ہوجائے گا
اُنسے جب مین پوچھتا ہون مجھسے کب ہوگا ملاپ	ہنسکے فرماتے ہین وہ جلدی ہی کیا ہوجائیگا
اے جنون مین قبر مجنون پر چڑھاؤنگا ضرور	چاک جب میرا گریبان قبا ہوجائیگا

غرضکہ اسیطرح سے ہر طائفہ نے رقص وسرود کرکے اہل بزم کو مسرور کیا انعام مین

ر روجواہر لیا بعد الفراغ بزم رقص و سرود دستر خوان چنا گیا دنیا کی ہمہ نعمت اُس دستر خوان پر
موجود تھی جس شخص نے چنے تھے اُس غذائے لطیف شیرین و نمکین کے کھانے روح اُسکی
خوش ہوگئی جب کھانا کھا چکے تو دور ایک جام مے گلگون کے نوش کر کے پلنگون و مسہریون پر
آرام کرنے لگے خدمتگار چپی کرنے لگے جب صبح کو اُٹھے تو پھر وہی سامان اور وہی طیاریان
تین چار شبانہ روز انجمن عیش و عشرت برپا رہی چوتھے روز سکندر رستم خو
مظہر جنی سے رخصت ہوئے چلتے وقت ہیبت جنی سے عرض کی کہ تین بھی ہمراہ
رکاب سعادت انتساب چلونگا الغرض شاہزادہ مع رہبر جنی و ہیبت جنی کے جزیرۂ نہروند
سے جانب کوہ سراندیپ روانہ ہوا یہان سب لوگ نہایت متردد تھے صاحبقران اعظم
فرما رہے تھے کہ جہالت اس خاندان پر ختم ہو خدا اس لڑکے کو خیر و عافیت کے ساتھ جزیرۂ
نہروند سے واپس لائے سلیمان کوچک عرض کر رہے تھے کہ حضور ہمت مردان
مدد خدا جسطرح انکے بزرگ لڑا کیے اور تنہا ملک گیری کرتے رہے وہی طریقہ انکا بھی
ہے بہادر کا خدا نگہبان رہتا ہی ہی ہوکر تھا کہ شاہزادہ سکندر رستم خو مع رہبر جنی و
ہیبت جنی کے آکر پہونچے تمام کیفیت وہان کی اور اظہر جنی برادر رہبر جنی کے ساتھ
سبب انتزاع سلطنت کے جو واقعات گذرے تھے ایلچی بنکر اپنا اُسنے دربار میں
جانا وہان ہیبت جنی کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا اُسکا تذکرہ کیا آخر الامر اظہر جنی کا
مطیع ہونا اور ہیبت جنی سر لشکر اظہر جنی کا زیر ہوکر اطاعت اختیار کرنا بلکہ ہمراہ
رکاب آنا جلسہ عیش و طرب منعقد ہونا سلطنت پھر اُسی کے بھائی اظہر جنی کو عنایت
فرمانا اور بدستور جزیرۂ نہروند کا حکمران رکھنا سب بیان کیا صاحبقران اعظم نے
حالات وہان کے سُنکے انکی بہت تعریف کی گلے سے لگا لیا فرمایا کہ فی الواقع تم
ثانی علمشاہ ہو رستم زمانہ ہو خدا تم کو نظر بد سے بچائے شہزادہ نے عرض کی کہ یہ سب
آپ ہی بزرگون کا تصدق اور فیض تعلیم ہو ورنہ من آنم کہ من دانم کیا حقیقت ہی میری
ایک ذرہ بیمقدار ہون چنانچہ ایک روز یہان قیام کیا اتفاقاً زمانہ بین مظہر پر پڑا
دیکھا کہ زخم اسکے بھی اندمال کر آئے ہین اب شاہزادہ نے رہبر جنی سے ارشاد
فرمایا کہ تم میری جانب سے اس کام کا انتظام اور یہان کی حکومت اختیار کرو اگر کسی
وقت مین جنیان ابلیس پرست پھر سرکشی اور قہر مظہر کے ساتھ پھر بے ادبی کرنا
چاہینگے تو تم انکی گوشمالی کر دینا یا مجھے اطلاع کرنا اور ہیبت جنی کو وزیر اور سپہ سالار
سکا کر کے وہ تیغہ جو شاہ مظفر جنی کے مقبرہ سے ہاتھ آیا تھا ہیبت جنی کے
حوالہ کیا اور کہدیا کہ اسے بہت حفاظت سے رکھنا کہ ابلیس پرستون کی قضا
اسی سے ہو الحاصل کچھ فوج ابلیس پرستون کی مسلمان ہوکر انکی شریک ہوگئی تھی
کچھ فوج ہیبت جنی کے ساتھ آئی تھی سب ملاکر قریب چالیس ہزار جوان کے ہوگئے
اس فوج کا ہیبت جنی کو افسر کیا اور رہبر جنی کو حاکم نوح سراندیپ مقرر کر کے

حکم کوچ دیا جسوقت لشکر طیار ہوا اٹالہ بارگاہ یاقوت نگار کا مظہر پیرزاد کے حوالہ کر
آگے روانہ کیا دوسرے روز خود بھی کوچ کر کے جانب نہ طاق روانہ ہوئے

پھر اب چند کلمہ داستان شوکت عنوان وارث اورنگ جہانبانی

زینت بارگاہ صاحبقرانی شاہزادہ رفیع البخت کے بیان ہوتے ہین

بیا بشنو ای ہمدم داستان + کہ باز آمدم بر سر داستان + راویان شیرین زبان وخامہ
رنگین بیان اس داستان محر سندی نشان کو قلم جواہر رقم سے اسطرح زیب قرطاس
کرتے ہین کہ جسوقت شاہزادہ زمان رفیع البخت نوجوان نے جشن سے فراغت
پائی تو امیر المکان کو بادشاہ اس ملک کا کیل تمام ارکین دولت کو جمع کر کے اپنے
ہاتھ سے تاج شاہی سر پر امیر المکان کے رکھا تخت پر بٹھایا نذرین دلوائین
اسکے بعد تبدیل وزارت مخیط جادو کو پہنچائی کہ یہ مرد جہان دیدہ وہوشیار تھا اور
سابق مین بھی وزیر رہ چکا تھا امیر المکان نہایت خوش ہوا دل مین کہتا تھا کہ اگر میں اس
شہریار عالیوقار کو ایسا سمجھتا تو ہرگز دبگاڑتا اور قصد مقابلہ نہ کرتا دشمن کے ساتھ یہ
رعایت اسی بہادر کا کام تھا اب شاہزادہ رفیع البخت مخیط جادو وا
سلیم جادو کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا اب مین چاہتا ہون کہ آپ لوگ
بھی سحر سے توبہ کرلین اسواسطے کہ یہ دنیا چند روزہ ہے اسکا کوئی اعتبار نہین ہے نہ اسنے
کسی کے ساتھ وفا کی ہے نہ وفا کریگی کیسے کیسے شاہان اولوالعزم پیوند خاک ہو گئے
بقول شاعر ؎ پانون تھراتے تھے جنکے سامنے جاتے ہوئے + کاسہ سر اُنکے
آگے ٹھوکرین کھاتے ہوئے + ابھی کل کی بات ہے کہ اسی طلسم مین کیسے کیسے ساحر
زبردست آباد تھے کہ جنکے دم سے چراغ کفر روشن تھا لیکن آج انکا پتہ بھی نہین
حیات مستعار کا کوئی اعتبار نہین ہے اگر اسی عالم مین حیات نے وفا نہ کی تو دنیا
سے کافر اُٹھے اور انجام خسارہ مین ہوا بقول شاعر ؎ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ اِدھر
کے رہے نہ اُدھر کے رہے + گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر
کے رہے + یہ باتین شاہزادہ رفیع البخت نے اسطرح بیان کین کہ لوگ محو
ہو گئے اور ایسے متاثر ہوئے کہ آنکھون سے آنسو جاری ہوئے اور اپنے اپنے
انجام کو سوچکر رونے لگے اور شاہزادہ رفیع البخت بھی بہت روئے آخرکار
مخیط جادو نے توبہ کرلی اور سحر کو ترک کیا اور سلیم جادو نے کہا کہ اے فرزند تم میرے
چھوٹے ہو مجھے تم سے کلمہ پڑھتے ہوئے شرم آتی ہے مین شہر نورآگین مین چل کر
تمہارے دادا صاحب سے کلمہ پڑھونگا یہ سُنکر شاہزادہ رفیع البخت تو خاموش
ہو رہے اور اب تمام شہر مین ڈنکا اسلام کا بجا اور مسجدون مین شور اللہ اکبر
بلند ہوا اب شاہزادہ رفیع البخت نے حکم کوچ دیا سلیم جادو نے تیاری کی

شاہزادہ ان سب سے رخصت ہوکر جانب شہر نورآگین روانہ ہوا اول کشتیون پر سوار ہوکر سفر دریا کو طے کیا بعد ازان کنارہ دریا پر پہونچکر ہامان کو بھی ہمراہ لیا کہ یہ مرکب انکا لیے ہوئے منتظر تھا شاہزادہ نے حال اپنی فتح و فیروزی کا بیان کیا ہامان کوہی بلاگردان ہوا چلتے وقت امیر المکان نے بہت کچھ زر و جواہر نذر کیا تھا صندوق اُسکے ہمراہ تھے یہ سب مال و اسباب ہامان کوہی کے سپرد کرکے آپ شکار کھیلتے ہوئے جانب شہر نورآگین چلے سلیم جادو بھی بفرض حفاظت شاہزادہ کے ساتھ ہی ساتھ چلے آتے ہین لیکن ہامان کوہی جو وہ مال و اسباب لے کر چلا تھا جاتے جاتے قریب شہر پہونچا اور شاہزادہ کے آنے کی خبر مشتہر ہوئی نورالدہر تو اس خوشخبری کے منتظر بیٹھے تھے اور دعا یکن کر رہے تھے کہ خداوندا تو اسکے ارادہ مین برکت دینا اور فرزند کو میرے اُس کافر خاسر پر فتح یاب کرنا اسی اثنا مین خبر آمد رفیع البخت کی پہونچی اور یہ بھی سُنا کہ ہامان کوہی رفیق اُنکا بہت کچھ مال و خزانہ ہمراہ لیے ہوئے آپہونچا ہے قریب ہے کہ داخل شہر ہو اور شاہزادہ مظفر و منصور ہوا یہ سُنکر نورالدہر نے سردارونکو ہمراہ لیا اور برائے استقبال روانہ ہوئے اول ہامان کوہی سے ملاقات ہوئی ہامان نے قدمبوسی حاصل کی نورالدہر نے حالات جنگ پوچھے اسنے عرض کی کہ غلام کو جنگ کے حالات سے کوئی خبر نہین اسلیے کہ مجھے کنارہ دریاے محیط پر چھوڑ گئے تھے جسوقت فتح یاب ہوکر واپس ہوئے ہین تو مجھے معلوم ہوا مفصل کیفیت اسکی خود شاہزادہ سے سنیے گا اب نورالدہر اور آگے روانہ ہوئے تھے کہ دیکھا سامنے سے گرد اُڑی اور سامان سواری نمودار ہوا شاہزادہ رفیع البخت کی سواری نہایت تزک اور احتشام سے نمودار ہوئی بہت سے شکار کیے ہوئے جانور مثل شیر چیتا پاڑھا ہرن وغیرہ آرابون پر لدے ہوئے تھے نورالدہر یہ شان و شوکت اپنے فرزند دلبند کی دیکھکر نہایت خوش ہوئے کہ باچھین تا بنا گوش آگئین اور درگاہ احدیت مین شکر کیا کہ بارالہا تو نے اس جاہ و جلال صاحبقرانی کو میری نسل مین قائم رکھا رفیع البخت نے جو دادا کو اپنے دیکھا کہ برائے استقبال تشریف لائے ہین گھوڑے سے کود پڑا رکاب پکڑلی اور عرض کی کہ حضور یہ آپ نے کیا غضب کیا کہ غلام کے استقبال کو تشریف لے آئے مجھے گنہگار کیا نورالدہر نے فرمایا کہ اے فرزند یہ فعل میرا تھا تم کیون گنہگار ہونے لگے جسوقت مین نے خبر فرحت اثر تمھارے آنے کی سُنی تو مجھ سے ضبط نہ ہوسکا جوش محبت مین چلا آیا رفیع البخت نے عرض کی کہ آپ اتنی عرض میری بھی قبول فرمائیے کہ مین رکاب سعادت انتساب پکڑے ہوئے ہمراہ پیدل چلون نورالدہر نے فرمایا کہ اسکی کیا ضرورت ہے رفیع البخت نے عرض کی کہ یہ میرا فعل ہے اسمین حضور دخل نہ دین تاکہ لوگ طعنہ زن نہ ہون ورنہ ایک عالم کہے گا کہ دادا نے پوتے کا استقبال کیا

رسم ورواج دنیا کے خلاف بات تھی کی معلوم یہ ہوتا ہی کہ کسی قسم کی خوشامد یا طمع تھی یہ
منظور کی بادشاہی میرے تخت کا باعث ہوگی اور اگر مین اس بیہودگی سے تا بہ قصر
چلوں گا تو سب پر روشن ہو جائے گا کہ دادا نے پوتے کی توقیر کی، پوتے نے
کبھی دادا کی حرمت کی یہ کہکر قسم دی نور الدہر کو ہر چند کہ پیدل چلنا رفیع البخت کا
نہایت شاق تھا لیکن بہ مجبوری گوارا کیا اور دل مین پچتاتے کہ کاش مین برا سے
استقبال نہ آیا ہوتا یہ تکلیف اس فرزند کو میری خاطر سے ہوئی الغرض اس
شکوہ وشان سے داخل شہر ہوئے دیکھنے والے کہتے تھے کہ یہ لطف خردی و
بزرگی ہی جسوقت یہ خبر ملکہ ناوک فگن کو ہوئی کہ فرزند آپ کا با فتح وفیروزی آتا
ہی نہایت خوش ہوئین سامان منتون مرادون کے پورا کرنے کا ہونے لگا قریب
تھا کہ مان رفیع البخت کی بہ سبب خوشی کے شادی مرگ ہو جائین اُدھر ملکہ
ماہ شیر سوار کی یہ حالت تھی کہ جیسے رفیع البخت جانب ملک سبا رپیغام
روانہ ہوئے تھے اُسوقت سے عجب حالت تھی کہ کھانا پینا اسکا چھوٹ گیا
تھا دھڑکا لگا ہوا تھا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی دل مین دعائین مانگا کرتی تھی کہ خداوندا
تو میرے وارث کو زندہ و سالم لانا اور پھر مجھ کو اس سے ملانا ہنوز شادی اسکی
رفیع البخت کے ساتھ نہین ہونے پائی ہی دل کا ارمان دل ہی مین ہی بہ سبب
شرم وحیا کے کچھ کہہ نہین سکتی ہی جب زیادہ پریشان ہوتی تھی تو کسی حجرہ مین جاکر
رو لیتی تھی پھر دل کو سمجھاتی تھی کہ یہ بھی شگون بد ہی اسی عالم مین اسکو بھی خبر ہوئی قریب
تھا کہ ماہ شیر سوار بہ سبب جوش مسرت کے دیوانی ہو جائے مگر ضبط سے کام
لیا دل کو تھام لیا جو منتین اسنے اپنے دل مین مانی ہین پوشیدہ طور سے اُنکے ادا کرنے کا
انتظام کیا اسکی وزیرزادی ملکہ سرو ناز نے اپنے نام سے وہ سب سامان نذر فراہم
کرکے مستحقون کو دیا اتنے مین شاہزادہ نور الدہر اپنے فرزند کو لیے ہوئے محل مین داخل
ہوئے رفیع البخت نے ناوک فگن کو سلام کیا ملکہ نے فرزند کو گلے سے لگایا
بلا گردان ہوئی قصد قامت اُتار رسے گئے تیار ہی آزاد کیے گئے رفیع البخت کا آنا اور فتح
وفیروزی کے ساتھ یہ عجیب طرح کی خوشی تھی کہ گھر گھر شادی تھی رت جگے ہو رہے
تھے ماہ شیر سوار محلون کی عورتون کی زبانی اپنے شوہر کی بہادری سن رہی تھی اور پھولی
سانسین لے رہی تھی کہ ہم ایسی خوش نصیب ہین کہ اپنے وارث سے ملے ہین دل بھر سکتے
کسی طرح کا اظہار مسرت نہین کر سکتے اسی جلسہ عیش وطرب مین ملکہ ناوک فگن نے
شاہزادہ نور الدہر سے عرض کی کہ مین چاہتی ہون بیٹی کی شادی فرزند کا
دیکھنا اور اس گھر ہی مین موجود ہی لینے تو بھانا نہین فرزند تلاش کرنا فرزند کا
کوئی اعتبار نہین ہی کیا معلوم کہ اب بچھڑ کر کب ملنا نصیب ہوا اور یہ لڑکی کب تک
اسنام پر بیٹھی رہے مناسب یہ ہی کہ پہلے شادی انکی کر دی جائے نور الدہر نے کہا کہ

ہو تمھاری خوشی ہو انھین کیا عذر ہو سکتا ہی پہلے تو ہمارا بھی یہ ارادہ تھا کہ فتح طلسم سے
بعد فتح طلسم نہ طاق سے ہو جسوقت عزیز بیجا ہو لین تو ہین شادی کا نام نہین لیتے
سلسلہ اسمین معلوم ہوتی ہی کہ جو ہو جائے وہ غنیمت ہی ہم بھی چراغ سحری ہو رہے ہین
ساتھ والے راہی ملک عدم ہو چکے اب کیا معلوم ہی کہ زندگی کی باقی سانسین ہین اور باقی
ہین اگر حیات نے وفا نہ کی تو یہ حسرت لیے ہوئے دنیا سے چلے جائینگے ہین یہ کہکر
اپنے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ غلام کو ارشاد عالی بجا لانے مین بسر و چشم کا عذر و تامل نہ تھا
یہ خیال ہی کہ والد ماجد برائے فتح طلسم نہ طاق گئے ہوئے ہین مجھے جلدی اس امر کی
ہی کہ مین بھی جاکر شریک جنگ ہون اگر شادی ہوگی تو سفر مین مزاحم ہوگا پھر نہ معلوم
کب ہوگا وہان نہین معلوم کیا افتاد ہو کیا نہ ہو مثل مشہور ہی کہ جنگ دعوت سرداری
ہین ہم ہی مارے گئے تو دو دن کے واسطے شادی کرکے غم دینا اور رنج مول لینا ہی اس
مشورت یہ ہی کہ ابھی اس امر کو ملتوی رکھیے جسوقت خداوند کریم طلسم نہ طاق کو فتح دادیگا
پھر اطمینان ہوگا تو یہ امر بھی ہو رہے گا والد ماجد اور تمام عزیز بھی شریک ہون گے
اسوقت سوا آپ دونون صاحبون کے یا میرے مامون جان ہین اور کون شریک
ہو سکتا ہی یہ چند روزہ زندگی یون ہی بسر ہو جاتی تو اچھا تھا یہ کہکر ناوک فگن بسبب
رنج کے رونے لگین اور نور الدہر نے بھی آنکھون مین آنسو بھرکر کہا کہ ای رفیع الجنت
کیسی باتین سامنے اپنی مان کے کرتے ہو کیا تم نہین جانتے کہ عورتون کا دل نازک
ہوتا ہی شادی کے ذکر مین بدشگونی کرنا مناسب نہین ہی اپنے سن کے موافق بات
کرنا چاہیے یون تو زندگی ایک ناپایدار چیز ہی اسپر کسی کو بھروسہ نہ کرنا چاہیے خواہ جوان
ہو خواہ مسن ہو لیکن اگر اسیطرح دنیا کو ناپایدار سمجھکر ہر شخص ترک دنیا کردے اور
شادی نہ کرے تو سلسلہ نسل بنی آدم کا منقطع ہو جائے آخر مین کوئی بھی باقی نہ رہے جو طریقہ
دنیا کا چلا آتا ہی اُسکے خلاف کرنا کسیطرح مناسب نہین ہی بچون کے جوان ہونے کی
امید کی جاتی ہی جوانون کو پیری کا کھٹکا لگا رہتا ہی بڈھون کو موت کا انتظار رہتا ہی
مہمان اور عزیز نہین ہین تو کیا ہوا شرکت عزیزون کی ایسے وقت مین ضروری
نہین سمجھی جاتی ہی جبکہ وہ شریک نہ ہو سکتے ہون اور اگر اور لوگ نہین ہین تو تمھاری
ان تو موجود ہین اور باپ کی جگہ مین ہون کہ دادا ہوتا ہی [illegible] تمھین اختیار
ان باتون کا جواب رفیع الجنت کیا دیتے خاموش ہو رہے اور کچھ دیر کے
بعد عرض کی کہ حضور کو اختیار ہی آپ جو مناسب جانین [illegible]
بروا انکار نہین ہی مجال ہی میری کہ خلاف حکم کر سکون لیکن میرا جی چاہتا ہی کہ اسی جلسہ
شادی مین مامون جان بھی سحر سے توبہ کرین اور جسقدر [illegible]
توبہ کرین سامنے جادو نے منثور کر لیا لاکھون جادو اور [illegible]
جسقدر جادوگر تھے سب جمع ہوئے اور شاہزادہ نور الدہر نے [illegible]

اور یہ سب از سر صدق مسلمان ہوگئے بعد اسکے تیاری شادی کی ہونے لگی شب افروز
کا نام شب افروز بانو قرار پایا یہ اپنی دختر نیک اختر ملکہ ماہ منیر سوار کو لے
علاحدہ مکان مین گئی اور جشن کا دن مقرر ہوا پہلے مانجھا سانچق مہندی وغیرہ سب
رسوم ادا کیے گئے بعد اسکے روز روشنائی آیا شام کو تمام شہر آئین بند ہوا ہر طرح کی تیاری
ہوئی دھوم دھام جشن تھا ہر مکان مثل حجلۂ عروس کے آراستہ تھا چراغان کا لطف کہکشاں
فلک پر چمک زن تھا در و دیوارون مین اسقدر قندیلین آویزان کی گئی تھین کہ کرہ شبتاب
کا لطف حاصل ہوتا تھا جو بارگاہ جشن کے واسطے سجی گئی تھی اُسکی آرائش بیان
سے باہر ہے یہ جلسہ بارگاہ نور آگین مین قرار پایا تھا ایک تو یہ بارگاہ ہر اسے
بلسلۂ نور کی بنی ہوئی ہے دوسرے اُسکے علاوہ جھاڑ کنول جھاڑ بے مرد نگ ہانڈیان
اس کثرت سے روشن تھین کہ دن معلوم ہوتا تھا تمام بارگاہ مین زرنگار فرش تھا
امرا اور رؤسا شہر جمع تھے صدر مین ایک مسند جواہر نگار بچھائی گئی تھی اُسپر رفیع الجنت
دو زانو بیٹھے تھے ایک جانب شاہزادۂ نور الدہر بیٹھے ہوئے تھے اور دوسری
جانب سلیم جادو و بعد سلیم جادو کے امیر المکان اور محیط جادو انکے بعد دیگرے
شہر نور آگین و شہر ساریقیہ یہ سب جمع تھے اُنکو اطلاع دے کر بلایا گیا تھا
عجب طرح کا جلسہ تھا صحبت رقص و سرود گرم تھی ایک نازنین ماہ جبین ہر خصا
پری جمال یہ غزل گا رہی تھی

غزل

شکوہ کرتے ہین نہ الزام جفا دیتے ہین ہم
جب ستم کرتے ہین وہ دلکو دعا دیتے ہین ہم

بدگمان جنسے دم نظارہ بازی ہو کوئی
وہ نگاہین سب پردون مین چھپا دیتے ہین ہم

سچ یہ ہے چلتا نہین تقویم پارینہ سے کام
ہجر مین سب مہمل کی باتین بھلا دیتے ہین ہم

اک نگاہ لطف اُنکی دیتی ہے ایسے فریب
جو ستم گذرے ہین سب ایسے بھلا دیتے ہین ہم

یار کی نازک مزاجی سے نہین کیا کیا خیال
لکھنے ہین جو شوق مین وہ پھر مٹا دیتے ہین ہم

جب بین کہتا ہون تڑپکر خود ٹھہر جاتا ہے دل
شبہ خیال کرتی ہین اُنکی پھر ستا دیتے ہین ہم

دیکھا اتنا تو مزاج یار مین پیدا کیا
جو کچھ اُسکے دل مین ہوتا ہے بتا دیتے ہین ہم

لیکے یہ اک عمر دہ سے ہے خموشی اُنکی قہر
بات پر آئین تو دونونکو ہنسا دیتے ہین ہم

عشق کے سودے مین ہے ہر طرح نقصان پیہم ہی
بس نہ یہ پوچھو کہ کیا لیتے ہین کیا دیتے ہین ہم

جسطرح ہو یاد کر لیتا تو ہے کوئی کبھی
کوسنے والے کو بھی ایسے دعا دیتے ہین ہم

ولیرا اُس بت کے وہی نالے اثر کرتے نہین
جنکو دعوی ہے کہ عرش اکثر ہلا دیتے ہین ہم

آرزو جلنا ہی جب ٹھہرا تو پھر کیا فائدہ
آگ ہی ایسی لگی کہ تو لگا دیتے ہین ہم

تمام رات یہ جلسۂ رقص و سرود رہا قریب صبح شاہزادہ رفیع الجنت نے لاہور تیز گام
اپنے پاس بلایا اور چپکے سے کہا کہ آج تمھارا گانا بھی ہم سنینگے لاہور کو ہر چند سمجھا
نور الدہر کے گاتے ہوئے جواب معلوم ہوتا تھا لیکن حکم رفیع الجنت کا نہ ٹال سکا

ور آمادہ ہوگیا لیکن اب خاص خاص لوگ باقی تھے عام صحبت برخاست ہوچکی تھی اور برات کے چلنے کی تیاری تھی جلوس آ آکر جمع ہو رہا تھا وہ سہانا وقت شمعون کا جھلملانا نسیم سحری کا چلنا جاگی ہوئی آنکھون مین خمار گلزار شب کی بسی ہوئی بہار عجب لطف دکھا رہی تھی اُسوقت لاہور تنیر گام نے بیٹھکر گانا شروع کیا ساز اس رنگ پر تھے کہ سرون سے بو نکل رہی تھی جو راگ گایا تصویر کھینچ کر دکھادی جہان چاہا بسادیا جہان چاہا اُجاڑ دیا بعد اُسکے دھن گانا شروع کیا جس نے سُنا وہ سر دُھننے لگا **غزل**

یا الٰہی آہ مین تاثیر ہونا چاہیے — ان دل آزارون کی بھی تعزیر ہونا چاہیے
دل مین یاد روے پرتنویر ہونا چاہیے — شیشۂ خالی مین اک تصویر ہونا چاہیے
دے کفن آندھی بگولے ڈالین تھی مٹھی خاک — دفن مجنون کی کوئی تدبیر ہونا چاہیے
اس بہانے اپنے کوچے سے اٹھایا بعد مرگ — لاش یہ مجرم کی ہے شمشیر ہونا چاہیے
بل کی لے ابرو سیری زلف کی ہے اسکے سپرد — زلف کو ہم صورت زنجیر ہونا چاہیے
پوچھو کر وہ حالت دل چپ ہین یا کچھ کہین — آہ مین تھوڑی بہت تاثیر ہونا چاہیے
تیری منت سے بڑھا وحشت کا میری سلسلہ — یا تو ہمین دونون کے اک زنجیر ہونا چاہیے
بند ہو میری زبان یا مُنھ سے بول اُٹھے وہ بت — کچھ تو آج اے آہ بے تاثیر ہونا چاہیے
ہو نٹھ سلوا دو کرے بوسطلب کوئی اگر — جرم جیسا ویسی ہی تعزیر ہونا چاہیے
وہ جفا جو ہو چلا غافل ہمارے حال سے — پھر گنہ کوئی کوئی تقصیر ہونا چاہیے
حسرتین دل مین بہت ہین سر کرو تیر نگاہ — آج اس تودہ پہ مشق تیر ہونا چاہیے
دل جگر پر چاہیے قاتل برابر کی نظر — دونشانے ساتھ ہون وہ تیر ہونا چاہیے
شغل بیکاری نہین ہے اس سے بہتر ہجر مین — باتین کرنے کو تری تصویر ہونا چاہیے
دیکھو پیمان نامۂ الفت سمجھ لو پڑھکے پھر — جسکی پابندی ہو وہ تحریر ہونا چاہیے
بیخودی کی حرکتین بھولینگے مشیاری مین وہ — ایک اس حالت کی بھی تصویر ہونا چاہیے
ہم بھی جو چاہینگے کہوا لینگے اُنسے آرزو — وقت پیمان جو بی تقریر ہونا چاہیے

غرضکہ ایسی ایسی چیزین لاہور نے سُنائین کہ تمام محفل کو محو کر دیا ہر شخص تصویر بنا بیٹھا تھا کسی کی آنکھون سے آنسو جاری تھے کوئی ٹھنڈی سانسین لے رہا تھا تمام محفل مین سناٹا پڑا ہوا تھا اب وقت تمام ہوا جلسہ برخاست ہوا لوگون نے جلدی جلدی نماز صبح سے فراغ حاصل کیا اور برات چلنے کی تیاری ہوئی نہایت دھوم سے برات شاہزادہ رفیع البخت کی مکان عروس کی جانب چلی جسوقت اس تزک و احتشام سے مکان عروس پر پہونچی پھر جلسہ جمع ہوا اور برائی آ آکر بیٹھے خوب بڑھا گیا اسی خوشی کے ساتھ لاہور کا عقد بلکہ سرونا زکے ساتھ ہوا دونون نوشاہ خوشی خوشی عروسونکے لیے ہوئے مکان پر آئے اور وصل سے اپنے معشوقون کے کامیاب ہوئے بطن سے بلکہ ماہ سیر سوار کے ایک لڑکا پیدا ہوتا ہی کہ نام اُسکا ہر بل قسمت

ہوتا ہی اور بطن سرو ناز سے شاہ ہور بن لاہور پیدا ہوتا ہی کہ ذکر انکا دفتر انقلاب مین آئے گا الغرض بعد دو چار روز کے شاہزادہ رفیع البخت نے چلنے کی تیاری کی اور ملکہ ناوک فگن سے رخصت طلب کی سلیم جادو کو اس مقام کا ناظم و حاکم مقرر کیا ملکہ ناوک فگن فرزند کو گلے لگا کر بہت روئی نور الدہر نے سر ناوک فگن کا سینے سے لگایا اور کلمات تسلی و تشفی زبان پر جاری کیے کہ انشاء اللہ بہت جلد پھر تم سے ملینگے رفیع البخت نے یہان سے کوچ کیا اور قبر پر نوذر اور نگ نشین کی آ کے فاتحہ خیر پڑھا چراغان کا حکم دیا مقبرہ کو آراستہ کیا تمام رات عبادت مین بسر کر کے ثواب اسکا روح نوذر اور نگ نشین کو بخشا قریب صبح قبر سے لپٹ کر روئے اور کہا کہ اب یہ غلام رخصت ہوتا ہی مین نے آپ کے خون ناحق کا عوض سارق دریا نشین سے لیا اور اس ملعون کو قتل کیا وصیت آپ کی پوری کی یہ کہکر اسقدر روئے کہ بیہوشی طاری ہوئی اسی عالم بیہوشی مین دیکھا کہ نوذر اور نگ نشین آئے رفیع البخت کو گلے سے لگایا اور کہا ای فرزند تو نے روح کو میری شاد کیا خدا تجھے آباد رکھے روح کو میری اب چین ملے گا اور میت قبر سے لگے گی ورنہ تا قیام قیامت بین بیچین رہتا بعد اسکے انکی نانی بھی آکر بلا گردان ہوئین اور کہا کہ ای فرزند خدا حافظ و ناصر بعد تھوڑی دیر کے رفیع البخت کی آنکھ کھل گئی اب رفیع البخت نے پیران سر مست کو سپہ سالار کیا اور اختر شاہ کو بادشاہ لشکر قرار دے کر نقاب سبز چہرہ پر ڈالی لباس سبز تن پر آراستہ کیا نور الدہر نے بھی جامہ سبز و نقاب سبز اختیار کی اور جانب نہ طاق برائے ملاقات شاہزادہ بدیع الملک روانہ ہوئے اب انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی

اور یہان سے داستان شوکت بیان صاحبقران یعنے بدیع الملک نوجوان کی آغاز ہوتی ہی۔ ساقی نامہ

ہان ساقی ما ہوش ادھر آ	جلوہ بنت عنب کا دکھلا	آئی ہی بہار قصہ خوانی
پیری مین ہی حسرت جوانی	دے بھر کے شراب جگ وہ اک جام	پینے سے ہو جسکے نیک انجام
پھوٹے مری داستان پہ بلبل	ہو سلسلہ مثل زلف سنبل	نیرنگ دکھاؤن ساحری کے
تشنے پھیج جائین صفدری کے	جس جا پہ رقم ہو ذکر پیکار	چمکے ہر اک نقطہ مین تلوار
مطبوع ہو یہ فسانہ میرا	خود وصف کرے زمانہ میرا	نیرنگ سازان واقعات

عجیب و جادو نگاران داستان غریب اس واقعہ ہوش ربا کو اسطرح تحریر کرتے ہین ؎

بیا بشنو ای ہمدم راستان ✻ کہ باز آمدم بر سر داستان ✻ یہ داستان حیرت بیان اس مقام تک تحریر ہو چکی ہی کہ شاہزادہ رفیع البخت مع لشکر بے پایان و فوج فراوان جانب طلسم نہ طاق چل چکے ہین اور طی مراحل و قطع منازل کرتے ہوئے

قریب دریاے نسیان کے پہونچ گئے ہین اور یہ خبر ہر شہر و ملک مین پہونچ گئی ہے کہ
قریب آگیا ہے اور آپ ابھی تک خواب غفلت مین ہین یقین ہے کہ
طلسم کا دریا عبور کرکے داخل شہر ہوجائے یہ سُنکر ہنر بر شیر دل
پریشان ہوا اور اپنے وزیر باتدبیر کی طرف مخاطب ہوکر
تم نے بھی خبر آمد بدیع الملک کی سنی ہوگی یہ لوگ
بڑے بڑے طلسم انھون نے فتح کیے ہزار ہا جادوگرون کو مارا سیکڑون خداونداین
یہانتک کہ اب اسطرف کا رخ کیا اور تعجب ہے کہ وہ داخل ہون
کیون ان نے ہماری مدد نہین بھیجی اور خبر نہین کی آیا غضب خداوندی ہم پر نازل ہے یا
ہمارے حال سے بیخبر ہین آخر کیا سبب ہے جو ہو اسوقت تک کوئی اثر ظہور مین نہین یا
اگر خداوند ہم سے ناراض ہین اور ہمارا مٹا ہی دینا منظور ہے تو اسکی کیا ضرورت ہے دشمن
کے ہاتھ سے ہم کو مٹوانے ہین اگر ہم کو مٹانا ہی منظور ہے تو خود ہی مٹا دین اس طرح
مٹنے مین انکا ملک بھی مٹے گا سماک پاک طینت نے ہاتھ باندھکر عرض کیا
حضور کیفیت یہان کی یہ ہے کہ جولان مہر وش جو کہ درویش کامل تھے اور بہت بڑے
عامل تھے یہ انھین مین کرامات تھی کہ ہوا کو اپنے عمل کے زور سے انھون نے اسطرح
بستہ کرکے محکوم بنا دیا تھا کہ جس ملک مین جو واقعہ گذرتا تھا اسکی خبر گوش زد ہوجاتی
تھی انھون نے یہ خبر بھی دی تھی کہ جس زمانہ مین بدیع الملک فتاح طلسم نہ طاق
قریب دریاے نسیان پہونچے گا اُسوقت ہوا بھی حاکمان طلسم نہ طاق سے برگشتہ
ہوجائے گی اور خبرون کا سلسلہ قطع ہوجائے گا اور آئینہ اندام جادو کہ اسکو بھی
دعوی خداوندی تھا اور اپنے طلسم مین خداوند کہلاتا تھا یہ بھانپ کر اس طلسم مین
آئے گا اور اسی کی نحوست طلسم نہ طاق کو برباد کرائے گی نہ یہ اسطرف آتا نہ
بدیع الملک ادھر کا رخ کرتے یہ سُنکر ہنر بر شیر دل نے تھوڑی دیر سکوت کیا
اور وزیر سے کہا کہ پھر اب کیا ہوگا وزیر نے عرض کی کہ حضور کسی کی مدد پر
بھروسا کرنا بالکل خلاف عقل ہے انسان کو چاہیے کہ جو کچھ ہوسکے خود کرے اور تدبیر
اسکی یہ ہے کہ عازم شعبدہ باز جسکو حضور نے قید کرلیا ہے اُسکو رہا کرلیجیے اور یہ
کیفیت اُس سے بیان کیجیے وہ کوئی نہ کوئی انتظام حفاظت ملک کا کرے گا اور
دشمنون کی بربادی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے گا کہ وہ مرد عاقل و کامل اور
رازدار ہے یہ سُنکر ہنر بر شیر دل نے اُسیوقت عازم شعبدہ باز کی رہائی کا حکم دیا
اور خلعت سے سرفراز کرکے صحبت مین طلب کیا عازم شعبدہ باز حاضر ہوا
ہنر بر شیر دل نے کہا کہ اے عازم شعبدہ باز مین نے نہایت غلطی کی جو تم کو قید
کیا مین نہ جانتا تھا کہ اب زمانہ اُس نیرنگ کے دکھانے کا نہین ہے جو تم نے پہلے
دکھائے تھے مجھے یہ شبہہ گذرا تھا کہ تم نے عدول حکمی کی اسوجہ سے مین نے تم کو

قید کر لیا تھا عازم نے عرض کی کہ آپ ہر طرح جان و مال کے مالک ہین مین غلام ہون آپ کا ہو کچھ لیا آپ نے بہت اچھا کیا اسکی معذرت نفرمایئے کہ مین ذلیل ہوتا ہون اور جو کچھ ارشاد ہوا اسکی تعمیل بسر و چشم کرنے کے لیے موجود ہون ہنر بر شمشیر دل نے خبر آمد بدیع الملک کی عازم شعبدہ باز سے بھی بیان کی اور کہا کوئی ایسی تدبیر کرو کہ لشکر حریف کا تباہ ہو جائے اور اسطرف نہ آسکے اسنے عرض کی کہ بہت خوب مین جاتا ہون اور انتظام اسکا کرتا ہون یہ کہکر بادشاہ سے رخصت ہوا اور اپنے مکان کی جانب روانہ ہوا عازم شعبدہ باز کی ایک دختر ہے کہ نام اسکا ملکہ ماہ سیمبر ہے حسن بے نظیر اسکا رشک بدر منیر ہے یہ اپنے باپ سے نہایت مانوس ہے جسوقت سے عازم شعبدہ باز قید ہو گیا تھا اسوقت سے یہ نہایت پریشان تھی دن رات رویا کرتی تھی بیٹھی عشرت کو اسنے ترک کر دیا تھا ہر چند انیسین و جلیسین سمجھاتی تھین مگر یہ نہ مانتی تھی اور اپنے کو ہلاک کرنا چاہتی تھی اسی حالت مین ایک کنیز نے آکر خبر دی کہ واری اب اٹھیے دن پریشانی و اندوہ کے دفع ہوئے اور مراد خوشی کا آیا ابا جان آپ کے قید سے رہا ہوئے بادشاہ نے معذرت کی اور خلعت دے کر رخصت کیا ہے اب بادشاہ اسیقدر آپ پر مہربان ہے جسقدر پہلے نامہربان تھا یہ سنکر ماہ سیمبر اٹھ بیٹھی اتنے مین عازم بھی داخل مکان ہوا دختر کو گلے سے لگایا بچھڑے ہوؤن کو جسے ملا اسکے بعد سامان شعبدہ بازی و نیرنگ سازی کے جمع کرنے مین مصروف ہوا کہ اسکا حال ہر وقت بیان ہوگا لیکن ملکہ ماہ سیمبر کہ ابھی نوجوان ہے ناتجربہ کار ہے باپ کی قید نے اسکو مضمحل کر دیا تھا جسوقت سے عازم شعبدہ باز نے رہائی پائی ہے اسوقت سے مارے خوشی کے پھولی نہین سماتی ہے دن عید رات شب برات ہے ہر وقت صحبت رقص و سرود برپا رہتی ہے دو گانیین لگی ہین کہ نام ایک کا صبا دوسری کا سیارہ ہے انھون نے ہاتھ باندھ کر عرض کی کہ ای ملکہ آفاق لطف اس جلسہ کا یہ تھا کہ باغ گلشن حصار مین یہ جلسہ ہوتا کہ زیادہ لطف حاصل ہوتا ایک مدت سے جو دل کا کنول مرجھایا ہوا تھا یہ پھر تازہ ہو جاتا یہ سنکر ملکہ ماہ سیمبر نے کہا کہ ہان سچ کہتی ہو اسیوقت کارپردازون کو بلا کر آراستگی گلشن حصار کا حکم دیا اور خود چلنے کے سامان مین مصروف ہوئی کارپردازون نے باغبانون کو حکم دیا انھون نے بیلچے اٹھائے اور درستی باغ مین مصروف ہوئے اور عندلیبان چمن نے یہ رنگ دیکھکر کہا ؎ پھر بہار آئی ہے تجھ بین ای گلستان غم نہ کھا + وہ چلی آئی ہے فوج عندلیبان غم نہ کھا + گو کہ شب آخر ہوئی ای شمع تو زاری نہ کر + پھر وہی محفل ہے اور تیرا شبستان غم نہ کھا + چونکہ بہ سبب نادرستی مزاج ملکہ کے سب سامان باغ کا ابتر ہو رہا تھا درختون کے نیچے پتون کا ڈھیر تھا اور گل و ثمر خشک پڑے ہوئے تھے ڈالیان پژمردہ اسیطرح مثل جالے کے درختون مین لٹک رہی ہین

روش پڑی سب خراب ہورہی تھی چمن مثل جنگل کے ہوا رہا تھا اور وہ قصر عالی شان جو
خاص ملکہ کا مسکن رہا تھا اب خدا جانے معلوم ہوتا تھا کہ جا بجا لھو نسیلے اژدہا بیلون کے چمگادڑ
چھتون مین لٹک رہے تھے جالے ہر طرف لٹک رہے تھے کمین کمین سے استرکاری
تک گر گئی تھی پردے اور چقین میلی ہوگئی تھین سفیدی کا رنگ مٹیالا ہوگیا تھا
سب ایک مقام ہو کا نظر آتا تھا منتظمان باغ نے نہایت چابکدستی کی کہ ایک روز مین
باغ کو باغ بنا دیا صدہا مالی کام کررہے تھے معمار قصر کی درستی مین مصروف تھے شام تک
روش پڑی باغ کی سفیدی و استرکاری قصر کی سب درست ہوگئی دوسرے روز
چھت پردے نئے لگا دیے گئے شیشہ آلات سے تمام قصر مزین کیا گیا فرش و
مسند و مسہری وغیرہ سب چیزین درست ہوگئین سامان عیش و طرب فراہم کیا گیا
جب ان کامون سے فراغت حاصل ہوگئی تو جاکر ملکہ سے عرض کیا کہ حسب الارشاد
ملکہ آفاق سب سامان درست ہے اب حضور کی رونق افروزی باقی ہے تشریف
لے چلیے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے باغ کو منور فرمایئے اب گلشن حصار
گلشن شداد کا ہمسر ہورہا ہے مگر حور و غلمان کی کمی ہے یہ سنکر ملکہ نے سواری طلب
کی اور کارپردازون کو انعام عنایت فرمایا کہ یہ کام انھون نے نہایت تعجیل سے
سرانجام دیا تھا الحاصل تیاری سواری کی ہوئی منادی نے ندا کردی کہ ملکہ عالم
باغ تشریف لے جانے کو ہین فلان راستے سے خبردار خبردار کوئی شخص آج نہ گذرے
ورنہ یہ راستہ خدم کو پہونچائے گا کیا تاب و طاقت تھی کسی کی کہ اسطرف کا رخ
بھی کرتا اب سواری ملکہ کی مثل باد بہاری جانب باغ روانہ ہوئی وہ تزک و
احتشام سواری قابل دید تھا مگر کیا مجال کسی کی کہ اس راستہ کی طرف بھی نگاہ
اٹھا کر دیکھے اگر ایسا کرے تو آنکھین نکلوا لیجائین جشنین ترکنین اروابیگنیلان
سپاہ قنیان وغیرہ درستہ انتظام کرتی ہوئی تلوارین برہنہ انکے ہاتھون مین تھی
ہوئین اس شان و شوکت کے ساتھ سواری ملکہ کی جانب باغ چلی جاتی ہے یہ
معلوم ہوتا ہے کہ خاص ہنر بر شیر دل کی دختر کہین جاتی ہے یہ احتشام اسکا اس
سبب سے ہے کہ باپ ملکہ کا عازم شعبدہ باز بادشاہ کا مقرب خاص ہے اور
بادشاہ اسکو بہت دوست رکھتا ہے گویا ایک رکن سلطنت ہے سب اس کا
ادب و لحاظ مثل بادشاہ کے کرتے ہین ایک یہ امر اس زمانے مین اسکے واسطے
بیشک برا ہوگیا تھا کہ یہ چندروز مقید رہا جب بادشاہ سمجھ گیا کہ عازم شعبدہ باز
کا اس امر مین قصور نہین ہے تو بادشاہ نے اسکو رہا کردیا اور بدستور مقدرت کی اور
جو اسکا درجہ تھا اسی منصب پر پھر یہ قائم ہوا اب سواری تو ملکہ کی رہروی باغ
مین چھوڑی جاتی ہے

اور کچھ حال خواجہ خضران کا بیان کیا جاتا ہے

ناظرین باتمکین کو خیال ہوگا کہ سابق مین یہ داستان حیرت بیان اس مقام پر چھوڑی گئی تھی کہ مہتر مہتران یعنے خواجہ خضران شہر حرمانیہ مین حرمان جنی کے پاس پہنچے اور اُس سے راستہ طلسم نہ طاق کا اور حالات وزیدان طلسم کے پوچھے ہین حرمان جنی نے وعدہ کیا ہے کہ مین کل آپ سے مفصل طور پر بیان کرونگا چنانچہ جب دوسرا روز ہوا تو خضران بن عمر نے حرمان جنی سے کہا کہ اب بیان کرو دیر کرنا مناسب وقت نہین ہے اسلیے کہ نہین معلوم میرا آقا کس مقام پر ہے ایسا نہ ہو کہ وہ خدانخواستہ بتلاے بلا ہوجائین اور مین پہونچ نہ سکون یہ سُنکر حرمان جنی نے کہا کہ اے خواجہ وہ امور جنکا مین نے وعدہ کیا تھا وہ یہ ہین کہ حکیم فیلقوس ثانی نے جو دریاے نسیان بنایا ہے تو اُسکو اسم بامسمے سمجھنا چاہیے تاثیر اُسکی یہ ہے کہ جو شخص دریا کو عبور کریگا اُسپر ایک کیفیت نسیانی طاری ہوجائیگی ہوش حواس مین اختلال واقع ہوجائیگا تو بہت دیوانگی کی پہونچ جائیگی یہ بھی نہ سمجھ سکیگا کہ ہم کون ہین اور کہان ہین اور کس حال مین مبتلا ہین اور کس ارادے سے آئے تھے کہان جانا چاہیے کیا کرنا چاہیے جب ان مین انسان مبتلا ہوجائیگا تو اُس سے کیا ہوسکیگا دوست دشمن مین امتیاز نہ کرسکیگا انجام یہ کہ ہاتھ سے دشمن کے مارا جائیگا خضران نے کہا کہ اب لشکر کی کیفیت بیان کرو حرمان جنی نے کہا کہ اول تو ایسے مقام پر ایک شخص ضعیف اجنبی رستم کو قتل کرسکتا ہے علاوہ اسکے دوسری بلا یہ ہے کہ حکیم فیلقوس ثانی نے ایک دیوانہ بھی بنایا ہے کہ نام اُسکا اژدر شیر چشم ہے وہ بلاے مبرم ہے اور حریف کے لیے مرگ مفاجات سے کم نہین ہے طریقہ جنگ اُسکا یہ ہے کہ اول وہ حریف کے حریف سے آنکھ ملاتا ہے اور قوت اسکی سلب کرکے وار کرتا ہے کہ حریف کیسا ہی رستم وقت کیون نہ ہو مگر لنگر ضرب کا نہین سنبھال سکتا اور بیہوش ہوجاتا ہے دیوانہ باطمینان دشمن کو باندھکر میدان سے لے جاتا ہے خضران نے کہا کہ اے حرمان جنی پھر تدبیر اسکے دفعیہ کی کیا سوچی ہے اسلیے کہ تم بھی تو صاحب ہنر ہو تمھارے بلالات کا حال مین سن چکا ہون کوئی تدبیر ایسی نہین کرتے کہ یہ بلا رد ہو اور اژدر شیر چشم مارا جاے کہ بغیر اسکے تمھارا ملک تم کو نہین مل سکتا اور بادشاہی تمھاری پھر سے قائم نہین ہوسکتی یہ سُنکر حرمان جنی نے کہا کہ اے خواجہ ثالث یہ دیوانہ ساختہ حکیم فیلقوس ثانی ہے جب تک حکیم مارا جائیگا اُسوقت تک مرنا اس دیوانہ کا ممکن نہین ہے اور تا طیر دریاے نسیان کی بھی بغیر حکیم کے قتل کے باطل نہ ہوگی اور حکیم تک پہونچنا بہت دشوار ہے اسلیے

کہ جگہ کا مسکن سوا عازم شیطان ہے بار سے کوئی نہیں جانتا خضران نے کہا کہ اچھا چلو وہی دیکھا جائے گا لیکن اگر ہمارا راستہ ممکن ہو کہ جسطرف دریا سے نسیان حائل نہ ہو تو بہتر ہے اسلیے کہ جب نسیان غالب ہوا ہر شخص حواس بجانہ رہے یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کس واسطے آئے اور کیا کرنا چاہیے تو عیاری کیا ہوسکے گی اور ان مرحلوں کا طے ہونا بغیر عیاری کیے ممکن نہیں ہے غرضکہ حیران چلتی اور ہوشیار رہتی اور خواجہ خضران جانب ملک سبز پوش سیر کرتے روانہ ہوتے ہیں اور یہ اس راستے سے جاتے ہیں جو راہ مخفی ہے اور ہر کس و ناکس اس راستے سے واقف نہیں ہے تا کہ عقل انکی سالم رہے اور عیاری ہوشیاری خلل نہ کرے اب انکو بھی رہروی میں چھوڑا جاتا ہے

اور یہاں سے چند کلمہ داستان شوکت نشان صاحبقران ثالث یعنے بدیع الملک کے بیان کیے جاتے ہیں

راوی بیان کرتا ہے کہ جسوقت یہ خبر پہونچی تو بدیع الملک نے نماز صبح سے فراغ حاصل کیا مرکب پری پیکر پر سوار ہوئے اور بار ہونے کا حکم دیا تیاری سفر ہونے لگی جبرئیل بن عادی پیش خیمہ لے کر آگے روانہ ہوئے اور بدیع الملک منتظر ہیں کہ سب سامان کچھ دور پہونچ لے تو ہم بھی چلیں اسی ترددمیں تھے کہ یکایک از پردہ بیابان گردے برخاست مگر گردے تیرہ تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ و پرتو گرد و زمین پیچیدہ زیر آسمان ایک آسمان خاکی نمودار ہوا ہر کارے برآمد و بر یاست حال روانہ ہوئے اتنے میں جسوقت ہوا نے مارا گرد کو گرد نے مارا ہوا تو دامن گرد شگافتہ ہوا اور دل گرد سے لشکر اسلام کے نشان معلوم ہوئے پھریرون پر تعریف الٰہی نعت رسالت پناہی ہر قوم تھی پنجہ چمک رہے تھے پرچم ہوا سے اڑ رہے تھے ہرکارون نے جاکر خبر دریافت کی اور آکر عرض کی کہ شاہزادہ گوہر کلاہ اور آصف انجم طلعت شاہزادہ امیر الزمان و سکندر فرخ لقا و ذخیرہ مع اشیاء طلسمی تشریف لاتے ہیں بدیع الملک نے سرداران ہمراہی کو برائے استقبال روانہ کیا لوگ گئے اور ان سب صاحبون کو استقبال کرکے لائے بدیع الملک نے حالات مسافت راہ کے دریافت کیے ہر ایک نے اپنی اپنی سرگذشت بیان کی اور کہا ہمین یہ امید نہ تھی کہ اسقدر جلد آپ تک پہونچ جائینگے مگر الحمد للہ کہ وقت پر پہونچ گئے ہنوز یہ لوگ قائم نہ ہونے پائے تھے کہ آور گرد اڑی اور دل گرد سے پانچ آفتاب شیر پیکر یعنے اسد غازی چارون فرزندون سلیمت نمودار ہوئے بدیع الملک نے تمام سردارونکو اسد کے استقبال کے واسطے روانہ کیا

اور خود بھی چند قدم بڑھ کر پیشوائی کی اور مثل اپنے والد ماجد کے بہزار خلق پیش آئے
اور کہا کہ الحمد للہ آپ کی زیارت بخیر نصیب ہوئی آج پھر سفر معطل ہوا اور بخاطر
اسد غازی ہدیع الملک نے اُسی مقام پر قیام کیا اور سامان دعوت وضیافت
اسد غازی کے واسطے مہیا کیا جب شام ہوئی اور کھانے پینے سے فراغت
ہو چکی تو سب ایک مقام پر جمع ہوئے بدیع الملک نے حال آتش میدان
کاج و باج کا دریافت کیا اسد غازی نے بیان کیا کہ صاحبقران ثانی نے
مجھے رخصت کر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ تم ہمراہ بدیع الملک کے خانہ کعبہ کو جانا
میرے ساتھ تمھارا چلنا مناسب نہیں ہے کیونکہ بدیع الملک تعاقب میں
آئینہ اندام جادو کے روانہ ہوئے ہیں آئینہ اندام جاکر طلسم نہ طاق میں پناہ
گزین ہوا ہے سنا ہے کہ وہ طلسم نہایت سخت ہے اور مقام مخدوش ہے لہذا تم بھی جاؤ اور
جاکر شریک جنگ ہو میں امیر ثانی سے رخصت ہو کر چلا تھا کہ مجکو پنجہ اُٹھا
لے گیا وہ ایک ساحرہ تھی مدت تک میں اُسکی قید میں رہا اسوجہ سے مجکو نہیں
معلوم کہ بعد میرے جانے کے بیابان کاج و باج میں کیا آفت برپا ہوئی اور
ہمارا ہیان صاحبقران ثانی پر کیا گذری کون کون جل گیا اور کون کون بچا جب کہ
ضرغام شیر دل نے میری تلاش کی اور اُس ساحرہ کو عیاری کر کے مارا تو مجکو
رہائی ہوئی بعد اسکے میں شہر مرجانیہ میں آیا وہاں خروج خونخوار بن وجال کا
حال معلوم ہوا کہ ایک کافر پیدا ہوا ہے اور اُس شہر مرصع حصار اُسنے خدا پرستوں کا
استیصال کر دیا ہے اور برابر ملکوں کو تباہ و برباد کرتا ہوا چلا آتا ہے شہنشاہ مرصع
حصاری اور شہریار مرصع حصاری اُسکے ہاتھ سے قتل ہوئے یہ سُنکر میں تعاقب
میں اُس کافر خاسر کے روانہ ہوا جن جن ملکوں کو وہ تباہ کر کے وہاں اپنی جانب
سے حاکم مقرر کرتا جاتا تھا میں اُن ملکوں کو پھر سے اسلام آباد کرتا جاتا تھا
یہانتک کہ خونخوار ملعون تا بہ قلعہ ذوالامان پہونچ گیا اور قصد بربادی طلسم کا
کیا یہ خبر پیر فرخاری کو پہونچی اُنھوں نے بھی نامے لکھ لکھ کر رفقائے صاحبقران
کو برائے مدد طلب کیا کیونکہ خونخوار کے ساتھ فوج کثیر تھی اور لشکر بے شمار
تھا جہان نثاران صاحبقران مثل ملک قہرش بن سیوفیائے طوفانی و
القاش خیون آشام وغیرہ نے حق نمک ادا کیا سب شہید ہوئے بادشاہ
اسلام تک قتل ہو گئے ناموس امیرین سے ملکہ زیبندہ شیر گیر اور ملکہ گردیہ بانو
نے نقابین چہرون پر ڈال کر کئی مقابلہ کیے مگر پیمانہ عمر لبریز ہو چکا تھا کہ
انھون نے بھی جام تلخ اجل نوش کیا بعد ازان تمام ناموس صاحبقرانی نے
زہر کھا کر جان دے دی میں ملکون کو آباد کرتا ہوا اور فوجون کو درہم و برہم
کرتا ہوا اسوقت قلعہ ذوالامان پر پہونچا کہ سب کا خاتمہ ہو چکا تھا اور کفار

بقصد غارت قلعہ کی طرف متوجہ ہوئے تھے مین نے جاکر تمہارے ملعون کو واصل جہنم کیا اور سب کافرون کو کھیر کر مار لیا لاشین دفن کرتے کرتے کئی روز لگ رہے اُسوقت جو حالت میری تھی وہ احاطۂ بیان سے باہر ہے آپ سمجھ سکتے ہین کہ جس شخص کے تمام عزیز ایک مقام پر قتل کیے ہوئے پڑے ہونگے اُسکی کیا حالت ہوگی اس بیان پر تمام بارگاہ مین ایک کہرام مچ گیا تمام شاہزادے اپنے اپنے بزرگون کے واسطے چیخین مار مار کر رونے لگے وہ بزم صحبت ماتم ہوگئی بدیع الملک ایک ایک کو یاد کرکے روتے تھے آنسو انکی آنکھ سے نہ تھمتا تھا کہ اسی عالم مین صبح ہوگئی سب نے نماز سحری سے فراغ حاصل کیا اور پھر آکر بیٹھے اسد غازی نے باقی ماندہ حالات پہونچا اپنا خدمت بادشاہ اسلام دارا سے بن جمشید مین [illegible] سے بھیس روانہ ہونا دریاے نسیان کے ارادہ سے اور راہ کی دقتین ملنا لقا بدار اور بلقیس سوار کا اور لشکر گزر نقا بدار کی کیفیت بیان کی اور کہا کہ اے فرزند درحقیقت نقا بدار نہایت رہبر دست معلوم ہوتا ہے اور جو کچھ پیام نقا بدار نے دیے تھے وہ سب بیان کیے بدیع الملک متردد ہوئے کہ یہ کون شخص ہے بعد ازان تین روز تک یہان ماتم ناموس کا برپا رہا چوتھے روز بدیع الملک نے حکم کوچ دیا جبرئیل بن عادی پیش خیمہ لے کر آگے کو روانہ ہوچکے تھے بعد انکے بدیع الملک بھی مع جملہ سرداران نامی و پہلوانان گرامی جانب دریاے نسیان روانہ ہوئے جسوقت سامنے سے پل نمودار ہوا تو شاہزادہ گوہر کلاہ نے عرض کی کہ تین چار لاکھ آدمی ہمراہ ہین انکو اس قاعدہ سے لے چلنا چاہیے کہ پل نہ ٹوٹے اور تمام فوج گذر جاے چنانچہ یہ راے پسند آئی اور فوج ٹکڑے ٹکڑے ہوکر پل دریاے نسیان سے گذرنے لگی جبرئیل بن عادی نے دریا کو عبور کرکے خیمہ جاے مناسب پر برپا کیا اور بعد اسکے دیگر سرداران نامی و پہلوانان گرامی یکے بعد دیگرے آنے لگے اور خیمہ زن ہونے لگے تین چار فرسخ تک لشکر بدیع الملک کا پھیلا ہوا تھا پہلے اہل اسلام کو یہ خیال تھا کہ حریف روکنے کی غرض سے ضرور آئے گا لیکن جسوقت کوئی پرسان حال نہ ہوا تو ان لوگون نے باطمینان تمام بارگاہ مین استادہ کیا مین خیمہ برپا کیے بازار کھولے گئے کٹورہ کھنکنے لگا گشت کے سوار طلایہ پھرنے لگے یہ خبر ہزبر شیر دل کو ہوئی کہ لشکر بدیع الملک کا پل پر سے گذر رہا ہے اور اثر شیر چشم نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو جاکر سب کو پکڑ لاؤن ہزبر شیر دل کا قصد ہوا تھا کہ اجازت دے دون لیکن عازم شعبدہ باز نے منع کیا کہ اگر وہ لوگ آگئے ہین تو آنے دیجیے تماشا کمالات حکیم فیلقوس ثانی کا دیکھیے کہ ہوتا کیا ہے ہزبر شیر دل جسکو بعض راوی ہزبر سر خیوش بھی لکھتے ہین یہ سنکر خاموش ہورہا

جسوقت شب ہوئی تو ہنر بر شمشیر دل نے اپنے عیار کو بلا کر اُس سے کہا کہ مین چاہتا ہون چلکر لشکر حریف کی سیر کرون اُسنے عرض کی کہ بہت خوب غرضکہ عیار و بادشاہ دونون ہیئت تبدیل کر کے پوشیدہ طور پر داخل لشکر اسلام ہوئے اور جاہ وحشم بدیع الملک کا اور بارگاہین وغیرہ دیکھتے ہوئے چلے تمام رات ہنر بر سر چیوش لشکر کی سیر مین مصروف رہا قریب صبح پلٹ گیا اور جا کر اہل دربار سے بہت تعریف کی کہ واقع مین بدیع الملک لائق صاحبقرانی ہے عجیب عجیب سامان ہین اور نہایت نادر نادر چیزین ہین نہ ایسی بارگاہین نظر سے گذرین نہ ایسے جوانان خوشرو وہان یہ حالت گذری کہ جسوقت بدیع الملک نے قیام کیا ایک شب و روز انپر سے مع لشکر گذرا تو آب و ہوا نے تاثیر کی ہر شخص پر سہو و نسیان غالب ہوا عجب طرح کی کیفیت پیدا ہوئی کہ کوئی سردار اپنے خادم سے تلوار مانگتا ہے تو وہ سپر اُٹھا دیتا ہے اور گرز مانگتا ہے تو کمان لیے آتا ہے مانگنے والا خود مانگ کر بھول جاتا ہے کہ مین نے کیا شے مانگی تھی اب کسی کو یہ بھی یاد نہین کہ یہان آئے کس غرض سے تھے ہر ایک بیابان کی فضا مین محو ہے کوئی سیر دریا کی دیکھ رہا ہے کوئی سیر سبزہ و گل مین مصروف ہے سردار جو کہین جاتے ہین اور پلٹ کر آتے ہین تو اپنے خیمہ کی راہ بھول جاتے ہین کوئی کسی کے خیمہ مین چلا جاتا ہے کوئی کسی کے خیمہ مین بیٹھا ہے اس سردار کے ملازم اُسکے ساتھ ہین اُس سردار کے ملازم اسکے ہمراہ ہین غرضکہ عجب طرح کا ہنگامہ برپا ہے یہ رنگ دیکھ کر اسد غازی نے بدیع الملک سے کہا کہ رنگ یہان کا بیرنگ معلوم ہوتا ہے ایسی خود فراموشی پھیلی ہوئی ہے کہ ایک دوسرے کو بہ مشکل پہچانتا ہے بلکہ خود اپنے کو بھولے ہوئے ہین کہ کون ہین اور کہان سے آئے ہین مین اپنی طبیعت بھی بہکی ہوئی پاتا ہون اس حالت مین بالفعل نامہ و پیام جنگ موقوف رکھے جائین جسوقت یہ حالت برطرف ہو لے کی اُسوقت دیکھا جائے گا کیونکہ اگر ایلچی نامہ لے کر جائے گا تو کیا گفتگو کرے گا اور کیا جواب لے گا بدیع الملک عالم سکوت مین بیٹھے ہین کہ واقع مین اسد غازی بہت بجا اور درست فرماتے ہین لیکن کب تک یہ حالت رہے گی نہین معلوم کہ انجام اسکا کیا ہوگا اسی حالت مین شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی کہ اگر ارشاد عالی ہو تو بالفعل جنگ ملتوی ہے اور سُنا ہے کہ شکار اس مقام پر زیادہ ہے اگر مجھے اجازت ہو تو دو چار روز شکار مین بسر کرون بعد اُسکے پھر واپس ہو کر قدمبوسی حاصل کرون بدیع الملک نے ارشاد کیا مین اجازت شکار اس شرط پر دیتا ہون کہ آیندہ کوئی صاحب اجازت نہ مانگین ورنہ سخن ضائع ہوگا جسوقت شاہزادہ گوہر کلاہ نے عزم شکار کیا ہے

ہوا اور شاہزادون نے بھی قصد کیا تھا کہ ہم بھی چلین گے مگر جسوقت بدیع الملک نے یہ ارشاد کیا کہ اور کوئی صاحب اذن شکار نہ مانگین تو خاموش ہورہے
الحاصل شہنشاہ گوہر کلاہ نے حکم دیا بکاول وقراول حاضر ہوئے سامان شکار درست ہونے لگا جوڑیان تازی کتون کی اور چیتے وغیرہ پردون مین باز وجرہ وشاہین وغیرہ سب حاضر ہوے جب یہ سب سامان درست ہوچکا تو شہنشاہ گوہر کلاہ اپنے والد ذی جاہ سے رخصت ہوکر جانب صحرا روانہ ہوئے سب سامان ہمراہ ہر راستہ عجب لطف سے قطع ہورہا ہی کہ جابجا جو شکار پر ندون کا نظر آتا ہی صید کرتے چلے جاتے ہین اسیطرح ایک صحرا سے سبزہ خرم مین پہونچے فضا اُس صحرا کی نہایت پسند آئی فرمایا کہ خیمہ ہمارا اسی مقام پر برپا ہو فوراً ملازمین نے خیمہ برپا کیا شاہزادہ مرکب سے اُتر پڑا عجب طرح کا صحرا تھا کہ تمام صحرا مین کوسون تک سبزہ لہلہا رہا تھا کوڑیالا ہزار رنگ کا پھولا ہوا ہی درخت میوون سے لدے ہوئے جھوم رہے ہین جانوران مختلف اللون شاخہاے درخت پر ادھر سے اُڑکر اُدھر جاتے اور اُدھر سے اُڑکر ادھر آتے ہین ہوا سرد چل رہی ہی شاہزادہ سیر اُس سبزہ زار کی دیکھتا ہوا اور تعریف صنعت باغبان قضا کی کرتا ہوا چلا جاتا ہی کہ یکایک نظر ایک جانب جا پڑی دیکھا کہ ایک آہو گیاہ سبز پر لوٹ رہا ہی شاہزادہ نے شانے سے کمان لی ترکش سے تیر نکالکر چلہ کمان مین پیوست کیا اُس آہو کو جو بوے انسان آئی اُٹھ کھڑا ہوا اور بھاگنے کا قصد کیا جیسے ہی بسنے کان کھڑے کیے اور قصد رم کیا تھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ نے تیر مارا ہو بر تیر قضا بنکر دل مین در آیا اور تڑپ کر رہ گیا آہو زمین پر گر کر تڑپا ہمراہیان شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ دوڑے کہ صید کو ذبح کرین لیکن جسوقت قریب اُسکے پہونچے تو دم اُسکا نکل گیا ذبح نہ ہوسکا سب حیرت مین تھے کہ یہ کیا ہوا صید اول ہی خراب ہوگیا یقین ہی کہ شاہزادہ ناراض ہوا ہے مین شہنشاہ گوہر کلاہ بھی مرکب کو بڑھا کر قریب آگئے کہ یہ کیا معرکہ ہی اور یہ لوگ کیون سکوت مین کھڑے ہوئے ہین جسوقت متصل آئے تو دیکھا کہ عجب طرح کا آہو ہی کھر و نیز اُسکے مہدی لگی ہوئی ہی سنگوٹیان طلائی چڑھی ہوئی ہین گلے مین پٹہ کارچوبی پڑا ہوا ہی اور اُس پٹہ پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہی کہ زہی آہو ملکیہ مہ جبین سبز پوش یہ عبارت دیکھ کر شاہزادہ کو نہایت افسوس ہوا اگر مین جانتا کہ یہ آہو کسی کا پالو ہی تو مین کیون اسے صید کرتا بہنور یہ افسوس مین بیٹھے تھے کہ دیکھا سامنے سے چند نازنین مہ جبین دُر در گوش مرصع پوش زریلے جواہر مین غوطہ مارے لباس سبز برین پہنے ہوئے

چلی آتی ہین یہ معلوم ہوتا ہو کہ ایک چمن کا چمن سرو کا چلا آتا ہو اور ایک سرو روان
آن سب سے آگے آگے بمرتبہ افسری عجب کرشمہ و ناز سے چلی آتی ہو ہر ہر قدم
پر سبزے کو پامال کرتی ہو نگاہ شوق اسکے حسن رفتار پر فرش پا انداز ہو کر خود پامال
ہو رہی ہو شہنشاہ گوہر کلاہ صورت اُس پری جمال کی دیکھکر فریفتہ ہو گئے لیکن
نظر جو اُس آفت ہوش کی لاش آہو پر پڑی چوکڑی بھول گئی غرالان چشم رنجیدہ
ہو کہ دریاے رنج والم مین غوطہ زن ہوے آنکھون سے اُس شوخ چشم کی آنسو
جاری ہو گئے بیتاب ہو کر پکاری کہ کیون صاحب یہ آہو ہم نے اسی واسطے پالا
تھا کہ آپ اسپر مشق تیر اندازی کرین اور تودہ بنائین کیا شکار کرنے کو آہوان صحرائی
کم تھے اگر آپ کو ایسا ہی شوق تیر اندازی ہو تو مجھ پر بھی ایک تیر لگائیے مین خود
آپ کے پیکان جانستان کی مشتاق ہون یہ باتین ملکہ کی سُنکر شہنشاہ گوہر کلاہ
نے شرمندگی کے سبب سے گردن نیچی کرلی غرق آب خجالت ہو گئے اور وہ
نازنین رونے لگی یہ معلوم ہوا کہ دونون آنکھون سے موتی برابر برس رہے ہین
شاہزادہ کا دل بیس کیا دل مین کہتے تھے مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ پالو ہرن ہو ورنہ
مین اسے کیون صید کرتا ملازمین جو لاش آہو کے پاس کھڑے تھے ملکہ کو دیکھکر
قریب سے آہو کے ہٹ گئے اور ملکہ لاش آہو پر آکر زیادہ بیتاب ہوئی
اور کہنے لگی کہ ای اجل رسیدہ تو کیون میرے ساتھ سے علیحدہ ہو کر اس مقام پر
آیا جو تیرا یہ حال ہوا ہاے اگر مین یہ جانتی تو تجھے کیون اپنے ہمراہ لاتی تجھے
سبزہ پر لوٹنا راس نہ آیا کہ فرش خاک پر سویا جب شہنشاہ گوہر کلاہ نے
یہ حالت اس آفت ہوش کی دیکھی معذرت کرنے لگے کہ ای ملکہ بیشک
یہ صدمہ جانکاہ ہوئی مگر اب اسے معاف کرو اور صبر کرو مین تمھین بہت سے آہو
مہیا بہت سے بارہ لا دونگا اتنے دل بہلانا ملکہ نے کہا کہ کیا مجکو اور آہو نصیب
نہین ہو سکتے ہین مگر یہ آہو اب کہان اور میرے دل کو خاص کر اسی سے وابستگی
تھی ہاے میرا آہو شاہزادہ تمھاکا پریشان ہو پوچھا کہ آخر اسکی تلافی کی کوئی
صورت ہو سکتی ہو ملکہ نے کہا کہ اب جو ہوا وہ ہوا امیدوار ہون کہ مجھے
اتنی اجازت دیجئے کہ مین اس آہو کی لاش کو لے جا کر اپنے باغ مین دفن کرون
کیونکہ اگرچہ یہ آہو میرا ہی تھا مگر اب آپ کا صید ہو شاہزادہ نے فرمایا کہ آہو
کیسا جہان تک حاضر ہو آپ لے جائیے اور جسطرح چاہیے اسکو دفن کیجیے بلکہ
مین بھی ہمراہ آپ کے چلونگا اور اسکے دفن مین شریک ہونگا یہ سُنکر ملکہ نے
اپنی خواصون کی جانب دیکھا اور کہا کہ لاش اس کشتہ حسرت کی اٹھالو اور
میرے باغ کی طرف لے چلو یہ سُنکر خواصون نے لاش اُس آہو کی اٹھائی
اور ملکہ ہمراہ لاش کے بین کرتی ہوئی اور روتی ہوئی اپنے باغ کی جانب روانہ ہوئی

پیچھے پیچھے شہنشاہ گوہر کلاہ بھی اپنے رفقا کو لیے ہوئے اپنے کردار پر ہدایت پشیمان
چلے آتے ہین اور ایک ایک سے کہتے جاتے ہین کہ مین نے بڑی غلطی کی
کہ یہ آہو ٹوٹ رہا تھا اسوجہ سے مین نہ سمجھا کہ یہ پالو ہر یا صحرائی ہی الحاصل
جب داخل باغ ہوئی اور پیچھے ایک درخت سایہ دار کے آئی لاش آہو کی اس درخت
کے نیچے رکھی گئی ملکہ نے اپنے سامنے آہو کو غسل و کفن دے کر دفن کیا اور
بالائے قبر بیٹھ کر بین کرنے لگی کہ ہائے میرے پالو ہرن مین نے کس ناز و نعمت
سے تجکو پرورش کیا تھا مگر تو نے داغ مفارقت میرے دل کو دیا اور جسم
تیرا خاک مین مل گیا یہ حالت دیکھ کر پھر انیسین جلیسین ملکہ کو سمجھانے لگین کہ
اے ملکہ بس اب گریہ و زاری موقوف کیجیے اسواسطے کہ کہانتک روئیے گا آہو
اب زندہ نہین ہو سکتا ملکہ آنسو پوچھتی ہوئی قبر سے اٹھی اور اپنے قصر کی طرف
متوجہ ہوئی شاہزادہ نے فرمایا کہ کیون ملکہ اسکا فاتحہ درود بھی ہو چکا کہا ہان
پرسون اسکا تیجہ ہوگا اور میرا بھی یہی تیجہ ہوگا کہ رو رو کر اپنی جان دونگی اگر جی چاہے
تو آپ بھی اسکے تیجہ مین شریک ہو لیجیے فرمایا کہ مین ضرور شریک ہونگا یہ فرماکر
ملکہ کے ہمراہ ہو لیے ملکہ اپنی انیسون جلیسون کو لیے ہوئے قصر مین داخل
ہوئی شاہزادہ بھی مع رفقا تشریف لایا اب انکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی اور حال
ہمراہیان شہنشاہ گوہر کلاہ کا بیان کیا جاتا ہی کہ یہ افسوس کنان پلٹ کر
بخدمت شاہزادہ بدیع الملک صاحبقران ثالث روانہ ہوئے اور
تمام واقعات گذشتہ سامنے بدیع الملک کے بیان کیے کہ اسطرح ایک
ہوا صحرا مین سبزہ پر لوٹتا ہوا نظر آیا اسے شاہزادہ نے صید کیا وہ کسی کا
پالو تھا تھوڑے عرصہ مین ایک نازنین آئی اور لاش آہو کی اٹھوا لے گئی
شاہزادہ والا تبار بھی ہمراہ اسکے تشریف لے گئے وہان اس نازنین نے
اس آہو کو دفن کیا اور کہا کہ پرسون اس آہو کا تیجہ ہوگا شہنشاہ گوہر کلاہ
نے فرمایا ہی کہ مین سوم آہو کا کرکے آونگا جسوقت یہ حال بلا زبان شہنشاہ
گوہر کلاہ نے بیان کیا تو سب شاہزادے موجود تھے اور بگوش ہوش
اس داستان حیرت نشان کو سن رہے تھے اور تعجب سے ہمہ تن گوش بنے
ہوئے خاموش تھے بدیع الملک نے یہ واقعہ سنکر نہایت افسوس
کیا اور کہا کہ یہ صاحبزادے تو نہایت فہمیدہ و سنجیدہ تھے یہ انکے جی مین کیا
آئی کہ جانور کے سوم مین شریک ہونے کو وہان ٹھہر گئے آصف انجم طلعت
کی طرف دیکھکر ارشاد فرمایا کہ تم جاؤ اور شہنشاہ گوہر کلاہ کو سمجھا بجھا کر لے آؤ
کہ یہ امر بالکل خلاف مروت ہی جو ایک جانور کے تیجہ مین شریک ہوا ایسا
نہ ہو کہ نتیجہ اسکا خراب نکلے تمھین لایق و لازم یہ ہی کہ فوراً واپس چلے آؤ

آصف انجم طلعت حسب ارشاد صاحبقران فالاست آنحضین ہمراہ میان شہنشاہ گوہر کلاہ کی ساتھ جانب باغ ملکہ مہ جبین سبز پوش روانہ ہوئے جسوقت قریب باغ پہونچے دو چار ملازمون نے جاکر اطلاع کی کہ برادر بجان برابر آپ کے تشریف لائے ہین یہ سنکر شہنشاہ گوہر کلاہ باغ کے باہر تشریف لائے اور استقبال کرکے آصف انجم طلعت کو اندر باغ لائے کرسی پر بٹھایا ملکہ نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہین شہنشاہ گوہر کلاہ نے بیان کیا کہ بھائی ہین میرے نام انکا آصف انجم طلعت ہے آصف نے ملکہ کی جانب دیکھا اور دل مین خیال کیا کہ یہ انکے حسن کی کشش بھائی صاحب کو روکے ہوئے ہے شہنشاہ گوہر کلاہ نے آصف انجم طلعت سے پوچھا کہ آپ کا آنا کیونکر ہوا اسلیے کہ والد ماجد نے تو مجھے اجازت دینے کے بعد فرمایا تھا کہ اب مین کسی کو نہ جانے دونگا پھر آپ نے کسطرح اجازت لی آصف انجم طلعت نے بیان کیا کہ سبب میرے آنے کا آپکا نہ آنا ہے جسوقت ملازمان جناب والد ماجد کی خدمت مین تشریف لے گئے اور معلوم ہوا کہ آپ اس مقام پر مقیم ہین تو چہرہ سے قبلہ وکعبہ کے آثار رنج وملال ظاہر ہوئے جس سے یہ پایا جاتا تھا کہ مفارقت آپ کی انکو شاق ہے مین نے یہی مناسب جانا کہ چلکر آپ کو ہمراہ اپنے لے آؤن تاکہ ملال والد ماجد کا دفع ہو ہنوز شہنشاہ گوہر کلاہ نے کوئی جواب نہ دیا تھا بلکہ سخن آصف انجم طلعت کا تا تمام تھا کہ دیکھا ایک نازنین روشن باغ پر سے ٹہلتی ہوئی چلی آتی ہے پھولونکو توڑ توڑ کر سونگھتی ہے اور نازک دماغی جتاتی ہے ناک بھوون چڑھاتی ہے اس انداز سے آکر قصر مین داخل ہوئی ملکہ مہ جبین سبز پوش کو سلام کیا اور معذرت کرنے لگی کہ بہن مجکو اس واقعہ جانگداز کی پہلے خبر نہ ہوئی کہ مین پیر سے آتی اسوقت مجکو معلوم ہوا کہ آپ کا پالا پوسا آہو کسی صیاد ظالم نے صید کیا کیا کہون اگر مین پاتی تو اسی ظالم کی بوٹیان اڑاتی اور ساتھ آہو کے اسکو بھی دفن کرتی مجھے کمال صدمہ ہوا یہ سنکر شہنشاہ گوہر کلاہ کے کان کھڑے ہوئے دل مین کہا کہ عجب طرح کی یہ بدزبان اور دریدہ دہن ہے اگر عورت نہ ہوتی تو زبان اسکی گدی سے کھینچ لیتا دوسرے یہ بھی خیال ہو کہ یہ ملکہ کی کوئی عزیز قریب معلوم ہوتی ہے کیا عجب ہے کہ یہ بہن کہتی ہو تو بہن ہی ہو لیکن ملکہ مہ جبین نے منع کیا اور کہا کہ بہن جو ہونا تھا وہ ہوا اب اس ذکر کو جانے بھی دو اس قاتل کو کیا کہین جسکے تیر محبت کے ہم آپ نشانہ ہو چکے ہین اب قاتل آہو کی نسبت کوئی نامناسب کلمہ زبان سے نہ نکالنا ورنہ مجکو کمال رنج ہو گا اسکے عوض اس آہو کا ذکر کرو اور جس واسطے آئی ہو وہ کرو میرے دکھے ہوئے دل کو اور باتون سے نہ دکھاؤ یہ کہکر منہ پر آنچل ڈال کر

رونا شروع کیا غزالہ آہو چشم نے بھی منھ پر آنچل رکھ لیا اور آہو کا پرسا دینے لگی اب یہ دونون تو رو رہی ہین اور شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ شرمندگی سے گردن نیچی کیے بیٹھے ہین مگر کیا کرین خود کردہ را علاجے نیست آصف انجم طلعت منھ حیرت سے دیکھ رہے ہین اور خاموش بیٹھے ہین اور سراپاے غزالہ کو دیکھ رہے ہین کہ قدرت خدا کی ہی اُسنے ایسی ایسی صورتین بھی اس صفحہ ہستی پر بنائی ہین ؎

غضب جوڑے کی بانکی ہی قیامت قد بالا ہی	ستم چتون پری مکھڑا بدن سانچے مین ڈھالا ہی

وہ سادی سادی پوشاک اسکے جسم نازنین پر ہزار ہزار جوبن دے رہے تھے سینہ کا ابھار دل کی امنگون کی گواہی دے رہا ہی اور دل مشتاق کو برچھی کی انی کیطرح برمائے ڈالتا ہی دوپٹہ جو روتے اور پرسا دیتے مین سینے سے ڈھلک آپڑا ہی تو اور ہی عالم نظر آتا ہی بقول شاعر ؎ اکیلے کاکہین دو سر کشون سے زور چلتا ہی + دوپٹہ لاکھ سینے پر سنبھالو کب سنبھلتا ہی + غرضکہ جو انداز ہی وہ دلربا ہی جو ناز ہی وہ کرشمہ ساز ہی شاہزادہ آصف انجم طلعت بھی نوجوان ہین اور بھائی سے اپنے چھوٹے ہین اگر وہ جوان ہین تو یہ نوجوان ہین دل انکا بھی غزالہ پر مائل ہو گیا دل مین کہتے ہین کہ کیونکر اس بت طناز سے اظہار مدعا کرین یہ نہایت شوخ و شنگ معلوم ہوتی ہی ایسا نہ ہو کچھ کہ بیٹھے دوسرے یہ کہ بھائی صاحب بیٹھے ہوے ہین اُنکا ادب و لحاظ بھی مانع ہی یہ ہنوز اسی شکنجہ مین پھنسے ہوے تھے کہ ملکہ مہ جبین سبز پوش نے آنسو پوچھکر منھ اونچا کیا غزالہ نے سمجھایا کہ بہن ہماری جان کی قسم اب نہ رو کہ اسلیے کہ آہو رونے سے زندہ نہ ہو جائے گا یہ مین جانتی ہون کہ تم نے اُسے اولاد کی طرح پالا تھا مگر اولاد مر جاتی ہی تو اُسکے ساتھ بھی کوئی جان نہین دیتا ہی یہ تو ایک جانور تھا برسے خدا دل کو سنبھالو مہ جبین سبز پوش نے بخاطر ملکۂ غزالہ گریہ وزاری موقوف کی اور کہا کہ بہن مجھے تو طرح طرح کے صدمون نے گھیر لیا ہے ایک تو آہو کا صدمہ دوسرا تازہ رنج یہ پیدا ہوا کہ مجھ سا اس شہریار عالی وقار کی مہربانی سے مجھے تسکین ہو چلی تھی اور غم میرا غلط ہو گیا تھا اب یہ اُنکے بھائی صاحب تشریف لائے ہین اُنکو ہمراہ لے جائینگے مین غم مفارقت مین سر دھنونگی ہنوز ایک صدمہ سے نجات نہین ہونے پائی تھی کہ دوسری مصیبت کا سامنا ہوا چاہتا ہی ہاے سچ کہا ہی ؎ جہا نمین کوئی برے وقت کا شریک نہین + شرر بھی ہٹ گئے پتھر اگر اچھے پر + سچ ہی کہ مصیبت مین کوئی کسی کا ساتھ نہین دیتا ہی وہ مجھ ستم رسیدہ کے رنج و الم مین کیون شریک ہونے لگے میرے دل پر جو صدمہ ہی وہ تو ظاہر ہی مگر دوسرے کے دل پر میرا کیا اختیار ہی کہ اُسے بھی اپنا ہمدرد و غمخوار بنا لون مین انھین منع بھی نہین کر سکتی اسلیے کہ انکے والد نے بلا بھیجا ہی وہ بھلا میرے رونے سے کیون رکنے لگے اور میری ایسی کیا شامت ہی کہ مین انکو روکونگی اپنا سخن کیون ضائع کرون

یہ سنکر نجو الہ نے اپنے آنچل سے آنسو ملکہ کے پاک کیے اور کہا کہ آپ نہ کہیے
مین کہونگی دیکھون تو کیونکر میرا کہا نہین مانتے ہین اور اگر نہ مانینگے تو میری عزت
نہ گھٹ جائے گی وہی بیمروت کہلائینگے یہ کہکر اصف انجم طلعت کی جانب
مخاطب ہوئی اور کہا کہ کیون صاحب آپ بڑے بیدرد معلوم ہوتے ہین کیسے
دعوے کے ساتھ اپنے بھائی کو لینے آئے ہین کیا بھائی آپ کے دو ایک روز
مین گھس جائینگے یا کوئی اُنکے دشمنون کو گھولکر پی لے گا آپ کے بھائی کو کوئی
اپنا بھائی نہ بنائے گا آپ کا کیا نقصان ہوگا اگر شاہزادۂ عالی منزلت دو روز
بعد جائینگے تو ہماری باجی کا جی ٹھہر جائے گا غم غلط ہو جائے گا ورنہ ایک پودہ
اس صدمہ مین بتا ہین دوسرے آپکی بیرخی سے اُنکو ملال پہونچیگا تو دشمن
اُنکے اسی کے بہانے اُنکی جان تو لون ہی گھل گھل کر تمام ہو جائے گی آپ کا کوئی
فائدہ نہ ہوگا بقول شخصے ؎ کسی کی جان گئی آپ کی ادا ٹھہری ۔ اور انھون نے
تو خود ہی وعدہ کیا تھا کہ مین بیجا آہو کا کرکے جاؤنگا پھر وعدہ خلافی تو شاہون اور
شہریارون کا آئین نہین ہے مین تو کچھ نہین کہہ سکتی آپ خود خیال کرین بقول شخصے
کہ پہلی ہی بسم اللہ غلط تو آیندہ آپ سے امید وفا کون کریگا انسان کو چاہیے
کہ انسانیت کو نہ چھوڑے اور دردمندون کی ہمدردی کرے زیادہ آپ کو تکلیف
نہ ہوگی پرسون مولوی صاحب آئینگے اور کچھ حال ناپایداری دنیا کا بیان کرکے
فاتحہ آہو کا دینگے اسکے بعد آپ شوق سے تشریف لے جایئے گا کوئی آپ کو نہ
روکے گا بالفعل اپنے والد ماجد سے کچھ کہلا بھیجیے کہ مین آنے سے مجبور رہون مہربان
میرا مجکو اجازت نہین دیتا اور اس حالت رنج و ملال مین کسی کو رنج دینا اور اُسکی
خاطر شکنی کرنا خلاف جمعیت ہے اسوجہ سے مین بعد دو روز کے حاضر ہونگا اور علاوہ
اسکے کہ آپ کی رونق افروزی سے زینت اس مجلس ماتم کی ہوگی آپ کو بھی
لطف تازہ حاصل ہوگا جسوقت مولوی صاحب رونق افروز ہونگے تو اس
تجہ کا نتیجہ آپ پر ظاہر ہو جائے گا اسوقت تو آپ اسے ایک نئی بات
خلاف رسم و رواج عالم سمجھتے ہونگے لیکن جسوقت بہاران پھولون کی آپ
دیکھینگے تو اور بھی تعجب ہوگا دیکھیے وہ باپ ہین اگر کوئی امر خلاف اُنکے
بھی ہو جائے گا تو دوسرے وقت ملال دل سے دفع ہو جائے گا اور اُنکے
دل پر صدمہ آجائے گا تو برطرف ہونا اسکا ممکن نہین یہ باتین غزالہ ہو چشم
نے ایسے دلنشین بیان کین کہ آصف انجم طلعت بھی اسکی سحر بیانی مین
آگئے اور فرمایا کہ ہم لوگ بے حمیت نہین ہین اگر یہی خوشی ہے تو بہتر مین بھی
ہمراہ بھائی صاحب کے اس صحبت مین شریک ہونگا اور جب محفل ماتم
برخاست ہوگی اُسوقت یہان سے جاؤنگا اسمین کچھ مضائقہ نہین ہے آج نہ

جائینگے دونون بعد چلے جائینگے ہمین خاطر تمھاری ہر طرح منظور ہی اور دل شکنی تمھاری ہرگز
گوارا نہین ہی اسطرح کی تالیف قلب کردی ایک تو بلکہ غزالہ کے حسن و فریب
نے انکو قابو مین کرلیا تھا دوسرے سحر بیانی نے اسیر کرلیا ملازمون کو بلا کر جلدی
جاؤ اور میری طرف سے صاحبقران عالی شان کی خدمت مین عرض کرنا کہ
شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ کو دل شکنی صاحب ماتم کی گوارا نہین ہی اور چونکہ
تھکن کی وجہ سے اسکو یہ صدمہ بھی پہونچا ہی لہذا دو روز بعد حاضر ہونگے یہان کے لوگون
نے کچھ ایسی منت وسماجت کی ہی اور ایسے حسن اخلاق سے پیش آئے ہین کہ انکی
خاطر شکنی کرنا خلاف مروت معلوم ہوتا ہی اس سبب سے ہمین بھی یہان ٹھہر گیا ہمون
کو بعد رسم فاتحہ خوانی بھائی صاحب کو اپنے ہمراہ لے کر حاضر خدمت بابرکت ہونگا
لہذا معاف فرمایا جاؤن کہ جس کام کے واسطے حاضر ہوا تھا اسمین عرصہ ضرور ہوگیا یہ لوگ
خدمت مین بدیع الملک کی روانہ ہوئے اور ساری داستان بالتفصیل
صاحبقران عالی شان کی بیان کی یہ سنکر غصہ بدیع الملک کا زیادہ ہوگیا
جبین خلیلی مین برہمی پیدا ہوئی چہرہ سرخ ہوگیا شاہزادہ نور الزمان و عین الزمان
کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ چونکہ آپ میرے بزرگ ہین لہذا اسوقت ہین آپ کا
تکلیف فرمانا اور جانا مناسب معلوم ہوتا ہی اگر آپ تشریف لے جائینگے تو دونون
شاہزادے آپ کے لحاظ و پاس سے چلے آئینگے اور کوئی عذر و حیلہ نہ کرسکینگے
یہ سنکر عین الزمان اور نور الزمان اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہم جاتے ہین
اور ابھی اپنے ہمراہ لیے آتے ہین آپ اطمینان رکھین یہ کہہ چند کس کو ہمراہ لیا
اور جانب باغ ملکہ مہ جبین سبز پوش روانہ ہوئے راستہ مین ایک نے دوسرے
سے کہا کہ عقل سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ دونون لڑکے یہان کی دلربائیون سے ملتفت
ہوگئے ہین چونکہ ابھی نوجوان ہین ولولے عشق و عاشقی کے دلون مین بھرے
ہوئے ہین کیا مشکل درپیش ہی حکم صاحبقران کا یہ ہی انھین لے آؤ وہان کے
معلوم کس کیفیت مین ہین ہمارا جانا انکے عیش و عشرت مین خلل انداز ہوگا
یا کیا جائے مجبوری ہی بقول شاعر ؎ سر کہ نہ پیچد ز شمشیر حبیب + ہر چہ آید
بر سر من یا نصیب + یہ دونون صاحب اسطرح کی باتین کرتے ہوئے قریب
باغ پہونچے اور بلحاظ شہنشاہ گوہر کلاہ و آصف الحکم جلالت اپنے آنے
کی خبر کرائی کہ نہین معلوم وہ کس حال مین ہون تو بدلحاظی ہوگی لہذا پہلے
اطلاع کردینا بہتر ہی کہ وہ آگاہ ہوکر جو مناسب سمجھین جسوقت خادمون نے
جاکر اطلاع دی کہ دادا آپ کے لینے شاہزادہ نور الزمان و عین الزمان
تشریف لائے ہین یہ سنکر شہنشاہ گوہر کلاہ و آصف الحکم طلاعت نہایت
پریشان ہوئے دل مین سوچے کہ اب کچھ عذر و حیلہ نہ چلیگا جانا پڑیگا یہ خیال

کرکے براے استقبال روانہ ہوے دونون معشوقین بھی ان دونون صاحبون کی
اُنکے ہمراہ تھین اور دو شاہزادیان اور بھی آگے آگے روانہ ہوئین کہ نام ایک
ملکہ حور لقا اور دوسری کا خورشید لقا تھا وہان علین الزمان اور نور الزمان
باہر باغ کے ٹھہرے ہوئے تھے کہ دیکھا شور وغل پیدا ہوا اور جاہ وجلال سواری
کا نمودار ہوا اور دو نازنین نہایت حسین اور خوبصورت کہ جنمین سے ہر ایک شاہ
لیلی وشیرین بھی جھرمٹ مین عورتون کا اُنکے ہمراہ تھا بعد اُنکے شہنشاہ گوہر کلاہ
اور آصف انجم طلعت مع ملکہ مہ جبین سبز پوش وملکہ غزالہ آہو چشم بصد
جاہ وحشم نمودار ہوئی نظر جو علین الزمان اور نور الزمان کی ان دونون شاہزادون
پر پڑی اور دیکھا کہ ہر ایک اپنی معشوق کو ہمراہ لیے ہوئے براے استقبال آیا ہے
تو مزاج ان دونون صاحبون کے برہم ہوگئے اور آثار غصہ کے چہرہ سے نمودار ہوئے
یہ دیکھکر ملکہ حور لقا اور خورشید لقا آگے بڑھین اور بصد عجز وانکسار عرض کیے
لگین کہ آیئے تشریف لایئے ؎ رواق منظر چشم من آشیانہ تست + کرم وبنما
فرود آکہ خانہ خانہ تست + بڑی زحمت فرمائی جو آپ اسطرف تشریف لائے خوشا نصیب
ہم لوگون کے کہ آپ ایسے برگزیدہ لوگون کی قدمبوسی حاصل ہوئی نہ یہ دونون
شاہزادے اسطرف تشریف لاتے نہ حضور تکلیف فرماتے اسطرح کی باتین کر ہی
تھی اور ان دونون صاحبون کو ہمراہ لیے ہوئے بارہ دری مین آئین کہ سیان
ہوا ہر نگار بچھی ہوئی ہین اُنپر بٹھایا انھون نے بیٹھتے ہی آصف انجم طلعت و
شہنشاہ گوہر کلاہ کی جانب دیکھکر کہا کہ تم دونون صاحبون کے نہ آنے سے
صاحبقران کو نہایت رنج وملال ہوا اور ناراضی اپنی ظاہر فرماتے ہین اور ارشاد
کرتے ہین کہ سوم کیسا اور چہارم کیا چیز ہے کہین حیوانون کا بھی تیجہ چالیسوان ہوا ہے
کیا مہمل خیالات ہین لہذا تم کو مناسب ہے کہ اسیوقت میرے ہمراہ چلو تاکہ ملال
صاحبقران عالی شان کا رفع ہو اور مجکو اسی غرض سے بھیجا ہے کہ مین تم کو اپنے ہمراہ
لے چلون لہذا میری فہمایش کو قبول کرو کہ مین بزرگ ہون تمھارا بھی اور تمھارے
باپ کا بھی بڑا ہون یہان بیٹھے رہنے سے کوئی فائدہ نہین ہے اور نتیجہ اسکا اچھا
نہین معلوم ہوتا ہے لہذا اُٹھو اور ساتھ میرے چلو تاکہ ملال صاحبقران کا رفع ہو اور
تمھارے جانے سے اُنکی تسکین خاطر ہو مین کوئی حیلہ کرکے خطا گین تمھاری
عفو کرادون یہ کہنے کو تو کہا مگر جسوقت نظر اُنکی حور لقا اور خورشید لقا پر پڑی تو
قلب بے چین ہو گیا کہ اگر یہان سے چلے گئے تو جلوۂ جمال ان پری خصالون کا
پھر دیکھنا نصیب نہ ہوگا عجب وضع ہے اور عجب طرح ہے ایسی ایسی باتین سوچ
ان دونون کے باغ جمال کی گلچینی مین مصروف ہوئے اُدھر ملکہ حور لقا اور
خورشید لقا نور الزمان اور علین الزمان سے مخاطب ہوئین اور کہنے لگین

کہ آپ لوگون کی تشریف آوری سے ہم لوگون کے ملال کم کردیے تھے مگر آپ کے
جانے کا حال سُنکے از سر نو غم تازہ ہوگیا یہ وہی حال ہوا کہ ؎ سے چلا جان مری
روٹھ کے جانا تیرا + ایسے آنے سے تو بہتر تھا نہ آنا تیرا + ہر چند کہ ہم آپ کو روک
نہین سکتے کہ آپ کے دل پر ہمارا کیا اختیار ہے مگر اتنا ضرور عرض کرینگے کہ مہمان کو
پاسداری میزبان کی ضرور کرنا چاہیے مثل مشہور ہے کہ رفتن بارادت وآمدن باجازت
جسوقت تک ہم اجازت نہ دین اُسوقت تک آپ کا جانا مناسب نہین ہے
اسلیے کہ یہ امر خلاف مروت وہمدردی انسانی ہے آیندہ اختیار ہے دو روز ٹھہر جانے
مین آپ کا کوئی نقصان نہین ہے اور ہمارا بہت بڑا فائدہ ہے گویا سوکھے دھانون
پانی پڑجائے گا اور باجی صاحبہ کا غم غلط ہوجائے گا یہ باتین ان دونون جادو بیانون
نے اسطرح کہین کہ ارادے بادل دیے اور گردن جھکا کر خاموش ہورہے
حور لقا اور خورشید لقا نے ان موسی کو نیم رضا تصور کرکے ہاتھ دونون
صاحبون سے پکڑ لیے اور ایک ادائے دلفریب کے ساتھ کہا کہ یہان ٹھہرنا
آپ کا نامناسب ہے آپ علیحدہ ہمارے رہنے کے درجون مین تشریف لے
چلیے دو دو بزرگون کا ایک جگہ پر ٹھہرنا ٹھیک نہین ہے کہ اسمین بدلحاظی
ہوتی ہے زمانہ تجربہ کا کم رہ گیا ہے چلے جائینگے یہ اس انداز دلربایانہ سے کہا کہ
بے تکلف علین الزمان اور نور الزمان اُٹھ کھڑے ہوگئے اور ساتھ
ان نازنینون کے اگلے درجون کی جانب روانہ ہوگئے اور دل مین خیال کیا کہ
واقعی قول ان لوگون کا درست ہے ایسی معشوقون کی دلشکنی کرنا مناسب نہین ہے
صاحبقران کو ایسا لوگون سے کام ہے جو اسقدر جلدی کرتے ہین اگر دو دن بعد بھی
چلے جائینگے تو ہرج نہ ہوگا بیمروتی و سنگدلی کیونکر ہوسکتی ہے اگر خود بھی صاحبقران
اس مقام پر آجاتے تو یقین ہے کہ بغیر اس تجربہ مین شریک ہوئے ہرگز نہ جاتے
یہ تصور کرکے اپنے ہمراہیون کو طلب کیا جسوقت وہ سامنے آگئے تو اُنسے
کہا کہ تم جاؤ اور ہماری زبانی صاحبقران سے کہو کہ ہم نے جو یہان آکر
حالات یہان سے بچشم خود دیکھے تو ہمین بھی نہایت تاسف ہوا کہ ہر شخص تصویر
غم ہورہا ہے اس حالت مین بھی اُن لوگون نے ایسی مہمان نوازی کی اور اس خلق و
مروت سے پیش آئے کہ ہمارے دل نے خاطر شکنی ان لوگون کی گوارا نہ کی
اور بغیر اجازت خاطر شکنی ان لوگون کی گوارا کرکے چلے جانا خلاف محبت انسانی
سمجھا بلکہ ایسے وقت مین ہمدردی کرنا نہایت مناسب جانا لہذا بعد رسم
فاتحہ خوانی دونون شاہزادون کو ہمراہ لے کر روانہ ہوئے ہم نے بھی اس بنا
پر دو روز کی مہمانداری قبول کرلی ہے کہ شاہزادون کو اپنے ہمراہ بحفاظت لے
آئین ایسا نہ ہو کہ بعد رسم فاتحہ خوانی یہ بسبب شرمندگی نافرمانی وتاخیر کے حاضر ہون

اور کسی اور طرف نکل جائین یہ پیام عین الزمان اور نور الزمان کے لے کر دو لوگ خدمت با برکت صاحبقرانی مین حاضر ہوئے جو گریان ہرکارون کی لگی ہوئی تھین اور برابر خبر دے رہی تھین جسوقت یہ لوگ پلٹ کر آنے لگے اسوقت صاحبقران کو پہلے سے خبر پہونچ گئی کہ ہمرا ہیان نور الزمان وعین الزمان آتے ہین اور وہ دونون صاحب منہین ہین صاحبقران نے یہ خیال فرمایا کہ شاید کوئی ضروری پیام ہو اُسے لے کر یہ لوگ آئے ہون بعد کو چچا صاحب بھی تشریف لائین لیکن جسوقت یہ لوگ حاضر خدمت ہوئے اور انھون نے پیام دونون صاحبون کے صاحبقران عالی شان سے بیان کیے تو چہرہ صاحبقران کا بسبب غصہ کے متغیر اور سرخ ہو گیا ابرؤن پر بل پڑ گئے فرمایا عجب طرح کی بات ہے کہ جو جاتا ہے وہ وہین کا ہو جاتا ہے دوسرے کو تو لانا درکنار خود بھی پلٹ کر نہین آتا یہ کیا اسرار ہے اب مین کسی کو نہ بھیجونگا حاضرین دربار مین سے شاہزادہ امیر الزمان اور اسفندیار گیلانی نے عرض کی کہ ہم خود جاتے ہین اور ابھی چارون صاحبون کو لے کر حاضر خدمت ہوتے ہین یہ کونسی بات ہے جو صاحب تشریف لے جاتے ہین وہ وہین کے ہو جاتے ہین بقول شخصے کہ ؎ ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد + دیگر چہ گیاہ لگ عدم گو وہ وہین کا ہو گیا ہم اقرار کر کے جاتے ہین کہ اگر زندہ ہین تو پلٹ کر ضرور آئینگے یہ فرما کر اُٹھ کھڑے ہوئے صاحبقران نے کوئی جواب نہ دیا مگر یہ دونون صاحب اُٹھ کر باہر بارگاہ کے آئے اور روانگی راہ کو اپنے ہمراہ لے کر جانب باغ ملکۂ مہ جبین سبز پوش روانہ ہوئے جسوقت باغ سے قریب پہنچے اور خبر ملکہ مہ جبین سبز پوش کو ہوئی اسنے فوراً ملکہ ماہ لقا اور ملکہ مہر لقا کو طلب کیا اور کہا کہ آپ دونون صاحب برائے استقبال روانہ ہون ہم بھی آتے ہین یہ سنکر یہ دونون پریوشین اپنی اپنی انیسون اور جلیسون کو ساتھ لے کر برائے استقبال شاہزادۂ اسفندیار گیلانی و شاہزادہ امیر الزمان روانہ ہوئین بعد انکے خود ملکہ مہ جبین سبز پوش اور ملکۂ غزالہ آہو چشم و ملکہ حور لقا و نور رشید لقا و شاہزادگان شہنشاہ گوہر کلاہ و آصف انجم طلعت و عین الزمان و نور الزمان نہایت تزک و احتشام کے ساتھ برائے استقبال روانہ ہوئے راہ مین ملاقات ہوئی اول ماہ لقا نے جاکر اسفندیار گیلانی کو سلام کیا اور مہر لقا نے شاہزادۂ امیر الزمان کی طرف نگاہ دل دوز سے دیکھ کر سلام کیا اور یہ لجاجت عرض کیا کہ بڑی زحمت فرمائی خوشا نصیب ہم لوگون کے کہ آپ ایسے شاہ و شہریار منتخبان روزگار یہان تشریف لائے ؎ وہ آئین گھر مین ہمارے خدا کی قدرت ہے + کبھی ہم اُنکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہین + دیکھا اسفندیار گیلانی

را میرا لزمان نے کہ یہ دونون پری جمالین خود بھی شاہزادیان معلوم ہوتی
ما یا نہ اسنے ہمراہ انیسین جلیسین مصاحبین سب ہمراہ ہین خواصین خاصہ
تھون مین لیے ہوئے ہین ترکنین اور حبشین تلوارین برہنہ کیے ہوئے
واری مین مصروف ہین ساتھ ہی شہنشاہ گوہر کلاہ اور آصفہ انجم طلعت
عین الزمان و نور الزمان چند پری جمالون کے جھرمٹ مین
نہایت احتشام کے ساتھ چلے آتے ہین ان سب نے آکر کچھ کر لیا اور ان
رہ مہمانون کو نہایت تعظیم و تواضع کے ساتھ لے کر داخل باغ ہوئی ہاتھون
ھ لاکر ایک قصر عالیشان مین کرسی جواہر نگار پر بٹھایا یہ دونون صاحب حسن
ین بھرے ہوئے تھے تیوریون پر اٹکھیلیان پڑے ہوئے تھے ہاتھون
ابہ کیا کدھکو سلا نکالا ہی کہ آپ سب کے سب ایک
تم داری مین اسقدر محو ہین کہ انسان کی بھی حقیقت
ن بیکار اپنا وقت ضائع کر رہے ہین اور اسقدر بہوش ہی کہ حکم
ی خلاف کر کے مزاج کو انکے برہم کر رکھا ہی آخر وہ کیسا آدمی تھا کہ جسکے ہاتھ
پ لوگ محو و از خود رفتہ ہو گئے ہین آخر قبر اسکی کہان ہی
ر سنکر ماہ لقا اور مہر لقا دونون بصد کرشمہ و ناز اٹھ کھڑی ہوئین اور
چلیے ہم قبر اس حرمان نصیب واجل رسیدہ کی آپ کو دکھا دین
وا رہین اسوجہ سے ایسی باتین کر رہے ہین جسوقت سمان
آپ کے پیش نظر ہوگا تو یقین ہی کہ آپ بھی ہمدرد بنجائینگے
ی نشان بھی تشریف لائینگے تو وہ بھی غصہ اپنا بھول جائینگے
بھیجتے ہین وہ یہان آکر نہ ارشاد کرینگے یہ کہکر دونون نازنینون نے
ن جوانون کے پکڑ لیے اور خرامان خرامان باتونمین لگائے ہوئے اس
طرف لے چلین جہان زیر درخت گلدار و سایہ دار قبر اس آہو تیر خوردہ کی
ساتھ ہی اسکے ملکہ مہ جبین سبز پوش اور غزالہ آہو چشم اور حور لقا اور
حور شمید لقا اور بہت سی زنان خوش جمال اٹھ کھڑی ہوئین اور
رگہ اسکے ہمراہ ہو لیا جسوقت یہ پرا خوش جمالون کا قریب اس درخت کے پہونچا
سان کہ قبر نور نظر ملکہ مہ جبین سبز پوش یعنے اس آہو تیر خوردہ کی تھی تو ہر ایک
ا جوش رقت طاری ہوا عجب حسرت و یاس کا عالم نظر آتا تھا ایک شامیانہ
باہ کار چوبی اس مزار پر کھچا ہوا تھا نخل نخل باغ ہو رہے تھے برگ و بار
اسف مل رہے تھے طوطیان بار غم والم سے خمیدہ پشت ہو رہی تھین
لبل بستان چمن اپنی اپنی منقارون مین پھول لاتے تھے اور اس قبر پر چڑھا کر
شک نشان ہوتے تھے اور جسقدر طائران باغ درختون پر بیٹھے تھے عوض

نغمہ سرائی صدائے دردانگیز بین نوحہ وفغان کر رہے تھے اشک خونی دیدۂ حسرت سے جاری تھے لالہ داغ بردل نظر آتا تھا یاسمن کا چہرہ اس غم جانکاہ بین سفید ہوگیا تھا نرمان لباس نیلی زیب کیے تصویر غم بنے ہوئے تھے سرو وصنوبر صنوبر قسوس بین خاموش کھڑے تھے سبزہ صفت ماتم بچھائے ہوئے تھے سنبل اپنے بال کھولے ہوئے سوگ مین اُس بیزبان کے پریشانی ظاہر کر رہے تھے غنچہ کا گریبان چاک ہوگیا تھا سوسن کا دل اندوہ ناک وصد چاک تھا جو بہ تو خوب دل کھول کر رو رہا تھا کہ سیل سرشک جاری تھا نرگس بیمار پرچیر وافسوس کی حالت طاری تھی یہ رنگ دیکھ کر امیر الزمان اور اسفندیار گیلانی کا رنگ بدل گیا یہ جی چاہا کہ چیخین مار مار کر رونے لگین مگر ضبط کیا اور یہ سوچے کہ اگر تم بھی حالت اپنی دگرگون کروگے تو ان صاحبون کو ہنسنے کا موقع ہاتھ آئے اور نہین گے کہ ہم کو تو سمجھاتے تھے یا خود ہی مبتلاے رنج ہوگئے لیکن ماہ لقا اور حور لقا نے جو یہ حالت ان دونون صاحبون کی دیکھی آگے بڑھ کر عرض کی ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ آپ لوگ نہایت رحم دل ہین اور صاحبان سوز دل ہوسگے مگر نہین معلوم ہوا کہ دل بین آپ لوگون کے رحم اصلا نہین ہے یہ ایسا شعر آہو تھا کہ دیکھیے اس غم بین جانور تک رنجیدہ خاطر نظر آتے ہین اور شور فریاد وفغان بلند کرتے ہین بلکہ آسمان تک ستارون سے اشک افشانی پر آمادہ نظر آتا ہے لیکن آپ صاحبون نے بجاے گل وشمع دو قطرۂ اشک قبر پر اس کشتۂ حسرت کی نہ چڑھائے اس کلمہ دردانگیز پر دل ان دونون صاحبون کے بھر آئے اور یہ چیخین مار مار کر رونے لگے انکے رونے پر جسقدر نازنین اور شاہزادے موجود تھے اسقدر روئے کہ رومال تر کر دیے اور عجیب عبرت انگیز سماں نظر آیا

بیت

جو بہ تھا سوچ مین کھڑا تھا + جو برگ تھا ہاتھ مل رہا تھا + جب تھوڑے کے بعد یہ جوش بکار ہوا تو سب پلٹ کر اپنے اپنے مقام پر آئے اور تا شیر الم سے دیر تک خاموش بیٹھے رہے امیر الزمان اور اسفندیار گیلانی کی یہ حالت تھی کہ ایک دوسرے کی صورت دیکھ کر خاموش ہو رہتے تھے اظہار حال کو لحاظ دو پاس مانع تھا اور دل مین سوچ رہے تھے کہ کیا کرین کیا نہ کرین اگر اگر ہم ایسا جانتے تو وعدہ کا رخ بھی نہ کرتے یا صاحبقران با اقبال سے یہ وعدہ کرکے نہ آتے کہ ہم ان صاحبون کو ضرور لاوینگے اب یہان سے جانا کسیطرح مناسب نہین معلوم ہوتا اگر ایسی ہی بیمروتی پر کمر باندھ لین تو ہم بین اور بہائم مین فرق کیا باقی رہا مجبورا ایک نے دوسرے کی صلاح لی کہ کیا کرنا چاہیے آخر یہ طے پایا کہ ایک معذرت نامہ صاحبقران ذی شان کی خدمت مین لکھ بھیجنا چاہیے اسمین سب حالات مفصل تحریر ہون کہ ہم ایسے مقام پر ہین کہ اگر آپ

بھی ہوتے تو عزم بالجزم اپنا موقوف کر دیتے اور بغیر رسم فاتحہ خوانی ادا کیے یہان سے نہ تشریف لے جاتے دل آپ کا بیقرار ہو جاتا اسیوجہ سے ہم نے بھی شریک مجلس ماتم ہونا مناسب جانا اور سوگواران آہو مین شریک ہو گئے انشاء اللہ بعد ادائے رسم فاتحہ خوانی سب صاحبون کو ہمراہ لے کر حاضر ہونگے جسوقت نامہ اس مضمون کا تمام ہوا تو ہمراہی ملازمان کو دیا کہ جاکر ہماری طرف سے تسلیم عرض کرنا اور یہ نامہ پیش کر دینا ملازم بھی حیران تھے کہ عجب معرکہ ہے وہان سے تو سب صاحب کیساہمہمہ کرکے آتے ہین اور یہان آکر رنگ ہی بدل جاتا ہے کہ ٹھو کی سیدھی نہین رہتی ہے یہ آپس مین باتین کرتے ہوئے خدمت صاحبقران بااقبال مین روانہ ہوئے وہان امیر ثالث انتظار ہی مین بیٹھے تھے اور انھین یقین تھا کہ یہ اس ہمہمہ سے گئے ہین کہ بغیر سب کو ہمراہ لیے ہوئے ہرگز نہ آئینگے کہ یکایک ہمراہان اسفندیار گیلانی و ملازمان امیر الزمان آکر پہونچے اور عریضہ خدمت صاحبقران بااقبال مین پیش کیا اور عرض کیا کہ اسمین سب کیفیت مفصل تحریر ہے حضور ملاحظہ فرمالین صاحبقران زمان نے نامہ وبر کو دیا اسنے پکار پکار کر پڑھنا شروع کیا بعد القاب و آداب کے تحریر تھا کہ ہم لوگون نے یہان آکر وہ حالت افسوس ناک دیکھی ہے کہ دوبارہ خداوند کریم آنکھ سے نہ دکھائے ہم اگر ایسا سمجھتے تو آپ سے یہ وعدہ ہرگز نہ کرتے کہ ہم جاکر شاہزادون کو لے آینگے یہان کی وہ حالت ہے کہ انسان تو کیسے حیوانات کی بھی وہ حالت ہے کہ مصروف گریہ وزاری و اشکباری ہین اور انسانون کی بیقراری تو احاطۂ تحریر سے باہر ہے پہلے ہم لوگون نے بہت غصہ کیا اور شاہزادون کو سمجھایا لیکن جسوقت مزار مقدس آس آہو بیزبان کا نظر آیا تو ہم دل مین قائل ہو گئے اور ہم نے بھی ہمدردی انھین شاہزادون کی طرح صاحبان غم کے ساتھ اختیار کی اور یہ عزم بالجزم کر لیا کہ اگر آفتاب مغرب سے نکلکر مشرق مین غروب ہوگا تو بھی ہم ارادہ اپنا ہرگز نہ بدلینگے اور بغیر رسم فاتحہ خوانی ادا کیے ہوئے یہان سے کہین نہ جائینگے یقین ہے کہ اگر حضور تشریف لاتے تو آپ بھی ہمارے ہمزبان ہو جاتے اور ہرگز یہان سے آگے نہ جاتے تا وقتیکہ اہل ماتم آپ کو اجازت نہ دیتے اطلاعاً عرض کیا کہ حضور اطمینان رکھین انشاء اللہ بہت جلد رسم فاتحہ خوانی کو ادا کرکے تعمیل ارشاد کے موافق سب صاحبون کو لیکر حاضر حضور ہونگے بالفعل آنا ہمارا مناسب وقت نہین ہے یہ نامہ تمام نامہ پکار پکار کر پڑھا اور تمام اہل دربار نے سنا جو ایک انگشت حیرت دندان سے ہوئے تھا کہ یہ ان لوگون کو کیا ہو لیا ہے یہان سے بیچھے چلے جاتے ہین اور وہان جاکر خلاف عقل باتین کرتے ہین تمام تاثیر دریاے نسیان کی اسی مقام پر ہے پس صاحبقران بااقبال کو مضمون نامہ سنکر نہایت غصہ آیا اور تلوار ٹیک کر اٹھ کھڑے ہوئے

اور فرمایا کہ وہ بے شعور مجکو بھی مثل اپنے سمجھتے ہین جو یہ تحریر کرتے ہین کہ اگر آپ بھی ہوتے تو آپ کی حالت بھی یہی ہوتی لہذا اب مین خود جاتا ہون دیکھون تو وہ کیا سامان عزا ہی جو ہر شخص پر تاثیر کرتا ہی اور بیخود بنا دیتا ہی اسیوقت سب سامان سوگواری کو درہم و برہم کرکے اُن از خود رفتگان محویت کو اپنے ہمراہ لاتا ہون جسوقت اسد غازی نے تیور صاحبقران بااقبال کے بد دیکھے تو اُنکو دور اندیشی نے گھیرا اور انواع و اقسام کے خیالات اُنکے دماغ مین چکر مارنے لگے کہ مبادا وہ مقام طلسم بند ہوا اور انکی بھی وہی کیفیت ہو تو سارے لشکر پر تباہی آجائے گی یا یہ کہ وہ لوگ آنا قبول نہ کرین اور صاحبقران سے جنگ پر آمادہ ہون تو بھی جو مارا گیا وہ غیر نہ ہوگا اور بے قصور ہوگا اسلیے کہ نہین معلوم وہ شاہزادے کس عالم مین ہین ورنہ ایسے سعادتمندون کو اشارہ کافی ہوتا ہی نہ کہ پانچ آدمی لینے گئے جو گیا وہ وہین کا ہو رہا اور اُنھین کل ہمزبان ہوگیا اسمین کچھ اسرار ضرور ہی یہ تصور کرکے صاحبقران ذی شان سے عرض کی کہ میری عقل ناقص مین تو یہ آتا ہی کہ اُن لوگون کے دل پر دریاے نسیان کی ہوا نے تاثیر کی ہی جو وہان جاتا ہی وہ یہ بھول جاتا ہی کہ ہم کس غرض سے یہان آئے تھے ایسا نہ ہو کہ حضور بھی بلا مین مبتلا ہون تو ہم سب کا کون ہی کوئی نہ کوئی فریب اسمین ضرور ہی ورنہ یہ سعادتمند ایسے نہ تھے کہ کسی وقت مین حکم عالی سے روگردانی کرتے بالفرض آپ وہان تشریف لے گئے تو کس سے لڑیے گا اور کس سے مقابلہ کیجیے گا سنا ہی کہ چند عورتین ہین کیا اُنھین قتل کیجیے گا یا اپنے فرزندون اور عزیزون کے خون سے ہاتھ بھریے گا وہ لوگ از خود رفتہ ہو رہے ہین اور تاثیر رنج و افسون نے اُنکے دلون پر پورا پورا اثر کرلیا ہی اگر وہ لوگ بحالت مجبوری انکار کر بیٹھے تو کیا آپ اُنکو زبردستی لائیے گا میری فہم ناقص کے نزدیک وہان جانا آپ کا کسیطرح مناسب نہین معلوم ہوتا ہی لہذا چند روز سکوت اختیار کیجیے ہمین یہ بھی امید نہین ہی کہ وہ دو روز بعد جس روز آنے کا وعدہ کرتے ہین اُس دن ہی آئینگے چندے تامل فرمایئے دیکھیے تو کیا ظہور مین آتا ہی اور کیا پیش نظر ہوتا ہی اُن حالات کو مشاہدہ کرکے اُسی کے موافق اُسکا تدارک کیا جائے گا فی الحال تامل کرنا خالی از مصلحت نہین ہی یہ گفتگو سنکر بدیع الملک نے فرمایا کہ جو آپ کی راے ہو وہ بیان کیجیے میری عقل تو کچھ کام نہین دیتی کہ کیا کرون کیا نہ کرون اسد نے کہا کہ بس میری تو یہی راے ہی کہ سکوت اختیار کیجیے اور دیکھیے کہ آیندہ کیا ظہور مین آتا ہی بدیع الملک نے اُسی حالت غیظ مین جھنجھلاکر یہ حکم دے دیا کہ جسقدر فوج و لشکر و شاگرد پیشہ وغیرہ ان شاہزادون کے زیر حکومت ہین وہ سب میرے لشکر سے علحدہ ہوکر چلے جائین اب مین ان لوگون کا بھی یہان رہنا پسند نہین کرتا جہان وہ لوگ گئے ہین وہین یہ بھی چلے جائین مجھ سے اُنسے کوئی واسطہ نہین ہی جو شخص یہان سے نہ جائے گا اور میرے

حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو مین اسکا سر اُڑا دونگا یا ذلیل کرکے لشکر سے نکلوا دونگا جسوقت
یہ حکم صاحبقران زمان اُن لوگون کو پہونچا نہایت پریشان ہوئے لیکن کیا چارہ
تھا سب اپنا اپنا انتظام سفر درست کرنے لگے اور سامان روانگی درست کرنے
لگے تھوڑے ہی عرصہ مین رسالے سوارون کے اور پلٹنین پیادون کی باجے بجاتے
ہوئے توپ خانون کو ہمراہ اپنے لیے ہوئے جانب باغ ملکہ مہ جبین سبز پوش
بہ مست شاہزادگان مذکور روانہ ہوئے کوئی متنفس بھی ملازمان شاہزادگان مذکور
سے لشکر صاحبقران عالی شان مین باقی نہ رہا اب صرف صاحبقران کا لشکر یا
ان سرداروں کا لشکر جو ہمراہ صاحبقران عالی شان ہین باقی رہ گیا یا اسد غازی
اپنے فرزندون اور قزاقون سمیت اس مقام پر مقیم ہین یہان تو یہ حالت ہے اور
وہان بلشکر ان شاہزادگان مقیم باغ کا قریب باغ پہونچا گھوڑون کی ٹاپون کی صدا
اور باجون کی آواز شہنشاہ گوہر کلاہ وغیرہ نے سنی نہایت پریشان ہوئے کہ
یہ فوج کیسی آتی ہے کہین فوج حریف نہ ہو یہ خیال کرکے باغ سے باہر نکل آئے
جسوقت گرد شق ہوئی اور لشکر نمودار ہوا تو اپنے رفیقون کو پہچانا یہ لوگ آکر
قدمبوس ہوئے شاہزادون نے سبب ان لوگون کے آنے کا دریافت کیا
ان سب نے بکے خلقی صاحبقران عالی شان کی اور اپنے لشکر سے سب کو
علحدہ کر دینے کی بیان کی اور عرض کیا کہ صاحبقران اسقدر برہم ہین کہ اب آپ
لوگون کا وہان جانا کسیطرح مناسب نہین معلوم ہوتا ہے ہم لوگ بھی ہمراہ رکاب
ہین جواب اسکا سوا سکوت کے کیا تھا فرمایا کہ خیر بالفعل تو قیام کرو جسوقت
نتیجہ آہو کا ہویدا ہوگا تو دیکھا جائے گا جہان مناسب ہوگا وہین چلین گے لشکر صاحبقران
ہین نہ جائینگے اسیوقت خیمہ ڈیرے بارگاہین تمام صحرا مین گرد باغ ملکہ مہ جبین سبز پوش
کے برپا ہوگئین بازار بھی کھل گئے سردار اپنے اپنے خیمون مین مقیم ہوئے لشکر
بھی رہا تھا اب لشکر تو بیرون باغ اترا ہوا ہے اور شاہزادے اُن پری جمالون
کے مہمان ہین قصر ہائے عالیشان مین مصروف عیش و آرام ہین

اب شمہ حال معلم طوغان راست باز کا بیان ہوتا ہے

وہ شخص ہے کہ علم نیرنجات و فسون سازی مین کامل ہے اور مثل عازم شعبدہ باز کے
شاگرد حکیم فیلقوس ثانی کا ہے اسکو بھی مثل عازم شعبدہ باز کے دربار بادشاہ
مین تقرب حاصل ہے اور مساوات کا درجہ رکھتا ہے اور اپنی شعبدہ سازی کا رنگ
جما رکھا ہے جسکا نمونہ میلے کے زمانے مین ظاہر ہوچکا ہے مکانات رفیع و قصور
عالیشان و باغہائے جنت نشان اسنے دکھائے تھے اور پھر نظرون سے پوشیدہ
کر دیے تھے جسکی وجہ سے قید بھی ہوا اور معلم طوغان راست باز نے یہ

کرشمہ سازی کی ہو کہ ان نازنینان مصنوعی کی محبت مین ان شاہزادون کو مبہوت بنا دیا ہو اور عقل ان لوگون کی زائل کر دی ہو جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہو جسوقت معلم طوغان کو معلوم ہوا کہ جو اسیر بلا ہونے والے تھے وہ مبتلاے بلا ہو چکے اور اب کوئی لشکر اسلام سے اسطرف کا عازم نہین معلوم ہوتا تو اسنے بادشاہ ہنر پر سر جیوتس سے کہا مین نے سرداروں کو مبتلاے بلا کر کے زور صاحبقران کا توڑ دیا ہو اب انشاء اللہ کل مین باغ جاؤنگا اور سب کو اور بھی مدہوش و بیخود بناؤنگا یہ کہکر اسنے باغ جانے کی تیاری کی یہان صبح کو آنکھ ملکہ مہ جبین سبز پوش کی جو کھلی اور یہ محو خواب ناز سے بیدار ہوئی تو اٹھی منھ ہاتھ دھونے سے فراغ حاصل کیا اور نازنینین بھی بیدار ہوئین پھر وہ غنچہ ایک مقام پر جمع ہوا شاہزادون کو یاد الٰہی بھی فراموش ہو ایسے محو و بیخود ہین کہ نہ خردون کو بزرگون کا خیال ہو نہ بزرگون کو خردون کا لحاظ ہو ہر ایک اپنی اپنی معشوقہ کو بغل مین لیے ہوئے بیٹھا ہو صحبت رنج والم آراستہ ہو کہ یکایک طائران باغ آ آکر درختون پر جمع ہوئے آج ہر روز سے زیادہ انپر ہجوم رنج والم ہو اور مصروف نوحہ و فغان ہین اور گروہ بلبلون کا ایک جانب ہو یہ سب کے سب خاموش بیٹھے ہین اور ایک بلبل ہزار داستان بزبان بیزبانی اشعار عبرت آمیز و درد انگیز پڑھ رہا ہو سب بلبل تصویر بنے بیٹھے ہین اور خاموشی کے ساتھ سن رہے ہین آنسو آنکھون سے ان سب کی جاری ہین نظم

اونچے اونچے مکان تھے جنکے بڑے	آج وہ تنگ گورین ہین پڑے
کوئی لیتا نہین ہو اب یہ نام	کونسی گور مین گیا بہرام
کل جہان پر شگوفہ و گل تھے	آج دیکھا تو خار ہا بکل تھے
عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے	نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے
گردش چرخ سے ہلاک ہوئے	استخوان تک بھی انکے خاک ہوئے
بیشک یوسف جہان کے تھے جو حسین	کھا گئے انکو آسمان و زمین
تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر	ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسۂ سر
موت سے کسکو رستگاری ہو	آج وہ کل ہماری باری ہو
ہر سحر طائران خوش الحان	پڑھتے ہین کل مین علیہا فان

یہ اشعار عبرت آثار طائر نے بزبان بیزبانی ایسے الحان درد ناک سے بیان کیے کہ سننے والون کی نگاہون مین بے ثباتی دنیا کا نقشہ پھر گیا اور قلوب انکے ایسے متاثر ہوئے کہ بے اختیار رونے لگے اسی ہنگامہ مین ایک غل ہوا کہ معلم طوغان راست باز تشریف لاتے ہین یہ سنتے ہی سب نازنینون نے رومال سے آنسو پونچھے اور اپنے اپنے مقام سے اٹھ کر برائے پیشوائی معلم طوغان روانہ ہوئے تھوڑی راہ طی کی ہوگی کہ دیکھا ایک مرد پیر با ریش سفید دو باز چلے آتے ہین

وضع اُنکی یہ ہو کہ ایک عمامہ گنی تھان کا اُنکے سر پر لپٹا ہوا ہو جسکو سرا سر عمامہ نما مرد فریب کہنا چاہیے اور قبائے تلبیسی زیب جسم ہو گھیتلا جوتا پاؤن مین ہو بظاہر ایسے وضع بنائی ہو جو خاصان خدا کی ہوتی ہو اور دراصل یہ شیطان مجسم ہو کہ لباس زہد مین پوشیدہ ہوا ہو ۔ ریش سفید شیخ پہ دھوکا نہ کھائیو + اس بدچلن کی پہ نہ کرنا گمان صحیح + یہ نازنینین نہایت اعزاز واکرام کے ساتھ اس معلم مکار کو لائین اور بزم وعظ و پند آراستہ ہوئی سب جمع ہوئے شاہزادہ شہنشاہ گوہر بکلاوت

صفت انجم طلعت و امیر الزمان وعین الزمان و اسفندیار لیلا لی

اور انکی معشوقین یہ سب بیٹھے ہین کہ معلم ایک جاے بلند پر کھڑا ہوا اور یہ سب مشتاق ہوے کہ دیکھین یہ کیا بیان کرتا ہو لفظ سہر تو نہایت مرد متبرک معلوم ہوتا ہو باطن کا حال خدا جانے اب اس معلم نے ہاتھ اپنی ڈاڑھی پہ پھیر کر اور کھانسا اور پکارا کہ ایہا الناس معلوم ہو کہ جس مقام پر بزم غم برپا ہوتی ہو تو مین وہان جاکر حال سب ثباتی و ناپایداری دنیا کا بیان کرتا ہون بالفعل یہان بھی اسی غرض سے آیا ہون اب بہوش ہوش سنو اے حاضرین بزم تم آگاہ ہو کہ یہ مجلس ماتم ہو انھون آج تیر خورد وہ کی جسکو ملکہ مہ جبین سبز پوش نے نہایت ناز و نعمت سے پرورش کیا تھا افسوس کہ اجل اُس بدنصیب کی آگئی اور تیر سے مارا گیا اگر ملکہ چاہتی تو ایسے ہزار ہا آہو اور منگا کر پال سکتی تھی ملکہ کی مہر و محبت نے اس امر کو گوارا نہ کیا اور اپنے پالو آہو کا غم اپنے دل سے دور نہ کیا اور اُسکی بزم ماتم بہ پاکی اور یہ خوش انتظامی ملکہ کی دیکھے کہ کیسے کیسے شاہزادے اور شہریارزادے آکر اُسکی بزم ماتم مین شریک ہوئے ہین ہر چند یہ وہ لوگ ہین کہ ہر ایک انمین سے صاحبقران عصر ہو اور شجاعت و جوانمردی مین اپنا عدیل و نظیر نہین رکھتا ہو لیکن ملکہ کی پاسداری اور اپنی ندامت کی وجہ سے اس زحمت کو گوارا فرمایا اور آکر شریک فاتحہ خوانی ہوئے عجب نہین ہو کہ یہ سب صاحب چالیسوان بھی آہو کا کرین اور ندامت تیر مارنے کی اسطرح رفع کرین یہ سنکر شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا کہ ہمارا تو جی چاہتا ہو کہ ہم تمام عمر اپنی اسی مقام پر نثار کرین ہم کو دلشادی کسی کی منظور نہین ہو آپ یہ خیال نہ کرین کہ بعد چالیسوین کے ہم یہان سے چلے جائینگے نہین ایسا نہ ہوگا بلکہ جب تک ملکہ خود اجازت نہ دینگی اسوقت تک ہم اس باغ کے باہر قدم نہ نکالینگے یہ سنکر طوغان راست باز نے کہا آپ لوگ ایسے ہی صاحب خلق و مروت ہین اور ہمین آپ کی ذات سے بہت کچھ امید ہو شرط مہمانی بھی یہی ہو کہ مہمان میزبان کا پابند ہو جائے اور خاطر شتی میزبان کی منظور رسم دنیا یہ ہو کہ انسان آتا اپنے بسون ہو اور جاتا دوسرے کی اجازت سے لیکن چند کلمات نصیحت آیات گوش زد کیجیے کہ جسوقت خیال کیجیے گا تو خیال

نفرت ہوجائے گی یہ کہکر اسنے چند اشعار عبرت آثار زبان پر جاری کیے اشعار

آہ از زیر گلی عالم کہ ہست اندر جہان	ہر کمالے را زوالے ہر بہارے را خزان
حشمت اسکندر و سلطانی دارا نماند	شد شکار پنجۂ گرگ اجل نوشیروان
مایہ داران حمول تاجداران شکوہ	جملہ زیر خاک گردیدند تیج آسمان

غرضکہ کوئی ایسا نہین ہی جسکو فنا نہ ہو اس تھوڑی سی زندگی پہ بھروسا نہ کرنا چاہیے اور اپنا دل دنیا سے اُٹھا لینا چاہیے یہ مانا کہ آپ لوگ نہایت زبردست ہین اور جام بہادری آپ ہی کے جسم پر مرتب و مزین ہی لیکن غور تو کیجیے کہ کیسے کیسے بہادر زیر خاک پنہان ہوگئے بقول شاعر ؎ پاؤن تھراتے تھے جنکے سامنے جاتے ہوئے کاسۂ سر اُنکے دیکھے ٹھوکرین کھاتے ہوئے + ابھی کل کی بات ہی کہ آپ سب صاحبون کے بزرگ جناب حمزہ اول بعد اُنکے حمزہ ثانی اور دیگر رفقا و اعزاء صاحبقران جنھون نے بزور شمشیر ایک عالم کو زیر کیا صدہا خاوندان بگاڑ دین ہزارہا ساحرون کو مار نام سے اُنکے جگر پین شیرون کے تھر تھری پڑجاتی تھی آج زیر خاک آرام کر رہے ہین اور کچھ نہین کر سکتے اس چند روزہ زندگی کے واسطے اپنے کو مصیبت مین ڈالنا سفر کرنا ہزار ایک سے لڑنا بھڑنا بازو رو کھانا سب بیکار ہی بقول ؎ نظیر اکبرآبادی

رہو سر پہ تاج شاہی افسر ہوا تو پھر کیا	وہ ہو سلطنت کا گوہر ہوا تو پھر کیا
ماہی علم ہو تب پر زر ہوا تو پھر کیا	نوبت نشان نقارہ دریر ہوا تو پھر کیا
سب ملک سب جہان کا سرور ہوا تو پھر کیا	
یا راستون مین کہانے نامی اصیل والی	مشہور کر کے پوتے نوشیروان سے نانی
تھے آپ مثل رستم اور فوج بھی پرانی	جب چل بسے تو کوئی پھر سنگھ تھا نہ ساتھی
ملک و مکان خزانہ لشکر ہوا تو پھر کیا	
یا رکھ کے فوج و لشکر کی سلطنت پناہی	پھیری دوہائی اپنی لے ماہ تا بماہی
جب آ لگی فنا کی سر پر پڑے تباہی	پھر سر پہ نہ لشکر نہ تاج نہ بادشاہی
دارا و جم سکندر اکبر ہوا تو پھر کیا	
یا راج باسی ہوکر دنیا مین راج پایا	چتوڑ گڑھ ستارا کا نجرا بنایا
جب آ گیا بلاوا اجل کی آ پہنچا یا	سب اڑ گئے ہوا پر کوئی نہ کام آیا
لڑھ کوٹ توپ لولہ سنگر ہوا تو پھر کیا	
کتنے دنون یہ عمل تھا تو اب ہین خان ہین	یہ ابن تیمزاری یہ عالی خاندان ہین
جاگیر و مال و منصب گو آج انکے ہان ہین	دیکھا تو اک گھڑی مین نام و بے نشان ہین
دوران کا شعور چرخ کا گھر گھر ہوا تو پھر کیا	
کہتا تھا کوئی دیکھو یہ ہین امیر خان جی	اور یہ ہین خان خانان اور یہ ہین شیر خان جی

پنجہ اٹھا اجل کا جب آئے شیر خان جی | پھر کسکے شیر خان جی کسکے وزیر خان جی

الحمد جنگی تو نڈر بار بار ہوا تو پھر کیا

لہتا تھا کوئی گھوڑا ہاتھی نامدار خان کا | اور پالکی یہ ہاتھی ہے ذوالفقار خان کا
آیا قدم اجل کے جب تیس مار خان کا | خبر بھی کہین نہ دیکھا پھر شہسوار خان کا

بھیجان میک ڈنبر در پر ہوا تو پھر کیا

لہتا تھا کوئی ڈیوڑھی ہے خان مہربان کی | اور باغ یہ حویلی ہے محلدار خان کی
جب راج نے قضا کے کرنی بسولی چلائی | اک اینٹ بھی نہ پائی پھر گھر کسی مکان کی

ارنگین محل سنسرا طور در ہوا تو پھر کیا

لکھتون نے بادشاہی کیا کیا خطاب پایا | مہرین بڑی بڑھائین سکہ بڑا بنایا
جب آکر قضا نے نام و نشان مٹایا | پھر مہر اور وہ سکہ ڈھونڈھا کہین نہ پایا

زوزان کا مہر چھاپا در پر ہوا تو پھر کیا

ہاتھی پہ چڑھ کے یا خاصے گھوڑے پر | یا پالکی سنبھالی یا نالکی کی جھالر
یا اب صراحی حقہ دوڑے ہے جیب انور | جب آ اجل پکاری صاحب ہا نہ نوکر

آقا ہوا ہے پھر لیا خوکر ہوا تو پھر کیا

یا لے کے کک قلمدان اور رطل کو سر پر | جو دے حساب لاکھون چہرے لکھے سراسر
جب عمر کی کچہری جھانکی قضا نے آکر | پھر آپ نے قلمدان کاغذ رہا نہ دفتر

منشی وکیل دیوان مرمر ہوا تو پھر کیا

یا نی قضا کی خدمت ہو بیٹھے اب تمامی | خط قبالے لکھنے چھکائے شرعی
اعلام بے قضا کا جب آ فنا پکاری | پھر محکمہ نہ جھگڑا قاضی رہا نہ مفتی

لوڑا لبیدہ ورقہ در پر ہوا تو پھر کیا

کہتے تھے کتنے ہم تو ہین ملک بن کلان کی | ہم شیخ ہم مغل ہین ہم ہین پٹھان جی
اجسدم قضا پکاری اب اٹھ چلو میان جی | پھر شیخ نہ سیدم زادے نہ خان جی

فاست و حسب نسب کا جوہر ہوا تو پھر کیا

یا لیکے رجہا مین کرنے لگے تجارت | یا بیٹھ بنے بیٹھے خاصی بنا عمارت
لکھ لین قضا نے بہیان جب کے اک اشارت | سب کوٹھی اور دکانین کوڑی لین دم مین غارت

مال و مکان جواہر اور زر ہوا تو پھر کیا

یا ہو سپاہی بانکا ترچھا بڑا کہایا | بلدار باندھ جوڑا طرہ لو جگمگایا
طیتو نمین جا کے کودا لاکھونکے مین بھگایا | جب منہ اجل کا دیکھا پھر کچھ بنی نہ آیا

پلتا شجاع بہادر صفدر ہوا تو پھر کیا

گھوڑا اٹھا کے ڈوبا لوجو مین ہو دلاور | مارا قضا نے بھالا جسدم فنا کا آکر
مارے پٹخ بھالے کھائی کٹار جمدھر | پھر بزدلی شجاعت سب ہو گئی برابر

خود دوسلاح و چلتہ بکتر ہوا تو پھر کیا

یا خانہ جنگی لڑکر مٹھا یا بدن مین ٹانکا
موچھون یہ تاؤ دیکر سو دوست دات ہانکا
جب کھور کر قضا نے پلٹکے سے آ کے جھانکا
ٹیڑھا رہا نہ ترچھا گنڈار ہا نہ بانکا

تیغہ سپر قرابین بمدھر ہوا تو پھر کیا

یا ہو حکیم حاذق کرنے لگے طبابت
امرود تلے تھین جلاپا عیسیٰ کی لی کرامت
کھیت مرض ہزارون دھوئی ہر ایک زحمت
جب سر پہ آئی پھر کچھ چلی نہ حکمت

لقمان یا فلاطون آکر ہوا تو پھر کیا

یا ہو نجومی کامل تارونکو چھان ڈالا
چندر لگن بچارا سورج لگن نکالا
برج و ستارے بانٹے احکام اب سنبھالا
جب وقت اپنا آیا اسوقت کو نہ ٹالا

جوتش نجوم پڑھکر مقرر ہوا تو پھر کیا

یا پڑھکے دو کتابین ورکے علم حاصل
یا بھوت جن تارے مشہور ہوکے عامل
جب دیو کا اجل کے سایہ ہوا مقابل
ملا رہا نہ سیانا عالم رہا نہ فاضل

لیوند فال جادو منتر ہوا تو پھر کیا

یا پی کے مے کسی نے کی عیش و کامیابی
لوٹا نشہ مین ہر جا کر دے بے حجابی
جسدم قضا نے اپنی چمکائی اک گلابی
پھر مے رہی نہ بینا نہ مست نہ شرابی

اک دم لپو پنہ کی کا ساغر ہوا تو پھر کیا

یا ہو کے پیر زادے کرنے لگے فقیری
لرکر مرید لاکھون کی انکی دستگیری
جب پیر من کی نفنی آکر اجل نے چیری
سب اڑ گئی ہوا پہ دم مین مریدی پیری

مرشد فقیر ہادی رہبر ہوا تو پھر کیا

یا نیک بنکے بیٹھے اچھے لگے کہانے
یا ہو نے بدہر اک نے دلکو لگے دکھانے
بجنے لگے اجل کے جب سر پہ شادیانے
تھے نیک و بد جہانتک سب لگ گئے ٹھکانے

بہتر ہوا تو پھر کیا بدتر ہوا تو پھر کیا

کیا ہندو اور مسلمان کیا رند و کبر و کافر
نقاش کیا مصور کیا خوشنویس و شاعر
جتنے فقیر ہین یان ایک دم کے ہین مسافر
رہنا نہین کسی کو جانا ہے سب کو آخر

دو چارون کے خاطر یان کھر ہوا تو پھر کیا

جسوقت یہ کلمات حسرت آیات معلم طوعان راست باز کی زبان سے نکلے کیا یہ حالت ہوئی کہ محفل مین سناٹا ہوگیا ہر شخص کی آنکھون سے آنسو جاری تھے رنگ چہرون کے فق ہو رہے تھے تمام محفل اداس تھی جسقدر نازنینین تھین ہر ایک گریبان پھاڑ رہی تھی شاہزادے اس مضمون عبرت مشحون کو سنکر فرماتے تھے کہ دنیا ہیچ است و کار دنیا ہیچ است اے معلم صاحب آج سے ہم نے دنیا کو ترک کیا آیندہ اپنی زندگی کسی گوشہ مین بیٹھکر گذار دینگے تا چہلم آہو میدانسے کہین جائینگے

اسلیے کہ ہم کو کسیطرح دلشکنی ملکہ کی منظور نہین ہے ہم نہین چاہتے کہ اس رنج والم مین ملکہ کو چھوڑ کر چلے جائین ہم اس آسیب کے جہلم تک نہین نہ جائینگے اور اسی مقام پر رہین گے معلم طوغان نے شاباش و مرحبا کہکر صحبت کو برخاست کیا اسوقت ہر ایک پر رنج والم طاری تھا آنسو آنکھون مین ڈبڈبائے ہوئے تھے یہ کیفیت دیکھکر طوغان راست باز نے ملکہ سے کہا کہ یہ شاہزادے جو تمھارے مہمان ہین یہ اس رنج و آلام کے عادی نہین ہین یہان رہکر انھون نے بہت غم اٹھائے اب اس رنج و باتم کو تو جانیدو ہین پر رکھو اور بالفعل سامان عزا کو برطرف کرو اور صحبت عیش برپا کرو کہ غم انکا غلط ہو اور پریشانی دفع ہو یہ کہکر طوغان راست باز رخصت ہوا اور جانب بادشاہ ہنر پرسر نخچیر ہیں روانہ ہوا یہان ملکہ نے سامان حزن کو برطرف کرنے کا حکم دیا اور ان سب نے غسل کیا لباس سیاہ جسم سے دور کیے اور پوشاک نفیس زیب جسم کی ملازمین نے سب سامان عزا کو برطرف کیا اور محفل عیش و نشاط آراستہ ہونے لگی ایک نمگیرہ زربفتی صحن باغ مین استادہ ہوا فرش سفید بیچے اس نمگیرہ کے بچھا دیا گیا مسندین بچھا ہر نگار قرینے سے لگا دی گئین گانین حاضر ہوئین ساقیان سیمین ساق جام زرنگار و سراحی مرصع کار لے کر حاضر ہوئے اور ملکہ مہ جبین سبز پوش اپنے سب ہمراہیون کو لے کر اس جاے مزین پر آئی اور سب کو حسب مراتب بٹھایا اور ساتھ شہنشاہ گوہر کلاہ کے خود بھی ایک مسند پر تکلف پر بیٹھی اب یہ حالت ہو کہ طبلے پر تھاپ پر رہی ہو بانین کی کمک آسمان تک پہونچ رہی ہو جام شراب ناب کو گردش ہو آوازین ہو شاباش ہوش و نوشانوش کی بلند ہین ہاتھ گلون مین پڑے ہوئے ہین نشے چھائے ہوئے ہین آنکھین سرخ ہین بدمستون کی طرح جھوم رہے ہین نہ خردون کو بزرگون کا خیال ہو نہ بزرگون کو خردون کا لحاظ ہو سب ایک ہی محفل مین اپنی اپنی معشوقونکو بغل مین لیے بیٹھے ہین اور ایک پری جمال بیٹھی ہوئی یہ غزل گا رہی ہو

غزل

چھیڑا کیدن کرکے برسون روچکے
اب ترے ہنسنے سے ہم خوش ہوچکے
بعد رونے اندھیر برپا ہوچکے

ہرمہ گین آنکھونسے وہ بھی روچکے
جاکے قسمت عشق مین یاسو چکے
ہو جو کچھ ہونا کہین وہ ہوچکے

وہ گھڑی ہنس بول کر زیر فلک
برسون آہین لین مہینون دے چکے
حد ہو کچھ اسکا انتظار دید یار

وا کیے آنکھین کئی دن ہوچکے
جو ہین اس آوا نکے مارے ہوئے
اب وہ تم کہنے سے زندہ ہوچکے

گردش قسمت سے پیش آیا وہی
غیر جس رستے مین کانٹے بوچکے
یاد ابرو مین خلش ناخن کی تھی

اب یہ دلکے زخم اچھے ہوچکے
دل گنوا کر اب ہو پچھتانا عبث
رنج کیا اسکا جسے خود دھو چکے

کون آکر خواب مین رلوا گیا
آنکھ ملتے اٹھکے جب رو چکے
اب شب فرقت مین لیونگا نیند نے

منھ کئی بار آنسو ونسے دھو چکے
وہ بھی دن بیداری قسمت دکھاے
وہ نگین مجھسے بس اٹھ سو چکے

منھ تو ڈھانکا تم نے میری لاش پر
کون جاتے ہنس چکے یار رو چکے
وہ سنین دل دے کے جسکا آرزو

آپ یہان تو محفل رقص سرود آراستہ ہو اور یہ سب

عیش و راحت ہین لیکن اول حال طوغان راست باز کا بیان ہوتا ہر کہ یہ جو
باغ سے نکلکر روانہ ہوا تو خدمت مین بادشاہ کی پہونچا اور عرض کیا کہ مین نے
سرداران لشکر اسلام مین سے منتخب لوگون کو ایک مقام پر مقید کر لیا ہی اور ایسا
مہموت بنا رکھا ہی کہ جاہے انھین آگ مین گرنے کا حکم دے دیجیے تو سب جلکر
خاک ہوجائین چاہے قتل کرا ڈالیے ہر طرح وہ قابو مین ہین اب آیندہ حضور کو اختیار
ہی مین اپنا کمال ظاہر کر چکا بادشاہ نے پوچھا کہ وہ سب کہان ہین اسنے بیان کیا
کہ فلان صحرا مین ہین اور مصروف عیش و عشرت ہین بزم نشاط آراستہ ہی لیکن وہ
بزم نشاط دراصل اسکے واسطے بزم غم و ماتم ہی ایسی عقل زائل ہوگئی ہی کہ ایک آہو
کے ماتم دار بنے رہے اب اسکے چالیسوین کا انتظار ہی یہ تمام کیفیت سنکر حاضرین
دربار بہت ہنسے اور طوغان راست باز کے کمال کی تعریف کی بادشاہ نے
خلعت عنایت فرمایا اور یہ اسپنے منصب کے موافق بیٹھا اسوقت عازم شعبدہ باز
حاضر دربار تھا اسنے دست بستہ خدمت مین ہزبر سر جیپوش کی عرض کیا
کہ بالفعل آپ طبل جنگ نہ بجوائین جسوقت مین بھی اپنا کمال دکھاؤنگا
اسوقت ایکمرتبہ سب کو قتل کرا ڈالیے گا جو لوگ باقی رہ گئے ہین انکو
بھی مبتلاے بلا کیے دیتا ہون یہ کہکر وہان سے اپنے مکان کی جانب روانہ ہوا
جسوقت اپنے مکان مین داخل ہوا تو پہلے سامان شعبدہ بازی مہیا کیا اور
اپنے عیار کو طلب کیا کہ نام اسکا عوجان بصری تھا اس سے کہا کہ مین ایک
رقعہ تجکو دیتا ہون تو اسے لے لشکر اسلام مین جا اور یہ رقعہ بدیع الملک کو
دے کر کہنا کہ اس شخص نے شوہر سے انتقال کیا ہی پہلے تو صورت اپنی ایک زن
نوخیز و حسینہ کی بنا لینا کہ جو صورت تیری دیکھے دل اسکا تیری طرف مائل ہو اگر
کوئی نام پوچھے تو بتا دینا کہ لاچین ہر ب اسکا نام تھا بہت دنون سے اس
مقام پر مقیم تھا حسب اتفاق قضا اسکی آئی حالت خراب ہوئی چونکہ آپ
صاحبون سے آشنا تھا حال اسکا معلوم ہوچکا تھا تو اسنے مرتے وقت یہ وصیت
کی کہ تو پریشان نہ ہو اٹھانے والے میرے آگئے ہین تو یہ رقعہ انکو دینا وہ آکر
سامان دفن و کفن کر لینگے جسوقت تو ان لوگون کو لے کر آئے گا تو یہان سب
سامان درست پائے گا اور تجکو ایک پلنگ پر مردہ پائے گا قبر فلان مقام پر
تیار ملے گی یہ سنکر عوجان بصری نے رقعہ لے کر اپنے پاس رکھا اور آئینہ
سامنے رکھکر رنگ و روغن عیاری لگا کر صورت اپنی ایک نازنین پری جمال
کی بنائی لباس زنانہ پہنا کچھ تھوڑا سا زر و زیور پہنکر جانب لشکر اسلام روانہ ہوا
وہان شاہزادہ بدیع الملک بارگاہ مین رواق افروز ہین سب سردار جمع ہین
کہ ایک مرتبہ چوبدار نے آکر عرض کی کہ ایک عورت دروازہ بارگاہ پر کھڑی ہوئی

جارت باریابی طلب کر رہی ہر چہرہ سے اسکے آثار رنج و ملال ظاہر ہو رہے ہین یہ سنکر شاہزادہ بدیع الملک نے ارشاد فرمایا کہ بلا لو چنانچہ وہ عورت سامنے حاضر ہوئی اور سلام کیا فرمایا کہ تو کون ہے اور کس غرض سے آئی ہے اسنے عرض کیا کہ مین مصیبت زدہ کیا حال اپنا عرض کرون ؎

نہ بلبل چمن نہ گل تو دمیدہ ہون	مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون
اے آہ و نالہ مجھ سے نہ آگے چلو کہ مین	بچھڑا ہون کارواں سے مسافر جریدہ ہون
مین کیا کہون کہ کون ہون سو ہون بقول زر	جو کچھ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون

یہ کہکر وہ رقعہ پیش کیا بدیع الملک نے وہ رقعہ ہاتھ سے اسکے لے کر پڑھنے لگے لیکن حاضرین دربار صورت اس عورت کی اور پریشانی پر اسکی خیال کر کے افسوس کر رہے ہین جسوقت بدیع الملک نامہ پڑھ چکے تو فرمایا کہ یہ شخص تمھارا کون تھا اسنے کہا کہ مجھ بدنصیب کا شوہر تھا یہ کہکر زار زار مثل ابر نوبہار کے رونے لگی بدیع الملک نے کہا کہ تمھارا اس سن مین راانڈ ہونا اور اس ملک کفار مین رہنا بہت نازک امر ہے خدا تمھارا بیڑا پار کرے اسنے عرض کیا کہ واقع مین یہان سوا میرے اور میرے شوہر کے کوئی خدا پرست نہین ہے اب وہ تو جنت کو سدھارے میرا رہنا نہایت امر دشوار ہے مین یہ سوچی ہون کہ یہان سے کسی طرف نکل جاؤنگی اور جو کچھ مجھ پر پڑے گا وہ کرونگی خواہ کسی سے عقد کر لونگی یا بھیک مانگ کر باقی زندگی بسر کر دونگی لیکن اسپر یہ مشکل تو آسان ہو جائے کہ میت اسکی دفن ہو لے اور مین عدہ سے دن کسیطرح گذار لون تو قدم باہر نکالون وہ مرنے والے کہ گئے تھے کہ تو صاحبقران کی خدمت مین جانا وہ ضرور اس کار نیک مین شریک ہونگے یہ سنکر شاہزادہ بدیع الملک نے اسد غازی کی طرف دیکھکر ارشاد فرمایا کہ آپ کی اس بارہ مین کیا راے ہے انھون نے جواب دیا کہ مین اس باب مین کیا کہہ سکتا ہون ملک غیر کے باشندون کا کیا حال معلوم ہو سکتا ہے لیکن لاچین عرب کا نام سنکے ہمیت عرب اسی کی مقتضی معلوم ہوتی ہے کہ اسکی شرکت کیجائے اور اس عورت کی ناداری و خدا پرستی پر خیال کر کے یہی جی چاہتا ہے کہ چلکر اس عورت کی ہمدردی کیجیے اور دفن و کفن مین اسکے شوہر کے شریک ہو جیے کہ ایک امر خیر ہے بدیع الملک نے ایما اسد کا لیکر عورت کو تسکین دی اور اٹھ کھڑے ہوئے ساتھ صاحبقران عالی شان کے سب سردار اٹھ کھڑے ہوئے اسد غازی بھی اپنے چارون بیٹون سمیت ساتھ ہو لئے ملازمان صاحبقران نے حسب الحکم سامان دفن و کفن اپنے ہمراہ لے لیا اور اب یہ سب صاحب ساتھ اس عورت کے روانہ ہوئے جسوقت قریب پہونچے تو دیکھا کہ ایک مکان عالی شان صحرا مین بنا ہوا ہے عورت ان سب کو ہمراہ لیے ہوئے اس مکان مین داخل ہوئی تو دیکھا کہ مکان نہایت پر تکلف ہے

خضر غلام شیر دل نے اس عورت سے کہا کہ تو اپنے شوہر کو نادار بتاتی تھی اور یہ مکان نہایت عالیشان ہے مال و اسباب بھی اس گھر مین بہت کچھ موجود ہے اسنے عرض کی کہ خدا کا دیا اور تو سب کچھ ہے مگر ہم مذہب اپنا یہان کوئی نہین اسوجہ سے آپ اسب صاحبون کو تکلیف دی کہ غیر کفو کے ہاتھ سے یہ مرد مسلمان دفن نہ ہوا گر آپ لوگو انکار ہو تو مجھ سے جسطرح ہو سکے گا مین اسے دفن کرو نگی آپ پیش خدا جواب دے لیجیے گا خضر غلام تو خاموش ہو رہا اور اسد غازی نے فرمایا کہ ہم اپنے ہاتھ سے دفن کرینگے یہ کہکر قریب اُس پلنگ کے سب آئے جسپر لاش لاچین عرب کی پڑی ہوئی تھی منھ پر سے اسکے چادر اُٹھائی دیکھا کہ ایک مرد سرخ و سپید باریش سیاہ پلنگ پر اسطرح لیٹا ہے کہ معلوم ہوتا ہے سو رہا ہے اسد غازی نے فرمایا کہ کیا نیک اعمال یہ شخص تھا کہ نور اسکے چہرہ سے ظاہر ہے مردہ نہین معلوم ہوتا اسد ثانی نے کہا کہ بڑی خوش نصیبی تو اُسکی یہ ہے کہ اس کفرستان مین رہ کر انجام نیک ہوا اور ہاتھ سے صاحبقران با اقبال کے دفن ہوگا یہ رتبہ کسکو میسر آتا ہے مگر افسوس ہے کہ زندگی مین اسکی ملاقات اس سے نہ ہوئی ورنہ کچھ حال صالحہ کعبہ کا دریافت کرتے غرضکہ بعد رنج و افسوس میت اسکی اُٹھائی گئی اور لے کر صحرا کی جانب چلے پیچھے پیچھے میت کے عورت بین کرتی جاتی تھی اور روتی جاتی تھی بدیع الملک نے اثنا راہ مین اس عورت سے پوچھا کہ کس مقام پر انکو دفن کرو گی اسنے عرض کیا کہ وہ مقام آگے آتا ہے جسکی وصیت اُن مرحوم نے کی تھی کہ بعد مرگ فلان مقام پر مجھے دفن کرنا یہی ذکر تھا کہ ایک قصر عالیشان دور سے نظر آیا دیکھا کہ قصر نہایت پر تکلف ہے لوگون نے پوچھا کہ یہ قصر کیسا ہے اس زن مکار نے بیان کیا کہ یہی مقبرہ ہے اس میت کا خدا بخشے یہ مقام انھین بہت پسند تھا اپنی زندگی مین انھون نے انار اس قصر کے قبر تیار کرا لی تھی اور وصیت کی تھی کہ جب مین مرون تو مجھے اسی مقام پر دفن کر دینا اور وہ مرحوم اسی جگہ قرآن پڑھا کرتے تھے اب غسل و کفن دے کر انکو اسی قصر کے اندر دفن کیجیے یہ کہکر آگے بڑھی اور ایک مقام بتایا کہ یہان پر قبر ہے اُسے کھدوا کر انکو دفن کیجیے غرضکہ جنازہ رکھا گیا اور سامان دفن و کفن سے فراغت کر کے میت کو قبر مین اتارا اور پتھرے دے کر دفن کر دیا اب اسد غازی تلقین پڑھنے بیٹھے کہ یہی سب سے زیادہ سن رسیدہ اور مرد جہان دیدہ تھے جسوقت تلقین تمام ہوئی تو قبر سے آواز آئی کہ اسلام علیکم ای شاہزادو تمھارے قدمون کی برکت سے اور تمھارے دست حق پرست کے اثر سے پروردگار عالم نے میرے حال پر رحم کیا اور یہ رتبہ عنایت فرمایا کہ حوران بہشت کو حکم دیا کہ اسکی قبر پر جا کے فاتحہ خوانی کرین آپ کا

شکریہ کس زبان سے ادا کرون کہ آپ کی وجہ سے راحت عقبیٰ حاصل ہوئی اور ابدالاباد
عزت کے واسطے بہشت عنبر سرشت مین جگہ ملی یہ کلام سنکر سب متحیر ہوئے
ایک ایک سے کہتا تھا کہ یہ شخص عجب متبرک شخص تھا کہ بعد مرنے کے زندون
سے کلام کرتا ہی اور حالات اپنے بیان کرتا ہی لیکن اسکی بی بی نے آواز دی کہ میرے
بارے مین کیا ارشاد ہوتا ہی مین اپنا رنڈاپا کیونکر تیر کرون اور کہان بیٹھکر زندگی
بسر کرون آواز آئی کہ سب کا خدا حافظ ہی وہ ہم سے زیادہ تمھارا خیال رکھنے والا
ہی جو تمھارے مقدر مین ہی وہ پیش آئے گا لیکن ان مزار سیدون کے قدمون سے
علیحدہ نہ ہونا ورنہ تباہ و برباد ہوگی اور اگر انکے قدمون کے نیچے زندگی بسر
کروگی تو میری طرح تمھارا بھی انجام ٹھیک ہوگا اور اب ہم زیادہ یہان نہین ٹھہر
سکتے لے خدا حافظ یہ کہکر آواز موقوف ہوئی عورت نے یقین مارمارکر رونا شروع
کیا تھوڑی دیر کے بعد آسمان پر سے لکھہا ابر نورانی نمودار ہوئے سب دیکھنے
لگے کہ یہ کون آتا ہی یکایک وہ لکھہے ابر نیچے ہونے لگے اور تخت زمین پر
اترنے لگے بالاے تخت ایک ایک نازنین بیٹھی تھی ان سب نے پوچھا
کہ تم کون ہو انھون نے جواب دیا کہ ہم حوران بہشتی ہین ہمین یہ حکم ہوا ہی کہ اس
قبر کی مجاوری اختیار کرین اور خدمت اس صاحب قبر کی بجا لائین تھوڑے عرصہ
مین کئی ہزار تخت زمین پر اترکے خدمت مین مصروف ہوئین کوئی قبر پر جھاڑو
دیتی تھی اور کوئی شمع روشن کرتی تھی کل چڑھائی تھی موتیے عود و عنبر کے روشن
کرکے قبر پر رکھے گئے کسی نے چادر سفید قبر پر چڑھائی نمگیرہ نہایت پر تکلف
استادہ کیا گہ جابجا اسمین جواہر نصب تھے اور جھالر موتیون کی جو اس نمگیرہ مین
آویزان تھی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ چشمہ پر نم مین اشک حسرت ڈبڈبائے ہوئے
ہین بلکہ گوہر اشک نوک مژہ پر آکر رک گئے ہین عود و عنبر جو سلگتا تھا اسکی خوشبو
سے تمام باغ معطر ہو رہا ہی عجب سنملنا سہانا وقت تھا اسد غازی نے یہ
سامان دیکھکر کہا کہ جسکے ہاتھ لگانے کی برکت سے پروردگار عالم نے اسکے
تمام گناہ بخشدیے اور یہ مرتبہ عنایت فرمایا اسکے مراتب کا کیا پوچھنا ہی آج ہمین
اپنی قدر ہوئی اگر پہلے سے ہمین معلوم ہوتا تو محض یاد الٰہی مین زندگی گذار دیتے
اور ترک دنیا کر دیتے اب اپنے کردار سے پشیمانی ہوتی ہی بقول شخصے کہ
کوئی گناہ ہو نہین عمر ساری الٰہی توبہ الٰہی توبہ + مین عبد مذنب تو رب غفار الٰہی توبہ
الٰہی توبہ + میرے نزدیک تو یہ جاہ و حشمت مال و دولت جنگ و جدال سب
بیکار ہی اسلیے کہ نہ کوئی ہمیشہ رہا ہی اور نہ رہے گا پھر یہ کد و کوشش لڑائی بھڑائی
کس لیے ہم نے تو آج سے گوشہ نشینی اختیار کی اور دنیا کو چھوڑا بدیع الملک
نے کہا کہ ارشاد آپ کا بہت بجا ہی ہم نے بھی زمانہ کی یہ رنگ دیکھکر

جسقدر لوگ تھے سب نے ترک دنیا کیا اور قبر کو گھیر کر بیٹھ گئے کوئی سورۂ یٰسین پڑھنے لگا کوئی سورۂ محمد کی تلاوت کر رہا تھا کسی نے سورۂ قل اللہ شروع کیا غرضکہ سب اسی رنگ مین تھے اب انکو تو اسی حال حیرت مآل مین چھوڑا جاتا ہی اور حال عازم شعبدہ باز کا بیان ہوتا ہی کہ یہ آپ مردہ بنکر لیٹا تھا اور قبر اس صنعت کی بنائی تھی کہ اندر سے قبر کے نقب لگی ہوئی تھی یہ اسی رستہ سے نکلکر روانہ ہوا اور خدمت مین ہنر ور سرخپوش کی پہونچا جھک کر سلام کیا ہنر ور سرخپوش نے پوچھا کہو تم نے کیا کیا اسنے جواب دیا کہ مین نے وہ انتظام کیا کہ خوف آپ کا مٹا دیا صبا جبقران کو مع سرداران نامی وگرامی قبر پر مجاور بنا کر بٹھا دیا ہی اب وہ سب ایسے محو بیخود ہو رہے ہین کہ اگر ایک طفل کو تلوار دے کر بھیجدیجیے گا تو وہ بھی اُن سب کو مار لے گا اور وہ لوگ مشتاق شہادت ہو کر خود جان دیدینگے مین اپنا کام کر چکا اب حضور کو اختیار ہی یہ سُنکر ہنر ور سرخپوش نے اسکو بھی خلعت عنایت فرمایا بلکہ اس سے بھاری خلعت دیا اور حکم تیاری لشکر کا دیا یہان تو تیاری ہونے لگی لیکن عازم شعبدہ باز نے بادشاہ سے کہا کہ جب تک حضور رتھ لوانے کو حکم دین کہ وہ جاکر بارگاہ و ذخیرہ چھین لائے بعد ازان اُن لوگون کو قتل کیجیے گا جنکو مین نے اور مظفر خان نے تیلدی بنا کر بٹھا دیا ہی جب تک مین اپنے مکان کو جاتا ہون اور اپنی دختر نیک اختر کو بھی یہ تماشا دکھاتا ہون اسلیے کہ وہ مجھسے نہایت مانوس ہی جسمان سے مجھ پر عتاب شاہی برطرف ہوا ہی اسروز سے وہ ازحد مسرور ہی یہ کہکر باغ ملکہ ماہ پیکر کی جانب روانہ ہوا اُدھر حال ملکہ ماہ پیکر کا گذارش ہو چکا ہی کہ یہ اپنے باپ کی رہائی کا جلسہ و خوشی کرنے کو باغ کی جانب روانہ ہو چکی سواری اسکی نہایت عظم و شان و تزک و احتشام سے جاکر باغ مین اُتری ہی باغ از سر نو آراستہ ہوا ہی روشنی پڑ رہی سب درست ہی نہر جاری ہی فوارے چھوٹ رہے ہین عندلیبان باغ اس تازہ بہار نو دیکھ کر شکر پروردگار بجا لا رہے ہین اور ہزاران بیزبانی حمد باغبان قضا و قدر مین مصروف ہین بلکہ ہر ہر برگ گل سے صبا اسے شکر صنعت آفرین آرہی ہی ؎ ہر گیاہے کہ از زمین روید + وحدہ لاشریک لہ گوید + پھول عجب عجب رنگ کے کھلے ہوئے ہین حیوانان مختلف اللون شاخہاے درخت پر زمزمہ سرائی کر رہے ہین بلکہ سیر باغ کرتی ہوئی قصر مین داخل ہوئی قصد بھی آراستہ ہی مثل حجلۂ عروس شب اول کے سجا ہوا تھا اور سب سامان عیش و راحت اس مقام پر پہلے سے موجود تھا بلکہ آتے ہی مسند پر جلوہ گر ہوئی کشتیان مے کی سامنے لاکر رکھی گئین انیسین جلیسین مصاحبین ادب سے گرد پیش بیٹھین دونون گائینین صبا اور سیارہ آکر ساز ملا ملا کر بیٹھین طبلے پر تھاپ پڑنے لگی مبارک سلامت کا غل ہوا ملکہ

سب کو انعام تقسیم کر رہی ہو ملازم دعائین دے رہے ہین صبا نے چند ٹھمریان گا کر یہ غزل

شروع کی غزل

ادا آشوب جان ناز آفت دل سمجھے جائینگے
یہی دونون زمانے بھر کے قاتل سمجھے جائینگے

ہم آسان عشق اُنکا کبتک امتحان دل سمجھے جائینگے
اگر اپنی تمنا کو وہ مشکل سمجھے جائینگے

ہمین اُنکی وفاداری کے قاتل سمجھے جائینگے
جہان وہ جان کہلائینگے ہم دل سمجھے جائینگے

اُنھین ہو شوق میرے خون کے مہندی کے ملنے کا
خیال اسکا بھی ہوتا ہو کہ قاتل سمجھے جائینگے

ابھی کیا ہو ذرا اظہار الفت ہو تو لینے دو
ہمین پھر امتحان دینے کے قابل سمجھے جائینگے

بہت آیا ہو اک میکش کو خصہ آج واعظ پر
جو شیشے آج ٹوٹینگے یہ سب دل سمجھے جائینگے

حسین کم سن ہین جتنے حسن اُنکا روز افزون ہو
جو ناقص آج ہین کل ماہ کامل سمجھے جائینگے

نہ تم بیٹھا کرو تصویر یوسف سامنے رکھ کر
یہی دو روز مین بد مقابل سمجھے جائینگے

ابھی سے خود غرض کہتے ہین وہ اظہار الفت پر
جو بوسہ مانگ بیٹھینگے تو سائل سمجھے جائینگے

کشش رکھتا ہو تیرا حسن فتار اس قیامت کی
جو بیٹھینگے خاک پر جو نقش پا دل سمجھے جائینگے

حزین اسکی وحشت مین ہماری بادیہ گردی
جہان بیٹھینگے تھک کر سنگ منزل سمجھے جائینگے

بھلا مشکل مری حل ہوگی یہ آزر و کیونکر
محبت مین جب آسان کام مشکل سمجھے جائینگے

جسوقت صبا یہ غزل گا چکی تو ملکہ نے سیارہ سے فرمائش کی کہ تم بھی کوئی غزل گاؤ کہ سمان بندھ جائے سیارہ نے یہ غزل شروع کی غزل

رحم سے افزون ہوئی بیداد قاتل اور بھی
یون تسلی دی کہ کچھ تڑپا مرا دل اور بھی

امتحان ضبط کا انجام کچھ اچھا نہ تھا
رفتہ رفتہ بڑھ گئی بیداد قاتل اور بھی

بیٹھکر پہلو مین وہ کیا چٹکے چٹکے کہتے ہین
بیقراری جاتی ہو مری بیتابی دل اور بھی

ہوگئے ہین ہم سے دو اک دل جلے جیسے سیر
بڑھ گئی ہو کچھ تری گرمی محفل اور بھی

بحر مین کہتا تھا لیلیٰ سے دل مجنون کا جذب
چھوڑ وہ ناقہ کہ ہو تیار محمل اور بھی

قطع راہ شوق کا الٹا اثر ظاہر ہوا
ہر قدم پر بڑھ گئی دوری منزل اور بھی

کیون تمنا غیر کی تو پوچھکر چپ ہوگیا
تھا مری محفل مین کوئی صاحب دل اور بھی

قتل کرکے مجکو پھر ترکش سے کھینچا اسنے تیر
ہو کوئی شاید سزا پانے کے قابل اور بھی

شوق مین بڑھکر مرا گردن جھکانا قہر تھا
کچھ کھنچی جاتی ہو ابتو تیغ قاتل اور بھی

ٹالتے ہین عرض مطلب کرکے اس پہلو سے وہ
ہان یہ مطلب ہو تو پھر مجھ سے کہین مل اور بھی

دل ترا کیا ہو یہ کہنا بھید سے خالی نہین
کیا پھنسا لائے ہین زلفون مین دیکھ دل اور بھی

زرد کی ہوکین جو روکین اڑ گیا چہرہ کا رنگ
پڑ گئی اخفاے راز دل مین مشکل اور بھی

آتش شوق آہ کیون بھڑکی جو الٹا تھا اثر
ابتو چرکے دے رہی ہو تیغ قاتل اور بھی

بیٹھنا دشمن کا اور زانو بدلنا یار کا
اب نہین جمتا مرا اٹھوا ہوا دل اور بھی

ہوتی جاتی ہو جو حاصل قربت کوے حبیب
شوق بڑھتا جاتا ہو منزل بہ منزل اور بھی

نیچی کرکے کیون اٹھائی ہے لگاوٹ کی نظر ہوگیا دیکھوتہ وبالا مرا دل اور بھی
تیر اگر کھینچا ہے سینہ سے مٹا دو زخم بھی بہر آسانی ابھی ہے ایک مشکل اور بھی
خوف رسوائی ہین خنجر سے جو دھمکاتے ہو تم یونتو سر ہوجائینگے کچھ اہل محفل اور بھی
ہے ترقی حسن کی دور جوانی مین تری نور مہ بڑھ جائے گا منزل بہ منزل اور بھی
ہوگیا قہر اضطراب شوق مین با قرار وصل اب نہین قابو مین رہنے کا مرا دل اور بھی
غنچۂ بیجا سے بیدرد مہ نکے ٹانکے کھل گئے چارہ سازی سے بڑھی ہے بدلے بسمل اور بھی
قتل اگر دشمن ہوا مین رشک سے مرجاونگا ایک گردن ہے تو شمشیر قاتل اور بھی
کانپتے ہاتھونسے مین نے کیون سنبھالا ہجر مین کچھ ترقی کر گئی بیتابی دل اور بھی

یہان تو محفل عیش ونشاط گرم ہے بلکہ انعام تقسیم کر رہی ہے اُدھر حال حضران بن عمر کا سنیے کہ یہ جو حربان جنی اور برخوردار جنی کو رہبر بنا کر چلا ہے تو قطع راہ کرکے قریب باغ بلکہ باہ سمنبر کے پہونچا زیر دیوار قیام کیا کہ حال یہانکا دریافت کرلون تو آگے بڑھون یہ سوچکر ٹھہرا تھا کہ آواز غنا اور سازکی اسکے کانمین آئی چونکہ یہ بھی بنداق علم موسیقی رکھتے ہین بلکہ اس فن خاص مین تو انکو کمال حاصل ہے کس لیے کہ جانشین عمر وہی شخص ہوسکتا تھا جو مثل عمر و کے ہوتا انھون نے حربان جنی کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ یہ آواز کس کے گانے کی ہے اور صاحب باغ کون ہے کیا اچھی طرح کوئی گا رہا ہے کہ دل بیچین ہوگیا اسوقت جی چاہتا ہے کہ چلکر اس صحبت مین شریک ہون اور گانا سُنین اور اپنا گانا اُن لوگونکو سُنائین دونون جنیون نے کہا کہ یہ باغ بلکہ باہ سیمبر کا ہے جو کہ دختر ہے عازم شعبدہ باز کی آپ وہان کیونکر جاسکتے ہین اسکی بزم عشرت مین سوا عورتون کے مرد کے آنے کی اجازت نہین ہے پھر آپ کیونکر شریک صحبت ہوسکتے ہین خضران نے کہا کہ یہ ایسی کونسی بات مشکل ہے اگر مرد کے جانے کی ممانعت ہے تو عورت کی ممانعت تو نہین ہے ابھی عورت بنے جاتے ہین انھون نے کہا کہ خواجہ ایسا قصد نہ فرمایئے اسلیے کہ اگر حال آپ کا کھل گیا تو غضب ہوجائیگا آپ نہین جانتے کہ یہ کس شخص کی دختر کا باغ ہے عازم شعبدہ باز علم نیرنج کا عالم ہے اور اپنا مثل ونظیر نہین رکھتا ہے جان آفت مین پھنس جائے گی رہائی دشوار ہوجائیگی خضران نے کہا کہ تم اطمینان رکھو جو ازار سیتا ہے وہ مرتنے کا رستہ رکھ لیتا ہے یہ کہکر رنگ وروغن عیارانہ نکالکر آئینہ سامنے رکھا اور صورت اپنی ایک نازنین پری جمال کی بنائی آئینہ دیکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ کیون بھئی کوئی پہچان سکتا ہے اُن دونون صاحبو نکو حیرت ہوگئی کہا سبحان اللہ کیا طاقت ہے کسی کی کہ پہچان سکے اگر آپ ہمارے سامنے اپنی شکل نہ بناتے تو ہم بھی نہ پہچان سکتے خضران نے کہا کہ آؤ تمھین بھی عورت بنا ئین پہلے تو انکو تامل ہوا کہ مرد ہوکر عورت کی کیا شکل بنین لیکن خضران نے کہا کہ بغیر اسکے جلسہ کا تماشا دیکھنا

ممکن نہین ہمارے بھی جیسا دیس ویسا بھیس عورتون مین عورت ہی بنکے چلنا ٹھیک
ہی کہ وہ بیحجابی کے ساتھ بات کرین الغرض ان دونون جنسونکو بھی عورت بنایا اور مثل
پریون کے پر اونکے بازو ون پر لگائے اور جیو بھی بنکر آراستہ ہوے اور تخت زنبیل
سے نکالا اور دونون جنسون سمیت اُس تخت پر بیٹھ کر تخت کو اشارہ کیا کہ وہ
زمین سے بلند ہوا اور بالاے ہوا اُڑکر چلا یہ تخت تبرکات مین سے ہی خاصہ
اسکا یہ ہی کہ بغیر اعانت کسی کے یہ بلند بھی ہوتا ہی اور زمین پر بھی اُترآتا ہی غرضکہ
تخت انکا بلند ہوکر دیوار باغ سے اونچا ہوا تو محفل عیش نظر آئی دیکھا حضرانن نے
کہ باغ نہایت آراستہ ہی اور وسط باغ مین ایک چبوترہ عمدہ سنگ مرمر کا ہی اسپر
منگیرہ کار چوبی لگا ہوا ہی شیشہ آلات ہر رنگ کے روشن ہین جھاڑ فانوس
مردنگ وغیرہ سب قرینے سے لگے ہوئے ہین ایک نازنین نہایت حسین
مسند جواہر نگار پر جوڑہ گج باندھے ہوئے لباس پر تکلف پہنے بیٹھی ہی دو طرفہ
انیسین جلیسین نہایت ادب کے ساتھ دوزانو بیٹھی ہین سامنے مسند کے
کشتیان شراب و کباب کی رکھی ہین ناچ ہورہا ہی محفل عیش گرم ہی یہ رنگ
دیکھکر حضرانن نے تخت کو اشارہ کیا کہ پہلے تو یہ تخت بلند ہوا بعد اس کے
ستارے کیطرح زمین کیطرف متوجہ ہوا اور صحن باغ مین اترنے لگا نظر جو اہل
محفل کی اس تخت پر پڑی ملکہ سے کہا کہ دیکھیے تو یہ آسمان کیطرف سے کون
آتا ہی ملکہ نے دیکھا کہ ایک تخت میرے باغ مین اُترہا ہی بالاے تخت
تین پریان لباس پر تکلف پہنے ہوئے زیور مرصع سے آراستہ بیٹھی ہین صورتین
ہین کہ قابل دیدہ ہین چاند ہین دہبا ہی مگر اُنمین عیب کلف بھی نہین ہی کچھ ایسی
ہیبت ملکہ کے دل پر طاری ہوئی کہ یہ بے اختیار تعظیم کے واسطے اُٹھ کھڑی
ہوئی اور تا لب فرش براے استقبال آکر کہنے لگی ؎ رواق منظر چشم من
آشیانہ تست + کرم نما و فرود آکہ خانہ خانہ تست + آپ کون صاحب ہین
اور ادھر کیونکر تشریف لانا ہوا زہے نصیب اسکے جنکے گھر ہین آپ جیسی
ہیبیون کے قدم آئین کیا ہین خوش نصیب ہون کہ آپ میرے گھر تشریف
لائین یہ وہی بات ہوئی کہ ؎ بنشین جب مرے ایام بھلے آئینگے + بن
بلائے مرے گھر آپ چلے آئینگے + اور میری تو وہ نوبت ہی جیسا کہ شاعر کہتا
ہی ؎ وہ آئین گھر مین ہمارے خدا کی قدرت ہی + کبھی ہم اُنکو کبھی اپنے گھر
کو دیکھتے ہین + آیئے تشریف رکھیے یہ کہکر ہاتھ پکڑے ہوئے لائی اور مسند
پر بٹھایا جسوقت حضرانن آکر مسند پر بیٹھا تو اسنے بیان کیا کہ نام میرا
احمر پری ہی اور یہ دونون مصاحبین میری ہین انمین ایک کا نام گوہر پری
ہی اور ایک کا اختر پری ہی ہمین پرورد دنیا کی سیر کو آئی اور اب پلٹ کر

کوہ قاف کو جاتی تھی یہان تمھاری صحبت کی گرماگرمی دیکھ کر دل بیچین ہوگیا اور گانے
کی ضد اسنے بے اختیار کر دیا یہ تمھاری دونون گانے والیان لیا اچھی طرح گاتی ہین
ہر چند کہ ہم لوگون کو آدمزادون سے اجتناب ہر مگر اسوقت دل نے نہ مانا اور ہین بے
تکلف تمھاری بزم مین چلی آئی ملکہ ماہ سیمبر نے کہا کہ آپ کے آنے سے مجھے
ازحد خوشی ہوئی آپ زینت محفل ہین اور زیب مسند عزت ہین اتحمر پری نے کہا
کہ بی بی ناخواندہ مہمان سمجھ کر میری بے عزتی نہ کرنا ملکہ ماہ سیمبر نے ہنسکر جواب دیا
کہ ایسی باتین کرکے مجکو شرمندہ نہ کیجیے آپ ہمارے سر کی تاج ہین ؎ گر ہر سرو
چشم من نشینی + نازت بکشم کہ نازنینی + یہ کہکر ملکہ آپ بھی قریب آکر بیٹھ گئی اور
گانیون کو بھی حکم دیا کہ انھون نے ساز چھیڑے اور پھر گانا شروع کیا قمر پری نے تعریفین
کر کرکے خوب دل بڑھایا اور کچھ انعام دینے کا قصد کیا ملکہ ماہ سیمبر مانع ہوئی اور
دست بستہ عرض کیا کہ اب آپ بھی مجھے ذلیل نہ کرین اسلیے کہ آپ اسوقت میری
مہمان ہین آپ کو یہ مناسب نہین کہ میرے ملازمون کو میرے گھر پر آکر انعام
واکرام دیجیے جسوقت ہین آپ کے گھر جاؤن یا انمین سے کوئی جائے تو آپ کو
اختیار ہے ہین نے انکو بہت کچھ دیا ہے اور جسقدر فرمایئے انعام دے دیا جائے
آپ کی دعا سے زر و جواہر کی کمی نہین ہے خداوند اگر تاجدار نے میرے
باپ کو اسقدر دیا ہے کہ اگر وہ چاہے تو سلطنت مول لے سکتا ہے یہ باتین سنکر
قمر پری کے منھ مین پانی بھر آیا دل مین کہا کہ خیر دیکھا جائے گا اور جھوٹ موٹ جو
ہاتھ جیب مین ڈالا تھا یہ کہکر ہاتھ نکال لیا کہ اگر تمھاری خوشی نہین ہے تو خیر ہین
نہ دونگی ماہ سیمبر نے کچھ روپے ان گانیون کو قمر پری کی طرف سے دیے یہ نہایت
خوش ہوئین اور پھر تار توڑ کر گانے لگین بعد اسکے ملکہ ماہ سیمبر نے قمر پری
سے ہنسکر کہا کہ یہ بین جو آپ لیے ہوئے ہین کیونکر بجتی ہے مین نے کبھی
بین نہین سنی ہے صورت تو البتہ دیکھی ہے اور نام بھی سنا ہے لیکن اس باجے کو
بجتے کبھی نہین دیکھا اگر آپ کی مصاحبون مین سے کسی کو اسمین دخل ہو تو حکم
دیجیے یہ آپس کی صحبت ہے کوئی غیر تو یہان نہین ہے جسکی وجہ سے شرم و لحاظ
ہو قمر پری نے کہا یہ اس گن کی نہین ہین مجھے کسیقدر شوق ہے مگر اچھی طرح
دخل نہین تم سنکر ہنسوگی ورنہ مین خود بجاکر سنا دیتی ماہ سیمبر نے کہا کہ مین کیا
ہنسونگی جب مجھے خود ہی دخل نہین ہے تو آپ پر کیا ہنسونگی مگر آپ سے مین
نہین کہہ سکتی کہ خلاف مزاج نہ ہو قمر پری نے کہا کہ نہین اپنے گھر مین انسان
سبھی کچھ کرتا ہے تم سے مجھے کوئی تکلف نہین اگر تکلف ہوتا تو اسطرح چلی کیون
آتی مین تم کو سنائے دیتی ہون یہ کہکر بین اسنے کاندھے سے اتاری اور
کھونٹیان اسکی مڑور کر تار ونکو سر و صحیح ملایا ملکہ ماہ سیمبر سے کہا کہ طبلہ

تم اپنے ہاتھ مین لو چونکہ یہ بھی تھوڑا بہت دخل رکھتی تھی اور طبلہ تو خوب بجا لی
تھی اسنے طبلہ اپنے آگے کھینچ لیا اور قمر پری نے بین کو چھیڑا سب محو ہو رہی تھین
کہ یہ پری ہے اور پرستان کا گانا مشہور ہے سننا چاہیے جسوقت مضراب کی چھیڑ
شروع ہوئی اور بین بجنے لگی تو یہ معلوم ہوا کہ سروں سے چراغ روشن ہین اور ان
بین سے لو نکل رہی ہے صبا اور سیارہ کے تو ہوش اڑ گئے ملکہ ماہ پیکر تھیکا
بجانا بھول گئی بے تالی ہونے لگی آخر اسنے کھسیانی ہو کر طبلہ ہاتھ سے رکھ دیا
خضران نے ایسی بین بجائی کہ ان سب کو محو کر دیا ہر ایک جھومنے لگا
ایک وجد کا عالم تھا ملکہ تو کہہ رہی تھی کہ اے قمر پری تمھارے ہاتھون کے نثار جن
ہاتھون سے بین بجا رہی ہو دیر تک یہی رنگ رہا ماہ پیکر کو خیال پیدا ہوا کہ اسکا
گانا بھی نہایت دلچسپ ہوگا ہاتھ باندھ کر کہا کہ ہر چند یہ گستاخی میرا گستاخی سے
خالی نہین ہے کہ کچھ گانا بھی سنایئے مگر کرمہاے تو بار اگر دہ گستاخ + آپ نے
تو دل بیچین کر دیا جی نہین چاہتا کہ گانا موقوف ہو ہر وقت یہی صدا کانون مین آتی
جائے تو بہتر ہے قمر پری نے کہا کہ بین گانا بھی سنا دونگی لیکن پہلے یہ تو بتاؤ
کہ یہ جلسہ تم نے کس خوشی مین کیا ہے معمولی جلسہ تو نہین کے طور پر ہوتا ہے
اسمین ایسے سامان نہین ہوتے ہین سچ کہو کہ ہمین بھی خوشی حاصل ہو کیا تمھارے
گھر مین کوئی شادی ہونے والی ہے ماہ پیکر نے کہا کہ باپ میرا وزیر بادشاہ ہے
تھوڑے دن ہوئے کہ عتاب شاہی مین گرفتار ہو کر قید ہو گیا تھا اب اسنے رہائی
پائی ہے اور اسی مرتبہ پر پھر فایز ہوا ہے جو پہلے تھا اس خوشی مین مین نے یہ جلسہ
کیا ہے ہر چند کہ یہ بات غیرت کی تھی کہنے کے قابل نہ تھی مگر آپ سے کیا پردہ اب
مین آپ کو غیر نہین سمجھتی ہون قمر پری یہ سنکر بظاہر بہت خوش ہوئی اور یہ
کہنے لگی کہ بادشاہ نے رہا جو کیا تو اسکا بھی کوئی سبب ضرور ہوگا خواہ اسکا
بیگناہ ہونا ثابت ہو گیا ہوگا یا کوئی غرض بادشاہ کی اسکے متعلق ہوگی ملکہ ماہ پیکر
نے جواب دیا کہ ایک تو باپ میرا بے خطا بھی تھا علاوہ اسکے بادشاہ کی غرض
بھی درپیش تھی اور وہ غرض بھی ایسی تھی کہ بادشاہ کا ملک ہاتھ سے جایا چاہتا
تھا دشمن نے چڑھائی کی تھی کوئی قابل مقابلہ حریف یہان نہ تھا اسوجہ سے
میرے باپ کو رہا کیا کہ وہ حریف کو گرفتار بلا کرے سنا ہے کہ بدیع الملک
کوئی شخص ہے اسے دعوی صاحبقرانی ہے اسنے طلسم نہ طاق پر چڑھائی کی
اور پہلا در بند نہ طاق کا یہی ہے باپ میرا علم شعبدہ بازی مین اپنا مثل و نظیر
نہین رکھتا ہے یقین ہے کہ اسنے سب لوا سیر بلا کیا ہوگا یہ سنکر خضران پریشان
ہوا دل مین سوچا کہ اچھے وقت پر پہونچے ملکہ کو جواب دیا کہ یہ تو بڑی مسرت
کی بات ہے ان خدا پرستون نے تمام قاف کو ویران کر دیا ہزار ہا دیوان قاف

کو مارا مجھے بھی ان لوگون سے عداوت قلبی ہے یہی ذکر تھا کہ محلدار نے آکر عرض کیا حضور سے والد ماجد تشریف لائے ہین قمر پری نے کہا کہ اچھا تو اب مین جاتی ہون اسلیے کہ غیر مرد کے سامنے ہونا میرا دستور نہین ہے ماہ پیمبر نے کہا کہ آپ جایئے کیون کیا پردہ نہین ہو سکتا ہے یہ کہکر خواصون کو حکم دیا کہ اوٹ لاکر کھڑا کردو کہار یان اوٹ لینے چلی تھین کہ قمر پری نے کہا اوٹ نہ منگاؤ مین اپنا پردہ آپ کر لونگی اوٹ کی ضرورت نہین ہے یہ کہکر دوپٹہ اپنا اوڑھ لیا اور اپنی ہمراہی دونون مصاحبون کو بھی اسی دوپٹہ مین چھپا لیا کہ یہ سب نظرون سے غائب ہو گئین ملکہ عازم شعبدہ باز کو لینے چلی گئی تھی جسوقت پلٹ کر آئی تو قمر پری وغیرہ کو نہ پایا حیران حیران ادھر ادھر دیکھنے لگی عازم نے پوچھا کہ کسکو دیکھتی ہو اسنے مین آواز پیدا ہوئی کہ ملکہ پریشان نہ ہو مین کہین گئی نہین ہون یہین موجود ہون اپنے والد کو تسلیم کہدو جیسے تمھارے بزرگ ویسے میرے عازم بھی گھبرایا کہ یہ آواز کہان سے آئی ماہ پیمبر نے عازم شعبدہ باز سے کہا کہ جب تم اچھے آتے ہین تو سب سامان اچھے ہی اچھے نظر آتے ہین آج اتفاق سے ایک شاہزادی کوہ قاف کی ہماری مہمان ہوئی ہین یہ انھین کی آواز تھی آپکو تسلیم کہتی ہین مین انھین کو دیکھ رہی تھی ابھی ابھی سامنے بیٹھی ہوئی تھین آپکو دیکھ کر چھپ گئین مجھسے کہدیا تھا کہ مین اپنا پردہ آپ کر لونگی عازم ایک تو یون ہی سامان تشن دیکھ کر خوش ہوا تھا پری کا حال سنکر اور بھی مسرور ہوا اور اسکو اشتیاق دید پیدا ہوا لیکن ساتھ ہی یہ تعجب بھی ہوا کہ بیٹھے بیٹھے غائب ہو جانا کیا معنی یہ بھی ایک شعبدہ بازی ہی معلوم ہوتی ہے عازم نے کہا کہ آپ مجکو کیا سمجھتی ہین قمر پری نے جواب دیا کہ بڑا جاتی ہون کہا کہ اگر بڑا جاتی ہین تو مجھ سے پردہ نہ کرین معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو صرف ظاہر داری آتی ہے یہ سنکر قمر پری نے دوپٹہ ہٹا دیا اور جھک کر سلام کیا نظر جو عازم شعبدہ باز کی صنوبر قامت زیبا پر پڑتی ہے ہزار جان سے عاشق ہو گیا کہا کہ آپ مین تو بڑے کمالات معلوم ہوتے ہین آپنے یہ علم کس سے سیکھا ہے کہ جب چاہا نظر سے غائب ہو گئے جب چاہا صورت دکھا دی اگر آپ کا کوئی شخص طالب دیدار ہو تو یقین ہے کہ کوفت اٹھاتے اٹھاتے مر جائے اگر آپ خود اپنا جمال جہان آرا نہ دکھائے تو یقین ہے کہ طالب دید ترس ترس کر ہلاک ہو جائے ملکہ قمر پری نے شرما کر گردن نیچی کر لی اور کہا کہ آپ بھی تو علم شعبدہ بازی مین کمال رکھتے ہین مین آپ کی دختر نیک اختر سے سن چکی ہون کہ آپ اس علم کی بدولت مرتبہ اعلےٰ کو پہونچے ہین اور ہان یہ تو بتایئے کہ بدیع الملک کے واسطے کوئی آپ نے انتظام تازہ کیا یا ابھی نہین عازم شعبدہ باز نے کہا کہ آپ تو

سطرح کہ رہے ہین جیسے آپ کو بھی بدیع الملک سے کوئی کاوش ہی اور کینہ دیرینہ
آپ کے دل مین ہو قمر پری نے کہا وہ کون ایسا شخص ہوگا جسکے دل مین عداوت
ن خدا پرستون کی نہ ہوگی کونسا مقام انکے ہاتھ سے برباد نہین ہوا اور کس مذہب
والے انکے دست بدعت سے پریشان نہین ہوچکے ہین میرے بھی بہت سے
عمو حمزہ اور اولاد حمزہ کے ہاتھ سے مارے گئے اگر آپ ان لوگونکو کوئی رک
پہنچائے تو مین نہایت خوش ہونگی یہ سنکر عازم شعبدہ باز نے کہا کہ آپ اطمینان
رکھیے مین نے اُن سب کو مخبوط الحواس کرکے ایک قبر خالی پر بٹھا دیا ہی اپنے
ہر ایک وہ حورون کے مجمع مین بیٹھے ہین اور دراصل وہ سب کاغذ کی پتلیان ہین
یہ کہکر تمام کیفیت اسیری بدیع الملک کی مع سرداران عالی مقام بیان کی
ور حال شہنشاہ گوہر کلاہ وغیرہ کا بھی مفصل ہنس ہنسکر بیان کیا کہ پہلے چھ
سرداروں کو طوعاً ن را ست باز نے آہو کی ماتم داری مین بٹھا دیا ہی سب
تارک دنیا ہوکر بیٹھے ہوئے ہین اب یقین ہی کہ بہت جلد قتل ہوجائینگے
ہین اسواسطے آیا ہون کہ اپنی دختر کو لے جاکر تماشا اُن اسیرون کی اسیری کا
دکھادون کہ کسطرح وہ کاغذ کی پتلیون مین کھڑے بیٹھے ہین اور انکو حوران بہشتی
سمجھے ہوئے ہین یہ سنکر بلکہ ماہ پیکر کو تو اُن سب کا اشتیاق پیدا ہوا
بہت سا زر و جواہر اسنے باپ پر سے نثار کیا اور قمر پری نے کہا کہ اب
میرا ٹھہرنا بیکار ہی اسلیے کہ آپ تو اب اپنی دختر کو لے کر وہان جائینگے گا مین
وہان اکیلی کیا کرون گی مین بھی تو وہ قاف کو جاتی ہون عازم شعبدہ باز تو قمر پری
پر شیفتہ و فریفتہ ہو ہی چکا ہی اسنے کہا کہ اے قمر پری تم بھی ساتھ چلو قاف جانے
مین کیا ضرورت ہی تم بھی ملکہ کے ساتھ اُن سب کی اسیری کا اور بیخودی کا
تماشا دیکھو لو کہ ایسا پیرنج بھی نظر سے نہ گذرا ہوگا کہ تم کو بھی اُن لوگون سے
بیحد خوشی ہو اُنکی یہ حالت دیکھکر تمھارا بھی دل خوش و مسرور ہوگا قمر پری نے
کہا کہ میرے مزاج مین چل ہی اور ہنسی مذاق کی مجھکو از حد عادت ہی اگر مین وہان
پہونچ جاؤن کسی کو ستاؤن یا کوئی کیفیت آپ سے دریافت کرون تو آپ کو
ناگوار نہ ہو اور مین مخل صحبت نہ ہون عازم شعبدہ باز نے کہا کہ نہین یہ تو
صرف ایک شعبدہ ہی اور مجھے کوئی بات آپ سے پوشیدہ کرنے کی ضرورت
نہین ہی اسلیے کہ آپ دوست ہین دشمن نہین ہین جو کچھ پوچھینگی مین سب
بیان کرونگا اور آپ تو خود اس علم سے واقف ہین یہ تو وہی مثل ہی کہ کہین
کی اینٹ کہین کا روڑا بھانت بھانت کی بولی سے پیٹ بھرا جاتا ہی یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور قمر پری ماہ پیکر وغیرہ
کو ساتھ اپنے لے کر جانب قبر شعبدہ روانہ ہوا چونکہ یہ لوگ ظاہر بظاہر
عیار ہے ہین تو نہایت تزک و احتشام کے ساتھ سواری مثل باد بہاری کے

چلی جاتی ہو ترکنین اور حبشین تلوارین برہنہ ہاتھون مین لیے ہوئے گھوڑون پر
راہ روکو ہٹاتی چلی جاتی ہین اس جاہ وجمل کے ساتھ سواری ماہ پیکر
اور ملکہ قمر پری کی دامنۂ کوہ مین پہونچی جہان کہ مقبرہ مین تمام حوران بہشت
بدیع الملک وغیرہ مع اسد خان دار مجاور بنے بیٹھے تھے دیکھا قمر پری
کہ ایک باغ بہشت آئین ہے یہ مقبرہ ہی گل وریاحین کی تعریف مین زبان
خامہ قاصر ہی اور جانور درختون پر اسطرح خوش الحانی کر رہے ہین کہ تمام نخل وجو
کے عالم مین جھومتے نظر آتے ہین سبزہ مثل فرش مخمل کے زمین کو چھپائے ہوئے
ہی خوشبو پھولون کی دماغ جان کو معطر کیے دیتی ہی اور اندر مقبرہ کے جسقدر حورتین
ہین ایسی حسین ہین کہ کبھی چشم فلک نے بھی یہ حسین نہ دیکھا ہوگا لیکن بدیع الملک
وغیرہ ان حسینون کی طرف التفات بھی نہین کرتے ہین بلکہ منھ اپنا الٹی جانب
سے پھیرے لیتے ہین وہ تمام عورتین قبر کی خدمت گزاری مین مصروف ہین کوئی
مروحہ جنبانی کر رہی ہی کوئی چادر قبر کی صاف کر رہی ہی کوئی جھاڑو دے رہی ہی
کوئی تختہ سلگا رہی ہی اور یہ لوگ بیٹھے ہوئے دعائین اور سورے کلام شریف
کے پڑھ رہے ہین اور صاحب قبر کو ثواب اسکا بخش رہے ہین یہ رنگ دیکھ
ماہ پیکر بہت ہنسی اور اپنے باپ کی صفت وثنا کرنے لگی اور قمر پری تخت
سے اتر کر قریب بدیع الملک کے آئی اور کہا کہ ذرا ادھر تو دیکھیے مزاج تو
اچھا ہی بدیع الملک نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ اے پری میرے پاس سے
ہٹ کے کھڑی ہو کہ مین تیرے سایہ سے بھی پرہیز کرتا ہون اسلیے کہ مین نے
دنیا کو ترک کیا ہی بے ثباتی دنیا پیش نظر ہی اسنے یہ کج ادائی بدیع الملک
کی دیکھ کر کہا کہ آپ نے دنیا کو ترک کیا تو مین تارک نہین ہون لیکن میری کوئی
اور نیت بھی نہین ہی مین مثل اور عورتون کے نہین ہون کہ مرد کو دیکھا اور پھسل
پڑی مین خود تم کو بھائی سمجھتی ہون صرف خیریت دریافت کرنا چاہتی تھی اور
یہ پوچھنا منظور تھا کہ اسی منھ پر دعوی صاحبقرانی تھا صاحبقران نے کہا
کہ جا دور ہو یہان سے کیون مجکو ملوث گناہ کرتی ہی یہ سنکر عازم شعبدہ باز نے
قمر پری سے کہا کہ تم نے چھیڑ کر باتین سنین ان لوگون کو نکو یون ہی رہنے دو کہ یہ اپنے
ہوش مین نہین ہین بے ثباتی دنیا کو خیال کر کے دل کو دنیا سے اٹھائے
ہوئے ہین قمر پری نے کہا مجکو آپ سے کوئی شکایت نہین ہی الحاصل یہانکا
تماشا دیکھ کر عازم شعبدہ باز ان سب کو ہمراہ اپنے لیکر باغ ملکہ مہ جبین
سبز پوش کی جانب روانہ ہوا جسوقت یہ سب داخل باغ ہوئے تو یہان
اور ہی رنگ دیکھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ پاس ملکہ مہ جبین سبز پوش کے
بیٹھے ہین اور آصف انجم طلعت غزالہ مشروح چشم سے پہلوا پنا گرم کیے

ہوئے ہین امیر الزمان عین الزمان نور الزمان اسفندیار گیلانی ایک
ایک پری وش کو بغل مین لیے بیٹھے ہین عجب طرح کا رنگ ہو کہ ایک کو دوسرے
کا لحاظ نہین ہو ملکہ ماہ پیکر نے ان لوگون کی حالت پر تاسف کیا اور اپنے
باپ کے کمالات کی تعریف کی عازم شعبدہ باز نے کہا کہ ای فرزند یہ عمارتین
و سب میری ہی بنائی ہوئی ہین لیکن ان لوگون کو عشق نازنینا نمین مست
د ہوش طوغان راست باز نے کیا ہو اب ان لوگونکو چراغ سحری سمجھنا
ہیے آدھے کے چہلم سے پہلے انکا تیجہ ہو جائے گا بس اب یہان سے تم تو
پنے باغ کی طرف روانہ ہو اور مین یہان سے خدمت مین بادشاہ کی جاتا ہون
ہارے تماشا دیکھنے کے واسطے مین نے اب تک ان لوگونکو قتل سے بچا یا
تھا اب ایک دم مین یہ سب فنا ہو جائینگے اور ہمیشہ کے واسطے یہ طلسم کا
ٹ جائے گا یہ کہکر ملکہ ماہ پیکر کو رخصت کیا یہ سلام کر کے اپنے باغ کیجانب
وانہ ہوئی چلتے وقت قمر پری سے کہا کہ آپ کا کیا ارادہ ہو قمر پری نے
ہا اب مین بھی کوہ قاف کو چلی جاونگی ماہ پیکر نے کہا کہ پھر بھی کبھی سرفراز
لیے گا قمر پری نے کہا کہ اکثر مین آیا کرونگی تم سے تو مجھے محبت قلبی ہو گئی
ر مگر تم بھی اسی انس و محبت کے ساتھ پیش آنا بیر می نہ کرنا اسنے کہا کہ کہین
یسا ہو سکتا ہو یہ کہکر ملکہ ماہ پیکر تو اپنے باغ کی جانب روانہ ہوئی اور یہان
ازم شعبدہ باز نے قمر پری سے کہا کہ مین ابھی آپ کو نہ جانے دونگا ایک رو
ی مہمانی قبول فرمایئے اسلیئے کہ مجھے کچھ ضروری باتین آپ سے کرنا ہین قمر پری
نے کہا کہ مجھے آپ سے خوف معلوم ہوتا ہو کن کن سرکشون کی تو آپ نے یہ
ت بنادی ہو جنکے نام سے تمام عالم کانپتا تھا وہ مست و بدہوش جان سے
ر بیٹھے ہوئے ہین اگر آپ مجھ پر بھی کوئی شعبدہ سازی کیجیے تو مین آپکا کیا
سکونگی ایسے لوگون سے دور بھاگنا چاہیے یہ سنکر عازم شعبدہ باز ہنسا
ر کہا کہ ای ملکہ قمر پری کسی نے بھی اپنے معشوق پر ظلم کیا ہو یا مین ہی کرونگا
ری جانب سے تم بدگمان نہ ہو اور اسے تو تم بھی سمجھتی ہو کہ شعبدہ ایک ایسی
یز ہو کہ در اصل اسکی کوئی حقیقت نہین ہو ذرا سی ترکیب مین سب سامان
ٹ سکتا ہو قمر پری نے کہا وہ کیا ترکیب ہو پہلے مجھے بتا دو تو مین تمھارے
ا تھ چلونگی عازم نے کہا کہ تم اس شعبدے کو پوچھتی ہو قمر پری نے کہا ہی بتاؤ کہ یہ
گ جو گرفتار بنے ہوئے بیٹھے ہین اگر انکو رہا کرنا چاہے تو کیونکر رہا کرے
زم نے کہا کہ ای قمر پری ہر چند کہ یہ بات بتانے کی نہین ہو مگر مجھے تمھاری خاطر
منظور نہین ہو اسوجہ سے بتائے دیتا ہون لیکن تم کسی کو نہ بتانا قمر پری
نے کہا بھلا تمھاری بھی کیسی باتین ہین مین کسی کو کیون بتانے لگی تھی اگر تمھین

کچھ شک ہو تو مجھے بھی نہ بتاؤ جب وقت اسکا گذر جائے گا اور کھٹکا تمھارے
دل سے مٹ جائے گا اُسوقت ظاہر کرنا ابھی کوئی اسکی ضرورت نہین ہو عازم
نے کہا مجھے تم سے اطمینان ہو یہ کہکر بیان کیا کہ صورت اس شعبدہ کی یہ
ہو کہ قبر کی دہنی جانب دو سرکنڈے گڑے ہوئے ہین اُنپر نیلا اور لال سوت لپٹا
ہوا ہو اگر کوئی شخص فلان اسم پڑھکر نظر غور سے دیکھے تو وہ سرکنڈے نظر آنے
لگین گے چاہیے کہ دونون سرکنڈے نکلوا اُس مقام سے اُکھاڑے اور تھوڑا پانی اُس
نشان پر ڈالدے جس جگہ سرکنڈے گڑے تھے تو یہ سارا کارخانہ مٹ جائے گا
اور وہ سب جو بیٹھی ہین کاغذ کی پتلیان نظر آنے لگین گی یہ سب سامان دیکھنے کا
ہو دراصل وہان کچھ بھی نہین ہو عمر پری نے کہا کہ مین نہ مانونگی کوئی بات اسمین اور
بھی ہوگی اسنے جواب دیا کہ ہان ایک بات اور ہو وہ یہ ہو کہ پانی سورا خونمین
ڈالتا جائے اور یہ اسم پڑھتا جائے یہ کہکر اسم ورد زبان کیا قمر پری نے اس
اسم کو یاد کر لیا اور کہا کہ کیا اچھا نیرنج آپ نے دکھایا ہو لیکن وہ لوگ جو باغ
ملکہ مہ جبین سبز پوش مین بیٹھے ہین تو وہ دھوئین پھنسے ہوئے ہین اُس سامان
کا ہٹنا و یقین ہو کہ آپ کے امکان مین نہ ہوگا جب تک دوسرا شخص بھی
شریک نہ ہو کہ عمارات ساختہ آپ کی ہین اور نازنین بنائی ہوئی دوسرے
شخص کی ہین عازم شعبدہ باز نے کہا کہ اے قمر پری یہ صحیح ہو کہ اس نیرنج
کے بنانے مین طوطی جان بھی شریک ہو بلکہ اُسی نے ان لوگونکو گرفتار بلا کیا ہو
لیکن جو نیرنجات اُسے معلوم ہین وہ مجھے بھی معلوم ہین اسلیے کہ مین اور وہ
دونون ایک ہی اُستاد کے شاگرد ہین مجھے اُسکے مٹانے کا طریقہ بھی معلوم
ہو اسکی صورت یہ ہو کہ دروازہ باغ پر دو سرکنڈے دیے ہوئے بصورت
محراب نصب ہین اگر کوئی شخص اُن دونون سرکنڈونکو یہ پڑھکر اکھیڑ ڈالے
سب کیفیت وجدانی برطرف ہوجائے گی اور جو لوگ کہ عالم بیخودی مین ہین
سب کو ہوش آجائے گا وہ نازنین اور سب سامان دیکھنے ہی کا ہو
شعبدہ طوطی جان راست باز کا ہو صرف بلکہ مہ جبین سبز پوش تو انسان
اصلی ہو اور دختر ہو طوطی جان راست باز کی باقی جسقدر کنیزین ہین وہ سب
کرشمہ نیرنج طوطی جان کا ہو مہ جبین باقی رہجائے گی اور کل مکانات و باغات
وغیرہ غارت ہوجائینگے ہرن کا چالیسوان اور صحبت ناہمواری وغیرہ
یہ سب مغالطہ کی باتین ہین جسکے باعث سے یہ لوگ از خود فراموشی کی
حالت مین بیٹھے ہوئے ہین ہر چند کہ تم سے کہنے مین کوئی قباحت نہین
لیکن بمزید احتیاط مین پھر تم سے منع کیے دیتا ہون کہ ان باتون کو کبھی بھولے
سے زبان پر نہ لانا یہ سنکر چہرہ قمر پری کا سرخ ہوگیا کہا کہ اے عازم تم مجھے

کیا نادان سمجھتے ہو تو بار بار منع کرتے ہو یہ ذرا ذرا سی نیرنج سازی کرکے اسقدر اسکی
پردہ پوشی کرتے ہو اگر مین کرشمہ اپنی نیرنج سازی کا دکھاؤن تو زندگی بھر تمھاری
عقل چکر مین رہے اور کچھ سمجھ مین نہ آئے عازم نے کہا کہ ایک شعبدہ تو آپ کا
مین دیکھ بھی چکا ہون کہ مجھے بیٹھے بیٹھے آپ غائب ہو گئی تھین اور پھر سامنے
نظر آنے لگی تھین قمر پری نے کہا کہ آؤ ایک تماشا اور دیکھ لو یہ کہکر ہاتھ اپنا
بلند کیا اور کہا کہ منھوا اپنا میری بغل کے نیچے لے آؤ نظر جو عازم کی زیر بغل گئی
ایک عجب عالم نظر آیا وہ سینہ کا ابھار جوش شباب یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو
گنبد بلور روشن ہین اور ایک تھیلی سی زیر بغل لٹک رہی ہے قمر پری نے کہا
اس تھیلی مین منھ ڈالکر دیکھو عازم شعبدہ باز نے منھ تھیلی کا کھولا اور جھانکنا
شروع کیا ادھر خواجہ نے چیلے سے کہا کہ ای زنبیل دراز ہو جا منھوا اس تھیلی کا
اسقدر دراز ہو گیا کہ سر عازم شعبدہ باز کا اس تھیلی مین داخل ہو گیا ایک
خوشبو ایسی اسکے دماغ مین آئی کہ نہایت فرحت حاصل ہوئی عازم نے
بہت تعریف کی کہ واقع مین کیا عمدہ خوشبو آتی ہے قمر پری نے کہا اور گردن
آگے بڑھاؤ عازم نے اور منھوا اپنا آگے لیجا دیکھا ایک شہر معلوم ہوتا ہے
دریا جاری ہین لوگ ناؤ کشتی اور بحر و بر مین بیٹھے ہوئے سیر دریا مین مصروف
ہین باغات و مکانات عالیشان نظر آتے ہین لوگ پھر رہے ہین دور تک
سبزہ زار ہے کیا اچھا یہ مقام ہے ایسا کوئی شہر بھی آجتک نہین دیکھا
قمر پری نے کہا اور مجھکو جتنا عازم شعبدہ باز جھکتا جاتا ہے اسیکو تماشے عجیب
عجیب طرح کے نظر آتے جاتے ہین جب یہ کمر تک جھک گیا تو قمر پری نے
دونون ٹانگین اسکی پکڑ کے اوپنچا کیا اور آدھے سے زیادہ داخل زنبیل کرکے
کہا کہ اب کیا معلوم ہوتا ہے اسنے بیان کیا کہ قصرہا ے رفیع الشان معلوم ہوتے
لشکر نظر آرہے ہین بازار راستے ہین مسجدین بنی ہوئی ہین خدا پرست اس ملک
مین بہت معلوم ہوتے ہین لوگ دکانین آراستہ کیے بیٹھے ہین زندان خانہ
مین قیدی بیڑیان پہنے ہوئے بیٹھے ہین بعضے کام کاج کر رہے ہین قمر پری نے
کہا کہ تم کہان ہو عازم نے کہا آدھا بہشت مین آدھا دوزخ مین ہون یہ سنکر دیا کہ
پھر آدھے بھی دوزخ مین کیون رہو سارے بہشت مین چلے جاؤ یہ کہکر دونون ٹانگین
اٹھا کر زنبیل مین جھونک دیا اور نعرہ کیا کہ باش دغا نسل مہر سپہر عیاری قطب
فلک خنجر گذاری شاہ عیاران عیار پیک طرار خنجر گذار ریش تراشندہ کافران
و سر برندہ جادوگران یعنے خواجہ تاش خضران بن خمرو ثانی عالیشان ادھر
عازم شعبدہ باز جو داخل زنبیل ہوا اور آنکھ اسکی کھلی تو اسنے عجب عجیب
سامان دیکھے لوگ اسکے لینے کو دوڑے ہاتھون ہاتھ زمین پر اتارا ادھر خواجہ خضران

سنے آواز دی کہ یا دادا آدم اسے لباس شاہی مین زنبیل کی سیر کرائیے یہ سنتے ہی لوگ تاج و تخت لے کر مع جلوس شاہانہ قریب عازم شعبدہ باز کے آئے اور نہایت عزت کے ساتھ اسکو تخت پہ بٹھایا اور ماہی مراتب سے ساتھ با حشم و خدم سیر ملکون کی کرانے لگے چتر شاہی سر پر اسکے گردش کر رہا تھا ستارہ اقبال کا بلند تھا یہ لوگ عازم شعبدہ باز کو تخت پر بٹھائے ہوئے اقلیم بادشاہ اول کیجانب روانہ ہوئے کہ حاکم وہان کا قسیم کج کلاہ ہے قسیم کج کلاہ نہایت عزت سے پیش آیا عازم حیران ہے کہ یہ مین کہان ہون قسیم کج کلاہ نے کہا کہ اے شخص تو کیا مذہب رکھتا ہے عازم نے بیان کیا کہ مین اگوان پرست ہون قسیم کج کلاہ نے کہا کہ کفار تو یہان نہایت ذلت و خواری سے رہتے ہین تمھارے حال پر کیا عنایت عمرو کی تھی جو تم اسقدر عزت و حرمت کے ساتھ اس مقام پر ہو کہ تمام شاہان زنبیل کو حکم ہے کہ تم سے ملاقات کرین عازم نے کہا کہ عمرو کیسا اور زنبیل کسکو کہتے ہین قسیم نے کہا وہ پیغمبر جسنے مجھے اس مقام پر پہونچایا وہ عمرو ہین اور یہ زنبیل ہے انکی عازم نے کہا معلوم ہوا کہ عمرو شعبدہ باز ہی ہین اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین قسیم نے کہا کہ اے نادان عمرو نام شعبدہ باز ہی بھی اچھی طرح نہ جانتے ہونگے یہ زنبیل اعجاز پیغمبر زرگان دین کا شعبدہ مٹ جاتا ہے اور یہ ہمیشہ برقرار رہنے والی چیز ہے عازم شعبدہ باز کہ یہ سنکر ہوش اڑے لیکن دل مین خیال کیا کہ بیشک عمرو بڑا زی تبہ شخص ہے اور وہ پری نہ تھی بلکہ عمرو ثالث تھا اگر یہ زنبیل عمرو معجزہ کی چیز ہے تو اسکے سامنے شعبدہ کی کیا حقیقت ہے عمرو بھی سچا اور اسکے بزرگان دین بھی برحق ہین اگر مین نے اس قید سے نجات پائی تو ضرور اس مذہب برحق کو اختیار کرونگا جو کہ مذہب عمرو ثالث کا ہے یہ تہیہ دل مین کر کے یہ تو خاموش ہو رہا قسیم تاجدار نے تین روز اسکی دعوت مین صرف کیے بعد اسکے سواری عازم شعبدہ باز کی اسی شان و شوکت کے ساتھ دوسرے ملک کی جانب روانہ ہوئی آگے آگے ڈنکا ہوتا ہوا نقیب بولتا ہوا جلوس شاہی ہمراہ جسوقت یہ اس شان و شوکت کے ساتھ دوسرے ملک مین پہونچا تو یہانکا بادشاہ کہ نام اسکا نسیم تاجدار ہے یہ برائے استقبال آیا اور نہایت عزت کے ساتھ عازم شعبدہ باز کو لے گیا اور اپنا مہمان کیا اور نہایت خاطر و مدارات سے پیش آیا اور اپنے ملک کی سیر کرا کے رخصت کیا بعد اسکے عازم شعبدہ باز کے ملک دبدبہ کی جانب روانہ ہوئے جسوقت یہ داخل شہر ہوا تو ارکین دولت آگے اور نہایت عزت کے ساتھ اسکو لے کر ایوان شاہی مین آئے دبدبہ گوہر پوش سے ملاقات ہوئی دیکھا عازم شعبدہ باز نے کہ ایک سے زیادہ دوسرا ملک آباد تھا اور دوسرے سے

زیادہ تر نیسر املک آباد تھا لوگ ہر جگہ کے خلیق وحسین مگر سب خدا پرست ہر شہر
مین مسجدین بکثرت بتخانون کا نام ونشان بھی نہین ہر طرف سے صدائے تکبیر چلی آتی
تھی اس آواز سے دل عازم شعبدہ باز شگفتہ ہوتا تھا اور جی مین کہتا تھا کہ
کیا عمدہ یہ مذہب ہے کئی دن تک یہان بھی عازم شعبدہ باز کی دعوت رہی
اب یہ یہان سے بھی رخصت ہوا اور ایک ملک مین پہونچا کہ وہ سب سے
زیادہ آباد تھا مکانات نہایت بلند ووسیع بنے ہوئے تھے سڑکین بہت
صاف دوکانین نہایت آراستہ باغ کی آراستگی احاطۂ تحریر سے باہر ہے
یہانتک کہ یہ سیر کرتا ہوا ایوان شاہی مین داخل ہوا اور محمور سرخپوش
سے ملاقات ہوئی محمور سرخپوش نہایت تواضع سے پیش آیا اور عازم کو
نہایت عزت کے ساتھ مہمان کیا ایک قصر عالی اسکے رہنے کو عنایت ہوا اور
ساز وسامان راحت اسکے واسطے مہیا تھے ملازمین خدمت کے واسطے
حاضر تھے جب اسے کئی روز اسی دعوت وضیافت مین گذرے تو اسے
خیال پیدا ہوا کہ اب دیکھیے کونسا ملک دیکھنے مین آتا ہے اور کب یہان سے
چلنا ہوتا ہے یہ خیال کر کے لوگون سے پوچھا کہ اب یہان سے کس ملک کی
جانب چلنا ہوگا انھون نے بیان کیا کہ بس اب کہین جانے کا حکم نہین صرف
زمین اقلیمون کی سیر کرانے کا حکم ہوا تھا اور چوتھی اقلیم مین اسوقت تک
قیام رہے گا جب تک آپ ہیرون زنبیل نہ نکالے جائینگے عازم نے کہا
کیا اس زنبیل مین چار ہی اقلیمین ہین لوگون نے بیان کیا کہ نہین بلکہ سات
اقلیمین ہین لیکن اب آگے نے جانے کی اجازت نہین ہے تین اقلیمون کا
حال طلسم اسرار باطنی ہین اور مفصل حالات زنبیل عمر کے اسمین بیان کیے
جائینگے اسوقت مالک زنبیل خواجہ رابع ہونگے الحاصل عازم شعبدہ باز
تو زنبیل کی سیر مین مصروف ہوا اور حال خواجہ خضر ان بن عمر ثانی کا گزارش
کیا جاتا ہے کہ جب انھون نے عازم شعبدہ باز کو داخل زنبیل کر لیا تو رنگ
وروغن عیاری چہرہ پر سے صورت اپنی عازم شعبدہ باز کی بنائی اور
یہان سے مٹتے ہوئے قریب اُن دونون کے آئے جو گوہر پری اور اختر پری
بنے ہوئے انتظار قمر پری مین کھڑے ہوئے تھے جسوقت نظر انکی عازم شعبدہ باز
پر پڑی اور قمر پری کو ساتھ نہ دیکھا تو یہ ڈرے کہ شاید اسنے خواجہ کو پہچان لیا
اور گرفتار کر لیا یہ خیال کر کے انھون نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے آپ نے
ہمارے مالک کے ساتھ دغا کی اور اُسے بھی کسی شعبدہ مین پھنسا دیا عازم نے
کہا کہ نہین تم دل مین خوف نہ کرو مین عازم نقلی خواجہ خضر ان ہون مین نے
صورت اپنی تبدیل کر ڈالی ہے اور عازم کو داخل زنبیل کر لیا ہے اب تم بھی

ہیئت اپنی بدلو اور صورت مثل یہان کے باشندون کے بنالو تاکہ کوئی پہچان نہ سکے اور چلکر تماشا دیکھو مین نے فقرہ دے کر سب امیرار وریافت کرلیے آپ مین اپنے آقا کو چھڑائے لیتا ہون یہ سُنکر حرمان جنی اور ہرخورد ارجنی نہایت خوش ہوئے اور غلطکین لگاکر صورت اپنی اپنی بدل ڈالی اور مثل باشندگان شہر کے صورت اپنی بناکر عازم نقلی کے ساتھ ہوئے عازم ان دونون کو لیے ہوئے اول اُس مقبرہ کی جانب متوجہ ہوا جہان کہ بدیع الملک مجاور قبر بنے ہوئے تھے اور سورہاے قرآنی کی تلاوت مین مصروف تھے جسوقت عازم داخل مقبرہ ہوا سامنے بدیع الملک کے پہونچکر سلام کیا اور کہا کہ آپ یہان بیٹھے کیا کر رہے ہین وہان جاکر لشکر کی خبر لیجیے کہ دیوانہ اژدر شیر چشم بارگاہ وغیرہ چھیننے کو گیا ہوا ہی بدیع الملک نے کہا جو لوگ محافظ بارگاہ اور دنیادار ہین وہ بارگاہ کو بچائینگے ہمین ان جھگڑون سے کوئی سروکار نہین ہی ہم نے جاہ وحشم دنیا کو ترک کیا اور فقیری اختیار کی جسقدر دن زندگی کے باقی ہین انھین اسی مقام پر عبادت خدا مین گذار دینگے تم ہمین نہ سمجھاؤ اگر تمھین ہوس ملک ومال ہی تو جاؤ بارگاہ کو بچاؤ مال واسباب پر قبضہ کرلو یہ باتین بیخودی وبیہوشی کی صاحبقران سے سُنکر خضران کا دل بھرآیا اور یہ رونے لگا کہ افسوس یہ ایسے مہمت سے بنے بیٹھے ہین کہ انھین کچھ خیال ہی نہین ہی اب انھین جلد ازجلد بلا سے نجات دینا چاہیے یہ سوچکر قریب قبر آیا اور وہ سرکنڈے جو داہنی جانب قبر کے گڑے ہوئے تھے اُنکو اکھیڑ لیا اور وہ اسم جو عازم اصلی نے تعلیم کیا تھا اُسے پڑھکر سورا خون مین پانی ڈالا بس بمجرد پانی پڑنے کے تمام باغ پر اوس پڑگئی اور جسقدر ساز وسامان وہان تھا نیست ونابود ہوگیا حوران بہشتی پتلیان کاغذ کی بنکر رہ گئین اور ان سرداران بیخود کو ہوش آگیا کہا یا صاحبقران ہم کہان ہین اور یہان کیون بیٹھے ہوئے ہین صاحبقران نے جواب دیا کہ تمھے بھی نہین معلوم کہ مین یہان کیون آیا تھا اور بیکار کس لیے بیٹھا تھا عازم نقلی نے سامنے آکر آواز دی کہ یہ شعبدہ میرا تھا کہ آپ شورت بنے ہوئے بیٹھے تھے لیکن مین نے بہ سبب خوف خدا کے آپ کو اُس حصار نیرنج سے نجات دی اب آپ جاکر اپنے لشکر کی خبر لیجیے کہ وہان قیامت برپا ہی دیوانہ اژدر چشم گیا ہوا ہی اور بادشاہ ہر سر پیکار ہوش بھی گئی لاکھ سوار وپیدل کی جمعیت سے برائے استیصال لشکر اسلام چل چکا ہی یہ سُنکر صاحبقران نے عازم نقلی سے فرمایا کہ ہم جائین تو کیونکر جائین اسلیے کہ یہان ہمارے پاس مرکب نہین ہین عازم نقلی نے کہا کہ مین ابھی سب انتظام کیے دیتا ہون اور ہر طرح آپکا شریک ہون یہ کہکر وہانسے علیحدہ ایک گوشہ مین آئے اور زنبیل پر ہاتھ ڈال کر

لب طلب کرنا شروع کیے فوراً گھوڑے ساز و یراق سے آراستہ زنبیل سے
نکلنے لگے اور آخر مین ایک عربی گھوڑا نہایت عمدہ اور ساز و یراق سے آراست
لا خضر ان سب مرکبونکو ساتھ لیے ہوئے خدمت مین صاحبقران
ایشان کی حاضر ہوا صاحبقران زربان ساز و سامان و مرکب و آلات
رب وغیرہ کو دیکھکر نہایت خوش ہوئے اور عازم شعبدہ باز کے نہایت
شکر گذار ہوئے کہ ایک ایک مرکب ہر ہر سردار کے مرتبہ کے موافق تھا
ئی ترکی کوئی عراقی توئی یمنی کوئی تجھی اور ایک مرکب عربی نہایت عمدہ
تھا وہ صاحبقران کے واسطے تھا یہ سب کے سب گھوڑونپر سوار ہوئے
تھیار بدن پر آراستہ کیے اور چلتے وقت صاحبقران نے عازم شعبدہ باز
بطرف دیکھکر ارشاد فرمایا کہ اے عازم شعبدہ باز خدا تجکو اسکی جزاے خیر
ے گا کہ تونے ہمارے ساتھ بڑا احسان کیا انشاء اللہ ہم بھی اس احسان کا
بسا معاوضہ کرینگے کہ تو بہت خوش ہوگا جسطرح تونے ہمین اپنے قابو مین
اسکے پھر کوئی گزند نہ پہونچنے دیا اسیطرح ہم بھی تجکو کسیطرح کا صدمہ نہ پہونچنے
ینگے اور نہایت عزت تیری کرینگے اب جاتے ہین اور اپنے لشکر کی خبر لیتے
ین کہ نہین معلوم وہان ہا تھوسے دیوانے کے کیا کیفیت گذری یہ فرماکر باگ
گھوڑے کی اُٹھائی عازم نقلی نے کہا کہ اور جو کچھ میرے ساتھ کیجیگا وہ
و آپ کی خوشی پر موقوف ہے لیکن کرایہ ان مرکبون کا آپ کو دینا ہوگا اور مرکب
اپس لیے جائینگے فرمایا کہ کرایہ کیسا ہین پوری پوری قیمت ہر گھوڑے کی تم کو
و نگا اور پھر مرکب واپس کر دونگا لیکن یہ کلام سنکر کان اسد غازی کے
ھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ تو کوئی پہچانی ہوئی آواز معلوم ہوتی ہے بقول
شاعر ؎ ہین جو بولا کہا کہ یہ آواز + کسی خانہ خراب کی سی ہے + یہ سب تو اسطرف
روانہ ہوتے ہین عازم نقلی دونون جنیونکو ساتھ اپنے لیے ہوئے جانب
ارع ملکہ مہ جبین سبز پوش براے رہائی شہنشاہ گوہر کلاہ وغیرہ چلتا ہے
ور ہزبر سر خیوش مع فوج کثیر براے بربادی لشکر اسلام چل چکا ہے اور
ن سے پہلے دیوانہ اژدر شیر چشم روانہ ہو چکا تھا اسکا حال یہ ہے کہ اسنے
ھاتے کے ساتھ ہی اہل اسلام کو قتل کرنا شروع کیا اور فوج کو ہر برکرتا ہوا
بارگاہ گوہر باری کیجانب چلا لشکر مین جو شور و غوغا مچا خبر سرداران لشکر کو
ہوئی سب کے سب اپنے اپنے خیمون سے باہر نکل آئے اور پشت مرکب
ر بیٹھکر جانب دیوانہ شیر چشم روانہ ہوئے یہ وہ لوگ ہین جو ہمراہ بدیع الملک
کے نہ تھے اور یہان رہنے کی وجہ سے بچ گئے تھے اول سب سے شاہزادہ
اطرطوس بہادر یعنے جمہور جہان سوز تیر زن بہادر مرکب اپنا دوڑاکر

سامنے دیوانہ شیر چشم کے آئے اور آواز دی کہ او بے ادب کہان آتا ہی نہین جانتا
کہ یہ کسکی بارگاہ عالیجاہ ہی اگرچہ آقا ہمارا مبتلاے بلا ہی لیکن ابھی بہت سے غلام
اُسکی جان نثاری کے واسطے موجود ہین دیوانہ نے کہا کہ مزہ تو جب تھا کہ بدیع الملک
سے مقابلہ ہوتا خیر اگر وہ نہین ہین تو تو ہی سہی یہ کہکر گرز تانے ہوئے جمہور کیجانب
چلا اور قریب پہونچکر گرز مارا جمہور نے سپر کو اٹھاکر چہرہ کی پناہ کیا لیکن گرز جو سپر پر
پڑتا ہی تو ایک تڑاقا ہوا تتق گرد بلند ہوا کمر مرکب جمہور کی ٹوٹی اور جمہور بیہوش
ہوکر گرے دیوانہ نے ساتھ والون سے کہا کہ باندھ لو اسکو تمام ہمراہیان دیوانہ
ٹوٹ پڑے ہر چند اہل اسلام نے چاہا کہ جمہور کو اٹھالے جائین مگر ممکن نہ ہوا کہ
دیوانہ اتر در شیر چشم گرز تانے ہوئے کھڑا تھا جو قریب آتا تھا وہ اسکی ضرب
گرز سے ہلاک ہوتا تھا اہل اسلام جمہور تک نہ پہونچ سکے کفار نے شاہزادہ
طرطوس کو ارابے پر ڈالا اور مقید کرکے راہی ہوئے ادھر دیوانہ اور مسلمانونکو
قتل کرتا ہوا آگے روانہ ہوا لیکن جسوقت یہ معرکہ شاہزادہ بہارستان مغرب
یعنے فرامرز عاد مغربی نے دیکھا تو باگ گھوڑے کی اٹھائی اور آواز دی کہ او دیوانہ
مخبوط کہان آتا ہی پلٹ جا کیون اجل تیری دامنگیر ہوئی ہی دیوانہ ہنسا اور کہا کہ
میری اجل خداوندا کوان و کیوان نے معین ہی نہین فرمائی ہے مجھے کوئی قتل کیا کرسکتا
ہی تو بھی آ اور حوصلہ اپنا نکال لے یہ کہتا ہوا قریب فرامرز عاد مغربی کے پہونچا
اور پکارا کہ لا ضرب بہادری کی فرامرز نے کہا کہ ہم لوگ پیشدستی نہین کرتے ہین اگر
خداوند کریم ہاتھ سے تیرے بچائے گا تو دیکھا جائے گا یہ سُنکر دیوانہ پکارا کہ معلوم ہوا
اجل تم سب کی ہی کہ وار بھی اپنا نہین کرتے اور میری ضرب سے بچنا طمانچۂ اجل
کے روکنے سے کم نہین ہی لو اسے یہ کہکر گرز مارا فرامرز نے چوبدست کو اٹھاکر
چہرہ کی پناہ کیا لیکن گرز جو پڑتا ہی ایک تڑاقا پیدا ہوا شعلہ فلک کو نکل گیا جگر زمین
ہول سے شق ہوگیا مرکب فرامرز کا عرق زین ہوگیا فرامرز کو چکر سا آیا اور
بیہوش ہوکر زمین پر گرے ہمراہیان دیوانہ جھپٹ پڑے ادھر سے اہل اسلام چلے
مگر دیوانے نے کسی کو قریب بھی نہ آنے دیا آخر کار اسی عالم بیہوشی مین فرامرز بھی اسیر
پنجۂ تقدیر ہوگئے یہ رنگ دیکھتے ہی سہراب دیو کو تاب نہ رہی اور جھپٹ کر قریب
دیوانہ کے آئے اور آواز دی کہ او ملعون غضب کیا تو نے کہ ان شاہزادونکو اسیر کیا جو
یادگاران حمزہ صاحبقران اول تھے کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر گرز مارا دیوانے نے
وار سہراب دیو کارد کرکے جو گرز مارا تو یہ بھی بیہوش ہوکر گرے اور اسیر بلا ہوئے
اسیطرح دیوانے کے ہاتھ سے قریب چالیس پچاس سردارون کے مارے گئے اور بہت
سے اسیر ہوئے اب یہ لڑتا ہوا قریب بارگاہ پہونچ گیا چہار جانب سے لشکر کا ہجوم ہی فوج
دیوانے کی بھی لڑ رہی ہی ہنگامہ گیر و دار برپا ہی ہر طرف کوندا برق شمشیر کا لپک رہا ہی

سپرون کی سیاہ گھٹا چھائی ہوئی ہے بارش خون کی ہو رہی ہے سر مانند اولون سے برس رہے
ہین بازار موت گرم ہے لوگ دیوانے پر ٹوٹے ہوئے ہین مگر دیوانہ قتل و قمع کرتا ہوا چلا
جاتا ہے کسی کا حربہ اسپر اثر نہین کرتا اور اسکے وار کی کوئی تاب نہین لا سکتا تا آنکہ یہ قریب
بارگاہ گوہر باری پہونچ گیا بس یہ دیکھتے ہی جبریل بن عادی نے چوبدست سنبھالی
اور کہا او ملعون تو نہ مانے گا جا دور ہو ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائے گا دیوانہ ہنسا اور
پکارا کہ اجل تیری بھی زامنگیر ہوئی ہے آ سامنے کہ پیمانۂ عمر تیرا لبریز ہو چکا اور اجل تیری
سر پر کھیل رہی ہے جبریل بن عادی قریب اسکے آئے اور چوبدست سر گردن پر
ماری کہ سر گردن کا پاش پاش ہو گیا مرکب اسکا مرکب آتشبازی ہوا دیوانہ کود کر
مرکب سے علیحدہ ہوا ملازمان دیوانہ نے دوسرا مرکب حاضر کر دیا اور دیوانہ گھوڑے پر
بیٹھ کر جبریل بن عادی کے سامنے آیا اور پکارا کہ او عادی بین وہ نہین ہون جسکی دست
خداوند نے خلق کی ہو بہتر یہ ہے کہ بارگاہ سے دست بردار ہو ورنہ ہاتھ سے میرے مارا
جائے گا یہ کہکر اسنے گرز مارا جبریل بن عادی نے گرز اسکا خالی دیا اپنے کو تو بچایا مگر
مرکب انکا بھی مارا گیا آخر کار یہ بھی ہاتھ سے دیوانے کے اسیر ہوئے فوج نے دیکھا کہ
سردارونکا خاتمہ ہو گیا یا اسیر ہوئے یا ہاتھ سے دیوانے کے جان بحق سلیم ہوئے لڑنا
اس سے بیکار ہے دل ان لوگون کے ٹوٹ چکے ہین ہمت پست ہو گئی ہے خلجان ہو گئے بارگاہ
کو چھوڑ دیا دیوانہ نے اپنے ملازمین کو حکم دیا کہ بارگاہ بار کر و اسیا وقت سب نے بارگاہ کو اکھیڑ کر
ڈالدیا اور مال و اسباب لوٹ لیا اور اثاثہ صاحبقرانی وغیرہ اپنے بمراہ لیکر بافتح و فیروزی
نقارۂ خوشی بجاتے ہوئے جانب قلعہ چلے ادھر ان لوگون نے دعا کی کہ خداوندا اسوقت
مصیبت مین سوا تیرے کون حامی و مددگار ہے کہ سردار ہمارے اسیر بلا ہو گئے دشمن مظفر و منصور
بارگاہ چھینے لیے جاتا ہے ہم آنکھون سے دیکھ رہے ہین اور کچھ نہین کر سکتے کہ یکایک گھوڑونکی
ٹاپونکی صدا کان مین آئی اور جانب صحرا سے تنق گرد و غبار بلند ہوا اور نعرہ صاحبقران زمان
سے تمام دشت تھرا گیا دیکھا کہ بدیع الملک اور اسد غازی سکندر فرخ اقبال غضنفر بن اسد
اسد ثانی معروف بن اسد اسیطرح چالیس پچاس سردار ان نامی و گرامی گھوڑے دوڑاتے
ہوئے چلے آتے ہین ان لوگون نے بڑھکر فریاد کی اور پکارے کہ اے آقائے نامدار جلد خبر لیجیے
کہ دشمن بارگاہ لیے جاتا ہے بدیع الملک نے کہا کہ گھبرا نہین لوگون نے کہا کہ وہ سامنے قیدیونکے
ساتھ لیے ہوئے چلا جاتا ہے بہت سے سردار اسیر ہو گئے بہت سے مارے گئے بس سنتے ہی
صاحبقران نے باگ گھوڑے کی اٹھائی اور تعاقب مین دیوانے کے روانہ ہوئے انکو تو ادھر
روانہ چھوڑا جاتا ہے اور ناول کچھ حال عازم نقلی کا بیان ہوتا ہے کہ یہ جو باغ ملکہ نہ جبین سبز پوش
کیجانب روانہ ہوا تھا تو جلدی جلدی راستہ طے کرتے دروازۂ باغ پر پہونچا اور دونون سرکنڈے
اسم پڑھکر اکھیڑ لیے وہان شہنشاہ گوہر چلا اور آصف انجم طلعت اور امیر الزمان
عین الزمان نور الزمان سفند یار لیلانی وغیرہ اپنی اپنی معشوق کو بغل مین لیے ہوئے

بیٹھے تھے کہ یکایک ایک بجلی سی چمکی اور جسقدر رنا نبین تھین وہ سب نظر وںسے غائب ہو گئین
فرف بلکہ مہ جبین! لباس پوش باقی رہ گئی ہوش مین آئے اور آپسمین یا ہی دوسرے سے
کہنے لگے کہ یہ ہم کہان چلے آئے فوج تو گرد باغ کے موجود ہی تھی دفعتہ باغ وغیرہ نظر وںسے غائب ہو گیا
یہ سب شاہزادہ اپنے لشکر مین آئے اہل لشکر نے بیان کیا کہ وہانکی خبر لیجیے کہ دیوانہ اژدر شیر چشیم
بارگاہ وغیرہ چھینے لیے جاتا ہے جسکے سنتے ہی سرداروں کو آسنے زیر کیا یعنے اُس کی فریب گر
بیہوش ہو کر اسیر ہوئے ہین اور بہت سے شہید ہو گئے بس یہ سنتے ہی یہ سب کے سب
مرکبون پر سوار ہو کر تعاقب مین دیوانہ کے روانہ ہوئے اُدھر عازم نقلی داخل سرحد باغ ہوئے
دیکھا کہ مہ جبین تنہا کھڑی رو رہی ہے کہ یہ کیا غضب ہو گیا جو سارا کارخانہ مٹ گیا کیا اُس شخص کا
باپ مارا گیا جو یہ نیرنج مٹ گیا یکایک نظر مہ جبین کی عازم شعبدہ باز پر پڑی پکاری کہ چچا
مہان تو آئے دیکھیے تو کیا غضب ہو گیا والد ماجد نے جسقدر انتظام کیا تھا وہ سب مٹ گیا کچھ
سمجھ مین نہین آتا کہ یہ نیرنج لیمو نکر مٹا یہ کہتی ہوئی اور روتی ہوئی عازم شعبدہ باز کیطرف چلی
عازم نقلی نے کہا کہ نہ گھبرا اب مین پہونچا سب بگڑا ہوا کارخانہ بنا دونگا باپ تیرا خدا پہ سونپ
دے گیا اسنے یہ سب کارخانہ مٹا دیا آ تو میرے پاس چلی آیہ کہکر دونون ہاتھ پھیلا کر گلے لگانے کا قصد
کیا تھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اسپر نظر شہنشاہ گوہر کلاہ پڑ چکی ہے اور یہ اپنی زبان سے تجھے چچا
کہہ چکی ہے جیسے ہی یہ سر جھکا کر قریب آئی عازم نقلی نے ناک اسکی پکڑ کر مل دی کہ یہ ایک
چھینک مار کر بیہوش ہوئی عازم نقلی نے اسکو اُٹھا کر زنبیل مین ڈال لیا اور خود اسکی صورت
بنکر روتے پیٹتے جانب قلعہ نہر برسر خیموش روانہ ہوئے اُدھر طوغان راست باز کو خبر پہونچی
کہ عازم شعبدہ باز حمزہ ثالث سے مل گیا اُسنے اپنا شعبدہ مٹا دیا اور بدیع الملک کا شریک
ہو گیا بس جلدی سے یہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور داہنی جانب چڑھکر باغ ملکہ مہ جبین سبز پوش
کیجانب روانہ ہوا کہ چلکر خبر لینا چاہیے ایسا نہ ہو کہ عازم نے میرا کارخانہ بھی مٹا دیا تو میں سو پیٹتا ہو
چلا جاتا ہے کہ دیکھا سامنے سے مہ جبین روتی پیٹتی اور خاک اڑاتی چلی آتی ہے کہ ہے ہے یہ کیا غضب
ہو گیا کہ سب کارخانہ ابتر ہو گیا یہ دیکھکر طوغان راست باز نے آواز دی کہ اے دخترہ گھبرا کہ
مین آ پہونچا تیرا چچا بدیع الملک سے مل گیا اُسنے سب کارخانہ مٹا دیا مہ جبین دوڑتی ہوئی
قریب آئی اور پکاری کہ اے والد ماجد لوگون نے تو آپ کو بدنام کیا تھا کہ طوغان راست باز
بدیع الملک سے مل گئے آئے ہین آپ کی بلا مین تو لے لون کہ خداوندا کوان ناجدار
نے صورت آپکی دکھائی یہ کہکر ہاتھ اُٹھائے اور چٹر چٹر کر کے بلائین لینے لگی تین مرتبہ بلائین
لیتے ہی طوغان مبتلائے بلا ہوا اور چھینک مار کر بیہوش ہوا مہ جبین نقلی نے اسکو بھی اُٹھا کر
داخل زنبیل کیا اور اب یہ روتی پیٹتی لشکر اسلام کیجانب روانہ ہوئی اب اسے تو راہ مین چھوڑا
جاتا ہے اور کچھ حال صاحبقران زمان یعنے بدیع الملک نوجوان کا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ
جو تعاقب مین دیوانہ کے روانہ ہوئے تھے جاتے جاتے راستے مین اسکو ٹوکا کہ او ملعون خبردار کہان
جاتا ہے کہ مین آ پہونچا کہ گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی یہ سنتے ہی دیوانہ پلٹا

ر کہا کہ مجکو تو تیری تلاش ہی تھی اسلیے کہ بادشاہ تجھ سے نہایت خوف تھا ہین تیرا خاتمہ ہی نہ کر دون
کہکر پلٹا اور گرز پکڑکر چلا ادھر سے معروف بن اسد نے مرکب کو اشارہ کیا اور سامنے دیوانے
کے آئے دیوانہ نے گرز مارا معروف بن اسد نے گرز کو گرز پر روکا ٹکراتے کی صدا بلند ہوئی مرکب
نے چیخ مارا معروف بن اسد بیہوش ہوکر گرا ہمراہیان دیوانہ دوڑے کہ اسکو بھی اسیر کرلین
اسد غازی نے جو دیکھا کہ فرزند بیہوش ہوکر گرفتار ہوا چاہتا ہے بس جھپٹ پڑے اور بوق پھونکی
گھوڑا اسکا بھچکا بس جلدی سے فرزند کو اٹھا کر بلازین کے سپرد کیا اسد ثانی نے مرکب کو ٹھیرا تھا
کہ ہین مقابلہ کرون اسد نے منع کیا کہ اس سے مقابلہ نہ کرو یہ نہین معلوم کون بلا ہے یہ تو ادھم
اسد ثانی اپنے فرزند کو روکتے رہے لیکن صاحبقران زمان یعنے بدیع الملک نوجوان مرکب
اڑا کر جا پڑے دیوانہ نے جھپٹ کر گرز مارا صاحبقران نے وار اسکا سپر پر روکا گرز پڑتے ہی بیہوش کر مرکب
سے گیے اور بیہوش ہوئے دیوانہ نے آواز دی کہ جلدی اسے گرفتار کرو کہ ہمارا فساد اسی کی ہلاکت کا
سنتے ہی دیوانے دوڑ پڑے اسد غازی نے دیکھا کہ یہ بیہوش ہوا اور یہ دیوانے دفعتہً ٹوٹ پڑے
فرور صاحبقران کو گرفتار کر لیجا یینگے بس انھون نے بوق کو دم نہ لیا اور حضرغلام شیر دل سے دو چار حقہ
آتشبازی کے مار دیے ان دیوانون نے نہ تو کبھی بوق کی آواز سنی تھی اور نہ حقہ ہاے آتشبازی دغتے
ہوئے دیکھے تھے مرکب بھی اسکے عادی نہ تھے ادھر تو گھوڑے چراغ پا ہوئے ادھر دیوانے قہقہہ
مارتے ہوئے بھاگے کہ یہ کیا آفت آئی اسد غازی نے صاحبقران کو تو اٹھا لیا اور آواز دی
کہ اب اس ملعون سے مقابلہ نہ کرو بلکہ اسکے لشکر کو قتل کرو سردار کو چھوڑو کہ یہ ہمارا اپنے مقید
کیے ہوئے لیے جاتا ہے یہ سنکر تمام سردار جا پڑے اور فوج دیوانہ کو قتل کرنا شروع کیا اب دیوانہ
وخدا پرستونکو قتل کر رہا ہے اور اہل اسلام فوج دیوانہ کو تباہ کر رہے ہین خوب جنگ ہو رہی ہے
اسی اثنا مین گرد اڑی اور سبز بہ سبز بہ زلزلہ سبز پوش چار پانچ لاکھ سوار اپنے ہمراہ لیے ہوئے
آکر پہونچا اور شریک جنگ ہوا اب تو فوت اسی زیادہ ہو گئی غلبہ تھا کہ مسلمان کی پسپائی ہونے لگی
بازار موت گرم ہوا ہر طرف کشتے پشتے لگے بسمل لوٹ رہے تھے ملک الموت کو قبض ارواح سے
فرصت نہ ملتی تھی زمین خون سے گلنار ہو رہی تھی سم مرکبون کے لہو مین غرق ہو کر حنائی ہو گئے تھے
فوج اسلام دبتی جاتی تھی کہ تعداد ان لوگون کی کفار سے کم تھی دوسرے یہ کہ دیوانے نے ہزار ہا کو
ہمارا سردارونکو اسد غازی نے منع کر دیا تھا وہ دیوانہ سے سامنا نہ کرتے تھے کہ اس سے لڑنا
بالکل خلاف عقل ہے کہ یکایک جانب صحرا سے گرد اڑی اور نعرہ شہنشاہ گوہر کلاہ آصف انجم طلعت
اسفندیار گیلانی وغیرہ کا ہوا یہ سب سردار جو باغ ارم جبین سبز پوش مین بیٹھے ہوئے تھے اور
ہوش مین آکر لشکر اسلام جیسا غلبہ دیوانہ ہوئے تھے تو اسوقت آکر پہونچے اور تلوارین کھینچ کھینچ کر لشکر
پر گرے لڑنا شروع کیا یا ران لشکر اسلام کے اٹھ چلے تھے کہ ان لوگون کی کمک سے پھر تم کر لڑنے لگے
اور جانبازیان دکھانے لگے سردار لشکر کفار مین ڈوبے ہوئے لڑ رہے تھے لاشے پر لاشین گرا رہے تھے
ہنر پہ شیر دل دیوانہ آدر شیر چشم کو للکار رہا تھا کہ ہان مارلو ان سبکو یہ جانے نہ پائین آج ہی ان
سب کا خاتمہ کر دو امیر الزمان چونکہ اس دیوانے کی کیفیت سے آگاہ نہ تھے مرکب کو دوڑا کر

سامنے اسکے پہونچ گئے اور نعرہ کیا کہ او ملعون لاضرب بہادری کی دیوانہ نے جھپٹ کر گرز مارا
امیر الزمان نے وار اسکا رد کرنا چاہا مگر بیہوش ہوکر گرے چونکہ اس مقام پر ہجوم اہل اسلام کا تھا
لوگ امیر الزمان کو اٹھاکے بھاگے اپنی جانمین دین مگر اپنے آقا کو بچایا اسی ہنگامہ مین
اسد غازی نے بوتی کو دم دیا اور آواز دی کہ ای قزاقان بیائید یہ کہتا تھا کہ اسی ہزار قزاق
گھوڑونکو دوڑاتے ہوئے صفونکو توڑتے ہوئے سب ایک مقام پر جمع ہوگئے اسد نے
سب سے کہا کہ یہ دیوانہ تو سحر کر رہا ہی اب اسکے بھاگنے کی یہ صورت ہی کہ اکدم سے سب گھوڑے
اٹھاکر اسپر چڑھ پڑو اور نہ تلوار مارو نہ گرز بلکہ بوقونکو پھونکو مرکب ان لوگون کے آواز بوق سے
عادی نہین ہین اسی سے قدم اُن سب کے اکھڑ جائینگے یہ راے کرکے دیوانہ پر یورش کیا اور بوقونکا
پھونکنا شروع کیا اُدھر فرخ غلام شیر دل نے حقہ ہاے آتشبازی مارنا شروع کیے چونکہ ان لوگون نے
کبھی آواز بوق نہ سنی تھی گھبرا گئے کہ یہ کیا آفت آگئی بالکین گھوڑونکی لید اور بھاگے گھوڑے راکب کے
ارادہ سے زیادہ تر بھاگ رہے تھے گو یہ وحشی بھی اس آواز کے عادی نہ تھے لیکن متنون نے سوارونکو پٹک دیا اور
بھاگے صدہا اسیطرح پامال ہوگئے دیوانون کے بھاگتے ہی قدم نشکر کفار کے اکھڑ گئے اور سب کے سب
ایسے بھاگے کہ مع بادشاہ داخل قلعہ ہوگئے اسد غازی اپنے قزاقونکو لیے ہوئے انکے تعاقب مین قلعہ
تک پہونچا ہزیر سر خیوش نے دروازہ قلعہ کا بند کرا دیا اور سب کے سب چھپکے بیٹھ رہے جو مال و
اسباب انکا بھاگنے مین چھوٹ گیا وہ غازیان دینداز کے قبضہ مین آیا اسد نے خیمہ اپنا سامنے قلعہ کے
برپا کر دیا اور قزاقونکو حکم دے دیا کہ جسوقت یہ دروازہ قلعہ کا کھولکر باہر آنے کا قصد کرین اور علی الخصوص
جب دیوانہ باہر نکلنے کا قصد کرے اسوقت فوراً بوق مارینا کہ یہ ملعون باہر نکل نہ سکے جب تک بلا
ٹلے اسکو ٹالو آگے بڑھکر دیکھا جائے گا وہان اہل قلعہ کی یہ حالت ہی کہ کانونمین انگلیان دیے ہوئے ہین
سہمے ہوئے بیٹھے ہین اور دیوانہ بار بار ہزیر سر خیوش سے کہتا ہی کہ اگر اس بلا کو دفع کر دیجیے تو مین ابھی
قلعہ سے نکلکر ان سب کا خاتمہ کردون ہزیر سر خیوش نہایت پریشان ہی کہ کیا کرون کیا نہ کرون اسد دلاور
نے سب بارگاہین سامنے قلعہ کے برپا کرا دی ہین کہ اتنے مین جنگ شروع ہی ہوگئی اور سردارونکو ہوشیار
کرنا شروع کیا یہانتک کہ سب سردارونکو مع صاحبقران زمان ہوشیار کیا اور کیفیت فرار ہونے
دیوانہ اور دربار شیر چشم کی بیان کی بدیع الملک بہت گھبرا اور کہا کہ کیون نہو آپ سے زیادہ کون
جہان دیدہ ہی ہزار ہا مغز کہ آپ بھیلے ہوئے بیٹھے ہین واقعہ ہین کہ بغیر اس بوق کی ترکیب کے ہاتھ سے
دیوانے کے نجات پانا آسان نہین ہی اب یہ سب کے سب بارگاہ کو ہر باری مین بیٹھے ہین اسد نے
اطمینان دلایا ہی کہ اب دیوانہ قلعہ کے باہر نہ نکلے گا اسلیے کہ ہر وقت قزاق بوقین لیے ہوئے اسکی جان کے
واسطے موجود ہین کہ یکایک دروازہ بارگاہ سے مہ جبین سبز پوش نمودار ہوئی اور روتی پیٹتی دنگل شہنشاہ
گوہر کلاہ کیطرف چلی کہ میرے باپ کو تمھین نے مارا ہی لیمون صاحب یہ کونسی بے اعتنائی تھی کہ خود ہی
وعدہ کیا اور چالیسوان آہو کا نہ کیا یہان آکر بیٹھ رہے ہین تو آپ کو لیچلونگی شہنشاہ گوہر کلاہ
اسکی اسطرح کی باتون سے شرمندہ ہوتے ہین اور کچھ خوش کرتے ہین کہ وہی عورت ہی جو ایک مرتبہ پھانس
چکی ہی ایسا نہ ہو پھر قلب برگشتہ ہوجائے یہ اسکو دیکھتے ہی پکارے کہ اسے نکالو جلدی اسکو دور کرو

پہلے سے خبردار آسکے بڑھنے کا قصد نہ کرتا ہو کیسا اور چالیسوان اُسکا کیسا اور سڑن کو نے مجھے بھی سڑی
بنا دیا تھا اسنے جواب دیا کہ اگر سڑی نہ بناتی تو ساتھ کیونکر بنتا کیا وہ شعر تم نے نہین سُنا ہے قیس جنگل
مین اکیلا ہی مجھے جانے دو + خوب گذرے کی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو + اتنے مین اکیلی رہ گئی میرا جی گھبراتا ہے
یا چلو یا اپنے پاس بلا لو یا صاحبقران دو ہائی ہے آپ کے نام نامی کی مین ہو ہون آپ کی دیکھے آپکے
فرزند محبت بڑھا کر رشتہ منقطع کیا چاہتے ہین اتنے مین انکی آبرو ہو چکی ہوگی اب مین کہان جاؤن یہ سنکر
شہنشاہ گوہر کلاہ کو اور غصہ آیا کہا جاتی ہے یا کچھ لیکے جائیگی مین نے تجھے ہاتھ بھی لگایا ہے اسنے کہا کیا
خوب دوسرے کی آبرو لے لی اور آپ چلتے ہوتے یہ وہی مثل ہوئی سو دل لیکے اب وہ اُنکی طبیعت نہین
رہی + مطلب نکل گیا تو مروت نہین رہی + بدیع الملک تو منھ پھیر کر ہنسنے لگے لیکن اسد غازی نے
فرمایا کہ تم مسلمان ہو چکی ہو یا نہین کہا مین مسلمان کیون ہوتی یہ سنکر اسد سمجھ گئے کہ شہنشاہ
گوہر کلاہ نے واقع مین التفات نہ کیا ہوگا یہ تہمت رکھتی ہے اُدھر مہ جبین نقلی کہ کبھی سرد سرد
اظہار راز منظور نہ تھا صرف سُنانا منظور تھا اسد نے کہا کہ اگر اسلام اختیار کرو تو ہم شادی تمھاری
شاہزادے سے کر دینگے ورنہ چلی جاؤ یہانسے کافر کے رہنے کا یہ مقام نہین ہے مہ جبین نے کہا
پہلے شادی کرو جب دل ملجائے گا تو دیکھا جائے گا اسد نے کہا یہ نہین ہو سکتا اسنے کہا تو یہ بھی ممکن
نہین ہے کہ دل کیطرح مین ایمان بھی گنوا دون تم لوگ غدار شکن ہو تمھارا کیا اعتبار کہ وعدہ وفا کرو یا
نہ کرو اسد نے فرمایا کہ بس زیادہ دریدہ دہنی نہ کرو اور چلی جاؤ یہانسے یہ سُنکر اسنے کہا کہ مین خود تم لوگون کو
نکالنے سمجھتی ہون اور ایسے مقام پر ٹھہرنے سے کراہیت کرتی ہون کیا میرا اور کہین ٹھکانا نہین ہے جب
اسی کے ساتھ شادی کرلونگی اور دوسرے کا ہاتھ پکڑ لونگی اسوقت انھین کو تیر کا ہوگا اور پکتا سیلے
یہ کہتی ہوئی روانہ ہوئی ضرغام تیر دل کی طبیعت اسکی طرف مایل ہو گئی دیکھا اسنے کہ شہنشاہ
گوہر کلاہ نے انکار کیا ہے بس یہ چپکے سے بارگاہ کے باہر آیا اور کہا کہ اے مہ جبین اگر تو مجھے قبول
تو مین موجود ہون لیکن بعد ختم جنگ کے تجھ سے شادی کرونگا اسنے کہا مجھے منظور ہے لیکن بسا رزو کہ
خاک شود بسر کرون اسلیے کہ باپ میرے سر پر نہین عزیزون سے علیحدہ ہو چکی میرے پاس کچھ نہین رہا
سب زر و جواہر لُٹ گیا ضرغام نے پچاس اشرفیان نکالکر دین اور کہا کہ اسمین اپنی اوقات بسری کرو
جتنا تو کہتا ہین اور رکھین دیتا رہونگا مہ جبین نقلی نے سب اشرفیان لیکر جیب مین رکھ لین اور
ایک مقام کا جھوٹ موٹ پتا بتا دیا اور چلتی ہوئی ضرغام تو پلٹ کر خدمت اسد غازی مین آیا اور
حضور اشرفیان لیکر خوشی خوشی مہ جبین بنے ہوئے جانب قلعہ ہزیر یہ روانہ ہوئے دل مین نہایت
خوش تھے کہ بڑے شخص کو دھوکا دیا یہ وہ عیار ہے جو دادا جان کی آنکھین لیتے ہوئے ہے مگر مجھ سے دھوکا
کھا گیا یہ بھی ایک ناموری کی بات ہے نام بھی ہوا اور کام بھی ہوا یہ خیال کرتے ہوئے زیر قلعہ پہونچے
اور فریاد کی کہ افسوس وزیر کی دختر اور اس بربادی کی حالت مین ہے کہ کوئی خبر بھی نہین لیتا یہ کہکر
سنے رونا اور فریاد کرنا شروع کیا اہل قلعہ نے یہ خبر بادشاہ کو دی بادشاہ نے اندر قلعہ کے بلوا لیا اور پوچھا
یہ تو کہان تھی اسنے تمام ماجرا بربادی باغ کا بیان کیا اسوقت دربار اسکا مملو تھا سب سردار جمع
تھے بادشاہ نے کہا کہ اے مہ جبین تو جوان ہوئی اب تیرا اسطرح تنہا رہنا اچھا نہین بہتر و مناسب یہ ہے

کہ اب ہاتھ کسی کا پکڑ لے اسقدر سردار میرے دربار مین موجود ہین تو جسکو پسند کر اسکے ساتھ شادی کر لے
یہ سنکر مہ جبین نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا اور تمام دربار مین دورہ کر کے ہاتھ دیوانہ شمشیر خشم کا پکڑ لیا
اہل دربار امیدوار بنے بیٹھے تھے ایک سے بڑھکر ایک حسین تھا مگر جسوقت اسنے دیوانہ کو پسند کیا
تو سبکو حیرت ہو گئی کہ یہ کیا سبب ہے دیوانہ بغلین بجا رہا تھا اور ہاتھ مہ جبین کا پکڑے ہوئے اپنے
خیمہ مین آکر لیٹا لوگ کہتے تھے کہ تقدیر مہ جبین کی گردش مین ہے کہ اسنے از خود دیوانہ کو پسند کیا
اچھے اچھے سردارونکو چھوڑا ایک دن قضا اسکی دیوانہ کے ہاتھ سے دھری ہوئی ہے لوگ اسکی نادانی
پر افسوس کرتے تھے لیکن مہ جبین نقلی نے بزم عیش آراستہ کی دیوانہ نے سب سامان عیش و نشاط
مہیا کر دیے تخلیہ ہو گیا جام شراب ارغوانی کی گردش ہوئی جسوقت دیوانہ کو خوب نشہ ہوا تو اسنے
گردن مہ جبین ہاتھ ڈالنے کا قصد کیا مہ جبین ہنسی دیوانہ آگے بڑھا پکڑنے کا قصد کیا مہ جبین اٹھکر
بھاگی دیوانہ لڑکھڑاتا ہوا دوڑا ہوا لگتے ہی اسکو چھینک آئی اوندھا ہو کر دھم سے گرا کہ سارے
چار تو لے بیہوش مہ جبین نقلی نے شراب مین اسکو پلا دی تھی جیسے ہی یہ بیہوش ہو کر گرا حضرات
نے اسکو اٹھا کر داخل زنبیل کیا اور تکیم اوڑھ کر وہانسے روانہ ہوئے آتے آتے قصیل ملعبہ پہونچے اور
کمند مار کر نیچے اترے اور جانب لشکر اسلام روانہ ہوئے کوئی گھڑی بھر دن چڑھے قریب لشکر پہونچے
اب خواجہ ثالث نے ہیئت اپنی بھر عازم شعبدہ باز کی بنائی اور داخل لشکر ہوئے اہل لشکر نے پہچانا اور
صاحبقران سے اطلاع کی کہ عازم شعبدہ باز آتا ہے فرمایا آنے دو جسوقت عازم نقلی داخل بارگاہ
فلک جاہ ہوا صاحبقران عالیشان کو سلام کیا اور سردارونکو تسلیم بجا لایا امیر نے کرسی بیٹھنے کو عنایت کی
عازم سلام کر کے کرسی پر جلوہ افروز ہوا سب سردارون نے اور نیز صاحبقران عالیشان نے اسکی صفت کی
اور فرمایا کہ اس مقام پر ایسے شخص کو خدا ترس نیک طینت پایا عازم شعبدہ باز نے عرض کی کہ مین نے سنا ہے
حضور کے ساتھ ایک عیار ہے جسکا مثل و نظیر نہین ہے آیا یہ خبر صحیح ہے یا غلط ہے فرمایا کہ ہے عازم وہ بھائی میرا تھا نام
اسکا خضران بن عمرو ثانی تھا جسوقت مین قریب طاق بیہوش ہوا اور قصد دریاے نسیان کیطرف چلنے کا کیا
تو خضران نے اسطرف آنے سے انکار کیا اور کہا کہ مین خانہ کعبہ کو جاؤنگا اور ہمیروتی کر کے جانب خانہ کعبہ روانہ
ہو گیا ہر چند کہ اسنے بڑی بڑی مصیبتو نمین میرا ساتھ دیا تھا مگر افسوس کہ اسوقت مین اسنے مجھ سے علحدگی اختیار
کی نہین معلوم اسکے ذہن مین کیا آئی گو کہ اسکے باپ دادا نے میرے آبا و اجداد کے ساتھ بڑی مخالفت کی اور
کسیوقت اسنے علحدہ نہوئے لیکن اس دوست نے اسوقت مین مجھ سے علحدگی اختیار کی یہ فرما کر رونے لگے عازم
نے کہا حضور بھی اس نمکحرام کے لیے روتے ہین جسنے وقت مشکل مین ساتھ چھوڑ دیا صاحبقران نے فرمایا اے
عازم اب اسکی نسبت کوئی ایسا کلمہ سخت نہ کہنا کہ واللہ مجھے ناگوار ہوتا ہے اگر کوئی دوسرا شخص تمھارے مقام پر
ہوتا اور اسطرح کہتا تو مین اس سے بدی پیش آتا مگر چونکہ محسن کشی اور احسان فراموشی میرا شیوہ نہین ہے
اسوجہ سے نہ تمھین کچھ کہہ سکتا ہون نہ خضران کی بدی سن سکتا ہون اسنے بھی بڑے بڑے احسان مجھ پر کیے ہین
عازم نقلی نے کہا کہ کچھ ہمارے آپکے اور بھی وعدہ ہوا تھا جب گھوڑے مین نے حاضر خدمت کیے ہین
صاحبقران نے فرمایا کہ ہان مجھے خوب یاد ہے تم قیمت ان سرکبونکی بیان کرو مین ابھی دلوا دون اسعد غازی
نے خیال کیا کہ یہ روپیہ طمع معلوم ہوتا ہے اسکا کوئی اختیار نہین یہ ساری دوستی روپیہ وصول کرنے کی ہے

ن عازم نے ایک پرچہ کاغذ کا لکھا کہ صاحبقران کیخدمت مین پیش کیا جسمین قیمت گھوڑون کی
میل سے لکھی ہوئی تھی اول صاحبقران کے گھوڑے کا حلیہ قوم اسکی رنگ اسکے بعد قیمت تحریر
ل بعد اسکے ورسرداران نامی وگرامی کے مرکبونکی قیمت مرقوم تھی کہین لکھا تھا کہ مرکب عراقی قوم مصر نقرہ
ب برائے سواری اسد غازی قیمت پچیس ہزار روپیہ کہین لکھا تھا کہ مرکب تازی رنگ خنگی برائے
واری شاہزادہ سکندر فرخ لقا قیمت تیس ہزار روپیہ جس سردار کو جیسا عالی ہمت پایا تھا ویسی
ت اسکے مرکب کے نیچے تحریر کردی تھی جمہورین جمہور دیو پرور کا مرکب تازی رنگ سمند سینہ زانو
ت تیس ہزار روپیہ اسیطرح متفرق طور پر قیمتین تحریر تھین صاحبقران بااقبال کے مرکب عربی
قیمت دو لاکھ روپیہ تحریر تھی امیر ثالث نے پرچہ ملاحظہ فرماکر خزانہ شاہی سے روپیہ کی سند لکھدی کہ
ارے خزانہ سے ان مرکبونکی قیمت دے دی جائے اور ایک پرچہ داروغہ اصطبل کے نام تحریر فرمایا کہ جسقدر
ی مرکب ہے اپنے ساتھ لائے تھے یہ سب عازم شعبدہ باز کے سپرد کردیے جائین ونون حکمنامہ مونیر دستخط
گئے اب سرداران عالیمقام نے یہ خیال کیا کہ اسنے ہم سب پر احسان کیا ہے بلکہ جان بخشی کی ہے لہذا
سکے ساتھ سلوک کرنا چاہیے اور اسکی حیثیت کے موافق اسکو دینا چاہیے کہ یہ اس سلطنت کا وزیر ہے
یک نے اپنے اپنے عیار سے جواہر بیش قیمت جو جسکے خزانہ مین موجود تھا طلب کیا ادھر صاحبقران
شان نے کئی کشتیان زر وجواہر کی منگاکر عازم شعبدہ باز کو دین اور فرمایا کہ ای عازم تم نے وہ کام
ہے کہ انشاء اللہ بعد فتح نہ طاق تم کو اس مقام کا بادشاہ کرونگا عازم اٹھکر بلا گردان ہوا اور کشتیان
ول کھولکر دیکھنا شروع کین بعد اسکے پھر اسیطرح کشتی پوش ڈھک دیے اب اور سرداروں بیٹے
شتیان حسب حیثیت دینا شروع کین تمام بارگاہ گوہر باری کشتیون سے مملو ہوئی اور عازم شعبدہ باز نقلی
ب کشتیونکو دیکھ رہے تھے باچھین تا بناگوش آئی ہین ہزارون دعائین صاحبقران رفیقان صاحبقران
دے رہے تھے اور کہتے تھے کہ مالک آقا ہو تو ایسا ہو مگر ایسا ہو کہ کوئی اسمین سے کچھ زر وجواہر خیرات
ضور تو مجکو عنایت کر چکے اب جسوقت مین جانے لگون تو یہ کشتیان میرے ہمراہ کردیجیے گا صاحبقران
فرمایا تم کیسے شعبدہ باز ہو کہ اپنے مال کی حفاظت بھی نہین کرسکتے بس یہ سنتے ہی عازم نقلی نے کہا کہ
ر اگر ارشاد ہو تو مین ابھی روانہ کردون فرمایا ہان بہتر تو یہی ہے یہ سنتے ہی عازم نے ایک آواز دی
ی خزانہ دار ملک شعبدہ سے اس مال کو اور خزانہ مین ہمارے داخل کردے یہ کہکر جو ہاتھ کو گردش
ی تو ایک کشتی بھی باقی نہ رہی حال اس لیاسی کے ذریعہ سے سب نذر زنبیل ہوگئین سرداران تحیر تھے
صاحبقران نے نہایت تعریف کی کہ واقعی تم کو اس فن خاص مین کمال حاصل ہے عازم نقلی نے
ایا صاحبقران اگر آپ کا عیار ہوتا تو اسسے اس کمال کی داد ملتی سنا ہے کہ وہ بھی بہت سے علوم جانتا ہے
ایا ای عازم بار بار اس بچھڑے ہوئے رفیق کا ذکر کرکے میرا دل ندوھکو مت یاد کرکے آنکھون مین آنسو بھرلائے
زم نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے آپ بہت عنایت فرماتے تھے اسکے حال پر مگر دا سے قسمت کہ آپ ایسے آقا سے
صون نے روگردانی کی یا صاحبقران بالفرض اگر آپ اسے دیکھین تو یقین نہ کرین کہ یہ وہی شخص ہے کہ مساقت
ہ سے صورت اسکی بدلگئی ہوگی امیر ثالث نے فرمایا کہ میرے ساتھ کا کھیلا ہوا ہے ایک مدت تک میرے
راہ رہا ہے مین اگر ہزار برس کے بعد بھی اسکو دیکھون تو فوراً پہچان لون بدیع الملک نے یہ سنکر جیب سے تصویر

خضران کی نکالی اور فرمایا کہ اگر تم اسکو نہ پہچانتے ہو تو پہچان لو یہ وہ رفیق قدیم و جان نثار ہی ہے یہ فر
تصویر عازم تخلی کی دکھائی عازم دل مین کہتا ہی کہ خدا اُس شہریار باوقار کو سلامت باکرامت رکھے
کہ میری وہ بے اعتنائی اور بگڑکر خانہ کعبہ کو چلے جانا اور انکی یہ محبت کہ تصویر میری ہر وقت جیب مین
رہتی ہی اے خضران ابھی اپنے کو پوشیدہ کرنا مناسب نہین ہی کہ اس شہریار باوقار کو صدمہ ہونا ہی یہ کہہ
کر کے تصویر ہاتھ سے بدیع الملک کے لے لی اور کہا کہ یا صاحبقران یہ تو میری تصویر ہی اسلیے کہ
ہیئت اصلی میری یہی ہے اور جو صورت کہ آپ دیکھ رہے ہین یہ اور ہی یہ کہکر ہاتھ اپنے منھ پر پھیرا اب
جو نظر بدیع الملک کی پڑتی ہی تو دیکھا کہ خضران کھڑا ہوا ہی اب یقین ہوگیا کہ وہی یار باوقار اور
دوست صادق ہی خضران دوڑکر تدموں سے لپٹا بدیع الملک نے سر اسکا سینے سے لگالیا دونون اسطرح
پٹکر روئے جیسے عاشق و معشوق ہوتے ہین اسد دلاور نے دل مین کہا کہ بڑی عیاری کی خضران نے
دریاے نسیان کی آب نے ہوا اثر نہ کرچکی ہوتی تو اسد دلاور ضرور پہچان لیتے اسواسطے کہ خضران نے اپنا
حال کا کوئی پہلو اُٹھا نہ رکھا تھا صرف صورت بدلے ہوئے تھا مگر یہ لوگ ایسے از خود رفتگی کی حالت مین تھے
اور بھولے بھولے سے ہو رہے تھے کہ کسی نے نہ پہچانا عازم کے یاد دلانے سے خضران کا خیال بھی آیا وہ
بھولے ہوئے بیٹھے تھے سب سردارونکو ضمن صاحبقران کی تمنا کی خوشی ہوئی اب صاحبقران زبان
فرمایا کہ اے خضران تم تو خانہ کعبہ کو تشریف لیگئے تھے اسطرف کیونکر پلٹ آنا ہوا اتنا عرصہ نہین ہوا کہ ہم
یہ سمجھون کہ تم زیارت سے مشرف ہوکر واپس آئے اور اگر راہ سے پلٹ آئے تو کیون پلٹ آئے ایک کا نیک
ارادہ کرکے پھر عزم کو فسخ کردیا خضران نے عرض کی اے شہریار بات یہ ہی کہ تابعداری مین عقل انسان کی
درست نہین رہتی ہی اور آزادی مین اُسے ہر پہلو پر غور کرنے اور سمجھنے کی فرصت ملتی ہی اسوجہ سے مین نے
آپسے علیحدگی اختیار کی تھی دوسرے یہ کہ مین تمام عالم مین شیطان سے زیادہ مشہور ہون لوگ ہوشیار
رہتے ہین دھوکا مشکل سے کھاتے ہین جس سہولت سے اب مین نے عیاری کی اور عازم شعبدہ باز کو گرفتار
کیا اُسوقت ممکن نہ ہوتا تیسرا امر یہ ہی کہ راہ مین ایک منزل پر مین سوگیا خواب مین دیکھا صاحب تشریف
لائے اور ارشاد کیا کہ اے خضران وقت مشکل مین اپنے آقا کا ساتھ چھوڑنا ہی کیا تو نے شیوہ نمکحرامی اختیار
کیا ہم نے کیسی کیسی سختیون مین حمزہ اول کا ساتھ دیا چاہ الماس مین جاکر دامہ جادو سے سامنا کیا دریا
فلزم مین ساحر مسمش کو گرفتار کیا نقابداران ساحر مسمش کو آئینہ پوش بنکر گرفتار کیا اور ہمارا حمزہ
اور اولاد حمزہ پر نثار رہے حتےٰ کہ جب حمزہ نے بے اعتنائی کی اسوقت بھی اُنکی بدی کے خواستگار نہوے
حمزہ کو گرفتار تک کرلیا مگر ایذا نہین پہونچائی تو نے ذرا سی سختی مین ساتھ بدیع الملک کا چھوڑدیا نام
وفاداری ڈبویا بس چاہیے تجکو کہ فوراً پلٹ جا اور بدیع الملک کا ساتھ دے ہمراہ اپنے آقا کے خانہ کعبہ
کو آنا جہاد کرنا بھی حج سے کم نہین ہی اسکے ثواب بھی لاتعد ولاتحصیٰ ہین یہ خواب دیکھکر مین بیدار ہوا اور رونے
لگا اور رہین عنان سفر کو کوتاہ کرکے اور پتہ نہ طاق کا پوچھتا ہوا روانہ ہوا اول ملک حرمانیہ مین
پہونچا اور بادشاہ جنیان سے ملکر حرمان جنی کو قید سے رہا کیا برخوردار جنی کو مسلمان کیا حرمان جنی
بھی مسلمان ہوا دونون میرے ہمراہ ہین اور انسے پتا دریاے نسیان کا پوچھا اور ہمراہ بنا کر اسطرف آیا
اول بانع ملکہ ماہ سیمبر مین پہونچا جو کہ دختر ہی عازم شعبدہ باز کی وہانسے عازم شعبدہ باز

کے ساتھ آپ سب صاحبون کی حالت دیکھی دل مین افسوس کیا پھر پری جسنے آپ کو چھڑا تھا وہ بھی
علام آپ کا تھا بعد اُسکے باغ مہ جبین سبز پوش مین پہونچا وہان شہنشاہ گوہر کلاہ وغیرہ کو مبتلائے
لاد دیکھا نہایت صدمہ ہوا غرضکہ وہانسے پلٹ کر صحرا مین پہونچا دھوکا دے کر عازم شعبدہ باز کو داخل
رنبیل کیا اور اُسکی صورت بنکر آپکی خدمت مین آیا اور رہا کرکے گھوڑے وغیرہ حاضر کیے اُسوقت اسنے لو
ظاہر کرنا خلاف مصلحت سمجھا اسلیے کہ اُسکے بعد سب کام رہجاتے بعد ازان جاکر نیرنگ باغ مہ جبین کو
ٹایا شہنشاہ گوہر کلاہ وغیرہ کو چھڑایا اور مہ جبین کو داخل زنبیل کیا پھر مہ جبین بنکر طوغان بلا ست با
ہوا سیر کرکے داخل زنبیل کیا وہان سے آپ کی خدمت مین مہ جبین بنا ہوا حاضر ہوا اور شہنشاہ گوہر کلاہ
و سنایا کہ شاید اُنکی طبیعت اُسکی طرف مائل ہو معلوم ہوا کہ انھین کراہت ہے لہذا دیوانہ کے بھیس سنکر
نہایت پریشان تھا یہانسے پلٹ کر قلعہ زہر بریہ مین گیا وہان دیوانے کو اسیر کرکے داخل زنبیل
کیا اور پھر عازم شعبدہ باز بنکر آپکی خدمت مین حاضر ہوکر اپنے کو ظاہر کیا صاحبقران اسکی
ہائی سنکر نہایت خوش ہوئے اور کہا کہ یہ کام سوا تمھارے دوسرے عیار کا نہ تھا کہ تنہا اتنے مرحلونکو
کرتا اے خضران بغیر تمھارے طبیعت میری اداس تھی اب کل بتاش ہوگیا ہے جیرت تھی ورامید
کے خلاف تمھارا چلا جانا تھا مگر معلوم ہوگیا کہ وہ مصلحۃً تھا اب یہ بتاؤ کہ وہ دونون جن کہان ہین خضران
نے پلٹ کر انکی پشت دیکھا اور کہا کہ اے حریان جنی صاحبقران یاد فرماتے ہین حاضر ہو کہ
سلام کرو یہ کہنا تھا کہ دو آدمی جو ساتھ عازم نقلی کے آئے تھے اور بصورت انسان کھڑے ہوئے
تھے اُنھون نے صاحبقران کو سلام کیا اور سردارونکو بھی تسلیم کیا اسلئے صاحبقران چونکہ حال سے
ریان جنی کے واقف ہوچکے تھے دنگل بیٹھنے کو مرحمت فرمایا اور برخوردار جنی کو اسطے کہ سی بچھوا دی
خضران نے کہا اے حریان جنی اب تم اپنی مصیبت بھی بیان کرو کہ صاحبقران عالیشان کو رسی
ہائین حریان جنی نے دست بستہ عرض کیا کہ غلام اپنے زمانہ مین بادشاہ نوطاق تھا اور نام اسمقام کا
ک حریانیہ تھا لیکن اکوان تاجدار ملعون نے مجکو مقید کرکے ایک مقام پر قید کردیا اور اس جن کو
جسیکا نام برخوردار جنی ہے نگہبانی زندان بان مقرر کیا تھا تمام ملک سے جلینوسکو نکالدیا اور دارالاشہر
اج و تخت وغیرہ سب چھین کر طلسم نوطاق قائم کرکے آپ خداوند بن بیٹھا چونکہ وہ ساحر زبردست تھا
ان سکا کچھ نہ کرسکا مگر الحمدللہ کہ حضور اسطرف تشریف لائے اور آپ کے عیار نامدار نے مجکو اُس قید سے
چھڑا لیا اور یہ نگہبان زندان بھی بمراد میرے شرف یاب دین اسلام ہوا مین چاہتا ہون کہ آپ میری بھی
دلجوئی فرمائین صاحبقران نے فرمایا کہ اے حریان جنی تم پریشان نہ ہو انشاء اللہ بعد فتح طلسم نوطاق
تمھارا ملک دلادونگا یہ سنکر حریان جنی نہایت خوش ہوا اور صاحبقران عالیشان کی دست بوسی
کی اور باقی سرداران نامی گرامی جسقدر کہ وہان موجود تھے سب کی ملازمت حاصل کی اب خضران
نے صاحبقران سے فرمایا اگر ارشاد ہو تو عازم شعبدہ باز کو بھی زنبیل سے نکالون یعنون کہ وہ
بط کہتا ہے فرمایا صاحبقران نے کہ کیا مضائقہ ہے خضران نے زنبیل مین ہاتھ ڈالا اور جسکے سے نام
عازم شعبدہ باز نکالیا باز و پر عازم کے ہاتھ حواجہ کا پڑا اسوقت عازم شعبدہ باز وضو
کے واسطے بیٹھا تھا ایک ہاتھ پر پانی ڈال چکا تھا اور دوسرا ہاتھ سکا خشک تھا کہ ابھی پانی نہ ڈالنے

پایا تھا خضران نے جو اسکو زنبیل سے باہر نکالا تو یہ خبر لایا کہ یہ ہین کہا سے کہان آگیا پہلے نظر اسکی صاحبقران باقبال پر پڑی اسنے بطریق اسلام سلام کیا اور اہل دربار کیطرف مخاطب ہوکر السلام علیکم کی آواز دی صدا عازم شعبدہ باز کی سنکر سب نے جواب سلام دیا دیکھا کہ عجب ہیئت ہے یعنی آستینین چڑھی ہوئی ہین ایک ہاتھ بھیگا ہوا اور ایک خشک ہے خضران نے پوچھا کہ ای عازم یہ کیا عازم نے جواب دیا کہ مین نے دین اکوان پرستی پر لعنت کی اور مذہب اسلام قبول کر لیا واقع مین دین برحق ہے فرق حق و باطل مجھ پر اچھی طرح ظاہر ہو گیا اسوقت مین مسجد مین وضو کرنے کو بیٹھا تھا کہ کسی نے مجھے پھینک لیا بعد اسکے اپنے کو یہان پایا یہ سنکر خضران اور صاحبقران بلکہ جملہ مسلمان حیران ہوئے خضران نے کہا کہ ذرا سیر تو بیان کرو کہ کیا چیز تم نے دیکھی اور تم خود کس حال مین رہے بعد تمھارے کون کون اس مقام پر تازہ وارد ہوا اور وہ کس کیفیت مین رہا عازم شعبدہ باز نے کہا کہ خواجہ مین بڑی راحت سے رہا جو مزے مجھے وہان پہونچکر حاصل ہوئے وہ یہان کبھی خواب مین بھی نہ ملے تھے اسلیے کہ مین یہان زیر تھا وہان بادشاہ تھا تاج شاہی میرے سر پر تھا چار قبہ شاہنشاہی در کے تخت پر بیٹھتا تھا حکومت کرتا تھا اور عبادت رب بے نیاز کیا کرتا تھا چار ملک مین نے دیکھے سب بادشاہون نے میری دعوت کی ہر ایک کا مہمان رہا مجھے اس آزادی سے وہ اسیری ہی بہتر تھی اس سے تو آپ زنبیل مین مجھے پھر ڈال دیجیے بعد حاکم بننے کے محکوم بننکر مجھ سے مرا جائے گا مثل مشہور ہے کہ بگڑ کر بننا اچھا اور بنکر بگڑنا برا ہوتا ہے صاحبقران نے عازم کیطرف دیکھکر ارشاد فرمایا کہ تم رنجیدہ نہ ہو اگر تم کو ہوس سلطنت ہے تو انشاء اللہ بعد فتح کے اس ملک کا تمھین کو بادشاہ کرونگا اگرچہ یہ امر میری زبان سے دھوکے مین نکل گیا تھا مگر جس سبب سے نکلا تھا اب وہ بات تم مین موجود ہے تم اطمینان رکھو اور سردار بننے لگے اور خواجہ خضران نے کہا کہ وہان رہنے کا کرایہ دینا پڑتا ہے اور جس حیثیت سے انسان رہتا ہے اسی حیثیت کا کرایہ بھی دیتا ہے عازم نے کہا کہ کرایہ تو مین آپ کو کیا دیسکتا ہون لیکن میری جان مال عیال و اطفال سب حاضر ہین تا زندہ ایم بندہ ایم آپ کی بدولت مین نے دولت عقبیٰ پائی جسکو کبھی زوال ہی نہین ہے مال دنیا کی کیا حقیقت ہے خضران نے کہا کہ ذرا اب ان لوگون کی کیفیت بھی بیان کرو جو بعد تمھارے وہان پہونچے تھے عازم نے حال مہ جبین سبز پوش کے پہونچنے کا بیان کیا اور کہا کہ وہ بھی ایک دیوار کے نیچے بیٹھی رو رہی ہے نہ کوئی اسکے حال پر رحم کرتا ہے نہ اس سے ہدی پیش آتا ہے اسکے بعد باپ اسکا طوغان اسی جگہ پہونچا اسکی بہت بری گت بنائی گئی جب اسے معلوم ہوا کہ مین زنبیل عمر مین ہون تو اسنے آپکے شان مین کلمات نامناسب کہے لوگون نے اسے بہت مارا اور ذلت کے ساتھ دور کیا اب ایک ندان تیرہ و تار مین بند ہے بعد اسکے دیوانہ پہونچا اسکی حالت طوغان سے بدتر بنائی گئی جسقدر کفار تھے سب مقید تھے اوپر سختیان ہوتی تھین اور اہل اسلام بڑی سائش مین تھے یہ حالتین دیکھ دیکھ کر دل میرا اپنے مذہب قدیم سے پھر گیا اور عقیدہ دین اسلام کیطرف جم گیا تھا کہ مین اسی مقام پر مسلمان ہو گیا خضران اور دیگر حاضرین بارگاہ صاحبقران نے مع صاحبقران تحسین و آفرین کی صدا بلند کی اب خضران نے طوغان کا اور مہ جبین سبز پوش کو زنبیل سے نکالا اور تلقین بہ دین اسلام کیا مہ جبین نے کہا کہ مین نے بدل اس مذہب برحق کو قبول کیا اور فرق حق و باطل دیکھ لیا کہ چچا عازم شعبدہ باز کی نہایت

ت وحرمت کی گئی اور باپ میرا نہایت دولت وخواری مین رہا نہ انکی شعبدہ بازی کام آئی نہ اُن کی
سون سازی چلی راست بازی سے کام نکلا دغا بازی کا انجام بُرا دیکھا اور دلیوانہ سرکش جو
اختہ حکیم فیلقوس ثانی ہی وہ بھی وہان کسی کا کچھ نہ کر سکا مین تو مسلمان ہوتی ہون لیکن
وطونخان ملعون نے نہ مانا اور کلمات لاطائل زبان پر جاری کیے ہرچند مہ جبین اور عازم نے سمجھایا
ر قلب اسکا سیاہ تھا اسنے منظور نہ کیا بلکہ اسکے عوض مین یہ جواب دیا کہ حکیم فیلقوس ثانی
سوقت خبر پائینگے تو ایک چشم زدن مین تم سب کو غارت کر دینگے صاحبقران نے فرمایا کہ قتل کرو
اس ملعون کو اسیوقت جلاد حاضر ہوئے اور طوطونخان کو لے کر باہر بارگاہ کے چلے مہ جبین ہرچند
سمجھاتی رہی مگر طوطونخان نے نہ مانا اور قتل ہونا گوارا کیا بعد اسکے خضران نے دلیوانہ کو زنبیل سے
الا جسوقت یہ زنبیل سے باہر آیا تو اپنے کو بارگاہ صاحبقران مین پایا بطریق الکوان پرستان
سلام کیا سب نے منھ اسکی جانب سے پھیر لیا اور خضران نے کہا او ملعون تو نے بڑے ظلم کر رکھے
ے مگر تجھے اسوقت کی خبر نہ تھی بہتر یہ ہی کہ مذہب اسلام کو اختیار کر ورنہ ہاتھ سے میرے ہلاک ہوگا
یوانہ ہنسا اور پکارا کہ میری موت خداوند نے معین ہی نہین کی تم مجھے کیا قتل کر سکتے ہو جسوقت
را سیری میری فیلقوس ثانی کو پہونچے گی تو وہ مجکو ضرور رہا کرلے جائینگے خضران نے
یا صاحبقران عالیشان کیطرف دیکھ کر فرمایا کہ اب اس ملعون کو حضور قید رکھین اور مین فکر قتل حکیم
یلقوس بیا بانی کرتا ہون کہ اگر یہ قید نہ ہوگا تو سب کو پریشان کریگا اسد غازی نے
اکہ یا صاحبقران اس ملعون کو میرے سپرد کیجیے کہ مجھے اسکے اسیر رکھنے کا سہل طریقہ معلوم ہی
نور زندان کی ضرورت ہی نہ ہتکڑیون کا کام ہی نہ بیڑیون کا صرف چار قزاق اسکے چار طرف بوتین لیکر
وئے بیٹھے رہینگے اور اسی میدان مین قید کرونگا کہ ساکنان ملک ہر ہر پر ہیبت طاری ہو صاحبقران
نے بھی اس رائے کو پسند فرمایا اور دلیوانہ اژدر شیر چشم کو اسد غازی کے سپرد کیا اسد نے
قزاقون کو بلا کر دلیوانہ کو اُنکے سپرد کیا اور کہا کہ اسے گھیرے کھڑے بیٹھے رہو اور جب یہ بھاگنے کا
صد کرے اسوقت بوتین بجا دو پھر یہ دم نہ مارے گا یہ سنکر قزاق قید اسکی لے کر روانہ ہوئے اور
سامنے قلعہ کے اسکو میدان مین بٹھا دیا اور گرد اسکے قزاقون نے ہجوم کر لیا اُدھر قلعہ مین یہ خبر
ہونا کہ دلیوانے کو کوئی لے گیا جسوقت قزاقِ دلیوانون کو گرفتار کرکے سامنے لائے تو اہل قلعہ
نے ہوش اڑ گئے میان عازم شعبدہ بازی نہایت تو تیر کی گئی اور اسنے خضران سے عرض
کی کہ حضور نے ملکہ ماہ سیمبر کو تحریر بھیجی بندہ اپنا مشتاق بنایا تھا وہ وہان انتظار مین بیٹھی ہوگی
اور میرے شریک اسلام ہونے کی خبر مشتہر ہو چکی ہی ایسا نہ ہو کہ بادشاہ اس عداوت مین میرا گھر برباد
کرے لہذا اگر اجازت ہو تو مین جاکر اپنے عیال کو لے آؤن صاحبقران نے فرمایا کہ ضرور جاؤ اور
خضران سے فرمایا کہ تم بھی ساتھ جاؤ اور حفاظت کے ساتھ لے آؤ شاید کوئی سختی پیش آئے
وہم کو اطلاع کرنا ہم سردار دنکو لے کر واسطے مدد کے پہونچینگے یہ فرما کر رخصت کیا عازم شعبدہ باز
صاحبقران کو سلام کرکے رخصت ہوا اور خضران بھی ہمراہ ہوئے مہ جبین کو اپنے ساتھ لیا اور
ارگاہ سے نکلکر چلے خضران اور عازم اور مہ جبین تینون آدمی جانب باغ ملکہ ماہ سیمبر

روانہ ہوئے راستے مین خضران کو خیال آیا کہ چلکر اپنے مرکب اور روپیہ وغیرہ کو تو وصول کر لینا
چاہیے عازم سے کہا کہ بھئی ایک ذرا سا توقف کرو ورنہ میرا بہت نقصان ہوجائے گا ذرا خزانچی
سے ملنا ضرور ہے صاحبقران نے کچھ روپیہ دلوایا ہو وہ وصول کرلون یہ فرما کر خزانچی کے خیمہ پر
آئے راستے سے ایک فقیر ساتھ ہولیا جسوقت روپیہ وصول کرکے چلے تو فقیر نے پیچھا پکڑا
کہا کہ بابا اتنا روپیہ پایا ہے کچھ خدا کے نام کا بھی ہے خضران نے کہا کہ کیا مفت کا پایا ہے چوخیدا
نام پر دین بھائی یہ روپیہ ہمارا نہین ہے سوداگر و بیوپار روپیہ ہے جنسے گھوڑے مول لیکر بیچے ہے
انکو کیا دیتے فقیر نے کہا کہ اپنے حق اسمی مین سے کچھ دو خضران نے دتکارا فقیر کسیطرح پیچھے
نہین چھوڑتا لپٹا ہی چلا آتا ہے خضران پریشان ہوتے ہین مہ جبین مسکراتی ہے کہ عجب مارے
پچھڑا یہ فقیر ہے اور یہ بھی بڑے سخت ہین کہ چھڑی جائے دھڑی نہ جائے عازم بھی کہتا ہے کہ خواجہ کچھ
دے کر بلا ٹالیے خضران نے کہا آپ کے پاس مفت کا ہے آپ دیجیے عازم نے کہا جسقدر آپ
دیجیے گا اسکا دونا مجھسے لے لیجیے گا خضران ایک سماعت نہین کرتے آخر اسنے کہا کہ غریب پر کچھ دو
پھیرتے ہے کہا حاصل میرے پاس اشرفیان تو دے دیجیے خضران نے جھنجلا کر کہا کہ ابے ابھی تو
بھیک مانگتا تھا اب تہمت رکھتا ہے تو نے کسکو اشرفیان دی تھین جسے دی ہون اُس سے مانگ
فقیر نے کہا کہ پھر جسے مین نے اشرفیان دی ہین اُس سے لے لون کہا کیا مین منع کرتا ہون بس
لینا تھا کہ فقیر نے دوڑکر مہ جبین کا ہاتھ پکڑ لیا مہ جبین حیران ہے کہ یہ کیا معرکہ ہے اب خواجہ
سمجھے کہ یہ ضرغام شیر دل ہے واقع مین جب مین مہ جبین بنا ہوا تھا تو اسنے پچاس اشرفیان
دی تھین خاموش ہو رہے اور کہا کہ بھئی اچھا ہے جاؤ مگر زبردستی نہ کرنا اگر یہ تم سے رضامند ہو
تو عقد کر لینا اور مین بھی پلٹ کر آتا ہون ضرغام تو مہ جبین کو لے کر جانب خیمہ روانہ ہوا اور
عازم شعبدہ باز خواجہ خضران کو لیے ہوئے باغ ماہ سیمبر مین آیا وہان ماہ سیمبر پریشان
بیٹھی ہوئی تھی کہ یہ والد ماجد کے ذہن مین کیا آئی کہ بدیع الملک سے مل گئے اور پھر ہماری
خبر بھی نہ لی کہ عازم پہونچا اور دختر کو گلے لگایا اسنے خضران کیطرف دیکھکر پوچھا کہ یہ کون صاحب
ہین عازم نے کہا کہ اپکی بدولت دنیا و عقبے حاصل ہوئی ہے یہ وہی قمر پیکر ہین جو تمھارے
باغ مین تشریف لائی تھین ملکہ حیران تھی کہ یہ کیا معاملہ ہے عازم نے دیکھا کہ خواجہ ٹھنڈی
سانسین بھر رہے ہین اور ملکہ کو دیکھ رہے ہین یہ سمجھا کہ معلوم ہوتا ہے کچھ طبیعت تو اُنکی اس کی
طرف نہین مائل ہے پھر اسسے بہتر اور کون ہوگا کہا خواجہ اسے مین آپ کی کنیزی مین دیتا ہون
بعد اسکے خواجہ خضران اور ماہ سیمبر مع اسباب و مال وہان سے روانہ ہوئے اور داخل لشکر اسلام
ہوئے صاحبقران نے عقد ماہ سیمبر کا خواجہ خضران کے ساتھ کر دیا اور نہایت خوش ہوئے
بعد اسکے ضرغام شیر دل کا عقد مہ جبین کے ساتھ ہوا اور یہ دونون ناموس صاحبقران کے
ساتھ رہنے لگین اور خضران نے عازم شعبدہ باز سے کہا کہ ای برادر اب بتا حکیم فیلقوس ثانی
کا پتا کہ بغیر اُسکی گرفتاری کے کوئی کام نہین ہو سکتا ہے اسنے عرض کی کہ خواجہ پتا تو مین ابھی
بتا دون مگر بہتر یہ ہے کہ اس کام کو کل مجھ سے پوچھیے گا

چند کلمہ داستان حیرت بیان نقابدار ابلق سوار کے بیان ہوتے ہین

سبے چین ہی جان زار ساقی — لادے وہ شراب جو ہو باقی — یہ فصل بہار ساقیا ہی
بیزہ ہمہ سوا گا ہوا ہی — ہی بادہ فصل گل سے سرشار — کیفی کی طرح ہی سارا گلزار
جسطرح سے مست جھومتے ہین — ویسے ہی درخت جھومتے ہین — ہر سبزہ ہی صورت صراحی
نجون کی چمن مین ہو گلابی — لا دیجے ہاتھ مین پیالا — کہتا ہی شراب ناب ہان لا
رگس کی بھی چشم مست ساقی — انگور کی تاک کو ہی بختی — بے مے کے چمن مین مر رہی ہی
بھے مے یہ اشارے کر رہی ہی — چھایا ہوا ابر ہی دھوان دھار — آے ہوے ہین چمن مین بیخوار
بھان رندون کی ہی شراب پر غش — انگور کو تاکتے ہین میکش — ہرین ہین روان چمن مین ہر سو
پھولون کی ہی بھینی بھینی خوشبو — گلشن مین ہی میکشون کا جلسہ — رندون کا لگا ہوا ہی میلا
ن اے مرے ساقی تبے صدقے — اب تو مجھے سرخے پلا دے — یون ہوے صراحیون کی قلقل
ہو زمزمہ سنج بیت بلبل — ساقی مجھے دے وہ جام رنگین — رنگین جس سے ہون سب مضامین
ہو دیر اثر سبھی کو پہ شاق — مشتاق بیان ہی سارا آفاق — ہو دیر نہ لکھے اب فسانہ
ہ کان لگاے سب زمانہ — داستان ۵ داستان چنین گفت — در سلک بیان گہر چنین سفت

ہان طلسم خوش بیانی و لوحداران عرصہ اقلیم معانی سیاحان کشور فصاحت و چمن پیرایان گلزار بلاغت
ہ مدعا کو میدان بیان مین یون جلوہ افروز کرتے ہین کہ یہ داستان حیرت بیان اس مقام سے
ولی تھی کہ نقابدار نے اپنے رفقا کو حفاظت مین ملکہ بادبان جادو کی دیا ہی - محلول جادو
رگردان جادو نسیم جادو ملکہ صنم گلعذار و دار اب ثانی یہ سب کے سب باغ مین ملکہ صنم گلعذار
ے بیٹھے ہین چلتے وقت نقابدار ابلق سوار بخیال حفاظت دار اب ثانی لوح طلسم ظاہر کی انکو
تے گئے ہین - ملکہ بادبان جادو نے یہ انتظام کیا ہی کہ ساحرون کو خبر رسانی کے لیے معین کر دیا
ہ اگر حال نقابدار کے جانے کا بت خودپسند کو معلوم ہو جاے اور وہ واسطے دراندازی کے
ہ درہ کی جانب لشکر روانہ کرے یا خود جانے پر مستعد ہو تو ہم بھی چلکر نقابدار کی کمک کرین
ن تو یہ انتظام ہی اور دہان کا حال سنیے کہ جسوقت بت خودپسند کو فتاحی دربند مصباحیہ
خبر پہونچی اور اسکو معلوم ہوا کہ اب فتاح طلسم اسطرف لشکر کشی کریگا تو یہ بہت ہنسا اور کہنے لگا کہ
ر زمین رانکو ساحتی ۔ کہ بر آسمان نیز پرداختی ۔ اس سے مجکو خوف و اندیشہ نہین ہی ہر چند اُس
ن نے تمام طلسم باطن کو برباد کیا ہی اور سب مرحلے اُسکے شکست کر ڈالے ہین اور لوح طلسمی
اُسکے پاس ہی لیکن مابدولت و اقبال کو کوئی فکر و ترد نہین ہی اسلیے کہ میرے پاس وہ سامان جمع
جسکے مقابلہ مین لوح بالکل بیکار ہی جسوقت نقابدار لشکر کشی کریگا اور مین ساحران چہل درہ
لسے مدد طلب کرونگا انکے سامنے لوح محض فضول و بیکار ہو جائیگی ہر چند کہ لوح طلسمی کے باعث سے
ہو نا نقابدار کا غیر ممکن ہی لیکن چند نکرام جو اُس سے ملے ہین اُنکی بخوبی سرکوبی ہو جائیگی
نقابدار بھی اعانت لوح کے سبب سے ساحران چہل درہ پر ظفر یاب نہین ہو سکتا کیونکہ وہ

چالیسون ساحر آپس مین ایک دوسرے کے محافظ جان ہین جو افسر آنمین سب کا ہی وہ چل زرہ
مقیم رہیگا اور دین سے سب تدبیرین کیا کریگا و تالیس ساحر اُس سے زندگی بھر لڑنے کو کافی
انمین سے جو بظاہر مارا جائیگا وہ باطن مین زندہ رہیگا اور روح اسکی کسی دوسرے پیکر
مین حلول کر جائیگی اس صورت مین نقابدار قتل کرتے کرتے عاجز آجائیگا اور آخر کو تنگ آکر
بھاگ کھڑا ہوگا بعد اس تقریر کے بت خودپسند اراکین دولت و مشیران مملکت کی جانب متوجہ
ہوا اور کہنے لگا کہ اس باب مین تمھاری کیا راے ہی آیا نقابدار کو لشکر کشی کر پہنچنے دین ہو وقت
ساحران چہل درہ کو براے مدد طلب کرین یا بعد مین لشکر کشی کر کے طلسم کشائی جمعیت کو پریشان
کرین سب نے بالاتفاق بیان کیا کہ یون تو بادشاہ کو ہماری راے پر ہر طرح فوق ہی

خلاف راے سلطان راے جستن	بخون خویش باشد دست شستن	لیکن ہم زنجواہان حضور کی راے

یہ ہی کہ جہان تک ممکن ہو دشمن کی قوت کو نہ بڑھنے دینا چاہیے بقول سعدی

بہ نیروے خصمے برآید زجاے	وگرہمچنان روزگارے ہلی	بگردد بس از بیخ بر تنگلی

ہم خیر اندیشون کی راے یہ ہوئی ہی کہ ساحران چہلدرہ کو لاکر خود فوج کشی کیجیے اور لشکر کو نقابدار
کے تباہ و برباد کر دیجیے ع

دشمن نہ تواں حقیر و بیچارہ شمرد	آیندہ جو حضور کی راے بیضا	

ضیاے اقتضا کرے وہی راے انسب و اولی ہی چنانچہ ارکان دولت کی راے بادشاہ کو
پسند آئی اور اسی کے متعلق اسنے انتظام کرنا شروع کیا خودپسند بھینٹ وغیرہ کے سامان
فراہم کرنے مین مصروف ہوا اسطرح سے کہ چالیس بچہ ہاے خوک اور چالیس خم شراب کے
اور لوبان و گوگل و دوپ دیپ چندن صندل ہار لونگ اور بنولے رائی سرسون کے دانے آگر
کے پھل و نامردا کے پتے سب سامان سحر اپنے ہمراہ لیکر جانب چہلدرہ روانہ ہوا اور چلتے وقت
سرخیل جادو جو کہ اسکا سپہ سالار ہی اُسکو اُسنے حکم دیا کہ تم جاکر لشکر نقابدار سے جنگ آغاز کرو
کہ یہ لوگ اسطرف آسجھے رہین اور ہم ادھر سے ساحران چہلدرہ کو لیکر آتے ہین چنانچہ حسب الحکم
شاہی سرخیل جادو بعہدہ سپہ سالاری ایک لاکھ ساحران خدار بلاے بد آفت کے پرکالے اپنے ہمراہ
لیکر مع سب سازوسامان کے جانب باغ ملکہ صنم گلغدار روانہ ہوا کہ انکا حال پھر عرض
کیا جائیگا اب اول حال بت خودپسند کا معرض بیان مین آتا ہی کہ یہ راہ کو طی کر کے چشم زدن
مین قریب چہلدرہ کے پہونچگیا سبب اسکا یہ ہی کہ یہ بادشاہ طلسم ہی بلکہ خداوند طلسم کہلاتا تھا
اور قریب کی راہون سے واقف ہی اسوجہ سے یہ قبل نقابدار کے پہونچگیا اور نقابدار
بوجہ نادا قفیت راہ کے پھیر کے راستے سے گئے جسکی وجہ سے پہونچنے مین دیر ہوئی بت خودپسند
جانے جاتے کے ساتھ ہی ہوم خانہ طیار کیا اور زیر دیوار چہلدرہ بیٹھکر چلہ کھینچا یہ عجیب طرح
ہولناک مقام ہی کہ یہان کی وحشت و ہیبت اور ستاتا صحرا کا دیکھکر دیو کا رہرہ آب ہوتا
اور عمارت ایسی بھیانک ہی کہ بوم کو بھی آشیانہ بنانے مین کراہت معلوم ہوتی ہی ایک
بلندہی کہ اسپر جا بجا گھونسلے صحرائی طائرون کے بنے ہوے ہین جالے لٹک رہے ہین

ساسقف بین ہمین لاکھون ابابیل	ہر حجرہ مین بدرسم عنکبوت کے دنبال	تصویر کاری جا بجا گری ہوئی

پس گنبد ہین وہ بھی اسی طرح کے بھیانک و دہشت خیز اور ہر ایک گنبد پر ایک ایک زاغ
بیٹھا ہوا ہی اور ہر گنبد کے نیچے ایک ایک حجرہ ہی اور ہر حجرہ مین ایک ایک دروازہ
ہوا ہی کہ اُسمین قفل وغیرہ کچھ نہین ہی مگر کھلنا اُسکا ممکن نہین سوائے بادشاہ طلسم کے اور
اس گنبد جو وسط مین واقع ہی وہ نہایت بلند ہی اسپر ایک زاغ سرخ بیٹھا ہی یہ زاغ بھی
سب سے بڑا ہی جسوقت کہ بت خود پسند نے اسم سحر پڑھنا شروع کیا اور بخور گوگل وغیرہ کا
روشن کیا اور دھوان اُسکا منتشر ہوا تو یہ زاغ جسقدر گنبدون پر بیٹھے ہوے تھے کندے
توڑ جوڑ کر زمین پر اترے اور گرد بت خود پسند کے جمع ہوکر شور و غل کرنے لگے اور اوڑ
اوڑ کے اسکو ٹھونگین مارتے تھے بت خود پسند سحر خوانی مین مصروف تھا اور جو زاغ ایکطرف
سے کر آتا تھا وہ اسکی طرف ایک بچہ خوک کو بڑھا دیتا تھا اور ایک خم شراب کا ڈھکنا کھول
دیتا تھا کہ زاغ اس بچہ خوک کے کھانے مین مصروف ہوجاتا تھا اور یہ اپنی سحر خوانی مین مشغول
ہوجاتا تھا نوبت باینجا رسید کہ چالیسون زاغ چالیسون بچہ ہاے خوک کو نوچ نوچ کر کھا رہے
تھے اور خمہاے شراب مین منقارین ڈبو ڈبو کر شراب پی رہے تھے لیکن زاغ سرخ شانہ پر
بت خود پسند کے بیٹھا ہوا تھا اور اپنی خوراک کا منتظر تھا جسوقت بت خود پسند نے اسم سحر تمام کیا تو
ایک بچہ انسان کو اسکے سامنے پیش کیا زاغ سرخ اُسے نوچ نوچ کر کھانے لگا حتی کہ چالیسو
بچہ ہاے خوک کو زاغ بالکل کھا گئے اور بچہ انسان کو یہ زاغ سرخ لقمہ کر گیا اور جسقدر
خم شراب کے بھرے رکھے تھے انکو پی گئے اب ایک ایک زاغ پھول پھول کر ایک
ایک فیل کے برابر ہوگیا اور مست ہوکر جھومنے لگا اسوقت بت خود پسند نے اپنی نوک زبان
مین نشتر دیا اور خون چلو مین لیکر زاغ سرخ پر مارا کہ یہ زمین پر تڑپا اور تڑپ کر بصورت انسانی پیدا
ہوا اور کہا کہ کہو کیا کہتا ہی بت خود پسند نے جواب دیا کہ مین نے آپکو جسدن کے واسطے اس طلسم
مین آباد کیا تھا وہ وقت آگیا یعنی طلسم کشا یہان بھی پہونچگیا اور تمام در بند طلسم باطن کے اسنے
بربا دیے لشکر اسکا باغ ملکہ صنم گلعذار مین مقیم ہی اور لوح طلسمی بھی اُسکے پاس ہی مجھے اُسکی جانب سے
نہایت اندیشہ ہی اور کمال تردد و تشویش لاحق حال ہی لہذا امیدوار ہون کہ اپنی فوج کو حکم دیجیے
کہ میرے ہمراہ چلے اور حملہ ہاے دلیرانہ سے لشکر فتاح طلسم کو برباد کرے اور آپ اپنی حفاظت
کے لیے اور اپنے تحفظ کی غرض سے اسی مقام پر قیام اختیار کیجیے یہ کلام سنکے زاغ سرخ نے
اُن چالیسون زاغہاے سیاہ کیجانب پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ جاؤ اور بادشاہ طلسم کی مدد کرو کہ ایک
مدت سے نمک انکا کھا رہے ہو اب ایک مہم انکو درپیش ہی اسمین جانبازی کرکے حق نمک
ادا کرنا ضرور ہی زاغون سے یہ کہکر بت خود پسند سے کہا کہ جائیے یہ لشکر آپکے ساتھ جانیکو طیار
ہی یہ کہکر اسنے قلقاری ماری اور پھر زاغ سرخ بنکر گنبد پر جا بیٹھا اور بت خود پسند بصورت
عقاب بنکر اس لشکر غراب کو اپنے ہمراہ لیے ہوے جانب باغ ملکہ صنم گلعذار بقصد بربادی
لشکر نقابدار روانہ ہوا کہ اسکا حال بروقت پہونچنے کے گزارش کیا جائیگا اور جو انتظامات
کہ سرخاب جادو کے [illegible]

غرض نقابدار بھی طی مراحل و قطع منازل کرتے ہوے اس بیابان مین پہونچے دیکھا کہ عجب وحشت افزا بیابان ہی کہ باد سموم جہان کی دم بھر مین انسان کو گلاتی تھی اور تاب و تب وہان کی ابر بہاری کو پیا سا رکھکر جلاتی تھی بیک تیز گام ماہ اُس جگہ کی صعوبت سے فلک پر راہ بھول تھا خیال عالم گرد وہانکی منازل طی نہ کرسکتا تھا پانون مین چھالا پڑتا تھا نہ گھانس اُسمین کبھی جمی تھی نہ کوئی چشمہ آب تھا چٹیل میدان منزلون تک نظر آتا تھا مہ برستی تھی وہ آگ فلاک سے

اٹھاتھا دھوان ہر خاک سے	منور فلک تھا بشدت طپان	ہوئے ذرہ ریگ جنگاریان
جہانتک نظر کام کرتی تھی وان	عجب وحشت آگین تھا ہوکا مکان	کسی جا پہ تھے ڈنڈ سوکھے کھڑے
تھے انبار کانٹون کے ہر سو پڑے	کہین سایہ ڈھونڈو تو پیدا نہ تھا	کسی سمت پانی کا دریا نہ تھا

غرضکہ اُس صحراے ہول خیز کو طی کرتے چلے جاتے ہین کہ نظر نقابدار کی چلدرہ پر پڑی تو ہیئت یہان کی کچھ بدلی ہوئی پائین جبکہ یہ پہلی مرتبہ رستہ بھولکر ادھر نکل آے تھے تو نشان عمارت کی دوسری تھی سبب اسکا یہ ہی کہ ہر روز ہیئت اس عمارت کی بدل جاتی ہی تاکہ آیندہ روندکے پتہ نہ لے کہ چلدرہ کسکو کہتے ہین لیکن گنبدون پر زاغون کا بیٹھا ہونا یہ ضروری چیز تھا اسمین فرق نہوتا تھا آن جو نقابدار حالیمقدار اس مقام پر پہونچے ہین تو علاوہ عمارت کی ہیئت تبدیل ہوجانیکے گنبدون پر زاغون کو نہ پایا انھین شبہہ ہوا کہ شاید یہ وہ مقام نہین ہی جسکی تلاش مین آیا ہون چونکہ راہ کے کسل سے تھکے زیادہ تھے اس بنا پر خیال کیا کہ آج اسی مقام قیام کرنا چاہیے یہ تصور کرکے گھوڑے سے اتر پڑے اور ٹہلتے ہوے قریب عمارت آکے دیکھا کہ سب پنجرے بند ہین نقابدار نے دروازہ پر ہاتھ رکھا اور کھولنا چاہا مگر دروازہ نہ کھلا غصہ آیا اور قصد کیا کہ زور کرکے توڑ ڈالون لیکن ممکن نہوا اور آواز قہقہہ کی آئی انھین اور غصہ آیا اور جھپٹ کر گزر اپنا اُٹھاکر دروازہ پر مارا یہ وہ ضرب تھی کہ اگر کوہ بھی ہوتا تو پست ہوجاتا مگر دروازہ پر کوئی اثر بھی نہ پیدا ہوا اور پھر صداے قہقہہ کان مین آئی اور کسی شخص نے کہا کہ بس اسی طاقت پر دعوی صاحبقرانی ہی کہ ایک دروازہ پر یہ گاؤزوریان ہوہی ہین اور گزر مارے جارہے ہین مگر پھر بھی کوئی اثر نہین ظاہر ہوتا ہر چند یہ کلام سنکر انکو نہایت غصہ آیا تھر تھر کانپنے لگے اسی حالت غیظ و غضب مین لیکن سوا گردن جھکا لینے کے چارہ کار کیا تھا اور جواب اسکا کیا دے سکتے تھے بس ایک مرتبہ ایک تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی اور وہ درخود بخود کھلا دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین دُر در گوش مرصع پوش دریاے جواہر مین غوطہ مارے لبصد کرشمہ و ناز چلی آتی ہی نگاہین اُسکی نشیلی کمانخانہ ابرو مین تیر مژگان دلدوز ابروے خمدار مائل خونریزی کھینچی ہوئی تلوار کیونکر کہون اگر خنجر آبدار لکھون سر مضمون ظلم ہونیکا ڈر ہی خانہ ظلم و بدعت کا ڈر ہی عارض انور رشک قمر یہ بھی مثال ناقص ہی چاند مین دھبا یہ صاف شفاف آئینہ سے خلاف ہونٹ نہین مسیحائی اشارہ نہین لعل جانبخش دندان رشک گہر آبدار مصنف نے موتیون کی آبرو بڑھائی لبصد آب و تاب ایسی مثال لکھی چاہ ذقن مین ہزار ہا یوسف دل عاشقان گرے پھر نہ آپھرے گلاصراحیدار سینہ پر ابھار دو سانمین دل عاشق کے پار ہوتی ہین یاد و نقابدار سرکش مثال تو یاد آئی چھاتی

لینے کی نوبت آئی آسمان جاہ وجلال سے دو برج ہین یا معجون کہی کے دو رتج ہین معدوم ہوا
ام کسپر ظاہر ہی اس مضمون باریک سے ہر ایک شاعر نکتہ سنج ماہر ہی یہ نازنین نقاب
ی پر نگاہ ڈالے تو بیساختہ واہ کرکے یہ شعار صفت ہین آنکھون کی پڑھنے لگے

ہین خواب مین یہ تیری ہمشال آنکھین — فتنہ سے آکے تصدق ترے لال آنکھین
ی ہین نشہ مے جو لال لال آنکھین — بھائین کیون ترے نہ پیارے لال آنکھین
تھا غصہ کسی محو چشم پر شاید — غضب کی آج تمہاری ہین لال لال آنکھین
پہ قہر سے تو ساقیا نکال آنکھین — یقین مجکو ہی پلے نگہ سے ادھار آنکھین
پنا چھوڑین نہ کسطرح رنگ بادام — خدا نے مجکو عطا کی ہین بیمثال آنکھین
ر نگین جسے غضب کی جان آنکھین — جسکی نگاہ اسکے جمال جہان آرا پر پڑے بصورت آئینہ حیران

ل رلف پریشان ہوجاے ایک سراپا مین سو سو خوبیان ہزار ہا دل مین ہزارون محبوبان

داد وبدہ عادت سی تھی — ترمنہ دیکھنے کی آرسی تھی — جبین پر کھا سی ہوئی کا ٹیکا
ی کے سر تھا محبوبی کا ٹیکا — اگر ہو وصف چشم صاف پیر — بنے سرمہ کی تحریر اپنی تحریر
تلی ترہب چشم سرمہ گین تھی — بعینہ لیلی محمل نشین تھی — یدگستاخ سے محرم کر رکھی تھی
یلی دانا زون پہ چڑھی تھی — کبھی دیکھے نہ دانت اسلی کسی نے — پہ دیکھے بھی تو دانتون کی سی نے
ت پاک دامن مسلمان آنکھین — کہ خود آشکی نظر سے بھی نہان آنکھین — یہ پردہ دل سے بھانا تھا دہن کو
ان عنقا بنانا تھا دہن کو

غرض اس نازنین نے حجرہ سے باہر آکر نقابدار سے کہا کہ آپ
قدر غصہ کیون فرماتے ہین آپکے زور وطاقت مین کوئی شک وشبہ نہین مگر یہ ایک سبب خاص
ا جسکی وجہ سے یہان کچھ زور آپکا نہ چل سکا اور قوت وطاقت کچھ کام نہ آئی مین سب وجہین
لی آپ سے بیان کرونگی اور جس کام کے واسطے آپ اتنی مشقت اٹھاکے آئے ہین اسمین بھی
دونگی لیکن یہ کام جلدی کا نہین ہی دیر آید درست آید آپ منزل کے تھکے ہوے چلے
تے ہین دیکھیے تو غبار چہرۂ انور پر پڑا ہوا ہی زلفین آلودۂ گرد ہین تھوڑی دیر یہان تشریف
کھیے منہ ہاتھ دھوسیے آپکی تشریف آوری میرے واسطے بھی باعث عزت ہوگی کہ
پ طلسم کشا ہین ؎ آرزو دارم کہ خاک این قدم ٭ طوطیاے چشم سازم وبسدم
یے تشریف لایئے اس کلبۂ احزان کو اپنے قدم کی برکت سے روشن ومنور فرمایئے ؎
اق منظر چشم من آشیانہ تست ٭ کرم نما وفرود آ کہ خانہ خانہ تست ٭ الحاصل اس نازنین زہرہ جبین
ے ایسا باتون مین لگایا جو نقابدار کے بھی ذہن مین آیا کہ اگر کسی کے گھر پر جاتے ہین خواہ
خاتیہ جانا ہو یا بالقصد کسیکے یہان آنا ہو تو کچھ دیر بیٹھتے ہین اسکے بعد اپنا مطلب کہتے ہین
ن ہی کہ مثل باربان جادو کے اس سے بھی نیکی ظہور مین آے یہ خیال کرکے قدم اندر حجرے کے رکھا
ادھر تو یہ داخل حجرہ ہوے ادھر دروازہ حجرے کا بند ہوگیا اب انکو توجہ سے اسی مقام
چھوڑا جاتا ہی اور کچھ حال سرحیل جادو کا بیان کیا جاتا ہی کہ یہ لشکر ساحران خدا رکو لیے
وے ابر سحر آتا ہوا چلا آتا ہی اس صورت سے کہ رسول بنسول ہاتھون مین لیے قشقے ماتھون

سب کھیے ہوئے نعرہ یا ساحری و جمشید بلند کرتے ہوئے گلون مین بجائے نقارہ بسیار پر شور ہوئے
جھولیان کھاروی شانون مین لٹکی ہوئی انمین تمام اسباب سحر بھرا ہوا صورتین بھیانک جانور ان سحر
شل نہنگ و پلنگ و گرگ و خرس و ببر وغیرہ پر سوار ہیر مین اڑاتے ہوئے وہ کیان سے
ہوئے پرے برابر چلے ہوئے ہر ایک انمین کا نایاب زمانہ سحر جانتا تھا اور آفت کا پرکالہ
تھا سامری اپنے تئین اسوقت کا گنتا تھا منقلین ملکتی ہوئین جسے کا سامری و جمشید کی
فضل مچتا ہوا سب ساحران غدار و فسون سازان عربدہ کار ابر زنگاری کے پردہ مین جانب باغ
ملکہ شبنم گلنذار چلے جاتے ہین یہان کا حال سنیے کہ صحن باغ مین چبوترے پر فرش کیا ہوا ہی کمی مسند
زربفت بچھی ہوئی ہین اور مسند مرصع کار صدر مین بچھی ہی اور چھوٹا سا ایک سائبان نہایت تکلف
کا کھچا ہوا ہی جسمین جھالر موتیون کی ٹکی ہوئی موتی بیضۂ کبوتر کے برابر لگے ہوئے ہین سہ پہر کا
وقت ہی جھونکے ہوا کے سرد سے آرہے ہین گھاسے خوشبوی بھینی بھینی خوشبوئین پھیلی ہوئی
ہین سبزہ پر نظر کرنے سے آنکھون مین طراوت آتی ہی جابجا آبشار جاری ہین قریب شام جو درخت
مین پانی دیا جاتا ہی تو ہوا سے خنک کے باعث سے دماغ جان لطف فرحت اٹھاتا ہی اسی چبوترہ
کے صدر مقام پر ملکہ شبنم گلنذار مسند عزت پر جلوہ فرما ہی اور ملکہ بادبان جادو یمان اسکی قریب
بیٹھی ہوئی ہی ایک طرف نسیم جادو پنکھیا پھولون کی سامنے رکھے ہوئے جو ژہ بچ باندھے
بیٹھی ہی کہ سہ بلا جوڑے کی بندش اور نباست قد بالا ہی غضب چنون ستم کھڑا بدن سانچے مین ڈھالا ہی
زلف عنبرین جو چہرۂ نازنین پر پڑی ہی تو صاف ظاہر ہی کہ سہ زلف کو عارض جانان پہ جو ہلتے دیکھا
مسج اور شام کو کس پیار سے ملتے دیکھا ایک طرف محلول جادو اور سرگردان جادو و ہماے جادو یہ
سب کا سب دیکھی ہوئی ہین اور دار اب ثانی نماز پڑھنے مین مصروف ہین بکایک دیکھتے کیا ہین
کہ جانب جنوب سے ایک ابر زنگاری نمودار ہوا جو نہایت چمکتی ہوئی کوندا لپکتا ہوا رعد کے
گرجنے کی صدا بلند ابر اس تیزی کے ساتھ چلا آتا ہی کہ یہ معلوم ہوتا ہی آندھی آرہی ہی
سب سے پہلے نظر ملکہ بادبان جادو کی اس ابر پر پڑی اسنے محلول جادو کیطرف مخاطب
ہوکر کہا کہ یہ آمد لشکر ساحران کے ایسے آثار معلوم ہوتے ہین اتنے سب کے سب دیکھنے لگے
اور کچھ ساحر جو واسطے خبر کے معین تھے ہنس و باز و بط و سرخاب و قرقرے وغیرہ بنے ہوئے
دیکھا کہ وہ نہایت تیزی کے ساتھ آکر زمین پر گرے اور غلطکین مار کر صورتین انسانی اختیار
نے پیدا کین اور دست ادب باندھ کر ہر کارون کیطرح بزبان حال عرض پیرا ہوے کہ ملکہ
عالم کی عمر دراز ملک و دولت پایدار رہے مدعی ہمیشہ ذلیل و خوار رنج و کلفت مین گرفتار
رہے سہ اکبی بخت تو بیدار باد ہ تراد دولت ہمیشہ یار باد ہ کل اقبال تو دائم شگفتہ
بکشم دشمنانت خار باد ہ و دست نہال دشمن پایمال رہین غلام و واسطے خبر کے صحرا
مین گئے تھے کہ ہمنے دیکھا سرخیل جادو سپہ سالار بت خود پسند ڈھائی لاکھ حرون
کی جمعیت سے ارادۂ بربادی باغ چلا آتا ہی سہ کربلا ہی ہو گل چینون نے غارت پر گلستان کی
ہمارہ بلبلون کے خون کا صیاد کہتے ہین ہ اسکا ارادہ ہی کہ ملازمان حضور سے جنگ و جدال کرکے

ع کو نباد و بر باد لے ور دشمنان حضور کو خدانخواستہ چشم زخم ہو پچاسے باقی جیرو عافیت
ہیں یہ سنکے ملکہ بادبان جادو نے علول جادو سرگروان جادو و نسیم جادو کو حکم دیا کہ روانہ
مراد دین کو چنانچہ سب لشکر ملکہ بادبان جادو یہ بھی آمادہ پیکار ہوکر اطلیس اور اپنے اپنے
لشکر لیکر آکے بڑھے ادھر سے سرنیل جادو و سپہ سالار بہت خوبصورتی نے اپنے ابر رنگا رنگی کو بچایا اور روی
زمین پر اترنے خیمہ سیاہ برپا کیا اور لشکر سامراہی کو اتارا ادھر ملکہ نسیم جادو و علول جادو و سرگروہ
جادو و غیرہ نے بھی مقابلہ لشکر سرنیل جادو بارگاہین برپا کین اور فوج کے چنے اور قناتین اپنی
اپنے رو بیان و قلعہ ربان و غیرہ استادہ ہوگئے اسی ہنگامہ مین وہ وقت آگیا کہ بیضہ زرین آفتاب
قلعی مین ساحر مغربی کا رکھا گیا اور ساحرہ شب نے عالم مین قدم رکھا یعنی نیل شب کی پشت پر چھول ستارہ
کا کواکب کی پڑی اور قبیلہ کہ مغرب کے نیلبان خورشید نے اپنا بستر لگایا اور جوئین خورشید نے طے منزلین چار
اون آئی شام روشنی بارہ ہوا مہتاب جب اور نجا فلک پر اور زمین پر چاندنی چھٹکی یہ دیکھ
نیل جادو نے اپنے لشکر مین حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اسیوقت طبل جنگی بجنا شروع ہوا نفیر حرکو دم
جب صدائے جنگ ملکہ بادبان جادو کے گوشزد ہوئی تو انھون نے بھی حکم دیا کہ کچھ پروا
ان کہہ دو کہ ہمارے یہان بھی کوس حربی نوازش مین آئے چنانچہ ادھر بھی نقارہ رزمی
جو ب پر ہی صدائے شہ بفساد بلند ہوئی ے نقارہ آوازہ آمیزون کہ دونون لشکر دونی دن
سان راگرونت آخر رسید ۴ سرانجیل صور فیاست دمید ۴ غرضکہ دونون لشکرون مین
نقارہ رزمی ہر جو ب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی دونون طرف تیاری جنگ کی ہونے
لی ہادر صدائے نقارہ سنکے اسلحہ صیقل اور درست کرنے لگے ساحر سحر جگانے مین مشغول
ہوے سلح خانون مین وہ وہ نیزے جو ہردار بجلی کہ جو روز مصاف رگ سنگ کاٹے دریا مین
نہنگ کاٹے دم مین خون عدو چاٹے قلم کاٹے وہ سیان رزمگر خود بکتر چار آئنہ زرہ خود
سلے سپر دوش سینہ وناف بکمر مین کرے وہ صف کی صف ساحرون مین جو برس پڑے وہ خونبار
وہ تیغ ہو خون کا بچے نہ خار ۴ ہر سو وہ رواں ہو کہ سوداے زلف یار رگ رگ مین روان لہو کی صورت
فتنہ وقت نازنین لچک جین ۴ کس جین بل مین چمکے تیغ مین ۴ غرضکہ رات بھر دونون لشکرون
مین فسو رحشر برپا رہا کہین ہر دو جا آشتی بھی تھی سنکہ سچکتا تھا کوئی چپ بیٹھا تھا کہین
مین تھا کوئی مصروف افسان مین تھا کہین پکار کر پیر بلاے تھے کوئی مالا جپتا تھا کوئی چھکا
بیٹھا تکتا تھا کہین چیرون اور نار نگلہ کو اگیا رہی تھی کہین کلوا محمد ہیرلی پکار تھی کہین
ہی کہین لونا چماری کو جینٹ دی کہین کبرا حلال کیا تو کہین سور چڑھایا گیا کوئی منتر پڑھتا تھا
اور کوئی جنتر ستاتا تھا کچھ بیان اور بھنگے پر چڑھے تھے کہین انڈے کچھ تھے کہین دانہ دانہ
ان اثر اور دون کا چھکا رتا سورون کا سہرے چنگھا رتا شیر و خاکا رتا اس تنگ کا کچھ دبلاتا تھا
حل چرخ کو چکر مین لاتا تھا سکھوم کا دھوان سہ دوا تک پیچیدہ ہو گیا تھا لوگون کا نشہ
ہو رہا تھا شراب کی بوتل ہر کہین لنڈھی تھی زمین ہر جگہ پی ہی کسی جا تو گل سنگ رہا تھا جو کی
کی سیوا کر رہے تھے انھون نے لوبان جلایا تھا پون ماننے وقت سانے کے لئے تھے خلاصہ کہنے سے

ساحر گردن ہلاتے تھے کوئی بیٹھا گردن کاٹ کر اگیاری مین دیتا تھا کوئی باہین ہاتھ کی چھنگلیا چھیدتا تھا کوئی سمجھوتا تھا کوئی چوٹک جلا کر ڈنڈوت کر کے زمین چومتا تھا غلول سرگردان ونسیم وغیرہ نے بھر تازہ بتازہ تیار کیے تھے آمادہ مرگ وہیاسے قضا ہوے تھے ڈنات کے جادو بنائے ہر بڑے بڑے زبردست بلائے تھے بے منتر جگائے تھے کہ

جادو ایسے تھے اگلے بس مین	بچھرے ہوے شیر تھے قفس مین	ہوے اچھلا کے گر لگائین
دشمن کورہ فساد کھائین	تیزی مین وہ مثل نشۂ مل	اڑنے مین یہ رنگ نکہت گل

اسیطرح تمام رات جانبین مین تیاری جنگ سے عوغائے عظیم برپا رہا جسوقت کہ شب پردۂ ظلمات کیطرف روانہ ہوا اور آفتاب جوگیون کیطرح گنبد خضرا ورسے دام زرین شعاع سے بعد جاہ وجلال باہر آیا نظم طاؤس سحر اوڑھا ہوا پڑ ہوا بچھا سر گنبد سما پر اٹھا گرد وغبار کیطرح ٭ گردون پہ چڑھا بخار کیطرح ٭ ہنگام سحر معرکۂ رزم کا ہنگامہ گرم ہوا لشکر دونون جانب سے خیل خیل وذیل ذیل بیرق بیرق طوق طوق جوق جوق سنجق سنجق سپہ کے دستے کے دستے پیشین وسلے مردان جنگ آزما سب لڑائی کو دیکھے بھالے وقدہ گاہ مصاف مین وارد ہوے اور گروہ گروہ میدان نجف مین آکر صف آرا ہونے لگے ملکہ بادبان جادو برائے حفاظت ملکہ صنم گلعذار باغ مین مقیم رہین اور بادشاہی لشکر کا عہدہ داراب ثانی کے سپرد کرنا چاہا تھا مگر انھون نے انکار کیا اور کہا کہ ہلوگ سپاہی ہین سحر وساحری سے لڑنا پسند نہین کرتے بادشاہی ساحران کا عہدہ اُس شخص کو زیبا ہے جو خود بھی نیرنگی سحر سے واقف ہو بادبان جادو نے کہا پھر جسکو آپ مناسب جانین اسکو بادشاہ لشکر کرین انکی نظر محبت اثر سے بخیال میلان طبع ملکہ نسیم جادو کو انتخاب کیا غرضکہ نسیم جادو بادشاہ لشکر معین ہوئین اور سرگردان جادو عہدۂ سالاری لشکر کے لیے تجویز ہوئی اور محلول جادو منصب وزارت پر فائز ہوئی شہزادہ داراب ثانی بمرتبہ صاحبقرانی لشکر سے چالیس قدم مرکب اپنا آگے بڑھا کر متمکن ہوے جب یہ سب امور تجویز ہو چکے تو ملکہ نسیم جادو تخت حکومت پر سوار اگرو بنام سردار مہ کہا سے پری پیکر زیر ران محبہا سے سحر روان طاؤس وعقاب ونیل وہنس آشین پران دمبدم کرتا اور جلا جل بجتی تھی زمین رزم لرزتی تھی بہادر خندہ زن نامردون کا لرزان بدن ساحر منہ سے فعلے اڑاتے سحر کی نیرنگی دکھاتے جب چوگان مین پہونچے ابر سحر برساکر گرد وغبار بٹھا کر صف آرا ہوے جسوقت صفوف جہاد وقتال آراستہ ہوئین اور میمنہ میسرہ قلب وجناح سلسلہ وکمینگاہ اگلا ہراول اور پچھلا چندا ول چودہ صفین میدان کارزار مین قائم ہوئین اور رزمیون کے نقیب ولشکیت بہادرون کا دل بڑھانے کے اشعار عبرت خیز خوش آوازی سے پڑھنے لگے کہ اے مردان بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید روز جنگ ست جنگ باید کرد کوشش نام ننگ باید کرد ٭ بگ آگے پت رہے اور پگ پیچھے پت جاے ایسے پوت کو کہ کاگا ماس نوچے

...ے نامیدہ دن قسمت سے نصیب ہوا یہ ہو کہ نقد برنے دکھا پاکسیکو کب میسر ہوتا ہی
...ج کو نسا بائی کا پوت مہابلی رن چڑھکر نام پر جوجھ مرتا ہی کھیت رہتا ہوا ور
...ن اپنی بان کا لال سرخرو ہوکر پالاجیت رہتا ہی بڑے باپ کا وہی بیٹا ہی
...کھرید کر دشمن کو مارے اور وہی پوت کپوت ہی جو لڑنے مرنے سے جی
...ے کہان ہین سامری وجمشید وزردہشت سب اپنی اپنی نیرنگیان دکھاکر اس
...یا سے روپوش خخانۂ عدم کے جرعہ نوش ہوے ہان اے ساحران
...ی آج دن معرکے کا ہی نام کرو خوب جی بھر کر لڑ بھڑ لو۔ دیکھو اس فلک
...ار اور گردون غدار نے کیسے کیسے نامور دن کو ہلاک اور بظلم وستم

...خاک کیا کہ ابیات	تخت جمشید حظ جام ہوا نقش فنا	نہ سکندر رہی نہ آئینہ حیرت افزا
...دولت قیصر ہی نہ اقلیم قباد	پایۂ حشمت سنجر ہی نہ منصب دارا	سیکڑوں قافلے راہی ہوے ہین منزل
...ولی کہین بھی نہیں ہاتھ ذرا	کسکی اس بزم مین روشن ہوئی شمع قبال	جسے گل کر نہ گئی جنبش دامان قضا
...بیابان کا ہر اک نخل ہی نخل ماتم	کف افسوس ہی ہتا ہی اس گلشن کا	وہ گل تازہ نہ دیکھے نہ چمن مین کھلتے دیکھا
...ی سانین نہ پھر چلنے لگے باد صبا	آنکی صورت کو ترستی ہین یہ آنکھین افسوس	صورت نظر آنکھ مین تھی جنکی جیسا
...ہنگامۂ صحبت ہی نہ وہ طرز نشاط	نہ وہ اندازِ سخن ہی نہ زبان گویا	ربط و اخلاص کے باہم جو تھے معمول

...مسفرون ایسا ہین بھول گئے | اے بہادر دو دنیا سے ہاتھ اٹھاؤ کبتک اس دانہ بے ثبات
...حیات کی امید ہی آخر ایکدن مرنا ہی آج لڑکر جان دی تو پھر زندگی جاوید ہی ہے

...ید دست گر خواہی رہائی	کہ بے مردن نیابی آشنائی	اور سنئے کیا خوب کہا ہی قطعہ
...لوفتہ پاے بمیدان نہ رسین	گوے مراد در خم چوگان آرزو	خواہی کہ بخت روے نماید بکام دل

...ندن ہمرکہ با خصم روبرو خرشکہ جب نقیب وکرکیت نقابت کرکے ہٹ گئے تو
...لے ہونٹ چبا چبا کر عمرو کو گھورتے تھے صفون پہ سناٹا تھا کوئی طاکر بھی آوکر
...نہ آتا تھا رن بولتا تھا تمام عالم سنسان نظر آتا تھا اس اثنا مین سرخیل
...یام اژدر سحر اڑا کر وسط میدان مین آیا یہ نابکار خود بھی بہت کریہ منظر و
...ت ہی اسوقت براہ رعب وجلال اسنے بزور سحر اپنی صورت نحس کو اور بھی
...مہیب کیا تھا کہ تظلم

...سنگین دلی پولاد جانے	چو دید دوزخ از غیرت روی	چو زاغ گلخن از ہیبت وہ گولی
	چو ہجران دل گدازے جان ستانے	اسنے میدان مین پہونچکر

...ب سحر کی نیرنگیان دکھائین اور ٹھہر کر بعد عتاب مخاطب ہوکر خطاب کیا
...ے سرگردان جادو والے محلول جادو سنئے کیا سمجھکر رفاقت بادشاہ کو
...کیا اور طلسم کشا کی شرکت اختیار کی ایک نقابدار مفلوک روزگار
...ایت کے بھروسہ پر خداوند طلسم سے بگاڑنا سراسر عقل کے خلاف ہی
...نادانی نجما تم اور کجا شہنشاہ ساحران کہ سے کے تولند یارد کہ شیر شرزہ آہد در شکار
...واندگشت بازو جز تخم ندروید ایضاً کہان تک لاف برابری ماروگے اور ملازمان شہنشاہ

ہین سے کس کس کو قتل کروگے ان چند باغبان پاکستہ پر جو تمھارے پاس جمع
ہوگئے ہین غرہ نہ کرو اور لازم ہی کہ رفیقان نیک اندیش سے صلاح لیکر سرکشی
سے باز آؤ اور قدمون پر چلکر گرو کہ سے تمن تمکہ بر گنج و تیغ و سپاہ

نہ فرزانگان رائے تدبیر خواہ | شنود رائے نیکو تر از سنگیر | بجائے کہ ضائع بود تیغ و تیر

سراطاعت و انقیاد فرمان شاہ سے اٹھانا سراسر خطا ہی بہتر و مناسب یہ ہی کہ رول
سے ہاتھ باندھکر حاضر خدمت ہو تاکہ مین بادشاہ کے حضور مین عرض کرکے خطا
تمھاری معاف کرادونگا اور درصورت انحراف ورزی و خلاف اندیشی سزائے
معقول دونگا اور خوب یاد رکھنا کہ خداوند کا نوکیا ذکر ہی مین ہی ایک ادنے
خادم انکا تم سب کو مثل حرف غلط صفحہ ہستی سے مٹا دینے کو کافی ہون
اور نقابدار جو تمھارا معاون باکر دکیدہ ہی وہ بھی گو باطلسم مین قید ہی لہذا
راہ راست پر آؤ اپنی جانین بچاؤ اور غور کرو کہ شاہ والا بارگاہ کا
کبار نبہ ہی خداوند سامری نے کیسا مرتبہ دیا ہی کہ نظم دیو کا بیچارا سید سر بہد

مرغ کا بیچارا پر پر بہد | نرد و مہرہ بید رقہ پر دن | از ہوا و زمین او گردون

پہ شہنشاہ کا عزد وقار ہی کہ تم ایسے نمکحرامون کو ابتک زندہ چھوڑا ہی اے
بے ادبو تمھین یہ کیا ہی کہ سے | شنیدندی کہ با خداوند بخت | شنیدہ را سر بر و چون درخت
گوزنے کہ در شہر شیران شود | بمرگ خود ش خانہ ویران شود | چو سر بابت سر شناباز خراج
باد و گر نہ سر ے با تو ماند نہ تاج | بہ نفر بر عتاب آہنر سر خیل جادو کی سنکے سرگروہ ان
جادو و مخبول جادو نے بھی شمشیر زبان کے جوہر دکھلاے اور پکارے کہ اب بچیا قطعہ

اگر دشمن از تیغ دارد ستیز | مرا ہم زبان سنان ست تیز | چو من آرزوے نبرد آورم
دل دشمنان را بدرد آورم | او مکار کیا تولات و گزاف بک رہا ہی ہم نقابدار
دلاورکے نفر یک یہ سمجھکر نہین ہوے ہین کہ نقابدار ہی فتحیاب ہونگے جنانچہ
دو سردار و فتح و شکست ہمیشہ خدا کے ہاتھ ہی گرہان یہ ضرور سمجھ لیا ہی کہ مذہب
نقابدار کا برحق ہی اور اخلاق نقابدار نے ہمکو مطیع و فرمان بردار کرلیا
ہی باوصف اس جاہ و جلال کے نقابدار عالیمقدار نے خود پرستی تو دوسری شی
ہی خودپسندی بھی نہین اختیار کی اور بادشاہ طلسم تو اپنے کبر و نخوت مین آپ
خداوند بن بیٹھا اور اپنے خداوندون سے منحرف ہوکر خود پرستی اختیار کی
ہمسے اس زندگی مستعار اور دنیاے ناپایدار کے لیے ابدالاباد کی راحت
نہ ترک کیجیگی بلکہ تجھے بھی اگر انجام پر نظر ہی اور عاقبت بخیر کرنا چاہتا ہی تو
آکر دامن نقابدار مین پناہ لے ورنہ یہ تیر اغور تجکو خاک مین ملاکے گا سیدا
قعر جہنم مین پہونچاے گا اور آخر الامر سواے کف افسوس ملنے کے اور کچھ ہاتھ
نہ آئیگا بموجب مصرع کہ ہر آں پر بھی نظر کرد کہ بینی سود ہا ہی ۔ سرخیل جادو یہ مضمون نصیحت

شمون سنکے نہایت برہم ہوا اور رشل مارسیر دوم بریدہ کے پیچتاب کھاکر
آوازدی ایسے معلوم ہوتا ہی کہ قضا ہی تم لوگون کی دامنگیر ہوئی ہی اور خیاط
اجل سنے جامۂ حیات تمھارا قطع کردیا ہی۔ بس یہ کہکر یون ہی پلٹ کر صف لشکر
کیطرف دیکھا اور کہا اے بلورصاف باطن جامیدان مین اور ان نگرامون
کو چاشنی مرگ چکھادے کہ انھون نے بہت سر اٹھایا اور اپنے دلی نعمت سے
منحرف ہوگئے ہین سرخیل کا یہ کلام سنتے ہی ایک ساحر بلند قامت تنگ پیشانی
کوتاہ گردن سیاہ قلب تیرہ درون اژدر آتش فشان پر سوار کوڑا سانپ کا
اسکے ہاتھ مین یہ قہر پڑھتا ہوا دہن لشکر سے باہر نکلا نظم اسطرح دشت جنونکی سیر کو جاتے ہین ہم
ہوسواری اژدہے کی اور کوڑا سانپکا دہن اژدر سے فلا بہ آتشین نکلتے ہوے ہمہ تن شعلہ
جوالہ بنا ہوا میدان مین آیا اور اپنے اژدر سحر کو روک کر اسنے نہیب دی کہ
کون اپنی زندگی سے سیر ہی کرنا چاہتا ہے کہ عمر بسر ہوچکا ہی کسکو اپنی جان درکار
ہی آئے اور مجھ سے مقابلہ کرے کہ یہی گدی ہی اور یہی میدان ہی پس یہ
کہنا تھا کہ سرگردان جادو نے اپنا نیل سحر بڑھایا اور سامنے بلورصاف
باطن کے آیا اسکی صورت دیکھکر بلورصاف باطن بہت ہنسا اور کہنے لگا کہ
تیری بھی چہ لیاقت ہوئی کہ تو ہمارے مقابلہ کیلیے آیا ہے بیمار آنچہ داری زمودی نشان
لان کیا نی وگرنہ ن لاحر بہ ویا کہ تجھے نمانہ باقی رہجاے اپنے دل کا
حوصلہ نکال لے کہ پھر اجل تجکو دم بھر کی مہلت ندیگی سرگردان جادو نے جواب
دیا او ملعون تو نہین جانتا کہ ہم طبع اسلام ہوے اور دستور اہل اسلام کا
پیشہ سنی کر لیا نہین ہی لہذا ہم پیروان اسلام بھی پیشہ سنی نہ کرینگے اگر خداوند عالم
ہمارے حربہ سے تجھے بچائیگا تو اسوقت دیکھا جائیگا پس یہ سننا تھا کہ اسنے جواب دیا
ہیہ تمھارا دستور نہین ہی تو نہوے ہمارا دستور تو دشمن کی سرکوبی کا ہی معلوم ہوتا
ہی کہ زمانہ تیری عمر کا بالکل ہی ختم ہوچکا ہی جو ایسے بیہودہ خیالات ظاہر کرتا ہی خیر
اسنے یہ کہکر گولہ فولادی جھولی سے نکالا اور کچھ اسم سحر دم کرکے سینہ پر سرگردان
جادو کے مارا سرگردان جادو نے فوراً ایک دو ہتڑ زمین پر مارا اور آواز دی کہ اے
گولہ آہن خوار جادو لینا اس خیرہ سر کو نہیں یہ کہنا تھا کہ طبقہ زمین کا شق ہوا دیکھا
تو ایک تر کی سیاہ فام قوی اندام پیدا ہوا اور آتے ہی اسنے دہن اپنا کھول کر اس
گولہ فولادی کو دہن مین اپنے لے لیا اور پھر فوراً غرق زمین ہوگیا لشکر نسیم جادو سے
صحنت و مرحبا کی صدائین بلند ہوئین یہ شور تحسین آفرین سنکر بلورصاف باطن بھی جل گیا بسکہ جلے
ہوا اور جلایے سرگردان جادو نے بلورصاف باطن کو آواز دی کہ تو ہی ہے اور بچے منھ بس اسی
قہر پر یہ دعوے تھے اب مین وار کرتا ہون خبردار ہوجانا کہنا کہ ہوشیار و خبردار یہ کہا تھا کہکر اسنے تیز سحر جھولی سے
نکالا اور اسم سحر پڑھکر اسنے بلورکے کھینچ مارا بلورصاف باطن سینہ سپر کئے ہوے کھڑا رہا تیز سینہ پر پڑا اور توڑ کر پار

گذر گیا سینے بین اسکے ایک سوراخ پیدا ہوا اور اسیوقت مضمحل ہوگیا یہ خرق
والتیام اسکے جسم کا دیکھکر سرگردان جادو کے ہوش اڑ گئے اور بلور صاف باطن
ہنس کر پکارا کہ دیکھا تو نے تیرے سحر کو مین نے رد نہین کیا اور سحر نے تیرے پورا کام کیا
لیکن میرا کیا نقصان ہوا میری تیری قوت سحر کا یہی فرق ہی کہ تو نے میرے سحر کو رد کرکے
ٹالا اور مین نے تیرے سحر کو رد نہین کیا اور مجھے کوئی ضرر نہ پہونچ سکا یہ کہکر اسنے جست کی
اور اژدر سے علیحدہ ہوکر رگ پیشانی مین نشتر دیکر خون چلو مین لیا اور کچھ اسم سحر دم کرکے
اژدر پر مارا اور آواز دی کہ لینا اسکو بس چھینٹا خون کا پڑتے ہی اژدر بلبلا کے فیل گردان
جادو پر جا پڑا ادھر سرگردان جادو بھی کود کر پشت فیل سے علیحدہ ہوا اور اسنے بھی مشک
زبان کا خون چلو مین لیکر اور کچھ اسم سحر دم کرکے اپنے فیل پر چھینٹا مارا کہ یا تو فیل ہیبت
اژدر سے کانپ رہا تھا یا گردن اٹھاکر اور دم کو کھڑی کرکے یہ بھی اژدر پر جا پڑا
اور لگی لڑائی ہونے جب اژدر چنگھاڑ مارتا تھا اور شعلہ دہن سے اسکے نکلکے فیل کے منہ
پر آتا تھا تو فیل چنگھار کر اسنے بھاگ جاتا تھا اور جب فیل اژدر کو گھونسا مارتا تھا
تو یہ بھی بلبلا جاتا تھا۔ اب ادھر تو اژدر اور فیل آپس مین لڑ رہے ہین اور اُدھر بلور صاف
باطن سنے زمین مین غلطک ماری اور صورت اپنی ایک باز کی بنائی اور سرگردان جادو
پر جھپٹا ادھر سرگردان جادو نے بھی غلطک ماری اور یہ بھی باز بنکر چلا اور مقابلہ سے
باز نہ رہا دونون مین خوب منقارین اور پنجے چلنے لگے کبھی یہ دونون لڑتے ہوے
بلند ہو جاتے تھے اور کبھی پھر زمین پر آکے گرتے تھے یہ دونون باز نوکھے ہوے لڑ رہے
ہین کہ اسی ہنگام مین جانب فلک سے ایک جوگن پیدا ہوئی کہ ہاتھ مین اسکے ایک جال تھا
پس اسنے آتے ہی جال جو مارا دونون بازون کو صاف پکڑے ہوے لیے چلی گئی چلتے وقت
ایک مشت خاک کچھ پڑھکر اژدر و فیل پر پھینک ماری کہ جس سے یہ دونون بھی جلکر خاک
ہوگئے اب کسکی تاب تھی جو اُس جوگن کو روکتا یا اُس سے مقابلہ کرتا سب
دنگ ہوکر رہ گئے تھے اور دونون جانب کے ساحر حیران تھے کہ یہ جوگن کون تھی جو اتنے
اتنے بڑے زبردست ساحرون کو یون باندھے لیے چلی گئی سرخیل جادو سب سے
زیادہ حیرت زدہ ہو رہا تھا آخر کار یہ گھبراکے اسی نرد مین طبل بازگشت بجوا کر میدان
سے پھر گیا اور جا کر بارگاہ مین سوچنے لگا ادھر ملکہ نسیم جادو باپ کی اسیری سے نہایت حیرانی
و پریشانی کے عالم مین داخل قصر ہوئی اور سارا ماجرا ملکہ صنم گلعذار سے بیان کیا ملکہ یہ جادو
جادو مسکرائی اور کہا پریشان نہو مین نے دیکھا کہ باپ تمھارا بلور پر فتحیاب ہین ہو سکتا ایسا ہو کہ
ہاتھ سے اسکے مارا جاے لہذا مین جوگن بنکر گئی اور دونون کو کمند سامری مین باندھ لائی یہ کمند تحفہ جات
طلسمی مین سے ہی اگر بت خود پسند بھی اس کمند مین پھنس جاے تو عمر بھر رہائی دشوار ہو جاے یہ کہکر اسنے آواز دی
کہ اے سرگردان جادو چلے آؤ دیکھا کہ دروازہ قصر سے سرگردان جادو چلے آتے ہین نسیم جادو اپنے باپ کو دیکھکر نہایت
خوش ہوئی اور کہنے لگی کہ بلور صاف باطن کو آپنے کہان قید کیا ہی باد بان جادو نے کہا کہ اسکے پوچھنے

سے تمہارا کیا مطلب ہی عرض کیا کہ مجھے خوف ہی کہ کہین کوئی ساحر آکر اُسے روانہ کرلیجاے
تو کی کرائی محنت مفت مین برباد ہو **بادبان جادو** نے کہا اس سے تم اطمینان رکھو کہ اسنے
مین صدا ے طبل جنگ پھر کان مین آئی آج **سرخیل جادو** نے پھر طبل جنگ بجنے کا حکمہ یا
ہی یہ خبر پہونچتے ہی یہان بھی کوس حربی نوازش مین آیا ہر کارے جو ہا مرجا سو سی دونون
لشکرون مین معین ہین خبر بن لے لیکر روانہ ہوے یہان باغین ہوچکر دربار مین حاضر ہوے
اور مجراگاہ پر سے دست ادب باندھکر عرض پیرا ہوے کہ ملکۂ عالم کی عمر دراز ہو آج **سرخیل**
جادو نے پھر طبل جنگ بجوایا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ کل میدان جنگ مین نکلکر آتش کینہ وشمنا دکو
مشتعل کرے باقی خیر و عافیت یہ سنکر ملکہ **بادبان جادو** نے کہا کہ ہمارے یہان بھی بفضل
ایزدی و تائید ربانی کوس رزمی نوازش مین آیا ہی ہمکو خداوند عالم کی عنایت پر ہر دم بھروسہ
ہی اور اُسیکے سہارے پر ہمنے بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑنے کا حکم دیا ہی دشمن روسیاہ بدون
حکم الٰہی کیا بنا سکتا ہی اور جو بات کہ کاتب ازل نے ہماری پیشانی پر لکھدی ہی وہ ضرور پیش
آنی ہی سر نمی پیچم ز شمشیر جلیب ؎ ہر چہ آمد بر سر من باد نصیب ؎ غرضکہ دونون طرف پھر طیاریان
ہونے لگین اور تمام رات طیاری سامان جنگ مین بسر ہوئی ساحر اپنا سحر جگا یا
لونا چماری اور نارسنگہ کو بلا یا کہ جبکہ ساحر چرخ چارمین زنار تارشعاع گلے مین ڈالے
ہوئے ہوم خانۂ مشرق سے برآمد ہوا اور آثار سحر فلک پر نمایان ہوے طائر اپنے
آشیانون سے نکل نکل کر نغمہ سنجی مین مصروف ہوے جھونکے نسیم سحری کے چلنے لگے
صبح کو دونون لشکر معرکہ آرا سے دشت مصاف ہوے بعد آراستگی صفوف جدال
وقتال نقیاے بلند آواز نہیب دیکر ہٹے تھے کہ لشکر سرخیل جادو سے لوہ شگاف بادو
لشکر میدان مین آیا اور مبارز طلب ہوا اسطرف سے **ہماے جادو** مبارزت لیکر اُسکے
مقابلہ کو روانہ ہوا دونون مین ترنج و تارنج چلنے لگے جب ان حربون سے کام
نہ نکلا تو یہ دونون شیر صحرائی بنکر کلہ بکلہ ہوے اور طمانچہ چلنے لگے یہان تک
کہ دونون زخمی ہوگئے دونون طرف کے ساحر انکو پھیر لاے اور شفاخانون
مین داخل کیا بعد اُسکے افغان دودکش **جادو** میدان مین آیا **محلول جادو** اُسکے
مقابلہ کو نکلے بعد گفتگوے بسیار **افغان دودکش** نے ایک نالۂ جگر خراش سینہ
سے کھینچا کہ دھوان اُسکے دہن سے نکلا اور دامن ابر بنکر **محلول جادو** پر گرا
محلول جادو چمک کر مانند برق جہندہ کے اُس دامن ابر کو پھاڑکر نکل گئے اور
برق سحر بنکر سر **افغان دودکش** پر گری کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوے مرتے ہی ایک
شور گیر و دار بلند ہوا افغانا کی صدائین بلند رہین تا رسکی چھاگئی بعد کچھ دیر کے روشنی
ہوئی دیکھا کہ لاش **افغان دودکش** کی پڑی ہوئی ہی بس یہ دیکھتے ہی لامعہ برق شتاب
جادو لشکر سرخیل جادو سے نکلی اور پکاری کہ اے **محلول جادو** برابر کا مقابلہ
ہو تو معلوم ہو **محلول** نے جواب دیا کہ کیا مین ممنع کیا ہی برابر کیا معنی جو مجھ سے زبردست ہو

وہ میرے مقابلہ کو آئے بس یہ سنتے ہی لامعہ برقتاب جادو نے دونون داستانے اپنے ہاتھون سے اُتار دیے یہ معلوم ہوا کہ دسون انگلیان دس شمعین ہین کہ روشن ہین آواز دی اسے محلول حوصلہ اپنا پورا کر لو ایسا نہو کہ تمنا تمھاری باقی رہجاے محلول نے کہا کہ ہم کبھی آئین اسلام کے خلاف ہرگز ہرگز نہ کرینگے بس یہ سنتے ہی لامعہ برقتاب جادو نے دونون ہاتھون کو حرکت دی جیسے کوئی بھیگے ہوے ہاتھون کو جھٹکتا ہی دس برقین چمک کر محلول جادو کیطرف چلین محلول جادو نے دستک دی دیکھا کہ دس پیکان سپرین ہاتھون مین لیے ہوے پیدا ہوئین اور اُن برقون کو سپرون پر روک لیا مگر یہ برقین کب رکنے والی تھین ان پرچون نے خرمن حیات کو پھونک دیا دسون کی دسون پریان جلکر خاک سیاہ ہوگئین مگر محلول جادو بچگئے اور پکارے ؎

تو ضربے زدی ضرب ما نوش کرد ٭ ہمہ شادی از دل فراموش کرد ٭ یہ کہکر تڑپے اور صورت اپنی ایک تیر شہاب کی پیدا کی اور لامعہ برقتاب پر گرے اسنے بھی دستک دی دیکھا کہ چار پتلیان ایک حوض شیشہ کا بنا ہوا پانی سے لبریز لیے ہوے پیدا ہوئین اور اس شہاب ثاقب کے سامنے اس شیشہ کو پیش کیا محلول جادو حوض مین گرتے ہی ایک ماہی سرخ رنگ بنکر رہ گئے اور مقید ہوگئے اُسنے آواز دی کہ لیجاؤ اسے زندانخانہ طلسمی مین بس یہ پتلیان اس حوض کو لیے ہوے روانہ ہوئین اسنے پھر مبارز طلب کیا اور آواز دی کہ اور جسکو تمنا ے مرگ ہو اور پیمانہ جسکی عمر کا لبریز ہوگیا ہو آے اور مجھسے ہم پنجہ ہو اب سوا نسیم جادو کے یہان کون تھا اسنے قصد کیا تھا کہ تخت اپنا بڑھا کر برلے مقابلہ جاؤن کہ شاہزادہ داراب ثانی نے منع کیا اور فرمایا کہ تم بادشاہ لشکر ہو تمھارا جانا مناسب نہین ہی تمھارے وقار کے خلاف ہی ایک مبتذل ساحر کے مقابلہ مین جانا اسکی سرکوبی کو مین خود جاؤنگا چونکہ شاہزادہ داراب ثانی کا میلان طبع نسیم جادو کیطرف ہوچکا تھا لہذا معشوق کو تکلیف دینا اور اسے اسکا مقابلہ کے لیئے جانا انکا دل کب گوارا کرتا لہذا اس بیرایہ مین انھون نے اپنا ارادہ ظاہر کیا اور خود آمادہ مقابلہ ہوگئے مگر ملکہ نسیم جادو نے کہا کہ آپ سحر جانتے نہین ہین مین دیدہ و دانستہ کبھو نگر آپکو اس بلا مین نبھیجدون اگر خدانخواستہ کوئی افتاد پڑی تو مین نقابدار بہادر کو کیا جواب دونگی اگر نصیب اعدا آپکے دشمنون کو کوئی زخم پہونچا تو کمال شرمندگی نقابدار عالیمقدار سے مجکو ہوگی یہان تو یہ حجت و تکرار ہو رہی تھی اور اژدہم سرخیل جادو نے لشکر لیکر یورش کر دیا کہ ایک ایک کے لڑنے مین عرصہ گذر جگا اور سوا نسیم جادو کے اب لائق مقابلہ کون ہے یہ خیال کر کے ڈھائی لاکھ ساحرون کی جمعیت سے ان اسّی ہزار ساحرون پر آپڑا اور لشکر کو دباتا ہوا چلا ہر طرف نار پچ نرنج چھے پیکانون کے پیچھے سوئیون کے چلنے لگے ایک شور گیر و دار بلند ہوا شہنائی سحر کی بھنک رہی ہی ہندوے کلک زاغ بنکر منڈلا رہا ہی آسمان سے مثل آفتاب کو سلگا دیا افسون تازہ پڑھکر نیا فتنہ

ہر طرف دھوان سحر کا چھا گیا خاکدان عالم سیہ خانہ بنا جوتی زمانہ کا بگڑ گیا
بنا جو ایک ہی لگاتہ کھا سٹے پرانی جادوگرنی ہکدہ بھی گھبرائی کہ کہین ایسا نہو
کا تجیر چل جائے زمانہ کی حالت بدل چکی ہی نوع دگرحال ہو چکا ہی انقلاب ہوا
ہی وہ شور وغوغا ہی اسحاصل تمام دنیا پر آشوب ہوگئی ہوا سحر کی چلنے لگی آدھیان
لین خوف سے جانین جانے لگین سرخیل لشکر بے آگے بڑھا ایک جانب
ہر قتاب جادو لڑتی چلی آتی ہی جب ہاتھون کو جھٹکتی ہی دس برقین چمک کر
ین اور ساحرون کے خرمن ہستی کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہین ساحرون
ارا سپر کا رگر نہین ہوتے ایک جانب سرخیل جادو قیامتین برپا کر رہا
لا لارلشکر ہی جب گولہ فولاد ی مارا بچاس بچاس کو توڑ کر نکل گیا جب یہ سحر
ہ وہتڑ مارتا ہی زمین ہل جاتی ہی ایک سمت اثر در چشم جادو لشکر پر نگاہ ڈالتا
لا آتا ہی عجب تاثیر اس ظالم کی نگاہ مین ہی کہ جسکو اسنے گھور کر دیکھا وہ پانی
ہوگیا ایک طرف دلشگاف رعد آواز چیخنا اور غل وشور مچانا نعرہ کرتا ہوا چلا
ہی جب نعرہ کرتا ہی سو سو کے جگر پھٹ کر رہجاتے ہین ایک اکیلی نسیم کس کسکو
ب دے کس کس سے لڑے یہ بھی بنکھیا سحر کی اٹھائے ہوے برابر گردش
ے رہی ہی فراٹا ہوا سے سر دکا اسکی بنکھیا سے نکل رہا ہی جہان تک ہوا بنکھیا
ہونچ رہی ہی وہان تک گویا حصار سحر قائم ہوگیا ہی کوئی حربہ سحر کا اس حصار کے
ر کام نہین دیتا جو تیس چالیس ہزار ساحر کہ گرد تخت ملکہ نسیم جادو کے ہین وہ تو
ہے محفوظ ہین باقی جسقدر ساحر ہین تھوڑے ہی عرصہ مین خاک نمک سے ادا ہوکر
حق تسلیم ہو گئے اب یہ تیس چالیس ہزار ساحر ریلا ڈھائی لاکھ کا کہان تک روک
سکتے لپسپا ہونے لگے یہان تک کہ پیچھے ہٹتے ہٹتے دیوار باغ تک آگئے ادھر ملکہ
ہان جادو کو معلوم ہوا کہ لشکر نے شکست کھائی اور سرخیل جادو بغیظ وغضب
لشکر کو لپسپا کرتا ہوا باغتک آگیا ہی بس یہ کمند سامری پکڑ کر اٹھی اور کہا کہ مونڈی
ٹے لگے ام کی شامین آگئی ہن اور اسی جوگیا لباس مین ایک عقاب سحر پر سوار ہو کر
ع سے نکلی بس اسکے نکلتے ہی ہنگامہ آفت برپا ہوا بیرون کی آمد کے سناٹے
وع ہوے منقلبین اسقدر جلین کہ آفتاب کے جسم کو گرما دیا اور اسکو بھی بخار چڑھ
ا تھا ہندوے فلک ایسا گھبرایا کہ بزدلی سے برج جدی مین چھپنے آیا خسہ متحیرہ کے
اس خسہ درست نہ تھے آفتاب کے آگے پیچھے آآکر چھپتے تھے کبھی سیدھے چلتے
تھے کبھی اسلئے پانون بھاگتے تھے ستارون کے بھی بڑے ستارے آئے تھے
یخ بدسار ستی سنیچر آیا تھا آفتاب کو اسنے اپنا مددگار بنایا تھا عطارد کی سب
مدہ بدہ بھول گئی تھی زہرہ گھبرائی ہوئی اپنے برج مین پنہان ہوگئی تھی غرض
مین و زمان مین تہلکہ پڑا ہوا تھا عجب اسکے میدان جنگ مین آنے سے ہوا

تھا ہر طرف خیل خیل ساحران ناہکار اسپ و طائر و اژدر پر سوار جنگ مین مص
تھے ہر جانب افسران آزمودہ کار طاؤس و ہنس آتشین پر سوار فوج کا دل بڑھا
ہوے اس لشکر قلیل کو دباتے ہوے چلے آتے تھے فوج مین دہل و نقارہ کی آو
از زمین تا چرخ بریں پیہت طاری تھی آندھیون سے تمام دنیا کالی تھی اسی طرح سب
شجاعت کے شیر نہایت دلیر بھرے ہوے تلاش مین اپنے صیدزبون کے چلے
ہان ادھر سرخیل جادو لشکر کو دباتا چلا آتا ہی کہ ملکہ بادبان جادو نے ہونچکر
دی اری او نگرام کیا ارادہ رکھتا ہی اسنے جواب دیا کہ بادشاہ کے دشمنون کو قتل
اور نگرامون کو سزاے معقول دونگا جواب دیا کہ نگرام تو ہی یا نگرام ہم ہین ارے
تخت و تاج ہم ہین کہ ہمارے شوہر کی سلطنت ہی بابت خودپسند کے باپ کی ہی
اور تیرا بادشاہ نگرام بس دور ہو نگرام میرے سامنے سے ورنہ ابھی مشکین با
لیجاؤنگی یہ گفتگو سے دلیرانہ ملکہ بادبان جادو کی سنکے سرخیل جادو پر کچھ ایسا رعب
چھا یا کہ یہ نہایت گھبرایا اور تو کچھ بن نپڑا اجلدی سے طبل بازگشت بجوا کر سوا
پھر کیا لاشین اپنے ساحرون کی اٹھوا کر بطریق اپنے مذہب کے جلوا کین ادھر ملکہ
جادو نے اپنے لشکر کے ساحرون کی لاشین اٹھوانے کا حکم دیا شمار کرنے سے
ہوا کہ اس معرکہ مین چالیس ہزار ساحر کام آیا اسمین کوئی تیس ہزار تو قتل ہوے
اور دس ہزار زخمی ہوے جو شفاخانہ جمشیدی مین بھیجدیے گئے انکا علاج ہونے
لگا اور چالیس ہزار ساحر بچے لاشین ساحرون کی دفن کرائی گئین یہ سب انتظام کرا
ملکہ بادبان جادو ملکہ نسیم جادو پر نثار کرتی ہوئی اسے لیکر داخل باغ ہو
ساحرون سے گرد باغ کے پہرے قائم کردیے اور حفاظت کا کامل بندوبست ہو
سرخیل نے بعد دو روز کے پھر طبل جنگ بجوا دیا طائران سحر نے آکر خبر دی
بھی نقارہ رزمی نواز ہوا مین آیا پھر طیاری جنگ کی شروع ہوئی ساحر اپنا سوچنے
لگے وہی سامان پھر ہونے لگے بادبان جادو نے ایک دروازہ باغ پر سرگرد
جادو کو برائے حفاظت مقرر کیا اور اندرون باغ کی حفاظت ملکہ نسیم جادو کے
کی اور بلور صاف باطن کو زندان سے طلب کیا جسوقت یہ سامنے حاضر ہوا
بادبان جادو نے بہت کچھ کلمات حسرت آیات اسکے سامنے کہے اور اسے خوب
قائل معقول کیا کہ تو میرا نمکخوار ہی یا بادشاہ کا خوب واقف ہی یہ تاج و تخت یہ ملک
و مال سب میرے شوہر کا ہی مین نے اسکے انتقال کے بعد عیش دنیا کو ترک کیا اور
سلطنت بھائی کے سپرد کی وہ احسان فراموش خود مجھی سے پھر گیا افسوس کہ تم لوگ
نے بھی نمکحرامی پر کمر باندھی اور تو اپنے مالک کے بدخواہ ہوگئے ہرچند کہ تو قابل
سزا تھا اور خطا تیری کسیطرح عفو کرنے کے لائق نہ تھی مگر گذشتہ را صلوات
و آیندہ را احتیاط مین خطا تیری عفو کرتی ہون اور تجھے رہا کیے دیتی ہون اب بھی نمکحرامی سے باز آ

رآزاد اور میرا شریک ہو یہ کہکر قید سحر دور کی اور تکلہ اسکی زبان سے کھینچ لیا
دور یہ اشفاق شاہانہ اپنی شاہزادی کا دیکھکر نہایت نادم ہوا اور دوڑکر قدمون پر
دبان جادو کے گر پڑا عرض کرنے لگا کہ حضور سے ناکردہ گناہ درجہان کیست بگو
س کہ گنہ نکرد چون زیست بگو من بکنم و تو بدمکافات دہی پس فرق میان من و تو چیست بگو
حضور مالک ہین اور ہم غلام ہر وقت حضور کے خطاوار جاہے عفو فرمائیے جاہے
نوبت کیجیے یہ کہکر ہلاگردان ہوا اور عرض کیا تا زندہ ایم بندہ ایم ہر چند کہ بادشاہ
تخیاب ہونا بسا امر دشوار ہی لیکن خیر اب جان دینگے مگر یہ دامن دولت ہاتھ سے
چھوڑینگے ملکہ بادبان جادو نے اسے خلعت سے سرفراز کیا اور باغ کے
دسرے دروازہ کا اسکو محافظ معین کیا اور خود قصر کی حفاظت کا ذمہ لیکر بیٹھی
اب انکو تو اسی حالت مین بانتظار چھوڑا جاتا ہی اور دونون لشکرون کو نوازش
یل جنگ درستی سامان رزم مین مصروف رکھا جاتا ہی اور یہان سے

چند کلمہ داستان حیرت بیان فیرازی نشان مہتر گردباد بادیہ گرد بن غایور شیر دل بیان ہوتے ہین

ظرین باتمکین کم گشتگان وادی حیرت و آوارگان دشت مصیبت یون
وانح نگاری کرتے ہین کہ یہ عیار طرار خواب پریشان دیکھکر فلکہ کم جادو سے رخصت
ہوکر طلسم ظاہر سے جانب طلسم باطن چل چکا تھا بسبب مرحلون کے فکست ہو جانے
کے راستے کھل گئے ہین اب طلسم ظاہر و باطن مین کوئی فرق نہین رہا جو حجاب طلسمی تھا
وہ رفع ہو گیا بس یہ طی منازل و قطع مراحل کرتا ہوا چلا آتا ہی کرتے آتے یہ ایک
صحرا مین پہونچا دیکھا کہ ایک صحرا لے لق و دق صحرا ہے محشر سے کچھ زیادہ ہولناک
نظر آتا ہی اشعار بیابانے در و دیوار دام و دد نے ۔ بجز رہ باد و گرگ و شیر بد نے
نہ بودے آب او جز اشک تعمید ۔ نبودے نان او جز قرص خورشید نہ در وے سایہ خود در شب تار
نہ در وے بستر جز بستر خار ۔ عجب وحشت انگیز و فنا ست خیز صحرا نظر آیا کہ کوسون تک
سوائے میدان لق و دق اور جانوران صحرائی کے کچھ نظر نہین آتا یہ عیار رہروی کرتا ہوا
چلا آتا ہی کہ دیکھا سامنے ایک عمارت بلند بنی ہوئی ہی جسکے چالیس دروازہ ہین اور
چالیس گنبد ہین ایک گنبد جو سب سے زیادہ کلان ہی اسپر ایک باز سرخ رنگ
بیٹھا ہوا ہی اور ایک دروازہ پر ایک مرکب اصیل گردن جھکائے ہوئے کھڑا ہی
اور آنکھون سے اسکی آنسو جاری ہین زار زار مثل ابر نوبہار رو رہا ہی وہ بے زبان
اپنی جان کھو رہا ہی اور دروازہ سب حجرون کے بند ہین بس یہ حال حیرت خیز دیکھکر
مہتر گردباد بادیہ گرد اس مرکب کے قریب آیا اور اسکو گریان دیکھکر اسنے پوچھنا
شروع کیا کہ اے اسپ وفادار تو کیون اسقدر بیتابی کے ساتھ رو رہا ہی
اپنا حال ملال انگیز بیان کر مرکب کی نظر جو مہتر گردباد پر پڑی دیکھا اسنے کہ یہ
بھی ابلقی پوشاک پہنے ہوئے ہی اسنے خیال کیا کہ عجب نہین ہی جو یہ بھی کوئی

ملازم میرے آقا کا ہو کہ وضع لباس ملتی ہوئی ہو اگرچہ حیثیت لباس کی اُس سے
نہ ہو پس اِسنے اپنا ہمدرد سمجھکر بزبان انسانی گویا ہوا کہ کیونکر نہ روئے وہ غلام جسکا
آقا مفقود الخبر ہو جائے بے مالک کے اسکو کیونکر قرار آسکتا ہو وہ تنہائی کے عالم
مین رو رو کر کسطرح نہ اپنی جان کھوئے بے آقا زندگی بیکار ہو مگر قضا و قدر سے کسکو
اختیار ہو ع گلہ دست او ہر چہ خواہد آن کند ؛ یہ کلام مرکب خوش انجام کا سنکر مہتر گرد باد
کے ہوش اُڑ گئے اور خیال کیا کہ مین تو احمق مین گرفتار ہی تھا جو ایک جانور سے اسکا
حال پوچھتا تھا مگر یہ حیوان کیسا ہو کہ انسان کیطرح باتین کرتا ہو پوچھا تو کون ہو جسنے
اپنا حال بیان کر گھوڑے کی یہ طاقت کہان کہ مثل انسان کے کلام کرے اسنے جواب
کہ آپ مجھے اصلی حیثیت مین دیکھ سکینگے گا اسنے غلطک ماری اور اصلی صورت اپنی ظاہر
کی مہتر گرد باد نے دیکھا کہ ایک دیو ہی سر جھاڑ منھ پہاڑ قد ہی کہ آسمان سے باتین
کرتا ہی ہاتھ سر و ست برگد کے ڈالے معلوم ہوتے ہین شکم مثل تنور کے در
حجرہ پر کھڑا ہوا ہی یہ دیکھکر مہتر گرد باد دیہ گرد پیچھے ہٹا اور کہا کہ بس مین ہیبت
دیکھ چکا اب اپنا حال بیان کر کہ تو کون ہی دیو نے بیان کیا مین غلام ہون نقابدار
ابلق سوار کا اور کیفیت یہ ہی کہ لشکر نقابدار باغ بین ملکہ صنم گلعذار کے مقیم ہی
اور نقابدار عالیمقدار بقصد فتاحی جہلدرہ تشریف لائے تھے کہان پہونچکر یہ واقعہ
گذرا کہ نقابدار نے دروازہ کھولنے کا ارادہ کیا مگر دروازہ نہ کھل سکا اور آواز قہقہہ کی
پیدا ہوئی تھوڑی دیر مین ایک عورت قبول صورت اندر سے نکلی اور نقابدار کو اپنا
حسن و جمال دکھا کر لگا کے باتین کرنی ہوئی حجرہ کے اندر لیگئی اسکے بعد دروازہ حجرہ کا بند
ہو گیا جب سے مین اسی مقام پر کھڑا ہو سر ٹکرا رہا ہون کوئی جواب بھی نہین دیتا معلوم
نہین کہ میرے آقا پر کیا گذری ؛ حال عدم نہ کچھ کھلا گذری ہی دوستان کچھ کوئی حقیقت آنکر کہتا نہین بڑی بھلی
کچھ دریافت نہ ہو سکا کہ وہ عورت کون بلا تھی جو میرے آقا کو اسطرح لے گئی کہ اب آنکا
پتہ بھی نہین معلوم ہوتا کہ کہان ہین اور کس حال مین مبتلا ہین یہ کیفیت سنکر مہتر گرد باد
باد یہ گرد اپنے آقا کے لیے نہایت پریشان ہوا مگر دیو کی جانب سے اسکو اطمینان
ہو گیا کہ یہ ہمارا دوست ہی دشمن نہین ہی اسنے کہا کہ مین بھی نقابدار عالیمقدار کا غلام ہون
ع نوہر دو خواجہ تاشائیم ؛ تم گھبراؤ نہین دیکھو پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی
مشکلے نیست کہ آسان نہ شود ؛ مرد باید کہ ہراسان نہ شود ؛ ہمت نہ ہارنا چاہیے اور ناخن
تدبیر سے عقدہ کشائی کی فکر کرنا اور کشود کار کی امید رکھنا انسان کو لازم ہی دیکھو مین
ایک تدبیر عمل مین لاتا ہون کہ یا تو مین اپنے آقا کی خبر لاتا ہون اگر وہ مبتلائے
بلا ہو گیا ہی تو اُسے رہا کرتا ہون یا خود بھی مبتلائے بلا ہوتا ہون بقول شاعر
یا سانھ ترے سوئینگے یا گور مین جا کر ؛ مدفن نہ ملیگا جو ترا گھر نہ ملیگا ؛ بس یہ کہکر قریب حجرہ آیا اور
گرد سے ایک لات ماری کچھ دیر تک انتظار مین کھڑا رہا بعد ازان ایک پتھر منجلیق مین رکھکر

اور گردش دیکر دروازہ پر مارا چونکہ یہ عیار نہایت زبردست ہی اگر پتھر کسی دوسرے دروازہ پر پڑتا تو یقین ہی کہ دروازہ پاش پاش ہو جاتا لیکن اُس دروازہ پر پتھر تو پڑا مگر آواز تک پیدا نہ ہوئی اسنے کئی پتھر کھینچ کھینچکر مارے مگر صدائے برنخاست ہر مرتبہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ گیندے کا پھول دیوار آہنی پر پڑتا ہی اور خود بھی پژمردہ ہوکر گر جاتا ہی اسی طرح پتھر چورا ہو ہو کر گرنے لگے بعد تھوڑی دیر کے دیکھا کہ دروازہ کھلا اور اندر سے ایک نازنین مہ جبین پیدا ہوئی اور پکاری کہ کیون صاحب کیا زور آزمائی کے لیے یہی دروازہ تھا اور پھر ایسی ہمہ گاؤ زنوری کچھ بھی نہین ہو سکتا آخر اسطرف کیون آئے ہو اور کس غرض سے یہان آنے کا قصد کیا ہی اپنا مطلب تو بیان کرو اُنھون نے کہا جو مطلب ہی وہ بھی معلوم ہو جائیگا نازنین نے کہا اچھا آؤ یہ حجرہ کے اندر گئے دیکھا کہ حجرہ کیا ہی کال کوٹھری ہی اسقدر تاریکی ہی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین معلوم ہوتا تمام عالم کی سیاہی ایک جگہ مجتمع ہو گئی ہی شب دیجور کے سیاہی کو مات کرتی ہی مہتر گردباد نے دل مین خیال کیا کہ یہ سب کارخانہ سحر کا ہی ہانتی چھوٹے گھوڑا چھوٹے مبادا کیا افتاد پڑے اس سے تم اپنی تدبیر سے غافل نہ رہو بس یہ خیال کرکے جھولی سے اسنے غازۂ مبطل السحر نکالا اور تمام چہرہ پر اس غازہ کو مل لیا غازہ کا ملنا تھا کہ روشنی پیدا ہوئی اور انکو کیفیت وہان کی معلوم ہونے لگی دیکھا کہ حجرہ کے ایک گوشے مین میرے آقا قید سحر مین گرفتار طوق وزنجیر مین مسلسل سر زانوے تفکر پر جھکائے ہوے عالم تنہائی اور مایوسی مین خاموش بیٹھے ہوے ہین اور اسکے لیے بھی وہی سامان گرفتاری رکھا ہوا ہی مگر غازۂ مبطل السحر کے باعث سے کوئی انکے قریب نہین آسکتا ہی الغرض مہتر گردباد نے قریب پہونچکر اپنے آقا کو سلام کیا اور عرض کی کہ آپ اس حال مین مبتلا ہین نقابدار نے سر اٹھاکر دیکھا کہا کہ تم یہان تک کیونکر پہونچے اپنا حال بیان کرو اسنے عرض کیا کہ زیادہ گفتگو کرنے کا موقع محل نہین ہی یہان تک پہونچنے کی کیفیت مین بعد عرض کرونگا پہلے رہائی کی فکر کیجیے قید کو توڑیے نقابدار نے کہا کہ یہ قید سحر ہی اسکا توڑنا ممکن نہین ہی تاوقتیکہ لوح نہو بس یہ سنکے مہتر گردباد نے جیب مین ہاتھ ڈالا اور آئینۂ جمشیدی نکالا جو اسکو طلسم ظاہر سے ملا تھا عکس اسکا نقابدار پر ڈالا قید اسکے جسم سے خود بخود علیحدہ ہوگئی دور ہوئی غور سے دیکھا تو کچھ ٹکڑے پرانی رسیون کے تھے جنمین یہ جکڑے ہوے تھے خوشکہ نقابدار بسم اللہ کہکر اٹھ کھڑے ہوے فرمایا کہ کیا خوب چیز تمھارے ہاتھ لگی ہی جس سے صورت رہائی کی نظر آتی ہی اب عیار دروازہ کی طرف متوجہ ہوا اور قفل سحر کو اسی آئینہ کے ذریعہ سے توڑکر دروازہ کھولا کرکے یہ دونون آدمی باہر نکلے ایک لالہ زار نظر آیا دیکھا کہ تمام تختہ زمین کا گل لالہ سے رنگین ہو رہا ہی عجیب کیفیت نظر آتی ہی گویا عروسان باغ سرخ جوڑے پہنے ہوے اپنا جلوہ دکھا رہی ہین یا عکس شفق سے چمن مین کنول سرخ پوش ہین جب اسکو طے کیا تو نرگستان نظر آیا ہر طرف کھلے نرگس سہلا کھلے ہوے چشم منتظر کی صورت

نگران ہین مبض نسیم بہار سے سنا نہ وار ساغر کفت عالم حیرت مین جنبان ہین قطرات شبنم چو گل نرگس پر پڑے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ چشم مست معشوق مین مولی کوٹ کوٹ کر بھرے ہین مریض اگر وہان کی نرگس بیمار کو دیکھے تو اسکی خوشنمائی سے چشم زدن مین صحت پاے کہا مجال ہی کہ چشم فتان اُنسے آنکھ ملاے نخلہ کا تختہ ہمہ تن چشم بنا ہوا شاہد بہار کی آمد کا منتظر ہی یا سرستان باغ جام نرگسی لبالب مئے شبنم لیے ہوے ساقی بہار کی راہ دیکھ رہے ہین اس چمن کی سیر کرتے ہوے آگے بڑھے اب سنبلستان کا تختہ دکھائی دیا کہ زلف معشوق کی طرح پیچ وتاب کھا رہا ہی ہر نخل گیسوے مشکبار و طرۂ تابدار کی کیفیت دکھا رہا ہی شاہدان چمن بال اپنے کھولے ہوے نسیم سحر کی ہواخواہی سے وجد کے عالم مین لہرا رہے ہین بھینی بھینی خوشبو مین آرہی ہین جو مشک ختن وعنبر سارا کو شرما رہی ہین بادخزان اگر وہان بھولے سے آجاے تو زلف سنبل اُسکو تاریانے لگاے بادصبا اُنکی شانہ کشی مین مصروف ہی کاکل پیچان کے سنوارنے مین جھونکے کھاتی ہی جعد سنبل گیسوے مسلسل کیصورت نظر آتی ہی اسکے بعد بیلے کا چمن کھلا ہوا اپنا البیلاپن دکھا رہا ہی فرط خوشبو سے دماغ جان بسا رہا ہی اسیطرح نسرین ویاسمن کے تختے کھلے ہوے عجیب شان اپنی دکھا رہے ہین پتیان اُنکی دماغ جان کو معطر کر رہی ہین اُنکے بعد گیندے کا تختہ نمودار ہوا شاہدان بستی بوسش کا جلوہ نظر آیا تمام صحن چمن گلہاے ارغوانی وجعفری سے مملو تھا اُنکی زردی وسرخی نہایت لطف دے رہی تھی بادصبا اُنکی خوشنمائی پر گل افشانی نثار کرتی تھی زر سرخ وزرد کا انبار تھا فصل بسنت مین موسم بہار تھا وہان کے نظارے کے سامنے ہر گل زر زر و تھا عقیق زردے تمام صحن چمن چڑھاؤ تھا سبزہ پیچون مین جو گل صد برگ زرد زرد کھلے تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمرد کی کشتی بے کھراج کے بکنے چڑھے ہین یا شاہد گل کے ہاتھ مین سونے کے کڑے ہین - اسکے بعد گلاب کا تختہ نمائی شان دے رہا تھا قطرات شبنم جو برگ گل پر تھے تو گویا رخسار معشوق گلعذار پر پسینے کے قطرہ جلوہ گر تھے کیارہان گلاب کی ہر طرف مہک رہی تھین خنکی خوشبوے بلبلین چہک رہی تھین اسکے آگے زعفران زار تھا تمام صحن چمن مشک طبلہ عطار تھا زعفرانی جوڑہ پہنے شاہد بہار ہر جانب خندان تھا فرط خوشبو سے ایسا ہوا جیب ودامان تھا سرخی وزردی کشت زعفران کی شفق کا عالم دکھاتی تھی عجب فرحت افزا خوشبو آتی تھی نافرمان کا تختہ اپنی آوا ہٹ کے آگے مسی لب معشوق کو شرماتا تھا گل سوسن کی کیفیت دکھاتا تھا شاخہاے نازک جو اسکی ہوا سے لہراتی تھین نسیم کی جڑاؤ بتے بالیان پہنے ہوے نظر آتی تھین غرضکہ اسیطرح جالیس چمن مختلف اقسام کے گل وریاحین سے آراستہ وپیراستہ نظر آے کہ ہر ایک کی بہار جداگانہ تھی ع ہر گلے را رنگ وبوے دیگر است : جسوقت یہ چالیس چمن تمام ہوے ایک چبوترہ سنگ مرمر کا دکھائی دیا نہایت صاف وشفاف جسکو صناعان چابکدست نے مرمر کے طیار کیا تھا اسپر فرش مکلف بچھا ہوا اور ایک تکیہ زربفتی لباس نگار طلائی ونقرئی چوبون پر کھنچا ہوا اچھا رسوتیون کی ٹنگی ہوئی جسمین ایک ایک موتی برابر بیضہ کبوتر کے آویزان تھا سطح چبوترہ

وہ تکیہ پر استادہ تھا اور زیر تکیہ وسط مین ایک مرگ چھالا بچھا ہوا اسپر ایک جوگی نہایت بدشکل و کریہ منظر بیٹھا ہوا اسکی بڑی بڑی جٹائین مثل مار سیاہ کے لٹک رہی تھین گلے مین بجاے زنار ایک مار سرخ لپٹا ہوا بھبوت تمام جسم پر ملے ہوے کھنور چندن کے شانون پر لگے ہوے بھنے کیطرح ہیبت ناک شکل بنائے ہوے مرگ چھالے پر بیٹھا ہوا اور پشت پر اسکی چالیس نازنینان مہر نگین دُر در گوش مرصع پوش صف بستہ کھڑی ہوئی مرچھل سب کے ہاتھون مین کس ناز و ادا کے ساتھ مرچھل ہلا رہی ہین کہ ہر مرتبہ مرچھل کی جنبش کے ساتھ بجلی کی لچک جاتی ہی قریب ہی کہ مرچھل کے مارے موڑک جائے چہرہ اُنکے چودھوین رات کے چاند کیطرح چمک رہے ہین جسم اُنکے کندن کی طرح دمک رہے ہین زلف چہرہ پر بل کھا رہی ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ماہ تابان پر لکۂ ابر سیاہ فگن ہی یا بقول شاعر مزلف کو عارض جانان پہ جو ہلتے دیکھا صبح اور شام کو کس پیار سے ملتے دیکھا آنکھین نشیلی نرگس مستانہ کو آنکھین دکھاتی تھین مژگان جان ستان دل و جگر کو برماتی تھین ابرو سے خمدار سمبران طاق حسن و خوبی و پیوندان گوہر درج محبوبی لب نازک رشک عقیق یمن نور سحر سے بہتر بیاض گردن سینہ نجینہ بلور سر سے پا تک نور علی نور مختلف رنگ کے جوڑے پہنے زیور جواہر سے آراستہ پیراستہ کاسمان لنکر آتا تھا سکھین ہمن رنگ رنگ کی کپڑے بہار کے ہ انسان پھول ہین چمن روزگار کے ہ اور سامنے اس ساحر کے تمام اسباب سحر رکھا ہوا ہی بہت سے بچہ ہاے خوک ایک ہی رسی سے بندھے ہوے بہت سے خم شراب کے کچھ موم کچھ ماش کا آٹا کالا دانہ سرسون رائی اور سیندور وغیرہ کچھ ہار پھول جلد سامان ہر مہیا مقابل آہن روئین ہو گوگل وغیرہ سلگ رہا ہی کہین لونگ کا بخور ہو رہا ہی اسی عالم مین نظر ایک نازنین کی جو ان دونون پر پڑی بیساختہ پکار اٹھی ہاے گار سامری و جمشید وہ دونون سرکش رہا ہو گئے اور دیکھیے اسطرف آتے ہین آپ کس خواب غفلت مین ہین بس یہ سننا تھا کہ اس جوگی نے سر اٹھا کر دیکھا اور اشارہ کیا کہ مار لو انکو پس یکبارگی وہ چالیسون نازنین مرچھل پکڑے ہوے نقابدار کیجانب چلین عیار نقابدار نے عکس آئینہ جمشیدی کا ڈالا یہ معلوم ہوا کہ ایک شعلہ چمک کر گرا اور جلکر خاک کر دیا چالیسون نازنین جلکر خاک ہو گئین انکے مرتے ہی چالیسون چمنون پر خزان آگئی تختۂ آتشبازی کیطرح سب دم بھر مین فنا ہو گئے یہ رنگ دیکھکر وہ جوگی اپنے مقام سے اٹھا اور کوئی چیز اسنے جھولی سے نکالکر عیار نقابدار پر پھینک ماری اسنے آئینہ کو بجاے سپر بلند کیا مگر وہ شی جو آکر پڑی یہ معلوم ہوا کہ ایک گرز پڑا اور آئینہ کے ہزار ٹکڑے ہو گئے اب یہ ساحر جھپٹ کر چلا کہ جس چیز سے مین نے آئینہ کو توڑا ہی اسکو اٹھا لون ساتھ ہی نظر عیار نقابدار کی جا پڑی دیکھا کہ ایک تختی الماس کی ہی یہ بھی چلا کہ اس رقم کو چھوڑنا اچھا نہین کیا وصف تھا اس تختی مین کہ اسنے آئینہ جمشیدی کو توڑ ڈالا اس سے بڑے بڑے کام نکلینگے لیکن اول ہاتھ سرخاب جادو کا اس تختی پر پڑا بس عیار

نقابدار نے اسکی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا چاہا سرخاب جادو نے کہ ہاتھ چھڑاکر علیحدہ
ہو جاؤن مگر عیار نے ہاتھ نہ چھوڑا اب اسنے سحر کرنے کا قصد کیا تو سحر اسکو یاد نہ آیا کیونکہ
نظر اسکی صورت پر عیار نقابدار کی پڑچکی تھی اور عیار مذکور چہرہ پر غازۂ باطل السحر لے ہوے
تھا پہ اسکی تاثیر تھی کہ اسے سحر یاد نہ آیا عیار نے ہاتھ مروڑے کنجی چھین لی دیکھا تو کچھ حروف اُسپر
کندہ ہین جلدی سے دوسرا ہاتھ بڑھا کر نقابدار سے کہا کہ لیجیے لوح طلسمی یہ تو لوح دینے مین
مصروف ہوے اور سرخاب جادو ہاتھ چھڑاکر بھاگا کہ قضا اُسکی مہرگرد باد کے ہاتھ سے نہ تھی
نقابدار نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم و سیار این عجائب اگر اسوقت
سرخاب جادو بھاگ کر نکل گیا تو پھر ہاتھ آنا اسکا دشوار ہی اور ٹوٹنا مرحلۂ آخر کا ممکن
نہین لہذا انکو چاہیے کہ جو اسم حاشیۂ لوح پر کندہ ہی کم سے کم تین بار پڑھکر اور پیکان
تیر پر دم کرکے اسکی پشت پر مارو اور بعد اسکے تماشا قدرت خدا کا دیکھو پس نقابدار
نے اسم لوح کو پیکان تیر پر دم کرکے بہرۂ کمان مین پیوستہ کیا اور چلہ کو تا بناگوش
کھینچکر اب جو تیر بازدہ مشتی سفتہ سوفار کو رہا کیا تو پشت سرخاب جادو توڑکر پار نکل
گیا یہ کا فر جو تیر کھا کر گرا اور تڑپنے لگا صدائے گیر و دار بلند ہوئی آتشباری برفباری
ہونیلگے آندھی سیاہ چلنے لگی بڑی دیر تک یہ غل مچا یا کیے جب لاش اسکی سرد ہوگئی
تو یہ صدا دیکر چلے گئے کہ کشتی مرا نام من سرخاب جادو بود افسوس کہ مردیم و جان دادیم
بمطلب خود نرسیدیم جب علامات سحر برطرف ہوے اور روشنی ہوئی تو صرف کہ چالیسون چمن
تو پہلے ہی مٹ گئے تھے اب وہ چبوترہ و تکیرہ بھی نیست و نابود ہوگیا دیکھا تو مٹی کا ایک
ڈھیر ہی اور چالیس حجرے نہایت کہنہ بنے ہوے ہین پرانی پوسیدہ عمارت ہی۔ عیار
نقابدار کو آئینہ کے ٹوٹنے کا نہایت درجہ صدمہ تھا اپنے سردار سے اسنے کہا کہ اگر یہ
چیز باقی رہتی تو بہت کام کی تھی اگر مین جانتا کہ سرخاب جادو نے لوح کا وار کیا ہی
تو آئینہ پہ ہرگز نہ روکتا اور سرخاب جادو بھی لوح کو اسطرح کھینچ نہ مارتا مگر مجبور تھا
کہ سوائے اس تدبیر کے ٹوٹنا اس آئینہ کا ممکن نہ تھا الحاصل نقابدار نے یہان سے
چلنے کا قصد کیا تھا کہ مہرگرد باد نے کہا یہ مقام طلسم کا ہی ایک قدم پیچھے ہٹنا یا آگے
بڑھانا قرین مصلحت نہین ہی مبادا کوئی افتاد پڑے اس سے لوح کو دیکھ لینا چاہیے جو کچھ لوح
حکم دے یہ سنکر نقابدار نے فرمایا کہ سچ کہتے ہو اور یہ کہکر لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ
جسوقت سرخاب جادو مارا جاے اور چہلدرہ فتح ہوجاے تو تمھین چاہیے کہ
اسکی لاش کے چالیس ٹکڑے کرکے اپنے ساتھ لے چلو جسوقت کہ فوج غراب تمھارے
لشکر کو تباہ کر رہی ہوگی اسوقت یہ ٹکڑے کام آینگے جو زاغ گوشت اسکا کھائیگا وہ
جلی کر رہ جائیگا سوائے اسکے کوئی صورت زاغون کے مرنے کی نہین ہی یون جو
مارا جائیگا اسکے ہر بال سے ایک ایک زاغ پیدا ہوگا اور پھر مقابلہ کے لیے
موجود ہوگا الحاصل نقابدار نے اسکی لاش کے چالیس ٹکڑے کیے اور دیو فریق کو حکم دیا

کہ ان ٹکڑون کو کسی کپڑے مین باندھکر ساتھ لیتا چل یہ فرہاد کر عیار کو اپنے ساتھ لیا لوح گلے مین
ڈالی اور جانب ملک صنم گلعذار روانہ ہوے راستے مین دیو کو بھوک معلوم ہوئی اسنے خیال کیا
کہ یہ چالیس ٹکڑے ہین اگر ایک ایک ٹکڑا اسمین سے کھالونگا تو کچھ ایسا کم نہو جائیگا یہ سوچکر ایک ٹکڑہ ران کا
اسنے نکالکر نوش جان کیا لقمہ کا حلق سے اترنا تھا کہ پیٹ مین اسکے درد پیدا ہوا اور مثل ماہی
بے آب کے تڑپنے اور چیخنے لگا نقابدار نے جو پلٹ کر دیکھا اور اسکی حالت کو معائنہ کیا فرمایا یہ تجھے
کیا ہوا اسنے عرض کیا کہ مین نے شدت گرسنگی مین ایک ٹکڑہ اسکا کھالیا اس سے یہ حالت ہوئی یہ معلوم
ہوا کہ تمام شکم ایک گولا ہو کر دوڑتا پھرتا ہی نقابدار یہ سنکر نہایت پریشان ہوے کہ کیا تدبیر کیجاے
جو یہ اچھا ہو مہتر گردباد نے کہا لائیے مین اسکا علاج کیے دیتا ہون لوح مجکو عنایت کیجیے مہتر گردباد
نے نقابدار سے لوح لیکر اسکے شکم پر رکھی برکت لوح سے وہ لقمہ شکم سے اسکے ہٹ کر سینہ پر
آیا اب اسنے چیخنا شروع کیا کہ کیجیے اب سینہ مین درد ہونے لگا بیتاب ہوا جاتا ہی اور اسکی عجیب کیفیت
ہوئی مہتر گردباد نے جلدی سے لوح کو سینہ کی طرف بڑھایا وہ مضغہ گوشت سینہ سے بڑھکر حلق مین آکر پھنس
گیا اور گلے مین درد پیدا ہوگیا آنکھین دیو کی نکلنے لگین اور کمال بیتابی کی حالت مین تڑپنے لگا ہر چند چاہتا
ہی کہ منہ سے بولے مگر ممکن نہین اسنے ہاتھ سے گلے کیطرف اشارہ کیا مہتر گردباد نے لوح اسکے گلے
پر رکھی فوراً لوتھڑا گوشت کا منہ سے باہر نکل پڑا دیو کی جان مین جان آئی کود کے بھاگا
نقابدار نے کہا اب نہ خوف کر اور خبردار اب اسمین سے کوئی ٹکڑہ ہرگز نہ کھانا ورنہ یہی حالت
پیدا ہوگی اور تڑپ کے دم بھر مین مرجائیگا اور عیار کی اس فراست اور دانائی کی نہایت تعریف
کی کہ بھئی تنے خوب عقل دوڑائی ورنہ دیو ہاتھ سے گیا تھا بعد اسکے دیو سے کہا کہ اب ڈر نہین حواس اپنے
درست کر اور اس ٹکڑے کو بھی انھین ٹکڑون مین شامل کرلے اور جلد چل کہ معلوم نہین وہان
لشکر کی کیا حالت ہی یہ فرہاد مع دیو فریق مہتر گردباد عیار کے جانب باغ ملک صنم گلعذار کے روانہ
ہوے انکو نوراہ مین چھوڑا جاتا ہی کہ یہ رہبری کرتے چلے جاتے ہین اور کچھ حال باغ ملک صنم گلعذار
بیان کیا جاتا ہی کہ یہان طبل جنگ بج چکا ہی اور انتظار صبح کا ہو رہا ہی باغ کے ایک دروازہ پر
سرگردان جادو محافظت کے لیے متعین ہی اور دوسرے دروازہ پر بلور صاف باطن گلعذار
رہا ہی باغ مین فوج ساحران پڑی ہوئی ہی اور باغ کی حفاظت ملکہ نسیم گلپوش جادو کے متعلق
تھی وہ اپنے انتظام مین مصروف ہی قصر کی نگہبانی خود ملکہ بادبان جادو نے اپنے ذمہ لی
تھی اپنا بندوبست کر رہی ہین اندر قصر کے ملکہ صنم گلعذار اور دارا ب ثانی فرکش ہین ان
لوگون نے تو اس انتظام کو اسطرح پر تقسیم کرلیا ہی اور ہر ایک اپنے اپنے کام پر سرگرم و مستعد بیٹھا ہوا ہی اسطرف
سرخیل جادو سپہ سالار لشکر اور لامعہ برقتاب جادو اور اژدر چشم جادو اور دلشگاف رعد
جادو یہ تمام ساحران خدار سحر جگانے مین مصروف ہین ہر ایک خون خاک مین تہایا ہوا بیٹھا ہی کہیں
ہلاک رہی ہین ترسول و بھالے گڑے ہوے ہین ڈھلے بج رہے ہین کوئی ڈیرہ بجا بجا کر تعویذ
سامری و جمشید کا بلند کر رہا ہی گوگل وغیرہ کی دھونی سے تمام صحرا دھوان دھار ہو رہا ہی ایک
اہتمام مچی ہوئی ہی اسی عالم مین آثار صبح کے فلک پر نمودار ہوے اور جمشید خورشید نے علم فتح

ظفر قبہ قصر فیروزی علم پر بلند فرمایا اور شاہ ستارگان نے حجاب ظلمت کو ایوان صفحہ سپہر نیلگون سے اٹھایا جوازدہائے سرد صبح نمام بیکدم طشت مہر افتاد از بام بعروس آفتاب خوب رخسار ازبن نیلی تنق بنمود و دیدار سرخیل جادو صبح کے ہوتے ہی اپنے ڈھائی لاکھ ساحروں کو لیکر باغ کیطرف چلا اسطرف تمام سپاہ جرار آماد ہ مرگ و مہیائے فضا ہوکر صف بستہ ہوئے ہرچند کہ یہ فوج قلیل تھی اور لشکر حریف بکثرت تھا مگر ان لوگون نے کوئی اندیشہ نہ کیا اور آپس مین سب نے مشورہ کرلیا کہ بھائیو آخر ایکدن مرنا برحق ہی ہمیشہ کوئی دنیا مین نرہیگا یہ زندگی چند روزہ ہی لہذا شرط وفاداری یہی ہی کہ آج اپنے آقا کے ناموس پر اپنی اپنی جانین نثار کردو اور اسیر کسیطرح کی آنچ آنے نہ دو نقیبون نے نکار بہادرون کا اور بھی حوصلہ بڑھایا ؎ شجاعو چلو لڑنے والو بڑھو

زمانہ مین کچھ نام پیدا کرو	نہ دارا ہی باقی نہ کاؤس ہی	نہ گودرز و بیژن نہ یلان طوس ہی
بیشکل نہ پرزور نہ شنکادہ ہی	فریدون کہان ہی کہان کاوہ ہی	جہان مین شجاعت سے ہی نام نیک
وہی زندہ ہی جس سے ہو کام نیک		

ہان مرے نامدارو آج اس میدان سے سرخرو ہوکر پھر آیا پ دادا اسکے نام کی شرم رکھنا بہت دنیا سے ہاتھ اٹھاؤ کب تک اس دار بے ثبات مین حیات کی امید ہی آخر ایکدن مرنا ہی اگر آج لڑکر جان دی تو پھر زندگی جاوید ہی اس صدا کے سنتے ہی قبضہ ہائے شمشیر اور سر کمانون کے کڑکنے لگے سنجلے مونٹھ چباکر عدو کو گھورتے تھے صفون پر بیٹھا تھا کوئی طائر بھی اڑکر ادھر نہ آتا تھا رزن ہونا تھا تمام عالم سنسان نظر آتا تھا۔ ادھر سرخیل جادو نے بھی لشکر کو چار طرف پھیلا دیا ایک جانب سے لامعہ برق آفتاب جادو ایکطرف دلشگاف رعد آواز ایک سمت سے اژدر چشم جادو ایک طرف خود سرخیل جادو یورش کرکے چلے

چلے غول کے غول ورغٹ کے غٹ	کئے موسن و گیر باہم لپٹ	لیے سر کے بال اپنے منہ پر کھول
لگے پیٹنے سر دمادم و ڈھول	پیادون کے اک سمت ہٹے چلے	سوار اونسے کلے بکلے چلے
لڑائی وہ گھمسان کی الحذر	بگیر و بزن کی صدا سر بسر	چمکتے تھے نیزون کے پھل جابجا
ہوے طیر تیر اڑ کر ہوا	الغرض بڑے غضب کی جنگ ہونے لگی نیزہ ہائے خونچکان	

رہتے تھے پیکانون اور سونٹون سے چل رہے تھے نار نج و ترنج کی پیہم بوچھار تھی خون گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی ساحرون کے مرنے سے ایک قیامت برپا تھی ہر طرف مچا تے تھے تاریکی چھائی ہوئی تھی شور قیامت برپا تھا اس تاریکی مین شعلے اسطرح چمکتے تھے جیسے شب تاریک مین غول بیابانی یا چرخ نیلی فام پر شہاب باظلمات مین لعل شب چراغ یا زلف محبوب مین افشان یا خالسیی ڈوبٹہ مین کامرانی فردیان غضنفر بڑے غضب کی مار ہو رہی تھی برق و رعد کی آوازون سے تمام جنگل ہل رہا تھا آندھیان اس زور سے آتی تھین کہ خاکدان عالم برباد ہوا جاتا تھا بستے کسبکے جلایا پھر دریا جاری کرکے اسکے تن سوختہ کو ڈبایا آگ لگاکر پانی کو دوڑ تلوار کی بجلی چمکی بر تھر آیا اندھیرا عالم مین چھایا آخر نے چشم خورشید فلک مین خاک ایسی جھونکی کہ دیدۂ روزگار مین غبار آگیا ہوا کے ایسے جھونکے آئے کہ ساکنان عالم بالا کو یقین تھا یہ پرانا چھپر آسمان کا اڑ جائیگا آوازین ہولناک ایسی آتی تھین کہ سرانیل بھی گھبراتے تھے یہ دوسرا صور کسنے

پھونکا لیتی تہ و بالا تھی خاک اڑکر روی ہوا پر ایسی بجی تھی کہ ایک دنیا اور پیدا ہوئی تھی یا یہ کہ زمین ان
ہنگامہ پرداز دن نے سر پر اٹھائی تھی روے سپہر چھپ گیا تھا یہ ہنگامہ سے لگا کوئی جادو کی رنے پہ
کوئی بڑھکے میدان مین کرتا گرجنت | ہوا سچ کہتی تھی یون بار بار | کہ ہون جیسے درپیش صد قعدے ہزار
سیاہی تھی عالم مین چھائی ہوئی | بلا کالی سر پر آئی ہوئی | لگائی کسی نے کسی تن مین آگ
کہین شور برپا رہے سحر جاگ | کہین ابر گرکر برستے تھے تیر | کہین کا نور دوڑ کے آے ہیر
کہین سحر کا بحر تھا موج زن | کوئی گیلنا تھا عدو کا دہن | غرض ہر طرف سحر نیرنگ تھا
یہی وقت جانبازی و جنگ تھا | جہین ہنگامہ جدال و قتال مین لامعہ بر قتاب جادو کی یہ کیفیت

تھی کہ یہ داستانے اتارے ہوے دسون انگلیون سے اسکی تیر شہاب کیطرح شعلے نکلتے تھے دسون انگلیان
مثل دس شمعون کے روشن تھین جسطرف یہ اشارہ کردیتی تھی دس برقین چمک کر گرتی تھین اور ہر برق دس
دس آدمیون کے خرمن ہستی کو جلا کر خاک سیاہ کردیتی تھی ہر وار مین اسکے سو سو آدمی ہلاک ہوتے
تھے اسطرح سے یہ صفون کو پامال کرتی ہوئی اور فوج کو تہ و بالا کرتی ہوئی باغ کیطرف چلی آتی ہے دوسری
سمت سے اژدر چشم جادو اپنے اژدر سحر کو بڑھاے ہوے کہ منہ سے اسکے قلابہ آتشین نکلتے
ہوے نفس کشی کرتا ہوا پشت پر اسکی فوج ساحران جو اسکے پاسنام تھی لمک کے لیے یہ بھی چلا آتا ہے
حالت اسکی یہ ہے کہ اژدر ہا کا جب قلابہ آتشین چھوڑتا ہے دس دس بیس بیس آدمی جلکر خاک ہوجاتے
ہین اور جب دم کشی کرتا ہے تو دس دس بیس بیس آدمی اسکے دہن مین کھنچے چلے جاتے ہین اور
جسطرف یہ گھور کے نگاہ قہر آلود اپنی ڈالتا ہے جسقدر آدمیون پر نگاہ اسکی پڑتی ہے اور آنکھ جاتی
ہوتی ہے وہ چشم زدن مین پانی ہوکر بہ جاتا ہے اس صورت سے یہ بھی فوج کو پامال کرتا ہوا باغ کیجانب
کو بڑھا چلا آتا ہے ایک جانب سے دلشگاف صدا آواز ایک مثل سحر پر سوا لمعہ یا سامری و خجستہ کرتا ہوا چلا آتا ہے
جب یہ چیختا ہے اور صدا اسکی لوگون کے کانون مین پہونچتی ہے تو اکثر کلیجے اسکے پھٹ جاتے ہین اور
جان بحق تسلیم ہوتے ہین اور جن کا لاشون کو جلتا ہوا چلا آتا ہے انکا یہ ارادہ ہے کہ اسی فیل سے
ریل کر دیوار باغ گرادون اور مع اپنے ساحرون کے باغ مین داخلہ کرون ساحران مطیع اسلام
کی یہ حالت ہے کہ کانون مین اپنے ٹھینٹیان روئی وغیرہ کی دے لی ہین کہ آواز اس کمبخت کی
سنائی نہ دے مگر اسکی صدا ایسی مہیب ہے کہ پردہ آہن ہو تو اسکو توڑ ڈالے پردہ گوش کی کیا حقیقت
ہے یہ بھی چنگھارتا ہوا اور فیل کو بڑھاے ہوے چلا آتا ہے ایک جانب سے سرخیل جادو یعنی سحر
اسکے ہاتھ مین کھنچا ہوا ہے مرکب آتشین پر سوار ساحرون کو قتل کرتا ہوا اور جلاتا ہوا بڑھا چلا آتا ہے
اسکے تیغہ شرر افشان سے شعلہ آتش نکلکر بہت دور بلند ہوتے ہین کہ انکی شرر افشانی سے روے ہوا کرہ
نار بنگیا ہے سائبان چرخ نیلی فام کا رنگ سرخ نظر آنے لگا ہے باد سموم چلنے لگی اور آگ برسنے لگی
ساحران مطیع اسلام جو آگے بڑھے تھے وہ پیچھے ہٹنے لگے ساحران نامی بنگلے سحر کے بنکر تھکی ہونے
لگے سیرین سر پر آرہو گئین لیکن وہ آتش بڑھنے لگی روزگار کی چھاتی جلنے لگی فلک نامہربان سے
عجب طرح کی سرد مہری دکھائی کہ خانہ تن مین آگ ہر ایک کے لگائی ساحران اسلام باہم دلسوزی
کرتے تھے لیکن سب گرمجوشی بھولے ہوے تھے ہر ایک کے دل سے لگی تھی مگر کہان بجھ سکتی تھی آفت عظیم

برہا تھی دریاے آتش جوش مار رہا تھا آسمان سے شعلے گر گر کر پھیلتے تھے یہ پرانا چھپر ڈیرہ ڈال دنیا کا پہنچا
جاتا تو عجب نہ تھا اُس آتش کی گرمی تمام عالم مین پھیلی تھی دنیا ساری دھوان ہو کر نیلی ہو گئی تھی سے

تھا ہوا سے تنور چرخ یہ گرم	تھی پڑی نان مہر ہو کر نرم	ساغر مہر گرم تھا یا ان تاک
شیشہ آتشی ہوا تھا فلک	گیا تالاب مین ہر ایک کنول	کنول کاغذی کی طرح سے جل
بوند کو دل صدف کا ترسے ہی	ابر نیسان سے آگ برسے ہی	شفق آفتاب شام و سحر
آگ دنیا جہان کو تھا یکسر		

اسطرح سیر خیل جادو شعلہ باری کرتا ہوا حصون کو توڑتا ہوا فوج
سحاران کو درہم برہم کرتا ہوا سیدھا دروازہ باغ کیطرف چلا آتا ہی جو ساحر اسپر سحر کرتے ہین گولے توپ و تفنگ
وغیرہ حربہ ہاے سحر مارتے ہین کوئی حربہ اسپر اثر نہین کرتا بلکہ وہ تمام اشیاء سحر پھول ہو کر گر پڑتے ہین اور
اگنی شہر افشانی تیغ سے جلکر خاک سیاہ ہو جاتے ہین اب ساحران اسلام کی یہ حالت ہی کہ پامال ہوتے ہوتے
اور قتل ہوتے ہوتے، حصون نے بھاگنا شروع کیا اس صورت سے کہ قریب باغ کے پہونچے اور غاطلت
ماری اور صورت بہل کی پیدا کر کے باغ کے اندر پہونچے ایک شور گیر و دار بلند ہی کہ اسی حالت مین اول
اژدر چشم جادو اس دروازہ پر آکر پہونچا جہان بلور صاف باطن اسباب سحر تن پر آراستہ کیے ہوے
دروازہ باغ پر مثل شیر کھڑا تھا اور حفاظت باغ کی کر رہا تھا پہونچتے ہی اژدر چشم نے نعرہ کیا کہ اے بلور صاف باطن
تجھ حرام زادہ بادشاہ کو چھوڑ کر ان نمکحرامون کا شریک ہوا ہی آ اور مرہا در ان عالم سے آنکھ ملا کہ بچکر اب میرے
ہاتھ سے کہان جا سکتا ہی یہ سنتا تھا کہ بلور صاف باطن نے جھولی پر سحر کی ہاتھ ڈالا اور ایک چشمہ نکالکر
اپنی آنکھون پر چڑھایا اور کہا کہ کیا کہتا ہی یہ کہکر آنکھ اسکی طرف ڈالی اب جو آنکھ سے آنکھ چار ہوتی ہی اور تال
تلیونکے پٹتے ہین دو شعلے اُس سے نکلے اور تیر شہاب بنکر اسکی دونون آنکھون کو توڑ کر پار نکل گئے
یہ تڑپکر گرا اور واصل جہنم ہوا ہیرا اُسکے غل مچانے لگے آندھی سیاہ چلنے لگی برفباری سنگباری ہوئی جبکہ
تھوڑے عرصہ مین یہ علامات سحر برطرف ہوے اور لاش اسکی تڑپکر سرد ہوئی تو بیرون نے اسکے
صداوی کہ کشتی مراکہ نام من اژدر چشم جادو بود افسوس کہ مردیم و جہان دادیم و بطلب خود نرسیدیم یہ
صداوکر یہ تو غائب ہوے اور فوج اسکی جو عقب مین اسکے چلی آتی تھی وہ آپڑی اور حملہ کرنا شروع
کیا بلور صاف باطن نے تنہا اس یلغار کو روکا اور جنگ کرنے لگا کہ اتنے مین دوسری طرف سے
سرخیل جادو لڑتا ہوا قریب دروازہ باغ پہونچا اور سرگردان جادو جو یہان براے حفاظت
متعین تھا اسکو اسنے ٹوکا اور کہا کہ تو بھی اپنا حوصلہ نکال لے کیونکہ زمانہ اجل اب تیرا قریب آگیا ہی
یہ بات غریز ہو چکا ہی میرے ہاتھ سے چھٹکا چاہتا ہی سرگردان جادو نے جواب دیا کہ خداوند عالم
تیرے حربہ سے مجکو بچاے گا تو دیکھا جاے گا یہ سنکر اسنے تیغہ سحر مارا سرگردان جادو نے اُف کی کہ
ہزار ہا سپرین پیدا ہو گئین لیکن تیغہ چوپڑتا ہی تو سپرون کو قلم کرتا ہوا سر پر جو بیٹھا سرگردان جادو
کے دو ٹکڑے ہوے اسکے مرتے ہی ہمارے جادو چھٹ کر آیا اور اُسنے گولہ فولادی مارا سرخیل
جادو نے اُف کی ایک شعلہ دہن سے اُسکے نکلا اور اُسکو لپیٹ کر دامن مین اپنے مثل منجنیق
کے اُس گولہ کو گھما کر مارا کہ ہمارے جادو کو توڑ کر پار نکل گیا مرنے سے ان دونون ساحرون
کے ایک تلاطم عظیم باغ مین برپا ہوا طائران باغ نے غل شور مچانا شروع کیا کہ دو محافظان

باغ مارے گئے اے ملکہ نسیم جادو ہوشیار رہو جیسے بس یہ سننا تھا کہ نسیم جادو نے ہاے کا نعرہ مارا اور ہوا اپنے پر پریشان کر دیے اور ایک دستک دی اسنے کہ ایک پتلی ہاتھ مین پنکھیا لیے ہوے پیدا ہوئی اسنے اشارہ کیا کہ جا اور دروازہ باغ کی حفاظت کر بس یہ سننا تھا کہ وہ پتلی جھپٹ کر دروازہ باغ کیجانب چلی اور پنکھیا کو اسنے گردش دینا شروع کیا جھونکے نسیم بہار کے چلنے لگے ہوا نے ایسا طمانچہ مارا سحر جیل جادو کے منھ پر کہ یہ اُلٹا پھر اپس اسنے فوراً غلطاک ماری زمین پر اور صورت اپنی ایک باز کی پیدا کی اور اس ہوا کے دھارے کو کاٹتا ہوا نہایت تیز پری کے ساتھ اندر باغ کے داخل ہوا چونکہ ساحر زبردست تھا گو سحر کو ملکہ نسیم جادو کے مٹا نہ سکا لیکن اپنی راہ پیدا کر لی جو ساحر اسکے ہمراہ تھے وہ پلٹ گئے اور آگے نہ بڑھ سکے اب اسنے باغ مین داخل ہوتے ہی طائران باغ پر حملہ کرنا شروع کیا اس بلبل کو ہنکارا اس قمری کو صید کیا اپنی حرکت سے باز نہ آیا جسقدر طائر اس باغ مین تھے وہ سب پنجہ شہباز اجل ہونے لگے یہ تو اسطرف مصروف جنگ ہوا اور جانبازی کر رہا ہے اور اسطرف اشنگان رعد آواز اپنے فیل سحر کو بڑھائے ہوئے قریب دیوار باغ پہونچا لیکن ہوا کے جھونکون نے اسکا بھی منھ پھیر دیا بس اسنے بھی فیل سے علحدہ ہو کر زمین پر ایک غلطاک ماری اور صورت اپنی ایک طاؤس کی پیدا کی اور اندر باغ کے اسنے بھی داخل کیا اور چنگھارنا شروع کیا وہی تاثیر اسکی آواز نے بھی پیدا کی کہ جسکے کان مین صدائے ہولناک اسکی پہونچی کلیجہ اسکا شق ہو گیا اور طرفۃ العین مین گر کر مر گیا پس جب ملکہ نسیم جادو نے یہ کیفیت دیکھی فوراً ایک ٹکڑہ فولاد کا جھولی سے نکالا اور کچھ اسم سحر دم کر کے زمین پر مارا کہ زمین سے دھوان پیدا ہوا اور تمام باغ پر ایک سقف آہنی تنکر قائم ہو گیا بس اب جو نشنگان رعد آواز چنگھارتا ہی تو آواز نے اسکی ٹکر کھائی اور تاثیر اسکی پلٹ کر اسکے قلب پر پڑی کہ کلیجہ اسکا پھٹ گیا اور یہ مارا گیا ہمراہی کو جرات نہوئی کہ اندر باغ کے داخل ہوتے بیرون باغ ٹھہرے رہے کہ ادھر لامعہ برقتاب جادو سامنے بلور صاف باطن کے پہونچی اور کہا کہ تو بہت نازان ہی اثر در چشم جادو کو مار کر اپنے دل مین سمجھا کیا ہی بھلا روک تو مے میرے اس سحر کو یہ کہکر اسنے دونون ہاتھون کو حرکت دی معاً دس برقین چمک کر بلور پر گرین یہ معلوم ہوا کہ جسطرح روشنی شمع کی فانوس کو توڑ کر نکل جاتی ہی مگر فانوس کو کوئی صدمہ نہین پہونچتا اسی طرح یہ برقین بلور کے جسم کو توڑ کر نکل گئین مگر اسکے جسم پر کچھ اثر انکا محسوس نہین ہوا نہ کوئی ضرر پہونچا ساتھ ہی بلور صاف باطن نے خبردار خبردار کہکے کچھ پیکانون کا مارا کہ ہر ایک پیکان تیر شہاب بنکر لامعہ برقتاب جادو پر چلا اسنے بھی جھولی مین ہاتھ ڈالا اور ایک شیشہ سحر کا نکالکر کچھ اسم سحر دم کر کے ہاتھ آگے بڑھا دیا کہ جسقدر تیر شہاب چلے تھے سب اندر اس شیشہ کے داخل ہو کر جگنو بنکر رہ گئے پھونک دے دے کے اڑایا جو پری روشنی ہر پنکھے سے ہوے شمع کے جگنو پیدا بس اسنے کچھ اسم سحر پڑھکے اور نشتر نوک زبان مین دیکے اور خون جلو مین لیکر شیشہ پر ڈالا اور وہی شیشہ بلور صاف باطن پر کھینچ مارا بلور صاف باطن نے دستک دی کہ زمین شق ہوئی اور تپلہ سیاہ فام مثل زنگی کے پیدا ہوا سپر فولادی اسکے ہاتھ مین تھی بس اس زنگی نے آتے ہی اس سپر سے شیشہ کو روکا مگر جسقدر پیکان کہ اس شیشہ مین تھے وہ سمٹکر اس زنگی پر گرے کہ وہ تو جلکر خاک ہوا اور بلور صاف باطن

کے تمام جسم مین آبلہ پڑگئے اور بیہوش ہوکر گرا اسنے مشکین باندھ لین اور اپنے ہمراہیون کے سپرد کیا اور بحری کی صورت بنکر یہ بھی داخل باغ ہوئی اور طائران باغ کو جو ساحر تھے شکار کرتی ہوئی اب یہ قصر کی جانب چلی بس یہ رنگ دیکھکر ملکہ نسیم جادو بہت پریشان ہوئین کہ اتنے بڑے دو ساحرون کو کون روکے اسنے بیتاب ہوکر ملکہ بادبان جادو کو آواز دی کہ اے ملکہ عالم نمک خارون نے حضور کے جانین اپنی نثار کین اور حق نمک ادا ہوے حریف داخل باغ ہو چکے ہین ایکطرف سے سرخیل جادو چلا آتا ہی اور ایک جانب سے لامعہ برقتاب چلی آتی ہی نہین معلوم بطور صاف باطن پر کیا گذری اور قریب ہی کہ کنیز بھی جان بحق تسلیم ہوا افسوس کہ یہان اس تباہی کا سامنا ہی اور ہمارے آقاے نامدار یعنی نقابدار عالیمقدار نہین معلوم کہان ہین اور کس حال مین ہین اب آپ قصر سے خبردار رہیے گا مجھے جہان تک ہوسکتا ہی مین انکو روکتی ہون لیکن تنہا کس کسکو جواب دے سکونگی رنگ بیطور معلوم ہوتا ہی یہ کہکر لامعہ برقتاب جادو کی طرف چلی لیکن جو ملکہ بادبان جادو کے گوش زد ہوئی بیتاب ہوکر قصر سے نکلین دیکھا کہ سرخیل جادو قریب قصر آچکا تھا واز دی کہ او نکرام بے ادب کہان آتا ہی نہین جانتا کہ کس شہریار عالیوقار کا ناموس اس مقام پر ہی سنی جواب دیا کہ اے ملکہ یہ وقت پاس نمک کا ہی لہذا بہتری اسی مین ہی کہ آپ بھی کنارہ کشی کیجیے ورنہ اسوقت مین کوئی ادب ولحاظ نہ کرونگا اور جیسا سوال ہوگا ویسا ہی جواب ہوگا یہان تو یہ گفتگو ہونے لگی اور ہسطرف نسیم جادو نے لامعہ برقتاب جادو کو روکا اسنے بھی صورت اپنی بحری کی پیدا کی اور لامعہ برقتاب سے ہم پنجہ ہوئی دونون مین پنجے اور پر چلنے لگے ہسطرح دونون گتھی ہوئی تھین جیسے دو بلبلین گتھی ہوتی ہین کبھی یہ غالب ہوتی ہی وہ مغلوب ہو جاتی ہی کبھی وہ گھٹ جاتی ہی یہ بڑھ جاتی ہی ہسطرح دونون مین گدم گدا ہو رہی ہی یہان تک کہ لڑتے لڑتے یہ دونون بیہوش ہوکر گرپڑین ادھر سرخیل جادو نے کندے جوڑکر قصد کیا کہ اندر قصر کے گھس جاؤن اور ملکہ صنم گلعذار کو پنجہ مین دباکر لیجاؤن بس جیسے ہی یہ قصر کی طرف چلا تھا کہ ملکہ بادبان جادو نے کمندہاری حلقہ کمند کے اسکے گلے مین پڑگئے ہرچند اسنے سحر کیا اور زور کیا کہ کمند کو توڑ ڈالون چلا دون مگر ممکن نہوا ملکہ بادبان جادو نے اسکو تو باندھ لیا اور اب یہ تلاش مین ملکہ نسیم جادو کی چلی اور دارالب ثانی تلوار کھینچکر سامنے دروازہ قصر کے آکر کھڑے ہوگئے کہ اگر کوئی ساحر قصر مین جانیکا قصد کرے تو اسے قتل کرون وہان بادبان جادو جو چند قدم آگے بڑھی تو دیکھا کہ نسیم جادو اور برقتاب جادو زخمی بیہوش پڑی ہین خون تمام زخمون سے اسکے بہ رہا ہی بادبان جادو نے اسی کمند مین لامعہ برقتاب جادو کو باندھا اور نسیم گلپوش کو ہوشیار کیا اور لیکر قصر کی طرف چلی تھی کہ دیکھا جانب آسمان سے ایک لمبا ابر نیلگون رنگ پیدا ہوا اور اس ابر مین سے برقین چمکتی ہوئی کوندا لپکتا ہوا رعد کے گرجنے کی آواز پیدا شعلے اور شرارے مثل شہاب ثاقب کے چمکتے ہوے بڑے زور شور سے وہ ابر جانب باغ چلا آتا ہی بس آتے آتے وہ ابر شق ہوا اور نعرہ ہوا اسم خداوند تبت خودپسند کے گرادرم کہ از دست من زندہ وسلامت بدر روی اے بادبان جادو غضب کیا تو نے کہ میرے افسر فوج کو گرفتار کرلیا اب بھلا مین کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر چلا پشت پر اسکی جا بسی زاغ پر اجاے ہوے چلے آتے تھے اسنے اشارہ کیا کہ کھالو ان طائران باغ کو کہ یہ خوراک ہین تمھاری بس یہ سننا تھا کہ دیکھا چالیسون زاغ کوّا گھار کیطرح آکر باغ پر گرے اور طائرون کو شکار کرنے لگے کہین کوئی بلبل آنکھون سے

خون دل بہاری ہی کہین کوئی چنگاری پھڑک رہی ہی اسکے پروں کی ہوا جس درخت کو لگ جاتی تھی وہ خشک ہوجاتا تھا پھول پژمردہ ہوے جلتے تھے ہوا مین سیب پھیلجوگئی تھی وہ پتلی جو دروازہ باغ پر کھڑی تھی بھاگی تھی اسکو ہوا ہو پر زاغ کی لگتی ہی پنکھیا سمیت جلکر فنا ہوگئی اب زاغون نے شور وغل کرنا شروع کیا جس طائر پر سایہ ان زاغون کا پڑجاتا تھا وہ فی الفور [illegible] ہوجاتا تھا اور جس کو ہوا کے پروں کی لگ جاتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ لون لگ گئی ہر غنچہ و گل پر برگ و [illegible] پر خزان آئی ہوئی تھی پامالی باغ کے آثار نمایان تھے اب اور ساحر بھی دیوار [illegible] باغ ہوے اور ساحران باغ کو قتل کرنا شروع کیا جس طائر پر [illegible] کہ بادبان جادو سرچیل جادو ولامعہ برقتاب [illegible] چلی جاتی ہی یہ نعرہ کرکے گرا اور مند کو مسل [illegible] بھینکدیا فیصلہ دفع ہوتے ہی یہ دونون [illegible] آوازدی کہ اسی بلند پر بڑا بھروسہ تھا اب کیا کر [illegible] بھی اپنے افعال گذشتہ سے توبہ کرو قصور تمہارا [illegible] کہ نقابدار تو کیا نقابدار کے فرشتے بھی نہ ہوسکینگے اور نہ زندگی بھر دیتے لو ترسولی بادبان جادو نے کہا کہ تجھے نام صنم گلعذار کا لیتے شرم نہین آتی اور بیحیا بھاگنی بجاے دخترکے ہولی ہی اگر یہ تجھپر جائز ہوتا تو علیحدگی کیون اختیار کرتی جو تجھسے ہوسکے تصور و کوتاہی نکر اگر خداوند کریم کو عزت رکھنی ہی تو وہ ضرور ابر و بچائیگا بس یہ کلام سنتے کے ساتھ ہی اسنے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک مکڑا سن سے کا نکالکر زمین پر پھینکا اور کہا باندھے مشکین اسکی اسکا یہ کہنا تھا کہ وہ رسن دراز ہوئی اور دست و پا بین بادبان جادو کے لپٹ گئی کہا باندھ دے جا کر درخت سے اس رسن نے بادبان جادو کو لپیٹکر ایک درخت سے باندھ دیا بس یہ دیکھنا تھا کہ ملکہ نسیم جادو نے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور بیشمین پھول بنالیکر کچھ اسم بحر دم کرکے منہ پر بت خودپسند کے مارا یہ معلوم ہوا کہ ایک گلاب کا پھول منہ پر آکر پڑا اور خوشبو نے اسکی دماغ جان کو معطر کردیا کہ بت خودپسند جھومنے لگا ساتھ ہی [illegible] زمین شق ہوئی اور ایک پتلہ گجرا پھولون کا لیے ہوے پیدا ہوا اور لاکر اسنے گلے مین پہنا دیا اور آوازدی کہ اے فرمانشاہ ہوشیار رہو بیشک ان پھولون کی خوشبو نے اس اثر کو مٹا یا اور نسیم جادو کو روکیا اب تو بت خودپسند چونکا اور کہا او چھوکری بلا کاہے کو لیا تو نے مگر اس پھول کی خوشبو اچھی نہ تھی دیکھ اس پھول کو سونگھ یہ کہکر وہی گجرا منہ پر نسیم کے کھینچ مارا بس خوشبو جو دماغ مین اسکے پہونچی اسنے جاتے ہی خیالات کو پلٹ دیا کہنے لگی کہ اے شہنشاہ دافع مین جس طرح کی خوشبو دماغ مین پہونچی ہی کہ جو پروے غفلت کے پڑے ہوے تھے وہ جاتے رہے اور راز مخفی ظاہر ہونے لگے وہ خداوند سامری کھڑے ہین وہ تمہیں پیٹ آئے ہین ان اپنے کردار سے توبہ کرلی ہون اور امیدوار عفو تقصیرات ہوا یہ بت خودپسند نے کہا کہ تصور برا اسی صورت مین عفو ہوسکتا ہی کہ جا اور صنم گلعذار کو پتھر سے باہر نکال لا بس یہ سنتے ہی نسیم نے کہا کہ بہت خوب مین ابھی لاتی یہ کہکر یہ تھر کیجانب چلی ہی دارا سبا تمالی حیران تھے کہ اسے کیا ہوگیا ہی

کہ دفعتاً اسکی قلب ماہیت ہوگئی اور خیالات بدل گئے بس جیسے ہی اسنے قصد کیا کہ دروازۂ قصر مین داخل
ہون داراب نے للکار کر آواز دی کہ بس خبردار قدم آگے نہ بڑھانا نہین جانتی کہ ہم محافظ اُسکے ہین
بت خودپسند نے کہا اسے بھی پکڑلاؤ یہ سنتے ہی نسیم جادو نے کچھ اسم سحر دم کیا اور کمند سحر ماری چونکہ
داراب ثانی کے گلے مین لوح تھی اسوجہ سے سحر اسکا باطل ہوگیا اور انھون نے کمند کو مثل ریسمان
توڑ چکے پھینکدیا بس یہ بھلائی اور اسنے صورت اپنی شیرنی کی پیدا کی اور داراب کو طمانچہ مارا داراب نے
کلائی پکڑلی اور قصد کیا تھا کہ مروڑکر کلائیان اسکی توڑڈالون کہ بادبان جادو نے آواز دی کہ یہ
اسوقت بے اختیار ہی ہوش مین اپنے نہین ہی اگر ابھی پہونچائیے گا تو بعد کو رنج و افسوس کیجیے گا اور
بموجب مضمون اس شعر کے پچتائیے گا ؎ قبر پر آؤ مری روے بہت یاد کیا ؛ خاک اڑانے لگے جب کچھ بس نہ چلا
اے داراب اسوقت یہ بادشاہ طلسم کے سحر مین گرفتار ہی اسکو اپنے تن بدن کا خو ہوش نہین ہی چونکہ
غیر شخص اس قصر کے اندر نہین آسکتا ہی کیونکہ یہ قصر بادشاہ سابق کا بنایا ہوا ہی اس بنا پر بت خودپسند
نے خود اندر جانے کی جسارت نہین کی اور اسکو مسحور کرکے بھیجا جب دیکھا کہ نسیم جادو کا سحر بسبب
برکت لوح کے داراب ثانی پر اثر نہین کرتا ہی بس فوراً اسنے دستک دی کہ دو پنجہ طلائی پیدا ہوے
ایک مین مقراض اور ایک مین جام تھا بس ایک پنجہ نے ڈورا لوح کاٹ دیا اور دوسرے نے لوح
کو جام مین روک لیا اب دیکھا تو قوت داراب ثانی کے دست دپا کی سلب ہوگئی ہی اور بیہوش
ہوکر گر پڑے نسیم چاہتی تھی کہ حملہ کرکے کام انکا تمام کرے کہ ایک پنجہ اور گرا اور داراب کو اٹھالیگیا
اب کیا تھا میدان خالی ہوگیا کوئی روک ٹوک باقی نہ رہی نسیم جادو چھت کے راہ قصر کے در آئی بس یہ
حال دیکھتے ہی ملکہ صنم گلعذار اور ملکہ بادبان جادو نے دست دعا بدرگاہ قاضی الحاجات بلند
کیا اور عرض کرنا شروع کیا کہ اے کس بیکسان وائے دادرس غریبان اسوقت مصیبت مین
سوا تیرے کون پہنچنے والا ہی ہماری فریاد کو سنلے اور جلد کسیکو ہماری مدد کیواسطے بھیج ہنوز سخن
درو ہان تھا کہ تیرو عاجت مراد پر ہوے اور جانب آسمان سے ابر زعفرانی رنگ نمودار ہوا جسکے عکس
سے تمام روے زمین رنگین ہوگیا اس ابر مین برقین چمکتی ہوئی کوندا لپکتا ہوا آواز رعد کے
گرجنے کی پیدا بارش گلہاے ارغوانی کی ہوتی ہوئی بہت تیزی کے ساتھ چلا آتا ہی چنانچہ آتے آتے
وہ ابر شق ہوا اور نعرہ ہوا کہ منم ملکہ کم کم جادو نظر جو بت خودپسند کی اسکے جمال جہان آرا پر پڑی
دیکھتے ہی یہ محو نظارہ ہوا کہ تھی نظر یا کہ جی کی فتحی وہ نظر ہی دواع طاقت تھی ؛ صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ
ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ + دلبہ کرنے لگا طپیدن ناز + رنگ چہرہ سے کر گیا پرواز
دیکھتے ہی بت خودپسند تو ششدر ہوکر رہ گیا اور نظر ملکہ کم کم جادو کی چمن باغ پر پڑی دیکھا
کہ عجب گل کھلا ہوا ہی ہزارون ساحران لشکر اسلام مرے ہوے پڑے ہین اور جو دو چار ہزار
باقی ہین انکا بھی خاتمہ ہوا چاہتا ہی لشکر غراب انکو تباہ کر رہا ہی اور ایک ساحرہ جسکے ناصیہ سے
آثار شاہی پیدا ہین ایک درخت سے بندھی ہوئی کھڑی ہی ساحر قصر اسکو چہار جانب سے
گھیرے ہوے ہین اور ایک جادوگرنی ایک آفتاب حسن و جمال زہرہ تمثال کو قصر سے کھینچے ہوے
لیے جاتی ہی اور وہ فریاد و فغان کر رہی ہی اے بہن نسیم جادو دفعۃً یہ تماشا کیا ہوا کہ دوست سے دشمن

بلقیس سے یار اغیار ہو گئے اللہ کیا زمانہ کا انقلاب ہو تم جو مجھ پر یہ جور جفا کر رہی ہو بتاؤ تو نقاب
کو کیا جواب دو گی وہ ساحرہ اس ماہ جبین کی گریہ وزاری پر کچھ التفات نہین کرتی اور جھنجھلاتی ہوئی لیے چلی
جاتی ہی آنکھون سے اس ماہ فلک حسن و جمال کے آنسو جاری ہین قطرات اشک بہم ٹپک رہے ہین
عجب صدائے دلخراش سے زار نالی کر رہی ہی کہ سننے والون کے دل دکھ رہے ہین کم کم جادو طریقہ سے
سمجھ گئی کہ معلوم ہوتا ہی موس نقاب پری ہی اور یہ ساحرہ گرفتار بحر ہی جو اپنے مالک کو اسطرح بیدردی
سے کشان کشان لیے جاتی ہی اور دشمن کے حوالہ کرنا چاہتی ہی بس ملکہ کم کم جادو نے غلہ سنہ
ارغوانی اٹھایا اور کچھ اسمائے محرم کرکے اب جو پھنکار مارتی ہی پھنکاریان اسکی بھرین اور ایک
کشت زعفران بھول گئی جسکی نظر اس کشت پر پڑی بے اختیار ہنسی آئی اور قہقہے مارتے
ہوے بیہوش ہو گیا ایک طرف لامعہ برقاب جادو زمین پر تڑپ کے مارے ہنسی کے بیہوش
پڑی تھی اور ایک جانب سرخیل جادو اس کشت زعفران زار مین ہنستے ہنستے پچھاڑین کھا رہا تھا
اور جسقدر ساحر تھے انمین تو دم ہی نہ تھا ایک قہقہہ مارا اور بیہوش ہو گئے دم بھر مین سب
ہنستے ہنستے خود فراموش ہوے لیکن فوج غراب اسلیطرح ساحران لشکر اسلام کو آزار پہنچا
رہی تھی اور اسپر کچھ اثر اسکا نہ تھا اسی عالم مین بت خود پسند کی نظر جو اس کشت زعفران پر پڑی
یہ بھی بے اختیار ہنسنے لگا ساتھ ہی طبقہ زمین کا شق ہوا اور ایک پری شیشہ لیے ہوے پیدا
ہوئی اور اسنے پانی اس شیشہ کا جلو مین لیکر اس کشت زعفران پر چھڑک دیا کہ دانہ وہ پانی
برق خرمن ہو کر گرا اور تمام کشت زعفران دم بھر مین جلا کر خاک کر دی ساحرون پر سے سحر دفع ہوا
عالم بیخودی سے ہوش مین آئے بت خود پسند بھی ہوشیار ہوا لیکن بہتیرے عرصہ مین اس پری نے آکر
کشت زعفران کو خاک مین ملایا تھا وہ پری ان دونون مین کم کم جادو نے نسیم کو پکڑ لیا اور صنم گلعذار کو اپنے
تخت پر بٹھالیا اور بادبان جادو کی قید کو کاٹ کر آزاد کیا اب جو ساحر ہوش مین آئے تو پھر برابر کا
مقابلہ ہونے لگا اور سحر کی نبرد آزمائی شروع ہوئی ملکہ کم کم جادو نے خود آدھا سرا کا غلہ سنہ اٹھا کر پھینکا
مارا پھر وہی حالت پیدا ہو گئی کہ کشت زعفران پھولی اور سب کے سب پھر قہقہے مارتے ہوے پہلے اور
بیہوش ہو ہو کر گرنے لگے کہ دیکھا پھر اسی طرح سے طبقہ زمین کا شق ہوا اور پری شیشہ لیے ہوے
پیدا ہوئی کہ معاً نسیم جادو نے دستک دی ہاں دستک کا دینا تھا کہ ایک پتلہ سحر پیدا ہوا اور آتے
کے ساتھ ہی اس پری سے لپٹ گیا اور شیشہ چھیننے لگا پری نے جھنجلا کر شیشہ اسکے سر پر مارا
کہ شیشہ ٹوٹا اور پانی شیشہ کا بہکر پتلا اب اس آب دیدہ سحر نے پتلہ کو بھی جلا دیا اور کشت
زعفران پر چھڑکا اسکو بھی جلا دیا اور خود پری کو جلا کر نیست و نابود کر دیا اب ملکہ کم کم جادو
نے منیر اکلہ سنہ اٹھایا اور بغیظ و غضب پھینکا مارا منور ساحران کفار ہشیار ہونے پائے
تھے کہ پھر قہقہے مارتے بیخودی کے عالم مین چلے اب کم کم جادو نے دستک ہی دیکھا کہ چار پتلے جال
ہاتھون مین لیے ہوے پیدا ہوے اور زاغون کو جال مار کر پکڑنا شروع کیا جس زاغ کو پکڑا مانگیں
چیرین اور پھینکدیا یہان تک کہ بہت سے زاغ پتلون نے ٹانگین چیر چیر کر پھینکے مگر دیکھا کہ لاش جس زاغ
کی زمین پر گری وہ ایک کے دو زاغ ہو کر اڑے اور پھر ایذا رسانی ساحران لشکر اسلام مین مصروف ہوے

حالت ان زاغون کی یہ ہو کہ جسکے پانو پر تیر لگتا شروع کیا ہزارہا ساحران مطیع اسلام کو ان زاغون نے نوچ نوچ کر کھا لیا جسکے ایک تیر آنکھ مین ماری وہ گرا اور گرتے کے ساتھ ہی جان بحق تسلیم ہوا اور طلسم زاغ سحر ہوگیا عجب آفت بنی ہوئی ہی اور زاغون نے قیامت برپا کردی ہی نہ مارے مرتے ہین نہ کاٹے کٹتے ہین کوئی سحر اثیر تیر ہین برساتا ہی دیکھکر ملکہ کم کم جادو بھی پریشان ہوئی عالم حیرت مین ہی کہ کیا کرنا چاہیے آدھر دیکھا کہ ہر طبقہ مابق طبقہ زمین کا شق ہوا اور دوسری پری پیدا ہوئی اسکے ہاتھ مین ایک پھول ہی کہ آتے ہی پری نے وہ پھول بت خودپسند کو سنگھایا اور عرض کیا کہ اے خدیو شاہ ہوشیار ہو یہ کیسی غفلت آپ پر طاری ہی کہ کسی طرح آنکھ ہی نہین کھلتی پری نے جو یہ کہا اور خوشبو اس پھول کی دماغ مین بت خودپسند کے پہونچی ایک مرتبہ اسنے آنکھ کھولدی اور اثر سحر جو برطرف ہوا یہ فوراً ہوش مین آیا اور چارون طرف دیکھنے لگا دیکھا اسنے کہ تمام سرداران لشکر میرے عالم بیخودی مین بیہوش پڑے ہوے ہین بس اسنے فوراً ایک اسم سحر پڑھکر آسمان کیجانب دیکھا کہ ایک ابر سرخ رنگ پیدا ہوا اور اُس سے آتشباری کثرت زعفران پر ہونے لگی اور تمام زعفران جلکر خاک ہوئی اُدھر لامعہ برقتاب جادو و سرچشمہ جادو ہوشیار ہوے اور ملکہ کم کم جادو کے تخت کیطرف چلے ادھر نسیم جادو اور باد بان جادو نے بڑھکر ان دونون کو روکا بت خودپسند قریب تخت ملکہ پہونچگیا ان دونون مین باہم رد و بدل ہونے لگی کم کم جادو عجب مصیبت مین گھری ہوئی ہی کہ اپنے کو بچائے یا داراب ثانی کی محافظت کرے بالکہ صنم گلعذار پر آنچ نہ آنے دے اور حریف کو جواب بھی دے ورنہ وہ آفت برپا کر رہا ہی ایسی ساحرہ زبردست ہی کہ اپنے حواس درست کیے ہوے ان سب کی نگہداشت بھی کر رہی ہی اور برابر حریف کے سحر کو رد بھی کرتی جاتی ہی دوسرا ہوتا تو اب تک کب کا مغلوب ہوکر جانب عدم روانہ ہو جاتا واضح ہو کہ جب کم کم جادو نے دیکھا تھا کہ داراب سحر بسحر ہوگئے ہین اور لوح انکے پاس نہین ہی تو اسنے پنجہ سحر بھیجکر انکو اٹھا لیا تھا جب بت خودپسند کو اپنے سحر مین مسحور کرلیا تب ملکہ کم کم جادو نے داراب کو ہوشیار کرکے ظاہر کیا اتنا عمل ملکہ کم کم جادو اس کشمکش مین پڑی ہوئی ہی لیکن قدم اپنا جمائے برابر حریف سے مقابلہ کر رہی ہی کہ دیکھا یکایک ایک جانب سے آواز سم مرکب پیدا ہوئی اس صدا کے گوش زد ہوتے ہی اسنے چہار جانب نگاہ دوڑائی دیکھا کہ نقابدار ابلق سوار تیغہ آبدار چمکاتے ہوے لوح طلسم گلے مین ڈالے ہوئے اور عیار نقابدار ایک پشتارہ باندھے ہوے ساتھ ساتھ دوڑا چلا آتا ہی بس نقابدار حالیمقدار نے آنے کے ساتھ ہی نعرہ کیا اور لشکر پر گرے ساحرون کو زیر تیغ دھر لیا اور قتل کرنا شروع کیا پناہ بخدا انکے تیغہ آبدار کے سامنے ساحر کیا جان رکھتے تھے کہ جا نبر ہوسکین دم بھر مین نقابدار نے خون کا دریا بہا دیا ہر چند کہ گولہ خولادی ترنج و نارنج ترسول پینسول کچھے پیکا لون کے دیگر حربہاے سحر برابر سے چل رہے تھے مگر انپر کچھ اثر انکا مترتب نہین ہوتا تھا یہ برابر ساحران کفار کو قتل کرتے ہوے داخل دروازہ باغ ہوے دیکھا کہ ہزارون لاشین نسا حرکی باغ مین پڑی ہوئی اور خون خراب تمام باغ پر چھایا ہوئی ہی جو ساحر کہ بچ رہے ہین انکو نوچ نوچکر

کھا رہی ہی ایک تہلکہ عظیم زاغون نے مچا رکھا ہی ادھر ملکہ کم کم جادو سے اور بت خودپسند سے
سحر چل رہا ہی برابر سے ردوبدل ہو رہی ہی بس نقابدار نے یہ حالت دیکھتے ہی عیار کیطرف اشارہ
کیا اُسنے فوراً وہ پارہ ہائے گوشت زاغون کیطرف پھینکنا شروع کیے اور کہا کہ لو یہ خوراک
تمھاری ہی اب یہ زاغ ایک کے دو اور دو کے چار اسقدر بڑھ گئے ہین کہ ایک ایک ٹکرے پر
چالیس چالیس زاغ آکر گرے اور اس گوشت کو نوچ نوچ کر کھانے لگے نقابدار بت خودپسند
کیجانب متوجہ ہوے اسنے صورت اپنی فیل کی پیدا کی اور نقابدار کیطرف چلا کہ روند کر پاؤن تلے
نقابدار نے عکس لوح کا ڈالا کہ تمام اثر سحر باطل ہوا صورت فیل کی مٹ گئی دیکھا کہ بلعلان گھٹنیون
چلا آتا ہی بس جھپٹ کر نقابدار نے تیغہ آبدار کا وار کیا کہ اُسکے دو پرکالے ہوے اسکے مرتے ہی
صور گیر و دار برپا ہوا آندھی سیاہ چلنے لگی خاک اُڑنے لگی آتشباری برفباری سنگباری تمام بلیات
کا نزول ہوا تمام باغ و صحرا پر آشوب ہوا بیر ہر طرف غل مچاتے پھرتے تھے کشتون کے حال پر
اسف کرتے تھے تمام صحرا و باغ آتش بار ہو گیا تھا اُس آتشباری سے تخل جلنے لگے ہر برگ دیا
سے شعلے نکلنے لگے طفلان غنچہ شاخون سے گرنے لگے نرگس نے آنکھین بند کرلین ساری نظارہ
بازی بھولی سنبل نے بال کھولدیے نخل سرو بصورت دار غنچہ گل بیقرار غرضکہ تھوڑی دیر تک
یہ ہنگامہ گیر و دار برپا رہا جب یہ حالت برطرف ہوئی اور قدرے سکون ہوا صدا پیدا ہوئی کہ
شقی مراکہ نام من بت خودپسند جاد و بود افسوس کہ مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم بیر اُسکے
یہ صدا دیکر غائب ہوے اسی عالم مین ملکہ کم کم جادو نے تیغہ سحر مارا کہ سر جنیل جادو کے دو ٹکڑے
ہوے اور لامعہ برقتاب جادو کو کمند سحر مار کر پکڑ لیا۔ اُدھر لشکر غراب کی یہ حالت ہوئی کہ جسنے
وہ گوشت کھایا وہ ایک مضغہ گوشت ہو کر رہ گیا تمام بال و پر گر گئے جسم سے حس و حرکت جاتی
رہی اور اپنی حالت اصلی پر آگئے دیکھا کہ موم کے بنے ہوے زاغ ہین سیاہی سے رنگے ہوے
بلکہ بادشاہ طلسم مارا گیا اور علامات سحر برطرف ہوے بیر ہر ایک کے غل مچا کر چلے گئے اہل لشکر
ین صدا سے الامان بلند ہوئی نقابدار نے فرمایا امان بشرط ایمان یہ سب کے سب مطیع اسلام ہوے
دبان جادو و نسیم جادو نے قدمبوسی نقابدار کی حاصل کی، یہ سب کے سب بفتح و فیروزی
کر قصر مین مقیم ہوے نقابدار نے دیو فریق سے کہا کہ جا خوب محکم سیر ہو کر کھاے باقی لاشون کو ساحران
کفار کی کیجا کر دریا برد کرے یہ فرما کر خود اہل اسلام کے دفن و کفن مین مصروف ہوے شمار کرنے
سے معلوم ہوا کہ لاکھ سے زیادہ ساحران لشکر کفار مارے گئے اور ستر ہزار ساحران لشکر اسلام
تمام کے صرف دس ہزار بچے تھے۔ وہ دن تو اسی کارروائی مین ختم ہوا دوسرے روز نقابدار
نے لامعہ برقتاب کو سامنے بلایا اور فرمایا کہ کیا کہتی ہی دین اسلام کے بارے مین بادشاہ تیرا
مارا گیا اب سرکشی بیکار ہی۔ یہ از سر صدق مسلمان ہوئی اور یون عرض کیا کہ مخلول جادو
در بلور صاف باطن میری قید مین ہین انمین بھی مین حاضر کرلی ہون یہ کہکر گئی اور
دونون کو لاکر حاضر کیا اور لوح جو نقابدار کے گلے سے لیگئی تھی اسکو بھی لاکر ندر کیا اب نقابدار
نے لاش بت خودپسندگی پاے فیل مین بندھوائی اور جانب ایوان بادشاہی روانہ ہوے کہ

ساکنان طلسم اس گیرنا ہنجار کے حال کو دیکھکر عبرت کرین کہ بدکام کا انجام بد ہونا ہی جسوقت داخل شہر ہوے تمام رعایا یہ حالت اپنے بادشاہ کی دیکھکر عبرت کرتی تھی اور لوگ نقابدار کے نام سے تھراتے تھے غرضکہ تمام ملک کو اسلام آباد کیا مسجدین بنوائین بتخانہ منہدم کرائے خزانون کو اپنے قبضہ مین کیا سکہ بادشاہ اسلام کے نام کا جاری ہوا دارا بن جمشید کی دوہائی پھر گئی نقابدار نے تین روز کا جشن کیا اثنار جشن مین مہتر گرد باد بادیہ گرد اور ملکہ کم کم جادو نے تمام حالات طلسم ظاہر کے بیان کیے بعد اختتام جشن صنم گلعذار کو یہان کا بادشاہ بنایا اور نسیم جادو و لالہ رخ کو وزیر کیا اور بلور صاف باطن کو افسر فوج محلول جادو کو بادشاہ کو لشکر کرکے کم کم جادو سے کہا کہ آپ چندے اسی مقام پر قیام کرین مین طلسم ظاہر کو فتح کرکے بہت جلد آتا ہون داراب ثانی کو بھی اسی مقام پر چھوڑنا چاہتے تھے مگر انھون نے نہ مانا اور ہمراہ ہوے اب نقابدار نے عیار کو اپنے ساتھ لیا اور مع داراب ثانی طلسم ظاہر کیطرف روانہ ہوتے ہین کہ انکا حال پھر بیان ہوگا اور اب یہان سے چند کلمہ داستان شوکت بیان شاہزادہ رفیع البخت نوجوان کے گذارش کیے جاتے ہین سینیرم سخن طولی خوشنوا بدین مژدہ شد نرم سرا پردہ را ویان اخبار و ناقلان آثار اس داستان فرحت آثار کو یون بیان کرتے ہین کہ بعد فتح طلسم لورآگین شاہزادہ رفیع البخت مع شاہزادہ نورالہدیٰ بدیع الزمان با فوج گران و لشکر فراوان جانب نہ طاق روانہ ہوے ہین طومار احل و قطع منازل کرتے چلے جاتے ہین آگے آگے پیران سرمست آتا لہ بارگاہ نورآگین کا ہمراہ اپنے بلے ہوے چالیس ہزار سوار سے چلا آتا ہی اور عقب مین اسکے خود رفیع البخت مع لشکر گران چلے آتے ہین ایک صحرا مین پہونچکر شام ہوگئی سب اسی مقام پر اتر پڑے خیمہ استادہ ہوگئے بارگاہ برپا ہوگئین بازار لشکر کے کھل گئے کٹورہ کھنکنے لگا جنگل مین منگل نظر آتا تھا لشکر دور تک اترا ہوا تھا درندے تک خوف سے بھاگ گئے تھے روشنی کی کثرت سے تمام صحرا مین اگ سی لگی ہوئی تھی شاہزادہ عالی ہمت نے وضو کرکے فریضہ مغرب کو ہمراہ اپنے جد نامدار کی مسجد کر ہاس مین ادا کیا اور بعد اسکے دونون صاحب اپنے اپنے خوابگاہ مین جاکر سو رہے تمام رات راحت سے بسر کی صبح کو بعد ادائے فریضہ سحری آکر بارگاہ مین بیٹھے پردے بارگاہ کے اٹھوا دیے صحرا کی سیر کرنے لگے کہ دیکھا جانب صحرا سے ایک سانڈنی سوار سانڈنی کو دوڑاتے ہوے بصورت نامہبر چلا آتا ہی آتے آتے داخل لشکر ظفراثر ہوا اور پوچھا کہ خیمہ شاہزادہ رفیع البخت کا کہان ہی لوگون نے بتایا یہ در دولت پر حاضر ہوا اور عرض بیگی سے عرض کہلا بھیجی اسنے آکر بیان کیا کہ ایک شخص حاضر حضور ہونا چاہتا ہی اور سامیدار بارہا ہی فرمایا بلا لو جسوقت وہ شتر سوار داخل بارگاہ ہوا تو ایک نامہ پگڑی سے نکال کر پیش کیا اور عرض کی کہ یہان سے قریب ایک ملک ہی کہ نام اسکا شہر میلانیہ ہی میلان شاہ وہان کا حاکم ہی اور بت پرست ہی یہ نامہ اسنے آپکی خدمت مین بھیجا ہی رفیع البخت نے نامہ ہاتھ سے لیکر پڑھا مضمون نامہ یہ تھا کہ مین نے سنا ہے آپ لوگون نے بڑی بڑی خداوندیان مٹادی ہین اور رواج دین اسلام کو دیکھا ہی بردرد مندی آپ ہمدردی کرتے ہین اور اسکے شریک حال ہوتے ہین اور فریادی کی دادرسی کرتے ہین لہذا ایک عرض میری بھی ہی اگر اسے آپ سنین اور شرط

میری پوری کرین تو مین دین آپکا اختیار کرون ایک شرط تو یہ ہو کہ ایک فیل زبردست میرے ملک کے
قریب صحرا مین ہو اگر وہ کبھی شہر کی طرف نکل آتا ہو تو صدہا آدمیون کو ہلاک کرتا ہو اور آثار رہو بجاتا ہو عمارتین
گرادیتا ہو یہ ممکن تھا کہ مین اُسے کسی تدبیر سے مار ڈالتا مگر یہ مجھے منظور نہین ہو بلکہ اگر یہ زندہ دستیاب ہو تو
نایاب چیز ہو کہ ایسا فیل زبردست کسی ملک مین نہو گا اگر آپ اُس فیل کو زندہ گرفتار کرکے میرے سپرد
کرین تو مین دین آپکا قبول کرونگا اور دوسری شرط یہ ہو کہ ایک فرزند ہو میرا نام اسکا ارجاس سر بہ
ہو وہ بھی نہایت زبردست ہو کہ کوئی انسان میرے ملک کا اُس سے مقابلہ نہین کرسکتا وہ اپنی بہن کو
لیگیا ہو اور اُسنے لیجاکر ایک صحرا مین اسے نہایت تکلیف سے رکھا ہو اگر چند روز اسپر اسیطرح گذرے
تو وہ ہلاک ہوجائیگی سبب اسکے لیجانے کا یہ ہوا کہ وہ اپنی بہن سے نہایت مانوس تھا جب وہ جوان ہوئی
تو مین نے اسکی شادی کا قصد کیا بس یہ سنتے ہی وہ دیوانہ اسکو لیگیا اور مجھے کہلا بھیجا کہ میرا بہنوئی کی
وہ شخص ہو سکتا ہو جو مجھسے زبردست ہو اور مجھے زیر کرے مین کسی کمزور کا سالا نہ بنون گا جب تک وہ
یہان رہا اسوقت تک فیل کی ایذا رسانی کم تھی کہ وہ کل بکل فیل سے لڑتا تھا اور اُسے مار کر شہر سے
بھگا آتا تھا ہرچند کہ فیل پر غالب نہ آسکا لیکن اُسکی وجہ سے فیل کی ایذا رسانی مین ضرور کمی تھی لہذا اگر
آپ ان دونون شرطون کو پورا کرین کہ فیل کو گرفتار کرکے مجھے دین اور دیوانہ کو زیر کرکے ملکہ کی شادی
خواہ کسی دوسرے کے ساتھ کردین یا خود اسے اپنی کنیزی مین قبول کرین تو مین بسر وچشم خدمت
اسلام بجالانے کو موجود ہون یہ نامہ پڑھکر رفیع الجنت نے نورالدہر کو دیا نورالدہر بھی نامہ پڑھا
بہت ہنسے اور فرمایا کہ اے فرزند یہ کوئی ایسا کار اہم بھی نہین ہو جلکر اسکی مدد کرنا چاہیے جواب تحریر
فرمادیا کہ ہم آتے ہین اور ضرور دونون شرطین تمھاری پوری کرینگے شتر سوار تو جواب نامہ
کا لیکر جانب ملک میلانیہ روانہ ہوا اور نامہ جاکر بادشاہ کو دیا بادشاہ نے امرا رشہر کو ساتھ لیا
اور برائے استقبال شاہزادہ رفیع الجنت شہر سے نکلکر روانہ ہوا ادھر سے شاہزادہ رفیع الجنت
مع شاہزادہ نورالدہر کوچ کرکے ملک میلانیہ کی جانب چلے میلان شاہ سے ملاقات ہوئی
یہ ان دونون صاحبون کو بہت اعزاز واکرام کے ساتھ شہر مین لایا اور ایک قصر عالی مین
بٹھایا اور ضیافت مین مصروف ہوا شاہزادہ رفیع الجنت نے مسکن ارجاس سر بہ
کا دریافت کیا میلان شاہ نے کہا کہ صحرائے شمالیہ مین قریب ایک چشمہ کے رہتا ہو یہ سنکر
شاہزادہ رفیع الجنت اُٹھ کھڑے ہوئے اور مرکب طلب کیا میلان شاہ نے دست بستہ
ہوکر عرض کیا کہ اسقدر عجلت نہ فرمائیے ابھی آپ مسافت راہ طے کیے چلے آتے ہین جسوقت
کسل برطرف ہولے تو تشریف لے جایئے گا فرمایا ہمارا یہ دستور نہین ہو کہ بغیر محنت کے
صلہ لین یہ دعوت وضیافت اسیوقت درست ہوگی جبکہ تمھارے کام پورے ہوجائینگے
اسلیے کہ اگر تمہین یہ غرضین درپیش نہوتین تو تم اس صورت سے ہرگز پیش نہ آتے اسنے
عرض کی کہ میرا شیوہ مہمان نوازی ہو جو کوئی اسطرف سے گذرتا ہو مین اسکے ساتھ
یہ نیکی پیش آتا ہون اور جو کچھ مجھسے ہوسکتا ہو خدمت کرتا ہون ہر شخص کی ضیافت اُسکی
حیثیت کے موافق ہوتی ہو امیر ہو یا فقیر گدا ہو یا بادشاہ جو اسطرف سے گذرتا ہو وہ میرا مہمان

ضرور ہوتا ہی شہر مین تشریف لے چلیے دیکھیے کہ کتنے مسافر و مہمان سراؤن مین ٹھہرے ہوے ہین
صرف حضور ہی کے واسطے یہ امر نہین ہی شاہزادہ رفیع البخت نے فرمایا کہ مجھے زیادہ فرصت بھی نہین
ہی کہ مین اس مقام پر وقت گذارون والد ماجد میرے طلسم نہ طاق پر گئے ہوے ہین وہان جاکر
میرا شریک ہونا ضرور ہی بہتر یہ ہی کہ خواہ تم ساتھ چلو یا کسی راہبر کو میرے ہمراہ کردو کہ مین تمھارے
کامون سے فرصت کرکے جانب طلسم نہ طاق روانہ ہون یہ سنکر میلان شاہ مجبور ہوا اور مرکب
خاصہ کا طلب کرکے چندر قفا کو ہمراہ لیا اور شاہزادہ رفیع البخت کو ساتھ لیکر جانب صحراے
شمالیہ روانہ ہوا شاہزادہ نورالدہر بھی ہمراہ تھے اور چندر نقاسا تھ تھے جاتے جاتے ایک ریگستان
میلان شاہ نے عرض کی کہ یہ ریگستان دور تک ہی اور بعد اس ریگستان کے ایک صحرا ہی
اسی کو شمالیہ کہتے ہین وہی مسکن اس دیوانہ کا ہی اب دھوپ تیز ہی سفر ریگستان مین پریشانی
ہوگی وقت دوپہر کا آگیا ہی میرے نزدیک تھوڑی دیر اسی صحرا مین مقام کیجیے پھر دیکھا جائیگا
رفیع البخت نے کہا کہ اب آپ یہین ٹھہریے آپلوگ راحت و آرام کے عادی زیادہ ہین تپ دھوپ
کا نہ اٹھ سکیگا اور ہم لوگ سپاہی پیشہ ہین دھوپ اور چھاؤن دونون برابر ہین یہ فرماکر
شاہزادہ نورالدہر کی طرف مخاطب ہوے اور فرمایا کہ حضور یہین تشریف رکھین زحمت سفر نہ اٹھائین
یہ غلام آپکا کافی ہی مین اس کام کو انجام دیکر بہت جلد حاضر حضور ہونگا نورالدہر نے کہا اے
فرزند یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین تمکو تنہا جانے دون اسی حیص بیص مین دیکھا کہ ایک سوار گھوڑا
دوڑاے ہوے چلا آتا ہی میلان شاہ سمجھا کہ کوئی قاصد کہین کا ہی لیکن اس سوار نے
آتے ہی نامہ پیش کیا میلان شاہ نامہ کو دیکھکر نہایت پریشان ہوا رفیع البخت نے سبب
پریشانی دریافت کیا میلان شاہ نے بیان کیا کہ اے شہریار کیا عرض کرون یہ نامہ ہی
تہتن گرد کا پہلوان نہایت زبردست ہی مذہب اسکا لفاپرستی ہی میرے مددار رنگ بن زمرد
جانا تھا راستے مین اسکو شہر طنطنہ ملا حاکم وہان کا طنطنۂ یتغرن ہی جسکے ساتھ شادی ملکہ گل اندام
کی قرار پائی تھی جسکے بعد دیوانہ ارجاس اسکو لیگیا طنطنہ کی یہ طاقت نہ تھی کہ ارجاس سے
مقابلہ کرسکتا جسوقت تہتن گرد اسکے شہر کی طرف سے ہوکر گذرا تو طنطنہ نے دعوت و ضیافت
کرکے مطلب اپنا بیان کیا کہ دیوانہ ارجاس سے میری عروس کو چھین دو تہتن اس شرط
پر راضی ہوا ہی کہ اگر مطلب تمھارا پورا ہوجاے تو دین لفاپرستی اختیار کرنا طنطنہ
نے منظور کرلیا اب اسنے نامہ لکھا ہی کہ مین آتا ہون یہ سنکر شاہزادہ رفیع البخت نے
فرمایا کہ کچھ پروا نہین ہی مین اس سے بھی لڑونگا اور اگر دین اسلام اختیار کرونگا تو شادی
ملکہ کی طنطنۂ یتغرن سے کردونگا اور اگر خلاف اسکے کریگا تو ہاتھ سے میرے مارا جاے گا
تم نامہ لکھ بھیجو یہ سنکر میلان شاہ نے جواب نامہ لکھنے کا قصد کیا تھا کہ جانب صحراے
شمالیہ گرد و غبار بلند ہوا جسوقت دامن گرد شگافتہ ہوا تو دل گردسے علماے نقرائی و طلا کی
بھوت دار ہوے پھر ہر پنجہ اُنکے تولیف لقاے بے لقا طعون کی مرقوم تھی آگے ایک گیر
ناہنجار کرگدن مست پر سوار پشت پر ایک لاکھ سوار ان غدار مغوار ہوے اور صحرا مین

اتر کر خیمہ زن ہوے میلان شاہ اور نورالدہر اور رفیع الجنت بلبلے کر ایوان شاہی مین آ
اور ادہر طنطنہ تیغزن نے لشکر کو صحرا مین چھوڑا اور آپ سنگدل گرد کو چند سوارون سے ہمراہ لیکر
جانب ایوان میلان شاہ روانہ ہوا خبر میلان شاہ کو ہوئی میلان شاہ نے چند ارکین
سلطنت کو برائے استقبال روانہ کیا لوگ گئے اور طنطنہ تیغزن کو استقبال کر کے لائے
میلان شاہ نے جو دنگل ان دونون کے واسطے بچھوا دیے تھے یہ دونون آن دنگلون
پر بیٹھے کیا اس ہرج مین دو آفتاب اور منور و جلوہ گر ہین پوچھا طنطنہ تیغزن نے یہ
کون صاحب ہین میلان شاہ نے بیان کیا کہ انمین ایک صاحبقران اول کے پوتے شاہزادہ
نورالدہر ہین اور دوسرے صاحبقران ثالث یعنی بدیع الملک کے فرزند دلبند شاہزادہ
رفیع الجنت ہین ابھی طلسم نورآگین کو فتح کیے ہوے چلے آتے ہین اب طلسم نہ طاق کیطرف
تشریف لیے جاتے ہین میرے ملک کیطرف سے گذر ہوا مین نے اپنی مصیبتین بیان کین
ان دونون صاحبون مین ایک نے وعدہ کیا ہی کہ فیل کو بھی گرفتار کر دونگا اور دختر کو بھی
دیو اسنے کے ہاتھ سے رہا کر دونگا مگر شرط یہ ہی کہ دین اسلام اختیار کرنا ہوگا بس یہ
سننا تھا کہ طنطنہ تیغزن نے تو گردن جھکا لی اور غرق دریاے تفکر ہوا لیکن رفیع الجنت
نے کہا اے طنطنہ تیغزن اگر تم بھی دعوت اسلام قبول کروگے تو مین ملکہ کی شادی تمہارے
ساتھ کر دونگا یہ سنکر سنگدل گرد نے کہا کہ بس او خدا پرست زیادہ گوئی نہ کر جب تو میرے ہاتھ
سے زندہ بچا تو ان لوگون کو خدا پرستی کی ترغیب دلانا ہرچند کہ مین بھی اسیواسطے
آیا تھا کہ فیل کو زندہ پکڑ کے اپنی سواری مین رکھون اور دیو اسنے سے دختر بادشاہ
کو چھین لے طنطنہ تیغزن کے سپرد کرون مگر اب اول قتل تم لوگون کا واجب ہوا
کہ تم لوگ بڑے سرکش ہو تمہارے ہاتھ سے خداوند تعالا ایسے تنگ آے کہ بالاے
آسمان چلے گئے خداوندی ظاہر کو ترک کیا بندون کو اپنے دیدار فرحت آثار سے
محروم کیا تمہاری ذات سے برکت دنیا کی اٹھ گئی اور اے نورالدہر بسا تعجب
تم سے ہی کہ تم پیغمبر قدرت کے نواسے ہو کر حمزہ عرب کے شریک ہوے یہ
سنکر رفیع الجنت نے کہا کہ بس زیادہ گوئی نکر اگر مجھے دعوی جرات و مردانگی کا ہی
تو طبل جنگ بجوا اور نکل کر میدان مین مقابلہ کر یہ سنکر سنگدل گرد اٹھ کھڑا ہوا اور مع طنطنہ
تیغزن اپنے لشکر کیجانب روانہ ہوا ادہان شاہزادہ رفیع الجنت میلان شاہ سے
رخصت ہو کر اپنے لشکر مین آے اور لشکر سلطنتی لشکر طنطنہ تیغزن کے آتارا بارگاہ
برپا ہوئی میلان شاہ بھی لشکر اپنا لیکر قلعہ میلانیہ کے باہر آیا اور خیمہ زن ہوا یہ خبر
ارجاسس سربرہنہ کو ہوئی کہ تمہارے شہر پر طنطنہ تیغزن نے لشکر کشی کی ہی اور کسی زبردست
پہلوان کو اپنے ساتھ برائے مدد لایا ہی اور تمہارے باپ کیطرف بھی دو جوانان آفتاب
جلال شریک ہین یہ سنتے ہی دیو اسنے ایک چیخ ماری کہ صحرا تھرا گیا اور ہر چہار جانب
سے دیو اسنے آ آ کر جمع ہونے لگے تھوڑے عرصہ مین پچاس ہزار دیو اسنے آ کر

مجتمع ہوگئے دیوانہ ارجاسس سربرہنہ نے دس ہزار دیوانوں کو اپنی بہن کی حفاظت
کے لیے چھوڑا اور چالیس ہزار دیوانے اپنے ہمراہ لیکر جانب صحرائے میلانیہ
روانہ ہوا یہان شام ہوتے ہی طنطنہ تیغزن نے اپنے لشکر مین حکم دیا کہ بجے طبل جنگ
سبوقت نقارہ رزمی پر چوب لگی اور آواز نقارہ کی گرجی خبر لشکر رفیع البخت
مین پہونچی کہ لشکر حریف مین طبل جنگی بجا ہی فرمایا کچھ پروا نہین ہی کہدو کہ ہمارے
یہان بھی بفضل ایزدی دینا ئید ربانی بجے طبل جنگی دونون لشکرون مین آواز
طبل بلند ہوئی اور تیار یان ہونے لگین بہادر آلات حرب و ضرب کی درستی
مین مصروف ہوے قریب سحر کمربندیان شروع ہوئین یہان تک کہ ستارہ سحر
بھی جھلملا کر غائب ہوا اور مہر عالیجناب چمک کر پردہ افق سے نمودار ہوا طیور
آشیانون سے نکل نکل کر شاخون پر آے ہوا نے سرد سے سرد جھونکون نے شبنم
خوابیدہ کو جگا یا غنچون کو گل بنا یا دونون طرف کی فوجین جوق جوق گروہ گروہ
قشون قشون بنیے سے بیچے دستے کے دستے میدان جنگ مین آکر صف آرا
ہونے لگے گھڑی بھرون چڑھتے چڑھتے دونون طرف کی فوجین صفین باندھکر
تیار ہوگئین اب تیروار برق رفتار نکلے اور جھاڑی جھنڈی کاٹ کر میدان
کو صاف کیا بیلدارون نے پستی و بلندی زمین کی درستی کی سقّون نے آبپاشی
کرکے گرد کو بٹھایا اب دونون لشکرون سے نقیبان بلند آواز سرد و مستانہ
چھیڑتے ہوے نکلے اور اشعار عبرت پڑھ پڑھکر جوانان لشکر کو جوش دلایا بہتون کا بھی حوصلہ بڑھایا جسوقت نقیب فوج کا دل بڑھاکر صفون مین واپس گئے
تو لشکر کفار سے تہمتن گرد نکلا اور میدان من آکر خوب سلحشوری کی سراپا میدان
کا دکھایا بہنگرہ کے ہاتھ نکالے جب پسینہ مین غرق ہوگیا تو نیزہ زمین پر گاڑکر اور دم
کو آراستہ کرکے آواز دی کہ باشی اے گروہ خداپرستان و فرقہ مسلمانان جسکو
تمنائے مرگ و آرزوے قضا ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو ستم تہمتن گرد بس یہ سنکر
چاہتے تھے رفیع البخت کہ ہاگ مرکب کی لین کہ جانب صحرا سے تنق گرد و غبار
بلند ہوا اور پردہ گردے صدا زنجیرون کی کھڑکھڑاہٹ کی پیدا ہوئی سب
سمجھ گئے کہ معلوم ہوتا ہی دیوانے کو اس ہنگامہ کی خبر ہوگئی اب دیکھیے
یہ کسکے سر ہوتا ہی اتنے مین گرد شق ہوئی اور دیوانہ مسمی ارجاسس سربرہنہ
چالیس ہزار دیوانون سے آکر پہونچا اور ایک مقام پر ٹھہر کر آواز دی
کہ تم لوگ کہان سے آے ہو اور جنگ کس امر کی ہے بہتر یہ ہی کہ یہان سے
چلے جاؤ تم نہین جانتے کہ یہ شیر کا مسکن ہی یہ سنکر کسی نے دیوانے کو جواب
نہین دیا اور شاہزادہ رفیع البخت نور الدہر سے اجازت لیکر سامنے تہمتن
گرد کے آکے تہمتن بارادہ تنگ در زنی چلا رفیع البخت سے لگا در خالی دی کہ گھوڑے اور

گینڈے سے مین تگادر بہین چلتی ہی دونون مرکب دور تک نکلے چلے گئے بعدازان
پھر ان دونون نے باگون کو پھیر کر سامنا کیا اور دست بہ نیزہ ہوکر مصروف
نیزہ بازی ہوے طعنین پہ طعنین بند بند ہونے لگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو
مار سیاہ زبانین نکالے ہوے لڑ رہے ہین راہو ارا سطرح اشارہ و پینترے پھرتے
تھے جیسے کلین مڑتی ہین قریب آخر پچاسی طعن کی نوبت آئی ہوگی کہ ایک مقام
پر رفیع البخت نے نیزہ کو تہمتن گرد کے نیزہ پر گاٹھا اور مثل کاکل محبوبان کے
نیزہ سے نیزہ کو پیچیدہ کرکے خبردار خبردار کہکے جو ہمکا مارا نیزہ ہاتھ سے تہمتن
گرد کے نکل کر مانند شہاب ثاقب کے بالاے آسمان روانہ ہوا اور وہان سے
پھر مکر زمین پر گرا جیسے آہ بے تاثیر جانب گردون جاکر پلٹ آتی ہی فوراً لہراتے
اپنے فرزند دلبند کی بہت تعریف کی رفیع البخت نے جھک کر سلام کیا اور دیوانہ
تالیان بجانے لگا تمام دیوانون نے وہ قہقہین ماریں اور تالیان بجائین کہ لوگ
بے تحاشا ہنسنے لگے اور تہمتن گرد نہایت خفیف ہوا پس آسی غیظ و غضب مین
اسنے جھپٹکر ارابے پر سے اپنا گرز اٹھایا اور سر پر چرخ دیکر سر رفیع البخت
پر وار کیا رفیع البخت نے اپنے گرز کو اٹھاکر چہرہ کی پناہ کیا لیکن گرز پر گرز جو
پڑتا ہی تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا تش گرد و غبار بلند ہوا کہ رفیع البخت
اندر غبار کے چھپ گئے تہمتن گرد نے نعرہ کیا کہ زدم و پست کردم لاہور نیزہ گام
چھپٹکر قریب گرد کے آیا اور گرد گرد کے چرخ مار کر اندر گرد کے در آیا دیکھا
کہ زانو تک مرکب رفیع البخت کا غرق زمین ہی اور ہاتھ دونون مانند ستون
فولادی کے قائم ہین لاہور پکارا اے شہریار اسقدر دیر کہ حریف لات زنی کرے
ہی اور آپ جواب نہین دیتے یہ سنکر رفیع البخت نے مرکب کو اشارہ کیا کہ چاروں
چٹلیان جھاڑ کر گرد کے باہر آیا رفیع البخت نے خیال کیا کہ جوان زبردست ہی اگر زیر
ہوکر مطیع ہو تو لائق رفاقت ہی اور پہلوان سرمست سے کم نہین معلوم ہوتا یہ تصور
کرکے ضرب گرز نہ لگائی تہمتن گرد نے مہلت پاکر دوسرا وار کیا رفیع البخت نے یہ ضرب
اسکی رد کی اور کہا کہ اب مین تیغزنی کے جوہر کا مشتاق ہون تہمتن گرد نے کہا
کہ آپ کی ضرب گرز کا مشتاق ہون رفیع البخت نے کہا کہ مین اپنی ضرب کا
تماشا بھی دکھلاؤن گا پہلے میرے تمھارے شمشیر زنی کی آزمائش ہو جاے ضرب
گرز فوت پر موقوف ہی یہ حال کشتی پر کھل جائیگا یہی محبت ہو رہی تھی کہ ایک مرتبہ
فیل کے چنگھارنے کی صدا کانون آئی دیکھا کہ جانب صحرا سے فیل دم کھڑی کیے ہوے
سونڈ دانتون مین لپٹی ہوئی گولے کی طرح چلا آتا ہی عجب طرح کا ہاتھی ہی کہ سونڈ اسکی
سفید ہی اور سب سیاہ ہی آتے ہی یہ ہاتھی لشکر میلان شاہ پر گرا اور روح مین
بھگدر مچی لوگ بھاگنے لگے سوارون نے گھبراہٹ مین پیدلون کو روندڈالا

اور پیدل بھی بے تحاشا بھاگے فیل نے لوگون کو چیر چیر کر پٹکنا شروع کیا یہ دیکھکر رفیع البخت نے تہمتن گرد سے کہا کہ ہمارے تمھارے لڑائی کا فیصلہ فیل زیر کرنے پر رہا تہمتن گرد نے منظور کیا اور یہ دونون مرکبون سے اتر کر فیل کیطرف متوجہ ہوے اور قریب پہونچکر للکارا فیل تہمتن گرد کی طرف چلا شاہزادہ نورالدہر اور دیگر اراکین سرکار بھی گھوڑون کو دوڑا کر قریب آ گئے تھے فیل نے تہمتن گرد کو گھونسا مارا اور چاہا کہ سونڈ سے لپیٹ کر اسے دبا کے مار ڈالون کہ تہمتن گرد نے گرز تانا رفیع البخت نے آواز دی کہ اے بہادر فیل مرنے نہ پاے لطف یہ ہو کہ اسے زندہ اسیر کر اور قابو مین لا کر دکھا یہ سنتا تھا کہ تہمتن گرد نے دونون دانت اس فیل کے پکڑ لیے اور زور کرنے لگا ادھر تو فیل چاہتا ہو کہ اسے دانتون مین دبا کر مار ڈالون ادھر تہمتن گرد چاہتا ہو کہ اسیر سواری لون اور قابو مین کرون اسی کشمکش کی حالت مین دوپہر کا ٹل گذرے کہ دیکھا ہاتھی نے دم کھڑی کی اور ایک چیخ مار کر صحرا کیطرف روانہ ہوا شام ہو چلی تھی طبل بازگشت بجا دونون لشکر میدان سے پھرے اور دیوانہ اپنی فوج سمیت جنگل کو روانہ ہو گیا رفیع البخت ہاتھ ملکے رہ گئے کہ شکار سامنے شیرون کے آکر مفت نکلگیا نہایت افسوس تھا وہان طنطنہ تیغزن نے پھر طبل جنگ بجوا دیا یہان بھی کوس حربی نوازش مین آیا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی تمام رات اسی عالم مین گذری وقت صبح نورالدہر اور رفیع البخت نے فریضہ سحری کو ادا کیا اور میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوے اسطرف تہمتن گرد طنطنہ تیغزن وغیرہ اپنے لشکرون کو لیے ہوے میدان مین آے اور صفین باندھکر کھڑے ہوے اکیطرف سیلان شاہ اپنے لشکر کو لیکر آیا ہنوز کوئی میدان مین نہ آنے پایا تھا کہ دیوانہ اپنے چالیس ہزار دیوانون سے آکر پہونچا اور اسنے بھی ایک جانب اپنے لشکر کو قائم کیا اور آج پھر پوچھا کہ سبب تم لوگون کے لڑنے کا کیا ہو یہ سنکر طنطنہ تیغزن نے جواب دیا کہ بھائی سبب وہی ہو جسے تم جانتے ہو اگر سیدھی طرح ملکہ مہ رخ تہمتن کی شادی میرے ساتھ کرد و تو یہ خونریزی کیون ہو یہ سنکر دیوانے کو غصہ آگیا اور پکارا کہ تیرا بھی یہ منھ ہوا ہو تو میری بہن کی خواستگاری کرے اگر دعوی مردی ہو تو نکل میدان مین اور مقابلہ کر جو شخص مجھپر غالب ہو سکے اور کوئی میرا بہنوئی نہین ہو سکتا یہ سنکر تہمتن گرد نے کہا کہ مین تیری ہی سرکوبی کو آیا تھا یہ خدا پرست تیرے باپ کے حمایتی بنکر کود پڑے ہین اسلیے فرصت کر لون تو تجھے بھی سمجھون گا دیوانے نے کہا کہ پہلے مجھی سے نہ سمجھ لے یہ کہکر مرکب کو چھیڑا اور میدان مین آیا ادھر سے تہمتن گرد نکلا ساتھ ہی رفیع البخت نے بھی گھوڑا اٹھایا یہ دیکھکر تہمتن گرد نے کہا کہ کیا ایک سے دو لڑینگے تو مجھے اسکی پروا نہین ہو رفیع البخت نے جواب دیا

میرے تمھارے جنگ ناتمام رہ گئی تھی آج ختم ہوکر معاملہ یکسو ہو جاے تو بہتر ہی دیوانے نے کہا کہ مین کبھی پلٹ جاؤن یہ کبھی نہ ہوگا جاؤ مجھ سے لڑو پھر اسنے لڑنا شروع کیا حیران تھے کہ کس سے مقابلہ کرون کہ طمطنہ تیغزن نے گھوڑا دوڑا دیا اور قریب آکر کہا کہ ایک مجھ سے لڑے اور ایک بہتمن گرد سے سامنا کرے اسی اثنا مین فیل پیدا ہوا اسے تو چاٹ پڑ چکی ہی اسقدر انبوہ انسانون کا اسنے کبھی کاہے کو دیکھا تھا آتے ہی لشکر طمطنہ تیغزن پر گرا اور لوگون کو ہلاک کرنے لگا اور لشکر مین شور ہوا طمطنہ تیغزن اور بہتمن گرد فیل کیطرف چلے ادھر دیوانے نے کہا کہ آؤ جنگ ہم تم کرین یہ سنکر انبجست نے کہا کہ تماشا فیل کا دیکھو ایسا نہو یہ تمھارے یا ہمارے لشکر پر آپڑے یہی باتین تھین کہ فیل وہان سے پلٹ کر دیوانے کے لشکر کیطرف چلا دیوانہ فیل کیطرف جھپٹا اور جاکر سدراہ ہوا فیل نے اسکو بھی گھونسا مارا زور مین یہ دیوانہ بھی بہتمن گرد سے کم نہین دسنے بھی دانت فیل کے پکڑ لیے زور ہونے لگے پینگ چلنے لگے ڈیڑھ پہر کامل زور ہوتا رہا آخر کل کی طرح پھر یہ فیل چیخا اور دم کھڑی کرکے جنگل کی طرف بھاگا دیوانون نے تالیان بجانا شروع کین اور خوب شور مچایا اب بہتمن گرد اور دیوانہ ہوا اور اسیطرح پھر فوجین میدان مین جمع ہوئین اور صفین آراستہ ہوگئین دیوانہ بھی صحرا سے [illegible] اور آکر میدان جنگ مین صف آرا ہوا ہی تھا کہ صحرا سے ہاتھی پیدا ہوا اور دم بھرتا کرتے لشکر رفیع البخت کی طرف چلا ادھر سے رفیع البخت نے جاکر فیل کو روکا فیل نے سونڈ بڑھا کر چاہا کہ رفیع البخت کو لپیٹ لون انھون نے بایان ہاتھ بڑھا دیا فیل نے ہاتھ کو سونڈ سے لپیٹ کر زور کیا اور اسی جانب کھینچا رفیع البخت نے مشک پر اسکی گھونسا مارا کہ ہاتھی چیخ اٹھا رفیع البخت نے دوسرا گھونسا مارا کہ پھر چیخا اور سونڈ اپنی چھڑا کر بھاگنے کا قصد کیا ہی تھا کہ رفیع البخت نے دونون ہاتھون سے دانت اسکے پکڑ لیے اور پانون سونڈ پر جما کر پشت پر جا بیٹھے ہاتھی اکڑ کر سیدھا کیطرف بھاگا یہانتک کہ رفیع البخت مع فیل نظرون سے پنہان ہوگئے یہان بہتمن گرد میدان مین آیا اور پکارا کہ اے نورالدہر پوتے کو تمھارے فیل نے شکار کیا یقین ہو کہ اسنے صحرا مین جاکر اسکو مار ڈالا ہوگا اب تم میرے شکار ہو آؤ کہ یہی گود کی ہی اور یہی میدان ہی یہ سنکر شاہزادہ نورالدہر میدان مین آے اور فرمایا کہ اس فیل کی کیا حقیقت ہی جو رفیع البخت کو زیر کرسکے وہ فیل کشی اگر چاہتا تو مین اسکو مار ڈالتا مگر وہ اسکو زندہ گرفتار کرکے لائیگا اور اسی طرح مین بھی تجھے زندہ اسیر کرونگا یہ سنکر بہتمن گرد نے خبردار خبردار کہکر سینہ پر نورالدہر کے نیزہ مارا نورالدہر نے نیزہ اسکا تلوار سے قلم کیا بہتمن گرد نے تیغہ علم کیا اور نورالدہر نے تلوار کھینچی دوبدل ہونے لگی بہتمن گرد بھی پہلوان زبردست ہے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو بجلیان کوند رہی ہین دیوانہ بھی تماشا جنگ کا دیکھ دیکھکر تالیان بجا رہا تھا تقاضاے کار و اتفاقات روزگار

پاؤن مرکب نورالدہر کا موشنخانہ مین جا رہا گھوڑے نے سکندری کھائی
خود سر سے گرا تلوار جو تہمتن کی چمک کر سر پر پڑی ہی تا دوابرو اتر گئی نورالدہر نے
واسنا نہ مارا تلوار تو جھنا کر سر سے نکلی اور چادر خون کی سر سے باہر آئی
لاہور تیز گام جھپٹ کر قریب آیا تہمتن نے بھی ہاتھ روکا اور کہا کہ اس زخمی
کو لیجاؤ لوگ شاہزادہ نورالدہر کو میدان سے بھیر لائے تہمتن نے پھر مبارز طلب
کیا دیوانہ ارجاس سر برہنہ اسکے مقابلہ کو آیا تہمتن نے تلوار ماری دیوانہ نے
وار اسکا رد کرکے اپنا وار کیا جو بدست سپر پڑی کمر مرکب تہمتن گرد کی ٹوٹی مرکب
اسکا معمولی تھا تاب ضرب کی نہ لاسکا تہمتن مرکب سے کود کر علحدہ ہوا تہمتن نے بھی
جھپٹ کر ایک ہاتھ مارا کہ پانون مرکب دیوانہ کے قلم ہوے دیوانہ بھی مرکب سے
کود کر علحدہ ہوا اور دست بقبضہ ہو کر تہمتن گرد سے لڑنے لگا کئی وار کی رد وبدل
مین دیوانہ بھی ہاتھ سے تہمتن گرد کے زخمی ہوا سیلان شاہ نے اپنے ملازمین کو بھیجکر
دیوانہ کو بلا لیا اور طبل بازگشت بجوا دیا اپنے دونون زخمیون کو لیکر
میدان سے پھرا ادھر طلسمنہ تیغزن نے تہمتن سے کہا کہ اس سے بڑھکر موقع
نہ ملیگا کہ لڑنے والے زخمی ہین **رفیع البخت** کو فیل صحرائی لے گیا نہین
معلوم اسنے مارڈالا یا زندہ ہی چلکر لکہ کو قبضہ مین کرنا چاہیے تہمتن نے کہا کہ
جو تمھاری راے ہو وہی سہی غرضکہ یہ دونون اپنی فوجون کو ہمراہ اپنے لیے
ہوے طرف صحراے شمالیہ کے روانہ ہوے یہ خبر سیلان شاہ کو ہوئی کہ طلسمنہ
تیغزن اور تہمتن گرد لکہ کو لینے گئے ہین یہ سنکر سیلان شاہ بہت پریشان ہوا
اور شفاخانہ مین آکر ارجاس دیوانہ اور شاہزادہ نورالدہر سے بیان
کیا ان دونونکے زخمون مین ٹانکے دیے جا چکے تھے پٹیان چڑھ چکی تھین یہ
دونون اٹھ کھڑے ہوے اور اپنے اپنے لشکرون کو لیکر یہ بھی طلسمنہ
گرد مین روانہ ہوے اب یہ تو دیکھیے کہ کب پہونچتے ہین لیکن اول کچھ حال
شاہزادہ رفیع البخت کا بیان ہوتا ہی کہ فیل جو انکو لیکر بھاگا تو ایک صحرا
مین پہونچا جا ہا کہ کسی درخت سے رگڑ کر مار ڈالون مگر یہ شیر بیشہ صاحبقرانی
کب اسکے قابو مین آتا تھا فیل نے جسطرف چلنے کا قصد کیا رفیع البخت
نے انی نیزے کی اسکے سر مین گڑو دی کہ یہ چیخ اٹھا اسنے چاہا کہ سونڈ
مین لپیٹ کر پشت پر سے کھینچ لون جیسے ہی سونڈ قریب لایا رفیع البخت
نے سونڈ اسکی ہاتھ سے پکڑ لی اور اب ہاتھی اپنی طرف کھینچتا ہی اور رفیع البخت
اپنی طرف کھینچ رہے ہین حتی کہ فیل عاجز آیا اور پھر ایک سمت لیکر بھاگا
رفیع البخت نے بھی اس خیال سے اسکو جانے دیا کہ دیکھون اب یہ کہان
جاتا ہی فیل جاتے جاتے قریب ایک درہ کوہ کے پہونچا درہ نہایت تنگ تھا

فیل سمٹا اور قصد کیا کہ رفیع البخت کو لیکر درہ مین گھس جاؤن کہ یہ پیڑ سے
ٹکرا کر مرجاے رفیع البخت نے جب یہ ارادہ دیکھا سونڈ کو اسکی بجاے لگام
کھینچا ہرچند فیل نے زور کیا کہ سونڈ چھڑا لون مگر شیر کے پنجہ سے کب
چھوٹتی ہی رفیع البخت نے دہنی جانب دباکر اس زور سے کھینچا کہ منہ فیل کا
مڑگیا اور پھر اسنے بھاگنے کا قصد کیا رفیع البخت نے دوسری طرف سونڈ
کھینچی اب اسنے اُدھر منہ پھیرا جدہر یہ ہاتھی جانے کا قصد کرتا تھا
رفیع البخت اودھر سے منہ اسکا پھیر دیتے تھے غرض پھر پھر کے عرصہ مین
ہاتھی کو ایسا قابو مین کرلیا کہ جدہر چاہتے تھے لیجاتے تھے ہاتھی چپکا
کان دباے ہوے چلا جاتا تھا اب رفیع البخت اسے پھر کر لشکر
کیطرف لیچلے کہ دیکھا چاہیے وہان کی کیا حالت ہی قضاے کار و اتفاقات
روزگار راستہ بھول کر صحرا ے شمالیہ مین پہونچگئے وہان دیکھا کہ
کچھ ہڈیان قریب و زدون کی لگی ہوئی ہین دو ایک آدمی بطور نگہبانی بیٹھے
ہوے ہین رفیع البخت فیل کو بڑھاکر فریب اُن لوگون کے آئے
فیل کو اشارہ کیا فیل بیٹھ گیا اُن نگہبانون سے کہا کہ ایک نر بوز ہمین
توڑ دو قیمت اسکی جو کہو ہم دیدین اُسنے پوچھا کہ کیا کروگے کہا پیاس
ہے شربت اُسکا پینگے یہ سنکر اُسنے جواب دیا کہ یہ سب بیٹے ہین
دیوانہ ارجاس کے ہم اپنے مالک کے بیٹے کو اس واسطے نہ دینگے
کہ تم خون اُسکا ہمارے سامنے پیو اگر پانے کیواسطے مانگتے تو خبر دیدیتے
رفیع البخت سمجھ گئے کہ یہ سب دیوانے کے ہمراہ دیوانے ہوگئے
ہین یون نہ دینگے کہا اچھا ہم اسے پالین گے تم دیدو انھون نے
ایک نر بوز توڑ کر دیدیا رفیع البخت نے اُسے توڑکر شربت اُسکا
پی لیا اور گودا اپنے ہاتھی کو کھلا دیا یہ دیکھکر اُن نگہبانون نے شور
کیا اور دوڑے ہوے ایک جانب چلے تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ
دیکھا قریب پانچ ہزار دیوانون نے چوبدستین پکڑے ہوے زنجیرین
کھڑکھڑاتے ہوے چلے آتے ہین کہ کس نے ہمارے آقا کے بیٹے کا خون
پیا ہی ہاتھ لو اسکو جانے نہ پاے رفیع البخت نے یہ نرغہ دیکھکر نیزہ
سنبھالا اور سونڈ فیل کی چھوڑ دی دیوانون نے آتے ہی چوبدستین
مارنا شروع کین رفیع البخت نے وار دیوانون کے سر پر روکنا
شروع کیے اور جسپر نیزہ مارا اُسے زمین سے اٹھا لیا اُدھر ہاتھی بھی
رام ہوچکا تھا اُسنے جو اپنے مالک کی کوشش دیکھا جسے سونڈا مارا وہ
چیخ مکر بیٹھ گیا اور پھر نہ اُٹھ سکا کسی کو چیر کر پھینکدیا کسیکو دانتون سے

دبوچکر مار ڈالا تھوڑے ہی عرصہ مین یہ دیوانے بھاگ کھڑے ہوے
اور چلتے وقت کہہ گئے کہ ہم اپنے مالک کو بلا لائینگے وہ تیری سر کوبی کریگا
رفیع الجنت نے جو اور ہاتھی کو آگے بڑھایا تو دیکھا کہ ایک مینار سا بنا ہوا
ہی اور کچھ دیوانے وہان بیٹھے جمع ہین رفیع الجنت کو خیال آیا کہ عجب
نہین ہی جو ملکہ اسی مقام پر ہو چلکر دیکھنا چاہیے یہ خیال کرکے فیل کو اسطرف
بڑھایا اور تر پولز کی باڑی مین سے بچلے ہاتھی نر بونکھاتا ہوا اور
کشتون کو پامال کرتا ہوا چلا دیوانون نے یہ دیکھکر شور کیا کہ اودھر کش
پلٹ جاؤ اور ادھر آنے کا قصد نہ کرنا کیا تو نہین جانتا کہ یہ شیر کا مسکن ہی
اگر دیوانہ ارجاسس سربرہنہ کو خبر ہو جائیگی تو تجکو ابھی کھیت کی طرح
پامال کر ڈالیگا ہم اگر ملکہ کی حفاظت پر نہ متعین ہوتے تو تجکو کھیت کے پامال
کرنے کی سزا دیتے رفیع الجنت نے کہا کہ مین ملکہ کے لینے کو آیا ہون
اگر روکنا ہو تو روکو اس شور وغل کو سنکر ملکہ نے بھی دریچی وا کی اور
سر باہر نکال کر دیکھنے لگی کہ یہ کیا معرکہ ہی نظر جو رفیع الجنت کی صورت
زیبا سے ملکہ گل اندام پر پڑی دل بیچین ہو گیا کہ ایسی نازنین اور اس
مصیبت مین گرفتار رنگ چہرہ کا زرد ہو گیا ہی جانور وں کیطرح ایک
مینار پر آشیانہ بنا بے بیٹھی ہی گرد پانچہزار دیوانے گھیرے پڑے ہین ادھر
ملکہ کی نظر رفیع الجنت پر پڑی ہزار جان سے شیدا ہو گئی کبھی ایسا
جوان حسین اسکی نظر سے کا ہیکو گذرا تھا مگر نکے مرد سے بات کرتے
ہوے حجاب دامنگیر ہوا اسنے دریچی بند کر لی اور درار سے دیکھنے لگی
رفیع الجنت فیل کو مینار کیطرف لے چلے کہ مینار سے ملا کر ملکہ کو اتار لون
دیوانون نے دیکھا کہ یہ تو ملکہ کو لینے آتا ہی بس چہار طرف سے بکڑ بکڑ کر آئے اور
آواز دی کہ او اجل رسیدہ اسطرف بڑھنے کا قصد نکرنا ورنہ ہمارے
ہاتھ سے مارا جائیگا یہ کہکر چلے ہی تھے کہ جانب صحرا سے تنق گرد وغبار
بلند ہوا دیوانے سمجھے کہ مالک ہمارا ارجاسس سربرہنہ آتا ہی آواز دی
کہ دیکھ اب تجھے معلوم ہو گا سردار ہمارا آ ہو نچا رفیع الجنت بھی ٹھہر گئے
اور کہا کہ ہم پہلے تمھارے سردار ہی سے مقابلہ کرینگے یہ کہکر انھون نے
فیل کو ایک مقام پر قائم کیا اور متظر ہوے انھین بھی خیال تھا کہ دیوانہ
میدانداری سے فرصت کرکے آتا ہو گا کیونکہ روز یہ اپنے بیشہ مین پلٹ آتا
تھا تھوڑے عرصہ مین دامن ابر کا شگافتہ ہوا تو تھن گرد اور طبلہ تیغ زن
پچاس پچاس ہزار سوار سے پیدا ہوے نظر جو تھن گرد کی رفیع الجنت
بدبڑی دیکھا کہ فیل پر سوار کھڑے ہین اسنے نعرہ کیا کہ آ بجھتے بھی فیصلہ

ہو جائے تو بہتر ہی تیرے دادا کو اور دیو انے کو تو مین زخمی کر چکا اب
مجھے بھی پست کرلون تو ملکہ کو لیجاؤن یہ کہکر مرکب اپنا رفیع البخت کیطرف
بڑھایا شاہزادہ رفیع البخت نے فیل کو بڑھایا اور تہمتن گرد سے سامنا
کیا تہمتن نے کہا کہ مرکب تمھارا بہت بلند ہی اور میرا گھوڑا پست ہی وار میرا
تم تک پہونچ نہ سکیگا یہ سنتے ہی رفیع البخت نے فیل کو اشارہ
کیا کہ وہ بیٹھ گیا رفیع البخت مرکب سے کود پڑے اور پیدل ہوکر
تہمتن گرد سے سامنا کیا یہ بھی گھوڑے پر سے اتر پڑا اور تلوار کھینچکر
رفیع البخت کی طرف چلا رفیع البخت نے بھی شمشیر و سپر کو سنبھالا
اور جنگ ہونے لگی بڑی دیر تک شمشیر زنی رہی آخر تلوارین آریان
ہوگئین ہاتھون سے چھنک چھنک دین اور مصروف تلاش ہوے
جھڑا کا کشتی کا بندھا طلسمۂ تیغزن نے خیال کیا کہ تہمتن اگر زیر ہوگیا
تو میرا کام رہجائے گا پھر ملکہ کا ہاتھ آنا بسا دشوار ہی اس سے بڑھکر
موقع ہاتھ نہ آئے گا کہ یہ دونون مصروف تلاش مین میدان خالی ہی
بس اسنے اپنے لشکر سے اشارہ کیا کہ کھیتون کو پامال کرو جسوقت دیوانے
ادھر متوجہ ہون تو ملکہ کو نکال لے چلین یہ سنکر اسکی فوج نے باڑیان
تربوزون کی اجاڑنا شروع کین اور تربوز توڑ توڑ کر کھانے لگے
دیوانے دوڑے کہ یہ کیا کرتے ہو اور آتے ہی جھٹ پٹ ہوگئے دیوانے
پانچہزار تھے طلسمۂ کے ساتھ پچاس ہزار سوار تھے چالیس ہزار نے ان
پانچہزار کو گھیر لیا اور تلوار برسانا شروع کی طلسمۂ تیغزن دس ہزار
سوار سے زیر مینار ہوگیا اور آواز دی کہ اے ملکہ چلو اس سے بہتر
موقع نہ ہوگا ملکہ کو اسکی شکل سے نفرت تھی اور اب اور بھی تنفر پیدا ہوگیا
کہ یہ دل اپنا رفیع البخت کر دے چکی ہی آواز دی کہ تو یہان سے چلا جا
ورنہ بچیگا مین تیرے ہاتھ نہ آؤنگی کہ مجھے شادی کرنی ایسے نامرد کے ساتھ
منظور نہین ہی جو میرے بھائی پر فتحیاب ہو وہ میرا شوہر بن سکتا ہی یہ سنکر
طلسمۂ تیغزن نے کہا کہ اگر یون نہ چلوگی تو زبردستی لیجاؤن گا یہ کہکر زینہ کے
دروازے پر آیا دیکھا کہ دروازہ مین قفل دیا ہوا ہی اسنے قفل توڑ کر زنجیر کھولی
اور پٹ کھولنا چاہے تو دروازہ اندر سے بھی بند پایا اب اسنے دروازہ
کے چیر ڈالنے کا حکم دیا تبر دار چلے کہ دروازہ چیر کر ملکہ کو نکال لے چلین
جسوقت ملکہ نے یہ حالت دیکھی تو ہوسے انگشترالماس اتاری اور
قصد خودکشی کا کر لیا لیکن چونکر قضا اسکی نہ تھی اس گھبراہٹ مین انگوٹھی
ہاتھ سے اسکے چھوٹ کر اسطرح گری کہ مینار کے نیچے آرہی اور کوئی انگوٹھی

الماس کی نہ تھی اب اسنے قصد کیا کہ اپنے کو مینار پر سے گرا دون ساتھ ہی
یہ خیال آیا کہ اگر قضا ہو تی تو انگشتر الماس کیون گر جاتی پس گر مین زندہ بچی
تو اور بھی جلد اسکے قابو مین آجاؤنگی اس کی بہتر یہ ہی کہ یہین بیٹھی رہ جسوقت وہ
سیہ رو بالاے مینار آجاے اور بجکو لے چلنے کا قصد کرے اسوقت اپنے کو
گرا دینا حتیٰ کہ دروازہ پر دارون نے چیر ڈالا اور طنطنہ تیغزن مینار پر
چلا وہان رفیع البخت کشتی مین مصروف تھے جسوقت شور غل کی صدا
کان مین آئی تو سر اٹھا کر دیکھا پوچھا کہ یہ کیا معرکہ ہی جو لوگ گرد کھڑے ہوے
تماشا کشتی کا دیکھ رہے تھے انھون نے کہا کہ اہل لشکر نے باڑیان آجاڑدی
ہین تو دیوانون سے فساد ہوا ہی رفیع البخت پھر مصروف جنگ ہوگئے ملکہ کا
خیال بھی نہ تھا نہ تھن گرد کو طنطنہ کی اس حرکت کا گمان تھا کہ یہ اسطرح ملکہ کو لیجائیگا
ورنہ یہ بھی اس حرکت کو جائز نہ رکھتا الحاصل وہان طنطنہ تیغزن قریب ملکہ کے
پہونچ گیا اور کہا کہ اب بھی نہ چلوگی تو زبردستی لے جاؤنگا دیکھا ملکہ نے کہ اب
مفر نہین ہی بس اسنے اپنے کو مینار پر سے گرا دیا طنطنہ تیغزن توارے کرکے رہ گیا
لیکن جیسے ہی گری جھپٹ کر ایک پیادے نے ہاتھون پر روکا اور آہستہ سے
زمین پر چھوڑ دیا اور چپکے سے کہا کہ اگر اس ظالم کے ہاتھ سے بچنا چاہتی ہو تو میرے
ساتھ چلو مین تمکو تمھارے باپ کے پاس پہونچا دون ملکہ نے کہا کہ اگر مجھے میرے
باپ پاس پہونچا دے تو جو مانگے گا وہ دونگی مگر تو ہی کون مجھے کیونکر اعتبار ہو
اسنے کہا مین قسم کھاتا ہون اپنے دین و مذہب کی کہ دغا نہ کرونگا یہ کہکر برابر
ایک گھوڑا کھڑا ہوا تھا اسپر ملکہ کو بٹھایا اور لیکر چلا اتنے مین طنطنہ تیغزن
مینار سے نیچے اترا دیکھا کہ میرے ہی لشکر کا پیادہ ملکہ کو گھوڑے پر سوار
کرکے لے چلا ہی سمجھا کہ میرے ہی واسطے لیے جاتا ہی خود بھی چند سوارون کو
لیکر ہمراہ ہولیا پیادے نے کہا کہ اگر آپ ساتھ آئینگے تو یہ بات ایسی نہین
جو پوشیدہ رہے دیوانہ خبر پاکر آپڑیگا پھر لیجانا ملکہ کا دشوار ہو گا آپ یہین
رہیے تاکہ شبہہ نہ گذرے مین ملکہ کو لیکر قلعہ طنطنہ کی جانب روانہ ہوتا ہون
طنطنہ اسکے فریب مین آکر خاموش ہو رہا اور یہ پیادہ جو دراصل لاہور تیزگام
عیار شاہزادہ رفیع البخت ہی ملکہ کو لیکر جانب قلعہ میلانیہ روانہ ہوا
کہ بعد آنے رفیع البخت کے یہ بھی تلاش رفیع البخت مین چلا تھا یہان اسوقت
پہونچا جبکہ رفیع البخت سے اور تہمتن گرد سے کشتی ہو رہی تھی اور طنطنہ تیغزن
عیار کے قریب پہونچ چکا تھا اسنے سب کیفیت دریافت کرکے رنگ و روغن
عیار سے چہرہ پر لگا کر ہیئت اپنی سیاہیان لشکر طنطنہ کی ایسی بنائی تھی اور
زیر مینار کھڑا ہوا تھا غرض جسوقت ملکہ کو لیکر دور نکل آیا تو اسنے اپنا نام بتایا

اور کہا کہ مین عیار ہون اس شہر یار عالیجاہ کا جو تمھارے مینار کے سامنے
ایک پہلوان سے لڑ رہا ہی یہ سنکر ملکہ گل اندام نہایت خوش ہوئی کیونکہ
دل اسکا رفیع البخت پر مائل ہو چکا تھا اتنے مین دیکھا کہ سامنے سے دیوانہ
ارجاس اور شاہزادہ نورالدہر اور میلان شاہ گھوڑون کو دوڑاتے
ہوے چلے آتے ہین پشت پر لشکر کی سوار بیحواس گھوڑے دوڑاتے چلے آتے ہین
سر و سینہ زخمون کے پٹیان چڑھی ہوئی ہین لاہور نے خیال کیا کہ دیوانہ ہمراہ
ہی یہ پھر فساد برپا کریگا اب اُن لوگون سے بھی اطلاع کرنا ٹھیک نہین ہی اسنے
پھر راستہ کاٹا اور ملکہ کو لیے ہوے سیدھا ایوان شاہی کے قریب آیا اور
اندر محل کے اسکی مان کے پاس بھیجدیا مان نے جو اپنی نازک اندام دختر کو
اس حالت سے کہ چہرہ زرد منہ پر ہوائیان چھوٹتی ہوئی پسینے مین ڈوبی
ہوئی اور سانس پھولی ہوئی ایک مدت کے بعد دیکھا گلے لگالیا اور
پوچھا کہ یہ حالت تیری کیونکر ہوئی اور تجھے کون رحم دل یہان تک پہونچا گیا
اسنے بیان کیا کہ نبیرۂ حمزہ کا عیار مجھے پنجہ سے طلسمہ تیغزن کے چھڑا کر یہان
پہونچا گیا یہ کہکر سارا ماجرا طلسمہ کے مینار پر چڑھ آنیکا اور اپنے گرا دینے کا بیان
کیا پھر عیار کی امانت داری بیان کی کہ مین اسکے قابو مین تھی جہان چاہتا
مجھے بیچا تا مگر اسنے مجکو یہین پہونچا دیا یہانتک کہ اپنے آقا کے جیمے مین بھی نہین لیگیا
ملکہ یہ سنکر نہایت خوش ہوئی اور کہا کہ جسکے ملازم ایسے امانت دار ہین اسکا آقا کیسا ہوگا
اس مرحلہ سے فرصت پانے کے بعد اگر تو راضی ہوئی تو مین شادی تیری رفیع البخت
کے ساتھ کرونگی ملکہ نے گردن جھکالی اب مادر ملکہ تو اسکے کپڑے بدلوانے اور نہلوانے
مین مصروف ہوئی ہی لیکن لاہور اسے پہونچا کر پھر صبح اے شمالیہ کیجانب روانہ ہوا وہان
شاہزادہ رفیع البخت اور تھن گرد مین گشتی ہوتے ہوتے دن تمام ہو چلا تھا کہ جانب
صحرا سے تنق گرد و غبار بلند ہوا اور گھوڑون کی ٹاپون کی صدا کانمین آئی جسوقت
دامن گرد شگافتہ ہوا تو دیکھا کہ دیوانہ اور نورالدہر اور میلان شاہ لشکر کو لیے چلے
آتے ہین جو دیوانے کہ یہان لشکر طلسمہ تیغزن کے ساتھ سے ہزیمت اٹھا چکے تھے
انھون نے جاکر ارجاس سر برہنہ سے ظلم طلسمہ کا اور پاڑیون کی بربادی
پھر ملکہ کو آتار کر لیجانا بیان کیا یہ سنتے ہی دیوانہ آگ ہو گیا کہا ابھی
مارون گا طلسمہ کو اور ابھی کشت کی طرح اسکی کشت حیات کو پامال کرونگا
یہ کہکر گھوڑا اٹھا دیا اور طلسمہ تیغزن کی طرف چلا ہرچند نورالدہر نے
منع کیا کہ ایک جنگ ختم ہو جانے دو مگر یہ سڑی کسکی سنتا ہی نورالدہر
تو قریب آکر کشتی اپنے پوتے کی دیکھنے لگے اور دیکھا کہ فیل علیحدہ کھڑا
ہی اور نگہبانون کی طرح حفاظت کر رہا ہی اور رفیع البخت مصروف

تلاش ہین تہمتن گرد بھی بڑا پہلوان ہی دونون مین کشتی ہو رہی ہی دستی بزبردستی
گتھی ہی شک بند دیو بند شیر پیچ وغیرہ تمام نامی پیچ ہو رہے ہین مگر نہ
تہمتن رفیع البخت پر قابو پاتا ہی نہ رفیع البخت تہمتن کو دبا سکتے ہین جھڑا کا
بندھا ہوا ہی یہ پکڑ لاتے ہین تو وہ نکل جاتا ہی اور وہ پکڑ لاتا ہی تو یہ نکلجاتے ہین ادھر
دیوانہ سر برہنہ قریب طنطنہ تیغزن کے پہونچگیا طنطنہ نے تیغہ مارا دیوانے نے وار
اسکا سپر پہ روک کر جو وار میل آہنی کا کیا تو مرکب طنطنہ تیغزن کا مارا گیا طنطنہ تیغزن
قریب آیا کہ مرکب کو دیوانہ سر برہنہ کے پے کر دون دیوانہ بھی کود پڑا اور کشتی ہونے
لگی کوئی پہر بھر کا عرصہ ہوا ہوگا کہ دیوانہ نے لنگر اسکا توڑا اور سر سے بلند کر کے زمین
پر مارا کہ چار دن شانے چت گرا دیوانہ چھاتی پر اسکی سوار ہو کر پوچھنے لگا
کہ تونے ملکہ کو کیا کیا طنطنہ نے جواب دیا کہ مین ملکہ کو نہین جانتا اور ادبے شرم
تجھے بہنوئی سے لڑتے شرم نہین آتی بس یہ سننا تھا کہ دیوانہ کو انتہا کا
غصہ آیا اور دونون انگلیان اسکے منہ مین ڈالکر جو زور کیا تو طنطنہ کے گلے
پھاڑ ڈالے یہ دیکھکر تمام ہراہیان طنطنہ تیغزن دیوانہ ارجاس سر برہنہ
پر ٹوٹ پڑے ادھر سے دیوانے جا پڑے تلوار چلنے لگی جنگ مغلوبہ ہو گئی نورالدہر
نے رفیع البخت سے کہا کہ اے فرزند اب دیر کا موقع نہین ہی
کہ وہان دیوانہ ارجاس اور طنطنہ تیغزن سے جنگ ہو گئی لشکر دن
مین تلوار چلرہی ہی تم بھی لڑائی کا جلد فیصلہ کرو یہ سنتے ہی رفیع البخت نے
دونون ہاتھ تہمتن گرد کے مضبوط پکڑے اور سر سینہ سے ملا کر ریلا
ہر چند تہمتن نے لنگر کو قائم کیا مگر رفیع البخت نے سنبھلنے نہ دیا اور لنگر
تہمتن کا توڑ کر دس قدم تک دوڑا سے لیے چلے گئے پر جھٹکا مارا کہ کمر زنجیر کا بندھا
ٹوٹا تہمتن نے کہا کہ اب جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی میرے آپکے بیچ کبھی فیصلہ ہو جائیگا
یہ کہکر مرکب پر سوار ہوا اور دوسری زنجیر کمر سے لپیٹ کر تلوار کھینچی اور لشکر
دیوانہ پر گرا لوگون کو قتل کرنے لگا ادھر رفیع البخت نے تلوار کھینچی نورالدہر
نے باگ مرکب کی اٹھائی اور یہ لشکر فوج طنطنہ تیغزن اور لشکر تہمتن گرد سے جنگ
کرنے لگے ہنگامہ دار و گیر برپا ہوا ادھر طنطنہ تیغزن کو لوگ اٹھا لے گئے
تھے یہ بھی اسی حالت سے مرکب پر سوار ہو کر جنگ کرنے لگا دونون
کے اسکے پھٹے ہوے باچھون سے خون بہتا ہوا مگر تلوار کھچی ہوئی لڑ
رہا ہی مرنے پر تلا ہوا ہی میلان شاہ بھی کھڑا تماشا دیکھ رہا ہی
رفیع البخت فیل پر سوار لشکر کو پامال کر رہے ہین ہر طرف تلوارون
کی چمک ڈھالون کی سیاہی مین برق وسحاب کا لطف دکھا رہی
تھی سپرون کی اوجھڑون مین رعد کی گرج کا انداز تھا سراولون کی

طرح برس رہے تھے بارش باران خون کی تھی ایک طوفان آیا ہوا
تھا جسنے ہر کشتی تن کو طوفان موت مین پہنا دیا تھا ہوا سے تیغ اس زور
شور سے چل رہی تھی کہ سر اڑے جاتے تھے سپہرین اس دریاے خون
مین مثل مچھلون کے تیرتی پھرتی تھین بازو جو زرہ پوشون کے کٹ کٹ کر گرے
تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ماہی جال مین پھنس کر تڑپ رہی ہی اسی
گرمی جنگ مین تہمتن گردے اور نورالدہر سے سامنا ہو گیا تہمتن نے تلوار ماری
نورالدہر نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور یا حیدر کرار کہکے جھٹکا مارا کہ
اتنا بڑا جوان یال مرکب پر آرہا بس دوسرا ہاتھ دراز کرکے بند کمر
پکڑ کر جو زور کیا تو بس دفعۃً اٹھا لیا پلٹ کر جو رفیع البخت نے یہ قوت
اپنے دادا کی دیکھی آواز دی کہ سبحان اللہ معلوم ہوا کہ یہ پہلوان آپ
ہی کی قسمت کا تھا کہ ہم اتنی دیر لڑے اور کچھ نہوا آپنے اسطرح اٹھا لیا
کہ گھڑی بھر بھی نہ گذری کہا بابا اب وہ قوت کہان مگر ہان یہ بڑھاپے
کا آخری زور تھا ماشاءاللہ لڑنے بھڑنے کے تمھارے دن سن ہین ہم تو اب
مشتاق اجل ہین نورالدہر نے تہمتن کو اٹھا تو لیا مگر زخم سرخ ہو گیا اور
بیہوش ہو کر گھوڑے سے گرے تہمتن گرد ہاتھ سے چھوٹ گیا ہمراہیان
تہمتن گرد نے چاہا تھا کہ نورالدہر کو پکڑ لین اور قتل کر ڈالین رفیع البخت
دوڑے نورالدہر نے لشکر تہمتن گرد مین گھس کر مقابلہ کیا تھا مگر جسوقت تہمتن
نے اپنے ہمراہیون کا ارادہ فاسد دیکھا تو انکو منع کیا اور کہا کہ اب
مین اس شہریار کا غلام ہوا خبردار اسکے لشکر سے نہ لڑو بلکہ لشکر طلسمہ
تیغزن سے مقابلہ کرو انھون نے عرض کی کہ ہم تو حکم کے تابع ہین جسے
کہیے اسے قتل کرین تہمتن بھی جلدی سے مرکب پر سوار ہوا اور نعرہ
اللہ اکبر جگر سے کھینچکر لشکر طلسمہ تیغزن پر جا پڑا اور قتل کرنے لگا
رفیع البخت نے مرحبا کی صدا بلند کی اور لڑتے ہوے قریب طلسمہ
تیغزن کے پہونچے اور فرمایا کہ تو کیون لڑتا ہی جا پلٹ جا کہ تیرا
دوست بھی دشمن ہو گیا یعنی تہمتن گرد کو دادا صاحب نے زیر کرکے
مطیع کیا اور اب وہ ہمارا شریک ہی طلسمہ نے دھوکا دیکر پشت
کیجانب سے سر رفیع البخت پر وار کیا تیغہ خود کو کاٹ کر سر تک
پہونچا ہی تھا کہ رفیع البخت نے داستانہ مارا تیغہ سر سے نکلا اور
زخم سے خون جاری ہوا بس اس شمشیر بشیہ صاحبقرانی کو غصہ آگیا
اور پلٹ کر جو تلوار کا وار کیا تو مع مرکب اسکے چار ٹکڑے ہوے بس
یہ دیکھنا تھا کہ ملازمان طلسمہ نے لاش اپنے مالک کی اٹھا لی اور جانب

قلعہ طلسمانہ روانہ ہوئے دیوانہ ارجاسس نے جو دیکھا کہ رفیع البخت نے طلسمانہ تیغزن کو قتل کیا آواز دی کہ او سرکش تو مجھے بھی اپنا زور دکھا تا ہو کیون تو نے میرے شکار کو صید کیا رفیع البخت نے فرمایا کہ اسنے مجھپر وار کیا مین جواب نہ دیتا دیوانہ ارجاسس نے کہا کہ تو کیون اسکے قریب گیا جو اسنے وار کیا اب بعوض طلسمانہ تیغزن کے تجھکو قتل کرونگا یہ کہتا ہوا رفیع البخت کی طرف چلا ہرچند میلان شاہ منع کرتا ہی اور سمجھاتا ہی کہ طلسمانہ تیغزن نے دھوکہ دیکر رفیع البخت پر وار کیا تھا پھر دشمن کا وار روکر کے تو کیا اپنے کو خود قتل کرادے مگر یہ کسکی سنتا ہو آتے ہی رفیع البخت پر تلوار ماری رفیع البخت نے وار اسکا روکر کے کلائی پکڑ لی اور کمر زنجیر کا بند پکڑکے جو زور کیا تو حد زمین سے اٹھا یا حتن گردنے صدائے مرحبا بلند کی نور الدہر کو تو میلان شاہ نے شفا خانہ بھجوا دیا تھا دیوانہ نے امان مانگی فرمایا بشرط ایمان اسنے قبول کیا رفیع البخت نے پھر اسکو اسکے مرکب پر بٹھا دیا اور طبل شادمانی بجاتے ہوئے مع میلان شاہ و حتن گردو دیوانہ ارجاسس سر برہنہ میدان جنگ سے پھرے انکے بھی زخم سر مین ٹانکے لگا سے گئے پٹیان مرہم کی چڑھائی گئین تین چار روز مین یہ سب اچھے ہوئے اور محفل عیش آراستہ ہوئی میلان شاہ آکر تخت پر بیٹھا نور الدہر رفیع البخت حتن گردو دیوانہ ارجاسس سر برہنہ یہ سب آکر ایک مقام پر بیٹھے جام شراب ناب گردش مین آیا گانے والیان آکر گانے لگین رفیع البخت نے میلان شاہ سے کہا کہ مین نے دونون شرطین تمھاری پوری کردین میلان شاہ نے کہا بیشک رفیع البخت نے کہا کہ اب مذہب اسلام کے بارے مین کیا کہتے ہو میلان شاہ نے کہا جو آپ کہیے وہ کہون رفیع البخت نے کلمہ تلقین فرمایا میلان شاہ حتن گرد ارجاسس سر برہنہ یہ سب کے سب مسلمان ہوئے میلان شاہ نے روسار شہر کو اور افسران فوج کو طلب کیا جسوقت وہ حاضر ہوئے تو کہا کہ مین نے مذہب اسلام اور اطاعت اس شہریار عالیوقار کی اختیار کی جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ دین اسلام قبول کرے ورنہ میرے ملک سے نکلجائے سب نے عرض کی کہ جو بادشاہ کا مذہب وہ ہمارا مذہب ہم اس دامن دولت کو چھوڑنا سپند نہین کرتے یہ سب کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئے اور افسران فوج نے اہل لشکر کو مسلمان کیا تمام شہر اسلام آباد ہوا بتخانے منہدم کر دیے گئے مسجدون کی بنا پڑی سکہ نام پر بادشاہ لشکر اسلام یعنے دارا سے بن جمشید کے جاری ہوا جس مقام پر

کوئی شخص خدا کا نام بھی نہ جانتا تھا وہان ہر جانب آواز اذان بلند تھی بعد اسکے میلان شاہ نے شاہزادہ نورالدہر سے عرض کی کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہین ہین چاہتا ہون کہ شادی ملکہ کی میری آنکھون کے سامنے ہو جاے فرمایا تو کیا مضایقہ ہو ہر چند کہ بیع البخت نے بہت انکار کیا اس غرض سے کہ نہ طاق تک ہو سکے ہین موجود ہو گا مگر حکم سے نورالدہر کے مجبوری تھی صحبت منعقد کی گئی عقد بیع البخت کا ملکہ گل اندام کے ساتھ ہوا شاہزادہ وصل سے شاد ہوا اور تیسرے روز میلان شاہ سے رخصت ہو کر جانب طلسم نہ طاق روانہ ہوا اب ارجاس سربرہنہ اور تین گرد بھی ساتھ ہوے سبز نقابین چہرہ پر ڈالین لباس سبز تن پر آراستہ کیے اور راہ نہ طاق کی اختیار کی انکو تو ادھر رہروی ہین چھوڑا جاتا ہی اور چند کلمہ داستان پیران سرمت کے گزارش کیے جاتے ہین جو کہ سپہ سالار انکا ہی اور اٹالہ بارگاہ نور آگین کا لیے ہوے چلا جاتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ پیران سرمت جو اٹالہ بارگاہ نور آگین کا لیکر چلا ہی نو منزل مراحل و قطع منازل کرتا ہوا چلا جاتا ہی جاتے جاتے قریب ایک کوہ کے پہونچا اور خیمہ برپا کرکے ٹھہرا کہ رات اسی مقام پر بسر کرین صبح کو دیکھا جاے گا لشکر اسکا اتر پڑا بعضے خرگاہین اور خیمہ وغیرہ برپا ہو گئین بازار لشکر کا کھل گیا کٹورہ کھنکنے لگا فوج اتر پڑی جنگل مین بستی ہو گئی ویران مقام آباد نظر آنے لگا یہان کوہ پر ایک قزاق رہتا ہی کہ بارہ ہزار آدمی اسکے تابع فرمان ہین اور ایک عیار مکار بھی اسکا ملازم ہی کہ نام اسکا مہتر ہامان خنجر گزار ہی فن عیاری مین اسکا مثل و نظیر نہین ہی لک لک کوہ نشین قزاق اسکو بہت دوست رکھتا ہی اسلیے کہ جب کوئی قافلہ اس مقام پر آکر اترتا ہی تو بغیر گشت وخون کام ہو جاتا ہی جسقدر کنوین اس مقام پر ہین سب مین پانی بیہوشی آمیز ہی صرف ایک کنوان اسنے اپنے صرف کیو اسلے خالی رہنے دیا ہی وہ کسی قدر فاصلہ پر ہی اہل قافلہ قریب کے کنوون سے پانی پیتے ہین اور پیتے ہین کوہ کی ہر سہ جانب پستان ہی اور ایک طرف چند درخت نہایت گھنیرے لگے ہوے ہین جو کوئی شامت کا مارا آنکلتا ہی وہ انھین درختون کے سایہ مین اوترتا ہی چنانچہ لشکر پیران سرمت کا بھی اسی مقام پر اترا ہی لوگ تلاش آب مین روانہ ہوے ہین سقون نے مشکون مین پانی بھر بھر لا ہی لشکر کو سیراب کیا ہی اور قابل ضرورت ظروف مین بھر لیا گیا ہی مگر بیہوشی اس اندازہ سے ملائی ہی کہ پہر ڈیڑھ پہر مین تاثیر کرے یہان تو کھانے پک رہے ہین سپاہی لشکر کے

سات سات آٹھ آٹھ ایک ایک مقام پر بیٹھے گا رہے ہین ایک جشن ہو رہا ہی جنگل مین منگل نظر آتا ہی وہان ہامان خنجر گزارنے لک لک کوہ نشین کو خبر کی ہی کہ آج ایک قافلہ آکر باغ مین اترا ہی کہ بڑا مال و اسباب آن لوگون کے ساتھ ہے لیکن میر قافلہ بھی نہایت زبردست پہلوان ہی لک لک کوہ نشین نے کہا کہ کیا تیرے پہلوان مکرو فریب سے زیادہ قوت رکھتا ہی اسنے کہا جی نہین میرا پہلوان مکر تو ایسے ایسے دو ہزار کو ایک اڑنگے مین چت کر دیگا آپ اپنا انتظام درست رکھین لک لک کوہ نشین نے تو اپنی انتظام فوجی کو درست کرنا شروع کیا اور مہتر ہامان خنجر گزار صورت ایک فقیر کی بنکر داخل لشکر ہوا کہ دیکھنا چاہیے کسقدر مال و اسباب ہی اب یہ فقیر بنا ہوا سیر کرتا چلا آتا ہی کہین سوال کیا کہین نہ کیا ایک خیمہ ڈیرے کو خوب بھانپتا ہوا اور جانچتا ہوا کہ یہان کیا اسباب ہی اور وہان کیا سامان ہی آتے آتے بارگاہ نور آگین تک پہونچا اس بارگاہ کو دیکھکر نہایت خوش ہوا ایسی بارگاہ کبھی کاہیکو نظر سے گزری ہوگی دل مین کہتا ہی کہ آج خوب گہرے ہوے اس قافلہ مین تو ایسا مال ہی کہ جسے بیچکر پشتہا پشت تک آرام سے زندگی بسر کرسکتے ہین یہ خیال کرتا ہوا اور خوش ہوتا ہوا ہر چہار جانب پھر رہا ہی اور وقت کا منتظر ہی کہ یہ لوگ کھا پیکر سوئین تو چلکر مالک سے اپنے اطلاع کرون یہانتک کہ اہل لشکر نے کھانے کھاتے پانی پیا دن بھر کے تھکے ماندے تو تھے ہی جو جہان گرا مردہ صد سالہ ہوکر رہ گیا ایک تو تھکن دوسرے بیہوشی بھی تاثیر کیے ہوے ہی کوئی پہر رات گئے تک سب سوگئے خراٹے کی صدا بلند ہوئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام صحرا مین لاشین پڑی ہوئی ہین جو لوگ ملایہ پر معین تھے اور بیدار باش و ہوشیار باش کی صدا بمن بلند کر رہے تھے تھوڑے عرصہ مین انکی آواز بھی آنا موقوف ہوگئی کوئی کسی درخت سے لگ کر سوگیا کوئی بیٹھا تو بیٹھا ہی رہگیا اب یہ حالت ہی کہ اگر کوڑے بھی مار کر جگانا چاہو تو کسی کو ہوش نہ آوے جب یہ حالت اس تمام لشکر کی صاف ہوگئی تو ہامان خنجر گزار یہان سے روانہ ہوا اور بالاے کوہ پہونچا دیکھا کہ بجب دستور بارہ ہزار قزاق مسلح و مکمل کھڑے ہین مزدور و آہنگر وغیرہ سب ساتھ ہین بہت سے بیلدار ہین اسلیے کہ اگر اہل قافلہ کو قتل کرنے کا موقع ہو تو گڑہے کھود کھود کر دفن کردین ہامان خنجر گزار نے جاکر فوراً لک لک کوہ نشین سے کہا کہ اب چلیے اور اطمینان کے ساتھ جسقدر مال و اسباب ہی سب اٹھا لائیے اب پہر بھر تک کسیکو ہوش نہ آئیگا لیکن لشکر بہت بڑا ہی اتنا وقت تو شاید صرف اسباب ہی کے

اٹھانے مین گذر جائیگا ان سب کو کہان تک قتل کیجیگا یہ سنکر لک لک
کوہ نشین بارہ ہزار قزاقون کو ہمراہ لیے ہوے آیا دیکھا اسنے کہ ایک
لاکھ آدمی خواب غفلت مین پڑا ہوا ہی کسیکو ہوش تک نہین ہی ہامان
خنجر گزار نے کہا کہ اب اسباب اٹھو ناشروع کیجیے اگر اتنے آدمیون
کو قتل کیجیے گا تو لاشین انکی چھپانا دشوار ہو جائیگا جسقدر غار پہاڑ مین ہین
وہ کافی نہین ہو سکتے نہ پھر بھر کے اندر یہ لوگ قتل ہو سکتے ہین یہ
سنکر لک لک کوہ نشین نے حکم دیا کہ اسباب اٹھاؤ قزاق اسباب
اٹھانے مین مصروف ہوے اور ہامان خنجر گزار نے کہا کہ یہ لوگ
جسوقت ہوشیار ہونگے اور مال واسباب اپنا نہ پائینگے تو تلاش
ضرور کرینگے اور جسوقت یہ معلوم ہو جائیگا کہ چور اسی مقام پر
موجود ہین تو آمادہ فساد ہونگے کشت وخون بہت ہو گا پھر بھی انجام مین
غلبہ انھین کو ہو گا کیونکہ وہ ایک لاکھ آدمی ہین اور ہمارا گروہ صرف
بارہ ہزار کا ہی لہذا مناسب یہ معلوم ہوتا ہی کہ انکے افسرون کو
گرفتار کرکے لیتے چلیے کہ اگر یہ لوگ برسر فساد ہون تو انکو تہ تیغ
بٹھا دینگے یہ رائے ہامان خنجر گزار کی لک لک کوہ نشین کو پسند
آئی اور یہ خیمہ پیران سرمست یمن آیا اور پشتارہ باندھ کر جانب
کوہ روانہ کیا بعد اسکے اور سردار مثل نقام شیر زور اخترشاہ مجیس
سرمست وغیرہ سب کو گرفتار کرکے لیگئے اور بالاے کوہ اسیر خل وزنجیر کرکے
زندان مین داخل کیا اور پہر بھر کے اندر جسقدر مال واسباب خیام بارگاہ نورآگین
وغیرہ سب اٹھا لیگئے اور گھاٹیون مین پوشیدہ ہو رہے یہان ڈیڑھ پہر
کے بعد ہوا سرد جو چلی تو لوگ ہوشیار ہوے ہرچند کہ رات باقی تھی
اٹھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر ایکسادھو کو جو پیشاب وغیرہ معلوم ہوا اور
وہ بستر سے اٹھا تو لوٹا ڈھونڈتا پھرتا ہی مگر نہین ملتا چاہا دوسرے کے
یہان سے لے لین دیکھتا ہوا جو چلا تو اب شمشیر وسپر وغیرہ بھی نہین ہی
یہ قزاق آلات حرب بھی اٹھالے گئے تھے اب تو ایک نے دوسرے
کو جگایا اور دوسرے نے تیسرے کو اسیطرح سارے لشکر مین ہلڑ ہو گیا جو اٹھکر
دیکھتا ہی سوا بستر کے اور کوئی چیز نہین ملتی اب تو یہ لوگ شور کرتے ہوے
سردار کے خیمہ کی طرف چلے یہان آکر دیکھا تو افسر بھی غائب تھے یہان تک
کہ کسی رسالدار تک کا پتا نہین اور مال واسباب وغیرہ کچھ بھی نہین ہی یک
بیک ہنگامہ مچگیا اس پریشانی مین یہ لوگ ادھر اُدھر دوڑے کہ اگر کچھ بنا لگے
وچوروں سے مال واسباب چھینین اسی اضطراب کی حالت مین دو ایک

آدمی بالاے کوہ بھی پہونچے وہان ایک آدھ قزاق سے سامنا ہوا اُسنے کہا کہ اگر خیریت چاہتے ہو تو پلٹ جاؤ ورنہ انجام اچھا نہو گا مال کی محبت مین جان کا نقصان بھی ہو گا ان لوگون نے آکر اپنے ہمراہیون سے بیان کیا وہ لوگ نہایت پریشان ہوے اور یہ خیال کیا کہ اگر پلٹ کر اپنے آقا کی خدمت مین جاتے ہین تو کیا منہ دکھائین گے اور اگر نہین جاتے ہین اور لڑنے کا قصد کرتے ہین تو ہنا رتک پاس نہین ہین اسی حالت اضطراب مین ان سب نے مشورہ کیا کہ کیا کرین اور کیا نہ کرین بعض سن رسیدہ لوگون نے کہا کہ سب نہ جائین دو چار آدمی جاکر شاہزادہ رفیع البخت کو اس حال پر ملال سے مطلع کرین باقی لوگ شاہزادہ کا انتظار کرین یہ راے سبکو پسند آئی اور چند سوار یہان سے بخدمت شاہزادہ رفیع البخت روانہ ہوے شاہزادہ شکار کھیلتا ہوا چلا آتا ہی تھکن گرد اور ارجاس سر برہنہ ہمراہ ہین سب کے چہرہ پر گرد پڑی ہوئی ہین ان سوارون نے اپنے مالک کو پہچانا اور جاکر خدمت مین شاہزادہ رفیع البخت کی سارا ماجرا بیان کیا کہ شب کو قزاق آکر مال واسباب مع آلات حرب وپیکار و سرداران عالیو قار سبکو لیگئے یہ سنکر رفیع البخت نہایت پریشان ہوے اور وہن سے گھوڑے اٹھادیے گئے دوسرے روز آکر اُس کوہ کے قریب پہونچے رفیع البخت نے اُسیوقت کوہ کا رُخ لیا اہل لشکر بھی ساتھ ہوے خبر قزاقون کو پہونچی کہ مالک قافلہ اور میر لشکر آتا ہے قزاقون نے گھاٹیان پہاڑون کی آکر روکین اور تیر کمان لیکر بیٹھ گئے رفیع البخت نے تلوار میان سے لی اور جانب کوہ چلے قزاقون نے تیر برسانا شروع کئے رفیع البخت تیرون کو قلم کرتے ہوے چلے جاتے ہین ہمراہیان رفیع البخت مین سے بہت سے نشانہ تیر قضا ہوگئے مگر لوگ ساتھ ساتھ چلے ہی آتے ہین اور شاہزادہ رفیع البخت تیرون کو قلم کرنے چلے جاتے ہین جاتے جاتے زیر کوہ پہونچ گئے اور اب کوہ پر چڑھنے لگے یہ رنگ دیکھکر ہامان خنجر گزارنے لگ لگ کوہ نشین سے کہا کہ اسیرون کو تہ تیغ بٹھا دیجیے پھر اگر یہ لوگ بڑھنے کا قصد کرین تو انکو قتل کرکے پھینکدیجیے وہ یقین تو ہی کہ یہ لوگ خود ہی پلٹ جائینگے لگ لگ کوہ نشین نے حکم یا قزاقون نے بیران سرمست اور قمقام شمشیر زن اور مخلص سرمست اور اختر شاہ وغیرہ ان سبکو تہ تیغ بٹھا دیا اور کہا کہ اب اگر آگے بڑھنے کا قصد کروگے تو ہم انکو مار ڈالینگے یہ سنکر رفیع البخت نہایت پریشان ہوے آخر کار مجبور ہو کر

پلٹ آئے اور اسی باغ مین قیام کیا اور لاہور تیز گام سے کہا کہ اب کیا فکر کی جاے لاہور نے عرض کی کہ مجھے دریافت کرنے سے معلوم ہوا ہی کہ یہان جسقدر کوئین ہین انکا پانی بیہوشی آمیز ہی یہی وجہ ہی کہ جو قافلہ اس مقام پر اترتا ہی وہ بسبب ناواقفیت کے پانی پیکر بیہوش ہوجاتا ہی یہ قزاق آکر مال واسباب اسکا لوٹ لیجاتے ہین اسیطرح آپکا بھی لشکر لٹتا ہی اب مناسب یہ ہی کہ حضور یہان سے تشریف لیچلین تو کچھ تدبیر بن پڑے رفیع البخت نے کہا ایسا نہو کہ یہ قزاق مطمئن ہوکر میرے سرداروں کو قتل کر ڈالین لاہور نے عرض کی کہ ایسی جرأت نہین کرسکتے انھین آپکا خوف برسون رہیگا بھی جلدی نہ کرینگے غرضکہ یہ سب یہان سے کوچ کرکے بظاہر جانب مشرق روانہ ہوے جسوقت مدنظر سے دور نکل آے تو پھیر کھاکر قریب ایک پہاڑی کے پہونچے جو اس کوہ سے قریب تھی اور دامن مین اس پہاڑی کے چشمہ برپا کیا لاہور تیز گام نے دس ہزار آدمی اپنے ساتھ لیے اور رفیع البخت سے کہا کہ شب کو بارہ بجے بے کھٹکے آپ وہان جاوا کرلیجیے گا کوہ کو خالی پائیے گا یہ کہکر جانب جنوب روانہ ہوا اور صحرا مین جاکر صورت اپنی ایک تاجر کی بنائی اور ہمراہیون کو بھی بصورت تاجر بناکر اپنے ہمراہ لیکر چلا جسوقت نظر اہل کوہ کی پڑی اور آمد قافلہ کی محسوس ہوئی یہ سب بہت خوش ہوے اور دل مین کہنے لگے کہ آجکل تقدیر بزور و نہر ہی کہ یا تو مہینون کے بعد کوئی قافلہ نکل آیا کرتا تھا یا ابھی ایک اتنا بڑا قافلہ لوٹ چکے ہین کہ مال کے رکھنے کا بھی ٹھکانا نہین ہی دوسرا قافلہ پھر نظر آیا اتنے مین قافلہ نے آکر اسی باغ مین قیام کیا کہ سوا اس باغ کے کوئی اور جگہ اس صحرا مین لائق قیام ہی نہتھی ادھر تو قافلہ اترا ادھر ہامان خنجر گزار صورت فقیر کی بنکر چلا اور قافلہ مین داخل ہوا سوال کرتا ہوا ایک ایک خیمہ کو جانچتا ہوا چلا آتا ہی یہان تک کہ میر قافلہ کے خیمہ کے قریب پہونچا دیکھا کہ میر قافلہ سوداگر وضع ہی بہت سے صندوق رکھے ہین سوداگر ایک صندوقچہ کھولے بیٹھے ہین اور جواہر پرکھ رہے ہین جو نگینہ الماس کا اتنا بڑا ہی کہ چشم فلک نے بھی نہ دیکھا ہوگا اور کپڑون مین سوداگر کے سات لعل شبچراغ بجاے بوتام لگے ہوے ہین کہ ضیا انکی دور تک پڑتی ہی تمام لباس سوداگر کا جواہر نگار ہی سوداگر جب ہیرون کو دیکھ چکا تو اسنے دوسری ڈبیا نکالکر کھولی دیکھا کہ اسمین زمرد کے نگینے رکھے ہوے ہین ہر ایک نگینہ اسکے کے لایق ہی سبزی آنکھون مین کبھی جاتی ہی ہامان خنجر گزار کی یہ کیفیت ہی کہ اسے سکتے کا عالم ہوگیا ہی بعد اسکے سوداگر نے اس ڈبیا کو بھی بند کیا اور وہ ڈبیا کھولی وہ ڈبیہ بند کی اور ڈبیہ کھولی

سوداگر جو ڈبیا کھولتا ہی ایسے جواہر نکالتا ہی کہ اسکے ہوش اُڑے جاتے ہین ایک آدمی سے دریافت کیا کہ ان سوداگر کا کیا نام ہی۔ لوگون نے بیان کیا کہ انکو **خضران ظلمانی** کہتے ہین بہت بڑے تاجر ہین ایسی ویسی سلطنت مین تو یہ جاتے ہی نہین ہین انکے پاس ایک ایک تحفہ بیش بہا ایسا ہی جو دو دو تین تین ملک کی قیمت کا ہی یہ رنگ دیکھکر **ہامان** خنجر گزار وہان سے پلٹا اور آکر **لک لک وزرو** سے سب واقعہ بیان کیا اور کہا کہ اس چوری کے بعد فراغت ہی اسقدر جواہر ہی کہ ہفت اقلیم مین بھی نہو گا صرف ایک صندوقچہ میرے سامنے سوداگر نے کھولا تھا اسمین اتنا جواہر تھا کہ جسکی حد نہین ہی اور بہت سے صندوق مقفل رکھے ہین انکا حال ابھی نہین معلوم ہوا ہر ایک صندوق پر ایک ایک پرچہ لکھا ہوا لگا تھا جسے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ سب مین سوا جواہر کے دوسری چیز نہین ہی **لک لک وزرو** نہایت خوش ہوا اور اسنے تیاری شروع کی وہان **خضران ظلمانی** نے یہ انتظام کیا تھا کہ پانی اپنے ساتھ دوسرے مقام سے بھر کر لیتے آئے تھے بظاہر یہان سے بھی تھوڑا پانی بھر لیا تھا کہ کسیکو شبہہ نہ گذرے اور اپنے ہمراہیون سے کہہ دیا تھا کہ تو بجے شب کو سب اپنے اپنے بستر پر لیٹے رہین اور جسوقت سب قزاق کوہسے اترین اور مال و اسباب اٹھاکر چلنے کا قصد کرین اسوقت انمین قتل کرنا شروع کرو اسکے قبل دم سادھے ہوے اسطرح پڑے رہو کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ سو رہے ہین بلکہ یہ معلوم ہو کہ بیہوش پڑے ہین الغرض جب شام ہوئی ان سب نے کھانا کھایا پانی پیا پہر رات تک یہ سب جاگا کیے بعد اسکے بسترون پر لیٹے کچھ دیر کروٹین بدلا کیے تھوڑی دیر کے بعد یہ معلوم ہوا کہ سانپ سونگھ گیا ہی **ہامان خنجر گزار** صورت تبدیل کیے ہوے اس مقام پر پیشتر سے موجود تھا جسوقت اسنے دیکھا کہ یہ سب غافل ہین اور بیہوش ہو چکے ہین تو اسنے جاکر **لک لک وزرو** کو آگاہ کیا یہ خوشی خوشی اپنے بارہ ہزار قزاقون کو لیکر کوہسے اترا اور داخل قافلہ ہوتے ہی جلدی جلدی اسباب اٹھانا شروع کیا جب سب اسباب بار کر چکے تو اب انھون نے چلنے کا قصد کیا **ہامان خنجر گزار** نے کہا کہ یہ لوگ بھی دس ہزار ہین ایسا نہو کہ لڑین تو انکے سب ہتیار بھی لینا چاہیے اور انھون کو گرفتار کر لینا چاہیے **لک لک وزرو** نے کہا کہ دس ہزار ایک باڑھ کے ہین کیا کرسکتے ہین **ہامان** نے کہا کہ اچھا مین پہر قافلہ کو پکڑے لاتا ہون یہ کہکر سوداگر کے خیمہ مین آیا اور یہ تو اطمینان ہی تھا کہ یہ بیہوش

اور ابھی پہر بھر تک ہوش نہ آئے گا بس اسنے چادر عیاری زمین
پر بچھا لی اور باندھنے کے قصد سے جھکا تھا کہ لاہور نے کمند ماری
ساتون حلقے اسکے گلے مین پڑگئے جھٹکا مارا کہ ہا مان اوندھے منہ
زمین پر آرہا لاہور نے نعرہ کیا کہ باش ! ووزو مکار کہان
جاتا ہی اسکو تو باندھکر کمند سے ڈالدیا اور بچہ عیاری کھینچکر آواز
دی کہ لینا ان چوٹون کو جانے نہ پائین بس یہ سننا تھا کہ جسقدر
لوگ دم سادھے پڑے تھے اور تماشا دیکھ رہے تھے سب تلوارین
پکڑ پکڑ کر اٹھ کھڑے ہوے اور نعرے کر کرکے گرے قزاق حیران
تھے کہ یہ کیا آفت آئی انھون نے بوتین بجائین کہ مال پھینک دو
اور بھاگو یہ لوگ بھی مکار معلوم ہوتے ہین قزاقون نے
کوہ کا رُخ کیا اور بھاگے ان لوگون نے تعاقب کیا اور ادھر
رفیع البخت اور شاہزادہ نورالدہر مع رفقا جانب کوہ
چلے اور قزاقون سے پہلے کوہ پر پہونچکے قبضہ کرلیا بیران
سرمست نے جو دیکھا کہ وقت رہائی آگیا بس ہاتھون کو بڑپون
مین ڈالکر جو زور کیا قید کو توڑکر پھینک دیا سب نے جھٹ
جھڑکے قید مین توڑین اور جو لوگ اس مقام پر بطور نگہبانون
کے موجود تھے انکو جاکر قید کیا شاہزادے کی قدمبوسی حاصل
کی ادھر قزاق جو بھاگے ہوے بالاے کوہ آے تو یہان کا رنگ
بھی اور دیکھا کہ ملازم مرے پڑے ہین دوسرونکا قبضہ ہی اب انکے
وہ حالت ہوئی کہ نہ جانے ہاتھ نہ پاے رفتن ادھر تو رفقاے
رفیع البخت نے تلوارین کھینچین اور قتل کرنا شروع کیا ادھر
ہرا ہیان لاہور نے راستے روک دیے اسی حالت مین بیران سرمست
سے اور لک لک وزوے سامنا ہوا لک لک وزونے نیزہ مارا بیران نے نیزہ اسکا
تلوار سے قلم کرکے ہاتھ تلوار کا مارا کہ اسکے دو ٹکڑے ہوے بس مرتے ہی اس
لک لک وا کی ہر طرف سے صداے امان بلند ہوئی رفیع البخت نے کہا کہ امان
بشرط ایمان انھون نے قبول کیا اور کہا کہ تا زندہ ایم بندہ ایم اب ان سب نے
ہاتھ روکے اور امان دی لاہور تیز گام نے ہامان جنجیر گزار کو ہوشیار کیا
اسکی جو آنکھ کھلی تو اور ہی رنگ دیکھا کہ کوہ پر حریف کا قبضہ ہی سیکڑون قزاق
مرے پڑے ہین اور سوداگر تلوار کھینچے سر پر کھڑا ہی لاہور تیز گام نے آواز
دی کہ او مکار دیکھا تونے عیاری اسکا نام ہی ابھی کچھ دنون سیکھ ہامان نے
کہا کہ بیشک آپکو اس فن مین کمال حاصل ہی لہذا خطا میری عفو فرمایئے اور

مجھکو بھی زمرۂ تلامذہ مین داخل کیجیے لاہور نے دیکھا کہ پیشانی سے اسکی آثار راستی نمایان ہین کہا ان ہوسکتا ہی بشرطیکہ تو مذہب اسلام اختیار کرے اسنے قبول کیا لاہور نے اسے رہا کیا اور کہا کہ اب مال وسباب کا پتا بتاؤ کہ کہان ہی ہامان خنجر گزار نے کہا کہ آیئے میرے ساتھ لاہور اسکے ہمراہ ہوا ہامان آگے آگے اور لاہور پیچھے پیچھے یہ دونون چلے جاتے ہین کہ ہامان خنجر گزار ایک درہ مین داخل ہوا درہ نہایت تاریک تھا اسنے مشعل عیاری روشن کردی اور لاہور روشنی مین اُس مشعل کی چلا جاتے جاتے درہ کے اُس پار ہوپنچا دیکھا کہ ایک مکان بہت بڑا بنا ہوا ہی تمام عمارت پتھر کی ترشی ہوئی ہی ہر درجہ اس عمارت کا مال وسباب سے مملو ہی اسقدر اسباب ومال ہی کہ اٹھانا اسکا ممکن نہین اسنے آکر شاہزادہ رفیع البخت سے بیان کیا یہ سنکر شاہزادہ رفیع البخت اور نورالدین مع چند سردارن نامی وگرامی داخل مکان ہوے دیکھا کہ مہینون مین یہ اسباب یہان سے آٹھ سکیگا اسکے لیچلنے مین بہت عرصہ ہوگا یہ سوچکر ہامان خنجر گزار سے کہا کہ صرف وہ مال واسباب حاضر کرو جو کہ ہمارا ہی اور باقی یہین رہنے دو اب اسکی محافظت تمھاری سپرد کی جاتی ہی یہ سنکر اسنے عرض کی کہ بہت خوب اور مال واسباب اٹھاکر رکھنا شروع کیا لیکن ہرچند ڈھونڈتا ہی اور تلاش کرتا ہی کسیطرح بارگاہ نورآگین کا کہین پتا نہین چلتا اب یہ سامنے لاہور کے آیا اور کہنے لگا کہ میری عقل حیران ہی کہ بارگاہ کیا ہوئی ہرچند مین نے تلاش کی مگر وہ بارگاہ نہین ملتی جو آگی تھی اور بارگاہ مین بہت سی پن لاہور نے کہا کہ دریافت کرو سب قزاقون کو جمع کیا انھون نے بھی انکار کیا لیکن ایک بوڑھا سا قزاق تھا اسنے آکر عرض کی کہ بھائی لک لک وزو کا جو پہلوان زبردست ہی وہ آیا کرتا ہی اور اکثر دہاوڈالکر مال واسباب اس سے لیجایا کرتا تھا نام اسکا زبرک صحرائی ہی ایسا مرد زبردست ہی کہ لک لک وزو سا شخص اُس سے ڈرتا تھا وہ اس مقام سے آگاہ تھا ورنہ یہ مال واسباب اسکے ہاتھ سے کچھ نہ بچتا اسکے خوف سے لک لک وزو نے یہ سب چیزین اس مقام پر رکھی تھین چنانچہ حسب دستور اس زمانہ مین بھی آیا تھا جسوقت قافلہ کے لوٹنے کی تیاری ہورہی تھی لک لک وزو نوع قزاقون کے لوٹنے مین مصروف ہوا اور وہ بارگاہ لیکر جانب صحرا روانہ ہوگیا یہ سنکر ہامان خنجر گزار نے کہا کہ بیشک صحیح ہی ہمارے سامنے بھی وہ کبھی کبھی آجاتا تھا تو لک لک وزو بہت پریشان ہوتا تھا اسکی مرتبہ اسکے آنے کی اطلاع اسوجہ سے نہین ہوئی کہ ہم لوگ آپکے قافلے مین جاچکے تھے اور یہ شخص جسنے خبر بارگاہ کی بیان کی اُسے کوہ پر چھوڑنے گئے تھے اسنے دیکھا ہوگا لاہور نے کہا کہ تو اتنا بڑا عیار ہوکر کہ صدہا قافلے تو نے اپنے مکر کے زور سے لوٹے

اور نہ یرک صحرائی کو گرفتار نہ کرسکا ہامان نے کہا کہ مین جب جاتا ہون پکڑ لیتا مگر مجبور اس سے تھا کہ لک لک فرزوا سکو بہت عزیز رکھتا تھا جہان اسکی اٹھاتا تھا اور روپیہ دینا تھا چونکہ جواب معقول تھا اور دراصل تھا بھی ایسا ہی لاہور کو یقین آگیا اب رفیع البخت نے مقام زیرک صحرائی کے رہنے کا پوچھا انسے عرض کی کہ اسکے رہنے کا بھی کوئی خاص مقام نہین آج اس صحرا مین کل اُس جنگل مین پرسون فلان پہاڑ کے دامن مین اسی صورت سے اسکے رہنے کے مختلف مقامات ہین اس مقام سے طلسم نہ طاق تک جسقدر صحرا ملتے ہین انھین مین وہ پھرا کرتا ہی سوا صحرا کے بستی سے اسکو نفرت ہی گاہ گاہ راہزنی بھی کرتا ہی چالیس ہزار سوار اسکے محکوم ہین یہ سنکر رفیع البخت نے خود اسطرف چلنے کا قصد کیا تھا کہ ارجاس دیوانہ نے کہا مین جاتا ہون اور بارگاہ اس سے چھینے لاتا ہون ہرچند رفیع البخت نے منع کیا مگر اسنے نہ مانا اور اپنے چالیس ہزار دیو انے ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہان رفیع البخت نے نگرانی اس کوہ کی اور خزانے کی محیص شرشت کے سپرد کی اور ہزان سرمست کو بڑے مدد ارجاس روانہ کیا اسکے بعد خود بھی مع لشکر کوچ کرکے جانب نہ طاق روانہ ہوے اب انکو راہ مین چھوڑا جاتا ہی لیکن اول کچھ حال زیرک صحرائی کا بیان کیا جاتا ہی کہ یہ جو بارگاہ لیکر بھاگا اپنے لشکر مین آیا اور بارگاہ برپا کرائی ایک ایک بارگاہ کو دیکھتا ہی اور خوش ہوتا ہی اور کہتا ہی کہ یہ بارگاہ آپ ہی کے لائق تھی زیرک صحرائی خوش ہو رہا ہی کہ ایسی بارگاہ کسی بادشاہ کو بھی نصیب نہ ہوئی ہوگی اتنے مین چند آدمیون نے آکر خبر دی کہ ایک سردار قریب اس مقام کے آکر خیمہ زن ہوا ہی چالیس ہزار سوار اسکے ہمراہ بھی ہین اور ایک بارگاہ یاقوت نگار اسکے ہمراہ ہی اگر وہ بارگاہ بھی آپکے قبضہ مین آجاتی تو اور بھی لطف تھا یہ سنکر زیرک صحرائی نے پتا اس مقام کا پوچھا اور شبخون کا انتظام کیا رات کو بارہ ہزار فزاقون کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہ لشکر مظہر پرنزاد کا تھا اور اٹالہ بارگاہ سکندر رستم خو کا اسکے ہمراہ تھا اب یہ خبر جناب آدم علیہ السلام سے نہ طاق کی جانب چلا ہی اور اس مقام پر آکے پہونچا ہی شام ہو جانے کیوجہ سے اسنے خیمہ برپا کیا ہی گشت طلایہ کا پھر رہا ہی آواز مین بیدار باش و ہوشیار باش کی بلند ہین سردار آرام سے اپنے اپنے خیمون مین سو رہے ہین جسوقت زیرک صحرائی قریب پہونچا تو اسنے شبخون مارا لوگون کو قتل کرنا شروع کیا لشکر مین شور و غل ہوا تلوار چلنے لگی اور اپنے بیگانے مین امتیاز باقی نہ تھا پردہ شب مین تلوار چل رہی تھی زیرک صحرائی ایک جانب سے

پرش کیے ہوے تا بہ بارگاہ یاقوت نگار پہونچگیا نگہبانون کو قتل کرکے
اطلاع بارگاہ کا اپنے ہمراہ لیکر ایک جانب روانہ ہوا یہان صبح تک تلوار چلاکی
ہزارہا آدمی قتل ہوے شور وغوغا سنکر مظہر پریزاد بھی خیمہ سے باہر نکل آیا تھا
ہر طرف حریف کو تلاش کرتا پھرتا تھا مگر زیرک صحرائی پہلے ہی بارگاہ لیکر
روانہ ہوچکا ہی جب روز روشن نمودار ہوا تو ایک نے دوسرے کو پہچانا جنگ
موقوف ہوئی مقتولون کو اٹھاکر دفن کیا لیکن مظہر پریزاد نے ہرکارون کو تلاش قزاقان
مین روانہ کیا قضاے کار زیرک صحرائی تو بارگاہ لیکر اور جانب روانہ ہوا
اور ہرکارے اس مقام پر پہونچے جہان کہ ملازمان زیرک صحرائی حفاظت بارگاہ
نورآگین کر رہے تھے انھون نے حال یہانکا دریافت کیا مظہر پریزاد نے بیان کیا کہ
وہ بارگاہ تو نہین ہی شاید کسی دوسرے مقام پر انھون نے پوشیدہ کردی ہو لیکن
ایک اور بارگاہ جو نہایت ہی عمدہ ہی نہین معلوم قزاق کہان سے لاے ہین
اور لاکر انھون نے صحرا مین برپا کی ہی اگر یہی بارگاہ ہاتھ آجاے خوبی اس
بارگاہ سے کم نہین ہی مظہر پریزاد نے کہا کہ یہ بارگاہ بھی لیلینگے اور اپنی
بارگاہ بھی چھینینگے یہ خیال کرکے باقیماندہ لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر یہ تو
اسطرف روانہ ہوا اور زیرک صحرائی جو بارگاہ یاقوت نگار اپنے
ہمراہ لیکر بھاگا تو جاتے جاتے اسنے ایک کوہ پر قیام کیا قضاے کار
واتفاقات روزگار زیر کوہ لشکر ارجاس دیوانہ کا اترا ہوا تھا صبح
قریب تھی حیسار جو بالادی کر رہے تھے انھون نے دیکھا کہ ایک قزاق
بارہ ہزار قزاقون سے آکر بالاے کوہ مقیم ہوا ہی اور ایک بارگاہ اسکے
ہمراہ ہی انھون نے یون خیال کیا کہ ہو نہ ہو یہ وہی بارگاہ نورآگین ہو
آکر ارجاس دیوانہ کو سوتے سے جگایا اور تمام کیفیت بیان کی اسنے
جلدیاکہ گھیر لو کوہ کو اور خود مسلح تن پر آراستہ کرکے اور
مرکب پر سوار ہوکر چلا ادھر قزاقون کی لوگون نے زیرک
صحرائی کو طلاعدی کہ ایک لشکر چالیس ہزار سوار کا زیر کوہ اترا
ہوا ہی ایسا نہو کہ کوئی فساد برپا ہوا سنے کہا نہین معلوم کہ یہ کون
ہی کہان سے آیا ہی کسطرف جانے کا ارادہ رکھتا ہی ہمسے کیا مطلب
اگر وہ لوگ بھی قزاق ہین تو ہمسے تعرض کرینگے اور مزاحم ہونگے
اگر غیر قزاق ہین تو جہان جانے والے ہونگے وہان چلے جائینگے
یہ کہکر مکہ بن کھولین بالاے کوہ مقیم ہوے تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا
کہ لوگ کوہ پر چڑھتے ہوے نظر آے ہر طرف سے شور تھا
کہ گھیر لو جانے نہ پاے یہ سنکر زیرک صحرائی گھبراگیا اور جلدی سے

مرکب پر بیٹھا فراق بھی اسکے ہوشیار ہوگئے اور اب اسنے ایکطرف کا رخ کر دیا اور بارگاہ کو ساتھ لیکر یہ بھاگا تلوار چلنے لگی شور گیر و دار بلند ہوا زیرک صحرائی پہلوان زبردست ہی مقابلون پر مقابلے کر رہا ہی لوگون کو قتل کرتا چلا جاتا ہی اسیطرح اسنے سب گھاٹیان تمام کین اور مع بارگاہ کوہ سے اتر کر اب اسنے صحرا کا رخ کیا تھا کہ ارجاس دیوانہ نے نعرہ کیا اور آواز دی کہ او وزدو مکار کہان جاتا ہی یہ سنکر زیرک صحرائی ارجاس کی طرف متوجہ ہوا اور آتے ہی اسنے نیزہ مارا ارجاس نے نیزہ کو اسکے تلوار سے قلم کیا زیرک صحرائی نے تلوار ماری ارجاس نے چاہا کہ کلائی پکڑ لون اور اسے زندہ گرفتار کرون تاکہ پتا بارگاہ کا معلوم ہوجائے اتفاقاً گھوڑے نے ٹھوکر لی خود سر سے ارجاس دیوانہ کے گر گیا تلوار زیرک کی سر پر پڑی ہرچند ارجاس نے نہایت تیزی سے دستانہ مارا کہ تلوار جھٹکر سر سے نکل گئی مگر چادر خون کی جو سر سے باہر آئی بیہوشی طاری ہوئی زیرک میدان خالی پاکر دیوانہ کو حالت زخمداری مین چھوڑ کر چل نکلا یہان ہمراہیان دیوانہ ارجاس نے اسی کو غنیمت جانا کہ ملک ہمارا دست دشمن سے بچگیا ادھر زیرک صحرائی چند قدم بڑھا ہوگا کہ جانب صحرا سے تیغ گرد بلند ہوا اور بیران سرمست چالیس ہزار سوار سے آکر پہونچا زیرک صحرائی نے اسے دیکھتے ہی راہ فرار اختیار کی اور بیران کو معلوم ہوا کہ یہ ارجاس دیوانہ کو زخمی کرکے جاتا ہی جس بیران نے اسکا تعاقب کیا دیکھا زیرک صحرائی نے کہ یہ پیچھا نہ چھوڑے گا پلٹ کر سامنا کیا اور کہا کہ بہتری اسی مین ہی کہ تو یہان سے چلا جا ورنہ ہاتھ سے میرے زخمی ہوگا کہ مین بہت سخت ہون بیران سرمست نے کہا کہ سخت و نرم کا حال تو مقابلہ ہونے کے بعد کھلتا ہی یہ سنکر زیرک نے تلوار بیران کو ماری بیران نے جھکی دی کہ تلوار پٹ پڑی بس اسنے ایک ہاتھ سے کلائی زیرک صحرائی کی پکڑ لی اور دوسرا ہاتھ کمر زنجیر مین ڈالکر جو زور کیا قاش زین سے بلند کر لیا ہمراہیان زیرک صحرائی نے تلوارین مارنا شروع کیا بیران نے زیرک کو سامنے کر دیا اب ان لوگون نے مجبور ہو کر ہاتھ روکے بیران نے کہا بتا تو کون ہی اسنے کہا کہ امان پاؤن تو بیان کرون بیران نے کہا کہ امان شرط ایمان اسنے کہا کہ منظور ہی لیکن ایک شرط پر بیران نے کہا شرط اپنی بیان

اسنے کہا کہ آپ مجھے کیون لڑنے جوابدیا کہ تو نے ارجاہیں دیوانہ کو زخمی
کیا اسنے کہا کہ فوج نے اسکی مجھے گھیرا بارگاہ میری پیھنے لیتے تھے نہ لڑتا تو
کیا کرتا بیران نے کہا کہ دیکھون وہ بارگاہ کہان ہی اور زیرک صحرائی
کو چھوڑ دیا اسنے لاکر بارگاہ یاقوت لگا رکھائی بیران نے دیکھا
کہ یہ بارگاہ بھی نہایت عمدہ ہی پوچھا کہ تو کہان سے لایا اسنے سب
کیفیت شبخون کے مارنے کی بیان کی اور نام اپنا بتایا چونکہ بیران
سرست نام اسکا ہامان جنجر گزارے سن چکا تھا پوچھا کہ جو بارگاہ
تو اپنے بھائی سے لایا تھا وہ کہان ہی جوابدیا کہ یہان سے تھوڑے
فاصلہ پر ایک صحرا ہی وہ بارگاہ وہان برپا ہی اور لوگ میرے
اسکی حفاظت کررہے ہین بیران نے کہا کہ اگر خیریت چاہتا ہی تو وہ
بارگاہ ہمارے سپرد کر ورنہ تجھے قتل کرونگا اور بارگاہ تیرے
ملازمون سے چھین لونگا یہ سنکر زیرک صحرائی نے منظور کیا مگر
اس شرط پر کہ یہ بارگاہ جو میرے ساتھ ہی یہ مجھے دیدیگا بیران سرست
نے منظور کیا اور اب یہ ہمراہ زیرک صحرائی کے جانب صحرا ابتلاش
بارگاہ نور آگین روانہ ہوتا ہی لیکن اول چند کلمہ داستان مظہر پریزاد
کے بیان ہوتے ہین - کہ یہ جو لشکر لوبے ہوے اس مقام پر پہونچا
جہان کہ بارگاہ نور آگین برپا تھی اور اٹھائیس ہزار قزاق اسکی
حفاظت کررہے تھے بیس ہزار آدمی مظہر پریزاد کے ساتھ بھی ہین بس
اسنے جاتے کے ساتھ ہی ایک سوار کو قزاقون کی طرف روانہ کیا
اور کہلا بھیجا کہ یا تو یہ بارگاہ ہمارے سپرد کرو یا آمادۂ جنگ ہو ہمنے سنا ہی
جسنے ہمارے لشکر پر چھاپا مارا تھا وہ تمھارا سردار ہی جسوقت سوار اون
قزاقون کے پاس پہونچا اور پیام مظہر پریزاد کا بیان کیا قزاق متردد ہوے
اور کہلا بھیجا کہ اگر بارگاہ ہم آپکو دیدین تو اپنے آقا کو کیا جواب
دینگے لہذا بہتر و مناسب یہ ہی کہ آج قیام کیجیے اور فساد نہ برپا کیجیے
ورنہ ہمارے لیے باعث رسوائی ہی کل تک یقین ہی کہ آقا ہمارا آجائیگا
اسکے آنے پر یہ قضیہ فیصل ہوجائیگا اگر وہ حکم دیدیگا تو بارگاہ ہم یون ہی آپکے
سپرد کردینگے اور اگر اسے لڑنا ہوگا تو وہ آپسے لڑے گا ہم آپسے مقابلہ
نہین کرسکتے کہ افسر ہمارا موجود نہین ہی اور یہ بارگاہ بھی آپکی نہین ہی
ورنہ بے عذر ہم آپکے سپرد کردیتے - کچھ اسطرح کی قریب آمیز
باتین ان لوگون نے کین کہ مظہر پریزاد نے تامل کیا اور
انتظار زیرک صحرائی مین قیام کیا شام کو ان لوگون نے تیاری

بھاگنے کی کی اور پہر رات گئے بارگاہ نورآگین کا اٹالہ اپنے ہمراہ لیکر
جانب صحرا روانہ ہوئے جب یہ لوگ کچھ دور نکل گئے تو مظہر پریزاد کو خبر ہوئی
یہ بھی مع لشکر عقب مین اُنکے روانہ ہوا جاتے جاتے قریب ایک دریا کے
پہونچے قزاق پل پر سے گذرنے لگے حتیٰ کہ قزاق لوگ اسطرف گذر گئے
اور بارگاہ چھوٹ گئی مظہر پریزاد نے بارگاہ نورآگین پر قبضہ کیا اور چند
قزاقون کو زندہ پکڑکر رہبری کے واسطے ساتھ لیا اور اُنسے پوچھا
کہ بتاو یہ بارگاہ کہان سے ہاتھ آئی تھی اور ہماری بارگاہ کہان ہی
اُنھنے بیان کیا کہ ہمین نہین معلوم افسر ہمارا یہ بارگاہ کہان سے لایا تھا
اتنا جانتے ہین کہ لوگون نے اسکو آپکے لشکر کی خبر دی تھی اور وہ بارہ ہزار
قزاق ہمراہ لیکر برائے شبخون روانہ ہوا تھا پھر اسطرف پلٹ کر نہ آیا
یہ سنکر مظہر پریزاد نے اسی مقام پر قیام کیا اور وہ قزاق جو بھاگے ہوے
چلے تو پاس زیرک صحرائی کے پہونچے اور ساری سرگذشت بیان
کی کہ جسکی بارگاہ آپ چھیننے گئے تھے اُسنے آکر آپکی بارگاہ چھین لی یہ سب
واقعہ اُس نے بیران سرمست سے بیان کیا بیران نے کہا کہ مین چلتا ہون
اگر وہ بآسانی بارگاہ دیگا تو مین اس سے لونگا ورنہ چھین لونگا یہ کہکر اُن
لوگون کو اپنے ہمراہ لیا اور یہ بھی خبر زیرک صحرائی وار جاسس دیوانہ جانب
دریا روانہ ہوا جاتے جاتے قریب دریا پہونچا دیکھا کہ اُس پار دریا کے خیمے برپا
ہین لشکر اترا ہوا ہی بیران سرمست نے اپنا لشکر اِدھر اُتارا اور کہلا بھیجا کہ اے
شخص آگاہ ہو کہ تو نے یہ بارگاہ ہماری جہان لایا تھا لہذا یہ بارگاہ ہماری
بھیجدو ورنہ انجام اچھا نہو گا کہ یہ بہت بڑے شخص کی بارگاہ ہی اور
تمھاری بارگاہ میرے قبضہ مین ہی جسوقت تم بارگاہ بھیجدوگے تو مین
تمھاری بارگاہ قزاق کے سپرد کردونگا اسلیے کہ مین اس سے وعدہ
کر چکا ہون تم اس سے اپنی بارگاہ چھین لینا مجھے کوئی تعرض نہو گا جسوقت
یہ پیام بیران کا مظہر پریزاد کو پہونچا یہ سنکر مظہر پریزاد نہایت برہم ہوا
اور جواب یہ دیا کہ اگر تم ہماری بارگاہ دو تو ہم تمھاری بارگاہ تمکین دیدینگے
ورنہ ممکن نہین اسلیے کہ اگر قزاق پھر بارگاہ لیکر بھاگے تو مجھے تعاقب کرنا پڑیگا
اور پریشان ہونا ہو گا جب تم ہماری بارگاہ ہمین نہین دیتے تو طبل جنگ
بجواؤ جو زبردست ہو گا وہ دونون بارگاہین چھین لیگا یہ پیام
سنکر بیران سرمست نہایت برہم ہوا اور طبل جنگ بجوادیا
خبر مظہر پریزاد کو ہوئی یہان بھی نقارہ رزمی بجا نقارہ کے بجتے ہی
تیاری جنگ ہونے لگی بہادر سلح سنجوک تن پر آراستہ کرنے

سے کوئی تلوار کو اپنی صیقل کرتا تھا کوئی تیزہ کی انی کو آبدار
کر رہا تھا اسی حالت مین شب بسر ہوئی اور صبح نمودار ہوئی دونون
لشکرون مین آواز اذان بلند ہوئی غازیان دیندار نے فریضہ سحری کو
بصد خضوع وخشوع ادا کیا اور لشکر کے سجدے کر کے سلح سنجوگ سے آراستہ
ہوکر مرکبون پر بیٹھ بیٹھ کر معرکہ آرائے سنبرد ہوے دونون طرف صفین
ہندھین بیچ مین دریا حائل تھا بجاے میدان جنگ جسمین تھا غرضکہ بعد
آراستگی صفوف قتال و جدال دونون جانب سے مظہر پرزاد و بیران
سرمست نکلے اور جسر پر آکر ایک دوسرے کے مقابل استادہ ہوے
یہ واضح رہے کہ نقابین ان سب کے چہرون پر پڑی ہوئی ہین بیران
سرمست نے کہا اے نقابدار سرپوش ہم بھی خدا پرست ہین اور تم بھی
مسلمان ہو لہذا بہتر و مناسب یہ ہو کہ جنگ نکرو اور اپنی اپنی بارگاہ لے لو
مظہر پرزاد نے کہا کہ اسمین ہمین عذر نہین ہو ہماری بارگاہ ہمارے سپرد کرو
اور اپنی بارگاہ ہمسے لے لو مگر یہ نہین ہوسکتا کہ ہم تمھاری بارگاہ تمھارے سپرد
کرین اور تم ہماری بارگاہ ہمین دیدو بلکہ آسی زور کے حوالہ کردو جو بارگاہ
چرا کر لایا ہو بیران سرمست نے کہا کہ اے نقابدار واقع مین چاہیے تھا
کہ مین تمھاری بارگاہ تمھارے سپرد کرتا مگر مجبور اس سے ہون کہ جسوقت
مین نے زیرک صحرائی کو گرفتار کیا ہو تو اُسنے اقرار لے لیا تھا کہ اگر آپکی
بارگاہ آپکو ملجاے تو اس بارگاہ سے سروکار نرکھیگا مین اسکو زبان
دیچکا ہون مین اسکے سپرد کردونگا تم اس سے چھین لینا مین دست اندازی
نہین کرسکتا اسلیے کہ قول ہارچکا ہون مظہر پرزاد نے کہا تمنے کیون ایسا
اقرار کیا یہ فعل تمھارا تھا مجھے اس سے کوئی تعلق نہین مین بارگاہ
اُسیوقت دونگا جبکہ اپنی بارگاہ لے لونگا بیران سرمست نے کہا
کہ معلوم ہوتا ہو تم اس صحرائی سے ڈرگئے ہو ایک مرتبہ جو یہ بارگاہ
تمسے چھین لایا ہو تو اب جرأت نہین پڑتی یہ سنکر مظہر پرزاد کو نہایت
غصہ آیا کہا بس اے نقابدار زیادہ گوئی نہ کرو اسکی بھی یہ لیاقت
تھی کہ وہ مجھسے بارگاہ چھین لاتا مجھسے تو رستم دستان بھی بارگاہ
نہین لے سکتا تھا میرے آدمیون نے غفلت کی اور فریب وجوار
کی ٹھیک خبر نہ پہونچائی سب غافل تھے اسکا خیال بھی نہ تھا بارگاہ
لیگیا مجھے اسوقت خبر ہوئی ہو چکہ یہ بارگاہ لیجا چکا تھا مین عقب
مین اسکے روانہ ہوا یہ تو نہ ملا کہ نہین معلوم پردۂ شب مین کسطرف
نکل گیا تھا لیکن اسکے لوگ اس بارگاہ کے گرد جمع تھے مین نے

اس بارگاہ کو چھین کر اپنے قبضہ مین کیا اب تا وقتیکہ میری بارگاہ یہ
میرے سپرد نہ کریگا مین یہ بارگاہ نہ دونگا اور اگر تمکو یہ خیال ہی کہ مین
اس سے ڈرتا ہون تو بارگاہ بیچ مین رکھدو اور مجھ سے اس سے مقابلہ
کرادو جو زبردست ہوگا وہ بارگاہ چھین لے گا یہ سنکر بیران سرمست
نے زیرک صحرائی کی طرف دیکھا اور کہا کہ تو مقابلہ کریگا زیرک
صحرائی کو بھی اپنے دست و بازو کی قوت پر بہت کچھ بھروسہ تھا
یہ راضی ہوگیا بیران سرمست نے اٹھا لہ بارگاہ با قوت نگار
کا جسپر رکھوا دیا اور زیرک صحرائی مقابلہ کو آیا اور مظہر پرزاد
پر نیزہ مارا مظہر پرزاد نے نیزہ اسکا نیزہ پر گانٹھا طعنین چلنے لگین تیسیون طعن
مین نیزہ ہاتھ سے زیرک صحرائی کے نکلدیا زیرک صحرائی نہایت
خفیف ہوا اور اسنے طیش مین آکر گرز مارا مظہر پرزاد نے اپنے
گرز کو آڑا کر چہرہ کی پناہ کیا گرز پر گرز جو پڑا تڑاقے کی صدا بلند
ہوئی شرارے نکلے لیکن ہاتھ مظہر پرزاد کے مانند ستون آہنی
فولادی کے قائم رہے آوازدی زیرک نے کہ زدم و پست کردم
مظہر پرزاد نے گردسے نکلکر آوازدی کہ کرا زدی وکرا پست کردی حریف
تیرا مین موجود ہون اب میری ضرب کا تماشا دیکھ کہ یہ بھی
طلائچہ ہی ملک الموت کا یہ کہکر اسنے گرز گران سنگ کو سر پر چرخ
دیکر سر زیرک صحرائی پر دار کیا زیرک نے بھی اٹھا کر گرز کو
چہرہ کی پناہ کیا لیکن آخر ضرب مظہر پرزاد کی ہوا اور یہ وہ شخص ہی
کہ طلسم نیرنگ قاف کے سرکش اسکے مطیع رہے ہین اسنے دیو و نکو
مارا ہی سکندر ہی ایسا رستم وقت تھا جسنے مظہر پرزاد ایسے پہلوان
زبردست کو زیر کیا تھا الحاصل گرز پر گرز جو پڑتا ہی تڑاقے کی صدا بلند
ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا جگر زمین ہول سے شق ہوگیا ہاتھ
دونون زیرک صحرائی کے غلاف کے لنگر ضرب کا نہ سنبھل سکا
چھوٹ ہاتھون کی نکل گئین دونون گرز لڑاتے بھڑتے سر پر
زیرک صحرائی کے پڑے کہ خود سر مین سر گردن مین گردن
سینے مین سینہ شکم مین شکم کمر مین کمر مرکب مین مرکب زمین کا
پیوند ہوگیا مظہر پرزاد نے نعرہ اللہ اکبر بلند کیا اور بارگاہ
با قوت نگار ملازمین کے حوالہ کی اور آپ میدان سے پھرا
تھا کہ بیران سرمست نے کہا اے نقابدار اب ہماری
بارگاہ پہلے بھجوادو پھر میدان سے پلٹنے کا قصد کرنا

مظہر پرزادونے کہا کہ اتبو ہارگاہ یون نہین ملتی جسطرح ہمنے اپنی ہارگاہ لی ہی اسیطرح تمھاری ہارگاہ تمکو بھی دینگے اگر تم ہماری ہارگاہ ہمکو آسانی دے دیتے تو ہم بھی تمھاری ہارگاہ تمکو دے دیتے اب اگر کچھ دعوی مردی ومردانگی ہو تو آؤ یہ سنکر بیران سرمست نے کہا کہ مین اس سے بھی باہر نہین ہون مین چاہتا تھا کہ آپس مین کشت وخون نہو اسلیے کہ تم بھی خداپرست ہو اور مین بھی خداپرست ہون مگر معلوم ہوا کہ تم یون نہ مانوگے یہ کہکر بیران سرمست نے مرکب کو چھیڑا اور سامنے مظہر پرزادے آیا بعد گفتگوے بسیار دونون نے نیزے سنبھالے مقابل چلنے لگین بڑی دیر تک نیزہ بازی ہوائی لیکن کام نہ نکلا آخر نیزے پھینک کر گرز سنبھالے اور وار چلنے لگے تمام جسم کانپ رہا تھا آخرکار گرز کی جنگ سے بھی کام نہ نکلا اور نوبت شمشیر زنی کی پہونچی دونون پہلوان زبردست ہین نہ کہین یہ چوٹ کھاتا ہی اور نہ وہ زخمی ہوتا ہی یہان تک کہ لڑتے لڑتے ایک مرتبہ بیران سرمست نے جھپٹ کر جو ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا تو مظہر پرزادونے قصد کیا کہ کلائی اسکی پکڑلون لیکن ہاتھ کلائی تک نہ پہونچا تھا کہ تلوار خود تک آگئی بیران نے جھٹکا مارا کہ تلوار تا دوابرو آتر گئی مظہر پرزادونے واسنا نہ مارا تلوار تو جھناکر سر سے نکلی اور چادر خون کی سر سے باہر آئی بیران سرمست نے ہاتھ روکا اور کہا کہ اب مین زخمی سے کیا لڑون مظہر پرزادونے زخم سر کو باندھا اور بیران سرمست پر جا پڑا ہرچند وہ منع کرتا ہی کہ اے بہادر جب اچھا ہولینا اسوقت لڑنا لیکن مظہر پرزاد کسکی سنتا ہی برس پڑا اور بیران سرمست کو دم نہ لینے دیا آخرکار بیران بھی ہاتھ سے مظہر پرزادے زخمی ہوا مظہر پرزادونے ہاتھ روکا اور کہا کہ اب اختیار ہی چاہے بعد کو لڑنا کہ مین تم دونون زخمی ہین بیران سرمست نے کہا کہ اب لڑائی یکسو ہو جائے تو بہتر ہی یا مین رہجاؤن یا تم یہ کہکر اسنے زخم سر باندھا اور پھر تلوار چلنے لگی فضاے کارزار مظہر پرزادونے ایک ہاتھ مارا کہ سر کٹی بیران نے سر پیچھے کو کھینچا تلوار گردن مرکب پر پڑی کہ سر اسکا قلم ہوا بیران سرمست فوراً مرکب سے کود کر علیحدہ ہوا اور جھپٹ کر ایسا ہاتھ مارا کہ مرکب مظہر پرزادے کے بھی اگلے پاؤن قلم ہوے ساتھ ہی مظہر پرزادونے بھی زین خالی کیا اب دونون بہادرون نے تلوارین پھینک دین اور کٹارین کھینچ گئین شباشب وار چلنے لگے معلوم ہوتا تھا دو بلبلین ہین

کہ گتھی ہو لی پہن لڑتے لڑتے یہ دونون اسقدر زخمون مین چور ہوے
کہ بیہوش ہوگئے دیکھا ارجاس سربرہنہ نے کہ یہ دونون تو زخمی اور بیہوش
ہین اہل لشکر تو اپنے اپنے سردار کو لیکر چلے اور ارجاس سربرہنہ اپنے دیوانونکو
لیکر لشکر مظہر پذیر اوپر آپڑا اور بارگاہ نور آگین چھین لینے کے قصد سے چلا تھا کہ
جانب صحرا سے تند گرد و غبار بلند ہوا اور آتے آتے دامن گرد کا شگافتہ ہوا
دل گرد سے نین نقابدار پیدا ہوے انمین دو سرخپوش تھے اور ایک
سیہ پوش تھا انھون نے آکر دریافت کیا کہ یہ ہنگامہ کیسا ہی لوگون نے
تمام واقعہ بیان کیا اور کہا کہ مظہر پذیر اوز خمی ہوے اب یہ دیوانہ بارگاہ
لیے جاتا ہی بس یہ سننا تھا کہ سلیمان کو جگنے مرکب کی باگ لی اور دیوانہ ارجاس
سربرہنہ کے سدراہ ہوئے ارجاس سربرہنہ نے کہا او نقابدار تو کون ہی جو
میرا سدراہ ہوتا ہی مین اپنے آقا کی بارگاہ لینے آیا ہون مجھے آئین وعمل دینے
کا کیا حق ہی سلیمان کو جگنے فرمایا کہ اب یہ بارگاہ ہماری ہی کہ ہمارے
سپہ سالار نے وزدون سے چھینی ہی اگر تیرے آقا کی دست وبازو
مین کچھ قوت ہو تو وہ ہمسے لے لے یہ سنکر ارجاس سربرہنہ نے
کہا کہ آقا ہمارا تو تمھارے دیوسے لیگا ابھی تم ہمسے تو
مقابلہ کرلو یہ کہکر اسنے جو بدست گران سنگ کا وار کیا سلیمان
کو جگنے وار اسکا پشت سپر پر روک کر تلوار ماری ارجاس
سربرہنہ نے سپر اٹھائی تلوار جو پڑی ہی سپر کو مانند قرص
پنیر کے قلم کیا اور خود کو دوکر کے سر پر بیٹھی جھٹکا مارا تا دوبرو
آ ترگئی ارجاس نے دوسرا نہ مارا تلوار تو جھٹا کر سر سے نکلی
لیکن چادر طون کی سر سے باہر آئی غنی طاری ہوئی سلیمان
کو جگنے ہمراہیان ارجاس سے کہا کہ لیجاؤ اسکو لوگ
ارجاس سربرہنہ کو لیکر پلٹے تھے کہ دوسری گرد اٹھی اور
دو نقابدار سبز پوش پیدا ہوے یہ وہی دونون صاحب
یعنی رفیع الجنت اور نورالدہر تخت پشت پر انکی لشکر کثیر
تھا لوگون نے جوانے آقا کو دیکھا برائے استقبال روانہ
ہوے اور جاکر تمام کیفیت بارگاہ پر جھگڑا ہونے کی اور
بیران سرمست و نقابدار سرخپوش یعنی مظہر پذیر اوسکے
زخمی ہو کر بیہوش ہونے کی بیان کی اسلے بعد ارجاس سربرہنہ
کا بارگاہ پہنچنے کی غندش سے جانا ہر وقت تین نئی نقابدارون
کا پیدا ہونا اور نقابدار سرخپوش ثانی کے ہاتھ سے ارجاس کا زخمی

ہونا یہ سب کیفیتین بیان کین ہرچند کہ یہ سنکر رفیع البخت کو نہایت رنج ہوا تھا اور قصد کیا تھا کہ ابھی جاکر ان نقابداروں سے مقابلہ کرون لیکن نورالدہر نے منع کیا اور فرمایا کہ اے فرزند وہ لوگ کہین بھاگے نہین جاتے ہین بالفعل قیام کرو اور بآسانی بارگاہ طلب کرو اگر یون نہ ملے تو جنگ کرنا اسلیے کہ جنگ مین زیادتی تمھارے ہی ملازمین کی طرف سے ہوئی تھی یہ سنکر شاہزادہ رفیع البخت اپنے دادا کے کہنے سے خاموش ہورہے اور لشکر کو اترنے کا حکم دیا خیمہ ڈیرے برپا ہونے لگے رفیع البخت بیران سرمست کے دیکھنے کو جنگی شفاخانہ مین تشریف لائے اور حالت اپنے سردار کی دیکھکر نہایت افسوس کیا اب ارجاس سربرہنہ اور بیران سرمست کا تو شفاخانہ مین علاج ہورہا ہے ادھر مظہر پزبراد کے زخمدوزی کی گئی ہے پٹیان مریم سلیمانی کی چڑھائی گئی ہین کہ یہ مریم سکندر رستم فوقانت سے لیتے آئے تھے تاثیر اسکی یہ ہے کہ ایک روز مین زخم کالمندمال ہوجاتا ہے لشکر بھی سکندر کا آیا ہوا ادھر بھی خیمہ برپا ہوئے فوج اُتر پڑی جبوقت مظہر پزبراد کو ہوش آیا اور اُسنے سنا کہ شاہزادہ سکندر رستم خود تشریف لائے یہ سنکر مظہر پزبراد نہایت خوش ہوا اور سکندر نے بھی اسکو گلے سے لگایا اور تمام ماجرا مظہر پزبراد کی زبانی دریافت کیا حالات بیران سرمست کی سنکر سکندر رستم خو نہایت خوش ہوئے اور دل مین خیال کیا کہ اگر یہ سردار مطیع ہوجاوے تو دو افسر ہوجائین اور لشکر کی رونق ہوجاے خیر یہ اچھا ہوگا تو مقابلہ کرکے زیر کرلونگا اور ایک سوار کو جو کہ رسالہ دار تھا تھوڑا سا مریم سلیمانی دیکر جانب نقابداران سبز پوش روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ وقت آخری آخری وقت جنگ جنگ جبوقت اچھے ہولینا تو پھر مقابلہ کرلینا آزمایش ہوجائیگی اور بیشین اپنے آقا کے سرعزیز کی قسم کہ یہ مریم ضرور زخمون مین لگانا کہ اسکی وجہ سے بہت جلد صحت حاصل ہوگی سوار مریم لیکر جانب بیران سرمست روانہ ہوا نقابدار زمرد پوش یعنی رفیع البخت سمجھے کہ یہ کوئی پیام لایا ہوگا لیکن جبوقت یہ ملازم سکندر رستم خو سامنے نقابدار زمرد پوش کے پہونچا سلام کیا اور کہا کہ ہمارے آقا نے سردار زخمی کے واسطے مریم سلیمانی بھیجا ہے رفیع البخت نے کہا کہ کیا نقابدار یاقوت پوش پردہ قاف

آئے ہین اس ملازم نے عرض کیا کہ جی ہان تمام سرکشان قاف
کو مارا طلسم نیرنگ قاف کو فتح کیا اب نطاق کیطرف جاتے ہین یہان
آکر یہ سنا کہ حضور کے سپہ سالار سے اور ہمارے سالار لشکر سے
بارگاہ کی بابت جنگ ہوئی اور دونون زخمی ہوئے تو ہمارے
آقا نے یہ مرہم بھیجا ہی رفیع البخت نے مرہم لیا اور شکریہ
نقابدار یاقوت پوش کا ادا کیا خادم کو خلعت دیکر رخصت کیا
اور کہلا بھیجا کہ اگر کچھ قباحت نہو تو آپ ہی تشریف لائیے یا مجھکو آنے
کی اجازت دیجیے خبوقت خادم نے یہ پیام رفیع البخت کا سکندر
رستم خوسے بیان کیا سکندر نے نقابدار سبزپوش سے پوچھا نقابدار سبزپوش نے دل مین خیال
کیا کہ یہ سبز پوشی علامت دست راست ہونے کی ہی اور یہ لوگ
نہایت خلیق ہوتے ہین نہین معلوم کہ یہ کون صاحب مین بہتر ہی
کہ باہم ارتباط بڑھ جائین ورنہ اگر نوبت یہ جنگ آئی تو مشکل ہوگی
کیونکہ یہ زور سکندر رستم خوکے دیکھ چکے ہین کہ کیسے کیسے دیوونکو آنے
قاف مین مارا ہی اور کیا کیا کارہاے نمایان کیے ہین مبادا نقابدار
سبزپوش اس سے پست ہوا تو اپنی جان دیدیگا سکندر سے کہا اے
فرزند نہایت مناسب ہی کہ تم خود چلو اور نقابدار سے ملو کہ نقابدار
زمرد پوش نہایت مردخلیق و بامروت معلوم ہوتے ہین اور شان و شوکت
سے بھی پایا جاتا ہی کہ کوئی عالی مرتبت ہین کیا عجب ہی کہ تمسے بڑے
ہون اور بزرگ ہون تو تعین سبقت کرنا چاہیے اور یہ نقابدار کوئی
عزیز قریب ضرور ہی کہ خدا پرست ہی اور سامان صاحبقرانی اسکے ہمراہ
ہین اسی بارگاہ کو دیکھ لو جسپر اتنا جھگڑا ہوا ہی کیا بارگاہ ہی کہ کبھی ایسی
بارگاہ نظر سے نہ گذری تھی سکندر رستم خو نے یہ سنکر کہلا بھیجا کہ مین خود
حاضر ہوتا ہون یہ سنکر رفیع البخت و شاہزادہ نورالدہر برابر
استقبال روانہ ہوے اور جسقدر تک استقبال کرکے لے چلے ادھر ہمراہ
سکندر رستم خوکے سلیمان کوچک اور صاحبقران اعظم ہولیے اور
سیارہ کوچک بھی ہمراہ رکاب ہو لیا تھا جبوقت رفیع البخت داخل
بارگاہ ہوے سکندر کو نہایت عزت کے ساتھ بٹھایا اور فرمایا
کہ اے نقابدار یاقوت پوش مین نے سنا ہی آپ نطاق
کیطرف تشریف لے جائینگے اور مین بھی اسیطرف جانے والا ہون
بہتر ہی کہ ہم آپ ہمراہ ہی چلین سکندر رستم خو نے کہا کہ ہان ساتھ
چلنے مین اور تو کوئی قباحت نہین ہی لیکن دو ایک باتین مانع ہین

ایک تو لباس کہ آپکی پوشاک کا رنگ ہمارے خلاف مذاق ہی یا تو
آپ سرخپوشی اختیار کیجیے یا مین سبزپوشی اختیار کرون اسوقت دونون
لشکر ایک ہونگے اور بغیر اسکے لطف نہین رفیع البخت نے کہا کہ جسطرح
آپکو سبز رنگ پر رغبت نہین اسیطرح مجھے رنگ سرخ نامطبوع ہی یہ
تو ایسی بات ہی کہ نہ آپ اختیار کرینگے اور نہ مین پسند کرونگا سکندر
نے کہا کہ اسے بھی جانے دیجیے میرے آپکے زور و طاقت کی آزمایش
ہو جاے تاکہ جسوقت لشکر صاحبقران سے سامنا ہو، اور نوبت مقابلہ
کی آئے تو جو جس شخص سے مقابلہ کرنے کے قابل ہو وہ اسی سے مقابلہ کرے
اور یہان بھی ایک حاکم اور سب محکوم ہو جائین اگر مین آپکو زیر کرون
تو آپ میرے لشکر کی بادشاہی اختیار کیجیے اور اگر آپ مجھے زیر کیجیے
تو اختیار ہی جس درجہ پر چاہے رکھیے رفیع البخت نے اس راے کو
پسند کیا اور کہا کہ اگر مین آپکو زیر کرون گا تو سپہ سالار بناؤن گا اب
سکندر رستم خو بیران سرشت کے دیکھنے کو تشریف لاے رفیع البخت
شاہزادہ نورالدہر سلیمان کوچک صاحبقران اعظم لاہور تیز گام
سیارہ کوچک یہ سب ساتھ تھے سکندر نے دست و بازو بیران سرشت
کے دیکھکر بہت پسند کیا اور رفیع البخت سے تعریف کی کہ آپکا سردار
فوج لایق سپہ سالاری ہی بعد اسکے بیران سرشت نے تمام جھگڑا بارگاہ
کا سامنے سکندر کے بیان کیا اب رفیع البخت ہمراہ سکندر رستم خو کے
مظہر پریزاد کی عیادت کو تشریف لاے اور مظہر پریزاد کی بہت تعریف
کی اور سکندر سے کہا کہ یہی ایسا بہادر تھا جو بیران سرشت ایسے پہلوان
مقابلہ ہین برابر سے لڑا اور مقابلہ اسکا کیا اب مظہر پریزاد نے سارا جھگڑا بارگاہ
بیان کیا اور کہا کہ مین نے ہرچند کہا اپنی بارگاہ لے لو ہماری بارگاہ
دیدو مگر بیران سرشت نے نہ مانا اور میری بارگاہ اسی چوٹے کے حوالہ
کر دی مین نے اس ڈرہ کو مار کر اپنی بارگاہ چھینی اب مین بارگاہ
کیون دیتا بیران نے مقابلہ کیا ہم دونون زخمی ہوے یہ تمام ماجرا
سنکر سکندر رستم خو سے صاحبقران اعظم نے کہا کہ اب تم بارگاہ انکی بھیجدو
تمھاری بارگاہ تمھارے پاس موجود ہی سکندر نے کہا کہ نہایت مناسب
ہی جسوقت رفیع البخت جانے لگے تو سکندر رستم خو نے اٹالہ بارگاہ کا ساتھ کیا
اور تا بہ جسر آہنی پہونچانے کو آئی نورالدہر نے رفیع البخت سے
کہا تم بڑے خوش نصیب ہو کہ یہ لوگ تمسے اسطرح پیش آئے
ورنہ ہم لوگون نے اپنے زمانہ مین ان لوگون کے ہاتھ سے بڑی

بڑی زحمتین اٹھائی ہین اور بڑی جفائین سہی ہین شاہزادہ خاور سیاہ یعنی
ملک قاسم نے والد ماجد کو ایسا ایسا پریشان کیا ہی کہ انکا دل جانتا تھا
اسی طرح کی جہالتین ایرج نوجوان نے ہمارے ساتھ کین رستم نے
بدیع الملک کو کیسا کیسا عاجز کیا مگر اس نقابدار کے اخلاق تو اسکے لباس
کے بالکل خلاف معلوم ہوتے ہین غرضکہ جسوقت قریب جسر پہونچے تو سکندر
رستم خو نے رفیع البخت کو رخصت کیا اور کہا کہ اگر تمہارا ہی نہ طاق کی
منظور ہو تو طبل جنگ بجوا کر زور آزمائی کر لیجیے تاکہ یہان سے ایک ہوکر
چلین یہ دورنگی تو کچھ اچھی نہین معلوم ہوتی بقول شاعر ؎ دورنگی چھوڑ دے
اک رنگ ہو رہ ؛ یہ سنکر رفیع البخت نے کہا کہ اے نقابدار مجھے تو شرم
آتی ہی کہ مین تمہارے مقابلہ مین طبل جنگ بجواؤن باوجودیکہ تم کسقدر خلق
و مروت سے پیش آئے میرے سردار لشکر کے واسطے مرہم سلیمانی بھیجا
بارگاہ جسکا جھگڑا تھا وہ میرے سپرد کی اسکا عوض یہ نہین ہی کہ مین تمہارے
مقابلہ مین طبل جنگ بجواؤن سکندر رستم خو نے کہا کہ یہ جنگ جنگ نہین ہی
بلکہ آزمایش ہی زور و طاقت کی ایسے مقام پر یہ کہنا مناسب ہی کہ وقت
آشتی آخر وقت جنگ جنگ زیادہ اگر کچھ خیال ہی تو تلوار کی جنگ کو
موقوف کر دیجیے میرے آپکے دو چار ہاتھ نیزے کے دو ایک ضربین
گرز کی چلکر کشتی پر نوبت آجاے اسمین فیصلہ ہو جاے گا یا آپ میرے
مطیع ہو جاینگے یا مین آپکا فرمانبردار ہو جاؤنگا مثل مشہور ہی کہ دو بادشاہ
ایک مقام کی حکمرانی نہین کر سکتے بعد فیصلہ کے سب ایک ہوکر نہ طاق
کیجانب روانہ ہو جاینگے اور اگر آپکو طبل بجوانے مین کوئی تکلف ہو تو مین
نقارہ زنی بجواتا ہون رفیع البخت منہ دیکھنے لگے کہ ابھی تو کیا دوستانہ
و محبتانہ برتاؤ تھا ابھی جنگ کا اصرار ہی واہ صاحب سچ کہتے تھے
کہ یہ لوگ نہایت جاہل مزاج ہوتے ہین ادھر نورالدہر کو بھی خیال
آیا کہ ان لوگون پر بھروسہ کرنا چاہیے یہ ممکن نہین کہ انکی ایک سی
طبیعت رہے ادھر صاحبقران اعظم جو اس ارتباط باہمی پر خوش ہوتے
تھے انکو بھی ملال گذرا کہ دیکھیے جس کیلیے ساری محنت کی تھی کہ آئندہ
فتنہ و فساد نہ برپا ہونے پاے آخر وہی پیش آیا افسوس کہ دونون ہونہار
ہمین اسے چشم زخم پہونچا تو بھی دلکو ایذا ہوگی اسکو ضرر پہونچا تو بھی دل
دکھیگا رفیع البخت نے مجبور ہوکر جواب دیا کہ جب آپ طبل جنگ
بجوایے گا تو دیکھا جاے گا مین ابتدا نکرونگا یہ کہکر اٹھا نہ بارگاہ
نورآگین کا سا تھیارے ہوے اپنے لشکر مین آئے بارگاہ نورآگین کے

استادہ کیے جانے کا حکم دیا اسیوقت بارگاہ استادہ کی گئی دنگل کرسیان
بچھادی گئین سردار آآکر اپنے اپنے منصب کے موافق کرسیون اور
دنگلون پر متمکن ہوے سردارون مین جانب دست راس سب سے بالا دست
دنگل نورالدہر کا بعد اُنکے رفیع البخت کا دنگل اُنکے بعد بیران سرمست
اور مقام شیردل وغیرہ اور جانب دست چپ تہمتن گردار جاس سبز پوش
وغیرہ تخت پر اخترشاہ عجب طرح کا لطف تھا پورا سامان صاحبقرانی
موجود تھا ادھر سکندر رستم خو نے پلٹ کر بارگاہ یاقوت نگار کے استادہ
ہونے کا حکم دیا اُنکی بارگاہ بھی استادہ ہوئی سردار حسب مراتب اپنے
اپنے دنگلون کرسیون پر متمکن ہوے ایک جانب صاحبقران اعظم مع
سرداران قاف اور دوسری جانب شاہزادہ سکندر رستم خو سلیمان کوچک
مظہر پریزاد بت زرین تاج اور اسکے دونون بھائی اس بارگاہ مین عجب
لطف تھا کہ بارگاہ بھی سرخ اور بیٹھنے والے بھی سرخ پوش سوا صاحبقران
اعظم کے کہ یہ تو نقاب سیاہ و لباس سیاہ پہنے ہوے تھے جام بادہ
ناب کو گردش تھی جسوقت دماغ سکندر رستم خو کا بادۂ ناب سے گرم ہوا
حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اسیوقت نقار خانہ قاف نوازش مین آیا بقول
شاعر سہ نقارہ آوازہ آمد برون بکوبد دوست دولت گردون دون ؛ یہ خبر
شاہزادہ رفیع البخت کو پہونچی کہ نقابدار یاقوت پوش نے طبل جنگ
بجوایا ہی رفیع البخت نے بہت افسوس کیا اور نورالدہر کی طرف
دیکھکر کہا کہ اب فرمایئے کیا ہاے بے وہ آفت نہین ہی جو آپ پر گذر چکی
ہی آپکا ارشاد بہت بجا تھا کہ ان سرخپوشونکو آتش مزاج ہی سمجھنا چاہیے
یا یہ خلق و مروت اور یا یہ کج ادائی خیر کہدیا جاے کہ ہمارے لشکر
مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی بجے طبل جنگ یہ سنکر لاہور تیز گام
نقار خانہ مین آیا اور نقارہ پر چوب ماری داروغۂ نقار خانہ نے
نذر دی اسطرف بھی کوس حربی بجا تیاریان جنگ کی دونون طرف ہونے
لگین تہمتن گردنے شاہزادہ نورالدہر سے عرض کی کہ اگر مجھے اجازت
ہو تو کل مین مقابلہ کرون نورالدہر نے کہا اے تہمتن یہ سمجھے کہ
بیران سرمست ایسا پہلوان نقابدار یاقوت پوش کے سپہ سالار
کا کچھ نہ کرسکا جتنے زخم اُسنے کھاے اتنے زخم اسنے کھاے وہ
نقابدار تیرے آقاے نامدار کا ہم پلہ ہی شاید اسین اسی بیمان کا
فرق نکلے تہمتن گردنے عرض کی کہ اول ہم جان نثارون ہی سے
مقابلہ ہونے دیجیے جسوقت ہم لوگ کچھ نہ کرسکین تو آپکو اختیار ہی

نور الدہر خاموش ہو رہے تمام رات طبل بجتا رہا یہانتک کہ رنگ
زمانہ بدلا سیاہی پر سفیدی کو غلبہ ہوا لیلی شب نے زلف سیاہ فام کو
سمیٹا اور حور سحر نے اپنا رو دے تابان دکھایا صحبت انجم مین برہمی
پیدا ہوئی ستارے مانند چراغ سحری کے جھلملا جھلملا کر غائب ہونے
لگے ماہ شب زندہ دار بھی آرامگاہ مغرب کیجانب روانہ ہوا اور نیر عالم
افروز نے علم کہکشان کو سرنگون کرکے نشان ظفر بلند کیا فوج خطوط شعاعی
پرے جمائے ہوے افق سے نمودار ہوئی طائران باغ آشیانون سے
نکل نکل کر شاخہاے درخت پر مخوز مزمہ سرائی ہوے نسیم سحری کے
جھونکون نے چشم نیم باز نرگس کو بیدار کیا غنچونکو کھلایا پھولون کو ہنسایا
اور شمیم گل کو اپنے دامن مین بسط کر بلبل نبرۂ خوانبیدہ نے سر بلند کیا قطرات
شبنم نے دامن ہر برگ گل کا موتیون سے بھر دیا قافلے والون نے
سفر کی تیاری کی بستر لپیٹے کوس سوئی نے آواز رحیل بلند کی عاشقان
ہجران کشیدہ شکر کے سجدہ ادا کرکے اٹھے اور کوچہ محبوب کیطرف یہ شعر
پڑھتے ہوے روانہ ہوے ؎ علی الصباح جو مردم پکار دو بار روند ؛ بلا
کشان محبت بجوے یار روند ؛ غرباکا روبار دنیا مین مصروف ہوے حیران
جہان نے سامان آرایش طلب کیا شانے کے دل صد چاک مین زلف
نے گھر کیا اور آئینہ کے قلب منور مین چہرۂ زیبا پر تو فگن ہوا غازیان
دیندار وفا شعار تمازون سے فراغ حاصل کرکے روانۂ میدان کارزار
ہوے یہان شاہزادہ سکندر رستم خواسلحۂ جنگ تن پر آراستہ کرکے مرکب
پری پیکر پر سوار ہوے اور مع سرداران نامی و گرامی روانۂ میدان
کارزار ہوے اس شان سے کہ داہنی جانب صاحبقران اعظم بائین
جانب سلیمان کو جک پشت پر مظہر پرنزاد بت زرین تاج مع لشکر
فراوان قریب جسر آہنی صفون کو درست کرنے لگے تھوڑے عرصہ
مین میمنہ میسرہ قلب دحیاج ساقہ کمینگاہ اگلا ہراول پچھلا چندا اول آٹھون
صفین تیار ہوگئین سب سے آگے سکندر رستم خوبع صاحبقران اعظم
و سلیمان کو جک بمرتبہ سرداری کھڑے ہوے اسطرف سے
شاہزادہ زمان یعنی رفیع البخت نوجوان مع شاہزادہ نورالدہر
و قمقام شیرزار و بیران سرمست و تہتن گرد وغیرہ آکر صف آرا
ہوے عجب لطف تھا اور طرفہ سمان پیش نظر تھا کہ ایک جانب
لطف سبزہ زار تھا تمام صحرا سبزہ پوشون سے بھرا ہوا تھا
جوانان سبز پوش مرکبون پر سوار اسطرح جھوم رہے تھے جسطرح

نسیم بہار کے جھونکون سے درخت جھومتے ہین دوسری جانب کنار
دریا چمن لالہ زار کا کھلا ہوا تھا تمام سرخپوش مرکبون پر سوار گھوڑے
اچھیتیان کر رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ شرارے چمک رہے ہین یا
شفق نے زمین پر عکس ڈالا ہی چمن دریا کے پانی کی جھلک عجب لطیف
دیتی تھی باجی جنگی بج رہے تھے تلوارین اور سنانین چمک رہی تھین
بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیب نہیب دیکر بیٹھ گئے تھے کہ یکایک
لشکر نقابدار یاقوت پوش سے شاہزادہ سلیمان کو چک نے مرکب
اپنا نکالا تمام طلہاے قاف جلوہ گری پر آئے سکندر رستم خونے
پڑھکر عرض کی کہ یہ جنگ تو میرے ہی اور نقابدار زمرد پوش کی آزمائش
زور و طاقت کیواسطے معین ہوئی تھی حضور نے کیون تکلیف فرمائی فرمایا
کہ اے فرزند دونون طرف نقابین چہرونپر پڑی ہوئی ہین سب ہی نقابدار
ہین اودھر سبزپوش ادھر سرخپوش امتیاز کونسا ہی اگر کوئی نقابدار
خاصکر تمھین ٹوکے تو نکلنا جب تم نکلنا تو ٹوک لینا کہ ہمسے جس نقابدار
سے مقابلہ کی شرط ہوئی ہی وہی ہمارے مقابلہ کو نکلے جنگ مین ایک آدھ
سردار کو دیکھے بھالے بتا ہون یہ کہکر جسر آہنی پر آئے بعد سلحشوری
بسیار نیزہ زمین پر گاڑکے اور دم کو آراستہ کرکے آواز دی لالے
نقابداران سبزپوش جسکو مجھے زور آزمائی کرنا ہو وہ آئے میرے
مقابلہ کو ہیں یہ سخن ناتمام تھا کہ لشکر رفیع البخت سے تہمتن گردنے
مرکب کی باگ لی اور سامنے شاہزادہ نورالدہر و رفیع البخت
کے آکر اجازت جنگ مانگی رفیع البخت نے کہا کہ جنگ مجھسے طے پاچکی
تھی تمھارا نکلنا جائز نہ ہوگا اسلیے کہ اسی جنگ پر اطاعت و فرمانبرداری
کا فیصلہ ہی اگر تم زیر ہوے تو ہمکو اطاعت کرنا پڑیگی تہمتن گردنے
عرض کی میں اول ہی انھیں راسکا کردونگا کہ مین ایک ملازم ہون نقابدار
زمردپوش کا میری جنگ پر فیصلہ شرط کا موقوف نہین ہی جسوقت ہمارا
سردار لشکر نکلے اور اس سے مقابلہ ہو تو عہد کے موافق عمل درآمد ہوسکتا ہی رفیع البخت
خاموش ہورہے تہمتن گرد میدان مین آیا اور سلیمان کو چک سے آکر
متکا در ہوا مرکبون مین ٹکر چلی سرے سپر ہلی شرارے سپرون سے نکلے
مرکب سلیمان کو چک کا چار قدم ہٹا اور مرکب تہمتن گرد کا پانچ
قدم پسپا ہوا تہمتن گردنے کہا کہ نقابدار یاقوت پوش مین وہ شخص نہین
ہون جس سے مقابلہ کرنے کے بعد فیصلہ اطاعت و فرمانبرداری کا مقرر
ہی آپ فرمایئے کہ آپ کون ہین سلیمان کو چک نے جواب دیا کہ مین بھی

نہین ہون لہذا میرے ہی تیرے مقابلہ پر فیصلہ سہی تہمتن گرد نے کہا کہ
مجھے میرے آقا کی اجازت نہین ہی سلیمان کو چک نے فرمایا کہ پھر کیون
آیا ہی جواب دیا کہ جس واسطے تم آئے ہو سلیمان کو چک نے کہا پھر تاخیر
کیون کرتا ہی لا ضرب بہادری کی یہ سنتے ہی تہمتن گرد نے نیزہ مارا سلیمان
کو چک نے ترچھے ہوکر وار اسکا خالی دیا اور کلائی پکڑلی زور ہونے لگے
مرکب لنگرون کی تاب نہ لاسکے بیٹھ بیٹھ گئے دونون مرکبون سے کود پڑے
کشتی ہونے لگی دونون طرف سے افسران لشکر قریب آگئے تماشا
دیکھنے لگے یہان تہمتن گرد اور سلیمان کو چک مین زور و کشمکش ہونے لگی
تھوڑے عرصہ مین کڑیان زرہ کی پارہ پارہ ہوکر گرگین تہمتن گرد اتنا
بڑا جوان ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہی ایک دیو لڑرہا ہی ادھر سلیمان کو چک
کی یہ حالت ہی کہ جب اسے پکڑ لاتے ہین یہ صاف نکل جاتا ہی اسی کشمکش
مین دن تمام ہوگیا اور رات قریب آئی کچھ اندھیرا ہو چلا تھا کہ ایک مرتبہ
تہمتن گرد نے دونون بازو سلیمان کو چک کے پکڑ لیے اور سر سینے سے
ملاکر زور کیا سات قدم تک دوڑا لیگیا جھٹکا مارا کہ بایان گھٹنا سلیمان
کو چک کا زمین سے آشنا ہوگیا چاہا کہ زور کرکے اٹھالون ممکن نہ ہوا
بس تب سلیمان کو چک نے آواز دی کہ تو اپنا حوصلہ نکال چکا اب میرا
زور آخر ہی دیکھلے یہ کہکر دونون بازو تہمتن گرد کے پکڑکر جو زور کیا
تو قدم دوڑا لیگئے جھٹکا مارا کہ دونون گھٹنے زمین سے مل گئے بس کمر زنجیر کا
بند پکڑکر جو زور کیا تو لنگر اسکا توڑ کر کمر تک لے آئے بس تہمتن گرد نے بلبلاکر
جو لنگر مارا کمر زنجیر کا بند ٹوٹا اور تہمتن ایک گھٹنے کے بھل گرا کہ گھٹنا اسکا ٹوٹ
گیا اس اتفاقی افتاد سے رنگ تہمتن کا زرد ہوگیا اندام مین رعشہ پڑگیا
سلیمان کو چک نے یہ حالت تہمتن گرد کی دیکھکر پوچھا کہ کیا ہوا اسنے بیان
کیا کہ گھٹنا میرا ٹوٹ گیا ہی سلیمان کو چک اسے چھوڑکر علیحدہ ہوگئے اور
آواز دی کہ اے بیجا تو یہ زخمی ہوگیا ہی ملازمان نقابدار زمرد پوش
تہمتن گرد کے لینے کو بڑھے تھے کہ نقابدار یاقوت پوش یعنی شاہزادہ
سکندر رستم خو نے آگے بڑھکر اُن لوگون کو منع کیا اور پکارکر رفیع البخت
سے کہا کہ اے نقابدار زمرد پوش اسے آپ نہ لیجائین بلکہ مین
لیے جاتا ہون تاکہ کل کی میدان داری مین یہ پھر شریک ہوسکے
اور علاج اسکا مرہم سلیمانی سے کیا جاے میرے ہمراہ سامان
چارہ سازی بہت عمدہ ہی شب بھر مین یہ اچھا ہو جاے گا یہ سنکر
نقابدار زمرد پوش نے کہا کہ آپ شوق سے لیجائیے جیسے میرا ملازم

ویسے آپکا شاہزادہ سکندر رستم تہمتن گرد کو اپنے ہمراہ لیے ہوے میدان
سے پھرے طبل بازگشت بجا اُدھر نقابدار زمرد پوش یعنی شاہزادہ رفیع البخت
پلٹ کر بارگاہ نور آگین مین داخل ہوے اور آج پھر خلق نقابدار یاقوت
پوش کی نہایت تعریف کی اُدھر نقابدار یاقوت پوش نے آتے ہی پاؤن
تہمتن کا بٹھلوایا اور پٹی مرہم سلیمانی کی چڑھوادی کہ رات بھر مین جوڑ مضبوط
ہو جائے اور طبل جنگ بجوادیا یہ خبر شاہزادہ رفیع البخت کو پہونچی کہ
نقابدار یاقوت پوش نے اپنے سامنے تہمتن گرد کا علاج کیا اور خود بنفس
نفیس نگران رہے لیکن طبل جنگ بجوادیا ہی یہ سنکر رفیع البخت نے بھی
طبل تو بجوادیا مگر اپنے جدنامدار شاہزادہ نورالدہر سے کہا کہ عجب مزاج
نقابدار یاقوت پوش کا ہی کہ دوستی کی بھی حد نہین اور دشمنی بھی اسی کے
ہم پلہ ہی نورالدہر نے کہا کہ بابا تم ان لوگون کے مزاج سے نہین
واقف ہو تمھین پہلا سابقہ ہی ان لوگون کی یہی کیفیت ہمیشہ رہی ہی ایسے
اسیطرح سمجھے پریشان کیا کیے شاہزادہ ملک قاسم نے تو والد ماجد کو
ایسا ایسا زچ کیا کہ انھین کا ایسا دل تھا جو قاسم کی جھائین اٹھایا
گیے چونکہ مجکو انھون نے بیٹا کیا تھا مجبور دونون صاحبون کا ادب
واجب ہوگیا تھا ہین دخل ہی نہ دے سکتا تھا یہ لوگ دراصل دشمن نہین
ہوتے ہین لیکن انکی عقل ہی اپنی دشمن ہوتی ہے دوسرے کا کیا ذکر
ہی اسلیے بغیر لڑے بھڑے رہا نہین جاتا ہی اب تمھین بھی ایک ملا ہی
لیکن ہزار ہزار شکر ہی کہ پھر مزاج اسکا ویسا نہین ہی جیسا مزاج قاسم
یا ایرج یا رستم ثانی کا تھا ان لوگون مین کسیقدر شہریاری بن ایرج خلیق
ہی یا یہ لڑکا خلیق معلوم ہوتا ہی خدا جانے یہ کسکا پارۂ جگر ہی خدا اسکو
بھی سلامت رکھے کہ ہونہار معلوم ہوتا ہی بظاہر تو تمھارا جواب
دینے والا سوا اس لڑکے کے دوسرا نہین معلوم ہوتا ہی لیکن فرق بروقت
مقابلہ کے کھل جائے گا غرضکہ یہ رات بھی تمام ہوئی اور صبح کو پھر
دونون طرف کی فوجین جوق جوق گروہ گروہ پیچھے پیچھے دستے دستے
آآ کر جمع ہونے لگین تھوڑے عرصہ مین دونون طرف کنارے
دریا کے وہی لالہ زار و سبزہ زار لہلہانے لگا اُسطرف شاہزادہ
رفیع البخت آکر قائم ہوے اسطرف سکندر رستم خو تہمتن گرد کو
اپنے ساتھ لیے ہوے میدان مین آے اور تہمتن سے کہا کہ جاؤ
سامنے تمھارا آقا موجود ہی یہ سنکر تہمتن گرد نے سلام کیا اور خدمت
مین شاہزادہ رفیع البخت کی حاضر ہوا دیکھا رفیع البخت نے

کہ تہمتن بالکل اچھا ہی رفیع البخت نے سکندر کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ
اے ہمراہ ملطف سپہگری تیرے برتاؤ سے ظاہر ہوتا ہی کیا کہنا یہ سنکر سکندر
رستم خو نے کہا کہ اب ملازمین کو تکلیف دینے سے کچھ حاصل نہین ہی بہتر یہ ہی
کہ ہمارے آپکے فیصلہ ہو جاے رفیع البخت نے کہا نہایت مناسب
ہو مگر صورت اسکی یہ ہو کہ کسی چیز پر زور ہو جاے اسمین کی بیشی معلوم
ہو جاے گی سکندر نے کہا مجھے منظور ہی رفیع البخت نے لاہور تیز گام کیطرف
اشارہ کیا کہ دونون اسیوقت لاہور داخل لشکر ہوا اور ایک میل آہنی
لاکر ڈالدیا جسمین دونون جانب دستے بنے ہوے تھے اور درمیان سے
وہ میل پتلا تھا رفیع البخت نے کہا کہ اس میل کو ایک جانب سے آپ
پکڑیے اور ایک طرف سے مین یا مین آپکو کھینچ لاؤنگا یا آپ مجھے
کھینچ لیجاینگے یہ سنکر سکندر رستم خو بڑھے ادھر سے رفیع البخت آئے
اور دونون دلیرون نے میل فولادی کو اٹھایا اور پاؤن سے پاؤن
ملاکر زور کرنا شروع کیا نہ انکا قدم اپنی جگہ سے ہٹتا ہی نہ انکا پاؤن
سرکتا ہی دونون جانب دیکھنے والے تعریف کر رہے ہین اسی حالت مین
وہ میل فولادی بیچ سے ٹوٹ گیا ادھر سکندر گرے اور ادھر رفیع البخت
نورالہدی نے دوڑکر اپنے فرزند کو اٹھایا ادھر صاحبقران اعظم
نے سکندر رستم خو کو اٹھایا گلے سے لگایا نورالہدی نے رفیع البخت
سے کہا کہ نقابدار یا قوت پوش نہایت زبردست معلوم ہوتا ہی رفیع البخت
نے کہا کہ اسوقت تک مجھے ایسے زبردست سے مقابلہ کا اتفاق نہوا تھا
مین دیکھتا ہون کہ کوئی نتیجہ ہوتے معلوم نہین ہوتا سکندر رستم خو نے کہا
اے نقابدار زمرد پوش اس زور مین تو فیصلہ ہوا رفیع البخت نے
کہا اب جو کچھ آپکی راے ہو مین موجود ہون سکندر رستم خو نے
سیارہ کو چک کی طرف دیکھا اور کہا کہ لاؤ ہمارا کرگدن آہنی سیارہ کوچک
نے کرگدن حاضر کیا سکندر نے رفیع البخت کی طرف دیکھکر کہا کہ اسپر
تیغ آزمائی ہو جاے یہ کہکر جھپٹ کر جو ایک ہاتھ مارا کرگدن کے
دو ٹکڑے سب نے نہایت تعریف کی اور رفیع البخت نے بھی آفرین
کی اور جھپٹ کر دوسرا ہاتھ مارا کہ پھر ایک ٹکڑے کے دو ٹکڑے
ہوے لوگون نے انکی بھی تعریف کی اور سکندر نے کہا کہ ہاتھ کیا پورا
پڑا ہی سبحان اللہ رفیع البخت نے کہا کہ ہاتھ تو پورا پڑا مگر نتیجہ کچھ بھی
نہ نکلا سکندر نے کہا کہ نتیجہ تو بغیر مقابلے کے نہ نکلے گا آپ تامل کیون
کرتے ہین اگر کچھ خوف زخمی ہونے کا ہی تو میرے ساتھ مرہم سلیمانی

موجود ہی رفیع البخت نے کہا کہ مین زخمی ہونے سے کیا ڈرون گا مرنے
سے بھی نہین ڈرتا ہون لیکن میرا ہاتھ بھر نہین اٹھتا اسکا سبب ذہن مین
نہین آتا سکندر نے کہا کہ میرا ہاتھ تو آپ پر خوب اٹھتا ہی جب ایک آدھ
ضرب پڑے گی تو پھر آپکا ہاتھ بھی اٹھنے لگے گا صاحبقران اعظم سنے
دلمین کہا کہ اب دیکھیے سنک کی لی اب خدا ہی خیر کرے ہمتو سمجھتے تھے
کہ یہ مثل اپنے باپ دادا کے نہین ہی مگر کہان تک اثر نہو گا اور نورالدہر
نے بھی دیکھا کہ اب ضرور مقابلہ ہو جاے گا یہان سکندر رستم خو مرکب
کو اڑا کر میدان مین آئے سرا پا میدان کا دکھایا پھر سے ساتھ ہاتھ
نکالے جبوقت عرق عرق ہوگئے تو ایک مقام پر ٹھہر کر دم کو آرام دیکر
کے آواز دی کہ اے نقابدار زمرد پوش بس اب آیئے دیر نہ کیجیے
کہ ہمارے آپکی منزل کھوٹی ہوتی ہی جلد فیصلہ ہو جائے یہ سنتے ہی رفیع البخت
نے بھی مرکب کو بڑھایا گرزہ سپر کا ہاتھ مین سنبھالا ادھر سے سکندر نے
ڈھال ہاتھ مین لی اور گھوڑے کو اشارہ کیا دونون مرکب مانند گولون
کے چلے درمیان مین آکر ٹکا در چلی یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو کوہ ٹکرا گئے
سر سے سر سینے سے سینہ سپر سے سپر لڑی شرارے دونون سپرون
سے نکلے یہ معلوم ہوا کہ دو بادل ملکر گرجنے لگے تڑاقے کی صدا بلند
ہوئی دونون مرکب برابر سے پیچھے ہٹے دونون دلیرون نے باگون
کو پھیر پھیر کر تیزی سنبھالے اور ایک نے دوسرے سے سامنا کیا
پھر سستی کی گفتگو ہونے لگی نقابدار سیاہ پوش نے بڑھکر آواز دی
کہ سارا جھگڑا ساتھ چلنے کے لیے ہو رہا ہی کہ ایک دوسرے کا محکوم ہو جاے
لہذا مناسب یہ ہی کہ اس ساتھ کو چھوڑیے دونون صاحب علیحدہ علیحدہ
چلین ساتھ نہ جائین یہ سنکر نورالدہر سمجھے کہ یہ مرد صلح پسند معلوم ہوتے
ہین بڑھکر آواز دی کہ اے نقابدار سیاہ پوش آپ بجا ارشاد فرماتے
ہین میری بھی یہی راے ہی ایسے دو شیرون کا آپس مین لڑکر مرجانا
اچھا نہین ہی حال معلوم ہو گیا کہ آپ دونون صاحب زبردست
دلاور ہین لیکن سکندر رستم خو نے کہا کہ میرا دل نہین گوارا کرتا کہ مین
نقابدار زمرد پوش سے علیحدگی اختیار کرون آپ لوگ اسقدر
کیون جد و کد فرماتے ہین یہ لڑائی دشمنی کی نہین ہی بلکہ استحکام
محبت کے واسطے ہی اگر ایک آدھ زخمی بھی ہو جائے گا تو چوڑیان
نہین ٹوٹ جائینگی نقابدار سیاہ پوش تو پیچھے ہٹے کہ اب یہ نہین
مانیگا اپنا سخن ضائع کرتا ہی ادھر رفیع البخت کو بھی غصہ آگیا کہ اسنے مجھے موم ہی سمجھ

لیا ہی انھون نے بھی نیزہ سنبھالا غرضکہ بعد گفتگوے بسیار رستم تو
نے ابتدا کی اور نیزہ مارا رفیع البخت نے نیزے کو نیزے پر گرا تھا (جیلن) چلنے
لگین یہ معلوم ہوا کہ دو مار سیاہ زبانین نکالکر لڑنے لگے سانون سے چنگاریان
اڑ رہی تھین مرکب دونون شہسوارون کے اشارہ پر چل رہے تھے گھوڑون
کی گشت سے تنق گرد بلند تھا اس گردمین نیزون کی چمک شب تارمین کرمک
شبتاب کا لطف دکھا رہی تھی جو بند یہ باندھتے تھے وہ کھول لیتے تھے
اور جو بند وہ باندھتے تھے یہ کھول لیتے تھے دیکھنے والے داد ہنر سے
رہے تھے غرضکہ نیزہ بازی ہوتے ہوتے سانین بنانین نیزون کی بیکار
ہوگئین جھڑ پڑ جھڑ پڑنے لگی چھڑین بھی ٹوٹ ٹوٹ کر مانند مسواک ہوگئین
آخر نیزون کو پھینک سکندر نے جھپٹ کر اپنے برسے گزر اٹھایا
اور کہا کہ اے نقابدار زرہ پوش یہ وہ ضرب ہی جس سے سرکشان
قاف کو مین نے پست کیا ہی اور بڑے بڑے دیوونکو مارا ہی مجھے تم
پر وار کرنے خوف معلوم ہوتا ہی کہ ایسا نہو دشمنون کو چشم زخم پہونچے
رفیع البخت نے کہا اے نقابدار یاقوت پوش مین اس ضرب کا بہت
مشتاق ہون تم خوف نہ کرو اگر قضا میری نہین ہی تو یہ ضرب پھول
سے زیادہ سبک ہو جائیگی تم بھی میرے زور کی آزمایش کر چکے ہو اور
میرے گرز سے زیادہ گران یہ گرز نہین معلوم ہوتا ہی یہ سنکر سکندر رستم
خو نے کہا کہ ابھی سبک اور گران کا حال کھلا جاتا ہی یہ کہکر خبردار خبردار
کہکر گرز کو سر پر چرخ دیکر سر رفیع البخت پر وار کیا رفیع البخت نے اپنے
گرز کو اٹھاکر چہرہ کی پناہ کیا گرز پر گرز جو پڑا ازدہے کی صدا بلند ہوئی شعلہ
فلک کو نکل گیا تنق گرد و غبار بلند ہوا کہ رفیع البخت اس تنق گرد مین چھپ
ہوگئے سکندر علحدہ ہوے تمام پل مین لرزہ پڑگیا جسر کی چولین اسقدر
ڈھیلی ہوگئین کہ اسکی نصف عمر تمام ہو گئی اور ایک ضرب کا اور محتاج
ہو گیا لاہور نیزگام جھپٹ کر آیا پانی چھڑک کر گرد کو ہٹایا دیکھا کہ رفیع البخت
کے ہر بن مو سر سے پسینا جاری ہی لیکن دونون ہاتھ مانند ستون فولادی
کے قائم ہین منھ سے واہ واہ کی صدا بلند ہی لاہور نے کہا بس تعریف ہو چکی
اب جواب دیجیے یہ سنتے ہی رفیع البخت نے مرکب کو اشارہ کیا کہ چمککر سامنے
آیا اگر مرکب طلسمی نہوتا تو اس ضرب سے بچنا محال تھا اور انھون نے بھی گرز
مارا سکندر نے اپنا گرز بجاے سر بلند کیا گرز جو پڑتا ہی ایک تڑاقا ہوا اور اڑا اڑا کر
تمام پل دریامین گرا رفیع البخت اور سکندر رہتے ہوے چلے تمام لشکرون مین تلاطم
پڑگیا کہ یہ کیا غضب ہوا سردار گھوڑون کو دوڑاتے ہوے دھارے کے ساتھ چلے

اب ان سب کو اپنی اپنی سردار کی تلاش مین چھوڑا جاتا ہی اور سب ان سے چند کلمہ
داستان فیال نشان حامل دوزنگی زمانہ صف شکن یگانہ صاحبقران بر دیکر نور العین
سراج و نور الدہر نصاف لیسند و حق پژوہ یعنی شاہزادہ عادل کیوان شکوہ کے چیز تحریر
مین آتے ہین کہ بیان کرنیوالے داستان عجب نگار نادر ماجرائے غریب یون راوی ہے کہ جسوقت
صاحبقران حق پژوہ یعنی شاہزادہ عادل کیوان شکوہ نے طلسم باطن کو فتح
کیا اور وہان سے جانب طلسم ظاہر روانہ ہوے ہین تو ہمراہ شاہزادہ مذکور
کے دیو فریق اور عیار انکا ہی باقی کسیکو ساتھ نہین لیا ہی کم کم جادو داراب ثانی
وغیرہ کو اپنے انتظار مین اسی جگہ چھوڑا ہی اور اقرار فرمایا ہی کہ انشاء اللہ تعالی
بعد فتح مرحلہ آخر مین بہت جلد تمسے آکر ملونگا یہ سب تو یہان انتظار مین
بیٹھے ہین اور عادل کیوان شکوہ طی مسافت کرکے داخل طلسم ظاہر
ہوئے جسوقت خبر امکن جادو کو ہوئی یہ براے استقبال روانہ ہوا راستے مین
قدمبوسی حاصل کی اور نہایت تکریم کے ساتھ شاہزادہ عالی نسبت کو اپنے ہمراہ
بارگاہ مین لایا شاہزادہ عالی جاہ نے تمام واقعات طلسم باطن کے امکن جادو سے
بیان کیے امکن جادو نے مبارکباد دیکر عرض کی کہ آجتک کسینے طلسم باطن کیا کسی طلسم
مین اس شد و مد کے ساتھ فتح کیا ہوگا جسطرح آپنے اس طلسم کو توڑا ہی واقع مین
کہ یہ صحرا خداوند عالم نے آپکی سر کبوا سطے بنایا تھا بعد اسکے امکن جادو نے تمام
حالات صاحبقران حق پژوہ کے سامنے بیان کیے جو اٹکے چلے جانے کے بعد طلسم ظاہر
مین پیش آئے تھے آخر مین عرض کی کہ اب امکن جادو بھاگ کر آتشخانہ طلسمی مین
پوشیدہ ہوا ہی اگر چالیس دن اسکو اسی آتشخانہ مین گزر گئے تو پھر قتل ہونا اسکا
نہایت دشوار ہی لوح بھی بیکار ہو جائیگی اور کوئی خبر نہ بیان کریگی فرمایا کہ روز
باقی ہین امکن جادو نے عرض کی کہ اب صرف تین روز باقی ہین فرمایا خیر کل
دیکھا جائے گا امکن جادو نے سامان عیش و راحت مہیا کیا شاہزادہ
نے بآرام تمام گذاری کسل راہ کو برطرف کیا جسوقت سپیدہ سحری نمودار
ہوا اور وقت نماز سحری کا آیا شاہزادہ نے فریضہ سحری کو ادا
کیا ہنوز وظیفہ ختم نہ کرنے پائے تھے کہ مہتر گرد باد یہ گرد
حاضر ہوگیا تھوڑے عرصہ کے بعد امکن جادو میمون جادو ہوشیار
جادو بھی حاضر ہوئے تسلیمین بجالاے شاہزادہ نے وظیفہ ختم
کرکے مرکب طلب فرمایا اور اسلحہ جنگ منگایا اور ارشاد فرمایا کہ اب
مین اس آتش سحر کی طرف جاتا ہون جہان کہ بادشاہ طلسم پوشیدہ
ہوا ہی یہ فرماکر اسلحہ حرب تن پر آراستہ کیے مرکب پر جلوہ گر ہوے
اور لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم دیار عجائبات

مجکو چاہیے کہ لوح طلسم باطن جو بیکار ہو گئی ہے مگر اب بھی حفاظت کے واسطے
کافی ہے اپنے عیار کو دیگر جانب گوشہ جنوب و مغرب روانہ کرا اور خود بہر بھر کے بعد
ان شعلون کیطرف رخ کرا اور جیسا لوح حکم کرے اسپر عمل کرا دل عیار کا جانا جملہ واجبات
سے ہی یہ دیکھکر نقابدار عالیمقدار نے لوح طلسم باطن اپنے عیار کے سپرد کی
اور حکم لوح کا مہتر گرد باد بادیہ گرد سے بیان کیا مہتر گرد باد نے عرض کی
کہ اگر یہی حکم لوح کا ہے تو مجھے بھی کوئی عذر نہین ہے یہ عرض کرکے سلام
رخصت کیا اور جانب گوشہ جنوب و مغرب روانہ ہوا بعد دو پہر کے نقابدار دلاور
نے بھی لوح کو پھر ملاحظہ فرمایا اور سب سے رخصت ہو کر جانب آتشخانہ طلسمی روانہ
ہوے جسوقت قریب آتش حصار کے پہونچے دیکھا کہ ایک چادر سرخ ہے کہ حصار
باندھے ہوے ہے اور اندر اس چادر کے ہزار ہا شعلے لپکتے پھرتے ہین عادل
کیوان شکوہ ٹھہر گئے اور لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ فلان اسم جو کنارہ لوح
پر مرقوم ہے گیارہ مرتبہ پڑھکر دوسرا اسم جو متن لوح مین ہے گیارہ ہزار
مرتبہ ختم کرو بعد اسکے پھر گیارہ مرتبہ پہلے اسم کو پڑھکر تمام کرو اسوقت اسی
آگ مین سے ایک سائیس مرکب بے ہوے پیدا ہو گا کہ تمام اسلحہ اسکی پشت پر رکھا
ہوا ہو گا تم اس سلاح کو جسم سے اتار کر وہ اسلحہ تن پر راست کرنا اور مرکب
پر بیٹھکر اس آتش حصار کے اندر بے خوف چلے جانا گر لوح دیکھنے سے غفلت
کرنا کہ اگر ماندی تا نباست ماندی یہ دیکھکر شاہزادہ عالی فہم نے اسی
جگہ قیام کیا اور اسم خوانی شروع کی انکو تو محو اسم خوانی رکھا جاتا ہے اور
ادھر کیا حال مہتر گرد باد بادیہ گرد کا بیان ہوتا ہے کہ یہ جو لوح طلسم باطن
کے بغل مین پہن کر روانہ ہوا تھا جانے جاتے ایک صحرا ے ویران و بیابان
ریگستان مین پہونچا دھوپ تمام جنگل مین پھیلی ہوئی تھی ہوا کے سناٹے سے
دل ہلا جاتا تھا ہر طرف بونڈر لے اٹھ رہے تھے ابھی اس مقام پر بلندی تھی
اور اس جگہ پستی تھی ایک جھونکے مین ہوا کے پستی بلندی اور بلندی پستی
سے مبدل ہو گئی گویا نمونہ انقلاب زمانہ کا وہی بیابان تھا اور شیب و فراز
عالم خداوند حقیقی نے اسی جگہ جمع کر دیے تھے مہتر گرد باد بادیہ گرد ایسا ہی
اسم با مسمی عیار تھا کہ اسنے دو گھنٹہ مین اس صحرا کو طی کیا اور دوسرے
غار ستان مین پہونچا دیکھا کہ ہزار ہا درخت جھر بیر کی اور گوند سے
لگے ہوے ہین مگر سب خشک کسی درخت مین پتے کا نام نہین زمین کی
ناہمواری دامنون مین کانٹون کا الجھنا کسی مقام پر بلندی سے تو یہ معلوم
ہوتا ہے کہ پہاڑ پر چڑھ رہے ہین اور پستی سے تو یہ معلوم ہوتا ہے
کہ دوسرے طبقہ پر قدم جمین تو جمین اس صحرا کو بھی مہتر گرد باد نے

بشکل طوطا کیا اب دور سے ایک گنبد معلوم ہوا یہ وہی گنبد ہے جو پہلے نقابدار کو بلا تھا جسوقت مہتر گرد باد فریب اس گنبد کے پہونچا چارون طرف نپھرنے لگا گر دروازہ نظر نہ آیا چونکہ مہتر گرد باد پیاسا بہت تھا تلاش آب مین آگے روانہ ہوا دور پر ایک قصبہ سا معلوم ہوا یہ عیار طرار اس قصبہ مین داخل ہوا دیکھا کہ سب دوکانین سجی ہین لوگ لباس پر تکلف پہنے ہوے ادھر سے اُدھر جاتے ہین اُدھر سے اِدھر آتے ہین دوکاندار نہایت خوش بیٹھے ہین گویا کسی کا انتظار ہے مہتر گرد باد نے ایک آدمی سے دریافت کیا کہ آج یہان کیا سامان ہے اُن لوگون نے بیان کیا کہ یہان ہر سال ایک میلا ہوتا ہے دوکاندار دوکانون کو آراستہ کرتے ہین اور زیادہ بکری عنقریب اور اِس گوگل لوبان رائی سرسون کالے دانے وغیرہ کی ہوتی ہے پوچھا کہ کیا لوگ یہان کے ساحر ہین انھون نے بیان کیا کہ تم بھی بڑے عقلمند معلوم ہوتے ہو اگر ساحر ہوتے تو ایسی چیزین خود خرید کے رکھتے یا دوسرون کے ہاتھ فروخت کر ڈالتے کہا پھر کون ان چیزون کو مول لیتا ہے انھون نے بیان کیا کہ ایک شخص اجنبی آتا ہے اور وہ جسقدر دوکانین ان چیزون کی ہین سب خرید لیتا ہے اور قریب شام صحرا کی طرف روانہ ہوجاتا ہے اگر لوگ اسکے تعاقب مین گئے ہین کہ کہان سے آتا ہے حال اسکا دریافت کرین تو کچھ پتا نہین ملتا ہے وہ محض تھوڑی دور تک تو جاتے ہوے دکھائی دیتا ہے بعد اسکے نظرون سے پوشیدہ ہوجاتا ہے یہ سنکر مہتر گرد باد نہایت متعجب ہوا ایک کنوین پر جاکر پانی پیا اور بازار کی سیر کرنے لگا تھوڑی دیر گذرتے ہی دیکھا کہ ایک شخص نمودار ہوا اور اُس نے ایک سرے سے جو دوکانین خرید نا شروع کین تو جسقدر دوکانین تھین سب خرید لین دوکاندار دوکانین چھوڑ چھوڑکر علیحدہ ہوگئے دوکانون بند کرنے لگے جانے لگے مہتر گرد باد نے ایک آدمی دوکاندار سے پوچھا کہ یہ کیسا خریدار ہے جو مال کو دوکانون مین بند کرا دیتا ہے اور ساتھ اپنے نہین لے جاتا ہے انھون نے بیان کیا کہ تم نو وارد ہو اس باعث سے تمھین نہین معلوم یہ سب چیزین خرید کر اور دوکانین بند کرا کر جسوقت یہان سے چلا جائے گا تو سب اپنی اپنی دوکانین کھولین گے جنس تھوڑی اور روپیہ قیمت کا ہر شخص کے گھر مین موجود ہوگا جنس نہ کبھی کم ہوتی ہے نہ زیادہ یہ سنکر مہتر گرد باد اور بھی متعجب ہوا لیکن سب کے سب اس بات کو بتلا رہے تھے کہ یہ شخص ساحرون کے ملک کا تاجر یا فرستادہ معلوم ہوتا

پتہ اسکا لگانا چاہیے یہ تصور کرکے اسکے ہمراہ ہوے اور پھرنے لگے جو قت
خریدار تمام دوکانین خرید چکا تو جانب صحرا روانہ ہوا مہترگرد باد یہ گرد بھی اسکے
تعاقب مین روانہ ہوے کہ دیکھا چاہیے یہ کہان جاتا ہی اور کیا کرتا ہی جنس کس صورت
سے منگاتا ہی اور قیمت کیونکر بھیجتا ہے لیکن وہ شخص صحرا مین پہونچتے ہی نظرون
سے غائب ہوگیا اب مہترگرد باد نہایت مشوش ہوا کہ کس ترکیب سے معلوم ہو کہ یہ
کدہر جاتا ہی فوراً اسے خیال پیدا ہوا کہ اگر یہ خود بگاہون سے پوشیدہ ہوگیا ہے تو نقش
قدم ہرگز نہ پوشیدہ ہونگے ساتھ ہی اس خیال کے مہترگرد باد نے زمین پر نظر ڈالی
چونکہ زمین اس مقام پر بہت نرم تھی نشان بامحسوس ہوے اور مہترگرد باد نشانون کو
دیکھتا ہوا روانہ ہوا تھوڑی دور پہونچا ہوگا کہ اب زمین سخت ملی جسپر نشان قدم کا
بنانا محال تھا اور نشان نہ دکھائی دیے مہترگرد باد کو یاد آیا کہ وہ چشمہ جو طلسم باطن
مین میرے آقا کو ملا تھا اور وہ ابتک میرے پاس موجود ہی اس وقت اسے لگا کر
دیکھنا چاہیے کہ یہ کیا اسرار ہے یہ تصور کرکے عیار ہوشیار نے چشمہ جیب سے
نکالکر آنکھون پر لگایا اور دیکھنے لگے دیکھا کہ اتنے عرصہ مین وہ شخص کوئی دس پندرہ
قدم اور آگے بڑھ گیا ہے مہترگرد باد جلدی جلدی یہان سے روانہ ہوا
دیکھا کہ وہ شخص اسی گنبد بے در کی طرف چلا جاتا ہے مہترگرد باد دلمین خوش ہوا
کہ عجب نہین جو آج اسرار اس گنبد کا بھی معلوم ہوجائین ہے کہ یہ اسی کنبہت لگا
آیا ہوگا لیکن اس شخص نے جو پلٹ کر دیکھا کہ آج کیسی بلا پیچھے پڑی ہی کہ ساتھ ہی نہین
چھوڑتی ہے پلٹ کر آواز دی کہ کیا مین تجھے دکھائی دیتا ہون، مہترگرد باد
سے کوئی جواب نہین دیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا اور خود بخود کہا یہ آواز
کسطرف سے آئی اس حرکت پر اس راہ رو کو یقین ہوگیا کہ اسنے مجھے دیکھا نہین ہے
بلکہ شاید یہ بھی اسیطرف کو آنے والا تھا بس یہ باطمینان تمام قریب اس گنبد کے
آیا اور کچھ اسم پڑھکر دستک دی دیکھا کہ نرمنے کی صدا پیدا ہوئی اور گنبد مین
دروازہ نمودار ہوا اور وہ دروازہ کھلا دروازہ کے کھلتے ہی جیسے ہی وہ سیاح اندر
جانے لگا مہترگرد باد اس سے پہلے جست کرکے اندر گنبد کے داخل ہوگیا یہ حرکت
مہترگرد باد کی دیکھکر اس ساحر نے نعرہ کیا کہ باش او سرکش تو کون جو اس مقام تک
پہونچا اور یہان آکر تو نے یہ حرکت کی مین سمجھتا تھا کہ تو مجھے نہین دیکھتا ہے
اسلیے کہ مین سحر غائب کئے ہوے تھا مگر معلوم ہوا کہ تو بھی کوئی ساحر ہے
بس بہتر یہ ہے کہ پلٹ جا ورنہ ہاتھ سے میرے مارا جائیگا مہترگرد باد نے
کہا کہ جبتک تو اپنے حال سے آگاہ نکرے گا اور بھید اس مقام کا نہ بتائیگا
اسوقت تک مین یہان سے نہ پلٹونگا یہ سنکر اسکو نہایت غصہ آیا اور پکارا کہ
شاید تیری قضا ہی آگئی ہی اور کچھ اسم پڑھکر مہترگرد باد پر پھونکا دہن سے اسکے

شعلہ نکلکر مہتر گرد باد پر گرا مگر افسردہ ہوکر رہگیا اور مطلق گزند نہ پہونچا یہ دیکھکر وہ ساحر گھبرایا اور گنبد کے اندر ایک دہنہ نقب تھا اسمین کود پڑا ساتھ ہی مہتر گرد باد بھی اس دہنہ مین کود پڑا جسوقت پاؤن زمین پر آشنا ہوئے دیکھا کہ ایک میدان ہی اور اسمین صدہا درختان سرسبز لگے ہوئے ہین اور وہ ساحر بھاگا چلا جاتا ہی مہتر گرد باد بھی اسکے تعاقب مین روانہ ہوا حسب اتفاق اس ساحر نے ٹھوکر کھائی اور گرا گرنا تھا کہ مہتر گرد باد سر پر جا پہونچا بس اسنے پلٹ کر ایک ترنج سحر مارا ترنج قریب آکر شق ہوا اور اس ترنج مین سے ہزارہا شرارے پیدا ہوئے اور مہتر گرد باد پر گرے اگر بچکے رہگئے مہتر گرد باد نے کہا کہ ایک وار میرا بھی روک یہ کہکر ایک نارنج انھون نے بھی سینہ پر اس ساحر کے مارا نارنج پڑتے ہی ٹوٹا اور اسمین سے دھوان پیدا ہوا ساحر فورا چھنک مار کر بیہوش ہوا مہتر گرد باد نے اسکو ایک درخت سے باندھکر تیکلہ اسکی زبان پر سوزن کرکے ہوشیار کیا اور کوڑا مارکے کھڑا ہوا جسسے قلم دوات کاغذ مانگکر سامنے کیا اور کہا کہ جب تک تو اسرار نہان کے بیان نکریگا اسکو فرصت نہ دونگا ہرگز نہ چھوڑونگا اور اتنے کوڑے مارونگا کہ تیری ہڈیان چورا کر دونگا کھال کھینچ ڈالونگا اس ساحر نے سر ہلایا کہ مین نہ بتاؤنگا یہ سنکر مہتر گرد باد نے کوڑے مارنا شروع کیا اتنے کوڑے مارے کہ تمام جسم مین بدھیان ڈالدین اب اس ساحر نے قلم دوات کاغذ اٹھاکر لکھا کہ مجھے قسم ہی لیتے دین و مذہب کی سب بیان کرونگا بشرطیکہ جان کی امان پاؤن اور تیکلہ زبان سے نکال لیا جاے یہ عبارت دیکھکر مہتر گرد باد نے تیکلہ اسکی زبان سے کھینچ لیا اور کہا کہ اگر تو راز نہان کا بیان کریگا تو مین تجکو رہا کر دونگا اور قتل کرونگا یہ سنکر اسنے عرض کی کہ نام میرا سراب جادو ہے اور مین ملازم ہون الٹہاب آتش افروز جادو کا جسنے آتشخانہ طلسمی تیار کیا ہے اور بادشاہ طلسم اس آتشخانہ مین پوشیدہ ہوا ہے اور سحر تیار کر رہا ہے اور الٹہاب آتش افروز جادو اسکی حفاظت مین مصروف ہین آج انتالیسوان روز ہے کہ مین جادو ہوم خانہ سے باہر نہین نکلا ہے اگر ایک روز اور گذر گیا تو کیا مجال ہی کہ تاج طلسم کی کہ اسکو قتل کرسکے اسکے پہلے ہی سحر مین لوح نگار دیجاینگی اور کوئی خبر نہ جان کریگی ہان اگر آج سے کل تک مین تاج قسم تک پہونچ گیا تو شاید فتح یاب ہوکر الٹہاب آتش افروز جادو سے وہ انتظام کیا ہے کہ طلسم کشا بادشاہ تک پہونچ نہین سکتا مہتر گرد باد نے کہا کہ اس گنبد کی کیفیت بیان کر اسنے کہا کہ یہ گنبد بھی الٹہاب جادو کے سحر کا ہے یہ چورہ دروازہ آتش حصار کا ہے سال بھر بعد یہ دروازہ کھلتا ہے اور مین جاکر سب سامان بخور و خوراک ایک ہی روز کا بدلا تا ہون

وہ سال بھر تک کو کافی ہو جاتا ہی اور پھر ضرورت نہین ہوتی ہی جسقدر جڑین
مین نے خریدین وہ التہاب جادو کی خدمت مین ہونگی ہونگی تم
میرے ہمراہ ہوے جسکی وجہ سے مین اسوقت تک نہین ہو سکا مہتر گرد
باد نے کہا کہ اب گنبد بند ہو گیا ہوگا یا کھلا ہوگا سراب جادو نے کہا اب بند
ہو گیا ہوگا مہتر گرد باد نے پوچھا کہ التہاب آتش افروز جادو نے حفاظت
بادشاہ کا کیا انتظام کیا ہے سراب جادو نے کہا کہ چالیس حجرے
تیار کیے ہین جنمین سے ہر ایک حجرہ مین تصویر بادشاہ طلسم کی موجود ہے
اور بادشاہ اصلی ان چالیس حجرون کے علاوہ اکتالیسوین حجرہ مین اپنے
مقام پر بیٹھا ہی کہ جبتک یہ چالیسون حجرے طے نہ ہون اسوقت تک بادشاہ
پاس پہونچنا دشوار ہے اور انمین کا ایک ایک حجرہ ایک ایک روز ہے
مین فتح نہین ہو سکتا اور مدت چلہ کی چالیس روز کی ہے اگر طلسم کشا پہلے
ہی روز آجاتا اور حجرون کو طے کرتا ہوا چلتا تو بھی چلہ ختم ہونے کے بعد بادشاہ
تک پہونچ سکتا تھا اسوقت بھی نوح ہنکارہو جاتی اور ہمارے بادشاہ کے
مارا جاتا اور اتنے صرف ایک ہی روز باقی ہے یہ سنکر مہتر گرد باد نہایت
پریشان ہوا اور کہا اے سراب جادو آگاہ ہو کہ مین عیار ہون
فتاح طلسم کا مدد مذہب اسلام رکھتا ہون بہتر یہ ہو کہ تو دین اسلام قبول کر
اور مجکو التہاب جادو تک پہونچا دے مین جانتا ہون کہ جبتک التہاب
جادو نہ مارا جائیگا اسوقت تک ہمارے طلسم کشائی ممکن جادو تک دشوار
ہوگی یہ سنکر سراب جادو کہنے لگا اس مین شک نہین کہ جبتک التہاب
جادو نہ مارا جائیگا اسوقت تک حجرے نہ طے ہونگے مگر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ آپ تو
اپنے مالک کی بہبودی چاہین اور مین اپنے دلی دشمن کے قتل کا بہانا
گردن مین بطیع اسلام ہونے کو موجود ہون مگر اپنے آقا کے ساتھ دغا کرونگا
یہ سنکر مہتر گرد باد نے کہا کہ تا فتح مرحلہ مین تجکو اسیر رکھونگا کہا یہ اختیار ہے مگر
میری حفاظت کا سامان آپ کے ذمہ ہے مہتر گرد باد نے کہا کہ اگر نیت
تیری خالص ہے تو حافظ حقیقی حفاظت کریگا مگر اتنا تجھے بتانا ہوگا کہ مین
التہاب جادو تک کیونکر پہونچون سراب جادو نے کہا کہ آپ
صرف میری صورت بنکر کھڑے ہونگے ایک پنجہ گرگ خود ہی اٹھا لیجائیگا
یہ سنکر مہتر گرد باد نے رنگ و روغن عیاری چہرے پر ملکر صورت اپنی
سراب جادو کی بنائی اور سراب جادو کو ایک بت بنا کر اس مقام پر
چھوڑا کہ یکایک کڑاکے کی صدا پیدا ہوئی اور پنجہ گرگ لیے ہوے چلا گیا
اور سامنے التہاب آتش افروز جادو کے چھوڑ دیا التہاب جادو نے کہا کہ

اسقدر کیون ہوئی ہین جانتا کہ یہ وقت نازک آپڑا ہی سراب جادو نے
جواب دیا کہ بیابان شادین کسی خداوند نے ظہور کیا ہی ایک بت بیج
شمشاد سے پیدا ہوا ہی مین اسکی پرستش کر رہا تھا التہاب جادو نے
کہا کہ تو ہر سال ہمارے واسطے کوئی نہ کوئی تحفہ اپنے ساتھ لاتا تھا اسلی
نہین لایا سراب نقلی نے کہا کہ اسکی مرتبہ بھی لایا ہون اور ایسی چیز لایا
ہون کہ یقین ہی آپ بہت خوش ہونگے یہ کہکر ایک قلم شراب کی جیب سے
نکالکر پیش کی اور کہا صفت اسکی یہ ہی کہ ایک قطرہ اسکا ایک جام کو مرخ
کر دیتا ہی اور اس ایک جام مین اتنا نشہ ہوتا ہی کہ ایک صراحی مین بھی ہوتا
دشوار ہی یہ سنکر التہاب جادو نے جام مین پانی بھر کر ایک قطرہ اس قلم
سے چھکایا ایک قطرہ نے تمام جام کو سرخ کر دیا التہاب آتش افروز جادو
جام کو اندیشہ انجام نی کیا جام کے پیتے ہی آنکھین ساغر خون ہوگئین اب اسنے
اور جام تیار کیا اور اپنے ہمنشینون کو بھی بلایا تھوڑی ہی دیر کے بعد یہ حالت
ہوئی کہ یہ سب کے سب کپڑے چیرنے لگے اور التہاب جادو کو جو نشہ زیادہ
ہوتا ہی تو یہ اٹھکر ناچنے لگا ہوا لگتے ہی بیہوشی کا طمانچہ لگا التہاب جادو
گرا لوگ اسے سنبھالنے کو دوڑے جو قریب آیا وہ بیہوش ہوا یہانتک
کہ جسقدر مصاحب اسکے تھے وہ بھی بیہوش ہوے پس فہتر گرد باد نے نعرہ
کیا اور خنجر پکڑ کر چلا کہ اے دنیا کے ڈالون گر یہ ملعون رویین تن ہی خنجر نے کام
نہ کیا اسوقت فہتر گرد باد نے بارود کی ٹھیلیان نکال نکال کر التہاب جادو
پر ڈالین اور آپ دور ہٹگیا اور حقہ آتشبازی ہاتھ مین لیکر کھڑا ہوا ادھر نقابدار
ازبک سوار یعنی عادل کیوان شکوہ نے اسم کو تمام کیا اسم تمام ہوتے ہی دیکھا
کہ ایک سائیس لجام مرکب پکڑے ہوے ایک گھوڑا لیے چلا آتا ہی پشت پر اس
مرکب کی اسلحہ طلسمی رکھا ہوا ہی نقابدار دلاور نے جلدی سے اسلحہ تن پر آراستہ
کیا اور پشت مرکب پر بیٹھکر آتش حصار مین داخل ہوے یہ معلوم ہوا کہ ماہ شب چارده
شفق مین آگیا شعلہ لپک لپک کر انپر گرتے تھے مگر کوئی اثر نہ ہوتا تھا اور اس آتش افروز
مین سے مضرے پنجہ پیدا ہو ہو کر جاتے تھے کہ لوح گلے سے اتار لین مگر نقابدار
نہایت ہوشیار رہتے تھے اور اس آتش کو طے کرتے چلے جاتے تھے کہ یکایک
سامنے ایک سبزہ زار نمودار ہوا اور حصار آتش ختم ہوا نقابدار قریب اس سبزہ
زار کے پہونچے دیکھا کہ چند درخت نہایت سرسبز و شاداب لگے ہوے ہین
لیکن ہر درخت کے تھالے مین بجاے آب انگارے بھرے ہوے ہین
اور ایک جوگی بیٹھا ہوا کچھ بڑبڑا رہا ہے نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ یہ
جوگی ہزار ہے التہاب جادو کا جبتک یہ نہ مارا جائیگا اسوقت تک التہاب جادو کا

مراد شوار ہی اور جبتک التہاب جادو کہ مرتکار سائی ملکمن جادو تک
غیر ممکن ہی پس یہ دیکھکر نقابدار نے تلوار کھینچی اور جوگی کی طرف چلے
جوگی نے جو نقابدار کو اپنی طرف آتے دیکھا ایک جٹا اپنی کاٹکر کچھ اسم پڑھکر
نقابدار پر پھینکا ری کہ وہ جٹا ایک مار سیاہ بنکر نقابدار کی طرف چلی
نقابدار نے تو تیغ چمکائی سحر باطل ہوگیا پس نقابدار نے جھپٹکر تیغ مارا کہ
سر جوگی کا قلم ہوالاش پھڑکنے لگی ادھر تو سر جوگی کا قلم ہوا ادھر عیار
نقابدار نے کچھ آتشباری ماری کہ بارود مین آگ لگی اور التہاب جادو
کو جلاکر خاک کیا انکے مرتے ہی وہ تڑاقہ ہوا کہ یہ معلوم ہوا ساتون آسمان
پھٹ پڑے بجلیان کڑکین غور گیر و دار بلند ہوا آندھی چلی خاک اڑی
بڑی دیر تک آتش باری برقباری ہوا کی آخر کار ببرون نے شور کیا
کہ کشتی مزانام من التہاب آتش افروز جادو بود حیف مردیم و جاندادیم
مطلب خود نرسیدیم اب جو علامات سحر برطرف ہوے اور روشنی پیدا
ہوئی تو دیکھا کہ حصار آتش ہی نہ کبندہی نام علامات سحر ندار دہین چالیستون
بجرے دھوان بنکر نظرون سے غائب ہوے ایک میدان وسیع دکھائی
دیا اور نقابدار ابلق سوار و مہتر گردباد سے چالیس قدم کا فاصلہ تھا ایک وقت
مین نقابدار کے ہاتھ سے ہمزاد مارا گیا اور مہتر گردباد کے ہاتھ سے جو التہاب
آتش افروز جادو قتل ہوا اگر یہ دونون کام ایک وقت مین نہوتے تو مارا
جاتا التہاب آتش افروز جادو کا ممکن نہ تھا الحاصل نظر نقابدار کی عیار
پڑی اور عیار نقابدار نے اپنے مالک کو دیکھا اسنے دوڑکر سراب جادو
کو درخت سے کھولا اور رہا کر دیا اسنے عرض کی کہ اب مین آپکے ساتھ ہون اور
راہبری کو موجود ہون مہتر گردباد سراب جادو کو ساتھ لیے ہوے خدمت
مین نقابدار کی آیا سلام کیا اپنی سب سرگذشت بیان کی اور حال سراب
جادو کا بیان کیا نقابدار نے لوح کو دیکھا اسمین لکھا تھا کہ سراب جادو کی راہبری
سے مگمن جادو تک پہونچیگا اور اسکی دوستی قابل اعتماد ہی پس یہ دیکھکر نقابدار
نے سراب جادو کو اپنے ساتھ لیا اور مہتر گردباد کو اسے خبر لشکر کی طرف روانہ کیا اہل
لشکر منتظر تھے کہ گرد اڑی اور مہتر گردباد یہ گرد آکر پہونچا حصار آتش کے ٹوٹنے
کی خبر بیان کی اور کہا اب چلنا چاہیے کہ بادشاہ طلسم کا سامنا ہے اسکے ہمراہ
لشکر بھی ہوگا اور آقا ہمارا تنہا ہی یہ سنکر ملک ایکن جادو مع ہوشیار جادو و
میمون شاہ لشکر کو ساتھ لیکر روانہ ہوا ادھر نقابدار ابلق سوار سراب
جادو کو لیے ہوئے آگے روانہ ہوے دیکھا کہ ایک مقام پر چار درخت
بزرگ نئی وضع کے لگے ہوے ہین اور اسمین پھل مثل تھپرہ انسان کے

آویزان ہین اور درمیان چار درختون کے ایک حجرہ سا بنا ہوا ہی دروازہ اس حجرہ
کا بند ہی اور گوگل لوبان رائی سرسون وغیرہ کی بو جلی آتی ہی سراب جادو
نے کہا کہ یہی ہوم خانہ ہی بادشاہ طلسم کا اب آپ لوح کو ملاحظہ فرمایئے اور جو کچھ
لکھا ہو اسپر عمل کیجیے نقابدار نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم وسیار
این عجائبات اول مین تجکو چاہیے کہ فلان اسم پڑھکر لوح ان درختون پر
پھینکے مارکہ یہ درخت برکت لوح سے جلکر خاک ہو جائینگے لیکن یہ کام جلدی
کل ہی اگر دیر ہوئی تو یہ درخت آپس مین ٹکرائینگے اور ہوائے تند چلیگی جسقدر
برگ و شجر نظر آرہے ہین یہ سب فوج ہی بادشاہ طلسم کی اور محافظ ہی اس ہوا کے
کی یہ برگ و شجر ہوا سے کر شکل انسانی پیدا کرینگے اور حباب عظیم ہوگی جسنے
ان لوگون مین سے ایک بھی زندہ رہیگا رسائی حجرہ تک دشوار ہوگی اور اگر وقت
گذر گیا اور جلد تمام ہوگیا تو پھر ممکن جادو کا مارا جانا غیر ممکن ہے یہ دیکھکر نقابدار
نے جلدی جلد کی اسم پڑھنا شروع کیا اور اس گھبراہٹ مین کہ جلد ختم کرون شداد
بھول گئے گیارہ مرتبہ پڑھنا چاہیے تھا جسکے ایکسو گیارہ مرتبہ پڑھنے لگے غصہ ہوا اور
ہوائے تند چلی درخت چھوم کر جو اٹھے تو آپسمین ٹکرائے تمام برگ و شجر درختون سے
گئے صدائے گیرودار بلند ہوئی کہ مارا گیا لو اس سرکش کو یہان بھی آپہونچا یہ کہکر تمام
برگ و شجر نے صورت انسانی پیدا کی اور چہار سمت سے نقابدار کو گھیر لیا نقابدار
چلے نقابدار نے تلوار کھینچی اور لڑنا شروع کیا سراب جادو نے دیکھا تو غضب
ہوا اب حجرہ تک پہونچنا دشوار ہے پس اسنے آواز دی کہ لوح کو دیکھکر کام کیجیے
ورنہ اگر برس روز اسطرح لڑتے رہیے گا تو حجرہ تک نہ پہونچ سکیگے نقابدار نے جلدی
سے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اگر تو نے اسم مین غلطی کی اور فوج طلسمی ہوشیار
ہوگئی تو پچھتائے گا چاہیے کہ اپنے کو فلان درخت کے قریب پہونچا اور یہ اسم جو اخیر
لوح پر کندہ ہی اسے تین بار پڑھکر اور درخت کو کولی مین لیکر اکھیڑ لے دہنہ نقب
نمودار ہوگا تو اس دہنہ مین کود پڑ تا اندر ہوم خانہ کے پہونچ جائے گا اور
ممکن جادو کو مصروف سحر خوانی پائیگا تو جاتے ہی لوح سینے پر اسکے کھینچ
مارنا یہ دیکھکر نقابدار اپنی سوار کرتے ہوئے اس درخت کی جانب متوجہ ہوئے
ہرچند ساحرون نے پرخش کیا مگر یہ شیر بیشۂ شجاعت سب کو قتل کرتا ہوا قریب
درخت کے جا پہونچا اور اسم کو تین بار پڑھکر درخت کو کولی مین لیکر جو زور
کیا تو اپنی جگہ سے اکھڑ کر پھینک دیا ساتھ ہی دہنہ نقب کا نمودار ہوا نقابدار
اندر دہنہ کے کود پڑے اور چلے یہ دیکھکر اہل لشکر ممکن جادو نے سمجھ لیا کہ
اب یہ سرکش جاکر بادشاہ کو مار ڈالیگا بس دوڑکر دروازہ حجرہ کا کھول دیا اور
کہا کہ طلسم کشا نقب کے راستے سے آتا ہی یہ سنتے ہی ممکن جادو پہلی بیہوشی

ہوئی کہ یہ بغیر اسم سحر تمام کیے ہوئے حجرے سے باہر نکل آیا اور فوج کو اپنے ساتھ لے کر بھاگا اُسطرف سے ملک
افکن جادو لشکر کو لیے ہوئے چلا آتا تھا اسنے جو دیکھا کہ **مکمن جادو** مع لشکر بھاگا جاتا ہے بس اسیدم
لشکر کو اپنے اشارہ کیا کہ لینا جانے نہ پائے فوج **افکن جادو** کی لشکر **مکمن جادو** کی سدراہ ہوئی گولہ
زنج نار رنج چلنے لگا شور گیرودار بلند ہوا **مکمن جادو** نے دیکھا کہ **افکن جادو** نے راہ روکی ہے اب یہ
جانے نہ دیگا بس اسنے جو گولہ فولادی چلہ کشی کرکے طلسم کشا کے واسطے تیار کیا تھا وہی گولہ **افکن جادو**
پر کھینچ مارا کہ ہم تو مرتے ہین اسے کیون چھوڑین کہ یہ طلسم مین کی سلطنت کرے گولہ مانند تیر شہاب سے سائین
سائین کرتا ہوا **افکن جادو** کیطرف چلا ہوشیار جادو نے دیکھا کہ اب یہ سحر خالی جانے والا نہین
معلوم ہوتا ہے یہی وقت نمک حلالی ہے بس اسنے دوڑکر سینہ سپر کردیا اور وہ گولہ اپنے سینے پر روکا گولہ
پڑتے ہی ہوشیار جادو بہ تن شعلہ ہوکر جل گیا آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من ہوشیار جادو
بود حیف مردیم و جاندادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم مین نے اپنے بادشاہ کو بچالیا اگر مین مارا گیا تو کچھ
پروا نہین ہے یہ آواز جو کانون ملک **افکن جادو** کے پہونچی یہ اپنے وزیر نمک حلال کے واسطے
بہت رویا اور **مکمن جادو** کو افسوس ہوا کہ سحر میرا ایسے ساحر کے قتل مین ضایع ہوا جسے مین معمولی
سحر سے قتل کرسکتا تھا اب اسنے بھاگنے کا قصد کیا تھا کہ **افکن جادو** نے گولہ نار **افکن** نے
خالی دے کر تیز سحر مارا اسنے بھی روکیا ان دونون مین رد و بدل ہو ہی رہی تھی کہ وہان نقابدار ابلق سوار
حجرہ سے باہر آئے اور تعاقب مین ملک **مکمن جادو** کے روانہ ہوئے سیراب جادو ساتھ ساتھ تھا اور
اسنے خبر دی تھی کہ بادشاہ طلسم بھاگا جاتا ہے نقابدار مرکب کو اڑاتے ہوئے اور ساحرونکو قتل کرتے
ہوئے سامنے **مکمن جادو** کے اُسوقت پہونچے کہ اُسنے **افکن جادو** کو اپنے سحر سے بیہوش کیا تھا اور
قتل کیا چاہتا تھا کہ جو نقابدار نے قریب پہونچکر نعرہ کیا کہ کیا کرتا ہے مین آپہونچا **مکمن جادو** نے پر
پرواز پیدا کیے اور قصد کیا کہ اُڑکر نکل جاؤن نقابدار نے عکس لوح کا ڈالا عکس پڑتے ہی **مکمن جادو** کا
سحر باطل ہوا پر غائب ہوگئے بس اسنے گولہ مارا نقابدار نے وار اسکا عکس لوح سے روکر کے سر پر پہونچکر
تیغہ مارا اسنے اُف کی ہزارہا سپر ین پیدا ہوگئین تلوار اُچٹ گئی نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ فلان
اسم پڑھکر تلوار پر دم کرکے ہاتھ مارو تو کام چلے گا ورنہ ہزار ہا ہاتھ مارو گے تو بھی خط تک نہ پڑے گا بس نقابدار
نے وہ اسم پڑھکر دم تیغ پر دم کیا **مکمن جادو** نے اتنے عرصہ مین کئی سحر کیے مگر بہ سبب لوح کے کسی سحر نے
کام نہ کیا نقابدار نے تلوار علم کی اور سر **مکمن جادو** پر وار کیا اسنے چاہا کہ پاؤن مار کر غرق زمین ہوجاؤن زمین
پر عکس لوح کا پڑا زمین سخت ہوگئی اسنے اف کی ہزارہا سپر ین پیدا ہوئین مگر ایکی مرتبہ جو تلوار پڑتی ہزار دست
سپرون کو قلم کیا اور سر پر **مکمن جادو** کے پہنچی **مکمن جادو** نے پھر اف کی ہزارہا شعلہ اسکے دہن سے نکل کر
نقابدار پر گرے مگر بہ سبب برکت لوح کے افسردہ ہوکر رہ گئے تلوار سر پر پڑتے ہی **مکمن جادو** کے دو ٹکڑے
ہوگئے بس اسکا مرنا تھا کہ ایک قیامت کیے برپا ہوئی آندھی چلی خاک اڑی شور گیرودار بلند ہوا بیرون سے
آواز دی کہ کشتی مرا نام من **مکمن جادو** بود حیف مردیم و جاندادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم جسوقت سیاہی ہر طرف
ہوگئی اور روشنی ہوئی تو **افکن جادو** نے لشکر **مکمن جادو** کو ایک ہی حملہ مین پراگندہ کردیا ہر طرف سے
صدائے امان بلند ہوئی نقابدار نے فرمایا کہ امان بشرط ایمان ان سب نے قبول کیا نقابدار نے لاش

مکمن جادو کی پلے فیل مین بندھوائی اور سر اُسکا نیزہ پر بلند کرکے نشان سواری قائم کیا اور اس جاہ و تجمل کے ساتھ مع امکن جادو داخل قلعہ مکمن حصار ہوئے کہ اہل شہر دیکھین اور عبرت کرین کہ انجام حق تلفی کا یہ ہوتا ہی بعد اسکے چن چن کر اُن نمک حرامونکو قتل کروا ڈالا جنھون نے مکمن جادو سے ساز کرکے امکن جادو کو معزول کیا تھا اور امکن جادو کو یہانکا بادشاہ کرکے نام قلعہ کا امکن حصار معین کیا جسقدر امرا اور رؤسا شہر سے حاضر ہوئے نذرین گذرانین عادل کیوان شکوہ نے سب کو ہدایت دین اسلام کی جسنے قبول کیا اُسکو خلعت دے کر رخصت کیا جسنے نہ منظور کیا وہ شہر سے نکلوا دیا گیا الحاصل تین روز مین یہانکا انتظام کرکے تمام بتخانے شکست کرا دیے اور مسجدون کے بننے کا حکم دیا سکہ بنام بادشاہ اسلام جاری ہوا اب انھون نے قصد طلسم باطن کا کیا میمون شاہ نے عرض کی کہ اے شہریار اب اُس گنبد کو کھولیے یقین ہی کہ دروازہ پیدا ہو گیا ہوگا اور خزانہ طلسمی دستیاب ہوگا عادل کیوان شکوہ نے میمون شاہ کو ہمراہ لیا اور جانب گنبد بے دروازہ ہوئے جسوقت قریب گنبد پہونچے تو دیکھا کہ دروازہ معلوم ہوتا ہی لیکن بند ہی نقاب دار نے قریب گنبد پہونچکر دروازہ وا کرنے کا قصد کیا تھا کہ از خود دروازہ وا ہوا اور ایک جن بشکل عجیب اُس گنبد سے باہر آیا عادل کیوان شکوہ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ نام غلام کا حافظ جنی ہی مین خزانہ و اسباب طلسمی کا امین ہون بانیان طلسم نے یہی زمانہ مقرر کیا تھا کہ فتاح طلسم فلان زمانہ مین آئے گا اُسوقت تو امانت اُسکے سپرد کرنا پھر تو اراد ہی اسوقت تک تجھے اسی گنبد مین رہنا پڑے گا اور تو کل نہ سکے گا لہذا مین اسی گنبد مین ایک مدت سے اسیر تھا اور مال طلسمی کی حفاظت کرتا تھا سامان خوراک اسوقت تک کا بابیان طلسم نے اندر گنبد کے رکھدیا تھا جس سے مین نے اسوقت تک زندگی بسر کی کل سے اسوقت تک وہ غذا ختم ہو جانے کی وجہ سے مجھ پر فاقہ ہوا ہر چند کہ دروازہ تو کھل گیا تھا اور راستہ پیدا ہو گیا تھا مگر بغیر امانت آپ کے سپرد کیے ہوئے مین کہان جا سکتا تھا الحمد للہ کہ اب حضور تشریف لائے امانت طلسمی لے کر اپنے قبضہ مین کیجیے اور مجھے آزاد فرمائیے یہ کہکر اُسنے فردین مال طلسمی کی پیش کین نقاب دار ابلق سوار نے فردین ہاتھ مین لے کر پڑھین اور مال طلب کیا حافظ جنی نے اول ایک بارگاہ آسمان جاہ نکالی کہ ایسی بارگاہ کسیکو دستیاب نہ ہوئی ہوگی نام اس بارگاہ کا انجم حصار ہی جسوقت یہ بارگاہ برپا ہوتی ہی تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ آسمان زمین پر نصب کر دیا ہی دن کو اسمین وہ خوب نظر آتی ہی مگر عوض تیزی کے اُس وصوپ سے خنکی محسوس ہوتی ہی اور شب کو یہ معلوم ہوتا ہی کہ صدہا ستارے نکل آئے اور ایک بدر نمایان ہوتا ہی جو شام کو گوشۂ بارگاہ سے ظاہر ہوتا ہی اور صبح کو دوسرے گوشہ مین پوشیدہ ہو جاتا ہی شب کے وقت اس بارگاہ مین روشنی کی ضرورت نہین ہوتی نقاب دار اُس بارگاہ کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئے بعد اسکے حافظ جنی نے ایک علم نکالکر دکھایا کہ وہ علم بھی نشان ظفر تھا نام اُسکا علم نہنگ پیکر تھا پھریرا اُس علم کا مسلم پوست نہنگ کا تھا اور پنجہ کی درخشانی پنجہ مہر سے پنجہ کرتی تھی اور اوصاف اُس علم کے اسوقت ظاہر ہونگے جب کہ مقابلہ مین علم اژدہا پیکر کے یہ علم علم ہوگا بعد ازان حافظ جنی نے اسلحہ نکال کر پیش کیا جسمین ایک تلوار ایک گرز ایک کمان ایک نیزہ ایک سپر تھی ان سب کے اوصاف بروقت عرض کیے جائینگے اور ایک مرکب مع ساز و یراق نکالکر سپرد کیا کہ تمام زیور اُس مرکب اصیل کا الماس نگار تھا اور چالیس ہزار خفتانین بھی الماس نگار نکالکر حاضر کین اور اسلحہ بھی الماس کا تھا قبضہ تیغ کا ایک ڈال

الماس کا ترشا ہوا اور بنام الماس نگار چار آئینہ کے چارون تختے الماس کے مرکب سبزہ تھا بعد اسکے بہت سا زر وجواہر نکالکر پیش کیا اور آخر مین چالیس گنج زر سرخ نکالکر سپرد کیے اور رخصت طلب کیا نقابدار نے حافظ جنی کو بہت کچھ انعام و اکرام عطا کرکے رخصت کیا یہ تورا ہوکر اپنے مسکن قدیم کیجانب روانہ ہوا اور نقابدار عالی مقدار سب مال و اسباب طلسمی اپنے ہمراہ لیے ہوئے جانب طلسم باطن روانہ ہوئے جسوقت بعد طی مراحل و قطع منازل قریب پہونچے اور خبر ملکہ صنم گلعذار کو ہوئی اسنے تمام ملازمین کو برائے استقبال روانہ کیا اور بہ سبب پردہ نشین ہونے کے آپ بھی تا دروازہ ایوان واسطے استقبال کے آئی عادل کیوان شکوہ داخل محل معلے ہوئے تین روز یہان رہے بعد اُسکے سامان تیاری سفر کا کرکے ملکہ صنم گلعذار سے فرمایا کہ انشاء اللہ بعد معاملہ صاحبقرانی جبکہ نقاب ہمارے چہرہ سے اٹھیگی اور اپنے عزیزون سے مل لینگے تو تمھارے ساتھ عقد کرینگے اب تم اتنے فرمانے کو تو کسیطرح گوارا کرو اور رنج مفارقت اُٹھاؤ ہرچند کہ مفارقت نقابدار عالی مقدار کی ملکہ کو نہایت شاق تھی مگر حکم نقابدار سے مجبور و ناچار تھی اشک حسرت بہاکر رہ گئی نقابدار نے دارا ب ثانی اور ملکہ کم کم جادو کو اپنے ساتھ لیا اور مال و اسباب طلسمی و فوج و سپاہ سب ساتھ لے کر نہایت حشم و خدم کے ساتھ بخدمت بادشاہ اسلام روانہ ہوئے ملکہ نسیم جادو اور دارا ب ثانی سے بھی یہی وعدہ ہوا کہ جب عقد عادل کیوان شکوہ کا ملکہ صنم گلعذار کے ساتھ ہوگا تو ہمارا بھی عقد تمھارے ساتھ ہوگا اسوقت مین یہ مناسب نہین ہر کہ نقابدار تو اپنا عقد دوسرے وقت پر رکھ چھوڑین اور مین عقد کرلون الغرض یہ دونون نونہالان چمن حسن و جمال محروم وصال ہوکر بامید حسرت برآری انتظار صبح وصال مین بیٹھے ہین اور نقابدار ابلق سوار جو مع دارا ب ثانی اور ملکہ کم کم جادو روانہ ہوئے ہین تو طی مراحل و قطع منازل کرتے چلے جاتے ہین انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہے

اور یہانسے چند کلمہ داستان مصیبت نشان کشتہ محبت و شہید راہ الفت بادشاہ لشکر اسلام دارا ے بن جمشید کے گزارش کیے جاتے ہین

سرگشتگان کوچہ محبت و بادیہ پیمایان میدان الفت خلش خار تمنا کو لوک قلم سے اسطرح ظاہر کرتے ہین کہ جب سے جدائی ملکہ کم کم جادو سے ہوئی ہر اسوقت سے بادشاہ کی یہ حالت ہر ؎ دن تڑپنے مین کٹا اور رات زاری مین کٹی + عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری مین کٹی + نہ تخت اچھا معلوم ہوتا ہر نہ تاج نہ ایوان شاہی مین جی لگتا ہر نہ دربار مین نہ باغ مین جی بہلتا ہر نہ کوچہ و بازار مین ہر وقت ایک تصویر ہر کہ پیش نظر ہر معمول کے موافق جبدو گھڑی دربار مین بیٹھ جاتے ہین تو خاموش بیٹھے رہتے ہین باتین ناگوار گذرتی ہین لندھور ثانی وغیرہ بادشاہ کو دیکھ کر دیکھ کر بہلیت پریشان ہین چاہتے ہین کہ ادھر اُدھر کی باتین کرکے دل بہلائین وہان دوا الٹا اثر کرتی ہر باتین ہمنشینونکی بادرہی معلوم ہوتی ہین اگتا کر جلدی سے محل مین تشریف لیجاتے ہین جسوقت خاصہ سامنے آتا ہر تو دل بھاگتا ہر نہ بھوک ہر نہ پیاس یہ شعر زبان پر جاری ہوتا ہر ؎ خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانے کو + یہ غذا ملتی ہر جاناں ترے دیوانے کو + ہرچند کہ فرش خواب پر سونے کے بہانے سے اکثر لیٹے رہتے ہین مگر نیند

کہان سے لیلی جانان جنھین سمائی ہو کب اُن آنکھونمین نیند آتی ہو + اسی کشمکش مین شب و روز گذرتے چلے جاتے ہین اور مرض محبت کو طول کھنچتا جاتا ہو قوت زائل ہوتی جاتی ہو چہرہ زرد دل مین درد تب پر تب سرد کبھی یہ خیال کہ نہین معلوم ملکہ کس حال پر ملال مین ہوگی کیونکہ ملعون نے اُسکو طلسم شہر افشان مین قید کیا ہے ساتھ ہی خیال آتا کہ نہین طلسم گنبد بے در مین وہ مقید ہو نقابدار ابلق سوار اُس طلسم کیطرف گئے ہوئے ہین خدا انکو مظفر و منصور کرے ان خیالات نے ایسا طول کھینچا کہ نوبت بہ جنون آگئی اکثر قصد کیا کہ تخت و تاج کو چھوڑ کر فقیری باناا اختیار کرو جب دل محکوم ہوگیا تو لطف حکومت جاتا رہا بقول شاعر ؎ کرے شیرین کی منت خسرو پرویز حیرت ہو + مٹا دیتا ہو رعب حسن جانان داب شاہی کو + لیکن مجبور اس سے تھے کہ کروڑہا آدمی انھین کے دم سے وابستہ تھے صاحبقران موجود نہین لشکر کو کس پر چھوڑتے اور کیونکر علحدگی اختیار کرتے ایک روز جنون محبت نے ایسی ترقی کی کہ شب کے وقت تن تنہا خیمہ سے نکلکر جانب صحرا روانہ ہو گئے چونکہ ہوائے سرد چل رہی تھی تمام لشکر مین سناٹا پڑا تھا سب عالم خواب مین تھے طلایہ کا گشت بھی غفلت کے ساتھ مصروف حفاظت تھا کہ نہ کسی حریف کا لشکر قریب ہو جسکا خوف ہو نہ کوئی ملک ہمسایہ نزدیک ہو نہ اتنے بڑے لشکر پر کسی قزاق وغیرہ کی دست اندازی کا اندیشہ ہو بادشاہ کو کسی نے نہین دیکھا ظلہ اللہ صحرا کی سیر کرتے ہوئے قریب ایک چشمہ کے پہونچے اور کنارے بیٹھکر چشمہ ہائے چشم سے آنسو بہانے لگے یا دلکہ کم کم جادو کی نشتر زنی کر کرکے خون دل آنکھون سے بہا رہی تھی اور فرقت محبوب بے حد ستا رہی تھی قضائے کار باتفاقات روزگار دیکھئے کہ اسی صحرا مین ہو نچکر نقابدار ابلق سوار نے خیمہ برپا کیا ہو اور قصد ہو انکا کہ کل خدمت بادشاہ مین حاضر ہونگا کوئی پہر رات باقی ہوگی کہ ملکہ کم کم جادو کی آنکھ لگ گئی اسنے خواب مین دیکھا کہ بادشاہ اسلام فقیر ہو گئے اور جنگلون مین مارے مارے پھر رہے ہین یہ دیکھکر گھبراکے اسکی آنکھ کھل گئی بے اختیار ہو کر خواصونکو پکارا جو اُسوقت باری پر تھین حاضر حاضر کہکر دست بستہ آکر کھڑی ہوگئین ملکہ کم کم جادو نے کہا کہ میرا تخت لاؤ مین ابھی سیر صحرا جاؤنگی اسوقت میرا جی گھبرا رہا ہی خواصون نے جاکر کہاریونکو اطلاع کی وہ تخت لے کر حاضر ہوئین ملکہ تخت پر سوار ہو کر چلی کہ اتنی رات کسیطرح کاٹون دل مین کہتی ہو کہ افسوس ؎ حسرت پر اُس مسافر بیکس کی روئیے + جو تھک رہا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے + یہانسے لشکر بادشاہ کا بہت قریب ہو مگر ہمراہی نقابدار سے یہ مجبوری ہو کہ جا نہین سکتی ورنہ یہ شب زیر قدم ظلہ اللہ کس راحت و اطمینان سے بسر ہوتی نقابدار کا احسان سر نہین اُٹھانے دیتا کہ یہ روز انھین کی بدولت نصیب ہوا اگر آج نہین تو کل مل جائینگے ورنہ اُس زندان طلسمی مین پڑے ہوتے اس اسطرح کی باتین کرتی ہوئی چلی جاتی تھی کہ دیکھا اسنے کنارے پر ایک چشمہ کے ایک شخص بیٹھا ہوا کچھ اشعار جنون آمیز پڑھ رہا ہو ملکہ تخت سے اتر پڑی اور ٹہلتی ہوئی چلی کہ یکایک یہ شعر گوش زد ہوا ؎ اے ہمنشین ہین میری دیوانے پن کی باتین کیون پوچھتا ہو مجھ سے کسکو پکار اُٹھے + اس شعر نے قلب پر ایسا اثر کیا کہ ملکہ کم کم جادو بیچین ہو گئی چونکہ یہ پہلو کیطرف سے آرہی تھی نظر بادشاہ اسلام کی ملکہ پر نہین پڑی اور ملکہ کم کم جادو اسقدر قریب پہونچ گئی کہ اسنے بادشاہ کو پہچانا مگر کہہ نہ سکتی تھی اسے اے جاہ و حشم کا

خیال تھا یہ وہم و گمان بھی نہ تھا کہ بادشاہ جم جاہ اور اس قسم کا فرشتہ صفت انسان اس طرح بے سہارا بے سب بے پروائی کے جسم میں پیلا ہو چہرہ بھی بہت زرد ہو گیا ہے اور اس قدر ضعیف ہو گیا ہے کہ پہچانا نہ جاوے شوار ہو ملکہ قریب پہونچ گئی اور یہ خیال کیا کہ کچھ تو شاہت معلوم ہوتی ہے مگر یہ بادشاہ اسلام نہیں ہیں خدا نے ایک صورت کے دنیا میں بہت سے پیدا کیے ہوئے ہیں کچھ اس شخص سے کچھ لمبر بادشاہ اسلام کی معلوم ہو جاتی ہے بس یہ خیال کرکے ملکہ قریب آئی اور کہا کہ اے شخص تجھے بادشاہ اسلام کی بھی کچھ خبر ہے یہ سنتے ہی بادشاہ اسلام نے جو پلٹ کر دیکھا تو اس تصویر کو پایا جس نے دل میں گھر رکھا تھا قریب تھا کہ بادشاہ مارے خوشی کے شادی مرگ ہو جائیں کوئی جواب نہ دیا اور غش کھا کر گر پڑے یہ دیکھ کر کم جادو نہایت پریشان ہوئی کہ یہ خون ناحق کسکے سر ہوا فی الحین میں آیا کہ شاید بیہوش ہو گیا ہے ایک آدمخواص نے کہا کہ ملکہ یہ تو ظل اللہ معلوم ہوتے ہیں یہ سنکر کم جادو نے تصویر بادشاہ کی نکالکر جو قریب سے مطابق کی تو سب خال و خط وہی پائے بس اسنے خواصوں سے کہا کہ بیشک یہ بادشاہ ہیں انکو تخت پر ڈال لو اور لے چلو اتنے میں بادشاہ کو بھی ہوش آیا فرمایا کہ اے ملکہ کم کم جادو تمہاری محبت نے ان جنگلوں کی خاک چھنوائی اور بادشاہ سے فقیر بنا دیا تم سے اسقدر بیوفائی کی امید نہ تھی کہ چار ہی دن میں بھول جاؤگی یہ تو بتاؤ کہ تم نے قید طلسم سے کیونکر رہائی پائی اور یہانتک کیونکر آنا ہوا یہ سنکر ملکہ کم کم جادو نے تمام سرگذشت اپنی طلسم کی مصیبتیں اور نقابدار ابلق سوار کی جانفشانیاں بیان کیں اور کہا کہ اسی لئے میں نقابدار مقیم ہیں شام ہو جانے کی وجہ سے یہاں قیام کیا یقین ہو کہ کل صبح کو نقابدار حاضر حضور ہوں بادشاہ نے فرمایا کہ میں اپنے لشکر سے بہت دور نکل آیا اب یہاں میرا ٹھہرنا کسی طرح مناسب نہیں ہے ایسا نہ ہو کہ میرے اس جنون کی خبر نقابدار کو ہو جائے لہذا اب میں اپنے لشکر کیطرف جاتا ہوں ملکہ نے کہا اے شہریار تنہا اتنی دور شہر سے نکل آنا جسکے زمین و آسمان دشمن ہوں ایسا ایسی جرأت کرنا نہ چاہیے ہر چند کہ شاہ و شہریار صاحب اقبال ہوتے ہیں تاہم اپنی شان و شوکت کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور اب رات کم باقی ہو لشکر تک پہونچتے پہونچتے صبح ہو جائیگی آپ کا اس بے سر و سامانی کے ساتھ اس جنگل میں فرش خاک پر بیٹھا ہونا کیونکر یقین ولا سکتا تھا کہ آپ بادشاہ اسلام ہیں اب اگر ارشاد ہو تو میں حضور کو تخت سحر پر بٹھا کر بارگاہ آسمان جاہ میں پہونچا دوں یوں تشریف لے جانا مناسب نہیں ہو بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اے ملکہ آجتک ہمارے خاندان میں کسی نے ایسا نہیں کیا ہو کہ سواری سحر کی اختیار کی ہو میں یوں ہی جاؤنگا یہ فرماکر چلتے ہوئے اپنے لشکر کیجانب چلے اور ملکہ کم کم جادو سے ارشاد فرمایا کہ اب میں جاکر نقابدار کے واسطے سامان نہ یافت کرتا ہوں تم صبح کو ہمراہ نقابدار کے آنا یہ فرماکر جانب لشکر فیروزی اثر روانہ ہوئے ادھر ملکہ کم کم جادو اپنے لشکر میں روانہ ہوئی دو جادوگرنیوں کو حکم دیا کہ تم پوشیدہ طور پر بادشاہ کے ساتھ لشکر تک جاؤ اور بخفاظت تمام ظل اللہ کو پہونچا کر مجھ سے خیر و عافیت بیان کرو یہ سنکر وہ دونوں ساحرہ آئیں اور بشکل طاؤس بنکر اڑیں اور ساتھ ساتھ بادشاہ اسلام کے جانب لشکر روانہ ہوئیں یہاں ملکہ کم کم جادو اپنے خیمہ میں آکر بستر راحت پر لیٹی کہ کسیطرح یہ تھوڑی سی رات

گذر جاتے تو دیدار یار جی بھر کر نصیب ہو مگر اتنی رات پہاڑ ہو گئی کہ کاٹے نہ کٹتی تھی تھوڑے سے دیدار نے گرمی شوق کو زیادہ کر دیا اور بیتابیونکو ترقی دیدی بقول شاعر ؎

وصال یار سے دونا ہوا عشق	مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

کروٹین لے رہی تھی مگر کسی پہلو آرام نہ تھا بار بار صحن مین آکر جانب آسمان دیکھتی تھی کہ سپیدۂ سحری نمودار ہوا یا نہین مگر وہ رات تو درازی مین زلف محبوبان سے زیادہ تھی ایک ایک گھڑی ایک ایک سال کا طول رکھتی تھی غرضکہ خدا خدا کرکے وہ اتنی رات بسر ہوئی اور آواز مرغ سحر گوشزد ہوئی بلکہ کم کم جادو نے اٹھکر وضو کیا اور چونکہ ابھی سحر سے توبہ نہین کی ہے صرف سجدۂ شکر بجالائی اور یہ شعر وردزبان کیا ؎

مایوس ایسا تھا جو سحر کی اذان سنی	اک سجدہ شکر کا ترے بیمار نے کیا

اُدھر نقابدار عالیمقدار ہوشیار ہوئے فریضہ سحری کو ادا کرکے مرکب کو طلب کیا اور پشت مرکب پر بیٹھکر مع لشکر کوچ کرکے جانب لشکر اسلام روانہ ہوئے بلکہ کم کم جادو بھی ہمراہ نقابدار کے نہایت خوشی و سیر و روانہ ہوئی اُدھر بادشاہ لشکر اسلام جو تنہا روانہ ہوئے تھے تھوڑی دور گئے ہونگے کہ ریحانہ عیاران اسلام مثل فراق ثالث و برق ثانی و سرہنگ ثالث وغیرہ مرکب شاہی ساتھ لیے ہوئے بادشاہ کو ڈھونڈتے چلے آتے ہین نظر جوان عیارون کی ظل اللہ پر پڑی مرکب لے کر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی کہ اے شہریار عالیوقار آپ کہان تشریف لے گئے تھے چونکہ برق ثانی بادشاہ کا رازدار تھا یہ سمجھ گیا تھا کہ بادشاہ کا عشق زور و نپر ہے ایسا نہ ہو کہ اسی جوش تلاش جانان مین کسیطرف نکل گئے ہون یہ راز تو نکو پوشیدہ طور پر آکر بادشاہ کی خیر و عافیت دریافت کر جاتا تھا آج اسنے بادشاہ کو نہ پایا نہایت پریشان ہوا اصطبل مین آکر گھوڑا خاصہ کا لیکر چل نکلا راہ مین فراق ثالث و سرہنگ ثالث بھی مل گئے تھے اس صورت سے یہ تینون عیار حاضر ہوئے لیکن آج برق ثانی نے چہرۂ بادشاہ اسلام کا نہایت بشاش پایا تو تعجب ہوا کہ کیا سبب ہے الغرض سب بادشاہ کو مرکب پر سوار کرکے لشکر مین لائے لوگ سمجھے کہ بادشاہ ہوا خوری کو تشریف لے گئے تھے یہان بادشاہ لشکر اسلام نے لنڈھور ثانی کو طلب فرمایا اور حکم تیاری دعوت نقابدار کا دیا لنڈھور نے عرض کی کہ حضور نقابدار کہان تشریف رکھتے ہین فرمایا مجکو خبر ملی ہے کہ بہت قریب آگئے ہین یقین ہے کہ آج داخلہ انکا ہو جائے گا لنڈھور سامان دعوت مین مصروف ہوئے اور بادشاہ اسلام نے شاہزادون کو برائے استقبال نقابدار عالیمقدار روانہ کیا اسطرف سے سرداران لشکر اسلام چلے ہی تھے کہ جانب صحرا سے تیغ گرد بلند ہوا جسوقت دامنہ گرد شگافتہ ہوا تو دیکھا کہ نقابدار ابلق سوار مرکب ابلقی پر کج بیٹھے ہوئے پشت پر ساٹھ ہزار نقابداران ابلق پوش اطراف بارگاہ انجم حصار کا لیے ہوئے پہلو مین نقابدار کے ایک نقابدار زمرد پوش اور محافہ کم کم جادو کا ہمراہ چونکہ یہ معشوقہ ہین بادشاہ اسلام کی اس بنا پر نقابدار نے انکو محافہ مین سوار کر لیا ہے کہ نظر ہر ایک کی انپر نہ پڑے الحاصل سرداران نے بڑھکر استقبال کیا اور نقابدار کو بعزت تمام لے کر خدمت بادشاہ مین حاضر

ہوئے نقابدار نے مؤدب ہوکر سلام کیا بادشاہ نے مثل صاحبقران کے نقابدار کی عزت کی اور سلام انکا سینہ پر ہاتھ رکھ کے لیا اور دنگل جواہر نگار سب سے بالادست بیٹھنے کو عنایت فرمایا اور ارشاد کیا کہ یہ سبز پوش جو آپ کے ہمراہ ہین انکو جہان مناسب جانیے جگہ دیجیے نقابدار نے زمرد پوش کو دنگل دارا ب کشور کشا پر بیٹھنے کو اشارہ کیا نقابدار زمرد پوش یعنے دارا ب ثانی اپنے باپ کے دنگل پر بیٹھ گئے بعض سرداران دست راس نے نقابدار کیطرف بنگاہ غیظ دیکھا اور آپس مین سرگوشیان ہوئین کہ نہین معلوم یہ کون شخص ہے کہ دارا ب کے دنگل پر بیٹھ گیا اگر پھر اس خیال سے خاموش ہوئے ہین کہ یہ اپنون ہی مین سے کہ زمرد پوش ہے اگر بیٹھ گیا ہے تو چندان مضائقہ نہین ہے لیکن نقابدار ابلق سوار کا سب سے بالادست بیٹھنا لندھور ثانی کو خلاف گذرا کہ یہ جانشین صاحبقران ہین مگر ادب بادشاہ سے خاموش ہو رہے کہ خیر بروقت مقابلہ دیکھا جائے گا بادشاہ اسلام نے حالات نقابدار عالیمقدار کے دریافت کیے انھون نے سب کیفیت فتنہ طلسم گنبد بے در کی بیان کی اور چپکے سے عرض کیا کہ ملکہ محافہ مین تشریف فرما ہین فرمایا کہ ایک علیحدہ خیمہ مین انکو جگہ دیجائے کبھی مین داخل محل نہین کر سکتا ہون اسلیے کہ انھون نے سحر سے توبہ نہین کی ہے پھر دیکھا جائے گا غرضکہ ملکہ کم کم جادو کے واسطے خیمہ برپا ہوا اور ملکہ محافہ سے اتر کر داخل خیمہ ہوئین یہان بادشاہ اسلام نے لندھور کیطرف دیکھا انھون نے دست بستہ عرض کی کہ خاصہ تیار ہے بادشاہ اٹھ کھڑے ہوئے اور نقابدار کا ہاتھ پکڑے ہوئے اس خیمہ مین تشریف لائے جہان دسترخوان بچھا ہوا تھا نقابدار نے ہمراہ بادشاہ اسلام کے خاصہ تناول فرمایا دارا ب ثانی بھی شریک تھے بعد اسکے نقابدار رخصت ہوکر اپنے خیمہ کیجانب چلے اور بادشاہ اسلام خیمہ ملکہ کم کم جادو مین تشریف لائے بعد شکوہ و شکایت کے بادشاہ نے فرمایا کہ اگر تم سحر سے توبہ کرو تو مین تم کو داخل محل کرون اور اگر ابھی سحر سے توبہ کرنا منظور نہ ہو تو تمھارا پوشیدہ رہنا بھی فضول ہے ملکہ کم کم جادو نے عرض کی کہ مین بعد فتح قلعہ ہفت رنگ کے سحر سے توبہ کرونگی جسوقت میرے باپ کو میری رہائی کی خبر پہونچے گی اور یہ معلوم ہوگا کہ مین اہل اسلام کی شریک ہون تو ضرور لشکر کشی کرے گا لہذا بہتر ہے کہ اس غلش کو دور کر کے مین سحر سے توبہ کرون بادشاہ اسلام خاموش ہو رہے بعد کچھ دیر کے رخصت ہوکر محل مین تشریف لے گئے اور لندھور سے تیاری جشن کا حکم دیتے گئے جسوقت برآمد ہوئے تو سب سامان درست تھا تمام لشکر کی دوکانین آراستہ تھین بارگاہین سجی ہوئی تھین سامان چراغان تمام لشکر مین تھا جسوقت شام ہوئی تو بادشاہ بارگاہ مین تشریف لائے نقابدار ابلق سوار بھی مع نقابدار سبز پوش حاضر ہوئے اور یہ سامان ضیافت دیکھکر عرض کی کہ حکم شاہی سے مجبور ہون ورنہ میرا رہنا کسیطرح مناسب وقت نہ تھا الحاصل تمام رات صحبت رقص و سرود آراستہ رہی طلسمی مجرا کیا گیا نقابدار ہمراہ بادشاہ اسلام کے حاضر جلسہ نشاط رہے جب صبح ہوئی تو عرض کی کہ اب مجھے اجازت ہو کہ مجھے ابھی بڑے بڑے مرحلے طے کرنا ہین بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اب یہانسے کہان تشریف لیجانے کا قصد ہے نقابدار نے

آداب بزم قاتل پورے نہ ہوتے ہمسے | باغ ہین در دول کے جسارج چاہے رکھے
بے اختیار بیٹھے بے اختیار اٹھے

پوچھو نہ آرزو سے کیون بیٹھ کر نہ اٹھے | بس ہین وہ اور کے تھا قابو مین ہم تھے جسکے
مجبور ہو رہا تھا ایک ایک کے سبب سے | اٹھنے دیا نہ ہرگز اس دل کے بیٹھنے نے
تحفل سے اک جگر ہم اسکی ہزار اٹھے

راویان صداقت شعار و حاکیان حقیقت اظہار اس داستان جلالت نشان کو اسطرح تحریر کرتے ہین کہ ایرج نوجوان مع رستم ثانی و شہریار و سہراب و شہنشاہ صف شکن و بلقیس بن جمہور وغیرہ جو طلسم طرطوسیہ فتح کرکے جانب طلسم نہ طاق چلے تو اول طلسم سر افشان مین آئے اور ملکہ گل افشان جادو کو اپنے ارادہ سے مطلع فرمایا گل افشان جادو نے بھی چلنے کی تیاری کی مگر اتنا فدر کیا کہ میرا چلنا ساتھ مین مناسب نہین ہے آپ تشریف لے چلین مین بھی تیاری کرکے آؤنگی لیکن بہتر یہ ہے کہ پتا باغ گل افشان کا دریافت کرکے اسیطرف سے چلیے گا کہ وہ مقام اپنے قبضہ اقتدار مین ہے شہنشاہ صف شکن نے پتا باغ گل افشان کا ملکہ سے دریافت کرلیا تھا اب یہانسے طلسم گنجورہ مین آئے یہان ملکہ افسونہ سحر ساز جادو سحر تیار کرنے مین مصروف تھی اسکا چلہ بھی تمام ہونے مین پانچ روز باقی تھے اور ان لوگو نکو ٹھہرنا منظور نہ تھا ملازمین سے کہدیا کہ جسوقت ملکہ ہوم خانہ سے باہر آئین تو کہدینا کہ نقابدار یاقوت پوش قاف جانب نہ طاق روانہ ہوگئے اگر تم کو ہم سے ملنا ہو تو وہین آنا یہ کہکر سہراب ثانی یہانسے بھی روانہ ہوئے ہین اب یہ تمام نقابداران سرخپوش جانب طلسم نہ طاق چلے جاتے ہین بعد طی مراحل و قطع منازل ایک صحرا مین پہونچے کہ وہانسے تین راستے گئے ہوئے تھے ایک راستہ باغ گل افشان کو گیا تھا اور دوسرا راستہ بیابان خزان بہار کو تیسرا راستہ کوہ سرب کو یہان ان سب نے قیام کیا رات بسر کی صبح کو سب سردار جمع ہوئے اور یہ رائے ہوئی کہ کس راستے سے چلنا چاہیے شہنشاہ صف شکن نے فرمایا کہ مین تو باغ گل افشان کیطرف سے جاؤنگا لیکن آپ صاحبونکو اختیار ہے سہراب ثانی نے عرض کی کہ مین بیابان خزان بہار کیطرف سے جاؤنگا کہ مجھے اس صحرا کی نیرنگی دیکھنے کا نہایت اشتیاق ہے یہ رنگ دیکھکر بلقیس بن جمہور نے ایرج نوجوان سے عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو مین کوہ سرب کیطرف سے جاؤن خاص نہ طاق پر پہونچکر ہم آپ سب سے جا ملینگے ایرج نوجوان نے فرمایا کہ تم ابھی ناکردہ کار ہو اور یہ مقام نہ طاق کا ہے یہان کے زمین و آسمان سحر کے ہین ذرہ ذرہ یہانکا سحر سے مملو ہے ایسا نہ ہو مثل طلسم طرطوسیہ کے کسی آفت مین مبتلا ہو جاؤ بلقیس نے عرض کی کہ اگر ہم ایسے ہی بد اقبال ہین تو اس جینے سے مرنا بہتر ہے تمام عزیزون نے کیسی کیسی صوتین پیدا کین اور ہم ایسوقت تک شومی تقدیر سے اس قابل نہین کہ کسی عزیز کو منھ دکھائین یہ کہکر رونے لگے ایرج نوجوان کو مجبور ہوکر اجازت دینا پڑی بلقیس ایسوقت بن تنہا بارگاہ سے نکلا اور پشت مرکب پر بیٹھکر جانب صحرا روانہ ہوئے ہر چند ایرج نے کہا کہ

تھوڑا سا لشکر ہمراہ لے لو مگر بلقیس نے گوارا نہ کیا ایرج نوجوان اس کا عہد دیکھ کر نہایت
خوش ہوئے مگر بلقیس کی بے سروسامانی پر دل پس گیا اور یہ خیال گذرا کہ یہ نشانی ہے جمہور
دیو پرور کی ایسا نہ ہو کہ کوئی افتاد پیش آئے بس انھون نے سہراب ثانی اور رستم ثانی
وغیرہ کیطرف دیکھ کر کہا کہ مین نقابدار ببر پوش بنکر اس لڑکے کے تعاقب مین جاتا ہون
کہ حفاظت اسکی لازمی ہے تم سب بیابان خزان بہار کیطرف چلو انشاء اللہ نہ طاق مین
ملاقات ہوگی اگر اسوقت مین نہ جاؤنگا تو میرے واسطے باعث بدنامی ہے کہ اگر باپ اسکا جمہور
زندہ ہوتا تو اس بے سروسامانی سے تنہا نہ جانے دیتا اور نہ خود بھی ساتھ جاتا رستم ثانی وغیرہ
نے کہا کہ نہایت مناسب ہے غرضکہ ایرج نوجوان نے لباس اپنا تبدیل کیا اور بانا طلسماہ
رومی کا اختیار کیا کہ نقابدار ببر پوش بنکر یہ بھی جانب کوہ سرب روانہ ہوگئے تھوڑی سی
فوج اور سامان قلیل اپنے ہمراہ لے لیا تھا بعد اسکے جانے کے شہنشاہ صف شکن جانب
باغ گل افشان روانہ ہوئے اور سہراب ثانی جانب بیابان خزان بہار چلے لیکن اول
حال شاہزادہ بلقیس بن جمہور کا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تن تنہا مرکب پر بیٹھے ہوئے نقاب
سرخ چہرہ پر ڈالے ہوئے چلے جاتے ہین جاتے جاتے ایک صحرا مین پہونچکر شام ہوگئی
شاہزادہ بلقیس نے جانب پروردگار نظر کی اور ایک درخت کے نیچے زین پوش بچھا کر بیٹھ
گئے گھوڑے کو چھوڑ دیا کہ یہ چرے خود قریب ایک چشمۂ آب سے جاکر وضو کیا نماز مغرب
پڑھ کر وظیفہ سے فراغ حاصل کرکے سوچنے لگے کہ اگر ان سخت نشانون کو طے کرکے جانب
کوہ سرب پہونچے بھی تو کیا کرینگے اے خالق ذوالمنن تو ہی مدد کرنے والا ہے یہی سوچتے سوچتے
تکیہ درخت پر تکیہ کرکے سوگئے قضائے کار و اتفاقات روزگار کہ اسطرف گذر ہوا ملکہ نازنین
خود پسند جادو کا کہ باغ اسکا اس صحرا سے قریب تھا یہ واسطے سیر صحرا کے نکلی تھی چند نازنینان
آئینہ بردار اسکے ہمراہ تھین ہرچند کہ سن اس تجمہ کا ساٹھ سے نوسو برس کا ہے مگر بزور سحر جوان
بنی ہوئی ہے اور اپنے کو رشک لیلے و غیرت شیرین تصور کرتی ہے جسوقت یہ ٹہلتی ہوئی قریب
اس درخت کے پہونچی کہ جہان بلقیس درخت سے تکیہ کیے ہوئے سو رہے تھے اور نظر
نازخود پسند کی بلقیس پر پڑی دیکھا کہ ایک چاند کا ٹکڑا ہے زیر درخت جلوہ گر ہے صورت
شاہزادہ کی دیکھ کر اسکے منھ مین پانی بھر آیا خواصون کیطرف دیکھ کر کہا کہ مین زیادہ حسین
ہون یا یہ انھون نے کہا کہ واری یہ بھی حسین ہے مگر آپ کا حسن عالم فریب بے مثل ولاجواب
ہے اسوقت حسینان عالم آپ کی تصویر دلکو تعویذ گلو بناتے ہین ایک خواص نے بڑھکر
آئینہ دکھایا اسنے صورت اپنی دیکھی وہ بڑے بڑے دانت ہونٹ موٹے موٹے اور
سیاہ ناک چپٹی آنکھین اسقدر چھوٹی کہ صرف دو نشان معلوم ہوتے ہین پیشانی تنگ گردن
کوتاہ رنگ مانند قیر کے سیاہ ایک بیجا ایسی صورت مارسن کوئی پندرہ برس کا معلوم ہوتا
ہے لیکن چونکہ طبیعت اسکی بلقیس پر آچکی تھی بس آئینہ دیکھ کر قریب بلقیس کے آئی
اور خواصون سے کہا کہ اسے ہوشیار کرو اگر یہ پرستش میری قبول کرے تو خیر ورنہ

اسے قتل کرونگی یہ سنتے ہی ایک خواص شاہزادہ بلقیس کو جو تنہ درخت سے تکیہ لگاکر بے اختیار سو گئے تھے بیدار کرنے کی غرض سے متحرکی ہوئی آگے بڑھی اب اسکی حقیقت ثواتے بڑھ کر عرض کیجائیگی کہ اس خواص نے قریب شاہزادہ بلقیس کے پہونچکر شاہزادہ کو کیونکر خواب راحت سے بیدار کیا اور بعد بیدار ہونے کے شاہزادہ نے کس کس کو اپنے سر پر کھڑا دیکھا اور اس خواص سے اور بعد خواص کے خود زنار خود پسند سے اور شاہزادہ بلقیس سے دوبدو کیا گفتگو یا یکدگر ہوئی پہلے چند کلمہ خواب شاہزادہ بلقیس کے بیان کیے جاتے ہین کہ جسوقت شاہزادہ بلقیس نے تنہ درخت سے تکیہ لگایا ہی تو دفعتہً انکو نیند آگئی اور نیند آتے ہی عالم خواب مین کیا دیکھتے ہین کہ مین یک کف دست میدان مین کھڑا ہون اور جانب مغرب سے ایک نہایت تند و پرشور اور سیہ مست ابر آسمان کو گھیرتا ہوا اور باد پا اور تیز رفتار گھوڑون کی بگٹٹ دوڑ سے کہین بڑھکر تیزی کے ساتھ دوڑتا ہوا چلا آتا ہی کہ یکایک اوج آسمان تک ایک آن کی آن مین آپہونچا اب شاہزادہ بلقیس کی یہ حالت ہو گئی کہ اس ابر کی سیاہی اور تیز رفتاری دیکھکر اسکے چھکے چھوٹ گئے اور عالم خواب مین اس میدان سے اندر جہان ابھی آپ کو کھڑا ہوا دیکھا تھا اسی مقام پر ہکا بکا ہوکر کھڑے رہ گئے اور تاریکی کی یہ حالت ہو گئی کہ انکو اپنا ہاتھ تک نہین سوجھتا جی مین کہہ رہے ہین کہ اللھم ادفع عنی بلا البلاء کبھی بحالت کمال اضطرار جل تو جلالک تو آئی بلا کو ٹال تو پڑھتے ہین مگر اضطرار اور ہول و دہشت اسقدر ہی کہ زبان لڑکھڑائی جاتی ہی پورا لفظ بھی زبان سے نہین نکل سکتے الغرض جب وہ ابر سیاہ مغرب سے مشرق تک تمام آسمان پر محیط ہو گیا اور چند منٹ اس تاریکی پر گذرے اور انکی حالت اس عالم خواب مین اس تاریکی سے دم گھٹنے گھٹنے یہانتک پہونچ گئی کہ قریب تھا روح قالب عنصری سے جدا ہو جائے کہ دفعتہً جانب مغرب سے دامنۂ ابر قیر گون شگافتہ ہوا اور ایک نہایت مہیب اور کریہ منظر صورت نمودار ہوئی کہ شاہزادہ بلقیس کی جانب تیز رفتاری سے بلاے سیلے درمان کیطرح بڑھتی چلی آتی ہی اور چند عورتین اس کریہ منظر سے کسیقدر پیچھے ہٹی ہوئی نظر آئین کہ یہ بھی اسی کے ساتھ ساتھ اسی تیزی سے انکی جانب گرم رفتار ہین انھون نے اسی عالم خواب مین اوسیہ دفع بلیات وخبائث پڑھنا شروع کیین اور خوف و ترس کا یہ عالم ہے کہ زبان قابو مین نہین زبان سے لفظ کچھ نکالتے ہین اور نکلتا کچھ ہی اور دل مین یہ مخاطرہ کر رہے ہین کہ ہنوز دہلی دور ہی کوہ سرب کی تو ابھی سواد تک نظر نہین آتی ہی اور ہولناک بلیات جانگزا کا سامنا یہین سے شروع ہو گیا ہی جنھون نے ہوش و حواس گم کر دیے تو معلوم نہین خاص مقام کوہ سرب مین پہونچکر کیسے کیسے سوانح کا سامنا ہو اور اول تو اگر اپنے اضطرار اور بدحواسی کا یہی عالم ہی تو خاص کوہ سرب تک پہونچنے کی نوبت ہی کب آئیگی انھین اثنای راہ کی بلیات مین خاتمہ ہو جائے گا اور لو فرضا خداوند تعالے نے اپنی قدرت

کاملہ سے دل و دماغ مستقل بودن در عین شدائد کا وصف عطا بھی فرمایا اور اتنا راہ کے صعوبات کو
جھیل بھی گئے تو خاص کوہ سرب کے بلیات جوان بلیات سے معلوم نہین کسقدر زیادہ تر
دشمن استقلال و حواس ہون ضرور ہلاک کرڈالین گے الغرض شاہزادہ بلقیس زبان سے
کمال بدحواسی مین اوعیہ دافع بلیات و خبائث جسطرح پڑھی جاتی تھین پڑھتے ہوئے اور اپنے
جی مین مخاطرات اپنے یقین ہلاکت کے کرتے ہوئے پچھلے پاؤن ہٹتے چلے جاتے تھے کہ
ان خبیث عورتون سے اپنے آپ کو بچائین جو آندھی کیطرح انکی طرف تیزی سے بڑھتی چلی
آرہی تھین تا آنکہ وہ سب سے زیادہ کریہ منظر عورت اسقدر انکے قریب آپہونچی کہ اب صرف
دو گز کا فاصلہ انکے اور اسکے نیما بین باقی رہ گیا اور انکو یقین ہو گیا کہ بس یہ ابکی قدم مین سر پر
آپہونچے گی اور مین اس موذیہ کے چنگل مین پڑکر ہلاک ہو جاونگا گو طی منازل کوہ سرب کے
لیے جب پہلا قدم اٹھایا تھا اسیوقت جی مین یہ گمان سپک تھے کہ واقعی یہ منزل نہایت صعوبت
ناک ہوگی اگر کچھ تائید ایزدی شامل حال ہو گئی تو تو اس مقام صعب مین پہونچین گے اور تمام
صعوبتونکو جھیل کر اپنے پیارے ہمراہیان سے پھر ملینگے ورنہ ہلاکت ہی خیر ہو موت سے کیا ڈرنا
ہر یہ تو وہ دن ہے کہ ایک روز ہر کس و ناکس گدا و شاہ امیر و غریب ضعیف و قوی ہر ایک کو
پیش آنا ہے مگر ہان اپنے زعم شجاعت و پردلی کے بھروسے پر اسقدر امید ضرور تھی کہ خاص
کوہ سرب کی کیفیت دیکھ کر اور اس مقام مین پہونچکر جو کچھ صعوبات پیش آئینگے دیکھین گے
اگر ان صعوبات کو جھیل کر بچ نکلے تو ہمراہیان سے ملین گے معرکہ مین سرخرو ہونگے اور
اگر مشیت ایزدی مین اپنی ہلاکت ہی ہے تو ہماری لاش کوہ سرب مین دیکھ کر ارباب
شجاعت اتنی داد تو دینگے کہ بھئی تھا بیشک ذی شہور کہ صدہا صعوبات راہ کو جھیلتا ہوا سر منزل
تک تو اپنے آپ کو پہونچا کر مرا افسوس تو یہ ہے کہ اگر اس کریہ منظر عورت ہی کے ہاتھون
اپنی موت بدی ہی تو دل کی سب حسرتین بھی دل ہی مین رہین اور تائید غیبی نے ایسا ساتھ
چھوڑا کہ ایک عورت کے ہاتھون ہلاک ہو گئے ہنوز یہ مخاطرہ شاہزادہ بلقیس کا تمام
نہو چکا تھا اور سخن در دہان تھا کہ دیکھا شاہزادہ نے بیک ناگاہ ایک غیبی پنجہ جانب
شمال سے نمودار ہو کر شاہزادہ اور ان عورتون کے گروہ کے درمیان مین حائل ہو گیا
اور ایک کہنے والے نے باواز بلند ڈانٹ کر اس کریہ منظر سے خطاب کر کے کہا کہ
باش اوالکاتہ خبیثہ مع ہمراہیان خویشتن بجائے خود باش خبردار اب قدم آگے نہ بڑھے ورنہ
یاد رہے کہ فوراً سر قلم کر دیا جائے گا کہ دیکھا شاہزادہ نے اس آواز کے آتے ہی وہ کریہ
منظر اور اسکی تمام ہمراہی عورتین جہانتک پہونچ چکی تھین وہین پر ٹھٹک رہین اور اسکے
ساتھ ہی ایک پیر و سفید پوش جنکا چہرہ آفتاب کے مانند چمک رہا تھا نمودار ہوئے اور
شاہزادہ کیجانب مخاطب ہو کر باواز بلند کہا کہ السلام علیکم ای جوان ادھر آؤ ان نور گوار کی
نورانی صورت دیکھتے ہی پہلے تو شاہزادہ اسطرح حیرت زدہ رہا جیسے کوئی آئینہ
کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے مگر ایک آن کی آن مین گویا پھر کسی نے اس حیرت فزودی سے

بیدار کردیا اور شاہزادہ بلقیس نے ان بزرگوار کے قریب جاکر بہ کمال ادب سلام عرض کیا اور پوچھا کہ یا حضرت آپ نے جب ایسی مشکل موقع پر اسقدر دستگیری اور حل مشکل فرمائی ہے تو مرحمت فرماکر اپنے نام و نشان سے بھی خاکسار کو مطلع فرمایئے شاہزادہ بلقیس کی یہ مودبانہ تقریر سُنکر وہ بزرگوار مسکرائے اور فرمایا باتم کو میرے نام و نشان پوچھنے سے کیا غرض اپنے کام سے کام رکھو اور میرے نام و نشان کے دریافت کے پیچھے نہ پڑو مجکو اسقدر فرصت نہین کہ مین تم سے اپنی مفصل تاریخ بیان کرون یا اپنے نام و نسب کی اطلاع دون کیونکہ مین ایک نہایت اہم مہم کی ضرورت سے مقام کوہ سرب سے چند ہی میل کے فاصلہ پر ایک چلہ کشی کے لیے چند مدت سے مقیم ہون مجکو اسوقت یہی حکم ہوا کہ فلان عورت کریہ منظر شاہزادہ بلقیس کی ایذا رسانی پر آمادہ ہو رہی ہے تم فوراً شاہزادہ بلقیس کے پاس پہونچکر شاہزادہ کو اسکی ایذا رسانی سے محفوظ اور محصور حصار امن و عافیت کرآؤ اور اس کریہ منظر کو ڈانٹ آؤ کہ اگر اپنی حیات کی خواستگار ہے تو خبردار شاہزادہ کیطرف بری نظر سے آنکھ اُٹھاکر بھی نہ دیکھنا اور اگرچہ وہ لکاتہ تمھاری نصیحت پر عمل ہرگز نہ کرے گی اسلیے کہ شیطان اُسپر بڑی قوت کے ساتھ مسلط ہوچکا ہے تاہم بطور اتمام حجت کے اسکو للکار کر اچھی طرح فہمائش کردینا اور شاہزادہ بلقیس کو بشارت دیتے آنا کہ تم ہر طرح مطمئین رہو اگرچہ یہ لکاتہ تم پر طرح طرح سے حملہ کرے گی اور انواع اقسام کی دھمکیان دے کر تم کو اپنے قابو مین لانا چاہے گی تاکہ تم سے اپنا کام دلی حاصل کرے یعنی تمھاری دولت وصلت سے بہرہ اندوز ہو اور تمھاری لذت مواصلت سے کام جان شیرین کرے مگر تم کسیطرح اسکی دھمکی مین نہ آنا اور کسی حالت مین ایک ذرہ اسکی گیدڑ بھبکیون سے خوف نہ کھانا کیونکہ انجام کار موت اس لکاتہ خبیثہ کی بہ مدد یعنی و بتائید لاریبی تمھارے ہی ہاتھ سے قلم قدرت نے لکھدی ہے رہا یہ امر کہ تم کیونکر اور کب اور کونسی تدبیر سے اسکو قتل کروگے اور کسطرح ایسی خبیثہ قویہ لکاتہ پر غالب آؤگے نہ تو تم سے اسکے بیان کرنے کی مجکو اجازت دی گئی ہے اور نہ اسکے بیان کرنے کی کچھ بھی ضرورت ہے بس مجکو اسیقدر اشارت یعنی تھی کہ مین تم کو آگاہ کرا سیقدر الفاظ مین جو کہ مین نے تم سے کہے بشارت اس لکاتہ کے تمھارے ہاتھ سے قتل ہونے کی دے آؤن تاکہ جب تم اس لکاتہ خبیثہ سے دوچار ہو تو کوئی رعب و دہشت و خوف کسیطرح کا اس لکاتہ خبیثہ کی کسی دھمکی سے تم پر طاری نہ ہونے پائے اور کسی حالت مین بدحواس اور منتشر نہ ہونے پاؤ شاہزادہ بلقیس نے بزرگوار کی یہ سب تقریر بشارت آمیز سُنکر اور دست بستہ ہوکر کمال ادب کے ساتھ بزرگوار کیخدمت مین عرض کی کہ یا حضرت یہ جملہ جو حضرت نے فرمایا کہ جب تم اس لکاتہ خبیثہ سے دوچار ہو تو کوئی رعب و دہشت و خوف اس لکاتہ خبیثہ کی کسی دھمکی کا تم پر طاری نہ ہو تو کیا ابھی مین اس سے دوچار نہین ہوا ہون یا حضرت دوچار ہونا کیسا یہ تو بہت تیز رفتاری سے میری طرف بڑھتی چلی آرہی تھی کہ جب جناب نے للکارا ہے تو صرف

دو گز کا فاصلہ میرے اور اسکے درمیان مین باقی رہ گیا تھا اگر حضور کی تشریف آوری مین ایک سکنڈ کا توقف بھی ہو جاتا تو معلوم نہین وہ میری کیا گت بناڈالتی شاہزادہ کی یہ تقریر سنکر بزرگوار پھر مسکرا دیے اور ایسے مسکرائے کہ دندان مبارک ان بزرگوار کے جو موتیون سے بڑھکر باآب وتاب تھے نمودار ہو گئے اور فرمایا کہ اے جان عزیز یہ جو کچھ معاملہ تم کو پیش آیا عالم خواب ہے نہ کہ عالم بیداری تم مطمئن رہو جسوقت اس خواب سے تمھاری آنکھ کھلے گی نواس لکاتہ خبیثہ سے دوچار ہوگے اسی لیے مجکو بشارت غیبی ہوئی کہ مین تم کو متنبہ کرآؤن اور اس لکاتہ خبیثہ کو تمھاری خواہش مواصلت کے باز رہنے کی نصیحت کرکے اتمام حجت بھی کرلون کیونکہ آخرکار موت اسکی تمھارے ہی ہاتھون ہے یہ تقریر ختم کرکے بزرگوار نے فی امان اللہ کہکر شاہزادہ سے رخصت ہونا چاہی تھی کہ دفعتہ شاہزادہ کی آنکھ کھل گئی تو دیکھا کہ ایک عورت شانہ پکڑے ہوئے ہلا رہی ہے اور یہ کہتی ہے کہ اے شخص کیا سوتا ہے نصیب تیرے جاگے اور طالع بیدار ہوئے دیکھ تو ہماری ملکہ تشریف لائی ہین بس یہ آواز کانمین پہونچتے ہی بلقیس بیدار ہوئے آنکھ کھولکر دیکھا تو بہت سی بلائین سر پر کھڑی ہین انھون نے گھبراکر پھر آنکھین بند کرلین اور کہنے لگے کہ خدا کے خواب بھی بھیانک ہوتے ہین دوسری خواص نے کہا کہ خواب نہین ہے بلکہ بیداری قسمت ہے بلقیس نے آنکھ دوبارہ کھولی اور کہا کہ کیا تم سب چڑیلین ہو اگر یہ درخت تمھارا مسکن ہے تو مین دوسرے مقام پر چلا جاؤن مجھے پریشان نہ کرو یہ سنکر زنارخود پسند نے کہا کہ او زبان دراز تو نہین دیکھتا کہ ہم کھڑے ہوئے ہین اور تو ہماری خواصون اور مصاحبون کو چڑیلین بناتا ہے بلقیس نے کہا تو سب سے بڑی چڑیل ہے معلوم ہوتا ہے کہ تو نے ان سب کو مار کر اپنے قبضہ مین کیا ہے جادو رہو میرے سامنے سے مین تجھ سے ڈرنے والا نہین ہون زنارخود پسند کو یہ کلمات نہایت ناگوار گذرے خنجر پکڑکر ملکر برائے قتل چلی تھی کہ بلقیس بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور ہاتھ قبضہ شمشیر پر ڈالا لبس زنار جادو نے ارادہ بلقیس کا فاسد دیکھ کر ایک دو ہتڑ زمین پر مارا اور گیر کی آواز دی کہ زمین نے پاؤن پکڑ لیے اور ہاتھ پاؤن بے قابو ہو گئے زنار جادو نے کہا بس اسی منھ پر یہ ہمہمہ تھا تھا اب کیا کہتا ہے بلقیس نے کہا کہ معلوم ہو گیا تو ساحرہ ہے جو قوت میرے ہاتھ پاؤن کی سلب کی زنارخود پسند نے کہا کہ اب بھی اگر دریدہ دہنی اپنی چھوڑ دے اور پرستش میرے حسن دل فروز کی اختیار کرے تو مین تجکو چھوڑ دون بلکہ اپنی غلامی مین لے لون ورنہ تجھے اسطرح قتل کرونگی کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا تیرے حال پر گریہ وزاری کرینگے بلقیس نے تھوکدیا کہا کہ او لکاتہ تو قابل نفرین ہے یا لائق پرستش ہے مین تیری طرف نگہ کرکے تھوکنا بھی پسند نہین کرتا جو تجھ سے ہو سکے تصور نہ کر کہ مین خود بھی اپنی زندگی سے تنگ ہون یہ سنکر زنارخود پسند جادو نے خنجر مارنے کا قصد کیا تھا کہ نظر اسکی شاہزادہ کے جمال جہان آرا پر پڑی سارا غصہ اسکا فرو ہو گیا اور خنجر ہاتھ سے چھوٹ پڑا خواصون سے کہا کہ لے جاکر مقید کرو اور سمجھاؤ اگر نہ مانے گا تو دیکھا جائے گا یہ کہکر اسنے سحر اپنا اتار لیا اور سیار جادو سے کہا

کہ اسے جاکر قید کر سیار جادو نے بلقیس کو اسیر سحر کیا اور بائع ملکہ زنار خود پسند کیطرف روانہ ہوئی اور ایک حجرہ مین بند کرکے مقفل کر دیا جسوقت زنار خود پسند قریب نصف شب کے سیر صحرا کرکے داخل باغ ہوئی تو اسنے سیار جادو سے کہا کہ کسیطرح اُس ظالم کو وصل پر راضی کر کہ دل میرا بغیر اُسکے بیچین ہی ہر چند کہ مین اُسے تکلیف پہونچاتی ہون مگر سبب اُسکا یہی ہی کہ کسیطرح مجبور ہو کر خواہ ڈر کر وصل قبول کرلے ورنہ اُسے تکلیف پہونچا کر دلکو تکلیف پہونچتی ہی یہ سُنکر سیار جادو نے کہا کہ ای ملکہ نہین معلوم یہ موا سڑی ہی یا سودائی کہ آپ ایسی محبوبہ دلنواز کی صحبت سے کراہت کرتا ہی شاید کم سن ہونے کی وجہ سے لذت وصل کو نہین جانتا ہی مین سمجھا بجھا کر دو ایک روز مین اُسے راضی کر دونگی زنار جادو کو تسکین ہوئی اور بستر مرگ پر گری جب رات بسر ہو کر صبح ہوئی تو سیار جادو بلقیس کے پاس آئی دروازہ حجرہ کا وا کیا اور کہا ای شخص تو کیون اپنی جوانی کو مٹاتا ہی اور راحت و آرام کو ترک کرکے تکلیف برداشت کرتا ہی یہ ضرور ہی کہ تو حسینان عالم سے ہی اور زنار جادو تیرے تلوے کے برابر بھی نہین ہی مگر اسوقت تو اُسکے قابو مین ہی اگر اُسکے حکم کے خلاف کرے گا تو اسی زندان تاریک مین گرفتار رہیگا تا زندگی رہائی دشوار ہی لہذا بہتر یہ ہی کہ وصل اُسکا منظور کرلے کہ ان ایذاؤن سے نجات ملے بلقیس نے جواب دیا کہ تو کسیقدر نہیدہ معلوم ہوتی ہی تو مین تجھ سے راز دل بیان کرتا ہون اور درد اپنا کہتا ہون کہ مین خدا پرست ہون اور پوتا ہون زلزلہ قاف ثانی سلیمان جناب امیر حمزہ صاحبقران کا اور بیٹا ہون مہور دیو پرور کا میرے خاندان مین کسی نے ساحرہ کا وصل قبول نہین کیا ہی مین کیونکر خلاف مذہب اسلام کر سکتا ہون تو ایسی تدبیر کر کہ وہ مجکو قتل کر ڈالے یہ سُنکر سیار جادو کا دل پگھل گیا کہ ایسا جوان حسین اور خود موت مانگتا ہی یہ اسوقت تو چلی آئی اور دوسرے وقت جاکر پھر سمجھایا کہ اچھا تم زبانی اقرار کر لو اور خوب شراب پلا دینا جسوقت وہ بے خود ہو جائے کسیطرف نکل جانا ہم کبھی بدنامی سے بچین گی اور تمھاری بھی رہائی ہو جائے گی یہ سُنکر بلقیس نے سکوت اختیار کیا سیار جادو نیم رضا سمجھ کر وہانسے زنار خود پسند کے پاس آئی اور کہا کہ کسیقدر تو معشوق آپ کا وصل پر راضی ہو چلا ہی اگر آپ حکم دین تو مین اُسکو صحبت مین لاؤن اور آپ بھی اُسکے ساتھ بہ لطف پیش آیئے مگر جلدی نہ کیجیے گا ایسا نہ ہو کہ پھر وہ برخاستہ خاطر ہو جائے ای ملکہ معشوق نازک مزاج ہی ہوتے ہین اگرچہ آپ خود حسین ہین مگر اسوقت وہ معشوق ہی اور آپ عاشق ہین زنار خود پسند نے کہا کہ اچھا لے آؤ اور خواصون سے کہا کہ صحبت عیش آراستہ کرو خواصون نے کشتیان مے کی پلٹین کبابون کی لاکر سامنے رکھین ایک مسند پر تکلف بچھا دی گائنین حاضر ہوئین سیارہ جادو نے جاکر بلقیس کو پھر سمجھایا اور کہا کہ چلکر صحبت مین شریک ہو پھر دیکھا جائے گا بلقیس نے کہا ای سیار جادو تو اسقدر نیک طینت ہو کر اس کافرہ کی اطاعت کیون اختیار کیے ہوئے ہی سیار جادو نے کہا کہ اسکا سبب نہ پوچھو مین مدد مند ہون اس لکاتہ

نے میرے جوان بیٹے کو مارا ہی اور دختر کو بھی قتل کیے ڈالتی تھی جب مین نے اسکی ہزارون منتین کی ہین تو
اسنے اُسکو چھوڑا ہی اور مجکو اُس وقت سے اپنے ساتھ رکھتی ہی چونکہ ساحرہ زبردست ہی مین اسکا کچھ
کر نہین سکتی ہون اس وجہ سے مجبوری اطاعت کرتی ہون بلقیس نے پوچھا کہ لڑکے کو تمھارے کس
جرم پر قتل کیا سیارہ جادو نے کہا کہ وہ بھی کسی قدر حسین تھا یہ اُسکو ساتھ اپنے لے آئی تھی اور طالب
وصال تھی وہ پہلے تو رضامند ہو گیا جب اسکے دہن سے بوے بد آئی تو اُسنے متنفر ہو کر تھپڑ مار دیا اسنے
اُسکو جلا دیا اور کہا کہ تیرے خاندان بھر کو پھونک دونگی اُسے جلا کر میرے مکان پر آئی اور ابر سحر
سے آگ برسانا شروع کی مین نے ہر چند رد سحر کیا کچھ نہ ہوا آخر مین نے سامری و جمشید کے
واسطے دیے تو یہ اپنے ارادہ سے باز رہی اور مجھ کو ساتھ اپنے یہان لے آئی مین نے اپنی دختر
کو اپنی بہن ستارہ جادو کے پاس بھیجدیا اور مین یہان رہنے لگی بلقیس نے کہا کہ خدا تیرے
حال پر بھی رحم کرے یہ کہکر ساتھ سیارہ جادو کے صحبت زنار جادو مین آکر بیٹھے زنار جادو اسقدر
خوش ہی کہ باچھین اسکی کھلی جاتی ہین ہنوز جام شراب ناب کو گردش نہین ہوئی تھی کہ جانب آسمان
سے ابر شفق گون نمودار ہوا اور آتے ہی وہ ابر شق ہوا اور تخت سحر نمودار ہوا اور اُس تخت پر ایک
ساحرہ جوان کوئی اٹھارہ برس کا سن دونون کانون مین اُسکے مندرے پڑے ہوے جوگیون
کی ایسی وضع بیٹھا ہوا آیا اور آکر زنار خود پسند کو سلام کرکے باادب بیٹھ گیا زنار خود پسند اسکے
آنے سے کچھ شرمندہ سی ہو گئی اور سیارہ جادو سے اشارہ کیا کہ بلقیس کو لیجاؤ سیارہ جادو
نے بلقیس سے کہا کہ اب آپ تشریف لے چلیے بلقیس حیران تھی کہ یہ کیا معاملہ ہی ہنوز یہ اٹھنے بھی
نہ پائے تھے کہ اُس ساحرہ نے زنار خود پسند کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ یہ کون ہی زنار خود پسند نے کہا
کہ ایک مسافر ہی سیارہ جادو نے اُسکو مہمان کیا ہی اُس جادوگر نے جواب دیا کہ نادانی مان آپ
ایسی دیرینہ ہو کر اپنی حفاظت مطلق نہین کرتی ہین انجام اسکا اچھا نہ ہوگا کیا آپ کو خبر نہین کہ یہ
زمانہ ہم لوگون کے واسطے نہایت نازک ہی زمین دشمن ہی آسمان عدو ہے جان ہی اگر اسیطرح
کوئی دشمن آگیا اور دھوکا دے کر کام آپ کا تمام کیا تو کوہ سرب ویران ہو جائیگا ہم سب کی
جانین آپ ہی کے دم سے وابستہ ہین زنار خود پسند جادو نے کہا کہ ای اخگر شعلہ تن تو یہ نہین
جانتا کہ میری قضا خداوند سامری و جمشید نے اور کے دم سے وابستہ کر دی ہی اور تم لوگون
کی حیات میری زندگی سے وابستہ ہی تو ابھی نادان ہی جا اپنا کام کر جس مطلب کے لیے آیا ہی اُسے
بیان کر اخگر جادو نے کہا کہ مین نے سُنا ہی کہ فتاح طلسم دریاے نسیان کیطرف سے داخل نہ طاق
ہوا ہی اور بہت سے نکرام اُسکے شریک ہو گئے ہین اگر مراحل طلسمی ٹوٹے تو وہ بات جاتی رہیگی جو کہ
پہلے تھی یہ نہین ممکن ہی کہ ہمکو کوئی قتل نہ کر سکے کیونکہ کوہ سرب و دیگر مقامات سب مراحل
نہ طاق سے وابستہ ہین اگر وہ مراحل شکستہ ہوے تو ہم لوگون کا رشتہ حیات بھی بودا ہو جائیگا یہ
سُنکر زنار خود پسند نے کہا کہ بیٹا یہ سب افواہین ہین کجا نہ طاق کجا بدیع الملک کسکی تاب و
طاقت ہی کہ طلسم نہ طاق مین قدم رکھ سکے تو اتنی سی جھوٹ سچ خبر سُنکر گھبرا گیا جا اور اطمینان سے
کوہ سرب کا انتظام کر ایسی ویسی باتون پر خیال نہ کیا کر اور مین یہان کا انتظام ایسا کیے دیتی ہون

کہ اگر دشمن اُس وادی مین قدم رکھے تو جل کر خاک ہوجائے یہ سُن کر اخگر شعلہ تن زنار خود پسند سے رخصت ہوکر جانب کوہ سرب روانہ ہوا اور یہان زنار خود پسند نے سیارہ جادو سے کہا کہ یہ شخص تیرے حوالے ہی اور مین تین روز کے بعد آؤنگی یہ کہکر اُسنے اُسی وقت طلسم برخاست کردیا اور آپ اپنے ہوم خانہ کی جانب روانہ ہوئی یہ مقام اسنے ایسی جگہ بنایا ہی کہ بس یہی جانتی ہی اور کوئی خواص تک نہین جانتی کہ یہ کہان جاتی ہی سیار جادو نے بلقیس سے کہا کہ مین تو اسی وقت آپ کو رہا کردیتی مگر خوف اپنی جان کا ہی کہ اگر یہ بے حیا پلٹ کر آئیگی تو مجھے مار ہی ڈالیگی اور آپ بھی جہان ہونگے پھر گرفتار ہوکر آجائینگے اب کوئی ایسا انتظام کیجیے کہ اس کو قتل کیجیے تو ہماری اور آپ کی دونون کی رہائی ہوسکتا ہی کہ آپ کے بزرگون نے بڑے بڑے کام کیے ہین صد ہا خداوندیان بگاڑ دی ہین ہزار ہا طلسم شکستہ کیے ہین آپ سے یہ بھی ممکن نہین کہ ایک ساحرہ کا کام تمام کرسکیے بلقیس نے کہا کہ کہو تو کلا اُسکا دبا دون سیارہ جادو نے کہا کہ یہ طلسم بندہی موت اسکی اس طرح ممکن نہین ہی اول تو اسکا مرنا بغیر دربند ان نہ طاق کے مٹے ہوے ممکن نہین اُسپر طرہ یہ کہ اب اسکے نواسے نے آکر اسے اور بھی ہوشیار کردیا ہی یہ اسی انتظام کے واسطے گئی ہی کسی صورت سے یہ دریافت کرنا چاہیے کہ اسنے کیا بندوبست کیا ہی مین آپ کو ایک ترکیب بتاتی ہون جب یہ ہوم خانہ سے واپس آئے تو آپ اس سے بہ آشتی پیش آئیے اور ایسی بات کی ہٹ کیجیے کہ تم جس کام کو گئی تھین اگر اُس راز سے آگاہ کردو تو مین وصل تمھارا منظور کرونگا اور بغیر اسکے ہرگز وصل نہ ہوگا یہ دل وجان سے آپ پر فریفتہ ہوچکی ہی یقین ہی کہ ضرور بتادیگی بلقیس نے بھی اس رائے کو سیارہ جادو کی پسند کیا اب تین روز تک یہ خوب سیر باغ وصحرا کیا کیے جب تیسرے روز زنار خود پسند ہوم خانہ سے پلٹ کر آئی اور اُسنے صحبت عیش ونشاط آراستہ کرکے بلقیس کو بُلایا اور شاہزادہ شریک صحبت ہوا تو پھر اسنے سوال وصل کیا بلقیس نے کہا کہ اصل یہ ہی کہ مین محبت کا مارا ہوا ہون اسی طرح اور ایک ساحرہ سے اور مجھ سے محبت بڑھ گئی تھی مگر کسی عیار نے اُس کو مار ڈالا مین اُسکے عشق مین مینون دیوانہ ہون جب سے مین نے عہد کرلیا ہی کہ اب کسی سے دل نہ لگاؤنگا اگر اُسی طرح تم کو بھی کوئی قتل کرڈالے تو مجھے دوسرا داغ اُٹھانا ہوگا اس سبب سے مین انکار کرتا ہون ورنہ تم ایسی صاحب جمال عورت کسے ملتی ہی بس یہ سُنتے ہی زنار جادو اسقدر خوش ہوئی کہ قریب تھا شادی مرگ ہوجائے کہا ای نادان وہ نہین معلوم کون ہوگی جسے عیار نے مار ڈالا مین وہ سخت جان ہون کہ میرا مرنا ممکن ہی نہین تو اسقدر کیون پریشان ہوتا ہی خاطر جمع رکھ بلقیس نے کہا کہ یہ دعوے تو سب کرتے ہین ہمین کیونکر یقین ہو اور کسطرح خاطر جمع ہان اگر ہمکو دشمن سمجھتی ہو تو نہ بیان کرو زنار جادو نے کہا کہ جان من مجھے تو مین دل سے دوست رکھتی ہون تیری ایذا رسانی بھی راحت سے کم نہین ہی مگر در و دیوار ہم گوش دارد ایسی باتون کا دریافت کرنا اچھا نہین ہوسکے مین کچھ تھوڑا سا بیان کیے دیتی ہون اُسی کو سُن کر تجھے اطمینان ہوجائیگا اول تو یہ کہ بیہوشی مجھپر تاثیر نہین کرسکتی جس وقت جام بیہوشی آمیز یا طعام بیہوشی آمیز میرے سامنے

آئیگا تو بیہوشی دھوان ہوکر اڑجائیگی اور اگر کوئی خنجر سے قتل کرنا چاہیگا تو کوئی حربہ مجھپر اثر نہ کریگا اگر کسی ساحر زبردست سے سامنا ہوگا تو سحر اس کا میرے قتل سے عاری رہیگا کہ مین نے اپنے کو طلسم بند کرلیا ہو بلقیس نے کہا کہ یہ میری سمجھ مین نہین آیا کہ طلسم بند ہونا کسے کہتے ہین زنار خود پسند نے کہا کہ تو بالکل نادان ہی مین نے اپنے قتل کا ایک آئینہ تیار کیا ہی اگر وہ آئینہ کسی کو دستیاب ہو جاے اور وہ میرے سامنے لاکر عکس اُسکا مجھپر ڈالے اس طرح کہ صورت میری اُس آئینہ کے مقابل ہوجائے تو ایک برق قضا چمک کر مجھپر گریگی اور کام میرا تمام کردیگی یہ سُن کر بلقیس نے کہا یہ تو مجھے معلوم ہوا مگر تم نے جس مقام پر اُس آئینہ کو رکھا ہی ممکن ہی کہ دشمن وہان پہونچ جاے اور آئینہ پر قبضہ کرکے تمسے مقابلہ کرے تو پھر کیا ہو اُسنے کہا کہ آئینہ دستیاب ہونا اسقدر مشکل ہی کہ سکندر ہو جانا اُسکے سامنے آسان ہی اب تو سارے پتے مجھ سے پوچھے لیتا ہی خیر مین بھی بیان کئے دیتی ہون اگر دشمن آگاہ بھی ہو جائیگا تو میرا کیا کرسکتا ہی وہ آئینہ مین نے ایک دیو کے سینے مین پوشیدہ کیا ہی اور وہ دیو جس دامنگیر مین ہتا ہی وہان سے جنوب کی طرف تین کوس پر واقع ہی جب کوئی اُس دیو کو مارے اور سینہ اُس کا چاک کرے تو آئینہ دستیاب ہو اور وہ دیو ایسا زبردست ہی کہ آدمزاد کی کیا طاقت ہی جو اُس دیو سے مقابلہ کرسکے مین نے اُس کو بزور سحر اس قدر قوت دے دی ہی کہ اُس کا مرنا بھی غیر ممکن ہو اگر کسی شخص کو یہ زنار جو میرے گلے مین ہی دستیاب ہو اور وہ اس زنار سے مشکین دیو کی باندھ کر اُسے ذبح کرے تو وہ مرسکتا ہی کہ یہی رشتہ حیات اُس کا ہی اب تمھین کہو کہ مین مرسکتی ہون یا نہین بلقیس نے کہا کہ اب مجھے اطمینان ہوا مگر مجھ کو بھی کچھ علم نجوم مین دخل ہی اُس سے یہ پایا جاتا ہی کہ آٹھ روز کے اندر تمھاری قضا ہی یہ سُنکر زنار جادو بہت ہنسی اور کہا کہ آٹھ روز کے اندر تو سبھی مرینگے مگر مین نہین مرسکتی بلقیس نے کہا کہ مجھ کو جب ہی یقین آئیگا جبکہ یہ آٹھ روز خیریت کے ساتھ تمپر سے گذر جائینگے تو اُس کے بعد مین تمھارا وصل بھی منظور کرونگا ابھی مجھے شک ہی یہ سُن کر زنار جادو نے ایک آہ کھینچی اور کہا کہ کس ضدی سے پالا پڑا ہی کہ سب کچھ سمجھا دیا اور پھر اسے یقین نہین آتا غرضکہ آج بھی بلقیس نے اُس کو اس تازہ فقرہ سے ٹالا اور تنہائی کے وقت سیارہ جادو سے کہا کہ اب کسی تدبیر سے زنار ملنے کی کوشش کرو تو یہ مرحلہ سر ہو اُسنے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا بس سیارہ جادو نے ایک زنار اور بنایا جو بالکل زنار جادو کی زنار سے مشابہ تھا اور سوتے وقت گلے سے وہ زنار اُتارکے نقلی زنار پہنا دیا اور زنار اصلی لاکر بلقیس کے حوالے کردیا بلقیس زنار لے کر نہایت خوش ہوے اور کہا کہ اگر مین دن کو جاتا ہون تو یہ ڈر ہی کہ کہین یہ لگاتہ ہوشیار ہو جائے اور میری تلاش کرے اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ جب یہ بستر مرگ پر سوئے تو مجھے اطلاع کرنا کہ مین اُسی وقت جانب کوہ روانہ ہو جاؤنگا مگر شب کے وقت تین کوس پیدل جانا وقت سے خالی نہین ہی کہ راہ سے بھی ناواقفیت ہی اگر راستہ بھولے تو بھی بنا بنایا کام بگڑ جائیگا صبح کو یہ بیدار ہو کر جو مجھے نہ پائینگے تو ضرور کھٹک جائینگی سیارہ جادو نے کہا کہ مین نے گھوڑا آپ کا باغ مین بندھوا دیا ہی آپ اطمینان رکھیے الغرض ہر روز زنار جادو طالب وصل ہوتی تھی اور بلقیس بن ٹھنور کہدیتے تھے

کہ اب چھ دن باقی ہین اب پانچ ہی روز رہگئے ایک روز زنار جادو پر نیند ایسی غالب ہوئی کہ
یہ شام ہی سے سوگئی اور بلقیس وہین موجود تھے بس انھون نے سیارۂ جادو سے کہا کہ اب مرکب
میرا منگادو کہ مین اسی وقت جاکر دیو کا خاتمہ کردون اور آئینہ لاکر اسے بھی جلادون یہ سُن کر
سیارۂ جادو اُٹھی اور بلقیس کو ساتھ لیے ہوے اُس مقام پر آئی جہان اسنے گھوڑا بندھوا
دیا تھا بس شاہزادہ مرکب پر سوار ہوکر اُسی جگہ سے روانہ ہوا جو زنار جادو نے جوش محبت
مین بیان کردیا تھا جاتے جاتے کوئی پہر رات گئی ہوگی کہ بلقیس دامنۂ کوہ مین پہونچگئے اور
چونکہ شب ماہ تھی دامنہ کے متصل پہونچتے ہی ان کو ایک ایوان رفیع الشان نظر آیا جسکی بلندی
بام گردون سے ہمسری کا دعوی کررہی تھی شاہزادہ کو نہایت تعجب ہوا کہ خدایا اس سنسان مقام
مین اور ایسی بلند عمارت اور اس قدر عظیم الشان کہ قریب قریب تمام دامنۂ کوہ کو اس کے
اطراف کی عمارت گھیرے ہوے ہو الغرض اس عمارت کو یکایک مشاہدہ کرنے کے باعث
سے شاہزادۂ بلقیس پر جو ایک حیرت کی سی کیفیت دفعتًا طاری ہوگئی تھی اس حیرت کی وجہ سے
شاہزادہ کچھ دیر تو اُس مقام پر ٹھٹکا رہا جس مقام سے وہ ایوان عظیم الشان نظر آرہا تھا
لیکن بعد تھوڑی دیر کے جبکہ اس حیرت زدگی کی حالت سے افاقہ ہوا تو قدم آگے
بڑھایا اور ایک دو تین تیر بھر تاب راہ طے کی ہوگی کہ اس ایوان کے بہت قریب جا پہونچا
اور اس تفحص کے درپے ہوا کہ اس ایوان رفیع کا دروازہ کس طرف ہو اور یہ خاطر
کرکے گرداگرد ایوان کے دورہ کرنا شروع کیا نصف حصہ بیرونی احاطۂ ایوان کا ختم
ہوچکا تھا کہ یکایک ایوان مہتم بالشان کا دروازۂ آمد و رفت دکھلائی دیا قریب جاکر دیکھا کہ
دروازہ کے پٹون مین گران بہا صدہا جواہر نصب ہین اور چاندنی کے عکس سے
ایسے جھلک رہے ہین کہ ان جواہر کی آب و تاب سے شاہزادہ کی آنکھ مین چکا چوند
آنے لگی پیشگاہ دروازۂ ایوان مین باین جانب ایوان کے خاص محافظ اور چوکی پہرہ
دینے والون کے رہنے کا ایک خوشنما اور نہایت مختصر مکان بنا ہوا ہو جسمین چند آدمی
دربان وضع مگر نہایت قوی ہیکل بلند قامت لیٹے بیٹھے نظر آرہے ہین اور داہنی جانب
دروازۂ ایوان کے ایک بہت بڑے قد و قامت کا ایک آدمی مثل کوہ گران سر سے پاؤن
تک جسم پر سب ہتھیار لگائے اور کرسی پر سے ٹہل رہا ہو جسکو دیکھتے کے ساتھ ہی
شاہزادۂ بلقیس کو قرینہ اور قیاس سے اس امر کا یقین ہوگیا کہ اس وقت دروازہ پر
اسی جوان کا پہرا ہو جو اس مستعدی کے ساتھ ٹہل رہا ہو مگر شاہزادہ نے اس امر کا دل مین
مخاطرہ کیا کہ اس پہرہ دار سے کچھ حال ایوان کے متعلق دریافت کرین اور ہنوز اس سے
ہمکلام نہ ہوے تھے کہ اُس جوان نے شاہزادۂ بلقیس سے دو چار ہوتے ہی للکار کر کہا کہ
اے شخص تو کون ہو جو اس طرح بے باکانہ اس مقام پر چلا آیا ذرا خوف جان نہ کیا اور آگے
بڑھا چلا ہی آتا ہو معلوم ہوتا ہو تیری قضا قریب آپہونچی ہو جام عمر تیرا لبریز ہوچکا ہو بس
اب قدم آگے نہ بڑھائیو بہتر اسی مین ہو کہ جسطرف سے آیا ہو اُسی جانب واپس جا ورنہ ایک ہی

تیرمین تیرا کام تمام کردونگا ناحق کو نشانۂ اجل ہوگا میری وہ حرب ہی کہ جس سے بنا ہ
پانی مشکل ہوگی شاہزادۂ بلقیس یہ خطاب باعتاب سُن کر فرط غیظ وغضب سے کانپنے لگا اور
رنگ رُخ سُرخ ہوگیا اور چاہتا تھا کہ تیغ بران دودم نیام سے نکال کر بلائے بے درمان کے
مانند اُس پہرہ دار کے سر پر جا پہونچے اور ایک ہی وار مین اُس پہرہ دار کا کام تمام
کرڈالے مگر اس کے ساتھ ہی شاہزادۂ بلقیس کو یہ قدیم قول یاد آگیا کہ کمال جوش غضب
کی حالت مین مستقل مزاج رہنا اور مغلوب الغضب نہونا شیر مردون اور دلاورون کا حصہ ہی
اور اس کے علاوہ اگر مین نے بحکم جوش غضب تیغ بران سے اس پہرہ دار کام تمام بھی کیا
تو پھر اور پہرہ دارون سے بھی ضرور مقابلہ کی نوبت آجائیگی اور جب یہان کے سب پہرہ دار
میری ہنگ تیغ بران کے طعمہ ہوجائین گے تو مقصود اصلی فوت ہوجائیگا یعنے ایوان کے
متعلقہ اندرونی وبیرونی حالات دریافت ہونا مشکل پڑجائین گے المختصر یہ سب مخاطرہ کرکے
شاہزادہ غصہ کو شربت کے گھونٹ کی طرح پی گئے اور جس مقام پر اس جوان پہرہ دار
نے وہ خطاب پرعتاب ان سے کیا تھا اُسی مقام پر ٹھٹک کر شاہزادہ نے نہایت نرمی
اور ملائمت سے یون جواب دیا کہ بھائی معاف کرو ہم مسافر و آوارہ وطن ہین اور بالخصوص
آج کی سخت منزل مین ہم نے ایسی ایسی سختیان جھیلی ہین کہ لائق بیان کے نہین جسکی وجہ
سے تھک کر چور چور ہوگئے ہین اور حواس خمسہ بجا نہین رہے ہین ورنہ ہم خود اس
مقام پر پہونچنے سے پہلے ایکس تیر پرتاب اُسی طرف ٹھٹک کر اول تم سے قدم بڑھانے
کی اجازت حاصل کرلیتے تو اس کے بعد اپنا قدم تمھاری طرف بڑھاتے شاہزادۂ بلقیس
کی یہ ملائم اور نرم تقریر سُن کر پہردار نے یا تو وہ خطاب باعتاب کیا تھا یا موم ہوگیا اور
دل مین رحم آگیا نہایت نرمی اور ملاطفت کے الفاظ مین شاہزادہ بلقیس سے مخاطب
ہوکر کہا کہ اے شخص معلوم ہوتا ہی کہ تو کوئی عالی نسب اور والا دودمان ہی اور تیرا
اس بے سروسامانی کے ساتھ اس جیسے پرخوف وخطر مقام مین خصوصًا اس ایوان
کے دروازہ تک بے باکانہ چلا آنا بیشک اس کی بین دلیل ہی کہ تو کوئی سخت
مصیبت زدہ اور اپنی جان سے عاجز ہی بہرحال اب تو صاف صاف خلاصہ طور پر مجھ سے
بیان کرکہ تو کون ہی اور اس خطرناک مقام کے سخت واندیشہ ناک سفر کا اتفاق تجھکو کس
باعث سے پیش آیا اور اب اس دروازہ تک آنے اور ہم سے ملنے کی خواہش کرنے کا
سبب خاص کیا ہی شاہزادۂ بلقیس نے ایک آہ سرد کھینچ کر اور کمال درجہ کی حزین
آواز بناکر جواب دیا کہ بھائی مین تم سے کہہ چکا کہ تب وتاب سفر اور صعوبت منزل امروزہ
کی وجہ سے میرے حواس خمسہ درست نہین رہے ہین لہذا مین ایک ذرا دیر ستالون
اور کسی قدر دم درست کرپاؤن تو اپنے سفر کرنے اور اس مقام مین پہونچنے کی رام کہانی
تم سے کہہ سناؤن پہردار نے کمال ملاطفت سے کہا کہ اچھا اچھا آپ میرے قریب بڑھ آئین اور
اچھی طرح ستالین اور اگر قبول کیجیے تو تھوڑا سا شربت وغیرہ نوش کرلیجیے اُس کے بعد باطمینان تمام

اپنا حال بیان کیجیے گا یہ جواب سُن کر شاہزادہ نے قدم آگے بڑھایا اور طرفۃ العین مین پہرہ دار کے قریب آپہونچا پہرہ دار نے شاہزادہ کو ایک تپائی پر بٹھایا اور شربت پینے کا اصرار کیا شاہزادہ نے انکار کرنا مناسب نہ جانا اور دو ایک گھونٹ اس شربت کے جو پہرہ دار نے نہایت پرتکلف گلاس بلورین مین گلاس کو لبالب بھر کر پیشکش کیا تھا نوش کرکے گلاس مع شربت باقیماندہ پہرہ دار کو واپس دیا پہرہ دار نے گلاس مین شربت دیکھ کر کہا کہ ای مسافر کیا وجود اسقدر تاب و تعب منزل کے تجھکو اسقدر تشنگی بھی نہ تھی جو اس گلاس کا سارا شربت تو نوش کر لیتا شاہزادہ نے کہا بھائی شاید آپ اس قاعدہ سے واقف نہین ہین کہ اس قدر خستگی و ماندگی سفر کی حالت مین جیسے کہ اس وقت میرے اعضا مین ہے گھٹنا کر اور پیاس بھر کر پانی خواہ شربت ایک دم پی لینے سے انسان یکبارگی ہلاک ہو جاتا ہے اور اگر احیانًا سخت جانی سے کوئی مرد بھی گیا تو قریب مرگ ہو جاتا ہے اسلیے مین نے عمدًا دو تین گھونٹ پیکر چھوڑ دیا ورنہ جب کسی نے کسی کی کوئی دعوت قبول و منظور کر لی تو جیسے پیٹ بھر کر کھایا ویسے ایک نوالہ کھایا بلکہ شربت کے پینے مین کوئی تامل نہ تھا مگر یہ وجہ کم پینے کی ہے جو مین نے بیان کر دی پہرہ دار نے کہا کہ واقعی ہو آپ نے صحیح کہا اور آپ کے اس قاعدۂ کلیہ کے بیان کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علم طب بھی مین کچھ نہ کچھ دستگاہ ضرور رکھتے ہین اور بہت بڑے صحیح اور قوی دماغ والے ہین کہ باوصف ایسی خستگی اور اسقدر کندی حواس کے بھی آپ مین حفظ مراتب کی یہ قوت ہے کہ ایسے نازک مسئلہ کا اس نازک حالت مین لحاظ رکھا یہ تقریرین باہمی شاہزادہ اور پہرہ دار کی سُنکر تمام محافظ جو اس خوشنما مکان مین تھے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے شاہزادہ کے گرداگرد آکر جمع ہو گئے اب شاہزادہ ان سب پہرہ دارون مین گھر گیا جیسے بتیس دانتون کے اندر زبان مگر چونکہ شاہزادہ کے آئینۂ فطرت اور جبلت مین اعلیٰ درجہ کی شجاعت اور دلاوری کا جوہر ہے ان سب کے گرداگرد جمع ہو جانے اور اپنے تن تنہا ان سب کے درمیان مین گھر جانے سے ایک ذرہ برابر بھی تردد یا اضطرار و انتشار نہین پیدا ہوا ہے بلکہ اپنے راہوار صبا رفتار کی باگ تھامے ہوئے تپائی پر ہشاش بشاش بیٹھے ہین اور ان سب لوگون مین سے جو کوئی ان سے کچھ سوال کرتا ہے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ اور ملائمت تمام اس کو اس کے سوال کا ایسا مناسب جواب دے دیتے ہین کہ سائل خوش ہو جاتا ہے جب ان سب کے اناپ شناپ سوال ہو چکے تو اُس قوی ہیکل جوان نے جس کا اس وقت پہرہ تھا اور وہ ان سب کا افسر بھی تھا شاہزادۂ بلقیس سے مخاطب ہو کہا اب تو آپ اچھی طرح سستا بھی چکے اور کسل راہ بھی دفع ہو چکا لہذا اپنا وعدہ پورا فرمائیے اور اس مقام پر آنے کا سبب خاص بیان کیجیے کہ کس واسطے یہان تشریف لائے یہ سُن کر شاہزادے نے کہا کہ بھائی سنو واقعی امر یہ ہے کہ میرا ایک حقیقی بھائی ایک مدت مدید سے مفقود الخبر ہو گیا ہے اور وہ بھائی بھی ایسا بھائی جو جامع اوصاف شجاعت و دلاوری ہے اور ایسا ذی حسن و جمال جس کو ایک نظر دیکھ لینے والے کی بھوک پیاس جاتی رہے اور باایں ہمہ میرا اس قدر چاہنے والا جیسے شمع کا پروانہ ناچار اسی کی تلاش مین برسون سے سرگردان ہون اور معلوم نہین کیسے کیسے

خارستان اور کتنے بڑے بڑے اور کیسے کیسے ہولناک اور پرخوف وخطر دشت و بیابان طی کرچکا ہون اور نہ جانے کتنے مقامات مین جان جوکھون کا سامنا پیش آچکا ہی مگر آج تک اس قوت بازو کا کسی جا پتہ و نشان نہین پایا چنانچہ اسی مصیبت کے سفر کی یہ بھی منزل تھی جس نے مجھ کو تم سب لوگون تک پہونچا دیا بس بجز اس کے اور کوئی خاص سبب میرے یہان آنے کا ہرگز نہین ہی لیکن جب اتفاقاً یہان تک آگیا اور اس ایوان کے بمثل دروازہ کا نظارہ کیا تو اس دروازہ کی جواہر نگاری نے مجھ کو اندرون ایوان کی سیر کا بیحد مشتاق کر دیا ہی اور مجھ کو امید ہی کہ تمھاری عنایت سے میری یہ آرزو پوری ہو جائیگی پہرہ دار نے یہ تقریر شاہزادہ سن کر اپنے ساتھیون سے کچھ سرگوشیان کین اور دیر تک باہمدگر آپس مین مشورہ کرتے رہے بالآخر افسر پہرہ داران کی یہ راے ہوئی کہ اس شخص کی تمناے سیر ایوان پوری کر دینی چاہیے یہ راے قرار دادکر کے پہرہ دار نے شاہزادے سے کہا کہ مالک اس ایوان کا ایک بہت بڑا زبردست دیو خونخوار ہی اور باآنکہ اس کے تعمیر کردہ اور بھی چند ایوان عظیم الشان مختلف مقامات مین موجود ہین لیکن خاص اس کو اس ایوان سے ایسی دلچسپی ہی کہ قیام اس کا ہمیشہ اسی ایوان مین رہتا ہی چنانچہ اس وقت بھی ایوان کے اندر صدر ایوان والے مکان مین موجود ہی مگر خصوصیت یہ امر ہی کہ اتفاق سے اس وقت آرام کر رہا ہی ورنہ اب تک یہ کہتا ہوا دروازے کے باہر نکل آیا ہوتا کہ مانس گند مانس گند اور باہر آکر آپ سے دوچار ہوتا تو پھر آپ کے جان کی خیر نہ ہوتی لہذا اگر آپ سیر کے آرزومند ہین تو فوراً اٹھیے اور خاموشی کے ساتھ دبے پاؤن ہمارے ساتھ سیر ایوان کی کرکے اس مقام سے ابھی کوس ڈیڑھ کوس دوری پر پہونچ کر رات گذار لیجیو مگر یہان سے ڈیڑھ کوس کے فاصلہ پر ایک مختصر آبادی ہی جہان آپ کو ہر طرح کا آرام مل سکتا ہی اس لیے کہ وہان کے لوگ عموماً مہمان نواز اور انتہا کے جامع اخلاق حسن ہین ورنہ اگر یہ دیو بیدار ہو جائیگا تو آپ کی جان بھی جائیگی اور ہم سب بھی حد سے زیادہ مورد عتاب ہونگے شاہزادے نے اپنے دل مین کہا کہ الحمد للہ وہ مارا اور پہرہ دار سے کہا کہ بہت مناسب جیسی آپ کی راے ہو یہ کہکر شہزادہ بلقیس پہرہ دار کے ساتھ ہولیا اور ایوان کے سرا لبستان اور مکانان اطراف کی سیر کرتا ہوا اس مکان تک پہونچا جسمین دیو سو رہا تھا پہرہ دار نے کہا کہ یہان سے نہایت آہستہ اور بہت ہی دبے پاؤن نکل چلیے کہین ایسا غضب نہ ہو کہ پاؤن کی چاپ سے دیو کی آنکھ کھل جائے شاہزادے نے بہت اچھا کہکر قدم آگے بڑھایا اور دو قدم چلکر اس زور سے چھینکا کہ دیو بیدار ہو گیا بس پہرہ دار تو شاہزادے کے چھینکتے ہی اور دیو کے بیدار ہوتے ہی ہکا بکا ہو کر رہگیا مگر شاہزادہ نے دیو کی طرف مخاطب ہو کر نہایت بلند آواز سے نعرہ کیا کہ اے ملعون ہوشیار ہو جا کہ قضا تیری آگئی دیو نعرۂ بلقیس کی آواز سن کر جاگا اور قہقہہ مار کر ہنسا اور بولا کہ اپنے پاؤن سے تو دہان گور مین چلا آیا ؎ بے مگس ہرگز نماند عنکبوت ۔ رزق را روزی رسان پر می دہد آور میرے منھ مین کود پڑ یہ کہکر اس نے دہن اپنا کھول دیا بلقیس نے ایک پتھر اٹھاکر اسکے

منھ مین ڈالدیا اور خود دیو کے سامنے سے غائب ہوگئے دیو سمجھا کہ یہ واقع مین میرے منھ کے
اندر آگیا بس اُسنے دانت مارا اور اس زور سے دانت مارا کہ ایک دانت اسکا ٹوٹ گیا اور
خون مُنھ سے جاری ہوا دیو نے پتھر اگل دیا اور کہا کہ تو لقمۂ سخت معلوم ہوتا ہی تو یون نہ
مانیگا اب تجھے خاک مین ملا کر کھاؤنگا ہرچند کہ گوشت تیرا کرکرا ہو جائیگا مگر مجبوری ہی یہ کہکر دیو
اُٹھا اور دار شمشاد کا وار کیا بلقیس نے وار خالی دیکر شاخ اُسکی پکڑلی زور ہونے لگے
آخرکار بلقیس نے اژنگا دیکر دیو کو پچھاڑا اور اُسی رشتۂ زنار سے مشکین اسکی باندھ کر خنجر
سے اسکا کاٹ کر پھینک دیا اور سینہ کو چاک کیا تو آئینہ نکلا بس بلقیس نے آئینہ قبضے مین کیا
اور وہانسے پلٹ کر صبح سے پہلے باغ مین آگئے سیارۂ جادو گھبرائی پھر رہی تھی کہ مین
راز نہ فاش ہو جائے ایک مرتبہ گھوڑے کی ٹاپون کی آواز سنائی دی دیکھا اسنے کہ شاہزادہ
بلقیس چلا آتا ہی آئینہ اسکے ہاتھ مین ہی بس یہ دیکھکر سیارہ جادو نہایت خوش ہوئی جسوقت
شاہزادہ داخل باغ ہوا تو سارا ماجرا سیارہ جادو سے بیان کیا اور کہا کہ اب اسکا مار لینا تو
آسان ہی مگر بعد اسکے کوہ سرب کس طرح فتح ہوگا اگر کچھ بھی حال اسکا اسی سے دریافت ہو جاتا تو
بہتر تھا سیارۂ جادو نے کہا کہ صبح کو اُس سے دریافت کیجیے گا اگر اب مشکوک بھی ہوگی تو کیا کریگی
کہ جان اُسکی آپ کے قبضے مین آچکی ہی بلقیس نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا الغرض اُتنی رات بلقیس نے
جاگ کر گذاری صبح کو زنار جادو کے پاس تشریف لیگئے آئینہ جیب مین رکھ لیا تھا جسوقت زنار
جادو کا سامنا ہوا بلقیس نے کہا کہ ای ملکہ اب مجھے اطمینان ہوگیا کہ تمنے نہایت ہوشیاری
سے اپنی جان کی حفاظت کی ہی اور جو ستاسے کہ سخت تھے وہ بھی نکل گئے اب تم اپنے کو آراستہ کرو
اور مین بھی نہاکر آتا ہون تاکہ آج میرے تمھارے وصل کی ٹھہرے لیکن ایک بات اور بتانا
ہو گی زنار خود پسند نے کہا کہ جو بات بتانے کے قابل نہ تھی جب وہ مین نے بتادی تو
اور کونسا امر تمسے پوشیدہ کرونگی بلقیس نے کہا کہ یہ ساحر جو اُس روز تمھارے پاس آیا تھا
جسکا نام اخگر شعلہ تن تمنے لیا تھا اور وہ تمھین نانی کہتا ہی کیا وہ ہی حاکم کوہ سرکوب ہی زنار
جادو نے کہا کہ ہان حاکم کوہ سرکوب تو وہ ہی ہی مگر وہ بیچارا مجھے نانی یونہین ہنسی سے
کہتا ہی مین تو خود اُس سے سن مین کم ہون وہ میری طرف رغبت رکھتا تھا مین نے جو انکار
کیا تو وہ جلن کے مارے مجھ کو نانی کہنے لگا مین بھی اُسے مثل نواسے ہی کے سمجھتی ہون سیارۂ
جادو دل مین کہتی ہی کہ یہ میوا کسقدر بیغیرت ہی کہ حقیقی نواسے کو آشنا بتاتی ہی اور اسقدر ننھی
بنتی ہی کہ اُس سے بھی چھوٹی بنی جاتی ہی لیکن بلقیس نے کہا کہ جب اخگر شعلہ تن تم سے
جلتا ہی تو تم اُس سے کیون ملتی ہو زنار جادو نے کہا کہ ہم اور وہ دونون حاکم نہ طاق کی
جانب سے نگہبان راہ نہ طاق ہین اور اصل کنجی میرے قبضے مین رہی یعنے وہ ہی آئینہ جو میری
قضا کا ہی اُسی سے اُسکی موت بھی ہی بلکہ تمام ساحران کوہ سرکوب اُس آئینہ کی پرتو
سے جل کر خاک ہو سکتے ہین یہ سُن کر بلقیس خاموش ہو رہے اور زنار خود پسند نے اپنے
کو آراستہ کرنا شروع کیا جسقدر زیور اسکو میسر تھا سب اسنے پہن لیا اور لباس پر تکلف

تن پر آراستہ کرنے صحبت عیش آراستہ کرنے مین مصروف ہوئے تمام شیشہ آلات سے مزین کیا گیا اور
شاہزادہ بلقیس کو سیار جادو نے لیجاکر غسل کرایا اور لباس نو پہنا کر صحبت زنار خود پسند مین لائے
دیکھا بلقیس نے کہ محفل آراستہ ہے گانیان حاضر ہین زنار خود پسند مسند عزت پر بیٹھی ہے اور کشتیان ہے
کی سلامنے رکھی ہین اس بیحجابی صورت پر زر و زیور کی آرایش اور بصد انداز و ناز پر تکیہ کرکے بیٹھنا عجب
شان دکھا رہا تھا شاہزادہ بلقیس نے پہونچتے ہی کہا کہ ای زنار دار خود پسند آج اپنی اس آرایش کو
تمنے بھی دیکھا اور نہ دیکھا ہو تو لو اس آئینہ مین اپنی صورت دیکھو یہ کہکر وہی آئینہ قضا نکالکر زنار دار
خود پسند کے سامنے بیشکیا زنار خود پسند نہ سمجھی کہ یہ کیا اسرار ہے جیسے ہی رو سے نجس اسکا آئینہ
کے مقابل ہوتا ہے آئینہ مین سے برق چمک کر زنار خود پسند پر گری زنار خود پسند نے کہا کہ او
ظالم تو نے دغا کی مگر برق نے زیادہ مہلت نہ دی کہ یہ رد سحر کر سکتی یا بھاگ کر جان اپنی بچا لے
اس برق نے زنار کو ہمہ تن شعلہ بنا دیا اور اس شعلہ آتش نے اس تمام باغ کو جلاکر خاک سیاہ
کر دیا بیرون نے صدا دی اے گیرو دار بلند کی بہت خاک اڑائی جب قابو نہ چلا تو پکارے کہ مارا
جوان کشتی نام من زنار خود پسند جادو بود حریف مردیم و جان دادیم و مطلب خود نرسیدیم
اسکے مرتے ہی اشیاء سحر فنا ہوگئے نہ باغ رہا نہ بارہ دری کچھ پرانے اور کہنہ حجرے باقی رہے
ایک حجرے مین چند قیدی تھے انکو رہا کر دیا جو خواصین زنار خود پسند کی رکھیں انھون نے التماس
بلقیس کی اختیار کی اور بھاگکے کوہ سرب کی جانب روانہ ہوئین انھون نے اخگر شعلہ تن کو اس
حادثہ سے مطلع کیا کہ اس طرح ایک شخص مقید ہوا تھا ملکہ اسکی طرف ملتفت ہوئین اور سنا جو
کہ سب راز اس سے بیان کر دیتے تھے اسنے دیو کو مار کر آئینہ حاصل کیا اور ملکہ کو جلا دیا
سیار جادو ہمیشہ سے ملکہ کے عدو تھے ملکہ نے اپنے زور سحر کے بھروسے پر آستین کلہ نہ پالا تھا
آخر اسنے لشکر کاٹا کہ بلقیس کے شریک ہوکر ملکہ کو قتل کرا دیا یہ سنکر اخگر شعلہ تن نہایت متردد ہوا اور
اسنے اپنے ہمنشینون سے صلاح لی کہ اب کیا کرنا چاہیے یقین ہے کہ وہ ظالم اس طرف بھی آئیگا آئینہ
اسکو مل جکا ہے اب اسے کیا خوف ہے وہ آئینہ گویا اس مرحلہ کی لوح ہے کہ ہمارا سا حریم ہی پر پہنچیگا کوئی ایسی
تدبیر ہونی کہ آئینہ اس ظالم سے چھین جاتا تو مارنا اسکا آسان ہوتا ورنہ کوہ سرب برباد ہو جائیگا
اور رستہ طلسم نہ طاق کا کھل جائیگا سب نے صلاح کی کہ ایک نامہ سرست فیل گوش کو لکھ بھیجیے کہ وہ
پہلوان یگانہ در رستم زمانہ ہے مضمون نامہ یہ ہو کہ ای برادر مہربان ہمارا تمھارا بچپن کا یارانہ و دوستانہ
اسی واسطے ہے کہ ہم پر وقت پڑے تم کام آؤ تمپر وقت پڑے ہم شریک حال ہون اس زمانہ مین
ایک سرکش نہین معلوم کہان سے آیا اور اسنے جدہ ماجدہ یعنی ملکہ زنار جادو کو مارا آئینہ قضا اسکے
ہاتھ لگ گیا اگر وہ اسطرف نکل آیا تو کوہ سرب کو بھی مٹا دیگا اور سحر ہمارا کچھ کام نہ کر سکیگا تا وقتیکہ
آئینہ اس سے نہ چھین جائے ہم کچھ نہین کر سکتے ہین لہذا تمکو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کچھ جمعیت و زور
کا پاس ہو تو اس ظالم کو قتل کرکے آئینہ قبضہ مین کرو اور اگر زور و طاقت مین غلبہ نہ حاصل ہو تو اپنے
عیاری کی مدد سے آئینہ قبضے مین کرو اور اسے گرفتار کرا کے یا قتل کر ڈالو یا ہمارے پاس
بھیجدو یہ رائے اخگر شعلہ تن کو بہت پسند آئی اور نامہ اسی مضمون کا تیار کرکے اس سارسے کے

ہاتھ سرمست فیل گوش کے پاس روانہ کیا جس وقت ساحرانہ سرمست فیل گوش کے پاس پہونچا
اور نامہ دیا سرمست نامہ کو پڑھکر قتل بلقیس پر آمادہ ہوا جواب لکھ بھیجا کہ تم اطمینان رکھو مین جاتا ہون
اور اسے قتل کرکے سر اسکا بہت جلد تمھارے پاس بھیجتا ہون اور ملکہ کے انتقال کا حال دیکھکر کمال
رنج و غم ہوا تمھاری بزرگ اور ہماری بھی بزرگ تھین ضرور ہے کہ خون ملکہ زنار دار جادو کا انتقام
اسکے قاتل سے لیا جاے ساحرانہ سرمست نامہ کا لیکر جانب کوہ سرب روانہ ہوا اور یہان
سرمست فیل گوش نے چالیس ہزار سوار اپنے ہمراہ لیے اور اپنے عیار رہتر ہمارے خنجر گزار کو بھی
ساتھ لیا اور راہ کوہ سرب مین آکر خیمہ زن ہوا اب اسے تو بانتظار بلقیس چھوڑا جاتا ہے اور حال
شاہزادہ بلقیس بن مہتور کا گزارش کیا جاتا ہے کہ جس وقت انھون نے قتل زنار خود پسند سے
فرصت پائی تو سیارہ جادو سے فرمایا کہ اب تم جہان چاہو جاؤ مین ہمارے فتاحی کوہ سرب جاتا ہون
اور اسکے بعد نہ طلاق پر جاؤنگا کہ وہان میرے عزیز موجود ہین سیارہ جادو نے کہا کہ آپ نے
مجھے ایک ظالم کے پنجہ سے نجات دی اور میرے فرزند کے خون کا عوض لیا اب مین اس
کوہ کو نہ چھوڑونگا لیکن اگر اجازت ہو تو جاکر اپنی بہن اور بھتیجی کو دیکھ آؤن کہ نہین معلوم وہ کس حالت
مین ہین شاہزادہ بلقیس نے سیارہ جادو کو رخصت کیا اور آپ تن تنہا پشت مرکب سوار ہوکر
اور تیہ دریافت کرکے جانب کوہ سرب کے روانہ ہوے ادھر سیارہ جادو ایک مدت کے بعد
اپنی بہن کے مکان پر پہونچے اور دختر سے ملے سب کیفیت قتل زنار خود پسند کی بیان کی بیان ان
دونون خالہ بھانجون نے خوب سحر تیار کیے تھے کہ جلکر زنار خود پسند سے مقابلہ کرکے خون سہیل جادو کا
بدلہ لینگے لیکن جسوقت سیارہ جادو سے معلوم ہوا کہ زنار خود پسند واصل جہنم ہوا دونون کو بیقرار
بلقیس کا اشتیاق ہوا دریافت کیا کہ اب وہ شاہزادہ کسطرف تشریف لیگیا ہے سیارہ جادو نے
نام سرب کوہ کا لیا یہ سنکر سیارہ جادو کو تشویش ہوئی کہا کہ وہان جانا اچھا نہین اخگر شعلہ فن
سحر بے بدل ہے اور محافظ راہ طلسم نہ طاق ہے ایسا نہو کہ وہان پہونچکر شاہزادہ مبتلاے بلا ہو
جاکر اسے یہان سے بھیر لانا چاہیے سیارہ جادو نے کہا کہ آئینہ قتل اخگر جادو بلقیس کے پاس ہے
کوئی ساحر اسکا کیا کر سکتا ہے سیارہ جادو نے کہا کہ دشمن کے ہزار فریب ہوتے ہین اگر دشمنون
نے آئینہ کسی فریب سے لیا تو پھر یہ کیا کر سکینگے وہ ہمارے محسن ہین ہمین بھی انکی شرکت کرنا
چاہیے یہ کہکر ان دونون نے ابر سحر تیار کیا اور سیارہ جادو کو بھی ساتھ لیکر جانب کوہ سرب
روانہ ہوے انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہے دیکھیے یہ کس وقت پہونچتے ہین لیکن شاہزادہ بلقیس بن مہتور
دیو پیکر کا حال گزارش کیا جاتا ہے کہ یہ تن تنہا مرکب پر سوار ہتیار سجے ہوے آئینہ جیب مین جاتے
جاتے اس مقام پر پہونچے جہان سرمست فیل گوش خیمہ زن تھا شاہزادہ لشکر کو دیکھکر
متحیر ہوا کہ یہ فوج کس کی ہے یہان تو سوا ساحرون کے کسی پہلوان کا نام نہ سنا تھا کیا سیارہ
جادو اس حال سے آگاہ تھے یہ اسی سوچ مین تھے جو ادھر سرمست فیل گوش کو
اپنے عیار کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ قاتل زنار خود پسند آپہونچا اور کوہ سرب کی طرف جانے کو ہے بس
یہ سنتے ہی سرمست مرکب پر سوار ہوکر بلقیس کا سد راہ ہوا اور آواز دی کہ اوکڑے کہان جاتا ہے

ادھر آ کہ مجھے تیرے حسن شباب پر رحم آتا ہی یہ راستہ جانے کے قابل نہین ہی کیا تجھے خبر نہین کہ یہ شیر کا مسکن ہی بہتر یہ ہی کہ آئینہ میرے سپرد کر اور جس طرف سے آیا ہی اسی طرف پلٹ جا عقیب کہا تو نے کہ تو تمام خودپسند ایسے ساحر کو مارا اور اب تن تنہا کوہ سرب کی طرف جا رہا ہی مجھے تیری اس جرأت و ہمت پر تعجب ہوتا ہی یہ سنکر بلقیس نے فرمایا کہ مردان عالم کو سوا اپنے پیدا کرنے والے کے کسکا خوف نہین ہی یا تو تو حاکم کوہ سرب سے کہدے کہ وہ مجھے راستہ دیدے ورنہ مین خود جاؤن مجھے اُس سے کوئی عداوت نہین ہی مین نہ طان پر جاتا ہون اور اگر اُسنے خود پسند کا بدلہ لینا ہو تو مین موجود ہون اور شیرون نے جدھر کا رخ کیا پھر وہ کسی کے روکے رُکتے ہین اگر تجھے جنبہ حاکم کوہ سرب کا ہوا اور قوت تیرے بازو مین ہو تو آئینہ مجھے لے لے یہ سنکر سرمست فیل گوش نے کہا کہ کیون جہالت کرتا ہی اور دوست کو دشمن بناتا ہی بیشک مین حاکم کوہ سرب کا دوست ہون اور اسی لیے آیا تھا کہ تیری گوشمالی کرکے آئینہ تجھسے لے لون مگر صورت تیری دیکھکر جی نہ چاہا کہ تیرے خون سے ہاتھ رنگین کرون دیکھ پھر کہ امان اور آئینہ میرے سپرد کرکے تو لپٹ جا ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا بلقیس نے کہا کہ اگر تجھ ایسے مجھے مغلوب کردین تو مجھے زندہ رہنا اپنا منظور نہین ہی یا مین تجھے زیر کرکے مٹیع کر لونگا یا تو مجھے قتل کریگا اب اس جھگڑے کا فیصل ہوجانا ہی بہتر ہی سرمست کو غصہ آیا اور اُسنے نیزہ سنبھالا اور خبردار خبردار کہکر سینۂ بلقیس پر وار کیا بلقیس نے نیزہ پر روکا اور سترہ طعن مین نیزہ ہاتھ سے سرمست کے نکالدیا نیزہ نکلتے ہی زمانہ لگا ہون مین شعلہ وار ہو گیا بس سرمست فیل گوش نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا اور تلوار نیام سے کھینچکر سر بلقیس پر وار کیا شاہزادہ بلقیس نے تھپکی دی کہ تلوار پٹ پڑی بس ہاتھ کلائی پر ڈالدیا اور جھٹکا مارا کہ سرمست اوندھے منہ یال مرکب پر آرہا دوسرا ہاتھ بڑھا کر اور کمر زنجیر کا بند پکڑکے جو زور کیا تو لنگر سرمست کا توڑکر ہاتھ مین کر لیا قضائے کار واتفاق وقت روزگار کہ اسکا کمر بند ٹوٹا اور ہاتھ سے چھوٹا زمین پر گرتے ہی راہ فرار اختیار کی کچھ دور بلقیس نے اسکا تعاقب کیا آخر پلٹ کر ایک درخت کے نیچے آئے اور تلوار کو خون سے پوچھکر نیام مین کیا جو لوگ سرمست کے مارے گئے تھے لاشین اُنکی پڑی ہوئی تھین بلقیس ہاتھ منہ دھونے کی غرض سے تلاش چشمۂ آب روانہ ہوئے جاتے تھے کوئی پیاس قدم آگے بڑھے تھے کہ دیکھا ایک عورت کمر پر گھڑا پانی کا رکھے ہوئے چلی آتی ہی بلقیس نے کہا کہ چشمہ یہان سے کسطرف اور کتنی دور ہی اوسنے کہا بہت دور ہی آپ پانی کی تکلیف نہ کھینچیے لیجیے مین بھر بھر لاؤن گی چشمہ وان نہین ہی بلکہ چاہ ہی آپ پاس ہی ہی نہ ڈول کھینچکر پانی بھریگا بلقیس نے کہا کہ تمکو میری وجہ سے دوبارہ جانا پڑیگا اسنے کہا کہ پھر میرا کیا نقصان ہی آدمی آدمی کے کام آتا ہی شاہزادہ بلقیس نے اپنی سادہ مزاجی سے کام لیا اور پانی اُس سے لیکر ہاتھ منہ دھویا پیاسے بہت تھے تھوڑا سا پانی پیا جسکی کہ فوراً دردسر پیدا ہوا اُس عورت سے نعرہ کیا کہ باش او تیرہ حزہ منم مہتر سپاہ جنگ گزار بڑا غضب کیا تو نے کہ ملکہ تو نامزد کو پسند کرکے مارا اور میرے آقا سرمست فیل گوش کو زمین سے اٹھا لیا مگر مین نے تجھے زک دی اب کہان

جاتا ہے یہ سنکر بلقیس سمجھی کہ یہ عیار ہے سر دست قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا اور اٹھکر جھپٹے ہمارے
خنجر گزار بھائی بلقیس دو چار قدم نہ بڑھے ہونگے کہ بیہوشی نے کمانچہ مارا اور چرخ کھاکر دھم سے گرے
ہمارے خنجر گزار نے بلگرتے بلقیس کا باندھا اور پشت پر لگاکر چل نکلا جسوقت سرمست نے بلقیس سے
شکست کھائی تھی تو ہمارے خنجر گزار کو خیال ہوا تھا کہ پانی یہان کو سون نہین ہے اور یہ پیاسا ضرور ہے اسلیے
فریب مین جلدی آگیا یہ سوچکر اسنے راہ صحرا اختیار کی تھی اور پانی بیہوشی امیر مطلق ہون بھر کر اور
عورت بنکر چلا تھا الغرض جس وقت یہ سامنے سرمست فیل گوش کے پہونچا تو پشتارہ رکھدیا اور کہا یہ
سرکش حاضر ہے اور اپنی عیاری کی کیفیت بیان کی سرمست فیل گوش نے اسکو انعام دیا اور شاہزادہ
بلقیس کو اسیر غل و زنجیر کرکے ہوشیار کیا اور جلاد کو بلاکر حکم قتل دیا شاہزادہ بلقیس نے فرمایا کہ او
نامنجھے شرم نہین آتی کہ عیارون کے ذریعہ سے مردان عالم کو گرفتار بلاکر کے قتل کرتا ہے یہ سنکر سرمست
نے گردن جھکائی اور کہنے لگا کہ بیشک یہ امر خلاف جوانمردی ہے مگر مین مجبور ہون کہ حاکم کو سر بیگا
تو دشمن ہے اور مین اسکا نمک خوار دوست ہون اگر تجھے چھوڑ دونگا تو تو اسے قتل کریگا اگر بہ اقرار کرے کہ مین
آجکل مقابلہ تن سے نہ لڑونگا اور آئینہ میرے سپرد کردے تو مین تجھے چھوڑ دونگا ورنہ ضرور قتل کرونگا
بلقیس نے فرمایا کہ آئینہ تیرے عیار نے میری جیب سے نکال لیا اسوقت مین مجبور ہون اگر
جب قابو پاؤنگا آخر شعلہ تن کو ضرور قتل کرونگا میرا شیوہ دروغ گوئی نہین ہے مین نہ طاق پر ضرور جاؤنگا
اور نہ طاق تک جانا بغیر اس مرحلہ کے توڑے ممکن نہین ہے مین مرنے سے نہین ڈرتا تجھسے جو ہوسکے
فقط اور نکر کہ مین اپنے ارادہ سے باز نہ ہونگا یہ سنکر سرمست فیل گوش نے کہا کہ مین تیرے ساتھ اسی
دوستی نہین کرسکتا جو دوست سے دشمنی کا اثر پیدا کرے یہ کہکر اپنے بھائی عزمت فیل گوش کی
طرف دیکھا اور کہا کہ اسے بھائی مین لیجاکر قتل کرڈال عزمت فیل گوش قید شاہزادہ بلقیس
کی اپنے ہمراہ لیے ہوئے صحرا مین آیا اور کہا کہ اے شخص جو کہنا ہو کہ لے جو کھانا ہو کھالے جو پینا ہو پی لے
کہ تیرا وقت آخر ہے اور اجل سر پر کھڑی ہے بلقیس نے کہا کہ مین خود مشتاق اجل ہون نہ مجھے کچھ کہنا
ہے نہ سننا ہے لو جس کام کے لیے آیا ہے انجام دے یہ کہکر دل کو درگاہ الٰہی مین رجوع کیا اور
عرض کرنے لگے کہ اے کس بیکسان و اے دادرس غریبان اس وقت بیکسی و تنہائی مین سوا تیرے
کون مدد کرنے والا ہے تو نے میرے عام عزیزون کو کیسی کیسی شوکت عنایت کی اور کس کس
آفت سے بچایا مجھے بھی بچالے ہر چند کہ ایکدن مرنا ضرور ہے مگر اسوقت کا مرنا ایسا ہے کہ دفن و کفن
کی امید بھی نہین ہے مرنے کے بعد مٹی خراب ہوگی ہنوز سخن در دہان تھا کہ تیر دعا کا ہدف مراد
پر بیٹھا اور جانب صحرا سے تیز گرد و غبار بلند ہوا اور نقابدار سبز پوش بارہ ہزار سبز پوشون سے
آگے ہوئے اور نعرہ کرکے چلا کہ خبردار اوگر اس شاہزادہ کو قتل نکرنا ورنہ تیرے خاندان بھر کا خاتمہ
کردونگا منہ نقابدار سبز پوش یہ سنکر عزمت فیل گوش کو غصہ آیا اور پکارا کہ او نقابدار
مقابلہ روزگار تو کون ہے جو ہمارے امور مین دخل دیتا ہے کوئی بھی دشمن کو چھوڑ دیتا ہے جو ہم اسکو
چھوڑ دین اسے تجھے قتل کرکے اسے قتل کرونگا یہ کہکر دہی تلوار جو برائے قتل بلقیس نیام سے
کھینچی تھی سر نقابدار سبز پوش پر لگائی نقابدار سبز پوش وار اسکا پشت شمشیر پر روک کر جھپٹا تھا

تیغہ آبدار کا مارا مع مرکب غرمت کے چار ٹکڑے ہوتے ہمراہیان غرمست مین غوغا ہوا کہ مار لو اسس
نقابدار کو ایسا نہو کہ یہ قیدی کو بھی رہا کر دے غضب کیا اسنے کہ ہمارے افسر کو مار ڈالا یہ کہکر تلوارین
کھینچکر آپڑے اُدھر ہمراہیان نقابدار سبز پوش نے بھی تلوارین کھینچین جنگ ہونے لگی صدا اس
غوغے کی کان مین سرمست کے پہونچی پوچھا کہ کیا ہوا لوگون نے کہا کہ جانب صحرا سے کوئی نقابدار
سبز پوش آیا ہی وہ قیدی کا طرفدار ہی اُسنے آپ کے بھائی کو قتل کیا بس یہ سنتے ہی زمانہ نگاہون
مین سرمست فیل گوش کی تیرہ و تار ہوگیا تلوار پکڑکر اُٹھ کھڑا ہوا اور خیمہ سے نکلکر پشت مرکب پر
بیٹھکر جانب نقابدار سبز پوش روانہ ہوا اُدھر بلقیس نے جو دیکھا کہ نقابدار نے آکر قاتل کو مارا
اب کیا نقابدار بڑبان نکالے گا اُسوقت تو رہا ہوگا معلوم ہوا کہ وقت رہائی آگیا بس ہاتھ ہتکڑی
کے بیڑیون مین ڈالکر جو زور کیا قید کو مانند تار عنکبوت کے پارہ پارہ کر ڈالا اور اُٹھکر وہی ہتکڑی
بیڑی پکڑے ہوئے لشکر غرمست پر گرے لوگون نے دیکھا کہ قیدی بھی چھوٹ گیا اسے گرفتار کرنا
چاہیے تلوارین کھینچے ہوئے آپڑے بلقیس نے ایک سوار کو مارکر شمشیر پر قبضہ کیا اور اُسی کے
گھوڑے پر بیٹھکر لڑنے لگے قریب تھا کہ لشکر غرمست فیل گوش کے قدم اُکھڑ جائین کہ سرمست فیل گوش
مع فوج آپڑا اور نعرہ کرکے گرا عین گرمی جنگ مین بلقیس کا اور سرمست کا بھر سامنا ہوا
سرمست نے تلوار ماری بلقیس نے وار اُسکا پشت شمشیر پر روک کر جو ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا تو سر
قلم ہوگئی سرمست نے سر اپنا بچھے کو کھینچا تلوار گردن مرکب پر پڑی کہ گردن اُسکی قلم ہوئی مرکب
آتشبازی بنگیا سرمست بھی نہایت مرد جرار ہی جلدی سے زین خالی کیا اور تلوار کھینچے ہوئے چلا کہ مرکب
حریف کو بھی بے گردن بلقیس بھی کود پڑے سرمست تلوار جھٹک کر لپٹ پڑا بلقیس بھی دست و گریبان
ہوکے کشتی ہونے لگی داؤ پیچ بند ہونے لگے زور ہونے لگے یہ حال دیکھکر نقابدار سبز پوش بھی آکر
بھڑتے قریب پہونچ گئے اور آواز دی کہ اے یادگار ممنور یہ وقت دیر کرنے کا نہین ہی نبی یہ سنتے
ہی رگ ہاشمی حرکت مین آئی اور زلفین خلیلی پیچ و تاب کھانے لگین یا تو سرمست فیل گوش بلقیس
کو ریل کر پچھاڑ لیا تھا یا یہ آواز کان مین پہونچتے ہی بلقیس نے پیٹرا کاٹا سرمست اپنے زور مین پہلو کی
طرف اوندھے منھ آرہا بلقیس نے بائین ہاتھ سے کمر زنجیر کا بند پکڑکر نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر اسب
جو زور کیا تو پہلے ہی ہکے مین تا کمر لے آئے دوسرے زور مین تا سینہ تیسرے زور مین سر سے
بلند کیا اور فرمایا کہ شناخت دین اسلام مین کیا کہتا ہی سرمست نے جواب دیا کہ بیشک آپ سچے اور
آپ کا دین بھی سچا تا زندہ ایم بندہ ایم جو خدا ایسے وقت مین مدد کرے اور دشمن کے پنجے
سے چھڑا کر پھر فتح مند کرے وہی برحق ہی لعنت ہو نے دوسو چند اوندان باطل پر کہ ہر چند مین نے
ایک ایک کو پکارا مگر کوئی نہ آیا بلقیس نے جسکے سے اُسکو چھوڑ دیا اور کلمہ تلقین فرمایا سرمست
فیل گوش از سر صدق مسلمان ہوا اور اپنے لشکر کو دیکھکر آواز دی کہ جسکو یہ مذہب
برحق اختیار کرنا ہو وہ میرے ساتھ رہے ورنہ میرے لشکر سے نکل جائے سب نے کہا کہ
جو سردار کا مذہب وہ ہمارا جہنم مین تو آپ کے ساتھ رہے جنت مین جاتے وقت کیا چھوڑ
دینگے سرمست نے سب کو آفرین کی اور کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا اور بلقیس سے کہا کہ اگر حضور

اجازت دین تو مین لاش اپنے بھائی کی دفن کردون ہرچند کہ وہ حالت کفر مین مارا گیا ہی مگر میرا بھائی
ہی دنیا کیا کہیگی فرمایا مین مانع نہین ہون غرض کہ سرمست فیل گوش نے چند آدمیون کو غرست
کے دفن وکفن کے واسطے چھوڑا اور آپ مع شاہزادہ بلقیس اپنے قلعہ مین آیا نقاب اسپر پوش
جانب تھرار روانہ ہوگئے دھوم سے دعوت کی اور بعد دعوت کے عرض کی کہ اب مین آپ کے ہمراہ
ہون جہان چاہے تشریف لے چلیے فرمایا کہ مین نہ طاق پر جانے والا ہون اور اسی غرض سے آیا تھا
راہ مین روکنے والون نے پریشان کیا مگر خدا نے ہر بلا سے بچایا اب کل صبح کو مین کوہ سرب
کی طرف سے جاؤنگا چونکہ تمھاری زبانی معلوم ہوا ہی کہ حاکم کوہ تمھارا بچپنے کا دوست ہی لہذا اسکو
فہمایش کرو کہ اگر وہ مجھے راہ دیدیگا تو مین چلا جاؤنگا باوصفیکہ وہ کافر ہی مگر مین متعرض نہونگا اور اگر
لڑیگا تو بغیر مارے چھوڑونگا کہ قضا اسکی میرے اختیار مین آچکی ہی سرمست فیل گوش نے کہا کہ مین
اسکو سمجھاؤنگا اگر نا فہوا المراد اور اگر نہ مانیگا تو حضور کو اختیار ہی اب مین خود اسپر تلوار اٹھانے مین
شرم نہ کرونگا کہ مین نے آپکے خلاف شان سپہگری کیا جو آپ سے لے عنوانی کے ساتھ
پیش آیا اب وہ اگر میرا کہنا نہ مانیگا تو اسکے زیادہ اسکا دشمن مین ہون یہ کہکر اسنے سامنے خنجر گزار
اپنے عیار کو طلب کیا اور کہا کہ وہ آئینہ جو تو نے جیب سے شاہزادہ کی نکال لیا تھا کہان ہی
اُسنے حاضر کیا سرمست نے خدمت بلقیس مین پیش کیا اور ایک نامہ اخگر شعلہ تن کو لکھ بھیجا مضمون
یہ تھا کہ اے دوست قدیم مین نے درجہ دوستی کا تیرے ساتھ ختم کردیا کہ شاہزادہ بلقیس سے لڑایون
مین نہ سریر ہوا تو عیار کی مدد سے اُسکو مقید کرکے آمادہ قتل ہوا مگر اقبال اُسکا یاور تھا کہ غیب
سے مدد ہوئی اور ایسے شخص نے آکر اُسکو رہا کیا جسے وہ خود بھی نہین پہچانتا اور دوبارہ مقابلہ
کرکے اُسنے مجکو زیر کیا مین نے مذہب اُسکا برحق جانکر اطاعت اُسکی اور مذہب اسلام اختیار
اب مین تجھے نصیحت کرتا ہون کہ یہ مذہب برحق ہی تو بھی اختیار کر اور عداوت بلقیس سے
ہاتھ اُٹھا ورنہ دنیا و دین مین کہین ٹھکانا نہ لگے گا اور یہ شاہزادہ باقبال نہ طاق کے رستہ کو
صاف کرتا ہوا جائیگا اور اب مین نے غلامی اُسکی اختیار کرلی ہی مجھسے بھی امید دوستی
نہ رکھنا بلکہ بلقیس سے زیادہ اپنا دشمن جاننا جسوقت یہ نامہ لیے ہوئے ہمارے
خنجر گزار خدمت اخگر شعلہ تن مین پہونچا اور نامہ پیش کیا اخگر شعلہ تن نے مضمون نامہ
سے آگاہی پائی اسے نہایت غصہ آیا قلب اسکا سیاہ تھا اور قضا دامنگیر تھی کہ راہ راست
پر نہ آسکا جواب نامہ لکھ بھیجا کہ اے سرمست تو نے ایمان غضب کیا تو نے کہ ایسا مذہب اختیار
کیا جسکا نہ سر ہی نہ پاؤن ہی پوجنے دو سو خداوندون کو چھوڑ کر ایک خدائے آسمانی کی پرستش
اختیار کی اور وہ ایک بھی ایسا جو نظر تک نہین آتا اگر تو نے بخوف جان ایسا کیا ہی تو وقت
کا منتظر رہ اور گھات کرکے دشمن پر قابو کر مین بھی امید دونگا تو اُسے لیے ہوئے نہ طاق کی طرف
جائگر راہ مین ضرور قتل کرڈالنا مین ایک ساحر کو نگہبانی کے واسطے ساتھ کردونگا وہ پوشیدہ
طور پر تیرے ساتھ رہیگا اور ہر قسم کی مدد بھی دیگا اور اگر تو صحیح وسالم اس ظالم کو تا بہ نہ طاق
پہونچانے کا قصد کریگا تو وہی ساحر نگہبان تجکو ضرور قتل کرڈالیگا چاہے بلقیس کے ہاتھ سے مارا جائے

یہ جواب نامہ کا ہمارے خنجر گزار نے لاکر سرمست فیل گوش کو دیا سرمست کو نہایت غصہ آیا
کہ یہ نہایت احسان فراموش ہی نامہ شاہزادہ بلقیس کو دکھایا اور عرض کی کہ اب میرے
نزدیک اس کوہ کو مٹاتے ہوئے چلیے فرمایا کہ مجھے جسقدر رعایت منظور تھی وہ تمھارے
سبب سے تھی اب مجھے رعایت کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی یہ فرمایا اور تلوار ٹیکہ کر اٹھکر
ہوئے سرمست بھی مع فوج تیار ہوگیا اور جانب کوہ سرب روانہ ہوئے اُدھر خبر اخگر شعاعتن
کو پہونچی کہ حریف آتا ہی اسنے کہا کچھ پروا نہین اگر آئیگا تو کیا کریگا صرف آئینہ اسکے پاس ہوتے
سے مرحلہ نہین لوٹ سکتا ہان میرا قتل آسان ہی تو جب وہ مجکو پائیگا تو قتل کرسکتا ہی مین بھی
اسکا انتظام کیے لیتا ہون یہ کہکر اسنے کچھ اسم سحر پڑھکر ایک دو ہتڑ زمین پر مارا کہ تمام
کوہ تھرا گیا ایک زلزلہ سا پیدا ہوا اور گرد کوہ کے ایک دریا حائل ہوگیا اور اُس دریا مین ایسا
تلاطم تھا کہ کیا مجال تھی کشتی کی جو دریا عبور کرکے کوہ تک جاسکتی اور بعد اسکے اخگر شعاعتن
نے صورت اپنی ایک شعلۂ جوالہ کی پیدا کی اور گنبد فلیہ پر کلس بنکر رہگیا یہان شاہزادہ بلقیس
بن ممتور دلیر پرور مع سرمست فیل گوش و ہمارے خنجر گزار عیار آکر سامنے کوہ کے ہوئے
دیکھا کہ ایک کوہ بلند و سیاہ رنگ ہی مگر مثل آہن جلا دار کے چمک رہا ہی اور بالاے کوہ ایک
فلیہ نہایت بلند بنا ہوا ہی اور بالاے فلیہ جو گنبد ہی اُسپر ایک کلس مثل آفتاب کے چمک رہا ہی
اور گرد کوہ کے دریا موجزن ہی ہمارے خنجر گزار نے بڑھکر عرض کی کہ اے شہریار پہلے یہان کی
یہ ہیئت نہ تھی یہ دوسری صورت پیدا ہوگئی ہی معلوم ہوتا ہی کہ اخگر شعلہ تن نے کوئی تازہ
انتظام کیا ہی کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ آئینہ میرے قتل کا دشمن کے ہاتھ لگ گیا ہی مین نہین کہہ سکتا
کہ اس حصار کے ٹوٹنے مین آئینہ مدد دیگا یا نہ دیگا شاہزادہ بھی یہ سُنکر متردد ہوا کہ کیا
مدد پروردگار پر کرکے کہا کہ تم لوگ اسی جگہ قیام کرو مین جاتا ہون یا تو اس طلسم کو مٹاؤنگا
یا اپنی جان دونگا ہر چند سرمست فیل گوش نے منع کیا مگر اسنے نہ مانا اور باگ گھوڑے کی
اُٹھا دی سرمست نے ساتھ چلنے کا قصد کیا تھا کہ شاہزادہ نے فرمایا یہ وقت ساتھ دینے کا
نہین ہی بس اسی جگہ ٹھہرو اگر زندگی باقی ہی تو پھر ملینگے ورنہ اتنا تو ہوگا کہ خبر مرگ ہماری
تمھارے عزیزون کے ذریعہ سے ہمارے عزیزون تک پہونچ جائیگی یہ فرماکر چل کھڑے ہوئے
سرمست حکم سے مجبور ہوکر ٹھہر گیا اور دعا کرنے لگا اُدھر شاہزادہ قریب دریا پہونچا تھا کہ تلاطم
زیادہ ہوا اور ایک نہنگ سیاہ رنگ دہن اپنا کھولے ہوئے قریب ساحل آیا کہ یہ میرے
قریب پہونچے اور مین اسے نگل جاؤن شاہزادۂ بلقیس نے تلوار کھینچی اور نہنگ کی طرف چلے
نہنگ بھی پانی سے باہر آیا اور بلقیس کی طرف جھپٹا ادھر سے یہ شیر بیشہ شجاعت قریب اُس نہنگ
کے پہونچا تھا کہ ایک آواز پیدا ہوئی تلوار سے اسکی موت نہین ہی عکس آئینہ کا ڈال شاہزادہ
حیران تھا کہ یہ کون ہی مگر کوئی ہو دوست ضرور ہی یہ خیال کرکے جلدی سے آئینہ جیب سے نکالکر عکس
اُسکا نہنگ سیہ رنگ پر ڈالا یہ معلوم ہوا کہ ایک برق چمک کر گری اور نہنگ ہمہ تن شعلہ ہوکر پانی
مین گرا اسکے گرتے ہی ایک تلاطم عظیم ہوا شور گیر و دار بلند ہوا آتشباری و برف باری دیر تک

ہوا کی آخر آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من اگر تیز جادو بود حیف مردیم و جانہا دیم و مطلب خود نرسیدیم
جسقدر پانی دریا کا تھا دھوان ہوکر نظرون سے غائب ہوگیا اور اب جو بدھنی پیدا ہوئی تو دیکھا کہ دریا بیشک
نابود ہوگیا ہے مگر کوہ اور قلعہ پانی ہی اور کلس مثل شعلہ کے چمک رہا ہی کہ ساتھ ہی دوسری آواز پیدا
ہوئی کہ اے شہریار یہ آئینہ اس مرحلے کی تباہی کا ہی اگر مرحلہ طلسم سمجھا جائے تو یہی لوح اسکی ہی ہم
ابھی ظاہر نہین ہوسکتے لیکن وقت قریب ہی یہ آواز سنکر شاہزادہ چونکا اور جلدی سے آئینہ ہاتھ
مین لیکر جانب کوہ چلا اُدھر اخگر شعلہ تن نے دیکھا کہ اس ظالم نے فریب نہ کھایا اور رفیق میرا
مارا گیا بس فوراً اسنے تڑپ کر گنبد کو چھوڑا اور بلند ہوکر عکس اپنا کوہ پر ڈالا تمام کوہ پانی ہوکر
بہا یہ معلوم ہوا کہ ایک سیلاب بلا چلا آتا ہی بلقیس نے آئینہ کا عکس ڈالا پانی بیچ سے پھٹا اور ایک
سیلاب کے دو ہوگئے کچھ دہنی جانب بہکر چلا کچھ بائین جانب راستے مین جتنے درخت آگئے وہ اس
پانی سے سرسبز ہونے کے بدلے جلکر خاک ہوگئے شاہزادہ آئینہ کے سبب سے محفوظ رہا اور
عکس آئینہ کا ڈالتا ہوا اس چادر سیلاب کو پھاڑ کر راستہ بناتا ہوا قلعہ کی طرف چلا قلعہ اس
سیلاب کے درمیان اُسی طرح قائم تھا اور شعلہ گنبد پر تھرا رہا تھا جسوقت شاہزادہ قریب قلعہ
پہونچا تو شور گرد دار بلند ہوا اور قلعہ پر ہزارہا تیرانداز نمایان ہوگئے اور شاہزادہ پر تیر برسانے لگے
بلقیس نے آئینہ کو چمکانا شروع کیا جسپر عکس آئینہ کا پڑا جلکر خاک ہوا اور جسقدر تیر آگے کچھ
دہنی طرف نکل گئے کچھ بائین جانب چلے گئے جتنے تیر سامنے آئے وہ جلکر خاک ہوئے پس جیسے ہی
شاہزادہ دروازہ قلعہ پر پہونچا اور چاہا کہ عکس آئینہ کا ڈالکر قلعہ کو شکستہ کردون کہ اخگر شعلہ تن جو ہمہ تن
شعلہ بنا ہوا تھا کڑک کر بلقیس پر گرا اور چاہا کہ جلا کر خاک کردون بلقیس نے جلدی سے بجائے سپر
آئینہ بلند کر دیا بس پرتو آئینہ کا جو شعلہ پر پڑا ہے اُف اُف کی صدا پیدا ہوئی اور اخگر شعلہ تن شعلہ
سحر سے شعلہ اصلی بنکر گنبد پر گرا کہ گنبد ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا قلعہ نیست و نابود ہوگیا وہ سیلاب جو جاری
تھا نظرون سے پنہان ہوگیا صدا ئین گرد و دار کی بلند رہین بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا
نام من اخگر شعلہ تن بود حیف مردیم و جانہا دیم و مطلب خود نرسیدیم جب آتشباری و برف باری
ہوچکی اور پیرا سکے خاک اُڑا کر چلے گئے علامات سحر برطرف ہوئے تو دیکھا بلقیس نے کہ قریب تیس ہزار
ساحرون کے پرے جما کے کھڑے ہین اور ایک ساحرہ سیاہ فام مرتبہ سرداری تخت پر سوار
بال کھولے ہوئے چلا رہی ہی کہ ارے مارلو اسکو غضب کیا اسنے کہ شوہر کو میرے مارا عیش مٹا دیا
جس طرح اسنے مجھے بیوہ کیا ہی اسکی بی بی بھی رانڈ ہو تو مجکو چین آئے یہ سنتے ہی تمام ساحر گولے
تیر و نارنج پکڑ کر ایک تن تنہا پر چلے اِدھر شاہزادہ نے ایک ہاتھ مین تلوار لی اور دوسرے ہاتھ مین
بجائے سپر آئینہ لیا اور لڑنا شروع کیا جو حربہ سحر کا قریب آیا آئینہ کے پرتو سے جلکر خاک ہوگیا
بلکہ جس ساحر پر پرتو اس آئینہ کا پڑا وہ نیست و نابود ہوگیا اسی ہنگامہ مین بالائے آسمان سے
دو ستارے اور ایک ہلال نمودار ہوا اور یہ زمین کی طرف اترتے ہوئے نظر آئے نظر جو ملکہ شہریار
جادو کی پڑی بس اُسنے اپنے بالون کو حرکت دی کہ ہزارہا چنگاریان اُڑ اُڑ کر بلقیس پر گرنے لگین
ساتھ ہی وہ دونون ستارے چمک چمک کر لشکر شہریار پر گرے اور ہلال سامنے شہریار کے آکر نعرہ زن

ہوا کہ منہم ملکہ ہلال شمشیر زن اُدھر اُن دونوں ستارون سے دونے ہوتے کہ تم ستارہ جادو
اُدھر تو اُن دونون نے لشکر کو قتل کرنا شروع کیا ہر شہاب بن بنکر گرتے تھے اور ہر ایک کو جلا کر خاک
کر دیتے تھے وہ شیطان خصال بھاگ رہے تھے مگر امان نہ ملتی تھی اُدھر ہلال شمشیر زن نے
شرر بار جادو کو ٹوکا اور شاہزادہ بلقیس کو روکا کہ اب آئینہ نہ چمکائے تماشا میری جنگ کا دیکھے
شاہزادہ ٹھہر گیا اور تماشا دیکھنے لگا اگر وہ ساحر اُنکی طرف بڑھتا تھا تو اُسپر عکس آئینہ کا ڈالتے تھے
اور جلا دیتے تھے ہلال شمشیر زن ابھی ناتجربہ کار تھی یہ نہ سمجھی کہ شرر بار جادو سحر بند ہے قضا اُسکی سوا
آئینہ کے کسی چیز سے نہیں ہے مگر ہلال شمشیر زن اپنے سحر کے زور پر بھروسا کر کے آپڑی اور
پنجہ سحر پر شرر بار جادو نے مارا شرر بار جادو نے آف کی کہ بڑا سا سپر بن پیدا ہوگیا پنجہ نے
سپر کو کاٹا مگر سر پر ٹوٹ گیا سحر اسکا خالی جانے سے یہ اثر پیدا ہوا کہ ہلال بیہوش ہو کر سامنے شرر بار
جادو کے گری پس شرر بار جادو ہنسا اور پکارا کہ او چھوکری اسی سمجھ پر ہمسے لڑنے آئی تھی
یہ کہکر اسنے بجلی خنجر سحر گرنے کو کھینچا اور ہلال شمشیر زن کی طرف بڑھتے کہ سر اُسکا کاٹ لون
ساتھ ہی ستارہ جادو گرا اور برق بنکر جو گرتی ہے ہاتھ شرر بار کا قلم کیا اور شاہزادہ
بلقیس سے کہا کہ او شہریار قضا اسی آئینہ سے ہے ورنہ یہ ممکن نتھا کہ وہ ہلال کا خالی جانا کر اسطرح
عکس ڈالیگا کہ ہلال پر نہ پڑنے پائے ورنہ وہ بھی جل جائیگی یہ سنکر شاہزادہ نے آئینہ لیا اور
شرر بار جادو کی طرف بڑھا وہ شرر بار جادو نے دوسرے ہاتھ میں خنجر لیا اور ہلال کی
طرف بڑھی کہ میں تو مرتی ہون اسے کیون چھوڑ دون ہنوز شاہزادہ بلقیس قریب نہ پہونچنے پائے
تھے کہ شرر بار ہلال شمشیر زن کے پاس پہونچ گئی اور آئینہ بلند کرنے اُسنے خنجر مارنے کا قصد
کیا تھا کہ پھر ستارہ جادو کڑک کر گری اور دوسرا ہاتھ بھی شرر بار کا قلم کیا یہ دیکھتے ہی شرر بار
جادو نے دونون کٹے ہوئے ہاتھون کو جو حرکت دی قطرات خون شرار بنکر ہلال جادو
ستارہ جادو پر پڑے کہ تمام بدن میں ان دونون کے آبلے پڑگئے اب اسنے پھر بالون کو
حرکت دی کہ شرارے نکل نکل کر پھیلنے لگے اسنے میں شاہزادہ بلقیس قریب آپہونچا اور آئینہ
چمکایا شرر بار نے بھاگنے کا قصد کیا تھا کہ برق چمک کر سر پر اسکے گری اور یہ جلکر خاک
ہوئی اسکے مرتے ہی ہنگامہ گیر و دار برہم ہوا لشکر باری سنگ باری دیر تک یہی زمانہ رہا آخر
ہوگیا آخر کار بیرون نے شور کیا کہ مارا جوان کشتی نام من شرر بار جادو بود حیف در دیم و جان
دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب جو دوستی چاہی اور علامات سحر برطرف ہوئے تو ساحرون
نے امان مانگی فرمایا بشرط ایمان ان سب نے قبول کیا اور مطیع اسلام ہوئے سرمست
فیل گوش نے جو دیکھا کہ مرحلہ توڑا آخر شعلہ تن مارا گیا یہ بھی مع لشکر حاضر ہوا اور شاہزادہ
کا دست بوس ہوا تمین ساحرون کی آنکھ اگر پھنکوا دی گئیں ملازمان آخگر شعلہ تن نے
مال و اسباب و خزانہ حاضر کیا اسقدر زر و جواہر اُس مقام سے ہاتھ آیا کہ وہم و گمان میں بھی
نتھا شاہزادہ نے حسب ضرورت اپنے ساتھ لیا باقی سب چیزین خزانہ مین داخل کر اسے ہلال
ہلال شمشیر زن کو اُس مقام کا حاکم کیا اور بعد صحت ستارہ جادو کو بھی اسی جگہ چھوڑا اور

سرمست فیل گوش کو ہمراہ لیکر جانب ند طاق روانہ ہوئے انکو راستے مین چھوڑا جاتا ہے

اور یہان سے چند کلمے داستان شوکت نشان فیروزی عنوان گرد شیر افگن یعنی شاہزادہ شہنشاہ صف شکن بن سلطان سعد کے بیان کیے جاتے ہین ؎

بہ داماں قرطاس باصد حشم چنان گل فشان گشت شاخ قلم زادیان رنگین بیان اس داستان سرسبزی نشان کو اسطرح تحریر کرتے ہین کہ شاہزادہ شہنشاہ صف شکن بالشکر گران و فوج ذی شان جو باغ گل فشان کی جانب روانہ ہوئے تو بہرام عاد کو افسر لشکر کرکے اپنا بارگاہ یاقوت نگار کا اسکے ہمراہ کیا اور چالیس ہزار عاد بوزنگے باغ گل فشان کی جانب روانہ کیا اور خود اسکے بھی مع سیلاب شادی لاکھ کی جمعیت سے جانب باغ گل فشان روانہ ہوئے لیکن اول حال بہرام عاد کا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ طی مراحل و قطع منازل کرتا ہوا ایک صحرا مین پہونچا شام ہو چکی تھی خیمہ برپا کیا لشکر کو اتارا چونکہ وہ شب شب ماہ تھی آفتاب غروب ہونے کے بعد کچھ دیر تو اندھیرا رہا بعد اسکے دھوپ کی طرح چاندنی تمام صحرا مین پھیل گئی صحرا بھی پر فضا تھا درخت سرسبز شاداب لگے ہوئے تھے ہوا سے سرد چل رہی تھی مرغان خوش الحان چاندنی کو دھوپ جانکر چہکار اٹھے تھے پر تو مہتاب سے ایک چادر نور زمین پر تا دور پھیلی ہوئی تھی ہر برگ درخت ورق نقرہ معلوم ہوتا تھا ملازمین بہرام عاد توشہ استادہ کرانے مین مصروف تھے بہرام عاد صحرا مین ادھر ادھر ٹہلنے لگا اور دامن کی ہوا سے پسینہ خشک کرنے لگا کہ اسی حالت مین ایک طرف سے آواز گانے بجانے کی کان مین آئی بہرام کے کان کھڑے ہوئے کہ اس صحرا مین کون گا رہا ہے آواز پر کان لگائے ہوئے ٹہلتا ہوا چلا چند رفقاء خاص ہمراہ ہوئے آپس مین ہنستے باتین کرتے چلے جاتے قریب ایک چار دیواری کے پہونچ دیکھا دروازہ بند ہے اور اندر سے مکان کے آواز ساز و طرب کی آرہی ہے عجب دلکش دلنواز [illegible] بہرام عاد اسقدر مشتاق ہوا کہ رفقا سے کہا یہ مکان کسی [illegible] آواز مردانی ہے مگر کس غضب کی دلکش اور سریلی صدا ہے کہ اپنی [illegible] کرتی ہے [illegible] کی کہ حضور ہان جو کابل اس فوج [illegible] ہوئے ہین سنا ہے کہ [illegible] اپنی زندگی بسر کرتے ہین اگر ارشاد ہو تو ہم پکارین جب کوئی مکان سے [illegible] اور آنا جانا وجلال آسکو معلوم ہوگا تو یا خود حاضر ہوگا یا اپنے مکان مین بلا کر جی توڑ توڑ کر [illegible] بہرام نے کہا مضایقہ ہے بلاؤ ایک خادم کی طرف اشارہ کیا اسنے زنجیر در ہلائی زنجیر کی آواز بلند ہوئی آواز ساز موقوف ہوئی اور ایک شخص نہایت غیظ و غضب مین دروازہ کھولکر باہر آیا سن اسکا بارہ تیرہ برس کا ہوگا سیلابدار سی سر سے بندھا ہوا ایک کان مین اسکے بالی پڑی ہوئی ہاتھ مین ہاتھ بھر کے بندھے ہوئے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی تازہ شکار کر اسنے آئے ہین ان لوگون کو گھور کے دیکھا اور کہا کہ آپ ہی لوگون کی بدولت سے شہر کا رہنا مشکل کیا جنگل کو بسایا کہ یہان تو مفر ملیگا مگر آپ لوگ یہان بھی آگئے ۔ وقت استاد کی مشق اور

کثرت کا ہی کسی دوسرے وقت تشریف لائے گا اور بہتر تو یہ ہی کہ اب پھر نہ آئیگا ورنہ اگر اسی طرح لوگون نے یہان بھی آکر پریشان کیا تو استاد اس مقام کو بھی چھوڑ دینگے اور کہین چلے جائینگے یہ باتین اسکی ایسی تاثیر رکھتی تھین کہ ہرچند کلام سخت تھے اور نازیبا تھے مگر بہرام کو بھی گران نہ گذرے اور اس کے طفلی رشتاق اور بڑھا ایک رفیق نے بڑھکر لڑکے کی ٹھوڑی مین ہاتھ دیا اور کہا کہ میان صاحبزادے اپنے استاد کو سمجھاؤ کہ ہم شب بھر کے واسطے صحرا مین قیام کرینگے دوبارہ اسطرف آنے کا قصد بھی نہین ہی جو تمکو پھر تکلیف ہوگی آج گانا اپنا ہمکو سنا دو چاہے ہمارے خیمہ مین چلو چاہے اپنے مکان مین آنے کی اجازت دو مالک و آقا ہمارے سردار لشکر ہین شاہزادہ شہنشاہ صاحقران کے بہت کچھ انعام و اکرام عطا کرینگے اور اگر اس اثنا مین خود شاہزادہ عالی گہر شکار کے آگئے اور انکو بھی اشتیاق اسی صورت سے پیدا ہوا تو مالا مال کر دینگے عمر بھر کے لیے بلکہ پشت ہا پشت کے لیے کافی ہو جائیگا کہ پیدا کرنے کی ضرورت بھی نہ رہیگی یہ سنکر غصہ اس لڑکے کا کم ہوا کہ خیر آپ کی خاطر سے مین استاد کو سمجھاتا ہون اگر انھون نے مان لیا فبہا المراد اور اگر نہ مانا تو پھر مین نہین آتا یہ کہکر اندر مکان کے چلا گیا اور بعد کچھ دیر کے باہر آیا اور کہا کہ مین نے بمشکل استاد کو راضی کیا ہی وہ کہین جانے کا اقرار نہین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ آج جسقدر سننا ہو سن لو دوبارہ میرے پاس نہ آنا بہرام عاد نے اسی کو غنیمت جانا اور ایک اشرفی لڑکے کو انعام مین دیکر اندر مکان کے داخل ہوئے دیکھا کہ ایک چوکی صندلی تہمت باندھے ہوئے بغنورہ کاندھے پر رکھے سنگ مرمر کی چوکی پر بیٹھا ہوا ہی کچھ سامان شراب و کباب نہایت مختصر طور پر رکھا ہی گرد اس چوکی کے چھوٹی چھوٹی چند چوکیان اور بچھی ہوئی ہین باقی تمام مکان کیسا ستھرا اور صاف کہ کہین تنکا بھی نظر نہین آتا ہے سامان وغیرہ ہی نہ کوئی عورت ہی نہ اس لڑکے کے سوا دوسرا آدمی نظر آتا ہی بہرام عاد کچھ سوچ کر استقبال کرنا چاہے صدر پر بٹھائیگا لیکن جوگی نے سلام بھی نہ کیا اور بے پروائی کے ساتھ بیٹھا رہا جو بات بھی قابل ناگوار گذرنے کے تھی مگر ساز نے ایسا اثر کر لیا ہی کہ شوق مین کوئی بات خلاف عزت بھی بری نہین معلوم ہوتی لڑکے نے آکر انھین چھوٹی چھوٹی چوکیون پر بیٹھنے کا جو اشارہ کیا تھا بہرام عاد مع رفقا انھین چھوٹی چھوٹی چوکیون پر بیٹھے کہ جوگی نے کہا کہ [illegible] کہ دین لڑکے نے دست بستہ عرض کی کہ [illegible] بہرام عاد نے کہا کہ جسمین سوز و گداز کا اثر زیادہ موجود ہی سننے کے لائق ہوگی [illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] کلیجے کے پار ہوگئے تب اسنے یہ غزل شروع کی

ترے کرم سے فقیر دراز دامن ہون	جہان سے نہ چلونگا وہ موقعہ مین ہون
جتا بتاتی ہی دلبر کا بیدلی میری	میان کوسے وہ فلانہ کے رہبر ہون
جسے سبھی نے اجاڑا ہی وہ نشیمن ہون	[illegible] جو ہون [illegible]
گواہ حال ہی مجھ دردمند کی صورت	[illegible] دل کا صدائے شیون ہون
چھپا ہوا ہون ہر ایک آنکھ مین وہ سورن ہون	جو سخت [illegible]
شگفتہ ہوتے ہین آہون سے میری غنچہ دہن	صبا کی طرح ہوا خواہ اہل گلشن ہون

ضرور محبت اہل جہان سے [illegible]
[illegible] کسی پریشان حال
[illegible] جو زندہ ہون [illegible]
یہ فرق ہی [illegible]
[illegible]
[illegible]

بجھا دیا جسے تھے وہ شمع روشن جوبن	نہ تو یہ کی ہے بظاہر پر چھپ کے کی ہے تو نے	بری ہوں وضع ریا سے وہ پاکدامن ہوں
جفا شعار سمجھ کر دیا ہے دل مین سے	تمھارا دوست ہوں ایسا کہ اپنا دشمن ہوں	جھکے نہ مر کے بھی اے آرزو سنگار وفا
کہ خاک بھی ہوں تو میں خاک اس بدن کی	پھر پھر کا مل جوگی نے ان اشعار کو ایسے ایسے حسن سے گایا کہ سب کو	

رولا دیا ہر ایک کی آنکھون سے آنسو جاری تھے بہرام عاد تصویر بنا بیٹھا تھا در و دیوار سے آواز ساز پیدا تھی کوئی ہوش مین نتھا جوگی نے کہا کچھ اور سنوگے بہرام نے کہا کہ جب تک شما کے اور جو کچھ شناؤ گے سنینگے جوگی نے کہا کہ بس آج رات بھر جاگو میں تو یہ کنکر اور ساز کو پھر سے ملا کر اور چیز شروع کی تھوڑی ہی دیر مین اثر غم دل سے دور ہو گیا اور ہر شخص مسرور ہو گیا جس وقت چاہا رولا دیا جسوقت چاہا ہنسا دیا تمام رات گانے بجانے مین بسر ہوئی جس وقت سپیدہ سحری نمودار ہوا جوگی نے تھوتھنیان مروڑ کر تار اتار ڈالے اور بقچہ لڑکے کو دیا اور کہا کہ بس اب آپ لوگ تشریف لیجائیے اور پھر ادھر آنے کا قصد نہ کیجیے گا بہرام نے اٹھنے مین تامل کیا جوگی نے کہا کہ بس اب دیر نہ کیجیے کہ یہ وقت عبادت ہے مجبور ہو کر بہرام اپنی جگہ سے اٹھا رفقا ہمراہ ہوئے لڑکا آگے آگے چلا اور دوسرے دروازہ کی طرف لیگیا یہ لوگ ایسے بیخود و بیہوش تھے کہ کسیکو یہ نہ معلوم ہوتا تھا ہم آئے کس طرف سے تھے اور جائے کدھر ہین لڑکے نے دروازہ کھولا یہ سب کے سب مکان کے باہر نکلے لڑکے نے دروازہ بند کر لیا اب جو لوگ مکان کے باہر آئے اور ادھر ادھر دیکھا تو ایک ریگستان نظر آیا بہرام نے رفقا سے کہا کہ یہ تو وہ صحرا نہین معلوم ہوتا جہان لشکر ہمارا اترا تھا رفقا نے عرض کی کہ بیشک یہ کوہ بیابان وحشتناک معلوم ہوتا ہے کہ نہ کہین درخت ہے نہ نشان گیاہ ہے دوپہر نہایت پر تھا تھا قصد کیا کہ پلٹکر اسی جوگی کے دروازہ پر چلین اور اس لڑکے سے راستہ دریافت کرین دیکھا تو نہ مکان معلوم ہوتا ہے نہ وہ جادہ ہے جسپر چلے تھے اسپر یہ لوگ نہایت حیران ہوئے کہ کہان جائین اور کیا کرین ادھر تو بہرام عاد مع رفقا حیران و سرگردان اس ریگستان مین پھر رہا ہے ادھر جو خدمتگار باہر مکان کے کھڑے رہگئے تھے اور ساتھ بہرام کے نہین گئے تھے کہ آقا ہمارا باہر آئے تو اسکے ساتھ اسکے لشکر مین چلین انتظار کرتے کرتے ان لوگون کی آنکھ لگ گئی جسوقت بیدار ہوئے تو دیکھا کہ نہ وہ مکان ہے نہ اور ساز کی آواز ہے لشکر تو سامنے معلوم ہوتا ہے اور لشکر سب موجود ہین مگر مکان نظرون سے پوشیدہ ہے ہر چند تلاش کی ادھر ادھر دوڑے مگر کچھ پتہ نہ ملا وہ ساز سمان ایک خواب کا سا معلوم ہوتا تھا یہ لوگ اسی حیرانی و سرگردانی مین تھے کہ اور لوگ لشکر سے آگے آئے اور انھون نے پوچھا کہ سردار کو کہان چھوڑا ان لوگون نے سارا واقعہ بیان کیا جتنے یہ لوگ رہ گئے تھے لشکر مین آئے ایک نے ایک سے بیان کیا ایک غوغا ہوا نہایت حیران اور پریشان تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے ان سبھون کو تو حالت پریشانی مین چھوڑا جاتا ہے اور کچھ لوگون کو اطلاع خدمت شہنشاہ حقیقت تشکن مین روانہ کیا جاتا ہے لیکن اول حال بہرام عاد کا سنئے کہ جسوقت آمد بہرام عاد کی خبر سوسن سیمبر زبان کو پہونچی اسنے اپنی بھائی سے کہا اے مطرب جماد و جاس پہلوان کو اسیر بلا کر کے بیابان ریگ مین پھنسا دے کہ یہ اس سرکش سالار فوج ہے جسکے نام سے میرے اندام مین رعشہ پڑتا ہے اور آئی عقل گم ہوتی ہے کیونکہ مین نے پیرزال کاہنہ کی زبانی نہ طاق مین

سنا تھا کہ اجل میری شہنشاہ صف شکن کے ہاتھ سے ہو چنانچہ اسیطرح ہر حاکم مرحلے کے قاتل کا
نام اُسنے بتایا تھا جسپر ساحران نہ طاق ہنستے تھے اور برادر خداوند تو بہت ہی خفا ہوئے
تھے کہ ایسی فال بد منھ سے نہ نکال کسکی مجال ہی جو ساحران نہ طاق سے سر بر ہو سکے مگر
مین دیکھتا ہون کہ قول پیر زالہ کا صحیح ہوا چاہتا ہی اسلیے کہ جو علامت بربادی نہ طاق کی
اُسنے بیان کی تھی وہ ظاہر ہی یعنے آئینہ اندام جادو کا بھاگ کر نہ طاق مین آنا اور پناہ مانگنا
عقب اُسکے بدیع الملک کا آنا میرے مرحلے پر نقابدار سرخ پوش کا آنا اول اُسکے سپہ
سالار کا پہونچنا یہ سب باتین بتا رہی ہین کہ اور احکام بھی اسکے صحیح ہونگے غرضکہ ہر طرح
نا اُمیدی ہی مگر ہمت کو نہ ہارنا چاہیے آئی بلا کو ٹالنا چاہیے تقدیری امور مین تو کس کو
دخل ہی مگر جو خداوند سامری نے مدد کی اور خداوند اکوان تاجدار نے اپنی غفلت
شعاری ترک کی تو دیکھنا کہ کیا حال کرتی ہون اگر دشمن کے رفیقون کو اُسی کا دشمن بنا کر اُنمین
نہ کٹوا دیا تو نام اپنا سوسن سیہ زبان رکھا ہوگا چنانچہ اسکے حکم کے موافق مطربہ دونے بہ دام
بچھایا اور گانا سحر کا شنا کر سب کو بیخود بنایا اور بیابان ریگ مین پھنسا دیا چنانچہ بہرام تمام
دن اُس ریگستان کی خاک چھانا کیا اور تمام رفیق بھی اُسی سرگردانی مین مبتلا رہے نہ پانی
نصیب ہوا نہ کھانا تمام دھوپ سر پر گذری نہ بیٹھنے کی جگہ نظر آتی تھی نہ جانے راستہ ملتا
تھا جدھر منھ اُٹھ گیا اُدھر کو سون نکل گئے مگر سوا ریگستان کے کچھ نظر نہ آتا تھا تمام دن اسی
طرح مارے مارے پھرا کیے مگر ریگستان کے باہر قدم نہ نکلا نہ کوئی دوسرا صحرا نظر آیا نہ سوا
شہر معلوم ہوا نہ کسی نصیبہ گریبہ مین پہونچے آخر کار تھک کر ایک مقام مین بیٹھ رہے زمین کی حرارت
نے موزے اسقدر گرم کر دیے تھے کہ تلوون مین آبلے پڑ گئے تھے اور تمازت آفتاب نے
آلات حرب و ضرب و اسلحہ حفاظت کو اسقدر گرم کر دیا تھا کہ تمام بدن مین چبھ رہے تھے
پیاس کی شدت بہرام عادل مین کہتا ہی کہ خداوندا یہ کس بلا مین ہماری جان پھنسی ہی تو ہی
مدد کرنے والا ہی یا ہمین اس سرگردانی سے بچا یا ملک الموت کو حکم کر کہ میرا قبض روح کرین
کہ اس زندگی سے مرنا ہزار درجہ بہتر ہی یہ اسی حال پر ملال مین خاک پر بیٹھے ہوئے تھے کہ دیکھا
سامنے جھرمٹ نازنینون کا چلا آتا ہی آگے آگے بت طناز خرامان خرامان چلی آتی ہی پیچھے پیچھے
پری جمالون کے غول غول ہر ایک زیور رصع سے آراستہ و پیراستہ لباس پر تکلف پہنے
ہوئے ایک ایک حسن و جمال مین بے نظیر و لاجواب کوئی سرو قد کوئی سمن اندام کوئی گندم
رنگ آدم فرہی مین کامل کوئی چمپئی رنگ جسمین بوے محبت زرا نہین کوئی سرخ و
سپید میدہ و شہاب کا پتلا جوانیان زور پر سینے کہ رائے ہوئے آ رہی ہین ہیکلین گلوبند
پڑی ہوئین مندے کانون کے چمک چمک کر بجلیان گرا رہے ہین پوشاکون کے مختلف رنگ کوئی
بافوت پوش کوئی زرد پوش غرضکہ پھول باغ حسن و جمال مین منتخب بقول شاعر ؎

شکلین ہین رنگ رنگ کی کپڑے بہار کے | انسان پھول ہین چمن روزگار کے | اور وہ نازنین جو کہ سرداران
سب کی ہی سن اسکا سب سے کم ابداے شباب الطرفہ سے دن پانون ڈالتی کمین ہی پڑتا

کہین ہی زیور الماس نگار مین سر سے پانون تک لدی ہوئی چہرہ ماند ماہ شب چاردہ روشن ابرو کی تکوارین کھنچی
ہوئین نگاہون کی برچھیان تنی ہوئین نشیلی انکھڑیون مین خمار بادۂ جوانی بھرا ہوا ساغر چشم بادۂ حسن سے
لبریز نگاہین خنجر سے زیادہ تیز قد بارہ چہرہ سینہ اور بھار پر ؎ جوانی بار کی تھی یا کوئی مہتیر خنجر تھا
گلے کٹنے تھے کیا کیا بارہ چوب دستگر تھا بار بار آنچل دوہرا کر کے سینہ پر ڈالتی ہی گر ڈھلک پڑتا ہی جوانی
کی امنگین خود نمائی کا شوق نئے پردہ کرنے پر آمادہ بقول شاعر ؎ لگیلے کاکمین دوشیزگی سے زور جاتا ہی
دوپٹہ لاکھ سینے پر سنبھالو کب سنبھلتا ہی اسطرح چلی آتی ہین کہ دیکھنے والون کے دل پیسے جاتے ہین نگاہین
پامال ہوئی جاتی ہین اور سب کا رخ اسی طرف ہی بہرام عاد نہایت حیران ہی کہ یہ ریگستان اور یہ
نازنین کہان مگر نظر جو صورت زیبائے محبوب پر پڑی دل نے اختیار ہو گیا سب تکلیفین محو ہو گئین

بھوک پیاس جاتی رہی بیساختہ پکار اٹھا ؎	اک ادا مستانہ سر سے پانون تک چھائی ہوئی

اف قیامت کا قہر جوانی زور پر آئی ہوئی ؎ یہ کہکر بہرام عاد اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور انہی نازنین
ماہ جبین کی طرف چلا سب رفیق بھی پیچھے ساتھ تھے ادھر نظر یکایک کی بہرام عاد پر پڑی اپنے ملازمین
کی طرف دیکھکر کہنے لگی کہ یہ مسافر تو کم کردہ راہ سے معلوم ہوتے ہین ذرا دریافت تو کرو اس غول
مین سے ایک زن پری جمال آگے بڑھی اور بہرام عاد سے کہنے لگی کہ کب سے آپ اس دشت
مین تشریف لائے ہوئے ہین بہرام عاد نے کہا پوچھتی کیا ہو ہماری حالت سے ظاہر ہی کہ تمام دن ٹھوکرین

کھاتے مین گزارا ہی از صدر پریشان ہین	میرے سیاہ عیان ہی جو کچھ میرا حال ہی	پوچھو نہ کچھ فقیر کی صورت سوال ہے

اسنے پوچھا کہ نام آپکا کیا ہی اور رہنے والے کس ملک کے ہین کہان سے تشریف لائے ہین اور کس طرف
جانے کا قصد ہی بہرام عاد نے کہا

اے آہ و نالہ مجھسے نہ بڑھکر چلو کہ مین	بچھڑا ہون کاروان سے مسافر حزین ہون	مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون
جو کچھ کہ ہون سو ہون غرض افتادہ ہون	اپنا حال پر ملال کیا بیان کرون نام میرا بہرام عاد ہی رہنے والا	مین کیا کہون کہ کون ہون سو دا بقول درد

طلسم نہ طاق کا ہون اور رفیق ہون شاہزادہ شہنشاہ صفت شکن کا باقی مفصل حالات بیان کرنے
کی قوت نہین ہی بلکہ اپنے ملازم پر خفا ہونے لگی کہ یہ کونسا وقت زیادہ بات کرنے کا ہی یہ لوگ
پریشان ہین تمام دن اس صحرا مین ٹھوکرین کھائی ہونگی خاک چھانی ہوگی انکو پہلے کے مہمان کر
جس وقت ماندگی رفع ہوگی پوچھ لیا جائیگا یہ کہکر وہین سے پلٹی اور ایک جانب اسی نازک خرامی
کے ساتھ چلی جھرمٹ نازنینون کا ساتھ ہوا وہ نازنین جو بہرام سے حال پوچھنے کو بڑھی تھی بلکہ کے
خوف عتاب سے سہم کر پہلے تو خاموش ہو گئی جب اپنے باغ کی طرف چلی تو یہ بھی پیچھے اس جھرمٹ
کے چلی اور بہرام عاد سے کہا کہ آپ تشریف لائیے اب آپ ہماری ملکہ کے مہمان ہین بہرام نے
کہا کہ مکان ملکہ کا یہانسے کتنی دور ہی اسنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا کہ وہ کیا سامنے معلوم ہوتا ہی
نظر بہرام کی جو اسکے ہاتھ کے ساتھ اٹھی تو دیکھا کہ واقع مین چار دروازے باغ کے نظر آنے لگے
یہ اور متعجب ہوئے کہ ہمنے تمام دن خاک چھانی اور کسی آبادی کا نشان تک نہ پایا اسکے ساتھ چلتے
ہی باغ نظر آیا خیر دیکھا چاہیئے کہ آگے بڑھکر کیا پیش آتا ہی الغرض آگے آگے ملکہ پیچھے جھرمٹ
نازنینون کا اسکے بعد بہرام عاد مع رفقا کے سب داخل باغ ہوئے دیکھا بہرام نے کہ باغ جنت

نظر ہی ہوا سے سرد چل رہی ہی پھول کھلے ہوئے ہین درخت سرسبز و شاداب ہین ڈالیان میوون کے بوجھ سے جھکی پڑتی ہین نہرین جاری ہین فوارے چھوٹ رہے ہین پانی نہر کا ہانند شکم ماہی لہرین مار رہا ہی وسط باغ مین ایک قصر جواہر نگار سر بفلک کشیدہ ہی کہ قدرت خدا نظر آتی ہی جب بلکہ روش باغ پر سے گذرکر داخل قصر ہوئی دیکھا کہ چوکا تختون کا لگا ہوا ہی فرش سفید بچھا ہوا ہی صدر مین ایک مسند جواہر نگار بچھی ہی گاؤ تکیہ لگا ہوا ہی سب سامان آسائش مہیا ہین کنیزان ہوکی چنی ہین پلیٹین کیا بون کی رکھی ہوئی ہین پس ملکہ نے بلٹکر بہرام عاد کی طرف دیکھا اور یہ شعر پڑھا

رواق منظر چشم من آشیانہ تست	کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست	

اور اشارہ مسند پر بیٹھنے کو کیا بہرام عاد نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین مسند پر بیٹھون اور آپ کھڑی رہین یا پائین تشریف رکھین یہ سنکر ملکہ آگے بڑھی اور ہاتھ بہرام کا پکڑکر مسند پر بیٹھ گئی جسقدر کنیزین اور خواصین تھین انھون نے رفقاے بہرام کے ہاتھ پکڑے اور قرینے سے حلقہ باندھکر بیٹھ گئین ایک پری جمال نے کشتی پوش ہٹاکر جام و صراحی نکالکر پیمانہ لبریز کیا اور سامنے ملکہ کے لائی ملکہ نے جام اسکے ہاتھ سے لیکر سامنے بہرام عاد کے پیش کیا بہرام کو خیال آیا کہ تو مسلمان ہو چکا اسکا مذہب معلوم نہین مبادا یہ کافرہ ہو تو شراب اسکے ہاتھ سے پینا درست نہین جب تک کہ حال اسکا دریافت نہ ہو جاے کہا اے ملکہ اگر خلاف مزاج نہو تو ایک بات عرض کرون ہرچند کہ آپکے اخلاق و مہمان نوازی نے مجھے بندہ بے دام بنالیا ہی کچھ عذر کرنا بالکل خلاف انسانیت ہے مگر جو شخص اپنے دین و مذہب کا پابند نہین وہ جانور سے بدتر ہی مین مسلمان ہون اور آپکا مذہب معلوم نہین اہل اسلام سوا مسلمان کے دوسرے کے ہاتھ کی شراب نہین پی سکتے لیتا اگر آپ مسلمان ہین تو ہمین کچھ عذر نہین اور اگر مذہب دیگر رکھتی ہین تو اس تواضع سے معاف رکھیے ملکہ نے کہا کہ تم مجھے مسلمان ہی سمجھو مگر مین اپنی زبان سے نہین کہہ سکتی خدا نکرے کہ مین مسلمان ہون یہ سنکر بہرام کا چہرہ سرخ ہو گیا کہا کہ آپ مسلمانون کو ایسا برا سمجھتی ہین تو مہمان کیون کرتی ہین ملکہ نے کہا یہ دستور ہی میرا کہ جو گم کردہ راہ اسطرف نکل آتا ہی مین اسکی دعوت ضرور کرتی ہون اگر تم خالی چلے جاؤ گے تو میرے آئین کے خلاف ہو جائیگا بہرام نے کہا کہ اگر آئین کی پابندی چاہتی ہو تو مذہب کی پابندی ترک کرکے مذہب اسلام اختیار کرو یہ سنتے ہی چہرہ ملکہ کا سرخ ہو گیا کہنے لگی کہ ہم دین سامری پرستی سے دین برحق کو چھوڑ کر مذہب اسلام اختیار کرلین تو ہی اپنا مذہب ترک کر کہ تیرا مذہب بڑا ظالم مذہب ہی یہ سنکر بہرام عاد کو نہایت غصہ آیا کہا کہ بس زبان سنبھال کر کلام کر نا اگر تیری مہمان نوازی کا پاس نہوتا تو جواب اس بات کا ہاتھ سے دیتا مگر تجھپر ہاتھ کیا اٹھاؤن کہ تو عورت ہی لیکن اب ایک دم تیرے باغ مین ٹھہرنا مجھپر شاق ہی یہ کہکر بہرام اٹھ کھڑا ہوا اور چلنے کا قصد کیا تھا کہ ساتھ ہی ملکہ نے کہا تو جا بھی سکتا ہی مجھے نہین جانتا کہ مین کون ہون تم ملکہ سوسن سیہ زبان سحر بیان خبردار جانے کا قصد نکرنا بیٹھو اسی جگہ اور دعوت سے انکار نہ کرو بس یہ سننا تھا کہ سارا غصہ فرو ہو گیا پاس دین و آئین جاتا رہا یا تو کس جوش مین اٹھے تھے یا بیت خوب کہکر

بیٹھ گئے پہلے یہ لکاتہ معمولی طور پر باتین کر رہی تھی جسوقت اسنے اپنا نام ظاہر کرکے کلام کیا تو دہن سے اسکے ہر لفظ کے ساتھ ایک شعلہ باہر آتا تھا اور زبان شعلہ دراز ہو کر زبان بہرام تک پہونچ جاتی تھی یہی سحر ہی اُسکا کہ جب یہ سحر انگیز کلام کرتی ہی تو سُننے والا اُسکو قبول کر لیتا ہی بشرطیکہ فریب سے سُن رہا ہو یہی وجہ تھی کہ بہرام کا غصہ فرو ہو گیا اور اُسکی تقریر نے ایسا اثر پیدا کیا کہ بہرام بیٹھ گیا اور کہا کہ ای ملکہ سوسن سیہ زبان کیا مجال ہی جو خلاف حکم کردن کیا جاتا ہو تا ہی سوسن سیہ زبان نے کہا کہ یہ جام پی لو بے اندیشہ انجام پی لیا جام پیتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑے آنکھین بند ہو گئین سوسن سیہ زبان نے کہا کہ مذہب اسلام کو ترک کرو بہرام نے کہا آپکے کہنے کے پیشتر سے مین نے ترک کر دیا کہا دین سامری پرستی اور اگوان پرستی اختیار کرو بہرام نے کہا کہ یہ تو میرا مذہب قدیم ہی مسلمانون کے بہکانے سے مین مسلمان ہو گیا تھا شکر ہی کہ آپ ایسی رہبر دین اگوان پرستی ملگئین کہ پھر مین نے راہ نیک پائی رفقا حیران تھے کہ یہ ہمارے آقا کو کیا ہوا کہ مرتد ہو گیا سوسن سیہ زبان نے ان سب کی طرف دیکھکر کہا کہ تم بھی اپنا دین قدیم اختیار کرو اور اپنے آقا کا ساتھ دو ان سب کے قلب بھی پھر گئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ ملکہ سچ تو کہتی ہین غرض کہ یہ سب کے سب مسحور ہو کر نعرے یا خداوندا گوان تاجدار کے بلند کرنے لگے سوسن سیہ زبان نے بہرام کی طرف دیکھکر کہا کہ آخر تمکو کسنے بہکا کر مسلمان کیا بہرام نے جواب دیا کہ مجھے شہنشاہ صعب شکن نے زیر کر کے مسلمان کیا تھا مین اس عذاب مین توقف کی وجہ سے مبتلا ہوا سوسن سیہ زبان نے کہا کہ اب جسوقت تک تو سر شہنشاہ صعب شکن کا نہ لائیگا توبہ تیری قبول نہو گی بہرام نے کہا کہ مین لڑنے کو موجود ہون مگر شہنشاہ وہ شخص ہی جو ایک مرتبہ مجکو زیر کر چکا ہی دوبارہ زیر کر لینا پھر ممکن ہی مین اسپر غالب کیونکر آ سکونگا جو سر کاٹ لونگا سوسن سیہ زبان نے کہا کہ اُسکا اسیر کرنا میرے ذمہ رہا اور تباہی و بربادی لشکر کا ذمہ تم لو بہرام عاد نے کہا یہ مجھے منظور ہی غرض کہ اس عہد و پیمان کے بعد صحبت عیش و نشاط گرم ہوئی برابر دورہ جام کا چلنے لگا اور گانیون نے مجرا شروع کیا تمام رات یہ صحبت رہی قریب صبح جب یہ سب سو گئے جلسہ برخاست ہو گیا جسوقت بہرام سو کر اٹھا تو سوسن سیہ زبان نے کہا کہ مین نے تیری حفاظت کا سامان بھی کر دیا ہی تو اطمینان رکھ اب تجھے کوئی قتل نہین کر سکتا یہ کہکر اسنے ایک زرہ ایک خود اسکو دیا کہ اسے پہنکر مقابلہ کرنا تجھپر حربہ کسیکا اثر نہین کریگا بہرام نے وہ زرہ پہن لی اور خود سر پر رکھا اور کہا اب مین جاتا ہون کسیکو رابیری کے واسطے میرے ساتھ کیجیے سوسن سیہ زبان نے کہا کہ ابھی فوج تمھاری سے بگشتہ ہو گی چلو مین اُسکا بھی انتظام کر دون پھر تم مقابلہ کو جانا اور مین گرفتاری شہنشاہ صعب شکن کی فکر کرون گی یہ کہکر اٹھی اور ساتھ بہرام کے چلی اور باغ کا چور دروازہ کھلوا کر باہر آئی بہرام بھی ساتھ اسکے باہر آیا اب جو دیکھا تو وہی صحرا ہے پرفضا ہی جسمین لشکر انکا ٹھہرا ہوا تھا چند قدم آگے بڑھے ہونگے کہ دیکھا سامنے لشکر معلوم ہوتا ہی اُدھر ہرکارے تلاش بہرام عاد مین خاک صحرا کی چھانتے پھرتے تھے جنکی نظر جو انکی بہرام عاد پر پڑی جاکر اہل لشکر کو اطلاع دی کہ میر لشکر آتا ہی لوگ برابر

استقبال روانہ ہوئے اور آکر بہرام عاد سے لے کہا اے آقائے نامدار آپ کہان تشریف لیگئے تھے
ہم سب بغیر آپ کے پریشان تھے بہرام نے سوسن سیہ زبان کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ مین اس
شاہزادی کا مہمان تھا انھون نے وہ احسان کیا ہی کہ دین دنیا دونون لے لی ورنہ محبت شہنشاہ نے تو
کہین کا نہ رکھا تھا ارگیستان مین سوکھ سوکھ کے مرجاتے اور کوئی خبر بھی نہ لیتا اور مرنے پر انجام خراب
ہوتا اب مین نے تو اطاعت اس شاہزادی کی اختیار کی ہی اور شہنشاہ کی یہ دشمن ہی مین نے انسے
قتل شہنشاہ کا اقرار کیا ہی اگر تم سب کو ساتھ میرا دینا منظور ہو تو میری طرح وہی دین اختیار کرو اور
قتل شہنشاہ صف شکن پر کمر ہمت کو چست باندھو ورنہ ابھی چلے جاؤ یہ سنکر سب برہم ہوگئے اور
کہا کہ تمھاری افسری ہمپر اسی وقت تک تھی جبتک کہ تم دین اسلام رکھتے تھے جبکہ تمنے دونون
باتین ترک کین تو نہ تم ہمارے سردار اور نہ ہم تمھاری اطاعت پسند کرتے ہین بہرام نے قبضہ
شمشیر پر ہاتھ ڈالا اور کہا کہ اگر خلاف حکم چلوگے تو ابھی کاٹ کے ڈال دونگا یہ سنکر تمام لشکر قبضہ
بقبضہ ہوگیا قریب تھا کہ ان لوگون مین تلوار چل جائے کہ سوسن سیہ زبان ہان ہان کرکے آگے
بڑھی اور بہرام سے کہا کہ تم ٹھہر جاؤ مین ابھی ان سب کو سمجھائے دیتی ہون بہرام یہ سنتے ہی رک گیا
اور سوسن سیہ زبان نے پکار کر کہا کہ ایہا الناس سردار تمھارا یہ کہتا ہی کہ تم اسلام کو ترک کرکے اور
مذہب اگوان پرستی اختیار کرو کہ یہ مذہب برحق ہی بس یہ آواز اس لشکر کی سنتے ہی گوش زد ہوتے
کہا کہ ہمکو آپکے آپ سچ فرماتی ہین اب ہم اسکے ساتھ ہین قریب تیس ہزار آدمی سنکے بہرام کی طرح
مسحور ہوکر آمادۂ جنگ ہوگئے اور قریب دس ہزار آدمی سنکے کانون تک آواز سوسن سیہ زبان
کی نہین پہونچی تھی وہ بچ گئے انھون نے آپسمین صلاح کی کہ اب تک یہان کا بیرنگ ہی جاکر شہنشاہ
صف شکن سے اطلاع کرنا چاہیے اور بارگاہ بھی لیتے چلو یہ خیال کرکے یہ بارگاہ کی طرف بڑھے تھے
کہ بہرام نے منع کیا ان لوگون نے نہ مانا بہرام نے آواز دی کہ جو بارگاہ کی طرف بڑھے پانون اسکے
قلم کردونگا یہ سنکر تلوارین پھر گرپڑے ادھر صرف دس ہزار آدمی تھے انھون نے آپسمین صلاح کی کہ
آپسمین لڑنا فضول ہی چلکر اس امر کی شہنشاہ کو خبر کرنا چاہیے ایسا نہو ہمارا لڑنا انکے خلاف لگے
اور بارگاہ کچھ ہمارے حوالے نہین کی گئی تھی جرا مین تھا دہی خائن ہوا ہی یہ خیال کرکے یہ سب بجہت
شہنشاہ صف شکن روانہ ہوئے اور یہان سوسن سیہ زبان نے بہرام سے کہا کہ اب مین
باغ مین جاتی ہون جسقدر لوگ گرفتار کرنا انکو میرے پاس بھیجتے جانا اور جسقدر قتل ہون لاشین انکی
بھی خود ہی اٹھوا کر ساتھ لیتے آنا خدا پرستون کو نہ لیجانے دینا اور اگر میرے پاس آنے کی ضرورت
ہو تو لونڈی میری اپنے پاس رکھو جب اسے ہاتھ مین لیکے چلوگے سیدھے باغ مین پہونچ
جاوگے اور قیدیون کو ہم خود منگوالیا کرینگے اور مین جاتی ہون اسلیے کہ دشمن قریب ہی اب اسکی
گرفتاری کی فکر لازم ہی یہ کہکر باغ کو روانہ ہوئی اور یہان بہرام عاد اگر بارگاہ یاقوت نگار
مین دنگل شہنشاہ صف شکن پر بیٹھا اور انتظار کرنے لگا کہ شہنشاہ آئین تو جنگ
آغاز کرون اب اسے تو انتظار مین چھوڑا جاتا ہی اور

دو کلمہ داستان رستم زمن شہنشاہ صف شکن سے بیان ہوتے ہین

کر بھیجدیا روانہ کرنے بہرام عاد کے یہ خود بھی نقابدار یاقوت پوش سنے ہوئے کئی لاکھ کے لشکر سے کوچ اور مقام کرتے چلے آتے ہین قریب شام ایک صحرا مین قیام کیا صبح کو چلنے کا سامان ہو ہی رہا تھا کہ دیکھا کچھ لوگ لشکر بہرام عاد کے روتے پیٹتے چلے آتے ہین فرمایا دریافت کرو کہ کیا بات ہی عیار نقابدار ان لوگون کے قریب آیا اور سرگذشت پوچھی انھون نے تمام واقعہ صحرا مین اترنے کا اور مکان کلانوت مین جاکر مکان کے غائب ہو جانے کا بیان کیا یہ سنکر شہنشاہ صعف شکن کو تردد ہوا کہ بہرام کسی آفت مین مبتلا ہو گیا خیر دیکھا جائیگا اگر زندگی ہی تو اسے چھڑا لینگے یا خود بھی اسیر بلا ہونگے یہ فرما کر آگے روانہ ہوئے دوسری منزل پر دس ہزار سوار ان عاد آکر پہونچے اور انھون نے حالات دشمنی بہرام کی اور ارادہ قتل آقا ہونا مذہب بدل ڈالنا دین اکوان پرستی اختیار کرنا سب بیان کیا اور یہ بھی عرض کیا کہ ایک زن حسینہ بہرام کے ساتھ آئی تھی اسنے اہل لشکر کو اطاعت بہرام کی فہمایش کی جنھون نے آواز اسکی سن لی وہ بہرام کے ہم خیال ہو گئے چونکہ ہم لوگون نے کہنا اسکا نہین سنا اسوجہ سے دین ہمارا قائم رہا نہین معلوم کیا تاثیر اسکی زبان مین ہی کہ جو بات جس سے کہتی ہی وہ منظور کر لیتا ہی ہم لوگون نے بارگاہ لانے کا قصد کیا تھا مگر بہرام نے بارگاہ بھی نہ دی ہمنے بغیر حکم لڑنا مناسب نہ جانا اسوجہ سے چلے آئے یہ سنکر شہنشاہ صعف شکن نے سیلاب شاہ کی جانب دیکھا اور کہا کہ آپنے بھی اس نمکحرام کی حرکت سنی سیلاب شاہ نے عرض کی کہ حضور بڑے تعجب کی بات ہی جو بہرام سیار فیق اور برگشتہ ہو جاتے نہین معلوم اسمین کیا اسرار ہی فرمایا خیر انبو چلتے ہی ہین دیکھا جائیگا یہ فرما کر بانگ مرکب کی لی اور پلٹکر اہل لشکر سے فرمایا کہ اب ہم اسی مقام پر پہونچکر ٹھہرینگے جہان کہ لشکر بہرام کا اترا ہوا ہی یہ فرما کر چلے سردار گھوڑے اڑا اڑا کر ساتھ ہوئے اور سیلاب شاہ بھی لشکر کو سیلر بہ تعجیل روانہ ہوا اول صعف شکن اس صحرا مین پہونچے جہان کہ خیمہ لشکر بہرام کا استادہ ہوا تھا اور بارگاہ یاقوت نگار بر پا تھی ساتھ ہی بہت سے سردار گھوڑے کڑکاتے ہوئے آکر پہونچے ادھر خبر بہرام کو ہوئی کہ نقابدار یاقوت پوش یعنی شہنشاہ صعف شکن تشریف لائے ہین بس یہ سنتے ہی اسنے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا اور چھڑی ہاتھ مین لیے ہوئے جانب باغ سوسن سپید زبان روانہ ہوا کہ چلکر اطلاع کرنا چاہیے یہ تو اسطرف چلا اور ادھر شاہزادہ صعف شکن نے جو اپنی بارگاہ بر پا دیکھی فرمایا ہی کوئی ایسا جو پیام میرا بہرام کو پہونچائے اور اس سے جواب لائے یہ سنکر سہمان کشیدہ ابرو نے عرض کی کہ غلام حاضر ہی شہنشاہ صعف شکن نے فرمایا کہ ہماری طرف سے بہرام عاد کو اطلاع دو کہ سبب اپنی برگشتگی کا بیان کرو اور بارگاہ لیکر خود حاضر ہو یا ہمارے پیام بر کے سپرد کرو ورنہ اتنا یاد رہے کہ اگر یون بارگاہ نہ بھیجی تو یہ سمجھے رہنا کہ آکر تمام بارگاہ لاشون سے بھر دونگا اور تجکو ایسی ذلت کے ساتھ باندھ لیجاؤنگا کہ تمام عالم تجھپر نفرین کریگا یہ پیام شہنشاہ کا لیکر سہمان روانہ ہوا لیکن جسوقت لشکر بہرام عاد مین پہونچا اور اہل لشکر ارادہ سہمان سے آگاہ ہوئے

کہا کہ سردار ہمارا خیمہ مین موجود نہین ہی اگر آپ پیامبر ہین تو پیام جو کچھ ہو ہمسے بیان کرد نگے
سہمان کشیدہ ابرو نے کہا سمجھے یہ اجازت نہین ہی کہ دوسرے سے بیان کرون پلٹ کر اپنے
ہمراہیون مین ایک سوار سے کہا کہ جاکر سیری طرف سے خدمت شہنشاہ مین عرض کرد
کہ بہرام موجود نہین ہی اسکے آنے کا انتظار کرون یا بارگاہ چھین لاؤن وہ سوار یہ پیام لیکر خدمت
شہنشاہ مین آیا اور عرض پیش کی شہنشاہ نے ارشاد کیا کہ سہمان سے کہو جب بہرام موجود
نہین ہی تو کسی طرح کی دخل اندازی کرنا زیبا نہین ہی خواہ وہ بجا ہو یا بیجا ہو ہر چند کہ بارگاہ
سیری ہی مگر بہرام کی عدم موجودگی مین لانا مناسب نہین ہی اور نہ اسکا انتظار کرنے کی ضرورت
ہی کل دیکھا جائیگا آخر تو طبل جنگ بج ہی چکا ہی اب جو کچھ ہونا ہوگا سر میدان ہو جائیگا یہ
پیام سوار نے سہمان کو پہونچایا سہمان نے اسیوقت تاک گھوڑے کی پھیری اور خدمت
شہنشاہ صف شکن مین حاضر ہوا بسبب نے سرد سامانی کے شہنشاہ پر یہ نشان تھے کہ گرد
اڑی اور سیلاب شاہ مع فوج گران آکر پہونچا بارگاہ مین برپا ہوئین لشکر نے پڑاو کیا بازار
لشکر کا کھل گیا کٹورہ کھنکنے لگا شہنشاہ صف شکن داخل بارگاہ ہوئے اور چونکہ بہرام عاد
طبل جنگ بجوا چکا تھا شہنشاہ نے بھی طبل جنگ بجنے کا حکم دیا ادھر بھی کوس حربی نوازش مین
آیا اور تیاری جنگ ہونے لگی ادھر بہرام عاد بھی سوسن سیہ زبان کے پاس پہونچا اور حال آمد
شہنشاہ کا بیان کیا سوسن سیہ زبان نے کہا کہ تم اندیشہ نکرو خود شہنشاہ کو نہ ٹوکنا اور جس سے
چاہنا مقابلہ کرنا مین نے تمھاری حفاظت کا سامان کر ہی دیا ہی اور اگر خود شہنشاہ مقابلہ کا قصد
کرے تو کہدینا کہ کل آپ سے مقابلہ کرونگا تم ایک روز ٹال لیجاؤ دوسرے روز مین انتظام کرلونگی
یہ کہکر بہرام کو رخصت کیا اور آپ ہوم خانہ مین جاکر سحر نیار کرنے مین مصروف ہوئی بہرام عاد
اپنے لشکر مین آیا اور خبر سنی کہ پیامبر شہنشاہ کا آیا تھا اور نہین معلوم کیا پیغام لایا تھا بہرام عاد نے
کہا کہ مین خود آپ ایلچی بنکر جاتا ہون یہ کہکر چند سوارون کو ہمراہ لیا اور خدمت شہنشاہ صف شکن
مین روانہ ہوا یہان شہنشاہ صف شکن کو خبر ہوئی فرمایا بلا لو جسوقت بہرام عاد حاضر خدمت
ہوا شہنشاہ صف شکن نے اسیکا دنگل اسکے بیٹھنے کو عنایت فرمایا بہرام سلام کرکے بیٹھ گیا
اور عرض کی کہ مین لشکر مین نہ تھا مین نے اگر سنا کہ پیامبر حضور کا آیا تھا دوبارہ تکلیف دینا
مناسب نہ سمجھا اسوجہ سے خود حاضر ہوا ہون کہ کیا ارشاد ہوتا ہی شہنشاہ صف شکن نے ارشاد
فرمایا مجھے یہ دریافت کرنا تھا کہ تمنے میری دشمنی پر کمر کیون باندھی ہی اور دین اسلام کو کس وجہ
سے ترک کیا بہرام عاد نے عرض کی کہ مجکو ملکہ سوسن سیہ زبان نے تبدیل مذہب کا حکم دیا اور
کہا کہ جتنے دنون تو نے مذہب اسلام مین زندگی بسر کی ہی اسکا کفارہ یہی ہی کہ اس شخص کو قتل کر
جسنے تجھسے تیرا دین قدیم ترک کرایا تھا اسوجہ سے قتل اسکا واجب ہوا یہ سنکر شہنشاہ صف شکن
سمجھ گئے کہ یہ مسحور ہو گیا ہی تا وقتیکہ سوسن سیہ زبان نہ قتل ہوگی یہ ہوش مین نہ آئیگا اب اسے
لایعقل تصور کرکے بارگاہ کی نسبت کچھ نہ ارشاد کیا اور فرمایا کہ تجھپر حقیقت مذہب اکوان پرستی
کی کیونکر ثابت ہوئی بہرام نے کہا کہ ملکہ سوسن سیہ زبان کے حکم نے مجھے مجبور کر دیا وہ

جو کچھ فرماتی ہین وہ سچ اور حق معلوم ہوتا ہی یہ سُنکر شہنشاہ صف شکن کو اپنے خیال کی اور بھی
تصدیق ہوگئی فرمایا بہتر اگر یہی کفارہ تیرے اعمال بد کا ہی تو مین موجود ہون میدان جنگ مین
دیکھا جائیگا یہ سُنکر بہرام اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے خیمہ مین چلا آیا غرض کہ رات بھر طبل بجا کیا اور
تیاری جنگ ہوتی رہی جسوقت دو رشب تمام ہوا اور سپیدۂ سحری ظاہر ہوا طاعت گزارون
نے فریضۂ سحری کو ادا کیا اور اسلحۂ جنگ تن پر آراستہ کرکے عازم میدان کارزار ہوے اُدھر
لشکر بہرام عاد کے لوگ نعرے یا خداوندا کو ان کے کرتے ہوئے میدان مین آکر صف آرا
ہوے تھوڑی دیر مین دونون جانب صف بندیان ہوگئین بعد ازان استکی صفوف جدال و قتال
نقیب نہیب دیکر بیٹھے تھے کہ بہرام عاد نے بانگ مرکب کی لی اور بعد سلح شور کی لبیار نعرہ مارا
کہ باش ای گروہ خدا پرستان و فرقۂ مسلمانان علاوہ شہنشاہ صف شکن کے اور بھی کوئی
ایسا ہی کہ میرے مقابلہ کو نکلے بس یہ سُننا تھا کہ سہمان کشیدہ ابرو نے مرکب کی باگ لی اور
سامنے شہنشاہ صف شکن کے آکر اجازت خواہ نبرد ہوا فرمایا ای سہمان تمنے بھی لڑائی
بہرام کی بیابان نہ طاق مین دیکھی ہوگی کہ اسنے کس طرح خوا اور تکی کو پست کیا اور
کیسے کیسے سردار تمہارے بادشاہ کے لشکر کے جان سے مارے تم اسکے ہم نبرد نہین ہوسکتے
بہتر ہی کہ اپنے ارادہ سے باز آؤ ایسا نہو کہ اُسکے ہاتھ سے تمکو زک پہونچے تو مجھے اور
بھی ملال ہوگا کہ سنکر یہ اتنا ضرور خیال کریگا کہ مجھسا سردار لشکر شہنشاہ مین کوئی نہین
ہی سہمان نے عرض کی آپ نے سُنا نہین کہ آسنے ہمین سب کو سر میدان لوٹ کا کیونکر
یہ ہوسکتا کہ ہم میدان مین نہ نکلتے اگر اقبال حضور کا یاور ہی تو اسے جواب دونگا ورنہ ان
قدمون پر نثار ہونگا اب میرا لوٹنا مضحکہ کا باعث ہوگا مردان عالم مجھپر طعنہ زن ہونگے کہ سہمان
کو نکلا اور بسبب خوف کے پھر گیا مقابلہ نہ کیا یہ سُنکر صف شکن خاموش ہورہے اور فرمایا
کہ بہتر ہی جاؤ حفاظت خدا مین دیا سہمان سلام کرکے سامنے بہرام عاد کے آیا اور کہا
ای بہرام تو نے نمکحرامی پر کمر باندھی کہ اپنے آقا و ولی نعمت کا دشمن ہوا کیون اپنے کو
رسوائے عالم کرتا ہی راستہ جنت کا چھوڑ کر دوزخ مین جاتا ہی دیکھ اب بھی اس ارادہ سے باز آ
اور توبہ کر تو مین خطا تیری عفو کرا دون ورنہ یہ وہی شہنشاہ ہی جسنے تجکو سر میدان اٹھا لیا تھا
بہرام نے کہا یہ سب مین جانتا ہون مگر حکم ملکہ سے مجبور ہون تم لوگون کی گفتگو مجھے اچھی نہین معلوم
ہوتی اور دل نہین قبول کرتا مین شہنشاہ سے ضرور لڑونگا اب تم نصیحت کو ترک کرو اگر
برائے مقابلہ آئے ہو تو حربہ اٹھاؤ ورنہ چلے جاؤ مجھے تمسے کچھ کام نہین ہی سہمان نے
کہا کہ جبتک ہم نمکخوار زندہ ہین اسوقت تک کس کی مجال ہی کہ ہمارے آقا کی طرف چشم غضب
سے دیکھ سکے یہ سُنکر بہرام نے نیزہ سنبھالا اور کہا کہ لاضرب بہادری کی سہمان کشیدہ ابرو
نے کہا تو جانتا ہی کہ اہل اسلام پیدستی نہین کرتے پھر کیا سمجھکر مجھے کہتا ہی یہ سُنکر بہرام نے
خبردار خبردار کہکر نیزہ مارا سہمان نے نیزہ اُسکا روکا طعنین چلنے لگین رد و بدل ہونے لگی
بڑی دیر تک نیزہ بازی رہی مگر کام نہ نکلا بہرام نے چو بدست گران سنگ اٹھائی اور

خبردار خبردار کہکر سہمان پر وار کیا سہمان نے سپر بلند کی چوب جو پڑتی ہی تو یہ حالت ہوئی کہ لشکر
ضرب سے کمر مرکب سہمان کی ٹوٹی اور سہمان کا کولہ ٹوٹا اور یہ بیہوش ہو کر گرا بہرام نے آواز دی
کہ بیجاؤ اسے اور بیجو کسی اور کو یہ سنکر لوگ دوڑے اور سہمان کشیدہ ابرو کو اٹھا لیگئے سہمان بیہوش
تھا اسکو تو شفا خانہ مین بھیجدیا اور سمعان کشیدہ ابرو نے نکلکر مقابلہ کیا بہرام سمعان کو باندھے
لیے چلا گیا غرضکہ شام تک اُسنے دو سردار جانسے مارے چار زخمی کیے اور سمعان کو باندھ لیگیا
شام ہوتے ہی طبل بازگشت بجا دونون لشکر میدان سے پھرے شہنشاہ صف شکن نہایت
رنجیدہ تھے بارگاہ مین آکر پوشاک رزم اُتاری لباس بزم پہنکر دنگل پر بیٹھے وہان بہرام عاد
سمعان کشیدہ ابرو کو لیے ہوے سوسن سپہر زبان کے پاس پہونچا اور تمام کیفیت جنگ بیان کی
سوسن سپہر زبان نے کہا کہ اِس اسیر کو رہا کردو کہ یہ بھی تمہارا قوت بازو ہنکر دشمن سے مقابلہ کرے
اور اُسکی قوت کو کم کرے یہ سُنکر بہرام نے سمعان کشیدہ ابرو کو رہا کر دیا مگر سمعان نے کہا
کہ اولکاتہ تو کیا بکتی ہی مین ہرگز نمک حرامی نہ کرونگا قطع ہون وہ ہاتھ جو اپنے آقا پر اُٹھین سوسن
سپہر زبان نے کہا کہ ہم کہتے ہین بس یہ ہم کا لفظ زبان سے نکلتے ہی ایک شعلہ سوسن کی زبان سے
نکلا اور دہن سمعان سے آکر ملگیا یہ بھی مثل بہرام کے دم اطاعت سوسن کا بھرنے لگا اور
آمادۂ قتل شہنشاہ ہوا سوسن سپہر زبان نے کہا کہ کل جسوقت شہنشاہ تمہارے مقابلے کو
نکلے گا تو مین اُسکو پنجہ بیجکر اُٹھوا لون گی تم دونون مل کر لشکر شہنشاہ کو تباہ کر دینا اور پرسون مین
شہنشاہ کو قتل کرون گی بہرام عاد اور سمعان نے کہا کہ ایسا ہی ہوگا یہ کہکر لشکر مین آئے اور
حکم طبل جنگ بجنے کا دیا اُسیوقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی ہرکارے
خبر لیکر خدمت شہنشاہ صف شکن مین حاضر ہوے اور بیان کیا کہ لشکر بہرام عاد مین پھر طبل
جنگ بجا ہی فرمایا کچھ پروا نہین ہو لہدو ہمارے یہان بھی نقارۂ رزمی بجے اور کل کوئی میدان
مین جانیکا قصد نہ کرے مین خود بہرام سے فیصلہ کرونگا حسب الحکم شہنشاہ صف شکن نقارۂ رزمی
پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی بہادر آلات
حرب و ضرب کو درست کرنے لگے اِسی عالم مین رات تمام ہوئی صبح کو دونون لشکر میدان مین آکر
صف آرا ہوے نقیبون نے نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا بہرام عاد نے مرکب کو چھیڑا
اور میدان مین آکر مبارز طلب کیا اسطرف شہنشاہ صف شکن تو پہلے ہی سے آمادہ تھے
اِنھون نے بھی مرکب کی باگ لی اور رخش فلک سیر کو جولان کر کے سامنے بہرام عاد کے
آئے دیکھا کہ سمعان کشیدہ ابرو لشکر بہرام مین موجود ہی فرمایا ای سمعان تیرا کیا ارادہ ہی اُسنے
جواب دیا کہ جسکا شریک اُسکی طرف موجود ہون جو بہرام کا ارادہ ہی وہی میرا بھی قصد ہے
فرمایا خیر کیا مضائقہ ہی بعد بہرام عاد سے فیصلہ ہونے کے دیکھا جائیگا اُدھر بہرام عاد نے نیزہ
سنبھالا اور کہا کہ اے شہنشاہ اب مین وہ بہرام نہین ہون یہ کہکر نیزہ مارا شہنشاہ نے نیزہ کو
نیزہ پر گا نیزہ بازی ہونے لگی یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو سانپ زبانین نکالے ہوے
لڑ رہے ہین سنانون کی بنانون سے چنگاریان نکل رہی ہین دیکھنے والون کی نگاہین لڑی ہوئی تھین

کوئی انتیس طعن کی نوبت آئی ہوگی کہ شہنشاہ صف شکن نے جھٹ وار جبڑدار کہکر نیزہ کو نیزہ سے کاٹھا اور یکہ مارا کر نیزہ ہاتھ سے بہرام کے نکل گیا بس اسنے جھپٹ کر آرا بلپڑی چوبدست اُٹھالی اور سر پر چرخ دیکر سر شہنشاہ صف شکن پر وار کیا شہنشاہ صف شکن نے اُٹھا کر گرز کو چہرے کی پناہ کیا چوب جو پڑتی ہی ترّاٹے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا تنق گرد و غبار بلند ہوا عیار شہنشاہ جھپٹ کر قریب گرد کے آیا چاہتا تھا کہ چھینٹے پانی کے دیکر گرد کو بٹھاے اور اپنے آقا کو ہوشیار کرے وہان شہنشاہ صف شکن خود ہوشیار تھے وار بہرام کا رد کرکے تنق گرد کے باہر آئے اور آواز دی کہ اے بہرام جی نہین چاہتا کہ تجھپر وار کرون بہرام نے کہا اے شہریار اب مین دوست نہین ہون مجھسے وہی برتاؤ چاہیے جو دشمن کے ساتھ ہوتا ہی جو آپ سے ہو سکے کہی نہ تیجیے قسم ہی آپ کو اپنے دین و مذہب کی کہ پوری قوت سے وار کیجیے گا یہ سُنکر شہنشاہ صف شکن مجبور ہوے اور گرز کو اُٹھا کر جبڑدار کہکر سر بہرام پر وار کیا بہرام عاد نے بھی چوب دست اُٹھا کر وار شہنشاہ صف شکن کا روکا ہرچند اس کو یہ اطمینان تھا کہ کوئی حربہ مجھپر اثر نہین کرسکتا ہی مگر گرز جو پڑتا ہی تو یہ حالت ہوتی کہ بہرام عاد کو چھٹی کا دودھ یاد آگیا ایک تڑاقا ہوا کہ تمام میدان گونج گیا جگر زمین ہول سے شق ہو گیا تنق گرد و غبار بلند ہوا مرکب بہرام عاد کا تنگ تک غرق زمین ہو گیا شہنشاہ صف شکن نے نعرہ کیا کہ زدم و پست کردم لوگ لشکر بہرام کے قریب آئے پانی کے چھینٹے دیکر گرد کو بٹھایا دیکھا کہ بہرام عاد بیہوش کھڑا ہوا ہی ہر بن مو سے پسینہ جاری ہی عیار بہرام نے آواز دی کہ ہوشیار رہیے تیسری آواز زین بہرام کو پڑا یا دیکھا کہ مرکب بیکاب ہو چکا ہی بس اسنے زین خالی کیا اور تلوار کھینچکر چلا کہ مین بھی شہنشاہ کے مرکب کو پٹکون شہنشاہ صف شکن ارادہ اسکا فاسد دیکھکر مرکب سے کود پڑے بہرام تلوار پھینک کر شہنشاہ سے لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی تھوڑی دیر مین ایسے زور کشمکش کے ہوے کہ زرہین پارہ پارہ ہوگئین دونون طرف کے لشکر قریب آگئے اور تماشاے جنگ دیکھنے لگے بہرام عاد ایک دیو ہی مگر جب شہنشاہ صف شکن اسکو ریل لیجاتے ہین تو سنبھلنا دشوار ہو جاتا ہی تمام دن کشتی رہی تھوڑا سا دن باقی ہوگا کہ ایک مرتبہ شہنشاہ صف شکن نے لنگر بہرام کا توڑا اور سر سے بلند کرکے چاہتے تھے کہ زمین پر ماروین اور مشکین اسکی باندھ لون کڑاکے کی صدا ہوئی اور ایک پنجہ چمک کر گرا کہ شہنشاہ صف شکن کو لیے ہوے چلا گیا حالت یہ تھی کہ پنجہ کمر مین شہنشاہ صف شکن کی تھا اور بہرام شہنشاہ کے پنجہ مین دبا ہوا تھا لوگ دیکھکر تحسین و مرحبا کرتے تھے کہ یہ زور اور یہ حواس اسی شیر بیشۂ شجاعت پر ختم ہین لیکن ہر ایک متردد تھا کہ دوست لیگیا ہی یا دشمن اُدھر لشکر بہرام کے لوگ بھی پریشان تھے کہ جہان سے شہنشاہ صف شکن اسکو چھوڑ دینگے اور یہ زمین پر گریگا تو ہڑبان سرمہ ہو جائینگی آخر طبل بازگشت بجا اور دونون لشکر میدان سے پھر کر اپنے اپنے فرودگاہ پر آئے سیلاب شاہ نہایت متردد ہوا اور ہر کارون کو بلا کر تاکید کی کہ دیکھو اور دریافت کرو شہنشاہ صف شکن کو کون لیگیا ہی اُدھر عیار نقابدار بھی

برائے تلاش لقا بدار یاقوت پوش یعنے شہنشاہ صف شکن کی جستجو مین روانہ ہوا ادھر بہرام
شہنشاہ صف شکن کو لیے ہوے سامنے سوسن سیہ زبان کے پہونچا دیکھا سوسن سیہ
زبان نے کہ پنجہ شہنشاہ صف شکن کو اُٹھا کر لا یا ہی اور شہنشاہ صف شکن بہرام
ہوے ہین یہ قوت شہنشاہ صف شکن کی دیکھکر سوسن کے ہوش اُڑ گئے کہا او سرش
اِس دن کی تجھے خبر نہ تھی جو نہ طاق کا رخ کیا تھا شہنشاہ صف شکن نے فرمایا کہ او لکا تو
تو اتنے سے پنجہ بھیجکر مُنھوا لینے پر مجھے نہ طاق پر جانیکا طعنہ دیتی ہی کیا تو نے نہین سنا کہ
ہمارے بزرگون پر بڑی بڑی جفائین ہوئی ہین مگر خداوند حقیقی نے ہر بلا سے بچایا ہی اور جن
لوگون نے اُنکو اسیر بلا کیا انجام مین وہی اُنکے ہاتھ سے مارے گئے جو لوگ دعوی خداوندی
رکھتے تھے اُنکو مرنے کے بعد قبر بھی نصیب نہ ہوئی بقول شاعر ؎ پانون تھرّاتے تھے جنکے
سامنے جاتے ہوے پڑا کاسہ سر اُنکے دیکھے ٹھوکرین کھاتے ہوے ۔ اگر حیات مستعار باقی ہی اور
خداوند کریم کو میری رہائی منظور ہی تو تیرے پنجہ سے چھوٹونگا ورنہ مارا جاؤنگا مرنا ایک دن سب
واسطے ضرور ہی آج نہ سہی کل کل نہ سہی پرسون ہمیشہ نہ یہان کوئی رہا ہی نہ رہیگا سوا ذات
باری کے فنا سب کو ہی سوسن سیہ زبان کی زبان بند ہوگئی اور کوئی جواب معقول نہ دیسکی
کہا اب یہ بتا کہ تو کس موت کو پسند کرتا ہی شہنشاہ صف شکن نے فرمایا کہ موت ہرگز اپنی
پسند کی کوئی اختیار نہین کر سکتا یہ بھی خدا کے اختیار مین ہی جو بہانہ اُسنے جسکی قضا کا رکھا
ہی وہ اُسی بہانہ مریگا سوسن سیہ زبان نے کہا کہ خودکشی کی موت کیسی ہی شہنشاہ نے
فرمایا کہ اِس سے بدتر کوئی موت نہین کہ دین و دنیا دونون خراب سوسن سیہ زبان نے کہا
کہ اب جو کچھ مین کہون اُسے بگوش ہوش سُن کہ تجھے یہی کرنا ہوگا تو نے خداوندان گذشتہ
و موجودہ کو بُرا بھلا کہا ہی اُنکا کفارہ یہی ہی کہ اپنے ہاتھ سے اپنی موت قبول کر یہ کہتے ہی شعلہ
زبان سے نکلا اور دہن شہنشاہ سے لپٹ کر لپٹ گیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ شہنشاہ نے خودکشی
منظور کی اور آمادہ ہوگئے سوسن سیہ زبان نے کہا کہ اب تم شب بھر اِسی باغ مین رہو اور
بہرام عاد سے کہا کہ تم جاکر طبل جنگ بجواؤ اور ارجاسپ سے کہو یہ جا رہی وہ کل تم کو
شہنشاہ صف شکن بحکم ملکہ سوسن سیہ زبان خودکشی کرینگے جس دوست دشمن کو تمامی دیکھنا یا ہو آکر لینا ہو
تماشا دیکھے یا رہا کر لیجاے یہ سنکر بہرام عاد تو اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوا اور سوسن سیہ زبان نے شہنشاہ صف شکن کو بہرام
عاد کے سپرد کیا کہ آج رات اسکی حفاظت تم کرو مطرب جادو شہنشاہ صف شکن کو لیکر اپنے مکان کی جانب روانہ ہوا
لیکن اب دوکلمہ داستان عیار لقا بدار یاقوت پوش کے گرد ارش کیے جاتے ہین
کہ یہ تلاش لقا بدار سرخ پوش یعنے شہنشاہ صف شکن جو چلا تھا تو اول لشکر بہرام عاد
مین آیا اور مختلف صورتین بدل بدلکے پھرنے لگا لوگون مین چہ چا ہو رہا تھا کہ نہین معلوم ہوا
سردار پر کیا گذری اگر راستہ مین ہاتھ سے شہنشاہ صف شکن کے چھوٹ گیا ہوگا تو زمین پر
گر کر پیکر چور ہوگئی ہوگی بعض کہتے تھے کہ بہرام عاد کی حفاظت ملکہ سوسن سیہ زبان کے
ہاتھ ہے اگر دست شہنشاہ سے چھوٹ گئے ہونگے تو اُنکو پنجہ اسحر نے روک لیا ہوگا

اطمینان رکھو یقین ہی کہ تھوڑی دیر مین وہ آتے ہون گے اسپر بھی کچھ لوگ برائے تلاش اِدھر اُدھر صحرا مین روانہ ہوگئے تھے اور عیار بہرام عاد وہ چھڑی لیے ہوے پھر رہا تھا جسکے ذریعہ سے بہرام باغ مین آتا جاتا تھا قضاے کار عیار بہرام شرارہ شب گرد کو یہ خیال ہوا کہ چھڑی تو میرے پاس ہی چلکر باغ ملکہ مین خیریت اپنے مالک کی دریافت کریہ سوچ کر اِسنے سمعان کشیدہ ابرو سے کہا کہ مین جاتا ہون اور جزا اپنے آقا کی لاتا ہون سمعان نے کہا کہ تجھے رستہ باغ کا معلوم ہی اِسنے جواب دیا کہ یہ چھڑی میرے پاس موجود ہی اِسکی راہبری سے بہرام عاد باغ ملکہ سوسن سیہ زبان مین آیا جایا کرتے ہین سمعان نے کہا کہ اچھا جاؤ مگر جلد پلٹ کر آنا اِسنے کہا کہ بس گیا اور آیا سمعان تو آکر خیمہ مین بہرام کے بانتظار بہرام عاد بیٹھا اور شرارہ شبگرد جانب باغ سوسن سیہ زبان روانہ ہوا لیکن اِسکی باتین عیار نقابدار کھڑا سُن رہا تھا یہ پہلے سے چلد یا اور رنگ و روغن عیاری چہرہ پر لگا کر صورت اپنی غول بیابانی کی بنائی تمام جسم مین سیاہی ملی مُنھ مین سُلگتا ہوا کویلہ دبا کر شرارہ شب گرد سے تیس چالیس قدم آگے جست و خیز کرتا ہوا چلا جب رُخ اِسکے جانیکا سمجھ لیا تو ایک درخت کی آڑ مین چھپ رہا جیسے ہی شرارہ شب گرد قریب اُس درخت کے نکلا بس یہ ایک آواز مہیب دیکر سامنے شرارہ شب گرد کے آیا اور نعرہ کیا کہ مین غول بیابانی یہ بسطرح دفعۃً جست کر کے سامنے شرارہ شب گرد کے آیا کہ شرارہ اپنی تیزروی بھول کر ٹھٹک گیا اور صورت مہیب سامنے اپنے دیکھکر بدحواس ہوا بس غول بیابانی نے وہی سُلگتا ہوا کویلہ دہن سے نکال کر شرارہ کے مُنھ پر کھینچ مارا وہ کویلہ قریب آکے چپکا اور اس مین دھوان پیدا ہوا کہ شرارہ پھینک مار کر بیہوش ہوا بس غول نے نعرہ کیا کہ مین مہتر ہوشمند صحرا نورد و عیار شہنشاہ خصف شکن بس اسنے آتے ہی رنگ و روغن عیاری چہرہ پر لگایا اور صورت اپنی شرارہ شبگرد کی بنائی اور چھڑی ہاتھ مین لی شرارہ کو ایک درخت کے نیچے صورت تبدیل کر کے ڈال دیا اور خود جانب باغ سوسن سیہ زبان روانہ ہوا ابھی تھوڑی راہ طی کی ہوگی کہ دیکھا سامنے سے بہرام چلا آتا ہی بس اِسنے سامنے جاکر سلام کیا اور کہا مین تو خود آپ کی خدمت مین جاتا تھا جلد چلیے کہ اہل لشکر پریشان ہین بہرام عاد نے کہا کہ مجھے آج شب کو باغ ہی مین رہنے کا حکم ملا ہی مین صرف دو کا مون کے واسطے آیا ہون ایک تو یہ کہ اہل لشکر پریشان ہون گے دوسرے قتل شہنشاہ کا جارج دینا ہی یہ سنکر مہتر ہوشمند صحرا نورد بہت پریشان ہوا اور سوچنے لگا کہ کیا تدبیر کرنا چاہیے اتنا تو معلوم ہوگیا کہ ابھی شہنشاہ زندہ ہین مگر ساتھ ہی اس خبر نے پریشان کر دیا کہ صبح کو سامان قتل ہوگا رات ہی بھر مین کوئی تدبیر کر کے اپنے آقا کو چھڑانا چاہیے اِس فکر مین بہرام عاد کے ساتھ ساتھ چلا بہرام لشکر مین آیا اہل لشکر آمد بہرام عاد سے نہایت خوش ہوے اور استقبال کر کے لیگئے سمعان کشیدہ ابرو بھی آیا اور بہرام کے ساتھ خیمۂ بہرام مین آیا کیفیت دریافت کی بہرام عاد نے سب واقعات گذشتہ بیان کیے اور اُسکے بعد حکم جارج صادر کیا کہ صبح کو قتل شہنشاہ خصف شکن کا اعلان کر دیا جاے اور مین جاتا ہون صبح کو قید شہنشاہ خصف شکن اپنے ہمراہ لیکر آؤنگا سمعان کشیدہ ابرو سے کہا کہ تم میدان خونی تیار کر رکھنا یہ کہکر عیار سے کہا کہ چھڑی مجکو دو اور تم یہین رہو

شرارہ شب گرد نقلی نے عرض کی کہ چھڑی تو حاضر ہی مگر مین آپ کے ہمراہ چلونگا ایسا نہ ہو کہ راستے مین
کوئی اُفتاد پڑے یقین ہی کہ عیاران لشکر شہنشاہ آپ کی تلاش اور اپنے آقا کی جستجو مین نکلے ہون گے
مین بحفاظت باغ تک پہونچا کر پلٹ آؤنگا یہ سنکر بہرام عاد نے کہا اچھا کیا مضائقہ ہی شرارہ
شب گرد ساتھ ہوا اور بہرام لشکر سے نکلکر جانب باغ روانہ ہوا جسوقت لشکر سے دور نکل گیا
اور صحرا ے تاریک ملا تو شرارہ نے ایک فتیلہ روشن کر لیا اور آگے آگے بہرام کے چلا
بہرام راستہ بتاتا جاتا تھا اور فتیلہ مین سے جو دھوان نکل کر منتشر ہوا تو قدم بہرام عاد کے
لڑکھڑانے لگے تھوڑی دور چلا ہوگا کہ چھپنک مار کر بیہوش ہوا بس شرارہ نقلی نے نعرہ کیا کہ منم
مہتر ہوشمند صحرا نورد اور پلٹ کر چھڑی قبضہ مین کی بہرام کا پشتارہ باندہ کر خدمت سیلاب
شاہ مین آیا اور پشتارہ بہرام عاد کا ڈال دیا اور کہا اسے تو قید کیجیے اب مین اپنے آقا کے
رہا کرنے کو جاتا ہون سیلاب شاہ نے کہا کچھ پتا بھی ملا ہوشمند نے کہا کہ زیادہ بات کرنے مین
وقت ضائع ہوگا رات تھوڑی ہی کام بہت ہین مختصر یہ ہی کہ پتا لگیا ہی یہ سُنکر سیلاب شاہ
خاموش ہو رہا بہرام کو زندانخانہ مین بھجوا دیا اور ہوشمند صحرا نورد نے ایک اور عیار کو اپنے ساتھ
لیا اور صورت اپنی بہرام کی بناکر جانب صحرا روانہ ہوا جاتے جاتے اُس درخت کے نیچے پہونچا
جہان مہتر شرارہ شب گرد کو بیہوش کر کے چھوڑ آیا تھا شرارہ کو تو اسی عیار کے سپرد کیا کہ اسے
بھی لیجا کر قید کر اور آپ تن تنہا باغ کی جانب روانہ ہوا جسوقت قریب دہنہ نقب کے پہونچا
تو چھڑی زمین مین گڑ گئی معلوم ہوا کہ منزل ختم ہوئی آگے جانے کا حکم نہین ہی بس اسی نقب سے
راستہ ہوگا یہ سوچکر نقب مین کود پڑا اور راہ نقب کی طے کر کے جو نکلا تو باغ مین تھا دیکھا
کہ باغ نہایت وسیع و پرفضا ہی اسے خیال گذرا کہ شہنشاہ صف شکن اسی باغ مین کسی مقام پر
مقید ہون گے پہلے انھین کو رہا کرنا چاہیے اس خیال سے گوشہاے باغ مین ڈھونڈھتا ہوا
چلا قضاے کار و اتفاقات روزگار قریب ایک دروازہ کے پہونچا یہ دروازہ مکان مطرب
جادو کا تھا مہتر ہوشمند جو بہرام بنا ہوا تھا بتلاش شہنشاہ صف شکن دروازہ مین داخل ہوا
دیکھا اسنے کہ ایک ساحر چوکی پر سنگ مرمر کی بیٹھا ہوا ہی اور ایک لڑکا کام کاج مین مصروف
ہی اور شہنشاہ صف شکن بھی پاس اُس ساحر کے دوسری چوکی پر فروکش ہین مگر کوئی علامت
اسیری نہین معلوم ہوتی نہ تو ہتکڑیان ہاتھون مین نہ بیڑیان پانؤن مین نہ طوق گلے مین ہوشمند
متحیر تھا کہ ایسا بہادر اسطرح دشمن کے قابو مین ہی کہ اپنی جگہ سے حرکت بھی نہین کرتا یہ کیا بات ہے
لیکن نظر مطرب جادو کی جو بہرام عاد پر پڑی چونکہ یہ بہرام کو اچھی طرح جانتا تھا کہ اسی نے
گانا سُنا کر بہرام کو اسیر بلا کرایا تھا پوچھا کہ اسوقت آپ یہان کہان نکل آئے بہرام نے
کہا کیا کہون آج کی شب مجھے اسی مقام پر رہنے کا حکم ہی اسوجہ سے ٹہلتا ہوا تمھارے مکان
کی طرف آنکلا کہ دو گھڑی تم ہی سے باتین کر کے دل بہلاؤن گا کسی طرح اتنی رات تو بسر ہو
مطرب جادو نے کہا کہ مگر ہی آپ کا تشریف لانا یہ کہکر اشارہ بیٹھنے کا کیا بہرام نقلی
ایک چوکی پر بیٹھ گیا مطرب جادو کو گانا سنا کر بیخود بنانے کا خیال آیا ہنسکر [illegible]

سنیئے گا بہرام نقلی نے کہا کہ ہم تو ایسی باتون سے نہایت ذوق رکھتے ہین مطرب جادو سمجھا کہ اُس روز مین نے منع کیا تھا کہ آیندہ مجھسے گانے کو نہ کہیے گا شاید اِسی وجہ سے اِنکو تامل ہوا تھا کہ شاید نہ سنائے تو سخن بھی ضایع جاے یہ تصور کرکے بہرام سے کہا کہ اُس روز جو مین نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ آیندہ ایسی فرمائش نہ کیجیے گا اُسکا یہ سبب تھا کہ آپ کا شمار غیرون مین تھا اور اب آپ ہمارے دوست ہوے تو ہمین بھی تواضع آپ کی واجب و لازم ہوئی اب مجھے گانا نہ سنانے مین کوئی عذر نہین ہی ہوشمند دل مین سمجھ گیا کہ بہرام اسی مقام سے مبتلاے بلا ہوا نہین معلوم اِسکے گانے مین کیا تاثیر پیدا ہو کہا کہ لطف گانے کا بغیر شراب کے نہین ہی مطرب جادو نے کہا کہ اچھا جام بھی چلتا جاے اور دل بھی بہلتا جاے ساز چھڑے اور ساغر سے ساغر لڑے بہرام نے کہا کہ آج ہم بھی تمکو وہ شراب پلائینگے کہ کبھی نہ پی ہوگی صفت اِس شراب مین یہ ہی کہ اگر زندگی بھر ترشی کا استعمال نہ کرو تو عمر بھر نشہ باقی رہے مطرب جادو نے کہا واقع مین یہ شراب بہت عمدہ ہی مین بھی اِسی شراب کا نہایت مشتاق ہون بس یہ سنتے ہی بہرام نے ایک قلم جیب سے نکالی یہ معلوم ہوتا تھا کہ خون کبوتر شیشہ مین بھرا ہوا ہی بہرام نقلی نے پیالہ پانی سے بھر کر یک قطرہ اُس قلم سے ٹپکا دیا تمام پیالہ سُرخ ہو گیا اور مطرب کے سامنے پیش کیا مطرب جادو سارا پیالہ پی گیا اب بہرام نقلی نے دوسرا پیالہ بھر کے مطرب جادو سے کہا کہ آ تو بھی پی لے کہ آج رات بھر جاگنا ہی کسی طرح نیند کا خمار تو برطرف ہو مطرب جادو مطرب جادو کے ڈر سے جھجکا تھا کہ بہرام نقلی نے آنکھ دکھائی اور کہا کہ یہ چیز بھی تامل اور سوچنے کی ہی او بدنصیب اگر نہ پیے گا تو عمر بھر پچھتائیگا کہ ایسی شراب دیکھنے مین بھی نہ آئی ہو گی پینا تو درکنار مطرب جادو نے بھی اشارہ کیا کہ پی لے یہ کوئی غیر نہین ہین جسسے لحاظ ہو ہر چند مطرب جادو زیادہ عادی نہ تھا مگر بخاطر بہرام اِسنے بھی شراب پی اور شہنشاہ صف شکن کی صلاح بھی نہ کی اب مطرب جادو نے گانا شروع کیا

غزل

یہ کیا حالت الٰہی بیخودی دل کی ہوتی ہے
کہ ہم جو بات کہتے ہین وہی محفل مین ہوتی ہی

بنا ہے بات خاموشی چھپاے ضبط غم لیکن
گواہی دیتا ہے چہرہ جو حسرت دل مین ہوتی ہی

بھر آیا زخم کہنہ الہدد اے ناوک قاتل
کمی پھر اضطراب خاطر بسمل مین ہوتی ہے

بنا رکھا ہے اسکو جذبۂ باطن نے آئینہ
وہ جب ہوتے ہین بے پردہ تجلی دل مین ہوتی ہی

تمنا پوچھکر جبتک وہ کچھ کہتے نہین مُنھ سے
طبیعت تہلکہ مین جان کس مشکل مین ہوتی ہی

پتا اُسکا نہین سینے مین اور باقی ہی یہ ابتک
غلط مشہور ہی بیشک کہ حسرت دل مین ہوتی ہی

نکلتا ہے ہر اک قطرہ لہو کا سنکے چنگاری
حرارت قہر کی خون دل بسمل مین ہوتی ہی

مزاج یار مین پیدا کیا ہے دخل اب اتنا
سمجھ لیتے ہین ہم جو بات اُسکے دل مین ہوتی ہی

کوئی خار تمنا اب بھی دامنگیر ہے شاید
کھٹک رہ رہ کے کیون زخم دل بسمل مین ہوتی ہی

تعلق باطنی دکھلا ہی دیتا ہے اثر اپنا
تری شوخی سے بیتابی سی پیدا دل مین ہوتی ہی

جفا سے باز آ نادان نہ تاب ضبط ہے تجھ مین
ابھی اب دونون کی رسوائی بھری محفل مین ہوتی ہی

[illegible]	[illegible]
مٹا دیتی ہے [illegible]	[illegible]

یہ غزل مطرب جادو اس حسن سے گویا کہ ہمہ ہوشمند کے ہوش [illegible]
اگرچہ گو نہ بیخودی ہو چلی تھی مگر یہ تو اپنا کام پہلے ہی کر چکا تھا دوسرے [illegible]
بہرام کا زیادہ بیخود بنانا بھی منظور نہ تھا اسوجہ سے ہوشمند کے ہوش [illegible]
اب بیہوشی نے تاثیر کی اور مطرب جادو گانے گاتے گاتے ٹھکرانے [illegible]
ناچنے لگا اٹھتے ہی [illegible] ہوشمند تھا کہ بارا اور یہ دونوں استاد [illegible]
بہرام نقلی نے تعرہ کیا کہ ہم ہوشمند صحیح افور دعیار شہنشاہ [illegible]
دونوں کی زبانین بند کر کے محکمہ نمد زن کر دیا اور شہنشاہ صف شکن سے کہا [illegible]
تشریف لیجیے ہمنے ان دونون کو تو بیہوش کیا اب یہ [illegible]
لشکر مین پہونچا کر قتل سو سن سیہ زبان کی فکر کرون گا یہ [illegible]
اے ہوشمند دنیا ہیچ ہے اگر ہزار برس جیے گا تو بھی مرنا ضرور ہے [illegible]
بندگان خدا مارے گئے ہین خصوصا اس تہ طاق مین مین نے سیکڑون [illegible]
ہین اب مناسب یہی ہے کہ خنجر سے اپنے ہاتھ سے گلا کاٹ کر جان دیدون [illegible]
اہل لشکر کو گواہ حال کرون تاکہ [illegible] خدا اس کفار کی گواہی سے [illegible]
حال پر رحم فرمائے ہوشمند یہ سنکر تصویر حیرت بنگیا کہ یہ شہنشاہ کیسی باتین [illegible]
کہ حضور نے کیا سوا کافرون کے کسیکو مارا ہے جسکا کفارہ دینے کی ضرورت ہو [illegible]
کہ خودکشی کریں شہنشاہ صف شکن نے فرمایا کہ تم اسے نہین جانتے ہو [illegible]
اگرچہ وہ سب کافر تھے جنکو مین نے قتل کیا مگر بندگان خدا تو تھے انمین بھی خدا ہی نے پیدا
کیا تھا اگر وہ ہیچ ہوتے تو خدا انمین کیون پیدا کرتا اور جیسا جرم ہو ویسا ہی اسکا کفارہ بھی
ہونا چاہیئے چونکہ مین نے لوگون کو قتل کیا ہے اسکے عوض مین خودکشی کرنا مناسب ہے
مین اس ارادہ سے باز نہ رہونگا بہتر یہ ہے کہ تو یہان سے چلا جا ہوشمند سمجھا کہ اتنا بیرا مطرب
جادو کے سحر مین گرفتار ہے جو اسطرح کی خلاف عقل باتین کر رہا ہے تو اسکو قتل کر ڈالے کہ یہ
ہوش مین آئے یہ سوچ کر اسنے خنجر سے مطرب جادو کو ذبح کیا اور طرب جادو کا بھی
سر کاٹ کر پھینک دیا ان دونون کے مرتے ہی ایک قیامت برپا ہوئی [illegible]
شور گیر و دار برپا ہوا آندھی چلی خاک اڑی آتش باری برف باری [illegible]
پیرون نے شور کیا کہ کشتی مرلام ماہر و مطرب جادو و طرب جادو بیوجہ [illegible]
خود نہ رسیدیم اب جو روشنی ہوئی ہے تو دیکھا کہ نہ وہ مکان ہے نہ سامان ہے [illegible]
ہیں اور ایک صحرا ہے شہنشاہ صف شکن فرش خاک پر بیٹھے ہین [illegible]
ہین فرما رہے ہین کہ اے ہوشمند غضب کیا تو نے کہ دو خون میرے سامنے [illegible]
بھی اپنے گناہ ہون کا شاہد کیا [illegible] ہوشمند اور بھی پریشان ہوا کہ [illegible]

نہین ہوا ہی ہر چند یہ اصرار کرتا ہی کہ لشکر مین چلیے مگر شہنشاہ ایک سماعت نہین کرتے اب ہوشمند
یہ سوچا کہ انھین بیہوش کرکے لیچلون یہ سحر سوسن سیہ زبان کا معلوم ہوتا ہی بغیر اُس کے
قتل ہوے یہ ہوش مین نہ آئینگے کہا اچھا آپ اپنے فعل کے مختار ہین مجھے اِس مین کیا
دخل ہی مگر یہ پھول مین نے آپ کی تفریح کے لیے باغ سے توڑا تھا اُسے سونگھیے شہنشاہ
مسکراے اور فرمایا کہ مجھسے بھی فریب کرتا ہی مین تیرے مکر مین آنے والا نہین ہون یہان
کی تو یہ حالت ہی اور وہان سوسن سیہ زبان کو بیٹھے بیٹھے خیال گذرا کہ دیکھا چاہیے کوئی شہنشاہ
کا چھڑانے والا بھی لشکر سے چلا ہی یا نہین سنتا ہی کہ عیار اُسکا نہایت طرار ہی ہر چند کہ اس مقام تک
گذر اُسکا سخت دشوار ہی پر ندبھی یہان پر نہین مار سکتا لیکن شاید یہ لوگ غضب کے ہوتے
ہین ایسے مقام پر راہ پیدا کرلیتے ہین جہان جانا ممکن نہ ہو ساحرون نے کیسے کیسے حصار باندھے
ہین مگر یہ لوگ پہونچ ہی گئے ہین اور اپنا کام کرگذرے ہین یہ سوچکر اُسنے ایک طائر موم کا بنایا
اور ایک بچۂ خوک کو جھنجھکا کرکے کچھ اسم سحر پڑھا کر بچۂ خوک کے جسم سے حس و حرکت موقوف
ہوئی اور طائر نے کندے تو نے بس اُسنے اور ایک یوم کو ذبح کیا اور خون اُسکا چلو مین لیا
کچھ اسم سحر پڑھکر اُس طائر پر مارا چھینٹا پڑتے ہی طائر چہکارا سوسن سیہ زبان نے کہا کہ کیا حالات
آج کی شب کے ہین بیان کر رہا تھی شہنشاہ کے واسطے کون کون چلا ہی اور کہان کہان پہونچا ہی
یہ سنکر طائر نے بزبان انسانی جواب دیا کہ عیار شہنشاہ صف شکن بہرام عاد اور عیار بہرام
کو پکڑ لیگیا ہی چھٹری حاصل کی وہان سے آکر مکان مطرب جادو مین داخل ہوا اور مطرب
جادو کو مارا اب یقین ہی کہ شہنشاہ کو بیہوش کرکے لیجائیگا بس یہ سننا تھا کہ سوسن سیہ
زبان نے سر پیٹ لیا اور پکاری کہ غضب ہوگیا مطرب جادو مارا گیا یہ کہکر اُسنے زمین پر
غلطک ماری اور صورت اپنی ایک بحری کی پیدا کرکے اُڑی وہان مہتر ہوشمند متین شہنشاہ
کی کر رہا تھا کبھی حباب بیہوشی کا مینھ مارتا تھا مگر یہ خالی دیتے تھے کہ ہوشیار رہتے تھے اور جان
چکے تھے کہ یہ میرے بیہوش کرنے کی فکر مین ہی کہ ایک مرتبہ نعرہ سوسن سیہ زبان کا ہوا اور
سوسن بالاے ہوا سے بر روے زمین آئی صورت انسانی پیدا کی اور پکاری کہ او عیار مکار
غضب کیا تو نے کہ اِس مقام تک پہونچا اور بھائی کو میرے مارا اگر زرا مین خیال نہ کرتی تو تو
اِسے بھی لیجا چکا تھا اُسکے آتے ہی مہتر ہوشمند پریشان ہوگیا کہ اب کام بگڑ گیا اور بھید
کھلگیا اور شہنشاہ صف شکن نے جو سوسن سیہ زبان کو دیکھا کہا ای ملکہ دیکھو اِسنے مطرب
جادو کو مارا وہ سامنے لاش تمھارے بھائی کی پڑی ہی اور مجھے بھی پکار رہا تھا جلدی اِسے
گرفتار کرو یہ تو کہو مین اسکے مکر سے آگاہ تھا جو ابتک بچا ورنہ یہ کب کا گرفتار کرلے گیا ہوتا اور
مجھے اُس سعادت سے محروم رکھتا جو تمھارے بدولت حاصل ہونے والی ہی سوسن سیہ
زبان نے کہا کہ نہ گھبراؤ اِس سے بھی ابھی توبہ کرائے لیتی ہون اور یہ بھی تمھاری طرح اپنے
مقتولون کے خون کا بدلا اپنے ہاتھ سے لیگا جسطرح اورون کو ذبح کیا ہی اِسی طرح خود اپنے
گلے کو کاٹ کر مرنا پسند کریگا اور تمھارا ساتھ دیگا اچھا ہوا کہ پہلے تم تنہا تھے اب دو ہوگئے

یہ تمھارا شاہد رہیگا تم اِسکے شاہد رہنا مہتر ہوشمند نے کہا کہ میرا دماغ صحیح ہی مین ہرگز مرنا پسند نہین کرتا شہنشاہ صف شکن نے کہا کہ اے ملکہ اگر ایسا ہوا تو مین تمھارا بہت ممنون ہونگا کہ یہ میرا بہت دنون کا رفیق ہی اگر اسوقت ہم اور یہ دونون ایک راہ مین نہ ہون گے تو مفارقت ہو جائیگی اِسے بھی خودکشی پر رضامند کردو ہوشمند پکارا کہ کیا خوب ایک آپ کو اپنے ہاتھ سے مرنا کیا پسند آیا کہ آپ ہر ایک کے واسطے اِسے بہتر سمجھنے لگے یہ کہنے کہنے آخر حباب منھ پر سوسن سیہ زبان کے کھینچ مارے حباب پڑتے ہی یہ بیہوش ہوکر گری مگر نہین معلوم اِس نے کوئی ہیرا اپنے اوپر معین کر رکھے تھے کہ زمین پر گرتے تو نظر آئی پھر نہ معلوم ہوا کہ سوسن کو کون لیگیا بس مہتر ہوشمند نے پلٹ کر ایک حباب شہنشاہ صف شکن کو بھی مارا کہ یہ بھی سوسن کی حالت دیکھنے مین محو تھے حباب منھ پر پڑکے ٹوٹا اور شہنشاہ بیہوش ہوکر گرے بس ہوشمند نے جھپٹ کر چادر عیاری مین پشتارہ شہنشاہ صف شکن کا باندھا اور پشت پر لگاکر اپنے لشکر کی طرف چلا کہ مطرب جادو کے مرنے سے یہ راستہ صاف ہو گیا تھا اور لشکر سامنے نظر آنے لگا تھا اور سوسن سیہ زبان کو ہمراہ اِسکا اُٹھا لیگیا تھا علٰحدہ لیجاکر ہوشیار کیا سوسن ہوش مین آتے ہی پھر بحری بنکر اُڑی اُسوقت پہونچی کہ ہوشمند قریب لشکر کے پہونچ چکا تھا دیکھا اسنے کہ اب یہ کوئی دم مین داخل لشکر ہو جائیگا بس اسنے وہین سے نعرہ کیا کہ باش اوناعیار کہان لیے جاتا ہی شہنشاہ کو مین آپہونچی یہ سنتے ہی عیار نے پشتارہ تو زمین پر رکھدیا اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا کہ یکایک سوسن سیہ زبان بحری بنی ہوئی زمین کی طرف جھکی اور ایک پنجہ مین اسنے پشتارہ شہنشاہ کا لیا اور دوسرے پنجہ مین مہتر ہوشمند کو دبایا اور اُڑکر اپنے باغ کی طرف روانہ ہوئی جسوقت باغ مین پہونچی تو شہنشاہ کو پشتارہ سے نکال کر ہوشیار کیا اور ہوشمند کی طرف دیکھکر کہا کہ تو نے مجکو بہت پریشان کیا ہی اب دم بھر خبردار ہوش مین تو دشمن ہی تو ہو مین تجھسے کیون باز رہون یہ سنتے ہی ہوشمند متوجہ ہو گیا اور سوسن کی زبان سے شعلہ باہر آیا اب سوسن نے کہا کہ دیکھ تو نے بھی اپنے آقا کے ساتھ بہت سے خون کیے ہین اور یہان آکر بھی تو اپنی سنگ دلی سے باز نہ رہا کہ مطرب جادو کو مارا اب اپنے افعال گذشتہ سے توبہ کر اور خون کے عوض مین اپنے ہاتھ سے اپنا خون گوارا کر کہ اگر تو اور زندہ رہیگا تو نہین معلوم کتنی جانین تیرے ہاتھ سے تلف و برباد ہون گی بس یہ سنتے ہی نصیحت سوسن سیہ زبان کی دل پر اثر کر گئی اور ہوشمند نے کہا کہ اے ملکہ سوسن سیہ زبان آپ سچ کہتی ہین اب مجھے ایک پل اپنا زندہ رہنا پسند نہین سوسن نے کہا کہ نہ گھبرا ذبح کو دیکھا جائیگا یہ کہکر سوسن سیہ زبان نے ان دونون کو تو اسی مقام پر چھوڑا اور آپ قوی ہیکل بنکر بحفاظت ایک درخت پر انتظار صبح مین بیٹھ رہی اسکو تو اسی حال مین چھوڑا جاتا ہی اب

کچھ حال ملکۂ گل افشان جادو کا بیان کیا جاتا ہے

کہ اسکو شہنشاہ صف شکن طلسم شہر رافشان مین چھوڑ کر آئے تھے اور گل افشان جادو

وعدہ کیا تھا کہ مین چلہ اپنا تمام کرکے حاضر خدمت ہون گی چنانچہ جسوقت چلہ اسکا تمام ہوا تو
اسنے تیاری کا حکم دیا اور ایک تخت سحر تیار کرکے اپنی چالیس ہزار کنیزون کو ہمراہ لیا اور ابر
گل افشان مین بیٹھکر جانب باغ گل افشان روانہ ہوئی ابر اسکا نہایت تیزی کے ساتھ اڑا
ہوا پھول برساتا چلا جاتا تھا کہ اسکو بھی دشمنون کا خیال تھا کہ بعد میرے کوئی نہ کوئی محافظ باغ
ضرور معین ہوا ہوگا اسلیے کہ ایک سرحد یہ بھی ہی یہ نہایت تیزی کے ساتھ ابر سحر اڑاتی
ہوئی چلی جاتی ہی وہان صبح ہوئی سمیحان کشیدہ ابرو نے میدان جنگ تیار کیا اور رجز خوانی
نے جارج دیا کہ آج شہنشاہ صف شکن سا بہادر وصف شکن سر میدان اپنے ہاتھ سے
اپنا گلا کاٹیگا جسکو تماشا دیکھنا ہو آکر دیکھے اور جسکو اپنے سحر بیانی کا دعوی ہو وہ اسے بھاکر
اس ارادہ سے باز رکھے اب سمعان تو انتظار بہرام مین ہی لشکر اسکا صف آرا ہی اور
سیلاب شاہ کو مہتر ہوشمند کا انتظار ہی بلکہ صبح ہوگئی اور عیار واپس نہ آیا تو سیلاب شاہ
نہایت متردد ہوا کہ شاید مہتر ہوشمند بھی گرفتار ہوا اب اسنے لشکر کی تیاری کا حکم دیا اور کہا
کہ آقا تمہارا سپہ سحر ہوا ہی چل کر جانبازی کرو اور اسے دشمن کے پنجہ سے چھڑاؤ یہ سنتا تھا کہ
کئی لاکھ کا لشکر تیار ہوگیا سردار اپنے اپنے رسالون کو لیکر میدان کی طرف متوجہ ہوے سیلاب
شاہ بھی مع فوج گران میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوا اور یہ سب جان نثار وقت کے
منتظر ہوے کہ یکایک جانب جنوب سے ایک کوندے کی اور چمک بجلی کی معلوم ہوئی اور
ایک ابر سوسنی نمودار ہوا آگے آگے اس ابر کے غوال زاغ وزغن کے شور کرتے
چلے آتے تھے اور زیر ابر بگولے چرخ مارتے ہوے سناٹے کی صدا دل کے پار ہوئی جاتی
تھی ایک عجب کیفیت تھی کہ آتے آتے وہ ابر لشکر بہرام کے اوپر قائم ہوا اور ایک مرتبہ بجلی سی کڑکی
اور دامان ابر شق ہوا اور ایک تخت سحر نمودار ہوا کہ اس پر سوسن جادو بیٹھی ہوئی ایک
پہلو مین شہنشاہ صف شکن دوسرے پہلو مین مہتر ہوشمند تھا جونہی کھلا دروازے کی سوسن سیہ زبان
کا سے ہو ... شہنشاہ صف شکن کی یہ حالت ہی سہ کفن گلے مین ہی خنجر کمر مین ہاتھ مین زہر
سنچے ہوے ... قاتل کو انتظام سے ہم شد سب سامان خودکشی سے درست دکمر ہمت مرگ پر کسے
ہوے ... زبان پر یہ شعر جاری سا خودکشی پر ہین عشق مین تیار ہر جان ہار نیکے جی نہ ہار نیکے
اور عیار کی جو اسی حالت جسوقت تخت سوسن سیہ زبان کا آکر میدان مین قائم ہوا تو وہ
تماشا کہ زاغ وزغن ہوا ابر کے نیچے نیچے شور کرتے چلے آتے تھے زمین پر گرے اور غلطکین مار
مار کر صورتین انسانون کی پیدا کرکے صفین باندھکر کھڑے ہوے یہ سب کے سب ساحرین اور
سوسن سیہ زبان کی فوج کے لوگ ہین سمعان نے بڑھکر کہا کہ سوسن سیہ زبان سے
بہرام کو پوچھا سوسن نے کہا کہ وہ کہین ہون تم اطمینان رکھو سمعان کشیدہ ابرو خاموش ہوگیا
لیکن سوسن سیہ زبان نے آواز دی کہ اے جان نثاران شہنشاہ صف شکن وفاداران گرم
سخن جسکو دعوے ہو وہ آکر اپنے آقا کو چھڑا لیجاے یعنے انکو سمجھا کر اسنکے ارادہ سے باز
رکھنے مین کسی کو سمجھانے کے لیے منع نہین کرتی ہون یہ کہکر اسنے شہنشاہ صف شکن کی طرف

دیکھا اور کہا کہ اب وقت وعدہ وفائی ہی اگر بات کے دھنی ہو تو جو اقرار ہمسے کرچکے ہو اسکو پورا کرنا اور بچھانے پر کسی کے نہ آنا کہ اسمین تمھارے واسطے بھلائی ہی جسقدر بندگان خدا تمنے قتل کیے ہین اُنکا خون بہایہی ہی کہ اپنے ہاتھ سے گلا اپنا کاٹ کر جان دو اور اہل عالم کو شاہد کرو کہ اگر کوئی سنگدلی سے کسی کو ذبح کرے تو اسکا انجام یہی ہونا چاہیے بس یہ سنتے ہی شہنشاہ طلسم تمکن اپنی جگہ سے اُٹھے اور چبوترۂ ریگ پر آکر کھڑے ہوے اور تلوار ہاتھ مین اُٹھا کر اپنے اہل لشکر کی طرف دیکھکر آواز دی ایہا الناس تم سب گواہ رہنا کہ مین نے اپنے گناہون کا کفارہ تمھارے سامنے دیا کہ اسوقت اپنے ہاتھ سے گلا اپنا کاٹ کر جان دونگا بلکہ تم سب کو لازم ہی کہ مثل میرے تم بھی اپنی جانین دے دیکر بوجھ بندگان خدا کے خون کا اپنے سر سے اُتارو کہ تم سب نے اکثر میرے ساتھ جہاد کیا ہی لڑائیان لڑے ہو خمار ہا کو مارا ہی یہ سُنکر سیلاب شاہ نے کہا کہ اے شہریار مین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون فرمایا جو کہو اسنے عرض کی کہ اب مذہب آپ کا کیا ہی فرمایا خدا پرست اسنے عرض کی کہ ہم سب کو ہدایت دین اسلام کسنے کی فرمایا مین نے کہا افسوس کی بات ہی جہنم سے آپ کی بدولت بہشت مین آئے اور اب پھر آپ ہی ہمین جہنم مین جانے کی ہدایت کرتے ہین مذہب اسلام مین خودکشی کب جائز ہی یہ مسئلہ کسکے سر ہوگا فرمایا یہ سب سچ کہتے ہو مگر ملکہ کی رائے مجھے پسند ہی خون کے عوض خون ضرور ہی مین کہنے کو انکے نہ ٹالونگا اور ضرور اپنی جان دونگا سیلاب شاہ نے دیکھا کہ یہ اپنے ہوش مین نہین ہین سحر سوسن سیہ زبان کا انکو بیخود بنا چکا ہی کہا کہ اچھا اتنی دیر توقف کیجیے کہ مین سوسن سیہ زبان سے کچھ باتین کرون فرمایا کیا مضائقہ ہی سیلاب شاہ نے سوسن جادو کی طرف دیکھکر کہا کہ اے سوسن مین تجھے خوب جانتا ہون اور تو مجھسے بھی واقف ہی میری خاطر سے اتنا کر کہ پہلے ہم سب کو قتل کرلے پھر مجھے قتل شہنشاہ کا اختیار رہی تاکہ یہ مشہور عالم نہ ہو کہ آقا سامنے قتل ہوا اور ملازم دیکھا کیے سوسن سیہ زبان نے جواب دیا کہ حسب الوطنی کا تقاضا نہین کہ پہلے تمھین قتل کرین نہین انھین کو قتل ہو جانے دو پھر ہمین تم سے سروکار نہین ہی ہم بر عایت اسکے کہ تم بھی حوالی خطۂ طاق کے باشندون مین سے ہو تمسے تعرض نہ کرینگے اگرچہ تمنے مذہب اپنا تبدیل کر ڈالا خداوندا کوان تاجدار کے دشمن ہوے مگر یہ سب امور اسی شخص کی ذات سے ہوے تھا را اس مین کوئی قصور نہین ہی جب سیلاب شاہ نے یہ اُلٹا جواب پایا تو جلدی سے بہرام عاد اور شرارہ شب گرد کو لاکر زیر تیغ بھیجا دیا اور کہا کہ اگر شہنشاہ کا رویان بھی میلا ہوگا تو ہم ان دونون کو قتل کرڈالینگے یہ سُنکر سوسن بہت ہنسی اور کہا کہ اے سیلاب شاہ تم بڑے نادان ہو ارے یہ سب دشمن ہین یا دوست مین کیا انھین زندہ رہنے دونگی یہ میری سحر زبانی نے ان سب کو میرا مطیع بنا رکھا ہی ورنہ جسوقت سحر میرا ان پر دور ہو جائیگا یہ سب میرے عدوے جان ہین اگر تم انکو قتل کرڈالوگے مین تکلیف قتل سے بھی بچونگی اب مین شہنشاہ کو زندہ نہ چھوڑونگی یہ سُنکر سیلاب شاہ مایوس ہوا اور سمجھا کہ بہرام بھی بیگناہ ہی اسکا قتل بھی درست نہین بس اب لڑکر جان دے دینے کے سوا کوئی چارہ نہین ہی بس لشکر کو اشارہ کیا کہ ہان مارلو ان دشمنون کو اور آقا کو اپنے پنجہ سے اسکے چھڑاؤ یہ سنتا تھا

کہ سرداران لشکر تلوارین پکڑ پکڑ کر سوسن سیہ زبان کی طرف چلے اور تیر اندازون نے کمانون کو زہ کیا
سوسن کو نشانہ تیر قضا کا بنانا چاہا لیکن جسقدر تیر سوسن سیہ زبان کے قریب آئے اسنے
کہا کہ پلٹ جاؤ اور جن خاطیون نے تمکو اسطرف بھیجا ہے انھین کو نشانہ کرو بس یہ کلمہ اس کی زبان
سیاہ سے نکلتے ہی تمام تیر پلٹ کر ناوک اندازون پر گرے اور نشانہ تیر قضا بنا یا قریب سو سوا سو ناوک
اندازون کے ہلاک ہوے اور ایک غول کمند اندازون کا شہنشاہ صف شکن کی طرف اس ارادہ
سے چلا کہ انکو پکڑ کر اسیر کرین اور بے بس کردین کہ یہ خودکشی نہ کرسکین یہ دیکھتے ہی سوسن سیہ
زبان نے سمعان کشیدہ ابرو سے کہا کہ جان لینا ان سرکشون کو ادھر شہنشاہ صف شکن کو آواز
دی کہ اب اس ارادہ کو موقوف کرو اور پہلے ان نمک حرامون کو قتل کرو جو تمھارے ملازم ہوکر
تمھارے ہی گرفتاری کو آئے یہ تو اس ساحرہ کی زبان مین تاثیر تھی کہ جو کہہ دیا وہ منظور ہو گیا شہنشاہ
صف شکن تلوار پکڑ کر کمند اندازون پر گرے اور قتل کرنا شروع کیا ادھر سے سمعان کشیدہ ابرو
مع لشکر بہرام عاد پر آپڑا تلوار چلنے لگی شور گیر و دار بلند ہوا شہنشاہ صف شکن نے تھوڑے ہی
عرصہ مین سیکڑون کو مارا آخرکار کمند انداز بھاگ کھڑے ہوے اب شہنشاہ اپنے لشکر
کی طرف متوجہ ہوے بس یہ حال دیکھکر سیلاب شاہ بدحواس ہو گیا اور سوسن سیہ زبان سے پکارا
کہ کیون ای سیلاب یہ تماشا بھی کبھی نہ دیکھا ہوگا ارے یہ رتبہ ساحران نوطاق ہی کا ہی کہ ایک
ایک ساحر لاکھون کے واسطے کافی ہی اب ہی کوئی ایسا جو اس غدر کو موقوف کر دے کس
غضب کی بات ہی کہ آپس مین کٹے مرتے ہین خود مالک ملازمون کو قتل کر رہا ہی دیکھو تو اگر تم
سب کو ایک دوسرے کے ہاتھ سے نہ قتل کرایا تو نام اپنا سوسن سیہ زبان نہ رکھا ہوگا تمھارے
عیار مکار نے ہمارے بھائی مطرب جادو کو مارا ہی اسکا عوض یہ ہی کہ باپ بیٹے کو اور بھائی
بھائی کو قتل کریگا اور ہم تماشا دیکھینگے یہ سنکر سیلاب شاہ نہایت پریشان ہوا اور بیتاب ہوکر درگاہ
جناب باری مین عرض کرنے لگا کہ ای کریم کارساز ای رب بے نیاز تمام بندے تیرے ہلاک ہوے
ہین اور اب یہ فتنہ سوا تیرے کوئی فرو نہین کرسکتا تجکو واسطہ محمدؐ و آل محمدؐ کا کہ اس بلا کو دفع کر
اور اس کافرہ کو واصل جہنم کر جسکی وجہ سے سیکڑون بندگان خدا کا خون ہوا اور ابتک وہ بلا دفع
نہین ہوتی ہی آپس مین جنگ ہو رہی ہی ہنوز سخن دربان تھا کہ جانب مشرق سے ابر گل افشان
نمودار ہوا جھونکے نسیم سحری کے چلتے ہوے ابر شفق رنگ سے بارش کی جگہہ گل افشانی ہوتی
ہوئی برقین چمکتی ہوئین کوندا لپکتا ہوا آگے آگے ابر کے طائران خوش رنگ و خوش الحان غول
کے غول چہچہاتے ہوے اور شور مچاتے ہوے چلے آتے ہین قریب پہونچکر ابر شق ہوا اور تخت
ملکہ گل افشان جادو کا نمودار ہوا نگیر اسرخ تخت پر کھنچا ہوا چار گلدستہ پھولون کے تخت کے
چارون کونون پر رکھے ہوے پوشاک گلابی ملکہ گل افشان جادو کے بر مین جوڑہ بیج بندھا
ہوا پشت پر چالیس ہزار کنیزین افشانی پوش زر و جواہر سے آراستہ ایک ایک پھول سب کے ہاتھ
مین یہ حالت دیکھکر سوسن سیہ زبان بہت گھبرائی اور اسنے سمجھ لیا کہ شہنشاہ صف شکن پر گرا
اور شہنشاہ کو اٹھا کر لیچلا اب سوسن سیہ زبان کو یہ فکر ہوئی کہ کسی طرح انکو قتل کرڈالے ایسا نہ ہو

کہ گل افشان جادو در اندازی کرے تو اسکے سحر کا جواب کون دیسکتا ہی اُدھر ملکہ گل افشان
جادو نے جو یہ حالت دیکھی کہ لشکر آپس مین لڑ رہا ہی اور سوسن سیہ زبان ترغیب دلا رہی ہی بس یہ
سمجھ گئی کہ سوسن نے سحر کیا ہی ملکہ گل افشان جادو اسکے سحر سے خوب واقف تھی اُدھر دیکھا کہ
پنجہ بھیجکر شہنشاہ کو اُٹھوا لیا ہی اور اب یہ بغیر قتل کیے نہ چھوڑے گی بس ملکہ گل افشان جادو
نے بھی ایک پنجہ پھینک دیا کہ وہ پنجہ آکر پنجہ سوسن سیہ زبان سے ہم پنجہ ہوا اور شہنشاہ صف
شکن کو چھین کر لیچلا سوسن سیہ زبان نے دوسرا پنجہ پھینچ مارا یہ پنجہ پنجہ گل افشان جادو سے
ہم پنجہ ہوا اور دونون جلکر خاک ہو گئے شہنشاہ صف شکن بیہوش ہوے بس گل افشان
جادو نے ایک گلدستہ اُٹھاکر پھینچ مارا کہ پنکھڑیان اُس کی بکھرین اور ایک چمن گلہاے افشانی کا تیار
ہو گیا جسقدر اہل لشکر آپس مین لڑ رہے تھے وہ سیر چمن مین مصروف ہو گئے اب ہر چند سوسن
سیہ زبان چیختی ہی کہ ہم کیا کہتے ہین ہماری سنو مگر طائران باغ گل افشان کی نغمہ سرائی کسی کے
کان تک سوسن سیہ زبان کی آواز نہین پہونچنے دیتی ہی کہ کوئی تاثیر پیدا کرے اب ملکہ
گل افشان جادو سوسن سیہ زبان کی طرف مخاطب ہوئی اور فرمایا کہ او کل چھبی تیری بھی یہ حقیقت
ہوئی کہ تو نے یہان آکر ہمارے باغ پر قبضہ کیا ہی بقول شخصے ؎ جس جگہ کل تھا بلبلون کا ہجوم
آج اُسی جا ہی آشیانہ بوم ؎ یہ ہمارے رہنے کی جگہ تیرے قابل ہوئی کیا تو ناواقف تھی کہ شہنشاہ
صف شکن کو ہمنے اپنے باغ کی طرف بھیجا تھا اور تجھے نہ معلوم تھا کہ ہمنے اِسی کی محبت مین اپنے
پیارے ماموں کو چھوڑا جو خداوند طلسم کہلاتا ہی تو نے اُس شہریار باوقار کی یہ حالت کی کہ اگر بچہ
دیر اور نہ پہونچتی تو یہان خاتمہ ہو چکا تھا کیا تو نے یہ سمجھ لیا تھا کہ گل افشان جادو اب زندہ نہین
ہی بتا کہ تجھے اِس کردار کی کیا سزا دون سوسن جادو نے جواب دیا کہ صاحبزادی ذرا زبان
سنبھال کر بات کرو مین تمھاری لونڈی نہین ہون مجھے خداوند نے اِس مرحلے پر بھیجا تو مین
آئی اپنی خوشی سے نہین آئی ہون اسکی شکایت کیوان تاجدار سے کرو اور مین تو اسی کام پر
معین ہون کہ جو اسطرف سے خرطاق پر جانیکا قصد کرے اُسکو مبتلاے بلا کرکے قتل کرون
اور ہر طرح کی زک دون مین اپنے مالک کے حکم کے خلاف کیون کر کر سکتی تھی جسوقت تک
میرے دم مین دم باقی ہی اُسوقت تک کسی کو اِس باغ پر قبضہ نہ کرنے دون گی جبتک تم
خداوند کی شریک تھین اُسوقت تک ہم سب پر تمھاری حکومت تھی جب تم خود طلسم سے
نکل گئین تو ہمین تمسے کیا واسطہ رہا اور مین ایسی ویسی نہین ہون کہ تمھاری دھمکیون لین
آجاؤن جب مین اِس جگہ کے قابل سمجھی گئی ہون تو معین ہوئی ہون لے تجھکو بڑا دعوی
سحر و ساحری ہی تو روک تو اِس سحر کو یہ کہکر اسنے کچھ اسم سحر پڑھ کر اپنی زبان مین نشہ دیا
اور خون زبان کا لیکر اپنے ابر سوسنی رنگ پر مارا اور کہا کہ لینا اب ابر گرجتا ہوا لشکر ملکہ
گل افشان جادو کی طرف چلا اور گلہاے سوسنی ابر سے برسنے لگے جسکے سر پر گل سوسن
گرا گل نے چٹک کر آواز دی کہ حکم ہی ملکۂ سوسن جادو کا کہ مار لو گل افشان جادو کو بس یہ صدا
کان مین پہونچی اور بیخود ہی چھا گئی لشکر ملکۂ گل افشان جادو کے لوگ حربہاے سحر پکڑ پکڑ کر ملکہ

گل افشان کی طرف چلے بس یہ دیکھتے ہی گل افشان جادو وہشی اور کہا کہ بس اسی سحر پر بڑا بھروسا ہی دیکھو تو اشا بس ملکہ گل افشان جادو نے کچھ اسم سحر پر پڑھکر انگلی کو چکر دیا کہ گرد تخت ملکہ گل افشان جادو کے ایک حصار قائم ہوگیا جسقدر جرہاے سحر آئے تھے وہ رہو جاتے تھے بعد تھوڑی دیر کے ملکہ گل افشان جادو نے اس حصار سحر کو توڑا اور ایک پتلی موم کی ہاتھ مین لیے ہوے حصار کے باہر آئین اور کچھ اسم سحر پڑھکر دہن اس پتلی کا وا کرکے زبان اسکی باہر کھینچی اُدھر خود بخود سوسن سیہ زبان کی زبان سیاہ دہن کے باہر نکل آئی بس ملکہ گل افشان جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر اس زبان کو مقراض سحر سے قطع کرکے پلٹ کر اسکے دہن مین لگا دیا اور سوسن سیہ زبان سے کہا کہ اب کیا کہتی ہی کہا جو حکم ہو گل افشان جادو نے کہا کہ جا اور کیوان تاجدار سے کہہ کہ زبان میری سیدھی کردین کہ تاثیر پلٹ گئی اب مین جو کہتی ہون اسکے خلاف اثر ظاہر ہوتا ہی یہ سنکر سوسن نے کہا کہ ابھی تک تو تاثیر میری زبان کی قائم ہی یہ کہکر اسنے کچھ اسم سحر پڑھکر اپنے اہل لشکر سے کہا کہ مارلو ملکہ گل افشان جادو کو بس یہ سننا تھا کہ تمام اہل لشکر جرہاے سحر پکڑ پکڑ کر خود سوسن سیہ زبان کی طرف چلے اور ہر طرف سے ترنج تاک مارنے لگے دیکھا سوسن سیہ زبان نے کہ سحر میرا پلٹ گیا اور تاثیر زبان کی منقلب ہوگئی بس اسنے تو راہ فرار اختیار کی اور عقب مین اسکے اسی کی فوج جرہاے سحر لیے ہوے بارادۂ قتل سوسن سیہ زبان روانہ ہوئی یہان ملکہ گل افشان جادو نے ابر سوسنی کو جلا دیا جسقدر لوگ سحر سوسن سیہ زبان مین گرفتار اور بیخود ہو رہے تھے وہ سب ہوش مین آئے اور شرمندہ ہوے شہنشاہ صف شکن کو اپنے اہل لشکر کی لاشین دیکھکر کمال صدمہ ہوا سیلاب شاہ نے سجدۂ شکر پروردگار ادا کیا ملکہ گل افشان جادو نے تمام حصار سحر سوسن جادو مٹا دیے لیکن بہرام عاد جو ہوش مین آیا اور اسنے اپنے حرکات سے نہایت شرمندہ ہوا اور عیار کو ساتھ لیکر اپنے لشکر مین آیا شہنشاہ صف شکن سے سامنا نہین کیا اُدھر ملکہ گل افشان جادو نے دروازہ اپنے باغ کا وا کیا اور شہنشاہ صف شکن کو لیکر داخل باغ ہوئی دیکھا کہ باغ کی عجیب حالت ہی ہر درخت کے نیچے سوکھی ہوئی لکڑیون اور پتون کا ڈھیر ہی زاغ و زغن کے گھونسلے بنے ہوے ہین نسیم بہار خاک اُڑاتی پھرتی ہی جو ایک آدھ گل ہی وہ گریبان چاک ہی نہر پانی پانی ہو رہی ہی برگ درخت کف افسوس مل رہے ہین ہر ہر ایک پاتون سے استادہ ہی نرگس کی آنکھ دروازہ کی طرف لگی ہوئی ہی کہ دیکھیے مالک باغ کی دید کب نصیب ہوتی ہی سنبل بال کھولے ہوے مصروف دعا ہی ملکہ داخل قصر ہوئی دیکھا کہ جسقدر سامان تھا سب گرد آلودہ ہو رہا ہی فرش شیشہ آلات چینی سب خاک مین اٹے ہوے ہین ملکہ یہ حالت اپنے باغ کی دیکھکر بہت روئی اور شہنشاہ صف شکن سے عرض کی کہ اب مین چاہتی ہون چند دن اسی مقام پر رہ کر اپنے باغ کو درست کرون کیونکہ خانہ بدوشی کی حالت مین تباہ پھرا کرون بیٹھنے کا ٹھکانا تو ہو اگر آپ اجازت دین تو مین یہانکا انتظام کرلون شہنشاہ صف شکن نے فرمایا کہ مین تو تہ طاق پر ضرور جاؤنگا تمھین اپنے فعل کا اختیار ہی مین نہین ٹھہر سکتا ملکہ گل افشان جادو نے کہا کہ تہ طاق یہان سے دور نہین ہی مجھے آپ اپنے سے دور نہ جانین شہنشاہ صف شکن نے شب بھر اسی مقام پر قیام کیا اور صبح سرداروں کو طلب فرمایا سب تو حاضر ہوے مگر بہرام عاد نہ تھا

دریافت کیا کہ بہرام کے نہ آنے کا کیا سبب لوگون نے عرض کی کہ وہ بسبب شرمندگی کے سامنے نہ آیا بلکہ صحرا کو نکل گیا یہ سنکر شہنشاہ صف شکن کو کمال رنج ہوا اور فرمایا کہ یہ کونسی شرمندگی کی بات ہی جو کچھ اُسو قت ظہور مین آئے یہ سب سوسن سیہ زبان کی سحر بیانی سے تھے مین نے بھی تو کیا کیا اُمور خلاف فہم و فراست کیے لیکن مین اپنے ہوش ہی مین نہ تھا اب کیا مین سب کو چھوڑ کر چلا جاتا یہ فرماکر سحاب کشیدہ ابرو کو اشارہ بارگاہ یاقوت نگار کا دیا اور جانب خُوطاق چلنے کا حکم فرمایا بعد اسکے خود بھی کوچ کر کے جانب خُوطاق روانہ ہوے اور ملک گل افشان جادو انتظام و آراستگی باغ مین معروف ہوئی اب انکو تو اِسی حالت مین چھوڑا جاتا ہی اور یہان سے

چند کلمہ داستان حیرت عنوان شوکت بیان شاہزادۂ سہراب بن رستم ثانی کے گزارش کیے جاتے ہین

غزل برآغاز داستان

حائل روے یار ابھی زلف سیاہ فام ہی — حسرت بوسہ کیا کرین نیت شب حرام ہی
لاکھ وہ بیرحی جتاے دل نہ وفا سے ہاتھ اٹھاے — ہمسے جسے غرض نہین ہمکو اُسی سے کام ہی
بسکہ ہی پیچ و تاب کی خوشیب و شباب کے عدو — عالم حسن یار مین صبح ابھی نہ شام ہی
واہ ری خود گمی کہ خود سوچتے ہین کہان ہین ہم — اب نہ کسی طرف ہی کوچ اور نہ کہین مقام ہی
شرع مین اپنی واعظو حکم ہین میکشی کے دو — یار جو دے حلال ہی خود جو پیے حرام ہی
سنگ ہو جب سلاح اُسے رنجش باہمی بڑھے — ایسے پیام شوق کو دور ہی سے سلام ہی
برق جمال جان فروز ہوگئی ہی نظارہ سوز — اِسمین ہی بھید کچھ ضرور آج جو اذن عام ہی
اپنی دو رنگی مذاق رکھتی ہی سب سے اتحاد — ہی کہین پاکدامنی اور کہین دور جام ہی
پہونچے ہین غیر سے جو غم ہمکو کرینگے اسکو کم — پردۂ شوق قتل مین حسرت انتقام ہی
ہی یہ زمانۂ فراق ایک کے بعد ایک شاق — رات کو یاد صبح ہی دن کو خیال شام ہی
اپنی بہار عیش کو رنگ پسند ہین یہ دو — شاہد سبزہ رنگ ہی بادہ سرخ فام ہی
انسے کرے گی اب زبان حسرت آخری بیان — گر نہین طاقت فغان کام بھی اب تمام ہی
جبکہ بنے ہین نازنین ظلم کرینگے کیا حسین — ہاتھ ہی جاے آستین تیغ نہین نیام ہی
حشر مین بھی نہین نصیب دید جمال جان فروز — جسکی امید تھی بڑی وہ بھی دن اب تمام ہی
جو کہ ہین صاحب وفا دیتے ہین اپنے دل مین جا — تمنے سُنا ہو آرزو بس یہی میرا نام ہی

سہ بہ بزم سخن طوطی خوشنوا ۔ بدین نغمہ شد ترنم سرا ۔ راویان حقیقت نگار رودا کیان صداقت شعار اس داستان شوکت نشان کو یون بیان کرتے ہین کہ بعد روانہ ہونے شاہزادۂ بلقیس بن ممتور وشہنشاہ صف شکن کے شاہزادۂ سہراب ثانی نے بھی کوچ کیا اور جانب بیابان حزان بہار روانہ ہوے بعد طی مراحل و قطع منازل ایک صحرا مین پہونچکر خیمہ برپا کیا لشکر اُتر پڑا بازار کھل گیا کٹورہ کھنکنے لگا گشت طلا یہ پھرنے لگا آواز ین بیدار باش ہوشیار باش کی بلند ہوئی چونکہ گام

اہل لشکر دن بھر کے تھکے ماندے تھے ہوائے سرد آتے ہی سو گئے اتنا بڑا لشکر اترا ہوا تھا کہ تمام صحرا بھر گیا تھا مگر سناٹا پڑا ہوا تھا ان سب کو تو اسی خواب خرگوش مین چھوڑیے اُدھر ملکۂ ذوالخیام جادو کو سرکارون نے اطلاع دی کہ لشکر نقابداران قاف کا صحرائے پر بہار تک آگیا یقین ہے کہ کل جو کوچ ہوگا تو سرحد بیابان خزان بہار پر مقام ہوگا یہ سنکر ملکۂ ذوالخیام جادو نے کاغذ احکام پیرزالہ کاہنہ کا نکال کر دیکھا کہ کیا لکھا ہی تحریر تھا کہ بیابان خزان بہار کی طرف سے نقابداران قاف آئینگے اور وہ اِس صحرا کو خراب کرکے رستہ طلسم طاق کا پیدا کر لینگے جو سدِ راہ ہونیکا قصد کریگا وہ ہاتھ سے نقابداران قاف کے ذلیل و رسوا ہو کر مارا جائیگا بس یہ دیکھکر ذوالخیام جادو نہایت پریشان ہوئی اور فکر کرنے لگی کہ کیا کرنا چاہیے سوچتے سوچتے اِسنے ابحر آب ریز جادو کو طلب کیا کہ یہ اسکا کوکہ ہی اور ساحر زبردست ہی جسوقت ابحر آب ریز جادو سامنے آیا پوچھا کسواسطے مجکو یاد کیا ملکۂ ذوالخیام جادو نے کہا کہ اے ابحر جادو ہرچند نوشتہ پیرزالہ کاہنہ کا نوشتہ قسمت کے مطابق معلوم ہوتا ہی مگر انسان کو چاہیے کہ اپنی سی سب فکر تدبیر کرے آگے یا قسمت اور یا نصیب ابحر آب ریز جادو نے کہا کہ مین اِس معمے کو نہین سمجھا ملکۂ ذوالخیام جادو نے کہا کہ انجام قسمت طلسم طاق مین یہ تحریر ہی کہ اِس راستہ کے مفتاح نقابداران قاف ہین اور لشکر نقابداران قاف کا آپہونچا ہی یقین ہی کہ کل شام تک اُنکا داخلہ سرحد بیابان خزان بہار مین ہو جائیگا لہذا مناسب وقت یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ تم سرحد بیابان خزان بہار کے گرد حصار آب کھینچ کر اندر سرحد کے مقیم رہو تاکہ حریف کو راستہ آگے بڑھنے کا نہ ملے لیکن اتنا خیال رہے کہ جسوقت سے حصار کھینچ دینا پھر حصار کے باہر نہ نکلنا کہ عیاران نقابداران قاف بلاے بدہین ایسا نہ ہو کہ دھوکا کھا جاؤ یہ سنکر ابحر آب ریز جادو نے کہا کہ اے ملکہ آپ کیسی باتین فرما رہی ہین کسکی مجال ہی جو سرحد بیابان خزان بہار مین قدم رکھ سکے اور اگر آئیگا تو کیا پائیگا یہ وہ مقام ہی کہ یہان نخل حیات خزان ہو جاتا ہی اور باغ ناکامی مین بہار آتی ہی سننے والے جو جی مین آتا ہی لکھ دیتے ہین جانتے ہین کہ نہ اسوقت ہم ہون گے نہ کوئی ہمسے استفسار کریگا جو اسوقت ذہن مین آگیا لکھدیا ملکۂ ذوالخیام جادو نے کہا کہ خیر تمھین اِن جھگڑون سے کیا کام ہی ہم جتنا حکم دیتے ہین اُتنا کرو ابحر آب ریز نے عرض کیا کہ بہت خوب مین ابھی اِسکا انتظام کیے دیتا ہون یہ کہکر ابحر آب ریز جادو ملکۂ ذوالخیام جادو سے رخصت ہو کر جانب سرحد روانہ ہوا جسوقت یہ سرحد پر پہونچا تو اِسے خیال آیا کہ اگر تو حصار قائم کیے لیتا ہی تو پھر تیرا حصار کے باہر جانا اچھا نہین ہی بلکہ بھی سنیگی تو ناراض ہوگی علاوہ اِسکے دشمن کو گھات کرنے کا موقع ملیگا اِس سے بہتر مناسب یہ ہی کہ جلکر پہلے اپنی معشوقہ کو لے آ کہ وہ بیابان پر بہار مین رہتی ہی اور اہل اسلام کا قدم وہان آگیا ہی ایسا نہ ہو کہ معشوقہ ہاتھ سے جاتی رہے تو زندگی بھر کے واسطے لطف زندگی جاتا رہیگا یہ تصور کرکے جانب مکان دل آرائے شوخ چشم روانہ ہوا

قضائے کار و اتفاقات روزگار مہتر سیارہ ثانی عیار مہراب ثانی نے یہ خیال کیا کہ یہ مقام نیا ہی اور لشکر بسبب تھکے ہونے کے بیخبر ہو کر سوئیگا مبادا شب کے وقت کوئی دشمن تیغون مارے تو ہزارون کا خون ہو جائیگا عیارون کو بلا کر تاکید کر دی کہ ہر چہار جانب جاؤ اور دور تک دیکھ آؤ کہ اس صحرا مین کسی دیو کسی ساحر کسی قزاق وغیرہ کا مسکن تو نہین ہی سب اُسیوقت روانہ ہوے اور مہتر سیارہ خود بھی ایک جانب چل نکلے جاتے جاتے قریب ایک کانون کے پہونچے دیکھا کہ چند مکان معمولی ہین اور ایک مکان نہایت وسیع ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ اس مقام کے زمیندار کا مکان ہے سیارہ کو خیال ہوا کہ دریافت کرنا چاہیے اس مقام کے رہنے والے کیا مذہب رکھتے ہین اور اہل اسلام کے دشمن ہین یا بہی خواہ اور یقین ہی کہ یہان کے لوگون سے کچھ پتہ بیابان خزان یہار کا بھی مل جائیگا یہ سوچ کر صورت اپنی ایک فقیر کی بنائی اور داخل بستی ہوے ایک ایک دروازہ پر صدا لگاتے ہوے چلے یہان تک کہ قریب اُس بڑے مکان کے پہونچے دیکھا کہ ایک مرد پیر بارش سفید و دراز اپنے مکان کی ڈیوڑھی مین مونڈھا بچھاے بیٹھا ہوا ہی تسبیح ہاتھ مین ہی پڑھتا جاتا ہی اور روتا جاتا ہی سیارہ ثانی نے بشرہ اُسکا دیکھکر بطریق اہل اسلام سلام کیا اور کہا کہ بابا کچھ خدا کے نام پر دیگا مرد پیر یہ سنکر اُٹھ کھڑا ہوا اور سیارہ کو بلا کر بٹھایا اور کہا کہ شاہ صاحب کسطرف سے تشریف لاتا ہوا سیارہ نے کہا کہ فقیر کا نہ کوئی مسکن ہی نہ منزل کیا بتاؤن کہ کہان سے آتا ہون اور کسطرف جاؤنگا یہ باتین دنیا داروں کے واسطے ہین جنگلون جنگلون پھرتا ہوا اِسطرف بھی آنکلا تو اپنا حال بیان کر کہ روتا کیون ہی اگرچہ یہ مقام ایسا ہی کہ کسی کو یہان آرام نہین

اشعار در مذمت دنیا

جاے پرواز ہی اس صید کہ دہر مین تنگ — قید ہی بے قفس و دام یہان طائر رنگ
یہ وہ حیرت کدہ ہی جسکے نرالے ہین طلسم — اس جگہ آئینہ سازی سکندر بھی ہی دنگ
کام مقراض کا منقار سے لین ہمنفسان — پرسہ واز جو پیدا بھی کرے دل کی اُمنگ
اہل جوہر کی یہ ہی قدر کہ مثل شمشیر — سر نگون بیٹھے کے ہو ہو گئے آلودۂ زنگ
ہی اسی آگ مین جلنے کا سمندر کو بھی خوف — اسی پانی سے ہی طوفان مین حیات نہنگ
قافلے ہوتے ہین آکر اسی منزل مین تباہ — کوچ کا وقت معین نہ صدا دیتا ہی زنگ

الحاصل یہ دنیا وہ مقام ہی کہ ہمیشہ انبیا و اولیا تک اِسکے ستا کی رہے ہین اِسنے کبھی کسی کے ساتھ وفا نہین کی لیکن جس شخص پر جو رنج و صدمہ گذرتا ہی وہ اُسے بیان کرتا ہی جسوقت خداوند کریم کو اُس ستم کش کے حال پر رحم آتا ہی تو کوئی صورت رفع تردد و پریشانی کی نکل آتی ہی فقیر سے بیان کر کہ تجھپر کیا مصیبت ہی جو اِسطرح رو رہا ہی مجھے تیرے حال پر رحم آتا ہی کہ اس کفرستان مین سوا تیرے مجھے کوئی مسلمان نظر نہین آیا یہ سنکر اُس مرد پیر نے جواب دیا کہ شاہ صاحب جو مصیبت مجھپر ہی خدا دشمن پر بھی نہ ڈالے اب آپنے پوچھا ہی تو سنیے میری ایک دختر ہے کہ نام اُسکا دل آرا ے شوخ چشم ہی سن اُسکا گیارہ برس کا ہی ابتدا سن رشد کو نہین پہونچی ہی حسن و جمال مین یکتاے روزگار ہی جسوقت شہرہ اِسکے حُسن کا ہوا تو ابکر آبریز جادو کوچی

اطلاع ہوئی اُسنے مجھسے شادی کی درخواست کی پہلے تو مین نے اُسے اِس امر پر ٹالا کہ دختر ابھی پالنے
کے قابل ہی اُسنے کہا کہ جسوقت جوان ہو اُسوقت سہی مگر میرا میرے کسی اور کے ساتھ شادی اُسکی
نہ کرنا ورنہ تمام گھر کو پھونک دونگا تمہارے خاندان سے ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا اور اگر تو شادی کا
خواہشمند ہون بعد کو اسی دختر کو نہایت بیعزتی کے ساتھ لیجاؤنگا اے مرد درویش اِس مین اپنی بیعزتی دین
اسلام کی توہین نقصان جان کیا امر نہین ہی سیارہ ثانی نے کہا کہ ابحر آب ریز کون شخص ہی جسکا تمھین اسقدر
خوف ہی مرد پیر نے کہا کہ یہ ساحر کوکہ ہی ملکہ ذوالخیام جادو کا جو کہ بیابان خزان بہار کی مالک اور
ناظم ہی ملکہ اُسے مثل اپنے برادر حقیقی کے جانتی ہی اگرچہ ابحر آب ریز جادو نہایت ظالم ہی کہ اُس کے
ہاتھ سے تمام ساکنان بیابان پر بہار و بیابان خزان بہار عاجز ہین مگر ملکہ کے خوف سے کوئی کچھ
نہین کرسکتا اور نہ ملکہ کسی کی فریاد سنتی ہی عجب بے بسی اور مجبوری ہی ؎ یہ کہکر رہ گئی بلبل قفس مین
نہ ہو بندہ کسی بندہ کے بس مین ہی یہ سنکر سیارہ ثالث نے مرد پیر سے کہا کہ بابا یہ نشان نہ ہو ؎
مشکلے نیست کہ آسان نہ شود مرد باید کہ ہراسان نہ شود مرد پیر نے کہا کہ شاہ جی مین تو یہ تہیہ کیے
ہوے ہون کہ اگر دختر میری قابو مین ابحر آب ریز کے آگئی تو مین اُسی روز سے زنار پہنونگا بتون کو
پوجونگا اور مجھے وجود باری تعالی اور اُسکے قادر مطلق ہونے مین ضرور شک ہوجائیگا اسلیے
کہ مین نے اپنی عمر مین کسی کافر کی دختر پر بھی نظر بد نہین ڈالی ہی جسکا عوض اسے سمجھون یہ کہکر
اور رونے لگا تب سیارہ ثالث نے آنسو مرد پیر کے پونچھے اور اپنی ہیئت اصلی پر آکر پھر سلام
کیا مرد پیر متحیر ہوا کہ یہ کون بلا آئی ابھی کیا صورت تھی اور اب دیکھا تو ایک لڑکا ہی کہ سولہ سترہ برس کا
سن معلوم ہوتا ہی چاند کی شکل ہی چہرے سے آثار ذکاوت و ذہانت کے نمایان ہین پوچھا کہ صاحبزادہ
کیا تم بہروپیے ہو اگر تمھین کچھ لینا تھا تو یون ہی سوال کیا ہوتا میرا راز دریافت کرنے کی کیا
ضرورت تھی سیارہ ثانی نے کہا کہ مین بہروپیا نہین ہون بلکہ نام میرا مہتر سیارہ ثانی ہی پوتا ہون
شاہنشاہ عیاران عیار پیک طرار خنجر گذار ریش تراشندہ کافران و سربرندہ جادوگران یعنے خواجہ
عمر بن امیہ ضمری کا میرا پیشہ عیاری و مکاری ہی اِس وجہ سے مین صورت بدل کر پھرتا ہون کہ
عملداری کفار مین ہون ساحر میرے نام کے دشمن ہین ساحرون کی جان کا قاتل ہون آج اپنے
آقاے نامدار نقابدار سرخ پوش کے ہمراہ اِس مقام پر پہونچا بالادوی کے واسطے نکلا تھا اِسطرف بھی
آگیا آقا میرے نہ طاق پر جانے والے ہین اور اسی طرف سے تشریف لیجانیکا قصد ہی سنا ہے کہ
ذوالخیام جادو ساحرہ زبردست ہی اور کل کے روز ہمارا لشکر اُسی کی سرحد پر پڑاؤ کریگا خوب ہوا کہ
مین اِسطرف آنکلا جو تمھارا درد بھی سُن لیا اب اطمینان رکھو چند ہی دن مین نہ ابحر آب ریز ہوگا
نہ ذوالخیام جادو ہوگی یہ راستہ صاف ہوجائیگا دختر بھی تمھاری اُس گرگ کے پنجہ سے چھوٹ
جائیگی یہ سنکر مرد پیر نہایت خوش ہوے باچھین تا بنا گوش آگئین اور ہاتھ سیارہ کا پکڑکر گھر مین لیگئے
اور بہ اِرادہ کابا بہر ٹھہرنا مصلحت کے خلاف ہی شاید کوئی آبندور و رند پہچان لے یہ کہکر مرد پیر نے
سیارہ کو گھر مین لا بٹھایا زوجہ اور دختر دونون کو سامنے کر دیا زوجہ نے پوچھا کہ یہ کون لڑکا ہی مرد پیر نے
کہا کہ اِس کی ذات سے جان و آبرو کی حفاظت ہوگی اور دختر تمھاری پنجۂ ابحر آب ریز سے چھوٹے گی

یہ سنکر اسکی زوجہ بہت خوش ہوئی لیکن سیارہ ثانی کی نظر جو دل آرائے ستوح چشتم پر پڑی طا
قابو سے جاتا رہا وہ رنگ اور اُس پر آنکھون کی شوخی غریب سب کم سنی کے ایک حجاب کے
ساتھ بقول شاعر کرونہ وصل مین بیباکیان حجاب کے ساتھ تو اُٹھا دو شرم کے پردے کو
بھی نقاب کے ساتھ اُدھر دل آرا بھی سیارہ کو دیکھکر سکتے مین آگئی کہان تو انجر آب ریز
جادو کہان سیارہ ثانی بس ایک مرتبہ مان دل آرائے ستوح چشتم کی سیارہ کے قدمون
گر پڑی اور کہا کہ میری آبرو اُس کافر خاسر کے ہاتھ سے بچاؤ سیارہ ثانی نے کہا کہ آپ کیون ان
مجھے گنہگار کرتی ہین آپ بجاے مادرِ مہربان ہین مین بدل وجان انجر جادو سے قتل کی کوشش
کرونگا اب یہ بتلایئے کہ اُسکے آنے کا کونسا وقت ہی مرد پیر نے کہا کہ بارہ بجے شب کو وہ آتا
ہے اور تھوڑی دیر بیٹھکر چلا جاتا ہی جبتک وہ یہان بیٹھا رہتا ہی اُسوقت تک ہم لوگ خدا کو
یاد کیا کرتے ہین اور یہ دختر حجرہ مین جاکر رویا کرتی ہی یہ سنکر سیارہ کا دل پسیج گیا اور آتش
رشک شعلہ افگن ہوئی مرد پیر سے کہا کہ اب آپ اس اپنی دختر کو پوشیدہ کر دیجیے اور مین
اسکی صورت بنکر بیٹھتا ہون جسوقت وہ ساحرِ کافر آئے تو مجھے اُسکے ساتھ کر دیجیے گا اور
مین بھی بخوشی ساتھ چلا جاؤنگا وہان پہونچکر اگر بن پڑا تو دواتخیام جادو کو بھی مارا ورنہ اُس
حرامزادے کو تو بغیر قتل کیے چھوڑتا ہی نہین یہ کہکر رنگ و روغن عیاری چہرہ پر لگا کر صورت
اپنی دل آرائے ستوح چشتم کی بنائی اور مرد پیر سے کہا کہ اب دیکھیے کوئی فرق تو نہین معلوم
ہوتا یہ کمال دیکھکر مرد پیر عاشق ہو گیا کہا کہ اب تم بھی مجھے اس دختر سے کم نہین ہو سیارہ نے
کہا کہ اس قول کو یاد رکھیے گا کسی وقت مین شاید کچھ کہون تو وہ پذیرا کرنا ہوگا مرد پیر نے
کہا کہ مجھے بغیر سُنے پہلے سے قبول ہی جان و مال ہر چیز سے حاضر ہون مگر ایسا نہ ہو کہ وہ
ساحر کسی صورت سے تمکو پہچان کر قتل کر ڈالے تو مجھے ایک کے بدلے دو داغ اُٹھانا
پڑینگے سیارہ نے کہا کسی کا مار ڈالنا سوا خداوند کریم کے کسی کے اختیار مین نہین ہی یہی
ذکر تھا کہ جانب آسمان سے ایک لکۂ ابر نمودار ہوا مرد پیر نے گھبراکر کہا کہ وہ انجر آب ریز
جادو آتا ہی بس یہ سنتے ہی سیارہ ثانی نے کہا کہ جلدی اپنی دختر کو پوشیدہ کرو زوجہ مرد پیر نے
دل آرائے ستوح چشتم کو پوشیدہ کر دیا اتنے مین وہ لکۂ ابر مکان کے قریب آکر شق ہوا
اور انجر آب ریز جادو نمودار ہوا آتے ہی مرد پیر کو سلام کیا اور پوچھا دختر تمہاری کہان
ہی کہ آج مین اُسے مزور لیجاؤنگا مجکو ملکۂ ذوالتخیام جادو نے حکم دیا ہی کہ گرد بیابان خزان
بہار کے حصار سحر باندھو اور آمد رفت موقوف کرو کہ لشکر دشمن کا صحراے پر بہار تک
آگیا ہی بس آج سے ہمارے تمہارے ملاقات نہ ہوگی اگر محبت اپنی دختر کی ہی تو اُسی کے
ساتھ تم بھی چلے چلو یہ سنکر مرد پیر نے جواب دیا کہ مینے دختر سے ہاتھ اُٹھایا جب وہ
تمہارے ساتھ ہوئی تو ہمارے کس کام کی رہی ہم خود زندگی مین اُسکی صورت دیکھنا نہین
چاہتے کہ کافر کا ساتھ اُسنے قبول کیا آج صبح سے اُسکو بھی دُھن ہی کہ مین اپنے شوہر کے ساتھ
جاؤنگی وہ سامنے بیٹھی ہوئی ہی اسے جلد میرے مکان سے لیجاؤ یہ سنکر انجر جادو قریب تھا

کر شادی مرگ ہو جاے پیر مرد سے کہا کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہی جب ہمین اُسکی محبت ہی تو
اُسے کہانتک ہمارا خیال نہ ہوگا بیت دل را بدل رہبست درین گنبد سپہر دُو از روے کینہ کینہ دار تو
مہر مہر دُو یہ کہکر قریب دل آرامے نقلی کے آیا اور کہا اپنے مان باپ کو سمجھاؤ کہ وہ ساتھ تمھارے
چلے چلین ورنہ زندگی بھر تم اُنکے دیکھنے کو ترسوگی اور وہ تمھارے دیدار سے محروم رہینگے اسوقت
تو غصہ ہی جب محبت جوش کریگی تو روتے نہ بنے گی کہ پھر راستہ بند ہو جائیگا نہ ساکنان بیابان
خزان بہار کہین جا سکینگے نہ دوسرے مقام کا رہنے والا وہان آسکیگا یہ سنکر دل آرامے
شوخ چشم نے کہا کہ بس اب بہت عذر تم مجکو بیاسے لیچلو کہ مجھے ایک دم کا رہنا شاق ہے
یہ لوگ تمھارے دشمن ہین اگر اُنکو ساتھ لیچلوگے تو نہ معلوم کیون کر پیش آئین زمانہ نازک ہے
اِن لوگون کے ساتھ رہنا سانپ آستین مین پالنا ہی اِسوقت تک اِن لوگون نے مجھے دبا دبا
کر رکھا اور تمھارے سامنے نہین آنے دیا خود ہی مجھے کوٹھری مین بند کر دیتے تھے اور جب
مین روتی تھی تو کہتے تھے کہ تمسے بیزار ہو کر خود بیہوشیدہ ہو جاتی ہی اور رو دیتی ہی آج مین اپنی
جان پر کھیل گئی کہ چاہے یہ لوگ مار ڈالین مگر مین اپنے چاہنے والے سے ہرگز ملون گی اور
اُسی کا ساتھ دونگی چاہے اِن لوگون کا ساتھ چھوٹے یا رہے اور اب اگر تم مجکو ان
لوگون کے ساتھ مین چھوڑ جاؤگے تو یقین ہی کہ زندہ بھی نہ پاؤگے یہ مجھے زہر دیکر سُلا رکھینگے
اور تمسے کہہ دینگے کہ وہ مرگئی اِسنے ایسی باتین بنائین کہ ایکر جادو کے دل مین جگہ ہو گئی اور
غرض اِس سے یہی تھی کہ میری طرف سے اِسے اطمینان ہو جاے اور اِن بڈھا بڈھی کو ہمین
رہنے دے ساتھ نہ لیجاے ورنہ راز اصلی کے کھل جانے کا خوف ہی جسطرح یہ لوگ
دل آرامے شوخ چشم کو پوشیدہ کرینگے اُسطرح کون چھپا سکتا ہی الحاصل ایکر جادو نے
دل آرامے نقلی کو گود مین اُٹھا کر اپنے تخت سحر پر بٹھایا اور کچھ اِسم سحر پڑھا کہ تخت
اُڑکر چلا اور لگا ابر مین پوشیدہ ہو کر جانب بیابان خزان بہار روانہ ہوا یہان مرد پیر نے
دختر کو حجرے سے نکالا گلے سے لگایا سجدۂ شکر ادا کیا کہ پروردگارا تو ہی ہر شخص کا نگہبان
ہی جسطرح سیارہ کے ہاتھ سے ہماری عزت بچی ہی اُسیطرح تو سیارہ کو اِس ظالم کے ہاتھ سے
بچانا ملک بھی چھوٹے چھوٹے ہاتھ اُٹھاے ہوے اپنے محسن کے لیے دعائین مانگ رہی تھی
دل آرامے شوخ چشم کی ماں نے اپنے شوہر سے کہا کہ اب اگر یہ لڑکا فتحیاب ہو تو اِس دختر کا عقد
اسی کے ساتھ کر دینا کہ ایسا داماد تمکو دوسرا نہ ملیگا پیر مرد نے کہا کہ اگر وہ مانیگا تو مجھے کیا عذر ہے
الغرض یہ لوگ تو یہان مصروف دعا ہوتے ہین اور حال ایکر آب ریز جادو کا بیان کیا جاتا ہی
کہ اسوقت یہ تخت سحر کو اُڑاے ہوے اپنے مقام پر آیا اِسنے دل آرامے شوخ چشم کو تو مکان
مین چھوڑا اور چند کنیزین کمسن اسکی خدمت کے واسطے معین کین اور خود وہان سے اُٹھکر
اپنے ہوم خانہ مین آیا اور سحر خوانی مین مصروف ہوا اُتنی رات اِسنے سحر تیار کرنے مین گذاری
صبح کو ایک نارجیل سحر اپنے ہاتھ مین لیے ہوے سرحد بیابان خزان بہار پر آیا اور یا سامری
یا جمشید یا خداوندا کہکر آواز تاہمار کا نعرہ کر کے نارجیل مین پرمارا کہ دھماکے کی صدا بلند ہوئی اور نارجیل شق ہو کر ایک سیلاب

پیدا ہوگیا اور ابحر آب ریز نے کچھ اسم پڑھکر ہاتھ کو گردش دی کہ وہ سیلاب دور کر گرد بیابان حزان بہار کے محیط ہوگیا اب یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک دریا موجزن ہی کہ ایک کنارہ سے دوسرا کنارہ نظر نہین آتا جابجا تاندین پڑ رہی ہین مینڈھے اُچھل رہے ہین موجون کی روانی سے وہ پانی کی طغیانی ہی کہ ہر مقام پر ایک طوفان برپا ہی کیا تاب ہی جہاز کی کہ قائم ہو سکے اور جانوران آبی مثل سوسنس اور مگرمچھ اور گھڑیال پانی کے باہر منھ نکالتے اور پھر غرق ہوجاتے ہین بس اِس انتظام سے فرصت کرکے یہ خدمت مین ملکۂ ذوالخیام جادو کی آیا اور عرض کیا کہ مین نے حصار آبی گرد بیابان قائم کردیا ہی ذوالخیام جادو بھی آئی اور اِس انتظام کو دیکھکر بہت خوش ہوئی لیکن ابحر آب ریز جادو سے کہا کہ کوئی راستہ ظاہر یا پوشیدہ تو آمد و رفت کا نہین رکھا ہی ابحر جادو نے قسم کھائی کہ مین نے کوئی راستہ اپنی آمد و رفت کا بھی نہین رکھا ہی بھلا یہ بھی ممکن ہی کہ کوئی امر آپ کے خلاف حکم بھی ہو سکے یہ سُنکر ذوالخیام جادو مطمئن ہو کر اپنے خیمۂ سفید کی جانب روانہ ہوئی اِسمیں دو خیمے اِس صحرا مین برپا کیے ہین کہ ایک جانب مشرق ہی وہ سفید ہی اور ایک جانب مغرب ہی وہ سیاہ ہی دن کو خیمۂ سفید مین رہتی ہی اور شب کو خیمۂ سیاہ مین چونکہ وقت صبح کا تھا جانب خیمۂ سفید روانہ ہوئی لہٰذا ان خیمون کا بعد ابحر آب ریز جادو کی داستان کے بیان کیا جائیگا الحاصل ابحر آب ریز جادو بھی اپنے مکان مین آیا دیکھا ملکۂ دل آرائے شوخ چشم نہایت خوش و مسرور بیٹھی ہوئی ہے کنیزین خدمت مین مصروف ہین کوئی کنگھی کر رہی ہی کوئی ملکہ کو زیور پہنا رہی ہی لیکن جسکے نظر ملکہ کی ابحر آب ریز جادو پر پڑی کہا کیون صاحب یہ وہی مثل ہوئی کہ چوسنے ہی گال کاٹا آج پہلی رات ہم تمھارے گھر مین آئے اور تم ہمین چھوڑ کر خدا جانے کہان چلے گئے آگے بڑھکر کیا ہوتا ہے بقول شاعر ؎ ابتدائے عشق مین روتا ہی کیا آگے آگے دیکھ تو ہوتا ہی کیا ابحر آب ریز جادو نے کہا کہ مین ایک ضرورت سے گیا تھا مجھے بغیر تمھارے قرار کہان ہی قسم ہی خداوند سامری کی کہ ایک دم بغیر تمھارے آرام نہ تھا اب وہ بیقراری دور ہوئی کہ تمسے خانہ آبادی ہوئی خداوند سامری نے تمھارے دل مین بھی میری محبت پیدا کردی دل آرائے اور بھی روٹھ کر اور ٹھنگ کر جواب دیا کہ تم مجھسے چلتر کرتے ہو اگرچہ مین ابھی لڑکی مین داخل ہون مگر دنیا کے سیاہ سپید سب سمجھتی ہون تم کسی عورت کے گھر گئے تھے مین تو ابھی ساتھ سونے کے قابل نہین ہون اِسوجہ سے تم دوسری جگہ گئے تھے جاؤ ہم تم سے نہین بولتے یہ کہکر ڈوپٹہ کی آڑ کر لی اِس ادا پر دل ابحر آب ریز جادو کا پیس گیا بیتاب ہو کر ہاتھ جوڑنے لگا کہ میری جان یہ ایک راز ہی اِسے نہ پوچھ مین کسی وقت بتا دونگا قسم ہی تیری ہی جانِ عزیز کی کہ مین کسی اور عورت کے یہان نہین گیا تھا صرف اپنی بہن کے پاس گیا تھا وہ بہن جو میری ولی نعمت ہی اور جسکی بدولت مین بادشاہی کا لطف اُٹھاتا ہون دل آرائے شوخ چشم نے کہا کہ مردوے ایسی ہی بہانے بازیان کیا کرتے ہین

اِسی سے تو عورتین اُسکے جال مین پھنستی ہین مگر جو ہوشیار ہوتی ہین وہ ایسے مردون کو خوب بناتی ہین یا تو تم مجھسے صاف صاف بیان کر دینین تو مجھے بات نہ کرنا اور نہ مین کسیسے بولون گی ابکہ آب ریزہ جادو تو اسپر دل سے شیدا ہی سمجھنے لگا کہ دیکھو یہ بہت اچھی نہین ہی اس مین ہماری جان کا خوف ہی دل آرا نے شوخ چشم سے کہا کہ نہ بتاؤگے تو ہماری جان کا ضرر ہی ہے سوتا ہے کا جلا پانہ اُٹھ سنیگا مین چوڑیان اُچل کر بھانک لون گی تہرا چبا لون گی تڑپا ہوا شہزادہ ہی آب ریزہ جادو کو بیان ہی کرنا پڑا کہ مین نے گرد بیابان خزان بہار کے حصار آب کھینچا ہی کہ نہ اسطرف کا آدمی اُدھر جا سکے اور نہ اُدھر کا آدمی اِدھر آسکے مین ہمہ تیار کرنے اور حصار باندھنے گیا تھا دل آرا نے شوخ چشم نے کہا کہ حصار باندھنے کی کیا ضرورت تھی آج تک تمنے حصار نہ باندھا یہ بھی میرے آنے پر موقوف تھا تمنے یہ اسواسطے کیا ہی کہ مین یہان سے اپنے گھر نہ جا سکون گویا مجھے قید کیا ہی یہ سب سامان میرے جلانے کے ہین یہ کہکر رونا شروع کیا آبکہ جادو نشین کرنے لگا کہ اے محبوب دل فروز یہ سامان اُن لوگون کے واسطے کیا گیا ہی جو اِس مقام کے برباد کرنے کو آرہے ہین چند نقابدار ان سرخ پوش پرندہ قاف سے آتے ہین تمہارے مکان کے قریب لشکر اُنکا اُترا ہوا ہی یقین ہی کہ آج شام تک اُن لوگون کا داخلہ سرحد بیابان خزان بہار مین ہو جائیگا اسلیے یہ پیش بندی کی ہی کہ وہ لوگ یہان نہ آسکین کہ وہ بڑے ظالم لوگ ہین ہماری بہن ملکۂ ذوالخیام جادو اس مقام کی مالک ہین اُنکے حکم سے یہ انتظام کیا گیا ہی کہ ایک دریاے بحر گرد بیابان قائم کیا ہی اور اُسکے چاروں طرف خندق کھدوا دی ہی جو کوئی دریا مین کودیگا تو جانوران بحر اُسکو نگلکر زندان مین پہونچا دینگے ہم اُن لوگون کو قتل کر ڈالینگے یہ سنکر دل آرا نے شوخ چشم نے کہا کہ خیر اگر یہ سچ ہی تو ایک دو دن مین ظاہر ہو جائیگا جسوقت تمام راز دل آرا نے نقلی یعنے مہر سیاہ کو خالش سے دریافت کر لیا تو اپنی گھات مین بیٹھا کہ موقع پاؤن تو اسے بھی مارون اور ذوالخیام جادو کا بھی خاتمہ کر دون اب اسے تو اسی فکر مین چھوڑا جاتا ہی اور شمہ حال شاہزادۂ سہراب ثانی کا بیان ہوتا ہی کہ جسوقت صبح ہوئی اور شاہزادہ بیدار ہوا اول فریضۂ سحری کو ادا کیا بعد اُسکے سواری طلب کی فرمایا کہ لشکر ہمارا بیابان خزان بہار کی طرف روانہ ہو ہم بھی سیر و شکار کرتے ہوے منزل پر پہونچ جائینگے یہ سنکر اُسیوقت بارگاہین اُکھڑنے لگین اٹھائے لادے جانے لگے کوئی پہر بھر مین سب سامان درست ہوا اور لشکر بیابان خزان بہار روانہ ہوا اور خود تن تنہا پشت مرکب پر بیٹھکر جانب صحرا روانہ ہوے اول لشکر اُنکا قریب شام سرحد بیابان پر پہونچا دیکھا کہ ایک دریاے زخار ہی جو موجین مار رہا ہی اس ساحل سے وہ ساحل نظر نہین آتا نہ کوئی جہاز ہی نہ پل ہی جس پر سے ہوکر گذرین اور دریا کو عبور کرین جو لوگ صحرائی ملے اور اُنسے دریافت کیا تو اُنھون نے بیان کیا کہ ابھی کل تک نہ اس مقام پہ دریا تھا نہ راستہ مسدود تھا یہ کوئی تازہ انتظام حاکم بیابان خزان بہار نے کیا ہی یہ سنکر شاہزادۂ رستم ثانی نے لشکر کو

مقام کرنے کا حکم دیا اور ہرکارون کو برائے دریافت حال روانہ کیا کہ کسی مقام پر اگر پل بنا ہوا ہو
یا جہاز ہو تو دریافت کرکے خبر دو ہرکارے برائے دریافت حال روانہ ہوے اور یہان
لشکر اُتر پڑا خیمے ڈیرے استادہ ہوگئے بارگاہین نصب کی جانے لگین یہی سامان ہو رہے
تھے کہ بگولہ گرد کا اُڑا اور سہراب ثانی آکر پہونچے رستم ثانی نے سب کیفیت بیان کی
کہ زبانی صحرائی لوگون کی معلوم ہوا ہی کہ کل تک اس مقام پر یہ دریا نہ تھا اور آج اتنا
بڑا دریا حائل ہی کہ کنارہ تک نظر نہین آتا سہراب ثانی نے عرض کی کہ اب آج شب بھر
تو آرام کیجیے اور قیام کیجیے کل صبح کو دیکھا جائیگا الغرض رات بھر قیام کیا جب صبح ہوئی
تو بعد ادائے فریضۂ سحری شاہزادۂ سہراب ثانی اور رستم ثانی اور شہریار نامدار مع
چند رفقا کنارۂ دریا پر آئے ہرکارون نے آکر عرض کی کہ ہم اچھی طرح دریافت کر آئے
معلوم ہوا کہ گرد صحرائے خزان بہار کے یہ دریا محیط ہی کسی طرف سے جانیکا راستہ نہین ہے
اور نہ کوئی جہاز نظر آیا اور دریا اسقدر متلاطم ہی کہ جہاز ٹھہر نہین سکتا شاہزادۂ سہراب
ثانی کو یہ سُنکر نہایت غصہ آیا اور فرمایا کہ اگر ہمارے خوف سے اور ہمارا راستہ روکنے
کی غرض سے یہ انتظام ہی تو ہم اس دریا کو تلوارون سے کاٹ کر رستہ بنا لینگے اور
شہر طاق پر ضرور جائینگے یہ تو پانی کا دریا ہی اگر آگ کا دریا بھی ہوتا تو ہم خوف نہ کرتے
یہ فرماکر تنگ گھوڑے کا کاٹے دیا اور بسم اللہ کہکر گھوڑے کو دریا مین ڈال دیا

درین دریاے بے پایان درین طوفان شورا ۱۰۱	دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیہا ۱۰۲

ہرچند رستم ثانی و شہریار نامدار ہان ہان کرتے رہے کہ یہ کوتہی جہالت ہی مگر یہ کسکی سنتا
ہی اُسی دریا مین تلوار مارتا ہوا چلا گھوڑا بھی زیرران وہ شیر دل تھا کہ مطلق شور
دریا سے نہ ڈرا اور کلائیان مارتا ہوا مانند شیر کے چلا جب دیکھا رستم ثانی نے کہ
اسنے گھوڑا دریا مین ڈال دیا تو انسے بھی ضبط نہ ہو سکا محبت پدری نے جوش مارا
انھون نے بھی تنگ مرکب کا کاٹ کر گھوڑا ڈال دیا ساتھ ہی شہریار نامدار نے بھی
گھوڑا ڈال دیا اور کسی کی جرأت نہ ہوئی کہ اپنے پانون سے غرق ہونے کو جاتا ان
تینون بہادرون کے مرکب کلائیان مارتے ہوے چلے کہ ایک مرتبہ تلاطم دریا کا زیادہ
ہو گیا اور تین نہنگ دہن کھولے ہوے ان بہادرون کی طرف جھپٹے ایک قریب سہراب
ثانی کے پہونچا اس شیر دل نے تلوار ماری یہ معلوم ہوا کہ جیسے کوڑا پڑتا ہی تلوار سر پر
پڑکے اُچٹ گئی نہنگ سہراب کو مع مرکب نگل گیا دوسرا نہنگ رستم ثانی کے
قریب آیا انھون نے گرز مارا کہ سر پر نہنگ کے پڑا اور نہنگ نے چرخ مارا دوسرا
نہنگ آکر انکو بھی نگل گیا تیسرے نہنگ نے شہریار عالی وقار کو نگل لیا یہ حالت دیکھکر
اہل لشکر سر پیٹنے لگے شور فریاد و بکا بلند ہوا ہر ایک شخص یہ کہتا تھا کہ اگر دشمن آتے
تو اُنسے قتل کرتے یا اُسکے ہاتھ سے مارے جاتے اس دریا مین کس سے لڑین اور کسکو
ماریں اگر دریا مین کود جائینگے اسیطرح جانوران آبی ہمکو بھی نگل جائینگے ان سب کو تو زندہ

آہ وزاری گریہ و بیقراری مین چھوڑا جاتا ہی اور اول حال شاہزادہ سہراب بن رستم ثانی
در رستم ثانی و شہریار نامدار کا بیان ہوتا ہی کہ جسوقت یہ تینون شیر بیشہ شجاعت دہن نہنگ
مین پہونچے ہین تو اثنین یہ معلوم ہوا کہ ہم کسی مقام تاریک مین آگئے ہین تھوڑی دیر کے
بعد یہ معلوم ہوا کہ اُس تاریکی سے نکال کر کسی نے روشنی مین بٹھا دیا اب جو خیال کرتے
ہین تو ایک زندان ہی اُسمین سب موجود ہین مگر کس حال سے کہ ہاتون مین ہتکڑیان
پانون مین بیڑیان گلے مین طوق جسوقت نظر ایک کی دوسرے پر پڑی پہچانا سہراب نے
رستم ثانی سے کہا کہ حضور نے میرے ساتھ اپنے کو کیون اس حال مین مبتلا کیا اب
وہان لشکر کی سرپرستی کون کریگا فوج تباہ ہو جائیگی رستم ثانی نے فرمایا کہ اے عزیز یہ کیونکر
ہو سکتا کہ تو ہمارے سامنے دریا مین ڈوبے اور ہم دیکھا کرین اب جو تمھارا حال وہ ہمارا
حال مگر یہ نہین معلوم کہ عالم برزخ مین ہین یا کہان ہین یہی کہہ رہے تھے کہ دروازہ کھلا اور
ایک ساحر مہیب انداز زندان کے اندر آیا اور کہا کہ تم طاق پر پہونچے کہو اب بھی ہوس
باقی ہی یا نہین سہراب ثانی نے فرمایا کہ او ملعون کہین ہم اپنے ارادہ سے باز آتے ہین
اگر ہم زندہ ہین اور منظور خدا بھی ہی تو ضرور تم طاق پر جائینگے اور تجھے مار کر جہنم مین
پہونچا ینگے یہ سنکر وہ ہنسا اور کہا کہ تمھین اب بھی خدا سے امید ہی اگر خدا کو بچانا ہوتا تو تم
اس بلا مین کیون پھنسے ہوتے فرمایا او ملعون یہ کیا بلا ہی اس سے زیادہ سختیان
ہم لوگون پر پڑ چکی ہین لیکن جب وقت آیا تو ہر مصیبت دفع ہو گئی یہ ایسی کونسی سختی ہی
جسکے دور ہونے مین خدا سے ناامید ہو جائین اگر تیری طرح کفر اختیار کر لیتے تو خدا سے
ناامید ہو جاتے یہ سنکر وہ ساحر پلٹ گیا نام اسکا ابحر آب ریز جادو ہی جسوقت اسے
معلوم ہوا کہ دشمن اسیر بلا ہوے تو پہلے یہ زندان مین آیا بعد اسکے ملکۂ ذوالخیام
جادو کے پاس جاکر بیان کیا کہ دشمن اسیر ہوے اب کیا حکم ہوتا ہی ذوالخیام جادو نے
کہا کہ قتل مین اسکے جلدی کرنا چاہیے اسواسطے کہ پیر زالہ کا ہنہ کا حکم لکھا ہوا ہو جو وہی
کہ جسوقت ان پہ قابو پانا فوراً قتل کر ڈالنا اگر توقف کیا اور پہر دوپہر کا عرصہ گذر گیا
تو پھر یہ رہا ہو جائینگے ایک ستارہ گھڑی دو گھڑی کے واسطے دشمنون پر بھی سختی کا آئیگا
جس مین وہ گرفتار ہون گے بعد اسکے ستارے اُنکے اچھے آجائینگے کتنا زمانہ ان سیرون
کی گرفتاری کو ہوا ابحر آب ریز جادو نے بیان کیا کہ ابھی گرفتار ہوکر داخل زندان
ہوے ہین یہ سنکر ذوالخیام جادو نے ابحر آب ریز جادو سے کہا کہ تم جاکر اسیوقت اُنکو
قتل کر ڈالو خبردار عرصہ نہ لگانا یہ حکم پاکر اسیوقت ابحر آب ریز جادو جانب زندان روانہ ہوا
قضا سے کارروا اتفاقات روزگار مکان راستہ مین تھا جی مین اسکے یہ آئی کہ چلکر دل آرا سے
[illegible] بھی حال اپنے کارنمایان کا بیان کرون کہ وہ خوش ہو اور اُسے بھی معلوم
ہو کہ [illegible] ایسا ہی جسنے کیسے سرکشون کو ذرا سے سحر مین کسطرح بے بس کر دیا یہ خیال
کر [illegible] آیا صورت اسکی بٹھاش دیکھکر دل آرا اے شوخ چشم چین برجبین ہوکر کہنے

لگی کہ معلوم ہوتا ہی آج پھر تم وہین پہونچے جہان اُس روز گئے تھے اور سمجھے بہانہ بازیان کی تھین
کہو آج کیا فقرہ سوچ کے آئے ہو ابحر آب ریز جادو نے کہا چلو آج تمھین مین دکھادون کہ کہان
جایا کرتا ہون اور اب ہمیشہ کے واسطے اطمینان ہو گیا کل سے مین کہین نہ جاؤنگا دشمنون کو مین نے گرفتا
کرلیا اب جاکر اُن کو قتل کرڈالونگا یہ سُنکر دل آرائے شوخ چشم نے کہا چلو مجکو بھی دکھادو کہ وہ کہان
کہان ہین اور دل سیارہ کا کھٹک گیا کہ شاید اِس مکار نے میرے آقا کو گرفتار سحر کرلیا ہو
غرضکہ ابحر آب ریز جادو نے ایک تلوار ہاتھ مین اُٹھالی اور دل آرائے شوخ چشم کو اپنے ساتھ لیکر
جانب زندان روانہ ہو گیا جسوقت داخل زندان ہوا تو دیکھا سیارہ نے کہ وارفتہ ہین تینون شہریار اسیر
بلا ہین اسطرح غافل اور بیخبر ہین جیسے مُردے ہوتے ہین کہ حس و حرکت بھی نہین کر سکتے ابحر آب ریز جادو نے
کہا کہ اے دل آرا دیکھا تو نے مین اِنھین کی فکر مین دو مرتبہ تجھے چھوڑکر گیا تھا اب اُنھین قتل کیے
ڈالتا ہون یہ سوچ کر دل آرائے شوخ چشم نے کہا کہ پہلے مجھے مگر پہونچادے پھر انکو قتل کرنا ایسا نہو
کہ مین خون ان لوگون کا دیکھکر ڈر جاؤن یا کوئی حمایتی اِنکا آجائے تو تمھارے ساتھ میری بھی جان
جائے ابحر آب ریز جادو نے کہا کہ اب مین بغیر انکو قتل کیے ہوئے یہان سے جا نہین سکتا
میری بہن ذوالخیام جادو نے کہا ہی کہ اگر قتل مین اِسکے عرصہ ہوگا تو ساعت رہائی آجائیگی
اور کوئی نہ کوئی حمایتی اُنکا آجائیگا یہ کہکر اسنے تلوار اُٹھالی اور سہراب ثانی کی طرف چلا
دل آرائے نقلی نے دیکھا کہ فریب نہ چلا اب مردانگی کا کام ہی بس جیسے ہی اسنے ہاتھ
بلند کیا اور تلوار مارنے کا قصد کیا مہتر سیارہ ثانی نے پشت پر سے حلقے کمند کے مار کر جھٹکا دیا
اور گرتے گرتے جو بہوشی ناک پر مارا کہ ابحر آب ریز جادو چھینک مار کر بیہوش ہوا
بس اِسنے نعرہ کیا کہ باش او قرساق جنرار و ہوشیار کہ مین مہتر سیارہ ثانی کے گذارم
کہ از دست سن زندہ سلامت بدر روی نعرہ اِسکا سنکر سہراب ثانی تیر ہوئے اور خوشی
کے جوش مین زور کیا کہ قید کو توڑ ڈالون مگر قید سحر تھی نہ ٹوٹ سکی سیارہ نے جلدی سے
سر ابحر آب ریز جادو کا کاٹ لیا بس اِسکے مرتے ہی ایک شور قیامت برپا ہوا صدائین
گیر و دار کی بلند ہوئین وہان اہل لشکر جو کنارے دریا کے روپیٹ رہے تھے دیکھا اُنھون نے
کہ تمام دریا دھوان ہو کر نظرون سے غائب ہو گیا اور صحرا نظر آیا ان لوگون کو حیرت ہوئی
کہ یہ کیا معاملہ ہی اُدھر لاش ابحر آب ریز جادو کی پھڑک کر سرد ہوئی اور آواز پیدا ہوئی کہ
گشتی مرا نام من ابحر جادو بود حیف مردیم و جان داد یم و بمطلب خود نرسیدیم وہ زنان
اور ہنکڑیان بیڑیان سب غائب ہو گئین دیکھا کہ تینون مرکب ایک درخت کے نیچے
کھڑے ہوئے زار زار رو رہے ہین سہراب ثانی نے اپنے عیار کو گلے سے لگایا
اور فرمایا کہ تو یہانتک کیون کر پہونچا سیارہ نے کہا کہ مین اِس دریا بننے کے پہلے سے
پہونچ گیا تھا اور وقت کا منتظر تھا بلکہ اِسی فکر مین تھا کہ اگر قابو پاؤن تو مار کر بیا بان
خزان بہار ذوالخیام جادو کو بھی قتل کر ڈالون مگر قابو نہ پایا اِس سے مجبور
رہ گیا الحمد للہ کہ دشمن کو مار کر آپ کو رہا کیا سہراب ثانی نے کہا کہ ہمارے مرکب تلاش کرو

سیارہ نے اشارہ سے بتایا کہ وہ سامنے تین مرکب زیر درخت کھڑے ہین یہ تینون بہادر قریب اُس درخت کے آئے اور اپنے اپنے مرکب پر بیٹھکر جانب لشکر روانہ ہوے اِسی خیال سے کہ اہل لشکر پریشان ہون گے تھوڑی دور بڑھے ہون گے کہ دیکھا سرداران فوج بڑے استقبال چلے آتے ہین پوچھا کہ دریا کیا ہوا اُن لوگون نے بیان کیا معلوم نہین کیا اسرار تھا کہ دریا خود بخود دُھوان ہوکر نظرون سے غائب ہو گیا شہریار نے فرمایا کہ دریا اِسی ساحر کے سحر کا تھا الغرض اہل لشکر بڑی خوشی کے بجاتے ہوے اپنے سردارون کو لیے ہوے داخل بارگاہ ہوے سیارہ کو سہراب ثانی نے بہت بھاری خلعت عنایت فرمایا وہان خبر ذوالخیام جادو کو پہونچی کہ ابحر آبرینہ جادو نے ایک روز قبل جو لیک عورت کو لاکر گھر مین رکھا تھا وہ عیار تھا اُسنے ابحر جادو کو مار کر اسیرون کو رہا کر دیا حصار سحر شکیبا راستہ کھل گیا یہ سنکر ذوالخیام جادو نہایت رنجیدہ ہوئی اسنے مین کچھ ملازمین ابحر جادو کی لاش لیے ہوے خدمت مین ذوالخیام جادو کی پہونچے اور لاش رکھکر رونے لگے ذوالخیام جادو نے لاش اسکی دفن کرادی اور خود بھی آمادہ مقابلہ ہوئی دو وزیرزادیان اِسکی ہین کہ نام ایک کا ماہ افروز جادو اور دوسری کا مہر افروز جادو ہے ایک کا مسکن خیمہ سیاہ کے قریب ہی اور دوسری کا مسکن خیمہ سفید کے پاس ہی ذوالخیام جادو نے دونون کو بلایا اور کہا کہ اب وقت ہمارا تمھارا آخر ہی جن آنکھون نے دلون بیابان خزان بہار کی بہار و خزان کا تماشا دیکھا ہے اب اُن آنکھون کو اپنی خزان نظر آتی ہی یقین ہی کہ نقابداران قاف اِسطرف گذرنیکا قصد کرینگے پس جسوقت لشکران دونون خیمون کے درمیان سے ہوکر گذرے اُسوقت تم اپنی اپنی نیرنگ سازی و سحر سازی سے لشکر کو تباہ کرنا اور تین دو مہر اِسمقام اپنے رہنے کا معین کرتی ہون مہر افروز جادو اور ماہ افروز جادو نے عرض کی کہ ہم جان نثاری کو موجود ہین یہ سنکر ذوالخیام جادو اُٹھ کھڑی ہوئی اور جانب قلعۂ پنہان روانہ ہوئی اور چلتے وقت کہدیا کہ اگر سات روز گذر گئے اور چلہ میرا ختم ہوگیا تو گھڑی بھر مین کھڑے کھڑے اگر ان سب کو نہ پھونک دیا تو نام اپنا ذوالخیام جادو نہ رکھا مگر مجبور ہون کہ اِسوقت وہ نحس ستارے آپڑے ہین کہ زمین و آسمان میرے دشمن ہو رہے ہین ابحر جادو نے وہ انتظام کیا تھا کہ ہوا بھی باہر کی سرحد کے اندر نہین آسکتی تھی مگر اُس عیار مکار نے قبل سے رنگ اپنا جمایا اور نہین معلوم کسطرح یہان آکر ابحر جادو کو مارا غرضکہ ذوالخیام جادو تو جانب قلعۂ پنہان روانہ ہوئی اور مہر افروز جادو جانب خیمۂ سفید مشرق روانہ ہوئی اور ماہ افروز جادو جانب خیمہ سیاہ مغرب روانہ ہوئی اور یہ دونون اپنے اپنے انتظام سحر مین مصروف ہوئین کہ حال اِنکے سحر کا وقت پر معلوم ہوگا اور یہان شاہزادۂ سہراب ثانی نے رات بھر قیام کیا صبح کو حکم کوچ دیا اور فرمایا کہ جو سدِ راہ ہوے اُسے قتل کرو اور جو تمسے نہ بولے تم اُس سے نہ بولنا یہ سنکر لشکر مین کمربندیان ہونے لگین بہادرون نے تن پر آلات حرب ضرب کو آراستہ کیا مرکب پر بیٹھ بیٹھ کر اِس ارادہ سے روانہ ہوے کہ آج ہی اِس صحرا کو طے کرکے اُس پار نکل جائینگے اِسواسطے کہ یہ عجائبات اِس مقام کے مشہور ہو چکے ہین کہ مسافر پر سے

رات گذرتی ہی تو دن نہین گذرتا اور دن گذرتا ہی تو رات نہین کٹتی ہی اس سبب سے سہراب نے تاکید کردی ہی کہ مرکبون کو دوڑا کر راستہ ختم کردو اس بیابان سے نکل کر شام ہو سب نے گھوڑے دوڑا دیے ہین اور چلے جاتے ہین کئی لاکھ سوارون کا گھوڑے دوڑا گرگذرنا تمام زمین کو زلزلہ سا تھا گرد اسقدر اڑی تھی کہ آسمان پوشیدہ ہو گیا بقول شاعر ؎ ز سم ستوران دران پہن دشت ؛ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ؛ غرضکہ تمام دن اسیطرح گذرا شام کے قریب گھوڑے بیدم ہو گئے سوارون کی یہ حالت ہوئی کہ بسبب تشنگی کے قریب بہ ہلاکت تھے آخر سب نے باگین روکین اور شاہزادہ سہراب ثانی نے بھی مقام کرنیکا حکم دیا لشکر اُتر پڑا بازار سب کھل گئے خیمے اور بارگاہین استادہ ہوگئین اب جو خیال کرتے ہین تو ایک صحراے پر بہار مین ہین کہ اُس مین ایک جانب دور پر خیمۂ سیاہ نظر آتا ہی اور دوسری جانب خیمۂ سپید تھا یکایک آفتاب عالم تاب قریب خیمۂ سیاہ کے پہونچکر غروب ہوا اور ماہ شب افروز جانب مشرق سے نمودار ہوا بس یہ معلوم ہوا کہ تمام صحرا مین آگ لگ گئی ہی جسقدر درخت سرو و شمشاد اب تھے سب درخت آتشبازی کی طرح جلنے لگے ہوا گرم ہو گئی سب متحیر تھے کہ یہ کیا آفت ہی لیکن کسی کو یہ وہم بھی نہ گذرا کہ یہ کرشمہ ماہتاب کا ہی اور یہ ہی ماہ افروز خادو کا الغرض جسوقت کہ تمام درخت جلگئے تو ایک ہواے تند چلی اور اُسنے اُس تمام خاک کو منتشر کر دیا تو از سر نو جا بجا زمین سے اگوے نکلے اور تھوڑے ہی زمانہ مین وہ بڑھکر درخت ہو گئے اور درختون پر گل و ثمر کی کثرت ہوئی وہ صحرا جو کہ جہنم بنا ہوا تھا تھوڑے ہی عرصہ مین غیرت بہشت نظر آنے لگا سیارہ نے سہراب سے عرض کی کہ اے شہریار یہ وہی بیابان خزان بہار ہی ابھی تک ہم آپ اُس سرحد سے باہر نہین آئے دیکھا آپ نے کہ دم بھر مین بہار خزان ہو گئی اور اسی خزان رسیدہ صحرا مین پھر بہار آگئی مگر اسکا کوئی نتیجہ ظہور مین نہ آیا ہان اتنا تو معلوم ہوتا ہی کہ ہاتھ پانون کی قوت سلب ہو گئی ہی سہراب ثانی نے کہا میری بھی یہی حالت ہی کہ زانو بدلنا دشوار معلوم ہوتا ہی دیکھیے اسکا نتیجہ کیا ظہور مین آتا ہی سہراب ثانی نے کہا کہ مین نے کچھ حالات دل آرا بنگر ابحر آب ریز جادو سے دریافت کیے تھے تو زبانی اُسکی معلوم ہوا تھا کہ کوئی شخص دو بہار تک اس صحرا کی نہین دیکھ سکتا پہلے خزان قوت سلب کردیگی اور بہار عقل کھو دیگی اگر کوئی شخص پھول کسی درخت کا توڑکر سونگھ لیگا یا پھل یہانکا کھا لیگا تو اُسکا یہ پھل پائیگا کہ قوت تو عود کر آئیگی مگر دیوانہ ہو جائیگا اور دوسری خزان مین درختون کے ساتھ سب کے سب جلکر خاک ہو جائینگے یہ سُنکر شاہزادہ نہایت پریشان ہوا کہ دیوانہ ہو کر مرنے سے ہوش مین رہنا بہتر ہی کہ انجام ہر طرح موت ہی دیوانگی مین نہین معلوم کیا کیا حرکات سرزد ہون جن سے بندگان خدا کو ایذا پہونچے اور دشمن ہنسین لیکن اہل لشکر مین بہت سے ایسے تھے جنھون نے درختون کے پھول سونگھے یا پھل کھاے فوراً یہ حالت ہوئی کہ دست و پا مین قوت آگئی اور دماغ خراب ہو گیا اِن لوگون نے اودھم برپا کر دیا کہ

کر آپس مین لڑنا شروع کیا جا بجا تلوار چلنے لگی کشت و خون ہونے لگا لشکر مین غدر کی سی حالت پیدا ہو گئی لیکن کوئی کسی کا منہ چڑھا رہا تھا کہین کوئی بیٹھا ہوا خود بخود رو رہا تھا کہین کوئی آپ سے آپ ہنس رہا تھا کہین جنگ چل رہی تھی ایک حشر برپا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کم ظرف شرابی جمع ہو گئے ہین جو ایک ایک جام پیکر لڑ رہے ہین اسی حالت مین شب آخر ہوئی اور ستارۂ سحری چمکا سپیدۂ سحری ظاہر ہوا آمد مہر عالم تاب سے فوج انجم خوف زدہ ہو کر گریزان ہوئی تمین جھلملانے لگین سہراب ثانی رستم ثانی شہریار نامدار اور دیگر سرداران تہور شعار نے مصلے بچھوائے مصروف نماز سحری ہوے جسوقت فریضۂ صبح کو ادا کر چکے تو دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے اور عرض کرنے لگے کہ ای کس بیکسان وے دادرس غریبان اب سوا تیری ذات کے کسیکا سہارا نہین ہے واسطہ محمدؐ و آل محمدؐ کا کہ ہمین اس بلا سے نجات دے ہر چند کہ مرنا برحق ہے مگر اسطرح مرنا اچھا نہین معلوم ہوتا کہ مرنے پر مٹی بھی خراب ہو دفن و کفن بھی نصیب نہو یہ دعا مین مانگ کر سجدۂ شکر ادا کیے اور ایک دوسرے کو اپنے کلمہ کا شاہد بنانے لگا کوئی وصیت کرتا تھا تو اسکا یہ جواب پاتا تھا کہ زندہ کون رہیگا جو وصیت کو پورا کریگا ایک عجب طرح کا ہنگامہ برپا ہے لوگ کفن پہنے ہوے آمادۂ مرگ و مہیاے قضا بیٹھے ہوے ہین نگاہین سب کی افق کی طرف ہین کہ اب آفتاب طلوع ہوا اور ہم سب جل گئے کوئی جانب مغرب دیکھ رہا تھا کہ اُدھر ماہتاب غروب ہوا اور آفتاب طلوع ہوا سب کے سب موت کے انتظار مین بیٹھے تھے کسی کو یقین نہ تھا کہ صبح دیکھنا نصیب ہو گی کہ یکایک جانب افق سے روشنی پیدا ہونے لگی مرغان صحرائی شور فریاد بلند کرنے لگے کہ اب کوئی دم مین یہ بہار خزان ہوا چاہتی ہے سابق مین بیان ہو چکا ہے کہ جسوقت طلسم طرطوسیہ فتح ہوا ہے تو حکیم طرطوس ببابانی کو مہتر سیارہ ثانی نے اسیر فتن کیا تھا ہنوز اُسے قتل نہین کیا تھا اور قفس آہنی سہراب ثانی کے ہمراہ تھا مہتر سیارہ کو خیال آیا کہ چلکر حکیم کی حالت بھی دیکھنا چاہیے ہر وقت حکیم کی زبان پر تکلہ دیا رہتا ہے غذا اس کو عمل کے ذریعہ سے دے دی جاتی ہے کہ یہ مرنے نہ پاے زندگی حکیم طرطوس کی موت سے بدتر ہے اب زبان اسکی سن ہو کر بے قابو ہو گئی ہے مہتر سیارہ ثانی قریب قفس آیا دیکھا کہ جو حالت سب کی ہے وہی حکیم طرطوس کی بھی ہو رہی ہے مہتر سیارہ ثالث نے قلم دوات اور کاغذ سامنے حکیم طرطوس کے رکھا اور کہا کہ اب کوئی دم مین آفتاب طلوع ہوا چاہتا ہے اور ہم تم سب مغرب قضا مین غروب ہو جائینگے اس بلا سے بچنے کی کوئی تدبیر بیان کرو کہ کیونکر اس عذاب سے نجات ملے یہ سنکر حکیم طرطوس ببابانی نے قلم بمشکل ہاتھ مین اُٹھایا کہ یہ سب سے زیادہ ضعیف و ناتوان ہو رہا تھا اور اسنے لکھا کہ ای مہتر مہتران حقیقت مین تم بڑے با اقبال ہو اور مذہب بھی تمہارا برحق ہے اب اگر مجھے رہا کر دو تو مین دین اسلام بھی قبول کر لون اور اس بلا کو بغیر رہا ہوے مین دفع نہین کر سکتا کہ اب آفتاب بلند ہوا چاہتا ہے سیارہ نے سہراب ثانی اور رستم ثانی وغیرہ کی طرف دیکھا فرمایا کہ جب مرنا ہر طرح ہے تو اسکا کہنا بھی

کرو یہ دین اسلام قبول کرنے کو بھی کہتا ہی اب اسکا معتقد رکھنا کسی طرح مناسب نہین کیا تعجب ہی
کہ یہ بصدق دل کہتا ہو یہ سنکر سیارہ ثانی نے حکیم طرطوس بیابانی کو قفس سے باہر نکالا اور شکلہ
زبان سے حکیم طرطوس کی کھینچ لیا چاہا حکیم طرطوس نے کچھ کلام کرون ممکن نہ ہوا بس اس نے
کچھ اشارہ سے روئی اور بخور طلب کیا سیارہ ثانی نے سب چیزین مہیا کردین حکیم طرطوس نے
کاغذ پر ایک نقش لکھا اور اُس نقش کو روئی کی بتی مین رکھکر بخور کیا کہ دھوان بلند ہوا اور وہ
دھوان ایک لکڑا ابر سیاہ بنکر جانب مشرق روانہ ہوا اور افق سے روشنی روک کر قائم ہوگیا
جتنا آفتاب بلند ہوکر اسطرف کو بڑھتا آتا تھا اُتنا ہی وہ لکڑا ابر بھی سرکتا جاتا تھا کسی درخت
جانور انسان حیوان پر شعاع آفتاب کی نہ پہونچ سکتی تھی بسبب اس ابر کے وہ خزان جو حرارت
آفتاب سے اس بیابان مین آئی تھی اور درختون کو جلا دیتی تھی وہ نہ آسکی اب مہتر سیارہ ثانی
نے حکیم طرطوس سے کہا کہ جن لوگون کی قوتین سلب ہوگئی ہین اور جو لوگ دیوانے ہوگئے
ہین اُنکا تدارک بھی لازمی اور ضروری ہی یہ سنکر حکیم طرطوس بیابانی نے اشارہ سے کہا کہ
درختون کے پھل منگوایے مہراب ثانی نے حکم دیا کہ پھل درختون کے توڑ لاؤ لوگون نے
پھل توڑ توڑ کر لانا شروع کیے اور حکیم طرطوس نے ہر ایک پھل پر کچھ اسمار لکھے اور وہ پھل
جسکو کھلا دیا گیا وہ تندرست ہوگیا اگر دیوانہ تھا تو جنون برطرف ہوگیا اور اگر ناتوان تھا
تو توانائی آگئی غرضکہ ایک ایک پھل شاہزادہ مہراب ثانی اور رستم ثانی اور شہریار
نامدار نے بھی نوش کیا یہ معلوم ہوا کہ رگون مین قوت آنے لگی اور وہ حالت جو اس بیابان مین آکر
ہوئی تھی برطرف ہوگئی یہانتک کہ دن بھر مین تمام لشکر کو پھل کھلا دیے گئے اور تندرست ہوگئے بعد اسکے حکیم طرطوس نے
کچھ ادویہ منگاکر اپنی زبان کو دھارا جس سے زبان قابو مین آئی اور تاب کلام کرنے کی ہوئی اب اسنے شاہزادہ مہراب
ثانی سے عرض کی کہ اے شہریار اب تغیر اس صحرا کا کسی پر اثر نہ کریگا اب یہان کی خزان بہار کا
تماشا دیکھیے اور فکر قتل ذوالخیام جادو کی کیجیے مین نے تاثیر آفتاب و ماہتاب کا انتظام
کردیا اُدھر لکڑا ابر تا بہ مغرب آفتاب کو اپنے دامن مین چھپائے ہوئے لیگیا بس اِدھر تو
آفتاب غروب ہوا اُدھر ماہتاب طلوع ہوا دیکھا کہ اُسیطرح تمام صحرا جلنے لگا درخت جل کر
خاک ہوگئے ہوا نے خاک کو منتشر کردیا لیکن اب وہ خاک جسکے جسم پر پڑی کچھ اثر نہ ہوا بعد
پھر بھر کے نئے درخت زمین سے پیدا ہوکر بار آور ہوئے ہوا نے سرد چلی نغمہ سرا وغیرہ
جانورون نے بولنا شروع کیا پھر وہی بہار پیدا ہوگئی ہو سب نے حکیم طرطوس کی نہایت
تعریف کی سیارہ ثانی نے مہراب سے عرض کی کہ اب سامان حفاظت مہیا ہوگیا اگر مناسب
ہو تو کوچ کرکے شہر طاق پر چلے چلیے فرمایا کہ اگر ساکنان خزان بہار مجکو بآسانی گذر
جانے دیتے اور پریشان نہ کرتے تو مین بھی مزاحمت نہ کرتا لیکن اب اس راستہ کو بغیر صاف
کیے ہوئے یہان سے نہ جاؤنگا یہ فرماکر ہرکارون کو طلب کیا اور فرمایا کہ دریافت کرو کہ ذوالخیام
جادو جو کہ مالک اس صحرا کی ہی وہ کہان ہی تاکہ مین جاؤن اور اُس سے مقابلہ کرون ہرکارے
بہ اے دریافت حال روانہ ہوئے اور سیارہ نے عرض کی کہ مجھے معلوم ہی کہ یہ دونون

خیمہائے سفید و سیاہ جو ایک جانب مغرب ہی اور دوسرا جانب مشرق ہی انمین ذوالخیام جادو رہتی تھی دن کو خیمۂ سپید مین اور شب کو خیمۂ سیاہ مین مگر اب نہین معلوم کہ کہان ہے مین بھی جاتا ہون اور عیاری کرونگا اگر قابو چلا تو ذوالخیام کو مارا اور اگر گرفتار ہوا یا قتل ہوگیا تو حق نمک سے ادا ہوا یہ کہکر دو ایک شاگردون کو ہمراہ لیا اور بانہائے عیاری تن آراستہ کرکے لشکر سے باہر آیا اور سوچنے لگا کہ پہلے خیمۂ سیاہ کی طرف جاؤن یا خیمۂ سپید کی طرف خوشکہ طبیعت سے فیصلہ کرکے جانب خیمۂ سیاہ روانہ ہوا وہان مہر افروز جادو نہایت پریشان تھی کہ کیا سبب جو آج یہ لوگ زندہ بچگئے اور یہ لکۂ ابر کیسا تھا جسنے عکس آفتاب کا اپنے اوپر روک لیا یہ اسی تردد مین بیٹھی تھی انیسین معاصبین حاضر تھین اور عرض کر رہی تھین آج اُنکا بھی تماشا دیکھ لیجیے کہ ملکہ ماہ افروز کیا کرتی ہین اگر اُنکا سحر بھی خطا کرے تو چل کر ملکۂ ذوالخیام جادو سے اطلاع کرینگے مہر افروز جادو خاموش ہو رہی لیکن نہایت پریشان بیٹھی تھی بیٹھے بیٹھے اسکو خیال آیا کہ رات خداوند سامری نے ہمارے لیے راحت پیدا کی ہی اور دن ماہ افروز کے واسطے اطمینان و آسائش کا ہی آج پہلا دن ہی کہ سحر نے ہمارے خطا کی ہی یہ شگون بد ہی نہین معلوم زندگی وفا کرے یا نہ کرے یہ رات آسائش و آرام مین گذارین یہ سنکر کنیزون نے اسباب طرب مہیا کیا کشتیان مے کی لاکر سامنے رکھین گائینن آکر مجرا کرنے لگین اور ایک عورت کو بھیجکر بلاکر تو بیابان حزان بہار کی خبر دیتی رہ کہ ماہ افروز جادو نے کیا کیا چنانچہ خود مہر افروز جادو مصروف عیش و نشاط ہوئی اور وہ عورت جسکو واسطے خبر کے روانہ کیا تھا نام اُسکا شتر پر جادو تھا مکان مہر افروز جادو سے نکل کر خیمۂ سیاہ کے اندر آئی اور دروازۂ خیمہ پر کرسی بچھا کر بیٹھ گئی اور تماشا سحر ماہ افروز جادو کا دیکھنے لگی بظاہر لشکر سے یہ خیمۂ سیاہ قریب معلوم ہوتا تھا اور دراصل بہت دور تھا اسلیے کہ سرحد مغرب پر یہ خیمہ واقع ہی اور آفتاب و ماہتاب سحر اسی خیمہ مین آکر غروب ہوتے ہین اور زمین سرحد مشرق تک راستہ بنا ہوا ہی جسوقت آفتاب غروب ہوتا ہی تو ماہتاب طلوع ہوتا ہی اور ماہتاب غروب ہوتا ہی تو آفتاب طلوع ہوتا ہی اور زیر زمینہ دو مکان بنے ہوے ہین کہ ایک مسکن مہر افروز جادو کا ہی اور دوسرا ماہ افروز جادو کا اور دہنۂ نقب دونون خیمون مین ہی انمین سے آفتاب و ماہتاب طلوع و غروب کرتے ہین الحاصل شتر پر جادو تماشا سحر ماہ افروز کا دیکھ رہی تھی کہ یکایک سامنے سے دیکھا چند مسافر وضع غریب لٹیا ڈوری کملی کتھری سنبھالے چلے آتے ہین چونکہ تاثیر اس بیابان کی یہ ہی کہ بظاہر وسعت کم ہی لیکن جسوقت تک سحر مہر افروز و ماہ افروز قائم ہی اُسوقت تک اس صحرا کی سرحد پر پہونچنا غیر ممکن ہی لاکھ رہروی کریگا مگر شام کو منزل انھین دونون خیمون کے درمیان مین ہوگی یہی وجہ تھی کہ لشکر سہراب ثانی کا باہر نہ نکل سکا ہر چند اہل لشکر نے گھوڑے دوڑاے اور صبح سے شام تک باگین اُٹھاے ہوے چلے آئے مگر دونون خیمون کی حد سے باہر نہ نکل سکے اور مبتلاے بلا ہوے چنانچہ یہ مسافر سیارہ

ثانی تھے جو اپنے شاگردون کو لیکر برائے تلاش مہرافروز جادو چلے تھے شریر جادو نے دوربین سحر اُٹھا کر دیکھا کہ یہ کون ہی جو اِسطرف آتا ہی معلوم ہوا کہ عیار ہی لقمہ بدار ان قاف کا بس یہ ایک قہقہہ مار کر ہنسی اور کہا کہ جا پلٹ جا کیون تباہ ہونے کو آتا ہی آواز اُسکی کان تک مہتر سیارۂ ثانی کے پہونچ گئی یہ متحیر ہوے کہ کیا یہ راز سے میرے آگاہ ہو گئی جواب دیا کہ ہم مسافر ہین راستہ بھولے ہوے ہین یہ سُنکر شریر جادو نے کہا کہ ابھی تک تو نہین بھولا ہی مگر آگے بڑھکے ستی بھولے گی سیارہ ثانی اپنے شاگردون سمیت اور تیز روی کے ساتھ چلا کہ کسیطرح اس تک پہونچ لون تو کوئی مکر و فریب کرکے پتا مہرافروز جادو کا دریافت کرون لیکن بظاہر تو تھوڑا ہی فاصلہ تھا مگر بہ باطن راستہ اسقدر دور و دراز تھا کہ صبح قریب آگئی اور ماہتاب سحر سامنے سیارہ ثانی کے اُسی خیمۂ سیاہ مین جاکر غروب ہوا اور وہ عورت جو سامنے کرسی بچھاے بیٹھی تھی کہنے لگی کہ ہمارا کہنا نہ ماننے کا نتیجہ دیکھا اگر زندگی بھر بھی تو اسطرف چلا آئیگا تو اس خیمہ تک پہونچنا دشوار ہی یہ کہکر اندر خیمہ کے چلی گئی مہتر سیارہ ثانی نہایت پریشان ہوا اور خیال کیا کہ واقع مین یہ صحرا سحر بند ہی اس خیمہ تک پہونچنا دشوار ہی یہ خیال کرکے پلٹے اور اپنے لشکر کی طرف چلے یہ وہ وقت تھا کہ ماہتاب غروب ہوکر آفتاب طلوع ہوا روشنی رنگ بدل کر پھیل گئی زمین سے فرش سفید اُٹھا کر فرش زرد بچھا دیا گیا دھوپ پھیل گئی مگر کوئی تغیر نہ پیدا ہوا مہتر سیارۂ ثانی تھوڑی سی پیروی مین داخل لشکر ہوا اور بارگاہ سہراب ثانی مین حاضر ہوا ایمان سہراب بن رستم رستم ثانی شہریار نامدار تشریف فرما تھے اور تمام سرداران نامی و گرامی سے یہ بارگاہ بھری ہوئی تھی حکیم کلطوس بیابانی بھی موجود تھے تعریف اِنکی ہو رہی تھی کہ سیارۂ ثانی پہونچا اور تمام واقعات گذشتہ بیان کیے حکیم طرطوس نے کہا کہ واقع مین ساحران طلسم نہ طاق بڑے زبردست ہین اور انکی نیرنگ سازی ساحران عالم پر فوق لیگئی ہو اب آپ سب صاحب اپنے کو اِس صحرا مین مقید تصور کرین تا وقتیکہ یہ آفتاب و ماہتاب سحر نہ مٹین گے راستہ نہ ملیگا اِن آفتاب و ماہتاب کے پردے مین ساحر ہین اور اُنھون نے راستہ بند کر رکھا ہی کہ کوئی نہ طاق کی طرف نہ جاسکے سہراب ثانی نے کہا کہ پھر کوئی تدبیر کرنا چاہیے حکیم طرطوس بیابانی نے کہا کہ ای شہریار تدبیر سب کچھ ہو سکتی ہی بشرطیکہ اس بلا مین نہ پھنسے ہوتے اگر مین نے کوئی رد سحر تیار کرنے کی کوشش کی اور مصروف عمل خوانی ہوا اور خبر اِسکی ذوالخیام جادو کو پہونچ گئی تو وہ آکر اثناے عمل خوانی مین حملہ کرکے کام میرا تمام کر دیگی ہان اگر کوئی محافظ ایسا ہوتا کہ مین اطمینان سے ساتھ ایک لوح تیار کر لیتا تو فتح بیابان آسان تھی شاہزادۂ سہراب ثانی نے فرمایا کہ مین خود مع لشکر تمھاری حفاظت کو موجود ہون حکیم طرطوس نے عرض کی کہ حضور کے حفاظت کرنے سے کچھ نہ ہوگا اِسلیے کہ یہ کام ساحر زبردست کا تھا آپ تکلیف نہ فرمائین مین خود انتظام اپنی حفاظت کا کر لونگا آپ اپنی اور اپنے لشکر کی حفاظت کیجیے یہ کہکر اپنے خیمہ مین آیا اور بازو کا تعویذ کھول کر آگ کو دکھایا فوراً آندھی چلی اور چار دیوان مہیب آکر پہونچے اور عرض کی

کہ کیا حکم ہوتا ہی حکیم طرطوس بیابانی نے کہا کہ ہمارا طلسم تو برباد ہو گیا اور ایک مدت سے ہم خدا پرستون کی قید مین ہین اِس مقام پر سب آکر پھنسے تو ہمین رہائی نصیب ہوئی مین نے یہ مکر دین اسلام قبول کر لیا ہی اِسوقت مین اِن لوگون سے بگاڑنا اچھا نہین ہی کہ جس بلا مین وہ مبتلا ہین اُسی مین ہم بھی پھنسے ہوے ہین ہان جسوقت یہان سے نجات ہو گی اور اِن لوگون سے رہائی نصیب ہو گی تو دیکھا جائیگا بالفعل آئی ہوئی بلا کو ٹالنا چاہیے مین ایک حجرہ تیار کرتا ہون تم چارون اُسکی حفاظت کرنا جسوقت تک مین خود حجرے کے باہر نہ آؤن اُسوقت تک تم کسی کو حجرے مین داخل نہ ہونے دینا اور اگر کوئی بلا اہل اسلام پر آئے تو خبر نہ ہونا بلکہ اگر اُن لوگون کو مبتلاے بلا دیکھنا اور یہ سمجھ لینا کہ یہ اب بچ نہین سکتے تو مجھے خبر کرنا کہ مین حجرہ سے نکل کر انھین سب کا خاتمہ کر دونگا یہ کہکر اُسنے چار سر کنڈے زمین پہ گاڑے اور نیلا لال زرد سوت اُن پر لپیٹ کر کچھ اسم پڑھا کہ ایک حجرہ بنکر تیار ہو گیا بعد اُس کے چار قرنائین چارون دیوؤن کو دین کہ اگر کسی ساحر یا غیر ساحر کو اِسطرف آتے دیکھنا تو پہلے منع کرنا اگر آنے والا اپنے ارادہ سے باز نہ رہے تو قرنا کو دم دینا وہ بیہوش ہو کر گر پڑیگا تم اُسے کھا لینا یہ کہکر حکیم طرطوس بیابانی داخل حجرہ ہوا اور تیاری لوح مین مصروف ہوا

شمہ حال مہر افروز جادو و ماہ افروز جادو و ذوالخیام جادو کا گزارش کیا جاتا ہے

کہ جسوقت اِن دونون کے سحر خالی گئے اور وہ خزان بہار جو طلوع و غروب مہر و ماہ سے پیدا ہوا کرتی تھی موقوف ہو گئی تو اِن دونون نے صلاح کی کہ اب کیا کرنا چاہیے بہ رائے قرار پائی کہ چلکر ملکۂ ذوالخیام جادو سے اطلاع کرنا چاہیے وہ جو کچھ حکم دین اُس پر عمل کرین یہ تجویز کہکے یہ دونون کی دونون قلعۂ پنہان کو روانہ ہوئین جسوقت خبر ذوالخیام جادو کو ہوئی کہ مہر افروز جادو و ماہ افروز جادو حاضر ہین اِسنے اندر قلعہ کے بلا لیا اور کہا کہ تم کیون آئین اِنھون نے سارا واقعہ بیان کیا کہ ای ملکۂ عالم آج ایسا کبھی نہ ہوا تھا کہ ہمارا سحر خالی گیا ہو پہلی مرتبہ تو وہی خزان پیدا ہوئی درخت جلے خاک اُڑی لوگون کی قوت زائل ہوئی جن لوگون نے پھل کھائے وہ دیوانہ ہو گئے آپس مین خوب کشت و خون ہوا اُسی حالت مین صبح ہوئی اور آفتاب سحر نکلا تو خزان پیدا ہوئی مگر اُن لوگون پر کوئی اثر نہ ہوا بلکہ اُسکے بعد سے کسی خزان یا بہار کا اثر دشمنون پر نہوا اِس مین نہین معلوم کیا اسرار ہی ہم اِسوجہ سے حاضر ہوے ہین کہ جو حکم ہو اُسپر عمل کرین ملکہ ذوالخیام جادو بھی یہ سُن کر نہایت متردد ہوئی بس اِسنے وہی پرچہ احکام پیر زالہ کا نکال کر دیکھا اُس مین لکھا تھا کہ حکیم طرطوس بیابانی کی وجہ سے سحر ماہ افروز جادو کے باطل ہون گے لیکن چونکہ حکیم ایک مدت سے قید رہا ہی تو عمل اُسکے بہت سے ضائع ہو گئے ہین اب وہ حجرے مین بیٹھا ہوا لوح فتح بیابان خزان بہار کی تیار کر رہا ہی اگر وہ حکیم تمہارا شریک ہو جائیگا تو چند اور یہ بیابان قائم رہ جائیگا ورنہ اگر اُسنے لوح تیار کر لی تو پھر کچھ بنائے نہ بنیگی بس یہ دیکھتے ہی ذوالخیام جادو کو بڑا غصہ آیا اُسیوقت اِسنے مہر افروز و ماہ افروز جادو کو اپنے ساتھ لیا

اور بیابان خزان بہار کی جانب روانہ ہوئی یہان حکیم طرطوس بیابانی نے کہدیا تھا کہ شب کو تین
تین لوح تیار کر لونگا صبح کو آپ سب صاحب میری خبر لیجیے گا باوصفیکہ حکیم طرطوس بیابانی نے
شاہزادۂ مہراب ثانی سے کہدیا تھا کہ آپ اپنی حفاظت کیجیے گا مین اپنی حفاظت کا انتظام
کر لونگا مگر شاہزادۂ عالی منزلت کو یہ خیال تھا کہ ڈاک ہرکارون کی بٹھادی تھی کہ وسیدم کی
خبر دیتے رہنا چنانچہ عیار برابر جاکر بیان کرتے رہتے ہین یہ بھی خبر پہونچی کہ حکیم طرطوس نے
لشکر سے الگ ایک مقام پر حجرہ بنایا ہی اور چار دیو حفاظت کے واسطے معین ہین اگر
کوئی طرف کوئی دھوکے مین نکلجاتا ہی تو دیو منع کرتے ہین اگر جانیوالا نہین مانتا ہی تو دیو
قرنا کو دم دیتے ہین آدمی بیہوش ہوجاتا ہی دیو اُٹھاکر کھاجاتے ہین اسی حالت مین شام
ہوئی آج ماہتاب سحر بلند نہین ہوا اور آفتاب جو دن کو نکلتا تھا وہ بھی اصلی تھا آفتاب
سحر نہ تھا اسلیے کہ مہر افروز جادو اور ماہ افروز جادو کی ہمت پست ہوگئی اور انھون
نے آفتاب و ماہتاب سحر کو روک دیا الغرض کوئی پہر رات باقی رہی ہوگی کہ ایک مرتبہ
آسمان پر سے تین ستارے ٹوٹ کر زمین پر گرے اور اُنھون نے ہیئت انسانی پیدا
کی اور مہر افروز جادو نے آگے بڑھکر دیوون سے کہا کہ ہم حکیم طرطوس کے پاس جانا چاہتے
ہین ایک دیو نے آواز دی کہ آج کی شب ملاقات کی نہین ہی حکیم صاحب نے منع کیا ہے
کہ کوئی ہمارے پاس آج نہ آئے دوست ہو یا دشمن اگر تمھین حکیم صاحب سے ملاقات کرنا ہی
تو کل آنا یہ سنکر مہر افروز جادو نے کہا کہ ہمین اسیوقت ملنے کی ضرورت ہی اگر تم ہم کو ہون
نہ جانے دوگے تو زبردستی ہم جاسکتے دیوون نے کہا کیا مجال ہی کسی کی جو قدم آگے بڑھاسکے
یہ سنکر مہر افروز جادو آگے بڑھے دیوون نے ہرچند منع کیا مگر اسنے نہ مانا اور اس حد تک
پہونچ گئی جسکے آگے جانے کی اجازت نہ تھی ماہ افروز جادو پاس ذوالخیام جادو کے
کھڑی تھی اور مہر افروز کوئی چالیس قدم آگے بڑھ آئی تھی کہ ایک مرتبہ دیو نے قرنا کو دم
دیا آواز گوش زد ہوتے ہی فوراً مہر افروز جادو بیہوش ہوکر گری دیو نے قصد کیا کہ اُٹھاکر
کھالون کہ ماہ افروز جادو دوڑ پڑی اور ایک گولہ فولادی سینۂ دیو پر مارا گولہ پڑتے ہی
پھٹا اور شرارے نکل کر جسم پر پڑے کہ دیو کے تن بدن مین آبلے پڑگئے دیو چیخ مار کر بھاگا
ماہ افروز بڑھی کہ اپنی بہن کو اُٹھالون کہ دوسرے دیو نے قرنا کو پھونکا ساتھ ہی ماہ افروز
جادو بھی بیہوش ہوئی پھر دیو لپکا کہ ان دونون کو کھالون ذوالخیام جادو نے دیکھا کہ اگر
مین جاؤن گی تو میری بھی نہ معلوم کیا حالت ہو کہ یہ دیو ساختہ حکیم طرطوس ہین بس اسنے
دو بچے جھولی سے نکال کر پھینکے ہنوز دیو قریب ماہ افروز اور مہر افروز کے نہ آیا تھا کہ
بچے دونون کو اُٹھاکر قریب ذوالخیام جادو کے آئے ذوالخیام جادو نے آب دمیدۂ سحر چھڑک
کر ان دونون کو ہوشیار کیا اور کہا کہ اب تماشا دیکھو یہ کہکر خود آگے بڑھی اور کہا کہ اب ہم
آتے ہین ہوشیار رہو جاؤ دیو قرنا پکڑکر سنبھل گئے بس ذوالخیام جادو نے گولہ فولادی جھولی
سے نکالا اور نوک زبان مین نشتر دیکر گولے کو خون سے آلودہ کیا اور کچھ اسم سحر دم کرکے

نہ تھی پر مارا کہ ایک تڑاقہ پیدا ہوا اور طبقہ زمین کا شق ہوا چار پتلے زمین سے پیدا ہوئے اس
ہیئت سے کہ کمانیں ان کے ہاتھ میں اور ترکش پیٹھ پر تھے جونہی قرنا کی آواز ان کے کان تک
پہونچ سکے اور باقی لوگ جن میں ایک [illegible] پتلوں کی طرف چلے دیوؤں نے قرنا کو
دم بھر اگر آواز قرنا کی [illegible] سے ہوئے دیوؤں کی طرف چلے جب دیوؤں
نے دیکھا کہ پتلے چلے ہی آتے ہیں بس دیوؤں نے قرنا کو پھینک دیا اور کہا کہ اگر تم قرنا سے
بیہوش نہ ہوئے تو ہم تم کو ابھی کھائے لیتے ہیں یہ کہکر دیو منھ کھول کھول کر پتلوں کی طرف چلے پتلوں
نے مثل برق جہنم ہاتھ کر کمانیں دیوؤں کی قرنا کو زمین سے اٹھا لیں دیوؤں نے چھین لینے کا
قصد کیا تھا کہ پتلوں نے [illegible] قرنا کو [illegible] چھوک دیا کہ چاروں دیو آواز قرنا سے بیہوش
ہو کر گرے پتلوں نے جلدی جلدی دیوؤں کی کمانیں باندھ لیں اور خود تجمے کے چاروں دروازوں
پر مسلط ہو گئے دیوؤں کو سامنے ڈال دیا اس [illegible] ذوالخیام جادو نے مہر افروز و ماہ افروز
سے کہا کہ تم ان پتلوں کی حفاظت کرو [illegible] کوئی مجرہ یہاں سے قلعہ پنہان کی
جانب سے چلتی ہوں اسپر پورا قابو کر کے اپنا خواہش نکالنا چاہیے کہ اگر یہ خلاف بھی ہو تو
کچھ کر نہ سکے یہ کہکر [illegible] [illegible] زمین ہو گئی ساتھ ہی زمین کو
زلزلہ سا پیدا ہوا اور [illegible] چار پتلے دروازوں پر
مسلط ہوئے اور ایک جانب ماہ افروز جادو [illegible] پر مسلط رہی دوسری جانب مہر افروز
طاؤس سحر پر بیٹھی ہوئی اور نگرانی کرتی ہوئی ذوالخیام جادو طبقہ زمین کا ہاتھ پر اٹھائے
ہوئے لیکر جانب قلعہ پنہان روانہ ہوئی یہ تو اس شان و شوکت کے ساتھ اسطرف طبقہ
زمین کا اٹھائے ہوئے چلی جاتی ہے اور یہاں ہرکارہ [illegible] خبر سہراب ثانی کو پہونچائی کہ تین
ستارے آسمان سے زمین پر گرے اور انھوں نے ہیئت انسانی پیدا کی دو جادو گرنیوں کو
دیوؤں نے بیہوش کیا اور دروازہ ہمارے مجرہ پر نگہبان بٹھا گئے اسنے بعد ذوالخیام جادو
نے طبقہ زمین اکھاڑ لیا اور مع مجرہ حکیم فرطوس اپنے مسکن کی جانب روانہ ہوئی یہ
سنکر سہراب ثانی نہایت پریشان ہوئے اور ہرکاروں کو برابر خبر روانہ کیا کہ دیکھو یہ
اس طبقہ زمین کو کس مقام پر اتارتی ہے ہرکارے برابر خبر روانہ ہوئے وہاں ذوالخیام
اس طبقہ کو اٹھائے ہوئے قریب حصار پنہان کے آئی اور کچھ اسم سحر پڑھکر پردہ حصار
پنہان کو وا کیا اور اندر حصار کے داخل ہوئی طبقہ کو زمین پر اتارا اور حصار سحر کو اور مستحکم کر دیا
کہ اثر حکیم سے بگڑے اور یہاں سے نکلنا چاہے تو نکل نہ سکے بعد اسکے مجرے کی طرف چلی تھکی
کہ یکایک تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی اور چاروں دروازہ مجرہ کے کھل گئے فوراً مہر افروز جادو
اور ماہ افروز جادو و ذوالخیام جادو اپنے اپنے سحر سے ہوشیار ہو گئیں اور اسطرف پتلوں نے
کمندیں سنبھالیں اور حکم کے منتظر ہو کر ٹھہر گئے ادھر حکیم فرطوس بیہوشی کا عمل اپنا تمام کر چکے
اور کشتی باطل السحر کو کر چکے تو دروازے وا کیے دیکھا کہ دیو چاروں کمندوں میں برابر بندھے
پڑے ہیں اور چار پتلے کمندیں ہاتھوں میں لیے کھڑے ہیں اور دو جادو گرنیاں ذرا فاصلہ سے

حربہاے سحر پکڑے کھڑی ہین اور ایک ساحرہ حجرہ کے قریب آچکی ہی بس یہ دیکھکر حکیم طرطوس
سمجھ گئے کہ ہو نہ ہو یہ ذوالخیام جادو ہووہ مرے کی یہ مجال نہ تھی کہ میرے دیوون کو اسیر کرسکتا
بس انھون نے دروازہ حجرہ کے باہر آنیکا قصد کیا تھا کہ پتلے نے بڑھکر کمند ماری حکیم طرطوس
نے وہی تختی جو اسکے ہاتھ مین تھی چلائی ایک شعلہ چمک کر پتلے پر گرا اور اُس کو جلا کر خاک
کردیا یہ دیکھتے ہی تینون پتلے باقی بھاگ گئے حکیم طرطوس کی طرف دیکھکر چلے اور قریب پہونچکر
کمندین ماری حکیم طرطوس بیابانی نے جس پر عکس لوح کا ڈالا وہ جلکر خاک ہو گیا چارون
پتلے خاک مین ملگئے اُسوقت ذوالخیام جادو نے ایک آہ کھینچی اور کہا کہ جب اپنون کی یہ
حالت ہی دوست دشمن ہوگئے ہین تو دشمنون کی شکایت کس زبان سے کی جاے بقول شخصے
ع شعلے بھڑک بھڑک کے اُٹھے دل کے داغ سے ۔ آخر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے ۔
کیون حکیم صاحب جسوقت آپنے حوالی نہ طاق مین آکر اپنا طلسم بنایا ہی تو خداوندا کو ان
تاجدار سے کیا وعدہ کیا تھا اور اب کیا خوب حق ادائی کی ہی کہ دشمن کے شریک ہوے
بیابان خزان بہار کی بہار و خزان کی تاثیر کو مٹایا اُسکے بعد ہمارے مٹانے کا سامان کیا
کہ یہ لوح تیار کی اگر پیر زالہ کا ہمنے کے احکام ہمارے پاس نہ موجود ہوتے تو ہمین اِس
سامان بربادی کی خبر بھی نہ ہوتی اور اب اگر خبر ہوئی بھی تو کیا ہوا اِسلیے کہ تھوڑی سی مشکل
آپ کو بھی درپیش ہو گئی کہ ہین آپ کو اندر حصار پنہان کے لے آئی ہون اگر عمر بھر سر ٹکراے
تو یہانسے نکلنے کا راستہ نہ پائیگا یہ سنکر حکیم طرطوس بیابانی نے کہا کہ اے ملکۂ ذوالخیام جادو
بڑے افسوس کی بات ہو کہ ہمنے دشمنان خداوندی کی بربادی و تباہی مین کوئی دقیقہ اُٹھا
نہین رکھا مگر افسوس کہ خود ہمارے طلسم برباد ہو گیا اور کسی نے ہماری خبر بھی نہ لی سچ کہا
ہی شاہدان قافت نے ہمین فکر اپنی مین بند کیا ۔ کلمہ زبان پر مہینون چڑھا رہا اسی حالت
سے تمھاری سرحد مین پہونچا تھا بھی اپنی حفاظت کی سعی نہ کرین گے اور ہمارا کوئی خیال
نہ کیا یہانتک کہ تمام خزان بہار کے تمام لشکر کو مضمحل اور دیوانہ بنا دیا میری بھی وہی حالت
ہوئی جو اور سب کی تھی اِس لیے کہ مین نے بس تھا کلمہ یہی زبان پر چڑھا ہوا
تھا دست و پا شکستہ ہو گئے آخر کار مجبور ہو کر مین نے اُس حالت کو مٹایا اور
خدا پرستون سے آشتی پیدا کرکے اُنکے دست جفا سے جان بچائی بقول شخصے کہ مرتا
کیا نہ کرتا اگر اُن لوگون سے خلاف کرتا تو وہ مجھے مار ڈالتے پھر اُسکے بعد اگر وہ مالک
بھی جاتے تو ہمین کیا مثل مشہور ہی کہ آپ زندہ جہان زندہ آپ مردہ جہان مردہ
ع ہمین کیا جو تربت پہ نیلے رہے ۔ کہ مرقد مین ہم تو اکیلے رہے ۔ شیخ کہتے ہین
مین نے تمھارے سحر کو مٹایا تھا مجھے تمھاری جانب سے خوف بھی تھا اسی واسطے
مین نے دیو حفاظت کو معین کیے تھے مگر تمھین ایسی ساحرہ زبردست تھین کہ تمھاری تینون
دیوون کو بے بس کیا اور مجھپر پہرہ قائم کیا اگر مین لوح نہ تیار کرچکا ہوتا تو یقین ہی کہ مین بھی
گرفتار بلا ہو جاتا اگرچہ تم مجھپر پورا قابو حاصل کرچکی ہو مگر اتنا یاد رہے کہ اگر مین مٹونگا تو تمکو

مٹا کے مٹونگا یون میرا مٹنا آسان نہین ہی مین تمھارے مرنے کی بربادی کا سامان کر چکا ہون اگر
دوسرے کے نام سے ہو مگر وہ ایسے ہی کے ہاتھ نام ہی جو دراصل تمھارا قاتل ہی یہ تختی اس
تک ضرور پہونچے گی اور وہ قتل بھی تمکو ضرور کریگا یہ سنکر ذوالخیام جادو نے ہاتھ باندھ کر کہا
کہ حکیم صاحب یہ وہ زمانہ ہی کہ ساکنان طاق آنفسی نفسی کا شور کر رہے ہین کسی کو اپنے ہی جھگڑون
سے مہلت کہان ہی کہ دوسرے کی خبر لے شکایتین آپ کی بجا بھی ہین اور بیجا بھی خیر وہ جو کچھ امور رہے
سب غفلت کی وجہ سے ہوے اب مین آپ کے حال سے باخبر ہو گئی اور آپ میرے حال سے
باخبر ہین لہذا جو کچھ کرنا چاہیے وہ مل کر ہم آپ کے شریک حال ہون اور آپ ہمارے شریک
حال ہون اس تختی کو یا تو مٹا دیجیے یا میرے سپرد کیجیے کہ مین ایسے مقام پر اسکو پوشیدہ کرون
کہ کوئی نہ پا سکے حکیم طرطوس بیابانی نے کہا کہ اگرچہ مین مہراب ثانی سے مسلمان ہونیکا
اقرار کر چکا ہون مگر چونکہ وہ اقرار بمصلحت تھا کہ بغیر اسکے جان ہی نہ بچتی لہذا اس عہد کو توڑ کر
تمھارا شریک ہوتا ہون اور ایک انار حیات اپنے واسطے مین نے تیار کیا ہی کہ آیندہ اگر
کوئی سیرے درپے آزار ہو تو تا وقتیکہ وہ انار اسکو دستیاب نہو اسوقت تک مجھکو قتل نہ کر سکے
نہ تلوار مجھپر اثر کرے گی نہ زہر سے مین مر سکتا ہون نہ زہر تاثیر کر سکتا ہی علامت میری یہ ہے کہ
جسوقت مین بیمار پڑون اور کوئی شخص دھوکے سے اس انار کے دانے نچوڑ کر مجھکو پلا دے
تو پھر مین بچ نہین سکتا عرق اس انار کا سم قاتل کی تاثیر رکھتا ہی اور کوئی تریاق اسکو دفع نہین
کر سکتا اور مرض مجھکو ایسا ہی ہوگا کہ جسکی دوا سوا انار کے دوسری چیز نہین ہی اور مرگ موت کا
زمانہ تسے پیشتر معلوم ہوتا ہی لہذا اس انار کو بھی اس لوح کے ساتھ اپنی حفاظت مین رکھو
یا ایسے کی حفاظت مین دو جسکی عمر سے زیادہ طولانی ہو کہ جبتک وہ نہ مرے یہ چیزین دشمن کے
ہاتھ نہ آئین اور بغیر ان چیزون کے ہمارا تمھارا مرنا ممکن نہین ہی یہ کہکر لوح اور انار دونون
چیزین ذوالخیام جادو کے سپرد کین اور کہا کہ اب تم قلعۂ پنہان مین جاکر آرام سے بیٹھو اور
مین اپنی حفاظت کا انتظام کرتا ہون اور مہر افروز جادو و ماہ افروز جادو کو بیابان خزان
بہار مین بھیجدو کہ یہ اپنے اپنے آفتاب و ماہتاب سحر کی تاثیر سے شکار نقابداران قاف کو
مٹائین ذوالخیام جادو نے کہا کہ اس صحرا کی تاثیر تو آپنے پہلے ہی مٹا دی کہ اب نہ خزان پیدا
ہوتی ہی نہ بہار جسکی تاثیر سے وہ لوگ غارت ہوسکین حکیم طرطوس بیابانی نے کہا کہ تم اطمینان
رکھو جسطرح ہمنے انکی حفاظت کا سامان کر دیا تھا اسیطرح ہم اس اثر کو مٹا بھی سکتے ہین اور
یہ انتظام ہم آج ہی کر لینگے اسکے بعد مہر و ماہ کی تاثیر مثل سابق ہو جائیگی یہ سنکر ذوالخیام
جادو کو اطمینان حاصل ہوا اور اسنے حکیم طرطوس کو سلام رخصت کیا اور کہا کہ اب مین
جاتی ہون آپ اسی حصار پنہان کے اندر اپنے رہنے کا کوئی مقام تیار کر لین تا وقتیکہ دشمن
اس حصار کو نہ توڑ لیگا آپ تک پہونچنا اسکا دشوار ہی اور جبتک آپ تک نہ پہونچ لیگا اسوقت
تک میری رہائی دشوار ہی اور بغیر میرے مرے یہ حصار ٹوٹ نہین سکتا یہ کہکر مہر افروز جادو
اور ماہ افروز جادو کو اپنے مکانون کی طرف اطمینان دلا کر روانہ کیا اور خود قلعۂ پنہان کیطرف

اور یہان حکیم طرطوس عہد شکن نے محسن کشی پر کمر باندھی اور ایک ابر سحر تیار کیا کہ جس شخص پر ایک بوند بھی اُسکی پڑ جاے اُس کے جسم سے اُن پھلون کی تاثیر زائل ہوجاے جو حفاظت کے واسطے خود کھکر کھلاے تھے قریب شام کے دو گھڑی دن باقی ہوگا کہ اُس ابر کو جانب خزان بہار روانہ کیا کہ اِس ابر کی کیفیت بروقت عرض کی جائیگی اور بعد اسکے حکیم طرطوس نے اُس حجرہ کو درست کیا بالاے حجرہ ایک گنبد بنایا اور اُس گنبد پر شعلۂ جان سوز قائم کیا اور دروازون پر اُنھین چارون دیوون کے پہرے پھر قائم کیے اور ایک ایک قرنا اُنکے اُسیطرح ہاتھون مین دے دیے اور ایک حد بندی کردی کہ جسوقت کوئی اندر اُس کے آجاے تو آواز قرنا سے بیہوش ہو اور اگر مثل ذوالخیام جادو کے کوئی ساحر زبردست ہو اور دیوون کو بے قابو کردے اور حجرہ تک پہونچ جاے تو شعلہ چمک کر اُس پر گرے اور جلا کر خاک کردے بعد اُسکے خود اُس حجرہ کے اندر بیٹھکر دروازے بند کرلیے اسکو بھی اِسی حالت مین چھوڑا جاتا ہی اور شمہ حال ذوالخیام جادو کا بیان ہوتا ہی کہ یہ جو انار و لوح لیکر قلعۂ بہمان مین آئی تو اسنے اپنی ایک رفیقۂ قدیم کو بلایا کہ نام اُسکا زلزال جادو تھا اور سن مین ذوالخیام جادو سے کم تھی طریقۂ نجوم سے یہ بھی دریافت ہوچکا تھا کہ موت اِسکی بعد ذوالخیام جادو کے ہی اور ذوالخیام جادو کو زلزال جادو پر بہت کچھ اعتبار اور بھروسا تھا ذوالخیام جادو نے زلزال جادو کو گلے سے لگایا اور انار و لوح اُسکے سپرد کرکے کہا کہ اے زلزال جادو اب ہماری قضا کی کنجی تمھارے ہاتھ مین ہی اور تمھاری قضا ابھی نہین ہی لہذا اسے بحفاظت تمام اپنے پاس رکھو اور حصار سحر قائم کرکے بیٹھو تاکہ کوئی تم تک پہونچ نہ سکے اور سرحد بیابان خزان بہار کے باہر جاکر سکونت اِسطرح اختیار کرو کہ کسی کو پتہ تمھارا نہ ملے یہ سنکر زلزال جادو نے کہا کہ جبتک میرے دم مین دم ہی کیا مجال ہی کسی کی جو لوح و انار پر قبضہ کرسکے یہ کہکر ذوالخیام جادو کے قدمون سے لپٹی ذوالخیام جادو نے اِسکو گلے سے لگایا اور رخصت کیا زلزال جادو غرق زمین ہوکر روانہ ہوئی کہ کسی کو پتہ نہ مل سکے اور کوئی نشان لوح نہ پاسکے غرضکہ جاتے جاتے یہ ایک کوہ کے قریب پہونچی اور بالاے کوہ اِسنے ابر سحر قائم کیا کہ وہ ابر مثل سائبان کے قائم تھا اور بعد اسکے اِسنے چار پتلیان ماش کے آٹے کی تیار کین اور گرد کوہ چارون کو ایک ایک فرسخ کے فاصلہ سے قائم کرکے ایک ایک طناب سحر اُنکے ہاتھون مین دے دی کہ جسوقت کوئی سرحد مین اُنکی داخل ہو تو وہ طناب کو حرکت دین اور طناب کی حرکت سے زلزلہ زمین کو پیدا ہو اور زمین شق ہو اگر لشکر کے لشکر ہون تو سما جائین اور اگر کوئی اِس زلزلہ سے بچکر تا بہ کوہ پہونچ جائے تو ابر سے برقین گرکر جلادین یہ انتظام کرکے مسکن اپنا اُس کوہ کو قرار دیا اور باطمینان تمام بیٹھی اب مہر افروز جادو و ماہ افروز جادو تو اپنے اپنے سحر کرکے جگانے مین متوجہ ہین اور مہر و ماہ کو جلوہ دینے کی فکر مین ہین اور حکیم طرطوس ابر سحر روانہ کرکے حجرہ مین پوشیدہ ہوا ہی اور ابر لشکر سحاب

کی طرف چلا آتا ہی اور ذوالحشام جادو قلعۂ پنہان مین مقیم ہی اور سہراب ثانی ہر کارون کے
انتظار مین ہین کہ حکیم طرطوس کو کون لیگیا اور کیا خبر آتی ہی ان سب کو تو اسی حالت مین چھوڑا جاتا ہے اوّل

چند کلمہ داستان ملکۂ افسونہ سحر ساز جادو معشوقۂ سہراب خوشتخو کے گزارش کیے جاتے ہین

غزل بر آغاز کلام

کوئی یہ پوچھے درد نہانسے — نہ مجھے دل ڈھونڈ لایا ہی کہانسے — نہ پھر نکا ابتک اس دشمن کو ای آہ
ارے کیا ملگئی تو آسمان سے — جگہ کرتی ہی یاد دوست دل مین — ذرا ای درد رہٹ جانا یہانسے
جگر مین اُسکے کیا لیتے ہو چٹکی — نکلتی اُف نہین جس ناتوانسے — جلال اُسکی دعا تو پہلے سُن لو
نہ مانگو اپنی موت اپنی زبانسے

واقفان رموز محبت و رازداران درد اُلفت اِس داستان کو
یون بیان کرتے ہین کہ ملکۂ افسونہ سحر ساز جادو معشوقہ شاہزادۂ سہراب ثانی جو طلسم
گنجورۂ سلیمانی مین مقیم ہی اور مصروف چلہ کشی ہی جسوقت چلہ اسکا تمام ہوا اور یہ ہو مخانے
سے باہر آئی تو انیسون جلیسون نے حال سہراب ثانی کی تشریف آوری کا اور جانب
نہ طاق روانہ ہو جانیکا بیان کیا بس یہ سنکر افسونۂ سحر ساز کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا
اور فورًا اِسنے اپنے لشکر کی تیاری کا حکم دے دیا اور خود بھی جلدی سے پوشاک بدل کر
اسباب سحر اپنے ہمراہ لیا اور دوسرے ہی روز کوچ کر کے جانب طلسم نہ طاق روانہ ہوئی
ایک صحرا مین پہونچکر خیال آیا کہ خدا جانے وہ دوست نادان کس راستے سے نہ طاق پر
گیا ہوا ور مین کس راستے سے جاؤن بہتر یہ ہی کہ دریافت کر لینا چاہیے تاکہ اُسی طرف سے
مین بھی جاؤن جسطرف وہ نا عاقبت اندیش گیا ہی ایسا نہ ہو کہ کسی بلا مین مبتلا ہو جاے تو
جان بری دشوار ہو جائیگی کہ نہ خود سمجھ جانتا ہی نہ کوئی ساحر زبردست ہمراہ ہی جو ساحران
نہ طاق کے ہاتھ سے بچائیگا چونکہ یہ حالات طلسم سے واقف تھی کہ کوئی راستہ نہین ہی
جس پر ساحر براے حفاظت نہ معین ہون بس اُسنے کچھ اسم سحر پڑھا اور دستک دی
ساتھ ہی ایک پتلی حاضر خدمتی ہوئی پیدا ہوئی اور ہاتھ باندھکر عرض کی کہ کیا حکم ہوتا
ہے افسونۂ سحر ساز جادو نے کہا کہ بتا نقابدار یاقوت پوش کس راستے سے نہ طاق
پر گئے ہین پتلی قہقہہ مار کر ہنسی اور کہا کہ واری آپ بھی کیسی کچی بات پوچھتی ہین
جسکا جواب مین نہین دیسکتی ایک نقابدار یاقوت پوش ہو تو اُسکا حال کہون تین
یاقوت پوش بیابان خزان بہار کی ٹھوکرین کھا رہے ہین ایک یاقوت پوش بیابان
گل افشان کی بلاؤن مین گھرا ہوا ہی ایک یاقوت پوش سرب کے مرحلے پر ہے
ایک دریا مین بہتا چلا جاتا ہی یہ اشارہ سکندر رستم خو کی طرف تھا ناظرین کو یاد ہوگا کہ
جسوقت جسر آہنی پر رفیع النجمت اور سکندر سے گزر چلا ہی اور جسر ٹوٹ کر
دونون دریا مین گرے ہین تو بہتے ہوے چلے جاتے تھے اور لباس سکندر کا بھی سرخ
تھا اور اتفاق سے اب یہ بھی بہکر نہ طاق کی طرف چلے تھے اسیوجہ سے اس پتلی نے

سب یاقوت پوشون کا ذکر کیا کہ آپ کس یاقوت پوش کو پوچھتی ہین اُسوقت ملکۂ افسونہ
سحر ساز نے کہا کہ ہم اپنے یاقوت پوش کو پوچھتے ہین کیا تو اُس سے واقف نہین ہے
اگر نہین جانتی تو پہچان لے یہ کہکر تصویر سہراب ثانی کی پتلی کو دکھائی پتلی نے کہا یہ تو
بیابان خزان بہار کی سیر کر رہے ہین اور ایک مرتبہ مبتلاے بلا ہو چکے ہین اور پھر
اسیر پنجۂ تقدیر ہونے والے ہین یہ کہکر تمام حالات مفصل و مشرح افسونہ سحر ساز سے
بیان کر دیے افسونہ سحر ساز نے کہا کہ تین نقابدار اُسکے ساتھ اُنھین کے بزرگون مین سے
اور تھے وہ کہان ہین پتلی نے کہا کہ مجھے تو وہی نظر آتے ہین ایک بزرگ اُن سے چھوٹ
گئے ہین اور وہ نقابدار رہزن بنے ہوے صحراؤن کی خاک چھانتے پھرتے ہین
بعدِ اسکے افسونہ سحر ساز نے اور کچھ ضروری حالات دریافت کیے اور بجلدی تمام
جانب بیابان خزان بہار روانہ ہوئی قضاے کار و اتفاقات روزگار گذرِ اسکا اُس
صحرا مین ہوا کہ جہان زلزال جادو حصار سحر باندھے ہوے حفاظت انار و لوح مین مقرر
تھی زیر سایبان سحر بیٹھی ہوئی تھی اور ایک تختۂ آہنی سامنے رکھا ہوا تھا جسمین چار طنابین
بندھی ہوئی تھین جسوقت طنابون کو حرکت ہوتی تھی اور تختہ جنبش مین آتا تھا تو زمین کو زلزلہ پیدا
ہو جاتا تھا کہ نظر زلزال جادو کی جانب آسمان گئی دیکھا اُسنے کہ ایک ابر شفق گون نہایت
تیزی کے ساتھ چلا آتا ہی کہ اُسمین سے ہزارہا برقین چمک چمک کر ہر چہار طرف گرتی ہین
اور گرج اس قسم کی ہو رہی ہی کہ گوش گردون گردان کر ہوے جاتے ہین زلزال جادو متحیر تھی
کہ یہ کس ساحر زبردست کی آمد ہی اور اسطرف سے یہ کہان جائیگا یہ ایک وہ ابر قریب پہونچا
اور زلزال جادو کا سحر پھیلنے لگا کہ اِس ابر کو روکون اور دریافت کرون کہ کون آتا ہی اور
کسطرف جانیکا ارادہ رکھتا ہی چونکہ زلزال جادو راستہ روک کر بیٹھی تھی کہ کوئی مدد گار
نقابدارون کا اُن تک نہ جا سکے اس سبب سے پیرون نے اِسکے بڑھکر راہ روکی لیکن جسوقت
ابر شفق گون قریب پہونچا اور اِسطرف سے یہ ابر بڑھا دونون ابر لڑ گئے ٹکر چلی وہ گڑگڑاہٹ
پیدا ہوئی کہ کئی جادو گرنیان بسبب ہیبت کے دونون طرف کی ہلاک ہوئین اب دونون
بادلون سے برقین چمک کر گرین اور آوازین گیرودار کی بلند ہوئین اُدھر تو ملکۂ افسونہ
سحر ساز زورون مین بھری ہوئی اور جوش محبت سہراب مین چلی آتی ہی اور اسکو راستہ
نہین سوجھتا ہی کہ کسطرح پہونچون اور یہ بھی اطمینان ہی کہ اگر کوئی ساحر روکنے کا قصد کریگا
تو کیا کر سکتا ہی یہ ابر سحر اُسکے سحر کو مٹاتا ہوا اور پامال کرتا ہوا نکلا چلا جائیگا اُدھر زلزال
جادو بھی ساحرہ زبردست ہی اور راستہ پر طلسم باندھے بیٹھی ہی کیا تاب ہی کسی کی کہ اِسطرف سے
گذر سکے مگر یہ اِسکو بھی نہین معلوم ہی کہ حداد کد طلسم کی بھابجی آتی ہی یہ بھی ابرون کے
ٹکرانیکا تماشا دیکھکر ہنس رہی تھی لیکن برقین جو چمک چمک کر اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے
اِدھر گرین تو زلزال جادو کے ابر سحر مین آگ لگ گئی اور مثل پنبہ کے جلکر خاک ہوا
سایبان سحر مٹگیا ابر شفقی سے آواز قہقہہ کی پیدا ہوئی اور تیزی کے ساتھ یہ ابر خاکی طرف

چلا اب زلزال جادو نے جو دیکھا کہ سحر میرا مٹگیا بس جوش غیظ و غضب مین یہ کچھ اہم سحر پڑھا
بلند ہوئی اور کڑکڑاکر اب جو گرتی ہی تو ابر کو شق کرتی ہوئی زمین پر آئی اور نعرہ کیا کہ مین ہم ملکہ
زلزال جادو نہیں جیسے ہی ابر شق گون شق ہوا اور تخت ملکہ افسونہ سحر ساز جادو کا نمودار
ہوا اور نعرۂ زلزال جادو کی آواز اسکے گوش زد ہوئی افسونہ سحر ساز کو نہایت غصہ
آیا آواز دی کہ او فتنہ تیری بھی یہ حقیقت ہوئی کہ تو ہمپر حملہ کرے مین نہ چاہتی تھی کہ حال اپنا
تجھپر ظاہر کرون کہ کون ہون اور کسطرف جاتی ہون مگر تو نے نہ مانا اور پردہ میرا فاش کیا
اب چھوڑتی ہون تجکو یہ کہکر اسنے پھر اسم سحر پڑھنے کا قصد کیا تھا کہ زلزال جادو ہاتھ باندھکر
کھڑی ہوگئی اور عرض کرنے لگی کہ اے ملکۂ آفاق آپ خدا و ند طلسم کی بھانجی ہین اور وہ بھانجی
ہین جسکو خداوند نے مثل بیٹیون کے پالا اور علم سحر تعلیم کیا یہانتک کہ اپنی دختر نیک اختر
ملکہ پروشن گہر کو سحر نہ بتایا اور آپ کو علم سحر پورے طور پر تعلیم دیا پس تقصور میرا معاف فرمایئے
مین نہ جانتی تھی کہ اس ابر مین آپ کی سواری پوشیدہ ہی کسکی مجال ہو کہ حضور کو روک سکے
جہان چاہیے تشریف لیجایئے مگر براہ چیز خواہی مین عرض کرتی ہون کہ زمانہ پر آشوب
ہو رہا ہی نقابداران قاف نے بیابان خزان بہار پر چڑھائی کی ہی ذوالخیام جادو نے
بخوف نقابداران سکونت قلعۂ پنہان کی اختیار کی اور بیابان خزان بہار کا رہنا ترک
کیا مجکو اس مقام کی حفاظت کا حکم دیا کہ کوئی مددگار نقابداران قاف کا اُن تک نہ پہونچے
سکے یہ سنکر ملکۂ افسونہ سحر ساز کا غصہ کم ہوا اور فرمایا کہ تو تو ذوالخیام جادو کے ساتھ
رہا کرتی تھی کیا اور ساحر حفاظت سرحد کے واسطے نصیب نہ تھے یا ماہ افروز و مہر افروز
اس قابل نہ تھین کہ بیابان کی حفاظت کرسکتین جو تجھہ ایسی رفیق قدیم کو اپنے ساتھ سے علحدہ
کردیا یہ سنکر زلزال جادو نے تمام کیفیت ورود نقابداران کی مع قتل ابحر آب ریز
جادو و بربادی لشکر سحر ماہ افروز سے اور چارہ جوئی حکیم طرطوس اور مجبور رہوکر جانا
ماہ افروز و مہر افروز کا خدمت ذوالخیام جادو مین اور ذوالخیام جادو کا آکر حکیم
طرطوس بیابانی کو مع خجرہ لیجانا قلعۂ پنہان کی طرف اور باہم آشتی پیدا ہونا اور لوح وانار
کا مین ہوکر خود اسطرف آنا مفصل اسطرح بیان کیا کہ جسقدر راز ملکۂ افسونہ سحر ساز کو معلوم
نہ تھے سب معلوم ہوگئے ازبسکہ حال ملکۂ افسونہ سحر ساز کا طشت از بام ہو چکا تھا
مگر پھر بھی بہت سے ساحران طلسم مثل زلزال جادو کے ناواقف تھے یہی وجہ تھی جو
زلزال جادو نے دوست سمجھکر پوست کندہ حال سامنے افسونہ سحر ساز کے بیان کردیا
مگر افسونہ سحر ساز جو ان تمام امور سے باخبر ہوئی دل مین کہا کہ غضب ہی ہوا تھا اگر ذرا مجھے
دیر ہوتی تو یقین تھا کہ بہت جلد خاتمہ ہو جاتا کہ حکیم عہد شکن بھی ذوالخیام جادو کا شریک ہوگیا
بس افسونہ سحر ساز نے زلزال جادو کی طرف دیکھکر ارشاد کیا کہ اے مین ان حالات سے
تو واقف بھی نہ تھی اے زلزال جادو تجھے کیا مارون کہ تو ایک ملازم کی ملازمہ ہی اور مین
تجکو آگاہ کرتی ہون کہ مین انھین نقابدارون کی شریک ہون بہتر یہ ہی کہ لوح اور انار میرے

سپرد کر ورنہ میرے ہاتھ سے بہت دولت اٹھائیگی اور مین زبردستی لوح اور انار تجھسے چھین لیجاؤنگی
کہ بغیر اسکے اِس بیابان خزان بہار کا فتح ہونا غیر ممکن ہی زلزال جادو یہ سنکر اور بھی پریشان
ہوئی کہ لو یہ تو اور ہی کچھ کہتی ہین سو دوست ہم جسکو سمجھتے تھے وہ دشمن نکلا پر راہبر جانتے تھے جسکو
وہ رہزن نکلا اگر یہ معلوم ہوتا تو مین کیون روکتی یا ان حالات کو کیون بیان کرتی کہ یہ لوح
کی مجھسے خواستگار ہوتین ہا اب بیابان خزان بہار پر خزان آگئی کہ گھر ہی کے چراغ سے
آگ لگ گئی سو شعلے بھڑک بھڑک کے ٹوٹے دل کے داغ سے پڑا خرکو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے
کہا اے ملکۂ آفاق ہمارے ہی مجال نہین کہ حضور کے امور مین دخل دے سکین جو کچھ آپنے کیا
وہ بہت اچھا کیا مگر اتنی التماس قبول ہو کہ ذوالخیام جادو نے اپنی جان میری ضمانت مین دی
ہی مجھے کب مناسب ہی اپنے مالک کو قتل کرادون اگر ایسا کرون گی تو عالم مین بدنامی ہوگی
یا نیک نامی دنیا تو جو کچھ کہیگی وہ کہیگی آپ خود مجھے کیا سمجھین گی لہذا بہتر یہ ہی کہ لوح اور انار
دونون چیزین میرے صندوقچہ مین موجود ہین آپ لیجائین مگر پہلے مجھے قتل کر ڈالیے کہ میرا
دامن اِس داغ بدنامی سے بچا رہے اور اگر یہ عرض میری قبول نہ فرمائینگی تو ہوسکتا ہی
قالو پاؤنگی خود کشی کرلون گی نہ آپکے برخلاف کر سکتی ہون کہ مالک ہین نہ آپکے خلاف حکم
کر سکتی ہون کہ آپ مالک کی مالک ہین یہ کہکر رونے لگی افسونہ سحر ساز جادو کو حال پر
اسکے رحم آیا مگر ساتھ ہی یہ خیال پیدا ہوا کہ لوح اور انار کا لینا ضرور ہی ورنہ اِس رحم کا انجام
خراب ہوگا ایسا نہ ہو کہ وہان یار جانی پامال دور خزان بہار ہو جاے یہ تصور کرکے فرمایا
کہ اے زلزال جادو مرحبا صد مرحبا اگرچہ اِسوقت تو سر میرے خلاف حکم کر رہی ہی مگر تیری
تیری دشمنی دوستی کے مقابل معلوم ہوتی ہی کہ تو اپنے مالک کی خیر خواہ ہے مین لوح تجھسے
نہ لیتی مگر مجبور ہون کہ وہان نقابداران قاف کا خاتمہ ہوجائیگا بہتر یہ ہی کہ تو خود اپنا
نکال لے اور لڑلے مین تجھے قتل نہ کرونگی اور صلہ مین اِس نمک حلالی کے چھوڑ دونگی یہ
سنکر زلزال جادو نے عرض کی کہ قطع ہون وہ ہاتھ جو آپ پر اٹھین اور لال ہو وہ زبان
جو آپ پر سحر کرے کیا مجال ہی میری کہ مین آپ پر اب سحر کرون یہان جتنا طلسم مین نے
حفاظت کا باندھا تھا اُس مین سے بالائی انتظام تو آپ نے ابر سحر کو جلا کر مٹا دیا اب
صرف زمین کا انتظام باقی ہی اسے مٹا دیجیے آپ لوح لیجائیے مین اپنے سحر کو خود نہ
مٹاؤنگی افسونہ سحر ساز نے کہا کہ اچھا ہم خود اسے مٹا دینگے یہ کہکر کچھ اور سحر پڑھے
اور بالائے کوہ کی تحت الثرا چالیس ہزار فٹ زمین اسکے ساتھ گلابی پوش مین جو لڑکے اوڑھے
بندھے ہوے جانوران سحر پر مثل طاؤس و باز و بط و سرخاب وغیرہ کے سوار جھولیان زرافت
کی لگی ہوئی تمام کوہ لالہ زار معلوم ہونے لگا لیکن جسکا قدم زمین پر پہونچتا تھا پیلیون نے
طلاب کو حرکت دی طبقہ زمین کا شق ہوا اور لشکر ملکۂ افسونہ سحر ساز جادو کا غرق زمین
ہونے لگا بس افسونہ سحر ساز جادو نے جھپٹ کر طنابین قطع کردین کہ وہ زلزلہ موقوف
ہوگیا بعد اسکے کچھ اسم سحر پڑھکر زلزال جادو کی طرف دم کیا کہ اسکی زلفین بازوون سے لپٹ کر

رسن بنگین اور مشکین زلزال جادو کی کس گیئن بعد اسکے افسونہ سحر ساز بنگلے مین زلزال جادو
کے آئی اور صندوقچہ اسکا کھول کر انار و لوح کو اپنے قبضہ مین کیا اور زلزال جادو سے کہا کہ بس
اب تو اسی حال مین مبتلاے بلا بیٹھی رہ بعد اسکے جن طلسمات بون کو مقراض سحر سے کاٹ دیا تھا انکو پھر
جوڑ دیا اور تپلیون کو براے حفاظت زلزال جادو معین کرکے اپنے ابر سحر مین پوشیدہ ہو کر
جانب بیابان خزان بہار روانہ ہوئی اسکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اور کچھ حال لشکر سہراب
ثانی کا گذارش کیا جاتا ہی کہ جسوقت سے حکیم طرطوس بیابانی کو مع طبقۂ زمین ذوالخیام
جادو اُٹھا لیگئی ہی اُسوقت سے سہراب نے ہرکارون کو روانہ کیا ہی اور منتظر اسکا ہی کہ پتا ملے تو جادون
اور حکیم کو چھڑائون یہ خبر نہین کہ حکیم نے دشمنی پر کمر باندھی اور یہ مسلمان نہین ہوا بلکہ قابو پستی
اختیار کی ہی الغرض ہرکارے تلاش مین روانہ ہوے تھے اُنھون نے ہر چند صحراؤن کی
خاک چھانی مگر پتا حکیم طرطوس بیابانی کا نہ پایا آخر مجبور ہوکے پلٹے آئے اور عرض کیا اتنی خبر
ملی ہی کہ ذوالخیام جادو قلعۂ پنہان مین رہتی ہی یقین ہی کہ حکیم طرطوس کو بھی وہین لیگئی ہوگی
فرمایا کہ راستہ قلعۂ پنہان کا دریافت کرو تو مین جاکر حکیم طرطوس کو چھڑاؤن ہرکارون نے عرض کی
کہ صحراے جنوب مین ایک مقام پر غبار حائل ہی کہ کوئی اُس غبار کے اُس پار جا نہین سکتا ہی سُنا جاتا
ہی کہ وہین سے سرحد قلعۂ پنہان کی شروع ہوتی ہی بس یہ سنکر شاہزادہ نے مرکب طلب کیا
اور پشت مرکب پر بیٹھکر چلنے کا قصد کیا تھا کہ یکایک جانب جنوب سے ایک لکہ ابر نمودار ہوا
آتے آتے تمام بیابان خزان بہار پر چھا گیا اور بارش ہونے لگی رستم ثانی نے سہراب کو
منع کیا کہ ابھی جانیکا موقع نہین ہی یہ بھی بسبب بارش کے رُک گئے تھے شام تک برابر بارش
ہوتی رہی شام کو ابر سمٹنے لگا اور مشرق کی طرف سے مطلع صاف ہوا اُدھر ماہ افروز جادو
اور مہر افروز جادو جو اکر اپنے اپنے مقام پر پہونچین تو اُنھون نے سحر اپنے جگائے آفتاب
ماہتاب کو قوت بخشی اور منتظر اوقات کی عین کہ ابر برس لے تو ماہتاب طلوع ہو شام ہوتے
ہی ماہ افروز ماہتاب سحر مین پوشیدہ ہو کر بلند ہوئی اور افق چرخ سے وہی ماہتاب
نمودار ہوا اور شعاعین اسکی صحرا مین پھیلین اُدھر ابر نے تاثیر پھیلون کی مٹا دی تھی بس
وہی حالت پیدا ہوئی جو پہلے روز پیدا ہوئی تھی کہ تمام صحرا مین آگ لگ گئی اور شعلے بھڑکے
طائرون نے فریاد کی صدا بلند کی رنگ عالم دگرگون ہوا کہ ایک مرتبہ مہتر سیارۂ ثانی نے
عرض کی اے شہریار معلوم ہوتا ہی کہ حکیم نے دغا کی اور عہد توڑا ورنہ ممکن نہ تھا کہ آفتاب و
ماہتاب کی تاثیر عود کرتی اُدھر جسوقت تمام صحرا آتش بار ہوکر خاک ہوا تو آندھی چلی خاک
اُڑ اُڑ کر بلند ہوئی اور تمام لشکر سہراب ثانی گرد مین اَٹ گیا بعد تھوڑی دیر کے جسوقت
گرد برطرف ہوئی اور لوگون نے اپنے حال پر ملال پر نظر کی تو وہی حالت پائی جو پہلے روز ہوئی
تھی کہ دست و پا بحس و حرکت تھے بہت بے شعورون نے بھل درختون کے توڑ کر کھایے
جس سے قوت عود کر آئی مگر دماغون مین خلل واقع ہوا اور مجنون ہو کر آپس مین لڑنے لگے
کشت و خون ہونے لگا لشکر مین ہر طرف شور و ویلا بلند ہوا سیکڑون آدمی آپس مین لڑ لڑکر

ہلاک ہوگئے اُدھر صحرا مین پہر بھر تک تو ایک سناٹا رہا خاک برسا کی ہو کا مقام نظر آتا تھا کہ جہان صدہا درخت سرسبز و شاداب لگے ہوے تھے اب اُسی مقام پر ایک برگ کاہ بھی نظر نہین آتا بعد پہر بھر کے دیکھا تو زمین سے کلی پھولی اور تھوڑے ہی عرصہ مین درخت بنکر تیار ہوے پھول کھلے پھل آے پھر وہی بہار نظر آنے لگی ملائر چہچہانے لگے مگر اس بہار کو دیکھکر اہل اسلام کو اپنی خزان کا یقین ہوا کہ اب صبح کو دوسری بہار دیکھنا نصیب نہ ہوگی ہمراہ خزان سب خزان ہو جائینگے ایک مرتبہ تو حکیم **ططوس** کی وجہ سے بچگئے اب سوا ذات پروردگار کے کسی کا سہارا نہین ہی اگر زندگی باقی ہوتی تو کیون اس بلا کا سامنا ہوتا کہ اتنے دنون کی زندگی اور بھی جسکی وجہ سے حکیم **ططوس** بکر مسلمان ہوا اور اپنی جان بچانے کے واسطے اُسنے ہم سب کی حفاظت بھی کی غرضکہ تمام لشکر مین اسیطرح کے چرچے تھے اور ہر شخص زندگی سے ناامید ہو رہا تھا کہین کوئی کسی سے وصیت کر رہا تھا کہ بھائیو شاید تم کسی صورت سے بچ جاؤ تو ہمارے اہل وطن سے ہمارے مرنے کی اطلاع کر دینا وہ یہ جواب دیتا تھا کہ سب ایک حال مین مبتلا ہین اگر تم نہوگے تو ہم کہان ہونگے غضب طرح کا تلاطم برپا ہو کوئی مصروف دعا ہو کہ اے کس بیکسان واے دادرس غریبان یہ وقت دادرسی ہی ہماری فریاد کو پہونچ اور اس بلا سے نجات دے ہر چند کہ مرنا برحق ہی مگر اسطرح مرنے مین کسی کو بھی خوشی نہوگی کفن بھی نصیب نہوگا بعضون نے زندگی سے موت کے سامان کیے ہین غسل کرکے کفن پہنے ہوے منتظر بیٹھے ہین شاہزادہ **سہراب** بن رستم اور رستم ثانی اور شہریار ناصار نے یہ مشورہ کیا ہی کہ اب مرتے تو ہین کچھ تو ہاتھ پاؤن ہلا کر مرین بس ان تینون نے اندازون سے تیر مارنا شروع کیے لیکن ہر تیر قریب پہونچا وہ جلکر خاک ہوگیا اور آواز قلعہ کی آئی اب مجبور رہو کہ انھون نے بھی تیر اندازی سے توقف کی کہ جب تیر ہمارے کارگر نہین ہوتے تو بیکار ہاتھ تھکانا اور شہر ضایع کرنا ہی اب رات تھوڑی سی باقی ہی اور ماہتاب غروب ہوا چاہتا ہی سپیدۂ سحری چرخ سے نمودار ہوگیا ہی طلوع آفتاب مین کچھ دیر باقی ہی کہ یکایک جانب شمال سے ایک ابر شفق گون نمودار ہوا اور دیکھا کہ نہایت تیزی کے ساتھ وہ ابر چلا آتا ہی برقین چمک رہی ہین کوندا لپک رہا ہی رعد کے گرجنے کی صدا بلند ہی سب دیکھنے لگے کہ اب کون آتا ہی اُدھر وہ ابر آکر شق ہوا اور تخت ملکہ **افسونہ** سحر سازجادو کا نمودار ہوا سرخ جوڑہ بر مین آراستہ جوڑہ بندھا ہوا حسن رخ کی جوت پڑتی ہوئی تخت کے چارون کونون پر چار پتلیان بنی ہوئی سر پر ایک چھوٹا سا شامیانہ سرخ سایہ افگن پشت پر چالیس ہزار ناز نین ہاتھ مین ننگی وطالوس و سرخاب سحر پر سوار ان سب کی بھی گلابی پوشاکین جھولیان زرنگار لی گئی ہوئی اس شان و شوکت کے ساتھ ملکہ **افسونہ سحر سازجادو** کا پہونچنا اسکے آنے سے گویا اہل لشکر مین جان آگئی **سیارۂ ثانی** نے جھپٹ کر قریب ملکہ افسونہ سحر سازجادو کے آکر سلام کیا اور کہا اے ملکہ خدا حافظ خدا کا شکر ہی کہ آپ ایسے وقت مین تشریف لائین کہ ہم مٹی ہم لوگون کی سوارت ہو جائیگی اور دفن و کفن میسر ہوگا ورنہ کون لیتا ہی ہر ہیبر و سامانون کی

چھاتے ہون کے کہین خاک بیابانون کی ہوا ہی بلکہ اب جتنی دیر طلوع آفتاب مین باقی ہی اسیقدر حصہ ہم لوگون کے ستارہ عمر کے غروب ہونے مین باقی ہی ہم لوگون کو ستارہ سحری یا شمع سحری سمجھ لیجیے بلکہ ہماری اور شمع کی ایک حالت ہی اور ایک قسمت ہی بقول شاعر ؎ سحر کے ہوتے ہی رخصت یہ دو مسافر ہین ہو تمام شمع بجھی ہوتی ہی ہم بھی آخر ہین ہو ایک خزان دیکھ چکے ہین دوسرے خزان مین گلشن حیات خزان ہو جائیگا بہار عمر ہم سب کی پامال ہو جائیگی اگر کوئی تدبیر بچاؤ کی ہو تو میرے آقائے نامدار اور آپکے والد و عمو کو کسی ایسے پردہ مین چھپا دیجیے کہ پر تو آفتاب اُن پر نہ پڑنے پائے یہ سنکر افسونہ سحر ساز گھبرا گئی کہ اسقدر جلد کیون کر انتظام ہو ہر چند کہ صبح پاس ہی مگر جبتک کہ صبح ہو اتنے عرصہ مین آفتاب طلوع ہو جائیگا یہ سنکے غروب ہو جائیگا افسونہ سحر ساز جادو نے اپنے برفیق گون کی طرف اشارہ کیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر ایک ہوا سے تند چلی اور ابر چھا کر محیط ہو گیا اور مثل سرپوش کے اسنے تمام لشکر کو ڈھک لیا جسوقت تمام انتظام ہو چکا تو افسونہ سحر ساز جادو خدمت مین شاہزادہ سہراب ثانی کی چلی لوگ استقبال کرکے ملکہ کو لیگئے اسوقت سہراب ثانی رستم ثانی شہریار نامدار ایکہ بارگاہ مین جلوہ افروز تھے ملکہ افسونہ سحر ساز نے پہونچکر نہایت ادب سے رستم ثانی اور شہریار کو سلام کیا انھون نے کرسی جواہر نگار بیٹھنے کو مرحمت فرمائی مزاج پوچھا افسونہ سحر ساز جادو نے عرض کی کہ دعاے دولت و جاہ مین مصروف رہتی ہون مین نے راستہ مین یہان کے حالات سنے اور اپنے کو بہت جلد پہونچایا ورنہ یہ وہ وقت تھا کہ جو لوگ زندہ بچے ہین یہ ملک عدم کی سیر مین مصروف ہوتے رستم ثانی نے ارشاد کیا کہ ہم یہان کے حالات سے ناواقف تھے آکر مبتلاے بلا ہوے اسی وجہ سے ہم نے تمام حالات اول سے آخر تک بیان فرماے اور ارشاد کیا شکر ہی خدا کا اوقت آخر تمکو دیکھ لیا مگر سہراب کی موت اور تمھارے رنڈاپے کا اپنے مرنے سے زیادہ صدمہ ہی یہ فرماکر آنسو آنکھون مین بھر لاے ملکہ افسونہ سحر ساز نے گردان بیگی کرلی اور کچھ بسبب حجاب کے جواب نہ دیا بعد کچھ دیر کے عرض کی کہ اب جان میری بھی حضور کے دم قدم سے وابستہ ہی جبتک زبان قابو مین ہی اسوقت تک کیا مجال ہی کسی کی کہ آپ کو آزار پہونچا سکے اور وقت بربادی بیابان خزان بہار کا آگیا یہ کہکر لوح پیش کی اور عرض کی کہ یہ لوح وہی ہی جو حکیم طرطوس نے بانی نے تیار کی تھی رستم ثانی نے فرمایا کہ یہ تمھین کیونکر ملگئی اسنے سب کیفیت زلزال جادو کی بیان کی اور بعد اسکے انار بھی پیش کیا اور اُسکے حالات سے مطلع کیا کہ یہ بہانہ قضا حکیم طرطوس کا ہی رستم ثانی نے آفرین کی اور فرمایا کہ یہ لوح کسکے نام سے حکیم طرطوس نے بنائی ہی افسونہ سحر ساز جادو نے کہا کہ یہ مجھے معلوم نہین سہراب بن رستم نے کہا کہ وہ مجھسے وعدہ کرکے گیا تھا کہ مین لوح آپکے نام کی تیار کرتا ہون بعد اُسکے ذوالانتقام اُسکو لیگئی اور ساز کرلیا افسونہ سحر ساز نے عرض کی کہ جسکے نام کی لوح ہو وہی فاتحی کو جاے اور اب عرصہ کرنا مناسب نہین ہی لشکر کی حفاظت کو مین موجود ہون آپ یہانسے

خیمۂ سیاہ کی جانب تشریف لیجایئے اور ماہ افروز جادو و مہر افروز جادو تک پہونچکر دونون سے
مقابلہ کیجیے یہ سنکر شاہزادۂ سہراب ثانی اٹھ کھڑے ہوے مرکب طلب کیا لوح گلے مین ڈالی
اور جانب خیمۂ سیاہ مغرب روانہ ہوے یہان اہل لشکر مصروف دعا ہوے کہ اے حافظ حقیقی و رب
تحقیقی تو ہمارے آقا کو نصرت دینا اُدھر آفتاب جو بلند ہوا ہی تو شعاعین اُسکی دامن ابر شفق
گون پر پڑ رہی ہین اثر زمین بیابان تک نہین پہونچنے پاتا سب حفاظت سے زیر سایۂ ابر بیٹھے
ہین اُدھر سہراب ثانی جو روانہ ہوے تو انھون نے خیمۂ سیاہ کی سیدھی باندھی گھوڑا
اُٹھا دیا ہر خیمہ بہت قریب معلوم ہوتا تھا لیکن یہ کارخانۂ طلسمی ہی اگر عمر بھر انسان رہبری
کرے جب بھی قریب خیمہ کے نہ پہونچ سکیگا جب دیر گذری اور سہراب ثانی نے خیال
کیا کہ جتنا فاصلہ پہلے معلوم ہوتا تھا اُسیقدر اب بھی باقی ہی تو انھون نے باگ روکی اور
لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اگر عمر بھر راہروی کروگے تو اس خیمہ تک نہ پہونچ سکوگے
حکم ہوا ہے کہ یہانسے دہنی جانب روانہ ہو ایک سنگ گران زمین پر نصب پاؤگے اُسے
بزور رضا حیدری اکھیڑ کر پھینک دینا دہنہ نقب کا نمودار ہوگا اُسمین کود پڑنا اُسکے بعد
جو کچھ پیش نظر ہو اُسپر عمل کرنا لوح سے غفلت نہ کرنا یہ دیکھکر سہراب نے راستہ بدلا اور
جانب یمین روانہ ہوے تھوڑی دور گئے ہونگے کہ دیکھا ایک سنگ گران زمین پر
نصب ہی سہراب نے زور کرکے اُس پتھر کو اکھاڑا اور دہنۂ نقب مین کود پڑے جسوقت پاؤن
زمین سے آشنا ہوے تو دیکھا کہ ایک صحرا ہی اور میان صحرا ایک گنبد بنا ہوا ہی دروازہ
گنبد پہ ایک ساحرہ بیٹھی ہی نظر جو اُسکی سہراب پر پڑی بیتاب ہوکر اُٹھ کھڑی ہوئی اور
پکاری کہ ارے تو یہانتک کیونکر پہونچا خیر اگر آیا ہی تو کیا کریگا سہراب نے جواب دیا
کہ ہوشیار رہو جا مین آفتاب و ماہتاب کے مٹانے کو آیا ہون یہ سنکر وہ ہنسی اور کہنے لگی
کہ پہلے ستارون کو تو مٹا دے بعد اُسکے آفتاب و ماہتاب کا نام لینا یہ کہکر اُسنے پڑیا افشان کی نکالی اور
پڑھا اسم سحر پڑھکر افشان کو ہوا مین منتشر کیا بس ہزارہا ستارے چمک چمک کر سہراب
چلے انھون نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ یہی شرر ریز جادو ہے جو مکان ماہ افروز جادو کی محافظ
ہے تم کو چاہیے کہ یہ شرارے جو مانند ستارون کے چمکتے ہوے تمھاری طرف چلے آتے
ہین انکو آنے دو اور تم لوح کو چمکاتے ہوے اور فلان اسم پڑھتے ہوے شرر ریز
جادو کی طرف بڑھو اور جسوقت سامنے پہونچو لوح سینے پر اُسکے کھینچ مارو اور تماشا
قدرت پروردگار کا دیکھو سہراب نے ایسا ہی کیا کہ اسم پڑھتے ہوے شرر ریز جادو
کی طرف چلے اُدھر اُسنے اپنے سحر کو زور دیا شرارے چمک چمک کر سہراب پر گرنے لگے
مگر جو شرارہ قریب آیا وہ برکت لوح سے سرد ہو گیا اور سہراب قریب شرر ریز جادو کے
پہونچ گئے بس انھون نے لوح اسکے سینے پر کھینچ ماری لوح سینے پر پڑتے ہی
شرر ریز کے جسم مین آگ لگ گئی اور مانند چنار خشک کے جلنے لگی ہر چند اسنے
سحر کیے کہ آگ کو بجھاؤن مگر یہ شعلۂ قضا کب فرو ہوتا ہے خرمن ہستی کو جلا کر خاک

کردیا سکے مرتے ہی قیامت ہوئی شور گیر و دار بلند ہوا آتش باری و برف باری دیر تک رہی آخر کار آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من ستررریز جادو بود حیف مردیم وجان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم اب جو علامات سحر برطرف ہوے اور روشنی برطرف ہوئی تو دیکھا کہ گنبد نظروں سے پوشیدہ ہوگیا اور کیفیت صحرا کی بدل گئی اور دور پر ایک قصر بلند نظر آیا سہراب بحکم لوح اُس قصر کی جانب روانہ ہوے جسوقت قریب قصر پہونچے تو دیکھا کہ بالاے قصر ایک ماہتاب ہی اصل مین یہ ایک تابہ معقول ہی اور پس پشت اس کے ماہ افروز جادو پوشیدہ ہی تمکو چاہیے کہ فلان اسم پڑھو یہ چرخ مارتا ہوا تمپر چلیگا جسوقت قریب پہونچے اور سر پر گرنے لگے فلان اسم ورد زبان کرکے ہاتھ تیغۂ آبدار کا اسطرح مارنا کہ چاند کے دو ٹکڑے ہون اگر تلوار کی کاٹ نے کمی کی اور چاند کے دو حصہ نہ ہوے تو اسی چاند سے ایک شعلہ نکلکر گریگا اور تمکو جلا کر خاک کردیگا یہ دیکھکر سہراب مصروف اسم خوانی ہوے اُدھر ماہ افروز جادو نے اسم سحر پڑھا اور پس پشت ماہتاب چھپی ہوئی سہراب کیطرف چلی اِس ارادہ سے کہ یہی تابہ آہن سر پر مارون کہ سر پاش پاش ہو جاے جیسے ہی قریب سر پہونچی سہراب نے اُس اسم کو تمام کیا اور دوسرا اسم پڑھکر پوری قوت سے ہاتھ تیغۂ آبدار کا مارا کہ چاند کے دو ٹکڑے ہوے اور ساتھ ہی چاند کے ماہ افروز جادو کے بھی دو ٹکڑے ہوے بس اسکے مرتے ہی قیامت کبری برپا ہوئی شور گیر و دار بلند ہوا بیرون سے صدا بلند ہوئی کہ مارا جوان کشتی نام من ماہ افروز جادو بود حیف مردیم وجان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم جسوقت علامات سحر برطرف ہوے سیاہی دور ہوئی اور روشنی نمودار ہوئی تو یہ معلوم ہوا کہ آثار صبح کے نمودار ہین ورنہ جسوقت سے اِس مقام پر آئے تھے رات معلوم ہوتی تھی اور جب لشکر سے چلے تھے تو صبح تھی الحاصل دیکھا کہ لاش ایک ساحرہ کی دو ٹکڑے پڑی ہوئی ہی اور برابر ہی اُسکے ایک تابہ آہنی کیسا صیقل کیا ہوا مگر دو ٹکڑے پڑا ہی اور وہ روشنی جو کہ سحر ماہ افروز کی تھی وہ مٹگئی اب یہ قصر کی طرف بڑھے تھے کہ دیکھا چند حوریین اندر سے قصر کے نکلین اور سامنے آکر عرض کرنے لگین کہ اے شہریار ہم اطاعت اختیار کرتے ہین ہمین تاب سرتابی نہین ہی سہراب نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ یہ سچ کہتی ہین اور جو کچھ کہین گی وہ سچ ہوگا فرمایا کہ تمکو اِسوقت اطاعت اسلام اختیار کرنا ہوگی اور بعد فتح یہان خزان بہار مسلمان ہونا ہوگا اِنھون نے عرض کی کہ ہمین بدل وجان منظور ہی اب آپ اِس قصر مین تشریف لیجیے اور صبح تک قیام فرمایئے جسوقت رات ختم ہوگی تو اسی قصر مین آفتاب نمودار ہوگا اے شہریار اصل اِس مقام کی یہ ہے کہ جسقدر ایک چشمہ سے دوسرے چشمہ تک فاصلہ ہی اُسی قدر زیر زمین تہ خانہ بنا ہوا ہے اور یہ تہخانہ مسکن ہی ماہ افروز جادو و مہر افروز جادو کا جبتک بیرون تہ خانہ رات رہتی ہی کہ ماہتاب سحر بلند ہوتا ہی تو یہان دن رہتا ہی کہ آفتاب سحر اِسی مقرر پر مقیم رہتا ہی اور جب یہان رات ہوتی ہی تو وہان دن ہوتا ہی اندرون قصر ایک نہر روان ہے جسکا سلسلہ چشمۂ سیاہ کے اندر ختم ہوا ہے

جب آفتاب و ماہتاب خیمہ مین جاکر غروب ہوتے تھے تو اسی نردبان سے اُتر کر اس قصر مین داخل ہوتے تھے اب مہر افروز جادو مع آفتاب سحر اُسی نردبان سے اس قصر مین داخل ہونگی اور اسیطرح ایک قصر گنبد اور ایک زیر خیمۂ سفید جانب مشرق بھی بنا ہوا ہی اُسکی محافظ کہر رہنا جادو وہی جسوقت مہر افروز جادو کے قتل سے فراغت حاصل کرینگے تو اسطرف تشریف لیجائینگے لشکر سہراب ثانی بہت خوش ہوے اور اندر قصر کے داخل ہوے وہان اہل لشکر پریشان تھے کہ نہین معلوم ہمارے آقا پر کیا گذری ملکہ افسونہ سحر ساز جادو سحر کی پتلیون سے خبر دریافت کر کرکے بیان کرتی تھی الغرض دن تمام ہوا اور رات نمودار ہوئی وہ ابر سحر جسکو ملکہ افسونہ سحر ساز نے حفاظت لشکر کے واسطے محیط کیا تھا یک بیک سمٹ کر ایک سائبان بنگیا اور تمام صحرا مین تیرگی پھیل گئی یہ شب شب ماہ نہ تھی کہ ماہتاب اصلی نمودار ہوتا اور ماہتاب سحر مشرق سدم مین غروب ہوچکا تھا مہتر سیارہ ثانی نے عرض کی کہ میرے آقا نے ماہ افروز جادو کو مارا جو آج ماہتاب سحر نہین نمودار ہوا لشکر مین ایک خوشی ہوئی اور ہر طرف اس خوشی مین چراغان کیا گیا کہ تیرگی کفر کا ایک حصہ کم ہوا اور نور ایمان پھیلا وہان شاہزادۂ سہراب ثانی قصر مین بیٹھے ہوے مہر افروز جادو کا انتظار کر رہے تھے کہ ایک مرتبہ اُنھین عورتون نے عرض کی اے شہریار اب ہوشیار ہوجیے کہ مہر افروز جادو آتی ہوگی مگر اسکو یہان نہ قتل کیجیے گا ورنہ نکلنا دشوار ہوجائیگا کہ یہ مقام بالکل تیرۂ تار ہی جسوقت سحر اسکے رد ہونگے تو یہ بھاگے گی اور جانب مشرق روانہ ہوگی کہ وہی راستہ باہر جانیکا ہی اور یہ راستہ داخل ہونیکا ہی نہ اسطرف سے کوئی باہر جاسکتا ہی اور نہ اُسطرف سے اندر آسکتا ہی جسوقت یہ قصر تک پہونچ جاے تو پھر اختیار ہی یہ سنکر شاہزادۂ سہراب ثانی دست بہ قبضہ ہوکر اٹھ کھڑے ہوے اور دروازۂ قصر سے علیحدہ ہوکر کھڑے ہو رہے کہ ایک مرتبہ تمام صحرا منور ہوگیا اور مہر افروز جادو قصر سے اُتر کر داخل ہوئی بس نظر جو اسکی سہراب ثانی پر پڑی پکار اٹھی کہ او اجل رسیدہ یہان تک کیونکر پہونچا فرمایا ملک الموت بنکر ایک کی قبض روح کر چکا اب تو باقی ہی یہ سنکر مہر افروز جادو سمجھ گئی کہ شاید اسی نے میری بہن ماہ افروز جادو کو مارا ہی اسکی نگاہون مین زمانہ تیرہ و تار ہوگیا فوراً جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک نارنج سحر اُٹھا کر کچھ اسم سحر پڑھنے لگی سہراب نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ تم فلان اسم پڑھتے رہو اور جسوقت یہ حربہ کرے تو سینہ پر روکو اور تم شاقدرت خدا کا دیکھو کہ کیا ہوتا ہی چنانچہ جسوقت مہر افروز جادو نے اسم کو تمام کرکے نارنج سحر سہراب پر مارا اور اسنے نارنج کو سینہ پر روکا فوراً نارنج ٹوٹا اور ہزار ہا شرارے نکلکر غل ہوگئے شاہزادہ پر کوئی اثر نہوا دیکھا اسنے کہ سحر میرا خالی گیا بس اب اِس سے مقابلہ فضول ہی یہ سمجھکر دروازہ قصر سے نکلکر کچھ اسم سحر پڑھا کہ آفتاب بالاے قصر سے زمین کی طرف متوجہ ہوا اور مہر افروز جادو پس پشت آفتاب پوشیدہ ہوکر خیمۂ سفید کی جانب بھاگی کہ یہان سے نکلون اور ملکۂ ذوالفقار جادو کو مطلع کرون کہ دشمن لوح پاگیا اِدھر تو یہ بھاگی ساتھ ہی سہراب بھی

اور پیچھے پیچھے سہراب ثانی کے تمام عورتین چلین جاتے مہر افروز جادو نصر مین داخل
ہوئی اور بروبان پر چڑھکر تا بہ گنبد پہونچی جہانسے دہنہ خیمۂ سفید مین پہونچا ہوا تھا ساتھ ہی
سہراب بھی سیڑھیان طے کرکے اوپر آئے اور لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ جسوقت یہ گنبد مین
پہونچے تو فلان اسم پڑھکر اسکی طرف پھونک دو یہ راستہ بھولیگی اور پلٹ کر تمہیر آفتاب سحر
سرا لیگی اسوقت تم دوسرا اسم پڑھنا جو کنارہ پر مسطور ہوتا ہی تین بار پڑھکر لوح کو آفتاب
پر کھینچ مارنا اور تماشا قدرت خدا کا دیکھنا چنانچہ سہراب ثانی نے اسم اول کو پڑھا جسکے
سننے سے راستہ نظرون سے مہر افروز جادو کی پنہان ہو گیا اور یہ گھبرائی کہ اب کدہر
جاؤن اور قاتل سر پر آگیا ہی بس راستے پلٹ کر آفتاب سحر سہراب پر کھینچ مارا سہراب نے
دوسرا اسم پڑھکر لوح آفتاب پر کھینچ ماری لوح پڑتے ہی آفتاب ہمہ تن شعلہ جوالہ ہنکر
مہر افروز جادو پر گرا اور تن بدن مین مہر افروز کے آگ لگ گئی اور مانند چنارۂ خشک کے
جلنے لگی ہر چند سعی کیے کہ اس آگ کو بجھاؤن ممکن نہ ہوا اُدھر سہراب نے لوح کو اُٹھا کر
پھر ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اسی کی روشنی مین دیکھو تمکو راستہ ملیگا یہانسے نکل جاؤ اور اگر
تم جلکر خاک ہو گئے تو پھر راستہ نہ سوجھائی دیگا عمر بھر ٹھوکرین کھاؤگے اور یہانسے باہر
نہ جا سکوگے یہ دیکھکر جو شاہزادے نے خیال کیا اور اِدھر اُدھر دیکھا تو ایک دریچہ
گنبد مین نظر آیا شاہزادہ اُس دریچہ مین در آیا ساتھ ہی وہ عورتین بھی چلی آئین جو
بارہ تھین اِدھر تو یہ سب دریچہ مین داخل ہوے اُدھر مہر افروز جادو جلکر خاک
ہو گئی صدا یون گیرو دار کی بلند ہوئین اور آواز آئی کہ کشتی مرا نام من مہر افروز جادو
بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم یہان شاہزادہ نے دیکھا کہ مین ایک
باغ مین ہون درخت کیسے سرسبز و شاداب ہین میوے گوناگون لگے ہوے ہین
پھول کھلے ہوے ہین وسط باغ مین ایک نہر ہی کہ پانی اُسکا آب گہر کو شرماتا ہی
تہ کی چیزا اوپر سے نظر آتی ہی کنارے نہر کے ایک مورنی بیٹھی ہی اور وہ موتی
اُگل رہی ہی جو موتی نہر مین گرتا ہی وہ پانی ہو جاتا ہی نظر جو اُس مادہ طاؤس کی
سہراب پر پڑی بیساختہ اپنے مقام سے افسوس افسوس کی آواز دیتی ہوئی اُڑی
شاہزادہ نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ یہ اگر بھاگ کر نکل گئی تو تم اِسی مقام پر ٹھوکرین
کھایا کروگے اور یہ جاکر ذوالتخیام جادو کو آگاہ کردیگی وہ آکر لشکر کو تباہ کردیگی اور
حکیم طرطوس بہایانی بھی واقف ہو جائیگا اور بھاگ کر نکل جائیگا لہذا تمکو چاہیے کہ فلان
اسم پیکان پر دم کرکے اِسطرح مارو کہ جب یہ منقار کھول کر افسوس کی صدا بلند کرے
تو پیکان دہن مین اِسکے زبان کی طرح در آئے اُسوقت یہ پھڑک کر اور ہمہ تن شعلہ بنکر
نہر مین گریگی اور پانی نہر کا متلاطم ہو کر سیلاب بنے گا اور تمھاری طرف چلیگا تم لوح کو
اُسی پانی مین ڈال دینا یہ کشتی بنجائیگی تم کشتی پر بیٹھ جانا سیلاب جس مقام پر پہونچکر
کشتی سے ٹکر کھاکر پرے ہٹا سیلاب غائب ہو جائیگا اور گہر ریز جادو غرق دریاے فنا ہو جائیگی

پھر جو کچھ نظر آئے لوح کو دیکھنا سہراب نے ایسا ہی کیا اور اسطرح تیر مارا کہ دہن مادۂ طاؤس مین
در آیا پس یہ پھڑک کر نہر مین گری پانی اُبلا اور سیلاب بنکر چلا کہ سہراب کو غرق کر دون و
گہر ریز جادو نے آواز دی کہ ہم مرینگے تو تجھے کیا چھوڑ دینگے سہراب نے جلدی سے
لوح کو سیلاب مین ڈالدیا فوراً بصورت کشتی ہو گئی شاہزادہ جست کر کے کشتی پر بیٹھ
گیا اور پانی کشتی کو لیکر چلا جسوقت روح جس گہر ریز جادو کی جسم سے نکلکر جانب دوزخ
روانہ ہوئی تو سحر اسکا مٹ گیا سیلاب رکا شاہزادہ جست کر کے علیحدہ ہوا اور تمام پانی
دھوان ہو کر نظرون سے غائب ہو گیا ایک شور قیامت برپا ہوا گیرودار کی صدائین
بلند ہوئین آتش باری برف باری ہونے لگی جسوقت لاش اسکی پھڑک کر سرد
ہو گئی تو بیرون نے شور کیا کہ کشتی مرا نام من گہر ریز جادو بیوجہ مردیم وجان
دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم اب جو علامات سحر ہر طرف ہوے اور روشنی پیدا
ہوئی تو دیکھا نہ وہ باغ ہے نہ نہر نہ درخت ایک میدان ہے کہ تیرہ و تار ہے لوح کو
دیکھا تو بمشکل حروف نظر آئے یہ حکم نکلا کہ بائین طرف بتیس قدم کے فاصلہ پر ایک
زینہ ہے اس زینہ پر چڑھوگے تو منزل مقصود پر پہونچوگے شاہزادہ قریب
زینہ کے آیا اور ہمراہیون کو آواز دی کہ چلے آؤ اسطرف سے جو پیادے پر کمی ہے
اسی جادہ پہ چلا آ کہ تا ملک سلیمان مری زنجیر پڑی ہے تو وہ عورتین آواز پر
چلین اور شاہزادۂ سہراب نے زینہ کو طے کیا جسوقت زینہ کے باہر آئے
تو جنہ سفید مین تھے بعد انکے وہ تمام عورتین بھی نکلین جو قصر ماہ افروز جادو
سے مطیع ہو کر ساتھ ہوئی تھین اب انھون نے عرض کی اے شہریار پہلے اگر کوئی
شخص ان جنیون تک آنیکا قصد کرتا تو نہ پہونچ سکتا مگر اب وہ بات مٹ گئی محافظ
اس راستہ کی شرر ریز و گہر ریز جادو تھین انکو آپ نے قتل کیا اور مہ افروز
و ماہ افروز کے اختیار مین اسی صحرا کی بہار و خزان تھی اور یہ دونون تھے
ملکۂ ذوالخیام جادو کے سحر کے ہین یہ بغیر ذوالخیام کے مرے ہوے ہرگز
نہ ہٹینگے فرمایا تھا اب ان جنیون سے کیا کام ہے رہینگے تو کیا اور ہٹینگے تو کیا یہ سن کر
ان عورتون نے جواب دیا کہ انکا ہٹانا بھی ضرور ہی چیز ہے اسلیے کہ اگر کوئی
شخص پھر پھر ان جنیون مین سے کسی مین آکر قیام کریگا یا زیر سایہ باہر بھی بیٹھیگا
تو وہ پتھر کا ہو جائیگا جلد یہانسے نکلکر لشکر مین تشریف لیچلیے یہ سنکر سہراب نے
جنمہ سے قدم باہر نکالا اور یہ عورتین بھی باہر جنمہ کے نکلکر ساتھ ہو لین شاہزادہ
اپنے لشکر کی طرف چلا تھوڑا سا فاصلہ تھا گھڑی بھر نہ گذری تھی کہ راستہ طے ہو گیا
اور شاہزادہ قریب لشکر پہونچ گیا وہان اہل لشکر معروف دعا تھے کہ خدا آقا کو ہمارے
فتح یاب کرے افسونہ سحر ساز و متبدم کی خبر دریافت کر رہی تھی سہراب شاہی
کہہ رہے تھے کہ آج شام کو ماہتاب نہین نکلا افسونہ سحر ساز نے عرض کی کہ انشاء اللہ

صبح کو آفتاب بھی نہ نکلیگا یعنے آفتاب اصلی تو نکلیگا جو نور بخش عالم ہے مگر وہ آفتاب نہ نکلیگا جسکا خوف تھا یہان جسقدر اہل لشکر مجنون ہو رہے تھے اور جسقدر مضمحل تھے سب حالت اصلی پر آگئے یہ سب علامتین دیکھکر ملکۂ افسونہ سحر ساز نے کہا کہ شاہزادہ کامیاب ہوا ماہ افروز جادو اور مہر افروز جادو کو مارا بہت جلد قدمبوسی حاصل ہو گی اتنے مین جو عیار بالا دوی کو نکلے تھے اُنھون نے آکر عرض کی کہ خیمۂ سفید کی طرف ہمارے آقا تشریف لاے ہین جس پر یہ سننا تھا کہ تمام سردار برائے استقبال روانہ ہوے اور شاہزادہ کو باعزاز واکرام بارگاہ یاقوت نگار مین لاے جسوقت تک سہراب نے مہر افروز جادو کو قتل نہ کیا تھا اُسوقت تک تو وہان ون تھا لیکن جسوقت خیمۂ سفید کے باہر آئے تو دیکھا کہ رات ہے چنانچہ یہ تمام انقلابات اور وہان کے حالات شاہزادہ نے بیان کیے اور جو عورتین انکے ساتھ آئی تھین اُنکو ملکۂ افسونہ سحر ساز جادو کے سپرد کیا اس فتح کی بہت بڑی خوشی ہوئی گویا ہر شخص کی عمر دوبارہ ہوئی ورنہ کسے امید تھی کہ اس خزان بہار کی بہار و خزان سے جان بچیگی چونکہ وقت شب کا تھا اور شاہزادہ دن بھر کی زحمت اُٹھاے ہوے تھا خاصہ تناول فرما کر آرام کیا آج تمام اہل لشکر باطمینان تمام سوے ہین جب رات گذری اور صبح ہوئی سہراب بارگاہ مین تشریف فرما ہوے سب سردار جمع ہوے ملکۂ افسونہ سحر ساز جادو بھی حاضر ہوئی وہ عورتین جو تہ خانہ بیابان سے ساتھ ہوئی تھین حاضر تھین تمام دربار معمور تھا سہراب ثانی نے فرمایا کہ اب مین قلعۂ پنہان کی طرف جاتا ہون افسونہ سحر ساز جادو نے عرض کی کہ قلعۂ پنہان پر تنہا آپ کا جانا اچھا نہین ہی مین بھی ساتھ چلتی ہون اور سیارہ کو بھی ہمراہ لیجیے اور یہ عورتین جو اس مقام کی رازدار ہین اُنکا بھی ساتھ ہونا ضرور ہی یہ سنکر سہراب نے منظور کیا اور سواری طلب کی مرکب پری نژاد حاضر ہوا شاہزادہ پشت مرکب پر سوار ہوا سیارہ نے گوشۂ زمین سنبھالا اور ملکۂ افسونہ سحر ساز نے ابر سحر درست کیا رازداران بیابان کو ہمراہ لیا اور جانب قلعۂ پنہان روانہ ہوے جاتے جاتے قریب حصار پنہان کے پہونچے دیکھا کہ ایک غبار چھایا ہوا ہی کہ اُسطرف غبار کے کچھ نظر نہین آتا ہی شاہزادہ نے باگ روکی اور ملکۂ افسونہ سحر ساز نے تخت اپنا بالاے زمین اُتارا اور صلاح ہوئی کہ کیا کرنا چاہیے ملکۂ افسونہ سحر ساز جادو نے کہا کہ لوح کو ملاحظہ کیجیے دیکھا تو لکھا پایا کہ یہ حصار باندھا ہوا ملکۂ ذوالخیام جادو کا ہی جسوقت یہ حصار ٹوٹے گا تو راستہ قلعۂ پنہان کا ملیگا تمکو چاہیے کہ فلان اسم پڑھکر لوح کھینچ مارو غبار شق ہو کر راستہ نمودار ہوگا فوراً اندر حصار کے در آنا کہ پھر یہ راستہ مسدود ہو جائیگا اور بغیر ذوالخیام جادو کے قتل ہوے اسکا ہٹنا ممکن نہین ہی اگر رہ گئے اندر نہ جا سکے تو لوح بھی ہاتھ سے جائیگی اور تم بھی راستہ نہ پاؤگے شاہزادہ نے اُن احکام کو ذہن مین رکھکر ملکۂ افسونہ سحر ساز جادو سے بیان کیا ملکہ نے کہا کہ پھر بسم اللہ کیجیے وہ عورتین جو ساتھ آئی تھین جو رازدار تھین اس مقام کی

اُنھون نے عرض کی کہ الیشہریار ہم اپنی مالک ملکہ مہرافروز جادو کے ساتھ اِس مقام پر آئے جبکہ ذوالحیام جادو حکیم طرطوس کو مع حجرہ اُٹھا کر لائی تھین اور اندر حصار کے آنے باہین کی تھین تو ہم نے بھی سنا تھا حکیم طرطوس نے راستہ قلعہ کا روکا ہی اور اِسکی خبر لوح نہ دیگی اسواسطے کہ یہ انتظام لوح تیار ہونے کے بعد ہوا ہی اب بغیر حکیم کے قتل ہوئے راستہ قلعہ کا ملنا دشوار ہی اور سوت حکیم کی ذوالحیام جادو کے پہلے ہیلن ہی اِن وقتون کو سمجھ لیجیے پھر اختیار ہی یہ سنکر شاہزادہ پریشان ہوا ملکۂ افسونہ سحر ساز بھی دریاے تفکر مین غرق ہوئی لیکن سہراب نے جوش جرأت مین خداوند کریم پر بھروسا کرکے لوح کو حصار غبار پر کھینچ مارا ساتھ ہی تڑاقے کی صدا بلند ہوئی اور غبار دونون طرف ہٹ گیا بیچ مین ایک دروازہ سا پیدا ہوگیا شاہزادہ نے مرکب کو اشارہ کیا گھوڑا اچھک کر حصار کے اُس پار گیا سیارہ بھی گوشۂ زین سے لپٹا ہوا ہمراہ سہراب داخل حصار ہوا غبار پھر برابر ہوگیا افسونہ سحر سازار سے کرکے رہ گئی کہ یہ کیسا جاہل ہی کہ بے سمجھے بوجھے دریا مین پھاند پڑتا ہی آگ مین کود پڑتا ہی خدا ہی اِسکی جان بچاتا ہی یہ تو اِس تردد مین ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی وہان سہراب ثانی نے لوح کو اُٹھایا اور ملاحظہ کیا لوح نے یہ خبر دی کہ جسوقت سامنے دروازۂ قلعہ کے پہونچوگے یہ دیکھکر شاہزادہ کو یقین ہوا کہ لوح راستہ نہ بتائیگی اِسواسطے کہ قبل اِسکے لوح تیار نہ تھی اور بعد تیاری لوح کے راستہ مسدود ہوا ہی تو کلت علی اللہ چل کھڑے ہوے جاتے جاتے ایک میدان وسیع ملا دیکھا کہ وسط میدان مین ایک حجرہ ہی بالاے حجرہ ایک گنبد ہی بالاے گنبد ایک شعلہ تھرتھرا رہا ہی اور حجرہ کے چہار جانب چار دیو قرنا ہاتھ مین لیے ہوے بیٹھے ہین سیارہ نے کہا الیشہریار یہ مسکن حکیم طرطوس بیابانی کا ہی اِسلیے کہ اِن دیوون کو مین خوب پہچانتا ہون صرف یہ گنبد اور شعلہ نیا ہی سہراب نے کہا کہ پہلے اِس حکیم کی خبر لون اِسی سے پتہ چلیگا یہ فرماکر گھوڑا دوڑا دیا اور حجرہ کی طرف چلے دیوون نے جو سہراب کو اِسطرف آتے ہوے دیکھا آواز دی کہ او آدم سیاہ سر سفید دندان پلٹ جا ورنہ دہان گور مین پہونچیگا اور لقمۂ اجل ہوگا بھلا سہراب کسکی سنتا تھا دیوون نے پھر آواز دی جب سہراب نے نہ مانا اور اُس سرحد مین قدم رکھا جسکے دیو محافظ تھے بس دیوون نے شہناؤن کو دم دیا سہراب بیہوش ہوکر مرکب سے گرے دیو جھپٹ کر چلے کہ اُٹھا کر لقمہ کرجائین کہ سیارہ نے گمند مارکر کھینچنے کا قصد کیا بھلا سہراب کا لنگر اِس سے کیا کھنچ سکتا تھا اور دیو قریب پہونچ چکے تھے آخر اِس نے بیتابی مین تین چار رخشہاے آتش بازی کھینچ مارے دیو چیخ مار کر بھاگے کہ یہ کیا آفت آئی سیارہ جھپٹ کر قریب آیا اور پشتارہ باندھکر سرحد کے باہر نکال لایا لیکن پریشان تھا کہ کیا کرون اور کیونکر ہوشیار کرون کہ ایک مرتبہ تڑاقا ہوا اور حصار شق ہوا ملکۂ افسونہ سحر سازہ جادو مع ہمراہیون کے اندر داخل ہوئی اور جلدی سے قریب سہراب کے آئی اور سر زانو پر لیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر پھونکا تحلیۂ زلف معنبر سنکھایا کہ

سہراب کو ہوش آیا نظر جو چہرۂ زیبائے ملکہ افسونہ سحر ساز جادو پر پڑی فرمایا کیا اچھا خواب ہے
ملکہ نے مسکرا کر جواب دیا کہ یہ خواب نہین ہی مجھے آپ کی محبت یہان تک لائی ہی برائے خدا اپنی
اس جہالت کو چھوڑو اسطرح بے سمجھے بوجھے ہر جگہ قدم رکھنا اچھا نہین ہوتا بقول سعدی ؎
نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن ۔ کہ جاہا سپر باید انداختن ۔ یہ مقام سحر و ساحری کا ہی یہان جرأت
کام نہین آتی عقل و تدبیر سے کام لینا چاہیے اب آپ اسی جگہ ٹھہریے مین ان دونون موندی
کاٹون کا انتظام کرتی ہون یہ کہکر چند دانے ماش کے ہاتھ مین لیے اور کچھ اسم سحر پڑھتی ہوئی
دیودن کی طرف چلی دیودن نے عادت کے موافق قرناؤن کو اٹھایا اور پھونکنے کا قصد کیا تھا کہ ملکہ
افسونہ سحر ساز نے ماش کے دانے کھینچ مارے اب جو دیو قرناؤن کو پھونکتے ہین تو آواز
ندارد یہ معلوم ہوا کہ لچکنیان ہاتھون مین ہین سحر افسونہ نے آواز قرناؤن کی بند کر دی بس
یہ دیکھتے ہی دیودن نے قرنائین ہاتھون سے پھینک دین اور ملکہ کی طرف چلے کہ ہم تیرے
کھا لینے کو کافی ہین اگر قرنائین بیکار ہو گئین تو کچھ پروا نہین یہ دیکھتے ہی شاہزادۂ سہراب
ثانی کو تاب نہ رہی اور تلوار پکڑ کر دیودن پر جا پڑے دیودن نے چاہا کہ آرہ پشت نہنگ
سے سہراب کو کاٹ کر حصہ بانٹ کر لین جیسے ہی ایک دیو نے آرہ مارا شاہزادہ نے آرہ کو
تلوار سے قلم کر کے جو ایک ہاتھ اور مارا پاؤن دیو کے قلم ہوے دیو گرا یہ معلوم ہوا کہ ایک
بیمار بلند منہدم ہوا سہراب نے جھپٹ کر دوسرے دیو سے سامنا کیا اسنے مگر زمارا سہراب نے
ایسا ہاتھ مارا کہ ہاتھ دیو کا قلم ہوا اسنے چاہا کہ جھک کر شاخون پر اٹھالون جیسے ہی جھکا شاہزادہ
نے باطمینان تمام گردن پر تلوار ماری کہ سر اسکا مانند گنبد کے تن سے جدا ہو کر لنڈھکتا ہوا
چلا لاش پھر سکنے لگی جسوقت دو دیو مار گئے اور دو باقی رہ گئے یہ دونون آپس مین صلاح
کر کے ایک ہی مرتبہ آ پڑے ایک نے اسطرف سے وار شمشاد کا وار کیا دوسرے نے دوسری طرف سے
شاہزادہ بیچ سے کاٹ کر نکل گیا اس دیو کا وار اس پر اور اس دیو کا وار اس پر پڑا دونون
کے سر پاش پاش ہو گئے اور دم بھر مین پھڑک کر مر گئے ملکہ افسونہ سحر ساز نے بہت تعریف
کی سیارہ بلا گردان ہوا اب سہراب نے بڑھنے کا قصد کیا تھا کہ افسونہ سحر ساز جادو نے
منع کیا اور خود آگے آگے چلی جیسے ہی قریب حجرہ پہونچی شعلہ چمک کر افسونہ سحر ساز جادو پر
چلا ملکہ نے ایک جام سحر جیب سے نکال کر سامنے کیا شعلہ اس جام مین گر کر سرد ہو گیا افسونہ
سحر ساز جادو نے جام گنبد پر کھینچ مارا تڑاقے کی صدا ہوئی اور گنبد شق ہو کر نیست و نابود
ہو گیا مگر حجرہ باقی رہ گیا اب جو نظر کرتی ہی تو دیکھا کہ سامنے راستہ معلوم ہوتا ہی اور دور پر
ایک قلعہ سر بفلک کشیدہ ہی جسکے دو برج مانند آفتاب کے چمک رہے ہین افسونہ سحر ساز
جادو نے سہراب سے کہا کہ وہ سامنے قلعہ ہی معلوم ہوا کہ حکیم طرطوس نے اس شعلہ کی روشنی
اس قلعہ کی راہ کو پوشیدہ کیا تھا شعلہ مٹتے ہی راستہ نظر آنے لگا اب چل کر پہلے ذوالخیام جادو
کا خاتمہ کر دیجیے پھر دیکھا جائیگا قضا حکیم طرطوس آپ کے ہاتھ سے ہرگز نہین ہے
میرے پتلہاے سحر جیز دیتے ہین کہ موت اس حکیم کی سیارہ کے ہاتھ سے ہی فرمایا بہتر اور قلعہ کی

جانب متوجہ ہوے سیارہ گوشہ زمین تھامے ہوے ساتھ ساتھ چلا بلکہ افسونہ سحر ساز بھی پیچھے پیچھے
چلی جیسے ہی سامنے قلعہ کے پہونچے دیکھا کہ ایک دروازہ قلعہ کا آئینہ کا ہی مگر بند ہی نہ کوئی دربان ہی نہ کوئی
محافظ سیارہ نے کہا اے شہریار زرا ٹھہر جایئے کہ حالت یہان کی دریافت ہو جاے شاہزادہ ٹھہر گیا
سیارہ نے دوڑکر سر ایک دیو کا اُتھا لیا اور لاکر سہراب کو دیا کہ اسے دروازہ پر کھینچ مارے شاہزادہ
نے سر دیو کا دروازۂ قلعہ پر کھینچ مارا جیسے ہی سر لنڈھکتا ہوا سامنے دروازہ کے پہونچا اور عکس آئینہ
مین نظر آیا فوراً ایک برق چمک کر سر پہ پڑی اور سر دیو کا جلکر خاک ہوا سیارہ نے کہا اسی سبب سے
کوئی محافظ نظر نہین آتا محافظ اسکا پوشیدہ ہی اب لوح کو ملاحظہ فرمایئے انھون نے لوح دیکھی لوح نے کچھ خبر نہ دی
شاہزادہ متردد ہوا مہتر سیارہ نے عرض کی اے شہریار معلوم ہوتا ہی کہ یہ انتظام بھی قلعہ مین نیا
ہوا ہی جو لوح خبر نہین دیتی ہی خدا نے بڑی خیر کی رضا گر آپ سامنے دروازہ کے جاکر لوح کو ملاحظہ
فرمائے اور لوح خبر نہ دیتی تو شعلہ آئینے سے نکلکر دشمنون کو جلا دیتا بلکہ افسونہ سحر ساز نے
کہا کہ اے شہریار عیار آپکا نہایت ہوشیار ہی اگر لوح اس مقام پر بیکار ہی تو آپ تماشا میرے سحر کا
دیکھیے مین ابھی اس دروازہ کو توڑے دیتی ہون یہ کہکر افسونہ سحر ساز جادو نے گولہ فولادی جھولی
سے نکالا اور کچھ اسم سحر پڑھکر آگے بڑھی اور گولہ دروازہ پر کھینچ مارا گولہ پڑتے ہی جھنا لے کی صدا
ہوئی اور آئینہ چکنا چور ہوکر گرا ساتھ ہی ایک ساحر سیہ فام قلعہ کے باہر آیا ایک چیخ ماری کہ
کہ تمام صحرا ہلگیا اور پکارا کہ یہ کون ایسا سرکش تھا جسنے میرے سحر کو رد کیا سنم بلور برق افگن
جادو یہ سنکر بلکہ افسونہ سحر ساز جادو نے کہا تو نہین جانتا کہ ہم ہین بس یہ سنتے ہی اس نے
ملکہ کی طرف دیکھا اور عرض کی کہ گستاخی میری معاف ہو آپ خداوندزادی ہین میری مجال ہی کہ آپ کو
روک سکون یہ خطا نادانستگی مین ہوئی ملکہ نے فرمایا کہ اگر خیریت اپنی چاہتا ہی تو رفاقت سے
ذوالخیام کی ہاتھ اُٹھا اور یہان چاہے چلا جا یہ سنکر اسنے سلام کیا اور جانب عقیق روانہ
ہوگیا ملکہ نے شاہزادہ سے کہا کہ اب جاکر ذوالخیام جادو کو قتل کیجیے مین اسی مقام پر حاضر ہون
اب اس قلعہ مین سوا ذوالخیام جادو کے اور کوئی نہ ہوگا ایک رفیق یہ اُسکا تھا جو اپنی جان
بچاکر چلا گیا شاہزادہ داخل قلعہ ہوا وہان ذوالخیام جادو مصروف سحر خوانی تھی اور سحر تیار
کر رہی تھی کہ لوح کو بیکار کردون اسی اثنا مین شاہزادہ سر پر جا پہونچا اور آواز دی کہ او ذوالخیام جادو
ہوشیار ہو کہ مین آ پہونچا آواز جو شاہزادہ کی اسکے گوش زد ہوئی پلٹ کر دیکھا سہراب کو
تیغ بکف سر پہ پایا بس اسنے اُف کی کہ شعلہ اسکے دہن سے نکل کر سہراب پر چلا سہراب
نے عکس لوح کا ڈالا شعلہ گل ہو گیا اسنے دو ہتڑ مارا اور آواز دی کہ اے ماہی زمین گیر
لینا اسکو یہ کہنا تھا کہ زمین کو زلزلہ سا محسوس ہوا اور طبقہ شق ہوا اور سر ماہی نمودار ہوا
دہن سے اس ماہی کے شعلہ نکل رہے تھے شاہزادہ نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ فلان اسم پڑھکر
ذوالخیام جادو پر تلوار مارو اور دہن ماہی مین کود پڑو اگر ذوالخیام جادو قتل ہوگئی تو
تو قلعہ فتح ہوا اور اگر ہاتھ خالی گیا تو یہ ماہی تمھین شکم تربت ہو جائیگی شاہزادے نے جلدی سے
اسم پڑھکر تلوار ماری ذوالخیام جادو نے دستک دی ہزار ہا سپرین اسکے سر پہ پیدا ہوگئین

لیکن تلوار جو پڑتی ہی سپرون کو دوکر کے سر پر پڑی کہ دونون ٹانگون کے بیچ سے نکل گئی شاہزادہ جست کر کے خود وہان ماہی مین کود پڑا ماہی انکو لیکر غرق زمین ہوئی یہان دونون ٹکڑے لاش ذوالخیام جادو کے پھڑکنے لگے اور خون شعلہ جوالہ بنکر چلا اگر ماہی انکو لیکر غرق زمین نہ ہوجاتی تو یہ شعلہ جلاکر خاک کر دیتا جسوقت اس شعلہ نے سہراب کو نہ پایا تو پلٹکر لاش ذوالخیام جادو پر گرا دونون ٹکڑے لاش کے دو تیر شہاب بنکر قلعہ کے گنبدون کی طرف چلے باہر سیارہ ثانی ملکۂ افسونہ سحر ساز جادو کھڑے دعاے فتح مانگ رہے تھے کہ ایک مرتبہ دو تڑاقے ہوے اور قلعہ کے دونون گنبد شق ہوکر دو شعلے نکلے شعلون کے نکلتے ہی تمام قلعہ گنبدون سمیت دھوان ہوکر فنا ہوگیا اب یہ دونون شعلہ سائین سائین کرتے ہوے جانب بیابان خزان بہار روانہ ہوے یہ دیکھکر ملکۂ افسونہ سحر ساز کو یہ خیال ہوا کہ مبادا یہ جاکر لشکر کو تباہ کرین بس یہ بھی فورًا شعلون کے تعاقب مین روانہ ہوئی اور مہتر سیارہ کو اسی مقام پر چھوڑا دیکھا سیارہ نے کہ قلعہ نیست و نابود ہوگیا اور ایک مکان مختصر نظر آیا دروازہ اسکا وا تھا سیارہ دروازۂ مکان پر آیا وہ عورتین جو ساتھ آئی تھین انھون نے بیان کیا کہ اصل مکان ملکہ ذوالخیام جادو کے رہنے کا یہی تھا عجب نہین ہی کہ شاہزادہ اسی مکان مین ہو ادھر سہراب کی جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک مکان مین پایا چند عورتون کو دیکھا کہ کھڑی تھر تھر کانپ رہی ہین شاہزادہ نے فرمایا کہ تم کون ہو اور یہین کہان ہون ان عورتون نے عرض کی کہ ہم کنیزین ہین ملکۂ ذوالخیام جادو کی اور آپ انھین کے مکان مین ہین بلکہ ہماری آپ کے ہاتھ سے قتل ہوئی اب ہم تابع فرمان ہین اتنی مجال نہین ہی کہ آپ سے مقابلہ کر سکین شاہزادہ نے فرمایا کہ ہین تو وہان ماہی ہین کود پڑا تھا یہانتک کیونکر پہونچا اور وہ ماہی کیا ہوئی ان عورتون نے عرض کی کہ اگر ذوالخیام جادو قتل نہ ہوجاتی تو زندگی مین آپ وہان ماہی سے باہر نہ نکل سکتے تھے چونکہ ملکہ قتل ہوگئی ماہی ماہی سحر تھی آپ کو یہان پہونچاکر فنا ہوگئی شاہزادہ دروازۂ مکان پر آیا کہ دیکھون ملکۂ افسونہ سحر ساز اور سیارہ وغیرہ کتنی دور ہین دیکھا کہ سیارہ دروازہ پر کھڑا ہی اور ملکہ نہین ہی شاہزادہ نے پوچھا کہ اے سیارہ ملکہ کہان گئین اسنے عرض کی کہ جسوقت قلعہ فتح ہوا ہی تو دو شعلہ دونون گنبدون سے نکلکر آپ کے لشکر کی طرف روانہ ہوے اور قلعہ دھوان ہوکر فنا ہوگیا ملکہ کو یہ خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ اہل لشکر کو آزار پہونچاے اس خیال سے انھین شعلون کے تعاقب مین روانہ ہوگئین ہین چونکہ یہ کیفیت شاہزادہ نے مشاہدہ نہ فرمائی تھی سنکر نہایت تعجب ہوا اور سیارہ کو لیکر اندر مکان کے آے ان عورتون نے مال و اسباب لاکر حاضر کیا اور عرض کی کہ ایک حجرہ کے اندر جانے کی کسی کو اجازت نہ تھی بلکہ ذوالخیام جادو اس حجرہ مین جاکر پہر دن کے لیے غائب ہوجاتی تھین ہم نہین کہہ سکتے کہ اندر حجرہ کے خزانہ ہی یا جواہر ہی کیا چیز ہی یہ سنکر شاہزادہ خود اس حجرہ کی جانب متوجہ ہوا سیارہ نے عرض کی کہ آگے مجکو جانے دیجیے یہ کہکر آگے بڑھا دروازۂ حجرہ کا وا کیا دیکھا کہ دہنہ نقب کا ہی سیارہ اس نقب مین کود پڑا جسوقت پانون زمین پر

پہونچے تو دیکھا کہ ایک پتلا سا راستہ ایک جانب چلا گیا ہی سیارہ اُسطرف روانہ ہوا عقب
مین اُسکے سہراب ثانی بھی نقب مین کود پڑے اور یہ بھی چلے یہ راستہ حجرۂ حکیم طرطوس
بیابانی کو گیا تھا جسوقت سیارہ حجرہ مین داخل ہوا تو دیکھا اُسنے کہ حکیم طرطوس سو رہا ہے
اور ایک انار اُسکے سرہانے رکھا ہوا ہی چونکہ سیارہ کو زبانی ملکہ افسونہ سحر ساز کی معلوم
ہو چکا تھا کہ اجل حکیم طرطوس کی انار سے ہی بس اُسنے وہ انار جو حکیم کے سرہانے رکھا تھا اُٹھا
لیا اور دوسرا انار جو ملکہ افسونہ سحر ساز نے زلزال جادو سے لاکر ہمراہ لوح دیا تھا وہ
سیارہ کے پاس تھا سیارہ نے اُس انار کو سرہانے حکیم کے رکھدیا اتنے مین شاہزادہ سہراب
ثانی بھی آپہونچے سیارہ نے کہا کہ اب آپ تماشا دیکھیے کہ کیا ہوتا ہی یہ کہکر رنگ و روغن عیاری
لگاکر صورت اپنی ذوالخیام جادو کی بنائی اور شاہزادہ سے کہا کہ جو کچھ مین کہون آپ اُس مین
دخل نہ دیجیے گا فرمایا مجھے کیا کام بس سیارہ ذوالخیام بنا ہوا قریب حکیم طرطوس بیابانی کے
آیا منہ پر سے کپڑا ہٹاکر جگایا آنکھ جو حکیم طرطوس بیابانی کی کھلی کہا ملکہ خیر و عافیت تو ہے
سیارہ نے کہا کہ مجھسے اور سہراب ثانی سے صلح ہوگئی اس شرط پر کہ مین راستہ دون اور
وہ لشکر نکل جائین انکو ہمارے دین و مذہب سے سروکار نہین ہی حکیم طرطوس بیابانی نے کہا
کہ یہ بہت اچھا ہوا اگر لوح اور انار اُنکے ہاتھ آجاتا تو کچھ نہ بن پڑتی بقول شخصے کہ حذر کردہ را
علاج نیست ہرچند کہ پہلے تمہارا مرحلہ تھا اور تمہارے بعد ہماری باری تھی اور ہم نے
ایسا انتظام کرلیا ہی کہ لوح کو بیکار کردیا ہی چار دن دیو ہمارے اور شعلۂ جانسوز کسی کو تم تک
آنے نہ دینگے مگر پھر بھی اگر باشتی کام نکل آئے تو دشمنی سے کیا فائدہ ہی اور دشمنی بھی اُس سے
جسکا ستارۂ اقبال چمک رہا ہی اور ہمارے ستارہ پر غالب ہو اب مجکو پہلے آب انار پلا دو پھر
مفصل حال صلح کا بیان کرنا کہ اِسوقت انتہا کا ضعف ہی بات کرنا محال ہی ملکۂ نقلی نے اُسیوقت
انار ہاتھ مین لیا اور جام سامنے رکھا تھا اُٹھاکر جام مین نچوڑا اور جام لبون سے حکیم
طرطوس کے ملا دیا حکیم نے آب انار پی لیا اور کہا کہ اے ملکہ یہی روز بہتر زیادہ سخت تھا
شکر ہی پونے دو سو خداوندون کا کہ اِسوقت تک تم زندہ و سلامت ہو اور جو وقت نحس
تمہر تھا وہ گذر بھی گیا اب اگر سہراب اِسطرف آنیکا قصد کرے تو کیا کرسکتا ہی اِسلیے کہ بغیر
شام کے مراحل طے کرکے مجھ تک پہونچنا محال ہی اور پھر میرا کوئی کچھ نہین کرسکتا آج شام کو
انار بھی بیکار ہو جائیگا پھر میری قضا انار سے بھی نہین ہی یہ سنکر سیارہ نے قلا کرکے اپنی
اصلی ہیئت ظاہر کی اور کہا کہ او مرتد تو مسلمان ہوکر کافر ہوا خدائے برحق کی پرستش سے روگردانی
کی محسن کا اپنے دشمن ہوا یہ قابو پرستی تجھے اِسوقت کی خبر نہ تھی سنم مہتہ سیارۂ ثالث
یہ وہی انار تھا جو تو نے اپنے واسطے بنایا تھا مین نے تجھے ذوالخیام جادو بنا پلا دیا اور
ذوالخیام جادو کو شاہزادہ نے مارا دیکھ وہ سامنے شاہزادہ موجود ہی یہ کہکر جھپٹا یا کہ حکیم
کی طرف سے آنکھ کیے ہوئے بڑھا تھا جیسے ہی ہٹا اور نظر حکیم طرطوس بیابانی کی شاہزادۂ سہراب
ثانی پر پڑی خوف سے کانپنے لگا اور دم فنا ہوگیا اُدھر آب انار نے سم قاتل کی تاثیر

پیدا کی تمام بدن نیلا ہو گیا اور حکیم طرطوس دم نکل گیا مرتے ہی حکیم طرطوس کے تاریکی چھا گئی حجرہ دھوان بنکر
کنڈون سے غائب ہو گیا اب جو وہ سیاہی ہر طرف ہوئی تو دیکھا لاش حکیم طرطوس کی ریگ پر پڑی ہے اور بجاے حجر
چار سر کنڈے گڑے ہین اور نیلا پیلا رنگ ہوت بدلتا ہوا ہے سیارہ نے سر حکیم طرطوس کا کاٹ لیا اور تمام
زر و جواہر شعلے بن گیا ملازمان ذوالخیام حاضر کو ہمراہ لیا اور اپنے لشکر کی راہ لی انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہے اور

اوّل حال لشکر کا بیان کیا جاتا ہے

کہ جسوقت سے شاہزادۂ سہراب ثانی مع ملکہ افسونہ سحر ساز جادو و سیارہ ثانی جانب قلعۂ سپہان روانہ ہوے ہین
رستم ثانی و شہریار نامدار مصروف دعا ہین نگاہین جنوب صحرا کی طرف لگی ہوئی ہین ساعتین گن گن کر دن کٹتا ہے تھوڑا دن
باقی ہوگا کہ دیکھا صحرا کی طرف سے روشنی سی نمودار ہوئی سب دیکھنے لگے ہر ایک کو یہ خیال ہوا کہ شاہزادۂ سہراب
کی آمد ہے کہ یکایک دو تیر شہاب با دو اختر و نبالہ دار اسطرف آتے ہوے نظر آئے اور پیچھے پیچھے اُن
شعلہ ہاے دراز کے تخت ملکہ افسونہ سحر ساز جادو کا یہ تخت بھی تخت سلیمان کی طرح اُڑتا ہوا
چلا آتا تھا جسوقت سے ملکہ افسونہ سحر ساز جادو تعاقب مین ان شعلون کے چلی تھی کئی مقام پر
اِسنے سحر کے روکنا چاہا مگر شعلے نہ رُکے ملکہ حیران تھی کہ اِس مژدہ سحر مین اسقدر قوت
کہا سے آگئی کہ میرے سحر سے نہین رُکتا جسوقت سے اِن شعلون نے حصار غبار رین تک
بچائی تھی تو حصار فنا ہو گیا تھا اور ملکہ افسونہ سحر ساز نے چھینٹا آب دمیدہ سحر کا مارا تھا کہ
شعلے فرو ہو جائین لیکن پانی نے کار روغن کیا کہ شعلے اور بھڑکے اور جانب بیابان خزان جہنا
چلے آگے بڑھکر ملکہ نے صندوقچہ اپنا کھولا اور ایک ہنس موم کا نکال کر کچھ اسم پڑھکر پھونکا
اور کہا کہ جا اور ان دونون شعلون کو نگل لے یہ سنتے ہی ہنس نے پرون کو حرکت دی اور
قریب شعلون کے آکر دونون شعلون کو نگل لیے نگلتے ہی ہنس نے چرخ مارا دیکھا ملکہ افسونہ
سحر ساز نے کہ شعلے فرو نہین ہوے جو ہنس چرخ کھا رہا ہے قریب ہے کہ ہنس بھی جلکر خاک ہو
بس جلدی سے ملکہ نے نوک زبان مین نشتر دیا اور خون چلو مین لیکر ہنس پر مارا اور
کہا کیا سبب جو تو اپنی غذا کو ہضم نہین کر سکتا جو کچھ اسرار ہو بیان کر ہنس چھینٹا پڑتے ہی
قائم ہوا اور پکارا کہ اے ملکہ یہ شعلے بیابان خزان بہار مین دونون خیمون کو جلا کر گل ہون گے
بغیر اِسکے نہ کسی کے روکے رُکین گے اور نہ بجھائے بجھین گے یہ کہتے ہی ہنس بھی جلکر خاک
ہو گیا اور دونون شعلے پھر چلے جسوقت قریب لشکر پہونچے تو ایک خیمۂ سفید کی طرف چلا
اور دوسرا خیمۂ سیاہ کی جانب متوجہ ہوا ملکہ افسونہ سحر ساز جادو مطمئن ہو کر لشکر مین
آئی اور حال فتح بیان کیا دیکھا اہل لشکر نے کہ دو شعلے دونون خیمون پر گرے اور
خیمون کو جلا کر خاک کر دیا خیمون کے جلتے ہی ایک تلاطم برپا ہوا زمین متزلزل ہوئی آندھی
چلی خاک اُڑی آتشباری و برف باری ہونے لگی دیر تک شور گیر و دار رہا رہا جسوقت یہ خاک اڑنا
چکے تو پکارے کہ مارا جوان کشتی نام من ذوالخیام جادو نحیف مردیم و ہمانداریم و بمطلب خود
نہ رسیدیم یہ صدا آتے ہی تیرگی برطرف ہو گئی اور روشنی ہوئی لوگون کو حیرت تھی

کہ ذوالخیام جادو قتل وہان ہوئی اور علامات مرگ یہان ظاہر ہوے اسکا کیا سبب
ملکہ افسونہ سحر ساز نے بیان کیا کہ یہ ساحرہ نہایت ہوشیار اور منتخب روزگار تھی چونکہ مسکن
اِسکا یہی دونون جنیے تھے اِسوجہ سے یہ یہین آکر مری لوگون کو جہنماے سوختہ کی جانب روانہ کیا کرتی تھی
تو وہان کیا چیز ہی جسوقت لوگ قریب پہونچے تو دیکھا کہ ایک ایک ٹکڑا لاش کا جلا ہوا پڑا ہی لوگ دونون
ٹکڑون کو پاس ملکۂ افسونہ سحر ساز کے جاکر اُٹھالاے ملکہ نے لاش ذوالخیام جادو کی بہائی
تمام اہل لشکر نے لاش اسکی دیکھی بھلے تن دتوش کی یہ عورت تھی شہریار نامدار نے اپنے
کی قوت بازو کی نہایت تعریف کی کہ کیا اچھا ہاتھ مارا ہی جو اتنی بڑی جسیم عورت کے صاف
دو ٹکڑے ہوے گرد اسکی لاش کے اہل لشکر کا ہجوم تھا نقارہ خوشی کے بج رہے تھے چند سردار
استقبال شاہزادہ روانہ ہو گئے تھے قریب شام شاہزادہ بھی مع مال و اسباب و سر حکیم
بیابانی لشکر مین پہونچا رستم ثانی نے فرزند کو گلے لگایا شہریار نامدار نے سہراب پر سے نثار
کیا اور سیارہ کو خلعت مرحمت کیا اور جشن خوشی کرنے کے بعد انتظام پہانکا ملکۂ افسونہ سحر ساز
جادو کے سپرد کیا اور خود شاہزادۂ سہراب مع رستم ثانی و شہریار نامدار جانب نہ طاق
روانہ ہوے یہان ملکہ افسونہ سحر ساز جادو کو زلزال جادو کا خیال آیا کہ جسوقت یہ لوح اور
انار لیکر آئی تھی تو زلزال جادو کو اسیر کرکے کوہ پر چھوڑ آئی تھی بس ملکہ فوراً جانب کوہ روانہ ہوئی
اور قید زلزال جادو کی دیکھکے فرمایا کہ اگر تجھے مطیع اسلام ہونا منظور ہو تو سلطنت بیابان خزان بہا
کی تیرے ہی واسطے ہی ورنہ جہان تیرا جی چاہے چلی جا ذوالخیام جادو قتل ہو گئی یہ سنکر اسنے کچھ دیر
سکوت کیا بعد اسکے عرض کی کہ مجھے اسلام اختیار کرنے مین کوئی عذر نہین ہی مگر سلطنت سے معاف
فرمایئے ملکہ افسونہ سحر ساز نے سبب پوچھا اسنے عرض کی سب لوگ یہی کہینگے کہ زلزال جادو نے
بہ طمع سلطنت اپنے مالک اور محسن کو قتل کرایا اور دین اسلام اختیار کیا مجھے اپنی کنیزی مین رکھیے
ملکہ افسونہ سحر ساز نے مرحبا کی صدا دی اور فرمایا کہ ہم تجھے بادشاہ اس مقام کا کرتے ہین کیا
مجال ہی کسی کی جو یہ کہے یہ فرماکر زلزال جادو کو ساتھ لیے ہوے بیابان خزان بہار مین آئی
اور اسکو حاکم اِس مقام کا کرکے دل آرا سے شوخ چشم معشوقۂ سیارہ کو وزیر مقرر کرکے آپ جانب
نہ طاق روانہ ہوئی کہ کہین پھر نہ سہراب کسی بلا مین پھنس جاے اگرچہ اب راستہ صاف ہی
اور تا بہ نہ طاق کوئی جھگڑا باقی نہین ہی تاہم یہ مقام ہی قابل اطمینان نہین ہی اب اسکو تو راہ
مین چھوڑا جاتا ہی اور یہان سے

چند کلمہ داستان جلالت عنوان نقابداران ابلق سوار و نقابدار سبز پوش یعنے شاہزادۂ
عادل کیوان شکوہ و داراب ثانی کے گزارش کیے جاتے ہین

غزل برآغاز کلام

لگاکے اک زخم اگر پکارینگے	پھر پلٹ کر وہ تیر مارینگے	اس سے کیا کام بت وہ ہو کہ خدا
جو سنیگا اُسے پکارینگے	مشورت سے بڑھیگی رنجش اور	لوگ وہ دن طرف اُبھارینگے

خود کشی پر ہین عشق مین تیار جان ہار دینگے جی نہ ہار دینگے رہین زندہ بگاڑنے والے
لوگ کبتک آنکھین سنوار دینگے کیون کیا ہے عہد خاموشی اُنکھین کس منہ سے اب پکار دینگے
مشکل آسان اپنی ہو کہ نہ ہو وہ سویرے سے گھر سدھار دینگے ترچھے جاتے ہین ان کے تیر نظر
اسکو تاکینگے اُسکو مار دینگے میرا سودا کبھی نہ جائے گا لوگ اِس جن کو کیا اُتار دینگے
تارے گنتے مین کٹیگی شب تو دن کہو کسطرح گذار دینگے نیم بسمل بنا سے جاتا ہے جو
اُسی ظالم کو پھر پکار دینگے آج ہمسر ہی مشق تیغ زنی کل وہ زانو پہ ہاتھ مار دینگے
پست ہمت ہوا دل مایوس ہو تڑپنے سے جان دینا خوب دو تو کیا اِسے اُبھار دینگے
یون نہ ہم زندگی گذار دینگے شب وعدہ غضب ہی زینت زلف یہ بگاڑ دینگے وہ سنوار دینگے
چھپ کے بیٹھے تو ہو گے رسوا تو نام لے لیکے ہم پکار دینگے آرزو جانتے ہو جنکو مسیح
عزہ دے دیکے مار اُتار دینگے

راویان معتبر و حاکیان سخنور اِس داستان کو یون بیان کرتے ہین کہ جسوقت شاہزادۂ حق پژوہ یعنے عادل کیوان شکوہ بادشاہ لشکر اسلام سے رخصت ہو کر چلے ہین تو شاہزادۂ دارا بخت ثانی بھی نقابدار سبز پوش بنے ہوے اِنکے ہمراہ تھے یہ بھی جانب تہ طاق روانہ ہوے تھے کہ چلکر شریک جنگ ہون اور بعد فتح تہ طاق فیصلہ صاحبقرانی کا کرین بانہاے صاحبقرانی بدیع الملک سے لین اور نور صاحبقرانی جو بسبب دست چپیون کے بگاڑ کے آدھا رہ گیا ہے اُسے پورا کرین اِسی خیال مین ملی مراحل و قطع منازل کرتے ہوے چلے جاتے ہین جاتے جاتے ایک صحرا مین پہونچکر شام ہوئی تمام لشکر اُتر پڑا بازار کھل گئے کٹورہ کھنکنے لگا اہل لشکر نے کمرین کھولین بارگاہین اور خیمے استادہ ہونے لگے وہ بیابان جو گھڑی بھر پیشتر منسان اور ویران تھا وہ کیسا آباد ہو گیا کہ ہر طرف گہما گہمی تھی جنگل مین منگل نظر آتا تھا اُسی حالت مین عادل کیوان شکوہ کو اپنی معشوقۂ دلربا بلکہ صنم گلعذار کا خیال آیا جی بیچین ہو گیا تصویر خیالی آنکھون کے نیچے پھرنے لگی کسنی کا زمانہ پہلے پہل کا عشق اور ایسی معشوقہ کے ساتھ جسکا حسن و جمال مین مثل و نظیر نہین صحرا کی ہوا نے وحشت عشق کو ترقی دی جمع سے دل گھبرایا دارا بخت ثانی سے ارشاد فرمایا کہ جبتک یہان انتظام ہو بارگاہین وغیرہ استادہ ہون اتنا وقت سیر صحرا مین گذارنا چاہیے اگر آپ کا جی نہ گھبرائے تو یہین ٹھہر لیے ورنہ میرے ساتھ چلیے چونکہ انکو بھی بلکہ نسیم جادو کی یاد بیتاب کیے ہوے تھی اور یہ بھی بہانہ ڈھونڈ رہے تھے کہا کہ اگر کچھ مضائقہ نہ ہو تو مین بھی ساتھ چلون فرمایا کہ آیئے یہ کہکر دونون صاحب خرامان خراماں چلے سیر بیابان کی کرتے ہوے عشق کا دم بھرتے ہوے اِسقدر دور نکل گئے کہ وہان سے لشکر بھی نہ معلوم ہوتا تھا تقضاے کار و اتفاقات روزگار کہ یہ شب شب ماہ تھی لیکن مہینے کی ساتوین تاریخ تھی رات باقی رہی اور چاند غروب ہو گیا تمام زمانہ تیرہ و تار ہو گیا جو درخت چاندنی مین پھلے معلوم ہوتے تھے وہ اب پہاڑیون کی طرح ہیبا نک نظر آنے لگے ہوا کا سناٹا خشک پتون کی کھڑکھڑاہٹ درندون کی ہولناک صدائین دیو کا زہرہ آب کیے دیتی تھین مگر یہ دونون

صیغم شکار بیخوف و ہراس اپنے لشکر کی طرف پلٹے چلے آتے تھے آخرکار راہ گم کی اور کہین سے کہین نکل گئے اُدھر اہل لشکر پریشان ہوکر براے تلاش نکلے عیار نقابدار ابلق سوار مہتر گردباد بادپیما گردبھی چند عیارون کو ہمراہ لیے ہوے مشعل عیاری روشن کیے ہوے اپنے آقا کو ڈھونڈ رہا تھا لیکن اول حال نقابدار ابلق سوار و نقابدار سبزپوش کا سنیے کہ یہ جاتے جاتے ایک باغ کے قریب پہونچے دروازہ باغ کا وا تھا اور ایک قندیل دروازۂ باغ پر روشن تھی مگر کوئی حاجب و دربان نظر نہ آتا تھا دارا ب ثانی نے عادل کیوان شکوہ سے کہا کہ شب تاریک ہے پتا لشکر کا ملنا دشوار ہی ایسا نہ ہو کہ راہ بھول کر زیادہ دور نکل جائین بہتر یہ ہی کہ رات اِس باغ مین چلکر گذار لیے صبح کو دیکھا جائیگا فرمایا کہ نہین معلوم مالک اس باغ کا کون ہی دوست ہی یا دشمن عورت ہی یا مرد ایسی بے سروسامانی مین اسطرح کی خلاف عقل جرأت کرنا مناسب نہین ہی دارا ب نے عرض کی کہ ہمت مردان مدد یزدان دشمنون سے لڑنے کے واسطے تو جاتے ہی ہین اور دشمن بھی وہ جو کہ ساحر ہین اور ہم نہ اب سحر جانتے ہین نہ آئندہ ہمین سحر سیکھنے کی ضرورت ہی خدا ہی ہر وقت مین مددگار ہی یہ اُسی کا پیدا کیا ہوا سامان ہی ورنہ اِسی جنگل مین باغ کیسا عادل کیوان شکوہ کو خیال پیدا ہوا کہ یہ اپنے دل مین مجھے بودا خیال کرینگے فرمایا بہتر ہی چلیے دارا ب ثانی کو یہ کہنے کے بعد خیال آیا کہ واقع مین نقابدار کہتے سچ ہین مگر اب اپنی راے پلٹ نہین سکتے کہ ایسا نہ ہو عادل کیوان شکوہ دل مین نہ سمجھین کہ خود ہی کہا اور خود ہی پلٹ گئے غرض کہ ایک دوسرے کے لحاظ و شرم سے کچھ کہہ نہ سکا اور دونون بہادر داخل باغ ہوے دیکھا کہ باغ نہایت سرسبز و شاداب ہے درختون مین نئی نئی جو کوپلین پھوٹی ہین تو عجب لطف دکھا رہی ہین مشاطۂ بہار نے ہر شاخ نخل کو لباس نو سے مزین کیا ہی کہ مرکب شتاب کے چراغان نے اُس شب تاریک مین باغ کے جلوہ کو کم نہین ہونے دیا ہی ہر گل و ثمر نظر آتا ہی وسط باغ مین ایک روہ دری سنگ مرمر کی ہی گرد اُسکے ایک نہر مصفا جاری ہی دو جگہ چھوٹے چھوٹے اُس نہر مین پڑے ہین اور گرد نہر کے نارنجے اور گلے رکھے ہوے ہین اُنمین چھوٹے چھوٹے درخت لگے ہوے ہین پھول نہایت خوشنما کھلے ہین اور ایک چھوٹا سا پل بنا ہی کہ اُسی پر سے اندر بارہ دری کے جانیکا راستہ ہے یہ دونون شہسوار باوقار تعریف پروردگار کرتے ہوے داخل بارہ دری ہوے دیکھا کہ دو چھپر کھٹ برابر لگے ہوے ہین اور تمام بارہ دری فرش شیشہ آلات وغیرہ سے آراستہ اور مزین ہی جسقدر رنجا ژفانوس کنول مردنگ وغیرہ ہین سب روشن ہین کشتیان مے کی رکھی ہین سب سامان درست ہین مگر صاحب مکان کوئی نہین معلوم ہوتا یہ دونون شیر دل تکیہ پروردگار عالم پر کرکے ایک چھپر کھٹ پر لیٹ رہے اور تلوارین پہلوؤن مین رکھ لین خود و چار آئینہ وغیرہ یہ سب چیزین اُتار کر ایک مقام پر رکھ دین گھوڑون کو بیرون باغ چھوڑ دیا تھا کہ چرا کرینگے جسوقت حج کو باغ سے نکلینگے تو سوار ہوجائینگے یہ مرکب بھی ایسے ہین کہ اپنے سوارون کو خوب پہچانتے ہین اور دوسرے کو سوار ہی دیتے ہین

نہین ہین نہ کوئی انپر قابو پاسکتا ہی غرضکہ عادل کیوان شکوہ اور داراب ثانی ایک تو تھکے ہوے تھے کہ پہلی منزل شام کو ختم ہوئی تھی دوسری منزل دوپہر رات گئے اس باغ مین آکر تمام ہوئی سامان راحت پاکر لیٹتے ہی سوگئے اور نقیر خواب بلند ہوئی یہ باغ تھا ملکہ قتال کہان ابرو کا جو کہ دراصل وہ خود ہی ملکہ مین جادو بادشاہ طلسم گنبد بے در کی جسوقت اسنے دیکھا کہ اب طلسم برباد ہوجائیگا نقاب دار ابلق سوار سے طلسم باطن کو بھی فتح کرلیا اور باپ اسکا آتش حصار طلسمی مین جاکر چھپا تھا تو یہ طلسم سے نکلکر جانب منہ طاق روانہ ہوئی تھی چنانچہ یہ غیور غارنشین جادو کے پاس پہونچی کہ اس سے اور ملکہ ممن جادو سے نہایت دوستی تھی ملکہ نے وہ تمام باتین یاد دلاکر اور حقوق اپنے ظاہر کرکے مدد طلب کی تھی غیور غارنشین ساحر زبردست ہی اسنے ملکہ قتال کہان ابرو کی نہایت دلجوئی کی اور کہا کہ مین تیرا چچا ہون اب مجھے باپ کی جگہ سمجھ باپ تیرا بچ نہین سکتا پیمانۂ عمر اسکا لبریز ہوچکا ہی اگر ایک عالم اسکا طرف دار ہوگا تو بھی وہ قتل ضرور ہوجائیگا وہان جانا میرا بیکار ہی اور اب تو بھی سکونت اسی مقام کی اختیار کر چنانچہ چند روز یہ غیور غارنشین کے پاس رہی بعد اسکے ملکہ نے عرض کی کہ جب مجھے ملک اپنا اور جاہ وحشم یاد آتا ہی تو میرا دل اُلٹنے لگتا ہی بسبب آپ کے پاس ادب کے نہ تو رو سکتی ہون اور نہ تاب ضبط رہتی ہی خیال فرمایئے کہ جو بادشاہ سے فقیر ہوجاے اور تمام عزیز اسکے قتل ہوجائین اسکے دل پر کیا گذرتی ہوگی اگر مجھے اجازت ہو تو صحرا مین رہنا اختیار کرون شاید میرا غم غلط ہوجاے اور سنا ہی کہ دشمن اسطرف آنے والے ہین اگر قابو پاؤن تو اپنے عزیزون کے خون کا عوض بھی اُنسے لون یہ سنکر غیور غارنشین نے کہا کہ تمھین اختیار ہی جہان چاہو رہو چنانچہ قتال کہان ابرو نے اس صحرا مین باغ بنایا ہی اور رہا کرتی ہی جسوقت اسے معلوم ہوا کہ لشکر نقاب دار کا صحرا مین اُتر رہا ہے اور نقاب دار برائے سیر نکلا ہی تو اسنے دروازہ باغ کا وا کرکے قندیل سحر روشن کردی تاثیر اس قندیل سحر کی یہ تھی کہ جو ایک نظر بھی اس قندیل کو دیکھ لیگا وہ اندر باغ کے ضرور چلا آئیگا اور روشنی دباغ کی زائل ہوکر لایعقل ہوجائیگا برائی بھلائی پر نظر نہ رہیگی عاقبت اندیشی زائل ہوجائیگی ایسا ہی ظہور مین آیا کہ عادل کیوان شکوہ اور داراب ثانی دونون باطمینان تمام آکر اندر بارہ دری کے سو رہے جسوقت یہ دونون شاہزادہ داخل باغ ہوے ہین تو ملکہ قتال ابرو بلبل بنکر ایک درخت پر بیٹھ رہی تھی جب یہ دونون شاہزادہ سو رہے تو اسنے کینہ دیرینہ نکالنے کو پہلے تو قتل کا ارادہ کیا ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اگر یون انکو قتل کیا تو کیا لطف یہ ہی کہ انکو اس ذلت سے قتل کرکہ یہ بھی سمجھین کہ کسی کا گھر برباد کرنے کا یون عوض لیا جاتا ہی سنا ہی کہ ان دونون کو دعوی صاحبقرانی ہی پہلے انکا یہ غرور مٹوانا چاہیے اُسکے بعد انکو قتل کرانا مناسب ہی ایک تو حسن وجمال مین یہ یون ہی شہرۂ آفاق ہی دوسرے اسنے اپنے کو بزور سحر اور حسین بنایا اور خوب زیور سے آراستہ ہوکر چند کنیزون کو ہمراہ لیے ہوے

پہلے سرھانے نقابدار اہلق سوار کے آئی اور شانہ پکڑ کر ہلایا جیسے ہی نظر نقابدار کی چہرہ پر قتال کمان ابرو کے پڑی ہوش جاتے رہے حواس باختہ ہوگئے سکتے کا سا عالم ہو گیا ملکہ نے کہا حیرت زدہ ہیں واہ صاحب یہ کیا حرکت تھی کہ آپ میرے باغ مین تشریف لائے اور کس اطمینان کے ساتھ میرے چبوترہ پر لیٹ رہے جیسے یہ آپ ہی کا مکان ہے یہ بھی نہ خیال کیا کہ اگر صاحب مکان آجاے تو ہمسے خوش ہوگا یا ناخوش نقابدار اٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ ملکہ تم سچ کہتی ہو یہ قصور تو بیشک ہوا لیکن یہ نقابدار سبز پوش کے اغوا کرنے سے تھا ہر چند مین منع کرتا رہا مگر انھون نے نہ مانا ملکہ ہنسی اور کہا کہ اگر آپکا دل نہ چاہتا تھا تو نقابدار سبز پوش کو آنے دیا ہوتا آپ نہ تشریف لائے ہوتے اور نہ دیکھئے مین اُنسے بھی پوچھتی ہون یہ کہکر قریب دارا ب ثانی کے آئی اور اُسی طرح اُنکو بھی شانہ ہلا کر بیدار کیا آنکھ جو دارا ب ثانی کی کھلی اور نظر اِسکے حسن و جمال پر پڑی یہ بھی شیفتہ ہوگئے ملکہ نے اِنسے بھی اُسیطرح شکایت کی اور کہا کہ نقابدار اہلق پوش کہتے ہین مین نقابدار سبز پوش کے کہنے سے آیا ایک تو آپ خود ہی تشریف لائے دوسرے ایک کو اور ہمراہ لیتے آئے دارا ب ثانی نے کہا ملکہ اصل یہ ہے کہ ہم لوگ راستہ بھول گئے تھے رات اندھیری تھی جنگل کا واسطہ شب کیونکر گذرتی اتفاقاً اسطرف آنکلے کسی کو یہان نہ پایا جس سے اجازت لیتے آخر تھکے ماندے تھے پڑ رہے ہان اتنا ضرور ہے کہ تمھارے چبوترہ پر لیٹ رہے معاف کرو یون ہم صبح کو جاتے اب اگر تم بدمزاج ہوتی ہو تو ہم ابھی چلے جاتے ہین یہ کہکر اُٹھ بیٹھے اور دونون نقابدارون نے اسلحہ پہننے کا قصد کیا تھا کہ ملکہ نے دونون کے دامن پکڑ لیے اور کہا مین ایسی بے مروت نہین ہون جسطرح کی باتین آپ سے کر رہی ہون ذرا میری کہانی بھی سنتے جایئے یہ سنکر دونون نقابدار پھر بیٹھ گئے اب ملکہ نے کہا جو میرے اصرار کی یہ تھی کہ مین نا مومن ہون دیوانہ بہزاد کی وہ صحراؤن اور جنگلون مین مارا مارا پھرا کرتا ہے جب کبھی اُسکا جی چاہتا ہے آدھی رات پچھلے پہرے اِسطرف بھی نکل آتا ہے اگر اتفاقاً وہ اِسطرف نکل آتا مین تو باغ مین موجود نہ تھی سڑی آدمی نہ معلوم کیونکر پیش آتا بالفرض مین موجود بھی ہوتی تو اُسے منع نہ کر سکتی کہ میری بدنامی کا پہلو نکلتا تھا تم دونون مفت مین قتل ہو جاتے یہ سنکر دونون نقابدارون نے جواب دیا کہ وہ دیوانہ کیا مسخرا تھا جو ہمین قتل کر سکتا مگر کیا کہین کہ تم ہماری محسن ہو تمھارے باغ مین آکر آرام اُٹھا چکے ہین اِسوجہ سے تم کو رانڈ بنانا پسند نہین کرتے اور رفع شر کے واسطے ہم چلے جاتے ہین ورنہ اُس دیوانہ کو یا مطیع کرتے یا قتل کرتے یہ سنکر ملکہ قتال کمان ابرو نے کہا کہ اگر آپ چلے جائینگے اور اُسکو خبر ہو گئی تو وہ مجھے بدنام ہوگا اور کوئی میری عصمت داری کی شہادت نہ دیگا یہ جسقدر کنیزین آپ میرے ساتھ دیکھتے ہین یہ سب میری عدو ہین صدہا تہمتین مجھپر رکھ چکی ہین لہذا آپ ابھی یہین تشریف رکھیے تھوڑی رات باقی ہے اسے بھی آرام سے گذار لیجیے صبح کو مین دیوانہ بہزاد کو بلواؤن گی آپکے سامنے میری صفائی کر کے یہانسے چلے جایئے گا ورنہ دیوانہ بہزاد رکھکر مجھے مار ڈالیگا اور اگر زندہ رہی تو مرنے سے بدتر ہے کہ عورت کے واسطے بے عصمتی کے الزام سے زیادہ بری چیز کوئی نہین ہے نقابدارون

فرمایا کہ خدا نہ کردہ تم بے عصمت کب ہو کہا وہ آپ نے مثل نہین سنی کہ بد اچھا بدنام برا
فرمایا بہتر ہی تمھاری خوشی اسنے کہا بس اب مین رخصت ہوتی ہون صبح کو میں دیوانہ ہر بر
پھر حاضر خدمت ہون گی یہ کہکر وہان سے اُٹھی اور صحرا کی طرف چلی گئی جب سے اسنے
اس مقام پر باغ بنایا ہی جب ہی سے دیوانہ بربر یہان مامور ہی اور وہ اسپر شیفتہ ہی دیوانہ
نہایت شہزور اور زبردست ہے چالیس ہزار دیوانون سے جنگلون مین پھرا کرتا ہے
یہ سیدہی دیوانہ بربر کے پاس گئی کہ جن دشمنون کی مجھے فکر تھی اور جنھون نے سلطنت میری
برباد کی ہے وہ آکر بیٹھے ہین اگر مین چاہتی تو انکو قتل کر ڈالتی مگر مدعا سے دلی میرا یہ ہی
کہ وہ تیرے ہاتھ سے ذلیل ہوکر قتل ہون تو جسوقت صبح کو میرے ساتھ وہان پہونچنا
تو دونون نقاب بداروں سے کہنا کہ تم اس باغ کے اندر کیون آئے اور اُنسے لڑکر
اُنھین زیر کرکے ذلت و خواری کے ساتھ قتل کرنا بعد اُسکے پھر مین ملک پر
چڑھکر قبضہ کرلون گی اور سلطنت وہان کی تیرے ہی واسطے ہی اور اتنی رات مین تیری حفاظت کا
انتظام کیے دیتی ہون نہ شاید وہ لوگ شہزور زیادہ ہون اور تو یون الغیر غالب نہ آسکے
تو شہزادی کی بدولت اُنکو پست کرے یہ سنکر دیوانہ بربر نہایت خوش ہوا اور قتال
کمان ابرو نے تنہائی مین لیجاکر پہلے منھ کالا کروایا بعد اُسکے ایک خفتان سحر بناکر
دیوانہ کو پہنائی اور کہا کہ اب نہ کوئی حربہ تجھپر اثر کریگا اور نہ زور و طاقت مین کوئی تجھ
غالب آسکیگا یہ سنکر دیوانہ اور بھی خوش ہوا اور وہان دارائب ثانی اور عادل کیوان
شکوہ ان دونون کی یہ حالت ہے کہ ایک دوسرے سے حالت چھپاتا ہی مگر بے اختیار
آرزو لب پر آجاتی ہی حسن قتال کمان ابرو کا دل پر نقش ہوگیا ہے یہ دونون شاہزادہ
دل و جان سے شیفتہ ہو رہے ہین مگر ایک ایک کے لحاظ سے خاموش ہے
دلون مین یہ ارادہ ٹھنے ہوے ہین کہ دیوانہ کو قتل کرکے اس سے نکاح کرنا
یا سہی خدا کرے کہ دیوانہ آمادۂ فساد ہوجاے تو لطف ہے اب نہ انکو صنم
گلعذار کا حسن یاد آتا ہے نہ اُن کو نسیم جادو کا خیال ہے تصویر قتال کمان ابرو
کی دونون کے پیش نگاہ ہے اسی محویت مین وقت نماز کا بھی گذر گیا اور انکو
ہوش نہ آیا کہ یکایک دروازۂ باغ پر مکرر کھڑاہٹ زنجیرون کی معلوم ہوئی چونکہ
صبح ہونے سے قندیل بھی گل ہوچکی تھی تو کسی قدر عقل بھی ان لوگون کی درست
ہوئی تھی جیسے ہی آواز زنجیرون کی سنی دارائب ثانی نے عادل کیوان شکوہ
سے کہا کہ شاید وہ دیوانہ آتا ہے نہین معلوم اُس سے کیسی ٹھہرے
اس خیال سے ان دونون نے احتیاطاً اسلحہ تن پر آراستہ کرلیا ہے اور
سپر تلوار سامنے رکھکر بیٹھے ہوے ہین کہ دیوانہ بربر زنجیرین چباتا ہوا داخل باغ ہوا
اور وہین سے اسنے شور کیا کہ کہان ہین وہ سرکش جنھون نے بے اجازت ہمارے باغ مین داخل
ہوے اگر اُسکے پاؤن نہ قلم کیے تو نام اپنا دیوانہ بربر نہ رکھا یہ کہتا ہوا

اندر بارہ دری کے آیا بلکہ قتال کمان ابرو کا پتی اور تھرتھراتی پیچھے پیچھے چلی آتی تھی داراب
ثانی سے نے کہا اے شخص تو اسقدر زباندراڑی کیون کرتا ہے ہم تو تیری زوجہ سے حذر
کر چکے ہین کہ غلطی سے ہم اس باغ کی طرف چلے آئے راستہ بھولے ہوے تھے
رات اندھیری تھی اسوجہ سے اس مقام پر ٹھہر گئے کہ مالک باغ سے اجازت لیکر شب
بسر کرینگے جب یہان کسی کو نہ پایا تو سورہے تیری بی بی نہایت نیک ہے کہ اسنے غیر مردون کے
ساتھ اس باغ مین رہنا نہ پسند کیا اور یہانسے چلی گئی دیوانۂ بربر نے کہا کہ اگر وہ نیک
ہوتی تو تم اندر باغ کے بھی آ سکتے تھے اور اگر آ گئے تھے تو زندہ بھی جا سکتے تھے
تم خود ابھی کہہ گئے ہو کہ ہم سو گئے تھے پھر خود ہی کہا کہ ہم نے ملکہ سے حذر کیا تھا اگر اسنے
تمکو جگایا نہین تو تمنے حذر کیون کر کیا یہ سب فریب آمیز باتین جان بچانیکے واسطے
ہین تمن اس بدکار کو بھی قتل کرونگا مگر پہلے قتل تمھارا واجب ہے یہ کہکر اسنے آتے کے
ساتھ ہی چوبدست گران سنگ کا وار کیا داراب نے دستۂ چوب پر ہاتھ ڈالدیا یہ
معلوم ہوا کہ چولین شانون کی نکل گئین پھر داراب جھپٹے اور دیوانۂ بربر سے لپٹ پڑے
دیوانہ داراب سے لپٹا کشتی ہونے لگی عادل کیوان شکوہ تماشا دیکھنے لگے پہر بھر
کامل دونون مین کشتی رہی آخر دیوانہ نے لنگر داراب کا توڑا اور سر سے بلند کرکے
زمین پر مارا اور کمند سے شکین باندھکر ڈالدیا اور اب عادل کیوان شکوہ کی طرف
متوجہ ہوا عادل کیوان شکوہ بھی اکھڑکمر کستے ہوے دیوانہ اسنے بھی لپٹ پڑا اور
کشتی ہونے لگی مگر چونکہ عادل کیوان شکوہ پاس داستان آہن رہین جو انکو طلسم ابلق سے ہاتھ
آئے تھے صفت انکی یہ ہے کہ اگر کوئی شے کیسی ہی مضبوط ہو مثل زنجیر سحر وغیرہ کے تو ان
داستانون کی وجہ سے عادل کیوان شکوہ اس زنجیر سحر کو توڑ سکتے ہین بس انھون
نے حنان دیوانہ کی توڑکر پٹکدی اب دیکھا تو قوت دیوانہ کی آدھی بھی نہ رہی
لڑکھڑا لڑکھڑا کر لڑنے لگا قتال نے دیکھا کہ حنان اس کے جسم پر نہین رہا ایسا
نہ ہو کہ یہ مغلوب ہو جاے بس اسنے چپکے چپکے عادل پر سحر کرنا شروع کیا مگر اسکے
پاس ایسے ایسے تحفہ جات طلسمی ہین کہ سوا ساحران طلسم بند کے کسی کا سحر انپر اثر نہین کرسکتا
قتال کا سحر بھی بے اثر ہو گیا نقابدار ابلق سوار نے تھوڑی ہی دیر مین دیوانۂ بربر کو زمین سے
اٹھا کر زمین پر مارا اور فرمایا کیا کہتا تھا دین اسلام کے قبول کر کہین دیوانۂ بربر نے چکت مارنے کا قصد کیا
شاہزادہ نے بقوت تمام جو منھ پر اسکے گھونسا مارا ہاتھ گھٹنے تک زمین مین در آیا اور دیوانہ
پھڑک کر مر گیا یہ حالت دیکھکر قتال کمان ابرو کانپ اٹھی اور دل مین افسوس کرنے لگی کہ اگر
مین ایسا جانتی کہ سحر بیجا اثر کریگا تو ان دونون کو غفلت ہی کی حالت مین قتل کر ڈالتی مگر
افسوس ایک معشوق کہ جس سے کبھی کبھی دل بہلاتا تھا اسکو بھی قتل کرایا اور کچھ حاصل نہ ہوا
پھر دام مکر بچھانا چاہیے بغیر اسکے کام نہ چلیگا یہ خیال کرکے اسنے لاش تو دیوانۂ بربر کی اٹھوا
اور آنکھون مین آنسو بھر کر عادل کیوان شکوہ سے کہا کہ کیا اچھی گھڑی سے

آپ میرے باغ مین آئے تھے کہ شوہر کو مار کر مجھے بیوہ بھی بنا چلے اب میری کون خبر گیری کریگا یہ جنگل کا رہنا اور شریک حال کوئی نہین نقابدار نے فرمایا کہ فی الواقع بہت بُری گھڑی یہ ہم پر آئی ہے ہمین خود بھی تمھارے شوہر کے مرنیکا صدمہ ہے مگر مجبور تھے وہ ہمارا دشمن ہو گیا تھا اور تمھارا بھی دوست نہین رہا تھا خیر اب جو ہوتا تھا وہ ہو گیا اب سکا کوئی علاج نہین ہو سکتا ہون اگر تم جان کے بدلے جان چاہتی ہو تو خنجر کمر سے کھینچو گلا حاضر ہے فتال کمان ابرو نے کہا کہ عذر گناہ بدتر از گناہ جو ہوا ہوا قضا اسکی آپ ہی کے ہاتھ سے تھی ورنہ اسنے بڑے بڑے سرکشون کو زیر کیا تھا اب میرے سامنے اتنی تو بیدردی کیجیے کہ میرا سکے نجہ وغیرہ سے رخصت کر لون تو آپ جائیے گا اگر رنج دیا ہی تو اتنی خوشی بھی میری کیجیے یہ سنکر عادل کیوان شکوہ نے یہ شعر پڑھا ؎ بیٹھے ہین ترے در پہ تو کچھ کر کے اُٹھینگے یا وصل ہی ہو جائیگا یا مر کے اُٹھینگے بلکہ اب غم دیوانہ برکا دل سے دور کر دو اور اپنے حسن و جوانی پر رحم کھاؤ مین اس ندامت مین تمھارے ساتھ عقد کرنیکو مجبور ہون یہ سنکر بلکہ اور بھی زار زار مثل ابر نو بہار کے رونی اور کہا معلوم ہوتا ہے اسی سبب سے تمنے اُسکو قتل کیا کہ جب یہ عورت لاوارث ہو جائیگی تو مجبور ہو کر مزدوری مجھے قبول کریگی عادل کیوان شکوہ نے کہا کہ اسی بلکہ قسم ہی خداوند عادل کی کہ یہ شیوہ ہم لوگون کا نہین ہی اگر دیوانہ مسلمان ہوتا یا برسر فساد نہ آتا تو ہمین اُس سے کوئی غرض نہ تھی ہر چند کہ تمھارا حسن و جمال لائق دید ضرور ہی مگر ہم ایسے بدنیت نہین ہین کہ ناجائز شے کو اور بلکہ غیر کو اپنے اوپر روا رکھین اسی وجہ سے ہم چلے جاتے تھے تمنے خود اپنی صفائی کے واسطے ہمکو روک لیا بلکہ نے سر جھکا کر کہا کہ ؎ یہ کہکر رہ گئی بلبل قفس مین پڑ نہ ہو بندہ کوئی بندے کے بس مین اب اگر تمھارا ساتھ بھی نہ دونگی تو اس صحرا مین کسکی ہو کر رہونگی دارا ب ثانی جو کمند سے بندھے ہوئے پڑے تھے اور یہ باتین سُن رہے تھے اِنھون نے جوش مین آکر کمند کو توڑ ڈالا اُٹھ بیٹھے اور خنجر کھینچکر اپنے کو ہلاک کرنیکا قصد کیا ایک تو یہ غیرت دامنگیر ہوئی کہ مین جس سے زیر ہو گیا عادل نے اُسکو زیر کر لیا ایک عزیز کے سامنے کیسی ذلت ہوئی وہ اپنے دل مین کیا کہیگا اور میری کیا حقیقت سمجھیگا علاوہ اِسکے یہ کن آنکھون سے دیکھا جائیگا کہ معشوق دوسرے کے پہلو مین ہو ؎ خود کشی پر اِنھین دونون نے اُبھارا ہو مجھے ننگ بھی ہی اور غیرت رسوائی بھی بس یہ دیکھتے ہی عادل کیوان شکوہ نے ہاتھ دارا ب کا پکڑ لیا اور کہا کہ اے عزیز یہ کیا حرکت تھی دارا ب نے لگے اور کہا کہ اے برادر اب میری زندگی باصل بیکار ہی اِس سے سو نہ ہزار درجے بہتر ہی کہ مین ایک دیوانہ کے ہاتھ سے زیر ہو جاؤن عادل کیوان شکوہ نے کہا کہ مین تمھارے زور و جرأت سے خوب آگاہ ہون کیا مجال ہی کسی کی جو تمسے مقابلہ کر سکے نہین معلوم کیا سرار تھا کہ تم دیوانہ کے ہاتھ سے زیر ہو گئے بھلا اولاً وھلہ حیدران پر کوئی غالب آسکتا ہی دارا ب نے کہا کہ یہ باتین آپ تالیف قلب کی کرتے ہین اسلیے کہ مین اپنے ارادہ سے باز رہون مگر ایک ظاہر بات کی تاویل کیونکر ہو سکتی ہی اگر اسمین کوئی اسرار تھا تو میرے ہی واسطے تھا آپکے لیے نہ تھا عادل کیوان شکوہ نے کہا کہ مین صاحب

کھنجات طلسمی ہون مجھ سوا ان ساحرون کے جو طلسم بند ہین کسی کا سحر اثر نہین کر سکتا یہ دیوانہ اصلی قوت
نہ رکھتا ہوگا مجھے اسکا زیر کرنا زرا دشوار نہ معلوم ہوسکتا ہین قسم کھاتا ہون کہ جو پہلوان مجھسے دو دو
اور تین تین روز مین زیر ہوے ہین آپ بھی اُنکو زیر کر سکتے ہین اِس دیوانہ کی کیا حقیقت تھی کہ اُنکو
برکر سکتا یہ باتین قتال کمان ابرو سُن رہی تھی دل مین کہتی تھی کہ اِسی سبب سے دیوانہ
مارا گیا اور سحر میرا خالی گیا خیر اب دوسری فکر کرنا چاہیے لیکن دارا ب ثانی نے کہا کہ مین ایک
شرط پر اِس ارادہ سے باز رہونگا وہ یہ کہ آپ مجھے یہانسے چلے جانے کی اجازت دین عادل
کیوان شکوہ نے فرمایا کہ اگر آپ تنہائی مین خودکشی کرلین تو اور بھی میرے واسطے باعث رنج و
بدنامی ہی دارا ب نے قسم کھائی کہ ایسا نہ ہوگا عادل کیوان شکوہ نے سکوت کیا اور
دارا ب ثانی نے اُٹھنے کا قصد کیا تھا کہ اُٹھون جو قتال کمان ابرو نے دامن پکڑ لیا اور کہا کہ آمدن
بارادت ورفتن باجازت جب مین رخصت کرون اُسوقت جایئے گا یہ کہکر اُٹھی اور کہین چلی گئی
دارا ب نے خیال کیا کہ جسکو اپنا خیال نہ ہو اُسکا خیال کرنا بیکار ہی اگر اِسکو میری محبت ہوتی تو
پیام عادل کا کیون قبول کرلیتی یہ سوچ کر اُٹھے اور دروازہ باغ کی طرف چلے اور ہر بھر کا مل
پھرا کیے مگر راستہ نہ پایا وہان قتال کمان ابرو اپنے ہمخانہ مین گئی اور ایک پتلی
ماش کے آٹے کی بنائی اور بچہ خوک کو ذبح کر کے اُس پتلی کو خون خوک سے نہایا اور
کچھ اسم پڑھنا شروع کیا اِدھر اسم تمام ہوا اُدھر پتلی اُٹھ بیٹھی اور کہنے لگی کہ کیا حکم ہوتا ہی قتال
کمان ابرو نے کپڑے اپنے اُسکو پہنا ے اور آئینہ لیکر اپنی صورت مین پتلی کی صورت ملائی
وہی خال و خط تھے کوئی فرق نہ تھا بس اسنے پتلی سے کہا کہ مین تو جاتی ہون اب تو اِن دونون
ظالمون کو دیوانہ بنانا اپنی جان دیکر اِن کی جان لینے کے سامان کرنا یہ کہکر آپ تو نہ
مین غیور غارنشین جادو کی رد نہ ہوئی اور یہان پتلی حجرے سے نکلکر باغ مین آئی دارا
ثانی کو ٹہلتے ہوے پایا پوچھا کہ کیوان صاحب ہم منع کر گئے تھے مگر تمنے سماعت نہ کی
اور جانیکا قصد کیا آخر چلے نہ گئے راستہ نہ پایا دارا ب دل مین شرمندہ ہوے قتال نقلی ہاتھ پکڑکر
اِنکو بھی بارہ دری مین لائی اور عادل کیوان شکوہ کی جانب دیکھکر کہا کہ صاحب سنو مہمان تم بھی ہو
اور مہمان یہ بھی پس خاطر دونون کی واجب ہی بلکہ بانی یہان آنے کے یہی ہو لہذا تم دونون
میرے وارث ہو ایک شب مین تمہاری خدمت مین رہونگی ایک شب انکی خدمت گزاری کرونگی یہ
سنکر عادل کیوان شکوہ بہت گھبراے اور کہا کہ اگر دل تمہارا اِنکی طرف مائل ہی تو مین اِسمین بھی خوش
ہون کہ اِنھین کے ساتھ عقد کرو یہ بھی کوئی غیر نہین ہین اور ہم لوگ مہم کار نہین ہین کہ ایک
عورت سے دو شخص اِسطرح کا تعلق پیدا کرین اور جنردار اسطرح کے کلام نہ کرنا قتال کمان
ابرو نے کہا کہ مجکو دونون کی خاطر منظور ہی یہ نہین ہوسکتا کہ ایک خوش ہو اور ایک ناخوش ہو
دارا ب ثانی کو خیال گذرا کہ ایسا نہ ہو عادل صف شکن میری طرف سے بدگمان ہون اِنھون نے
کہا کہ اسی بلکہ قتال کمان ابرو لین تو حسن تمہارا قتال عالم ہی مگر ایک کی ہو رہو طریقہ عصمت
دارون کا اختیار کرو ہم دونون مین ایک کو انتخاب کرلو دوسرے کو ملال نہ ہوگا اور

بہتر یہ ہی کہ عادل کیوان شکوہ کو قبول کرو ملکہ نے کہا کہ یہ کبھی نہ ہوگا یہ سنکر ان دونون سے بھی انکا
کیا کہ اگر یہ نہوگا تو تمھاری خواہش کے موافق بھی ہونا محال ہی بس یہ سنتے ہی قتال کمان
ابرو نے کہا کہ اگر ہماری خواہش کے موافق نہ ہوگا تو ہم اپنی جان پر کھیل جائینگے ہمین تم
دونون کی محبت برابر ہے کسی کی فرقت گوارا نہین ہی اور دونون کی فرقت سے موت بہتر
ہے یہ کہتے کہتے خنجر کھینچکر اٹھا کر گردن پر رکھکر جو کھینچا سر کٹ کے الگ گرا لاش پھڑکنے لگی بس
اسکا مرنا تھا کہ عادل کیوان شکوہ اور دارا ب ثانی دونون کی یہ حالت ہوئی کہ قریب
تھا یہ بھی خودکشی کرلین مگر ایک کو دوسرے کے لحاظ و پاس نے روکا دیر تک لاش قتال
کمان ابرو کی پھڑکا کی اور دل ان دونون کے مثل ماہی بے آب کے تڑپا کیے آخر لاش پھڑک کر
سرد ہوگئی مگر ان دونون کے دل کی بیتابی کم نہ ہوئی ہر چند ضبط کیا آخر صبر نہ آیا اور
بیساختہ آنکھون سے آنسو جاری ہوے دیر تک ان دونون کو ہوش نہ تھا
قضاے کار و اتفاقات روزگار مہتر گرد باد باد یہ گرد اپنے آقا کو ڈھونڈھتا
ہوا قریب اس باغ کے آنکلا دیکھا کہ دروازہ باغ کا کھلا ہوا ہی یہ دروازہ باغ مین در آیا
ہر روش پگڈی کی سیر کرتا ہوا قریب بارہ دری کے پہونچا دیکھا کہ عادل کیوان شکوہ اور
دارا ب ثانی نیچے ہوے مثل ابر نوبہار کے رو رہے ہین نقابین چہرون سے اٹھا
دی ہین بیچ مین لاش ایک نازنین کی خون مین غلطان پڑی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہی
کہ چاند شفق مین ڈوبا ہوا ہی مہتر گرد باد کو بھی سکتے کا عالم ہوگیا لیکن پریشان کہ یہ ماجرا کیا ہی
خیال ہوا کہ شاید یہ کافرہ تھی اور دین اسلام اسنے قبول نہ کیا ہوگا اسوجہ سے یہ قتل
ہوئی اور اسکے حسن و جمال نے قاتلون کو خون رلوا دیا ہی بس یہ قریب آیا اور کہنے لگا کہ
اے شہریار اگر یہ کافرہ تھی اسوجہ سے آپنے اسکو قتل کیا تو صدمہ کرنا بیکار ہی لعنت کیجیے اور لشکر
مین تشریف لیچلیے کہ اہل لشکر پریشان ہین اور آپکو نہ طاق پر چل کر فیصلۂ صاحبقرانی کرنا ہی ایسا نہو
کہ بدیع الملک طلسم فتح کرکے خانۂ کعبہ چلے جائین تو دل کی دل ہی مین رہجا ے اور
مقابلہ کی نوبت بھی نہ آنے پاے عادل کیوان شکوہ نے فرمایا کہ ہم نے دنیا کو
ترک کیا اور اسی کی قبر پر فقیر ہوکر بیٹھینگے اہل لشکر سے کہدو کہ جہان تمھارا جی چاہے وہان چلے جاؤ
ہمین نہ اب صاحبقرانی سے کام ہی نہ جہانستانی کا شوق ہی اب اسی دلبر جانی کی قبر کے مجاور بنینگے
یہ سنکر عیار انکا نہایت پریشان ہوا اور دارا ب ثانی کی طرف دیکھکر کہنے لگا کہ آپ نہین سمجھاتے
بلکہ خود بھی رو رہے ہین دارا ب نے کہا کہ سمجھاتے اسکو ہین جو غلطی پر ہو عادل کیوان شکوہ
بہت بجا فرماتے ہین ہمنے بھی انمین کا ساتھ دیا اور دنیا کو ترک کیا کیونکر ہو سکتا ہے کہ جب
ایسی دلربا ہمارے واسطے جان دے دے تو ہم اسکے بعد راحت و دنیا پر نظر کرین اور نفس
پرستی نہ چھوٹے سن مہتر گرد باد نے دیکھا کہ یہان کی ہوا بگڑی ہوئی ہی ایسا نہ ہو کہ پتری بھی یہی
حالت ہو بس الٹے پانون وہان سے پھرا اور لشکر مین آکر اس حالت کی اطلاع کی لوگ
حیران و پریشان یہان آے لشکر گرد باغ کے اتر پڑا اور رفقاے خاص داخل باغ ہوے

سرچند سمجھایا مگر نصیحت کا اُلٹا اثر ہوا اور عادل نے ایکسی کی سماعت نہ کی آخر عیار کو یہ خیال آیا کہ جبتک یہ لاش دفن نہ ہوگی اُسوقت تک انکی یہی حالت رہیگی اس کمبخت کی صورت مین وہ اثر ہی کہ دل کھنچتا ہے اِسنے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ پھر اِس لاش کو دفن تو کروا دیجیے فرمایا کیونکر ہوسکتا ہی کہ ایسی تصویر کو نظرون سے پنہان کرون اور اپنے ہاتھ سے خاک مین ملاؤن عیار نے کہا کہ آپ اپنا ہاتھ نہ لگایئے مین دفن کیے دیتا ہون فرمایا یہ بھی ناممکن ہے اِس صورت زیبا کے دیدار پر زندگی کا انحصار ہے اب ہمین اِسی حالت پر چھوڑ دو اور تم یہانسے چلے جاؤ ورنہ تمھین بھی قتل کرونگا یہ لوگ مع عیار حیران و پریشان اُنکے پاس سے چلے آئے مگر دل مین کہتے تھے کہ کیا تدبیر کیجاے بھر یہ اپنے ہوش مین آئین جسوقت شام ہوئی تو مہتر گردباد نے کچھ آب و طعام ساتھ لیا اور خدمت مین اپنے آقا کی حاضر ہوکر عرض کی کہ اے شہریار دیکھیے تو کہ آپ کی کیا حالت ہورہی ہی کچھ نوش تجھیے کہ ضعف کم ہو مثل مشہور ہی کہ ؎ گریہ را ہم دل خوش میباید ؛ جواب مین یہ شعر پڑھا ؎ خون دل پینے اور لختِ جگر کھانے کو ہی یہ غذا ملتی ہی جانان ترے دیوانے کو ؛ اور داراب ثانی نے یہ شعر درد زبان فرمایا ؎ غنوش جدائی جسے ہوئی غم کھا کے پلے خون ہی کے جیتے ہا کھانا کیسا پینا کیسا پانی چھوٹا دانا چھوٹا ؛ دیکھا مہتر گردباد نے کہ یہ دونون بیخود ہین اب کام بآسانی نہ نکلیگا اِسنے عرض کی کہ مرشدے کے پاس خوشبو وغیرہ کا رکھنا تو عمدہ بات ہی مین لوبان سلگاتا ہون فرمایا ہان یہ امر نہایت مناسب ہی بس اِسنے منقل آتشین روشن کی اور بخور لوبان و عنبر وغیرہ کیا کہ دھوان اُسکا دماغون مین دونون صاحبون کے پہونچا اور یہ چھینکین مار کر بیہوش ہوے مہتر گردباد ان دونون کے چتارہ باندھکر باغ سے باہر لے آیا کہ شاید اِس باغ کی تاثیر ہو تو جاتی رہے اور لاش کو بھی صحن چمن مین دفن کرکے نشانِ تربت بنا دیا اور دونون شاہزادون کو بارگاہ ایکم حصار مین ہوشیار کیا اُنھین ہوش آتے ہی بیخودی عشق طاری ہوگئی اور ہاے قتال کہان ابرو کا نعرہ مارکر رونے لگے اور کہا کہ مجکو باغ سے باہر کون لایا ہی مہتر گردباد نے عرض کی کہ یہ قصور اِس غلام کا ہی ایشہریار کسی کے ساتھ کوئی مرتبین جاتا ہے کیسا ہی رنج والم کیون نہ ہو چند روز مین برطرف ہوجاتا ہی اور کسی ملت و مذہب مین روا نہین ہی کہ مُردے کو بے غسل و کفن پڑا رہنے دین مین نے ملکہ کو دفن بھی کر دیا ہی فرمایا تو نے بہت بُرا کیا کہ ملکہ کو ہماری نظرون سے پنہان کر دیا بس بہتری اِسی مین ہی کہ جا نکلجا بارگاہ سے ورنہ ابھی اُنکو قتل کرونگا اور خبردار آیندہ میرے سامنے بھی نہ آنا تو کیون نے مجھے باغ سے باہر لایا یہ فرما کر دست بقبضہ ہوے اور قصد کیا کہ عیار کو قتل کر ڈالون یہ اُٹھکر بھاگا عادل کہان تلکوہ پھر رونے پیٹنے داخل باغ ہوے اور قبر پر بیٹھکر اشعار عبرت آمیز پڑھنا شروع کیے داراب ثانی اور عادل کہان تلکوہ دونون کی ایک حالت ہی کبھی یہ کوئی شعر پڑھتے ہین کبھی وہ کوئی شعر پڑھتے ہین اور دونون رو رہے ہین اِدھر اِن دونون کی یہ حالت ہی اُدھر اہل لشکر پریشان ہین کہ یہ کیا معاملہ ہے اگر یہ

مسخور ہین تو ساحر کون ہی جسنے یہ حالت بنائی ہی معلوم ہوتا ہی کہ دماغ مین خلل آگیا اور مرض بھی وہ مرض ہوا ہے جسکا علاج ناممکن ہے مردہ کو کون زندہ کر سکتا ہے جو حالت اِنکی یہ طرف ہو جائے وہان مہتر گرد باد باد یہ گرد نے سوچتے سوچتے یہ تدبیر نکالی کہ صورت اپنی قتال کمان ابرو کی بنائی اور داخل باغ ہوا ایک گوشۂ باغ مین بیٹھکر حالت اِن دونون شاہزادون کی دیکھنے لگا جسوقت اِن دونون نے کہا کہ ای ملکۂ قتال تنے اپنے کو نہین قتل کیا بلکہ ہمین قتل کر گئین فوراً گوشۂ باغ سے آواز آئی کہ یہ بھی ایک امتحان محبت تھا نہ ہمنے تمکو قتل کیا ہے نہ خود قتل ہوے ہین واقع مین تم دونون بڑے باوفا ہو اور راہ عشق مین ثابت قدم ہو پس اب پریشان نہ ہو مین آتی ہون یہ آواز جو اِن دونون کے گوش زد ہوئی چونک پڑے کہ یہ صدا کدھر سے آئی بیتابی مین عادل کیوان شکوہ بول اُٹھے کہ دل کو باور نہین ہوتا اگر تم واقع مین زندہ ہو تو برائے خدا دیدار اپنا دکھاؤ کہ اب تاب ضبط نہین ہی یہ کہنا تھا کہ دیکھا قتال کمان ابرو دشت باغ پر چلتی ہوئی جلی آتی ہی پس یہ دونون شاہزادے قبر سے اُٹھ کھڑے ہوے اور پاس ملکۂ قتال کے آئے اور شکایت کرنے لگے کہ کوئی ایسا سخت امتحان بھی لیتا ہی معشوق جفا نہین کرتے ہین مگر ایسی جفا نہین نہین بقول شاعر ؎ ایسا کوئی معشوق ستمگر نہ ہوا تھا جو ظلم ہی سمجھے وہ کسی پر نہ ہوا تھا ملکہ نے کہا کہ اگر تمہاری ہلاکت کا خوف نہ ہوتا تو ابھی اور رکھتی ربائی اُلفت پہ کسی کی نہین جانا اچھا ہی عہد وفا کا آزمانا اچھا اِس رشتۂ خام کو زرا کسکے بھی دیکھو بودا ہی اگر تو ٹوٹ جانا اچھا مگر معلوم ہوا کہ تم راہ عشق مین ثابت قدم ہو یہ کہتی ہوئی بارہ دری مین آئی اور کہا کہ خاصہ لاؤ چند عیار خواصون کے بھیس مین ہمراہ تھے اُنھون نے دسترخوان بچھایا کھانا چُنا ملکہ نے کہا کہ تمنے کئی وقت سے کھانا نہین کھایا اب ہمارے ساتھ کھاؤ اِن دونون شاہزادون نے کھانا کھایا ملکہ نے بھی کھانا کھایا جسوقت کھانے پینے سے فراغ حاصل ہوا تو مہتر گرد باد نے دل مین کہا کہ یہ تدبیر کارگر ہو گئی اب اِنکو یہانسے لے چلنا بہتر ہی کہا کہ اب مین تمہارے ساتھ ہون جہان کہو وہان چلون دونون نے فرمایا کہ ہمین اب کہین بھی جانا نہین ہی بہتر ہی گھر سے اچھی سیر دشت اور دشت سے بستان بھلا دلکی گر پوچھو تو سب سے کوچہ جانان بھلا دارا ب ثانی نے یہ شعر پڑھا ؎ یاری مجھسے کیا کی پیدا ہر ایک سے یارانہ چھوٹا تو احباب چھٹے اغیار رہے ٹھہرا اپنا بیگانہ چھوٹا ملکہ نے کہا کہ میرا جی گھبراتا ہی سیر صحرا کو دل چاہتا ہی مجبوراً ساتھ ہوے جسوقت باغ کے باہر قدم نکالا عادل کیوان شکوہ نے کہا کہ ای ملکہ یہ کیا بات ہی کہ اِدھر دروازۂ باغ کے باہر قدم نکالا اور یہ معلوم ہوا کہ دل بیٹھا جاتا ہی اگر تمھین ہماری جان لینا ہی تو اختیار ہی ورنہ اپنے باغ ہی مین رہو کہ لطف بہار زندگی یہین رہنے مین ہی یہی حالت دارا ب ثانی کی ہوئی مہتر گرد باد نے دیکھا کہ واقع مین رنگ رد خیر ہی اور حالت خراب ہی مجبوراً ہوکر پھر باغ مین پلٹ آیا اور کہا کہ اگر تمھاری یہی خوشی ہی تو ہم یہانسے کہین نہ جائینگے مگر حالت یہ ہی کہ گرد باد باد یہ گرد کو حوائج ضروری کے واسطے بھی جانا دشوار ہو گیا ہی اِدھر یہ سامنے سے ہٹا اُدھر اِن دونون کی حالت خراب ہو گئی اِس

عیار خوش کردار کی ہوشیاری سے اتنا فائدہ ضرور ہوا کہ مکھنا ان دونون صاحبون کے کھا لیا ورنہ عجوگون نے تو چلتے اور رو رو کر آنکھون کو کھو دیتے اہل لشکر فطرت عیار کی تعریف کرتے تھے مگر گرو باد یہ باد گرد خود نہایت پریشان تھا کہ کیا تدبیر کرون جو یہ حالت انکی برطرف ہو الحاصل انکو تو اسی حال پریشانی مین چھوڑا جاتا ہی اور

چند کلمہ داستان فتال کمان ابرو کے بیان کیے جاتے ہین

کہ یہ جوان دونون کو مبتلاے بلا کرکے روانہ ہوئی تو سیدھی خدمت مین عجیور غارنشین جادو کی جسا پہونچی اور تمام حالات بیان کرکے کہنے لگی کہ اب کیا کرنا چاہیے مجھے **نقابدار ابلق پوش** کی طرف سے اندیشہ ہی کہ اسنے جفتان سحر کو پھیڑا لا اور دیوانہ بربر اُسکے ہاتھ سے مارا گیا جسنے بزور سحر **نقابدار** سبز پوش کو باندھ لیا تھا اور **نقابدار** سبز پوش رستم وقت ہی بظاہر ابلق پوش سے کم نہین ہی عجیور غارنشین یہ سنکر حیران ہوا اور اسنے کچھ دیر سکوت کرکے اپنی دوربین سحر اُٹھائی اور آنکھون پر لگاکر دیکھنے لگا بعد کچھ دیر کے بیان کیا کہ اے دختر اُسکے پاس تحفجات طلسمی ہین اُنمین سے زور سے اُسنے دیوانہ بربر کو مارا تو یہ ایشان نہ ہوا اگر اُسکو بے بس کرنا چاہتی ہے تو جاکر اُسکا اسلحہ لیکر قبضہ مین کر بعد اُسکے جسطرح چاہنا قتل کر ڈالنا مگر **سالک** صحرانشین سے بہت ہوشیار رہنا اور تجھے بھی اگر خوف ہی تو اُسی فقیر کا ہی اور نہ کوئی یہ اکیلا کر سکتا ہی جا اور اپنے کام مین جلدی کر کہ ابھی دن اُن لوگون کے گردش مین ہین اور ستارہ زوال مین ہے پھر یہ دن بدل جائینگے اور وہ اس آفت سے نکل جائینگے یہ کہکر اسنے آب و سیدۂ سحر کا ایک شیشہ دیا اور کہا کہ شاید وہ فقیر جو تیرے صحرا مین رہتا ہے اُن لوگون کا طرفدار بنکر آئے اور تجھپر اسادے تو تو یہی شیشہ **سالک** صحرانشین پر پھینک مارنا اور دیکھ پھر سنبھلے کہ اُس درویش کامل سے بہت باخبر رہنا ایسا نہ ہو کہ وہ سارا تحصیل بگاڑ دے یہ سنکر **فتال کمان ابرو** نہایت خوش ہوئی اور شیشہ آب سحر جیب کی مین رکھکر جانب باغ روانہ ہوئی جسوقت یہ قریب باغ پہونچی تو دیکھا کہ **نقابدار** باغ کا محاصرہ کیے ہوے ہی بس اسنے ہیئت اپنی بدلی اور بلبل خوش الحان بنکر داخل باغ ہوئی شاخ گل پر بیٹھکر تماشا دیکھنے لگی یہ وہ وقت تھا کہ مہتر گرو باد ان دونون کو ساتھ لیے ہوے صحن چمن مین ٹہل رہا تھا بظاہر دل بہلا رہا تھا اور دل مین سوچ رہا تھا کہ یارب یہ کیسا اسرار ہی کہ سمجھ مین نہین آتا اگر اُسی ساحرہ نے اُنکی یہ حالت بنائی ہے جسکی لاش پڑی ہوئی تھی تو سحر کے بعد سحر ساحر کا باطل ہو جاتا ہی یہ کیسا سحر ہی جو اسوقت تک باقی ہی اور اگر کوئی اور ساحرہ یا ساحرہ ہی اور دشمن ہی تو اسوقت تک اُسنے زندہ کیون رہنے دیا اور ہم لوگون سے کیون مزاحمت نہ کی یہ اسی کشمکش مین تھا اور **دارا ب ثانی** اور **عادل کیوان** شکوہ گل چینی باغ جمال کر رہے تھے کہ ایک مرتبہ درخت پر سے آواز افسوس صد ہزار افسوس پیدا ہوئی اُن سب نے پھر کر دیکھا کہ ایک بلبل شاخ درخت پر بیٹھی ہوئی نالہ کر رہی ہی اور کہتی ہی ہے بوفائی دنیا اور مرد کی ذات پر کہ ہم نے تو ان ظالمون کی محبت مین جان دی اور یہ ایک

مکار کے فریب مین آکر اُسکے عاشق بنے ہوے ساتھ پھر رہے ہین عادل کیوان شکوہ نے فرمایا کہ مین اِس رمز کو نہین سمجھا تو کون ہی اور کیا کہتی ہی بلبل نے جواب دیا کہ مین روح ہون قتال کمان ابرو کی جسنے تم دونون کی محبت مین خودکشی کی اور یہ جو میری صورت بنا ہوا تمھارے ساتھ پھر رہا ہی اور تمکو بہکا رہا ہی یہ تمھارا عیار ہی بس یہ سنتے ہی عادل کیوان شکوہ نے ہاتھ مہتر گرد باد کا پکڑ لیا اور داراب ثانی سے کہا کہ اِسکا منھ دھلایئے اگر یہ عیار ہی تو ابھی قلعی کھل جائیگی داراب ثانی نے آب نہر سے اِسکا منھ دھلایا اب جو دیکھا تو نہ وہ نزاکت نہ وہ صورت ہی یہ تو مہتر گرد باد ہی بس اِنکو نہایت غصہ آیا اور مہتر گرد باد کو تھپڑ مارا اگر مہتر گرد باد چالاکی کے ساتھ خالی نہ دیتا تو سر گردن پر سے اُڑجاتا منھ پھر جاتا اُسنے تھپڑ خالی دیکر جواب بیہوشی اِن دونون کے منھ پر مارے کہ تڑاق تڑاق چھینکین مار کر بیہوش ہوے اور مہتر گرد باد جست و خیز کرکے نکل گیا بلبل اپنے مقام پر سے اُڑی اور نہر مین غوطہ مار کر پانی اِن دونون شاہزادون پر چھڑک کر ہوشیار کیا اور کہا کہ دیکھو عیار تمھارا بڑا مکار ہی اب اِسکے فریب مین نہ آنا اگر تم چاہتے ہو کہ ہم قتال کمان ابرو کو دیکھین تو ہر وقت کا دیکھنا تو اب ناممکن ہی ہان یہ ہو سکتا ہی کہ دو مرتبہ دن رات مین قتال کمان ابرو کا دیدار میسر ہو جائیگا اِن دونون کشتہ ہاے دیدار نے کہا کہ جسقدر ممکن ہو وہی غنیمت ہی یہ سنکر بلبل اُڑکر گوشۂ باغ کی طرف جاکر غائب ہو گئی اور تھوڑی دیر کے بعد تڑاقا ہوا قبر شق ہوئی اور قتال کمان ابرو نمودار ہوئی اِن دونون شاہزادون نے جو دیکھا آگے پاس گئے اور کہا کہ اے ملکہ تجھنے اپنی جان دیکر ہمین بھی دین و دنیا سے کھو دیا قتال کمان ابرو نے کہا کہ خیر جو ہوا وہ ہوا گذشتہ تھلواۃ آیندہ را احتیاط اب بھی ہماری خوشی چاہتے ہو تو ہمنے تمپر گلا کاٹا ہی تم ہمارے نام پر جوگ اختیار کرو یہ دھنگے اور فساد کی چیزین اپنے جسم سے دور کرو سپر و شمشیر و خود و چار آئینہ جلم زرہ دستانے موزے اِن چیزون کا اب کیا کام ہی ایک ایک بیراگی کاندھے پر رکھو گیروا بستر و لباس اختیار کرو جوفقیرون اور جوگیون کا ہوتا ہی اِن دونون گرفتاران سحر نے اُسیوقت تمام اسلحہ اُتار کر علیحدہ رکھدیا اور کہا کہ اب تو خوش ہو ملکہ نے کہا کہ ہان اب مین خوش ہون لیکن خبردار اب اِن چیزون کو ہاتھ نہ لگانا عادل کیوان شکوہ نے کہا کہ اے ملکہ اگر اب بھی تمھین یقین نہ ہو تو اِن چیزون کو تم اپنے ہمراہ لیے جاؤ یہ رائے قتال کمان ابرو نے پسند کی اور کہا کہ یہ سب چیزین ہماری قبر مین رکھدو عادل کیوان شکوہ اور داراب ثانی نے تمام اسلحہ جنگ اُتار کر قبر مین رکھدیا بعد اِسکے قتال کمان ابرو رخصت ہو کر اندر قبر کے چلی گئی اور یہ سوچی کہ اب یہ تبرکات بھی یہانسے دور کر دینا مناسب ہی یہ سوچکر تمام اسلحہ لیے ہوے زمین ہی زمین خدمت مین عنیور غارنشین کی روانہ ہوئی اور سب اسلحہ عنیور کے سپرد کرکے اب یہ چلی ہے کہ جاکر دونون کو قتل کر ڈالون یہان عیار نقاب دار جسوقت باغ سے باہر بھاگ کر آیا سب سے کیفیت بیان کی اور کہا معلوم ہوتا ہی کہ یہ بلبل وہی ساحرہ تھی جسنے اِن شاہزادون کو دیوانہ بنا رکھا ہی ہر چند کہ اسوقت مین اپنی

جان بچاکر چلا آیا مگر ایسا نہ ہو کہ وہان دونون شاہزادے قتل ہوجائین تو ایسی رو سیاہی ہوگی
کہ دنیا مین کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہ رہینگے یہ پھر جان پر کھیل کر داخل باغ ہوا اور ایک گوشے
مین چھپ کر بیٹھ رہا اور دوسرا راوی بیان کرتا ہی کہ جسوقت یہ بھاگا ہی تو باہر باغ کے نہین گیا
بلکہ گوشۂ باغ مین بیٹھا ہوا تمام باتین سنا کیا اور سب کرشمے دیکھا کیا جسوقت قبر بند ہوگئی تو
یہ صورت باغبان کی بنکر سامنے آیا سلام کیا پھول ڈالی مین لگا کر پیش کیے دونون شاہزادون
نے فرمایا کہ تو کون ہی عرض کی غلام باغبان ہی دستور میرا یہ ہی کہ تیسرے چوتھے دن مالک
باغ کے سامنے ڈالی لگاتا ہون اب اِس باغ کے مالک آپ ہین اِسوجہ سے یہ ڈالی آپ کی
خدمت مین پیش کی فرمایا ہم تو فقیر ہین ہمین اِن چیزون سے اب کوئی تعلق نہ رہا مالک اِس باغ کی
دنیا سے رحلت کر گئی اُسکی قبر پر پھول چڑھا دو باغبان نے عرض کی کہ پھر آپ اپنے ہاتھ سے
یہ پھول چڑھایئے تاکہ ملکہ کی روح تر و تازہ ہو یہ سنکر دونون شاہزادون نے تھوڑے تھوڑے
پھول ہاتھ مین لیے اور اشعار عبرت آثار پڑھتے ہوے قبر کی طرف چلے اور باغبان پیچھے پیچھے
ساتھ ہولیا بس ہوا کا تھپیڑا جو پڑتا ہی غنچے چٹک چٹک کر کھلے شمیم گل اِن دونون کے مشام مین
پہونچی فوراً چھینک مارکر بیہوش ہوگئے مہترگردباد نے جلدی سے اِن دونون شاہزادون کو
اپنے عیار کے سپرد کیا اور خود **عادل کیوان** شکوہ کی صورت بنا اور ایک شاگرد کو **دارا**
ثانی کی صورت بناکر اُسیطرح قبر پر آکر بیٹھا اور ہاے واویلا مچانا شروع کی شاگرد اِس کے
دونون پشتارے لیکر لشکر گی طرف چل کھڑے ہوے اُدھر **قتال کمان ابرو** جو اسلحہ پہونچا
آئی تو پھر بلبل بنکر شاخ درخت پر بیٹھی اور پکاری کہ اب تمھین ہماری فرقت شاق ہی اور
ہمین تمھاری جدائی ناگوار ہی لہذا ہمارا تم تک آنا تو بہت دشوار ہی نہین معلوم دن رات
مین دو مرتبہ بھی کیونکر آتے ہین اور تمھارا آنا ہم تک بہت ہی آسان ہی ہرچند کہ منزل
سخت ہی راہ دشوار گذار ہی یہ ہم ہی تھے کہ ایسی راہ سخت کو کس آسانی سے طے کیا اگر
تم بھی ہمارے عاشق صادق ہو تو مشل ہمارے گلا کاٹ کر اِس راہ کو قطع کرو تاکہ وصل
حاصل ہو اور فراق برطرف ہوجاے یہ سنکر مہترگردباد بہت گھبرایا کہ آج تو بیڈھب
سوال ہوا جواب دیا کہ نہ ہمارے پاس خنجر نہ تلوار اِس رشتۂ حیات کو کس چیز سے قطع
کرین تمنے تو ہمین بیدست و پا کردیا بلبل نے کہا کہ اگر تم بیدست و پا ہو تو ہم سامان مہیا کیے دیتے ہین
یہ کہکر بلبل اپنی جگہ سے اُڑکر گوشۂ باغ کی طرف چلی گئی اور غرق زمین ہوکر قبر کے اندر پہونچی اور
دو خنجر لیکر قبر شق کرکے بصورت اصلی باہر قبر کے آئی اور کہا کہ لو یہ دونون خنجر موجود ہین دیکھو
ہمین تمھارا کسقدر خیال ہی کہ خلاف وقت بھی تمھارے پاس چلے آئے اسلیے کہ تم پر سختی موت
آسان ہو دم حسرت دیدار مین آنکھون تک آکر نہ رُک جاے اور تمھاری زبان پر کوئی حرف
شکایت نہ آئے بقول شاعر ؎ آنکھون مین رُک رہا ہی نکلتے نکلتے دم ہاے چھا سلوک حسرت دیدار
کیا ؟ مہترگردباد سنکر ہی کہ اب کیا کرون خنجر تو ہاتھ مین لے لیا اور شعر پڑھا ؎ جان دی دی ہوئی اُسکی
نے محبت مین حق ادا ہم بھی دشمن کے وہ دشمن تھے کہ مرکر ہارا ؟ قتال کمان ابرو نے کہا یہ کیا مہترگردباد نے

جست کرکے خنجر مارا اور نعرہ کیا کہ باش او تجھے مہتر گرد باد بادیہ گرد غلام لقا بدار ابلق سوار مین تو تری
ٹکر ہی مین تھا خنجر پڑ کر اچٹ گیا اور قتال کمان ابرو نے گیر کا نعرہ کیا زمین نے پانون دونون کے
پلڑ لیے اور قتال کمان ابرو تیغہ پکڑ کر چلی کہ انکو قتل کرون اور بولی غضب کا دھوکہ دیا تھا اگر مین روئین
تن نہ ہوتی تو اسنے کام تمام ہی کر دیا تھا دیکھا مہتر گرد باد بادیہ گرد نے کہ اب جان بچتی نظر نہین آتی
کہا او لکا تجھ سے ہم اپنی سی کر چکے قضا تیری ہمارے ہاتھ سے نہ تھی ورنہ سر الگ پڑا ہوتا اور لاش پھڑکتی
ہوتی جیسے ہی قتال نے ہاتھ بلند کیا اور تیغہ مارنیکا قصد کیا تھا کہ گوشۂ باغ کی طرف سے ایک آواز
پیدا ہوئی کہ خبردار او غدار مین آپہونچا اسنے پلٹ کر دیکھا کہ کون آتا ہی ادھر مہتر گرد باد حیران تھا کہ
یہ کون آگیا دیکھا کہ ایک مرد پیر ریش سفید عصا ہاتھ مین لیے ہوے کچھ پڑھتے چلے آتے ہین نظر جو
قتال کمان ابرو کی درویش پر پڑی یہ سمجھ گئی کہ سالک صحرانشین ہین کہا آپ کو ہمارے امور
مین کیا دخل ہی درویش نے جواب دیا کہ اس مقام کے ہم محافظ ہین اپنی زندگی مین خون ناحق نہ ہونے
دینگے تو نہین جانتی کہ یہان عملداری ہماری ہی قتال کمان ابرو کے تیور بدل گئے اور پکاری
کہ او بڈھے کیون تیری شامت آئی ہین تو مجھے نہین جانتا کہ مین کون ہون لے اسے یہ کہتے ہی وہی
شیشہ آب ہو غیور غار نشین جادو نے دیا تھا سالک صحرانشین پر کھینچ مارا سالک اس سے بچ گئے
شیشہ سر پر پڑا اور ٹوٹ کر چورا ہو گیا پانی شعلہ بنکر درویش پر گرا تمام جسم مین انکے آگ لگ گئی درویش نے اتنی
حالت مین یہ کی کہ ایک شعلہ انکے دہن سے نکلکر قتال کمان ابرو پر پڑا اسکے بھی جسم مین آگ لگ گئی ادھر
تو یہ جل رہی تھی ادہر درویش جل رہے تھے تھوڑی دیر مین دونون جلکر خاک ہو گئے ایک قیامت برپا
برپا ہوئی صدایین گیرودار کی بلند ہوئین آتشباری و برف باری دیر تک ہوا کی تمام باغ پامال خزان
ہو گیا بارہ دری پیچھے ہو کر اڑ گئی طائران باغ جلکر خاک ہو گئے زمین متزلزل ہوئی بیرون نے
شور کیا کہ ہمارا جوان بختی نام من قتال کمان ابرو جادو بود حیف مردیم و جاندادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم
ادہر جو علامات سحر برطرف ہوے اور روشنی ہوئی تو دیکھا کہ نہ باغ ہی اور نہ چمن ہی نہ بارہ دری نہ نہر سب
چیزین سحر کی عین منکر خاک ہو گئین دولاشین جلی ہوئی پڑی ہین مہتر گرد باد بادیہ گرد قریب
لاش پیر مرد کے آئے اور نہایت افسوس کیا باغ کے بچانے سے کوئی شی حاصل تو رہی
نہ تھی لشکر سامنے تھا وہان عادل کیوان شکوہ اور دارا بت ثانی کو ہوش آیا رفقا
سے پوچھا کہ ہم تو باغ مین تھے اس مقام تک کیون کر پہونچے لوگون نے عرض کی کہ آپ کا رفیق
عیار آپ کو بیہوش کرکے لے آیا تھا اور قاتل آپ کی قتال کمان ابرو واصل جہنم ہوئی اتنے مین
مہتر گرد باد بھی حاضر خدمت ہوا اور فتح کی مبارک باد دی عادل کیوان شکوہ نے حال قتل
قتال کمان ابرو کا پوچھا مہتر گرد باد نے اپنا عیاری کرنا اور قتال کا خنجر مارنا اور اس کا
روئین تن ہونے کی وجہ سے بچنا اور گرفتار کرکے مستعد قتل ہونا بروقت سالک درویش
کا پہونچنا اور درویش کا قتال کے سحر سے جلنا اور اسی حالت مین اسکو بھی پھونک دینا سب بیان
کیا یہ سنکر دونون شاہزادے لاش پر درویش کی آئے اور قبر بناکر سالک کو دفن کرکے
فاتحہ خیر پڑھا اور دعاے مغفرت کی کہ اسکی وجہ سے دشمن قوی کے پنجے سے چھوٹے

ورنہ رہائی ناممکن تھی لاش قتال کمان ابرو کی مزبلہ پر پھکوادی بعد اُسکے یہان کے باشندون کو بلاکر
راہ نہ طاق کی دریافت کی معلوم ہوا کہ راستہ طلسمی نہ طاق کو صحرائے گرد باد کی طرف سے گیا ہی کہ
مالک وہان کا غیور غار نشین جادو ہی یہ سنکر شاہزادۂ عادل کیوان شکوہ نے حکم کوچ دیا
لشکر تیار ہونے لگا بارگاہین تیار ہوئین خیمے اُکھڑوا اُکھڑوا کر لادے جانے لگے اسی حالت مین عادل
کو خیال اپنے اسلحہ کا آیا مہتر گرد باد سے فرمایا کہ تلاش کرو مہتر گرد باد نے ہرچند کوشش کی مگر
اسلحہ نہ ملا کر دیکھا سامنے سے ایک مرد پیر چلے آتے ہین آتے ہی سلام علیکم کی آواز دی عادل
کیوان شکوہ اور داراب ثانی نے جواب سلام دیا اور نام پوچھا مرد پیر نے کہا کہ مجھکو
سالک صحرانشین کہتے ہین شاہزادون نے فرمایا کہ آپ اور کونسے سالک ہین درویش نے مسکرا
فرمایا کہ مین وہی ہون جسے آپنے دفن کیا ہی مجھے معلوم تھا کہ قتال میرے قتل کا بھی سامان
کرکے آئی ہی اسوجہ سے مین نے ایک موکل کو اپنی صورت پر جانیکا حکم دیا جسنے آکر قتال
کو مارا اور بظاہر خود بھی جلگیا دراصل وہ جلا ہوا نہین ہی اور انشاء اللہ صحرائے گرد باد مین بھی آپکی
مدد کرونگا آپ اطمینان رکھین اور اسلحہ آپکا یہان ہین ہی قتال کمان ابرو تمام متبرکات و
تحفجات طلسمی غیور غار نشین کے سپرد کرآئی تھی وہ سب چیزین بعد فتح صحرائے گرد باد آپکو
دستیاب ہون گی اور اب آپ تشریف لیجائیے دیر نفرمائیے اور مین بھی جاکر مصروف عمل خوانی ہوتا
ہون یہ فرماکر شاہ صاحب رخصت ہوے اور کچھ دور جاکر نظرون سے پوشیدہ ہوگئے بعد اُنکے
جانے کے شاہزادۂ عاقل کیوان شکوہ بھی بیع لشکر جانب صحرائے گرد باد روانہ ہوے
شاہزادۂ داراب ثانی بھی ساتھ ہین طی مراحل و قطع منازل کرتے ہوے چلے جاتے ہین لیکن
داراب ثانی کی یہ حالت ہی کہ روز بروز لاغر ہوے جاتے ہین یہ صدمہ اُنکے دل مین جگہ پکڑے
ہوے ہی کہ مین دلوانہ برہمن کے زیر ہوگیا تھا اور عادل کیوان شکوہ نے اُسکو بہت جلد
زیر کرکے مار ڈالا عادل کی نگاہون مین مین حقیر ہوا اگر میرے پاس بھی تحفجات طلسمی ہوتے تو
مین بھی دلوانہ سے زیرنہ ہو سکتا افسوس کہ قسمت نے ذلیل کرایا اب اُنکے ساتھ
رہنا کسی طرح مجکو مناسب نہین ہی اُنسے علحدہ ہوکر اور لباس تبدیل کرکے آزمائش
زور و طاقت کرلینا چاہیے تاکہ عادل کو بھی معلوم ہو کہ داراب بھی رستم زمانہ ہے
یہ سوچتے چلے جاتے تھے مگر کوئی پہلو علحدگی کا نہ ملتا تھا کہ ایک مقام پر صحرا مین چند آہو نظر آئے
داراب نے عادل کیوان شکوہ سے کہا کہ مین شکار کھیلتا ہوا چلتا ہون جس مقام پر لشکر
آپکا قیام کریگا وہان آکر آپسے ملجاؤنگا ہنوز عادل کیوان شکوہ کوئی جواب نہ دینے پائے تھے کہ
داراب نے گھوڑا اٹھا دیا اور آہوون کی طرف روانہ ہوے عادل کیوان شکوہ داراب کی اس بیرخی پر خاموش
ہوگئے اور کسی قدر ملال گذرا لیکن داراب نے جو گھوڑا اٹھایا اور تعاقب مین آہوون کے چلے کچھ دور تک نظر آئے
بعد اُسکے گرد و غبار مرکب معلوم ہوا کی تھوڑی دیر مین نظرون سے غائب ہوگئے اُنکو تو آہوون کے تعاقب مین چھوڑ جاتا ہی

اول حال عادل کیوان شکوہ کا گذارش کیا جاتا ہی

کہ قریب شام یہ قلعۂ آہرمن کے قریب پہونچے لشکر اتارا خبر آہرمن کو ہوئی

کہ نقابدار ابلق سوار مع لشکر سامنے قلعہ کے خیمہ زن ہوے ہین بس اسنے ایک نامہ بنام شاہزادہ عادل تحریر کیا مضمون نامہ یہ تھا اے نقابدار ابلق سوار مجھے معلوم ہوا ہی کہ تم مرد زبردست و بہادر ہو اور دعوی صاحبقرانی رکھتے ہو اور نہ طاق کی طرف جانے والے ہو مین تمکو منع نہین کرتا کہ تم نہ طاق پر نہ جاؤ لیکن اس راستہ سے نہ جاؤ کہ میرے واسطے باعث بدنامی ہی مجھسے اور غیور غارنشین سے قرابت قریبہ ہی وہ میرا چچازاد بھائی ہوتا ہی اور اگر خلاف اسکے کروگے تو یاد رکھنا کہ مین اہرمن کوہ پیکر دیوکش ہون آج تک میری ضرب کا تنگ دیوون سے بھی نہین سنبھلا ہی پھر جائے آدم زاد اسکی نقابدار ایک ہی ضرب گرز مین پتا بھی نہ معلوم ہوگا کہ مرکب کہان گیا اور سوار کہان ہی میرے ہاتھ سے اپنی جان عزیز کو تلف و برباد نہ کرو بہتر یہ ہی کہ جو کچھ مین کہتا ہون اسپر عمل کرو یہ نامہ لیکر ایک نامہ دار بخدمت عادل کیوان شکوہ حاضر ہوا اور نامہ دیا شاہزادہ نے نامہ پڑھا نہایت غصہ آیا کہ یہ مجھسے بھی دون کی لیتا ہی جواب نامہ تحریر کرو یا کہ اگر تم بالبتا کہتے ہو تو فضا نہ نقابدار تمھارے قلعہ کی طرف سے نہ جاتا دوسری طرف سے چلا جاتا مگر اب اسی طرف سے جاؤنگا مجھے بھی تمھاری ضرب گرز کا نہایت اشتیاق ہی دیکھون تو وہ کون سی ضرب ہی جسے دیوون کو پست کیا ہی جسوقت یہ جواب اہرمن دیوکش کو ملا اسنے طیش مین آکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اسیوقت نقارہ رزمی پر چوب لگی اور آواز نقارہ کی گرجی اور سپہ سالار اہرمن کا گرجتا ہوا ساتھ ہزار سوارون سے سامنے لشکر عادل کیوان شکوہ سے آکر خیمہ زن ہوا جہز عادل کیوان شکوہ کو ہوئی کہ اہرمن کا لشکر قلعہ کے باہر نکلا ہی اور طبل جنگ بجگیا یہ سنکر فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی تائید ربانی بجے طبل جنگی یہان بھی کوس حربی ندا زن ہوئے آیا دونون طرف تیاری جنگ ہونے لگی انلوگون انتظار صبح مین چھوڑا جاتا ہے اور

قصہ حال غیور غارنشین کا بیان ہوتا ہے

کہ جسوقت قبتال کمان ابرو اسلحہ عادل کیوان شکوہ کا اسکے سپہ دکر کے اپنے باغ کی طرف پلٹی ہی تو غیور غارنشین نے وہ تمام اسلحہ اٹھوا کر اہرمن کوہ پیکر کے پاس بھیجدیا تھا اور کہلا بھیجا تھا کہ یہ چیزین لائق تمھارے ہین انکو لیکر اپنے کام مین لاؤ یقین ہی کہ مالک اس اسلحہ کا آتا ہوگا اگر تمھارے قلعہ کی طرف سے آئے تو اسکو قتل کرکے سر اسکا ہمارے پاس بھیجدینا کہ وہ دشمن ہمارا ہی جسوقت اسلحہ مع پیام اہرمن کو پہونچا اسنے جواب لکھوا بھیجا کہ ہدیہ آپکا مجکو پہونچا لیکن ابھی یہ میرے کام کا نہین ہی بہادر بہادرون کے مال کے اسوقت مالک ہوتے ہین جبکہ زیر کرلیتے ہین ابھی آپ ان چیزون کو اپنے پاس رکھیے جسوقت وہ اسطرف آئیگا اور میرے اسکے فیصلہ ہوجائیگا اسوقت یہ اسلحہ انعام مین مجکو عنایت کیجیے گا اور مین سر اسکا کاٹ کر خدمت عالی مین روانہ کرونگا یہ پیام ایلچی کو دیکر مع اسلحہ واپس کیا غیور غارنشین نے اسلحہ عادل کیوان شکوہ کا اسلم جادو کے سپرد کیا اور کہا کہ تا فیصلہ جنگ اسے اپنے پاس رہنے دو مگر نہایت حفاظت سے رکھنا یہ سنکر اسلم جادو وہ تمام تحفجات لیکر اپنے گنبد کی طرف روانہ ہوا کہ حال اسکا بھی وقت پر گذارش کیا جائیگا غرض یہان طبل بجے رات تمام ہوئی اور دن نمودار ہوا رنگ عالم دگرگون ہوا آفتاب عالمتاب میدان مشرق مین علم زرفشان بلند کیا اور لشکر شعاع اپنا عمل

بٹھاتے ہوے جانب مغرب چلے اور فوج بحر شکست خوردہ گریزان ہوکر نگاہون سے پوشیدہ ہو
ئی ۔ جب مہتاب ہوا گم فلک نیلوفری سے ۔ چھولا گل خورشید انیم سحری سے ۔ صبح کے ہوتے ہی دونون
میدان جنگ مین آکر صف بندیان کرنے لگے دونون طرف نشان اڑ رہے تھے نیزے چمک رہے تھے
بعد آراستگی صفوف قتال وجدال ۔ دیکھا کہ ہیرا سے گرد اڑی اور ایک پہلوان دیو خصال فیل مست
بیٹھا ہوا مانند فیل کے جھومتا ہوا نمودار ہوا گرگین گرد برابر استقبال گیا اور اسنے سردار کو نہایت
تعظیم و تکریم کے ساتھ لایا جسوقت نظر عادل کیوان شکوہ کی اہرمن کے جثہ پر پڑی دل
مین کہا کہ واقعی مین یہ ہیکل باسمی ہی اس تن و توش کا پہلوان آج تک نظرون سے نہین گذرا عادل کیوان
شکوہ بہت خوش ہوے کہ اگر یہ پہلوان مطیع ہوا تو اسکو سالار فوج بناؤنگا یقین تو ہی کہ لشکر صاحبقران
مین بھی اس نمود کا سردار نہ ہوگا ادھر نظر اہرمن کوہ پیکر کی عادل کیوان شکوہ پر پڑی دیکھا کہ
ایک نوعمر شخص معلوم ہوتا ہی قد و قامت بھی زیادہ بلند نہین ہی تو نے بھی نہایت مناسب اور خوبصورت
ہین اسکو تعجب ہوا کہ بظاہر تو یہ اس قابل نہین ہی کہ مجھسے مقابلہ کر سکے بس رکھنے اپنے
سپہ سالار گرگین گرد کی طرف دیکھا اور کہا کہ جا باندھ لا اس نقابدار کو یہ سنکر گرگین گرد نے
اپنا گرگدن بڑھایا اور میدان مین آکر خوب سلحشوری کی جب عرق عرق ہوگیا تو نیزہ زمین پر ٹیکے
اور دم کو آراستہ کرکے آواز دی کہ اے نقابدار اگر دعوی مردی و مردانگی ہی تو آکر مجھسے سامنا
کر یہ سنتے ہی عادل کیوان شکوہ نے بھی اپنے مرکب کو اشارہ کیا کہ وہ فرس پری نژاد
اڑکر سامنے گرگین گرد کے آیا گرگین نے نیزہ سینہ پر مارا عادل نے ترچھے ہوکر نیزہ
خالی دیا اور ہاتھ بڑھا کر ڈانڈ نیزے کی پکڑ لی اور پورے پور رکھینچکر پھینکدی یہ قوت عادل
کیوان شکوہ کی دیکھکر اہرمن کوہ پیکر نے مرحبا کی صدا بلند کی عادل کیوان شکوہ
دل مین خوش ہوے کہ یہ منصف مزاج معلوم ہوتا ہی ادھر گرگین گرد نہایت شرمندہ ہوا
اور اسنے چوبدست گران سنگ اٹھاکر سر پر چرخ دیکر سر عادل پر وار کیا عادل کیوان
شکوہ نے دستہ چوب پر ہاتھ ڈالدیا یہ معلوم ہوا کہ دونون ہاتھ دستہ چوب مین مثل
عشق پیچان کے پیچ گئے بس یون ہی جو ہکہ مارا گرگین گرد اوندھے منھ آرہا عادل نے
دوسرا ہاتھ بڑھا کر زنجیر کا بند پکڑا کر جو زور کیا گرگین کو قاش زمین سے اٹھا کر بروے
زمین مارا اور مشکین باندھکر عیار کے حوالے کیا بس یہ دیکھنے ہی زمانہ نگاہون مین اہرمن
کوہ پیکر کی تیوری تار ہوگیا جگ مار کر فیل کو اپنے بڑھایا یہ معلوم ہوا کہ ایک کوہ بلند
اپنی جگہ سے اکھڑکر چلا یہان عادل کیوان شکوہ منتظر کھڑے تھے کہ اہرمن کوہ پیکر
سامنے آکر پہونچا اور آواز دی کہ اے نقابدار بہادر غضب کیا تو نے کہ میرے ساتھ میرے
رفیق کو کس ذلت و خواری کے ساتھ اسیر کیا ابھی تک کہ اسیطرح جگنو بھی گرفتار نہ کرو نگا تجھکو
قرار نہ آئیگا لامذہب بہادری کی کہ تیرے دل مین حسرت نہ رہجاے عادل کیوان
شکوہ نے فرمایا کہ ہم اہل اسلام ہین دستور ہمارا پشت دستی نہین ہی اگر خداوند کریم تیری مدد
سے بچائیگا تو دیکھا جائیگا یہ سنکر اہرمن کوہ پیکر نے نیزہ ہاتھ مین سنبھالا اور

خبردار خبردار کہکر سینہ بے کینہ عادل پر وار کیا عادل کیوان شکوہ نے نیزہ کو نیزہ پر کاٹھا
طعنین چلنے لگین بند [redacted] گے یہ معلوم ہوا کہ دو سانپ زبانین نکالے ہوے لڑتے ہین چنگاریان
آگ کی نیزون سے نکل رہی تھین بڑی دیر تک نیزہ بازی رہی آخر کار عادل کیوان شکوہ نے
آواز دی کہ اے اہرمن دیکھ یہی بند ہی کہ جسکا کھلنا ممکن نہین یہ کہکر نیزہ کو نیزہ سے لپیٹ کر جو کین دیا
اور ساتھ ہی بکہ مارا نیزہ ہاتھ سے اہرمن کے نکلگیا بس نیزہ ہاتھ سے نکلنا تھا کہ زمانہ لگا ہونیزہ
اہرمن کی تیرہ وتار ہوگیا جھپٹ کر اسنے گرز اپنا لیا اور آواز دی کہ او نقابدار غضب کیا تو نے
کہ نیزہ ہاتھ سے میرے نکالدیا کب چھوڑتا ہون تجھے کہ تو سامنے مردان عالم کے یہ تذکرہ کرے
کہ مین نے نیزہ ہاتھ سے اہرمن کے نکالدیا تھا یہ کہکر اسنے گرز کو سر پر چرخ دیکر سر عادل پر وار
کیا گرز سے سناٹے کی صدا پیدا ہوئی عادل کیوان شکوہ نے اپنے گرز کو چہرہ کی پناہ کیا اور زین دسر
سنبھل بیٹھے لیکن گرز پر گرز جو پڑتا ہی تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا جگر زمین ہول سے شق
ہوگیا متق گرد و غبار بلند ہوا کہ نقابدار اُس متق گرد مین پوشیدہ ہوگئے اہرمن نے نعرہ کیا کہ
زدم دپست کردم لو خبر نقابدار کی دیکھو کہ کیا حالت ہوئی فوراً متر گرد باد بادیہ گرد مثل بگولے
کے قریب آیا اور گرد کی گرد چرخ مار کر اندر گرد کے در آیا دیکھا کہ نقابدار ابلق سوار بیہوش کھڑے
ہین ہر بن موسے پسینہ جاری ہی مُنھ سے واہ واہ کی صدا بلند ہی ہاتھ دونون مانند ستون فولادی
کے قائم ہین بس یہ دیکھتے ہی مہتر گرد باد نے آواز دی کہ ای شہریار ہشیار ہو جیسے کہ حریف لاف زنی
کر رہا ہی بس یہ سنتے ہی نقابدار نے مرکب کو اشارہ کیا مرکب طلسمی تھا کہ طبقہ زمین کا لیے ہوے
نکلا اور چار دن بتلیان اسنے سامنے اہرمن کوہ پیکر سے آکر جھاڑین اہرمن نے
جو عادل کیوان شکوہ کو صحیح وسالم پایا نہایت متعجب ہوا کہ آجتک میری ضرب خالی نہ گئی
تھی جسنے وار روکا وہ پیوند خاک ہوا بس شرمندہ ہوکر اسنے دوسری ضرب لگائی پھر وہی حالت
ہوئی مگر عادل کیوان شکوہ پھر گرد سے نکلے اور سامنے اہرمن کے آئے اہرمن نے تیسری
ضرب لگائی چونکہ مرکب انھون نے دوسرا منگا لیا تھا تاب لنگر ضرب کی نہ لا سکا کمر مرکب کی ٹوٹی
بس مرکب کے مرتے ہی شاہزادہ گرد سے باہر آیا اور زیر شکم فیل ہو بیٹھا اہرمن سے پہلوان
کو بیچ فیل اُٹھا لیا اور خندق کی طرف لیکر چلے دیکھا اہرمن نے کہ پانون زمین سے اُکھڑ
گئے ہر چند اسنے لنگر مارے مگر عادل کیوان شکوہ اسکو اُٹھائے ہوے خندق کیطرف
چلے جاتے تھے دیکھا اہرمن نے کہ یہ جان نہ چھوڑیگا بس اسنے جست کی اور فیل پر سے علیحدہ
ہوا عادل نے فیل کو اہرمن پر کھینچ مارا اہرمن نے خالی دیا اور عادل کیوان شکوہ سے
لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی دونون لشکرون نے آکر گھیر لیا اور تماشا کشتی کا دیکھنے لگے تمام دن کشتی رہی شام
ہوگئی دونون طرف سے روشنی کا انتظام ہوا اجھاڑ کنول فانوس مردنگ برابر سے لگا دیئے گئے دونون جانب سے دو
کاسہ شیر آگئے دونون نے پیئے اور پھر مصروف تلاش ہوے تھوڑی دیر مین دودھ پسینا بنکر بہ گیا تمام
رات کشتی رہی اور فیصلہ نہوا صبح کو بھی علیحدہ نہوے کہانتک بیان کیا جاے کہ پانچ شبانہ روز کشتی رہی
دیکھنے والون کی آنکھین رم کر آئین جاگتے بُری حالت ہوئی پانچوین روز قریب شام

اہرمن کوہ پیکر نے آواز دی کہ او طفل تو کون بلا ہی کہ مجھ ایسے زبردست سے یون کلہ بکلہ لڑ رہا ہی لے یہ زور آخر ہی روک اسکو یہ کہکر اسنے دونون بازو عادل کے پکڑے اور سر سینے سے ملا کر اب جو زور کرتا ہی گیارہ قدم دور ڈالیگیا اور فورًا جھٹکا مارا کہ دہنا گھٹنا زمین سے ملگیا بس وہی گھٹنہ ٹیک کر شاہزادہ عادل نے بھی دونون بازو اسکے پکڑے اور کہا کہ میرا بھی یہ زور آخری سمجھ یہ کہکر اور سر سینہ سے ملا کر جو زور کیا سترہ قدم دور ڈالے گئے جھٹکا مارا کہ دونون گھٹنے آشنا زمین ہوے بس ڈال کمر زنجر کے بند مین ہاتھ اب جو زور کیا اور نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچا لنگرا اہرمن کا ٹوٹا یہ معلوم ہوا کہ پہاڑ کو اٹھا لیا ہر چند اسنے لنگر مارے مگر کچھ نہ ہوا شاہزادہ عادل نے کہا پھڑکے جسقدر جی چاہے آخر اسنے ہاتھ یا تو ڈالدیے شاہزادہ عادل نے فرمایا کہ شناخت پروردگار مین کیا کہتا ہی اہرمن نے کہا کہ عالم مین ایک سے ایک زبردست ہی زیر ہو جانے سے مذہب نہین زیر ہو جاتا ہی یون مین آپکا مطیع ہون مگر مذہب اسوقت تک نہ بدلونگا جبتک حقیقت دین اسلام مجھپر ثابت نہو لیگی یہ سنکر شاہزادہ نے اہرمن کو چھوڑدیا اہرمن شاہزادہ کو اپنے ہمراہ لیکر قلعہ مین آیا اور کہا کہ ہم اپنے دین کے علما کو جمع کرتے ہین آپ اُنسے بحث کیجیے اگر آپنے اُنکو بند کردیا تو بیشک مین دین بھی بدل ڈالونگا ورنہ آپکو میرا مذہب اختیار کرنا ہوگا فرمایا کیا مضایقہ ہی غرض کہ اُس روز تو آرام لیا دوسرے روز اہرمن نے تمام اہل قلعہ کو جمع کیا اور ایک راہب کو تجویز کرکے پیش کیا اُسنے چند سوالات کیے عادل کیوان شکوہ نے ایسے جواب باصواب دیے کہ راہب کو بند کردیا اور اہل مجلس وجد مین آگئے بعد اُسکے چند سوالات راہب سے کیے کہ وہ جواب بھی نہ دے سکا یہ دیکھتے ہی اہرمن پکار اٹھا کہ تو بھی شہزور اور تیرا مذہب بھی شہزور تیرا خدا بھی زبردست اے شہریار صنعت ہی دین اگوان پرستی پر اور کیا کہنا مذہب اسلام کا کہ یہ عجب دین مبین ہی اور اہل قلعہ جسکو ہمارا ساتھ دینا ہو وہ اِس دین کو اختیار کرے ورنہ ایک دن کے اندر قلعہ کو خالی کردے سب نے عرض کی کہ کون ایسا کور باطن ہی جو راہ راست کو چھوڑکر وادی کفر مین تباہ و برباد ہو ہم نے بدل اِس دین برحق کو اختیار کیا اسیوقت شاہزادہ نے حکم دیا کہ بتخانے منہدم کرکے مسجدون کی بنا ڈالی جاے سکہ نام دارا ے بن جمشید کا جاری ہوا بعد اسکے اہرمن نے شاہزادہ کی دعوت کی اور اپنے سپہ سالار کی سفارش کی کہ اگر وہ بھی اِس امر کو پسند کرے تو اسے بھی رہا کردیجیے شاہزادہ نے بخاطر اہرمن گرگین کرد کو بلایا اور رہا کیا بعد اُسکے ہدایت بدین اسلام کیا گرگین نے دیکھا کہ سردار میرا مطیع ہوا تو میری کیا حقیقت ہی یہ بھی کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا اب شاہزادہ عادل نے فرمایا کہ اے اہرمن اب مین نہ طاق پر جاتا ہون زیادہ ٹھہرنا مجھے منظور نہین ہی کہ بدیع الملک سے فیصلہ صاحبقرانی کرنا ہی یہ سنکر اہرمن نے عرض کی کہ مین ہمراہ رکاب ہون لیکن صحراے گرد باد وہ مقام سخت و دشوار گذار ہی کہ طی کرنا اُسکا نہایت مشکل ہی مالک اِس راستہ کا اور نگہبان راہ عنبور غار نشین ہی کہ جو میرا چچازاد بھائی اور خسرو خداوند طلسم کا باپ ہی ملکہ حیات خوش جمال معشوقہ اگوان تاجدار کا وہ ہرگز آپکو اِسطرف سے طلسم

نہ طاق پر نہ جانے دیگا ایک تو یہ ساحر زبردست ہی اپنے سحر کے غرور مین کسی کی حقیقت نہین جانتا علاوہ اسکے یہ بھی گمنڈ ہی کہ راستہ کو مین طلسم بند کر چکا ہون ساحر بھی نہین جا سکتا نہ کہ آپ تو غیر ساحر ہین امید آشتی بھی نہین اسلیے کہ ایک تو مالک سے زیادہ غیر کا یاس نہین ہو سکتا اور مالک بھی وہ جو دادا دے ہے دشمن کو کیونکر راہ دیگا کوئی بھی یہ گوارا نہین کر سکتا کہ اپنی دختر کے رنڈاپے کا سامان کہے بہتر یہ ہی کہ کسی دوسری راہ سے نہ طاق پر تشریف لیجیے یہ سنکر عادل کیوان شکوہ ہنسے اور فرمایا کہ اور سب تم بجا کہتے ہو لیکن یہ ممکن نہین ہی کہ اسطرف سے مین نہ جاؤن اور بخوف غیور غار نشین دوسری راہ اختیار کرون اگر ایسے ایسے ساحرون سے بھاگتا پھرون گا تو ساحران طلسم سے کیونکر لڑونگا جس خدائے قادر و توانا نے مجکو آجتک ساحرون کے فریب سے بچایا ہی وہی آئندہ بھی بچانے والا ہی ابی اسہرمن مین وہ شخص ہون جسنے سات برس کے سن مین طلسم ابلق کو فتح کیا بت دورنگ کو مارا جو خداوند ساحران کہلاتا تھا اور سامری و جمشید کو طفل مکتب بناتا تھا اسوقت تو میرے پاس لشکر ہی سپاہ ہی دولت ہی خزانہ ہی جوان ہون رفیق بھی ہین دوست بھی ہین اسوقت تن تنہا تھا اور صرف ذات پروردگار کے کوئی مددگار نہ تھا دشمنون مین پل کر بڑا ہوا اگر تھین اپنے بھائی کا خون ہے تو اسی مقام پر ٹھہرو جسوقت یہ مرحلہ فتح ہو لیگا اسوقت چلے آنا یہ سنکر اسہرمن اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کی کہ ابی شہریارا یہ جو کچھ مین نے عرض کیا خیر خواہانہ طور سے تھا اگر آپ کو نہین منظور ہی نہ سہی مین سرفروشی و جان نثاری کو موجود ہون شاہزادہ نے فرمایا کہ کل ہم کوچ کرینگے اسیوقت سے لشکر تیار ہونے لگے صبح کو عادل کیوان شکوہ مع اسہرمن کوہ پیکر جانب صحرائے گردباد روانہ ہوے اور قلعہ اسہرمن مین گرگین گرد کو چھوڑا جسوقت لشکر انکا صحرائے گردباد کے قریب پہونچکر خیمہ زن ہوا اور خبر پہونچی غیور غار نشین جادو کو کہ بھائی تیرا دشمن کافر مانبردار ہوا اور ساتھ اسکے صحرائے گردباد کی طرف آیا ہی بس اسنے ایک نامہ بنام عادل کیوان شکوہ تحریر کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ ابی نقابدار ابلق سوار مین جانتا ہون کہ تم پہلوان زبردست ہو اسہرمن جیسے دیو خصال کو زیر کیا مگر خوب سمجھ لو کہ پہلوانی اور شے ہی اور ساحری دوسری چیز ہی پہلوان ساحر پر غالب نہین آسکتا مین دوستانہ طور پر سمجھاتا ہون کہ تم کسی دوسرے راستہ سے نہ طاق پر جاؤ اسطرف سے جانیکا ارادہ نہ کرو ورنہ بہت تباہ و برباد ہوگے فوج گردباد مگڑی بھر مین تمہارے لشکر کو تباہ کر دیگی اور پہلوانی کچھ کام نہ آئیگی مین تمسے دو وجہون سے بگاڑنا اچھا نہین سمجھتا ایک تو یہ کہ بھائی میرا تمہارا رفیق ہے تمہاری دشمنی مین اسہرمن کے خون سے بھی ہاتھ بھرنا ہونگے دوسرے یہ کہ مجھے شرم آتی ہی کہ ساحران نہ طاق سے ہو کر غیر ساحر سے لڑون تمہارا قتل کر ڈالنا اور چونٹی کا مار ڈالنا برابر ہی اور دوسرا نامہ اپنے بھائی کے نام لکھا کہ اگر تمنے نہ قاعت نقابدار کی اختیار کی تو اچھا کیا کہ تم اسکے زیر ہوے تھے ہر شخص اپنے فعل کا مختار ہی مجھے ان امور سے سروکار نہین ہی لیکن تم نقابدار کو یہ سمجھاؤ کہ وہ اسطرف سے نہ جائین ایسا نہ ہو کہ نقابدار کی وجہ سے مجھے تمہارا لحاظ بھی اٹھا دینا پڑے مین اسلحہ بھی انکا تمہارے بھیجے دیتا ہون جسوقت یہ دونون نامے پہونچے اور عادل کیوان شکوہ مضمون سے آگاہ ہوے اسہرمن کیطرف دیکھا اسنے عرض کی

کہ مجھے جو عرض کرنا تھا مین پہلے ہی عرض کر چکا اُسوقت آپنے قبول نہ فرمایا اب میری راے نہین کہ اس
راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کی جاے لوگ یہی کہینگے کہ تجوف عنیور غارنشین نقابدار پلٹ گئے کر
اور دوسری راہ اختیار کی آپ جو مناسب جانین وہ جواب لکھ بھیجین یہ سنکر شاہزادہ نے جواب یہ
تحریر فرمایا کہ اے عنیور غارنشین مجھے تمھارے سب حالات اہرمن کوہ پیکر کی زبانی معلوم ہوے
کہ تم خسر ہو خداوند طلسم کے اور ملازم بھی ہو ہر طرح فرض تمھارا یہ ہی کہ مجھے روکو اگر اسوقت کام باآسانی
نکل جائیگا تو آئندہ لڑنا پڑیگا ہر طرح غنیمت ایک ہی پھر اسوقت کے کام کو دوسرے وقت کیون اُٹھا رکھو
جو کل ہونا ہی وہ آج ہی کیون نہ ہو جاے کہ خلش مٹے اور جھگڑا جاتا رہے اور تم مجکو غیر سمجھکر
مطمئن نہو اسلیے کہ مین ساحر کش ہون تمام طلسم ابلق میرے ہی ہاتھ سے برباد ہوا بت دورنگ
ساحر سحار زبردست جو خداوند ساحران کہلاتا تھا میرے ہاتھ سے مارا گیا اگر تمنے مجھے قتل کیا تو تمام
نہ طاق مین فخر کر سکتے ہو مگر باانیہمہ دشمن ناتوان حقیر و بیچارہ شمرد پس بہتر یہ ہی کہ دین اسلام
قبول اپنے بھائی کے اختیار کرو کہ دنیا اور عقبیٰ دونون درست ہون یہ نامہ نامہ وار کو دیکر
روانہ کیا اور اہرمن کوہ پیکر نے جواب مین لکھدیا کہ اے برادر بہتر یہ ہی کہ دین اسلام قبول کرو دین
برحق ہی یہ شہریار مثل میرے تمھاری بھی عزت کریگا بلکہ مجھسے زیادہ تمھاری آبرو ہوگی کہ تم خداوند
طلسم کے بزرگ ہو جب یہ دونون نامے عنیور غارنشین کے پاس پہونچے اور یہ مضمون سے
آگاہ ہوا کہ اب صلح نہین ہی بس اسنے اسلم جادو کو لکھ بھیجا کہ طبل جنگ بجوا کر فوج گردباد لیکر سامنے
نقابدار کے جاؤ اور لشکر نقابدار کو تباہ کرو اسلم جادو نے حکم پاتے ہی فوراً طبل جنگ بجوا دیا یہ خبر
شاہزادۂ عادل کیوان شکوہ کو پہونچی کہ صحراے گردباد سے آواز طبل آرہی ہی چند ہرکارے بھاے
دریافت حال روانہ ہوے تھے جسنے صحراے گردباد مین قدم رکھا وہ مفقود الخبر ہو گیا اور پلٹ کر
نہ آیا یہ سنکر شاہزادۂ عادل نے فرمایا کہ اب ہرگز کوئی صحراے گردباد مین قدم نہ رکھے صبح کو دیکھا
جائیگا اور فرمایا کہ کہدو ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزد متعال کوس جدال نوازش مین آئے
صبح کو جو حریف ہوگا خود ہی سامنا کریگا بس یہ حکم پاتے ہی نقارخانہ رعد آواز نواش مین آیا
کوس حربی گڑگڑایا تیاری جنگ ہونے لگی تمام لشکر مین ایک تہلکہ تھا لوگ پریشان تھے کہ حریف
نظر نہین آتا اور آواز طبل برابر چلی آتی ہی دیکھیے صبح کو کیا ہوتا ہی اہرمن کوہ پیکر نے
شاہزادۂ عادل کیوان شکوہ سے عرض کی کہ اے شہریار یہ صحرا طلسم بندہی جو اس وادی مین
قدم رکھتا ہی زمین سے بگولہ بلند ہوتا ہی اور انسان کو پوشیدہ کرکے خود بھی نظر سے غائب
ہو جاتا ہی تین روز تک انسان اس گنبدخاکی مین قید رہتا ہے اور گھٹ کر ہلاک ہو جاتا ہے
یہ صحرا اسلم جادو کا ہی جبتک اسلم نہ مارا جائیگا اُسوقت تک یہ حالت برطرف نہ ہوگی اور
مسکن اسلم جادو کا گنبد بینائی مین ہی یہ گنبد زیر زمین واقع ہی پہونچنا وہانتک سخت دشوار
ہی یہ سنکر شاہزادہ نے فرمایا کہ خدا ہر وقت مین مددگار ہے غرضکہ طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا
برطرف ہوا اور پردۂ شب سے صبح نمودار ہوئی ماہ تابان مع لشکر سیارگان گوشۂ مغرب مین جا کر
پوشیدہ ہوا اور شاہ خاور مع لشکر شعاع باکروفر میدان مشرق مین نمودار ہوا طغرائی صحرائی

آشیانون سے نکل نکلکر شاخہائے درخت پر بیٹھے اور بزبان بیزبانی حمد سبحانی بجا لانے لگے گلہائے
رنگارنگ شگفتہ ہوے تمام صحرا رشک بستان ارم معلوم ہوتا تھا وہ جنگلی پھولون کی خوشبو نسیم بہار کے
جھونکے سبزہ خوابیدہ کا اینڈا اینڈا کر سونا ایک عجیب سمان تھا شاہزادۂ عادل کیوان
شکوہ فریضۂ سحری کو ادا کرکے مسجد کے پاس سے باہر تشریف لاے رفقا حاضر ہوے اہرمن کوہ پیکر نے
سلام کیا شاہزادہ نے سلاح جنگ تن پر آراستہ کرکے پشت مرکب پر جلوہ فرمایا ساتھ ہی رفقا بھی اپنے
اپنے مرکبون پر سوار ہوے پشت پر اسی ہزار سوار گھوڑے قابو مین کیے ہوے جانب صحرا لے کر دوڑا
روانہ ہوے اور سرحد کے قریب آکر مرکب کو روکا صفین آراستہ کرکے کھڑے ہوے اور آمد لشکر حریف کے
منتظر ہوے دیکھا کہ جانب صحرا سے گرد باد سے تیرہ گرد بلند ہوا آتے آتے قریب پہونچکر گرد شق ہوئی اور
دل گرد سے ہزارہا بگولے نمودار ہوے ہر بگولے کی یہ کیفیت تھی کہ معلوم ہوتا تھا کوئی گھوڑے
سوار چلا آتا ہی پہلے تو شاہزادہ کو یہ خیال ہوا کہ ان بگولون مین سوار پوشیدہ ہون گے مگر جب قریب
پہونچکر انھون نے صفین باندھین تو حیرت زیادہ ہوئی کہ کیا یہ بگولے لڑینگے اہرمن کوہ پیکر نے عرض
کی کہ اکیشہریار یہی لشکر گرد باد ہی اور افسر انکا اسلم جادو ہی جسوقت فوج گرد باد صفین آراستہ کرچکی
تو دیکھا کہ ایک ساحر زبردست تخت سحر اڑاتا ہوا لشکر اگرد باد مین داخل ہوا اور بمرتبۂ سرداری صفدر
مین تخت اسکا قائم ہوا اہرمن نے شاہزادہ سے عرض کی کہ اسلم جادو یہی ہی یکایک اسلم جادو نے
اپنے لشکر کی طرف دیکھا اور کہا کہ مارلو ان سرکشون کو کہ انھون نے خدا کو ندنہ طاق پر چڑھا دی کی ہی بس یہ
سننا تھا کہ تمام بگولے چرخ مارتے ہوے چلے مہتر گرد باد باد یہ گرد نے عادل کیوان شکوہ کے منکی
کہ یہ حد سحر سے گرد باد مین ہرگز قدم نہ رکھیگا کہ وہ مقام طلسم بند ہی انکو یہین آنے دیجیے یکایک تمام فوج گرد
باد لشکر عادل کیوان شکوہ پر آپڑی جوانان لشکر نے تلوارین کھینچین اور لڑنا شروع کیا لیکن
لڑین تو کس سے لڑین انسان ہو تو اسے قتل کرین دیو ہو تو مقابلہ کا لطف اٹھے ایک بگولہ گرد
پر تلوار مارنے سے گردشق ہوئی اور پھر ملگئی اور بگولہ چرخ مارتا ہوا جس سوار جس پیدل سے لپٹا اسکو
لپیٹ سے اپنے صحرا مین لیجا کیا تھوڑے ہی عرصہ مین آدھے سے بھی لشکر کم رہ گیا اور عادل
کیوان شکوہ نہایت پریشان تھے کہ یہ کیا معاملہ ہی یکایک اسلم جادو نے تخت سحر اڑائے ہوے
قریب عادل کیوان شکوہ کے پہونچا اور کمند سحر مار کر عادل کو اپکڑ لیا ہر چند شاہزادہ نے
زور کیا مگر کچھ نہوا حلقے کمند کے نہ ٹوٹے اسلم جادو نصف سے زیادہ فوج گرفتار کرچکا تھا اور اب
اسکے بعد افسر فوج کو بھی گرفتار کرلیا اب لڑنا بیکار ہی باقی ماندہ آپ ہی روپیٹ کر چلے جائینگے یہ
سوچکر اسلم جادو پلٹا اور لشکر گرد باد بھی صحرا کو واپس گیا اسلم شاہزادہ کو لیے ہوے داخل گنبد ہوا
یہان لشکر نہایت پریشان اور بددل ہوا اُدھر اسلم جادو نے عادل کیوان شکوہ کو مقید کرکے
ایک نامہ بخیور غار نشین جادو کو لکھا کہ مین نے دشمن کو نصف لشکر سمیت گرفتار کرلیا ہی اب کیا حکم ہوتا ہے
بخیور غار نشین نے پرچہ احکام پر زالہ کاہنہ کا نکالکر دیکھا لکھا تھا کہ جسوقت اسلم جادو دشمن کو گرفتار کرلے
تو تین روز کے بعد قتل کرنا چاہیے اگر اندرا اس مدت کے ارادہ کیا تو فتح کے بدلے شکست ظہور مین آئیگی
اور بعد تین یوم گذر جانیکے پھر کوئی مددگار ان لوگون کا ان تک پہونچ نہ سکیگا چاہیے اسی زمانے مین

مددگار قیدی کا قیدی تک پہونچ بھی جاے تو قیدی کے قتل کا ارادہ نہ کرنا ورنہ سوا پچھتانے کے کچھ
ہاتھ نہ آئیگا بس یہ دیکھکر غیور غارنشین جادو نے اسلم جادو سے کہلا بھیجا کہ تین روز کے بعد ان
قیدیون کو ہمارے سامنے قتل کرنا غار سے نکلکر ہم بھی انکے قتل کا تماشا دیکھینگے اور خبردار اندر اس مدت
معینہ کے انکے قتل کا ارادہ نہ کرنا یہ دیکھکر اسلم جادو نے عادل کیوان شکوہ کو زندانخانہ مین بھجوادیا اور حریر
جادو کو کہہ بھیجا کہ تین روز بیرونی راستہ کی خوب حفاظت کرنا ایسا نہ ہو کہ کوئی مددگار انکا آجاے جسوقت
عید عادل کیوان شکوہ کی پاس حریر جادو کے پہونچی اسنے تخت اپنا ہٹوایا اور بدہنہ نقب مین عادل
کیوان شکوہ کو گرادیا بعد ازان پھر اپنا تخت بچھواکر آپ بزم عیش آراستہ کرکے بیٹھی اور مصروف
شراب خواری ہوئی جسوقت عادل کیوان شکوہ نقب مین پہنچکے گئے ہین اور آنکھ انکی کھلی تو دیکھا
کہ نہ ہاتھون مین ہتکڑیان ہین نہ پانون مین بیڑیان نہ گلے مین طوق نہ کوئی محافظ ہمراہ ہے اور
اپنے کو ایک میدان مین پایا کہ جابجا صدہا گنبد خالی بنے ہوے تھے جہانتک نگاہ کام کرتی تھی
سوا اُن گنبدون کے کچھ نظر نہ آتا تھا عادل کیوان شکوہ قریب ہر گنبد کے گئے دیکھا تو دروازے گنبدون کے
بند پاے حیران و سرگردان پھرتے تھے قصد کیا کہ ایک گنبد کے دروازہ کو کھولنا چاہیے دیکھا تو
ہر ایک دروازہ اندر سے بند معلوم ہوتا ہی عادل نے چاہا کہ بزور صاحبقرانی دروازے کو توڑ
ڈالون ہر چند زور کیا مگر دروازہ نہ ٹوٹ سکا بس آواز قہقہہ کی آئی اور کسی نے کہا کہ ان
گنبدون مین تمھارے لشکری قید ہین شام کو یہ دروازے خود بخود کھلینگے اُسوقت اپنے ملازمون سے
مل لینا تمھاری اتنی خاطر کی گئی ہی کہ گنبد تنگ و تاریک مین نہین بند کیے گئے ہو بلکہ اس میدان وسیع مین
چھوڑ دیے گئے ہو یہ سنکر عادل کیوان شکوہ اپنے حال زار پر رونے لگے جسوقت شام
ہوئی تو دیکھا کہ تڑاق تڑاق دروازے وا ہوے اور ہر گنبد مین سے ایک ایک سپاہی نکلا اپنے
سردار کو دیکھکر مجرا کیا اور کہا کہ اے شہریار کیا آپنے ہمکو آگر رہا کیا فرمایا مین خود اسیر پنجۂ
تقدیر ہون اب اگر خدا رہائی دیگا تو خیر ورنہ کوئی رہا کرنے والا نہین ہی کچھ دیر تک سب کے سب
اپنے سردار کو گھیرے بیٹھے رہے بعد اُسکے ایک آواز پیدا ہوئی کہ اپنے اپنے مکانون مین چلے
جاؤ زیادہ ٹھہرنیکا حکم نہین ہی سب نے عرض کی کہ ہم تو اپنے سردار سے علیحدہ نہ ہونگے آواز آئی
کہ اگر خود علیحدہ نہ ہوگے تو جسطرح پہلے علیحدہ کیے گئے تھے اُسیطرح اب بھی جدا کر لیے جاوینگے
پھر ان لوگون نے نہ مانا کہ یکایک ہوا ے تند چلی اور وہ گنبد بگولے کی طرح چرخ مارتے ہوے
قریب ہر ایک سپاہی کے آئے اور سب کو اُسیطرح گرفتار کر لیگئے جو بگولہ کے چرخ مین پھسا وہ
پھر نہ نکل سکا اور بگولے اپنے اپنے مقام پر گنبدون کے مانند قائم ہوگئے اور عادل کیوان
شکوہ منھ دیکھکر رہ گئے حسرت سے ایک آہ سرد کھینچکر جانب فلک دیکھا اور کہا کہ خداوندا
اب تو کوئی آثار رہائی کے نہین معلوم ہوتے لہذا ملک الموت کو حکم کر کہ وہ روح میری کھینچکر
قبض کر لین انکو تو اس پریشانی مین چھوڑا ہا ہی اور حریر جادو کو حفاظت راہ مین مصروف شراب خواری دیکھ

بیحال مہتر گرد باد کا عرض کیا جاتا ہی

بعد گرفتاری عادل کیوان شکوہ لشکر انکا نہایت پریشان ہوا سیکڑون تیغیں طوارین کھینچ کر داخل صحراے گرد باد ہوے

اور بگولے انکو گرفتار کرکے گنبدون مین پہنچکر آئے لیکن مہتر گردباد یہ حال دیکھکر مضطر و پریشان صحرا کیطرف روانہ
ہوگیا اور ایک درخت کے نیچے بیٹھکر سوچنے لگا کہ کیا فکر کرنا چاہیے اور کیونکر پتہ اپنے آقا کا لگانا چاہیے
کہ وہ کہان ہین اور اُنپر کیا گذری اسی سوچ مین بیٹھا ہوا تھا جو سلام علیک کی آواز پیدا ہوئی کہ
دیکھا سالک صحرانشین چلے آتے ہین مہتر گردباد یہ گرد برائے تعظیم اُٹھ کھڑا ہوا سالک صحرانشین
نے فرمایا کہ اے مہتر گردباد مین اپنا چیلہ تو ڈھونڈکر آیا ہون مجھے اپنے علم و عمل کے ذریعہ سے معلوم ہوا
کہ شاہزادہ مبتلاے بلا ہوگیا ہی اور زندان مین قید ہی اور پہرہ حریر جادو کا قائم ہوا ہی دروازہ
زندان بالکل پوشیدہ ہی کسیکا پہونچنا ممکن نہین ہی اور اگر کوئی پہونچا بھی تو گرفتار بلا ہوگا اور اگر
تین روز شاہزادہ کو قید مین گذر گئے اور کوئی صورت رہائی نہ پیدا ہوئی جب بھی مشکل ہی
کہ پھر سوا قتل کے کوئی چارہ نہوگا لہذا مین پتہ زندان و محافظ زندان کا بتائے دیتا ہون آگے
کوشش تمھاری ہی اور اگر تم بھی گرفتار ہوگئے تو پھر مین خود آؤنگا یہ کہکر مہتر گردباد کو ایک
سمت بتائی اور کہا کہ اسیطرف چلے جاؤ گے بڑھکر تمکو ایک درخت ملیگا زیر درخت ایک
میمون بزرگ بیٹھا ہوگا گلے مین اُسکے ایک رسن سحر بندھی ہوگی وہ فریاد کریگا اور تین بار پکاریگا
تم قریب اُسکے جانا اور یہ کاردیتے جاؤ اُس سے رسی اُسکے گلے کی کاٹ دینا وہ کہیگا کہ تم نے
مجھپر بڑا احسان کیا اب معاوضہ اسکا کیا چاہتے ہو تم کہنا کہ مجھے مکان مین حریر جادو کے
پہونچا دے یہ سنکر وہ بندر لرزیگا مگر ہمراہ چلیگا اور دروازہ مکان پر پہونچکر خود باہر ٹھہر
جائیگا تم داخل مکان ہونا اور جو ہوسکے وہ کرنا یہ کہکر سالک صحرانشین تو نظرون سے پنہان ہوگئے
اور مہتر گردباد کاردہاتھ مین لیے ہوئے جانب صحرا روانہ ہوگیا جاتے جاتے قریب اُس درخت
کے پہونچا جسکا پتہ سالک صحرانشین دے گئے تھے دیکھا کہ واقع مین کہ ایک بہت بڑا جگادری
رسی مین بندھا ہوا ہی بندر کی نظر جو اُس عیار پر پڑی رسی کو جھٹکے دینے لگا اور اشارون سے
بتاتا تھا کہ مجھے کھول دو مہتر گردباد قریب اُس بندر کے پہونچا اور رسی اُسکی کاردسے
کاٹ دی بندر اُس قید سے رہا ہوکر بزبان انسانی گویا ہوا کہ اے شخص تو نے مجھپر بڑا احسان
کیا اب عوض اسکا کیا چاہتا ہی مہتر گردباد نے کہا کہ مجھکو مکان پر حریر جادو کے پہونچا دے
بندر یہ سنکر تھرتھرانے لگا اور پکارا کہ کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی حریر جادو بلاے
بیدرمان اور آفت روزگار ہی اُسنے میری یہ حالت کر رکھی ہی کہ آدمی سے جانور بناکر اِس
درخت سے باندھ دیا تھا دوسرے تیسرے روز آیا کرتی تھی اور مجھے پھر انسان بناکر اپنا منھ کالا
کروا لیتی تھی یا خود بندر یا بندریا بنکر چلی جاتی تھی اور چلی جاتی تھی آج تمھاری بدولت مین نے اِس
قید سے رہائی پائی مگر دیکھیے اپنی ہیئت اصلی پر کب آتا ہون مہتر گردباد نے
کہا کہ تم کہان کے رہنے والے ہو اور کیا پیشہ کرتے تھے بندر نے کہا کہ اب یہ باتین
ابھی نہ پوچھو جسوقت جانور سے آدمی کا جامہ میسر آئیگا اُسوقت بیان کرونگا اب چلو
مکان حریر جادو کے مکان پر پہونچادون یہ کہکر بندر آگے آگے چلا اور مہتر
گردباد اُسکے پیچھے پیچھے جاتے جاتے ایک حزانہ مین داخل ہوا مہتر

گرد باد بھی اُس حرابے مین پہونچا بندر نے ایک کنوئین پر پہونچکر کہا کہ اسمین بھانڈے پڑے ہین جبتک مین یہان بیٹھا ہون جب تم پلٹ کر آؤگے تو مجکو یہین پاؤگے مہتر گرد باد بسم اللہ کہکر کنوئین مین پھاند پڑا اب آنکھ کھلی اور پانون زمین سے آشنا ہوے تو دیکھا کہ میدان ہی اور ایک مختصر سا مکان بنا ہوا ہی دروازہ اُسکا بند ہی گانے کی آواز چلی آتی ہی مہتر گرد باد سوچنے لگا کہ کیا فکر کرون سوچتے سوچتے صورت اپنی اُسی بندر کی ایسی بنائی اور دیوار پر چڑھکر اندر مکان کے جھم سے کودا اور یہ شعر پڑھا ؎ کودا کوئی یون گھر مین ترے دھم سے نہ ہوگا وہ کام کیا ہم نے جو رستم سے نہ ہوگا جواب اور عورتین تو بندر کو دیکھتے ہی بھاگین مگر حریر جادو بغور دیکھنے لگی کہ کہین یہ وہی میرا پالو بندر تو نہین ہی یہ اُٹھکر قریب آئی اور سر پر ہاتھ پھیرنے لگی بندر خوش فعلیان کرنے لگا حریر جادو سمجھی کہ یہ بھی کسیکا پالو معلوم ہوتا ہی خیر پہلے ایک تھاپ دو ہے اِسے یہان رکھون گی کہ یہ اصلی ہی اور اُسے وہین رہنے دونگی کہ وہ انسان ہی اور وقت پر کام نکلتا ہی یہ خیال کرکے چمکارتی ہوئی اپنے حجرہ کی طرف لیچلی بندر خوش فعلیان کرتا ہوا ساتھ چلا جیسے ہی یہ آکر تخت پر بیٹھی بندر بھی اُچک کر تخت پر بیٹھ گیا حریر جادو نے کہا کہ نہین معلوم کس بے تمیز نے اِسکو پالا ہی کہ یہ اُسی کا عادی ہی رات زیادہ آچکی تھی یہ تخت پر سے اُترکر مسہری پر لیٹی بندر بھی آکر مسہری پر لیٹ رہا جو حریر جادو پریشان ہوئی سر چندکہ دوسرے ارادہ مین خود بھی مگر اِس خیال سے ڈری کہ نہ معلوم یہ جانور کیون کر پیش آئے اُس بات کا بھی عادی ہی یا نہین ہی آخر کار اِسنے پٹہ گلے مین ڈالا اور قریب اپنے بازو دیا یہ بھی بندھے رہے جب صبح ہوئی تو حریر جادو خواب مرگ سے بیدار ہوئی اور تخت اپنا ہوا کر قریب دہنہ نقب کے آئی اور کچھ اسم سحر پڑھا وہان گنبد شق ہوے اور لوگ باہر ہوکر گرد عادل کیوان شکوہ کے جمع ہوے بعد کچھ دیر کے اِسنے کچھ دوسرا اسم پڑھا کہ گنبد چرخ مارتے ہوے چلے اور گھومتے بھرتے لوگون کو گرفتار کرکے اپنے اپنے مقام پر گنبد بھر قائم ہوگئے بندر کو شبہہ ہوا کہ اِس نقب مین کچھ اسرار ضرور ہی عجب نہین کہ آقا ہمارے اسی مین قید ہون جب حریر جادو اپنے کام سے فراغت کرچکی تو اِسنے پھر تخت اپنا دہنہ نقب پر بچھوا دیا اور آپ تخت پر آکر بیٹھی دستر خوان بچھا کھانا کھایا جاتی تھی اور بندر کے آگے نوالے پھینکتی جاتی تھی لیکن بندر نے ایک لقمہ بھی نہ کھایا آخر اِس کو ترس آیا اور خیال ہوا کہ شاید ساتھ کھانے کا عادی ہی ایک کنیز سے کہا کہ پٹہ اِسکے گلے سے اُتار دے اُسنے پٹہ اُتار دیا بندر حسب کرکے قریب حریر جادو کے آبیٹھا حریر جادو نوالے بنا بنا کر دینے لگی ایک نوالہ بندر نے بھی بناکر حریر جادو کو دیا یہ دل مین خوش ہوئی کہ اِس بندر سے تو انسان کا لطف حاصل ہوتا ہی لیکن جب اِسنے نوالہ کھا لیا کھانے ہی دردِ سر پیدا ہوا اِسنے ہاتھ کھینچا دستر خوان تو بڑھایا گیا اور حریر جادو کو ایسی گرمی معلوم ہوئی کہ یہ اُٹھکر ٹہلنے لگی ہوا لگتے ہی بیہوشی سے نے غلطا کھا کر گری گرتے ہی اِسکے مہتر گرد باد نے نعرہ کیا اور وہ خول جو پہنے ہوے تھے جسم پر سے دور کرکے نیچے مارا کہ سر حریر جادو کا تن سے جدا ہوا الاش

اسکی پھڑکنے لگی آندھی چلی خاک اڑی ایک قیامت برپا ہوئی جب لاش اسکی پھڑک کر سرد ہوئی
تو آواز پیدا ہوئی کہ کشتی تمرا نام من حریر جادو بود حیف مردیم وجان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم
وہان جسقدر گنبد تھے دھوان ہوکر نظرون سے پوشیدہ ہوگئے اور تمام اہل لشکر رہا ہے
شاہزادہ عادل کیوان شکوہ حیران تھے کہ یک بیک گنبد کیا ہوے لیکن مہتر گردباد
حریر جادو کو قتل کرکے فوراً نقب مین کود پڑا تھا کہ نہین معلوم کیا فساد ہوا ایسا نہ ہو کہ کوئی اسکا حامی
آکر مجھے بھی اذیت دے زمین پر پانون آشنا ہوتے ہی دیکھا کہ شاہزادہ عادل بیچ مین کھڑے
ہین اور ہر چہار طرف سے اہل لشکر گھیرے ہوے ہین کہ مہتر گردباد نے سامنے جاکر سلام کیا اور
عرض کی کہ اے شہریار مبارک ہو مین نے حریر جادو کو مارا اب آپ مقید نہین ہین چلیے لشکر مین
تشریف لیجیے اب جو خیال کیا تو سامنے گنبد بینائی نظر آرہا ہے حریر جادو کے مرجانے سے سب حجاب
دور ہوگئے تھے شاہزادہ مع لشکر گنبد کی طرف چلا کہ اسیطرف سے راستہ انکی بارگاہ کا تھا تھوڑی
دور چلے ہونگے کہ ایک شخص کو دیکھا نہایت قوی تن برہنہ بیٹھا ہوا ایک ہاتھ آگے ایک ہاتھ
پیچھے رکھے ہوے ہے سب حیران تھے کہ یہ کون جنگلی ہے مگر اُس شخص نے مہتر گردباد کو پہچانا اور کہا کہ زر
میرے قریب آیے جسوقت مہتر گردباد قریب اُسکے پہونچے اُسنے کہا کہ کیا آپنے حریر جادو کو
مار ڈالا مہتر گردباد ڈرا کہ ایسا نہ ہو یہ کوئی ساحر ہو تو ایک بلا ہے بچکر دوسری آفت مین
نہ مبتلا ہو جائین مہتر گردباد نے انکار کیا وہ ہنسا اور کہنے لگا کہ مجھے حرف نہ کہیے مین ساحر
نہین ہون مین وہی بندر ہون جسے آپنے درخت سے کھولا تھا اور مین نے آپ کو حریر جادو
کے مکان کا راستہ بتایا تھا اگر حریر جادو نہ مرتی تو مین جامۂ انسانی مین نہ آتا برائے خدا کوئی
کپڑا دیجیے کہ مین ستر کرون مہتر گردباد نے اُسکو کپڑا دیا کہ اسنے ستر کو چھپایا شاہزادہ عادل
نے پوچھا کہ یہ کون ہے مہتر گردباد نے ساری حالت اِسکی بیان کی اور اُس شخص نے
عرض کی کہ نام یہ احقر تہمتن کوہ پیکر ہے مین بھائی ہون اہرمن کوہ پیکر کا ایک روز برائے
شکار اِس صحرا کی جانب آنکلا تھا یہ ساحرہ مجکو پکڑ لائی اور بندر بناکر درخت سے باندھ
دیا تھا آج آپکی بدولت رہائی پائی شاہزادہ نے فرمایا کہ تمھارا بھائی میرا رفیق ہے
مین نے اُسکو زیر کیا وہ لشکر مین میرے موجود ہے یہ سنکر تہمتن کوہ پیکر نے دست
بوسی کی اور ساتھ ہوا اُدھر اسلم جادو کو معلوم ہوا کہ حریر جادو قتل ہوئی اور قیدی رہا ہوکر
جاتے ہین بس یہ خدمت مین غیور رخسار نسرین کی پہونچا اور سارا ماجرا بیان کیا اور کہا کہ آپنے
تین روز قید رکھنے کا حکم دیکر یہ بلا لگائی کہ حریر جادو قتل ہوئی ورنہ ہی سب قتل ہوجاتے
غیور رخسار نشین نے پھر پرچہ احکام پیرالہ کا ہمنہ نکال کر دیکھنے کا قصد کیا تھا کہ اتفاقیہ
پرچہ ہاتھ سے چھوٹ کر مشعل آتشین پر گرا مشعل خوب روشن تھی پرچہ جلگیا یہ دیکھکر
غیور سر پیٹنے لگا اور کہا اے اسلم جادو یہی علامتین بربادی وتباہی کی ہین اب
پابندی کسی چیز کی نہین ہے جو تجھسے ہوسکے وہ کر چاہے ابھی جاکر سب کو قتل
کروڈالو اور مین بھی آتا ہون یہ سنکر اسلم جادو وہانسے پھرا یہان شاہزادہ عادل کیوان شکوہ

مع لشکر قریب گنبد مینائی کے پہونچے تھے کہ یکایک تڑاقا ہوا اور گنبد شق ہوا اور لشکر
اسلم جادو کا ہوا شاہزادہ تلوار کھینچکر اسلم جادو کی طرف چلا تھا کہ اسلم جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر
ایک دکو ہتر زمین پر مارا ساتھ ہی دیکھا کہ زمین شق ہوئی اور غبار سیاہ زمین سے نکلکر پھیلنے لگا اور
اُس غبار سے پتلے بالشت بھر کے مثل حشرات الارض کے نکلکر لشکر عادل کیوان شکوہ
کی طرف چلے اُدھر تو وہ غبار چھا گیا اور روز روشن شب تاریک بنگیا ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا
اُدھر پتلون نے لوگون کو قتل کرنا شروع کیا اہل لشکر پریشان تھے جب تلوار لیتے تھے تو حریف
کو خبر ہوتی تھی تھوڑی آدمی درجۂ شہادت پر فائز ہوے اب ہر طرف استغاثہ کی صدا بلند ہوئی لوگ
مضطر و حیران ہوے اور اسلم جادو شاہزادۂ عادل کیوان شکوہ کی جانب چلا کہ اب اسیوقت
اسکو قتل کر ڈالون کہ یکایک روشنی سی نمودار ہوئی سب دیکھنے لگے کہ اب کون آتا ہے
دیکھا کہ ایک چوکی صندل کی بالاے ہوا اڑتی ہوئی چلی آتی ہے اور اُس چوکی پر سالک
صحرا نشین بیٹھے ہوے ہین اور چار شخص عجیب الخلقت سالک صحرانشین کے ہمراہ ہین ہاتھون
مین اُنکے مشعلین روشن ہین سالک صحرانشین نے آتے ہی تسبیح اپنی گلے مین عادل کیوان
شکوہ کے پہنادی کہ یہ سحر سے محفوظ رہین اور اپنے چارون موکلون مین سے ایک کو اشارہ
کیا کہ جاکر اسے پھونک دو فوراً وہ مشعل لیے ہوے اسلم جادو کی طرف چلا اسلم جادو نے
بھاگنے کا قصد کیا تھا کہ موکل نے جاکر مشعل اسکے جسم سے لگادی فوراً اسلم جادو کے جسم مین آگ
لگ گئی اور ہمہ تن شعلہ بنکر خاک ہوا بس اسکے مرتے ہی قیامت برپا ہوئی وہ آندھی اور غبار
تو بر طرف ہو گیا گنبد پڑ چکے ہو کر اُڑ گیا مگر آتش باری و برف باری دیر تک رہی آخرکار
آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من اسلم جادو بود سیف مردم و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم
اب جو روشنی ہوئی تو میدان کو صاف پایا صرف لاش اسلم جادو کی زمین پر پڑی ہوئی تھی
ہنوز بدحواسی اہل لشکر کی دفع نہ ہونے پائی تھی کہ جا بجا سے زمین شق ہونے لگی اور ساحر
نکلنے لگے اور ہر ہاے سحر پکڑ پکڑ کر لشکر عادل کیوان شکوہ کی طرف چلے اور ایک
ساحر زبردست طبقہ شق کرکے اسطرح زمین سے نکلا کہ صحرا ہل گیا زلزلے کے آثار نمودار
ہوے اور اُسنے آتے ہی نعرہ کیا کہ منم غیور غارنشین جادو یہ کہتے ہی غیور غارنشین نے
ایک شیشہ جھولی سے نکالا کر اُس شیشہ مین پانی بھرا ہوا تھا بس اُس شیشہ کو زمین پر دے
مارا کہ شیشہ ٹوٹا اور تڑاقے کی صدا بلند ہوئی ٹکڑے اُڑکر جسکے جسم پر پڑے وہ ہلاک
ہوا بعد اُسکے وہ پانی ایک سیلاب بلا بنکر لشکر عادل کیوان شکوہ کی طرف چلا آن واحد
مین سیکڑون کو غرق کر دیا ہزارون ڈوبنے لگے شور و فریاد بلند ہوا سالک صحرانشین نے
کچھ اسم متبرک پڑھکر زمین پر ایک کف دست فوراً زمین شق ہو کر ایک غار عمیق نظر آنے لگا
اور وہ سیلاب اُس غار مین جاکر غائب ہو گیا زمین خشک نظر آنے لگی بس یہ دیکھتے ہی غیور غارنشین نے
آواز دی کہ او درویش من پہلے ہی سمجھے ہوے تھا کہ ایک روز تیری ذات سے فتنہ برپا
ہوگا مگر احکام پیر نالہ کا پابند ہونے سے مجبور رہا کہ تجھے اسوقت تک زندہ رہنے دیا اگر تجھے قتل کی ممانعت

نہ تحریر ہوئی تو مین کیا کسیکے مٹا چکا ہوتا خیر اب بھی لے ہوشیار ہو جا یہ کہکر خلطک مار دی اور صورت اپنی ایک اژدہے کی پیدا کی اور قلابہ آفتابین چھوڑتا ہوا سالک صحرانشین کی طرف چلا جب دم کشی کی سو سو کوس نکل گیا جو لوگ اسکے روکنے کو بڑھے تھے وہ سب ہلاک ہوے کچھ لوگ دم کشی کے سحر سے اثر دہا مین پہنچ گئے کچھ حرارت نفس سے جلکر خاک ہوے اب یہ قریب درویش کے جا پہونچا اور اپنے قصد کیا کہ درویش کو بھی نگل جاؤن انھون نے اپنے موکلون کی طرف دیکھا چار دن موکلون کے مشعلین لیے ہوے عنبور غارنشین جادو پر آگرے اسنے دم کشی کی اور چارون موکلون کو مشعل نگل گیا اب شعلہ ہی ادھر تو درویش بیہوش ہوکر گرے اُدھر عنبور غارنشین سے یہ تقریر گرم ہو نہ سکے انھین شعلون سے اسکے جسم مین آگ لگ گئی اور شعلے نے سر کھینچا اور عنبور غارنشین جلکر خاک ہو گیا اور وہی شعلہ پلٹ کر اسکے ساحرون پر گرا کہ انکو بھی جلا کر خاک کیا اب یہ شعلہ لشکر عادل کیوان شکوہ کی طرف متوجہ ہوا اور اہل لشکر کو جلانے لگا جسکے بھبھک کر گیا خرمن جان کو پھونک دیا لشکر مین ایک تلاطم برپا تھا لوگ بھاگتے پھرتے تھے اور بہت مردون نے جگہ پھوڑ دی اور جلکر خاک ہوے سیکڑون نے اس خیال سے بڑھ بڑھکر شعلے کو روکا کہ ایسا نہ ہو یہ مالک پر ہمارے آپڑے وہ یون جلکر خاک ہوے سالک صحرانشین بیہوش پڑے تھے اب اس شعلہ کو کون روکے مہتر گردباد یہ گرد نے شاہزادہ عادل کیوان شکوہ سے عرض کی اے شہریار اسی کنکھے کو اس شعلہ پر کھینچ مارئیے شاید اسکی برکت سے شعلہ فرو ہو جاے ورنہ ہر طرح مرنا ہی شاہزادہ نے رائے مہتر گردباد کی پسند فرمائی اور کنکھا گلے سے اتار کر اس شعلۂ سرکش پر کھینچ مارا یہ معلوم ہوا کہ آگ پر پانی گرا شعلہ افسردہ ہوکر رہ گیا ادھر تو وہ شعلہ گل ہوا ادھر اواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من عنبور غارنشین جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و مطلب خود نہ رسیدیم اب جو دیکھا تو ہر طرف ہزار ہا لاشین جلی ہوئی پڑی ہوئی ہین اور عنبور غارنشین کی نشست کے مقام پر ایک خاک کا ڈھیر تھا شاہزادہ عادل کیوان شکوہ قریب سالک صحرانشین کے آیا دیکھا تو درویش قریب بہ ہلاکت ہین اشارہ سے قلم دوات طلب کر رہے ہین مہتر گردباد نے دوات قلمدان حاضر کیا درویش نے لکھا کہ آج کا روز میرے واسطے دنیا مین روز آخر تھا آگ آجگ اور عنبور غارنشین غار سے باہر نہ آتا تو کل اسکے سحر کا روکنے والا کوئی نہ تھا الحمد للہ کہ میری زندگی مین یہ مرحلہ سر ہو گیا اب اتنی وصیت ہے کہ خاک میری برباد نہ ہونے دیجیے گا اور لاش کو خانۂ کعبہ روانہ فرما دیجیے گا یہ لکھکر درویش کی آنکھین پھر گئین نبضین ساقط ہو گئین ہاتھ پیر موت کا پسینہ آیا تھوڑی دیر مین روح انکی جسم سے مفارقت کر گئی شاہزادہ عادل کیوان شکوہ مع لاش درویش اپنے لشکر مین آئے اور چند کس کو ہمراہ کرکے لاش انکی جانب خانۂ کعبہ روانہ کی بعد اسکے آگے چلنے کا قصد کیا تھا کہ دیکھا کچھ لوگ دمال سے ہاتھ باندھے چلے آتے ہین انھون نے آکر عرض کی کہ ہم ملازم ہین عنبور غارنشین جادو کے فرمایا کہ پھر میرے پاس کس غرض سے آئے ہو عرض کی کہ آپنے مالک کو ہمارے مارا اب ہم کسکے ہوکر رہین ہمین کیا حکم ہوتا ہے فرمایا کہ اگر دین اسلام قبول کرو تو تم بھی ہمارے ملازم ہو سب نے قبول کیا شاہزادہ نے کلمہ پڑھکر مسلمان کیا اور فرمایا کہ چاہے یہین رہو چاہے ہمارے ساتھ چلو

اُن لوگون نے عرض کی کہ قلعہ اندر غار کے واقع ہی وہان کی تو سیر کرنی چاہیے شاہزادہ اُن لوگون کے ہمراہ ہوا اہرمن کوہ پیکر اور تہمتن کوہ پیکر کو ساتھ لیا اور مہتر گردباد و دیو گردعیار کو بھی ساتھ لیا باقی لوگون کو اُسی مقام پر چھوڑا آگے بڑھے قریب ایک حجرہ کے پہونچے کہ وہ مقفل تھا ان لوگون نے قفل کھول کر اندر قدم رکھا شاہزادہ بھی داخل حجرہ ہوا اندر حجرہ کے ایک زینہ نمودار ہوا عادل کیوان شکوہ زینے کوطے کرکے نیچے اُترے تو دیکھا کہ واقع مین قلعہ بہت نفیس بنا ہوا ہے اب اُن لوگون نے قلعہ کی سیر کرانے کے بعد مال و اسباب زر و جواہر حاضر کیا شاہزادہ نے سب چیزین دیکھکر تہمتن کوہ پیکر کو یہانکا حاکم کرکے سب کو تہمتن کے ماتحت کیا اور آپ مع اہرمن کوہ پیکر کوچ کرکے آگے روانہ ہوے انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اور اب

دوکلمہ داستان حیرت نشان شاہزادہ دارا بے ثانی کے گزارش کیے جاتے ہین

غوطہ زنان فکر حیرت و غواصان دریاے ندامت گوہر بے بہاے مدعا کو اسطرح لاتے ہین کہ جب دارا بے ثانی شاہزادہ عادل کیوان شکوہ سے شکار آہو کا بہانہ کرکے علیحدہ ہوے ہین اس غرض سے کہ آب آزمائش زور و طاقت کر لینا چاہیے اگر ماقی مین کمزور رہون تو میرا زندہ رہنا بالکل عبث ہی جسوقت ایک دیوانے نے جگہ پست کر دیا اور عادل کیوان شکوہ نے یہ ہی آنکھون کے سامنے اُسکو زیر کیا تو مین اپنے عزیزون کی نظر مین کسقدر حقیر ہونگا اسی خیال مین یہ علیحدہ ہوے اور آہو کے عقب مین مرکب کو گرم جولان کیا جاتے جاتے قریب ایک قلعہ کے پہونچے دیکھا کہ قلعہ سر بفلک کشیدہ ہی اور نہایت آراستہ ہی تو بین چڑھی ہوئی ہین دروازہ قلعہ کا کھلا ہوا ہی لوگ اندر سے قلعہ کے باہر آتے ہین اور باہر سے اندر جاتے ہین دارا بے نے ایک آدمی سے پوچھا کہ مالک اس قلعہ کا کون ہی اُنھون نے بیان کیا کہ یہ قلعہ ہشام پل کا ہی پوچھا کیسا پہلوان ہی لوگون نے بیان کیا بس ایسا پہلوان زبردست ہی کہ خداوند نہ طاق نے ایک راستہ کا محافظ اسکو بھی قرار دیا ہی جسطرح اہرمن کوہ پیکر بیابان گردباد کی راہ روکے ہوے ہے اُسی طرح یہ بھی بیابان سلطانیہ کی راہ روکے ہی اس کو بجاے خود اُس سے مقابلہ کا دعوی ہی اور وہ بھی اس سے کم متین ہی مگر کبھی نوبت مقابلے کی نہین آئی یہ سنکر دارا بے ثانی قلعہ کی طرف متوجہ ہوے جسوقت قریب دروازہ قلعہ کے پہونچے اور اندر قلعہ کے جانیکا قصد کیا نگہبانون نے روکا کہ اس زمانے مین شخص اجنبی کے اندر جانے کی اجازت نہین ہے فرمایا کہ مین ایک تن تنہا اگر دشمن بھی ہونگا تو کیا کر سکتا ہون روکنا میرا بالکل بیکار ہے ایک آدمی نے آپس مین کہا جانے بھی دو نہین معلوم کہانسے آیا ہی اور کیا خواہش رکھتا ہی بعضون نے کہا کہ خونخوار اژدرجشم کا حکم نامہ آچکا ہی کہ آج کل بہت ہوشیار رہنا اور کسی غیر شخص کو اندر قلعہ کے جگہ نہ دینا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی فتنہ برپا ہو اور ہم سب پر الزام کے ساتھ عتاب آئے اسی حیص بیص مین ہشام پل آپہنچا کہ یہ واسطے شکار کے گیا ہوا تھا کئی آہو اسکے ہمراہ تھے اسکی قوت کی یہ حالت ہے کہ

شکار اور گرز سے شیر کا شکار کرتا ہی نظر جو ہشام پل کی داراب پر پڑی قطع اور وضع سپاہیون کی مانند پائی پوچھا کہ اے جوان تو کون ہی اور کس ارادہ سے یہان آیا ہی داراب نے فرمایا کہ مین تلاش معاش مین نکلا تمارے سطرف بھی آگیا اگر آپ کو فن سپہ گری سے ذوق ہو تو تین سو جوڑ ہون ورنہ کوئی دوسرا مگر دیکھون اور یہان ٹھہر کر اوقات ضائع نہ کرون یہ سنکر ہشام پل نے کہا کہ مین سپاہی دوست اور بہادر پرست تو ضرور ہون مگر کسی کو بغیر آزمائش زور و جرأت کے نوکر نہین رکھتا تجھکو دو امتحان دینا ہونگے ایک تو تجھے زور کرنا ہوگا اگر پہر کر پل لڑنے کے بعد تجھے زیر بھی ہو جاؤگے تو تجھکو افسر لشکر کرونگا اور اگر اس سے بھی کم عرصہ مین زیر ہوئے تو نوکر نہ رکھونگا داراب نے فرمایا کہ اگر مین نے آپ کو زیر کر لیا ہشام پل نے کہا کہ اگر مجکو زیر کر لیا تو اس قلعہ کو فتح کر لیا پھر مین تمارا ملازم سمجھا جاؤنگا مین تمکو کیا نوکر رکھ سکتا ہون فرمایا مجھے منظور ہی ہشام پل نے کہا دوسری شرط یہ بھی ہی کہ میرے قلعہ سے قریب ایک صحرا ہی کہ وہان ہر سال ایک اژدہا آتا ہی اُس سے مقابلہ کرنا پڑیگا یہ کام جان جوکھون کا ہی اگر اس امتحان مین پورے اُترے تو افسری فوج کا عہدہ حاضر ہی داراب ثانی نے منظور کیا اور ہشام پل کے ہمراہ اندر قلعہ کے داخل ہوے ہشام پل نے اِسکے رہنے کے واسطے ایک مکان نہایت عمدہ دیا اور سامان راحت مہیا کرا دیا دوسرے روز صبح کے وقت ہشام دربار مین آکر بیٹھا سرداران فوج جمع ہوے داراب ثانی بھی آکر بیٹھے تھے کہ ہرکارون نے آکر عرض کی کہ اژدہا بیابان سوختہ مین پھر آیا ہی کئی گاؤن اُسنے جلا دیے صدہا انسانون کو نگل گیا یہ سنکر ہشام پل نے داراب ثانی کی طرف دیکھا اور کہا کہ امتحان کا وقت تو آگیا اور دوسرا امتحان اسکے بعد ہوگا داراب نے فرمایا کہ مین موجود ہون غرضکہ ہشام پل نے مرکب طلب کیا اور پشت مرکب پر بیٹھکر داراب ساتھ لیا اور بیابان سوختہ کی جانب روانہ ہوا لوگ حالت پر داراب ثانی کی افسوس کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ایسا جوان حسین لقمۂ اژدہا ہوجائیگا افسوس کہ اجل اِسکی اسکو یہان کھینچکر لائی تھی لیکن داراب ثانی نہایت بے پروائی کے ساتھ ہشام پل کے ہمراہ چلے جاتے تھے جسوقت قریب بیابان سوختہ کے پہونچے دیکھا کہ زمین سیہ تاب ہو رہی ہی سبزہ کا کہین نام و نشان بھی نہین ہی کوئی چرند پرند تک نظر نہین آتا درخت جھلسے ہوے معلوم ہوتے ہین ایک عجب بھیانک مقام ہو رہا ہی جو لوگ کہ پتہ اژدہے کا جانتے تھے اُنھون نے جاے قیام اُس کی دور سے بتا دی اور وقت اُسکے نکلنے کا بیان کیا داراب ثانی نے ہشام پل سے کہا کہ اب آپ اِسی جگہ قیام کرین اور مین تلاش مین اژدہے کی جاتا ہون ہشام پل نے کہا کہ اے شخص ہر چند تین نے خود یہ شرط کی تھی کہ اژدہے سے لڑنا ہوگا مگر اب مین اِس شرط کو دور کیے دیتا ہون اور ایک شرط پر اکتفا کرتا ہون تو صرف تجھے مقابلہ کرنا اِسلیئے کہ تجھے حسن و شباب پر تیرے رحم آتا ہی ایسا نہ ہو کہ اژدہے کے ہاتھ سے تجھے گزند پہونچے اور تو مارا جاے مین نے صدہا اژدہون کو مارا ہی مین اِسے بھی جا کر مارے لیتا ہون شاہزادۂ داراب ثانی نے ارشاد کیا کہ اب مجھے بغیر دونون شرطین پوری کیے

نوکری کرنا منظور نہین بلکہ مین اژدہے کے مقابلہ مین ضرور جاؤنگا ورنہ میرے واسطے باعث
بدنامی کا ہی یہ فرماکر اور تیور لیون پر بل ڈالکر گھوڑا اُٹھایا ہشام پل بھی خاموش ہو رہا کہ ہم
اسی کی نیکی کے واسطے کہتے تھے اگر یہ نہین مانتا اور قضا اِسکے سر پر سوار ہی تو مجبوری ہی
اُدھر دارا ب ثانی گھوڑا اُڑاتے ہوئے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان اژدہا پڑا سو رہا تھا بس
شاہزادے نے جاتے کے ساتھ ہی آواز دی کہ او اجل رسیدہ کس خواب غفلت مین ہی ہوشیار
ہو جا کہ اجل تیری سر پر کھڑی ہی نعرۂ دارا ب کی آواز جو گوش اژدر مین پہونچی فوراً یہ اُٹھا
اور دارا ب کی طرف چلا جیسے ہی اِسنے قلابہ آنکشین چھوڑنیکا قصد کیا دارا ب نے سپر د ہین
اژدر مین دیدی اور سر پر اُسکے گرز مارا کہ سر اژدر کا پاش پاش ہو گیا اور اژدہا پھڑک
کر مر گیا ہشام پل دور سے یہ تماشا دیکھ رہا تھا چونکہ یہ بہادر پرست ہی تاب نہ رہی اور
دوڑکر دارا ب کو گلے سے لگا لیا اور کہا کہ اے جوان وقت مین جامہ جرأت و بہادری کا تیرے
ہی جسم کے واسطے ہی ہر چند کہ مین نے سیکڑون اژدر مارے ہین مگر اِسطرح ایک کو بھی
نہین مارا کہ سامنے اژدہے کے یون گیا ہون جسوقت سنا کہ اژدہا سوتا ہی جاکر تلوار ماردی کہ اُسکے
دو ٹکڑے ہوے اور اگر اتفاقاً اژدہا بیدار بھی ہو گیا تو پیٹ اکاٹ کر اور پہلو پر جاکے اژدہے
کو مارا ہے اِسطرح سامنے جاکر کبھی نہین مقابلہ کیا یہ کہتا ہوا اور تعریفین کرتا ہوا دارا ب
کو لیکر پھرا اور اژدہے کو اُٹھوا لیا جسوقت اژدہا ناپا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب اژدہون
سے زیادہ دراز تھا جو لوگ دارا ب کی جوانی پر افسوس کرتے تھے اور اُنھین اس
بات کا یقین تھا کہ دارا ب اژدہے کا نوالہ ہو جائیگا وہ نہایت خوش ہوے اور
دارا ب کی آفرین کرتے تھے جسوقت دارا ب اژدہے کو مار کر داخل قلعہ ہوے تو ہشام
پل نے شہر مین دھنڈھورا پٹوا دیا کہ کل ہم اِس اژدر کش سے زور کرینگے جسکو تماشا
دیکھنا ہو وہ فلان مقام مین آئے جسوقت یہ خبر مشتہر ہوئی لوگ مشتاق ہوے دوسرے روز جو
مقام آزمائش مقرر کیا گیا تھا وہان مجمع ہوا اور تمام اہل قلعہ جمع ہوے ہشام پل مع دارا ب
ثانی آکر پہونچا اور سامان ورزش اِسکا مہیا کیا گیا ہشام پل نے لنگوٹ باندھا اور یہ
ورزش کے کمالات دکھاکر اکھاڑے مین اترا اور بہت جوش و خروش کے ساتھ پکارا کہ کہان ہی رستم کہان ہے
سام کہان ہی حمزۂ عرب کہان ہی آکر حلقۂ غلامی کان مین ڈالین اور اطاعت میری اختیار کرین
بس یہ سنتے ہی دارا ب ثانی اکھاڑے مین کود پڑے اور کہا اے ہشام اسقدر ہرزہ درائی
اچھی نہین ہوتی خدا نے ایک سے بڑھکر ایک پیدا کیا ہی کیون مرے ہوؤن پر لعن کرتا ہی جو لوگ
زندہ ہین اُنکا نام لے ہشام نے کہا کہ میرے سامنے سب مردے سے بدتر ہین مین کسیکو زندہ نہین
سمجھتا کہ اُسکا نام لون اور تو نوکری کرنے آیا ہی یا نصیحت فرمانے نصیحت بُری چیز ہوتی تو مین یہ نہ
کرتا تو کری سپاہی کے واسطے ہر جگہ موجود ہی اور آزمائش ابھی ہوئی جاتی ہی یہ کہکر ہشام پل
کیطرف بڑھے ہشام کو بھی دارا ب پر غصہ آگیا تھا لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی یہ معلوم ہوا کہ دو فیل
مست سر سے سر ملاکر جھومنے لگے ہشام پل مثل ایک دیو کے تھا نہایت قوی الجثہ اور طویل القامت اور

دارا راب کے دست و بازو نہایت موزون اور متناسب تھے دیر تک زور ہوا کیے دونون پسینہ مین غرق
ہوگئے اب نوبت پیچون کی پہونچی اور جوڑ بند ہونے لگے جہان ہشام مل دارا راب کو پکڑ لاتا تھا یہ
معلوم ہوتا تھا کہ فیل مست نے شیر کو دبوچ لیا مگر دارا راب ہاتھ چھڑ نکل جاتے تھے اور جہان
دارا راب ہشام کو پکڑ لاتے تھے یہ بھی ہاتھون کو چھڑ کر نکل جاتا تھا دیکھنے والے وجد کر رہے تھے اور دونون
کے زور و طاقت و کمال کی تعریف کر رہے تھے اسی حالت مین دن تمام ہوا اور ہشام مل نے
دارا راب سے کہا کہ اے جوان اگرچہ تو نہایت قوی تن اور قوی من ہی مین نے تیری قوت و جرات
کو سمجھ لیا تو میری شرط سے بہت زیادہ لڑا پھر بھر کے بدلے دن بھر لڑا اور مین نے تجھے قابو
نہ پایا اب شام ہوئی رات واسطے آسائش کے ہی اول تو مقابلہ کی ضرورت نہین کہ آزمائش ہوگئی
اور اگر آزمائش کو جی بھی چاہے تو کل پھر لڑینگے دارا راب نے فرمایا کہ اے ہشام مل تو اتنا
بڑا پہلوان رستم وقت ہو کر جی چھوڑے دیتا ہی لڑنے والون کے لیے رات ایسی اور دن کیسا
سب وقت برابر ہین جب فرصت ہووے وہی وقت آسائش ہی اور جب وقت جنگ پڑا پھر
راحت و آرام سے کیا کام اگر حریف نہ مانے تو کیا سامنے سے بھاگ جاے یہ سنکر ہشام مل کو
غیرت آئی پکارا کہ اے جوان تو مجھے کیا سمجھتا ہی مین جی چھوڑنے والا نہین ہون مین نے مسافر سمجھکر
تجھپر ترس کھایا تھا کہ تو دن بھر لڑا ہی اب آرام لے لے مگر معلوم ہوا کہ تجھے اپنے زور و طاقت پر بہت گھمنڈ ہی اب
مین بھی بغیر فیصلہ کیے ہوے یہانسے نہ ہٹونگا یہ کہکر پھر لپٹ پڑا اور کشتی ہونے لگی روشنی آگئی گرد اکھاڑے
کے جھاڑ کنوال برابر سے لگا دیے گئے اسقدر روشنی ہوئی کہ دن معلوم ہونے لگا لوگ نہایت اشتیاق
کے ساتھ تماشا کشتی کا دیکھ رہے تھے اور آپس مین تذکرہ کرتے تھے کہ اس قلعہ مین ایسا کوئی پہلوان
آجتک نہ آیا تھا جو رات کو بھی ہمارے سردار سے لڑا ہو غرضکہ تمام رات کشتی رہی صبح ہوگئی تھپر
دونون علیحدہ ہونے کہانتک بیان کیا جاے کہ دو شبانہ روز برابر کشتی رہی اب تیسرا دن ہوا
دیکھنے والون کی آنکھین ورم کر آئین جاگتے جاگتے بری حالت ہوگئی لیکن آج ہشام مل کی بھی
بری حالت ہی کہ سانس اسکی پھول رہی ہی پانون لڑکھڑاے جاتے ہین کبھی اسقدر لڑنیکا کبھی
اتفاق ہوا تھا نیند کا بھی غلبہ ہی دل راحت کا طلبگار رہی لیکن ہشام مل برابر لنگر کو قائم کیے جاتا
ہی اور مصروف تلاش ہی اور دارا راب کی وہ حالت ہی کہ یہ معلوم ہی نہین ہوتا کہ یہ دو دن سے لڑ
رہے ہین وہی پھرتی ہی وہی دم خم ہین آخرکار ہشام نے عاجز ہو کر دونون بازو دارا راب ثانی
کے پکڑے اور سر سینہ سے ملا کر زور کیا اور یہ خیال کر لیا کہ اگر کوہ بھی ہوتا تو ہٹ جاتا مگر دارا راب
لنگر قائم کر کے اسطرح جمے کہ حس و حرکت بھی نہ ہوئی فرمایا بس اب میرے زور کا تماشا
دیکھ یہ کہکر اب جو ریلا تو اکھاڑے کی منڈیر تک ریلے ہوے چلے گئے وہان پہونچکر جھٹکا
مارا کہ دونون گھٹنے آشنای زمین ہو گئے اب دارا راب نے کمر زنجیر کا بند پکڑا اور نعرہ
اللہ اکبر جگر سے کھینچکر آواز دی کہ ہر کہ داند داند و ہر کہ نداند بشناسد کہ منم دارا راب
بن دارا راب کشور کشا بن زلزلہ قاف ثانی سلیمان جناب امیر حمزہ صاحبقران یہ کہکر
اب جو زور کیا پانون ہشام نے زمین سے اٹھ گئے ہشام نے تڑپ کر لنگ مارا دارا راب کے ہاتھ کو

قائم کر لیا اور کہا جتنا جی چاہے تڑپ لے ہر چند ہشام نے پیالے لنگر مارے مگر کچھ نہ ہو سکا آخر کار
سست ہو گیا بس دارا اب نے سر سے بلند کر کے آواز دی کہ ای ہشام شناخت پروردگار عالمیان
کیا کہتا ہی ہشام نے کہا کہ تا زندہ ایم بندہ ایم مین نے لعنت کی اکوان تاجدار پر اسلیے کہ ہر چند مین نے بڑا
مدد پکارا مگر اُسنے میری مدد نہ کی اور اپنے اپنے خدا کا نام لیتے ہی مجکو زیر کر لیا یہ سنتے ہی دارا ب
نے ہشام کو چھوڑ دیا ہشام نے کہا کہ جو آپ کے مذہب مین آئے وہ کیا کہے دارا نے کلمہ تلقین
فرمایا ہشام از سر صدق مسلمان ہوا تمام اہل قلعہ حیرت مین تھے کہ یہ کیا ہوا ہشام نے اہل قلعہ
کیطرف دیکھکر آواز دی کہ مین نے اطاعت اِس شہریار عالیوقار کی اختیار کی جسکو دین اسلام قبول
کرنا ہو میرے قلعہ مین رہے ورنہ سب پہانسے چلے جائین سب نے قبول کیا ہشام پل نے عرض کی کہ یہ
حکومت حاضر ہی دارا ب نے فرمایا ہم تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین تمھاری حکومت تمھین کو مبارک ہشام
پل نے جشن خوشی کیا بعد جشن سے فراغت پانے کے دارا ب ثانی نے فرمایا کہ مین نہ طاق پر
جاتے ہوا لا ہون کہ وہان تمام عزیز میرے موجود ہین اور بدیع الملک جو صاحبقران وقت ہین برائے فتای
نہ طاق گئے ہوے ہین میرا بھی قصد ہی کہ جا کر شریک جنگ ہون اور بدیع الملک سے متمایلہ کرون کہ مجھے بھی
وہ ای صاحبقرانی ہی ہشام پل نے عرض کی کہ مین بھی ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہون لیکن اول مرحلہ
خونخوار اژدر چشم درپیش ہی جسکی جانب سے مین اسی راستہ کا محافظ تھا مین نے اطاعت آپ کی اختیار کی
یقین ہی کہ یہ خبر خونخوار اژدر چشم کو پہونچی ہو گی اور اُسے ملال گذرا ہو گا وہ مجھے ایسا ہی سمجھ رہا
کیے ہوے تھا کہ اُسنے محافظ اِس راستہ کا مجکو معین کیا تھا پہلے اِس خبر کا طے کرنا ہو گا اور یہ مرحلہ
نہایت سخت و دشوار ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ مجکو نہ طاق پر جانا ضرور ہی ایک خونخوار اژدر چشم
کیا چیز ہی تمام ساحران نہ طاق بھی اگر روکنے پر آمادہ ہون گے تو مین اپنے ارادہ سے باز
نہ رہونگا یہ فرما کر حکم کوچ دیا اور فرمایا کہ ای ہشام تم پیش خیمہ ہمارا بیابان سلطانیہ کی طرف
لیچلو اور ہم بعد کو آئینگے لیکن نقابدار صندلی پوش بنکر آئینگے ابھی ہمکو اپنا ظاہر کرنا منظور
نہین ہی تاوقتیکہ کوئی شوکت پیدا نہ کرینگے اپنے عزیزون کو صورت نہ دکھائینگے عرضکہ حکم پاتے ہی
ہشام پل نے بارگاہ قلعہ سے باہر نکالی اور اپنے بھائی صمصام پل کو قلعہ کا حاکم کر کے ایک ہزار سوار
محافظت قلعہ کے واسطے چھوڑ کر پچاس ہزار سوار سے جانب بیابان سلطانیہ روانہ ہوا بعد اسکے
دارا ب ثانی نے لباس صندلی پہنا نقاب صندلی چہرہ پر ڈالکر جانب بیابان سلطانیہ روانہ ہوے
وہان خونخوار اژدر چشم کو خبر پہونچی کہ ہشام پل نے اطاعت نبیرہ جمزہ کی اختیار کی اور اب مع لشکر
اسطرف آتا ہی خونخوار اژدر چشم کو یہ سنکر نہایت ملال ہوا مگر کہا کہ کچھ پروا نہین ہی ایک روز مین
سب کو مٹا دونگا یہ کہکر اُسنے پرچہ احکام پیرزالہ کاہنہ کا نکال کر دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ قلع طلسم
داخل تلسم ہو گیا اور مجھے ابتک خبر نہین رہی سنہ پر تو نے حفاظت راہ کا بیڑا اُٹھایا تھا یہ وہ تو
جو ہوا وہ ہوا جو نوشتہ قسمت ہوتا ہی وہ کسی طرح مٹ نہین سکتا لیکن اب اپنی خیر منا کہ تیرا
قاتل بھی آپہونچا ہے قلعہ شامیہ کو اُسنے فتح کیا اور نقابدار صندلی پوش بنا ہوا اِسطرف
آتا ہی بس یہ سنتے ہی خونخوار اژدر چشم نہایت پریشان ہوا اور اُسنے کچھ اسم پڑھکر دستک

دی فوراً ایک جھونکا ہوا کے تند کا چلا اور ایک دیو سر جھاڑ منھ پہاڑ آکر موجود ہوا اور کہا خیر
تو ہی آپنے مجھے کسواسطے یاد کیا ہی خوشخوار ارزدرچشم نے کہا کہ میرے تمھارے ایک زمانے
کی ملاقات ہی اگر کچھ حق دوستی میرا تمپر ہو تو اُسے ادا کرو اِس سے زیادہ وقت سخت کونسا ہوگا
کہ دشمن مجھپر آتا ہی دیو نے کہا جو کہو مین ہر طرح موجود ہون کہو تمھارے دشمن کو کھالون خوشخوار
ارزدرچشم نے کہا کہ وہ لقمہ سخت ہی اُسنے اتنے بڑے پہلوان کو زیر کیا ہی جو دیوکش ہی تو اُسکا
کیا کریگا مین نے تجھے اِسواسطے بلایا ہی کہ جب مین نے اپنی آنکھون کو سحر بند کیا ہی تو ایک تیر دو پیکان
اپنی قضا کا تیار کیا تھا اور وہ تیر میرے پاس رہا کرتا تھا اب اِس تیر کا اپنے پاس رکھنا
مناسب نہین ہے لہذا تو اِس تیر کو بجا کر کوہ قاف مین مقیم ہو نہ کوئی وہان تک پہونچ سکیگا نہ
مجھے قتل کرسکے یہ تیر پائیگا اور بغیر اِس تیر کے کوئی مجکو قتل نہین کرسکتا یہ سنکر اُس دیو نے کہا
کہ مین بسر و چشم اِس خدمت کو بجا لاؤنگا خوشخوار نے کہا کہ جلد جا اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین
ہی یہ سنکر دیو لقمس نے تیر قبضہ مین کیا اور جانب کوہ قاف روانہ ہوا راستے مین اِسکو
خیال آیا کہ کوہ قاف مین گوشت آدم زاد کا نایاب ہی وہان یہ لقمے کسکو میسر آئینگے یہ خیال
کرکے زمین کی طرف دیکھتا ہوا چلا یکایک نظر اِسکی ایک پیک بچہ پر پڑی کہ یہ بیچارہ تلاش
معاش مین نکلا تھا سن اِسکا اٹھارہ برس کا تھا جست و خیز کرتا ہوا چلا جاتا تھا دیو نے کہا کہ
یہ تو نہایت لقمہ نرم و لذیذ ہی اِسکا ذائقہ لینا چاہیے یہ سوچکر زمین پر اُترا اور پیک بچہ کو
آواز دی کہ او آدم زاد سیہ سر سفید دندان آ اور میرے منھ مین کود پڑ یہ کہکر اُسنے منھ کھولدیا
اور آنکھین بند کرلین پیک بچہ نہایت پریشان ہوا تعجب مین بیٹھ رہا دیو نے کہا کہ
کہ پتھر پڑتے ہی دیو نے ایک چیخ ماری اور تیورا کر گرا تھوڑے عرصہ تک بیہوش رہا پھر اُٹھکر
دوڑا پیک بچہ دور نکل گیا تھا لیکن دیو کی چال مین اور آدمی کی چال مین بہت فرق ہی دو دو گز
بڑھاکر دیو قریب پہونچگیا اور کہا کہ تو بڑا سرکش معلوم ہوتا ہی اب کہان جائیگا اِدھر پیک
بچہ نے دیکھا کہ دیو سر پر آگیا فریاد کرنے لگا کہ دیو مجھے کھائے جاتا ہی کوئی ہی ایسا کہ اِس
ظالم کے ہاتھ سے مجکو بچاتے قضائے کار اتفاقات روزگار آواز پیک بچہ کی کامین دارا ب
ثانی کے پہونچی کہ یہ لقا بدار صندلی پوش بنے ہوے چلے آتے تھے اور بیابان سلطانیہ کیطرف
جارہے تھے فوراً باگ گھوڑے کی لی اور آواز پر چلے دیکھا کہ ایک انسان بھاگتا ہوا چلا آتا ہے
اور دیو اُسکے پیچھے چلا آتا ہی قریب ہی کہ اُس بیچارہ کو دیو لقمہ کرلے بس یہین سے
دارا ب نے نعرہ کیا کہ او ملعون خبردار مین آپہونچا دیو نے کہا کہ آتو بھی آپہلے ایک
ڈاڑھ گرم ہوتی اب دونون گرم ہوجائینگی یہ کہکر دارا ب کی طرف چلا دارا ب ثانی نے بھی
بڑھکر دیو کا سامنا کیا دیو نے ہاتھ دراز کرکے چاہا کہ دارا ب کو کھالون دارا نے ہاتھ دیو
کا پکڑکر جھٹکا مارا کہ دیو لقمس اوندھے منھ سامنے آرہا دارا نے شاخ اسکی پکڑلی اور کہا
کہ اب تو مجکو کھائیگا یا مین تجکو کھاؤنگا دیو لقمس فریاد کرنے لگا کہ مجکو چھوڑ دے اب مین کسی
آدم زاد کو نہ کھاؤنگا اور سیدھا قاف کو چلا جاؤنگا اور پھر پلٹ کر نہ آؤنگا دارا ب ثانی نے کہا

کہ تو ضرور آدم زاد کو ایذا پہونچائیگا تیری بات کا کوئی اعتبار نہین ہی دیو نقرس نے کہا کہ تجھسے جیسی چاہے قسم لے لے کبھی خلاف عہد نہ کرونگا مین پردۂ دنیا پر ہرگز نہ آتا اگر خونخوار اژدر چشم جادو مجھے نہ طلب کرتا یہ اُسیکی دوستی نے اِس عذاب مین مبتلا کرایا کہ تیری منتین کرنا پڑین چونکہ داراب ثانی نام ہے خونخوار اژدر چشم کے واقف تھے نام خونخوار کا سنکر کان کھڑے ہوے فرمایا مجھے خونخوار اژدر چشم نے کسواسطے بلایا تھا دیو نقرس نے عرض کی کہ مجھے اور خونخوار سے بہت زمانے کی دوستی ہی اُسنے مجھے امین بنایا ہی اور ایک تیر کھنا اپنا میرے سپرد کیا ہی کہ اِسکو لیجاکر قاف مین حفاظت سے رکھنا تاکہ دشمن کے ہاتھ نہ لگے جو مجھے قتل کرے مین وہی تیر و پیکان لیے ہوے قاف کو جارہا تھا کہ راستے مین اِس آدمی کو دیکھکر میری نیت برگشتہ ہوئی اور منھ مین پانی بھر آیا قصد کیا کہ اِسے لقمہ کرجاؤن یہ مجھے پتھر مار کر بھاگا مین اِسکے پیچھے دوڑا یہانتک پہونچا تھا کہ آپ اُسکی حمایت کو پہونچ گئے داراب نے فرمایا کہ اگر اپنی جان بچانا چاہتا ہے تو یہ تیر میرے سپرد کر ورنہ تیری جان بھی جائیگی کہ تیرے مار کر چھین لونگا دیو نے کہا کہ آپ تیر بھی لیجیے اور میرا گرز بھی لے لیجیے مگر مجھے چھوڑ دیجیے مثل مشہور ہی کہ آپ زندہ جہان زندہ آپ مردہ جہان مردہ جب ہم ہی نہ ہونگے تو تیر کی حفاظت کون کریگا داراب نے دیو کو چھوڑ دیا دیو نقرس نے تیر حاضر کیا داراب نے کہا کہ اسمین دو پیکان کیسے ہین اُسنے جواب دیا کہ خونخوار اژدر چشم کو تمام ساحر اسفندیار ساحران کہتے ہین وجہ اسکی یہ ہی کہ یہ ہی رویین تن ہی اور مثل اسفندیار کے اسکی جان بھی اسکی آنکھون مین ہی یہ تیر اسطرح لگایا جاتا ہی کہ دونون پیکان خونخوار کی دونون آنکھون مین درآئین تو وہ مارا جائیگا اور بغیر اسکے موت اُسکی ناممکن ہی یہ سنکر شاہزادہ دل مین نہایت خوش ہوا کہ اقبال یاور ہی جو اِس حیلہ سے یہ پیکان دستیاب ہوا ورنہ مین کہان اور قاف کہان اگر یہ دیو اس پیک بچہ کے کھانیکو اِس صحرا مین نہ اُتر پڑتا سیدھا قاف کی طرف چلا جاتا تو اس پیکان کا ملنا ناممکن تھا بلکہ پتہ بھی اِس کا نہ ملتا یا دیو کو مین مار ڈالتا تو بھی نہ معلوم ہوتا کہ یہ تیر کس کام کا ہی شاہزادہ نے دیو سے پوچھا کہ تو مذہب تیرا کیا ہی اُسنے عرض کیا کہ مین ابلیس پرست ہون فرمایا تو بڑا بیوقوف ہی کہ جو رانندۂ درگاہ سبحانی ہی تو اُسکی پرستش کرتا ہی لعنت کر ابلیس پر اور اُسکی پرستش اختیار کر جس نے ایک آدم زاد کو ایسی قوت عطا کی کہ وہ تجھ ایسے دیو زبردست پر غالب آیا اب تو ہی خیال کر کہ کون مذہب برحق ہے دیو نے کہا کہ یہ بھی آپ سچ کہتے ہین مین نے بہت بہت ابلیس کو یاد کیا مگر اُسنے میری مدد نہ کی مین ابلیس پر بھی لعنت کرتا ہون اب طریقہ اپنے دین مبین کا تعلیم فرمایئے داراب نے کلمہ پڑھا کر دیو نقرس کو مسلمان کیا اور فرمایا کہ اب تیرا جہان جی چاہے وہان چلا جا دیو نقرس نے عرض کی کہ اب مین حضور کے ہمراہ ہون فرمایا کہ نہین تیرا رہنا میرے ہمراہ ٹھیک نہین ہے جسوقت مین بلاؤن اُسوقت چلا آنا یہ سنکر دیو رخصت ہوکر قاف کی جانب روانہ ہوا مگر چلتے وقت چند بال اپنے سر کے توڑ کر داراب کو دے دیئے اور عرض کی کہ جسوقت ان بالون کو حرارت پہونچایئے گا مین فورًا حاضر

ہونگا داراب نے وہ بال لے لیئے دیو سلام کرکے رخصت ہوا داراب نے اُسکو منع کر دیا کہ خیر داراب کسی آوام زاد کو نہ کھاتا کہ یہ بھی مذہب اسلام کے خلاف ہی دیو نے عرض کی کہ کیا مجال ہی میری بعد اُسکے داراب ثانی نے اُس پیک بچہ کی طرف دیکھکر ارشاد کیا کہ تو کہانکا رہنے والا ہی اور نام تیرا کیا ہی اُسنے عرض کی کہ مُلک سمرقند کا رہنے والا ہون جب ہود آئینہ پرست کا خروج ہوا اور اُسنے سمرقند کو جلا دیا تو مین جنگل کو نکل گیا تھا حزاب و تباہ اِس مقام تک پہونچا نام میرا مہتر چابک دست تیز حزام ہی فن عیاری کو خوب جانتا ہون چونکہ اسوقت تک کوئی عیار اُسکے پاس نہ تھا فرمایا کہ ہماری نوکری کریگا اُسنے عرض کی کہ کام میرا یہی ہے داراب نے مہتر چابک دست کو اپنے ہمراہ لیا اور وہ تیز دو پیکان ترکش مین لگایا اور جانب بیابان سلطانیہ روانہ ہوے مہتر چابک دست نے گوشۂ زین کو تھام لیا اور ساتھ ہوگیا انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہے اور

یہانسے قصہ حال ہشام یل کا بیان ہوتا ہے

کہ یہ کوچ اور مقام کرتا ہوا قریب بیابان سلطانیہ کے پہونچا خبر خونخوار اژدر چشم کو ہوئی کہ ہشام یل مع فوج آتا ہی اُسنے ایک ساحر کو روانہ کیا اور پاس ہشام یل کے کہلا بھیجا کہ ای ہشام مین نے سنا ہی کہ تو نبیرۂ حمزہ سے زیر ہوگیا خیر یہ تو اختیاری بات نہ تھی کہ وہ تجھسے زور و طاقت مین زیادہ تھا اُسنے تجھے زیر کرلیا مگر یہ تو نے کیا کیا کہ خداوند نہ طاق سے روگردانی کی اور خدائے نادیدہ کی پرستش اختیار کی اگر یہ خبر صحیح ہی تو بہتر و لازم یہ ہے کہ دوستی سے نبیرہ حمزہ کی ہاتھ اُٹھا اور پونے دو سو خداوندون کو چھوڑ کر ایک خدا کی اطاعت نہ کر اور اپنے ارادہ سے آگاہ کر کہ اِسطرف کس غرض سے آتا ہی جسوقت نامہ دار خونخوار پاس ہشام یل کے پہونچا اور پیام خونخوار کا ہشام یل کو دیا ہشام نے جواب مین بہت بڑا نامہ تحریر کرکے قاصد کو دیا اور آپ کوچ کرکے سرحد بیابانیہ پر آیا اور خیمہ برپا کرکے انتظار داراب ثانی مین بیٹھا قاصد جواب نامہ لیکر پاس خونخوار جادو کے آیا اور نامہ ہشام یل کا پیش کیا جسوقت خونخوار نے نامہ پڑھا مضمون یہ تھا کہ ای خونخوار اژدر چشم جسقدر خبرین تو نے میری نسبت سنی ہین وہ سب صحیح ہین اُس مین کچھ غلطی نہین ہی بیشک مین نے اطاعت نبیرۂ حمزہ صاحبقران کی اختیار کی اور مذہب بھی بدل ڈالا اسلیے کہ مذہب اگوان پرستی باطل تھا اور دین اسلام مذہب حق ہی اُس ایک خدائے نادیدہ مین ایسی قدرت ہی کہ تیرے پونے دو سو خدا بھی اُسکا کچھ نہین کر سکتے اور اُس خدائے نادیدہ کے اونے بندون نے تیرے خداوندونکی خداوندیان مٹا دین اور بہت جلد اگوان تاجدار کی خداوندی بھی مٹا چاہتی ہی اسلیے کہ مسلمانون کا قدم اِس مقام پر آگیا یہ لوگ ایسے نہین ہین کہ جس مقام پر جائین اُسکو بغیر اسلام آباد کیے ہوے چھوڑ دین اور مین جسقدر تیرا دوست تھا اب اُس سے زیادہ تیرا دشمن ہون تو مجھسے بہت ہوشیار رہنا تاوقتیکہ تو مذہب اسلام اور اطاعت داراب نہ اختیار کریگا تیری دشمنی سے باز نہ رہونگا اور اِسطرف جس غرض سے آیا ہون وہ یہ ہی کہ شاہزادۂ داراب ثانی نہ طاق پر جانے والے ہین مین پیش خیمہ اُنکا لیکر چلا ہون

اور یہانتک پہونچا ہون چونکہ میرے تمھارے ایک مدت کی دوستی ہی لہذا مین سمجھاے دیتا ہون کہ اگر تم خیریت اپنے جان مال کی چاہتے ہو تو راستہ دیدو اور شاہزادہ دارا راب کو نرطاق پر جانے سے مانع نہو ورنہ یہ یاد رہی رکھنا کہ یہ لوگ اولاد صاحبقران اول سے ہین انھون نے خداوندیان برباد کردی ہین یہ سنکر کیاڈر سیکے باہال کرتے ہوے چلے جائینگے اور اگر اسوقت مزاحمت نہ کروگے تو وہ بھی تمھارے امور مین دخل نہ دینگے اور اگر چھیڑ دوگے تو پھر بغیر مسلمان کیے یا جانسے مارے ہوے نہ جائینگے یہ مضمون نامہ کا دیکھکر خونخوار از درجشم نہایت برخشم ہوا اور کہلا بھیجا کہ او نمک حرام جسطرح تو اپنے خداوند کی بد خواہی پر آمادہ ہو گیا اسیطرح دوسرے کو بھی چاہتا ہی دیکھو تو اس محسن کشی کی کیسی سزا دیتا ہون کہ تو بھی یاد کریگا اور یہ تو کسکی مجال ہی جو مجھے قتل کرسکے تو آمادہ مرگ و مہیاے قضا ہوا ہی کہ مین آتا ہون یہ نامہ بھیجکر حکم تیاری لشکر کا دیا اور خیمہ اپنا قلعہ سلطانیہ کے باہر نکال کر طبل جنگ بجوا دیا یہ خبر ہشام پل کو پہونچی اسنے بھی مدد پروردگار پر بھروسا کرکے حکم دیا کہ ہمارے یہان بھی کوس حربی نواز سن مین آئے کہ کل روز مصاف ہی اور ساحرون کے مقابلہ ہی یہان بھی نقارہ رزمی بجا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی جسوقت ہنگامہ کی خبر بلکہ ماران پیچیدہ مو و خونخوار از درجشم جادو کو کے گوش زد ہوئی کہ ہشام پل سے اور خونخوار سے بھوگتی اور طبل جنگ بجا ہی کل مقابلہ ہوگا تو ماران پیچیدہ مو نہایت پریشان ہوئی اسلیے کہ یہ ایک مدت سے ہشام پل پر عاشق ہی مگر خونخوار از درجشم کی وجہ سے مجبور تھی کہ اسکو منظور نہ تھا جو میری دختر کی شادی غیر ساحر کے ساتھ ہوا کر ماران پیچیدہ مو نے اپنی ہمجولیون کے ذریعہ سے اظہار مدعا کیا کہ باپ شادی میری ہشام کے ساتھ کردے مگر خونخوار نے منظور نہ کیا اس خبر کے سنتے ہی ماران پیچیدہ مو نہایت پیچ و تاب مین آئی اور اسنے یہ ارادہ کرلیا کہ ہشام کی مدد کرنا چاہیے اسلیے کہ وہ سحر نہین جانتا اور خونخوار ساحران نرطاق مین نہایت نامی ساحر ہی ضرور ہشام اسکے ہاتھ سے مارا جائیگا یہ تہیہ کرکے سحر اپنا جگانے مین مصروف ہوئی غرض کہ طبل بجتے بجتے رات تمام ہوئی اور روز روشن نمودار ہوا تازہ مسلمانون نے فریضہ سحری کو ادا کیا اور عازم میدان نبرد ہوے ادھر کفار پوجا پاٹ سے فارغ ہو کر میدان کارزار مین آئے دونون طرف صف بندیان ہونے لگین بعد آراستگی صفوف قتال و جدال تبردارون نے جھاڑی جھنڈی کاٹ کر میدان کو صاف کیا بیلدارون نے پستی و بلندی زمین کو ہموار کیا سقون نے آب پاشی کرکے گرد کو بٹھایا جسوقت میدان تیار ہو چکا تو نقیبان بلند آواز سرود مستانہ چھیڑتے ہوے صفون سے نکلے اور اشعار عبرت آمیز پڑھکر ناپائداری دنیا کی تصویر کھینچ دی اسکے بعد ترغیب جنگ دلائی کہ بہادرون کو ولولہ ہوا اور یہ سمجھ لیا کہ جب مرنا ضرور ہی تو نام کرکے مرین ہر ایک اس امر پر آمادہ تھا کہ پہلے ہم ہی مقابلہ کو جائین کہ ایک مرتبہ خونخوار از درجشم نے ہشام پل کی طرف دیکھکر آواز دی کہ ای ہشام تو نے کسکے بھروسے پر مجھسے بگاڑی ہشام نے کہا کہ مین نے خدا کے بھروسے پر تجھسے مقابلہ کا ارادہ کیا ہی ورنہ

یہ مین بھی جانتا ہون کہ تو ساحر ہی اور مین سحر نہین جانتا ہون لیکن الحمد للہ کہ حق پر ہون اور رحمت پہلے ہی تمام کرتی ہی خدا میری مدد ضرور کریگا یہ سنکر خونخوار اژدرچشم ہنسا اور کہنے لگا کہ جب اقبال بدی پر ہوتا ہی تو ایسی ہی بوجھتی سے دیکھون تو تیرا خدا تجکو کیونکر بچاتا ہی میری تو شان و عظمت کے خلاف ہی کہ مین تجھسے مقابلہ کرون میرا ایک ادنے سا ساحر تیرے لشکر کے برباد کردینے کو کافی ہی یہ کہکر اسنے صف لشکر کی طرف دیکھا اور طریدجادو کو آواز دی کہ ہان اس ناپاک حرام کو سزا دے کہ اسنے خداوند نہ طاق سے روگردانی کی ہی اُسکے دشمن کا شریک ہوا ہی یہ سنکر طریدجادو نے کہا کہ ابھی اِن سب کو برباد کیے دیتا ہون یہ کہکر صف سے آگے بڑھا اور میدان مین آکر آواز دی کہ ای ہشام یل میرے مقابلہ کو نکل یہ سنتے ہی ہشام کو تاب نہ رہی اور کرگدن مست کو جولان کرکے سامنے طریدجادو کے آیا اور پکارا کہ آ حزب بہادری کی طریدجادو نے کہا کہ میرے حربہ سے تو بچیگا جو اِس طیلسان کے ساتھ حربہ طلب کرتا ہی بہتر یہ ہی کہ تو وار کرکے حوصلہ اپنا پورا کرلے اسلیے کہ پھر تو میرے حربہ سے جان بری دشوار ہوگی ہشام یل نے کہا کہ مین نے دین اسلام اختیار کیا ہی پھر آئین اسلام کو کیونکر ترک کرسکتا ہون بیشید ستی کبھی نہ کرونگا بسوقت حافظ حقیقی تیرے حربہ سے بچائیگا تو دیکھا جائیگا طریدجادو نے کہا کہ ابھی تک بچنے کی امید ہی دیکھون تو تیرا خدا تجھے کیونکر بچاتا ہی لے مین آتا ہون یہ کہکر اسنے زمین پر غلطک ماری اور صورت اپنی ایک فیل مست کی بناکر ہشام یل پر چلا ہشام نے گرز اپنا سنبھالا جسوقت فیل مست قریب آیا تو ہشام نے گرز اُسکی مستک پر مارا کہ فیل چیخ اٹھا مگر بسبب سحر بند ہونے کے ضرب ہشام سے پست نہ ہوا اب فیل نے سونڈ بڑھاکر ہشام یل کو لپیٹا اور چاہتا ہی کہ پانون سے دبا کر چیر ڈالون کہ یکایک ایک کڑاکا ہوا اور برق چمک کر فیل پر گری کہ فیل کے دو ٹکڑے ہوے بس طریدجادو کا مرنا تھا کہ خونخوار اژدرچشم نے دوربین سحر آنکھون پر لگائی کہ دیکھون کون پوشیدہ طور پر ہشام یل کی مدد کر رہا ہی اب جو دیکھا تو اپنی دختر کو پہچانا پکارا او گیسو بریدہ یہ کیا حرکت تھی ماران پیچیدہ مو نے دیکھا کہ راز میرا فاش ہوگیا آواز دی کہ ای پدر بزرگوار بہتر و مناسب یہ ہی کہ آج جنگ کو موقوف رکھیے اِس مین ایک راز ہی خونخوار اژدرچشم نے کہا کہ راز وہی ہوگا جس سے مین باخبر ہون تو نے درپردہ ہشام کے ساتھ شادی ہونے کی خواہش ظاہر کی تھی اِسیوجہ سے تو نے قتل اِسکا گوارا نہ کیا اور میرے رفیق قدیم طریدجادو کو مارا دیکھ تو تیری کیا حالت کرتا ہون یہ کہکر خونخوار اژدرچشم نے کچھ اِسم سحر پڑھکر دستک دی کہ دو پریان کمندین ہاتھون مین لیے ہوے پیدا ہوگئین اور عرض کی کہ کیا حکم ہوتا ہی خونخوار اژدرچشم نے کہا کہ باندھ لو اِس گیسو بریدہ کو وہ دونون اُڑکر قریب ماران پیچیدہ مو کے پہونچین ہرچند سنے گولہ ترنج ناریج اِن پریون پر مارے مگر کوئی اثر نہوا اور پریون نے ماران پیچیدہ مو کو شکین باندھکر سامنے خونخوار کے حاضر کیا اب اسنے اُنھین پریون سے کہا کہ اب ہشام یل کو بھی جاکر باندھ لاؤ وہ دونون پریان قریب ہشام یل کے پہونچین ہشام نے تلوار ماری مگر کوئی اثر نہوا جسم پر خط بھی نہ پڑا

پریون نے لپیٹ کر ہشام کو بھی باندھ لیا اور سامنے خونخوار اژدرچشم کے حاضر کیا خونخوار اژدرچشم نے ان دونون کو حکم قتل دیا جلاد تلوار کھینچکر قریب ہشام پل کے آیا اور کہنا دیکھا تو نے کہ خداوند اکوان تاجدار کی دلکشی نے کیا پھل دکھایا ہشام نے کہا کہ انجام تو یہی ہوگا دنیا تو چند روزہ ہی ایک روز مرنا ضرور تھا اگر ہزار برس بھی زندہ رہتے تو اجل پیچھا نہ چھوڑتی مگر انجام خراب ہوتا تو اپنا کام کر یہ سنکر جلاد نے تلوار بلند کی تھی کہ تمام اہل لشکر دوڑ پڑے اور لشکر خونخوار اژدرچشم پر گرے جنگ ہونے لگی خونخوار اژدرچشم نے زمین پر غلطک ماری اور صورت اپنی اژدر کی پیدا کرکے لشکر ہشام پل کی طرف چلا جو سامنے آیا اُسکو نگل لیا کسی کو قلابۂ آتشین سے پھونک دیا جس سے آنکھ چار ہوئی وہ پانی ہوکر بہ گیا جلاد کو تو اہل لشکر ہشام نے قتل کر ڈالا کہ وہ ساحر نہ تھا مگر ہشام کی قید کو نہ دور کر سکے کہ ہشام اسیر سحر تھا اور دونون پریان ان قیدیون کی نگہبانی کر رہی تھین جو رفیق ہشام پل کا قریب آیا پریون نے پر مار کر جلا دیا چونکہ خونخوار اژدرچشم کا جادو ساحر زبردست ہی صرف طرید جادو اسکا رفیق قدیم یہ تو ساحر تھا باقی فوج سحر سے ناواقف تھی اب یہ خود لڑتا ہوا اور رخدا پر ستون کو مٹاتا ہوا ہشام پل کی طرف چلا کہ اسکو اور ماران پیچیدہ مو کو نگل جاؤن اہل لشکر جانین دے رہے تھے اور اپنے مالک کو بچا رہے تھے ہشام پل مصروف دعا تھا کہ ای کس بیکسان وای یاور غریبان اگر قضا میری آگئی ہی تو جلد ملک الموت کو حکم کر کہ روح میری قبض کرین کہ اب مجھسے تباہی اپنے لشکر کی نہین دیکھی جاتی کہ خونخوار اژدر بنا ہوا فوج کو تباہ کر رہا ہی اور اُسکی فوج بھی میری فوج کو قتل کر رہی ہی ہنوز یہ سخن ورد دہان تھا کہ تیر دعا کا ہدف اجابت پر بیٹھا اور جانب صحرا سے ایک بگولہ گرد کا اُٹھا سب دیکھنے لگے کہ یہ سوار کون آتا ہی آتے آتے گرد شق ہوئی اور نقابدار صندلی پوش نمودار ہوا نقابدار نے جو دیکھا کہ لڑائی ہو رہی ہی ہشام بندھا کھڑا ہی اور ایک اژدر آتش فشان لشکر ہشام کو تباہ کرتا ہوا ہشام پل کی طرف چلا آتا ہی بس نقابدار صندلی پوش نے باک مرکب گگ لی اور جانب اژدر چلے اور ہشام پل سے کہا کہ نہ گھبرانا مین آپہونچا ہشام پل نے عرض کی کہ ای شہریار خدا حافظ و ناصر ہی ہمارا وقت آخر ہی اگر کوئی قصور اس غلام تا زہ سے ہوا ہو تو اُسے عفو فرما کہ مین دنیا سے سبکدوش جاؤن اور یہ اژدر خونخوار جادو ہی اس سے ہوشیار رہیے گا نقابدار صندلی پوش نے جواب دیا کہ مین اسکی جان کا ملک الموت ہون تم ہراسان نہ ہو خونخوار کی نظر جو نقابدار صندلی پوش پر پڑی پکارا کہ مین تیری ہی تلاش ہی مین تھا اسلیے کہ سارے فسادات تیری ہی ذات کے ہین تو نے میرے دوست کو دشمن بنایا اور اپنا رفیق قرار دیا اب تیرا قتل کرنا جملہ واجبات سے ہی پہلے مجھے مار لونگا تو اسے قتل کرونگا یہ کہکر نقابدار صندلی پوش کیطرف چلا ہشام نے کہا کہ ملعون پہلے مجھے قتل کر کہ اب مجھے ایک پل کی زندگی دشوار ہی مگر خونخوار اژدرچشم کسکی سنتا ہی اژدر بنا ہوا سامنے نقابدار صندلی پوش کے آگیا بس جسوقت نقابدار نے دیکھا کہ یہ ایک تیر کی زد پر آپہونچا ہی بس شانے سے کمان لی اور ترکش سے وہی تیر و پیکان نکالا جو دیو لقرس سے ہاتھ آیا تھا اور چلہ کمان مین پیوستہ کرکے دونون آنکھون کو خونخوار کی تاک کر

اب جو تیر مارا کمان سے کڑکتے ہی دو شعلے تھے کہ چمک کر خونخوار پر گرے جسوقت تیر کمان سے رہا ہو
تو خونخوار اژدرچشم نے اِس تیر قضا کو پہچانا ہائے کا نعرہ مارا اور ہر چند چاہا کہ بچون اور خالی دون مگر یہ
تیر کب خالی جاتا ہی دونون پیکان دونون آنکھون مین پیوست ہوگئے خونخوار اژدرچشم نے چرخ مار
اور ہمہ تن شعلہ بنکر جلنے لگا شور وار وگیر بلند ہوا آندھیان چلین خاک اڑی زمانہ تیرہ و تار ہوگیا آتش
باری برف باری ہوا کی دیر تک شور و غوغا رہا آخر آوازین آنے لگین کہ مارا جوان کشتی نام
سن خونخوار اژدرچشم جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم جسوقت جلامات
سمجھ برطرف ہوے اور روشنی ہوئی تو دیکھا کہ لاش خونخوار اژدرچشم جادو کی پڑی ہی اور ہشام
پل اور ماران پیچیدہ مو خونخوار کے مرنے سے رہا ہوے دونون پریان خود بخود جلکر خاک
ہوگئین کوئی بیس ہزار آدمی جو لشکر خونخوار کے تھے تلوارین پٹک پٹک کر نقابدار صندلی پوش کی
طرف چلے اور پکارے کہ او نقابدار غضب کیا تو نے کہ سردار کو ہمارے مارا اب چھوڑتے نہین ہم
تجکو ہشام پل نے رہائی پاتے ہی تلوار کھینچی اور بیع لشکر لشکر خونخوار اژدرچشم جادو پر جا پڑا اِس
کرنا شروع کیا خوب گھمسان کی لڑائی ہونے لگی نقابدار صندلی پوش بھی تلوار کھینچکر گرے
اور لوگون کو قتل کرنے لگے تھوڑی دیر مین کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگا دیے زمین کا رنگ
خون سے سرخ ہوگیا ماران پیچیدہ مو نے سحر کرنے کا قصد کیا تھا کہ نقابدار صندلی پوش نے
منع کیا اور فرمایا کہ اگر کوئی ساحر آئے تو اُس سے مقابلہ کرنا ورنہ تماشا دیکھو اور خبردار دخل
نہ دینا ماران پیچیدہ مو کھڑے ہوکر تماشا دیکھنے لگی لشکر خونخوار تاب مقاومت نہ لا سکا آخر
بھاگ کھڑا ہوا جو لوگ گھرے ہوے تھے اُنھون نے امان مانگی فرمایا بشرطیکہ ایمان سب نے منظور
کیا کہ بغیر اِسکے مغفرت نہ تھا اُسیوقت طبل امان بجا سپاہیون نے تلوارین نیام مین کین لاشون کا شمار کیا
گیا تو دس ہزار کافر مارے گئے اور پانچ ہزار مسلمان کام آئے تھے دارا ب ثانی یعنے نقابدار صندلی
پوش نے لاشین کفار کی پھکوادین اور لاشین مسلمانون کی دفن کرادین جسوقت دفن سے فرصت
ہوئی تو اہل قلعہ حاضر ہوے اور مال و خزانہ کی کنجیان نذر کین نقابدار صندلی پوش نے تمام مال و
اسباب کو ملاحظہ فرماکر قلعہ مین قیام کیا اور ماران پیچیدہ مو سے فرمایا کہ تو نے کس سبب سے
شرکت ہماری کی اِسنے عرض کی کہ اے شہریار مین دختر ہون خونخوار اژدرچشم کی اور ایک مدت سے
آپکے رفیق تازہ ہشام پل پر عاشق ہون ہر چند مین نے اپنی ہمجولیون سے اِس بات کا اظہار
کرایا کہ باپ میرا شادی میری اِسکے ساتھ کردے مگر اُسنے منظور نہ کیا اور کہا کہ مین شادی تیری کسی
ساحر زبردست سے کرونگا یہ امر مجھے منظور نہ تھا مگر مجبور تھی جب وہ وقت آیا کہ خونخوار نے قتل
ہشام کا ارادہ کیا تو مین نے اگر اِسکے رفیق طرید جادو کو مار کر ہشام کو چھڑایا بعد اُسکے اپنے
باپ کے ہاتھ سے گرفتار ہوگئی کہ حضور نے آکر اُسکو مارا اور ہم لوگون کو گویا دوبارہ زندہ
کیا اب یہ تمنا مین نے آپ سے عرض کی ہی کہ آپ میرے اور ہشام کے مالک ہین اگر تمنا میری لائق
بر آنے کے ہو تو پوری کیجیے ورنہ مجھے اِس زندگی سے موت بہتر ہی شاہزادہ دارا ب ثانی نے ہشام پل
سے فرمایا کہ اِسنے تمھاری محبت مین اپنے باپ سے بگاڑی اور اُسوقت پر مدد کی کہ طرید جادو تمکو پامال کیا چاہتا تھا

اب تمھین بھی لازم ہی کہ اِسے قبول کرو ہشام یل خاموش ہو رہا اور بعد کچھ دیر کے عرض کی کہ آپ مالک
ہین غرضکہ عقد ہشام یل کا ماران پیچیدہ مو کے ساتھ ہوا ہشام وصل سے کامیاب ہوا بعد
اِسکے دارا اب ثانی نے ماران پیچیدہ مو کو یہانکا حاکم کیا اور ہشام یل کو ساتھ لیکر
نہ طاق کی طرف روانہ ہوے جاتے جاتے ایک دوراہے پر پہونچے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ راہین
کسطرف گئی ہین انھون نے عرض کی کہ ایک راہ نہ طاق ظاہر گئی ہی اور ایک نہ طاق باطن
کو دارا اب ثانی نے ہشام یل سے کہا کہ اب کسطرف چلنا چاہیے ہشام نے کہا کہ میرے
نزدیک تو نہ طاق ظاہر پر جانا بالکل بے سود ہی اسلیے کہ سنا ہی کہ فتاح طلسم آگیا اور روح وغیرہ
اُسکو ملگئی اب نہ طاق باطن پر چلکر قسمت آزمائی کیجیے رائے ہشام یل کی دارا اب ثانی نے
پسند کی اور جانب نہ طاق باطن روانہ ہوے جلتے جاتے ایک صحرا مین پہونچے دیکھا کہ وسط
صحرا مین ایک میل آہنی نصب ہی اور قریب اُس میل کے ایک مجمع بنا ہوا ہی دارا بنے لشکر کو
حکم قیام دیا لوگ اُتر پڑے خیمہ وخرگاہ اِستادہ ہونے لگے بازار لشکر کے کھل گئے کنکورہ کھنکنے لگا دارا
ثانی ٹہلتے ہوے قریب اُس میل کے آئے کہ ساتھ ہی جانب صحرا سے تق گرد شفق گون نمودار
ہوا دارا اب صحرا کی طرف متوجہ ہوگئے یکایک وہ گرد آتے آتے شق ہوئی اور دل گرد سے نقابدار
گلابی پوش نمودار ہوا چونکہ شام قریب تھی اور صحرا پر فضا تھا نقابدار گلابی پوش نے بھی لشکر اُتر نیکا
حکم دیا اور یہ بھی ٹہلتے ہوے پسینا راہ کا خشک کیے ہوے پاس میل آہنی کے آئے یہان نقابدار
صندلی پوش کو دیکھا پوچھا کہ اے نقابدار کہانسے آتا ہوا اور کسطرف جانیکا قصد ہی نقابدار صندلی
پوش نے جواب دیا کہ بیابان سلطانیہ سے آتا ہون اور نہ طاق پر جانیکا ارادہ ہی اب آپ
بتائیے کہ آپ کہان جائینگے گا اور کسطرف سے آتے ہین نقابدار گلابی پوش نے کہا کہ مین کوہ سرب
سے آتا ہون اور میرا قصد بھی نہ طاق پر جانیکا ہی دارا اب خاموش ہو رہے مگر نقابدار
گلابی پوش نے اُس میل آہنی کو دیکھکر نقابدار صندلی پوش سے کہا کہ اِسپر کچھ حروف مرقوم ہین
دیکھیے تو کیا لکھا ہی دارا اب نے بھی دیکھکر قول نقابدار گلابی پوش کی تصدیق کی اور کہا کہ روشنی
منگاکر اِسکو پڑھنا چاہیے کہ کیا لکھا ہی چونکہ شام ہوگئی تھی نقابدار گلابی پوش نے کہا کہ اب صبح کو
دیکھا جائیگا اِسوقت آرام کیجیے کہ آپ بھی مسافت راہ اُٹھائے ہوے چلے آتے ہین اور مین بھی پریشان
ہون صبح کو پھر اِسی مقام پر ہمارے آپ کے ملاقات ہوگی اُسوقت دیکھا جائیگا یہ سنکر نقابدار
صندلی پوش بسبب اپنے حلم کے خاموش ہو رہے اور وہ دونون نقابدار اپنے اپنے خیمے کو واپس
گئے رات بآرام تمام گذاری صبح کو بعد فراغت سحری دونون نقابدار میل آہنی کی طرف روانہ ہوے
پہلے نقابدار گلابی پوش پہونچے اور اُس عبارت کو پڑھا لکھا ہوا تھا کہ یہ میل کلید ہے فتح طلسم
باطن نہ طاق کی جسکو طلسم اسرار باطنی کہتے ہین جو شخص اِس میل کو زمین سے اکھاڑے
وہی صاحبقران وقت ہی اور فاتح ہی طلسم اسرار باطنی کا بس یہ دیکھتے ہی نقابدار گلابی
پوش نے دل سے کہا کہ قسمت آزمائی کرنا چاہیے اور اُس میل کو کونی مین لیکر زور کیا کوئی ہاتھ بھر
ہمس کر رہ گیا اور نقابدار گلابی پوش پسینے مین غرق ہوگئے اُسوقت نقابدار صندلی پوش پہونچے

اور انھون نے نقابدار گلابی پوش کو عرق عرق پاکر سبب پوچھا نقابدار گلابی پوش نے سبب خاص زبان کیا اور حیلہ حوالہ کرکے ٹالدیا اب نقابدار صندلی پوش نے اُس عبارت کو پڑھا اُنھون نے نقابدار گلابی پوش سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی آپ اِس میل پر زور کرچکے اسی سے عرق عرق ہین نقابدار گلابی پوش نے انکار کیا کہ اگر اِس نقابدار نے میل کو زمین سے اُکھیڑ لیا تو مجھے شرمندگی ہوگی نقابدار صندلی پوش نے کہا کہ اس سے بہتر کونسا آزمائش کا موقع ہوگا آیئے ہم اور آپ دونون قسمت آزمائی کرلین نقابدار گلابی پوش نے کہا کہ پہلے آپ ہی زور آزمائی کرلین تو مناسب ہی نقابدار صندلی پوش سمجھ گئے کہ یہ تھک چکے ہین جو اسطرح ٹال رہے ہین خیر تم بھی زور کرکے دیکھ لو اگر خدا ہی نے کمزور بنایا ہی یا فتاح اس طلسم کا ہمکو ہمین مقرر فرمایا ہی تو کیا اجارہ ہی شرم بیکار ہی بہت سے طلسم ایسے فتح ہوچکے جس مین شہزور پھنس گئے اور کمزورون نے طلسم کو فتح کرکے انھین چھڑایا یہ خیال کرکے قریب میل کے آئے اور کوٹی مین لیکر اسقدر زور کیا کہ اگر کوہ بھی ہوتا تو جنبش مین آجاتا بلکہ اپنی جگہ سے اُکھڑ آتا مگر میل آہنی کوئی سوا ہاتھ ہٹکر رہ گیا اور نقابدار عرق عرق ہوگئے یہ دیکھکر نقابدار گلابی پوش نے کہا کہ اے نقابدار صندلی پوش اصل یہ ہی کہ ہمین پہلے ہی زور کرکے دیکھ چکا تھا یہ نہ معلوم تھا کہ یہ میل آپ سے بھی نہ اُکھڑیگا نقابدار صندلی پوش نے کہا کہ آپنے ہمارا زور تو دیکھا مگر ہمنے آپکا زور نہین دیکھا ایک زور ہمارے سامنے بھی کیجیے تاکہ ہم بھی دیکھین کہ آپ کی قوت کہانتک ہی نقابدار سرخ پوش نے کہا کہ اگر میری قوت کی آزمائش کرنا ہی تو طبل جنگ بجوایئے جو کچھ ہونا ہوگا میدان ہوجائیگا یا آپ میری اطاعت قبول کیجیے گا یا مین آپ کی اطاعت اختیار کرونگا نقابدار صندلی پوش نے کہا کہ اے برادر یہ بگڑنے کی بات نہین ہی مجھے آپ سے خصومت نہین عداوت نہین بیوجہ لڑنے سے کیا فائدہ مین بھی مسلمان ہون آپ بھی مسلمان ہین اگر میرا کہنا آپکے خلاف ہوا ہو تو جانے دیجیے نقابدار سرخ پوش نے کہا کہ اب مین بغیر مقابلہ کیے نہ مانونگا یہ کہکر اپنے لشکر کی طرف پلٹے گیا اور طبل جنگ بجوا دیا نقابدار صندلی پوش کہتے تھے کہ یہ بھی عجب جاہل مزاج آدمی ہیے ذرا سی بات پر ایسا بگڑا کہ لڑنے کو موجود ہی اور مین نے عذر کیا مگر میرا عذر بھی نہ پذیرا کیا چونکہ بغیر لڑے چارہ نہ تھا اُنھون نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس حربی بجے چنانچہ اُسیوقت نقارہ پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی تمام رات تیاری جنگ مین گذری صبح کو دونون لشکر سعر کہ آرائے قتال ہوئے بعد آراستگی صفوف قتال وجدال نصیب نہیب دیکر ہٹے تھے کہ لشکر نقابدار گلابی پوش سے سرمست فیل گوش نکلا اور اپنے سردار سے اجازت لیکر میدان مین آیا بعد سلجھوری بسیار نیزہ زمین پر گاڑا اور دم کو آراستہ کرکے آواز دی کہ اے نقابدار کل تمنے میرے آقا سے جو گفتگو کی تھی وہ محض بیجا تھی اسلیے کہ اُنکے غلام ایسے ایسے ہین تم ایسون کے واسطے کافی ووافی ہین یہ سنکر ہشتام پیل گوتاب نیز رہی کرگدن اپنا بڑھا سامنے نقابدار صندلی پوش کے آیا اور عرض کی کہ اے آقائے نامدار مجھے لافزنی اس پہلوان کی سنی نہین جانی اجازت دیجیے کہ مین جاکر گوشمالی اسکی کردون فرمایا اے ہشتام

ہم اپنے بزرگون سے سنتے چلے آئے ہین کہ جسنے یہ لباس سرخ پہنا اُسے آتش مزاج ہی پایا ہمیشہ
اِن لوگون کی جفاکیش سرداران دست راست اُٹھایا کیے ہین قاسم نے جیسی جیسی سختیان بدیع الملک
پر کی ہین ایک عالم مین مشہور ہین باوصفیکہ قاسم بدیع الزمان کا کیا کر سکتے تھے مگر بدیع الزمان
کو سختیان قاسم کی اٹھانا پڑتی تھین یہ لوگ دیوانون مین شمار کیے جاتے ہین تم انکی دریدہ دہنی
کا ملال نہ کرو یہان اگر آزمائش زور و طاقت کرنا ہی تو کر لو یہ سنکر ہشام پل نے کہا یہ میرا طرف
نہین ہی کہ سخنان بیجا برداشت کر سکون نہین معلوم شاہزادہ بدیع الزمان کس کلیجے کے انسان
تھے کہ قاسم کی بیجا باتین اُٹھایا کیے یہ کہکر رخصت ہوا اور گردہ سپر کا ہاتھ مین سنبھالکر گردن کو جولان
کیا اور یقصد تلگاور زنی چلا اُسطرف سے سرمست فیل گوش نے بھی اپنے گردن کو زانوؤن مین مسلا
دونون مین تلگاور چلی سپرون سے چنگاریان اُڑین تڑاق ہوا یہ معلوم ہوا کہ دو لکڑا برگرنے
لگے مرکب دونون کے برابر سے پسپا ہوے مگر کسی قدر مرکب سرمست فیل گوش کا بہ نسبت مرکب
ہشام پل کے زیادہ پسپا ہوا جسے سبعرون نے دیکھ لیا بعد اُسکے دونون نے گجگ مارکر اور مرکبون
کو پھیر پھیر کر ایک نے دوسرے کا سامنا کیا بعد گفتگوے بسیار سرمست فیل گوش نے ہشام پل
کو نیزہ مارا ہشام پل نے سنان کو سنان پر گاٹھا ردوبدل ہونے لگی یہ معلوم ہوا کہ دو مار سیاہ
زبانین نکالکر گتھ گئے سنانون سے شرارے نکل رہے تھے گویا دونون مار سیاہ من اُگل رہے تھے
قریب سرانتی طعن کے چلی ہون گی کہ ایک مقام پر ہشام پل نے نیزہ کو سرمست فیل گوش
کے اپنے نیزہ سے لپیٹ کر شانے کی قوت سے اب جو ہکا مارا سنان نیزہ کی نکل گئی اور ہاتھ کو
سرمست کے جھکا پہونچا بس اِسنے غصہ مین آکر جھڑپ پر جھڑ ماری کہ نیزہ ہشام کا بھی ٹوٹا
بس اُن دونون نے نیزہ کو ناکارہ سمجھکر پھینک دیا اور چوبدستین اُٹھالین وار چلنے لگے شمشیری
ضرب مین مرکب سرمست فیل گوش کا مارا گیا سرمست نے چوبدست ہاتھ سے پھینک کر تلوار کھینچ
لی اور جھپٹ کر ایک ہاتھ مارا کہ دونون اگلے پانون ہشام پل کے قلم ہو گئے ہشام پل نے زین
خالی کیا اور سرمست سے لپٹ پڑا دونون مین کشتی ہونے لگی دونون نقابدار مع لشکر
قریب آگئے اور تماشا دیکھنے لگے یہ دونون فیل مست مصروف تلاش تھے اگر سرمست ہشام کو
پکڑلاتا تھا تو ہشام نکل جاتا تھا اور اگر ہشام سرمست کو پکڑلاتا تھا تو سرمست نکل جاتا
تھا کہانتک بیان کیا جاے کہ دونون مین تین شبانہ روز کشتی رہی چوتھے دن دونون کی بری
حالت تھی مگر سرمست فیل گوش کی زیادہ خراب حالت تھی کہ سانس پھولی ہوئی تھی ہانپتا
ڈالتا کہین تھا اور پڑتا کہین تھا دیکھا اِسنے کہ مین ہشام کو زیر نہ کر سکونگا بس ایک گھونسا
ہشام کی کوکھ پر مارا کہ یہ بھی بیہوش تھا لیکن گھونسا کھاتے ہی اِسنے بھی ایک ہاتھ نرخرے
پر سرمست کے مار دیا تھا کہ اِدھر تو ہشام بیہوش ہوا اور اُدھر سرمست فیل گوش
بیہوش ہوکر گرا دونون طرف کے لشکری اپنے اپنے سردارون کو اُٹھا لیگئے لیکن نقابدار نکلا بڑا
نے اپنے خیمے مین جاتے ہی طبل جنگ بجوا دیا اور سرمست کو ہوشیار کیا اُدھر نقابدار صندلی
پوش نے ہشام پل کو ہوشیار کیا لیکن خبر جو طبل جنگ بجنے کی پہونچی اُنھون نے بھی کوس حربی

بجوا دیا مگر دل مین کہتے تھے کہ نقابدار گلابی پوش عجب مرد جاہل مزاج ہی غرضکہ پھر رات بھر دونون لشکرون مین تیاری رہی صبح کو اسطرف سے نقابدار صندلی پوش مع لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوے اور اُسطرف سے نقابدار گلابی پوش نے آکر اپنے لشکر کی صفین آراستہ کین بعد آراستگی صفوف قتال وجدال نصیب دیکر ہٹے تھے کہ نقابدار گلابی پوش نے پودا باگ کالیا اور میدان مین آکر آواز دی کہ اے نقابدار صندلی پوش یہی گوے ہی یہی میدان آؤ کہ میرے تمھارے آزمائش ہوجاے یہ سنکر نقابدار صندلی پوش کو بھی غصہ آگیا باگ گھوڑے کی لی اور کہا کہ اے نقابدار گلابی پوش جہانتک مین طرح دیتا ہون تم اور سرکشی کرتے ہو لاؤ ضرب بہادری کی نقابدار گلابی پوش نے نیزہ مارا نقابدار صندلی پوش نے نیزہ کو نیزے پر لیا اور وہ بدل ہونے لگی سنان سے سنان جو لڑتی تھی چنگاریان نکلتی تھین بڑی دیر تک نیزہ بازی رہی آخرکار سنانین بنا نین نیزون کی بیکار ہوگئین ڈانڈون کو ہاتھون سے پھینک پھینک دیا اور گرز سنبھالے نقابدار گلابی پوش نے آواز دی کہ اے نقابدار صندلی پوش یہ ضرب میری سنبھالیو ہی ملک الموت کا رو کو تو اسکو یہ کہکر گرز کو سر پر چرخ دیکر سر نقابدار صندلی پوش پر وار کیا نقابدار صندلی پوش نے گرز کو گرز پر روکا ٹکرانے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا تق گرد و غبار بلند ہوا کہ نقابدار صندلی پوش تق گرد مین پنہان ہوگئے عیار انکا مہتر چابک دست جھپٹ کر قریب گرد کے آیا اور پانی کے چھینٹے دیکر گرد کو بٹھایا دیکھا نقابدار صندلی پوش صحیح وسالم موجود ہین آواز دی کہ اے شہریار ہوشیار رہو نہیے کہ حریف لاف زنی کر رہا ہی یہ سنتے ہی نقابدار گرد سے باہر آئے اور آواز دی کہ اے نقابدار گلابی پوش واقع مین تو زبردستان روزگار سے ہی بلا کی ضرب تو نے لگائی مگر یہ میری ضرب بھی پیغام قضا سے کم نہین ہی یہ کہکر گرز اپنا بلند کیا اور خبردار خبردار کہکر سر نقابدار گلابی پوش پر وار کیا نقابدار گلابی پوش نے بھی اپنے گرز کو اُٹھا کر چہرہ کی پناہ کیا مگر گرز پر گرز جو پڑتا ہی وہی حالت نقابدار گلابی پوش کی ہوئی جو کہ نقابدار صندلی پوش کی ہوئی تھی نقابدار صندلی پوش نے آواز دی کہ زدم و پست کردم نقابدار گلابی پوش کا عیار ہمارے خنجر گذار بھی جھپٹ کر قریب آیا اور گرد گرد کی چرخ مار کر اندر گرد کے در آیا آواز دی کہ اے شہریار ہوشیار رہو چاہیے کہ حریف لاف زنی کر رہا ہی بس یہ سنتے ہی نقابدار بھی گرد سے باہر آئے اور تلوار کمر سے کھینچ لی اُدھر نقابدار صندلی پوش نے بھی گرد وہ سپر کا سنبھالا اور تلوار نیام سے لی مگر نقابدار گلابی پوش برس پڑا کہ نقابدار صندلی پوش کو روکنا دشوار ہوگیا اسی حالت مین جانب صحرا سے تق گرد و غبار بلند ہوا دونون نقابدار تھم گرد دیکھنے لگے کہ کون آتا ہی یکایک دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے نقابدار ابلق سوار ایک لاکھ سوار کی جمعیت سے پیدا ہوے کہ یہ نقابدار سبز پوش یعنے دارا ب ثانی کی تلاش مین چلے آتے تھے یہان آکر یہ معرکہ دیکھا کہ دو نقابدار آپس مین جنگ کر رہے ہین نقابدار ابلق سوار نے سبب جنگ دریافت کیا نقابدار صندلی پوش نے ساری کیفیت میل پر زور کرنے کی بیان کی نقابدار ابلق سوار نے کہا کہ اب آپسمین آزمائش زور و طاقت بیکار رہی اسلیے کہ زبردست

وہ ہتی جو میل آہنی کو زمین سے اکھیڑ لے جب میل تم سے اکھڑا نہ اُسسے تو دونون کمزور رہین یہ کلمہ دونون نقابدارون کے خلاف گزرا اور نقابدار گلابی پوش سے جھلا کر کہا کہ آپ بڑے شہزور رہین تو آپ ہی میل کو اکھیڑ لیجئے اب یہ دونون نقابدار آپس کی جنگ تو بھول گئے اور نقابدار ابلق سوار سے بحث کرنے لگے نقابدار ابلق سوار نے کہا کہ مین ہر طرح موجود ہون یہ کہکر اُس میل آہنی کی طرف چلے نقابدار صندلی پوش اور نقابدار گلابی پوش بھی ہمراہ تھے جسوقت تینون نقابدار پاس میل آہنی کے پہونچے نقابدار ابلق سوار سے کہا کہ لیجیے زور کیجیے دیکھون آپ کیون کر اس میل کو زمین سے اکھیڑ لیتے ہین بس یہ سنتے ہی نقابدار ابلق سوار دامن گردان کر قریب میل آہنی کے آئے اور میل کو کو کی تین لیکر جو زور کیا زمین سے اکھیڑ کر پھینکدیا یہ قوت نقابدار ابلق سوار کی دیکھکر ان دونون نقابدارون کے ہوش اُڑ گئے لیکن جس مقام سے کہ میل اکھڑا تھا وہان ایک غار سا ہوگیا اور اُس غار سے چمک کر ایک دیو نکلا اور پکارا کہ کسنے کامید طلسم باطن پر قبضہ کیا ہی نقابدار ابلق سوار نے آواز دی کہ او ملعون ہم ہین بس یہ سنتے ہی یہ دیو نقابدار ابلق سوار کی طرف چلا غار سے اور دیو کے بعد دیگرے نکلنے لگے نقابدار ابلق سوار نے دیو اول کو تلوار سے مارا دوسرے دیو کو نقابدار صندلی پوش نے تہ تیغ کیا تیسرے دیو کو نقابدار سرخ پوش نے مارا مگر غار سے دیو برابر نکل رہے تھے اور یہ سلسلہ کسیطرح کم نہوتا تھا اور یہ تینون نقابدار دیوؤن سے لڑ رہے تھے کہان تک بیان کیا جاے پہر بھر کامل ان تینون نقابدارون نے جنگ کی اور صدہا دیوؤن کو مارا لاشین زمین پر گرتے ہی غائب ہوجاتی تھین یہ اسرار دیکھکر یہ نقابدار نہایت پریشان تھے کہ قتل کرتے کرتے بازو شل ہوگئے قبضہ تلوارون کے ہاتھون مین پیچھے تھے کہنیون سے خون ٹپک رہا تھا مگر دیوؤن کے نکلنے کا سلسلہ کسیطرح موقوف نہ ہوتا تھا اب یہ تینون نقابدار پریشان ہوے اور قصد کیا کہ اسی غار مین پھاند پڑین اور جتنے دیو ہون اُنسے تنہا لڑلین بس نقابدار ابلق سوار ایک دیو کو مار کر قریب دہنۂ غار کے آئے اور پھاندنے کا قصد کیا تھا کہ ایک آواز پیدا ہوئی اے نادان کیا کرتا ہی خبردار اس غار مین کود نیکا قصد نہ کرنا کہ اندر غار کے ایک دیو منھ کھولے بیٹھا ہی جو اس میل کے سرے کو پکڑے ہوے تھا اگر تو اندر غار کے پھاندا تو شکم دیو مین پہونچ جائیگا تجکو چاہیے کہ اس میل کے سرے کو اُٹھا کر جس جگہ سے اُکھیڑا ہی اُسی مقام پر نصب کردے کہ یہ سلسلہ دیوون کے نکلنے کا موقوف ہو نقابدار ابلق سوار نے جھپٹ کر میل کو اُٹھایا اور جس مقام سے کہ اُکھیڑا تھا پھر اُسی جگہ نصب کر دیا میل کے نصب ہوتے ہی دیوون کے نکلنے کا سلسلہ موقوف ہوا اب جو دیکھا تو وہ حجرہ جو برابر میل کے بنا ہوا ہی اسکا دروازہ کھلا ہی اور ایک مرد پیر با ریش سفید حجرہ سے باہر آئے اور کہا کہ اے نقابدار ابلق سوار باوجودیکہ تم صاحبقران زمان ہو اور صاحبقران وہی شخص ہوسکتا ہی جو فہم و فراست حسب و نسب زور و جرأت سب باتون مین مردان عالم پر فوق رکھتا ہو مگر اسوقت تمنے بڑی نادانی کی کہ عبارت جو میل پر لکھی ہی اُسے پڑھا اور وہ منہ نہ دیکھا جس مین یہ طلسم فتح ہوگا ہر چند کہ فاتح اس طلسم اسرار باطنی کے تم ہی ہو

مگر ابھی وقت اِسکا نہین ہی مجھے معلوم تھا کہ تم قبل ازوقت یہان پہونچوگے اور اِس میل کو اکھیڑ کر مبتلاے
بلا ہوگے اسواسطے مین نے قریب اس میل کے حجرہ بناکر رہنا اختیار کیا اور بروقت تمکو آگاہ کر دیا نام
میرا **القاے روشنضمیر** ہی **نقابدار** ابلق سوار نے کہا کہ آپنے بڑا احسان کیا مین آپ کے احسان کا
کیا شکریہ ادا کرون لیکن یہ تمکنکی اِسوجہ سے ہوئی کہ یہ دونون **نقابدار** مجھے اِس میل کی طرف لاے اور
مجھسے کہا کہ بڑے شہزور رہو تو اِس میل کو اکھیڑ لو مین نے اُس جوش مین عبارت نہ دیکھی نہ سنہ پڑھا **القاے**
روشنضمیر نے کہا کہ خیر گذشتہ را صلواۃ آئندہ را احتیاط اب جاؤ کہ صاحبقران ثالث یعنے **بدیع الملک**
نہ طاق پر بلاؤن مین گھرے ہوے ہین اُنکی مدد کرو جسوقت **نہ طاق ظاہر** فتح ہو لیگا اور
بادشاہ طلسم **نہ طاق ظاہر** اپنے کو بظاہر قتل کرا کر **نہ طاق باطن** مین پوشیدگی اختیار
کریگا اور روپردہ جفا مین اہل اسلام پر شروع ہوجاینگی وہ وقت تمھاری فتاحی طلسم اسرار باطنی
کا ہوگا کہ صاحبقران ثالث نماز کعبہ تشریف لیجا چکینگے اور میدان خالی ہوگا پھر اِسی مقام پر آنا اور
جو سنہ کہ مین نے میل پر کندہ کر دیا ہی اُسکی مطابقت سے فتاحی **نہ طاق باطن** کا قصد کرنا
اور یہ دونون **نقابدار** تمھارے عزیز اور قوت بازو ہین اب ان دونون کو اپنے ہمراہ رکھو
ایک ان مین **بلقیس بن قہور دیو پرور** اور دوسرا **داراب ثانی** ہی بعد اُسکے ان
دونون نقابدارون سے کہا کہ قوت آپنے **نقابدار** ابلق سوار کی دیکھی کہ جو آپسے نہ ہو سکا
وہ کام اِنھون نے کیا اب آپس کی لڑائی دور کیجیے اور ہمراہی **نقابدار** ابلق سوار کی اختیار
کیجیے کہ یہ صاحبقران وقت ہین اور آپ کے عزیز ہین نام انکا **عادل کیوان شکوہ** ہی
ولادت انکی طلسم **ابلق** مین ہوئی جسکا حال مفصل طلسم **ابلق** مین معلوم ہوگا کہ یہ کیونکر پیدا ہوے
اور یہ شوکت کہان پیدا کی اور اپنے عزیزون کو کسطرح جانا الحاصل یہ دونون **نقابدار**
یعنے **داراب ثانی** اور **بلقیس بن قہور دیو پرور** زور **عادل کیوان شکوہ** کا
تو دیکھ ہی چکے تھے اب راز بھی افشا ہوگیا دونون نے نقابین اُلٹ دین اُدھر **عادل**
کیوان شکوہ نے نقاب چہرہ سے ہٹائی ایک نے دوسرے کو دیکھا اور خوش ہوے
عادل کیوان شکوہ نے **داراب ثانی** سے کہا کہ آپ کی جستجو نے مجھے بہت پریشان کیا یہ
آپ نے تبدیل لباس کسوجہ سے کیا **داراب** نے کہا کہ اب پوشیدہ کرنا بیکار ہی مین دراصل
آزمائش زور و طاقت کے واسطے آپ سے علیحدہ ہوا تھا مگر حقیقت مین آپ ہی لائق
صاحبقرانی ہین اب مین آپسے جدا نہ ہونگا **عادل کیوان شکوہ** انکے ساز و سامان لشکر عیار
پہلوان مہشام ان سب کو دیکھکر بہت خوش ہوے بعد اُسکے **اہرمن کوہ پیکر** سے ملاقات
کرائی اور حال اِس سردار کے زیر کرنیکا بیان کیا **داراب ثانی** اور **بلقیس بن قہور** نے بھی اِس
پہلوان کو بہت پسند کیا اور کہا کہ یہ سردار آپ سے وہ نسبت رکھتا ہی جو **لندھور** کو **حمزہ** صاحبقران
اول سے تھی بعد اِسکے **القاے روشنضمیر** نے تو دروازہ حجرے کا بند کر لیا اور یہ تینون
نقابدار ایک جینہ مین آکر بیٹھے تینون لشکر ایک ہوے اور تیسرے روز کوچ کرکے طرف **نہ طاق**
ظاہر کے روانہ ہوے یہانسے یہ دونون **نقابدار** یعنے **داراب ثانی** اور **بلقیس بن قہور دیو پرور**

عادل کیوان شکوہ کے ساتھ رہتے ہین اور کل فوج یہ ایک لاکھ اسی ہزار کی تعداد مین پہونچتی ہے یہ تو
رہروی نہ طاق مین سرگرم ہین اور اب یہانسے

چند کلمہ داستان شوکت بیان شاہزادہ سکندر رستم خو اور رفیع البخت نوجوان کے بیان کیے جاتے ہین

غزل برآغاز کلام

اس ادا سے آنکھ ملتے ہی وہ شرمانے لگے
دیکھکر صورت نہ آتا ہو تو یاد آنے لگے
ہجر مین اس بیقراری کو خدا ہی کم کرے

جب سنبھالا دلکو مین نے ہاتھ تھرانے لگے
او ستمگر دیکھ میری بیکسی کا زعم ہی
قبر ٹھکرانے جو اٹھا پاؤن تھرانے لگے

ہجر مین گو آہ وزاری کا نتیجہ کچھ نہین
کیا کرے تنہا جو بیٹھے بیٹھے گھبرانے لگے
ہنسنے ماتا وصل کا مژدہ چھپانیکی ہی بات

کیا کرے وہ جسکو سنتے ہی ہنسی آنے لگے
اضطراب شوق نے کی کچھ ترقی دن بھی
گھیر کر احباب جسدم مجکو سمجھانے لگے

آرزو اس روٹھنے والے کو اب کیونکر منائین
فتنین کرنے پہ جسکو اور غیظ آنے لگے
شناوران دریائے شجاعت و

خواصان قلزم جرات وجلالت ماہی مدعا کو اسطرح دام تقریر مین اسیر کرتے ہین سنو بیا بشنو اے ہمدم راستان
کہ باز آمدم برسر داستان تو یہ داستان اس مقام پر پہونچی تھی کہ مرکب گرز رفیع البخت سے جسر آہنی ٹکسیہ
ہوا اور سکندر رستم خو اور شاہزادہ رفیع البخت دونون دریا مین گرے اور بہتے ہوے چلے جانیکے بعد لشکر
رفیع البخت خیمہ افگن تھا اور جانب بسیار لشکر سکندر رستم خو کا اترا ہوا تھا جسوقت یہ دونون نہنگ بحر شجاعت
دریا مین گرے اور بہتے ہوے چلے دونون عیار بھی کشتیون پر بیٹھ بیٹھکر تعاقب مین روانہ ہوے کہ یہ دریا
نہایت زور وشور سے بہ رہا تھا گرتے ہی نہ معلوم ہوا کہ کہان گئے کنارے کنارے تو اہل لشکر اپنے اپنے
سردار کی تلاش کرتے چلے جاتے ہین اور سیارۂ کوچک عیار سکندر رستم خو اور لاہور تیز گام عیار
رفیع البخت دونون کشتیون پر بیٹھکر مانند موج تند کے اپنے اپنے آقا کی تلاش مین چلے کشتیان اس
دریاے رفتار مین پتے کی طرح اڑتی ہوئی چلی جاتی تھین ہر تھپیڑا موج کا کوسون تک بہا دیتا تھا وہ جا بجا
گرداب کے چکر انمین پھنسکر نکلنا موجون کے تھپیڑے جس مین ہر مرتبہ کشتی کے غرق ہوجانیکا یقین ہوتا تھا سخت
مراحل پیش آتے تھے کوئی نظر نہ آتا تھا چاردین پانی کی کفن لیے ہوے سامنے آتی تھین مگر زندگی ایسی چیز ہی کہ یہ دونون عیار ان
فتون کو جھیلتے ہوے جانون سے دست بردار ہوکر اپنے اپنے آقا کی محبت مین کشتیان اڑاے ہوے
چلے جاتے تھے لیکن اول اُن دونون نیگان بحر شجاعت کا حال سنیے کہ مرکب انکے بہاو پر کلا ئیان
مارتے ہوے چلے جاتے ہین مگر پانی کی تھپیڑون نے دونون مین اسقدر فاصلہ پیدا کردیا ہی کہ اب
ایک کو دوسرے کی خبر بھی نہین ہی سکندر رستم خو الگ بہتے ہوے چلے جاتے ہین اور دل مین کہتے ہین کہ
نہین معلوم نقابدار زمرد پوش پر کیا گذری ہی خدا اسکو اس طوفان سے نجات دے کہ محب جوان
تر بردست و بہادر ہی ادھر رفیع البخت ہر طرف نگاہین دوڑا کر دیکھتے ہین کہ نقابدار یاقوت
پوش کہان ہین مگر سوا پانی کے کچھ نظر نہین آتا دعا کرتے ہین کہ اے حافظ حقیقی واے رب حقیقی تو ہی
اس طوفان بلا مین نقابدار یاقوت پوش کا حافظ ہی جاتے جاتے ایک کوہ بلند نظر آیا کہ اس کوہ کو کوہ
تفویق کہتے ہین اور وجہ تسمیہ اسکی یہ ہی کہ یہ کوہ درمیان دریا مین واقع ہی اور یہانسے دریا دو حصہ
ہوکر بہا ہی ایک دھارا اسکا کوہ کی داہنی جانب سے بہا ہی اور دوسرا دھارا بائین جانب سے ہو کر چلا ہی

داہنی جانب رفیع البخت بہتے ہوے چلے اور بائین جانب سکندر رستم خوبہتے ہوے چلے درمیان مین کوہ تفریق حائل ہوگیا اب نہ انھین انکی خبر ہی اور نہ انھین انکا حال معلوم ہی پانی جو کوہ سے آکر ٹکراتا ہی تو اِدھر کی چیزون کو اُدھر بہا دیتا ہی جسطرح یہ دونون سردار ایک اِدھر ایک اُدھر ہو گئے اِسیطرح انکے عیار دن کی کشتیان بھی دونون طرف بہکر نکل گئین اور لشکر دونون کے کنارے پہنچتے ہوے حال دریافت کرتے ہوے چلے آتے ہین رستے مین جس ماہی گیر یا ملاح وغیرہ سے ملاقات ہوتی ہی اُس سے دریافت کرتے ہین جو دیکھ چکا ہی وہ بیان کر دیتا ہی کہ ہان ایک سوار بہتا ہوا گیا ہی اور جو نہین جانتا ہی وہ کہدیتا ہی کہ ہمنے نہین دیکھا اسوقت ایک انتشار بڑھتا ہی پریشانی زیادہ ہوتی ہی کئی مرتبہ نورالدہر نے قصد کیا کہ گھوڑا دریا مین ڈالدون مگر تہمتن گرو وغیرہ نے منع کیا کہ ای شہریار اس سے کیا فائدہ ہی ابھی تو ایک ہی کی تلاش مین سب پریشان ہین پھر دو کی مبتجو ہو جائیگی آپکا ہمراہ لشکر کے رہنا ضرور ہی ایسا نہ ہو کہ فوج بیدل ہو کر تباہ ہو جاے کہ جب سردار مفقود الخبر ہی تو تنخواہ کون دیگا اور ہم نوکر کسکے کہلائینگے اور پھر اگر کسی مقام پر شاہزادہ عالی مرتبت سے نیاز حاصل ہوا تو وہ آپکے واسطے پریشان ہون گے اس سے بہتر یہی ہی کہ یون ہی پتہ پوچھتے ہوے اور تلاش کرتے ہوے چلے چلیے وہ صاحب اقبال ہین اُنکو کون گزند پہونچا سکتا ہی اگر زندگی باقی ہی تو ملاقات ہو ہی جائیگی نورالدہر لشکر کو لیے ہوے باحال پریشان چلے جاتے ہین اُدھر سلیمان اعظم اور سلیمان کوچک نقابدار بنے ہوے مع مظہر پریزاد تبلاش سکندر رستم خو کنارے کنارے چلے جاتے ہین ہر آسودہ روندے سے پوچھ لیتے ہین کہ تمنے کسی سوار سرخ پوش کو تو دریا مین بہتے ہوے نہین دیکھا ہی بعض نے انکار کیا جس سے پریشانی زیادہ ہوئی اور سلیمان کوچک نے زیر بند کاٹ کر گھوڑا ڈالدینے کا قصد کیا مگر سلیمان اعظم نے ہاتھ پکڑ لیا کہ اگر تم بھی اپنے کو تباہی مین ڈالدوگے تو تلاش کون کریگا ہمکو تو غم عزیزان نے اندھا کر رکھا ہی یون ہی دنیا اندھیر ہی اب تمھاری مفارقت اور بھی نابینا کر دیگی اگر کسی مقام پر سکندر کا پتہ بھی ملا اور خدانخواستہ دشمن اُسکے گرفتار بلا ہوے تو کون رہا کریگا اور آفت مین مبتلا ہو جانا کوئی بڑی بات نہین اسلیے کہ دشمنون کا ملک ہی یہان کے زمین و آسمان دشت و در شجر و حجر دشمن ہین الحاصل یہ دونون ماموں بھانجے بھی سکندر کے واسطے دعائین مانگتے ہوے اور حال دریافت کرتے چلے جاتے ہین اور درگاہ باری مین عرض کرتے ہین کہ شرم ہماری تیرے ہی ہاتھ ہی کہ یہ بھی نشانی ہی شہریار نامدار اور رایہ تاج نوجوان کی اور رہوار معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ قاف مین اِسنے کیسے کیسے کارنمایان کیے ہین کیسے کیسے دیوون کو مارا ہی کہ جنکے نام سے تمام قاف تھراتا تھا دیو شدید گرزن اور دیو آتشبار جنکے ہاتھ سے تمام خاندان برباد ہو گیا قاف مین گھر گھر صف ماتم بچھ گئی غرضکہ یہ لوگ تو باحال پریشان سرگردان و حیران تلاش مین چلے جاتے ہین مگر اول حال رفیع البخت کا سنیے کہ یہ بہتے ہوے چلے جاتے ہین تین روز گذر چکے ہین خود بھی فاقہ سے مرکب بھی گرسنہ اب نہ رفیع البخت مین قوت ہی نہ مرکب مین دم حالانکہ دونون نے ہاتھ پانون ڈالدیے ہین اور بہاؤ پر چلے جاتے ہین پانی تو کہیں غوطے کھا کر نکل گئے ہین مگر وہ بیچارہ جسم پانی سے کھو گیا ہی نقاب جو بھیگ گئی ہی تو چہرہ سے لپٹ گئی ہی جسے یہ معلوم ہوتا ہی کہ آفتاب پر ابر تنگ آگیا ہی یا چراغ سحری فانوس مین جھلملا رہا ہی چہرہ اُداس ہی زندگی سے یاس ہی

بار بار درگاہ صمدیت مین عرض کرتے ہین کہ اے خلاق عالم اگر موت ہماری اسی بہانے تھی تو بہتر ہی جو تیری مرضی مگر اب اس نفس کی کشاکشی اور سے کم نہین ہی جلد ملک الموت کو حکم کر کہ وہ روح ہماری قبض کرین مگر ہان یہ موت دریا کی رسوائی سے بچاتی ہی بد اقبال کے نشان کو مٹاتی ہی اسکی تمنا ہین شاعر کہتا ہی سہ ہوتے مرکے ہم جو رسوا ہوئے کیون نہ غرق دریا نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہین مزار ہوتا ۔ واقع مین کہ ہم ایسے بے بنیادون کا اسی طرح مٹنا اچھا ہی جب بڑے بڑے نامور اس بحر فنا مین بے نام و نشان ہو گئے تو ہماری کیا حقیقت ہی سہ ہر ایک تماشے کو دیکھا جھپکی جو پلک کچھ بھی تو نہ تھا ہستی ہی حباب بحر فنا اس دم کا بھروسا کوئی نہین مگر افسوس کہ دل کی حسرتین دل مین رہین باپ سے ملنا نصیب نہوا وہ نہ طاق پر گئے ہوے ہین نہین معلوم اُنپر کیا گذری جسوقت خبر غرق فرزند کی سنینگے صدمہ سے کلیجہ آب آب ہو جائیگا کہ نشان تربت بھی نہین جو فاتحہ پڑھکر دو آنسو بہا لین یا چار پھول اس نامراد کی تربت پر چڑھا لین اب ہماری تو وہ حالت ہوتی نظر آتی ہی کہ سہ خدا دراز کرے عمر چرخ نیلی کو ۔ کہ بیکسون کے مزارون کا شامیانہ ہی ! یقین ہی کہ شکر گنج مین قبر نصیب ہوگی اس اس طرح کے حسرت آمیز و عبرت انگیز کلام دل سے کرتے ہوے بہتے چلے جاتے ہین ابتک اسقدر جرأت باقی ہی کہ اگر کوئی جانور آبی مثل مونس مگرمچھ وغیرہ کے حملہ کرنیکا قصد کرتا ہی تو اُسے تلوار سے قتل کر کے جان بچا لیتے ہین مگر اب طاقت بھی طاق ہو چلی ہی دست و پا بیقابو ہوے جاتے ہین دن بھی آخر ہی آفتاب لب بام نظر آتا ہی سیاہی پھیلتی جاتی ہی شور دریا کا زیادہ ہوتا جاتا ہی کہ یکایک دور سے ایک گنبد نظر آیا کہ یہ گنبد کنارے دریا کے واقع ہی جیسے ہی رفیع البخت بہتے ہوے قریب اُس گنبد کے پہونچے دیکھا دروازہ گنبد کا ہی اور چند نازنین مکڑی ہوئی سیر دریا مین مصروف ہین اور ایک پری جمال جسکا سن دسال پندرہ سولہ برس سے زیادہ کا نہین معلوم ہوتا بقول شاعر سہ برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن ۔ جوانی کی راتین مرادون کے دن ۔ فیروزئی لباس پہنے ہوے زیور فیروزہ نگار سے آراستہ ایک ہاتھ کمر پر رکھے ہوے دوسرے ہاتھ سے بازو دروازہ کا پکڑے ہوے نشہ جوانی مین سرشار کھڑی جھوم رہی ہی اور یہ شعر پڑھ رہی ہی سہ پرتو مہتاب سے ہر موج ہی زنجیر سیم ۔ چاندنی مین دیکھ لو آب رواں دو چارون تو چہرۂ ماہتاب کا عکس جو پانی مین پڑ رہا ہی تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ برج آبی مین آفتاب تابان جلوہ گر ہی گرد سہیلیون کا ہجوم ہر ایک سراپا تصویر حسن یہ معلوم ہوتا ہی کہ چاند کو ستارے گھیرے ہوے ہین نظر جو ملکہ کی رفیع البخت پر پڑی دیکھا سے کہ ایک سوار مرکب بہا ہوا چلا آتا ہی گھوڑے نے بھی ہاتھ پانون چھوڑ دیے ہین سوار بھی بیدم ہو رہا ہی اسکو حالت پر رفیع البخت کی رحم آگیا ساتھ والیون سے کہنے لگی کہ اس غریب کی مفت جان جانے کو ہی نہین معلوم کہان سے بہتا ہوا چلا آتا ہی جسطرح بنے اسکو نکالو بس اُن عورتون نے حکم پاتے ہی اُن ماہجبینون کو آواز دی جو ماہجبینان ملکہ کی سواری کے لیے زیر گنبد کھڑی رہتی ہین کہ دیکھو یہ سوار جو بہتا ہوا چلا آتا ہی یہ ڈوبنے نہ پاے جسطرح بنے اسکو دریا سے نکالو ملکہ بہت کچھ انعام دینگی اُن ماہجبینون نے عرض کی کہ اگرچہ اس مقام پر وہ زور و شور دریا کا نہین ہی جو دوسرے ساحلون پر ہی تاہم اس سوار کا نکالنا سخت دشوار ہی ایسا نہو کہ اسکے نکالنے مین ایک آدھ کشتی غرق ہو جاے کہ وہ بیچاری مین کشتی پر چڑھیگا کشتی ڈوب جائیگی ملکہ نے کہا خیر زیادہ اگر اس سوار کو نہ نکالا تو تم سب کو ابھی دریا مین غرق کرا دونگی جلد جاؤ اور اس سوار کو نکال کر لاؤ

چاہیے سب کشتیان غرق ہو جائین پھر پروا نکرو یہ حکم محکم سنکر ماجھیون نے کشتیان کھولین اور بیچ دریا مین برابر سے کشتیان لگا کر سوار کی منتظر ہوئین جیسے ہی رفیع البخت بیٹھے ہوے قریب کشتیون کے پہونچے اِن سب نے جال مارے اور دس بارہ نے ملکر انکو کھینچا اور کنارے پہلے آئین رفیع البخت بمشکل دریا سے نکلے اور مرکب کو بھی بدشواری باہر نکالا مگر ہوا لگتے ہی بیہوش ہو گئے ملکہ سمجھی کہ یہ غریب مر گیا گنبد سے نکلکر قریب رفیع البخت کے آئی اور ساتھ والیون سے کہا کہ ذرا نبض تو دیکھو یہ زندہ بھی ہی یا نہین اگر مر گیا تو محنت بھی اکارت ہوئی عورتون نے قریب جانے سے انکار کیا کہ ہم تو غیر مردوے کو ہاتھ نہ لگائینگے اور نہین معلوم یہ زندہ بھی ہی یا نہین ہمین مُردے سے ڈر معلوم ہوتا ہی ملکہ نے کہا کہ ہم خود اسے دیکھینگے یہ کہکر قریب آئی ہاتھ اپنا منہ پاس لاکر سانس دیکھنے لگی آہستہ آہستہ نفس محسوس ہوئی عورتون نے کہا کہ ملکہ یہ آپ کیا کرتی ہین آپکا کو یہ پنڈا ہی غیر مردوے کو ہاتھ لگانا اچھا نہین ملکہ نے کہا مُردا نہین پاک چاہیے نہ کچھ ہاتھ لگانے سے ہوتا ہی نہ دیکھنے سے اسوقت یہ بیچارہ خراب حالت مین ہی مگر رئیس و شریف معلوم ہوتا ہی چہرہ سے اسکے آثار شاہی و شہریاری نمودار ہین اسپر احسان کرنیکا کوئی نیک نتیجہ ظہور مین آئیگا اسکو ہمارے قید مین بیچلو ترک سوارنون نے رفیع البخت کو اٹھا کر فرش پر ڈالا اور قصر مین لاکر مسہری پر لٹا دیا بھیگے ہوے کپڑے اُتار کر خشک لباس پہنایا شوربا مرغ کا حلق مین ٹپکایا بڑی مشکل سے رفیع البخت کو ہوش آیا دیکھا کہ بہت سی نازنینین خدمتگزاری مین مصروف ہین اور ایک شاہزادی مسند فیروزہ نگار پر بیٹھی ہوئی حکم کر رہی ہی عورتین اُسکے حکم کے موافق خدمت گزاری مین مصروف ہین شاہزادہ کو سکتہ سا ہو گیا تھا کہ مین کہان ہون فرمایا کہ اگر مین مر گیا ہون اور تم سب حوران بہشتی مین سے ہو اور میری خدمت کے واسطے معین ہو تو یہ سردار تمھاری کس غرض سے تشریف لائی ہین اور دیگر امرا میرے جو کہ مرے ہین وہ کس مقام پر ہین مین اُنسے ملنا چاہتا ہون شاہزادی نے فرمایا کہ آپ کے اور عزیزون کا کیا نام ہی آخر انکو کس پیشے سے بلایا جاے فرمایا جدا جدا میرے زلزلہ قاف ثانی سلیمان جناب امیر حمزہ صاحبقران عالیشان ہین اور پردادا میرے شاہزادہ انجم گروہ رستم شکوہ پہلوان تہمتن بدیع الزمان گرد لشکر شکن ہین باپ میرے صاحبقران ثالث شاہزادہ بدیع الملک خدا انکو سلامت باکرامت رکھے کہ خون عزیز کا بدلہ لینے کوہ طاق پر گئے ہوے ہین نام میرا رفیع البخت ہی یہ سنکر بانو نازنینین خدمت گزاری مین مصروف تھین یا علیحدہ ہو کر کھڑی ہو گئین ہر ایک انگشت بدندان تھی باہم سرگوشیان ہونے لگین ایک دوسری سے کہتی تھی کہ یہ کیا غضب ہوا ملکہ بھی سر بزانو ہو کر دریاے تفکر مین غرق ہو گئی رفیع البخت حیران تھے کہ یہ کیا معاملہ ہی ملکہ کی طرف دیکھکر ارشاد فرمایا یا توجہ میرے حال پر تھی یا دفعتہً اسطرح کی بیرخی آخر سبب اسکا کیا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ ای شخص اصل یہ ہی کہ مین شاہزادی ہون قلعہ ہفت جوش کی دختر ہون سرکوب جادوان ملک مواج آتش ریز جادو کی کہ اُس کو سرکوب جادو بھی کہتے ہین نام میرا ملکہ مروارید گہر دندان ہی اور یہ سب میری کنیزین ہین جو آپ کی خدمت گزاری مین معروف تھین اور میرے ہی حکم سے آپ دریا کے باہر نکالے گئے دیر تک بیہوش رہے نہین معلوم اسنے عرصہ مین کیا کیا تدارک کیے گئے جو آپ کو ہوش آیا اب معلوم ہوا کہ آپ ہمارے

دشمنون مین سے ہین باپ آپ کے ہمارے خداوند اکوان تاجدار کے دشمن ہین آپ ہمارے باپ کے
قاتل ہین فرمایا یہ کیونکر معلوم ہوا کہ مین تمھارے باپ کا قاتل ہون میرا شیوہ احسان فراموشی اور محسن کشی
نہین ہے اسوقت تمھاری بدولت دریا سے جان بچی یہان آکے کیسی راحت اُٹھائی یہ کیونکر ہو سکتا ہی
کہ مین تمھارے ساتھ دشمنی کرونگا اور تمھارے باپ کو قتل کرونگا ملکہ نے کہا مین نے اکثر اپنے باپ کی
زبانی سنا ہی کہ پیرزالہ کاہنہ جو کہ جدہ ماجدہ خداوندا کوان تاجدار کی ہین جسوقت اُنھون نے احکام طلسم
شش طاق لکھے ہین تو ایک ایک پرچہ ہر ایک بادشاہ و ناظم طلسم کے پاس رہا چنانچہ میرے والد ماجد
سرکوب جادوان ملک مواج آتش ریز جادو کے پاس بھی ایک پرچہ احکام پیرزالہ کاہنہ کا موجود تھا
اُنھون نے اکثر احکام اُس پرچہ کے میرے سامنے پڑھے تو اُس مین صاف صاف تحریر تھا کہ قاتل ہمارا
تمھارا مہمان ہوگا اور فتاح طلسم کا بیٹا ہوگا تمکو چاہیئے کہ جسوقت حال اُسکا ظاہر ہو اُسے فوراً گرفتار
کرکے ہمارے پاس بھیجدینا یا قتل کرڈالنا چنانچہ آپ کے بیان سے صاف صاف ظاہر ہو گیا کہ
تم ہی میرے باپ کے قاتل ہو اب مجھے یہ شرم دامنگیر ہی کہ جسکے ساتھ نیکی کی اُسکے ساتھ بدی
کیونکر کرون اب اگر تمھین گرفتار کرکے حوالے دیتی ہون تو میرے آئین کے خلاف ہی اور رہا کر
رہا کیے دیتی ہون تو باپ سے بُری ہوتی ہون اور اگر اپنے پاس مقیم رکھتی ہون تو بھی دو خرابیان
ہین ایک تو بدنامی ہی لوگ نہین معلوم کیا کیا خیال کرینگے دوسرے یہ کہ یہ خبر چھپ نہین سکتی
آج کل زمانہ پر آشوب ہو رہا ہی ہر ناظم و رہنما اپنے اپنے مرحلے سے نہایت ہوشیار رہی جسوقت
میرے والد پر چہ احکام پیرزالہ کاہنہ کا دیکھ لینگے اُسیوقت سارا حال کھلجائیگا اور مجھپر بھی بدنامی کے ساتھ
عتاب آئیگا ہائے یہ مین نے بیٹھے بٹھائے کیا کیا اور اپنی جان کو عذاب مین پھسایا یہ کہکر رونے لگی
اشک جو اُن سرمگین آنکھون سے ہوکر رخسارے پر آئے تو رفیع النجت بیساختہ یہ شعر پڑھنے لگے
شعر درا بلق کسے کم دیدہ موجود ہ مگر اشک بتان سرمہ آلود ملکہ نے کہا سبحان اللہ کیا خوب بات ہی
کہ ہم تو مصیبت پڑا اپنی روتے ہین اور پریشان ہو رہے ہین کہ کیا کرین اور تم اشعار پڑھتے ہو درحقیقت
اگر تم لوگ ایسے سنگدل نہوتے تو ہزارہا ساحرون کو قتل کیونکر کرتے شاہزادہ نے فرمایا شعر
مشکلے نیست کہ آسان نشود مرد باید کہ ہراسان نشود ملکہ نے کہا ایک تو مین مرد نہین کہ ہراسان
نہون دوسرے آسانی کی صورت بھی نہین نظر آتی سوا اسکے کہ تمکو باندھکر اپنے باپ کے پاس
بھیجدون رفیع النجت نے کہا کہ یون ہی جسی کسی طرح تمھاری پریشانی تو دفع ہو اگر زندگی ہماری باقی
ہی تو بچ جائینگے کوئی اور حیلہ نکل آئیگا ورنہ تمھارے احسان سے سبکدوش ہو جائینگے ملکہ نے یہ سنکر کہا
کہ بس اب جلون کو نہ جلاؤ زیادہ باتین نہ بناؤ یہی باتین ہو رہی تھین کہ یکایک جانب آسمان سے ابر مردار پیدا
نمودار ہوا خواصین دوڑی ہوئی آئین اور ملکہ سے عرض کی کہ آپ کی والدہ ماجدہ ملکہ صدف گہر ریز
جادو تشریف لاتی ہین اب آپ تھوڑی دیر کے واسطے پوشیدہ ہو جایئے کہ خدا جانے وہ آپکو دیکھکر
کیا خیال کرین حالانکہ میری نیت سے خدا خوب واقف ہی شاہزادہ رفیع النجت ایک علیحدہ کمرہ مین چلے
گئے اور ملکہ برائے تعظیم اٹھی ابر مردار پیدا رنگ قریب گنبد پہونچکر شق ہوا اور ملکہ صدف گہر ریز جادو
نمودار ہوئی ملکہ مروارید گہر دندان نے اپنی ماں کو سلام کیا اور لاکر مسند پر بٹھایا آپ بادب دوزانو

سامنے بیٹھی اور عرض کی کہ اسوقت حضور کے تشریف لانیکا کیا سبب ہوا ملکہ صدف گہر ریز نے فرمایا کہ بیٹا زمانہ
پُر آشوب ہو رہا ہی اندرون طلسم آندطلسم کشا کا شور ہی ناظمان حد بندا اپنی اپنی جان کی خیر منا رہے ہین احکام
پیر زالہ کا ہفت سے برابر ثابت ہو رہا ہی کہ قاتل تمھارے باپ کا سرحد قلعۂ ہفت چوش مین آگیا ہی نہین
معلوم کس مقام پر ہی اب تم ماشاءاللہ جوان ہوئین تمھارا تنہا اس مقام پر رہنا اچھا نہین بلکہ اب تمھارا
ہمارے پاس بھی رہنا اچھا نہین جسکی امانت ہوا سکے سپرد کردین کیا معلوم ہمارے بعد کیا ہو گیا
تمھین تمھارے گھر کا کیے دیتے ہین آج تیسرا روز ہی کہ باپ نے تمھارے نام تمھارے خسر و دستیار
قوی بازو کے نام لکھا تھا کہ ہمین اب جوان لڑکی کا بٹھانا منظور نہین ہی ہماری زندگی اب نقش بر آب
معلوم ہوتی ہی بہتر یہ ہی کہ اپنے فرزند کو لیکر آجاؤ اور بہو کو اپنی رخصت کر لیجاؤ چنانچہ اُنھون نے
جواب نامہ مین تحریر کیا تھا کہ ہم آجکے تیسرے روز آجائینگے وہ آج ہی کا دن ہی مین تمکو لیینے آئی ہون
کہ اور جو دم ہی وہ غنیمت ہی تمکو دیکھکر دل ٹھنڈا کرلون پھر مین کہان اور تم کہان یہ سنکر ملکہ مروارید گہر فرزند
رونے لگی اور عرض کی کہ اب مین آپکو ایسی دو بھر ہو گئی جو حال آپکا ہو گا وہ میرا بھی ہو گا مجھے ایسے وقت مین
جدائی آپکی کسی طرح گوارا نہین ہی یہ کہکر گلے سے لپٹ گئی جسوقت جوش رقت کم ہوا ملکہ صدف گہر ریز
نے کہا کہ بیٹا اب یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ شادی تمھاری معطل کردی جاے اب تو باپ تمھارا خود ہی تمھارے خسر کو
بلا چکا اب کس منھ سے یہ کہا جائیگا کہ ابھی شادی ہمین منظور نہین ہی اور ایکروز جدا ہونا ضرور ہی یہ تو
ہو نہین سکتا کہ تمھین زندگی بھر بٹھا رکھینگے تم دو بھر نہین ہو مگر اہل دنیا کیا کہینگے بس اب چلو دیر نہ کرو
کہ وہان بھی سامان تو کرنا ہین مثل مشہور ہی کہ شادی کہتی ہی مجھے رچا دیکھو ملکہ مروارید گہر دندان نے
کہا کہ حضور تشریف لیچلین مین بھی جا ضرر ہوتی ہون پھر سے اس مکان مین رہا کی ہون زرا اپنے مکان سے بھی رخصت
ہولون یہ سنکر ملکہ صدف گہر ریز جا دو تو اپنے آپ گہر بار مین بیٹھکر جانب قلعۂ ہفت جوش روانہ ہوئی اور
یہان شاہزادۂ رفیع البخت تمام باتین صدف گہر ریز کی سن رہے تھے جسوقت سے کہ ذکر ملکہ کی شادی کا
سنا ہی آنکھون سے آنسو جاری ہین اور یہ شعر زبان پر ہی کہ ؎ بھلی ہے موت محبت مین رشک سے یارب ۔ یہ امر
اگر شدنی ہی تو ہو ہمارے بعد کہا ہے دل بھی آیا تو کس پر جو دوسرے کے بس مین ہی اگر شادی ملکہ کی ہوتی اور میرا قابو
چلا تو جاکر برات پر شبخون نہ مارا تو نام اپنا رفیع البخت نہ رکھا ہوگا اسکے شوہر کو بھی ماروںگا اور اپنی بھی جان دے
دونگا یہ تہیہ کیے ہوے بیٹھے تھے کہ صدف گہر ریز رخصت ہوئی اور ملکہ مروارید گہر دندان سامنے آئی کہا
اسی رفیع البخت ہم تو اب جاتے ہین ہزار ہزار شکر ہی کہ خدا نے ہٹ ہماری رکھی اور ہر طرح کی شرمندگی اور بدنامی سے
بچایا بعد ہمارے جانے کے تمھین اختیار ہی چاہے اسی مکان مین مقیم رہنا اور چاہے کہین چلے جانا مگر اس بات کا
خیال رہے کہ اپنے باپ کا قاتل جان کر تمکو چھوڑے دیتی ہون اس احسان کا خیال رکھنا اور ہمارے ساتھ
بدی نہ کرنا رفیع البخت نے کہا کیا خوب طاقتِ مہمان نداشت ۔ خانہ بہ صمان گذاشت کہا ہی ملکہ
کاش تم نے مجھے غرق ہو جانے دیا ہوتا تو وہ اس سے بہتر تھا عجب طرح کے گرداب بلا مین پھنسائے جاتی ہو
کہ جس سے رہائی کی کوئی صورت سوا موت کے نظر نہین آتی اور موت وہ چیز ہی جو اپنے قابو کی نہین ہر چند کہ
دونون کی طبیعت ایک دوسرے کی جانب مائل ہی مگر ہر ایک خودداری کر رہا ہی اور راز دل کو چھپا رہا ہی آخر ضبط
کہانتک دل بھر آئے اور آنکھون سے آنسو جاری ہوے رفیع البخت نے کہا کہ تم کیون روتی ہو اسوا سے کہ

تمکو خوش ہونا چاہیے خدا نے بدنامی سے بچایا شادی کا زمانہ آیا ملکہ نے ایک آہ کھینچی اور کہا کہ رونی کیا ہون اپنے کیئے کو رونی ہون حالانکہ رونا بھی بیکار ہی بقول شاعر ؎ اپنے کیے کا رونا کیا ہی اب روئے سے ہونا کیا ہی تو آپ اپنے رونیکا سبب بتایئے رفیع البخت نے کہا کہ دل سے دل کو راہ ہوتی ہی جب تمھین میرا غم ہی تو مجھے کہا تک تمھارا غم نہوگا بلکہ مروارید گہر دندان تیوری چڑھا کر بولی کہ کیا خوب ذرا ہوش سنبھالیے ایسی باتین منھ سے نہ نکالیے کیا میرے دشمن کسی کے عاشق ہین کہا مین نے کچھ آپ اپنے مطلب کی سمجھے بس اب ہوا مکھایئے اور مین تو جاتی ہون یہ کہکر اٹھی تھی کہ رفیع البخت نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ ای ملکہ یہ ایسا وقت نہین ہی کہ راز دل چھپاؤ ایسا نہ ہو کہ بعد کو چھپانا ہو مین مرنے پر آمادہ بیٹھا ہون تمھارے لیئے پھر تمھارے باپ کی بارگاہ مین گھس پڑونگا پھر چاہے تمھاری رسوائی ہو یا میری بدنامی ؎ شرم اے دل دم اظہار وفا کون کرے جان ہی جاتی ہی الفت مین حیا کون کرے ملکہ مروارید گہر دندان پریشان ہی کہ کیا کرون کیا نہ کرون ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچکر کہا کہ ای شہریار اصل یہ ہی کہ جب مین نے آپکو دریا سے نکلوایا ہی تو نیت میری پاک تھی مگر جسوقت جمال جہان آرا آپکا دیکھا ہی تو ایک کانٹا سا دل مین کھٹکنے لگا یہی وجہ تھی کہ اسوقت تک آپکو چھپایا یا دسمنکہ جانتی ہون کہ آپ میرے باپ کے قاتل ہین ہائے میری جان کس غضب مین مبتلا ہو گئی بقول شاعر ؎ نہ اسکا وصل ہی ممکن نہ تاب ہجر دل کو ہی عجب طرح کا الٰہی عذاب ہی دل کو ہی اب سوائے اسکے کوئی چارہ نہین ہی کہ خودکشی کرلون نہ مجھے بدنامی اٹھانی جائیگی اور نہ فرقت آپ کی گوارا ہی اور صاحب مین بدقسمت ہوتی ہون یقین ہی کہ روز قیامت ملاقات ہو گی اور آپ میری طرف سے ہر طرح کا اطمینان رکھیے کس کی تاب ہی کہ مجھے بیاہ کر لیجائے رفیع البخت کا دل بھر آیا اور بے اختیار آنکھون سے اسکی بھی آنسو جاری ہو گئے اور ملکہ کے رخ پر تو لڑیان اشکون کی بندھی ہوئی تھین آخرکار ملکہ نے کہا کہ اب میرا زیادہ ٹھہرنا مناسب نہین ہی ایسا نہو واللہ ماجدہ پھر کسی کو میرے لینے کے واسطے بھیجین اور وہ آپ کو دیکھ لے تو قبل میرے آپ کی جان ہلاکت مین پڑجائیگی بس اب مجھے جانے دیجیے مگر اتنا خیال رہیے کہ بعد ہمارے ہماری قبر کو فاتحہ خیر سے نہ محروم رکھیے گا اور کبھی کبھی اس کشتۂ محبت کو بھی یاد کر لیا کیجیے گا ؎ سبا ک ہوا امین بوسون کی عازت ہ اٹھاتے ہین لب ہم اپنی تلخ کامی کے سبب سے زہر کھاتے ہین یہ کہکر ملکہ تو روتی ہوئی رخصت ہوئی اور رفیع البخت کا بھی تمام کرہ گئے اب اول حال ملکہ کا گوارش کیا جاتا ہی کہ جسوقت سواری ملکہ کی قلعہ مین داخل ہوئی تو سب سامان شادی کا تیار تھا تمام شہر آئین بند تھا چراغان کا انتظام ہر گلی کوچہ مین تھا اور بات کی آمد کی دھوم تھی تماشائی جمع تھے رؤسا و امرا و شہ مصروف انتظام تھے سراج آتش ریز جادو نے بہت بڑا سامان اس شادی کا کیا تھا اسلیے کہ یہ ایک ہی دختر ہی اسکے سوا اسکے نہ کوئی بیٹا ہی نہ بیٹی یکایک جانب صحرا سے غبار گرد و غبار بلند ہوا اور آواز باجے کی کان مین آئی امرا شہر برائے استقبال روانہ ہوئے اور نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ براتیون کو لاکر قصر شاہی مین اتارا دستان قوی ہیکل نے اپنے فرزند کو کہ تمام اسکا ہیکلان قوی بازو تھا دولہا بنائے ہوئے لاکر مسند پر بٹھایا اور خود بھی کس غرور کے ساتھ بیٹھا ہوا ہی یہ بھی بڑا بادشاہ ہی اور پہلوان زبردست ہی اسیوجہ سے سراج آتش ریز جادو نے شادی اپنی دختر کی اسکے بیٹے کے ساتھ منظور کی ہی غرضکہ بیٹھتے ہی براتیون کے ناچ شروع ہو گیا اور

وہان صدف گہر پر جادو سے ملکہ مروارید گہر دندان کو دلھن بنایا اسکی آنکھون سے آنسو جاری تھے ہر چند سب سمجھاتے تھے مگر اسکی یہ حالت تھی کہ سمجھانے سے غم اسکا سوا ہوتا تھا اور بیتابی دل بڑھتی جاتی تھی تمام عزیز و اقارب چارون طرف سے گھیرے ہوئے تھے بلکہ بار بار یہی کہتی تھی کہ ابھی شادی ہوئی نہ تھی اور انجام اس شادی کا نا شادی ہوگا اور خانہ آبادی کے بدلے خانہ بربادی ہو جائیگی مگر لوگ آلٹا سیدھتے تھے اور یہ خیال کرلیتے تھے کہ بسطرح معمولاً لڑکیان انکار کرتی ہین وہی بات ہے اسی حالت مین تمام رسمین ادا کی گئین اور عروس کو دولھا کے ساتھ کرکے رخصت کردیا گیا وقت رخصت مروارید گہر دندان کی یہ حالت تھی کہ ہچکیان بندھ گئی تھین آنسون کی لڑیان بندھی ہوئی تھین جو غریب ملنے کو آتا تھا بلکہ اُس سے ایسا لپٹتی تھی کہ چھوڑتی نہ تھی الغرض یہ جبرا سکو رخصت کیا اور رہبت کچھ کلمات تشفی کہہ رہے مگر مروارید گہر دندان کا تو گویا ہر عضو رو رہا تھا اسکو اپنی آبرو کی فکر تھی عزت کا پاس تھا یا در رفیع البخت کی تڑپا رہی تھی اسی حالت مین برات چلی دروازۂ قلعہ تک لوگ پہونچانے کو آئے جسوقت برات رخصت ہوکر شہر کے باہر نکلی تو لوگ اپنے اپنے گھرون مین گئے چونکہ تھکے ماندے تھے سو رہے اور ملکہ نے خودکشی کا موقع نہ پایا آخر روتے روتے بیہوش ہوگئی اسکو تو اس حال مین چھوڑا جاتا ہے اور اب حال شاہزادۂ رفیع البخت کا بیان ہوتا ہے کہ بعد رخصت ہونے ملکہ مروارید گہر دندان کے انکی عجیب حالت ہوئی بمشکل اتنا دن گذارا کبھی دیوارون سے سر ٹکراتے تھے کبھی تلوار کھینچکر خودکشی پر آمادہ ہوتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے ؎ خودکشی پر ہین عشقی ہین تیار ولی جان ہارینگے جی نہ ہارینگے جب شام ہوئی تو پشت مرکب پر بیٹھکر جانب قلعۂ ہفت جوش اس ارادہ سے روانہ ہوگئے کہ جاکر برات کو متشر کردون اور ملکہ کو بیاہ کر نہ لیجانے دون اسی پریشانی مین راستہ بھول کر اور طرف نکل گئے دور سے کچھ روشنی نظر آئی خیال ہوا کہ شاید برات آتی ہے گھوڑا اٹھایا اور اُس روشنی کی طرف چلے جب قریب پہونچے تو دیکھا کہ تین چار ہزار آدمی مسلح و مکمل چلے آتے ہین یہ لوگ قزاق تھے اور اس ارادہ سے چلے تھے کہ برات کو لوٹینگے افسرانکا سرکش دزد تھا جسوقت یہ معلوم ہوا کہ برات قلعۂ ہفت جوش جا رہی ہے جائیگی تو مارے خوف کے پلٹ آئے کہ بگاڑنا مواج آتش ریز جادو سے اچھا نہین ہے یہ اُسکی دختر کی برات ہے جسوقت لوگ اس سے فریاد کرینگے تو وہ ایسا ساحر زبردست ہے کہ دم بھر مین سب کو خاک سیاہ کردیگا اسکی سرحد مین رہنا اور اُسی سے دشمنی مول لینا اچھا نہین بقول شخصے کہ مثل دریا مین رہنا اور مگرمچھ سے بیر نظر جو سرکش دزد کی رفیع البخت پر پڑی دیکھا ایک جوان حسین مسلح و مکمل چلا آتا ہے گھوڑا بھی نہایت عمدہ ہے اسباب طمطراق جواہر نگار ہے سرکش دزد کی نیت بد ہوئی کہا اے شخص اگر حیریت اپنی جان کی چاہتا ہے تو ہتیار رکھدے اور جہان جی چاہے چلا جا ورنہ جان بھی جائیگی اور مال تو ہر طرح جائیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اپنی جوانی پر رحم کر اور ان چیزون سے بالکل اٹھا شاہزادۂ رفیع البخت نے کہا کہ ہتیار مردان عالی یونہی نہین دیتے ہین ہان اگر کچھ بازو مین قوت ہو تو لیلو یہ سنکر سرکش دزد نے کہا کہ چلو تلوار کھینچکر آپڑا ادھر رفیع البخت نے تلوار کھینچی گردہ پر کا دوش سے لیا رد و بدل ہونے لگی قزاقون نے

ہر چہار جانب سے گھیر لیا کہ شاید سردار ہمارا رحمی ہو تو اسے گھیر کر مارلین سب مسلح و مکمل کھڑے سیر دیکھ رہے تھے گھوڑے اشاروں پر پھر رہے تھے تلواریں مثل بجلی کے چمک رہی تھیں اسی حالت میں رفیع البخت نے دار سرکش دزد کا سپر پر گانٹھا تلوار نے سپر کو چار انگل کاٹا ہوگا کہ شاہزادہ نے بلچک دی تلوار سرکش دزد کی ٹوٹی ٹکڑا اسکے ہاتھ میں رہگیا اسنے قبضہ سمیت منہ پر رفیع البخت کے کھینچ مارا شاہزادہ نے خالی دیا سرکش دزد نے دوسری تلوار کاٹھی سے کھینچ لی اور پھر وار کیا اب کی مرتبہ رفیع البخت نے مرکب کو اشارہ کیا کہ وہ زیر بغل آگیا رفیع البخت نے ایک ہاتھ سرکش دزد کی کلائی پر ڈالدیا اور دوسرے ہاتھ سے کمر زنجیر کا بند پکڑ کر اب جو نعرہ یا اللہ اکبر جگر سے کھینچ کر زور کیا تو اسکو اٹھا لیا لوگ اسکے دوڑ پڑے کہ سردار کو اپنے بچائین جسنے تلوار اٹھائی رفیع البخت نے بجائے سپر سرکش دزد کو سامنے کردیا لوگ نہ سکے کہ اپنے سردار کو اپنے ہاتھ سے کیونکر قتل کرین ادھر سرکش دزد نے صدائے امان بلند کی فرمایا امان بشرطکہ ایمان لاوے سرکش دزد نے قبول کیا شاہزادے نے سرکش دزد کو چھوڑ دیا اسنے پوچھا کہ آپ کون صاحب ہین اور مذہب آپکا کیا ہی رفیع البخت نے حسب و نسب اپنا بیان کیا اور فرمایا کہ مین خدا پرست ہون مذہب میرا اسلام ہی سرکش دزد نے کہا کہ بہت زمانہ گذرتا ہی کہ مجھے مذہب اکوان پرستی سے نفرت تھی مگر کوئی ہادی نہ ملتا تھا شکر ہی خدا کا کہ امید میری بر آئی اور آپ ایسا ہادی ملگیا اب جو آئین و طریقہ دین اسلام کا ہو وہ مجھے تعلیم فرمایئے شاہزادے نے کلمہ طیبہ تلقین فرمایا اور ارکان دین اسلام سے آگاہ کیا اور فرمایا کہ یہ پیشہ دزدی قزاقی ترک کردو کہ دین اسلام کے خلاف ہی اس مذہب مین ظلم کسی پر روا نہین ہی سرکش دزد نے عرض کی کہ کیا مجال ہے غلام کی جو اب یہ پیشہ کرے اور جو افعال مجھسے حالت کفر مین ہوے انسے توبہ کرتا ہون لیکن آپ ایسا صاحب جاہ و حشم اس وادی پرہول مین یکہ و تنہا کیونکر تشریف لے آیا لشکر آپ کا کہان ہی رفقا کو کس مقام پر چھوڑا شاہزادہ رفیع البخت نے اول سے حال اپنا بالاجمال بیان کیا کہ تفصیل سے کہنے کا وقت نہ تھا یہ بیان لگا ہوا تھا کہ یکبارگی قلعہ سہنت جوش پر سے چند ہیکلان قوی بازو کو مار کر ملکہ مروارید کہردندان کو بچاؤن جسوقت سرکش دزد کو معلوم ہوا کہ یہ تلاش مین اسی برات کی آئے ہین جسے مین لوٹنے کو چلا تھا تو اسنے عرض کی کہ اسی شہریار مین بھی اسی برات کے لوٹنے کی فکر مین آیا تھا مگر دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ برات قلعہ سہنت جوش مین گئی ہی اور دختر مہ کوب جادوان کی برات ہی اسوجہ سے مین پلٹ آیا اور برات کو نہین لوٹا کہ یہ خبر حاکم قلعہ کو پہونچگی وہ ساحر زبردست ہی ایک دم مین مجھے مع لشکر برباد کردیگا ایسا مال اچھا نہین کہ جان کا وبال ہو اور آپ بھی اس ارادہ سے باز رہیے ورنہ دشمن آپکے گرفتار ہو جائینگے اس لیے کہ آپ سحر سے واقف نہین اور اہل قلعہ تمام ساحر ہین شاہزادے نے فرمایا کہ ہمنے مدد پروردگار سے سیکڑون ساحرون کو مارا ہی خدا نے مدد کی ہے اور بڑی بڑی بلاؤن سے بچایا ہی ابھی ابھی طلسم نور آگین کو توڑا اسماریق دریا نشین سے ساحر کو مارا اگر خداوند کریم کو زندگی ہماری منظور ہی تو پھینگے اور اگر اجل اسی بہانے ہی تو کچھ پروا نہین جو مرضی خدا

تم مجھے راستہ قلعہ ہفت جوش کا بتا دو کہ مین قلعہ مین گسکر اس ہیکلان قوی بازو کو مارون یا ہاتھ سے ساحرون کے مارا جاؤن مجھسے یہ نہوگا کہ میری زندگی مین ملکہ کو کوئی لیجاے اور اگر ساتھ چلنے مین خوف ہو تو وہ سے بتا کر چلے آنا سرکش دز دنے عرض کی کہ اے شہریار مین ساتھ چلنے کو موجود ہون جب اطاعت آپکی اختیار کی تو قدم جادۂ اطاعت سے باہر نہ رکھونگا جلیے یہ کہکر شاہزادہ کو اپنے ہمراہ لیا اور جانب قلعہ ہفت جوش روانہ ہوا تھوڑی راہ طی کی تھی کہ سامنے سے روشنی نمودار ہوئی دیکھا کہ صدہا پنج شاخے روشن ہزارے دیکھتے ہوے فوج ہمراہ بیچ مین برات آتشبازی چھوٹتی ہوئی یہ سب چلے آتے ہین سرکش دزدنے عرض کی کہ مین اپنے لشکر سمیت مگا ٹیون مین پہاڑ کی پوشیدہ ہوتا ہون اُسیطرف کیے یہ برات گذر یگی فرمایا کہ بہتر سرکش دز دبیع لشکر دامنہ کوہ مین پوشیدہ ہو بیٹھا اور شاہزادہ رفیع البخت تن تنہا کھڑے ہوکر تماشا برات کا دیکھنے لگے اول کچھ فوج گذری بعد اُسکے ماہی مراتب جلوس شاہی وغیرہ گذرا باجے عجیب طرح کے بجتے ہوے شہناؤن کو دم ملتا ہوا تڑنی پھکتی ہوئی نہایت دھوم سے یہ برات گذرنے لگی آخر مین دیکھا کہ آگے آگے مرکب پر سوار سہرا اُلٹا ہوا ہیکلان قوی بازو پیچھے پیچھے محفظ ملکہ کا تمام عزیز و اقارب گھیرے ہوے بس صورت ہیکلان قوی بازو کی دیکھکر رفیع البخت سے ضبط نہو سکا آواز دی کہ او گبر کہان جاتا ہے کہ مین آپہونچا ہر کہ داند داند و ہر کہ نداند بشناسد کہ منم صاحبقران بن صاحبقران بن صاحبقران بن صاحبقران شاہزادہ رفیع البخت نوجوان سے گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی یہ کہکر تلوار کھینچی اور ہیکلان قوی بازو پر جا پڑے لوگ دوڑ پڑے کہ یہ کیا آفت ہے رفیع البخت نے جو سامنے آیا اُسکو تہ تیغ کیا تمام برات بھڑ بھڑ ہو گئی اہل لشکر دوڑ پڑے پنج شاخے والے ڈرے کہ یہ کیا آفت آئی کون چھ چھ پیسے کے واسطے جان دے اگر جیتے رہے تو اور کہا لینگے اور یہان تو جان جانے کے سامان نظر آتے ہین یہ خیال کر کے پنج شاخے پھینک پھینک کر بھاگے اہل لشکر نے دیکھا کہ تمام صحرا مین اندھیرا ہو گیا جلدی جلدی رن مستا ہین روشن کیین مگر جبتک روشنی ہو ہو رفیع البخت نے کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگا دیے ہیکلان قوی بازو مرکب اپنا بڑھا کر سامنے رفیع البخت کے آیا اور پکارا کہ او سرکش تو نے کیون میری برات کو برہم کیا ہے آخر سبب عداوت کیا ہے رفیع البخت نے کہا کہ اگر حیریت اپنی چاہتا ہے تو محفہ کو ملکہ کے چھوڑ کر جہانسے آیا ہے وہان چلا جا اور اب تا بہ زندگی کبھی نام ملکہ کا نہ لینا ورنہ بغیر مارے نہ چھوڑونگا کہ یہ میری معشوقہ ہے اور رضامند نہ تھی زبردستی نکاح اسکا تیرے ساتھ کیا گیا ہے ایسا نکاح کسی ملت و مذہب مین جائز نہین ہے ہیکلان قوی بازو نے کہا کہ اب یہ میری آبرو ہو چکی مین اسے کب چھوڑتا ہون اور قتل تیرا بھی جملہ واجبات سے ہے یہ کہکر اپنے نیزہ مارا رفیع البخت نے نیزہ اسکے ہاتھ سے نکالدیا ہیکلان نے تلوار نیام سے کھینچ لی اور رفیع البخت پر وار کیا رفیع البخت نے دو سیر ہاتھ سے گرہ سپر کا چھوڑ دیا اور پنجہ کو دراز کر کے پھینکی دی کہ تلوار پٹ پڑی کلائی پکڑ کر ہیکلان کا مارا کہ ہیکلان قوی بازو اوندھے منہ زمین پر آرہا رفیع البخت نے نیند کر پکڑ کر زین سے اٹھا لیا لوگ ایلغار کیے کے چلے اور ایک شور ہوا کہ مار لو اسے اُسنے تو غضب ہی کر دیا بڑا ستم کیا کہ ہیکلان قوی بازو جیسے زورمند اور شجاع کو بند کمر پکڑ کر اٹھا لیا خبردار

جاتے نہائے یہ تو نوشاہ ہی کو لیے جاتا ہی رفیع البخت نے ہیکلان کو بجاے سپر ہاتھ پر بلند کیا اور لڑتا
کرتے ہوئے محفہ ملکہ کی طرف چلے اُدھر سرکش دزد گھاٹیون سے نکلکر مع لشکر آگئے گرد اب خوب گھمسان کی
تلوار چلنے لگی ہر طرف سے صدائے بگر و بزن بلند ہوئی کوندا برق شمشیر کا لپکنے لگا منھ سرون کا برسنے لگا زمین پر
خون جاری ہوا بازار موت کی گرمگری سے جانون کی ارزانی ہوگئی جنس امن وامان نایاب تھی اُدھر ملکہ
مروارید گہر دندان محفہ مین بیٹھی ہوئی تھی کہ نعرہ رفیع البخت کی آواز اسکے کان مین پہونچی جان مین جان
آگئی دعائین مانگنے لگی کہ خداوندا تو فتحیاب کرنا کہ یہ شخص اکیلا ہی اور دشمن بہت ہین الیسا نہ ہو کہ کوئی پیشتر
پہونچے تو مین جیتے جی مرجاونگی عزت تو جاچکی رسوائی تو ہاتھ باندھے کھڑی ہی رہی جان وہ بھی
ابھی تک خطرہ مین ہی اور مین بدل تجھپر ایمان لاچکی تو ہی میری شرم رکھنے والا ہی اب یہ بدنامی میرے
سر نہ آئے کہ صاحبقران عصر کا فرزند مروارید گہر دندان کی محبت مین مارا گیا یہان کوئی اتنا بھی نہین ہی
میری عزت کو ہاتھ سے ان کافرون کے بچا سکیگا یا لاش اسکے دشمنون کی دفن کر سکیگا اسوقت مین سوا
میرے کوئی مدد کرنے والا نہین ہی یہ تو بلبلا بلبلا کر دعائین مانگ رہی ہی اور وہان دستان قوی بازو
با سپاہیکلان قوی بازو کا انتظام کرتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا جسوقت اسے معلوم ہوا کہ برات پر کسی نے
شبخون مارا ہی بس اسنے باگ مرکب کی پھیری اور پلٹ کر چلا کہ اس ہنگامہ مین حفاظت ملکہ کی کرنا ضرور ہی
جیسے ہی قریب پہونچا دیکھا کہ ایک شخص ہیکلان قوی بازو کو ہاتھ پر بجاے سپر بلند کیے ہوے لڑتا ہوا
قریب محفہ ملکہ مروارید کے پہونچگیا ہی بس اسنے وہین سے نعرہ کیا کہ او دزد مکار مین آپہونچا خبردار کہان
جاتا ہی یہ سنکر شاہزادہ رفیع البخت پلٹے اور فرمایا کہ او ملعون تو کون ہی اسنے جواب دیا کہ مین دستان
قوی بازو پدر ہیکلان قوی بازو اب یہ بتا کہ تو کون ہی شاہزادہ نے نعرہ کیا اور حسب ونسب اپنا بیان کیا
اور فرمایا کہ اگر اب بھی تو مروارید گہر دندان سے دست بردار ہو تو مین تیرے فرزند کو رہا کردون
اور صرف ملکہ کو لیکر چلا جاؤن مین چور نہین ہون اور طمع زر و مال مین لڑنے نہین آیا ہون بلکہ صرف
ملکہ کے لینے کو آیا ہون کہ وہ میری عاشق ہی اور مین اسکا شیدا ہون اپنی زندگی مین کبھی نہین گوارا
کر سکتا کہ وہ دوسرے کے قبضہ مین جاے یہ سنکر دستان قوی بازو نے کہا کہ اچھا تم لڑکے کو میرے
چھوڑ دو تو مین ملکہ کو اسکے باپ کے پاس پہونچا دونگا تم اُس سے لے آنا اگر یہ تمھاری عاشق ہی تو
ہمارے کام کی بھی نہین شاہزادہ نے اپنی سادہ مزاجی سے ہیکلان قوی بازو کو چھوڑ دیا اور فرمایا کہ اب
اپنے بیٹے کو اپنے شہر کی طرف روانہ کردو اور تم محفہ ملکہ کا لیکر قلعہ ہفت جوش کی طرف جاؤ مین آج سے
تیسرے روز آؤنگا اور بادشاہ قلعہ کو نامہ لکھونگا یہ سنکر دستان قوی بازو نے فوج تھوڑی سی ہیکلان
کے ساتھ کی اور کچھ فوج اپنے ہمراہ لیکر مع محفہ قلعہ ہفت جوش کی طرف چلا اور شاہزادہ رفیع البخت
مع سرکش دزد جانب کوہ روانہ ہوے جو کہ مسکن سرکش دزد کا تھا راستے مین سرکش دزد نے عرض کی کہ اے
شہریار عالیوقار ایسا نہ ہو کہ دستان قوی بازو کچھ دور جاکر دوسرے راستے سے اپنے قلعہ کو روانہ ہو جاے
اسکے ساتھ قلعہ ہفت جوش تک جانا چاہیے فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو مگر اسطرح کہ تمھارا جانا اُس پر
ظاہر نہ ہو سرکش دزد نے کہا کہ مین روشنی گل کراے دیتا ہون اسی پردہ شب کی تاریکی مین کچھ فاصلہ پر
چلیے مین راستون سے یہان کے واقف ہون اور ساتھ دستان قوی بازو کے روشنی بھی ہے جہانسے

وہ راستہ بدلیگا مجھے معلوم ہو جائیگا مین آپ سے عرض کرونگا فرمایا بہتر غرضکہ سرکش وزد وہمراہ شہزادہ رفیع البخت کے تعاقب مین دستان قوی بازو کے روانہ ہوا دستان قوی بازو نے کچھ دور جاکر ادہر اودہر دیکھا یہان سرکش وزد نے روشنی تو کل ہی کرادی تھی دستان قوی بازو سمجھا کہ اب رفیع البخت دور نکل گیا ہی اُسے خبر نہ ہوگی بس اسنے راستہ بدلا اور اپنے قلعہ کی جانب چلا ہمراہیون سے حکم دیا کہ جلد یہانسے نکل چلو ایسا نہ ہو کہ اُس سرکش کو خبر ہو جاے اور وہ پھر آپڑے تو کچھ بنائے نہ بنیگی یہ سنکر ہمراہی ہوشیار ہوگئے اور سب کے سب مع محفہ ملکہ مروارید گہر دندان قلعۂ دستانیہ کی جانب روانہ ہوے سرکش وزد نے شاہزادہ سے عرض کی کہ آپنے ملاحظہ فرمایا رفیع البخت نے کہا بیشک تم سچ کہتے تھے اب اس محفہ چھین لینا چاہیے یہ کہکر گھوڑا اُٹھا دیا آواز سُم مرکب جو کان مین دستان قوی بازو کے آئی اور رفیع البخت نے قریب پہونچکر نعرہ بھی کیا بس دستان قوی بازو نے ہمراہیون سے کہا کہ اس سے پیش پانا مشکل ہی اب تم ملکہ کو لیکر قلعہ کی طرف چلو اور مین اسے روکتا ہون تھوڑی فوج محفہ ملکہ کا لیکر قلعۂ دستانیہ کی طرف چلی اور کچھ فوج کو لیکر اسنے رفیع البخت کا سامنا کیا رفیع البخت نے کہا کیون اے دستان قوی بازو یہ کیا حرکت تھی معلوم ہوا کہ تو بڑا بہادر اور دغا باز ہی دستان قوی بازو نے جواب مین تلوار کھینچی اور سر رفیع البخت پر وار کیا رفیع البخت نے کلائی پر ہاتھ ڈالدی کاش زمین سے اُٹھا کر چاہتے تھے کہ زمین پر مارون کہ نعرہ ہیکلان قوی بازو کا ہوا کچھ دور جاکر یہ بھی پلٹ آیا تھا کہ شاید رفیع البخت دست اندازی کرین تو مین بھی شریک جنگ ہون یہان پہونچکر دیکھا کہ رفیع البخت نے دستان کو اُٹھا لیا ہی بس اسنے دوڑکر تلوار مارنیکا قصد کیا تھا کہ رفیع البخت نے دستان قوی بازو کو ہیکلان قوی بازو پر کھینچ مارا یہ دونون ٹکرا گئے اور یکدونون کے چور ہوگئے لشکر انکا لاشین اپنے سردارون کی اُٹھا کر جانب قلعۂ ہفت جوش روانہ ہوا کہ چلکر یہ حال سرکوب جادوان سے بیان کرین تاکہ وہ عوض اپنے داماد کے خون کا اس سے لین یہان جو رفیع البخت نے میدان خالی پایا اور ڈھونڈھا تو محفہ کو ملکہ کے نہ پایا نہایت پریشان ہوے کہ دیکھا سامنے سے سرکش وزد مع محفہ ملکہ مروارید گہر دندان چلا آتا ہی کہا اے شہریار اگر مین باخبر نہوتا تو یقین ہی کہ ملکہ ابتک قلعہ مین پہونچ گئی ہوتی اب شاہزادہ نے محفہ ملکہ کا اپنے ہمراہ لیا اور مع سرکش وزد دامنۂ کوہ مین آئے لیکن پریشان تھے کہ ملکہ کو کہان لیجا کر رکھون سرکش وزد نے عرض کی کہ میرا مکان موجود ہی لیکن ملکہ مروارید گہر دندان نے کہا کہ اے شہریار اگر مناسب ہو تو مجکو اُسی قصر مین لیچلیے جہان مین نے آپکو دریا سے نکلوایا تھا اسمین کئی مصلحتین ہین ایک تو یہ کہ اگر کوئی شخص آپ کی جستجو مین آئیگا تو آپکو اُسکا حال معلوم ہو جائیگا اور وہ آپکے حال سے باخبر ہوگا دوسرے اپنا گھر ہی جبتک لشکر آپکا آئے اُسی مقام پر قیام کیجیے مگر ابھی اطمینان نہین ہی اسلیئے کہ لوگ فریاد لیکر اُس شخص کے باپ پاس ضرور جائینگے اور یقین ہی کہ ساحرون کی چڑھائی ہوگی شاہزادہ رفیع البخت نے فرمایا کہ مجھے ساحرون کا کوئی اندیشہ نہین ہی یہ فرماکر ملکہ کو ہمراہ لیا اور سرکش وزد کو مع لشکر اپنے ہمراہ لیکر جانب گنبد روانہ ہوے انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اور چند کلمہ داستان قلعۂ ہفت جوش کے بیان ہوتے ہین کہ لوگ دونون لاشین لیے ہوے قریب حصار پہونچے اور محافظون سے کہا کہ ہماری اطلاع کرو اور کہدو کہ برات راستہ مین لٹگئی کوئی شخص

رفیع البخت ہی کہ اسنے آپ کے سسر سی اور داماد دونون کو مارا اور محافہ ملکہ کا لیکر جانب صحرا روانہ ہوگیا
جسوقت یہ خبر مواج آتش ریز جادو کو ہوئی یا تو نہایت خوش و مسرور بیٹھا ہوا تھا اور اہل دربار سے کہہ رہا
تھا کہ پرچہ احکام پیرزالہ کاہنہ مجھے بے اعتبار معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ قلعہ سرا ایسا مستحکم ہی کہ نشان اسکا تا قیام
قیامت نہین مٹ سکتا نہ کوئی اندر حصار کے آسکتا ہی ساحر کے تو پر ہنستے ہین غیر ساحر کیا جان رکھتا
ہو اس مقام پر قدم رکھ سکیگا اور ایک امتحان بھی ہو گیا وہ یہ کہ پرچہ احکام مین مخفی اور احکام کے
ایک حکم یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ میرا قاتل میری زندگی مین مروارید گہر و نیدان کا شوہر ہوگا وہ بات مٹگئی
کہ مین نے شادی ملکہ کی کردی اب وہ بھی اپنے شوہر کے گھر پہونچگئی ہوگی اور شوہر اسکا وہ پہلوان
زبردست ہی کہ کیا تاب و طاقت ہی کسی کی جو اس سے مقابلہ کرکے سرسر ہو سکے یہی فکر تھا کہ
ہرکارون نے آکر عرض کی کہ بات لگگئی اور داماد آپکا ہاتھ سے نبرد آزما ہو رفیع البخت کے مارا گیا ملازم
اسکے لاش اسکی لیے ہوے حاضر ہین اور داد رسی چاہتے ہین یہ سنتے ہی رنگ اسکے چہرہ کا اڑ گیا حواس
باختہ ہو گئے کہا بلا لو ان لوگون کو کہ اُنسے مفصل حال دریافت کیا جاے جسوقت وہ لوگ سامنے
حاضر ہوے لاشین لاکر رکھ دین اور سب کیفیت مفصل بیان کی یہ حالت سنکر اہل دربار سر پیٹنے لگے اور
مواج آتش ریز جادو کے اندام مین رعشہ پڑگیا کہ اتنے اتنے بڑے جوانون کو اسطرح مارا کہ پیکر چور
ہوگئے خبر ملکہ صدف گہر ریز جادو کو ہوئی یہ سنتے ہی ہوئی چلی اور کہا کہ ہم رکھتے ہین ہونا وہی ہی
جو کچھ پیرزالہ کاہنہ نے لکھدیا ہی تمام شہر مین ایک غوغا تھا ہر طرف یہی چرچے تھے کہ کوئی اعتبار
اس زندگی ناپایدار کا نہین ہی ابھی کل برات کس دھوم دھام سے گئی تھی اور آج دولھا عروس
مرگ سے ہمکنار ہوا حجلۂ قبر مین سوئیگا یہ ایسے پھول تھے کہ کھلتے ہی مرجھا گئے اور گھر مین دشمن کے
تو ایک کہرام تھا جس مقام پر کہ مسند شادی بچھی تھی وہین صف ماتم بچھائی گئی مواج آتش ریز
جادو نے کہا کہ اب اس رونے پیٹنے سے تو کچھ فائدہ نہین ہی ایسا کچھ انتظام کرنا چاہیے کہ جو لوگ ہماری
انھین کی جانین بچین اور جو مارے گئے ہین اُنکے خون ناحق کا عوض لیا جاے لاشون کو اٹھوا کر
قلعۂ دستانیہ کی طرف روانہ کیا اور اسکے تمام احوال کو ایک خط پُرسے کا لکھ بھیجا اور یہ بھی تحریر کیا کہ مثل
ان لوگون کے ہم کو بھی چراغ سحری اور آفتاب لب بام جان لو یا تو ان لوگون کے خون کا عوض لیا
اور یا ہم بھی مارے گئے بعد اسکے ملکہ صدف گہر ریز جادو نے کہا کہ مین قلعہ کا انتظام کرتا ہون تم
جاکر اپنی دختر کو لے آؤ اور داماد کے قاتل کو گرفتار کرکے قتل کرو یہ سنتے ہی ملکہ صدف گہر ریز جادو
چند ساحرون کو اپنے ہمراہ لیا اور ابر سیہ مین پوشیدہ ہو کر بتلاش رفیع البخت و ملکہ مروارید
گہر دندان روانہ ہوئی یہان مواج آتش ریز جادو نے قلعہ کا انتظام کیا نگہبانون پر تاکید کی کہ
دشمن اندر سرحد کے آگیا ہی ہر طرح ہشیار رہنا بعد اسکے پرچہ احکام پیرزالہ کاہنہ کا نکال کر دیکھا
لکھا تھا کہ چند ساعتین ایسی آنے والی ہین جنمین تمام مصیبتین دشمن پر گذر جائینگی لیکن قتل ہونا اُسکا
ممکن نہین کہ ابھی بہت سے ساحرون کی اجل اُسکے ہاتھ سے ہی بلکہ قتل خداوند نہ طاق کے جشن
خوشی مین بھی وہ شریک ہوگا بان جو شخص کہ اطاعت اُسکی اختیار کریگا وہ مرتبہ عالی کو پہونچیگا ورنہ بہت
ذلیل و خوار ہوگا یہ مضمون دیکھکر پریشانی اسکی زیادہ ہوئی غصہ مین پرچہ چاک کرکے جلا دیا کہ کوئی

خبر نیک سوا بد شگونیون کے نہین ہی اور ایک ساحر کو پاس ملکہ صدف گہر ریز جادو کے روانہ کیا کہ تم قاتل داماد کو گرفتار کرکے ہمین اطلاع دینا جسوقت ہم بھی آلین اُسوقت نکل کر نا کہ مبادا کوئی مددگار اُسکا آپہونچے تو اُس سے مقابلہ کرین وہان ملکہ مروارید گہر دندان اپنے گنبد بیضا مین مع شاہزادہ رفیع البخت بیٹھی ہوئی تھی سرکش دزد دلشکر لیے ہوے حفاظت کو موجود تھا ہی باتین ہو رہی تھین کہ اسی شہریار اگر کوئی ساحر آگیا تو بڑی مشکل ہوگی یقین ہی کہ ہم آپ دونون گرفتار ہو جائینگے شاہزادہ نے فرمایا کہ اسی ملکہ نستر پروردگار عالم پر رکھو کہ وہ بچانے والا ہی اگر گرفتار ہو جائینگے خدا رہا کردیگا اور اگر قضا آچکی ہی تو بیٹھے بیٹھے دم نکل جائیگا یہ نفس سا غر خوشی اور مسرت کے گیارہ نہ گذار ہم تھین دیکھ لین تم ہمین دیکھ لو کہ لطف زندگی اسی مین ہی کنیزون نے ملکہ کی سامان عیش و نشاط مہیا کیا کشتیان مے کی برابر سے چُن دی گئین اور گانیوالی حاضر ہوئین طبلے پر تھاپ پڑی جام مے اور غزلخوانی گردش مین آیا ایک [illegible] نے یہ غزل شروع کی

غزل

راحت ابھی وہ جلتی ہی ایذا کہین نہین
پردہ وہ ہو کہ آنکھ کا پردا کہین نہین
تاثیر کچھ زبان کی حسینون کی ہی عجیب
اہل خرد یقین ہی سودا کہین نہین
ہی دل ہی جا مقام اثر سوز عشق کا
اتنا ہی رکھو بحال کہ زندا کہین نہین
چھپکا دے آنکھ برق جمال نظارہ سوز
کارا جل کرے وہ مسیحا کہین نہین
خود بین خود نما نہ ہو اسقدر کہ لوگ
وہ کونسا مقام ہی صحرا کہین نہین
قسمت نے ہمکو جلد دکھادی وہ دشمنی
پروردہ شعار زلیخا کہین نہین
ہم سے وفا نہ تم سے جفا ہو سکے گی ترک
عالت نہ دیکھنا کہ تماشا کہین نہین
اے آرزو کیا ہی خموش اس خیال سے

آنچل سے منھ چھپا کے وہ ہنسنا ذرا ذرا
ایسی بھی بات یہ نہین بیجا کہین نہین
اس حد تک آگئی ہی مری بیخودی شوق
اچھا وہی سہی ہم اچھا کہین نہین
جانکاہ ہی جان حزین اسی درد انتظار
دنیا ہو جگہ دیدہ وحشت اثر نہین
گستاخ ایسا وقت نہ آئے کہ وہ
ہم اپنی زندگی کا سہارا کہین نہین
تہذیب عاشقی کا ہے پاس اے جنون
اس حد مین رہ کہ داغ تمنا کہین نہین
ستونہ یہ جامہ لیش نا تمام تھا عاشق و

شوق لطف دیدار اُٹھا رہے تھے اپنی اپنی گذشتہ بیتین بیان کر رہے تھے ایک دوسرے سے وا سطہ رہا تھا کہ یکایک ماہتاب آسمان سے ابر مروارید رنگ نمودار ہوا اور ہوا کے جھونکے سے جسقدر روشنی تھی سب گل ہو گئی ملکہ مارے خوف کے رفیع البخت سے لپٹ گئی شاہزادہ کہ رفیع البخت سا مستقل مزاج کب گھبرانے والا ہی وہ ہاتھ سے تلوار اُٹھائی اور اُس ابر کی طرف دیکھنے لگے جب گڑگڑاہٹ ہوتی تھی ملکہ اور لپٹ جاتی تھی شاہزادہ اس وقت یہ شعر پڑھتا تھا گلے لپٹے ہین وہ بجلی کے ڈر سے الٰہی یہ ملتا دو تو ہے ہے کہ یکایک وہ غائب ہوا اور تخت ملکہ مروارید گہر زمین

چلا دو کا منہ دار ہوا گیرین تو مارے خوف کے اِدھر اُدھر بھاگنے لگین اور ملکہ جلدی سے علیحدہ ہو کر بیٹھی **صدف گہر ریز** جادو نے جو یہ حالت یہان کی دیکھی کہ جلسۂ عیش و نشاط آراستہ ہی ملکہ پہلو مین قاتل شوہر کے بیٹھی ہی بس آنکھون مین **صدف گہر ریز** جادو کے خون اتر آیا کہا او شوخ دیدہ تجھے شرم نہین آتی کہ اپنے شوہر کے قاتل کا پہلو گرم کیے بیٹھی ہی اور سامان عیش و طرب مہیا ہین جسوقت اسکے ہاتھ سے شوہر ترا قتل ہوا تو نے بھی جان اپنی نہ دیدی ہی بلکہ **مروارید گہر دندان** نے کہا کہ آپ اپنی جان دینا تو امر دشوار ہی بڑا اسمان ہوا گر آپ مجھے اس کشمکش سے نجات دین مین اپنی زندگی سے عاجز ہون آپ لنے یہ کیونکر جانا کہ مین بخوشی یہان بیٹھی تھی **صدف گہر ریز** جادو نے کہا کہ او چھوکری مجھسے باتین بناتی ہی مین تجھے خوب پہچانتی ہون اچھا اگر تو اس شخص سے مانوس نہین ہی اور بے بسی کا عذر کرتی ہی تو لے مین اسے بے بس کیے دیتی ہون تو قتل کر ڈال یہ کہکر **صدف گہر ریز** جادو نے ایک سوتی نکالا اور کچھ اسم سحر پڑھکر شاہزادۂ **رفیع البخت** پر کھینچ مارا تو یہ تلوار کھینچکر اُٹھے تھے یا سوتی پر لے ہی بیہوش ہو کر گرے دست و پا بیحس و حرکت ہوگئے **صدف گہر ریز** جادو نے اپنی دختر کی طرف دیکھکر کہا کہ لے قتل کر کہ اب یہ بیٹا بو ہی **مروارید گہر دندان** نے گردن جھکا لی اور کہا کہ یہ کام جلادی کا مجھسے نہو گا چاہے آپ مجھے بھی اور مجھے بھی قتل کرین یا زندہ رکھین **صدف گہر ریز** جادو نے کہا کہ تو سہی جو تیرے ہی ہاتھ سے مذا سکو قتل کرایا ہو یہ کہکر اسنے دو تنکے سحر کے جھولی سے نکالکر پھینکے اور کچھ اسم پڑھکر آواز دی کہ ان دونون کو لیکر قلعہ **ہفت جوش** کی طرف چلو مین بھی آتی ہون تنکے کڑک کر گرے اور **رفیع البخت** و **مروارید گہر دندان** کو لیکر جانب قلعۂ **ہفت جوش** روانہ ہوے بعد اسکے **صدف گہر ریز** جادو نے بھی اپنا تخت سحر اُڑایا اور قلعہ کی طرف روانہ ہوئی راستے مین کنجشک جادو ملا اور پیام **مواج آتش ریز** جادو کا ملکہ کو پہونچایا ملکہ **صدف گہر ریز** نے جواب مین کہلا بھیجا کہ ہمنے دونون کو گرفتار کر لیا ہی تم بھی لشکر لیکر قلعہ سے باہر آؤ تاکہ ان دونون کو قتل کرین کنجشک جادو نے پیام **صدف گہر ریز** جادو کا **مواج آتش ریز** جادو کو دیا اسنے فوراً لشکر اپنا قلعۂ **ہفت جوش** کے باہر نکالا بیرون حصار آکر خیمہ برپا کیا اور میدان خونی کی تیاری کا حکم دیا اسیوقت سے تیاری میدان خونی کی ہونے لگی اتنے مین **صدف گہر ریز** جادو بھی آگر پہونچی اور دونون پنجون نے ان دونون عاشق و معشوق کو بھی لا کر حاضر کیا **مواج آتش ریز** جادو نے **صدف گہر ریز** جادو سے کہا کہ تنے اس دختر کو کیون قید کیا ہی **صدف گہر ریز** جادو نے بیان کیا کہ اب یہ دختر بھی لائق اسی کے ہی کہ قتل کی جاے اسلیے کہ یہ بے تکلف بزم آراستہ کیے ہوے قاتل شوہر کے پہلو مین بیٹھی تھی اگر اسکو ملال اپنے شوہر کے مرنے کا ہوتا اور دشمن سے ملتفت نہ ہوتی تو اسطرح خوش و بشاش نہ ہوتی **مواج آتش ریز** جادو نے کہا مجھے تجھسے تعجب ہی کہ تم ایسی بات کہتی ہو اگر دوسرا کہتا تو آگے سے پتے پھاڑ ڈالتا میری دختر ایسی ہرگز نہین ہی تم یہ تو خیال کرو کہ دشمن کے قابو مین تھی اگر اسکی مرضی کے موافق نہ چلتی تو کیا کرتی ساحرہ تھی نہین کہ خون شوہر کا عوض لے سکتی **صدف گہر ریز** جادو نے کہا کہ تم مرد ہو عورتون کے چلتر کیا جانو ؎ کند ہمجنس باہمجنس پرواز کبوتر با کبوتر باز با باز

مین عورت ہون اور زمانہ دیکھے ہوے ہون یہ چھوکری مجھسے کیا اڑکے چل سکتی ہی مین نے اس شبہہ کو بھی

بتایا پہلے ہی رفیع البخت کو بیہوش کرکے مروارید گہر دندان سے کہا تھا کہ اب تو اسے اپنے ہاتھ سے قتل کر کہ یہ تیرے شوہر کا قاتل ہی اُسوقت بھی اُسنے حیلہ حوالہ کرکے ٹالدیا اسی وجہ سے مجھے شبہہ گذرا اور مین نے اسے بھی اسیر کرلیا مواج آتش رینہ جادو نے کہا کہ تم بڑی سنگدل ہو کہ جسنے وہ کام لینا چاہا جو بودے دل کے مرد بھی نہین کرسکتے ہین بس اسکے واسطے اتنی ہی سزا بہت ہی کہ اسکے ساتھ اُسکو قتل کیا جاے جب وہ قتل ہی ہو جائیگا تو جو کچھ خیالات اسکے خراب ہوے ہین خود بخود درست ہو جائینگے اسے رہا کردو ایسا نہو کہ اس صدمے سے اپنے کو ہلاک کرڈالے یہ سماجرہ بھی نہین ہی کہ بھاگ کر چلی جائیگی یا کوئی فتنہ تازہ برپا کرے گی صدف گہر ریز جادو نے کہا کہ تم جانو مگر اچھا یہی ہے کہ اسکی حقیقت حال دریافت کرکے اگر نیت اسکی بد ہوئی ہو تو اسے بھی قتل کرڈالو نام ڈبونے والی اولاد رہی تو کیا اور نہ رہی تو کیا اسی بحث مباحثہ مین رات تمام ہوگئی اور یہی راے ہوئی کہ ملکہ کے سامنے اسکو قتل کیا جاے چونکہ میدان خونی تیار نہ تھا اسوجہ سے ان لوگون کو تو انتظار مین تیار ہی میدان خونی کی چھوڑا جاتا ہی اور

چند کلمہ داستان مہتر لاہور تیز گام عیار رفیع البخت کے بیان کیے جاتے ہین

راوی کہتا ہی کہ یہ عیار جو کشتی پر بیٹھکر تلاش مین اپنے آقا کی چلا تھا آتے آتے کشتی اسکی قریب اُس گنبد کے پہونچی جہان مروارید گہر دندان نے رفیع البخت کو دریا سے نکلوایا تھا یہان یہ اسوقت پہونچا ہی جب کہ رفیع البخت موجود نہ تھے اور ملکہ کو بھی صدف گہر ریز جادو اُٹھا کر لیگئی تھی کوئی انسان موجود نہ تھا کہ پتہ رفیع البخت کا ملتا قبل اسکے جابجا جو لوگ کنارہ پر دریا کے ملے اور اُنسے پوچھا کہ کوئی سوار تو اسطرف بہتا ہوا نہین گیا ہی تو لوگون نے بیان کیا تھا کہ ہان سوار سبز پوش بہتا ہوا گیا ہی اور آگے پاٹ دریا کا کم ہی لاہور تیز گام کشتی کو اُڑاے ہوے اور آگے روانہ ہوا اب اسنے جہان دریافت کیا کہ سوار سبز پوش تو بہتا ہوا نہین گیا ہی یا کسی مقام پر دریا سے نکالا گیا ہی تو لوگون نے انکار کیا اور کہا کہ ہمنے نہین دیکھا بلکہ اکثر لوگ جو کنارے دریا کے جھونپڑیان ڈال کر رہتے ہین اُنھون نے یہ بیان کیا کہ ہم ہر وقت یہین رہتے ہین کسی وقت بھی کوئی اسطرف سے گذرتا تو ہمین معلوم ہو جاتا جب اسے یقین ہوا کہ اب آگے پتہ نہ ملیگا عجب نہین ہے کہ شاہزادہ کسی مقام پر دریا سے نکلا ہوا ب آگے جانے سے کچھ فائدہ نہوگا یہ خیال کرکے لاہور تیز گام کشتی کنارے پر لایا اور ایک کھونٹی گاڑکر کشتی کو باندھ دیا اور آپ صورت فقیر کی بنکر بتلاش رفیع البخت جانب صحرا روانہ ہوا جاتے جاتے قریب ایک چشمۂ آب کے پہونچا پیاس کی شدت تھی پانی پینے کا قصد کیا تھا کہ آواز نالۂ بلبل اسکے کان مین آئی سر اُٹھا کر دیکھا کہ بلبل کہان بول رہی ہی اور کس گل کے فراق مین مصروف شیون ہی جسوقت گردن اُٹھائی تو دیکھا کہ چشمے کے کنارے پر ایک درخت ہی اُس درخت کی شاخ پر ایک بلبل بیٹھی ہوئی ہی آنکھون سے اُسکی آنسو جاری ہین جو قطرۂ اشک ٹپکتا ہی اور چشمے مین گرتا ہی مچھلیان منھ نکالے ہوے منتظر رہتی ہین اور اُس قطرۂ اشک کو پی جاتی ہین لاہور تیز گام متحیر تھا کہ یہ کیا معاملہ ہی یہ کچھ اسرار طلسمی

معلوم ہوتا ہی پانی اِس چشمے سے پینا اچھا نہین ہی نہ اب اس مقام پر ٹھہرنا مناسب ہی یہ تصور
کرکے پلٹنے کا قصد کیا تھا کہ وہ بلبل بزبان انسانی گویا ہوئی کہ کیا حکم پیرزالہ کا ہمنہ کا غلط ہوگا
اور شوہر میرا اب بھی قید سے نہ رہا ہوگا افسوس صد ہزار افسوس یہ فقرہ سنکر کان لاہور کے
کھڑے ہوے اور سمجھ گیا کہ یہ بلبل کوئی عورت ہی اور گرفتار مصیبت ہے اس سے حال
اسکا دریافت کرنا چاہیے کہ شوہر اسکا کون ہی اور کسنے اُسے قید کیا ہی پلٹ کر بلبل سے پوچھا
کہ اگر تو قوم انسان سے ہی تو حال اپنا بیان کر کہ شاید تیرے درد کی دوا مجھی سے ممکن ہو جائے
اور رہین بھی درد مند ہون میرے درد کی دوا تجھسے ممکن ہو آدمی سے آدمی کا کام نکلتا ہے یہ
سنکر اُس بلبل نے جواب دیا کہ مین نے تو درد اپنا بیان کردیا اب تم اپنا حال دل کہو ہر چند کہ مین
خود ہی مبتلاے مصیبت ہون اور بظاہر پر و بال رکھتی ہون مگر قیدی قفس سے کم نہین ہون اسلیے
کہ مین بھی اِس شاخ درخت پر سے اُڑکر سوا دوسری شاخ کے اور کہین نہین جا سکتی ہان
اتنی مدد کر سکتی ہون کہ جو حال مجھسے دریافت کروگے اگر مجھے معلوم ہوا تو بے تامل بیان
کردون گی لاہور نیرنگ نے کہا کہ تم مجھسے قسم کھا کر عہد کرلو اور رہین تمسے عہد کرتا ہون
کہ کوئی حال پوشیدہ نہ کرونگا اور تم میری شریک درد ہونا مین تمھارا شریک حال ہونگا بلبل نے
کہا کہ قسم ہے مجکو اپنے دین و مذہب کی کہ مین تم سے کوئی بات دھوکے کی نہ کہونگی اور
تمھارے شریک حال ہونگی لاہور نے بھی قسم کھائی کہ اگر تم میرے ساتھ بدعہدی کروگی تو مین
بھی تمھارا شریک حال ہونگا یہ سنکر وہ بلبل بولی کہ نام میرا صنوبر جادو ہی مین زوجہ ہون
شہنشاہ جادو کی شوہر میرا مواج آتش ریز جادو مالک قلعۂ ہفت جوش کا وزیر تھا
اور اُسکے ساتھ کا کھیلا ہوا تھا جب مواج آتش ریز جادو قلعۂ ہفت جوش کا حاکم ہوا
اور خداوند خلاق کی طرف سے ناظم دربند و محافظ راہ طلسم ہوا تو میرے شوہر کو رازدار
بنا کر اپنے کو طلسم بند کیا کہ اگر دشمن سے مقابلہ پڑے تو وہ تکمیل نہ کرسکے جبتک وہ چیزین
دستیاب نہ ہون کہ اپنے قتل کے واسطے آپ تیار کی ہین بعد اُسکے میرے شوہر سے
کہا کہ تم طلسم باندھ کر ان چیزون کو مخفی کردو تاکہ دشمن ان چیزون کو نہ پاسکے لاہور نیرنگ
نے کہا کہ وہ کیا چیزین ہین صنوبر جادو نے کہا کہ اِس سے سوا میرے شوہر کے
کوئی باخبر نہین جسوقت وہ رہا ہوگا تو یہ بھی معلوم ہو جائیگا پہلے سب حال سنلو جسوقت
شوہر نے میرے اُن چیزون کو مخفی کیا تو بادشاہ نے فریب سے شوہر کو میرے اسیر
کرکے قفس اُسکا ماہیان سم آلود جادو کے سپرد کیا اور کہا کہ تو خود بھی اسطرح
سحر بند ہو کر بیٹھ کہ کوئی تجھ تک پہونچ نہ سکے ماہیان سم آلود جادو نے زیر
زمین ایک تہ خانہ بنایا اور قفس میرے شوہر کا اُس تہ خانے مین پوشیدہ کیا اور دہنۂ
نقب سے راستہ اُسکا معین کرکے دہنۂ نقب پر یہ چشمہ قائم کیا تاثیر اس چشمے کی یہ
ہی کہ جو پانی اسکا پی لیگا وہ خود بھی پانی ہوکر بہ جائیگا چنانچہ ہزارہا مسافر گئے اور پانی
پیکر ہلاک ہوگئے سوا تمھارے کہ تم تو خالی پلٹ کر چلے تھے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ غم

تمھاری بڑی ہی ہین فراق مین اپنے شوہر کے رویا کرتی تھی کہ ایک پرچہ خداوند نہ طاق
بادشاہ قلعۂ ہفت جوش کو بھیجا اور وہ میرے سامنے پڑھا گیا معلوم ہوا کہ پیر زالۂ کاہ
نے کچھ احکام طلسم نہ طاق اور ناظمان دربند کی موت کا حال لکھکر سب کو باخبر کیا ہی کہ کون شخص
کس ساحر کا قاتل ہوگا چنانچہ معلوم ہوا کہ رفیع البخت بیٹا فتاح طلسم نہ طاق کا قاتل بادفسا
قلعۂ ہفت جوش کا ہوگا اور عیار اُسکا لاہور تیز گام ماہیان سم آلود جادو کا قاتل ہوگا
اور پہچان اُس عیار کی یہ ہی کہ بصورت فقیر قریب چشمے کے پہونچے گا اور بغیر پانی پیے ہوئے
چشمے سے پلٹنے کا قصد کریگا بعد اُسکے ماہیان سم آلود کو مار کر شمشاد جادو کو رہا کریگا
پس جو شخص اُس عیار کا ساتھ دیگا وہ زندہ بچیگا اور جو رفیع البخت کا شریک ہوگا وہ ہر بلا
سے محفوظ رہیگا ورنہ تمام ساحران قلعۂ ہفت جوش ہاتھ سے رفیع البخت اور رفقاے
رفیع البخت کے ہلاک ہون گے یہ باتین سنکر مین نے سکونت قلعۂ ہفت جوش کی ترک کی
اور اس درخت پر آکر سکونت اختیار کی اور دن رات فراق مین اپنے شوہر کے رویا کرتی
ہون پس اگر تم لاہور تیز گام ہو تو بیشک چارہ میرے درد کا کر سکتے ہو ورنہ زیادہ
بیان کرنا بالکل بے سود ہی یہ سنکر لاہور تیز گام نے کہا کہ اے صنوبر جادو اگر تم وعدہ
مسلمان ہونیکا کرو تو مین بدل تمھارا شریک ہون ورنہ مجھے کیا غرض پڑی ہی کہ مین تمھارے
واسطے اپنی جان کو خطرہ مین ڈالون اور ماہیان سم آلود کے قتل کی فکر کرون اِس
سے اپنے آقا رفیع البخت کی تلاش مین نہ کرون کہ نہین معلوم وہ شہریار کس مقام پر ہی
کسنے اُسکو دریا سے باہر نکالا وہ دوست ہی یا دشمن اگر آقا میرا کسی دشمن کے پھندے مین گرفتار
ہوگیا ہی تو اُسکی رہائی کی فکر کرون صنوبر جادو نے کہا کہ اے لاہور تیز گام تم خود خیال کرو
کہ کون ایسا ہی جو محسن کو چھوڑکر دشمن کا شریک ہوگا بادشاہ کی جفائین تم سُن ہی چکے کونسی
جگہ بادشاہ کی طرف سے میرے دل مین یا میرے شوہر کے دل مین باقی رہی جو مین یا میرا
شوہر اُسکی شرکت کرینگے رہا تبدیل مذہب یہ بھی مجھے منظور رہی اگر خداوند نہ طاق خداوند
برحق ہوتا تو طلسم کشا کے خوف سے یہ انتظامات نہ کرتا یہ کیسا خداوند کہ بندے سے خوف
کرتا ہی مجھے اِس دین باطل سے نفرت کلی ہو چکی ہے اب جو ارادہ تمھارا ہو اُسے ظاہر
کرو کہ وقت ماہیان سم آلود کے نکلنے کا قریب ہی لاہور تیز گام نے کہا کہ مین تمھین اور تمھارے
شوہر کو ضرور رہا کرونگا اور اگر ماہیان سم آلود اس چشمے کے باہر آئیگی تو ابھی کام اُسکا
تمام کردونگا لیکن یہ تو بتاؤ کہ وہ چشمے کے باہر کس غرض سے آتی ہی اور کتنی دیر یہان
رہتی ہی صنوبر جادو نے کہا اے لاہور تیز گام یون تمھارا تا یوچلنا بہت دشوار ہی جبتک
کہ مین نہ رہا ہو لون اور صورت رہائی میری یہ ہی کہ جسوقت ماہیان سم آلود چشمے کے باہر
آئیگی تو وہ مجکو اس درخت پر سے اُتار لیگی اور ساتھ اپنے کھانا کھلاکر پھر اسی درخت پر بٹھا دیگی
اور پھر اسم سحر پڑھکر چشمے مین جاکر غائب ہو جائیگی اُسکے بعد سے پھر مین مجبور رہو جاؤنگی اور
سوا اِس درخت کے کہین نہ جا سکون گی اور اگر تم اِس درخت پر چڑھنے کا قصد کروگے تو شاخین اسکی

بمثل رسن کے لپٹ کر تمھین بھی باندھ لینگی ہرچند کہ مین علم سحر کا ماہیان سے زیادہ جانتی ہون مگر
بے بس اسطرح ہو گئی ہون کہ جسوقت بادشاہ قلعہ کو میرے یہان آنیکی خبر پہونچی ہو تو اُسے یہ فکر پیدا
ہوئی کہ یہ ساحرہ زبردست ہی ایسا نہو کہ ماہیان سم آلود کو مار کر اپنے شوہر کو لیجاے تو را زطلسمی
فاش ہو جائیگا اور شمشاد جادو دشمن ہو جائیگا بس یہ خیال کرکے بادشاہ میرے پاس آیا اور
مجھسے کہا کہ یا تو تم اس مقام کی سکونت ترک کردو یا قیدی بنکر بیٹھو جسطرح تمھارا شوہر ہی مین نے
کہا کہ جسطرح آپ کہیے گا مجھے عذر نہ ہوگا مگر رہون گی مین اسی مقام پر چنانچہ بادشاہ نے
مجکو بلبل بناکر اس درخت پر بٹھا دیا اور بلا کر ماہیان سم آلود جادو کو حکم دیا کہ اسکی نگہبانی
بھی تیرے سپرد ہی خود بھی اس سے ہوشیار رہنا اور اسکی بھی نگرانی کرنا ماہیان سم آلود جادو نے
اس درخت کو سحر بند کیا کہ مین اُسکے حکم بغیر یہانسے کہین جا نہ سکون بس اب صورت رہائی میری
یہ ہی کہ تم اِس درخت کی آڑ مین چھپ رہو جسوقت ماہیان چشمہ کے باہر آکر مجھپر سے حصار سحر
دور کریگی تو مین اُڑکر قریب ماہیان کے نہ جاؤن گی بلکہ تمھارے ہاتھ پر آبیٹھون گی تم جلدی سے
میرے سر پر ہاتھ پھیرنا ایک کانٹا سا ہاتھ مین تمھارے چبھیگا اُس کانٹے کو اپنے خدا کا نام لیکر میرے
سر سے کھینچ لینا مین جا نور سے آدمی ہو جاؤنگی سحر بادشاہ میرے سر سے دور ہو جائیگا اسوقت مین
ماہیان سے مقابلہ کرونگی اور اُسے بیقابو کردون گی یہ راے لاہور نے پسند کی اور جاکر تنکے
درخت کی آڑ مین کھڑا ہوگیا یہانتک کہ شام ہوئی صحرا مین سیاہی پھیل گئی روشنی مہر جہان تاب
کی کافور ہو گئی مرغ زرین فلک آشیانۂ مغرب مین جاکر نہان ہوا ستارون نے فلک نیلی پر محفل
آرائی کی ماہتاب مشعل روشن کیے ہوے افق چرخ سے نمودار ہوا ایکایک چشمہ کا پانی متلاطم ہوا
اور ایک مچھلی تڑپ کے چشمہ کے باہر آئی اور زمین پر مانند ماہی بے آب کے لوٹ کر
شکل انسانی پیدا کی اور کچھ اسم سحر پڑھکر درخت کی طرف پھونکا کہ پاؤن بلبل کے شاخ درخت
سے علٰحدہ ہوئے بلبل نے اُڑکر ایک تاوا لگایا اور ہاتھ پر لاہور تیز گام کے بیٹھ گئی
ماہیان جادو گھبرائی کہ آج یہ بلبل درخت کے نیچے کہان بیٹھی ہی جھپٹ کر قریب آئی دیکھا
کہ ایک مرد اجنبی کے ہاتھ پر بیٹھی ہی اور وہ سر ٹٹول رہا ہی بس ماہیان نے نعرہ کیا کہ سرکش
تو آگیا خیر کہان جائیگا یہ کہکر کچھ اسم سحر پڑھکر اور زمین پر دو ہتڑ مار کر گیر کی آواز دی کہ گرکم
لاہور غرق زمین ہو گیا مگر جلدی سے کانٹا ٹٹول سر سے ماہیان کے کھینچ لیا کانٹا سر سے کیا نکلا
کہ گویا دل کا کانٹا نکل گیا بلبل نے بھی صورت انسانی پیدا کی ماہیان جادو قریب
لاہور کے آچکی تھی چاہتی تھی کہ لاہور کو قتل کردون کہ صنوبر جادو نے کچھ اسم پڑھکر
ماہیان جادو کے منھ پر ایک مٹھی خاک کھینچ ماری اور سامان سحر اس بیچاری پاس
کیا تھا کہ ایک مدت سے بیسر و سامان قید مین تھی وہ خاک منھ پر ماہیان کے پڑی ہی
یہ معلوم ہوا کہ لون کا جھونکا آگیا منھ اسکا جھلس گیا اُف کہکر بیٹھ گئی اور جھولی پر ہاتھ ڈالکر
ایک ترنج سحر نکالا اور کچھ اسم سحر پڑھکر صنوبر جادو پر کھینچ مارا صنوبر جادو پانون
مارکر غرق زمین ہوئی ترنج خالی گیا اور پھر قریب ماہیان کے نکلی اور پتھر سر ماہیان پر

مارا کہ سر اسکا شق ہوا اور چکر کھا کر چلی تھی کہ اسنے بھی خون اپنے سر کا چلو مین لیا اور صنوبر جادو پر مارا کہ صنوبر جادو بھی بیہوش ہوئی ادھر تو یہ گری اور اُدھر وہ گری مہتر لاہور تیز گام نے دیکھا کہ زمین مجھے نہین چھوڑتی جبتک مین اس ساحرہ کو قتل نہ کرونگا اسوقت تک رہائی دشوار ہی بس اسنے وہین سے تیلی بارود کی زنبیل عیاری سے نکالکر ماہیان سم آلود پر پھینکی اور ایک حقۂ آتشی داغ کر مارا کہ بارود مین آگ لگی اور ماہیان جل گئی لاش انکی تڑپ کر چشمہ کے اندر گری چشمے سے دھوان نکلا پانی متلاطم ہوا شور گیر و دار بلند ہوا آندھی چلی خاک اڑی آتشباری برف باری ہوا کی تیزی چھا گئی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا بڑی دیر تک شور رہا بر پار ہا آخر بیرون نے شور کیا کہ مارا جوان کشتی نام من ماہیان سم آلود جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب جو روشنی ہوئی اور علامات سحر برطرف ہوے تو دیکھا کہ نہ وہ چشمہ ہی نہ درخت ہی لاش ایک ساحرہ کی جھلسی ہوئی پڑی ہی پانون لاہور کے زمین نے چھوڑ دیے اور صنوبر جادو بھی ہوش مین آئی لاہور تیز گام سے پوچھا کہ یہ کیونکر واصل جہنم ہوئی تیرے سحر نے تو بسبب چھوتے ہونے کے کامل اثر نہ کیا کہ صرف ماہیان بیہوش ہوئی تھی اور گرتے گرتے اسنے مجھے بھی بیہوش کر دیا تھا تمارے پانون زمین پکڑے ہوے تھی لاہور تیز گام نے کہا کہ اے صنوبر جادو مین ہی نے اس لکاتہ کو مارا ہر چند کہ یہ مجھسے بہت دور تھی مگر مین نے تیلی بارود کی اسپر پھینک کر حقۂ آتشی زنی سے اسکو جلاکر خاک کر دیا صنوبر جادو نے بہت تعریف کی اور کہا کہ اگر آپ لوگ ایسے نہوتے تو ساحرون پر کسطرح غالب ہوتے بعد اسکے دیکھا کہ جس مقام پر تالاب تھا وہین دہنہ نقب کا معلوم ہوتا ہی بس صنوبر جادو اُس دہنۂ نقب مین داخل ہوئی اور لاہور تیز گام سے کہا کہ آیئے لاہور بھی دہنۂ نقب مین داخل ہو اور دیکھا کہ ایک تہ خانہ بنا ہوا ہی اور سقف مین ایک قفس آہنی لٹکا ہوا ہی اُس قفس مین ایک ساحرہ اس ہیئت سے کہ بال سر کے بڑھے ہوے ناخن بھی مثل خرس کے بڑھے ہین زبان پر تکلہ سوزن ہی رنگت بسبب تعب کے زرد ہو گئی ہی اس حال خراب سے بیٹھا ہی صنوبر جادو یہ حالت اپنے شوہر کی دیکھکر رونے لگی اور کہنے لگی کہ اے مہترجی شمشاد جادو یہی ہی اگر آپ اجازت دین تو مین اپنے شوہر کو رہا کرون لاہور تیز گام نے کہا کہ ضرور رہا کرو اور کہو تو مین تیلی قفس کی کھینچ لون صنوبر جادو نے کہا کہ اب یہ کام میرا ہی آپ اس کام کو نہین کر سکتے کہ یہ سب کارخانہ سحر کے ہین یہ قفس قفس معمولی نہین ہی یہ کہکر ترکیب قفس آئی اور تیلی قفس کی ہاتھ مین پکڑی اور کچھ اسم سحر پڑھکر کھینچی مگر تیلی نہ کھینچ سکی صنوبر جادو حیران تھی کہ شمشاد جادو نے کچھ اشارہ سے کہا صنوبر جادو نے جلد سے نوک زبان مین نشتر دیا اور خون اپنا اُس تیلی پر لگاکر کھینچا تو تیلی کھنچی بعد اُسکے اندر قفس کے ہاتھ ڈالا اور تکلہ زبان شمشاد جادو سے کھینچا ادھر تکلہ اسکی زبان سے نکلا اُدھر فوارہ خون کا چھوٹا بس شمشاد جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر خون زبان کا زنجیر سحر پر ٹپکایا جس زنجیر مین یہ بندھا بیٹھا تھا وہ زنجیر جلکر خاک ہو گئی اور شمشاد جادو قفس سے باہر آیا صنوبر جادو سے پوچھا

یہ تمہارے ساتھ کون شخص ہی صنوبر جادو نے کہا یہ وہ شخص ہی جسکی بدولت تمکو رہائی نصیب ہوئی ہی
یہ کہکر سارا واقعہ لاہور ریز گام کے آنیکا اور ماہیان سم آلود کے مارے جانیکا بیان کیا اور کہا
کہ عوض اسکا انکے ساتھ کرنا چاہیے جسطرح انھون نے ہمارے درد کی دوا کی ہی اسی طرح
ہمین بھی انکا شریک حال ہونا چاہیے شمشاد جادو نے کہا کہ بیشک انکی ہمدردی ہر طرح
واجب و لازم ہی اب آپ اپنا مدعائے دل بیان کیجیے یہ سنکر لاہور ریز گام نے شاہزادہ
رفیع البخت کا دریا مین بہتے ہوے جانا اور خود اُنکی تلاش مین اس مقام تک پہونچنا شمشاد
جادو سے مفصل بیان کیا شمشاد جادو نے کہا کہ ابھی تو مین قابل اسکے نہین ہون کہ کوئی جنتر آپ سے
بیان کرسکون ہان دو یا روز کے بعد جب حواس میرے درست ہون گے اور مین سحر اپنا تیار کرلونگا
اسوقت آپ سے رفیع البخت کا حال بیان کرونگا بلکہ اگر چاہیے گا تو اُنھین بلا دونگا اور آپ خود وہان جانا
چاہینگے تو آپ کو وہان پہونچا دونگا اور اگر کسی مصیبت مین ہون گے تو مدد مین بھی دریغ نہ کرونگا کہ میرا شیوہ
احسان فراموشی اور محسن کشی نہین ہی لاہور ریز گام نے کہا کہ اگر اس تین چار روز کے عرصہ مین بادشاہ قلعہ
کوہ جہ ہو گئی اور وہ آکر پھر آپکو گرفتار کرلیگیا تو محنت ہماری بے سود ہو ئی اور پھر فکر رہائی کرنا پڑیگی شمشاد جادو
نے کہا کہ اسی مہتر لاہور وہ وقت آگیا کہ بادشاہ نے دھوکا دیکر مجھے اسیر کرلیا تھا اب یہ ممکن نہین ہی کہ
بادشاہ مجھے گرفتار کرے مین اور وہ درجۂ سحر و ساحری مین برابر ہین اُسے خاندان خداوندی نہ طاق
سے توسل تھا اسوجہ سے وہ ناظم دربند قرار پایا اور مین اُسکا مشیر رہا اُسنے اپنی حفاظت زندگی کے
واسطے مجھے زندہ درگور کر رکھا تھا اب زیادہ چار روز گذر جانے دیجیے پھر مین آپ کو ساتھ لیکر قلعہ پر چلونگا
اور صواج آتش ریز جادو سے سامنا کرونگا اسوقت آپ تماشا میری توانائی کا دیکھ لیجیے گا کہ مین کیا کرتا
ہون اور وہ کیا کرتا ہی ہر چند کہ قضا اُسکی شاہزادہ رفیع البخت کے ہاتھ سے ہی اور وہ بھی اسوقت
جبکہ تیغۂ قتل اُسکا ہاتھ آجائے اور اب اُس تیغہ کا ہاتھ آنا بھی زیادہ دشوار نہین ہی کہ مین ہی امین اُس
تیغہ کا ہون لیکن اتنی شرم دامنگیر ہوتی ہی کہ اُسنے جو چیز میرے سپرد کی اور اپنا محافظ جان سمجھا
مین اُسکا دشمن ہو جاؤن اور تیغۂ قتل اسکے دشمن کے حوالے کردون اہل عالم مجھے کیا کہینگے لاہور
ریز گام نے کہا کہ اُسنے تمہارے ساتھ کونسی نیکی کی جو تم بدی کرتے ہوے شرماتے ہو اور اگر قضا
بادشاہ قلعہ ہفت جوش کی میرے آقا کے ہاتھ سے ہی تو ضرور کسی نہ کسی طرح یہ تیغہ انکے قبضہ مین
آئیگا اور بادشاہ قلعہ اُنکے ہاتھ سے مارا جائیگا گو اسوقت وہ کسی حال مین ہون لیکن وہ صاحب
اقبال اور فرزند صاحبقران ہین ضرور رہا ہون گے اور اس راستہ کو صاف کرکے نہ طاق پر جا سکینگے
اگر تم اُنکو مدد دو گے اور تمہارے ذریعہ سے یہ تیغہ دستیاب ہوگا تو شاہزادہ عالی مرتبت تمہارا
احسان مند ہوگا اور تمہاری عزت کریگا شمشاد جادو نے کہا کہ خیر بروقت دیکھا جائیگا یہ کہکر اسی
تہ خانہ مین سحر تیار کرنیکا انتظام کیا اور لاہور ریز گام کو مہمان کیا چونکہ وہ مقام ماہیان زہرآلود
جادو کے رہنے کا تھا اسوجہ سے سب سامان آسائش موجود تھا شمشاد جادو اور صنوبر جادو
تو سحر بنانے مین مصروف ہوے اور مہتر لاہور ریز گام نے انکی حفاظت کا انتظام کیا کہ رنگ و روغن عیاری چہرہ پر ملکر
اپنی ماہیان زہرآلود کی بنائی اور دہنہ قطب پر آ بیٹھ رہے قضائے کار اتفاقات روزگار کہ ماہیان زہرآلود

بھائی نہنگ زہر آلود جادو کو اپنی بہن کے دیکھنے کا اشتیاق ہوا اور یہ اس صحرا مین وارد ہوا دیکھا کہ چشمہ وغیرہ کچھ نہین ہی اور بہن میری خاک پر بحال پریشان بیٹھی ہوئی ہی یہ صورت عقاب کی بنا ہوا تھا زمین اُسکے تھلتھلک ماری اور قریب ماہیان نقلی کے آکر کہا کہ یہ تمھاری کیا حالت ہی ای بہن وہ چشمہ سحر تمنے کیون مٹا دیا یہ زمانہ تو پوشیدہ ہوکر بیٹھنے کا تھا تمنے اپنے کو اسطرح ظاہر کر رکھا ہی ایسا نہ ہو وہ عیار طرار آپہونچے اور تمکو و مجھکو دونو کا یکبار قتل کرے لاہور تیز گام سمجھ گیا کہ یہ ماہیان کا بھائی ہی جواب دیا کہ ای بھائی بادشاہ کا عتاب نازل ہوا اُسنے قید شمشاد جادو کی مجھسے تے لی سحر میرا مٹا دیا اور مجھکو اس جگہ بٹھا کر چلا گیا نہین معلوم مجھپر کیا سحر کر دیا کہ میرا ایسا نسے اُٹھنے کو جی نہین چاہتا اور جان سے بیزار بیٹھی ہون بلکہ اگر اُٹھنے کا قصد کرتی ہون تو زمین پانون پکڑتی ہے خوب ہوا کہ تم آگئے ذرا میری بغلون مین ہاتھ دیکر اُٹھاؤ یہ سنکر نہنگ زہر آلود جادو قریب آیا اور جھکا کہ بغلون مین ہاتھ دون لاہور نے آگون جھاب اسکے منھ پر کھینچ مارے کہ اسنے فوراً چیخ مارے اور بیہوش ہوکر گرا لاہور نے اٹھکر کندھے پر لادھا اور زبان پر تکلہ دیکر سامنے شمشاد کے لے آیا اور کہا کہ یہ تلاش ماہیان زہر آلود مین آیا تھا مین نے اسکو گرفتار کر لیا ہی شمشاد جادو نے لاہور کی ہشیاری پر آفرین کی اور تین روز تک نہنگ زہر آلود جادو کو مقید رکھا بعد ہوم خانہ سے نکلنے کے اور سحر تیار کر چکنے کے نہنگ زہر آلود کو بلاکر تکلہ اسکی زبان سے کھینچ لیا اور کہا کہ بہن تمھاری قتل ہوئی اور ہم رہا ہوے اب زمانہ بربادی قلعہ ہفت جوش کا آگیا موج آتش ریز کا پیمانہ عمر لبریز ہوا چاہتا ہی لہذا بہتر و مناسب یہ ہی کہ تم بھی چلکر شاہزادہ رفیع البخت کے شریک ہو ورنہ مثل ماہیان زہر آلود کے مارے جاؤگے نہنگ زہر آلود جادو نے دل مین کہا کہ جب اتنا بڑا ساحر یہ کہتا ہی تو رفیع البخت کا مخالف ہوکر کیا کریگا اسنے بھی اطاعت اسلام قبول کی اب شمشاد جادو نے تیاری کی اور لاہور تیز گام کو اپنے ساتھ لیا اور صنوبر جادو و نہنگ زہر آلود جادو یہ بھی ساتھ ہوے اور یہ سبکے سب ابر سحر مین پوشیدہ ہوکر جانب قلعہ ہفت جوش روانہ ہوے انکو بھی راہ مین چھوڑا جاتا ہے اور یہان سے

دو کلمہ داستان شاہزادہ نورالدہر کے بیان کیے جاتے ہین

کہ یہ بھی نقابدار سبز پوش بنے ہوے اور تمام لشکر کو اپنے ساتھ لیے ہوے کنارے کنارے دریا کے حال رفیع البخت کا دریافت کرتے ہوے چلے آتے ہین کسی مقام پر سنا کہ ایک سوار نقابدار بہتا ہوا آگے گیا ہی کسی جگہ نہنگ وسوئس مگرمچھ گھڑیال وغیرہ دریا مین مرے ہوے دیکھے اسطرح کہ کسی کا سر جدا کسی کا سر الگ جسم الگ شاہزادہ نورالدہر سمجھ گئے کہ یہ سب میرے نہنگ بحر شجاعت کے شکار کیے ہوے ہین اور آگے چلے کہین سنا کہ ایک شخص کشتی مین بیٹھا ہوا سوار نقابدار کو پوچھتا ہوا آگے روانہ ہوا ہی یہانتک کہ آتے آتے قریب ایک گنبد کے پہونچے یہان سرکش دزد بیع لشکر موجود تھا ہرکارے اسکے تلاش رفیع البخت مین گئے ہوے تھے اور سرکش دزد فراق رفیع البخت مین رو رہا تھا کہ ہرکارون نے آکر عرض کیا ایک سوار نقابدار بہت بڑے لشکر کو ہمراہ لیے ہوے چلا آتا ہی شاہزادہ رفیع البخت کو تلاش کرتا ہوا چلا آتا ہی سنکر سرکش دزد سمجھ گیا کہ یہ دادا اُس شہر یار کے

شاہزادہ نورالدہر ہون گے کیونکہ سرکش وزدزبانی رفیع البخت کی سن چکا تھا کہ لشکر میرا مجھسے چھوٹ گیا ہی اور میرے جدنامدار لشکر مین موجود ہین وہ نہایت پریشان ہون گے عجب نہین ہی کہ یہ وہم ہون بس یہ اُسیوقت پشت مرکب پر بیٹھکر تن تنہا خدمت مین شاہزادہ نورالدہر کی روانہ ہوا جسوقت سامنے نورالدہر کے پہونچا جھک کر آداب بجالایا فرمایا تم کون ہو عرض کی کہ مین آپکے فرزند کا غلام ہون اُنکے حال سے باخبر رہنے کو حاضر ہوا ہون فرمایا بیان کرو سرکش وزدنے تمام واقعہ گذشتہ اپنا زید ہونا بعد اُسکے ہیکلان قوی بازو اور دستان قوی بازو کو مار کر ملکہ مروارید گہردندان کو چھڑا کر لانا بعد اُسکے صدف گہرریز جادو مادر ملکہ مروارید کا آکر دونون کو گرفتار کر لیجانا بیان کیا اور عرض کی کہ اسکے بعد کی کوئی خبر معلوم نہین ہرکارون کو برائے دریافت حال روانہ کیا ہی یہی ذکر تھا کہ ہرکارے آلودہ گرد و غبار آکر پہونچے اور عرض کی کہ حاکم قلعہ ہفت جوش نے لشکر حصار کے باہر نکالا ہی اور میدان خونی کی تیاری ہو رہی ہی بس یہ سنتے ہی شاہزادہ نورالدہر نے چند سردارون کو اور تھوڑے سے لشکر کو اپنے ہمراہ لیا اور جانب قلعہ ہفت جوش روانہ ہوے اور سرکش وزد بھی اپنے پانچون ہزار قزاقون کو لیکر جانب قلعہ روانہ ہوا دیکھیے یہ کب پہونچتے ہین

اب حال مواج آتش ریز کا سنیے

کہ جسوقت میدان خونی تیار ہو چکا تو بیرق لشکر میدان مین آیا فوج اسکی مین صفین باندھکر کھڑی ہوئی جانب قلعہ مع لشکر خاص خود مواج آتش ریز جادو صفین باندھکر کھڑا ہوا اور داہنی جانب ملکہ صدف گہر ریز جادو کھڑی ہوئی بائین جانب چالیس ہزار ساحرون سے سیلاب جادو سپہ سالار مواج آتش ریز جادو استادہ ہوا ایک راستہ چھوڑ دیا گیا کہ اگر کوئی مددگار آنے والا ہو تو آوے اور اپنے سامنے رفیع البخت کو قتل ہوتے ہوے دیکھے جسوقت یہ انتظام ہو چکا تو جلاد نے رفیع البخت کو لاکر زیر تیغ بٹھایا اور حکم کا منتظر ہوا مواج آتش ریز جادو نے اپنی دختر کو طلب کیا اور تیغہ اپنی کمر سے نکالکر دختر کے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ مان تمھاری تمھارے جانب سے بدظن ہی اگر نیت تمھاری پاک ہی تو اہل عالم پر ثابت کرو اور اپنے شوہر کے قاتل کو اپنے ہاتھ سے قتل کرو یہ سنکر ملکہ کا رنگ اُڑ گیا دست و پا کانپنے لگے مگر سوا اسکے چارہ نہوا کہ تلوار ہاتھ مین لے لے تلوار تو ہاتھ مین لے لی مگر دل تو خدا ہی حافظ تھا آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتی ہوئی رفیع البخت کی طرف چلی جاتی تھی مگر قدم آگے نہ بڑھتا تھا اور دل سے کہتی تھی کہ مین قریب ہو کر کیا کرون گی اور وہ شخص اپنے دل مین مجھے دیکھکر کیا کیگا اے خدائے نادیدہ اگر تو برحق ہی تو مجھے اس کشمکش سے نجات دے اسطرح کہ رسوائی سے بھی بچون اور یہ شہریار نامدار بھی بیگناہ قتل نہو اُدھر رفیع البخت نے دیکھا کہ خود مروارید گہردندان ہاتھ مین تلوار لیے ہوے میرے قتل کو آتی ہی دل مین کہتے ہین کہ ان نازک ہاتھون سے گردن کیونکر کٹیگی اگر ہاتھون مین ہتکڑیان اور پاؤن مین بیڑیان نہ ہوتین تو رضامندی قاتل کے واسطے اپنے ہاتھ سے تلوار گردن پر پھیر لیتے مگر ناکامی قسمت نے تو ہر طرح مجبور کر دیا ہے چیز یہ بھی غنیمت ہی کہ دیدار آخری سے تو محروم نرہینگے ورنہ یقین ہی کہ دم آنکھون ہی مین اٹکا رہ جاتا یہ تو اسطرح کی باتین دل سے کر رہے ہین اور ملکہ تیغ بکف گردن ڈالے ہوے قریب رفیع البخت کے پہونچی رفیع البخت نے گردن آگے بڑھا دی اور یہ شعر پڑھا ؎ ہمارے دل مین شہادت کی آرزو نہ رہے ۔ لگا وہ ہاتھ کہ باقی رگ گلو نہ رہے ملکہ نے اشارہ سے کہا کہ قطع ہون وہ ہاتھ جو قتل کے ارادہ سے تیار اٹھین رفیع البخت نے کہا

مین جانتا ہون کہ تمین پاس غیرت ہی اگر ہم اسوقت قتل ہوگئے تو کیا تم اپنے ہوش مین رہوگی سے خون ناحق کا مرے کھینچیگا نہ ہاتھ ملیگا بہت ملکے خنا میرے بعد پر مگر اب اسوقت مصلحت یہی ہی کہ غیرت کو بچاؤ اور ایک ہاتھ لگا ؤ کہ سر تن سے جدا ہو جاے ملکہ نے تلوار اٹھائی اور ہتکڑی پر ہاتھ مارا کہ قید کاٹ دون مگر اسکے ہاتھ سے کہین ہتکڑی لگنے والی تھی ایک خطا سا پڑ گیا ملکہ نے دوسرا ہاتھ مارا اسیطرح کئی دہاتھ ہتکڑی پر مارے کہ قید کاٹ کر شاہزادہ کو رہا کر دون رفیع البخت صورت دیکھتے ہین اور کہتے ہین کہ گردن پر تلوار مارو کہ قصہ پاک ہو سے مین جھکاتا ہون جو گردن وہ ہٹا لیتا ہی تیغ تڑپ کے دیتا ہی مجھے وقت پہ قاتل میرا ہو مواج آتش ریز جادو نے صدف گہر ریز جادو سے کہا کہ کیون صاحب شک تمھارا دور ہوا یا ابھی نہین صدف گہر ریز جادو نے کہا کہ ہان اب میرا شک برطرف ہوا کہ اسنے کئی ہاتھ مارے مگر اسکے ہاتھون مین اتنی قوت کہان کہ قتل کر سکے تہمت اسکی ظاہر ہو گئی یہ خود ملکہ کے قریب آئی اور گلے لگا کر کہا کہ اے فرزند دلبند مین تو صاحب عصمت ہی حال تیرا ظاہر ہو گیا اب اسکو جلاد قتل کر ڈالیگا تو کیون ہلکان ہوتی ہی ملکہ مروارید گہر دندان نے کہا کہ اب مین خود ہی اسے قتل کرونگی اور اگر یہ مجھسے قتل نہوا تو کسی نے آکر اسے قتل کیا تو اپنی جان دے دون گی یہ کہکر تلوار گلے پر رکھنے کا قصد کیا صدف گہر ریز جادو نے ہاتھ پکڑ لیا اور قسمین دینے لگی مروارید گہر دندان کسی طرح نہین مانتی اور کہتی ہی کہ تم مان ہو کر مجھپر تہمت رکھی مین نہ مانونگی اپنی جان دیدون گی مواج آتش ریز جادو بھی یہ حالت دیکھکر قریب آگیا سمجھانے لگا صدف گہر ریز پر بہت خفا ہوا کہ لڑکی پر تہمت کرنیکا نتیجہ دیکھا کہ اب وہ اپنی جان دینے پر آمادہ ہی صدف گہر ریز جادو بہت پشیمان ہو رہی ہی کہ واقع مین مجھسے بڑی نادانی کی حرکت ہوئی اُدھر ملکہ مچلی ہوئی ہی کہتی ہی کہ مین تلوار لگانا کیا جانون ہاتھ مین میرے چھالے پڑ گئے اور یہ قید ہی قتل نہوا اب مین ہی اسے قتل کرونگی اور اگر اور کوئی اسے قتل کریگا تو اپنی جان دے دونگی ہاے مین مر کیون نہ گئی کہ یہ رسوائی نہ دیکھتی غضب ہی کہ اپنے ماں باپ ہی تہمت رکھتے ہین غیر کو کون کہے یہ قیل مچا رہی ہی کہ شاہزادہ کے قتل مین دیر ہوا اور کوئی مدد گار اسکا آجاے کہ یکایک بائین صحرا سے تلقی گرد و غبار بلند ہوا مواج آتش ریز جادو نے جلد ہی سے ملکہ کو تو دہین اٹھا کر اپنے تخت پر بٹھا لیا صدف گہر ریز جادو بھی سمجھاتی ہوئی ملکہ کو لیکر صف لشکر مین آئی اور دیکھنے لگی کہ کون آتا ہی دوست ہی یا دشمن اُدھر جلاد کو اشارہ ہو گیا وہ تلوار کھینچکر رفیع البخت کی طرف چلا کہ یکایک دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے ایک نقابدار سبز پوش چند سردار اور چالیس ہزار سوار سے پیدا ہوا اور نعرہ کرکے رفیع البخت کی طرف چلا مواج آتش ریز جادو یہ تہمہ نقابدار سبز پوش کا دیکھکر حیرت مین آگیا کہ اقتدری تیری جرأت کہ بیخوف و خطر چلا آتا ہی حالانکہ سحر سے واقف بھی نہین ہی جبتک یہ ساحرون کو روکنے کے واسطے حکم دے دے نقابدار سبز پوش قریب رفیع البخت کے پہونچکیا اور جلاد کو مار کر رفیع البخت کی طرف بڑھا کہ ہتکڑیان بیڑیان کاٹ دون رفیع البخت نے دیکھا کہ وقت رہائی آگیا بڑی شرم کی بات ہی کہ جب قید کاٹی جاے تو ہم رہا ہون بس ہاتھ دونون بیڑیون مین ڈالے اور دامن آرزو مین آکر اب جو چرخ مارتا ہوا تو قید کو مانند تار عنکبوت کے پارہ پارہ کرکے پھینکدیا دوسرا جلاد بڑھا تھا کہ مین قتل کر ڈالون

جیسے ہی اُسنے تلوار ماری رفیع البخت نے بندوست پکڑ کر تھپڑ مارا کہ سر اسکا اڑ گیا تلوار اُسکی قبضے مین کی
اور لڑتے ہوے چلے اس ہنگامہ مین سرکش و زد مرکب بنکا لیے ہوے آپہونچا شاہزادہ نے آفرین کی اور
پشت مرکب پر بیٹھ کر لڑنے لگے اب ساحرون کو حکم پہونچگیا ہر طرف سے گولے ترنج ناریج پکڑ کر آپڑے
اور لڑنے لگے جسکے سینے پر گولہ پڑا توڑ کر پار گزر گیا شور گیر و دار بلند ہوا ساحر کہتے جاتے تھے کہ بڑے
غضب کی بات ہے یہ لوگ غیر ساحر ہوکر اسطرح لڑ رہے ہین اور ساحرون کو قتل کر رہے ہین اگر یہ نکل گئے
تو بڑی بدنامی ہوگی سامنے ساحران عالم کے ذلیل ہون گے کسی کو منہ دکھانے کے قابل نرہینگے جان مارو
انکو جانے نہ پائین ترسول پر ترسول چمک رہے تھے ڈنکے ڈپھ بج رہے تھے نعرے یا سامری
یا جمشید یا دم حبشیر یا خداوندا کوان تاجدار کے بلند تھے زمین پر کٹے پھڑک رہے تھے خون سے
سبزہ رنگ سرخ ہو گیا تھا کسی مقام پر آتش برس رہی تھی کہین زلزلہ سا تھا لوگ غرق زمین ہوتے
تھے لیکن ہمراہیان نقابدار سبز پوش جانین دے رہے تھے اور قدم پیچھے نہ ہٹاتے تھے آگے ہی
بڑھتے ہوے چلے جاتے تھے رفیع البخت مرکب کو اڑاے ہوے مواج آتش ریزہ جادو
کی طرف چلے جاتے تھے سوار بھی ساتھ ساتھ چلتے ہوے تھے بہت سے اہل لشکر انکے ساحرون کے
ہاتھ سے مارے گئے اور انھون نے بھی ساحرون کو مارا یہ حالت دیکھکر سیلاب جادو نے آگے بڑھکر
اور کچھ اسم پڑھکر ایک حباب سا اٹھا کر زمین پر مارا کہ وہ حباب ٹوٹا اور سیلاب اُس حباب سے
پیدا ہوکر رفیع البخت اور لشکر رفیع البخت کی طرف چلا ان دلاورون نے جب بھی قدم پیچھے
نہ ہٹاے اور اس ارادہ سے چلے کہ تلوار سے دھارا کاٹ کر راہ ملے کرینگے اور حاکم قلعہ ہیبت
جوش کو مارینگے کہ یکایک وہ سیلاب آگیا اور لوگون کو غرق کرتا ہوا چلا تھوڑے ہی عرصہ مین رفیع البخت
اور نقابدار سبز پوش یعنے نور الدہر سب فوج غرق ہوے اور اب سیلاب جادو نہنگ بنکر اس سیلاب کے
ساتھ رفیع البخت اور نور الدہر کی طرف چلا کہ انکو نگل لون وہان ملکہ نے جو یہ حالت دیکھی بیتاب
ہو گئی دل مین کہتی تھی کہ خداوندا اس آفت سے تو ہی نجات دینے والا ہی کہ یہ لوگ ساحر نہین
ہین اور کوئی دم مین سیلاب جادو انکو نگل لیگا مگر تو ایسا قادر و توانا ہی کہ اگر چاہے تو ایک مور
ناتوان کو فیل مست پر غالب کردے اور شیر درندہ کو بکری سے مغلوب کرادے بظاہر اب
کوئی صورت نظر نہین آتی یہ چشم حسرت سے رفیع البخت کی طرف دیکھ رہی ہی ادھر نہنگ
قریب رفیع البخت کے پہونچ گیا ہی کہ طبقہ زمین کا شق ہوا اور ایک نہنگ نمودار ہوا
اور اُس سیلاب نے سیلاب جادو پر حملہ کیا یہ وہی نہنگ جادو ہی جسکو لاہور نے مطیع
کیا تھا اور یہ زمین زمین چلا آتا تھا یہان پہونچکر اسنے یہ حالت دیکھی اور نہنگ بنکر سیلاب
جادو پر جا پڑا اب دونون نہنگ آپس مین لڑنے لگے لڑتے لڑتے سیلاب جادو نہنگ زہر
آلود جادو پر غالب ہونے لگا اور نہنگ جادو اس سے دبا کہ یہ سحر و ساحری مین نہنگ زہر
آلود سے کہین زیادہ ہوا اسلیے کہ سپہ سالار ہی مواج آتش ریز جادو کو اسنے دبوچ لیا اور
تہ نشین ہونیکا قصد کیا تھا کہ ایک کڑاکا ہوا کہ آنکھین سب کی جھپک گئین اور ایک برق چمک
سر سیلاب جادو پر گری کہ سر اسکا قلم ہوا اور نہنگ زہر آلود جادو اسکے پنجے سے چھوٹا

لاش سیلاب جادو کی پھڑکنے لگی اور نعرہ ہوا کہ شمشاد جادو اب جو مواج آتش ریز جادو کو ایک پلنگ سحر پر سوار اس شان سے دیکھا کہ ایک کرسی ہاتھ پر اسکے بیٹھی ہوئی ہی جب وہ کرسی پروں کو حرکت دیتی ہی برقین چمک ہو کر ہر چار جانب گرتی ہین اُدھر مرنے سے سیلاب جادو کے ایک غراٹے کی آواز بلند ہوئی اور تمام پانی نظرون سے غائب ہو گیا رفیع البخت اور شاہزادہ نورالدہر مع لشکر رہا ہوے اور پھر لشکر ساحران کی طرف بڑھے لیکن مواج آتش ریز جادو کو اپنے سپہ سالار فوج کے مرنے کا نہایت صدمہ ہوا اور شمشاد جادو کی مخالفت کا اُس سے زیادہ ملال گذرا اور تعجب ہوا کہ مین نے کس انتظام سے اسکو قید کیا تھا یہ کیونکر رہا ہوا پس اسنے تخت سحر اپنا آگے بڑھا کر آواز دی کہ او نمک حرام یہ کیا حرکت تھی کہ تو نے آتے ہی میرے سپہ سالار کو مار کر فوج کو جیسے کا کر دیا اور کچھ پاس نمک نہ کیا شمشاد جادو نے کہا کہ جب تمکو ہمارا خیال نہوا اور دشمنون کی طرح ہمکو بارہ برس مقید رکھا تو اب ہم کس امید پر تمھارے ساتھ دوستی کا برتاؤ کرتے اب ہم اُسکے شریک ہین جسکی بدولت رہائی پائی اور جو تمسے ہو سکے میرے حق مین ہرگز کمی نہ کرنا کہ مین بھی تمپر رعایت نہ کرونگا نمک حرام مین اُسوقت تھا کہ تمنے مجھے قید نہ کیا ہوتا اور مین تمھارے ساتھ برائی کرتا جب ابتدا تم کر چکے تو اب مین بے قصور ہون اگر مین تمھارے نزدیک قابل اطمینان نہ تھا تو مجھے رازدار کیون بنایا جو قید کرنا پڑا پس اب جو تمسے ہو سکے قصور نہ کرو اور میری ذات سے سوا دشمنی کے امید دوستی کی اب نہ رکھنا مواج آتش ریز جادو کو یہ بل تھا کہ قضا میری اسکے ہاتھ سے نہین ہی پھر کیون دبون اُدھر شمشاد جادو نے دل مین سمجھ لیا کہ آج ہی روز امتحان ہی پھرے اور اسکے فیصلہ ہی ہو جاے تو بہتر ہی اسکے دل مین بھی غبار میری طرف سے بھرا ہوا ہی اور مین بھی اسکا تشنہ خون ہو رہا ہون یہ اپنی سلطنت کے غرور مین بہت بل کی لیا کرتا تھا آج دیکھ ہی بھال لو کہ اِسے بھی معلوم ہو جاے مین کس درجہ کا ساحر ہون اور محسن کشی کا کیا نتیجہ ہوتا ہی مواج آتش ریز جادو کو آواز دی کہ تجھے قسم ہی اپنے دین و مذہب کی تو میرے ساتھ کمی نہ کرنا اگر تو نے مجھے بے اعتبار سمجھکر مقید کیا تھا تو اب مین سر میدان کے دیتا ہون کہ مین پہلے تو دشمن نہین تھا مگر اب دوست نہین ہون مواج آتش ریز جادو نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی تیری قضا نے تجھے قید سے رہا کیا ہی روک تو اس سحر کو دیکھون تو تو کیسا ساحر ہی یہ کہکر اور اپنا تخت سحر بڑھا کر میدان مین آیا اب شاہزادہ رفیع البخت اور نورالدہر نے بھی اپنے لشکر کی صفین جمائین لیکن متحیر تھے کہ یہ کون شخص ہی جو کہ ہماری طرف سے جان دینے کو موجود ہی اور برابر کا ساحر معلوم ہوتا ہی لیکن تنہا ہی خدا اسکی مدد کرے اُدھر مواج آتش ریز جادو نے ایک جام جیب سے نکالا اور اُسے پانی سے بھر کے کچھ اسم سحر پڑھا کر وہ پانی جوش مین آیا پس اسنے پیشانی مین نشتر دیکر اور خون پیشانی کا لیکر اس جام مین ڈال کر یا خداوند اکوان تا جبار کہکر شمشاد جادو پر کھینچ مارا شمشاد جادو نے دیکھا کہ یہ سحر اسکا روکنے والا نہین ہی فورًا پانون مار کر غرق زمین ہو گیا اور سحر کو خالی دیا قضاے کار وہ جام سحر ایک سزا شاہزادہ رفیع البخت کے اوپر پڑا کر نام اُسکا فرہاد شیر زور تھا یہ بیچارہ جلکر خاک ہوا اور اب

فیصلہ زمین پر گرکر اور ایک دریاے آتشین بنکر لشکر رفیع البخت کی طرف چلا تھا کہ ایک مرتبہ طبقہ زمین کا شق ہوا اور شمشاد جادو ایک گلدستہ لیے ہوے ظاہر ہوا دیکھا اسنے کہ دریاے آتش لشکر رفیع البخت کی طرف چلا جاتا ہی شمشاد جادو نے گلدستہ اُسی دریاے آتش پر کھینچ مارا یہ معلوم ہوا کہ تمام دریا دھوان ہوکر اُڑ گیا اب شمشاد جادو مواج آتش ریز جادو کی طرف پلٹا اور آواز دی کہ بس اسی سحر پر یہ دعوے تھے دیکھا کہ مین نے کسطرح اِس سحر کو مٹا دیا اب میرے سحر کو روک یہ کہکر شمشاد جادو نے اُس قمری پر کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا اور کہا کہ لیتا مواج آتش ریز جادو کو بس یہ سنتے ہی وہ قمری نعرہ حق سرہ کو بھر کر اُڑی اور مواج آتش ریز جادو کی طرف چلی مواج نے دیکھا کہ اسنے بھی اپنی کائنات کا سحر بھیجا ہی اسکا دفعتہً رُکنا آسان نہین ہی بس یہ بھی پانون مار کر غرق زمین ہوا یہان قمری دم بھرتی ہوئی آئی مواج کو نہ پایا ایک اور ساحر لشکر سے کچھ آگے بڑھا ہوا کھڑا تھا بس اِس قمری نے آتے ہی اُسکے سر پر تین چکر لگاے تیسرا چکر تمام ہوتے ہی ساحر نے چرخ مارا اور بیہوش ہوکر گرا اب قمری دوسرے کی طرف چلی غرضکہ جسکے سر پر چرخ مارا وہ بیہوش ہوا ساحر برابر سحر کر رہے ہین کسی نے گولہ مارا کسی نے تیر کسی نے نار یہ کچھ مگر قمری کی یہ حالت ہی کہ کوئی سحر اسپر اثر نہین کرتا اور یہ ساحرون کو بیہوش کرتی چلی جاتی ہی کہ یکایک طبقہ زمین کا شق ہوا اور مواج آتش ریز جادو ایک باز بایان پر بٹھاے ہوے زمین سے نمودار ہوا اور اُس قمری کو دیکھا کر باز کو چھوڑ دیا باز کندے تول کر قمری کی طرف چلا اور جاتے ہی پنجون مین دبوچ کر زمین پر لایا اور نوچ نوچ کر کھا گیا بس یہ حالت دیکھکر شمشاد جادو کو غیرت آئی کہ سحر میرا نہایت ذلت سے مٹا بس طیش مین آکر زمین پر غلطک ماری اور صورت اپنی ایک فیل مست کی پیدا کی اور مواج آتش ریز جادو کی طرف چلا مواج آتش ریز جادو نے جلدی سے دو بال اپنے سر کے توڑے اور کچھ اسم سحر پڑھکر اُن بالون پر دم کیا کہ وہ زنجیر بنگئے بس اسنے حلقہ زنجیر کا بنایا اور فیل کی طرف چلا فیل نے آتے ہی سونڈ کا گھونسا مارا مواج آتش ریز جادو نے خالی دیکر حلقہ زنجیر مارا کہ سونڈ مین پڑا اور دراز ہوکر گے مین جا رہا بس مواج آتش ریز جادو نے ایک پیخ آہنی زمین مین ٹھونک کر فیل کو باندھ دیا ہر چند شمشاد جادو زور کرتا ہی کہ زنجیر کو توڑ ڈالون مگر نہ توڑ سکتی ہے اور نہ پیخ اُکھڑتی ہی اب مواج آتش ریز جادو پلٹ کر اپنے لشکر مین آیا اور چند ساحرون کو نیزے دیے اور کہا کہ سے کو پیخ کو مار دو تاکہ اہل دنیا حالت پر اسکی عبرت کرین اُدھر فیل کھڑا جھوم رہا ہی چاہتا ہی کہ ہیئت انسانی پیدا کرون اور اس قید سے چھوٹون مگر اب یہ گرفتار سحر ہو چکا ہی کب چھوٹ سکتا ہی سحر اسکا بسبب ترک رہنے کے کمزور ہو گیا ہی اب مواج آتش ریز جادو نے رفیع البخت کی طرف دیکھکر آواز دی کہ اِسنے آکر تمکو رہا کیا تھا اب مین اِسے قتل کرتا ہون شرط دوستی یہ ہی کہ تم بھی آکر اسے رہا کرو شاہزادہ رفیع البخت نے فرمایا کہ سنا تو یہ جانتا ہی کہ ہم تماشا دیکھنے لگے یہ قتل ہوگا تو ہم بھی قتل ہونگے یہ فرماکر گھوڑا اُٹھا دیا ساتھ رفیع البخت کے نورالدہر اور پیران سرمست مقام شیرزور مہمتن گرد یہ سب بھی چلے بس مواج آتش ریز جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر خاک

ایک پڑیا سے نکال کر منتشر کردی وہ خاک ایک دیوار بلوری بنکر درمیان رفیع الجثت اور شمشاد کے حائل ہوگئی
رفیع الجثت نے گرز مارا کہ اس دیوار کو توڑ کر قریب شمشاد جادو کے پہونچون مگر کوئی اثر نہوا دیوار اُسیطرح
قائم رہی نور الدہر نے گرز مارا دیوار تھرا کر رہ گئی مگر منہدم نہوئی پیران سرمست فقط شیر زور یہ
سب گرز مار رہے ہین مگر دیوار اُسیطرح قائم ہی ساحر قہقہہ لگا رہے ہین اور مواج آتش ریز جادو
ساحران نیزہ بردار کو لیے ہوے شمشاد جادو کے قریب پہونچ چکا ہی کہ یکایک جانب صحرا سے ایک ساحر
اژدر آتش فشان پر سوار پیدا ہوا اور وہین سے پکارتا ہوا چلا کہ ای مواج آتش ریز جادو خبردار
ابھی شمشاد جادو کو قتل نہ کرنا پہلے حکمنامہ خداوند نہ طاق کا جواب دے دے یہ سنکر مواج
آتش ریز جادو ٹھہر گیا کہ کیا حکم آیا ہی وہ ساحر قریب آیا عجب مہیب صورت اُسکی تھی کہ تمام ساحر
دیکھکر ڈر گئے اور مواج آتش ریز جادو بھی گھبرا گیا پوچھا تو کون ہی جواب دیا کہ ہین فرشتگان عذاب
سے ہون مجھکو حکم ہوا ہی کہ شمشاد جادو کو زندہ لیجاکر جہنم مین ڈال دو یہ سنتے ہی مواج آتش ریز
جادو نے زنجیر گردن فیل سے نکال لی فیل نے غلطک مار کر ہئیت اصلی پیدا کی اُس ساحر نے کہا کہ ای
شمشاد جادو بس اگر خیریت اپنی چاہتا ہی تو ساتھ میرے چلا چل کہ یہی حکم خداوند نہ طاق کا ہی یکبکہ
شمشاد جادو سے آنکھ ملائی اور کچھ اشارہ کیا کہ شمشاد جادو خاموش ہو رہا مگر مواج آتش ریز
جادو کو شبہہ ہوا کہ یہ فرستادہ خداوند نہ طاق کیسا ہی جس سے ہم واقف نہین ہین کہا نام تمہارا کیا
ہی اور کونسی حکمنامہ مہر کیا ہوا لائے ہو جسپر تمہارا اعتبار کیا جاے یہ سنکر اُس ساحر مہیب نے
کہا کہ نام میرا مہیب شرر افشان جادو ہی اور یہ حکمنامہ خاص خداوند کے ہاتھ کا لکھا ہوا اور مہر
کیا ہوا موجود ہی تم دیکھ لو یہ کہکر ایک کاغذ جیب سے نکال کر دیا کہ وہ لپٹا ہوا تھا مواج آتش
ریز جادو نے اُس کاغذ کو کھولنا شروع کیا دیکھا تو کاغذ گرد آلود ہی مواج آتش ریز جادو نے
کہا کہ حکمنامہ خداوند اور تمنے اس بے احتیاطی سے رکھا ہی کہ گرد مین اٹا ہوا ہی کہا کہ مجکو زمین
زمین جانیکا حکم ہوا تھا اسوجہ سے کاغذ گرد آلودہ ہو گیا ہی مواج آتش ریز جادو نے دوسرے
ہاتھ سے کاغذ کو جھاڑا اسقدر خاک کاغذ سے نکلی کہ تمام منہ مواج کا گرد آلودہ ہو گیا اور
سانس لینے مین بہت سی خاک دماغ کو چڑھ گئی مواج آتش ریز جادو چھینک مار کر بیہوش ہو
ساتھ ہی اُس ساحر مہیب نے نعرہ کیا کہ باش او قرمساق منم مہتر لاہور ریز گام اور خنجر پکڑ کر
چاہتا تھا کہ مواج آتش ریز جادو کو قتل کرے کہ طبقہ زمین کا شق ہوا اور ایک زنگی پیدا ہوا
کہ وہ مواج کو لیکر غرق زمین ہو گیا بس یہ دیکھتے ہی صدف گہر ریز جادو نے اپنے ساحرونکو
آواز دی کہ مار لو اس نابکار کو یہ جانے نہ پاے کہ بڑا دھوکا دے گیا اگر ہزار مواج کا نہ پہونچ
جاتا تو کام تمام کر دیا ہوتا یہ سنتے ہی تمام ساحر گولے ترنج تاریخ پکڑ پکڑ کر لاہور ریز گام کی طرف
چلے لاہور کے حصہ ہاے آتش بادی مارنا شروع کیے ساحر جھجکے کہ یہ کونسی آفت ہی کیا یہ بھی سحر
جانتا ہی ایک آدھ ساحر جل بھی گیا اُدھر شاہزادہ رفیع الجثت اور نور الدہر مع لشکر اور
سرکش وزوا اپنے قزاقون سمیت آپہنچے تلوار چلنے لگی اور شمشاد جادو و نہنگ جادو و
صدف پر جادو بھی شریک جنگ ہوے ہنگامہ گیر و دار بلند ہوا کسی طرف دریاے سحر رواں تھا

تھین آتش سحر برس رہی تھی گھین ابر سحر سایہ افگن تھا ساحرون کے مرنے سے آندھیان چل رہی تھین
زارلے آرہے تھے بیر شور کر رہے تھے کہ افسوس مردیم و جاندادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم اسی حالت مین
دن تمام ہوا مہر جہانتاب نے علم زرین کو گوشۂ مغرب مین سرنگون کیا لشکر نور شکست کھا کر روانہ ہوا
اور ماہ تابان نے علم زرین کو گوشۂ مغرب مین سرنگون کیا لشکر نور شکست کھا کر روانہ ہوا اور ماہ تابان
نے محفل سیارگان کو آراستہ کیا وہ دونون لشکرون مین ململ بازگشت بجا صدف گہر ریز جادو مع لشکر
پلٹ کر داخل قلعۂ ہفت جوش ہوئی اور شاہزادۂ رفیع البخت مع لشکر شمشاد جادو و صنوبر جادو
و لاہور تیز گام پلٹ کر گنبد بیضا مین آئے سب نے لباس رزم اتارا پوشاک بزم پہنی بارگاہ نورآگین
آراستہ ہوئی سردار آکر بیٹھے باقی ماندہ لشکر بھی آگیا تمام صحرا فوجون سے مملو ہوگیا رفیع البخت
اور شاہزادۂ نورالدہر اپنے اپنے دنگل شوکت پر متمکن ہوے آخر کو بادشاہ لشکر گیا تھا تخت پر بیٹھا
تھا تاج شاہی سر پر اور چتر جہان پناہی گردش مین تھا شمشاد جادو و صنوبر جادو و نہنگ زہر
آلود جادو یہ سب کے سب بھی حاضر ہوے لاہور تیز گام نے حال ان سب کا بیان کیا اپنا دریا سے
سنگر چشمہ پر پہونچنا اور صنوبر جادو سے حقیقت حال اسکی سنکر ماہیان زہر آلود کو مار کر شمشاد
جادو کو چھڑانا اسکے بعد خود ان دونون کی حفاظت کرنا نہنگ جادو کا برائے ملاقات ماہیان آنا
اور گرفتار ہوکر مطیع ہونا اور وہانسے سب کا قلعۂ ہفت جوش کی طرف آپ کی تلاش مین چلنا یہان آکر ان
معرکون کا دیکھنا اپنا علیحدہ ہوکر فکر عیاری کرنا اور رہیب کا شر افشان جادو بنکر شمشاد جادو کو رہا کرنا
سب بیان کیا شاہزادہ نے اپنے عیار کی پشت پر دست شفقت رکھا اور بہت کچھ انعام عطا فرمایا
شمشاد جادو و صنوبر جادو و نہنگ جادو کو حسب لیاقت خلعت عنایت کیا اسوقت تو دربار برخاست
ہوا اور ہر ایک اپنی اپنی بارگاہ مین جاکر سو رہا صبح کو پھر دربار آراستہ ہوا سب سردار جمع ہوے شمشاد
جادو و صنوبر جادو و نہنگ زہر آلود جادو بھی حاضر ہوے سلام کرکے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے شاہزادۂ
رفیع البخت کو ملکہ مروارید گہر دندان کی جدائی کا ایسا صدمہ تھا کہ چہرہ متغیر ہوگیا تھا ہی بیچین تھا
مگر پاس رسوائی سے ضبط کیے ہوے تھے شاہزادۂ نورالدہر نے فرمایا کہ یہ لڑائی جو ہوئی تو بنا اسکی
اور تھی اب ایک نامہ بادشاہ قلعہ کے نام لکھنا چاہیے مضمون نامہ یہ ہو کہ ای مواج آتش ریز جادو
اگر ہمکو راستہ نہ طاق پر جانیکا دے دو اور ہماری ہو ملکہ مروارید گہر دندان کو ہمارے سپرد کرو
تو ہمین تمہارے ملک و مال و جان سے کوئی سروکار نہین ہے اور خلاف اسکے کروگے تو انجام اچھا نہ ہوگا
ہم اس راستہ کو صاف کرتے ہوے تمہاری حکومت کو مٹاتے ہوے نہ طاق پر جائینگے حکم پاتے ہی دبیر نے
نامہ لکھکر تیار کیا شاہزادۂ نورالدہر نے دستخط فرماکر نامہ صندل کی چوکی پر رکھوا دیا اور ایک جام
اور ایک تیغہ رکھکر فرمایا کہ جو کوئی ایسا جوانمرد جواب اس نامہ کا لاے یہ سنتے ہی پیران سرمست اپنے
دنگل سے کود پڑا اور جام پیکر تیغہ کمر سے لگایا نامہ سر سے باندھا عرض کی غلام جاتا ہے اور جواب نامہ کا
لیکر حاضر ہوتا ہے یہ جرأت اسکی دیکھکر نورالدہر نے آفرین کی اور فرمایا کہ ای پیران یہ کام تمہارا نہین
ہے بلکہ ساحر کا ہے اسلیے کہ قلعۂ ہفت جوش کے گرد حصار سحر ہے اور اس حصار سے گذرنا بغیر سحر جانے
ہوے آسان نہین جواب نامہ تو لینا در کنار قلعہ تک رسائی دشوار ہے پیران سرمست نے عرض کی

کہ اسی شہریار نامدار ابتو یہ غلام قصد کرچکا اگر اقبال حضور کا یاور ہی تو مواج آتش ریز جواب باصواب
لیکر حاضر ہوتا ہون ورنہ نثار قدم مبارک پر ہوکر حق نمک سے ادا ہوجاونگا اور اب اس ارادہ کو ملتوی کرتے
ہین غلام کی سخت بدنامی ہی مردان عالم کہینگے کہ پیران نام سحر سنکر ڈر گیا اور ارادہ کو ملتوی کیا نوشیرواں
خاموش ہورہے پیران سرمست بارگاہ سے باہر آیا اور پانچ سو سوار اپنے ہمراہ لیکر جانب قلعۂ
ہفت جوش روانہ ہوا بعد جانے پیران سرمست کے شاہزادۂ رفیع البخت نے لاہور تیز گام
سے فرمایا کہ تم بھی جاؤ اور ہرکارون کو معین کرو کہ وہ دسہم کی خبر دیتے رہین یہ حکم پاکر لاہور تیز گام
بھی روانہ ہوا اور ہرکارے بھی برائے خبر رسانی روانہ ہوے شمشاد جادو نے عرض کی کہ اگر
ارشاد ہو تو مین بھی حفاظت ایلچی کے واسطے جاؤن فرمایا کہ اگر جاتے ہو تو پوشیدہ طور سے جاؤ
جسوقت کوئی بے عنوانی ظہور مین آئے تو ظاہر ہوکر لڑنا ورنہ خاموش رہنا یہ حکم پاکر شمشاد
جادو بھی روانہ ہوا اور شاہزادہ بھی مسلح ہوکر منتظر ہوا کہ اگر کوئی خبر پاؤن تو جاکر اسیوقت فیصلۂ
جنگ کرلون انکو تو انتظار جواب نامہ مین چھوڑا جاتا ہی اور پیران سرمست کو جانب قلعہ روان دکھایا جاتا ہی

اب کچھ حال اہل قلعہ کا بیان ہوتا ہی

کہ جسوقت طبل بازگشت بجا تھا اور ملکہ صدف گہر ریز جادو داخل قلعہ ہوئی دیکھا کہ مواج آتش ریز جادو بیہوش پڑا ہی صدف گہر ریز نہایت پریشان ہوئی جب دیر تک اسکو ہوا دی ہی پانی کے چھینٹے مارے تین
تو یہ ہوشیار ہوا کہا کہ مین کہان ہون صدف گہر ریز جادو نے سارا حال میدان جنگ کا
بیان کیا کہ وہ ساحر مہیب فرستادۂ خداوند نہ تھا بلکہ عیار رفیع البخت کا تھا اور ہمزاد تمہارا
تمکو تو لے آیا بعد تمہارے چلے آنے کے بہت بڑی جنگ ہوئی شام کو طبل بازگشت بجا مین تمہارے
خیال سے مع لشکر اندر قلعہ کے چلی آئی مواج آتش ریز جادو نے کہا کہ تمنے بہت اچھا کیا
ملکہ کہان ہی صدف گہر ریز جادو نے مرواریدگہر دندان کو بلایا جسوقت ملکہ سامنے آئی
تو منہ اپنا نقاب مین چھپائے ہوے تھی مواج آتش ریز جادو نے کہا کہ اسکو اپنی بدنامی و
رسوائی کا ملال ہی اور ہمسے تمسے رنجیدہ ہی اسوجہ سے روپوشی اختیار کی ہی بالفعل اسکو اسکی خالہ
صدف خوش آب کے پاس قلعۂ سیماب مین بھیجدو وہان اپنی بہن سلطان گہر ریز جادو کے
ساتھ مین دل اسکا بہل جائیگا یہان کی حالت بھی اچھی نہین ہی ہر وقت ملک الموت کا خطرہ لگا ہوا
ہے شمشاد جادو دشمن کا شریک ہوچکا ہی ایسا نہو کہ وہ بیابان شمشاد سے تیغہ اور علم لاکر
دشمن کے حوالے کردے تو یہ قلعہ ایک روز مین مسمار ہوجائیگا اگر ہم نہ ہونگے تو اسی کی جان
بچ جائیگی اور یہان رہیگی تو پھر دشمن کے قابو مین آئیگی اور اگر جان ہماری دشمن کے ہاتھ سے
بچ گئی تو پھر اسکو بلا لینگے صدف گہر ریز جادو نے کہا بہت مناسب ہی اور ملکہ کو چند منتخب
جادو گرنیان ساتھ کرکے اس راستہ سے قلعہ سیماب کو روانہ کردیا کہ جسکو سوا چند ساحرون کے اور
کوئی نہین جانتا ہی یہ راستہ قلعہ ہفت جوش سے اندر ہی اندر قلعۂ سیماب کو چلا گیا ہے
اسکا ذکر بھی کسی وقت آئیگا کہ یہ راستہ کس انتظام سے بنایا گیا ہی غرضکہ بعد روانہ کرنے ملکۂ
مرواریدگہر دندان کے مواج آتش ریز جادو نے دربار نہین کیا اور خواب گاہ مین جاکر

سورہا صبح کو اسنے بیابان شمشاد کی طرف چلنے کا قصد کیا تھا کہ الماس جادو حاضر ہوا اور عرض کی مجکو بھیجا ہی کہ تمن نے ایلچی روانہ کیا ہی اور وہ پانچ سو سوارون سے اسطرف آتا ہی مجھے کیا حکم ہوتا ہی راہ دون یا باہر حصار کے مرٹکرانے دون موّاج آتش ریز جادو نے کہا کہ اگر ایلچی تنہا آنا قبول کرے تو اُسے لے آنا ورنہ اندر حصار کے نہ آنے دینا یہ حکم پاکر الماس جادو قریب حصار کے آیا اور منتظر ہوا کہ یکایک جانب صحرا سے گرد اُڑی اور پیران سرمست پانچ سو سبز پوشون سے قریب دیوار الماس کے آکر پہونچا دیکھا پیران سرمست نے کہ ایک حصار الماس گرد قلعہ کے کھنچا ہوا ہی اور دروازہ نہین ہی بس اسنے گرز اپنا سنبھالا اور آگے کے ساتھ ہی دیوار پر وار کیا گرز اُچٹ گیا اور دیوار پر کوئی اثر نہ ہوا اور آواز قہقہہ کی آئی اور یہ سنائی دیا کہ اِس مقام پر گاؤ زوری نہین چلتی ہی اگر کوئی پیام لائے ہو تو بیان کرو پیران سرمست نے جواب دیا کہ عورتون کی طرح پردے مین سے کیا بات کرتا ہی اگر سامنے آکر گفتگو کر تو جواب دیا جاے یہ سنتے ہی دیوار مین سے ایک چہرہ آدمی کا نمودار ہوا اور اُسنے کہا کہ تو سامنے آئے ہین بیان کرو پیران سرمست نے کہا کہ مین ایلچی ہون شاہزادۂ زمان رفیع البخت نوجوان کا اور نامہ اُنکا حاکم قلعہ کے پاس لایا ہون اُس چہرہ نے جواب دیا کہ اگر تنہا آنا چاہو تو ممکن ہی ورنہ پلٹ جاؤ پیران سرمست نے کہا کہ مین تنہا بھی لاکھون پر بھاری ہون اور تمھاری طرح ڈرتا نہین ہون یہ سنتے ہی چہرہ تو دیوار مین پنہان ہو گیا اور ایک تڑاقا ہو کر دیوار بیچ سے شق ہوئی پیران سرمست نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم اسی مقام پر ٹھہرو مین جواب نامہ لیکر آتا ہون یہ سنکر سب ٹھہر گئے اور پیران اندر حصار کے داخل ہوا ساتھ ہی پیران کے ایک آہو صحرائی جست کرکے اندر حصار کے پہونچ گیا اور ایک طائر بھی داخل قلعہ ہوا الماس جادو سمجھا کہ طائر بھی کوئی جنگلی ہی اور ہرن پیران کا پالو ہوگا اسنے پھر دیوار کو سابر کر دیا پیران سرمست قلعہ بہشت جوش مین داخل ہوا یہ قلعہ عجب صنعت کا بنا ہوا ہے حال اسکا مفصل بروقت افتتاح معلوم ہوگا مجملاً یہ ہے کہ سات گنبد آتشین بنے ہوے ہین اور گرداگرد ہر گنبد کے ایک دریا موجزن ہی بیچ مین ایک بہت بڑا گنبد ہی شیشہ اُسکا مانند آفتاب کے تابندہ ہی گرداسکے بھی دریا ہے اور ایک پل اسطرح کا بنا ہوا ہی کہ جیسے دو گھڑیال منہ ملائے ہوے بیٹھے ہون جیسے ہی پیران قریب اُس پل کے پہونچا چند ساحر قلعہ سے باہر آئے اور پیران سرمست کو استقبال کر کے اندر قلعہ کے لیگئے جسوقت پیران قلعہ مین داخل ہوا دیکھا کہ موّاج آتش ریز جادو تخت پر بیٹھا ہوا ہی تاج اسکے سر پر ہی اراکین دولت جمع ہین تمام دریا ساحرون سے مملو ہی ہر ایک جھولی ہر کی لگائے ہوے قشقے کھنچے ہوے تلک دیے ہوئے اپنے اپنے دنگل پر بیٹھے ہوے ہین پیران سرمست نے آواز دی کہ جو شخص تم مین سے وحدانیت پروردگار اور رسالت احمد مختار کا قائل ہو اسپر میرا سلام ہی ان ساحرون نے تو جواب نہین دیا مگر غیب سے علیکم السلام کی آواز آئی پیران سرمست کے واسطے موّاج آتش ریز جادو نے دنگل بچھوا دیا تھا پیران آکر دنگل پر بیٹھا اور پکارا کہ منم نامہ دار موّاج نے نامہ طلب کیا پیران نے آداب نامہ کے بیان کیے اور کہا کہ بغیر اسکے نامہ نہین دیا جا سکتا اسلیے کہ یہ نامہ اُس شخص کا ہے جو باپ صاحبقران خضر کلاہ اور پوتا صاحبقران اول کا ہی اور خود بھی صاحبقران ہی موّاج آداب نامہ بجا لایا اور نامہ لیکر پڑھا جسوقت مضمون نامہ سے آگاہ ہوا تو اراکین دولت سے مشورت کی کہ کیا جواب لکھا جاے

وزیر رائے یہ رائے دی کہ ایلچی کو رہنے کے واسطے مکان عنایت کیجیے کہ وہ جاکر آرام لے اور جواب نامہ کا سوچ سمجھکر دیا جائیگا مواج آتش ریز جادو نے پیران سے کہا کہ ہم ابھی کچھ نہین کہہ سکتے جواب ملنے مین دیر ہوگی آپ کو تکلیف ہوگی بہتر یہ ہے کہ دوسرے مکان مین اسباب راحت مہیا کردیا جاے آپ آرام کیجیے اور ہم غور و فکر کرنے کے بعد جواب نامہ کا دینگے پیران نے کہا کہ ہم لوگ جبتک کام اپنا اختتام کو نہین پہونچا لیتے ہین کہین نہین کھولتے ہین اگر آپ کو سوچنا سمجھنا ہی کو سوچ لیجیے مین یہین بیٹھا ہون جسوقت جواب مل لیگا تو یہان سے اٹھونگا اور اپنے آقا کے سامنے جاکر کھولونگا مواج آتش ریز جادو مجبور ہوا اور خود اٹھکر علیحدہ ہوگیا مشیرون کو جمع کرکے صلاح کی کہ کیا جواب دیا جاے اسوقت وہ آہو صحرائی جو ہمراہ پیران سرمست کے اندر حصار کے چلا آیا تھا وہ ساتھ ساتھ ملکہ صدف گہر ریز جادو کے اس مقام پر موجود تھا اور طائر بارگاہ مین بیٹھا ہوا پیران کی طرف دیکھ رہا تھا ان دونون جانورون کا حال آگے بڑھکر معلوم ہوگا الحاصل یہ رائے قرار پائی کہ تین روز کی مہلت جواب کے واسطے طلب کیجاے اور ایلچی کو رخصت کردیا جاے رفیع البخت منتظر جواب کے رہینگے آپ چلکر میدان شمشاد سے تیغہ اور علم لے آیئے گا اسکے بعد جواب جنگ کا بھیجیے گا پھر اگر رفیع البخت لڑینگے تو کیا کرینگے یہ تمام باتین اس آہو نے سنین جبکہ مجلس شورہ برخاست ہوئی بادشاہ پھر دربار مین آیا ملکہ صدف گہر ریز جادو بھی آئی آہو ملکہ کے ساتھ ساتھ آیا کبھی ادھر دیکھتا کبھی اُدھر ملکہ بھی کہ یہ پیران کا آہو ہے الغرض یہی جواب پیران سرمست سے بیان کیا گیا کہ ہم آج کے تیسرے روز جواب دینگے پیران سرمست نے کہا کہ اسی نامہ کی پشت پر لکھ دیجیے مواج آتش ریز جادو نے جواب پشت نامہ پہ تحریر کردیا کہ یا آج کے تیسرے روز دروازہ قلعہ کا کھلیگا اور تمکو راستہ نہ طاق جانے کا دیدیا جائیگا اور یا طبل جنگ بجیگا جواب نامہ کا سمجھ لیجیے گا پیران سرمست قلعہ سے باہر آیا اور قریب حصار طلسمی پہونچا الماس جادو نے راستہ دیا ادھر تو پیران سرمست قلعہ سے باہر آیا ساتھ ہی طائر بھی زمین سے اڑا اور آہو بھی جست و خیز کرتا ہوا باہر قلعہ کے نکلتا دیکھا پیران سرمست نے کہ آہو جست و خیز کرتا ہوا چلا جاتا ہے وہان شاہزادہ رفیع البخت نے ہرکارون کی ڈاک بٹھادی تھی برابر خبرین پہونچ رہی تھین یہانتک کہ حصار کے وا ہونے کی خبر اور پیران سرمست کا تنہا اندر قلعہ کے جانا بیان کیا اسکے بعد کوئی خبر نہ ملی ہرکارون نے عرض کیا تھا کہ ہم اندر حصار کے نہ جاسکے جو اور خبر بیان کرتے شاہزادہ متردد تھا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے پیران تنہا گیا ہے نہین معلوم شمشاد جادو کہان ہے اور لاہور تیز گام کیا کر رہا ہے اتنے مین طائر اڑتا ہوا آیا اور زمین پر لوٹ کر ہیئت انسانی پیدا کی دیکھا کہ شمشاد جادو ہے فرمایا کیا خبر ہے شمشاد جادو نے عرض کی کہ اے شہریار واقع مین آپ کے رفیق نے سحر نہ جاننے پر بیسی لاجواب پہلوانی کی ہے کہ اگر ساحر بھی ہوتا تو اس رعب و داب کے ساتھ جواب نامہ کا نہ لاسکتا دیوار پر گرز مارتا اور آواز قہقہہ پر طمطہ زن ہونا تنہا آنے کی درخواست پر یہ جواب دینا کہ ہمین کسی کا اندیشہ سوا ذات پروردگار کے نہین ہے نہ ہم مرنے کو ڈرتے ہین اسکے بعد تنہا داخل حصار ہونا اور اپنا طائر بنکر ساتھ پیران کے اندر حصار کے جانا پھر مواج سے گفتگو کا ہونا اور آداب نامہ ادا کرا کر نامہ دینا یہ سب بیان کیا شاہزادہ بہت خوش ہوا شمشاد جادو کی بھی نہایت تعریف کی کہ تم بھی خوب اندر حصار کے

داخل ہوے اُسکے بعد سردارون کو برائے استقبال پیران سرمست روانہ کیا مقام شیرزور اور سمن
گرد اور سرکش وزد برائے استقبال گئے اور پیران کو نہایت اعزاز واکرام کے ساتھ اندر بارگاہ کے لا
پیران نے آکر سلام کیا اور جواب نامہ دیا رفیع البخت نے آفرین کی اور جواب نامہ پڑھکر خاموش
ہورہے کہ آج کے تیسرے دن حال معلوم ہوگا اتنے مین مہتر لاہور ریز گام آکر پہونچا اور شاہزادۂ
رفیع البخت سے کہا کہ جبتک جواب نامہ آئے آپ شمشاد جادو کے ساتھ چلکر بیابان شمشاد سے
تیغہ قتل مواج اور علم باطل السحر حاصل کیجیے مبادا بروقت جواب جنگ ملا تو کیا کیجیے گا کہ قضا اُسکی سوا
اُس تیغہ کے ممکن نہیں ہے رفیع البخت نے فرمایا یہ خلاف ہے جبتک حال دوستی ودشمنی کا نہ معلوم ہو اُسوقت تک
کوئی انتظام کرنا چاہیے لاہور ریز گام نے کہا اگر اسکے خلاف کیجیے گا تو زندگی بھر پچھتایئے گا وہان بھی مشورہ
ہوا تھا کہ تین روز کی مہلت طلب کرکے دشمن کو مغالطہ مین رکھنا چاہیے اور بیابان شمشاد مین چلکر تیغہ اور
علم لے آنا چاہیے فرمایا یہ خبر تنے کیونکر دریافت کی لاہور ریز گام نے عرض کی کہ مین نے اپنے کانون سے سُنا
اور مین اُس مجلس شورہ مین شریک تھا جسوقت پیران سرمست کو تنہا آنے کی اجازت ہوئی تو مین پریشان
ہوا کہ اندر قلعہ کے رسائی ناممکن ہے پس مین نے صورت اپنی آہو صحرا کی بنائی اور ساتھ پیران کے اندر
حصار کے داخل ہوا لوگون نے جانور کے دھوکے تعرض نہ کیا اور مجکو جانے دیا جسوقت مواج آتش ریز
جادو پیران کو بارگاہ مین بٹھا کر اپنے مشیرون سے صلاح کرنے گیا ہے تو مین بھی آہو بنا ہوا وہان پہونچا اور
یہ سب باتین سنین رفیع البخت اس کی عیاری پر وجد کرنے لگے اور شمشاد جادو نے عرض کی کہ مہتری
تم تو ساحرون سے بھی بڑھ گئے ہم بھی طائر بنکر اندر حصار کے داخل ہوے تھے اور پیران سرمست کی حفاظت
کیا کیے مگر تنے پوشیدہ باتون کو خوب سُنا رفیع البخت نے لاہور ریز گام کو خلعت عنایت کیا اور شمشاد جادو
نے عرض کی کہ اے شہریار اب مجھے اجازت ہو کہ مین جاکر بیابان شمشاد کی نگرانی کرون ایسا نہو کہ بادشاہ
قلعہ وہان پہونچ جاے اور حصار کو توڑکر تحفات پر قبضہ کرلے تو پھر ان چیزون کا قبضے مین آنا سخت دشوار
ہوجائیگا فرمایا کہ مین چلتا ہون شاہزادۂ نورالدہر کو مع لشکر اِسی مقام پر چھوڑا اور آپ چالیس ہزار
سوار اپنے ہمراہ لیکر مع لاہور ریز گام و شمشاد جادو جانب بیابان شمشاد روانہ ہوے وہان مواج
آتش ریز جادو پہلے ہی روانہ ہو گیا تھا اب انکو تو جانب بیابان شمشاد روانہ رکھا جاتا ہے اور اب

چند کلمہ داستان شوکت بیان جلالت عنوان شاہزادۂ سکندر رستم خوے عالی شان کے تحریر ہوتے ہین

شہ دوراندیشہ سخندانی وطی کنندگان راہ خوش بیانی اس داستان فیروزی نشان کو یون تحریر کرتے
ہین کہ جسوقت سکندر رستم خو کوہ تفریق کی باہین جانب بہتے ہوے چلے تو مرکب کو اور مسلنا شروع
کیا کہ تو اِس پانی کی روانی کو پیچھے چھوڑ دے اور اسقدر تیز چل کہ موجون کی صفین پیچھے رہجائین
ہمین بھی انتہا اِس دریا کی دیکھنا ہے کہ آخر یہ کہان تک بہتا ہوا گیا ہے اگر کسی مقام پر مرکب کنارہ کیطرف
کبھی نکلتا تھا تو اشارے سے باگ کے پھرا اُسکو دھارے پر لے آتے تھے اور کہتے تھے کہ جادہ سے
الگ نہو اب ہمارا ساحل ہمین ہے نہان یہ دریا تمام ہوا ہوگا مرکب کلانیان اسلئے مارتے تھک گیا
ہاتھ پانون چھوڑ دیے بیدم ہو گیا سکندر رستم خو نے کہا کہ کچھ پروا نہین ہے اگر منزل دور ہے

اور قضا نزدیک ہی تو یہی موجین تختۂ تابوت بنجائینگی اور تا بہ ملک عدم پہونچا دینگی اور لاش ہوا رہی جاکر سر اور پیا کا دیکھ آئیگی اسی حالت مین اگر کوئی جانور آدمی حملہ کرنے کے قصد سے سامنے آیا تو تلوار مار رہی کہ سر اُسکا قلم ہوا سیکڑون نہنگ ہزارون سونس اور گھڑیال وغیرہ مارڈالے اب دیکھا تو پاٹ دریا کا چوڑا ہوتا جاتا ہی اور روانی کم ہوتی جاتی ہے اسی حالت مین آفتاب غروب ہوا اور ماہتاب طلوع ہوا ایک چادر نور سمٹی اور دوسری چادر سفید بچھ گئی اب جو شاہزادہ سکندر رستم خو نظر کرتے ہین تو کسی طرف کنارہ نہین معلوم ہوتا چار جانب ایک حالت ہے کہ دفعتہً ایک سمت روشنی سی نظر آئی اور آواز ساز انکے کان مین آئی دیکھا کہ ایک بجرہ مثل عروس کے آراستہ ہی اور اُسپر نازنینونکا ہجوم ہی سب ملکر گا رہی ہین گانے کی تاثیر سے جانوران آبی سطح آب پر آبھر آئے ہین اور سننے مین محو ہین موجین انکو بہا کر اُس بجرے کی طرف لیچلین یکایک اُن نازنینون کی نظر سکندر رستم خو پر پڑی دیکھا کہ ایک چاند آسمان پر ہے اور دوسرا دریا مین جلوہ گر ہی کسی نے کہا کہ یہ تو تو نہین ہی کوئی بولی کہ نہین خو عجیب کلف ہی اُسکا عکس کیونکر ایسا ہو سکتا ہی دیکھو تو کہ اُسکے چہرے کی تجلی چاند کی روشنی کو ماند کر رہی ہے جو عورت اِن سب کی افسر تھی اُسنے جلدی سے جال مارا کہ حلقے اُس کے دراز ہوکر گلے مین سکندر رستم خو کے اُتر آئے بس اُسنے جال کو کھینچا شاہزادہ مع مرکب کھنچا ہوا قریب اُس بجرے کے آگیا اُس عورت نے بجرے کے اوپر کھینچ لیا اور پوچھا کہ اے ماہ شب حسن و جمال تیری یہ کیا حالت ہی کسطرح اِس دریاے سواج مین کشتی تیری طوفانی ہوئی شاہزادے نے فرمایا کہ یہ اتفاقات ہین زمانے کے ہین سوداگر ہون مال تجارت لیے ہوے جانب نہ طاق جارہا تھا جسر آہنی پر پہونچکر طوفان آیا اور کشتی میری تباہی مین پڑی جہاز شکستہ ہوگئے مین غرق ہونے کو تھا کہ یہ مرکب میرا بہتا ہوا میرے قریب سے گزرا مین مال اسکی پکڑکر پشت مرکب پر سوار ہولیا یہانتک کہ بہتا ہوا اس مقام پر آکر پہونچا اب یہ بتاؤ کہ تم کون ہو جو عورت ہوکر مجھ ایسے مرد جوان قوی ہیکل کو جال مین کھینچکر اوپر بجرے کے لے آئین اُس عورت نے ہنسکر کہا کہ نام میرا گرداب دریانشین جادو ہی حاکم قلعہ سیماب کی جانب سے راہ دریا کی محافظ ہون فرمایا کہ یہ دریا کہانتک ہی گرداب دریانشین جادو نے کہا کہ نادان دریا کی حد سمندر تک اور حد اسکی کہان اور جسقدر شہر راہ مین ہین اُنمین ہوکر گزرا ہی چنانچہ نہ طاق کو بھی گیا ہی سکندر رستم خو نے کہا کہ تا جزیرہ اسطرف سے جاتے ہون گے گرداب جادو نے کہا کہ اسطرف سے تو موجین بھی آگے نہین جاسکتین انسان یا حیوان کیا جان رکھتا ہی جو اسطرف سے گزرے اور سلامت نکل جاے آپ اپنے حاصل اقبال تھے کہ اُس طوفان سے تباہ ہوکر اس گرداب مین پھسے تھے لیکن یہان بھی بچ گئے کہ مجکو حال پر آپ کے اور اس سن و سال پر رحم آگیا جو دریا سے نکال لیا اور جہان کہیے گا وہان پہونچا دیا جائیگا ورنہ میرے بجرے تک بھی نہ پہونچنے پاتے کہ لقمہ دہان گور ہوجاتے یہ سرحد ہے طلسم سیماب کی اِس سے آگے کوئی نہین جاسکتا بعد اِن باتون کے سکندر رستم خو نے تہمت باندھکر کپڑے نچوڑے اور خشک کیے گرداب جادو نے اور لباس فاخرا نکے جسم کے لائق منگوا دیا مگر شاہزادہ نے اپنا ہی لباس پہنا فرمایا اور اُس صحبت مین بیٹھے گرداب جادو سے فرمایا کہ کیا تم مجھپر عاشق ہوئین جو آتشک

تو جب سے حال پر ہوئی گرداب جادو نے کہا کہ کیا خوب آپنے دنیا بھر کی عورتون کو آوارہ ہی سمجھ لیا ہے ہان سچ ہی دنیا مین نیکی کا ثمرہ بری ہوتا ہی یہ اُسکا نتیجہ ہے جو مین نے دریا سے نکالا جو عورت مرد کے ساتھ سلوک کرے یا مرد عورت کے ساتھ تو اُسکو عیب لگاوے سکندر رستم خو اِس گھات مین ہین کہ قابو پاؤن تو اسکو اسی دریا مین ڈبو دون کہ یہ کافرہ ہی اور گرداب جادو گو کافرہ ہی لیکن نہایت نیک عورت ہی دل مین سوچ رہی ہی کہ اِسے کسطرح اس سرحد سے نکالدون اور بادشاہ کو خبر ہونے پاوے کہ یکایک ایک پرچہ کاغذ کا گرداب دریانشین کی گود مین گرا گرداب دریانشین نے پرچہ کو اُٹھاکر پڑھا لکھا ہوا تھا کہ کیا ہنے تجھے اسیواسطے نگہبان راہ دریا معین کیا تھا کہ تو دشمن ہی کو جگہ دے جسکو تو نے دریا سے نکالکر کشتی پر بٹھار کھا ہی یہی دشمن ہمارا سکندر رستم خو ہی بہتر یہ ہی کہ اِسے جلد ہمارے پاس روانہ کر اور اِسکے بصد عیار اِسکا آتا ہوگا اُسے بھی گرفتار کرکے بھیجدینا یہ حکم پاکر جادو کا دیکھتے ہی رنگ گرداب جادو کا اُڑگیا کہ راز ظاہر ہوگیا ایسا نہ ہو کہ دیر ہونے مین عتاب آجاے بس اسنے سکندر رستم خو سے کہا کہ مین تو جانتی تھی کہ تو غریب تاجر ہی اب معلوم ہوا کہ وہ باتین تیری فریب آمیز تھین تو سکندر رستم خو ہی حکم بادشاہ کا تیری گرفتاری کے واسطے صادر ہوا ہی اب مین مجبور ہون یہ کہکر آواز دی کہ اے خرچنگ جادو اس قیدی کو خدمت مین بادشاہ کی لیجا بس یہ کلمہ اِس کی زبان سے نکلا تھا کہ ایک کیکڑا دریا سے نمودار ہوا اور قریب آکر سکندر کو نگلنے کا قصد کیا شاہزادہ نے گرز اسکے سر پہ مارا یہ وہ ضرب تھی کہ جسنے جسر آہنی کی چولین ڈھیلی کردی تھین مگر سر خرچنگ جادو پر کوئی اثر نہوا خرچنگ سکندر رستم خو کو نگل کر تہ نشین ہوگیا بعد گرفتار بلا ہونے سکندر کے گرداب دریانشین کو نہایت ملال ہوا کہ الزام بھی آیا اور اُس بیچارہ کی جان بھی گئی اب یہ انتظار عیار مین بیٹھی ہے کہ وہ آوے تو اُسے بھی گرفتار کرکے خدمت سیماب جادو مین روانہ کردون مگر حال مسز سیارہ کوچک کا سنیے کہ یہ کشتی اڑائے ہوے چلا آتا ہے ہر مقام پر پوچھتا جاتا ہی جسوقت قریب بحر سیمابیہ کے پہونچا اور یہان پاٹ دریا کا اِسنے چوڑا دیکھا کسی مقام پر خول مچھلیون کے نظر آئے کہین حبابون کی فوج دکھائی دی اگرچہ ہیئت سیارہ کوچک کا بہت کم ہے لیکن حمل کا پتلا ہی اور نہایت چالاک ہی اسکو خیال گذرا کہ ایسا نہ ہو یہ مقام طلسم بند ہو اور تو گرفتار بلا ہو جاوے تو رہائی دشوار ہو جاوے گی کہ غیر ملک کی سرحد ہی کوئی جاننے والا نہ پہچاننے والا بس اِسنے اُسی کشتی پر بیٹھے بیٹھے صورت اپنی ایک جوگن کی بنائی اور کشتی کو اُڑاتا ہوا ہر چہار طرف کی سیر کرتا ہوا چلا اسکو بھی بجرہ گرداب دریانشین کا نظر آیا دیکھا کہ بجرہ نہایت آراستہ ہی عورتین حسین حسین اُسپر بیٹھی ہوئی گا رہی ہین اور سیر دریا کر رہی ہین بس یہ اپنی کشتی کو اُڑاتا ہوا اُس بجرے کے قریب لایا نظر جو کرا اُسپر دریا نشین جادو کی پڑی دیکھتی کیا ہی کہ ایک جوگن نہایت حسین کشتی پر سوار بحر الاپتی ہوئی چلی آتی ہے صدا کے بجے کے پار ہوئی جاتی ہے خود بھی جھوم رہی ہے اور جانوران آبی کو بھی سرمست کردیا ہے جانور تو پھر ذی روح ہین داخل ہین فوج کی فوج حبابون کی کشتی کے ساتھ ساتھ آرہی ہی اور موجین آہوش متنا مین اُس کشتی کو لیے چلی آتی ہین یہ کیفیت دیکھا اسکو عیار کا خیال بھی محو ہوگیا جوگن کی ہزار جان سے شیدا ہوگئی پکاری کہ [illegible]

اور کہان سے آئی ہو اور کسطرف جانے کا ارادہ رکھتی ہو اس سنکر مین کسپر جوگ لیا جوگن نے کہا کہ تم کو کیا بتاؤن کہ کہانسے آتی ہون اور کہان جاؤن گی حال میرا قابل بیان نہین ہے **غزل**

نہ بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون	مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون
ای آہ و نالہ مجھ سے نہ پوچھ چلو کہ مین	بچھڑا ہون کاروان سے مسافر جریدہ ہون
مین کیا کہون کہ کون ہون سو دا بقول دل	جو کچھ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون

یہ کہتی ہوئی قریب آئی اور بجرے سے کشتی کو ملا دیا گرداب دریانشین نے اسکو ہاتھ پکڑ کر اپنے بجرہ پر چڑھا لیا اور کشتی کو بجرہ سے باندھ دیا اور جوگن سے اصرار کرکے کہا کہ مجھسے حال اپنا نہ چھپاؤ مین دوست ہون دشمن نہین ہون یہ سنکر جوگن نے اک آہ سرد دل پُر درد سے کھینچی اور کہا کہ مین رہنیوالی ملک زرنگار کی ہون ماں باپ میرے صغرسنی مین انتقال کرگئے مین بے وارث و والی کی ہوکر اپنے حال زار پر بہت روئی اسوقت خداوند اکوان تاجدار خواب مین تشریف لائے اور ساتھ انکے خداوند لقا بھی تھی خداوند لقا نے مجھے بہت تسلی دی اور کہا کہ اب تم اِس خداوند موجودہ کے نام پر جوگ لو اور زندگی اپنی اسیطرح گزارو یہ حکم اُنکا سنکر مین نے بدل منظور کیا خداوند لقا تو غائب ہوگئی اور مین شیفتۂ جمال خداوندی ہو گئی آنکھ جو کھلی تو مین نے بستر کو اپنے خوشبو پایا اور ایک قلم شراب کی سرہانے رکھی ہوئی ملی اُسپر مہر خداوند نہ طاق کی تھی جسوقت مجھے بھوک یا پیاس معلوم ہوتی ہے اُس قلم سے شراب اُنڈیل کر پی لیتی ہون بھوک پیاس جاتی رہتی ہے اور ایک مزے کا سرور حاصل ہوجاتا ہے وہ قلم اُسوقت جسقدر خالی ہوجاتی ہے بعد تھوڑی دیر کے پھر پُر ہوجاتی ہے یہ سنکر گرداب دریانشین کو اُس قلم شراب کے دیکھنے کا اشتیاق ہوا کہا مائی جوگن تم تو لائق پرستش ہو اور پیاری بی بی ہو خداوند کی ذرا مجھے بھی اُس قلم شراب کی زیارت کرادو اور تم گو ذرا سی چکھا دو کہ میرا مرتبہ بھی زیادہ ہو دوزخ کی آنچ مجھپر حرام ہوجاے جوگن نے کہا کہ اچھا مجھے اس مین کوئی تردد نہین ہے اسلیے کہ وہ شراب پینے سے کم نہین ہوتی علاوہ اسکے تمھارے نوش کر لینے سے شراب اگر کم بھی ہوجائیگی تو کیا تردد ہے کہ اب مین خدمت مین خداوند نہ طاق کی جارہی ہون مگر اپنا منھ اس شراب کے قابل سمجھ لو یہ وہی عورت پی سکتی ہے جو پاک دل ہو پاک نظر ہو اور پاکدامن ہو نامحرم مرد کو اُسنے کبھی بدنظر سے نہ دیکھا ہو ورنہ یہ شراب شعلہ آتش کا کام کرے گی مجھسے اکثر عورتون نے مانگی مین نے اُن کو پلائی جنکی نیتین پاک تھین اور صاحب عصمت تھین اُنکے تو چہرون پر نور آگیا اور جنکی نیت مین خامی تھی وہ سیہ رو ہوگئین گرداب دریانشین نے کہا کہ اسوقت تک تو نیت میری پاک ہے آیندہ کا حال نہین معلوم یہ سنکر جوگن نے قلم شراب کی نکالی اور جام کو پانی سے لبریز کرکے ایک قطرہ اُس مین ڈال دیا سارا جام پانی کا بھرا ہوا اُس ایک قطرۂ شراب کے ڈالنے کے ساتھ ہی خون کہو تر ہوگیا بس جام کو گرداب دریانشین کے آگے رکھدیا گرداب دریانشین اُس کو تبرک سمجھ کر بڑے فخر کے ساتھ پی گئی اور جسقدر عورتین کہ یہان موجود تھین سب جوگن کا دیکھنے لگین جوگن نے کہا کہ تم بھی پیو اُنھون نے کہا کہ آپ ہمین کیون دیجیے گا کہ ہم بھی کوئی دولت اور عزت

اور عزت نہین رکھتے ہین جوگن نے کہا کہ یہ کونسی بات ہی ہماری نگاہ مین تم سب یکسان ہو لو تم بھی
پیو یہ کہکر جام بھر بھر کر دینا شروع کیے جسنے جام پیا وہ جھومنے لگا یہانتک کہ سب نے ایک ایک جام
پیا اور جوگن کی دریادل کی تعریف کی کہ ایسی چیز یہ کہکر دیتی ہے اب تو ایک ایک جام اور دو
شراب گرمی کرتی ہے تو لو داب دریا نشین جام لیکر پینے لگی ہوا چلنے لگی ہوش سے بیخبر ہوئی
پھینک مارکر دھم سے گری عورتین سنبھالنے لگین جوگن نے کہا کہ ہوش مین آگئین ہین یہانتک کہ
تھین سب کی سب بیہوش ہوگئین اب تو جوگن نے فخر کیا کہ تم مہتر سیارہ کو چک اور گرداب
کیا کہ ذبح کر ڈالون پھر خیال آیا کہ اسکو قتل کر ڈالنے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا یہ زندہ رہیگا تو
شاہزادہ کا لے گا یہ سوچکر ان سب کی زبانون پر تالے سوزن کر دیے اور گرداب دریا نشین کو ہوش
ہوشیار کیا اب جو آنکھ اسکی کھلتی ہی تو جوگن کی جگہ ایک لڑکا سولہ سترہ برس کا نظر پڑا کہنے لگی کہ کیا
اس شراب مین تاثیر ہی کہ پیتے ہی خداوندی زیارت نصیب ہوئی یا خداوند اگوان تاجدار کے
سوا مجھے کبھی دیدار نصیب نہ ہوا تھا یہ بھی خوش نصیبی میری کہ منظور نظر آپ کی اسطرح آنکھین جنکی
بارولت شرف دیدار حصول ہوا ورنہ زیارت اس جمال جہان آرا کی بڑے بڑے بادشاہون کو
نصیب نہین ہوئی تو میری کیا حقیقت ہی یہ سنکر مہتر سیارہ کوچک نے کہا کہ اے
گرداب جادو بین ہون مہتر سیارہ کوچک بڑے افسوس کی بات ہی کہ تو ایک گبر بیحیا کو
خداوند سمجھتی ذبس تیرے حق مین بہتر یہی ہی کہ ان خیالات کو دل سے دور کر اور اس خالق عالم کو
سجدہ کر جسنے اگوان کو بھی پیدا کیا ہی خداوند کی یہ شان نہین ہی کہ وہ بے وقوفون کے خوف سے
طلسم بنائے اور اسمین پوشیدہ ہوکر بیٹھے تھا اس اسطرح کی باتین اسنے کہین کہ رنگ کا فور دل
سے گرداب جادو کے دور ہوگیا اور نور ایمان نے قلب مین اسکے جگہ پکڑی راوی بیان کرتا ہی کہ
اسکی زبان پر سیارہ کوچک نے تالہ نہین دیا تھا اور ہوشیار کیے مردانہ گفتگو کر رہا تھا پھر
گرداب دریا نشین نے کہا کہ بیشک قول آپکا درست ہی مین نے اطاعت دین اسلام اختیار کی اور
اگوان تاجدار پر لعنت کی کیسے کیسے اقدام صریحہ دو شخصون کی گرفتاری کے کیے تھے مگر بیچ ہوا مین
آپکی گرفتاری کی فکر مین بیٹھی تھی اور خود گرفتار ہوگئی یہ مار آپ کے خدا سے نادیدہ کی ہی کہ دشمن کو زبردست جانا
مطلق خیال نہ آیا کہ عیار صورت تبدیل کر ڈالتے ہین اور پردانہ سیماب بھاڑو کا تیار ہا تھا کہ بعد
سکندر رستم عیار اسکا آئے گا اور مین آپ کے انتظار مین بیٹھی تھی سر اٹھا کر دیکھا تو غفلت کے پردے
پڑ گئے بس یہ سنتے ہی سیارہ کوچک نے کہا کہ کیا تم نے شاہزادہ سکندر رستم خود کو گرفتار کر لیا
گرداب دریا نشین نے کل کیفیت گرفتاری سکندر رستم خود بیان کر دی سیارہ کوچک
نہایت پریشان ہوا اور کہا کہ تم نے غضب کیا نہین معلوم کہ وہان شاہزادہ پر کیا کذری قتل ہوگیا
یا زندہ ہی سیارہ کی پریشانی دیکھ کر گرداب دریا نشین نے کہا کہ مین فکر رہائی شاہزادہ
سکندر رستم خود مین جاتی ہون آپ یہین تشریف رکھیے یا تو مین نے رہا کیا اور یا خود ہی گرفتار
ہوئی سیارہ کوچک نے کہا ایسا نہ ہو کہ راز کھل جائے اور تم بھی گرفتار ہو جاؤ تو ہم کو خبر
بھی نہ ہوگی گرداب دریا نشین نے کہا کہ جو کچھ ہو ؎ سر تسلیم ز شمشیر حبیب ہر چہ آید بر سر من یا نصیب

مہتر سیارہ کوچک نے کہا کہ تم صرف اتنی خبر لاؤ کہ شاہزادہ قتل ہوگیا یا گرفتار ہوا اور اگر قید ہو تو کس مقام پر قید ہو تاکہ فکر رہائی کی جائے گرداب دریانشین نے کہا کہ مہتر اور اپنی کنیزون کو بلجازت سیارچہ ہو ہشیار کہ بے اپنا مطیع اسلام ہونا بیان کیا ان سب نے بھی اطاعت دین اسلام اختیار کی اب گرداب دریانشین نے مہتر سیارہ کو ان عورتون کی حفاظت مین دیا اور آپ بان سے قلعہ سیماب کیجانب روانہ ہوئی اسکو تو راہ مین چھوڑ دیجیے یہ کب پہونچتی ہے اول حال شاہزادہ سکندر رستم خو کا سنیے کہ انکو جو سرطان بحری یعنے خرچنگ جادو نگل کر روانہ ہوا تھا تو اسنے کیجا کہ سامنے سیماب جادو کے اوگل دیا دیکھا سکندر رستم خو نے کہ سامنے تخت پر ایک بادشاہ بیٹھا ہے گرد و پیش امرا و رؤسا کا مجمع ہزارا کین دولت جمع ہین سیماب جادو نے سکندر کیطرف دیکھ کر کہا کہ اسطرف تم اتفاقیہ بھٹکتے ہوئے آگئے اور میری سرحدین پہونچکر گرفتار ہوئے لہذا مہتر و لازم یہ ہے کہ تم اطاعت خداوند اکوان تاجدار کی اختیار کرو اور علاوہ نہ طاق کے جہان جی چاہے چلے جاؤ تو مین تم کو رہا کر دون ورنہ زندگی بھر زندان مصیبت مین گرفتار رہوگے کبھی رہائی نصیب نہ ہوگی اور جبور ہا کرنے کے ارادہ سے آئے گا وہ بھی اسیر بلا ہوگا شاہزادہ سکندر رستم خو نے فرمایا کہ میرا قصد بھی نہ طاق پر جانے کا تھا خوب معلوم ہوا کہ یہی راستہ طلسم نہ طاق کا ہے مین انشاء اللہ اسیطرف سے نہ طاق پر جاؤنگا اور اکوان تاجدار کو مارونگا کہ اس کافر نے بست سے بندگان خدا کو برگشتہ کر رکھا ہے اور تو مجھے کیا قید کر رکھے گا اگر میری قسمت مین رہائی ہے تو رہا ہو کر تیرے قلعہ کو مٹاتا ہوا نہ طاق پر جاؤنگا اور اگر مدت عمر کی سیری ہو چکی مارا جاؤنگا یہ کلمات سخت و درشت سنکر سیماب جادو کو نہایت غصہ آیا کہا احکام پیرزادہ کاہنہ سے مجبور ہون ورنہ تجھے ابھی قتل کرتا خیر بے جاؤ اور اسے قید کرو جب عیار اسکا گرفتار ہوے گا تو دونو کو ساتھ قلعہ کے باہر لیجاکر قتل کرینگے دارونغہ زندان سکندر رستم خو کو لیکر زندان کیطرف روانہ ہوا سیماب جادو نے پھر پرچہ احکام پیرزادہ کاہنہ کا اٹھا کر دیکھا لکھا تھا کہ بعد گرفتار ہونے فتاح قلعہ کے عیار اُسکا آئے گا اور گرداب دریانشین کو فریب دے کر اپنے مذہب مین لائے گا اُسکے بعد گرداب جادو برائے رہائی سکندر آئے گی بس یہ دیکھتے ہی سیماب جادو نے پرچہ کو تو صندوقچہ مین بند کر دیا اور آپ منتظر گرداب دریانشین جادو کا ہوا کہ آئے تو اُسے بھی گرفتار کرون کہ یکایک گرداب دریانشین جادو آئی سیماب جادو نے پوچھا کہ تو میری حد کو چھوڑ کر کیون اسطرف آئی اسنے کہا ایک خبر بشارت لائی ہون سیماب جادو ہنسا کہ دیکھون کیا فقرہ کرتی ہے کہا بیان کر اسنے کہا کہ محبوبہ خداوند ہماری سرحد مین تشریف لائی ہین اگر ارشاد ہو تو انکو لے کر حاضر ہون تاکہ آپ بھی زیارت سے انکی مشرف ہوجیے سیماب جادو نے کہا او نمک حرام تو مجکو فریب دینے آئی ہے کوئی باندھو اسکو بس یہ سنتے ہی گرداب جادو تو تھرانے لگی اور ایک ساحر نے اسکی مشکین باندھ کر باندھ لین نکلہ زبانپر دے دیا سیماب جادو نے کہا کہ تو نے اطاعت دین اسلام قبول کی اور فکر رہائی سکندر مین آئی تھی اور وہ ناعیار آگیا تیرے بجرے پر بیٹھا ہے دیکھ اُسے بھی بلواتا ہون یہ کہکر خرچنگ جادو کے پاس کہلا بھیجا کہ اب تم کو دریا کا انتظام دیا گیا گرداب جادو نے

سازش کی تھی اُسے قید کر لیا ہی بحرے پر گرداب جادو کے عیار سکندر کا موجود ہی جانا اُسے بھی
خدمت بابدولت واقبال مین حاضر کرو جسوقت یہ حکم محکم پاس خرچنگ جادو کے پہونچا
اسنے سطح آب پر ابھر کر سیارہ لوچک کو نگل لیا اور خدمت بادشاہ مین حاضر کیا اور
بادشاہ نے لہا او ناعیار تو بڑا مکار ہی تجھے بھی تیرے آقا سے ملائے دیتا ہون یہ کہکر
سیارہ لوچک کو بھی زندان مین بھجوا دیا یہ سب ایک ہی زندان مین اسیر بلا ہوئے
اب سیماب جادو نے پھر پرچہ احکام پیرزالہ کاہنہ کا دیکھا کہ انکو قتل کر ڈالون یا زندہ اسیر
رکھون لکھا تھا کہ اگر یہ تین روز کے بعد قتل کیے جائینگے تو رہا ہو جائینگے اور ہادا انکی غیب
سے پہونچے گی اور اگر قید رکھے جائینگے تو رہا ہو جائینگے انکا گرفتار ہونا نہ ہونا برابر ہی اسلیے
کہ یہ فاتح قلعہ سیماب ہین جہانتک ہو سکے یہ آشتی کام نکال یہ دیکھو کہ سیماب جادو
نہایت پریشان ہوا پرچہ کو پٹک دیا اور دریاے فکر مین غرق ہوا کہ اب کیا تدبیر کرون اگر
دوستی انسے کرتا ہون تو خداوند کے حکم سے خلاف کرنا پڑتا ہی اور اگر پابندی حکم خداوندی کرتا ہون
تو پرچہ احکام پیرزالہ کے خلاف ہوتا ہی کیا کرون اور کیا نہ کرون ارکین دولت نے عرض کی کہ حضور
یہ احکام ستارون کے شمار سے نکالے جاتے ہین اسمین عقل خطا بھی کرتی ہی یہ کیا فرض ہی
کہ سب احکام صحیح ہی ہون گے جب دشمن اپنے قابو مین ہی لے کون جا سکتا ہی کسکی مجال ہی جو انکو
حصار سے آکر قید یونکو چھڑا لے جائے چاہے آپ قتل کرین چاہے قید رکھین سیماب جادو کو ان
لوگونکی باتونسے تسکین ہوئی اب حال قیدیونکا سنیے کہ جس زندان مین یہ گئے بعد دیگرے قید
کیے گئے ہین یہ انار قلعہ سیماب کے ہی جسوقت شاہزادہ سکندر رستم خو کے بعد گرداب جادو
اسیر ہو کر پہونچی ہی تو شاہزادہ نے پوچھا کہ تو کیون قید کی گئی گرداب جادو کی زبانپر تو تکلہ دیا
ہوا تھا اشارہ سے عرض کی کہ آپ ہی کی محبت نے آپ کی خدمت مین پہونچایا سکندر حیران
تھا کہ یہ تو دشمن تھی اسنے گرفتار کر کے قلعہ سیماب مین بھیجا تھا یہ کیا ماجرا ہی کہ قید سیارہ
کی بھی پہونچی اسنے سکندر کو سلام کیا شاہزادہ نے فرمایا کہ تم بھی قید ہو گئے سیارہ نے اپنے
آنے کی کیفیت اور گرداب جادو کو قید کر کے ہوشیار کرنے کا حال اور اسکا متبع اسلام ہو کر
رہائی کی فکر مین جانا سب بیان کیا اب شاہزادہ کو معلوم ہوا کہ گرداب جادو بھی ہماری
دوستی مین رانڈی گئی ہی وہان سیماب جادو نے شہر مین ڈھونڈھورا پٹوا دیا کہ آج کے تیسرے
روز قیدی قتل کیے جائینگے جسکو تماشا دیکھنا ہو وہ دیکھے یہ خبر تمام قلعہ سیماب مین مشتہر
ہوئی اور ملکہ غلطان گہر رشک دختر سیماب شاہ کو بھی معلوم ہوا کہ جن دشمنونکا میرے
باپ کو خوف تھا وہ گرفتار ہوئے اور آج کے تیسرے روز قتل کیے جائینگے اس خوشی مین ملکہ
نے جلسہ منعقد کیا کہ مین تین روز تک جشن کرونگی اور اپنی ہمجولیونکو اُس جشن مین شریک
کرونگی چنانچہ اسیوقت اسنے تیاری جشن کا حکم دیا ملازمون نے باغ کو اسکے آراستہ کیا جب
شام ہوئی کوچہ بکوچہ رقص وسرود آراستہ ہوئی اور گانا شروع ہوا آج کا جلسہ پہلے دن کا تھا
اسوجہ سے ملکہ سب ہمجولیون کو اطلاع نہ دے سکی آج صرف اسکی انیسین جلیسین اس

جلسہ مین تھین اور وزیرزادی اسکی ملکہ مرجانہ میر خیپوش تھی اسی کے انتظام سے یہ جلسہ ہوا تھا
جسوقت آدھی رات آگئی تو مرجانہ سر خیپوش سے ملکہ نے گانے کا حکم دیا یہ قیامت کی
گانے والی اور غضب کی سریلی تھی آواز اسکی پتلی اور بلہ کش تھی اب جو یہ گانا شروع کرتی ہی کہ ؎
کھلی ہی کنج قفس مین مری زبان صیاد + مین باجرا سے تھین کیا کرون بیان صیاد + آواز جو اسکی پھیلتی
ہی اور کانمین مہتر سیارہ لوچپا کے پہونچتی ہی کہ زندان زیر دیوار باغ واقع تھا سیارہ
بیچین ہوکر اٹھ بیٹھا کہ یہ کس ظالم کی آواز ہی بقوال واقع ؎ سریلی صدائین ہین اس شوخ کی سن
الہی یہ جلسہ کہان ہورہا ہی + شاہزادہ سکندر رستم خو یا تو اپنے حال مین مبتلا تھے کبھی فلک کو
دیکھتے تھے کبھی دیوار و در پر نظر کرتے تھے دل مین کہتے تھے کہ دیکھیے نتیجہ اس رہائی کا کیا ہوتا ہی لیکن
آواز جو مرجانہ سر خیپوش کی گوش زد ہوئی یہ بھی چونک پڑے سارے غم غلط ہوگئے سیارہ کوچک
سے فرمایا کہ سنتے ہو سیارہ نے عرض کی خوب سن رہا ہون آپ سنے جائیے مین تو سن چکا اب
سنانے کی فکر کر رہا ہون فرمایا کہ یہان کون سننے والا ہی سوا خدا کے سیارہ کوچک نے کہا
کہ وہی خدا جسکو سنوائیے گا وہ بخوشی سنے گا یہ کہکر پھر سننے لگا مرجانہ سر خیپوش نے جیسے
ہی غزل کو تمام کرکے دوسری چیز گانے کے واسطے سارون کو درست کیا اتنے عرصہ مین سیارہ لوچپا
نے زندان کے اندر سے خوب اونچے سر و نمین یہ شعر گایا ؎ اسیر پنجہ عہد شباب کر کے مجھے +
کہان گیا مرا بچپن خراب کر کے مجھے + یہ آواز جو کانمین اہل دربار کے پہونچی ہی ملکہ بیتاب ہوگئی
خواصون سے کہا کہ دیکھنا تو زیر دیوار باغ کون گا رہا ہی خواصین جاکر ادھر ادھر دیکھ آئین اور
آکر عرض کی کہ ملکہ یہ آواز زندان خانہ سے آرہی ہی معلوم ہوتا ہی کوئی قیدی گا رہا ہی ادھر نگہبان
سوتے سے جاگ اٹھے اور کہنے لگے کہ یہ قیدی بڑا نڈر اور بے پروا معلوم ہوتا ہی کہ اسکے قتل کا
دن بھی معین ہوگیا ہی صرف دو راتین اور ایک دن درمیان مین ہی اسپر یہ بے پروائی اور زندہ دلی
ہی کہ گا رہا ہی مگر کیا خوب گاتا ہی کہ دل بیچین کرتا ہی سب سنکے سب آکر زندانمین جمع ہوگئے
سیارہ کوچک نے گانا شروع کردیا ایسا آدمی سنے جاکر داروغہ زندان سے بھی کہدیا کہ ان
قیدیون مین وہ جوانیکہ [illegible] کس غضب کا گاتا ہی داروغہ زندان بھی شوقین آدمی تھا
اسیوقت زندان مین آیا اور گانا سننے لگا مرجانہ سر خیپوش نے تنبورہ ہاتھ سے رکھدیا اور
کہا کہ ای ملکہ آج اس قیدی کی فریاد [illegible] کہان سننے مین آئے گی ہم تو روز ہی سنا سکتے
ہین ملکہ اسقدر سیارہ کے گانے [illegible] ہوئی تھین ہنسی کہا جاکر اس قیدی کو لے آؤ دور سے اچھی
طرح سنائی نہین دیتا ہی نہ کامل حظ ہوتا ہی مرجانہ سر خیپوش نے کہا کہ یہ وہی قیدی ہین جنکی
گرفتاری کی خوشی مین آپ نے یہ جلسہ منعقد کیا ہی اور آپ ہی انکو زندان سے نکلواتی ہین ایسا
نہ ہو کہ یہ خبر بادشاہ کو ہو اور بدنامی آئے فرمایا کہ اب ایسی ذرا ذرا سی باتونپر بدنامی کو ڈرین
تو خدا ہی حافظ ہی جاؤ داروغہ زندان سے کہو کہ یہ قیدی جو گا رہا ہی اسے ہمارے پاس
بھیجدو ہم گانا سنکر بھیجدینگے جسوقت یہ پیام ملکہ کا داروغہ زندان کو پہونچا یہ بہت
پریشان ہوا کہا جاکر ملکہ سے عرض کرو کہ یون تو آپ میری بھی مالک ہین ان قیدیونکا کیا ذکر ہی

مگر مین بغیر بادشاہ کے مہری فرمان کے ان قیدیونکو نہین بے سکتا جسوقت ملکہ کو یہ معلوم ہوا کہ داروغہ زندان قیدیونکو نہین دیتا بس اسنے کہلا بھیجا کہ اگر خیریت اپنی چاہتا ہو تو ایک قیدی کو وہ جو گا رہا تھا ابھی روانہ کرو ورنہ انجام اچھا نہ ہوگا ناک اور کان کٹوا کر قلعہ بھر مین ہنڈوا دونگی یہ سنکر داروغہ زندان گھبرایا کہ اب مشکل ہوئی قیدی کو نہین دیتا ہون تو عتاب ملکہ کا نازل ہوتا ہو اور اگر دیدیتا ہون تو عتاب شاہی کا خوف ہو آخرکار داروغہ کو یہی بن پڑی کہ مہتر سیارہ کوچک کے پاس آیا اور کہا کہ تیرے گانے کی بدولت ہماری جان مصیبت مین پڑی ہو چل تجھے ملکہ نے یاد کیا ہو سیارہ نے اشارہ سے سکندر کیطرف دیکھکر کہا کہ ہم تو جاتے ہین فرمایا کہ مبارک ہو ہم یہ نہین چاہتے کہ ہماری وجہ سے کوئی مبتلاے بلا ہو اپنی آفت اپنے ہی سر رہے تو مہتر چھوٹ گیا ہی سہی سیارہ نے اشارہ سے کہا کہ انشاءاللہ پھر آپ کو بھی بلوا لینگے ہین یا خود ہی آتے ہین داروغہ زندان سیارہ کوچک کو لیکر خدمت مین ملکہ کی حاضر ہوا ملکہ نے فرمایا کہ اب تجھے یہ دن لگے ہین کہ ہمارے حکم کی تعمیل مین حیلے وحوالے کرتا ہو اسنے عرض کی کہ کیا مجال ہو میری جو خلاف حکم کر سکون مگر حکم بادشاہ سے مجبور تھا کہ تین روز تک ان قیدیونکو زندان کے باہر نکالنے کا حکم نتھا اور تیسرے روز تو یہ قتل ہی ہو جاتینگے ملکہ نے فرمایا کہ ہان اسلیے یہ حکم تھا کہ یہ قیدی نہایت سخت ہین ایسا نہ ہو کوئی پیچ پیدا کرکے اسواسطے یہ حکم نہ تھا کہ ہم بھی بلا لین تو تم نہ بھیجو اور یہ حکم اس تنبیہ کے واسطے تھا کہ تم اسنے غفلت نہ کرو اور خبردار اس بات کو کسی سے بیان بھی نہ کرنا کہ ملکہ نے قیدی کو بلوایا تھا وہان سے بھی نہ کہنا اور یہ سمجھ لے کہ میرے واسطے تو کچھ نہو گا مگر تیرے حق مین خرابی ہوگی اسوقت اگر مین کسیکو حکم قتل بھی دے دون تو یہ ممکن نہین ہو کہ بادشاہ اسمین دخل انداز ہون یہ سنکر داروغہ محبس نے زبان سے تو کہدیا کہ کیا مجال ہو جو کسی سے بیان کرون مگر دل مین کہتا ہو کہ دیکھیے یہ دختر بادشاہ کیا کرتی ہو واقع مین یہ تو بچہ کہکر چھوٹ جائینگی کہ دختر ہین بادشاہ کی انکی خطا ہی کون دیکھتا ہو ہم ہی خطاے خطا ہر مارے جائینگے یہ وہی بات ہو جیساکہ شاعر کہتا ہو ؎ خم صیاد فکر با خبان ہو دستے مین ہمارا آشیان ہو + پایون کیسکے زبردست مارے اور روئے نہ دے یہ تو بلکتا جھکتا اپنے مقام پر آیا اور یہان مہتر سیارہ کوچک نے باغ مین پہونچتے ہی ملکہ کو سلام کیا دیکھا کہ باغ کا ہے کو ہو ایک پرستان ہو سیکڑون نازنین لباس فاخرہ تکلف پہنے ہوئے زیور جواہر نگار سے آراستہ پوشاکین زرق برق سن کسی کا بارہ برس سے کم اور سولہ برس سے زیادہ نہین اٹھتی جوانیان ابھری ہوئی گاتین چتونونمین دلربائی کی کھاتین کسی کا گندمی رنگ آدم فریب کسی کا چینی رنگ باغ حسن کی بہار ایک باغ حسن تھا کہ کھلا ہوا تھا ؎ شکلین ہین رنگ رنگ کی کپڑے بہار کے + انسان پھول ہین چمن روزگار کے + اور ایک نازنین جو مستریا قوت نگار پر جلوہ افگن تھی لباس اسکا سرخ زیور یاقوت نگار تاج مرصع سر پر رکھے ہمہ تن شعلہ حسن بنی ہوئی بیٹھی ہو ملکہ نے سر سے پاؤن تک سیارہ کو دیکھا اور کہا کہ تو ہی گا رہا تھا اسنے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ گا تو نہین رہا تھا بلکہ اپنی مصیبتون کو رو رہا تھا اب اگر آپ کا ارشاد ہوگا تو کچھ گاؤنگا ملکہ نے کہا کہ اچھا بیٹھ جا اور گانا اپنا سنا اب

سیارہ نے ساز کو پھر سے درست کرکے سازندوں کو بجانے کا حکم دیا بجوا نھون نے چھیڑا تو اور ہی رنگ ہوگیا سروں کے لوچ سے نکلتے لگین رنگ بندھ گیا ملکہ نے کان لگاکے سنے تو مرجانہ سرخپوش کیطرف دیکھا مرجانہ نے کہا کہ واقع مین یہ اس مکام کو شوخ جانتا ہے بگڑ گیا معلوم ہوتا ہے ہم ریختہ مین گانے مین لچھو اور راگ اڑائے گا ملکہ نے کہا کہ ایک ایسا لاے گا ہم خود سنی سے زیادہ مزہ مین ہونگے

اتنے مین سیارہ کو چھیڑ نے یہ غزل شروع کردی غزل

جیون اُسنے ترے طالب دیدار کو دیکھا — جیسے کسی ظالم نے شکار کو دیکھا
یندا آنکھوسے ہم نے رخ دلدار کو دیکھا — اُٹھ خواب تری طالع بیدار کو دیکھا
جب چاہا کہ اِس شوخ دل آزار کو دیکھیں — حسرت سے فقط تیرے رخ بیمار کو دیکھا
دل لیتا ہے ہمارا نہیں ہوتا ہے ہمارا — انصاف سے دور اُسکے طرفدار کو دیکھا
موسم تھا نصیحت کا نصیحت نہ کسی کا — چپ ہوگئے جب چہرۂ بیمار کو دیکھا
کم جس سے وہ ناری ہین شب تار کو دیکھا — پیدا ہوا گردن سے تری ہار کو دیکھا
[illegible] — زابار کہ ہو رحمت غفار کو دیکھا
[illegible] — بدلا ہوا رنگ رخ بیمار کو دیکھا
[illegible] — سو مرتبہ پابندی اُسکرار کو دیکھا
[illegible] — آزار رسان مرہم زنگار کو دیکھا
[illegible] — صحت کا نہ طالب ترے بیمار کو دیکھا
[illegible] — اے شوخ تری خوبی گفتار کو دیکھا
[illegible] — اقرار مین بھی پہلو انکار کو دیکھا
[illegible] — آج اور نظر سے رخ بیمار کو دیکھا
[illegible] — کچھ بھی نہ لیتے کسی بیمار کو دیکھا

جسوقت اسنے غزل اوتمام کیا تو تمام اہل مجلس پر ایک حالت بیخودی چھائی ہوئی تھی کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ تھا ایک مرتبہ سیارہ کو چھیڑ نے ملکہ کیطرف دیکھا اور غرض کی کہ دیکھیے دیکھیے یہ نہین باتی ہین میرا منہ جیتا ہین ملکہ نے کہا کہ تو سیارہ نے مرجانہ سرخپوش کیطرف دیکھا ملکہ نے کہا یہ کیا حرکت تھی اسنے کہا تو ملکہ مین نہ آپ سے کہتی تھی کہ یہ فریبیا معلوم ہوتا ہے دیکھیے یہ کیا کرتا ہے یہ کہکر سیارہ نے ہاتھ باندھکر عرض کی خود حضور انصاف کرین کہ بیوجہ کوئی بھی کسی کو کچھ کہتا ہے ملکہ نے کہا مین خوب جانتی ہون کہ یہ تیری شرارت ضرور ایسا ہوا ہوگا خیر اب نہ ایسی حرکت کرنا سیارہ نے اور ایک چیز شروع کی ایسا رنگ بندھا کہ سب اُس سے زیادہ محظوظ ہوئے وہان شاہزادہ سکندر رستم خو قیدخانہ مین آواز سیارہ کی سن رہے تھے اور رو رہے تھے بھی اشک حسرت دیدہ ترسے برساتے تھے کبھی ملک کیطرف دیکھکر رہ جاتے تھے یہان ملکہ نے سیارہ کے گانے کی نہایت تعریف کی اور فرمایا

کہ کیا مانگتا ہو سیارہ نے عرض کی کہ مین کچھ بھی نہین مانگتا اسلیے کہ کل یا پرسون قتل ہوجاونگا اتنی زندگی کے واسطے کیا مانگون اور وہ زندگی بھی آزادی کے ساتھ نہین بلکہ قید مین ہان ایک بات عرض کرنیکا چاہتا ہون اگر حضور سنین فرمایا بیان کر سیارہ نے کہا کہ یہ جو قیدی ہے اسکا نام سنا ہے گیا نام تھا بلکہ کچھ اور تھا نام وہ جو دوسرا قیدی ہے اگر اسے بلا کر لیجا سکا سنیے تو شاید کہ مین نے بھی اس سے سیکھا ہو ملکہ نے کہا سچ کہتا ہے سیارہ نے عرض کی کہ بھلا مین غلط عرض کرونگا اتنی بیباکی میری کہان ہے کہ سامنے حضور کے خلاف عرض کرون آپ اسے بلوا کر سنین تو سہی ملکہ نے اسیوقت ایک ترک سوار کو حکم دیا جاکر داروغہ حبس سے کہنا کہ دوسرے قیدی کو بھی جلدی روانہ کیا وقت پیارا ملکہ کا داروغہ زندان کو پہونچا تو یہ نہایت پریشان ہوا دل مین کہتا ہو اگر مین یہ جانتا کہ کانا اس قیدی کا فساد اتنے سے بھرا ہوا ہو تو منع کرا دیتا اور لگانے نہ دیتا داروغہ حبس نے کہلا بھیجا کہ آپ مالک ہین خود تشریف لائیے اور اپنے سامنے چاہے سب کے بیڑیان کٹوا لیجیے مگر میری اتنی مجال نہین ہو کہ اب اس قیدی کو دے دون اسکے بارے مین سخت تاکید ہے کہ تین روز تک یہ قیدی زندان کے باہر بھی نہ نکلنے پائین اگر آپ تشریف لاکر انکو رہا کرین تو بیشک کرین تو کوئی بحث نہین آپ کے قیدی ہین چاہے اسیر رکھین چاہے چھوڑ دین جسوقت یہ باتین ملکہ کے گوش گذار کی گئین ملکہ کو نہایت غصہ آیا کہا واجان نے ان لوگون کو اسقدر منہ لگایا ہو کہ اب وہ ہمارے حکم کی تعمیل مین بھی اسقدر حیلہ وحوالہ کرتے ہین یہ کہکر محمود کو اور کوڑا ہاتھ مین لیکر داروغہ زندان کے ساتھ داروغہ حبس کے معلوم ہوا کہ ملکہ غصہ مین آتی ہو یہ تو اٹھ کر چلدیا یہان ملکہ داخل زندان ہوئی دیکھا کہ آفتاب ہو کہ اس زندان تاریک مین جلوہ گر ہو کوئی اتھارہ برس کا نوجوان سبزہ آغاز چہرہ سے آثار شاہی و شہریاری نمودار غمناک و رنجیر مین جکڑا ہوا بیٹھا ہو ملکہ صورت دیکھکر سکندر رستم خو کی دیکھکر تھرا گئی کہ ایسے ایسے حسین مرد بھی دنیا مین پیدا ہوتے ہین اتنے مین شہزادہ کی نظر جو ملکہ پر پڑی یہ بھی محو ہوگیا دل مین کہا یہ کون پری جمال ہو کہ اس زندان تاریک مین آئی ہو حسن کی ملکہ کے چوٹ پڑ رہی تھی کچھ دیر دونو کو عالم حیرت رہا آخر ملکہ ضبط کرکے قریب سکندر کے آئی اور کہا کہ اے شخص تیرے حسن و شباب پر رحم آتا ہو تو نے کیون میرے باپ کی دشمنی پر کمر باندھی جبرا اسطرح اسیر بلا ہوا فرمایا کہ اے ملکہ مین تمھارے باپ کو جانتا بھی نہ تھا نہ مجھے اسکی دوستی یا دشمنی سے کیا کام تھا مین دریا مین بہتا ہوا تمھارے باپ کی سرحد مین آگیا تھا یہان آکر گرفتار کیا گیا اب معلوم ہوا کہ باپ تمھارا نمک حرام راہ نہ طاق ہو اسنے مجھ سے کہا کہ راستہ نہ طاق کا تیرکر اور پلٹ جا تو مین رہا کردون چونکہ مجھکو نہ طاق ہی پر جانا منظور تھا اسوجہ سے مین نے صاف صاف کہدیا کہ مین اس عزم کو موقوف نہین کر سکتا ملکہ نے کہا خیر کوئی صورت صفائی کی پیدا کرکے رہا کرا جائے گی اور مین فکر رہائی کرونگی یہ کہکر ہتکڑیان بیڑیان کاٹنے کا حکم دیا شاہزادہ نے دیکھا کہ وقت رہائی آگیا بس انھون نے قید کو توڑ کر پھینک دیا ملکہ اپنے زور و طاقت پر وجد کرنے لگی اور کہا کہ جب تم علم سحر سے واقف نہین ہو یہ زور و طاقت سب بیکار ہو اسلیے کہ یہان کارخانہ سحر کا ہو

کیا کر سکتے ہو الحاصل شاہزادہ سکندر کو ساتھ اپنے لے کر باغ مین آئی اور قریب اپنے بٹھایا اب جو
نظر مرجانہ سرخپوش کی اور پیر نازنینون کی شاہزادہ سکندر رستم خو پر پڑی ہر ایک صناع
عالم کی تعریف کرنے لگی کہ کیا کیا تصویرین اُسنے صفحہ ہستی پر کھینچی ہین سیارہ نے اشارہ سے ملکہ کو
بتا کر کہا کہ کیون کیا چیز ہے تو ہمارے سرخپوش سے زیادہ حسین ہے یا نہین شاہزادہ مسکرا کر خاموش ہو رہا
ملکہ نے کہا کہ آپ کے عیار نے آپکی نہایت تعریف کی ہے فرمایا کہ وہ رفیق ہے میرا میری تعریف نہ کریگا
تو کیا مذمت کریگا ملکہ نے کہا کہ پھر مین مشتاق ہون فرمایا کس بات کی مشتاق ہو اگر کوئی پہلوان
کوئی دیو تمھارے باپ کا دشمن ہو یا تمسے عناد رکھتا ہے تو بیان کرو مین جاکر اُس سے مقابلہ کرون
باندھ کر لے آؤن تم بھی تماشا دیکھو ملکہ نے کہا کہ ان باتونسے مجھے کیا تعلق ہے میرے زیر فرمان وہ وہ
ساحر ہین کہ دیو اور پہلوان کا مار ڈالنا اُنکے نزدیک چیونٹی اور مچھر سے بھی زیادہ آسان ہے مین تو
آپ کے گانے کی مشتاق ہون بس یہ کہنا تھا کہ چہرہ سکندر رستم خو کا سرخ ہو گیا ملکہ سے تو کچھ
نہ کہا اپنے عیار کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ کیا حرکت تھی تیری اے بے حیا تیری طرح مین کوئی
گویا ہون سیارہ نے کہا کہ مخلیہ مین سب گانے بجاتے ہین شرم کیون کرتے ہین مثل مشہور ہے کہ گانا
رونا ہنسنا کسے نہین آتا ہے جسطرح بن پڑے کوئی چیز سُنا دو ملکہ کی خوشی ہو جائے گی یہ سنکر شاہزادہ
کو اور بھی طیش آیا اُٹھ کھڑے ہوئے اور سیارہ کو مارنے کے ارادہ سے چلے اسنے کہا دہائی ہے ملکہ
کی اور اُٹھ کر بھاگا ملکہ نے کہا ہمارے سر کی قسم چلے آؤ شاہزادہ بخاطر ملکہ آکر بیٹھ گیا سیارہ نے
ہاتھ باندھ کر ملکہ سے عرض کی کہ واقع میں گانا بجانا کیا جانین مگر مین نے آپ کو اشتیاق اسوجہ سے
دلایا کہ بے اسکے سلسلۂ شناسائی پیدا نہوتا اصل بات یہ تھی اور اس پردہ مین یہ ظاہر کرنا تھا کہ ایسا
شہریار عالیوقار بے جرم و بے خطا آپ کے ملک مین قتل کیا جاتا ہے ذرا آپ بھی دیکھ لیجئے کہ اسکا
قتل کہانتک جائز ہو سکتا ہے اور شاہزادہ سکندر رستم سے اشارہ کیا کہ اگر ہم یہ کہتے تو آپ
یہانتک کیونکر پہونچتے اور ایسے معشوق کے پہلو مین کیونکر بیٹھتے چونکہ دل ملکہ کا شاہزادہ
سکندر رستم خو کی طرف مائل ہو چکا تھا اسنے عذر کیا کہ مجھے معاف فرمایئے گا مین بھی کہنے مین
اس عیار کے آگئی جو آپ سے ایسی نامناسب فرمائش کر بیٹھی آیندہ ایسا قصور نہوگا شاہزادہ نے فرمایا
کہ تم نے بھی راست سے دور بات کی لیکن مرجانہ سرخپوش نے کہا کہ آپ زبردستی ان قیدیونکو
زندان سے لے آئی ہین عجب نہین ہے کہ داروغہ زندان آپ کے باپ کے پاس گیا ہو جسوقت
بادشاہ کو یہ معلوم ہوگا تو کیا ہوگا ملکہ غلطان گہر رشک جادو نے کہا کہ اچھا تو پیام
میرا والد ماجد کو پہونچا دے کہ ہم نے اس داروغہ محبس کو موقوف کیا یہ قیدیونکو چھوا تا تھا نیند
ہماری حرام ہوتی تھی اور اپنا آدمی نگہبانی زندان کے واسطے معین کر دیا ہے حضور اطمینان
رکھین اور یہان انتظام اسکا کیے لیتی ہون مرجانہ نے کہا کہ آج تو یہ آفت ٹل جائے گی
جب وقت قتل آئے گا تو کیا کیجیے گا ملکہ نے فرمایا کہ اسوقت تو بلا ٹل جائے دیکھا
جائے گا مرجانہ سرخپوش نے عرض کی کہ پھر ایسا وقت نہ ہاتھ آئے گا یہ بتائیے کہ ان
قیدیونکو بچانا منظور ہے یا قتل کرا دیجیے گا ملکہ نے فرمایا کہ قتل کرانا منظور ہوتا تو رہا کیون کرتی الغرض

مرجانہ سرخپوش جادو نے عرض کی تدبیر اسکی یہ ہو کہ دو پتلے سحر کے ان دونون کی ہم شبیہ تیار کیجیے اور اُنکو زندان مین قید کر دیجیے اور وہی قتل بھی ہو جائینگے ملکہ نے فرمایا کہ یہ راز بھی اُسوقت افشا ہو جائیگا جبکہ وہ راجا پیر جو احکام پیرزالہ کاہنہ کو دیکھین گے مرجانہ سرخپوش جادو نے عرض کی کہ اگر تدبیر بن پڑتی ہو تو اُس پرچہ کو مین چرا لے لاتی ہون نہ وہ ہوگا نہ دیکھا جائیگا ملکہ نے فرمایا کہ اگر تو پرچہ چرا لائے گی تو سب بگڑے ہوئے کام بن جائینگے اور ساری دقتین جاتی رہینگی غرضکہ مرجانہ سرخپوش جادو توخدمت مین بادشاہ قلعہ سیماب کی روانہ ہوئی اور یہان ملکہ نے شاہزادہ کو مع سپارہ کو چک پوشیدہ کرکے دو پتلے سحر کے انھین کی صورت سے مشابہ تیار کرکے زندان مین بھیجدیے اور ایک خواص کو پہرہ پر معین کر دیا شاہزادہ سکندر رستم خو نے ملکہ سے ارشاد کیا کہ اے ملکہ جب تم ہمارے حال پر مہربان ہوئین اور ہم کو رہا کرنے کی کوشش کی تو ہمارے ساتھ تمھاری ملازم قدیم گرداب دریانشین بھی مقید ہے اسے بھی رہا کر دو ورنہ ہم کو بھی اُسیطرح رہنے دو یہ نہین ہو سکتا کہ ہم تو اپنی جان بچالین اور جو ہماری وجہ سے قید ہوئے وہ اُسیطرح قید رہے اور قتل ہو جائے ملکہ نے بخاطر شاہزادہ سکندر رستم خو کے ایک اور پتلی سحر کی تیار کرکے گرداب جادو کی جگہ بٹھا دی اور گرداب دریانشین کو بھی قید سے رہا کرکے اپنے پاس بلالیا اور مرجانہ سرخپوش کی منتظر ہو کر بیٹھی وہان کا حال سنیے کہ اول تو داروغہ زندان فریاد کنان خدمت سیماب جادو مین پہونچا اور سارا حال ملکہ کا بیان کیا کہ اسطرح تشریف لائین اور زبردستی قیدیونکو لے گئین یہ سُنکر بادشاہ نہایت برہم ہوا خود اُسنے چلنے کا قصد کیا تھا کہ مرجانہ سرخپوش پہونچگئی باادب ہو کر سلام کیا اور عرض کی ملکہ نے عرض کیا ہو کہ کیا ان قیدیونکو ہمارے زیر دیوار باغ اسی واسطے قید کیا تھا کہ نیند ہماری حرام ہو یہ داروغہ محبس قیدی کو گواتا ہو اور رنجواتا ہو ہر چند منع کیا اسنے نہ مانا آخر ہم نے اسکو موقوف کرکے اپنی طرف سے آدمی معین کر دیا یہ سُنکر بادشاہ زیادہ غضب ناک ہوا اور داروغہ محبس کیجانب دیکھکر ارشاد کیا کہ کیون او نمک حرام یہ حرکتین اور ہماری لخت جگر کی ہم سے شکایت ہو کوئی اسے لے جاکر قید کر دو یہ سنتے ہی دو ساحر اُٹھے اور داروغہ محبس کو قید کرکے زندان کیطرف لے چلے ہر چند یہ فریاد کرتا ہو کہ حضور تحقیق تو کرین مگر بمقابل وزیرزادی کے اسکا قول کب صحیح مانا جا سکتا ہو اُسیوقت یہ بھی داخل زندان کر دیا گیا داروغہ محبس کہتا تھا کہ اب یہ قلعہ ضرور برباد ہو جائے گا کہ بادشاہ کی عقل پر پتھر پڑے ہین دختر کی خبر نہین لیتا ضرور یہ قیدی رہا ہو کر قلعہ کو برباد کرینگے اُسوقت بادشاہ ہوشیار ہوگا یہان مرجانہ سرخپوش خدمت بادشاہ مین حاضر ہو کہ یکایک عفریت جادو فرستادہ صواج آتش ریز جادو مع خانہ ملکہ مروارید گہر دندان آکر پہونچا بادشاہ کو سلام کرکے نامہ حاکم قلعہ ہفت جوش کا پیش کیا سیماب جادو نے نامہ پڑھا مضمون نامہ یہ تھا کہ اے برادر زبان برابر موافق احکام پیرزالہ کاہنہ کے زمانہ ہماری تباہی کا آگیا کہ رفیع البخت اس ملک مین آیا برات لوٹ کر اور دلھا کو مار کر ملکہ کو لے گیا تھا کہ تمھاری

بھاوج اور سالی ملکہ صدف گہر ریز جاکر دونونکو گرفتار کرلائی اور چونکہ نیست اس دختر کی سالم
پائی گئی اسوجہ سے اسکو تمھاری خدمت مین روانہ کیا جاتا ہی کہ چچا بھی بجائے پدر ہوتا ہی بعد ہمارے
اسکی دلجوئی کرتا اور جہان مناسب جانتا شادی اسکی کر دیتا اور ہم تو چراغ سحری ہین اسلیے کہ
دشمن پھر رہا ہوگیا شمشاد جادو نمک حرام اُسکا شریک ہوگیا اسی کی جانب سے اندیشہ تھا کہ
اسکو ہم نے قید کر دیا تھا مگر نہین معلوم رفیع البخت کا عیار کیونکر وہانتک جا پہنچا کہ
باہیمان سم آلود جادو کو مار کر رہا کیا اب مین باطل السحر اور تیغہ موج قضا کے لینے کو بیابان
شمشاد کیطرف جاتا ہون امیدوار دعا کا ہون اور اپنی خیر و عافیت سے بھی مطلع کرونگا وہان تو کوئی
اندیشہ نہین ہی اور اگر وہان بھی کوئی خطرہ ہو تو اس دختر کو گنبد زر بر جد نگارین بھیجدینا کہ اس سے
زیادہ محفوظ مقام ہمارے تمھارے قلمرو مین نہین ہی یہ مضمون پڑھکر سیماب جادو نے
مرجانہ سرخپوش سے کہا کہ ملکہ کو محل مین لیجاکر اسکی چچی اور خالہ کے سپرد کرین جواب نامہ
کا لکھکر آتا ہون مرجانہ سرخپوش جادو پاس محافہ کے آئی اور ملکہ مروارید گہر دندان کو
محل مین لے گئی ملکہ صدف خوش آب جادو نے اسکو گلے سے لگایا دیکھا کہ چہرہ متغیر رنگ
لق عجب حال پریشان سے ہی پوچھا کہ ای دختر تیرا کیا حال ہی مرجانہ سرخپوش نے مضمون خط
کا صدف خوش آب جادو کو بھی سنایا سنتے نہایت افسوس کیا اور ملکہ مروارید گہر دندان
کی بہت کچھ تسلی و تشفی کی وہان سیماب جادو نے جواب نامہ کا تحریر کر دیا کہ ای برادر معظم ملکہ
خیر و عافیت یہان پہونچ گئی حال معلوم ہوا کچھ پریشان نہ ہوجیے کہ ع نشکلے نیست کہ آسان
نشود مرد باید کہ ہراسان نشود + احکام پیرزالہ کاہنہ کا کوئی اعتبار نہین ہی میرے ملک مین بھی
وہ سرکش آگیا تھا جسکے بارے مین پیرزالہ کاہنہ کے احکام نہایت خطرناک باتین بتاتے تھے
مگر مین نے تو آپ کے اقبال اور مدد خداوندی سے اسکو اسطرح گرفتار کرلیا کہ کسی کی
تکسیر بھی نہ بگھوٹی اب بہت جلد قتل کر ڈالونگا اور آپ بھی زیادہ پریشان نہ ہون کس کی مجال
ہی کہ آپ کے مقابلہ کرسکے جسوقت تیغہ موج قضا اور علم باطل السحر اپنے قبضہ مین کر لیجیے گا
دشمن کو چیونٹی کیطرح مل ڈالیے گا باقی خیریت ہی یہ جواب لکھکر عفریت جادو کو دیا عفریت جادو
جواب نامہ لے کر اسی راہ پوشیدہ سے جانب قلعہ ہفت جوش روانہ ہوا اور یہان
سیماب جادو محل مین آیا اور بھتیجی کو گلے سے لگایا مرجانہ سرخپوش جادو سے کہا کہ
جاؤ ملکہ کو بلا لاؤ کہا کہ یہن تمھاری قلعہ ہفت جوش سے آئی ہی یہ سنکر مرجانہ سرخپوش جادو
جانب باغ ملکہ روانہ ہوئی ملکہ قصر کے اندر بیٹھی تھی شاہزادہ سکندر اور سیارہ کو چپ
کرواب دریا نشین و دیدہ نیز ین ملکہ کی موجود تھین مرجانہ سرخپوش جادو نے
حال مروارید گہر دندان کے آنے کا بیان کیا یہ سنکر ملکہ بہت پریشان ہوئی اور کہا ای
مرجانہ تو جانتی ہی کہ باجی مجھسے نہایت الفت رکھتی ہین اور جبتک یہان رہتی ہین میرے
ہی پاس رہتی ہین تو یہان کی یہ کیفیت ہی اب کیا کرون ضرور ہمراہ میرے آئینگی مرجانہ سرخپوش
نے کہا کہ آپ وہان تشریف لے جایئے مین یہانکا انتظام کیے لیتی ہون آئینگی تو پھر تباحت

کی بات نہین ہی بلکہ تو اُسطرف روانہ ہوئی اور مہمان مرجانہ سرخپوش جادو نے باغ مین پہنچنے کا انتظام کیا تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ ملکہ غلطان گہر ریز جادو مروارید گہر و نذان کو ساتھ لیے ہوئے باغ مین آئی مرجانہ سرخپوش نے اُسی درجہ مین لاکر بٹھادیا جو اسکے واسطے علحدہ سجا دیا تھا مروارید گہر و نذان باحال پریشان بیٹھی تھی جبسے اسکا تغیر دل مین یہ سوچ کہ نہین معلوم ربیع البخت پر کیا گذری مروارید گہر و نذان سے لپٹ گئی کہا باجی خدا کے واسطے کچھ حال دل کا کہو کہ یہ کیا کیفیت ہی مروارید گہر و نذان نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور کہا کہ بہن کیا کہون گھر کی تباہی کا صدمہ ماں باپ سے چھٹنے کا رنج کیونکر دل ٹھکانے رہ سکتا ہی غلطان گہر رشک جادو نے کہا کہ ماں باپ سے چھٹنے کیون لگین جسوقت دشمن پر فتح حاصل ہوجائے گی اور انتظام قلعہ کا درست ہوگا چلی جانا کیا ہمیشہ یہان ہوگی چار دن کے واسطے یہان آئی ہو دلکو بہلاؤ آخر اور بھی تو اکثر کہیں آیا کی ہوگی یہ حالت مین نے کبھی نہین دیکھی تو آج ہی یہ کوئی اور ہی بات ہی مروارید گہر و نذان نے کہا کہ دشمن پر فتح مشکل ہی کیا تم نے سُنا نہین کہ شمشاد جادو دشمن کا شریک ہوگیا ہی غلطان گہر رشک جادو نے کہا کہ ایا ... شمشاد جادو کیا کرلے گا کیا وہ موا میرے چچا سے مقابلہ کرسکتا ہی اور جسنے کہ قلعہ پر چڑھائی کی ہی وہ ساحر بھی نہین ہی بھلا کیا لڑے گا ایک دن مین سب مار لیے جائینگے اگر زیادہ پریشانی ہو تو کہو مین خود چلون اور وہانکا انتظام کرون اسیدن کے واسطے مین کہتی تھی کہ سحر سیکھ لو مگر تم نے کچھ توجہ نہ کی مروارید گہر و نذان نے کہا کہ اتنے ساحر تلف ہین ہین ایک مین اگر ساحرہ بھی ہوتی تو کیا کرلیتی اسنے مین نظر غلطان گہر رشک جادو کی سینہ پر مروارید گہر و نذان کے جا پڑی مروارید گہر و نذان کی تصویر ربیع البخت کی گلے مین پہنے ہوئے تھی مگر رخ تصویر کا اسطرف نہ تھا غلطان گہر رشک جادو نے کہا کہ باجی یہ تم گلے مین کیا شے پہنے ہوئے ہو مروارید گہر و نذان نے جلدی سے ڈوپٹہ سینہ پر ڈالا اور کہا کہ ایک بختی ہی دھڑکن کو نفع کرتی ہی جب سے میری طبیعت بارہ ہوئی ہی اسے پہنے رہتی ہون اس سے کچھ تسکین رہتی ہی ورنہ پہلے اس سے بدتر حالت تھی جیسے سودائیون کی سی کیفیت تھی غلطان گہر رشک جادو نے مرجانہ سرخپوش کو اسی جگہ چھوڑا اور خود شاہزادہ سکندر رستم خو کے پاس آئی پوچھا شاہزادہ نے کہ تمھاری بہن صورت مین تم سے اچھی ہین یا تم اچھی ہو ملکہ نے کہا کیا بدنیت ہو اب اُنکی طرف ڈھلے شاہزادہ نے فرمایا کہ تم بہ باطن ہو جو میری طرف ایسا خیال کرتی ہو جیسی تمھاری بہن ویسی میری بہن اگر بڑی ہی تو ماں کی جگہ ہی اور چھوٹی ہی تو دختر کے مقام پر ہی خبردار اب ایسی بات نہ کہنا کہ ہم لوگون کا یہ شیوہ نہین ہی آدمی پوچھتا ہی ولد اپنی اگر خوبصورت ہوتی ہی تو وہ بھی اچھی معلوم ہوتی ہی اور جو جیسا ہوتا ہی کہا جاتا ہی ملکہ نے دیکھا کہ شاہزادہ کو غصہ آگیا فوراً بات کا پہلو بدلا اور کہا کہ ہنسی کی بات مین اسقدر غصہ ابھی تو موقع نہین ہی مین بیان کرکے کیا کرون آنکھ سے دیکھ لینا وہ بھی مبتلاے عشق معلوم ہوتی ہی ذرا اس بات کو ظاہر ہوجانے دو پھر سب

ایک ہو جائینگے وہان مرجانہ سرخپوش مروارید گہر دندان کے پاس بیٹھی باتین کر رہی تھی اور ملکہ مسہری پر لیٹی ہوئی تھی کہ آنکھ اسکی لگ گئی اور نفیر خواب بلند ہوئی بس مرجانہ سرخپوش نے اُس تصویر کو پلٹ کر دیکھا اور ڈورا کاٹ کر تصویر لیے ہوئے پاس غلطان گہر رشک جادو کے آئی اور تصویر دے کر کہا کہ لیجیے حال کھل گیا ملکہ نے تصویر کو دیکھ کر سکندر کو دے دیا سکندر نے تصویر دیکھتے ہی نہایت تعریف کی کہ کیا حیوان وجیہ اور بہادر ہے عجب نہین ہے کہ یہ وہی نقابدار سرخپوش ہو جس سے ہم سے گزر چلا تھا پوچھا کہ جسطرح یہ دریا تمھارے قلعہ تک آیا ہے تمھاری بہن کے قلعہ تک بھی دریا گیا ہے یا نہین غلطان گہر رشک جادو نے کہا کہ ہان کوہ تفریق سے دریا کی دو شاخین ہوئی ہین ایک شاخ قلعہ ہفت جوش کو گئی ہے اور دوسری شاخ اسطرف آئی ہے اب سکندر رستم خو یقین ہو گیا کہ یہ اُسی نقابدار کی تصویر ہے بعد تھوڑی دیر کے مروارید گہر دندان بیدار ہوئی خلیہ پاکر چاہا کہ تصویر کو دیکھون گلے پر جو ہاتھ ڈالا تو تصویر ندارد بس یہ بیتاب ہو کر رونے لگی صدا اسکی جو کان مین ملکہ غلطان گہر رشک جادو کے پہونچی دوڑی ہوئی قریب مروارید گہر دندان کے آئی اور کہا کہ باجی خیر تو ہے مروارید گہر دندان نے دل کو سنبھال کر کہا کہ مین خواب مین ڈر گئی ایسی مہیب صورت دکھائی دی کہ اُچھل پڑی غلطان گہر رشک جادو نے وہی تصویر دکھا کر کہا کہ اس صورت سے تو نہین ڈری تھین بس نظر جو مروارید گہر دندان کی تصویر پر پڑی جھیپ گئی آنکھین نیچی کر لین عرق شرم مین غرق ہو گئی کہ افسوس جس رسوائی کو ڈرتی تھی وہ پیش آگئی چھوٹی بہن پر راز دل ظاہر ہو گیا گو یہ منھ پر نہ کہے مگر دل مین کیا کہتی ہو گی غلطان گہر رشک جادو لپٹ گئی اور کہا کہ باجی شرماؤ نہین ہماری جان کی قسم اب راز دل نہ چھپاؤ چھپکے چھپکے رنج نہ اٹھاؤ سچ بتاؤ کہ یہ صاحب تصویر کون ہے جو اس تصویر کو تم نے گلے کا ہار بنا رکھا ہے پہلے تو مروارید گہر دندان نے بہت چھپایا جب غلطان گہر رشک جادو نے ہزارون قسمین دے کر پوچھا تو اسنے مجبور ہو کر بیان کیا دریا مین بہتا ہوا آیا تھا مین نے اسکو نکالا جب نام معلوم ہوا تو نین سمجھی کہ یہ میرے باپ کا قاتل ہے اُسوقت مین اور پریشان ہوئی کہ کیا کرون مان نے میری شادی کر دی اُسنے اُس شخص کو قتل کیا اور مجکو اپنے ساتھ لے گیا والدہ صاحبہ آکر دونونکو اسیر کیے لیتین اور مجھے حکم ہوا کہ اسکے قتل کر یہ لیکر تصویر جو اُسوقت کا بنوا رکھا تھا گئی غلطان گہر رشک جادو نے کہا کہ پھر کیا ہوا ملکہ نے کہا کہ اُسکے مددگار آگئے اور اُسے چھڑا لیگئے اُسنے نامہ لکھا کہ ہمین راستہ نہ طاق کا بتا دو اور ملکہ کو ہمارے سپرد کر دو ہم تمھارے ملک و مال سے کوئی غرض نہین رکھتے ہین باپ نے میرے مجکو تو اسطرف روانہ کر دیا اور جواب کے لیے تین روز کی مہلت طلب کر کے بیابان شمشاد کو گیا ہے کہ تیغہ موج قضا اور علم طوفشان پر قبضہ کرون اُسکے بعد دشمن سے مقابلہ کرون اگر وہ دھوکا کھا گیا ہو گا اور علم و تیغہ میرے باپ کے قبضہ مین آگیا ہو گا تو یقین ہے کہ یہ صاحب تصویر ہاتھ سے میرے باپ کے قتل بھی ہو گیا ہو گا یہ کہکر رونے لگی اور یہ شعر پڑھا [illegible]

غلطان گہر رشک جادو نے کہا کہ تم نہ گھبراؤ مین خبر وہان کی منگا دونگی یقین ہے کہ وہ خیریت

سے ہمنے احکام پیرزادہ کا ہنہ خلط نہیں ہوسکتے اگر انکے بارے مین یہ لکھا ہو کہ وہ تمام قلعہ ہفت
جوش ہین تو اُنکو کون قتل کر سکتا ہو انھین باتون مین صبح ہوگئی ملکہ غلطان گہر رشک جادو
نے کہا کہ ہمارے باپ کا دشمن بھی اسیر ہوا ہو اور آج وہ قتل ہوگا تم بھی تماشا دیکھنے چلو مروارید
گہر دندان نے کہا کہ مجھے ایسے تماشے سے معاف رکھو یہ کام سنگدلونکا ہو کہ وہ ہیجنا ہون کے
قتل کا تماشا دیکھین غلطان گہر رشک جادو نے بہت سمجھایا کہ چچا تمھارے ناراض ہونگے کہ
اسکو ہمارے دشمن کے قتل کی خوشی نہین ہو یہ تماشا دیکھنے کو نہ آئی اسوقت چلنا ہی مناسب
ہو اُسوقت چاہے آنکھین بند کر لینا اور نہ دیکھنا کوئی نہین دیکھے گا کہ کون دیکھ رہا ہو اور کس نے
آنکھین بند کر لی ہین ملکہ راضی ہوئی گرداب جادو کو یہین چھوڑا اور ملکہ غلطان گہر رشک جادو
و مروارید گہر دندان و مرجانہ سرخ چہرہ خوش سیاہ و سامان شاہی کے ساتھ طرف میدان خونی
کے روانہ ہوئی غلطان گہر رشک جادو نے تمھین دے کر بوشاک ملکہ مروارید کی بلوائی
تھی سواری ملکہ کی کس جاہ و جمل کے ساتھ پہونچی ہو ادھر بادشاہ قلعہ بھی بڑی دھوم سے
آیا تمام اہل شہر جمع ہوئے اب سیماب جادو نے دختر کیطرف دیکھکر کہا کہ قیدیونکو لاؤ ہنوز
سخن نا تمام تھا کہ شہلا سے شوخ چشم جلاد و خواص ملکہ غلطان گہر رشک جادو کی قیدیون کو
لیے ہوئے آئی اور چبوترہ پر بیٹھا یا نظر جو مروارید گہر دندان کی تصویر پر سکندر رستم خو
پر چڑی اسنے بیان کیا کہ اسمین یہ لڑکا کیسا ہو تا ہر خدا وندا تو نے یہ تصویر مین اسی لیے
بنائی تھین کہ اس طلسم سے مٹائی جائین یا رفیع البخت کو دیکھا یا اسکو ایسے حسین مرد
آجتک نظر سے نہ گذرے تھے اُدھر سیماب جادو نے جلاد کو حکم دیا کہ قتل کرو ان سب کو
کہ ایک دم ہنگامہ نہ رہے اچھا نہین یہ سنتے ہی جلاد خونخوار مریخ شعار لباس سرخ
پہنے ہوئے کٹے ہوئے ناک کان کا ہار گلے مین پڑا ہوا ایک پٹی مثل تخت الحنک کے
بندھی ہوئی شمشیر برہنہ ہاتھ مین پیر پٹختا ہوا قریب سکندر رستم خو کے پہونچا اور کہا
کہ جو کھانا ہو کھالے جو پینا ہو پی لے کہ وقت تیرا آخر ہو سیماب جادو نے آواز دی
کہ حسرت کیا پوچھتا ہو جلاد قتل کر کہ یہ قیدی لائق رحم نہین ہین پس ادھر تو جلاد نے تلوار اُٹھائی
اُدھر مروارید گہر دندان اور غلطان گہر رشک جادو نے آنکھین اپنی بند کر لین جلاد
نے تلوار ماری کہ سر قلم ہو کیا لاش پھڑکنے لگی ساتھ ہی اسکے جلاد نے سیارہ نقلی اور
گرداب ذریا نشین کو بھی قتل کیا ان تینون کے قتل ہوتے ہی طبل شادیانہ پر
چوب پڑی زر و جواہر لٹنے لگا لوگون نے مبارکبادی بادشاہ وہین سے انعام تقسیم
کرتا ہوا داخل محل شاہی ہوا اب سامان جشن ہونے لگا طلبگنے آآکر جمع ہوئے صحبت عیش و
طرب آراستہ ہوئی مروارید گہر دندان نے ملکہ غلطان گہر رشک جادو سے کہا کہ بہن مجھے
تو باغ مین بھیجدو کہ میرا جی گھبراتا ہو ملکہ غلطان گہر رشک جادو نے کہا کہ مین بھی چلتی
ہون یہ سیماب جادو کے پاس آئی اور ہاتھ باندھکر عرض کی کہ مین نے بھی اپنے باغ مین
صحبت جشن قرار دی ہو اگر اجازت ہو تو جاؤن سیماب جادو نے کہا سدھارو یہ سلام

کرکے رخصت ہوئی اور مع ملکہ مروارید گہر دندان اپنے باغ مین آئی لیکن مرجانہ سرخپوش جادو
وہین رہی جسوقت صحبت جشن آراستہ ہوئی تمام ارکین دولت جمع ہوئے سیماب جادو
مع ملکہ صدف خوش آب جادو آکر مسند پر جلوہ گر ہوا اسنے مرجانہ سرخپوش جادو
سے جاکر کہا جاکر پرچہ احکام پیرزالہ کاہنہ کا نکال لا کہ مین اُسے سب کے روبرو منقل آتشین
پر جلادونگا حکم اُس پرچہ کا نلط نکلا دشمن پر مین فتحیاب ہوا ایک خادمہ نے منقل لاکر
سامنے رکھدی مرجانہ سرخپوش جادو گئی اور پرچہ احکام پیرزالہ کاہنہ لائی اور ہاتھ
مین سیماب جادو کے دیا سیماب جادو نے پرچہ کو دیکھنے کا قصد کیا تھا کہ مرجانہ جادو
نے کہا ایسی چیز کا دیکھنا اچھا نہین جو دل کو تہلکہ مین ڈالے اور پریشان کرے جلا بھی
دیجیے صدف خوش آب جادو نے کہا کہ ہے تو بچہ مگر بات دور کی کہتی ہے صاحب پھیکو
بھی اس کاغذ موئے نے تو دھوکون کے مارے مجکو آدھی جان کا کردیا یہ کہکر کاغذ ہاتھ سے
سیماب جادو کے لے کر جلادیا اب مرجانہ سرخپوش جادو کو اطمینان ہوا تھوڑی
دیر بیٹھ کر اسنے کہا کہ ملکہ کے جلسہ کا تمام انتظام میرے ہی سپرد تھا وہان کی نہ معلوم کیا
حالت ہوگی اجازت ہو تو مین بھی جاؤن سیماب جادو نے کہا تو ملکہ کے ساتھ ہی کیون
نہ چلی گئی تجھے روکا ہی کس نے تھا مرجانہ سرخپوش سلام کرکے رخصت ہوئی اور
باغ ملکہ کیطرف چلی دیکھا کہ اندر قلعہ کے گلی گلی ناچ ہو رہا ہے گھر گھر جشن ہے تمام قلعہ مین
چراغان ہے ایک ہنگامہ برپا ہے مرجانہ سرخپوش تماشا دیکھتی ہوئی آکر باغ مین
پہونچی ملکہ گلستان گہر رشک جادو پاس مروارید گہر دندان کے بیٹھی ہوئی
ہولین خبر رہی تھی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے اگر والد ماجد نے پرچہ احکام پیرزالہ کاہنہ کو دیکھ
لیا تو بڑا غضب ہوا سارا کھیل بگڑ جائے گا مرجانہ سرخپوش جادو نے جاتے ہی
مبارکباد دی ملکہ نے کہا کہ مین اس مبارکباد کا مطلب نہ سمجھی مرجانہ سرخپوش
نے کہا کہ اب کھٹکا مٹ گیا کہ پرچہ احکام پیرزالہ کاہنہ کا میرے سامنے جلادیا گیا آپ سے
والد ماجد نے پرچہ احکام دیکھنے کا قصد کیا تھا کہ مین نے کہا ایسی چیز کا دیکھنا کیا
جس سے فال بد نکلے وہ مین آئے انھون نے جلادیا ملکہ نے مرجانہ سرخپوش کو گلے
سے لگا لیا اور کہا کہ واقع مین تو نے کیا کام کیا ہے اور اشارہ سے کہا اب تو یہان ٹھہر مین
تجھ سے شاہزادون کی خبرلون وہ نہایت نازک مزاج ہین ایسا نہ ہو کہ بےگھبائین یہ کہکر خدمت
شاہزادہ سکندر رستم خو مین آئی اور مرجانہ سرخپوش کو وہین چھوڑ آئی شاہزادہ
سکندر رستم خو نے کہا کہ ہمین قتل کرآئین ملکہ نے کہا کہ تمھارے دشمنون کو اور سب
ماجرا بیان کیا لیکن سکوت مین بھی تھی کہ اب کیا تدبیر کرون کہ مروارید گہر دندان کا
سکندر سے سامنا نہ ہو ورنہ بڑی دقت ہوگی ایک میزبان سے دو مہمانون کی خاطر
اسطرح کہان ممکن ہے کہ حال ایک کا دوسرے پر ظاہر بھی نہ ہونے پائے اب انکی خفگی
کا خوف تو مٹ گیا کہ جس حال مین ہم ہین اسی حال مین وہ بھی ہین وہ مجھے طعنہ کیا

دے سکتی ہین مگر یہان یہ بھی ایک بے شرمی کی بات ہی کہ مین خود اس بات کو اُنسے بیان کرون یہ
تو یہان اس کشمکش مین ہی اور وہان مرجانہ سرخپوش جادو نے ملکہ مروارید کہر دندان
سے کہا کہ آج آپ کو سکوت زیادہ ہی اسکا کیا باعث ملکہ نے ایک آہ سرد کھینچکر عرض کیا
کہ مجکو ان دونون قیدیون کے بیگناہ قتل ہونے کا بہت رنج ہی اگر کوئی قصور اُنکا ہوتا تو بھی
غنیمت تھا افسوس کہ یہ اکوان پرست انتہا کے ظالم ہوگئے ہین اور ظلم اچھی چیز نہین ہی
جو ظلم کرتا ہی وہ برباد ہوجاتا ہی کیسے کیسے بادشاہ اولوالعزم کہ جنھون نے دعوے خدائی کے کیے
تھے انھین مسلمانون کے ہاتھ سے کسطرح مٹ گئے کہ پتہ بھی نہین ۵ پاؤن تھا تے تھے جنکے
سامنے جاتے ہوئے ۵ کاسہ سر اُسکے دیکھے تھے کہ ین ٹھاتے ہوئے مرجانہ سرخپوش نے
عرض کی کہ اب ان خیالات کو دور کیجیے جو مرگیا وہ زندہ نہین ہوسکتا چلیے آپ کو ایک تماشا دکھا
لاؤن لیکن ملکہ نے کہا تو بھی بڑی سنگدل ہی کہ ایسی حالت مین مجھے تماشے کی سوجھی ہی مرجانہ
سرخپوش نے کہا کہ جسوقت وہ تماشا دیکھیے گا یہ سب غم غلط ہوجائینگے اور مجکو بھی رحم دل
کہنے لگیے یہ کہکر ملکہ کو ساتھ لیا اور اُس مقام پر آئی جہان کہ سکندر رستم خود سیار دکوچک
و ملکہ غلطان کہر رشک جادو اپنی ہمراز کنیزون سمیت بیٹھی ہوئی تھین پہلے تو ملکہ نے سمجھی کہ یہ کوئی
غیر مرد ہی بیٹھا ہی جب مرجانہ سرخپوش نے کہا کہ یہ غیر مرد نہین بلکہ آپکا چھوٹا بھائی
ہی تو مروارید کہر دندان ہنسی اور کہا اسکی جان سے دور یہ تو بالکل وہی معلوم ہوتا ہی جیسا
ایک گنہگار قتل کیا گیا ہی اور اسکا رفیق بھی ویسا ہی ہی جیسا اُسکا رفیق تھا مرجانہ سرخپوش
نے کہا کیا ہوا خدا کی خدائی مین ایسے بہت سے لوگ پڑے ہین جنکی صورتین اسقدر مشابہ
ہین کہ ایک کو چھپاؤ اور دوسرے کو نکالو ابھی تک مروارید کہر دندان چھپی کھڑی تھی اور
باتین کر رہی تھی پوچھا شادی انکی کب ہوئی لہذا ہم کو خبر تک نہین مرجانہ سرخپوش
ہنسی اور کہا کہ حقیقت مین آپ بڑی بھولی ہین شادی ابھی ملکہ کی نہین ہوئی ہی اور
یہ وہی شخص ہی جسکے قتل کی خوشی ہی ملکہ نے اُسکا ہم شبیہ بنا کر قتل کروا دیا اور اسکو چھپا ڈالا
کہ دل ملکہ کا اسپر آگیا تھا اب دیکھیے شادی کب تک ہوتی ہی اور کیا صورت شادی
کی نکلتی ہی یہ سُنکر ملکہ مروارید کہر دندان سامنے چلی آئی سکندر تو متحیر ہوگئے کہ یہ کون
ہی اور غلطان کہر رشک جادو مرق شرم مین غرق ہوئی گردن جھکائی مرجانہ سرخپوش
نے سکندر سے اشارہ کیا کہ یہ بڑی بہن ملکہ کی ہین شاہزادہ برائے تعظیم اُٹھا اور ملکہ
کو سلام کیا ملکہ نے دعا دی اور غلطان کہر رشک جادو کیطرف دیکھکر مسکرائی اور کہا
کہ بہن ہم سے کیون چھپاتی ہو اب ہماری تمھاری تو ایک حالت ہی بقول [illegible]
جنگل مین اکیلا ہی مجھے جانے دو + خوب کہا ہی کہ جو ل چھپیں گے وہ اسکے دوا + یہ کہکر مسند
پر بیٹھ گئی اب تو ملکہ غلطان کہر رشک جادو و مروارید کہر دندان اور سکندر رستم وہ سب
ایک جگہ بیٹھے اور صحبت عیش و نشاط آراستہ ہوئی جب اس جشن سے فرصت ہوئی تو سکندر
نے یہ تجویز کر دیا کہ اب عقد و شادی کرنا چاہیے کہ یہ جوان ہوئی صرف خوشی آپ جادو

سنے دختر کو بلا بھیجا ملکہ **غلطان گہر رشک جادو** نے بیٹی اپنے والدین کی آئی **سیماب جادو**
سنے کہا اب ہمارا جی چاہتا ہے کہ تم کھڑا اپنا دیکھو اور باغ جوانی کا پھل لاؤ ملکہ نے شرم سے
گردن جھکالی اور دل پر غیر پڑا کہ دیکھیے اس فتنہ کی شورش کس حد کو پہونچتی ہے اور مآل اس
شادی کا کیا ہوتا ہے ملکہ اسوقت تو خاموش ہو رہی دوسرے وقت کہلا بھیجا بین نہیں
چاہتی کہ زندگی بین آپ کے فرمون سے جدا ہون شادی میری نہ کیجیے ورنہ باعث ناشادی
ہوگی اور بین غم فرقت آپ کا نہ اٹھا سکونگی جب سیماب جادو نے نہ مانا اور کہلا بھیجا
شادی ضرور ہونا چاہیے کہ نسل قائم رہے تب ملکہ نے کہلا بھیجا کہ جو کچھ خدا وند نے مجھ مین عطا
کیا لیکن میرے لیے دختر بھی بجا سے پسر ہے ملکہ **غلطان گہر رشک جادو** پریشان ہے
کہ اب کیا فکر کرون اور کیونکر اس بلا کو ٹالون شاہزادہ سکندر رستم خواہ رسیدہ کو جب
نے جو یہ حالت پریشان **غلطان گہر رشک جادو** کی دیکھی سبب دریافت کیا ملکہ
نے تو یہ سبب جواب کے نہ بیان کیا لیکن مرجانہ سرخپوش نے سب کیفیت سنا
شاہزادہ سکندر رستم خوش بیان کی یہ سنکر جہرہ سکندر کا سرخ ہوگیا اور کہا اے ملکہ
اب اگر ایسا کلام میرے گوش زد ہوا تو تمام قلعہ **سیماب** کو تاخت و تاراج کر دونگا اور
اندر قلعہ کے گھس کر باپ کو تمھارے مار ڈالونگا ملکہ **غلطان گہر رشک جادو** نے
کہا کہ صاحب زیادہ طنطنہ اچھا نہین ہوتا ابھی کل کی بات ہے کہ کسطرح گرفتار ہوکر آئے
تھے تمھارا کوئی تابو بھی چلا تھا اب جو ہمسے کرتے ہو تو کیا کر لوگے انجام یہ ہوگا کہ سارا
فاتش ہوگا ہم رسوائے عالم ہونگے تم قتل ہو جاؤ گے مین اسکی ایک تدبیر سوچی ہون ایک
ایسی شرط پیش کرونگی کہ وہ کسی سے سوا تمھارے پوری نہ ہوسکے گی وہ یہ ہے کہ ایک دیو ہے
نام اسکا مغرور سرکش ہے وہ دیو سرکشان قاف مین نہایت ممتاز ہے اسکو میرے
باپ نے مطیع رہنے کو قسط جان اپنا قرار دیا ہے جس مقام پر کہ تیغہ قتل **سیماب جادو**
اور چراغ حیات ساحران رکھا ہے کنجی اسکی اس دیو کے سینے مین ہے کہ بغیر اس چراغ کے سحر
ساحران قلعہ **سیماب** کارگر نہین ہوسکتا اور بغیر اس تیغہ موج فنا کے قضا **سیماب جادو**
کی نہین ہے لہذا مین یہ شرط پیش کرتی ہون کہ جو اس دیو کو مارے وہ میرا شوہر ہوسکتا ہے نہ
کوئی اس دیو پر غالب آسکے گا نہ میری شادی ہوگی یہ سنکر پاس اپنے باپ کے کہلا بھیجا
کہ شوہر ایسا ہونا چاہیے جو زور و جہ سے زبردست ہو تاکہ عورت مرد کے دباؤ مین رہے
اور اسکی عزت کرے لہذا جو ایسا زور آور ہو کہ دیو مغرور سرکش کو مارے وہ میرا شوہر
ہوسکتا ہے جسوقت یہ پیام **ملکہ کا سیماب جادو** کو پہونچا یہ سمجھ گیا کہ **ملکہ** کو شادی
کسیطرح منظور نہین ہے جو ایسی شرطین وہ پیش کرتی ہے خیر نہ سہی لیکن جن شاہزادون کے
پیام آئے ہوئے تھے انسے بھی شرط کہلا بھیجی کہ اگر عقد **ملکہ** کے ساتھ چاہتے ہو تو جاکر
دیو مغرور سرکش کو زیر کرو یا جان سے مارو یہ پیام سنکر بہت سے بزدل تو خاموش
ہو رہے کہ ہم ایسی شادی سے باز آئے جسکی فکر مین جان پر آئے عروس ملنے کے عوض

عروس اجل سے ہمکنار ہونا پڑے لیکن جو لوگ کہ زور آور تھے اور اُنکو اپنے قوت بازو پر بہت
گھمنڈ تھا اُنھوں نے تیاری کی اور لشکر کو ساتھ لے کر طرف کوہ حقمباق کے روانہ ہوئے کہ
یہی مسکن اس دیو کا تھا اُنکا حال بروقت کھلے گا لیکن اول حال شاہزادہ سکندر رستم جم
کا سنیے ملکہ غلطان گہر رشک جادو سے کہا کہ ایسا نہ ہو تمھارے خواہشمند جان پر
کھیل کر اس دیو کے مقابلہ کو پہونچ جائین اور کوئی شخص دیو کو مارلے تو پھر یا تمھین بدعہدی
کرنا پڑے گی یا ہمین تم سے دست بردار ہونا پڑے گا اس سے بہتر یہ ہے کہ ہمین بھی مسکن
دیو کا بتا دو تاکہ جاکر اُس دیو کو مار کر حقدار عقد کے ہو جائین ملکہ غلطان گہر رشک جادو
نے کہا کہ اُس دیو کا مرنا ناممکن ہی نہین اسلیے کہ وہ دیو نہایت زبردست ہے دیو تو اُسکے نام
سے کانپتے ہین آدمزاد کی کیا بنیاد جو اُس دیو سے لڑے گا فرمایا کہ مین تو ضرور اُس سے لڑونگا
اور اگر نہ بتاؤگی تو قلعہ مین جاکر تمھارے باپ کو مار ڈالونگا کہ یہ سارے فسادات
اُسی کی ذات کے ہین ملکہ نے کہا کیا خوب محبت آپ کی ہے کہ جسکی الفت کا اظہار اُسی کا
خون بہانے پر تیار میرے باپ کو قتل کرنے کے لیے موجود ہو شاہزادہ نے فرمایا کہ اگر وہ
راہ راست پر آیا تو مجھے اُس سے کچھ سروکار نہین اور اگر تمھارے ساتھ شادی کرنے
مین عذر و حیلہ کرے گا تو بیشک اس کے لیے یہی ہونا ہے کہ ہاتھ سے میرے مارا جائے گا
یہ فرماکر تلوار کھینچی اور اُٹھ کھڑے ہوئے ملکہ نے تیور سکندر کے بدلے دیکھے یقین ہوا کہ
بیشک یہ جو کچھ کہتا ہے ایسا ہی کر گذرے گا راز بھی فاش ہو گا اور اُسکی جان بھی جائیگی
بس جلدی سے دامن شاہزادہ کا پکڑ لیا اور کہا کہ صاحب بیٹھو تو سہی تو سنو تو سہی فرمایا کہ
اب مجھ سے ایک دم یہان ٹھہرنا شاق ہے اب یا قتل اپنے باپ کا گوارا کرو یا پتہ اُس دیو کا
بیان کرو کہ وہ کہان رہتا ہے آخر ملکہ کو مجبور ہو کر پتہ بتانا پڑا کہ قلعہ سیماب سے
جانب جنوب ایک کوہ واقع ہے اور نام اُسکا کوہ حقمباق ہے وہی کوہ مسکن اُس دیو کا ہے لیکن
قتل کرنا اُس دیو کا ممکن نہین بغیر میری مدد کے اور میری اعانت سے یہ راز سیماب بھادو
پر ظاہر ہو جائے گا اور وہ سمجھ جائے گا کہ اس دختر کو خود مقدا اپنا اسی شخص کے ساتھ منظور
تھا اور آپ کو تمام اہل قلعہ مع سیماب جادو پہچان چکے ہین جسوقت آپ دیو کو مار کر
پھریے گا اور درخواست شادی کی کیجیے گا تو باپ میرا میرا دشمن ہو جائے گا مگر خیر
اب تو آپ کو دل دیا دیکھیے اس دل کی بدولت کیا کیا رسوائیان اور مصیبتین پیش آتی
ہین ہم نے بھی اب دل کو یکسو کر لیا بقول شاعر ربا عی سرمد گلہ اختصار می باید کرد +
یک کار ازین دو کار می باید کرد + یا تن بہ رضاے دوست می باید داد + یا قطع نظر ز یار
می باید کرد + تو یار سے قطع نظر کرنا کہان ممکن اب جان و مال و آبرو سب آپ کے سپرد
کیا یہ کہکر انگوٹھی اپنی اُتار کر سکندر کو دی اور رونے لگی کہ آج ہم اپنے ہاتھ سے اپنا گھر
برباد کرنے کا بندوبست کرتے ہین شاہزادہ اسکے رونے پر متاثر ہوا اور کہنے لگا کہ اے ملکہ
بے ایمان خود اگر باپ تمھارا تعرض نہ ہو گا تو مین اُسکے دین و مذہب سے بھی سروکار نہ رکھونگا

صرف تمھین ساتھ لے کر جانب نہ طاق چلا جاؤنگا یہان اگر اُسنے خود ابتدا سے جنگ کی تو مجبوری ہی یہ فرما کر سیارہ کو اپنے ساتھ لیا اور چور دروازہ سے نکلکر جانب کوہ چقماق روانہ ہوئے یہان ملکہ غلطان گہر رشک جادو نے خیال کیا کہ اب آثار اچھے نہین ہین یہ راز ظاہر ضرور ہی ہوجائے گا لہذا اب اس قلعہ مین رہنا اچھا نہین ہی یہ خیال کر کے مرجانہ سرخپوش جادو سے کہا کہ مین تو باغ دلفروز کیطرف جاتی ہون اور باجی صاحبہ کو بھی لیے جاتی ہون تو یہین رہ اگر کوئی بے ترکیبی ظہور مین آئے تو مجھے آگاہ کرنا یہ کہکر اپنے باغ کیطرف روانہ ہوئی مرجانہ سرخپوش خدمت مین سیماب جادو نی پہونچی اور عرض کی کہ ملکہ تو اپنے باغ مین تشریف لے گئی ہین اور مجھے یہان چھوڑ گئی ہین نہین معلوم مجھ پر کیا عتاب ہی اب مین حضور ہی کی خدمت مین رہونگی سیماب جادو نے کہا کہ جسوقت ملکہ باغ سے پھر کر آئے گی تو مین اُسے سمجھا دونگا بالفعل تو یہین رہ اور رنجیدہ نہ ہو یہ تو یہان مقیم ہوتی ہی اور ملکہ باغ دلفروز مین سکندر کی منتظر ہوکر بیٹھتی ہی اور شاہزادہ سکندر رستم خو مع سیارہ کوچک راستہ کوہ چقماق کا طے کر رہے ہین جسوقت قریب کوہ چقماق پہونچے تو دیکھا کہ جانب صحرا سے گرد اڑی اور آتے آتے دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا دل گرد سے ایک شاہزادہ پچاس ہزار سوار سے آکر پہونچا اور قریب کوہ چقماق کے خیمہ زن ہوا ساتھ ہی دوسری گرد اڑی اور ایک بادشاہ اور اسی ہزار سوار سے آکر پہونچا اور اسنے بھی قریب کوہ چقماق کے خیمہ برپا کیا یہ دونون بھی ملکہ کے خواستگار ہین نام ایک کا سلیمون دیو کش اور دوسرے کا نام بلقان فیل زور ہی یہ بھی اسی ارادہ سے آئے ہین کہ دیو مغرور سرکش سے مقابلہ کرین اور اُسے زیر کے ملکہ غلطان گہر رشک جادو سے شادی کرین سکندر رستم خو مع سیارہ کوچک مرکب کو چمکا کر قریب کوہ چقماق کے پہونچے دیو مغرور سرکش نے جو دیکھا کہ تمام صحرا آدمزادون سے مملو ہی لشکر اتر رہے ہین یہ نہایت خوش ہوا دل مین کہتا تھا کہ کیا عنایت خداوندا بلیس کی میرے حال پر ہوئی کہ میرے نون کی خوراک اُسنے جمع کر دی یہ سب کے سب خود بخود یہان اجل ہونے کو آکر اس صحرا مین قیام پذیر ہوئے سچ کہا ہی ؎ بے مگس ہرگز نماند عنکبوت + رزق را روزی رسان پر می دہد بس یہ کوہ پر سے اُتر کر چلا تھا کہ اپنی جانب ایک شخص کو آتے ہوئے دیکھا ہنسا اور پکارا کہ او آدمزاد تو کون ہی اور کس ارادہ سے اسطرف آتا ہی اگر خداوندا بلیس نے تجھکو میرا طعام معین کیا ہی تو آ اور منھ مین میرے پڑ سکندر رستم خو نے فرمایا کہ او کافر منم سلیمان ثانی یعنے شاہزادہ سکندر رستم خو مین تیری سرکوبی کے واسطے آیا ہون مین نے تجھ سے زیادہ زیادہ قوی تن دیو و نکو پست کیا ہی تیری کیا حقیقت ہی بہتر ہی کہ ابلیس پرستی کو ترک کر اور خدا پرستی اختیار کر ورنہ مثل دیو شدید و دیو آتشبار کے میرے ہاتھ سے مارا جائے گا یہ سُنکر دیو مغرور نے کہا کہ تو دیو آتشبار اور دیو شدید کے مثل مجھے نہ سمجھنا مین وہ ہون جسکی تخلیق خداوندا بلیس نے پیدا ہی نہین کی ہی اور معلوم ہوا کہ تو ہمارے ہی قوم کا دشمن ہی اب قتال کرنا تیرا جملہ واجبات سے ہی یہ کہکر اسنے زنگولہ زنجیر بند کا

وار کیا شاہزادہ سکندر رستم خو نے پیترا بدلکر ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا کہ دونون لنگور تیغہ سے کٹ کر
علیحدہ گرے اس اثنا مین سلیمون دیو کش اور بلقان فیل زور بھی آگئے اور تماشا جنگ
سکندر رستم کا دیو مغرور سرکش کے ساتھ دیکھنے لگے یہان شاہزادہ نے وار
مغرور سرکش کا رد کرکے ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا کہ تیغہ دیو نے اپنی شاخ پر روکا تیغہ ٹوٹ
گیا جھنجلاکے کی صدا بلند ہوئی سکندر کو نہایت تعجب ہوا کہ یہ تیغہ ٹوٹنے والا نہ تھا اب
دیو نے قصد کیا کہ سکندر کو شاخون پر اٹھالون سکندر رستم خو نے دونون شاخین
دیو مغرور کی پکڑلین اور زور کرنے لگے پینگ چلنے لگے اُدھر دیو مغرور زور کر رہا ہی
اور چاہتا ہی کہ شاخین چھوٹین تو اسکو اٹھالون ادھر شاہزادہ ایک پاؤن بڑھائے
ہوئے شاخین دیو کی مضبوط ہاتھون مین پکڑے ہوئے زور کر رہا ہی سلیمون دیو کش اور
بلقان فیل زور یا تو کہتے تھے کہ یہ نوجوان مفت لقمہ دیان دیو ہوا چاہتا ہی یا زور و شجاعت
سکندر رستم خو کی دیکھکر وجد کرنے لگا اور تعریف کی کہ اتنے بڑے دیو سے اسطرح
مقابلہ کرنا یہ تیرا ہی کام ہی دوسرے کی مجال نہین کہ اس لنگر کو سنبھال سکے سکندر رستم خو
پھر بھرکا مل دیو سے لڑنے لگے اب دیو مغرور نے قصد کیا کہ شاخین چھڑاکر بھاگ جاؤن
کہ یہ بلا سے بے زبان معلوم ہوتا ہی اور لقمہ چرب نہین بلکہ لقمہ سخت ہی اسکا نگلنا دشوار
ہوگا یہ تصور کرکے اسنے جھٹکا مارا سکندر نے دونون شاخون کو اسطرح بل دیا کہ یہ دیو مغرور
پہلو کیطرف سے پلٹ کر چت ہوگیا بس شاہزادہ سینہ پر دیو کے آبیٹھا اور فرمایا کہ
کیا کہتا ہی دیو مغرور نے کہا کہ مین تو پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ قضا میری خداوند ابلیس نے
پیدا ہی نہین کی پھر مین ڈرون تو کیا ڈرون اگر تجھ سے مین قتل ہوسکون تو تو شوق سے
قتل کرڈال یہ سنکر شاہزادہ نے فرمایا کہ خداوند عالم نے قضا کو تو ملک الموت کیواسطے
بھی معین کیا ہی تیری کیا حقیقت ہی یہ کہکر خنجر سینے پر دیو کے مارا کہ جھنجھنا ہوا اور یہ معلوم ہوا
کہ خنجر کسی پتھر پر پڑا اور ٹوٹ گیا دیو ہنسا اور کہا دیکھا تو نے ہم نہ کہتے تھے کہ موت
ہماری خداوند ابلیس نے معین ہی نہین فرمائی ہی شاہزادہ پریشان تھا کہ حربہ اسپر اثر
نہین کرتا اب کیا فکر کرون کہ سیارہ کوچک نے وہ انگشتری یاد دلائی جو چلتے وقت
ملکہ علطان گہر رشک جادو نے شاہزادہ سکندر رستم خو کو دی تھی اور بتادیا تھا
کہ جسوقت تم دیو پر غالب آنا تو عکس نگینہ انگشتری کا اُسکے سینہ پر ڈالنا اُسکے بعد خنجر سے
سینہ چاک کرکے کلیجہ نکال لینا دیو پھڑک کر مرجائے گا اور اگر عکس انگشتر کا نہ ڈالوگے
تو حربہ دیو پر اثر نہ کرے گا اور نہ دیو مغرور قتل ہوسکے گا بس شاہزادہ کو فوراً باتین ملکہ
علطان گہر رشک جادو کی یاد آگئین اور عکس انگشتر کا سینے پر دیو کے ڈالا یہ معلوم
ہوا کہ سینہ دیو کا نہایت نرم ہوگیا ہی اور دیو بے حس و حرکت ہوگیا بس شاہزادہ
سکندر رستم خو نے سینہ دیو کا چاک کیا اور کلیجہ نکالکر قبضہ مین کی دیو پھڑکنے لگا
شاہزادہ کود کر علیحدہ ہوا دیو مغرور تو پھڑک کر واصل جہنم ہوا اور شاہزادہ کلیجہ کو

سے کر کوہ چقماق کیطرف بڑھا کہ تیغہ اور چراغ قبضہ مین کرون کہ سلیمون دیوکش کو رشک ہوا اسنے بلقان فیل زور سے کہا کہ بڑا غضب ہوا اس خاپرست نے اس دیو کو مارا اور اب تیغہ وچراغ پر قبضہ کرنے جاتا ہی اگر تیغہ اور چراغ اسکے ہاتھ آگیا تو یہ معشوق پر بھی قبضہ کرے گا اور سیماب جادو بھی خوف جان کی وجہ سے شادی ملکہ نخلستان گہر رشک جادو کی اسکے ساتھ کردے گا بڑے حیف کی بات ہی کہ انوان پرستون کی دختر اور خدا پرست کے قبضہ مین آجائے اس سے بہتر یہی ہی کہ اسے قتل کر ڈالو نہ یہ ہوگا اور نہ نخلستان گہر رشک جادو سے شادی کرے گا بلقان فیل زور نے کہا کہ راے تمھاری بہت درست ہی مگر اس سے کون لڑ سکتا ہی تم نے کہا اسنے اتنے بڑے دیو کو کسطرح ذلیل کرکے مارا سلیمون دیوکش نے کہا کہ یہ دیو دیکھنے ہی کے ہوتے ہین مین نے بھی ایک دیو کو مارا ہی اسی روز سے مین دیوکش مشہور ہوا ہون اور تم بھی فیل زور مشہور ہو مثل مشہور ہی کہ ایک کی دو اور دو یہ لاکھ برابر ہوتے ہین پھر ایک ایک ہی اور ہم تم دو ہین بلکہ ہزارونکا لشکر بھی ساتھ ہی اب اسوقت شرم پیشہ گری کو اٹھادو اور غیرت ایمانی سے کام لو اگر ہم تم ایک ہوکر اس سے لڑینگے تو یہ کیا کرسکتا ہی مثل مشہور ہی ؎ دو دل یک شود بشکند کوہ را + یہ اگندگی آرد انبوہ را یہ کہکر پاگ مرکب کی کی اور آواز دی کہ او مرکش کہان جاتا ہی تو دیو مغرور کو مارکر بہت خوش ہی اب قضا تیری ہمارے ہاتھ سے ہی کہ ہم بھی ملکہ کے عاشقون مین ہین تیرا زندہ رہنا اچھا نہین معلوم ہوتا لے ہوشیار ہوجا یہ کہتا ہوا قریب شاہزادہ سکندر رستم خو کے پہنچا اور نیزہ مارا شاہزادہ نے نیزہ سلیمون کا قلم کیا سلیمون دیوکش نے تلوار حوالے کی سکندر رستم خو نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور دوسرے ہاتھ سے کمر زنجیر کا بند پکڑکر اب جو زور کیا تو قاش زین سے اٹھا لیا چاہتے تھے زین پر مارون کہ استخوان اسکے پارہ پارہ ہوجائین کہ بلقان فیل زور آپہونچا اور اسنے تیر مارا شاہزادہ نے بجاے سپر سلیمون کو آگے بڑھادیا مگر قضا اسکی نہ تھی کہ تیر زنجیر پر پڑا زنجیر کٹی اور سلیمون ہاتھ سے چھوٹکر زمین پر گرا اور گرتے ہی بھاگا ادھر شاہزادہ کو بلقان فیل زور پر غصہ آیا کہ اسنے میرے شکار کو چھڑادیا بس اسی غصہ مین جو ہاتھ تیغہ آبدار کا مارتے ہین بلقان نے سپر کو اٹھاکر چہرہ کی پناہ کیا لیکن یہ تلوار بھلا سپر سے کب رکنے والی تھی تلوار نے سپر کو مانند قرص پنیر کے کاٹا اور بیمانہ خود سے گذرکر سر پر پہنچی اور کاسہ سر سے بھی مانند قطرہ مے گلرنگ کے گذرتی ہوئی گردن وصدر وکمر کو دو کرتی ہوئی زمین فرس پر پہونچی سکندر نے جھٹکا جو مارا تو مرکب دونون کے چار ٹکڑے ہوگئے بس اسکا مرنا تھا کہ فوج اسکی آپڑی ادھر سلیمون دیوکش نے اپنے لشکر کو اشارہ کیا کہ مارلو اسکو یہ جانے نہ پائے یہ کہکر خود بھی مرکب پر سوار ہوکر مع فوج شاہزادہ پر گرا تلوار چلنے لگی شور گیر ودار بلند ہوا سکندر نے بھی لاشین گرانا شروع کین مگر کہانتک قتل کرتے ایک لاکھ تیس ہزار فوج کا پیش تھا ریلا لشکر کا کم نہ ہوتا تھا جو ایک گرتا تھا تو دس مقابلہ کو آجاتے تھے

دوپہر تک جنگ رہی اب سکندر کی یہ حالت ہوئی کہ قبضہ تلوار کا ہاتھ مین گھوڑے کی بیٹھا لگنیسے لہو خون ٹپکنے لگا سم مرکب کے غرق خون ہوگئے خود بھی زخمون مین چور ہوگئے اُدھر مہتر سیارہ کو چپکے ہیئت تبدیل کیے ہوئے لڑ رہا ہے جب اپنے آقا پر زیادہ انبوہ دیکھتا ہے دو تین حملہ سے آتشبازی پھینک مارتا ہے کہ سوار فوج کے چیتھڑے مین گھوڑے بھڑکتے ہین پھر چھیڑ ہوجاتی ہے لیکن اب اسنے دیکھا کہ کوئی صورت مفر کی نہین معلوم ہوتی اور سکندر مین اب حالت مقابلہ کی نہین ہے اسنے دعا کرنا شروع کی ہنوز سخن ورد زبان تھا کہ تیر دعا کا ہدف مراد پر لگا اور جانب صحرا سے تنق گرد و غبار بلند ہوا اور آتے آتے دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا دل گرد سے مظہر پریزاد ایک لاکھ سوار کی جمعیت سے پیدا ہوا کہ یہ اٹالہ بارگاہ یاقوت نگار کا لیے ہوئے چلا آتا تھا راستے مین ہرکارون نے خبر دی کہ ہمارے آقا سے تلوار چل رہی ہے بس یہ خبر سنتے ہی مظہر پریزاد دل لشکر سے آپڑا تلوار چلنے لگی سکندر رستم خو پر سے یورش کم ہوا لوگ اس تازہ حریف کیطرف متوجہ ہوئے کہ یہ کہانسے آگیا ادھر سکندر رستم خو کو غش آگیا یال مرکب پر سر رکھدیا سیارہ مثل پروانے کے گرد تھا مرکب اصیل تھا سوار کو اپنے لے نکلا اور جانب صحرا روانہ ہوا یہان مظہر پریزاد سے شام تک تلوار چلی شام کو طبل بازگشت بجا دونون لشکر میدان سے پھر کر اپنے اپنے فرودگاہ پر آئے مظہر پریزاد نے خیمہ برپا کرکے ہرکارون کو برائے تلاش سکندر رستم خو روانہ کیا ہرکارے تو اسطرف روانہ ہوئے یہان سلیمون دیوکش اور بلقان فیل زور نے مظہر پریزاد سے کہلا بھیجا کہ لڑائی ہم سے اور نقاب دار یاقوت پوش سے تھی تم کیون دخل انداز ہوئے مظہر پریزاد نے کہلا بھیجا کہ ہم غلام ہین نقاب دار یاقوت پوش کے کیونکر ممکن ہے کہ اپنے آقا کے دشمن سے نہ لڑین اور ابھی لشکر ہمارے آتا کا پیچھے ہے ہین تو صرف پیش خیمہ لے کر چلا تھا صرف ایک لاکھ جوان میرے ہمراہ ہین یہ سُنکر بلقان فیل زور نے سلیمون دیوکش سے کہا کہ جسکے سبب سے جنگ تھی اسکا پتہ نہین کہ کہان گیا اب اس سے لڑنا بیکار ہے چل کر سیماب جادو سے اس معرکہ کو بیان کرنا چاہیے اور نقاب دار نیلی پوش کی مدد سے اس لڑائی کو سر کرینگے یہ مشورہ کرکے یہ دونون رات ہی کو کوچ کرکے جانب قلعہ سیماب روانہ ہوئے اور سکندر رستم خو کو جو مرکب سے نکلا تھا جاتے جاتے قریب ایک چشمہ کے پہونچا پھر ہری لی سکندر پشت مرکب سے زمین پر آئے قضائے کار و اتفاقات روزگار کہ قریب اس چشمہ کے باغ سمن جادو کا تھا سمن جادو جو برائے سیر باغ نکل آکر دیکھا کہ ایک جوان غرق خون زخمون مین چور پڑا ہوا ہے لیکن چہرہ مانند شب چاردہ کے روشن و منور ہے سمن جادو نے ملازمون سے کہا کہ اسے ہمارے باغ مین لے چلو نہین معلوم یہ کون شاہزادہ ہے اور کس ظالم کے ہاتھ سے زخمی ہوکر یہان آیا ہے غرضکہ سمن جادو نے سکندر رستم خو کو اٹھوا کر اپنے باغ مین لا کر زخمون مین لگانے

دے کر پٹی مرہم کی چڑھائی جسسو قدرے آرام ملا تو سکندر کو ہوش آیا پوچھا کہ مین کہان ہون
سمن جادو نے کہا کہ اس کنیز کے گھر مین آپ مہمان ہین نام میرا سمن جادو ہے مین متنظم
ہون کوہ چقماق کی اور مالک ہون تخلجات قلعہ سیماب کی اب آپ اپنا پتہ بتایئے کہ آپ
گل کس گلستان سے ہین اور اسطرف کیونکر تشریف لائے ہوا شاہزادہ سکندر رستم خو نے
مردانہ وار اپنے آنے کی کل کیفیت بیان کی اگرچہ یہ جان چکے تھے کہ سمن جادو دشمن ہے مگر
کچھ پروانہ کی اپنا اسیر ہوکر قلعہ مین داخل ہونا ملکہ غلطان گہر رشک جادو کا عشق
گرداب دریا نشین جادو کا مطیع ہونا اور برائے قتل دیو مغرور سرکش آنا دیو کو مار کر
لشکر بلقان فیل زور اور سلیمون دیو کش سے لڑکر زخمی ہونا سب کیفیت بیان کی اور
فرمایا اب یہ قصد ہے کہ اگر سیماب جادو نے شادی اپنی دختر کی میرے ساتھ کرکے
مجھے نہ طاق جانے کی راہ دے تو خیر ورنہ کلید فتح کوہ چقماق میرے قبضہ مین ہے چراغ اور تیغہ
موج فنا پر قبضہ کرکے تمام قلعہ سیماب کو تاخت وتاراج کردونگا یہ سنکر سمن جادو دریاے
فکر مین غرق ہو گئی کچھ تو اسے یہ خیال تھا کہ گرداب دریا نشین ہمن میری اسکی شریک
ہوچکی ہے اس سے دشمنی کرنا گویا اس سے عداوت مول لینا ہے کبھی خیال کرتی تھی کہ ملکہ
غلطان گہر رشک جادو بھی میری گویون کی کھلائی ہوئی ہے اور یہ اسکا معشوق ہے اگر اس سے
بہ بادی پیش آؤنگی تو اسسے کیا منھ دکھاؤنگی کبھی یہ خیال ہوتا تھا کہ حاکم قلعہ نے تجکو ایسا ہی
معتمد سمجھا تھا جو اپنی زندگی کی کنجی تیرے قبضہ مین دیدی تھی اب اس سے بدی کرنا یہ بھی
خلاف شرافت امر ہے دیر تک یہ اسی کشاکش مین رہی آخر کار شاہزادہ سکندر رستم خو
سے کہا اب مناسب یہ ہے کہ آپ یہانسے تشریف لیجایئے کہ آپ کا یہان رہنا میرے
واسطے باعث بدنامی ہے اب نہ مین آپ کو مہمان رکھ سکتی ہون نہ دشمنی کرسکتی ہون یہ کہکر
اپنے تعلقات ملکہ غلطان گہر رشک جادو کے ساتھ بیان کیے شاہزادہ نے فرمایا
کہ مین خود یہان رہنا پسند نہین کرتا مگر اب مین یہانسے کوہ چقماق کیطرف جاونگا اور
تیغہ قتل سیماب جادو حاصل کرکے سیماب جادو سے درخواست شادی کرونگا
مگر مجھے بھی اتنا خیال روک رہا ہے کہ تم نے میرے ساتھ احسان کیا ہے اور تیغہ وچراغ تمھارے
ہی انتظام مین ہے ایسا نہ ہو کہ تم میرے ہاتھ سے قتل ہو یہ سنکر سمن جادو ہنسی اور کہا کہ
صاحبزادے سحر کے سامنے زور نہین چل سکتا ہے تم دیو کو مار کر یہ سمجھے ہو کہ تیغہ وچراغ قبضہ مین آگئے
جب تک مین نہ چاہون کیا تاب و طاقت ہے کسی کی کہ کوہ چقماق پر قدم رکھ سکے
ہر قدم سے ایک شرارہ نکلے گا اور جلادے گا یہ سنکر ایک خواص جو قریب سمن جادو
کے کھڑی تھی کہنے لگی کہ ملکہ شاہزادے سچ فرماتے ہین آپ کا سحر کچھ نہین کرسکتا یہ سنکر
سمن جادو نے کہا کہ چرخا تو بھی الٹی باتین بولتی ہے یہ سنتے ہی اسنے وہی گلدستہ
جو اسکے ہاتھ مین تھا منھ پر سمن جادو کے کھینچ مارا کہ ہر پنکھڑی اسکی چٹک کر
علیحدہ ہوئی اسمین سے دھوان پیدا ہوا کہ سمن جادو چھینک مار کر بیہوش ہوئی

خواص نے آواز دی کہ منم مہتر سیارہ کوچک یہ رنگ دیکھتے ہی اور خواصین تو رنگ
ہو گئین اور سکتے کے عالم مین رہ گئین لیکن سکندر رستم خو نے سیارہ کوچک کی نہایت
تعریف کی اور فرمایا کہ تو کیونکر یہانتک پہونچا سیارہ نے تمام کیفیت بیان کی کہ جسوقت
گھوڑا آپ کو لے کر لشکر سے نکل گیا ہے تو مین بھی تعاقب مین چلا تھا جسوقت قریب اس
باغ کے پہونچا تو ایک عورت کو عیاری کرکے بیہوش کیا سب کیفیت یمان کی اس سے
دریافت کرلی تھی اور اسی کی صورت بنا ہوا یہانتک آیا اور اثنائے گفتگو مین اسکو بیہوش
کیا تاکہ غرور اسکا مٹے اور آنکھ بھی ہو شاہزادہ نے سیارہ کو گلے سے لگا لیا اور فرمایا
کہ اب ہیئت اصلی پر آکر اسکو ہوشیار کر سیارہ نے سمن جادو کو ہوشیار کیا سکندر رستم خو
نے فرمایا کہ اے سمن جادو اب تیرا قتل کر ڈالتا اور قید رکھنا دونون باتین میرے امکان مین
ہین مگر چہرہ تیرا روشن ہے اور یقین ہے کہ تو دین اسلام قبول کرے گی اسوجہ سے تجکو چھوڑ دیا
اب بہتر یہ ہے کہ مذہب اسلام کو قبول کر اور باسانی تیغہ و چراغ میرے سپرد کر یہ سنکر
سمن جادو نے کہا کہ اے شہریار واقع مین آپ صاحب اقبال ہین اور مجھے دین اسلام
کے قبول کرنے مین بھی عذر نہین ہے لیکن اسمین ایک اسرار ہے جسے مین بیان نہین کر سکتی
اور ابھی وقت تیغہ و چراغ کے نکالنے کا نہین آیا ہے لیکن وہ وقت بھی قریب ہے اب
آپ یہانسے تشریف لے جائین اور بیساب جادو کو نامہ لکھین اگر بازگشتی کام نکل آیا تو
تو خیر ورنہ بروقت ضرورت وہ صندوق جسمین تیغہ و چراغ رکھا ہوا ہے آپ کی خدمت مین
پہونچ جائے گا اور یہ راز جسے مین چھپاتی ہون اسوقت آپ پر روشن ہو جائے گا اور
اگر اسوقت تیغہ و چراغ پر قبضہ کرنے کا قصد کیجیے گا تو بہت پریشان ہو جیے گا ورنہ
مجھے عذر نہین ہے مین ابھی پہرہ ہٹائے دیتی ہون آپ صندوق لیجائیے سیارہ نے غور
سے چہرہ کو سمن جادو کے دیکھا کہ بشرہ روشن ہے باتین راستی کی معلوم ہوتی ہین
ضرور کوئی راز ہے شاہزادہ سکندر سے عرض کی کہ اے شہریار مجھے قول کا ملکہ کے یقین
ہے آپ بھی انکے کہنے کا یقین کیجیے اگر آپ کی فتح ہے اور اقبال یاور ہے تو دشمن دغا کرکے
خود ہی ذلیل ہوگا یہ سنکر شاہزادہ خاموش ہو رہا صرف کلید اپنے قبضہ مین رکھی اور
مع سیارہ کوچک سمن جادو سے رخصت ہو کر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا
وہان مظہر پریزاد کو وقت صبح معلوم ہوا کہ حریف پردۂ شب مین کسیطرف چلے
گئے یہ بھی کوچ کرکے بتلاش شاہزادہ سکندر رستم خو روانہ ہوا تھا راستے مین
ملاقات ہوئی سکندر رستم خو نے اپنی سرگذشت مظہر پریزاد سے بیان کی اور
مع لشکر کوچ کرکے جانب قلعہ سیماب روانہ ہوئے جسوقت بعد طی مراحل و قطع منازل
سامنے قلعہ سیماب کے پہونچے بارگاہ یاقوت نگار استادہ کی لشکر نے پڑاؤ کیا
شاہزادہ نے ایک نامہ شوقیہ لکھ کر پاس ملکہ غلطان گہر رشک جادو کے
روانہ کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ اے ملکہ مین نے دیو کو مارا لیکن روبادشاہون کے لشکر

سے مقابلہ پڑا بروقت میرا لشکر بھی آگیا خوب جنگ ہوئی اب وہ دونون بادشاہ شکست
خوردہ قلعہ سیماب مین آئے اور مین بھی سامنے قلعہ سیماب کے خیمہ زن ہوا ہون نامہ
تمھارے باپ کو لکھتا ہون اب دیکھا چاہیے کہ جواب نامہ صلح سے ملتا ہی یا جنگ پیش
آتی ہی اور حاکم کوہ چقماق یعنے سمن جادو میری دوست ہو گئی ہی اُسنے وعدہ کیا ہی
کہ بروقت ضرورت مین پہونچونگی اور صندوق اسلحہ حاضر کرونگی چونکہ میرے ساتھ لشکر
کثیر ہی اسوجہ سے مین نے اپنا آنا مناسب نہ سمجھا کہ تمھارے واسطے باعث بدنامی ہوگا
اگر بسہولت کام نکلے تو فساد بڑھانا کیا ضرور ہی اب انشاء اللہ بعد معاملہ یکسو ہونے کے
ملاقات ہوگی سیارہ کوچک تو یہ نامہ لے کر جانب باغ دلفروز روانہ ہوا اور سکندر رستم خو
نے ایک نامہ سیماب جادو کو لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ مین نے شرط پوری کی یعنے
دیو مغرور سرکش کو مار لیا اب آپ کو چاہیے کہ وعدہ وفائی کیجیے اور شادی اپنی دختر
نیک اختر کی میرے ساتھ کر دیجیے یہ نامہ لے کر مظہر پریزاد جانب قلعہ سیماب روانہ ہوا
جسوقت سے سلیمون دیو کش اور بانقمان فیل زور داخل قلعہ ہوئے ہین انھون نے
سیماب جادو کو خوب بھر رکھا ہی کہ نقابدار یاقوت پوش نے اگرچہ شرط پوری
کی مگر بڑی شرم کی بات ہی کہ دختر اکوان پرست خلا پرست کے تصرف مین آئے
سیماب جادو متردد تھا کہ اگر خلاف خبر کرتا ہون تو شان بادشاہی کے خلاف ہوتا ہی
اور اگر شادی دختر کی نقابدار کے ساتھ کیے دیتا ہون تو توہین دین اکوان پرستی ہوتی
ہی یہ اسی کشمکش مین تھا کہ ہرکارون نے خبر دی نامہ دار نقابدار یاقوت پوش
آتا ہی سیماب جادو نے کہا بلا لو سرداران قلعہ باہر قلعہ کے آئے اور مظہر پریزاد کو استقبال
کرکے اندر قلعہ کے لے گئے مظہر پریزاد کو دنگا جواہر نگار پر بٹھایا ساقی نے اشارہ جام
دینے کا کیا ساقی جام لبریز کرکے بڑھا تھا کہ مظہر پریزاد نے عذر کیا یہ امر سیماب جادو کو
ناگوار گذرا مظہر پریزاد نے نامہ پیش کیا سیماب جادو نے پڑھا اول حمد الٰہی نعمت
رسالت پناہی نہایت شد و مد کے ساتھ تحریر تھی بعد اُسکے لکھا تھا کہ مین نے شرط پوری
کی اب آپ کو لائق و لازم ہی کہ اپنی دختر نیک اختر کا عقد میرے ساتھ کر دیجیے کہ مجھے زیادہ
ٹھہرنے کی فرصت نہین ہی مین بہت جلد نہ طاق پر جانے والا ہون اور اگر اس عقد مین
کچھ عذر ہو تو طبل جنگ بجوایئے ہنوز کوئی جواب سیماب جادو نے نہین دیا تھا کہ ایک
چیل اڑتی ہوئی آئی اور زمین پر بوٹ کر انسان بنی اور سلام کیا پوچھا سیماب جادو نے
کیفیت کوہ چقماق کی بیان کر زعفن جادو نے کہا کہ سکندر رستم خو نقابدار یاقوت پوش
جنکو آپنے دیو مغرور سرکش کو مار کر کلید حاصل کی اور زخمی ہوکر باغ سمن جادو کے
پہونچا کر سمن جادو سے اپنا علاج کرکے حال دریافت کیا سکندر نے اپنا
اور لشکر کا بدستور رہائی پانا اور تمام حالات بیان کیے جس سے یہ ظاہر
ہی سمن جادو آپ سے اپنے خون کا پیاسا ہی یہ سنتے ہی

سیماب جادو کو غیظ آیا اور نامہ پڑھ جواب جنگ تحریر کرکے مظہر پریزاد کو دے دیا اور کہا کہ اگر تو دشمن خدا و ندنہ ہوتا تو مین عقد دختر کا تیرے ساتھ کر دیتا مگر خبردار اب تو پھر ادھر نام بلکہ کا نہ لانا اور قصداً سطرف آنے کا نہ کرنا ورنہ ہاتھ سے میرے مارا جائے گا اور اب صورت اُس شوخ دیدہ گیسو بریدہ کی تا عمر دیکھنے مین نہ آئے گی مظہر پریزاد تو جواب نامہ لے کر جانب بارگاہ سکندر رستم خور روانہ ہوا اور وہان سیماب جادو نے زعفن جادو کو خلعت دیا اور کہا اب یہ بتا کہ سمن جادو نے سکندر کو ٹالدیا تھا اور تیغہ وغیرہ نہین دیا تھا یا وقت کی نتظر ہی اور مثل گرداب دریا نشین کے یہ بھی شریک دشمن کی ہوگئی زعفن جادو نے کہا کہ میرے نزدیک تو سمن جادو پر اعتماد اور بھروسا کرنا اچھا نہین ہی آئندہ حضور کو اختیار ہی یہ سُنکر سیماب جادو نہایت پریشان ہوا اور زعفن جادو کو پاس بلکہ غلطان گہر رشک جادو کے روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ اے فرزند جو شرط تم نے کی تھی وہ لقا بدار یا قوت پوش نے پوری کی اب تمھین لائق و لازم ہی کہ اندر قلعہ کے چلے آؤ تاکہ تمھاری شادی کا بندوبست کیا جائے یہ پیام فریب آمیز لے کر زعفن جادو خدمت مین شاہزادی قلعہ سیماب کی فوراً روانہ ہوئے اور سیماب جادو نے مرجانہ سرچپو ش جادو کیطرف دیکھ کر کہا کہ کیون ری چھوکری تو نے بھی بلکہ کا پاس کیا اور یہ تمام حالات گذشتہ مجھ سے پوشیدہ کیے ہی کوئی اسے گرفتار کرلو اسیوقت ایک ساحرہ نے اُٹھ کر مشکین مرجانہ سرچپوش جادو کی باندھ لین اور اُسی داروغہ زندان کو طلب کیا جسکو معزول کر دیا تھا اور حالات دریافت کیے اُسنے تمام واقعات گذشتہ پھر سے بیان کیے اب سیماب جادو کو یقین ہوا کہ بیشک میری دختر ہی کی ذات سے یہ فسادات برپا ہوئے ضرور وہ سکندر کو رہا کرلے گئی ہوگی اُسیوقت داروغہ زندان کو خلعت دے کر پھر اُسکے عہدہ پر بحال کیا اور قبہ مرجانہ سرچپوش کی داروغہ محبس کے سپرد کی اور غلطان گہر رشک جادو کا فقط ہوا مرجانہ سرچپوش جادو جانب فلک دیکھ کر آہ سرد بھرتی تھی اور دل مین کہتی تھی کہ کیا انقلاب زمانہ ہی کل یہ داروغہ ہمارے زیر حکم تھا آج ہم اسکے قابو مین ہین اب دیکھو حال مختصر سیارہ کوچک کا بیان ہوتا ہی یہ نامہ لیے ہوئے قریب بارع دلفروز کے پہونچا خبر ملکہ غلطان گہر رشک جادو کو ہوئی اسنے بلا لیا سیارہ کوچک نے نامہ شوخیہ سکندر رستم خور کا ملکہ کے ہاتھ مین دیا ملکہ نے نامہ کو پڑھا اور مضمون نامہ سے آگاہ ہوکر نہایت خوش ہوئی دل مین کہتی تھی کہ خدا کرے سیماب جادو بھی منظور کرے کوئی اور فتنہ نہ برپا ہوا سوقت تو ساتر العیوب نے راز کو ظاہر نہین ہونے دیا ہی آگے جو مقدر مین ہو اُسکی خبر نہین بلکہ مروارید گہر دندان نے مبارکباد دی اور کہا کہ بہن تم ہی خوش نصیب ہو ہم تو ایسے بدنصیب ہین کہ صورت دیکھنے کو ترستے ہین اگر معشوق ملا تو کھو تباہ ہوا اور نہان باپ سے ملے تو معشوق سے ہاتھ دھو یا دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظہور مین آتا ہی یہ کہکر آنکھون مین آنسو بھر لائی مگر

خط کیا کہ اتنے مین زعفن جادو پہونچی اور ملکہ کو سلام کرکے بیٹھ گئی ملکہ نے پوچھا کہ اے زعفن جادو سمن جادو کی خیر و عافیت بیان کر زعفن جادو نے کہا کہ بالفعل تو مین قلعہ سے آتی ہون لیکن جسوقت کوہ چقماق سے چلی ہون اسوقت تک تو سمن جادو خیریت سے تھین بلکہ اُسنے شاہزادہ سکندر سے وعدہ ہوا ہی کہ اگر سیماب جادو آپ سے برخلاف ہوا تو مین صندوق اسلحہ بروقت حاضر خدمت کرونگی اور اسوقت اسکا لیجانا اچھا نہین ہی کہ راہ مین ہزار افتادین پڑینگی بڑا خوف نقابدار نیلی پوش کا ہی یہ سُنکر سلطان گہر رشک جادو بہت خوش ہوئی اور کہا کہ کیون نہ ہو انھون نے مجکو مثل بیٹیون کے پالا ہی اسیوجہ سے سکندر کے ساتھ بدی نہین کی اور مجھے امید ہی کہ وہ ضرور بروقت کام آینگی اول تو خدا وہ وقت نہ لائے کہ شاہزادہ سکندر سے اور سیماب جادو سے بگڑے خیر اب یہ بتاؤ کہ تمھارا آنا اسطرف کسطرح سے ہوا زعفن جادو نے کہا کہ ایک اور خوشخبری لائی ہون وہ یہ ہی کہ آپ کے والد ماجد نے آپ کو طلب کیا ہی اور ارشاد کیا ہی کہ جو شرط تم نے معین کی تھی وہ جس شاہزادے نے پوری کی وہ شادی کا مستحق ہوا لہذا تمھاری شادی سکندر سے ساتھ کرنا لازمی ٹھہری ابھی نامہ وار اسکا آیا تھا اُسنے بھی جواب دے دیا ہی کہ ہم انتظام شادی کا کرتے ہین اور مجکو آپ کے لینے کے واسطے بھیجا ہی سلطان گہر رشک جادو دل مین نہایت خوش ہوئی اور زیادہ اطمینان اسوجہ سے ہو کہ اگر اسمین کوئی فریب ہوتا تو مرجانہ سرخپوش مجھے ضرور آگاہ کرتی بس فوراً ملکہ نے چلنے کا سامان کیا اور سیارہ کوچک کو اتنا پیام زبانی دے دیا کہ اب انشاء اللہ اسطرح ملنا ہوگا کہ تا قیامت جدائی نہ ہوگی سیارہ کوچک پیام ملکہ کا لیکر خدمت مین اپنے آقا کی روانہ ہوا اور ملکہ سلطان گہر رشک جادو جانب قلعہ سیماب روانہ ہوئی اسکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اور دو کلمہ داستان سمن جادو کے بیان ہوتے ہین کہ جسوقت شاہزادہ سکندر اس سے رخصت ہوا تو سمن جادو نے پتلیان سحر کی معین کین کہ وہ برابر ہر امر کی خبر دیتی رہتی تھین خیال اسکو یہ تھا کہ اگر سیماب جادو اور سکندر سے بآشتی کام نکل جائے تو کیون دشمنی کرین اور امانت مین خیانت کرین اگر جنگ کی ٹھہرے اور نقابدار نیلی پوش ہاتھ سے سکندر کے ہلاک ہو تو یہ اسلحہ شاہزادے کے سپرد کرنا چاہیے چنانچہ سمن جادو کو برابر خبرین پہونچ رہی ہین یہ بھی معلوم ہوا کہ زعفن جادو جو تیری مصاحب خاص تھی اُسنے سیارہ لاکر سامنے بادشاہ قلعہ کے بیان کر دیا قریب ہی کہ بادشاہ کیجانب سے کوئی اور حاکم معین ہو اور پروانہ معزولی کا تیرے نام آجائے بس سمن جادو درۂ کوہ چقماق مین اُس مقام پر آئی جہان تیغہ اور چراغ اسنے محفوظ کیا تھا دونون چیزون کو نکالکر سرحد کوہ چقماق سے علیحدہ لیجاکر پوشیدہ کر دیا اور ایک تیغہ و چراغ نقلی تیار کرکے اُسی درہ مین مخفی کر دیا یہ اس انتظام کے بعد منتظر وقت کی ہوکر بیٹھی وہان ملکہ سلطان گہر رشک جادو جو داخل قلعہ

سیماب ہوئی اور خدمت مین اپنے باپ کی پہونچی سیماب جادو نے قریب اپنے بلایا بس
سوقت غلطان گہر رشک جادو سامنے سیماب جادو کے آئی سر خم کیا سمجھی کہ باپ
سر سینے سے لگائے گا بہ شفقت پیش آئے گا لیکن وہان سیماب جادو کی آتش غضب دل مین
بھڑک رہی تھی اسنے زلفین ملکہ غلطان گہر رشک جادو کی پکڑکر آواز دی کہ کیون او
شوخ دیدہ یہ کیا حرکت تھی کہ تونے دشمن سے دوستی پیدا کی اور ہمارے حکم کے خلاف
کیا کہ سکندر نقلی کو قتل کرا کر مجرم اصلی کو رہا کر دیا بعد اسکے شرط شادی کے بارے مین ایسی
در پیش کی کہ سوا اسکے کسی اور سے پوری نہ ہو سکی دیکھو تو اس حرکت کی تجھے کیسی سزا دیت
ہون یہ کہکر دونون بازو ملکہ کی زلفون سے باندھو کر چند ساحرون کو طلب کیا اور ملکہ
غلطان گہر رشک جادو کو مع مرجانہ سرخپوش و مروارید گہر دندان مقید کر کے
جانب گنبد زبرجد نگار روانہ کر دیا اور زبرجد نگار جادو کو ایک نامہ لکھ بھیجا کہ اے برادر
گمان برا برا ن دونون لڑکیون سے ہوشیار و باخبر رہنا کہ اب یہ اپنے بس کی نہین رہی ہین
ملکہ غلطان گہر رشک جادو اشک حسرت دیدہ خون بار سے بہاتی ہوئی روانہ ہوئی
یہان سیماب جادو نے مطمئین ہو کر لشکر کو قلعہ کے باہر نکلنے کا حکم دیا اور ایک نامہ
نقابدار نیلی پوش کے نام لکھ بھیجا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے نقابدار تجکو ہم نے آج ہی
کے دن کے واسطے تیار کیا تھا جس ظالم کا خوف تھا وہ آگیا لہذا تجھے لائق و لازم یہ ہے
کہ دیکھتے ہی یہ نامہ کوچ کی تیاری کر اور آگر حریف سے مقابلہ کر کہ دشمن نہایت زبردست
ہے دیو مغرور سرکش ہاتھ سے اسکے مارا گیا کلید کوہ چقماق دشمن کے قبضہ مین ہے پہلے
حریف کا خاتمہ کر کے پھر کلید قبضہ مین کر کے جانب کوہ چقماق جانا اور سمن جادو کو قتل
کر کے مسکن اپنا کوہ چقماق کو قرار دینا اور تیغہ و چراغ کی حفاظت اپنے ذمہ لینا یہ نامہ
لے کر نامہ دار روانہ ہوا یہان تمام لشکر قلعہ سیماب کے باہر آیا سلیمون دیو کش اور
بلقان فیل زور بھی بیرون قلعہ آکر خیمہ زن ہوئے اور سیماب جادو نے اعلان کیا
کہ اب جو شخص سکندر کو مارے وہ بعد میرے قلعہ سیماب کا حاکم اور میری حیات مین
غلطان گہر رشک جادو کا شوہر ہے یہ خبر لشکر اور پہلوانان نامی و گرامی بھی چل چکے ہین
کہ جنکا نام بروقت جنگ آئے گا بالفعل سلیمون دیو کش نے سیماب جادو سے
اجازت لے کر اپنے نام پر طبل جنگ بجوایا یہ خبر شاہزادہ سکندر رستم خو کو پہونچی کہ
بلقان فیل زور اور سلیمون دیو کش جنسے کوہ چقماق پر مقابلہ ہوا تھا وہ بھی قصد
مقابلہ رکھتے ہین لشکر اپنا انھون نے قلعہ کے باہر نکالا ہے اور حکم طبل جنگ بجنے کا دیا
ہے فرمایا کچھ پروا نہین کہدو کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی بجے
طبل جنگی یہان بھی کوس حربی نوازش مین آیا دونون لشکر و نمین تیاری جنگ ہونے
لگی لیکن شاہزادہ سکندر رستم خو کی یہ عادت ہے کہ بستر غم پر کروٹین بدل رہے ہین
کسی پہلو قرار نہین ہے جب سے سیارہ کوچک کی زبانی سنا ہے کہ سیماب جادو نے ملکہ کو اس فریب

سے بلا لیا ہو کہ تیری شادی ولیعہد مغرور کے ساتھ کرینگے اسوقت سے بہ سبب غم و غصہ کے
اعضا مین رعشہ ہو کہ اس مکار سیماب جادو نے علاوہ عہد شکنی کے یہ اور فریب کیا مین
معلوم کہ یہ ملکہ کے ساتھ کیونکر پیش آیا انشاء اللہ اس جنگ کو سر کرکے سیماب جادو
کو جہنم واصل کرلون اسکے بعد اگر ملکہ سے زندگی مین ملاقات ہوئی تو خیر ورنہ ہم بھی اسکی
تلاش مین صحراے عدم تک تو جائینگے اور اگر جنگ ہی مین خاتمہ بالخیر ہوا تو اور بھی بہتر
یون بھی ملکہ سے مل جائینگے بہر صورت نتیجہ ایک ہی ہو بقول ورد شیخ کعبہ ہو کے
پہونچا ہم گشت دل مین ہو + ورد منزل ایک تھی اک راہ ہی کا پھیر تھا + ہان اتنا
ملال تو ضرور باقی رہ جائے گا کہ سیماب جادو سے بارہ دے سکے تو خدا ہمارے
عزیز و نکو زندہ و سالم رکھے جسوقت وہ ہمارے مرنے کی خبر پائینگے تو آکر قلعہ سیماب
کو تاخت و تاراج کر دینگے اسی کشمکش مین صبح ہوئی محفل سیارگان مین برہمی نظر آئی
ماہ تابان کا چہرہ فق ہوا ستارے جھلملا جھلملا کر غروب ہونے لگے ہواے سرد کے
جھونکون نے گلہناے باغ و صحرا کو شگفتہ کیا سبزہ خوابیدہ کو جگایا چراغ جھلملا جھلملا کر
گل ہونے لگے نمازیون نے وضو کرکے فریضہ سحری کو ادا کیا لشکر کفار سے سنکھ کی صدا
بلند ہوئی طائران خوش الحان شاخہاے درخت پر مصروف زمزمہ سرائی ہوے
شب رفتہ تھا اور عجب بہار تھی صحرا مین کوڑیا نے کا فرش بچھا ہوا تھا درخت مجھوم
رہے تھے جنگلی پھولون کی خوشبو دماغ جان کو معطر کر رہی تھی ہوا مشک آمیز تھی سبزہ
لہلہا رہا تھا لالہ کو ہی رنگ لا رہا تھا شفق کی سرخی عاشقان ہجران نصیب کے
دل صد پارہ کو خون کئے ڈالتی تھی اور لالہ رخسارون کی سرخ پوشاک پر چشمک زن تھی
اسی عالم مین دونون لشکرون کا میدان مین آنا وہ رنگا رنگ وردیان پرچم علمون کے اڑتے
ہوئے برچھیان چمکتی ہوئی طوطرون کے ساز کی چمک عجب بہار دے رہی تھی کوئی
گھڑی بھر ان چہچہاتے پڑھتے دونون لشکرون کی آٹھون صفین تیار ہو گئین میمنہ میسرہ
قلب جناح ساقہ میمنگاہ اگلا ہراول پچھلا چندراول سب درست ہوئے بعد اسکے
بیلدار برق رفتار صفون سے نکل نکل کر میدان کی درستی بصد تیز دستی کرنے لگے تھوڑی
ہی دیر مین جھاڑی جھنڈی کو کاٹ کر پستی و بلندی زمین کو ہموار کرکے میدان کو مثل
آئینہ کے صاف و شفاف کر دیا شقون نے آ بیاشی کرکے گرد کو بٹھا یا نقیبان خوش آواز
سرود مستانہ چھیڑتے ہوئے اور اشعار عاشقانہ پڑھتے ہوئے ہر ایک صف کے
قریب جاتے تھے اور دلاور ونکو جوش و خروش دلاتے تھے ہنوز کوئی بہادر میدان مین نہ
نکلا تھا کہ جانب صحرا سے گرد اڑی سب متوجہ ہوئے کہ کون آتا ہو کہ یکایک دامنہ
گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے تروپین بلند بالا چالیس ہزار سوار سے پیدا ہوا کفار
براے استقبال روانہ ہوئے اور نہایت عزت کے ساتھ لا کر اسکو شریک
لشکر کیا یہ بھی ملکہ کی خواستگاری کر چکا تھا جسوقت اسے معلوم ہوا کہ کسی خدا پرست

نے جاکر دیو مغرور سرکش کو مارا لیکن سیماب جادو کو اُسکے ساتھ شادی کرنے مین تامل
ہی بلکہ اب یہ شرط پیش کی ہی کہ جو سکندر رستم خو کو قتل کرے وہ ملکہ کا شوہر ہی تو یہ بھی
برائے مقابلہ شاہزادہ سکندر رستم خو آیا ہی بعد اسکے اور گرداڑہلی ورا عراک دراز گوش
پینتیس ہزار سوار سے آیا اور کفار کا شریک ہوا بعد اُسکے پھر گرداڑہلی ورہمن کشیدہ ابرو
بیس ہزار سوار سے پیدا ہوا اور یہ بھی کفار کا شریک ہوا ان لشکرون کی آمد مین شام ہوگئی
طبل بازگشت بجا دونون لشکر میدان سے پھر کر اپنے اپنے فرودگاہ پر آئے شاہزادہ
سکندر رستم خو نے پوشاک رزم اتاری لباس بزم پہنا بارگاہ یا قوت نگار مین آکر
مے نوش ہوئے جام و نگارنگ گردش مین آیا کہ یکایک آواز طبل جنگ کامین آئی لشکر
سکندر مین بھی کوس حربی بجا رات بھر تیاری جنگ رہی صبح کو پھر دونون لشکر میدان مین آئے
بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیب نہیب دے رہے تھے کہ بگولہ گرد کا اُٹھا اور
نقابدار نیلی پوش نیزہ بکف مرکب مشکی پر سوار پیدا ہوا اور دونون لشکرون کے درمیان
کسی قدر لشکر کفار پہلو دبا کر مرکب کو روک کر کھڑا ہوا آمد اسکی دیکھ کر بہمن کشیدہ ابرو نے
سیماب جادو سے کہا کہ حال سے اس نقابدار کے ہم سب آگاہ ہین اگر یہ مقابلہ کرے گا
تو مطلب فوت ہوگا یعنے وہ شرط جو آپ نے عقد ملکہ کے بارے مین پیش کی ہی کہ جو سکندر
کو مارے وہ خلطان کہر رشک جادو کا شوہر ہی پس اگر سکندر نقابدار نیلی پوش کے ہاتھ سے
قتل ہوا تو عقد ملکہ کا کس کے ساتھ ہوگا لہذا بہتر یہ ہی کہ پہلے ہم لوگونکو قسمت آزمائی کرلینے
دیجیے بعد اُسکے آپ کو اختیار ہی سیماب جادو نے منظور کیا اور نقابدار نیلی پوش کیطرف
دیکھ کر کہا کہ تم ابھی تامل کرو اور ان لوگونکو حوصلہ نکال لینے دو بعد کو تم مقابلہ کرنا یہ سنکر
نقابدار نیلی پوش نے باگ گھوڑے کی لی اور جانب صحرا روانہ ہوا ادھر بلقان فیل زور
نے مرکب اپنا بڑھایا اور سامنے تخت سیماب جادو کے آکر اجازت میدان مانگی
سیماب جادو نے کہا جاؤ خداوندا کوان تاجدار تمھارا نگہبان ہی یہ سنکر بلقان فیل زور
مرکب کو چمکا کر میدان مین آیا بعد سلسری بسیار نیزہ زمین پر گاڑا اور دم کو آراستہ کرکے
آواز دی کہ اے سکندر رستم خو آسروز تو میرے ہاتھ سے بچ گیا کہ کمک تیری آگئی اور
مرکب سجھے لے کر نکل گیا مگر آج کہان جائے گا بہتر یہ ہی کہ کلید فتح کوہ چقماق میرے
سپرد کرا اور جسطرف سے آیا ہی اُدھر واپس جا ورنہ مفت تیری جان شیرین برباد ہوگی
یہ سنکر شاہزادہ سکندر رستم خو نے مرکب کو چمکایا اور سامنے بلقان فیل زور کے
آکر آواز دی کہ او ملعون کیا جھک مارتا ہی تجھے شرم نہین آتی کہ ایک لاکھ سوار سے
تو نے مجھ پر حملہ کیا تھا اور پھر خود سامنا نہ کیا اُسروز قضا تیری نہ تھی کہ بچ گیا آج موت
تجکو کھینچکر میرے سامنے لائی ہی لا ضرب بہادری کی یہ سنکر بلقان فیل زور نے
نیزہ سینہ سے بے گیڈ سکندر پر مارا سکندر رستم خو نے نیزہ بلقان کا نیزہ پر گاڑ نیزہ
طعنین چلنے لگین تا دیر نیزہ بازی رہی دونون طرف کے لوگ تماشائے جنگ دیکھ

رہے تھے اور داد مردی و مردانگی دے رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو مار سیاہ زبانین نکالے
ہوئے لڑ رہے ہین بلقان جو بند باندھتا ہی سکندر رستم خو اس آسانی سے طول لیتے
ہین کہ دیکھنے والے وجد کرتے ہین اور سکندر رستم خو جو بند باندھتے ہین بلقان بھی
طول لیتا ہی کہ یہ بھی فن سپہ گری مین یکتاے روزگار ہی ایک مرتبہ منظر پیزار نے
آواز دی کہ اے شہر یار اسقدر دیر اگر ایک ایک سردار سے اسیطرح مقابلہ کیجیے گا تو
لڑائی سر کرنے مین بہت عرصہ گذرے گا ایسا نہ ہو کہ بدیع الملک سے طاق کو فتح
کرکے جانب خانہ کعبہ روانہ ہوجائین تو حسرت مقابلہ دل ہی مین باقی رہ جائے گی بس
یہ سنتے ہی سکندر رستم خو نے بلقان کو آواز دی کہ لے روک نیزہ تیرا جاتا ہی یہ کہکر
ایک بند باندھکر اب جو جھٹکا مارا بلقان کو یہ معلوم ہوا کہ شاید اکھڑ گیا اگر نیزہ ہاتھ
سے نہ چھوڑ دے تو یقین تھا کہ ساتھ نیزہ کے ہاتھ بھی بدن سے اکھڑ کر نکل جائے گا
نیزہ کئی نیزے بلند ہوکر گرا اور بلقان فیل زور نیزہ بھر آب مجالست مین غرق ہوگیا
بس اسنے تلوار نیام سے لی اور آواز دی کہ نیزہ بازی خلال بازی گرز بازی جمال بازی تیغ
بازی راست بازی جسکو حلال مشکلات جہان کہتے ہین یہ کہکر مرکب کو مرکب سے ملاکر
وار کیا شاہزادہ سکندر رستم خو نے وار بلقان کا رد کرکے نیزہ سینہ پر مارا کہ سنان
یا تو سینے پر چمکی تھی یا پشت کے پار خون آلودہ ہوکر نکلی سکندر رستم نے بلقان کو نیزہ پر
بلند کر لیا یہ معلوم ہوا کہ ایک فیل مست ہی کہ تڑپ رہا ہی بند بند بلقان کا لرز رہا تھا
سیماب جادو کے ہوش اڑ گئے کہ یہ شیر کی طاقت ہی کہ اتنے بڑے جسم کو اسطرح
نیزہ پر اٹھا لیا جسوقت یہ خوب تڑپ چکا تو سکندر رستم خو نے سامنے لشکر کے
سر پر پھرا کر زمین پر مارا کہ استخوان بلقان فیل زور کے پارہ پارہ ہوگئے اور روح
نجس جسم سے بلقان کے نکل کر راہی دارالبوار ہوئی کفار بین غمریو ہوا اور
سلیمون دیو کش مرکب کو چمکا کر سامنے سکندر رستم خو کے آیا اور آواز دی
کہ او سرکش غضب کیا تو نے کہ بلقان ایسے پہلوان زبردست کو اسطرح مارا آ اور
مجھ سے سامنا کر کہ تو بھی دیو کش ہی اور مین بھی دیو کش ہون سکندر رستم خو نے
کہا کہ واقعہ کوہ چقماق کا بھول گیا تو وہی ہی جسکو مین نے ایک ہی روز مین قاتل زمین
سے اٹھا لیا تھا اگر زنجیر کمر نہ ٹوٹتی اور لشکر تیرے بچانے کو نہ دوڑ پڑتا تو اسی روز
فیصلہ ہوجاتا خیر جب نہ سہی اب سہی لا ضرب بہادری کی یہ سنتے ہی سلیمون دیو کش
نے گرز اپنا اٹھایا اور آواز دی کہ روک اسے کہ یہ ضرب وہی ہی جس سے دیو بھی
پست ہوتے ہین دیکھون تو لنگر اس ضرب کا تجھ سے کیونکر سنبھلتا ہی یہ کہکر
مرکب کو مرکب سے ملاکر اور خبردار خبردار کہکر گرز کو سر پر چرخ دے کر
سکندر رستم خو پر وار کیا سکندر رستم خو نے پھرتی دراز کرکے کلہ گرز پر ہاتھ
ڈالدیا اور مروڑ کر ہاتھ گرز سلیمون کا چھین کر آواز دی کہ ؎ تو ضربے زدی ضرب

مالوش کن + ہمہ شادی ازدل فراموش کن + یہ لشکر وہ گزر سر پہ چرخ دے کر سر
سلیمون دیو گشش پہ مارا سلیمون نے سپر بلند کی لیکن گزر جبہ سپر پہ پڑتا ہی تڑاقے
کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا جگر زمین ہول سے شق ہو گیا ہاتھ
سلیمون دیو گشش کے تھرائے گزر خود پر گرا خود کا سہ سر مین در آیا سر اور گزر اور
خود ایک ہو کر گردن کو لیتا ہوا صندوق سینہ مین داخل ہوا اور سینہ شکم مین در آیا
شکم پشت و رکب مین مرکب زمین پر ایک چبوترہ بنکر رہ گیا سکندر رستم خو نے
آواز دی کہ زدم و پست کردم عیار سلیمون دیو گشش دوڑا ہوا آیا گرد کو پانی چھڑک کر
بٹھایا اب جو دیکھتا ہی تو نہ راکب کا پتہ ہی نہ مرکب کا زمین پر گوشت کا چبوترہ بنا
ہوا ہی رونا اور خاک اڑاتا ہوا پلٹا یہ دیکھ کر بہمن کشیدہ ابرو نے اجازت جنگ
حاصل کی اور کر گن کو دوڑا کر میدان مین آیا اور سکندر رستم خو کے زور بازو کی تعریف
کر کے مرتب طلب کی سکندر رستم خو نے کہا کہ ہم مذہب اسلام رکھتے ہین پیشدستی ہمارا
دستور نہین ہی مہمون نے سا طور کا وار کیا سکندر رستم خو نے جلدی مین سپر اٹھا دی
یہ حربہ سپر سے نہین رکتا ہی سپر کو سا طور نے کاٹا پھل چار انگل سر مین در آیا سکندر
نے دستانہ مارا سا طور جھنا کر سر سے نکلا چادر خون سر سے باہر آئی بہمن نے آواز دی
کہ اس زخمی کو لے جاؤ سکندر رستم خو نے دل مین کہا کہ یہ پہلوان بیشک مرد میدان
اور بہادر ہی لیکن سیماب جادو نے کہا کہ اب اسکا چھوڑ دینا اچھا نہین ہی یہ بھی
مدد خدا و ندا گوان تاجدار کی ہی کہ یہ زخمی ہوا ورنہ جسنے دیو و نکو پست کیا اُس سے
کون لڑ سکتا ہی یہ سنکر تمام لشکر دوڑ پڑا ہر چند بہمن کشیدہ ابرو نے منع کیا مگر کسی نے نہ مانا
یہ نا انصافی دیکھ کر بہمن سیماب جادو سے برگشتہ ہو گیا اور تلوار کھینچکر طرفدار ایران سیماب جادو
پر آ پڑا اُدھر مظہر پریزاد لشکر کو لے کر آ پڑا جنگ مغلوبہ ہو گئی سیارہ کوچک اپنے آقا
کو لے کر نکل گیا سکندر رستم خو بیہوش تھے سیارہ توانکی زخم دوزی و چارہ سازی مین
مصروف ہوا اور بہمن کشیدہ ابرو مع لشکر شریک لشکر سکندر ہو کر فوج اعراک دار کوش
اور زرو پین بلند بالا سے مصروف جنگ ہوا قیامت کی تلوار چل رہی تھی ہر طرف صدائے
گیر و دار بلند تھی دریائے خون زمین پر روان تھا سپرین یا نند چھوون کے تیر رہی تھین
بازو زرہ پوشون کے مانند ماہی اسیر دام کے پھڑک رہے تھے خودون کے حباب ہر طرف
تیرتے پھرتے تھے نہنگ اجل دہن کھولے ہوئے دوڑتا پھرتا تھا طوفان آب اٹھا
تھا لیکن جو نہنگ بحر شجاعت تھے وہ مصروف شناوری تھے اُس باد مخالف مین کشتی
حیات کو بیخوف و خطر ساحل مراد کیطرف لیے جاتے تھے اسی حالت مین اعراک دار کوش
کا اور مظہر پریزاد کا سامنا ہوا اعراک نے تلوار ماری مظہر پریزاد نے سپر بلند کی
تھی گھوڑے نے سکندری کھائی خود سر سے گرا تیغہ اعراک کا سر پہ مظہر پریزاد کے
بیٹھا کہ تا دو ابرو اُتر آیا مظہر پریزاد نے دستانہ مارا تیغہ کو جھنا کر سر سے نکالا اور

چادر خون سر سے باہر آئی لیکن اسی عالم زخمداری مین مظہر پریزاد نے بھی وار کیا کہ شانہ اعراک کا نشانہ ہوا یہ دونون اپنے اپنے زخم باندھنے مین مصروف ہوئے اہل لشکر بیچ مین آ گئے اُدھر اعراک زخم باندھکر پھر مصروف جنگ ہوا اور اسطرف مظہر پریزاد زخم سر باندھکر لڑنے لگا اب ان دونون کے درمیانمین اتنا فاصلہ ہوگیا کہ پھر مقابلہ نہ کرسکے اُدھر ژروپین بلند بالا سے اور مہمن کشیدہ ابرو سے سامنا ہوا ژروپین نے کہا اے مہمن یہ کیا حرکت کی کہ ایک بلخ خدا پرست کا شریک ہوا اور معشوق سے ہاتھ اٹھایا خدا وند طاق کا غضب تجھ پر نازل ہوگا تو کہان تیرا ٹھکانا لگے گا یہ سُنکر مہمن کشیدہ ابرو نے کہا کہ مین ناانصاف کا شریک نہین زخمی کو قتل کرنا بالکل نامردی و مردانگی کے خلاف ہے اسوقت وہ میرے ہاتھ سے زخمی ہوا تھا اگر مارا جاتا تو کس کی بدنامی ہوتی ژروپین نے کہا کہ دشمن کو مار لینے سے کام ہے مہمن نے کہا کہ جسوقت تک سکندر اچھا نہین ہوتا ہے اسوقت تک مین اسکا شریک ہون اور جب سکندر کا زخم مرا اچھا ہوجائے گا اُسوقت پھر میری اور اُسکی آزمائش زور و طاقت ہوگی ژروپین نے کہا کہ پھر لڑائی بھڑائی بیکار ہے اور طبل بازگشت بجوا دیا اُسیوقت دونون لشکر علحدہ ہوئے جوانان لشکر نے خون پوچھ پوچھ کر تلوارین میانونمین رکھ لین لیکن سیماب جادو نے ژروپین بلند بالا سے سبب طبل بازگشت بجوانے کا دریافت کیا ژروپین نے بیان کیا کہ مہمن کو یہ امر خلاف گذرا کہ آپ نے زخمی کے قتل کا حکم دیا اسیوجہ سے وہ سکندر کا شریک ہوا اُسکا قول یہ ہے کہ جب سکندر اچھا ہوجائے گا تو پھر مین اُسکا حریف بننے کو موجود ہون اور تاوقتیکہ سکندر کا زخم سر اچھا نہین ہولیتا ہے اُسوقت تک مین خود اپنے حریف کیطرف سے سینہ سپر ہونے کو موجود ہون یہ سُنکر مین نے طبل بازگشت بجوا دیا آپس مین لڑنے سے کیا فائدہ جب تک سکندر کا زخم سر اچھا ہوا اُسوقت تک جنگ موقوف رکھی جائے سیماب جادو بھی یہ سُنکر خاموش ہو رہا اور پلٹ کر داخل قلعہ ہوا اعراک و ژروپین اپنے اپنے خیمونمین داخل ہوئے اُدھر مظہر پریزاد اپنے فرودگاہ پر آیا اور مہمن کشیدہ ابرو نے اپنا خیمہ وسط میدان مین کھڑا کیا علاج زخمیونکا ہونے لگا اُدھر سیماب جادو نے فرصت غنیمت جان کر سرودجادو کو حکم دیا کہ تو جاکر سمن جادو کو معزول کرکے حکومت کوہ چقماق کی اختیار کر اور تیغہ و چراغ کو اپنی حفاظت مین رکھ سرودجادو اسیوقت رخصت ہوکر جانب کوہ چقماق روانہ ہوا جسوقت بالائے کوہ پہونچا سمن جادو سے ملاقات ہوئی سرودجادو نے پروانہ سیماب جادو کا سمن جادو کو دکھایا سمن جادو مضمون نامہ سے آگاہ ہوتے ہی کوہ کے نیچے اُتر آئی اور کنجیان خزانہ کوہ چقماق کی سرودجادو کے حوالہ کین اور کہا کہ مجھے حکم شاہ کی تعمیل واجب ہے اگر سیماب جادو میری طرف سے مطمئن نہین ہے تو مین عہدۂ امانت داری

سے باز آئی یہ کہکر رخصت ہوئی اور سیدھی قلعہ سیماب مین آئی سیماب جادو کو سلام
کیا اور کہا کہ اگر زیادہ بدگمانی میری جانب سے ہو تو مجکو قتل کر ڈالیے مین نے حسب الحکم ابین
تحفجات سرو جادو کو کیا اور خود آپ کی خدمت مین اسلیے حاضر ہوئی ہون کہ گرفتار
ہوکر جانے سے خود چلا جانا بہتر ہی یہ سُنکر سیماب جادو نے زغن جادو کو بلا کر سامنا
کیا اور کہا کہ اسکی زبانی تیری سازش سکندر کے ساتھ مجکو معلوم ہوگئی سمن جادو
نے کہا اے بادشاہ بڑے تعجب کی بات ہی کہ تجھ ایسا ہوشیار و عاقل بادشاہ ہوکر اور
میرے ایک اونے ملازم کے کہنے پر تو نے اعتماد کیا اور میرے قول کو اُسکے مقابل
مین لغو جانا سیماب جادو نے کہا کہ تو نے تو کچھ بیان ہی نہین کیا جسسے مین جھوٹ یا سچ
کہتا سمن جادو نے کہا کہ اگر مین اسطرح کی باتین سکندر سے نہ کرتی اور اُسے ٹال نہ دیتی
تو تیغہ و چراغ وہ قبضہ مین لاکر ایک ہی روز مین قلعہ سیماب کو تاراج کر دیتا اُسوقت
کی حکمت عملی یہی تھی کہ مین کسیطرح سکندر کو ٹالدون پھر تو نقابدار نیلی پوش اُسکی
جان کے واسطے ملک الموت سے کم نہین ہی نہ نقابدار سے اُسکی جان بچیگی نہ کوہ چقماق
کیطرف آنے کا وہ قصد کریگا یہ اتنی عقل کہان رکھتے تھے کہ ان رموز کو سمجھ سکتے اور
حضور بھی اسکی باتو نمین آگئے یہ سُنکر سیماب جادو نے سکوت کیا سمن جادو نے کہا
کہ اب آپ کی امانت مین نے آپ کے ملازم کے سپرد کی میری امانت مجکو عنایت
کیجیے کہ مجھے رہنا اس مقام پر منظور نہین ہی مین اب خداوند کی خدمت مین جاؤنگی
اور اُنکی زیارت سے مشرف ہوکر اپنی عمر وہین گذارونگی سیماب جادو نے ہر چند
اصرار کیا کہ تم یہین رہو بعد فتح جنگ مین تم کو عہدہ وزارت سپرد کرونگا لیکن سمن جادو
نے نہ مانا آخرکار سیماب جادو مجبور ہوا اور وہ جو گلدستہ حیات سمن جادو اسکے
پاس تھا وہ نکالکر سمن جادو کو دے دیا سمن جادو گلدستہ لے کر روانہ ہوئی اور
جاکر اس صندوق کو نکالا جسمین تیغہ و چراغ اصل تھا اور صندوق نقلی پر سرو جادو
قبضہ کرکے کوہ چقماق مین مقیم ہوا چونکہ گلدستہ حیات سمن جادو سیماب جادو کے
قبضہ مین تھا اسیوجہ سے اسنے تیغہ و چراغ سکندر کے سپرد نہ کیا تھا کہ جسوقت
سیماب جادو شکست پائے گا تو میرے نخل حیات کو قلم کر دیگا جب گلدستہ
اسکے قبضہ مین آگیا تو اسنے صحرا مین سکونت اختیار کی کہ جسوقت سکندر نقابدار
پر فتح یاب ہونے گا اور لشکر ساحران سے سامنا پڑیگا اُسوقت تیغہ و چراغ
لے جاکر نذر دونگی اسے تو اس انتظار مین چھوڑا جاتا ہی اور بحال شاہزادہ سکندر رستم قو
کا بیان ہوتا ہی کہ ہنوز زخم سر اسکا مندمل نہین ہوا تھا اور مظہر پریزاد کا زخم سر
اچھا ہوا ہی علاج ہو رہا ہی مظہر پریزاد نے تمام کیفیت مہمن کشیدہ آبرو کے شریک
جنگ ہونے کی بیان کی ہی سکندر رستم خو نے کہا بیشک مہمن مرد بہادر ہی
مظہر پریزاد نے کہا کہ ابھی تک وہ وسط میدان مین خیمہ زن ہی اس غرض سے کہ

جنگ نہ ہو جسوقت تک زخمی اچھے نہ ہو لین اور بعد صحت اُسکا قصد ہی کہ آپ سے
آزمائش زور و طاقت کرے فرمایا کہ انشاءاللہ دیکھا جائے گا یہی ذکر تھا کہ جانب صحرا
سے گرد اُڑی ہرکارے دونون طرف کے برائے دریافت حال روانہ ہوئے بعد تھوڑی
دیر کے آکر عرض کی کہ لشکر حریف کی کمک کے واسطے دو سردار ایک ایک لاکھ سوار
کی جمعیت سے آئے ہین کہ نام ایک کا بلوط کلان اور دوسرے کا بلوط کوچک ہے
دونون پہلوان نہایت زبردست معلوم ہوتے ہین ادھر اعراک دراز گوش اور
ژوپین بلند بالا واسطے استقبال کے گئے اور بلوط کلان و بلوط کوچک کو ساتھ
اعزاز و اکرام کے لائے انھون نے آکر تمام کیفیت دریافت کی اور ایک عرضی خدمت
مین سیماب جادو کی روانہ کر دی کہ اگر حکم ہو تو طبل جنگ بجوا کر دشمنون کا استقبال
کرین اور پتہ اپنا لکھا تھا کہ ہم ساکن شہر بلوطیہ کے ہین اور واسطے زیارت خداوند کے
جانب نہ طاق روانہ ہوئے تھے سیماب جادو نے کہا کہ اگر تم اس جنگ کو سر
کرو گے تو خداوند تم سے بہت خوش ہونگے کہ یہ شخص دشمن خداوند ہی جسنے مجھ پر
لشکر کشی کی ہی وہ بھی بارادہ دشمنی جانب نہ طاق روانہ ہونے والا تھا اور اگر اُسنے
جنگ سر کر لی تو ضرور ہی کہ وہ نہ طاق پر جاکر خدمت خداوند مین بھی گستاخی کرے
بالفعل وہ زخمی ہی مار لینا ایسے شخص کا ضروری امر ہی لیکن بہمن کشیدہ ابرو نے جنگ
کو ملتوی کر رکھا ہی کہ جب تک دشمن صحیح و سالم نہ ہو لے اسوقت تک لڑائی آغاز
نہ کی جاوے اگر تم بہمن سے مقابلہ کرنا پسند کرو تو جنگ کو آغاز کرو کہ بغیر بہمن کے قتل ہوئے
سکندر کا قتل ہونا ممکن نہین ہی جسوقت یہ پیام سیماب جادو کا بلوط کلان اور
بلوط کوچک کو ملا انھون نے کہا کہ ہم کیا بہمن سے ڈرتے ہین کہ دو کہ طبل جنگ
بجے اُسیوقت نقارہ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی خبر شاہزادہ سکندر رستم خو
کو ہوئی فرمایا کچھ پروا نہین ہمارے یہان بھی کوس حربی بجے ادھر بہمن نے دیکھا کہ ان
تامروزن نے آتے ہی طبل جنگ بجوا دیا ہی بس اسنے بھی اپنے لشکر مین نقارہ رزمی
بجنے کا حکم دیا اور خود خدمت مین سکندر رستم خو کی روانہ ہوا یہ خبر شاہزادہ سکندر رستم خو
کو ہوئی کہ بہمن کشیدہ ابرو آتا ہی سکندر نے مظہر پریزاد کو برائے استقبال روانہ کیا
مظہر پریزاد باعزاز تمام بہمن کشیدہ ابرو کو خدمت مین شاہزادہ سکندر رستم خو کی
لایا شاہزادہ نے دنگل بہمن کو مرحمت کیا بہمن سلام کر کے دنگل پر بیٹھ گیا اور عرض
کی مین اس غرض سے حاضر ہوا ہون کہ دو پہلوانان زبردست قلعہ بلوطیہ سے
خدمت مین خداوند کو ان تاجدار کی جاتے تھے یہانکا معرکہ سنکر اتر پڑے اور
طبل جنگ بارادہ رزم و پیکار بجوایا ہی افسوس کہ زیادہ انصاف پسند نہین ہنوز آپ کا
زخم سر اچھا نہین ہوا ہی مین اُنسے مقابلہ کرنے کو موجود ہون لیکن چنگ دو سردار
یہ نہین معلوم کہ کسکی فتح ہو اور کسکی شکست لہذا اگر مناسب ہو تو آپ پردۂ شب

مین کوچ کرکے کیطرف نکل جایئے جسوقت صحت ہوئے تو آکر مقابلہ کریجیے گا اس لیے کہ
سیماب جادو آپ کا دشمن ہورہا ہی اگرچہ دشمن مین بھی ہون دوست نہین ہون لیکن
بہادر دوست ہون ابھی میری آپ کی آزمائش زور وطاقت نہین ہوئی ہی اسوجہ سے
مین باطاعت یہ کام نہین کرتا ہون بلکہ اپنی انصاف پسندی سے اس امر پر مجبور ہوا ہون
کہ جسوقت تک آپ کو صحت نہ ہوئے اسوقت تک جو آپ سے قصد مقابلہ کرے
اس سے لڑون اور بعد صحت خود آپ سے مقابلہ کرنے کو موجود ہون اور یہ بے ایمان
اگر قابو پائینگے تو زندہ نہ چھوڑینگے مجھے بھی ملال ہوگا کہ میری آپ کی یکسوئی نہ ہونے پائی یہ
سُنکر شاہزادہ سکندر رستم خو سے ہنسکر ارشاد کیا کہ ای برادر مین تیری ہمدردی کا کیا
شکریہ ادا کرون انشاء اللہ زندگی باقی ہی تو دیکھا جائے گا لیکن مجھے تیری اطاعت سے
یہ امر بہت دور معلوم ہوتا ہی اور سخت تعجب ہوتا ہی کہ تو مجھ سے چلے جانے کو کہہ رہا ہی
مردان عالم کیا کہینگے اس زندگی سے موت ہزار درجہ بہتر ہی یہی نا کہ قتل ہوجاونگا کچھ
پروا نہین ہی بلکہ تم بھی قصد مقابلہ نہ کرو کیون دوستو نکو دشمن کی محبت مین دشمن بناؤ
میرا جھگڑا میرے ہی سر رہنے دو جیسا ہوگا دیکھا جائے گا تم بھی اس زرمی کی لڑائی کا تماشا
دیکھ لینا بہمن کشیدہ ابرو نے کہا کہ مجھ سے یہ نہین ممکن ہی کہ مین اپنے سامنے ایسے
ظلم دیکھ سکون یہ کہکر اٹھ کھڑا ہوا اور شاہزادہ سکندر رستم خو سے رخصت ہوکر اپنے
خیمہ مین آیا اور اپنے رفقا سے بیان کیا کہ سکندر رستم خو درست مین ہی اس بات کا
اندازہ کرنے گیا تھا کہ ایسے وقت پریشانی مین سکندر کے کیا خیالات ہین مگر معلوم
ہوا کہ اسپر مطلق ہراس نہین ہی وہان شاہزادہ سکندر رستم خو بہمن کی تعریف
مظہر پریزاد سے کررہے تھے اور مظہر پریزاد بھی کہرہا تھا کہ ای شہریار واقع ہین کہ
بہمن بڑا مرد حق پسند وحق پژوہ ہی عجب نہین ہی کہ یہ زیر ہونے کے بعد دین اسلام
قبول کرے اسی عالم مین زمانہ شب کا برطرف ہوا اور خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی
جھونکے نسیم بہار کے چلے طائران خوش الحان بزبان بیزبانی حمد سبحانی بجا لانے لگے
دونون لشکر کے لوگون نے اپنے اپنے طریق کے موافق عبادت رب بے نیاز سے
فراغ حاصل کرکے رخ میدان کارزار کا کیا فوجون کے پرے کے پرے غول کے غول
غٹ کے غٹ ہیے کے ہیے دستے کے دستے میدان مین آکر صف آرائی کرنے لگے
اسطرف بہمن کشیدہ ابرو نے اپنا لشکر بمقابل لشکر بلوط کلان و بلوط کوچک
آراستہ کیا یہ دیکھکر شاہزادہ سکندر رستم خو نے لشکر بہمن کے پہلو پر اپنا لشکر آراست
کیا اور بہمن کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم سبقت نہ کرنا بہمن نے کہا ای شہریار
اگر آپ نے اس عالم زرمداری مین نکلکر مقابلہ کرنے کا قصد کیا تو مجھے ملال ہوگا اسطرف
دروازہ قلعہ کا کھلا اور سیماب جادو بھی تماشاے جنگ دیکھنے کی غرض سے
مع لشکر ساحران حمودار ہوا اور میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوا آگے اسکے

لشکر کے بلوط کوچک و بلوط کلان اعراک دراز گوش و تروپین بلند بالا نے اپنے
اپنے لشکر آراستہ کیے بعد آراستگی صفوف قتال وجدال تقلیب نہیب دے کر مٹے
تھے کہ بلوط کوچک نے باگ مرکب کی لی اور سامنے تخت سیماب جادو کے آکر
اجازت خواہ جنگ گاہ میدان ہوا سیماب جادو نے کہا جا خداوند نہ طاق تجھا راحافظ و
نگہبان ہو یہ سنکر بلوط کوچک اپنے کر گدن مست کو جولان دے کر میدان مین آیا
اور پکارا کہ ہمن کشیدہ ابرو مجھے حال تیرا معلوم ہوا کہ تو بھی اکوان پرست ہے
اور ہم ہی ہو گون دین سے ہے اور صرف اتنی بات پر حریف کیطرف سے آمادہ جنگ ہے کہ
حریف زلمی ہے مین سمجھے دوستانہ طور پر سمجھاتا ہون کہ تو اس ارادہ سے باز رہ اگر زیادہ
مجھے شرم سپہ گری دامنگیر ہے تو تو قتل حریف مین نہ شریک ہوا اور میدان سے ٹل جا ورنہ
انجام اچھا نہ ہوگا بقول شاعر ؎ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے
گیر دونون جہان کے کام سے ہم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے + اگر اس جنگ مین
مارا گیا تو انجام بھی خراب ہوگا خداوند بھی تجھ سے ناراض ہونگے کہ تو اُنکے دشمن کیطرف
سے اُنکے بندون کا خون بہانے کو موجود ہے ہمن کشیدہ ابرو نے کہا کہ او نامرد اگر میں
مزاج خداوند کا بھی ہے جو کہ تیرا ہے تو مین ایسے خداوند پر بھی لعنت کرتا ہون یہ سنکر
بلوط کوچک نے پلٹ کر اپنے بھائی کیطرف دیکھا اور کہا کہ اسنے خداوند کی شان
مین سخت کلامی کی اب اُسکا زندہ رکھنا اچھا نہین ہے جسطرح ہو اسے قتل کرکے
سر اسکا نذر خداوند کو لے چلو یہ کہکر اسنے گھوڑا اُٹھا دیا اور ہمن کشیدہ ابرو کیطرف
چلا ہمن نے پورا باگ کا لیا ادھر تو یہ ایک دوسرے کے سامنے آئے اُدھر کفار
مین ایک غریو ہوا کہ مارلو ان سب کو کہ یہ دشمن خداوند ہین یہ کہتے ہوئے تلوارین
کھینچ کھینچ کر سب دوڑ پڑے یہ یورش جو شاہزادہ سکندر رستم خو نے ہمن پر دیکھا
انھون نے بھی اپنے لشکر کو اشارہ کیا اور خود بھی اسی عالم رزمکاری مین آپڑے
مظہر پیزادہ نے بھی باگ گھوڑے کی لی اور لشکر کفار پر آکر گرا تلوار چلنے لگی صدائے
بگیر و یزن بلند ہوئی اُدھر بلوط کوچک نے قریب ہمن پہونچکر آرہ پشت فہنگ کا
وار کیا ہمن نے آرہ کو خالی دے کر ہاتھ تلوار کا مارا بلوط کوچک نے وار اسکا رد کرکے
دوسرا ہاتھ مارا ہمن نے قصد کیا کہ وار اسکا سپر پر گا ٹھوکر لپٹ پڑون اور اسے تاش
کرین سے اُٹھالون لیکن یہ حربہ سپر سے رُکنے کی چیز نہین ہے آرہ پڑتے ہی سپر کے دو
ٹکڑے ہوئے خود بھی کٹا سر پر ہمن کے زخم لگا چادر خون سر سے باہر آئی ہمن
تیور اکر گرا بلوط کوچک نے سر کاٹنے کا قصد کیا تھا کہ شاہزادہ سکندر رستم خو
آپڑے قریب پہونچے تھے کہ گھوڑے نے سکندری کھائی بلوط کوچک نے
وہی آرہ خون آلودہ سکندر کے حوالے کیا کہ زخم سر کا چوپارہ ہو گیا یہ حال دیکھکر
مظہر پیزادہ دور پڑا اور بلوط کوچک سے سامنا کیا بلوط کوچک نے وہی آرہ

مظہر پر نیزا دے مارا کہ یہ بھی زخمی ہوا اب یہ باطمینان تمام سر کاٹنے کی فکر مین چلا اول قریب
شاہزادہ سکندر رستم خو کے پہونچا اور ہاتھ بلند کرکے وار کیا چاہتا تھا کہ سیارہ نے پتھر گوپھن مین رکھکر مارا کہ ہاتھ پر بلوط لوچک کے پڑا تلوار ہاتھ سے چھوٹ
پڑی اور چوٹ آئی یہ تو ہاتھ سہلاتا رہ گیا لوگ ٹوٹ پڑے اور سکندر رستم خو کو
اٹھالے گئے شاہزادہ اسوقت بیہوش تھا اسنے بلوط کلان کو آواز دی کہ میرا
تو ہاتھ جھوٹا پڑ گیا ہی اب آپ ان زخمیون کے سر کاٹ لیجیے یہ سُنکر بلوط کلان تلوار کھینچکر
مظہر پر نیزا دے لپٹ پڑا سیارہ نے دوسرا پتھر مارا کہ اسکے بھی گٹے پر پڑا اس سے
ہاتھ سے بھی تیغہ گر گیا اعراک دراز گوش بہمن کیطرف چلا تھا کہ سیارہ نے تیسرا پتھر
مارا اسکے بھی وہی حالت ہوئی اتنا وقفہ پاکر اہل لشکر سردارونکو تو اٹھالے گئے اپنے تئین
نثار کین لیکن اپنے آقاؤن کو بچایا لیکن کفار کے حوصلے بڑھے اور چارون سردار
تلوارین پکڑ پکڑ کر مع لشکر لشکر اسلام پر گرے اور قتل کرنا شروع کیا مثل مشہور ہی کہ
ہاتھی سے ٹکر ہاتھی ہی روک سکتا ہی بھلا ان سرداروں کا جواب دینے والا لشکر اسلام
مین کون تھا تھوڑے ہی عرصہ مین لشکر کے پاؤن اکھڑنے لگے قریب تھا کہ شکست
فاش ہو کہ یکایک جانب صحرا سے تیغ گرد بلند ہوا اور تمام صحرا تیرہ و تار ہو گیا یہ معلوم
ہوا کہ آندھی نہایت زور و شور سے چلی آتی ہی دونون لشکر نگران تھے کہ یہ کون آتا ہی تھوڑی
دیر نہ گذری تھی کہ دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے دو نقابدار پیدا ہوئے کہ انمین
ایک سیہ پوش اور دوسرا سرخپوش تھا پشت پر آٹھ نو لاکھ سوار تھے اڑاتے
چلے آتے تھے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ دونون نقابدار تلاش سکندر رستم خو
مین چلے آتے تھے انمین ایک صاحبقران اعظم دوسرے صاحبقران کوچک ہین
راستہ مین انھون نے خبر پائی کہ لشکر سکندر پر کفار کا یورش ہی بس یہ آپڑے اور لڑنے
لگے تھکی ہوئی فوج کو پشت پر لیا اور مصروف جنگ ہوئے اہل اسلام نے شکر
پروردگار کیا اور کفار متردد ہوئے کہ یہ کہان سے آگئے اب خوب گھمسان کی تلوار چلنے
لگی زمین پر دریاے خون جاری ہوا ہر طرف کو نلا برق شمشیر کا لپک رہا تھا کالی کالی
گھٹا سیرون کی چھائی ہوئی تھی صداے مار و گیر بلند تھی کشتون کے پشتے اور لاشون کے
انبار نظر آرہے تھے پھر بھرکا جنگ ہوئی تھی کہ وہان سکندر رستم خو اور مظہر پر نیزا
کو ہوش آیا پوچھا کیا حالت ہی سیارہ نے عرض کی کہ خیر و عافیت ہی کمک آپکی آگئی
صاحبقران کوچک اور صاحبقران اعظم مع لشکر پہونچ گئے تلوار چل رہی ہی
شاہزادہ نے مرکب طلب کیا سکندر نے منع کیا کہ اپنی قوت دیکھو کر جرأت کیجیے
مگر یہ شیر بیشہ شجاعت کسکی سنتا ہی اسی عالم مین بیٹھکر پشت مرکب پر راہ میدان کارزار
کی لی ساتھ ہی مظہر پر نیزا بھی زخم سر باندھکر اور مرکب پر سوار ہوکر عقب مین
شاہزادہ سکندر رستم خو کے روانہ ہوا چونکہ بہمن کشیدہ ابرو کے سر مین ایک ہی

زخم آیا تھا یہ بھی زخم دوزخی کرا کر پشت مرکب پر بیٹھ کر عازم میدان کارزار ہوا اور یہ تہیہ کر لیا کہ مرنا تو ہر طرح ہے پھر لڑ کر کیون نہ مرین لیکن یہان آکر اور ہی رنگ دیکھا کہ دو نقابدار مہست بڑے لشکر سے آکر شریک جنگ ہوئے اور کفار کو پسپا کرتے چلے جاتے ہین مہمن کشیدہ ابرو نے خیال کیا کہ اب ضرورت جنگ کرنے کی نہین ہے باگ مرکب کی روک کر تماشا سے جنگ دیکھنے لگا لیکن اب جو خیال کرتا ہے تو شاہزادہ سکندر رستم خو شریک جنگ ہین بس مہمن اپنے دل مین شرمندہ ہوا اور جراءت سکندر رستم خو کا قائل ہو گیا کہ مین نے ایک زخم کھایا ہے اور انھون نے دو زخم کھائے ہین مگر مطلق پروا نہین ہے اور اسی بے پروائی کے ساتھ لڑ رہے ہین بس اسنے بھی باگ مرکب کی ڈالی اور جا پڑا لعل رخ کرے گرا اور لڑنے لگا بتو یہ حالت ہوئی کہ کفار کے قدم پیچھے ہٹنے لگے عین گرمی جنگ مین اسطرف سے شاہزادہ صاحبقران کوچک لڑتے ہوئے چلے جاتے تھے جو سلمنے آیا تلوار ماری کہ دو ٹکڑے ہوئے کسی کو چور رنگ ہوائی کیا اسطرف سے بلوط کوچک لڑتا ہوا چلا آتا تھا یہ بھی سردار زبردست ہے لاشون پر لاشین گر رہی ہین یکایک صاحبقران کوچک اور بلوط کوچک سے سامنا ہوا بلوط کوچک نے آواز دی کہ او نقابدار مقلوک روزگار سمجھے لیا ضرورت ہے جو آکر اس جنگ مین شریک ہوا کیون اپنی جان شیرین کو تلف و برباد کرتا ہے بہتر یہ ہے کہ پلٹ جا ورنہ ہاتھ سے میرے مارا جائے گا صاحبقران کوچک نے فرمایا کہ او بلعون تجھ ایسا نامرد دنیا مین نہ ہو گا کہ تو زخمیون سے لڑنے مین دریغ نہین کرتا ہے تو نے زخمیون کے قتل کا ارادہ کیا ہے اور دست تعدی کو دراز کیا ہے یہ امر شان سپہ گری کے خلاف ہے اگر دعوٰی مردی و مردانگی تھا تو اتنا صبر کیا ہوتا کہ جسوقت سکندر اچھا ہو لیتا اسوقت طبل جنگ بجوا کر مقابلہ کیا ہوتا تجھ ایسے نامرد پہلوان کا زندہ رکھنا اچھا نہین کہ تیرے ہاتھ سے بڑے بڑے ظلم بہادرون پر ہونگے بس زیادہ گفتگو کا موقع نہین ہے لا ضرب بہادری کی بلوط کوچک نے خفیف ہو کر تلوار ماری صاحبقران کوچک نے سپر کو بلند کر کے تلوار کو ضامن دیا اور بلوط کوچک کا رد کر کے اب جو ہاتھ دوال کر پر مارا تو بلوط کوچک کے دو ٹکڑے ہوئے بسکندر رستم خو نے تعریف کی کہ سبحان اللہ آپ نے منارہ کفر کو منہدم کیا پلٹ کر سلیمان کوچک نے دیکھا کہا ای فرزند یہ تم نے کیا غضب کیا کہ دو دو زخم کھائے ہوئے اور لڑ رہے ہو اب تو ہم آ ہی گئے تھے تمھارے تکلیف کرنے کی کیا ضرورت تھی سکندر نے عرض کی کہ مجھ سے ضبط نہ ہو سکا مجھے معاف فرمایئے گا اُدھر صاحبقران اعظم مثل شیر ببر کے اُن بزدلون کا شکار کرتے ہوئے چلے جاتے تھے اُدھر سے بلوط کلان لڑتا ہوا چلا آتا تھا دیکھا بلوط کلان نے کہ چھوٹا بھائی میرا نقابدار سرچپوش کے ہاتھ سے مارا گیا آنکھون مین اسکے دنیا اندھیر تھی بس اسنے صاحبقران اعظم کو دیکھ کر آواز دی کہ او نقابدار سیہ پوش یہ نقابدار سرخپوش

کون ظالم ہے جسنے میرے بھائی کو مارا اگر اُسکے عوض مین تم سب کو نہ مارا تو نام اپنا بلوھا کلان
رکھا ہوگا یہ لعنتا ہوا قریب صاحبقران اعظم کے آیا اور آرہ پشت نہنگ کا وار کیا
صاحبقران اعظم نے آرہ اسکا تلوار سے قلم کرکے جو ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا تو مع مرکب اُسکے
چار ٹکڑے ہوئے سلیمان کوچک اور سکندر نے نہایت تعریف کی اُدھر
اعراک دراز گوش سامنے بہمن کشیدہ ابرو کے آیا اور کہا تو بھی زخمی ہے مین بھی زخمی
ہون لاضرب بہادری کی بہمن کشیدہ ابرو نے کہا کہ اب مین جسکا شریک ہون اسی کا
آئین جنگ بھی اختیار کیے ہوئے ہون پہلے تو اپنا وار کرلے پھر برق ضرب کا تماشا دیکھنا
یہ سُنکر اعراک نے کہا کہ صاف صاف کیون نہین کہتا کہ مین نے دین اسلام اختیار کرلیا
اور اپنے خداوند سے روگردانی کی یہ کہکر اعراک کی تیر مارا بہمن کشیدہ ابرو نے وار
اسکا رد کیا اور ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا کہ گردن پر اعراک کے پڑا سر اسکا کٹ کر زمین پر گرا
اور لاش مرکب پر ہی کھوڑا بھاگا اسکی حالت پر دونون لشکر کے لوگ ہنستے تھے اور اجل
ہی نفرین کر رہی تھی سکندر نے مرحبا کی صدا بلند کی بہمن نے سلام کیا مظہر پریزاد نے
دوڑ کر علم فوج کفار کو قلم کیا اور علمدار کو مارا ژوپین بلند بالا نہیب سکندر کے پہونچا کہ
یہ زیادہ زخمی ہے اسے مار لینا آسان ہے یہ تصور کرکے اسنے گرز مارا سکندر رستم خو نے
مرکب کو مسلا کہ وہ تڑپ کر زیر بغل آیا بس پنجہ یلی کو دراز کرکے گرز ژوپین کا چھین لیا
اور وہی گرز مارا کہ ژوپین پیوند خاک ہوگیا بس ان سردار و نکا مرنا تھا کہ لشکر کے
پاؤن اکھڑ گئے بی چھوٹ گئے فرار پر قرار لیا چونکہ شام قریب تھی سیماب جادو
بھی طبل بازگشت بجوا کر میدان سے پھر گیا لیکن اتنا کہتا گیا کہ کل لطف مقابلہ معلوم
ہوگا دیکھون تو تم لوگو نمین سے کون ایسا سہزور ہے جو نقابدار نیلی پوش سے سامنا
کرسکے گا یہ کہکر سیماب جادو تو داخل قلعہ ہوا یہان صاحبقران اعظم اور سلیمان کوچک
نے سکندر کو گلے سے لگایا بہت تعریف کی کہ ای فرزند مرحبا یہ جرأت تجھی پر ختم
ہے کہ دو دو زخم کھائے ہوئے اتنے بڑے جوان سے ایسا مقابلہ کیا شاباش و مرحبا
یہ کہتے ہوئے سکندر کو ہمراہ لیے ہوئے بارگاہ یاقوت نگار کیطرف چلے راستے مین
سکندر رستم خو کو بہمن کا خیال آیا اور مظہر پریزاد سے فرمایا کہ ہمارے تازہ
دوست کو بھی اپنے ساتھ لیتے آؤ مظہر پریزاد پاس بہمن کشیدہ ابرو کے آیا اور
کہا کہ تم کو شاہزادہ نے یاد فرمایا ہے بہمن ہمراہ مظہر پریزاد کے طرف بارگاہ یاقوت
نگار کے چلا ادھر سکندر رستم خو نے تمام حالات بہمن کے سامنے صاحبقران اعظم و
سلیمان کوچک کے بیان کیے ان دونون صاحبون نے بھی بہمن کی تعریف کی
اب یہ سب کے سب آکر بارگاہ یاقوت نگار مین بیٹھے سلیمان کوچک نے
بلا کر لاشین اہل اسلام کی اٹھوا کر دفن کرائین اور شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ پندرہ ہزار
اہل اسلام کام آئے اور پچیس ہزار کافر مارے گئے دو روز مین لاشین اُٹھنے سے فرصت

ہوئی یہان سلیمان اعظم نے مرہم سلیمانی طلب کیا کہ یہ ہمراہ اپنے پردہ قاف سے لیتے
آئے تھے اور پٹیان زخمونپر اسکندر رستم خو اور مظہر پریزاد اور بہمن کشیدہ ابرو
کے چڑھائی گئین ایک ایک روز مین ان سب کے زخم سرمندل ہوگئے تا بہ صحت
بہمن کو سکندر نے اپنا مہمان رکھا جسوقت بہمن کشیدہ ابرو نے غسل صحت کیا
تو سکندر رستم خو نے فرمایا کہ اے بہادر اب ہماری تمھاری بھی آزمائش ہو کر معاملہ یکسو
ہو جائے تو بہتر ہے بہمن نے عرض کی کہ بہت خوب یہ کہکر رخصت ہوا اور اپنے لشکر
مین آکر طبل جنگ بجنے کا حکم دیا اسطرف بھی کوس حربی نوازش مین آیا تیاری جنگ
ہونے لگی وہان سیماب چادو نے پروانہ بنام نقابدار نیلی پوش لکھ بھیجا کہ ہم تو
یہ سمجھے ہوئے تھے کہ یہ مرحلہ سوا تمھارے دوسرے سے سر نہ ہوگا لہذا اب وقت
تمھاری جنگ کا آگیا جو لوگ دعوے کر کرکے آئے تھے وہ سب خدا پرست کے ہاتھ
سے مارے گئے جسوقت یہ نامہ نقابدار نیلی پوش کو پہونچا نقابدار نے بھی میدان
جنگ مین جانے کی تیاری کے اسلحہ اپنا نکالکر زیب جسم کیا اور مرکب پر بیٹھکر جانب
میدان روانہ ہوا یہان طبل بجتے بجتے زیادہ شب کا برطرف ہوا اور نور سحری سے تمام
عالم منور ہوا جھونکے ہوائے سرد کے آنے لگے شاہزادہ سکندر رستم خو نماز صبح
پڑھکر بپشت مرکب پر بیٹھکر میدان مین تشریف لائے صاحبقران اعظم و سلیمان کو چک
ساتھ ساتھ تھے مظہر پریزاد نے صفین لشکر کی درست کین اسطرف بہمن کشیدہ ابرو
نے اپنے لشکر کی صفین آراستہ کین اتنے مین دروازہ قلعہ کا کھلا اور سیماب جادو
تخت پر سوار عقب مین اسکے چالیس ہزار ساحران خونخوار بلائے بد آفت کے پرکالے
بھولیان بھولیان کا تندھونپر ڈالے نہنگ و پلنگ سحر پر سوار گلو مین بجاتے زنار
مار سیاہ لپیٹے ہوئے ڈنکے اور ڈبرو بجاتے ہوئے سنکھ پھونکتے ہوئے اس جاہ و جمل
سے سواری سیماب جادو کی میدان مین آئی یہ بھی ایک طرف مع لشکر قائم ہوا کہ
یکایک جانب صحرا سے بگولہ گرد کا اٹھا اور نقابدار نیلی پوش پیدا ہوا ابن بہمن کشیدہ ابرو
نے جلدی سے مرکب اپنا بڑھایا اور میدان مین آکر پکارا کہ اے شہریار میرے آپ کے
فیصلہ ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ پھر یہ جھگڑا باقی رہ جائے گا اس لیے کہ نقابدار نیلی پوش
کی جنگ مین طول ضرور کھنچے گا ہنوز نقابدار نیلی پوش میدان جنگ مین پہونچنے
پایا تھا کہ شاہزادہ سکندر رستم خو مرکب کو چمکا کر سامنے بہمن کشیدہ ابرو کے
آپہونچے بہمن کشیدہ ابرو نے کہا کہ میری آپ کی نیزہ بازی ہو چکی ہے تیغزنی
مین آپ میرے ہاتھ سے زخمی ہوئے تھے جسکے بعد جنگ کو اسقدر طول کھینچا اب
آپ صرف آزمائش زور و طاقت کر لیجیے کہ تلوار کی دھار کے سامنے طفل و جوان پیر
سب برابر ہین اگر آپ میرے ہاتھ سے مارے گئے تو بھی مجکو ملال ہوگا اور
زخمی ہوئے تو بھی وہی دقت درپیش ہوگی یعنے نقابدار نیلی پوش موجود ہے اسکے

مزاج مین بھی انصاف اور رحم نہین ہی اور اگر مین رحمی ہوا تو بھی ہاتھ سے نقابدار کے بچنا محال ہی کہ سیماب جادو مجھ سے جلا ہوا ہی ضرور قتل کروا ڈالے گا سکندر رستم خو نے فرمایا کہ تمھاری رائے بہت صحیح ہی غرضکہ دونون بہادر مرکبون سے اُترے اور دامن زرہون کے گردان کمر مضبوط کلاش ہوئے اسنے مین نقابدار نیلی پوش بھی مرکب کو اُڑا کر سامنے آپہونچا لیکن یہان معرکہ گرم و پیکار گرم دیکھکر سیماب جادو سے کہا کہ آپ دو مرتبہ مجکو طلب فرما چکے اور پھر بے نیل مرام مجکو واپس جانا ہوا سیماب جادو نے کہا کہ اب تم مہلت نہ دو اور قتل و قمع شروع کردو بلکہ ان دونو نکو قتل کرڈالو یہ سنتے ہی نقابدار نیلی پوش نے باگ مرکب کی اور جانب سکندر رستم خو بہمن کشیدہ ابرو چلایا یہ دیکھکر سلیمان کوچک نے گھوڑے کو دوڑا کر نقابدار نیلی پوش سے سامنا کیا اور فرمایا کہ او نامرد مجھے شرم نہین آئی کہ ایک لڑائی کا ابھی فیصلہ نہین ہوا ہی اور تو اثنای جنگ مین رخنہ اندازی کو موجود ہی نہین جانتا کہ ابھی بہت سے جان نثار سکندر رستم خو کے وجود ہین ہماری زندگی مین اتنی مجال بھی ہی تیری کہ تو سکندر کیطرف آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکے یہ سُنکر نقابدار نیلی پوش سلیمان کوچک کیطرف پلٹ پڑا اور کہا کہ ہمین تو تم سب کے گرفتار کرنے سے کام ہی سکندر کو پہلے نہ گرفتار کرینگے بعد تیرے گرفتار کرلینگے یہ کہکر نیزہ سینہ سلیمان کوچک پر مارا سلیمان کوچک نے نیزہ کو نیزہ پر کاٹھا نیزہ بازی ہونے لگی اُدھر تو سکندر رستم خو سے اور بہمن کشیدہ ابرو سے کشتی ہو رہی تھی اور اُدھر سلیمان کوچک اور نقابدار نیلی پوش مصروف نیزہ بازی تھے یہ حال دیکھکر بہمن کشیدہ ابرو نے سکندر سے کہا کہ ای شہریار یہ نقابدار بلاے بلا اور آفت روزگار ہی اس سے پیش پانا غیر ممکن ہی اب مناسب یہ ہی کہ کوئی صورت صلح کی نکالنا چاہیے اور اس بلا کو ٹالنا چاہیے ورنہ یہ سب کو گرفتار کرکے قتل کرڈالے گا نہ اس نقابدار پر کوئی حربہ کارگر ہوتا ہی اور نہ یہ زور و طاقت مین اپنا مثل و نظیر رکھتا ہی مین کسی قدر حال سے اسکے آگاہ ہون ابتک جتنی لڑائیان سیماب جادو سے پڑی ہین وہ اسی نے سر کی ہین ساحران قلعہ سیماب کو مجادلہ کی ضرورت نہین پڑی ہی انتہا یہ ہی کہ ساحرونکا سحر بھی اسپر اثر نہین کرتا ہی اب مجھ سے زور آزمائی موقوف کیجیے مین یون ہی بندۂ بے دام ہون سکندر نے پلٹ کر دیکھا تو سلیمان کوچک سے اور نقابدار نیلی پوش سے مقابلہ ہو رہا ہی نیزون کے بند بندھ رہے ہین اور کھل رہے ہین یہانتک کہ سنانین بنا نین نیزون کی بیکار ہو گئین ڈانڈونکو پھینک دیا نقابدار نیلی پوش نے گرز اپنا اُٹھایا اور خبردار خبردار کہکر سر سلیمان کوچک پر مارا سلیمان کوچک نے یہ وار کیا انھون نے اپنے گرز کو اُٹھا کر چہرہ کی پناہ کیا گرز پر گرز جو پڑتا ہی تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا تنق گرد و غبار بلند ہوا جگر زمین ہول سے شق ہو گیا عیار سلیمان کوچک کا جھپٹ کر قریب گرز کے آیا اور گرز گرز سے چرخ مار کر اندر گرز کے در آیا دیکھا کہ سلیمان کوچک بیہوش کھڑے ہین ہر

بن موسہر موسے پسینا جاری ہی اسنے چھینٹا پانی کا دے کر ہوشیار کیا سلیمان کوچک
سنے دیکھا کہ مرکب غرق زمین ہی مرکب سے اُتر کر ہاتھ زیر شکم لے جاکر اُبھارا تو مرکب
مرچکا تھا منھ سے اُسکے خون جاری تھا انکو اپنے گھوڑے کے مارے جانے کا نہایت
صدمہ ہوا تلوار کھینچکر گرد کے باہر آئے اور آواز دی کہ او نقابدار مغلوک روزگار غضب
کیا تو نے کہ مرکب کو میرے مارا کب چھوڑتا ہون تیرے مرکب کو یہ دیکھکے
نقابدار نیلی پوش مرکب سے کود پڑا اور سپر تلوار پھینک کر سلیمان کوچک سے
لپٹ پڑا ادھر سلیمان کوچک دست و گریبان ہوئے جھٹا کا کشتی کا بندھا دونون
لشکر تماشا دیکھنے لگے ادھر بہمن کشیدہ ابرو سے سکندر رستم خو نے فرمایا کہ اب
بہت جلد فیصلہ ہوا چاہتا ہی یہ شیر بیشہ صاحبقرانی اس نقابدار کو بہت جلد باندھ
لائیگے بہمن کشیدہ ابرو نے عرض کی کہ ای شہریار معاملہ بالعکس ظہور مین آئیگا
اب یدد سلیمان کوچک کے واسطے تشریف لے چلیے کہ انھون نے آکر آپکی
مدد کی تھی فرمایا کہ تو اُنسے واقف نہین ہی کیا طاقت ہی اس نقابدار بدکردار کی کہ
انکو زیر کرسکے اب تو اپنی لڑائی کا فیصلہ کرلے بہمن مجبور ہوکر پھر مصروف تلاش ہو
آجتک کبھی ایسا نہ ہوا تھا کہ ایک میدان جنگ مین دو دو سردار مصروف تلاش ہون
غرضکہ قریب شام سکندر رستم خو نے لنگر بہمن کشیدہ ابرو کا توڑا اور سر سے
بلند کرکے چاہتے تھے کہ زمین پر پھوڑدون کہ وہان نقابدار نیلی پوش نے لنگر
سلیمان کوچک کا توڑا اور یون ہی ہاتھ بلند کیے ہوئے مرکب پر سوار ہوکر جانب
صحرا روانہ ہوا اور چلتے وقت کہتا گیا کہ اسپطرح تم سب کو باندھکر لیجاؤنگا سکندر
کو جیرت ہوگئی بہمن کو چھوڑ دیا بہمن نے عرض کی کہ حضور نے ملاحظہ کیا مین نہ
عرض کرتا تھا کہ یہ نقابدار بلاے بے درمان ہی سکندر رستم خو بہمن کو لیے ہوئے
اپنے خیمہ مین داخل ہوئے اور سیماب جادو نہایت خوش و مسرور داخل قلعہ
سیماب ہوا سلیمان اعظم خم مین سلیمان کوچک کے بیتاب تھے اور بار بار
درگاہ رب العزت مین عرض کرتے تھے کہ خداوندا اب اس فرزند کی مفارقت نہ
دکھانا کہ چراغ قلعہ یہی ہی بہمن کی نشانی ہی اسی حال پُرملال مین جوڑی ہرکارون
کی آئی اور بعد دعا و ثناء شاہی بجالانے کے عرض کی کہ پھر قلعہ سیماب مین
طبل جنگ بجا ہی یہ سُنکر شاہزادہ سکندر رستم خو نے بھی کوس حربی بجنے کا حکم دیا
اُسیوقت نقارہ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی دونون جانب طیار جان
جنگ کی ہونے لگین صبح کو دروازہ قلعہ کا کھلا اور سیماب جادو مع لشکر قلعہ سے
باہر آیا اور ادسطرف شاہزادہ سکندر رستم خو با فوج کثیر میدان مین آکر صف آرا
ہوئے بعد آراستگی صفوف جدال و قتال تقلیب نہیب دے کر ہٹے تھے کہ جانب
صحرا سے بگولہ گرد کا پیدا ہوا اور آتے آتے قریب پہونچکر شق ہوا دیکھا کہ وہی

نقابدار نیلی پوش نیزہ بکف چلا آتا ہی بھمن کشیدہ تا ابرو تو صورت نقابدار کی دیکھ کر
ٹھرا گیا مگر سکندر رستم خو اور سلیمان اعظم کی رگوں مین خون شجاعت نے جوش مارا
غصہ سے کف منہ مین بھر آیا بال جسم کے کھڑے ہوگئے آنکھین سرخ ہوگئین ادہر
نقابدار نیلی پوش نے آتے ہی گھوڑے کو روک کر تم نقابدار نیلی پوش تا نعرہ
کیا اور مبارز طلب کیا ادہر سکندر رستم خو نے باگ مرکب کی اٹھائی ہی کہ سلیمان اعظم
نے منع کیا اور خود نکلنے کا قصد کیا سکندر رستم خو نے عرض کی کہ آپ کو زیبا نہین
صاحبقران اول ہین آپ کا لشکر مین رہنا باعث برکت ہی ہے اس ملعون کے
مقابلہ کو جانے دیجیے آپ کے اقبال سے ابھی اس سرکش کو گرفتار کیے لاتا ہون
سلیمان اعظم نے کہا اے فرزند مجھ مین طاقت داغ اٹھانے کی نہین ہی سلیمان کوچک
کا داغ میرے سامنے کچھ کم نہین ہی کہ اب داغ پر داغ تمھارے فرقت کا اٹھاؤن بس
اس سے بہتر یہ ہی کہ مجھی کو جانے دو نہین معلوم اس ملعون نے سلیمان کوچک
کو قتل کیا یا قید کیا ہی بہر صورت مین اپنے فرزند سے ملحق ہو جاؤنگا اگر اسے قتل کر ڈالا تو مین
بھی قتل ہو کر پاس اسکے پہونچ جاؤنگا اور اگر اسیر ہی تو جس زندان بلا مین وہ ہی وہین مین بھی
پہونچونگا اور یا اس ملعون کو قتل کرونگا یہان تو یہ تکرار تھی ایک دوسرے کو روک رہا تھا اور
نقابدار نیلی پوش بار بار مبارز طلب کر رہا تھا بس یہ دیکھ کر مظہر پریزاد کو تاب نہ رہی
بغیر اجازت مرکب کو چمکا کر سامنے نقابدار نیلی پوش کے جا پہونچا نقابدار نے کہا
او اجل رسیدہ تو کیون آیا انھین دونو نکو آنے دیتے جو افسر اعلے ہین کہ لڑائی کا خاتمہ ہو
مظہر پریزاد نے کہا کہ او ملعون جب تک ہم جان نثار زندہ ہین کیا مجال ہی تیری کہ تو ہمارے
آقا کیطرف رخ کر سکے لا ضرب بہادری کی کہ یہ سنکر نقابدار نیلی پوش نے نیزہ مارا
مظہر پریزاد نے نیزہ کو نیزہ پر گانٹھا پہند طعن مین نقابدار نیلی پوش نے نیزہ مظہر پریزاد
کے ہاتھ سے نکال دیا مظہر پریزاد نیزہ بھر آب خجالت مین غرق ہو گیا اور طیش مین آکر
گرز کا وار کیا نقابدار نیلی پوش نے کلہ گرز مین ہاتھ ڈال دیا اور جھٹکا مارا کہ مظہر پریزاد
اوندھے منہ یال مرکب پر آ رہا نقابدار نیلی پوش نے دوسرا ہاتھ بڑھا کر کمر زنجیر تک
بند پکڑا اور مظہر پریزاد کو ہاتھ پر بلند لیے ہوئے جانب صحرا روانہ ہو گیا سکندر رستم خو
کو اسکی اسیری کا بھی کمال صدمہ ہوا اور سیماب جادو ہنستا ہوا داخل قلعہ سیماب
ہوا شاہزادہ سکندر رستم خو نہایت محزون و دردناک داخل بارگاہ یاقوت نگار ہوئے
لیکن سیارہ کوچک تعاقب مین نقابدار نیلی پوش کے روانہ ہوا تھا دیکھا
اسنے کہ جاتے جاتے نقابدار قریب درخت برگد کے پہونچا اور نیزہ اپنا تنہ درخت
پر مارا کہ درخت شق ہوا نقابدار اندر درخت کے در آیا درخت پھر برابر ہو گیا
سیارہ کوچک واپس آیا اور تمام روداد شاہزادہ سکندر رستم خو سے بیان کی
ادھر سیماب جادو نے پھر طبل جنگ بجوا دیا اور اسطرف بھی کوس حربی نوازش مین ہے

دونون طرف تیاریان جنگ کی ہوا لیکن صبح کو دونون لشکر صف آرا ہوئے پھر گرد آڑی اور نقابدار نیلی پوش نمودار ہوا ہنوز نقابدار بدکردار میدان مین پہونچکر قائم نہ ہونے پایا تھا مبارز طلب نہین ہوا تھا کہ سلیمان اعظم نے باگ گھوڑے کی اٹھا دی اور سامنے نقابدار کے جا پہونچے سکندر رستم خو مجبور ہو گیا کہ اب یہ خالی نہ پھیرینگے یہ شعر پڑھکر خاموش ہو رہے ؎ موت سے کس کو رستگاری ہے + آج وہ کل ہماری باری ہے + الغرض داد اصاحب کی یہی خوشی ہے تو یون ہی سہی بہتر ہے وہان نقابدار نیلی پوش نے آواز دی کہ او نقابدار سیہ پوش تو تو لباس ماتمی پیشتر سے پہنے ہوئے ہے تیری پوشاک تیرے واسطے شگون بد ہے آیا تو کسی کا سوگوار ہے یا اپنا سوگ زندگی سے رکھ لیا ہے یہ سنکر سلیمان اعظم نے فرمایا کہ او ملعون جو تو تصور کر افسوس یہ ہے کہ تو ساحر ہے اور ہم لوگ ساحر کو کافر سمجھتے ہین اگر اپنی قوت بازو کے زور پر مقابلہ کرتا تو لطف تھا تجھے بھی معلوم ہوتا کہ کسی سے سامنا پڑا تھا مگر خیر یون ہی تماشا ہمارے مقابلہ کا دیکھ لے سمجھے ہوا تو ہو جائیگا کہ اتنی دیر ایک غیر ساحر نے مقابلہ کیا یہ سنکر نقابدار نیلی پوش ہنسا اور کہا کہ چاہے دیر تک لڑو چاہے تھوڑی دیر لڑو نتیجہ گرفتاری ہے جتنا زیادہ لڑوگے اتنا خود ہی تھکوگے میرا کیا نقصان ہوگا یہ کہکر اسنے تیر مارا سلیمان اعظم نے نیزہ اسکا نیزہ پر گانٹھا نیزہ بازی ہونے لگی تا دیر نیزہ بازی رہی نتیجہ نہ نکلا آخر نوبت گرز کی پہونچی ضرب گرز نقابدار سے مرکب سلیمان اعظم کا کام آیا سلیمان اعظم نے چاہا کہ مرکب نقابدار کو بھی پے کرون کہ نقابدار نیلی پوش کود پڑا اور کشتی ہونے لگی جبر نقابدار نے اٹھا لینے کا قصد کیا سلیمان اعظم نے لنگر مارا کہ کمر تک غرق زمین ہو گیا آخر نقابدار نیلی پوش کو بھی غصہ آگیا یہ پسینے مین غرق ہو گیا کہا واقع مین تو بڑا زبردست ہے مگر روک تو اس زور کو یہ کہکر اب جو زور کرتا ہے تو تا کمر اٹھا لیا اور دوسرے زور مین سر سے بلند کیکے پشت مرکب پر سوار ہوا اور سلیمان اعظم کو ہاتھ پر بلند کیے ہوئے جانب صحرا روانہ ہو گیا ہر چند صاحبقران اعظم نے لنگر مارے مگر کوئی فائدہ نہ نکلا سکندر رستم خو نے بہ سبب صدمہ کے گریبان چاک کر ڈالا اور اپنی بدنصیبی پر بہت روئے سیماب جادو ہنستا ہوا میدان سے پھر گیا اور جاتے وقت کہہ گیا کہ کل تو بھی گرفتار بلا ہو جائیگا ورنہ اب بھی ان اسیرون سے ہاتھ اٹھا اور میدان سے پھر جا ادھر سکندر رستم خو نہایت غمگین داخل بارگاہ ہوئے اور سامان مرگ مہیا کرنے لگے شام ہی سے ایک جامہ مثل کفن زیب جسم کیا اور رات عبادت خدا مین جاگ کر بسر کی سیماب جادو نے پھر طبل جنگ بجوا دیا تھا تمام قلعہ سیماب جادو مین خوشی کے آثار تھے اور لشکر اسلام سے صدائے فریاد و فغان اور گریہ و ماتم بلند تھی انکو تو انتظار صبح مین چھوڑا جاتا ہے جسکا حال ناظرین کو

آیندہ اپنے موقع پر معلوم ہوگا

اور دو کلمہ سیارہ کوچک کے بیان کیے جاتے ہین

راوی کہتا ہی کہ جسوقت نقابدار نیلی پوش سلیمان اعظم کو اسیر کرکے اپنے مسکن کیطرف روانہ ہوا ہی تو سیارہ کوچک بھی اسکے تعاقب مین چلا تھا قضاے کار و اتفاقات روزگار راستے مین ایک دوست نقابدار نیلی پوش کا ملا کہ نقابدار اُس سے باتین کرنے مین مصروف ہوا سیارہ کوچک نے وقت کو غنیمت جانکر تیز روی اختیار کی اور قبل نقابدار نیلی پوش کے قریب اُس درخت بید کے پہونچ گیا کہ جس مقام پر نقابدار کو جاتے ہوئے ایک روز پیشتر دیکھ گیا تھا اور صورت اپنی ایک زن جمیلہ کی بنا کر تنہ درخت پر تکیہ دیکر رونا شروع کیا عجب حالت اسنے اپنی بنائی تھی کہ بال سر کے بکھرے ہوئے کپڑے جابجا سے پھٹے ہوئے کانون سے خون بہتا ہوا آنکھون سے آنسو جاری زبان پر فریاد کہ ہاے مجکو لوٹ لیا یہ تو اس کیفیت کے ساتھ یہان بیٹھا ہوا تھا اور نقابدار نیلی پوش جو اپنے دوست کو رخصت کیکے پھرا اور قریب درخت پہونچا تو دیکھا اسنے کہ ایک زن جمیلہ کوئی پندرہ برس کا سن و سال بھولی بھولی صورت خنیئی رنگ کپڑے پہنے ہوئے بیٹھی رو رہی ہی نقابدار نیلی پوش اسکو دیکھ کر شیدا ہو گیا پکارا اے نازنین حال اپنا بیان کر کہ تو کون ہی اور یہ حالت تیری کس نے بنائی ہی اسنے رو رو کر کہا کہ مین قلعہ سیماب کے حوالی مین رہتی ہون اپنے شوہر کے ساتھ اُسکے گھر جاتی تھی کہ راستے مین کچھ راہزنون نے گھیرا شوہر کو میرے قتل کر ڈالا اور مجکو زیور وغیرہ لوٹ کر چھوڑ دیا ہی چند مین نے کہا کہ مجھے بے وارث و والی کہکے کیون چھوڑے جاتے ہو جہان اُسکو قتل کیا مجھے بھی مار ڈالو مگر اُنھون نے اتنا نہ کیا بلکہ یہ جواب دیا کہ عورت کو قتل کرنا ہمارا دستور نہین ہی نقابدار نیلی پوش نے کہا کہ اچھا تم ہمارے مکان مین چلکر رہو ہم تم کو تمھارے گھر بھجوا دینگے عورت نے جواب دیا کہ مردوے خوبصورت عورت کو دیکھکر بدنیت ہو جاتے ہین یہ بتاؤ کہ مجھے بے عزت تو نہ کروگے نقابدار نیلی پوش نے کہا کہ تمھین بہت عزت سے رکھونگا اگر تم رضامند ہوگی تو گھر کا مالک بناؤنگا ورنہ تمھارے گھر بھجوا دونگا عورت نے رضامندی ظاہر کی بس نقابدار نے تنہ درخت پر اپنی تیزے کی ماری فوراً درخت شق ہوا بس نقابدار نیلی پوش عورت کا ہاتھ پکڑکر اندر درخت کے داخل ہوا دیکھا سیارہ کوچک نے دہنہ نقب کا ہی جسوقت باہر دہنہ نقب کے پہونچا دیکھا کہ ایک مکان وسیع بنا ہوا ہی سامان آسائش مہیا ہی خادم و خدمتگار سب موجود ہین ایک طرف اصطبل ہی اسمین کئی گھوڑے بندھے ہوئے ہین نقابدار نیلی پوش قریب ایک دروازہ کے آیا اور سلیمان اعظم کو اندر زندان کے مقید کیا بعد اُسکے اپنے رہنے کے درجہ مین آیا اسلحہ اُتار کر گوشہ مین رکھدیے نقاب چہرہ سے دور کی دیکھا سیارہ کوچک

نے کہ ایک مرد ساحر وضع کریہ منظر ہے یہ بھی نرون جھکا کر عورتون کے چوکے پر بیٹھ گیا نقابدار نے کھانا طلب کیا اس عورت کی بھی صلاح کی سیارہ کوچک نے کچھ میوہ کھا لیا جسوقت کھانے پینے سے فراغ حاصل ہوا تو نقابدار نیلی پوش عورت کیطرف مخاطب ہوا یہ کہا کہ ای جان جہان ہم سے راضی ہو یا نہین عورت نے شرما کر جواب دیا کہ دیکھو جس بات کو مین ڈرتی تھی اسی کا سامنا ہوا سچ ہے کہ مردون کی ذات بڑے مکر و فریب سے بھری ہوئی ہوتی ہے پہلے تو کیسی کیسی باتین بناتے ہین اور جب عورت پر قابو پا جاتے ہین تو کچھ اسکی عزت و حرمت کا خیال نہین کرتے ہین یہ سنکر نقابدار نیلی پوش نے کہا کہ جان من ہم تم کو اپنی عزت بنانا چاہتے ہین تمھاری آبرو مٹانا نہین چاہتے ہین اور اگر تمھاری رضامندی لینا نہ منظور ہوتی تو یہان مانع کون تھا اسوقت عورت نے جواب دیا کہ مجھے بھی ایسے مرد کا ساتھ دل سے منظور ہے جو عورت کے ساتھ بہ نرمی پیش آئے لیکن ایک شرط پر وہ یہ کہ مثل مشہور ہے دودھ کا جلا مٹھا پھونک پھونک کے پیتا ہے لہذا یہ اطمینان دلاؤ کہ تم کو تو کوئی قزاق مثل شوہر اول کے نہ قتل کر ڈالے گا کہ پھر مجھے وہی رنڈاپے کی مصیبت اٹھانا پڑے کیونکہ تم بھی یکہ و تنہا جنگلو نمین پھرا کرتے ہو یہ سنکر نقابدار نیلی پوش ہنسا اور کہا کہ جانمن مجھے کون قتل کر سکتا ہے ہین وہ ہون کہ جسکے ہاتھ سے ہزارہا پہلوان صف شکن و جوانان متہتن قتل ہوئے ہین ابھی تمھارے سامنے جس جوان کو مین ہاتھ پر اٹھائے ہوئے لایا ہون یہ بھی ایسا زبردست ہے کہ چار دانگ عالم مین کوئی اسپر غالب نہین آسکتا عورت نے کہا کہ یہ مین نے مان لیا مگر ایک سے بڑھکر ایک کو خدا نے زور و طاقت عنایت کی ہے ممکن ہے کہ کوئی تم سے بھی زبردست ہو نقابدار نے جواب دیا کہ جو مجھ سے زبردست ہوگا وہ بھی بروقت مقابلہ زیر ہو جائے گا جن لوگونکو مین نے زیر کیا ہے یہ سب مجھ سے زبردست ہین عورت نے کہا یہ بات تو سمجھ مین نہین آتی ہین کیونکر یقین کر لون اسوقت نقابدار نیلی پوش کو مجبور ہو کر راز اپنا بیان کرنا پڑا اس عورت سے کہا ای جان جہان سبب اسکا یہ ہے کہ سیماب جادو نے اسلحہ تیار کیا ہے تاثیر اسکی یہ ہے کہ جو اس اسلحہ کو پہن کر مقابلہ کرے گا وہ مغلوب ہوگا اور رستم وقت بھی اسکے مقابلہ مین مغلوب رہے گا بلکہ کوئی حربہ بھی اسپر کارگر نہ ہوگا پہلوانان عالم ضرب کو سپر پر روکتے ہین اور مین اپنے سر پر روکتا ہون یہ ساری کرامات ان آلات حرب و اسلحہ جنگ مین ہے یہ سنکر عورت نے کہا کہ ہان اب مجھے تسکین ہوئی یہ سنکر نقابدار نیلی پوش نے کشتی شراب کی عورت کیطرف بڑھا دی اور کہا کہ اب ہمارا جام سلامتی تم پیو اور تمھارا جام سلامتی ہم پین عورت نے کشتی مے کی اپنے سامنے کھینچی اور جام لبریز کر کے نمک سرکاری ملا دیا اور جام سامنے نقابدار نیلی پوش کے پیش کیا اور کہا کہ پہلے ہمارا جام سلامتی تم پیو یہ سنکر نقابدار نیلی پوش نہایت خوش ہوا اور جام ہاتھ سے نازنین کے لیکر بے اندیشہ

انجام پی گیا پیتے ہی بیہوشی نے تاثیر کی اور نقابدار چھینک مار کر بیہوش ہوا بس سیمار نے کو چھینک
نے نقابدار کو تو اسیطرح پڑا رہنے دیا اور آپ رنگ و روغن عیاری لگا کر صورت نقابدار
نیلی پوشش کی بنا اور تخلیہ گاہ سے باہر آکر اسلحہ نقابدار کا اپنے جسم پر آراستہ کیا اور دوسرا
اسلحہ لاکر اس جگہ رکھ دیا جہان سے کہ اسلحہ نقابدار کا لیا تھا اور ایک مرکب اصطبل سے
لیکر پشت مرکب پر سوار ہوکر اُسی نقب مین داخل ہوا جسکے رستہ سے آیا تھا جسوقت تہ
درخت مین پہونچا تو انی نیزے کی درخت پر ماری فوراً درخت شق ہوکر راستہ پیدا ہوا اور
سیمار اُسی رستہ سے نکلکر روانہ ہوا جسوقت دور نکل گیا تو لباس تبدیل کرکے نقابدار
نارنجی پوشش بنا اور جانب لشکر روانہ ہوا اسکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہے اور پھر حال نقابدار
نیلی پوشش کا بیان ہوتا ہے جسوقت یہ ہوشیار ہوا تو عورت کو نپایا تخلیہ گاہ سے باہر آکر
ملازمونسے پوچھا کہ جو عورت ہمارے ساتھ آئی تھی وہ کہان گئی انھون نے عرض کی کہ ہمین
کیا معلوم نقابدار نیلی پوشش نہایت برہم ہوا اور کوڑا لے کر بہتونکو پیٹا لیکن یہ پیٹنا وہی
تھا کہ سانپ نکل گیا لکیر کو پیٹا کر واصل واقعہ کیطرف نقابدار کا خیال نہ گیا کہ سامان قضا کا
مہیا ہوگیا اور وہ عورت نہ تھی بلکہ عیار طرار تھا جو ساری قوت لے گیا الحاصل صبح قریب
تھی نقابدار نیلی پوشش اُس مقام پر آیا جہان کہ اسلحہ اسکا رکھا رہتا تھا دیکھا کہ اسلحہ
موجود ہے بس اسنے تمام سلاح جنگ کو تن پر آراستہ کیا اور اصطبل سے آکر اپنا مرکب
لیا بعد اُسکے دہنہ نقب سے نکلکر جانب صحرا روانہ ہوا یہان بلازرین جو کہ بے خطا
پیچھے تھے کوستے تھے اور کہتے تھے کہ خدا اس ظالم کو جلد غارت کرے جب سے کہ اسکو
سیماب جادو نے محافظ جان اپنا قرار دیا اور یہ اسلحہ بناکر اسکے سپرد کیا اُسوقت
سے دماغ ہی اسکا بدل گیا ہم لوگو پر ٹردد کوب کیا کرتا ہے نہ جان چھوڑتا ہے نہ باز آتا ہے
سے باز آتا ہے خدا اس قید سے نجات دے اب ان لوگو نکو تو اس حالت مین چھوڑا جاتا ہے
اور نقابدار نیلی پوشش کو اس خیال مین مستغرق رکھا جاتا ہے کہ عورت کہان گئی اور
یہانسے حال قلعہ سیماب کا گزارش ہوتا ہے کہ وہان طبل جنگ بجتے بجتے رات تمام
ہوئی اور سپیدۂ سحری نمودار ہوا جوانان لشکر سکندر رستم خو اپنے اپنے بسترون سے
اُٹھ اُٹھ کر مصروف نماز سحری ہوئے اور بعد ادائے فریضۂ سحری کفش پہن پہن کر آلات
حرب و ضرب تن پر آراستہ کرکے راہی میدان کارزار ہوئے گھڑی بھر دن چڑھتے چڑھتے
تمام میدان جنگ فوجونسے مملو ہوگیا اُسطرف دروازہ قلعہ کا کھلا اور سیماب جادو
مع لشکر ساحران نمودار ہوا اور بمقابل لشکر سکندر رستم خو آکر صف آرا ہوا بعد
آراستگی صفوف جدال و قتال تقسیب تہیب دے کر ہٹے تھے کہ جانب صحرا سے بگولہ
گرد کا پیدا ہوا اس گرد کے پیدا ہوتے ہی سیماب جادو نے اپنے لشکر کی طرف
پلٹ کر دیکھا اور کہا ہوشیار رہو کہ آج اس جنگ کا خاتمہ ہو جائے گا جسوقت
یہ نقابدار سکندر کو بھی گرفتار کر لیجائے اُسوقت سب ملکر اسکے لشکر کو تباہ کر دینا

یہ حکم پاتے ہی ساحرون نے بھولیو پر ہاتھ ڈالے اور اپنے اپنے سحر سے ہوشیار ہوگئے
ادھر لشکر سکندر رستم خو کے سردار آمادہ مرگ و مہیائے قضا ہوئے آپسمین مشورہ
کر رہے تھے کہ جب تک ہم مین سے ایک بھی زندہ رہے اپنے مالک پر آنچ نہ آنے
دین اپنی جانین نثار کردین اور سکندر رستم خو بھی یہ تہیہ کیے ہوئے تھے کہ آج مین
خود نکلکر اس نقابدار بدکردار سے پورا فیصلہ کرلون اسلیے کہ اگر اقبال میرا یاور ہے
تو فتحیاب ہونگا ورنہ مرنا برحق ہے اگر قضا میری اسی کے ہاتھ سے ہے تو اپنے رفیقونکا
داغ مفارقت کیون اٹھاؤن کہ یکایک بگولہ شوق ہوا اور نقابدار نیلی پوش
پیدا ہوا پہلے یہ ملعون تخت سیماب جادو کے قریب آیا مرکب سے اُتر کر پایہ تخت کو
بوسہ دیا اجازت حرب چاہی سیماب جادو نے کہا کہ جا خداوندا کوان تاجدار تیرا حافظ
و نگہبان ہے لیکن جنگ کو طول دینے سے کوئی فائدہ نہین ہے آج سکندر کو ٹوک لے
وہ ایسا منچلا ہے کہ خود ہی مقابلہ کو نکل گیا تو اُسے گرفتار کرلیجانا بلکہ سر میدان قتل کر ڈالنا
پھر اُسکے لشکر کی تباہی کو میرا لشکر کافی ہے دم مین یہ ساحران غدار سب کو خاک مین ملا
دینگے یہ سُنکر نقابدار نیلی پوش نے عرض کی کہ جو حکم بادشاہ ہو ہمین تعمیل ارشاد
سے کام ہے یہ کہکر پشت مرکب پر بیٹھکر متوجہ میدان کارزار ہوا جسوقت میدان مین پہونچا
خوب سلطنوی کی نیزے کے ہاتھ نکالے بعد اُسکے نیزہ زمین پر گاڑکر آواز دی کہ
اے سکندر رستم خو تو بڑا منچلا مشہور تھا مگر معلوم ہوا کہ وہ تمام باتین غلط تھین تو جان
اپنی بچاتا ہے اور اپنے ساتھیو کو اسیر بلا کراتا ہے لیکن آج ہمارے بادشاہ نے خاص تیری
گرفتاری کا حکم نافذ کیا ہے بس یہ سنتے ہی بھلا کب تاب تھی کہ شاہزادہ سکندر نہ سنبھلتے
فوراً باگ مرکب کی لی لیکن بہمن سکندر کے تیور سے سمجھ گیا تھا کہ آج شہزادہ خود مقابلہ کو
نکلے گا یہ پہلے سے بغیر اجازت لیے ہوئے دوڑ پڑا تھا قبل شاہزادہ سکندر رستم خو کے
سامنے نقابدار نیلی پوش کے جا پہونچا دیکھا سکندر نے کہ بہمن مقابلہ کو نقابدار کے
جا پہونچا ہے آواز دی کہ اے بہمن پلٹ آ ورنہ بایمان خود اس جان نثاری کے عوض
مین تجکو جان دینا پڑے گی اور مفت میرے ہاتھ سے مارا جائیگا لیا تو نے سُنا نہ تھا
کہ اُسنے مجھے ٹوکا ہے بہمن یہ کلمہ سنتے ہی تھرا گیا پلٹ کر عرض کی کہ مین اسی کے ہاتھ
سے کب زندہ بچونگا جو حضور قتل کرینگے مین تو خود ہی وہان کود مین آیا ہون کہ اپنی
آنکھونسے آپ کو اسیر بلا ہوتے نہ دیکھون نقابدار نیلی پوش نے کہا کہ مین تو
سکندر ہی سے مقابلہ کرونگا دوسرے سے نہ لڑونگا اس حیص بیص مین جانب صحرا
سے دوسرا بگولہ گرد کا پیدا ہوا اور آواز سم مرکب گوش زد ہوئی ہر ایک متوجہ اُس
گرد کیطرف ہوا کہ اب کون آتا ہے نقابدار نیلی پوش بھی دیکھنے لگا بہمن بھی رُک
گیا شاہزادہ سکندر رستم خو کو بھی یہ خیال ہوا کہ حال اس گرد کا دریافت ہوجائے
تو بہتر ہے کہ یکایک گرد فرو ہوئی اور ایک نقابدار نارنجی پوش پیدا ہوا اور

مرکب کو دوڑاتا ہوا سامنے نقابدار نیلی پوش کے پہونچ گیا اور آواز دی کہ اے ملعون برابر والے سے نہین مقابلہ کرتا اُن لوگون سے لڑنے آیا ہی جنکو آلات حرب بھی نصیب نہین ہین آ مجھسے مقابلہ کر منم نقابدار نارنجی پوش یہ کلمہ سخت نقابدار نارنجی پوش کا سکندر رستم خو کے خلاف کدر افزا ہوا کہ اپنے آلات حرب ہمارے اسلحہ سے بہتر ہین نقابدار نارنجی پوش سنکر کہا کہ ہنوز تماشا دیکھے جائیے ابھی معلوم ہوا جاتا ہی آپ لوگون کے حربے اسپر کارگر نہ ہوسکے اور رہین ابھی اس نقابدار بدکردار کو قتل کیے ڈالتا ہون یہ کہکر نقابدار نیلی پوش سے کہا کہ لاضرب بہادری کی نقابدار نیلی پوش نے کہا کہ او نقابدار مغرور تو ہمارے کہانسے آگیا جا پلٹ جا کہ ہمارے بادشاہ کا حکم سوا سکندر رہے سر سے کفن باندھکر نہین ہر نقابدار نارنجی پوش نے کہا کہ کپڑے سے سب دیکھتے ہین تو کیا ہوا اور میرا بادشاہ لیا سخرہ ہی ہین تیرا سر لینے کو آیا ہون اور بے نیل مقصود کبھی واپس نہ جاؤنگا یہ کلمات سخت سُنکر نقابدار کو غصہ آگیا کہا معلوم ہوا کہ اجل تیری مجھے میرے سامنے لائی ہی یہ کہکر نیزہ مارا نقابدار نارنجی پوش نے نیزہ اُسکا نیزہ پر گانجھا نیزہ بازی ہونے لگی چند طعنون کی نوبت آئی تھی کہ نقابدار نارنجی پوش نے اپنا نیزہ نقابدار نارنجی پوش پر مارا کہ نیزہ نقابدار نیلی پوش کا ٹوٹ گیا اُسنے خفیف ہوکر ہاتھ کاٹ کر منھ پر نقابدار نارنجی پوش کے کھینچ مارا نقابدار نارنجی پوش نے وار اسکا خالی دیا نقابدار نیلی پوش نے تلوار کھینچی اور آواز دی کہ او نقابدار غضب کیا تو نے کہ نیزہ میرا توڑ ڈالا لیکن یہ تلوار موج بحر دریاے فنا کی ہے اسکو یہ کہکر سر نقابدار نارنجی پوش پر وار کیا نقابدار نارنجی پوش نے اپنے سر پر وار روکا دیکھنے والونکو حیرت تھی کہ یہ کیا اسرار ہوا اور نقابدار نیلی پوش بھی پریشان ہوا اور قصد بھاگنے کا کیا سیماب جادو بھی متحیر تھا کہ یہ کونسا نقابدار آگیا کہ جسپر میرا حربہ بھی کارگر نہین ہوا اس لیے کہ نقابدار نیلی پوش کے آلات حرب ساختہ سحر سیماب جادو تھے اُدھر نقابدار نارنجی پوش نے جو ارادہ نقابدار نیلی پوش کا پہچانا خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو یہ ملعون اسوقت بھاگ کر اپنی جان بچالے اور پھیر ٹھلجائے تو سیماب جادو اور کوئی فکر کرے گا بس اسنے جھپٹ کر ایک ہاتھ مارا کہ سر مرکب نقابدار نیلی پوش کا قلم ہوا نقابدار نیلی پوش جست کیکے مرکب سے علیحدہ ہوا اُدھر نقابدار نارنجی پوش بھی ساتھ ہی مرکب سے کود پڑا نقابدار نیلی پوش نے پھر جھپٹ کر تلوار ماری نقابدار نیلی پوش کا وار پھر رد ہوا اور نقابدار نارنجی پوش لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی دونون طرف کے لشکر قریب آکر تماشاے جنگ دیکھنے لگے خیال یہ تھا کہ کشتی کا فیصلہ جلد نہ ہوگا کہ دونون زبردست ہین

لیکن نقابدار نارنجی پوش نے مطلق طول نہ کھینچنے دیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین بلند
نقابدار نیلی پوش کا تو ڑکر سر سے بلند کیا اور زمین پر مارا کہ چارون شانے چت
گرا بس ایک پانون نقابدار نیلی پوش کا اپنے پانون سے دبایا اور دوسرے
پانون کو دونون ہاتھون سے پکڑکر اور یا حیدر کہکر اب جو زور کرتا ہی تو ٹانگین
چیر کر پھینک دیا بس مرتے ہی نقابدار نیلی پوش کے کفار مین ایک غوغا
ہوا سیماب جادو کو کمال رنج ہوا اور اسنے ساحرون کو حکم دیا کہ مار لو اس
نقابدار بدکردار کو غضب کیا اسنے کہ میرے قوت بازو کو بارا اسے بھی
زندہ نہ جانے دینا یہ سنتے ہی تمام ساحر جو پہلے سے تیار کھڑے تھے نقابدار نارنجی پوش
کیطرف کو لپکے اور قرنج اور نارنج پکڑ پکڑ کر چلے اسطرف سے جان نثاران سکندر رستم خو
تلوارین کھینچ کھینچ کر آ پڑے اور نقابدار نارنجی پوش نے بھی لڑنا شروع کیا
ہنگامہ گیرودار برپا ہوا یہ عجب طرح کی جنگ تھی کہ ایک طرف ساحر تھے
ایک جانب غیر ساحر تھے مگر چونکہ جنگ مغلوبہ تھی فاصلہ نہ تھا کہ حریف سے کوئی
بالجبر ہوتا دونون طرف کے سپاہی قتل ہو رہے تھے اگر ساحر کا سحر پہلے چل گیا تو
مسلمان قتل ہوئے اور اگر انکا وار پہلے چل گیا تو ساحر مارا گیا لیکن نقابدار نارنجی پوش
پر کوئی سحر کارگر نہ ہوتا تھا اور اسکی تلوار سے ساحر برابر قتل ہو رہے تھے کسی کو
مفر نہ ملتا تھا عین گرمی جنگ مین سیماب جادو قریب شاہزادہ سکندر رستم خو
پہونچ گیا چاہتا تھا کہ شاہزادہ کو گرفتار بلا کرون کہ نقابدار نارنجی پوش
کی نظر پڑ گئی بس یہ گھوڑے کو دوڑا کر قریب آ گیا اور آواز دی کہ او نامرد مجھے غیر ساحر
سے مقابلہ کرتے شرم نہین آتی کیا مجال ہی تیری کہ میرے سامنے تو شاہزادہ پر ہاتھ
اٹھا سکے یہ سنتے ہی سیماب جادو نے دستک دی کہ فوراً طبقہ زمین کا شق ہوا
اور ایک پتلی پیدا ہوئی سیماب جادو نے پوچھا کہ حال اس نقابدار کا بیان کر
کیون قتل نہین ہوتا اور ساحر اسکے ہاتھ سے مارے جاتے ہین حربہ سحر اس پر
کارگر نہین ہوتا یہ سنکر اس پتلی نے آہ سرد کھینچکر جواب دیا کہ اے بادشاہ یہ نقابدار
سکندر کا عیار مکار ہی یہ اسلحہ نقابدار نیلی پوش کا عورت بنکر چرا لایا اور
اسی اسلحہ کی برکت سے اسنے نقابدار نیلی پوش کو بھی مارا اور ساحرون کو
بھی قتل کر رہا ہی جب تک یہ اسلحہ نہ مٹے گا اسوقت تک اسکا اسیر یا گرفتار ہونا غیر
ممکن ہی یہ سنکر سیماب جادو نے جلدی سے نوک زبان مین نشتر دے کر خون
چلو مین لیا اور کچھ اسم سحر پڑھنا شروع کیا جیسے ہی نقابدار نارنجی پوش
سامنے آیا بس سیماب جادو نے وہی خون نقابدار نارنجی پوش پر مارا
کہ تمام اسلحہ جلکر خاک ہوا اور نقابدار نارنجی پوش لڑکر زمین پر گرا اور بیہوش
ہو گیا بس سیماب جادو تلوار کھینچکر سر کاٹنے کے ارادہ سے چلا یہ دیکھ کر

شاہزادہ سکندر رستم خو سے راہ ہوئے اور فرمایا کہ او ملعون نقاب دار میرا حسن ہر گیا تا ب و
طاقت ہر تیری کہ میری زندگی مین تو نقاب دار لوا یا دے سکے یہ سنکر سیماب جادو
نے دو بال سے کے توڑے اور کچھ اسم سحر پڑھنے لگا کہ یکا یک تڑاقے کی صدا بلند ہوئی اور
ایک برق چمک کر زمین پر گری اور اُسنے ہیئت انسانی پیدا کر کے نعرہ کیا کہ منم
ملکہ سمن جادو ای بادشاہ خیریت اسی مین ہر کہ تو اپنی جان بچا کر نکل جا کہ اب
مین تیری دوست نہین ہون بلکہ دشمن ہون اور جن چیزون کی مین امین تھی اُنسے
کام لینے کا وقت آگیا اتنا پاس نمک ہر کہ تجھے آگاہ کر دیا آیندہ اختیار ہر یہ کہکر
جلدی سے ایک تیغہ سکندر رستم خو کو دیا اور کہا کہ یہی تیغہ قتل سیماب جادو کا ہر
اور خود ایک چراغ لیے ہوئے تھی اُسکو روشن کر دیا بمجرد چراغ روشن ہونے کے
سیماب جادو فوراً اف اف کی صدا دیتا ہوا بھاگا اور روشنی اسکی جو لشکر
سیماب جادو پر پڑی ساحر سحر بھولے ہر چند یا سامری یا جمشید پکارتے تھے
مگر کوئی اثر نہ پیدا ہوتا تھا آخر گریزپا ہوئے اور جوانان لشکر سکندر نے اُنکو قتل
کرنا شروع کیا اور شاہزادہ تعاقب سیماب جادو مین چلا اُدھر سیماب جادو کو چمک
کو ہوش آیا یہ بھی کسوت خیاری سنبھالکر ساحرون پر جا پڑا اور حقہ ہائے آتشبازی
مارنا شروع کیے اُدھر سمن جادو چراغ روشن لیے ہوئے مثل پروانے کے سکندر
کے قریب قریب تھے ساحران لشکر سیماب جادو سمن جادو کو بُرا بھلا کہہ رہے
تھے اور بھاگے جاتے تھے ہر ایک کو سحر فراموش تھا اسی ہنگامہ مین سیماب جادو
تو بھاگ کر قلعہ مین پوشیدہ ہوا دروازہ قلعہ کا بند کر کے طبل امان بجوا دیا شام بھی
ہو چکی تھی شاہزادہ سکندر رستم خو طبل باز گشت بجوا کر میدان سے پھرے
کہ کل دیکھا جائے گا سمن جادو پر آفرین کی سیارہ کو چمک ہمراہ رکاب
سعادت انتساب آکر داخل بارگاہ یاقوت نگار ہوا سرداران لشکر جمع ہوئے
سکندر رستم خو نے سمن جادو کی نہایت عزت کی اور صادق الاقرار کے
خطاب سے یاد فرمایا اپنے عیار کو خلعت سے سرفراز کیا اسی اثنا مین خبر پہونچی
کہ سیماب جادو نے طبل جنگ بجوایا ہر فرمایا کچھ پروا نہین کہدو کہ ہمارے
یہان بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی بجز طبل جنگی اسیوقت کوئی نوا ناشنو
مین آیا اور تیاری جنگ کی ہونے لگی لیکن سکندر نے سمن جادو کیطرف
دیکھکر ارشاد کیا کہ اب سیماب جادو نے کس کے بل پر طبل بجوایا ہر سمن جادو
نے عرض کی کہ اے شہریار میرے خیال مین تو اب سیماب جادو کو سوا بھاگنے
کے کوئی چارہ نہ ہوگا تعجب نہین ہر کہ یہ طبل کوس رحلت ہو ضرور سیماب جادو
گنبد زیر جد نگار کیطرف گریز کریگا کہ اب سوا بھاگنے کے مفر نہین ہر فرمایا
خیر دیکھا جائے گا اتنے مین سیارہ کو چمک نے عرض کی کہ اے شہریار اب

چلکر پہلے اُن اسیرونکو رہا کیجیے جو نقابدار نیلی پوش کے ہاتھ سے گرفتار بلا ہوئے
تھے فرمایا کہ بہتر اور اسیوقت اُٹھ کھڑے ہوئے اور سیارہ کوچک سمن جادو
وغیرہ کو ہمراہ لے کر جانب صحرا روانہ ہوئے تھوڑا راستہ طی کیا ہوگا کہ سامنے سے
گرد اُڑتی دیکھا کہ سلیمان اعظم و سلیمان کوچک و مظہر پریزاد چلے آتے ہین
راہ مین ملاقات ہوئی شاہزادہ اسکندر رستم خو نے حال رہائی دریافت کیا
سلیمان اعظم نے فرمایا کہ ایک ساحرہ نے آکر ہم کو رہا کیا اور نام اپنا گرداب دریانشین
بتایا اور کل صبح کو وہ خود بھی حاضر خدمت ہوگی یہ سُنکر شاہزادہ سب کو اپنے ہمراہ
لیے ہوئے داخل بارگاہ یاقوت نگار ہوا اور بستر راحت پر آرام کیا یہان طبل بجتے
بجتے وہ وقت آیا کہ بزم انجم برہم ہوئی ماہ تابان گوشۂ مغرب مین پنہان ہوا اور آفتاب
عالم تاب پردۂ افق سے باہر آیا فوج خطوط شعاعی کی پرا باندھکر استادہ ہوئی اور قلعہ
نیلگون فلک پر قبضہ کیا یہان جوانان لشکر اسلام خواب سے بیدار ہوئے فریضہ
صبحی کو ادا کر کے آلات حرب و ضرب تن پر آراستہ کرنے لگے اور شاہزادہ
اسکندر رستم خو نے بھی نماز سحر پڑھکر مرکب بادرفتار کو طلب کیا سب رفقا حاضر
خدمت تھے شاہزادہ پشت مرکب پر بیٹھکر جانب قلعہ روانہ ہوا ایک طرف
سلیمان اعظم دوسری طرف سلیمان کوچک پشت پر اور سرداران نامی و
گرامی مع فوج گران و فراوان سامنے قلعہ نیمساب کے پہونچے دیکھا کہ قلعہ
نیمساب بستہ کا نہایت عمدہ بنا ہوا ہے پھاٹک طلائی اُسپر جواہر بیش بہا منسب
ہے شاہزادہ نے سب لشکر کو وہین چھوڑا بارہ ہزار جوان اپنے ہمراہ لے کر رخ قلعہ نیمساب
کا کیا ہر چند اور سرداران نے عرض کی کہ یہ غلام گسدن کے واسطے ہین مگر شاہزادہ نے
قبول نہ فرمایا لیکن سمن جادو نے عرض کی کہ میرا ہمراہ چلنا ضرور ہے اسواسطے کہ چراغ
قتل ساحران میرے ہی پاس ہے شاہزادہ نے سمن جادو کو ساتھ لے لیا اور سامنے
قلعہ نیمساب کے پہونچے یقین تھا کہ اب قلعہ پر سے گولہ باری شروع ہوگی لیکن
اسکندر رستم خو پھاٹک تک پہونچ گئے اور ایک گولہ بھی سر نہ ہوا اب شاہزادہ
و سمن جادو سے کہنے کا یقین ہوا کہ بیشک اگر نیمساب جادو گولہ لڑتا ہوتا تو قلعہ
پر سے گولہ باری ہوتی یا کوئی واسطے مقابلہ کے آتا معلوم ہوتا ہے کوئی قلعہ مین نہین ہے
غرضکہ اب شاہزادہ باطمینان تمام پھاٹک کے قریب آیا اور تلوار سے زنجیر کاٹکر
پھاٹک کو وا کیا اور بسم اللہ کہکر داخل قلعہ ہوئے ساتھ ساتھ تمام رفقاے جانباز
بھی داخل قلعہ ہوئے دیکھا تو ایک ہو کا عالم ہے قلعہ سنسان پڑا ہوا ہے نہ آدمی ہے نہ
جانور نہ بال ہے نہ سیماب ہر گلی کوچہ مین خاک اُڑ رہی ہے اب تو شاہزادہ نے اپنے
لشکر کو بھی اندر قلعہ کے طلب فرمالیا سلیمان اعظم تمام لشکر کو لے کر داخل قلعہ
ہوئے شاہزادہ نہایت پریشان تھا کہ اب کیا فکر کروں خیر اگر سیماب جادو بھاگ گیا

تو بھاگ گیا مین جبی نہ طاق پر چلا جاتا مگر نہین معلوم ملکہ کہان ہی غرضکہ بتخانون کو منہدم کراکر
مسجدون کی بنا ڈالی اور اپنے لشکر سے قلعہ کو آباد کیا اور ہر کارونکو برائے تلاش
سیماب جادو روانہ کیا کہ اگر پتہ اُس ملعون کا ملے تو جاکر مقابلہ کرون یا اُسے مارکر
ملکہ کو لون یا اپنی جان دون تین روز تک شاہزادہ مقیم رہا مگر سیماب جادو کی کوئی
خبر نہ ملی ہر کارے ہر چہار طرف جاجاکر دیکھ آئے ہر چند پتہ لگایا مگر پتہ نہ ملا سمن جادو
نے عرض کی اے شہریار مین اتنا جانتی ہون کہ گنبذ زبرجد نگار کوئی مقام ہی سیماب جادو
وہین بھاگ کر گیا ہوگا لیکن یہ مجھے بھی نہین معلوم کہ وہ گنبد کس مقام پر ہی اور راستہ اُسکا
کس طرف سے ہی یہ سُنکر شاہزادہ نہایت پریشان ہوا کہ ایک مرتبہ سامنے سے
ایک مرد درویش پیدا ہوئے اور سلام علیک کی آواز دی شاہزادہ نے دیکھا کہ ایک
مرد متبرک بارش دراز تسبیح ہاتھ مین لیے ہوئے پڑھتے چلے آتے ہین شاہزادہ نے
تعظیم کی اور پاس اپنے بٹھالیا اور نام و نشان درویش کا پوچھا درویش نے بیان کیا
کہ مجکو شاہ قلندر دامن دراز کہتے ہین مسکن میرا یہی قلعہ ہی اگرچہ یہ مقام کفار کے
رہنے کا تھا اور مین مرد مسلمان ہون لیکن سکونت اس مقام کی مین نے اسیدن کے
واسطے اختیار کی تھی مجھے اپنے علم فقیری سے معلوم ہوگیا تھا کہ اس زمانہ مین ایک
شاہزادہ اولاد صاحبقران سے اسطرف آئے گا اور سیماب جادو اُسکے ہاتھ
سے شکست کھاکر بھاگے گا اور وہ شاہزادہ اُسکی تلاش کرے گا مگر پتہ نہ پائے گا
اسیواسطے مین نے مسکن اپنا اس جگہ کو قرار دیا اگر آپ گنبذ زبرجد نگار پر جانا
چاہین تو مین راستہ وہانکا بتا دون لیکن اسکے صلے مین اتنا چاہتا ہون کہ جسوقت
گنبذ زبرجد نگار کو فتح کرکے واپس آئیے گا تو مجکو مژدہ پائیے گا لہذا تمنا یہ ہی کہ
آپ کی موجودگی مین میرا دفن و کفن ہوجائے گا تو بہتر ہوگا یہ فرماکر مرد درویش
اُٹھ کھڑے ہوئے اور شاہزادہ مع سلیمان اعظم و سلیمان کوچک و
مظہر پریزاد و روپین کشیدہ ابرو و دیگر سرداران نامی و گرامی ساتھ ساتھ
مرد درویش کے روانہ ہوئے درویش ایک صحرا کیطرف متوجہ ہوئے جاتے
جاتے قریب ایک درخت بزرگ کے پہنچے زیر درخت ایک چاہ تھا
درویش نے پلٹ کر شاہزادہ سکندر رستم خو سے فرمایا کہ بس یہی راستہ گنبد
زبرجد نگار کا ہی لیکن اول مرحلہ خرچنگ جادو کا پیش آئے گا جسوقت
پاؤن تمھارے کسی چیز پر قائم ہون تو تم کو چاہیے کہ فوراً جست کرکے علیحدہ ہونا
کہ پاؤن تمھارا اُس کشتی پر پڑے گا جسپر خرچنگ جادو سوار ہی اور اسی تاک
مین بیٹھا ہوا ہی کہ حریف آئے اور اُسے کچل جاؤن جست کرنے کے بعد تم
اسکے پہلو مین گروگے وہ جسوقت تمھاری طرف پلٹے تم فوراً ہاتھ تیغہ آبدار
کا مارنا خرچنگ جادو کے دو ٹکڑے ہونگے اور زیا متلاطم ہوگا جسوقت

اعلامات سحر برطرف ہوگئے تو دریا نظرون سے پنہان ہوجائے گا اور صحرا مین دہنہ نقب نمودار ہوگا تم اسی راستے سے زمین زمین روانہ ہونا یہ کہکر شاہزادہ سب سے رخصت ہوا اور کنوین کی چگت پر آکر اندر کنوین کے پھاند پڑا جسوقت پاؤن سکندر کے سی چیز پر لگے فوراً جست کرکے علیحدہ ہوا اور خرچنگ جادو جو نہنگ بنا ہوا بیٹھا تھا وہ شاہزادہ کیطرف پھرا سکندر نے تلوار ماری کہ نہنگ کے دو ٹکڑے ہوئے بس اسقدر نا تھا کہ صدائے گیرودار بلند ہوئی اور دریا متلاطم ہوا تیر کی چھاگئی آتشباری و برق باری دیر تک ہوا کی آخرکار آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من خرچنگ جادو بود حیف مردیم وجا ندادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم اب جو روشنی پیدا ہوئی تو دیکھا کہ نہ دریا ہے نہ کشتی ہے ہان لاش ایک ساحرسیہ فام کی پڑی ہوئی ہے اور اپنے کو ایک صحرا سے لق و دق مین پایا ادھر سلیمان اعظم و سلیمان کوچک دعا کر رہے تھے کہ دیکھا سامنے شاہزادہ کھڑا ہوا ہے یہ سب کے سب دوڑے سکندر رستم خو سے ملے درویش تو رخصت ہوکر روانہ ہوئے اور شاہزادہ سکندر رستم خو نے تمام لشکر کو جمع کرکے مظہر پیزاد کو اسی مقام پر واسطے انتظام قلعہ سیماب کے چھوڑا اور باقی سردارون کو ساتھ لے کر اسی دہنہ نقب مین داخل ہوئے جسکا پتہ مرد درویش سے سنا تھا اب انکا تو گنبد زبرجد نگار کیطرف روانہ مجھوڑا جاتا ہے اور

یہان سے چند کلمہ داستان شوکت نشان شاہزادہ رفیع البخت نوجوان کے بیان ہوتے ہین

راویان صداقت شعار و حالیان راست افتار اس داستان کو یون بیان کرتے ہین کہ جسوقت شاہزادہ رفیع البخت کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ امواج آتش پیزجادہ سے مہلت طلب کرکے قصد بیابان شمشاد کا کیا ہے تو یہ بھی مع لاہوتیہ نجام و شمشاد جانب بیابان شمشاد روانہ ہوئے تھے اور برابر طی مراحل و قطع منازل کرتے ہوئے چلے جاتے تھے اور اسطرف امواج آتش پیزجادو بھی بعجلت تمام روانہ ہوا تھا ادھر اسکو یہ فکر کہ کسیطرح تیغہ قتل اپنا اپنے قبضہ مین کرون اور علم باطل السحر کو اپنے لشکر پر علم نہ ہونے دون ادھر شاہزادہ رفیع البخت کو یہ فکر کہ مین پہلے پہونچ جاؤن اور تیغہ و علم کو قبضہ مین لاؤن اور قلعہ ہفت جوش کو فتح کرکے جانب نہ طاق روانہ ہون لیکن اول پوچھا حالت بیابان شمشاد کی گذارش کی جاتی ہے کہ یہ ایک صحرا کئی کوس کا ہے جسمین سوا درختان شمشاد کے اور کسی قسم کا درخت نہین ہے بلکہ گیاہ تک اس زمین پر پیدا نہین ہوتی اور وسط صحرا مین ایک گنبد ہے کہ دروازہ اسکا بند ہے اسی مین تیغہ محفوظ ہے اور بالائے گنبد علم

باطل السحر نصب ہوا اور اسقدر بلندی پر یہ علم نصب کیا گیا ہی کہ پرتو اسکا مانند پرتو مہر کے ہی اور
جہت اسکی بیرون سرحد بیابان شمشاد پڑتی ہی غرض اس سے یہ ہی کہ اگر کوئی ساحر
بیابان شمشاد مین قدم رکھے تو اسکو سحر فراموش ہوجائے اور درختان شمشاد مین یہ اثر
ہی کہ اگر کوئی شخص تا بہ گنبد جانے کا قصد کرے تو درختون سے برقین چمک چمک کر
گرین اور جلا کر خاک کر دین یہ انتظام شمشاد جادو نے نہایت ہوشیاری سے
ساتھ کیا ہی تاکہ کوئی تا بہ گنبد نہ پہونچ سکے اور تیغہ و علم پر قبضہ نہ کر سکے الحاصل جسوقت
شاہزادہ رفیع البخت مع شمشاد جادو اس سرحد مین پہونچے کہ جہان پر تو علم
باطل السحر کا پڑ رہا تھا تو شمشاد جادو ٹھہر گیا اور عرض کی کہ ای شہریار اب آگے
بڑھنے کا قصد نہ فرمایئے اسلیے کہ مین ساتھ نہین چل سکتا ہون جب تک اپنی حفاظت
کا انتظام نہ کر لون اسواسطے کہ مین سحر بھول جاؤنگا رفیع البخت نے ارشاد کیا
کہ مین تو ہمراہ ہون اگر تم سحر بھول جاؤگے تو کیا قباحت ہی شمشاد جادو نے عرض کی
کہ اسوقت تو کچھ قباحت نہین ہی لیکن جسوقت بیابان شمشاد مین قدم رکھیگا
تو درختون سے برقین چمک چمک کر گرینگی انکو کون دفع کریگا اگرچہ یہ طلسم میرا ہی ساخت
و پرداختہ ہی لیکن مین خود بھی انار بیابان مین قدم نہین رکھ سکتا تا وقتیکہ چتر جمشیدی
نہ ہو یہ سنکر شاہزادہ رفیع البخت ٹھہر گئے اور شمشاد جادو ایک جانب روانہ
ہوا جسوقت قریب اپنے قلعہ کے پہونچا اور خبر ساکنان قلعہ شمشاد یہ کو ہوئی کہ مالک
ہمارا رہا ہوکر آیا ہی تو وہ حاضر ہوئے اور استقبال کرکے انار قلعہ کے لیگئے شمشاد جادو
نے تمام کیفیت اپنی رہائی کی بیان کی اور چتر جمشیدی صندوق سے نکالکر اہل قلعہ سے
رخصت ہوکر خدمت شاہزادہ رفیع البخت مین روانہ ہوا ادھر تو چتر لیے ہوئے
شمشاد جادو آیا ادھر مواج آتش ریز جادو چند ساحرونکو ہمراہ لیے ہوئے
قریب بیابان شمشاد کے پہونچا بادشاد نے شمشاد جادو کو دیکھا اور
شمشاد جادو نے مواج آتش ریز جادو کو دیکھا بس مواج آتش ریز جادو
نے قصد کیا کہ مین پہلے ہی جاکر گنبد کو شکستہ کرکے علم و تیغہ پر قبضہ کرون لیکن جسوقت
اس مقام پر پہونچا کہ جہان پر تو علم کا پڑ رہا تھا فوراً یہ سحر بھولا اور طاقت اسکی سلب
ہونے لگی بس یہ الٹے پاؤن پھرا اور شمشاد جادو کیطرف دیکھکر کہا کہ واقع مین تو نے
وہ انتظام کیا تھا کہ اس مقام پر پرندہ پر نہین مار سکتا مگر ساتھ اسکے تیری
نمک حرامی نے کھٹکا پیدا کر دیا کہ دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی شمشاد جادو نے کہا کہ
مین نمک حرام نہین ہون بلکہ تو محسن کش ہی مین نے تیری حفظ جان کا یہ انتظام
کیا اور تو نے میری طرف سے بدظن ہوکر مجھے قید کیا اب جو میرا محسن ہی مین اسکا
شریک ہون مین تیری طرح محسن کش اور احسان فراموش نہین ہون اب
مین رفاقت شاہزادہ رفیع البخت سے دست بردار نہین ہو سکتا ہون تجکو

اگر اپنا ملک و مال عزیز ہی تو اب بھی جنگ سے باز آ اور اطاعت اس شہریار عالیمقدار
کی اختیار کر یہ سُنکر مواج آتش ریز جادو نے کہا کہ او وزیر بد تقدیر پھر میرے
تیرے مرتبہ مین بہت فرق ہی مین عزیز خداوند ہون ہر چند کہ تو نے درہ انتظام کیا
ہی کہ کوئی تا بہ گنبد نہین جا سکتا مگر دیکھ کہ مین کیونکر جاتا ہون یہ کہکر کچھ اسم سحر
پڑھا اور پاؤن مار کر عرق زمین ہوا اور زمین زمین جانب گنبد روانہ ہوا شمشاد جادو
نے رفیع البخت سے عرض کی کہ اے شہریار غضب ہوا کہ اسنے راستہ زمین کے نیچے
سے پیدا کر لیا اب اگر یہ پہلے پہونچ گیا اور تیغہ و علم پر قبضہ کر لیا تو اسیوقت دشمنون کا
خاتمہ کر دے گا بس اب جلد تشریف لے چلیے یہ کہکر چتر کو کھولا اور سایہ چتر مین شاہزادہ
رفیع البخت کو اور لاہور تیز گام کو لے کر جانب گنبد روانہ ہوا جسوقت اس
سرحد کو طے کر چکا کہ جہان پر علم باطل السحر کا پرتو پڑ رہا تھا تو اسنے چتر لاہور کے ہاتھ مین
دیا اور کہا کہ اب اپنے آقا سے ہوشیار رہنا کہ یہ مقام خطرناک ہی اس سرحد تک
میرے واسطے خوف تھا کہ سحر نہ بھولجاؤن اور اب آپکے واسطے خطرہ ہی اگر غیر ساحر
سایہ چتر کے باہر آئے گا تو درختونسے برچھین چمک چمک کر گرینگی اور اُسکا خاتمہ کر دینگی یہ کہکر
آگے روانہ ہوا لاہور تیز گام نے رفیع البخت کو سایہ چتر مین لیا اور آپ بھی لپٹا ہوا چلا برچھین
درختونسے چمک چمک کر چتر پر آتی تھین اور پلٹ جاتی تھین اُدھر شمشاد جادو برقون سے
بچتا ہوا اور رد سحر پڑھتا ہوا قریب دروازہ گنبد کے پہونچا اور قفل سحر کلید سحر سے طے کر
جیسے ہی وا کیا اور دیکھا کہ طبقہ زمین کا شق ہوا اور مواج آتش ریز جادو باہر نکلا نظر
ایک کی دوسرے پر پڑی مواج آتش ریز جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر ترنج سحر مارا کہ
سینے پر شمشاد جادو کے پڑا شمشاد جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر ترنج کو رد کیا اور گولہ فولادی
مارا مواج آتش ریز جادو نے سحر شمشاد جادو کا رد کیا یہان ان دونو مین رد و بدل
ہو رہی ہی اور بیرون گنبد شاہزادہ رفیع البخت مع لاہور تیز گام اس فکر مین کھڑے
تھے کہ علم گنبد پر سے کیونکر اتارون کہ دفعتہ شمشاد جادو بیتاب ہو گنبد کے باہر آیا اور
مواج آتش ریز جادو نے کمند سحر مار کر شمشاد جادو کو پکڑ لیا اور تیغہ کھینچکر قتل کرنے کا
قصد کیا تھا کہ شاہزادہ رفیع البخت دوڑ پڑے اور نعرہ کیا کہ او ملعون کیا کرتا ہی خبردار
وہوشیار کہ مین آپہونچا یہ سُنکر مواج آتش ریز جادو رفیع البخت کیطرف متوجہ ہوا
اور پکارا کہ پہلے تجھی کو قتل کرونگا کہ باعث فتنہ و فساد تو ہی ہی یہ کہکر تیغہ سحر کھینچے ہوئے
رفیع البخت کیطرف چلا لاہور تیز گام نے کہا پہلے مجھ سے تو سامنا کر پھر میرے آقا سے
مقابلہ کرنا یہ کہکر سامنے آیا اور ایک ترنج سینے پر مواج آتش ریز جادو کے مارا کہ ترنج
پھٹا اور بقدر ہیوشی اُڑا کہ مواج آتش ریز جادو چرخ مار کر زمین پر گرا لاہور نے جست کر کے
خنجر مارا مگر چونکہ یہ ملعون روئین تن و آہنی بدن تھا اسوجہ سے خنجر نے کام نہ کیا اور فوراً طبقہ
زمین کا شق ہوا اور وہی زلزلہ پیدا ہوا جو اسکا محافظ جان ہی اور مواج آتش ریز جادو کو

لے کر زمین رمین روانہ ہوا بعض راوی بیان کرتے ہین کہ تیغۂ موج فنا مواج آتش ریز کے
قبضہ مین آگیا تھا یہان رفیع البخت نے شمشاد جادو کو کمند سے نکالا اور علم باطل السحر
قبضہ مین کیا شمشاد جادو نے لاہور تیز گام کی نہایت تعریف کی اور شاہزادہ
رفیع البخت سے عرض کی کہ اے شہریار غضب ہوا کہ تیغہ اُسکے قبضہ مین آگیا اب
قتل ہونا مواج آتش ریز جادو کا بسا دشوار ہے فرمایا کچھ پروا نہین خدائے ما بزرگ
است یہ فرماکر مع شمشاد جادو پلٹ کر جانب گنبد بیضا روانہ ہوئے کہ لشکر انکا
اسی مقام پر اترا ہوا ہے شاہزادہ نور الدہر اپنے فرزند کے انتظار مین پریشان ہین
کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے لیکن مواج آتش ریز جادو کو جوز نکی سے کر بھاگا تو سیدھا
قلعہ ہفت جوش مین آیا اور بادشاہ کو ہوشیار کیا بلکہ صدف گہر ریز جادو نے
پوچھا کہ کیا ہوا مواج آتش ریز جادو نے کہا کہ علم تو اُسکے قبضہ مین آگیا لیکن تیغہ
مین لے آیا ہون اگر اُسکا عیار طرار مجھے بے ہوش نہ کرتا تو آج ہی لڑائی کا بھی
خاتمہ ہوجاتا اسلیے کہ تیغہ میرے قبضہ مین تھا اسی تیغہ سے سب کا خاتمہ کر دیتا مگر خیر کچھ
ہرجا نہین صرف علم اُسکے پاس ہوگا تو وہ میرا کیا کرلے گا جب تک تیغہ میرے قبضہ مین
ہے اُسوقت تک مجھے کوئی خوف نہین صدف گہر ریز جادو نے کہا کہ دشمن علم
باطل السحر سے کام لے گا تم سحر بھول جاؤگے اور تمام ساحران قلعہ ہفت جوش اس علم
کی وجہ سے بے دست و پا ہین مواج آتش ریز جادو نے کہا کہ اسمین ایک اسرار
ہے اسے تم نہین جانتے ہو ہر چند کہ علم کیوجہ سے سحر میرا رد ہوجائے گا مگر اسی تیغہ سے
اس علم کو قلم کرونگا اور تاثیر اُسکی مٹاؤنگا یہ کہکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ فوراً نقارہ زنی
نوازش مین آیا اور لشکر مواج آتش ریز جادو کا حصار الماس کے باہر آکر مقیم ہوا
بارگاہ برپا ہوئی جسوقت یہ خبر شاہزادہ نور الدہر کو پہونچی نہایت پریشان ہوئے
کہ کیا سبب ہے جو میرا فرزند اسوقت تک واپس نہین آیا اور یہ ملعون داخل قلعہ ہوگیا
اور طبل جنگ بجوایا ہے معلوم ہوتا ہے کہ بیابان شمشاد کی جنگ مین یہ ملعون فتحیاب ہوا
یہ خیالات اسقدر وسیع ہوئے کہ نور الدہر جادو نے صنوبر جادو کو واسطے دریافت
حال کے روانہ کیا اور خود بھی طبل جنگ بجنے کا حکم دیا اسطرف بھی کوس حربی نوازش
مین آیا یہان تو تیاریان جنگ کی ہو رہی ہین اور اسطرف سے شاہزادہ رفیع البخت
مع شمشاد جادو و لاہور تیز گام طی مراحل و قطع منازل کرتے ہوئے چلے آتے ہین
کوئی نصف راہ باقی ہوگی کہ صنوبر جادو پہونچے اور خبر طبل جنگ کی بیان کی
شمشاد جادو نے عرض کی کہ اے خسرو یار عالیوقار بڑا غضب ہوا کہ اُسنے پہونچتے ہی
آغاز جنگ کر دیا اگر وقت ملتا تو کوئی تدبیر کیجاتی اب اگر یون مقابلہ کیجیے گا تو وہ
سحر سے کام لے گا اور اگر علم لے کر لیٹ جائیے گا تو اُسی تیغہ سے وہ علم کو قلم کر
مٹا دے گا شاہزادہ رفیع البخت بھی یہ سنکر پریشان ہوئے مگر تکیہ پروردگار

کرکے فرمایا کہ مین جنگ سے منھ نہ موڑونگا فتح وشکست پروردگار کے اختیار مین ہی لیکن لاہور تیز گام نے عرض کی کہ ظفریاب اگر تیغہ وعلم لازم وملزوم ہین کہ بغیر تیغہ کے علم بیکار ہی تو یہ غلام آپکا تیغہ ابھی لاتا ہی یہ عرض کرکے جانب صحرا روانہ ہوگیا اور شاہزادہ رفیع البخت مع صنوبر جادو وشمشاد جادو جانب گنبد بیضا روانہ ہوئے وہان طبل بجتے بجتے رات تمام ہوئی فوج انجم شکست کھاکر جانب مغرب روانہ ہوئی اور شاہ خاور نے نشان فتح بلند کیا دونو طرف کے لشکر غول کے غول غٹ کے غٹ تتے کے تتے دستے کے دستے میدان جنگ مین آکر یہ بے تمانے لگے دو گھڑی دن چڑھتے چڑھتے تمام فوجون سے میدان مملو ہوگیا اسطرف موج آتش ریز جادو مرکب سحر پر سوار تیغہ موج فنا قبضہ مین لیے اپنے لشکر کا سپہ سالار بنکر کھڑا ہوا صدف گہر ریز جادو بادشاہ لشکر ہی پشت پر اسی ہزار ساحران غدار بلاے بدآفت کے پرکالے جھولیان جھولیان کاندھون پر ڈالے ڈونڈے بروبجاتے ہوئے یا سامری یا جمشید کا شور مچاتے ہوئے نشقے کھینچے ہوئے جانوران سحر پر سوار اسطرف شاہزادہ نور الدہر مع فوج فراوان ولشکر بے پایان میدان جنگ مین صف آرا ہین کہ ایک مرتبہ جانب صحرا سے تتق گرد وغبار بلند ہوا اور شاہزادہ رفیع البخت مع صنوبر جادو وشمشاد جادو پیدا ہوئے شاہزادہ نور الدہر اپنے فرزند کو دیکھکر نہایت خوش ہوئے سردارونکو برائے استقبال روانہ کیا بلکہ جوش مسرت مین خود بھی چند قدم آگے بڑھ گئے اور فرزند کو گلے سے لگایا اُدھر موج آتش ریز جادو نے جو دیکھا کہ رفیع البخت مع علم باطل السحر آپہونچے یہی وقت اسر علم کے مٹا دینے کا ہی بس اسنے اپنے مرکب سحر کو بڑھایا اور میدانمین پہونچکر نعرہ کیا اور مبارز طلب ہوا شاہزادہ رفیع البخت نے بڑھنے کا قصد کیا تھا کہ شمشاد جادو قدمبوسی سے پیٹ گیا اور عرض کی کہ ای شہریار پہلے ہم غلامونکو روانہ ہو لینے دیجیے پھر حضور کو اختیار ہی یہ سنکر رفیع البخت نے فرمایا کہ ای شمشاد جادو لڑائی مجھ سے ہی اور قاتل بھی اسکا مین ہی ہون یا سر میدان اسکو مارونگا یا اپنی جان دونگا یہان تو یہ جیص بیص ہی اُدھر موج آتش ریز جادو آگے بڑھا اور پکارا کہ اگر تم نہین آتے ہو تو مین خود آتا ہون یہ کہکر لشکر رفیع البخت کیطرف چلا تھا کہ جانب صحرا سے آواز سم مرکب کا مین موج آتش ریز جادو کے آئی ٹھہر گیا اور دیکھنے لگا کہ یہ کون آتا ہی کہ یکایک سوار سامنے موج آتش ریز جادو کے آیا اور نعرہ زن ہوا کہ باش اوقرمساق منم عسکر صحرائی کے گلارم کہ از دست من زندہ وسلامت بدر روی موج آتش ریز جادو نے کہا کہ او جنگلی کیون قضا تیری کھینچکر لیا گیر ہی جو مجھ سے لڑنے کو آیا ہی جا پلٹ جا ورنہ ہاتھ سے میرے مارا جائے گا عسکر صحرائی نے جواب دیا کہ اب مین بغیر تیرا سر لیے ہوئے نہین جانیوالا ہون موج آتش ریز جادو نے کہا کہ الامور مغدور مجکو میرے خدا نے اسیواسطے پیدا کیا ہی کہ اکوان پرستونکو پردہ دنیا سے مٹاؤن خوراک میری مغز استخوان اکوان پرستان ہی مین ہر روز ایک اکوان پرست کو قتل کرتا ہون آج کوئی نہ ملا تھا مگر تشکر ہی خدا کا کہ تجھ ایسا ظالم میرے پنجہ مین آیا اب کب چھوڑتا ہون بس زیادہ گفتگو نہ کر اور لا اپنی بہادری کی موج آتش ریز جادو نے کہا قتل تیرا جملہ واجبات سے ہی کہ تو بندگان

خاص خداوند کا دشمن ہاور قتل ہی یہ کہکر تیغہ مارا عسکر صحرائی نے وار اسکا سپر پر روکا کہ تلوار سپر کو
کاٹ گئی اور خود پر پڑی خود لیتے ہی غبار اڑا کہ موواج آتش ریز جادو چھینک مار کر بیہوش ہوا
بس ادھر تو یہ بیہوش ہو کر گرا اُدھر عسکر صحرائی نے نعرہ کیا کہ مت لا ہور تیز گام اور جلدی سے تیغہ
موواج آتش ریز جادو سے لیکر اپنے قبضہ مین کر لیا اور ہاتھ بلند کیا کہ سر اسکا کاٹ لون کہ طبقہ
زمین کا شق ہوا اور وہی زنگی پیدا ہوا اور موواج آتش ریز جادو کو لے کر زیر زمین پوشیدہ
ہو گیا صدف گہر ریز جادو نے جو دیکھا کہ اس عیار مکار نے میرے شوہر کو بیہوش کر کے تیغہ
پر قبضہ کیا اگر یہ تیغہ رفیع البخت کے ہاتھ آگیا تو پھر جان بچنا دشوار ہوگی لشکر کو حکم دیا کہ مار لو اس
دغا باز کو جانے نہ پائے یہ حکم پاتے ہی اسی ہزار ساحر گوے ترنج نارنج پکڑ پکڑ کر لا ہور تیز گام کیطرف
چلے اُدھر شاہزادہ رفیع البخت نے بھی لشکر کو اشارہ کیا اور خود بھی گھوڑا دوڑا کر چلے علم باطل السحر
دو پٹ رہا تھا شمشاد جادو نے کہا ای شہریار پہلے اپنے رفیق سے تیغہ لیکر قبضہ مین کیجیے اور پھر دم نہ
لیجیے گا آج ہی اس قلعہ کو فتح کر لیجیے یہ سنکر رفیع البخت لا ہور تیز گام کیطرف چلے اُدھر سے
لا ہور تیز گام چلا لیکن لشکر ساحران آ پڑا اور جنگ ہونے لگی صدائے گیر و دار بلند ہوئی ادھر سے
صنوبر جادو اور شمشاد جادو نے بھی سحر کیے لا ہور تیز گام نے حقہ ہاے آتشباری مارنا شروع
کیے کہ دھوان پھیلا اور اُس تاریکی مین فریب شاہزادہ رفیع البخت کے بیہوشکر تیغہ نذر دیا
رفیع البخت نے تلوار قبضہ مین کر کے لشکر ساحران پر حملہ کیا اور لا ہور تیز گام نے گوشہ زین تھام
لیا ادھر ساحرون نے قیامت برپا کر دی کسی نے آگ برسادی کسی نے دریاے سحر روان کیا
اسطرف سے شمشاد جادو اور صنوبر جادو برابر سحر رد کر رہے تھے اور ساحران قلعہ ہفت جوش کو
قتل کر رہے تھے لیکن شاہزادہ رفیع البخت نے تلوار قبضہ مین آتے ہی ستھراؤ کر دیا کشتون کے
پشتے اور لاشون کے انبار لگا دیے ساحرون کے مرنے سے شور گیر و دار بلند تھا ہر خاک اڑا رہے تھے
آتشباری و برف باری و سنگ باری ہو رہی تھی آوازین مہیب آ رہی تھین کہ کشتی مرا نام من فلان
بود و فلان بود جہاں تک پر توعلم کا پڑ رہا تھا ساحر سحر بھول گئے تھے جوانان اسلام برابر قتل کر رہے
تھے دیکھا صدف گہر ریز جادو نے کہ آثار شکست ہین فوراً طبل امان بجوا دیا اور میدان سے پھر کر اندر
حصار الماس کے چلی گئی قریب دس ہزار ساحرون کے مارے گئے اور ستر ہزار ساحر بھاگ کر قلعہ
ہفت جوش مین پوشیدہ ہو گئے ادھر شاہزادہ رفیع البخت بافتح و فیروزی میدان سے پھر کر داخل
بارگاہ نور آگین ہوے لا ہور تیز گام کو خلعت فاخرہ عنایت فرمایا اور حکم دیا کہ بجے طبل جنگی کل
ہین اس قلعہ کو لے لونگا وہان موواج آتش ریز جادو کو جو زنگی اٹھا لے گیا تھا اندر قلعہ کے
لے جا کر ہوشیار کیا تھوڑا عرصہ نہ گذرا ہوگا کہ صدف گہر ریز جادو بھی مع لشکر شکست خوردہ
اندر قلعہ کے پہونچی اور سارا ماجرا بیان کیا موواج آتش ریز جادو نے کہا کہ اب سوا تباہی کے
اور کچھ نہین ہے اس قلعہ کا بچنا محال ہے یہی ذکر تھا کہ خبر طبل جنگ بجنے کی پہونچی موواج آتش ریز جادو
نے ملکہ صدف گہر ریز جادو سے کہا کہ مین تنہا اپنی اور تمھاری جان بچا کر اسی مقام پر چھوڑ تا ہون تم
گنبد زر جار نگار کیطرف چلو کہ سوا وہان کے کوئی مقام امن کا نہین ہے یہ سنکر ملکہ صدف گہر ریز جادو

پوشیدہ طور پر جانب گنبذ زبرجد نگار روانہ ہوئی اور مسواج آتش ریز جادو نے بزور سحر دو پتلیان
تیار کین کہ ایک اپنی صورت کی تھی اور دوسری صدف کہ رنیر کی ہم شبیہ تھی ان دو کو ان کو
اسی مقام پر چھوڑ کر یہ بھی پوشیدہ طور سے جانب گنبذ زبرجد نگار گریزان ہوا کہ اسکا حال تو وقت
پر بیان ہوگا لیکن اول تجھ حال شاہزادہ رفیع البخت کا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ طبل جنگ بجوا کر
خیمہ گاہ میں تشریف لے گئے تھے جسوقت طبل بجتے بجتے رات بسر ہوئی اور آثار سحر چہرہ پر
نمودار ہوئے جوانان لشکر مین کمر بندیان شروع ہوگئین شاہزادہ رفیع البخت فریضہ سحری کو ادا
کرکے مرکب اقبال بین پر سوار ہوئے علم باطل السحر دوش پر رکھا تیغہ موج فنا کمر مین لگایا اور متوجہ
میدان کارزار ہوئے تمشا دجادو اور صنوبر جادو اور لالہ ہور تیز گام ہمراہ رکاب سعادت انتساب
ہوئے باقی لشکر کو یہین چھوڑا اور تسبکو شاہزادہ نور الدہر کے سپرد کیا اور عرض کی کہ جسوقت مین قلعہ
فتح کرونگا تو حضور سے اطلاع کرونگا آپ مع لشکر تشریف لے آئیے گا نور الدہر نے گلے لگا کر رخصت
کیا ادہر شاہزادہ رفیع البخت مرکب کو اڑاتے ہوئے قریب حصار الماس کے پہونچے کوہ الماس جادو نے
دیکھا اور سمجھا کہ یہ بھی اسباب سحر تن پر آراستہ کرکے آمادہ نبرد ہوا جسوقت رفیع البخت قریب
پہونچے پہونچکر علم کا دیوار پر پڑا جھنڈے کی صدا بلند ہوئی اور دیوار ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گری حصار برطرف
ہوگیا الماس جادو نے آواز دی کہ او سرکش غضب کیا تو نے کہ حصار سحر کو توڑا مگر کہان جائیگا بچ کر
میرے ہاتھ سے تم الماس جادو یہ کہکر اسنے دو بال اپنے سر کے توڑے اور پھونکا اسم سحر دم کرکے رفیع البخت
کیطرف پھینکا کہ وہ زمین پر گرتے ہی دو مار سیاہ بنکر شاہزادہ پر حملہ آور ہوئے رفیع البخت نے پر توعلم
ڈالا کہ وہ پھر ہیئت اصلی پر آگئے الماس جادو نے ترنج سحر مارا وہ بھی برکت علم سے رد ہوا بتواس ملعون
نے زمین پر غلط مارا اور فیل مست بنکر جھپٹا کہ روند ڈالون اور پامال کردون جنہیں ہی سامنے آیا اور
رفیع البخت نے پر توعلم کا ڈالا وہ ہیئت مٹ گئی اور ہیئت اصلی پر آگیا دیکھا کہ زمین پر گھٹنیون چل رہا ہے
رفیع البخت نے آواز دی کہ او ملعون بیحیا اپنی شکل کو کہ کیا حالت ہے یہ سنکر الماس جادو نے جو
خیال کیا تو سحر کو بیکار پایا بس اسنے بھاگنے کا قصد کیا شاہزادہ رفیع البخت نے ہاتھ تیغہ موج قضا کا
مارا کہ الماس جادو کے دو ٹکڑے ہوئے بس اسکے مرتے ہی صدائین گیرو دار کی پیدا ہوئین اور بیرون نے
شور کیا کہ کشتی مرا نام سن الماس جادو بود حیف مردیم وجانا دیم و بمطلب خود نرسیدیم جسوقت علامات
سحر برطرف ہوئے تو دیکھا کہ میدان صاف ہے اور قلعہ سامنے عجب ہیئت قلعہ کی ہے کہ سات دریا موجین مار
رہے ہین سب کا دھارا ایک مقام پر ملا ہوا ہے اس ہفت موجہ مین قلعہ ہفت جوش واقع ہے بجائے
خندق سات دریا حائل ہین شاہزادہ متردد ہوا کہ نہ کشتی نظر آتی ہے نہ جہاز کیونکر قلعہ تک پہونچون
تمشا دجادو نے عرض کی کہ اے شہریار عالیوقار یہ دریا سوکھے ہین پر توسے علم کے مٹ جائینگے آپ
بیخیال نہ ہون یہ سنکر رفیع البخت قریب دریا آئے اور پر توعلم کا ڈالا یہ معلوم ہوا کہ دریا مین طوفان آیا
پانی اچھلنے لگا اور تھوڑی ہی دیر مین سارا پانی دھوان ہوکر نظر و نسے غائب ہوگیا اور ایک گھڑیال
زمین پر تڑپتے ہوئے دیکھا رفیع البخت اسکی طرف چلے ادھر وہ دہن کھولکر علم کے پرتو سے بچتا
ہوا قریب شاہزادہ کے آگیا اور قصد نگل جانے کا کیا لیکن رفیع البخت برکت علم سے علم کی

دیکھو ہوا رہے جب اُس گھڑیال نے دیکھا کہ قابو میرا نہیں چلتا تو بھاگنے کا قصد کیا شمشاد جادو نے
غرض کی کہ ای شہریار یہ ملعون جانے نہ پائے یہی طوفان جادو ہے دریائے سحر اسی کے قائم کیے ہوئے
ہے اگر یہ بھاگ کر نکل گیا تو غضب ہو جائے گا پھر وہی دریا آ کر ملعون کو طپیر لینگے اور اب ظلم کا عکس
بھی کام نہ دے گا یہ سنکر شاہزادہ رفیع البخت نے اُسکا تعاقب کیا اور مرکب کو دوڑایا کہ قریب اُس
گھڑیال کے پہونچے اور تیغ موج قضا کا وار کیا کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوئے بس مرنا تھا اُسکا کہ ایک
قیامت کبریٰ برپا ہوئی آندھی چلی خاک اُڑی بیرون کے شور سے گوش گردون دون کہ ہو گئے
جسوقت بعد آتشباری و برق باری کے روشنی ہوئی تو دیکھا کہ لاش ایک ساحر سیہ فام کی پڑی
ہوئی ہے اور آواز آرہی ہے کہ کشتی مرا نام من طوفان جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود
نرسیدیم اب دیکھا تو قلعہ سامنے ہے شاہزادہ دروازہ قلعہ کیجانب متوجہ ہوا وہاں اہل قلعہ کو معلوم ہوا
کہ لحاظ قلعہ کے مارے گئے ساحران قلعہ ہفت جوش نے صلاح کی کہ اب کیا کرنا چاہیے یہ رائے قرار پائی
کہ جسوقت یہ سرکش داخل قلعہ ہو سب ملکر ٹوٹ پڑو اگر ایک ایک مٹھی خاک ڈالوگے تو تپ کے مرجائے گا
اکیلا کیا کرلے گا مثل مشہور ہے کہ سو ریان چنا بھاڑ نہیں پھوڑتا ادھر شاہزادہ رفیع البخت نے دروازہ قلعہ
پہونچکر گرز مارا کہ دروازہ ہلگیا اور تڑاقے کی صدا بلند ہوئی اہل قلعہ تھرا گئے مگر دروازہ نہ ٹوٹا رفیع البخت نے
جھلا کر دوسرا گرز دیا مٹی لگایا کہ اگر کوہ بھی ہوتا تو اس ضرب کی تاب نہ لا سکتا لیکن اس دروازہ پر بھی
کوئی اثر نہ ہوا یہ معرکہ دیکھکر شمشاد جادو نے آواز دی کہ ای شہریار یہ سب کارخانہ سحر کا ہے یہاں دستآزمائی کا
کام نہیں ہے پر تو علم کا ڈالیئے تو راستہ ملے گا ورنہ بہت پریشان ہو جیے گا اور راستہ نہ پائیے گا یہ سنکر رفیع البخت
نے علم کو جلوہ گر کیا پرتو اُسکا مثل برق جہندہ کے تڑپ کر دروازہ قلعہ پر گرا تڑاقے کی صدا بلند ہوئی
اور پھاٹک خود بخود کھل گیا رفیع البخت داخل قلعہ ہفت جوش ہوئے دیکھا کہ ہزارہا ساحر کوئے
ترنج نارنج ہاتھوں میں لیے ہوئے آمادہ پیکار ہیں رفیع البخت نعرہ کرکے چلے اور فوج ساحران پر گرے
ساحروں نے وار کرنا شروع کیے ہر طرف سے گولے ترنج نارنج ترسول پنسول چل رہے تھے اور
رفیع البخت تن تنہا بانفس نفیس اُس لشکر ساحران سے لڑ رہے تھے صدائیں گیر و دار کی بلند تھیں
بارش خون ہو رہی تھی ساحروں کے مرنے سے آندھیاں چل رہی تھیں خاک اُڑ رہی تھی آتشباری و
سنگ باری ہو رہی تھی آوازیں مہیب آرہی تھیں کہ کشتی مرا نام من فلان بود اسی ہنگامہ میں
شمشاد جادو اور صنوبر جادو بھی آکر شریک جنگ ہوئے ایک طرف شاہزادہ رفیع البخت نے
کشتوں کے پشتے لاشوں کے انبار لگا دیے تھے اور برابر بڑھتے چلے جاتے تھے علم سے برقیں چمک
چمک کر ساحروں پر گر رہی تھیں ایک جانب شمشاد جادو نے تہلکہ برپا کر دیا تھا ایک طرف صنوبر جادو
نے کشت حیات جادوگران کو پامال کر دیا تھا عجب طرح کا ہنگامہ برپا تھا وہاں لاہور تیز گام نے
جاکر شاہزادہ نور الدہر کو خبر کی کہ اندر قلعہ کے آپ کے فرزند بلند سے جنگ ہو رہی ہے نور الدہر سردار ان
لشکر کو لے کر بارادہ مدد شاہزادہ رفیع البخت روانہ ہوئے وہاں لشکر ساحران پسپا ہونے لگا آخر کار
سب نے آواز امان بلند کی شاہزادہ رفیع البخت نے فرمایا کہ امان بشرط ایمان انھوں نے قبول کیا
شاہزادہ نے ہاتھوں کا شمشاد جادو نے فتح کی مبارکباد دی رؤسا شہر حاضر ہوئے نذریں دیں

لاشین کفار کی اٹھوا کر پھکوا دی لیکن بتخانے منہدم کرا دیے گئے مسجدون کی بنا پڑی مقامات عمدہ
سیر کی شمشاد جادو نے عرض کی کہ ای شہریار یہ قلعہ حکیم بطلیموس ثالث نے ہفت جوشن
بنایا تھا اسی سے نام اسکا قلعۂ ہفت جوشن رکھا گیا تھا قلعہ نہایت مستحکم ہی اور ایک راستہ زیر
اس قلعہ سے گیا ہی جسکا ایک سرا قلعہ سیماب بین نکلا ہی اور دوسرا سرا گنبذ زبرجد نگار بین حاکم وہا
زبرجد جادو ہی موج آتش ریز جادو انھین دونون مقامون سے کسی جگہ ہوگا رفیع البخت
نے فرمایا کہ اب بین نہ طاق سے واپس ہوکر اُن مقامات کی سیر کرونگا اسلیے کہ مجھے جلدی
کہ کیطرح جاکر شریک جنگ ہون شمشاد جادو نے عرض کی کہ راستہ نہ طاق کا گنبد
زبرجد نگار ہی کیطرف سے ہی جب تک وہ مقام بھی برباد نہ ہوگا اسوقت تک آپ کو راستہ
ملنا دشوار ہی یہ سُنکر شاہزادہ رفیع البخت مجبور ہوئے اور فرمایا کہ مجھے وہ راستہ بتادو شمشاد جادو
نے عرض کی کہ جسوقت حضور تشریف لے چلین گے اسوقت وہ راستہ دکھا دیا جائے گا بالفعل
مہان کے انتظام سے فراغ حاصل کیجیے یہ سُنکر شاہزادہ رفیع البخت نے دو تین روز میں
قلعہ کے انتظام سے فراغ حاصل کرکے شمشاد جادو کو ساتھ لیا اور مع فوج گران بارادۂ گنبد
زبرجد نگار چلے شمشاد جادو شاہزادہ رفیع البخت کو ساتھ لیے ہوئے ایک مقام بلند پر آیا اور
وہان ایک پتھر رکھا ہوا تھا اُسکو ہٹایا دہنہ نقب کا نمودار ہوا عرض کی کہ یہی راستہ ہی شاہزادہ
رفیع البخت نے شمشاد جادو سے فرمایا کہ بس اب تمھارے ساتھ چلنے کی کوئی ضرورت نہین
تم اس قلعہ کے انتظام و حفاظت بین مصروف رہو ہم بعد فتح گنبذ زبرجد نگار پھر آینگے اور تم سے ملکر
نہ طاق پر جاینگے یہ سُنکر شمشاد جادو واپس ہوکر قلعۂ ہفت جوشن بین آیا اور شاہزادہ رفیع البخت
مع نور الدہر وزیر زادہ سرداران لشکر داخل دہنۂ نقب ہوئے جسوقت زینہ طے ہوا تو ایک تہ خانہ نظر
آیا کہ جابجا اسمین شمعین کافوری روشن تھین راستہ نہایت وسیع تھا کہ رفیع البخت کو اتنے
بڑے لشکر کے ساتھ راہروی مین چنداں دقت نہ معلوم ہوتی تھی سابق مین یہ بیان ہوچکا ہی
کہ اُدھر سکندر رستم خو بھی تعاقب مین سیماب جادو کے چل چکے ہین اب انکو تو راہ
مین چھوڑا جاتا ہی اور

کچھ حال گنبذ زبرجد نگار کا بیان ہوتا ہی

غزل بر آغاز داستان

دشمن راحت یہی خود کام ہی — ایک دل چار و طرف بدنام ہی — جو ادا ہی قتل کا پیغام ہی
تر بھی اس چتون کا خنجر نام ہی — باہمی الفت کا یہ انجام ہی — ایک کے باعث سے اک بدنام ہی
ظلم کرنے کا برا انجام ہی — آکے تم جانو ہمین کیا کام ہی — رشک کے چرکو نسے بہتر رنج ہیر
کون جانے جب کہ اذن عام ہی — لے کے دل چشم مروت پھر کہان — ابتدا اچھی برا انجام ہی
عشق سے ہوتی ہی شہرت حسن کی — میری بدنامی مین تیرا نام ہی — دوستی نادان کی اچھی نہین
بدمزہ ہی وہ ثمر جو خام ہی — آنکھ جھپکی اور آنسو گر پڑے — کیون نہ پھلکے جب لبالب جام ہی

خود نمائی سے تمھین رسوا کیا | آنکھ عاشق کی عبث بدنام ہی | کب ہی پابند وفا انکا شباب
دور ہی منزل ابھی اور شام ہی | دل کو سینے مین لہو کس نے کیا | یہ اُسی بانکی ادا کا کام ہی
سب ہین فریادی تمھارے روز حشر | دیکھو ٹھہرانے کا یہ ہنگام ہی | عشق نے رتبہ برابر کا دیا
ایک رسوا ہی تو اک بدنام ہی | دیکھین کیا ظاہر ہو قسمت کا لکھا | ابتدا ے نامہ و پیغام ہی
جان ستان ہی اس ستمگر کی ادا | کیون زمانے مین قضا بدنام ہی | کی وفا جس سے جفا جو ہو گیا
سچ ہی نیکی کا بدی انجام ہی | ہی خلش یاد مژہ کی نیش غم | شکلے یہ کانٹا تو پھر آرام ہی
وجہ رسوائی ہی اسکی بیخودی | عشق مین دل قابل الزام ہی | بند کیون ٹھہرا اور اس کوچہ مین تھے
منزلون کا راستہ دو گام ہی | تم ستائے جاؤ تڑپے جائین ہم | اب یہی راحت یہی آرام ہی
بس ہی کیا فرقت مین گر آئی نہ موت | رہر کھا لینا ہمارا کام ہی | خواب مین آئے گا کیا وہ ہوشیار
آرزو یہ بھی بیال خام ہی | بزم سخن طوطی خوشنوا | بدین زمزمہ شد ترنم سرا

راویان جواہر رقم و پرچہ نویسان یاقوت قلم اس داستان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جسقدر حصار گرد طلسم نہ طاق کے قائم کیے گئے تھے اور چوکیان بٹھائی گئی تھین اُنمین یہ راستہ نہایت سخت تھا اور اُسکو دروازۂ نہ طاق قرار دیا تھا اور زبرجد جادو کو مالک گنبد زبرجد نگار کرکے سیماب جادو و رمواج آتش ریز جادو کو ایک ایک قلعہ کا ناظم قرار دیکر اس راستہ کو خوب مستحکم کر دیا تھا جسوقت قید ہلکہ مروار یاگہر دندان و غلطان گہر رشک جادو کی پاس زبرجد جادو کے پہونچی اور اسکو معلوم ہوا کہ گلبدن طاق دشمنون کے ہاتھ آگئی اور اب وہ دونون شاہزادہ اس مقام پر بھی ضرور آئینگے سیماب جادو اور رمواج آتش ریز جادو کو سوا بھاگنے کے کوئی چارہ نہوگا تو اسنے دونون شاہزادیونکو قصر دورنگ مین قید کیا اور ساحرون کا پہرہ معین کر دیا اور خود مصروف چلہ کشی ہوا اور مکار صحرا نشین جادو کو بلا کر تاکید کی کہ زمانہ برباد ی گنبد زبرجد نگار کا آگیا پرچہ احکام پیر زالہ کا انہسے معلوم ہوتا ہی کہ انہار چالیس یوم کے یہ مقام برباد ہوجائے گا لہذا تجکو چاہیے کہ مگہبانی راہ مین کمی نہ کرنا اور جسوقت دشمن تیری سرحد مین داخل ہون فوراً انکو گرفتار کرکے خدمت بابرد ست و اقبال مین روانہ کر دینا یہ حکم پاکر مکار صحرا نشین جادو اُس راستہ کیطرف روانہ ہوا جسطرف سے سکندر رستم خو اور رفیع البخت کے آنے کا خون تھا اور اسنے صحرا مین پہونچکر دام تزویر بچھایا کہ جسکا حال وقت پر ظاہر ہوگا بعد چندروز کے سیماب جادو اور رمواج آتش ریز جادو شکست خوردہ اُس مقام پر پہونچے کہ جہان سے راستہ جانب گنبد زبرجد نگار مڑا تھا جسوقت ان دونون سے ملاقات ہوئی تو سیماب جادو نے اپنی تباہی کا حال بیان کیا اور رمواج آتش ریز جادو نے اپنی سرگذشت بربادی بیان کی یہ سنکر ایک نے دوسرے کے حال پر تاسف کیا اور یہ دونون بلکہ بست زبرجد جادو روانہ ہوئے جسوقت سرحد مکار صحرا نشین مین پہونچے اور مکار صحرا نشین کو معلوم ہوا کہ شہان قلعہ سیماب و قلعہ ہفت جوش آتے ہین یہ برائے استقبال آیا اور ان دونون کو استقبال کرکے لے گیا اور بعد دعوت و ضیافت خدمت زبرجد جادو

بین روانہ کیا جسوقت یہ دونون بادشاہ خدمت زبرجد جادو مین پہونچے زبرجد جادو نے
انکی نہایت درجہ تسلی و تشفی کی اور کہا کہ اگر چاہا خداوند اکوان تاجدار نے تو تمھارے دشمن
گرفتار ہو کر تم تک پہونچین گے یہ تو یہان باطمینان تمام بیٹھے ہین لیکن وہان یک طرف سے
سکندر رستم خو مع لشکر فراوان قطع راہ کرتا چلا آتا ہی اور دوسری جانب سے شاہزادہ
رفیع البخت سر راہے پر پہونچکر دونون کا سامنا ہوا سکندر رستم خو نے کہا ای
نقابدار سبز پوش کہان کا ارادہ ہی رفیع البخت نے جواب دیا کہ میرا دزد بھاگ کر اسطرف
آیا ہی اُسی کی تلاش مین ہون آپ کا کیا قصد ہی سکندر رستم خو نے کہا کہ مین بھی اپنے حریف
کے تعاقب مین چلا ہون رفیع البخت نے کہا کہ مجھے تو راستہ مین سوا آپ کے کوئی نہین ملا
سکندر رستم خو نے کہا کہ مین نے بھی اسطرف آتے ہوئے کسی کو نہین دیکھا الحاصل دونون
شاہزادہ تیسرے راستہ کیطرف متوجہ ہوئے اور طی مراحل و قطع منازل کرتے ہوئے ایک صحرا
پر بہار مین پہونچے دیکھا کہ وسط صحرا مین ایک بنگلہ بنا ہوا ہی اور اندر اُس بنگلہ کے کچھ لوگ ہین
اور دربان برائے محافظت بیرون بنگلہ بیٹھے ہوئے ہین جسوقت رفیع البخت اور سکندر رستم خو
قریب اُس بنگلہ کے پہونچے تو دیکھا کہ دو کرسیان جواہر نگار اندر بنگلہ کے بچھی ہوئی ہین اور ان
کرسیون پر دو نازنین بیٹھی ہوئی ہین سکندر رستم خو نے غلطان گہر رشک جادو کو پہچانا اور
مروارید گہر دندان کو بھی پہچانا اسلیے کہ یہ دیکھ چکے تھے لیکن رفیع البخت نے فقط
مروارید گہر دندان کو تو پہچانا اور غلطان گہر رشک جادو کو نہین پہچانا اس لیے کہ
انھون نے غلطان گہر رشک جادو کو دیکھا نہ تھا لیکن جسوقت اسنے اپنے معشوق
سے آنکھ چار ہوئی دل بیقرار ہو گیا آگے بڑھنے کا قصد کیا دربانون نے روکا اور کہا کہ قریب ملکہ
کے جانے کی اجازت نہین ہی اسلیے کہ ملکہ مقید ہی یہ سُنکر سکندر رستم خو کو غیظ آگیا فرمایا کس کی
تاب و طاقت ہی کہ ان شاہزادیون کو اسیر کر سکے دربانون نے عرض کی کہ ہم نے حکم حاکم کا
سُنا دیا اب ماننا نہ ماننا آپ کا کام ہی چونکہ شام ہو چکی تھی لشکر اتر رہا تھا صاحبقران اعظم
وغیرہ لشکر کے انتظام مین مصروف تھے اُدھر شاہزادہ نور الدہر لشکر رفیع البخت
کے اہتمام مین مصروف تھے اور اس مقام پر سکندر رستم خو مع چند سرداران لشکر و
شاہزادہ رفیع البخت مع پیران سرمست موجود تھے اسوجہ سے کسی کا لحاظ نہ تھا کوئی بزرگ
ہمراہ نہ تھا بے تکلف دونون شاہزادون نے آگے بڑھنے کا قصد کیا کہ دربانون نے اٹھکر روکا
سکندر رستم خو نے ایک کو تھپڑ مارا اور دوسرے کو رفیع البخت نے یہ دونون گر پڑے گنے لگے
سکندر رستم خو مع رفیع البخت اُس بنگلہ مین داخل ہوئے اور اپنے اپنے معشوق کا
ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ ساتھ اپنے لے چلین کہ غلطان گہر رشک جادو نے سکندر رستم خو سے
کہا ای شہریار مجھے چلنے مین کوئی عذر نہین اسلیے کہ کنیز ہون آپکی مگر اتنا تو خیال کیجیے کہ ساتھ
آپ کے آپ کے بزرگ ہین وہان میرا لے چلنا مناسب نہین ہی بڑی شرم کی بات ہی
اس سے بہتر و مناسب یہ معلوم ہوتا ہی کہ آپ اسی مقام پر تشریف رکھیے جسوقت

مرحلہ زبرجد جادو سے فرصت ہوئے اُسوقت آپ کو اختیار ہی جہان چاہیے گا
مجھے پہنچا چلیے گا یہ سُنکر سکندر رستم خوبرا برکرسی پر بیٹھ گئے اُدھر مروارید گہر دندان
نے رفیع البخت سے یہی بہانہ کیا یہ بھی متردد ہو کر خاموش ہو رہے اور پاس
مروارید گہر دندان کے بیٹھ گئے سلطان گہر رشک جادو نے کہا کہ اسمقام
پر یون بیٹھنا اچھا نہین ہی ایسا نہ ہو کہ کوئی آیندو رو نداسطرح دیکھ کر زبرجد جادو
سے اطلاع کردے تو بڑا غضب ہو جائے گا چل کر تخلیہ گاہ مین بیٹھیے یہ لشکر ہاتھ
سکندر کا پکڑ لیا اور ایک حجرے کی طرف چلے اُدھر مروارید گہر دندان نے
ہاتھ رفیع البخت کا پکڑا اور ایک حجرے کے قریب آئے دروازہ کھولکر
کہا تشریف لے چلیے جیسے ہی رفیع البخت نے اندر حجرے کے قدم رکھا
مروارید گہر دندان نے دروازہ بند کرکے نعرہ کیا کہ اسی منھوپر دعوی صاحبقرانی
تھا منم فریب جادو دختر مکار صحرا نشین یہ کہکر دروازہ حجرہ مین قفل لگا دیا
اُدھر سکندر رستم خو کی یہی حکایت ہوئی کہ سلطان گہر رشک جادو نقلی نے اُنکو
حجرہ مین بند کیا اور نعرہ کیا کہ منم طرار جادو دختر مکار صحرا نشین جادو اب
زندگی مین رہائی اس زندان سے دشوار ہی وہان پیران سرمست اور
مظہر پریزاد اپنے اپنے آقا کے منتظر اُس بنگلہ بینائی مین بیٹھے تھے انتظار
کرتے کرتے پہر بھر گذر گیا خیال یہ ہوا کہ بچھڑے ہوئے معشوقون سے ملے
ہین کیونکر مفارقت گوارا ہو لیکن جب زیادہ دیر گذری تو جو دو ایک انیسین
جلیسین شہزادیون کی یہان بیٹھی تھین اُنسے کہا کہ جاکر ہمارے آقاؤن سے
اطلاع کرو کہ ہم یہین حاضر ہین یا لشکر مین جائین اُنھون نے کہا کہ اگر تمھین تکلیف
ہی تو چلو تم کو بھی خوابگاہ مین پہونچا دین آرام سے سو رہو اب بغیر صبح کے تمھارے
آقا پلٹنے والے نہین ہین نہ یہ مناسب ہی کہ اُنکو تنہا اس مقام پر چھوڑ کر چلے
جاؤ مظہر پریزاد و پیران سرمست نے بھی خیال کیا کہ واقع مین معشوق
ایسی چیز ہوتے ہین کہ دین و دنیا کو فراموش کرا دیتے ہین ملازمین کا خیال
کسکو ہوتا ہی یہ تصور کرکے راضی ہو گئے کہ رات آرام سے گذار و صبح کو دیکھا
جائے گا یہ دونون بھی ایک ایک نازنین کے ساتھ ہو لیے اُن عورتون نے
انکو بھی ایک ایک حجرے مین بند کیا وہان سلیمان اعظم اور نور الدہر
جسوقت بارگاہ مین پہنچکے اور انتظام لشکر سے فرصت ہوئی وقت خاصہ
کا آیا تو سیارہ کو چک اور لاہور تیز گام بتلاش سکندر رستم خو و
رفیع البخت روانہ ہوئے تلاش کرتے ہوئے اسی بنگلہ بینائی کے پاس
پہونچے چند عورتین یہان کھڑی تھین انھون نے خود پکار کر کہا کہ جسکی تمھین
تلاش ہی وہ ہمارا مہمان ہی یہ دونون عیار بھی اندر بنگلہ کے آئے اور یہ

کہ جاکر ہمارے حاضر ہونے کی اطلاع کرو اُن نازنینون نے کہا کہ اطلاع کی کیا ضرورت
ہے چلو ہم تم کو تمھارے مالک کے پاس پہونچا دین جو کچھ کہنا ہو کہہ لینا
سُنکر دونون عیار اُن عورتون کے ساتھ چلے اُن دونون کو بھی اُن عورتون نے
حجرون مین بند کیا وہان سلیمان اعظم و فورالدہر دونون شاہزادون کے
انتظار مین بیٹھے بیٹھے پریشان ہو گئے بار بار کہتے تھے کہ عیار بھی پلٹ کر نہ
آئے اور چندر رفقا کو بھیجا یہ بھی جاکر اُسی دام مکر و فریب مین پھنسے اور واپس
نہ آئے اب تو یہ دونون صاحب نہایت پریشان ہوئے آخر کار یہ خود تلاش
سکندر و رفیع البخت روانہ ہوئے جسوقت اُس بنگلۂ مینائی مین پہونچے تو اُن
عورتون سے کہا کہ جاکر دونون سے کہدو کہ دادا تمھارے تمھاری تلاش مین آئے
ہین اُنھون نے عرض کی کہ ہم آپ ہی کے انتظار مین کھڑی تھین دونون شاہزادون
نے کہا ہے کہ جو ہماری جستجو مین آئے اُسکو ہم تک پہونچا دو بالفعل ہم نہین آسکتے
ہین لہذا اگر آپ کا جی چاہے تو تشریف لے چلیے فرمایا نہین معلوم وہ وہان
کس شغل مین ہون جانا ہمارا بے سود نہ ہوا اُنھون نے عرض کی کہ اگر آپ کا جانا
بے محل ہوتا تو وہ کیون ارشاد کر دیتے کہ جو آئے اُسے ہمارے پاس پہونچا دینا
غرضکہ ایسی مکر و فریب کی باتین کین کہ یہ بھی اُنکے دام تقدیر مین اُلجھ گئے اور ساتھ
اُن عورتون کے جاکر اسیر پنجۂ تقدیر ہو گئے غرضکہ تمام رات یہی سلسلہ رہا
صبح کو میدان صاف تھا نہ بنگلۂ مینائی نظر آتا تھا نہ وہ عورتین دکھائی دیتی تھین
افسران فوج نہایت پریشان تھے ہرکارے واسطے خبر کے ہر طرف گئے ہوئے
تھے لیکن وہان شاہزادہ سکندر رستم خو و شاہزادہ رفیع البخت جو اندر مجرے
کے داخل ہوئے تو اپنے کو ایک مقام تاریک و تنگ مین پایا اور اسیر غل و زنجیر
دیکھا نہایت پریشان تھے کہ یہ کیا ہوا تمام رات انکو اُسی زندان تاریک مین
گذری نہ کوئی مونس تھا نہ کوئی رفیق بار بار صدائے زنجیر کان مین آتی تھی جس سے
یہ ثابت ہوتا تھا کہ اس مقام پر اور قیدی بھی ہین جب صبح ہوئی اور روزنون
سے روشنی اُس زندان مین آئی تو ایک نے دوسرے کو پہچانا کسی مقام پر
رفیع البخت ہاتھون مین ہتھکڑیان پاؤن مین بیڑیان گلے مین طوق پہنے
ہوئے بیٹھے تھے کسی مقام پر سکندر رستم خو اسی حال پُر ملال سے خاک پر
بیٹھے ہوئے تھے ایک طرف مظہر پریزاد ایک جانب پیران سرمست
ایک طرف لاہور تیز گام ایک جانب سیارہ کوچک اُنھین کے قریب
قریب سلیمان اعظم و سلیمان کوچک و شاہزادہ فورالدہر بھی موجود تھے
ہر چند کہ یہ سب کے سب علحدہ علحدہ گئے تھے لیکن گرفتار ہو کر ایک ہی مقام پر
پہونچے سکندر رستم خو نے اُن لوگون سے دریافت کیا کہ آپ کس صورت سے

پہنچا ان پہونچے ہر ایک نے اپنی اپنی سرگذشت بیان کی تو یہ حالت ہی کہ جتنے لشکر کے سردار تھے سب قید ہو گئے لشکر بے سردار بیابان مکار یہ یہ یہ پریشان ہین اور مکار صحرا نشین جادو بعد گرفتاری سلمندر رستم خود رفیع البخت خدمت مین زبرجد جادو کی آیا اور سارا ماجرا بیان کیا زبرجد جادو یہ سُنکر نہایت خوش ہوا اور فرط مسرت سے اپنے ہمنشینون اور ہم جلیسون سے کہا کہ آج وہ دن ہی جہانتک خوشی ہو سکے سامان مسرت بہم پہونچانا چاہیے کیونکہ جن باتکے مراد ہاتھ آئی سب حاضرین محفل نے یہ رائے زبرجد جادو کی پسند کی اور باتفاق رائے یہ کہا کہ اسوقت بادۂ گلرنگ کا دور چلنا چاہیے ساقی مہوش نے فوراً شراب ارغوانی پیش کی جب چند جام شراب کے حاضرین محفل نے پیہم نوش کیے تو بے ساختہ یہ شعر ہر ایک کے ورد زبان ہوا ؎

دور چلے دور چلے ساقیا	اور چلے اور چلے ساقیا

غرض جب یہ جلسہ شراب برخاست ہوا تو زبرجد جادو نے پرچا حکام پیر زالہ کا ہنہ نکال کر پڑھا لکھا تھا کہ جسوقت دونون سرکش گرفتار ہو جائین تو اُنکو اندر تین یوم کے قتل کر ڈالنا اس لیے کہ مرنا اُنکا بعد اس مدت گذرنے کے بسا دشوار ہی یہ دیکھکر زبرجد جادو نے مواج آتش ریز جادو اور سیماب جادو کو بلایا اور کہا کہ گرفتاری دشمنون کی مبارک ہو دونون سرکشون کو تین نے گرفتار کر لیا اب تم کو چاہیے کہ میدان خونی کی تیاری کرو آج کے تیسرے روز اُنکو قتل کرنا یقین ہی کہ اسی روز تین بھی چلہ تمام کر کے حجرے کے باہر آوینگا یہ سُنکر دونون بادشاہ نہایت خوش ہوئے اور انھون نے تیاری میدان خونی کی شروع کر دی چار جی نے چارج دیا کہ جسکو تماشا قتل خدا پرستان کا دیکھنا ہو وہ صحرائے لالہ زار مین آئے کہ وہ مقام قتل کے لیے مناسب بھی ہی جسوقت یہ خبر مشہور ہوئی ہر طرف سے لوگ چلے جو دور کے آنے والے تھے اُنھون نے اُسی وقت سے تیاری چلنے کی [illegible] اور سیماب جادو نے بیابان لالہ زار کی درستی کی دو چبوترے ریگ کے تیار کر اُنپر دو بارگاہین نصب کرائین اور ایک بہت بڑی بارگاہ صندر مین نصب کرائی ایک طرف فوج سیماب جادو کی اتری دوسری جانب لشکر مواج آتش ریز جادو کا اُترا جسوقت یہ تیاریان ہو رہے تھے لیکن یہ خبر اڑتی اڑتی بلکہ مروارید گہر دندان اور سلطان گہر رشک جادو کو پہونچی کہ دو شاہزادے تعاقب مین بادشاہان قلعہ ہفت جوش و قلعۂ سیماب کے اسطرف آئے تھے وہ گرفتار ہو گئے اور اُنکے قتل کی تیاری ہو رہی ہی بس یہ سنتے ہی رنگ

اُن دونون کے چہرون کے متغیر ہوگئے قوت دست و پا کی خود بخود سلب ہوگئی انتہا کی پریشان ہوئین مرجانہ سرخپوش جادو سا تھ تھی مگر یہ سب قیدی تھے آپ ہی گرفتار تھے دوسرون کی رہائی کیا فکر کرسکتے تھے لیکن یہ عزم بالجزم کرلیا کہ اگر خدا نخواستہ اُنکے دشمنون کا بال بھی بیکا ہو تو اپنی جان بھی دیدین بقول شاعر ؎

خود کشی پر ہین عشق مین تیار	جان ہارینگے جی نہ ہارینگے

اور قصر بھی ملکہ کا اس بیابان سے متصل تھا جہان میدان خونی کی تیاریان ہورہی تھین مرجانہ سرخپوش جادو نے غلطان گہر رشک جادو سے کہا کہ اب مجھے کسیطرح اس مقام سے رہا کرا دیجیے پھر مین تدبیر رہائی کرلونگی غلطان گہر رشک جادو نے کہا کہ اگر تو اپنی رہائی چاہتی ہی تو ہمارے دشمنون مین شامل ہوجا بہت جلد رہائی ہوجائے گی اور اس بہانہ سے علیحدگی اختیار کرنا اچھا نہین ہی سچ ہی کہ بُرے وقت کا کوئی ساتھی نہین یہ کہکر رونے لگی اور اسقدر زار زار روئی کہ بیہوش ہوگئی اور حالت غشی اُسپر ایسی طاری ہوئی کہ اُسکو اپنے بدن کا ہوش نرہا مرجانہ سرخپوش نے جب اسکا یہ حال دیکھا تو کیوڑہ و گلاب اُسکے منھ پر چھڑکا اور حالت بیقراری و یاس مین اپنے پروردگار عالم سے دعا مانگی کہ ای میرے رب ای میرے خالق اکبر ای مسبب الاسباب ای حاجت روا سے خلائق جو ایک میری ہمجلیس و ہمدم تھی اسکا تو یہ حال ہوا اب مین کیا کرونگی اور کون میرا شریک حال زار ہوگا بقول شخصے ؎

نہ موئسے نہ رفیقے نہ ہمدمے دارم	بگیر تم کہ سرانجام ما چہ خواہد شد

اتنے مین غلطان گہر رشک جادو نے اپنے دل کو مضبوط کیا اور یہ سمجھی کہ صبر و تحمل انسان کے واسطے لازم و ملزوم ہی بس اُسی پر عمل کیا اور بیساختہ دل مین خیال کیا کہ اسکو ہوش مین لانا چاہیے بس بتائید غیبی فوراً اُسکے دل مین خیال آیا اور اُسیوقت اپنے آنچل سے آنسو پونچھ کر کہا کہ حاشا ایسا خیال نہ کرو کہ مین تمھین اسوقت مین چھوڑکر علیحدہ ہونا چاہتی ہون بلکہ اصل یہی ہی کہ اگر خدا نے چاہا تو بہت جلدی رہائی ہوجائے گی اُن غریبون کی جانین بھی بچ جائینگی اور پردہ مفارقت بھی درمیان سے دور ہوجائے گا مین نے سُنا ہی کہ اس صحرا سے قریب ایک غار ہی کہ وہان ایک مرد درویش رہتے ہین اُنسے اور زیر جادو سے مخالفت چلی آتی ہی وہ مرد درویش تنہا ہین اور زیر جادو بہت بڑا ساحر ہی اور فوج بے شمار رکھتا ہی مگر درویش کا کچھ کر نہین سکتا اور مذہب بھی درویش کا اسلام ہی مین اُنکو اس امر پر آمادہ کرونگی کہ وہ ان شاہزادون کی رہائی مین فکر بلیغ کرین یہ سُنکر غلطان گہر رشک جادو نے کہا کہ تو ضرور جا اور اُن مرد بزرگ کو اس امر پر رضامند کر مین تجھے یہان سے رہائی دلوائے دیتی ہون چونکہ اس مقام کا محافظ حریص جادو تھا اور نہایت مردم طماع تھا ملکہ نے حریص جادو کو طلب کیا اور فرمایا کہ ای حریص جادو تو یہ خوب جانتا ہی

کہ ہم کون ہین اور کس خطا پر گرفتار بلا ہین اُسنے عرض کی کہ ای ملکہ عالم آپ شہزادی ہین اور یہ بھی گردش زمانہ ہی
کہ آپ اس حال پُر ملال مین اسیر بحبر تقدیر ہین ملکہ نے فرمایا کہ یہ دن بھی گذر ہی جائینگے اور ایک وقت
ایسا پھر آنے والا ہی کہ ہمکو سیاہ و سپید کا اختیار ہوگا اُسوقت ہمین ہر قسم کی سزا جزا کا اختیار ہوگا
جسنے ہمارے ساتھ نیکی کی ہوگی اُسے خلعت سے سرفراز کرینگے مرتبہ بڑھائینگی اور جسنے ایذا رسانی
کی ہوگی اُس سے انتقام لینگی اگر تو اپنے حق مین بہتری چاہتا ہی تو میری ایک حاجت ہی اُسے پورا
کردے وہ یہ کہ وزیر زادی میری ایک روز کے واسطے یہان سے جانا چاہتی ہی اسے نکالدے
اور جسوقت یہ پلٹ کر آئے تو پھر اسے بیخ تک پہونچا دینا یہ فرما کر کچھ تھوڑا سا زر و جواہر حریص جادو
کو دیا حریص جادو نے دل مین خیال کیا کہ اگر خلاف حکم ملکہ کرتا ہی تو یہ رقم مفت جاتی ہی اپنی
ہوئی دولت کو چھوڑنا سراسر حماقت مین داخل ہی اسوقت تو اس دولت کو قبضہ مین کرنا چاہیے
آیندہ جیسا کچھ ہوگا دیکھا جائیگا ملکہ خود بھی جانے کو نہین کہتی ہی مرجانہ جادو ایک ملازم ملکہ کی ہی یہ تو اول
اپنے مالک کو چھوڑ کر کہان جائیگی دوسرے یہ کہ اگر جائیگی تو کیا بتائیگی عرض کی کہ ای ملکہ عالم آپکو اختیار
ہی شوق سے اپنی وزیر زادی کو جہان چاہیے بھیجدیجیے مگر ہماری بھی حرمت کا خیال رہے ایسا نہو
کہ پلٹ کر آنے مین عرصہ کرین یا یہ راز فاش ہو تو ہمارے اور آپ کے دونون کے واسطے خرابی
ہی ملکہ نے فرمایا ای حریص جادو اطمینان رکھو یہ آج جائیگی اور آج ہی پلٹ آئیگی پیشکر حریص جادو
نے مرجانہ سرخ پوش کو اپنے ہمراہ لیا اور اُس پوشیدہ راستے کی طرف آیا جس سے ہر کس و ناکس آگاہ
نتھا اور مرجانہ سرخ پوش کو اس زندان کے باہر پہونچا کر آپ پھر اپنی جگہ پر چلا گیا جو لوگ اسکے
ماتحت تھے اُنھون نے پوچھا کہ ملکہ نے کسواسطے بلایا تھا اُنسے کچھ بہانہ کرکے ٹالدیا اُدھر مرجانہ
سرخ پوش جادو جو نکلکر چلی تو اُسی غار پر پہونچی جہان کہ درویش الہام غار نشین رہتے تھے
مرجانہ سرخ پوش نے غار مین اُترنیکا قصد کیا تھا کہ اندر سے غار کے آواز پیدا ہوئی خبردار کون
ہی اندر آنے کا قصد نکرنا نہین جانتی کہ یہ مقام پاکیزہ و طاہر ہی اور تو ساحرہ ہی دہن سے مطلب اپنا
بیان کر یہ سُنکر مرجانہ سرخ پوش جادو ڈری اور رو کر کہنے لگی کہ مین شاہ صاحب کی خدمت مین
چاہتی ہون اور ایک حاجت لیکر آئی ہون مگر اُسکو تخلیہ مین بیان کرون گی ظاہر نہین کہہ سکتی
اسلیے کہ دوست دشمن ہر مقام پر ہوتے ہین اور مجھے اسقدر کراہت بیکار فرماتے ہین اسلیے کہ مین
مطیع اسلام ہی ہو چکی ہون اور بھپوری سحر سے توبہ نہین کی ہی اگر فضل خدا ہوا تو بہت جلد سحر سے
توبہ کرکے کلمہ پڑھون گی اور دائرۂ اسلام مین آونگی یہ سُنکر جواب ملا اچھا چلی آ اسوقت مرجانہ
سرخ پوش جادو اندر غار کے اُتری پہلے اُسکو دور تک تاریکی ملی بعد اُسکے کچھ روشنی سی معلوم ہوئی
دیکھا اُسنے کہ بہت سے لوگ عجیب الخلقت جمع ہین اور اسپر حملہ کرنیکا قصد کرتے ہین اور نفرت کی
نظر سے دیکھتے ہین کہ بیچمین ایک مرد مقدس بارہ بیس دراز ہین رسیدہ صورت نورانی پیشانی پر نیشانی
سجدہ کی درخشانی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ماہ شب چاردہ مین ستارہ جڑا ہوا ہی وہ مرد بزرگ ان
لوگون کو منع کر رہا ہی اور کہتا ہی کہ یہ مہمان ہی اور صاحب حاجت اسکو آزار دینا ظلم مین داخل ہی
جسوقت مرجانہ سرخ پوش جادو سامنے ان مرد پیر کے پہونچی کمال ادب جھک کر سلام کیا ہاتھ باندھکر

کھڑی ہوئی مردیہ نے کہا کہ تو بیان کر کہ ہامین آپ کہون مرجانہ سرخپوش نے کہا کہ جب آپ واقف حال ہین اور روشنضمیر ہین تو بیان کرنا تفصیل حاصل ہی مرد درویش نے کہا کہ جن شاہزادون کی سفارش کرنے آئی ہی انھین کے واسطے مین نے خاص کر اس مقام پر رہنا اختیار کیا ہی مجھے اپنے علم فقیری سے دریافت ہوا تھا کہ اس مقام پر فلان زمانہ مین دو شاہزادے اولاد صاحبقران سے آکر اسیر بلا ہونگے اور اُنکے قتل کا سامان کیا جائیگا ہرچند کہ وہ صاحب قتال ہونگے اُنھین کون قتل کر سکتا ہی مگر جو اُنکی مدد کریگا وہ اجر بیحساب پائیگا کہ وہ راہ خدا مین جہاد کرینگے اور کفار اُنکے ہاتھ سے قتل ہونگے دین اسلام کی ترقی ہوگی مین اسی دن کے واسطے یہان آکر مقیم ہوا ہون تو جا اطمینان رکھ مجھے تجھسے زیادہ اُنکا خیال ہی مگر اپنی شاہزادی سے بعد دعا کے کہدینا کہ جو کچھ دیکھنا اُسپر صبر کرنا کہ خداوند عالم مین سب طرح کی قدرت ہی وہ چاہے تو مردے کو زندہ کردے حیات و ممات اسیکے اختیار مین ہی کیا تاب و طاقت کسی کی ہی کہ اُنکو قتل کر سکے اور بس اب چلی جا کہ تیرے زیادہ ٹھہرنے مین خرابی ہی یہ سنتے ہی مرجانہ سرخپوش جادوئے شاہ صاحب کو سلام رخصت کیا اور جانب زندان روانہ ہوئی تھوڑے ہی عرصہ مین اپنے کام سے فرصت کر کے اُسی چور دروازے سے ہوتی ہوئی خدمت ملکہ مین حاضر ہوئی اور سب کیفیت بیان کر کے عرض کی کہ آپ مطمئن رہین مجھسے درویش نے وعدہ کیا ہی کہ مین اسیران رنج و محنت کو رہا کرونگا مگر تم پریشان نہونا اسلیے کہ تمھاری پریشانی سے انجام مین اُن شاہزادون کو پریشانی حاصل ہوگی بلکہ شکر پروردگار کر کے خاموش بیٹھی رہی اب کچھ حال اُن زندانیونکا سنیے جو دست جفاے زمانہ سے اسیر بلا ہوئے ہین جسوقت خبر قتل اپنی شاہزادہ رفیع البخت اور سکندر رستم خو کو معلوم ہوئی شکر خدا بجا لائے اور کہنے لگی کہ معلوم ہوتا ہی ہمارے جاہ و حشم کا اسی مقام پر خاتمہ ہونے والا تھا شاہزادہ سکندر رستم خو نے رفیع البخت کی طرف دیکھکر کہا کہ اے برادر نقابدار زمرد پوش ہمارے اور آپکے حق مین آہنی پرمقابلہ ہوا تھا اور تیسری ضرب گرز مین چور شکستہ ہوا تھا جسکے بعد اس مقام پر ہم آپ پھر یکجا ہوے تو اسطرح کہ اجل کا انتظار ہی حوصلہ حیات تنگ ہی افسوس کہ دل کی حسرت دل ہی مین رہی جاتی ہی ہمارے اور آپکے فیصلہ نہونے پایا لہذا اس سے بڑھکر وقت فرصت و اطمینان اب نہ ہاتھ آئیگا بہتر یہ ہی کہ ہمارے اور آپکے اسی زندانمین آزمایش زور و طاقت ہو جاے اور کچھ نہ سہی تو یہی حسرت نکل جائیگی رفیع البخت نے کہا اے مرد عزیز اول تو یہان دیکھنے والا کون ہی دوسرے یہ تمام باتین نامردی کے واسطے ہوتی ہین جبکہ زندگی کی بھی امید نہین تو آزمایش زور و طاقت سب بیکار ہی اگر اتنی قوت ہوتی کہ اس زندان کو توڑ کر نکل سکتے اور اہل دشمن پر فتحیابی حاصل کر لیتے تو پھر آنکا لڑنا بھی اچھا معلوم ہوتا یہ وقت ہی کہ اگر کوئی تدبیر کارگر ہو تو دشمن کے پنجہ سے چھوٹنے کی فکر کرو نہ کہ آپسمین لڑو سکندر رستم خو نے کہا کہ دیکھنے والے اور داد دینے والے یہان بھی موجود ہین میرے ساتھ نقابدار سیہ پوش کہ مرد بزرگ و جانباز ہین اور آپکے ساتھ نقابدار سبز پوش کہ یہ بھی مرد سن معلوم ہوتے ہین ہین بھی جوان اور زمانہ دیکھے ہوئے ہین اور مرنا تو ایک دن ضرور ہی ہے کیا اس سے قبل یہ معلوم تھا کہ ایک روز مرنا ہوگا اگر آپ اس حال سے بیخبر ہون تو ہر وقت اجل کو نزدیک

جاتا ہون اور اگر مجھسے مقابلہ نہین کرتے ہو تو آیندہ دعوی ہمسری نہ کرنا کہ مین صاحبقران زمانہ ہون سکندر رستم خو نے یہ کہکر ایسی انگڑائی لی کہ قید کو توڑ کر پھینکدیا رفیع البخت نے کہا کہ او نقابدار جاہل تو مجھے زور دکھاتا ہی یہ کہکر انھون نے بھی مانند شیر ببر کے انگڑائی لی اور اسیطرح قید کو توڑ کر پھینکدیا سکندر رستم خو نے کہا کہ برابری کرنے پر غش ہوا اور مقابلہ سے بچتے ہو یہ کہکر ہنکوای کھینچ ماری رفیع البخت نے خالی دیکر طوق کھینچ مارا سکندر خالی دیکر لٹ پڑا رفیع البخت بھی دست و گریبان ہونے لگی نور الدہر بان ہان کرنے لگے اور دونون کو سمجھانے لگے ادھر سلیمان اعظم نے سکندر کو منع کیا مگر کون سنتا ہی لیکن سلیمان کو چک نے کہا کہ لڑنے دیجیے سپاہیونکا بانا یہی ہی اس نے یسی کی موت سے یہ اپس کی لڑائی بہتر ہی جب مرنا ہر طرح ہی تو ہاتھ پانون ہلا کر کیون نہ مرین کہ ملک الموت کو بھی روح قبض کرنے معلوم ہوے نور الدہر بھی انکے ہو گئے اور سلیمان اعظم بھی بھانجے کی طرف دیکھکر خاموش ہو رہے کہ دونون مین کوئی دم کا بنا ہوا نہین ہی خیر لڑتے ہین تو لڑنے دو یہ لوگ داد مردی و مردانگی دینے لگے اور رفیع البخت و سکندر رستم خو معروف تلاش ہو گئے خوب کشتی ہوئی کہ زمین زندان کی تھرانے لگی کشتی ہونے لگی کشتی ہوتے ہوتے سکندر رستم خو نے ٹکر ماری رفیع البخت نے بھی ٹکر سکندر کی کھا کر ایک ٹکر ماری مگر مثل مشہور ہی کہ ہاتھی کی ٹکر ہاتھی کھا سکتا ہی دوسرے کی کیا مجال ہی اگر سنگ بھی ہوتا تو ان ٹکرون مین ٹکڑے ہو جاتا لیکن یہ دونون شیر بیشہ شجاعت ٹکر پر ٹکر کھا رہے تھے اور تیور و بنر بل بھی نہ تھا اسقدر ہنکا مہ مچا کہ زندان کے محافظ جلدی سے دروازہ کھولکر اندر زندان کے آئے دیکھا دو قیدی آپسمین لڑ رہے ہین انھون منع کیا جب نہ مانا تو انمین سے دو آدمی آگے بڑھے اور چاہا کہ دونون سپاہیون کو علیحدہ کر دین سکندر رستم خو اور رفیع البخت نے دونون کی ٹانگین چیر کر پھینکدین یہ دیکھتے ہی ساتھ والے انکے بھاگے اور جاکر مکار صحرا نشین جادو سے خبر کی کہ دو قیدی لڑ رہے ہین ہر چند انکو منع کیا نہ مانا آخر ہمارے ساتھ کے دو نگہبان نکو مار ڈالا یہ سنکر مکار صحرا نشین جادو نے کہا اگر لڑتے ہین تو لڑنے دو تمہارا کیا نقصان ہی مجکو تو بادشاہ نے طلب کیا ہی مین خدمت زبرجد جادو مین جاتا ہون اسلیے کہ اب آج ہی کی رات اور باقی ہی کل تو یہ سب قتل ہی ہو جائینگے تم یہ پرچہ کاغذ لیے جاؤ اسپر اسم سحر رقم ہی اسے دروازۂ زندان پر آویزان کر دینا اسکی وجہ سے وہ قیدی زندان سے نہ نکل سکینگے یہ سنکر وہ نگہبان پرچہ اسم سحر لیے ہوئے آئے اور اسکو دروازۂ زندان پر آویزان کر دیا یہان یہ دونون نہنگ جرأت و بہادری اسیطرح سے لڑ رہے تھے ذرا بھی ایک دوسرے سے کم نہ پڑتا تھا اگر یہ دس قدم دوڑ لیجاتے تھے تو وہ بھی دس قدم دوڑا لیجاتے تھے دیکھنے والے داد مردی و مردانگی دے رہے تھے وہان مکار صحرا نشین جادو جو خدمت مین زبرجد جادو کی پہونچا زبرجد جادو نے کہا کہ کل صبح کو قیدی قتل کیے جائینگے وہ کام تمہارے سپرد کیے جاتے ہین ایک یہ کہ قیدیون کو بحفاظت تمام میدان خونی مین لاکر جلادون کے سپرد کر دینا دوسرا کام یہ ہی کہ جسوقت قیدی یہان قتل کیے جاوین تم اپنے ساحرون کو لیجاکر دونون کے لشکرون کو تباہ کر دینا یہ سنکر مکار صحرا نشین جادو نے عرض کی کہ ای بادشاہ یقین تو یہ ہی کہ صبح تک وہ قیدی خود ہی زندہ نہ رہینگے جبکو کیکر تین

ہان حسب الارشاد لاشین انکی لاکر میدان مین پھینکدیا تب بادشاہ نے کہا کہ اسکا کیا سبب ہے
سنکر صحرانشین جادو نے عرض کی کہ ان قیدیون مین دو سردار افسر دو گروہون کے ہین
کچھ نزاع باہم ہوگئی دونون سرکشون نے قیدین توڑ ڈالین اور آپسمین لڑ رہے ہین نگہبانو
نے منع کیا تو اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ دو دربان بھی اُنکے ہاتھ سے مارے گئے یہ عجب طرح کے قید
ہین کہ نہ دیکھے اور نہ سنے ایسے وقت مین انسان ساری بہادری و جوانمردی بھول جاتا
مگر انکا یہ قول ہے کہ مجبوری کی موت مرنا اچھا نہین جبتک قابو چلے ہاتھ پانون ہلاکر مرنا بہتر ہے مین
اسم سحر دروازہ زندان پر آویزان کرا دیا ہے جسکی وجہ سے وہ نکل نہین سکتے مگر انکو ترکیب
سے باز رکھنا یہ میرا کام تھا یہ سنکر زبرجد جادو متعجب ہوا اور سیماب جادو و مواج آتش
ریز جادو کی طرف دیکھا ان دونون نے علیحدہ علیحدہ جرات سکندر رستم خو اور رفیع الجثہ
کی سامنے بادشاہ کے بیان کی زبرجد جادو نہایت مشتاق ہوا اور کہا ہم بھی چلکر دیکھین
کہ وہ کس طرح لڑ رہے ہین یہ کہکر اٹھ کھڑا ہوا ساتھ اور اراکین دولت مع سیماب جادو و
مواج آتش ریز جادو کے اٹھ کھڑے ہوئے سواری زبرجد جادو کی جانب زندان روانہ ہوا
وہان اسیطرح وہ دونون شیر نر ہم پنجہ تھے ہرچند کہ آمد زبرجد جادو کی ہیبت سے زمین تھرا رہی
تھی مگر ان دونون جوانون کو خبر بھی نہوئی کہ کون آتا ہے جسوقت زبرجد جادو سامنے دروازہ زندان
کے پہونچا دیکھا کہ دو نوجوان اسطرح گتھے ہوئے ہین کہ یہ معلوم ہوتا ہے دو شیر ببر یا دو گرگدن مست
باہم لڑ رہے ہین ایک کا لباس سرخ آتش مزاجی کی دلیل اور دوسرے کی پوشاک سبز متانت کا رنگ
دکھا رہی ہے مگر اسوقت دونون گرمی جنگ کی حالت مین پرکالہ آتش سے ہوئے ایک دوسرے پر
حملہ آور ہین ہرچند کہ دونون کے چہرون پر نقابین پڑی ہوئی ہین مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت
مین ماہتاب و آفتاب ابر تیرہ مین جلوہ گر ہین پر نور رخ پر نور کا نقابون سے چھپن چھپکر باہر نکل رہا ہے زبرجد
جادو دیر تک تماشاے جنگ دیکھ کیا آخر اسنے آواز دی کہ ای اجل رسیدو یہ تم دونون کس سے
لڑ رہے ہو مجھے تو بیان کرو مگر ان دلاورون نے اعتنا بھی نہ کی کہ کون ہے اور کیا کہتا ہے اسوقت
سیماب جادو اور مواج آتش ریز جادو نے بڑھکر آواز دی کہ ای نئے ادبو شہنشاہ
سلامت کیا ارشاد کرتے ہین جواب بھی نہین دیتے ہو یہ کلمات سخت سنکر نقابدار زرد پوش
اور نقابدار سیہ پوش دونون نے قید توڑ ڈالی اور ہتھکڑی بیڑی پکڑ پکڑ کر دروازہ زندان پر
آکھڑے ہوئے اور ارشاد کیا کہ او بھگوڑو تمھین شرم نہین آتی کہ یہانتک تمکو بھگاتے ہوئے
ہم آگئے یہان گردش زمانہ نے اسیر پنجہ تقدیر کرا دیا تو اب تم سخت کلامی کرتے ہو خبردار اپنے
مقام پر رہنا یہ آپس کی لڑائی ہے بیکاری کا شغل ہے اسمین تمھین کوئی دخل نہین ہے بہتر یہ ہے کہ چلے جاؤ
ورنہ بہت پچھتاؤگے یہ سنکر نامردون کو نہایت غصہ آیا اور کچھ اسم سحر پڑھنے لگے زبرجد جادو
نے سیماب جادو اور مواج آتش ریز جادو کو منع کیا اور کہا انکی جرات پر آفرین کرنا چاہیے
کہ یہ قضا سے بھی نہین ڈرتے اور پھر نقابداران سے مخاطب ہوکر کہا کہ مین حاکم ہون اس مقام کا اور میرے
فرمان سے آپ لوگ اسیر بلا ہوئے ہین بہتر یہ ہے کہ مجھے اس لڑائی کا سبب بیان کیا جائے کہ

کہ مین اسکا فیصلہ حق حق کردون جس وقت زبرجد جادو نے یون نرمی کلام کیا تو نقابدار
سیہ پوش نے کہا کہ ای زبرجد جادو یہ دونون لڑکے ایک باغ کے پھول ہین اسلیے کہ خوشبو دونون مین
ایک سی ہی سوا اولاد حمزہ ضیا جبقران سے دوسرے کی یہ طاقت نہین ہی کہ اہل طرح کلہ بکلہ
ہوسکے ان دونون مین جسبر آہنی پر مقابلہ ہوا تھا وہان فیصلہ نہو سکا کہ ضرب گرز سے جسبر
ٹوٹا اور یہ دونون دریا مین گرکر جسبے ایک قلعہ سیماب مین جاکر نکلا اور دوسرا قلعہ ہفت بوش
مین دونون دلاورون نے قلعون کو سر کیا اور حاکمان قلعہ تیرے پاس آکر پناہ گزین ہوئے
یہان اگر یہ دونون بھی اسیر بلا ہو کر ایک ہی زندان مین اسیر ہوئے تو ایک نے دوسرے کو
پہچانا اور کہا کہ ہمارے تمھارے فیصلہ زور و طاقت نہونے پایا تھا لہذا اب نہین معلوم کہ اجل
رقعہ دے یا نہ دے اسلیے کہ حکم قتل تک آچکا لہذا اسی زندان مین فیصلہ ہوجائے تاکہ دل کی
حسرت دل مین نہ رہجاے یہ سنکر زبرجد جادو نے کہا کہ اگر یہی حسرت ہی کہ فیصلہ زور و طاقت
ہوجاے تو مین اتنی مہلت دیتا ہون کہ یہ دونون سر میدان مقابلہ کرکے آزمایش زور و طاقت
کرلین جو غالب آئے دوسرے کو قتل کرے اور مین بھی اتنا اقرار کرتا ہون کہ جو غالب ہوگا اسکے
قتل سے باز رہونگا اور اپنے لشکر کا سردار کرونگا کہ ایسے بہادرون کا قتل کرنا سراسر نامہی
ہی اب ان دونون کو منع کردو کہ آیندہ نہ لڑین باقی ماندہ رات آرام سے گزارین اور صبح کو سر میدان
دیوان عالم کے سامنے لڑین تاکہ دیکھنے والے داد مردی اور مردانگی دیتے جائین یہ سنکر نقابدار
سیہ پوش نے کہا کہ ای زبرجد جادو یہ شیر اب کسی کے روکے سے رکنے والے نہین ہین جنگ
ابھی فیصلہ نہو جائیگا اسوقت تک علیحدہ ہونے اور یہ جنگ ابھی ختم ہوسکتی ہی کم سے کم سات روز
مین فیصلہ ہو تو ہو یہ سنکر زبرجد جادو کے ہوش اڑگئے کہا خیر صبح کو دیکھا جائیگا یہ کہکر زبرجد جادو
پلٹ کر بارگاہ مین آیا اور سیماب جادو و موج آتش ریز جادو جانب میدان خونی روانہ ہوے
کہ تیاری میدان کرین یہان یہ دونون شیر اسیہ یہ برابر لڑا کے چھڑا کشتی کا بند حار ہا اور نقابدار
سیہ پوش اور نقابدار زرد پوش داد مردی و مردانگی دیتے رہے کہ یکایک تیرگی زندان کم ہونے لگی
اور سفیدہ صبح نے ہر ہر گوشہ مین اپنا عمل پھیلانا شروع کیا سونے والے انگڑائیان لے لیکر
خواب غفلت سے بیدار ہوئے اور شب زندہ دارون نے بستر خواب کو ترک کیا فرقت نصیب نے
نے سجدہ شکر ادا کرکے یہ شعر ورد زبان کیا ؎ ہا بوس، ایسا تھا کہ صبحہ کی اذان سنی
اک سجدہ شکر کا ترے بیمار نے کیا ۔ اور جو لوگ وصل معشوق سے شاد تھے وہ مبتلاے غم فراق ہوے
کسی نے اپنے معشوق کو جاتے ہوئے دیکھکر یہ شعر ورد زبان کیا ؎ کلیجہ کوئی تھام کر رہگیا ہی اودھر جانے
والے ادھر دیکھ لینا + وہان زبرجد جادو خواب سے بیدار ہوا اور تخت سحر پر سوار ہوکر عازم میدان
خونی ہوا تمام ارا کین دولت و امیران سلطنت ہمراہ ہوے سواری اسکی نہایت اطمینان و شان کے ساتھ
روانہ ہوئی وہان سیماب جادو نے میدان مین اینٹ کے چبوترے تیار کرائے اور انپر چالیس
جلادان مرخ خصال کو معین کیا دارین استادہ ہوئے ادھر موج آتش ریز جادو نے گرد میدان
کے فوجون کا حصار قائم کیا تین طرف لشکر کے صف بندی ہوئی تھی کہ کوئی معاون و مددگار نہ پہونچ

نہ آسکے اور ایک جانب وہ باغ تھا کہ جسمین نہ لکہ غلطان گہر رشک جاوداور مروارید گہر دندان معشوقہ تھین یہ دونون سامان قتل اپنے اپنے معشوق کا دیکھ رہی تھین اور آمادہ مرگ دہیاے قضا بھی ہوئی تھین جام زہر تیار کرا نے گئے تھے ہرچند مرجانہ سرخپوش جادو سمجھاتی تھی اور کہتی تھی کہ تجھسے درویش الہام خاکسار نے وعدہ کیا ہی کہ مین اُن شاہزادون کو ضرور بچاؤنگا تم اطمینان رکھو جو کچھ نظر آئے اُسپر صبر کرنا بیتاب نہونا اسوقت ظاہر بظاہر لڑنا مصلحت کے خلاف ہی پوشیدہ انتظام کیا ہی اگر تم اپنے کو ہلاک کروگی تو وہ شاہزادے بعد تمھارے خودکشی کرینگے یہ تمام نصیحتین مرجانہ سرخپوش کی بے سود ہوجاتی تھین اور دل اِن یاس نصیبون کا کسی طرح قبول نہ کرتا تھا اُدھر زبرجد جادو بھی جاہ وحشم کے ساتھ آکر پہونچا اور مکار جادو دونون شاہزادون کو لیے ہوئے آیا اور نقابدار سیہ پوش اور نقابدار سبز پوش بھی انکے ہمراہ تھے زبرجد جادو سکندر و رفیع الجنت کی طرف مخاطب ہوا کہ اب یہان لطف مقابلہ ہی کہ ایک عالم تمھاری جنگ کا تماشا دیکھیگا اور داد مردی ومردانگی بھی اچھی طرح ملیگی سکندر رستم خو نے فرمایا کہ او ملعون ہماری جنگ آپس کی جنگ ہی اسکا فیصلہ تا زندگی نہوگا ہان اگر اسپر پنجہ تقدیر ہوجائے تو بیشک تجھسے لطف مقابلہ تھا مگر خیر ایسے مقابلے بھی تو نے نہ دیکھے ہونگے یہ فرماکر دونون شاہزادے مصروف تلاش ہوے جھٹرا کا کشتی کا بندھا داؤ پیچ ہونے لگے مکار جادو نے زبرجد جادو سے کہا کہ اے بادشاہ یہ کل سے اسی طرح لڑ رہے ہین اور علیحدہ نہین ہوتے ہین اور اسوقت تک یہ معلوم ہوتا ہی کہ ابھی لڑائی شروع ہوئی ہی نہ تھکن محسوس ہوتی ہی نہ زور گھٹتا معلوم ہوتا ہی اُدھر لکہ غلطان گہر رشک جاوداور مروارید گہر دندان تماشا جنگ دیکھ رہی تھین کہ یکایک ایک برق سی چمکی آنکھین سبکی جھپک گئین پھر جو آنکھ کھلی تو دیکھا کہ سکندر رستم خو اور رفیع الجنت دونون کے سر کٹے ہوے پڑے ہین اور لاشین زمین پر پھڑک رہی ہین یہ دیکھکر تمام دیکھنے والے متحیر تھے کہ یہ کیا ہوا زبرجد جادو کو شبہہ ہوا کہ شاید انکو سیماب جادو یا مواج آتش ریز جادو نے قتل کیا اور ان دونون کو زبرجد جادو کا خیال ہوا ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اُدھر لکہ غلطان گہر رشک جاود و مروارید گہر دندان نے قصد خودکشی کیا دونون کے ہاتھ مرجانہ سرخپوش نے پکڑ لیے اور کہا کہ ہمنے کیا سمجھایا تھا یہ فعل شاہ صاحب کا ہی یہ لاشین نقلی ہین اصلی نہین ہین بہت جلد وہ شاہزادہ آکر بمدد درویش اس جنگ کو کمر سیدھی کرینگے لیکن انکو تسکین نہوتی تھی اور دل مایوس کسیطرح قبول نہ کرتا تھا اُدھر زبرجد جادو یا وصفیکہ دشمن تمھارو نے لگا کر افسوس ایسے بہادر اسطرح مارے جائین اگرچہ مطیع ہوکر رہتے تو مین اُنکو سالار لشکر بناتا مواج آتش ریز جادو سیماب جادو سے کہا کہ یہ کام تمھارا تھا اُنھون نے کہا قسم ہی خداوند نہ طاق کی ہم آگاہ بھی نہین ہمین یہ خیال ہوا تھا کہ آپ نے اپنے دشمنون سے قصاص لیا ہی جسوقت یہ بھید بھی ظاہر ہوا کہ اُسمن سے کیا یہ فعل تھا تو اسنے پرچہ احکام پیرزال طلب کیا ہر چند تلاش کی پرچہ احکام نہ ملا بند صندوقچہ کے اندر سے غائب ہوگیا اسوقت ارکین دولت نے عرض کی کہ حضور کیون پریشان ہوتے ہین یہ کام سوا خداوند کے دوسرے کا نتھا چونکہ

آپ لوگون کے ہاتھ سے قضا انکی معین تھی اسوجہ سے خداوند تعالی نے ملک الموت کو بھیجکر روح انکی قبض کرالی اب مطمئن ہو کر بیٹھئے اور جشن خوشی منعقد کیجیے دشمنون کے مرنے کی خوشی کرنا چاہیے یہ سنکر زبرجد جادو نے حکم دیا کہ لاشین انکی کسی مقام پر دفن کردو اور جشن خوشی منعقد کرو حسب الحکم بادشاہ لاشون کو لیجاکر ملازمین نے کسی مقام پر دفن کر دیا اور سامان جشن ہونے لگا تمام شہر آئینہ بند ہوا اور چراغان کی تیاری ہوئی طائفے حاضر ہوئے باغ مین آراستہ ہوئین وہان باغ مین دونون شہزادیون نے صف ماتم بچھائی اور رنڈ سالے بین بین کر مصروف گریہ و زاری ہوئین انکو تو اس حال پر ملال مین چھوڑا جاتا ہے اور اب کچھ حال اون کشتگان ظاہری و پوشیدہ باطنی کا بیان کیا جاتا ہے کہ اثنار جنگ مین جسوقت آنکھ جھپکی ہے تو اُنپر غشی طاری ہوگئی تھی جسوقت ہوش آیا تو اپنے کو بزم درویشان مین پایا دیکھا کہ بہت سے فقیر مودب بیٹھے ہوئے ہین جن مین ایک درویش مسن بارعیش سفید صدر مین بیٹھے ہین دونون شاہزادون نے درویش کو سلام کیا اور کہا کہ ہم خواب دیکھ رہے ہین یا عالم بیداری ہے درویش نے فرمایا کہ اے فرزندان تحمیرہ ان نے دشمنون کے پنجہ سے تمکو چھڑا لیا اور تحفجات طلسمی بھی منگا لیے اون آپ غفلت کے عالم مین بیٹھے تھے جادو اور سبکا خاتمہ کردو اور باقتح و فیروزی پھر واپس آنا تو مجسے ملکر جانا یہ فرماکر تیغہ قتل سیماب جادو سکندر رستم خو کو دیا اور تیزہ قتل مواج جادو کار رفیع الخجت کو عنایت کیا یہ وہی تیغے ہین جو ان شاہزادون کے پاس موجود تھا اور بعد اسیری انکے قبضہ سے نکلگئے تھے بعد اسکے فقیر نے قہقہہ لگا لکر رفیع الخجت کو پکارا اور کہا کہ سینے پر زبرجد جادو کے تیغہ کا تیر سے اسکی تمام جسم مین آگ لگ جائیگی اور وہ جلکر شعلہ بنکر اپنے لشکر کو پھونک دیگا بعد اسکے ایک شیشہ پر از آب شاہزادہ سکندر رستم خو کو دیا کہ جسوقت وہ شعلہ اپنے لشکر کا خاتمہ کرکے تمہاری طرف رخ کرے تو یہ شیشہ کھینچ مارنا کہ شعلہ افسردہ ہوجائیگا اور بس اب جاؤ دیر نکرو یہ کہکر چند فقیرونکو ساتھ کیا کہ وہ راستہ بتانے کی غرض سے ان دونون شاہزادون کو غار سے باہر پہونچا کے چلتے وقت فقیر نے یہ بھی کہدیا تھا کہ پہلے جاکر اپنے کشتگان محبت کی خبر لینا کہ ایسا نہو صدمہ ہجر کی تاب نہ لاسکین اور دونون شاہزادیان ہلاک ہوجائین غرضکہ یہ دونون شاہزادے بلکہ مروارید گہر دندان و غلطان گہر رشک جادو کی جانب روانہ ہوئے کہتا اُن فقیرون نے دیر یا تھا جسوقت راستہ طے کرکے قریب باغ پہونچے تو دیکھا کہ دروازہ باغ پر کچھ محافظ و نگہبان بیٹھے ہین لیکن حسب اتفاق مرجانہ سرخپوش کسی ضرورت سے بیرون باغ آئی ہوئی تھی دیکھا اُسنے کہ دونون شاہزادے چلے آتے ہین قریب تھا کہ خوشی سے شادی مرگ ہوجاے جلدی سے خدمت مین حاضر ہوکے اور کہا کہ اگر اب بھی آپ کا جمال جہان آرا نظر نہ آتا تو ہماری شاہزادیان ہلاک ہوجاتین شاہزادون نے تمام سرگذشت اپنی بیان کی مرجانہ سرخپوش نے عرض کی کہ مجھے یہ حال بیشتر سے معلوم تھا مین خدمت درویش الثام غارنشین مین ہو آئی تھی یہ کہکر ان شاہزادون کو ہاتھ لیے ہوئے داخل باغ ہوئی چونکہ جس خار کی طلش تھی وہ کفار کے نزدیک نکل چکا تھا لیے دشمن شاہزادون کے اُنکے گمان مین ہلاک ہوچکے تھے اس بناپر پہرہ وغیرہ برخاست کردیا گیا تھا اور شاہزادون کی طرف سے اطمینان ہوچکا تھا کسی نے روک ٹوک نہین کی وہان دونون شاہزادیان پریشان رنڈسالے

سپنے ہوئے بیٹھی ہین کہ یکایک سامنے سے رفیع البخت اور سکندر رستم خو آتے ہوئے دکھائی دیئے جیسے ہی نظر مروارید گہر دندان
کی رفیع البخت پر پڑی اور غلطان گہر رشک جادو نے سکندر رستم خو کو دیکھا دونون کو سکتے کا عالم
ہوگیا اگر زندگی خدا کی طرف سے باقی نہوتی تو قریب تھا کہ سبب صدمہ کے روح جسم سے مفارقت کرجاے
ادھر سکندر رستم خو کو خیال رفیع البخت کا اور رفیع البخت کو سکندر کا لحاظ روک رہا تھا ہر چند کہ عاشق اور معشوق کیجا
ہوئے مگر دلون کے حوصلے دل ہی مین رہے ایک دوسرے سے کلام بھی نکر سکا یہ رنگ دیکھکر مرجانہ
سرخپوش جادو نے غلطان گہر رشک جادو سے اشارہ کیا کہ یہ اپنی جگہ سے اٹھی مرجانہ نے غلطان
گہر رشک جادو کو دوسرے درجہ مین لاکر بٹھایا بعد اُسکے شہزادہ سکندر رستم خو کو بھی ساتھ لیکر خدمت مین
کی حاضر ہوئے رفیع البخت کو مروارید گہر دندان کے پاس چھوڑا اور سکندر کو لیکر غلطان گہر رشک جادو کے پاس
بٹھاکر آپ کسی بہانہ سے علیحدہ چلی گئی کہ عاشق و معشوق دلون کے حوصلے نکال لین جسوقت تنہائی
ہوئی نگاہین اچٹ لیتین باہم نظارہ بازی کا لطف اُٹھایا اپنی اپنی سرگذشت ان فرقت نصیبون نے
بیان کی اور گلے لپٹ لپٹ کے روئے بعد اسکے کھانا ساتھ بیٹھکر کھایا اور مرجانہ سرخپوش کے
ذریعہ سے لاہور تیز گام اور سیارہ کو چک کو بلا لیا بعض راوی بیان کرتے ہین کہ یہ دونون عیار
بھی اپنے سردارون کے ساتھ مقید تھے اور الہام غار نشین نے اسی طریقہ سے انکو بھی چھڑا لیا
تھا اور نقاب ارسیہ پوش و زمرد پوش کو بھی بلا لیا تھا چارون آدمی ان شاہزادون کے ہمراہ
باغ مین آکے الحاصل جب صبح ہوئی تو سکندر رستم خو نے گہر رشک جادو سے رخصت ہوئے اور
رفیع البخت مروارید گہر دندان سے اور اپنے اپنے عیارون کو ساتھ لیکر جانب بارگاہ
زبرجد جادو روانہ ہوئے یہان جشن ہو رہا تھا بارگاہ مملو نمتی طائفے مجرا کر رہے تھے ارائین دلکش
مجمع تھا زبرجد جادو مسند پر بیٹھا تھا اور سیماب جادو و مواج جادو داہنے اور بائین جانب بیٹھے
ہوئے تھے کہ ایک مرتبہ دروازہ بارگاہ پر شور و غوغا ہوا کہ اے یہ کشمکش کہان سے آگئے کیا یہ ہر کر
بھوت بنگئے جواب ملا نہین چھوڑتے ہین زبرجد جادو وغیرہ دیکھنے لگے کہ یہ کیا ہنگامہ ہے طائفے
خاموش ہوگئے رنگ محفل بدل گیا کہ ایک مرتبہ دونون شیر بیشۂ شجاعت یعنی رفیع البخت اور
سکندر رستم خو نے نعرے کیے اور کمبختون کو مار کر اندر بارگاہ کے داخل ہوئے جسوقت نظر
زبرجد جادو کی اُنپر پڑی پکارا کہ مارلو انکو جانے نہ پائین یہ سنتے ہی تمام ساحر دوڑ پڑے اور
ہر طرف سے گولہ ترنج تارنج پڑنے لگا شور دار و گیر برپا ہوا لیکن کسی حربہ نے ان دلاورون پر
لیب ہر کیت تخفیات کے اثر نہ کیا اور شیرانہ حملے کرتے ہوئے ساحرون کو قتل و قمع کرتے چلے
چلے مواج آتش ریز جادو نے رفیع البخت کی طرف دیکھکر آواز دی کہ او سرکش تو کیونکر
زندہ ہوا اور یہان اگر جشن عیش کو تو نے برہم کیا کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر تیغہ سحر کھینچا اور رفیع البخت
پر وار کیا خیال اُسکو یہ تھا کہ زبرجد جادو نے میرا تیغہ قتل اس سے چھین لیا ہے یہ نہ معلوم تھا کہ قضا سر پر
آگئی ہے تیغہ پھر قاتل کے قبضہ مین آگیا ہے بس جیسے ہی اسنے تیغہ مارا رفیع البخت نے اسکا تیغہ سحر اسکی
کی پشت پر روکا اور جھپٹ کر تیغہ موج فنا کا وار کیا مواج آتش ریز جادو نے اُف کی کہ ہزار ٹکڑے
سپہر بن پیدا ہوگئین لیکن تیغہ جو پڑا ہے سپہر دن کو قلم کرکے سر پر پڑا اور دونون ٹانگون کو کاٹتے ہوئے

نکل گیا موج آتش پر زکے دو ٹکڑے ہوتے بس اسکے مرتے ہی قیامت کا سا برپا ہوئی شور گیرو دار
بلند ہوا شعلے لپکنے لگے بجلیاں چمکنے لگیں بیرون نے شور کیا کہ کشتی مرا نام من موج آتش ریز
جادو یہود حیف مردیم دجان دادیم دمطلب خود نرسیدیم ادھر سیماب جادو قریب سکندر رستم تو
کے پہونچگیا سنہ ہو موج کو قتل ہوتے دیکھا یہ بھی تھرا گیا کہ معلوم ہوتا ہی اسمین کچھ اسرار ہی مگر قریب پہونچکا
تھا بھاگ نہ سکا سکندر نے نعرہ کیا کہ الضرب اپنی کہ اجل تیرے سر پر آگئی ہی سیماب جادو نے نیزہ
سحر سینہ پر سکندر کے مارا سکندر نے تو چوکے ہو کر نیزہ خالی دیا سیماب جادو جھونکے میں سامنے آیا سکندر
نے بالیقین تمام تیغہ بیاض گردن پر مارا کہ سر اسکا کٹ کے قدموں پر آپڑا لاش پھڑکنے لگی زبرجد جادو
نے دیکھا کہ بادشاہ ملوک سیماب بھی مارا گیا بس اسنے کئی سحر ایسے کیے کہ جنکا رد ممکن نہ تھا لیکن ان شاہزادہ
کچھ اثر نہوا اب اسنے بھاگنے کا قصد کیا تھا کہ رفیع الخجت نے قمقمہ کھینچ مارا قمقمہ سینے پر زبرجد جادو
کے پڑا زبرجد جادو ہمہ تن شعلہ ہو کر بارگاہ میں چرخ مارنے لگا تمام بارگاہ میں آگ لگ گئی فوراً
ایک طائر پیدا ہوا اور اسنے آواز دی کہ ای قاتلان کفار نکل جاؤ بارگاہ سے ورنہ جلکر خاک ہو جاؤگے
ساحر حیران ہوگئے کہ یہ کون ہی لیکن رفیع الخجت اور سکندر رستم خوب سمجھ گئے کہ یہ کوئی فرستادہ درگاہ
ہوگا جو نیک و بد کی خبر دیتا ہی فوراً بارگاہ سے باہر نکل آئے ساحرون نے چار طرف ہجوم کیا گولے پڑنے
لگے لیکن جو سحر آتا تھا نثار ہو کر گر پڑتا تھا اور یہ شیر بیشہ شجاعت اون روباہ خصالون کو قتل کر رہے
تھے ساحرون کے مرنے سے زمین تھرا رہی تھی آسمان لرز رہا تھا زمین آ رہے تھے آتش باری و برف
باری ہو رہی تھی بیر شور کر رہے تھے کہ کشتی مرا نام من فلان بود و فلان بود ادھر بارگاہ زبرجد جادو
ہمہ تن شعلہ ہو جل گئی جسقدر ساحر اندر بارگاہ کے تھے ایک بھی باہر نکل سکا سب کے سب جل کر خاک ہوگئے
اب ایک شعلہ مانند برق نابان کے بارگاہ سوختہ سے باہر آیا اور لشکر پر گرا سب کو قتل کرنا اور جلانا
شروع کیا ساحرون میں فریاد کی صدا بلند ہوئی لیکن یہ شعلہ چمک چمک کر گر رہا تھا اور ایک ایک کے
پھونک رہا تھا مفر نہ ملتا تھا اسی اثنا میں مکار جادو مع اپنی دونون دخترون کے ایک شیشہ سحر
ہاتھ میں لیے ہوئے آیا اور وہ شیشہ اسنے شعلہ پر مارا کہ شعلہ تھرایا اور ایک جگہ قائم ہوا مکار جادو نے
کہا ای بادشاہ یہ کیا غضب ہی کہ تو اپنے ہی لشکر کو پھونکے دیتا ہی اور دشمنون کا کام تمین تمام کرتا ہی یہ سنکر
اسنے پیشانی میں نشتر دیکھا خون جلو میں لیا اور شعلہ پر مارا فوراً شعلہ نے حرکت کر رفیع الخجت کی طرف دیکھا جیسے
ہی سکندر نے شعلہ کو رفیع الخجت پر آتے ہوئے دیکھا وہ شیشہ جو انکو فقیر نے دیا تھا اور کہدیا تھا کہ
اگر شعلہ تمھاری طرف چلے تو اس شیشہ کو فوراً ہی اس شعلہ کی جانب بحول اللہ تعالی و قوتہ پڑھتے ہوئے
پوری قوت سے کھینچ مارنا کل بلا دفع ہو جائیگی رفیع الخجت نے یہی کیا شیشہ شعلہ پر پڑتے ہی تڑاقے کی صدا بلند ہوئی اور شیشہ ٹوٹکر
ایک موجۂ آب نکلا اور شعلہ کو افسردہ کر دیا یہ دیکھکر مکار جادو پکارا کہ او سرکش تو ساحر بھی معلوم ہوتا
ہی بھلا اس سحر کو میرے تو روک لے یہ کہکر اسنے خاک نکالی اور کچھ اسم پڑھکر سکندر کی طرف پھینکی کہ وہ
خاک بگولہ بنکر سکندر کی طرف چلی اور آکر چارون طرف سے سکندر کو گھیر لیا کہ شاہزادہ کا دم اس سے گھٹنے
لگا سکندر نے تیغہ چمکایا فوراً گرد برطرف ہوئی اب شاہزادہ تیغ بکف قریب مکار جادو کے پہونچ گیا
اور رفیع الخجت پاس آگئے ادھر تو رفیع الخجت نے تیغہ مارا ادھر سے سکندر نے وار کیا مکار جادو

کے چار ٹکڑے ہوگئے اور دونون بیٹے آپس مین الجھکر ٹوٹ گئے مرنے سے سحار جادو کے شور گیرو دار برپا ہوا اسکی دونون بیٹیان فریب جادو وغیرہ خاک اڑانے لگین اور بال کھولکر سحر کئے ادھر تینو ٹوٹے سے یہ دونون شاہزادے قتل ساحران سے مجبور ہوگئے اور پھر کفار کا ہجوم ہوا وہان ملکہ غلطان گہر رشک جادو کو معلوم ہوا کہ حاکمان طلعجات قتل ہوئے بس یہ بھی مرجانہ سرخپوش کو ہمراہ لیے ہوئے آکر شریک جنگ ہوئی فریب جادو نے ہرچند سحر کیے کچھ نہوا غلطان گہر رشک جادو نے ایک موئی سحر کا مارا کہ فریب جادو کے سینے پر پڑا توڑ کر پار گذر گیا اور یہ مرکر جہنم واصل ہوئی بہن کو اسکی مرجانہ سرخپوش جادو نے مارا یہ رنگ دیکھکر کفار مین شور الامان بلند ہوا ادھر سے ایمان لانے کی شرط پیش کی گئی ان سے قبول کیا غلطان گہر رشک جادو اور سکندر رستم خود رفیع انحت وغیرہ نے جنگ سے ہاتھ کھینچا اور امان لے کر وہانسے سب کے سب داخل گنبد زبرجد نگار ہوئے اور سبب ان ساحرون کے مارے جانے کے جو راستہ مسدود تھا وہ ظاہر ہوگیا عیارون نے جاکر دونو لشکرون مین اطلاع کی سرداران لشکر نے اپنے آقا کی خیریت سنکر بشوق تمام گنبد زبرجد نگار فارغ گیا اور ملکہ مروارید گہر دندان بھی گنبد مین آئین دیکھا کہ گنبد نہایت عمدہ بنا ہوا ہے زبرجد کا اور زبرجد کے بیل بوٹے دیوارون پر بنے ہوئے یہ مقام تخت گاہ زبرجد جادو تھا بہت کچھ مال وخزانہ اس مقام پر موجود تھا نقادار سیہ پوش اور نقادار سبز پوش کلان نے اس مال واسباب کو برابر سے تقسیم کرلیا اور جشن فتح منعقد کیا ایران شہر حاضر ہوئے نذرین گذرانین لشکر کفار کی بھگوا دی گئین اور مسلمان ایک بھی قتل نہوا تھا یہ سبب فتح ان اقبال مندون کو میسر آئی کہ کسی کو نصیب نہوئی تھی تمام بتخانے کھدوا ڈالے مسجدون کی بنا ڈال دی گئی سکہ نام بادشاہ اسلام پر جاری ہوا اب یہ دونون شاہزادے حسب وعدہ خدمت مین درویش الہام غار نشین کی روانہ ہوئے جسوقت خبر درویش کو ہوئی براے استقبال آیا اور ان شاہزادون کو لیکر اپنے مسکن مین آیا اور کہا کہ مین چند نصیحتین کرتا ہون اُنکے خلاف نکرنا ایک تو یہ کہ تم دونون ایک ہی باغ کے پھول ہو ایک ہی آسمان کے ستارے ایک ہی دریا کے گہر ہو خبردار آپسمین اول کی طرح جنگ نکرنا اور ایک دوسرے کا شریک حال رہنے اگر آزمائش زور و طاقت منظور ہو تو یہ بیکار ہے اسلیے کہ تم مین سے ایک دوسرے پر کوئی غالب نہین آسکتا ہے دوسرے یہ کہ اب تمھارا نہ طاق پر پہونچنا بے سود ہوگا اسلیے کہ جس وقت تک تم وہان پہونچوگے نہ طاق ظاہر کا خاتمہ ہوجائیگا رہا نہ طاق باطن اسکا فاتح صاحبقران رابع ہے جو بعد بدیع الملک کے صاحبقران وقت ہوگا تیسرے یہ کہ تم دونون صاحب ان شاہزادیون سے عقد کرو اور انکو اسی مقام پر چھوڑ کر آگے جانا مرجانہ سرخپوش انکی نگرانی کرینگی اور جب تک مین زندہ ہون اسوقت تک کوئی اس مقام مین نہین آسکتا ہے ان دونون کے بطن سے دو لڑکے پیدا ہونگے کہ وہ تمکو طلسم نہ فلک مین جاکر ملینگے اور صاحب عزم وشان ہونگے چوتھے یہ کہ بعد فتح نہ طاق باطن جسکا تمھارا آنا ہو تو میری خبر بھی لے لینا اور اب جاکر سامان عقد کرو مین آج شب کو اگر تم دونون کا نکاح خود ہی پڑھونگا یہ کہکر رخصت کیا یہان یہ شاہزادے دل مین سوچتے تھے کہ بزرگ ہمارے ہمراہ ہین کیونکر ہو سکتا ہے کہ

کرائے ہوئے ہم اپنی شادی کا آپ سامان کریں نہ یہ ممکن ہے کہ کہلوائیں ہاں اگر انھیں سے
حل میں آجائے تو ممکن ہے سکندر کو نقاب دار سیہ پوش اور سلیمان کو چک کا لحاظ تھا
رفیع الجنت کو دادا نور الدہر کا خیال تھا الحاصل یہ اسی خیال میں تھے کہ وہاں نقاب دار سیہ پوش
اور زمرد پوش نے دونوں کی شادی کا سامان کیا اور ایک بارگاہ میں دو مسند میں بچھوا کر
سب سامان درست کر رکھا جس وقت یہ دونوں نونہالان باغ صاحبقرانی پہونچے اور یہ سامان
دیکھا نہایت متحیر ہوئے سکندر رستم خو سے صاحبقران اعظم اور صاحبقران کو چک نے فرمایا
کہ ای فرزند عورتوں کا جنگ میں ساتھ رکھنا مناسب نہیں معلوم ہوتا لہذا ابتر و مناسب وقت
یہ ہے کہ تمہارے عقد کر دئے جائیں دو چار روز استراحت کرو بعد اسکے نہ ظلمات کی طرف چلو یہ
سنکر شاہزادہ نے شرم سے گردن نیچی کر لی اور عرض کی کہ جو حضور کی رائے ہو ادھر نور الدہر نے
رفیع الجنت کو اپنے ارادے سے آگاہ کیا یہ بھی خاموش ہو رہے ادھر مرجانہ سرخوش جادو نے صدف
خوش آب اور صدف گہر ریز کو اطلاع کی ان دونوں بہنوں نے اپنی اپنی دختر کو عروس بنایا جلاہے وہی
آراستہ کیے باہر بارہ گاہ سجی گئی اور سامان جشن ملوکانہ ہونے لگا قرب و جوار کے ناچنے والے طلب
کیے گئے جسوقت شام ہوئی تو تمام شہر میں چراغان ہوا زر جد نگار کے گردپارہ باندھکر روشنی کی گئی
عکس سے روشنی کے جواہر گنبد کا چمک رہا تھا کہ آنکھ نہ ٹھہرتی تھی تمام بازار اور سڑکیں راستہ تھیں
فرش مخمل و دیبا سے زمین چھپی ہوئی تھی درختوں میں آلات روشنی لگے ہوئے تھے یہ الباجشن اس
مقام پر ہوا ہے کہ کبھی نہ ہوا تھا نئی نئی مسجدیں بنیاد اسلام کی گواہی دے رہی تھیں اور اس سرزمین پر
آج پہلے پہل حکم خدا کے موافق شریعت اسلام کی پابندی کے ساتھ دو عقد ایک وقت میں ہوتے ہیں
عجب کیا تھی ہو رہی تھی جب کوئی پہر بھر رات آئی تو جانب صحرا سے کچھ روشنی سی پیدا ہوئی دیکھا کہ فقیر
غول کے غول چلے آتے ہیں اور آگے آگے ایک مرد پیر بارعیش دراز عصا ہاتھ میں تسبیح بڑے بڑے
دانوں کی گلے میں پڑی ہوئی ماتھے پر سجدے کا نشان مثل ستارے کے چمکتا ہوا یہ دیکھکر رفیع الجنت
اور سکندر رستم خو برائے پیشوائی روانہ ہوئے اور نہایت عزت کے ساتھ درویش الہام غار نشین کو لاکر
مسند عزت پر بٹھایا اور سامان دعوت مہیا کیا ہر چند کہ درویش تارک لذات تھے مگر رد دعوت بھی جائز نہ تھا ادھی
سے کھانا کھایا اور بعد فراغت کہا کہ اب دیر مناسب نہیں ہے اسیوقت نور الدہر نے رفیع الجنت کو دلھا
بنایا اور سلیمان اعظم نے سکندر کو نوشاہ بنا کر مسند پر بٹھایا شاہ صاحب محل میں گئے اور اجازت عقد
پوچھکر باہر آئے غرض اول عقد رفیع الجنت کا مروارید گہر دندان کے ساتھ پڑھایا اور بعد اسکے نکاح
سکندر کا ہمراہ غلطان گہر رشک حاذق کے پڑھا ہر سہ مبارکباد کی صدا بلند ہوئی درویش تو اس فرض کو
ادا کر کے رخصت ہوئے اور اپنے مسکن کی جانب چلے گئے اور یہاں طبلے پر تھاپ پڑی صحبت رات تک
کی قائم ہوئی عجب شادی تھی کہ جسمیں دو نوبیاہی شاہ ایک ہی مقام پر بیٹھے ہوئے تھے لیکن رازداری تھی
کہ نقابیں چہروں پر پڑی ہوئی انھیں ناچ دیکھ رہے تھے اور ایک نازنین یہ غزل گا رہی تھی غزل

نام بدنام تو ہے عاشق شیدائی کا	دھیان آتا ہے مگر اب تری سودائی کا	اس سے مطلب نہیں ہجر و غمِ تنہائی کا
شوق رہتا ہے انھیں اپنی خود آرائی کا	نہ رہی بال سے بھی قید کو یاد آئی ہوا	پھر ستا خاک ملے زلف کے سودائی کا

پھر بہار آئی کھلے جاتے ہین مرے پھر تلوے
شوق پھر پانون کو ہر بادیہ پیمائی کا
دیکھ کر حسن خدا داد کو آفت مین پھنسے

سلسلہ دل سے گیا ہر دشکیبائی کا
دل جگر تاب و تواں ہجر مین سب کھو بیٹھے
کوئی مونس نہ رہا اب شب تنہائی کا

رنگ ہر گل کا مٹا ہوش اڑے بلبل کے
ذکر گلشن مین ہوا جب تری رعنائی کا
کس طرح عشق ہوا کچھ مجھے ثابت نہ ہوا

ای صنم دل تو ہر قائل تری دانائی کا
حق تو یہ ہے کہ ذرا کلمۂ وحدت تو پڑھ
ای بتو کچھ تمھین دعوی ہے جو یکتائی کا

حال بیمار نہ پوچھا بتو لبو پر دم ہے
ای مسیحا سے یدالغین گویائی کا
حسن یوسف کی تو شہرت تھی زلیخا کے لیے

میں تجھ ہون تجھ سے ای گل تری رعنائی کا
ہر گلی کوچہ مین ہنگام ہے خلق کی نسبت
جیسے عاشق ہے ہیال اک بت ہرجائی کا

اشہ اعمال ہین یا آپ ہین فضل ہیں تو
کوئی ہمدم نہوا قبر کی تنہائی کا
الحاصل طبسہ عیش ہوتا رہا اور دونون

تو شاہ اپنی اپنی خوابگاہون کو لیکر داخل خلوت ہوئے اور وصل سے کامیاب ہوئے اسی طرح جب تک
یہان قیام رہا دن کو انتظام ملک مین بسر ہوتی تھی رات جلسۂ عیش و عشرت مین بسر ہوتی تھی ہر دم
جلسہ عیش و نشاط مین دن عید رات شب برات تھی انھین ایام مین دونون شاہزادیان حاملہ
ہوئین بطن سے انکے دو لڑکے نہایت زبردست پیدا ہوئے ہین کہ جنکا ذکر طلسم نہ فلک مین آئیگا
غرض کہ اب خیال نہ طاق کا پیدا ہوا اور ہر ایک نے دل وابستہ کو گیسو محبوب سے پھڑایا جسوقت چشن
سے فراغت حاصل ہوئی تو شاہزادہ سکندر رستم خو نے رفیع الجنت سے کہلا بھیجا کہ اگر مناسب ہو
تو میرے آپ کے فیصلہ ہو جاے یہ نامہ لیکر مظہر پرنیزاد خدمت مین شاہزادہ رفیع الجنت کی
آیا اور پیام اپنے آقاے نامدار کا بیان کیا اور نامہ پیش کیا رفیع الجنت نے نامہ پڑھا اور جواب
مین تحریر کر دیا کہ ای برادر تین مقابلے ہمارے تمھارے ہو چکے لیکن نتیجہ حاصل نہوا نہین معلوم کیا
مصلحت پروردگار ہے اب مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہ طاق پر چلکر سامنے صاحبقران بدیع الملک
انجوان کے آزمایش زور و طاقت ہو جاے کہ وہان دیکھنے والے اور داد دینے والے لوگ جمع
ہین یہان مقابلہ مین کوئی لطف نہین ہے اور یہین منظور ہو تو مجھے یہان بھی عذر نہین ہے جسوقت یہ جواب
سکندر رستم خو کو بلا نقابدار سیاہ پوش سے صلاح کی کہ کیا کرنا چاہیے نقابدار نے کہا ای فرزند
زیادتی کرنا اہل اسلام کا شیوہ نہین ہے اگر نقابدار زمرد پوش عذر کرتا ہے تو قبول کرو سکندر بخاطر نقابدار
سیاہ پوش خاموش ہو رہا مگر دل مین کہتا تھا کہ اگر مجکو یہ معلوم ہوتا تو مین ہرگز انسے رائے نہ لیتا
اُدھر نقابدار سبز پوش کلان یعنے شاہزادہ نور الدہر نے ایک نامہ شوق خدمت مین نقابدار
سیہ پوش کی روانہ کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ ای نقابدار بزرگ ہر چند کہ مین بھی مرد پیر ہون مگر آپ مجھسے زیادہ
بزرگ معلوم ہوتے ہین امیدوار ہون کہ نقابدار سرخپوش کو ارادۂ جنگ سے باز رکھیے اسلیے کہ وقت
نازک ہے دشمنون کا ہجوم دوستون کی مفارقت بچھڑے ہوؤن سے ملنے کا اشتیاق دل کی دل مین رہی جاتی ہے جسقدر
طول ہوتا جاتا ہے روح جسم مین گھبراتی ہے کہ ایسا نہو بدیع الملک نہ پہونچین اور راستے ہی سے روانۂ ملک عدم ہو جائین
اب ہم لوگون کی زندگی مثل چراغ بے روغن کے ہے ادھر مین نقابدار سبز پوش کو روکتا ہون اور اُدھر آپ نقابدار
سرخ پوش کو روکیے ممکن ہے کہ ایک راستے سے بھی چلنا مناسب نہین معلوم ہوتا آپ نقابدار سرخپوش کو
لیکر دوسرے راستے سے چلیے اور مین نقابدار سبز پوش کو لیکر اور راستہ سے جاؤن نہ طاق پر ہونیکو دیکھا جائیگا والسلام جسوقت
نقابدار سیاہ پوش کو نامہ پہونچا اور نقابدار سیہ پوش مضمون نامہ سے آگاہ ہوے جواب تحریر کیا کہ آپ اطمینان رکھین مین نے سرخپوش کو سمجھا دیا ہے

ہی یقین ہی کہ اب وہ آمادہ پیکار ہوگا اور میرا بھی یہی ارادہ تھا کہ مین اور راستے سے جاؤن اور آپ اور راستے سے جائیے اسی غرض سے عیارون کو برائے دریافت حال راہ روانہ کیا تھا انھون نے بیان کیا کہ نہ طاق کی ایک ہی راہ ہی یہان سے تا بہ بیابان برہوت دوسری راہ نہین ہی ہان بیابان برہوت سے دو راستے مل سکتے ہین اور ہم آپ علیحدہ علیحدہ ہوکر جا سکتے ہین اسوقت سے علیحدگی دشوار ہی اتنی راہ نگرانی و ہوشیاری و خبرداری سے طے کیجیے وہان پہونچکر دیکھا جائیگا جسوقت یہ جواب نامہ کا نقاب دار سبز پوش شتان کو پہونچا انھون نے اسیوقت طیاری سفر کا حکم دیدیا فوراً طیاری ہونے لگی اتالہ بارگاہ نور العین کا بار ہوا اور ایک سردار اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے یہ خبر شاہزادہ سکندر رستم خو کو ہوئی انھون نے بھی فوراً تیاری سفر کردی اور اپنا سامان بھی روانہ کردیا اور مظہر پسر زادہ کو حکم دیا کہ جس مقام پر خیمہ رفیع البخت کا برپا ہو اسی کے مقابل مین میرا خیمہ بھی استادہ کرنا مظہر پسر زادہ بھی بعجلت تمام روانہ ہوا بعد دونون سردارون کی روانگی کے اول شاہزادہ رفیع البخت اپنے رفیقان خاص کو بھی لیے ہوئے جانب بیابان برہوت روانہ ہوئے اور شاہزادہ سکندر رستم خو نے بھی چند رفقا کو ہمراہ لیکر راہ سفر اختیار کی ہر چند نقابدار سیہ پوش نے روکا اور منع کیا کہ یہ کسکی سنتا ہی آخر کار مجبور و ناچار نقابدار سیہ پوش بھی ساتھ ہوگئے ہر چند چاہا کہ دونون علیحدہ علیحدہ چلین مگر ممکن نہوا سکندر رستم خو گھوڑے کو دوڑا کر قریب رفیع البخت کے پہونچگیا اور کہا آپ سے یہ امید نہ تھی کہ اسطرح کی بیمروتی اختیار کیجیگا جب راستہ ایک تھا تو ساتھ چلنے مین کیا مضایقہ تھی رفیع البخت اس کلمہ پر شرمندہ ہوگئے اور نقابدار سبز پوش کلان یعنے شاہزادہ نور الدہر کی طرف دیکھا نور الدہر نے گردن نیچی کرلی اور دل مین کہا کہ یہ خواص نوان لوگون کے ہمیشہ سے ہمیں تمام نے جو جو جفائین والد ماجد پر کی ہین انھین کا دل تھا کہ برداشت کیا کیے یا اُنکے بعد ارج کی سنجیدگان ہمنے اُٹھائی ہین بدلیع الملک پر رستم ثانی کی زیادتیان اور باوجود صاحبقران کے جانشین و صاحبقران وقت ہونے کی سب تکلیفین برداشت کین یہ ظالم بھی انھین ظالمون کے لباس مین ہی اور وہی مزاج رکھتا ہی یقین ہی کہ انھین کی ذریات سے ہوگا جنکے ظلم ہمیشہ ہم لوگون نے برداشت کیے ہین رفیع البخت سے اتنا اشارہ بیان کیا کہ ای فرزند یہ تو موروثی بات ہی سبز پوشون نے ہمیشہ سرخپوش کی نازبرداری کی ہی جب ایسے ہی تنگ ہوئے ہین تو لڑے ہین اور لڑائیون مین بھی طرح دیا کیے ہین یہ کوئی نئی بات نہین ہی رفیع البخت نے سکندر کی طرف دیکھکر کہا کہ ای برادر مجکو نہ طاق کی طرف جانے کی جلدی تھی اور تمام عزیز میرے اس مقام سخت پر گئے ہوئے ہین نہین معلوم کہ اُنپر کیا گذر رہی ہی مجھے آپکا ایما نہ معلوم تھا کہ آپ کو بھی مثل میرے اُسطرف جانے کی جلدی ہی ورنہ اپنا ارادہ آپ پر ظاہر کرکے جاتا سکندر نے کہا کہ خیر گذشتہ را صلوٰۃ آیندہ را احتیاط غرضکہ اب یہ دونون نقابدار ساتھ ساتھ چلے منازل و مراحل قطع کرتے ہوئے چلے جاتے ہین انکو تو راہ مین چھوڑ دیے لیکن حال تہمتن گرد کا سنیے جبکہ اتالہ بارگاہ نور العین کا لیکر چلا تھا جسوقت ایک صحرائے پر بہار مین پہونچکر شام ہوئی تہمتن گرد نے اتر کر خیمہ برپا کیا اور انتظار مین اپنے شہریار عالی وقار کے بیٹھا تھا کہ ساتھ ہی گرد اُڑی اور مظہر پسر زاد بھی مع بارگاہ یاقوت نگار کے آکر پہونچا اور مقابل مین بارگاہ نور العین کے بارگاہ یاقوت نگار برپا کی اور یہ دونون سردار بھی آپسمین بڑی آن بان کے ساتھ ملے اور

اور دونون اپنے اپنے سردارون کے انتظار مین بغرض پیشوائی آگے روانہ ہوئے وہان سکندر رستم خو اور رفیع النجت بھی باتین کرتے ہوئے چلے آتے تھے کہ راستے مین ایک مقام پر چند آہو نظر آئے کہ وہ سب معروف چرا تھے اور برابر سے کھڑے ہوئے تھے پہلے اُن آہو پر نظر نقابدار سیاہ پوش کی پڑی انھون نے کمان دوش سے لی اور ترکش سے تیر کھینچا اور تیر کو چلہ کمان مین پیوستہ کرکے ایسا تیر مارا کہ تین آہو صید ہوکر پھڑکنے لگے اور پانچ آہو بھاگے بھاگتے وقت نظر سبکی اُن آہو پر پڑی بھاگتے ہی بھاگتے نالہ ہر اور صاحبقران کو چک نے ایک ایک تیر مارا کہ دو آہو اور گرے اور تین آہو بھاگ کر چلے ان آہوؤن کے پیچھے سکندر اور رفیع النجت نے گھوڑے ڈالے اور دونون نے ایک ہی آہو کو تاکا رفیع النجت کا تیر آہو کو طول مین توڑ کر نکل گیا اور سکندر کا تیر ایک پچھے پر پڑا کہ دوش سے پچھے کو توڑ کر نکل گیا آہو گرا گرتے ہی دونون شاہزادے قریب آئے دیکھا کہ آہو دونون شکاریون کی تاک اور اندازی کا ثبوت دے رہا ہی ایک زخم پیشانی پر ہی اور دوسرا زخم پچھے سکندر نے رفیع النجت سے کہا کہ یہ تو کچھ نہوا اب ایسے تو چھوڑ دیے اور جو دونون آہو بچکر نکلے ہین اُنکو صید کرنا چاہیے یہ مشورہ کرکے پھر دونون نے گھوڑے اُٹھائے اور تعاقب مین اُن آہوؤن کے روانہ ہوئے کچھ دور تک تو آہو برابر برابر بھاگتے رہے بعد کچھ دیر کے دونون علیحدہ علیحدہ روانہ ہوئے یہان سے یہ دونون نقابدار علیحدہ ہوتے ہین ایک آہو کے پیچھے شاہزادہ رفیع النجت نے گھوڑا ڈالا اور دوسرے آہو کے تعاقب مین شاہزادہ سکندر رستم خو روانہ ہوئے اُنکو دیر مین چھوڑ دیے اب کچھ حال ہمراہیان نقابداران مذکور کا سنیے کہ ان لوگون نے اپنے اپنے صید کو ذبح کرکے ساتھ لیا اور آگے روانہ ہوئے اتنے قبل دونون عیار پہنچے لاہور تیز گام و سیارہ کو چک چل چکے تھے راہ مین انکو ایک آہو تیر خوردہ نظر آیا لاہور تیز گام نے کہا کہ ایک آہو صید کیا ہوا پڑا ہی عجب نہین کہ یہ آہو میرے مالک و آقا نقابدار سبز پوش کے صید کیا ہو سیارہ کو چک نے کہا کہ یہ کام میرے آقا نقابدار یاقوت پوش کا ہی اکثر آہوؤن کو چلتے مین صید کیا ہو لاہور تیز گام نے کہا کہ اسی مرد جاہل کو کوئی دلیل بھی سکھا ہی سیارہ کو چک نے کہا ہی دلیل کیا کم ہی کہ اس سے بڑھکر نقابدار عالم مین نہین ہی اسکے سامنے دوسرے کی مجال نہین ہی کہ نشانہ لگا سکے لاہور تیز گام نے کہا کہ یہ اوصاف تو میرے آقا نقابدار سبز پوش مین ہین جنھین تو بیان کرتا ہی سیارہ کو چک نے کہا کہ میرے تمھارے مقابلہ ہو جاے جو زبردست ہو اُسیکے آقا کا یہ صید ہی لاہور نے کہا کہ یہ تو کوئی دلیل بین نہین مگر مجھے اسمین بھی عذر نہین ہی یہ سنتے ہی سیارہ کو چک نے خود کھینچ لیا اور لاہور تیز گام پر برس پڑا لاہور نے بھی پنجہ عیاری کرسے کھینچا اور لڑنا شروع کیا جب خنجر مارتا ہی وہ جست کرکے خالی دیتا ہی اور جب وہ پنجہ مارتا ہی یہ جست کرکے خالی دیتا ہی یہانتک کہ لڑتے لڑتے یہ دونون کسیقدر زخمی بھی ہوئے مگر ہنوز جنگ سے باز نہین ہین کہ یکایک گرد اڑی اور نقابدار سیاہ پوش و نقابدار سبز پوش آکر پہونچے دیکھا کہ دونون عیار مصروف جنگ ہین اور ایک آہو تیر خوردہ پڑا ہوا ہی یہ دیکھکر نقابدار سبز پوش نے سیاہ پوش کی طرف دیکھا اور سیاہ پوش نے للکارا کہ تم دونون کیون لڑتے ہو جسکا تیر پہلے پڑا ہو یہ آہو صید اُسکا ہی یہ سنکر دونون عیار علیحدہ ہوئے اور کہا کہ ہم دونون مین سے اُسکو کسی نے صید نہین کیا ہی

بلکہ اسے تیر خوردہ دیکھکر یہ خیال ہوا کہ ہمارے آقا کا یہ صید ہی یہ سنکر نقابدار سیاہ پوش سیاہ کوچک پر خفا ہوائے اور نقابدار سبز پوش لاہور تیز گام پر نہایت برہم ہوئے اور کہا کہ حرف امتحان پر اسقدر جد وکد کر ہمارے ہی آقا کا صید ہی ممکن ہی کہ تم دونون کے آقاؤن کے علاوہ کسی اور کا صید ہو یہ کہتے ہوئے قریب آئے دیکھا تو دو زخم اس آہو کے جسم پر ہین نقابدار سبز پوش نے کہا کہ تم دونون جاؤ اور اپنے اپنے آقا کو تلاش کرو اس صید کو ہم اپنے ہمراہ لیکر چلتے ہین ہر وقت ملاقات معلوم ہو جائیگا کہ یہ صید کسکا ہی اور بظاہر تو معلوم ہوتا ہی کہ یہ صید دونونکا ہی کہ دونون زخم اسکے دو تیرون کے نشانہ ہونے کا پتا بتا رہے ہین یہ فرماکر آہو کو ساتھ لیا اور آگے روانہ ہوئے اُدھر دونون عیار نشان سم مرکب دیکھتے ہوئے اپنے اپنے آقا کے تجسس مین روانہ ہوئے اب کچھ حال شاہزادہ سکندر رستم خو کا بیان ہوتا ہی کہ اسنے جس آہو کے پیچھے گھوڑا ڈالا تھا وہ بھاگتے بھاگتے قریب ایک دریا کے پہونچا کہ دریا کے اسطرف کلک کا جنگل تھا اور پاٹ دریا کا بہت ہی کم تھا آہو قریب ساحل پہونچکر جھپکا سکندر رستم خو نے تیر مارا کہ آہو کا ایک پٹھہ زخمی ہوا یکایک ایک شیر صحرائی آہو سے آہو کو شکار کیا جسوقت سکندر رستم خو قریب پہونچے دیکھا کہ میرے شکار کو اس صحرائی نے شکار کیا ہی یہ دیکھتے ہی اس صنیم شکار کو نہایت غصہ آیا اور گھوڑے سے اُتر کر شیر کو للکارا شیر نے سکندر پر حملہ کیا سکندر نے کلائیان شیر کی پکڑ کر زور کیا کہ دونون کلائیان ٹوٹین شیر نے مُنہ مارا کہ ہاتھ چبا لون سکندر نے سر شیر پر گھونسا مارا کہ مغز اسکا باہر نکل آیا اور شیر تڑپ کر ہلاک ہو گیا لیکن شیر نے مرتے وقت ایک دُکار لی ساتھ ہی تمام صحرا سے ہزارہا شیر پیدا ہوئے اور دُکارتے ہوئے سکندر رستم کی طرف دوڑے اور ہر چہار طرف سے سکندر رستم خو کو گھیر لیا اور حملہ آور ہوئے اور ایک شیر شیر زخمی کو اُٹھا کر لیگیا ادھر سکندر رستم خو نے تیغہ کمر سے کھینچا اور شیرون سے لڑنا شروع کیا جسپر تیغہ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوئے اب یہ کیفیت ہی کہ جو شیر مرتا ہی ایک شیر لاش اُسکی اُٹھا لیجاتا ہی اور بعوض اُس شیر کے ایک شیر سالم بن صحرا سے آکر گروہ شیران مین شامل ہو جاتا ہی تمام دن شاہزادہ سکندر اُن شیرون کو قتل کیے گیا اب یہ حالت ہو گئی ہی کہ کپڑون سے خون ٹپک رہا ہی قبضہ تلوار کا گد میٹھا ہی ہجوم شیرون کا اسی طرح ہی یکایک دن ختم ہوا اور شام ہوئی آفتاب تابان گوشۂ مغرب مین امن پذیر ہوا اور دور ماہ شب افروز ہوا چاندنی ہر طرف پھیلی طائر اپنے اپنے آشیانون مین بیٹھے فاطون نے مقام کیا شاہزادہ سکندر رستم خو نے دعا کی کہ پروردگارا اس آفت سے نجات دے اگر مین ان شیرون کے ہاتھ سے مارا گیا اور انکا شکار ہوا تو دفن کفن سے بھی محروم رہجاؤنگا بجاے قبر گوشت میرے جسم کا انکے شکموں مین دفن ہوگا پروردگار مجھے اس بلاے ناگہانی وآفت آسمانی سے نجات دے ہنوز سخن در دہان تھا کہ دریا جوش مین آیا پانی متلاطم ہوا اور ایک نہنگ دریا سے باہر آیا اور ایک آدھ شیر کو نگل گیا باقی شیر اُس نہنگ کو دیکھکر بھاگے سکندر رستم خو نے یہ مصرع پڑھا ؎ رسیدہ ہود بلائے کہ بگذشت ہنوز سخن ناتمام تھا کہ نہنگ سکندر کی طرف چلا اور دم کشتی کا قصد کیا یہ دیکھکر شاہزادہ رستم شکوہ نے سکندر سے بشعر و روز بان فرمایا ؎ دان گیا تھا کہ بلاے شب فرقت آئی ایک آفت جو ٹلی دوسری آفت آئی

بھی شیرون سے بچارت ہی کہی کرب طعمہ وہان نہنگ ہوا چاہتے ہین معلوم ہوا کہ قبر ہماری شکم نہنگ مین بھیجا
تیر جو مرضی معبود جب تک ہاتھ پانون قابو مین ہین اُسوقت تک ہمت نہ ہارنا چاہیے یہ خیال کرکے تیغہ
کرسے کھینچا اور خود بھی نہنگ کی طرف چلے جیسے ہی قریب نہنگ پہونچے نہنگ نے دم کشی کی شاہزادہ
مع مرکب شکم مین پہونچا نہنگ جست کرکے دریا مین داخل ہوگیا شاہزادہ جسوقت شکم نہنگ مین
داخل ہوا ہی تو اسنے کلمہ طیبہ پڑھا اور کہا کہ خداوندا تجکو شاہد کرتا ہون کہ مین مذہب اسلام پر قائم
ہون لیکن جسوقت شکم نہنگ مین پہونچکر آنکھ کھلی تو اپنے کو ایک حجرۂ تاریک مین پایا آمد و شد نفس کی تو
تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی دریچہ سے ہوا چلی آتی ہی کچھ دیر تک تو یہ معلوم ہوا کہ وہ حجرہ بھاگا جاتا ہی بعد
کچھ دیر کے وہ حجرہ ایک مقام پر قائم ہوا بعد دقیقہ ایک تراقا پیدا ہوا اور ایک دروازہ اس حجرہ مین نمودار
ہوا اور روشنی پہونچی سکندر رستم خو نے اس دروازے کی جانب دیکھا ایک نازنین ماہ جبین دُر درگوش
مرصع پوشاک ریاے جواہر مین غوطہ مارے نظر آئی اور بعد کرشمہ و ناز کہنے لگی کہ کیون صاحب یہ کیا
حرکت تھی کہ تمنے ہمارے پالو شیر بیت سے مار ڈالے سکندر رستم خو نے کہا کہ وہ مجھپر حملہ آور
ہوسکے مین نے اُنکو قتل کیا نازنین نے کہا تم جھوٹ بھی بولتے ہو کبھی پالو شیر کسی پر حملہ کرتے ہین سکندر
رستم خو نے کہا موذی کا کام ایذا دینا ہی نازنین نے کہا کہ خیر انبو جو ہوا سو ہوا تم میری مرحد مین آئے
میرے مہمان ہو تمھاری ضیافت مجھپر واجب ہی لے اب لمبی ٹھری سے باہر آؤ شاہزادہ اُس حجرہ سے باہر
آیا نازنین نے ہاتھ پکڑ لیا اور نکلتی ہوئی چلی اور قریب ایک قصر کے پہونچی دیکھا شاہزادہ نے کہ
قصر مین چند حورین نہایت حسین پندرہ پندرہ برس کے سن زیور زر و جواہر سے آراستہ لباس
پر تکلف سے پیراستہ معروف اہتمام آرائش ہین اور گرد قصر کے شیرون کا ہجوم ہی نازنین شاہزادہ
کو لیے ہوے داخل قصر ہوئی اور مسند پر تکلف پر بٹھایا کنیزون نے سامان دعوت حاضر کیا
کشتیان مے کی چنی گئین گایین آکر بیٹھین جسوقت سامان دعوت سب درست ہوگیا تو نازنین
نے کشتی لبریز ہٹا کر جام لبریز کرکے سامنے سکندر رستم خو کے پیش کیا فرمایا کہ مین
نہ پیونگا نازنین نے کہا کہ سبب شاہزادہ نے فرمایا کہ مجھے یہان سب کارخانہ سحر کا معلوم ہوتا
ہی اور تم بھی کوئی ساحرہ ہو اور مین تو مذہب اسلام رکھتا ہون ہلوک ساحرون سے اجتناب
رکھتا ہون یہ سُنکر نازنین نے کہا کہ مین دختر ہون صدیق شاہ کی جو شہر صدق کا بادشاہ ہی مذہب
اُسکا اسلام ہی مین بھی مسلمان ہون نام میرا نازافرین ہی آپ کوئی تکلف بھی نکرین
جام بے اندیشہ انجام نوش فرمایئے یہ سُنکر شاہزادہ نے جام پی لیا جیسے ہی جام پی چکے اُس نازنین
نے کہا کہ او نجس تو اپنے کو بڑا پاک سمجھتا ہی اور ہر ایک کو نجس جانتا ہی آگاہ ہو کہ مین ابلیس پرست
ہون نام میرا کلکال جادو ہی چونکہ تجکو مجھے اجتناب تھا اس وجہ سے مین نے مسلمان بنکر تجھے جام
پلایا ورنہ تو نہ پیتا تو نے میری ہیئت اصلی نہ دیکھی ہو تو دیکھلے یہ کہکر غلطکاری تو عجیب ہیئت
ہوگئی کہ سیاہ رنگ قد دراز بال جھنڈ اسے کھلے ہوئے دو بڑے بڑے دانت نکلے ہوئے سر پر دو
شاخین جھولی کھاروے کی لگی ہوئی شاہزادے نے یہ دیکھکر تیغہ کمر سے کھینچا اور نعرہ کیا کہ او لکاتہ تو نے
مجھے فریب دیکر کیون شراب پلائی کب چھوڑتا ہون تجکو یہ فرماکر حملہ کیا ادھر تو تلوار چمکی اُدھر اُس دیو نی نے

ایک چیخ ماری کہ جانب صحرا سے ایک اژدر خونخوار پیدا ہوا اور قلابہ آتش چھوڑتا ہوا سکندر
رستم خو کی طرف چلا دیونی تو نظر وسے غائب ہوگئی اور اژدر سامنے آگیا سکندر رستم خو نے چاہا
تلوار مارون اژدر نے دم کشتی کی شاہزادہ مع مرکب اُسکے شکم مین جا پڑا لیکن جو حالت
شکم نہنگ مین ہوئی تھی وہی حالت ہوئی یہ معلوم ہوا کہ مین ایک حجرہ مین بند ہون اور وہ حجرہ
بھاگا جاتا ہی یکایک ایک مقام پر پہونچکر وہ حجرہ قائم ہوا اور ساتھی تڑاقے کی آواز پیدا ہوئی حجرہ
دھوان ہوکر نیست و نابود ہوگیا اور ایک صحرا وسیع نظر آیا صبح کا وقت تھا شاہزادہ پر ایک
رات گذری اور کھانا نصیب نہوا اب بھوک کے مارے بُرا حال ہی شاہزادے نے جنگلی درختون
کے پھل توڑ کر کھائے اور تلاش آب مین چلے جاتے جاتے قریب ایک چشمے کے پہونچے
اور قصد پانی پینے کا کیا فوراً آواز پیدا ہوئی کہ او نادان کیا کرتا ہی ارے یہ پانی سم قاتل کا
اثر رکھتا ہی شاہزادہ نے پلٹ کر دیکھا اور کوئی نظر نہ آیا اب قصد کیا کہ پلٹ چلون اور کوئی
چشمہ یا چاہ تلاش کرون ساتھ ہی دوسری آواز پیدا ہوئی کہ حقیقت مین تو بڑا بیوقوف ہی کہ ذرا
سے فقرے مین آجاتا ہی ارے زہر کا بھی کہین چشمہ ہوتا ہی کیون پیاس کی ایذا سہتا ہی یہ تیرا دشمن
تجھے پانی پینے سے باز رکھنے کی کوشش مین ہی یہ سنکر سکندر نے پھر پانی پینے کا قصد کیا تھا کہ
آواز قہقہہ کی آئی اور کسی نے کہا کہ سوا اس چشمے کے دنیا مین کوئی چشمہ نہین ہی جو مقام مشکوک
ہو وہان سے احتراز کرنا چاہیے اگر تجکو میری دشمنی کی نسبت یقین آگیا اور مجکو اس بنا پر دشمن
سمجھ لیا کہ مین پیاسا رکھنا چاہتا ہون تو جو تجھے یہ زہر پلانے کی ترغیب دے رہا ہی اُسکو کیونکر دوست
سمجھ گیا اگر یہ چشمہ چشمہ آب ہی ہی اور تو اسکا پانی نہ پیے گا تو اس سے زیادہ مضر نہین ہی کہ جیتا
دوسرے چشمہ تک پہونچے پیاس کی ایذا اُٹھائے گا اور اگر قول میرا صحیح ہی اور یہ سم قاتل ہی تو تیری
جان عزیز مفت تلف و برباد ہوگی کوئی فائدہ حاصل نہوگا اب تجھے اختیار ہی جو مناسب
جان وہ کر مین اب منع نکرونگا شاہزادہ حیران ہی کہ کیا کرون اور کیا نہ کرون کہ یکایک دو کتے
نظر آئے زبانین اُنکی نکلی ہوئی تھین دونون نے اُس چشمہ سے پانی پیا ایک سیدھا صحرا کی طرف
روانہ ہوگیا اور دوسرا اسیوقت پھڑک کر مرگیا یہ دیکھکر شاہزادہ کو اور بھی تعجب ہوا اور دل سے
کہا کہ دونون کا قول بمقابل ایک دوسرے کے صحیح بھی ثابت ہو رہا ہی اور غلط بھی ہی عجب بات
ہی کہ ایک ہی چشمہ کا پانی اور ایک کے لیے زہر ہوگیا اور دوسرے کے حق مین آب حیات
ساتھ ہی خیال آیا کہ اے سکندر تو بھی ہمنام سکندر ہی اور یہ چشمہ بھی عجائب ہونے کے اعتبار سے مثل
چشمۂ حیوان کے ہی مرنا جینا وقت پر منحصر ہی اگر حیات تیری باقی ہی تو بچ رہوگا اور اگر مدت عمر
پوری ہو چکی ہی تو سب ہیچ ہی لہذا تعب تشنگی اُٹھانا بالکل ہیچ ہی یہ خیال کرکے قریب چشمے کے
آکے دیکھا کہ چشمے مین ایک اگیر پڑی ہوئی ہی کہ ایک جانب کا پانی سفید اور ایک طرف کا سبز
معلوم ہوتا ہی سکندر نے کہا معلوم ہوا کہ ادھر کا پانی سبز رنگ کا ہی غالباً یہ زہر ہوگا اور
وہ سفید رنگ کا پانی آب حیات ہوگا اب تو بلا تکلف سفید پانی سے تشنگی بجھا یہ خیال کرکے
قصد پانی اُٹھانے کا کیا تھا کہ دو طائر آئے ایک نے آب سبز پیا اور دوسرے نے آب سفید

فور آوہ طائر جسنے آب سپید پیا تھا تڑپ کر ہلاک ہو گیا اور جسنے آب سبز پیا تھا چہکارتا ہوا چلا گیا
یا تو سکندر نے پانی پینے کے واسطے اُٹھایا تھا یا ہاتھ سے پھینک دیا اور نہایت پریشان ہوا
کہ کیا کرون اور کیا نکرون اب نہ پیاس کا تعب اُٹھانے کی طاقت ہی اور نہ پانی پینے کی جرأت
ہوتی ہی آخر کار یہ خیال ہوا کہ مرنا ہر طرح برحق ہی اب آنکھ بند کرکے چلو مین پانی لیکر
پی لے اگر حیات باقی ہی کچھ نہوگا اور اگر قضا آچکی ہی تو کام تمام ہو جائیگا بس چلو مین پانی
لیکر پی لیا پانی پیتے ہی آنکھون مین اندھیرا آیا اور شاہزادہ بیہوش ہوکر گرا جسوقت
ہوش آیا اپنے کو ایک باغ پر بہار مین پایا دیکھا کہ میوے گوناگون لگے ہوئے ہین درخت جھوم رہے
ہین طائر زمزمہ سنجیان کر رہے ہین وسط باغ مین ایک نہر جاری ہی شاہزادہ قریب نہر کے آیا دیکھا
کہ ایک بجرا بہتا ہوا چلا آتا ہی جسپر دو نازنین سوار ہین اور ایک عورت چوری ہاتھ مین لیے ہوئے
مگس رانی کر رہی ہی دونون نازنین حسن و جمال مین ایک دوسرے کی نظیر ہین دونون کا
لباس ایک درجہ کی حیثیت کا ہی اور رنگ کپڑون کا بھی ایک ہی ہی زرد جوڑے وہ دونون
پہنے ہوئے ہین زیور طلائی جواہر نگار مین لدی ہوئی آپس مین گلبازیان کرتی ہوئی چلی
آتی ہین ایک دوسری کو مبارکباد دیکر کہتی ہی کہ آج کی شب تمھارے واسطے توشب عید سے
کم نہین ہی لیکن ہم ایسی بدنصیب ہین کہ ہمارا یار جانی ابتک نہ ملا یہ کہتے ہی اشک حسرت آنکھون
آنکھون سے ٹپک پڑے دوسری نازنین نے آنسو اُسکے پونچھکر کہا کہ نہ گھبراؤ مصرعہ مشکلے
نیست کہ آسان نشود ۔ اگر زندگی باقی ہی تو تمھارا دلنواز بھی تمسے ملجائیگا اور تم مجھے مبارکباد پکار
دیتی ہو اسلیے کہ یہ ہمین خوب معلوم ہی کہ میرا اور تمھارا عقد ایک ہی شب مین ہوگا یہ اسکا قبل سے آنا اچھا نہین
ہی نہین معلوم کہ آیندہ روز ہمارے لیے روز وصلت ہی یا روز فراق تقدیر کے لکھے ہوئے کو
کون ہٹا سکتا ہی اتنے مین نظر اُن دونون کی سکندر پر پڑی سکندر حیران تھا کہ یہ آپس مین کیا
باتین کر رہی ہین کہ یکایک ایک نازنین نے اُس عورت سے اشارہ کیا جو پشت پر بیٹھی ہوئی
مگس رانی کر رہی تھی کہ اس جوان کو لیکر قصر مین آنا مین چلتی ہون سکندر اس اشارہ کو
سمجھا اور خیال کیا کہ شاید یہ نہر سے باہر آکر مجھے اپنے ساتھ لیجائینگی لیکن یہ اشارہ ہوتے ہی
بجرے نے چکر کھایا اور اُسی مقام پر غرق ہوگیا دونون نازنین ڈوب گئین اور جس عورت
کو حکم دیا تھا کہ تو اس جوان کو قصر مین لیچل وہ بھی غرق ہو گئی شاہزادہ متحیر تھا کہ یہ کیا معاملہ
ہی کہ یکایک ایک مچھلی نمودار ہوئی اور نمودار ہوتی ہی حملہ کرکے سکندر رستم خو کو نگل گئی
شاہزادہ بیہوش ہو گیا جسوقت آنکھ کھلی اپنے کو ایک مسند جواہر نگار پر متمکن دیکھا اور چند کنیزین
پری جمال دست بستہ سامنے حاضر ہین سب سامان دعوت و ضیافت مہیا تھا شاہزادہ نے
پوچھا کہ مین جنکا مہمان ہون وہ کہان ہین اُن عورتون نے کہا کہ وہ اپنے باپ کی خدمت مین گئی
ہین جس وقت بادشاہ طلب کریگا تو آپ کو جانا پڑیگا اور وہ ایک شرط پیش کریگا اگر شرط اُسکی آپ
پوری کر دینگے تو ایک دختر کا عقد آپ کے ساتھ ہو جائیگا اور قبل اسکے اب یہ ممکن نہین ہی کہ دیدار
ملکہ کا آپ کو نصیب ہو سکندر نے پوچھا کہ نام بادشاہ کا کیا ہی اُن عورتون نے بیان کیا کہ بادشاہ کو عادل شاہ

مغربی کہتے ہین سکندر نے نام شہزادون سے پوچھے انھون نے بیان کیا کہ ایک کا نام ملکہ سیمین ہی اور دوسری کا نام ملکہ سیمیر ہی شاہزادہ خاموش ہورہا چونکہ طعام لذیذ تھا اور شاہزادہ تشنہ و گرسنہ بھی تھا جسوقت اُن کنیزون نے دسترخوان سامنے چنا اور دست بستہ عرض کی کہ حضور نوش کرین شاہزادہ نے بے تکلف کھانا کھایا پانی پیا نیند غالب ہوئی جا کر ایک مسہری پر لیٹ رہا لیٹتے ہی بسبب صعوبت سفر کے آنکھ لگ گئی جسوقت خواب سے بیدار ہوا تو نہ وہ باغ تھا نہ وہ مسہری تھی نہ وہ قصر معلے ایک صحراے لق ودق مین اپنے کو پایا شاہزادہ نہایت پریشان تھا کہ خدایا مین کس بلا مین پھنسا ہوا ہون کہ نکل نہین سکتا نہ عقل کام دیتی ہی کہ یہ بر خلاف عالم کرکے ایک جانب چل نکلا کچھ دور راہ طے کی تھی کہ دیکھا سامنے سے چند سوار چلے آتے ہین جسوقت قریب شاہزادہ کے پہونچے عرض کی کہ چلیے بادشاہ نے یاد کیا ہی سکندر رستم خو نے کہا کون بادشاہ سواریون نے عرض کیا کہ عادل بادشاہ مغربی جسکی دختر ملکہ ماہ سیمبر آپ پر عاشق ہی اور اُسے آپ دیکھ بھی چکے ہین شاہزادہ نے فرمایا کہ مین باغ مین سویا تھا جسوقت آنکھ کھلی تو اپنے کو اس صحرا مین پایا یہ کیا معاملہ ہی انھون نے عرض کی کہ ہم کچھ نہین کہہ سکتے آپ جسکے مہمان تھے اُس سے دریافت کیجیے گا تو یہ بھید آپ پر ظاہر ہو جائیگا شاہزادہ نے فرمایا کہ اور میرا مرکب بھی اُسی باغ مین چھوٹ گیا یہ سنتے ہی سواریون نے مرکب سامنے حاضر کرکے عرض کی یہی مرکب ہی سکندر نے پہچانا اور فرمایا کہ ہان یہی میرا مرکب ہی اور پشت مرکب پر سوار ہوکر ان سواریون کے ہمراہ چلا جاتے جاتے ایک ایوان نظر آیا کہ تمسا سکا شمسہ فلک پر چمک مار رہا تھا جب دربان دروازہ پر موجود تھے شاہزادہ اُن سواریون کے ہمراہ اندر ایوان کے داخل ہوا دیکھا کہ ایک بادشاہ طویل القدر نخت جواہر نگار پر متمکن ہی اُمرا و وزرا اپنے اپنے مرتبہ کے موافق بیٹھے ہوئے ہین شاہزادہ نے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ نے جواب سلام دیکر بیٹھنے کو اشارہ کیا شاہزادہ ایک دنگل جواہر نگار پر بیٹھ گیا بادشاہ نے حال اس طرف آنے کا پوچھا سکندر رستم خو نے سب سرگذشت اپنی بیان کی اور فرمایا کہ میرا قصد نہ طاق پر جانے کا تھا کہ اس قصبہ سے آپ کے ملک مین پہونچا بادشاہ نے کہا کہ یہ میری خوش نصیبی آپ کو اسطرف لے آئی خیر بعد مدت دعوت وضیافت جب ختم ہوجائیگی چلے جایئے گا اب یہ بتلایئے کہ جو شرط میری ہی اُسے بیان کرون سکندر رستم خو نے فرمایا کہ شوق سے بیان کیجیے بادشاہ نے کہا شرط میری یہ ہی کہ جو شخص خودکشی پر قادر ہو اور اپنا گلا کاٹ کر جان دے سکتا ہو وہ میری دختر کا شوہر بھی ہو سکتا ہی یہ سنکر شاہزادہ نہایت پریشان ہوا کہ یہ دنیا سے نرالی شرط بیان کرتا ہی جب خود ہی مرنے پر ہے تو عقد کون کریگا چونکہ اقرار کر چکے تھے کہ مین شرط کو بجا لاؤنگا آپ اپنا گلا کاٹنے پر آمادہ ہوگئے لیکن بادشاہ سے فرمایا کہ جس وقت سے مین نے آپکو صید کیا اُسوقت سے عجب عجب تماشے دیکھے کہ جو کبھی نہ دیکھے تھے اسکا کیا سبب ہی اور یہ کیا اسرار ہی اُس پر بادشاہ نے ہنسکر کہا کہ پہلے آپ کو شیر لے ہونگے سکندر رستم خو نے فرمایا ہان اُسکے بعد جو جو کچھ سکندر رستم خو پر گذری تھی سب کے پتے اُسنے دیے شاہزادے نے فرمایا کہ ہان ایسا ہی

ہوا تھا جب سلسلہ ختم ہوا تو بادشاہ نے کہا کہ یہ سب اسرار آپ پر شرط بجا لانے کے
بعد روشن ہو جائینگے آپ شرط پوری کیجیے شاہزادہ فوراً آمادہ ہو گیا اور خنجر کمر سے کھینچکر
گلے پر رکھ لیا اور چاہتا تھا کہ اپنے کو ہلاک کرون کہ در وازۂ ایوان پر سے آواز السلام علیک
پیدا ہوئی شاہزادے نے ہاتھ روک کر جواب سلام دیا اور پلٹ کر دیکھا ایک مرد پیر
بارعب سفید نمودار ہوئے کہ جریب آنکے ہاتھ مین تھی اور پگڑی اسقدر بڑھی ہوئی تھی
کہ آنکھین نظر نہ آتی تھین کمر مین خم دست و پا مین رعشہ اور زبان پر یہ الفاظ کہ ارے نادان
بے ہر جا سے مرکب نوان تاختن ؛ کہ جا ہا سپر باید انداختن ؛ آرے یہ بھی کوئی شرط
ہے کہ اپنی جان دیدو جب خود ہی نہ رہے تو کیا رہیگا شاہزادے نے فرمایا کہ ہم بات کے
دھنی ہین جو کہتے ہین وہ کرتے ہین مرنے سے نہین ڈرتے ہین جب ایک دن مرنا ضرور
ہے تو ایسے آج ویسے کل آپ مرد پیر دیدہ جاندیدہ ہو کر زندگی کو اسقدر عزیز رکھتے ہین مرد
پیر قریب آگئے اور ارشاد کیا کہ یہ شرط کسکی ہے کہا بادشاہ کی پوچھا بادشاہ کہان ہے فرمایا
یہ گیا ہے لیکن پلٹ کر دیکھا تو نہ بادشاہ ہے نہ ایوان ہے مین ایک فقیر کے جھونپڑے مین
بیٹھا ہون شاہزادہ نہایت پریشان تھا کہ خداوندا یہ مین کس بلاے ناگہانی مین پھنس
گیا ہون شاہ صاحب نے فرمایا کہ بچہ پریشان نہو یہ نیرنگ زمانے کے ہین تو نے ابھی دیکھا
کیا ہے بیٹھ آرام کر دم لے حواس درست کر پھر مین حقیقت حال تیرے روبرو بیان کرونگا
شاہزادے نے کہا کہ اب مجھے صبر نہین ہوتا مجھے تین روز اسی طرح گذر رہے ہین تا تو بیان
کیجیے یا مجھے جانے دیجیے مین کس راہ سے پونچھونگا یہ فرما کر جھونپڑے کی باہر قدم رکھا دیکھا
کہ مین ایک جہاز پر سوار ہون اور دریاے ذخار مین چلا جاتا ہون جہاز رانون سے پوچھا
کہ یہ جہاز کہان جائیگا انھون نے کہا کہ ملک عدم کو شاہزادے نے فرمایا کہ جیتے جی کوئی
بھی ملک عدم مین جاتا ہے انھون نے کہا کہ جیتا کون ہے نہ ہم زندہ ہین نہ آپ اور بالفرض اگر
زندہ بھی ہین تو پہونچتے پہونچتے مر جائینگے یہ جواب سنکر سکندر رستم خو کو غصہ آیا اور جہاز
کو ایک ٹھوکر ماری کہ وہ چرخ کھا کر گرا اور اسنے زیاد کی ساتھ ہی طوفان پیدا ہوا اور جہاز
چکر کھانے لگا دیکھا سکندر رستم خو نے کہ اب مین بھی غرق ہوا چاہتا ہون کوئی دم مین
جہاز ڈوبے گا بس شاہزادہ اپنی جان سے تو عاجز ہی ہو رہا تھا خیال کیا کہ جب ڈوبنا
ہی ہے تو دیر کرنے سے کیا فائدہ ہے قبل جہاز ڈوبنے کے اپنے کو دریا مین گرا دیا گرتے ہی
غوطہ کھایا اور پانون زمین سے آشنا ہوئے تو پھر ایک صحرا نظر آیا اور دیکھا کہ ہزارہا آہو مصروف
چرا ہین اور ہر آہو کی پشت پر ایک ایک بھول جواہر نگار پڑی ہوئی ہے سنگ ٹیان سونے
کی پڑی ہوئی ہین کھرون مین ہیرے لگے ہوئے ہین گلے مین ایک ایک تصویر لٹک رہی ہے
شاہزادہ نے یہ رنگ دیکھکر قصد کیا کہ ان آہوون مین سے کس کو گرفتار کرنا چاہیے اس ارادہ سے
آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے ہوئے ان آہوؤن کی طرف بڑھے جیسے ہی قریب پہونچے دوڑ کر ایک
آہو کا سینگ پکڑ لیا آہو نے زور کر کے چھڑانا چاہا مگر سینگ نہ چھوٹا آخر آہو بھاگا اور شاہزادہ کھنچتا ہوا چلا

اور آہو اطمینان کے ساتھ چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے اور وہ آہو سکندر کو کھینچے لیے چلا جاتا تھا شاہزادہ متحیر تھا کہ کس طرح کا آہو ہی جو مجھ ایسے زبردست کو اسطرح کھینچے لیے چلا جاتا ہی اور مجھسے کچھ نہین ہو سکتا اے سکندر اسوقت وہ قوت تیری کیا ہوئی جس سے دیو نہنگ گرزران کو زیر کیا تھا اور نیرنگ ناف کو فتح کیا تھا کیا اقبال بزابر گشتہ ہوا کہ ایک آہو تجھے کھینچے لیے چلا جاتا ہی اور تجھے کچھ نہین ہو سکتا اب سکندر نے شرمندہ ہو کر شاخ اُس آہو کی چھوڑ دی بس آہو نے پلٹ کر سکندر کو پشت پر اُٹھا لیا اور لیکر بھاگا بھاگتے بھاگتے قریب ایک باغ کے پہونچا جست کر کے اندر باغ کے داخل ہوا اور سامنے ایک چبوترے کے پہونچا دیکھا سکندر نے کہ چبوترے پر ایک زن جمیلہ کوئی چودہ برس کا سن سادی وضع کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہی اور سامنے اسکے ایک چیل بیٹھی ہوئی ہی اور وہ نازنین اُس چیل کو دیکھ رہی ہی اور ایک جام آگے اُس نازک بدن کے رکھا ہوا ہی نظر نازنین کی جو اُسنے آہو پر پڑی اور دیکھا کہ ایک جوان حسین کو اُس آہو نے لا کر پشت سے اُتارا نازنین جمال جہان آرا نے سکندر کو دیکھکر فریفتہ ہو گئی پوچھا آپ کون ہین اور کیونکر اس طرف تشریف لائے سکندر نے کہا کہ بیان کہنے کرنے لوز بان خشک ہو گئی اور ہمیشہ لاحاصل ہوا اگر تم اسکا وعدہ کرو کہ میری سرگذشت کو دل سے سنکر ان اسرار کو جو تجھے پیش آئے ہین سمجھا دو تو کیا مضائقہ ہی نازنین نے کہا کہ سرگذشت تمھاری اور سمجھاؤن مین جب اپنی سرگذشت کو تم دیکھکر نہ سمجھے تو مین سنکر کیا سمجھ سکتی ہون شاہزادہ یہ سنکر خاموش ہو رہا نازنین نے کہا کہ آپ بیان کیون نہین کرتے جو میری سمجھ مین آئیگا اور جہان تک ہو سکیگا بیان کرونگی شاہزادے نے فرمایا کہ مین ایک آہو کے پیچھے چلا تھا اُسکو صید کیا میرے صید کو شیر نے شکار کیا مین نے اس شیر کو مارا بعد اُسکے ہزارہا شیرون نے آکر مجھے گھیر لیا مین نے شام تک سیکڑون شیر مار ڈالے اور تعجب کی بات یہ ہی کہ جو شیر مرتا تھا اُسکو ایک زندہ شیر اُٹھا لیجاتا تھا اور بعد اوشیرون کی مرنے سے کم ہوتی تھی اُسکے بعد ایک نہنگ دریا سے نکلا اُسنے مجھے نگل لیا مین ایک زندان مین پہونچا وہان سے ایک نازنین آکر لیگئی اُسنے مسلمان بنکر شراب پلائی بعد اُسکے اظہار کفر کیا مجھے غصہ آیا ساتھ ہی ایک اژدہا پیدا ہوا اور وہ مجھے نگل گیا بعد اُسکے مین ایک صحرا مین پہونچا وہان تشنگی غالب ہوئی تلاش آب مین چلا ایک چشمہ پر پہونچا قصد پانی پینے کا کیا صدا پیدا ہوئی کہ پانی نہ پینا ساتھ ہی دوسری آواز آئی کہ پانی کیون نہین پیتا یہ دشمن ترا ہی تجھے پیاسا رکھنا چاہتا ہی خلاصیکہ کنوون کا آنا اور پانی پیکر ایک کا مرنا اور دوسرے کا نہ مرنا پھر زندون کا آنا اور ایک کا مرنا دوسرے کا اُڑ جانا پھر ملک عادل شاہ مغربی مین پہونچا وہان سے فقیر کے پہان وہان سے جہاز پر وہان سے صحرا مین صحرا سے اس باغ تک سب حال بیان کیا نازنین مسکراتی جاتی تھی اور سنتی جاتی تھی شاہزادہ جسوقت گفتگو ختم کر چکا تو ملکہ نے نام پوچھا شاہزادے نے فرمایا کہ ایسا نہو نام پوچھکر تم بھی مثل اور لوگون کے غائب ہو جاؤ اور پھر مین کسی دوسرے مقام پر پہونچ جاؤن اُس کلمہ سے شاہزادے کی شیفتگی کی بو پیدا ہوئی نازنین مسکرائی اور شرم

ساتھ یہ جواب دیا کہ ایسا نہوگا آپ نام بیان کیجیے سکندر رستم خو نے اپنا سلسلہ نسب صاحبقران اول سے بیان کیا اور تمام بزرگون کے نام بتائے اُسنے کہا واقع مین بزرگ آپ کے ایسے ہی نامی و نامور گذرے ہین مگر آپ نے بھی کچھ نام پیدا کیا شاہزادے نے طلسم نیرنگ قاف کا فتح کرنا اور دیوان سرکش کو قتل کرنا اور پہلوان صف شکن کو مطیع کرنا سب بیان کیا یہ سنکر اُس نازک اندام نے کہا بھلا کبھو نکر ایسے شخص کی پہلوانی کا یقین آئے جسکو ایک آہو اُٹھا لاسکے اور اُسکا کچھ بس نہ چلے آیا یہ سچ ہی یا جھوٹ یہ سنکر سکندر رستم خو نے شرمندہ ہوکر گردن نیچی کرلی نازنین ہنسی اور کہا کہ آپ پریشان نہون بیشک آپ ایسے ہی ہین جیسا کہ آپ نے بیان کیا مگر میرا آہو آپ سے بھی زبردست تھا کہ آپ کو اُٹھا لایا اور آپ کا کچھ بس نہ چلا کیون صاحب اسی شہ پر ارادہ فتح طلسم کا کیا ہی اور ہمارے عزیزون کے قتل پر کمر باندھی ہی یہ کہکر رونے لگی شاہزادے نے فرمایا کہ تمھارے رونے کا کیا سبب ہی اُسنے جواب دیا کہ اے شخص اصل یہ ہی کہ تیری دوستی بھی جان کی دشمنی ہی اور تیری دشمنی بھی اپنے ہی جی کا ضرر ہی اصل یہ ہی کہ مین نواسی ہون ملکہ پیرزالہ کا ہمنہ کی جو بانی طلسم نہ طلسم اور وادی تاجدار بادشاہ نہ طلسم کی ہی مین اس رشتہ سے بادشاہ طلسم کی ہون میری نانی اور بادشاہ طلسم کا باپ دونون بھائی بہن مرگئے اب مین اپنی نانی کی زندگی کا سہارا ہون چونکہ سن میرا کم ہی اور بادشاہ طلسم کی ہم مرتبہ ہون اسوجہ سے میری نانی نے اپنے سے مجکو جدا رکھنا پسند نہین کیا کہ یہ زمانہ طلسم کی بربادی کا ہی ایسا نہو کہ مین بھی اندر طلسم کے مقتل ہوجاؤن تو نانی آمان بیچتے جی مرجائینگی اور تم ہم لوگون کے دشمن ہو لازم تو یہ تھا کہ مین تمکو قتل کرتی مگر میرا ہاتھ تمپر نہین اُٹھتا اسلیے کہ ایسے حسین و خوبصورت مرد کہین پیدا ہوتے ہین اور تمھاری دوستی مین اپنے خاندان کی بربادی کا خیال ہی لہذا بہتر یہ ہی کہ مین تمکو اس حصار سے باہر بھیجے دیتی ہون اور اسکا صلہ صرف اسیقدر چاہتی ہون کہ تم میرے عزیزون کے خون سے اپنے ہاتھ نہ بھرنا جس طرح مین تمھاری جان بخشی کرتی ہون اسیطرح تم میری بھی جان بخشی کرو ہرچند کہ غم دوری بھی گوارا نہین ہی لیکن اسوقت سوا اسکے کوئی چارہ نہین ہی یہ سنکر شاہزادے نے فرمایا کہ مین تو تمھین چھوڑکر ہرگز یہان سے نہ جاؤنگا نازنین نے کہا کہ اگر تم یہان رہوگے تو نانی امان طلسم سے واپس آنے کے بعد جب تمھارے حال سے باخبر ہونگی تو کچھ خیال نکرینگی اور تمکو قتل کرڈالینگی یہ سنکر سکندر رستم خو نے کہا کہ تمسے جدا ہوکر رہنے سے مرجانا بہتر ہی اگر یہان مرینگے تو پھر تمھارے نزدیک بھینگی روح بھی اس شمع رخ کا پروانہ رہیگی سے قیس جنگل مین جو پھرتا تھا وہ دیوانہ تھا + اُسکو لیلی ہی کے دروازے پہ مرجانا تھا + اے جان جہان اب نام فرقت نہ لو یہ فرماکر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور دل ایسا بیقابو ہوگیا کہ از خود فراموش ہوگئے نازنین نے کہا کہ چند روز صبر کرو دیکھا چاہیے کہ انجام جنگ طلسم کیا ہوتا ہی سنتی ہون کہ سب درینہ طلسم شکست ہوگئے اب فتاح طلسم سے اور بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہی نانی امان واسطے مدد

باد شاہ کے گئی ہوئی ہین جسوقت معاملہ کیسو ہو جائیگا اسوقت دیکھا جائیگا تم جان ہوسے
مین آن واحد مین تمکو بلا لون گی سکندر رستم خو نے کہا مجھے مین ترے در پہ تو کچھ کر کے اٹھینگے
یا وصل ہی ہو جائیگا یا مر کے اٹھینگے ؛ یہ سنکر نازنین پریشان ہوئی اور کہا کہ تمنے جو ایک حسن
عورت کو اکیلا پا لیا تو اسقدر زبردستیون پر کمر باندھ لی دیکھو اپنے زور و طاقت پر گھمنڈ نکرو
تمنے دیکھا کہ میرا آہو تمھین کسطرح لیکر کے اٹھا لایا اور تم کچھ نہ کر سکے اسیطرح
اب بھی تمھاری زبردستی سے کچھ نہوگا اگر نام میرا جمیلہ حور جمال ہی تو تمھین بے بس
کر کے اپنی سرحد سے باہر پہونچا دونگی مجھے کوئی اوباش نہ سمجھنا اگرچہ میرا دل بھی تیر
شیدا ہو چکا ہی مگر مین خواہش نفس کے ہاتھ سے اپنی عصمت کی پردہ دری نہونے دونگی
یہ دیکھکر سکندر رستم خو نے کہا کہ اچھا مجھے وہ اسرار تو بیان کردو جو یہان تک پہونچنے
مین پیش آئے ہین ملکہ نے کہا کہ اچھا یہ ہو سکتا ہی اس شخص پہ مقام مسکن ہی ملکہ پیرزالہ
کاہنہ کا نام اس بیابان کا سرگروہ ہی جو عجائبات تو نے دیکھے انکا سلسلہ تیری زندگی
مین تمام نہونا اگر میرے آہو تجھے نہ لے آتے اور مین بھی تیری دوست نہ ہو جاتی یہ تمام
مقام سحر بند ہی اور پیرزالہ کاہنہ کا ہی کیا مجال ہی کسی کی کہ اسے مٹا سکے یہ میری ہی قدرت
ہی کہ مین تجھے اس سرحد سے نکال سکتی ہون تیری زندگی بھی کرنانی امان اس مقام پر موجود
نہین ہین ورنہ تجھے قتل کر ڈالتی جسقدر عورتین اور مرد تجھے ملے یہ سب پیر تھے اور یہ مرغ
نیرنجات کا تیرے پیش نظر عطا شاہزادے نے فرمایا کہ یہ چیل تمھارے سامنے کیسی رکھی
ہی ملکہ نے کہا اس سے تمھین کیا کام یہ کہنا تھا کہ دفعتاً وہ چیل جلکر خاک سیاہ ہوئی اور زمانہ تیرہ و
تار ہو گیا صدا ہین گرد و غبار کی بلند ہوئین آتشباری و برف باری ہونے لگی بعد بہت عرصہ کے
تاریکی برطرف ہوئی دیکھا سکندر رستم خو نے کہ ملکہ پچھاڑین کھا رہی ہی اور ہائے نانی
امان کہہ کہکے رو رہی ہی سکندر رستم خو سمجھ گیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کنگنا ہاتھ سے
بدیع الملک کے ماری گئی ملکہ نے ایک مرتبہ جام کی طرف ہاتھ بڑھایا فوراً سکندر کو
خیال آیا کہ کہین یہ جام زہر نہو دوڑ کر ٹھوکر مار دی کہ جام لنڈھک کر فوراً زمین پینے لگی پھر
ملکہ نے کہا کہ او ظالم یہ کیا غضب کیا ارے ایک خنجر مار دے میرا ابھی کام تمام ہو کر
مجھے بعد نانی امان کے زندہ رہنا منظور نہین ہی شاہزادے نے کہا ای ملکہ اب گریہ و زاری
بیکار ہی کوئی مرے کے ساتھ مرتا نہین ہی بقول شاعر ؎ طبیعت کو ہوگا قلق چند روز
سبھلتے سبھل جائیگی ؛ اب صبر کرو کسیکے سر رہی ہمیشہ ندہ نہین رہتے یہ فرما کر اپنے سرگذشت
حال بیان کر کے بہت کچھ سمجھایا اور آنسو پاک کیے کئی روز ملکہ کی حالت خراب رہی آخرکار
شاہزادے سے کہا کہ اب مین آپ کے ہمراہ ہون جہان چاہیے لیچلے شاہزادے نے فرمایا کہ میرا
ساتھ دینا ہی تو اسلام اختیار کرو اور چند الفاظ ثبوت احدیت مین بیان کیے کہ ملکہ کے دل سے
زنگ کفر دور ہوا اور کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئی اب شاہزادے نے ملکہ کو ساتھ لیا اور آگے
کے پہلے عیار سے ملاقات ہوئی اسکے بعد اسکے اہل لشکر سے شاہزادہ نے تمام واقعات بیان کیے اور جانب عراق روانہ ہوئے

اب یہان سے کچھ کیفیت شاہزادہ رفیع البخت یعنی نقابدار زمرد پوش کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب شاہزادے نے ایک آہو کے تعاقب مین گھوڑا ڈالا ہرن میدان وسیع پاکر ہوا ہو
ایک مقام پر دو راستے تھے ہرن ایک جانب اور رفیع البخت دوسری طرف نکل گ
دیر تک شاہزادے نے اپنے صید کو تلاش کیا مگر کہین پتہ نہ ملا راہ طے کرکے پھرا
دو راہے پر آکے پہونچے دیکھا دوسرے راستہ کی طرف سے چند آدمی آتے ہی
شاہزادے نے انکے قریب جاکر دریافت کیا کہ تم لوگون نے اس طرف ایک ہرن
جاتے ہوے تو نہین دیکھا ہی ان لوگون نے جواب دیا کہ ابھی ہمنے ایک آدمی کو دیکھا
کہ اسنے ایک تیر خوردہ ہرن کو گرفتار کیا تھا معلوم نہین اپنے ہمراہ لے گیا یا وہین ذبح
شاہزادے نے کہا وہ ہمارا ہی صید ہی جس شخص نے اسکو گرفتار کیا تھا وہ کتنی دور پر ہوگا
راہگیرون نے کہا اب ہم نہین جان سکتے مگر جس وقت ہمنے دیکھا تھا تو یہان سے ایک کوس
کے فاصلے پر وہ آدمی ہرن کو لیے ہوے تھا رفیع البخت نے یہ سنکر گھوڑا اٹھا
لمحہ بھر مین ایک کوس راہ طے کرکے شاہزادے نے دیکھا سامنے ایک کوہ فلک شکوہ معلوم ہوتا
اور آگے بڑھکے شاہزادے کی نگاہ پڑی دیکھا ایک آدمی درہ کوہ مین بیٹھا ہوا ہرن
ذبح کر رہا ہی رفیع البخت نے باواز بلند کہا ای شخص ٹھہر جا خبردار ابھی اس ہرن کو ذبح نکا
یہ ہمارا صید ہی اس شخص نے سر اٹھاکے رفیع البخت کی طرف دیکھا اتنے عرص
مین شاہزادہ بھی قریب اس شخص کے پہونچ گیا کہا یہ ہرن ہمکو دے ہم نے اسپر نشا
لگایا تھا یہ بھاگتے تعاقب کیا دن بھر اسکی تلاش مین خستہ و خراب رہے ابھی جی
راہگیرون سے پتہ ملا اس شخص نے جواب دیا کہ ہرن ہرگز تمھارا نہین ہی ہم
خود اسکو اسیر کیا ہی بڑی محنت سے ہمارے ہاتھ آیا ہی ہم تمکو ہرگز یہ ہرن نہ دینگے
ابھی ذبح کرکے اسکا گوشت لے جائینگے اپنے سردار کو نذر دینگے وہ خوش ہوگا
اسکے کباب بناکر نوش کرے گا رفیع البخت کو یہ بات بہت ناگوار ہوئی فرمایا
ہرن تجھ سے لے لینگے اگر تو کچھ حذر میان مین لائے گا تو اپنی خطا کی سزا پائیگا یہ سنکر اس شخص
جواب دیا کہ تم پردیسی ہو میرے حال سے ابھی طرح آگاہی نہین رکھتے ہو مناسب یہ ہی کہ ا
معاملے مین زیادہ گفتگو نہ کرو خاموش یہان سے چلے جاؤ ورنہ مفت مین نقص
اٹھاؤگے اور اگر ہمارے سردار کو خبر ہوگئی تو جان سے مارے جاؤگے رفیع البخ
نے یہ کلام سنکر تلوار میان سے نکالی اس شخص نے بھی ہرن کو اسی جگہ باندھ
اور تلوار کھینچکر مقابل ہوا اور رفیع البخت کے سر پر وار کیا شاہزادے
وار خالی دیکر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اس شخص نے چاہا کہ دوسرے ہاتھ سے اپنا
چھڑاے رفیع البخت نے ایک طمانچہ مارا کہ چکرا کر زمین پر گرا اور دم نکل گ

شاہزادے نے چاہا اپنے ہرن کو ذبح کرے کہ سامنے سے دو آدمی اور آئے انھون نے رفیع البخت کی طرف دیکھکر کہا اس جوان کو کس نے جان سے مارا ہی ابھی ہم کوہ پر سے آواز سن رہے تھے دو شخص آپس مین جھگڑتے تھے رفیع البخت نے جواب دیا سنے ہمارا شکار کیا ہوا ہرن ذبح کرنا چاہا تھا جب ہمنے اسکو منع کیا تو اسنے ہمارا کہنا قبول نہ کیا اور ہرن ہمارا ہمکو واپس نہین دیتا تھا بدزبانی کرتا تھا ہمنے اسکو بہت سمجھایا آخر اسنے لڑنا چاہا ہمارے ہاتھ سے مارا گیا یہ سنتا تھا کہ ان دونون آدمیون نے رفیع البخت کیطرف بہت غصہ سے دیکھکر کہا اسکی تو جان نہین معلوم تمنے کیونکر لی مگر ہملوگ تمکو زندہ نہین چھوڑینگے یہ سنکر شاہزادے کو بھی طیش آیا قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا کیا مجال تمھاری جو اسکا بدلہ ہمسے لے سکو وہ دونون شخص جنگ پر آمادہ ہوے تلوارین کھینچکر رفیع البخت پر آپڑے شاہزادے نے دونون کو مار کر ڈالدیا ان لوگون نے آواز بلند جو باتین کی تھین انکی آواز سے اور لوگ کوہ سے نیچے آئے اور رفیع البخت کی طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے اے شخص تجکو اپنے زور بازو پر بڑا ناز ہی دو تین آدمیون کو قتل کرکے کیا رستمی کا دعوی کرنے لگا ہی بس اب خیریت اسمین ہی کہ ہمارے ہمراہ چل کر تجکو اپنے سردار کے سامنے لے چلینگے وہ جو سزا تیرے حق مین مناسب سمجھے گا وہ تجکو دیجائیگی رفیع البخت نے جواب دیا ہمکو کوئی ضرورت نہین جو تمھارے سردار کے پاس جائین نہ تمھاری اتنی مجال ہی کہ ہمکو لے جاسکو یہ لوگ بہت تھے انمین سے ایک نے کہا کہ ہم جاکر ابھی اپنے سردار کو اطلاع دیتے ہین تم لوگ اسکو روکے رہنا جانے نہ دینا اسنے غضب کیا ہمارے لشکر کے تین آدمی مار ڈالے اور یہ لوگ اور رفیع البخت سے گفتگو کرتے رہے مگر ایک آدمی چلا گیا یہان گفتگو ہوتے ہوتے جنگ کی نوبت پہونچی دس بارہ آدمی جو پہاڑ پر سے نیچے اتر کے آئے تھے وہ بھی رفیع البخت کے ہاتھ سے مارے گئے ابھی شاہزادہ دم بھی نہ لینے پایا تھا کہ قریب دو سو آدمیون کے پہاڑ سے نیچے آئے اور آتے ہی رفیع البخت پر ٹوٹ پڑے شاہزادے نے بھی تلوار سنبھالی اور آدمیون کو قتل کرنا شروع کیا جب قریب سو کے قتل ہوے تو بقیہ لوگ بھاگ کے پہاڑ پر پہونچے اور وہان سے بہت سے لوگ مدد کے واسطے ہمراہ لائے دن تمام ہوچکا تھا رفیع البخت دن بھر کے خستہ تھے اب جو ان لوگون نے آکر دیکھا آپس مین کہا یہ جوان اس طرح گرفتار نہوگا جبتک کوئی معقول بندوبست نہ کیا جائیگا مناسب یہ ہی کہ جب تک ہملوگ اس جوان سے یہان مقابلہ کرین کچھ لوگ جاکر سردار لشکر کو اطلاع دیدین کہ یا تو وہ خود آکر اس جوان سے مقابلہ کرین یا جو مناسب جانین وہ انتظام کرین یہ سنکر دو تین آدمی پہاڑ کے اوپر گئے بقیہ لوگ یہان رفیع البخت سے مقابلہ کرتے رہے کچھ دیر کے بعد رفیع البخت نے دیکھا کہ ایک سیاہ فام اژدر پر سوار سامنے سے آیا اور اسنے للکار کر آواز دی او خدا پرست کیا کرتا ہی تو نے بڑا غضب کیا ہمارے

یہان کے ملازمین کو اسطرح پر قتل کر ڈالا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا رفیع البخت نے طیش مین آکر جواب دیا او مرد و کیا دہیات بکتا ہی اگر تجکو مقابلہ کرنا ہی تو سامنے آکر مقابلہ کر اُس ساحر نے اژدر کو جلدی جلدی بڑھایا رفیع البخت کے سامنے آکر کھڑا ہوا چاہا سحر کرے کہ ایک برق چمک کر گری اور سر اُس ساحر کا زمین پر کٹکر گر پڑا رفیع البخت کو کمال تعجب ہوا اسکا مرنا تھا کہ تاریکی چھائی سنگ باری برف باری ہونی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی گشتی مرا نام من اژدر سوار جادو بود اسکے مرنے کی جو صدا بلند ہوئی رفیع البخت نے دیکھا قریب ایک ہزار کے ساحر کوہ پر سے اُتر کے آئے اور سب نے چاہا سحر کرین مگر پھر وہی برق چمک کے گری اور سب کے سر کٹ کر خاک پر گرے رفیع البخت کو کمال تعجب ہوا کہ یہ لوگ سحر کرنے آتے ہین اور برق گرتی ہی انکے سر کٹ کر زمین پر گرتے ہین ایک ہزار ساحر کا مارا جانا ایک واقعہ عظیم تھا اب تو ایک تہلکہ مچ گیا تمام کوہ کو حرکت ہوگئی پہلے تو ان لوگون کے مرنے کی تاریکی چھائی رہی سنگ باری برف باری ہوتی رہی دیر کے بعد انکے مرنے کی آوازین آئین جب یہ آفت ختم ہو چکی تو رفیع البخت نے دیکھا پہاڑ پر سے مہیب آوازین آرہی ہین ہوا گرم چل رہی ہی بجلیان دور سے چمکتی نظر آتی ہین شاہزادہ تو اسطرف متوجہ تھا کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا اور رفیع البخت کو اٹھا کر لے گیا شاہزادہ اس تکان کی وجہ سے بیہوش ہو گیا تھوڑی دیر مین آنکھ جو کھلی اپنے کو ایک مکان خوشنما مین پایا وہان ساز و سامان نہایت دلچسپ نظر آیا رفیع البخت کو کمال حیرت ہوئی خیال کیا کہ مین خواب دیکھ رہا ہون یا سچا واقعہ ہی ابھی یہ خیال ختم ہونے پایا تھا کہ رفیع البخت نے دیکھا سامنے سے ایک نازنین مہ جبین لباس مکلف پہنے جواہرات گرانبہا سے آراستہ مع چند خواصون کے سامنے سے چلی آتی ہی رفیع البخت اُس نازنین کی صورت دیکھکر محو ہو گئے بے ساختہ زبان سے نکل گیا شعر آفتا گر دیدہ ام مہ تابان در زدیدہ ام ہ بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری ہ نازنین نے فریب ناز سے منہ پھیر کر رفیع البخت سے کہا کیون صاحب آپ یہان کیونکر تشریف لائے کیا ارادہ ہی پرائے مکان مین بلا اجازت چلے آنا اور اس بے تکلفی سے بیٹھا رہنا آپ ہی کا کام ہی رفیع البخت نے جواب دیا کہ جذب دل کی کشش لے یہان تک پہونچایا اور خوش قسمتی لے جمال جہان آرا دکھایا اب اگر تمکو ہمارا یہان بیٹھنا ناگوار ہی تو ہم کیا کر سکتے ہین سوا اسکے کہ جہان مقدر لے جائے وہان چلے جائین یا بلا اجازت یہان آنے کی خطا معاف کرائین نازنین یہ جواب سنکر پھڑک گئی کہا اب تشریف لیجانے کی اجازت نہین ہی آپ ہمارے مہمان ہین مگر ہم تو یہ پوچھتے ہین کہ آپ یہان تک کیونکر تشریف لائے اور آپ کو کون لیکر آیا اس مکان کا پتہ آپ نے کیونکر پایا رفیع البخت نے جواب دیا کہ مین ایک مرتبہ یہ سب کیفیت بتا چکا کہ جذب دل کھینچکر یہان تک لایا اور مقدر لے اس طرف کا راستہ بتایا

نازنین نے کہا آپکی سب باتین نرالے ڈھنگ نئی رنگ کی ہین ایک ہرن کے
واسطے اتنے آدمیون کی جان لی خود زحمت اٹھائی آپکو اس ہرن کی کیا بڑی ضرورت
تھی ابھی حکم ہو تو دس بیس ہرن منگا کر حاضر خدمت کرون آپ انکو ذبح کیجیے کباب
کھایئے کچھ نوش فرمایئے کچھ ہمراہ لیجایئے معلوم ہوا کباب آپکو زیادہ پسند ہین جب تو
اس قدر محنت اٹھائی کہ آہو کو تیر لگایا اسکے تعاقب مین گھوڑا دوڑایا تمام دن خستہ و
خراب رہے جب صید کا پتہ لگا تو یہ مرحلہ پیش ہوا یہان بھی اپنی جان پر کھیل گئے نہین
معلوم کتنے آدمیون کی جان لی ایک شکار کے واسطے ہزارون کا شکار کر ڈالا مگر
افسوس یہ ہی کہ ہرن آپکو پھر بھی نہین ملا اگر ہرن ہاتھ آجاتا تو یہ سب محنت ٹھکانے
لگتی رفیع البخت نے ہنسکے جواب دیا کہ اگر ہم وہان موجود رہتے تو ہرن کون لیجاسکتا تھا
جب جسنے ہمارا خیال کیا اسنے ہرن بھی ضرور منگایا ہوگا یہ فقرہ سنکر نازنین ہنس پڑی
کہا واہ صاحب آپکی باتین عجب طرح کی ہین ایک تو آپکو زحمت سے بچائے پھر
آپکا ہرن منگائے ماشاءاللہ ابھی تک مزاج مبارک مین ضد اور ہٹ کی خو باقی ہی خیر
یہ بھی سہی یہ کہکے اپنی خواصون کی طرف اشارہ کیا خواصین اسی وقت سلام کرکے
چلی گئین اور اسی ہرن کو اٹھا کر سامنے لائین نازنین نے کہا لیجیے اپنا ہرن بھی لیجیے
مجھکو تو آپ سے ڈر معلوم ہوتا ہی اگر آپکا ہرن نہ ملتا تو آپ یہان بھی تلوار کھینچکر
لڑنے پر آمادہ ہو جاتے رفیع البخت نے فرمایا کہ اب زیادہ باتین نہ بنایئے کچھ
خلاصہ کیفیت یہان کی بتایئے یہ لوگ کون تھے اس جگہ کا کیا نام ہی مجکو یہان کون
لایا تھین میری کیفیت کیونکر معلوم ہوئی نازنین نے ہنسکر کہا اب آپ سے البتہ
حیلہ گون کو بھی دیوانہ بنانا چاہا ہم تو خود آپ سے دریافت کر رہے ہین آپ خلاصہ
فرماتے نہین آپ نے خیال کیا کہ اگر یہ لوگ مجھ سے پوچھینگے تو ضرور مجکو اپنے
آنے کی کیفیت بیان کرنا پڑے گی اس سے بہتر یہ ہی کہ ان سب کو پوچھنے کا موقع نہ دون
اور ایک ایسی بات کہون کہ سب حیرت مین مبتلا ہون ایک دوسرے سے کہے کہ
کیا بات ہی یہ کیونکر یہان تشریف لائے اور کسطرح اس مکان مین پہونچے تو ایسے
حیلہ و حوالے یہان کام نہ دینگے رفیع البخت نازنین کی شوخیان دیکھکر بیتاب
ہو گئے کہا تمھاری خوشی یہ بھی ایک بات ہی کہ جسکو مہمان کے لقب سے یاد کرین
اسکی خاطر شکنی بھی روا رکھین نازنین نے یہ بات سنکر خیال کیا کہ یہ جوان نازک مزاج
معلوم ہوتا ہی ایسا سودا لگی کرنے سے آزردہ ہو جائے تو بنا بنایا ہوا کام
بگڑ جائے اس سے بہتر یہ ہی کہ اس سے کسی بات کو پوشیدہ نکرین جو جو یہ
دریافت کرے سب خلاصہ خلاصہ بیان کر دین یہ خیال کرکے نازنین نے کہا
اب ہم آپکے اس ارشاد سے مجبور ہین بیشک آپ ہمارے مہمان ہین جو کچھ
ہم آپکی خدمت کرین وہ کم ہی مگر تھوڑی دیر استراحت فرمایئے تعجیل نہ کیجیے یہان کی

سب کیفیت آپ سے عرض کی جائیگی کوئی بات پوشیدہ نرہے گی ابھی آپ یہان تشریف لائے ہین ان
آپ نے آہو کے پیچھے ہلاکت اٹھائی اسوقت اتنے آدمیون سے مقابلہ کیا اب آپ باغ مین
تشریف لیچلین اور وہان تھوڑی دیر استراحت فرمائین طبیعت بحال ہو جائیگی کسل راہ دور
ہوگا قلب کو فرحت حاصل ہوگی رفیع البخت نے اس بات کو خوشی سے منظور کیا نازنین نے
عرض کی پھر تشریف لیچلیے شاہزادہ اٹھ کھڑا ہوا نازنین کے ہمراہ باغ مین آیا طبیعت خوش ہوگئی
وسط باغ مین ایک چبوترہ سنگ سفید کا بنا تھا اسپر فرش بچھا تھا نازنین نے شاہزادے کو
مسند پر بٹھایا خود مودب ہوکر سامنے بیٹھی باغ کی ہوائے فرحت افزا و خوشبوے جانفزا سے
تھوڑی ہی دیر مین سب شکایتین برطرف کردین اور طبیعت شاہزادے کی بحال ہوئی نازنین
نے عرض کی اب آپ کیا ارشاد فرماتے ہین شاہزادے نے کہا اس جگہ کا نام کیا ہی اور جو لوگ
میرے ہاتھ سے مارے گئے یہ کون تھے نازنین نے عرض کی ای شہریار کوہ خاقانی اس مقام کا
نام ہی جو لوگ آپ کے ہاتھ سے مارے گئے وہ سب خاقان تاجدار جاہ و میرے والد کے
ملازم تھے اس پہاڑ کے حوالی و جوانب مین کوئی آنے نہین پاتا ہی اگرچہ برائے نام یہ ایک
پہاڑ ہی مگر وسعت مین ایک ملک کی حیثیت رکھتا ہی والد ماجد یہان کے فرمانروا ہین جب تک
آپ نے غیر ساحر لوگون کو قتل کیا اسوقت تک انکو خبر نہین تھی جب ایک سوار انکے پاس آیا
اور کہا وہ قتل ہوا اسوقت ساحرون نے انکو خبر دی انھون نے حکم دیا کہ تھوڑے سے
ساحر اور بھیجدیے جائین اس شخص کو گرفتار کرکے لے آئین جب ساحر آئے اور وہ بھی قتل ہوگئے
تو پھر انکو اطلاع ہوئی انھون نے ایک ساحر جلیل کو بھیجنا چاہا مین نے اس امر کو مناسب نہ جانا
آپکو اسطرف لے آئی مین نے پہلے ہی مرتبہ اس بات کی خبر پائی تھی کہ کوئی شخص اپنے صید کی
تلاش مین اسطرف آیا اور اس نے تین آدمیون کو قتل کر ڈالا جب سنگار عظیم برپا ہوا تو مین
نظر بر دریچہ سے پوشیدہ ہوکر تماشا دیکھنے گئی آپکی ہمت و جرأت دیکھکر مجکو بڑا تعجب ہوا کہ تنہا نے
سیکڑون کو ایک دم مین مار کر ڈالا اب ساحر کی آمد مجھسے نہ دیکھی گئی مین نے سحر کرکے اسکا
سر کاٹ ڈالا اگر آپکو میدان سے نہ لے آتی تو ابتک آفت عظیم برپا ہوتی اسواسطے کہ والد ماجد
کے لوگون نے یہ خبر پہونچائی تھی کہ جو شخص اپنے صید کی تلاش مین آیا وہ خدا پرست ہی اور
آجکل خدا پرستون کے ہاتھ سے ساحرون کی جانین بہت تلف ہوا کرتی ہین یہ خبر تمام
ساحرون مین پہونچی ہوئی ہی کہ مسلمان ساحرون کو زندہ نہ چھوڑینگے اسو بہ سے جملہ ساحر
مسلمانون کے سخت دشمن ہین جسوقت والد ماجد کو یہ خبر پہونچی انھون نے کہا اگر کسی کے
بنائے کچھ نہین بنے گا تو ہم خود چلینگے اور اس خدا پرست کو گرفتار کر لائینگے جب مین آپکو
اسطرف لیکر چلی آئی تو مین نے وہان کی خبر منگائی ابھی میرے بھیجے ہوے لوگ واپس نہین
آئے ہین دیکھون اب وہان کیا انتظام ہو رہا ہی والد ماجد سحر مین اپنا مثل و عدیل نہین رکھتے اگر
وہ اس معاملے مین کد کرینگے تو ممکن نہین کہ بزور سحر انکو اس راز سے آگاہی نہو جائے اور
اگر وہ آگاہ ہو جائینگے تو غضب ہوگا مجھ مین اتنی طاقت نہین جو انکا مقابلہ کر سکون

رفیع البخت نے نازنین کو جواس امر مین مستعد پایا فرمایا تم نہ گھبراؤ خاطر جمع رکھو خدا مالک ہی اگر اس
راز کا افشا بھی ہو جائیگا تو کوئی کچھ نہین کرسکتا مین سب سے مقابلہ کرونگا نازنین نے عرض کی
بیشک ارشاد بجا ہی مگر مجکو اپنا خیال ہی آپکا تو کوئی کچھ نہین بنا سکتا مگر میرے واسطے نہین معلوم
کیسی کیسی مصیبتین پیدا ہونگی رفیع البخت نے فرمایا تمکو بھی کوئی مصیبت نہ پہونچا سکیگا ہر
حالت مین خدا پر نظر رکھو ہر آفت مین وہی بچانے والا ہی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ
چند کنیزون نے آکر عرض کی ملکۂ عالم جن لوگون کو آپنے برائے خبر روانہ کیا تھا وہ
در دولت پر حاضر ہین آپکے باب مین کیا ارشاد ہوتا ہی ملکہ نے جواب دیا انسے جاکر
سب کیفیت دریافت کرکے آؤ اور مجھسے بیان کرو کنیزین سلام کرکے پیچھے
ہٹین تھوڑی دیر کے بعد پھر حاضر ہوئین ہاتھ باندھکر عرض کی ملکۂ عالم وہ لوگ کہتے ہین
کہ جب بادشاہ سلامت نے اُس شخص کے اسیر کرنے کو چند ساحران جلیل روانہ کیے
اور اُن لوگون نے اُسکا پتہ نہ پایا تو بادشاہ سے جاکر سب کیفیت بیان کی بادشاہ نے
کہا ایسے شخص کا زندہ باقی رہنا خلاف مصلحت ہی جسطرح ممکن ہو ساحر اُسکو تلاش کرین
بخوف جان ہمین کہین پوشیدہ ہوگیا ہی جو کوئی اُسکا پتہ لگائیگا انعام مین زر وجواہر پائیگا
سب ساحر لوگ اُسکی تلاش مین نکلے ہین بادشاہ سلامت کہہ رہے ہین کہ جو لوگ خدا پرست
ہین ساحرون سے انکو کمال دشمنی ہوتی ہی بہت سے بزرگان دین ساحری انکے ہاتھون
سے قتل ہوے ہمپر واجب ہی کہ اُنکے خون کا بدلہ اُنسے لین اور علاوہ اسکے جس حکومت
اور جس طلسم مین یہ لوگ پہونچتے ہین تباہ و غارت کرکے اپنے قبضہ مین لاتے ہین
میری مملکت مین خدا پرستون کی رسائی اچھی نہین جب بڑے بڑے شاہان طلسم اُنسے
ہار کر عہدہ برآ نہوسکے تو مین کیونکر ہو سکونگا آج تو بیک ہی مسلمان میری
سرحد مین آیا اور راستے ہی قتل ہوگیا کل یا کل اُسکے ساتھی اور یہان آپہنچینگے اسی طرح
رفتہ رفتہ مجتمع ہوکر مملکت پر حملہ کرینگے اُسوقت میرے بنائے کچھ نہ بنیگا
اس سبب یہ ہوتا ہی کہ ہمکو جہان ممکن ہو اس ایک خدا پرست کو تلاش کرکے زندہ نہ چھوڑین
کنیزین ملکہ سے یہ باتین کہتی رہین اور رفیع البخت ہونٹ چبا چبا کر سنتے رہے مارے
جوش شاہزادہ کے چہرے سے آثار غضب نمایان دیکھے گھبرا گئی ہاتھ باندھکے عرض کی
شہریار آپ غصہ نکرین یہانتک کوئی نہین سکتا نہ آپکی خبر وہان تک کوئی لے جانے والا
ہی مین ہر حالت مین برائے جان نثاری موجود ہون اگر دشمنان پر کوئی وقت سخت
آئیگا تو مین اپنی جان عزیز نکرونگی رفیع البخت نے کہا ملکہ مجکو خود تمھارے باپ کے
پاس جانا ہی اور اُنسے کہنا ہی کہ مین موجود ہون جو کچھ میرے واسطے تدبیر کی ہو اُسکو
اٹھا نرکھو دیکھون وہ میرا کیا بناتے ہین اور ساحران جلیل جو تمھارے یہان مشہور
ہین اُنسے کیا ہوسکتا ہی مین اسی وقت جاؤنگا اور تمھارے والد سے ملونگا ملکہ
یہ کلمات سنکر کانپنے لگی ہاتھ باندھکر پھر عرض کی اگر حضور کا یہی ارادہ ہی تو ابھی

توقف فرمائین کنیز کچھ انتظام کرنے گئی آپ شوق سے تشریف لیجائین رفیع البخت نے
فرمایا ہم عورتون کی امداد نہین چاہتے ملکہ نے عرض کی اے شہریار آپ کے اور ہمارے
کہان ہین اگر آنکا پتہ معلوم ہو تو کنیز آنکو خبر کر دے اگر وہ لوگ یہان آجائینگے اور آپ
ہمراہ بادشاہ کے پاس جائینگے تو بادشاہ ضرور آپکی شان و شوکت عزت و حرمت
کا خیال کرینگے اور جو کچھ اب تک انھون نے احکامات جاری کیے ہین انکو موقوف کر دینگے
اور آپ سے عذر کرینگے تنہا جانا میرے نزدیک مناسب نہین لون آپکو اختیار ہی
مجھے اچھی طرح امید ہی کہ آپ سے اگر دس لاکھ بھی مقابلہ کرینگے تو شکست پائینگے
مگر اس حالت مین مقابلے کی نوبت نہ آئیگی یون ہی گفتگو سے بات بن جائیگی بادشاہ
آپ سے ملکر بہت خوش ہونگے کیا عجب ہی وہ بھی اسلام قبول کرین غرض اسطرح
کی باتین ملکہ نے رفیع البخت سے کین کہ شاہزادے کا غصہ فرو ہوا ملکہ نے پتہ
ہمراہیان رفیع البخت کا دریافت کیا اور عرض کی اب مین کچھ لوگون کو آپکے لشکر کی
طرف روانہ کرتی ہون بہت جلد وہ لوگ آپکی قدمبوسی حاصل کرینگے جب تک آپ
یہان تشریف رکھین تھوڑی دیر یہی گفتگو رہی پھر ملکہ رفیع البخت کو باغ سے لیکر
بارہ دری مین آئی وہان تھوڑے عرصہ تک باتین رہین رفیع البخت نے فرمایا
صبح کو کچھ لوگ ہمارے لشکر کی تلاش مین ضرور جائین اور ان لوگون کو بہت جلد ہمارے
پاس لے آئین کیونکہ ہمین اب زیادہ ٹھہرنا گوارا نہین جب تک وہ لوگ نہ ملینگے ہم آگے
نہ بڑھینگے ایسا نہو کہ پھر وہ لوگ ہمکو نہ پائین اور ہماری تلاش مین کسی اور جانب
چلے جائین ملکہ نے عرض کی صبح کو ضرور چارون طرف آدمی روانہ کیے جائینگے اور
کیا عجب ہی کل ہی سب کا پتہ بھی ملجائے اور مین کل والدہ مادر کے یہان جاؤنگی خود
جملہ امور دریافت کرونگی آدمیون کے کہنے کا کیا اعتبار ہی وہان کی باتین انکی سمجھ
مین نہ آئی ہونگی مین کل خود جاکر اچھی طرح دریافت کرونگی تھوڑی دیر یہ باتین رہین
جب رات زیادہ آگئی شاہزادے نے آرام فرمایا صبح کو ملکہ نے خواصون کو بلاکر حکم دیا
کہ ہمارے ملازمین خاص کو بلاؤ اور انسے کہو پوشیدہ ہوکر یہان سے جائین اور شاہزادہ
رفیع البخت کے لشکر کا پتہ لگائین خواصین اسی وقت ڈیوڑھی پر آئین اور ملکہ کے
ملازمین خاص کو طلب کیا ملکہ کے حکم سے سب کو آگاہی دی ملازمون نے کہا ملکہ عالم
سے عرض کیجیے کہ جب سے یہ واقعہ گذرا ہی اسوقت سے حکم شاہی ہی کہ کوئی سرحد کے
باہر نہ جانے پائے جو کوئی سرحد کے باہر جانے کا ارادہ کرتا ہی بادشاہ اسکو اپنے روبرو
طلب فرماتے ہین اور اس سے جانے کا سبب دریافت کیا جاتا ہی اگر کوئی سرکاری
کام ہوتا ہی تو اجازت دیجاتی ہی ورنہ روک دیا جاتا ہی سب ساحرون کو تلاش ہی کہ
فوج کے قاتل کا پتہ لگائین جب تک پتہ نہ ملے گا کوئی ساحر اور غیر ساحر سرحد کے باہر
نہین جانے پائیگا خواصین پلٹ کے ملکہ کی خدمت مین حاضر ہوئین جملہ حال عرض کیا

ملکہ نے کہا تو قف کرو مین خود اسکا بندوبست کرتی ہون ابھی بادشاہ کے حضور مین جاتی ہون سب کی راہ کھلی جلتی ہی اتنے عرصہ مین رفیع البخت نے فریضۂ سحری سے فراغت پائی ملکہ سے دریافت کیا کہ کیا ارادہ ہی ملکہ نے عرض کی اب مین بادشاہ سلامت کے پاس جاتی ہون اور وہان سے خلاصہ خبر لاتی ہون اسکے بعد جو رائے مناسب ہو گی وہ کیا جائے گا ابھی سننے مین آیا ہی کہ حکم بادشاہ سے راستہ بند کیا گیا ہی جب تک مین نہ جاؤنگی انتظام درست نہو گا رفیع البخت نے فرمایا زیادہ عرصہ نہ لگانا بہت جلد واپس آنا اگر تمکو دیر ہو گی ہماری طبیعت یہان گھبرائیگی ایسا نہو کہ زیادہ دم گھبرائے اور ہم یہان ٹھہر نہ سکین ملکہ نے یہ سنکر عرض کی ایسا کام نہ کیجیے گا اور اگر مرضی والا نہین ہی تو مجھے نہ جانا بھی قبول ہی مین صرف دریافت حال کی غرض سے جاتی تھی رفیع البخت نے فرمایا نہین تمھارا جانا ضرور ہی مگر مین یہ کہتا ہون کہ زیادہ دیر نہ لگانا جلد واپس آنا ملکہ رفیع البخت سے رخصت ہو کر جانب خاقان تاجدار روانہ ہوئین کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب چھ کیفیت خاقان کی عرض کیجاتی ہی

جب لوگون نے جاکر اسکو خبر دی کہ جس شخص نے اتنے غیر ساحرون کو ہلاک کیا تھا اُس نے ساحرون کو بھی قتل کر ڈالا انسان نہین آفت ناگہانی ہی تو خاقان تاجدار نے ایک ساحر نامی کو مع اور چند ساحرون کے برائے گرفتاری رفیع البخت روانہ کیا اُن لوگون نے آکر رفیع البخت کو نہ پایا اپنے یہان کے ساحرون کی لاشین اٹھاکر لیگئے اور بادشاہ سے عرض کی جو شخص آیا تھا معلوم ہوتا ہی ساحر زبردست بھی تھا اُسی نے سحر کرکے ان ساحرون کو قتل کیا اور خود بھی سحر کرکے نکل گیا بادشاہ نے جواب دیا میرے خیال مین وہ شخص ابھی یہین موجود ہی کہین گیا نہین ہی اگر سرحد کے باہر جاتا تو میرے بازو کا پتلا تجھے خبر دیتا تم لوگ جاکر تلاش کرو ضرور یہین کہین پوشیدہ ہو گا ساحر پھر وہان سے واپس آئے اور بہت کچھ تلاش کرکے پلٹ گئے خاقان نے کہا رات زیادہ آئی ہی اسوقت زحمت اٹھانا بیکار ہی اب صبح کو اُسے تلاش کرینگے اسوقت یہ بندوبست کر دیا جائے کہ سرحد کے باہر کوئی آدمی جانے نہ پائے یہ کہکر اپنے بازو سے ایک پتلا کھولکر اپنے سامنے رکھا کہا ای تصویر نیرنگ جو شخص آیا ہی یہ کون ہی اُس پتلے نے کہا یہ شخص مسلمان ہی رفیع البخت اسکا نام ہی بڑا بہادر ہی ساحران جلیل اسکی ہیبت سے کانپتے ہین اگر اسکو یہان رہنے دوگے تو آفت برپا کرے گا اس سے بہتر یہ ہی کہ اسے قتل کر ڈالنا خاقان نے کہا مجکو اسکا پتہ کیونکر معلوم ہو گا پتلے نے جواب دیا کل صبح کو سب سے پہلے جو تیرے پاس آئے گا وہی اسکا پتہ بتائے گا اسی نے اسکو پوشیدہ کیا ہی رفیع البخت خود ساحر نہین مگر اسوقت

ساحرون کے قتل مین خود یہان کے سحر کی شرکت تھی خاقان نے کہا تعجب کی بات ہی میرے
یہان تو کوئی ایسا نظر نہین آتا جو اپنے ساتھیون کے مقابلے مین دوسرے کا شریک ہوتا
پتلے نے جواب دیا یہ راز پوشیدہ نہین رہیگا ظاہر ہو جائے گا مگر خبردار رفیع النجت کی شرکت
نکرنا نہین تو بہت پچتائیگا وہ تجکو بھی زیر کرے گا اور سب مال و خزانہ اپنے قبضے مین کر کے
چلا جائیگا خاقان نے جواب دیا مین ہرگز اسکی شرکت نکرونگا جبکی ذات سے بزرگان
دین ساحر ہی قتل ہوے ہین ایسے شخص کی شرکت کر کے اپنے حق مین جہنم مول لونگا یہ کہکے
اسنے پتلے کو بار بر باندھ لیا اور محل کے اندر آیا اسکی بی بی ملکہ خورشید جمال نے سب
کیفیت دریافت کی خاقان نے سب حال بیان کیا ملکہ نے کہا تو ابھی وہ شخص یہان
موجود ہی خاقان نے کہا اب اسکی کیفیت کل معلوم ہو جائیگی بازو بر جو پتلا بندھا ہوا ہی اسنے
خبر دی ہی کہ جو شخص کل اول وقت تیرے پاس آئے گا وہی رفیع النجت کا شریک ہی
اور ایسے شخص کا زندہ رہنا مناسب وقت نہین ہی پتلا خبر دیتا ہی کہ اگر وہ رہے گا تو تیرا مال
و خزانہ لیکر چلا جائیگا اور تیرے ملک کو برباد کر دے گا اس سے بہتر یہ ہی کہ کل جسطرح بن پڑے
اسکو گرفتار کر کے قتل کر ڈالون دیر تک یہی باتین رہین جب رات زیادہ آئی خاقان سو گیا
مگر اس انتشار کے سبب اسکی رات بھر عجیب حالت رہی بار بار اسکی آنکھ کھل جاتی تھی
ہر مرتبہ اسے یہی خیال ہوتا تھا کہ دیکھون کل سب سے پہلے میرے پاس کون آتا ہی اسی
کرب و بیچینی مین اسکو تمام رات بسر ہوئی صبح سے پہلے خاقان تاجدار جاد و اٹھ گیا
ابھی سپیدئ سحر اچھی طرح آسمان پر پھیلنے بھی نہ پائی تھی کہ ملکہ نسیم مہر عارض نے آکر
سلام کیا خاقان نے اپنا سر پیٹ لیا کہا ای ملکہ نسیم تم اسوقت یہان کیونکر آئین
اور تمھارے آنے کا کیا سبب ہی ملکہ نے ہاتھ باندھ کر کہا مین آپ کے سلام کو حاضر
ہوئی اور کل مین نے کسی شخص کے آنے کی خبر سنی تھی اور یہ بھی سنا تھا کہ اسنے فوج کے
کچھ لوگون کو قتل کر ڈالا کئی ساحر نامی نامی قتل کیے اسکی کیفیت بھی مجکو دریافت کرنا تھی خاقان
نے کہا تم نے غضب کیا اب ایک بات مین تم سے پوچھتا ہون مگر مجکو صحیح صحیح بتا دینا
اتنا سننا تھا کہ ملکہ کے چہرے سے رنگ اڑ گیا سر جھکا کر کہا جو کچھ آپ دریافت کرینگے
مین خلاف نہ کہونگی سب صحیح بتا دونگی خاقان نے پوچھا تم اس شخص کے حال سے
اچھی طرح پر واقف ہوا ور تم ہی نے کل اسکو مدد بھی دی تھی ورنہ وہ غیر ساحر تھا
ساحرون کو ہرگز ہلاک نکر سکتا اور آسانی سے گرفتار ہو جاتا اب ملکہ کی عجیب حالت
ہوئی خاقان نے کہا دیکھو یہ راز ابھی افشا نہین ہوا ہی اور لوگ اسکی تلاش کرتے پھرتے
ہین اگر تم نے کہین اسکو پوشیدہ کیا ہو تو صاف صاف بیان کر دو ورنہ بڑی قباحت
ہی مین تمام ملک مین بدنام ہو جاؤنگا ساحر مجکو حقارت کی نگاہ سے دیکھینگے ملکہ نے
جب دیر تک بجز خموشی کچھ جواب نہ دیا تو خاقان نے غصے سے کہا کہ اگر تو میرا کہنا
خیال مین نہین لائیگی اور مجھے صاف صاف کیفیت نہین بتائیگی تو مین پھر جبر سے

گا مہ لونگا تجکو ابھی جان سے مار ڈالونگا ارے تونے بڑا غضب کیا میرے دشمن کو مدد دی
اگر مین اسکے مقابلے مین جاتا تو اسی طرح تو میرے قتل کی بھی درپے ہوتی ہرن وغیرہ کا
صرف بہانہ تھا اصل مین تو ہی نے اسکو بلایا ہوگا اور تیری وجہ سے وہ آیا ہوگا اب تو ہی نے
اسکو کہین پوشیدہ بھی کیا ہی تو بھلا تیرے چھپانے سے وہ کہین چھپ سکتا ہی مین ابھی
اسکا پتہ لگاؤنگا تیرے مکان پر جاؤنگا آج تک کسی اولاد نے اپنے باپ کے دشمن کو مدد نہ دی
ہوگی تونے یہ غضب ڈھایا اب سزا تیری یہ ہی کہ پہلے اسکو قتل کرون پھر تیری بھی جان سلامت نچھوڑون
اور اگر تو اسوقت اسکا پتہ بتادے اور گرفتار کرادے تو تیری جان بخشی کی جائیگی مگر وہ
زندہ نہ بچے گا اسی طرح بہت سی باتین غصہ مین خاقان نے ملکہ نسیم سے کہین مگر
ملکہ نسیم خاموش سر جھکائے بیٹھی رہی جب عرصہ ہوا تو خاقان نے تازیانہ منگایا
اب ملکہ خورشید جمال والدۂ ملکہ نسیم کو اس حال کی خبر ہوئی کہ خاقان نے
ملکہ نسیم کے واسطے تازیانہ منگایا ہی یہ بیتاب ہوکر خاقان کے پاس آئی کہا ای
شہنشاہ آپ کا قلب کیا پتھر کا ہوگیا ہی دنیا مین کسی نے بھی اولاد کے واسطے ایسی سختی
کی ہی آخر اسکی خطا کیا ہی بادشاہ نے بی بی کو قریب اپنے بلایا سب کیفیت بیان کی
کہا اگر والدین نے اولاد کے واسطے ایسے ستم روا نہین رکھے تو اولاد نے بھی ماں باپ
کے دشمنون کو اسطرح پناہ نہین دی ہی ملکہ خورشید جمال نے کہا آخر آپ سے کس نے
کہا کہ ملکہ نسیم نے اپنے یہان اس جوان کو پوشیدہ کیا ہی خاقان نے جواب دیا کہ
کل مین نے بازو پر سے پتلا کھولکے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ جو شخص کل سب کے
پہلے مجھ سے ملنے کو آئے گا وہ خدا پرست اسی کے گھر مین پوشیدہ ہوگا ملکہ خورشید جمال
نے کہا ممکن ہی کہ پتلے نے ایک حکم مین کم تو جہی کی ہو اور یہ بات خلاف ہو خاقان
نے کہا پتلہ کبھی کوئی بات جھوٹ نہین کہتا آج تک اسکے سب حکم سچ ہوے ہین یہ کہکے
خاقان نے پھر پتلہ بازو سے کھولا اور اسکی طرف مخاطب ہوکر کہا کیا ملکہ نسیم کے
مکان مین رفیع البخت موجود ہی پتلے نے سر ہلایا کہا ملکہ نسیم ابھی رفیع البخت کے
باتین کرکے آئی ہین اور وعدہ کیا ہی کہ مین وہان جاتی ہون جو کچھ کیفیت ہوگی آکے
اطلاع دونگی اب تو خاقان کو اور زیادہ غصہ آیا جاہا ایک تازیانہ لگائے کہ ملکہ
خورشید جمال کمر سے لپٹ گئی کہا ای شہنشاہ پہلے آپ مجکو قتل کرین پھر نسیم کو
چاہے جسطرح کی تکلیف دین مجھ سے اسکی تکلیف ہرگز نہین دیکھی جائیگی خاقان نے
جواب دیا کہ کیا تمکو بھی بیٹی کی طرفداری منظور ہی اب جو خورشید جمال نے خیال کیا
کہ اگر مین زیادہ گفتگو کرتی ہون تو ایسا نہو کہ بادشاہ کو مجھپر بھی غصہ آئے اور مجھے بھی
نسیم کے ہمراہ مبتلاے بلا کرے تو پھر نسیم کا کوئی بچانے والا بھی نہین ہی یہ سوچ کے
ملکہ خورشید جمال نے کہا ای شہنشاہ آپ تھوڑی دیر توقف فرمائین مین ابھی اسکا انتظام
کرتی ہون اور رفیع البخت کو اسیر کرکے منگائے دیتی ہون جو کام ہو وہ دلاسے دلاسے

خوب ہوتا ہی اگر آپ اسوقت جبر کرینگے اور سب لوگ بھی اس کیفیت سے ماہر ہونگے
ملکہ نسیم کی تنہا بدنامی نہین آپ بھی تمام ملک مین رسوا ہوجائینگے اس سے مناسب یہ ہی
کہ آپ تھوڑی دیر کے واسطے باہر تشریف لے جائین مین دلاسا دیکر ملکہ نسیم سے کل
کیفیت دریافت کرلونگی اور اسکو سب نشیب و فراز سمجھا دونگی یہ خود رفیع البخت کو
گرفتار کرلیوے گی اور اسکے قتل مین مدد دیگی آپ نے تو غضب کیا ایسے پروردہ ناز
نہم کے ساتھ اس جور و جفا سے پیش آئے وہ بھی گھبرا گئی آئے ہوئے اسکے حواس
جاتے رہے ملکہ خورشید جمال نے جو یہ تقریر کی خاقان بھی کچھ سمجھا ٹال کر چلا گیا اب
ملکہ خورشید جمال ملکہ نسیم کو اپنے ہمراہ لیکر علیحدہ آئین پہلے رومال سے آنسو
پونچھے پھر بہت کچھ دلاسا دیا اس کے بعد کہا کیون بیٹی کیا تمکو اپنے مہربان باپ کی محبت
ذرا بھی نہین ہی جو تمنے اسکے دشمن کو اپنے گھر مین چھپایا جو بات سچ ہو مجھ سے بیان کرو
ملکہ نسیم نے سر جھکا لیا شرم کی وجہ سے کچھ جواب نہ دیا بہت دیر تک ملکہ
خورشید جمال نے سمجھایا آخر مجبور ہوکر ملکہ نسیم نے کل کیفیت بیان کردی
اب تو خورشید جمال کے پانون کے نیچے سے زمین نکل گئی سرد ہوگئی کہا ای بیٹی تمنے
بڑا غضب کیا اسقدر باتین سنین مگر ابھی تک اسکی محبت سے ہاتھ نہین اٹھاتی ہو
اور اب کو راہ راست پر آؤ دیوانی نہو جاؤ ابھی بڑی مشکل کہکے مین نے شہنشاہ
سے چند ساعت کی مہلت طلب کی تھی کہ مین ملکہ نسیم کو سمجھا کر کل کیفیت آپ سے
بیان کرونگی اور اسکو بھی گرفتار کراکے منگا دونگی اب اگر کوئی دم مین وہ آتے ہونگے
مجھ سے جو دریافت فرمائینگے تو مین انکو کیا جواب دونگی ارے وہ ابھی تمکو اسیر کرکے
لیجائینگے اور اسکی جان تو کسی طرح نہ بچیگی مگر مجھے یہ خوف ہی کہ شہنشاہ کا غصہ بہت
برا ہی جب انکو غصہ آتا ہی تو انکی محبت سرد ہوجاتی ہی بہت مرتبہ ایسے اتفاقات
ہوچکے ہین کہ انھون نے اپنے عزیزون کو سولی دلاکر مروا ڈالا ہی مین دیکھتی
ہون تو اس بات کا انجام مجھے بہت برا معلوم ہوتا ہی ملکہ نسیم نے جواب دیا
کہ اب جو مقدر مین لکھا تھا وہ ہوا اور جو کچھ ہونے والا ہی وہ ہوگا آپ میرے
ساتھ اسوقت یہ سلوک کرین کہ مجکو میرے مکان واپس جانے دین وہان سے
پھر شہنشاہ کو اختیار ہی کہ مجھے اور شاہزادہ رفیع البخت کو گرفتار کرکے منگالین
ملکہ خورشید جمال نے کہا اب جانا تمھارا غیر ممکن ہی یہان سے آکے تو نہین
جانے پاؤنگی شہنشاہ اگر آئینگے تو مین انکو کیا جواب دونگی وہ جسوقت تمکو یہان نہ پائینگے
آفت بپا کرینگے مجھے بھی تمھارا دوست خیال کرکے نہین معلوم کیا سزا دینگے ملکہ نسیم
نے کہا آپ اس بات کو یون سنا کیجیے گا کہ جب مین نے اسپر سختی کی تو اسنے میرا کہنا قبول
نہ کیا اور شہر کرکے اپنے مکان کی طرف چلی گئی ملکہ خورشید جمال نے بہت کچھ کہا مگر
نسیم نے قبول نہ کیا جب اسکو یقین ہوگیا کہ اب نسیم کا قابو مین آنا دشوار ہی اور عنقریب

یہ سحر کرکے جایا چاہتی ہی اسکا سحر مجھ سے نہ رکیگا یہ سوچکے اسنے ایک خواص
کی طرف اشارہ کیا کہ شہنشاہ کو حلد بلالے مین آنسے کچھ باتین کہونگی نسیم نے
خورشید جمال کا اشارہ دیکھ لیا سمجھ گئی اب خاقان تاجدار جاوہ آئیگا اور
وہ اسیوقت مجکو اسیر کرلے گا یہ سوچ کے ملکہ نسیم نے سحر کرکے پانون زمین پر
مارا غرق ہوئی کہ خورشید جمال نے کچھ سحر کرکے روکنا چاہا مگر یہ نسبت اپنی مان
خورشید جمال کے نسیم سحر مین زیادہ مشاق تھی اسکے روکنے سے نہ رکی اور
غرق زمین ہوگئی اسی اثنا مین خاقان بھی محل مین آگیا اور نسیم کو نہین پایا
خورشید جمال سے کہا نسیم کہان ہی اسنے جواب دیا ای شہنشاہ مین نے جب اسکے
تیور برے پائے تو فورًا آپکو اطلاع دی آپنے تشریف لانے مین عرصہ کیا وہ
سحر مین مجھ سے زیادہ ہوشیار ہی مین نے بہت روکا مگر وہ نہ ٹھہری سحر کرکے
غرق زمین ہوئی اب یقین ہی اپنے باغ مین پہونچی ہوگی ای شہنشاہ مناسب
ہی کہ ایسے مین آپ بھی تشریف لیجائیے اور دونون کو گرفتار کرلائیے ورنہ عرصہ
کرنے مین یقین ہی کہ دونون کسی طرف نکل جائینگے پھر قیامت تک ہاتھ نہ آئینگے نسیم
اپنے ہی تخت پر اسکو بھی بٹھائیگی اور جسطرف جی چاہے گا لیجائیگی خاقان نے کہا
مین ابھی جاتا ہون اور دونون کو ابھی اسیر کرکے یہان لاتا ہون خورشید جمال
نے کہا ای شہنشاہ ابھی تک یہ راز سب سے پوشیدہ ہی آپ بھی اسطرح پر سب کام
انجام دین کہ کسی پر یہ بات ظاہر نہو رفیع البخت کو لاکر قتل کیجے نسیم کو اسکی
خطا کی ایسی سزا دیجیے کہ ہمیشہ کو اسطرح کی باتون سے باز آئے خاقان نے
کہا دیکھو مین کیا کرتا ہون یہ کہکے صحن مکان مین آیا سحر کرکے ملکہ نسیم کے مکان
کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ نسیم کی لکھی جاتی ہی

کہ یہ جو اپنی مان ملکہ خورشید جمال کے سامنے سے سحر کرکے آئی تو فورًا اپنے
مکان مین پہونچی یہان رفیع البخت کو کمال انتظار تھا جیسے ہی ملکہ کو آتے ہوئے
دیکھا اور نگاہ ملکہ کے چہرے پر پڑی فورًا رفیع البخت سمجھ گئے کہ اسوقت ضرور ملکہ
کو کچھ انتشار ہی فورًا اٹھ کھڑے ہوئے قریب آکے دریافت کیا کیون ملکہ خیریت
تو ہی اسوقت تمھارے چہرے سے گھبراہٹ معلوم ہوتی ہی نسیم نے سب
حالت بیان کی رفیع البخت نے کہا پھر تمکو اسقدر انتشار کی ضرورت نہین ہی خدا
مالک ہی ملکہ نے کہا مجکو خیال ہی کہ والد ماجد یہان نہ پہونچ جائین تو قیامت بپا ہو
رفیع البخت نے کہا تم اس امر سے خاطر جمع رکھو ہر حالت مین اللہ مدد کریگا
جو بلا آئیگی اسکو رد کرے گا یہ ذکر تھا کہ آسمان پر سناٹا ہوا ملکہ نسیم گھبرائی رفیع البخت نے

قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا فسیم نے عرض کی ابھی مین آپکو ایک انگشتری دیتی ہون جبتک
آپ کے ہاتھ مین انگشتری رہیگی سحر کوئی آپ کو ہلاک نکر سکیگا وہ انگشتری ایک عامل
زبردست کی بنائی ہوئی ہی تحفۃً یہان رکھی ہی کبھی اُس سے کام نہین لیا جاتا ہی یہکہکر
فوراً ایک خواص کیطرف اشارہ کیا ایک صندوقچہ منگاکر انگوٹھی اُس مین سے
بعد تعجیل نکال کے رفیع البخت کے ہاتھ مین بنہادی شاہزادے نے لاکھ انکار کیا
مگر ملکہ نسیم نے نہ مانا ابھی انگشتری رفیع البخت اچھی طرح دیکھ بھی نہ چکے تھے
دیکھا اوپر سے ایک تخت اُترا اُس تخت پر ایک ساحر حسین تاج مرصع کا سر پر
دھرے ہوے ہاتھ مین شمشیر برہنہ لیے ہوے بڑے جاہ وحشمت سے بیٹھا ہوا ہی
تخت جیسے ہی زمین پر اُترا ساحر کی نگاہ رفیع البخت پر پڑی کہا ای شخص کل تو نے
کیا غضب کیا میرے لشکر کے لوگون کو بلاخطا قتل کیا جب مین نے ساحرون کو بھیجا
تو اُنکو بھی تو نے جان سے مار ڈالا تجھے ذرا بھی میرا خوف نہ آیا اور مجھ سے نہ گھبرایا
اُن لوگون نے کیا خطا کی تھی رفیع البخت نے بھی قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر کہا کہ ای
تاجدار پہلے میرے قریب آ اور اپنی فوج والون کی خطا کو سن لے اگر مین نے
زیادتی کی ہو تو مین ضرور تقصیروار رہون اور اگر تیری فوج والون نے زیادتی
کی ہو تو ہرگز میری خطا نہین اور یہ جو تو نے کہا کہ مین تجھ سے نہ ڈرا اور اُنکو قتل
کیا تو مجکو سوائے ذات خدا اور کسی کا ڈر نہین ہی خاقان نے جو یہ تقریر شجاعت سنی
دلمین خیال کیا کہ یہ جوان ضرور جری وبہادر ہی انداز تقریر سے یہ بھی معلوم ہوتا
ہی کہ مرد عالیجاہ ہی ادھر تو رفیع البخت کی تقریر نے خاقان کے دل پر اثر کیا
اُدھر پتلے نے جو بازو پر بندھا ہوا تھا سر ہلانا شروع کیا خاقان نے پتلے
کی طرف مخاطب ہوکر کہا مین اس خدا پرست کا شریک نہین ہوا ہون صرف اسکی
کچھ باتین سنونگا اور ابھی اسکو گرفتار کرکے لیجاؤنگا پتلے نے سر ہلایا یہ اشارہ کیا
کہ تقریر نہ سنو نہین دل پر تاثیر کریگی مجبور ہوکر اسکی اطاعت قبول کروگے
اور کچھ بنائے نہ بن پڑیگی خاقان نے کچھ خیال نہ کیا اور رفیع البخت کیطرف
مخاطب ہوکر کہا اگر وہ خطا نہین تھی تو یہ کتنی بڑی خطا ہی کہ میرے مکان مین اسطرح
آکے پوشیدہ ہوا اگر یہی امر تھا کہ میرے لشکریون کی خطا تھی تو میرے پاس آنا چاہیے
تھا جب تم میرے پاس آتے اور اُنکی شکایت مجھ سے کرتے تو مین ضرور اُنکو سزا دیتا
اور اگر تم نے خود اُنکو قتل کر ڈالا تھا تو میرے پاس آکے سب واقعہ بیان کردیتے
یہان آنے کی کیا ضرورت تھی رفیع البخت نے فرمایا یہان آنا بھی خطا نہین اسلیے
کہ ملکہ نسیم نے دین ساحری پرستی پر لعنت کرکے اطاعت اسلام قبول کی ہی اور
اب ہمین اُنکی حمایت واجب ہی اگر ہم یہان نہ آتے تو تم لوگ ضرور اُنکو آزار پہونچاتے
اور ایک صاحب ایمان کی جان جاتی یہ سنکر خاقان کو اور زیادہ غصہ آیا مگر رفیع البخت کی

تقریر نے یہانتک اسکے دل پر اثر کیا تھا کہ خاقان قریب آیا اور کہا ای جوان نقابدار تعجب کی
بات ہی کہ تو اتنا شجاع اور صاحب ہمت ہوکر یہ نہین سمجھا کہ دین سامری پرستی کی بدست
اگر ہمارے سامنے کی جائیگی تو اسکا اثر کیا ہوگا رفیع البخت نے جواب دیا کہ ہمکو اطاعت
دین اسلام منظور ہی اور دین سامری پرستی کی مذمت کرنے سے ہمکو کوئی خوف وباک
نہین ہی ہم کوئی بات پوشیدہ نہین کرتے نہ کسی سے ہمین ایسا خوف ہی کہ وہ ہمارے
حق مین بہتری یا بدتری کرسکتا ہی ہر حالت مین ہم خدا کو اپنا معین وکفیل جانتے ہین اور
اے خاقان تم بھی مجکو ایک مرد سنجیدہ معلوم ہوتے ہو مناسب یہ ہی کہ تم بھی اس دین
باطل کو ترک کرکے راہ راست پر آؤ اور خدا کو وحدہ لاشریک جانو جب خاقان
نے یہ جملہ سنا تو اسکو تاب نرہی غصہ مین آکر اسنے کہا ای جوان جہانتک مین تیری باتون کو
ٹالتا ہون تجھے اور جسارت ہوتی جاتی ہی اب مین تجکو گرفتار کرکے اسیوقت لے جاؤنگا
یہ کہکے خاقان نے چاہا ہاتھ رفیع البخت کا پکڑے شاہزادے نے اپنی کلائی بچاکے
خاقان کا ہاتھ اپنے قبضہ مین کیا چاہا جھٹکا دین خاقان نے سحر کرنا چاہا مگر واخوف
سے اسکی عجیب حالت ہوگئی دست وپا مین رعشہ پڑگیا کہا ای جوان نقابدار پہلے میری
کچھ باتین سن لے پھر تجکو اختیار ہی رفیع البخت نے صبر کیا اور ارشاد فرمایا جو کہنا ہو بیان کر
خاقان نے کہا مین تم سے کسی طرح کا قصاص نہین لینا چاہتا مگر ایک یہ تمنا ہی کہ اب آپ اس
جگہ سے تشریف لیجائین اور اس راز کو کسی پر افشا نکرین تسلیم کرمیرے جواب دین اسمین بہتر
یہ بات ہی کہ کشت وخون بھی نہوگا اور آپ سے مجکو کوئی شکایت بھی نرہیگی رفیع البخت نے
فرمایا اب ہمکو صرف ایک شرط پر تمھاری جان بخشی کرنا منظور ہی وہ یہ کہ دین سامری پر
لعنت کرو اور خدا کو واحد ویکتا سمجھو اطاعت اسلام قبول کرو خاقان نے کہا ای جوان نقابدار
اگر مین ایسا کرونگا تو تمام ساحرون مین بدنام ہوجاؤنگا اور ساحر مجکو زندہ نہ چھوڑینگے
رفیع البخت نے ارشاد کیا بڑے افسوس کی بات ہی کہ تم بجز جان اپنے خدا کو بھولے
جاتے ہو جب تم ایمان لاؤگے تو خدا ہر حالت مین تمھارا کفیل ہوگا ساحرون کی کیا مجال
جو تمھین آزار پہونچائین اسوقت تمھارا سحر ونیرنگ کہان ہی اور وہ تمھارے مصنوعی خداوند
کدھر ہین اب کوئی آکر تمھاری مدد نہین کرتا اس طریقے سے رفیع البخت نے بارہا تین کہین
مگر خاقان کو کچھ بن نہ پڑا کہا ای شہریار آپ توقف فرمائین اور آج بھر کی مہلت مجکو دین
کل مین پھر خدمت والا مین حاضر ہونگا اور آپ کو ان جملہ امور کا جواب دونگا رفیع البخت نے
کہا یہ بات مجکو منظور ہی تم جاؤ اور کل جملہ باتین سمجھکے میرے پاس آؤ خاقان اسیوقت وہان سے
اپنے مکان کی طرف چلا یہان ملکہ نوشید جمال منتظر تھی آتے ہی اسنے دریافت کیا کہ اے شہنشاہ
آپ نے کیا انتظام کیا خاقان نے جواب دیا کہ وہان پہونچکے عجیب حالت میرے قلب
کی ہوگئی وہ جوان نقابدار بڑے رعب وداب کا بڑا لائق آدمی ہی مین نے بہت چاہا کہ اسکے
خلاف مین کچھ سحر کرون مگر اسکا رعب وجلال مانع رہا میرے ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا

عجیب کیفیت ہو گئی یہانتک کہ اُس جوان نقابدار نے دین سامری پرستی کو بہت کچھ برا بھلا
کہا اور تجکو ناگوار بھی ضرور ہوا مگر مین اُسکا کچھ نکر سکا چاہا کہ ہاتھ اُسکا پکڑ کر گرفتار کرلون
اُس جوان نے اپنی کلائی بچاکر میرے ہاتھ پر ہاتھ ڈالا اگر مین عذر نکرتا تو یقین ہی ہاتھ
توڑ ڈالتا اب اُس جوان نقابدار نے مجھے اطاعت اسلام قبول کرنے کی ہدایت کی ہی اگر
انکار کرتا ہون تو جان بچنا دشوار ہی اور اگر دین سامری پرستی کو ترک کرتا ہون تو تمام
ساحر میرے دشمن ہوے جاتے ہین ایسی حالت مین مین کیا کرون خورشید جمال سے
آپ پر کوئی جبر نہین کرسکتا اگر آپ دین سامری پرستی کو ترک نکرین تو وہ جوان نقابدار
آپکا کیا بنالیگا خاقان نے جواب دیا جان بچانا دشوار ہوگا وہ لڑ بھڑ کر یہان سے
زبردستی کرے گا ابھی اُسکا انکر بھی آتا ہوگا اسوقت اور دقت پیش آئیگی اسکے علاوہ نے
نے دین سامری پرستی کو ترک کردیا ہی اور وہ ضرور اُس جوان نقابدار کا ساتھ دے
ایسی حالت مین میری یہ راے ہی کہ اُس جوان کے خلاف کوئی بات نکرون جان بھی بچے
ہی اور عزت بھی بچتی ہی خورشید جمال نے کہا اگر آپ نے ایسا کیا تو تمام ساحر آپکے دشمن
ہوجائینگے خاقان نے کہا اب مجکو ساحرون سے خوف نہین رہا اسوجہ سے کہ جب
مین ایک غیر ساحر کا کچھ نہ بنا سکا تو ساحر میرا کیا بنا سکینگے خورشید جمال نے کہا پھر آپ
اختیار ہی جو مزاج مین آئے بیخوف آپ کرین خاقان نے کہا مین ایک روز کی مہلت
اس جوان سے لیکر آیا ہون کل جاکر اُسکو جواب دونگا اگر تاخیر ہوگی تو کیا عجب ہی جو وہ خود
چلا آئے اور اُسکا یہان آنا اچھا نہین ہی سفت مین کشت وخون ہوگا اور ضرور اہل اسلام
فتح پائینگے اسوجہ سے کہ بڑے بڑے شاہان طلسم نے چاہا اُسنے مقابلہ کرکے فتح پائی
مگر سب کے ارادے نسخ ہوگئے اور آخر مین یا ایمان لائے یا جان سے مارے گئے تو میرے
کیا حقیقت ہی اور میرے پاس اُسقدر لشکر وسپاہ کہان جو مسلمانون سے جنگ آزما
کرون اور میرا اب اعتقاد بھی دین سامری پرستی کی طرف سے بالکل جاتا رہا اگر کچھ
اس دین مین راستی ہوتی تو بڑے بڑے سامری پرست اور بڑے بڑے ساحران نامی
گرامی غیر ساحرون کے ہاتھ سے بصد ذلت وخواری قتل نہوتے اور اہل اسلام تمام
عالم مین اسقدر شجاع وبہادر مشہور نہوتے دیر تک خاقان یہی باتین کرتا رہا دوسرے
دن اُسنے حکم دیا کہ تمام شہر آراستہ کیا جائے اور دربار عام کی اطلاع ہر خاص وعام
کو بجائے اُسیوقت اسکے حکم کے مطابق تمام شہر کی آراستگی شروع ہوئی اور دربار عام کی
اطلاع ہر خاص وعام کو دی گئی خاقان یہ حکم دیکر ملکہ نسیم کے مکان پر آیا اور رفیع النجت
کو بصد ادب سلام کیا پھر ہاتھ باندھکر عرض کی ای شہریار آپ میری خطائین معاف فرمائیے
اور تختگاہ کو تشریف لیجائین تخت شاہی کو اپنے قدم سے زینت دین غلام نے دربار
عام کی اطلاع کرائی ہی حضور کا شریک دربار ہونا ضرور ہی مین چاہتا ہون میرے ملک
مین کوئی سامری پرست نرہے سب مسلمان ہوجائین رفیع النجت نے فرمایا

ہین ضرور شریک ہونگا اور حتی الوسع سب کو آمادہ کرونگا خاقان اپنے ہمراہ بڑے جاہ وحشم سے رفیع البخت کو تخت گاہ مین لایا دربار عام منعقد ہوا تمام اہل شہر جمع ہوئے اسوقت خاقان نے باواز بلند سب سے مخاطب ہو کر کہا کہ مین نے دین اسلام قبول کیا جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ بھی اس دین برحق کو قبول کرے سب نے بصدق دل اسلام قبول کیا ایک ہفتہ تک جشن عظیم رہا خاقان نے اپنے ملازمین کو تلاش لشکر رفیع البخت کے لیے روانہ کیا دوسرے روز ان لوگون نے آکر خبر دی کہ لشکر شاہزادہ رفیع البخت کے آپہونچا ہی سب کو یہان سے حال سے اطلاع ہو چکی ہی کل تمام سرداران لشکر یہان داخل ہونگے دوسرے روز سب سرداران لشکر رفیع البخت کے پاس پہونچے شاہزادے نے دوسرے روز صبح لشکر ظفر پیکر بانب دارالسلطنت پرہوش کوچ کیا جسکا ذکر وقت پر آئے گا

اب یہان سے چند کلمہ داستان بادشاہ لشکر اسلام کے معرض تحریر مین آتے ہین

اٹھا شیشہ وجام ساقی شتاب	کہ ہی آگ میری نظر مین شراب	جو پیتا ہون بے یار اک دور بھی
بھڑکتی ہی دل کی لگی اور بھی	وہ اگلی سی صحبت وہ مستی کہان	دورندی کہان مے پرستی کہان
ہراک کو خوشی کے عوض غم ہی آج	طربخانہ مین شور ماتم ہی آج	خلش خار غم کو رگ جان سے ہی
لہو جوش زن موے مژگان سے ہی	دل غمزدہ شاد ہی درد سے	جلے جاتے ہین لب دم سرد سے
خموشی مری آہ وزاری مین ہی	مزہ مرگ کا دلفگاری مین ہی	لب جام اگر ہون تو خاموش ہون
جو مینا ہون قلقل فراموش ہون	پریشانیان دیکھکر آنکھ سے	ٹپک پڑتے ہین اشک ہر آنکھ سے
لبون پر مرے شکوۂ بخت ہی	جگر کو غم صدمۂ سخت ہی	نہین ہی جو تسکین دل نام کو
ترستا ہون دم بھر بھی آرام کو	شب و روز سرگشتہ وحشتہ مین ہون	بگولا مین صحراے غربت مین ہون
جنون مین محبت کے سامان ہین	جلیگیر دامن گریبان ہین	کہین گریۂ اشک گلفام ہی
کہین شکوۂ بخت ناکام ہی	کبھی آہ کبھی نوحۂ جان گزا	دریغا کبھی گاہ واحسرتا
پڑی وہ خرابی خرابات مین	کہ سب لٹ گئی بات کی بات مین	نہ ترمے سے شیشہ نہ پیمانہ ہی
دل زاہد خشک میخانہ ہی	کسی کو صبوحی کی پروا نہین	پڑا ہی کہین جام مینا کہین
کہین آہ وزاری ہی شیون کہین	کہین ہی گریبان تو دامن کہین	بجز دینا ہو دے آج ساقی مجھے
نہین کل کی امید باقی مجھے	زمانہ برنگ دل بیتابہ	بدلتا ہی دم بھر مین پہلو ہزار
محبت پہ اسکی بھروسا نکر	وفا دوستی کی تمنا نکر	سنے گوش دل سے جو میرا بیان
سناؤن نئے رنگ کی داستان	نظارگیان نیرنگ طلسمات وسیارگان منازل وسمت	

عجائبات میدان قرطاس کو مضامین افسونگری و نیرنگ سے غیرت بخش طلسمات بناتے ہین اور لوح خامۂ تحریر سے طلسم بیان کو اسطرح فتح فرماتے ہین کہ یہ داستان اس مقام پر

چھوڑی تھی کہ بادشاہ لشکر اسلام یعنی ولراے بن جمشید بیابان نہ طاق سے جانب
قلعہ ہفت رنگ روانہ ہوے اور کم کم جادو بھی ابر سحر بین پوشیدہ ہوکر بارادۂ مدد
بادشاہ اسلام جانب قلعہ ہفت رنگ روانہ ہوئی تھی

اول حال بادشاہ اسلام کا بیان کیا جاتا ہی

[illegible] منازل کرتے ہوے چلے جاتے ہین جاتے جاتے اُس بیابان [illegible] پہونچے
[illegible] قلعہ ہفت رنگ کا درپیش تھا چونکہ وقت شام کا قریب تھا آفتاب غروب
ہوا چاہتا تھا اس وجہ سے لشکر اُسی صحرا مین اُتر پڑا خیمہ و بارگاہین استادہ ہوگئین اسپکین
[illegible] سراپردے دورتک برپا ہوگئے جھنڈے ہزارون سے کھل گئے طلایہ دار طلایہ
[illegible] گئے کسی [illegible] وارون کی لین پڑگئی کسی مقام پر پیادون کے بستر لگ گئے تمام لشکر
[illegible] گیا لوگ کشودہ کھٹک رہا ہی دو کانین آراستہ ہین خمون مین ستار ڈھولک
[illegible] کسی معشوقہ کی تاک مین اسکے خیمہ کی طرف چکر لگا رہا ہی وہ بھی مسکراتی ہی
[illegible] کوئی کسی سے اشارہ کرتا تھا کسی کو قربت حاصل تھی نزدیک سے
[illegible] دل کا نکلتا تھا کوئی نامراد کسی کو دیکھکر آہ سرد بھرتا تھا ہر سمت گرم بازاری
[illegible] لشکر مین بارگاہ ملک فرسا استادہ ہوئی قبہ جسکا سقف گردون سے
[illegible] جواہر دوزرتھین پردہاے زنبوری چمک دمک مین ماہ عالم افروز تھے
[illegible] سامنے اُس بارگاہ کے کھچا ہوا تھا کہ ہرکارون نے یہ خبر ملک معفراے بن
[illegible] زرین کمر کو پہونچائی جو کہ بادشاہ قلعہ ہفت رنگ کا تھا اور یہان
[illegible] اسکی خدمت مین جاکر عرض کیا کہ لشکر اہل اسلام کا بہت قریب آگیا ہی اور
[illegible] اسلام ارادہ نہ طاق پر جانے کا رکھتے ہین آج کی شب تمام لشکر اسلام فلان
[illegible] قلعہ ہفت رنگ واقع ہی مقیم ہی ہرکارے تو یہ خبر بادشاہ کے حضور
[illegible] اور انعام سے مستفید ہوکر واپس آئے اور یہان بادشاہ نے پلٹ کے
[illegible] اندام جادو کی طرف دیکھا اور کہا کہ کیا ارادہ ہی ہفت اندام جادو نے عرض کیا
[illegible] ان کے واسطے ہوتے ہین ہماوگ لڑینگے اور مرینگے آپ کچھ اندیشہ نہ فرمایئے آیکا
[illegible] حال ہی تو ہم اُنسے مقابلہ کرکے بھگا دینگے اور اپنی جانین لڑا دینگے حضور کچھ
[illegible] اور انتشار سے خاطر فیض مآثر کو متفکر نکرین خدا پرست کیا جان رکھتے ہین
[illegible] نیست و نابود کر دینگے اسطرح کے کلمات خوشامدانہ جان نثاران وہواخواہان
بادشاہ قلعہ ہفت رنگ کرتے رہے مگر صفراے بن اصفر زرین پوش نے کہا یہ سب
[illegible] لوگون کی خیرخواہی و نمک حلالی مقتضی ہوسی لی ہی لیکن مجکو صحیح طور پر معلوم ہوا ہی
کہ وہ [illegible] دیدہ گیسو بریدہ جسکو چھوٹے خداوند نے طلسم گنبد سبز در بین مقید کردیا تھا
[illegible] ایلوچی سوار ہوکر اُسنے جاکر طلسم کو توڑا اور [illegible] ہم بیدار کو رہا کیا اب وہ بھی

بادشاہ اسلام کے ہمراہ ہوا اور ہر طرح کی مدد اُنکو دیتی ہوا ان سب علامتون سے آثار بربادی طلسم
کے نظر آتے ہین یہ کہکر پرچہ بیرزال کا ہاتھ کا نکالا آسمین دیکھا لکھا تھا علامت بربادی طلسم یہ ہے
کہ دختر بادشاہ قلعہ ہفت رنگ کی شریک اسلام ہوا اور جسوقت قید سے رہا ہو کر آئے تو اپنے
باپ کے قلعہ کو آپ برباد کرے مگر چند ساعتین اہل اسلام پر ایسی سخت آنے والی ہین کہ اگر اندر اُن
ساعتون کے جنگ آغاز ہو جائے اور سلسلہ لڑائی کا شروع ہو جائے تو یقین ہو اہل اسلام کو
شکست فاش ہو اور بادشاہ قلعہ ہفت رنگ کامیاب ہو پس یہ احکام دیکھکر صفراے بن
اصفر زرین پوش زرین کمر نے ہفت اندام جادو اپنے سپہ سالار سے کہا کہ اُن ساعتون
کا خیال کرکے لشکر شاہی کو قلعہ سے باہر نکالو اور سلسلہ جنگ کا آغاز کرو چنانچہ حسب الحکم
بادشاہ کے ہفت اندام جادو نے اپنے علم سحر سے اُن ساعات نحس کا خیال کرکے لشکر کو
قلعہ سے باہر نکالا خیمہ اور سراپردہ برپا ہوے اور بارگاہ شاہی وسط لشکر مین استادہ ہوئی
یہ سب انتظامات کرکے سپہ سالار نے بادشاہ قلعہ ہفت رنگ کے حضور مین عرض کیا کہ
حسب الحکم عالی لشکر بیرون قلعہ فروکش ہوا خیمہ و بارگاہ شاہی وغیرہ سب سامان
اپنے اپنے مقام پر آراستہ و پیراستہ ہے یہ سنکے بادشاہ نے سواری تیار ہونے کا حکم دیا
چنانچہ نہایت تزک و احتشام سے جلوس شاہی برآمد ہوا لشکر سواران شاہی ہراول خاص بردار
نشان بردار اور تمام افسران فوج رسالدار و کمیدان و دیگر ارکین دولت و مشیران سلطنت
گھوڑون اور ہاتھیون پر سوار نہایت کروفر سے ڈنکا بجتا ہوا نقارخانہ شتری و فیلی اور
خاص رسالہ و پلٹن ہمراہ رکاب کمال عظم و شان سے سواری بادشاہ کی قلعہ ہفت رنگ
سے برآمد ہو کر داخل لشکر ہوئی ہر چند کہ لشکر بادشاہ اسلام کا کسی قدر فاصلہ پر تھا مگر ہرکارے
برابر خبرین پہونچا رہے تھے اور ڈاک بیٹھی ہوئی تھی دمبدم کی خبر بادشاہ اسلام کے
حضور مین آکر عرض کرتے تھے جسوقت یہ خبر سمع مبارک بادشاہ جمجاہ مین زبانی ہرکارون کے
گوش زد ہوئی کہ بادشاہ قلعہ ہفت رنگ نے لشکر اپنا قلعہ سے باہر نکالا ہے اور قصد
مقابلہ رکھتا ہے فرمایا کچھ پروا نہین ہے خداے ما بزرگ است ؎ دشمن اگر تو نیست نگہبان قوی تر ست
کاتب قدرت نے بروز ازل جو کچھ ہماری پیشانی پر تحریر کر دی ہے وہ ضرور پیش آنی ہے فتح و نصرت
اُسی کے قبضۂ اقتدار مین ہے ؎ ارخداوان خلاف دشمن و دوست کہ دل ہر دو در تصرف اوست
مجکو کوئی اندیشہ نہین میرا بھروسہ اُسی کی ذات پر ہے ؎ سرمی پیچم ز شمشیر جہیب ✦ ہر چہ آید بر سر من بالنصیب
یہ فرماکر بادشاہ اسلام نے بھی حکم دیا کہ ہمارا لشکر بھی اُس مقام سے چلکر مقابلہ لشکر بادشاہ قلعہ
ہفت رنگ فروکش ہو چنانچہ حسب الحکم بادشاہ جمجاہ اسیوقت لشکر اسلام بھی نقل و حرکت
کرکے مقابل مین لشکر صفراے بن اصفر زرین پوش کے خیمہ زن ہوا خیمے و بارگاہین
وغیرہ سب اسی مقام پر آکر قائم ہو گئین بادشاہ جمجاہ داخل بارگاہ فلک انتباہ ہوے
آپ نے حکم دیا کہ ایک نامہ بنام ملک صفراے بن اصفر زرین پوش زرین کمر تحریر کیا جاے
چنانچہ حسب الحکم عالی میر منشی نے نامہ تیار کرکے حضور مین پیش کیا بادشاہ جمجاہ نے ملاحظہ

باواز بلند ارشاد فرمایا کہ کون بہادر اس خدمت نامہ داری کو بجالائے گا لندھور ثانی یہ سنکے اپنے دنگل سے اٹھا اور حضور مین آکر عرض کیا کہ غلام اس خدمت نامہ داری کو بجا لاکر سعادت دارین حاصل کریگا آپ نے نامہ لندھور ثانی کے حوالے کیا اور فرمایا خدا حافظ و ناصر ہی لندھور ثانی آداب و تسلیمات عرض کرکے مرکب پر سوار ہوا اور لشکر صفرائے بن اصفر مین پہونچا درگہ سالار سے اطلاع کرائی کہ نامہ دار بادشاہ اسلام کا نامہ لیکر آیا ہی درگہ سالار نے جاکر اپنے بادشاہ کے حضور مین عرض کیا کہ ایک نامہ دار بادشاہ لشکر اسلام کا نامہ لیکر آیا ہی اجازت باریابی چاہتا ہی بادشاہ قلعہ ہفت رنگ نے حکم دیا کہ بلا لو اور چند کس واسطے استقبال کے بھیجے کہ وہ نامہ دار کو باعزاز و اکرام اپنے ہمراہ لائے اور بادشاہ کے حضور مین پیش کیا دنگل عنایت ہوا یہ اسپر بیٹھے اور نامہ نکالکر پیش کیا شرائط آداب نامہ کے ادا کرکے نامہ انھون نے بادشاہ کے ہاتھ مین دیا بادشاہ نے میر منشی کو طلب کرکے نامہ دیا کہ پڑھو اسمین کیا لکھا ہی میر منشی نے نامہ پڑھا لکھا تھا کہ ای ملک صفرائے بن اصفر زرین پوش زرین کمر بادشاہ قلعہ ہفت رنگ مجھے تم سے کوئی وجہ خصومت کی نہین ہی اور نہ مین تم سے جنگ کرنا پسند کرتا ہون میرا قصد نہ طاق پر جانے کا ہی اگر تم مجکو راہ دیدو تو مین چلا جاؤن اور اگر راستہ نہ دوگے تو مجھے مجبوراً جنگ کرنا پڑیگی صرف لحاظ و پاس اس امر کا ہی کہ تمھاری دختر ملکہ کم کم جادو میری شریک ہی مین نہین چاہتا کہ اسکے باپ کو قتل کرون دوست کے عزیز کے ساتھ دشمنی کا برتاؤ کرنا بہت نازیبا ہی ہر چند کہ وہ مشرف بہ دین اسلام ہو چکی ہی اور تم ہنوز حالت کفر مین ہو لیکن پاس خاطر اسکے مین تم سے کچھ تعرض نکرونگا ورنہ طاق پر چلا جاؤنگا اور اگر یہ منظور خاطر نہو تو جواب اس نامہ کا قلم جوب اور قرطاس نقارہ سے دینا صفرائے بن اصفر زرین کمر نے مضمون نامہ کا ہفت اندام جادو سے بیان کیا اور کہا کہ تمھاری کیا رائے ہی اس سیہ دل نے عرض کی کہ جواب اسکا سوائے جنگ کے کیا ہو سکتا ہی کہ مالک سے اپنے دشمنی کرے اور اسکے دشمن سے دوستی کا برتاؤ کرے ہمین اسکی کیا ضرورت ہی چنانچہ بادشاہ قلعہ ہفت رنگ نے پشت نامہ پر جواب جنگ تحریر کردیا اور نامہ دار کو رخصت کیا وہ وہان سے روانہ ہوکر بادشاہ اسلام کی خدمت مین حاضر ہوا اور کل کیفیت بادشاہ قلعہ ہفت رنگ کی اپنے بادشاہ کے حضور مین عرض کی

وہان کا حال سنیے

کہ بعد رخصت کرنے نامہ دار کے ہفت اندام جادو نے اپنے لشکر مین حکم دیا کہ بجے طبل جنگ چنانچہ نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور صدائے نقارہ گردون دون مین گرجی ہر کارے جو بامر جانسوی معین تھے وہ خبر لیکر خدمت مین بادشاہ اسلام کی حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ صفرائے بن اصفر زرین کمر نے طبل جنگ بجوایا ہی اسکا

ارادہ ہو کہ کل کے روز میدان کارزار مین نکلکر ملازمان حضور سے مقابلہ کرینگے تا آخر ہو جائیگا
ہی ہر کارے تو انعام پاکر رخصت ہوے یہان بادشاہ اسلام نے بھی اپنے [illegible] حکم
نواخت طبل رزمی دیا صدائے کوس حربی سے گوش گردون کر ہوے سر نقارہ
آواز آمد عجیب + کہ نصر من اللہ فتح قریب + غرنگہ نقارخانہ سلیمانی مین طبل سکندر ہیبت
پڑی دنیا دہل گئی مسیخ کا بالاے چرخ کبود کانپا لباس فلک مین جھٹکا پیدا ہوا گنبد عالم
مین صدا گونج گئی دلاور اور بہادر آگاہ اور ہوشیار ہوے دربار بادشاہی برخاست
ہوا ہر سردار اپنے اپنے مقام پر آکر درستی اسباب نرم کرنے لگا تلوارین نیام سے نکلین
خنجرون کے نیام جو کچھ دل من رکھتے تھے وہ اگلنے لگے رشتہ جان اور رشتہ تیغ سے
رشتہ محبت ٹوٹنے کا زمانہ آیا سلسلہ دشمنی مستحکم ہوا شمشیر بران نے گلے ملکر گردن کاٹنا چاہی
زبان نیزے نے سوکھی سنانی حلقے خنجر کے طوق گلوگیر اجل تھے نخل تمناے مردان مین تلوارون
کے پھل تھے دونون جانب کے لشکرون مین غلغلۂ عظیم برپا تھا تیغون کی جھنکار اور خنجر کی دھار
سے پانی کی لہر اور شور بحر کا رنگ نظر آتا دل خوف سے سینہ مین پانی پانی ہوا جاتا تلزم رخار جدال
و قتال مین طوفان عظیم اٹھا تھا کفار کا جہاز خشکی مین ڈوبتا تھا کہانتک عرض کرون رات بھر یہی
شورش اور ہنگامہ برپا رہا ادھر لشکر کفار مین سحر جگائے جانے لگے بخور روشن ہوے جابجا
پوجا ہونے لگا بگالی ساجرڈ ہرو بجانے لگے بھینٹ چڑھانے لگے منترون کی صدا بلند ہوئی
بیرون کے آنے سے سناٹے آنے جاپ کرنے والے جھوم جانے کسی مقام پر خوک و بز جھٹکا
ہوتے تھے مسان کی مٹی چوراہے کی اور ویرانے کی اور جہان گدھا لوٹے وہان کی خاک
جمع ہوتی تھی دف دائرہ اور خنجری بجتی تھی ڈھولا جھومتا تھا گیاری ہوتی تھی جوت کا دیا
جلتا تھا ان ہنگامہ پردازون نے زمین سر پر اٹھائی تھی روے سپہر چھپ گیا تھا بالفعل تھا کہ

لگا کوئی جادو کی کرنے پڑھنت	کوئی بڑھ کے میدان مین کرتا گرنت	ہوا یہ کہ آتی تھی یون بار بار
کہ ہون جیسے درپیش عفریت ہزار	سیاہی تھی عالم مین چھائی ہوئی	بلا کالی ہر سمت آئی ہوئی
لگائی کسی نے کسی تن مین آگ	کہین شور برپا رہے سحر جاگ	کہین ابر گھر کر برستے تھے تیر
کہین کا نورد دیس سے آئے بیر	کہین سحر کا بحر تھا موج زن	کوئی کیلتا تھا عدو کا دہن
غرض ہر طرف سحر و نیرنگ تھا	یہی وقت جانبازی و جنگ تھا	خلاصہ یہ کہ تمام رات طبل جنگ

بجتا رہا اور دونون لشکرون مین تیاری و درستی ہوا کی جبکہ رات کم رہ گئی اور زمانہ نے
رنگ بدلا یعنی ساحرۂ شب کی صورت روغن سپید ضیاے مہر نے لگا کر تبدیل فرمائی
اور رنگ ابیض سحر نے نئی صورت پیدا کی یعنی ستارۂ سحری چمکا اور آفتاب عالمتاب
نے میدان فلک پر اپنا جلوہ دکھایا ؎ کہ چمکا صبح کا خنجر مستارہ + لباس ماتمی شب
نے اتارا + پکارے سب کہ جاگو رات کم ہے + اٹھو دامان گل شبنم سے نم ہے + ہنگام سحر
دونون طرف کے لشکر انبوہ کے انبوہ تیغے کے تیغے دستے کے دستے قشون کے
قشون میدان کارزار مین آئے صفین جدال و قتال کی آراستہ ہوئین میمنہ میسرہ

قلب وجناح ساقہ و کمینگاہ اگلا ہراول اور پچھلا چندا ول جو دہ صفین جدال وقتال کی لشکر اسلام
مین آراستہ ہوئین پھر نقیب نکلے نقابت کرنا شروع کی کڑکیت کڑکا کہنے لگے اور اشعار

مذمت دنیا اور رہبانی عالم کے بیان مین اشعار

نہین دنیاے فانی گھر کسی کا | کوئی محظوظ ہوتا ہی جو دم دم | تو برسون ہی برابر کاوش غم
زمان مرگ اٹلے ہو کہ اولے | نہین رہتا کبھی قابو کسی کا | وہی دو گز کفن اور گوشۂ خاک
سوا اسکے نہ دولت اور نہ ادراک | عزیز و اقربا سب سے جدائی | فقط کنج لحد سے آشنائی

ان اشعار عبرت آثار کے سننے سے بہادرون کی رگون مین خون نے جوش مارا اشتیاق عروس
مرگ مین بیچین ہونے لگے ادھر لشکر کفار نے بھی اپنی فوج کی سات صفین قائم کین ہر صف
کا رنگ جداگانہ تھا ہر طرف پھریرے نشانون کے کسی طرف زرد کسی طرف سرخ کسی طرف
سبز کسی جانب سفید کسی سمت سیاہ کسی جانب ارغوانی کھلے ہوے لہراتے تھے اور اسپر
تعریف پوشے اور سوخا ونددن کی تحریر تھی اور جس صف کا جو رنگ اسکے جوانون کی وردی
بھی اسی رنگ کی تھی نظام سوار و پیدل اسی رنگ کی وردیان پہنے ہوے تھے اور
پیرقین و نشان سرپوش اسی رنگ کے تھے زین پوش ہاتھیون کی جھولین نشترون کے غاشیے وغیرہ سب
اسی مناسبت سے اسی رنگ کے تھے اور قلب لشکر مین سیاہ زردپوش اور زرین کمر
تھے اور بادشاہ بھی زردپوش و زرین کمر تھا غرضکہ جب نقیب نقابت کرکے بیٹھے تو
ملک صفراے بن اصفر زرین پوش نے ایک صف کی طرف پلٹ کر دیکھا کہ
وہ صف سیاہ پوشون کی تھی اور افسراش صف کا سوداے بن اسود جادو تھا
بس اشارہ پاتے ہی اسنے اپنے فیل سحر کو بڑھایا اور میدان جنگ مین آیا اسنے
آتے ہی نہیب دی کہ باشندای گروہ خدا پرستان و فرقۂ زیردستان جسکو تم مین سے اپنی
قبر مین اپنے پاؤن سے جانا منظور ہو وہ آئے اور مجھ سے مقابلہ کرے بس یہ سننا تھا کہ لشکر
اسلام سے رستم خان بن گنجاب نے باگ گھوڑے کی لی اور سامنے تخت بادشاہ اسلام
کے آکر مجرا کیا اجازت میدان چاہی آپ نے فرمایا کہ یہ ساحر ہی ساحر کے مقابلہ مین غیر ساحر کا
جانا کیونکر ہو سکتا ہی عرض کیا کہ پھر ساحر یہان کون ہی غرضکہ مجبوری بادشاہ جمجاہ نے اجازت
دی رستم خان نے سلام کرکے مرکب کو اپنے بڑھایا اور سامنے سوداے بن اسود
کے آئے سوداے بن اسود نے بخواے اَلْمَرْءُ یُقِیْسُ عَلٰی نَفْسِہٖ خیال کیا کہ یہ
جوان بھی ساحر معلوم ہوتا ہی جو اس ہماہمی سے آیا ہی اسنے باواز بلند کہا اے شخص اگر کچھ
دعوی سحر و ساحری ہی تو اپنا وار کر کیونکہ پھر میرے وار سے تیرا بچنا محال ہی اور میرے
سحر کے سامنے تیرا سحر بھی نہ چل سکیگا حسرت تیرے دل ہی مین رہجائیگی رستم خان نے
کہا او مردود بین ساحر نہین ہون ساحر کش ہون ساحری کو حرام جانتا ہون تو
نہین جانتا کہ مین اہل اسلام مین سے ہون بیشک ستی میرا طریقہ نہین اگر خداوند کریم تیرے
حربہ سے مجکو بچائیگا تو مین بھی اپنا وار کرونگا سوداے نے کہا معلوم ہوتا ہی قضا ہی تمھاری

آگئی پہلوان یہ کہکر اُسنے اُف کا نعرہ کیا کہ دہن سے اُسکے دود سیاہ نکلا اور شعلۂ جوالہ ہنکر
رستم خان پر گرا کہ یہ مرد مومن آتش سحر مین جلکر نار دوزخ سے رہا ہوا بادشاہ اسلام کو
رستم خان کے مرنے کا نہایت صدمہ ہوا بعد رستم خان کے جو بھائی اُسکے تھے وہ سب
باری باری سے یکے بعد دیگرے اجازت لیکر میدان کارزار مین آئے اور ہاتھ سے
اُس ناری کے آتش سحر مین جلکر شہید ہوے شام تک بازار موت گرم رہا اور اہل اسلام
شہید ہوا کیے حتے کہ پینتیس سردار لشکر اسلام کے درجۂ شہادت پر فائز ہوے شام کو
طبل بازگشت بجا دونون لشکر میدان نبرد سے پھرے کفار نہایت شادان و فرحان
شادیانے خوشی کے بجاتے ہوے سوداے بن اسود پر سے نثار کرتے ہوے
اپنی فرودگاہ پر آئے اور اہل اسلام محزون و مغموم داغ بر دل روتے پیٹتے خاک اڑاتے
ہوے لاشون کو اپنے کشتون کی اٹھواتے ہوے اپنے پڑاؤ پر پہونچے سامان دفن ہونے لگا
بادشاہ اسلام نہایت رنجیدہ دل و کبیدہ خاطر بارگاہ مین آکر بیٹھے تھے کہ بہ خبر طبل جنگ کی
سمع اقدس مین پہونچی یہان بھی طبل زرمی نوازش مین آیا اسیطرح تیاری سامان جنگ کی
لشکر طرفین مین ہونی شروع ہوئی اہل اسلام درستی اسلحہ مین مصروف ہوے ہر چند
سرداران لشکر اسلام اور خود بادشاہ جمجاہ بو بہ کام آئے پینتیس سرداران اولوالعزم
کے نہایت محزون و مغموم تھے لیکن لشکر کے شجاعان روزگار منجلے تیغ و سپر کے سایہ مین
پہلے جلادت شعار دم نہوری کا بھرنے لگے تیاری آلات حرب و ضرب کرنے لگے تیغ بران اُس
رات کو بار غم سے خم ندامت سے گویا سر در گریبان خنجر گلو گیر حسرت جوہر کیا دکھاتے فرط رنج
سے خجل ہو کر دانت نکالتے تیر ہر ایک آہ دل درد مند نیزون مین فکر دور و دراز کے بند
کمانین بسان خاطر کبیدہ کشیدہ کبادہ ہر ایک غبار غم کا تودہ کندون کو دل عاشق کیطرح
انجمن حلقہ پریشان ہر رنگ گیسوے جانان پُر شکن ہر چند کہ تار غم و ہم سے سرہنگان لشکر اسلام
کا دل خون تھا مگر جان دینے کا سودا اُنکے مدنے کا جنون تھا آب آہن کا قلزم رخسار باڑھ پر تھا
تیغ کے گھاٹ جان دیکر اُترنا بہادر چاہتے تھے کشتی شجاعت مین سلسلۂ رگ جان کا لنگر تھا
بادبان حوصلہ شمشیر زنی اُڑ رہا تھا ہر سمت شور کوس حمد لیری بر یا نقیبون کی صدا سے دل ترک فلک
کا ہلتا تھا دوست دوست کے گلے ملتا نصیحت وصیت کرنا کرنا کے نعرے ترک بہرام کا دل
دہلاتے طبل و بوق ہل من مبارز کی صدا سنا تے تھے اور سامان مسلح بکمل ہوتے تھے
بیدل ہوتے گھوڑے بغیر سواروں کے شور مچاتے ہوے دوڑ رہے تھے شیرانہ کرنے آمادہ مرگ
مردان نبرد شیر گردون جنگ کے مقابل مین گرد [illegible] اُس شب کو بیشۂ شیران باشجاعت کا

نیسان تھا ہر سمت سیاہان بہادر نظم	ہر دل کی تھی صدا یہ	ہر بار تھے مردے زیر تربت
رہتا ہی کہان صد وکا انبوہ	آواز سے تھی ہیبت کوہ	تھا ترک فلک کو بیم اُس شب
جوزا کا تھا دل دو نیم اُس شب	دیکھو دم تیغ ابدار جوہر	تھا ایک تو شعلہ سو سمندر
تلوارین تھین یا کہ آہنی پل	روحون کا گذر تھا آنہ بالکل	شہرہ تھا یہ چار حد مین ہر سو

تیغ ایسی ہو اور ایسے بازو	کیا شور یا حق اللہ اللہ	نعرا گونج فلک مین پہنچا ماہ

لشکر اسلام مین تو یہ تیاری تھی اور لشکر کفار مین سحر جگائے جاتے تھے ہوم خانے روشن بخور سلگ رہے ہر ایک ساحر سحر کی نیرنگیان دکھاتا اپنے سحر کو زور دیتا تھا ڈھول جھانجھ خنجریان بجاتے بیرون کو بھیجتے وقت دیتے جاتے تھے ہر ساحر سحر خوانی مین مصروف تھا خشروبستر جگانے مین ہمہ تن مشغول تھا ہر طرف تیاری افسونگری تھی سپاہ دشمن مین کمال خوشی تھی لیکن آج کی شب عیاران لشکر اسلام نے یہ تجویز کی ہو کہ کفار سے خون اہل اسلام کا بدلہ لینا چاہیے غرضکہ مہتر قران ثالث و برق ثانی و چالاک ثانی و سہرنگ ثانی و سنجر ثانی و سعید ثانی و کلباد ثانی و گلباد ثانی یہ تمام عیار جانب لشکر کفار روانہ ہوئے اور بیس بیس بدل بدل کر داخل لشکر ہوئے اور علحدہ علحدہ اپنی اپنی فکر عیاری مین مصروف ہوئے

لیکن اول حال مہتر برق ثانی کا گزارش کیا جاتا ہی

کہ یہ قریب ہوم خانہ سوداے بن اسود کے پہونچا دیکھا اسنے کہ سامان سحر جگانے کا جمع کیا جاتا ہی بخور گوگل لوبان رائی سرسون کا لاوا نہ وغیرہ یہ اشیا لا لا کر رکھے جانے لگے ہین بس اسنے یہ خیال کیا کہ مردہ مرے گا تو یہی مین آئے گا یہ ملعون سحر جگانے ہوم خانہ ہی مین آئیگا بس یہ جب یہان آئیگا تو دیکھا جائیگا اسنے یہ خیال کر کے ایک ساحر کی صورت بنکر یہ بھی قریب اس ہوم خانہ کے بیٹھ گئے اور چوکا وغیرہ دیکر اشیاء سحر اپنے سامنے رکھ لین اور ساحرون کیطرح کچھ بڑبڑا کر دہشت مارنا شروع کیے وہان سوداے بن اسود کو جسوقت اپنے حوایج ضروری سے فراغ حاصل ہوا تو یہ اپنے ہوم خانہ کی طرف چلا دیکھا اسنے کہ ایک ساحر بیٹھا ہوا نہایت جوش و خروش مین سحر جگا رہا ہی بس اسنے یہ خیال کر کے کہ یہ سحر جگا رہا ہی مگر بخور نہین کرتا ہی ایسا نہ ہو جادو اسکا پلٹ جائے اور کچھ خرابی واقع ہو بس اسنے آواز دی کہ او جاہل تو نے علم سحر کس سے سیکھا ہی کہ سحر جگا رہا ہی اور بخور نہین کرتا ہی اسنے کچھ جواب نہین دیا اور اسی طرح سحر خوانی مین مشغول رہا سوداے بن اسود جادو دیکھا شاید یہ ایسے عمل مین مشغول ہی کہ جسمین ہاتھ پاؤن کو حرکت دینا خلاف عمل ہی بس یہ خود قریب آیا اور جو کچھ سامان بخور آگے رکھا تھا اپنے ہاتھ سے اٹھا کر منقل آتشین پر ڈالا اب جو کچھ دھوین کا اٹھتا ہی اور وہ بیہوشی دماغ مین اسکی سرایت کرتا ہی یہ فوراً چیخ مار کر بیہوش ہوا برق ثانی نے جسقدر سامان بخور اسکے سامنے رکھا ہوا تھا سب لیکر منقل آتشین پر ڈالدیا اسقدر دھواں بلند ہوا اور دھوان اٹھا کہ کچھ نظر نہ آتا تھا اسی حالت مین برق ثانی نے اٹھکر گیند عیاری اسکے حلق مین ٹھونس دیا اور رنگ و روغن عیاری لگا لکر آپ اسکی صورت بنا اور اسکو اپنی صورت پر بنا کر ملازمون کو آواز دی کہ وہ قریب آئے بس پیادہ برق نقلی کا ہاتھ لگتے ہی سمجھ گیا کہ اسکو گرفتار کر لیا ہی

اسکو بلوا کر گرفتار کرو اور خوب سزا دو تاکہ اسکی کرتوت سے سب لوگ عبرت حاصل کرین اور آئندہ ایسی حرکت نہ کرین
مین مبتلا کیا اور برق ثانی صورت سودا سے بن اسود کی بنا ہوا اسی سے مقابلہ
کرنے خانہ مین جیکر [illegible] صورت ایک جوگی کی بنا ہوا اکتارہ بجاتا ہوا اور بھجن گاتا ہوا قریب خوابگاہ بیضا سے
بن ابیض سفید پوش سے ہو بجا اور دروازہ خیمہ پر بیٹھکر بھجن گانا شروع کیے
اسوقت بیضاے بن ابیض جاگ اٹھے ہوے ہوم خانہ سے نکلکر اپنے
خیمہ کی طرف جاتا تھا کہ اسنے دیکھا ایک جوگی درخیمہ پر کھڑا ہوا اس مزہ سے بھجن گا رہا ہی کہ ہر
سر کے ساتھ دل کھچا جاتا ہی بس یہ قریب جوگی کے آیا اور پوچھا گرو جی کہان سے آنا ہوا اسنے
جواب دیا مین رہنے والا الا و جمشیدی کا ہون جسوقت طلسم ہوشربا برباد ہوا اور
خدا پرستون نے وہ تمام مقامات متبرک تباہ و برباد کیے میرے والد بھی
مارے گئے صرف ایک بین بچا اور پھرتا پھراتا اس طرف آ نکلا پوچھا سن آپکا کیا ہوگا
انھون نے کہا کوئی پوتے نو سو برس کا سن میرا ہی بیضاے بن ابیض اسکو مرد
متبرک سمجھکا اپنے خیمہ مین لے گیا اور حالات گذشتہ پوچھنا شروع کیا جوگی
نے جو کچھ کیفیتین اپنے باپ کلیا دا ول کی زبانی سنی تھین سب بیان کین کہ کیسے
ایسے ساحران خدا پرستون کے ہاتھ سے مارے گئے غرضکہ کل حالات گذشتہ اسنے اس خوبی سے بیان کیے کہ یہ اسکی تقریر سنکے محو ہو گیا بیضاے
بن ابیض کہنے لگا کہ مجھے تعجب ہی آپ ان ظالمون کے ہاتھ سے کیونکر بچے اور
یہان تک پہونچے کلیا دنمانی نے کہا میرے پاس کچھ خاک الا و جمشیدی کی تھی
اسکے سبب سے مین بچا رہا اسنے اس خاک کے اوصاف بیان کرنا شروع
کیین کہ گرو جی ذرا سی چٹکی اس خاک کی مجھے بھی عنایت کیجیے کہ یہان بھی خدا پرستون نے
آکر ہنگامہ برپا کیا ہی لہذا اس خاک کی برکت سے مین بچا رہونگا بس جوگی نے
یہ سنکر ایک پڑیا نکالی کہا بس اب اسیقدر میرے پاس باقی ہی یہ خاک نہین دیتا ہون
بلکہ زندگی بخشتا ہون یہ ایسی چیز ہی کہ اسکے خواص مین کچھ بیان نہین کر سکتا ہون
اگر کوئی چیز تو مانگتا تو مین دریغ نکرتا کیونکہ یہی خاک میری بقاے حیات کا ذریعہ
ہی مگر خیر اب تو اسقدر منتین کرتا ہی اس سے مجبور ہون بیضاے بن ابیض نے
جلدی سے وہ خاک ہاتھ مین لی اور پڑیا کو کھولا جوگی نے کہا اس خاک کو نظر تو
اور کچھ تھوڑی سی کھا بھی لو جیسے ہی بیضاے بن ابیض نے اس خاک کو
سونگھا بس یہ چھینک مارکر بیہوش ہوا جوگی نے اسکے حلق مین بھی گیندعیار کی بوٹی
اور آب رنگ روغن عیاری لگا کر اسکی صورت بنا اور اپنی شکل کا [illegible]
ایک مرگ چھالے پر ڈالدیا اور آپ جا کر خیمہ مین اسکی مسہری پر لیٹ رہا اور
وقت کا منتظر رہا ادھر سرہنگ ثانی مرجان بن احمر جادو [illegible]

پہونچا اور ہیئت اجزا ریک نامہ دار کی ایسی بنائی دروازہ بارگاہ پر پہونچکر دربانون سے
عرض کی کہ مین قاصد ہون اور کچھ پیام خدمت مین تمھارے سردار کی لایا ہون ملازمون
نے جاکر عرض کی حرجان بن احمر جادو نے کہا بلالو جسوقت یہ قاصد خیمہ مین داخل
ہوا اول سلام کیا کوان پرستان سلام کیا پوچھا کسکا قاصد ہی کسکا پیام لایا ہی
اسنے عرض کی غیر تنہائی کے بیان نہین کرسکتا ہون کیونکہ یہ راز مخفی ہی اور محل خلاف استون
کا ہنگامہ برپا ہورہا ہی اسوجہ سے باعلان مین اس راز کو عرض نہین کرسکتا ہون دیوار ہم گوش
دارد ایسا نہو کوئی جاسوس نیکر اسلام کا دہنے بائین لگا ہوا ہو اور وہ واقف ہوکر
کوئی مفسدہ برپا کرے تو اخیر کو پچھتانا پڑے ع نہان کی ماند آن رازے کز وسازند محفلہا
قاصد کا یہ کلام سنکے حرجان بن احمر نے تخلیہ کا حکم دیا سب ملازمین اسکے مثل خدمتگار و
سپاہی وچراسی وخواص وغیرہ سب علیحدہ ہوگئے بس قاصد نے ایک لفافہ نکالکر پیش کیا
کہ آپ خود پڑھ لیجیے میرے عرض کرنے کی کیا ضرورت ہی بس جیسے ہی حرجان نے لفافہ کو
چاک کیا اسمین سے ایک بگفہ بیہوشی اڑا اور اسکے دماغ مین سرایت کرگیا بس یہ چیخ مارکر
بیہوش ہوا سرہنگ نے نہایت تیزی کے ساتھ کیندعیاری کسوت سے نکالکر اسکے
منھ مین ٹھونس دیا اور آپ روغن عیاری نکالکر اسکی صورت پر بنا اور اسکو اپنی صورت بہ
مشکل کرکے ملازمون کو طلب کیا اور کہا یہ عیار ہی قاصد بنا ہوا یہان آیا تھا اور مجکو فریب
دینا چاہتا تھا لہذا مین نے اسکو بیہوش کیا ہی تم لوگ اسکو لیجاکر گرفتار کرو کہ یہ مکار
بکار دھوکا دینا چاہتا تھا اور یہ عیار لشکر اسلام ہی ملازمون نے اسکو لیجاکر مقید کیا
خود یہ منتظر وقت ہوکر بیٹھا ہی

اب حال یزک خطائی ثانی کا بیان کیا جاتا ہی

کہ یہ جو چلا تو اسنے اپنی صورت مثل بردہ فروشون کے بنائی اور ایک غلام اور ایک کنیز
اپنے ساتھ لیے ہوئے یہ لشکر مین ملک خضرائے بن اخضر سبز پوش جادو کے
پہونچا اور دروازہ خیمہ پر پہونچکر دربانون سے کہا اپنے مالک سے جاکر کہو کہ ایک بردہ فروش
حاضر ہوا اگر کسی غلام یا کنیز کی ضرورت ہو تو نہایت حسین و قبول صورت موجود ہین
ملازمون نے جاکر عرض کی اسنے حکم دیا کہ بلالو چونکہ یہ مرد شوقین و تماشبین
حسن پرست ہی اسلیے یہ کیفیت سنکے اسنے تو رًا بلوا لیا ملازم اسکو اپنے ہمراہ لیکے
اسنے خیمہ مین پہونچکر خضرائے بن اخضر سبز پوش کو بطریق اکوان پرستان
سلام کیا اور عرض کی حضور کو غلام کی خواہش ہی یا کنیز کی اسنے جواب دیا مجکو دونون
قسم کی نین غلام ہو خواہ کنیز مگر خوبصورت و حسین طرحدار و سلیقہ شعار ہو اسنے عرض
کیا ایسے حسین کہ جسکے دیکھنے سے تمام نظارہ باغی نرہے مین نے تمام عالم مین پھر لیکن
سے اس غلام و کنیز کو پایا ہی اور اس امید پر چلا تھا کہ بادشاہ سمندر یہ سمندر جادو کی

خدمت مین پیش کرونگا کہ وہ نہایت شوقین و قدردان سننے مین آیا تھا مگر افسوس ہی وہ
خدا پرستون کے ہاتھ سے ہلاک ہوا اور تمام ملک و مال اُسکا برباد و تباہ ہوگیا معلوم ہوا
یہ آپ ہی کی قسمت کے تھے جو بمقتضاے آب و خور یہان تک پہونچا آپ بھی تو قدرشناس
معلوم ہوتے ہین لہذا یہ غلام و کنیز حاضر ہین سہ گر قبول افتد زہے عز و شرف + اور یہ کہکر نقابین
دونون کے چہرون سے اُلٹ دین بس نظر اسکی جو پڑتی ہی یہ معلوم ہوا کہ آفتاب و مہتاب دونون
ایک برج سے طلوع ہوے ہین یہ دیکھکر نہایت خوش ہوا غلام کو دیکھتا ہی تو کنیز کو بھول جاتا ہی
اور کنیز کو دیکھتا ہی تو ایسا محو ہوتا ہی کہ غلام کو بھول جاتا ہی غرضکہ دونون کو دیکھکر یہ نہایت ہی مسرور
ہوا اور پوچھا انکی کیا قیمت ہی اسنے عرض کیا کہ مالک کی قدردانی ہی پس اسنے پچاس ہزار روپیہ کا حکم دیا
کہ انکو لاکر دو ملازمون نے فوراً پچاس توڑے قیمت کے لاکر اُسیوقت بردہ فروش کے حوالے
کیے یہ اُن دونون غلام و کنیز کو دیکھکر ایسا بیتاب ہوا تھا کہ اُسیوقت اسنے حکم تخلیہ دیا ملازمین
تو دہنے بائین ہٹ گئے لیکن بردہ فروش نے عرض کی غلام سے کس بات کا بردہ ہی اگر حکم
ہو تو مُنھ لپیٹ کر یہین پڑ رہون آپ اپنا کام کیجیے اسقدر روپیہ بھی ہمراہ ہی شب کا وقت ہی
اگر روپیہ لیکر جاؤنگا تو چورون اور قزاقون کا خوف ہی صبح کو باربرداری کا انتظام کرکے
لیجاؤنگا خضر اے بن اخضر نے کہا کیا مضائقہ ہی چونکہ کل سامان عیش و نشاط شراب و
کباب سب موجود تھا بردہ فروش نے عرض کی کہ یہ دونون ساقی گری مین بھی کامل ہین
کیونکہ غلام اس فن کو خوب جانتا تھا لہذا مین نے دل دے کے انکو سب فنون مین کامل کردیا ہی
کہا بہتر ہی آج انھین کے ہاتھ سے شراب پینگے بس یہ سُننا تھا کہ پہلے غلام اٹھا اور اسنے
جملہ سامان میخواری کو نہایت سلیقہ شعاری سے درست کیا سب کشتیان قرینے سے لگائین
اور کنیز نے جام و صراحی ہاتھ مین لیکر پیمانہ لبریز کیا گانی ناچنی اشعار عاشقانہ پڑھتی ہوئی جام
لیکر خضر اے بن اخضر کے پاس آئی ہر ادا اسکی دل کو پامال کیے ڈالتی تھی کلائی کی
لچک قتل کرنے کو تیار تھی خضر اے بن اخضر نے جام اسکے ہاتھ سے لیکر ہونٹون
سے لگایا اور یہ شعر پڑھا ؎ روح کس رند کی پیاسی گئی میخانہ سے + مے اُڑی جاتی ہی
ساقی ترے پیمانہ سے + دیگر ؎ گر یار مے بلاے تو پھر کیون نہ جیے + زاہد نہین مین
شیخ نہین کچھ ولی نہین + یہ شعر پڑھکر اسنے جام مے ارغوانی کنیز کے دست نازنین سے
لیکر بے اندیشۂ انجام غٹ غٹ کرکے پی لیا اور بربز کی صدا بلند کی اسنے دوسرا جام بھرکے پیش
کیا اب یہ کنیز مہ تمثال متواتر جام بھر بھر کے دیے جاتی ہی اور یہ پیے چلا جاتا ہی یکایک
شراب نے گرمی کی اور یہ گھبراکر اُٹھا اُٹھنا تھا کہ ہوا لگی بیہوشی نے طمانچہ مارا کہ یہ دھم سے
گرا بس اسکا گرنا تھا کہ مہتر یزک ثانی نے گیند عیاری لگاکر اسکے حلق مین ٹھونسا اور
اسکو فرش مین لپیٹ دیا آپ اسکی صورت بنکر مسہری پر لیٹ رہا اور اپنے دونون
شاگردون کو جو غلام و کنیز بنے ہوے تھے نگہبانی کا حکم دیا اور منتظر وقت کار رہا

اب حال مہتر یزک ثانی کا گوش زد سامعین کیا جاتا ہی

کہ یہ عیار طرار جو اپنے ہمراہیون سے علحدہ ہوا تو یہ صورت ایک چڑیمار کی سنکر پھٹکی بغل مین دبائے لاسا کیا ہاتھ مین لیے لنگڑاتا ہوا لشکر مین زنگار جادو کے پہونچا قضاے کار و اتفاقات روزگار زنگار جادو خدمت بادشاہ سے پلٹا ہوا اپنے خیمہ کی طرف چلا آتا تھا دیکھا اسنے کہ ایک چڑیمار عجیب عجیب رنگ کے جانور لیے ہوے چلا آتا ہی اسنے اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ اس چڑیمار کو بلا لو جسوقت چڑیمار قریب آیا پوچھا اسنے کہ ان جانورون کے پاس ہین اسنے بتانا شروع کیے کہ باز طلائی اور شاہین و شکرہ و زرد چشم و غیرہ بہت اقسام کے جانور میرے پاس موجود ہین کہ جنکی رنگینی اور خوشنمائی کو بیان سے تعلق ہی وہ دور دراز ملکون سے یہ جانور لائے ہین اور لائق پسند امیرون و بادشاہون کے ہین زنگار جادو نے قیمتین جانورون کی پوچھین اسنے بتانا شروع کین کہ یہ اتنے کا ہی اور اسکے یہ دام ہین زنگار جادو نے قیمتین جانورون کی دلوادین اور جانور صیاد سے خرید کر لیے چلتے وقت چڑیمار نے عرض کی ای سردار آپ نے یہ جانور لیے تو کیا لیے اور ایک جانور میرے پاس ہی اسکو دیکھیے گا تو ان سب کو بھول جائیگا اسواسطے کہ سب نے نام سنا ہوگا صورت اسکی نہ دیکھی ہوگی پوچھا زنگار جادو نے اس جانور کا کیا نام ہی اسنے کہا عنقاے زرین بال اسنے کہا بیشک نام تو سنا ہی مگر آج تک دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا کیونکہ اسکا نام ہی عنقا ہی اسوجہ سے کہ عنقا تو اسی چیز کو کہتے ہین کہ جسکا مثل و نظیر نہو چڑیمار نے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ فرمائین خداوند کی خدائی مین کیا چیز نہین ہی اور یہ کہکر ایک جانور لگان کے ہاتھ مین زنگار جادو کے دیا کہ جسکے پر برابر اسکا قد و قامت تھا اور بال و پر اسکے تمام زرین تھے نہایت خوبصورت اور رنگین خوشنما و نایاب زنگار جادو اسکو دیکھا پھڑک گیا مگر وہ جانور زنگار جادو کے ہاتھ مین جاتے ہی اینٹھ گیا اور بالکل حس و حرکت اسمین نرہی زنگار جادو نے کہا یہ کیا ہوا یہ جانور تو ہاتھ مین آتے ہی مر گیا چڑیمار نے کہا حضور اسکی یہی صفت ہی یہ مر جاتا ہی اور پھر زندہ ہو جاتا ہی اسی نظر سے تو اسکا نام عنقا ہی لیکن اسکے زندہ کرنے کی ایک ترکیب ہی وہ سواے حضور کے اور کسی کو مین نہین بتاؤنگا یہ جو سب ایرے غیرے بچکلیان کھڑے ہین انھین ہٹوا دیجیے تو مین آپکو ترکیب اسکے زندہ کرنے کی بتاؤن زنگار جادو نے یہ کلام چڑیمار کا سنکے سب ملازمون کو حکم دیا کہ علحدہ ہو جاؤ چنانچہ وہ سب علحدہ ہو گئے اور وہان سے ہٹ کر دور چلے گئے چڑیمار نے میدان خالی پاکر اس جانور کو اپنے ہاتھ مین لیا اور کہا منقار اسکی کھولکر اسطرح سانس اسکے پیٹ مین بھریے اور اوپر کھینچ لیجیے سات مرتبہ اسطرح عمل کرنے سے یہ زندہ ہو جاتا ہی زنگار جادو نے کہا لاؤ مین ہی کیے لیتا ہون تمھارے سامنے اسطرح عمل کرکے زندہ کرلون چڑیمار نے دے دیا زنگار جادو نے سانس بھر کر اب جو اوپر سانس کھینچی تو بقدر دو روے بیہوشی سنجر ثانی نے اسمین بھر دی تھی سب اسکے دماغ مین پہونچ گئی یہ چیخ مار کر بیہوش ہو کر گرا

بس جلدی سے چڑیمار نے گیند عیاری اسکے بھی حلق مین ٹھونسا اور پوشاک اسکی اُتار کر
آپ پہنی صورت اُسی کی شکل کے موافق تبدیل کی اور اسکے ایک لنگوٹی باندھکر چڑیمار کی
شکل بنا دیا ملازمون کو آواز دی جب وہ قریب آئے تو کہا جانور تو زندہ ہوکر اُڑگیا یہ مارے
صدمہ کے بیہوش ہوکر گر پڑا ہی کہ شاید اب قیمت اُس جانور کی مجکو نہ ملے لہذا اسے خیمہ
مین لیچلو جب اسے ہوش آئے گا تو اسے قیمت اُس جانور کی بھی دیدونگا کہ یہ مرد غریب
ہی ملازم چڑیمار کو اُٹھا کر خیمہ مین لے گئے اور ایک کونے مین ڈالدیا اور سنجر ثانی
زنگار جادو بنا ہوا منتظر وقت کا اسکے خیمہ مین بیٹھا ہی کہ دیکھیے آیندہ کیا ظہور مین آئے

اب حال مہتر سعید ثانی کا سُنیے

کہ یہ جو عیارون سے علیحدہ ہوکر بفکر عیاری چلے تو ایک کبابی کی صورت پر انھون نے
اپنے تئین بنایا اور لشکر ارغوان جادو مین داخل ہوے اور خیمہ ارغوان جادو
کے قریب پہونچکر انھون نے آواز لگائی کہ کباب بھی گرما گرم مصالح دار آسوقت
ارغوان جادو مصروف مے نوشی تھا اسنے ملازمین سے کہا اس کباب والے کو
بلالو اور کباب اس سے لے آؤ خواص نے آکر کبابی کو بلایا اور آٹھ آنہ کے
کباب لیکر سامنے ارغوان جادو کے رکھ دیے ایسی خوشبو اُن کبابون کی آرہی
تھی کہ جسکے دماغ مین اُسکی خوشبو پہونچی بے اختیار اُسکا کھانے کو جی چاہا چنانچہ جسقدر خادم
و خدمتگار دربان و محافظ وغیرہ سکے تھے سب نے کباب اسکے خریدے اور کھانا شروع
کیے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ چھینکین مار مار کر سب بیہوش ہوے اور گرے کبابی
بیخوف و خطر داخل بارگاہ ہوا جا کر دیکھا تو ارغوان جادو بھی بیہوش ہوکر انشاجت
پڑا ہوا ہی بس اسنے بجلدی تمام پوشاک اسکی اُتار کر آپ پہنی اور رنگ روغن عیاری
لگا کر آپ اسکی صورت بنا اور اسکو کبابی کی صورت بنا کر ستون بارگاہ سے باندھ دیا
اور ملازمون کو ہوشیار کرکے کہا یہ عیار تھا اسنے کباب کھلا کر تم سب کو بیہوش کیا
مارنے کی فکر مین تھا کہ بیرون نے میرے مجکو ہوشیار کیا لہذا مین نے اسکو پکڑکے ستون
بارگاہ سے باندھ دیا ہی اب بہت ہوشیاری سے اسکی محافظت کرو صبح کو دیکھا جائیگا
یہ ملازمون کو حکم دیکر خود خیمہ مین گیا اسکو بھی انتظار مین وقت کے چھوڑا جاتا ہی

اور حال مہتر قران ثالث اور مہتر چالاک ثانی کا گزارش کیا جاتا ہی

کہ یہ جو عیارون سے علیحدہ ہوکر بفکر عیاری چلے تو کچھ دور تو ساتھ رہے بعد ازان
انھون نے کہا بھئی اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ یہ کہکر علیحدہ ہوگئے ایک نے خیمہ سپہ سالار
کی راہ لی اور دوسرا بادشاہ کی بارگاہ کیجانب روانہ ہوا

چنانچہ اول حال مہتر چالاک ثانی کا گزارش کیا جاتا ہی

کہ یہ خیمہ ہفت اندام جادو کی طرف جلا ہی آتے آتے دروازۂ خیمہ پر پہونچا دیکھا تو نہ کوئی نگہبان ہی نہ محافظ ہی سوچا یہ کیا معرکہ ہی کہ سالار لشکر کا خیمہ اور کوئی حاجب و دربان تک نہین ہی یہ بات خالی از علت نہین یہ سوچکر یہ اندر خیمہ کے داخل ہوا وہان بھی سناٹا پایا اب اور بھی متردد ہوا کہ کیا کرنا چاہیے اسکو خیال ہوا شاید یہ پلنگ کے نیچے چھپ کر سویا ہو پلنگ کو اسنے اپنی جگہ سے ہٹا یا دیکھا تو دہنہ نقب کا نمودار ہوا بسم اللہ کہکر یہ دہنۂ نقب مین داخل ہوا نقب تیرہ و تاریک تھی اسنے فتیلہ عیاری روشن کیا اور یہ چلا اب یہ چلا جاتا ہی مگر کہین دہنہ نقب کا ختم نہین ہوتا اب اسنے خیال کیا ایسا نہو صبح ہوجاے اور منزل مقصود تک نہ پہونچ سکون تو کچھ کام ہی نہوا پھر یہ سوچا کہ مردہ مرے کا تو یکہ ہی آئے گا لہذا پلٹ کر اسی خیمہ مین چلنا چاہیے اور انتظار کرنا چاہیے یہ خیال کرکے پلٹا اور دہنہ نقب پر کمند لگا کر بیٹھا جسوقت رات قریب ختم ہونچی اور آثار سحر نمودار ہونے لگی اسوقت دیکھا تو دہنہ نقب سے ایک سر باہر آیا بس اسنے بقوت تمام کمند کو ایک جھٹکا مارا کہ ہفت اندام جادو کمند مین اُلجھکر باہر آگرا بس اسنے ترنج عیاری کھینچکر اسکے مُنھ پر مارا کہ ترنج شق ہوا اور اسمین سے ایک لقمۂ بیہوشی اُڑا یہ چاہتا تھا کہ کچھ سحر کرے مگر ممکن نہوا یہ جھینک مار کر بیہوش ہوا بس مہتر جالاک ثانی نے کمند عیاری اسکے حلق مین ٹھونسا اور باندھکر مشکین پلنگ کے نیچے ڈالدیا اور آپ اسکی صورت بنکر پلنگ پر لیٹ رہا اور وقت کا منتظر رہا اسکو بھی انتظار وقت مین جھپوڑا جاتا ہے

اب حال مہتر قران ثالث کا معرض تحریر مین آتا ہی

کہ یہ قریب بارگاہ بادشاہ کے پہونچا ہیئت اپنی ایک مردے کی بنائی چیکن پہنے ہوے جسمین سنہری دستہ لگا ہوا گولادار پگڑی مقیش کا گیندا آستین لگا ہوا سونے کا عصا ہاتھ مین لیے دربارگاہ پر پہونچا اور سیدھا درانہ بارگاہ مین داخل ہونے لگا دربانون نے پوچھا مردے جی آج آپ خلاف وقت کیسے آئے اسنے کہا مجکو سپہ سالار نے بھیجا ہی ایک خاص کے عرض کرنے کے لیے بحضور بادشاہ اور تاکید اکید کردی ہی کہ سوائے بادشاہ کے اور کسی پر یہ راز ظاہر نہوے لہذا مین سوائے بادشاہ سلامت کے اور کسی سے نہین کہہ سکتا یہ سُنکر وہ لوگ خاموش ہورہے اسلیے کہ مزاج سے ہفت اندام جادو کے آگاہ تھے کہ نہایت بدمزاج ہی ایسا نہو ہم روکین اور اسکے خلاف مزاج گذرے اس وجہ سے اُن لوگون نے زیادہ تعرض نہین کیا قران ثالث بخیطر داخل بارگاہ ہوا اور قریب خواجگاہ بادشاہ کے پہونچا دیکھا بار بردار وغیرہ بیٹھے ہین اُنسے کہا ہٹ جاؤ ایک راز مخفی عرض کرنا ہی اور بادشاہ کو بیدار کردو وہ لوگ ہٹ گئے بادشاہ کو جگا کر بادشاہ نے بیدار ہوکر پوچھا اسوقت تو کیسے آیا ہی اور غور سے مردے کی جانب

دیکھا کہ یہ نیا شخص معلوم ہوتا ہی اور بادشاہ کے طرز استفسار سے مردہا بھی تاڑ گیا کہ بادشاہ کو کچھ شک گذرا فوراً اسنے عرض کیا مین غلام تازہ ہون اور کچھ پیام حضور کے سپہ سالار کا لیکر حاضر ہوا ہون بادشاہ نے کہا بیان کر اسنے کہا ہفت اندام جادو نے عرض کیا ہی حضور فلان صحرا مین تشریف لائین آج کی رات آپکا بارگاہ مین رہنا مناسب وقت نہین ہی کچھ ستارے بد معلوم ہوتے ہین اور مین نے سنا ہی کہ عیاران لشکر اسلام تلاش مین ہملوگون کی چلے ہین ایسا نہو کوئی بات خلاف درپیش آئے لہذا صلاح یہ ہی کہ آپ نہایت پوشیدہ طور پر تشریف لے آئیے آپ کے آنے کی خبر عام مین مشتہر نہونے پائے بادشاہ نے کہا بھلا میرے جانے کی خبر کہان تک پوشیدہ رہ سکتی ہی مردہے نے عرض کیا مین تو آپکو پوشیدہ کرکے لیجاؤنگا کسی کو کانون کان بھی خبر نہوگی اور لیجیے یہ برقع سحر انھون نے دیا ہی آپ اسکو اوڑھکر بارگاہ کے باہر نکل آئیے اسکی وجہ سے کوئی آپکو چھو بھی نہ سکیگا آپ سب کو دیکھینگے مگر کوئی آپ کو نہ دیکھ سکیگا یہ کہکر ایک برقع جو لپٹا ہوا اسکی بغل مین موجود تھا نکالکر بادشاہ کو دیا بادشاہ نے جیسے ہی اُس برقع کو کھولکر اوڑھا خوشبو عطر خس کی اسکے مشام مین پہونچی بادشاہ نے کہا کیا عمدہ عطر اس برقع مین ملا ہوا ہی اور کیا خنکی دماغ مین پہونچی کہ روح کو تازگی حاصل ہوگئی مردہے نے کہا اگر اسکو دو چار مرتبہ سونگھیے گا تو دل و دماغ سب خنک ہو جائینگے اور نہایت فرحت حاصل ہوگی بادشاہ نے دو تین بار ناک برقع سے ملا کر اوپر کی سانس گھسیٹی فوراً بیہوشی نے اپنا کام کیا اور ملک اصفر زرین پوش بیہوش ہوکر گرا اور مہتر قران ثالث نے رنگ روغن عیاری چہرہ پر ملکے اپنی شکل ملک اصفر زرین پوش کی بنائی اور بادشاہ کا پشتارہ باندھکر گوشۂ بارگاہ مین چھپا دیا ایک خادم کو آواز دی اور بلاکر کہا اب صبح تک کوئی بارگاہ کے اندر نہ آئے اور اگر ہم نہ بلائین تو ہماری جستجو و تلاش نکرے ہم سحر جگانے کے واسطے اپنے ہوم خانہ کی طرف جاتے ہین اسنے عرض کیا کیا مجال ہی کسیکی جو خلاف حکم بادشاہ کرسکے شعر خلاف رائے سلطان رائے جستن + بخون خویش باید دست شستن چنانچہ خادم تو چلا گیا اور مہتر قران ثالث نے پشتارہ پشت سے باندھا اور نقب کنی کرتا ہوا یہان سے چلا یہانتک کہ دہنہ نقب کا اسنے لشکر کے باہر لیجاکر توڑا اب وہ وقت تھا کہ صبح ہوگئی تھی خیال کیا ایسا نہو ساحر ہوشیار ہو جائین کیونکہ روشنی سحر نمودار ہو چلی ہی بس اسنے یہ تصور کرکے نفیر عیاری کو دم دیا صدا اس نفیر کی کان مین مہتر چالاک ثمانی اور برق ثمانی وغیرہ کے پہونچی بس یہ سب بھی مثل قران ثالث کے خیمون مین تخلیہ کرکے نقب کنی مین مصروف ہوے جسوقت قران ثالث نے نفیر عیاری کو دم دیا تو دہنہ نقب کو توڑ چکے تھے اور ہر ایک اپنے اسیر کا پشتارہ لیے ہوے صحرا مین مجتمع تھے ان سب نے بھی نفیر عیاری کو دم دیا کہ ہم بھی اپنے کام کو ختم کر چکے اور ہوشیار ہین بس دوبارہ اسنے نفیر پھونکی کہ مین تو لشکر اسلام کی طرف چلتا ہون تم سب بھی اپنے اپنے اسیر کو قتل کرکے لشکر اسلام کی طرف آنا یہ اشارات ان عیارون نے

آپ تعین اسواسطے معین کر لیے تھے کہ جسوقت سب اپنے اپنے کام سے فرصت کر لین اُسوقت یہ قتل وقمع کا ہنگامہ برپا کیا جاے تاکہ کوئی اپنا ہمراہی گرفتار بلا نہوا الغرض بہتر قران ثالث تو بیچارہ بادشاہ کا لیے ہوے بادشاہ اسلام کی خدمت مین روانہ ہوے اور اسواسطے اسکو قتل نہین کیا کہ سارا بادشاہ اسلام کے خلاف گذرے کیونکہ یہ خسر ہی بادشاہ کا اگر وہ فرمائین تو نے بغیر ہماری اطلاع کے کیون قتل کر ڈالا تو اسوقت مین کیا جواب دینگا سوا سے ندامت کے کچھ حاصل نہوگا اسلیے مناسب حال یہی ہی کہ بیچارہی کو لیے ہوے جاؤن اور ان ساتون عیارون نے ساتون ساحرون کو قتل کیا لیکن چالاک ثانی ہرچند خنجر مارتا ہی مگر ہفت اندام جادو کے جسم پر کوئی حربہ اثر نہین کرتا ہی بس اسنے مجبور ہوکر ایک پتھر بہت بڑا اٹھاکر اسکے سینہ پر رکھا بلکہ تین چار پتھر وان سے اسکو دبا کر بھی جانب لشکر اسلام روانہ ہوا لیکن ان چھ ساحرون کے قتل ہونے سے ایک قیامت برپا ہوئی دیکھا چھ آندھیان چھ رنگ کی صحرا سے اٹھین اور شور گیر و دار بلند ہوا سنگباری برف باری ہونے لگی تمام صحرا تیرہ و تاریک ہوگیا ہر ہر سمت غل مچاتے پھرتے تھے برق چمکتی تھی رعد گرج رہا تھا زمین و زمان مین ایک تہلکہ پڑا ہوا تھا اور چھ گنبد قلعۂ ہفت رنگ کے منہدم ہو گئے تھے اسقدر اندھیارا ہوگیا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا بیرون کی ہیبت ناک صدا سے دل ہلا جاتا تھا ہر جانب سے آواز پیدا تھی کہ کشتی مرا نام فلان جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و مطلب خود نرسیدیم کوئی بیر کہتا تھا کشتی مرا نام من بیضاے بن ابیض جادو بود اسی طرح ہر ساحر کا بیر نام لیکر چلاتا تھا کہ نام من سوداے بن اسود و مرجان بن احمر و خضراے بن اخضر سبز پوش جادو و صفراے بن اصفر جادو و زنگار جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و مطلب خود نرسیدیم یہ ہنگامہ دیکھکر اہل لشکر کفار پریشان ہوے جب ہنگامہ کم ہوا اور کسی قدر تاریکی کم ہوئی روشنی ہونے لگی تو ہر ایک اپنے اپنے سردار کے خیمہ مین داخل ہوا دیکھا تو وہان بھیرون ناچ رہا ہی کوئی سردار اپنے خیمے مین نہین ہی جبکہ ان لوگون نے خیمون کو اپنے اپنے سردارون سے خالی پایا تو روتے پیٹتے غل و شور مچاتے جانب بارگاہ بادشاہ روانہ ہوے اور بہت روئے پیٹے چلاے مگر صداے برنخاست کسی نے جواب تک نہ دیا یہان خود سناٹا تھا جواب کون دیتا ملازمون نے کہا ہمکو شب سے یہ حکم بادشاہ کا ہوا تھا کہ کوئی ہمارے پاس آنے نہ پاوے ان لوگون نے کہا دیکھو خبر تو لو کہ بادشاہ سلامت بھی ہین یا نہین معلوم ہوتا ہی کہ عیاران لشکر اسلام اسکو سب کو اسیر کر لے گئے اندر جاکر جو دیکھا تو کسی کو نہ پایا وہان سب ملکر خیمہ سپہ سالار کی جانب چلے دیکھا تو اسکے ملازم بھی روتے پیٹتے چلے آتے ہین یہان تو ہنگامہ برپا تھا

اب حال ہفت اندام جادو کا سنیے

کہ اسنے بزور سحر روح اپنی سات پیکرون مین تقسیم کی ہی اور اُن سب کو روئین تن
آہنی بدن بنا دیا ہی چنانچہ چھ پیکر اسکے قلعہ ہفت رنگ کے حجرۂ سحر مین بند رہتے ہین
اس راز سے کوئی آگاہ نہین ہی اور ایک پیکر اسکا آزاد رہا کرتا تھا جسکو مہتر چالاک ثانی نے
اسیر کیا تھا اور قتل نکر سکا صحرا مین پتھرون کے نیچے دبا کر روانہ ہوا تھا جو وقت اسکی
پسلیان پتھرون سے دبین اور اسکو اذیت پہونچی چونکہ ایک ہی روح سات پیکرون
مین تقسیم ہی اسوجہ سے اُن اذیتون کا اثر اُن چھون پیکرون پر بھی پہونچا جو کہ قلعۂ
ہفت رنگ مین تھے اور ان چھون پیکرون مین ایک پیکر اسکا اصلی ہی اور
پانچ پیکر ویسے ہی ہین جیسا کہ ایک پیکر اسکا اسیر ہو چکا ہی اور اسی باعث سے اسکا
نام ہفت اندام جادو ہی پس ہفت اندام اصلی نے اپنے دوسرے ہم شبیہ کو
روانہ کیا کہ جاکر دیکھ تیرے ہم شبیہ پر کیا صدمہ گذرا کہ روح میرے جسم مین گھبرا رہی ہی
بس یہ سنکر وہ پیکر چلا یہان سب ملازم و ہوا خواہ اسکے رو پیٹ رہے تھے شور
گریہ و بکا بلند تھا کہ اُس نقب کی راہ سے ہفت اندام جادو باہر آیا اور آتے کے
ساتھ ہی اسنے آواز دی یہان کیا رو پیٹ رہے ہو دشمن اپنا کام کیکے صاف نکل گئے
اب جس جس کو قصاص اپنے اپنے مالک کے خون کا لینا ہو وہ میرے ہمراہ چلے بس یہ
سنکر جانب لشکر اسلام روانہ ہوا آگے آگے تو یہ ہی اور عقب مین اسکے تمام لشکر کفار یہ تو
اسطرف سے یلغار کیے ہوے چلے آتے ہین اور وہان بادشاہ اسلام خیمہ
سے برآمد ہو چکے ہین تخت بادشاہ کا جانب زرنگار روانہ ہوسلے کو ہی سردار
جمع ہو رہے ہین فوجین جوق جوق گروہ گروہ میدان جنگ مین جا رہی ہین کہ
مہتر قران ثالث پشتارہ بدوش سامنے بادشاہ کے پہونچے پشتارہ سامنے
بادشاہ کے رکھ دیا اور عرض کی کہ بادشاہ قلعہ ہفت رنگ حاضر ہی بعد اسکے
مہتر چالاک ثانی و برق ثانی و سنجر ثانی و سعید ثانی وغیرہ یہ سب کے سب
آکر پہونچے ساتھ ہی ہرکارون نے آکر خبر دی کہ لشکر کفار یلغار کیے ہوے آتا ہی اس طرف
سے بھی جوانان لشکر اسلام تلوارین کھینچکر چلے ساحر آکر لشکر پر گرے گولے توپ نالیان تاریخ
چلے سوئیون کے چلے بیکانون کے ترسول بندوق وغیرہ چلنے لگے صدائے بگیر و بکش بلند
ہوئی اتنے مین ہفت اندام جادو سپہ سالار لشکر کفار سامنے بادشاہ اسلام کے
پہونچا اور راستے آتے ہی آواز دی بہتر یہ ہی کہ ہمارے بادشاہ کو ہمارے حوالہ کیجیے ہنوز
بادشاہ اسلام کوئی جواب نہ دینے پائے تھے دیکھا جانب آسمان سے لکہا ہاے ابر ارغوانی
رنگ نمودار ہوے اُسکے عکس سے تمام صحرا ارغوان زار ہو گیا گویا فلک شفق پھول گئی
روے زمین لالہ گون ہوا چنانچہ آتے آتے وہ ابر شق ہوا اور اسمین سے تخت ملکہ مہم جادو
کا نمودار ہوا کس ہیئت سے کہ چارون کونون پر چار گلدستے رکھے ہوے چھوٹا سا
نمگیرہ تخت پر کھنچا ہوا نہایت مغرق جھالر موتیون کی ٹکی ہوئی ڈوریان کلابتون کی گنگا جمنی

جواہر نگار تختون پر تھی ہوئین فرش نہایت عمدہ بچھا ہوا کرسیان جواہر نگار قرینہ سے
بچھی ہوئین ایک کرسی عمدہ پر ملکہ ارغوانی جوڑا پہنے جوڑا کج باندھے تاج مکلل بجواہر سر پر
زیور مرصع سے آراستہ و پیراستہ کمال تمکنت سے بیٹھی ہوئی پشت پر چالیس ہزار جادوگرنیان
زعفرانی جوڑے پہنے جھولیان زر بفت کی انکے لگی ہوئی ایک سن ایک قطع ایک لباس ایک
زیور ہر ایک کے ہاتھ مین ایک ایک ترنج اور دوسرے ہاتھ مین کارد گل افشانی کرتی
سحر کی نیرنگیان دکھاتی وارد ہوئین یہ معلوم ہوا کہ پریون کا اکھاڑا اتر آیا یا زلیخا کی مصاحبین
ترنج و کارد لیے ہوے اس یوسف مصر حسن و جمال کے ہمراہ نمودار ہوئین غرضکہ ملکہ کم کم جادو
نے آکر یہ معرکہ دیکھا کہ ساحرون کا گروہ ہجوم ہی اور ہفت پیکر جادو سامنے بادشاہ اسلام کے
کھڑا ہوا بچھ کہہ رہا ہی اور پشتارہ ملک اخضر زرین پوش کا سامنے رکھا ہوا ہی بس سنتے نعرہ
کیا کہ او ہفت پیکر دور ہو میرے سامنے سے اور چلا جا اپنے مقام پر ورنہ ہاتھ سے میرے
مارا جائے گا اسنے جواب دیا او شوخ دیدہ گیسو بریدہ یا تو مجکو چچا کہتی تھی یا اسطرح کے کلمات
سخت و سست زبان پر لاتی ہی اور اپنے باپ کو رہا کرنے کے بدلے اسکے دشمن کی طرفدار
ہی تجکو شرم نہین آتی اور چار آنکھین کرکے اسطرح سے بے ادبانہ و خلاف تہذیب گفتگو
کرتی ہی اور مجھ سے سخت کلامی کرتی ہی تو نہین جانتی مین کون ہون یہ اور بات ہی کہ
قرابت کے لحاظ و پاس سے تیرے باپ کو خداوند نہ طاق نے بادشاہ قلعہ ہفت رنگ
کیا ورنہ سارا قلعہ ساختہ و پرداختہ میرا ہی ہی شرط کہ اس حرکت پر زبان تیری گدی سے
کھینچ لون لیکن سننا تھا کہ ملکہ کو تاب نرہی آواز دی او مردود باب نے میرے جو بہت
منہ چڑھایا اور یہانتک تجکو اختیار دے دیا کہ کل انتظام قلعہ ہفت رنگ کا
تیرے قبضہ اقتدار مین سونپا اسپر تو ایسا اترا گیا کہ اپنے کو بھول گیا کمظرف تھا نہ
ذرا مین بھول گیا القول شاعر ہوا مین بھرے یہ کمظرف بھی کیا کیا ابھرتے ہین ہماری ایاز
قدر خود بشناس بادشاہ کی عنایت پر ایسا مغرور ہوا کہ اسطرح کے کلمات بیہودہ مجکو
کہنے لگا چھوٹا منہ بڑی بات تجکو بھی یہ دن لگے کہ ایسی گستاخیان کرنے لگا
مجھے نہین جانتا مین کون ہون سنم ملکہ کم کم جادو دختر خداوند کو چک نہ طاق
سوائے میرے کون ایسا طلسم نہ طاق مین ہی جسکو کیوان تا جدار نے دختر
کیا ہوا اور علم سحر آپ تعلیم کیا ہو تیرے حق مین بہتر یہی ہی کہ میرے سامنے سے
ہٹ جا اور اپنے باپ کے بارہ مین جیسا ہم مناسب جانینگے وہ کرینگے ہم سے زیادہ تو کیا
خیال کرسکتا ہی جا سامنے سے چلا جا مین تیرا پاس کرتی ہون ورنہ فوراً نیست و نابود کردیتی
جب تقریر کو اسقدر طول ہوا تو بادشاہ اسلام نے فرمایا جھگڑا کرنا بیکار ہی ای ہفت پیکر
جادو نہ یہ ممکن ہی کہ تم اپنے بادشاہ کو لیجا سکو نہ میرا یہ ارادہ ہی کہ اسے قتل کرون اگر بنائے
جنگ یہی ہی تو تم قلعہ کو واپس جاؤ اسطرح بادشاہ کو لیجانا اچھا نہین خلاف شان اور
باعث اسکی توہین کا ہی مین تمھارے جانے کے بعد بادشاہ کو عزت و توقیر کے ساتھ بھیجدونگا

یہ سنکر ہفت پیکر جادو نے کہا بادشاہ جو کہتے ہین اسکے خلاف کرتے ہین ایسا نہو زمانے پلٹ جائے اور بادشاہ ہمارا قتل کروا لاجائے فرمایا دغابازی و فریب وہی کو بہت برا جانتے ہین اگر ہمکو قتل ہی کرنا ہوتا تو اب تک کب کا قتل کر چکے ہوتے اور اگر کچھ دعوے ہوتے اب بادشاہ کو تیرے سامنے قتل کرتے ہین تو اسکو بچالے ہفت اندام جادو نے دیکھا بادشاہ اسلام کو غصہ آگیا ایسا نہو اس حیص بیص مین میرے بادشاہ کو قتل ہی کروالین تو مین کیا کرسکتا ہون کیونکہ کم کم جادو ایسی ساحرہ انکی کمک کو آگئی ہے اور اسطرح تو شاید چھوڑ بھی دین کہ زبان دے چکے ہین اور وعدہ کر چکے ہین کیا عجب ہے قتل نہ کرین بس اسنے عذر و معذرت کرنا شروع کی اور یہ مع لشکر قلعہ ہفت رنگ کو واپس گیا

یہان کا حال سنیے

کہ بادشاہ مع ملکہ کم کم جادو و پشتارہ ملک اخضر زرین پوش کے بارگاہ سلیمانی مین داخل ہوے اہل لشکر اپنے پڑاؤ پر آئے سرداران و افسران لشکر اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوے تھوڑے عرصہ مین دربار آراستہ ہوا بادشاہ آکر تخت پر جلوہ افروز ہوے ملکہ کم کم جادو کرسی جواہر نگار پر رونق افروز ہوئین اور حکم دیا کہ پشتارہ ملک اخضر زرین پوش کا لیجاؤ اور انکو ہوشیار کرکے بہت عزت کے ساتھ اندر بارگاہ کے لاؤ چنانچہ فراش ثالث و مہتر چالاک ثانی بیرون بارگاہ آئے اور پشتارہ ملک اخضر زرین پوش کو سنبھالے ہوئے بارگاہ سلیمانی مین لائے اور یہان لاکر قتیلہ رفع بیہوشی دیکر ہوشیار کیا انکا اسکو سحر یاد نہ آئے فراموش ہو جائے الغرض جسوقت ملک اخضر زرین پوش کو ہوش آیا اور آنکھ اسکی کھلی اپنے کو ایک بارگاہ آسمان جاہ مین دیکھا اور نظر چوبا دشاہ اسلام پر پڑی متحیر ہوے کہ مین یہان کیونکر ہونچا سرداران لشکر برائے تعظیم آٹھ کھڑے ہوئے اسنے آنکھین اپنی بند کرلین کہ شاید مین خواب پریشان دیکھ رہا ہون بادشاہ اسلام نے فرمایا اے ملک اخضر زرین پوش یہ خواب نہین ہے عین بیداری ہے چشم خود را وا کن و حال خویش را تماشا کن میرا عیار تجھکو گرفتار کرلایا تھا یہ فرماکر شاہان ہفت ملک کو اشارہ کیا وہ آئے اور پیشوائی کرکے ملک اخضر زرین پوش کو لے گئے اور پاس اپنے بٹھایا اب بادشاہ اسلام نے کل کیفیت انکے گرفتار ہوکر آنے کی اور بروقت ہفت پیکر جادو کا پہونچنا اور ملکہ کم کم جادو کا آنا یہ سب باتین بیان کین اور فرمایا بسبب پاس و لحاظ ملکہ کے مین اب بھی آپ کو طرح دیتا ہون اگر آپ مجبور استہ طاق پر جائے کا دے دیجیے تو مین آپ کے ملک و مال سے کچھ تعرض نکرونگا ورنہ جیسا مین کہ چکا ہون وہی ہوگا ارتقلعہ ہفت رنگ کو پامال کرتا ہوا طاق پر جاؤنگا ملک اخضر زرین پوش نے بادشاہ اسلام کا یہ کلام سنکے جانب فلک دیکھا اور ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچکر جواب دیا کہ بالفعل آپ جنگ کو موقوف رکھین بعد تین روز کے مین اسکی نسبت آپ سے کہلا بھیجونگا بادشاہ اسلام نے فرمایا بہتر کیا مضائقہ ہے ہر بات سوچ سمجھکر کرنا بہتر ہے

یہ فرماکر سرداروں کو ہمراہ کیا اور نہایت شان و شوکت و تزک و احتشام کے ساتھ
ملک اخضر زرین پوش کو جانب قلعہ ہفت رنگ روانہ کیا ملک اخضر زرین پوش
نے اپنے لشکر مین پہونچکر اور سب سردارون کو تو رخصت کر دیا صرف لندھور ثانی کو
اپنے ساتھ لیے ہوے داخل قلعہ ہفت رنگ ہوا اہل قلعہ کو اپنے بادشاہ کے
آنے کی از حد خوشی ہوئی طبل شادمانی بجایا لیکن جسوقت طبل شادمانی کی صدا ملک
اخضر زرین پوش کے گوش زد ہوئی منع کیا اور حکم دیا خبردار طبل شادمانی نہ بجے
اگر کوئی مجکو رہا کرکے لاتا تو بیشک خوشی کی بات تھی جبکہ دشمن نے خود رحم کھاکر رہا کر دیا
تو میرے نزدیک یہ رہائی اس قید سے بدتر ہے قید ہستی سے اگر مجکو رہائی ہوتی تو اس سے
بہتر تھا کہ دشمن سے رہائی ہوتی یہ کہکر داخل ایوان شاہی ہوا ہفت پیکر جادو نے
آکر مجرا کیا اخضر زرین پوش نے اسکی طرف سے منھ پھیر لیا اور بکمال تنفر فرمایا بس میرے
سامنے سے چلا جا ہرچند اسنے منت و سماجت کی کہ میرا اسمین کیا قصور تھا حضور مجھ سے
ناحق ناراض ہوتے ہین بادشاہ نے سخن اسکا بذیرا نہ کیا اور فرمایا تجھ سے بڑھکر کون نمکحرام
ہوگا جسنے دولت و رسوائی اپنے ولی نعمت کی گوارا کی اور بیمروی اسکو رہا نکر سکا اب تو جان
اور قلعہ ہفت رنگ جانے مین ایسی سلطنت کو گدائی سے بدتر جانتا ہون جسکی بنا
ذلت پر ہو نوکر ہی ایسی حکومت پر اسلیے کہ مجھے نہ بادشاہ اسلام سے لڑنا منظور ہی نہ
خداوند نہ طاق سے نمکحرامی کر سکتا ہون کیونکہ ایک تاج بخش ہی اور ایک جان بخش
لہذا مین نے حکومت اس قلعہ کی چھوڑی اور جنگل کا رہنا اختیار کیا ایسی حکمرانی سے صحرا نوردی
بہتر ہی یہ کہکر تاج اتارا لباس شاہی کو جسم سے علحدہ کیا خنجر فی پوشاک زیب تن کی
ہاتھ مین لی اور سیر لندھور ثانی قلعہ کے باہر نکلا ہر چند ارکین دولت و مشیران سلطنت
نے سمجھایا اور بہت کچھ منت اور سماجت کیا کیے مگر ملک اخضر نے مطلق سماعت نہ کی ع
بین نہ سمجھون تو بھلا کیا کوئی سمجھائے مجھے ۔ الغرض بادشاہ لندھور ثانی کو لیے ہوے جانب
صحرا روانہ ہوا چونکہ بادشاہ اسلام کا حکم تھا جس مقام سے جس سردار کو بادشاہ قلعہ
ہفت رنگ رخصت کرین اس مقام سے وہ واپس آے اس بنا پر لندھور ثانی
ہمراہ رہے واپس نہین آئے جسوقت یہ صحرا مین پہونچا تو اسنے لندھور ثانی سے کہا
اب آپ بھی جائیے اور جو حالت آپ نے اپنی آنکھ سے دیکھی ہی وہ بادشاہ اسلام سے
بیان کر دیجیے گا مین نے اسی واسطے اسوقت تک آپکو اپنے ساتھ رکھا اور اپنے
ارادہ سے زبانی اطلاع نہین دی بلکہ آنکھ سے دکھا دیا اور اب بشرط زندگی
بعد فتح نہ طاق کسی مقام پر آپکو ملجاؤنگا یہ کہکر یہ تو ایک جانب روانہ ہوا اور
لندھور ثانی بادشاہ اسلام کی خدمت مین آئے اور کل حالات جو آنکھون سے
دیکھے تھے کل بادشاہ اسلام سے مو بمو بیان کیے بادشاہ جمجاہ کو یہ کیفیت سنکے
نہایت رنج و افسوس ہوا اور فرمایا خیر دیکھا جائے گا اگر حیات مستعار باقی ہی تو لعبدان جھگڑوا

سکے ہم خود ڈھونڈھ لینگے اور اپنے ہمراہ خانۂ کعبہ کو لے جائینگے

اب حال قلعۂ ہفت رنگ کا سُنیئے

کہ جسوقت بادشاہ قلعہ فقیر ہوکر نکل گیا تو ہفت پیکر جادو جسکو ہفت اندام جادو بھی کہتے ہین اسنے اپنے طور پر قلعہ کا انتظام کیا اور ساتون گنبدون کو از سر نو آراستہ کیا چھ گنبدون کے رنگ مختلف تھے اور ایک گنبد جو سب سے بڑا وسط قلعہ مین خاص بادشاہ کے رہنے کا تھا وہ ہر وقت رنگ بدلا کرتا تھا کبھی زرد ہوگیا کبھی سرخ کبھی سبز کبھی سفید کبھی سیاہ ہوگیا اور ہر رنگ سے ایک روشنی پیدا ہوتی تھی جہانتک عکس اسکا پڑتا تھا وہان تک مختلف تاثیرین اس سے ظہور مین آتی تھین جیسا حال بروقت بیان ہوگا بعد اس انتظام کے اسنے حکم دیا کہ ہان سنج طبل جنگ اسیوقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی یہ خبر لیکر ہرکارے لشکر اسلام کے سامنے بادشاہ ذوی الاحتشام کے آئے اور بعد دعا و ثنا کے بجنا طبل جنگ کا قلعۂ ہفت رنگ مین معرض بیان مین لائے شاہ جمجاہ نے بھی اپنے لشکر مین حکم نواخت طبل جنگ دیا ادھر بھی نقارۂ حربی گڑگڑایا ہر چند لشکر اسلام خستہ و شکستہ تھا لیکن بنجلاین کرکے ولا و آلات جنگی درست کرنے لگے ساحرون مین سحر خوانی ہونے لگی صرف باد خزان شمشیر گلشن جوانی ہونے لگی ایک طرف تیر و تیغ و خنجر کی دھار ایک سمت کلوا بھیرون نارسنگھ کی پکار شجاعون کے سر مین سودائے شجاعت عروس مرگ کے دیوانہ الفت لیکن ان دیوانون کو نام و ننگ و رکار نامردی سے عار آمادۂ کارزار نہ پروائے مال نہ خواہش زندگی آبرو کے طالب کار تلوارون کی جھنکار ان سودازدون کے حق مین دیوانہ کے لیے ہو وحشت کا جوش نامور ہونے کی جستجو اگر دشت پیمائی کا ارادہ کرتے تو دامن صحرائے کارزار مین پھرتے عوض جامہ دری دامن حیات دشمن کی دھجیان اڑاتے سر ہر تیر کو نوک خار بیدائے جلادت سمجھکر پائے دل کے آبلے پھوڑتے لباس نامردی پارہ پارہ فرماتے شاہد تہوری کے عشق مین جان گنواتے غرض رات بھر یہی شورش رہی نیزے لبسان دیوانگان صحرائے نبرد سر کھولے تھے تلوارین پیرہن غلاف دنیا م اتار کر عریانی پسند تیر وحشت مین آکر بھلگئے پر آمادہ خلش انکی علاج دل درد مند سپرین برنگ خون سودائیان سیاہ گرزون کو سر جہ بیابان حرب و ضرب رکھنے کی چاہ لب سوفار جلا کر بڑھ مارنا چاہتے گوشہ کمان سے خدنگ نکلکر رو بفرار لاتے کمندین دل کی الجھن کا پتہ دیتین زرہین حلقۂ زنجیر دیوانگان تھین ہر سمت شورش برپا یہ ہنگامہ تھا

نظم

آفت ہی طبیعت جوانی	ہر چند خرابیان تھین اظہار	مشہور ہی وحشت جوانی
مرنے کی ادا پسند خاطر	جینے سے قضا پسند خاطر	پر کچھ نہین سوجھتا تھا زنہار
پروانۂ حرب شمع رخسار	تیغون کی پسند آگئی چال	دیوانہ رزم تھا دل زار
		دل ہوگیا مثل سبزہ پامال

بھایا زنخون کا مسکرانا + دم عشق مین حرب کے روانا + جب جوش سود اے شب
خاطر دہ سے کم ہوا اور پنجہ ہی رزم سے ہر غافل چونکا کہ ابیات وہ بھی تھی اک جسمیا کی سی نمود
صبح کو ہوا زمہ و اختر خلا صبح آیا جانب مشرق نظر اک نگار آتشین رخ سر کھلا
تھی آنکھ بندی کیا جب روسحر بادہ گلرنگ کا ساغر کھلا لاکے ساقی نے صبوحی کے لیے
رکھ دیا ہی ایک جام زر کھلا + صبحدم سرداران لشکر ظفر پیکر درولت شہنشاہ پر صولت پر
حاضر ہوے ایک طرف ملکہ کم کم جادو فوج ساحران کو جانب جنگاہ بھیجکر آستان ظل اللہ
پر آئین بادشاہ لباس رزمی سے آراستہ ہوکر برآمد ہوے ہر ایک نے محو اکیا ابیات
تاج زرین مہر تابان سے سوا خسرو آفاق کے منہ پر کھلا ملک کے وارث کو دیکھا خلق نے
اب فریب طفل و سبز کھلا مہر کا نیا چرخ چکر کھا گیا بادشہ کا رایت لشکر کھلا
پہلے دارا کا نکل آیا ہی نام اسکے سر ہنگون کا جب دفتر کھلا ایسے شاہ گردون اساس کو
ہر ایک جرأت شناس قلب لشکر مین رکھکر روانہ ہوا فوج ظفر موج سکانی سویرے ہی
سے گروہ گروہ اور انبوہ انبوہ جانب وعدہ گاہ مصاف روانہ ہوچکی تھی شاہ کے چلنے
سے دریاے لشکر موج مارنے لگا اسلحہ کی آواز تا بہ گنبد سما پہونچی نقارون سے آواز
نصر من اللہ آئی جب عرصہ کارزار مین شجاعان روزگار پہونچے ترتیب مین صفون کی
مصروف ہوے سامنے قلعہ کے آکر صفین آراستہ کرکے کھڑے ہوے ایک طرف
ملکہ کم کم جادو اپنے تخت سحر پر سوار پشت پر چالیس ہزار جادوگر نیان زیور جواہر سے
آراستہ ہنکس دباز و بلبذ و قرقرے وغیرہ پر سوار ہیکلین آڑی گلے مین پڑین گاتیان
باندھے ہوے حلقہ ہاے زلف گرہ گیر ٹنک مثل حلقہ ہاے کمند دل عشاق کے پھانسنے
پر آمادہ مانگ کی تحریر کو فرق لیل و نہار کہیے بارہ مہ حسن کا جادہ یہ مجمع دیکھکر پریستان کا
سمان نظر آتا تھا انکی شعلہ افشانی سے مریخ فلک تھراتا تھا الغرض جب صفوف کارزار آراستہ
ہوچکین اور نقیب بول کر ہٹ گئے ساحرون مین نارنج حربہ اچھلنے لگے شور بوق و کوس
بلند ہوا یکایک ایک تڑاقہ کی صدا بلند ہوئی اور ایک گنبد قلعہ ہفت رنگ شق ہوا
جسکا رنگ سرخ تھا اور آسمین سے ہزارہا لعل پیدا ہوے اور بولتے ہوے اور تالیان
لگاتے ہوے لشکر اسلام کی طرف چلے گنبد کیا شق ہوا یہ معلوم ہوا کہ لعلون کے پنجرے کی
کھڑکی کھل گئی اور پہلوے قلعہ پر سے تخت ہفت اندام جادو کا نمایان ہوا
اس شان سے کہ تاج شاہی بر سر و چار قبۂ شاہنشاہی در بر مالے مروارید کے گلے مین پڑے
ہوے جھولی زربفتی سحر کی لگی ہوئی رنگ لباس کا سرخ دو جو غول کے غول لعلون کے
گنبد سے نکلے تھے وہ سب آکر سر ہفت پیکر جادو کے سایہ افگن ہوے اور تخت
اسکا میدان مین آکر قائم ہوا اسنے آتے ہی ملکہ کم کم جادو سے آنکھ ملائی اور لعلون
کی طرف دیکھکر اشارہ کیا بس یہ سننا تھا کہ وہ لعل کندے جوڑ جوڑ کر لشکر ملکہ
کم کم جادو پر اور وہ باقی لشکر اسلام پر آکر گرے اور انھون نے زفیلنا شروع کیا جسکے کان مین

آواز پہونچی وہ زمین پر گرکے مثل مرغ بسمل کے پھڑکنے لگا اور ایک طائر کی صورت بنکر اڑا
اور حاضر حاضر کہتا ہوا سیدھا قلعہ ہفت رنگ کی جانب اڑا ہوا چلا گیا اور بالائے قلعہ
دیکھا کہ ایک ساحر بہت بڑا قفس ہاتھ مین لیے کھڑا ہی اُسنے اُن طائرون کو قفس مین بند کرنا
شروع کیا جوانان لشکر اسلام کی یہ حالت ہی کہ تیر جلبہ کمان مین پیوستہ کیے ہین اور لعلون پر
تیر اندازی کر رہے ہین مگر تیر قریب اُن جانورون کے پہونچکر جل جاتے ہین اب تو ہر ایک
شخص نہایت مضطر و پریشان ہوکر کانون مین انگلیان دے رہا ہی گویا ہاتھ کانون پر رکھ رہا ہی
اور ان طائرون سے پناہ مانگ رہا ہی اور اپنے امکان بھر کوشش کرتا ہی مگر اُن جانورون
کے کان پر جون بھی نہین رینگتی اور زنبیلنے سے کان پڑی آواز سنائی نہین دیتی لیکن جو غول
لعلون کا ملکہ کم کم جادو کے لشکر پر جاکر گرا تھا یہان عجب رنگ پیدا ہوا جو طائر سامنے
جس ساحرہ کے پہونچی اُسنے فوراً کچھ آہم سحر پڑھا اور وہ تریخ جو ہاتھ مین تھا اُسکو فوراً جھری سے
قلم کیا ادھر تو ترنج کٹا اُدھر گردن جانور کی قلم ہوئی بس یہ پھڑکتا ہوا گرا اور گرتے گرتے جلکر
خاک سیاہ ہوگیا اور اگر ترنج کے قطع ہونے سے پیشتر زنبیل کی آواز گوش زد ہوگئی
تو ساحرہ کی بھی وہی حالت ہوئی جو کیفیت جوانان لشکر اسلام کی ہوئی تھی یعنی طائر بنکر
گری اور جانب قلعہ حاضر حاضر کہتی ہوئی اڑکر چلی لیکن ملکہ کم کم جادو کی یہ حالت ہی جس
غول پر ان طائرون کے یہ جا پڑی اور اسنے اُن کی سو سوا اور پچاس پچاس طائر
جلکر خاک سیاہ ہوگئے قریب پہر بھر کے یہ جنگ طائران رہی جسمین ایکہزار جادوگرنیان
لشکر ملکہ کم کم جادو کی مسحور و مسخر ہوکے طائر بنکر اڑ گئین اور اسیر بلا ہوئین اور چار ہزار
جوان لشکر بادشاہ اسلام کے مقید ہوے اور قریب تین ہزار لعل کے بھی جلکر خاک
ہوے بس ہفت پیکر جادو نے آواز دی او چھوکری اڑی اسی سحر پر تجکو ناز تھا
دیکھا تو لے مین نے کتنون کو تھوڑی دیر مین تیرے سامنے اسیر بلا کیا اور تو کچھ نکر سکی
یہ کہکر طبل بازگشت بجوا دیا اور آواز دی او طائران طلسمی بس چلے آؤ اب کل دیکھا جائیگا
یہ سنتے ہی وہ طائر غول کے غول بھڑ اٹا مار کر پلٹے اور اُسی گنبد سرخ کی جانب روانہ
ہوے اور تخت ہفت اندام جادو کا بھی میدان جنگ سے پھر کر دروازہ کیلرف
سے داخل قلعہ ہفت رنگ ہوا بس ادھر تو دروازہ قلعہ کا بند ہوا اُدھر تڑاقہ
ہوا اور گنبد تسق ہوگیا وہ لعل سب کے سب اُس گنبد مین داخل ہوے گنبد پھر برابر
ہوگیا اور وہ ساحر جو قفس ہاتھ مین لیے ہوے فصیل قلعہ پر کھڑا تھا وہ بھی اندر قلعہ
کے چلا گیا بادشاہ اسلام نہایت سراسیمہ و پریشان میدان سے پلٹ کر بارگاہ سلیمانی
مین داخل ہوے اور ملکہ کم کم جادو بھی چین برجبین جگاہ سے واپس ہوکر اپنے خیمہ مین
داخل ہوئین لیکن بکمال تردد و متفکر تھین وہان ہفت پیکر جادو نے قلعہ مین پہونچکر پھر
طبل جنگ بجوا دیا اور اسیرون کو جانب گنبد صد چاک روانہ کر دیا اور کہلا بھیجا
زنفیر شانہ کش جادو محافظ گنبد سے کہ ان قیدیون کو نہایت حفاظت سے رکھنا

بعد فتح جنگ ان سب اسیرون کو خدمت مین خداوند کی پیش کرینگے اور بعلہ اس محنت وجان فشانی کا اُسسے پیلینگے بخشمون مین سرخروئی و نیکنامی حاصل کرینگے یہ کہکر خود ہفت سکر سحر جگر لے مین مصروف ہوا یہان لشکر مین جوانان لشکر اسلام کے اسیر ہو جانے سے اور بالکل کم جادو کے لشکر مین بھی جادوگرنیون کے مقید ہونے سے ایک تلاطم برپا تھا ہر شخص رنج و فکر مین بیٹھا ہوا محزون و مغموم تھا کہ معلوم نہین اسیران ستم پر کیا حالت ظلم و تعدی کی گذری اور دشمنون کے ہاتھ سے اُن مقیدون کو کیا کیا گزند پہونچا لشکر کے لوگ نہایت تاسف کرتے تھے ایک کہرام برپا تھا غلغلۂ شیون چہین سے یہ عمگدۂ دہر بھر گیا و دود آہ نے چرخ تک سربلندی کرکے دیدۂ ثوابت و سیار کو رلایا تھا اشک شبنم سے فلک رو تا تھا لشکر اسلام پر اُوس پڑ گئی تھی جنگل مین غنچہ بسور رہے تھے صحرا مین باد صبا خاک اُڑاتی تھی برگہاے خزان رسیدہ زمین پر گر کر بچھونا ہوے تھے ہاہو اصف ماتم بچھاتی تھی بازار تمام لشکر کی رونق سے بیزار فلک پر قمر کا رنگ سفید سراسر رنج کا رخ سے اظہار خیمون کے پردے اُٹھے ہوے گریبان چاک وہ بھی نظر آتے تھے فنا تین رنج و الم پر قناعت کرکے ضعیف حالون کی صورت کمر جھکائے مین ہواے غم کے جھکون سے ٹیڑھی ہوئی جاتین بردے زمین پر فرط رنج سے سر ٹکرانے ملنا مین وابستہ اندوہ و ملال پنجے ہر ایک رنج مین ڈوب کر زمین مین گڑی جاتی چوب کڑی صدمہ کی اُٹھاتی مرکبان لشکر مثل زن سوگوار بال بال کے پریشان کیے نعلین ندامت سے جھکی ہوئین علم مثل مصیبت زدگان سر کھولے نخل ماتم کا نشان بتاتے تھے کمانین جلانے پر آمادہ خدنگ ہر ایک ترکش خانہ سے تنگ غم مین مبتلا ہر سوار و پیادہ ہر مست تلاطم ہر ایک اپنی خودی سے گم نظم۔

کبھی اُمڈا ہوا دود جگر تھا	کہین آنکھون کو حیرانی یہ کیا ہی	کہین وحشت کہ اب آتی بلا ہی
کسی کو فکر یہ کیونکر جئینگے	کہان تک ننگ تر دامن رہینگے	کسی لب پر ہجوم آہ و فریاد
کہین نالون کے غل سے خانہ آباد	کوئی ممنون احسان مقدر	کہین پھر خندۂ حسرت فلک پر

غرضکہ شاہ بجاہ بھی متردد بیٹھے ہوے تھے کہ ہرکارون نے طبل جنگ بجنے کی خبر بصد ادب خدمت مبارک مین عرض کی بادشاہ نے یہ خبر وحشت اثر سنکر فرمایا یہ کافران بیحیا ایسے ہی وقت مین آمادۂ کارزار ہوتے ہین جب ہم فکر و تردد سے ناچار ہوتے ہین خیر خداوند زمین و زمان ہمارا نگہبان ہی یہ فرماکر جوش شجاعت مین آکر حکم دیا ہمارے لشکر مین بھی بفضل خداے قدیر طبل زرمی بردوال دیجاے بمجرد اصدار حکم محکم شہنشاہ عالم پناہ طبل سکندری پر چوب پڑی صداے طبل سے لشکر مین اور زیادہ بدحواسی ہوئی کیونکہ ایک ہزار جوانان لشکر اسلام تین ہزار جادوگرنیون کی گرفتاری سے اہل لشکر مجبور و ناچار تھے لیکن شجاعان روزگار منچلے تیغ و سپر کے سایہ مین سپلے جلادت شعار دم نہوری کا بھرنے لگے تیاری آلات حرب کرنے لگے تیغ بران بار غم سے اُس رات کو خم ندامت سے

گویا سر در گریبان خجلت گلوگیر حسرت جوہر کیا دکھاتے فرط رنج سے خجل ہو کر دانت نکالے تیر
ہر ایک آہ دل دردمند نیزون مین نکر دور دراز کے بند کمانین بسان خاطر کبیدہ کشیدہ
کبادہ ہر ایک غبار الم کا تودہ کمندون کو دل عاشق کی طرح الجھن حلقہ پریشان
برنگ گیسوے جانان پرفن ہر چند آثار غم و ہم سے سرہنگان لشکر کا دل خون تھا مگر جان
دینے کا سودا لڑنے مرنے کا جنون تھا آب آہن کا قلزم ذخار باڑھ پر تھا تیغ کے گھاٹ
بہان دے کر اترنا بہادر چاہتے تھے کشتی شجاعت مین سلسلہ رگ جان کا لنگر تھا بادبان
حوصلہ شمشیر زنی آثر رہا تھا ہر سمت شور رش بحر دلیری بر پا نقیبون کی صدا سے دل
ترک فلک کا ہلتا دوست دوست کے گلے ملنا تھا نصیحت و وصیت کرنا قرنا کے نعرے
ترک بہرام کا دل دہلاتے طبل و بوق ہل من مبارز کی صدا سناتے پلٹنین رسالے مسلح
ہونے پر مائل ہوتے نامرد بیدل ہوتے گھوڑے بغیر سوارون کے شیہے بھرے دلاور
ہمہے شیرانہ کرتے آمادہ مرگ میدان نبرد شیر گردون جنکے مقابل گرد بردہ بمقام اس
شب کو بیشہ شیران شجاعت کا نیستان تھا ہر سمت یہ سامان تھا کہ نظم

ہر بوق کی تھی صدا قیامت	بیدار تھے مردے زیر تربت	رہتا ہی کہان عدو کا انبوہ
آواز سے شق ہو جب دل کوہ	تھا ترک فلک کو بیم اس شب	جوزا کا تھا دل دو نیم اس شب
دیکھو دم تیغ اور جوہر	تھا ایک تو شعلہ سو سمندر	تلوارین تھین یا کہ آہنی پل
روحون کا گذر تھا اسپہ بالکل	شہرہ تھا یہ چار حد مین ہر سو	تیغ ایسی ہوا در ایسے بازو
کیا شور بپا تھا اللہ اللہ	تھا گوش فلک مین بنبہ ماہ	غرضکہ رات بھر تیاری جنگ

ہوا کی اور لشکر بلکہ کم کم جادو مین رات بھر اگیاریان روشن رہین جادوگرنیان
سحر جگایا کین بخور سے گوگل لوبان رائی سرسون کالے دانون کے تمام صحرا مہک رہا تھا
اسی تردد و تیاری حرب مین سرہنگ مہرجان پر کھیل کر عدوگاہ فلک مین آیا اور
روزگار غدار نے مثل شہریار زرہ ضیا خورشید کی پہنی

ستارون نے بھی لی سوی عدم راہ	ہوئی جب صبح روشن آشکارا	ہوئی پیدا سحر اتنے مین ناگاہ
		فلک پر صبح کا چمکا ستارا

ہنگام سحر دونون لشکر آراستہ ہو کر میدان قتال مین پہونچے پرے جم گئے بیلدار زمین ہموار
کر کے ہٹے سقے آبپاشی کر کے تھم گئے صفین ترتیب پذیر ہوئین میمنہ نے معین ہونے کا
دم بھرا میسرہ کو ارادہ جان نثاری میسر تھا ساقہ نے پاے ہمت گاڑ دیے جناح نے
بازوے سعی کھولے کمینگاہ والے گھات سوچنے لگے جو دہ صفین جب آراستہ
ہو چکین نقیبون نے نعرے مارے کڑکیت کڑکا کہکر کنارے ہوے آج ملکہ کم کم جادو
نے بھی ایک سحر تازہ تیار کیا ہی جسکا حال بروقت جنگ معلوم ہوگا جسوقت صفین
آراستہ ہو چکین اور نقیب نقابت کر کے ہٹے دیکھا تو بھر تڑاقہ ہوا اور گنبد سبز مشق
ہوا اور ہزارہا طومیان پنجہ کش کے غول کے غول اس گنبد کے باہر آئے منقارین
ہر ایک طومی کے کوئی چیز دبی ہوئی تھی جو مثل پیغہ کجشک کے تھی یکایک پہلوے راست

سے قلعہ کے تخت ہفت پیکر جادو کا پیدا ہوا اور تمام طوطیان خوش آواز آکر تخت پر اسکے
سایہ افگن ہوئین اور تخت اسکا جانب میدان روانہ ہوا جسوقت یہ میدان مین آکر پہونچا
اسنے آواز دی کیون ای کم کم جادو دیکھا تو نے کل کیا ہوا اور اب آج بھی کیا ہوتا ہی یہ کہکر
اسنے انھین طوطیون کی طرف اشارہ کیا اور وہ سب کی سب غول کے غول لشکر اسلام
کی طرف چلین اور آتے کے ساتھ ہی ہر طوطی نے وہ دانہ سحر جو اسکے منھ مین دبا ہوا تھا نثار سے
چھوڑا جسپر دانہ سحر گرا وہ بیہوش ہوا دانہ چٹکا اس سے دھوان نکلا کہ وہ بیہوش ہوا طوطی نے
پنجہ مین دبایا اور جانب قلعہ روانہ ہوئی ہر چند اہل اسلام تیر اندازی کرتے تھے اور ایک چادر
کی چادر تیرون کی ان طوطیون پر آتی تھی مگر طوطیان اڑھ کے پر مار دیتی تھین ساری چادر تیرون کی
جلکر خاک ہو جاتی تھی جوانان اسلام نہایت پریشان تھے لیکن ملکہ کم کم جادو نے جسوقت
دیکھا غول طوطیون کا میرے لشکر پر آتا ہی بس اسنے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور نکال نکال کے
پتلیان سحر کی پھینکنا شروع کر دین انکے ہاتھ مین چھوٹے چھوٹے جال اور بازوون پر انکے
پر تھے اور آواز دی لینا یہ شکار تمہارا موجود ہی دیکھا تو وہ پتلیان تڑپ تڑپ کر آڑ مین اور
طوطیون کی طرف چلین اور جال مار مار کر طوطیون کو پکڑنا شروع کیا لیکن جو طوطی جال مین پھنستی تھی
دانہ سحر کھینچ مارتی تھی دانہ چٹک کر دھوان پیدا ہوتا تھا پتلی بیہوش ہو جاتی تھی اور طوطی
جال کاٹ کر نکل جاتی تھی یہ رنگ دیکھکر ملکہ کم کم جادو نہایت پریشان ہوئی دل مین کہتی
تھی مین نے تو لعلون کا انتظام کیا تھا مین یہ کیا جانتی تھی کہ طوطیون سے سامنا ہوگا ورنہ ویسا
بندوبست کرتی اور لشکر کم کم جادو کی یہ حالت تھی کہ یہ اسی طرح سے چھریان اور تیغ اپنے
ہاتھون مین لیے ہوے برابر ترکیبون کو قلم کر رہی تھین انکے سحر سے اکثر طوطیان ذبح ہوئین
لیکن جس طوطی نے دانہ سحر کھینچ مارا وہ دانہ جسکے پڑا وہ ساحرہ بیہوش ہو گئی بس طوطی نے پنجہ
مین دبایا اور جانب قلعہ راہی ہوئی بالاے قلعہ وہی ساحر قفس کلان لیے ہوے کھڑا
تھا جو طوطی قریب اسکے پہونچی اسیر کو سامنے ڈال دیا اور آپ پھر پلٹ کر شریک جنگ
ہوئی اور وہ قفس بردار ہر ایک بیہوش کو بردر سحر طائر بناتا تھا اور قفس مین بھرتا جاتا تھا
ملکہ کم کم جادو نے جب اپنے ساحرون کا یہ حال دیکھا تو انکو تاب ضبط باقی نرہی
نہایت غیظ و غضب کی حالت طاری ہوئی اور غصہ مین آکر زمین پر غلطک ماری اور
صورت اپنی ایک باز کی پیدا کی اور غول مین طوطیون کے گھس گئی اور مقراض منقار
سے گردنین طوطیون کی قلم کر کے پھینکنا شروع کین ہفت پیکر جادو نے دیکھا
تین چار ہزار آدمی آج بھی گرفتار ہو چکے ہین اب رنگ لڑائی کا بے ڈھب نظر آتا ہی
ملکہ کم کم جادو طائران طلسمی کا خاتمہ کیے دیتی ہی بس مصلحت اسی مین ہی کہ طبل بازگشت
بجوا دیا جاے چنانچہ اسنے فوراً طبل بازگشت بجانے کا حکم دیا اور طوطیون کو آواز دی کہ
بس پلٹ آؤ اب کل دیکھا جائیگا یہ صدا سنتے ہی طوطیان فی الفور زمیلتی ہوئی جانب قلعہ
ہر لشکر رنگ بازگشت روانہ ہوئین ملکہ کم کم جادو غصہ مین بھری ہوئی ان طوطیون کے

عقب مین چلی تھی کہ بادشاہ اسلام نے منع کیا اور فرمایا بھاگنے کا پیچھا نہین کرنے مین کل دیکھا
جائیگا چنانچہ ملکہ کم کم جادو بادشاہ اسلام کے حکم کے بموجب پلٹ کر اپنے لشکر مین آئی
اسطرف ہفت پیکر جادو ببدان جنگ سے واپس ہوے قلعہ مین داخل ہوا اور قفس ہزار جادو کو مع قیدیان قفس جانب گنبد [illegible]
ادھر طولیان گنبد سبز پر آکر سایہ افگن ہوئین سایہ پڑتے ہی [illegible]
طولیون کے غول اس گنبد مین داخل ہونا شروع ہوے جب سب طولیان آچکین گنبد
پھر برابر ہوگیا اس جانب بادشاہ اسلام بھی مع سرداران عالی مقام کے بیٹھ کر میدان
مصاف سے داخل بارگاہ سلیمانی ہوے پوشاک زرہ آتاری لباس بزم پہنکر بیٹھے سردار
بھی حاضر خدمت ہوے ملازمون اور رفیقون کی اسیری کے صدمہ سے طبیعت نہایت
پریشان تھی مضطر و سراسیمہ بیٹھے ہوے تھے بارگاہ مین ہر ایک محزون و مغموم بیٹھا ہوا تھا
ادھر ملکہ کم کم جادو بسبب شرمندگی کے بارگاہ مین نہین آئی کہ بادشاہ اپنے دل مین
کیا کہتے ہونگے اتنے بڑے بادشاہ کی بیٹی اور اسکی تعلیم یافتہ اور اپنے ایک دلے سپہ سالار
کے سحر کو رد نہین کرسکتی بڑے افسوس کی بات ہے اس سوچ مین ہزار خفا اپنے خیمے مین
بیٹھی ہوئی عرانگشت حیرت دردہان بیمے درون بیمے برون ہوسکتے کے عالم مین ندامت کے
باعث سے سر در گریبان تھی یکایک صدائے طبل جنگ اسکے کان مین پہونچی ادھر جو ٹری
ہرکارون کی گرد مین آلودہ پسینہ مین غرق مجرا گاہ پر حاضر ہوئی اور زمین ادب کو لب عبودیت
سے بوسہ دیکر دعاے ثنا دربادشاہی اسطرح بجا لائی قطعہ

ای جسم تو جان آفرینش	درگاہ سپہر احتشامت	ملک و دل و جان آفرینش
حکم تو روان آفرینش	ہر نعمت خوان آفرینش	بر سینہ دشمنت نشیند
یک ریزہ ز خوان نعمت تست	ہر تیر کمان آفرینش	شہنشاہ کی عمر دراز ہو دشمن ہمیشہ بے برگ و ساز ہو آج

پھر لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہے اسکا ارادہ ہے کہ ہنگام سحر قلعہ سے نکلکر دشمنان حضور سے
مقابلہ کرے باقی خیر و عافیت ہے ہرکارے تو انعام پاکر رخصت ہوے شاہ جمجاہ
نے ارشاد فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بتائید ربانی کوس حربی نوازش ہین آئے چنانچہ
عیارون نے تعمیل حکم مین ذرا دیر نہ کی نقارخانہ سلیمانی مین طبل سکندری پر چوب پڑی
دنیا دہل گئی مریخ کا بالاے چرخ کلیجہ کانپا طاس فلک پر جھنجھناٹا پیدا ہوا گنبد عالم مین
صدا گونج گئی دلاور و بہادر آگاہ و ہوشیار ہوے دربار شاہی برخاست ہوا
ہر سردار اپنے اپنے مقام پر آکر درستی اسباب رزم کرنے لگا تلوارین نیام سے نکلین
خنجرون کے نیام جو کچھ دل مین رکھتے تھے وہ اگلنے لگے رشتہ جان اور رشتہ تیغ سے
رشتہ محبت ٹوٹنے لگا سلسلہ دشمنی مستحکم ہونے کا زمانہ آیا شمشیر بران نے گلے ملکر گردن
کاٹنا چاہی زبان تیز نے سوکھی سنانی حلقہاے خنجر ملوق گلوگیر اجل سے تھے تحمل تمناے مردان مین
تلوارون کے پھل سے تھے دونون جانب کے لشکرون مین غلغلہ عظیم برپا تھا تیغون کی جھنکار

اور خنجر کی دھار سے پانی کی لہر اور شور بحر کا رنگ نظر آتا دل سینہ مین خوف سے پانی پانی ہوا جاتا قلزم زخار جدال و قتال مین طوفان عظیم اٹھا تھا کفار کا جہاز خشکی مین ڈوبتا تھا کہان تک عرض کروں رات بھر یہی شورش و ہنگامہ برپا رہا تلوارین سان پر چڑھین ڈالا ورزن پر چڑھے سوار توسن پر چڑھے اجل سر دشمن پر چڑھی شجاعت منچلون کے من پر چڑھی تیر زہر آبدار ہوئے نیزے بہر پیکار تیز و تیار ہوئے گھوڑون کا ساز و یراق درست ہوتا بہادر چاق و چست ہوتا شور کرنا و بوق سے گوش روزگار مین پنبۂ ابر دیا تھا دہشت عالم گونج رہا تھا یا ذرہ ذرہ لبان شیر غراتا تھا اسی ہنگامہ مین آخر شب کی رحلت کا زمانہ آیا شہسوار آسمانی بقصد جان ستانی فروغ اختر وماہ اسلحہ شعاع سے مسلح و مکمل میدان فلک پر آیا کہ نظم

چو خورشید تابندہ بنمود چہر	نہان کرد از چہر خود پرز مہر	پے جنگ آمد از لشکر خسروش
زمین آمد از بانگ اسپان بجوش	رفت بحر دونون طرف سے لشکر وار و میدان قتال ہوے	

انسران فوج بعد فراغت طاعت باری سلح سنجوگ سے آراستہ ہو کر در دولت شاہی پر آئے سرداران ذیوقار و رفیقان جان نثار با سیدا دائے آداب حاضر آستانہ شاہی تھے کہ یکایک نور افزائے چشم ایمان مومنان و مسلمانان حضرت قدر قدرت فخر الملوک والسلاطین خدیو گیہان شہنشاہ دارائے بن جمشید والا شان برآمد ہوے صدائے بسم اللہ کا شور از فرش تا لب عرش پہونچا سرداروں کا مجرا و سلام ہوا سواری ظل اللہ کی طرف جنگاہ کے نہایت عظم و شان سے روانہ ہوئی سرداران ذیوقار و رفیقان جان نثار و خیر خواہ ہمراہ تھے اسی شوکت و شہامت سے چلکر وارد دشت کارزار ہوے اسطرف سے آمد لشکر حریف گراہ ہوئی گیتی گرد و غبار سے سیاہ ہوئی دل دہر پر بیم چشم زمانہ پر آشوب تھی خیریت گریزان آفت پر رعب نظم

برآمد خروشیدن گاؤدم	شدہ جمع چندان سپاہست پیل	سیہ ابر بست از پے گرد سم
درفش و سنان را خود اندازہ نیست	خور از گرد بر آسمان تازہ نیست	کہ روے زمین شد بکردار نیل
ہمی از تبیرہ شدہ گوش کر	اگر شمری نیست اندازہ مر	

حاصل مرام بعد ورود موکب نبرد آزما ترتیب صفوف محاربہ و مقابلہ ہر دو سو ہوئی نقیب نقابت کرکے کنارے ہوے جوانان لشکر اسلام آمادۂ مرگ و مہیاے قضا سر سے کفن باندھے ہوے کھڑے تھے صورت اجل چار آئینون مین نظر آتی تھی چشم حلقۂ زرہ شکل موت دکھاتی تھی گرزون سے صدائے غناغنا پیدا تھی تیغون سے شکل لاہوید اتھی عالم ہراس اور ہجوم یاس مین کل لشکر کی مد ہفت پیکر جادو کے منتظر تھے کہ دیکھیے وہ ظالم آج کیا زہر اگلتا ہے کس کس پر خنجر ظلم و ستم چلتا ہے ایک طرف ملکہ کم کم جادو اپنی چالیس ہزار جادوگرنیون کو لیے ہوے غصہ مین بھری ہوئی چہرہ سرخ تمتمایا ہوا آثار غیظ و غضب رخ انور سے ظاہر مثل زلف پریشان کبیدہ خاطر و رنجیدہ دل کھڑی ہوئی تھی یکایک قلعہ ہفت رنگ کا گنبد سیاہ شق ہوا اور ہزارہا جانوران سیاہ رنگ مثل زاغ و زغن کے پیدا ہوے اور شور و غل کرتے ہوے پرسے پر

ہلاکر لشکر اسلام کی سیدھ باندھکر چلے اور اسی طرح پر پہلوسے قلعہ سے تخت
ہفت پیکر اندام جادو کا پیدا ہوا اور اسنے آتے ہی اشارہ کیا اُن زاغون کو کہ جان لینا
بس یہ کہنا تھا کہ اُس غول کے دو حصہ ہوے کچھ لشکر اسلام پر آکر گرے اور کچھ لشکر
ملکہ کم کم جادو کی طرف گئے حالت ان زاغون کی یہ ہے کہ جس شخص پر سایہ انکا پڑ گیا وہ
آہ کا نعرہ کرکے زمین پر گرا اور تڑپا اور صورت اُسکی بھی مثل ان زاغون کے ہو گئی اور
حاضر حاضر کہتا ہوا قلعہ کی طرف چلا ہر چند اہل لشکر تیر اندازی کرتے تھے نیزہ و تفنگ سے
کام لیتے تھے سنگ فلاخن سے زاغون کو دفع کرنا چاہتے تھے مگر کوئی حربہ کارگر نہ ہوتا تھا
اور کوا گھار کسی طرح کم نہ ہوتی تھی مگر چونکہ ان زاغون کے سایہ میں یہ تاثیر تھی کہ آدمی سے جانور
بنجاتا تھا اسوجہ سے بعض عاقلون نے سپر میں بلند کر لی تھیں کہ سایہ زاغ کا ہم پر نہ پڑے مگر یا ہیں ہمہ
جسپر سایہ پڑ گیا وہ طائر سیاہ بنگیا اور مسخور ہوکر قلعہ کا رخ کیا اُدھر جو زاغ کہ ملکہ کم کم جادو
کی طرف روانہ ہو گئے تھے وہ بھی برابر تاوے لگا رہے تھے اور سایہ اپنا لشکر ملکہ کم کم جادو
پر ڈال رہے تھے آنکی تاثیر سے صدہا جادوگر نیان جانورون کی صورت بنگئیں اور حاضر حاضر
کہتی ہوئی یہ بھی جانب قلعہ روان ہوئیں سایہ زاغ مثل سایہ بوم تھا انسان مسخ ہوکر
جانور کی ہیئت پیدا کرتا تھا یہ حالت دیکھکر ملکہ کم کم جادو نے جو کچھ پیشکاون سے مارنا
شروع کیے تو ہزارون زاغون کو جلاکر خاک کر دیا شام تک کوئی سو ا ہزار جادوگر نیان
ملکہ کم کم جادو کے لشکر کی جانور بنکر آ گئیں اور قفس سحر میں بند ہوکر جانب قلعہ روانہ
ہوئیں اور قریب دو ہزار کے جوانان لشکر اسلام جانور بنکر مقید ہو گئے وہی ساحر
جو اس کام پر معین تھا وہ قفس کا لان میں ان سب تازہ گرفتارون کو اسیر کرکے گنبد
صد چاک کی طرف لے گیا وہان زلفین شانہ کش نے حسب الحکم ہفت پیکر جادو
ان اسیرون کو گنبد میں قید کیا چونکہ دن تمام ہو چکا تھا ہفت پیکر بھی طبل بازگشت
بجواکر قلعہ ہفت رنگ کی طرف روانہ ہوا ادھر لشکر اسلام و لشکر ملکہ کم کم جادو بھی
طبل بازگشت کی صدا سُنکے اپنے اپنے فرودگاہ پر آئے مگر یہ سب کمال پریشان خاطر و
کبیدہ دل ہیں کہ دیکھیے اس ظالم اظلم ہفت پیکر جادو سے کیونکر عہدہ برآئی ہو سکتی ہے
اور کس طرح اُسکے شر سے پناہ ملتی ہے کیونکہ تین دن کی میدانداری میں گئی ہزار
آدمی لشکر اسلام و لشکر ملکہ کم کم جادو کے گرفتار بلا ہو کر اسیر پنجۂ ظلم و ستم
ہو چکے ہیں اب سبھون کے دلون پر خوف و ہراس طاری ہے اور کل اہل لشکر
و افسران فوج سراسیمہ و پریشان خاطر ہیں بادشاہ اسلام جو میدان مصاف سے
مراجعت کرکے بارگاہ سلیمانی میں آئے تو یہ بھی از حد پریشان و تردد کے عالم میں
سرنگریبان ہیں کہ دیکھیے انجام اس لڑائی کا کیا ہوتا ہے اور کیونکر یہ فتنہ فرو ہوتا ہے حالت موجودہ پر
نظر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تقاضا ہی ہم سب کو کھینچکر یہان لائی ہے جو کم کم جادو ویسی حرہ
زبردست اور اپنے ایک ادنے سپہ سالار پر غلبہ نہیں پا سکتی ہے بس یہ سب سامان تباہی

دربادی کے نظر آتے ہین اور آثار شکست معلوم ہوتے ہین ہم خیال کرتے ہین رفتہ رفتہ
اسی طرح کل لشکر تباہ و برباد و پراگندہ ہوگا اور اہل لشکر گرفتار بلا ہوکر قتل ہو جائینگے اسدھر
ملکہ کم کم جادو آب خجالت مین غرق مین دن ہو چکے ہین نہ منھ دکھا یا ہی نہ لفون مین
شانہ کیا ہی خاک صحرا کی اُن بالون پر پڑی ہوئی تہرہ اداس نا امید یاس پوشاک ملگجی پہنے
ہوے بقول شاعر ؎ اگر کی کا ہی گمان ننگ ہی ملاگیری کا ننگ ان یا ہی دوپٹہ ترا میلا ہوا
بسبب رنج کے کوئی بات اسکو اچھی نہین معلوم ہوتی ہی نہ زیب کا نہ زینت کا خیال ہی اسدرجہ
رنج و ملال ہی بوجہ شرم کے پسینے پسینے ہوئی جاتی ہی عرق انفعال مین ڈوبی ہوئی ہی بقول شعر
نادم ہوا ہون بچھ کے کسی لونہال سے دیتا ہی بوے گل عرق انفعال بچھ
اسکا بس نہین کہ ندامت کے سبب سے شرمندگی کے عالم مین خودکشی کرلے مگر یہ نہایت
سنجیدہ و فہمیدہ ہی اس باعث اس قصد سے باز رہتی ہی کیونکہ یہ امر فہم و ذراست سے بعید
ہی کہ جان دے دے بلکہ جو مشکل پیش آئے اسکے دفعیہ کی تدبیر کرے ؎ مشکلے نیست کہ آسان
نہ شود + مرد باید کہ ہراسان نہ شود + بس ایسے ایسے خیالات کرکے یہ ضبط کرتی ہی اور آہ سرد
بھرکے خاموش سکوت کے عالم مین تدبیرون سوچتی ہی مگر کچھ بن نہین پڑتا گھبراکر طرف آسمان کے
دست دعا بلند کرتی ہی اور کہتی ہی بارالہا جو کچھ تیری مشیت ہی اور کلک قدرت سے جو کچھ
خط پیشانی پر تحریر ہی وہ ضرور پیش آنی ہی اور بہتر و مناسب بھی وہی ہی مگر اسوقت مین تازہ
دائرہ اسلام مین داخل ہوئی ہون اور بادشاہ قلعہ کی دختر ہون اور اپنے ملازم کے مقابلہ
مین جو کافر بھی ہی شکستین کھا رہی ہون اور ذلتین اٹھا رہی ہون تو میری مدد کر مین اس توہین
سے بچون اور ان کفار بدکردار پر نتیجاب ہون تاکہ یہ مقام کفار کی نجاست سے پاک اور تیرے
پہچاننے والون سے آباد ہو یہ کہکر اپنے ہوم خانہ مین داخل ہوئی اور آج پھر اسنے ایک سحر تازہ
تیار کرنا شروع کیا اس سحر کا حال بھی بروقت مقابلہ کھلے گا۔ الحاصل ہفت پیکر نے اپنے
مقام پر پہونچکر پھر طبل جنگ بجانے کا حکم دیا ہرکارون نے یہ خبر بادشاہ اسلام کی خدمت مین
پہونچائی آپ نے بھی بفضل ربانی و تائید سبحانی طبل جنگ کی نوازش کا حکم فرمایا چنانچہ
حسب الحکم شاہ جمجاہ سمک عیار نے جاکر نقار خانہ سلیمانی مین طبل حرب بجایا
دار و غہ نقار خانہ نے جو نذر دی وہ خواجہ خضران بن عم تمانی کے لیے جمع کرادی خلاصہ
کلام جب یہ صدائے کوس رزمی بلند ہوئی دلاوران عرصہ شجاعت و شہامت خبردار ہوے
بادشاہ نے دربار برخاست فرمایا سرداران دیوقار اور رفیقان جان نثار اپنی اپنی جگہ پر آئے
سلح خانہ کھلوایا زرہ مثل درمثل نقیبون کی صدا بلند ہوئی آئینہ تیغ پرسیقل دوچند ہوئی صدائے
قرنائے جنگی حوصلہ خاطر شجاعان کے لیے گویا قلقلی تھی ہمت و جرأت کی صورت نظر آنے لگی آئینہ
خانہ آرزو مین جو عروس جلادت جلوہ دکھانے لگی عشق شاہد دلاوری مین ہر ایک سیماب وار
بیقرار جان دینے پر تیار صبح کا ہر ایک کو انتظار کہین زنگ ظلمت شب آئینہ سحر سے دور ہو
پیدا صبح کا نور ہو تو آئینہ شمشیر مین جلوہ عروس ظفر نظر آئے بہادرونامرد کی قلعی کھلجائے جوہر آئینہ

آئین شجاعت کھلین چشم شاہ بہت کے اشارے دیکھین کون مرآت تیغ کے روبرو نہ ہتا ہی اور کون
بس ہنسکر بگڑا ہوا لقمہ درست فرماتا ہی کسکے آئینہ تیغ مین صفائی ہی یہ روی سکندر کس پر فرنگ ان
آئی ہی کون فولاد دل ہی آئینہ شمشیر سے بناس ہو کر کون مقابل ہو کل نقد نام و ننگ ہے
کسکے رخ پر صفائی ہی کسکے چہرہ پر کدورت کا رنگ ہے غرض آئینہ تیغ و خنجر نے ہندوستان کے نامردون
کو جو عار سی ہوئی تو غیرت نفرین نے خم در خم کرنے لگے نیزے مثل مار طناز و کرشمہ سنج آئینہ کام
مین تننے لگے تیز زہر اگلنے لگے چہرہ عمود نے نامردون کا کفن جیسا پایا روے غیرت نے بے حیا بنایا
سپرون آئینہ تیغ و خنجر سامنے رکھکر ایمان اپنی سنوارنے لگین پھول اپنے کفن پہالنے لگین جو
تلوار نے نامسپر پر ہاتھ رکھدی آئینہ ایمان کو حیرت ہوئی کہ تیغہ مین ملک الموت رنگ نقاب دہ
طلب ہوا طرفہ ماجرا دیکھا عجب ہوا پایا دے حلقہ حلقہ نحو صورت جو ہندوستان کو حیرت دامنگیر
آئینہ خیال پر سے صاف زنگ کہانتک گزارش ہو چار پہر رات یہی نقشہ رہا جب مرفع دہر
سے ورق شب اٹھا صورت دوسری نظر آئی تیغ سحر صیقل ہو کر صفا ہوئی خنجر آفتاب نے

روانی دکھائی کہ نظم سفیدی چھا گئی روے زمین پر	کہ ہنگام مطلع صاف پایا مؤذن نے کہا اللہ اکبر	صبح کا آئینہ شفاف پایا شہنشاہ عالی بارگاہ طاعت

رب قدیر مین مصروف تھے سپاہ اسلام دل کے دل بادل کے بادل امڈے ہوے
حشم حشم بیرق بیرق خدم خدم سنجق سنجق طائفہ طائفہ گروہ گروہ جانب میدان جنگ
روان ہوئی سردار افواج کو روانہ کرکے در دولت باشوکت سلطان با کرم پر
آئے سمک نے بپشت اقدس شاہ جمجاہ پر ہو نچکر ہنگام دعا آمین کہی بادشاہ عالم پناہ
نے سجادہ اٹھایا اور صندوق اسلحہ طلب کرکے تبرکات انبیا علیہم السلام زیب جسم فرمایا
اور باہر برآمد ہو کر بپشت مرکب کوہ خانہ منور ارانق شاہ خاور بنایا جلو خانہ مین عیش محل
کے تشریف لائے سردار آداب عرض کرکے الگ ٹھہرے یکایک پردہ محل کی ڈیوڑھی کا
چرخی پر کھچا جلوس سواری کا نکلنے لگا کنول ہاے بلورین کنول بردار نیون نے کنول بردارون
نے بے طلائی نقرئی پنجشاخے پھنکنے لگے عود و عنبر کے دوے کنیزان محل سے طغلان مہر دیدار
لیکر آگے بڑھے نواب ناظر خواجہ سرا اہتمام کنان نکلے کہاریان پری وش ہوادار کاندھے پر لیے
ظاہر ہوئین کہار جو تخت لیے استادہ تھے اس سریر بے نظیر پر حضور عالم ہوادار پر سے
تر آئے اور صداے بسم اللہ بلند ہوئی تمام سردار مجرا گاہ پر جا کھڑے ہوے مرحبا پکارا نظم

قبلہ چشم و دل بہادر شاہ	مظہر لطف ذوالجلال و الاکرام	شہسوار طریق اتصاف
نوبہار حدیقہ اسلام	شاہ جمجاہ عالم پناہ نگاہ	روبرو بادشاہ بنظر الطاف

آگے بڑھے دیکھا سردارون نے مجرا کیا آنکھون سے سلام لیکر اشارہ سوار ہونے کا فرمایا
پھر تو تمام افسران فوج و اہلکاران لشکر کا مجرا ہوا اور تخت ظل اللہ کو قلب مین رکھکر آگے
بڑھے ڈنکا ہوا نقیب منقبت خوانی کرنے لگے ایک طرف سے ہاتھیون کی قور جلو مین آگے
بڑھی آندھی سیاہ آندی یا کوہسار ہمراہ رکاب چلے وہ وہ فیل بلند دمان تھا کہ ہر ایک پر

کوہ البرز کا گمان تھا زنجیرین کھنکتی بھیان شب کی جھولین زرکار بڑی ہوئین نظم

سبزہ زار جہین تھا رنگ لایا | گردون پہ شفق کا رنگ آڑایا | قبلون پہ تھے فیلبان نمایان
یا گنبد ہفتمین پہ کیوان | صندل کا شجر ہر ایک دندان | خرطوم تھی اسپہ مار پیچان
کرتے تھے نزول مین راہ گھنٹے | تھے غیرت مہر و ماہ گھنٹے | ایک طرف ہزار ہا گھوڑے

ہزارہا بجھے لے سرداروں کے زیران بھدریان کرکے کہ موجب نظم | اہو صفت و عقاب پرواز
نسرین ڈالک کو تھے وہ تہماز | ہر جنیم رکاب گوش محبوب | تسمہ ہی کہ زلف دوش محبوب
زیور سے ہر اک لدا تھا ایسا | گلبن ہو چمن مین جیسے زیبا | نرمی تھی خرام کی نمایان
تھے تار نظر پہ گرم جولان | نوجوان منچلاپن دکھاتے جاوش دوربانش کی صدا

لگاتے لشکر کی آمد پر شوکت گھوڑون کے ہنہنے باجون کی صدا نرسنگہ ہتھیارون کی رگڑ کی صدا
تلوارون کی چمک صحرا مین پھولون کی مہک بہادرون کے دل مین امنگ نشۂ شجاعت
کی ترنگ ترہا کی صدا سے گوش کر دبیان کر خلاصہ یہ کہ بڑا کروفر نظم

ہمہ پہلوانان دکھنہ آوران | اباپیل و باکوس و باببری | اباتاج و باتخت شاہنشہی
سپاہ و سپہبد برفتن گرفت | زمین سم اسپان نہفتن گرفت | تو گفتی کہ خورشید گردان برائے
باندازہ نہیب سواران بجائے | اسی جاہ و مکنت سے یہ شاہ مع سپاہ وارد جنگاہ ہوا ایک

طرف سے ملکہ کم کم جادو اپنی جادوگر بنون کو لیکر پہلوے لشکر پر صف آرا ہوئین ہر ایک ساحرہ
جوڑہ ترچھا باندھے دھوتیان تبتی زیب جسم کیے دیبون کی گاتیان باندھے زیور سے آراستہ
جھریان زرلفتی اسباب سحر کی زیب دوش کیے سحر کی نیرنگیان دکھاتی برقین چمکاتی شعلہ افشانیان
کرتی ہوئی صف بستہ استادہ تھین ہفت اندام جادو کا انتظار کر رہی تھین کہ دفعۃً تڑاقہ
ہوا اور گنبد زرد رنگ منتق ہوا اسمین سے ہزارہا طائران زرد رنگ برابر کنجشک و بیے
کے پیدا ہوے اور غول باندھکر زمین چلتے ہوے چلے پہلے تو گرد قلعۂ ہفت رنگ کے
تارے لگایا کیے جسوقت تخت ہفت اندام جادو کا میدان مین آیا اور اسنے آن
طائرون کو حکم دیا بس یہ طائر بھی مثل طائران سابق کے دو غول باندھکر چلے ایک غول تو
جانب لشکر اسلام روانہ ہوا اور دوسرا جانب لشکر ملکہ کم کم جادو چلا اور آتے ہی انھون
نے پر مارنا شروع کیے جسکے پر مارا وہ زمین پر گرا اور تڑپ کر بصورت طائر مشکل ہوا اور اسیطرح
حاضر حاضر کہتا ہوا جانب قلعہ چلا ادھر اُس ساحر نے ان سب کو پکڑ پکڑ کے اسی قفس کلان
مین بند کرنا شروع کیا ہر چند شجاعان لشکر اسلام تیر و تفنگ نیزہ و شمشیر سے کام لیتے
تھے مگر کوئی حربہ ان طائرون پر کارگر نہوتا تھا تمام لشکر مین ایک قیامت کبریٰ برپا تھی ہر ایک
لشکری خستہ و دل شکستہ تھا اپنے ساتھیون کا یہ حال دیکھکر طائر پر مار کر بصورت جانور بنا دیتا ہی
اور وہ مسخور ہوکر خود حاضر حاضر کہتا ہوا جاکر گرفتار بلا ہو جاتا ہی کچھ بس نہین چلتا نہ وہ جانور مارے
مرتے ہین نہ کاٹے کٹتے ہین ان وجوہات سے ایک خوف و ہراس کل لشکر پر طاری ہی مگر ہمت نہین
ہارتے پلے استقلال گاڑے کھڑے ہوے ہین اور حتی الامکان تدبیر کرتے ہین مگر کچھ سود مند

نہین ہوتی گردش فلکی سے بشکل آسیا دانایان شجاعت کو دانہ کی طرح پیسا ہی زمین خاک بسر
درخت بیلی پوش سراسر نخل غم برگ بشکل کف افسوس اہل ماتم تمام لشکر اسلام مین تلاطم چند ہے
لبان زن سوگوار ہال کھولے نقارے سر پیٹتے جھانجھ کف افسوس ملتے سردار گریبان چاک
گھوڑے تیسے بھرتے بلبلین و رسالے بے افسرون سکے بیدل و ہراسان ہو رہے ہین
عجب آفت مین گھرے ہین اگر چندے یہی کیفیت رہی تو یہ قافلہ گم کردہ راہ ہوا چاہتا ہی
یہ باغ دامہ بردہ سان سے تباہ ہوا چاہتا ہی ہر شخص مضطر و پریشان نظر آتا ہی ہر چند افسران فوج
و سرداران لشکر اسلام تسکین و دلاسا دیتے ہین مگر کرین تو کیا کرین کوئی حریف سامنے
آکر لڑے تو ماریں مرین ہتھیار کا اور سحر کا کیونکر مقابلہ ہو سکتا ہی اپنی نوٹبان آپ ہی
کاٹتے ہین اور غم و غصہ کھاتے ہین مجبور و ناچار رضینا بقضا کہکر صف بستہ کھڑے ہین
جب زیادہ مضطرب ہوتے ہین تو بصد تضرع و زاری استغاثہ بدرگاہ خالق بے نیاز کرنا
شروع کرتے ہین کہ ای صناع کون و مکان و ای مالک ارض و سما ہمکو ہی بلاے بے درمان

سے بچا اور یہ حالت ہی کہ نظم	سپہدار و گردن کشان آن زمان	گرفتند زاری سوے آسمان
کہ ای برتر از دانش و ہوش و رائے	نہ ہر جائے در جائے و ہر جا بجائی	ہمہ بندۂ پر گناہ تو ایم
بہ بیچارگی داد خواہ تو ایم	ز افسون و از جادوی برتری	جہاندار و بر داوران داوری
تو با شتی بہ بیچارگی دستگیر	تو انا بر آنشی و زمہریر	درین سختی ما تو فریاد رس
ندارم جز تو کسے دادرس		

بادشاہ اسلام چتر کے سایہ مین کھڑے ہوے تباہی لشکر کو
حسرت کی نگاہون سے دیکھ رہے تھے لیکن بجز خون جگر کھانے اور دست دعا بلند کرنے کے
اور چارۂ کار ہی کیا تھا ہر چند دلاوران تہور شعار نے کوئی دقیقہ مردی و مردانگی کا اٹھا
نہ رکھا تھا لیکن سحر سے مجبور ہو گئے تھے لیکن وہ غول جو لشکر بلکہ کم کم جادو پر جا کر گرا تھا وہ بھی
پر مار مار کر جادوگرنیون کے لشکر کو تباہ و برباد کر رہا تھا مگر لشکر کم کم جادو کے لوگ برابر ترنج
قلم کر رہے تھے جتنے پہلے ترنج قلم کر دیا اسنے گویا طائر کو ذبح کر دیا ادھر ترنج قلم ہوا ادھر وہ طائر
پھڑ پھڑانے لگا لیکن جو طائر پھڑ پھڑا کر گرتا تھا وہ ساحرہ کے اوپر گرتا تھا ادھر یہ طائر کا جسم
ساحرہ سے چھو گیا ادھر اسنے صورت طائر کی پیدا کی جو گورے رنگ کی عورتین تھین وہ مثل
بگلون اور بطون کے بنجاتی تھین اور اڑنا شروع کرتی تھین اور جو سانولے رنگ کی یا سیہ فام تھین
وہ ابابیلون اور بھنگون کی شکلون پر متشکل ہو کر اڑتی تھین اور اسیطرح حاضر حاضر کہتی ہوئی قلعہ کی
سیدھ باندھتی تھین وہ ساحرا نکو بھی پکڑ پکڑ کر قفس مین بند کرتا جاتا تھا لیکن جبکہ بلکہ کم کم جادو
نے اپنے لشکر کی ساحرنیون کی یہ حالت دیکھی فوراً جھ اسم سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک جوگی
قفس ہاتھ مین لیے ہوے پیدا ہوا اندر اس قفس کے بہت سے طائران دراز منقار بند تھے
کم کم جادو نے قفس اسکے ہاتھ سے لیکر کھڑکی اسکی کھولدی اور ان طائرون کو رہا کر کے
آوازدی لینا انکو یہ تمھارے شکار موجود ہین بس یہ کہنا تھا کہ غول کا غول طائرون کا قفس کے
اندر سے نکلا اور آن جانوران زرد رنگ کے مقابلہ مین آیا اور ان دونون جانورون مین

جنگ ہونے لگی وہ پر مار تا تھا اور یہ مقراض کا کام منقار سے لیتا تھا اب برابر کی جنگ ہونے لگی
اور اہل لشکر مسحور ہونے سے محفوظ ہوے ان جانوران دراز منقار نے دم بھر مین ہزارہا کو
کاٹ کاٹ کر زمین پر گرا دیا تھوڑے عرصہ مین جانوران زرد رنگ آدھے رہ گئے ان
طائران دراز منقار نے اپنی منقار سے آب تیغ کی روانی دکھادی زد و برق ہستی دشمن بہادی
کہین پر کہین منقار چلتی تھی صدائے فشا فاش پر طائران وچقا چاق منقار جانوران بلند
تھی اس معرکہ مین ان طائرون کی تیغ منقار کے جوہر کھلے غالب و مغلوب کی حقیقت
کے دفتر کھلے کتاب زندگانی تہ ہوئی خامہ اجل نے بعض کے چہرہ پر صاد کیا بعض کو نظری
بنایا قرطاس حیات مین جز حرف فنا کچھ اور لکھا نہ پایا اجزاء پریشان اعضاے تن نظر آئے
مجموعہ ہوش و خرد ابتر تھا اوراق حیات مثل ورق گل باد خزانی اجل سے برباد
ترک بے ترک صفحہ ہستی ترتیب سے آزاد کلک شمشیر قضا نے مضمون زندگی باطل
و مہمل سمجھکر مثل حرف غلط کاٹ دیا شیرازہ بند فنا نے رشتہ جان توڑ کر دفتر ہستی کا
جز جز بانٹ دیا عدم کی زندگی پر حرف آیا نوشتہ تقدیر مین مرنا تھا بدنیوجہ اس طور پر
کتاب حیات کو غلط پایا کہانتک گزارش کیا جاے دم بھر مین طائران دراز منقار
میدان صاف کر دیا یہ رنگ دیکھکر ہفت اندام جادو گھبرایا سر دست اور تدبیر
ذہن مین نہ آئی جھٹ طبل بازگشت پر چوب دلوادی اور میدان سے جانب قلعہ
واپس گیا آج بہت کم لوگ اسیر ہوے لیکن جو گرفتار ہوگئے تھے انکو جانب گنبد
صندوقیا کے روانہ کیا اور خود قلعہ مین داخل ہوا باقیماندہ طائر اسی گنبد زرد مین
چلے گئے گنبد برابر ہو گیا ادھر ملکہ کم کم جادو نے اپنے طائران دراز منقار کو اسی
قفس مین بند کرکے اسی جوگی کے سپرد کیا وہ لیکر ایک سمت کو روانہ ہوا بادشاہ اسلام میدان جنگ
سے پلٹ کر بارگاہ سلیمانی مین آئے لشکر پڑاؤ پر گئے سردار و افسر اپنے اپنے خیمون اور
جھولداریون کی طرف روانہ ہوے اور ملکہ کم کم جادو راستہ سے کٹ کر اپنے خیمہ
کی طرف چلی تھی کہ بادشاہ نے آنکھ ملکی اشارہ سے فرمایا ای ملکہ یہ وقت غلیمت ہے اشعار

غلیمت شمر صحبت دوستان	کہ گل پنج روز است در بوستان	غلیمت جان اس کو جو ہنسنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے	آج یہ شکل ہے کل دیکھیے کیا صورت ہو	یہ بھی اک رنگ زمانہ ہے بدل جائیگا

ملکہ کم کم جادو بھی شربت دیدار بادشاہ کی پیاسی اور مشتاق لقاے فرحت افزاے
شہنشاہ ذوالاکرام تھی اشارہ پاتے ہی ہمراہ بادشاہ اسلام کے داخل بارگاہ سلیمانی
ہوئی بادشاہ اسلام نے تھوڑی دیر کے بعد دربار برخاست کیا اور ملکہ کو ساتھ لیے
تخلیہ گاہ مین آئے اور ارشاد فرمایا ای ملکہ عرصہ زندگی بہت تنگ ہے کوئی اعتبار نہین
میدان جنگ سے زندہ پھرنا گویا عمر دوبارہ ہوتا ہے جو نفس چند باقی ہین وہ غلیمت
ہین میرا یہ جی چاہتا ہے ہم تم رات ایک جگہ بسر کیا کرین ملکہ نے دست بستہ عرض کی ای
شہریار عالیوقار مین کنیز ہون آپکی مجھے کیا عذر ہو سکتا ہے میری خود تمنا ہے کہ حضور کے قدمون

نسبے جدا نہون مگر اپنے ان نمکحرامون کی سرکشی کو ملاحظہ فرمایا انھون نے کیا سر اٹھایا ہی اور کیسا تنگ و عاجز کر رکھا ہی خواب و خور حرام کر دیا ہی بلکہ زندگی تلخ ہو گئی ہی اگر مین آپکی خدمت مین حاضر رہونگی تو مقابلہ کا انتظام نکر سکونگی جن چار روز کی مہلت اور چاہتی ہون اسکے بعد ہر وقت حاضر خدمت رہا کرونگی چار گنبد کا حال تو معلوم ہو چکا اُنکا انتظام مین نے کر لیا ہی تین گنبد اور باقی ہین تین روز مین اُنکا حال بھی معلوم ہو جائیگا چوتھے مقابلہ مین انشاء اللہ اس قلعہ کو فتح کر لونگی یہ کہکر رخصت ہوئی اور اپنے خیمہ مین آکر تیاری سحر مین مصروف ہوئی بادشاہ اسلام بعد جانے ملکہ کے پلنگ پر کیا گئے گویا بستر غم پر گرے اور ہر ہر طرح کے صدمات و آلام نے آکر گھیر لیا انواع و اقسام کے خیالات پیش نظر ہونے لگے کبھی اپنے ملازمان مقید کا خیال آتا تھا کہ معلوم نہین اُن بیچارون پر کیا کیا ظلم و بدعت ہوئی ہنوز قید ہین یا قتل کر ڈالے گئے اگر قید ہین تو کس مقام پر قید ہین وہانتک رسائی دشوار ہی کبھی ملازمان موجودہ کی حفاظت کا خیال پیش نظر ہوتا کبھی ملکہ کم کم جادو کی مفارقت کا تصور دل کو بیقرار کرتا تھا کہتے تھے کیون ای فلک تفرقہ پرداز تو نے عجب طرح کا حجاب مفارقت حائل کر رکھا ہی باوصفیکہ ایک جا ہین مگر پھر جدا ہین یہ گردون غدار نہایت

ستم شعار اور جفا کار ہی جب سے	یہ دو دل کو یکجا بٹھاتا نہین	کسی کا اسے وصل بھاتا نہین

کبھی اضطراب دل سے یہ شعر زبان پر لاتا تھا شعر وہ بھی ہوتے ہین کہ امید برآئی جنکی اپنے مطلب تو نہ اس چرخ کہن سے نکلے + ہر وقت یہ گردون دون انقلاب سپہر بوقلمون نیا رنگ لاتا ہی اور چرخ کجرفتار نئی روش سے چکر کھاتا ہی ستم تازہ اور ظلم بے اندازہ برروی کار لاتا ہی جن باتون کا سان گمان بھی نہین اُنکا ظہور ہوتا ہی ایسے مشکلات پیش آتے ہین کہ انسان مجبور ہوتا ہی تصویر خیالی ملکہ کم کم جادو کی روبرو ہی دل سے باتین کر رہے ہین وصل کی آرزو ہی کیون ای فلک بے مہر وہ بھی دن ہوگا کہ وصل معشوق سے شاد کام ہونگے سامان عیش و آرام ہونگے راحت سے ایک جا بیٹھینگے دولت وصال سے مالامال ہونگے دور سب رنج و ملال ہونگے اگر بھی صدمہ مہاجرت رہا تو زندگی دشوار ہوگی سب حسرت و ارمان دل کے دل ہی مین رہینگے زیست بیکار ہوگی کونسے دن زانوے دلدار بالین سر ہوگا کونسی شب راحت طلب دل مضطر ہوگا تمنائے وصل محبوب مین دل کو عجب کاہش ہی جان زار کو ہر دم یہی خواہش ہی اگر چندے اور زمانہ مفارقت رہا تو جینا محال ہوگا صدمہ مہاجرت کمال ہوگا افسوس سے شمع کی مانند ہم اس بزم مین چشم نم آئے تھے دامن تر چلے + غرضکہ یاد محبوبہ مین شاہ جمجاہ کا یہ حال تھا نظم

تصویر خیال پیش دیدہ	اشک آنکھون مین رنگ رخ پریدہ	ہر وقت نئے نئے تصور
ہر وقت نئے نئے تفکر	بستر پہ پڑا تھا بیخود و زار	حسرت سے نگاہ سوے دیوار
کوئی کہے ملتفت نہونا	منھ ڈھانک کے چپکے چپکے رونا	خلاصہ یہ انھین خیالات مین

کر وٹین بدل رہے تھے کہ صدائے طبل جنگ گوش حق نیوش مین پہونچی اسکی آواز نے انجام جنگ یاد دلاکر اور بھی بیقرار کر دیا کہ دیکھیے صبح کیا ہوتا ہی زمانہ غدار کیا رنگ دکھاتا ہی الغرض اسی کشمکش مین

رات تمام ہوئی اور بادشاہ نے پہلو بدل بدل کر صبح کی گھبرا کر اٹھ بیٹھے خادم سے پانی برائے وضو طلب کیا وہ آفتابہ لیکر حاضر ہوا وضو کرکے مشغول طاعت رب ودود ہوئے اب وہ وقت آیا کہ عابد شب زندہ دار ماہ سجادہ نور تہ کرکے تسبیح کواکب ہاتھ مین لیکر عبادت خانۂ مغرب مین چلا اسکے جانے سے مجمع ستارون کا عرصۂ فلک مین پراگندہ ہوا اور پنجۂ مہر پنجۂ علم کیطرح

دشت مین تا بندہ ہوا لشکر	اجرے دی صدائے آمد صبح	بندھی ہر سو ہوائے آمد صبح
سحر کا وقت تھا ہی شب سے دیر	وہ آئی مشعل خورشید لیکر	شاہ حمجاہ نے حکم سحر لشکر کو لیکر

حسب قاعدہ میدان کارزار مین آئے ہنوز صف آرائی ہو ہی رہی تھی کہ ملکہ گلعذار چاد وانیا تخت آراستہ ہوئے مع اپنے لشکر جادوگرنیون کے میدان مصاف مین آکر صفین آراستہ ہونے لگین میمنہ میسرہ قلب وجناح ساقہ وکمینگاہ اگلا ہراول بچھلا چندا ول چودہ صفین معرکہ جدال وقتال مین قائم ہوئین نقیب نقابت کرنے لگے اشعار عبرت خیز ومعنا مین حیرت انگیز زبان پر لائے افسوس اس چرخ کجرفتار وگردون غدار کا بھی طور رہی ہے کسیکا صاحب جور ہی اولوالعزمان دہر کی ذلت کا ہمیشہ خواہان رہتا ہی سربلندون کا دشمن جان رہتا ہی کسیکا

رستم زمانہ سے برا ہی یہ تیرۂ عقل	ہرگز کسی کو کیلئے جز خراش دل	بانہ آسمان نے کبھی ماہ من ہلال
جبان جاہ وجلال کو دی آبرو یہ ہیچ	کرتا ہی زیر کے سایہ کو بائمال	رکھتا ہی پیغور کو جبان نیزہ سربلند
پارے کو دے ہی قرار اکسیر بعد سے	ہر روز نعمتون سے کرے سفلہ کو غنی	محتاج خان شب ہو سدا صاحب کمال
	دولت کبھی کسی کو نہ دی اسنے بے زوال	نقیب نقابت کرکے ہٹے تھے کہ

وہ چمن بند حدیقۂ سلطنت یعنی ملکہ گلعذار بعد شوکت وشاہانہ کرمع اپنی جادوگرنیون کے ایک بارگی صف بستہ ہوئیں اور فرط غضب سے لب رنگین اسکے مثل برگ بید کانپنے لگے مسی کی گھٹا رنگ حنا کی طرح لبون سے اٹھکر بلند ہوئی تھوڑی دیر مین اودی گھٹا کوہسار کی طرف سے اٹھی اسوقت ملکۂ موصوف ہنسی لالی پان کی لبون سے چھوٹ کر اس گھٹا مین بجلی جاکر بنی پھر ملکۂ لالہ فام بالحان دلکش کچھ گنگنائی صدائے نغمہ نے صورت کبک وطاؤس کی بنائی اور اس گھٹا مین جاکر شور کرنے لگے اور تار رو قہقہہ لگانے لگے پھر ملکہ گلعذار نے اپنے ہاتھ بلند کیے ایک تخت یاقوت احمر کا ابر مین پیدا ہوا اس ماہ تابان حسن نے اپنے تئین چاند بنا کر اس تخت پر پہونچایا اب تو عالم ہی اور نظر آیا اودی گھٹا مین چاند نکلا ہوا گویا شاہد دہر نے مسی ملکر چاند ٹیکی کو ماتھے پر لگایا تھا نہین نہین فروغ حکم ملکہ گلعذار جادو کو سریر فلک نے چڑھایا تھا کہ نظم

برج حمل پہ بیٹھ کے خاور کا تاجدار	کھینچے ہی اب خزان یہ صف لشکر بہار	ہین مجتبی وزیر جو مریخ وماہتاب
انکو یہ امر ہی کہ امیران نامدار	منھ کھولدو خزائن گل انشرفی کا تم	لیکر قلم کو ہاتھ رکھو پیادہ وسوار
طاؤس نام وہ ہی جو اس فوج کا نقیب	کرتے ہین یہ صدا کہ جوانان لالہ زار	باہم سے دستہ دستہ جدا ہو کھڑے رہو
ہان صاحبا باندھکر کمر کینہ استوار	میدان صاف کرتی ہی چار وب باد تند	تا وقت کارزار دامن گل سے نہ اٹھے خار

صور شور کرنے بجلی چمکنی لوا سے تیغ وظفر کا پرچم ہلتا رعد نقیبون کی طرح گرج کر للکارتا ترک ہوا تیز اندار بنا ہوا بدھر سے وہ گھٹا نکلتی کیفیت بہار نمودار ہوئی صحرا صحرا گلہائے بوقلمون کھلجاتے بلبل کے ترانے دل لبھاتے

الحاصل محبوبۂ نسرین بدن یعنی ملکہ کم کم سمن اس سامان سے سحر کی نیرنگیان دکھاتی ہوئی اپنی شان و شوکت ظاہر کرتی ہوئی مقابل قلعہ کے صف باندھے کھڑی ہین پشت پر جادو گرنیون کا لشکر بھی سحر آزمائیان کر رہا ہی بلبجے طرح طرح کے بجتے دل مین سوز و گداز پیدا کرتے ہوا مین ٹھنڈی آتی ہین ابر برستے جنگل مین پھول کھلتے اس کیفیت و بہار سے سب فوج خنجر باندھے وقت سحر بگفتہ خاری

دار و میدان قتال ہی گرم	ترکش لگائے دیئے کو تیر بہار	تلگون پہ اپنے ترک ہزارون ہی سوار
ترک صبا کہے ہی ہوا تیر باز گشت	ہو پشت ہر ہرن نہ نکلے جگر کے پار	وان کو باندھ باندھ ہوے مستعد جسرو
قری ہر ایک کہتی ہی لون لغرہ مار مار	ایسا نہ کہ نشانہ کرین ہم پہ بلبلین	لڑتو قدم کو گاڑ کے یاران طرحدار

خلاصہ مرام بڑے تزک و احتشام سے لشکر سامران معرکہ آرا ہوا لشکر افواج ساحرۂ ملکہ پرے باندھے ہوے باستظہار آمد حرایف یعنی ہفت اندام گرم مثل صف مژگان سنانے ہین کھڑے ہوے تھے کہ سامنے سے تخت ہفت اندام جادو گاہ پیدا ہوا اسکے آتے ہی اب جو دیکھا تو گنبد نیلگون شق ہوا آسمین سے ہزارہا طائر نیلگون مثل نیل کنٹھ کے نکلنا شروع ہوے اور حکم ہفت اندام جادو سے دو حصہ ہوکر دونون لشکرون کی جانب غول باندھکر چلے لشکر اسلام نے تیر و تفنگ مارنا شروع کیا لیکن یہ طائر جو گندے جوڑ جوڑ کر گرے جسکے سر پر بیٹھ گئے دو تھپڑ کا ہوکر رہ گیا تھوڑے عرصہ مین ہزارہا آدمی تصویر بے حس و حرکت نہ تھی فلک نے یہ نئی سنگدلی دکھائی ہر ایک لشکری کی شکل تصویر آذری بنائی ہر طرف ایک شور و واویلا مچا تھا جو باقی تھا وہ بھی با دل دردمند تھا ملکہ کم جادو نے یہ حقیقت اسکی زبردستی کی دیکھکر پھر دستک دی وہی جوگی پنجرہ ہاتھ مین لیے ہوے پیدا ہوا ملکہ نے کھڑکی کھولکر طائران دراز منقار کو رہا کیا انھون نے طائران نیلگون کے پر قلم کرکے زمین پر گرانا شروع کیا بس یہ دیکھنا تھا کہ ہفت اندام جادو نے پلٹ کے گنبد سفید کی جانب دیکھا اور کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی اب دیکھا تو گنبد سفید بھی شق ہوا اور طائران سفید رنگ مثل بگلون اور بطون وحشی وغیرہ کے گنبد سے نکلکر چلے طائران نیلگون نے تو طائران دراز منقار سے سامنا کیا اور طائران سفید رنگ نے جوانان لشکر اسلام کو منقار زنین دبایا اور قلعہ ہفت رنگ کی جانب لیجانے لگے یہ حال دیکھکر لشکر اسلام پر بیم و ہراس طاری ہونے لگا مگر از بسکہ مدت سے ایسی آفتین جھیلتے چلے آتے ہین بدنیوجہ ثابت قدم رہے لیکن ملکہ کم کم جادو نے جب دیکھا کہ اب سحر سے کام لیا بس اسنے بھی بغیر غضب کچھ اسم پڑھا دفعۃً ایک آندھی چلی تمام میدان تیرہ و تار ہوگیا ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا تلاطم اسکی شب یلدا سے کم نہ تھی اور ہوا کی وہ شدت تھی کہ درخت اکھڑے جاتے تھے جھونکے اسکے صرصر عاد کی یاد دلاتے تھے بس اس تاریکی اور ہوا مین تمام جانور تباہ ہوگئے نہ جانوران نیلگون کا پتہ معلوم ہوتا تھا نہ طائران سفید نظر آتے تھے نہ طائران دراز منقار کا کہین نشان تھا تھوڑی دیر مین شدت ہوا کی کم ہونے لگی تیرگی بر طرف ہوئی روشنی ہونا شروع ہوئی اب جو دیکھا تو میدان صاف تھا کسی طائر کا نام نہ تھا یہ حال دیکھکر طائر رنگ ہفت اندام جادو پریدہ ہوا تھا رنگ بگڑ گیا

از لسکہ دن بھی آخر ہو چکا تھا اور وقت قریب شام تھا اسنے گھبرا کر طبل بازگشت بجوادیا لشکر اسلام بھی دن بھر کا خستہ و پریشان تھا اور ساتھیون کے گرفتار ہو جانے سے ہر شخص کبیدہ خاطر تھا طبل بازگشت کی صدا اسکے فرودگاہ کی جانب روانہ ہوے بادشاہ اسلام نے بھی جانب بارگاہ مراجعت فرمائی اور ملکہ کم کم جادو کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا ای ملکہ ع رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت + آج تمنے بڑا کام کیا سبحان اللہ کیا کہنا خوب جواب ترکی بہ ترکی دیا آج میدان تمھارے ہی ہاتھ رہا تمام لشکر جانوران نیلگون کی سنگدلی سے بیدل ہو رہا تھا سردار سراسیمہ و پریشان تھے مگر خوب تمنے اسکا دفعیہ کیا پھر حریف نے دوسرا رنگ بدلا طائران سفید کو مسلط کیا مگر تمھاری آندھی نے وہ ہوا باندھی کہ اسکے ہوش اڑ گئے کچھ نہ بن پڑا طبل بازگشت بجوادیا اور اپنا سا منھ لیکر میدان سے واپس گیا یہ فرماتے ہوے شاہ جمجاہ اپنی بارگاہ مین رونق افروز ہوے اور ملکہ کم کم جادو نے اپنے خیمہ کا رخ کیا لیکن آج ہفت اندام جادو قلعہ مین نہین داخل ہوا بلکہ دروازۂ قلعہ پر اسنے بیٹھکر کچھ اسم سحر پڑھنا شروع کیا دیکھا جانب آسمان سے طائران سفید و طائران نیلگون آنا شروع ہوے لیکن تعداد مین نصف سے بھی کم رہ گئے تھے جسوقت یہ سب طائر داخل گنبد ہو چکے اور گنبد برابر ہو گئے اسوقت یہ قلعہ مین داخل ہوا لیکن ایسا پریشان تھا کہ آج اسنے طبل جنگ نہین بجوایا ادھر ملکہ کم کم جادو کو بھی معلوم ہوا کہ وقت گذر گیا اور طبل جنگ نہین بجا بس یہ بھی اپنے خوابگاہ مین آئی مسہری پر جاکر آرام کیا مگر نیند کس کو آتی ہے بادشاہ کی مفارقت اسکے دل کو بیقرار کیے ہوے ہے رات اسکو گریہ و زاری اختر شماری مین گذرتی ہے تصور خیالی بادشاہ کی پیش نظر رہتی ہے دل سے باتین کیا کرتی ہے کہ دیکھیے طالع خفتہ کس دن بیدار ہوتے ہین اپنے مطلوب سے کب ہمکنار ہوتے ہین دل مضطر سینہ مین بیتاب ہے صورت سے پریشانی کا اظہار دل مین یاد گیسوے یار ہے پیرہن بھی میلا کچیلا ہے رخ روشن سحاب مصیبت مین پوشیدہ ہے ہاے کہان یہ پروردۂ ناز و نعمت کہان یہ رنج و مصیبت دل مین معشوق کا صدمۂ فرقت ہر خموشی بروہان فرحت و عشرت گریزان

دلبستگی عیان یہ صورت نمایان ابیات	نہ آنکھون مین رونق نہ تن مین توان
کہ جون خشک ہو نرگس بوستان	بدن خشک و زرد اسطرح تھی وہ گل
خزان دیدہ ہو جس طرح برگ گل	نہ کنگھی نہ چوٹی نہ مسی نہ پان
بدن لاغری سے ہوا وہان یان	وہ ناخن جو تھے اسکے رشک ہلال
سو وہ ہو گئے بڑھکے بدر کمال	وہ زلف پریشان تھی ژولیدہ مو
عیان جس سے آشفتگی سو بمو	غرضکہ یاد دلدار مین اسکا یہ حال ہے رات اسنے

جون تون تڑپ تڑپ کر بسر کی شب فرقت کی سحر کی ہ کہ یعنی جب وہ شب مثل رخ یار ہوئی پوشیدہ مشتاقون سے اکبار + فروغ صبح پھیلا جیسے دامن + صدا دینے لگے مرغان گلشن ملکہ کم کم جادو کی تو اضطراب دل بیقرار سے یہ کیفیت ادھر بادشاہ اسلام کی بھی

یہی حالت تھی اور کیونکر ہوتی شعر دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر ٭ از سوے کینہ کینہ واز سوے مہر مہر
انھون نے بھی شب فراق تڑپ تڑپ کر گذاری جسکا اثر بستر خواب سے ظاہر تھا بقول شاعر شعر
شب فرقت کے تڑپنے کا پتہ دیتا ہی صبح کے وقت وہ بچھا ہوا بستر اپنا ٭ لیکن چونکہ ان مریضان تپ فرقت
کے لیے وہ دن ایام الراحت تھا یعنی بسبب نہ ملنے طبل رزمی کے فی الجملہ اطمینان ہو گیا تھا لہذا بادشاہ اسلام
نے پیام بھیجا ہی بلکہ بہتر یہ ہی کہ آج کا روز ہم ایک جگہ بیٹھکر گذارین نہین معلوم کل کیا ہوا سلیے کہ حیات مستعار
کا کچھ اعتبار نہین گھڑی بھر مین گھڑیال بجا ہی اور یہ چرخ مسمار بازی بازی بر دوے کار ما ہی جو وقت
جس وقت یہ پیام بادشاہ کا مالکہ کم کم جادو کو پہونچا اسنے خوش ہوکر بھیجا ای شہریار والا تبار یہ بھی جہر ما
قدیمی ہی دل سینہ مین بیقرار ہی دیدہ بیدار طالب مشتاق جمال یار ہی یہ کہکر فوج کو تیار ہونیکا
جانب بارگاہ آسمان جاہ روانہ ہوئی قریب بارگاہ مالک بارگاہ پہونچی ہوگی کہ بادشاہ اسلام کو
حالت اضطراب مین دروازہ بارگاہ پر پڑ رہے ہین کہ ایک مرتبہ کڑک بجلی کی ہوئی اور مالکہ کی
اب جو گرتی ہی تو ایک پنجہ پیدا ہوا اور بادشاہ کو لیکر پرے ہوا اور ہوا ہو گیا مالکہ تفرقہ انداز نے پھر
عاشق و معشوق کو ایک جا ہونے نہ دیا بقول شاعر شعر یہ دو دل کو اک جا بٹھاتا نہیں ٭ کسی کا
اسے وصل بھاتا نہیں ہے اسے ہی سبھوں سے پھر دونون شیدا سے یکدگر ناکام رہے بلکہ زندگی سے
لالے پڑے بلکہ کہم کہم جادو نے بیتاب ہوکر فلک ماری اور صورت ایک طاؤس زرین بال
کی بنکر تاب ہین اُس پنجہ کے روانہ ہوئی آدھر بیماران لشکر اسلام بھی خبر پاکر تلاش مین اپنے
بادشاہ کی ہر چہار جانب روانہ ہوے رفیقان بادشاہ نے جب خبر وحشت اثر سنی نہایت
پریشان ہوے اور سرداران لشکر کا تو عجیب حال تھا تمام فوج مین تلاطم برپا تھا بارگاہ مین
سناٹا پڑا ہوا تھا کل اہل لشکر نالان و گریان بغیر اپنے مالک کے ہراسان تھے ہر طرف ایک
کہرام مچا ہوا تھا انگشت حیرت بدندان تھے بیان کی تو یہ حالت ہی

اب اول حال اُس پنجہ کا بیان کیا جاتا ہی

کہ یہ جو بادشاہ اسلام کو لیکر روانہ ہوا تھا یہ ایک ساحرہ ہی نام اسکا سنبل جادو ہی ع
برعکس نہند نام زنگی کافور ٭ اور بہن ہی زلفین شانہ کش جادو کی یہ مکان سے اپنے
چلی تھی اور گنبد صدر چاک کی جانب جا رہی تھی راستہ مین نظر بادشاہ اسلام پر پڑی
جمال جہان آرا بادشاہ جمجاہ کا دیکھکر والہ و شیدا ہو گئی اور پنجہ بنکر بجلی چونکہ مکان اسکا
یہان سے دور تھا اور ایک نئے مرد کو لیکر بہن کے پاس جانا حمیت نسوانی کے خلاف
تھا اس باعث سے ایک دامنہ کوہ مین آتری بادشاہ متوج ہوا سے بیہوش ہو گئے تھے
اسنے سر زانو پر رکھ لیا اور دامن کی ہوا دینے لگی کچھ دیر کے بعد بادشاہ کو ہوش آیا اور
نظر صورت پر سنبل جادو کی پڑی دیکھا ایک بلا ہی عورت نہین ہی رنگ چہرہ کا سیاہی
شب دیجور کو مات کرتا ہی زرد زرد آنکھین بڑے بڑے دو دانت باہر نکلے ہوے پیشانی
تک بال چندیا کے گرے ہوے نہایت کریہ منظر کالی صورت پر چیچک کے داغ تل چہرہ سیلہ پر یا شست زاغ مسلسل

شکل بھونڈی سی ہی گھاٹ ہی بھدیسل نقشا
تارہ دار ہی یا جعد کے سر کا سودا

تنگ پیشانی ہی اور بھیڑ کا سا جیسے دیدا
ناک چپٹی ہی اسے کانگڑے مین جا بنوا

رنگ روپھیکا ہی چہرے پہ ذرا نور نہین
داغ چیچک کے ہین یہ خانۂ زنبور نہین

ہی دہانہ جو دریدہ تو زبان سخت دراز
کچھ بناوٹ ہی نہ انداز نہ عشوہ ہی نہ ناز

چھوٹی گردن ہی گلا بونگا بہت بد آواز
طبع اقدس ہو نہ کیون گندہ بغل سے ناساز

ناتراشیدہ ہی وہ کندہ تو دو ہاتھ ہین چوب
پنجہ انگشت نما جیسے پریشان جاروب

سینہ بد قطع سپاٹ اور بہت نازیبا
گول محرم نہین اور بند ہی ڈھیلا اسکا

فاختہ آلو کی دم سے کہان ہی چڑیا
کرتی پیڑو سے ہی لٹکی ہوئی ڈھلم ڈھلا

پیٹ ہی بیٹھے کے مانند سپاٹ اور کرخت
ناف ابھری ہوئی گھونگی سے زیادہ ہی سخت

کولے ٹیڑھے سے سپاٹ اور بہت ناہموار
اور پستی کا سرینون کی کرون کیا اظہار

ذکر کرنے سے ہی اک چیز کے اب نفرت وعار
بن مین اژدر کے ہو جس شکل سے بانبی کا غار

زن مریدون کے لیے راہ زن اسجا ہی نہان
جان کے لالے ہین اور مال کا مفقود نشان

ران پر گوشت نہین اور نہ اگر پنڈلی
ساق پر بال ہین اور سخت ہی جیسے لکڑی

پنجہ کژدم کی طرح جن کی ہی کڑی ہی ایڑی
انگلیان پاؤن کی بد وضع ہین ٹیڑھی میڑھی

پا بین چکر ہی تو مانند فلک بے قرار
نام پر مارے ہر جائی کے بیزار ہزار

خاک صورت پہ ادا کا بھی نہین نام کو نام
ہی سراپا وہ تخشت کی طرح بد انجام

رنڈی بن سے ہی نہ خود کام کو کچھ کوچ نہ کام
نام ہر جائی کا آوارہ ہی اب طشت از بام

صورت نحس سے بد بخت کی بیزاری ہی
ختم ہر جائی یہ مکاری وغداری ہی

اس زن ساحرہ کے سراپا کو دیکھکر بادشاہ نے پوچھا تو کون بلا ہی سنبل جادو نے کہا ای شخص تو بڑا بد زبان معلوم ہوتا ہی تو بھی انسان ہی مین بھی انسان ہون اگرچہ تو بادشاہ ہی لیکن اپنے دل کی مین بھی بادشاہ ہون کچھ تیری لونڈی باندی نہین ہون نہ تیری محکوم ہون ہان اس دل نے مجھے تمھارا محکوم بنا دیا ہی نام میرا سنبل جادو ہی اپنی بہن کو دیکھنے جاتی تھی راستہ مین تیرا جمال جہان آرا دیکھکر شیدا ہوئی اور تجھے اٹھا لائی اب بہتر یہ ہی وصل میرا منظور کر نیکی کا عوض دنیا مین نیکی ہی یہ سنکر بادشاہ اسلام اٹھ بیٹھے اور کہا دور رہو میرے سامنے سے اور لگا نہ کیا جھک مارتی ہی سنبل جادو نے کہا بوے شاہی کو اب

دماغ سے نکالدے اسوقت تیرا کوئی بچانیوالا نہین ہی اگر دل میرا تیرے اختیار مین ہی تو میرے
اختیار مین ہی اگر میری تمنائے دل پوری نکرے گا تو مین بھی تجھے خاک سیاہ کرونگی مثل مشہور ہی
مرتے پر مرتے ہین راہ چلتے پر نہین مرتے ہین اگر تو مجھے خوش کرے گا تو مین بھی تجھے بہت خوش کرونگی ع
ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی + مین وہ ساحرہ زبردست ہون کہ اگر چاہون رات کو
دن کردون اور دن کو رات کردون میری مدد سے بہت سے ممالک تیرے قبضہ مین آسکتے ہین
اگر خلاف میری مرضی کے کرے گا تو تجھے اسطرح مارونگی کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا تیرے
حال پر گریہ وزاری کرینگے بادشاہ اسلام غصہ مین کانپ رہے تھے اور دل مین کہتے تھے
کہان وہ محبوب جانی کہان یہ بلائے آسمانی ع یہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا
بس بادشاہ نے غصہ مین آکر قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا اور سنبل جادو کی طرف بڑھے جیسے ہی
اسنے ارادہ بادشاہ کا فاسد دیکھا اور آثار غیظ و غضب چہرہ سے ظاہر پائے گئے بس اسنے
چند دانہ ماش کے پڑھکر مارے کہ قوت ہاتھ پاؤن کی سلب ہوگئی اور بادشاہ بے قابو
ہوگئے سنبل جادو نے کہا دیکھا تو نے اپنی سرکشی کا نتیجہ اب بھی کچھ نہین گیا ہی دیکھ پھر
سمجھائے دیتی ہون مجھ سے کراہت نکر ورنہ تیرے کباب لگاکر کھا جاؤنگی بادشاہ نے فرمایا
کیا جھک مارتی ہی او خبیثہ ہمکو اپنے خدا پر بھروسا ہی وہی ہر وقت ہمارا حافظ و نگہبان ہی سنبل
جادو پھر گویا ہوئی کہ ای گل گلزار خوبی و انجم فلک محبوبی میرا کہنا مان لے کیون اپنی جان کے پیچھے
پڑا ہی مجھ ایسا معشوق طرحدار باوفا و جان نثار پھر کہان نہ ملے گا اپنی جوانی پر رحم کر اور میرے
ساتھ عیش و راحت مین زندگانی بسر کر ورنہ بہت پچھتائے گا سوائے رنج و افسوس کچھ ہاتھ
نہ آئے گا ہرچند یہ سمجھاتی ہی کبھی منت و سماجت کرتی ہی کبھی ڈراتی ہی دھمکاتی ہی کبھی محبت جتاتی
ہی مگر بادشاہ کا وہی حال ہی فرط غیظ و غضب مین مثل بیدزان ہین اور اسیطرح ابرو مون
مین بل پڑے ہوے فرماتے ہین او مردار کیون بے فائدہ بک بک کے دماغ پریشان کر رہی ہی
جادو رہو میرے سامنے سے بس یہ سننا تھا کہ اسنے جھلاکر محبوبی پر سحر کی ہاتھ ڈالا اور دو پتلیان
فولادی نکالکر زمین پر پھینکین اور کچھ اسم سحر دم کیا وہ پتلیان تڑپ کے حاضر کہتی ہوئی سامنے
آئین سنبل جادو نے کہا سامان میخواری لاکر جمع کرو یہ سنکر وہ دونون کی دونون روانہ
ہوگئین اور تھوڑے عرصہ مین جملہ سامان میکشی مہیا کردیا اب سنبل جادو چھڑی ہاتھ مین
لیکر اٹھی اور بادشاہ اسلام کی جانب بڑھی اور پتلیون نے آگ روشن کرکے سیخین وغیرہ
لگالکر رکھین یہ حالت دیکھکر بادشاہ دست بدعا ہوے کہ ای کس بیکسان وای دادرس غریبان
مدد کر میری اور اس بلاے جان ستان سے مجکو نجات دے اس وقت بدین سوائے
تیرے کون دادرسی کرسکتا ہی ہر وقت مین تو ہی اپنے بندون کا یاور و مددگار رہے ہے

سب مجھے فضل کرنے نہین لگتی بار	نہو تجھ سے مایوس امیدوار	الٰہی دعا ہو مری مستجاب
چھڑا دے مجھے اس بلا سے شتاب	زمانہ مین مخلوق ہین تیرے سب	غرض ہر طرح تو ہی ہی سب کا رب
عجب ذات تیری ہی ای بے نیاز	کہین ہی نیاز اور کسی جا ہی ناز	تری قدرت اک بحر نہ خار ہی

کسے اُسکا معلوم اسرار ہی	مگر اتنا ظاہر ہوا ہی نشان	کہ اک موج کن سے بنے دو جہان
اسی موج سے عرش ہوا اوج پر	حباب فلک اس سے ہی جلوہ گر	عجب کیا جو ہو بحر رحمت کا جوش
اسی بحر سے مین بھی ہون جرعہ نوش	اسطرح رجوع قلب سے درگاہ رب العزت مین جو استغاثہ	

کرنا شروع کیا ہنوز سخن در دہان تھا کہ تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا ملکہ کم کم جادو جو تلاش بادشاہ روانہ ہوئی تھی وہ آپہونچی دیکھا اُسنے ایک ساحرہ سیہ فام کریہ منظر زشت فرجام بادشاہ اسلام کے درپے قتل ہی بس اسنے وہین سے نعرہ کیا باش او مردار مین آپہونچی منم ملکہ کم کم جادو بس یہ حال دیکھتے ہی سنبل جادو پیچھے ہٹی اور کہنے لگی واہ شاہزادی صاحب واہ کیا کہنا آپ کا حال مجھے یہ نہ معلوم تھا کہ گھر کے چراغ سے آگ لگ رہی ہی بڑے افسوس کی جا ہی اپنے گھر کو آپ خود مٹا رہی ہین یہ سنکر ملکہ کم کم جادو کی آتش غیظ و غضب زیادہ تر مشتعل ہوئی اور زمین پر غلطک مار کر ہیئت اصلی پیدا کی اور کوڑا پکڑ کے سنبل جادو کی طرف چلی کہا او حرامزادی مین نے اطاعت دین اسلام اختیار کی مین اب نام اسلام کی دوست ہون اور کفار کے خون کی پیاسی ہون چاہے اپنا ہو چاہے بیگانہ سہ دوستون سے اسقدر پائے ہین رنج دل سے دشمن کا گلہ جاتا رہا سنبل جادو نے کہا مجکو بھی تمھارا اسیوقت تک پاس تھا جب تک تم دین اکوان پرستی پر قائم تھین اب قتل تمھارا جملہ واجبات سے ہی بس یہ کہکر آنکھ دونون پتلیون سے اشارہ کیا یہ سنتے ہی وہ دونون پتلیان ملکہ کم کم جادو کی طرف چلین کم کم جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر پیشانی مین نشتر دیا اور خون چلو مین لیکر چھینٹا خون کا مارا وہ پتلیان دھڑ دھڑ جلنے لگین اور ہمتن شعلہ ہو کر سنبل جادو کی طرف چلین سنبل جادو نے ہر چند رد سحر پڑھنا شروع کیا اور جھولی اسباب سحر کی اٹھا کر کھینچ ماری اور کوئی دقیقہ اپنے بچانے کے لیے فروگذاشت نہین کیا لیکن وہ سحر رد نہو سکا اور وہ دونون شعلہ جو ہمتن شعلہ حوالہ ہو رہے تھے آکر سنبل جادو سے ہم آغوش ہو گئے اور طرفۃ العین مین اسکو جلا کر خاک کر دیا مرتے ہی سنبل جادو کے ایک قیامت کبری برپا ہوئی صدائین گیرودار کی بلند ہوئین آندھی سیاہ چلنے لگی خاک اڑنے لگی سنگباری برف باری ہوا کی بعد کچھ دیر کے آواز آئی کشتی مرا تمام من سنبل جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم جسوقت علامات سحر طرف ہوئے روشنی ہوئی تو خاک سے سنبل جادو کی ایک طائر پیدا ہوا منقار مین اسکی ایک دانۂ مروارید دبا ہوا تھا وہ طائر اڑکر چلنے کو تھا کہ ملکہ کم کم جادو کو شبہہ پیدا ہوا یہ کہان جاتا ہی فوراً چند دانہ ماش کے پڑھکر اس طائر کی طرف پھینکے اور آواز دی ادھر آ بس یہ کہنا تھا کہ وہ طائر پلٹ کر شانہ پر ملکہ کم کم جادو کے بیٹھ گیا اور دانۂ مروارید گود مین ڈالدیا پوچھا ملکہ کم کم جادو نے ای طائر طلسمی حال اپنا بیان کر تو کون ہی اور کہان جاتا ہی اور یہ دانۂ مروارید کیسا ہی اسوقت اس طائر نے بیان کیا ای ملکۂ عالم مین طائر روح ہون طائران قلعۂ ہفت رنگ کا جسنے مجکو صید کیا اُسنے

قلعہ ہفت رنگ کو فتح کرلیا اور یہ دانۂ مروارید گوہر مدعائے فتح ہوا اور آب اسکی کشتی حیات ہفت اندام
جادو کو غرق بحر فنا کرتی ہی جسوقت ہفت اندام جادو ہالک قلعہ ہفت رنگ ہوا اور رباب نے
آپ کے نقیری اختیار کی تو اسنے انتظام قلعہ ہفت رنگ کا از سر نو بطور خود کیا اور تمام قلعہ کو طلسم بند
کرکے لوح اسکی اس دانۂ مروارید کو قرار دیا اور یہ دانہ میری نثار مین دے کر مجھے سنبل جادو کے
جسم مین محفوظ کیا کہ یہ دانۂ مروارید کسی کے ہاتھ آئے گا نہ کوئی قلعہ ہفت رنگ پر فتح پائے گا
جبتک یہ دانۂ مروارید میرے دہن مین تھا اسوقتتک مین درست تھا ہفت اندام جادو کا
اور خود مختار تھا اب یہ دانۂ مروارید آپ کے قبضہ مین ہی اب مین آپ کا تابع فرمان ہون جو حکم ہوگا
بجالاؤنگا اور تمام طائران قلعہ ہفت رنگ کو مٹا دونگا یہ سنکر ملکہ کم کم جادو نہایت خوش ہوئی
غنچہ خاطر اسکا مثل گل شگفتہ ہوگیا سجدۂ شکر بارگاہ ایزدی بجالائی اور دانۂ مروارید کو لیکر اپنے
جوڑہ مین رکھا اور بادشاہ اسلام سے عرض کیا ای شہریار فتح مبارک بادشاہ بھی بمژدۂ
جانفزا سنکر بہت خوش ہوے تعریف و توصیف ملکہ گلعذار و شکرانہ پروردگار زبان پر لائے اب
ملکہ کم کم جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی دیکھا چار پتلیان تخت جواہر نگار لیے ہوے
حاضر ہوئین ملکہ نے بادشاہ حجاز سے عرض کیا آیئے تشریف لیجایے بادشاہ اسلام نے فرمایا
یہ سواری ہم لوگ پسند نہین کرتے کم کم جادو نے عرض کی بادشاہون کی سواری تو تخت
ہی ہوا فرمایا اگر تخت سحر نہو یہ سنکر ملکہ منہ دیکھنے لگین کہ یہان مرکب کہان سے آوے
جو دیکھا سامنے سے چند عیار مثل برق ثالث اور سنجر ثالث و سعید ثالث و سنجر ثالث
قران ثالث و یزک ثالث و سرہنگ ثالث وغیرہ نظر آئے یہ بھی برائے تلاش بادشاہ
لشکر سے چلے تھے یہان آکر جو بادشاہ کو صحیح و سالم پایا تو نہایت خوش ہوے اور قدمبوسی
حاصل کی یہ دیکھکر ملکہ کم کم جادو نے عرض کی حضور اب اس تخت پر سوار ہولین یہ تخت
سحر کا نہین ہی ہان چارون پتلیان سحر کی ہین اور یہ چارون گلدستے جو چارون کونون پر
ہین یہ سحر کے ہین فرمایا اسکا مضائقہ نہین پس ملکہ کم کم جادو نے چارون پتلیون سے اشارہ
کیا انھون نے چارون گلدستے ہاتھون مین اٹھالیے اور تخت کو زمین پر رکھ دیا بادشاہ اسلام
تخت پر سوار ہوے اور عیارون نے تخت کو اٹھالیا اور ملکہ کم کم جادو نے کچھ اسم سحر
پڑھکر دستک دی کہ ایک طاؤس پیدا ہوا ملکہ طاؤس سحر پر سوار ہوئین چارون پتلیان
ملکہ کی چارون طرف گلدستے ہاتھون مین لیے ہوے اور سر پر ملکہ کم کم جادو کے وہی
طائر سایہ فگن ہوا اب یہ سب کے سب اس شان و شوکت کے ساتھ جانب قلعہ ہفت رنگ
روانہ ہوتے ہین

لیکن اب کچھ حال قلعہ ہفت رنگ کا بیان ہوتا ہی

کہ ایک روز آرام لینے کے بعد ہفت اندام جادو نے حکم دیا ہان بجے طبل جنگ
اسیوقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی زمین و زمان مین تزلزل پیدا ہوا

ہر کارے لشکر اسلام سے بڑا مرجاسوسی پر معین تھے یہ خبر وحشت اثر لیکر لشکر اسلام مین آئے اور افسران فوج سے بیان کیا کہ آج اس ظالم اظلم ہفشت اندام جادو نے میدان خالی پاکر طبل جنگ بجوایا ہے اسکا ارادہ ہے کل میدان مین نکلکر خدانخواستہ لشکر اسلام کا خاتمہ کردونگا یہ مضمون مصیبت مشحون سنکر سرداران لشکر نہایت سراسیمہ و پریشان ہوے اور آپس مین مشورہ کرنے لگے [illegible] اور اس ملعون نے یہ وقت تاکے طبل بزم بجوایا ہے ایسی حالت مین کیا کرنا چاہیے چنانچہ کل افسران فوج و سرداران لشکر نے انجمن مشورت قائم کی اور شمع رائے روشن کی کسی نے بیان کیا ایسی حالت مین کہ سردار ہمارا موجود نہین فوج بے سردار کیا کر سکتی ہے طبل جنگ نہ بجوایا جاے کسی نے اپنی یہ راے ظاہر کی کہ طبل رزم بجوانا ضرور ہے ورنہ حریف خیال کریگا کہ ہمارے خوف سے مفرور ہے نے طبل جنگ نہین بجوایا ہے اور بیجا کے اور زیادہ شدت کریگا لہذا ہم لوگ نکلکر میدان مین مقابلہ کرینگے اڑینگے مرینگے جانین اپنے مالک کے نام پر نثار کرینگے کسی نے اپنا یہ مشورہ دیا کہ نامہ بھیجکر لڑائی ملتوی کرائی جاے کیونکہ مالک ہمارا موجود نہین ہے جنگ و سردار دو معلوم نہین کیا افتاد پڑے اور کس کل [illegible] اسوقت یہی کہا جاے گا تمنے یہ تدبیر بیون بڈی کیونکہ جانتے تھے فوج بے سردار کیونکر مقابلہ کرسکتی ہے سرپرست ہمارا موجود نہین ہے تو کس سے کل پر ہم جنگ کی راے ظاہر کرین غرضکہ جتنے منھ اتنی باتین مختلف طور پر سب نے اپنی اپنی راے ظاہر کی آخرکار بعد [illegible] قدح بسیار یہ راے قرار پائی اور سب سردارون کا اسپر اتفاق ہوا کہ طبل رزم نہ بجوانا چاہیے اور صبح کے وقت تھوڑا سا لشکر لیکر میدان جنگ مین چلنا چاہیے اور ہفشت اندام جادو سے مہلت مانگنا چاہیے بسبب عدم موجودگی ہمارے سردار کے بالفعل جنگ ملتوی کیجاے اگر وہ ملعون مانے تو فبہا ورنہ لڑینگے اور نام پر اپنے آقا کے جانین نثار کردینگے چنانچہ اس راے کو سب نے منظور کیا لیکن سب فوج رات بھر درستی آلات جنگ مین مصروف رہی بہادرون نے خنجرہاے آبدار کو تیز کیا سان دیکر سنگ چٹایا تلوارون کی باڑھ کو درد را بنایا کھانڈون کے دو دو انگل پھلے چوڑا دیے باڑھ ہاتھ سے پیٹنے لگی شمشیر ہر ایک آئینہ عروس مرگ بنگئی لوہا ایسا صاف ہوا کہ ہر ایک عازم دشت مصاف ہوا نیزے سرکشی کا دعوی کر رہے تھے گرز دشمن کا سر مثل مار کچلنے کا ارادہ رکھتے تھے زمانہ کو یہ خوف و بیم کا عالم تھا کہ دمبدم رنگ بدلتا تھا قلب برنش تیغ سے دہلتا تھا ہر لشکری خنگ بجز آہن تھا موذی کے لیے مار آستین دشمن تھا الغرض رات بھر یہ فوج ظفر موج درستی آلات حرب کرتی رہی پچھلے سے غازیون نے غسل کرکے کفن سر سے باندھا ہتھیار بدن پر سجکر سر محراب عبادت خالق اکبر مین جھکایا اور دعا کی کہ سر دینے کا زمانہ قریب ہے بارخدایا ہم تجھ پر سر جھکاتے ہین اے رب جان دینے مین جی نہ ہرائین مشت خاک گریبان مین رکھتے تھے کہ مبادا کہ تو لحد ہر جیو لاش چیل کوے نہ کھائین بعد مرگ تو آسمان سے دو گز زمین چھینکر اپنے قبضے مین لائین کرامت خلعت کی کیا امید رکھین آسمان

ہے ہم بدو گز کفن ملے گا کسی دن بغل سے نکل جائینگے الحاصل جب یہ باتیں ہو رہی تھیں تو
بہادر لوگ اپنے قبضے کھڑکتے رہے سپروں کے پھول [illegible]
مثل تیر کے چلی اور گل خورشید خاور کے شعاع جن اسطرح [illegible]
جیسے اسد بیشہ ان جرأت نیزہ [illegible]
شفق گونے کفن افگندہ بر دوش | [illegible]
زتار و پود تیغ و خنجر صاف | [illegible]

لشکر تھوڑی سی فوج لیے ہوئے [illegible] کھڑے ہوئے آج دروازہ قلعہ کا کھلا اور تخت ہفت اندام جادو کا بڑے کروفر سے باہر قلعہ کے آیا ساتھ [illegible] اس صورت سے کہ سنگاروں میں آنکی مار سیاہ دبے ہوئے اس گنبد سے باہر آئے اور برسے پر بلائے ہوئے مثل فوج کے صفیں باندھکر [illegible] سایہ افگن ہوئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک ابر طاؤسی رنگ چھایا ہوا ہے لیکن ہفت اندام جادو کی نظر جو اس لشکر قلیل پر پڑی تو دیکھا نہ بادشاہ اسلام ہیں نہ بلکہ کم سو کم جادو موجود نہ اسقدر فوج ہے اسنے بڑھکر آواز دی کیا بادشاہ اسلام [illegible] پوشیدہ ہوگئے اور وہ چھوکری بھی کہیں بھاگ گئی جو نظر نہیں آتی یہ سنکر مصر عمار نے جواب دیا کیا جھک مارتا ہے نمک حلام تک تو بھاگنے کا نام نہیں جانتے گا واقعہ یہ ہوا کہ ایک پنجہ گر کر بادشاہ کو لے گیا اور ملکہ تلاش میں بادشاہ کی [illegible] ہیں اسوجہ سے ہم لوگ تھوڑا سا لشکر لیکر آئے ہیں اور تجھ سے مہلت طلب کرتے ہیں جسوقت بادشاہ ہمارا آئے گا اسوقت جنگ آغاز کرنا کسی بادشاہ کی عدم موجودگی میں بیکدل لشکر سے لڑنا خلاف انصاف و مردانگی ہے کوئی دلاور و بہادر جسکو ذرا بھی حمیت ہوگی وہ اس امر کو جائز نہ رکھیگا اور فوج بے سردار سے کبھی مقابلہ نہ کریگا اور نامردوں کا تو کہنا ہی کیا وہ تو ایسا موقع ڈھونڈھا ہی کرتے ہیں ہم نے جو واقعہ گذرا تھا تجھ سے بیان کر دیا اب تجھے اختیار ہے ہم لڑنے مرنے کے واسطے موجود ہیں جبتک دم میں دم ہے ہم تجھ سے لڑینگے اور ہم وہ لوگ ہیں کہ بھاگنے کا نام کیا ذکر ہے میدان جنگ میں [illegible] جدال و قتال سے جاتے ہیں آب دم شمشیر دشمن کا خون بہاتے ہیں مگر کیا کریں آج ہم پر یہ سانحہ گذرا مالک کو ہمارے پنجہ اٹھا لے گیا ہم لوگ بے سردار کے [illegible] مہلت کبھی زبان پر نہ آتا جاتے سارا ننگ اٹھ جاتا یہ کلام مصر عمار کا سنکر ہفت اندام جادو نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے تم ایسے اولی الرائے اور اولوالعزم لوگوں نے ساتھ خدا [illegible] چھوڑکر پرستش خدائے نادیدہ کی اختیار کی اور ایک مجاور زادہ مکہ کا ساتھ ہوا اب بھی وقت کو ہاتھ سے جانے نہ دو [illegible] کی دوستی اور رفاقت سے باز آؤ ورنہ ایکدم میں تم سب کو غارت کرونگا [illegible] معلوم ہوگا کہ کہاں نیست [illegible] ہو گئے مصر عمار نے کہا

ہم راہ جنت چھوڑ کر جاؤ دوزخ کبھی نہ اختیار کرینگے جو تجھ سے ہوسکے قصور و کوتاہی نکریو ہمارا معین و مددگار ہی اکوان کیا نابکار ہی وہ بھی ایک خرس بادیہ ضلالت ہی ہزار ہزار اسپر نفرین و لعنت ہی بس یہ سننا تھا کہ ہفت اندام جادو نے طیش مین آکر لشکر طاؤسان کیطرف اشارہ کیا کہ لیا انکو یہ سب شکار ہین تمھارے بس یہ کہنا تھا کہ وہ تمام طاؤس غول باندھکر چلے اور لشکر اسلام پر کندے جوڑ جوڑ کر گرنا شروع کیا اسطرف جوانان لشکر اسلام و سرداران عالیمقام نے کمانون سے کمانین لین اور ترکش سے تیر کھینچے اور حلقہ کمان مین پیوستہ کرکے تیراندازی کرنا شروع کیا لیکن تیر کارگر نہوے سب تیرون نے خطا کی ہر چند ان ناوک اندازون کا نشانہ کبھی خطا نکرتا تھا لیکن یہ طاؤس طاؤسان سحر تھے جو مرغ تیر قریب طاؤس کے پہونچکر وہ جلکر خاک ہوگیا اور طاؤسون نے آکر مار سیاہ لشکر پر برسانا شروع کردیا ان افعیون نے جسکو کاٹا وہ بیہوش ہوکر گرا طاؤسون نے پنجہ مین دابا اور جانب قلعہ ہفت رنگ روانہ ہوے وہان وہی صیاد جادو پنجرہ ہاتھ مین لیے ہوے فصیل قلعہ پر استادہ تھا اسنے لوگون کو پکڑ پکڑ کر اس قفس مین بند کرنا شروع کیا پہر بہر کے عرصہ مین جسقدر لوگ تھے تعداد انکی قریب تیس چالیس ہزار کے تھی مع قیصر عاد و جالوس عاد و سالوس عاد وغیرہ کے سب گرفتار بلا ہوگئے اور میدان صاف ہوگیا اب ہفت اندام جادو نے پلٹ کر قلعہ ہفت رنگ کی جانب دیکھا اور آواز دی ای طائران قلعہ ہفت رنگ مین نے قسم کھائی تھی خداوندا کوان کی کہ آج کے روز جنگ کا خاتمہ کردونگا مگر انسون بادشاہ اسلام معلوم نہین کہان چلے گئے اور کس گوشہ مین پوشیدہ ہوگئے اور وہ چھوکری بھی نظر نہین آتی جسکا مجھے خوف تھا خیر انکا تو جب پتہ لگے گا اسوقت دیکھا جائیگا لیکن اپنی قسم کے موافق مین چاہتا ہون جو لشکر یہان موجود ہی اسکا تو خاتمہ کردو اور سب کا شکار کرکے اسیر پنجۂ بلا کرو بس اسکا یہ کہنا تھا کہ برابر چھ تڑاقے ہوے اور چھٹون گنبد شق ہوے اور ہر ایک گنبد سے طائر نکلنا شروع ہوے گنبد سرخ سے لعل اور گنبد سبز سے طوطیان پنجہ کش گنبد سیاہ سے غراب گنبد زرد سے طائران زرد رنگ گنبد سفید سے طائران سفید رنگ گنبد نیلگون سے طائران نیلگون مثل نیل کنٹھ کے اور گنبد طاؤسی سے تو پہلے ہی طاؤس نکلے تھے جنھون نے لشکر عاد کو تباہ و برباد کیا تھا اب یہ ساتون قسم کے طائر سات غول باندھکر بڑا زور پر لشکر اسلام کے چلے ہر غول کے نیچے ایک ہفت اندام [illegible] موجود تھا یہ ایک ساحر بات جگہ نظر آرہا تھا اسکا حال سابق مین گزارش ہوچکا ہی [illegible] یہ ہفت اندام لکھی جاچکی ہی کہ ایک پیکر تو اصلی ہی اور چھ پیکر اسنے بزور سحر بنا رکھے ہین اور روح کو اپنی بزور سحر چھ ٹکڑون پیکرون مین تقسیم کیا ہی یہی باعث ہی کہ اگر ایک پیکر پر اسکے کچھ صدمہ پہونچتا ہی تو اور پیکر بھی سب متاذی ہوجاتے ہین اور اثر تکلیف کا سب پیکرون مین محسوس ہوتا ہی بطور ہمزاد کے یہ پیکر اسنے قائم کیے ہین اور اصلی پیکر کو سب کا مبدأ و ماخذ قرار دیا ہی جب اصلی پیکر فنا ہوجائے گا تو مصنوعی پیکرون کا خود بخود زوال ہوجائیگا

یہی وجہ ہی کہ ایک ہیولے سات شکلون پر متشکل ہوتا ہی اور ہر جگہ دکھائی دیتا ہی الغرض جب یہ خبر وحشت اثر اہل اسلام کو پہونچی کہ ہفت اندام جادو برائے تباہی و بربادی لشکر آتا ہی جو جب شعر کمر باندھی ہی گلچینون نے غارت پر گلستان سے ہا اجارہ بلبلون کے خون کا صیاد کرتے ہین ہا بس یہ لوگ نہایت پریشان ہوے بہت سے بزدلے یہ کہتے ہوے جانب صحرا روانہ ہوے بھئی آپ زندہ جہان زندہ آپ مردہ جہان مردہ میان اگر جیتے رہے تو اور کہین نوکری کرکے کما کھائینگے اور کسکے سامنے لڑین مفت مین لعل سی جان دین جبکہ بادشاہ بھی ہمارا موجود نہین ہی تو جانبازی کسکو دکھائین ارے بھئی ہم تو جسوقت میدان لشکر مین جائینگے اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر جنگل کی جھاڑیون مین جاکے چھپ رہینگے اگر ہماری طرف کی فتح ہوئی لشکر کا دباؤ دشمن پر پڑا اور حریف بھاگا فوراً آکے لشکر مین شریک ہو جائینگے اور اگر خدانخواستہ ہماری طرف شکست ہوئی تو ادھری ادھر جنگل جنگل ہوکر چلے جائینگے بھیا ابھی ہمنے دنیا مین دیکھا کیا ہی جورو بھی ابھی جوان ہی اگر مارے گئے تو وہ رانڈ ہو جائیگی اپنی جوانی کیونکر تیر کرے گی کوئی اتنا بھی تو نہین کہ پنشن کردے عیال کی پرورش کرے اور جب مالک ہی موجود نہین ہی تو بیکار اپنی جان دینا ہی فوج بے سردار کہین لڑسکتی ہی ہین اپنی جان دو بھر نہین ہی ہم مقابلہ کرکے آفت اسنے سرلین اور جو بہادر دلیر تھے جوش شجاعت سے جھوم کے ایک دوسرے سے کہتا تھا ہان بھائیو جب لڑائی ہوگی اور شعلہ جنگ و حرب مشتعل ہوگا دیکھین کون کون اپنے باپ دادا کے نام کو زندہ کرتا ہی اور پہلے دشمن سے مقابلہ کرتا ہی کسی نے کہا بھئی دیکھ لینا کیا بڑھ بڑھ کے تلوارین ماری ہونگی حشر برپا کردیا ہوگا بھئی ہم تو مالک کی عدم موجودگی مین جانین اپنی لڑا دینگے اور اُنکے نام پر سر اپنا نثار کردینگے مگر قدم معرکۂ جدال و قتال سے نہ ہٹائینگے آخر ایک دن مرنا ہی پھر نیکنام ہوکر دنیا سے کیون نہ جائین غرضکہ جو منچلے اور ثابت قدم تھے اُنھون نے جگہ نہ چھوڑی اور سرون سے کفن باندھکر آمادۂ مرگ و مہیاے قضا ہوے ایک دوسرے سے کہتا تھا بھائیو یہ دنیا چند روزہ ہی اگر ہزار برس جیے تو ایکدن مرنا ہی ہر طرح انجام موت ہی جیسے کل آئی ویسے آج ان کفار بیحیا سے منھ نہ موڑنا چاہیے اور نام پر اپنے آقا کے جانین نثار کرنا چاہیے یہی باعث نام آوری ہی ابدالآباد تک کے واسطے یہ افسانہ باقی رہ جائے گا غلامان بادشاہ ایسے جان باز تھے کہ مرتے دم تک قدم پیچھے نہ ہٹایا **شعر** رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا + مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا + ہر بہادر ایک دوسرے کی ہمت بڑھاتا تھا اسطرح کے کلمات زبان پر لاتا تھا **بیت** نام رستم کا مٹا دو آج ہی وہ معرکہ + پھول سونگھو ڈھال کا اور کھاؤ پھل تلوار کا + ای مردان کجوشید تا جامۂ زنان نپوشید ۵ روز جنگ ست جنگ باید کرد + کوشش نام ننگ باید کرد + کہان ہین برزو کہان ہین یزدان کہان ہین اسفندیار روئین تن جسم اُنکے پیوند خاک ہوے مگر نام نیک اُنکا ابتک صفحۂ ہستی مین یادگار ہی شجاعت و جوانمردی کا تذکرہ مشہور دیار و امصار ہی غرضکہ اسی قسم کی گفتگو صیقل آئینۂ غیرت و گلگونۂ عارض جرأت تھی ادھر لشکر بلکہ کم کم جاوہ کی جادوگر زنان اسباب جنگ تن پر آراستہ کرکے سدراہ ہونے کو چلین اور اُنھون نے بھی یہ رائے قائم کرلی کہ اگر ہماری تمنا بر

زندگی مین لشکر بادشاہ اسلام پر آنچ آئی اور خدانخواستہ کوئی چشم زخم پہونچا تو بڑی بدنامی ہوگی اور ملکہ کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہینگے جب وہ فرمائینگی کہ ہماری عدم موجودگی مین تو تم لوگون کو زیادہ تر خیال ہونا چاہیے تھا لشکر اسلام کی مدد کرتین آپ سے اس بلا کو رد کرتین تم نے اپنی جانین عزیز کین اور ہماری رفاقت و نمکخواری کا کچھ پاس و لحاظ نہ کیا چنانچہ آپس مین یہ مشورہ کرکے جانبازی پر آمادہ ہوگئین اور کمر ہمت کو چست باندھکر چند قدم لشکر اسلام سے آگے بڑھکر انھون نے پرے جمائے ان عورتون کا لشکر بھی قابل دید تھا تیس چالیس ہزار عورتین پری جمال زہرہ تمثال پندرہ پندرہ سولہ سولہ برس کا سن جوانی کی راتین مرادون کے دن جوڑے اور غوانی پہنے مالے مروارید کے گلون مین پڑے زیور جواہر نگار سے آراستہ و پیراستہ جوڑے ترچھے باندھے گاتیان دوپٹون کی باندھے پائچون مین گھنگرو لگائے مانگ ہر ایک نکالے اپنے سایہ سے بھڑکتین اچھل کود سبت و خیز کرتین کوئی باز سحر کوئی طلا دس سحر کوئی بطلہ کوئی ہنس ذخیرہ مختلف جانورون کا سحر پر سوار عجب آن بان سے جھولیان زرلفتی دوش پر لئے تین اسباب سحر بھرا ہوا چلی آتی ہین کرامات

وہ چھیڑ چھاڑ ہم اسطرح کی گرما گرم	کہ جنکی تیزیون سے دل کو ہو مرور سپٹ	کبھی جو انگلیون کی نیزگی آنکھ دیکھے وہ
بہار بیر بھی لی کیطرح جائے سمٹ	مشاطین حور کون سے سرزنش ہوا کی	ادا و ناز سے وہ رم و خرام دیوین الٹ
ہزار کوس دلدادہ ہین کھسک جائے	کبھی جو انکے دبے پاؤن کی سنے آہٹ	حسن ہر ایک کا رونق بازار محبوبی و

جنس نایاب متاع خوبی اگڑتین اور بل کرتین کہ سینہ پر دو تلوار سرکش اپنی اکڑا اور مروڑ رہین تھے دم رفتار دل کو بانشوق کے پاؤن سے باندھی تھین غمزہ و ادا و امن ناز کو سنبھالے تھے عشوہ و کرشمہ ہر ایک کے نرالے تھے کسی کا حسن رخسار مسیح کوئی سبزہ رنگ ملیح کوئی بھوین شوخ و شنگ غارتگر جان ناموس تھین سرو کو وقت خرام چشمیون مین آگرا تی تھی گل کو رنگ و لبری سکھاتی تھین نظم

تھین حسین ایسی وہ گل خندان	اپنے مرنے سے ہوشمندان جہان	ایکین ہر ایک خوبصورت تھی
آگے آنکھ پری کو خجلت تھی	شوخ دیدہ کوئی کوئی چنچل	چال مین انکی سیکڑون چھل بل
جمال مستانہ کوئی پاتی تھی	کوئی بانکپن سے دل کو ملتی تھی	ترچھے جوڑون کی آن بان نئی
وہ بنیا چون زرنشان نئی	عمدہ زیور لباس سب ملبوس	خوب آراستہ مثال عروس
ناک مین کیل کوئی پہنتی تھی	نتھ کسیکی تھی ایک موتی کی	سب کو بالا بتاتے تھے بالے
طائروان کو مرغان تھے جھلانے	بیلے ڈورے کسیکے زینت گوش	افتیان لو مین رہزن دل و ہوش
بجلیان پنہ کوئی ماہ جبین	جست کی بالیان کسیکی تھین	کسی گلرو کی ناک مین تنکا
تنکے جنوائے حسن کم سن کا	طوق منت کا پہنے کوئی پری	تھی کسی گل کے پاؤن مین بیڑی
نو رتن تھے کسی کے بازو پر	پہنچے ہنسکل کوئی بری پیکر	اونچی چوٹی کسی کو دل سے پسند
بیڑ بھیون کا کسی کی حسن دچند	زخم پر چھوڑے ہوئے کوئی پٹے	کوئی جوڑہ ادا سے باندھے ہوئے
تھی دھوان دھار ایڑ کی مستی	لہر دھانی تھی بان کی سرخی	انگرکھا تھا کسی کے زیب بدن
قتل کرتا تھا کوئی غمزہ کا	چست نرم غضب ستم کا ابھار	تنگ کرتی دکھا رہی تھی بہار

پستے تھے دل کسی کے بہندی پر	مشدق یا یہ صدقے تھے گل تر	الغرض وہ جادوگرنیان نہایت

آہن پان سے طاؤس وہنس وبوقلمار زیر ران کیے ہوے میدان مین آئین ہر ایک کے دل مین شوق جنگ سحر آزمائی کی آمنگ رنگین رخ غیرت گلشن رن برجڑھنے سے زیادہ حسن کی بہار انتہا کا جوبن مہ غصے سے سب کے گلنار سیندور کے ٹیکے ماتھے پر لگے آسمان حسن مین ستارے نکلے ہوے مژگان ہر ایک صفدان آبدار تھا یا بے مارے جگر کے پار تھے ابروان خمدار وہ کمان حسین تیر مژگان جڑے ہوے کہ بیت کم نہین ابرون سے یار آنکھین + دو کیا ہو گئین جو چار آنکھین + حجاب سحر ہر ایک سر پر سایہ انداز معشوقان سراپا ناز نازیل نازیخ ترنج اچھالتی ہر طرف دیکھتی بھالتی چلی آتی تھین نظم

ہر اک ساحرہ رشک سرو چمن	ہزارون جھنین یاد جادو کے فن	چلین اپنا جوبن دکھاتی ہوئی
صفین اپنی یکسو جماتی ہوئی	کسیکی بھری مانگ صندل سے تھی	کسیکی سیہ آنکھ کاجل سے تھی
تہ ران تھے طاؤس آتش فشان	سرون پر سیہ ابر کے سائبان	برستے ہوے ساتھ آتش کے تیر
کہ تھا ڈر سے ترک فلک گوشہ گیر	باین جاہ وجلال یہ لشکر بہر جدال سمت ہفت پیکر بدجسال چلا	

جسوقت ہفت اندام جادو نوج طائران کو لیے ہوے قریب پہونچا اور دیکھا یہ عورتین پرے جمائے ہوے بقصد مقابلہ کھڑی ہین آواز دی اوجھوکریو کیون شامت دامنگیر ہوئی ہی جاؤ چلی جاؤ میرے سامنے سے ورنہ ایکدم مین سب کو غارت کر دونگا انھون نے بھی سخنان سخت کہے کہ او بدنام کیا لاف وگزاف بکتا ہی ہمکو بے سردار دیکھکر دباتا ہی تو بھولا کس بھروسے پر ہی ابھی ہم تجکو گدا بنائینگے اپنے مالک کی عدم موجودگی مین اپنی جانین فدا کرکے جوہر سحر آفرینی دکھائینگی ہفت اندام جادو یہ کلمات درشت سنکے بہت غیظ وغضب مین آیا اور چونکہ بہ قتل مسلمانان کی قسم کھاے ہوے تھا اسنے ایک غول کو حکم دیا قریب چالیس ہزار طاؤسون کے آنکر اس لشکر پر گرے مگر ان عورتون نے بھی کار مردانہ کیا گولے اور تیر ونیزے مارنا شروع کیا اور نہایت شوخی وچالاکی سے طاؤسان سحر کو مارنا شروع کیا جس طاؤس پر گولا سحر کا پڑا وہ فوراً مثل طاؤس آتشبازی کے چرخ مارنے لگا مگر ہزار سیاہ جو ان طاؤسون کی منقارون سے گرے انھون نے ان جادوگرنیون کو کاٹنا شروع کیا جسکو مار سیاہ نے کاٹ لیا وہ بیہوش ہوئی طاؤس نے پنجہ مین دبایا اور جانب قلعہ ہفت رنگ لیچلا یہ فوج تو طاؤسان طلسمی مین اُلجھکر رہ گئی ادھر جو غول طائران سحر کے لشکر اسلام پر آکر گرے انھون نے ستھراؤ کرنا اس لشکر کا شروع کر دیا یعنی ایک سمت لعلون کا غول آکر گرا اور انھون نے زخیلنا شروع کیا جسکے کان مین آواز پہونچی وہ زمین پر گرکے مثل مرغ نیم بسمل کے پھڑکنے لگا اور پھڑکتے پھڑکتے اسنے صورت ایک طائر کی پیدا کی اور پرواز کنان حاضر خاطر کہتا ہوا سیدھا قلعہ ہفت رنگ کی جانب اُڑا ہوا چلا گیا اور فصیل پر جو ساحر قفس طلسمی لیے ہوے کھڑا تھا اسنے اُن طائرون کو قفس مین بند کرنا شروع کیا ہر چند جوانان لشکر اسلام جانبازی کرتے ہین تیر وتفنگ سے کام لیتے ہین مگر کوئی حربہ اُن لعلون پر کارگر نہین ہوتا ادھر زخیل کی آواز کان مین پہونچی اُدھر قلب ماہیت ہو گئی آدمی تڑپنے لگا اور تڑپتے تڑپتے طائر کی صورت بنکر قلعہ ہفت رنگ کا رخ کیا اور وہان جاکر اسیر بلا ہو گیا لشکر مین ایک تہلکہ

پڑا ہوا ہی کسی کو کسی کی خبر نہین کہ اُسپر کیا گذری ہر طرف ہنگامۂ عظیم برپا ہی اسدرجہ شور فریاد بلکا ہی
کہ شور محشر بھی اسکے سامنے ہیچ معلوم ہوتا ہی کوئی پسر کے لیے خاک اڑاتا ہی کوئی سر پیٹ پچھاڑین کھاتا ہی کوئی ہائے
برادر کہکے روتا ہی کوئی غم احباب مین جان کھوتا ہی ہر جگہ یہی نقشہ ہی نظم

یہی غل تھا کہ ہم ہوتے ہین برباد	ہر اک نے سر کو دے پٹکا زمین پر	ہر اک خیمہ سے اُٹھا شور فریاد
ہر اک نے مثل گل سینہ کیا چاک	ہوا غل ہر طرف اُڑنے لگی خاک	یقین تھا دم نکلجائے وہین پر
ہوے مجنون گردون کے ستم سے	گذرگاہین ہوئین سونی برابر	بمشکل شوق آبلے لوگ تھم سے
		اداسی چھاگئی ہر بام و در پر

فی الجملہ کل فوج مین کھل بلی پڑی ہوئی ہی بعل آفت برپا کر رہے ہین آدمی جانور بنکر اُڑے جاتے
ہین ایک طرف طوطیان پنجہ کش کا غول گرا ہوا ہی اور دانہ اسحر جو اُنکی منقارون مین دبا ہوا ہی
اُسکو ہر ایک لشکری پر چھوڑتے ہین جسپر دانہ گرتا ہی وہ بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑتا ہی پھر وہ دانہ چبکتا
ہی اُس سے ایک دھوان پیدا ہوتا ہی ادھر دھوان دماغ مین پہونچا اُدھر وہ شخص بالکل
بیحس و حرکت ہوگیا اور فی الفور طوطی نے پنجہ مین دبایا اور جانب قلعہ روانہ ہوئی ہر چند افسران
فوج و سرداران لشکر تیراندازی کرتے ہین اور ایک چادر کی چادر تیرون کی ان طوطیون پر
آتی ہی مگر جو طوطی بڑھکے پر مار دیتی ہی ساری چادر تیرون کی جلکر خاک ہو جاتی ہی جوانان اسلام
نہایت پریشان ہین کیا تدبیر کرین جو ان طوطیون سے جان بچے مگر کوئی تدبیر ذہن مین نہین
آتی اسدرجہ گھبراہٹ اور ہول ہی کہ ہوش اُڑے ہوے ہین ادھر لشکر بلکہ کم کم جادو کا
طاؤسون مین اُلجھا ہوا ہی ورنہ وہ بھی مدافعت کرتا مگر اُنکو خود اپنی جانون کے لالے پڑے
ہوے وہ انکی کیا مدد کرسکتے ہین طاؤسان شہر یار اُنکا ناطقہ بند کیے ہوے ہین ہاران سیاہ
سے جان نہین بچتی بالاے قلعہ وہی ساحر صیاد جادو قفس کلان لیے ہوے کھڑا ہی جو طوطی
قریب اُسکے پہونچی اسیر کو سامنے ڈالدیا اور آپ پھر پلٹ کر شریک جنگ ہوگئی اور وہ
قفس بردار ہر ایک بیہوش کو بزور سحر طائر بناتا ہی اور قفس مین بھرتا جاتا ہی اور جانب
گنبد صد چاک روانہ کر دیتا ہی ایک طرف تو لعل آفت ڈھا رہے تھے ایک
جانب طوطیون کا غول قیامت مچا رہا تھا ایک عجب ہنگامۂ شور و بکا بلند تھا اس مصیبت
سے کل لشکر اسلام دردمند تھا ایک سمت طائران سیاہ رنگ مثل زاغ و زغن کے
لشکر پر گرے ہوے تھے اُنکی یہ حالت تھی جس شخص پر سایہ اُنکا پڑ گیا وہ آہ کا نعرہ کرکے
زمین پر گرا اور تڑپا اور صورت اُسکی بھی مثل ان زاغون کے ہوگئی اور حامل کہتا ہوا
قلعہ ہفت رنگ کی طرف چلا ہر چند اہل لشکر تیراندازی و سنگ فلاخن وغیرہ سے
مدافعت کرتے تھے مگر اُنپر کوئی حربہ اثر نہ کرتا تھا یہ کیفیت دیکھکر تمام لشکر دست پاچہ تھا
اور جانین لوٹ لوٹ کر حملے کرتے تھے مگر کچھ بس نہ چلتا تھا غیظ و غضب کی حالت طاری تھی چہرے
غصے سے سرخ ہو رہے تھے مگر کیا کرین اُن طائران طلسمی سے عافیت تنگ تھی ہر طرف
سے وہ گھیرے ہوے آفت برپا کر رہے تھے اور وہی ساحر جو برائے اسیری ان تازہ
گرفتارون کے معین تھا وہ قفس کلان مین بند کرکے گنبد صد چاک کی طرف روانہ کرتا تھا

وہان زلفین شانہ کش اُن اسیرون کو زندانخانۂ طلسمی مین مقید کرتی جاتی ہی آج اس سلسلہ قفس ہوا
اور زلفین شانہ کش داروغہ محبس کو دم لینے کی مہلت نہین ملتی ہی کیونکہ روزمرہ تو
ایک غول طائرون کا لشکر اسلام پر گرتا تھا اُنمین سے جسقدر لوگ مسحور ہوکر گرفتار بلا ہوتے تھے
اُنھین کو مقید کیا جاتا اور یہی کیفیت ملکہ کم کم جادو کے لشکر کی جادوگرنیون کی تھی اور آج تو قیامت
برپا ہی ایکدم سے ساتون غول طائران سحر کے گرے ہوے تمام لشکر اسلام و ساحرہ ہاے لشکر
ملکہ کم کم جادو کو تاخت و تاراج کر رہے ہین اور عرصہ زیست سب پر تنگ کر رکھا ہی اور سب
گرفتار ہوہوکر برابر گنبد صد چاک مین روانہ ہو رہے ہین جہان زندان طلسمی ہی اس باعث
سے صیاد جادو و زلفین شانہ کش کو فرصت دم زدن نہین ہی نہایت سرگرمی سے
اپنے کام مین مصروف ہین اب تین طرف سے تو تین قسم کے طائر یعنی لعل اور طوطیان پنجہ کش
و زاغ و زغن لشکر اسلام پر گرے ہوے ہین اور جادوگرنیون پر طاؤسان سحر آفت برپا کر رہے
ہین ایک طرف سے طائران زرد رنگ مثل بیٔ اور گنجشک کے غول باندھکر ریلتے ہوے
لشکر پر آکر گرے اور پر مارنا شروع کیے جسکے پر مارا وہ زمین پر گرا اور ترپ کر بصورت طائر
مشکل ہوا اور حاضر حاضر کہتا ہوا جانب قلعہ چلا اُدھر اُس ساحر نے ان سب کو پکڑ پکڑ کے
قفس کلان مین بند کرنا شروع کیا ہرچند شجاعان لشکر اسلام تیر و تفنگ نیزہ و شمشیر سے کام
لیتے تھے مگر کوئی حربہ ان طائرون پر کارگر نہوتا تھا تمام لشکر مین قیامت کبری برپا تھی ہر ایک
لشکری خستہ و دل شکستہ تھا اپنے ساتھیون کا یہ حال دیکھکر طائر پر مار کر بصورت جانور بنا دیتا
ہی اور وہ مسحور ہوکر خود حاضر حاضر کہتا ہوا جا کر گرفتار بلا ہو جاتا ہی کچھ بس نہین چلتا نہ وہ جانور
مارے مرتے ہین نہ کاٹے کٹتے ہین ان وجوہات سے ایک خوف وہراس کل لشکر پر طاری ہی
مگر ہمت نہین ہارتے پاے استقلال گاڑے ہوے ہین اور حتی الامکان تدبیر کرتے ہین مگر کچھ سود مند
نہین ہوتی گردش فلکی نے بشکل آسیا ان دانایان شجاعت کو دانہ کی طرح پیسا ہی سردار گریبان چاک
عجب آفت مین گھرے ہوے اگر چندے یہی کیفیت رہی تو یہ باغ دستبرد خزان ہوا چاہتا ہی
ہر شخص مضطر و پریشان نظر آتا ہی مگر کیا کرین کوئی حریف سامنے آکر سر ٹکرا ہوکر مقابلہ کرے تو
ہارین مرین ہتھیار کا اور سحر کا کیونکر مقابلہ ہو سکتا ہی اپنی بوٹیان آپ کاٹتے ہین اور غم و غصہ
کھاتے ہین مجبور و ناچار رضینا بالقضا کہکر صف بستہ کھڑے ہین جب زیادہ مضطرب ہوتے ہین
تو گریہ و زاری بدرگاہ خالق بے نیاز کرنا شروع کرتے ہین کہ ای رب دوجہان ہمکو اس بلاے جانستان
سے نجات دے مگر اسوقت مین ستارہ اہل اسلام کا نحوست پر تھا اور دن برے آگئے تھے
اسوجہ سے یہ سب سختیان جھیلنا پڑین ان طائران طلسمی نے ایسی ہوا باندھی تھی کہ کل لشکر کے
رخ ڈھیلے کر دیے تھے اور اسپر طرہ یہ کہ فوج بے سردار کوئی مالک و سرپرست نہین عجب مصیبت
اس لشکر پر پڑی تھی خدا دشمن کو بھی یہ روز بد نہ دکھائے الغرض پانچ طرف سے تو لعل و طوطیان
پنجہ کش و جانور آن سیاہ رنگ و زرد رنگ و طاؤسی رنگ ساختہ سحر ہفت پیکر بداختر مثل ٹڈی دل
آ گرے ہوے مزرع حیات لشکر اسلام و لشکر ملکہ کو تاراج کیے ہوے ہین اور اس کثرت سے ہین کہ

آسمان نہین دکھائی دیتا یہ معلوم ہوتا ہی کہ ابر چھایا ہوا ہی اور برابر آ رہا طائرون کی ہو رہی ہی اب جو دیکھا تو چھٹی سمت سے طائران نیل کنٹھ ہزارہا پیدا ہوے اور گنبد سے جو جو کر لشکر اسلام گرنے لگے جسکے سر پر بیٹھ گئے وہ بیٹھ کا ہو گیا تھوڑے عرصہ مین ہزارہا آدمی تصویر سنگی بنگئے حس وحرکت انھین بالکل باقی نرہی اب عجب تلاطم ہی چڑیون کی میدان واری مین ان طائرون نے ہزارہا آدمیون کو اسیر بنا کیا وہ قید سحر مین گرفتار ہین اور آج نو سو سالون گنبد ایکبارگی شق ہوے اور سات قسم کے جانورون نے ایک ہی دفعہ حملہ کیا اسکے لشکر کا ستھراؤ کر دیا ساتوین سمت سے تو سفید جانورون نے گرکر اور بھی آفت برپا کی جسپر گرے اسکو بیخبر مین دبا اور سیدھا قلعہ کا رخ کیا اب سات قسم کی آفتون مین یہ دونون لشکر یعنی لشکر شہنشاہ اسلام و لشکر سحرہ ہاے ملک کم کم جا دو گھرے ہوے ہین کسی غول نے زنبیل کی مدد سے ہزارہا کو پاکر طائر بنا دیا کسی طائر کے غول نے برمار کر بیہوش کیا کسی غول نے اپنی منقارون سے دانہ سحر چھوڑ کر نیم بسمل کر دیا کسی جماعت طائران نے اپنا سایہ ڈالکر ہزارہا کو مثل اپنے بنا دیا کسی غول نے ماران سیاہ سے پیدا ہو کر ہزارہا کو کاٹا اور ہیجان کیا کسی غول نے سرون پر چڑھکر پتھر کا بنانا شروع کیا کوئی غول بچون مین داب کر ہزارون کو لے اڑا اور ان سب کو لیجا کر قلعہ سلطنت رنگ مین اسیر کیا اور زندانخانہ گنبد صد چاک مین محبوس کر دیا الغرض اس سات طرح کی مار نے لشکر مین کھل بلی ڈال دی نظم سخت مشکل ہی بیداد ۔ ایک مین خون گرفت سو جلا دے ۔ صبر کس کس بلا پہ کر گذرون + پارہ اس بن نہین کہ مر گذرون + اب ٹھہرتا نہین ہی پاے ثبات + ایک مین اور ہزار تصدیعات + بالجملہ اس تہلکہ سے ہر طرف ایک قیامت کبرا برپا تھی اور لشکر مین ایک تلاطم عظیم مچا ہوا تھا اہل اسلام دعا کر رہے تھے کہ بارالہا ہر چند مرنا برحق ہی لیکن اس ذلت کی موت سے پہلے مرنے کے کوئی دفن و کفن کا کرنے والا بھی نظر نہین آتا تو مالک ہمارا موجود ہی کہ اس جان فشانی کی داد دے سپہ سالار اور سرداروں نے جو لوج مین یہ خوف وہراس دیکھا پکار کر آواز دی جن صاحبون کو جان کا خوف ہو وہ نکلجائین اپنی جان بچائین ہم چند کس جان نثاران لشکر ظفر اثر اس انتظام ہمت انجام کے باب سے لڑینگے اگر موت آئی ہی طعمہ دہان اجل ہونگے اگر حیات باقی ہی تو کوئی ہمارا کچھ نہین کر سکتا مگر ای جان باز و اسوقت ہمت نہ ہارو ایک جانب صاحبان والا قدر و یاوران شہریار نے جو سپہ سالارون کو گرفتار بلا ہوتے دیکھا گریبان پھاڑ ڈالا کہا یارو لطف زندگی نرہا یاران قدیم آنکھون کے سامنے اٹھ گئے صحبت کے بیٹھنے والے نرہے تنہا جیے تو کیا لطف اب یہ بگڑ کر جان اپنی دینگے بے یارون ہمدم زندگی بیکار ہی خود بخود دل محجوب و ترسار ہی نظم

دیدہ تر نالہ کا دشمن ہردم کہان تلک
یون موت سے شکایت ہمدم کہان تلک
دل جلا جلا کے میرے دل کی طرح خاک ہو گیا
ای آہ سینہ سوزی ہمدم کہان تلک
سب کے سارے آبلے ناسور ہو گئے
ای دست عیش وصل کا مانم کہان تلک
اس زندگی سے اپنا دم آیا ہی کب تلک
آخر تحمل خلق و ستم کہان تلک

اللہ سینہ کوہیون سے ہاتھ تھک گئے	پیٹینگے اپنی جان کو یون ہم کہان تلک

یہ اشعار عبرت آمیز پڑھکر بہت روئے مجھے موت قریب آگئی الغرض ان لوگون کے اضطراب نے اور بھی کہرام مچادیا سب ملکر کہنے لگے یارو اسوقت اپنے رب بے نیاز سے دعا کرو کیا عجب ہی غیب سے مدد ہو یہ بلا رد ہو یہ کہکے سب نے ٹوپیان اتار کر دست دعا بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے کہ ای پروردگار ہمارا مالک سرپرست بھی موجود نہین نہ کوئی معین ہی نہ مددگار ہی تو ہی ہمارا محافظ و مالک ہی تو ہی اس وقت مشکل مین ہمارا یار و مددگار ہی سوائے تیرے کس سے فریاد کرین غرضکہ اسطرح سب سردار ملکر بخشوع و خضوع دعا کرنے لگے ابیات

خدایا در رہت بو دیم خاکے	چو جان زالائش ہر جسم پاکے	دران خاک از سعادت تخم کشتے
تن گل را بآب جان سرشتے	ملائک را عنایت کرد تعلیم	کہ مشت خاک را کردند تعظیم
ہمان خاکیم باشت ہوسناک	کہ دست عزتت برداشت از خاک	اگرچہ خویش را کردیم خود خوار
تو قدر عزت مہمان نگہ دار	دران ساعت کہ کار آید بآخر	نفسہا را شمار آید بآخر
جگر را آب و دل را خون نماند	دمے از زندگی افزون نماند	بایمانم بلند آوازہ گردان
ز عشق ایمان و جانم تازہ گردان	چو افتد کار بار روز قیامت	برانداز از میان نامِ ندامت
در افتد چون بدریائے کرم جوش	گنہ یکبارہ کن بر ما فراموش	ز رحمت خواہی از دلہائے ما خوش
قلم بر نام جرم عفو در کش	کہ بایاد گنہ لذت نماند	بہشت آنست کین جنت نماند
فزون از دوزخ است آن شرمساری	کہ جرم ما بروے ما بیاری	دریغ ستی بروے ما کشادی
بجان بخشی صلائے عام دادی	چو کردی از کرم موجود ما را	نشانیدی بخوان جود ما را
کنون این جان بمہمان خانۂ تست	چہ مہمان خوانمش پروانۂ تست	باین دراز دو عالم روے کرد است
چو مہمانان بعزت خوے کردست	فضولی گر چہ مہمان را کند خوار	کریمے عزت مہمان نگہدار
بامید کرمہائے کریمان	عجب نبود فضولی ہائے مہمان	الٰہی صل لشکر ظفر اثر بین شور گریہ و

زاری عالم بیقراری ہر خرد و کلان دردمند ملک الموت کا سامنا ہفت اندام جادو و تقہر غضب آتا ہی عرصہ جنگ تھرا تا ہی ہنوز سخن دردہان تھا کہ یکایک تیر دعائے مظلومان ہدف مراد پر پہونچا اور جانب صحرا سے تیق گرد خفیف کا بلند ہوا سب اسی جانب دیکھنے لگے قریب آکر دامن گرد شگافتہ ہوا دیکھا تو سواری بادشاہ اسلام کی مع ملکہ کم کم جادو کے نمودار ہوئی بادشاہ اسلام نے جو یہ حال پر ملال اپنے لشکر کا دیکھا بیتاب ہوگئے اور کم کم جادو نے طاؤس سحر بڑھایا اور ہفت اندام جادو کو آواز دی کہ او بیحیا یہ کیا حرکت بیہودہ تھی تو نے فوج بے سر کی بربادی کی کمر باندھی اسی منہ پر دعوی سحر و ساحری ہی ہفت اندام جادو نے کہا او جھوٹی مین قسم کھا چکا تھا کہ آج لشکر اسلام کو تباہ کرونگا اسوقت فوج بے سردار تھی اب تو موجود ہی اور بادشاہ اسلام بھی آگئے ہین اب جو کرنا ہو وہ کرلے۔ ہمین ست جوگان ہمین ست گو۔ ملکہ کم کم جادو نے کہا مین بھی قسم کھاتی ہون اپنے خدائے برحق کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی آج بغیر بعالم یکسو کیے ہوئے میدان جنگ سے نہ پھرونگی آج یا تو نہین یا مین نہین یہ کہکر سامنے ہفت اندام جادو کے

آئی اور آواز دی لاحرب بہادری کی ہفت اندام جادو نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک شیشہ
نکال کے کچھ اسم سحر پڑھا اور ڈانٹ اسکی کھولی دیکھا ایک شعلہ چمک کر اس شیشہ سے نکلا اور
ملکہ کم کم جادو کی طرف چلا کم کم جادو نے چھینٹا آب دمیدۂ سحر کا مارا شعلہ فرو ہوا اور دانۂ مروارید
جوڑے سے نکالکر اب جو کھینچکر مارتی ہی تو سینہ پر ہفت اندام جادو کے پڑا توڑ کر پار گذر گیا اور
ہفت اندام جادو ہمہ تن شعلہ بنکر پھر ملکہ کم کم جادو کی طرف چلا وہ طائر جو انکے سر پر
سایہ افگن تھا جس وقت مروارید ملکہ کے ہاتھ آیا تھا یہ اڑکر گیا اور دانۂ منقار مین دبا کر سامنے ملکہ کے
آیا ادھر ملکہ نے نوک زبان مین نشتر دیکر خون چلو مین لیا اور ایک چھینٹا جو اس شعلہ پر مارتی ہی وہ
شعلہ تھرایا اور تھرا کر فرو ہو گیا اس شعلہ کے فرو ہوتے ہی ایک غول طائران سبز رنگ کا زمین پر گر کر
بیجان ہو گیا اب ملکہ کم کم جادو بیکر دوم کی طرف متوجہ ہوئی اور یہ اسکو خیال پیدا ہوا جسنے
عرصہ مین اسکے ساتون بیکرون کو جلا دینگی فوج طائران طلسمی ہزارہا آدمیون کو ہلاک کر ڈالے گی
اس طائر سے اشارہ کیا تو طائران طلسمی کی غبرے اور مین ہفت اندام جادو سے مقابلہ
کرتی ہون چنانچہ وہ طائر اڑکر غول مین طائران سرخ کے آیا اور پرون کو اپنے حرکت دی دیکھا
کہ ہزارہا شرارے اسکے پرون سے نکلے اور لالون پر گرنا شروع ہوے اور لعل مانند طائران آتشبازی
کے جلکر خاک ہونے لگے ادھر ملکہ قریب بیکر دوم کے پہونچین اور دانۂ مروارید کھینچ مارا وہ
ہفت اندام جادو پر پڑا بیکر دوم بھی ہمہ تن جلکر خاک ہوا ادھر طائر نے لعلون کا خاتمہ کیا
اور دانۂ مروارید اٹھا کر ملکہ کی خدمت مین حاضر کیا اب ملکہ تیسرے بیکر کی طرف متوجہ ہوئین
جہان غرابون کا مجمع تھا طائر نے غرابون پر نشتر ریزی کرنا شروع کی اور ملکہ سامنے بیکر سوم کے
پہونچین اسنے بھی ترنج سحر ملکہ پر مارا ملکہ نے ترنج کو روکر کے دانۂ مروارید کھینچکر مارا یہ بیکر بھی جلکر خاک
ہوا ادھر طائر کی نشتر ریزی سے غراب جلکر خاک ہوے جانور نے پھر موتی لاکر ملکہ کو دیا ملکہ
بیکر چہارم کی طرف متوجہ ہوئی اور طائر نشتر ریز طائران زرد رنگ کی طرف چلا اس بیکر نے
بھی کئی حربے سحر کے کیے مگر ملکہ نے رد کر کے دانۂ مروارید مارا بس یہ جلکر خاک ہوا اور طائر نشتر ریز
کی شعلہ افشانی سے غول جانوران زرد رنگ کا زمین پر گر کر ہلاک ہوا اسی طرح بیکر پنجم کو بھی جلاکر
خاک کیا اور نوبت بیکر ششم کی آئی اس بیکر سے نوبت سخت مقابلہ کی آئی کئی حربے سحر کے چلے
آخر الامر ہفت بیکر نے ایک ناریل جھولی سے نکالکر ملکہ کم کم پر مارا ناریل قریب ملکہ مذکور پہونچکر
شق ہوا اور ہزارہا شعلہ نکلکر جانب ملکہ چلا ملکہ نے بھی ایک گلدستہ نکالکر جانب آسمان اچھالا
فورًا ابر گھر آیا اور پانی برسنے لگا وہ شعلے بجھ گئے اور پانی کا زمین پر پڑنا تھا کہ درخت سنبل و ریحان
و گل و ارغوان کے پیدا ہونے لگے دم بھر مین وہ تختہ گلزار تھا میدان باغ پر بہار تھا شاہد گل
انجمن گلشن مین گلگون پوش تھا لالہ جام بکف ہمشکل رند مینوش تھا سنبل کو عشق بہار مین
پریشانی نرگس شہلا کو یاد چشم فتان مین حیرانی کلیان چمنستان مین کھلتی جاتی تھین نسیم گلرخان

طائر کا رنگ دکھاتی تھین نظم	تھے سرخ جو ہر طرف متقائق	گل پیرہنون پہ تھے وہ فائق
آراستہ بوستان تھی سوسن	طرار تھی وہ زبان تھی سوسن	وہ زلف بنفشہ مشک آگین

ملتا ہی نہین دماغ تزئین — شاخین تھین نازکی سے توام — ہو جاتی تھین بار رنگ سے خم
بلبل نہ تھی جھپون سے خالی — صیاد سے تھی فراغ بالی — اثمار کی اسقدر تھی کثرت
ہر سنبل چمن تھا خوان نعمت — جان بخش ہوئی ہوا جو آئی — ہر پھول سے جان تازہ پائی
اس تازہ چمن مین اک چمن تھا — خوبان جہان کی انجمن تھا — ستادہ تھے اس چمن مین گلفام
سانچے مین ڈھلا ہوا تھا اندام — جلوہ مہ مصر کا عیان تھا — کیا حسن فروش کا روان تھا
وہ لالہ باغ بیمثالی — وہ چشم و چراغ بیمثالی — شمشاد ریاض کامگاری
بنیاد مکان بختیاری — اس باغ مین یون تھی زیب مجلس — تھا جس سے فروغ چشم نرگس

ہفت پیکر اس بہار روح پرور اور حسن محبوب فتنہ نیرنگ دیکھکر دیوانہ ہوا عقل و ادراک سے بیگانہ ہوا اشعار عاشقانہ پڑھتا ہوا بحالت مجنونانہ سمت چمنستان چلا ہوا سے سحر جو اسکے دماغ مین لگی فوراً بیہوش و مدہوش ہونے لگا چونکہ ساحر زبردست ہی اور چندا لالہ جمشیدی کے اسکے پاس ہین اس باعث سے جیسے ہی یہ چمنستان سحر کی طرف چلا تھا اور بیہوش ہونے لگا تھا ویسے ہی زمین سے ایک پتلی بلور کی نکلی ہوا جو اسنے دنیا کی کہائی زن مہ طلعت بنگئی اور ہفت پیکر کو تسلیم کرکے عرض پیرا ہوئی ای شہریار آپ کہان جاتے ہین یہ گلشن پر از نیرنگ ہی سراسر فسونسازی کا ڈھنگ ہی یہ کہکر اسنے ایک ڈبیا کمر سے نکالکر اور غازہ سحر آسمین سے لیکر ہفت پیکر کے منہ پر مل دیا اس گلگونہ کے رخسار پر ملنے سے اس تیرہ رو پر سے سیاہی بیخبری کی دفع ہوئی اسنے چاہا کہ مین بھی کوئی کرشمہ اپنی افسونگری کا دکھاؤن بلکہ کم کم جادو نے منتر کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی ایک لکہ اہر سرخ پیدا ہوا اور اسقدر جلد تمام اس گلشن سحر پر چھا گیا اور آسمین سے آگ برسنے لگی گلشن کے نہال جنار بنگئے خزان کا بھی دل جلا سخنہ ہاے گل و لالہ مین آتش گل اسقدر بھڑکی کہ آخر کو آگ لگ گئی وہ تمام باغ آتش بار ہوا تن شاہد ہا بہ برنگ جسم بیمار زرد و نزار ہوا بلبل شیدا کی قسمت مین آگ لگی معشوقہ گل مثل خاطر عشاق جلی کہ ہیہات واہ ری تاثیر آہ بلبل شوریدہ سر + آگ نالون سے لگی سارا گلستان جل گیا ہر چند ہفت پیکر جادو نے بہت کچھ پانون مارے اور کوئی دقیقہ رد سحر کا باقی نہ رکھا مگر ایک نہ چلی آتش سوزان سے نخل حیات اسکا کسی طرح نہ بچ سکا مثل سرو آتشباز کے جلتا جلتا خاک ہو گیا ادھر طائر نے شرر افشانی کرکے تمام طائرون کا خاتمہ کر دیا اب ملکہ کم کم جادو و پیکر ہفتم کی طرف چلی اور طائر شرر بار لمائوس زرین بال کی طرف متوجہ ہوا دیکھا اس پیکر ہفتم نے کہ اب سفر نہین سامان مرگ مہیا ہو چکا ہی اسنے فرار پر قرار اختیار کیا اور لمائوس بھی بخوف طائر شرر بار بھاگ کر قلعہ ہفت رنگ کی طرف چلے اور ملکہ کم کم جادو تعاقب مین اسکے روانہ ہوئین ملکہ کے تنہا جانے پر بادشاہ اسلام کو تردد ہوا یہ بھی تمام لشکر کو لیکر قلعہ ہفت رنگ کی طرف چلے ہین

اب شمہ حال قلعہ ہفت رنگ کا اور وہان کے جنگ و جدال کی

کیفیت اور ملکہ کم کی جانبازی بادشاہ اسلام کا پہونچنا مع فوج و لشکر کے اور ملکہ کا سحر تازہ تیار کرنا مع دیگر حالات متعلقہ

داستان ہذا الخمس

قدرت خدا جو دیتا تو ہم کمال کرتے | کافر کا جی جلاتے بت پائمال کرتے
دیوار رد دیتے جا کر یا حق سوال کرتے | نالے کا بتکدے مین ہم کیا خیال کرتے
سنتا تھا کون کس سے اظہار حال کرتے

جوجی سے ہارے آنکا کیون ہو خیال کرتے | مہتاب میر مجمن اعقد حلال کرتے
دعوی مہ اسپر پھر اسکے سال کرتے | آتی ہے عید قربان خنجر کو لال کرتے
دنبے کے بدلے فربہ عاشق حلال کرتے

بوسونکا ہم نہ اسدم ہرگز سوال کرتے | بے شبہ ضبط کرتے بیشک کمال کرتے
پردے کے پاس رہتے دل سے خیال کرتے | ہنسکے کلام ہمسے یوسف جمال کرتے
کانون کو آشنائے ذخندہ فال کرتے

کیا کہیے کیا ہی جوبن رخسار یار کا ہے | گاہے مین جبی شہرہ گہے نگاہ کا ہے
مانند گل گریبان مکھڑے ہزار کا ہے | حسن شباب انکا موسم بہار کا ہے
بوٹا سا قد دکھاتے سب کو نہال کرتے

سوزون کر پتنگے مصرع سو دل خراش شاعر | اس رازکا کریگے پردہ نہ فاش شاعر
مضمون بیخودی مین بندھ جاے کاش شاعر | حیران کار ہوتے معنی تلاش شاعر
صورت جو تم دکھاکر محو جمال کرتے

ہر وقت کا ستم ہی ہر وقت کی جفا ہی | آتی ہی سانس رک کر سینے مین دل خفا ہی
ایک ایک آشنا سے ہر دم یہ التجا ہی | آزردہ دل سے جان ہی دل جان سے رہا ہی
تم درمیان مین پڑکر رفع ملال کرتے

دندان قریب لب ہین سوتی ہین باعدن مین | باریکیان ہین لاکھون عیار کے سخن مین
کیا منھ جو بحث کرتا کوئی اس انجمن مین | منظور ہوتی ہمکو جبت جو اس دہن مین
اندیشے کو نہ سوجھین وہ اختیال کرتے

آنکھون سے ساتھ اسکے ہر اک پیادہ چلتا | جو دیکھتا وہ اسکے تلوون سے آنکھین ملتا
انسان کا ذکر کیا ہی وحشی کا دل بہلتا | سودا زدہ جو تیرے خالون کا جا نکلتا
قربان مشک ناتے اسپر غزال کرتے

خورشید گر نہوتا ہر گال اس حسین کا | عنبر فشان وہ گیسو رکھتے نہ پھر کہین کا
روشن ہوا اسی سے سارا طبق زمین کا | رخ یار کا نہوتا گر چاند چودھوین کا

اندھیرا برجون کے دنون ہلال کرتے

سرمہ نگاہ کے جادو دکھلاتی ہین وہ آنکھین
راتون کو نیند آڑا کر تڑپاتی ہین وہ آنکھین
آفت ہین یہ نہ جانو شرماتی ہین وہ آنکھین
سو بار دہ سے اپنے پھر جاتی ہین وہ آنکھین

مجنون سے بھی ہین وحشت شہری غزال کرتے

پنہان ہر گیسوون مین گالون کا اُنکے جوبن
دیکھے نگاہ بد سے تا پھر نہ کوئی دشمن
دنیا مین سب سے پنہان رہتے ہین پاکدامن
ہوتا ہی یہ نقاب یوسف سے ہمکو روشن

ناقص ہین آشکارا اپنا کمال کرتے

آتے اگر غزال ملک تتار دیکھنی
ہوتے شکار تیری آنکھون کے وہ یقینی
کاہل سے چھوٹے کیونکر حسن نشانہ بینی
ہمیا یہ ہی دو نالی بندوق سے وہ بینی

چھرون کا کام روے قاتل کا خال کرتے

آتے جو تم چمن مین بلبل کو داغ ہوتا
شب بو کا شب کو روشن ہر سو چراغ ہوتا
محنت سے باغبان کو بالکل فراغ ہوتا
فصل بہار آتی سرسبز باغ ہوتا

ظاہر شکوے اپنے بے نہال کرتے

تکتا ہی تمکو پیہم آئینہ سامنے سے
سر کالین کسطرح ہم آئینہ سامنے سے
اٹھتا ہی شب کو بھی کم آئینہ سامنے سے
ہٹتا نہین ہی اک دم آئینہ سامنے سے

اپنی طرف ہو تم بھی اب تو خیال کرتے

دشوار ہی لبون تک شکوہ کی بات آنی
میری زبان نہین ہے آگاہ سن ترانی
پانی کو ہم سمجھتے صہبائے ارغوانی
کافی تھی بہر مستی ساقی کی مہربانی

بیتابی درد بھی تو شکر زلال کرتے

اے اختلاج تجھ سے اب ہون مین سخت عاری
ہر وقت یہ تڑپنا یہ جوش بیقراری
کیا کیجیے کہ جس سے کم ہو یہ آہ وزاری
فرقت کی شب مین سنتا باتین جو دل تمھاری

یاد شب فراق کر روز وصال کرتے

کب دوڑ دھوپ تمکو بیکار چاہیے تھی
پہلے سے فکر قبر بیمار چاہیے تھی
تکلیف آنے جانے سو بار چاہیے تھی
تربت پہ اپنی مشق رفتار چاہیے تھی

ہم پایمال ہوتے تم پائمال کرتے

ہین برزبان دلکی کو الفت کے حرف اکثر
گرمی سخن کی تیزی کرتی ہی برف آخر
کس رنج و غم سے مین نے کی عمر صرف آخر
ہمسے زیادہ پیدا کرتا وہ ظرف آخر

مستی جو میری صرف طرف کلال کرتے

راویان سخن گستر و حاکیان معنی پرور اس داستان شوکت نشان کو اسطرح تحریر کرتے ہین سابق مین بیان ہو چکا ہی کہ جب ہفت پیکر جادو نے فرار اختیار کیا تو ملکہ کوہ قاف جادو نے اسکا تعاقب کیا بادشاہ اسلام نے ملکہ کو تنہا جاتے دیکھکر تمام لشکر کو ہمراہ لے کر خود بھی

قلعہ ہفت رنگ کا رخ کیا ہی

لیکن اول حال ہفت اندام جادو کا بیان کیا جاتا ہی

کہ بعد فتح یہ شکست خوردہ فریب قلعہ ہفت رنگ کے پہونچا دیکھا اسنے تمام قلعہ تباہ و برباد ہوگیا ہی چھ گنبد اسکے منہدم ہوگئے ہین صرف ایک گنبد طاؤسی رنگ باقی ہی بس یہ فوراً مع طاؤسان زرین بال کے داخل گنبد طاؤسی رنگ ہوا اور راستہ گنبد کا مسدود کردیا اور ایک پوشیدہ راستہ سے جو کہ گنبد کے اندر سے واقع تھا اور نظر مردم سے پنہان تھا اُس جو در دروازہ کے راستہ ہوم خانہ جمشیدی کی جانب روانہ ہوا یہان ملکہ کم کم جادو جو آکر پہونچین دیکھا انھون نے چھٹون مرحلے شکست ہین صرف گنبد طاؤسی باقی ہے بس یہ حال دیکھتے ہی ملکہ نے رخ اپنا سامنے گنبد طاؤسی کے برپا کیا اتنے عرصہ مین دیکھا کہ بادشاہ اسلام بھی مع فوج رفتگان کے آپہونچے ہین بادشاہ نے فرمایا ای ملکہ کیا ارادہ ہی تمھارا ملکہ کم کم جادو نے عرض کی ای شہریار دی وقار قصد تو میرا یہ تھا کہ مین آج ہی اس جنگ کا خاتمہ کردون مگر معاملہ برعکس ہوا قضا اس ہفت اندام ملعون کی ابھی نہین ہی ہرچند اس گنبد کا شکست کردینا کچھ بڑی بات نہین ہی مگر انجام پر خیال کرنا چاہیے بعد اسکے سلوم نہین کس کس مصیبت کا سامنا ہو کیونکہ ہفت اندام جادو ساحر زبردست ہی واللہ اعلم کیا کیا آفت برپا کرے لہذا اپنی حفاظت بھی مقدم ہی اور چونکہ یہ لڑائی آخری ہی اسمین بڑی بڑی سختیان پیش آئینگی پس آج شب بھر مین بین انتظام اپنی حفاظت کا کرون کل صبح کو حضور تماشا میری جنگ کا ملاحظہ فرمائینگے بادشاہ اسلام نے فرمایا ای ملکہ تمنے چھ حصے لڑائی فتح کرلی ہی خدا تمکو آخری جنگ مین بھی مظفر و منصور کرے ملکہ کم کم جادو نے عرض کی ای شہریار ابھی چھ حصے لڑائی باقی ہی صرف ایک حصہ ختم ہوئی ہی کیونکہ جو پیکر قتل ہوے ہین وہ نقلی تھے اور یہ پیکر اصلی ہی جبکہ یہی باقی ہی تو ورایسے ایسے چھ پیکر کیا بہت سے پیکر بنا سکتا ہی غرضکہ دونون عاشق و معشوق یہ باتین کرتے ہوے ایک خیمہ مین آکے بیٹھے کچھ دیر باتین راز و نیاز کی ہوتی رہین بعد اسکے ملکہ نے عرض کی ای شہریار اب رخصت ہوتی ہون مجکو آج ہی شب بھر مین بہت کچھ کرنا ہی بموجب مصرعہ شب کوتاہ و قصہ بسیار ست + بادشاہ نے فرمایا خدا حافظ و ناصر اور یہ شعر ورد زبان کیا ؎ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد + روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد الغرض اُدھر بادشاہ اسلام اپنے خوابگاہ مین تشریف لائے ادھر ملکہ کم کم جادو اپنے ہوم خانہ مین رونق افروز ہوئین اور اسباب سحر تیار کرنے مین مصروف ہوئین جسکا حال آگے ظاہر ہوگا

اب اول حال ہفت اندام جادو کا عرض کیا جاتا ہی

یہ جو ہوم خانہ جمشیدی مین پہونچا تو اسنے بھی بیٹھکر کچھ اسم پڑھنا شروع کیا اور تا صبح

مصروف سحر خوانی رہا جبکہ ساحرۂ شب نے اپنی منقل آتشین انجم کو سرد کیا اور بازار افسون خوان ہوم خانۂ زنگاری گرم ہوا یعنی رات تمام ہوئی اور نیر اعظم نے بلند جاہ چشم تخت زرجدی پر جلوس کیا اسوقت ہفت اندام جادو نے اپنے اسم سحر کو تمام کیا دیکھا دیوار ہوم خانہ کی شق ہوئی اور ایک دیو مہیب اسکے سامنے آیا اور کہا کیا حکم ہوتا ہی اسنے اشارہ بیٹھ جانیکا کیا دیو بیٹھ گیا اسنے چند دانہ ماش کے پڑھکر اسپر مارے دیو نے اپنا منھ کھولدیا ہفت اندام جادو نے اسکے منھ مین کود پڑا اب بجاے ہفت اندام جادو وہ دیو اُس ہوم خانہ سے باہر آیا اور جانب گنبد طاؤسی روانہ ہوا ادھر ملکہ کم کم جادو نے بھی تمام رات سحر خوانی کی قریب صبح اپنے اسم سحر کو تمام کیا اور دستک دی دیکھا تو ایک تارہ سا چمک کر گرا اور زمین پر غلطک مارکے ہیئت انسانی پیدا کی اور ایک جوان حسین اور طرحدار بنکر یہ سامنے آیا ملکہ نے اُس سے پوچھا بتا ہفت اندام جادو کہان ہی اور کیا کر رہا ہی اسنے بیان کیا ہوم خانۂ جمشید ہی سے اپنے ہمزاد کے شکم مین پوشیدہ ہوکر گنبد طاؤسی کی طرف روانہ ہوا ہی کیا ارادہ ہی اُسکا کہا وہ ہمزاد صورت دیو بین ہی یقین ہی تمام لشکر بادشاہ اسلام کو کھاے گا اور کوئی حربہ اُس دیو پر اثر نکرے گا جبتک ہفت اندام جادو قتل نہوا اور ہفت اندام جادو کا قتل ہونا بدون قتل دیو ممکن نہین یہ کیفیت سنکے ملکہ نہایت متردد ہوئین اور کچھ دیر تک سر زانوے تفکر پر دھرکے سوچا کین بعد تھوڑی دیر کے اُس جوان کی طرف مخاطب ہوکر کہا تو اُس دیو سے لڑ سکتا ہی اُسنے کہا مین اسکے باپ سے لڑ سکتا ہون مگر نتیجہ کچھ نہوگا ملکہ نے کہا خیر دیکھا جاے گا یہ فرما کر دانۂ مروارید نکالکر اُس جوان کو دیا اور کہا جسوقت مین تجھے طلب کرون اسوقت آنا اور دہن دیو مین کو دیڑنا تو بھی اُسی مقام پر پہونچ جائیگا جہان ہفت اندام ہی جسوقت تیری نظر ہفت اندام جادو پر پڑے فورًا اس دانۂ مروارید کو اُسکے سر پر مارنا اگر دانہ پڑ گیا تو تیر شہاب کا کام کرے گا اور اگر وار تیرا خالی گیا تو پھر وہ بچکر نکل جاے گا اور کوئی آفت تازہ لائے گا وہ جوان دانۂ مروارید ہاتھ مین لیکر نظرون سے غائب ہوگیا یہان ملکہ کم کم جادو نے شیشۂ آب دمیدہ سحر لیا اور خدمت مین بادشاہ اسلام کی روانہ ہوئی اب یہ وقت تھا کہ ستارے غروب ہوتے جاتے تھے شمعین جھلملا رہی تھی قندیل ماہ پر سفیدی آگئی تھی آثار سحر نمودار تھے بادشاہ اسلام وظیفۂ سحری سے فراغت حاصل کرکے وردِ وظائف مین مشغول تھے کہ آمد ملکہ کی معلوم ہوئی بادشاہ سلامت وظیفہ پڑھتے ہوے مسجد کے باس سے باہر آئے دیکھا ملکہ ایک طشت ہاتھ مین لیے چلی آتی ہین اور سر پر وہی طائر زرین بال سایہ فگن ہی بادشاہ نے وظیفہ کو ختم کیا اور فرمایا کہ ملکہ کیا ارادہ ہی عرض کی طبل جنگ بجوایئے غرض اسیوقت کوس رزمی چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی تنظم جو آواز افتاد آمد پدید + سرافیل صور قیامت دمید گوئی کہ آن طبل اسکندر است + کز آواز او گیتی گردان کاست + صداے نقارہ سے زمین و زمان زلزل ہوا اہل لشکر کو خیال معلوم ہوا کہ سب اپنی اپنی درستی سامان جنگ مین مصروف

ہوئے فوراً تمام لشکر مین کمر بندی ہونے لگی ملکہ کم کم جادو ایک لکہ ابر سحر مین پوشیدہ ہوکر
رہگذر پر قائم ہوئی اور اہل لشکر کو قلعہ ہفت رنگ کی طرف چلنے کا حکم ملا جونہی چوتھی لشکر اسلام
جانب قلعہ روانہ ہونے لگا جو لوگ سایہ ابر سے ہوکر گذرتے تھے تمام لباس اُنکا بارش باران
سے تر ہو جاتا تھا یہانتک کہ جب سب لشکر گذر گیا تو ملکہ ابر سحر سے باہر آئی اور بادشاہ اسلام
سے عرض کی اب حضور کے لشکر کو کسی سحر سے گزند نہین پہونچ سکتا اب آپ اس قلعہ کا قصد
کیجیے اور مین گنبد طاؤسی شکست کرنے جاتی ہون چنانچہ ملکہ یہ فرما کر جانب گنبد روانہ ہوئی
اُدھر بادشاہ اسلام نے کل فوج کو اشارہ کیا اہل لشکر نے سب انکم شاہ جمجاہ آکر تمام
قلعہ کو گھیر لیا بیچ مین گنبد طاؤسی اسطرح نظر آتا تھا جیسے دریا مین حباب ہوتا ہی اُدھر
ملکہ کی کم جادو نے سحر اُڑائے ہوئے بالائے گنبد طاؤسی پہونچین اور طائر شہر فرستان
کی طرف دانکی اُسنے دانہ پیش کیا کہ یہ محافظ ہی اسکا ملکہ نے کچھ اسم سحر دم کرکے اور نوک زبان
سے نشتر دیکر خون اُسکا دانہ پر ملا اور اُٹھا کر گنبد طاؤسی پر مارا دانہ پڑتے ہی گنبد سے چرخ مار
اور شق ہوگیا ایک آواز مہیب کی پیدا ہوئی اور طاؤسان زرین بال چیختے ہوئے گنبد سے
باہر آئے اور لشکر اسلام پر گرنے لگے جوانان اسلام نے کمندین مار مار کر اُن طاؤسون کو پکڑ
شروع کیا اور طاؤسین جہپٹ جہپٹ کر پھینکنے لگے ہرچند دونون ٹکڑے اُنکے پھر زندہ ہوکر لشکر پر گرتے
تھے مگر اہل لشکر کو کوئی گزند نہ پہونچا سکتے تھے ملکہ کم کم جادو نے پورا پورا انتظام حفاظت
کردیا تھا اُدھر بادشاہ اسلام نے [illegible] پروں کو حرکت دی فوراً طاؤسون پر برقین گرنا شروع ہوئین
ہر ایک طاؤس [illegible] آتشبازی کے جلنے لگا تھوڑے ہی عرصہ مین تمام طاؤس جلکر
خاک ہوگئے [illegible] بعد اُس گنبد سے باہر آیا اور ملکہ کی طرف چلا ملکہ
پیشتر سے اُسکے حال سے آگاہ ہو چکی تھی اُسنے فوراً ایک دو ہتڑ زمین پر مارا اور آواز دی
لیتا اور عصائے جادو لیکر یہ کہنا تھا کہ دیکھا ایک ستارہ ٹوٹ کر بالائے آسمان سے زمین پر
گرا اور غلطکہ مارکر اُسنے صورت انسانی پیدا کی اور دست بستہ سامنے ملکہ کے حاضر ہوکر
عرض کی کیا حکم ہوتا ہی ملکہ نے کہا لیتا اُس دیو کو وہ جوان یہ سنتے ہی جہپٹ کر اُس دیو کے
سامنے آیا دیو نے ایک قہقہہ مارکر کہا اور کہا ملکہ تم عقلمند ہوکر ایسی نادانی کرتی ہو دیو کے
مقابلہ مین آدم زاد کو بھیجتی ہو شاید تمنے میری دعوت کے لیے اس لقمہ چرب کو پیش کیا ہی
شکر ملکہ نے ارشاد کیا او ملعون تو نے سنا نہین ہی کہ ع دشمن نہ توان حقیر و بیچارہ شمرد
اگرچہ انسان ضعیف البنیان ہی مگر اسکی تدبیر و حکمت کے آگے کسی کا زور نہین چلتا
یہ ایک مشہور بات ہی کہ ع بلاے جان آدمی پتلے خاک کے بیداد کرتے ہین + پری کو بند
شیشہ مین یہ آدمزاد کرتے ہین + الغرض وہ جوان جہپٹ کر سامنے دیو کے آیا دیو نے
منہ کھولدیا اور آواز دی کہ آمیرے دہن مین کود پڑ ملکہ نے میری دعوت کے لیے تجکو بھیجا ہی
بس یہ سننا تھا کہ اُس جوان نے کہا لے مین آیا بیشک آج تیری ایسی دعوت ہوگی کہ پھر
تجکو طعام لذیذ کھانا نصیب نہوگا یہ دعوت تیرے لیے دعوت آخر ہی اب تجکو خدا

حاجت ہی نہوگی یہ کہتا ہوا وہ جوان حسین جسم سے دہن مین دیو مہیب سے کود پڑا لیکن تضلے کا روا اتفاقات
روزگار پانون اسکا سر پر ہفت اندام جادو کے پڑا اور ہفت اندام جادو رعنائے جادو
کے پہونچنے سے باخبر ہوگیا تھا قبل اسکے کہ رعنائے جادو کوئی حملہ کرے ہفت اندام جادو
نے معاً شکم دیو کو چاک کیا اور باہر شکم کے نکل آیا اور ایک ترنج سحر مارا رعنائے جادو اور دیو
دونون جلکر خاک ہوگئے بادشاہ اسلام مع سرداران عالیمقام کے کھڑے ہوے یہ تماشا
دیکھ رہے تھے اور ملکہ کی ہمت و جرأت پر تحسین و آفرین کر رہے تھے دہان طائر شرر فشان
جھپٹ کر دانہ مروارید اٹھانے چلا ہفت اندام جادو نے دیکھا گوہر مراد ضائع ہوا چاہتا ہے
بس اسنے ایک طائر سحر نکالکر پھینکا وہ بھی کندے جوڑ کر دانہ مروارید کی طرف چلا دونون
طائر قریب دانہ کے پہونچے اور ان دونون مین برچلنے لگے کبھی یہ قصد کرتا تھا کہ دانہ اٹھالون
تو وہ اسکو پر مار کر ہٹا دیتا تھا کبھی وہ قصد کرتا تھا مین دانہ اٹھالون تو یہ اسکو پر مار کر ہٹا دیتا تھا
کوئی غالب و مغلوب نہوتا تھا دونون مین برابر پرون کی چوٹین چل رہی تھین ادھر تو دو
دونون طائر آپسمین گتھے ہوے تھے ادھر ملکہ کم کم جادو نے ہفت اندام جادو کو ٹوکا
او نمک حرام تو نے اپنی سرکشی کا نتیجہ دیکھا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائے گا تھا تیری
دامنگیر اور اجل گریبان گیر ہی ہفت اندام جادو نے کہا اے ملکہ یہ میرا ہی کام تھا کہ اتنے
دنون تک تمھارا مقابلہ کیا ورنہ دوسرا ساحر کیا دم واعیہ رکھتا تھا کہ تم سے مقابلہ کرے مگر خیر
یہ سحر میرا آخری ہی اسکی بھی کیفیت دیکھ لو یہ کہکر اسنے ایک ناریل جھولی سے نکالا اور کچھ اسم پڑھکر
زمین پر مارا دیکھا کہ ایک تڑاقہ ہوا اور زمین شق ہوئی اور ایک پتلی چھوٹا سا گلدستہ ہاتھ
مین لیے ہوے پیدا ہوئی اور آتے ہی اسنے گلدستہ کو زمین مین نصب کر دیا دوسرے ہاتھ مین اسکے
پنکھیا تھی اس سے گلدستہ کو ہوا دینا شروع کی یہ معلوم ہوا نسیم بہار چلی اور پنکھڑیان گلدستہ
کی گرنے لگین اور ہر پنکھڑی نے ہیئت انسانی پیدا کی اور تیغ بکف ملکہ سحر کم جادو کیطرف
چلی آن واحد مین ہزارہا زنان تیغزن پیدا ہوگئین اور ملکہ پر حملہ آور ہوئین یہ رنگ دیکھتے ہی ملکہ
نے اپنے تخت پر سے گلدستہ زعفرانی دار نخوانی اٹھایا اور کچھ اسم سحر دم کرکے زمین پر دے مارا وہ گلدستہ
ٹوٹ کر پنکھڑیان اسکی بکھرین اور کشت زعفرانی تیار ہوئی جسقدر جادوگر نیان بارادہ قتل ملکہ
تیغ بکف چلی تھین اس زعفران زار کی طرف متوجہ ہوئین اور ہنستے ہنستے بیہوش ہو ہو کر گرنے
لگین اور ہفت اندام جادو بھی اس کشت زعفران کو دیکھکر مست و بیخود ہوا اب ملکہ
قریب اس تپلی کے آئین جسنے گلدستہ نصب کیا تھا اور پنکھیا سے ہوا دے رہی تھی ملکہ نے
آتے ہی ایک ترنج سحر اسپر مارا وہ پتلی ہمہ تن شعلہ بنی اور شعلہ بنکر گلدستہ پر گری اور گلدستہ کو
لپیٹ کر اب اُن عورتون پر آکر گری جو عالم مستی و بیہوشی مین جھوم رہی تھین گرتے ہی سب کو
جلاکر خاک کر دیا ادھر طائر شرر فشان نے اپنے پرون کی شرر افشانی سے ہفت اندام جادو
کے طائر سحر کو جلاکر خاک کر دیا اور دانہ مروارید لیکر خدمت مین ملکہ کی آیا ملکہ نے
دانہ ہاتھ مین لیکر ہفت اندام جادو کو آواز دی لے اب ہوشیار ہو جا کہ جام عمر تیرا

لبریز ہو چکا ہی یہ کہکر چاہتی تھین دانہ مروارید اٹھاکر اُسپر ماریں کہ ہفت اندام جادو نے جلدی
تلوار اپنے سنگے پر رکھکر کھینچ لی اور خون گلو چلو مین لیکر ملکہ پر مارا کہ وہ خون ہمہ تن شعلہ بنکر ملکہ کیطرف
چلا طائر شہر رفشان نے اُس شعلہ کو آتے دیکھکر اُڑھکے ایک پر مارا کہ اسے افسردہ کر دون
لیکن وہ شعلہ شعلہ قضا تھا طائر بھی ہمہ تن شعلہ ہوکر خاک ہوا اور اُدھر ہفت اندام جادو
اپنی ہاتھ سے زخمی ہوکر زمین پر گرا اور تڑپنے لگا بس ملکہ کم کم جادو نے یہ سمجھکر کہ قضا اسکی
بدا اس دانہ مروارید کے نہین ہی اب اپڑیان رگڑوانے سے کیا فائدہ ہی یہ خیال کرکے وہ دانہ
اُٹھاکر سینہ پر ہفت اندام جادو کے مارا دانہ مروارید نے مانند تیر شہاب کے گزر جلاکے
خاک کر دیا بس اسکا جلنا تھا کہ آندھی سیاہ چلنے لگی برف باری سنگباری ہونے لگی شعلے
مانند برق کے بالائے ہوا سے زمین پر گرتے تھے ایک ہنگامۂ حشر برپا تھا دیر تک یہ ہنگامہ برپا
رہا آخر آواز پیدا ہوئی کشتی مرا تمام سن ہفت اندام جادو بود حیف مردیم و جان دادیم
بملک خود نرسیدیم جب روشنی ہوئی اور علامات سحر مرتفع ہوئے تو دیکھا لاش ہفت اندام جادو
کی پڑی ہی اور بجاے قلعہ ہفت رنگ کے ایک ایوان مسطح قائم ہی ملکہ کم کم جادو و حدست
بادشاہ اسلام مین حاضر ہوئین اور تسلیم بجا لائین بادشاہ جمجاہ نے نہایت تعریف و توصیف
کی کہ ملکہ تمنے وہ کار نمایان کیا ہی جو دوسرا نہین کر سکتا سبحان اللہ صد آفرین تمھاری ہمت و جرأت
پر واہ کیا کہنا ہی اور صفت و ثنا کرکے ارشاد فرمایا ملکہ قلعہ ہفت رنگ تو مٹ گیا مگر یہ
قصر عالیشان کیسا نظر آتا ہی کیا کوئی مرحلہ ابھی باقی ہی ملکہ نے عرض کیا جہان تک قلعہ تھا وہین
تک مرحلہ تھا اب یہ ایوان اصلی یعنی یہ مکان میرے باپ کے رہنے کا محل شاہی ہی حضور
تشریف لیچلین اور اس مکان کی بھی سیر کرین قابل دید ہی اور یہ مہمانی اس کنیز کی قبول فرمائین ؎

رواق منظر چشم من آشیانہ تست	کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست
بطوطیاے چشم دارم و صد دم	بیا کہ آرزو دارم کہ خاک آن قدم

یہ سنکر بادشاہ اُس ایوان کی طرف متوجہ ہوے اور ملکہ
کم کم جادو کے ہمراہ داخل ایوان شاہی ہوے دیکھا مکان کیا ہی بجاے خود ایک
قلعہ ہی برج و بارہ وغیرہ اسکی نہایت مستحکم و رفیع گرد و پیش کے قصر و ایوان عالیشان دوسیع
خاص بادشاہ یعنی ملکہ کے باپ کے رہنے کا مکان تو نہایت ہی عالیشان ہی سنگ مرمر کے
ستون ایک ڈال ترشے ہوے چھتین منقش و مینا کاری سے آراستہ نقش و نگار سے
انکے رنگ چین کو شرماتا تھا سہ نہ ہے صفاے عمارت کہ در تماشایش بدیدہ باز نگردد نگاہ از دیوار
قصر شاہی فرش و فروش و شیشہ آلات سے سجا ہوا چھت پر دے مکلف لگے ہوے
سر در جہ اسکا آئینہ و کرسی و کل سامان آرائش سے آراستہ و پیراستہ زیر قصر شاہی
خانہ باغ نہایت پر فضا و فرحت افزا ہوا سے سرو چل رہی ہی باد صبا کی اٹکھیلیان طائران
خوشنوا کی زمزمہ سرائی گل و ریاحین کی رعنائی و زیبائی نخل پھولون سے لدے ہوے
جا بجا پھولون کے انبار نخل سرسبز و شاداب اپنی اپنی بہار دکھا رہے ہین شاخون کا
نیچ و خم برگہاے سبز نمود و بجائی کا رنگ سناتے ہین و صد دم جھومکے ہوائے سرد کے آتے ہین

دسامنے نہر مین فوارے لگے ہوے قطرات آب نایاب جابجا سے ٹپک رہے ہین صاف
ٹھنڈی ہر ہر بارش مروارید ہورہی ہی کبک دری کی خوش رفتاری عندلیبان خوشنوا کی
بیقراری عجب کیفیت پر جوش گل ہی جانورون مین غل ہی غنچون کی چٹک پھولون کی مہک تظلم

وہ آبشار کہ تسنیم پانی پانی ہو | وہ سبزہ زار کہ ہو گرد سبزۂ کشمیر | وہ زہرت اسکی کہ ہی نور دیدۂ یعقوب
وہ نکہت اسکی کہ جان بخش ہر جوان و پیر | روش روش ہی صبا کا چمن مین یہ دورہ | کہ پھول پھولے سماتے نہین کثیر کثیر

کرون مین غنچون کی کس سنہ سے تاک جھانک بیان | کہ تھے وہ رخنۂ ہر برگ و شاخ گل سے بصیر
تھی پہ تاک مین غلمان کے دانت رضوان کا | عسل کی رال ٹپکتی تھی مثل قطرۂ شیر
صبا نے عطر لگایا تھا دامن گل مین | چمن کی خاک مین خاک شفا تھی یا اکسیر
صدائے آب روان عین جلترنگ تھی صاف | دہان گل مین صبا بنگئی تھی صوت نفیر
ترانہ کرتے تھے مرغ چمن جو آپس مین | تو دام وجد مین صیاد ہو گیا تھا اسیر
دبائے بیٹھا تھا آغوش مین کوئی گل کو | سرور وصل مین بلبل تھی گل سے شکر و شیر
وہ چہچہے تھے کہ سکتہ تھا مرغ سدرہ کو | وہ زمزمے تھے کہ تھا محو طائر تصویر
بلند شاخ پہ کرتا تھا اک غزل خوانی | اور ایک طائر قدسی کی شکل گرم صفیر

بعد عرصۂ دراز جو بادشاہ جمجاہ نے یہ کیفیت سبزہ زار دیکھی عندلیب خوشنوا کو پہلوے
گل مین پہچہے کرتے دیکھا اپنی گلعذار سیم تن غنچہ دہن بلکہ کم کم جادو کا تصور بند بند کیا
اسکے وصل کی تمنا مین خود بخود طبیعت بھر آئی یہ اشعار عاشقانہ زبان پر جاری فرمائے اشعار

یون مے عشق مین دل خاک مین ملجاے شباب | ہاے دل سے نکلتا ہی کبھی ہاے شباب
یہ بھی اک رات کا مہمان ہو مرا یار کے ساتھ | جلد رخصت کیے دیتا ہون نہ گھبراے شباب
ہو گئی جب نظر لطف جوان کر دیگی | عاشق پیر کو تیرے نہین پروا اے شباب
کیا خوشی ہمکو ہوئی دیکھ کے روے شب وصل | پھر جوان ہو گئے بر آئی تمناے شباب
رنگ لایا کرے پیرانہ سری کیا حاصل | کم نصیبون سے ہوا ہی کوئی سودا اے شباب
ابھی آیا ابھی غائب تھا چھلاوے کی طرح | ہو گیا دیکھ کے مین دنگ تماشاے شباب
دور یوسف مین زلیخا ہی ہوتی ایک جوان | خود لاطون سے ترے عہد مین کر آئے شباب
مبتلا دل کو کہین عہد جوانی نہ کرے | روز کہتا ہون کہ آفت نہ کوئی لاے شباب
نہ سر مین کوئی سوے سیہ اور پیری | یک بہ یک کیا ہوئے سب انجمن آراے شباب
حق جو کچھ رہ گئے ہین پیر مغان کے باقی | کیجیے وہ بھی ادا ابکی جو ملجاے شباب
مین بھی ہون عہد جوانی کے عجب مین تباہ | فلک پیر کہیں جو یاے شباب
پیر ہو جاتا ہی جنت مین جوان سنتے تھے | ہم تو اس شوخ کے کوچے مین گنوا آے شباب
صدقے سو جی سے مین آمد پہ جوانی کی جلال | فرش رہ دیدہ و دل سر پہ مرے آئے شباب

اس بیقراری سے یہ اشعار عبرت آثار پڑھے کہ عیار نے جو پشت پر کھڑا ہوا عکس رالی کر رہا تھا
عرض کیا اے شہریار حضور کے کلام مین کیا سوز و گداز ہی ایک ایک فقرہ تیر دلدوز جگر پر سوز کو

برماتا ہی کلیجہ مُنھ کو آتا ہی برائے خدا ضبط فرمائیے اسقدر نہ گھبرائیے ہر شام ہجر کے واسطے سحر ہی ہر نفع
کے واسطے سیر مقرر ہی اسی اثنا مین بلکہ کم کم جادو جو اہتمام دعوت بادشاہ مین مصروف تھیے
انتظام کنان اسطرف آنکلین دیکھا شہنشاہ تجاہ سیر باغ مین مصروف ہین تماشائے گل و ریاحین
فرما رہے ہین ملکہ نے عرض کیا حضور اب تشریف لیچلین دارالامارۃ شاہی کو اپنے قدوم میمنت لزوم
سے زیب و زینت بخشین عرضکہ بلکہ کم کم جادو نے نہایت کروفر سے لاکر داخل دارالامارۃ شاہی
کیا تخت جواہر نگار آراستہ تھا عرض کی بسم اللہ تخت پر قدم رنجہ فرمائیے بادشاہ نے فرمایا
بلکہ کم کم جادو ہمکو پروردگار نے برائے تاج بخشی خلق فرمایا ہی یہ تخت سلطنت تمکو مبارک
ہو تم ہی اسکی مستحق ہو یہ فرما کر ملکہ کو تخت پر بٹھایا آپ دنگل زرین پر جلوہ فرما ہوے ملکہ نے
صحبت عیش و نشاط آراستہ کی نازنینان مہ جبین و رقاصان پری طلعت حور پیکر خوبصورت
آکر حاضر ہوئین ناچ شروع ہوا ایک مہ جبین طناز نے بصد عشوہ و ناز یہ غزل آغا کی غزل

آئنہ بنکر رہون ہر وقت پیش روے دوست
دیکھا کرون بین ہوے دوست

سیر جنت خوب رضوان جب تجھے دکھلا چکا
بے تامل مُنھ سے نکلا ہاے لطف کوے دوست

بدر کو دیکھا تو مجھا عارض تابان یار
سب ہلال آیا نظر جانا کہ ہی ابروے دوست

آہ دل سے کھینچتا ہون دیکھکر ہر سو کو
کیا کیا یاد آتا ہی قد دلجوے دوست

دل سے بہتر روشنی یاقوت و گوہر مین نہین
نور تن کیا یہ نگینہ ہین قابل بازوے دوست

آہ بدلے میری عادت کا بدلنا ہی محال
چاند کوئی ہو مگر مین دیکھتا ہون روے دوست

عشق وہ شی ہی کہ پتھر مین بھی کرتا ہی اثر
جاے دل سینے مین ہی در بخت کے سوے دوست

کچھ نہ کچھ ہر شخص کو اُس سے تعلق ہی ضرور
کوئی محو روے جانان کوئی محو کوے دوست

حسرت دیدار مین کیا کیا نہ تڑپی عندلیب
باقفس لائی صبا جسدم چمن سے بوے دوست

ہی ترا معشوق بھی عاشق کہین اے عندلیب
سونگھ لے پھر دامن گل دے رہا ہے بوے دوست

قسمت اپنی اپنی اسمین کیا کسی کا اختیار
ہم مین ہم پہلوے ہجر ان دل ہی ہم پہلوے دوست

دل نہ بھی ہو چکی اب کیا غرض الطاف سے
ہی مین تکیہ بجاے تکیہ پہلوے دوست

ہر طرف تیر نگاہ مانند کرتی ہے شکار
صید کیا صیاد افگن ہوگئے آہوے دوست

کاش لیلیٰ ہم آپ سر اپنا تو قربت کیا ضرور
ہی بعید از شرط الفت رکھنا بازوے دوست

خاکسار ان کو نشیب و آرزو درکار ہی
مرتبہ سے بہتر سمجھتا ہون زمین کوے دوست

چاہیے قاتل زمان چاک تن اتصال ناظ
یہ وہ پہلو ہی کہ جو ہوتا تھا ہم پہلوے دوست

سچ تو یہ ہی مرگ عاشق کے نصیبون ہی کہان
چشم مصروف نظارہ سر تذلوے دوست

بستہ ہاے چشم تحیر لو کی ہین شہر بند
اسطرف کس جا نہین افسانۂ جادوے دوست

ہان خدارا دل اتنا تو نہ کر جانا چاہیے
چلتے چلتے اک نظر پھیر دیکھ لین ہم روے دوست

اس رنگ پر نازنین نے ترنم سے اس غزل کو گایا کہ بادشاہ تجاہ اور تمام
حاضرین محفل سب دنگ ہو گئے ہر ایک عالم محویت مین ہی تھا سیل سرشک چشم تر سے

جاری تھا ہر جانب سے تحسین و آفرین کا آوازہ بلند تھا بجین حال دردمند تھا غرضکہ چند چیز ہوگا کے
یہ لطائفہ بدلا گیا دوسری دلآرام نازک اندام پری چہرہ گلفام محفل مین حاضر ہوئی اور بجا کے
آسنے بھی اسی طرح مین اس غزل کو گانا شروع کیا غزل

تار تار پیرہن مین بس سہی ہی بوے دوست
مثل تصویر نہالی مین ہون یا پہلوے دوست

چہرۂ رنگین کوئی دیوان رنگین ہی کوئی
حسن مطلع ہی جبین مطلع ہی صاف ابروے دوست

ہجر کی شب ہوگئی روز قیامت سے دراز
دوش سے نیچے ابھی آنچلے نہین گیسوے دوست

دور کر دل کی کدورت محو ہو دیدار کا
آئنہ کو سینہ صافی سے دکھا یارو ے دوست

واہ رے صانع کی قسمت جسنے یہ رتبہ دیا
پنجۂ مژگان سے کھیلینگے حنا ہاے سوے دوست

دو مرینگے زخم کاری سے تو حسرت سے ہزار
چار تلوارون مین مثل ہو جائیگا بازوے دوست

فرش گل بستر تھا اپنا خاک پر سوتے ہین اب
خشت زیر سر نہین تکیہ تھا یا زانوے دوست

یاد کرکے اپنی بربادی کو رو دیتے ہین ہم
جب اڑاتی ہی ہوا سے تند خاکستر کوے دوست

اس بلاے جان سے آتش دیکھیے کیونکر بنے
دل ہوا شیشہ سے نازک دل سے نازک خوے دوست

اس پری پیکر شعلہ رخسار نے اس غزل کو اس انداز دلفریب سے بتا بتا کے گایا کہ ہر ایک شخص بے اختیار
خود رفتہ رہ گیا محو نظارۂ جمال مطربۂ زہرہ جبین تھا کوئی عاشق چوٹ کھائے ہوے معشوقان اشعار
عاشقانہ کی تاثیر سے عالم سکوت مین نقش دیوار تھا بلکہ تمام صحبت پر اثر حیرت کا رنگ چھا ہوا تھا
ہر شخص کلیجہ ہاتھ سے تھامے آنسو جاری دل پر کیفیت بیقراری طاری جسنے سنا سن ہو گیا الحاصل
دو پہر رات گئے تک اسی طرح تبدیل بدل طائفون کی رہی ہر ایک مہ جبین نے اپنا اپنا کمال ظاہر کرکے
اہل محفل کو لبھایا بلکہ کم کم جادو نے حکم دیا اب جلسہ برخاست کیا جاے رات زیادہ آئی ہی
خاصہ کا وقت ٹل جانے سے نجیبیت کی بے لطفی کا خیال ہی بلکے حکم دیا خاصہ لاؤ حسب الحکم
کارپردازان سلیقہ شعار نے لاکر خاصہ چن دیا ملکہ نے بادشاہ جمجاہ کے حضور مین دست بستہ
عرض کیا حضور نامہ تناول فرماوین اس کنیز کی آبرو بڑھاوین چنانچہ اوشاہ عالی پایگاہ نے مع تمام
سرداران ذی وقار و مصاحبان جان نثار خاصہ لوش جان فرمایا دستہ خوان کی آراستگی کا کیا
مذکور کیا جاے دستہ خوان کیا تھا گویا نامہ دلیلے کے طعامہاے لذیذ و نفیس سے تختہ اہ قلمون کھلا
ہوا تھا اجد تناول طعام صحبت مینوشی منعقد ہوئی ساقیان سیمین ساق و مطربان شہرۂ آفاق
جام و صہبا لیکر حاضر ہوے کل اہل محفل کو محظوظ کیا دور پیمانہ مے گلفام گردش مین رہا تھوڑی
دیر کے بعد یہ صحبت بھی برخاست ہوئی اور ہر ایک شخص نے اپنے اپنے مقام قیام پر جاکر
آرام فرمایا لیکن دوسرا راوی اسطرح بیان کرتا ہی کہ بادشاہ اسلام نے ملکہ کم کم جادو
کی دعوت کو اس شرط پر بھی کیا کہ جسوقت میرے ملازمین رکاب نجیبیت سے رہا ہوکر
مجھ سے ملینگے اسوقت مین تمھاری دعوت بسر و چشم قبول و منظور کرونگا ملکہ نے عرض
کیا آپ پریشان نہون مین ایک روز مین جاکر سب کو رہا کرالاونگی فرمایا بہتر عرصہ کیونکر لگیگی ہو بس
اسنے اسیوقت قلم و دوات طلب کیا اور ایک پروانہ بنام ملکہ پریان نشان جادو لکھ کر کیا

مضمون نامہ یہ تھا اے زلفین سیہ گلو نمک حرام تو نے رفاقت ہماری ترک کی اور اطاعت
ہمارے ملازم کی اختیار کی متابعت گردون سفلہ پرور کی لیکن یہ یاد رکھ ہمیشہ نمک حرامون کا انجام
دنیا و عقبیٰ دونون مین خراب ہوتا ہی ع نتیجہ کاربد کا کاربد ہی + ہفت اندام جادو جسکے بھروسے
پر تو نے ہمسے روگردانی کی اور ہماری مخالفت کرکے اطاعت اُس کورنگ کی اختیار کی آج لاش
اُسکی اسی قلعہ ہفت رنگ مین کہ جسمین وہ حکومت کرتا تھا خاک مذلت پر پڑی ہی اور گوشت
اُسکا طعمہ زاغ وزغن ہو رہا ہی لہذا یہی انجام اپنا بھی سمجھ لے تیری قوت ہفت اندام جادو سے
بڑھکر نہین ہی تو ایک روز کی میدانداری کی بھی طاقت نہین رکھتی ہی مین ایک روز مین گنبد صد چاک کا
محاصرہ کرکے قیدیون کو چھڑا لونگی اور پھر میرے ہاتھ سے تیرا بچنا اور جانبر ہونا محال ہی اور سخت
وشوار ی تجکو درپیش ہوگی ہرچند خطا تیری قابل عفو نہین ہی لیکن اگر تو ملازمان بادشاہ کو
باعزت وتکریم لیکر حاضر ہوا ور عفو جرائم کی امیدواری ظاہر کر تو ما بدولت واقبال از راہ
ملازم پروری تیری خطا سے درگذر کرکے عفو تقصیر کردینگے آیندہ جو تیری قسمت مین ہی اُسے
یہان نہین جانتی تو جان اور تیرا کام یہ خوب سمجھ لے نتیجہ تیری اس برگشتگی کا اچھا نہوگا اور
بہت ذلت وخواری کے ساتھ میرے ہاتھ سے قتل ہوکر اپنے اعمال کی سزا پائیگی یہ
نامہ ملفوف کرکے ایک کنیز کو دیا وہ لیکر جانب صد چاک روانہ ہوئی اب بلکہ کم جادو
تو انتظار جواب مین بیٹھی ہے

لیکن حال اُس کنیز کا سنیئے

کہ جب وہ نامہ لیے زیر گنبد صد چاک پہونچی آوازدی او مردار زلفین شانہ کش
آ گیا ہو یہ پیام تیری قضا کا آ پہونچا سنم نامہ دار ملکہ کم کم جادو جسوقت یہ آواز قہر وغضب
گنبد مین سنائی اور کان مین زلفین شانہ کش کے پہونچی یہ فوراً خوف سے تھرا گئی
اور گنبد کے باہر آئی اُس کنیز کا استقبال کرکے اندر گنبد کے لیگئی اور نامہ ملکہ کا سر پر
رکھکر باحترام تعظیم وتکریم بجا لائی اور نامہ کو پڑھکر مضمون نامہ سے آگاہ ہوئی سوچی اگر
ظاہر بظاہر مقابلہ کیا تو ملکہ کے ہاتھ سے بچنا بہت دشوار ہی پس ایسی حالت مین
بغیر فریب کیے چارہ کار نہین ہی پس اسنے جواب نامہ بطور عریضہ کے تحریر کیا کہ ای
ملکہ آفاق کیا خوب حضور نے قدردانی فرمائی ہی یہ اُسکا صلہ ہی جو اسوقت تک آپکے
قیدیون کو حفاظت رکھا اگر میرے مقام پر دوسرا ہوتا تو انکی حفاظت نگہبانی ہرگز نہ ہوسکتی
اور یہ لوگ کب کے قتل ہوگئے ہوتے انصاف کیجیے اگر مین ہفت اندام جادو سے مقابلہ
کرتی اور اُس سے مخالفت کرلیتی تو انجام کیا ہوتا اور یہ قیدی بھی قتل ہو جاتے ؎
نہ ہر بار مے مرکب نوان تاختن + کہ جاہا سپر باید انداختن + مین اسی وقت کی منتظر تھی
کہ یہ طلسم ہفت اندام جادو واصل جہنم ہوے تو مین ان قیدیون کو لیکر حاضر خدمت
فیضمدرجت ہون ہزار ہزار شکر ہی حق بحقدار رسید وہ نمک حرام قتل ہوکر واصل جہنم ہوا

اور عمل و دخل حضور کا قلعہ پر ہو گیا اب مین اُن لوگون کو لیکر حاضر خدمت ہوتی ہون یہ عرضی ملفوف کرکے سپرد کی وہ عرضی لیکر خوشی خوشی روانہ ہوئی اور ملکہ کی خدمت مین حاضر ہو کر عرضی پیشکش کی ملکہ مضمون عرضی پڑھکر مطمئن ہوئی اور منتظر ہو کر بیٹھی بادشاہ اسلام کی خدمت مین عرض کیا الحمدللہ ایک مرحلہ باقی تھا وہ بھی آپ کے اقبال سے خود بخود بلا کسی جنگ و جدال کے فتح ہوا جاتا ہی اور ملازم آپ کے رہا ہوے جاتے ہین یقین ہی کل خدمت مین حاضر ہو کر شرف قدمبوسی حاصل کرینگے

لیکن اب حال زلفین شانہ کش کا بیان کیا جاتا ہی

کہ یہ ملکہ کو دھوکا دے کر اور منتظر بنا کر باطمینان تمام سب قیدیون کو ساتھ لیکر بخدمت کیوان تاجدار روانہ ہوئی کہا اب اسکی سرکوبی کرنے والا سوائے برادر خداوند کے کوئی نہین ہی اور گنبد صد چاک پر چند تصویرین سحر کی بطور نگہبانون کے نصب کر دی ہین اسنے جاتے جاتے تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچکر قیام کیا کہ کچھ دیر آسائش کرلون تو پھر آگے کا قصد کرون کیونکہ تین روز برابر اسکو رہ روی مین گذرے ہین بہت تھک گئی ہی اور اب طلسم بھی قریب رہ گیا ہی اگر ملکہ میرے تعاقب مین آئیگی بھی تو جب تک ملکہ تک پہونچیگی بین طلسم مین پہونچ جاؤنگی یہ اس خیال سے صحرا مین خیمہ زن ہوئی اور ایک خیمہ سحر مین قیدیون کو اتارا اور آپ جو کا دیگر سامان اکل و شرب کی درستی مین مصروف ہوئی قضاے کار و اتفاقات روزگار اُس مقام پر ملک اخضر زرد پوش جادو باپ ملکہ کم کم جادو کا جو فقیر ہو کر بادشاہ اسلام سے جدا ہوا تھا اور سیاحی نوردی کیا کرتا تھا پھرتا پھرتا اسطرف آ نکلا دیکھا اسنے زلفین شانہ کش جادو مالک زندان قلعہ ہفت رنگ متعینہ گنبد صد چاک بیٹھی ہوئی ہی اور ہزارہا انسان جنکی وضع خدا پرستون کی ہی ایک خیمہ سحر مین جو بطور زندان خانہ کے ہی مقید ہین شور فریاد و زاری بلند ہی اور نگہبان و محافظ انکے جراحات دل پر نمک پاشی کر رہے ہین اور کہہ رہے ہین اب تمھارا جام عمر لبریز ہو کر چھلکا چاہتا ہی اور گوشت و پوست تمھارا طعمہ دہان ساحران نہ طاق ہوگا ہم لوگ تم سب کو لیکر کل تک خدمت مین برادر خداوند کی پہونچ جائینگے وہان سے تمھارا رہا کرلیجانا سہت دشوار بلکہ ناممکن و محال ہی ملکہ کم کم جادو کا یہ کام نہین ہی نہ کوئی دوسرا شخص اتنی تاب و طاقت رکھتا ہی کہ تمکو چھڑا لائے اور تمھارے آقا سے تمکو ملائے اسی حسرت و یاس مین تمھارا خاتمہ ہو جائیگا اور رہائی نصیب نہو گی کسکا حوصلہ اور کسکی مجال ہی کہ برادر خداوند سے مقابلہ کرکے سرخرو ہو سکے ہفت اندام جادو بالکل بیوقوف و نادان تھا اسنے اپنے غرور مین اور اپنے طائران سحر کے گھمنڈ پر ملکہ کم کم جادو سے مقابلہ کرکے اپنی جان شیرین تلف و برباد کی کتے کی موت مارا گیا اور گوشت و پوست تک طعمہ زاغ و زغن ہو گیا جسوقت یہ آواز ملک اخضر زرد پوش جادو

سنے سنی نہایت پریشان ہوا اور خیال کرنے لگا کیا تدبیر کیجاے جو ان بیچارے خدا پرستون کی رہائی
ہو جاے اور یہ لوگ اپنے آقا سے جا کر ملین اسوجہ سے کہ یہ دل سے تو مطیع اسلام ہو ہی چکا تھا
فقط اسکو شرم ناموس دامنگیر تھی جسنے اطاعت بادشاہ سے اسکو باز رکھا تھا یہ امر اسکے خلاف
تھا کہ بادشاہ اسلام نے ملک سے تعشق کر لیا تھا اس باعث سے اسنے علیحدگی اختیار کر لی تھی اور
فقیر ہو کر صحرا بصحرا پھرا کرتا تھا اور دشت نوردی مین اپنی اوقات گذرانتا تھا بس ملک اخضر
زرد پوش جادو ان حالات سے مطلع ہونے کے بعد ہی وہان سے علیحدہ ہوا اور ایک
درخت کے نیچے آکر اسنے مشعل سحر روشن کر کے اس حصار سحر مین آگ لگا دی شعلہ ہاے
آتش نے بلند ہو کر سر فلک کھینچا اور دم بھر مین وہ حصار مانند شعلۂ جوالہ کے بھڑک اوٹھا ہوا
تمام قیدی جو اس حصار سحر مین مقید تھے وہ رہا ہو گئے ملازمین زلفین شانہ کش نے
ہر چند رد سحر کیا مگر کچھ سود مند نہوا اور اس شعلہ نے دامن دراز کر کے ان تمام ساحرون کو
لپیٹ لیا اور اب زلفین شانہ کش جادو کی طرف متوجہ ہوا اسنے جو یہ حالت دیکھی کہ شعلہ
میری جانب چلا آتا ہے اور حصار سحر جلکر خاک ہو گیا تمام قیدی رہا ہو گئے بس اسنے چند
دانہ ماش کے پڑھکر اس شعلہ پر مارے وہ دانہ چٹک چٹک کر اسی کے جسم پر پڑے اور تمام
بدن مین آبلے ڈال دیے اسوقت یہ پریشان ہوئی کہ ماہین یکس ساحر زبردست کا سحر ہے جسنے
یہ آفت برپا کر دی بس اسنے جلدی سے پیشانی پر نشتر دے کے اور کچھ اسم سحر پڑھکر خون چلو
مین لیا اور اس شعلہ پر چھینٹا مارا دیکھا تو وہ تھرا کر قائم ہو گیا اسنے اس شعلہ سے پوچھا
تو کون ہے اور کسکا سحر ہے یہ تو اس امر کے دریافت کرنے مین مصروف ہوئی اودھر ملک
اخضر زرد پوش جادو نے دل مین خیال کیا یہ راز فاش ہوا چاہتا ہے بس فورًا اسنے
باہین چھنگلیا نڑاسش ڈالی اور خون ہاتھ مین لیکر کچھ اسم سحر پڑھکر ایک ہی چھینٹا شعلہ پر مارا
اور آواز دی دیکھتا کیا ہے لینا نہین اس مردار نمک حرام کو بس اتنا کہنا تھا کہ وہ شعلہ چمک کر
سر زلفین شانہ کش جادو کے گرا ہر چند اسنے رد سحر کیا گو لاتعد نار نج سوئیون کے
پھپھولے بکانون سے گھسے کا رد سحر وغیرہ جسے کہ جملہ اسباب سحر جو کچھ اسکی جھولی مین تھا سب اسنے
شعلہ کی طرف پھینکا مگر یہ سحر بادشاہ کا تھا اسکے روکے سے کب رک سکتا تھا چمک کر گرا اور
اسکے خرمن ہستی کو جلا کر خاک کر دیا بس اسکا مرنا تھا کہ شور گیر و دار بلند ہوا آندھی چلنا شروع
ہوئی اور خاک اڑنے لگی برف باری سنگباری دیر تک ہوا کی بگولے خاک اڑاتے
تھے اور بیر غل و شور مچاتے تھے ایک ہنگامہ عظیم برپا تھا اور تمام صحرا مین تہلکہ پڑا ہوا تھا
الغرض چند ساعت مین جب یہ بلیات دفع ہوئے اور لاش اسکی جلکر خاک ہو گئی اور
شعلہ فرو ہوا آواز پیدا ہوئی کشتی مرا نام من زلفین شانہ کش جادو بود حیف مردم و
جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم وہ لوگ جنھون نے بادشاہ کی کوشش و تدبیر سے رہائی
پائی تھی وہ سب اپنا معین و مددگار اور مرنی سمجھکر قریب آنے جارون طرف سے آکر
گھیر لیا کوئی قدمون پر گرتا تھا کوئی بلا گردان ہوتا تھا اور کہتا تھا آپ نے آکر ہماری جانین بچائین

اور اُس موذی کے چنگل سے ہمکو چھڑایا ورنہ ہماری رہائی کی کوئی شکل نہ تھی تمام عمر قید مین پڑے سہتے یا ہلاک کر ڈالے جاتے حضور نے ہماری جان بخشی فرمائی اور آپ کے تصدق مین ہمکو رہائی میسر ہوئی ہرچند ملک اخضر زرد پوش جادو نے کوشش کی کہ مین علیحدگی اختیار کرون اور حال مخفی میرا ان لوگون پر آشکار نہو مگر اُن لوگون نے نہ چھوڑا اور عرض کیا اگر آپ ہم لوگون کو اس صحرا مین چھوڑ دینگے تو ممکن ہی کوئی دوسرا دشمن آکر ہمکو آزار پہونچائے اور یہ کوشش آپکی بے سود ہو جاے جہان آپ نے اسقدر تکلیف اُٹھائی ہی اور ہملوگون کو پنجۂ قضا سے بچایا ہی رہان اتنا اور احسان کیجیے ہمارے آقا و مالک تک ہمکو پہونچا دیجیے یہ کلام ان لوگون کا سنکے بادشاہ کو تردد پیدا ہوا اور سوچنے لگے کیا تدبیر کیجائے یہ لوگ پیچھا نہین چھوڑتے اور یہ فکر بادشاہ کو اس باعث سے تھی کہ انکو ساتھ رکھنا بادشاہ اسلام اور ملکہ گلعذار جادو اپنی دختر کا منظور نہ تھا شرم و حجاب انکو مانع ہوتا تھا ہرچند ان لوگون مین سے اکثر ملازمین بادشاہ اسلام ایسے بھی تھے جو ملک اخضر زرد پوش کو پہچانتے نہ تھے کیونکہ اگر انھون نے دیکھا بھی تھا تو اُس شان و شوکت سے کہ چار قبہ شہنشاہی اور سر پر تاج شہریاری بر سر مالے مروارید کے گلے مین پڑے ہوے کنٹھے زمرد و یاقوت کے زیب گلو جواہرات جسم پر آراستہ ولایتی کمر مین پیش قبض جواہر نگار دستہ کی ہاتھ مین لیے ہوے نہایت کروفر سے انکو دیکھا تھا یہان بہ لباس فقیری با برہنہ شنجرفی پوشاک پہنے ہوے صحرا نوردی سے پاؤن مین چھالے پڑے ہوے چہرہ اور داس بحسرت و یاس گردش فلکی سے نمونۂ عبرت و حیرت بنا ہوا دیکھا تو یہ کیونکر پہچان سکتے تھے کہ یہ بادشاہ صاحب تخت و تاج ہی یا ایک گداے صحرا نورد تنگدست و محتاج ہی انکا خیال بھی اسطرف نہ گیا واقعی مقام عبرت و افسوس ہی کہ گردش زمانہ ناہنجار اور دور چرخ جفاشعار سے ایسا بادشاہ جلیل القدر عظیم الشان تخت سلطنت و دولت و حشمت کو ترک کرکے فقیری اختیار کرے اور سامان شاہانہ چھوڑ کر صحرا بصحرا دشت نوردی کرکے گدائی کی صعوبتین گوارا کرے بلہی ایک گردش روزگار ہی ؎

با برہنہ خاک پر مجکو بھرا ے دشت مین	خار کے سر پر رکھے دامان گل کا سائبان
ہنس کو موتی چگانا ہی سدا یہ سب تمیز	پوست کھینچے ہی ہما کا دیکے مشت استخوان
میل کھینچے دیدۂ بینا مین یہ تاریک عقل	پر کرے کحل الجواہر دے کے چشم سرمدان
ایک سان رہتا نہین اس سفلۂ دون کا مزاج	اک وتیرہ پر نہین گاہے چنین گاہے چنان

اسوجہ سے ان لوگون کا اصرار صرف اسی قدر تھا جیسا ایک معین و مزل کے ساتھ ہوتا ہی لیکن وہ چند کنیزون جو ملکہ گلعذار جادو کے ہمراہ ان قیدیون کے گرفتار ہونے مین موجود تھین وہ اپنے بادشاہ کو اچھی طرح پہچانتی تھین انھون نے آکر چارون طرف سے گھیر لیا اور دامن پکڑ لیا اور نہایت مودب ہوکر ہاتھ باندھکر یون عرض کرنے لگین حضور یہ راز ہمپر اسوقت تک نہ کھلا آپ نے یہ بانا فقیری کا کیون پسند کیا اور اپنی دختر بلند اختر سے کیون علیحدگی اختیار کی بادصفیکہ ابھی تک آپکو آپکے ملازمون کا اسدرجہ پاس و لحاظ ہی کہ دشمن کے پنجہ سے نجات دی

یہ بات اشفاق بزرگانہ پر دلالت کرتی ہی کوئی پہلوے مخاصمانہ اس سے پیدا نہین ہوسکتا کنیزون کا یہ کلام سنکر بادشاہ نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور آنکھون سے آنسو جاری ہوے اور فرمایا مین نے اپنے طور پر جہان تک خیال کیا اور خوب غور و فکر سے کام لیا تو مذہب اسلام کو برحق پایا اور اسے اختیار کیا اور یہی جوش ایمان ان لوگون کے ساتھ ہمدردی کا باعث ہوا اور علیحدگی اختیار کرنے کا سبب وہی حرکت اس شوخ دیدہ گیسو بریدہ کی ہی کہ ہماری زندگی مین اسنے خود اختیاری سے کام لیا اور علانیہ بادشاہ اسلام کی شریک ہوئی ہان اسوقت مضائقہ نہ تھا کہ ہم شادی اسکی کردیتے اور جائز طریقہ سے کارروائی ہوتی یہ سنکر اور سب تو خاموش ہورہین لیکن ایک لڑکی کوئی چودہ پندرہ برس کی جو ملکہ کم کم جادو کے ساتھ کھیلی ہوئی تھی سامنے بادشاہ کے آئی اور دست ادب بستہ عرض کرنے لگی حضور خطا معاف جس ہمدردی اسلام کے باعث آپ نے ہمکو اس قید بلا سے نجات دی اسیطرح کی شرکت اور معاونت ملکہ نے بادشاہ اسلام کے ساتھ کی پس اگر وہ امر معیوب ہی تو یہ کیونکر مستحسن ہوسکتا ہی اور عشق کی نسبت جو آپ ارشاد فرماتے ہین کہ بادشاہ اسلام اسپر عاشق ہوے تو پرائے دل پر ملکہ کا کیا اختیار تھا یہ کیسے کہ ملکہ کیون بادشاہ اسلام پر عاشق ہوئین تو حضور اپنے دل پر بھی کسی کو اختیار نہین جوہر شرافت عورت کے واسطے یہ ہی کہ وہ اپنے دامن عصمت کو داغ آوارگی سے آلودہ نکرے صرف عشق ہوجانا کسیکی عصمت کو نہین مٹاسکتا حضور خیال فرمائین کتنے زمانہ سے ملکہ عالم بادشاہ اسلام کے ساتھ ہین اور ہر قسم کا اختیار جانبین کو ہر وقت حاصل ہی کسی کو کسی بات کی مجبوری نہین نہ کوئی امر مانع ہی مگر باوصف اس آزادی کے اس وقت تک کبھی ملکہ اور بادشاہ اسلام کسی تنہا مقام پر یا خلوت مین ایک ساعت کے لیے بھی ایک جا نہین ہوے خوشا نصیب اسکے جسکو خداوند کریم ایسی دختر نیک اختر صاحب عصمت اور اسکے واسطے ایسا شوہر پاک طینت صاف باطن عنایت کرے اب حضور کو لائق و لازم یہ ہی کہ آپ خود قلعہ ہفت رنگ مین تشریف فرما ہوکر ملکہ کا عقد بادشاہ اسلام کے ساتھ کردین اس نوعمر لڑکی کی تقریر سے بادشاہ ایسا متاثر ہوا کہ تمام خیالات فاسد اسکے دل سے مٹ گئے اور ارشاد فرمایا خیر تم سب چلو میرا تمھارے ساتھ جانا بہتر نہین ہی مین بعد کو آؤنگا تمکو چاہیے کہ میرے آنے کی اطلاع بادشاہ اسلام کو کردینا ملک اخضر زرد پوش نے یہ کلمات ایسے سچے دل سے کہے تھے کہ انکو یقین آگیا الغرض تین چار کنیزین یہ بہانہ خدمت بادشاہ کے پاس رہین باقی عورتین کل ملازمین بادشاہ اسلام کو ہمراہ لیکر براہ گنبد صد چاک جانب قلعہ ہفت رنگ روانہ ہوئین انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی

اب کچھ حال ملکہ کم کم جادو کا بیان ہوتا ہی

کہ یہ انتظار مین زلفین شانہ کش کے بیٹھی ہین اتنمین یہ کنیزین تیدیون کو لیکر حاضر خدمت
ماہ دولت ہوگئی مگر جب وہ وقت معینہ تک نہ آئی تو ملکہ کو شک پیدا ہوا ہرکارون کو خبر
لانے کے لیے روانہ فرمایا حسب الحکم ملکہ ہرکارے گئے اور بعد دریافت حال آکر عرض رسا
ہوے کہ بڑے تعجب کی بات ہی بالا بالا ہم تابعدارون کو دریافت کرنے سے یہ حال معلوم ہوتا ہی کہ
زلفین شانہ کش جادو تیدیون کو لیکر جانب طلسم نہ طاق فرار ہوئی ہی لیکن گنبد
صد چاک کے انتظامات اور طریقہ محافظت وغیرہ دیکھکر یہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ بمین وجود
ہی بس یہ سنکر فورًا ملکہ اٹھ کھڑی ہوئی اور تنہا طاؤس پر بیٹھکر جانب گنبد صد چاک روانہ
ہوئی عقب مین اسکے تمام کنیزین بھی اسکی چل کھڑی ہوئین اور بادشاہ اسلام بھی مع لشکر و سپاہ
کے سمت گنبد صد چاک روانہ ہوے اول ملکہ کم کم جادو گنبد صد چاک پر پہونچکر
دیکھا تو محافظ و نگہبان وغیرہ زلفین شانہ کش کے بیٹھے ہوے ہین مہرہ جوی کا بندوبست
بدستور ہی بس اسنے فورًا دوربین سحر نکالی اور آنکھون پر لگائی خاصیت اس دوربین کی
یہ ہی کہ اشیاء اصلی اور اشیاء ساختہ سحر کا فرق معلوم ہوجاتا ہی اور فورًا تمیز ہوجاتی ہی
کہ یہ چیز سحر سے تیار کی گئی ہی اصلی نہین ہی اسپر اسی دوربین کے ذریعہ سے واضح ہوگیا کہ یہ
سب سامان ظاہری فریب دینے کے لیے ہی واقعی طور پر خیال کیا جاتا ہی کہ یقینًا زلفین
شانہ کش تیدیون کو لیکر فرار ہوگئی ہی بس اسنے پلٹ کر کنیزون کی طرف دیکھا چہرہ
اسکا فرط غیظ و غضب سے سرخ تھا اور تمام اندام مین مارے غصہ کے رعشہ پڑا ہوا تھا اپنی
کنیزون سے دیکھکر کہا یہ مردار زلفین شانہ کش ضرور خدمت مین کیوان تاجدار
کی جائیگی اسلیے کہ وہ خوب جانتی ہی میرا روکنے والا سوائے اسکے دوسرا نہین ہی
دیگر ساحران نہ طاق کی اتنی مجال نہین ہی جو میرے مقابلہ مین آسکین اور مجکو میرے ارادے
سے باز رکھ سکین لہذا تم بادشاہ اسلام کی خدمت مین عرض کر دینا کہ اب حضور اسی مقام پر
قیام فرمائین مین تعاقب مین زلفین شانہ کش کے جاتی ہون اگر راستے مین کسی
مقام پر مین اسکو پاگئی تو آپ کے ملازمین کو رہا کرکے بہت جلد حاضر خدمت بابرکت
ہوتی ہون اور اگر وہ میرے پہونچنے سے پیشتر داخل طلسم ہوگئی تو مین قسم کھاتی ہون
اسی خدائے بزرگ کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی اندر طلسم نہ طاق کے گھسکر
اگر اس حرامزادی زلفین شانہ کش کو نہ مارا تو اپنا نام کم کم جادو نہ رکھا حالانکہ میرا بھی
زندہ پھرنا غیر ممکن ہی کیونکہ یہ حرکت میری ایسی ہوگی جسے کیوان تاجدار برداشت کرسکے
نہ مین اتنی قدرت رکھتی ہون کہ اس سے مقابلہ کرکے سربر ہون لہذا جو کوئی قصور مجھ سے
سرزد ہوا ہو اسکو عفو فرمائیے اور بعد میرے فاتحہ خیر سے مجکو یاد فرمائیے گا اور میرے
اسلام کے شاہد رہیے گا یہ فرماکر ملکہ تو فی الفور اسی غیظ و غضب کی حالت مین اسی
طاؤس پر سوار ہوکر آگے روانہ ہوئی اور کنیزون نے یہ پیغام ملکہ کم کم جادو کا بادشاہ اسلام
کی خدمت مین پہونچایا بادشاہ پیغام ملکہ کا سنکے نہایت متردد ہوے اور فرمایا میرے

افسوس کی جا ہی کہ ہمارے ملازمین کی رہائی کے واسطے ملکہ اپنی جان پر کھیل جاے اور ہم اسکی
مدد مین تھی کرین بڑے افسوس کی بات ہی لہذا مین تعاقب مین ملکے جاتا ہون اور
اسکے ساتھ شریک جنگ ہوتا ہون تم مین سے جسکو میرے ساتھ چلنا منظور ہو وہ آگے
میرا ساتھ دے ورنہ اختیار ہی یہ فرماکر تخت سے اترے اور مرکب پر بیٹھ کے اور آلات
حرب و ضرب کو تن پر آراستہ کرکے گھوڑے کو تھیز کیا تمام رفقاے جان نثار نے بھی
گھوڑے ڈال دیے اور بادشاہ اسلام کے عقب مین چلے اب آگے آگے تو ملکہ گھوڑا
چلی جاتی ہی اور عقب مین بادشاہ اسلام چلے آتے ہین اور پیچھے پیچھے تمام رفقاے جان نثار
ہمراہ ہین کسی قدر راہ طی کی تھی کہ دیکھا ملکہ نے کچھ لوگ سامنے سے چلے آتے ہین ملکہ نے
عائدس سحر کو زمین کی طرف مائل کیا کہ شاید ان لوگون سے کچھ پتہ ملے اور کچھ حال
زلفین شانہ کش کا معلوم ہو غرض جب قریب پہونچی تو دیکھا یہ وہی لوگ تو ہین
جنکی رہائی کے لیے ہم چلے ہین بس آن لوگون سے پوچھا تم لوگ کیونکر یہانتک پہونچے
اور زلفین شانہ کش کی قید سے کیونکر رہائی پائی اور وہ مردار کہان گئی جو کچھ
حالات گذرے ہون جلد بیان کرو آن لوگون نے تمام کیفیت جو گذری تھی مفصل
بیان کی کہ آپ کے والد بزرگوار تشریف لائے تھے فقیر بنے ہوے جبکہ زلفین شانہ کش
ہم اسیرون کو گنبد صداچاک سے لیے ہوے کیوان تاجدار کے پاس جانب ملسم
لیے جاتی تھی انھون نے ہماری فریاد و گریہ و زاری سنکر ہماری مدد کی زلفین شانہ کش کو
مارا اور ہم لوگون کو آزاد کرکے رہا فرمایا ملکہ اپنے باپ کا نام سنکے رونے لگی اور دریافت
کیا پھر وہ کدھر تشریف لے گئے چند کنیزون نے عرض کیا فلان صحرا مین مقیم ہین
اور یہ خدام حاضر ہین ہماری آنکی خدمت مین حاضر ہین بلکہ آپکی طرف سے جو گرد ملال
اسکے دل پر آگئی تھی اسکو دور کر دیا ہی یقین کامل ہی کہ آپ آنکی پیشوائی کے لیے چلینگی
تو وہ آپکے ہمراہ سے پہلے آپینگے ہنوز یہ گفتگو تمام نہوئی تھی کہ بادشاہ اسلام بھی اس
مقام پر آپہونچے اور یہ بھی ان حالات سے ماہر ہوے فرمایا مین خود انکو لینے چلونگا
غرضکہ ملکہ گلرخ جادو اور بادشاہ اسلام بدلاش ملک اخضر زردپوش روانہ
ہوے جسوقت قریب پہونچے اور ملک اخضر زردپوش نے دیکھا ظل اللہ تشریف
لا رہے ہین یہ برسے تعظیم اٹھے اور چند قدم بڑھکر انکا استقبال کیا اور رو مین لاکر
بٹھایا ملکہ گلرخ جادو نے باپ کو سلام کیا ملک اخضر زردپوش نے سر اسکا
سینہ سے لگایا اور دونون پدر و دختر ملکر اسقدر روے کہ دیکھنے والون کے
دل پگھلے جاتے تھے جو سنتا تھا چشم پر آب ہوجاتا تھا کچھ دیر تک بوجہ جوش خون
یہ حالت طاری رہی بعد ازان ملک اخضر زردپوش بادشاہ جمجاہ کے قریب
آئے اور نہایت شرمندگی کے ساتھ کہنے لگے مجھ سے جو کچھ بے عنوانی جوش غیرت
مین ہوئی ہی اسکو آپ معاف فرمائیے حق یہ ہی کہ دین آپکا برحق ہی اور دین اسلام سے بہتر کوئی

دیکھا نہیں ہے نہ آپ کے نفس سے بہتر کسی کا نفس ہے آپ نے اوصاف ذاتی و صفاتی سے بیان کرنے
میں زبان قاصر ہے غرضکہ تھوڑی دیر تک اسی قسم کا تذکرہ رہا اتنا ئے گفتگو میں بادشاہ اسلام
نے قلعہ ہفت رنگ میں چلنے کا ترغیب دلائی ملک اخضر زرد پوش نے عرض کی
مجھے کوئی عذر نہیں ہے جیسی آپکی مرضی مبارک ہو رہی بہتر ہے غرضکہ بادشاہ اسلام اور
ملکہ مہ جبیں و ملک اخضر زرد پوش اور کل سپہ سالار و رفقا اور اہل لشکر
سب قلعہ ہفت رنگ میں آئے جسوقت قریب تخت گاہ کے آکر پہونچے تو بادشاہ
اسلام نے ملک سے کہا کہ ملک اخضر زرد پوش کو تخت سلطنت پر بٹھائیے اخضر زرد پوش
نے عرض کیا کہ اب یہ تاج و تخت مال و دولت سب آپکا ہے مجھے اس تاج و تخت کی
کچھ خواہش نہیں ہے آپ ہی کو سزاوار ہے آپ شوق سے حکمرانی کیجیے بادشاہ اسلام
نے فرمایا نہ تاج بخشیں نہ تاجستان نہیں ہیں آپکا تخت و تاج آپکو مبارک ہو ملک
اخضر زرد پوش نے کہا میں آپ کے سامنے کسی طرح تخت پر بیٹھنے کا حقدار نہیں ہوں
غرضکہ بعد گفتگوئے بسیار بادشاہ اسلام نے ہاتھ ملک اخضر زرد پوش کا پکڑ لیا
اور تخت پر جلوہ افروز ہوئے ایک جانب بادشاہ اسلام ایک جانب ملک اخضر زرد پوش
ایک طرف ملکہ مہ جبیں اس ہیئت سے یہ تینوں شخص تخت پر بیٹھے نوبتیں خوشی کی
بجنے لگیں تو یہیں سلامی کی سر ہوئیں امرا نے نذریں گذرانیں ملک لفے حاضر ہوئے
مبارکباد گانے لگے ہر طرف ہنگامہ خوشی کا برپا ہوا ملک اخضر زرد پوش نے
اہلکاران سلطنت کو حکم دیا اس خوشی کی نسبت تین سات روز کا جشن منعقد کیا جائے
چنانچہ کارپردازان دولت نے حسب الحکم بادشاہ جشن کا انتظام کرنا شروع کر دیا
ہر طرح کے سامان مہیا ہو گئے اور اسیوقت سے مکانوں کی صفائی و درستی ہونے لگی
فرش فروش شیشہ آلات سے مکانات سج دیے گئے ہر قسم کا سامان عیش و عشرت
مہیا ہو گیا روشنی کا انتظام اور سڑکوں پر ٹھاٹ بندی کا اہتمام ہوا طائفے ارباب نشاط
کے طلب ہوئے روز معینہ سے جلسہ رقص و سرود کے منعقد ہونا شروع ہوئے
میخانے سجے گئے ساقیان سیمین ساق اور مطربان شہرہ آفاق حاضر ہوا محفل میں
کشتیان شراب ارغوانی کی لائے اور اہل بزم کے سامنے جامہائے بلورین و لالہ فام
سے مملو کر کے پیش کیے اور شغل مینوشی شروع ہوا آواز نوشانوش بہشتا
ہوش بلند ہوئی مطربان خوش گلو اشعار عاشقانہ کمال خوش الحانی سے گانے لگے

ساقی بنور بادہ برافروز جام ما | مطرب بگو کہ کار جہان شد بکام ما

اسی طرح کی غزلیات رنگین گا کر حاضرین بزم کو محظوظ کرنے لگے ایک طرف نازنینان
زہرہ جبین رشکینان مہ جبین زیور و لباس سے آراستہ و پیراستہ محفل میں حاضر ہوئیں
سازندوں نے ساز ملائے رقص و سرود ہونے لگا ایک نازنین نے بصد ناز و انداز

ذکر شمہ و سازیدن غزل گائی غزل

مجھے مٹا نہین سکتی ہے بد دعا انکی ۔۔۔ ابھی اٹھ نی ہی بجھا اور بھی جفا انکی
گھڑی گھڑی ہے مجھے کوسا کرے بلا انکی ۔۔۔ دعا یہ ہی کہین لگ جائے بددعا انکی
جناب شیخ نہ کیون بنکر سے ہاتھ اٹھائین ۔۔۔ قبول بان نہین ہوسکتی ہے دعا انکی
یہ آرزو ہی انھین بھی ہو آرزو میری ۔۔۔ یہ التجا ہی کرون اور التجا انکی
جو آہین کرتے تھے بیہوش وہ پڑے ہین سب ۔۔۔ گئی وہ فصل ہوا ہو گئی ہوا انکی
مرون نہ پھر وہ اگر قتل مجھکو کرڈالین ۔۔۔ بھون مین کرتی ہی رسوا انھین حیا انکی
علاج اور مریضان عشق کا تیرے ۔۔۔ بھون سے اچھے ہین بیکار ہی دوا انکی
نگاہ میری ہی دل میرا ہی جگر میرا ۔۔۔ کرشمہ انکا ہی ناز انکا ہے ادا انکی
نظر لڑائین رقیبون سے ہم سے پردہ ہو ۔۔۔ ملائین آنکھ کہان اب گئی حیا انکی
یقین نہو تو مجھے قتل کرکے دیکھ بھی لین ۔۔۔ مری وفا سے بہت اچھی ہی جفا انکی
مرے نہ چاہ مین جو مرگئے وہی بے موت ۔۔۔ مٹے نہ عشق مین جو مٹ گئی وفا انکی
جو مجکو دیکھنے جھیپینگے لوگ تاڑینگے ۔۔۔ کرے گی اور بھی محجوب انھین حیا انکی
تمھارے عشق کا غیرون کے سر مین سودا ہو ۔۔۔ دماغ ٹھیک نہین ہی کر دوا انکی
غضب ہوا کہ وہ قاتل مری وفا کے ہوے ۔۔۔ اب اور مجکو اٹھانی پڑی جفا انکی
تمھاری نرگس بیمار کا ہون مین بیمار ۔۔۔ دوا جو کرنی ہو پہلے کرو دوا انکی
جہان مین پھر نہ کسے عاشق نہ رہیگین زندہ ۔۔۔ جو تو مرض کے مناسب کرے دوا انکی
جو بے مزہ تھے مزہ عشق نے انھین بخشا ۔۔۔ جو لا دوا تھے مرض ہوگیا دوا انکی
اثر ہوا تو کوئی سانس بھی نہین لیتا ۔۔۔ جو آہین کرتے تھے اب بندھ گئی ہوا انکی
علاج جنکا تمھین سے نہو تو کیا ہی علاج ۔۔۔ دوا سے بھی جو نہ اچھے ہون کیا دوا انکی
مرین نہ تمسے جو موت آئے مرنے والون کو ۔۔۔ کہین نہ تم سے وہ کچھ کرگئے خدا انکی
مرینگے اور تمھین پر جو تم پہ مرتے ہین ۔۔۔ کرے گی اور اگر زندگی وفا انکی
یہی ہی خوب وہ غیرون کو قتل کرڈالین ۔۔۔ زمانے بھر مین نہ بدنام ہو جفا انکی
گلے پہ میرے وہ رکھے رہین ہمیشہ تیغ ۔۔۔ یہی وفا ہی مری اور یہی جفا انکی
جفا پہ جنکی فدا ہون ہزار جان سے مین ۔۔۔ نہ جانے کیا ہو اگر دیکھ لون وفا انکی
نہ جائین مجمع محشر مین وہ خدا کے لیے ۔۔۔ نہین بھی کی ہی تو اب مین نے کی خطا انکی
زمین کہین کی بھی خالی نہین مزارون سے ۔۔۔ دکھائی دیتی ہی چارون طرف جفا انکی
ملاؤ اپنے مریضان عشق سے آنکھین ۔۔۔ بناؤ تم انھین بیمارون مین دوا انکی
کرو نہ تم مرے ماتم مین ہر گھڑی افسوس ۔۔۔ ملوگے ہاتھ تو چھٹ جائیگی حنا انکی
کھٹا نہ طرز عشق دار و حشر ۔۔۔ سزا مجھی کو ملی ہی اگر خطا انکی
سنے ہوے ہین جو محشر مین داد محشر ۔۔۔ وہی ہین لاکھ مین پہچان لون صدا انکی
دعا کو پھر نہ کبھی امید اٹھائے ہاتھ ۔۔۔ کبھی اثر جو دکھائی انھین دعا انکی

تصویر نام ترا سنتے ہی لگتے نہ اگر
جہان مین کوئی سنتا نہ پھر صدا آنکی
جنھون نے خواب مین دیکھا ہی تجکو وہان نہ پوچھ
بتائین صاف اگر بخش دے خطا آنکی
عجب نہین جو نکرنے دے بعد دیکھی بات
مجھے سکون مرا اور رہے نہین سیا آنکی
سبھون مین قہر کی ایک ایک درد ہا مین ہین
نہ لے خبر کے حسینون مین ہوا ادا آنکی
علاج کرتا ہو خود عشق جن مریضون کا
کسے [illegible]
کلیم کہ وہ نہین ہمکلام ہین تجھسے

سب اہل بزم یہ غزل سنکر نہایت محظوظ ہوئے اور سب نے کہا کہ بہت روز تک جلسہ تمیں رہا پر آج روز آخر عقدہ طلسم کھلا تو کہا بادشاہ اسلام سے ملاقات ہوگئی اور بادشاہ بجاہ و جلال سے تخت پر بیٹھے ہوئے دکھائی دیئے اب ہمارا شوق یہ ہی کہ بادشاہ اسلام سے ملاقات ہو گا ذکر آسکا دفتر انقلاب مین اسکے گا اور وہ زمانہ پھر پیدا ہوگا اور بادشاہ اسلام کو چھوڑ کر کسی کی طرف توجہ نہ کرے گا اور ملک کا ملک اسکے ساتھ ہو جائیگا اور سحر سے توبہ کی اور انتظام قلعہ ہفت کنگرہ مین مصروف ہوئے

اب پھر یہان سے چند کارہ داستان بیرستان الشان در بیان نسیان کے بیان ہوتے ہین

روایان شیرین زبان و حاکیان رنگین بیان اس داستان کو یون آغاز کرتے ہین کہ جسوقت عازم شعبدہ باز سفان ہوا اور عقدہ خضران بن عمرو ثانی کا ہمراہ ملکہ ماہ سیما سے ہو چکا تو نامہ نامہ مین داخل کر دی گئی بلکہ اسکے آشکارا کا پیدا ہونا ہی جسکا ذکر دفتر انقلاب مین آتا ہی اصل عازم شعبدہ باز سے وعدہ کیا تھا کہ آپکو پتہ حکیم فیلقوس کا بتاؤنگا سب وعدہ دوسرے روز خضران نے عازم شعبدہ باز سے پوچھا تھا بیان کیا اور خواجہ مقام تو حکیم کے رہنے کا مین آپکو بتا [illegible] لیکن وہان تک رسائی آپکی محال ہی چاہیے کہ ممکن نہین ہو حکیم صاحب آپ کے آنے سے [illegible] جائین اور ساتھ لے چلنے مین بھی یہی خیال ہی قبل اسکے کہ ہم آپ وہان پہونچین حکیم صاحب کو معلوم ہو جائے گا مگر جو نہ آپ کو [illegible] تو آپ میری جانب سے [illegible] حکیم صاحب کی [illegible] مکان آپ رہنے کا انھون نے ایسے مقام پر بنایا ہی کہ وہان [illegible] کا صرف ایک ہی راستہ ہی اور وہ راستہ دراز و تاریک ہے اور اس راستے کو بجز سوا ہے اور کوئی نہین جانتا لیکن یہ بتائیے آپکو مین کس طور سے لیچلون کہ حکیم صاحب کو شبہہ نہ ہو خضران نے کہا مین آپ کے ساتھ خدمتگار بنکر چلونگا عازم شعبدہ باز نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ آپ اتنے ذی مرتبت شخص کو مین اپنا خدمتگار بنا کر لیچلون خضران نے کہا

اس امر کا آپ خیال نہ کیجیے ضرورت کے وقت ہم سب کچھ بجا لاتے ہین ہمین کسی بات مین ننگ و
عار نہین ہی جب عورت بجانے مین ہم حجاب نہین کرتے تو مرد بنکر ساتھ چلنے مین کیا
عیب ہی آپ اس امر کا خیال نہ کیجیے اسلیے کہ آپ بزرگ بھی ہین اگر مین آپکا خدمتگار بنکر
چلون تو میرے واسطے فخر و سعادتمندی کی بات ہی یہ سنکر عازم شعبدہ باز مجبور ہوا اور کہا
بسم اللہ جسطرح جی چاہے تشریف لیچلیے مین اپنے ساتھ لے چلنے کو موجود ہون انھون نے اسیوقت
لباس اپنا دور کرکے خدمتگارون کی ایسی وضع بنائی اور عازم شعبدہ باز بھی جو لباس
و وضع سے پاس حکیم فیلقوس کے جایا کرتا تھا اسی طرح کا لباس اسنے بھی پہنا اور
وہی قدیمی وضع اپنی بنائی اور دونون اسی صورت سے خدمت مین شاہزادہ دبدبع الملک
کی آئے سلام کیا یہان دربار جمع تھا صرف خضران اور عازم شعبدہ باز کا انتظار تھا
کہ ایک مرتبہ یہ دونون اس ہیئت سے پہونچے اور صاحبقران کو سلام کیا دبدبع الملک
حیرت سے دیکھنے لگے کیونکہ دونون نے کونسی وضع بنائی ہی خضران تو لباس
خدمتگارون کا پہنے ہوے ہی اور عازم شعبدہ باز اس لباس مین ہی جو اکوان پرستون
کا ہی یہ دونون آکر اپنے اپنے مقام پر بیٹھے صاحبقران نے متعجب ہوکر ان دونون سے
تبدیلی وضع کا سبب دریافت کیا خضران نے کہا یا صاحبقران یہ وضع مسافران
راہ عدم کی ہی اس لباس کو آپ کفن تصور کیجیے اسلیے کہ نہین معلوم بعد اس لباس
کے دوسرا لباس دنیا مین بدلنا بھی نصیب ہوتا ہی یا نہین صاحبقران نے فرمایا اس
مسئلے کو مین نہین سمجھا صاف بیان کرو خضران نے عرض کی اب مین ہمراہ عازم
شعبدہ باز کے خدمت مین حکیم فیلقوس کی جاتا ہون نہین معلوم وہان سے
زندہ پھرون یا ہاتھ سے اس حکیم کے مارا جاؤن ہمیشہ عازم شعبدہ باز اسی
لباس سے جایا کرتے تھے اسی سبب سے آج بھی انھون نے وہی لباس زیب جسم
کیا ہی کہ حکیم کو شک کسی طرح کا نہ گذرے اور مین انکا خدمتگار بنکر چلا ہون اب
وہان پہونچنے کے بعد دیکھیے کیا ہوتا ہی لہذا جو کچھ تصور میرا ہو اسے عفو فرمائیے آج مین
حق نمک سے ادا ہوتا ہون یا تو مین نے حکیم کو مار کر دریاے نسیان کو مٹا دیا
اور یا خود ہی مارا گیا یہ سنکر صاحبقران نے فرمایا خواجہ مین بھی تمھارے ساتھ چلونگا
یا یہ کرو کہ تم یہین رہو مین ساتھ عازم شعبدہ باز کے جاتا ہون اور اس حکیم سے مقابلہ
کرکے یا اسے مارونگا یا اپنی جان دونگا خضران نے عرض کی یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ
آقا تو مبتلاے بلا ہونے کو جائے اور غلام اپنی جان بچاے انشاء اللہ اگر اقبال
آپ کا یار رہی تو مین ہی فتحیاب ہونگا حضور کی دعا میرے واسطے کافی ہی بس اب
عرصہ نہ کیجیے اور مجکو اجازت دیجیے اب مجھ سے حالت آپ کی دیکھی نہین جاتی جسے
دیکھیے وہ بہوت بنا بیٹھا ہی اور بہکی بہکی باتین کرتا ہی گذشتہ حالات جس سے
پوچھو وہ کچھ کا کچھ بیان کرتا ہی صاحبقران نے خضران کو گلے لگایا اور بہت روئے

آخر کار خضران اور عازم شعبدہ باز رخصت ہوکر روانہ ہوے اسے یہ دونون چلے جاتے ہین کئی صحرا طے کیے یکایک ایک کوہ سیاہ نظر آیا ہیئت اسکی دیکھکر شیر کا زہرہ آب ہوتا تھا عازم شعبدہ باز خضران کو لیے ہوے قریب ایک درہ کے آیا اور کہا اب بغیر مشعل کے آگے چلنا ممکن نہین ہی یہ سنکر اسیوقت خضران نے زنبیل مین ہاتھ ڈالا اور ایک مشعل نکالکر روشن کی اور آگے آگے روانہ ہوے درہ نہایت تاریک اور ہیبت ناک تھا ایک گھنٹہ مین درہ طے ہوا اور یہ دونون درہ سے باہر آئے دیکھا ایک مکان رفیع بنا ہوا ہی اور دروازہ اسکا کھلا ہوا ہی خضران نے مشعل کو گل کرکے باہر پھینکدیا عازم شعبدہ باز آگے ہوا اور خضران اسکے پیچھے پیچھے داخل مکان ہوا دیکھا مکان نہایت عمدہ بنایا ہوا ہی مگر نقش و نگار سے معرا ہی اور وضع مکان کی متبرہ سے مشابہ معلوم ہوتی ہی ایک طرف جو کاٹھ کا لگا ہوا ہی اسپر دو چار شاگرد بیٹھے ہین اور ایک طرف ایک مسند لگی ہوئی ہی اسپر حکیم صاحب بیٹھے ہوے کتاب دیکھ رہے ہین عازم شعبدہ باز نے سامنے ہوکر سلام کیا حکیم صاحب نے جواب سلام دیکر فرمایا تم نے بڑی دیر کی یہ تمھارے ساتھ کون ہی عازم شعبدہ باز نے کہا یہ ارمند شکار ہی یہ سنکر حکیم صاحب مسکرانے لگے اور کہا تم مجھے بھی دھوکا دیتے ہو مین ابھی یہی دیکھ رہا تھا کہ عازم شعبدہ باز خواجہ خضران کو ہمراہ لیکر ابھی تک نہین آیا اسکا کیا سبب ہی مجھے پیشتر سے معلوم تھا تمھاری شعبدہ بازی انکے سامنے کام نہ آئیگی اور یہ تمہ غالب آئینگے اور تم مسلمان ہوجاؤگے اور انکو خدمتگار بنا کر میرے قتل کے واسطے لاؤگے یہ سنکر عازم شعبدہ باز گھبرانے لگا اور عرض کیا بیشک سب بجا اور درست ہی خضران نے بھی ہاتھ منھ پر پھیر کر اپنی اصلی ہیئت بنائی اور حکیم فیلقوس ثانی کو سلام کیا حکیم فیلقوس نے بطریق اہل اسلام جواب سلام دیا اور کرسی منگواکر خواجہ خضران کے لیے بچھوادی خضران کرسی پر بیٹھے اور ایک کرسی پر عازم شعبدہ باز بیٹھ گیا حکیم فیلقوس ثانی نے کتاب بند کی اور خضران کی مزاج پرسی کی مصافحہ کیا خضران دل مین کہتے ہین کہین یہ حکیم مسلمان ہونکر فریب نہ دے گا حکیم صاحب نے کہا خواجہ بہت دیر کی اب وقت کم رہ گیا ہی جو کچھ دریافت کرنا ہو وہ دریافت کرلو اور بدیع الملک کو میری طرف سے سلام کہدینا اور بہت سمجھا کہ یہ مقام نہایت سخت ہی آپ پلٹ جائیے ہرچند آپ نے صدہا طلسم فتح کیے ہین لیکن یہ طلسم ایسا نہین ہی خضران نے کہا اول تو مجھے یہ بتائیے آپ مسلمان ہوکر کفار کے شریک ہوے اور انکو مدد دی اسکا کیا سبب ہی مین تو قبل اسکے یہی سمجھتا تھا کہ مذہب آپکا بت پرستی ہوگا لیکن جو برتاؤ آپ نے مجھ سے کیا ہی اس سے ثابت ہوتا ہی کہ آپ دین اسلام رکھتے ہین حکیم فیلقوس نے جواب دیا خواجہ مین نے جسقدر مدد ان لوگون کو دی ہی وہ اپنے مطلب سے دی ہی اور ایسی مدد نہین دی کہ وہ اہل اسلام کو زیادہ آزار پہونچا سکتے

بہتر نے صرف دریاے نسیان بنایا ہی اسکی وجہ سے ایک تھوڑی سی بھول ہر شخص کے مزاج
مین پیدا ہو گئی ہوگی اور عازم شعبدہ باز وطوغان راست باز ایسے نہ تھے جنکی شعبدہ بازی
آپ کے سامنے چل سکتی اور یہ سب جھگڑے مین نے صرف اس واسطے کیے تھے کہ اس
مقام پر سوا میرے کوئی خدا پرست نہین ہی اور مجھے یہ معلوم تھا کہ ایک زمانے مین ہمراہ
شاہزادہ بدیع الملک کے آپ بھی اسطرف تشریف لائینگے اور یہی زمانہ
میری موت کا ہوگا پس اگر مین دریاے نسیان بنا کر آپ لوگون کو پریشانی مین
نہ ڈالتا تو میرے قتل کی فکر نہ پیدا ہوتی اور نہ کوئی صاحب مجھتک تشریف لاتے آپ جس کام
کو آئے تھے اسے انجام دیتے یا میری تجویز کرتے میری مٹی خراب ہوتی یہ سب کفار نہین
معلوم لاش کی کیا بیحرمتی کرتے اور کس طرح دفن کرتے الحمدللہ انتظام میرا کام آیا
اور آپ یہان تک تشریف لائے اب بہت کم ساعتین میری زندگی کی باقی
ہین لہذا امیدوار ہون جسوقت مین دنیا سے رحلت کر جاؤن تو مجھے اسی مقام پر
دفن کر دیجیے گا اور شاہزادہ بدیع الملک سے عرض کر دیجیے گا کہ ایک مرتبہ فاتحہ خیر
سے یاد فرمائیے گا تاکہ میرے واسطے باعث برکت آخرت ہو خضران نے کہا
سامان تجہیز و تکفین کے لیے کچھ روپیہ کی ضرورت ہوگی مین مرد مفلس ٹھہرا کچھ
اسکا بھی بندوبست آپ نے کیا ہی یا نہین حکیم صاحب مسکرائے اور ایک خادم
کی طرف دیکھکر کہا وہ سامان جو ہمنے اپنی موت کا علحدہ کر رکھا ہی آسے لے آو
یہ سنکر خادم گیا اور دو گگرے اشرفیون سے بھرے ہوے لاکر سامنے رکھدیے
حکیم فیلقوس ثانی نے خضران سے کہا لیجیے یہ حاضر ہی اسمین ایک گگرا تو
مستحقون کو دے دیجیے گا اور ایک گگرے مین سامان دفن و کفن کیجیے گا خواجہ
نے کہا ہان دفن و کفن کا سامان تو ہر طرح ہو جائے گا لیکن مستحق اگر میرے
نزدیک کوئی ملے گا تو آسے دونگا ورنہ کسی کو نہ دونگا حکیم صاحب پھر مسکرائے
اور کہا مین نے تو آپ کے محول کر دیا جو مناسب جانیے گا وہ کیجیے گا اور شاہزادہ
بدیع الملک کو ضرور سمجھا دیجیے گا کہ وہ بلش جائین اور آگے جانے کا قصد نکرین
خواجہ خضران نے کہا وہ نہ پلٹینگے اسلیئے کہ آئنہ اندام جادو بادشاہ طلسم آئنہ
بھاگ کر اس طلسم مین پوشیدہ ہوا ہی اور اسنے بہت سے عزیزان
صاحبقران کو آزار پہونچائے ہین حمزہ ثانی وصیت کر گئے ہین کہ
آئنہ اندام جادو کو مار کر خانہ کعبہ آنا اگر بادشاہ نہ طاق آئنہ اندام
جادو کو بدیع الملک کے حوالہ کر دے گا تو تو صاحبقران پلٹ جائیگے
ورنہ جب تک ایک بھی عزیزان صاحبقران سے دنیا مین زندہ رہے گا
تو نہ طاق پر حملہ کرے گا ہان اگر پتہ لوح طلسمی کا آپ کو معلوم ہو تو بتا دیجیے مگر
ایسا پتہ نہ بتا دیجیے گا جیسا قبل اسکے مشہور ہوا تھا کہ لوح طلسم نہ طاق کی

طلسم گنجورہ سلیمانی مین ہی لیکن جب بدیع الملک نے جاکر طلسم کو فتح کیا تو معلوم
ہوا لوح نہین ہی محض دھوکا تھا اگر اصلی مقام لوح کا معلوم ہو تو بتا دیجئے یہ سنکر
حکیم فیلقوس ثانی نے بیان کیا ای خواجہ اگر مجھے نہ بتانا ہوتا تو مین تم سے
صاف کہہ دیتا مجھے دھوکا دینے کی ضرورت نہین تھی اصل یہ ہی کہ قبل میرے حکیم
ارجاس ایرانی اس مقام پر رہتے تھے اور آنپر بادشاہ طلسم کو بہت
بھروسا تھا اس وجہ سے لوح اُنکے سپرد کی گئی تھی انھون نے لوح کو نہایت حفاظت
سے رکھا ہی یہ لوح مثل اور طلسمون کی لوح کے نہین ہی ایک دریا ہی اُس مین ایک
گنبد حباب کا بنا ہوا ہی اسی گنبد مین لوح ہی اور یہ دریا ساختہ حکیم ارجاس ایرانی
ہی دریا اس قدر طوفان خیز ہی کشتی کا تو کیا ذکر ہی جہاز بھی ٹھہر نہین سکتا ممکن نہین
کہ کوئی شخص اُس گنبد تک پہونچ سکے بفرض محال اگر کوئی شخص قریب گنبد پہونچ بھی
جائے تو گنبد سے بارش تیر و تفنگ ہوتی ہی یہ یہ وقتیکہ دریا مین خضران سے
پوچھا وہ حکیم کہان رہتا ہی حکیم فیلقوس نے کہا مکن اسکا جانا ہم شعبدہ باز
جانتا ہی آپ کو وہان بھی پہونچا دے گا اگر حکیم ارجاس ایرانی خود کوئی راہ
بتائے تو ملسکتی ہی ورنہ ممکن نہین خضران نے کہا وہ حکیم زندہ بھی ہی یا مرگیا ہی
حکیم فیلقوس نے کہا مجھے بہت زمانے سے کوئی خبر حکیم ارجاس ایرانی
کی نہین ملی کہ اب وہ زندہ ہین یا انتقال کرگئے یہ کہکر حکیم صاحبقران گئے
اور چادر اسفید اوڑھ لیا خضران نے پھر پکارا تو جواب نہ آیا عازم شعبدہ باز
رونے لگا اور افسوس کرنے لگا خضران نے کہا استاد نے انتقال کیا خضران
بھی آبدیدہ ہوا بعد اسکے دفن و کفن کی تیاری کی خضران نے اپنے ہاتھ سے
حکیم فیلقوس کو غسل دیکر کفن پہنایا اور اُسی مکان مین دفن کر دیا قبر کا
نشان پہلے سے بنا ہوا تھا اسی وجہ سے خضران کو اور بھی آسانی ہوئی جب
تلقین وغیرہ سے فراغ حاصل ہو چکا تو خضران اور عازم شعبدہ باز وہان
سے پلٹ کر لشکر بدیع الملک کی جانب روانہ ہوے یہان اسد غازی نے
دیوانے کو مقید کرکے حکم دیا طبل جنگ بجے کل ہم قلعہ پر دھاوا کرینگے ایسے
مین تھوڑے بہت حواس ہین اگر دریائے نسیان کی ہوا کھاتے رہینگے
تو چند ہی روز مین بالکل لایعقل ہو جائینگے یہ حکم پاتے ہی نقارہ زنی ہر چوب
پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی ہرکارون نے ہر سر جیوش کو خبر پہونچائی کہ
لشکر اسلام مین طبل جنگی بجا ہی ہر سر جیوش نے بھی حکم دیا کہ ہمارے یہان بھی
نقارہ زنی بجے ادھر بھی کوس حربی نواز ش مین آیا دونون طرف
تیاری جنگ ہونے لگی تھوڑی دیر مین کچھ لوگ دوڑتے ہوے حاضر ہوے
مین صاحبقران زمان یعنی شاہزادہ بدیع الملک کی حاضر ہوے اور عرض کی

کو دریاے نسیان کی ہیئت خود بخود بدل گئی پاٹ بھی گھٹ گیا موجون کی روانی
مین بھی فرق ہو طغیانی بھی کم ہو جس طرح پہلے ہر جگہ پر گرداب نظر آتے تھے اب
معمولی طور پر جیسے خاص خاص جگہ دریاؤن مین ہوتے ہین اسی طرح اس دریا
مین بھی گرداب ہین یہ سنکر صاحبقران بہت خوش ہوے اور فرمایا معلوم ہوتا
ہو حضرات اپنے ارادے پر کامیاب ہوا اور حکیم فیلقوس کو مارا یہ فرماکر
باشتیاق سیر دریا اٹھ کھڑے ہوے ساتھ صاحبقران کے اسد غازی
آصف انجم طلعت شہنشاہ گوہر کلاہ جمہورین ممہور دلیر پرور
خلقہ بین جمہورین الزمان نور الزمان سکندر فرخ لقا اسفندیار
گیلانی امیر الزمان وغیرہ تمام سردار جانب دریاے نسیان
روانہ ہوے جو قت قریب پہونچے تو اور ہی رنگ دیکھا دریا وہ دریا
نہین معلوم ہوتا تھا پاٹ خفیف سے بھی کم رہ گیا تھا دیر تک صاحبقران
دریا کی سیر کیا کیے جو اختلال حواس مین تھا وہ بھی جاتا رہا اسد غازی
نے بھی قول صاحبقران کی تائید کی اور کہا مین بھی اپنے ہوش حواس بجا پاتا
ہون بیشک خضران فتحیاب ہوا اب یہ سب سردار نہایت خوش وخرم اپنے
اپنے خیمہ کی طرف متوجہ ہوے یہان ملازمین پر سے پورا اثر برطرف ہوا تھا
اس باعث سے اسد غازی نے ہزار ہزار آدمیون کو برائے ہواخوری
روانہ کرنا شروع کیا یہ خبر سنکر سب سردارون نے اپنے اپنے ملازمین کو
اسی طرح برائے ہواخوری بھیجا تمام رات ادھر تو طبل جنگ بجا کیا اور ادھر سیر دریا
ہوا کی صبح تک جسقدر آدمی باری باری جا سکے وہ صحیح الدماغ ہو گئے اور جو باقی
رہ گئے انکو حفاظت باربرداری کے لیے چھوڑا باقی لشکر کو لیکر سرداران عالی مرتبت
عازم میدان کارزار ہوے ادھر اسد غازی نے اپنے اسی ہزار قزاقون کو
ساتھ لیا اور سامنے قلعہ ہزار ہیکے آئے اہل قلعہ نے توپون کو پھر چڑھایا
گولندازان مہتابین روشن کرکے توپون پر آ بیٹھے اور دوربین لگا لگاکر دیکھنا
شروع کیا ہزار سر جوش فیل بند دروازہ پر آکر بیٹھا اور دوربین لگاکر
یہ بھی دیکھنے لگا اسد غازی نے بدیع الملک سے اجازت حاصل
کی اور اسی ہزار قزاقون کو لیکر قلعہ پر دھاوا کیا ادھر اہل قلعہ نے
جس وقت دیکھا کہ یہ لوگ زد پر آگئے ہین توپون کو بتی دکھائی توپخانہ
رعد آواز نواز ہوا میدان دھوان دھار ہو گیا زمین کو
زلزلہ آگیا آگ برسنے لگی چونکہ اسد غازی گولون کی زد پر تھے
سب کو یقین ہوا کہ ہمارا اسد مع اسد غازی نشانہ قضا ہوے جس وقت
دھوان کم ہوا دیکھا کہ اسد غازی نے بوق کو دم دیا اور پھر دھاوا کیا

اہل قلعہ نے پھر گولے مارے اسد غازی نے پھر لوگون کو دم دیا گویا یہ اشارہ تھا کہ گھوڑون کو بھگا دو اور گولون کو خالی دو ادھر تو باڑھ گولون کے چلی ادھر قزاقون نے مرکبون کو اشارہ کیا انھون نے شکم اپنے زمین سے ملا دیے باڑھ گولون کی خالی گئی گھوڑے قزاقون کے وہ کام کر رہے تھے جسکا پتہ فوج انگلستان کے مرکبون سے چلتا ہی یہ بھی وار خالی گیا جب قلعہ والون نے دوربین لگا کر دیکھا تو پھر یہ قزاق گھوڑے دبالے چلے آتے ہین پھر باڑھ ماری ایکی مرتبہ یہ گھوڑے کرد سے نکل لیٹ گئے اور گولے مانند تیر شہاب کے اوپر سے سنسناتے ہوے نکل چلے گئے اسد غازی تو اس طرح حملون کو رد کرتے ہوے چلے جاتے ہین اور قلعہ پر سے گولون کی مار ہو رہی ہی وہان زندان مین دیوانہ اژدر شیر خشم نے قید کو توڑا اور چار پانچ دیوانے جو اسکے ہمراہ قید تھے اُن سب نے بھی قید توڑی اور دربانون کو مار کر باہر نکلے ایک ہلڑ ہوا کہ دیوانہ چھوٹ گیا دیوانے نے جھپٹ کر چوب بارگاہ اسد غازی کی کھینچ لی اور پکڑ کر چوب حملہ کیا خدا پرستون کو قتل کرتا ہوا لشکر صاحبقران زمان پر گرا اور کہا اگر یہ باجے والے اُدھر گئے ہین تو مین ادھر لشکر کا خاتمہ کر دون اور بارگاہین وغیرہ چھین لیجاؤن اب خوف اسکے دل سے نکل گیا ہی اور یہ سمجھ گیا ہی کہ بوق ڈرنے کی چیز نہین ہی یہ شور و غوغا جو صاحبقران زمان کے گوش زد ہوا پوچھا کیا معاملہ ہی یہ ہنگامہ کیا ہی لوگون نے بیان کیا دیوانہ اژدر شیر خشم چھوٹ گیا لوگون کو قتل کر رہا ہی پس انھون نے باگ گھوڑے کی پھیری اُدھر دیوانے کو خیال پیدا ہوا کہ اگر تو نے یہان بارگاہ چھین لی اور وہان اُن لوگون نے قلعہ پر قبضہ کر لیا تو وہی اچھے رہے اس سے بہتر یہ ہی کہ چلکر اسی باجے والے سے لڑنا چاہیے اور قلعہ کو بچانا چاہیے یہ خیال کر کے پلٹا اور اصطبل اسد غازی مین جاکر مرکب پسند کر کے اُسپر سوار ہوا اور راہ قلعہ کی لی ساتھ ہی شاہزادۂ بدیع الملک نے بھی اسکے تعاقب مین مرکب کو جولان کیا ساتھ صاحبقران زمان کے تمام سرداران نامی و گرامی مثل آصف انجم طلعت شہنشاہ گوہر کلاہ اسفندیار گیلانی سکندر شیرخ لقا وغیرہ چلے اب آگے آگے تو اسد غازی گولون کو رد کرتے چلے جاتے ہین اور عقب مین اسد دلاور کے دیوانہ اژدر شیر خشم چلا آتا ہی اور دیوانے کے تعاقب مین صاحبقران زمان یعنی شاہزادۂ بدیع الملک مرکب تیز رفتار کو دوڑاتے چلے آتے ہین اور نعرے کر رہے ہین کہ او ملعون کہان جاتا ہی مین آپہونچا دیکھا دیوانے نے کہ یہ تعاقب

نہ ترک کرینگے پہلے انھین سے سمجھ لینا چاہیے یہ خیال کرکے باگ گھوڑے کی پھیری اور بدیع الملک سے سامنا کرکے آواز دی کہ ایک مرتبہ تو میرے ہاتھ سے پست ہو چکا ہی اور پھر سامنے آتا ہی تجھے شرم نہین آتی یہ کہکر بدیع الملک پر وہی چوب اسنے ماری جو یہ بارگاہ مین سے کھینچ لایا تھا بدیع الملک نے چوب اسکی پکڑلی دست صاحبقران مین آتے ہی چوب بھی تھرانے لگی اور مانند بید لرزنے لگی بدیع الملک نے جھٹکا مارا دیوانہ اثر در شیر خشم اوندھے منھ یال مرکب پر آرہا بدیع الملک نے دوسرے ہاتھ سے کمر زنجیر کا بند پکڑکے نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر جو زور کیا تو سر سے بلند کیا ہمراہیان دیوانہ نے تین چار حملے کیے مگر جو آگے بڑھا وہ بھی اسیر ہوا کسی کو آصف انجم طلعت نے کسی کو شہنشاہ گوہر کلاہ نے کسی کو سکندر فرخ لقا نے اسیطرح جو چار پانچ دیوانے اور رہے انکو ان شاہزادون نے ہاتھون پر بلند کرلیا اب یہ دیوانے تڑپ تڑپ کر لنگر مارتے ہین اور چاہتے ہین کسی طرح پنجے سے انکے چھوٹ جائین مگر پنجۂ ملک الموت سے کہان چھوٹ سکتے ہین لیکن جسوقت نعرۂ صاحبقران زمان کی آواز کان مین اسد غازی کے پہونچی ہر اور انھون نے پلٹ کر دیکھا تو دیوانے کو ہاتھ پر بدیع الملک کے بلند پایا اور تڑپتے دیکھا آواز دی سبحان اللہ بدیع الملک نے کہا اب جسوقت تک آپ قلعہ کو فتح کرکے نہ پھرینگے اسوقت تک یہ اسی طرح ہاتھ پر بلند رہے گا یہ سنکر اسد غازی نے ابکی جو گھوڑون کو مہمیز کیا تو برلب خندق پہونچکر دم لیا اور گھوڑون کے ننگ کاٹ کر مرکبون کو خندق مین ڈالدیا گھوڑے بیتے ہوے زیر دیوار قلعہ پہونچے جب اہل قلعہ نے دیکھا کہ یہ لوگ آہی پہونچے تو انھون نے پانی کا مشکوا لاکر دک کا پولا بارود کی ہانڈی تیل کا کڑھاؤ فصیل پر سے پھینکا مگر ان آزمودہ کارون نے خالی دیا اور اس حربہ آخر سے بچکر قلعہ کے پھاٹک پر گزر مارا پھاٹک شکستہ ہوا اور اڑا اڑا کر گرا پس اسد غازی اپنی پلٹنون سمیت داخل قلعہ ہوے اور تلوار برسانا شروع کی ادھر اہل قلعہ بھی آمادۂ مرگ ہوکر لڑنے لگے بجلیان تلوارون کی ڈھالون کے سیپاول مین کوندکوند کر گر رہی تھین اور خرمن حیات کو اجل رسیدون کے جلا رہی تھین ہنگامۂ مرگ گیرودار برپا تھا قزاق بوقین پھونک پھونک کر اور بھی ان لوگون کو گھبرائے دیتے تھے نیز برسر خیوش لشکر کو للکار رہا تھا کہ ارے اب بھی تم لاکھون ہو اور یہ تھوڑے سے ہین مار لو انکو جانے نہ پائین اسد غازی ہر چار طرف سے

لشکر کا ہجوم ہوا تلوار برسنے لگی قزاق جانون کو لڑاتے ہوے بوقین پھونکتے ہوے
تخت بادشاہ کی طرف چلے اور اسد غازی اُس دریاے مواج کو پیرتا ہوا
چلا جاتا تھا عین گرمی جنگ مین الماس تیرزن سے اور اسد غازی سے
سامنا ہوا اسد نے للکارا او ملعون یہ تبر درخت کاٹنے کا معلوم ہوتا ہی اُسنے
جواب دیا یہ نخل حیات قطع کرتا ہی اسد غازی نے فرمایا پھر تامل کیا ہے مین بھی تو
دیکھون کسکے نخل حیات کو قطع کرتا ہی یہ سنکر الماس تیرزن نے اسد ولاور پر
وار کیا اسد نے تبر الماس کے ہاتھ سے چھین کر مارا الماس تیرزن
کے دو ٹکڑے ہوے فرمایا بیشک تو سچا تھا یہ نخل حیات کو قطع کرتا ہی مگر یہ تجھے
نہ معلوم ہوگا کہ کسکے نخل حیات کو قطع کرتا ہی یہ کہکر ہزبر سرخپوش کیطرف
چلے اُدھر عضنفر بن اسد سے اور منحوس خوک پیشانی سے سامنا
ہوا اسنے تلوار ماری عضنفر نے وار اسکا خالی دے کر جو ہاتھ تیغہ آبدار کا
مارا تو کمر کفر کو خم کر دیا منحوس کی نحوست اسی کی جان پر پڑی اسد ثانی
نے آواز دی بھائی صاحب سبحان اللہ کیا کہنا اُدھر معروف بن اسد
سے اور سرجنگ نیزہ باز سے سامنا ہوا سرجنگ نیزہ باز نے نیزہ
مارا معروف نے ترچھے ہو کر نیزہ خالی دیا جیسے ہی سرجنگ نیزہ باز
جھونک مین گیا معروف نے بیاض گردن پر تیغہ مارا سر تن سے جدا ہوا
لاش اسکی پھڑکنے لگی اسد ثانی سے اور میلاد شترلب سے سامنا
ہوا میلاد نے سیل آہنی کا وار کیا اسد ثانی نے سیل اسکے ہاتھ سے چھینکر
وہی سیل اسکے سر پر مارا یہ بھی واصل جہنم ہوا اسد غازی لڑتے بھڑتے
قریب ہزبر سرخپوش کے پہونچ گئے ہزبر نے تلوار ماری اسد غازی
نے بند دست پکڑ کر جھٹکا مارا ہزبر سرخ پوش اوندھے منھ یال مرکب پر
آرہا اسد غازی نے دوسرا ہاتھ دراز کرکے کمر زنجیر کا بند پکڑ کر اٹھا لیا
اور بجاے سپر ہاتھ پر لے لیا بادشاہ کے گرفتار ہوتے ہی ہر طرف سے
شور و امان بلند ہوا اسد غازی نے قزاقون کو جنگ سے روکا اور
ہزبر سرخ پوش کو یون ہی ہاتھ پر بلند کیے ہوے قلعہ سے باہر آئے یہان
صاحبقران زمان یعنی شاہزادہ بدیع الملک دیوانہ اژدر شیر خشم کو
ہاتھ پر بلند کیے ہوے انتظار اسد غازی مین کھڑے تھے کہ اسد غازی
بافتح و فیروزی پہونچے اور صاحبقران کو فتح جنگ کی مبارکباد دی اور
صاحبقران نے اسد غازی کو مبارکباد دی اور اپنے اپنے قیدیون
کو عیارون کے سپرد کرکے داخل خیمہ ہوے لباس رزم اُتارے پوشاک بزم
جسم پر آراستہ کی صاحبقران بارگاہ گوہربار مین تشریف فرما ہوے سردار

آ آکر دنگلون اور کرسیون پر جلوہ افگن ہوے جسوقت تمام دربار مملو ہوگیا
تو صاحبقران عالی شان نے قیدیون کو طلب کیا داروغہ زندان ہرسر
سرخ پوش اور دیوانہ اتر در شیر ختم کو لیے ہوے حاضر دربار ہوا
صاحبقران نے بادشاہ کو اسکی عزت کے موافق اور دیوانے کو اسکی لیاقت
کے موافق بیٹھنے کو جگہ دی اسی اثنا مین دربانہ بارگاہ سے خواجہ خضران
بن عمر وثانی اور عازم شعبدہ باز نمودار ہوے صاحبقران کو سلام کیا اور
اپنے اپنے مقام معین پر بیٹھ گئے صاحبقران نے پوچھا کیفیت پیش آئی
بیان کرو خضران نے اپنا پہونچنا اور حکیم صاحب کا پہچان لینا اسکے بعد اظہار
اسلام کرکے وصیت کرنا اور انتقال کرجانا اور بعد دفن واپس ہونا سب باتین
بیان کین اسکے بعد پیغام حکیم صاحب کے بعد سلام بیان کیے انھون نے
یہ بھی کہا تھا کہ یہ مقام سخت ہی اگر مناسب ہو تو اب آگے جانے کا قصد نہ فرمائیے
بلکہ پلٹ جائیے ورنہ بہت زحمتین اٹھائیے گا صاحبقران نے فرمایا خیر یہ آنکی دوستی
اور ہمدردی ایمانی کا مقتضا تھا جو مجھے روکا مگر مین جس ارادے سے آیا ہون
بغیر اس کام کو ختم کیے ہوے ہرگز یہان سے واپس نہ جاؤنگا لیکن جسوقت
یہ تمام باتین ہرسرخ پوش نے سنین کہ حکیم فیلقوس مسلمان تھا
اور اس نے اس دار فانی سے انتقال کیا تو اسکے جی چھوٹ گئے کہ اب ان
لوگون سے یہان کون لڑ سکتا ہے آگے جاکر جو کچھ سختی پیش آئی یہان تو خاتمہ ہوگیا
صاحبقران نے ہرسرخ پوش کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا اے
ہرسرخ پوش سنا تو نے جس شخص پر تجکو بھروسا تھا اسنے بھی انتقال کیا
اور وہ بھی مذہب اسلام رکھتا تھا لہذا مومنون کو لازم یہ ہے کہ تو بھی مذہب
برحق کو اختیار کرے اور اکوان پرستی کو ترک کرے وہ ایک ساحر غدار و کافر مکار
تھا اس نے فریب دے کر بندگان خدا کو بہکا رکھا ہے ایک زمانے مین مثل
اکوان کے آئینہ اندام جادو کو بھی دعوی خداوندی تھا اور بہت
سے کافر اسکو بھی سجدہ کرتے تھے اور خدا جانتے تھے لیکن جسوقت
ساز و سامان اسکے سب مٹ گئے تو اسکو سوائے فرار کرنے کے کچھ بھی
بن نہ پڑا آخر وہان سے بھاگ کر اس مقام پر آیا اور اکوان تاجدار سے
پناہ مانگی اور ابتک اسکے یہان موجود ہے یقین ہے تم بھی اسکی کیفیت سے واقف
ہوگے اب دیکھ لیتا ایک روز یہی حالت اکوان بے ایمان کی ہوگی کہ یا تو میرے
ہاتھ سے وہ مارا جائے گا اور یا کہین بھاگ جائے گا اگر اجل اسکی میرے ہی
ہاتھ سے ہے تو انشاء اللہ اس ملعون کو ضرور قتل کرونگا اور سارا اسکا
غرور خداوندی مٹا دونگا جو لوگ اسکو خداوند جانتے ہین وہی اسکی حالت

افسوس کرینگے اور دست تاسف ملینگے اور اگر قضا اسکی ابھی نہین ہی تو کہین بھاگ جائے گا بہرکیف ایسی ایسی ہزارہا خداوندیان صاحبقران اول کے زمانے سے لیکر اسوقت تک برگشتہ گئین اور آیندہ بھی مٹینگی انجام دین سوا مذہب اسلام کے کوئی مذہب باقی نرہے گا پس ای ہنربرسرخ پوش تجکو چاہیے کہ دیدۂ عقل سے اپنے خداوند کو پہچان جو تیرا معبود حقیقی ہی اور بہکانے پر ان کافرون کے نجا اور افعال گذشتہ سے اپنے توبہ کر کہ ذات اسکی راحم وغفار ہی وہ عصیان تیرے بخش دے گا اور اگر تو حق کو چھپائے گا اور یکسر کافر بنا رہے گا تو بہت خراب ہوگا دنیا مین سزائے موت نہایت ذلت کے ساتھ ہوگی اور انجام مین ابدالاباد تک نار دوزخ مین جلتا رہے گا ان باتون سے ہنربرسرخ پوش ڈھرا گیا اور عرض کرنے لگا یا صاحبقران مذہب اسلام تو مین ابھی اختیار کرتا ہون بیشک یہ مذہب برحق ہی مگر مجھے زندگی اپنی منظور نہین فرمایا آخر اسکا کیا سبب تب ہنربرسرخ پوش نے عرض کی کہ حاکم ہوکر محکوم بننے سے مرجانا بہتر ہی آج تک مین اسی سرزمین کا بادشاہ تھا اور اسوقت سے مثل دیگران مین بھی سمجھا جاؤنگا جو لوگ زمانہ حکومت مین مجھ سے کینہ رکھتے تھے وہ اسوقت اس کینۂ دیرینہ کو نکالینگے یہ سنکر صاحبقران بااقبال نے فرمایا ای ہنربرسرخ پوش تو رنجیدہ نہو ہمارا یہ دستور نہین ہی کہ ہم کسی کے ملک ومال پر نظر کرین ہم تحصیل دنیا کے لیے نہین لڑتے شیوہ ہمارا تاج بخشی ہی تیرا ملک تجکو مبارک ہو بلکہ اور کچھ اضافہ کی خواہش ہو تو وہ بھی ممکن ہی یہ فرما کر خود اسکی قید دفع کرکے کلمۂ طیبہ پڑھا کر مسلمان کیا اور حمام بھیجکر غسل کراکے خلعت سے سرفراز فرمایا اور نہایت عزت وحرمت کے ساتھ اسکو رخصت کیا اسکے بعد دیوانہ آذر شیر خشم کو نمائش کی وہ بھی بصدق دل مسلمان ہوا اور ہنربرسرخ پوش کی خدمت مین آکر اخلاق صاحبقرانی کی تعریف کرکے سرنگون ہوا ہنربرسرخ پوش نے دربار عام کیا اور کہا جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ دین اسلام قبول کرے ورنہ وہ میرے ملک سے نکل جائے مین اسکا ہرگز شریک نہین ہون یہ سنکر سب نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگئے جسوقت اسنے انتظام سلطنت سے فرصت پائی اور سب کو اپنے موافق کرلیا تو خدمت فیضدرجت مین صاحبقران زمان یعنی شاہزادہ بدیع الملک کی حاضر ہوا اور استقبال کرکے ساتھ اپنے قلعہ مین لے گیا اور دست بستہ عرض کی اب گھر کے ہوتے باہر رہنا کسی طرح مناسب نہین ہی اب صاحبقران زمان نے عرض اسکی قبول فرمائی تاکہ دل شکنی اسکی نہو اور قلعۂ ہنربرسرخ مین قیام فرمایا

اور بتخانون کو منہدم ہونے کا حکم دے کر مسجدون کی بنا ڈالی سکہ نام پر بادشاہ
لشکر اسلام یعنی دارا ے بن جمشید کے جاری ہوا تین روز ہر سر خیوش
نے صاحبقران کی دعوت و ضیافت مین سر کیے چوتھے روز صاحبقران
عالی شان نے فرمایا اے ہرسرخ پوش مین برا ے قتل آئینہ اندام جادو
آیا ہون یہان رہنے کو نہین آیا ہون اگر تمکو لوح طلسم کا کچھ حال معلوم ہو
تو بیان کرو ورنہ مین دوسری تدبیر کرون اسنے عرض کی اگر حال لوح کا معلوم
ہوگا تو عازم شعبدہ باز کو معلوم ہوگا مجھے اسکا علم نہین ہی اس وقت
عازم شعبدہ باز موجود نہ تھا لیکن خضران بن عمرو موجود تھا اسنے عرض کی
یا صاحبقران جب مین حکیم فیلقوس تا ئی تک پہونچا ہون اوسنے مجھے
معلوم ہوا کہ زمانہ انکی زندگی کا قریب ختم ہی تو مین نے بتہ لوح طلسمی کا بھی آنسے
پوچھا تھا انھون نے فرمایا تھا لوح طلسمی کا انتظام حکیم ارجاس ایرانی
نے کیا ہی اسنے ایک دریاے ذخار مین گنبد حباب کے اندر نہان کیا ہی کوئی
شخص بتہ اس دریا کا نہین پاسکتا اگر دریا کا بتہ بھی لگا لیا تو گنبد حباب تک نہین
پہونچتا اور بفرض محال اگر گنبد تک پہونچ بھی گیا تو گنبد سے بارش تیر ہوتی
ہی اُن تیرون سے بچنا دشوار ہی اور بتہ حکیم ارجاس ایرانی کا سوا ے
عازم شعبدہ باز کے اور کوئی نہین جانتا اگر عازم شعبدہ باز مجھے
اپنے ہمراہ لے چلے تو مین جان نثاری کو موجود ہون صاحبقران نے اسیوقت
عازم شعبدہ باز کو بلوا بھیجا حسب الحکم صاحبقران عالی شان عازم
شعبدہ باز حاضر حضور ہوا اور عرض کی مجھے کسلیے یاد فرمایا ہی عازم شعبدہ باز
سے صاحبقران نے فرمایا اگر تمکو بتہ حکیم ارجاس ایرانی کا معلوم
ہو تو خضران کو اپنے ہمراہ لیکر جاؤ عازم شعبدہ باز نے عرض کی
غلام موجود ہی بسر و چشم اس خدمت کو بجا لائے گا غرضکہ اُسی وقت
عازم شعبدہ باز اور خواجہ خضران بن عمرو نے کوچ کی تیاری کی
اور صاحبقران سے رخصت ہوکر جانب صحارواں ہوے اس راستے مین
خضران کو ایسے ایسے سخت صحرا ملے جو کبھی نہ دیکھے تھے وہ بلندی و پستی
کہ ایک فرسخ کا طی کرنا سو فرسخ سے کم نہ تھا خدا خدا کرکے قریب شام
ایک مقام پر پہونچکر ٹھہرے کیا دیکھا ایک شخص جھاڑیون مین ہوتا ہوا
چلا جاتا ہی خضران نے اسے آواز دی بھئی جانے والے ذرا ہماری
بھی سن لے ہم راستہ بھول گئے ہین اور اس صحا مین ٹکرا تے
پھرتے ہین گم کردہ راہ ہین ہمپر ترس کھاؤ ہمارے پاس آکے ہمکو راہ
سے لگا دو اُس آدمی نے جو نئی آدمی کی آواز سنی بھاگا کہ یہ بیان

کیسو پکڑا گیا لیکن بھاگنے مین پانون اسکا اُلجھا اور یہ گرا خضران نے دوڑکر کمند ماری اور
پکڑ لیا جب یہ بے بس ہوا تو فریاد کرنے لگا ایک شخص اُسی وضع کا اور پیدا ہوا
اور قریب آکر کہنے لگا کیون ہمارے ساتھی کو تمنے پکڑا ہی خضران نے کہا مکان
حکیم ارجاسس ایرانی کا کہان ہی اُسنے بتانے سے انکار کیا خضران نے کہا اگر
نہ بتاؤگے تو ہم تمکو قتل کرینگے جب زیادہ ڈرایا دہمکایا تو اُن لوگون نے کہا ہم
سب حکیم صاحب کے ملازم ہین چلیے ہم آپکو لیے چلتے ہین لیکن کوئی فائدہ
نہوگا خضران نے کہا فائدہ ہو یا نہو تم مکان ہمین بتا دو یہ دونون راضی ہوے
اور خضران و عازم شعبدہ باز کو ساتھ لیکر جھاڑیون مین گھسے دیر کے بعد
اُس جنگل سے نکلے اور ایک صحراے پُر فضا مین پہونچے دیکھا خضران نے کہ
صحرا رشک گلزار ارم ہی سوے گوناگون لگے ہوے ہین درخت بار گل سے
خمیدہ ہوے جاتے ہین جانوران پرند کیسے خوش نوا ہین کہ آواز سے اُنکی دل کو
فرحت ہوتی ہی وسط صحرا مین ایک مکان عالیشان بنا ہوا ہی تمام مکان سنگ مرمر کا
معلوم ہوتا ہی وہ دونون خضران اور شعبدہ باز کو لیے ہوے مکان مین داخل
ہوے دیکھا خضران نے کہ مکان نہایت پر تکلف بنا ہوا ہی لیکن نہایت
سادہ سادہ بیچ مین تخت بچھا ہوا ہی اسپر ایک تصویر بنی ہوئی ہی گرد بیٹھ
اور لوگ اُسی وضع کے بیٹھے ہین جس وضع کے لوگ خضران کو یہان لائے
تھے خضران نے قریب پہونچکر حکیم صاحب کو سلام کیا مگر جواب نہ آیا اُن لوگون
نے عرض کیا حکیم صاحب کو انتقال کیے ہوے سو برس کا زمانہ ہوا یہ تصویر
حکیم صاحب کی ہی ہم لوگون کو ایک نسخہ تعلیم فرما دیا تھا اور مجاوری ہمارے سپرد
کی تھی ہم اُس نسخہ کے ذریعہ سے اسوقت تک اس تصویر کو قائم کیے
ہوے ہین ورنہ دراصل حکیم صاحب کا پیکر بے روح ہو چکا ہی یہ سُنکر خضران
نہایت پریشان ہوا اور عازم شعبدہ باز سے کہا اب کہو کیا کہتے ہو اب
لوح کا کس سے پتہ لگائین عازم شعبدہ باز نے کہا مین بھی اسی فکر مین
ہون لیکن میری عقل تو کام نہین دیتی اس مقام پر کیا کرنا چاہیے میرے تو
ہاتھ پانون پھول گئے ہاتھون کے طوطے اُڑ گئے ساری محنت جو اتنی مسافت سخت
طے کرکے کی تھی رائگان ہو گئی خضران نے کہا ای عازم شعبدہ باز گھبراؤ نہین
اگر مردے سے نہ پوچھا تو کچھ کام نہ کیا زندہ سے تو ہر شخص بات کر سکتا ہی
عازم شعبدہ باز نے کہا آپ جانشین خواجہ عمر ویان ہمارے تو وہم مین
بھی نہین آتا کہ مردہ کیا بات کرے گا خضران نے اُن لوگون سے کہا بتاؤ
حال حکیم صاحب کا کہان رکھا ہی اُنھون نے کہا ہمین نہین معلوم اسلیے کہ
ہم ملازم تھے جو کام ہمارے سپرد تھا اُسی سے بحث رکھی ہمین نہین معلوم

حکیم صاحب کا مال کہان ہی اور خزانہ کس جگہ رکھا ہی خضران نے کوڑا پکڑا اور پیٹنا
شروع کیا سب کو خوب مارا یہ لوگ مثل مرغ بسمل کے پھڑک رہے تھے جب
کسی طرح ان لوگون نے نہ بتایا اور کہا چاہے آپ مار ڈالیے مگر ہم کیا بتائین ہمین
معلوم ہی نہین حکیم صاحب فقیرانہ مزاج رکھتے تھے آنکے پاس سوا نسخون کے
اور کیا تھا خضران نے دیکھا یہ لوگ کسی طرح نہین بتاتے معلوم ہوتا ہی
یہ سچے ہین مین نے اسقدر مارا تھا اگر کیسے ہی چور ہوتے تو قبول دیتے
اب خضران نے ایک کٹوری عطر کی نکالی اور ایک کپڑا عطر مین تر کرکے
تمام تصویر کو خوشبو کیا اور جس قدر عطر باقی بچا اسکو تمام مکان مین چھڑک
دیا عازم شعبدہ باز کھڑا تماشا دیکھ رہا ہی کہ یہ کیا معاملہ ہی خضران نے
دن تمام کرکے شام کو وضو کیا نماز پڑھی اور دعائے سفر پڑھ حکیم ارجاس
ایرانی کے حویلی مین کی قریب صبح آنکھ لگ گئی دیکھا ایک شخص لباس عجمی
پہنے ہوئے چلے آتے ہین قریب آکر سلام علیکم کی آواز دی خضران نے
جواب سلام دیکر نام پوچھا انھون نے بیان کیا نام میرا حکیم ارجاس ایرانی
ہی مجھے اپنے علم کے ذریعہ سے معلوم ہوگیا تھا کہ ایک زمانے مین تم یہان
آؤگے اور مین اس زمانے مین زندہ نہونگا اور ہر مرحلہ لوح کا میرے
بتانے پر موقوف ہی اس لحاظ سے مین نے اپنے مردے پر خود
اہتمام کیا اسوقت تک مین نے اپنے تئین دواؤن کے زور سے بٹھائے
رکھا اگر مین قہر بن ہوتا تو تم فاتحہ پڑھکر پلٹ جاتے میرا تو کام نکل جاتا
مگر تمھارا کام ناتمام رہ جاتا اے خواجہ ثالث جس مسند پر میری تصویر
رکھی ہی اسکے دہنے گوشے کو ہٹانا ایک پرچہ کاغذ کا ملے گا وہی دریائے
فرار کے عبور کرنے کو کافی ہی اور مقام لوح تک پہونچا دے سکتا
ہی اور وہ سامنے مشرق کی طرف جو ایک کھڑکی سی معلوم ہوتی ہی
اسمین کھولنا دریا نظر آئے گا لیکن اس پرچہ سے وہی شخص کام
لے سکتا ہی جو فتاح طلسم ہو تمھین کچھ نظر نہ آئے گا یہ جواب دیکھکر
خواجہ خضران کی آنکھ کھل گئی جلدی سے قریب مسند آئے گوشہ مسند
ہٹاکر پرچہ اٹھایا گوشہ مسند کا ہاتھ مین آگیا لیکن پرچہ پر کوئی
اثر نہ پہونچنے پایا تھا خضران نے پرچہ اٹھاکر جیب مین رکھا اور
عازم شعبدہ باز سے کہا دیکھا تم نے ہم کہین خالی پھرنے والے
تھے عازم شعبدہ باز نے کہا آپ کے کمالات تو اظہر من الشمس
ہین کیا مجال تھی کسی کی جو پتہ ایسی پوشیدہ چیز کا لگا سکتا غرضکہ
دو پرچہ لیے ہوئے مع عازم شعبدہ باز مکان سے نکلے اور مدام

قلعۂ ہزربیہ کی اختیار کی پھر انھین جنگلون کو طی کرنا پڑا ابکی مرتبہ سہولت
کے واسطے جا بجا جھنڈیان نصب کرتے گئے کہ جب صاحبقران زمان
یعنی شاہزادۂ بدیع الملک کو ساتھ لائین تو دقت نہو غرضکہ بعد قطع
راہ قلعۂ ہزربیہ مین داخل ہوئے اور صاحبقران سے تمام واقعات
گذشتہ بیان کیے اور پرچہ صاحبقران کے سپرد کیا صاحبقران با اقبال
نے دوسرے روز عزم سفر کیا اور تن تنہا خضران بن عمرو کی رہبری پر
جانب مکان حکیم ارجاس ایرانی روانہ ہوئے اسی کے راستے مین
قبر حکیم فیلقوس کی تھی خضران اول صاحبقران کو وہان لایا اور کہا
یہ قبر حکیم فیلقوس کی ہی صاحبقران نے قبر حکیم فیلقوس پر فاتحہ پڑھا
اور وہان سے کوچ کرکے صحراؤن کو طی کرتے ہوئے اسی مکان مین پہونچے
جہان سے خضران پرچہ لایا تھا جسوقت نظر صاحبقران عالیشان کی تصویر
حکیم ارجاس ایرانی پر پڑی دیکھا عجب مرد متبرک ہی خضران سے کہا
اب انھین دفن کرو انھون نے ہمارے واسطے بڑی تکلیف گوارا کی کہ بعد
مرنے کے بھی گوشۂ عافیت قبر سے محروم رہے سوا اسکے اور کوئی وجہ نہ تھی
کہ یہ اپنے مردے کو اس طرح رکھتے اور دفن سے منع کرتے خضران نے
عرض کی بیشک یا صاحبقران یہی سبب تھا جو انھون نے اتنی بڑی زحمت لیکر
مرنے کے گوارا کی پھر خضران نے کہا اب یہان سامان دفن و کفن کہان سے
مہیا ہو یہ سنکر صاحبقران نے بہت افسوس کیا کہ کاش مین اپنے ساتھ
لشکر سے کچھ اور لوگ بھی ہمراہ لیتا آتا خضران نے کہا پھر اب پلٹ چلیے
صاحبقران نے کہا ہان سوا اسکے اور کیا ہوسکتا ہی خضران نے کہا ہو تو سب
کچھ سکتا ہی مگر روپیہ کا خرچ ہی صاحبقران نے فرمایا یہان تو روپیہ بھی نہین ہی خضران
نے کہا روپیہ نہین ہی تو کیا ہوا رئیسون کی زبان مین روپیہ ہی آپ اُس
مصارف کے دینے کا وعدہ کیجیے مین ابھی کسی نہ کسی سے قرض دام لیکر
سب انتظام کردونگا آپ کے لیے دشواری نہین ہی البتہ ہم ایسے
غریب ہین جنھین کوئی ایک جھجی قرض نہ دے گا صاحبقران نے
فرمایا خواجہ اگر اسکا انتظام یہین کردو تو واللہ بھی ایک ایک
روپیہ کے دس دس روپیہ دونگا خضران نے اسی وقت سب
سامان دفن و کفن زنبیل سے نکالکر مہیا کردیا اور ایک گھنٹہ کے
عرصہ مین حکیم ارجاس ایرانی کی لاش کو غسل و کفن دیکر
اُسی قصر مین دفن کردیا صاحبقران عالیشان نے فاتحہ پڑھا اور
خضران کی اس کارگزاری سے بہت خوش ہوئے اب خضران سے

فرمایا تمھاری حد یہین تک تھی اب تم اسی جگہ ٹھہرو اور ہم تلاش لوح مین جاتے ہین جو لوگ یہان ملازمان حکیم ارجاسس ایرانی تھے انکو اس مقام کی آمدنی بخش دی اور مجاوری تہ حکیم ارجاسس ایرانی کی انکے سپرد کی اور خضران کو گلے لگاکر اسی مقام پر ٹھہرنے کو فرمایا اور آپ برچہ ہاتھ مین لیکر اس کھڑکی کی طرف متوجہ ہوے اور قریب کھڑکی کے آکر بت کھولے خضران نے کہا یا صاحبقران ذرا سیدھے پن سے کام نہ لیجے گا بغیر برچہ دیکھے کوئی بات نہ کیجے گا یہ کہکر مناجات مین مصروف ہوا اور پکار پکار کر یا حنان و یا منان دعا مانگنے لگا کہ بکایک کھڑکی سے بجلی کڑکی اور ایک نعرہ گرا خضران کو اٹھائے لیے چلا گیا ہر چند یہ چیخا اور پکارا مگر صاحبقران کے کان تک آواز اسکی نہ پہونچی کیونکہ بدیع الملک اسم خوانی مین مصروف تھے جیسے ہی انھون نے اسم تمام کیا دیکھا سامنے دریا بالہ بن مارتا ہوا چلا جاتا ہی اور ایک کشتی بہتی چلی آتی ہی اسپر ایک ضعیف اور ایک نازنین سوار ہی نظر جو صاحبقران کی اس نازنین پر پڑی بیچین ہوگئے آواز دی سہ طلیحہ کوئی تمام کر رہ گیا ہی ؟ ادھر جانے دے ادھر دیکھ لینا ؟ یہ صدا سنکر اس نازنین نے کشتی کو دبایا اور اس طرف سے لے چلی جیسے ہی کشتی قریب کھڑکی کے پہونچی آواز دی ہم تو بے تابانہ سواری پر جا رہے ہین اگر آنا ہو تو اسی کشتی پر آجاؤ یہ سنتے ہی صاحبقران نے جست کی اور کشتی پر جا پہونچے کشتی آن واحد مین بہکر بہت دور نکل گئی اور گرداب مین پھنسکر چکر مارنے لگی صاحبقران کو خیال آیا تم نے بہت بیجا حرکت کی کہ بغیر برچہ دیکھے کشتی پر آبیٹھے مگر اب خیال اسکا بیکار ہی اسلیے کہ وہی مثل ہی کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد خدا پر توکل کرکے خاموش ہو رہے وہ کشتی چرخ مارتے مارتے غرق ہوگئی صاحبقران عالیشان نے غرق ہوتے وقت کلمہ طیبہ زبان فیض ترجمان پر جاری کیا اور غرق ہوگئے جس وقت باہون زمین پر آشنا ہوے تو اپنے کو ایک صحراے لق و دق مین پایا اور کہیں مین پانی کی نہری بھی نہ دیکھی نہ وہ نازنین تھی نہ بڑھیا تھی نہ کشتی نہ وہ دریا تھا صرف بدیع الملک تن تنہا صحرا مین کھڑے تھے انھون نے برچہ کو اٹھاکر ملاحظہ فرمایا لکھا تھا ای فتاح طلسم گھبراؤ نہین یہ کشتی موکل لیکر حاضر ہوا تھا یہی صورت اس مقام پر پہونچنے کی تھی جو اسم تم نے پہلے پڑھا تھا اسی کے اثر سے یہ سب امر ظہور مین آئے تھے اب تم فورا بے خوف و خطر ایک طرف بتلاش لوح روانہ ہوا جو جو عجائبات پیش نظر آئے جائیں لوح دیکھکر کاربند ہونا یہ دیکھکر صاحبقران کو اطمینان ہوا اور تکیہ خدا پر کرکے ایک جانب چل نکلے جاتے جاتے متصل ایک باغ کے پہونچے دیکھا

کہ زیر دیوار باغ ہزار ہا طائر مثل بطو سرخاب و طاؤس و قمری وغیرہ کے جمع ہین نظر جو اُن طائرون پر بدیع الملک پر پڑی بیساختہ بھر بھر کرکے اُڑے اور شور کرتے ہوئے انبساط کے چلے گئے بزبان انسانی کہہ رہے تھے کہ فتاح طلسم آگیا یہ وقت غفلت کا نہین ہے ادھر تو وہ طیور داخل باغ ہوئے اور ساتھ ہی ہوا سے تند چلی اور ایک دیو سہ جھاڑ شنہ بہار گوشۂ صحرا سے نمودار ہوا ایک قرنا اُسکے ہاتھ مین تھا بدیع الملک کو دیکھتے ہی اُنکی طرف چلا اور قرنا کو مُنہ سے لگایا بدیع الملک نے اُسکو اپنی طرف آتے دیکھکر چہ پر نظر ڈالی لکھا ہوا تھا کہ فلان اسم پڑھکر پیکان سحر پر دم کرو اور اپنی جلد کمان مین پیوستہ کرکے سر کرو کہ دیو قرنا کو نہ پھونکنے پائے یہ دیو ساحر ہی اگر یہ قرنا کو پھونک دیگا تو در اصل تمکو پھونکیگا فوراً تمام جسم مین آبلے پڑجائینگے ہوا اس قرنا کی شعلۂ آتش سے کم نہین یہ دیکھتے ہی بدیع الملک نے جلدی سے اسم کو تمام کیا کہ اسم نہایت مختصر تھا اور پیکان پر دم کرکے تیر کو چلہ کمان مین نہایت پھرتی سے پیوستہ کرکے مارا ادھر تو کمان گڑگی اُدھر دیو نے قرنا پھونکی اور ہوا قرنا کی بدیع الملک کی طرف چلی اور تیر دھارا ہوا کا کاٹتا ہوا دیو کی طرف چلا یہ معلوم ہوتا تھا کہ شہباز اپنے صید پر دھارے کو کاٹتا ہوا پردن کو تولے ہوئے چلا جاتا ہے تیر کے پردن سے سنسنانے اور فنا کی آواز پیدا تھی ہنوز ہوا سے قرنا بدیع الملک تک نہ پہونچنے پائی تھی کہ تیر پہونچ گیا اور دیو کے سینہ پر پڑا کہ توڑ کر پار گذر گیا دیو کے مرتے ہی اثر سحر باطل ہوگیا سرد ہوکر بدیع الملک تک پہونچی کہ یہ اُسکے گزند سے محفوظ رہے اُدھر دیو کے سینہ سے خون کی جگہ ایک شعلہ نکلا اور طائران باغ پر گرا کہ یہ سب طائران آتشبازی کی طرح جلکر خاک ہوگئے بڑی دیر تک آندھی چلا کی خاک اُڑا کی ایک طوفان برپا رہا بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی گرانام من دیو قرناس جادو بود حیف مردیم و جاندادیم و بہ مطلب خود نرسیدیم اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا کہ دیوار باغ پر سے کچھ پریان جھانک رہی ہین اور اشارے سے بلا رہی ہین بدیع الملک دروازۂ باغ سے اندر باغ کے آئے پریون نے اشارہ کیا کہ سلیمان وقت آگیا سب نے آکر گھیر لیا جو سرداران پریون کی تھی وہ بھی حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ تشریف لائیے فرمایا کہ تم کون ہو اور یہان اس حال خراب سے کیونکر پہونچین مین دیکھتا ہون کہ پوشاکین تم سب کی میلی ہین بال پریشان ہین اون سب نے عرض کی کہ ہماری شاہزادی ملکہ غلمان پری یہ جو سامنے آپ کے کھڑی ہین مکان انکا قاف ششم مین ہے یہ پردہ دنیا کی سیر کو نکلی تھین کہ اسی اثنا مین یہ دیو موذی کا ٹا سارے حلیہ کو اسیر کرلے آیا اور اس باغ مین لاکر قید کیا روز بجز سبزہ وغیرہ لاکر کھلا دیتا تھا یہان پوشاک کہان کہ بدلتے اور سامان آرایش وغیرہ کجا یہ کہیے کہ آج آپکی بدولت اس ظالم کے پھندے سے چھوٹے اور نجات پائی اب جبتک ہم لوگ زندہ ہین آپ کی کنیزی مین حاضر ہین بدیع الملک نے برج کو دیکھا لکھا تھا کہ یہ بیچ کہتی ہین بیشک انھین دیو نے لاکر قید کیا تھا غلمان پری بدیع الملک کو لیے ہوئے اندر قصر کے آئی اور ایک چوکا سنگ مرمر کا لگا ہوا تھا اُسے پریون نے اپنے پردے

جھاڑ کر صاف کیا اور بدیع الملک کو اس چوکے پر بٹھایا بس یہی تکلف یہان کا تھا اور فرش وغیرہ
کہان نصیب تھا ارغوان پری جو کہ دختر زادی غلمان پری کی تھی نہایت شوخ اور چنچل سنوم
ہوتی تھی ہین اسکا کم تھا اسنے کہا بلکہ وہ آدم زاد جو دیو نے پکڑ کر قفس مین بند کیا ہی اُسے وہ اکثر
گوایا کرتا تھا کیا مزے سے گاتا ہی چلیے اُسے بلوا کر مہمان کے آنے کی خوشی کرین غلمان پری
نے کہا ہان سچ ہی تو نے خوب یاد دلایا یہ سُنکر بدیع الملک کے کان کھڑے ہوئے غلمان
پری نے کہا چلیے وہ کیا سامنے قفس لٹکا ہوا ہی یہ سچ کہتی ہی وہ اس مزے سے گاتا ہی کہ ہنستوں کو
رُلاتا ہی روتون کو ہنساتا ہی بدیع الملک اُٹھکر اُن پریون کے ساتھ ہوئے اور اُس درخت
کے پاس آئے جہان قفس لٹک رہا تھا دیکھا کہ ارغوان پری بال بکھیرے بکھیرے اور کہتی ہی کہ گاؤ
اور وہ چیختا ہی بدیع الملک نے قریب سے جو دیکھا تو خضران ہی پریونکو ڈانٹا کہ ارے تم بڑی
ظالم ہو یہ کیا کرتی ہو کہ ایک قیدی کو اس طرح آزار پہونچاتی ہو خضران نے جو آواز بدیع الملک
کی سنی پلٹ کر دیکھا پکارا یا صاحبقران ان بلاؤن سے میرا پیچھا چھڑائیے صاحبقران مسکرانے
لگے اور ارغوان پری سے کہا کہ ارے یہ میرا بھائی ہی اسے آزاد کر دو قفس سے نکالو ارغوان
پری جھک کر الگ ہوئی غلمان پری نے کہا کہ اگر حضور کو اسکے حال پر رحم آیا ہی تو چھوڑ دیجئے
مگر یہ بھائی آپکا کہان سے آیا آپ کی یہ شان و شوکت اسکی یہ حالت آپ گورے چٹے یہ سانولے رنگ کا
آدمی کوئی بھی مناسبت ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ہمارا انکا کئی پشت سے ساتھ چلا آتا ہی انکے دادا
خواجہ عمرو بن امیہ ضمری شاہزادہ ولایت اول تھے اور میرے جد امجد کا اسم مبارک زلزلہ ثانی
ثانی سلیمان جناب امیر حمزہ صاحبقران تھا ان دونون مین باہم ایسی محبت تھی کہ بھائیون مین
بھی نہین ہوتی ہی ایک دوسرے کے نام کا عاشق تھا اسی طرح انکے باپ حمزہ ثانی کی رفاقت مین رہے
اور یہ میرا رفیق ہی اتنی مدت کا ساتھ ہی کہ خون ملگیا اور انکے دادا اور جد امجد تو دودھ شریک بھائی بھی
تھے یہ سُنکر غلمان پری نے جلدی سے بیلی قفس کی کھینچکر خضران کو باہر نکالا خضران قفس سے
نکلتے ہی ارغوان پری کی طرف دوڑا کہ اسنے میرے بال نوچے ہین اسکے پر نوچونگا یہ بھاگ کر
غلمان پری کے پیچھے چھپی غلمان پری نے کہا جیسا تو نے کیا اُسکی سزا پائیگی کیون تو نے
اُنکے بال نوچے پر تو نہ نوچی خضران نے کہا کہ ارغوان پری نے مجھے آکر چھیڑا بدیع الملک نے خضران
سے کہا کہ ہمارے سر کی قسم بس جانے دو اسے نہین معلوم تھا کہ تم کون ہو اور یہ بیان کرو کہ کسطرح
مبتلائے بلا ہوئے ہین خضران حکیم ارجاس کے مقبرہ پر چھوڑ آیا تھا خضران نے عرض کی کہ مین پکار
پکار کر دعا مانگ رہا تھا دعا میری خداوند عالم نے قبول کی کہ آپ صحیح وسالم دریا عبور کر کے اس
مقام تک پہونچے مگر یہ دیو حرامزادہ اسطرف سے جا رہا تھا اسنے جو آواز میری سُنی مجھے اُٹھا لایا اور یہان
اس قفس مین بند کر کے لٹکا دیا جبتک دیو یہان رہتا تھا وہ مجھے چھوایا کرتا تھا جب دیو کہین چلا جاتا
تو یہ پریان گھیر لیتی تھین اور خصوصاً یہ پری جو آپکے پیچھے چھپی کھڑی ہی بڑی شریر ہی یہ لکڑیان بھونکا
کرتی تھی مین اس سے بدلا ضرور لونگا ارغوان پری نے کہا کہ جناب سلیمان کی قسم یہ جھوٹ کہتے
ہین مین نے کبھی لکڑی نہین بھونکی صاحبقران نے دیکھا کہ کچھ طبیعت خضران کی اسکی جانب مائل ہی کہا بھی

اچھا بدلا لے لینا تم بھی لکڑی بھونک لینا مگر یہ کونسا وقت ہے ہم تو فکر لوح مین آئے ہین تم بدلا لینے کی فکر
مین ہو غلمان پری سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تمھین کچھ نشان لوح کا معلوم ہے اسنے عرض کی کہ
مین کچھ نہین جانتی ہون مگر اتنا معلوم ہے کہ وہ جو گوشہ قصر مین ایک پتھر رکھا ہے اکثر اُس پتھر کو ہٹا کر دیو
غائب ہوجایا کرتا تھا اور پھر دن دکھائی بھی نہ دیتا تھا صاحبقران قریب اُس پتھر کے آئے اور
خضران سے کہا کہ عجب نہین ہے جو یہی راستہ لوح تک پہونچنے کا ہو خضران نے کہا پھر
کیون نہین دیکھتے صاحبقران نے پرچہ کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اُس پتھر کے نیچے سے زینہ
لگا ہوا ہے اندر زینے کے اتر جاؤ یہ دیکھکر صاحبقران نے خضران سے فرمایا کہ تم اسی مقام پر
ٹھہرو مین جاتا ہون خضران نے کہا کہ مین آپکو اکیلا نہ جانے دونگا کیونکہ مجھے ایسے راستے
سے خوف آتا ہے اگر خدانخواستہ کہین دھوکا کھا گئے تو مشکل پڑ جائیگی مین بھی ساتھ چلونگا فرمایا کہ
تمھین پہچانتے ہین مجھے خوف معلوم ہوتا ہے کہ مین تو بسبب برکت اشیاء الٰہی کے بچ جاؤنگا تمھاری حفاظت
کیونکر ہوگی خضران نے کہا وہی خدا میرا بھی محافظ ہے صاحبقران مجبور ہوکے فرمایا بہتر اور تم کو بزور
صاحبقرانی بٹھایا دیکھا ایک زینہ بنا ہوا ہے غلمان پری نے کہا خدا حافظ ہے ہمین نہ بھولیگا
فرمایا کہ تم بھی اب اپنے مکان کو جاؤ جسوقت ہم نہ طلب کرینگے تو قصد خانہ کعبہ کا نہ کرینگے
اُسیوقت تم بھی آکر ہمسے مل لینا اسنے عرض کی کہ بہت خوب صاحبقران تو اسطرف خندق مین اُترے
اور غلمان پری نے تو یہ دیکھو لکڑی کی بھاپ دی دیکھا کہ ہوا سے تند چلی اور بہت سے دیو آکر
سوجود ہوئے غلمان پری نے کہا کہ حرامزادو تمھین کیسا کیسا بلایا جب وہ ظالم جسکی قید مین
ہم تھے کہین جاتا تو تم نہ آتے تھے جب وہ مارا گیا تو اب تم بھی آئے ہو اُنھون نے عرض کی کہ
ملکہ ہم کیا کرین آتے آتے لیکن راستہ نہ پایا سر ٹکرا ٹکرا کر پلٹ گئے ارغوان پری نے کہا کہ
ملکہ اُسوقت تک یہ زمین طلسم بند تھی راستہ دیو فرناس کے مرنے سے کھلا ہے یہ دیو سچ کہتے ہین
غلمان پری خاموش ہو رہی لیکن اُسکو یہ خیال آیا کہ ایک مرتبہ صاحبقران کے شرف
دیدار سے اور سیر ہو لون تو بہتر ہے اور اپنے دیوؤن کو بھیجوا دون کہ اگر کبھی غربت دریافت
کرانا ہو تو دشواری نہ پیش آئے یہ سوچکر یہ اُسی مقام پر منتظر کھڑی رہی وہان صاحبقران باقبال
جو مع خضران نیچے زینے کے اُترے پھر ایک میدان دیکھا اور وسط میدان مین ایک باغ دلکشا
نظر آیا صاحبقران باغ کی جانب متوجہ ہوئے جاتے جاتے اندر باغ کے داخل ہوئے دیکھا کہ باغ
نہایت آراستہ ہے مگر انسان کا نام و نشان بھی نہین ہے وسط باغ مین ایک بارہ دری سنگ مرمر کی
بنی ہوئی تھی اور سامان آرائش مزین تھے صاحبقران اندر بارہ دری کے آئے دیکھا کہ ایک
چٹان سنگ ہوسے کی ہے اُسپر ایک صندوقچہ رکھا ہوا ہے کلید اُسکی اُسی صندوقچہ پر رکھی ہوئی ہے
لیکن کسیکا پتا نہین ادھر خضران نے ہاتھ ہی آتا ہی کنول لے لیا اور کہا کہ بھائی یہ چیزین سب یہان
خراب ہو رہی ہین میرے پاس حفاظت سے رہینگی جب تمھین ضرورت ہوگی تو تمھارے ہی کام آئینگی
مین تو آدھی کا چراغ بھی نہین جلا سکتا میرے کس مصرف کی ہین صاحبقران نے فرمایا کہ بھی نہین معلوم کسکا باغ
ہے اگر صاحب باغ آکر دیکھیگا یا طلب کریگا تو کیا جواب دینگے خضران نے کہا کہ جب کوئی مانگیگا تو اسیوقت مین دیدینگا کیا

بین چور یا بے ایمان ہون صاحبقران خاموش ہو رہے خضران نے جسقدر شیشہ آلات تھا
سب اُتار کر نذر زنبیل کیا اور جو کچھ فرش فروش تھا سمیٹ فرش وغیرہ تھے سب اپنے قبضہ مین کیے
صاحبقران نے کنجی سے اُس صندوقچہ کو کھولا دیکھا کہ ایک تختی ربع اندر اُسکے رکھی ہوئی ہی مانند الماس
سبز کے چمک ہی ہی صاحبقران نے اُس تختی کو اُٹھا لیا دورا بھی اُسی تختی مین پڑا ہوا تھا خضران
نے کہا کہ یہ لوح معلوم ہوتی ہی صاحبقران نے اُسے اُلٹ پلٹ کر دیکھا لکھا تھا کہ لوح طلسم نہ طاق یہ دیکھکر
صاحبقران بہت خوش ہوئے اُسے گلے مین ڈال لیا پرچہ کو نکالکر دیکھا پرچہ سادہ تھا کوئی خبر نہ دی معلوم ہوا
کہ پرچہ لوح کی رہبری کے واسطے تھا اور اب لوح راہبر ہی صاحبقران نے پرچہ کو وہین چاک کرکے
پھینک دیا اور خضران کو ساتھ لیکر اُسی زینے کے ذریعے اوپر آئے دیکھا کہ سب پریان موجود
ہین مگر کچھ دیو بھی تحت لیے ہوئے بیٹھے ہین صاحبقران نے غلمان پری سے کہا کہ کیون تم کیون
نہ گئین غلمان پری نے عرض کی کہ کئی سبب تھے ایک تو آپکی مفارقت گوارا نہین ہی دوسرے میرے
ملازمین سے کوئی آپکا پتا لانے والا بھی نہین تھا پھر خبر و عافیت دریافت کرنے مین دقت ہوتی اب یونون
نے میرے حضور کو پہچان لیا ہی اب آپ جہان ہونگے یہ آکر خبر دریافت کر جایا کرینگے یہ کہکر اپنے گردن جھکالی
صاحبقران کا بھی دل بس گیا فرمایا کہ ای خواجہ مجھے حالت غلمان پری کی دیکھی نہین جاتی اس چاند کو
اس ابر غلیظ سے کیونکر نکالون یہ میلے کپڑے پہن کر اپنے ملک مین جائینگی تو لوگ کیا کہینگے خضران نے
کہا کہ پھر کیا کیا جاے یہان بھی اگر کوئی توشہ خانہ پوشیدہ آپنے ہنوار رکھا ہو تو کچھ عنایت کیجے مین اُجلی لباس
نکالکر تقسیم کر دون یا یہ کیجے کہ ساتھ مین دو نکا چلے اور پوشاکین انکی اُتروا کر اپنے ہاتھ سے دھوئے
اور سکھاے یہ بھی محبت مین انسان سب کچھ کرتا ہی یہ کوئی شرمانے کی بات نہین ہی صاحبقران نے فرمایا کہ
دیکھو تمھاری معشوقہ بھی میلے کپڑے پہنے ہی لوگ کیا کہینگے جواب دیا کہ جب مالک کی معشوقہ ایسے حال سے
ہی نوکر کو کیا پروا ہی اور سچ پوچھیے تو بندہ کے نزدیک انکی یہی پوشاکین اچھی ہین جس لباس کی
عادت ہو جاتی ہی جسمین وہی اچھا معلوم ہونے لگتا ہی بلکہ اب اُجلی پوشاک اور بزیب

معلوم ہوتی لبون شاہ سے	اگر ٹی کا ہی گمان شک ہی لاگری کا	رنگ لایا ہی دوپٹہ ترا میلا ہو کر	

بندہ کو اُنکی ضرورت نہین ہی کہ دھڑی کا سابن بھی خراب کرے ارے میان ہوش مین آؤ سفر
مین سمجھ بوجھ کر پیسا خرچ کرنا چاہیے یہ اپنے گھر جائینگی کپڑے بدل لینگی انھین کیا محتاجی ہان
روپیہ ہو تو انھین تو ہم ابھی پوشاکین لادین صاحبقران نے فرمایا کہ یہان روپیہ کہان سے
آئیگا کہا پوشاکین پھر کہان سے آئینگی فرمایا پوشاکین تو زنبیل سے نکالیگا کہا روپیہ آپ جیب
سے نکالیے بدیع الملک نے کہا کہ میری جیب مین تو روپیہ نہین ہی خضران نے کہا
رئیسون کی زبان مین روپیہ ہی ارے بھئی یہ تو ہم ایسے قلانچون کو کوئی قرض بھی نہین دیتا
ہی کہ دیدینگے تو لینگے کس جائداد سے صاحبقران نے فرمایا کہ ہان اقرار مین کرتا ہون کہ روپیہ
دونگا اگر تمھین اعتبار ہو تو انتظام کر دو خضران نے زنبیل سے قلم دوات کاغذ نکالکر صاحبقران
کے رکھدیا اور کہا فہرست بنائیے کہ کس قیمت کی پوشاک کس پری کے لیے
نکالی جاے اور اُسکے نیچے اپنے ذمہ واجب الادا لکھکر میرے سپرد کیجیے صاحبقران نے

کہ بھی کچھ تو اتخاس مول ال تو دکھاؤ جب تو قیمت تجویز کی جاے خضران نے ایک جوڑا زنانہ نہایت عمدہ جو کسی شاہزادی کا تھا ٹوٹ مین انکو ملگیا تھا زنبیل سے نکالکر پیش کیا صاحبقران نے اُسے پسند کرکے غلمان پری کے لیے تجویز کیا خضران نے قیمت اُسکی پانچہزار روپیہ بتائے دراصل کوئی سات آٹھ سو روپیہ تیاری کا تھا صاحبقران نے فرمایا کہ اُسقدر کھا جو پیٹ نہ بھے خضران نے کہا کہ اسی کے ساتھ کا ایک جوڑا آپ لاسکے بندہ بیس ہزار روپیہ کا خریدار ہی مین ایک نوکر ہوکر اتنا دل رکھتا ہون آپ صاحبقران ہوکر پانچہزار روپے کو بہت سمجھتے ہین اور وہ بھی قرض ارے میان ایک تو ایسے مقام پر روپے کی چیز سو روپے کو بھی سستی سمجھی جاتی ہی دوسرے یہ کہ قرض صاحبقران نے فرمایا تو جانتا ہی کہ یہان کہانسے روپیہ لاتے کہا اچھا پھر نہ لیجیے یہکہکر جوڑا اٹھاکر داخل زنبیل کرلیا اور کہا کہ ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ انکو یون ہی جانے دو یہ کوئی محتاج رہین گھر جاکر بیل گاڑی بیچکر صاحبقران نے دیکھا کہ یہ ظالم نوٹ پر کرباندھے ہوئے ہی جانتا ہی کہ یہان جوڑا کہان سے ممکن ہوگا جو دام لے وہ دو کہا اچھا بھئی لاؤ مین یہی قیمت لکھے لیتا ہون جب صاحبقران نے یہ قیمت لکھ لی تو خضران نے جوڑا زنبیل سے نکالکر رکھا اور کہا دوسرا اس سے بھی عمدہ ہو چاہیے وہ بتلیجیے یہ کہکر اور ایک جوڑا نہایت نفیس مرصع کار دراصل چار پانچہزار روپیہ کی تیاری کا نکالکر اُسکی قیمت پچیس ہزار کہی صاحبقران نے سکوت کیا اور جوڑے کو دیکھنے لگے کہا ان بھی آپ کیا کروگے بہت مہنگا ہی آپ وہی جوڑا لے دو اسمین آپ کا زیادہ نقصان نہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ اگر تو اس جوڑے کو نہ دکھاتا تو خیر غنیمت تھا اب مقام پر وہی جوڑا نایاب چیز تھی اجو اس جوڑے کے ہوتے اُسکے لینے کی ضرورت نہین ہی کہا بجا ہی یہ بھی ہوتا ہی کہ چیز لیکر پھیر دی جاے یا تو دونون جوڑے لیجیے اور یا اُسے بھی رستے دیجیے اب یہ دونون ساتھ گئین گے یہ کہکر پھر سمیٹنے لگے صاحبقران نے فرمایا کہ بے ضرورت چیز کیا کرینگے کہا بلکہ غلمان پری کے ساتھ اتنی پریان اور بھی تو ہین وہ کیا اسی حال سے جائینگی یہ بھاری جوڑا بلکہ پہنینگی اور وہ سرا جوڑا جو اُس سے ہلکا ہی یہ انکی مصاحبون کے لائق ہی صاحبقران خاموش ہورہے آپ نے ارغوان پری سے اشارہ کیا کہ یہ تو اٹھالے اُسنے کہا پہلے لگہ تو لے لین جیسے ہی صاحبقران نے وہ جوڑے غلمان پری کی طرف بڑھاے اور غلمان پری نے سلام کرکے بھاری جوڑا اٹھایا آپ نے بڑھکر دوسرا جوڑا ارغوان پری کی طرف بڑھادیا کہ صاحبقران نے تمکو دیا ہی جلدی اٹھو سلام کرو اسنے جلدی سے سلام کیا غلمان پری تو مسکرانے لگی اور صاحبقران نے فرمایا کہ اسکی قسمت مین نہ دونگا یہ اسی لیے تو نے رنگ پھیلایا تھا تو کیا محتاج ہی اپنی معشوقہ کو اپنی گرہ سے پھر ارغوان پری یا تو جوڑا اُٹھانے کو بڑھی تھی یا جھجک کر پیچھے ہٹی اور بسورمنہ ہوکر رونے لگی صاحبقران سے کہا حضور ہی مجکو دینگے تو لونگی ورنہ مین خود اسکی قیمت دیدونگی ایسے کا مال راس نہ آئیگا نہین معلوم یہ مجھے پہننا بھی نصیب ہوگا نہو صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا تم لے تو مگر پہنکر نہ جانا بلکہ قاف مین جاکر پہننا یہان سے ایسا دیا ہوا لباس پہنکر جانا ورنہ اسی طرح جانا ذرا یہ اپنی ضیافت مین ذلت بھی تو اُٹھاے پھر یہ تو چپ ہورہی خضران نے

کہا کہ تم چھٹکے کے پیادے کی جورو ہو تمھین اُجلے میلے کی شرم بیکار ہی دیکھو مین کیسا پھٹا پُرانا پہنے رہتا ہون تمھین بھی یہی چاہیے اگر ایسی پوشاکین پہنوگی تو لوگ بدچلن کہینگے یہ انھین شاہزادون کے واسطے زیبا ہی چاہے لاکھ روپے کی پوشاک پہن لین صاحبقران کا فرمانا بہت درست ہی پہنکر جاؤگی تو فوراً گرد راہ سے پوشاک میلی ہو جائیگی وہین جاکر نہادھو کے اسے پہن لینا اور عزیزون کو اپنے دکھانا کہ صاحبقران کا عطیہ ہی اور پھر جھاڑ پونچھکر باندھ رکھنا عید بقرعید کو نکالکر پہن لیا کرنا ایسی چیزین روزمرہ نہین پہنی جاتی ہین صاحبقران نے فرمایا کہ تو نے صدکردی خضر نے سب پریون کو حسب لیاقت پوشاکین تقسیم کر دی گئین سب کی دس گنی اور بیس گنی قیمت خضر ان نے لی اور صاحبقران کے نام جوڑی اور فہرست دستخط کرا کے داخل زنبیل کی پریون نے لباس بدلے ارغوان پری کسی لباس سے نہایت رنجیدہ چلنے لگی صاحبقران نے مجبور ہوکر اُسے بھی اجازت دی اُسنے بھی سلام کرکے لباس بدلا اور تخت پریون کے قاف ششم کی جانب روانہ ہوئے یہان صاحبقران نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ فلان اسم پڑھو دریا نظر آئیگا اور ایک کشتی پیدا ہوگی تم اُس کشتی پر بیٹھکر روانہ ہو جانا لیکن تنہا جانا کشتی تمکو حباب جادو تک پہونچا دیگی صاحبقران نے خضر ان کو اسی مقام پر چھوڑا آپ چلنے پر آمادہ ہوئے اسم ورد زبان کیا یہ برکت اسم دیکھا کہ سامنے دریا موجین مار رہا ہی اور وہی کشتی بہتی چلی آتی ہی جسپر سوار ہوکر یہانتک پہونچے تھے صاحبقران کنارے پر آئے کشتی اُسی طرح پاس سے ہوکر نکلی بدیع الملک جست کرکے کشتی پر پہنچے اور خضر ان سے کہا کہ بھئی خدا حافظ خضر ان حسرت سے اپنے مالک کو دیکھتا کشتی چشم زدن مین نظرون سے غائب ہوگئی کوسون نکل گئی اب دیکھا تو شور دریا کا زیادہ ہوتا جاتا ہی موجون کی یہ حالت ہی کہ کشتی پر سائبان بنی ہوئی ہین چادرین پانی کی اِدھر سے اوڑ کر اُدھر گرتی ہین اور اُدھر سے اُڑکر اِدھر آتی ہین حباب آنکھین نکال نکال کر گھور رہے ہین جو ہین تلاطم سا عیان ہی لیکن کشتی مانند کشتی مراد کے اُس طوفان کو جھیلتی چلی جاتی ہی جاتے جاتے سامنے سے ایک گنبد حبابی نمودار ہوا کہ گرد اُسکے فوج حبابون کی سر اُٹھائے ہوئے دیکھ رہی تھی جیسے ہی کشتی قریب اُس گنبد کے پہونچکر رکی گنبد مین سے بارش باران تیر ہونے لگی ہزارہا تیر بدیع الملک کی طرف چلے انھون نے عکس لوح نما ڈالا دیکھا کہ وہ سب تیر چنگاریان بنکر پانی مین گرے اور بجھ گئے دریا کے شور مین صدائے گیرودار پیدا تھی اور خیال کرنے سے یہ صدا محسوس ہوتی تھی کہ ارے ہوشیار ہو جاؤ فتاح طلسم آپہونچا اُدھر فوج حباب نے آکر کشتی کو گھیر لیا اور ٹکرانے کے ارادے سے ہر حباب کشتی کی طرف چلا کہ کسیطرح کشتی کو ڈبو دین اور پھولے اپنے دلکے توڑین اُدھر گنبد سے دوسری تیر کی چلی پھر بدیع الملک نے لوح چمکائی جسقدر تیر تھے وہ حبابون کے سرون پر پڑے کہ یہ تمام حباب پھوٹ پھوٹ کر غائب ہوگئے راستہ گنبد کا بالکل صاف ہوگیا مدیع الملک کشتی کو بڑھا کر قریب گنبد آئے اور اسطرح لوح کو چمکایا کہ اُسکا پورا عکس اُس گنبد حبابی پر پڑا حیات اُسکی حباب اسا ختم ہوئی تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی اور گنبد شق ہوکر پانی مین گرا ایک دھوان سا پیدا ہوا کہ آنکھون پر پردہ پڑ گیا اب جو وہ سیاہی برطرف ہوئی تو دیکھا کہ دریا ہی نہ کشتی ہی سامنے ایک قلعہ معلوم ہوتا ہے

بدیع الملک قلعہ کی طرف چلے یکایک قلعہ میں شور پیدا ہوا کہ فتاح طلسم آگیا حباب جادو
مالک قلعہ نے کہا کہ اب زندگی ہماری خیر سے آسا ہے نہیں اسنے اپنے امکان بھر دیر نہ کی ہر طرح مستحکم
کیا تھا مگر ہم اسے کیا کرین کہ لوح اُسکے ہاتھ آئی ہر چند کہ سوا مارے جانے کے اور کچھ فائدہ
نہین ہی مگر لڑینگے اور جان دینگے اسلیے کہ بادشاہ کا نمک کھایا ہی آج حق نمک سے ادا ہوجانا چاہیے
یہ کہکر اسنے پھاٹک قلعہ کا کھلوا دیا اور لشکر ساحران کو ساتھ لیکر بدیع الملک کی طرف چلا
اور کہا کہ مارلو اس سرکش کو جانے نہ پائے یہ سنتے ہی چار طرف سے ساحرون نے ہجوم کیا
اور گولے ترنج نارنج کے پھینکنے لگے بدیع الملک نے بھی تلوار کھینچی اور قتل کرنا شروع
کیا لوح کو چمکاتے جاتے تھے کہ جسقدر حربہاے سحر انکی طرف آتے تھے وہ بیکار ہوجاتے
تھے ہر چہار جانب سے بوچھار ہو رہی تھی مگر بدیع الملک برابر وار انکے رد کرتے ہوئے
اور قتل کرتے چلے جاتے تھے ساحرون کے مرنے سے صداے گریہ و ناله بلند تھی آندھی چل رہی تھی
خاک اڑ رہی تھی آتشباری و برق باری ہو رہی تھی ایک قیامت کا نمونہ پیش نظر تھا اسی عالم مین
نظر انکی لوح پر پڑی دیکھا کہ بخط نورانی لکھا ہی اے فتاح طلسم اگر ان ساحرون کو عمر بھر قتل کریگا
تو فائدہ نہوگا انبوہ انکا بڑھتا ہی جائیگا بہتر یہ ہی کہ حباب جادو کو قتل کرکہ کام ان سبکا تمام ہوجائے
اور جنگ کا جلد خاتمہ ہو غور سے دیکھ یہ جو ایک ساحر پستہ قامت سفید رنگ جھولی زلفت کی لگائے
لڑ رہا ہی یہی حباب جادو ہی غور سے دیکھ کہ ایک سیاہ دستہ اسکے رخسار پر ہی اسی سے مین جان
اسکی ہی اور سارے علم سحر کا ذخیرہ ہی فلان اسم پڑھکر پیکان تیر پر دم کر اور اس طرح مار
کہ اسی سے مین در آئے اور اگر نشانہ سے علیحدہ گیا تو یہ سمجھ لو کہ بھر تم نشانہ تیر قضا ہوگئے تمھارا
تیر پلٹ کر تمھین کو صید کریگا اگرچہ لوح تمھارے پاس ہی لیکن کچھ کام نہ آئیگی کہ یہ کمال ہی سحر
حباب جادو کا بدیع الملک نے جلدی سے اسم کو پڑھکر پیکان تیر پر دم کیا اور مسے کو تاک کیے
جو تیر چلا تو پیکان بیچ مسے مین در آیا یہ معلوم ہوا کہ بارود مین چنگاری گری ایک شعلہ جسم سے اسکے
نکلا اور اسی پر گرا جلکر خاک ہوا یہ رنگ دیکھکر کہ افسر مارا گیا فوج حباب جادو کی بھاگ کھڑی ہوئی
جو ساحر کہ مرے تھے لاشین انکی پڑی ہوئی تھین شور گریہ و زار بلند تھا آتشباری و سنگباری ہو رہی تھی
پر شور کر رہے تھے کہ کشتی مرا نام من فلان بود و فلان بود حیف مردیم و جاندادیم و بمطلب خود نرسیدیم
آخر مین حباب جادو کے مرنے کی صدا پیدا ہوئی اب جو وہ تاریکی ہر طرف ہوئی اور روشنی سی
پیدا ہوئی تو دیکھا کہ نہ قلعہ ہی نہ فوج ہی چند ساحرون کی لاشین پڑی ہوئی ہین اور ایک مکان
بنا ہوا ہی جو حباب جادو کے رہنے کا تھا اس مکان مین سو سوا سو آدمی کے رہنے کی گنجایش تھی
بدیع الملک کبھی پیدل چلنے کے اور پیدل لڑنے کے عادی تو تھے نہین تھک گئے اور اس خیال سے
کہ خضران آئے تو آگے چلین ایک درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھکر دامن کی ہوا دینے لگے جسوقت
وہ ہنگامہ فرو ہوا تو دیکھا کہ پشت مکان کی جانب سے ایک شخص بڑا سا عمامہ کمر سے پر رکھے ہوئے
اور ایک جبہ پہنے ہوئے بڑی ڈاڑھی اسکے شکم تک یہ معلوم ہوتا تھا کہ خضاب کا رنگ اُتر چلا ہی گویا
رنگی ہوئی جوانی فریب دینے کے واسطے اسنے بنا رکھی ہی ہلدی چلا آتا ہی جیسے ہی نظر اسپر

بدیع الملک پہ پڑی دور کر دونون پانون پکڑ لیے اور آنکھون سے لگا کر سامنے ہاتھ باندھکر
کھڑا ہوا بدیع الملک نے ہاتھ ہاتھ کر کے پانون آگے کھینچ لیے اور فرمایا کہ تم مرد بزرگ ہو کر
مجھے گیون کا نتون مین کھینچتے ہو تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو اسنے عرض کی غلام ہون حضور کا
مجکو بسری ملکہ نے بھیجا ہی نام انکا محبوب دل افروز ہی ایک مدت سے حضور کی تصویر دیکھکر
عاشق ہوئی ہین لیکن ملنے نہ پائی تھین کہ اپنے کو آپ تک پہونچائین راستہ سحر حباب جادو سے
مسدود تھا الحمد للہ کہ حضور نے اسکو ماکر راستہ صاف کر دیا مین ملکہ کا کوکا ہون مین نے اسکو بڑے
ناز و نعمت سے پرورش کیا ہی ملکہ میری گودیون کی کھلائی ہوئی ہی اسوقت تک اسنے جو
کہا مین نے وہی کیا مگر دل اسکا نہین سیلا ہونے دیا جس چیز پر مچلین اور ضد کی وہی لاکر دی
اب چشم بد دور جوان ہوئین مثل مشہور ہی کہ جوانی دیوانی جب سے تصویر آپ کی دیکھی ہی دھن
سوار ہی کہ اس صاحب تصویر کو مجھے ملا دو خواہ اسے بلا لاؤ یا مین اسکی خدمت مین چلون حضور
یہ جوش جوانی مین دل کی لگی بری ہوتی ہی ہزارون نے جانین دیدی ہین سیکڑون نے زہر کھا کر
خودکشی کر لی ہی مجھے اپنی نازپروردہ کی طرف سے بھی کھٹکا ہی ایسا نہو وہ بھی عاجز آکر جان پر
کھیل جاے تو مین بھی جیتے جی مرجاؤنگا براے خدا رحم فرمایئے یہ مین نہین کہہ سکتا کہ حضور
تشریف لیجلین لیکن ہان اتنی اجازت دیجیے کہ مین ملکہ کو یہین لے آؤن بدیع الملک نے
فرمایا کہ مین خود چلونگا یہان ملکہ کے لانے کا کونسا موقع ہی نہ تو یہان مکان ہی نہ کوئی جاے عمدہ
ہی مجھے ذرا اپنے بھائی کا انتظار ہی وہ بھی آئے تو چلو اسنے پوچھا کہ اسکا اسم مبارک
کیا ہی فرمایا کہ خضر ان بن عمرو تمالی یہ سنکر اسنے عرض کی کہ بہت مناسب ہی حضور گرمی سے
پریشان ہو رہے ہین یہ کہکر ایک پنکھیا اسنے پھولون کی نکالی اور جھلنے لگا کیسی پنکھیا خوشنما
اور نازک بنی ہوئی تھی کہ سبحان اللہ اور تمام پنکھیا مین عطر خس کا ملا ہوا جو صاحبقران کو لگی
نہایت فرحت ہوئی ایک آدھ کلی ہوا سے چٹکی اسنے کہا لیجیے حضور پھول کھلے غنچہ آرزو شگفتہ
ہوا چاہتا ہی صاحبقران اسکی چابکدستی پر مسکرا رہے ہین اور ہوا سے پنکھیا کی حالت ہی کہ آنکھین بند
ہوئی جاتی ہین تین چار جھپکے اسنے لیے ہونگے کہ صاحبقران بیہوش ہوئے بس اسنے نعرہ کیا کہ
باش او طلسم کشا ستم برو دست حرامی تو نے بڑا غضب کیا تھا کہ لوح طلسم حاصل کر لی تھی حباب جادو
کو مار کر اسکا تماشہ کر دیا راستہ طلسم نو طاق کے در بند اول کا پیدا کر لیا تھا یہ کہکر اسنے چادر عیاری کمر
سے کھولی اور باندھکر صاحبقران کو پشتارہ کمر پر لگایا اور جادہ جا چل نکلا آتے آتے قریب اک قریہ
کے پہونچا ایک مقام پر پشتارہ رکھدیا اور کھولکر چادر لباس واسلحہ و برکات وغیرہ اتار لیے اور لوح اپنے
گلے مین پہن لی اور ایک غرقی بدیع الملک کو باندھکر پھر چادر مین باندھا اور چادر کو رسی مین باندھکر
کھینچتا ہوا چلا اور ایک مکان مین داخل ہوا وہان ایک عورت چوکی پر بیٹھی تھی بال اسکے سر کے کھلے ہوئے
تھے بترون حرامی نے پشتارہ لیجاکر سامنے اسکے رکھدیا اور لوح پیش کی کہ یہ لوح حاضر ہی یہ دیکھکر وہ عورت نہایت
خوش ہوئی یہ عورت بھی ساحرہ ہی نام اسکا محبوب دلفروز جادو ہی تھوڑا زمانہ گذرا ہی کہ اسکے ساتھ حباب جادو
نے شادی کی تھی اور اسے لاکر اسی قصبہ مین رکھا تھا درمیان اسکا بترون حرامی کو مقرر کیا تھا جسنے مانہ برابری

طلسم کا قریب آیا اور حباب جادو کو اپنے علم سا حری سے دریافت ہوا کہ اب دن زندگی کے ختم ہوچکے ہین تو مانگنے گل حیات اپنا تیار کرکے محبوب دلفروز جادو کو دیا تھا اور کہا تھا کہ جسوقت یہ پھول مرجھا جاے تو تم یقین کر لینا کہ حباب جادو مارا گیا اور سب علامتین آمد بدیع الملک کی بیان کردی تھین چنانچہ جسوقت حباب جادو ہاتھ سے شاہزادہ بدیع الملک کے مارا گیا تھا تو وہ پھول مرجھاکر گر پڑا تھا محبوب دلفروز کو معلوم ہوگیا تھا کہ حباب جادو مارا گیا اسکے بہت حالت اپنی خراب کی تھی اور بتروت حرامی سے کہا تھا کہ تو حباب جادو کے قاتل کو گرفتار کرکے میری خدمت مین حاضر کریگا تو مین تیرے ساتھ نکاح کرلونگی بتروت حرامی اس لالچ مین گیا اور جاکر بمکر شاہزادہ بدیع الملک کو گرفتار کرلایا اور سامنے محبوب دلفروز کے پیش کرکے کہا کہ یہ مجرم موجود ہی اور اب وعدہ وفائی ہونا چاہیے محبوب دلفروز بہت خوش ہوئی کہا کہ اسے اسیر غل وزنجیر کرکے ہوشیار کر بتروت حرامی نے زنجیرین بھاری بھاری لاکر دونون پاؤن مین بدیع الملک کے خوب کسکر باندھین بعد اسکے دونون ہاتھ اسکے باندھے اور ایک سرا زنجیر کا گردن پر سے لاکر اس طرح جکڑ دیا کہ بیچارہ پانون سے لگیا اور بدیع الملک دوتا ہوکر رہگئے اب اس ملعون نے فیتلۂ رفع بیہوشی سونگھاکر ہوشیار کیا آنکھ جو بدیع الملک کی کھلی تو عجب حالت خراب مین اپنے کو پایا کہ بالکل برہنہ ہین ایک غرقی بندھی ہی اور زنجیرون مین جکڑے ہوئے ہین سامنے ایک عورت تخت پر بیٹھی ہی اور جو شخص ہاتھ مین ننگی تلوار لئے ہوئے سر پر کھڑا ہی بدیع الملک نے بتروت حرامی کی طرف دیکھکر کہا کہ کیون اے شخص مین نے تیرے ساتھ کیا بدی کی تھی جو تو نے میری یہ حالت بنائی بتروت حرامی نے کہا او سرکش تو مجھے نہین جانتا کہ مین کون ہون مین ملازم ہون حباب جادو کا تو نے حباب جادو کو قتل کیا مجھے رحم نہ آیا ملکہ کو ہماری رانڈ بنایا مجھسے ملکہ نے اقرار کیا تھا کہ اگر میرے شوہر کے قاتل کو گرفتار کرلائیگا تو مین تیرے ساتھ نکاح کرونگی مین تجھے اور کیونکر گرفتار کرتا زور و طاقت مین تجھسے مقابلہ نہین کرسکتا تھا سو ساحری جانتا تھا علاوہ اسکے تو صاحب لوح تھا سحر کچھ اثر بھی نہ کرتا بدیع الملک نے کہا او ملعون تو واقع مین اسم باسمے ہی پھر جو ارادہ ہو اسمین کیون کمی کرتا ہی بتروت حرامی نے کہا کہ ان باتون سے کچھ نہوگا مین تمکو بغیر قتل کیے ہوئے چھوڑ دونگا یہ کہکر اپنے خنجر نکالکر ملکہ محبوب دلفروز کے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ اب اسے قتل کرکے مجھے نکاح کرو محبوب دلفروز جادو نے کہا کہ لاؤ خنجر اور اپنے مقام سے اٹھکر بارادۂ قتل بدیع الملک چلی بدیع الملک اپنی حالت دیکھتے ہین اور خدا کو دیکھتے ہین کہ یارب العالمین کیا کسی وقت مین کوئی کلمۂ کفر میری زبان سے نکل گیا ہی جسکی یہ سزا مجھے ملی ہی اگر یہی ہی تو بہتر ہی جو تیری مرضی وہی مناسب ہی گناہون کی سزا ہین ہوجاے تو بہتر ہی تاکہ بعد مرگ کوئی جھگڑا نہ باقی رہجاے ادھر محبوب دلفروز خنجر کھینچکر سر پر آئی اور چاہا کہ کام بدیع الملک کا تمام کرون لیکن ہاتھ اسکا تھرا گیا اور خنجر ہاتھ سے اسکے چھوٹ پڑا جو خواصین اسکی کھڑی تھین وہ افسوس کرنے لگین کہ ایسا جوان بیگناہ قتل ہوتا ہی کاش ملکہ اسی سے نکاح کرلین اس موٹے حرامی سے نکاح کرنیکو

موجود ہین اور اس جوان حسین کو قتل کرنی ہین بیچ ہی پڑو کی آنچ کیا بری ہوتی ہی اگر اسنے حباب جادو کو نہ مارا ہوتا تو یہ کیون قتل کیا جاتا ہر چند اسنے جرات کی مگر ممکن نہوا آخر اسنے خنجر سامنے ببروت حرامی کے پھینکدیا اور کہا کہ تو ہی اس کام کو کریگا مجھسے یہ قتل نہ کیا جائیگا ببروت حرامی نے کہا کہ نہ مین قتل کرون نہ تم اور کام ہوجاے مین اسے دریا مین ڈبوے دیتا ہون یہ کہکر پھر انکو بیہوش کیا اور گٹھری باندھکر جانب دریا روانہ ہوا قریب دریا کے پہونچکر اسنے پشتار کو پل پر سے پھینکدیا کہ بدیع الملک ایک مرتبہ تو ابھرے دوبارہ پتا بھی نہ معلوم ہوا یہ خوش و خرم مسرور بدیع الملک کو دریا مین ڈبو کر اپنے گھر واپس آیا اور محبوب دلفروز جادو کو مژدہ مرگ صاحبقران سنایا محبوب دلفروز نے اپنے وعدہ کے موافق اس ملعون سے نکاح کیا اور کہا کہ اب لوح بادشاہ طلسم کے پاس بھجوادو اسنے کہا کہ یہ چیز بڑی کم کی ہی اسکا بھیجنا مناسب نہین ہی اسے مین دو چار روز بعد خود لیکر جاؤنگا تاکہ بادشاہ میری عزت کرے ابھی اپنی تمناے دل تو پوری کرلون یہ کہکر اسنے زرہ و خود و چار آئینہ و کمر و جہلم و گرز و شمشیر و سپر وغیرہ تمام لباس و آلات حرب صاحبقران کے شاہراہ مین کھوا اور ایک تختی لکھکر لگادی کہ مین وہ شخص ہون جسنے اتنے بڑے شخص کو مارا ہی اور ایسے پہلوان کو قالو مین کیا جسنے ہزارہا پہلوانان نامی و گرامی کو زیر کیا صدہا ساحرون کو مار کر چراغ نام سامری دشمنیکو گل کردیا خداوندیان منادی تھین اس طلسم مین اگر لوح پر قابو کیا اور حباب جادو سے ساحر کو مارا لیکن میرا پہلوان مکر ایسا تھا جسنے اس سرہنگ کو زیر کیا اور میری کمند فریب سے مشکین اسکی باندھلین کون مکار ایسا ہوگا جیسا کہ مین ہون اندازہ میرے زبردستی کا اسکے اسلحہ سے ہو سکتا ہی اتنے اتنے بڑے پہلوان عالم مین ایسا کوئی ہی کہ اسلحہ اسکا پہنکر چند قدم چل سکے یقین ہی کہ خود سر پر رکھے تو منکا ڈھل جاے آخر مین اپنا نام لکھدیا لوگ اس قصبہ کے ان اسلحہ کو دیکھتے تھے اور افسوس کرتے تھے کہ ہاے اس ملعون نے کس شخص کو مارا ہی جو صاحبقران وقت کہلاتا تھا اور بارادہ قتل عام طلسم آیا تھا ان لوگون کو تو افسوس کی حالت مین چھوڑا جاتا ہی اور ببروت حرامی کو ساتھ محبوب دلفروز جادو کے عیش و عشرت مین رکھا جاتا ہی اور

یہان سے چند کلمے داستان خواجہ خضران بن عمرو ثانی کے بیان سکیے جاتے ہین

راویان شیرین بیان و حاکیان صداقت لسان اس داستان حیرت عنوان کو اس طرح بیان کرتے ہین کہ جسوقت سے شاہزادہ بدیع الملک کشتی پر بیٹھکر روانہ ہوے تھے اسوقت سے یہ کھڑا دعائین مانگ رہا تھا اور دریا کو دیکھ رہا تھا تھوڑے عرصہ کے بعد دریا دھوان ہوکر نظرون سے پنہان ہوگیا صاحبقران شکر پروردگار بجالایا اور ہنستا ہوا اسطرف چلا جدھر کو دریا بہ رہا تھا اور کشتی چلی تھی تھوڑی دور اور آیا ہوگا کہ صحرا مین خاک اڑتی ہوئی چیلین منڈلاتی ہوئی دکھائی دین صداے گرد و غبار گوش گزار ہوئی خضران سمجھ گیا کہ معلوم ہوتا ہی ساحرون سے جنگ ہوتی ہی اگر جلد نہ جاؤن چلا کہ جاکر شریک جنگ ہون مگر ایک تو بیب ساحرون کے مرنے کے طوفان برپا تھا اور راستہ تاریک ہو رہا تھا دوسرے مقام بھی کسیقدر وعر تھا جب روشنی ہوئی اور تاریکی برطرف

پہونچے تو خضران اس مقام پر پہونچا جہان کہ لاشین ساحرون کی پڑی ہوئی تھین خضران ان لاشونکو
دیکھکر بہت خوش ہوا کہ معلوم ہوتا ہی اب میرا فتح یاب ہوا لیکن ادھر دیکھتا ہی تو کہین
بدیع الملک نظر نہین آتا اب اسنے تحسین بجائے کر پکارنا شروع کیا کہ بھائی ہماری جان کی قسم چھپو نہین
کہ میرا دم گھبراتا ہی اپنی آواز سنتا دان ساحرون کی کہ ہین اشرفیان روپے لگے ہوئے ہین مگر یہ
روپیہ اور اشرفیان مجھے داغ سے کم نہین ہین کہ دل بغیر تمھارے پریشان ہی بھی غنیمت تمھارا
جی ہی اور مین تمھارا نوکر ہون اجازت دو تو لون ورنہ مین مال حرام لینا پسند نہین کرتا ہر چند
یہ پکارتا ہی ایک ایک درخت کو دیکھتا ہی کہ کہین تنہ درخت مین چھپے ہین مگر آواز بدیع الملک
کی سنائی نہین دیتی اب خضران اس درخت کے نیچے آکر پہونچا جہان کہ پنکھیا پڑی ہوئی تھی نظر
جو خضران کی اس پنکھیا پر پڑی جسے ہزوت حرامی جلدی مین چھوڑ گیا تھا خضران اس پنکھیا
کو دیکھکر مسوحش ہوا جلدی سے ایک گلاب کا پھول جیب سے نکالکر ہاتھ مین لیا اور پنکھیا
اٹھاکر قریب دماغ کے لایا جیسے ہی ہوا نخضون کی پنکھیا تک پہونچی دو چار چھینکے چھلے اور بیہوشی کی
بو پیدا ہوئی خضران نے جلدی سے پنکھیا ہاتھ سے پھینکدی اور پھول سونگھنا لگا اگر خضران
پہلے سے گل رفع بیہوشی کا انتظام نہ کر لیتا تو یقین ہی کہ خود بھی بیہوش ہوجاتا جب حواس خضران
کے درست ہوئے تو اسنے کہا کہ افسوس معلوم ہوتا ہی کوئی ظلم ہوگیا اور وہ پکڑ لیگیا ایسی
فکر پیدا ہوئی کہ اسنے مال واسباب پر بھی کچھ توجہ نہ کی لاشون کو اسیطرح پڑا رہنے دیا اور
قصبہ کے دورمین لگا کر صحرا کو چارطرف دیکھنا شروع کیا کہ یہان سے کوئی شہر قصبہ قریہ وغیرہ کچھ قریب
ہے جو لیگیا ہوگا اسکا کوئی مسکن بھی ہوگا دیکھا کہ دور پر کچھ مکانات معلوم ہوتے ہین خضران
اُسی جانب روانہ ہوا جاتے جاتے قصبہ مین داخل ہوا اور ہر گلی کوچے کی سیر کرتا ہوا چلا مگر
سوچتا ہی کہ کیونکر پتا لگاؤن کس سے پوچھون اور کیا کہکے پوچھون اسی فکر مین یہ چلا جاتا ہی جن
مکانون کی دیوارین ذرا چھوٹی تھین انھین جھانک جھانک کر دیکھ لیتا ہی بڑے مکانون مین آلونکو
کمند مار کر اُترتا ہی وہان کے لوگون سے لمکر دریافت کرتا ہی مگر پتا نہین پاتا دو روز اسکو اسی طرح
گذر گئے تیسرے دن یہ اس مقام پر پہونچا جہان کہ اسلحہ بدیع الملک کا رکھا ہوا تھا اور بخشی
لگی ہوئی تھی خضران نے قریب پہونچکر اسلحہ کو دیکھا تو اسے شک ہوا کہ یہ اسلحہ سوا بدیع الملک
کے دوسرے کا نہین ہو سکتا جسوقت بخشی پر نظر پڑی اور عبارت اسکی پڑھی تو اسے یقین ہوگیا اب
خضران نے کسی گوشہ مین جاکر ہیئت اپنی تبدیل کی اور صورت ایک ولایتی کی بنا کر اہل قصبہ سے
مکان ہزوت حرامی کا پوچھنا شروع کیا لوگون نے کہا آپ کہانسے آئے ہین اور نام آپکا کیا ہی
جواب دیا کہ بھئی حرامی کا دوست حرامی حلالی کا دوست حلالی وہ شخص دارالزنا کا رہنے والا ہی نام میرا
ملاشور حرامی ہی مین نے سنا ہی کہ ہزوت حرامی نے بڑے بڑے کام کیے ہین مجھے اس سے ملنے کا
شوق پیدا ہوا اور پتا پوچھتا ہوا یہانتک آیا اُن لوگون نے کہا کہ ہزوت حرامی وہ سامنے والے مکانمین
رہتا ہی اُسنے جواب جادو کی بی بی سے نکاح کیا ہی شرط اُسکی پوری کردی پوچھا شرط کیا تھی ان لوگون نے
ایک امر دیکھنیکو بیان کیا کہ جب طلسم کشا لوح حاصل کرکے درسند جواب پر پہونچا اور اُسنے جواب جادو کو مارا

تو اسکی بی بی کو کمال صدمہ ہوا اُسنے ستراسی بیان کی کہ جو شخص قاتل کو میرے شوہر کے مارے وہ میرا شوہر
بن سکتا ہی بتروت حرامی نمکحرام ملازم تھا حباب جادو کا اور اس عورت کا نگران حال رہتا تھا اسنے جاکر
فریاد کیا اور طلسم کشا کو اسپر کے محبوب دلفروز کے سپرد کیا اُسنے بتروت حرامی کے ساتھ عقد کر لیا
خضران نے دل مین شکر کیا کہ کچھ پتا تو چلا اب یہ مکان پر بتروت حرامی کے آگے اور کنجی کھڑا کھڑائی
سے آواز آئی کہ کون جواب دیا مین ہون بلاشور حرامی بتروت حرامی کی ملاقات کو آیا ہون
یہ شکر وہ عورت بہت گھبرائی کہ ایک حرامی سے تو قصبہ بھرا خیر تھا یہ دوسرا حرامی اور آگیا اب
ملالیون کا کا ہے کو ٹھکانا لگے گا دوڑی ہوئی پاس بتروت حرامی کے آئی اور بیان کیا کہ میان
کوئی آپ پاس آیا ہی کیا نام پوچھے اُسنے بیان کیا کہ وہ نام اپنا بلاشور حرامی بتاتے ہین بھلا
آپ کے باپ مان نے جنمنے کے واسطے یہ نام رکھدیا یہ کون سے حرامی تشریف لائے ہین بتروت
حرامی نے کہا کہ یہ زمانہ حرامیون کا ہی سیدھے لوگ جوتیان کھاتے پھرتے ہین اور ذلیل رہتے
ہین یہ کہکر اُٹھا اور آکر اسنے کیا دیکھا کہ ایک مرد دراز قد بادیش مخضب کھڑا ہی پوچھا کہ آپ
کہانسے آئے جواب دیا کہ شہر وارالزنا سے تمھارا نام سنکر آیا ہون مین نے سنا ہی کہ تمنے بڑے
بڑے کام کیے ہین بتروت حرامی ہنسا اور بلاشور حرامی کو بلاکر بٹھایا اور کہا کہ تمنے کیا کیا کام
کیے ہین بلاشور حرامی نے کہا بھائی مین نے وہ کام کیے ہین کہ شیطان کو اُسکے عہدہ سے معطل کر دیا
ہزارہا نیک عورتون کو بدکر دیا بدعورتون کو اُنکا حامی بنا دیا حتے کہ تمام شہ کی عورتین خراب ہو گئین اور
حرامی پیدا ہونا شروع ہو گئے اب تمام اُس شہر کا وارالزنا ہو گیا اور انتظام وہانکا یہ مقرر ہوا کہ بادشاہ
کوتوال ارکین دولت سب ایک ہی طرح کے ہو گئے اب حکم عام یہ ہی کہ جس طرح مرد پر کئی عورتین
جائز ہوتی ہین اُسی طرح وہان عورتون پر کم سے کم دس مرد واجب کر دیے گئے ہین جو خلاف کرتی ہی
وہ گدھے پر چڑھا کر شہر سے نکال دی جاتی ہی اب مجھے فرصت ہو گئی ہی اس مقام کو چھوڑا دوسری
طرف کا رخ کیا کہ اور کہین چلکر رنگ جمائیے یہانتک پہونچا تھا کہ تمھاری تعریف سنی اشتیاق ملاقات
پیدا ہوا اور مین یہانتک آیا اب تم مجھ اپنے حالات بیان کرو بتروت حرامی نے کہا کہ تم ہمسے بھی بڑھے
ہوئے نکلے مگر مین نے اور سب کام تو ایسے کیے کہ تمھارے کام کے آگے اُنکی کوئی حقیقت ہی نہین
ہی سیکڑون کو لڑوا دیا آپس مین دوستی ہوئی تو دشمنی پیدا کرا دی محبت ہوئی تو عداوت کا تخم بو دیا
اسکا مال اُسکو دلوا دیا اُسکا مال اُسے دلوا دیا کہین چوری کرا دی کہین ڈاکہ ڈلوا دیا خود الگ
رہا اور دوسرون کو آفت مین پھنسایا کیا مگر فی الحال ایک کام ایسا کیا ہی جسکی وجہ سے مجھے بہت
بڑی امید ہی بادشاہ طلسم سے یقین ہی کہ وزارت ملجائے تو عجب نہین ہی وہ یہ کہ بدیع الملک
کو گرفتار کر کے لایا اور دریا مین کھڑی باندھکر ڈبو دیا لوح چھینکر اپنے قبضہ مین کی حباب جادو کی جورو
سے نکاح کیا تمام قصبہ مجھے تھرتھراتا ہی اب اور بھی رعب بندھگیا یہ سنکر خضران دل مین کہتا ہی
کہ واقع مین حرامی ہی معلوم ہوتا ہی کہا اتنے کام تمنے کیے ہر کام کی نشانی بھی تمھارے پاس ہی یا
نہین بہت بڑے افسوس کی بات ہی کہ بدیع الملک کو مارا اور کوئی نشانی پاس نہ رکھی بتروت
حرامی نے کہا اس سے بڑھکر کیا نشانی ہوگی کہ تمام اسلحہ اُسکا اپنے قبضہ مین کیا شاہراہ مین کھڑا

لوح چھین لی بلاشور حرامی نے کہا کہ ابھی تم بچے معلوم ہوتے ہو کہ اسکو قتل نہ کر سکے دریا مین
ڈبو آئے میان ان نشانیون کو مین نہین کہتا ہون یہ تو مال ہر جسکو مارا اُسکا اسباب اپنے
قبضہ کیا یہ بتاؤ کہ تمنے خدا پرستون کو قتل کیا اُنکے خون سے کس کس چیز کو آلودہ کیا تبروت حرامی
نے کہا خون کیا کرتا کہا پہچان رہے کہ فلان کا خون ایسا تھا اور فلان کا خون ایسا تھا میان
ہمارے پاس اُسکے خون مین تر کی ہوئی رُومیان اسطرح رکھی ہین جیسے کوئی عطر کی رُومیان
رکھتا ہی لو تم بھی دیکھو یہ کہکر جیب مین ہاتھ ڈالا اور خون آلودہ رُومیان نکال نکالکر پھینکنا شروع
کین قریب ڈیڑھ سو رُومیون کے پھینک دین اور کہا کہ مین نے اپنے خدا پرستون کو مارا ہی
اب دیکھو کہ کون کیسا تھا اور کون کیسا تھا جیسے اعمال تھے ابتک خون اُسکا پتہ دیرہا
ہی بہت سے ایسے تھے کہ ہر وقت عبادت کیا کرتے تھے اب تبروت حرامی نے ہر ایک
رُومی کو سونگھنا شروع کیا اور کہتا جاتا ہی کہ اس رُومی مین خوشبو آتی ہی یہ کسی نیک عمال کا
خون ہی ضرور یہ شخص بھی بھلا تھا بلاشور حرامی نے کہا کہ ابتو ہم جنتی ہین کہ ایسے جنتی کو مارا غرضکہ
رُومیان سونگھتے موسکتے تھے تبروت حرامی کی سرخ ہو گئین مرتن درد پیدا ہوا اور کہا کہ اُنکے خون ماتھ تو
عجیب اثر دکھا رہے ہین میرا سر بھاری ہو گیا یہ سنکر خضران نے کہا ملعون خبردار ہو ہوشیار ہو جا کہ منم منتر خضران
بن عمر ثانی غلام شاہزادہ بدیع الملک کے گزارم کہ از دست من زندہ و سلامت بجلد و
یہ سنتے ہی تبروت حرامی گھبرایا اور بھاگنے کا قصد کیا تھا کہ خضران نے دوڑ کر پکڑ مارا
اور سر تلے اور ٹانگین اوپر بیہوش ہو کر دھم سے گرا خضران نے لباس اُسکا اتار کر آپ پہنا اور
برہنہ کر کے زنبیل مین ڈالدیا اور خود اُسکی صورت بنکر تمام اسباب کرے کا لیکر مکان
مین داخل ہوا بی بی نے کہا کیون صاحب دوست تمھارے گئے کہا کیا کہون عجب حرامی
تھا کہ پیشاب کے بہانے گیا تھا پھر پلٹکر نہ آیا بی بی نے کہا کیسے دوست تھے کہ فقرہ سے
چلے گئے جواب دیا کہ وہ مجھسے بڑھا ہوا حرامی شہر مین رہتا ہی جہان حرامیون کے سوا حلالی کا
نام نہین ہی اور ہم لوگون مین ملنا چاہتا ہی وہ خاموش ہو رہی ایک مرتبہ اِدھر اُدھر
دیکھکر کہنے لگے کہ کیون صاحب اسوقت تک تمنے ہمسے اپنا مال و اسباب چھپایا کہ کسقدر زر و زیور
تمھارے پاس ہی اگر ہم دیکھتے تو خوش ہوتے اور حفاظت سے رکھتے تم عورت ہو ایسا نہو
کہ اسباب تلف ہو جائے اِنسے کہا کہ بیس فقہ تم جاکر کوٹھری مین دیکھ لیے اسوقت کیا تمھاری
عقل خبط ہو گئی ہی وہ سامنے تمھارا صندوقچہ رکھا ہی اُسمین سب صندوقون کی کنجیان ہین کہا
ہان سچ کہتی ہو اُس حرامی نے کچھ اسطرح کی آنین کین کہ مجھے بھلا دیا اور پریشان کر دیا آپکی
عقل جاتی رہی یہ کہکر اوٹھے اور صندوقچہ کھولکر کنجیان نکالین اور کوٹھری کو قفل کھولکر اندر داخل
ہوئے اور صندوق اور صندوقچہ وغیرہ جو اندر رکھے تھے اُٹھا اُٹھا کر داخل زنبیل کر لیے اور خود
کوٹھری کے باہر آکر قفل لگا دیا اسی اثنا مین شام ہو گئی تھی دسترخوان بچھا کھانا وغیرہ کھا پیکر فرصت کی
اور پلنگ پر جاکر لیٹے اپنی طرف کروٹ لیکر خراٹے لینا شروع کیے محبوب دلفریب نیند لینے لگی کہ شام ہوئی اور سو رہا
ایسے شہر کے ہونے سے توبہ اچھا آخرکار یہ بھی سو گئی اور جو مالا اصیلین تھین وہ بھی اپنے اپنے مقام پر جاکر

سورہین خضر ان بظاہر تو سو رہا تھا اور دراصل جاگ رہا تھا اپنی گھات مین تھا جسوقت دیکھا اپنے
کہ اب کوئی جاگتا نہین ہی اپنے تھوڑی سی بیہوشی نکالکر دماغ مین اس عورت کے پھونکدی کہ یہ بیہوش
ہوئی اسکے کپڑے لتے سب اتار کر برہنہ کرکے زنبیل مین ڈال لیے اب خیال آیا کہ سنا ہی یہ سب عورتین بھی
چھربان تانتے کھڑی نہین کہ بلکہ ایکا ہاتھ پڑے تو ہم بھی چھربان بھونک کر بھاگ اس اپنے دلکی نکالین
خضر ان نے اُن سب کو بیہوش کرکے برہنہ کیا اور کپڑے بچھونے مال اسباب سب لے لیا انتہا یہ کہ
ستھرائی تک نہ چھوڑی سب چیزین نذر زنبیل کین اور ان عورتون کو اسی طرح برہنہ چھوڑکر آپ
مکان سے باہر نکلے اس مقام پر آئے جہان کہ اسلحہ بدیع الملک کا رکھا ہوا تھا اور وہ تختی
لٹک رہی تھی سب اسلحہ اُٹھاکر داخل زنبیل کیا اور تختی کو نوچ کر پھینک دیا اب جانب دریا
روانہ ہوئے صبح کے قریب کنارہ دریا کے پہونچکر ہاتھ درگاہ الہی مین بلند کیے کہ پروردگارا تو
خوب جانتا ہی کہ مثل والد ماجد اور دادا صاحب مین بھی پانی سے بہت ڈرتا ہون مگر محبت مین بدیع الملک
کی سب کچھ نہین سوجھا اگر بدیع الملک زندہ ہین تو جس مقام پر آقا میرا ہو مین بھی وہین پہونچ
جاؤن اور کشتی سیری ساحل مراد پر پہونچ جاے اور اگر آقا میرا زندہ نہین ہی تو مین اسی دریا مین
غرق ہوجاؤن اسلیے کہ بعد ایسے شخص کے مجھے زندہ رہنا منظور نہین ہی اب ایسا آقا مین کہان سے
پاؤنگا یہ کہکر آنکھون مین آنسو بھر لایا اور ایک کشتی زنبیل سے نکالکر دریا مین ڈالی اور خود اُس کشتی
بیٹھکر روانہ ہوا کشتی دھارے پر بہتی ہوئی چلی اب یہ تو ادھر بہتے ہوئے چلے جاتے ہین دیکھیے کہان نکلتے ہین یہان

دو کلمہ داستان مصیبت نشان صاحبقران زمان یعنی بدیع الملک نوجوان کے گزارش کیے جاتے ہین

کہ بزوت حرامی نے انکو گٹھری باندھکر دریا مین پھینکدیا تھا لیکن گھبراہٹ مین یہ خیال آسے
نرہا کہ لنگر باندھکر غرق کرتا یون کہیے کہ قضا بدیع الملک کی نہ تھی کہ پردے غفلت سے اُسکی
آنکھون پر پڑگئے جسوقت گٹھری غرق ہوتی ہی پانی جوش وخروش کی وجہ سے بہت دور اُبھری اور پھر غرق
ہوئی تو اس سے زیادہ دور جا اُبھری تیسرے غوطہ مین ایسے مقام پر ابھری کہ جہان کم
پانی تھا اور دھارا تھا اور اب یہ گٹھری بہتی ہوئی کنارے پر آئی یہان ایک آہنگر اور ایک اہی گر
بیٹھے ہوئے مشغول شکار ماہی مین مصروف تھے ڈلنین پڑی ہوئی تھین دو ریان پھیلی ہوئی تھین ان
دونون مین نہایت دوستی تھی اسنگر بیٹھا ہوا کچھ کام بھی کرتا جاتا تھا اور شکار بھی کھیلتا جاتا تھا کہ دیکھا اس اہی
نے ایک گٹھری بہتی چلی آتی ہی اسنے اہی کو آواز دی کہ بھائی آنا دیکھو تو نہین معلوم کون شخص تباہ ہوا
جسکا مال واسباب بہگیا ایک گٹھری ادھر بہی ہوئی چلی آتی ہی اوبھائی فاتحہ کرتے چلے خدا نے دن پھیرا
تو مال نظر آیا خیر کچھ دن تو راحت سے بسر ہوگی یہ سنکر اہی گیرہی دوڑا اور دونون پانی مین اُترے
اور گٹھری کو اُٹھانے کا قصد کیا گر یہ لنگر بھی ان سے کیا اُٹھ سکتا بمشکل تمام کھینچتے ہوئے کنارے پر
لائے اور زور کرکے گٹھری کو خشکی کی طرف دھکیلا دونون کے دونون غرق ہوگئے اور پانی لگے گرنے مین
نہایت خوش ہین کہ گٹھری وزنی ہی مال بہت معلوم ہوتا ہی نہایت خوش ہین اب ان دونون نے گٹھری کو کھینچ
ہٹاکر دیکھا تو ایک آفتاب نکل آیا گویا بلکہ ابر بھاگ گیا یہ دونون انھین چھوڑکر بھاگ کھڑے ہوئے انھین

کہنے لگے کہ نہین معلوم یہ کیا آسیب ہی دور سے دیکھا کیے آخران دونون کی نظر اُن زنجیرون پر پڑی
حسین بدیع الملک بندھے ہوئے تھے کہا یہ کوئی مجرم کیسا معلوم ہوتا ہی آسیب نہین ہی پھر دونون
گئے دونون قریب آکے دیکھا کہ اسطرح زنجیرون مین جکڑا ہوا کہ دوتا ہوکر رہگیا ہی سرپانون سے ملا ہوا ہی
حسین کہنے لگے کہ نہ معلوم اسنے کونسا جرم کیا تھا جسکی یہ سزا اسکو دی گئی جوان زبردست معلوم ہوتا ہی
اور مرد حسین بھی معلوم ہوتا ہی نہ معلوم کسی شخص کی جورو بیٹی کو بھگالایا تھا اسکے عوض مین اسکی یہ
حالت بنائی گئی ہی یا کوئی اور جرم کیا ہی پھر اُن لوگون نے رحم کھایا کہ قتل نہین کیا دریا ہی مین ڈبویا
مگر انبو یہ مرگیا ہوگا خیر اس وقت اخیر مین تو اس غریب کو اس قید شدید سے رہا کر دینا چاہیے
کہ طائر روح اسکا قفس تن مین پھڑک رہا ہوگا آہنگر نے سوہن لیکر زنجیرون کو کاٹا اور ہاتھ پانون
کھولے بدیع الملک خاک پر گر پڑے ابھی تک بیہوش پڑے مین ہوش نہین ہی مگر شمار نفس کا
ہی جس سے یہ پایا جاتا ہی کہ ابھی روح نے مفارقت نہین کی ہی آہنگر اور ماہی گیر نے اٹھانا چاہا ممکن
نہوا آخر کار انکو پلٹ دیا جسقدر پانی منہ کے ذریعہ سے انکے پیٹ مین گیا تھا سب نکل گیا مگر خاک
تمام جسم اور منہ مین بھر گئی ماہی گیر نے پانی سے منہ انکا دھلایا اب جو ذرا ہوا لگی تو صاحبقران
کو ہوش آیا آنکھ کھولی آہنگر نے کہا کہ ارے بھائی یہ زندہ ہی اگر کوئی مچھلی ہو تو لاکر اسے کھلا دین
نہین معلوم یہ کب کا بھوکا ہی ماہی گیر نے جو دو چار مچھلیان پکڑی تھین اور وہ ایک مقام پر سندھی
ہوئی تھین انکو لاکر کچھ گھانس پھونس جنگل سے سمیٹ کر آگ روشن کی اور مچھلیون کو آگ مین بھون
کر کچھ نمک لگا کر انکو صاف کرکے کانٹے وغیرہ دور کیے اور مدبع الملک کو کھلایا کہ ذرا
سانس انکی ٹھہری اور حواس کسیقدر درست ہوئے انھون نے اٹھنے کا قصد کیا مگر ممکن ہوا اُس وقت
ایک سرد دل پر درد سے کھینچی اور فلک کی طرف دیکھا کہ ہی مالک دوار کیا دور ہی کہ گھڑی بھر مین کیا سے کیا ہوگیا
کیا ہی وہ بانکے صاحبقرانی وہ زرہ وہ خود وہ بکتر وہ چلتہ وہ گرز سام نریمان کہان یہ کہ اسوقت ہم
مین اٹھنے کی بھی طاقت نہین اگر اسلحہ پاس بھی ہو تو کس کام کا ہی ماہی گیر سے اشارہ کیا کہ مجھے اٹھا کر
بٹھا دو مجھ مین اٹھنے کی طاقت نہین ہی بسبب ناطاقتی کے اتنا کلام بمشکل انکی زبان سے نکلا آہنگر اور
ماہی گیر نے بمشکل انکو اٹھا کر بٹھایا انھون نے شکر خدا ادا کیا اور کہا کہ اے رب بے نیاز اگر مجھسے کوئی گناہ سرزد
سرزد ہوا ہو تو اُسے عفو کر کہ مین نے سزا اچھی طرح پائی اور اگر یہ سزا کافی نہو تو اور جو کچھ میرے حق مین بہتر جان وہ
بہتر یہ ہی کہ جو کچھ ہو یہین ہوجاے عذاب آخرت کا عذاب دینا ہر طرح بہتر ہی مگر مین نے تو کبھی اپنے زور و طاقت
و جاہ و حشمت پر غرور نہین کیا تو خوب واقف ہی کہ ہمیشہ جھک کر ہر شخص سے بلا سوا کافرون کے اہل اسلام کو
ایذا نہین پہونچائی اور رواج دین اسلام مین ساعی رہا ماہی گیر وغیرہ نے پوچھا کہ آپکا نام کیا ہی اور کس ملک کے
رہنے والے ہین یہ سنکر انکی آنکھون سے آنسو جاری ہوے کہ اسوقت بیان کرنا ہمین کیا بتاؤن کہ کون ہین

ایک غرقی بندھی ہے باقی برہنہ ہون فرمایا		(بہل جمن نکل تو دمیدہ ہون + ہین	
بہار ہین سلح بریدہ ہون	اے آہ و نالہ مجھے نہ بگیر طوکہ ہین	بچھڑا ہون کارواں سے	
ہین کیا کہون کہ کون ہین سو بالقوم	کچھ کہہ نہین سکتا ہون پر ہین آفت رسیدہ	اُن دونون	
کسی پر ظلم ہین کرتا ہی	جو شخص سے میری ایسی زار حالت بنائی تو اسکی جورو کو		

اسکی خراب کیا تھا کسکی تو نے لاج رکھی ہوگا جو تیری یہ حالت بنائی گئی فرمایا کہ بھی ہو تم سمجھو وہی درست
ہو اب ڈرا اور انکین قوت آچلی ہے مگر اس حال خراب سے کہ غرقی بندھی ہوئی ہے کہان جائین نہ کوئی جاننے والا
نہ کوئی پہچاننے والا نہ دوست نہ آشنا نہ یارے نہ مددگار سے دل مین کہتے ہین ای بدیع الملک اسوقت کہان
ہے وہ جاہ وحشم کدھر ہیں شہنشاہ گو ہر کلاہ کہان ہین اصف انجم طلعت کہان ہین وہ بادشاہان جہان اور پہلوانان
دوران جنھون نے تیرا علقہ اطاعت گلے مین ڈالا تھا کسطرف ہین وہ ملک جنمین تیرے نام کا غلغلہ تھا اور ہیبت
تیری ہر ایک کے دلپر چھائی ہوئی تھی افسوس اس زمانہ بے وفا کی ناآشنائی کہ کیا سے کیا ہو گیا اسوقت جس
حال خراب سے تم ہو خدا دشمن کو بھی یہ حالت نہ دکھائے مگر ہزار ہزار شکر ہے اُس پروردگار عالم کا جسکے قبضہ
قدرت مین میری جان ہے کہ مجکو درخشہ ملا اپنے نیرنگون کا اگر پروردگار عالم نے جاہ وحشمت مال و دولت رحمت
فرمایا تو مصیبت بھی ویسی ہی دی مین نے سنا ہے کہ بدیع الملک یعنی صاحبقران اول پر بھی بڑی بڑی مصیبتین
پڑی تھین حکیم اشراق کی جفاؤن شکر دلمن بھی افسوس کرتے ہین کہ صاحبقران باقبال اور
حلوائی کے داماد بنین اسکی دوکان پر بیٹھکر مٹھائی بیچین لڑکون کو گود مین لیے ہوئے بہلاتے پھرے
بعد اسکے داماد صاحب یعنی شاہزادہ انجم گروہ انھون نے بھی کیا کیا مصیبتین اٹھائین انکی حالت اور
تربت قریب ہی قریب ہے وہ بھی اسی موج دریا مین بہائے گئے اور ملک سنجان مین فقیر بنے ہوئے ایک
ٹکیہ پر بیٹھے رہے آخر مین خداوند کریم نے اُس سے زیادہ جاہ وحشم عنایت فرمایا کہ تخت صاحبقرانی
پایا یقین ہے وہ معبود حقیقی درب تحقیقی ملک نوازی فرمائے اور مجھے بھی اس ذلت وخواری سے نجات دے
کیونکہ مشہور ہے ایک ساعت بیک لحظہ یک دم + دگرگون میشود احوال عالم + وہ چاہے تو دم بھر مین
ذرہ کو مہر تابان بنا دے اور مہر کو خاک مین ملا دے اس طرح کے خیالات اُنکے دماغ مین چکر مار رہے
ہین اور اسی حال خراب سے یہ خاک پر بیٹھے ہوئے ہین کہ ایک مرتبہ اسی گبر کو اُنکے حال پر رحم آیا یہ قریب
بدیع الملک سے آیا اور کہا اے شخص اگر تو خدا کا پیغمبر نہین بنتا ہے تو نہ سہی ہر چند کہ ہمنے تجھے اس
امید پر نکالا تھا کہ مال وزر گٹھری مین ہوگا مگر گٹھری بھرم کی تھی اور بچہ تھا اب ہم صاف صاف کہے دیتے
ہین کہ ہم مین تیری مہمانی کی طاقت نہین ہے تھوڑی ہی دیر کی توقع مین ایک وقت کا فاقہ موجود ہوا
کہ بعد تجھے اور بچہ کو کھلا دین اب جو چلیان بندگی وہ ہمارے عیال کا آذوقہ ہے لہذا بہتر یہ ہے کہ
یہان سے قصبہ معلوم ہوتا ہے وہان چلا جا اور جو کچھ ہو سکے وہ کر ہم اتنا کر سکتے ہین کہ جیسے کپڑے آپ پہنے
ہوئے ہین ایسا ہی ایک جوڑا تجھے بھی پہنا دیتے ہے کہکر ایک کرتا اپنا اور ایک پاجامہ ایک ٹوپی یہ
سب چیزین کاڑھے کی حاضر کین اور کہا کہ اسے پہن لے بدیع الملک نے سر جھکا لیا اور وہ کپڑے
پہنے گبر سے لیکر سینہ کہ خدا اسوقت مین یہ بھی غنیمت ہے تن تو ڈھک گیا پاجامہ گھٹنون تک کرتے کی
لمبائی [illegible] گبر کے جسم مین یہ کرتا ڈھیلا تھا کہ بدیع الملک
کے [illegible] پہنا کوئی [illegible] اور کاندھے پر پہنا اس حال خراب سے قصبہ کی سمت روانہ
ہوئے [illegible] کنوئین کے پہونچے دیکھا کہ عورتون کا ہجوم ہے جیسا جمگھٹا دول کنوئین
مین گویا ہے اور پنہارین پانی بھر رہی ہین اور کہ جوانین ہین الگ ہین ہنس رہی ہین چہلین
کر رہی ہین بدیع الملک کو دور سے پیاس معلوم ہو رہی تھی چونکہ کئی منزلون کے لمبے چلے ان

تھی اسسے گرمی کی تشنگی غالب ہوئی بدیع الملک اس امید پر قریب کنوئین کے کھڑے ہو رہے کہ اگر کوئی مرد پانی بھرنے آئے تو اُس سے پانی لیکر پئین قریب ایک درخت بھانت کے سایہ مین بیٹھ گئے اب اُن عورتون کی نظر جو انپر پڑی بعضی رحم دل تو کہنے لگین کہ بیچارہ نہین معلوم کس پریشانی مین ہی اور کیا نکار سہنے والا ہی چہرہ سے اسکے آثار امیری کے معلوم ہوتے ہین لیکن جو شریر تھین وہ پھبتیان کہتی تھین اور ہنستی تھین لباس انکا اور بھی حیثیت کو بگاڑے ہوئے تھا یہ معلوم ہوتا تھا ایک نعل شجر اع کہ جیتھڑے مین لپیٹ دیا ہی بدیع الملک کس غربت کے ساتھ بیٹھے ہوئے سن رہے تھے دل مین کہتے تھے کہ کیا تقدیر برگشتی پر ہی کہ اب ہمپر پھبتیان ہوتی ہین واقع مین کہ اب سمن بھی اسی قابل ہی ہاے جوانی بھی کیا چیز ہوتی ہی کہ سب عیب انسان کے چھپا دیتی ہی کیسی ہی صورت ہو لباس درست موحرکات ناشایستہ ہون مگر ہزار چاہنے والے اسی کو چشم رغبت سے دیکھتے ہین اور برا ہو اس بڑھاپے کا جسنے پھبتیون کے قابل بنا دیا اے بدیع الملک اب تو وہ نہین ہی جسپر لوگون کی نگاہین شیفتہ و فریفتہ ہون لیکن ہی کہ چاہنے والے بھی دیکھین تو محبت اُنکے دلون سے کم ہو جاے یہان کسی سے تعلق پیدا نہین کرنا ہی نہ اس غرض سے آئے ہین نہ یہ خواہش ہی کہ کوئی دوسری میرے دنبھے گرا اندازہ ہو گیا کہ اب ہر طرح کی امیدین دل سے اُٹھا دینا چاہیے ۔ ؎

جا جوانی کے ساتھ سب کچھ وہ گرمی شوق اب کہان ہی	کبھی جو اک آہ کی بھی مین نے تھی ہوئی آگ کا دھوان ہی

اسی حالت عبرت و افسوس مین بیٹھے ہوئے تھے کہ دیکھا سامنے سے ایک عورت چادر پہنچہ کیے ہوئے اپنے چھپائے ہوئے لوٹا ڈوری اُسکے ہاتھ مین چلی آتی ہی دیکھا اسنے کہ کنوئین پر مجمع زیادہ ہی ایک آدھ کم ہو لے تو جا کر پانی بھرون ایک مقام پر کھڑی ہو رہی اسکی غربت دیکھکر بدیع الملک کو رحم آیا کہا اے نیک بخت چیرا جی چاہے تو لوٹا ڈوری مجکو دیدے مین پانی بھر دون یہ کہکر قریب اُسکے گئے اسنے منہ سے تو کچھ نہ کہا ہاتھ اُنکی طرف بڑھا دیا بدیع الملک نے احتیاط کے ساتھ لوٹا ڈوری اسکے ہاتھ سے لیا کہ بدن سے بدن کو مس بھی نہونے دیا اور کنوئین کی جگت پر جاکر پانی بھر کر لا دیا عورتین غیر مرد کو دیکھکر ذرا دب گئی تھین وہ عورت لوٹا ڈوری اُنکے ہاتھ سے لیکر اپنے مکان کی طرف روانہ ہو گئی بدیع الملک نے ایک آہ کھینچی کہ افسوس جب تقدیر بری پر ہوتی ہی تو عقل بھی خراب ہو جاتی ہی کاش پہلے خود پانی پی لیا ہوتا اس عورت کو کیا معلوم کہ تم پیاسے ہو شکر خدا کرکے پھر اس امید پر کھڑے ہو رہے کہ کوئی مرد آئیگا تو پانی پی لینگے ان عورتون سے مانگنا بھیک نہین خدا جانے یہ اپنے دل مین کیا سمجھین وہان وہ عورت اپنے گھر مین گئی اور باپ کے سامنے لوٹا رکھدیا یہ دختر ہی مہتر شعیب ثانی کی جو کہ افسر اس قصبہ کے ہین اور مرد خدا پرست ہین اور تارک الدنیا ہین عبادت خدا مین زندگی اپنی بسر کیا کرتے ہین اور گھر ہی مین بیٹھے رہتے ہین باہر کا کام یہی لڑکی کیا کرتی ہی بسبب اسکے کہ یہ افسر قصبہ کی دختر ہی ہر شخص ادب کرتا ہی جسوقت اسنے پانی سامنے باپ کے رکھا تو اپنے حیرت سے دختر کی صورت دیکھی اور کہا کہ آج کنوئین پر مجمع نتھا جو اسقدر جلد تم پانی بھر لائین اسنے کہا کہ مجمع تو بہت تھا مگر آج نیا اتفاق ہوا کہ ایک مرد مسکین قریب کنوئین کے

کھڑا تھا اُسنے مجھے کہا کہ لاو مین پانی بھر دون مین نے دُور اور لوٹا دیدیا اُسنے جلدی سے پانی بھر کے لادیا یہ سُنکر مہتر شعیب ثانی نے کہا کہ جاکر اس مرد غریب کو بُلا لاؤ یہ سُنکر وہ دخترنیک اختر آئی اور بدیع الملک سے کہا کہ آپ کو ہمارے والد ماجد نے بُلایا ہی اگر کوئی ہرج آپ کا نہو تو تشریف لیچلیے یہ سُنکر بدیع الملک ہمراہ ہوگئے اور دروازہ پر آکر ٹھہرے دختر نے اپنے باپ کو اطلاع کی کہ وہ شخص آیا ہی دروازہ پر کھڑا ہی کہا اندر مکان کے بُلالے دختر نے بُلا لیا بدیع الملک اندر جاتے ہوئے جھجکے کہ مہتر شعیب ثانی نے آواز دی تامل نکرو اندر چلے آؤ یہ سُنکر کہ اس گھر مین مرد بھی ہی بدیع الملک اندر مکان کے داخل ہوئے دیکھا کہ ایک بزرگ مرگ چھالا بچھائے ہوئے بیٹھے ہین ایک کتاب سامنے اُنکے کھلی ہوئی ہی بدیع الملک نے انکو سلام کیا مہتر شعیب ثانی نے جواب سلام دیکر کہا کہ بھئی نہ طاق فتح ہوا یہ کہکر مسکرائے بدیع الملک کے قلب پر ایک تیر سا لگا مگر ضبط کرکے جواب دیا کہ نہ طاق کیا چیز ہی شاید آپ کو کسی دوسرے شخص کا دھوکہ ہوا شعیب ثانی نے کہا کہ اے بدیع الملک کیون چھپاتے ہو اپنے کو ہم بارہا دیکھ چکے ہین نہ طاق آئے تھے لوح تمنے حاصل کی درہند آپ کو توڑا حباب جادو کو مارا اور ہاتھ بستر دت حرامی کے گرفتار ہوئے اس حال خراب کو پہونچے یہ تمام واقعی حالات جو مہتر شعیب ثانی نے بیان کئے اور بدیع الملک نے دیکھا کہ واقعی یہ اپنے ظاہر ہی تخمینین مارمار کر روئے کہ مہتر شعیب بھی آنکھون مین آنسو بھر لائے دل مین کہتے تھے کہ جو حالت انکی ہو وہ بجا اور درست ہی اسلیے کہ جو شخص صاحبقران دوران ہو شاہان ہفت کشور اسکے باج گزار ہون وہ اس حال خراب سے آئے تو اُسکے قلب کی کیا کیفیت ہوگی بدیع الملک کی رقت کم نہوتی تھی کیونکہ پہلے اسکے کبھی ایسی مصیبت نہ پڑی تھی مگر صلہ اس محنت و رنج کا بہت جلد حاصل ہونے والا تھا کہ جو در بند فتح ہونے کے قابل تھا اور جس مقام پر لوح کچھ کام نہ دیتی اسکی افتتاح کا سامان بھی مہیا ہوا چاہتا ہی مہتر شعیب نے جب انکو نہایت پریشان دیکھا تو اٹھکر اپنے دامن سے اشک بدیع الملک کے پونچھے اور کہا اے شہریار آپ صاحبقران ہوکر اتنی سی تکلیف مین گھبرا اٹھے اور دلگیر ہوگئے صاحبقران لے تو بڑی بڑی مصیبتون مین صبر کیا ہی بس اب زیادہ پریشان نہو انشاالله بہت جلد تکلیف تمہاری رفع ہوا چاہتی ہی مین انجی یہی دیکھ رہا تھا کہ کیا سبب جو ابھی تک بدیع الملک نہین آئے حالانکہ یہی تاریخ آنکے آنے کی ہی الحمد لله کہ آپ تشریف لائے بیٹھیے اور دزادم پکھی یہ کہکر اپنی دختر سے پانی طلب کیا اور مُنہ ہاتھ انکا دھلوایا اور کہا کہ اے بدیع الملک لوح وغیرہ کو مین بھی لیجاتا ہی خدا حافظ تمہارا بن عمرو کو سلامت رکھے جو ساتون طبقہ زمین کے تمہارے واسطے چھان ڈالتا ہی آپکے سامنے کہ کیا مکر و فریب کیا چل سکتا ہی کہ تمھین نہین معلوم کہ بیابان ہولناک کا معاملہ نہایت سخت و صعب ہی نہ وہان لوح کام دیسکتی ہی نہ بہادری کام آسکتی ہی نہ قوت سے مطلب حاصل ہوسکتا ہی اسلیے کہ ساکنان بیابان ہولناک اسطرح کے لوگ ہین کہ نہ وہ ساحر ہین نہ پہلوان لیکن قدرتی آئین یہ خاصیت ہی کہ اگر شیر بھی صورت وہان سے لوگون کی دیکھ لے تو بہرہ اسکا نہ ہو جائے تب وہان جانے تو کیا کر سکتے صاحبقران اول بھی ہوتے تو کیا کر سکتے

وہان زور و حرارت کا تو کام ہی نہین ہی جسوقت کسی سے سامنا ہوتا تو حمزہ اول کا بھی پتہ پھٹ جاتا اور مرجاتے یہ مقام خاص قہر الہی کا مسکن ہی جبکہ زمانہ سوسے علیہ السلام مین قہر الہی نازل ہوا ہی تو اسکی دو انتظام ہوگئے تھے ایک تو طاعون تھا کہ جسنے شہر کے شہر ویران کر دیے اور ایک یہ بیابان ہولناک ظاہر ہوا تھا جسکے لوگون مین یہ تاثیر تھی کہ جو دیکھے اسکا پتہ پھٹ جاے طاعون تو زائل بھی ہو گیا مگر یہ حصہ باقی رہگیا اگوان تاجدار نے ایک در بند اسکا بھی قائم کر دیا کہ اگر فتاح طلسم لوح پا بھی جاے اور ساحرون کو مارے بھی تو بیابان ہولناک مین ہو نچکر ہلاک ہو جاے لیکن مجھے معلوم تھا کہ میری حیات مین آپ اس مقام تک پہونچ جائینگے مین نے چند تحفہ آپ کے واسطے رکھ چھوڑے ہین جو کہ بیابان ہولناک کی بلاؤن کو رد کرینگے اور یہ در بند ان تحفجات کی اعانت سے فتح ہوگا جنمین ایک چشمہ ہی اور ایک عصا ہی اور ایک رقعہ ہی لیکن یہ چیزین اسوقت آپکو دستیاب ہو سکتی ہین جبکہ اس دختر سے آپ عقد کرنا قبول کرین کیونکہ یہ چیزین اسی کے جہیز مین دونگا اور دوسری شرط یہ ہی کہ جب تک مین زندہ ہون اسوقت تک آپ یہان سے نہ جائین اسی مقام پر قیام پذیر رہین بدیع الملک قبول کرتے ہین کہ نہین معلوم یہ کب تک جیین مین کہانتک اس مکان مین بند بیٹھا رہونگا وہان لشکر میرا تباہ ہو جائیگا عزیز و احباب میرے فراق مین نہین معلوم اپنی کیا حالت بنائین مگر سوا منظور کرنے کے چارہ کیا تھا کیونکہ یہ بھی معلوم ہو چکا تھا کہ بیابان ہولناک کا پیش آنا بھی ضرور ہی اور قضا کی بھی آنا ممکن ہی بغیر ان تحفجات کے اور تحفجات بغیر عقد ممکن نہین اگر خدا کو منظور ہی کہ طلسم نہ خلاق میرے ہاتھ سے فتح ہو تو وہ خود ہی انکی اجل بھیجیگا یہ خیال کرکے خاموش ہو رہے اب مہتر شعیب نے ایک جوڑا اپنے پہننے کا منگا کر غسل کرا کر بدیع الملک کو بلایا اور اہل قصبہ کو اطلاع دی کہ کل شام کو دختر کا عقد ہی لہذا سب صاحب آکر شریک ہون اور ملا طاہر عجمی کو بھی ایک رقعہ لکھ بھیجا سب اہل قصبہ دوسرے روز آکر مکان پر مہتر شعیب ثانی کے جمع ہوے اور مہتر شعیب نے اپنی دختر کو دہان کی رسم کے موافق دولھن بنایا اور ملا طاہر نے دختر کی طرف سے وکیل ہو کر عقد پڑھا اور بدیع الملک نے اپنی جانب سے خود عقد پڑھا بعد عقد ہونے کے انکو رہنے کی جگہ دی گئی ایک علاحدہ در سے مین جو دس کوٹھریون پر مشتمل تھا داخل ہوے اور وصل سے کامیاب ہوے اسی شب ملکہ شمیلہ خاتون حاملہ ہوئین صبح کو مہتر شعیب ثانی نے ملا طاہر سے کہا کہ بطن سے اس دختر کے ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ نام اسکا فخلمند خشیم شکار ہوگا نہایت مرد جری و بہادر ہوگا اور بڑے بڑے کام کریگا تمام خدا پرست اس قصبہ کے اسکی وجہ سے امن و امان مین رہینگے کفار اسکے ہاتھ سے مارے جائینگے راوی بیان کرتا ہی کہ یہ طلسم نہ خلاق علیم کے فتح ہونا اسکا نہایت دشوار تھا اگر یہ تحفجات بدیع الملک کو حاصل نہوتے صاحب رہبر حمزہ تحریر کرتے ہین کہ بیابان ہولناک کا مرحلہ بغیر ان تبرکات کے فتح نہو سکتا کہ یہ عصا مہتر شعیب کے پاس کیسی پشت سے چلا آتا ہی اور امانۃً ہر ایک نے اسکو بڑی حفاظت سے رکھا اور وصیت کے موافق مہتر شعیب کے پہونچا انھون نے اپنی دختر کے جہیز مین بدیع الملک کو دیا کہ یہ بیابان ہولناک پر جانے والے ہین مہتر شعیب نے تمام عمر محنت اور مشقت کرکے ایک رقعہ اور ایک چشمہ تیار کرکے رکھا کہ انکا داماد یا جو شخص شوہر میری دختر کا ہوگا اسے یہ سب مصیبتین پیش آئینگی جسوقت وہ اکنان بیابان ہولناک سے سامنا ہوگا تو اس

چشمہ کی وجہ سے اُن لوگون کی صورتون کا سیر نہ پڑے اور یہ اُس مرحلہ کو مٹا دے۔ الحاصل بدیع الملک
نے صبح کو غسل کیا بی بی نے ایک نوکری اُسکے ہاتھ مین اور کچھ پیسے دیے کہ سودا لاؤ کہ پکا کر تمکو بھی کھلائین
اور آپ بھی کھائین یہ سنکر انھون نے گردن بھی کر لی کہ یک. نشد دو شد بی بی نے کہا کہ اگر تمکو کچھ مال
ہو اور غیرت تمھاری گوارا کرے تو پھر مین آپ جاؤن لیکن دستور یہان کا نہین ہے جب تک لڑکی بن بیاہی
رہتی ہے اُسوقت تک اُسکا باہر نکلنا معیوب نہین سمجھا جاتا اسلیے کہ وہ لاوارث کہلاتی ہے اور جب
شادی ہو گئی تو اُسکا وارث پیدا ہوا لیکن مجھے تمھاری اطاعت ہر طرح فرض ہے یہ سنکر بدیع الملک
نے چپکے سے ڈلیا ہاتھ مین لے لی اور گھر سے نکلکر بازار مین گئے سودا لاکر گھر مین دیا بی بی نے کھانا
پکایا اور بدیع الملک اور مہتر شعیب کو کھانا خاتون نے کھایا دوسرے روز صبح کو بی بی نے پھر ڈلیا اور
پیسے دیے اُسوقت بدیع الملک دل مین کہنے لگے کہ یہ روز کا اچھا دھندا نکالا عقد کیا کیا گویا
اُسنے نوکر رکھا خیر اُس روز تو بجھا دکھا پھر سودا لادیا مگر یہ دل مین کہنے لگے کہ گر یہ گشتن روز اول چاہیے
جب تیسرا دن ہوا پھر اُسنے کہا کہ سودا لاؤ تب تو بدیع الملک کو غصہ آیا اور کہا کہ مجھے تمنے نوکر بنایا
کہ صبح ہوئی اور ڈلیا سامنے آئی مجھسے ہر روز یہ نہو سکیگا تم اپنے باپ سے کہو یا تو کسی کو ملازم کرین
یا اور کوئی تدبیر کرین اُسنے اپنے باپ سے جاکر کہا کہ آج سودا میان نہین لاتے ہین اور بہت ناراض
ہین باپ نے اُنکو بلایا پہلے دو چار باتین اُسکے کین اور بعدہ یہ کہا کہ جب تک لڑکی کا نکاح نہین ہوتا ہے اُسوقت تک
وہ بازار مین نکلکر کام کرلاتی ہے جب اُسکا نکاح ہو گیا پھر وہ باہر نہین نکلتی ہے یہ اس شہر کا رواج ہے آپ کو
سودا لانے مین کیا عذر ہے بدیع الملک نے کہا کہ ہمارا طریقہ نہین ہے کہ روز آٹا دال نمک مرچ خرید کیا کرین
آپ کوئی نوکر رکھیے اور اب اس بارہ مین زیادہ مجھے نہ فرمائیے اُنھون نے پھر بھی کہا کہ اسمین کوئی حرج
کی بات نہین ہے بدیع الملک کو غصہ آیا وہانسے اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے مکان پر از حد غصہ مین آئے
اور کہا کہ نہ عقد کرتا نہ یہ مشکل مجھکو ہوتی بہتر یہ ہے کہ بی بی کو قتل کرون پھر سوچا کہ بیگناہ کا مارنا بڑا گناہ ہے پھر
آسمان کی جانب سر اُٹھایا اور دعا مانگی کہ یا اللہ ایک مصیبت سے تونے مجکو چھڑایا دوسری اور گلے پڑی مثل مشہور
ہے کہ گئے تھے نماز کو روزہ گلے پڑا اگر غصہ کی تاب نہ لاسکے بی بی پر بہت خفا ہوئے اور کہا کہ تجھے شرم نہین آتی
ہے کہ مجھسے ہر روز کہتی ہے جب صبح ہوئی کہا ڈلیا لو اور سودا جاکر بازار سے خرید لاؤ مین کوئی سوداگر ہون یا تیرے
خاندان کا خدمتگار ہون یا تیرے باپ دادے کے وقت کا کوئی یہ غلام ہون کہ صبح ہوئی اور ڈلیا میرے ہاتھ مین تونے
دیدی کیا تیرے یہان کا یہی رسم ہے کہ جس شریف خاندانی آدمی کے ساتھ عقد کرتے ہین اُس سے سودا بھی ضرور خرید
ہین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تیرے باپ دادا یا تو ہمیشہ کے غریب اور محتاج چلے آتے ہین یا مجھسے زیادہ خسیس ہوتے آئے
ہین مگر تو برائے خدا میرے حال پر رحم کر اور اپنے باپ سے جاکر عرض کر کہ تیرے واسطے آٹھ آنہ ماہواری کی ایک
نوکر رکھدین خواہ رفاہ گیری پر کسی کو سودا خریدنے کے لیے نوکر رکھین میرے خاندان کا یہ شیوہ ہرگز ہرگز نہین ہے کہ ہلوگ بازار مین
ہر صبح کو ڈلیا ہاتھ مین لیکر سودا خریدنے جایا کرین اگر تونے اسکا کوئی انتظام اپنے باپ سے کہکر نہ کرایا اور پھر مجھسے سودا منگوایا
کہا تو تیرے حق مین مجھے بُرا کوئی خوگا مین نے تیرے ساتھ عقد کیا اور رہنے کی شرط کی تھی نہ کہ سودا خریدنے کی تیرے باپ نے زبردستی
عقد کیا کیا کرتا مجکو تیرا غلام بنایا کہ مین تیرے واسطے ہر روز صبح کو ڈلیا لیجا کر سودا بازار سے خرید لایا کرون اسکے علاوہ بدیع الملک
نے اور بھی سخت سست بی بی کو کہا مگر شمیہ نے سوائے خاموشی کے کوئی جواب نہ دیا اور زار زار روتی ہوئی پھر اپنے باپ کے پاس

گئی اور گل باجرا حنظلی بدیع الملک کا اپنے باپ مہتر شعیب سے کہکر سنایا اور کہا کہ اب بدیع الملک سے سودا خریدنے کو بازار سے نہ کہو گی اور پھر خیال کرتی ہون کہ اگر نہ کہون تو پھر سودا کون خریدیگا اور کیونکر کھانا پکے گا بس اے میرے ابا جان مہربان اپنی اسکی کوئی صورت نکالیے تاکہ جابری کی صورت ہو ورنہ کیا عجب ہے کہ کسی روز غصہ مین آکر بدیع الملک میری جان کا قائم کر دین اور مین بیگناہ انکے ہاتھ سے ماری جاؤن مجکو اپنی جان جانے کا اسقدر رنج نہین ہوگا جتنا میرے بیگناہ خون کا بار بدیع الملک کی گردن تا قیامت رہنے کا اسکا زیادہ تر مجھے خیال ہے اور بہت ہی خوشامد سے عرضداز ہوئی کہ پدر من اگر تمہاری کی صورت خیال کرین تو یہی ہوگی کہ کوئی ملازم دواسطے سودا خریدنے کے ملازم کر دیجیے جسوقت مہتر شعیب نے یہ کلام اپنی دختر سے سنے فرمایا کہ اچھا تم گھبراؤ نہین مین بدیع الملک کو بلاؤن اور سمجھاؤن تم جاؤ یہ کہکر مہتر شعیب نے لڑکی کو رخصت کیا اور بدیع الملک کو بلایا اور کہا کہ اے صاحبقران زمان مین نے آپ سے قبل ہی مین کہا تھا کہ اگر آپ کو رہنا منظور ہو تو میری دختر سے عقد کیجیے مگر خراب آپ چند روز توقف کیجیے مین اس سودا خریدنے کا کوئی انتظام کر دونگا کوئی راہ نکالونگا یہ سنکر بدیع الملک خاموش ہو رہے اور رخصت ہوکر چلے آئے بوجہ لحاظ خسرانہ کے اس بزرگ مہتر شعیب سے کچھ نہ کہہ سکے مگر دلمین خیال کیا کہ ابھی یہ کمبخت ڈولیا دو چار روز میرے پکلے کا مار رہیگی شاید پھر اس عذاب سے چھوٹ جاؤن جب دو چار روز پھر اسیطرح گذرے بدیع الملک نے بی ابی سے کہا آیا معلوم تمہارے باپ کبتک زندہ رہینگے تو تمہارے ساتھ عقد کیا کہ قید خانہ مول لیا اسنے کہا کہ تم اپنی رہائی کی وجہ سے میرے باپ کا مرنا چاہتے ہو کیا تمسے شرط پہلے نہین بیان کر دی گئی تھی اگر تمھین رہنا منظور نہ تھا تو کیون کیا الحاصل یہ تو بیان اس بابت مین ہین کہ روز ڈولیا ہاتھ مین لیکر سودا لاتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ خداوندا طلد مجھے نجات دے اور مین اس ناکردنی کام سے چھوٹون یا اللہ اچھا تونے مجھکو اس جال مین پھنسایا کہ جو کام میرے کسی بزرگ نے نہین کیا وہ مجھے کرنا پڑتا ہے لیکن اب یہان سے چند کلمہ داستان خواجہ خضران بن عمر ثانی کے بیان ہوتے ہین کہ یہ جو کشتی بیٹھکر بتلاس بدیع الملک روانہ ہوئے تھے کشتی زور مین بہتی چلی جاتی تھی موجون کے شور شور مین ہوتا تھا کہ کشتی پتے کی طرح معلوم ہوتی تھی ہر طرف ایک عالم آب نظر آتا تھا خضران نے لیب فوت کے آنکھین تو بند کر لین مگر خیال بدیع الملک کا جرأت دلاتا تھا کہ ایسا نہو میری نظر نہ پڑے اور مین آگے نکل جاؤن بدیع الملک پیچھے چھوٹ جائین جب آنکھ کھولتا ہے پھر وہ ہیبت طاری ہوتی ہے کہ پھر آنکھین بند کر لیتا ہے اسی حالت سے یہ کشتی بہتے بہتے اسی مقام پر پہونچی جہان کہ ماہی گیر اور آہنگر دورین پھلائے بیٹھے تھے کشتی دوری مین آئی اور دورین کیلون مین پھنسین کشتی کے زور مین دور پھینکی ماہی گیر نے آہنگر سے کہا کہ عجب طرح کی بات ہے کہ اس روز وہ مچھلی بہتی آئی آج کشتی دورین مین پھنسی یہ سنکر خضران کے گوش زد ہوئین خضران نے کہا کہ بھئی دورین کھینچ لو ہم اسی مقام پر اترینگے ماہی گیر نے دورون کو کھینچا کشتی بھی ہوئی کنارے پر آکر لگی خضران نے کشتی کو تو کھونٹے سے باندھ دیا اور اتر کر باہر آکے پوچھا یہ ہم گھڑی کا ذکر کیا کر رہے تھے ماہی گیر نے بیان کیا کہ چند روز ہوئے ایک شخص کہلی مین بندھا ہوا گھڑی بہتا ہوا نظر آیا ہملوگون نے نکال سمجھکر باہر نکالا دیکھا۔ لینے کے دینے پڑے کہ وہ شخص بھوکا بھی تھا اور ننگا بھی تھا اسے پھلیان بھونکر کھلائین کپڑے پہنائے بیچارہ زنجیرون مین بندھا ہوا تھا قید اسکی کاٹی ہمین تو امید نہ تھی کہ یہ زندہ ہوگا مگر شکر ہے خدا کا کہ وہ زندہ نکلا اور حالت اسکی درست ہوگئی خضران نے پوچھا اب وہ کہان ہے آہنگر نے کہا کہ اجبوہ بڑے مزے مین ہے مہتر شعیب نے اپنی بیٹی سے اسکی شادی کر دی ہے روز سودا لینے آیا کرتا ہے خضران نے کہا کہ بھائی وہ بڑا چور ہے مجھے بھی کچھ روپیہ قرض لیا تھا اسوقت تک اسنے نہین دیا آہنگر نے کہا کہ جاؤ مجھسے لے لو اسکے اس قصبے میں دو مکان ہین وہان جاکر گھیرو تمھارا روپیہ ملجائیگا یہی وقت ہے اسکے بازار آنے کا یہ سنکر خضران وہان گئے

جانب قصد دانہ ہوا جاتے جاتے اسکو راستہ میں شرارت سوجھی صورت اپنی تبروت حرامی کی بنائی اور سیر کرتے
ہوئے پہنچے دیکھا کہ ایک دوکان پر بدیع الملک ڈلیا ہاتھ میں لیے ہوئے بنیے سے سودا لے رہے
ہیں خضران نے پشت کی جانب سے اکر دو پیسے بنیے کے آگے پھینک دئے اور کہا کہ دو پیسے کا گڑ دینا
یہ کہکر بدیع الملک سے آنکھ ملائی بدیع الملک کی نظر جو تبروت حرامی پر پڑی بدحواس ہوگئے کہ یہ
ملعون یہان کہان سے آگیا بنیا بدیع الملک کو سودا دینے لگا خضران نے کہا کہ ابے پہلے مجکو دے بنیے نے
کہا کہ یہ پہلے سے کھڑے ہیں تم بعد کو آئے ہو کہا کہ ابے ہم بعد کو آئے ہیں تو کیا ہوا مقدم ہم ہی ہیں کیون بدیع الملک
ہم سچ کہتے ہیں یا جھوٹ بدیع الملک کو اسکی صورت سے ایسی نفرت معلوم ہوئی کہ اسکی طرف سے منہ پھیر لیا
اب اسنے ادھر ادھر دیکھو بھی ہم کیا کہتے ہیں بدیع الملک نے سودے سے بھی ہاتھ اٹھایا اور وہان سے اگر
چورا ہے پر کھڑے ہوئے سب ہو سکا کہ مہتر شعیب نے منع کر دیا تھا کہ کوئی کسیقدر تمکو چھیڑے مگر لڑنے کا قصد نکرنا
بدیع الملک نے بھی صورت اسکی دیکھتے ہی غصہ آتا تھا سو جہ یہ پہلے آئے تبروت نقلی نے بنیے سے کہا کہ وہ
ہمارے دوست تھے خفا ہوکر چلے گئے لاؤ سودا انکا پہلے دے آئیں پھر لپٹ کر اپنا گڑ لے بنیے نے دیکھا کہ انکی باتونکا
وہ کوئی جواب نہ دیتے تھے اگر ملاقات نہوتی تو غمخواری کیون کرتے بے تامل سودا انکو دیدیا بلکہ گڑ بھی جلدی سے دیدیا
آپ سودا ہوئے دیدیا تبروت نقلی ڈلیا ہاتھ میں لیے ہوئے پیچھے دیکھا کہ بدیع الملک چورا ہے پر کھڑے ہیں کہا کہ
تمہاری بھی وہی مثل ہوئی کہ بیٹے کے واسطے گڑ گئے تو میں تمہارے واسطے گڑ بھی لیتا آیا ہون اسکے میٹھے
چاول پکوا کر کھانا جی تو چاہتا تھا بدیع الملک کا کہ اسکی ٹانگیں چیر کر پھینک دون مگر مہتر شعیب کے منع کرنے کا
خیال آکر اس ارادہ سے سوکتا تھا خون جگر پی کر رہ گئے پھر ٹالا کر دکان میں چلے آگے آنیوالے مکان پر
آئے پوچھا اور کہا کہ بھی بھاگ گئے اسی منہ پر صاحبقرانی کا دعوے تھا ذرا باہر تو نکلو یا پھر میں آؤن وہان مہتر شعیب
اور سمیجہ خانون نے دیکھا کہ سودا لینے گئے تھے خالی ہاتھ پلٹ آنے کے سبب پوچھا کہ آج یہ نئی بات کیسی ہے کیا سودا
کہین ہاتھ سے گر گیا ڈلیا چھوٹ پڑی کیا ہوا۔ تنے ہین کسی نے تو ارحی کہ پھر ہین دہین آنا ہون بدیع الملک نے مہتر
شعیب سے کہا کہ آپ نے مجھے منع کیا تھا ورنہ ابھی اسکو مار ڈالتا یہ وہی ملعون ہے جسنے مجکو گرفتار کیا تھا اور دریا میں
بہا دیا تھا مہتر شعیب نے کہا کہ جاؤ اسے گلے لگاؤ کہ وہ بھائی ہے تمہارا خضران بن عمر دانی ہے تمہارے حبس مکان
یہان تک آیا ہے بدیع الملک نے کہا کہ اسنے صورت ایسی بنائی ہے کہ میرا نہین جی چاہتا ہے کہ اس سے بھی ملون مہتر
شعیب نے کہا کہ اسنے تمہاری مفارقت مین بڑی زحمتین اٹھائی ہین اور دشمنون کو تمہارے گرفتار بلا کیا ہے
یہ کہکر خود مہتر شعیب اٹھے اور دروازے پر اکر کہا کہ آؤ خواجہ اور ہاتھ خضران کا پکڑ کر اپنے ہمراہ اندر مکان
کے لائے اور بدیع الملک سے کہا کہ آپ کو اپنی رہائی بھی مبارک ہو اب ہم دو تین روز کے اور مہمان
ہین اسکے بعد آپکو اختیار ہے جہان چاہے تشریف لیجائیے گا مجھے یہی تعجب تھا کہ خضران ابھی تک نہین
آئے اسکا کیا سبب ہے بدیع الملک نے کہا کہ خضران برائے خدا اپنی اصلی صورت اختیار کرو
تمہاری یہ صورت قابل پسند نہین ہے خضران نے ہیئت اپنی بدلی بدیع الملک نے گلے
لگایا اور دونون خوب روئے مصیبت اپنی اپنی بیان کی خضران نے کہا کہ بدیع الملک مین نے
اس حرامزادے کو گرفتار بلا کیا وہ میرے پاس موجود ہے مگر اسکا صلہ کیا دوگے بدیع الملک نے
کہا تجھے ہر وقت لینے ہی کی فکر رہتی ہے خضران نے کہا بندہ آپ کی طرح روپے کا لالچی نہین ہے

مین قول مانگتا ہون بدیع الملک نے کہا جو کہدو منظور ہو خضران نے کہا بی بی کو اپنی بیان سے ہٹا دو سمیعہ خاتون مہتر شعیب کے مکان مین چلی گئین اب خضران اور بدیع الملک تنہا ہوے خضران نے بیت الخلا کو کھودڈالا بدیع الملک نے کہا کہ ارے یہ کیا کرتا ہی خضران نے کہا دخل نہ دو تماشا دیکھتے جاؤ یہ خاموش ہورہے جسوقت خضران نے بڑا سا گڑھا کھود کر تیار کر لیا تو زنبیل مین ہاتھ ڈالکر بتروت حرامی کو نکالا اور ستون سے باندہ دیا دیکھا بدیع الملک نے کہ جو اسنے میری حالت بنائی تھی وہی اسکی حالت ہی بعد اسکے خضران نے اسکی بی بی کو نکالکر دوسرے ستون سے باندھا ان دونون کے غرفیان بندھی ہوئی تھین نظر بتروت حرامی کی جو بدیع الملک پر پڑی اور اپنی حالت اسنے دیکھی دل مین کہا کہ بلاشور حرامی نے دھوکا دیا اب بغیر فریب کے جان بچتی نہین مظلوم ہوتی جلدی سے بدیع الملک کو سلام کیا بدیع الملک کو اسکی جفا یاد آئی منہ پھیر لیا خضران نے کہا کہ اب آپ دونون کے بارے مین دخل نہ دیجیگا بدیع الملک نے کہا تجھے کیا مطلب ہی خضران نے خنجر نکالا بتروت حرامی نے بدیع الملک کی طرف دیکھکر کہا کہ مذہب اسلام بھی کیا مذہب ہی آپ کس مصیبت مین پھنسے تھے کہ رہائی ممکن نہ تھی لیکن آپ کے خدا نے آپکو رہا کردیا مین چاہتا ہی کہ مین بھی یہی مذہب اختیار کرلون خضران نے دیکھا کہ پیشانی اسکی سیاہ ہی اور باتین فریب آمیز ہین کہا او ملعون مین تیرے فریب مین آنیوالا نہین ہون تو نے بلاشور حرامی سے سب کیفیت آپنی بیان کی تھی کہ مین نے کتنے مسلمانون کو مسلمان بنکر فریب دیا اور پھر انکو مارا اب کیا مین تجھے زندہ بھی چھوڑتا ہون اسنے کہا بھلا آپ وہان کہان تھے جو باتین سن رہے تھے خضران نے کہا ملعون مین بلاشور حرامی بنکر تیرے گھر پر گیا تھا ارے حرامی کے ساتھ حرامی بنکر کام نکلتا ہی اگر مین تیرا ہم مشرب بنکر تجھسے نہ ملتا تو کیا تو اپنا بھید بیان کرتا یہ سنکر بتروت تو تھرا گیا اور بدیع الملک سے کہنے ہین کہ یہ بھی ایسا ہی شریر ہی کہ اپنے ماں اور باپ کو گالیان دیرہا ہی لیکن بتروت نے دیکھا کہ یہ زندہ نہ چھوڑیگا فریاد کرنے لگا اور دہائی دینے لگا کہ باصاحبقران مجھے بچایئے مین مسلمان ہوتا ہون اور توبہ کرتا ہون بدیع الملک کو ہر چند کہ اسکی جفائین خوب یاد تھین مگر رحم آگیا کہا خضران اسے چھوڑدو اسنے کہا کہ آپ دہان ہار چکے ہین اب دخل نہ دیجیے بدیع الملک نے کہا یہ مسلمان ہونے کو کہتا ہی کیون گنہگار ہوتے ہو جواب دیا کہ بندہ سوا ثواب کے گناہ کا کرنا جانتا ہی نہین اس حرامزادہ کا بشرہ مکر و فریب کا پتا دیتا ہی قلب اسکا سلیم ہی یہ کبھی راہ راست پر نہ آئیگا اگر چھوٹ گیا تو پھر دغا کریگا یہ دہریا ہی اسکا کوئی مذہب نہین ہی جب مین بلاشور حرامی بنکر اسکی ملاقات کو گیا تھا تو اسنے اپنا ہم مشرب سمجھکر مجھسے سب حقیقت بیان کی تھی کہ مین کئی مرتبہ بلکر مسلمان ہوا جب دہاڑ دیکھتا ہون تو مذہب بدل ڈالتا ہون یہ کہکر ایک چھری اسکی باہین آنکھ مین بھونک دی کہ ڈھیلا نکل پڑا بدیع الملک نے کہا بھئی مجھسے نہین دیکھا جاتا کہا آپ تشریف لیجایئے بدیع الملک تو اٹھکر دوسرے مکان مین چلے گئے خضران نے اسکا داہنا ہاتھ کاٹ ڈالا اور کہا کہ ملعون اسی ہاتھ سے میرے آقا پر چھری تانتا تھا اب اسکی یہ حالت ہی کہ فریاد کرتا ہی اور منتین کرتا ہی مگر خضران کس کی سنتا ہی ایک ایک ہاتھ کاٹکر علیحدہ کیا اور آخر مین دہن سے لیکر شکم تک اسکو چاک کر ڈالا کہ ملعون تمام دنیا مین تو نے بڑے بڑے متبرک لوگون کو مارا ہی اور آزار پہونچائے ہین بعد اسکے اس عورت کو بھی قتل کیا اور دونون

لاسکین اُس گھر سے ہین ڈالکر تو پ دین اور پھر بیت الخلا بنا دیا اب بدیع الملک کی خدمت مین آیا
اور کہا کہ قتل دشمن مبارک مہتر شعیب نے مرحبا کی صدا دی حسب اتفاق اُسوقت ملا طاہر عجمی
بھی آگئے ہوئے تھے اور مہتر شعیب سے کہہ رہے تھے کہ تمنے تو واللہ فخر خاندان پایا لیکن ہمین اسوقت
کوئی لائق انکا نہ ملا کہ تمھاری بھتیجی کے فرض سے ادا ہوجاتے مہتر شعیب نے کہا کہ نہ گھبراؤ جاکر انتظام کرو ہمنے
واسطے بھی شوہر تجویز لیا ہی ملا طاہر عجمی نے کہا کون جواب دیا کہ بھائی انکا خضران بن عمر ملا طاہر یہ سنکر
نہایت خوش ہوئے اور اپنے گھر کو روانہ ہوئے یہان خضران جو بثروت جوانمرد کو بار بار آتے دیکھ مہتر
شعیب نے کہا کہ خواجہ آج تمھارا بھی عقد کیا جائیگا خضران نے کہا میری جان کھونے والیان کہی ہین انھین سے
بندہ عاجز ہی چھٹکارا کون کرکس کسکو سدا دن مجھے معاف رکھیے علاوہ اسکے بندہ انکی طرح پہلوان تو ہی ہی نہین
ایک تو یون ہی دبلا پتلا آدمی ہون لوہے کی گرز ہو جاونگا یہ انھین کو زیبا ہی یہان مول اپنے تئون آپ بھاری
مہتر شعیب نے کہا خواجہ تمنے تو اپنے آقا کا ساتھ دیا اور لڑکا تمھارے آقا کا بے رفیق رہے یہ ہو سکتا ہی ہمین
انکار نگر و ساتھ دیا ہی تو پورا ساتھ دو اور بار اُس دختر کا تمھارے سر پر ہین پڑیگا بدیع الملک نے بھی سمجھا بانکل
راضی ہوکے شام کو مہتر شعیب خضران کو دولھا بنا کر گھر پر ملا طاہر کے گئے بدیع الملک بھی ساتھ تھے
خضران کا عقد شمیمہ بانو کے ساتھ ہوا عروس کو گھر پر لاکے مہتر شعیب نے ایک مکان انکے رہنے کو
بھی دیا یہ بھی وصل تھے ملکہ شمیمہ بانو کے کامیاب ہوئے اسکے بطن سے بھی ایک لڑکا پیدا ہوا ہی کہ ساتھ
قلندر شیر شکار کے ساتھ ہین رہتا ہی اور بڑے بڑے کام کرتا ہی اب مہتر شعیب ثانی نے کچھ وصیتین
کین تمام اہل قصبہ کو جمع کرکے کہا کہ بعد میرے میری جگہ بدیع الملک کو سمجھنا اور انکی اطاعت کرنا اور عصا و چشمہ و رقعہ بدیع الملک
کے سپرد کیا اور کہا کہ صبح کو ہمین فلان نگیہ پر لیجاکر دفن کر دینا یہ کہکر گلے سے لگایا اور رخصت کیا کہ اب اپنے مکان مین جاؤ
صبح کو ہمین زندہ نہ پاؤ گے بدیع الملک و خضران تو اپنے اپنے مکان مین چلے گئے مہتر شعیب چادر اوڑھ کر لیٹ رہے
صبح کو بدیع الملک و خضران اور سیصد خانون و شمیمہ بانو نے جو آکر دیکھا تو شعیب کو مردہ پایا دونون عورتین رونے لگین اور
مہینے مین معروف ہوئین اور خضران نے جاکر تمام قصبہ مین اطلاع کی کہ مہتر شعیب نے انتقال کیا ہی سب اہل قصبہ جمع ہوئے
تیسرے روز مین بدیع الملک نے مہتر شعیب کو غسل دیا اور کفن پہنایا لاشہ صندوق مین رکھا اور سب کاندھا دیتے ہوئے
چلے اور نگیہ پر لاکر دفن کیا بدیع الملک نے اپنے ہاتھ سے انکی تربت مین آثار ملا طاہر عجمی نے تلقین پڑھی جسوقت انکے سوم
وغیرہ سے فرصت ہو چکی تو بدیع الملک نے اہل قصبہ کو جمع کیا اور کہا کہ اب ہم تو جاتے ہین ہماری جگہ ملا طاہر کو سمجھنا اور انکی اطاعت
کرنا سب نے قبول کی کہ ایسا ہی ہوگا بدیع الملک نے اپنی بی بی کو بھی انکی گرانی مین دیا اب انکے پاس مال و اسباب
سبھی کچھ ہو گیا جسقدر ضرورت ہوئی خضران سے لیتی ہین اب یہ آہنگر وہی گیر کے مکان پر خود نظر
لیکر آئے اور فرمایا کہ تم ہم سے بہ نیکی پیش آئے تھے اور ہمارے ساتھ تمنے احسان کیا تھا بالفعل اسکا
اسکا صلہ پورے طور سے تو ہم نہین کر سکتے انشاء اللہ تعالے بعد فتح ظفر ملاحظہ دیکھا جائیگا لیکن ہین
جو کچھ ہم دین سے قبول کرو یہ کہکر سو سو اشرفیان ان دونون کو دین دونون اتنے ہی مین ملا طاہر کے
اور ہزارون دعائین دینے لگے بدیع الملک نے گھر مین آکر بی بی سے کہا کہ اب ہم جاتے ہین انشاء اللہ
بعد فتح مرحلہ اول کے پھر واپس آئینگے تم پریشان نہو خط وغیرہ بھیجنے کا موقع نہین ہی یہ کہکر رخصت
ہوئے اور باہر آئے خضران نے اسلحہ وغیرہ انکے نکالے صاحبقران نے بانہ صاحبقرانی تن پر راست کیے

اور حضران کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے جاتے جاتے قریب شام ایک مقام پر پہونچے شب وہان بسر کی صبح کو پھر چلے اسیطرح تیسرے روز سواد لشکر معلوم ہوئی اور صحرا کو پہچانا کہ اس مقام پر کبھی آپکے تھے شب اور آگے چلے تو قلعہ نہر بریہ دکھائی دیا اور کچھ لوگ عیاروں کے جو واسطے بالا دی کے گئے تھے انھوں نے صاحبقران اور خواجہ خضران کو پہچانا دوڑے ہوئے لشکریان سے آکر ملے اور آمد صاحبقران کی اطلاع دی یہان شہنشاہ گوہر کلاہ آصف انجم طلعت اسد غازی وغیرہ نہایت پریشان تھے کہ دیکھئے یہ دوری کب دور ہوتی ہی اور کب صاحبقران تشریف لاتے ہین کہ ہرکارون نے آمد صاحبقران کی اطلاع دی یہ سنکر سردار اٹھکھڑے ہوئے اور برائے استقبال صاحبقران عالیشان روانہ ہوئے صاحبقران نے ایک ایک کو گلے لگایا اسد غازی کو سلام کیا اسد نے صاحبقران کو سینے سے لگایا اور لاکر بارگاہ گوہر باری مین بٹھایا ہر چند کہ بدیع الملک کے پاس کئی بارگاہین ہین مگر یہ بارگاہ انکے والد نامدار کی یادگار ہی اسوجہ سے یہی بارگاہ مین دربار کرتے ہین اب اسد غازی نے حالات دریافت کئے صاحبقران نے تمام حقیقت انہی بیان کیین اور فرمایا کہ خیر شکر ہی خداوند کریم کا جو لوح دستیاب ہوگئی یہ کہکر لوح دکھائی اسد غازی نے فرمایا اصل یہ ہی کہ جو جفائین تمنے اوٹھائی ہین یہ صاحبقران اول پر بھی نہ پڑی تھین مگر انشاء اللہ اب وہ مصیبتین مبدل بہ آسایش ہوا چاہتی ہین صاحبقران نے ہنر بر سرخیوش سے فرمایا کہ کوئی شخص جاننے والا طلسم نہ طاق کی راہونکا ہی اسنے عرض کی کہ عازم شعبدہ باز واقف ہی مگر ای شہریار یہ لوح جو حضور نے حاصل کی ہی یہ طلسم نہ طاق کی ہی اور اول طلسم آئینہ اندام جادو کا ملیگا سابق مین بیان ہوچکا ہی کہ جب آئینہ اندام جادو بھاگ کر اس طلسم مین آیا ہی اور اسے از سر نو تحریر کیا گیا ہی تو یہ بھی حکم ملا تھا کہ تو اپنا طلسم آپ تیار کر چنانچہ اسنے طلسم بھی تیار کیا ہی یہ لوح وہان کام نہین دے سکتی ہی تا وقتیکہ لوح طلسم سیفی کی دستیاب نہو توڑنا طلسم سیفی کا ممکن نہین اور جبتک طلسم سیفی نہ ٹوٹیگا اسوقت تک راستہ نہ طاق کا ملنا دشوار ہی یہ سنکر صاحبقران نہایت پریشان ہوئے کہ اتنی محنت کی اور جفائین اوٹھائین مگر کچھ حاصل نہوا خیر جو کچھ تقدیر مقدر کا لکھا ہوگا اسے پورا کرینگے ہنر بر سرخیوش سے کہا کہ راستہ طلسم سیفی کا معلوم ہی عازم شعبدہ باز نے عرض کی کہ جی ہان مین جانتا ہون اور حضور کو اپنے ہمراہ لیچلونگا لیکن لوح کا حال مجھے نہین معلوم صاحبقران نے فرمایا کہ بہتر ہی تم ہمکو راستہ بتادو وہان پہونچکر دیکھا جائیگا یہ سنکر عازم شعبدہ باز آمادہ ہوا صاحبقران نے تیاری کا حکم دیا سب سردار مرکبون پر بیٹھ بیٹھکر ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہوئے اور صاحبقران جانب درخت اول طلسم سیفی روانہ ہوئے جاتے جاتے ایک سبزہ زار مین پہونچے دیکھا کہ صحرا نہایت سرسبز و شاداب ہی وسط صحرا مین ایک کوہ بلند ہی بالائے کوہ ایک پتلی پری کی صورت تہمنا ہاتھ مین لئے ہوئے کھڑی ہی دونون کانون مین اسکے بجائے گوشوارہ دو سفین لٹک رہی ہین صورت اس پتلی کی ایسی دلکش ہی کہ جی چاہتا ہی دیکھا ہی کرو عازم شعبدہ باز نے صاحبقران عالیشان سے فرمایا کہ بس اب آگے نہ بڑھئے اسلئے کہ سرحد طلسم ہی صاحبقران اتر پڑے سردارون نے خیمے نصب کرائے لشکر اترا۔ بدیع الملک دیر تک اس پتلی کی طرف

دیکھا کئے بعد کچھ دیر کے خضران سے فرمایا بھئی میری تو عقل ایسی زائل ہوئی ہی کہ مین کسی کام کا نہین رہا اگر تمھارے ذہن مین کوئی تدبیر دریافت حال کی ہو تو بیان کرو یہ سنکر خضران نے عرض کی کہ سہل سی بات ہی زندانخانہ سے کسی واجب القتل کو طلب کرکے اس کوہ کی طرف بھیجئے حال اسکا معلوم ہوجائیگا صاحبقران نے منظور فرمایا اُسیوقت داروغۂ زندان کو بلایا اور اُس سے فرمایا کہ اگر کوئی قیدی واجب القتل ہو تو اُسے لاؤ داروغۂ زندان نے ایک قیدی کو حاضر کیا خضران نے اُس سے کہا کہ اگر تو رہائی چاہتا ہی تو یہان سے جاکر اُس پتلی کو چھوآدہ جو پہاڑ پہ نظر آتی ہی یہ اجل رسیدہ خوش ہوا اور اُسنے کہا کہ ایک دفعہ نہین بلکہ بیس دو تین دفعہ چھوآؤنگا خضران نے کہا کہ نہین تم ایک ہی مرتبہ چھوآؤ اُسکی ہتکڑیان بیڑیان کاٹ دی گئین اور یہ بیچارہ خوشی خوشی جانب کوہ روانہ ہوا جیسے ہی سرحد مین اُسنے قدم رکھا اُس پتلی نے شہتا منھ سے لگائی فوراً ایک آواز پیدا ہوئی کہ او ملکزادہ راہ گذر آتا ہی جا پلٹ جا اور اسطرف نہ آ کہ یہ مقام کسی کے آنیکا نہین ہی اُسنے کچھ سماعت نہ کی اور آگے بڑھا پتلی پھر پکاری کہ جا پلٹ جا اپنے پاؤن سے گور کی جانب نجا ورنہ پچھتائیگا اُسنے پھر سماعت نہ کی تیسری مرتبہ پھر پتلی نے آواز دی کہ دیکھ اگر نہ پلٹ جائیگا تو مارا جائیگا اب غریب [illegible] ہی تو یہان مارا جاتا ہی اور آگے بڑھتا ہی تو پتلی ڈراتی ہی یہ ذرا جھجکا تھا کہ کیا کرون کہ [illegible] خضران نے آواز دی ارے کیون رُکتا ہی یہ تجھے ڈراتی ہی تو آگے تو بڑھ اور [illegible] غریب پھر بڑھا لیں اب جو اُسنے قدم آگے رکھا تو دیکھا کہ وہ دونون سفین [illegible] مانند گوشوارون کے آویزان تھین تڑپین اور تڑپ کر بلند ہوئین اور چمکیان [illegible] یہ حال دیکھکر خضران تو ٹھرا گیا اور بدیع الملک [illegible] فرمایا مین ابھی جاتا ہون اور اُسے کوہ پر سے اوندھا گھسیٹ کر پھینک دونگا عازم [illegible] اور بولا کہ برائے خدا ایسا غضب نہ کیجیے گا پہلے انتظام لوح کا کر لیجیے [illegible] لوح طلسم نہ طاق کی آپ کے پاس ہی اور یہ لوح آپ کو بچائیگی لیکر [illegible] پہونچے پہونچتے ان دونون کے اتنے لدے پڑینگے کہ بیت چوٹ آئیگی اور کوئی فائدہ [illegible] بدیع الملک نے کہا کہ جب مقام لوح کا نہین معلوم تو اُسکے حاصل کرنے کی کیا [illegible] خضران نے کہا کہ آج شب کو اسی جگہ قیام فرمایئے اور بارگی برپا کیجیے رات عبادت مین بسر کرکے اپنے پروردگار سے رجوع کیجئے وہ کوئی راہ سجھا دیگا یا کسی ہادی کو بھیجیگا جو آپ کی رہنمائی کریگا صاحبقران نے خضران کی پسند کی اور بارگی برپا کرکے داخل ہوئے اور عبادت خدا مین مصروف ہوگئے تمام رات عبادت کرتے رہے قریب صبح اُنکی آنکھ لگی دیکھا کہ [illegible] سے ایک مرد بزرگ چلے آتے ہین آتے ہی اُنھون نے بدیع الملک کو سلام کیا بدیع الملک نے نام پوچھا اُنھون نے کہا کہ مین وہی حکیم فیلقوس ثانی ہون جس پر آپ فاتحہ پڑھ چکے ہین واقع مین آپ نے بڑی بڑی خطائین یہان آکر اُٹھائین مگر نہ گھبرائیے کہ اب زمانہ راحت کا [illegible] قریب ہی آپ کو لوح طلسم سیمی کی تلاش ہی فرمایا کہ آپ تو جانتے ہی ہین اب نشان اُس مقام [illegible] بیان فرمایئے حکیم فیلقوس ثانی نے کہا کہ اے شہریار جسوقت آئینہ اندام جادو

اپنا محل علیحدہ بنایا ہی تو یہ اعانت حکیم سالوس لوح بھی اس طلسم کی تیار کی تھی اور لوح کو نہایت پوشیدہ طور سے رکھا ہی کہ وہم بھی اس مقام تک نہین پہونچ سکتا ایک سانپ ہی کہ نام اسکا انجم جادو ہی وہی محافظ لوح مقرر ہوا ہی کنے بیابان صنوبر کے قریب ایک مکان پوشیدہ بنایا ہی کہ وہ مکان بھی اسی مقام پر مگر بسبب سحر بنا ہونے کے نظرون سے پنہان ہی کیا تاب وطاقت ہی کسی کی کہ اس مکان کا پتہ بھی پاسکے اسی مکان مین انجم جادو رہتا ہی اور عجران دیو کش ایک پہلوان زبردست ہی کہ وہ انجم جادو کے ساتھ رہتا ہی یہ سحر نہین جانتا ہی نہ اسے طلسم سے کوئی تعلق ہی مگر عجران اور انجم جادو باہم سلسلہ عاشقی ومعشوقی رکھتے ہین کبھی کبھی یہ دونون اس مکان سے نکلکر قصبہ مین برائے سیر آیا کرتے ہین اور اکیلے دوکیلے کسی عورت کو دیکھ پاتے ہین تو اسکو پکڑ لیجاتے ہین پہلے اپنا کام نکالتے ہین بعد ایک آدھ روز کے اسکو مار کر سیر بنا لیتے ہین سیکڑون حسین اور نوجوان عورتون کا خون کیا ہی یہ اُنکے مقبرہ مین اُسی مکان سے اردگرد بھرا کرتے ہین اور سیر دیا کرتے ہین پہونچنا اُن دونون کے مسکن تک نہایت دشوار ہی یہ کام خضران بن عمرو کا ہی اگر وہ چاہین تو انجم جادو کو گرفتار کر سکتے ہین آپ کا کام نہین ہی یہ خواب دیکھکر جو بدیع الملک کی آنکھ کھلی تو وقت صبح کا تھا حلدی سے اُٹھ کر نماز پڑھی وظیفہ کو بیٹھے کیا یاد کی ستارہ سحر آئے دیکھا خضران بن عمرو نے کہ چہرہ نہایت بشاش ہی یہ بھی خوش ہوا کہ معلوم ہوتا ہی کوئی راہ پیدا ہوئی صاحبقران بارگاہ مین تشریف لائے سردار آآکر جمع ہونے لگے جسوقت دربار معمور ہوا تو بدیع الملک نے خواب اپنا سب کے سامنے بیان کیا اور آخر مین خواجہ ثالث کی جانب مخاطب ہوا کر فرمایا کہ جانے کا حکم آپ کے نام ہی بشرطیکہ مثل عمرو ول کے آپ پانون نہ پھیلا دیجئے اسلئے کہ مین مثل صاحبقران اول کے نہین ہون کہ ایسی باتون کی زیادہ برداشت کر سکون اگر کوئی عذر ہو تو مین آپ جانے کو موجود ہون ہرچند کہ یہ جانے کی ممانعت ہی لیکن مجھے کوئی اندیشہ نہین ہی کہ مین مدد پروردگار پر بھروسا کرکے بارادۂ فتح نہ طاق آیا ہون نہ کہ کسی دوسرے کے سہارے پر یہ سُنکر خضران نے کہا کہ مجھے آپ کا شکوہ نہین ہی میرا تو ایک عالم دشمن ہی جو صاحب آتے ہین وہ میرا ہی نام لیتا جاتے ہین اخر استے عیار آپ کے لشکر مین ہین جن مین سے ہر ایک کو دعوی عیاری ہی مگر ایسے وقت پر کوئی بھی نہین دکھائی دیتا ہی اے بدیع الملک ہرچند کہ مین نام سے ساحر کے کانپتا ہون اور اس آخر زمانہ مین تو ایسی ہمت میری پست ہو رہی ہی کہ مین پہلے ہی خانہ کعبہ کو روانہ ہو گیا تھا مگر تمھاری محبت نے پھر مصیبت مین کھینچا مین تو منع کرتا تھا کہ نہ طاق برا مقام ہی اُسطرف نہ جاؤ مگر آپ کسی کی سُنتے ہین خیر اب تو ساتھ دیا جو آفت آئیگی اُسے جھیلینگے شعر

سر نہی بیچم ز شمشیر حبیب	ہرچہ آید بر سر من یا نصیب	اے بدیع الملک اگر تجھے مال

و دولت کی پرواہ ہوتی تو تمھاری نوکری نہ کرتا پیشہ راہزنی اختیار کرتا جسمین اتنک نہ معلوم کتنے خزانے جمع کر لیتے ہوتے تم مجھے داد و احسان کا لالچ دیتے ہو بڑون کی بڑی بات اُنکی قسمت اور تھی زمانہ اور تھا حمزہ صاحبقران ساتھ دان مالک اُنھون نے پایا تھا ہزار طرح کا فقرہ دے کے روپیہ بجاتے تھے اور جب ظاہر ہوتا تھا صاحبقران ہنسکر خاموش ہو رہتے تھے بدیع الملک نے کہا کہ مین ابھی تک نتیجہ کلام نہین سمجھا خضران نے کہا کہ مین اپنی قسمت کو کہتا ہون جذبہ نامدار

اگر نہ لاسکے تو آپ سے بھی اسی طرح لیجاتے اور آپ کچھ نہ کہتے مگر ہمارے نام پر ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے
اپنے مقام سے اٹھے اور حضراں سے رخصت ہوکر جانب بیابان صنوبر روانہ ہوتے جاتے
جاتے قریب قصبہ کے پہونچے دیکھا کہ ایک عورت تھال ہاتھ مین لئے ہوئے پوجا کی غرض سے
چلی آتی ہے حضراں نے اُسے ٹوکا اور کہا کہ اس تھال مین سے ایک پھول ہمین دیتی جاؤ اُسنے کہا
یہ پھول اچھوتے ہین جنکے نام سے بن اسی کو چڑھائے جائینگے مین تمکو کیونکر دیدون حضراں نے کہا
کہ اچھا ایک پھول ہمین دیتی جاؤ دیکھو اس خوشبو کا پھول تمھارے پاس کوئی بھی نہوگا یہ لائق اسی کے
ہے کہ کسی اپنے مقام پر چڑھایا جائے یہ کہکر ایک گلاب کا پھول نکال کر اُس عورت کو دکھایا اُسنے کہا
کہ جو کچھ اپنے کو نصیب ہوتا ہی چڑھانا چاہئے کسی سے لینے کی ضرورت نہین ہی حضراں نے پھول اُسکے
منھ پر کھینچ مارا منھ پر لگتے ہی پنکھڑیان اُسکی جدا ہوگئین اور خوشبو دماغ مین اُس عورت کے گئی جھینک
مار کر بیہوش ہوگئی حضراں نے اسکو تو ایک گوشہ مین ڈالدیا اور آپ اسی کی صورت بنکر تھال ہاتھ مین
لئے ہوئے قصبہ کی جانب چلے قضائے کار وہ اتفاقات روزگار اُس طرف سے عنبران دیوکش اور
انجم جادو دونون چلے آتے تھے عنبران کی نظر جو اس عورت پر پڑی انجم جادو سے کہا کہ آج ایسے
پیچل انجم جادو نے کہا کہ یہ عورت بہت حسین معلوم ہوتی ہی ایسا نہو کہ تو اس سے ایسا ملتفت ہو جو پھر میری
میری جانب توجہ نہ کرے عنبران نے کہا کہ مین تم زندہ ہون تو ایسی ایسی بہت سی لیجائینگی بس ایکسہ او
شب کے واسطے اسے رکھیو دیدو پھر تم پھر بنا ڈالنا یہ سنکر انجم جادو نہایت خوش ہوا اور پنجہ بنکر گرا اور
حضراں کو اٹھائے لئے چلا گیا ہر چند حضراں چیختا ہی غل مچاتا ہی مگر کون سنتا ہی لیجاکر مکان مین
پھینک دیا اور اپنی اصلی ہیئت ظاہر کی یہ بیان ہوچکا ہی کہ عنبران دیوکش ایک پہلوان زبردست ہی اور
سحر نہین جانتا ہی جسوقت انجم جادو اس عورت نقلی کو اٹھاکر لیگیا ہی تو عنبران کو بھی لیتا گیا تھا آنکھ جو
حضراں کی کھلی تو اپنے کو ایک مکان مین پایا دیکھا کہ ایک گبرسبت بڑے قد و قامت کا بیٹھا ہی اور ایک اور
شخص ساحر دمنع دیلا سا کھڑا ہوا ہی انجم جادو نے عنبران سے کہا کہ دیکھ تو مین کیسی کیسی دلداری تیری
کرتا ہون کہ رقیب کو تیرے پہلو مین بٹھاتا ہون اور خود اپنے ہاتھ سے چیر کے کھاتا ہون خیر کیا یاد کریگا
اتنے مین کچھ عورتون کے بولنے کی آواز مکان مین آئی حضراں سمجھا کہ اسنے اسیطرح عورتون کو لاکر
جمع کیا ہی پوچھا انکو کون عورتین بول رہی ہین انجم جادو نے کہا جس طرح تمھین لایا ہون اسی طرح انکو
بھی لایا تھا اب انھین مار کر انکے سر بنا لیے ہین وہ اس مکان کی حفاظت کرتے ہین اور گرد پھرا
کرتے ہین پوچھا مجھے کیا کریگا کہا تمھین بھی مار کر سر بنا ڈالونگا یہ سنکر حواس باختہ ہوئے اور خواجہ دلمین
نہایت ڈرے عنبران دیوکش نے ہاتھ گلے مین ڈالنے کا قصد کیا تھا کہ آپ جھجک کر پیچھے ہٹے اور
کہا یہ کونسا طریقہ ہی کہ نہ کبھی کی جان نہ پہچان بڑی خالہ سلام اگر کسی سے دم پیدا کرتے ہین تو ارتباط
بڑھانے کے بعد وصل کی خواہش کرتے ہین جانور تک کچھ روز ساتھ رہ کر میل کر لیتے ہین ہم
اُسوقت حضرت ہوتے ہین صاحب آپ میں ہو یہ کیا بات ہی مہمان کی کچھ خاطر مدارات دعوت ضیافت ہونا
کرنا چاہئے عنبران نے گفتگو کی سلسلے بڑھادی اور کہا کہ معلوم ہوتا ہی تم شراب کی بہت
عادی ہو لاؤ پیو اور پلاؤ حضراں نے جام لبریز کرکے عنبران کو دیا اسنے لے لیا دوسرا جام

انجم جادو کو دیا یہ بھی بے اندیشہ انجام پی گیا دو تین جام سادے پلا کر اب انھوں نے تنکا سرکاری کی آمیزش شروع کر دی لیکن بہت خفیف کہ محسوس نہو اور اب مقدار ہر مرتبہ بڑھائے جاتے ہین یہانتک کہ ساڑھے دس مثقال بیہوشی ان دونون کو پلادی کہ یہ دونون نشہ مین چور ہو گئے خضران نے پھر جام بھرا اور انجم جادو کو دیا اسنے انکار کیا کہ بہت پی چکا ہون ایسا نہو کا نٹا لگ جاے خضران نے یہ شعر پڑھا

ساقیا یان لگ رہا ہی چل چلاؤ		جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

انجم جادو نے کہا کہ یہ چل چلاؤ کیسا جواب دیا کہ شمع سحر کے ساتھ چراغ زیست بھی گل ہو جایا کرتا ہی غبران نے کہا کیسا چراغ زیست جواب دیا کہ ہمارا اتھارا اسنے کہا کہ میرا چراغ زیست کون گل کر سکتا ہی کیا ہوا ے مرگ یہ سنکر غبران غصہ مین آیا اور کہا او در بدہ دہن کٹے پھاڑ ڈالونگا اور ابھی انجم جادو سے کہدونگا کہ وہ تجھے مار کر بیر نیاڑ لیگا جواب دیا کہ کیا حقیقت ہی اس حرامزادے کی اور تو کیا جان رکھتا ہی یہ سنکر غبران اٹھا کہ ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچ لون اور سزا اس سخت کلامی کی اس نابکار بدبخت بدانجام کو دون اٹھنا تھا کہ بیہوشی نے اسکے منہ پر اس زور سے طمانچہ مارا کہ چرخ کھا کر گر پڑا انجم جادو اسکے سنبھالنے کو چلا تھا کہ اسکی بھی وہی حالت ہوئی دونون سر تلے اوپر دھماد دھم کر کے گرے خضران نے انجم جادو کی زبان پر تو تلہ سوزن کر کے ہاتھ اسکے گردن سے باندھ دیے کہ مبادا ہوشیار ہو جاے تو سحر نہ کر سکے اور غبران کو کمند اسفیاے باصفا سے باندھ کر ہوشیار کیا اسنے آنکھ کھولکر پھر بند کر لی جانا کہ خواب دیکھ رہا ہون خضران نے آواز دی کہ او ملعون کس غفلت مین ہی ہوشیار ہو کہ اجل تیری آگئی تب خواجہ خضران بن عمرانی یہ آواز غضبناک سنکر غبران کو غصہ آیا جانا کہ کمند کو زور کر کے توڑ ڈالون بھلا یہ کمند کب ٹوٹنے والی تھی اب خضران نے گورا سنبھالا اور کہا کہ او مردود مین لوح کی تلاش مین آیا ہون پس تو بتا کہ لوح کہان ہی غبران نے انکار کیا تب تو خضران اور بھی غصہ ہوا اور اتنے کوڑے مارے کہ کپڑے اسکے چیتھڑے اڑ گئے اور کھال جسم کی پھٹ پھٹ کر خون جاری ہوا اور مثل ماہی بے آب تڑپنے لگا اور پکارا کہ تھہرئے یا ہون اب ایذا نہ دیجئے خضران نے کہا کہ لوح بتائے گا یا دھوکا دیگا تو مارہی ڈالونگا غبران نے دیکھا کہ اب بغیر بتائے ہوئے کوئی چارہ نہین ہی کہدیا کہ وہ سامنے جو ایک گلدستہ طاق پر رکھا ہوا ہی اوسی مین ہی جاکر نکال لیجئے مگر میری جان اتو چھوڑ دیجئے خضران نے کہا کہ اگر تو دھوکا نہ دیگا تو بیشک تجھے رہا کر دونگا مگر ابھی نہین یہ کہکر قریب اس گلدستہ کے آئے اور پنکھڑیان اسکی علیحدہ کر ڈالین ایک پنکھڑی کو کچھ گداز معلوم ہوا غور کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ دونون طرف کاغذ چپکا ہوا ہی اور بیچمین سختی ہی خضران نے کاغذ چھڑا کر لوح کو نکالا دیکھا کہ واقع مین ایک سختی زبرجدکی سی معلوم ہوتی ہی اوسپر کچھ الفاظ کندہ ہین خضران نے لوح کو تو گلے مین ڈال لیا اور غبران سے کہا کہ اب اس مکان سے چلنے کی تدبیر کر اسنے عرض کیا کہ یہ کام میرا نہین ہی بلکہ انجم جادو کا ہی بغیر اسکے لیجائے ہوئے نہ کوئی مکان سے باہر جا سکتا ہی اور نہ مکان کے اندر آ سکتا ہی یہ سنکر خضران نے پھر غبران کو بیہوش کیا اور زنبیل مین ڈال لیا اور خود غبران دیوکش کی صورت بنکر بیٹھے اور تکلہ کھینچکر انجم جادو کو ہوشیار کیا اسنے جو آنکھ کھولکر دیکھا تو عورت کہان گئی جواب دیا کہ یہین بیٹھے بیٹھے غائب ہو گئی یا تو دیو کوئی

بلا تھی یا ساحرہ تھی مجھے خوف پیدا ہوگیا ایسا نہو کہ کوئی فساد پیدا کرے اسکا تلاش کرنا ضرور ہی انجم جادو نے پہلے تو مکان کے ایک ایک گوشہ کو دیکھا بعدہٗ کے عجران نقلی کو لئے ہوئے مکان سے باہر آیا اور ادھر اُدھر تلاش کرنے لگا خضران نے آواز دی کہ او ملعون کسے ڈھونڈھتا ہی منم مہرتابان مشرق عیاری وماہ درخشان مترل خجرگزاری بشیر وعیاران یعنی خواجہ خضران کے گزارم کہ از دست من زندہ وسلامت بدر روی وہ عورت نہین تھی بلکہ مین ہی تھا لوح لینے آیا تھا وہ ملگئی مکان سے نکلنا بغیر تیری مدد کے ممکن نہ تھا اسوجہ سے یہ ہیئت اختیار کی تجھے زندہ پکڑکر خدمت صاحبقران مین لیجاؤنگا ورنہ تجھے پہلے ہی قتل کرڈالونگا بس سنتے ہی انجم جادو نہایت پریشان ہوا اور پکارا کہ او سرکش تیری ہی وجہ سے مین نے اتنا بڑا اہتمام کیا تھا کہ اس صحرا مین آکر یہ مکان بنایا تھا مگر تو یہان بھی پہونچ ہی گیا کب چھوڑتا ہون تجھکو یہ کہکر اپنے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور گولہ فولادی جھولی سے نکالکر اور کچھ اسم سحر دم کرکے خضران پر پھینک مارا خضران نے عکس لوح کا ڈالا کہ سحر رد ہوا اور گولہ سامنے گر پڑا آئینہ دیکھکر انجم جادو نے صورت ایک شیر کی پیدا کی اور بھبک کر خضران پر چلا جیسے ہی قریب آیا خضران نے عکس لوح کا ڈالا دیکھا کہ وہ ہیئت منگئی بس حال الیاسی ہا کہ انجم جادو پھنس کر پھڑکنے لگا خضران نے کھینچ کر داخل زنبیل کیا اور جانب لشکر بدیع الملک روانہ کہوا جاتے جاتے راہ مین سوچا کہ اسے خضران یہ عرب یون ٹکنہ بھی نہ دیگا اب کوئی فریب کرنا چاہئے یہ سوچکر صورت اپنی اپنے دادا کی بنائی اور نہایت خراب حال کے ساتھ جانب لشکر بدیع الملک روانہ ہوئے بدیع الملک انتظار خضران مین ٹہل رہے تھے کہ دیکھا سامنے سے مہر سپہر عیاری وقطب فلک خجرگزاری یعنے خواجہ عمرو بن امیہ ضمری چلے آتے ہین کس حال سے کہ پھٹے ہوئے کپڑے پہنے ہین ہاتھ مین پیپ اور لہو بھرا ہی بدیع الملک کی نظر جو عمرو پر پڑی سلام کیا اور پوچھا کہ حضور کہان جواب دیا کہ بابا کیا کہون کس حال خراب سے ہون افسوس اے بدیع الملک یہ دنیا بہت برا مقام ہی اسکی محبت انجام کو خراب کرتی ہی مین نے تمہارے دادا کے ساتھ کیسے کیسے کافرون کو مارا کتنے کتنے بڑے کام کئے مگر کچھ کام نہ آیا جس قدر روپیہ جمع کی تھی دو لینے والے لیگئے اب جس جسکا مال ناجایز طور پر لیا تھا اُسنے دامن پکڑا ہی اب کہان سے لاکے دون ضمانت مجھے اس ناشدنی خضران سے جو زنبیل بغل مین دبائے دبائے پڑا پھرتا ہی اور لڑکا خدا کے نام پر نہین دیتا ہی پیپ اور لہو مجھے کھانے کو ملتا ہی بابا اگر ہوسکے تو اپنے دادا کی روح کا پاس کرکے کہ یہ ایک خادم ہی تمہارے دادا کا اگر کچھ ہمارا حق ہو تو اُسے ادا کرو اور مجھے اس عذاب سے نجات دو یہ سُنکر بدیع الملک نے نہایت افسوس کیا اور کہا کہ کچھ حال دادا صاحب کا تو بیان کیجئے جواب دیا کہ میرا حال تو سنو اور میری گلو خلاصی تو کراؤ پھر حمزہ صاحبقران کا حال پوچھنا یہ کہکر نظرون سے غایب ہوگئے اور پھر ظاہر ہوئے بدیع الملک نے کہا کہ کیا اب بھی گلیم آپ پاس ہی کہا بابا گلیم تو حمزہ ثانی کے پاس تھی بعد اُسکے خضران پاس آئی میرے پاس گلیم ہی نہ زنبیل اگر یہ چیزین میرے اختیار کی ہوتین تو مین اس بلا مین کیون پھنستا جس جس کا روپیہ میرے ذمہ باقی تھا اُسکو دیدیتا بدیع الملک نے خواجہ کے حال زار پر بہت افسوس کیا اور فرمایا کہ اگر مین روپیہ آپ کا دیدون تو آپ کو اس بلا سے نجات ملجائیگی جواب دیا کہ بیشک مین تمہارے سامنے ابھی اپنے قرضدارون کو دیدونگا مجھے ہر

طرف سے وہ لوگ گھیرے کھڑے ہین ایک انمین بڑا ظالم ہی اسی کی شکل دیکھکر ابھی مین بیہوش ہوگیا تھا جب وہ دھونڈھ کر چلا گیا تو پھر مین تمھارے سامنے آیا بدیع الملک نے اسی وقت خزانچی کو بلوایا اور خواجہ سے کہا کہ آپ فہرست قرضہ کی تیار کیجئے خواجہ نے کہا کہ فہرست قرضہ کی مدت سے تیار رکھی ہی یہی انتظار تھا کہ تم بارادہ فتحی نہ طاق اس طرف آؤ تو تم سے اپنا حال زار بیان کرون کہ مین اسی صحرا مین مقید ہون جب تک ادا نہ کرلون یہان سے نکلنا میرا ممکن نہین ہی یہ کہکر فہرست پیش کی دیکھا کہ دو کرور روپیہ کا قرضہ ہی اور ہزارہا نام قرضدارون کے لکھے ہوئے ہین بدیع الملک نے دو کرور روپیہ منگوا کر پیش کیا یہ دیکھکر عمرو نے بہت سی دعائین دین اور کہا کہ لو بھائیو اپنا قرضہ لو اور میری جان چھوڑو یہ کہکر جو ہاتھ کا اشارہ کرتے ہین سب روپیہ نظرون سے غائب ہوگیا اسی حیص بیص مین اسد غازی شہنشاہ گوہر کلاہ وغیرہ بھی آگئے تھے اسد غازی تو اس تماشے کو نظر غور سے دیکھ رہے تھے اور شہنشاہ گوہر کلاہ وغیرہ باتون مین عمرو نقلی کی محو تھے اور عبرت کر رہے تھے بدیع الملک نے کہا کہ قرضدار روپیہ لے گئے عمرو نے کہا ہان بابا خدا آپکو سلامت کرامت رکھے کہ تمھاری وجہ سے نجات ہوئی لو خدا حافظ و ناصر اب فرصت یہان ٹھہرنے نہین دیتے بدیع الملک نے کہا کہ کچھ حال دادا صاحب کا آپ نے نہ بیان کیا کہا بابا مین جہنم مین تھا وہ جنت مین ہونگے مجھے انکی کیا خبر یہ کہکر نظرون سے غائب ہوگئے بدیع الملک افسوس کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ واقع مین یہ دنیا بھی عجب مقام ہی یہ چند روزہ زندگی انسان کو اسی فریب مین رکھتی ہی کہ کچھ عاقبت کا خیال نہین ہوتا افسوس صد افسوس کہ عمرو ایسا شخص اور اسکی طمع نے اسے کس حال خراب کو پہونچایا اتنے مین لوگون نے عرض کی کہ مہتر حضران مع لوح تشریف لاتے ہین بدیع الملک یہ سنکر ایسے خوش ہوئے کہ چند سردارون کو براے استقبال روانہ کیا سردار گئے اور خواجہ حضران کو عزت و حرمت کے ساتھ لائے جسوقت نظر بدیع الملک کی حضران پر پڑی فرمایا کہو بھئی شیر ہا بھیڑون کی کہ غلام آپ کے ہمیشہ شیر رہتے ہین لابا بین انجم جاد و خرامزادے کو یہ کہتے ہوئے آکر کرسی ہدہد پر بیٹھ گئے صاحبقران نے فرمایا کہ بھئی تمھارے دادا ابھی آئے تھے بیچارے بہت خراب حالت مین تھے قرضدارون نے انکو نہایت پریشان کر رکھا تھا تم سے اتنا نہو سکا کہ مال و اسباب انکا اپنے قبضہ مین کیا تھا تو قرضہ انکا ادا کرتے جواب دیا کہ آپ ہی نے قرضہ دیدیا ہوتا میرے حال سے تو آپ خوب واقف ہین کہ میرے پاس کیا ہی فرمایا کہ بھئی جو کچھ ہم سے ہو سکا وہ ہمنے دیدیا اسکے بعد پھر وہ نظرون سے غائب ہوگئے اور نظر نہ آئے حضران نے کھڑے ہوکر تسلیم کی اور کہا ہم نہ کہتے تھے کہ جسکا جو جی چاہے آپ سے لیجاے مگر ہمارے نام پر ہاتھ نہین اٹھتا آپ نے انھین کیون دیا انھون نے آپکے ساتھ کیا کیا تھا جو کچھ دوستی و رفاقت کی ہوگی حمزہ صاحبقران اول کے ساتھ کی ہوگی صلہ محنت کا دیتے نہ دیتے وہ دیتے آپ کون تھے آپ اپنے ملازمون کا پیٹ تو بھر نہین سکتے اور دادا کا حق ادا کرنے کو

آندھی ہین فرمایا کہ بھی کیونکر ہو سکتا ہی تمھارا مین عذر کرتا ہین انکو اپنا بزرگ جانتا ہون میرے بزرگون کے
وہ رفیق خاص رہتے اور تمھارا تو وہ پیٹ بھرتا ہی نہین انکو ایک مرتبہ دو کروڑ روپیہ دیدیے وہ چلے
گئے اور تمکو تو نہین معلوم کس قدر مل چکا ہی اور پھر ہاتھ تمھارا پھیلا ہوا ہی گھبراؤ نہ انشاء اللہ بہت
کچھ تمھین ملیگا اس لوح زایچہ کے صاف ہین جسقدر مال و اسباب مرصعات طلسم سیفی کا ہی وہ ہین
سے تمکو ملیگا خواجہ اول گھڑی کھڑی لیے تھوڑی آئینگے جواب دیا کہ اب تو اُنکے منھ کو لہو لگ گیا
ہے [illegible] یہ باتین سُنکر اسد غازی سے ضبط نہو سکا فرمایا ای بدیع الملک
[illegible] ان کا نشان ایک ہی رنگ کا ہی تم لوگ مٹی کے بھوڑے ہو جسطرح
تمھارا [illegible] ہی تم بھی ہو عمر کیسے وہ مرگئے کہین کسی کی روح بھی قرمنہ
ادا کرا سکے کو آیا کرتی [illegible] یہی حضرت تھے عمر بھر تم سے روپیہ لے گئے اور اب بیٹھے
باتین [illegible] کی معاف کرا گئی یہ سُنکر بدیع الملک نے بجا
کہکر گردن [illegible] کہ میرے سر کی قسم سچ بتا کہ تو ہی تھا خضران قدمو پر گرا اور عرض
کی کہ بیشک مین ہی تھا فرمایا خیر انجم جادو کو نکالو خضران نے انجم جادو کو زنبیل سے نکالا اور عجب لن
دیوکش کو نکالا انجم جادو کی زبان پر تکلہ سوزن تھا اسے ستون بارگاہ سے باندھ دیا اور پوچھا
کہ کیا ارادہ رکھتا ہو اسنے گردن ہلائی خضران نے کہا کہ یا صاحبقران یہ ملعون نہ مانیگا
آپ دیکھتے ہین کہ پیشانی اسکی سیاہ ہی بدیع الملک نے کہا کہ قلم دوات اور کاغذ اسکے سامنے
رکھو تاکہ یہ حال اپنا تحریر کرے خضران نے قلم دوات کاغذ اسکے سامنے رکھا انجم جادو نے قلم
اُٹھا کر تو پر کیا کہ چپکے شریک ہوئے اسکے شریک ہوئے افسوس کہ مین دھوکا کھا گیا ورنہ کیا طاقت
تھی خضران کی کہ روح قالبی پر قبضہ کر سکتا خیر اب تو جو ہونا تھا وہ ہوا جو تم سے ہو سکے وہ کرو مجھے
کچھ مرنے کا اندیشہ نہین ہی یہ مضمون دیکھکر صاحبقران نے حکم قتل دیا جلاد حاضر ہوا اور اسے لیجا کر
انجم جادو کو قتل کیا ادھر تو یہ ملعون قتل ہوا ادھر طلسم اسکا ٹوٹا وہ مکان جو صحرا مین پوشیدہ تھا ظاہر
ہوا کہ وہان کا حال بعد کو لکھا جائیگا یہان بعد قتل انجم جادو خضران غیران دیوکش کی طرف
متوجہ ہوا اور کہا کہ تو کیا کہتا ہی اسنے کہا کہ اگر مجھے کسی نے بقوت مردانگی زیر کیا ہوتا تو مین اطاعت
کرتا تم ایک عیار ہو فریب دے کر پکڑ لائے ہین تمھاری کیا اطاعت کرونگا یہ سُنکر خضران نے
کہا کہ صاحبقران با اقبال تشریف رکھتے ہین اُنکی اطاعت کر غیران نے کہا مین خود صاحبقران
ہون اگر صاحبقران کو مجھے مقابلہ پڑتا تو معلوم ہوتا کہ کون زیردست ہی وہ زیردست ہین
یا مین زیردست ہون یہ کلمہ اسد غازی کو ناگوار گذرا فرمایا کہ تیری بھی یہ حقیقت ہوئی کہ تو
صاحبقران با اقبال کو نظر حقارت سے دیکھتا ہو اور مقابلہ کا دعوے رکھتا ہی یہ کہکر دُرہ اسکی
طرف پھینکا بس یہ حرکت اسکو ناگوار گذری غیران نے قید توڑی اور جا پڑا اسد غازی
بھی غیران سے لپٹ پڑے کشتی ہونے لگی ہر چند اسد غازی چاہتے ہین کہ غیران کو اٹھا
لون مگر یہ بھی ایسا تنومند ہی کہ کوئی ایسر غایر پاسکے گشتی ہونے لگی زمین پارہ پارہ ہو گئی زمین مین
گڑھے پڑ گئے بہت سی کرسیان و دنگل ٹوٹ گئے پہر بھر کامل کشتی رہی اب غیران نے ایک مقام

دونون ہاتھ اسد غازی کے پکڑکر اور سر سینے سے ملاکر جو زور کیا تو ریل کر صاحبقران
کی طرف لچلا دیکھا اسد غازی نے کہ بغیر چار قدم پیچھے ہٹے لنگر نہ قائم ہوگا اور تین چار قدم
ہٹنے مین صاحبقران پر گرونگا کیونکہ یہ حملہ کم ہی بس یونہین اپنے جانب آرہے
ہوکر ایسا جو یہ ہلکا مارتے ہین تو غیران دیو کش اپنے زور مین اوندھے منھ آرہا منھ اہکا
پاے صاحبقران پر پڑا ہنوز یہ سنبھلنے نہ پایا تھا کہ اسد غازی نے کمر زنجیر کا بند پکڑکر
جو زور کیا تو اٹھا لیا اور فرمایا کہ اب تو کہہ کیا کہتا ہی اسنے کہا کہ تا زندہ ایم بندہ ایم یہ انکساری
اور خوشامدانہ الفاظ سنکر اسد غازی نے اسکو چھوڑ دیا اور غیران دیو کش از سر صدق
مسلمان ہوا صاحبقران نے اسکو حمام کرایا کلمۂ طیب تلقین فرمایا خلعت سے سرفراز
کیا اور اسکے مرتبہ کے موافق بارگاہ مین جگہ عنایت کی خضران نے لوح حاضر کی صاحبقران
نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اور اہل دربار سے کہا کہ کل ہم بداے فتاحی طلسم جائینگے یہ لشکر دربار
برخاست کیا اور داخل خواب گاہ ہوئے سردار بھی رخصت ہوکر اپنے اپنے مقام پر آئے جب
دوسرا دن ہوا تو بدیع الملک سب سے رخصت ہوئے اور غیران دیو کش اور
خواجہ خضران کو اپنے ساتھ لیکر جانب در بند اول روانہ ہوئے جاتے جاتے سامنے
کوہ کے پہونچے دیکھا کہ اسی طرح بالاے کوہ ایک پتلی کھڑی ہی شہنا اسکے ہاتھ مین ہی جہان
سے سرحد طلسم تھی وہان سے غیران دیو کش اور خواجہ خضران کو رخصت کیا اور
آپ لوح کو ملاحظہ فرمانے لگے لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم و سیاران عجائبات تجھے لازم ہی
کہ یمین کوہ کی طرف خیال کرکے ایک حوض پرآب نظر آتا ہی تو اس حوض کی جانب روانہ ہو اور
آہستی جلد جا کہ پتلی تین آوازین دے کر برق نہ گرنے پائے جسوقت تو قریب حوض پہونچیگا
اور برقین چمک کر بلند ہونگی تو تجھے چاہیے کہ حوض مین کود کر تہ نشین ہوجانا برقین سر تجھے
نہ پائینگی اور حوض پر گرینگی پانی حوض کا تاثیر دوسحر رکھتا ہی برقین پانی مین گرتے ہی سرد ہوجائینگی پھر جو کچھ
پیش آئے تو ہدایت لوح کے موافق عمل مین لانا یہ دیکھکر صاحبقران با اقبال بسم اللہ کہکر آگے
بڑھے جیسے ہی سرحد طلسم مین قدم رکھا پتلی نے آواز دی کہ او اجل رسیدہ کہان آتا ہی پلٹ جا کیون
اپنے پانون سے گور مین آتا ہی بدیع الملک نے جو یہ آواز سنی جلدی جلدی اس حوض کی جانب
روانہ ہوئے نصف رستہ طے ہوا تھا کہ پتلی نے دوسری آواز دی کہ تو نہین مانتا اسی طرف بڑھا آتا
ہی جا پلٹ جا ورنہ مارا جائیگا بدیع الملک اور جلدی جلدی چلے اسکے بعد تیسری آواز پتلی نے
پھر دی کہ نہ مانے گا اور نہ پلٹے گا معلوم ہوا کہ قضا تیری آگئی پیمانہ عمر لبریز ہوگیا وعدہ برابر آپہونچا ادھر
تو اتنے یہ کلام ختم کیا ساتھ ہی سر ہلایا دونون سیفین جو کان مین بجاے گوشوارہ لٹک رہی تھین
علیحدہ علیحدہ ہوئین اور چمک کر بلند ہوئین ادھر تو سیفین چمک کر بلند ہوئین ادھر بدیع الملک
قریب حوض کے پہونچ چکے تھے جست کرکے حوض مین کود پڑے اور غوطہ لگایا برقین چمک کر گرین
گرتے ہی سرد ہوگئین اب بدیع الملک نے سر پانی سے باہر نکالا دیکھا کہ دو ٹکڑے تلوار کے
چمک اٹھے ہین اب یہ حوض سے نکلکر کوہ کی طرف متوجہ ہوئے دیکھا کہ پتلی سر ہلا رہی ہی اب وہ

تلوارین کھان کہ برق تڑپکر چلین آخر اسنے سر پیٹنا شروع کیا اور کہا کہ جا پھر جا ادھر نہ آخضران اور غبران دیو کش نے جو دیکھا کہ مرحلہ شکست ہوا سیفین بیکار ہوگئین اب کوئی اندیشہ نہین ہی بس یہ بھی آگے بڑھے اور پکار کر آواز دی کہ ای شہریار اسی طرح ہوشیاری سے کام کرنا چاہئے بدیع الملک نے کہا دیکھو تو تیکی سر پیٹ رہی ہی خضران نے کہا مین کیا دیکھون آپ لوح کو دیکھیے ایسا نہو کہ اسکے سر پیٹنے مین بھی کوئی آفت ہو بدیع الملک نے جلدی سے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ ای بدیع الملک اگر ایک سو گیارہ مرتبہ یہ سر اپنا پیٹ لیگی تو تم بھی اسی طرح سر پیٹنے لگوگے اور دیوانے ہوجاؤگے بہتر یہ ہی کہ جلد اپنے کو اس تک پہونچاؤ اور فلان اسم جو کنارہ لوح پر کندہ ہی پڑھکر عکس لوح کا اسپر ڈالو کہ دروازہ ظاہر ہو اور تیہ ساہ طلسم کا ملے یہ دیکھکر بہت پریشان ہوئے خواجہ خضران سے کہا کہ بھئی لوح تو یہ کہتی ہی کہ اگر یہ اسی طرح ایک سو گیارہ مرتبہ سر پر ہاتھ مارے گی تو تمھاری بھی یہی حالت ہوجائیگی تو ابھی یہ کوئی پچاس مرتبہ سر پیٹ چکی ہوگی کچھ زیادہ لیکن ہمنے بڑی غلطی کی کہ پہلے سے لوح کو نہ دیکھا خواجہ خضران نے کہا اب کیون دیر کرتے ہو بدیع الملک جلدی جلدی جانب کوہ روانہ ہوئے ہر چند تیکی چیخ رہی ہی اور سر اپنا پیٹ رہی ہی مگر یہ کسکی سنتے ہین قریب تیکی کے پہونچ گئے اور جلدی سے اس اسم کو پڑھکر انھون نے لوح پر دم کیا اور عکس لوح کا تیکی پر ڈالا اگر تین بار اس اور اپنے سر پر ہاتھ مار چکتی تو پھر کچھ نہو سکتا اب جو عکس لوح کا تیکی پر پڑتا ہی تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ شعلۂ قضا چمک کر گرا تیکی مانند تودۂ آتشبازی کے جلکر خاک ہوئی اور زمین پر گری دیکھا کہ ایک صورت سنگ سیاہ کی ہی بدیع الملک نے گرز سے اس بت کو توڑا اور لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم سامنے دیکھ کہ اب تجھے دروازہ نظر آئیگا تو بخوف دروازے مین داخل ہوا اور نہنگ جادو سے مقابلہ کر کہ وہی اس در بند کا مالک ہی جب تک وہ نہ مارا جائیگا آگے راستہ نہ ملیگا جس طرح بغیر تیکی کے مٹائے ہوئے دروازہ طلسم ملنا دشوار تھا یہ دیکھکر بدیع الملک نے نظر اٹھائی تو معلوم ہوا کہ تیکی دروازے ہی پر نصب تھی اور دروازہ نظرون سے پنہان تھا دیکھا بدیع الملک نے کہ دروازہ بند ہی اور بھاٹک آہنی ہی جھپٹ کر گرز مارا کہ دروازہ شکستہ ہوکر گرا بدیع الملک اندر دروازہ کے داخل ہوئے دیکھا کہ سامنے ایک میدان ہی اور ہر طرف جانوران دریائی خاک پر لوٹ رہے ہین اور ایک نہنگ سیاہ اُن جانوردن کے درمیان مین بیٹھا ہی جیسے ہی نظر اس نہنگ کی بدیع الملک پر پڑی پکارا کہ فتاح طلسم آپہونچا ہوشیار ہوجاؤ یہ کہکر بدیع الملک کی طرف چلا ساتھ اسکے اور جانور بھی جھپٹے بدیع الملک نے جلدی سے لوح کو اٹھاکر ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم تجھے لازم ہی کہ اس نہنگ سیاہ کی پیشانی پر نظر کرے تجھے ایک خال سرخ دکھائی دیگا اور اسی خال سرخ کی برابر ایک ستارہ سا چمک رہا ہی تجھے چاہیے کہ یہ لوح اس خال سرخ پر کھینچ مارے کہ نہنگ جادو سیلاب فنا مین غرق ہوجائے یہ دیکھکر فوراً ہی بدیع الملک نے لوح اٹھاکر کھینچ ماری جیسے ہی لوح پیشانی پر جاکر پڑی ایک شعلہ نکلا اور نہنگ جادو پر گرا کہ جلاکر خاک کردیا اور جسقدر جانوران دریائی ساتھ نہنگ جادو کے تھے وہ بھی جلکر خاک ہوئے اب دیکھا تو خواجہ خضران اور غبران دیو کش چلے آتے ہین

حضران نے بہت تعریف کی اور کہا ای شہریار اسی طرح ہوشیاری سے کام کرنا چاہئے یہ عالم طلسم کا ہی ذرا سی غفلت مین کام خراب ہوتا ہی آیندہ بھی اسکا خیال رہے بدیع الملک نے کہا ای خضران اب شام ہوچکی ہی دن نہایت قلیل رہگیا ہی اب موقع دوسرے درمیدپر جانے کا نہین ہی کوئی ایسی تدبیر کرو کہ رات آرام سے بسر ہو صبح کو پھر مرحلہ پر جاسکینگے خواجہ خضران نے کہا کہ یہان آرام کہان آرام گھر مین ہوتا ہی اگر آرام کی خواہش تھی تو گھر سے نہ نکلے ہوتے بدیع الملک نے کہا بس زیادہ باتین نہ بناؤ مین تمھاری حرکتین خوب جانتا ہون بس مین نے تمکو مرحلون کے لوٹنے معاف کی اس سے زیادہ ایک حبہ نہ دونگا خواجہ خضران نے کہا کہ اس مرحلہ مین تمکو کیا ملگیا بدیع الملک نے کہا کہ اسکا مین ذمہ دار نہین ہون اگر ہوسکے تو نہ ہو تو کیا مین اپنے پاس سے دون جو کوئی خیمہ وغیرہ نصب کردوگے اور اسباب راحت یسر سے مہیا کردوگے اسکا معاوضہ مین تمکو ضرور دونگا یہ سنکر خواجہ خضران نے ایک چھوٹا سا خیمہ برپا کردیا اور سب اسباب راحت بدیع الملک کے واسطے مہیا کردیا اور خود بہ تلاش مال روانہ ہوئے کہ جس مقام پر کوئی رہیگا وہان روپیہ پیسہ بھی کچھ ہوگا یہ سوچتے ہوئے چلے دیکھا کہ لاش نہنگ جادو کی اور ساتھ اسکے چند ساحر مردہ پڑے ہین خواجہ خضران یہ دیکھکر دل مین بہت خوش ہوئے اور ایک ایک کی کمر ٹٹولنا شروع کی اور جو کچھ ملا وہ نذر نہیں کیا اور بعد اسکے وہان سے آگے روانہ ہوئے فیتلہ عیاری ہاتھ مین اسکے روشن ہی دیکھتے چلے جاتے ہین جاتے جاتے دور سے ایک حجرہ دکھائی دیا کہ اس مین قفل دیا ہوا تھا خواجہ خضران نے فوراً ہی اسی قفل کو توڑا دیکھا کہ اندر حجرہ کے بہت سے صندوق رکھے ہوئے ہین اور انمین قفل دیے ہین خضران نے جال الیاسی مار کر جسقدر مال و اسباب تھا سب نذر نہیں کیا اور وہان سے خدمت بدیع الملک مین آئے پوچھا صاحبقران نے کہ کہان گئے تھے خضران نے بیان کیا کہ دوپہسون کی فکر مین گئے تھے تم سے تو کوئی ٹکا ملتا نہین ہی فرمایا کہ پھر کیا لائے خضران نے کہا جو کچھ قسمت کا تھا ملگیا فرمایا کہ ہم بھی دیکھین خضران نے نہیں سے سب اسباب نکالا اور سامنے صاحبقران کے قفل صندوقون کے توڑے کسی مین پوشاکین نفیس نکلین کسی مین روپیہ کسی مین اشرفی کسی مین جواہر کسی مین ظروف وغیرہ صاحبقران نے فرمایا کہ یہ ظروف کیسے ہونگے انمین تو پھیک خضران نے کہا سونے کے نہین ہین کہ پھیک دون بڑی مشقت سے دستیاب ہوئے ہین انمین بیچ لونگا یہ کہکر یہ سب چیزین نذر نہیں کرلین اور صاحبقران کو کھانا کھلایا آپ بھی کھا لیا صاحبقران نے آرام فرمایا جسوقت سمندون پر اندھیری چھائی اور رنگ زمانہ دگرگون ہوا محفل انجم مین برہمی پیدا ہوئی جہرہ ماہ لقب سفر سے زرد ہوا اور صرعا لمتاب کی شعاعین آسمان پر پہونچنے لگین وقت نماز سحر کا قریب آیا خضران نے فوراً ہی بدیع الملک کو خواب سے بیدار کیا صاحبقران نے نماز سے فراغت کی اور لوح کو ملاحظہ فرما کر ایک جانب روانہ ہوئے عجران اور خضران اسی مقام پر ٹھہرے صاحبقران چلے جاتے ہین جاتے جاتے ایک صحرا مین پہونچے دیکھا ایک چھوٹی سی پہاڑی ہی اور دوسری ایک چشمہ ہی کہ پانی اسکا

سوجین مارہا ہو طاسران آبی کا ہجوم ہی اور قریب دامنہ کوہ کے ایک لڑکا گھوڑا پھیر رہا ہی اور ایک چابکسوار
چوکنہ نہایت چابک دست معلوم ہوتا ہی علحدہ کھڑا تماشا دیکھ رہا ہی اور کہہ رہا ہی کہ ہان ایسی
دوسری باگ پر موڑو لڑکا گھوڑے کو اسطرح پھیر رہا ہی کہ یہ معلوم ہوتا ہی پشت کے جھروکے
مین گل لگی ہوئی ہے بدیع الملک محو ہوگئے انکو سوار ہونا رفیع البخت کا یاد آگیا ایک آہ
کھینچی کہ نہین معلوم وہ پارہ جگر کہان ہی خدا اسکو خیر و عافیت سے رکھے اور پھر ہمسے ملائے بیوقت
وہ لڑکا گھوڑے کو خوب پھیر چکا تو بدیع الملک نے تعریف کی اسنے جھک کر سلام کیا اور کہا
مین آج آپ سے اس شہسواری کی داد لی ہی معلوم ہوتا ہی کہ آپ بھی کچھ شہسواری کے فن مین دخل
رکھتے ہین فرمایا کہ نہین مین کیا جانون وہ چابک سوار جو کھڑا ہوا تھا اسنے کہا کہ صاحبزادے تم نے کچھ بھی نہ پہچانا
یہ کون ہین یہ صاحبقران با اقبال ہین نام انکا بدیع الملک ہی تم آپ سے ایسی باتین کرتے
ہوا دب کے ساتھ کلام کرو ایسا نہو کہ مزاج انکا برہم ہوجاے اسکے بعد بدیع الملک کی طرف
دیکھکر کہا کہ حضور گستاخی اس لڑکے کی معاف فرمائیے یہ بیچارا نہ تھا صاحبقران نے فرمایا کہ نہین
یہ بچہ ہی مجھے اسکے کہنے کا کیا ملال ہوگا مین نادان نہین ہون کہ بچے کے کہنے پر ملال ہون چابکسوار
نے جھک کر کہا کہ اسکا گھوڑا تو نیا ہوا ہی اور درست کیا ہوا ہی لیکن یہ گھوڑا جو میرے پاس ہی یہ
کسی کو سواری نہین دیتا ہی مین بھی مارے خوف کے کبھی سوار نہین ہوتا ہون ایک مرتبہ اس گھوڑے
سوار ہوا تھا تو اسنے مار ڈالنے مین کوئی بات باقی نہ رکھی تھی یہ جو چشمہ سامنے نظر آتا ہی اس مین لیکر
کودا تھا مشکل چشمہ سے نکلا اگر اس مرکب پر آپ سوار ہوکر اسے درست کردین اور قاعدہ اسکی سواری
کا تعلیم فرمائین تو مین عمر بھر شکرگزار رہونگا فرمایا کہ کیا مضائقہ ہی چابک سوار نے جلدی سے مرکب
حاضر کیا بدیع الملک پشت مرکب پر آئے اور باگ ہاتھ مین لی گھوڑے نے ایک مرتبہ اڑکر تمام
لگام کاٹ گیا اور اب گھوڑا بدیع الملک کو لیکر بھاگا عیال مرکب کٹی ہوئی تھی یہ مرکب
اسطرح کا بنایا گیا تھا کہ سوار کو لے بھاگے باگ بھی اسی وجہ سے کمزور چڑھائی گئی تھی بدیع الملک
اس فریب سے آگاہ نہ تھے مرکب انکو لیکر بھاگا لگام ٹوٹ کر گر گئی تھی عیال کٹی ہوئی تھی
پشت پر سنبھلنا دشوار تھا ہر چند گھونسے مارتے ہین مگر بھاگا چلا جاتا ہی جاتے جاتے کنارے چشمہ
کے پہونچا اور چست کی چشمہ کو پھاند کر اس پار گیا اور گرتے ہی پھر ہری لی بدیع الملک پھسل کر
گرے مرکب اٹھکر بھاگا بدیع الملک کے بہت چوٹ آئی دیکھا کہ پہلو سے ایک ناز نین
افسوس افسوس کہتی چلی آتی ہی بدیع الملک اسکو دیکھکر اور شرمندہ ہوئے اور پلٹ کر
دیکھنے لگے کہ کہین چابک سوار نے تو نہین دیکھا ہر چند ادھر ادھر دیکھا مگر چابک سوار کہین
نظر نہ آیا دل مین کہا شکر ہی کہ خوب ہوا وہ سامنے نہ تھا ورنہ بہت بڑی شرمندگی ہوتی لیکن
ناز نین آتے ہی گرد جھاڑنے لگی اور کہنے لگی کہ کہان چوٹ آئی بدیع الملک نے کہا کہ چوٹ
نہین آئی اب اس عورت نے انکو باتون مین لگایا اور گرد جھاڑنے لگی گرد جھاڑتے جھاڑتے
ہاتھ گلے کے قریب لائی اور اس صفائی سے دو رالوح کا کاٹ کر لوح نکال لیگئی کہ بدیع الملک
کو خبر بھی نہوئی اب اسنے کہا کہ دیکھئے تو کوئی شے تو نہین گری بدیع الملک نے اب جو خیال کیا تو لوح

گونجا یا نہایت پریشان ہوئے اور فرمایا کہ لوح میری کہین گر گئی نازنین نے کہا کہ لوح گر گئی تو جانے دو چلو ہم تمکو عجائب خانۂ ساحری کی سیر کرائین بدیع الملک نے کہا کہ تم کون ہو انہنے کہا کہ مین عجائب خانۂ سامری کی مالک ہون قاعدہ میرا یہ ہی کہ جو شخص اسطرف آنکلتا ہی مین اسکو اس مقام کی سیر کرا تی ہون اگر کھانا ہی تو کھانا ہی مسلمان ہوتا ہی تو وہ کچھ میری نذر کرتا ہی اور اگر مفلس قلاش ہوتا ہی تو مین اسکے ساتھ خود سلوک کرتی ہون آپ کی خدمت بھی ہر طرح کرسکتی ہون وجود ہون بدیع الملک مجبور ہوئے اور اسکے ساتھ چلے نازنین انکو اپنے ساتھ لئے ہوئے چلی جاتے جاتے قریب ایک عمارت کے پہونچی دیکھا بدیع الملک نے کہ ایک عمارت عالیشان ہی دروازہ بہت بڑا لگا ہوا ہی سامنے دروازے کے ایک چھوٹا سا چمن ہی دروازے پر دربان بیٹھے ہوئے ہین ملکہ نے دربانون سے کہا کہ اس شہریار عالیوقار کو سیر کے واسطے لائی ہون دربانون نے کہا کہ اے ملکہ سمجھ لیجئے ایسا نہو کوئی فتنہ برپا ہو تو ہم اور آپ دونون پر الزام آئیگا بہتر یہ ہی کہ مالک سے اپنے پوچھ لین نازنین نے جواب دیا کہ اسکے ہم ذمہ دار ہین یہ کہکر بدیع الملک کو لیکے ہوئے داخل عجائب خانہ سامری ہوئی دیکھا بدیع الملک نے کہ تمام در و دیوار مین بڑے بڑے آئینہ نصب ہین اور ہر آئینہ مین ایک ایک نازنین جلوہ گر ہی کسی کے ہاتھ مین گلاب کا پھول ہی کسی کے ہاتھ مین گل لالہ ہی کوئی سیمین عذار چنبیلی کے پھولون کا گجرہ پہنے ہوئے مسکرا رہی ہی کوئی برق دندان چمکا کر خرمن جان پر بجلی گرا رہی ہی کوئی گل طرہ کو طرہ و دستار بنائے ہوئے ہی کوئی شوخ چشم آنکھون مین سرمہ لگائے ہوئے ہے تیغ نگاہ کی صیقل دکھا رہی ہی غرضکہ ہر آئینہ سے نیا جلوہ نظر آتا ہی ایک پرستان کا سماں ہی اور ایک جانب ایک تصویر سنگ سیاہ کی نصب ہی پشت پر چند آدمی مور چھل پر ہما کے لئے ہوئے کھڑے ہین اور سامنے اس تصویر کے تصویر گوسالہ بنی ہوئی ہی بدیع الملک نے کبھی ایک وقت مین اس قدر نازنینون کا ہیکو دیکھی تھین محو دیکھ ہو رہے تھے یہ جتنی دیر معروف سیر رہے اتنے عرصہ مین اس نازنین نے جو کہ ان کو اس مقام پر لائی ہی اور نام اسکا شمع افروز جادو ہی آئینہ اندام جادو کو اطلاع دی کہ مین نے عجائب خانۂ سامری مین بدیع الملک کو پھسا دیا ہی اور لوح بھیجتی ہون اسے اپنے قبضہ مین رکھئے اور بدیع الملک کی نسبت جو حکم ہو وہ کیا جاے جسوقت یہ پیام مع لوح آئینہ اندام جادو کو پہونچا یہ بہت خوش ہوا اور اسنے جواب کہلا بھیجا کہ شمع افروز جادو واقع مین تونے بڑا کام کیا تمام طلسم کی جان بخشی کی لیکن تو جانتی ہی کہ اس مقام پر حمید بوریہ نشین جو کہ درویش ہین اُنسے یہ اقرار ہو چکا ہی کہ کسی اسیر طلسم کو بغیر مدت معین کے قتل نہ کرنا لہذا قتل کرنا اس شخص کا درست نہین ہی ورنہ حمید بوریہ نشین تمام طلسم کو غارت کر دیگا پس کوئی ایسا انتظام کرو کہ یہ خود ہی طالب اجل ہو اسوقت حمید بوریہ نشین کوئی تعرض نہ کر سکیگا جسوقت کہ مین نے طلسم کی بنا ڈالی ہی تو درویش سے بھی معاہدہ ہو گیا تھا حمید بوریہ نشین درویش اس مقام پر بجاے قطب ہی یہ پیام ایک ساحرہ پوشیدہ طور پر آکر شمع افروز جادو سے کہہ گئی شمع افروز جادو نے بدیع الملک کی طرف دیکھکر کہا کہ کہئے یہ مقام کیسا ہی بدیع الملک نے

کہا کہ واقع مین ایسا دلچسپ مقام مین نے کبھی نہین دیکھا شمع افروز جادو نے کہا کہ اگر اس تصویر کو سجدہ کرو تو اور اور عجائبات تمکو نظر آئین بدیع الملک کے قلب پر ابھی پورا اثر سحر کا نہ جمنے پایا تھا انھون نے انکار کیا اور فرمایا کہ مین بت پرست نہین ہون اور پہچانتا ہون کہ یہ تصویر ساحری کی ہی شمع افروز جادو نے کہا کہ مجھکو بھی پہچانتے ہو کہ مین کون ہون فرمایا کہ نام اپنا بیان کرو شمع افروز جادو نے نام اپنا بیان کیا بدیع الملک نے کہا کہ تمھین شمع افروز جادو کیون کہتے ہین اس نام کی کوئی وجہ تسمیہ بھی ہی شمع افروز جادو نے کہا ہان تم تماشا میرے اسم باسمی ہونے کا دیکھوگے یہ کہکر اندر ایک حجرہ کے گئی اور ایک شمع اٹھا لائی اور اسے روشن کیا اور کہا بدیع الملک سے کہ اب اس شمع کو دیکھو نظر جو بدیع الملک کی شمع پر پڑی دیکھا کہ پس شعلہ ایک نازنین ماہ جبین دُر در گوش مرصع پوش دریاے جواہر مین غوطہ مارے ہاتھ زیر زخذان رکھے ہوے بیٹھی ہی اور ایک حجاب کے ساتھ بدیع الملک کی طرف دیکھکر آنکھ نیچی کر لیتی ہی تین چار بار اسنے بدیع الملک سے آنکھ ملاکر اور نگاہ کو نگاہ سے اچھال کر جو جھٹکا دیا دل پر بدیع الملک کے تیر اروح بیچین ہو گئی بے اختیار کہنے لگے کہ او آفت جان و ایمان ارے کچھ دیر تو نگاہ اور نیچی رکھ کہ تیری شرم ہمکو خاک مین ملاے دیتی ہی یہ سنکر اس آفت جان نے جواب دیا کہ اے بدیع الملک تم دل کو اپنے سنبھالو اور میری طرف ملتفت نہو ورنہ بہت پچھتاؤگے یہ سب پردۂ دنیا پر نہین ہون میرا مسکن عدم آباد ہی اب میرا آنا تو ممکن نہین ہی تم خوب جانتے ہو کہ عدم سے دوبارہ پردۂ ہستی پر آنا غیر ممکن ہی تم اگر مجھسے ملنا چاہتے ہو تو دنیا کو چھوڑ دو زندگانی دنیا پر طلاق پڑھو تو مجھسے وصلت ہو سکتی ہی اور بغیر اسکے نہ تم مجھ تک آسکتے ہو اور نہ مین تم تک آسکتی ہون تو تم سے کاہیکو ہوسگے گا کہ لطف صاحبقرانی سے ہاتھ اٹھاؤ مال و اسباب تخت و تاج عزیز و اقربا وغیرہ کو چھوڑو یہان مین ہون یا میری چند معاجین ہین انکے سوا اور کون ہی تمھارا دل نہ لگے گا اسوقت تو شوق مین سب کچھ کہ رہے ہو بعد کو گھبراؤگے اور پچھتاؤگے بدیع الملک نے کہا کہ اگر تم ہو تو سب کچھ ہی مجھے نہ تخت و تاج درکار ہی نہ مال و دولت سے سروکار ہی جس چیز سے دل خوش ہو وہی سب سے بہتر ہی یہ سنکر اس نازنین نے پھر سمجھایا کہ دیکھو ایسا ارادہ نہ کرو تم ابھی بڑے بڑے کام کرنا ہین انسے فرصت کرکے زیارت خانہ کعبہ کو جاؤ جب وقت تمھارا آئیگا اسوقت چلے آنا بدیع الملک نے کہا کہ پتہ تمھارا کیا ہی اسنے جواب دیا کہ مجکو ملکہ مہر طلعت کہتے ہین اسی پتہ سے چلے آنا ساکنان عدم آباد مجھسے واقف ہین تمکو پتا بتا دینگے یہ سنکر بدیع الملک نے کہا کہ او ظالم اتنو گھڑی بھر کی جدائی بھی پہاڑ معلوم ہوتی ہی یہ طول کون کھینچے کہ طلاق حج کرے خانۂ کعبہ جاے اسکے بعد نہین معلوم کب اجل راہبری کرے اور مجھسے ملنا ہو کوئی صورت ایسی بتاؤ کہ جلد مین تم تک پہونچون ملکہ نے جواب دیا کہ مجھ تک پہونچنے کی یہی صورت ہی کہ جس قدر جلد اس پیکر ہستی کو چھوڑ کر راہ فنا پر قرار ہوگے اسی قدر جلد مجھسے ملوگے کچھ اس تقریر نے بدیع الملک کے قلب پر ایسا اثر کیا کہ روشنی ایمان کی زایل ہو گئی اور ضیاہی کفر نے اسکے قلب پر اپنا رنگ جما لیا شمع افروز جادو نے دوڑ کر شمع کو جھپک دیا شمع گل ہوتے ہی وہ تصویر نظر سے

پنہان ہوگئی بدیع الملک ہی کا نعرہ کرکے بیہوش ہوگئے جسوقت ہوش آیا کہا ای شمع افروز
جادو تجھے اپنے دین و مذہب کا واسطہ کہ ایک مرتبہ پھر صورت اس یار جانی اور محبوب جادوانی
کی دکھادے شمع افروز جادو نے کہا کہ اب ممکن نہین اگر تم زیادہ مشتاق ہو تو خود اسکے
پاس چلے جاؤ بدیع الملک نے کہا کہ اگر تم سے ممکن ہو آہین پہونچادو مین نہایت ممنون
ہونگا شمع افروز جادو نے کہا کہ راستہ مین تباہ دیتی ہون جانا نہ جانا تمھارا کام ہی وہ راہ
یہ ہی کہ ایک عرضی بنام آئینہ اندام جادو تحریر کرو مضمون اسکا یہ ہو کہ ابتک جو کچھ مین نے
تمھارے ساتھ کیا بہت برا کیا اب مین پشیمان و نادم ہوتا ہون اسکے صلہ مین صرف اتنا چاہتا ہون
کہ مجکو ملکہ مہر طلعت سے ملادو یہ سنکر بدیع الملک اسیوقت راضی ہوگئے اور کہا ای شمع افروز
زندگانی دنیا پر لعنت ہی یہان رہنے مین ہزار طرح کے بکھیڑے ہین اگر عرضی ہماری آئینہ اندام
جادو نے منظور کرلی تو کیا طریقہ ملکہ سے ملنے کا ہوگا اسنے جواب دیا کہ ایک کڑھاؤ تیل کا گرم کیا جائیگا
اور تمھین اس مین کودنا پڑیگا یہ سنکر بدیع الملک بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مجھے بسر و چشم
منظور ہی دل کے جلنے سے جسم کا جلنا ہر طرح بہتر ہی لاؤ قلم دوات مین ابھی عرضی لکھکر مہر
بھی ثبت کردون یہ سنکر شمع افروز جادو نے قلم دوات کاغذ پیش کیا بدیع الملک نے
بڑے شد و مد کے ساتھ عرضی لکھی ہی کہ ای خداوند طلسم آئینہ مین امیدوار ہون کہ آپ قصور میرے
معاف فرمائیے کہ مین نے اپنے ارادہ سے توبہ کی اور اب بصدق دل کہتا ہون کہ مجھے مزا اپنا
جنیے سے زیادہ عزیز ہی لہذا براہ مہربانی میرے قصور عفو کیجئے اور مجھے ملکہ مہر طلعت سے
ملادیجئے جسوقت عرضی تحریر کرچکے تو دستخط اپنے ثبت فرمادیے شمع افروز جادو نے کہا کہ اب
آپ اسی مقام پر ٹھہرین مین جاتی ہون اور عرضی آپ کی آئینہ اندام جادو کو دے کر زبانی بھی
بہت کچھ کہدون گی بدیع الملک شمع افروز سے نہایت خوش ہوئے فرمایا کہ دیکھو دیر نہ کرنا
کیا سب مجھے ایک ایک نفس آرہ سے کم نہین ہی اور ایک ایک ساعت ایک ایک برس معلوم ہوتی ہی
شمع افروز جادو نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین مین ابھی جاتی ہون اور بہت جلد آتی ہون یہ
سنکر وہ عرضی اسنے لی اور خدمت مین آئینہ اندام جادو کی روانہ ہوئی وہان دربار معمور تھا
سب اراکین دولت حاضر تھے آئینہ اندام جادو تخت پر بیٹھا ہوا تھا ذکر بھی ہو رہا تھا کہ بدیع
الملک اس مقام پر آکر پھنسے تو خوب ہین مگر دیکھنا چاہئے کہ درویش کی ذات سے کوئی فساد
نہ برپا ہو کہ یکایک شمع افروز جادو عرضی بدیع الملک کی لئے ہوئے نمودار ہوئی اور عرضی
پیش کرکے اسنے عرض کی کہ اب حضور جانین اور حضور کا کام جانے جو میرا حق تھا مین اسے ادا کرچکی آئینہ
اندام جادو نے عرضی کو پڑھا تمام اراکین دولت نے تناسب نہایت خوش ہوئے اور آئینہ
اندام جادو نہایت ہنسا لیکن دو ساحر کہ نام ایک کا ترنگ جادو اور دوسری کا زرنگ جادو
ہے یہ دونون وزیر ہین آئینہ اندام جادو کے انکو نہایت افسوس ہوا کہ صاحبقران
نشان ہوکر ایسا موہوت ہوا کہ ایک ساحر مکار کو اسنے عرضی تحریر کی ہی اور خود اپنے قتل کا حکم
نامہ کرا سپرد مہر ثبت کی ہی افسوس یہ شمع افروز جادو نے کیا اندھیر کیا یہ دونون بہانے سے

عجائب خانہ ساحری کی جانب روانہ ہوئے یہان آئینہ اندام جادو نے لوح تو گیرنگ جادو کے سپرد کی جو کہ مالک ہی در بند عجایب کا اور شمع افروز جادو کا باپ ہی اور کہا کہ اس لوح کو لیجا کر پرہ قاف کے کسی دریا مین پھینک دو کہ نہ یہ لوح باقی رہیگی نہ طلسم پر زوال آئیگا اور خود وہ مخضر فہر لیکر پاس حمید بوریہ نشین درویش کے روانہ کیا اور ایک رقعہ اور لکھکر شامل کر دیا مضمون اس رقعہ کا یہ تھا کہ ای حمید بوریہ نشین درویش مین نے اسوقت تک معاہدہ کی پابندی کی اور آئندہ بھی پابند رہونگا کہ بغیر چالیس یوم گذرے کسی قیدی طلسم کو نہ قتل کیا ہی اور نہ قتل کرونگا لیکن اگر ضرورت ہوئی کہ ایک مرکی اجازت دیجئے کہ اگر کوئی شخص خود ہی خواہش قتل ہونے کی کرے تو آپ دخل ہرگز نہ دین جس ساحر کے ہاتھ مخضر اور یہ رقعہ بھیجا اُسے سمجھا دیا تھا کہ جسوقت رقعہ دکھا لینا اور درویش منظور کرلین اُسوقت مخضر دکھانا تاکہ درویش قول ہار جاے اور دخل اندازی نہ کرے ساحر یہ نامہ لیکر خدمت مین حمید بوریہ نشین کی آیا جھک کر سلام کیا شاہ صاحب نے کہا کہ اسوقت کہان آنا ہوا اسنے وہ رقعہ پیش کیا حمید بوریہ نشین نے رقعہ پڑھا دل مین سمجھ گئے کہ فلان شخص کے لیئے اسنے یہ جال پھیلایا ہی نامہ بر سے کہا کہ وہ کون ایسا شخص ہی کہ جو خود مرنے پر راضی ہوا ہی جان ایسی چیز ہی جسکا دینا کوئی بخوشی گوارا نہین کرتا ہی حتی کہ زمانے بھر کی تکلیفین ہون سن بھی آچکا ہو قریب المرگ ہو جب بھی کوئی جان دینا پسند نہین کرتا ہی جبتک مین اُس شخص سے کچھ باتین نہ کرلونگا جو مرنے پر آمادہ ہوا ہی اُسوقت تک مخضر پر دستخط نہ کرونگا یہ سُنکر ساحر نامہ بر مخضر نکالکر دکھایا اور کہا کہ دیکھئے اُسنے اپنے قلم سے یہ تحریر کیا اور اپنے ہاتھ سے اپنی مہر ثبت کی ہی کیا یہ سند کافی نہین ہی جسوقت درویش نے تحریر بدیع الملک کی دیکھی نہایت رنجیدہ ہوئے اور کہلا بھیجا کہ ای آئینہ اندام جادو جبتک مین خود اُس طالب اجل سے سبب بیزاری زندگی کا دریافت نہ کرلونگا اُسوقت تک اسکی اجازت نہ دونگا کہ تو اندر میعاد معینہ کے اسکو قتل کر ساحر نے یہ جواب درویش کا آئینہ اندام جادو کو پہونچایا اسنے کہا کہ جاکر درویش سے میرا سلام کہنا اور یہ کہدینا کہ آپ کی خاطر سے مین آٹھ روز کی مدت دیتا ہون بعد اسکے ضرور قتل کرڈالونگا اور آپ اس مخضر پر دستخط کر دیجئے حمید بوریہ نشین نے کہا کہ آٹھ روز کی مدت کا نہین ہی مین ہرگز دستخط نہ کرونگا اور اس سے کہدینا کہ اگر اندر چالیس روز کے تو قیدی کو قتل کریگا تو ایک دم مین تمام طلسم کو پھونک دونگا لہذا خبردار ہوجا کہ اگر خیریت اپنی چاہتا ہی تو خلاف معاہدہ نہ کرنا تو فقیر کو دھوکا دیتا ہی فقیر ایسا نہین ہی کہ تیرے فریب مین آجاے جسوقت یہ جواب آئینہ اندام جادو کو پہونچا تو اسنے گبرنگ جادو سے کہا کہ تم تو لوح کو لیکر روانہ ہو اور مین بعد آٹھ روز کے بدیع الملک کو غرور کرکھاؤ مین تل کے کھا جاؤنگا گبرنگ جادو نے کہا کہ کیا ہم اس نعمت سے محروم رہینگے آئینہ اندام جادو نے کہا کہ اگر تم بھی اس دعوت مین شرکت کرنا چاہتے ہو تو چار روز کے اندر لوح کو پردہ قاف کے کسی دریاے زخار مین پھینک کر چلے آنا اور قبل از وقت پہونچ جانا یہ سنکر گبرنگ جادو تو لوح کو لیکر تخت سحر پر بیٹھکر جانب قاف روانہ ہوا اور آئینہ اندام جادو نے اراکین دولت سے کہا کہ اگر بدیع الملک زندہ رہا تو بغیر قتل کئے

نہ چھوڑیگا اور اگر بدیع الملک قتل ہوا تو درویش سے بگڑتی ہی ہر طرح بیجا پڑا نظر آتا ہی تو پھر دشمن کے قتل سے باز رہنا بیکار ہی اب مین بدیع الملک کو ضرور قتل کرونگا اگر درویش طلسم کو مٹا دیتا تو مٹا دے مجھے کچھ پرواہ نہین ہی یہ سوچکر آمادۂ قتل بدیع الملک ہوا اور انتظار اس روز کا کرنے لگا جو اسنے قتل بدیع الملک کے واسطے معین کیا تھا اب اسے تو انتظار مین رکھا جاتا ہی اور بدیع الملک اشتیاق مرگ اور شوق دیدار مہر طلعت مین پھڑک رہے ہین اور بیتابی کے ساتھ خانہ سامری مین بیٹھے ہوئے ہین ان کو بھی اسی حال بیقراری مین رہتے دیکھکر لیکن دیا

چند کلمہ داستان ملکہ غلمان پری وارغوان پری کے بیان سے کہنے چاہتے ہین کہ جنکو بدیع الملک نے دیو قرناس کی قید سے چھڑا کر رہا کیا تھا اور یہ اپنے ملک کو روانہ ہوئی ہین

راوی بیان کرتا ہی کہ جسوقت ملکہ غلمان پری وارغوان پری بدیع الملک سے رخصت ہوکر روانہ ہوئین تو اپنے شہ مین آکر عزیزون سے ملین سب نہایت خوش ہوئے اور پوچھا کہ تم نے دنون تک پردۂ دنیا مین تم کہان رہین انھون نے اپنا تمام ماجرا ادا سے بیان کیا کہ ہمین ایک دیو نے گرفتار بلا کیا تھا لیکن خدا بھلا کرے صاحبقران ثالث شاہزادہ بدیع الملک جوان کا کہ انھون نے دیو کو ہلاک کرکے ہمین رہا کیا باپ نے غلمان پری سے کہا کہ اگر صاحبقران ثالث تیرے حال پر مہربان ہین تو انکو ہمارے مدد طلب کرکہ یہان دیوان ابلیس پرست نے تمام قاف سے اولاد جناب سلیمان کو مٹا دیا ہی چند کس باقی رہگئے ہین انپر بھی دیوون کے یورش ہین یہ ملک بھی ہاتھ سے سرکشون کے ایک نہ ایک دن برباد ہو جائیگا غلمان پری نے کہا مجھسے صاحبقران نے وعدہ فرمایا ہی کہ بعد فتح طلسم نہ طاق کے مین تم سے ملونگا ابھی قبل از وقت جانا مناسب نہین سمجھتی شمشاد پریزاد نے کہا کہ جب ہم سب مٹ جائینگے تو وہ کس سے ملینگے یہ تو وہی مثل ہوئی کہ تا تریاق از عراق آورده شود مار گزیده مرده شود

تم کیا جو تربت پہ میلے رہے	اگر مرقد مین ہمتو اکیلے رہے	امتحان دوستی یہی ہی کہ برے

وقت کا شریک ہو تو جانو۔ صاحبقران سے عرض حال کرا دو تاکہ تمھارے دادا سے بڑے بڑے سرکشان قاف کو مار کر زلزلہ قاف ثانی سلیمان کا خطاب حاصل کیا اب تم انکے قائم مقام ہو تو انکیطرح درد مندون کی بیمحابی کرو یہ سنکر غلمان پری آمادہ ہوئی اور تخت اپنا تیار کرکے شمشاد وزیرزادی ارغوان پری کو ساتھ لیا اور جانب نہ طاق روانہ ہوئی تخت اسکا ابھی ہوا جلا جاتا ہی ابھی یہ حد قاف سے باہر نہین نکلی ہی کہ دیکھا ہی کہ ایک تخت اور پردۂ دنیا کی طرف سے آتا ہوا چلا آتا ہی ارغوان پری نے کہا یہ کون آتا ہی غلمان پری نے اپنا تخت روکا اور کہا کہ اس آنے والے سے خیریت صاحبقران کی دریافت کرنا چاہیے یکایک وہ تخت قریب سے گذرنے لگا نظر جو غلمان پری کی صاحب تخت پر پڑی دیکھا کہ ایک ساحر بیٹھا ہی ادھر گیرنگ جادو

نظر جو غلمان پری پر پڑی عاشق ہوگیا کہا ای جان جہان کہان جاتی ہو غلمان پری کو یہ سنکر
نہایت غصہ آیا قصد کیا کہ دیو سے کہے اُس کو کھالے مگر ارغوان پری نے کہا کہ تامل کرو غصہ کا
موقع نہین ہی شاید اس سے کچھ پتہ صاحبقران کا ملے دیو کو کھلوا دینا تو ہر وقت ممکن ہی پکار کر
آواز دی کہ تم کون ہو اور آتے کہان سے ہو اور کہان جانے کا ارادہ رکھتے ہو گیرنگ جادو
نے کہا کہ مین آئینہ اندام جادو کا وزیر ہون بدیع الملک عجائب خانۂ سامری مین آگ لگنے سے
لوح چھن گئی بادشاہ کی یہ رائے ہوئی کہ لوح دریاے قاف مین پھینکدی جاے
تاکہ خوف بدیع الملک کی طرف سے دور ہو نہ لوح رہیگی نہ طلسم ٹوٹے گا مین لوح لیکر
دریا مین پھینکنے کی غرض سے آیا ہون یہان آکر اس جمال دلفروز کا پکڑا نہ ہوا اب مین عجیب
مشکل مین ہون کہ نہ جاسکے ماندن نہ پاے رفتن اگر تمھارے ساتھ ہوتا ہون تو اُس دعوت
سے محروم رہا جاتا ہون جس مین بدیع الملک کے کباب کھائے جائینگے اور اگر وہان جاتا
ہون تو تم سے جدائی ہوتی ہی یہ سب کیفیت سنکر غلمان پری کے ہوش اُڑے اور
ارغوان پری نے کہا کہ اگر دیو کو کھلوا دیتین تو یہ حالات کیونکر معلوم ہوتے غلمان پری
نے کہا کہ تو بڑی ہوشیار ہی یہ اسی عیار کی تھوڑی سی صحبت کا اثر ہی جو زندان بلا مین
ہوگئے تھے ارغوان پری نے گیرنگ جادو سے کہا کہ ایک تصویر اپنی دیدے جادو نے
کے پتے سے ہم تمھین ڈھونڈھ لینگے بالفعل قصد ہمارا پردہ دنیا کی طرف جانے کا ہی
بھی اپنے کام سے فرصت کرکے آنا دہین ہمارے تمھارے ملاقات ہوجائیگی یہ سنکر گیرنگ
جادو خوش ہوا اور دل مین سمجھا کہ پری مجھپر شیفتہ ہوئی کہا کہ مین تصویر کشی خوب جانتا ہون
ابھی اپنی تصویر کھینچ دیتا ہون مگر اگلی تصویر بھی لونگا کہا بہتر غلمان نے کہا
کہ یہ تو کیا کرتی ہی ارغوان پری نے کہا چپکی رہو دخل نہ دو بعد کو سمجھا دینگے غلمان پری
خاموش ہورہی مگر دل مین کٹی جاتی ہی کہ ایک غیر جنس کا نر تصویر کھینچ رہا ہی جسوقت
گیرنگ جادو ملکہ کی تصویر کھینچ چکا تو آئینہ سامنے رکھکر اپنی تصویر کھینچکر ارغوان پری
کو دی اور غلمان پری کی اپنے پاس رکھی اور پتہ عجائب خانۂ سامری کا بتاکر روانہ
کہ ہم بھی پلٹ کر اسی مقام پر آئینگے تم بھی وہین چلو جب یہ کچھ دور نکل گیا تو ارغوان
پری نے ایک دیو سے کہا کہ قریب اسکے جا اور کہنا کہ ایک پیام ملکہ کا سنتا جا جب کان
آگے بڑھائے تو سر اُسکا منھ مین لیکر کتر کھانا بعد اُسکے لوح گلے سے اُتار کر قبضہ مین کرنا
اور پھر جسم کو بھی گولی بناکر کھا جانا یہ سنتے ہی دیو خوشی خوشی جھپٹا اور پکار کر کہا کہ ایک بات
سنتے جاؤ گیرنگ جادو ٹھہر گیا دیو نے قریب جاکر کہا کہ ذرا کان قریب لاؤ گیرنگ جادو
سمجھا کہ کوئی پوشیدگی کی بات ہی خوشی خوشی کان دیو کی طرف بڑھا دیا دیو نے دہن اپنا
کھولکر سارا سر منھ مین لے لیا اور گردن پر سے کھینچ لیا اور لوح اُتار لی اور جسم اُسکا
پھڑکنے لگا جلدی سے مروڑ تروڑ گولی بناکر نگل گیا پھڑکنے بھی نہ دیا لاش اُسکی پیٹ کے
اندر تڑپ تڑپ کر سرد ہوگئی سیر اسکے بڑا موٹا سا بن بنکر منھ بد دیو کے اُڑنے لگے دیو نے ایک ایک

لشکر کو بھی پکڑ کر لگل گیا یہ غل مچاتے ہوئے بھاگے دیو پلٹ کر خدمت مین ملکہ ارغوان پری کی آیا اور کہا کہ آج ایک مدت کے بعد یہ ذلیل زبان کو حاصل ہوا ہی غلمان پری نے کہا کہ اب بتا اس تصویر کا کیا کریگی ارغوان پری نے جواب دیا کہ آخر زمان بدیع الملک تک رسائی کس ذریعہ سے ہوگی غلمان پری نے کہا کہ تو بڑی چالاک اور نہایت دور اندیش ہی پوری عیار بھی ہو گئی جواب دیا کہ مثل مشہور ہی کہ جیسے کو تیسا اگر تمھارنی سی ہوتی تو ساتھ ایسے کا ہونے والا ہی کہ ٹانگ مین ازار بھی نہ رہتی الغرض لوح کو قبضہ مین کرکے دیو سے کہا کہ ہمین اُسی مقام کی طرف لیچل جہان سے ہم کو صاحبقران نے چھڑایا تھا یہ سُنکر دیو تخت اُڑاتے ہوئے چلا اور اُس مقام پر پہونچا جہان کہ یہ پہلے مقید تھین اُس مقام کو ویران پایا اب یہ اُس قصبہ مین پہونچا جہان بدیع الملک نے عقد کیا تھا دختر شعیب کے ساتھ دیو نے ہیئت اپنی بدلی اور انسان بنکر یہان کے رہنے والون سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ عقد کرنے کے بعد تشریف لیگئے یہ ذکر سُنکر غلمان پری کو شک ہوا کہ ہمین ٹوٹالہ یا اور خود یہان پہونچکر عقد کرلیا اب یہ یہان سے چلے لشکر مین آکر دریافت کیا معلوم ہوا کہ فلان جانب برائے طلسم کشائی تشریف لیگئے ہین اب دیو تخت کو اُڑاتے ہوئے اُس مقام پر پہونچا جہان پہلی تھی اس مقام کو بھی ویران پایا چند قدم آگے بڑھے تھے کہ دیکھا کہ خواجہ خضران اور ایک شخص اور ذوی الجثہ دونون بیٹھے ہوئے ہین غلمان پری نے تخت سے اُتارا اور لفظ خواجہ خضران کی جو بڑی غلمان پری کو سلام کیا خیر و عافیت دریافت کی سبب آنے کا پوچھا غلمان پری نے کہا کہدونگی کہ کیون آئی ہون پہلے اپنے آقا کی خیریت بیان کرو جواب دیا کہ فضل خدا سے لوح دستیاب ہوئی پہلا مرحلہ بھی توڑا اب دوسرے مرحلے پر گئے ہوئے ہین مگر اُسوقت سے کوئی خبر نہین معلوم ہوئی کہ کس حال مین ہین اور کس کس مرحلہ کو توڑا یہ سُنکر ارغوان پری نے کہا کہ جسکے ملازم ایسے بے پروا ہون وہ کیونکر مبتلاے بلا ہو تم یہان اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہو اور وہان بدیع الملک کے کباب بھوننے کی تیاری ہو رہی ہی خضران نے کہا کہ کیون فال بد زبان سے نکالتی ہو ارغوان پری نے کہا کہ دیکھو اسے پہچانتے ہو یہ کہکر لوح سامنے پھینکدی خضران نے دیکھا یہ تو وہی شی ہی جو مین نے انجم جادو کو مار کر حاصل کی تھی اور بدیع الملک کو دلا کر دی تھی کہا کچھ اور بھی معلوم ہوا ارغوان پری نے سارا قصہ بیان کیا کہ اس طرح ہم آتے تھے راستے مین گیرنگ جادو وزیر آئینہ اندام جادو کا ملا وہ ملکہ پر عاشق ہوا اُس سے معلوم ہوا کہ بدیع الملک عجائب خانہ سامری مین پھنس گئے ہین اور لوح چھین لی گئی آپکے آنکھوں کے سامنے اُنکے کباب لگا کر کھالئے جائینگے اور گیرنگ جادو یہ لوح لئے ہوئے دریاے قاف مین پھینکنے جاتا تھا جب یہ حال معلوم ہوگیا تو لوح دیو سے چھنوالی اور گیرنگ جادو کو دیو نے کھالیا اب یہ لوح کسی طرح اسپنے آقا تک پہونچاؤ ورنہ بدیع الملک قتل ہوجائینگے اب صرف تین دن اور باقی ہین خضران بہت پریشان ہوا اور کہا کہ وہان جاؤن تو کیونکر جاؤن یہ سُنکر ارغوان پری نے تصویر گیرنگ جادو کی سامنے پھینکدی اور کہا کہ اسکی صورت بنکر

چلو یہ گبرنگ جادو کی تصویر ہی مین نے یہی انجام سوچ کر نشانی کے بہانے تصویر اس حرامزادے سے
کھنچوالی تھی کہ شاید اسکی بصورت نیکر چلنے کی ٹھہرے تو پھر کیا ہوگا یہ سُنکر خضران بھڑک گیا اور کہا کہ کیا ہوا
ملکہ کا لحاظ ہو ورنہ تو نے تو وہ کام کیا ہو کہ جی چاہتا ہو تجھے گلے سے لگالون یہ سُنکر ارغوان پری جھینپ
گئی اور خواجہ خضران نے تصویر سامنے رکھکر رنگ و روغن عیاری چہرہ پر ملکر صورت اپنی گبرنگ
جادو کی بنائی اور عفریت دیو کش سے کہا کہ تم اسی مقام پر ٹھہرو مین جاتا ہون یہ کہکر تخت پر بیٹھے
اور ارغوان پری سے کہا کہ اب لیچلو ارغوان پری نے دیو کو اشارہ کیا دیو تخت لیکر روانہ
ہوا اور آتے ہی آئینہ اندام جادو کو سلام کیا آئینہ اندام جادو انتظار ہی مین بیٹھا تھا کہ نظر
اسکی گبرنگ جادو پر پڑی کہا لوح پھینک آئے اسنے کہا مدت ہوئی اور ایسے دریا مین پھینکی
ہو کہ اب کوئی کیا پا سکتا ہو آئینہ اندام جادو نے کہا کہ یہ بیان تو کہان سے لے آیا جواب
دیا کہ یہ نشانی ہو میرے قاف جانے کی اگر انکو ساتھ نہ لاتا تو آپ کو شک گذرتا کہ نہین معلوم یہ
قاف تک گیا بھی یا نہین نہین کہین لوح کو پھینک آیا ہوگا آئینہ اندام جادو نے کہا کہ دو دو دیو بان
تو کیا کریگا اس مین سے ایک مجھے دیدے اور طبیعت آئینہ اندام جادو کی غلمان پری پر
مائل ہوئی گبرنگ جادو نے کہا کہ پری تو اپنے قابو کی ہین جو چاہنا لے لینا اب پہلے اس
کام سے تو فرصت کر جسکا کھٹکا لگا ہوا ہو آئینہ اندام جادو نے کہا کہ جا کر تم انتظام کرو
کل صبح کو ہم آئینگے یہ سُنکر گبرنگ نقلی دونون پریون کو مع دیو اپنے ہمراہ لیکر ہوا سے
عجائب خانہ سامری مین آیا دربانون نے سلام کیا گبرنگ نے جواب سلام دیا اور کہا کہ یہان سے دور چلے جاؤ
مجھے ایک خاص انتظام کرنا ہو یہ سُنکر وہ لوگ تو چلے گئے اور گبرنگ نقلی اندر عجائب خانہ
کے داخل ہوا دیکھا کہ بدیع الملک خاک پر بیٹھے ہوئے ہاے ہے کے نعرے مار رہے ہین
اور کہہ رہے ہین کہ اے مہر طلعت تیرا فراق اب مجھسے نہین اٹھ سکتا اور بادشاہ اس قدر غفلت کر رہا ہو
کہ کئی دن ہو چکے ہین کیا ایک تلوار مار دینا بھی ایسا امر دشوار ہو مجھ اس قدر دیر ہو رہی ہو مگر سچ یہ ہو
کہ اپنا کام اپنے سے خوب ہوتا ہو کاغ بین ملک الموت ہوتا اور طریقہ قبض ارواح کا جانتا ہوتا تو اپنی
روح قبض کر لیتا یا کوئی خنجر یا تلوار یا زہر پاتا اور کوئی شے دستیاب ہوتی تو خودکشی کر لیتا یہ کہکر سر پیٹنا
شروع کیا یہ حالت صاحبقران کی دیکھکر خواجہ خضران سے ضبط نہ ہو سکا رونے لگا صورت
اپنی اصلی بنائی اور قریب آکر سلام کیا بدیع الملک نے کہا کیا مژدہ قتل لایا ہو خضران نے کہا
کہ غلام کو اپنے بچا تنے اور ہوش مین آئیے مین ہون خضران بن عمر فرمانی فرمایا کون خضران عرض
کی آپ کا عیار پس یہ سنتے ہی کہا او مکار مین تجھے خوب جانتا ہون تو نے ہزارہا بندگان سامری کو
مارا ہو کیا مجھے بھی بہکانے آیا ہو جا چلا جا ورنہ آئینہ اندام جادو سے کہلا بھیجونگا یہ سُنکر خضران
پیچھے ہٹا اور انگشت بدندان ہوا کہ یہ ایسے مبہوت ہوئے کہ کافر ہو گئے غلمان پری سے کہا
تم جاکر سمجھاؤ غلمان پری نے بڑھکر سلام کیا کہا تو کون ہو کیا صورت بدل کر پھر میرے سامنے
آیا ہو غلمان پری نے عرض کی کہ مین کنیز ہون حضور کی غلمان پری میرا نام ہو جسکو حضور نے
دیو قرناس کی قید سے چھڑایا تھا بدیع الملک نے کہا پھر کیون آئی ہو اس نے عرض کی کہ یا

صاحبقران ہوش مین آیئے آپ ہادی دین ہوکر گمراہ ہوگئے یہ آپ کو کیا ہوا ہی جواب دیا کہ پہلے مین بہکا ہوا تھا اب راہ راست پر ہون مجھے معلوم ہوگیا کہ دین سامری نہایت عمدہ مذہب ہی اور دنیا بالکل ہیچ ہی جاے سکون نہین ہی اسلئے مجھے اپنی موت کا انتظار ہی اب تو چلی جا علمان پری بھی سمجھا کر تھکی اور کوئی مطلب نہ نکلا خضران نے اشارہ سے اسکو علیحدہ بلا لیا اور کہا کہ اب مین فکر کرتا ہون آپ تماشا دیکھئے یہ کہکر زنبیل سے ایک جام پُر از آب نکالا اور لوح کو پانی مین دھوکر وہی پانی لیکر صورت اپنی بدلے ہوئے خدمت بدیع الملک مین حاضر ہوا اور کہا کہ ملکہ مہر طلعت نے یہ اپنی پی ہوئی شراب بھیجی ہی اور کہا ہی کہ اگر اسے پی لوگے تو ہم سے بلواؤگے یہ سنکر آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ آخر اسی کو ہمارا خیال ہوا وہ ہم فراق ہی کیا کہ جو ایک ہی طرف ہو مری جان مزہ تو جب ہی کہ تجھے بھی کل نہ آئے + یہ کہکر اس جام کو بے اندیشۂ انجام پی گئے پیتے ہی بیہوشی سی طاری ہوئی اور سیاہی قلب کی دھوان بنکر اڑ گئی تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا خضران سے کہا بھائی تم یہان تک کیونکر آئے خضران نے کہا ملکہ علمان پری بھی تشریف لائی ہین علمان پری نے پھر سلام کیا ارغوان پری بھی بلا گردان ہوئی اور سب کیفیت لوح وغیرہ کے حاصل کرنے کی بیان کی خضران نے لوح بھی دی اور کہا کہ ای بدیع الملک تمہاری عقل پر پتھر پڑے ہین یہ تمہین کیا ہوگیا ہی ارے جب لوح پاس ہو تو پھر لوح دیکھے کوئی امر کیون کر واقع اسے پوشیدہ طور پر اپنے پاس رہنے دو کہ یہ کام آئیگی اور خود اسطرح سڑی بنے رہو مین گبرنگ جادو نیکر جاتا ہون اور آئینہ اندام جادو کو لاتا ہون کڑھاؤ گرم کیا جائیگا جسوقت لوگ تمکو پکڑ کر کڑھاؤ کے قریب لیجائین تو تم آنکھین کو اٹھاکر کڑھاؤ مین ڈالدینا اور تیزہ کھینچکر آئینہ اندام جادو پر جا پڑنا یہ پٹی پڑھاکر مع خوان پری وغلمان پری پاس آئینہ اندام جادو کے آیا اسنے پھر صورت اپنی گبرنگ جادو کی بنالی تھی عرض آئینہ اندام جادو سے کہا کہ بس اب چلیے یہ رقتل مین طلسم کشا کے دیر نہ کیجئے آئینہ اندام جادو نے کہا کہ سامان لیجاؤ اور تیاری قتل کرو مین بھی آتا ہون یہ سنکر اسی وقت گبرنگ نقلی نے تمام سامان قتل مثل کڑھاؤ تیل لکڑی وغیرہ کے فراہم کیا اور بادشاہ کے واسطے تخت بچھوایا اور رئیسون کے لئے دنگل وکرسیان وغیرہ بچھوادین سب سامان عیش ونشاط حکم کے ساتھ فراہم ہوگیا بڑی تیاری قتل بدیع الملک کی ہورہی ہی تمام ساحران معزز مدعو کیے گئے ہین کہ آکر کباب بدیع الملک کے کھائین جسوقت یہ سب سامان درست ہو چکا تو آئینہ اندام جادو مع رؤسا وامراء طلسم آیا اور سب کے سب کرسیون اور دنگلون پر بیٹھے حکم کیا کہ لاؤ بدیع الملک کو لوگ گئے دیکھا کہ بدیع الملک کی وہی حالت ہی کہ ہاے واویلا مچا رہے ہین اور کہہ رہے ہین کہ آئینہ اندام جادو کی کدورت نہ گئی اور اب تک مجھکو میرے محبوب سے نہ ملایا کہ یہ دونون ساحر پہونچے اور بدیع الملک سے کہا کہ چلو بادشاہ نے بلایا ہی یہ سنکر خوشی خوشی بدیع الملک صاحبقران زمان اٹھ کھڑے

ہوئے اور وہ دونون ساحر بازو پکڑکر بدیع الملک کو پچھلے بدیع الملک کی یہ حالت ہو کہ گھبرائے ہوئے چلے جاتے ہین خاتے کرتے کرتے چلنے کی قوت نہین رہی ہو جو کوئی کھانا کھلانے کا قصد کرتا تھا تو کہتے تھے کہ ہم اسی کے ہاتھ سے کھائینگے جسکے ہجر مین خون جگر کھایا کرتے ہین الحاصل دونون ساحر بدیع الملک کو لئے ہوئے سامنے آئینہ اندام جادو کے پہونچے اور کہا کہ ای آئینہ اندام جادو جو میرے قلب کی حالت ہو اگر ایسی ہی تیری بھی حالت ہوتی تو معلوم ہوتا خیر خدا مین سب طرح کی قدرت ہو کبھی کے دن بڑے کبھی کی راتین یہ صبر ہمارا خالی نہوگی جائیگا تو بھی اسی طرح پکڑ کیگا اس رمز کو خضران سمجھ گیا اور مسکرایا کہ کیا کھلی کھلی کہہ رہے ہو بیشک تھوڑی دیر مین یہ پکڑ کتا ہوگا جب تم بیہوش تھے اب یہ ہجر ہی آئینہ اندام جادو دل مین سمجھ رہا ہو کہ بدیع الملک عشق مہر طلعت مین صدمۂ ہجر کی کوفت بیان کر رہے ہین خواجہ خضران برابر آئینہ اندام جادو کے بیٹھا ہوا ہو اور دونون پریان ایک جانب تخت پر جلوہ گر ہین پشت پر دیو کھڑے ہین اور تمام ساحر منتظر بیٹھے ہین کہ بدیع الملک کڑھاؤ مین گر کر بھنین تو گوشت انکا کھائین لیکن جسوقت وہ دونون ساحر بدیع الملک کو لئے ہوئے قریب کڑھاؤ کے پہونچے دیکھا کہ تیل کھول رہا ہو ان دونون ساحر نے چاہا کہ اٹھا کر کڑھاؤ مین ڈالدین کہ بدیع الملک نے لنگر اپنا قایم کیا اور انھین دونون کمرین پکڑ کر کڑھاؤ مین جھونک دیا دونون گرتے ہی تل گئے چراہند پھیلی بیر شور کرنے لگے آئینہ اندام جادو نے کہا ای بدیع الملک یہ کیا بدیع الملک نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا اور آواز دی کہ او ملعون خبردار ہوشیار ہوجا کہ اجل تیری قریب آگئی ہے گزارم کہ ازو سست مرد زندہ وسلامت بدر روی یہ کہکر تلوار کھینچکر جھپٹے اور آئینہ اندام جادو حیران ہو کہ یہ کیا ماجرا ہو ساحر دوڑ پڑے ہر طرف سے گرد ترنج نارنج پڑنے لگا بدیع الملک نے لوگون کو قتل کرنا شروع کیا دیکھا آئینہ اندام جادو نے کہ بحر اپنا تاثیر نہین کرتا بس یہ تو اسی ہنگامہ مین بھاگ کھڑا ہوا اور جو ساحر کہ اسکے ساتھ بھاگ کر نکل گئے وہ نکل گئے باقی کو صاحبقران نے قتل کیا خواجہ خضران نے لوٹنا شروع کیا اور دیوون سے اشارہ کیا کہ پیٹ اپنا خوب بھرو دیوون نے ہزارون دعائین دین اور لاشین آدمزادون کی اٹھا اٹھا کر کھانے لگے بڑی دیر تک یہ ہنگامہ برپا رہا جسوقت لاشین ساحرون کی پھڑک پھڑک کر سرد ہوئین اور بیر شور مچا کر چلے گئے کہ کشتی مرا نام من فلان بود و فلان بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم اب جو ہوشی ہوئی تو دیکھا کہ لاشین ساحرون کی پڑی ہوئی ہین اور سامنے سے دو ساحر ایک ساحرہ کو گرفتار کئے ہوئے لئے چلے آتے ہین خواجہ خضران نے پوچھا کہ تم کون ہو انھون نے بتایا کہ ہم وزیر ہین آئینہ اندام جادو کے نام ایک نے ترنگ جادو دوسرے نے رزنگ جادو بتایا اور کہا کہ یہ ساحرہ وہی ہو جسنے بدیع الملک صاحبقران زمان کو اس بلا مین لاکر پھنسایا تھا جسوقت ہمین یقین ہوا کہ اب بدیع الملک صاحبقران قتل ہوجائینگے تو ہم پوشیدہ طور پر خدمت حمید یزدان پرست

پور یہ تسین مین گئے اور اُنسے تمام ماجرا بیان کیا اُنھون نے اطمینان دلایا تھا کہ بدیع الملک
قتل نہین ہو سکتے قضا اُنکی ابھی نہین ہے بلکہ آئینہ انداام جادو لیجانا غیر ممکن ہے چلا ہو
ہم پلٹ کر دہان سے آتے تھے کہ راستے مین ربانی صاحبقران کی خبر ملی اور حال آئینہ
انداام جادو کے بجائے گئے کہ سنا ہم نے خیال کیا کہ خالی ہاتھ گیا چلین کچھ تحفہ پیراے
نذر فراہم کرنا چاہیے یہ سوچکر اس لگانہ کو گرفتار کیا کہ اسی بلاسے [illegible] کو اس بلا مین
پھنسا یا تھا یہ سنکر صاحبقران ان دونون سے نہایت خوش ہوئے اور خلعت سے سرفراز
فرمایا بعد اسکے خواجہ خضران سے فرمایا کہ یہ لگانہ تمھارے سپرد ہے خواجہ خضران نے
شمع افروز جادو کو ستون سے باندھ کر کوڑا ہاتھ مین لیا اور کہا کہ مذہب اسلام کے
اختیار کرنے مین کیا عذر ہے شمع افروز جادو نے کہا کہ اگر ہزار جانین ہون تو نام پر سامری
و جمشید کے نثار ہین یہ سنکر خواجہ خضران نے تلوار کھینچی اور قتل کرنے کا قصد کیا شمع افروز جادو
نے اُف کی کہ تمام قید حلیکدہ ہو لی اور اب یہ خواجہ خضران کی جانب چلی تھی کہ بدیع
الملک صاحبقران نے عکس لوح کا ڈالا اور دیو کی طرف اشارہ کیا کہ کھالے اسے
بس یہ سنتے ہی دیو جھپٹ کر قریب آیا اور شمع افروز جادو کو اُٹھا کر کھا گیا جیسے ہی لقمہ پیٹ
مین پہونچا درد پیدا ہوا پیر شمع افروز کے شور کرنے لگے اور زانو و زغن کی صورت بن دیو
کو نوچنے اور ٹوئین مارنے لگے دیو مین پر تڑپ رہا تھا جسوقت روح بخش شمع افروز جادو
کی اُسکے قالب کو جان کر کے نکلی تو دیو کے شکم کا درد دور ہوا اور حواس اُسکے ٹھکانے ہوئے
توبہ توبہ پکارتا تھا کہ اب کبھی کسی جادوگر کو زندہ نہ نگلون گا جب تک دیو درد سے تڑپا اور چیخا کیا اُسوقت
تک صاحبقران اور خضران اور پریان ہنسا کیے الحاصل صاحبقران نے دیوون کو حکم دیا کہ جسقدر
لاشین جادوگرون کی ہین اُنکو کھالو یہ حکم پاتے ہی دیو دعائین دیتے ہوئے لاشون کے کھانے
مین معروف ہوئے اور کہتے تھے کہ مدت کے بعد آج شکم سیر ہو کر انسان کا گوشت کھانے مین آیا ہے
اُدھر صاحبقران مع خضران عجائب خانہ کی سیر مین معروف ہوئے دیکھا کہ تمام مکان آئینون سے
آراستہ ہے لیکن وہ صورتین جو آئینون مین جلوہ گر رہتی تھین وہ مرنے سے شمع افروز جادو کے
غائب ہو گئین خضران نے آئینے اُتارنا شروع کیے اور صاحبقران نے اُس تصویر سامری کو
گرز مار کر شکستہ کیا خضران نے تمام مال و اسباب اس مقام کا لوٹ کر داخل زنبیل کیا چونکہ
اس مرحلے کے لوٹنے سے میدان صاف ہو گیا اور راستہ کشادہ آیا تو عنبران دیوکش بھی آکر
پہونچا صاحبقران نے عنبران سے فرمایا کہ تم اب ہمارے لشکر مین اطلاع کرو اور سب کو
لیکر آؤ ہم یہان سے آگے جاتے ہین عنبران دیوکش یہ پیام صاحبقران لیشان کا لیکر
جانب لشکر روانہ ہوا اور یہان خضران نے صاحبقران سے فرمایا کہ آگے [illegible] اور باقی
رہ گیا ہے لیکن یہ مرحلہ سخت ہے اب وہ ساحر ہین جنمین کا ایک ایک ساحر سامری وقت و جمشید زمانہ ہے مین
سن چکا ہون کہ آگے قلعہ آئینہ بلیگا ترنگ جادو اور زرنگ جادو وغیرہ نے کہا ایک ساحر ہے کہ
رفیق خاص ہے آئینہ انداام جادو کا نام اُسکا آتش انداام جادو ہے یہ حصار اُسنے اپنے گرد کیا ہے

ٹوٹنا اس حصار کا دشوار ہی لیکن چونکہ آپ فاتح طلسم ہین خدا یہ مشکل بھی آسان کریگا الغرض چونکہ شام ہو چکی تھی صاحبقران نے رات اسی مقام پر بسر کی صبح کو یہان سے کوچ کر کے آگے روانہ ہوئے طی مراحل و قطع منازل کرتے جاتے ہین کہ جاتے جاتے اُسی مقام پر پہونچے جہان چابک سوار بلا تھا دیکھا کہ دور پر ایک چھوٹا سا قلعہ معلوم ہوتا ہی دریافت کیا کہ یہان کون رہتا ہی شترنگ جادو اور زرنگ جادو نے کہا کہ یہان سہراب یکفزلی رہتا ہی یقین ہی کہ آتے وقت حضور کو وہ ملا ہوگا ایک لڑکا اُسکا ہی اور ایک وہ خود ہی چابک سواری کے فن سے دونون خوب ماہر ہین اور ایک کام اور اُنکے سپرد تھا کہ اگر اتفاقاً طلسم کشا اس جانب نکل آئے تو یہ اُسے راہ طلسم پر لگا دین ایک مرکب سہراب یکفزلی نے تیار کیا ہی ویژہ اُسکا یہ ہی کہ کیسا ہی شہسوار اُس مرکب پر سوار ہو مگر وہ سوار کو پھینک کر بھاگ جاتا ہی اُس گھوڑے کو یہی سکھایا گیا ہی عجب نہین ہی کہ حضور کو بھی یہ مشکل پیش آئی ہو بدیع الملک نے کہا بیشک صحیح ہی گھوڑا مجھکو کنارے چشمہ کے پھینک کر چلا گیا تھا جسکے بعد سمتع افروز جادو بھکا کر عجائب خانہ سامری مین لیگئی تھی اسیطرح باتین کرتے ہوئے سامنے قلعہ کے پہونچے خبر سہراب یکفزلی کو ہوئی فوراً اسنے آلات حرب و ضرب تن پر آراستہ کئے اور اپنے بیٹے کو کہ نام اُسکا فولاد یکفزلی تھا ساتھ لیکر قلعہ سے باہر آیا اور صاحبقران کو سلام کیا اور عرض کی کہ ہرچند یہ امر شان سپہگری کے خلاف تھا جو کسی بہادر کو دغا سے مبتلاے بلا کیا جاے مگر الماموریعذور مین اسی کام پر بادشاہ طلسم کی جانب سے معین تھا جی تو میرا بھی چاہتا تھا کہ آپ سے مقابلہ ہو مگر مجبوری یہ تھی کہ کام دوسرے سپرد تھا اب مین چاہتا ہون کہ میرے اور آپکے آزمایش ہو جاے یہ تو مجھے معلوم ہی کہ آپ فتاح طلسم مزور ہین مگر بغیر آزمایش کسی کی اطاعت کر لینا سپہگری کے دھرم کے خلاف ہی صاحبقران نے فرمایا کہ مین بھی اسے پسند نہین کرتا ہون الغرض سہراب یکفزلی نے کہا کہ مین طبل جنگ بجواتا ہون مجھسے اور آپ سے کل مقابلہ ہو جاے فرمایا کیا مضایقہ ہی سہراب یکفزلی نے جاکر طبل بجوایا یہان صاحبقران پریشان تھے کہ ہمارے پاس کوئی سامان نہین ہی خضران نے کہا آپ پریشان نہون مین ابھی سب انتظام کئے دیتا ہون یہ کہکر اسنے زنبیل پر ہاتھ ڈالا اور دو چار نقارچی نکالے جو نہین معلوم کس ملک سے گرفتار کر کے مقید کر رکھے تھے اُنکو حکم دیا کہ نقارہ بجاؤ کل بھتین رہا کر دیا جائیگا بعد اسکے خضران نے ایک خیمہ لگا لکر برپا کیا غرضکہ تمام رات طبل بجا کیا اور صبح کو سہراب یکفزلی مع فولاد یکفزلی قلعہ سے باہر آیا اور پکارا کہ یا صاحبقران تشریف لائیے امیر ثالث مرکب پر سوار ہو کر سامنے سہراب یکفزلی کے آئے سہراب بہت بڑا پہلوان ہی کرگدن مست پر سوار ہوتا ہی چوبدست گران سنگ باندھتا ہی ساٹھ سات سو من کی ضرب ہی کبھی اسکی ایک ضرب دیو سے بھی نہین رکی ہی اسنے خبردار خبردار کہکر اور چوبدست کو سر پہ چرخ دے کر سر صاحبقران پر وار کیا صاحبقران نے وار اسکا کر کے پر روکا تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا تیغ گرہ بلند ہوا اسنے نعرہ کیا کہ نعم و بئست کردم صاحبقران نے گرد سے نکل کر آواز دی کہ کرا آوازدی و کرا بئست کردی حریف تیرا مین موجود ہون سے

تو ضربہ زدی ضرب مانوش کن	ہمہ شادی از دل فراموش کن	یہ کہکر اپنے گرز کا وار کیا کہ مرکب

سہراب کا مارا گیا بس یہ تلوار کھینچکر چلایا کہ مین بھی مرکب صاحبقران کو پے کرونگا لون کہ امیر ثالث مرکب
سے کود پڑے اور فرمایا کہ جانور پر کیون غصہ کرتا ہی آ اور مجھسے سامنا کر یہ سنتے ہی سہراب تلوار
چھوڑ کر صاحبقران سے لپٹ پڑا امیر بھی دست وگریبان ہوئے کشتی ہونے لگی تمام دن
گذر گیا تو ہی قریب شام صاحبقران نے لنگر سہراب کا توڑا اور سر پر پھراکر زمین پر دے مارا
پھر چھاتی پر چڑھکر آوازدی کہ کیا کہتا ہی عرض کی کہ امان مانگتا ہون فرمایا امان بشرطیکہ ایمان لیا
یہ سنکر صاحبقران نے اسکو چھوڑدیا سہراب یکیفرلی دست بوس ہوا اور فولاد یکیفرلی کو
صاحبقران نے اپنا فرزند کیا کہ صورت اسکی کسی قدر رفیع النخت سے مشابہ تھی یہ لڑکا بڑے بڑے
کام کرتا ہی اسکا ذکر بھی طلسم اسرار باطنی وغیرہ مین آئیگا غرضکہ بعد اسکے سہراب یکیفرلی امیر
قلعہ مین لایا اور جو کچھ مال وخزانہ اسکی امانت مین تھا وہ پیش کیا صاحبقران نے رات اسی قلعہ
مین بسر کی اور صبح کو کوچ کرکے جانب قلعہ آئینہ روانہ ہوئے پریون کو حفاظت خضران مین چھوڑا
کہ خضران امیر کو پہونچانے کی غرض سے ساتھ ہولیا جسوقت سامنے قلعہ آئینہ کے پہونچے
دیکھا کہ تمام قلعہ آئینہ کا معلوم ہوتا ہی پہاٹک بہت بڑا نصب ہی اور گرد قلعہ کے ایک حصار شیشہ کا قایم
ہی تمام قلعہ مثل آفتاب روشن ہی بدیع الملک نے خضران کی طرف دیکھکر فرمایا کہ کیون بھائی اب
کیا رائے ہی حال اس قلعہ کا کیونکر معلوم ہو خضران نے کہا کہ مین تو پیراہنی کرتا ہون یہ کہکر اپنے
رسالہ سے ایک آدمی کو نکالا کہ یہ اجل رسیدہ سمندریہ کا باشندہ تھا مدت سے زنبیل مین قید تھا اسکو
قلعہ دکھا کر کہا کہ اگر تو جاکر پہاٹک قلعہ کا چھوکے چلا آ تو ہم تجھے رہا کردین اسنے کہا کہ اتنی اجازت دیجئے
کہ مین پہاٹک چھوکر اسیطرف سے چلا جاؤن اگر پلٹ کر آؤنگا تو پھر آپ گرفتار کرلینگے خضران نے
کہا کہ اجی مجھے تیرا گرفتار کرنا منظور نہین ہی تو پہاٹک چھوکر اسی طرف سے جہان تیرا جی چاہے چلا جا
میرے پاس آنے کی ضرورت نہین ہی یہ بیچارہ خوش خوش امید رہائی مین قلعہ کی جانب روانہ ہوا اور
جسوقت اس مقام پر پہونچا کہ جہان پر تو آئینونکا پڑرہا تھا اور عکس اس شخص کا آئینہ مین پڑا دیکھا کہ
آئینہ مین غبار سرخ نمودار ہوا اور وہ غبار شعلہ بنکر آئینہ کے باہر آیا اور اس شخص کو چھپالیا گویا چادر
شعلہ اسکا کفن بنگئی دیر تک سرخی ہوا مین پھیلی رہی بعد تھوڑی دیر کے وہ سرخی سمٹکر آئینہ کی طرف
متوجہ ہوئی اور رفتہ رفتہ آئینہ مین داخل ہوکر غائب ہوگئی اور اس شخص کا پتہ کبھی نہ معلوم ہوا کہ کیا
ہوگیا خضران نے کہا کہ تماشا دیکھا آپ نے اب لوح کو ملاحظہ فرمایئے اور فتاحی درپئے آخر کو تشریف
لیجائے مگر نہایت ہوشیاری کے ساتھ بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فتاح
طلسم یہ مرحلہ نہایت سخت ہی اگر اسے ختم کردیا تو آئینہ اندام جادو کو مارلیا لہذا تجھکو چاہیے کہ فلان
اسم یاد کرلے اور اسے پڑھتا ہوا پہاٹک کی سیدھ باندھ کر روانہ ہو شعلے تجھے ہر طرف گھیرینگے
اور راہ بہکائینگے لیکن تجھپر حاوی نہو سکینگے بشرطیکہ تو اسم پڑھنے سے غافل نہو اور اگر اسم
پڑھنا موقوف کریگا تو اسیوقت جلکر خاک ہوجائیگا یا راہ بہک کر پہاٹک کے ادھر ادھر جا نکلیگا
تو آئینہ کی نگہبانی اور جلکر خاک ہوجائیگا جسوقت تو پہاٹک پر پہونچتا تو پھر لوح کو دیکھتا اور
جو کچھ لکھا ہوا اسپر عمل کرتا یہ دیکھکر انھون نے اسم کو یاد کیا اور خضران سے کہا کہ بھائی خدا حافظ ہی

خضران نے کہا ای شہریار دعا کرنا میرا کام ہی سُننا نہ سُننا خدا کے اختیار مین ہی یہ کہکر خضران
مین آنسو بھر لایا اور بدیع الملک کے واسطے دعا کرنے لگا بدیع الملک جانب قلعہ روانہ
جسوقت اُس سرحد مین پہونچے کہ جس مقام پر عکس آئینون کا زمین پر پڑ رہا تھا تو تمام آئینے
ہو گئے اور وہ سُرخی دھوان نیکر آئینون سے باہر نکلنے لگی اور آکر بدیع الملک کو گھیر
بدیع الملک اسم پڑھتے جاتے ہین پڑھنا ترک نہین کرتے اور دروازے کی سیدھ باندھ
برابر چلے جاتے ہین اب وہ سُرخی ہر چہار طرف سے اس طرح گھیرے ہوے ہی کہ راستہ
معلوم ہوتا اور ہر چہار طرف سے صدائین آرہی ہین کہ ارے کدھر جاتا ہی یہ سیدھ درون
کی نہین ہی ذرا داہنی جانب دب جا تو سامنے دروازے کے پہونچیگا ورنہ بھٹک جائیگا بدیع الملک
ان آوازون پر کچھ اعتبار نہین کرتے اور دروازہ کی سیدھ باندھتے ہوے چلے جاتے ہین کہ یکایک
اُس آتش افروختہ مین ایک انسان یہ کہتا ہوا نظر آیا کہ مرحبا ای فتاح طلسم آ اب میری سیدھ پر
چلا آ مین تجھے دروازہ تک پہونچادون یہ کہکر آگے بڑھا بدیع الملک نے بھی اسی کی جادہ
قدم رکھنے کا قصد کیا تھا کہ ایک اور آواز پیدا ہوئی اے طلسم کشا کیا کرتا ہی کہ اس غول بیابانی کے
بہکانے پر آگیا ہی اور راہ راست کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہی بس یہ سنتے ہی بدیع الملک
چونکے اور پھر اُسی راستے کو اختیار کیا جسپر چلے آتے تھے حال اس آواز کا آگے بڑھکر ظاہر ہوگا
کہ یہ کون شخص تھا جسنے بدیع الملک کو ایسے وقت مین آگاہ کیا کہ پرندہ پر نہ مار سکتا تھا
الغرض بدیع الملک اُن تمام جھگڑون کو طے کرتے ہوئے اور ہر ایک بہکانے والے سے
بچتے ہوئے قریب دروازۂ قلعہ کے پہونچے اور لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم سب تجھے
چاہیئے کہ نظر اُٹھا بالاے دروازہ ایک ستارہ سُرخ دمک دمک کر رہا ہی فلان اسم پیکان تیر پر
ضم کرکے تیر مار کہ سرے ناوک کے اسی ستارہ مین در آئین تاکہ یہ حصار ٹوٹے اور اگر ناوک نے
خطا کی تو اتنا خیال رہی کہ کچھ بنائے نہ بنے گی اور تو ہمہ تن شعلہ ہو کر رہجائیگا لوح تجھے بچانہ سکیگی
یہ دیکھکر بدیع الملک نے تیر ترکش سے کھینچا اور چلہ کمان مین پیوستہ کرکے اسم کو تمام کرکے
پیکان پر دم کیا اور نذر کر رہا کیا تیر فنا کی صدا دیتا ہوا چلا اور قضا نے تیر کو نشانہ پر پہونچا دیا بس تیرکا
اُس ستارہ پر در آنا تھا کہ ایک تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شور گیر و دار برپا ہوا دھوئین سے تمام
زمانہ تیرہ و تار ہوگیا آتشبازی و برف باری ہوا کی بعد کچھ دیر کے علامات سحر برطرف ہوئے اور روشنی
پیدا ہوئی تو نہ حصار آئینہ معلوم ہوتا نہ مکان بھانک تھا لات ایک ساحر کی پڑی ہوئی تھی بیر شور
کر رہے تھے کہ مار اجوان کشتی نام من آتش اندام جادو بود حیف مردیم و جاندادیم و بہ مطلب
خود نرسیدیم بدیع الملک لات کو اس ملعون کی ٹھکرا کر آگے بڑھے اور اسطرف خضران نے
دیکھا کہ تمام حصار برطرف ہوگیا معلوم ہوا کہ آقا میرا فتح یاب ہوا جاکر غلمان پری کو اطلاع کی غلمان
پری نے کہا کہ مین بھی چلتی ہون اور دور سے تماشاے جنگ دیکھونگی یہ کہکر خضران کے
ساتھ ہو لی اور ترنگ جارو زرنگ سہراب یکفرلی مع فولاد یکفرلی یہ سب کے سب
چلے اُدھر بدیع الملک حصار آئینہ کو توڑ کر اور آگے بڑھے دیکھا کہ ایک اور قلعہ معلوم ہوتا ہی

اُدھر آئینہ اندام جادو کو خبر پہونچی کہ رفیق خاص تیرا مارا گیا اور طلسم آئینہ شکست ہوا بس اسنے نعرہ آہ کا مارا اور ساحرون سے کہا کہ قضا کا وقت کسیکے ٹالے نہیں ٹلتا اب یہ اخیری مقابلہ ہی وہ تن تنہا ہی اگر سب ملکر لپٹ جاؤ گے تو کچھ نہ کر سکیگا ہر چند کہ سحر کو لوح نے بیکار کر دیا ہی مگر اصلی قوت باقی ہی یہ کہکر تمام لشکر کو ساتھ لیکر قلعہ کے باہر آیا اور فوج کو آواز دی کہ مارلو اس سرکش کو بس یہ کہنا تھا کہ دیکھا تمام ساحرون نے زمین پر غلطک ماری اور صورتین اپنی شیر و پلنگ و ہاتھی و فیل وغیرہ کی بناکر بدیع الملک پر جھپٹے ادھر بدیع الملک نے تیغہ پر ہاتھ ڈالا ہر جتھے کو چمکایا جو قریب آیا اسکی صورت مٹی اور ہیئت اصلی ظاہر ہوئی تیغہ مارا دو پرکالے ہوئے ہر طرف سے خرس و گرگ و فیل وغیرہ حملہ آور تھے اور بدیع الملک تلوار ین مارتے ہوئے قتل کرتے ہوئے چلے جاتے تھے ساحرون کی یہ حالت تھی کہ قتل ہو رہے تھے اور مالک کو اپنے پشت پر لئے ہوئے تھے شور گیرودار بلند تھا بدیع الملک کی تلوار سے خون ٹپک رہا تھا اور ساحرون کے مرنے سے زلزلے آرہے تھے طوفان عظیم برپا تھا آتش باری و برف باری ہو رہی تھی بجلیان چمک چمک کر بدیع الملک پر گر رہی تھین لیکن بدیع الملک پر بسبب برکت سلاح کے کوئی چیز اثر نہ کرتی تھی اور برابر لڑتے بھڑتے چلے جاتے تھے یہانتک کہ قریب آئینہ اندام جادو کے پہونچے دیکھا اسنے کہ اب سامنا قضا کا ہی بس فوراً زمین پر غلطک ماری اور صورت اپنی عقاب کی پیدا کی اور اڑکر روانہ ہوا بدیع الملک نے جلدی سے لوح کو دیکھا لکھا ہوا تھا کہ آج اگر یہ بچکر نکل گیا تو پھر ہاتھ نہ آئیگا اور بہت پریشان کریگا لہذا بہتر و مناسب یہ ہی کہ جس مقام پر سایہ اسکا ہو وہان جھپٹ کر نیزہ مارو اور فلان اسم پڑھکر گرد نیزہ کے حصار کر دو تاکہ یہ آگے نہ جاسکے بعد اسکے دیکھنا کہ کیا ہوتا ہی بدیع الملک نے جانب زمین دیکھا جس مقام پر کہ سایہ عقاب کا نظر آیا جھپٹ کر نیزہ مارا دیا اور گرد نیزے کے حصار کھینچا اب ہر چند آئینہ اندام جادو سحر کو زور دیتا ہی کہ نکل جاؤن ہر طرف دیوار آہن معلوم ہوتی ہی سر ٹکراتا ہی اور رہجاتا ہی ادھر بدیع الملک نے پھر لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ فلان اسم پڑھکر تیر مارو کہ پورے پر اسکے پڑے بس یہ دیکھتے ہی بدیع الملک نے جلدی سے اسم کو پڑھکر پیکان تیر پر دم کیا اور تیر کو چلہ کمان مین پیوستہ کرکے مارا کہ پورے عقاب کے پڑا اور توڑ کر پار گذر گیا اور یہ پھڑک کر گرا گرنا تھا اسکا کہ ایک قیامت برپا ہوئی شور گیرودار بلند ہوا برقین چمک چمک کر بدیع الملک پر گرین مگر بسبب برکت لوح کے بیحد ی ہو گئین بڑی دیر تک ایک شور برپا رہا بدیع الملک نے اسی حالت مین سر اسکا قلم کیا جب لاش اسکی پھڑک کر سرد ہو گئی تو آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام سن آئینہ اندام جادو بود حیف مردیم و جانداد یم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم بعد اسکے روشنی ہوئی دیکھا بدیع الملک نے کہ لاشین صدہا ساحرون کی زمین پر پڑی ہوئی ہین اور بہت سے ساحر صورت خرس و گرگ صحرا کی طرف بھاگے چلے جاتے ہین مگر ایک گرگ ہر لاش کے پاس جاتا ہی ساحرون کو پنجے مارتا ہی بدیع الملک تلوار پکڑ کر اسکی طرف جھپٹے کہ تو نہ بھاگا بہان کیا کر رہا ہی

گرگ نے جو بدیع الملک کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا کود کر علیحدہ ہوا اور پکارا کہ مین وہ نہین ہون جسے تم مارلو اور مین کچھ نہ کرسکون بس الگ رہنا یہ سنتے ہی بدیع الملک کو غیظ آگیا اور پکارے کہ او ملعون کیا تو آئینہ اندام جادو سے بڑھکر ہی اسنے کہا آئینہ اندام ایسے مین نے بہت سے گور مین سُلا دیے ہین تم کیا چیز ہو میرے نام سے بڑے بڑے ڈرتے ہین بدیع الملک تلوار پکڑکر چلے کہ مار ہی ڈالونگا تو زبان لڑائے جاتا ہی جیسے ہی اس گرگ نے دیکھا کہ بدیع الملک قریب آگئے ہین جست کرکے علیحدہ ہوا اور پکارا کہ کیون گھاری اجل دامنگیر ہی جاؤ چلے جاؤ ایسا نہو کہ ہاتھ سے میرے مارے جاؤ یہ سُنکر بدیع الملک کو اور غیظ آیا اور پھر تلوار کھینچے ہوئے جھپٹے گرگ پھر جست کرکے الگ ہوا اور پکارا کہ ہم طرح دیتے ہین تو اور شیر ہوتا ہی اسنے یہ سُنکر پھر بدیع الملک دوڑے اور یہ بھاگا آخرکار اسنے کہا کہ لوح تمھارے پاس ہی بھی تو بیکار ہی میرے سحر کو نہین رد کرسکتی ہی اگر یقین نہو تو دیکھ لو امیر نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ بیشک یہ سچ کہتا ہی اسکی سیئت کو لوح نہین مٹا سکتی ہی یہ بھائی تمھارا خضر ہی پریشان نہو بدیع الملک نے لاحول پڑھا اور کہا کہ کیون میان یہ کیا حرکت تھی خضر ان نے جواب دیا کہ آپ اپنے کام مین معروف تھے ہم اپنے کام مین معروف ہین یہ لوگ ایسے مفلس تھے کہ جسکی گرہ ٹٹولی سوا پیسے روپے کے اشرفی تک نہ نکلی بدیع الملک مسکرادیے کہ اسنے صدکردی غرضکہ خضر ان نے ان سب کو خوب لوٹا اور وہان سے اندر قلعے کے آئے یہان بھی جسقدر مال و اسباب تھا خوب لوٹا اب گلہ ان پری وار غوان پری و سہراب یکفزبی وغیرہ سب آگئے صاحبقران نے ایک فیل منگوا کر لاش آئینہ اندام جادو کی پاے فیل مین بندھوادی کہ اسکو اچھی طرح تشہیر کرانا چاہیے اور سر اسکا گردن فیل مین گھنٹے کی جگہ لٹکوادیا اور اسی فیل علم اپنا بلند کرکے اپنے لشکر کی طرف چلے تھے کہ جانب صحرا سے مشرق گرد و غبار بلند ہوا صاحبقران نے دیکھا کہ کون آیا ہی کہ یکایک دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور سرداران لشکر بدیع الملک مع فوج کثیر نمودار ہوئے اور آکر قدمبوسی صاحبقران کی حاصل کی بدیع الملک نے لاش آئینہ اندام جادو کی تمام لشکر مین تشہیر کرائی اور خود نماز شکر ادا کی اور فرمایا کہ شکر ہی پروردگار عالم کا کہ اسنے مجھے فتحیاب کیا اور مین نے بہ مدد پروردگار وصیت کو حمزہ ثانی کی پورا کیا آئینہ اندام جادو کے مرنے کی سیت بڑی خوشی ہوئی صاحبقران نے حکم جشن دیا تیاری جشن ہونے لگی بارگاہین سجی گئین دوکانین لشکر کی آراستہ ہوئین سامان چراغان کیا گیا اسد غازی نے ایک قصیدہ تعریف بدیع الملک مین تصنیف کرکے پڑھا سب سرداروں نے داد سخن کی دی اور بدیع الملک نے کہا مغفور نے مجکو وہ عزت بخشی ہی کہ شکریہ اسکا مین نہین ادا کرسکتا ہون ہر گز ہو کر آپ نے ایک خرد کو اپنے ایسے الفاظ سے یاد فرمایا اور سرفرازی بخشی غرضکہ سامان جشن فراہم ہونے کے بعد شام سے سرداران لشکر مثل اسد غازی اسد ثانی معروف بن اسد غضنفر بن اسد و شہنشاہ گوہر کلاہ آصف انجم طلعت شاہزادگان امیر الزمان عین الزمان نور الزمان اسفندیار گیلانی فراز غاد مغربی جمہور جہان سوز تیز زبان علقما بن جمہور جمہور بن جمہور دیو پرور وغیرہ تمام سردار آآکر بارگاہ گوہر باری مین جمع ہوئے صحبت عیش و نشاط گرم ہوئی جام مے ارغوانی گردش مین آیا طائفے مجرا کرنے لگے آئینہ اندام جادو

مرنے کی بہت بڑی خوشی ہی اسواسطے کہ اسکے ہاتھ سے بڑے بڑے آزار پہونچے تھے تین روز تک برابر جشن رہا روز آخر صاحبقران نے خضران کی طرف دیکھکر ارشاد فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی تمھین اس معلون کے مرنے کی مثل ہمارے خوشی نہین ہی خضران اس رمز کو سمجھا کہا کہ مین خوشی مین آپ کی طرح بیخود نہین ہوجاتا ہون بلکہ خوشی ہو یا رنج دونون میرے دل ہی مین قید رہتے ہین آئینہ اندام جادو مارا گیا تو کیا مین ناچنے لگون آپ صاحب سطوت وجاہ وذی مقدرت ہین ایک نہین ستر جشن کیجئے مین غریب کہانسے لاؤن اپنی اوقات کے موافق مین نے بھی انعام تقسیم کیا ہی دیکھ لیجئے جسقدر عیار تھے سبکو خلعت دیا ہی صاحبقران نے خیال جو فرمایا تو ہر عیار کے ایک ایک طرہ پھولونکا لٹک رہا ہی اور پنی چمک دے رہی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ تمھارا بہت کچھ صرف ہوگیا ہوگا خیر خزانہ سے دلوادیا جائیگا یہ سنکر صاحبقران میان بزم آبیٹھے اور جوڑے ہفت پیوندی نے کے نکالے اور قفلیان اسکی درست کرکے بجانا شروع کیا اب تو یہ حالت ہوئی کہ جسقدر طوایف ملک ہزر بربہ دوگیر مقامات کی آئی ہوئی تھین گانا عمدہ نالت کا سنکر محو ہوگئین اور وجد کے عالم مین جھومنے لگین ایک ایک سے کہتی تھی کہ اس ریت کا گانا بھی آجتک نہین سنا غرضکہ پھر

خضران نے یہ غزل گانا شروع کی غزل
کہ آپ ڈرنے لگے ہین اب اپنے نام سے ہم
جو اس بیٹھے ہوئے ہین کچھ آج شام سے ہم
خون مین جاتے ہین شاہانہ احتشام سے ہم
گلے پہ رکھتے ہین خود لیکے اب نیام سے ہم
چلے ہین کوچہ قاتل مین انتظام سے ہم
کہان پہ ختم کرین چھیڑ مین کس مقام سے ہم
کہ اجتناب بہت رکھتے ہین حرام سے ہم
فراغ ہی نہین پاتے ہین اہتمام سے ہم
چراغ گل کئے دیتے ہین آج شام سے ہم
بلا تو لین ابھی انکو عدو کے نام سے ہم

ہنسکے آنے مین اسدرجہ دل کے کام سے ہم
مآل دیکھین شب انتظار کا کیا ہو +
نصیب نالہ زنجیر فوج طفلان سا تھ
بس اسی نزاکت قاتل معاف گستاخی
کفن گلے مین ہی خنجر کمر مین ہاتھ مین زہر
مزاج انکا ہی نازک طویل قصہ ہجر
پینیگے لیکے نہ دست رقیب سے کبھی مے
یقین نہین ترے وعدہ کا پھر بھی ہی یہ حال
شب وصال مین کیا کام جلنے والون کا
مآل سوچکے پھر چپ ہین آرزو ورنہ
یہ غزل خواجہ اس لطف سے گائے کہ اہل بزم

تو محو کردیا کسی کی آنکھون سے آنسو جاری تھے کوئی مخمور ہا تھا صبح تک عجیب رنگ رہا کہ خواجہ نے جہان چاہا وہان رولادیا جب وقت نماز جمع کا آیا تو صحبت برخاست ہوئی صاحبقران نے خواجہ کو بہت کچھ عنایت فرمایا کہ مالامال کردیا اب سب صاحبون نے نماز صبح سے فراغت حاصل کی اور ایک روز آرام لیکر کسل کو دفع کیا اور دوسرے روز صبح کو اسد غازی سے کہا کہ یہ قصیدہ آپکا جو تنبیست قتل آئینہ اندام جادو مین آپ نے نظم فرمایا ہی انشاء اللہ سامنے امیر ثانی کے پڑھا جائیگا انجمن کے حکم سے مین نے اسکو قتل کیا انشاء اللہ اگر حیات مستعار باقی ہی تو ہم آپ سب ساتھ خانہ کعبہ چلینگے اور اب میرا قصد ہی کہ نہ طاق کے مرحلہ اول پر جاؤن بالفعل آپ سب صاحب اسی مقام پر قیام کرین اگر حیات مستعار باقی ہی تو مین بعد فتح طلسم نہ طاق کے حاضر حضور ہونگا

یہ فرماکر ایک سے رخصت ہوئے اور لوح کو ملاحظہ فرمایا کہ اب جس طرف جانے کا حکم لوح سے ظاہر ہو اُسطرف روانہ ہون دیکھا تو لوح مین تحریر تھا کہ اے فتح طلسم دسیارامین عجائبات تجکو لازم ہی کہ یہان سے داہنی جانب کو روانہ ہو بعد دو پہر کے گذر بیابان سلطانیہ مین ہوگا یہ مقام مرحلۂ اول کا ایک پہلو ہی اور مسکن ہی سلطان سجادہ نشین کا اُس مقام پر سلطان بجاے قطب ہی تمکو لازم ہی کہ جسوقت بیابان سلطانیہ مین پہونچو تو پھر لوح کو دیکھو اسواسطے کہ پہونچنا سلطان سجادہ نشین تک دشوار ہی اُس مقام پر رہبری لوح کی ضروری چیز ہی مگر لوح اُس بیابان مین پہونچنے ہی خبر نہ دیگی تمکو چاہیئے کہ اُسوقت مہرہ کو لوح پر رگڑو تاکہ حروف روشن ہون اسواسطے کہ لوح اور مہرہ دونون چیزین لازم وملزوم ہین جبتک مہرہ نہوگا لوح بیکار رہیگی کوئی خبر نہ دیگی اور نہ سحر کو ساحرون کے باطل کر سکیگی یہ دیکھکر بدیع الملک کی ہمت پست ہو گئی رنگ فق ہوگیا خضران نے جو چہرہ پر نظر ڈالی تو رنگ رو متغیر دیکھا سبب پوچھا فرمایا کہ خواجہ محنت ہماری تمھاری بیکار ہوئی اسواسطے کہ لوح مہرہ کی خبر دیتی ہی اور یہ ظاہر کرتی ہی کہ بغیر مہرہ کے کام نہ چلے گا جہان سے سرحد طلسم شروع ہوجائیگی وہان سے لوح بغیر مہرہ کے خبر نہ دیگی لہذا اب کیا کیا جاے مہرہ کا پتا کیونکر ملے کہان ہی اور کسکے قبضہ مین ہی خضران نے کہا لوح کو ملاحظہ کیجئے اگر اسنے نام مہرہ کا بتایا ہی تو یقین ہی کہ مقام بھی ظاہر کریگی بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا تو لوح نے کچھ خبر نہ دی اب خضران حرمان جنی کی طرف مخاطب ہوا اور کہا کہ اے حرمان جنی تمنے تمکو کس قید سے نجات دی کہ جس سے رہا ہونا ممکن نہ تھا اور آیندہ بھی تمسے وعدہ کیا کہ حکومت گی تمھاری تمھارے سپرد کیجائیگی مگر تمنے اسوقت تک کوئی ایسا راز نہ بیان کیا جس سے یہ معلوم ہوتا کہ تم رازدان طلسم ہو بڑے افسوس کی بات ہی کہ جن باتون سے تم آگاہ ہو اُنکی بھی کوئی خبر اسوقت تک تمنے نہ بیان کی یہ سنکر حرمان جنی نے کہا خواجہ آپ بجا فرماتے ہین کہ ہمین رازِ طلسمی معلوم ہین مگر اُنھین بیان نہین کر سکتے نا وقتیکہ کوئی مستفسر نہو آپ نے جس بات کو ہمسے پوچھا وہ ہمنے بیان کردی اور جس بات کو نہ پوچھا اُسے کیونکر بیان کر سکتے آپ کو جو کچھ پوچھنا ہو پوچھئے ہمین بیان کرنے مین کوئی عذر وانکار نہین ہی جبکہ آپ ہمارے مزلی ٹھہرے تو ہم کس طرح آپ سے رازپوشی کر سکتے ہین اور خضران نے کہا جسقدر ہمانین آپ کو معلوم ہون اُنھین بالفعل جن امرون کا ظاہر ہونا ضرور ہی اُنھین بیان کیجئے بعد اسکے پھر دیکھا جائیگا یہ سنکر حرمان جنی نے کہا کہ خواجہ حقیقت اس طلسم کی یہ ہی کہ جب قوم احمیہ مین بدنظمی پھیلی اور اُنھون نے اپنی حد سے نکلکر انسانون کو آزار پہونچانا شروع کئے تو حکیم اشراف روشنضمیر کے بھائی اشرق روشنضمیر نے بنیاد اس طلسم کی ڈالی اور ہماری قوم کو تباہ و برباد کرکے ہمین مقید کیا تو مرحلون کا یہ طلسم بنایا گیا ہی ہر ایک کے حاکم جدا جدا ہین اور سبکا پھر ایک حاکم اور ایک وزیر اُسکا معین کرکے یہ دو توان مرحلے بالاے ہوا معلق قایم کئے کہ وہان تک کوئی نہ پہونچ سکے نہ طلسم کو توڑ سکے اور سات مرحلے بالاے زمین قایم کئے اور چونکہ طلسم کے واسطے لوح طلسم ہونا ضروری چیز تھی اس بنا پر لوح بنائی مگر پھر ایک مہرہ بھی بنا کر اسے بیکار کردیا کہ جب تک مہرہ نہو لوح بیکار رہے لوح نہو تو مہرہ بیکار ہی اسیوجہ سے اُن دونون کے محافظ علیحدہ علیحدہ معین کئے اور انتظام ممالک کی یہ صورت رکھی کہ ہوا کو مسخر کرکے اکوان تاجدار بادشاہ طلسم کا

ملاقات کرو یا کچھ جو کیفیت گذری ہو اسکی خبر بادشاہ کو پہونچاوے بادشاہ اُسکے موافق وہانکا انتظام کرے
بعد چند روز کے اکوان تاجدار نے دعوی خداوندی کیا اور مغرور ہوگیا کہ ایسا کون شخص ہوگا جسکے نام پر
کا ہو جو شخص اپنے ملک مین بدی کیوان واکوان کی کرتا تھا تو اُسے خبر ہوجاتی تھی یہ اُن لوگون کو بلاکر
واگاہ کرتا تھا کہ تم لوگون نے برائی اپنے خداوند کی بیان کی تھی ہی شرط کہ خداوند زبان تمھاری جلا
ین تم خداوند کی بدی کرتے ہو یہ دیکھکر لوگون کا عقیدت مین بھی بُرا کہنا موقوف ہوگیا اور بہت سے جاہلون
نے پرستش اکوان کی شروع کردی یہان تک کہ اب یک عالم اُسکو خداوند جانتا ہی یہانتک کہ وہ دونون
استاد و شاگرد یعنے حکیم اشراق روشنضمیر و حکیم اشرق روشنضمیر مرگئے تو ہوا کا عمل باطل ہوگیا اب ہوا
خبر نہین دیتی لیکن مرحلے اُسیطرح قایم ہین کیونکہ ہر مرحلے کا حاکم ایک ساحر زبردست ہی جو سامری وقت
و جمشید ہی اور اکوان و کیوان تو بلاے بے درمان ہین اُنکے وہ سخت مرحلے ہین کہ گویا پورا طلسم نہ طاق
نسیان دونون مرحلون کا سمجھنا چاہیے اور کیوان تاجدار کی ایک دختر ہی کہ نام اُسکا ملکہ روشن گہر ہی جسکے
حسن کا شہرہ تمام عالم مین ہی کیا مجال ہی کسی کی کہ اُسکے حسن نظارہ سوز کو دیکھ سکے ایک مرتبہ اُسکا جلوہ
ماہ جبقران کو پس پردہ شعلہ سے دکھایا گیا تھا جبکہ صاحبقران عجائب خانۂ سامری مین پھنسے تھے
شمع افروز جادو نے شمع روشن کی تھی اُسوقت سے جو حالت صاحبقران کی ہوئی تھی اُسکو ناظرین
سمجھ جانتا ہوگا اتنا تو آپ نے بھی بیان کیا تھا کہ کھانا پینا سب چھوٹ گیا تھا بلکہ عجب نہین ہی کہ اب
تک دل پر صاحبقران کے اُسکے حسن کا اثر باقی ہو یہ سُنکر صاحبقران کو اُسکا حسن جانسوز یاد آگیا
اور بیساختہ آہ کرکے حرمان جنی نے کہا کہ اس طلسم مین ایک عورت ہی جس کو پیرزادہ کا ہنہ کہتے ہین
اُسنے اپنے علم کے ذریعہ سے دریافت کرکے کیوان تاجدار سے بیان کیا تھا کہ شادی اس دختر کی
فتح طلسم کے ساتھ ہوگی یہ سُنکر کیوان تاجدار پیرزادہ کا ہنہ سے نہایت ناراض ہوا تھا اور اُسنے
ملکہ روشن گہر کو بیابان طولی حصار مین قید کردیا تھا ساتھ اُسکے ملکہ حسین برق جادو بھی اُسی بیابان
مین رہا کرتی ہے یہ دختر ہی طوفان جادو کی جو کہ مالک دربند اول ہی اُسکی نسبت بیان کیا تھا کہ
عقد اُسکا عیار طلسم کشا کے ساتھ ہوگا ساتھ ملکہ حسین برق جادو کے اُسکی دایہ بھی ہی کہ نام اُسکا
خنظل بلاکش جادو ہی ملکہ علم سحر و ساحری مین طاق و مشاق شہرۂ آفاق ہی اور دایہ کے توکلے کا منتر ہی
نہین ہی خضران اس امر کو سُنکے نہایت خوش ہوے اور دل مین کہا کہ دیکھئے اُس مہ جانی سے کب
ملاقات میسر آتی ہی اور بدیع الملک پر از خود رفتگی کی کیفیت طاری ہوگئی کیونکہ ایک مدت مین
خیال اُس تصویر کا دل سے کم ہوا تھا کہ خضران نے بہت کچھ سمجھایا تھا اور کہدیا تھا کہ ایسے ایسے سحر
کی تصویرین بہت سی پیش نگاہ ہونگی آپ کس کس کے فراق مین جان کھی کیا کیجیے گا لیکن حرمان جنی
کے کہنے سے وہ زخم کہنہ پھر تازہ ہوگیا آہ سرد دل پُر درد سے کھینچکر سکوت کے عالم مین چلے گئے خضران
نے کہا اس سوچ سے کچھ فائدہ نہوگا بہتر یہ ہی کہ پہلے مہرہ حاصل کیجیے تاکہ لوح بکار آمد ہو اُسکے بعد
مرحلون کو توڑتے ہوئے چلئے خدا منزل مقصود تک پہونچا ہی دیگا مین دیکھتا ہون کہ یہ خاندانی اثر ہی
بھی حمایتین آپ کے باپ دادا کی بھی سُنی گئی ہین کہ جہان کسی حسین عورت کو دیکھا بس لوٹ سا گئے اور
بیتاب ہوگئے اور بیساختہ پڑھا ؎ عجب کچھ حالت دل ہی جہان دیکھی نئی ہو دل نادان مچلتا ہی کہ لیں ہمتو ہی لیلے

صاحبقران نے فرمایا کہ تیرا سا دل بخت مین کہان سے لاؤن الغرض حرمان جنی نے کہا کہ ایک شرط اس طلسم کی اور ہی وہ یہ کہ چالیس روز تک مجرم طلسم قتل نہین کیا جاتا ہی اور اندر چالیس یوم کے اسکا رہنا ہو جانا بھی ضروری سمجھ لیا گیا ہی اسکا یہ اہتمام کیا گیا ہی کہ ایک غار تیار کیا گیا ہی اُس غار مین ہزارہا زہریلے جانور مثل مار و کژدم وغیرہ کے ڈالدیے گئے ہین تاکہ مجرم طلسم کو اُس مین قید کرین اور وہ موذی جانور اُسکا خاتمہ اسی روز مین کردین نہ وہ زندہ بچیگا نہ آیندہ قتل ساحران و فتح طلسم کا ارادہ کریگا خدا اُس مقام سے محفوظ رکھے کہ جاے سخت اور دشوار گزار ہی اور حال مہرہ کا سوا سلطان سجادہ نشین کے اور کوئی نہین جانتا ہی ہر چند کہ سلطان سجادہ نشین مرد عبادت گزار و درویش پاک باطن ہین وہ تبانے مین تامل نہ کرینگے لیکن اُن تک رسائی دشوار ہی کیونکہ بیابان سلطانیہ کا یہ اہتمام کیا گیا ہی کہ ایک ساحر معین ہی نام اُسکا خونخوار اژدر چشم جادو ہی جسوقت کوئی شخص بھولا بسرا اس طرف آنکلتا ہی تو وہ ضوبان جادو کو اطلاع دیتا ہی ضوبان جادو اُسکو گرفتار کرکے غار مین ڈلوا دیتا ہی ہنوز انسان بیابان سلطانیہ تک پہونچنے نہین پاتا کہ گرفتار بلا ہو جاتا ہی یہ سُنکر خضران تو کانپنے لگا کہ خدا بچاے مین جن چیزون کا خوف کرتا ہون اُنھین کا سامنا ہوتا ہی دیکھیے بدیع الملک کی رفاقت مین خانہ کعبہ تک زندہ پہونچنا نصیب بھی ہوتا ہی یا نہین حرمان جنی نے کہا کہ خواجہ راہین بیابان سلطانیہ کی دو ہین ایک عام راستہ ہی جس طرف خونخوار اژدر چشم حفاظت کرتا ہی اور ایک راستہ پوشیدہ ہی جس سے رازداران طلسم واقف ہین اور کوئی نہین جانتا اگر کمر ہمت کو چست باندھین تو مین آپ کو اُسی راستہ سے لیچلون اگر خداوند کریم نے خونخوار کے شر سے محفوظ رکھا تو مین جاکر سلطان سجادہ نشین کو آپ کی تشریف آوری سے آگاہ کرونگا کیا عجب ہی کہ نام آپ کے بزرگون کا اور اُنکی شان و شوکت پر نظر کرکے سلطان آپ سے اچھی طرح پیش آئے اور حال مہرہ کا آپ سے پوشیدہ نکرے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کہ اے حرمان جنی فتح کرنا طلسم نہ طاق کا جملہ واجبات سے ہی ہین ہر طرح چلنے کو موجود ہون اور موت کو نہین ڈرتا اسلیے کہ اگر قضا ہماری آگئی ہی تو بچ نہین سکتے اور اگر حیات باقی ہی تو کوئی قتل نہین کرسکتا ہی بقول کبیشر دوہا جاکو راکھے سائیان مار نہ ساکے کوے + بال نہ بانکا کرسکے جو دو جگ بیری ہوے۔ یہ سُنکر حرمان جنی اُٹھ کھڑا ہوا صاحبقران مرکب بادرفتار پر سوار ہوے خضران نے گوشہ زین کو جلدی تھاما اور سب سے مل چلکر جانب بیابان سلطانیہ روانہ ہوئے ادھر سرداران لشکر اسلام نے جو بہ نام معیتین تعین نہایت پریشان ہوے ہر ایک ساتھ چلنے پر آمادہ تھا لیکن صاحبقران کے ادب و لحاظ سے مجبور ہو گئے کہ صاحبقران نے کسی کے ساتھ چلنے کو منظور نہ فرمایا یہ لوگ حسرت سے دیکھکر رہ گئے اور صاحبقران باقبال کے واسطے مصروف دعا ہوے الحاصل ان کو تو اس حالت تفکر مین چھوڑا جاتا ہی اور اول حال صاحبقران کا بیان کیا جاتا ہی کہ یہ طے مراحل و قطع منازل کرتے چلے جاتے ہین راستے مین عجیب عجیب ویران اور سنسان مقام ملے ہین منہدم عمارتین جابجا اس طرح تھین جیسے ظاہر ہوتا تھا کہ کبھی اس مقام پر بستی تھی جو اب خرابہ کی حالت مین ہی پس حرمان جنی اُن بستیون کے ویران ہونے کا حال بیان کرتا جاتا ہی کہ اس مقام پر ایک زمانہ مین ہماری قوم رہتی تھی جسکو ساحران طلسم نہ طاق نے تباہ و برباد کردیا ہی اسمین عبرت اٹھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ دنیا مین اس زوال دینا نے نہ کسی کے ساتھ وفا کی ہی نہ کریگی حشم و جاہ دنیا پر بھروسا کرنا اور دل کو اپنے اس

باغ کی سیر سے وابستہ کرنا بالکل صحیح ہی اسلئے کہ گلون مین اس چمن کی بوے وفا نہین ہی جہان تک ہوسکے دامن کو خار تعلق سے بچاے اور مثل سنیرہ کے بیگانہ وار رہے الحاصل تیسرے روز ایک صحراے خوش فضا مین پہونچے دیکھا کہ عجیب طرح کا جنگل ہی کہ اسکو جنگل نہ کہنا چاہیے گل خودرو اس خوبصورتی کے ساتھ کھلے ہوے ہین کہ معلوم ہوتا ہی چمن آراے دہر نے اس باغ کی باغبانی اپنے ذمہ لی ہی صحرائی درخت اس طرح اُگے ہین جیسے جگہ ناپ ناپ کر لگاے گئے ہین اور سبزہ کا فرش مخمل کا شانی کے خواب کو یاد دلاتا ہی اُسپر گلہاے مختلف اللون عجیب لطف دے رہے ہین۔ چھولداری اطلس کا فرش دور تک بچھا ہوا نظر آتا ہی درختون پر عجیب طرح کے طائر بیٹھے ہوے خوش الحانی کر رہے ہین کہ آواز ین اُنکی دلون کو گداز کیے دیتی ہین صاحبقران تعریف باغبان قضاو قدر کی کرتے ہوے چلے جاتے ہین کہ ایک مقام پر پہونچکر حرمان جنی نے عرض کی کہ اب حضور اسی جگہ ٹھہرین مین جاتا ہون اور سلطان سجادہ نشین سے آپ کے آنے کی اطلاع کرتا ہون فرمایا بہتر حرمان جنی تو اُس طرف روانہ ہوا اور یہان صاحبقران با اقبال ایک درخت سایہ دار کے نیچے زین پوش بچھاکر بیٹھ گئے اور حضران نے گانا شروع کیا وہ صحراے پُربہار اور حضران کا گانا جسقدر چرند و پرند تھے سب نے آکر چہار جانب سے گھیر لیا اور محو ہوگئے اور گانا بدل خوش ہوکر سُننے لگے لیکن اول کچھ حال ضوبان جادو کا بیان کیا جاتا ہی۔ کہ جسوقت سے اسکو خبر آئینہ انداہم جادو کے مرنے کی ملی ہی تبھی سے اہم مین اسکے رعشہ پڑگیا ہی کیونکہ پہلے آئینہ انداہم اسدرجہ کا ساحر نہ تھا جیساکہ اب یہ ساحر زبردست ہوگیا تھا کہ اسکو تعلیم کرکون گئی تھی اور بڑے بڑے سامان مُہیا کردیے گئے تھے دل مین کہتا تھا کہ یہ خدا پرست بلاے بے درمان ہین کہ علم سے واقف نہین اور ساحرون پر حاوی ہوجاتے ہین حسب اتفاق آج کچھ دل ملکہ حسین برق جادو کا گھبرایا اور اسنے حنظل بلاکش جادو سے کہا کہ دائی امان میرا جی چاہتا ہی خدمت مین والدہ ماجدہ کی جاکر عرض کرون کہ بہت دنون سے زیارت وقدمبوسی کی نصیب نہین ہوئی ہی حنظل نے کہا کہ ملکہ سے اجازت لو ملکہ نے ملکہ روشن گہر سے عرض کی کہ اگر ایک روز کی اجازت ہو تو مین والدہ ماجدہ کو سلام کرکے جلد حاضر ہون ملکہ نے کہا کہ جاؤ مگر جلد آنا کیونکہ تم خوب جانتی ہو جسقدر وابستگی میرے دلکو تم سے ہی یون ہونے کو اور بھی بہت سی انیسین جلیسین ہین مگر میرا دل تمھین سے بہلتا ہی اور اب تو اور بھی جی گھبرایا کرتا ہی کہ والدہ ماجدہ نے ہمکو اس بیابان مین رہنے کا حکم دیا ہی بظاہر ہم آزاد ہین لیکن در اصل مقید ہین دیکھئے اس قید سے کب رہائی ہوتی ہی حسین برق جادو نے کہا کہ گھبرایئے مین بڑے خداوند سے کہون گی یقین ہی کہ وہ اپنے بھائی کو سمجھا بجھا دینگے آپ کو ہر مقام پر پھرنے چلنے کی اجازت ہوجائیگی یہ سُنکر ملکہ تورنجبیگی کی بہ حالت مین خاموش ہورہی اور حسین برق جادو سلام کرکے رخصت ہوئی دایہ حنظل بلاکش جادو نے تخت تیار کیا اور حسین برق جادو کو تخت پر بٹھاکر مرحلہ اول کی جانب روانہ ہوئی یہان ضوبان جادو متردد و متفکر بیٹھا ہوا تھا کہ حنظل بلاکش جادو مع حسین برق جادو آکر پہونچی اور باپ کو سلام کیا دایہ نے بھی سلام کیا ضوبان جادو نے دختر کا سر سینے سے لگایا اور مزاج پرسی کی خیر و عافیت ملکہ روشن گہر کی دریافت کی حسین برق جادو نے کہا کہ جسنے کو بیابان طومطلی حصار مین رہنے کا حکم ملا ہو تو ملکہ کیونکر خاطر ہا کرتی ہین اور افسردگی مزاج اُنکی زیادہ ہوتی جاتی ہی آپ اُنکی سفارش بڑے خداوند یعنے اکوان تاجدار سے کرکے بیڑیان اُنکے پانون کی کٹوا دیجئے کہ ملکہ گھلی جاتی ہین نہ کہین آسکتی ہین نہ جاسکتی ہین ضوبان جادو نے کہا ہی فرزند یہ زمانہ نازک ہی طلسم کشا داخل طلسم ہونے والا ہی طلسم آئینہ انداہم برباد ہوچکا آئینہ انداہم جادو مارا گیا اس زمانہ کو گذر جانے دو اگر جالیس یوم خیر و عافیت سے گذر گئے تو خود طلسم کشا کا جاتا رہیگا یہ سُنکر حسین برق جادو خاموش ہورہی اور ضوبان جادو نے حنظل بلاکش جادو سے

کہا کہ والی امان ذرا دیکھیو تو کہ طلسم کشا اسوقت کہان ہی اور کس حالت مین ہی یہ سُنکر حنظل بلاکش جادو نے
اُسیوقت فتیلہ سحر روشن کیا اور روشنی مین اُس فتیلہ کی اِدھر اُدھر نظر دوڑائی اس فتیلہ کی روشنی مین
پورے طلسم نہ طاق کی حالت نظر آتی ہی اور اگر زیادہ غور کیا جاے تو بیرون طلسم نہ طاق کا حال بخوبی
ہو جاتا ہی جب یہ دیکھ چکی تو ضوبان جادو سے کہا کہ طلسم کشا اپنے عیار کو لئے ہوئے بیابان خوشنما
مین بیٹھا ہی عیار اُسکا کا رہا ہی چرندو پرند محو ہو رہے ہین اور حرمان جنی سلطان سجادہ نشین کے اطلاع
کرنے کو جاتا ہی مگر ہنوز راہ مین ہی اور سلطان تک پہونچا نہین ہی بس یہ سنتے ہی ضوبان جادو گھبرا گیا
اور اسنے کہا کہ والی امان یہ کام تمھارے سوا کسی دوسرے کا نہین ہی لہذا تم جاؤ اور اُسکو گرفتار کرکے
جہنم خداوندی مین پھینک دو کہ ملک الموت ان لوگون کی تمکین معین ہوئی ہو یہ سُنکر حنظل جادو نے
چلنے کا قصد کیا تھا کہ حسین برق جادو نے کہا مین بھی چلون گی حنظل جادو نے اسکو بھی تخت پر
بٹھا لیا اور تخت کو اُڑا کر جانب بیابان خوشنما روانہ ہوئی جاتے جاتے قریب بیابان خوشنما کے پہونچی
تھی کہ دیکھا حرمان جنی چلا جاتا ہی بس اسنے آواز دی کہ او اجل رسیدہ کہان جاتا ہی مین آپہونچی
سُنکر حنظل بلاکش جادو یہ سُنکر حرمان جنی گھبرا گیا اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا کہ یہ بلا کہان سے آگئی
حنظل بلاکش جادو نے ایک بال اپنے سر کا توڑ کر [illegible] آواز دی کہ [illegible]
یا نہ دیکھا تھا موے سر پہنچ ہو کر رس بنکر اور اژدہون سے حرمان جنی کے آگے لپٹ گیا اور کشان کشان
رہا ہے حنظل بلاکش جادو نے یا حنظل بلاکش جادو نے [illegible] حرمان
جنی) پر کھینچ مارا وہ سر پہ پڑتے ہی اسنے غلطک ماری اور شکل قمری ہو کر تخت پر آبیٹھا کیونکہ
حقیقت تھی حرمان جنی کی کہ اس بلا کے سر سے اپنے کو بچا سکتا اب یہ تخت اُڑا کر آگے روانہ
ہوئی جسوقت بیابان خوشنما مین پہونچی تو دیکھا اسنے کہ ایک درخت کے نیچے دو انسان مثل ہیولے
وہانہ کے جلوہ گر ہین ایک شخص بانسری بجا بجا کر گا رہا ہی اور گرد اُسکے ہجوم حیوانات صحرائی کا ہی
درندے اور گرندے محویت کے عالم مین سر دھن رہے ہین شیر اور چیتے اور آہو وغیرہ ایک ہی
مقام پر گردنین جھکائے کھڑے ہین ایک دوسرے سے متعرض نہین ہوتا اور بالاے درخت
طائرون کا ہجوم ہی ہر شاخ کی یہ حالت ہی کہ [illegible] کے برگ و گل تک نظر نہین آتے ڈالیان
اسقدر جھکی ہوئی ہین کہ قریب ہی کہ ٹوٹ جائین اور بہت سے طائر ہوا مین محو ہو رہے ہین یہ دیکھکر
حسین برق جادو نے کہا کہ والی امان آپ کیون تکلیف کیجئے مین جاتی ہون [illegible] ان کو
گرفتار کئے لاتی ہون یہ کہکر تخت سے اُتر پڑی ہوا مین اُڑنے لگی اور ایک گرگری یہ معلوم ہوا کہ ساتون آسمان
پار پہنچ گئے خواجہ خضران تو اُچھل پڑے کہ یہ کیا آفت آئی اور بدیع الملک کی آنکھ جو
کھلی تو دیکھا کہ ایک ساحرہ نہایت حسین سر پہ کھڑی ہوئی ہی اور ہنس اور جوبن اُسکا مصداق
اس شعر کے ہی شعر برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن جوانی کی راتین مرادون کے دن
چہرے سے اُسکے بھولا پن مگر آنکھون سے شرارت نمودار غیظ و غضب کے آثار ظاہر ہین چھری [illegible]
کی لگی ہوئی ہی کانون مین بندے پہنے ہوئے ہی خواجہ خضران نے جو صورت اُسکی دیکھی بیاختہ

پکار اُٹھا اور یہ شعر پڑھا ؎	اُس کا دامن تا سر سے پاؤن تک چھپا ہوا تھا	اُف تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی

حسین برق جادو کچھ شرمائی ہوئی کہنی لگی کہ او ظالم تیری بانسری نے روح کو بیچین کردیا تھا سمان
بندھا ہوا تھا شیر و بجر دنگ ہو رہے تھے بقول کبیشر کبت جمنا جل بھرے گاگر سر دھرے کے
مکھ ہری ہری کرکے وہ چلی بات ہیر کے + کہا جہ سن اوے مکھ بانسری بجاوے وہ گھر بسے
گن گاوے سدھ نرہی سریر کی سا کہتے ہی لوٹ پوٹ ایک ٹھور نہ بچے گا بانس نہ بیرج باجیگی بانسری
مگر تین باتیں کب چھوڑتی ہون کہ تو قاتل ہے ساحران طلسم کا یہ کہکر اپنے ایک رشتہ خام سے اسکو باندھ لیا
خضران نے کہا کہ یہ مکر بھی کاجالا مجھے روک لیگا ہان تمھارا رشتۂ محبت اس طلسم سے بیشک کم نہین ہے
جسنے میرے دل کو رشتہ زلف سے وابستہ کردیا ہے حسین برق جادو نے کہا کہ یہ رشتہ خام مکر ہی
کا جالا نہین ہے بلکہ تیرے رشتہ حیات سے زیادہ مضبوط ہے اگر تجھ مین کچھ قوت ہو تو اسے توڑ ڈال اب
خضران زور کرتا ہے تو رشتہ پیوستہ ہوا جاتا ہے مگر ٹوٹتا نہین یہ دیکھکر اسنے ہوش اڑے اب یہ بدیع
الملک کی طرف متوجہ ہوئی لیکن باتون مین زیادہ دیر ہونے کی وجہ سے حنظل بلاکش جادو
خود ہی قریب آگئی اور اسنے آتے ہی مہرہ سلیمانی کو ہوا کر پھونک دیا جسکے جیتدہ پرندے بسبب
تو حسین برق جادو ہی کی آواز سے فراہم ہوگئے تھے اور وہ جمعیت برہم ہوگئی تھی اسنے جو مہرہ
چھینا تو بدیع الملک لوح بھی نہ بچا سکے از خود مار کر بیہوش ہوگئے اسنے لوح گلے سے اتار لی
کمر سے اتار کر تخت پر ڈالا اور تخت اڑا کر روانہ ہوئی اور بعض راوی بیان کرتے ہین کہ اسی مقام پر ایک
معرکہ کرنا کرانا ہوا اس مین ان سب کو قید کیا اور آپ تخت اڑا کر صنوبان جادو کی خدمت مین روانہ ہوئی
اور حسین برق جادو کو ان لوگون کی حفاظت کے واسطے چھوڑا ملکہ حسین برق جادو نے
کہا کہ آخر تو بچا نہ ہمارا اسیر ہو چکا ہے اور کل تم تینون آدمی جہنم خداوندی مین پھینک دیئے
جاؤگے لہذا اتنا وقت فضول کیون کھوتے ہو اور ذکر کرنے سے کچھ حاصل نہوگا نہ کوئی تمکو رہا کرسکتا ہے اور
نہ تم بچ سکتے ہو پس جو تم گا رہے تھے وہی گاؤ اتنا وقت اسی مشغلہ مین گذارو یہ تفس جنہ پریشانی
مین نگذرین سرچند کہ ہمکو تمھارے ہلاک ہونے کا نہایت صدمہ ہوگا مگر مجبور ہین کہ تم قاتل اور دشمن
ہو ساحران طلسم کے یہ سنکر خضران نے کہا کہ اے ملکہ حسین برق جادو تمھین انصاف کرو کہ
جس شخص کو اپنے مرنے کی اطلاع ہوگئی ہو اور سامان موت اسکے پیش نظر ہون اسکے دل کی کیا حالت
ہوگی اور یہ کام گانا بجانا خوشنودی کا ہے افسردگی مین نہین ہو سکتا ہے اسکے علاوہ جب ہم مرتے ہین
تو ہمکو کسی کی خوشی سے کیا کام اور رنج سے کیا مطلب تم خوش ہوگی تو قتل کروگی اور ناخوش ہوگی
تو قتل کروگی ملکہ حسین برق جادو نے کہا کہ علاوہ اس امر کے کہ قتل ہونا تو تمھارا حیلہ واجبات
سے ہے اگر کوئی اور تمنا رکھتے ہو تو وہ بیان کرو ہم تمھاری خوشی کرین تم ہماری خوشی کرو خضران
نے صاحبقران کی طرف دیکھا صاحبقران نے کہا اے خضران آخر تو مرتے ہین ایک نظر اُس
اپنی جان کو دیکھ لیتے تو روح کو چین آجاتا خضران ایما بدیع الملک کا سمجھ گیا اور ملکہ حسین
برق جادو سے کہا کہ اے ملکہ ایک صورت سے ہم تمھاری خوشی کرسکتے ہین وہ یہ کہ اگر تم ملکہ
روشن گہر کو اس صحبت مین شریک کرو تو ہمین بھی گانا سنانے مین کوئی عذر و انکار نہوگا ملکہ حسین
برق جادو نے کہا کہ تم ملکہ روشن گہر کو کیا جانو کہ وہ کون ہین اور کہان رہتی ہین اور یہ نام تمھین

لیونکر معلوم ہوا حضرات نے کہا کہ ہم کسکو نہین جانتے ہین ہمارے آقا جب عجائب خانہ ساحری مین تشریف لیگئے ہین تو سمع افروز جادو نے شمع سحر روشن کرکے پردہ شعلہ سے تصویر ملکہ روشن گہر کی دکھائی تھی کہ دیکھتے ہی اس جمال جہانسوز کے بیخود ہوگئے تھے اور تصویر ملکہ روشن گہر سے یہ آواز پیدا ہوئی تھی کہ اگر ہم سے ملنا چاہتے ہو اپنی زندگی سے ہاتھ اُٹھاؤ اور مرنے پر آمادہ ہوجاؤ تو ہم سے مل سکتے ہو ہر چند کہ یہ فریب جان لینے کا تھا مگر بدیع الملک مرنے پر راضی ہوگئے تھے یہی وجہ ہے کہ اسوقت یقین مرگ ہونے کے سبب سے خیال ملکہ روشن گہر کا آگیا کہ اگر دیدار آخر ہوجاتا تو حسرت

دل نکل جاتی بقول شاعر شعر	آرزو یہ ہے کہ نکلے دم تمہارے سامنے

تم ہمارے سامنے ہو ہم تمہارے سامنے

یہ سنکر ملکہ حسین برق جادو کو رحم آگیا اور اسنے کہا کہ اچھا مین رقعہ ملکہ کو لکھتی ہون اور اسیوقت اسنے بطور عرضی کے ایک رقعہ لکھکر ملکہ روشن گہر کی خدمت مین روانہ کیا مضمون نامہ کا یہ تھا کہ اے ملکہ آفاق آج ایک عرض ہے

مصرع	گر قبول افتد زہے عز و شرف

وہ یہ کہ فتاح طلسم اور اسکے عیار مکار کو میری دایہ نے گرفتار کیا یہ مژدہ آپ کو مبارک ہو کل وہ دونون قتل ہوجائینگے لیکن وہ عیار ایسا خوشحال و خوش مقال ہے کہ اسنے میرے دل کو مسخر کرلیا ہے جسوقت مین نے اسکو گرفتار کیا ہے تو وہ گا رہا تھا اب ہر چند مین اس سے کہتی ہون مگر وہ نہین گاتا اور کہتا ہے کہ تم ہماری دشمن ہو ہمین تمہاری خوشی سے کیا کام ہے مشکل اسنے یہ شرط پیش کی ہے کہ اگر ملکہ اس صحبت مین شریک ہون تو ہم گانا اپنا سنا دین مجھے اسکے گانے کا ایسا اشتیاق ہے کہ حضور سے استدعا کرتی ہون کہ تشریف لائیے اور کنیز کو سرفراز کیجیے آپ کے لحاظ سے دایہ بھی کچھ نہ کہہ سکیگی اور وہ عیار یہ بھی بیان کرتا ہے کہ فتاح طلسم نے عجائب خانہ ساحری مین پس شعلہ آپ کی تصویر جلوہ گر دیکھی تھی اسدن سے طلسم کشا عاشق جمال ہوگیا ہے میرے نزدیک یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنے چاہنے والے کو دیکھ لیجیے کہ کیسا شخص ہے آخر تو کل وہ جہنم مین پھینکا ہی جائیگا یک نظرے خوش گذرے جسوقت یہ عرضی خدمت مین ملکہ روشن گہر کے پہونچی یہ مضمون پڑھکر کچھ سوچی آخر جواب لکھ بھیجا کہ مجھے خاطر تمہاری ہر طرح منظور ہے مین قریب شام آؤنگی ہر چند ایسی باتین مجھے ناپسند ہین مگر تمنے کبھی کسی بات کو مجھسے اس طرح نہ کہا تھا اسوجہ سے یہ خیال ہے کہ تمھین ملال نہ گذرے کہ تم بچپن سے میرے ساتھ ہو اور ہر حال مین شریک رہی ہو مین تمہارے کہنے کو کیونکر رد کرسکتی ہون اور اگر وایہ کچھ مخل ہونا چاہیگی تو اسکو بھی سمجھا بجھا دونگی مجال پڑی ہے کہ حنظل بلاکش جادو میرے حکم کو ٹال سکے جسوقت یہ جواب نامہ کا ملا ملکہ حسین برق جادو نہایت خوش ہوئی اور سامان ضیافت مین مصروف ہوئی مکان سحر تیار کرکے اسکو خوب آراستہ کیا وہان حنظل بلاکش جادو جو خدمت مین ضوبان جادو کی پہونچی سلام کیا اور کہا کہ حضور کے اقبال سے اور مدد خداوند اکیوان تاجدار سے مین نے ان اجل رسیدون کو گرفتار کیا ہے اب جو حکم ہو بیچارون

ضوبان جادو نے کہا کہ یہ امر اہم ہے اس مین رائے خداوند کی شریک کرلینا ضروری بات ہے لکھکر اسنے ایک عرضی لکھکر تیار کی اور ایک ساحر کے ہاتھ اسیوقت خدمت خداوند کیوان تاجدار مین روانہ کی جسوقت عرضی ضوبان جادو کی خداوند کیوان تاجدار کو پہونچی اور مضمون عرضی سے خداوند کیوان تاجدار آگاہ ہوا اسنے بھی فوراً جواب عرضی کا لکھ بھیجا جب

کر یہ مقام بھی حنظل بلاکش کے سپرد کردو تاکہ ان کو خاطر جمع ہو کر حنظل کے اور لوچ کا بھی بندوبست
کرے بعد اسکے تمام ناظمان دربند کو اسنے پروانے لکھ بھیجے کہ گرفتاری طلسم شکستا کی خوشی کیلئے جسوقت
یہ خبر ناظمان دربند کو ہوئی یہ سب نہایت خوش ہوئے کہ کانٹا نکل گیا اور خلش دور ہوگئی یہاں
حنظل بلاکش جادو جو حضور ان کے پاس سے پلٹ کر اس مقام پر آئی تھی سب ان لوگوں کو
قید کر آئی تھی تو دیکھا کہ ملکہ حسین برق جادو بہت ہوشیار بیٹھی ہے اور قیدی زندان میں موجود ہیں حسین جادو
جادو نے جو صورت حنظل بلاکش جادو کی دیکھی کہا دائی آن پہنچی اپنے قیدیوں کو میں نے بہت
ہوشیاری کے ساتھ رکھا حنظل بلاکش نے کہا کہ میں تمکو ایسا نہ سمجھتی تو اتنی بڑی ذمہ تمہارے
سپرد کیوں کر جاتی تمنے خوب ان سب کی حفاظت کی میں نے اسی دن کے واسطے تمکو علم سپرد کیا تھا
میں برق بنا رکھا ہے کہ اگر کوئی وقت سخت آکر پڑے تو تم سینہ سپر ہو میرے نہ آؤں ہو نہ اولاد جو کچھ ہو تمہیں ہو
اسی سے اپنی جان و مال کا تمھیں کو مالک سمجھتی ہوں اور تمکو وہ چیز تک بتا دی ہے جو ہرگز بتانے کی
نہیں ہے میرا دسخط سوا تمہارے کون کر سکتا ہے اگر تمکو اپنی روح دیدان نہ سمجھتی تو کیوں بتاتی اب
تم اطمینان رکھو کہ آئندہ کسیکا خوف نہیں ہے اگر ڈرتا تو انھیں موذیوں کا تھا انکو میں جا کر غار میں
رکھ کے آئی ہوں سب اور انکے مددگار ان کو اگر دم بھر میں نہ غارت کر دوں تو مجھکو حنظل بلاکش
کہو کہتے یہ سنتے ہی حسین برق جادو بھرا گئی اور دل میں کہنے لگی کہ یہ ظالم در حقیقت انکو خوب ہی
کل رات بھی زندہ نہ رہنے دیتی اسی تردد میں تھی کہ یکایک آسمان سے ایک تخت جواہر نگار
اترتا ہوا نظر آیا کہ اس تخت پر شامیانہ کھنچا ہوا تھا اور ایک شاہزادی تاج سر پر رکھے ہوئے زرد
زیور سے آراستہ بیٹھی ہوئی تھی اور ایک وزیرزادی دست بستہ سامنے بیٹھی ہوئی تھی تیلیاں ہو چل
بلا رہی تھیں یہ رنگ دیکھکر حنظل بلاکش جادو نہایت حیران تھی کہ یہ خداوند زادی یہانتک کیونکر آگئیں لیکن
حسین برق جادو برابر یہ تصور باندھے ہوئی تھی اسنے سامان سے باہر ہو طوطیان شیرین
مقال اسکے سر پر سایہ افگن تھے اور جانوران صحرائی مثل طاؤس و کبک و قمری و بلبل وغیرہ ہر جانب
سے مالک روشن گھیرے ہوئے تھے اور ہر ایک عاشق مزاج اپنا معشوق تصور کر رہا تھا
چونکہ ملکہ نقاب چہرہ زیبا پر ڈالے ہوئے تھی اسوجہ سے نور جمال چھپکا پڑتا تھا بلبلیں چہرہ زیبا کو گل
سمجھتی تھیں اور کہکشاں روئے منور کو ماہ شب چاردہ سمجھے ہوئے تھیں قمریاں قد راست کو
شمشاد جانتی تھیں غرضکہ ہر ایک شمع حسن و جمال کا پروانہ ہو رہا تھا جسوقت نقاب چہرہ سے سرکتی
جاتی تھی نور برق حسن چمک چمک کر ہر طرف گرتی تھی اور کشت حیات کو جلا کر خاک کر دیتی تھی اسوجہ سے
احتیاطاً ملکہ تین تین نقابیں چہرے پر ڈالے ہوئے رہتی تھی اور طائران فضا سر اپنے پر ونکا سایہ
کیے رہتے تھے اور حصار سحر ساز وزیرزادی ملکہ کی مرد مجسم نگہبانی کر رہی تھی کہ کوئی طائر سنے اڑتا
چہرہ کے قریب نہ آجائے الحاصل حنظل سحر ساز برائے نظم آئی تھی اور ملکہ کو نہایت عزت کے ساتھ
اوقات صدر میں بٹھایا ایک مختصر سی صحبت آراستہ کی ملکہ حسین برق جادو نے پہلے ہی سے مکان کو
بہر قسم آراستہ کر رکھا تھا ہر طرف مجمر عود و عنبر و اگر کے روشن تھے فرش نہایت پر تکلف بچھا ہوا تھا
روبرو سنہ نہایت قرینے سے لگے ہوئے تھے شیشہ آلات عجیب حسن دلکشا رکھا تھا جو شیشے بلکہ گل

ریاحین کی آرہی تھین غرض کہ تمام مکان روکش نگارخانہ چین ہورہا تھا ملکہ روشن گھر بھی اس
سامان کو دیکھکر بہت خوش ہوئی کہ بیری مصاحب نہایت سلیقہ شعار ہی حنظل بلاکش نے
عرض کی کہ اسوقت حضور کی تشریف آوری سے مین حیرت مین ہون ہرچند کہ آپ تمام
طلسم کی مالک ہین جہان چاہین تشریف لیجائین مگر اسوقت یہان کا تشریف لانا تعجب سے
خالی نہین ہی کہ یہ زمانہ نہایت خوفناک ہی خاص آج ہی کل کے خطرے سے خداوند نے
آپ کو بیابان طوطی حصار مین رہنے کا حکم دیا تھا ملکہ روشن گھر نے اصل امر کو چھپایا
کہ ایسا نہو پرتو حسین برق جادو پر کچھ خفا ہو اور یہ حیلہ پیش کیا کہ تم جانتی ہو مین اسطرح
ایک مقام پر جم کر بیٹھنے کی کبھی عادی نہ تھی بڑا ہو پر زالہ کا نہ کا کہ جسکی بدولت مین معتب
بنائی گئی ہون کہ اب جرف ایک ہی مقام پر رہ سکتی ہون یا بعض بعض مقامات پر جانے کی
اجازت ہی وہ بھی تنہا نہین چنانچہ اس مقام کی بھی اجازت تھی لیکن سبب یہ ہوا کہ
آج میرا جی بہت گھبرایا اور مین برائے سیر نکلی اس مقام پر تمکو اور حسین برق جادو
کو بیٹھے دیکھا اسی طرف چلی آئی کہ تھوڑی دیر باتون مین غم غلط ہوگا علاوہ اسکے مین نے
یہ بھی سنا ہی کہ تمنے ایسے ہی شخصون کو گرفتار کیا ہی جنسے بربادی طلسم کا خوف تھا
اور وہ میرے باپ کے دشمن ہین یہ بھی خیال ہوا کہ انکو پہچان لون تاکہ آیندہ انکے فریب
سے محفوظ رہون یہسنکر حنظل بلاکش نے عرض کی جی ہان آپکے اقبال سے مین نے ان موذیون
کو گرفتار تو کر لیا ہی اور بہت جلد اب انکو غار جہنم مین پہونچائے دیتی ہون بعد اسکے ہمیشکے لیے
طلسم مین قائم ہو جائیگا اور یہ خلش مٹجائیگی اب میرے نزدیک مناسب یہی معلوم ہوتا ہی کہ حضور
یہان صحبت عیش آراستہ کرین اور مصروف نشاط ہون کہ آج سے بہتر کوئی دن نہوگا اور مین جاکر
ان اجل رسیدون کو داخل دوزخ کیے دیتی ہون یہسنکر ملکہ نے فرمایا کہ ہم کیا کہتے ہین تم کیا
جواب دیتی ہو پہلے ہم انکو دیکھ لین پھر اسکے اختیار ہی حنظل بلاکش نے کہا کہ حضور بڑے
بوڑھونکا کہنا مانتے ہین مین کچھ سمجھکر منع کرتی ہون ابھی آپکا کوراپنڈا ہی اور وہ موئے بڑے
جلساز نہایت فریبی اور دغاباز ہین انھون نے اپنی صورتین نہ دکھا دکھا کر ہزارون کو
دیے ہین سیکڑون کو دغا دی ہی آیندہ حضور مالک و مختار ہین اگر خدانخواستہ کوئی اونچ نیچ
پڑی تو ہماری بھی ناک چوٹی کی خبر نہوگی کہ آپ خداوند زادی ہین ملکہ آپ تو بچہ کہکر چھوٹ
جائینگی اور مفت مین ہم رانڈ ہی ڈھے جائینگے کہ بڑھیا تو کیسی تھی جو لڑکون کے کہنے مین آگئی ملکہ
روشن کہر نے فرمایا کہ سچ ہی بڑھاپے مین عقل خراب ہو جاتی ہی دماغ مین فتور آجاتا ہی
اگر تو بڑی بوڑھی ہوتی اور دوسرا شخص تیرے مقام پر ہوتا اور اس طرح کی بدگمانی میری جانب
کرتا تو زبان گدی سے کھینچوا لیتی مگر کیا کہون کہ تیری خدمتونکا خیال کرتی ہون اور اسکا لحاظ
ہی کہ تو نے بڑے دشمن کو گرفتار کیا ہی ورنہ اتنا ہی جواب تیرے واسطے بہت ہی کہ تو میری صلاح
نہین ہی جو تجھے نصیحت کرے ملازم کا اتنا ہی منصب ہی کہ جو اُس سے حکم کرین وہ کرے
بجالائے یہسنکر حنظل بلاکش مجبور ہوئی اور عرض کی کہ الامر معذور بہت بجا ارشاد ہوا

بہت جلد حاضر کیے دیتی ہون یہ کہکر اسیوقت داخل زندان ہوئی اور بدیع الملک
سے کہا کہ خوشا نصیب تیرے کہ ہماری خداوندزادی نے تجکو طلب کیا عجب نہین ہو کہ
بچرنے سے کچھ سختی مرگ کم ہو جاوے لیکن یہ خیال نہ کرنا کہ ملکہ تم کو زندہ چھوڑ دیگی کہ تم اُسکے باپ
کے دشمن ہو لہذا جہانتک ممکن ہو سامنے پہونچنے ہی سلام کرنا اور بہت ادب سے
کھڑے رہنا بدیع الملک نے اسکو کوئی جواب نہ دیا اور سامنے ملکہ کے آنے پر ملکہ کی
نظر جو چہرہ بدیع الملک پر پڑی یہ بھی جمال جہان آرا کو دیکھکر متحیرت ہوگئی ہر چند کہ حنظل بلاکش نے احتیاطاً بدیع الملک
کے چہرہ پر نقاب ڈال دی تھی کہ ایسا نہو اسکے حسن پر ملکہ شیدا ہو جاوے لیکن روے روشن بدیع الملک کا نقاب مین سے
سطرح چمک رہا تھا جیسے ابر تنک مین آفتاب یا پردۂ فانوس مین شمع ہوتی ہو دونون جانب نگاہ پردۂ نقاب سے سطوح
باہر آتی ہو جیسے شعاع مہر فانوس چرخ کو توڑکر ماہ پر پرتو فگن ہوتی ہو ایک حسن دوسرے کے نقاب پر تو فگن تھا یعنی ہر ایک
وقت دو آفتاب آسمان پر سے اُتر آئے ہین ملکہ نے اشارہ کیا کہ بیٹھ جائیے اور دل مین سوچی کہ افسوس ایسا شخص جسکے
چہرہ سے جلالت شاہی و شہریاری نمودار ہو وہ اس طلسم سے قتل کیا جاوے ادھر بدیع الملک کی یہ حالت ہو کہ تصویر
بنے ہوئے بیٹھے ہین اور دل مین کہتے ہین کہ دیکھیے پھر بھی زندگی مین یہ صحبت نصیب ہوتی ہو یا نہین مگر اس دیدار کو دیدار
آخر تصور کرنا چاہیے اب اجل اتنی فرصت کہان دیگی کہ دیدار کی حسرت کرین جی تو یہ چاہتا ہو کہ آرزو یہ ہو کہ نکلے دم
تمہارے سامنے + تم ہمارے سامنے ہو ہم تمہارے سامنے + بلکہ بعد مرنے کے بھی یہ چاہتا ہو کہ یہ صحبت موقوف نہو

کہ مین آمادہ تھین پڑھو تلقین	کبھی تو صحبت رازدونیاز ہو جائے

حنظل بلاکش نے جو یہ رنگ صحبت
دیکھا کہ ہر ایک بدیع الملک کی طرف غور سے دیکھ رہی ہو اور باوصفیکہ ملاحسن و جمال مین نظیر نہین رکھتی ہو اور ہمیشہ حسینان
عالم پر بھتیان کیا کرتی تھی اسوقت عالم سکوت مین گردن جھکائے بیٹھی ہو اسے اتنا بڑھکر غرض کی کہ اب اجازت ہو مین اس
قیدی کو غار جہنم کی طرف لیجاؤن یہ سنکر ملکہ کا دل بھر آیا مگر بظاہر اپنے دوسرے خیال سے ٹالا اور پوچھا کہ مین نے تو سنا تھا کہ تین
آدمی مقید ہوئے ہین تو نے تو ایک ہی کو پیش کیا حنظل جادو نے کہا کہ جی ہان دو شخص اور ہین جنمین ایک سلطان جنی کا چچا حرمان
جنی ہو اور دوسرا اس فتاح طلسم کا عیار ہو کہا وہ کوئی ہو تو اُسے بھی لے آ یہ سنکر حنظل جادو نے عرض کی کہ بہتر خوب یہ
کہکر اسیوقت ان دونون کے لینے کو روانہ ہوئی اور ملکہ حصار سحر بند نے ایک آہ سرد کھینچی ملکہ روشن گہر مسکرانے
لگی اور کہا کہ ابھی حصار ابھی تک تجھے خیال سلطان سجادہ نشین جنی کا باقی ہو باوصفیکہ اسنی محبت نے تجھے بیابان
طوطی حصار کی سیر کرائی اور بیمار فیق رہا مگر ابھی تک تو اپنے ارادہ سے باز نہ آئی اسنے شرما کر گردن نیچی کر لی اور سمجھ
اسکا یہ تھا کہ یہ سلطان سجادہ نشین پر عاشق ہو جو کہ بھتیجا حرمان جنی کا ہو اور حاکم ہو شہر سلطانیہ کا جب ان لوگون کی
محبت نے طول کھینچا اور یہ خبر مشہور ہوئی کہ یہ دونون باہم محبت قلبی رکھتے ہین لوگون نے نگاہون سے دلونکی کیفیت
دریافت کر لی سو ہوتے آفت کے ہین پکا لے + اڑ جانے ہین تاڑنے والے + یا یون کہیے کہ عشق و
مشک چھپ نہین سکتی نہ اسکا رنگ چھپتا ہو نہ اُسکی بو پوشیدہ ہوتی ہو آخر کار یہ حال اکوان دکیوان
اجدار خداوندان طلسم کو معلوم ہو گیا تو انھون نے اسکا یہ انتظام کیا کہ حصار سحر بند کو تو ملکہ روشن گہر
اتفاق حسب کر کے بیابان طوطی حصار مین بھیجدیا اور ملکہ کی نگہداشت اسکے سپرد کی کہ اسکو فرصت دوسرے
قتل نہ ملے اور سلطان سجادہ نشین جنی کو حاکم شہر سلطانیہ کر دیا اب ان دونون مین مفارقت
پڑی اور یکجائی جاتی رہی لیکن اس عشق کا وہ بُرا اثر ہوتا ہو کہ جتنا اسے مٹانا چاہو اتنا ہی یہ زیادہ

ہوتا جاتا ہی اور اثر اُسکا بڑھتا جاتا ہی یہی سبب اسکے آنے کھینچنے کا تھا وہان حنظل بلاکش نے جاکر حرمان
جنی اور خضران کو سمجھایا کہ اُس بے ادب نے تو ملکہ کو نہ سلام نہ کیا لیکن تم ایسا نہ کرنا ضرور مؤدب ہو کر
ملکہ کو سلام کرنا ملکہ تمھارے حال پر شفقت کریگی اور تمھارا عذاب دور کردیگی یہ سمجھا بجھا کر ان دونون کو بھی سامنے
ملکہ کے لائی خضران نے نہایت ادب سے ملکہ روشن گہر کو سلام کیا اور حرمان جنی بھی آداب بجالا
ان دونون کے سلام کرنے کا خاص سبب بدیع الملک کی نظر توجہ جانب ملکہ بھی ملکہ نے انکو
بھی بیٹھنے کی اجازت فرمائی یہ بھی سلام کرکے بیٹھ گئے اور ملکہ نے حنظل بلاکش کی طرف دیکھکر ارشاد فرمایا
کہ تم تو کہتی تھین ان کو دیکھکر انسان بیخود ہوجاتا ہی یہ حاضر ہین بیخود کرنے کی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ بن مانس ہین انسان نہین
بیٹھ گئے ہین حنظل نے کہا کہ یہ کلمہ مین نے اس شخص کی نسبت کہا تھا جو چہرہ پر اپنے نقاب ڈالے ہوئے ہی اسکی وہ
حالت ہی کہ گر پردہ رخ سے دور کرے وہ نقاب کا جلوہ ہر ایک ذرہ مین ہو آفتاب کا یہ کہا حنظل بلاکش
خاموش ہورہی ملکہ نے خیال کیا کہ پھر یہ کہیگی اب مین لیجاؤن اب اسکے کیطرح ٹالنا چاہیے اسنے کہا کہ اے حنظل
مین نے سنا ہی کہ یہ سوکھا آدمی جو ہی یہ خوب گاتا ہی حنظل نے کہا حضور گانے والے بڑے بڑے آپکے طلسم مین
موجود ہین آپکین کیا سرخاب کا پر ہی اب اسے جہنم مین ڈالیے ملکہ نے کہا کہ تمھین ان جہنمیون سے کیا مطلب
ہمارا جی چاہتا ہی کہ ہم گانا اسکا سنین کیون حسین برق جادو تمھاری اجازت ہی اسنے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ یہ گھر
حضور کا گلشن خانہ ہی جب تک مزاج مبارک مین آئے یہان تشریف رکھیے روانق منظر چشم من آشیانہ تست
کرم نہاد فرود آکہ خانہ خانہ تست + خوشا نصیب ببرے کہ حضور نے کلبۂ احزان کو اپنے قدوم میمنت لزوم کی
سے عیش خانہ بنایا لیکن ان غلاموں کا اختیار دائی ماں کو ہی یا حضور کو کہ آپ خود اور طلسم کی پارہ جگہون مین آپکی رہ چکی
کچھ عرض نہین کرسکتی حنظل بلاکش نے جو یہ باتین سنین ہمارا ملکہ کا سمجھ گئی کہ اب اگر زیادہ عذر و انکار کرونگی
تو ضرور یہ ناراض ہوجائینگی اور گو اسوقت کچھ نہین کرسکتین لیکن مآل کار اور بعد مین بہت بُرا فرق ہوتا ہی
اگر دوسرے وقت یہ اسکی کسر نکالینگی تو مجھے زندگی اپنی دشوار ہوجائیگی کیا مشکل مین جان ہی کہ یہ لڑکیان لڑکیان جمع ہین
اور یہ عیار طرار ایک ہی مکار ہی اگر کوئی فریب کرگیا تو غضب ہوجائیگا اور ساری بدنامی ہمارے سر آئیگی
اور اگر انکا کہنا نہین کرتی تو مشکل ہی غرض جو ہی حالت ہی کہ ؎ غم صیاد و گلہ یار بجان ہی + دو عملے مین ہمارا
آشیان ہی + مگر ہمکو حاکم مرگ مفاجات مجبوراً اسنے تمام سامان عیش و نشاط مہیا کیا کشتیان ہوا کی لاکر رکھین
بلیٹھین کبابون کی خوان کھانے کے سب بندوبست کرکے گرد تینون فیلون کے ایک حصار کھینچا گیا
اس حصار کے باہر آسکین اور نہ کوئی اسکے قریب جاسکے نہ خضران کوئی چیز زنبیل سے نکال سکے یہ سب
بندوبست کرکے اسنے عرض کی ملکہ روشن گہر سے کہ مین درخصت ہوتی ہون کہ میرا ہین اس قابل نہین ہی
جو رات بھر جاگ سکون علاوہ اسکے مخل صحبت بھی ہونگی اب آپ تمام رات اطمینان سے گانا سنیے صبح کو
مین آونگی اور ان اہل رسیدون کو لیجاکر جہنم مین ڈال آونگی بعد اسکے خضران کی طرف دیکھکر کہا
کہ یہ تمام فسادات تیری ہی ذات کے ہین خیر ایک رات اور دنیا کی ہوا کھالے کہ ملکہ کے حکم سے
مجبوری ہی ہے تو اسوقت تجھے جہنم کے سپرد کرتی مگر کیا کہون کہ ملکہ کے ارشاد سے مجبور ہون
یہ کہکر اسنے ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے بھی فرمایا کہ بیشک تم نہایت ضعیف و ناتوان ہو رات بھر جاگنا
تمھارے حق مین ضرور مضر ہوگا لہذا بہتر و مناسب یہی معلوم ہوتا ہی کہ جاکر رات کو آرام سے بسر کرو صبح کو

اپنی اماںت بھی لیجانا یہ سنکر حنظل بلاکش جادو تو اُس طرف روانہ ہوئی اور یہان رنگ دگرگون ہوا
گویا کانٹا نکل گیا خضران دل مین کہتا تھا کہ یہ لکانہ بڑی سنگدل معلوم ہوتی ہی خیر یہ جاتی کہان ہی اگر زندگی
باقی ہی تو اسطرح اسکو مارونگا کہ ہا ہیان دریا دمرغان ہوا اُسکے حال پر گریہ کرینگے مگر ابھی تو مجبوری ہی کہ ہم خود
اسیر بلا ہو رہے ہین اگر چھوٹینگے تو اسکو جہنم واصل کرینگے ؎ بجا جو ہمسے وہ وصل یار دیکھیگا + جو اُس
خدا سے پھیگا بہار دیکھیگا + اُدھر ملکہ حسین برق جادو ساتھ حنظل بلاکش کے روانہ ہوئی تھی کہ ایسے
بستر مرگ پر شاہ اون کو اطمینان ہو ایسا نہو کہ یہ کہین چھپ چھپا کر رنگ صحبت دیکھے تو اچھا نہوگا اس خیال
سے حسین برق جادو اسکی خوابگاہ تک ساتھ آئی اور کہا کہ آج آپ نے کام کیا ہی کہ تمام طلسم ہمارا بیگانا احسان ہی گویا
اسکی بابخشی آپنے کی ہی میرا جی چاہتا ہی کہ اپنے ہاتھ سے آپ کو سیکڑون کے جام پلاؤن حنظل نے کہا کہ میں کہان تک
پیونگی حسین برق نے کہا کہ جہانتک پی جائین پیجئے غرضکہ اس بہانے سے اسقدر شراب پلادی کہ بیہوش ہوکر
بستر مرگ پر گری حسین برق وہان سے پلٹکر اُس بزم نشاط و صحبت انبساط مین آئی خضران نے ہزارہا
دعائین ملکہ روشن گہر کو دین ملکہ نے فرمایا کہ اب کچھ گاؤ جس لیے اتنا جھگڑا کیا ہی یہ سنکر خضران نے کچھ اشعار

عبرت آمیز شروع کیے اشعار بطور غزل

سب دوست ہین اپنے مطلب کے
کس سے حیا کیا ہی تم کو ++
جمع تھا کل پھولون سے بھرا
اب اوڑتی ہے اُسجا کوئی نہین
یاد آتے ہین اسکندر و دارا
جسکی جربلک کچھ بھی تو نہ تھا
شیشے ہین کہان اہل سند
یاد جلسہ یا کوئی نہین
کل ہنتے تھے جہان ہر دم جلسے
طوطی و زر کا تھا سارا جھگڑا
کل جنکو اندھیرے سے تھا خوف
ہر داغ دل ایسا کوئی نہین
یار مرنے والے لاکھون تھے
کو شعر کا فن ہی نازک تر

آرام کے تئے سامنی کیا کیا
دنیا مین کسی کا کوئی نہین
اُس آنکھ سے پردا کرتے ہو
اٹکھیلیون سے چلتی تھی صبا
آئینہ و ساغر پر ہا ہم
اب مو تماشا کوئی نہین
ہستی ہی حباب بحر فنا
آخار وہ کچھ انجام یہ ہے
جو رہنے مکانون والے تھے
اب دیکھو تو اُسجا کوئی نہین
تخت اُسکا نہ اب ہی تاج اُسکا
رہتا تھا چراغان پیش نظر
قتال جہان معشوق جو تھے
یار دنے والا کوئی نہین
اُس کام مین کیون کی عمر بسر

جب وقت پڑا اٹھا گوئی نہین
گلگشت مین دامن سنہ پہ نہ لو
جس آنکھ مین پردا کوئی نہین
اب سنبل و گل کا ذکر تو کیا
حیرت مین ہی دل آنکھین پر نم
ہر ایک نمائش کو دیکھا ++
اس دم کا بھروسا کوئی نہین
با بزم طرب با گنج لحد
سب خاک کے نیچے جا کے چھپے
جب بند ہوئین آنکھین تو کھلا
اسکندر و دارا کوئی نہین
اک شمع جلا دے تربت پر
سونے ہین پڑے مرقد اُنکے
اے آرزو اسکا فخر نہ کر
جس کا کہ تعجب کوئی نہین

غزل اس درد سے خضران گایا کہ تصویر موت کی سبکے پیش نظر ہوگئی بے اختیار آنکھون سے ہر ایک کی اشکون کی
جھڑی لگ گئی بے ثباتی دنیائے فانی پیش نگاہ ہوگئی ملکہ روشن گہر کو خیال آیا کہ افسوس کل یہ سب تصویرین خاک
مین ملجائینگی کیا بُرا طریقہ طلسم کا ہی کہ جو اسیر طلسم ہوا اُسے ایسے زندان بلا مین گرفتار کیا جاے کہ وہ ہلاک ہوجاے
کاش یہ ظالم جلد غارت ہون کہ بندگان خدا اس بلا سے نجات پائین عصار سحر ہند کی نہ چکیان بندھی ہوئی
تھین ملکہ روشن گہر نے کہا کہ اے شخص کس غضب کی تاثیر تیرے گانے مین ہی بس اب بہت رُلایا تو نے اب کی

ایسی چیز کا کہ یہ صدمہ وغم دور ہون اور خوشی حاصل ہو یہ سنکر خضران نے کہا کہ خوشی اب کہان ہے اگر دل خوش ہونیکی چیز کا یا بھی جاے تصویر ملک الموت کی نوشگاہ کے بیچ پھر رہی ہے ملکہ نے کہا کہ ہر انسان نہونم جس خدا کو مانتے ہین اوسسے دعا کرو یون تو اصل پیدا کرنے والا ایک ہی ہے لیکن ہر مذہب والے دوسرے نام اور پنے سے اوسکو یاد کرتے ہین غرضکہ وہ پیدا کرنے والا جو ہو وہی بچا بھی سکتا ہے اور ہر تکلیف کو برطرف بھی کرسکتا ہے یہ سنکر خضران کے دل کو سہارا ہوا اور چشم و ابرو سے ملکہ کے دریافت کرلیا کہ یہ رحم دل معلوم ہوتی ہے اور بیکسون کے حال پر مہربان ہے شاید کوئی صورت رہائی اسی کے ذریعہ سے پیدا ہو لہذا اسکو رنجیدہ نہ کرنا چاہیے یہ خیال کرکے خواجہ نے دوسری غزل عاشقانہ شروع کی غزل

جانے والے منزل مقصد نشان دیکھا کیے
ہم شکستہ بال سوے آشیان دیکھا کیے
زندگی کم ہوکے بڑھنا عشق کا اعجاز ہے
گو کہ وہ دیر بقض ناتوان دیکھا کیے
اسکے دل سے کوئی پوچھے لطف بیداد وجفا
جو ستم ہم اٹھ اٹھکے رنگ آسمان دیکھا کیے
جب کوئی شیشہ کا کرایا گئے وہ دور تک
پانون کیجانب بحسرت ناتوان دیکھا کیے

ہمسے تحیں نقش پاے رفتگان دیکھا کیے
تجھی نیلی طلوہ مین ہر جا حسرت دیدار تھی
موت کا رستہ مہینون تجان دیکھا کیے
ظاہر لشکین نیا دلمین لیا جنکیان
جسکے تیور آپ وقت امتحان دیکھا کیے
باز غمخواری سے رکھا راز داری نے ہمین
مجھ شکستہ دل کی تربت کا نشان دیکھا کیے
قتل کا بیڑا کس کیے اٹھایا ارزو

ناتوان جسطرح منزل کا نشان دیکھا کیے
آنکھ مین ظاہر اسے دلمین نہان دیکھا کیے
یہ بھی تھا اک راز کیا کھلتا تب غم کا اثر
دیکھنے والے ترا ظلم نہان دیکھا کیے
شام ہی سے صبح کی حسرت مین ہم رفت بیست
دل ہاتھون سے سنبھالکو تپان دیکھا کیے
شوق منزل کا بڑھا درماندگی مین کر تو کیا
زندگی جنکے تھی نیر تنگ جہان دیکھا کیے

غرضکہ تمام شب یہی صحبت گرم رہی ہر ایک کی بھوک پیاس جاتی رہی تھی نہ کسی نے کھانا کھایا نہ پانی پیا نہ شراب کباب کی طرف توجہ کی کہ یکایک سپیدہ سحری جرخ پر نمودار ہوا ستارے جھلملانے لگے رنگ ان گلرخون کے مانند رخ مہتاب کے فق ہوگئے بدیع الملک نے بصورد زبان کیا سہ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد + بلوے گل سیر نہ دیدیم بہار آخر شد ہاے ملکہ خدا حافظ اب قیامت مین ہمارے آپکے ملاقات ہوگی مگر اتنا امیدوار ہون کہ یاد اس شکستہ حسرت کی دل سے نہ بھلایا ہے گا ملکہ نے بسبب حجاب کے جواب تو نہ دیا مگر دل آمد آیندے اختیاری کے ساتھ آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے بدیع الملک بھی رونے لگے خضران نے یہ واقعہ بھی ملکہ کے سامنے بیان کردیا کہ یہ آپکی محبت مین کڑھا مین جلنے کو موجود تھے مگر زندگی باقی تھی کہ بچگئے حالانکہ جسوقت صورت آپکی شعلہ مین شمع کے دیکھی تھی جب سے یہ آپکے رخ روشن کے پروانہ ہوگئے ہین صاحبقران تو اسکے بعد نماز سحر پڑھنے مین مصروف ہوے ہر چند کہ وضو نہ تھا تیمم کرلیا بسبب گرفتاری سحر کے نا ممکن تھا مگر نماز کو صاحبقران نے اشارون مین ادا کردیا ملکہ دل مین کہتی تھی کہ یہ لوگ کسقدر اپنے اصول مذہب کے پابند ہین تو کسی حال مین یاد خدا کو فراموش نہین کرتے اب ہمین بھی دیکھنا ہے کہ یا سقدر جس خدا کی اطاعت کرتے ہین وہ کہان تک اپنے بندونکا خیال رکھتا ہے اگر یہ اس بلا سے بچ گئے تو بیشک پروردگار انکا قادر و توانا ہے یہ تصور کرکے ملکہ نے حصار سحر بند سے کہا کہ مجھے حال پریشان بیکسون کے رحم آتا ہے کوئی تدبیر بھی ہے کہ جانین انکی بچ جائین اسنے عرض کی کہ کیا کہون تدبیر تو ہے مگر سنہ غم صیاد فکر باغبان ہے + دوعلہ مین ہمارا آشیان ہے + اگر انکی جان بچتی ہے تو دوسرون کے سر جاتی ہے طلسم برباد ہوتا ہے پھر غیرون کے واسطے انہون کو ایذا دینا یہ کونسی عقل کی بات ہے اگر یہ اس قید سے چھوٹ گئے تو اگوان تاجدار کی اور تاجدار کی ساری خدائی ہمارے ہاتھ ہوجائیگی یہ وہ ظالم ہین کہ ہرگز رحم نہ کرینگے یہ سنکر ملکہ کو بھی سکوت سا ہوگیا بعد تھوڑی دیر کے اسنے دل سے یہ فیصلہ کیا کہ جسکی قسمت مین ہونا ہوگا وہ ہوگا ہم کیون نیکی سے باز رہین اگر قضا انکی اسی کے

ہاتھ سے ہی تو ہر طرح مارے جائینگے بہانے سے نہ چھوٹینگے کوئی نہیں چھڑا سکتا اور اگر موت آنکی نہیں ہی تو کوئی کچھ نہیں کر سکتا
ہی اور اصل یہ ہی کہ ایسے ظالمون کا مرنا اچھا ہی یہ جب تک زندہ رہینگے ایسے ایسے ہزارہا خون ناحق ہوا کرینگے
یہنگی نیک راہ بدی پیش راہ اے حصار سحر بند مجھے ان جھگڑون سے کیا اگر مجھے ہونے تو کوتاہی کر بعد آسکے
حسین برق جادو کی طرف دیکھکر کہا کہ تمھاری کیا صلاح ہی اسنے دست بستہ عرض کیا کہ آپ بجا ارشاد فرماتی ہین دنیا
کے تو یہی کارخانے ہین ایک مرتا ہی ایک پیدا ہوتا ہی ہم کس کس کو رویا کرینگے ایک ایک دن خداوند بھی مریگے ضروری
ہی دو یہ روز زبد بھی کو دیکھنا ہی مین تو ہر طرح آپ کی شریک ہون جب حضور اس معاملے مین جان کو جان نہین سمجھین تو
ہم نمکخوارون کی کیا حقیقت ہی جب حصار سحر بند نے یہ معاملہ دیکھا کہ ایک ہی ہوا چل رہی ہی تو اسنے بھی اظہار حال
کیا اور کہا کہ اے ملکہ عالم اصل تو یہ ہی کہ مین آپ کے خوف سے نہ عرض کر سکتی تھی ورنہ حقیقت حال یہ ہی کہ اسم
طلسم کا مٹجانا بہتر ہی کہ یہان بڑی بڑی جفائین ہوا کرتی ہین علی الخصوص عاشق مزاجون پر کہ ایک دوسرے سے
ملنے نہین پاتا جو بے سبب کسی کا ہوتا ہی اُس سے پہلے دل تعلق اُسکا ترک کرایا جاتا ہی یہ بات ایسی ہی جسکے واسطے
انسان جان کو جان نہین سمجھتا پھر جو مجھسے ہو سکتا ہی وہ مین کیے دیتی ہون آگے مقدر ہی یہ کہکر اسنے ایک آئینہ
جھولی سے نکالکر پیش کیا اور کہا یہ حاضر ہی حسین برق جادو نے پوچھا کہ اس آئینہ کا مطلب نہین سمجھ مین آیا کہ اس برق
اف مین کیا تاثیر ہی حصار سحر بند نے جواب دیا کہ گو اتا ثیر اسکی یہ ہی کہ اگر عکس سکا غار جہنم پر ڈالا جاے تو جسقدر
دیو و کژدم و اژدر وغیرہ اُس غار مین ہین وہ اسکے اثر سے تہ زمین پہونچ جائینگے اور وہان پہونچکر جل جائینگے یہ لوگ
جو ذیلون سے بچ جائینگے یہ کہکر رونے لگی سب حیران تھے کہ رونے کا سبب اسکے کیا ہی ملکہ روشن گہر نے کہا
کہ اور تو کس مصیبت سے اسنے دست بستہ عرض کی کہ ہی ملکہ آفاق سبب رونے کا نہ پوچھیے یہ وہی بات ہی جسے
مین پہلے کہہ چکی ہون کہ ہم عجب دوراہے مین پھنسے ہوئے ہین یہی لوح بھی میرے باپ کے طلسم کی ہی جسوقت طلسم کشا
اس دریچہ پر پہونچکر عکس اس آئینہ کا ڈالے گا تو ہر ساحر کا سحر باطل ہوجائیگا اور ساحر خود جلکر خاک ہوجائیگا اسمین
کسی کی خصوصیت نہین ہی اگر میرا باپ بھی اس آئینہ کو دیکھ لیگا تو بچ نہین سکتا ہاے کون سی ایسی مٹی ہوگی
جو باپ کو دوسرے کی محبت مین قتل کرادے مگر یہ دل کیا بری چیز ہی کہ انسان کو اندھا کر دیتا ہی اور ملکہ حسین ممنت
جادو سے کہا کہ اگر اتنا انتظام کرو کہ حنظل بلا کش کو مار لو تو وقت جاتی رہیگی ہمین سے یہ لوگ چھوٹ
جائینگے حسین برق جادو نے کہا کہ ابھی اسکا موقع نہین ہی بافضل تمنے غار کا انتظام کر ہی دیا ہی اور جو کچھ
انتظام کرنا ہو وہ کر دو مین موقع پاکر اُسے مار ڈالونگی تاکہ یہ راز افشا نہونے پاے حصار سحر بند نے
کہا کہ مین ایک رقعہ سلطان سجادہ نشین کے نام لکھے دیتی ہون اب تم یہ رقعہ اور آئینہ اپنے پاس رکھو
جس وقت موقع پانا اس عیار کو دیدینا کہ یہ نہایت ہوشیار ہی رقعہ کسی نہ کسی طرح سلطان سجادہ نشین کو
پہنچا دیگا یہ کہکر رقعہ اس مضمون کا تحریر کیا کہ اے طالب دیدار من آج ایک کام تمھارے سپرد کیا جاتا ہی
اگر اسکو انجام دوگے تو ہم تمسے بہت خوش ہونگے اور یقین ہی کہ یہ پردہ جدائی بھی درمیان سے
اٹھا لیگا وہ کام یہ ہی کہ فتاح طلسم آپہونچا مگر گرفتار بلا ہوا اور اب غار مین پھینکا جاتا ہی جسوقت
اسپر بلا ہو تو جس طرح ہوسکے اسکی حفاظت کرنا اور بچا لینا کہ اسکا نتیجہ نیک ہوگا انشاء اللہ
تعالے بعد فتح و اطلاق ہم بھی مذہب اسلام اختیار کرینگے اور عقد ہمارا تمھارے ساتھ ہوجائیگا
اور ہم یہ کانون سن چکے ہین کہ عمر طلسم کی آخر ہوچکی ہی اور قضا کو ان دیوان کی آگئی ہی یہ

رقعہ شوقیہ تمام کرکے حسین برق کو دیدیا اور خضران سے کہا کہ مینے میری باتین غور سے سن لین خضران نے کہا مین سب سمجھ گیا لیکن جب یہ رقعہ اور آئینہ مجھ تک پہونچے تو کام چلے کہ ابھی تو نہ مین تم تک آسکتا ہون اور نہ تم مجھ تک آسکتی ہو اور شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کہ ای حصار سحر بند قسم ہے پروردگار عالم کی کہ اگر باپ تیرا مذہب اسلام اختیار کریگا تو مین اُسے ہرگز قتل نہ کرونگا لیکن اگر اُسنے سرکشی کی تو یہ خیال رہے کہ مین مطلق تمھارا خیال نہ کرونگا اور ضرور قتل کرونگا ہنوز سخن ناتمام تھا کہ خطل بلاکش آپہونچی مگر خیریت گذری کہ باتین ان لوگون کی اسنے نہین سنین آنکھین ملتی ہوئی پہونچی اور کہا کہ صاحبزادے اب تو خوشی تمھاری ہوگئی اسکے آنے سے یہان رنگ محفل دگرگون ہوگیا اور عالم سکوت ہوگیا عاشق و معشوق باہم ایکدوسرے کو بنگاہ حسرت دیکھ رہے تھے اور دل سے یہ شعر پڑھتے تھے شعر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد | بوے گل سیر نہ دیدیم بہار آخر شد | ملکہ بنگاہ حسرت سے بدیع الملک

کو دیکھتی ہوئی بے پروائی جتاتی ہوئی اپنے تخت سحر کو اڑاکر جانب ملوطی حصار روانہ ہوئی اور یہان خطل بلاکش نے حصار اسنا توڑا اور قصد کیا کہ انکو لیجاکر غار مین پھینک دون کہ جب اتفاق اسکو رفع احتیاج کے واسطے جانا پڑا بس یہ موقع حسین برق کو غنیمت ہاتھ آگیا جلدی سے آئینہ اور رقعہ خضران کو دیدیا اور کہا کہ اب تمھارا کام ہے اگر ہوشیاری سے کام لوگے تو بچ جاوگے خضران نے کہا کہ ہمتا غار مین پڑے ہونگے رقعہ سلطان تک کیونکر پہونچیگا حسین برق نے کہا بھلوگ سلطان کی طرف سے معین ہین وہ تمھارے دیکھنے کو آئینگے انھین کے ہاتھ یہ رقعہ بھجوا دینا اور عقرب وغیرہ اس آئینہ کی تاثیر سے فنا ہوجائینگے اتنے مین خطل بلاکش پھر آگئی اور ان تینون آدمیون کو تخت پر بٹھاکر غار کی طرف لیچلی خضران نے اشارہ سے کہا کہ خدا حافظ حسین برق جادو نے اشارہ مین جواب دیا کہ تم گھبرانا نہین مین اس شہزادی کو مار کر اور روح کو حاصل کرکے آؤنگی اور دل مین یہ بھی دعا کرتی ہوئی پلٹی کہ ای خدا اے آسمانی اگر تو برحق ہے تو ان لوگون کو شر دشمنان سے محفوظ رکھنا اُدھر ملکہ روشن گہر بھی روتی ہوئی اور دعائین مانگتی ہوئی ملوطی حصار کی جانب روانہ ہوگئی تھی کہ ای خدا مسلمانون کے اگر تو اس آفت سے ان لوگون کو بچا لیگا تو مین بھی تجھپر ایمان لاؤنگی الحاصل خطل بلاکش تخت سحر اڑاتی ہوئی غار پر پہونچی اور تخت بچھا ہوا شروع ہوا اسپر خضران کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہو یہ بدیع الملک کو پہلے پھینک دے تو مار و کژدم وغیرہ انکو ہلاک کرڈالینگے آئینہ میرے پاس ہی رہیں جیسے تخت بچھا ہوا خضران نے منہ پر خطل بلاکش کے تھوک دیا اسنے کہا کہ یہ کیا حرکت ہے خضران نے کہا کہ مرتے تو ہین پھر مجھسے دوستی کرکے کیا کرین اگر کچھ نہین کرسکتے تو تجھے ذلیل ہی کرینگے یہ کہکر پھر تھوک دیا بس اسنے غصہ مین آکر بازو خضران کا پکڑکر پہلے انہی کو غار مین پھینکنے کو خضران جیسے ہی غار مین چلا اور نظر اسکی عقارب وغیرہ پر پڑی بس جلدی سے اسنے عکس آئینہ کا ڈالا عکس پڑتے ہی تمام عقارب زمین مین در آئے اور زمین صاف ہوگئی پہلے خضران زمین پر پہونچا اور اسنے شکر کیا بعد اسکے خطل نے بدیع الزمان جنی کو بھی غار مین پھینک دیا اور آپ وہان سے پلٹ کر اپنے مکان مین آئی ادھر حسین برق جادو سے کہا کہ لو بیٹا مبارک ہو تمھارے باپ کے دشمن لعین وہان اژدر ہوگئے یہ سنکر ملکہ حسین برق کا دل بھر آیا لیکن بظاہر بہت خوش ہوئی اور جام و صراحی ہاتھ مین

لیکر قریب حنظل کے آئی اور مین جام خوشی کے بھر کر آپ پیے ایسا ہی روشن گہر کی سلامتی کا اور ایک
حصار سحر بند کی سلامتی کا اور ایک اپنے باپ کی سلامتی کا اور بعد اُسکے حنظل کو بھر بھر کر دینا
شروع کیے اور کہا کہ اب میری سلامتی کا جام اور خداوندان عالم کی سلامتی کا جام آپیجے کہ بڑی کل بل گئی یہ سنکر
حنظل نے بھی سیے اندیشہ انجام جام چڑھانا شروع کیے اب حسین برق نے بیہوشی آمیز کر کے جام دینا
شروع کیے تھوڑے ہی عرصہ مین بیہوشی نے تاثیر کی اور حنظل بلا کش چھینک مار کر بیہوش ہو گئی بس
حسین برق نے اپنی مصاحبون کی طرف دیکھا وہ بیچارے مین نہین کہ یہ کیا ہوا کہ حسین برق نے کہا کہ ایک
کھودو اور اس قحبہ کو زندہ توپ مین طلسم کشا کی شریک ہون اور یہ دشمن طلسم کشا ہین لوگون نے عرض
کی کہ اب طلسم کشا کی شرکت کس کام آئیگی جبکہ وہ غار مین پھینکے جا چکے ملکہ نے کہا تعجب نہین ہو اور تم اسمین
کچھ قال نہ کرو جو ہم کہتے ہین اُسکے موافق عمل مین لاؤ وہ جو ملازمین حنظل کے تھے انھون نے روکنے کا
قصد کیا حسین برق نے آنکھ کی کرمنہ سے اسکے شعلہ نکلا اور اُن سب کو جلا کر خاک کر دیا اب ملکہ کی فرمایش
سے جلدی جلدی ایک بڑا سا غار کھود کر تیار کیا اور حنظل کے پاس سے لوح لیکر قبضہ مین کی اور حنظل کو
اسی طرح زندہ توپ دیا پیر اسکی قبر پر آکر بیٹھ رہے چونکہ اتنا اختیار نتھا کہ حنظل کو کھود کر نکال سکتے
بیچارگی سے ادھر اُدھر دیکھ رہے تھے لیکن ملکہ حسین برق جادو لوح لیکر اپنی مصاحبون سمیت جانب
حصار روانہ ہو گئی کہ اسکا حال پر عرض کیا جائیگا لیکن اول حال افتادگان غار کا بیان ہوتا ہی کہ یہ
شخص یعنی بدیع الملک خضران حرمان جنی جو غار مین پہونچے تو ایک نے دوسرے کو صحیح و سالم دیکھا
نہایت خوش ہوئے اور شکر پروردگار بجالائے لیکن غار اسقدر گہرا تھا کہ نکلنے کا قصد کیا تو کوئی صورت رہائی
نہین نہ آئی بدیع الملک نے خضران سے کہا کہ خواجہ یہ تو بتاؤ کہ تمنے اُس ساحرہ پر غصہ کا کیون بھلا
کہا ان اس بے تعصبی مین کوئی بھی دشمن کو غصہ دلاتا ہی اور وہ تمکو ہلاک کر ڈالتی تو کیا ہوتا خضران نے کہا کہ
حضور آپ ان باتون کو نہین سمجھ سکتے ہین چونکہ آئینہ میرے پاس تھا جسکی وجہ سے بلا مین اس غار کی وضع
ہین اگر مین یہ حرکت نہ کرتا اور اسکو غصہ نہ دلاتا تو وہ مجھے پہلے پھینکتی اور میرے علاوہ پہلے جو گرتا وہ ہلاک
ہو جاتا اسوجہ سے مین نے اسکو غصہ دلایا یہ سنکر بدیع الملک نے خضران کو گلے سے لگا لیا اور فرمایا
آفرین صد آفرین اور حرمان جنی نے بھی بہت تعریف کی خضران نے کہا کہ اے بدیع الملک ہر چند کہ
اقبال تمہارا ہی مگر اتنا انصاف چاہتا ہون کہ اگر دادا صاحب جرأت کر بیٹھے تھے تو وہ اپنی زندگی سے
مطمئن تھے اُن کو یہ امر یقینا معلوم ہو چکا تھا کہ جبتک مین تین مرتبہ موت نہ آئیگی اسوقت تک
موت نہ آئیگی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور میرے واسطے یہ بات نہین ہی مین جو اپنی جان پر کھیل جاتا ہون تو
صرف آپکی محبت مین یہ سنکر بدیع الملک نے فرمایا کہ اسمین شک نہین ہی لیکن سلطان کی
طرف سے جو لوگ کہ غار کی نگرانی کے واسطے معین ہین معمول اُنکا یہ ہی کہ جب کوئی شخص غار
مین پھینکا جاتا ہی تو وہ لوگ آکر اطلاع کرتے ہین کہ فلان شخص پھینکا گیا ہی اور اُسکی یہ حالت ہوئی
چنانچہ اس مرتبہ بھی وہ لوگ آئے اور غار مین جھانکنے لگے دیکھا کہ تین آدمی غار مین بیٹھے ہوئے
باتین کر رہے ہین نہ اُنکو کسی نے اذیت پہونچائی ہی نہ کوئی موذی مثل اژدر وغیرہ کے نظر آتا ہی
یہ دیکھکر یہ لوگ نہایت متعجب ہوئے کہ آج یہ نئی بات کیسی ہی اسکے قبل جو غار مین پھینکا گیا تھا وہ

عرصہ مین اُسکا پتہ بھی نہ لگا لیکن یہ لوگ زندہ ہین اتنے مین نظر خضران کی ان لوگون پر پڑی یہ سمجھ گیا
کہ یہ لوگ سلطان کے ہین کیونکہ اسکو پتہ حسین برق نے بتا دیا تھا بس خضران نے آواز دی کہ یہ رقعہ
سلطان کے نام ہی تم لوگ اسے پہونچا دو یہ کہکر رقعہ ایک ڈھیلے مین لپیٹ کر اُچھال دیا یہ لوگ وہ رقعہ
لیے ہوئے خدمت سلطان جنی مین آئے اور رقعہ دیکر بیان کیا کہ آج عجب واقعہ پیش آیا ہی وہ یہ
کہ تین آدمی غار مین پھینکے گئے تھے گروہ تینون شخص زندہ ہین اور یہ رقعہ اُنھون نے دیکر آنکا نام بتایا
تھا کہ اُنکو دیدیا ہم نہین سمجھ سکتے کہ اسمین کیا اسرار ہی اژدر وغیرہ کیا ہوئے اور یہ رقعہ آپ کو کیسا دیا
سلطان جنی نے جو رقعہ پڑھا اور نام اپنی معشوقہ کا تحریر پایا نہایت خوش ہوا اور باچھین تا بناگوش
اگئین بس فوراً یہ تخت روان پر سوار ہوکر جانب غار روانہ ہوا جس وقت قریب غار پہونچا اور جھانک کر
دیکھا تو حرمان جنی کو پہچان لیا سلام کیا اور ان سب کو غار سے باہر نکالکر تخت پر سوار کرکے اپنے ملک
مین لایا نہایت عزت و توقیر کے ساتھ بٹھایا اور حرمان جنی سے کہا کہ خدا نے آپکی عمر دوبارہ کی ورنہ ہمکو
یہ امید نتھی کہ زیارت عمو جان کی نصیب ہوگی حرمان جنی نے کہا یہ سب کچھ آپکی شہر یار عالی وقار کی
بدولت ہی جو کہ فتاح اس طلسم کے ہین انھین کی بدولت ہمنے بھی رہائی پائی اور ہمارے بھی مقاصد
دلی پورے ہونگے آپکی دست بوسی کرو کہ یہ خدا رسیدہ ہین سلطان نے اُٹھکر ہاتھ بدیع الملک کے چومے
سلطان دعوت مہیا کیا اثناء دعوت مین خضران نے سلطان جنی سے کہا کہ بڑی خاطر اور تواضع یہ ہی کہ مہرہ
فکر بھیجے یہ سنکر سلطان جنی نے کہا کہ خواجہ کل ہمن آپ کو پاس سلطان سجادہ نشین کے لیچلونگا وہ
قطب ہین اس مقام کے اور حال سے مہرہ کے بخوبی واقف ہین یقین ہی کہ وہ پوشیدہ نکرینگے کہ مرد خدا پرست نہین ایک
روز ہمن آپ لوگون کا کسل برطرف ہولے تو ہمن آپ کو لیچلون غرضکہ جب دعوت وضیافت ہوچکی تو سلطان
جنی نے خضران و بدیع الملک و حرمان جنی کو اپنے ہمراہ لیا اور جانب سجادہ سلطان سجادہ نشین روانہ ہوئے
انکو نور راہ مین چھوڑا جاتا ہی اور اول کچھ حال مرگ حنظل بلاکش کا بیان ہوتا ہی کہ جسوقت روح نجس اسکی جسم سے
نکلی اور خبر مرگ اُسکی منتشر ہوئی یہانتک کہ اکوان تاجدار دکیوان تاجدار کو بھی معلوم ہوگیا کہ حنظل کو
حسین برق جادو نے مارا تو کیوان تاجدار نے ایک نامہ بنام خنوبان جادو روانہ کیا مضمون نامہ یہ تھا
کہ تمھاری دختر نے قیامت کی کہ حنظل کو مارا اب اس مرحلہ کی ساحرہ تمھارے دربند مین نہین ہی اس دختر
کا بندوبست کرو کہ اس سے خطرہ ہی خنوبان جادو نے جو مضمون نامہ کا دیکھا غم و غصہ سے تھر تھر کانپنے لگا
اور کہا اسنے کیا حرکت کی جواب لکھ بھیجا کہ یا خداوند مین اُس گیسو بریدہ کو گرفتار کرکے بہت جلد خدمت مین
روانہ کرتا ہون لیکن سبب اسکا یہ ہوا کہ خداوند زادی تشریف لائی ہین اور صحبت رقص و سرود
برپا کی رات بھر جشن رہا اسی مین یہ سامان فتنہ ہوا مگر خیر جو ہوا وہ ہوا ہر چند کہ حسین برق
بھاگ گئی ہی لیکن جہان ہوگی مین اسکو گرفتار بلا کرکے حاضر حضور کرونگا اور طلسم کشا کی طرف سے
تو اطمینان ہی کہ وہ غار مین بھیجا جاچکا تھا جب حنظل بلاکش قتل ہوئی ہی اُسکو بھی اژدر وغیرہ نے
کھا لیا ہوگا جس وقت یہ جواب لکھکر روانہ کرچکا تو مظفر کرو با اور بہرام جرم پوش وغیرہ
عیار گرد و غبار مین آلودہ حاضر ہوئے اور بعد دعا و ثنا بجا لانے کے عرض کی کہ جہنم قید یون
کے واسطے بہشت ہوگیا عقرب و مار وغیرہ فنا ہوگئے اور سلطان جنی آکر اسیرون کو را

کر لیگیا بڑی دھوم سے دعوت کی بعد اسکے تینون قیدیون کو ساتھ لیے ہوے شہر کی تماشا دیکھتا سلطان
سجادہ نشین کے پاس جاتا ہی ہنوز راستے مین ہوگا بس یہ سنتے ہی اسکے ہوش اڑ گئے اور
ضعوبان جادو کھڑا گیا کہ یہ کیا معرکہ ہوا جو یہ خار سے زندہ نکل آئے آخر کو دم وغیرہ کیا ہوے تھے
اپنے ناصر جادو سے کہا تم جلد جاؤ اور سلطان کو سلطان تک پہونچنے نہ دینا راستے ہی مین قتل کر ڈالنا
ہم سے حکم پوچھنے کی ضرورت نہین ہی اسلیے کہ آئین شاہی یہ ہے کہ جو مقدمے برستے ہین عرصہ ہوگا اور قتل ہین
لوگون کے عرصہ کرنا اچھا نہین ہی یہ سنتے ہی ناصر جادو فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور دربار گاہ سے نکلکر آپ
نامہ اپنے بھائی منصور جادو کے نام لکھکر روانہ کیا کہ تم برائے گرفتاری بدیع الملک باب سلطان
سجادہ نشین جاتے ہین تم بھی یہ خط دیکھتے ہی بلاد ہین پہونچو یہ خط بھیجکر جانب شہر سلطانیہ روانہ ہوگیا دہان پہونچا
آدمی چلے جاتے تھے ہنوز راستے ہی مین سے کہ جانب ایران سے ہلکا ہلکا ابر نمودار ہوا اور بارش ہونے لگی لوگ تک درخت
کے سایہ مین ٹھہر گئے کہ یکایک وہ ابر کڑکا کر گرا اور ان چاردن آدمیون کو بند کر لیا یہ معلوم ہوا کہ ایک سرپوش کسینے ڈھک دیا
یہ لوگ مضطر ہوئے کہ یہ کیا معرکہ ہوا کہ ناصر جادو نے نعرہ مارا کہ سلطان جنی نکلا تو بغیر تلوار کے نکلا اور بادشاہ کے نمک کا کچھ خیال
نہ کیا اب چھوڑتا ہون تجکو اسنے تینون بھنبھیا اور سیدھے بدیع الملک کی طرف چلا خضران بلبلا گیا اور دعا کرنے لگا
کہ خدا وندا مجھے نہ دیکھا جائیگا کہ یہ آقا میرے سامنے ہلاک ہو ہنوز سخن زبان تھا کہ تیر دعا حرف راہ پر پہنچا اور
بھونک صاعقہ اس زور سے چمکا کہ آنکھین سبکی جھپک گئین اور آواز پیدا ہوئی کہ باش او حرامزادے کیا کرتا ہے مین ابھی
تجھتی ہی دیکھا تو ایک پنجہ سنہری آکر ناصر جادو کی گردن سے لپٹ گیا اور گلا اسکا گھوٹنے لگا اور چار
پنجون نے چارون ہاتھ پاؤن پکڑ لیے اور ایک پنجہ نے زبان منہ سے باہر کھینچ لی پھر ایک آواز پیدا
ہوئی کہ اسکا ہر عضو جدا کر کے پھینک دو دیکھا کہ پنجون نے ہاتھ پاؤن گردن اسکے دھڑ سے کھینچکر پھینک دی
پس اسکے مرتے صدائے گرد دار بلند ہوئی آندھی چلی خاک آری آتش باری و برف باری دیر تک رہی
آخر کو آواز پیدا ہوئی کہ مارا جوان کشتی نام من ناصر جادو بود حیف مردیم و جاندادیم و مطلب خود مرسیدیم
جب بعد تھوڑی دیر کے روشنی ہوئی تو دیکھا کہ لاش ناصر جادو ٹکڑے کی ہوئی پڑی ہی اور حسین برق
جادو سامنے کھڑی ہی حسین برق نے صاحبقران کو سلام کیا اور لوح حاضر خدمت کی اور
عرض کی کہ مبارک ہو دشمن کو مین نے مارا اور لوح لیکر یہان حاضر ہوئی شکر ہو خدا کا کہ وقت پر
پہونچی صاحبقران حسین برق سے بہت خوش ہوے اور خضران نے کہا کہ تم نے بڑا کام کیا تمنے یہی باتین
ہو رہی تھین کہ جانب اسمان سے ایک برق چمک کر گری کہ حسین برق جادو تھرا گئی بلندی
سے چاہا کہ پاؤن مار کر غرق زمین ہو جاؤن زمین پر جگہ بجلی کی پڑ چکی تھی زمین سخت ہو گئی اور برق
برق نے دست و پا حسین برق کے بیکار کر دیے اور نعرہ ہوا کہ منم منصور جادو کے گزارم کہ از
دست من زندہ و سلامت بدر روی او کیسو بریدہ غضب کیا تو نے کہ میرے بھائی کو مارا
کب چھوڑتا ہون تجکو حسین برق ایسی تھی کہ منصور جادو اسطرح اسکو پکڑ لیتا مگر یہ سحر اسنے غفلت
کی حالت مین کیا جس سے حسین برق جادو مجبور ہو گئی منصور جادو نے زبان اسکی کھینچکر
نکلہ سوزن کیا اور کیسو کاٹکر حسین برق جادو کے ہاتھ مین لپیٹ کر لے اڑا اور جانب کوہ روانہ
ہوا یہان بدیع الملک نے سیکڑون تیر مارے مگر جو قریب منصور جادو کے پہونچا

جلکر خاک ہوگیا اب جو پلٹ کر دیکھتے ہین تو خضران بھی نہین ہے صاحبقران نہایت پریشان ہوئے
کہ شاید خضران کو بھی کوئی ساحر لیگیا بدیع الملک کو نہایت افسوس ہوا وہان منصور
جادو حسین برق جادو کو لیے ہوئے بالاے کوہ آیا اور تلوار کھینچکر حسین برق کی طرف
چلا اور آواز دی کہ افسوس تونے مجھے بے بھائی کا کردیا اور فتاح طلسم کی شریک ہوئی
تیرا مارڈالنا جہاں واجبات سے ہے یہ کہکر اسنے ہاتھ بلند کیا تھا وار کرنے کا قصد کیا تھا کہ
ایک آواز پیدا ہوئی کہ او بیوقوف کیا کرتا ہے ابھی کچھ ساعتین اسکی زندگی کی باقی ہین جلدی کر
ورنہ یہ رہا ہو جائیگی یہسنکر منصور جادو نے پلٹکر دیکھا کہ یہ کون ہے جو مجھے بیوقوف بناتا ہے دیکھا کہ ایک
شخص کا پیادہ سے بڑے بڑے داڑھی بال پریشان چہرہ نہایت ہولناک ایک شیشہ ہاتھ مین لیے چلا آتا
ہے منصور جادو متعجب ہوا کہ اول تو یہ وہ مقام ہے کہ بیان کوئی آتا ہے کہ یہ مقام کوہ شعلہ
مین واقع ہے نہ اس طرف سے کسی شہر کا راستہ ہے کہ یہ مقام نمود آنے کے قابل نہین ہے تعجب
سے پوچھا کہ آپ کون ہین پیادہ نے آواز دی کہ منم ملک الموت قدرت فرستادہ خداوند عالم
منصور جادو نے کہا کہ یہ آپ کے ہاتھ مین کیا شے ہے جواب دیا کہ اس شیشہ مین روحین بند کرکے لیجاتا
اور روم آباد مین چھوڑ دیتا ہون ابھی تیرے بھائی کی روح قبض کیے ہوئے آتا ہون وہ بھی اسی شیشہ مین بند
ہے اور اب اس عورت کی روح قبض کرنے آیا ہون دیکھا منصور جادو نے کہ بہت سی تتلیان اس شیشہ مین بند
ہین یہ سنکر کانپنے آیا اور کہنے لگا کہ بعد حسین برق کے کسکی روح قبض کیجیے گا کیونکہ ابھی بہت دن باقی
ہے جواب دیا کہ اسکے بعد تیری روح قبض کرونگا یہسنکر منصور جادو اور ڈرا اور گڑگڑا کر کہنے لگا کہ میری خطا
کیا ہے اور سبب میری موت اور قبض روح کا کیا ہوگا جواب دیا کہ ضوبان جادو اپنی دختر کی خبر مرگ سنکر تجکو قتل کریگا یہ
سبب تیرے قبض روح کا ہوگا یہسنکر اسپر اور بھی خوف طاری ہوا کہا اچھا بہتر یہ ہے کہ آپ ہی اسکی روح نکال لیجیے
مین علیحدہ رہون اور الزام بادشاہ سے بھی بچون اسنے کہا خیر دیکھا جائیگا منصور جادو نے کہا کہ ایک عرض اگر
اور ہے تو کہو یا آپ نے لیجانے مول لے لیا وہ یہ ہے کہ میرے بھائی کی روح کو اس شیشہ سے نکال دیجیے مین کسی
قالب مین داخل کرونگا اسنے کہا کہ تو بڑا ہوشیار معلوم ہوتا ہے لیکن ایسے کام بغیر رشوت کے نہین ہوتے
منصور جادو نے کہا کہ اب فرشتگان قدرت بھی رشوت لینے لگے جواب دیا کہ سبھی رشوت لیتے ہین بشرکی
حیثیت کے موافق ہوسکل مشہور ہے لکھی حرام بخوری حلال یہ ان لوگون کا ذکر ہے جو بڑے پاک صاف بنتے ہین یہسنکر منصور
جادو نے کہا کہ خداوند کو اگر اس سازش کی خبر ہوگی تو آپ پر عتاب نازل ہوگا جواب دیا کہ اب تو کیون سانڑ کو ہاتھ
کراتا ہے مجھے اپنے کام سے کام ہے خداوند کے نام پر بھی کچھ دیدینگے ہاتھ کھڑا پاک ہوا وہ بھی کھا بیٹھے غرضکہ منصور جادو کے
پاس جو کچھ زر و جواہر وغیرہ تھا سب اسنے ملک الموت قدرت کے سپرد کیا اور بہت کچھ عذر کیا کہ ہر چند یہ آپکے لائق نہین
ہے مگر قبول فرمایئے کہ میری حیثیت اسیقدر ہے اور اب روح کو میرے بھائی کی رہا کردیجیے انھون نے سب مال اسباب
لیکر قبضہ مین کیا اور ایک تتلی شیشہ سے نکالکر چھوڑدی اور کہا کہ جاؤ اپنے قالب اصلی مین سما کر سامنے آ تتلی تو
اڑی ہوئی چلی گئی اور اب یہ منتظر کھڑا ہے کہ روح قالب مین سما کر آتی ہوگی تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ملک الموت قدرت
کہا دیکھو وہ بھائی تمھارا آگیا منصور جادو ادھر ادھر دیکھتا ہے اسکو نظر نہین آتا کہا ای ملک الموت مجھے تو نہین دکھائی
دیتا کہا کہ ابھی مرتبہ مین نے اسکو جسم نورانی مین داخل کیا ہے اسوجہ سے نظر نہین آتا اب ہر ایک اسکو

نہین دیکھ سکتا اور وہ سمکو دیکھ سکتا ہی اگر تم اسے دیکھنا چاہتے ہو تو سرمہ حمیدی آنکھون مین
لگاؤ یہ کہکر ایک سرمہ دانی خوشنما نکالکر منصور جادو کو دی اور کہا کہ جب تک سرمہ آنکھون مین
رہیگا اسوقت تک تمکو تمھارا بھائی نظر آئیگا اور جب اثر سرمہ کا باطل ہوجائیگا تو پھر وہی حالت
ہو بھی ہوجائیگی منصور جادو نے کہا کہ جب سرمہ ختم ہوجائیگا تو اور سرمہ کہان سے آئیگا
ملک الموت قدرت نے کہا کہ اب سرمہ ملنا ممکن نہین ہی مین کسی کے پاس بغیر ضرورت قبض
روح کے نہین جاسکتا ہون اسوقت بھی اگر اس عورت کی روح نہ قبض کرنا ہوتی تو مین کیون
آتا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ ہمیشہ اثر اس سرمہ کا باقی رہے تو آنکھون مین نہ لگاؤ بلکہ سڑک جاؤ جب یہ سرمہ
دماغ مین پہونچیگا تو دیدہ دل روشن ہوجائینگی اسنے کہا کہ یہ ترکیب آپنے خوب بتائی اور سرمہ دانی کو کھولکر
نکالکر جو اوپر کی سائس کھینچی تو سرنے ناکمین اوپر تک بازی کھاکر آرہا بس ملک الموت فریب حسین برق کے
آئے اور جلدی نکلہ زبان سے اسکی کھینچ لیا اور کہا کہ کیا کہتی ہی منم ملک الموت قدرت یہ دیکھتے ہی
حسین برق تھر تھر کانپنے لگی اور سمجھی کہ اجل آگئی تمام اندام مین رعشہ پڑگیا ملک الموت نے ڈانٹ کر پھر
کہا کہ جو کچھ کہنا ہو کسی کو پیام دینا یہ وصیت کرنا ہو جلد بیان کر کہ وقت کم ہی حسین برق نے کہا کہ آپ پیغام
تو دیکھیگا جواب دیا کہ بان مین کہدونگا اسنے کہا آپ سے تو دشمنی پیدا ہوگئی ہی اب جن لوگون سے دوستی ہی انھین
یہ کام ہی خواجہ حضران بن عمر ثمالی سے اتنا کہدیجیگا کہ افسوس دل کی تمنا نہ نکلی ۔۔۔ دل کی دل ہی
رہی بات نہونے پائی + حیف ہی تجھسے ملاقات نہونے پائی + تمھارے واسطے اپنے دین و مذہب
سے ہاتھ اٹھایا مان باپ کو چھوڑا مگر تقدیر کی گردش نے تجھسے بھی ایسا بچھڑایا کہ اب سوا قیامت کے ملاقات
ہونا غیر ممکن ہی افسوس کہ وہ صحبت رقص و سرود آہ کی تھی ۔ چلے کھینچے تھے کہ ہم سیر جانان ہونگے + یہ نہ سمجھے
تھے کہ تیرون کے نشانہ ہونگے + دوبارہ وہ صحبت نہ نصیب ہوئی ۔ جہان سے حسرت دیدار بار لیکے
چلے + چمن سے داغ فراق سہار لیکے چلے + خیر تقدیر سے کیا زور ہی مگر شرط محبت یہ ہی کہ ہمکو فاتحہ خیر سے
فراموش نکرنا یہ کہتے کہتے اسکی آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے خضران کا دل بھر آیا اور ضبط نہو سکا جلدی سے گلا
لگاکے اپنی ہیئت اصلی پر آگئے اور کہا ای جان جہان مین تمھارے دشمنون کا ملک الموت ہون تم خوف زدہ نہو یہ سنتا
ہی حسین برق جادو ملے شرم کے غرق عرق ہوگئی گردن جھکالی اور کہنے لگی کہ او کمبخت تو نے بڑا دھوکا دیا اور راز
دل میرا دریافت کرلیا ہے مین کمبخت مرکیون نہ گئی اور یہ کلمات میری زبان سے اسکے سامنے کیون نکل گئے بقول شاعر
لازم یہ ہی کہ سوز محبت عیان نہو + جل جائیے اسطرح سے کہ مطلق دھوان نہو + مگر خود کردہ را علاجی نیست خضران
نے کہا کہ ای جان جہان مین تو پہلے ہی تیوری دیکھکے سمجھ گیا تھا تیرے چھپانے سے رنگ محبت کہین چھپ سکتا تھا
بقول شاعر ؎ محو دیدار تست ہم کن فیکون سے پہلے + اب بھلا پردہ کیے سے ترے کیا ہوتا ہی ملکہ حسین برق
بسبب شرم کے کوہ بیضا کی طرف چلی گئی اور خضران نے خنجر کھینچکر منصور جادو کو ذبح کیا کہ یہ سرمہ بہو تلی
ہوگھکر بیہوش ہوا ہی بس اسکے مرتے ہی آندھی چلی خاک اڑی تمام کوہ لرزنے لگا شرارے آتش کے چمک چمک کر
ہر طرف گرتے تھے اور آواز یہ آرہی تھین کہ کشتی مرا نام من منصور جادو بود حیف مردیم و جا ندیدیم و بطالب خود
نرسیدیم خضران اسکو مارکر خدمت مین ربیع الملک کی آیا صاحبقران نہایت پریشان تھا کہ معلوم نہیں
حسین برق اور خضران پر کیا گذری جسوقت خضران نے سامنے پہونچکر سلام کیا تو تردد صاحبقران کا کیا ہوا

فرمایا خواجہ خیریت بیان کر و حسین برق کا حال کہو حضران نے کہا کہ آپ کے اقبال سے غلام نے
ملک الموت قدرت بنکر منصور جادو کو مارا اور حسین برق کو پکڑ کر دبادہ کوہ بیضا کی طرف گئی سلطان جنی
نے صاحبقران سے کہا کہ جلد چلیے اور سلطان سجادہ نشین سے ملاقات کرکے انتظام مہرہ کا
کیجیے ورنہ پھر کوئی ساحر اگر سد راہ ہوگا کہ جز آپ کی تمام طلسم میں مشتہر ہوچکی ہے بدیع الملک نے
فرمایا کہ چلو اب پھر یہ چار دن آدمی روانہ ہوئے اور جلدی سے راہ کو قطع کرکے اس مقام پر پہونچے
جہان سلطان اپنے سجادۂ طاعت پر بیٹھے تھے سلطان صورت بدیع الملک کی دیکھکر برائے
تعظیم اٹھ کھڑے ہوئے اور نہایت عزت و توقیر کے ساتھ بٹھالیا اور حال دریافت کیا کہ کس سبب سے
اس طرف تشریف لانا ہوا بدیع الملک نے کہا کہ مین طلسم کشا ہون لوح نو دستیاب ہوگئی ہے مگر
بغیر مہرہ کے بیکار ہے اگر مہرہ آپ پاس ہو تو مجھے عنایت کیجیے مین کمال ممنون و مشکور ہونگا یہ سنکر انھون
نے کہا کہ بیشک مہرہ میرے پاس ہمین ہے محافظ مہرہ کا اشفاق جنی ہے اسکے نام رقعہ لکھے بھیجتا ہون
یقین ہے کہ وہ رقعہ دیکھتے ہی مہرہ بھیجدیگا یہ کہکر سلطان سجادہ نشین نے ایک رقعہ لکھکر خضران
کو دیا اور کہا کہ یہ رقعہ اشفاق جنی کو لیجاکر دو وہ مہرہ تمکو دیدیگا یہ سنکر خضران نے رقعہ لیا اور
اشفاق جنی کا دریافت کرکے پاس اشفاق جنی کے پہونچے سلام کرکے رقعہ دیا اشفاق جنی
نے رقعہ پڑھا لکھا تھا کہ اے اشفاق جنی تمھین معلوم ہو کہ عمر طلسم کی تمام ہوئی اور فتاح طلسم آپہونچا
میرے مکان مین مقیم ہے لوح اسکے پاس ہے مگر بغیر مہرہ کے بیکار ہے تم جنیان پرست سے ہو لہذا تمکو لازم
ہے کہ مہرہ بدست حامل ہذا فوراً میرے پاس روانہ کرو کہ تمھارے حق مین بہتر ہوگا اور اگر خلاف اسکے کروگے تو ہاتھ
سے طلسم کشا کے بہت پریشان ہوگے یہ مضمون پڑھکر اشفاق جنی نہایت پریشان ہوا اور اسنے خضران سے
کہا کہ تم چلو مین آونگا سلطان سجادہ نشین سے کہدینا کہ یہ چیز اس قابل نہین ہے کہ کسی کے ہاتھ بھیجدی جاے
مین خود آونگا تو لیتا آونگا خضران یہ سنکر مکان کے باہر آیا مگر چشم دابرو دیکھکر خضران کو شک گزرا اٹھا کہ ایسا
نہو یہ کوئی فتنہ برپا کرے صورت ایک جن کی بنکر دور جاکر کھڑے ہورہے یہان اشفاق جنی نے ایک رقعہ
ضوبان جادو کے نام تحریر کیا مضمون یہ تھا کہ اے مالک در بند اول آپ کس خواب خرگوش مین بیٹھے ہین
یہان قیامت ہوا چاہتی ہے فتاح طلسم کو لیکر سلطان سجادہ نشین آئے ہین اور مجکو رقعہ لکھ بھیجا ہے
کہ مہرہ بھیجدو مین نے اسوقت بہانہ کرکے ٹالدیا ہے آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ سلطان سجادہ نشین کے پاس بدیع الملک
خضران حرمان جنی سلطان جنی سب موجود ہین وہ اس امید مین بیٹھے ہونگے کہ اشفاق مہرہ لیکر آتا ہوگا
لہذا آپ اس رقعہ کے دیکھتے ہی کسی ساحر زبردست کو بھیجیے کہ وہ آکر سبکو قتل کرڈالے اور عرصہ کیجیے گا تو مہرہ
ہاتھ سے جاتا رہیگا اور تمام طلسم برباد ہوجائیگا یہ رقعہ ایک خادم کو دیا کہ جلد لیجاے ضوبان جادو کے پاس یہ خادم رقعہ
خادم رقعہ لیکر ضوبان جادو کی طرف روانہ ہوا یہان خضران تو مشکوک ہو ہی چکے تھے اور تاک ہی مین بیٹھے تھے
کہ دیکھے یہ جواب رقعہ کا کیا لکھتا ہے کہ اتنے مین خادم کو نکلتے ہوے دیکھا اور جسطرف سلطان سجادہ نشین تھے اسکے مخالف
راستے پر جاتے دیکھکر یہ اور بھی کھٹکے پکار کر کہا کہ ارے کہان جاتا ہے ایک بات رقعہ مین لکھنے کو رہگئی ہے پلٹا وہ بات بھی
لکھدین بھیجا کہ دے آنا یہ سنتے ہی وہ جنی پلٹا اور رقعہ خضران کے ہاتھ مین دیدیا خضران نے رقعہ کو دیکھنا شروع کیا
خادم یہ سمجھا کہ یہ کوئی نامہ ملازم معلوم ہوتا ہے ورنہ ایسے رقعہ کے دیکھنے کی کیا ضرورت ہے اسنے کہا کہ تم رقعہ کیون دیکھتے ہو

حضران نے ہنستے لیکر جو ہاتھ جھٹکا چار حباب بیہوشی اسکے منہ پر پڑکر پھٹے اور وہ جوان اسکا دماغ میں
اُسکے گیا کہ بیہوش ہوکر گرا حضران مضمون سے رقعہ کے آگاہ ہونے دل مین کہا کہ ہم تو اسکے چشم و
ابرو ہی سے حال اسکی مکاری کا سمجھ گئے تھے بس جلدی سے آپ اُس خادم کی صورت بنے اور رقعہ
تو داخل زنبیل کرلیا اور دوسرا ویسا ہی سادہ کاغذ لپیٹ کر سامنے اشفاق جنی کے آئے اور کہا کہ یہ کونسا کاغذ
آپنے مجھے دیا ہی دیکھیے تو سہی اشفاق جنی نے وہ کاغذ لیکر کھولا کاغذ کھلتے ہی غبار بیہوشی اوڑا اور تمام
دماغ مین اشفاق جنی کے پہونچا یہ چوبک مار کر بیہوش ہوا حضران نے اشفاق کو زنبیل مین ڈال لیا
اور رجال الباسی مدکر جسقدر مال واسباب اشفاق جنی کا تھا مع صندوق پارسے الماریان وغیرہ
سب نذر زنبیل کرلین اور وہان سے پاے شاطری مارتے ہوے خدمت سلطان سجادہ نشین
مین آئے سلطان نے کہا کہ مہرہ لاے حضران نے سارا واقعہ گذشتہ بیان کیا کہ اشفاق جنی نے یہ
فریب کیا تھا یہ کہکر رقعہ نکالکر پیش کیا جس وقت سلطان سجادہ نشین مضمون سے آگاہ ہوے پوچھا
کہ خواجہ یہ رقعہ کس طرح تمھارے ہاتھ آیا بیشک اشفاق جنی کا خط ہی ہی مین اسے پہچانتا ہون
اور دستخط بھی اُسی کے بنے ہوے ہین حضران نے کہا کہ مین اشفاق کو بھی پکڑ لایا ہون کہا نکالو اُسکو
کہان ہی حضران نے زنبیل سے اشفاق جنی کو نکالا اور ستون سے باندھکر ہوشیار کیا اسنے آنکھ کھولکر
جو دیکھا تو اپنے کو عجب حال پر ملال مین پایا آنکھین بند کرلین حضران نے کہا کہ آنکھ کھول یہ خواب نہین ہی
بلکہ عین بیداری ہی آگاہ ہوکہ منم خواجہ حضران بن عمرو نعمانی مین تیرے اُس خادم کو بھی پکڑ لایا ہون تو نے
جسکے ہاتھ رقعہ خوبان جادو کو بھیجا تھا یہ کہکر رقعہ بھی اُسکو دکھایا سلطان سجادہ نشین نے کہا کیون
اشفاق جنی یہ کیا حرکت تھی اتنو یہ نہایت خفیف ہوا اور سر جھکا لیا اور کہا کہ بیشک مجھسے بہت
بڑی خطا ہوئی مین امیدوار معافی کا ہون اور اب مہرہ حاضر کیے دیتا ہون کہا لاؤ اسنے کہا کہ یہان
میرے پاس کہان ہی اگر مجھے چھوڑ دیجے تو جاکر لے آؤن میرے مکان مین موجود ہی حضران نے کہا تم اُس
دن کا پتا دو جسمین مہرہ رکھا ہی مین اپنے عمل کے زور سے منگا لونگا تمھارے جانے کی ضرورت نہین ہی یہ سنکر
اشفاق جنی نے کہا کہ اگر آپ اسنے کمالات ایسے بیان کرتے ہین تو مین بھی نہایت مشتاق ہون یہ سنتے
ہی حضران زیر بغل ہاتھ لیکے اور کہا کہ لاؤ کٹورہ اسنے پانی پینے کا یہ کہتے کہتے کٹورہ ہاتھ مین آگیا
حضران نے سامنے رکھدیا اسنے غور سے دیکھا پہچانا کہ بیشک یہ وہی کٹورہ ہی ساتھ ہی خیال مین آیا
کہ دنیا مین ایک وضع کی سیکڑون چیزین ہوتی ہین ممکن ہی کہ یہ اور کٹورہ ہو اسی وضع کا بنا ہوا ہو حضران
نے کہا کہ اگر آپکو شک ہی تو لیجیے تو ناجی لیجیے یہ کہکر توتا بھی نکالکر سامنے رکھدیا اسر نام بھی اشفاق کا
لکھا ہوا تھا اشفاق نے توتے کو پہچانا اور اٹھاکر گلا اپنا پڑھنے لگا حضران نے کہا کہ اب چیزین نکالو
کہان ہین سلیمین جو چیزین منگادونگا وہ نے تو نکالا اشفاق نے کہا مین نے سب چیزون آپکو بخشین مگر یا سب
آپ پر نثار ہی حضران نے بیس بائیس چیزین اسی طرح نکالکر سامنے اشفاق جنی کے رکھدین اور کہا کہ اتنو
نے سنکر کہا کہ بیشک مین آپکے کمال کا قائل ہوگیا یہ تماشا دیکھ دیکھکر دلیل سلطان سجادہ نشین مسکرایا
اشفاق جنی نے حضران سے کہا کہ اب بتا مجھے اُس صندوقچہ کا سنیے کہ وہ جو مشرق کی طرف بنا ہے اسمین
جو صندوقچہ رکھا ہوا ہی اُسمین مہرہ ہی اگر آپ اُس صندوقچہ کو منگالین تو بیشک ہی مائل ہو جاؤنگا یہ سنتے ہی حضران

نے پھر ریشمی ہاتھ ڈالا اور صندوقچہ نکالکر رکھدیا یہ دیکھکر اشفاق جنی کے ہوش اُڑگئے اور کہا کہ خواجہ بیشک آپ کامل ہین مگر یہ کمال میرے ذہن مین نہین آیا کہ اب کسی کی مجال نہین ہے کہ اس صندوقچہ کو اٹھائے مجھے یہ بتا دیجیے کہ آپ اسے اٹھا کیونکر لائے خضران نے کہا مجھمین قوت ہی مین پھر اُٹھائے لیتا ہون اتنا سا صندوقچہ اُٹھانا کوئی بڑے کمال کی بات ہی یہ کہکر اب جو قصد کیا تو صندوقچہ اُٹھ نہ سکا اشفاق ہنسا اور کہا خواجہ کوئی اسے اٹھا نہین سکتا اتنے صاحب بیٹھے ہین اٹھا تو لین مین خط غلامی لکھتا ہون اور جان جان بدتا ہون یہ سنکر حرمان جنی اپنی جگہ سے اُٹھے اور زور کیا کچھ نہوا بعد اسکے سلطان سجادہ نشین نے زور کیا جب بھی صندوقچہ نہ اُٹھا سلطان جنی نے زور کیا کچھ نہوا اب بدیع الملک بل کرکے اُٹھے اشفاق جنی نے کہا ای شہریار لوح گلے سے اتار ڈالیے اور پھر زور کرکے اُٹھا لیجیے تو مین جانون اگر لوح پہنے رہیگا تو یہ اُٹھ آئیگا یہ سنکر بدیع الملک نے لوح گلے سے اتار ڈالی اور وہ ہاتھ جسسے گرز سام بن نریمان اُٹھایا کرتا تھا مین سے صندوقچہ اُٹھایا مگر نہ اُٹھ سکا بدیع الملک نے ایسا زور کیا کہ پسینے مین غرق ہوگئے اشفاق جنی نے کہا ای شہریار عالی وقار یہ صفت مہرہ کی ہی کہ بغیر لوح کے لگائے نہ اُٹھ سکیگا یہ جس طاق پر رکھا تھا وہین رکھا تھا مین بھی اسے اُٹھا چھوڑ سکتا تھا ہان امین تھا اسکا اب لوح گلے مین ڈالکر اسے اُٹھا لیجیے بدیع الملک نے جس وقت لوح پہنکر زور کیا پھول کی طرح صندوقچہ اُٹھ آیا اشفاق نے کہا کہ کنجی اسکی اور مقام پر رکھی ہی خضران نے کہا اسکا پتہ بھی بتاؤ اسنے کہا کہ پہلے یہ بتایئے کہ آپ اسے لائے کیونکر پھر مین بتا دونگا خضران نے کہا مین نے جال الیاسی ادکر اُٹھا لیا تھا یہ صفت اُس جال کی ہی کہ اگر کوہ بھی اندر اُس جال کے آئیگا تو پھل معلوم ہونے لگیگا اشفاق جنی نے کہا کہ واقع مین آپکو جیسا سنا تھا اُس سے بڑھکر پایا اب پتہ بھی سنیے مکان مین میرے سانگلدسے رکھے تھے اگر مجکو دھوکا دینا ہوتا تو مین کہ دیتا کہ خانہ الماریہین بھی ہی ہر ایک مین مصنوعی کنجی موجود ہی مگر اصلی کنجی ایک پرانی الماری مین ہی ایک پتلا ہی اُس پتلے کے پیٹ مین کنجی ہی خضران نے وہ الماری بھی زنبیل سے نکالی اور الماری کھولکر پتلے کو نکالا سیدھے اور شہاب کا تیار رکھا تھا خضران نے پیٹ اُس پتلے کا چاک کیا اور کنجی نکالکر بدیع الملک کو دی بدیع الملک نے صندوقچہ کو کھولا دیکھا کہ ایک بالشت بھر کا مہرہ اندر اُسکے رکھا ہوا ہی اشفاق جنی نے کہا کہ اس مہرہ کو سوا صاحب لوح کے کوئی اُٹھا نہین سکتا مہرے پر بھی سب نے زور کیا مگر مہرہ کسی سے نہ اُٹھ سکا آخر کار بدیع الملک نے مہرہ جیب مین رکھا لوح کو گلے مین ڈالا اور حکم دیا کہ اب اسے ستون سے کھول دو کہ اسنے سچ سچ بتا دیا اشفاق کو بحکم صاحبقران رہا کیا اسنے قدمبوسی حاصل کی سب نے مبارکباد دی اب سلطان جنی بدیع الملک کو لیے ہوئے اپنے مکان پر آیا اور سامان دعوت ضیافت مہیا کیا بارگاہ داؤدی نکالکر برپا کی اور بدیع الملک سے عرض کی کہ مین اس تحفہ طلسمی کا امین تھا یہ تحفہ حاضر ہی صفت اسکی یہ ہی کہ کیسا ہی ساحر دبردست یہان آئے مگر سحر بھول جائیگا بدیع الملک بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ایسی چیز کی اس مقام کے واسطے ضرورت بھی تھی کہ تم لوگون کی محافظت بغیر اسکے محال ہی اب تم سب یہان اطمینان سے بیٹھو اور مین فتاحی طلسم کے ارادہ سے جاتا ہون یہ سنکر خضران نے وہ جریب بھی زنبیل سے نکالکر بدیع الملک کو دی جو مہر شعیب نے عنایت کی تھی اور کہا

رقعہ بھی حاضر کیا شاہزادہ نے یہ سب چیزین لے کر قبضہ مین کین مہرہ جیب مین رکھا
لوح بغل مین دابی اور ہر ایک سے رخصت ہوکر چلے تھوڑی دور جاکر مہرہ کو لوح پر
رکھا حروف روشن ہوئے بدیع الملک نے عبارت کو پڑھ کر مطلب حاصل کیا
اور ایک سمت روانہ ہوئے انکو راہ مین چھوڑا جاتا ہی بعد جانے بدیع الملک کے
خواجہ خضران بن عمر ثانی اور سلطان جنی مین باتین ہوئین خواجہ نے سلطان
سے کہا کہ میرا جی گھبرا رہا ہی معلوم ہوتا ہی کہ حسین برق جادو پر کوئی آفت آنے والی
ہی مین بھی جاتا ہون مین نے اسکو بہت ستایا تھا وہ مجھ سے ناراض ہوکر چلی گئی ہی
نہین معلوم کہان ہوگی یہ سنکر سلطان جنی نے کہا خواجہ یقین ہی کہ ملکہ حسین برق
بھی طوطی حصار مین ہونگی جہان کہ ملکہ روشن گہر اور حصار سحر بند ہین لیکن اگر
اسطرف جانے کا قصد ہی تو ایک پیام میرا بھی اس یار جانی و محبوب جانی ملکہ حصار
سحر بند کو دیدیجیے گا یہ کہکر اسنے ایک رقعہ شوقیہ لکھ کر خواجہ خضران کو دیا خضران
بھی رقعہ لے کر جانب طوطی حصار روانہ ہوئے چونکہ خواجہ پتہ سے واقف نہ تھے
لہذا برائے راہبری حرمان جنی و اشفاق جنی کو ساتھ لے لیا تھا انکو بھی طوطی حصار کی
سمت روانہ رکھا جاتا ہی اور کچھ حال مہتر مظفر گرد پا اور مہرام جرم پوش عیاران
ضوبان جادو کا بیان ہوتا ہی کہ یہ برائے خبر شہر سلطانیہ آئے ہوئے تھے جسوقت
انھین معلوم ہوا کہ مہرہ بھی بدیع الملک کے ہاتھ آگیا اور لوح تو پہلے ہی سے قبضہ
مین تھی تو یہ ضوبان جادو کی خدمت مین روانہ ہوئے اور جاکر تمام ماجرا بیان کیا
کہ آپ کس خواب خرگوش مین ہین وہان فتاح طلسم نے مہرہ بھی حاصل کر لیا اب ربند
کی خیریت نہین معلوم ہوتی پہلے ناصر و منصور کو آپ کی دختر نیک اختر نے جاکر مارا بعد
اسکے سلطان سجادہ نشین کی سعی سے اشفاق جنی تک پہونچی اور مہرہ
دستیاب ہوا اب فتاح طلسم مرحلہ پر آتا ہی ہم نے اطلاعاً عرض کر دیا آئندہ حضور کو
اختیار ہی یہ سنکر ضوبان جادو کے اندام مین رعشہ پڑگیا اور اسنے کہا کہ اچھا تم تو اس
انتظام کی خبر رکھو اور ہوشیار رہو مین عرضی خداوند کو لکھتا ہون یہ کہکر اسنے ایک
عرضی اس مضمون کی لکھ کر تیار کی کہ یا خداوند غضب ہوگیا لوح اور مہرہ دونون چیزین
طلسم کشا کو مل گئین اور اب وہ مرحلہ کیطرف آتا ہی ہمارا تو وقت آخر قریب ہی اور
حلد حق نمک سے ادا ہوا چاہتے ہین اب حضور سے جو انتظام ہوسکے وہ کیجیے اگرچہ
ہمین دشمن کو میری دختر بدا ختر نے بہت مدد دی تھی ساحران زبردست اسکے
ہاتھ سے مارے گئے لیکن اس سے زیادہ افسوس کے قابل یہ امر ہی کہ خداوند زادے
بھی طلسم کشا کے شریک ہوگئے ہین بلکہ اسپر عاشق ہین بلکہ انھین کی وجہ سے
اس چھوکری کا مزاج بھی بدلا اور اشتعال ہوا ورنہ اتنی مجال نہ تھی کہ یہ اتنی
بڑی جرأت کرسکتی اور حضور کی بیحرمتی ملکہ حصار سحر بند نے بھی بہت مدد دی ہی

انھین کی وجہ سے طلسم کشا غار کی بلاؤن سے محفوظ رہا ورنہ کب کا ہلاک ہوگیا ہوتا وہی
مثل ہو کہ گھر کے چراغون سے آگ لگا چاہتی ہو سو شعلے بھڑک بھڑک کے اُٹھے دل
کے داغ سے + آخر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے + لہذا یہ سب سامان ایسے ہین
کہ مرحلہ بچتا نہین نظر آتا اگر ہین مرحلہ کو چھوڑ کر اُس گیسو بریدہ کی گرفتاری کو جاتا ہون
تو نہین معلوم بعد میرے یہان کیا حالت پیدا ہوا ور اگر یہین رہتا ہون تو بھی کیا
کر لونگا کہ فتاح طلسم کے پاس مہرہ اور لوح دونون چیزین موجود ہین غرضکہ اب وہی
حالت ہو کہ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن ماسوا اسکے اگر خود جاؤنگا تو وہ دختر بداختر
مجھ سے بھی مقابلہ کرنے کو موجود ہو جائے گی پھر باپ کا بیٹے سے مقابلہ کرنا یہ بھی ایک
ناپسندیدہ امر ہو کہ اگر اُسکو مارا تو اپنے نہ کیجے نہین آپ چھری بھونکی اگر اُسکے ہاتھ سے
قتل ہوگئے تو بھی دشمنون کی نجات کا سامان ہوگا پھر کیفیت میرا اسی مقام پر موجود
رہنا مناسب معلوم ہوتا ہو آیندہ جو حکم دیا جائے یہ عرضی لکھکر روانہ کی جسوقت یہ نوشتہ
پاس اکوان تاجدار کے پہونچا اور اُسنے پڑھا تو اکوان تاجدار نے عرض کی کہ یا خداوند
تعالان میری راے مین تو زندہ رکھنا ان بلاؤن کا کسیطرح اچھا نہین ہو اب مجبت
سے اٹھی آپ ہاتھ اُٹھائین اور حصار سحر بند سے نہین دست بردار ہوتا ہون کسی
ساحر زبردست کو بھیجکر دونون کو قتل کرا ڈالیے یہ سُنکر اکوان تاجدار نے اقوان
بن خلخال جادو کیطرف دیکھا کہ یہ ساحر زبردست بزرگ طلسم کہلاتا ہو اور نہایت
ساحر معزز ہو اُس سے کہا تمھین حکم دیا جاتا ہو کہ جلد جاکر دونون چھوکریون کو مع
مکان بلکہ تمام صحراے طوطی حصار کو پھونک دو نہ یہ ننگ خاندان زندہ رہین گی
نہ بزرگون کے نام مین دھبا لگے گا اور بعد واپس آنے کے تم کو قتل طلسم کشا کے
واسطے بھیجا جائے گا کہ وہ سرکش مرحلۂ اول کیجانب چل چکا ہو یہ حکم پاکر اقوان
بن خلخال جادو اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنا سامان سحر لے کر جانب بیابان طوطی حصار
روانہ ہوا اور جاتے جاتے قریب طوطی حصار کے پہونچا ایک مقام پر ٹھہر گیا
اور جھولی سے ایک ڈبیہ زنگاری رنگ کی نکالی جسمین غبار زنگاری بھرا ہوا تھا
اقوان بن خلخال جادو نے اُس غبار کو منتشر کرنا شروع کیا وہ غبار ایک ابر زنگاری
ہوکر پھیلنے لگا جسوقت یہ حالت ملکہ حصار سحر بند نے دیکھی نہایت پریشان
ہوئی اور ملکہ روشن گہر سے کہا کہ عتاب خداوندی نازل ہوگیا اب آثار امن و
امان کے نہین پائے جاتے وہ انیسین جلیسین جو کہ واقف راز تھین کہنے لگین
کہ آپ نے طلسم کشا کی جان بخشی کی کیا وہ تا اس حال مین آپ کی خبر نہ لے گا
سُنا تو یہ ہو کہ وہ بڑے خدا ترس ہین خیرون کے واسطے جان کو جان نہین
سمجھتے ہین نہ کہ آپ تو اُنکی محسن اور محبوبۂ دلفروز ہین یہ ہو نہین سکتا کہ وہ اسطرف
ہین نہ آئین حصار سحر بند نے جواب دیا کہ اول تو وہ خود نہین معلوم کس بلا ہین

پھنسے ہوئے علاوہ اسکے اگر موقعہ حاصل ہوگیا ہوگا تو وہ دربند پر گئے ہونگے اسطرف
کیون آنے لگے اور اُنھین یہ کیا معلوم کہ ہم لوگ کس بلا مین مبتلا ہین اور دربند کی
طرف سے آتے ہین اتنا عرصہ ہوگا کہ یہان خاک تک ہم لوگون کی متنشر ہوجائے گی
آئینگے تو کیا پائینگے بقول شاعر ؎ تا تو بمن میرسی من بخدا میرسم + یہان تو یہ ہل چل مچی
ہوئی تھی ہرا قوان بن خلخال جادو نے دوسری ڈبیہ کھولی اور اُسمین سے چار پتلے
نکالے کہ ہاتھ مین ہر ایک کے ایک ایک مشعل فروزان تھی اُن پتلون نے ہوا لگتے ہی
قد و زور کیے اور کہنے لگے کہ کیا حکم ہوتا ہے ہرا قوان بن خلخال جادو نے کہا کہ جاکر
طوطی حصار کو پھونک دو پتلون نے جاتے ہی چارون حدین روک لین اور آگ
لگانا شروع کردی شعلے بھڑکے اور طوطی حصار جلنے لگا بعد اُسکے اقوان نے
تیسری ڈبیہ کھولی اور اُسمین سے بھی چار پتلیان نکالین اُنکے ہاتھ مین ایک جال تھا
اقوان نے کہا کہ جاکر اس جال کو طوطی حصار پر پھینک دو یہ سُنکر وہ پتلیان بلند ہوئین
اور فضاے آسمان مین وہ جال تان دیا کہ اگر کوئی طائر باغ تک اُڑکے نکل جانے کا
قصد کرے تو راستہ نہ پائے جسوقت شعلے بھڑکے اور طوطی حصار جلنے لگا تو عجیب
کیفیت ہوئی کہ طائر اُڑکر اِدھر سے اُدھر جاتے تھے اور اُدھر سے اِدھر آتے تھے اور
غور کرتے تھے مگر آگ چارون طرف پھیلی ہوئی تھی نکلنے کا راستہ نہ ملتا تھا جو
طائر بلند ہوتا تھا وہ جال مین ٹکرا کر گرتا تھا اور جلکر خاک ہوجاتا تھا شعلے فنا
کی صدا بلند کر رہے تھے جھونکے ہوا کے اپنے دامن مین شعلے بھرے ہوئے ہر طرف
آگ پھیلاتے پھرتے تھے قصر مین ملکہ روشن گہر کے صداے فریاد بلند تھی اور شعلے
دامن دراز کرتے جاتے تھے ہر جھونکے مین ہوا کے سو سو قدم آگ آگے بڑھ آتی تھی
طائر کباب ہو رہے تھے درخت جل رہے تھے ہر درخت ہمہ تن شعلہ معلوم ہوتا تھا
تمام صحرا مین آگ لگی ہوئی تھی عورتین ملکہ حصار سحر بند سے کہہ رہی تھین کہ اے ملکہ آفاق
آپ خداوند نادیون کو لے کر یہان سے کسیطرح نکل جائیے روشن گہر کہتی تھی کہ تم
لوگون نے میرا ساتھ دیا ہے مین تمھارا ساتھ دونگی مرگ انبوہ جشنے دارد یہ کیونکر ہوسکتا ہے
کہ تم سب کو اس آگ مین جلنے دون اور اپنی رہائی کی تدبیر کرون حصار سحر بند نے کہا
کہ اگر راہ نکلنے کی ہوتی تو جیسے ایک کا نکلجانا ویسے سب کا نکلجانا وہ عورتین بھی کہتی
تھین کہ نہین آپ کو شش تو کیجیے ہاتھ پاؤن ہلانا ضرور چاہیے پھر مقدر ہے بیٹھے
جل جانے سے تو لڑکر مرنا اچھا ہے عجب دل کی مضبوط اور وفادار یہ عورتین تھین کہ چاہتی
تھین کسیطرح مالک ہماری بچ جائے ہم پر جو گذرنی ہو وہ گذر جائے آخر کار اسی
حیص بیص مین شعلے قریب آگئے اور آتشی حصار گرد قصر کے قائم ہوگیا بس یہ دیکھتے
ہی حصار سحر بند نے گلے پر اپنے ہاتھ ڈالا اور مالا موتیون کا اُتار کر اُسے گردش دی
کہ ایک دیوار سفید قائم ہوگئی اور اُس دیوار نے شعلون کو اتنی دیر کے واسطے

روک لیا کہ حصار سحر بند نے روشن گہر کو لیا اور کنیزون سے کہا کہ جسے چلنا ہو وہ سحر کرکے
بلند ہو اور ساتھ میرے چلے یا تو مین اس جال کو توڑ کر نکل گئی اور ساتھ میرے جو جو
ہونگا وہ نکل جائے گا اور یا بالاے ہوا پھڑک پھڑک کر اور جال مین پھنس کر کام تمام
ہو جائے گا یہ کہتے ہی حصار سحر بند نے پھوا سم سحر پڑھا اور کڑک کر بلند ہوئی یہ معاملہ
ہوا کہ ایک بجلی چمک کر چلی ہو کہ نہ طبق آسمان کو توڑ کر نکل جائے گی لیکن جسوقت
یہ جال تک پہونچی دونون کے سر جال سے باہر ہوئے لیکن جسم نہ نکل سکے کہ جالے
جال کے چھوٹے تھے اور نہ جال ٹوٹ سکا دونون لٹک کر رہ گئین ساتھ ملکہ کے جو عورتین
بلند ہوئی تھین وہ بیچاریان ٹکڑا کر گرین اور جلکر خاک ہو گئین اب یہ کیفیت ہو کہ گرد نین
جال مین پھنسی ہوئی ہین اور شعلے بھڑک بھڑک کر بلند ہو رہے ہین تمام طوطی حصار
آتش حصار ہو رہا ہو اور اب شعلے زبانین دراز کر رہے ہین کہ ان دونون کو بھی جلا کر خاک
کر دین حصار سحر بند کیسے کیسے سحر کر رہی ہو اور چاہتی ہو کہ جال کو چیر کر نکل جاؤن مگر
کیا ممکن تھا کہ جال کو یہ توڑ سکتی آخر کار حالت اضطراب مین فلک کیجانب دیکھا
کہ اے خداے آسمانی اگر تو چھو قدرت رکھتا ہو تو اسوقت اضطرار مین ہماری فریاد رسی
کر اور ہمین اس بلاے بجات دے کہ اب سوا تیری ذات کے کسی کا سہارا نہین ہو
بس یہ کہنا تھا کہ فلک پر ایک ابر نمودار ہوا اور نعرہ ہوا کہ منم ملکہ حسین برق جا
یہ کہکر اور تڑپ کر جو گری ہو دونون شاہزادیون کی گرمین ہاتھ ڈالکر چاہا کہ لے
نکلون گئی پھندے جال کے توڑے آخر کار خود بھی الجھ کر رہ گئی اب راوی شیرین
کلام بیان کرتا ہو کہ ملکہ ایوان نہ طاقی بہن اکوایں تاجدار کی جو زمانہ سابق مین
مسلمان اسلام ہو چکی ہو جسکا ذکر اس حقیر سراپا تقصیر بیخ تصدق حسین نے جلد سوم
آفتاب شجاعت مین تحریر کیا تھا کہ یہ سمندریہ مین بھی آکر لڑی ہو اور شریک
بدیع الملک کی ہو چونکہ بہت دنونسے اسنے اپنی بھتیجی یعنے ملکہ روشن گہر کو
نہ دیکھا تھا تو دل اسکا بیتاب تھا کہ اسکو مثل فرزندان کے ایوان نہ طاقی نے پرورش
کیا تھا چنانچہ اسکے اشتیاق دید مین یہ وہان سے چلی تھی کہ پوشیدہ طور پر اپنی بھتیجی
کو دیکھ آؤن جسوقت متصل طوطی حصار پہونچی تو یہان عجب قیامت برپا دیکھی
کہ شعلے بھڑک رہے ہین طوطی حصار جل رہا ہو اور بالاے ہوا ایک جال کھینچا ہوا
ہو اسمین حصار سحر بند جنی برق روشن گہر مثل مرغ بسمل کے پھڑک رہی ہین
بس یہ دیکھ کر ایوان نہ طاقی کو تاب ضبط باقی نہ رہی اور وہین سے کڑک کر گرے
اور ایک ہاتھ مین تو اسنے روشن گہر کو لیا دوسرے ہاتھ مین حصار سحر بند
اور حسین برق کو لیا اور چاہا کہ کڑک کر نکل جاؤن جال الجھا پس اسنے اف کی
کہ تمام جال جل کر خاک ہو گیا اور ایوان نہ طاقی ان تینون شاہزادیون کو
لے کر چلے تھے کہ قضاے کار و اتفاقات روزگار اسطرف سے حریان نقش بند

بیٹا اقوان بن خلخال کا آتا تھا اسنے جو دیکھا کہ ایوان نہ طاقی نے تینون اسیرونکو
رہا کرلیا اور سحر کو میرے باپ کے مٹا دیا بس اُسیوقت اُسنے ایک اور حال مارا
ایوان نہ طاقی اسکے جال سے بیخبر تھے جال پڑتے یہ الجھ گئے سحر کرنے کا قصد کیا
سحر یاد نہ آیا کہ اس جال کی تاثیر یہی ہے جو اسمین پھنستا ہے وہ سحر بھول جاتا ہے بس
حرمان نقش بند نے نعرہ کیا آواز جو اسکی اقوان بن خلخال نے سنی کہا اے فرزند
مرحبا صد مرحبا کیا وقت پر تو پہونچا ہے کہ بات رکھ لی ورنہ بلکہ ایوان اسیرون کو
لے ہی گئی ہوتی اُدھر تمام طوطی خصار جلکر خاک ہوگیا بلکہ یون کہیے کہ دشمنون کے
واسطے طوطیا سے چشم بن گیا اور دوستون کے دل جلے جو مقام لائق سیر و رشک
گلستان ارم تھا وہ جہنم نظر آنے لگا چشم زدن مین کیا سے کیا ہولیا اب اقوان بن خلخال
وحرمان نقش بند اسیرون کو لیے ہوئے ایک کوہ پر آئے اور اقوان نے
اسیرون نے قتل کا ارادہ کیا حرمان نقش بند نے کہا کہ آپ یہ کیا غضب کرتے
ہین یہ کن کو قتل کرتے ہین اگرچہ خداوندا سوقت طیش مین ہین لیکن جسوقت
محبت پدری جوش کرے گی اور غیال اپنی دختر حور جمال کا آئے گا تو کیا خون ناحق
حلال جائے گا ضرور اسکے عوض مین آپ قتل کیے جائیگے گا اقوان نے کہا اے فرزند
تو ابھی ناتجربہ کار ہے ان لوگون کا زندہ رکھنا بالکل عقل کے خلاف ہے تجھے خداوند حکم
قاطعی دے چکے ہین ایسا نہ ہو کہ انکے زندہ رکھنے مین کوئی فساد برپا ہو اور بنا ہوا
کام بگڑ جائے حرمان نقش بند نے کہا میری کسیطرح رائے نہین ہوتی کہ آپ
انکو قتل کیجیے اگر آپ کو حکم قتل بھی ملا ہوگا تو صرف شاہزادیون کے واسطے اور یہان
دو قیدی بڑھے ہوئے ہین ایک ملکہ نہ طاقی بہن خداوند کی اور دوسری دختر بادشاہ
دربند اول کی اگر ان لوگون کو زندہ لے گئے تو جیسے دو کا لیجانا ویسے چار کا اور اگر
اکھین بھی قتل کیا تو کیا معلوم انکا قتل مصلحت خداوند کے موافق ہو یا مخالف
اس سے ہر طرح یہی بہتر معلوم ہوتا ہے کہ انکو خدمت مین خداوند کی لے چلیے
وہ چاہین قتل کرین چاہین بخشین یہ سنکر اقوان بن خلخال کی بھی رائے بدل گئی
اور اسنے بھی کہا کہ اے فرزند تو سچ کہتا ہے بلکہ ایوان نہ طاقی کی نسبت مین کچھ نہین
کہہ سکتا یہ خواہر خداوند ساحرہ زبردست ہین اور نہین معلوم کہ یہ گرفتار ہی کیونکر
ہوگئین خیر اب تو اپنے مکان کیطرف جا اور مین ان قیدیون کو لے کر خدمت
مین خداوند کی جاتا ہون یہ سنکر حرمان نقش بند تو اپنے مکان کیجانب روانہ
ہوا اور اقوان بن خلخال جادو نے ان تینون کی زبانپر تکلہ سوزن کیسا اور
روشن گھر کو یون ہی رہنے دیا کہ یہ سحر نہین جاتی ہے بعد اسکے ایک تخت سحر تیار کیا
اور چارون کو تخت کے چارون اسیرونکو بٹھا کر رسن سحر سے باندھ دیا اور
خود بیچ مین بیٹھا اور تخت کو بالا لے ہوا اڑاتا ہوا لے چلا کہ کوئی عیار چالاکی کرے

انکو رہا نہ کرے تخت اڑاتا ہوا چلا تھوڑی دور گیا ہوگا کہ دیکھا اسنے جانب آسمان سے
ایک لبۂ نور چلا آتا ہے اسنے اپنے تخت کو بھی بلند کیا کہ دیکھوں یہ نور کیسا ہے جب قریب پہونچا
تو دیکھا کہ ایک تخت ہوا پر اڑتا ہوا چلا آتا ہے بالائے تخت ایک نمگیرہ زرتاری کھنچا ہوا
ہے جسمین جھالر موتیون کی لگی ہوئی ہے ایک ایک موتی بیضۂ کنجشک کے برابر ہے تخت پر
ایک مرد بزرگ دراز ریش و دراز قامت بیٹھے ہوئے ہین ڈاڑھی ہین اُنکی بال بال موتی
پروئے ہوئے ہین جواہر بیش بہا نصب ہین اور ایک تاج مرصع مکلل بجواہر سر پر
رکھا ہوا ہے کہ ایسا تاج کبھی نظر سے نہ گذرا تھا شاہان عالم بھی اس تاج کے محتاج
ہین اور دو شخص جوان دونون پہلوون ہین اس مرد پیر کے بیٹھے ہین اور دو گلدستے
سامنے رکھے ہوئے ہین پشت پر دو ناز نینین حور جمال پری تمثال کھڑی ہوئی ہین مورچھل
اُنکے ہاتھون مین ہین جب ہنستی ہین تو بتیس بجلیان چمک جاتی ہین دہن سے
خوشبوے مشک و عنبر وغیرہ کی آرہی ہے کہ دماغ جان کو معطر کیے دیتی ہے پان کی سرخی
گلوے نازک سے نمایان ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صراحی بلور سے مے گلگون اتر رہی ہے
اقوان نے جو یہ سامان دیکھے نہایت حیران ہوا کہ یہ کون بزرگ ہین جنکی شان و شوکت
ہزار دند طلسم سے بھی زیادہ ہے اُنسے ملنا چاہیے یہ خیال کرکے تخت کو بلند کیا اور سامنے
تخت پیر مرد کے جاکر سلام کیا اس پیر مرد نے منھ اپنا اسکی طرف سے پھیر لیا اقوان
نے دست بستہ ہوکر عرض کی کہ مجھ سے کیا خطا ہوئی جو آپ نفرت ظاہر کرتے ہین
اور میری جانب سے روگردانی کرتے ہین ابھی تک تو مین آپ سے واقف بھی نہین
ہونے پایا ہون کہ آپ کون بزرگ ہین یہ سُنکر جو شخص مرد پیر کی بائین جانب بیٹھا
تھا اُسنے جواب دیا کہ او بے ادب خداوند کو سجدہ کے بدلے سلام کرتا ہے اندھے
یہ خداوند سجدہ ہزار ملک باختر خداوند زمرد شاہ المعروف بہ لقاے بے بقا ہین اور
ہین زبرجد شاہ ہون اور دوسری جانب فرعون شاہ بیٹھے ہین بس یہ سُنکے
اقوان جادو لرز گیا اور گڑگڑا کر کہنے لگا کہ غلام نے نہین پہچانا خطا اس عاصی سے ہوئی
معاف فرمایئے مین نے تو سُنا تھا کہ خداوند نے دنیا کا رہنا ترک کر دیا ہے اور عالم
عالم بالا کی سیر کیا کرتے ہین یہی وجہ دھوکا کھانے کی ہوئی ورنہ ضرور پہچان لیتا اب
مین سجدہ کرتا ہون اور قدم چومونگا میرے نصیب جاگ گئے کہ خداوند باختر کی
دید حاصل ہوئی یہ کہکر قدمون کیطرف جھکا تھا کہ لقاے بے بقا نے منع کیا
اور کہا کہ بس علحدہ رہنا قریب آنے کا قصد نہ کرنا کہ ہم نے اہل دنیا سے کنارہ
کر لیا ہے اور اب ہم تم لوگون کے سایہ سے بھاگتے ہین جو مقصد تمھارا ہو وہ
وہین سے بیان کردو اگر عرض تمھاری لائق پذیرائی ہوگی تو ضرور نہ جواب صاف
دیا جائے گا اول یہ بتاؤ کہ تم آتے کہانسے ہو اسنے عرض کیا کہ جب حضور بڑے
خداوند کہلاتے ہین تو آپ پر سب حال روشن و منور ہوگا عرض کرنے کی کیا

حاجت ہی یہ سُنکر خداوند کو بہت غصہ آیا اور کہنے لگا کہ اعتقادات تیرے خام معلوم ہوتے ہین اور تو امتحان لیتا ہی کہ یہ خداوند اصلی ہین یا نقلی ہین سن مجھسے کہ تو بیابان طوطی حصار سے آتا ہی اور بیان کرون اسنے کہا کہ اب مین خود عرض کیے دیتا ہون آپ غصہ نہ فرمائین بیشک آپ خداوند ہین مگر اب اس مشکل کو حل کیجیے کہ مین نے حکم خداوند طلسم سے چار عورتون کو گرفتار کیا ہی ایک خداوندی دختر دوشن گہر ہی اور دوسری نائب خداوند کی بیٹی حصار سحر بند ہی تیسری ضیوبان بہادر کی دختر حسین برق جادو ہی اور چوتھی ملکہ طلسم یعنے ایران خطا کی ہی یہ سب خدا پرستون کی شریک ہوئی تھین اسوجہ سے مین نے ان سب کو گرفتار بلا کیا ہی اور خدمت مین خداوند طلسم کی سے لیے جاتا ہون لیکن یہان ہزار طرح کے خوف ہین کہ وقت نازک آگیا ہی عمر طلسم کی تمام ہو چکی ہی اور زمانہ بربادی طلسم کا ہی ایسا نہ ہو کہ کوئی افتاد پڑے اور یہ لوگ رہا ہوجائین تو پھر قیامتین برپا کرینگی یہ سُنکر لقمانے کہا کہ مین ان منحوسون کا دیکھنا پسند نہین کرتا جاؤ جلد انھین لے جاؤ یہ سُنکر ربرجد شاہ نے کہا کہ یا خداوندا اسنے بڑا کام کیا ہی حال پر اسکے رحم کھائیے قطعاً اگر یہ ان اسیرونکو لے کر اکوان تاجدار کے پاس جائے گا تو ضرور یہ قیدی رہا ہوجائینگے اور طلسم کو برباد کرینگے اور اگر یہ طلسم باقی رہے گا تو ساکنان طلسم خدا پرستونکا انتقال کرینگے اور ان بدبختونکا عوض ان لوگون سے لینگے جو ان بیچارگان خاطی کے ہاتھ سے آپ پر ہو چکی ہین بہتر یہ ہی کہ ان اسیرونکو اپنے ساتھ لیتے چلیے اور بہنم مین پھکوا دیجیے بلکہ بقائے طلسم کی تقدیر کر دیجیے کہ یہ لوگ بچ جائین کہ اب نام خداوندان گذشتہ کا اکوان تاجدار سے زندہ ہی اور یہ اسی تک نام خداوندی کو روشن کیے ہوئے ہی یہ سُنکر لقمانے کہا کہ اچھا یہ تمھاری خاطر سے مجھے کیا کام تھا مین نے ہمیشہ ان بندگان خاطی کی ایسی ایسی رعایتین کی کہ اوقی خداوندی تک مٹوا دی دوسرونکا کیا ذکر ہی یہ کہکر ہاتھ بڑھایا اکوان تاجدار نے ایک ایک قیدی کو دینا شروع کیا اور لقمانے ایک ایک کو لے کر غائب کرنا شروع کیا جو زیر بغل گیا وہ غائب ہو گیا اکوان تاجدار حیران ہی کہ آج تو خداوند لقمان عجب قدرت نمائی کر رہے ہین کہ ادھر قیدی کو لیا اور فرشتگان عذاب اسکو اٹھا لیگئے جب سب قیدیون کو فرشتون کے حوالے کر چکے تو فرعون شاہ نے لقمان سے کہا کہ یا خداوندا اب اسے کوئی تمغہ بھی عنایت ہو کہ اسنے بہت بڑا کام کیا ہی علاوہ اسکے یہ بات اسوقت کسکو نصیب ہوئی ہی کہ جسنے خداوند کی زیارت کی ہو بعذا اسے ایسی چیز عنایت ہو جس سے عزت اسکی بڑھے اور توقیر زیادہ ہو جسوقت یہ اپنے خداوند کے سامنے جائے تو وہ بھی خوش ہو کہ خداوند لقمانے ہمارے بندے کو عزت بخشی یہ سُنکر کہا اچھا اگر تمھاری یہی خوشی ہی تو ہم اسکو وہ عزت

دیے دیتے ہین کہ خداوند طلسم کی بھی ایسی آبرو نہین ہی یہ کہکر ایک تاج نکالا کہ تمام جواہر اسمین
بیش بہا اسمین نصب تھے کہا اقوان سے کہ لے اسکو اقوان نے جو تاج کو دیکھا
منھ مین پانی بھر آیا ہوش اُڑ گئے کہ دنیا مین ایسے ایسے جواہر بھی ہوتے ہین ہم تو
سمجھتے تھے کہ جو دولت ہمارے خداوند کے پاس ہی کہین نہین ہی مگر نہین معلوم ہوا کہ
خداوند لقا جو بڑے خداوند کہلاتے ہین تو اسی سبب سے کہ ایسے زر و جواہر اسی کے
پاس نہین ہین بس اسنے قصد کیا تھا کہ بڑھ کر لے لون کہ لقا نے اسکو منع کیا اور کہا
کہ ایسا نہ ہو تو تاب انوار خداوندی کی نہ لا سکے اور جلکر خاک ہو جائے یہ کہکر ایک
چھڑی سے یا قوت کی وہ تاج اُٹھا کر اقوان کیطرف پھینک دیا اور کہا کہ لے یہ تاج
اب تو زندگی بھر کسی کا محتاج نہ ہوگا اگر اس تاج کو پہنکر دعوی خداوندی کرے گا
تو بھی زیب ہوگا اور اگر اپنے خداوند کو نذر دیدے گا تو وہ بھی تیری عزت زیادہ
کرے گا ابتک تو تو بزرگ طلسم کہلاتا ہی اسکے بعد سے جان بخش طلسم کہلائے گا
کیونکہ تاثیر اس تاج کی یہ ہی کہ اگر خداوند طلسم اس تاج کو زیب سر کرکے تخت پر
بیٹھے گا تو شان خداوندی زیادہ ہوگی اور دشمن ہمیشہ سرنگون ہونگے یہ سُنکر
اقوان جادو تاج کو دیکھ رہا ہی اور دل مین کہتا ہی کہ خداوند کو دون یا خود ہی خدا
بجائون جس موتی کو دیکھتا ہی لوٹا جاتا ہی اور جس ہیرے پنے یا قوت کو دیکھتا
ہی ان تصورین تولتا ہی تو ایسا جواہر تاج اکوان مین بھی نہین پاتا ہی کہ ایک مرتبہ
اُن موتیون مین سے ایک سنسناہٹ پیدا ہوئی اسنے گھبراکر عرض کی کہ یا خداوند
یہ کیسے زندہ موتی ہین کہ بولتے ہین زبرجد شاہ نے کہا کہ تو صفت ان موتیون کی نہین
جانتا یہ آپسمین باتین کرتے ہین زبان انکی سوا جاننے والون کے کوئی سمجھ نہین سکتا
ہی یہ آپسمین کہتے ہین کہ اتنے دنون ہم خداوند کی خدمت مین رہے اور اب جدا ہوتے
ہین دیکھیے کون کونسی مصیبت پیش آتی ہی کہ یکایک وہ موتی چیخنے لگے اور انمین سے
دھوان پیدا ہونے لگا جیسے بھٹا بھنتا ہی اور دھوان دماغ مین اقوان جادو کے پہنچا
کہ یہ چھینک مار کر بیہوش ہوا ساتھ ہی لقاے نقلی نے نعرہ کیا کہ باش و قرمساق
خبردار و ہوشیار باش کہ منم خواجہ خضران بن عمرو ثانی یہ کہتے ہی جست کی اور باد مہر
پاؤن مین بندھے ہوئے تھے اقوان کو بالاے ہوا گرفتار کیا کمند سے مشکین اسکی
باندھ کر زبان پر تکلہ سوزن کیا اور زنبیل مین مقید کیا اور آپ اصلی ہیئت پیدا کی
زبرجد جادو نقلی و فرعون شاہ نقلی بھی اصلی صورت پر آئے اور سب سامان
تخت و تمکیرہ وغیرہ خواجہ نے نذر زنبیل کر لیا اور سلطانیہ کیجانب روانہ ہوے
حریان جنی و اشفاق جنی دونون خواجہ کے ساتھ روانہ سلطانیہ ہوے
جسوقت خواجہ سلطانیہ سے چلے تھے اور قریب طوطی حصار پہونچے تھے
تو یہان آتش عناد بھڑکتے دیکھی تھی یہ دونون جن خواجہ کے ہمراہ تھے دیکھ

خواجہ نے کہ ساکنان طوطی حصار کا خاتمہ ہوا چاہتا ہی نہایت پریشان تھے لیکن جسوقت
حصار سحر بند روشن گہر کوے کر اڑی اور جال مین پھنسی بعد اسکے حسین برق اور ملک
ایوان نہ طاقی بھی آکر گرفتار بلا ہوئین اور اقوان انھین لیے ہوئے کوہ پر آیا تو
خواجہ کی عیاری بن پڑی کہ خود بقا بنے اور اشفاق جنی کو فرعون شاہ بنایا اور
حرمان جنی کو زبرجد شاہ بنا کر تخت پر بیٹھے یہ تخت تبرکات سے ہی اسوجہ سے
بغیر اعانت کسی شخص کی اڑتا ہی اس صورت سے خواجہ نے اسیرون کو چھڑا لیا
الحاصل جب خواجہ خضران قریب سلطانیہ پہونچے سلطان نے خواجہ
کا استقبال کیا اور لاکر بارگاہ داؤدی مین بٹھایا اور حال طوطی حصار کا پوچھا
خضران نے بیان کیا کہ جسوقت مین طوطی حصار پہونچا ہون تو مین نے
طوطی حصار کو آتش حصار پایا ہر طرف شعلے بھڑک رہے تھے طائران بانع کباب
ہو رہے تھے ساکنان طوطی حصار بیتابانہ ہر طرف دوڑتے تھے مگر شعلون سے
مفر نہ تھا آخر کار سب کے سب جل کر خاک ہوگئے دریافت کرنے سے معلوم ہوا
کہ دکی ساحرا قوان بن خلخال جادو بزرگ طلسم کہلاتا ہی اسی ملعون نے
کر سب کو پھونک دیا بس یہ سننا تھا کہ سلطان نے ہاے کا نعرہ مارا اور بیہوش
ہوگیا اسے یقین ہوا کہ میری معشوقہ حصار سحر بند بھی جل گئی خواجہ اپنے دل مین
نہایت پشیمان ہوے کہ ناحق مین نے اس سے یہ حال بیان کیا جلدی سے
اٹھکر کیوڑہ گلاب وغیرہ چھڑکا لخلخہ وغیرہ سونگھا کر ہوشیار کیا سلطان نے
پھر ہاے کا نعرہ مارا اور اپنے کو ہلاک کرنے کا قصد کیا تھا کہ خواجہ نے ہاتھ پکڑ لیا
اور کہا کہ اے سلطان مین سمجھے اسقدر خارج از عقل نہ سمجھتا تھا تم یہ نہ سمجھے کہ اگر
حصار سحر بند جل جاتی تو روشن گہر کب بچ سکتی تھی اور روشن گہر جلتی تو کیا
خضران آنکھون سے دیکھا کیے تا مین بھی جل جاتا تم گھبراؤ نہین حصار سحر بند وغیرہ
سب زندہ موجود ہین اور اقوان جادو کو بھی گرفتار کر لایا ہون یہ کہکر تمام حال
اپنی عیاریان کرنے کا بیان کیا سلطان نے ہاتھ خواجہ کے چوم لیے اور نہایت
تعریف کی اب خواجہ نے پہلے ملکہ روشن گہر کو زنبیل سے نکالا بعد ازان
حصار سحر بند کو نکالا سلطان کو اگر حجاب دامنگیر ہوتا تو قریب تھا کہ
حصار سحر بند سے لپٹ جاتے بعد ازان ملکہ ایوان نہ طاقی و ملکہ حسین برق کو
نکالا ان سب نے خواجہ کی نہایت تعریف کی اور شکریہ ادا کرکے بہت کچھ دیا
بعد ازان اقوان بن خلخال جادو کو زنبیل سے نکالکر ستون بارگاہ سے باندھکر
ہوشیار کیا اور تکلہ اسکی زبان سے کھینچ کر کہا کہ شناخت رب العزت مین کیا
کہتا ہی اسنے جواب دیا کہ او دزد مکار مین تیرے فریب مین آگیا جو گرفتار ہوا
خیر دیکھا جائے گا خضران نے کہا دیکھا کیا جائے گا یا موت قبول کر یا دین اسلام

اسنے جھلا کر جواب دیا کہ دین اسلام تو مین ہرگز نہ قبول کرونگا کہ مین بزرگ طلسم کہلاتا
ہون اور تمام بزرگ میرے ہمیشہ کہلایا کیے مین بڑی شرم کی بات ہی کہ مین مسلمان
ہوجاؤن اور تم قتل کو جو کہتے ہو تو کیا مجال ہی کسی کی جو مجھے قتل کرسکے یہ سنکر خضران
نے کہا کہ او ملعون معلوم ہوا کہ قلب تیرا سیاہ ہی تو دین اسلام نہ قبول کریگا
اب تیرا قتل ہی کرڈالنا مناسب ہی یہ کہکر پھر زبانپر تکلہ سوزن کردیا ہر چند اسنے
سحر کرنا چاہا مگر اس بارگاہ کے اندر سحر یاد نہ آیا خواجہ اسے پھر گرفتار کرکے
باہر لائے دنگل کر سیان وغیرہ بچھادی گئین اور سامان قتل اقوان کیا گیا جسوقت
خواجہ خنجر پکڑکر اقوان کیطرف چلے تو فوراً طبقہ زمین کا شق ہوا اور ایک انسان
پیدا ہوا اور اسنے نعرہ کیا کہ منم حرمان نقش بند اور اقوان جادو کو پیچے مین باکر
لے چلا اور آواز دی کہ اب ہی کوئی ایسا جو مجھے روک لے یہ سنتے ہی خواجہ
نے کہا او ملعون جب تیرے باپ کو روک لیا تو تو کیا چیز ہی یہ کہکر جال الیاسی مارا
اور دونون کو پکڑ لیا ہر چند حرمان نقش بند تڑپتا ہی اور سحر کرتا ہی کہ کسیطرح
جال کو توڑکر نکل جاؤن مگر یہ جال جان کا جنجال ہی بھلا اسکے توڑے کب ٹوٹتا ہی
خضران نے کہا کہ او ملعون یہ تیرے حال سے مضبوط ہی تڑپ لے اچھی طرح اب
رہائی دشوار ہی جب یہ تڑپ کر تھکا تو خضران نے ہتوڑا حضرت داؤد علیہ السلام
کا نکالکر ان دونون کے سر پر مارا کہ اقوان بن صلخال اور حرمان نقش بند
تڑپ کر واصل جہنم ہوئے اور راوی دیگر بیان کرتا ہی کہ جسوقت خضران خنجر
کھینچے ہوئے قریب اقوان بن صلخال کے پہونچا چاہتا ہی کہ خنجر مارکر کام اسکا
تمام کرون کہ طبقہ زمین کا شق ہوا اور نعرہ حرمان نقش بند کا ہوا اسنے آتے
کے ساتھ ہی نفیر سحر کو دم دیا جسوقت صدا نفیر سحر کی کان مین خضران اور دیگر لوگون کے
پہونچی بیہوش ہوکر گرے بس حرمان نقش بند نے ایک ہاتھ مین اپنے باپ کو
لیا اور دوسرے ہاتھ مین خضران کو لیا کہ وہ خضران سنے بہت جلا ہوا تھا کہ
اسی نے بڑے فتنے برپا کیے ہین اور اسکا قتل کرڈالنا ضروری ہی یہ خیال کرکے
خضران اور اقوان کو لے کر چلا کچھ بلند ہوا تھا کہ دیکھا سامنے سے ایک
مرغ چھالا اڑتا ہوا چلا آتا ہی اور مرغ چھالے پر سلطان سجادہ نشین تشریف
رکھتے ہین حرمان نقش بند نے عرض کی کہ حضور کہان تشریف لائے فرمایا
کہ چھوڑدے ان دونونکو حرمان نقش بند نے کہا کہ تعجب ہی جو آپ یہ ارشاد
کرتے ہین فرمایا بس جتنا مین کہتا ہون اسکے خلاف نہ کر ورنہ جلا کر خاک کردونگا
بس یہ سنکر حرمان نقش بند نے کہا کہ کیا آپ مجکو موم کا سمجھے ہوئے ہین
لے ہوشیار ہوجائیے یہ کہکر اسنے کچھ اسم سحر پڑھنا شروع کیا اور
سلطان سجادہ نشین نے ایک آئینہ رد سحر نکالکر سامنے کردیا حرمان نقش بند

نے اُف کی کہ شعلہ اسکے دہن سے نکلکر بہ سبب آئینہ کی برکت کے اُلٹ پڑا اور حریان نقش بند کو جلاکر خاک کر دیا ساتھ اسی کے اقوان بن خلخال بھی جلکر خاک ہوا اسکے مرنے سے ایک قیامت کبرے برپا ہوئی کہ آندھی چلی خاک اڑی بعد کچھ دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من اقوان بن خلخال نجادو و حریان نقش بند بود حیف مردیم وجان دادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم بعد تھوڑی دیر کے فلانات سحر برطرف ہوئے اور سلطان سجادہ نشین خضران کو اپنے مرگ چھالے پر ٹھائے ہوئے زمین پر آئے یہان یہ حالت دیکھی کہ سب شاہزادیان مع سلطان جنی بیہوش پڑی ہین ایک طرف ملکہ الوان نہ طاقی دوسری جانب حصار سحر بند ایک طرف حسین برق جادو یہ سب کی سب بیہوش پڑی ہین سلطان سجادہ نشین نے پانی پڑھکر ان سب پر چھڑکا اور ہر ایک کو ہوشیار کیا اور حال اقوان بن خلخال اور حریان نقش بند کا بیان کیا کہ مین نے ان دونون کو قتل کیا یہ سنکر سب کے سب نہایت خوش ہوئے اور سلطان سجادہ نشین کا شکر ادا کیا کہ آپ ہی کی بدولت ہم نے ہاتھ سے ان کافرون کے نجات پائی بعد اسکے یہ سب کے سب داخل بارگاہ داؤدی ہوئے اور سلطان سجادہ نشین رخصت ہوکر اپنے مسکن کی طرف روانہ ہوئے اور خضران برائے سیر جانب صحرا چلنا ہوا اور یہ سب بارگاہ داؤدی مین مقیم ہوتے ہین انکو تو اسی حال مین چھوڑا جاتا ہے اور

یہان سے چند کلمہ داستان شوکت بیان صاحبقران عالیشان یعنے بدیع الملک نوجوان کے بیان ہوتے ہین

بزم سخن طوطی خوشنوا بدین زمزمہ شد ترنم سرا

راوی بیان کرتا ہے کہ بدیع الملک جو حسب ہدایت لوح ایک جانب روانہ ہوئے تھے تو جاتے جاتے ایک سنسان جنگل مین پہونچے عجب طرح کا صحرا تھا کہ درخت بھی نہایت کم تھے اور جو درخت دور دور لگے ہوئے تھے انمین بھی برگ و بار تک نہ تھے نہ طائر نہ چوپائے کوئی ذی روح نظر نہ آتا تھا ہوا کا سناٹا سیکڑے کے پار ہوا جاتا تھا اور بدیع الملک تنہا اُس صحرا مین بے یار و مددگار مناجات پروردگار پر تکیہ کیے ہوئے برابر چلے جاتے تھے یہانتک کہ ایک مقام پر پہونچکر سناٹے کی صدا پیدا ہوئی بدیع الملک نے اُٹھاکر لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فتاح بوم و سیار عجائبات یہ مرحلہ خوبان جادو کا ہے اور نہایت سخت ہے بہت ہشیاری کے ساتھ کام کرنا چاہیے جسوقت تم دس قدم اور آگے جاؤگے تو دو اژدر آتش فشان نمودار ہونگے جنمین ایک سرخ رنگ اور دوسرا سیاہ رنگ ہے ایک دوسرے کے مقابل ٹکڑا ئینگے اور شعلہ اُنکے دہن سے نکلکر تمام صحرا

ہین پھیل جائینگے لہذا تم کو چاہیے کہ جسوقت وہ ٹکرانے کے قصد سے چلین تو تم لوح کو
فلان اسم پڑھکر اژدر سرخ رنگ پر کھینچ مارو اسطرح کہ انمین ٹکر نہ چلنے پائے بس یہی
صورت اُس آتش سے بچنے کی ہے ورنہ مشکل پڑجائے گی لوح خبر دینا موقوف کردیگی
تمام صحرا دھوان دھار ہوجائے گا یہ دیکھکر بدیع الملک آگے روانہ ہوئے ادھر
اُدھر دیکھتے جاتے تھے کہ اژدر پیدا ہون اور تین لوح کھینچ مارون جسوقت دس قدم
تمام ہوئے تو دیکھا کہ یکایک دو اژدہے پیدا ہوئے اور قلابہ آتشین چھوڑتے
ہوئے چلے بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ کیا اور اسم مرقومہ کو ورد زبان کرکے
دوڑے کہ لوح سر پر اژدر سرخ کے کھینچ ماروں کہ وہان دونون اژدر آپس مین ٹکرا گئے
اور شعلے بھڑک کر تمام صحرا مین محیط ہوگئے تمام صحرا دھوان دھار ہوگیا روز روشن شب
تار ہوگیا بدیع الملک ہر چند مہرہ کو لوح پر گرتے ہین اور دیکھتے ہین مگر لوح کوئی
خبر بیان نہین کرتی اور اب شعلون کی یہ کیفیت کہ زبانین نکالے ہوئے بدیع الملک
پر حملہ آور ہوتے ہین مگر بہ سبب لوح کے کوئی شعلہ اثر نہین کرسکتا ہے اب بدیع الملک
اُسی حالت مین صحرا نوردی کرنے لگے اور چاہا کہ اس حصار آتش کے باہر نکل کر کوئی
تدبیر کرون شاید اس سرحد سے نکلکر لوح خبر دے مگر بدیع الملک جسطرف جاتے
ہین شعلے پیچھا نہین چھوڑتے تھے کہ تین روز تک بدیع الملک برابر پھرتے
رہے اور شعلہ ہائے سحر انکو گھیرے رہے آخر کار بہ سبب تشنگی و گرسنگی کے بیہوش
ہوکر گر پڑے وہان ضوبان جادو کو معلوم ہوا کہ فتاح طلسم مرحلے پر آگیا اسنے کہا کچھ
پروا نہین ہے یہ وہ طلسم نہین ہے کہ لوح مل گئی تو طلسم ٹوٹ گیا ہر چند کہ لوح صحیح خبر دیگی
مگر حل درآمد مشکل ہے یہ کہکر موسیقار جادو سے کہا کہ تو جا طلسم کشا مرحلے پر
بیہوش پڑا ہوگا اُسے اُٹھا لانا اتنی چالاکی قدرت انسانی سے باہر ہے کہ اسم کو بھی
تمام کرے اور قتیل اژدرون کے ٹکرانے کے لوح کھینچ مارے ضرور ہے کہ اژدر ہمالوار
سحر آتش بار کردینگے یہ سنکر موسیقار جادو روانہ ہوا یہان بہرام چرم پوش
دوڑا ہوا آیا اور تمام حال اقوان بن خلخالی اور حرمان سحر بند سے مارے جانے کا
بیان کیا کہ ایسے ساحران زبردست جو بزرگ طلسم کہلاتے تھے دنیا سے اُٹھ گئے
گویا برکت طلسم کی جاتی رہی یہ سنکر ضوبان جادو نے سر پیٹ لیا اور کہا کہ
کس نے انکو مارا کہ وہ سامری وقت و جمشید زمانہ تھے بہرام نے عرض کی کہ
سلطان سجادہ نشین نے آکر دونو نکو جلا دیا ورنہ انھون نے پہلے ہی سحر
مین خاتمہ کردیا ہوتا ایک مرتبہ عیار طلسم کشا نے اقوان جادو کو گرفتار کیا
دوبارہ حرمان نقش بند نے آکر رہا کرلیا تھا مگر سلطان نے آئینہ دکھا کر
دونو نکو پھونک دیا یہ سنکر ضوبان جادو بہت رویا اور کہنے لگا کہ کہ طلسم
کی ٹوٹ گئی اور ایک نامہ مین یہ تمام واقعہ تحریر کرکے اقوان تاجدار کیخدمت مین

روانہ کیا اور آپ منتظر بیٹھا کہ طلسم کشا کو موسیقار جادو سے کر آئے اور فوراً قتل
کڑالون اگر آئین طلسم کے خلاف ہوگا تو مجھ کو اندیشہ نہین ہی یہان موسیقار جادو
جو صحرا سے آتش بار مین آکر پہونچا تو دیکھا اسنے کہ تمام صحرا جل رہا ہی شعلے ہر طرف
سے طلسم کشا کو گھیرے ہوئے ہین مگر کوئی شعلہ ضرر نہین پہونچا سکتا کہ لوح محافظ ہی
موسیقار جادو کے چلتے وقت ضوبان جادو نے ایک انگشتر اسے دی تھی اور کہدیا
تھا کہ اسکی وجہ سے تجھ پر بھی آتش سحر اثر نہ کرے گی اور جب طلسم کشا کو تو اٹھا لائے گا
تو آتش سحر فرو ہو جائے گی ورنہ تمام صحرا جلا کرے گا اور آگ فرو نہ ہوگی غرضکہ موسیقار جادو
نے آتے ہی لوح گلے سے بدیع الملک کے اتار لی اور بدیع الملک کو اٹھا کر
اپنے تخت سحر پر ڈال لیا اور ان شعلون سے نکلکر دریا کے کنارے کیطرف روانہ ہوا تھوڑی دور
آیا ہوگا کہ دیکھا اسنے سامنے سے ایک اور شخص چلا آتا ہی موسیقار جادو نے سمجھا کہ
شاید بادشاہ نے کسی اور کو برائے مدد روانہ کیا ہو پھر بغور دیکھا اور وہ
شخص قریب آیا تو معلوم ہوگیا کہ سلطان سجادہ نشین ہین بس اسنے کہا کہ آپ
یہان ادھر کہان تشریف لائے سلطان نے جواب دیا کہ رہائی طلسم کشا کی واسطے
موسیقار جادو نے کہا کہ ای سلطان یہ امر اچھا نہین ہی آپ کو ہمارے
امور مین کیا دخل ہی یہ بات خلاف ہی کہ آپ ہم سے مجرم طلسم کو طلب کرتے ہین
سلطان نے کہا او کافر جب بادشاہ کیطرف سے عہد شکنی ہو چکی تو ہم کیونکر عہد
کی پابندی کر سکتے ہین جو اُسے کرنا تھا وہ کر چکا اب جو ہم سے ہو سکے گا وہ ہم کرینگے
طلسم کشا کا بچنا فضل پروردگار سے ہوا ورنہ اسنے غار مین پھکوا دیا تھا جو غار اژدر و
مار و کژدم سے بھرا ہوا تھا نہ حصار سحر بند خدا ترسی کر کے آئینہ سحر دیتی نہ اس بلا سے
طلسم کشا کی رہائی ہوتی بس بہتر یہ ہی کہ تو بدیع الملک کو چھوڑ دے اور یہان سے
چلا جا ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائے گا یہ سنکر موسیقار جادو نے چلے چلکے
وشر پڑھنا شروع کیا کہ سلطان کو دھوکا دے کر گرفتار کرون سلطان سجادہ نشین
بابلگی مکر کو سمجھ گئے اور آئینہ رو سحر نکالکر عکس ڈالا یہ معلوم ہوا کہ موسیقار جادو پر
بجلی گری اور یہ ملعون جلنے لگا آن واحد مین خاک سیاہ ہوکر رہ گیا بڑی دیر تک
آتشباری و برف باری رہی خاک اڑا کی بیر شور مچایا کیے آخر کار آواز پیدا ہوئی
کہ کشتی مرا تمام مین موسیقار جادو بود حیف مرد یم و جا ندادیم و بہ مطلب خود
نہ رسیدیم جسوقت علامات سحر برطرف ہوئے اور روشنی ہوئی تو سلطان سجادہ نشین
نے بدیع الملک کو اپنے مرگ چھالے پر بٹھایا اور لوح کو قبضہ مین کیا کہ
موسیقار نے گلے سے بدیع الملک کے اتار لی تھی سلطان بدیع الملک
کو لیے ہوئے حد طلسم پر آئے اور جو پانی کہ اسکے ساتھ تھا وہ چھڑک کر صاحبقران
کو ہوشیار کیا ہاتھ منھ دھلایا جسوقت بدیع الملک کی آنکھ کھلی تو

سلطان سجادہ نشین کو سر بالین پایا اُٹھ بیٹھے سلطان نے کہا یا امیر آپ نے
بہت تساہل کیا کہ اژدر ٹکڑا گئے اسوجہ سے یہ آفت آئی ورنہ یہ اژدر خود ہی جل کر خاک
ہوجاتے باوصفیکہ لوح خبر دے رہی تھی کہ تاخیر نہ کرنا مگر آپ نے دیر کی جسکا نتیجہ یہ
ہوا کہ اگر مین نہ پہونچ جاتا تو آپ گرفتار بلا ہوچکے تھے موسیقار جادو آپ کو
اسیر کرکے لے ہی چلا تھا کہ مین پہونچ گیا اور اُسکو مار کر آپ کو رہا کیا بدیع الملک نے
کہا کہ واقع مین آپ نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا اور اصل یہ ہے کہ جان بخشی کی
جسوقت اژدر آپس مین ٹکڑا گئے تھے تو اسقدر دھوان گھٹا تھا کہ نفس تنگ
کرنے لگا تھا مگر حیات و ممات تو پروردگار عالم کے قبضہ قدرت مین ہے کوئی کیا
کرسکتا تھا لیکن ظاہری سبب جان بچنے کا آپ ہی ہوئے مین نے بہت سے
طلسم فتح کیے مگر ایسا سخت کوئی طلسم نہین دیکھا خیر اب یا تو یہ طلسم ہی آخر ہے اور
یا ہمین تمام ہین دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے کہ سختیون پر سختیان پڑ رہی ہین یہ سنکر
سلطان سجادہ نشین نے بہت تسلی دی اور کہا کہ گھبرانے کی بات نہین ہے
دشمن اگر تو یست نگہبان قوی ترا ست + فتاح اس طلسم کے آپ ہی ہین اور
یہ طلسم بہت جلد آپ کے ہاتھ سے برباد ہوگا خدا پر توکل کیجیے ہمت کو نہ ہاریے
اب جو لوح پر نظر کی تو لوح بالکل سیاہ تھی کوئی خبر نہ دیتی تھی سلطان سجادہ نشین
نے ایک شیشہ نکالا اور اُسکے پانی سے لوح کو دھو کر گلے مین بدیع الملک کے
ڈالدیا اور کہا کہ اب پھر لوح اپنی حالت اصلی پر آگئی ہر مرحلہ کی پھر خبر دے گی آپ
پریشان نہ ہون یہ کہکر کچھ میوہ وغیرہ بدیع الملک کو کھلایا اور وہی پڑھا ہوا پانی
انکو پلایا کہ ہاتھ پانون کی سنسنی موقوف ہوئی بعد اسکے سلطان نے کہا کہ اب
میرا زیادہ ٹھہرنا اچھا نہین ہے مین تو رخصت ہوتا ہون آپ رات کسی مقام امن مین بسر
کیجیے اور صبح کو جسطرف لوح حکم دے اُسطرف چلے جائیے گا یہ کہکر سلطان تو روانہ
ہوگئے اور بدیع الملک وہان سے ٹہلتے ہوئے چلے یہانتک کہ قریب ایک کوس
کے پہونچے شام ہوگئی تھی تمام رات دامن کوہ مین قیام کیا راست عبادت خدا مین گذار کر
جب وقت نماز صبح کا آیا تو فریضہ سحری کو ادا کرکے لوح کو ملاحظہ کیا جس سمت
کی ہدایت لوح مین دیکھی اُسطرف روانہ ہوئے وہان موسیقار جادو کے
مرنے کی خبر صعوبان جادو کو پہونچی کہ فتاح طلسم کو سلطان سجادہ نشین نے
مار ڈالا اور لوح جو سیاہ ہوگئی تھی اُسمے بھی روشن کردیا موسیقار جادو کو مارا
یہ سنکر صعوبان جادو نہایت متردد ہوا اور بجاے خود فکر کرنے لگا اسے تو
حالت تردد مین چھوڑا جاتا ہے اور حال صاحبقران عالیشان کا گزارش ہوتا ہے کہ
یہ جو نماز صبح سے فراغ حاصل کرکے چلے تو ایک گھاٹی مین پہونچے پھر لوح کو دیکھا
لکھا تھا کہ اب یہان سے شمال کیجانب چلنا چاہیے جسوقت چالیس قدم چلے ہونگے

تو دو شیر پیدا ہونگے جنمین ایک صندلی رنگ کا ہوگا اور دوسرا زرد رنگ کا ہوگا اور
وہ حملہ کرنے کے تم پر آئینگے تم جست کرکے زرد رنگ کے شیر پر سوار ہوجانا اور یہ
اسم جو حاشیہ لوح پر کندہ ہی پیکان تیر پر دم کرکے اسطرح مارنا کہ پیشانی پر دوسرے
شیر کی پڑے اسوقت پیشانی سے اسکی بجاے خون ایک شعلہ نکلے گا اور دونون
شیرون کو جلا کر خاک کردے گا یہ کام نہایت تیزی اور چالاکی کا ہی کہ ادھر تو تیر کمان
سے رہا ہو اُدھر تم پشت خالی کرنا اور اگر خلاف اسکے کیا کہ صندلی شیر پر دھوکے
سے سوار ہوگئے اور زرد شیر کو تیر مار دیا تو الٹی تاثیر پیدا ہوگی کہ بالعوض شیرون کے
تم جلکر خاک ہوجاؤ گے لوح کچھ کام نہ کرے گی یہ دیکھکر بدیع الملک جانب
شمال روانہ ہوئے چالیس قدم راہ طے کی ہوگی کہ دیکھا سامنے سے دو شیر چلے آتے
ہین آتے ہی شیرون نے صاحبقران پر حملہ کیا بدیع الملک جست کرکے زرد
شیر کی پشت پر سوار ہوگئے اور حاشیہ لوح والا اسم پڑھکر شیر صندلی کی پیشانی پر
مارا کہ پیشانی کو توڑ کر پار گذر گیا صاحبقران جست کرکے پشت شیر سے علیحدہ
ہوئے شیر ہمہ تن شعلہ بنکر دوسرے شیر پر گرا کہ دونون جلکر خاک ہوگئے اور آواز
آئی کہ افسوس مردیم وجاندادیم وبہ مطلب خود نہ رسیدیم بڑی دیر تک تاریکی
رہی جب روشنی ہوئی تو آواز آئی کہ کشتی مرا نام من شیران جادو بوداب دیکھا
کہ بیت ساحر سیاہ فام جھلسا ہوا پڑا ہی اور سامنے قلعہ معلوم ہوتا ہی یہ معرکہ دور سے
خضران بن عمرو دیکھ رہا تھا جسوقت شیران بھی مارا گیا تو یہ شکر خدا بجالاکر وہانسے
چلا اور خدمت مین سلطان جنی کی آکر بیان کیا کہ بفضل خدا سے صاحبقران
نے مرحلۂ اول کو شکستہ کیا اور شیران جادو و موسیلقار جادو کو مارا اب قلعہ
سامنے نمودار ہی اور مقابلہ فنون جادو سے ہی لہذا برائے مدد چلنا چاہیے یہ
سنتے ہی سلطان جنی حرمان جنی اشفاق جنی ملکہ ایوان نہ طاقی ملکہ
روشن گہر ملکہ حصار سحر بند ملکہ حسین برق جادو سب اُٹھ کھڑے ہوئے
دربار گاہ داؤدی وغیرہ اپنے ساتھ لے کر روانہ ہوئے اور جاکر بدیع الملک
مبارکباد دی بارگاہ برپا کی بدیع الملک داخل بارگاہ ہوئے روشن گہر کو
دیکھکر نہایت خوش ہوئے اور حصار سحر بند ملکہ ایوان نہ طاقی حسین برق وغیرہ
ایک جا پایا خضران نے بیابان طوطی حصار کا سارا واقعہ بیان کیا اور کہا
یہ غلام تیرا ساحر غدار بزرگ طلسم یعنے اعوان جادو کو پکڑلایا تھا لیکن
شیران نقش بند اُسکا فرزند آکر اُسے رہا کرلے چلا تھا اور مجھے بھی گرفتار
کرتا مگر خدا بھلا کرے سلطان سجادہ نشین کا کہ وہ تشریف لائے
کہ دونون ساحرون کو مارکر مجھے پھندے سے اُنکے چھڑایا اور یہ شاہزادیان
کید بلا سے چھوٹین صاحبقران نے فرمایا کہ بیابان اثر درین مجلس بھی سلطان

موصوف سے آکر بچا یا اور نہ لیرہ وغیرہ سب چھن گئی تھی الغرض مہمان تو یہ کیفیت ہے اور وہان
ضنوبان جادو نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ سب قلعہ سے نکلین اور بیرون قلعہ خیمہ
برپا کرین یہ حکم پاکر افسران فوج نے کمر بندی کا حکم دیا اور سامان جنگ لیکر قلعہ کے باہر
آئے خیمہ برپا کیا ترسول پر سول نصب کیے دنلے اور ڈیرو بجنے لگے عجب طرح کا
ہنگامہ صحرا مین برپا ہوا جسوقت شام ہوئی تو ضنوبان جادو نے حکم طبل جنگ
بجنے کا دیا اُسیوقت نقارہ زمی پر چوب لگی اور آواز نقارہ کی گرجی یہ خبر بدیع الملک
کو پہونچی فرمایا کچھ اندیشہ نہین ہر کہدو کہ ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و بتائید
ربانی سب کے طبل جنگی مہمان بھی کوس حربی نوازش مین آیا اور دونون جانب طیاری
جنگ ہونے لگی ادھر سیاحران غدار بلاے بدآفشر روزگار اگیاریان روشن کیے
ہوئے سحر جگا رہے تھے آوازین یا سامری یا جمشید کی بلند تھین بخور رہے گوگل اور
لوبان کے تمام صحرا دھوان دھار ہو رہا تھا ضنوبان جادو نے مظفر گردیا اور
بہرام چیرم پوش کو بلا کر حکم دیا کہ تم دونون جاؤ اور جسطرح ممکن ہو لوح طلسمی طلسم
کشا سے لیکر چلے آؤ یا حسین برق کو گرفتار کرلاؤ کہ اسکے سبب سے یہ تمام
فسادات برپا ہوے ہین ورنہ ابتک فتاح طلسم کا پتہ بھی نہ ہوتا اور جو اسطرح
آتا وہ مارا جاتا یہ سُنکر بہرام چیرم پوش اور مظفر گردیا دونون روانہ ہوے
جسوقت حد لشکر سے نکل گئے تو بہرام چیرم پوش نے صورت اپنی ایک
طوائف کی بنائی اور نام اپنا نہ طاق یاسے قرار دے کر مظفر گردیا کو بھی ایک
کمسن عورت بنا کر اُسے اپنی دختر قرار دے کر جانب بارگاہ بدیع الملک روانہ
ہوا جسوقت دروازہ بارگاہ پر پہونچا تو اسنے خادمان والا سے عرض کرا بھیجی اُسوقت
بارگاہ مین صحبت عیش و نشاط آراستہ تھی جام شراب ناب کو گردش تھی ساقیان
سیمین ساق جام زرنگار و صراحی مرصع کار ہاتھون لیے ہوئے تھے آواز
ہوش اور نوشانوش کی بلند تھین کہ چوبدار نے آکر عرض کی حضور ایک طوائف
مہمان کی جو شہرۂ آفاق اور علم موسیقی مین مشاق ہے حاضر ہے امیدوار باریابی
ہے اور کچھ عرض کرنا بھی چاہتی ہے یہ سُنکر صاحبقران نے فرمایا کہ بلالو جسوقت
یہ دونون عیار مکار صورتین تبدیل کیے ہوئے اندر بارگاہ کے حاضر ہوئے تاثیر
بارگاہ دارو دی سے رنگ و روغن عیاری دھوان ہو کر اڑ گیا اور ہیئت اصلی
ظاہر ہو گئی ان دونون نے آکر مجرا کیا اور مٹک چمک کر کہنے لگے کہ اب طلسم
تو برباد ہو جائیگا کہ فتاح طلسم آگیا ہے لہذا ہم دامن پناہ کا لینے آئے ہین یہ
دیکھکر سب کے سب بے اختیار ہنسنے لگے یہ دونون عیار حیران تھے کہ یہ
معاملہ کیا ہے حضرات کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اسنے ایک آئینہ جیب سے نکالکر دیا اور
کہا کہ تم دونون اپنی اپنی صورت تو دیکھو بہرام چیرم پوش اور مظفر گردیا نے

جو صورتین اپنی دیکھین نہایت حیران ہوتے گھنے لگے کہ قربان جاؤن عجب طرح کا یہ آئینہ ہی
کہ اسمین عورتین مرد معلوم ہوتی ہین مگر دل مین ڈرا کہ اب ساری قلعی کھل گئی اب اس
مقام پر ٹھہرنا خطرہ سے خالی نہین ہی بس وہی آئینہ خضران کے منھ پر پھینک مارا اور بھاگے
خضران نے منھ اپنا ہٹالیا آئینہ ستون بارگاہ پر پڑکر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا خضران
ان دونون کے پیچھے جھپٹا جسوقت یہ دونون بارگاہ سے باہر نکل آئے تو انھون نے
پیچھے کھینچے اور خضران نے بھی پیچہ عیاری کھینچا اور لڑنے لگا بڑی دیر تک ان
دونون عیارون سے پیچہ بازی رہی ایک مقام پر ایک جانب خضران کے
بہرام نے آکر پیچہ مارا اور دوسری طرف سے مظفر نے پیچہ مارا خضران بیٹھ گیا اور مظفر کا
بہرام پر پڑا اور وار بہرام کا مظفر پر پڑا دونون زخمی ہوکر گرے خضران نے ان
دونون کے سر کاٹ لیے اور لاشین پھلکوا دین اور سر دونون کے لاکر صاحبقران
کے قدمون پر ڈالدیے امیر ثالث اپنے عیار سے نہایت خوش ہوئے اور خلعت
سے سرفراز فرمایا صاحبقران نے سلطان جنی کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا
تمھارا اس رمز کو نہ سمجھا کہ یہ عیار کسطرح ہیئت اصلی پر اندر بارگاہ کے چلے آئے
اور کیا تین مکر و فریب کی کرنے لگے سلطان جنی نے بیان کیا کہ یا صاحبقران یہ
بارگاہ حضرت داؤد علیہ السلام کے وقت سے ہم جنیون کے قبضہ مین ہی تاثیر اس
بارگاہ آسمان جاہ کی یہ ہی کہ اگر ساحر اس بارگاہ مین آئے گا تو سحر بھول جائے گا
اور جب تک بارگاہ سے باہر نہ جائے گا سحر یاد نہ آئے گا اور عیار مکار آئے گا
تو رنگ و روغن عیاری اڑ جائے گا اور ہیئت اصلی پر آجائے گا یہ کرامت اُن
سماء الٰہی کی ہی جو اس بارگاہ مین منقش ہین یہ سنکر صاحبقران بہت خوش ہوئے
کہ بارگاہ بارگاہ سلیمانی سے بھی بہتر ہی کہ پردہ عیاری بھی یہان فاش ہوجاتا ہی
غرض تمام شب طیاری جنگ مین بسر ہوئی صبح کو ضوبان جادو مع لشکر کفار
میدان جنگ مین آیا عجب تزک و احتشام کے ساتھ سواری اسکی آئی بیچ مین تخت
رکھا تھا اور چار طرف ساحران غدار بلاے بد آفت روزگار آتش کے پرکالے
شعولیان منجھولیان کا نرجھو نیزہ لیے ڈھلے ڈبرو بجاتے ہوئے ترسول پر سول
کاتے ہاتھو نپر قشقے کھنچے ہوئے ٹیکے سیندور کے دیے ہوئے سانبون کے
گلون مین پڑے ہوئے جانوران آتشین پر سوار صورتین مہیب اس کیفیت سے
میدان مین آکر صف آرا ہوئے اسطرف سے صاحبقران عالیشان مرکب پر سوار
ہوکر چلے ساتھ ساتھ ملکہ ایران نہ طاقی حصار سحر بند حسین برق جادو
سلطان جنی حرمان جنی اشفاق جنی خضران جن عمرو یہ چند کس قرینے سے
کر کھڑے ہوئے بعد آراستی صفوف قتال و جدال نقیب نہیب دے کر مٹے
تھے کہ لشکر ضوبان جادو سے نقمہ سحر ساز جادو نے اپنا شیر آتشین بڑھا کر

سامنے تخت ضوبان جادو کے آیا اجازت جنگ پائی ضوبان جادو نے کہا کہ جا
خداوندا کوان تاجدار تیرا حافظ و مددگار رہے یہ سُنکر لقمہ سحر ساز سلام کرکے میدان
مین آیا اور آواز دی کہ او طلسم کشا بہتر یہ ہے کہ لوح طلسمی میرے سپرد کر اور تو یہاں سے
چلا جا ورنہ ہاتھ سے میرے مارا جائے گا یہ چند عورتین جو تیری شریک ہوگئی ہین انکی
کیا حقیقت ہے ایک سحر کی مہمان ہین یہ سُنکر ملکہ ایوان نہ طاقی کو غصہ آیا کہ اس
حرامزادے کی بھی اتنی حقیقت ہوئی کہ یہ ہم پر طعن کرتا ہے بس اپنا طاؤس سحر پڑھکر
سامنے بدیع الملک کے آئی اور عرض کی کہ یا صاحبقران ہر چند کہ آپ صاحب
لوح ہین یہ ساحر آپ کا کچھ نہین کرسکتے ہین مگر اسوقت اسنے ہم لوگون پر طعن کی ہے
اسکا لطف یہ ہے کہ ہمین اسکو سزا دین صاحبقران نے فرمایا کہ کیا یہ ساحر زبردست
ہے ایوان نہ طاقی نے کہا کہ بیشک چند ساحر مرحلہ ضوبانیہ کے نہایت زبردست
ہین اُنھین مین سے یہ بھی ہے سحر اسکا یہ ہے کہ سحر نوش ہے ہر سحر کو یہ نگل جاتا ہے اسی سبب سے
اسکو لقمہ سحر ساز کہتے ہین پھر ساحر اسم باسمے ہے فرمایا کہ اگر اسپر گرز و شمشیر وغیرہ
لگائے جائین ملکہ ایوان نہ طاقی نے کہا کہ یہ ہر چیز کو نگل جاتا ہے اب حضور میرے
مقابلہ کا تماشا دیکھین یہ کہکر اپنا طاؤس سحر اُڑا کر سامنے لقمہ سحر ساز جادو کے آیا
لقمہ سحر ساز نے گولہ نولادی جھولی سے نکالکر اور کچھ اسم سحر پڑھکر ملکہ ایوان نہ طاقی
پر مارا ملکہ ایوان نہ طاقی نے گولے کو ہاتھ سے پکڑ لیا اور کچھ اسم سحر دم کرکے
وہی گولہ لقمہ سحر ساز پر طپنچ مارا لقمہ سحر ساز نے منھ کھولدیا اور گولے کو نگل گیا
گولہ حلق سے اُترتے ہی پٹتا تمام جسم لقمہ سحر ساز کا چھڑے اُڑ گیا مرنے سے
اسکے شعبدگیہ وار بلند ہوا آندھی چلی خاک اُڑی آواز آئی کہ مارا جوان کشتہ نام مزہ
لقمہ سحر ساز جادو بود حیف مردیم و جاندادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم غرضکہ تمام
تاریکی چھائی رہی جب روشنی ہوئی تو حصار سحر بند اور حسین برق وغیرہ سحر اکر
ملکہ ایوان نہ طاقی کی نہایت تعریف کی کہ اے ملکہ عالم کیا کہنا ہے آپ کا اور
حالت پر لقمہ سحر ساز کی اہل اسلام بہت ہنسے لیکن بھائی اسکا طعمہ سحر سا
نہایت غمگین ہوا اسنے چپکے سے دو پنجے سحر کے اُٹھا کر زمین پر مارے کہ وہ تڑپ کر
چلے اور دونون پنجون نے پلٹن ملکہ ایوان نہ طاقی کے مضبوط پکڑ لیے اور بلند ہوئے
ملکہ ایوان نہ طاقی غافل تھی اسوجہ سے بلند ہوگئی بس اسنے اسی حالت مین پڑھ
اسم سحر پڑھ کر پورے پنجہ گلیہ کی کاٹ ڈالی ادھر تو پورے قلم ہوئی اُدھر طعمہ سحر یسا
کی گردن قلم ہوگئی یہ ملعون بھی طعمہ دہان اجل ہوگیا اب ملکہ ایوان نہ طاقی
نے ہاتھ خون چلو مین جمع کرنا شروع کیے اور جو ساحر مقابلہ کو نکلا اسپر وہی خون
مارا کہ وہ جلکر خاک ہوگیا اسیطرح ملکہ ایوان نہ طاقی نے سترہ ساحرون کو مارا
اب پرا بند ہوگیا اور کسی ساحر کو نکلنے کی جرأت نہ ہوئی ضوبان جادو نے حکم

حالت دیکھی تو غیظ و غضب مین آکر خود بیدا نمین آ گیا اور کچھ اسم پڑھ کر ایک دو ہتڑ زمین پر
مار کر جو ڑا اپنا طمولد یا آسمین سے ایک شعلہ جوالہ پیدا ہوا اور اُسنے بلند ہو کر اسقدر دامن
پھیلایا کہ تمام لشکر اسلام پر محیط ہو گیا اور مثل سرپوش کے بنگیا اب یہ حالت ہوئی
کہ حرارت سے اُس شعلہ کی جسم ہر ایک کا ڈسلنے لگا یہ معلوم ہوتا تھا کہ سب کو
بخار چڑھا ہوا ہے اور نفس کی حرارت قلب و جگر کو جلائے دیتی تھی قریب تھا کہ مرغ
روح ہر قفس تن کو توڑ کر پرواز کر جائے اُسوقت بدیع الممالک نے لوحکو
چمکانا شروع کیا اور اُس آتشی سرپوش پر عکس ڈالنا شروع کیا جس مقام پر پرتو
لوح کا پڑا گویا پردہ ہٹ گیا اور دروازہ پیدا ہوا تھوڑی دیر مین تمام حصار برطرف
ہو گیا یہ دیکھ کر ضوبان جادو نے اپنے ساحرونکو آواز دی کہ مارلو اس سرکش کو
بس یہ سنتے ہی تمام سیاحر کوسے ترنج نارنج ترسول پنج سول پکڑ پکڑ کر آ پڑے ادھر سے
بلکہ ایوان نہ طاق حصار سحر بند حسین برق جادو کڑک کڑک کر ساحرونپر
گرنے لگین اور قتل کرنے لگین ایک شور قیامت برپا ہوا شاہزادہ بدیع الملک
لوح کے بین ڈالے ہوئے تیغہ آبدار کھینچے ہوئے لڑتے چلے جاتے تھے اور ساحرونکو
قتل کرتے جاتے تھے اُدھر کئی ہزار ساحرون کا یرغش تھا آگ برس رہی تھی پتھر
گر رہے تھے زمین کو زلزلہ تھا شور قیامت برپا تھا ساحرون کے مرنے سے تمام
جہان تیرہ و تار تھا جادوگر مشعلین سحر کی روشن کیے ہوئے تھے اور بدیع الملک
لوح کی روشنی مین لڑ رہے تھے عین گرمی جنگ مین ضوبان جادو نے پھر اسم
سحر پڑھ کر ایک دو ہتڑ زمین پر مارا یہ معلوم ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا ایک برق
چمک کر بدیع الملک پر گری یہ مصروف جنگ تھے لوح کو نہ دیکھ سکے ہر چند
چاہا کہ بہ سبب برکت لوح کے خود بچ گئے مگر گردن مرکب قلم ہوئی بدیع الملک
دشمن نے زین خالی کیا گھوڑا مرکب آتشبازی کے مانند چرخ کھا کر زمین پر گرا ضوبان جادو
ربائے جو دیکھا کہ بدیع الملک اس حربے سے بھی بچ گئے بس اسنے غلطاں ماری اور
صورت اپنی ایک فیل آتشین کی پیدا کی اور چنگھاڑ ماری کہ تمام صحرا ہل گیا اور
بدیع الملک کیطرف چلا خضران نے آواز دی کہ یا صاحبقران لوح کو ذرا دیکھیے
کہ ضوبان جادو آتا ہے بدیع الملک نے جلدی سے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا
کہ اگر ضوبان جادو فیل آتشین بنکر تم پر حملہ آور ہو تو اتنا خیال رکھنا کہ تیر و تبر و
گرز وغیرہ کام نہ دینگے کہ یہ ملعون طلسم بنا ہے جان اسکی تمام جسم کے ایک ہی
مقام پر ہے غور سے دیکھو گے تو تمھین اسکی مشک پر ایک نشان معلوم ہو گا
بس تمھین چاہیے کہ فلان اسم تین مرتبہ پڑھ کر پیکان تیر پر دم کرو اور اسی نشان
زرد پر تیر مارو اگر تیر پڑ گیا تو ضوبان جادو مارا جائے گا اور اگر تیر نے خطا کی
تو پلٹ کر تیر تمھارے ہی سینہ پر آئے گا اور توڑ کر سینہ کو نکل جائے گا یہ دیکھ کر

صاحبقران نے تیر ترکش سے کھینچا تانے سے کمان لی اور اسم پڑھکر کمان تیر پر دم کرکے چلہ کمان مین پیوستہ کرکے نشانہ باندھنے لگے دیکھا کہ فیل آتشین اسطرح جھومتا اور شرارے چھوڑتا چلا آتا ہے کہ نشانہ بندھنا دشوار ہے لیکن اسسے بڑھکر کون تیر انداز ہوگا جلدی سے لوح چمکائی اور عکس لوح کا ضوبان پر پڑا اور اسکے پرتو سے اُسکے یہ جھکا جھکنے ہی اُسکے بدیع الملک نے تیر کو رہا کیا تیر جو کمان سے نکلتا ہے تو اسی نشان سُرخ پر پڑا اور توڑکر پار نکل گیا بس یہ فیل فیل آتشبازی کیطرح چرخ مارکر گرا اور تڑپنے لگا شور گیر و دار برپا ہوا زمانہ تیرہ و تار ہوگیا آندھی چلی خاک اُڑی آتشباری و برف باری دیر تک ہوا کی بیر شور مچا پاگئے آخرکار آواز پیدا ہوئی کہ افسوس مردیم و جاندادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم کشتی مرا نام من ضوبان جادو بود اسکے مرتے ہی ساحرون کے جی چھوٹ گئے بہت سے تو بھاگ کر مرحلہ دوم کی جانب خدمت مین سفال جادو کی روانہ ہوئے اور بہت سے بھاگ کر اور اور جانب چلے گئے جو باقی رہ گئے تھے انھون نے امان مانگی بدیع الملک نے فرمایا کہ امان بشرط ایمان سب نے قبول کیا بدیع الملک نے تلوار کو پونچھکر نیام مین رکھ لیا مرحلہ شکست ہوا جو لوگ کہ ایسا تحفجات طلسمی تھے وہ حاضر ہوئے اور جو تحائف اس دربند کے متعلق تھے وہ صاحبقران کی خدمت مین پیش کئے امیر نے اُن چیزونکو اسیطرح پھر رکھوا دیا اور فرمایا کہ جب طلسم فتح ہوگا اُسوقت پیش کرنا بعد اسکے لاشین ساحرون کی تو اُٹھوا کر پھکوا دین اور لاش ضوبان جادو کی بخیال ملکہ حسین برق جادو کے بعزت اُٹھوا کر دفن کرا دی ملکہ یہ خلق صاحبقرانی دیکھکر نہایت خوش ہوئی اب بارگاہ داؤدی اندر قلعہ کے برپا ہوئی امرا اور کوتوال شہر حاضر ہوئے زمین بوسی کی صاحبقران نے فرمایا کہ ابھی ہر ایک دستور سابق کے موافق رہے جسوقت کل مرحلے شکست ہوجائین اُسوقت ساحر سحر سے توبہ کرین یہ فرماکر رات اسی مقام پر آرام سے بسر کی اور صبح کو بعد نماز صبح سے فراغ حاصل ہونے کے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین تحریر تھا کہ یہانسے جانب یسار روانہ ہو جس مقام پر عجائبات نظر آئین وہان پہونچکر پھر لوح کو دیکھنا بدیع الملک نے لوح کو گلے مین ڈالا اور ہر ایک سے رخصت ہوکر جانب مرحلہ دوم روانہ ہوئے ادھر بھاگے ہوئے لوگ جو خدمت مین سفال جادو کی پہونچے اور سارا ماجرا بیان کیا سفال جادو نہایت رنجیدہ ہوا اور ضوبان جادو کے مرنے کا اسنے بہت صدمہ کیا اور یہ شعر وردزبان ہوا ؎ موت سے کسکو رستگاری ہے + آج وہ کل ہماری باری ہے جب ضوبان جادو جیسا ساحر عہدہ برآنہ ہوسکا تو ہم کیا کرسکتے ہین لیکن حتے الامکان مضبوطی مرحلہ کی کوشش کرنا چاہیے اسنے اپنے ساحرونکو بلاکر

حکم دیا کہ انتظام مرحلہ سے غفلت نہ کرنا چاہیے اگرچہ طلسم کشا کو لوح و مہرہ دونون چیزین مل گئی ہین تاہم اتنا خیال کرلو کہ وہ تنہا ہے اور تم بہت سے ہو اگر مٹھی مٹھی خاک ڈالو گے تو وہ چھپ جائے گا اسطرح اپنے ملازمین کے دل بڑھائے اور سب ساحر انتظام مرحلہ مین مصروف ہوئے وہان صاحبقران عالیشان راہ کوہ طے کرکے ایک صحرا سے پر بہار مین پہونچے دیکھا کہ صحرا نہایت با فضا ہے درخت سرسبز و شاداب ہین ہیوے گوناگون لگے ہوئے ہین ہوا سے سرو چمن رہی ہے کوڑیالے نے زمین پر فرش سفید بچھا رکھا ہے اس فرش پر کچھ لوگ محفل آراستہ کیے ہوئے ہین قرینہ سے بیٹھے ہین اور ایک مرغ درمیان بیٹھا کچھ بیان کر رہا ہے جسکے سننے مین لوگ محو ہین اور ہمہ تن گوش سنتے ہین صاحبقران عالیشان قریب اس مجمع کے آئے اور بغور سننے لگے کہ یہ مرغ مثل انسانون کے کیا بیان کر رہا ہے جو لوگ اس رغبت کے ساتھ سن رہے ہین تھوڑی دیر مین انپر بھی محویت طاری ہونے لگی اسی حالت مین اتفاقیہ نظر انکی نوک پر جا پڑی لکھا تھا کہ اے غافل کیا کہتا ہے اگر اسیطرح آپ تقریر مرغ کی سنے جائیگے تو بھولے ہو جائیگے دیکھ تو کہ تیری کیا حالت ہے بس تجھے چاہیے کہ جلدی سے فلان اسم پڑھ کر پیکان تیر پر دم کرا اور اسطرح تیر مار کہ جسوقت نشانہ مرغ پر لگے تو تیر حلق پر بیٹھے اگر نشانہ پورا پڑا اور تیر حلق مین جا کر تیر اڑ ہوا تو مرغ پلہ مین موت کے بندھا اور اگر نشانہ نے خطا کی تو بڑی خرابی ہوگی یہ دیکھکر بدیع الملک نے جو پاؤن پر اپنے نظر کی تو دیکھا کہ ٹھٹنون تک پتھر کا ہوگیا ہون بس جلدی سے انھون نے اسم کو تمام کیا اور پیکان تیر پر دم کرکے چلہ کمان مین پیوستہ کرکے اور نشانہ باندھ کر جو رہا کیا اور کمان کڑکی مرغ نے پر کھولکر فریاد کی ہے اور اڑنے کا قصد کیا تیر منقار مین زبان بن گیا اور حلق کو توڑ کر پار گذر گیا مرغ بہ حق وشد شعلہ ہو کر جل گیا جو لوگ محفل آراستہ کیے ہوئے تھے وہ اٹھ کھڑے ہوئے زیا شریخ نارنج پکڑ پکڑ کر چلے کہ او ظالم غضب کیا تو نے جو مرغ فصیح البیان کو مارا ہمان جائے گا ہمارے ہاتھ سے اگر تجھے اُس مرغ کے عوض ذبح نہ کیا تو کچھ کام نہ کیا یہ کہکر وہ تمام محفل کی محفل بگڑی اور ہر طرف سے بدیع الملک پر گولے ترنج نارنج پڑنے لگے بدیع الملک نے بھی تلوار کھینچی اور قتل کرنا شروع کیا لشکر گیرودار باندھ ہوا ادھر سفال جادو کو خبر پہونچی کہ مرغ فصیح البیان یعنے رشطرنج جادو مارا گیا مرحلہ ٹوٹ گیا یہ سنکر سفال جادو نہایت پریشان ہوا اور لشکر کو لے کر برائے مقابلہ فتاح طلسم روانہ ہوا وہان ایوان جادو کو خبر پہونچی کہ ضوبان جادو مارا گیا اور اب نوبت سفال جادو کی ہے اور ملک ایوان سرطانی وحصار سحر بند و حسین برق جادو نے تمام ساحران مرحلہ اول کو قتل کیا صرف ضوبان جادو طلسم کشا کے ہاتھ سے مارا گیا یہ سنکر ایوان تاجدار نے

خیال کیا کہ اگر یہ چھوکریان شریک رہین گی تو ہزار ہا ساحران نامی انکے ہاتھ سے مارے جائین گے اور تو بت یہ پہونچے گی کہ ہم پر بھی حملہ ہو گا بس اسیوقت سلیم خوش طبع جادو کیطرف دیکھا کہ یہ ساحر نہایت زبردست مقرب خداوند کہلاتا ہی اور ہر وقت حجاب قدرت کے نزدیک حاضر رہتا ہی اکیوان تاجدار نے چار موتی اپنی جھولی سے نکالے اور سلیم خوش طبع جادو کو دے کر کہا کہ اسمین ہر موتی پر ایک ایک نام لکھا ہوا ہی ایک پر ایوان نہ طاقی میری بہن کا نام تحریر ہی اور دوسرے موتی پر میری دختر روشین مہر کا نام لکھا ہی تیسرے موتی پر حصار سحر بند کیوان تاجدار کا نام لکھا ہی چوتھے موتی پر حسین برق جادو کا نام مرقوم ہی تم ان چارون موتیونکو لے کر سفال جادو سے مل جاؤ جسوقت طلسم کشا سے جنگ کی نوبت آئے اور ایوان نہ طاقی وغیرہ آکر شریک جنگ ہون تو تم جسکے نام کا موتی ہو اُسے ٹوک کر اور اُسکا نام لے کر زمین پر مارنا موتی شعلہ بنکر گرے گا اور جلا کر خاک کر دے گا جسوقت یہ سب مددگار طلسم کشا کے مارے جائینگے تو اکیلا طلسم کشا کچھ نہ کر سکے گا اور بھاگ کر چلا جائے گا یا مارا جائے گا یہ تو نہ ہو گا کہ ایک جگہ کھڑا کشا سیر ہوا دوسرے مقام پر رہا ہو گیا یہ سُنکر سلیم خوش طبع جادو چارون موتیونکو لے کر روانہ ہوا اور ہنوز سفال جادو راہ مین تھا کہ سلیم پہونچا اور تمام کیفیت موتیون کے لانے کی بیان کی اور سفال جادو کو بہت کچھ تسلی دی کہ تم نہ گھبراؤ مین ایک دم مین طلسم کشا کو مٹائے دیتا ہون یہ کہکر میدان جنگ کیطرف متوجہ ہوا وہان بدیع الملک نے سیکڑون ساحرونکو مارا تھا اور لڑتے ہوئے قلعہ سفال جادو کیطرف چلے آتے تھے کہ دفعتہً ملکہ ایوان نہ طاقی حصار سحر بند حسین برق جادو آپڑے اور کمک کر کر کے گرنے لگین اور ساحرونکو قتل کرنے لگین ہنگامہ گیر و دار برپا ہوا یہ رنگ دیکھ کر سفال جادو بھی مع فوج آپڑا خوب گھمسان کی لڑائی ہونے لگی ہر طرف سے گولے ترنج تارنج بدیع الملک پر پڑنے لگے پر بسبب برکت لوح کے کوئی حربہ انپر کارگر نہ ہوتا تھا ایوان نہ طاقی و حصار سحر بند و حسین برق جادو تیا متین برپا کر رہی تھین جب ساحر یورش کر کے آتے تھے یہ شاہزادیان اُس مجمع کو متفرق کر دیتی تھین ساحرون کے مرنے سے غار یکی چھائی ہوئی ہر بیر شور کر رہے ہین کہ کشتی مرا نام من فلان بود اسی ہنگامہ مین سلیم خوش طبع جادو قریب ملکہ ایوان نہ طاقی کے پہونچ گیا اور اسنے آواز دی کہ اے ملکہ ہوشیار ہو جاؤ کہ وقت مرگ تمھارا آگیا اوز پیمانہ عمر لبریز ہوا کہ غضب خداوند تم پر نازل ہوا ہی یہ کہکر اسنے موتی ایوان نہ طاقی کے نام کا نکالکر زمین پر مارا موتی زمین پر پڑتے ہی ٹوٹا اور اسمین سے شعلہ نکلکر ایوان نہ طاقی پر گرا ہر چند ایوان نہ طاقی نے رد

سحر کیا مگر کچھ نہ ہوا آخر اسنے دستک دی کہ ایک پتلی ظرف پر از آب لیے ہوئے پیدا ہوئی ایوان نہ طاقی مچھلی بنکر پانی مین پھچی لیکن یہ شعلہ قضا نہ رک سکا کہ یہ سحر خاص کیوان تاجدار خلد و ند طلسم کا تھا شعلہ نے ظرف آب مع پتلی و ایوان نہ طاقی جلا کر خاک کر دیا اسکے مرنے سے قیامت برپا ہوئی سنگ باری و آتش باری ہونے لگی زمین کو زلزلہ سا پیدا ہوا بڑی دیر تک شور قیامت برپا رہا آخر کار آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من ایوان نہ طاقی بود حیف مردیم و جاندادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم یہ حال خواجہ خضران بن عمرو دیکھ رہے تھے انھین فوراً خیال پیدا ہوا کہ اب یہ ملعون حصار سحر بنا اور روشن گہر اور حسین برق کو بھی نہ چھوڑے گا جسنے ایوان نہ طاقی سی سا حرہ اسکے ہاتھ سے قتل ہوئی تو یہ لڑکیان کیا کر لینگی بدیع الملک تو بہ سبب برکت لوح کے بچ جائینگے مگر ان سب کی جانین مفت مین جائینگی یہ تصور کر کے جال الیاسی زنبیل سے نکالا اور حصار سحر بند کی طرف چلے کہ یہی سب سے آگے بڑھی ہوئی لڑ رہی تھی اور سلیم خوش طبع جادو دونون قریب اُسکے پہونچ گیا تھا اور اسنے ڈبیہ سے دوسرا موتی نکالکر حصار سحر بند ہی توڑا اور کہا کہ وقت مرگ تمھارا آپہونچا ہی لو اسے یہ کہکر موتی اسنے زمین پر مارا ادھر تو موتی اسنے زمین پر مارا اُدھر خضران نے جال الیاسی حصار سحر بند پر مارا اور کھینچکر اسکو زنبیل مین ڈال لیا اُدھر موتی چٹکا اور شعلہ نکلکر قریب خضران کے آکر تھرتھرایا اور فرو ہو گیا خضران تو گیم اوڑھ کر نظرون سے غائب ہو گئے سلیم خوش طبع سمجھا کہ حصار سحر بند بھی جل گئی اب یہ بتلاش حسین برق جادو و ملکہ روشن گہر روانہ ہوا لیکن خواجہ پہلے ہی قریب روشن گہر کے پہونچ گئے تھے رجال الیاسی مار کر اسکو بھی نذر زنبیل کر لیا اور بعد اسکے حسین برق جادو کو بھی زنبیل مین ڈال لیا اور خود صورت روشن گہر کی بنکر کھڑے ہو رہے اتنے مین سلیم خوش طبع جادو قریب پہونچا اور اسنے آواز دی کہ ای روشن گہر افسوس ہے تو خداوندزادی ہو کر اُسکے دشمنون کی شریک ہوئی اب سزا اسکی یہ ہو کہ مجھے چاشنی مرگ چکھائی جائے ملکہ روشن گہر نے آنکھون مین آنسو بھر کر کہا کہ ای سلیم خوش طبع بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو اپنی خداوندزادی کو قتل کرنا چاہتا ہے اگر تیرے نزدیک مین مجرم خداوند ہون تو مجکو گرفتار کر کے سامنے خداوند کے لے چل شاید خداوند کو رحم آجائے اور وہ خطا میری معاف کر دے سلیم خوش طبع نے کہا تجکو خداوند مطلق حکم دے چکے ہین کہ جہان تم کو پاؤن دم بھر کی مہلت نہ دون یہ کہکر اسنے موتی ڈبیہ سے نکال کر زمین پر مارا موتی ٹوٹا اور شعلہ نکلکر خضران کے قریب پہونچا مگر تھرا کر گل ہو گیا یہ دیکھ کر سلیم خوش طبع جادو تو نہایت متحیر ہوا کہ یہ کیا معرکہ ہوا جو سحر خداوند کا خالی گیا اور ملکہ نے آواز دی کہ او سلیم دیکھا تو نے قدرت

خداوندی کو بین کیسی خداوند کی چیتی بیٹی ہون کہ اُسکا غضب مجھے ایذا پہونچانے
شرم کرتا ہی اور تھراتا ہی تو نے میرا کہنا نہ مانا اور مجھ پر حربہ کیلیے اب میرے موتی کا تماشا
دیکھو یہ کہکر اسنے بھی ایک موتی سینے پر سلیم خوش طبع کے پھینکہ مارا کہ موتی ٹوٹا اور اُسمیں
دھوان پیدا ہوا اور دماغ مین سلیم کے پہونچا ساتھ ہی ملکہ نے نعرہ کیا کہ باش او قوم
منم خواجہ خضران بن عمر ثانی کے گذارم کہ از دست من زندہ وسلامت بدر روی یہ
اسنے بھی مارا کہ سر اسکا بیاض گردن سے جدا ہوا لاشہ سلیم خوش طبع جادو کا پھٹ پڑ
لگا بیرا اسکے شور گیر و دار بلند کرنے لگے خاک اڑی زمین کو زلزلہ سا ہوا بہت
برقین چمک چمک کر خضران کیجانب چلین اور پھر گل ہو ہو گئین آخر کار آتشباری بیشمار
بکثرت ہونے لگی دیر تک قیامت برپا رہی جسوقت لاش اسکی پھڑک کر سرد ہوئی تو آواز
پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من سلیم خوش طبع جادو بود حیف مردیم وجا ندادیم وبہ مطلب
خود نہ رسیدیم اسکے مرنے سے سفال جادو دل شکستہ ہوگیا اور فوج کو لیکر بدیع الملک
پر ٹوٹ پڑا بدیع الملک اب جو خیال کرتے ہین حصار سحر بند اور حسین برق بھی
معلوم نہین ہوئین پلٹ کر جو خیال کیا تو تخت ملکہ روشن گہر کا بھی خالی
ایوان نہ طاقی اسکے سامنے قتل ہو گئی تھی بدیع الملک کو خیال گذرا کہ
شاید یہ شاہزادیان بھی قتل ہوگئین کہ اسنے ہین خضران قریب پہونچا اور کہا
غلام نے قاتل ایوان نہ طاقی کو مارا اب آپ سفال جادو کو بھی قتل کیجیے کہ
یہ مرحلہ بھی شکستہ ہو صاحبقران نے فرمایا کہ شاہزادیان کہان ہین خضران نے
کہا مجھے نہین معلوم صاحبقران مجھے یہ اسوجہ سے چھپانا ہی کہ مجھے صدمہ نہ ہو ورنہ
وہ سب ساحر کے ہاتھ سے قتل ہو گئے ہونگے بس انھون نے ہاے روشن گہر
کا نعرہ مارا قریب تھا کہ یہ گریبان کو چاک کرین اور دیوانے ہو جائین کہ خضران نے
کہا او عرب یہ وقت جنگ ہی یا میدان عاشقی ہی دیکھو دشمن سے سامنا کرو اگر تم زندہ
تو روشن گہر ایسی ہزار بلجائینگی اور اگر اپنے کو قتل کرادوگے تو روشن گہر گذرا کر
صاحبقران نے فرمایا کہ مجھے بغیر اُسکے زندگی تلخ ہی خضران نے کہا تینون شاہزادیا
میرے پاس زنبیل مین موجود ہین آپ مرحلہ فتح کیجیے تو مین سبکو نکالون صاحبقران
نے کہا کہ جب تک قاتل کو قتل کر ڈالا تو اب کیا اندیشہ ہی جب تک تو اُنھین زنبیل سے
نہ نکالے گا میرا دل بے قابو رہے گا خضران نے مجبور ہو کر پہلے تو وہ ڈبیہ کھولی جسمین
قتل حصار سحر بند و حسین برق و روشن گہر کا سامان موجود تھا اور ہر ایک
موتی کو زمین پر مارا کہ چٹک چٹک کر موتی رہ گئے اور شعلے نکل نکل کر تھرائے اور
پھر فرو ہو گئے بعد اُسکے حصار سحر بند و حسین برق کو رہا کر دیا یہ پھر نعرہ
کر کر کے لشکر سفال جادو پر گرین اور لڑنے لگین اور روشن گہر کو خواجہ
نے تخت پر سوار کیا سفال جادو نے ان شاہزادیون کو جو دیکھا اور بی

ہرا سان ہوا ادھر انھون نے جو تمک چمک کر گرنا شروع کیا تو تھوڑے عرصہ مین لشکر
سفال جادو کو پراگندہ کر دیا لیکن سفال جادو طلسم بند ہونے کی وجہ سے بچ گیا
اور قتل نہ ہو سکا بدیع الملک قریب سفال جادو کے پہونچے اُدھر سفال جادو
نے صورت اپنی اژدر کی پیدا کی اور قلابہ آتشین چھوڑتا ہوا بدیع الملک کیطرف
چلا بدیع الملک نے لوح کو اُٹھا کر ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اگر فتاح طلسم تجھے لازم ہو
پیدا فلان اسم جو کنارۂ لوح پر تحریر ہو اکیس مرتبہ پڑھو کر پھونک اور عکس لوح کا ڈال کہ یہ
خود نہ ہیئت اصلی پر آجائے گا اسوقت فلان اسم پڑھ کر ہاتھ تیغہ آبدار کا مارنا کہ اژدر
کے دو ٹکڑے ہونگے یہ دیکھ کر بدیع الملک نے اسم پڑھ کر اژدر کیطرف پھونکا
اور عکس لوح کا ڈالا اب جو نظر کرتے ہین تو سفال جادو ٹھٹینون چلا آتا ہے بس انھون نے
دوسرا اسم پڑھ کر مارا اسکی ہاتھ مارا کہ اژدر کے دو ٹکڑے ہوئے اسکے مرتے ہی آندھی
سیاہ چلی خاک اُڑی شور گیر و دار برپا ہوا بڑی دیر تک ایک تلاطم رہا بیر شور کرنے
لگے کہ منتقی مرا نام من سفال جادو بود حیف مردیم وجا ندادیم و بہ مطلب خود نرسیدیم
بعدا- اسکے روشنی پیدا ہوئی اور بیر اسکے یہ صدا دے کر مثل دھوین کے منتشر ہو گئے
لیکن لشکر سفال جادو کا پریشان کر کے پھر آپڑا اور ہر طرف سے ترسول پرسول
گولے ترنج نارنج بدیع الملک پر پڑنے لگے بدیع الملک نے قتل کرنا
شروع کیا کوئی حربہ بہ سبب برکت لوح کے انپر کارگر نہ ہوتا تھا لیکن ہر طرف سے
بوچھار ہو رہی تھی یہ دیکھ کر حصار سحر بند حسین برق جادو نے صاحبقران کی
حفاظت کرنا شروع کی اور ان ساحرون کو اسقدر قتل کیا کہ یہ بھاگ کھڑے ہوئے
اور بہتون نے امان مانگی اور دائرۂ اسلام مین آئے جو لوگ بھاگے کچھ تو شبرنگ جادو
کیطرف روانہ ہوئے کچھ طلسم سے نکل گئے کہ اب یہان رہنا بہتر نہین ہے اس لیے
یہ مقام پر آشوب ہو رہا ہے فتاح طلسم کسی کو زندہ نہ چھوڑے گا یہان بدیع الملک
بانے لاشین ساحرون کی اکھوا کر پھکوا دین کہ آب و ہوا نہ خراب ہو اور جو لوگ
اسلام لائے انکو امان دے کر داخل لشکر کیا نقارۂ فتح بجا بارگاہ داؤدی برپا ہوئی
صاحبقران مع رفقائے جدید داخل بارگاہ ہوئے پوشاک رزم اُتاری لباس
بزم پہنا جام شراب ناب گردش مین آیا حصار سحر بند نے خواجہ سے سبب
اپنے گرفتار کرنے زنبیل مین ڈال لینے کا پوچھا خضر ان نے واقعہ قتل کیوان نہ طاقی
کا بیان کیا اور کہا کہ اگر مین تم کو مع حسین برق و بلکہ روشن گہر زنبیل مین نہ ڈال
لیتا تو مثل ایوان نہ طاقی کے ایک نہ بچتا یہ کہکر کیفیت موتیون کی اور
تسلیم خوش طبع کو قتل کرنے کی بیان کی صاحبقران تو پہلے ہی آگاہ ہو چکے
تھے جو لوگ ناواقف تھے وہ اسوقت واقف حال ہوئے صاحبقران نے
خواجہ کو بہت کچھ انعام عطا فرمایا اور ان شاہزادیون نے بھی زر و جواہر حسب

لیا تعت دیا اور خواجہ کی بہت تعریف کی لیکن حسین برق جادو نے بہ سبب حجاب
کے کچھ نہ دیا تھا خواجہ نے کہا کہ لینے دینے مین شرم وحجاب کی ضرورت نہین ہے
حقدار کو اُسکا حق دینے مین شرم کی کیا ضرورت ہے حسین برق نے ایک مالا متبسم نگاہ
دور سے خواجہ کیطرف پھینک دیا خواجہ نے مالا اُٹھاکر اپنے گلے مین پہن لیا
اس حرکت پر سب ہنسنے لگے خواجہ نے تیوری چڑھا کر کہا کہ آپ لوگ ہنسنے کیا
ہین اپنے معشوق کی دی ہوئی چیز سبھی کو عزیز ہوتی ہے حسین برق جھپ کر اٹھ کھڑی ہوئی
الحاصل رات تو اس مقام پر بسر کی اور نماز صبح پڑھ کر بدیع الملک نے لوح
ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ یہانسے داہنی جانب روانہ ہوا اور جو کچھ عجائبات پیش آئین
دیکھ کر کام کرنا بدیع الملک نے سب کو رخصت کیا اور فرمایا کہ اب کوئی میرے
ساتھ آنے کا قصد نہ کرے اس مرحلہ کو مین تنہا فتح کرونگا آپ لوگ میری نصرت
کے بدلے ماتم بلکہ ایوان نطاقی کا برپا کرین حصار سنج بند و روشن گہر نے
عرض کی کہ ہم مین خون بلکہ کا ملا ہوا ہے مگر ہمین اسوقت ساتھ آپ کا دینا
سوگ نشین ہونے سے زیادہ پسند ہے بعد فتح طلسم کے ہم ماتم ایوان نطاقی
کا کرینگے ابھی اور دیکھیے کس کس پر زوال آتا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ نہین جنہ
مین کہتا ہون اُسکے خلاف نہ کرو یہ سب مجبور ہوکر سوگ نشین ہوتے ہین اور
صاحبقران بلا بیت لوح کے موافق روانہ ہوئے جاتے جاتے ایک بیابان
مین پہونچے دیکھا کہ سامنے سے ایک جنازہ چلا آتا ہے پیچھے جنازہ کے بہت
سے لوگ روتے پیٹتے اور خاک اُڑاتے چلے آتے ہین اور ایک پیر مرد کی
حالت نہایت خراب ہزار و قطار روتا پچھاڑین کھاتا چلا آتا ہے جنازہ پر سہرا بندھا
ہوا ہے اور ایک شامیانہ زرتار کھنچا ہوا ہے بقول شاعر ؎ شامیانہ نیازری کا
ہے + پیچھے تابوت اُس پری کا ہے + عقب جنازہ بہت سی نازنینین روتی اور
گریہ وزاری کرتی چلی آتی ہین بال کھولے ہوئے ہین یہ رنگ دیکھکر بدیع الملک
قریب آئے کہ دیکھین یہ کس نامراد کی میت ہے یہ خیال کرکے جو قریب آئے تو دیکھا
کہ عجب طرح کے اشعار عبرت آثار اُس جنازہ پر تحریر ہین ؎ جہانسے حسرت
دیدار یار لیکے چلے + چمن سے داغ فراق بہار لیکے چلے + دوسری جانب
یہ شعر مرقوم تھا ؎ یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا + اگر اور جیتے رہتے
یہی انتظار ہوتا + اُن اشعار کو دیکھکر بدیع الملک کے دل پر چوٹ سی لگی اور
آنکھون مین آنسو بھر آئے کہ نہین معلوم یہ کس محبوب کی عاشق تھی اور کس
معشوق پر دلدادہ تھی افسوس کہ اسنے باغ جوانی کی بہار نہ دیکھی اور نہال عمر
اسکا خزان ہوگیا اُس پیر مرد کی نظر جو بدیع الملک پر پڑی کہنے لگا کہ افسوس
ب آپ تشریف لائے ہین جب بیمار محبت دنیا سے منھ پھیر چکا یہ دختر کم نصیب

سکا نام ملکہ نسیم بہار تھا خواب دیکھکر آپ پر شیدا ہوئی اور تپ مفارقت سے جلنے
ل ہر چند علاج کیا مگر اُسکی وہی حالت ہوئی کہ ؎ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی + ہر چند
ایا سمجھایا کہ یہ خواب کی باتین ہین انکا خیال دل سے دور کرنا چاہیے مگر کوئی نصیحت
گر پذیر نہ ہوئی جب تک اس دنیاے فانی مین رہی عشق کا دم بھرا کی آخرکار کل
ب کو اسکی حالت غیر ہوئی سانس اکھڑ گئی مگر آنکھین شوق دیدار مین باز رہین تمام
م کا دم نکل گیا تھا مگر آنکھو مین جان دیر تک باقی رہی بار بار یہ شعر زبان حال سے
ھتی تھی ؎ آنکھو مین رگ رہا ہے نکلتے نکلتے دم + اچھا سلوک حسرت دیدار سے
یا + اسی حال پُر ملال مین قریب صبح رنگ رو متغیر ہوا اور مثل شمع سحری کے آنکھین
جھلملاکر بند ہوگئین مرتے وقت اُسنے وصیت کی تھی کہ میری جانب سے اُس بیوفا
سے کہدینا کہ ؎ میری تربت پر اگر دو پھول رکھنا ہوگناہ + آنکلتا یان کبھی تیوری
ڑھانے کے لیے + لہذا یہ کشتۂ تیغ دیدار و شہید ابرو خمدار اگر لائق اسکے ہو تو اُسکے
فن و کفن ہی مین شریک ہو جائے کہ اسکا مردہ ارمان ہی نکلجائے روح خوش ہو
اتین اُس پیر مرد کی سُنکر بدیع الملک کا دل گذار ہو گیا اور گردن جھکائے
ئے جنازے کے ساتھ چلے تہا تک کہ جنازہ اس ٹیلہ پر پہونچا جہان دفن کرنا
ا ضرور تھا اب اس بڈھے نے ایک پرچہ کاغذ کا بدیع الملک کو دیا اُسے
نھون نے لیکر پڑھا تو یہ شعر مرقوم تھا کہ ؎ تمھین لحدمین اُتارو تمھین پڑھو
تلقین + کبھی تو صحبت راز و نیاز ہو جائے + انھون نے کہا کہ مذہب اسکا کیا
تھا اور تم کیا مذہب رکھتے ہو پیر مرد نے عرض کی کہ اگر مسلمان نہ ہوتی تو مسلمان
سے دفن کرانے کی خواہش کیون ہوتی یہ سُنکر بدیع الملک نے کہا الحمدللہ
کہ اب کوئی جگہ اہل اسلام سے خالی نہین ہے مین بسر و چشم اس خدمت کے لیے
موجود ہون یہ فرماکر قریب لاش کے آئے اور چاہا کہ لاش کو آغوش مین لیکر
قبر مین اُتارین کہ ایک طائر نے درخت پر سے آواز دی کیا کرتا ہے لوح کو دیکھ یہ سنکر
بدیع الملک چونک پڑے اور لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اگر کوئی لاش نظر آئے اور
ورثا اُسکے قبر مین اُتارنے کی خواہش ظاہر کرین تو ہرگز انکے کہنے پر عمل نہ کرنا کہ یہ
سراسر فریب ہے فریب جادو کا اگر اس لاش کو قبر مین اُتارا تو خود بھی مردہ صد سالہ
ہو جاؤگے پھر لوح وغیرہ کام نہ آئے گی تم کو چاہیے کہ فلان اسم پڑھکر ہاتھ تلوار کا اس
پیر مرد پر مارو کہ یہی فریب جادو ہے جسوقت یہ مارا جائے تو داہنا ٹکڑا اسکی لاش کا
بائین ہاتھ مین اُٹھا لینا اور ہمراہیان جنازہ تم پر حملہ کرینگے اُنسے لڑتے رہنا بعد
اُسکے جو کچھ پیش آئے پھر لوح کو دیکھنا غفلت نہ کرنا اگر مانعی تا قیامت ماندی
یہ دیکھتے ہی یا تو لاش اُٹھانے کو جھکے تھے یا پیچھے ہٹ کر انھون نے تلوار کھینچی
اور پیر مرد سامنے سے بھاگا بدیع الملک نے جھپٹ کر ایسا ہاتھ مارا کہ یا تو تلوار

سر پر چمکی تھی یا زمین پر نظر آئی اسکے مرتے ہی شور گیر و دار برپا ہوا آندھی چلی کہ زمانہ تیرہ و تا
ہو گیا چیلین منڈلانے لگین بیر شور کرنے لگے کہ کشتی مرا نام من فریب جادو بو
حیف مردیم و جا ندادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم یہ دیکھتے ہی لوگ بدیع الملک
پڑے انھون نے بھی تلوار کھینچی جنگ ہونے لگی اُدھر شبرنگ جادو کو خبر ہو
کہ فریب جادو مارا گیا مرحلہ شکستہ ہوا بس یہ سنتے ہی شبرنگ جادو پچاس
اور بارہ ہزار ساحر اپنے ہمراہ لے کر آیا اور یہ سب کے سب بصورت شبرنگ
سوا شبرنگ جادو کے فقط ایک یہ اصلی صورت پر تھا لیکن ایک اژدر آتش فشا
پر سوار تھا اور فوج کو ترغیب دلا رہا تھا کہ مار لو اس سرکش کو یہ جانے نہ پائے فوج
اسکی پیکر شیرین بدیع الملک پر حملہ آور ہوئی اسوقت انھون نے نوح کو دیکھ
لکھا تھا کہ وہ شیر جو کاسنی رنگ کا ہو وہی اصل ہو تمھین چاہیے کہ فلان اسم پڑھ کر
فریب جادو کی لاش کا ٹکڑا اسپر کھینچ مارو کہ یہ ہمہ تن شعلہ ہو کر تم پر چلے گا بعد
اُسکے تم فلان اسم پڑھ کر گرد اپنے حصار کھینچ لینا جسوقت قریب تمھارے آئے تم علم
نوح کا ڈالنا وہی شعلہ پلٹ کر شبرنگ جادو پر گرے گا اور شبرنگ مارا جا
کہ اُسکا سحر آخر ہی یہ خود اُسکے روکے بھی نہ رُکے گا یہ دیکھ کر بدیع الملک نے اُ
اسم کو پڑھ کر ٹکڑا لاش فریب جادو کا کاسنی شیر پر کھینچ مارا یہ معلوم ہوا کہ بارود
چنگاری گری شیر ہمہ تن شعلہ ہو کر بدیع الملک پر چلا انھون نے جلدی سے اسم
کو تمام کر کے گرد اپنے حصار کھینچ لیا جیسے ہی شعلہ چمک کر قریب آیا لوح چمکائی شعلہ
پلٹا اور شبرنگ جادو کیطرف چلا شبرنگ جادو نے جو دیکھا کہ سحر میرا خالی
گیا اور اب یہ میری طرف آتا ہی اسنے گونے ترنج نارنج وغیرہ مارنا شروع کیے سب
جسے جلکر خاک ہوئے آخر شبرنگ جادو نے ساری جھولی سحر کی اُس شعلہ پر
کھینچ ماری جھولی بھی جلکر خاک ہو گئی اور شعلہ نہ رُکا چمک کر جو گرتا ہی برق خرمن
ہو گیا شبرنگ جادو کو جلا کر خاک کر دیا اور پلٹ کر اسی کی فوج پر گرا ساحر بھاگے
سپکڑون کو پھونک کر یہ شعلہ بھی افسردہ ہو گیا اور ساحر بھاگ بھاگ کر در بند
پنجم کیطرف روانہ ہوئے بہتون نے راہ فرار ایسی اختیار کی کہ طلسم کے باہر نکل کر
دم لیا تھوڑی دیر مین میدان صاف ہو گیا بعد فتح مرحلہ سوم کے بدیع الملک
پلٹ کر اپنے لشکر مین آئے خضران نے پہلے مرحلہ فتح ہونے کی تجہیز پہونچا دی تھی
ان شاہزادیون نے استقبال صاحبقران کا کیا اور مبارکباد دے کر اس خوشی
مین سوگ ایوان نہ طاقی کا بڑھایا اور صف ماتم اُٹھا دی اور بارگاہ کو لا کر
مرحلہ سیوم پر برپا کیا صاحبقران نے رات بھر بآرام تمام بسر کی اور صبح کو جانب
مرحلہ پنجم روانہ ہوئے چوتھا مرحلہ سلسلہ مین مرحلہ مہم کے ہی اور معلق ہی اس
وجہ سے یہ مرحلہ چھوڑ دیا گیا مالک اسکا کیوان تاجدار ہی جسوقت بدیع الملک

سے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ مرحلہ پنجم وہی مرحلہ ہے جسمین لوح بیکار ہے صرف مدد لوح سے شرارہ شعلہ افگن مارا جا سکتا ہے باقی باشندگان بیابان ہولناک وہ بلائے بے درمان ہین کہ جنکی صورت دیکھکر زہرہ آب ہوتا ہے نہ وہ ساحر ہین نہ پہلوان لوح کیا کرے گی اور زور آزمائی سے کیا ہوگا اور بغیر یہ مرحلہ طے ہوئے مرحلجات دیگر تک پہونچنا ناممکن ہے یہ خبر دیکھکر بدیع الملک کو سناٹا سا آگیا اور نہایت پریشان ہوئے تھے کہ رہروی ترک کی یکایک ایک طائر نے آواز دی کہ کسی بزرگ نے کوئی شے تم کو دی تھی، ریا نہ ہو تو اس سے کام لو کہ وقت اُسکا یہی ہے یہ سنکر صاحبقران گویا چونک پڑے اور وہ رقعہ انکو یاد آیا جو مہتر شعیب ثانی نے دیا تھا بس صاحبقران ثالث نے جلدی سے تعویذ بازو کھولا اسمین رقعہ بھی رکھ لیا تھا اُس رقعہ کو نکالکر پڑھا لکھا تھا کہ جسوقت تم کو مرحلہ بیابان ہولناک کا پیش آئے تو چشمہ آنکھو پر لگا لینا اور جریب سامنے پھینک دینا اژدر بنکر بیابان ہولناک کی بلائین نکل لینگی اور چشمہ کی وجہ سے صورتون کی دہشت تمھارے دلپر نہ ہوگی یہ دیکھکر صاحبقران بہت خوش ہوئے اور رہنما ہدایت ایک جانب روانہ ہوئے جاتے تھے کئی صحرا طے کرنا پڑے اور سختی راہ بہت اُٹھائی آخر کار ایک درہ کوہ نظر آیا حسب الحکم لوح اُس درہ مین داخل ہوئے درہ نہایت تاریک تھا مگر مینگ کے دو تال مثل مشعلون کے چمک رہے تھے اُدھر لوح مثل آفتاب کے منور تھی جسکی روشنی مین صاحبقران نے اُس درہ کو طے کیا اور باہر آئے اب یہ صورت ہے کہ چشمہ آنکھو پر چڑھا ہوا ہے گلے مین پڑی ہے جریب ہاتھ مین دیکھا کہ ایک صحرا سے تا افق ودق ہے کہ نہ کہین چشمہ دکھائی دیتا ہے نہ چاہ درخت، سوکھے ہوئے کھڑے ہین پتہ نہین معلوم ہوتا کہ کون درخت کس چیز کا ہے گھاس نہایت آفتاب سے جھلس گئی ہے ہوا سے گرم چل رہی ہے خار و خس کے ڈھیر لگے ہوئے ہین ہوا مچھیون خاک آنکھو نمین مجھو نک رہی ہے سناٹا ہوا کا دل کے پار ہوا جاتا ہے نہ کوئی طائر نظر آتا ہے نہ چوپایہ جسطرف دیکھو ایک بھوکا عالم ہے جہانتک سے ہوا کے لمنا لمنا کی صدا آرہی تھی بدیع الملک ہدایت پورہ کے ہوا تھے چلے جاتے تھے مگر دل بیٹھا جاتا تھا اُدھر شرارہ شعلہ افگن جادو کو معلوم ہوا کہ فتاح طلسم آپہونچا بس اسنے جاکر تمام سحر کو دم دیا جسقدر ساکنان صحرا تھے آکر جمع ہوگئے اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے شرارہ شعلہ افگن نے اُنسے کہا کہ وقت جانبازی آگیا چلو اور طلسم کشا کو کہا لو یہ سنکر وہ تمام بیابان ہولناک مع زن و مرد جانب صحرا روانہ ہوئے شرارہ شعلہ افگن جادو سنگ ساتھ تھا یہی ایسا ساحذ بر دست تھا کہ اسنے ان لوگون کو رام کیا ہے ورنہ کیا تاب ہے کسی کی جو صورتین ان لوگون کی دیکھ سکے اکوان تاجدار نے

شرارہ شعلہ افگن کو ایسا ہی سمجھا جو اس مرحلہ پر معین کیا ہی تمام اہل طلسم کو یقین
ہی کہ یہ مرحلہ فتح نہ ہوگا اسلیے کہ نہ یہان لوح کام دے سکتی ہی اور نہ قوت و جراءت
کام آسکتی ہی یقینی طلسم کشا اس مرحلہ پر آکر مارا جائے گا شرارہ شعلہ افگن جادو
بھی مثل شیر کے آیا ہی کہ میرے ساتھ وہ لوگ ہین جو دم بھر مین طلسم کشا ایسے
ہزار ہون تو انکو کھا لینگے اودھ شاہزادہ بدیع الملک نے دیکھا کہ سامنے سے
گرد اڑ رہی ہی اور آمد لشکر معلوم ہوتی ہی بس انھون نے رقعہ کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ جلد چشم
آنکھون پر لگاؤ اور حریب کو فلان اسم پڑھکر ہاتھ سے پھینکو ایسا نہ ہو کہ بلائین بیابان ہولناک
کی تمھارے قریب آجائین تو بے ہوش ہوتا انکا شعار ہوجائے گا یہ لوگ پیٹ کر پھینک
اٹھا لینگے بس اگر نظر تمھاری انکی صورتون پر پڑگئی تو کلیجہ پھٹ جائے گا یہ دیکھتے ہی
بدیع الملک نے اسم کو پڑھا اور حریب ہاتھ سے پھینک دی حریب گرتے ہی
مثل اژدرے کے ہوئی اور دم کشی کرتی ہوئی چلی کہ یکایک شرارہ شعلہ افگن مردان
ہولناک کا لشکر لیے ہوئے نمودار ہوا نظر جو شرارہ شعلہ افگن کی اژدر پر پڑی
یہ ہنسا اور کہنے لگا کہ ہم تو سنتے تھے طلسم کشا ساحر مبین ہی مگر معلوم ہوا کہ اسے
تھوڑا بہت سحر بھی یاد کر لیا ہی بس اسنے مے الفور ایک گولہ مولا دی جھولی سے نکالا
کچھ اسم پڑھکر دم کرکے اژدر پر مارا اژدر نے دہن اپنا کھولا اور گولے کو نگل گیا اور اب
جو دم کشی کرتا ہی تو شرارہ شعلہ افگن کے پاؤن اکھڑے اور یہ کھچتا ہوا دہن
اژدر کیطرف چلا ہر چند اسنے سحر پڑھے اور لنگر قائم کیا مگر زمین مین غرق ہوگیا ادھر اژدر
نے ایسی دم کشی کی کہ زمین سے اکھڑ کر شرارہ شعلہ افگن دہن اژدر مین جا رہا
یہ دیکھکر تمام مردان ہولناک اژدر پر آپڑے کہ اسکو مار ڈالین مگر جو سامنے
آیا وہ دہن اجل مین پہونچ گیا ہزار ہزار اور بارہ بارہ سو آدمی ایک ایک نفس
مین اژدہا نگل گیا دیکھا بدیع الملک نے کہ جسقدر لوگ ہین انکی صورتین مہیب
ہین مگر بہ سبب عینک کے انکے قلب پر کوئی اثر نہ ہوا اژدہے نے پھر بھر کے
عرصہ بیابان کو صاف کر دیا اتنے مین اسی طائر نے آکر آواز دی کہ فتح بیابان
ہولناک کی مبارک ہو اب فلان اسم پڑھ کر بے تکلف اس چھڑی کو اٹھا لو
آگے بڑھکر کام آئے گی یہ سنتے ہی بدیع الملک نے اسم پڑھا اور چھڑی پر
دم کیا کہ اسنے اپنی اصلی ہیئت پیدا کی بدیع الملک نے حریب کو اٹھا لیا
اور پلٹنے کا قصد کیا تھا کہ طائر نے آواز دی لشکر تمھارا آتا ہی اسی جگہ قیام کرو
کل مرحلہ ششم پر جانا بدیع الملک اسی جگہ ٹہلنے لگے طائر نے لشکر مین آکر
خبر دی کہ مرحلہ بیابان ہولناک کا فتح ہوا جانو اور اپنے آقا کی قدمبوسی حاصل
کرو یہ سنتے ہی سلطان چین نے بارگاہ داؤدی سجا لی اور آکر خدمت صاحبقران
مین پہونچے اور مبارکباد فتح مرحلہ کی دی اور عرض کیا کہ ہمین خبر فتح ایک بطا

نے دی فرمایا کہ مین اُس طائر کا ازحد ممنون احسان ہون کہ اُسنے کئی مقام پر مجکو ہوشیار کیا نہین معلوم یہ کون درست ہے غرضکہ صاحبقران نے فتح مرحلہ پنجم کی خوشی مین جلسۂ عیش و عشرت مقرر کیا تمام رات صحبت رقص و سرود آراستہ رہی جام شراب ناب کو گردش رہی جسوقت صحبت سیارگان برہم ہوئی اور سپیدۂ سحری نمودار ہوا طائر آشیانو نے نکل اپنکل کر شاخ درخت پر بیٹھے اور بزبان بیزبانی حمد و ثنائے سبحانی بجالانے لگے بدیع الملک نے جلسہ کو برخاست کیا اور فریضۂ سحری کو ادا کرکے سب سے رخصت ہوکر مرکب پر سوار ہوئے اور لوح کو ملاحظہ کرکے ایک جانب چل کھڑے ہوئے جاتے جاتے ایک میدان وسیع مین پہونچے دیکھا کہ وسط میدان مین ایک میل مجرے پر نصب ہے بدیع الملک نے بموجب ہدایت لوح اُس میل کو کوسے مین سے گزر کر گیا اور اُکھیڑ کر پھینک دیا میل اُکھڑتے ہی دہنہ نقب کا نمودار ہوا اور بدیع الملک نقب مین گھوڑے اور آگے روانہ ہوئے دیکھا کہ سامنے ایک قلعہ سر بفلک کشیدہ ہے گنبد اُسکے بہت بڑے بڑے ہین دروازہ قلعہ کا بند ہے نگہبان بیٹھے ہین صورت بدیع الملک کی دیکھکر نگہبانون نے شور کیا کہ لو وہ سرکش یہان بھی آگیا مارلو اُسکو جانے نہ پائے یہ سنتے ہی قلعہ سے ایک ساحر جسکے چار ہاتھ تھے شیر آتشین پر سوار نمودار ہوا پشت پر اُسکی فوج تھی بدیع الملک نے اُسکو اپنی طرف آتے دیکھکر لوح کو دیکھا اُس مین لکھا تھا کہ فلان اسم ایک سو چار مرتبہ پڑھکر تلوار پر دم کرو جسوقت چوپان چہار دست تم پر حملہ کرے تو ایسا ہاتھ مارنا کہ ایک ہی وار مین اُسکے چارون ہاتھ کٹ کے قلم ہوکر گر پڑین اگر ایک ہاتھ بھی باقی رہ گیا تو پھر یہ کسی اسم اور کسی مرتبہ سے نہ مارا جائیگا یہ دیکھکر بدیع الملک نے اُس اسم کو ورد زبان کیا اور چوپان چہار دست جادو کیطرف چلے اُدھر سے چوپان مع لشکر آپڑا بدیع الملک نے تلوار کھینچی اور قتل کرنا شروع کیا عین گرمی جنگ مین چوپان سے سامنا ہوا بس اسنے ایک ہی مرتبہ چار تلوارین چارون ہاتھون سے بدیع الملک پر ماریں یہ اسم کو تمام کرکے اپنی شمشیر پر دم کرچکے تھے اب جو ہتھ کٹی کا ہاتھ مارا چارون ہاتھ چوپان چہار دست کے قلم ہوکے اپنے قبضہ نمین تلوارون کے لپٹے رہ گئے اور ہاتھون سے اسکے خون جاری ہوا بس اسنے فریاد وہی یا سامری کی آواز دی اور سامنے سے بدیع الملک کے بھاگ کر اپنے کو ایک کنوین مین گرا دیا بدیع الملک نے لوحکو دیکھا لکھا تھا کہ جسوقت ہاتھ چوپان کے قلم ہون اور یہ اپنے کو کنوین مین گرادے تو تم کو چاہیے کہ تم بھی اپنے کو کنوین مین گرادو بعد اُسکے جو معرکہ پیش آئے لوح کو دیکھکر کام کرنا بدیع الملک بھی اُس کنوین کیطرف بڑھے لوگ

سدراہ ہوئے بدیع الملک لوگونکو قتل کرتے ہوئے قریب کنوین کے جا پہونچے
اور بسم اللہ کہکر کود پڑے وہان چوپان چہار دست جاگرے پہلے کودا تھا یہ قریب
ایک قصر کے پہونچا اور اسنے آواز دی کہ ای دیو ہمہ رنگ اب وقت تیرا آگیا
نکل غار سے اور اس سرکش کو نگل لے بس یہ سنتے ہی دیو چنگھارا اور وار شمشام
پکڑے ہوئے غار سے باہر آیا اتنے مین بدیع الملک بھی آکر پہونچ گئے دیکھا
کہ دیو سامنے سے چلا آتا ہے بس انھون نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ جسوقت
دیو تم پر حملہ کرے تو وار اسکا خالی دو اور فلان اسم پڑھکر دوال کمر پر ہاتھ مارو کہ
دیو کے دو ٹکڑے ہون بس فوراً پیکان تیر کو خون دیو مین آلودہ کرلو کہ دیو کے
مرتے ہی چوپان پھر جیا نگا تم اسکو نہ پاؤگے چاہیے کہ فوراً تیر خون آلودہ کا
نشانہ چوپان کو بنا نا کہ قضا اسکی خون دیو اور تیر سے وابستہ ہے یہ دیکھتے ہی
بدیع الملک قریب دیو کے آئے دیو ہمہ رنگ نے آواز دی کہ او مردم
سیاہ سر سفید دندان تو نے بڑا غضب کیا کہ چوپان چہار دست کے ہاتھ
قلم کیے اب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر اسنے وار شمشاد کا وار کیا بدیع الملک
نے وار اسکا خالی دیا دیو ضرب کے لنگر مین سامنے جھکا بس انھون نے اسم
پڑھکر جو ہاتھ تیغۂ آبدار کا کمر دیو پر مارا اسکے دو ٹکڑے ہوئے بس ادھر تو
دیو ہمہ رنگ مارا گیا اور ادھر چوپان چہار دست بھاگا بدیع الملک
نے جلدی سے تیر ترکش سے کھینچکر خون دیو مین تر کیا اور چلہ کمان مین پیوستہ
کرکے چوپان پر مارا کہ پشت پر پڑا اور سینے کو اسکے توڑکر نکل گیا چوپان گر کر
تڑپنے لگا شور گیر و دار برپا ہوا مرحلہ شکستہ ہوتے ہی سلطان جنی گورا ستہ
معلوم ہوا یہ خیمہ وغیرہ لیکر آگے چلے یہان لشکر چوپان چہار دست کا
بدیع الملک پر آپڑا تلوار چلنے لگی اتنے مین لشکر بدیع الملک کا بھی آگیا
بلکہ خود سردار بنہ اور خود بھی شریک جنگ ہوئے لشکر چوپان
افسر کے مرنے سے بددل تو ہو ہی چکا تھا پاؤن اکھڑ گئے اور یہ سب کے
سب بھاگ کھڑے ہوئے جو کھڑے ہوئے تھے وہ مطیع اسلام ہوئے
تھوڑی دیر مین میدان صاف ہو گیا اور مرحلہ پنجم بھی شکستہ ہوا سلطان جنی
نے بارگاہ دادوری پر پاکی صاحبقران قریب لاش چوپان چہار دست
کے کھڑے ہوئے تھے کہ ایکمرتبہ تڑاکے کی صدا بلند ہوئی اور سر
چوپان کا خود بخود چٹکا اسمین سے ایک طائر پیدا ہوا اور اسنے افسوس
صدا افسوس کی آواز دی اور پرواز کے مرگ چوپان کی خبر دینے کو
جانب قرطاس فیل مصر روانہ ہوا بدیع الملک نے لاش چوپان کی
خربلہ پر پھکوادی اور سر اسکا ایک درخت مین بلکہ اسی کے قریب مین عبرت

اہل طلسم کے واسطے آویزان کرا دیا کہ اتنا بڑا ساحر کس ذلت سے مارا گیا کہ
لاش تک اُسکی کوئی نہ اُٹھا سکا اور خداوند طلسم نے اُسکی کوئی خبر نہ لی بعد
اُسکے پھر بدیع الملک نے شب بھر قیام کیا جب صبح ہوئی تو افسون نے
چند نامے تحریر کرکے اپنے لشکر کیطرف روانہ کیے ہر سہ نامہ کے نام ایک ایک
روانہ تھا مضمون سب کا ایک تھا کہ ہم نے بفضل خدا بیسے چودہ طلسم توڑے
اب ساتوین مرحلے پر جاتے ہیں آپ لوگوں کو چاہیے کہ [illegible] طلسمی مہمان
خانہ لف لائے اور شریک جنگ ہو جیسے سامان حفاظت دستیاب ہو گیا ہو
ایک بارگاہ ایسی بنی ہے کہ جسمین ساحر سحر بھولتا ہے اور عیار کافر پیچ بھول جاتا ہے
نامہ روان نامون کو لے کر لشکر کیطرف روانہ ہوئے [illegible] شاہزادہ
آصف اختر طلعت شہنشاہ کوہر کلاہ اسد غازی [illegible] امیر الزمان
نور الزمان فرامرز عاد مغربی جمہور جہانسوز تبرزن شاہزادہ طرطوس بہادر
وغیرہ نہایت پریشان تھے کہ اسوقت تک کوئی خبر خیریت نہ [illegible] ہوئی کہ
صاحبقران عالیشان کس حالت مین ہین کہ یہ تمام [illegible] ان
سب کو تسلی دیتے ہر ایک [illegible] چلتے ہی چل طرف [illegible]
مرحلہ اخیرین [illegible] تحریر تھا [illegible] آپ نے [illegible]
پڑنہ جانیکے [illegible] اڑنا شروع ہوئین [illegible] بھرا ہوا
سب [illegible] صاحبقران عالیمقدارین [illegible] ان
سے سب کیفیتین گذشتہ بیان کین اور حال بارگاہ داؤدی کا سنایا اور تازہ
دولتون سے ملوایا اب یہ سب کے سب آکر بارگاہ داؤدی مین جلوہ گر
ہوئے تمام صحرا سے چیانہ تو جو نسبھر گیا بارگاہ داؤدی [illegible]
ہوئی تمام رات عجب [illegible] صاحبقران عالیمقدار [illegible]
فرمایا لکھا تھا کہ ہمارے جانب مغرب روانہ ہو جسوقت قریب کوہ صندلی
کے پہونچنا تو پھر لوح کو دیکھ لینا جو کچھ ہدایت ہو اُسپر عمل کرنا ذرا غفلت
نہ کرنا یہ دیکھو کہ صاحبقران [illegible] اسلحہ تن پر آراستہ کیا اور سب [illegible]
ہو کر جانب مغرب روانہ ہوئے جاتے جاتے دور سے ایک کوہ نظر آیا
بدیع الملک اُس کوہ کیطرف بڑھے جسوقت ہزار ڈیڑھ سو [illegible] قریب کوہ
صندلی کے پہونچے تو دیکھا کہ عجب بافضا کوہ ہے یہ معلوم ہوتا تھا کہ بیضہ رکھا
ہوا ہے کوہ نہایت مصفا ہے اور ایک عجیب سماں ہے کہ بیشمار [illegible] جاری ہین
یہ معلوم ہوتا ہے کہ سر کوہ پر [illegible] سہرا بندھا ہے جانوران آبی کا ہجوم نظر آرہا ہے
ہین اور آتش فشانی کر رہے ہین کسی طرف غول مرغابیون کا بیٹھا ہوا ہے کسی
جانب بطط و قرقرے وغیرہ جمع ہین غرضکہ جدھر دیکھو طائران آبی غول کے غول

بیٹھے ہین بعض جانور ایسے بھی ہین جو کبھی نہ دیکھے تھے کنارۂ آب کے قریب ایک ضعیف جسکے بال سفید چہرہ پر نورانی ماتھے پر گھٹا عبادت خدا کی نشانی سجادہ بچھائے ہوئے بیٹھی ہے اور عبادت الٰہی مین مصروف ہے صاحبقران قریب اس ضعیفہ کے تشریف لائے اور سلام کیا اور پوچھا کہ آپ کب سے اس مقام پر تشریف رکھتی ہین پیرزال نے کہا کہ میری عمر اسی مقام پر تمام ہوگئی شباب کے زمانے سے یہی جگہ پسند آئی بیٹھے بیٹھے عبادت خدا مین زندگی بسر کردی یکایک نظر بدیع الملک کی دوسری طرف جا پڑی دیکھا کہ قریب سجادہ کے چند پلیٹین تشتریان میوے کی رکھی ہین کسی مین پستے کسی مین بادام کسی مین انار رکھے ہین یہ سامان دیکھکر بدیع الملک اور متحیر ہوئے کہ اس جنگل مین یہ سامان کہانسے ممکن ہو بستی یہانسے منزلون دور ہے جس مقام پر انسان کا گذر محال ہو وہان ایسی چیزین کیونکر فراہم ہوگئین پوچھا ضعیفہ سے کہ آپ کے کچھ ملازم بھی ہین جو کھانے وغیرہ کا اس جنگل مین بندوبست کردیتے ہین پیرزال نے کہا کہ آپ کو یہ سامان دیکھکر تعجب ہوتا ہے کیا آپ رازق العباد کی قدرت کے قائل نہین ہین کہ وہ کیڑے کو پتھر کے اندر رزق پہونچاتا ہے بقول شاعر ؎ آسیا گہتی ہے ہر صبح باواز بلند رزق سے بھرتا ہے رزاق دہن پتھر کے + دیگر ؎ بے مگس ہرگز نماند عنکبوت رزق را روزی رسان پر میدہد + مجھے آپ کی دانائی سے تعجب ہے کہ آپ ایسی بات فرماتے ہین خداوند عالم ہر ذی روح کے رزق کا ضامن ہے چاہے جنگل مین ہو چاہے پتھر مین بستی بسائے یا ویرانہ اختیار کرے جتنا مقدر کا لکھا ہوا ہے ہر جگہ پہونچے گا یہ سنکر بدیع الملک دل مین منفعل ہوئے اور عرض کی کہ آپ بجا ارشاد کرتی ہین وہ ایسا ہی قادر و توانا ہے کہ ہر چیز ہر مقام پر پیدا کرسکتا ہے اگر چاہے تو آگ سے پانی اور پانی سے آگ پیدا کردے اب مجھے اپنے نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ فرمائیے کہا ہائین تم نے اب تک نہ پہچانا اے فرزند مین ہون صفیہ مادر آصف بن برخیا اسی مقام پر بیٹھی عبادت خدا کیا کرتی ہون یہ کہکر ایک تشتری میوے کی سامنے بدیع الملک کے بڑھادی اور کہا کہ یہ دعوت قبول ہو آپ مہمان ہین اے صاحبقران انکار نہ کیجیے گا ورنہ مجھے ملال ہوگا یہ سنکر بدیع الملک نے ہاتھ بڑھایا اور تشتری لینے کا قصد کیا تھا کہ پہلو سے آواز آئی ارے نادان کیا کرتا ہے ارے ایسی غفلت کہ ہر جگہ دھوکا کھاتا ہے یہ لکھا جبرئیل جادو نانی ہے قرطاس قبل سر کی اسکے فریب مین ہرگز نہ آنا ورنہ بہت پریشان ہوگا اور زک اٹھائے گا اب بھی سنبھل اور لوح سے محو کو مس کرا سکی سحر بیانی نے لوح کو سیاہ و بیکار کردیا یہ سنتے ہی بدیع الملک نے ہاتھ اپنا کھینچا اور لوح پر نظر ڈال دیکھا تو لوح پر ایک ابر سیاہ چھایا ہوا ہے

جسکی وجہ سے حروف محسوس نہیں ہوتے بس انھون نے سمجھ لیا کہ یہ لوح اکسیر کی ہے
اسنے جو دیکھا تو حروف روشن و منور ہوئے لکھا تھا جسوقت تم قریب فیل
کے پہونچنا تو اُسکے ظاہر پر نہ جانا کہ باطن اسکا ویسا ہی خراب ہو جیسا دل ہر اچھا ہو
فلان اسم پڑھ کر تلوار مارنا کہ اسکا خاتمہ ہو ہر چند وہ فریاد کرے مگر تم اعتبار نہ
کرنا یہ دربار اسی کی ذات پر قائم ہے یہ ساحر ہے اُسے ہیر مان ہو بس جلدی سے
انھون نے وہ اسم متبرک شروع کیا خبیثہ جادو نے جو دیکھا کہ یہ کچھ پڑھ رہا ہے
ہوا تلی ہو کہ بھید کھل گیا بس اسنے جلدی سے کچھ اسم سحر پڑھ کر ایک لات زمین کی
توڑ کر کھینچ ماری کہ زمین پر گرتے ہی اُسنے صورت اژدہے کی پیدا کی اور دم کشی
کرتے ہوئے چلی صورت بدل گئی انھون نے پھر لوح پر نظر ڈالی اب یہ حکم ملا کہ
فلان اسم پڑھ کر عکس لوح کا ڈالو بس انھون نے جلدی سے اسم کو پڑھ کر عکس ڈالا
عکس پڑتے ہی اژدرہمہ تن شعلہ بنکر خبیثہ جادو پر لپکا کہ اسکو جلا کر خاک کر دیا اسی
شعلہ میں سے ایک طائر پیدا ہوا اور اسنے آواز دی کہ کشتی مرا نام من خبیثہ جادو
بود چیست مرزیم و جاندادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم یہ آواز دے کر وہ طائر ایک
سو روانہ ہوا یہان دیر تک آندھی چلی خاک اڑائی آتشباری و برف باری ہوا
میں تاریکی چھائی رہی جسوقت علامات سحر برطرف ہوئے اور روشنی ہوئی تو نہ وہ
خبیثہ تھا نہ طائر نہ آتشبار ین ایک سنسان بیابان تھا سب سامان خبیثہ جادو
کے مرتے ہی مٹ گئے اب صاحبقران فالیشان نے دیکھا کہ لاش ایک زن
تیرہ رو کی پڑی ہو جسکا سن ہزار برس سے کم نہ ہوگا کہ یکایک ہاتھیون کے
چنگھارنے کی آواز پیدا ہوئی دیکھا بدیع الملک نے کہ صحرا سے ہزار ہا فیل
مست جھومتے ہوئے چلے آتے ہین تمام صحرا تیرہ و تار ہو گیا گویا کالی گھٹا تھی
کہ تمام بن بین چھائی ہوئی تھی بدیع الملک نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ
جسوقت فوج فیلان تم پر حملہ آور ہو تو تم کو چاہیے کہ فلان اسم پڑھتے رہو اور
جو فیل تمھارے قریب آئے اُسپر تلوار مارو وہ ایک کا دو ہو کر چلا جائے گا
اور دوسرا مقابلہ کو آئے گا اُسکی بھی وہی حالت ہو گی اسیطرح جب دسوان
فیل سامنے آئے تو اُسکے ماتھے پر ٹیکا سیندور کا دیا ہو گا تمھین چاہیے کہ
اُسپر تلوار نہ مارنا بلکہ اسی اسم کو تین بار پڑھ کر اور سنان نیزہ پر دم کر کے نشان
سیندور پر وار کرنا اور تماشا قدرت پروردگار عالم کا دیکھنا کہ کیا ظہور مین آتا
ہے اور اگر تم نے اُس فیل کو نہ نگاہ رکھا اور اُسپر تلوار ماردی تو وہ تم کو چیر کر
پھینک دے گا اور تلوار اثر نہ کرے گی یہ دیکھ کر بدیع الملک نے اسم کو
ورد زبان کیا اور ہاتھیون کی طرف بڑھے ہاتھیون مین سے ایک ہاتھی آگے
بڑھا اور بدیع الملک پر حملہ آور ہوا انھون نے تلوار ماری کہ اُسکے دو ٹکڑے

ہوئے دونون لڑنے زمین پر تڑپے اور ہر لڑا ایک فیل بنکر جانب محرا روانہ ہوا اور
غول مین شامل ہوگیا کہ جب دورہ ختم ہوے گا تو پھر بدیع الملک پر حملہ کرینگے
یہانتک کہ نوبا تھی اسی صورت سے ایک ایک کے دو دو ہوکر غول مین مل گئے
اور دسوان ہاتھی جھوکر سامنے آیا بس بدیع الملک نے مستک پر نیزہ مارا
کہ انی نیزہ کی نشان سیندور مین در آئی ہاتھی چیخ مار کر پیچھے ہٹا نیزہ
نیزہ مستک سے نکل گیا اور زخم سے بجاے خون ایک شعلہ نکلا اور فیلان ہمراہی
پر گرا سب کے سب مثل فیل آتشبازی کے جلنے لگے شور قیامت برپا ہوا تمام
ہاتھی جلکر خاک ہوگئے اور آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من قوطاس فیل سرجیادو
بود حیف مرہم و جاندادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم جسوقت علامات سحر
بر طرف ہوگئے اور روشنی پیدا ہوئی تو قلعہ نمودار ہوا بدیع الملک نے آگے
جانے کا قصد کیا تھا کہ دیکھا دروازہ قلعہ کا کھلا اور کچھ لوگ رومال سے ہاتھ
باندھے ہوئے حاضر خدمت ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ ہم لوگ امین
تحفہ جات طلسمی ہین جو چیزین ہمارے پاس ہین اگر حکم ہو تو ہم حاضر کرین فرمایا
ابھی رہنے دو بعد فتح طلسم دیکھا جاے گا آتے ہین لشکر انکا نمودار ہوا شاہزادہ
یمن الزمان نور الزمان امیر الزمان آصف انجم طلعت شہنشاہ
گوہر کلاہ وغیرہ سب حاضر ہوئے بارگاہ داؤدی برپا ہوئی صاحبقران نے
فتح دربند کی مبارکباد دی صاحبقران نے متحیر ہوکر پوچھا کہ آپ صاحبون کو
افتتاح دربند کی خبر کسطرح ہوگئی بیان کیا کہ ایک آواز پیدا ہوئی جسنے ہمین
فتح دربند کی خبر دی مگر صاحب آواز کی صورت نہین دیکھی صاحبقران نے فرمایا
کہ مجھے بھی اُس آواز دینے گئے مقام پر ہوشیار و باخبر کیا نہین معلوم یہ کونسا
دوست ہے جو اسوقت مین ہر وقت نگران حال رہتا ہے اور نیک و بد سے
مطلع کرتا ہے خدا اُسکو جزاے خیر عنایت کرے یہ فرماکر داخل بارگاہ داؤدی ہوئے
سب سردار آآکر بیٹھے صاحبقران نے تھوڑی دیر دربار کیا بعد اُسکے
خوابگاہ مین تشریف لے گئے آرام فرمایا نماز صبح کے وقت خادم نے جگا دیا
صاحبقران نے فریضہ سحری کو ادا کیا اور سردارون کو ساتھ لے کر داخل قلعہ
قوطا بیسہ ہوئے یہان وہی لوگ باقی رہ گئے تھے جنکو اطاعت اسلام
منظور تھی باقی ساحر بھاگ کر طلسم سے نکل گئے تھے کہ انکا ذکر طلسم اسرار
باطنی کے مقدمہ مین آئے گا الحاصل بدیع الملک عجائبات طلسمی کا معائنہ
کرکے قلعہ کے باہر آئے سردار و لشکور رخصت کیا اور خود لوح کو ملاحظہ کرکے
حسب ہدایت لوح ایک جانب روانہ ہوئے جاتے جاتے قریب
ایک بارع بہشت آئین کے پہونچے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ یہ مسکن ہے

ترا نہ جادو کا جو کہ دختر ہی عنقائے گرد باد جادو مالک در بند ہشتم کی تمھین لازم ہو کہ
بیخوف اندر باغ کے چلے جاؤ جسوقت وسط باغ مین پہونچوگے تو ایک بنگلہ تم کو
دکھائی دے گا تم اُس بنگلہ کے قریب جا کر ٹھہرنا چند نازنین اُس بنگلہ سے نکلکر
تمھارے لینے کو آئینگی تم بیخوف اُنکے ہمراہ بنگلے مین چلے جانا وہان ایک نازنین
جو جبین جوان سب کی افسر ہی تخت جواہر نگار پر بیٹھی ہوگی وہ تمھین پاس اپنے
بٹھائے گی اور عشق اپنا جتائے گی تم اُسکے پاس بیٹھ کر باتین کرنا اور محبت ظاہر
کرنا وہ جلسہ خوشی منعقد کرے گی اور جام شراب بھر کر پیش کرے گی تم جام اُسکے
ہاتھ سے لے لینا مگر خبردار ہوتون سے قریب بھی نہ لانا ورنہ شراب کا زہر کر یلی
جام ہاتھ مین لیتے ہی اُسی نازنین پر پھینک مارنا کہ انجام اسکا تمھاری فتح اور اُسکی
شکست ہوگی پیمانہ تمرا سکا چھلک جائے گا بعد اُسکے وہ نازنین ہمہ تن شعلہ
بنکر اول تو اپنی خواصونکو جلائے گی پھر تم پر قصد کریگی جس تخت پر وہ بیٹھی ہو
اُسی کے پیچے زینہ نقب کا ہوگا وہی راستہ در بند کا ہی تم تخت کو الٹ کر زینہ مین کود
پڑنا پھر وہ تم تک نہ آسکے گی اور جلکر خاک ہوجائے گی یہ دیکھ کر بدیع الملک
داخل باغ ہوئے اور سیر کرتے ہوئے چلے دیکھا کہ عجب باغ پر بہار ہی کہ درخت
ثمر سبز و شاداب لگے ہوئے ہین نہرین جاری ہین فوارے چھوٹ رہے ہین
طائر درختون پر چہک رہے ہین ہوا سے سرو چل رہی ہی گلون کے انبار ہین نسیم
بہار جھولی مین نکہت گل کو لیے ہوئے گوشہائے باغ کو بساتی پھرتی ہی تمام
باغ رشک گلشن شداد ہو رہا ہی بدیع الملک اس باغ کی سیر کرتے ہوئے
چلے جاتے ہین کہ سامنے سے ایک بنگلہ مینا کار نظر آیا ساتھ ہی غول نازنینونکا
اُسی بنگلہ سے باہر آیا اور ایک دوسرے سے کہتی ہوئی چلی کہ دیکھو تو وہ صاحب
کہان ہین جلد اُنکو ملکہ کا پیام دو کہ تپ فراق کا یہی علاج ہی صاحب یہ بھی نیا
عشق ہی کہ خواب دیکھا اور عاشق ہوگئے تعبیر اسکی مل سے تجویز کی اور منتظر بیٹھے ہین
کہان بدیع الملک کہان طلسم نہ طاق بھلا یہان وہ کیونکر آسکتے تھے ایک
نازنین کی نظر جو اوپر پڑی کہا دیکھو کوئی نظر آتا ہی وہ سنتے ہی ایک مرد وا چلا آتا
ہی اُسنے کہا کوئی ہوگا یہ کیونکر معلوم کر لیا کہ یہ بدیع الملک ہی ہین اُسنے جواب دیا
کہ چلکر نام پوچھ لو یہ جھگڑا کرتی ہوئی قریب بدیع الملک کے آئین اور کہنے لگین
کہ کیون صاحب آپ کا نام نامی و اسم گرامی کیا ہی چونکہ بدیع الملک لوح کے
ذریعہ سے انکا مکر و فریب جان چکے تھے انھون نے مسکرا کر فرمایا کہ ہان نام تو
میرا بھی بدیع الملک ہی ہی مگر ایک نام کے بہت سے ہوتے ہین یہ کیونکر
معلوم ہو کہ جس بدیع الملک کی تم کو تلاش ہی مین وہی ہون یہ سنکر اُن
لوگون نے بیان کیا کہ اگر آپ شاہزادہ نور الدہر کے فرزند اور بدیع الزمان

گردنشکن کے دلبند ہین تو آپ ہی کی تلاش ہے فرمایا کہ ہان میرے باپ اور دادا کا نام
تو یہی ہے بس وہ نازنین ہاتھون ہاتھ اُنکو لیے ہوئے بنگلہ مین داخل ہوئین دیکھا
کہ ایک پری جمال لیلی خصال باحال پریشان چشم انتظار وا کیے ہوئے مسند عزت پر
گاؤ سے لگی بیٹھی ہے اور اشعار عاشقانہ پڑھ رہی ہے کبھی کہتی ہے ؎ جو سمجھی جاتی تھین
دیدار یار کے قابل + وہ آنکھین ہوگئین اب انتظار کے قابل + جمال تو نے دکھا کر
بیگانہ دی عادت + یہ آنکھین اب نہ رہین انتظار کے قابل + کبھی یہ شعر ورد زبان کرتی
ہے ؎ شب بھر نہ آئی نیند مجھے اضطراب مین + اتنا وہ کہ گئے تھے کہ آؤن گا
شواب مین + آنکھون سے آنسو جاری دل مین درد چہرہ زرد رنگ رو متغیر آنکھین
حسرت دیدار مین گردش کر رہی ہین مگر ناتوانی کے سبب سے گردش نگاہ بھی بار
ہوتی ہے بقول شاعر ؎ ناتوان یہ تھا کہ آنکھین پھر گئین بیمار کی + قصد اشارہ کا کیا
تھا وہ بھی کس مشکل کے ساتھ + یہ حالت اسکی دیکھ کر اگرچہ بدیع الملک اسکے
فریب سے آگاہ تھے مگر متاثر ہوگئے ملکہ کی نظر جو جمال عدیم المثال صاحبقران
پر پڑی بے اختیار اُٹھ کھڑی ہوئی اور یہ شعر پڑھا ؎ رواق منظر چشم من آشیانہ
تست + کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست + یہ کہکر آگے بڑھی اور ہاتھ پکڑ کر
بدیع الملک کو مسند پر بٹھایا اور کلمات شکایت زبان پر جاری کیے بدیع الملک
سر جھکائے ہوئے سنا کیے جب یہ سب بیان کر چکی تو بدیع الملک نے کہا کہ
جسوقت سے مین نے تمھاری صورت دیکھی ہے میری حالت تم سے زیادہ خطرناک
ہوگئی ہے یہ فرماکر یہ شعر پڑھا ؎ آنکھین نہ جینے دینگی تری دلربا مجھے + ان کو کیون
سے جھانک رہی ہے قضا مجھے + در پردہ یہ بھی ظاہر کر دیا کہ دوستی کے پردہ مین
دشمنی کیا چاہتی ہے مگر ہوشیار ہون بے خبر نہین ہون لیکن اس رمز کو وہ کیا
سمجھ سکتی تھی ترا دہ جادو نے یہی جانا کہ یہ فریب مین آگئے اور دھوکا کھا گئے
الحاصل اسنے صحبت عیش و نشاط آراستہ کی گائکین حاضر ہوئین کشتیان مے لاکر
سامنے رکھی گئین ملکہ نے اپنے ہاتھ سے ایک جام بھر کر پیش کیا شاہزادہ
بدیع الملک نے جام اسکے ہاتھ سے لیتے ہی اسی پر پھینک مارا شراب شعلہ
آتش بنکر گری اور ترا نہ جادو کو جلا دیا ہر چند اسنے سعی کیے کہ آگ افسردہ ہوجائے
مگر ممکن نہ ہوا آخر یہ خود ہمہ تن شعلہ ہوکر اپنی سہیلیو پر گری اُدھر بدیع الملک
نے تخت اسکا الٹ دیا وہ تہ نقب نمودار ہوا بدیع الملک تو نقب مین
کود پڑے اور یہان وہ آتش قضا ایسی بھڑکی کہ سب کو جلا کر خاک کیا باغ کو
خزان گردیا طائران باغ جلکر کباب ہوگئے اور درخت ہمہ تن مانند نخل چنار
کے جلکر خاک ہوگئے ساری ہیئت باغ کی مٹ گئی تھوڑی دیر مین وہ مقام
بہشت آئین خرابہ معلوم ہونے لگا جسوقت سب کا خاتمہ ہوچکا تو بیرون نے

شور کیا کہ ہارا جوان کشتی مرا نام من ترا نہ جادو بود حیف مردیم وجا ندادیم و مطلب خود نہ رسیدیم اُدھر بدیع الملک جو کقب بین کو دے تو دیکھا کہ ایک ریگستان ہی دور تک سوا ریگ کے کچھ نظر نہین آتا ہی درخت و گیاہ چرند و پرند وحش و طیر کسی ہی روح کا نشان قدم تک زمین پر نہین معلوم ہوتا بدیع الملک آگے بڑھے تھے کہ ایک مرتبہ ہوا سے تند چلی اور ہر چہار جانب سے بگولے اُٹھے تمام صحرا مین سوا گرد و غبار کے کچھ نہ معلوم ہوتا تھا انھون نے لوح دیکھنے کا قصد کیا تھا کہ ایک مرتبہ چار و نطرف سے غبار آکر مل گیا اور آنکھو نمین اسقدر خاک بھر گئی کہ کچھ نظر نہ آتا تھا ہر چند غور کیا لوح کے حروف تک نظر نہ آئے اب تو بدیع الملک نہایت پریشان ہوئے اور اُس غبار مین سے آواز پیدا تھی کہ پکڑ تو اسکو یہ شاہزادی ترا نہ جادو کا قاتل ہی بدیع الملک یہ آواز ین سن رہے تھے اور لوح اور مورچہ کو مضبوط پکڑے ہوئے تھے کہ ایسا نہ ہو انمین سے کوئی شی تلف ہو جائے تو پھر مشکل پڑے لوگ ہاتھ بڑھا بڑھا کر لوح لینے کا قصد کرتے تھے مگر قابو نہ پاتے تھے اُسی حالت مین بدیع الملک کو خیال آیا کہ اسوقت مینک لگا لو گے تو آنکھین گرد و غبار سے محفوظ رہینگی یہ تصور کر کے عینک نکر آنکھو پر لگا لی برکت سے اُس عینک کی حروف لوح کے محسوس ہونے لگے لکھا تھا کہ ذہنی طرف خیال کرو ایک ساحر کھڑا سحر کر رہا ہی وہی عنقاے گرد باد جادو ہی اُس سے کہنا کہ اگر مجھے لوح کی خواہش ہی تو لے وہ آگے بڑھے گا جسوقت سامنے آجائے لوح کھینچ مارنا کہ باعث موت اُسکا یہی ہی بس یہ دیکھتے ہی جو بدیع الملک نے پلٹ کر دیکھا تو عنقاے گرد باد جادو کو پایا کہا تو کیون اسقدر خاک اُڑا رہا ہی اگر لوح کی خواہش ہی تو لے یہ کہکر لوح گلے سے اُتاری عنقاے گرد باد جادو سمجھا کہ یہ میرے سحر سے پریشان ہو کر لوح دیے دیتا ہی بس یہ سامنے آیا اور ہاتھ بڑھایا بدیع الملک نے لوح اسکے سینے پر کھینچ ماری لوح سینہ کو توڑ کر پار گذر گئی اور عنقاے گرد باد ہمہ تن شعلہ بنکر افسردہ ہو گیا شور گیر و دار کے بعد آواز پیدا ہوئی کہ ہارا جوان کشتی نام من عنقاے گرد باد جادو بود حیف مردیم و جا ندادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم جسوقت علامات سحر برطرف ہوئے اور روشنی ہوئی تو دیکھا صاحبقران نے کہ جو لوگ لوح پر ہاتھ ڈال رہے تھے وہ بھاگے بس انھون نے تلوار کھینچی اور لڑنا شروع کیا جسپر عکس لوح کا ڈالا وہ سحر بھولا انھون نے تلوار ماری کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوئے اب انکا لشکر بھی آگیا خوب جنگ ہونے لگی ہر طرف گولہ ترنج نارنج چل رہا تھا ساحرون کے مرنے سے آتشباری و برف باری ہو رہی تھی زمین کو تزلزل تھا آخر کار فوج بے سردار کہانتک لڑتی بہت سے ساحر عنقاے گرد باد کے قتل ہوئے

باقی ماندہ جو بھاگ گئے وہ بھاگ گئے جو رہ گئے انھون نے اطاعت اسلام قبول کی
بدیع الملک نے ایان دی لوگ مال طلسمی لیکر حاضر ہوئے بدیع الملک نے
سب مال حفاظت سے رکھوا دیا اور فرمایا کہ انشاء اللہ بعد قتل اکوان تاجدار کیوان تاج
دیکھا جائے گا اب اس مقام پر بارگاہ داؤدی برپا ہوئی اور صاحبقران عالیشان
بارگاہ داؤدی مین مقیم ہوئے سب سردار حاضر خدمت ہوئے اور مبارکباد دیکر
عرض کی کہ حضور بہت زحمت اُٹھا چکے ہین سات مرحلے آپ نے کس شدومد سے
فتح کیے لہذا اب دوچار روز آرام کرنا مناسب ہی اسد غازی نے بھی اصرار کیا
صاحبقران نے بخاطر اسد غازی منظور کیا اب یہان تو صحبت عیش برپا ہوتی
ہی اور کچھ حال بادشاہ طلسم یعنے اکوان تاجدار کا بیان ہوتا ہی راوی کہتا ہی کہ
جسوقت شکست مرحلہ آخر کی خبر کیوان تاجدار کو پہونچی تو یہ بہت رویا اور
غدار جادو کو بلاکر کہا کہ اے محافظ حصار طلسمی یہ وقت نہایت ہوشیاری کا ہی
ہر چند کہ تیرا سحر وہ سحر ہی جو لوح سے باطل نہ ہوگا اس لیے کہ دوسرا جد طلسمی
باہر حصار باندھوکر بیٹھا ہی اور بیرون طلسم کا رہنے والا ہی لوح انھین لوحون کا
سحر کو مٹا سکتی ہی جو خاص طلسم کے باشندے ہین آج کے دن کے واسطے تجھ
چاہ بابل سے بلاکر یہ کام تیرے سپرد کیا گیا تھا مگر یہ زمانہ خوفناک ہی اور تمام مرسوم
ٹوٹ چکے ہین ارکان طلسم اُسکے شریک ہین مبادا میری دختر بداختر یا ضوبان جادو
کی بیٹی آکر اس حصار کو توڑنے کا قصد کرے تجھکو ہوشیار رہنا چاہیے غدار جادو
نے عرض کی کہ حضور اطمینان رکھین کیا تاب ہی کسی کی کہ میرے حصار سحر کے اندر
آسکے جو ساحرہ راستہ پیدا کرنا جانتی ہی وہ اس مقام پر موجود نہین ہی اور جسکا مجھے
خوف ہی اُسکے لیے بھی مین نے انتظام کر لیا ہی حضور اطمینان رکھین مین اب
اپنے مرحلہ پر جاتا ہون یہ کہکر غدار جادو حصار طلسمی کیطرف روانہ ہوا یہان
کیوان تاجدار جانب مرحلہ ہم خدمت مین اپنے بھائی اکوان تاجدار کی
روانہ ہوا حال اکوان تاجدار کا عرض کیا جاتا ہی کہ جسروز سے اسنے طلسم کی بنا
ڈالی تھی اُسدن سے آجتک سوا اسکی زوجہ کے دوسرے نے صورت
اکوان تاجدار کی نہین دیکھی ہی اسنے بزور سحر ایک گنبد بنا رکھا ہی اُس گنبد
مین ایک تصویر سحر بنا کر قائم کی ہی صورت پر اس بت کی نقاب پڑی رہتی
ہی اس گنبد مین سوا کیوان تاجدار کے دوسرے کی مجال نہین ہی کہ قدم
رکھ سکے جب کبھی کیوان کو کچھ عرض کرنا ہوتا ہی اور انتظام طلسمی کی نسبت
کوئی بات دریافت کرنا ہوتی ہی تو کیوان تاجدار آکر اسی تصویر سے
بیان کرتا ہی اور تصویر اسکو جواب دیتی ہی اور خود اکوان تاجدار نے
اپنے رہنے کے واسطے ایک قلعہ تیار کیا ہی کہ وہ قلعہ نظرون سے پنہان ہی

اسکا حال اسوقت تک کیوان تاجدار کو بھی نہین معلوم ہوا کیوان اُس قلعہ مین رہتا ہوا اور دو برس کا زمانہ ہوا کہ اکوان نے ایک شاہزادی سے نکاح کیا ہو نام اسکا ملکہ حیات خوش جمال ہو اُسکے عشق مین یہ ایسا مدہوش ہوا ہو کہ اسکو دین و دنیا فراموش ہین شب و روز یہ شغل ہو کہ صحبت رقص و سرود آراستہ ہو نازنینین جمع ہین جام شراب ناب کو گردش ہو طبلے پر تھاپ پڑ رہی ہو ملکہ حیات خوش جمال سی نازنین پہلو مین ہو اسی زمانہ مین ایک لڑکا حیات خوش جمال کے بطن سے پیدا ہوا ہو کہ نام اُسکا خوبخوار تاجدار اور مزنج تاجدار رکھا گیا ہو اب سن اُسکا گیارہ مہینے کا ہو جب سے یہ طفل پیدا ہوا ہو اسوقت سے اکوان تاجدار کو اور بھی دین و دنیا فراموش ہوگئے ہین اور انتظام طلسم کیطرف سے اسقدر غافل ہو رہا ہو کہ جب کوئی عرضی کیوان کے پاس گذرتی ہو تو یہ دیکھ لیتا ہو ورنہ اسے خبر بھی نہین ہو کہ طلسم کی کیا حالت ہو چنانچہ اسوقت تک اسکو یہ خبر نہین کہ آٹھون مرحلے ٹوٹ گئے صرف کیوان کا مرحلہ باقی ہو اسے اپنے طلسم کی مضبوطی پر ایسا بھروسا ہو کہ اسنے سنا ہو لیا ہو کسی نہ کسی مقام پر طلسم کشا مار لیا گیا ہوگا خصوصاً بیابان ہولناک مین لیکن جسوقت کیوان تاجدار قریب گنبد مینائی کے پہونچا اور عرض کی کہ یا خداوندین حاضر ہون آواز آئی کہ آؤ اور ترا قا ہوا رہیچے گنبد کے کھل گئے کیوان تاجدار اندر گنبد کے داخل ہوا اور اُس بت کو سجدہ کیا جو یہان رکھا رہتا ہو اور ہاتھ باندھکر عرض کی کہ خرمنے دارم اس بت سے آواز پیدا ہوئی کہ اے کیوان تاجدار مین دراصل اکوان ہمین ہون تمھارے بھائی اور خداوند نے مجھے اپنا قائم مقام مقرر کیا تھا کہ جو کچھ تم آکر دریافت کرو اسکا جواب دون لیکن آج یہ حکم ہوا ہو کہ تم پر راز خداوندی ظاہر کر دیا جائے اور تم کو معلوم ہو جائے کہ مین اکوان تاجدار نہین ہون اور آج تمھین خداوند نے خاص اپنے پاس طلب کیا ہو کیوان تاجدار حیران تھا کہ مین کسطرح جاؤنگا کہ یکایک دوسرا ترا قا ہوا اور ایک اور ریچی پیدا ہوئی اور ایک طاؤس زرین بال آکر اُس ریچی مین بیٹھا اور زبان انسانی دیا ہوا کہ اے برادر خداوند آیئے اور میری پشت پر سوار ہو جیے کہ مین آپ کو خدمت خداوند مین پہونچا دون یہ سنکر کیوان تاجدار قریب اُس طاؤس کے آیا اور پشت پر اسکی بیٹھکر روانہ ہوا طاؤس کیوان کو پشت پر لیے ہوئے مقامات و عجائبات طلسمی کی سیر کراتا ہوا روانہ ہوا اور دفعتہً اُس مکان مین جا پہونچا کہ جہان کیوان کا بھائی اکوان تاجدار مصروف عیش و راحت تھا طاؤس نے دروازہ مکان پر اُسکو اُتار دیا دیکھا اسنے کہ بہت سے حاجب و دربان جمع ہین اور اُسکے پہونچتے ہی چند

سا حرا یک چھوٹا سا تخت لیے ہوئے بیرون مکان آئے اور کیوان تاجدار کو
سوار کر کے محل مین داخل ہوئے دیکھا کیوان تاجدار نے کہ مکان ہر یا قوت
ہر خدا کی صحن مین چمن لگا ہوا ہر نہرین جاری ہین فوارے چھوٹ رہے ہین روش
پٹڑی سب درست جانوران مختلف اللون شاخہاے درخت پر بیٹھے ہوئے
نغمہ سرائی کر رہے ہین آواز سے ان جانورون کی مثل اواز مزامیر کے رنگ
رنگ پیدا ہوتا ہر کہ سننے والا جھومنے لگتا ہر اور مست ہو جاتا ہر کل عجب
عجب طرح کے شگفتہ ہین کہ جو سوا اس مقام کے گلشن عالم مین کسی جگہ نہین ہین
فلک چشم کواکب سے مفروف گل بینی ہے کیوان تصویر حیرت بنا ہوا اور یہ تماشے
دیکھتا ہوا اندر بارہ دری کے پہونچا دیکھا کہ نازنینون کا ہجوم ہر گانین بیٹھی ہوئی
گا رہی ہین اور ایک پری جمال مسند جواہر نگار پر پاس اکوان تاجدار کے ایک
طفل شیر خوار کو گود مین لیے ہوئے بیٹھی ہر آج کیوان تاجدار نے اپنے بھائی
اور بھاوج اور بھتیجے کو دیکھا قبل اسکے کبھی نہ دیکھا تھا سلام کیا اور یہ شعر
پڑھا قافلہ باد بہاری کا روان ہو جائے گا + آخرش یہ باغ پامال خزان
ہو جائے گا یہ کہکر رونے لگا اکوان نے کہا کچھ بیان تو کرو کہ کیا کیفیت ہر
اور یہ شعر غم آگین تم نے اس بزم عیش و نشاط و محفل انبساط مین کیا سمجھ کر پڑھا
کیوان نے عرض کی کہ آپ کی عیش پسندی نے ہم کو مبتلاے غم کیا افسوس کہ
تمام طلسم برباد ہو گیا ساتون مرحلے شکست ہو گئے بگ قطب ازجا نہ می جنبند
آپ کو اب تک کوئی فکر نہ ہوئی وہ وہ ساحر مارے گئے ہین کہ جنمین کا ایک ایک
تمام لشکر طلسم کشا کی بربادی کے واسطے کافی تھا پانون تھراتے تھے حلقے
سامنے جاتے ہوئے + کاسئہ سر انکے دیکھے ٹھوکرین کھاتے ہوئے + ضوبان جادو
سا ساحر سفال جادو سا فسون ساز شبرنگ جادو سا نیرنج ساز شرارہ
شعلہ افگن چوپان چہار دست قرطاس فیل سرعنقاے بادیہ گرد تمام
ہا لکان در بند ہلاک ہوئے اور اقوان بن خلخال حرمان نقش بند جو کہ
بزرگ کہلاتے تھے مارے گئے افسوس صد افسوس کہ اب وہ جانباز بھی
نہ رہے جو سرفروشی کرینگے اور دشمن کو روکین گے اب نوبت اس جان نثار
کی ہر اگر عدار جادو بھی مارا گیا اور حصار طلسمی ٹوٹا تو پھر ہماری باری ہے ہر چند
کہ دیوار و خندق نہایت مستحکم و بلند ہر اور آنا کسی کا مجھ تک بظاہر ناممکن ہر
لیکن فتاح طلسم کے پاس کوئی سامان تو ہوگا جو اسنے اسطرف آنے کا
قصد کیا یہی کسکو یقین تھا کہ لوح اُسے ملے گی اور لوح ملنے کے بعد پھر مہرہ
کا جھگڑا باقی تھا جب یہ دونون چیزین مل گئین تو اور سامان بھی اُسے فراہم
ہو گئے ہونگے کیونکہ آپ کی دختر بلکہ روشن گہر اور میری لڑکی حصار سحر بند

اور دختر خوبان جادو حسین برق سب طلسم کشا کی شریک ہین یہ چھوکریان
تمام رازون سے آگاہ ہین اگر انھون نے تمام سو باق جادو کا بتادیا اور اسے
بلوا لیا کہ وہ بھی طلسم کشا کی شریک ہو تو ٹوٹنا حصار طلسمی کا بالکل آسان ہو
ہر چند کہ وہ بھی عمار جادو کے ہاتھ سے زندہ نہین بچ سکتے مگر ہمین اس سے
کیا بقول شخصے ؎ ہمین کیا جو تر ہتا پہ میلے رہے + یہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے
رہے + طلسم کشا کے واسطے راہ کھل جائے گی. ہر لیف سامان تباہی کے نظر
آتے ہین اسی باعث سے مین آج حاضر ہوا کہ اس دار فانی مین زندگانی بے اعتبار
کا کیا بھروسا ہے کیسے کیسے دوست آنکھون کے سامنے سے اٹھ گئے اور فتاح
طلسم برابر آگے بڑھتا چلا آتا ہے کیا معلوم کہ انجام کیا ہو لہذا جی بھر کے آپ کو دیکھ
لون یہ کہکر رونے لگا اور اکوان تاجدار کیطرف بڑھا اکوان نے بھائی کا سر
سینے سے لگا لیا اور اسنے بھی اپنے دوستون اور جان نثارون کو یاد کر کر کے
اشک بہائے بعد اسکے اپنے لڑکے کو گود مین لے کر پیار کیا اور کہا کہ
افسوس یہ گل بھی باغبون کے ہاتھ سے پامال خزان ہو جائے گا بعد اسکے
ملکہ کیطرف مخاطب ہو کر کہا کہ اے زینت آغوش محبت و زیب کنار الفت
تنگ تمھارے باغ جمال کی خوب گل چینی کی اور نخل تمنا کا پھل پایا لیکن
افسوس کہ گردش گردون دون مخالف ہوئی اور زمانہ کج رفتار کی چال پامال
کرنے پر آمادہ ہوئی فلک کینہ پرور نے سامان بربادی مہیا کر دیے ؎ یہ
دو دل کو اک جا بٹھاتا نہین + کسی کا اسے عیش بھاتا نہین + مین خوب جانتا ہون
کہ اب یہ طلسم برباد ہو جائے گا اور کوئی اس سرکش کے ہاتھ سے زندہ نہ بچیگا
ہر چند کہ میرے تمام رفیق مار ڈالے گئے لیکن اب بھی لاکھون جانین میرے
دم سے وابستہ ہین پھر بھی مجھے امید نہین کہ فتح نصیب ہو اگر ایک عالم میرے
ساتھ ہو گا تو قتل ہو جائے گا اور مین بھی مارا جاؤنگا افسوس کہ میری عیش پسندی
اور غفلت شعاری نے یہ انجام کیا کہ مین ایسا اسیر پنجہ تقدیر ہوا جس سے رہائی
ناممکن ہے لہذا تم سے اتنی وصیت کرتا ہون کہ اگر بعد میرے کسی کے پہلو
مین بیٹھنا تو کبھی کبھی اس کشتہ محبت کو بھی یاد کر لینا کہ یہ سب آفتین ہم پر
تمھاری محبت مین آئی ہین نہ تمھارا حسن دلکش ہم کو قیدی بنا کر بیخود و بیدار ہوش
کر کے طلسم سے غافل کر دیتا نہ طلسم کشا کو یہ نصیب ہوتا کہ وہ یہانتک آتا
اور مرحلون کو شکستہ کرتا خود کردہ را علاجے نیست ملکہ نے کہا کہ سامری و جمشید
وہ وقت نہ لائین کہ آپ دنیا مین نہ ہون اور مین اسیر ہو کر دوسرون کے
قبضہ مین جاؤن اکوان نے کہا کہ یہ ہونا ضرور ہے مجکو اپنے علم خداوندی
سے دریافت ہو چکا ہے کہ اجل میری تم سے پہلے ہے بس یہ کہکر ملکہ نے

ایک آہ کا نعرہ مارا اور کہا کہ کیا ہمین تمھاری قبر پر بیٹھونگی اور تم زیر خاک سوتے
ہوگے اکوان نے کہا یہ بھی نہ ہوگا اسلیے کہ ہم مرنے کے بعد ایسے بے مونس
غمخوار ہوجائینگے کہ کوئی دفن وکفن کرنے والا بھی نہ ہوگا ایک مشت خاک ہوگی
اُسے بھی ہوا برباد کردے گی اور روح ہماری جو تلاش جسم آئے گی تو یہ کہے گی
صبا نے اُسکے کوچہ سے اُڑا کر + خدا جانے ہماری خاک کیا کی + یہ کہکر رونے لگا
ملکہ حیات خوش جمال نے کہا کہ اگر تم کو اپنی باتونکا یقین ہو تو مجکو کیون زندہ
رکھتے ہو تمھین نے اس باغ کی بہار لوٹی ہو تمھین اسے پامال خزان بھی کرتے
جاؤ کیون ہمین اسوقت تک رہون کہ دشمنون کے پانسے پڑون سحر بھی تو نہین
جانتی کہ اُنکے ہاتھ سے جان اپنی بچاؤنگی یا یہ کرو کہ مجکو نے کر کسی دوسرے
مقام پر نکل چلو اور وہین زندگی بسر کرو اکوان نے کہا ای ملکہ جسنے خداوند بنکر
زندگی بسر کی ہو وہ ایک مجاز خدا وہ ملکہ کے پروتے کے ہاتھ سے بھاگے اور
تمام عالم مین اپنے کو رسوا کرے ای ملکہ مرنا میرا آسان نہین ہو نہ معلوم کتنون کو
مار کر مرونگا مین وہ نہین ہون جسکا قتل آسان ہو میرا مردہ بھی تو ان خدا پرستونپر
بھاری ہو اگر روح اسکے ہاتھ نہ آجاتی اور ہمارا میری عمر کا برنہ ہو چکا ہوتا تو کیا
تاب وطاقت تھی بدیع الملک کی کہ وہ ادھر آکر پھر زندہ پلٹ
جاسکتا ہر چند کہ طلسم کے در بند ٹوٹ گئے لیکن ابھی حوالی طلسم مین وہ وہ مقام
سخت ودشوار گذار باقی ہین اور ایسے ایسے ساحر موجود ہین کہ جنکا مثل ونظیر
نہین ہو فتاح طلسم کو نہین معلوم دریاے نسیان کا راستہ کسنے بتا دیا اور یہ مرحلہ
کیونکر شکستہ ہوا جو وہ اتنی جلد اندر طلسم کے داخل ہو گیا ورنہ اگر کسی دوسرے راستہ
سے آتا تو کیا تاب وطاقت تھی کہ اتنی جلد داخل طلسم ہو جاتا راستے مین وہ وہ
مرحلے پیش آتے کہ برسون ایک ایک مقام پر لڑائی ہوتی ایک ایک ساحر
اُن کا ایسا تھا کہ موت اُسکی بغیر لوح کے ناممکن تھی اور لوح بغیر اُن لوگون کے
مرے ہوئے ملنا دشوار تھی بہرصورت کیا طاقت تھی طلسم کشا کی کہ یہانتک
پہونچ سکتا مگر نہین معلوم کسنے اسکو دریاے نسیان پر پہونچا دیا ملکہ نے کہا کہ
اُن مقامات کے ساحرون کو بُلا کر لڑواؤ شاید کوئی غالب آجائے اور
طلسم کشا مارا جائے اکوان تاجدار نے کہا کہ اب طلسم کشا کا مارا جانا تو معلوم
ہو لیکن لشکر اسکا ضرور تباہ ہو جائے گا الغرض کیوان تاجدار کو تو اس نے
رخصت کیا اور کہا کہ تم اپنے مرحلہ کا انتظام کرو اور ہمین اپنے مرحلے کا انتظام
کرتا ہون کیوان تاجدار رخصت ہو کر اپنے مرحلے کیطرف روانہ ہوا اور
اکوان تاجدار نے چند نامے لکھ کر حوالی طلسم نہ طاق ہمین روانہ کیے ایک
نامہ بنام ہفت اندام جادو جانب قلعہ ہفت رنگ اور ایک نامہ

جانب قلعہ سیماب ایک نامہ جانب باغ گل افشان بنام سوسن سیہ زبان جو کہ
اس باغ کی محافظ ہی ایک نامہ بنام سرکوب جادو مالک قلعہ ہفت جوش
ایک خط بنام حاکم سرکوب ایک نامہ بنام ملکہ زوالخیام جادو حاکم
صحرائے خزان بہار ایک نامہ بنام نجیبور نگار نشین جادو روانہ کیا مضمون
سب کا ایک تھا کہ اے خیر خواہان دولت خداوندی تم کو لازم ہو کہ دیکھتے ہی ان
پروانوں کے حاضر خدمت ہو کہ طلسم کشا نے ساتوں مرحلے توڑ ڈالے جن سے
تم لوگ وابستہ تھے اب تمھاری نجات ذات خداوندی سے وابستہ کی جائے گی
اگر طلسم کشا ان باندیوں سے آتا جو کہ مشہور تھے اور جن پر تمھاری محافظت معین
کی گئی تھی تو یقین ہو کہ وہیں وہ ہلاک ہو جاتا کیونکہ قضا تم لوگوں کی بغیر لوح کے نہ تھی
اور لوح کا ملنا بغیر تمھارے مرے ممکن نہ تھا افسوس کہ طلسم کشا دوسرے راستے
سے جسکا گمان بھی نہ تھا داخل طلسم ہوا اور ساتوں مرحلے اسنے شکستہ کیے جو
لوگ تمھارے محافظ تھے وہ مارے گئے اب اپنے اپنے قتل کے لیے
تیار کرو اور اس اطمینان کو چھوڑ دو جو تمھیں حاصل تھا یہ نامے صاحر
ہے کہ ان مقامات مذکورۂ بالا کیجانب روانہ ہوتے انکا ذکر بروقت آئے گا
ب اگوان تاجدار اپنے مرحلے کے انتظام میں مصروف ہوتا اور دیوان
اپنے مرحلے پر گیا ہوا ہو ان لوگوں کو تو اسی حال میں چھوڑا جاتا ہو اور کچھ حال بنائے
طلسم کا عرض کیا جاتا ہو کہ جسوقت یہ طلسم مرتب ہوا ہو تو ہر مرحلے کے
متعلق ایک مرحلہ کرکے حوالی طلسم میں ایک ایک چوکی اسکی قائم کی گئی تھی اور
ناظم اسکا ایسا ساحر مقرر کیا گیا تھا جسکی موت بغیر لوح طلسمی یا مرحلہ خاص
کی تباہی کے ناممکن تھی چونکہ اب ناظمان در بندان نہ طاق مارے جا چکے
اسوجہ سے وہ قید اٹھ گئی اب قضا انکی مثل ان ساحروں کی موت کے
ہو گئی جو بیرون طلسم میں ہوتے ہیں یہ نہیں ہو کہ وہ بغیر لوح قتل نہو سکیں چنانچہ
قلعہ ہفت رنگ مرحلہ ضوبان جادو سے وابستہ تھا اور قتل ضوبان جادو
کے بعد قتل ہفت اندام بھی آسان ہو گیا اور قلعہ سیماب مرحلہ سفالیس
سے وابستہ تھا باغ گل افشان جو کہ مسکن ملکہ گل افشان جادو کا تھا
اور اب حاکم وہان کی سوسن سیہ زبان جو مرحلہ سبز رنگ سے متعلق تھا
اور قبل اسکے مرحلہ کیوان سے متعلق تھا جبکہ ناظم اسکی ملکہ گل افشان جادو
خود تھی جب سے گل افشان جادو کو کیوان تاجدار نے طلسم شہر افشان
میں قید کیا تھا تو مالک اس باغ کا سوسن سیہ زبان کو مقرر کر دیا تھا
اسیطرح قلعہ ہفت جوش بیابان ہولناک سے متعلق تھا غرضکہ یہ
ساتوں چوکیاں ساتوں مرحلوں سے وابستہ تھیں الغرض اگوان تاجدار

ایسی غفلت مین تھا کہ اسکو کہین کی کچھ خبر نہین کہ کون کون ملازم زندہ ہی اور کون کون مارا گیا اب نامہ دار و نکو تو مقامات مذکورہ کیطرف روانہ چھوڑا جاتا ہی

اور یہان سے چند کلمہ داستان جلالت عنوان صاحبقران عالیشان یعنے بدیع الملک نوجوان کے بیان ہوتے ہین

شکنندگان طلسم خاموشی و پردہ نشایان نہانخانہ رازپوشی اس داستان سحر بیان کو یون آغاز کرتے ہین کہ شاہزادہ بدیع الملک مع سرداران عالیشان و پہلوانان دوران بارگاہ داد و دہی مین رونق افروز ہین اور مشورہ دیوار طلسمی کے پار جانے کا ہو رہا ہی حسین برق جادو اور ملکہ حصار سحر بند نے عرض کیا ہی کہ اس دیوار کا شکستہ کرنا غیر ممکن ہی اور لوح بھی اس حصار کے توڑنے مین عاجز ہی کوئی خبر بیان نہین کر سکتی تا حد تا طلسم کا یہ ہی کہ لوح ساحران طلسم کے نام پر بنائی جاتی ہی جو ساحر غیر طلسم کے ہون اُنکے طلسم کو یہ لوح مٹا نہین سکتی ہر چند کہ سحر کو روک سکتی ہی اور حفاظت طلسم کشا کے لیے کافی ہو سکتی ہے مگر دربند کا توڑنا غیر ممکن ہی آپ کو یاد ہوگا کہ لوح نہ طاق کی آپ پا چکے تھے مگر طلسم آئینہ اندام مین اُسنے کچھ کام نہ دیا جب اُسی طلسم کی لوح دستیاب ہوئی اُسوقت طلسم ٹوٹا اسیطرح یہ حصار طلسمی غدار جادو کے سحر کا ہی اور غدار جادو ساحران طلسم کسے نہین ہی کیونکہ تاجدار نے اسکو چاہ بابل سے بلا کر احاطہ طلسمی کا مالک کر کے حصار بند نوایا ہی کہ اگر طلسم کشا اس مقام پر آئے تو عاجز ہو کر پلٹ جائے اور نہ اسکا رد سحر مجھے معلوم ہی سنا گیا ہی کہ ملکہ سوماق جادو بہن میری ایسی ہی کہ وہ راستہ پیدا کر سکتی ہی یہی ذکر تھا کہ سامنے سے ابر پیدا ہوا صدا رعد کے گرجنے کی آئی اور بجلیان چمکتی ہوئی دکھائی دین آمد اُس ابر کی دیکھکر حصار سحر بند پہچان گئی اور صاحبقران سے عرض کی کہ لیجیے مبارک ہو اقبال حضور کا یاور ہی سوماق جادو آتی ہی یہ کہکر حصار سحر بند اور حسین برق دونون براے استقبال بارگاہ سے باہر آئین اتنے مین ابر شق ہوا اور تخت ملکہ سوماق جادو کا نمودار ہوا سوماق جادو حصار سحر بند سے سن مین بڑی ہی اور اسکی پھوپھی کی بیٹی ہی حصار سحر بند نے سلام کیا اور نہایت عزت و توقیر کے ساتھ اسکو ہمراہ لیے ہوئے خدمت صاحبقران زمان مین حاضر ہوئی سوماق نے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے دنگل اسکے بیٹھنے کو عنایت فرمایا سوماق سلام کر کے بیٹھ گئی اور ادھر اُدھر دیکھنے لگی حصار سحر بند نے کہا کہ ماجی آپ کسکو دیکھتی ہین یہ سنکر سوماق جادو نے کہا کہ مین اپنی خالہ کو دیکھتی ہون وہ مجھسے کہہ گئی تھین

کہ مین روشن گہر کے دیکھنے کو جاتی ہون اور آج کے تیسرے روز پلٹ آونگی مین نے
تین روز تک اُنکا انتظار کیا آخر کار مین بہت پریشان ہوئی اور سو گئی مین نے
خواب مین اُنکو بحالت خراب دیکھا سبب پوچھا تو اُنھون نے بیان کیا کہ اب مین
دنیا مین نہین ہون یہ خواب دیکھکر مین اور زیادہ مشوش ہوئی اور اُنکی تلاش مین روانہ
ہوئی آپ لوگ پہلے خیریت ملکہ ایوان نہ طاقی کی بیان کیجیے تاکہ تردد رفع ہو یہ
سنکر ملکہ روشن گہر اور حصار سحر بند اور حسین برق جادو وغیرہ یہ سب کی
سب رونے لگین اور مفصل حال ملکہ ایوان نہ طاقی کے انتقال کا بیان کیا
بس یہ سُنکر سو ماق جادو بہت روئی اور لباس اپنا پارہ پارہ کرڈالا حصار سحر بند
وغیرہ اسکو سمجھاتی ہوئی ایک علیحدہ خیمہ مین لائین صاحبقران نے سو ماق کی
خاطر سے ایک دو روز کے واسطے پھر عزم بالجزم اپنا فسخ کر دیا تیسرے روز تیاری
کی سو ماق نے پوچھا کہ اب صاحبقران کا کیا ارادہ ہے حصار سحر بند نے بیان
کیا کہ حصار طلسمی پر جاتے ہین سو ماق نے کہا پھر حصار طلسمی کیونکر ٹوٹے گا لوح
مین جگہ کام نہین دیسکتی ہے حصار سحر بند نے کہا کہ یہ سب باتین اُنسے عرض
ہوی گئین مگر وہ فرماتے ہین کہ مین ضرور جاؤنگا یا اس حصار کو توڑونگا یا اسی
جوار سے اپنا سر پھوڑونگا سو ماق جادو نے کہا کہ مین خود چلکر صاحبقران
کو سمجھاتی ہون یہ کہکر خدمت مین صاحبقران کی آئی اور عرض کی تعجب ہے جو
حضور نے بغیر انتظام کیے ہوئے حصار طلسمی پر جانے کا قصد مصمم کر لیا ہے لوح
اس حصار کو نہین توڑ سکتی صاحبقران نے فرمایا کہ اے سو ماق جادو مین بغیر
طلسم کو توڑے اب نہ پھرونگا سو ماق جادو نے کہا کہ ایک امر میرے امکان
مین ہے اور اس سے زیادہ ممکن نہین وہ یہ کہ مین راستہ پیدا کر دونگی اور آپ کو
اندر حصار کے پہونچا دونگی پھر آپ کو اختیار ہے صاحبقران نے فرمایا اے
سو ماق جادو ابھی داغ ملکہ ایوان نہ طاقی کا دل سے مٹا نہین ہے ایسا نہ ہو
کہ تم کو بھی چشم زخم پہونچے تو دوسرے صدمہ کا سامنا ہو سو ماق نے عرض
کی کہ آپ کچھ اندیشہ نہ فرمائین جان نثار اسی دن کے واسطے ہوتے ہین مجکو
خود ہی اپنی خالہ کی بیرحمی وبال معلوم ہوتی ہے مین بھی چاہتی ہون کہ کسیطرح اپنی
خالہ کے پاس پہونچ جاؤن اور بغیر میری کوشش کے آپ حصار طلسمی کے
اُس پار بھی نہین جا سکتے ہین غرضکہ صاحبقران مجبور ہوئے اور اسلحہ جنگ
تن پر آراستہ کر کے سب عزیزون و دوستونکو رخصت کیا اور سو ماق جادو کو
اپنے ہمراہ لے کر جانب حصار طلسمی روانہ ہوئے عقب مین اُنکے تمام سرداران
نامی و گرامی بھی مع بارگاہ داؤدی روانہ ہوئے اول صاحبقران زمان مرکب
پر سوار لوح گلے مین ڈالے ہوئے جریب ہاتھ مین چشمہ آنکھو پر لگائے ہوئے

تینغہ خارا شگاف کمرین سوماق جادو تخت پر سوار ساتھو ساتھ راہ کو طے کرکے قریب
حصار طلسمی کے پہونچے دیکھا صاحبقران نے کہ ایک دیوار دخانی ہے کہ سر بفلک
کشیدہ ہے اگر کوئی طائر بھی اڑکر اس پار جانے کا قصد کرتا ہے تو دیوار سے ٹکرا کر جل
جاتا ہے اور چار پائے تو قریب اس دیوار کے نہین آتے نہ کوئی دروازہ اس دیوار
مین ہے اور نہ کسی مقام پر یہ ختم ہوتی ہے اسکا ایک سرا دوسرے سرے سے مل گیا
گویا گرداگرد طلسم کے ایک دائرہ کھنچا ہوا ہے سوماق جادو نے صاحبقران
سے عرض کی کہ اب حضور لوح کو ملاحظہ فرمائین دیکھیے تو کیا خبر ملتی ہے صاحبقران
نے احتیاطاً لوح پر مہرہ کو ملا اور ملاحظہ کیا یہ حروف روشن ہوئے کہ اول قریب
مرحلہ کیوان اپنے کو پہونچاؤ دیوار کا ذکر بھی نہ تھا نہ یہ خبر تھی کہ گیونکر مرحلہ تک
جانا چاہیے صاحبقران نے عکس لوح کا دیوار پر ڈالا قہقہہ کی آواز پیدا ہوئی
اور کوئی اثر نہ ظاہر ہوا سوماق جادو نے عرض کی کہ یہ مقام نہایت سخت و
دشوار گذار ہے اب آپ میری کوشش کا تماشا دیکھیے کہ کسطرح راستہ پیدا
کرتی ہون یہ کہکر کچھ اسم سحر پڑھا اور آفتاب سے آنکھ ملا کر آواز دی کہ اے حائل
تحفہ سامری جلد آ اور میرا موتی مجکو دے بس یہ کہنا تھا کہ کڑاکا ہوا اور ایک
پری پیدا ہوئی اور سامنے آکر اسنے ایک ڈبیا یاقوت سُرخ کی سوماق جادو
کو دی سوماق جادو نے صاحبقران کیطرف دیکھ کر عرض کی کہ ادھر دیوار
شق ہو بس فوراً آپ اپنے کو دیوار کے اُس پار پہونچا دیجیے گا ورنہ ہمارا
خاتمہ ہو جائے گا اور پھر آپ اندر احاطہ طلسمی کے تا حیات نہ پہونچ سکینگے
کہ سوا میرے اور کوئی ساحر اتنا بھی نہین کر سکتا ہے اور دیوار کے اُس پار بہت
بڑی فوج مقیم ہے یقین ہے کہ لڑائی بھی خوب ہوگی اگر غدار جادو کو آپ نے
مار لیا تو پھر یہ لشکر غائب ہو جائے گا ہوشیار ہو جائیے مین دیوار کو
توڑتی ہون یہ کہکر سوماق جادو نے ایک پاؤن پر کھڑے ہوکر اسم سحر پڑھنا
شروع کیا ادھر صاحبقران آمادہ ہوکر کھڑے ہوئے کہ دیوار شق ہوا ور مین
داخل حصار ہو جاؤن کہ سوماق جادو نے اسم کو تمام کیا اور یا سامری کہکر
موتی دیوار پر طمانچہ مارا موتی پڑتے ہی ایک تڑاقا ہوا اور دیوار مین شگاف
پیدا ہوا سوماق جادو چمک کر اندر حصار کے داخل ہوئی ساتھ ہی
بدیع الملک بھی جست کرکے اندر حصار کے پہونچے وہان غدار جادو
اژدر بنا ہوا دیوار پھر رہا تھا اور حصار کی حفاظت کر رہا تھا اتفاقات روزگار
سے اسوقت دیوار شق ہوئی کہ غدار جادو اس مقام پر آگیا تھا بس جیسے ہی
دیوار شق ہوئی اور اول سوماق جادو داخل ہوئی غدار جادو اسکو نگل گیا
صرف دونون پاؤن باہر رہ گئے سارا جسم اسکا دہن مین سما گیا غدار جادو

نے سوماق جادو کو چبا لیا بدیع الملک نے دیکھا کہ اژدر سوماق کو چبائے
ڈالتا ہے بس انھوں نے جھپٹ کر تیغہ خارا شگاف کمر پر اسکی مارا غدار جادو سحر بھی
نہ کر سکا منھ کھولکر رہ گیا کہ یہ سوماق جادو کو چبا رہا تھا تیغہ پڑتے ہی اسکے
دو ٹکڑے ہوئے لاش پھڑکنے لگی آندھی چلی خاک اڑی زمانہ تیرہ و تار ہو گیا
صدائے گیر دار بلند ہوئی آتشباری و برق باری دیر تک ہوا کی آخر کار آواز پیدا
ہوئی کہ کشتی مرا نام من غدار جادو بود ساتھ ہی دوسری آواز آئی کہ کشتی مرا نام من
سوماق جادو بود جیف مردیم و جانداریم و بمطلب خود نرسیدیم بدیع الملک
نے غدار جادو کو تو مار لیا مگر سوماق کا کام تمام ہو چکا تھا اسکے مرنے کی آواز
سنکر نہایت پریشان ہوئے بلکہ رو دیئے اب جو علامات سحر برطرف ہوئے اور
روشنی پیدا ہوئی تو دیکھا کہ حصار وخانی نیست و نابود ہو گیا ہے ایک طرف لاش
سوماق کی چبائی ہوئی پڑی ہے ایک جانب لاش غدار جادو کی دو ٹکڑے کی ہوئی
پڑی ہے لیکن فوج غدار جادو کی جو قریب تیس ہزار کے تھی بدیع الملک پر ٹوٹ
پڑی اور ہر طرف سے گولے تیر تفنگ پڑنے لگے کچھ ساحرون نے لاش غدار جادو
کو اٹھا لی اور خدمت مین کیوان تاجدار کی روانہ ہوئے حصار برطرف ہوتے ہی
حصار سحر بند و حسین برقی وغیرہ بھی آپڑین اور لشکر غدار جادو پر گرین اور
قتل کرنا شروع کیا سلطان جنی اور حرمان جنی بھی بارگاہ سے آگے بڑھی
اور تمام سردار مرکبون پر سوار ہو ہو کر روانہ ہوئے یہان حصار سحر بند اور
حسین برقی جادو نے اسقدر ساحر قتل کیے کہ آخر کار سب کے سب
بھاگ کھڑے ہوئے سیکڑون لاشین چھوٹ گئین بدیع الملک نے لاشین
ان ساحرون کی دور پھنکوا دین اور بارگاہ داودی برپا ہوئی سب سردار
آ آکر بارگاہ مین جمع ہوئے لاش ملکہ سوماق جادو کی نہایت تزک و
احتشام سے اٹھوا کر دفن کرائی تین روز ماتم ملکہ سوماق کا برپا رہا چوتھے روز جب
رات گذر کر صبح ہوئی تو صاحبقران زمان نے طلسم پر جانے کا عزم فرمایا سب
سردار گرد و پیش جمع تھے صاحبقران نے جانب آسمان نظر فرمائی تو دیکھا کہ ایک
ابر محیط ہے اور بالاے ابر کچھ نشانات عمارتون کے ظاہر ہوتے ہین لیکن عمارتین
نہایت بلند ہین بس بدیع الملک نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم وسیارا
این علامات اگر تو قریب ابر کے پہونچے اور تجھ پر بارش باران تیر ہو تو یہ اسم پڑھتا
ہوا آگے بڑھنا کوئی تیر تجھ پر نہ پڑے گا اور اگر پڑے گا تو اثر نہ کرے گا یہ دیکھ کر
بدیع الملک پھر پریشان ہوئے کہ لوح وہان تک پہونچنے کی ترکیب نہین
بتائی وہ بات ظاہر کرتی ہے جو بلندی پر پہونچنے کے بعد پیش آئے گی کہ یکایک
انکو اس رقعہ کا خیال آیا جو مہتر شعیب نے دیا تھا بس بدیع الملک نے

رقعہ کو نکالکر ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اگر طلسم معلق پر جانا چاہو تو فلان اسم کو پڑھکر چھڑی پر دم کرو چھڑی بصورت عقاب ہوجائے گی تم سوار ہولینا اور کہنا کہ مجھے دربند کیسوانیہ پر پہونچادے عقاب تم کو پہونچادے گا یہ دیکھکر بدیع الملک نہایت خوش ہوئے اور مہتر شعیب کے نام فاتحہ خیر پڑھکر ثواب اُنکی روح کو بخشا کہ ان بزرگ کی بدولت یہ مشکلین آسان ہوئین بس جلدی سے اٹھون نے اسم کو پڑھکر چھڑی پر دم کیا کہ چھڑی مانند عقاب تیز پرکے ہوگئی بدیع الملک جلدی سے پشت عقاب پر بیٹھے اور سرداران لشکر سے کہا کہ آپ لوگ اسی مقام پر رہین مین جاتا ہون اور اگر کیسوان تاجدار کے ہاتھ سے زندہ بچا تو آکر ملونگا ورنہ جو مقدر مین ہوگا وہ ہوگا خدا حافظ یہ کہکر عقاب سے اشارہ کیا عقاب اُڑکر چلا خضران سے ضبط نہوسکا جھپٹ کے یہ بھی بدیع الملک کے پیچھے عقاب پر آبیٹھا گلیم پہلے سے اوڑھ لی تھی کہ ظاہر بظاہر چلنے مین شاید بدیع الملک مانع ہون اور تنہا جانے مین ہمین معلوم کیا کیا مصیبتین درپیش ہون مبادا کسی مقام پر یہ لوح کے دیکھنے مین غلطی کرین یہ تصور کرکے یہ بھی ساتھ ہولیا الحاصل عقاب اُڑکر چلا عزیز و احباب حسرت سے دیکھا کیے جہانتک سامنا رہا نگاہین لڑی رہین جب عقاب زیادہ بلند ہوا اور بدیع الملک نظرون سے پوشیدہ ہوگئے تو یہ سب مصروف دعا ہوئے کہ اے کس بیکسان و اے دادرس غریبان اس مرحلہ کا فتح ہونا تیری مدد پر موقوف ہے ورنہ ایک انسان ضعیف البنیان کی کیا حقیقت ہے جو بالائے ہوا جاکر مقابلہ کرسکے تو ہی صاحبقران زمان کا حافظ جان ہے ان سب کو تو مصروف دعا رکھا جاتا ہے اور حال فتاح طلسم نہ طاق کا گزارش کیا جاتا ہے کہ یہ عقاب پر سوار چلے جاتے ہین عقاب بلند ہوتے ہوتے قریب اُس ابر کے پہونچا جو سایہ فگن تھا بس یکایک اُس ابر سے برقین چمکین اور رعد کے گرجنے کی صدا بلند ہوئی اور ابر محیط ہوکر ڈرانے لگا یہ شیر بیشۂ شجاعت کب ڈرنے والا تھا انھون نے اور عقاب کو تیز کیا اور ابر کیطرف چلے اُسوقت ابر سے ہزارہا برقین چمک چمک کر صاحبقران عالیشان پر گرنے لگین صاحبقران نے لوح کو چمکایا عکس لوح سے برقین افسردہ ہونے لگین اور جو برق عقاب پر گری اُسکو عقاب نگل گیا وہان اہل لشکر برقون کے گرنے کا تماشا دیکھ رہے تھے گرج اور چمک انکو محسوس ہورہی تھی یہ سب مصروف دعا تھے کہ جنگ ہورہی ہے خدا صاحبقران کو مظفر و منصور کرے بدیع الملک عقاب کو اُڑائے ہوئے لوح کو چمکاتے ہوئے برقونکو مٹاتے ہوئے قریب ابر کے جا پہونچے اور عکس لوح کا ڈالا تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی اور ابر شق ہوا بس ابر شق ہوتے ہی عقاب چمک کر ابر مین داخل ہوا اب ہر طرف سے بدیع الملک پر تیر پڑنے لگے اور ساحرون کے

شور و غل کی صدا کانمین آئی کہ مار لو اسکو جانے نہ پائے غضب کیا اسنے کہ یہانتک
آپہونچا بدیع الملک ہر چند ادھر ادھر دیکھتے تھے مگر کوئی نظر نہ آتا تھا اور تیر
برابر دونون پہلوؤن کے جانب سے مثل باران برس رہے تھے اور سامنے
سے بھی بیحد تیرون کا برس رہا تھا لیکن کوئی تیر بہ سبب برکت نوح کے اسکے جسم
پر اثر نہ کرتا تھا تیر ادھر سے ادھر نکل جاتے تھے سامنے کے تیر پلٹ جاتے
تھے جسوقت ان تیرون نے بھی کام نہ کیا تو ساحران ابر نشین نہایت پریشان
ہوئے اور حربہ ہاے سحر پکڑ پکڑ کر سامنے آئے اور شور کرکے چلے کہ یہ تنہا ہے
اسنے ہمارا لوا سکو اگر سب ملکر لپٹ جاؤگے تو یہ اکیلا کیا کریگا یہ کہہ
کر چار و نطرف سے چلے بدیع الملک نے ان ساحرون کو اپنی طرف
آتے دیکھ کر تلوار کھینچی اور قتل کرنا شروع کیا اب اگر یہ دہنی جانب کے ساحرونکو
قتل کرتے ہین تو بائین جانب کے ساحر از خود قتل ہوتے ہین اور اگر بائین جانب
کے ساحرون سے مصروف جنگ ہوتے ہین تو دہنی جانب کے ساحر خود بخود
قتل ہوتے جاتے ہین بدیع الملک حیران ہین کہ انکو کون قتل کرتا ہے ادھر
ساحرون نے جو دیکھا کہ جن لوگونکو طلسم کشا قتل کرتا ہے انکی تو لاشین گرتی
ہین انکے سوا اور بھی صدہا ساحر غائب ہوئے جاتے ہین مگر انکا نہ تو قاتل نظر آتا ہے نہ مقتولون
کا دعائی دیتے ہین بلکہ زندہ غائب ہوتے چلے جاتے ہین ان لوگون نے
محاصرہ بدیع الملک کا چھوڑا اور بھاگ کر خدمت ابرہا ران جادو پہنچے
روانہ ہوئے اور سارا ماجرا بیان کیا کہ ہم زیادہ اس سے پریشان ہین کہ
ہمارے بہت سے ہمراہی غائب ہوگئے یہ کونسا سحر ہے یہ سنکر ابر باران جادو
اپنی جگہ سے اٹھا اور بدیع الملک کیطرف چلا دیکھا اسنے کہ بدیع الملک
میرے مسکن کیطرف آتے ہین بس دھنی پر چڑھ گیا اور نگاہ بچا کر اسنے ایک
ناند سحر کی پھینکی کہ وہ چرخ کھاتی ہوئی اور سنسناتی ہوئی بدیع الملک
کیطرف چلی یہ اسکا سحر آخر تھا رد اسکا بغیر مدد نوح کے ناممکن تھا حضرات
نے آواز دی کہ اے غافل آصف آپہونچی جلدی لوحکو دیکھ یہ سنتے ہی بدیع الملک
نے لوح کو دیکھا اسمین لکھا تھا کہ جسوقت یہ ناند تیرے قریب پہونچے
تو تجھے چاہیے کہ فلان اسم پڑھ کر عکس لوح کا ڈال یہ ناند قائم ہوجائے گی
اسوقت تم لوح کو اس ناند مین ڈال دینا ابر باران جادو لوح لینے کی
غرض سے قریب ناند آئے گا جسوقت ناند مین ہاتھ ڈال کر لوح نکالنے
کا قصد کرے تو تم کو چاہیے کہ فلان اسم پڑھ کر اسکی کمر پر ہاتھ مارو کہ نصف
دھڑ اسکا نیچے گرے اور نصف ناند کے اندر رہے اگر دونون حصے
زمین پر گرے تو ایک کے دو ہوکر مقابلہ کرینگے اور پھر موت انکی دشوار ہے

اور اگر ایک حصہ ناند مین جائے گا تو ہمہ تن شعلہ بنکر اپنے لشکر پر گرے گا اور اب
وغیرہ کو جلا کر خاک کر دے گا تم عقاب پر سے نہ اترنا کہ اب یہان کی زمین بیت
ونا بود ہوا چاہتی ہے بس یہ دیکھتے ہی بدیع الملک نے اسم پڑھ کر ناند کیطرف
پھونکا اور عکس لوح کا ڈالا کہ ناند قائم ہوئی بس انھون نے جلدی سے قریب
پہونچکر لوح ناند مین ڈالدی یہ دیکھتے ہی ابر باران جادو جھپٹا اور قریب ناند
کے آیا اور ناند کے ہاتھ ڈالکر لوح نکالنے کا قصد کیا تھا کہ بدیع الملک
نے اسم پڑھ کر تیغ کمر پر اسکی ماری کہ ایک ٹکڑا لاش کا اچھل کر ناند کے اندر گرا
اور دوسرا ٹکڑا زمین کیطرف چلا اسکے مرتے ہی صدائین گیر و دار کی بلند ہوئین
ناند مین سے ایک شعلہ نکلا اور چمک کر ابر پر گرا دامن ابر مین آگ لگ گئی ادھر
ٹکڑے کی صدا بلند ہوئی اور ناند کے ہزار ٹکڑے ہوگئے دھوان اسقدر پھیلا کہ
زمانہ تیرہ و تار ہوگیا جسقدر ہمراہیان ابر باران جادو تھے ایک حصہ لاش
کا لے کر قلعہ کیوانیہ کیجانب روانہ ہوئے اور ایک حصہ نے ہمہ تن شعلہ
ہوکر تمام ابر کو پھونک دیا خضران سمہ پھیلا کر رہ گیا کہ افسوس کیا بُری
موت ان ساحرون کی تھی کہ مال و اسباب سب جل گیا بڑے یہ لوگ
بخیل تھے کہ اپنے ساتھ اپنے مال کو بھی تباہ کرتے گئے جسوقت سیارہ
برطرف ہوئی اور آواز آچکی کہ کشتی مرا نام من ابر باران جادو بود تو دیکھا
بدیع الملک نے کہ چند ساحر ٹکڑا اسکی لاش کا لیے ہوئے چلے جاتے ہین
خضران نے آواز دی کہ کچھ لوح کی خبر بھی ہے بدیع الملک گھبرائے کہ واقع
مین لوح کا خیال ہی نہ رہا کہ ایک مرتبہ طائر چہکارا اور بزبان انسانی گویا ہوا
کہ گلے مین دیکھو تم غافل تھے تو ہم ہوشیار تھے بس یہ سنتے ہی انھون نے
نظر کی تو لوح گلے مین پایا بس جلدی سے ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ جسطرف یہ ساحر
لاش لیے جاتے ہین اسیطرف تو بھی جا مرحلہ کیوانیہ پر پہونچ جائے گا
بدیع الملک نے عقاب کو اشارہ کیا عقاب تعاقب نین ساحرون کے
روانہ ہوا ادھر وہ ساحر لاش ابر باران جادو کی لیے ہوئے خدمت مین
کیوان تاجدار کی پہونچے اور سارا ماجرا بیان کیا کیوان گھبرا گیا بدحواس
ہوگیا عقل اسکی گم ہوئی کہ فتاح طلسم یہان تک کیونکر پہونچا اور اسنے بڑے
مرحلے کو کیونکر توڑا مرتا ابر باران جادو کا ممکن نہ تھا ہرچند کہ لوح اُسکے
پاس تھی مگر کیا طاقت ہر انسان کی کہ اُن شرائط کے ساتھ وا کر سکے جو
لوح مین مسطور ہین یہ سب علامتین بربادی طلسم کی ہین افسوس کہ خیال اور
کچھ تھا ہوا اور کچھ جسکی ذات پر مرحلہ قائم تھا وہ مارا جا چکا اب ہم باقی ہین تو
ہم کیا کر لینگے بس اسنے ایک آہ سرد کھینچی اور کمر ہمت کو مرنے پر چست باندھ

ایک پرچہ بطور عرضی کے تحریر کیکے اُس لاش سمیت خدمت مین اکوان تاجدار کی
روانہ کیا مضمون یہ تھا کہ فتاح طلسم آسمانپر بھی آپہونچا اور یہان پہونچکر اُس نے
ابر باران جادو ایسے ساحر کو مارا اب کوئی روک باقی نہین ہے یقین ہے کہ تھوڑی
دیر مین اسیطرح لاش ہماری بھی خدمت عالی مین پہونچے گی لوگ یہ عرضی لے کر اُس
لاش سمیت خدمت مین اکوان تاجدار کی روانہ ہوئے اور یہان کیوان تاجدار
نے دروازہ قلعہ معلق کا کھولکر لشکر کو باہر نکالا ساٹھ ہزار ساحران غدار بلاے بد
آفت روزگار کالے کالے رنگ کسی کے ہاتھ مین درفلی کسی کے ہاتھ مین
چنگ بھمن گاتے ہوئے بیرون کو جگاتے ہوئے اژدر و نہنگ و پلنگ و فرس
و خچرہ پر سوار جھولیان سحر کی لگی ہوئی ترسول پرسول ہاتھو نمین یہ قلعہ سے نکل
نکل کر میدان مین آکر جمع ہوئے اور تین غول باندھ کر کھڑے ہوئے اور کیوان تاجدار
ایک تخت جواہر نگار پر سوار تاج رکھے ہوئے چتر پھرتا ہوا تخت اسکا چار فیلان
قشین پر کسا ہوا جھولی زربفت کی لٹی ہوئی جوڑا بندھا ہوا ایک بہت بھاری
دوپٹہ اوڑھے ہوئے ادھر تو یہ قلعہ سے باہر آیا ادھر بدیع الملک آکر پہونچے
اور نعرہ مارا کہ باشہ ہوگردہ کفار خبردار و ہوشیار رہو کہ دانندا دانند و ہر کہ نہ داند بشناسد
منم صاجقران بن صاجقران بن صاجقران بن صاجقران یعنے بدیع الملک
جوان کے گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی یہ کہکر تلوار کھینچی اور
فوج ساحران پر گرے ادھر کیوان تاجدار نے آواز دی کہ مارو اس سرکش کو مارے
تم اتنے ہو کہ اگر ایک ایک مٹھی خاک بھی ڈالدوگے تو یہ تپ جائے گا یہ سنتے ہی
ساحر جرّار سحر پکڑ پکڑ کر چلے اور ہر طرف سے ترنج نارنج پڑنے لگے بدیع الملک
نے لوح چمکانا شروع کی اور قتل کرتے ہوئے کیوان تاجدار کیطرف چلے اُدھر
کیوان تاجدار نے بھی اسم سحر پڑھکر جوڑا اپنا کھولدیا اور بالون کو پریشان کیا
ہزارہا سانپ پیدا ہوئے اور بدیع الملک کیطرف چلے بدیع الملک نے
لوح کو دیکھا اسمین لکھا تھا کہ اگر فلان اسم پڑھکر ایک سانپ کو ہاتھ سے
پکڑلوگے اور ان کافرون پر پھینک مارو گے تو تمام سانپ پلٹ جائینگے بلکہ اسی کے
لشکر کا خاتمہ کر دینگے یہ دیکھتے ہی بدیع الملک نے جلدی سے اسم کو ختم کیا
اور جیسے ہی سانپ سامنے آیا بدیع الملک نے اسکو پکڑلیا اور فوج
کیوان تاجدار پر پھینک مارا ساتھ ہی تمام لشکر ماران پلٹ پڑا اور سانپون
نے ساحرون کو ڈسنا شروع کیا جسے کاٹا وہ زمین پر گرا اور ایسا سویا کہ پھر نہ
اُٹھا کیوان تاجدار نے دیکھا کہ سحر پلٹ پڑا بس اسنے زمین پر غلطک ماری
اور صورت اپنی ایک شعلۂ جوالہ کی پیدا کی اور جسقدر سانپ تھے اُن کو
پھونک دیا بعد اسکے بدیع الملک کیطرف چلا خضران نے آواز دی کہ از

شہریار عالیمقدار لوح کو دیکھے کہ بادشاہ طلسم آتا ہی بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ
کیا لکھا تھا کہ فلان اسم پڑھکر اسکی طرف دم کرو جیسے ہی یہ سمجھکے لوح اسکے سینہ پر
کھینچ ماروا گر لوح پڑ گئی تو یہ شعلہ اور بھڑک کے اپنے ہی لشکر پر گرے گا اور سب کو
فنا کر کے خود بھی فنا ہو جائے گا اور اگر وار تمھارا اسنے خالی دیا تو جسوقت یہ
لوح اُٹھانے کا قصد کرے فوراً مہرہ اسپر کھینچ مارنا بس یہ دیکھکر انھوں نے جلدی
سے اسم کو پڑھکر شعلہ کیطرف پھونکا فوراً شعلہ تھرایا اور ہیئت اصلی کیوان
کی ظاہر ہوئی بس بدیع الملک نے لوح کھینچ ماری اسنے ترچھے ہوکر لوح کو
خالی دیا اور لوح کیطرف جھپٹا ساتھ ہی بدیع الملک بھی دوڑے جیسے ہی
کیوان تاجدار نے لوح اٹھائی کہ ساتھ ہی بدیع الملک نے مہرہ کیوان تاجدار
پر کھینچ مارا مہرہ سینہ پر پڑتے ہی لوح ہاتھ سے چھوٹ پڑی اور مہرہ سینے کو
توڑ کر پار گذر گیا کیوان تاجدار تلاطھا کر گرا اور تڑپنے لگا یہ معلوم ہوا کہ
گولہ لگا اُدھر تو یہ تڑپ رہا تھا اُدھر شور گیر و دار بلند تھا صدائین مہیب آرہی
تھین بجلیان چمک چمک کر بدیع الملک پر گر رہی تھین بدیع الملک نے
لوح اور مہرہ اٹھا لیا تھا انھین دونون چیزون کی برکت سے برقین خود ہی
جلکر خاک ہو جاتی تھین اور بدیع الملک پر کوئی اثر نہ ہوتا تھا ورنہ ممکن
نہ تھا کہ بدیع الملک ان سمر کی بجلیون سے بچ سکتے بڑی دیر تک ایک
قیامت کبرے برپا رہی شور گیر و دار بلند رہا آتشباری و سنگ باری ہوا کی
جسقدر عمارتین تھین وہ کرچین ہوکر اڑ گئین طبقہ زمین کا پھٹ کر بالائے
زمین گرا اور عقاب زمین کی جانب اترنے لگا جسوقت تاریکی برطرف ہونے
لگی اور لاش کیوان تاجدار کی پھڑک کر سرد ہوئی تو آواز پیدا ہوئی کہ گشتی مرا نام
من کیوان جادو بود حیف مردیم وجا ندادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم چند ساحر
لاش کیوان تاجدار کی لے کر خدمت مین اکوان تاجدار کی روانہ ہوئے
باقی حاضر خدمت صاحبقران ہوکر مطیع اسلام ہوئے بدیع الملک عقاب
پر سوار بالائے زمین آئے چھڑی نے اصلی ہیئت پیدا کی اسوقت گرمی جنگ
کی وجہ سے تشنگی صاحبقران پر غالب تھی اور بھوک بھی تھی کہ دیکھا ایک جانب
سے ایک سنکر ٹوکرے مین کچھ رنگترے کچھ نارنگیان کچھ کوئے لیے ہوئے
چلا آتا ہی قریب صاحبقران کے آکر صدا سے مبارکباد دی اور وہ ٹوکری
پیش کی صاحبقران نے خوش ہوکر قیمت اسکی بیان کرا و رحال اپنا کہا کہ تو
کون ہی اُسنے ہاتھ جوڑکر عرض کی کہ غلام اسی طلسم کا رہنے والا ہی خبر آمد آپ کی
سُنکر حاضر ہوا ہون اور یہ نذر لایا ہون اسے قبول فرمائیے قیمت اسکی یہ ہی
کہ میرا گھر لوٹ سے محفوظ رہے آپ فتح طلسم ہین صرف مرحلۂ آخر باقی رہ گیا ہی

سے بھی آپ فتح کرینگے ہین نے سنا ہو کہ اہل اسلام جس مقام کو فتح کرتے ہین اُسے لوٹ
بھی لیتے ہین اور لوگون کو قتل بھی کرتے ہین تو مین چاہتا ہون کہ مین اپنے اہل و
عیال سمیت محفوظ رہون بدیع الملک نے فرمایا کہ یہ بات غلط مشہور ہی
ہم لوگ کسی پر ظلم نہین کرتے ہین تم اطمینان رکھو یہ فرماکر نارنگی پر ہاتھ ڈالا تھا
کہ اسوقت پانی نہین ہی تو اسی سے جی شگفتی کو سکون ہوگا کہ فوراً نیرنگی زمانہ کا
خیال آیا اجل ہر مقام پر کوتے سے لگی کھڑی رہتی ہی رنگ طرح طرح کے طلسم
ہین پیش کرتے ہین ایسا نہ ہو کوئی افتاد پیش آئے لوح کو دیکھ لینا چاہیے بس یہ
تصور کرکے ہاتھ بڑھا لیا اور لوح پر نظر ڈالی لکھا تھا کہ بروقت فتح ہونے دربند
کے جو شخص پہلے مبارکباد دے گا وہ بھائی تمھارا حضران بن عمرو ثانی ہوگا
اُس سے اندیشہ نہ کرنا جو کچھ تحفہ پیش کرے اُسے قبول کرنا بس یہ دیکھتے ہی
صاحبقران اُس سنگر سے لپٹ گئے اور فرمایا کہ بھئی سبحان اللہ یہ تم یہان
کیونکر آپہونچے اُسنے جواب دیا کہ یہ غلام اسوقت سے ساتھ ہی جب آپ
طلسم پر گئے تھے مین بھی گلیم اوڑھ کر آپ کے پیچھے عقاب پر سوار ہولیا تھا
اور مین ہی نے کئی مرتبہ پر آپ کو ہوشیار کیا تھا کہ لوح کو دیکھیے اور فتح
حضران مین بھی شریک تھا سیکڑون کو مین نے زنبیل مین مقید کیا ہی جال
سے مار کر پکڑ لیا ہی صاحبقران نے فرمایا مرحبا جزاک اللہ مگر مین اسوقت
تمھین کیا دون تم نے تو ایسی چیز دی کہ بھوک پیاس دونون چیزین برطرف
ہوگئین حضران نے عرض کی کہ آپ جو چاہین دے سکتے ہین مگر عادت کہان
فرمایا کہ بھئی یہان میرے پاس کیا ہی عرض کی کہ آپ کی زبان مین سب کچھ ہی
صرف اقرار کیجیے بدیع الملک نے ایک لاکھ روپیہ دینے کا اقرار کیا مگر
اس شرط پر کہ یہ دیکھنا ہوگا کہ تم نے لوٹ مین کسقدر مال پایا حضران نے
تاج کیوان کا اور اسباب دربند و سکا نکالکر صاحبقران کو دکھایا صاحبقران
نے کہا کہ خواجہ وہ طائر کون تھا جو لوح مجکو دے گیا تھا جب مین نے
ابر باران جادو کی ناند مین لوح ڈالدی ہی تو پھر مجھے لوح کا خیال نہ رہا تھا
اسوقت اُسی طائر نے لوح میرے گلے مین ڈالدی تھی اور دربندون پر
بھی اُسنے مجھے ہوشیار کیا تھا خواجہ نے کہا اُسکا حال مجکو بھی نہین
معلوم کہ وہ کون تھا الغرض یہی باتین تھین کہ تمام سرداران لشکر اسلام آکر
پہونچے اور صاحبقران کو مبارکباد دی سلطان جنی نے بارگاہ داؤدی
لاکر بوسہ پائی امیر ثالث بارگاہ مین تشریف لائے نذرین گذرنے لگین
الحاصل رات صاحبقران نے بآرام تمام گذاری اور وہان ساحر لاثانی
کیوان تاجدار کی لیے ہوئے خدمت مین اکوان تاجدار کی حاضر ہوئے

اکوان ملکہ حیات خوش جمال کے حسن کی دید مین محو تھا کہ ساحر روئے چھپاتے ہوئے
لاش کیوان تاجدار کی لیے ہوئے پہونچے اور سامنے لاش رکھدی اکوان تاجدار
نے جو لاش اپنے بھائی کی دیکھی سر پیٹنے لگا چونکہ اسنے کیوان کو مثل فرزندون کے
پالا تھا بھائی سے اپنے نہایت محبت رکھتا تھا بھاوج بھی اسکی بہت روئی دیر تک
تاتم کیوان تاجدار کا برپا رہا آخرکار اسنے لاش اٹھوا کر دفن کی ملکہ حیات خوش جمال
کیطرف دیکھکر اکوان تاجدار نے کہا کہ لو صاحب اب ہمارا پیمانۂ عمر بھی لبریز ہی
کیوان کا مارا جانا ہماری موت کی نشانی ہی جب فتاح طلسم اس بلندی تک
پہونچ گیا اور دربند کیوانیہ کو اسنے توڑا تو یہانتک آنا کیا دشوار ہی حیات
خوش جمال نے کہا کہ کچھ تو تدبیر اپنی حفاظت جان کی اختیار کیجیے اکوان نے
کہا اے ملکہ مین نامے روانہ کر چکا ہون یقین ہی کہ خیر خواہان دولت بہت جلد حاضر
خدمت ہونگے اب مین بھی طلسم کشا سے سر بکف مقابلہ کرونگا طلسم مین رہکر لڑنا
شان جرأت کے خلاف ہی علاوہ اسکے دربند کا ٹوٹنا اعانت لوح پر منحصر ہی لوح
اسکو دستیاب ہوچکی ہی یہ باتین کرکے اسنے ایک نامہ تحریر کرکے ایک ساحر
کے سپرد کیا کہ جاکر فتاح طلسم کو دینا اور جواب اسکا لینا ناساحر نامہ لیکر جانب
بدیع الملک روانہ ہوا یہان صاحبقران زمان مرحلہ پر جانے کی تیاری
کررہے تھے تمام عزیز و احباب کا مجمع تھا امیر ایک ایک سے رخصت ہورہے
تھے کہ یکایک ایک برق چمکی کہ آنکھین سب کی جھپک گئین اب جو آنکھ کھلی
دیکھا کہ ایک ساحر نامہ لیے کھڑا ہی صاحبقران نے فرمایا تو کون ہی اسنے عرض کی
کہ مین نامہ دار خداوندا اکوان ہون خداوند نے یہ خط آپ کو بھیجا ہی اور جواب
اسکا مانگا ہی امیر ثالیث نے نامہ اسکے ہاتھ سے لے کر پڑھا لکھا تھا کہ اے
صاحبقران عمر و فتاح طلسم نہ طاق اسمین شک نہین کہ قامہ بغیر ٹوٹے اور
قیدی بغیر چھوٹے نہین رہتا یہ مثل مشہور ہی ہر چند کہ بنانے والے بڑے بڑے
استحکام کرتے ہین مگر جب تباہی کا زمانہ آتا ہی تو موت زمین شق کرکے پیدا
ہوتی ہی اور آسمان سے تیر شہاب بنکر نازل ہوتی ہی میرا وہ طلسم تھا کہ کیا تاب
طاقت تھی کسی کی کچھ ادھر کا رخ بھی کر سکتا مرحلہ طلسمی تو درکنار اگر حوالی طلسم
مین بارادۂ جنگ کوئی آتا تو لقمۂ دہان اجل ہوجاتا مگر آپ اس مقام تک
پہونچے اور آٹھ مرحلے توڑے اب صرف ایک مرحلہ باقی ہی بظاہر تو اسکا
ٹوٹنا بھی آسان ہی لیکن دراصل بہت دشوار ہی یہ ضرور ہی کہ عمر طلسم کی آخر ہوچکی
ہی مگر ہزارہا جانین وابستہ ہین جتنے ساحر نامے جاچکے ابھی اسسے زیادہ زندہ
ہین مین چاہتا ہون کہ اس دربند کو مین خود شکستہ کرون اور سر میدان
تم سے مقابلہ کرون اکوان زمانہ تماشاے جنگ دیکھے کہ مرتے مرتے اکوان سے

لشنو تمکو مارا مین تیرے ساتھ دوستی کی بات کہتا ہون کہ تو پلٹ جا اور اپنے لشکر کی حفاظت کر
ورنہ یہان مین ایک مارا جاؤنگا اور وہان تیرے سارے لشکر کا خاتمہ ہوجائے گا اور
اگر امن خلائق منظور ہے تو تجھے لازم ہے کہ اس دربند کے شکستہ کرنے سے باز رہ اور پلٹ
جا جو تیرا مقصد تھا وہ حاصل ہوچکا کہ تو نے آئینہ اندام جادو کو مارا اور آٹھ مرحلے
ہمارے طلسم کے بھی توڑ دیے مین قسم کھاتا ہون اپنی خداوندی کی کہ اگر تو پلٹ جانے کا
قصد کرے تو مین چند تحفہ طلسمی اور مال و خزانہ اور دون اور خون بھی اپنے عزیزون
اور دوستونکا بھیجکر نقل کردون یا تیرا شریک ہون اور اگر مجھ سے لڑنے کا قصد
ہو تو مین لشکر لے کر آؤن لیکن لڑائی کا انجام اچھا نہ ہوگا یہ تو مسلم کہ اجل میری
تیرے ہاتھ سے ہو مگر ہزارون کی قضا میرے ہاتھ سے ہر مرتے مرتے ہزارونکو
مار دونگا لہذا اس تجھ سے لڑنے کو بہت جان کر اور اپنے دوستون سے مشورہ
کرکے جواب سے اطلاع دو بدیع الملک نے جواب نامہ تحریر کیا کہ اے
اکوان تاجدار اے بادشاہ طلسم نہ طاق خیال کر کہ وہ تیری شان و شوکت و
جاہ و جلال اسوقت کہان ہے جو ابھی چند روز پیشتر تھا دیکھ یہ نتیجہ تیرے کبر کا ہے
اب بھی تو اپنے خالق حقیقی کو پہچان اور دعوی خداوندی سے باز آ مین قسم
کھاتا ہون اپنے خدا کی کہ جسنے تمام عالم کو پیدا کیا ہے اور جسکی ذات کو بقا ہے
فنا نہین ہے کہ اگر تو مذہب اسلام اختیار کرے گا تو جسقدر تیرے ممالک
ہین سب تجھی کو دے دونگا بلکہ اور جسقدر ملکون کی حکومت کا شوق ہے تجھے
ہو گا وہ بھی تجھے دونگا ورنہ یاد رکھ کہ بغیر تجھے مارے باز نہ آؤنگا اگر تو ساتوین
طبقہ مین زمین سے جا کر چھپے گا تو جسطرح آئینہ اندام جادو کو تیرے طلسم مین
آکر مارا ہے اسیطرح تجکو وہان پہونچکر مارونگا لہذا بہتر و لازم یہ ہے کہ اپنے افعال
ناشست سے توبہ کر اور باز آ اور درگاہ خدا مین عاجزی کر کہ وہ عاجز نواز ہے اور
بدیع الملک اس نامہ کا خوب سمجھ کر لکھنا یہ نامہ لکھکر اسی ساحر کو دیا جو نامہ لے کر
آیا تھا اور بدیع الملک انتظار جواب مین ٹھہر گئے بعد چند ساعتون کے
پھر وہی نامہ دار آیا اور جواب اسنے پیش کیا بدیع الملک نے پڑھا لکھا تھا
کہ اے بدیع الملک یہ مین بھی جانتا ہون کہ خالق ارض و سما اور ہے اور مین حق
پر نہین ہون لیکن بڑے شرم کی بات ہے کہ جو شخص اپنے کو خالق کہوا چکا ہو
پھر مخلوق مین اپنے کو داخل کرے اس ذلت سے موت بہتر ہے بس اب
لا یا دہ رد و قدح کی ضرورت نہین ہے کل مین لشکر لے کر مقابلہ کو آؤنگا جا اور اپنے
لشکر کی حفاظت کر ورنہ گھوڑے گھوڑے تمام فوج کو ایک دم مین پھونک دونگا یہ
جواب پڑھکر بدیع الملک نے خضران کیطرف دیکھا خضران نے عرض
کی کہ یا صاحبقران نوح کو دیکھیے جو نوح حکم دے وہ کرنا چاہیے بدیع الملک نے

لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم اگر اکوان پامرد جاسنے کو سنے اور سر میدان لڑنے کا ارادہ ظاہر کرے تو کہنا اُسکا قبول کر لینا کہ حفاظت لشکر کی ضروری چیز ہے اگر مرحلے پر جا کر لڑوگے تو وہ لشکر بین آکر سب کو پھونکدیگا بدیع الملک نے عزم اپنا فسخ کیا اور سب سرداروں سے فرمایا کہ محل کوئی صاحب بارگاہ داودی کے باہر نکلنے کا قصد نہ کرین اور حسین برق جادو و ملکہ حصار سحر بند سے بھی یہی فرمایا کہ تم دونون بھی بارگاہ داودی سے نکلنا ان دونون نے عرض کی کہ اے شہریار ہمین ایسا ہو سکتا ہے کہ آقا کو دشمن قوی کے مقابلہ مین تنہا چھوڑ دین ملکہ روشن گہر کو رو لیے کہ وہ سحر سے نابلد ہین اور ہم سے تو جو کچھ ہوسکے وہ کرینگے لڑینگے اور مرینگے یہان کارخانہ سحر و ساحری ہے بدیع الملک خاموش ہو رہے اور ان سب نے انتظار صبح مین شب گذاری کیا یکایک آفتاب عالم تاب نے میدان مشرق مین علم ضیا بار بلند کیا اور فوج انجم کہ یزدان ہوئی چراغ جھلملا جھلملا کر گل ہوئے صاحبقران فریضہ سحری کو ادا کرکے باشتیاق اکوان تاجدار میدانمین آکر نگران ہوئے تمام سردار چپ و راست حاضر تھے کہ ایک مرتبہ جانب آسمان سے لکہا ہے ابر مختلف اللون نمودار ہوئے برقین چمکتی ہوئی رعد کے گرجنے کی صدا مین بلند آتے آتے ابر شق ہوا اور فوج ساحران نمودار ہوئی سردار لشکر منقاے شعلہ تن تھا یہ چالیس ہزار ساحرون سے بارگاہ اکوان تاجدار کو لیے ہوئے آکر میدانمین پہونچا اور لشکر اسنے اُتارا بارگاہ برپا کی بعد اسکے دیکھا کہ خود اکوان تاجدار نہایت جاہ و تجمل کے ساتھ اسی ہزار ساحرون سے آکر پہونچا ساتھ اسکے ایک ایک ساحر سامری وقت و جمشید زمانہ تھا اسکے تخت کے دونون طرف دو نہرین پانی سے مملو پھلیان سبز و سرخ اُسمین پیرتی ہوئی اور خوش فعلیان کرتی ہوئی نقاب اسکے چہرہ پر پڑی ہوئی تاج سر پر اہل لشکر یا خداوندا اکوان تاجدار کا شور کرتے ہوئے پھرے علمون کے ہوا سے اڑتے ہوئے دلے ڈبرو بجتے ہوئے غرضکہ نہایت عظم و شان سے آکر پہونچا اور لشکر اسکا کمر بین کھولنے لگا بدیع الملک اور رفیقان بدیع الملک اسکے تجمل و سواری کو دیکھ کر دل مین کہتے تھے کہ یہ بہت بڑا ساحر معلوم ہوتا ہے دیکھیے بروقت مقابلہ کیا کیا آفتین برپا کرتا ہے مگر نہین معلوم اسنے چہرہ پر نقاب کیون ڈالی ہے صاحبقران نے ملکہ حصار سحر بند سے فرمایا کہ تمھارے چچا نے روپوشی کیون اختیار کی ہے حصار سحر بند نے عرض کی کہ صورت انکی دیکھیے گا فرمایا ہان جی تو چاہتا ہے یہ سنتے ہی ملکہ حصار سحر بند نے زمین پر غلطک ماری اور صورت اپنی ایک شعلہ جوالہ کی بنا کر اُڑی اکوان تاجدار قریب

بارگاہ آچکا تھا کہ حصار سحر بند نے عکس آئینہ کا ٹھہرایا کوان تاجدار کے ڈالا عکس پڑتے ہی
نقاب مین آگ لگ گئی اکوان تاجدار گھبرایا کہ یہ کیا آفت آئی بس اسنے نقاب کو
تو نورچ کے پھینک دیا اور صورت اصلی اسلی ظاہر ہوئی دیکھا صاحبقران نے کہ ایک
ساحر متمثل اور ساحرون کے ہر کوئی بات نہین ہزار دھرا کوان تاجدار نے حصار سحر بند
کو دیکھکر آواز دی کہ او گیسو بریدہ اب تیری گستاخیان اس حد کو پہونچ گئین کہ تو
ہماری پردہ دری کرنے لگی دیکھ تو اسکی کیسی سزا دیتا ہون جن لوگون کے کہنے سے
مارے نے یہ بے ادبی کی بلا انھین کے سامنے دیکھیو تیری کیا حالت کرتا ہون یہ کہکر
تین تمنے آواز دی کہ یہ شوخ دیدہ جلنے نہ پائے یہ لفظ اسکے منہ سے نکلتے ہی دو
پڑی بالائے آسمان سے پیدا ہوئے اور حصار سحر بند لیطرف چلے حصار سحر بند
نے ہر چند بچنا چاہا مگر کچھ نہ بنا جو لی قریب آگئے اور ہاتھ بڑھا کر
حصار سحر بند کو شعلے کے اندر سے کھینچ لیا اور مشکین باندھکر کشان کشان
اکوان تاجدار کیطرف لے چلے اکوان تاجدار نے لشکر اسلام کیطرف دیکھکر
للکار آواز دی کہ ایہا الناس تم نے مجھکو دیکھ لیا مگر اسنے اپنی جان مفت برباد کی یہ
سنکر ملکہ حصار سحر بند کا دیکھکر بدیع الملک کو انتہا کا ملال گذرا خضران سے
ارشاد کیا کہ اگر اسکو کسی صورت سے رہا کرلاؤ تو ایک لاکھ روپیہ انعام مین دونگا
خضران نے کہا کہ اب کیا حصار سحر بند کے ساتھ ہماری بھی جان لیجیے گا مجھے
ایسی طمع نہ دلایئے زندہ رہین گے تو بھیک مانگ کر بسر کرلینگے آپ یون ہی طمع
دلا دلا کر لوگون کی جان لیتے ہین پلٹ کر جو دیکھا تو سلطان جنی کو نشہ آگیا ہر
قریب ہو کہ بہ سبب صدمہ وغم کے ہلاک ہو جائین خضران کو حال پر سلطان
کے رحم آیا اور اسیوقت تجسس رہائی ملکہ حصار سحر بند مین ایک طرف روانہ
ہو گئے اور کچھ دور جاکر نظرون سے غائب ہو گئے ادھر جوگی حصار سحر بند
کو لیے ہوئے قریب اکوان تاجدار کے پہونچے اور کہا کہ یہ حاضر ہے اکوان تاجدار
اسکی طرف بڑھا تھا کہ ٹانگین چیر کر پھینک دون کہ یکایک جانب آسمان سے
ایک ابر سرخ رنگ پیدا ہوا اکوان ابر کو دیکھ کر ٹھہر گیا کہ یکایک وہ ابر قریب
آکر شق ہوا اور نمیز جادو پیدا ہوا اکوان تاجدار کو مجرا کیا اور ہاتھ باندھکر
عرض کی کہ مین نے کبھی آپ کو بے نقاب نہ سنا تھا نہ دیکھا تھا یہ آپ کی
حالت کیا ہے اکوان تاجدار نے کہا کہ یہ تو جو کچھ ہے وہ ہے تو جس واسطے آیا ہے
اسے بیان کر یہ سنکر نمیز جادو نے ایک نامہ پیش کیا اکوان تاجدار نے
نامہ نمیز کے ہاتھ سے لے کر کھولا یہ نامہ شہر لیسو گشا اور مصور ناحق پرست
کیجانب سے بنام اکوان تاجدار تحریر تھا مصور ناحق پرست اکوان
کا سمدھی تھا بعد القاب کے تحریر تھا کہ ایک مدت سے خیریت آپ کی

دریافت نہین ہوئی فی زمانہ تین نے انوا ہا سنا ہو کہ آپ کے طلسم فتاح طلسم نے
چڑھائی کی ہو اور کچھ مرحلے بھی شکستہ ہوئے ہین اگر یہ خبر صحیح ہو تو ہماری بہو ملکہ
روشن گہر کو وہان سے روانہ کر دیجیے کہ ہم چاہ بابل پر مقیم ہین اس ہنگامہ مین
ناموس کا رکھنا مصلحت کے خلاف معلوم ہوتا ہو ہم اپنی بہو کو یہان انتظام سے
بٹھا کر آپ کی مدد کو آئین اور طلسم کشا سے مقابلہ کرین جو کچھ حال ہو مفصل تحریر
کیجیے کہ خاطر جمع ہو جسوقت اکوان تاجدار نے نامہ پڑھا آنکھون مین اسکی
آنسو بھر آئے لیکن رونا ضبط کر کے جواب نامہ تحریر کر دیا کہ یہان طلسم کا خاتمہ
ہو گیا بھائی تک مارا جا چکا اب ہم سے مقابلہ ہر یقین ہو کہ جب تک تم یہان
پہونچو پہونچو ہمارا بھی خاتمہ ہو جائے گا اور یہ سبب شرم کے روشن گہر کا
حال متعلق تحریر نہین کیا جسوقت جواب نامہ قمیز کے ہاتھ مین آیا اسنے
ملکہ حصار سحر بند کو جو اسیر دیکھا عرض کی کہ یہ کونسی شاہزادی ہو اور کس خطا
پر اسیر بلا کی گئی ہو اکوان تاجدار نے کہا کہ یہ بھتیجی میری ہو یہ دشمنون کی تمین و
شریک ہوئی اور ہالیان طلسم کو اسنے مارا تھا کہ مجھ پر حملہ کیا ابھی ابھی اسنے
نقاب میری جلا کر مجکو بے پردہ کیا مین نے اسکو گرفتار کیا ہو مگر یہ قتل
ہونے پائی تھی کہ تم آگئے یہ سنکر قمیز جادو نے کہا کہ کیون اسکے خون
سے ہاتھ بھریے اگر ارشاد ہو تو مین اسے بھی آپ کے سمدھی کے پاس
لیتا جاؤن وہ سارا جوش و خروش اسکا ٹھنڈا کر دینگے اکوان تاجدار نے کہا
کہ تمھین لے جانا بہتر ہو یہ کہکر سحر اچنا اُتار لیا اور قمیز جادو نے چند دانے ماش
کے پڑھ کر مارے کہ حصار سحر بند قمری کی صورت بن گئی بس قمیز جادو نے
اسکو قفس مین بند کیا اور اکوان سے اجازت جانے کی مانگی اکوان تاجدار
نے کہا اے قمیز جادو میری شکایت نہ کرنا اسلیے کہ تمھاری خاطر وہ رات کچھ نہ بولی
مگر تم دیکھ رہے ہو کہ ہم کس حال مین گرفتار ہین قمیز جادو کی آنکھون مین آنسو
بھر آئے اور اسنے عرض کی کہ یا خداوندا ایک بندہ ناچیز سے یہ معذرت اچھی
نہین بھلا میری مجال ہو کہ مین آپ کی شکایت زبان پر لاسکونگا یہکر قفس قمری
ہاتھ مین لیا اور ابر سحر مین بیٹھ کر جانب چاہ بابل روانہ ہوا ادھر
اکوان تاجدار داخل بارگاہ ہوا اور غم و غصہ کی حالت مین حکم طبل جنگ
بجنے کا دیا اسیوقت نقارہ زمی پر چوب لگی اور آواز نقارہ کی گرجی یہ خبر
شاہزادہ بدیع الملک کو ہوئی فرمایا کہدو کہ ہمارے یہان بھی کوس
حربی بجے یہان بھی نقارہ گڑ گڑائے اور دونو طرف تیاری جنگ ہونے
لگی ان سب کو تو انتظار صبح مین چھوڑا جاتا ہو اور یہان سے چند کلمہ داستان
قمیز جادو کے بیان ہوتے ہین کہ یہ ابر سحر اُڑتا ہوا برابر چلا جاتا ہو کہ کسیطرح

پھوپھی کر مصور ناحق پرست کو حال الوان تاجدار سے مطلع کرون کہ انھین نہایت
تردد ہوا اور ہر بھی مقام تشویش ایسا نہ ہو کہ دیر ہو جائے اس خیال سے اپر سحر کو بہت
تیز اڑاتا ہوا لیے چلا جاتا ہو کہ گذرا سکا ایک کوہ کی طرف سے ہوا دیکھا کہ ایک
نازنین نہایت دُر در گوش مرصع پوش دریاے جواہر مین نحو طرب مارے سینہ ابھارے
رصد کر شمہ و ناز چلی جاتی ہو بقول بیشر دو ہاتان کچن کھو سے نکسین البیلی سی نار
سنگھار + کیس بھرے موتی سے سیس فوے جیسے چاند کے گرد چمکتے ہین تارے
ہادی بولا اس نقشہ کے بل جاؤن تمہارے + تر جو ہنسے پھر کے لکھو مانو پھول گوا نارے
مارے + سے دانت ہنسنے مین دہن سے جو تمھارے نکلے + نمل تھا اک برج
مین بتیس ستارے نکلے + اب جو اچانک نظر قمیز جادو کی اس آفت ہوش پر
پڑی ہزار جان سے عاشق ہو گیا جلدی سے بھولی پر ہاتھ ڈالا اور پنجہ سحر نکالکر پھینکا
پنجہ کڑک کر گرا اور اس نازنین کو سامنے قمیز جادو کے لُڈھا لایا اور لاکر سامنے
ڈالدیا قمیز سرمست کہتا تھا کہ فی الواقع اس ملک مین کیسی کیسی حسین عورتین
پیدا ہوتی ہین حصار سحر بند تو بھیجی خداوندی ہو کیا مجال ہو میری جو اسکی طرف
بد سے دیکھو سکون مگر ہان اس عورت کو اپنی خدمت مین لاؤنگا چونکہ تمرج
ہوا سے وہ نازنین بیہوش ہو گئی تھی قمیز جادو نے اسکو ہوشیار کیا آنکھو جو
اسکی کھلی اور اپنے کو دوسری جگہ سامنے ایک غیر مرد کے پایا مارے خوف
کے تھر تھر کانپنے لگی قمیز سرمست نے کہا کہ جانمن خوف نہ کرو مین بھی
انسان ہون حیوان نہین ہون نازنین نے کہا کہ تم ہوا زاد معلوم ہوتے ہو کہ
ہوا کے اندر اڑے ہوئے چلے جاتے ہو خدا کے واسطے مجھے چھوڑ دو قمیز جادو
نے کہا مین ہوا زاد نہین بلکہ آدمزاد ہون مگر ساحر ہون اور ساحر بھی ایسا ویسا
نہین ہون نام میرا قمیز جادو ہو اسنے کہا کہ تم کہان سے آتے تھے اور کہان جاتے
ہو قمیز جادو نے کہا کہ مین نامہ دار ہون مصور ناحق پرست کا اور خداوند
اکوان کیخدمت سے پلٹا ہوا چاہ بابل کیطرف جا رہا ہون نازنین نے کہا کہ یہ
تمری کیسی پنجرے مین بند ہو اسنے کہا کہ یہ بھیجی ہو خداوندا کوان تاجدار کی
اسے مین اُسکے سمدھی کے پاس لیے جاتا ہون اب تو اپنا حال بیان کر کہ کہان
سے آتی تھی اور کسطرف جانے کا قصد تھا کسکی بیٹی ہو اُس نازنین نے کہا
کہ مین دختر ہون حکیم دانا ہے فرنگ کی اپنے مکان سے اپنی خالہ کے گھر
جاتی تھی یہ کہکر رونے لگی قمیز نے بلائین لے کر کہا کہ جانمن رو نہ لیون ہو مین
تمھین نہایت آرام سے رکھونگا لسیطرح کی تکلیف نہ ہو گی اُس نازنین
نے کہا کہ میرے رونے کا اور ہی سبب ہو اُسے تم نہین جانتے اگر مجھے
اسیطرح لیے ہوئے چلے جاؤ گے تو مین مر جاؤنگی تمھارے مکان تک

میرا زندہ پہونچنا غیر ممکن ہی اسلیے کہ میرے باپ نے ایک لعل شبچراغ مجکو بنا دیا ہے جسوقت مین کھانا کھاتی ہون تو اُسی کی روشنی مین کھاتی ہون تعجب اُس لعل کا یہ ہی کہ ابتک مجھے کوئی مرض نہین ہوا اب اگر تمھارے ساتھ جاؤنگی تو وہ لعل کہانسے پاؤنگی ایک دن مین بھوک کر مرجاؤنگی مہیز نے کہا کہ وہ لعل کہان ہی اسنے جواب دیا کہ وہ لعل تھا تو میرے ہی پاس مگر جسوقت کڑاکا ہوا ہی اور مجھپر بجلی گرا اور اُٹھاکر لے چلا تو دہشت سے ہاتھ پاؤن میرے کانپنے لگے وہ ڈبیا میرے ہاتھ سے چھوٹ کر درہ کوہ مین گرگئی جسمین وہ لعل تھا اگر تھوڑی دیر سے واسطے تم درہ کوہ مین جاکر ٹھہرو تو مین اُس لعل کو ڈھونڈھ لون اگر تم کو میری لعل سے جان پیاری نہ ہو تو سمجھکر مارنے سے کیا فایدہ مجھے یون ہی قتل کردو یہ سُنکر مہیز جادو نے کہا کہ قطع ہون وہ ہاتھ جو تم پر اٹھین چلو مین ابھی چلتا ہون یہ کہکر اسنے ابر سحر کو درہ کوہ مین اُتارا اور نازنین سے کہا کہ جاڈبیا ڈھونڈھ لا نازنین ڈبیہ ڈھونڈھتی ہوئی چلی اور مہیز جادو کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو یہ بھاگ جائے یا کوئی تلاش مین اسکی آجائے اسنے فوراً چھوا سم سحر پڑھکر ہاتھ کو گردش دی کہ ایک حصار گرد کوہ کے قائم ہوگیا لیکن نازنین تھوڑی ہی دیر مین ایک ڈبیا طلائی ہاتھ مین لیے ہوئے پیدا ہوئی مہیز جادو نے کہا کہ تم تو ڈبیا اسطرح لے آئین جیسے کہین رکھی آئی تھین نازنین نے کہا کہ جس مقام سے تم جادو پنجہ سے گیا تھا مین نے اُسی جگہ ڈھونڈھا ڈبیا پڑی ہوئی تھی بھلے کو کوئی راہ گیر اسطرف سے نہین آیا ورنہ وہ اٹھالے جاتا اور مین بے موت مرجاتی مہیز جادو نے کہا کہ تمھارے باپ بڑے کامل ہین ذرا مجھے بھی دیکھون کہ انھون نے کیسا لعل بنایا ہی نازنین نے ڈبیا دیدی اور کہا کہ دیکھو مہیز جادو نے ڈبیا ہاتھ سے نازنین کے لے لی اور کھولنے کا قصد کیا نہ کھلی اسکو غیرت دامنگیر ہوئی کہ یہ عورت دل مین ہنسے گی کہ یہ کیسا مرد ہی جس سے ذرا سی ڈبیا نہین کھل سکتی مین عورت ہوکر تو کھول لیتی ہون اور دیکھا کہ نازنین کچھ مسکرائی بھی بس اسنے زور کرکے جو ڈبیا کو کھولا ڈبیہ کے کھلتے ہی ہاتھ کے جھٹکے سے جسقدر بیہوشی تھی اُچھل کر مہیز کے منھ پر آئی سانس کے ساتھ دماغ مین چڑھ گئی یہ تو اُٹھکر اور چھینک مارکر بیہوش ہوا بس اسکے گرتے ہی خواجہ خضران نے نعرہ کیا کہ باش او قرمساق ننگ خواجہ خضران بن عمر ثانی کے گذارم کہ از دست مین زندہ و سلامت بدر روی یہ کہتے ہی پنجہ عیاری کا ایسا ہاتھ مارا کہ سر اسکا بیاض گردابر سے الگ ہوگیا لاش پھڑکنے لگی وہ حصار جو گرد کوہ کھنچا ہوا تھا دھوان ہوکر نظرون سے پوشیدہ ہوگیا ابر سحر جلکر خاک ہوگیا پنجرے کی کیلیان نکل گئین قمری زمین پر لوٹنے لگی صدائین گیرودار کی بلند ہوئین لیکن تمام کوہ مین ایک

لرزہ سا آیا ہوا تھا بیرا سکے شعور کر رہے تھے کہ کشتی مرا نام من تمیز جادو بود حیف مردیم
وجان ندادیم و بر مطلب خود نہ رسیدیم جسو قت تلاش اسکی پھڑک کر سرد ہوئی بر خسور
کیے چلے گئے علامات سحر برطرف ہوئے اور روشنی ہوئی تو دیکھا کہ لاش اسکی
پڑی ہوئی ہو اور ملکہ حصار سحر بند بکھرتی ہوئی ہو مگر نہایت متحیر ہو کہ اسکو کسنے
مارا کہ یکایک خواجہ نے قلا لر کے صورت اپنی بدلی اور ہیئت اصلی پر ظاہر
ہو کر حصار سحر بند سے کہا کہ اے ملکہ لشکر کیطرف چلو تمھارے واسطے صاحبقران
بہت پریشان ہین اور سلطان جنی کے فوجین پر جنی ہوئی ہو نام سلطان جنی
کا سنکر حصار سحر بند جھپپ گئی [illegible] مگر خواجہ کی نہایت تعریف کی اور
کہا اسمین شک نہین کہ خدا نے [illegible] آپ ہی کے جسم کے واسطے قطع کیا
ہو اس حالت مین اتنی جسم عیاری لڑکے بچانا یہ کام آپ ہی کا تھا کیون نہو آپ
کس کے بیٹے اور کسکے پوتے ہین کہ جسکا لقب مہر سپہر عیاری قطب فلک
فخر گذاری شاہ عیاران عیار ہیک طرار ریش تراشندہ کافران و سر بر ندہ جادو
گران ہو خواجہ نے کہا کہ مین کس قابل ہون یہ سب مدد پروردگار ہو یا اقبال
صاحبقران ہو مگر افسوس ہو کہ ہر ایک سوار باتی تعریف کرنے کے مخنت کا صلہ
نہین دیتا کہ آپنا بھی جی خوش ہو یہ اسنے کسقدر کی بات ہو یہ سنکر ملکہ حصار سحر بند
نے مالا موتیون کا گلے سے اُتار کر پیش کیا اور کہا کہ ہر چند یہ آپ کے قابل نہین ہو
مگر اسے قبول کیجیے کہ اسوقت مین میری حالت فقیرون کی سی ہو رہی ہو خواجہ
نے اسکے ہمت کی نہایت تعریف کی اور مالا لے کر داخل زنبیل کیا اور کہا کہ
بس اب چلیے الحاصل خواجہ ملکہ حصار سحر بند کو اپنے ہمراہ لے کر جانب لشکر
صاحبقران روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہو

اور یہان سے چند کلمے داستان لشکر صاحبقران عالیشان کے بیان ہوتے ہین

راوی بیان کرتا ہو کہ رات بھر دونون لشکر مین تیاری جنگ رہی ساحر اپنے
اپنے سحر جگایا لئے ہر طرف بخور گوگل لوبان رانی سرسون کا تیل دانے
گندھک وغیرہ کا ہو رہا تھا الیاس روشن تھین ترسول برسول گرز
جا بجا ہوے تھے توپ اور ڈہرو بجرے تھے نرسے یا سامری یا جمشید کے بلند
تھے ادھر لشکر صاحبقران نے عبادت گذار مصروف اطاعت الہی تھے مرنے
پر کمر ہمت کو چست باندھ لیا تھا کہ کل قضا کا سامنا ہو ہر ایک جاہ وجلال
اگوان تاجدار سے خوب آگاہ تھا کہ یہ سا حر زبردست ہو اسکے ہوے
مفر ملنا محال ہو مگر شرط رفاقت یہ ہو کہ ہمت کو نہ ہارنا چاہیے اور رفاقت

صاحبقران سے ہاتھ نہ اٹھانا چاہیے کہ اسوقت ایک بلا آئی ہوئی ہے جہانتک
ہوسکے اپنے سر وہ بلا اوڑھ لین اور مالک کو اپنے بچائین اسی ہنگامہ مین
دور شب آخر ہوا نور سحر ظاہر ہوا رنگ عالم بدلا ستارے غروب ہوئے ماہتاب
بے نور ہوا اور مشرق کیطرف سے آمد شاہ خاور کی دھوم ہوئی ان سب نے فریضہ
سحری کو ادا کرکے سجدہ شکر کیے اور خدمت صاحبقران عالیشان مین حاضر ہوئے
بجا گیا صاحبقران نے بھی وظیفہ پڑھکر اسلحہ لگایا اور مرکب پر بیٹھکر جانب میدان
کارزار روانہ ہوئے ابتو پخانے کے دستے کے دستے انبوہ کے انبوہ قشون
کے قشون غول کے غول غٹ کے غٹ میدان کیطرف جانے لگے تھوڑی ہی
دیر مین تمام میدان فوجون سے مملو ہوگیا ہرچند صاحبقران ایک ایک کو منع
کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میرے پاس تو لوح ہے میری حفاظت کا انتظام
تو ہوچکا ہے آپ لوگ میرے ساتھ کیون اپنی جان شیرین کو تلف و برباد کرتے
ہین یہ وہ لشکر ہے کہ ایک کو زندہ نہ چھوڑے گا کہ سلطنت اسکی برباد ہوگئی عزیز
اقربا ملازم جان نثار سب مارے گئے لیکن رفقایی عرض کرتے تھے کہ ہم
اپنے ہوتے آپ پر آنچ نہ آنے دینگے بدیع الملک مجبور ہوکر خاموش
ہورہے ادھر اکوان تاجدار ایک لاکھ ساحران غدار کی جمعیت سے میدان
کارزار مین آکر پہونچا اسکے ساحر بھی پرے جما کر کھڑے ہوئے عجب طرح کی
ہیبت طاری تھی کہ تمام ساحر کریہ منظر درندگان سحر پر سوار کوئی اژدر کوئی پلنگ
کوئی چیتے پر سوار گلو مین بجائے زنار ایک ایک مار سیاہ لپٹا ہوا بھولیان
کھارے کی لگی ہوئی فشقے کھنچے ہوئے تلک دیے ہوئے ڈھلے اور ڈبڑو
بجاتے ہوئے نعرے یا خداوندا کوان تاجدار کے بلند ترسول پر سول
چمک رہے تھے اور تخت اکوان تاجدار کا بالاے ہوا قائم تھا دو مہرین
متعلق اسکے ساتھ ساتھ تھین کہ یکایک جانب آسمان سے ایک لکڑا ابر سیاہ
نمودار ہوا اور ہوا سے تندا اس لکڑا ابر کو لیے ہوئے قریب لاش اکوان تاجدار
کے آئی آتے ہی وہ ابر شق ہوا اور ایک ساحرہ سیاہ فام ایک تین برس
کا لڑکا گود مین لیے ہوئے ہنس پر سوار نمودار ہوئی اکوان تاجدار نے
جو صورت اسکی دیکھی جھک کے سلام کیا اور عرض کی کہ نانی امان آپ نے
کیون زحمت فرمائی پیرزالہ کاہنہ نے کہا ای فرزند کیونکر ہوسکتا کہ تجھے مبتلاے
بلا سنتی اور مین برابر مدد نہ آتی اسوقت مین اپنے حجرہ سحر مین بیٹھی ہوئی
علم نجوم کے ذریعہ سے حالات دریافت کر رہی تھی یکایک نظر میری تیرے
حالہ بعیات و ممات پر پڑی ستارہ بہت نحس دیکھا بس تاب ضبط نہ رہی طائر
سحر سے پوچھا کہ خبر میرے فرزند کی بیان کر اسنے مفصل حالات بیان کیے

سب کے خیال پیدا ہوا کہ بعد تیرے میری زندگی کا کیا لطف ہی بس مین نے حجرہ سے نکل کر
اسطرف کی راہ لی اب تو تماشا میری جنگ کا دیکھ کہ کتنے دی حیات چاشنی مرگ چکھتے
ہین یقین تو ہی کر لشکر طلسم کشا مین ایک کو باقی نہ چھوڑونگی ہر چند کہ ستارے فہرہ
تیار ہو بین مگر میرے غضب مین نہین آتا کہ جب مین ایسی ساحرہ کامل ہون کہ
اگر میرے سحر کا کسی سے ممکن ہی نہین تو کون ایسا ہی جو مجھے مارے گا یہ کہکر ہنسی کو اسنے
زمین پر اتارا اور ایک صندل کی چوکی پر بیٹھی اور نہیب دی کہ او
طلسم کشا ہوشیار ہو چاک مین سحر کرتی ہون دیکھون کہ تیری لوح میرا کیا کر لیتی ہی یہ کہکر
اسنے اُس لڑکے کی ٹانگین پکڑکر چیر ڈالین لڑکے نے ایسی چیخ ماری کہ تمام صحرا ہل گیا
زمین کو زلزلہ ہوا جسکے کانین صدا پہونچی وہ بیہوش ہوکر گرا سوار گھوڑے نیچے آئے
اور لوگ لشکر بیدلون کی صفین بچھ گئین سوا بدیع الملک کے کوئی نہ تھا جو
بیہوش نہ ہوتا یہ بسبب برکت لوح طلسمی کے محفوظ تھے ادھر وہ ساحرہ یعنے
پیرزالہ کاہنہ ایک پاؤن سے چوکی پر کھڑی ہوگئی بدیع الملک نے جو یہ حالت
اپنے لشکر کی دیکھی نہایت پریشان ہوئے کہ سب عزیز و احباب بلکہ تمام
ملازمین بیہوش پڑے ہین جہانتک نظر کام کرتی ہی کوئی ہوش مین نہین ہی یہ معلوم
ہوتا ہی کہ مردے پڑے ہوئے ہین بس انھون نے لوح دیکھنے کا قصد کیا تھا
کہ وہین فوج اکوان تاجدار بہ حکم پیرزالہ کاہنہ آپڑی اور ان بیہوشونکو قتل کرنا
شروع کیا بدیع الملک یہ ہنگامہ دیکھ کر ٹھہرا گئے اور تلوار کھینچکر دوڑے
ساحرون کو قتل کرنا شروع کیا مگر ساحر چہار طرف پھیل گئے کچھ لشکر اسد کیطرف
چلے کچھ فوج شہنشاہ گوہر کلاہ کیطرف کچھ لشکر آصف انجم طلعت کیجانب
کچھ ساحر سپاہ سکندر فرخ لقا پر گرے غرضکہ کہانتک بیان کیا جائے کہ ساحر
ہر چہار جانب پھیلے ہوئے تھے اور اہل لشکر کو قتل کر رہے تھے بدیع الملک
کبھی لشکر اسد کیطرف جاتے تھے اور ہاتھ سے کفار نے ان سبکو بچاتے تھے
اور کبھی فوج اسفندیار گیلانی کیجانب متوجہ ہوتے تھے اور ساحرون کو مار کر
ہٹاتے تھے کبھی خیمہ امیر الزمان کیطرف جاکر ساحرونکو چاشنی مرگ چکھاتے
تھے کبھی عین الزمان کبھی نور الزمان کو بچاتے تھے ایک تن تنہا کس کس
کی مدد کرین اور کس کس کو بچائین ہر طرف ہجوم لشکر ساحران ہر لاشین پھڑک
رہی ہین اہل اسلام بیہوشی کی حالت مین کس بیکسی سے قتل ہو رہے ہین
یکبارگی ایک ہما اڑتا ہوا آیا اور شانے پر بدیع الملک کے بیٹھ کر پکارا
اویسوس مین نے تم کو وہ چیز دی تھی جسکا مثل و نظیر نہ تھا مگر تم اسے
بالکل بھول گئے اور ایسے غافل ہوئے کہ اُس سے کچھ کام نہ لیا بدیع الملک
حیران تھے کہ وہ کیا چیز ہی اور اسنے مجھے کب دی تھی ہما نے کہا تو ہی جریب

جسنے اہالیان بیابان ہولناک کو بچا لیا تھا وہی اسم پڑھ کر جریب کو پھینک دو اور تماشا قدرت خدا کا دیکھو یہ سنتے ہی بدیع الملک نے جلدی سے اسم پڑھ کر جریب کو ہاتھ سے پھینک دیا اور کہا کہ لے ان ساحرون کو جریب اژدر بنکر چلی اور دم کشی کر کر کے ساحرونکو نگلنے لگی ادھر ہما اڑ کر چلا یکایک نظر پیرزالہ کاہنہ کی ہما پر پڑی اور اسنے باتین بھی سنی تھین ادھر دیکھا کہ اژدر ساحرونکو نگلنے لگا کہ یہ کیا آفت آئی بس اسنے بھی اسم سحر پڑھ کر خون اسی لڑکے کا چلو مین لیا جسکی ٹانگین چیری تھین اور ہما پر مارا چھینٹا خون کا پڑتے ہی ہما کے پرو بمین آگ لگ گئی ہما جلنے لگا اور پکارا کہ اے بدیع الملک مین نے جان اپنی تم پر سے نثار کی مین ہون مہتر شعیب ثانی اسوقت تک تو مین نے طائر بنکر بیت مقام پر خوشیار کیا اور بچایا مگر اب خدا حافظ و ناصر ہو کہ ہم راہی ملک بقا ہوتے ہین لیکن وقت آخر دو وصیتین کیے جاتے ہین انھین نہ بھولنا ایک تو یہ کہ میری دختر کو بددل نہ کرنا دوسری یہ کہ خاک میری خانۂ کعبہ بھجوا دینا یہ کہا اور ہما ہمہ تن شعلہ بنکر جل گیا بدیع الملک کو مہتر شعیب کے مرنے کا نہایت صدمہ ہوا ادھر پیرزالہ کاہنہ اژدر کیطرف چلی عجب مصیبت بدیع الملک تھی ایک وقت مین کیا کیا کرتے ہما کے جلنے کا افسوس کرتے یا اپنے عزیزون کے کشتو پیر روتے یا زندونکو ساحرون کے ہاتھ سے بچاتے یا اژدر کی خبر لیتے یہ تو خاک مہتر شعیب ثانی کے اٹھانے کو چلے اور پیرزالہ کاہنہ جریب اژدر کے پہونچ گئی اژدر پیرزالہ کاہنہ پر جھپٹا تھا کہ اسنے اسی بچہ کے خون کا چھینٹا اژدر پر بھی مارا کہ ہیئت اسکی بدلکر وہی جریب کی شکل ہوگئی بس اسنے جریب پر بھی ایک چھینٹا خون کا مارا کہ وہ جلکر خاک ہوگئی سبب اسکے جل جانے کا یہ تھا کہ یہ بنائی ہوئی مہتر شعیب ثانی کی تھی اسکے مرنے سے موکل کمزور ہوگئے اور عبادت نہ کر سکے ادھر اکوان تاجدار نے ساحرونکو للکارا ساحر شعلہ لشکر پر گرانے لگے ریاے سحر بہانے لگے بدیع الملک دیکھ رہے ہین کہ سردارون کے سر کٹ رہے ہین اور کچھ نہین کر سکتے تن تنہا کس کس کو بچائین کس کس کی خبر لین اب انھون نے چشم حسرت سے جانب فلک دیکھا اور دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کر کے عرض کرنے لگے کہ اے کس بیکسان و اے یاور غریبان اسوقت مشکل مین سوا تیرے کوئی میرا مددگار نہین ہے تو اپنی چشم قدرت سے دیکھ رہا ہے کہ تیرے مجاہدون کے سر کٹ رہے ہین اگر یہ سب مارے گئے تو مین اکیلا انھین دفن بھی نہین کر سکتا واسطہ اپنے حبیب کا کہ میری مدد کر اور مجھے ان کافرون پر ظفریاب کر کہ اب مجھ سے یہ مصیبت نہین اٹھ سکتی ہنوز سخن در دہان تھا کہ

پھر دعا بدرقہ راہ پر بیٹھا اور سامنے سے ایک تخت اڑتا ہوا بالائے ہوا نمودار ہوا کہ
اُس تخت پر نمگیرہ زرتاری کھنچا ہوا تھا بالائے تخت ایک عورت سیاہ فام بڑے
بڑے دو دانت ہونٹ کے باہر نکلے ہوئے منہ پر جھریان پڑی ہوئی آنکھون مین
چیڑ بھرا ہوا کوئی سات سو برس کی بوڑھیا یہ ہیئت کذبیہ بھوت سی بھیانی اور بیجا
سی بڑا دنی چوسلے کی سی لانبی عجب رنگت تھی کہ شب دیجور کو بات کرتی تھی
جسوقت تخت اسکا میدان جنگ مین پہونچا اسنے آواز دی کہ او پیر زالہ کاہنہ
کیون علامہ ہم نے تجھے اس مرتبہ کو اسی واسطے پہونچایا تھا کہ تو ان بندگان
سامری و جمشید کو اسطرح قتل و منع کہ رہی ہین انکی فریاد کو ہم تک پہونچنے نہ
سنتے ہی پیر زالہ کاہنہ تھرانے لگی ہاتھ باندھ کر عرض کی کہ ای لونا چماری آپ کے
بندہ خاص الخاص اگوان تاجدار پر ان لوگون نے چڑھائی کی طلسم اُسکا برباد
کر دیا اسوجہ سے مین نے انکو سزا دی یہ ایک میرا نوا سا نام خداوندی کو روشن
کیے ہوئے تھا ورنہ تمام خداوندیان تو یہ خدا پرست برباد ہی کر چکے تھے
لونا چماری نے کہا کہ اگر ایسا تھا تو ہم سے اطلاع کی ہوتی جیسا ہم مناسب
جانتے ویسا انتظام کرتے یا حکم دیتے بس چلد پلٹ آ اور اب ان لوگون کے قتل سے
باز رہ کہ روحین اُن جا جاکر تجکو باغ بہشت مین بتاتی ہین اور مین فتاح طلسم کو
بھی بھیجے دیتی ہون یہ کہکر اسنے بدیع الملک کو آواز دی کہ او طلسم کشا باز آ
اپنی سرکشی سے کہ نتیجہ اسکا خراب ہے دست از تلوار کو کہ پھل اسکا تیرے حق
مین زہر ہے بدیع الملک کچھ سخت و سست کہا چاہتے تھے کہ لونا چماری نے
آنکھ بچاکر سفید مہرہ پھونکا کفار کے جسم مین تھرتھری پڑ گئی اور ایک دوسرے
سے کہتا تھا کہ یہ کونسی آواز تھی بات کرنے مین تو انکی ایسی آواز نہین ہے اور
اُسی آواز مین بدیع الملک کو یہ سنا دیا کہ مع لوح میرے پاس چلے آؤ تو مین
اس لکاتہ کے قتل کا سامان کرون کہ اسنے آفت بپا کر رکھی ہے یہ کہکر تخت کو
پیچھا کیا بدیع الملک سمجھ گئے کہ یہ خضر ان ہے بس لوح اور تیغہ لیئے ہوئے قریب
اُس تخت کے آئے اور باواز بلند کہا کہ تو جو فیصلہ کرے گی مجھے منظور ہے یہ
کہکر اُس تخت پر پاس لونا چماری کے جا بیٹھے لونا چماری نے یہ دیکھکر
آواز دی کہ آؤ لوح طلسمی لو اور طلسم کشا کو اپنے نوا سے پاس لے جاکر اسکی
صفائی کرا دو پیر زالہ کاہنہ نے لاش کو اُس لڑکے کی پھینک دیا اور تخت
کیطرف بڑھی لیکن راہ مین اسنے خیال آیا کہ بھلا لونا چماری کیا اور بہشت کیا
اور یہان آنا اُسکا کیسا آجتک کیسے کیسے ساتھ ہو گئے کیسی بڑی بڑی
خداوندیان مٹ گئین مگر کوئی خداوند خداوندان گذشتہ مین سے کسی کی بہ
کو نہین آیا یہ معاملہ کیا ہے ایسا نہ ہو کہ اسمین بھی کوئی فریب ہو یہ خیال کرکے

اسنے جھولی پر سحر کی ہا تھ ڈالا اور ایک پتلی بالشت بھر کی نکال اور اُس سے پوچھا
کہ کیون باجی یہ در اصل لوناچماری ہین یا کوئی عیار ہی پتلی نے جواب دیا کہ تمھاری
عقل بڑھاپے مین ضائع ہوگئی ہی اور دماغ مین خلل آگیا ہی لوناچماری کیسی یہ وہی
عیار مکار خضران بن عمرو ہی تم کو فریب دینے آیا ہی اسکی باتون مین نہ آنا ورنہ پچتاؤگی
یہ سنتے ہی اسنے پتلی کو پھر جھولی مین ڈال لیا اور خضران کیطرف یہ کہتی ہوئی جھپٹی
کہ او دزد مکار مجکو بڑے فریب یاد ہین تو تجھے بھی دھوکا دینے چلا تھا اب بچ کر
کہان جائیگا یہ کہتی ہوئی اندر منڈھی کے گھس پڑی اور کہا مین خضران کے ہاتھ
ڈالدیا کہ اُٹھا لیجاؤن اور اسکے کباب لگا کر کھاؤن خضران نے ہنسکر فرمایا کہ
بھئی خوب پچانا واہ مگر کوئی سحر بھی یاد ہی جو مجھے اُٹھانے کا حوصلہ کرکے آئی ہو اب
مین تمھارے اُٹھائے نہ اُٹھ سکونگا پیرزالہ کاہنہ اب جو خیال کرتی ہو تو ایک
حرف بھی سحر کا یاد نہین سحر بالکل فراموش ہوگیا معمول اس منڈھی کا یہی ہی کہ ساحر
اسکے اندر آکر سحر بھول جاتا ہی جسطرح بارگاہ داؤدی بدیع الملک کے ہاتھ
لگی ہی اُسیطرح یہ منڈھی بھی حضرت داؤد ہی کی بنائی ہوئی ہی اور خواجہ عمر
اول کوئی بھی تاثیر اسکی بھی یہی ہی کہ ساحر اندر اسکے آکر سحر بھول جاتا ہی پیرزالہ کاہنہ
نے ہاتھ اپنا خواجہ خضران کی کمر سے نکال لیا اور اُلٹے پاؤن پلٹی تھی کہ خضران
نے کہا لیجیے اسکو یہ جانے نہ پائے یہ کہنا تھا کہ ایک پھندا گلے مین پیرزالہ کاہنہ
کے پڑگیا اور لٹکنے لگی اکوان تاجدار نے جو یہ حالت پیرزالہ کاہنہ کی دیکھی لشکر
بدیع الملک پر جا پڑا اور اہل اسلام کو قتل کرنے لگا خواجہ خضران نے
بدیع الملک سے کہا کہ وہان لشکر کا خاتمہ ہوا جاتا ہی جلد اس لکاتہ کو
قتل کرو لوح اور تیغہ سے ہوشیار رہو مین اسکو منڈھی کے باہر نکالتا ہون یہ
سنتے ہی بدیع الملک منڈھی سے باہر آئے تلوار کھینچکر سر پر کھڑے ہوئے
خواجہ خضران نے پیرزالہ کاہنہ کو پھندے سے نکالکر باہر منڈھی کے پھینکا
اسنے چاہا کہ اسم سحر پڑھکر نکلجاؤن بدیع الملک نے عکس لوح کا ڈالا سحر
باطل ہوا اس ہاتھ تیغہ خارا شگاف کا مارا کہ اسکے دو ٹکڑے ہوئے مرنا تھا
پیرزالہ کاہنہ کا کہ ایک شور قیامت انگیز برپا ہوا ہوا مین متزلزل ہوئی برقین
چمک چمک کر ادھر اُدھر گرنے لگین آندھیان چلین خاک اڑی شور گیر و دار
برپا ہوا بڑی دیر تک تاریکی چھائی رہی آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من
پیرزالہ کاہنہ جادو بود حیف مردیم و جاندادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم
اسکے مرتے ہی تمام لشکر صاحبقران ہوش مین آیا بلکہ حصار سحر بند
حسین برق جادو یہ دونون بھی ہوشیار ہوئین اور چمک چمک کر لشکر
اکوان تاجدار پر گرنے لگین اُدھر جوانان لشکر اسلام ہوش مین آتے ہی

منہم منہم کے نعرے کرکے لشکر حریف پر جا پڑے تلوار برسانے لگے ہر طرف کالی کالی گھٹا چھائی ہوئی تھی کوندا برقی شمشیر کا لپک رہا تھا بارش سروں کی ہو رہی تھی زمین پر دریاے خون روان تھا سم مرکبون کے گھٹنون تک غرق خون تھے تمام میدان مین ایک سیلاب خون کا جاری تھا نہنگ قضا دوڑتا پھرتا تھا کبھی اسے نگل گیا کبھی اسکو کشتی حیات طوفانی تھی موج فنا سے عمر مانند حباب کے ناپایدار تھی دم کا بھروسا نہ تھا چنانچہ کبیشر کہتا ہے کبت اُٹھے دل بادل کی سی فوجین آون لاگین مورن کی سی کوک + گرجت نقارے گھٹا گھری کاری کاری دہان سے بان کرکن لاگین چمکن لاگین بجلی سی میان مین شمشیرین تو نہین تو نہین سی گرے لاگین چھوٹن + اور پیلی پیر ہوئی لوہو سی سریرن کے دھانن کے کھیت کے کٹ کٹ کے بچھے جات ہین جھڑی لاگی گولی اور تیرن کی ۵ ابر سیاہ ڈھالون کا اُٹھا تھا چارسو + کوندا تھا برقی تیغ کا ہر وقت روبرو + ایسے زور شور سے تلوار چل رہی تھی کہ اللہ اکبر لیکن اکوان تاجدار ایک شعلہ جوالہ بنا ہوا لشکر کو جلا رہا تھا ہر ایک کے خرمن حیات کو پھونک رہا تھا غضب بدیع الملک مع تیغہ و لوح قریب اسکے پہونچتے تھے اور چاہتے تھے کہ عکس لوح کا ڈالکر اسکو مارون یہ سوچ کر کے بلند ہو جاتا تھا اور وہ جو دو نہرین معلق اسکے ہمراہ تھین اون نہرون مین بوشیدہ ہو کر دم لیتا تھا اور چادر پھیلیون کی لشکر بدیع الملک پر گراتا تھا کہ ہر پھیل شرارہ بنکر گرتی تھی اور لوگون کو جلاتی تھی کچھ دیر دم لیتا تھا تو پھر حملہ کرتا تھا بدیع الملک قابو نہ پاتے تھے کہ اسکو قتل کرتے یہ معرکہ دیکھ کر حسین برق جادو اور ملکہ حصار سحر بندنے یہ مشورت کی کہ اسکو دم نہ لینے دو اور یہ دونون کی دونون بلند ہو گئین اور آفتاب بنکر عکس اپنا اُن نہرون پر ڈالا کہ تمام پانی کھولنے لگا اکوان تاجدار تڑپ کر پانی کے باہر آیا دیکھا کہ دو آفتاب سحر عکس اپنا ڈالکر پانی کو کھولا رہے ہین بس اسنے دو ترنج اُٹھا کر مارے کہ وہ پھٹے اور آگین سے دھوان نکلا اور وہ دخان سحر ابر بنکر نہرون پر سایہ افگن ہو گیا کہ تیزی آفتابون کی پانی پر اثر نہ کرے یہ دیکھ کر حسین برق اور حصار سحر بندنے کہا کہ اب خاتمہ کا سحر کرلو یہ بھی کیا یاد کرے گا کہ یہ چھوکریان بھی کس بلا کی تھین یہ مشورہ کرکے دونون کڑک کڑک کر اُس ابر پر گرین کہ ابر دو ٹکڑے ہو گیا مگر دھوان اُس ابر کا ان دونون کے مشام مین پہونچا بیہوش ہو کر گرین مگر انھون نے گرتے گرتے کروٹ ایسی بدلی کہ نہر سے دور گرین اکوان تاجدار اب نہر سے نکلکر ان دونون کیطرف چلا کہ انکو قتل کرون اتنے مین خواجہ خضران پہونچ گئے اور

جال الیاسی مار کر حسین برق اور حصار سحر بند دونون کو نذر زنبیل کر لیا اور خود بھی گلیم اوڑھ کر نظرون سے پوشیدہ ہوگئے اکوان تاجدار پھر لشکر پر آپڑا اور لوگونکو قتل کرنے لگا خواجہ خضر ان نے بدیع الملک کو ایک مقام پر پوشیدہ کر دیا کہ اسیطرف لڑتا ہوا اکوان تاجدار چلا آتا تھا جیسے ہی وہ قریب پہونچا بدیع الملک نے ظاہر ہوکر عکس لوح کا ڈالا کہ اکوان تاجدار ہیئت اصلی پر آگیا بدیع الملک نے دوڑکر ہاتھ تیغۂ آبدار کا مارا کہ اکوان کے دو ٹکڑے ہوگئے بس اسکا مرنا تھا کہ ایک شور قیامت برپا ہوا صدائین گیرودار کی بلند ہوئین زمانہ تیرہ وتار ہوگیا جسقدر کہ طلسمی عمارتین تھین سب مسٹ گئین صرف ایک قلعہ باقی رہ گیا جسمین اکوان تاجدار کے اہل وعیال رہتے تھے لشکر بھی اسکا بھاگنے لگا بدیع الملک اُس قلعہ کیطرف بڑھے حاکم قلعہ مظفر جادو تھا اسنے دروازہ قلعہ کا وا کیا اور اپنے لشکر سمیت قلعہ کے باہر آیا لشکر اکوان کے ہزیمت یافتہ سپاہی آکر مظفر جادو کے شریک ہوگئے بدیع الملک نے سامنے پہونچتے ہی آواز دی کہ او ساحر خداوند قہار کا نافرمان تیرا کام تمام ہوا اب یہ قلعہ باقی ہے اگر تو دین اسلام قبول کر اور مال واسباب اکوان تاجدار کا مع اہل وعیال میرے سپرد کر تو تین بھی تجھ سے تعرض نہ کرونگا ورنہ تو بھی مثل اور ساحرون کے میرے ہاتھ سے مارا جائیگا یہ سنکر مظفر جادو نے کہا کہ یا صاحبقران جب تک میرے دم مین دم ہے مین اپنے آقا کے ناموس کی حفاظت کرونگا اور کسی کو اس قلعہ مین داخل نہ ہونے دونگا بعد میرے جو کچھ ہوگا وہ ہوگا یہ سُنکر صاحبقران سامنے اسکے پہونچے مظفر جادو نے ترنج سحر مارا صاحبقران نے عکس لوح کا ڈالا کہ ترنج ہاتھ سے مظفر جادو کے چھوٹتے ہی گر پڑا اور بدیع الملک کیطرف نہ گیا بدیع الملک قریب پہونچ گئے مظفر جادو نے تیغۂ سحر مارا بدیع الملک نے وار اسکا پشت شمشیر پر روک کر جو ہاتھ تیغۂ خارا شگاف کا مارا اسنے اُف کی کہ سپر مین پیدا ہوگئین مگر عکس لوح کا پڑتے ہی وہ سپر مین جلکر خاک ہوگئین تیغہ سر پر مظفر جادو کے پڑا کہ اسکے دو ٹکڑے ہوتے مرتے ہی اسکے اہل لشکر کے جی چھوٹ گئے کچھ تو بھاگے باقی سب نے آواز امان بلند کی فرمایا امان بشرط ایمان جسنے قبول کیا اُسے چھوڑ دیا جسنے انکار کیا وہ مارا گیا بدیع الملک مع سرداران نامی وگرامی داخل قلعہ ہوئے اور حیات خوش جمال کو مع دیگر عورتون کے اسیر کرکے لائے مگر جسوقت سے نظر اصف انجم طلعت کی ملکہ حیات خوش جمال پر پڑی تھی اُسیوقت سے انکی یہ حالت تھی کہ دل بے چین تھا راستے ہی مین خواجہ خضر ان

کو بلا کر کہا کہ اگر یہ عورت مجھے ملے گی تو مین آپ کو بہت کچھ دونگا خضران نے کہا ہی
شہ بلکہ تمھارے باپ سے کہدون آصف انجم طلعت ڈرے کہ ایسا نہ ہو
صاحبقران کا عتاب آئے خواجہ کی منت کی کہ اُن سے ذکر نہ کیجیے گا مگر یہ سن رکھیے
کہ اگر یہ عورت ہمین نہ ملی تو ہم بھی جان اپنی دیدینگے کہ بغیر اسکے اب لطف
زندگی نہین ہی خضران نے کہا جلدی کا کام خراب ہوتا ہی یہ کونسا وقت اظہار
عشق کا ہی صدہا عزیز تمھارے قتل ہوئے ہین صاحبقران کی آنکھون سے
باران برس رہا ہی ہر طرف کہرام مچا ہی ہنوز لاشین تک شہیدون کی نہین اُٹھائی
گئی ہین نہ یہ معلوم ہوا ہی کہ کون کون مارا گیا اور کون کون زندہ ہی ذرا صبر کرو وہ
عورت بھی خداوند نہ طاق سے شخص کی زوجہ ہی ابھی وارث اُسکا مارا گیا ہی
جب غم اُسکا غلط ہوئے گا اور یہان بھی کشتون کے دفن وکفن سے فراغت
ہوئے گی اسوقت مین وعدہ کرتا ہون کہ یہ عورت سوا تمھارے دوسرے
کے قبضہ مین نہین جاسکتی ہی آصف انجم طلعت نے کہا کہ بہتر اور چند
شرفیان بھی خواجہ کو دین تاکہ یہ خیال رکھین اور بھول نہ جائین شاہزادہ
صعف انجم طلعت بیخود ہو رہے ہین نہ دین کی فکر ہی نہ دنیا کی تصویر بلکہ
حیات خوش جمال کی ہر وقت پیش نگاہ تھی صاحبقران لاشے شہدا
کی اٹھوا رہے تھے اول عزیزون کے لاشے اُٹھوا کر دفن کرائے اور بہت
روئے بعد اُسکے گنج شہیدان بنایا یعنی ایک بہت بڑا گڑھا کھدوا کر سبکو اُسی
گڑھے مین دفن کرا دیا شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ تین لاکھ اہل اسلام کام آئے
اور چار لاکھ کافر مارے گئے سات لاکھ کا رن پڑا جسوقت دفن شہدان
کے فرصت ہوگئی تو بدیع الملک کبھی قبر فرامرز عاد مغربی پر روتے تھے
کبھی مرقد جمہور جہانسوز تبرزن پر اشک حسرت بہاتے تھے اسیطرح
ہر سردار کے مرقد پر نوحہ و فغان کرتے تھے بعد اسکے کفار کی لاشین ایک
مقام پر جمع کرکے جلادی گئین اور لاش اکوان تاجدار کی سامنے
بدیع الملک کے لاکر رکھدی فرمایا اس لاش کو کیون رہنے دیا خضران
نے عرض کی کہ یہ وہ شخص ہی جو اس مقام پر خداوند کہلاتا تھا اور کیسا صاحب
عزوقار تھا اسکی لاش کا نشان بنانا ضرور چاہیے کہ یہ بادشاہ تھا فرمایا
بہتر ہی اب خواجہ خضران اس مقام پر آئے جہان کہ مالکہ حیات خوش جمال
اسیر بیٹھی تھی حالت اسکی یہ تھی کہ اشک حسرت دیدۂ پر آب سے جاری
تھے پھول سے عارضون پر پژمردگی آگئی تھی برس دن کے بچے کو چھاتی سے
لگائے ہوئے اپنے شوہر کو یاد کرکے رو رہی تھی خواجہ نے فرمایا کہ
ای ملکہ اس رونے سے کیا فائدہ ہوگا جو مرگیا وہ زندہ نہین ہوسکتا اب

اس صدمہ و غم کو دور کرو اور اس حیات چند روزہ کو بدمزگی سے نہ بسر کرو خوشا نصیب تمھارے کہ اب بھی تمھارے واسطے تاج و تخت موجود ہے یعنے شاہزادہ آصف انجم طلعت شاہزادہ رستم ثانی کے فرزند دلبند تم پر عاشق ہوئے ہین تمھارے باغ جمال کی گلچینی کا حوصلہ رکھتے ہین اسکا پھل دونون کے واسطے اچھا ہے بہتر یہ ہے کہ تم بھی شاہزادہ کو قبول کرو تاکہ اسی جشن مین عقد تمھارا آصف انجم طلعت کے ساتھ پڑھوا دیا جائے بلکہ حیات خوش جمال نے ضبط کیا اور نہایت متانت کے ساتھ خضران کو جواب دیا کہ خواجہ مین بھی سمجھتی ہون کہ اس عمر کا رنڈاپا کیونکر چیر ہوگا کوئی وارث ہونا ضرور چاہیے مجھے ہر طرح منظور ہے لیکن ایک شرط کے ساتھ وہ یہ ہے کہ صاحبقران لاش میرے شوہر مردہ کی سپرد کرین تاکہ مین اُسے حسب دلخواہ دفن کرون اور ایک مرتبہ جی کھولکر اُسکو رولون بعد اُسکے مین ہر طرح موجود ہون مجھے کوئی عذر نہ ہوگا خضران نے کہا کہ یہ کوئی بڑی بات نہین صاحبقران عرض پذیر ہونگے یہ کہکر خدمت صاحبقران زمان مین حاضر ہوا اور دست بستہ عرض کی کہ آپ کے فرزند برادر ملکہ حیات خوش جمال زوجہ اکوان پر عاشق ہوگئے ہین اور ملکہ نے یہ شرط عقد کے بارے مین پیش کی ہے کہ اگر لاش میرے شوہر کی مجکو دیدیجائے اور مین اُسے دفن کر دون تو مجھے عقد بھی کرنے مین کوئی عذر نہین ہے صاحبقران نے کہا کہ کیا مضائقہ ہے لاش اُسکے شوہر کی اُسکے سپرد کر دیجائے وہ جسطرح چاہے دفن کرے یہ سُنکر خواجہ خضران نے لاش لے جاکر ملکہ کے سپرد کی اور حسین برق اور حصار سحر بند کو زنبیل سے نکالکر ہوشیار کیا اور تمام کیفیت اکوان تاجدار کے مارے جانے کی بیان کی وہان ملکہ حیات خوش جمال نے حکم کیا کہ زیر دیوار قلعہ لکڑیان جمع کیجائین اور انپر روغن ڈالدیا جائے اور لاش اکوان تاجدار کی لکڑیون پر رکھنے کا حکم دیا اسیوقت سب سامان درست ہوگیا اب ملکہ نے لڑکے کو گود مین لے لیا اور چند خواصین جو کہ نمک حلال اور رازدار تھین اُنکو ساتھ لے کر بالاے قلعہ آئی خبر صاحبقران کو ہوئی کہ ملکہ حیات خوش جمال اپنے شوہر کی لاش جلوانے کو قلعہ مین گئی ہے صاحبقران زمان مع سرداران عالیشان تماشا اس لاش کے جلنے کا دیکھنے کو آئے کہ کیونکر لاش اکوان تاجدار کی جلائی جاتی ہے ساتھ صاحبقران کے شہنشاہ گوہر کلاہ آصف انجم طلعت یہ سب شاہزادہ بھی تھے دیکھا کہ زیر دیوار قلعہ لکڑیونکا انبار ہے اور لاش اکوان تاجدار کی لکڑیون پر رکھی ہوئی ہے اور ملکہ اُس برس دن کے بچے کو گود مین لیے ہوئے اُس حالت سے فصیل قلعہ پر کھڑی ہوئی ہے کہ بال بکھرے ہوئے کپڑے مل بچے

چہرہ اداس آنکھوں سے سیل اشک جاری اس حالت مین بھی ہزار ہزار جوبن سے تھے
مثل مشہور ہی کہ چاند پر خاک نہین پڑتی میلے کپڑے اسکے حسن ذاتی کو کب مٹا
سکتے تھے بقول شاعر ؎ اگر گئی کاہی گمان شک ہز ملاگیری کا + رنگ لایا ہی
ڈوپٹہ ترا میلا ہوکر + ادھر زبان حال سے لاش اکوان تاجدار کی یہ کہہ رہی
تھی کہ ؎ صبحدم لاش پہ میری ہوا خلقت کا ہجوم + دیکھنے آپ بھی وہ ترک
ستمگار لگا + جب جنازہ میرا اٹھا تو یہ بولا کوئی + ہاتھ کو اپنے ذرا تو بھی تو اے یار
لگا + ہنسکے وہ شوخ یہ بولا کہ اگر یہ مردہ + جی اٹھا پھر مرے پیچھے وہی آزار لگا +
یہانتک کہ ہیزم مین آگ دی گئی اور شعلے بھڑک کر بلند ہوئے آصف نے طلوت
میتاب ہوکے کہ گرمی آگ کی اس جسم نازنین تک پہونچتی ہوگی بھلا یہ پھول سا
جسم اسکا کیونکر تحمل ہوگا خواجہ سے کہا کہ بس اب ملکہ کو لے آیئے ایسا
نہ ہو کہ اس شعلہ کی لپک ملکہ کو بھی پھنچے اُدھر ملکہ حیات خوش جمال نے
آواز دی کہ کہان ہین ہمارے حسن کی بہار دیکھنے والے آئین اور اس بہار
کو خزان ہوتے ہوئے بھی دیکھ لین بقول شاعر کہ ؎ ہر عروج را زوال و ہر
بہار را خزان + لوگ سمجھے کہ جوش غم والم مین یہ اسطرح کے کلمات
زبان سے نکالتی ہے واقع مین جسکا تخت الٹ جائے اسکے دل سے
پھر خواب ملکہ حیات خوش جمال شاہزادہ آصف انجم طلعت
لیطرف مخاطب ہوئی اور کہا کہ ای شہریار ذی شان ای پارہ جگر رستم زمان
شاید آپ کو اسوقت تک سابقہ نیک عورت سے نہین پڑا ہے عورتین بد ہی
نہین ہوتی ہین مثل مشہور ہی کہ ؎ نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد + خدا
پنج انگشت یکسان نہ کرد + جو کلمات شوقیہ آپ نے میری نسبت زبان پر
جاری کئے تھے اور وہ مین نے خواجہ خضران کی زبانی سنے میرے لئے
ہر کلمہ بر بھی سے کم نہ تھا مگر مین نے مصلحت جانکر سب کچھ سنا اور اسکو
ضبط کیا بلکہ وعدہ کر لیا لیکن اصل یہ ہی کہ بعد ایسے شوہر کے جو کہ خداوند
نہ طاق کہلاتا ہو تمکو ایک عالم مانتا ہو اور وہ بھی باوجود اس جاہ و
جلال کے میرا ایسا عاشق و شیدا بنا رہا کہ سوا میرے دوسری عورت
کیطرف کبھی چشم رغبت سے اسنے نہ دیکھا کیسی کیسی پیچہالین اسکی نگاہ
لطف کی امیدوار رہتی تھین مگر وہ میرے ہی حسن دلکش و جانسوز کا پروانہ
بنا رہا اور کسی شعلہ رو پر رغبت نہ کی بعد ایسے شوہر کے زندگی پر خاک ہی
اگر چند روز کے واسطے دنیا کے لطف کو نہ چھوڑا اور نام وفا کو رسوا
کیا تو کیا معشوق وفادار کم دیکھے ہونگے مگر شب بے وفا بھی نہین
ہوتے ہین اگر اسنے ہمارے ساتھ دنیا کو ترک کیا تو ہم بھی اسکے ساتھ

ملک عدم تک جا پہنچے اور پیچھا نہ چھوڑا کیا اس عمر چند روزہ کے واسطے اسکی
روح کو صدمہ دینا اے آصف انجم طلعت واہ صاحبقران عالیشان ہر چند
کہ بین زوجہ اُس شخص کی ہون جو خداوند کہلاتا تھا مگر بین خوب جانتی ہون کہ
خدائے برحق اور ہی ہے یہ ایک ساحر زبردست اور بادشاہ جلیل القدر تھا
اور قضا اسکی آپ ہی کے ہاتھ سے تھی ورنہ کیا تاب تھی کسی کی جو اسکے
اوسنے ملازمونکا بھی مقابلہ کر سکتا چہ جائے آنکہ اُسکا قتل کرنا یہ وہی
شہنشاہ ہے کہ ؎

پاؤن تھراتے تھے جنکے سامنے جاتے ہوئے	کاسہ سر اُنکے دیکھے ٹھوکرین کھاتے ہوئے

تحل جس سر پر چتر خداوندی گردش کرتا تھا آج وہی شامیانہ کا محتاج ہے اشعار

اوسکے اوپے رسکان تھے جنکے بڑے	آج وہ تنگ گورمین ہین پڑے
تاج پتین جنکے تکتے تھے گوہر	ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسہ سر
ہر نہ سر ہا دکوہ کن کا پتا	نہ کسی جا ہے تلہ من کا پتا
بوے الفت تمام پھیلی ہے	باقی اب قیس ہے نہ لیلی ہے
عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے	نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے
گردش چرخ سے ہلاک ہوئے	اُستخوان تک بھی اُنکے خاک ہوئے
اب نہ رستم نہ سام باقی ہے	اک فقط نام نام باقی ہے
جس جگہ کل تھا بلا بلون کا ہجوم	آج اُسی جا ہے آشیانہ بوم
صبحدم طائران خوش الحان	پڑھتے ہین کل من علیہا فان

دنیا کا ہمیشہ سے یہی رنگ ہے کہ آج ایک کا عروج ہے کل دوسرے کا دور ہے
ہر چند کہ میرا نام حیات خوش جمال ہے مگر مین دو تو نکو آگ لگائے دیتی
ہون یہ کہکر اپنے لڑکے کو پیار کیا اور کہا کہ اے فرزند خداوند نہ طاق تو
خداوند زادہ ہو کر حیف ہے کہ پرورش تیری غلامون کی طرح ہوا اور جوان ہونے
کے بعد تو ایک ابلہ مجاور زادہ بکہ کے پروتے کا مطیع ہو لہذا بین اُسی
مسافر راہ عدم کے حوالے تجکو بھی کیے دیتی ہون کہ بان باپ سے زیادہ
شفقت کوئی نہین کر سکتا ہے یہ کہکر پھر آصف انجم طلعت کیطرف
دیکھا اور کہا کہ لو خدا حافظ یہ کہکر جھم سے اُسی آگ مین کود پڑی شعلون
نے بڑھکر اسکو آغوش مین کھینچا اور ساتھ اپنے شوہر کی لاش کے یہ
بھی جلنے لگی ساتھ اسکے جسقدر خواصین اور کنیزین اسکی نمک حلال تھین
سب اُس آگ مین پھاند پڑین اور جلگئین یہ دیکھ کر جسقدر حاضرین تھے
دنگ ہو گئے صاحبقران زمان تصویر حیرت بنے ہوئے تھے کہ
ایکمرتبہ آصف انجم طلعت بھی بیتاب ہو کر فصیل قلعہ پر چڑھ گئے

اورا اپنے عزیزون کیطرف دیکھ کر آواز دی کہ لو خدا حافظ ہم بھی اس مسافر راہ عدم کے ہمراہ جاتے ہین اب کوئی ہماری تلاش مین سرگردان و پریشان نہ ہو یہ کہکر یہ بھی اسی مقام پر جہان کہ ملکہ حیات خوش جمال کودی تھی کود پڑے لوگ حیات خوش جمال کی باتون پر ایسے محو تھے کہ کسی کو یہ نہ معلوم ہوا کہ یہ کب پہونچ گئے گرتے وقت سب شور کیا کئے اور ہر ایک نے کیسا کیسا روکا یہ کس کی سنتے تھے ساتھ ملکہ حیات خوش جمال کے یہ بھی جلکر خاک ہوگئے صاحبقران نے گریبان پھاڑ ڈالا اور فرماتے تھے کہ افسوس اس مقام پر آکر کس کس کو رونا پڑا تھا کاش مجھی کو موت آجاتی کہ مین یہ حالت اپنے جگر کے ٹکڑون کی نہ دیکھتا ہائے افسوس کس کس کو روؤن اور سب کے آخر مین یہ آصف اانجم طلعت کا داغ اور بھی روح کو جلائے دیتا ہے قلب مین آگ لگی ہوئی ہے اس نادان نے اس کافرہ کے ساتھ مفت اپنی جان دی اور اسطرح کہ نہ اب اسکی قبر بن سکتی ہے نہ خاک خاک کافران سے علیحدہ کی جاسکتی ہے یہ فرما کر اسقدر روئے کہ بیہوش ہوگئے لوگ صاحبقران کو بارگاہ مین لائے بڑی دیر کے بعد امیر ثالث بلا و ہوش آیا سردارون نے باتون مین لگایا کہ خیالات اسکے درست ہوون بعد اسکے نور مال طلسمی کی پیش کی گئی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ فرد شاہزادہ شہنشاہ کو ہر کلاہ کو دو کہ وہ اس مال طلسمی کی جانچ کرین مجھے اس طلسم کی جیسی خوشی ہونا چاہیے تھی بجائے اسکے وہ غم ہے کہ بیان نہین ہوسکتا اسلیے کہ جسقدر دشمن مارے گئے اسیقدر دوست کام آئے ہین کس کس کے خیال کو دل سے بھلاؤن اور کس کس کی یاد کو فراموش کرون کہ یکایک سامنے سے ایک مرد درویش یزدان پرست نمودار ہوئے اور سلام علیکم کی آواز دیکر صاحبقران کو فتح طلسم کی مبارکباد دی بعد اسکے اشکبار ہوکر صاحبقران کو پرسا دیا اور کہا کہ واقعی دنیا ایک سرا ہے جو آیا ہے وہ کل فنا ہوگا ملک بقا ہوگا اسکا اعتبار کسی کو نہ کرنا چاہیے کیا آپ ان لوگون کے واسطے روتے ہین ایک روز یہی ہر شخص کے واسطے ہونا ہے لیکن فرق اتنا ہے کہ کوئی کسی بہانے جاتا ہے کوئی کسی بہانے جائے گا بقول درد ؎ شیخ ابہ ہوکے پیو پیما ہم لنشست دل مین ہو + درد منزل ایک تھی ٹک راہ ہی کا پھیر تھا + بارے اہل ملک نے کہا کہ یہ تو مین بھی سمجھتا ہون لیکن بشریت بھی کوئی چیز ہے ہر چند ضبط کرتا ہون مگر آنسو نہین رکتے انکے سے دل روتا ہے نفس کو یا ایک زمانہ تک مگر کوئی حالت ہو شکر ہے اس معبود حقیقی کا جسکی مصلحت یہی تھی اسبامیر تھا ہے کہ سلطان جنی کو یہانکا بادشاہ کرون اور حرمان جنی کو وزیر کردون انھون نے ابتدا سے ساتھ دیا ہے اور ہر حال مین شریک رہے ہین اور یہی

لوگ وارث بھی اس سرزمین کے ہین کہ سابق ہین مسکن و ماوا ان لوگونکا ہی مقام تھا جفاے اکوان نے ان سب کو تباہ کر دیا تھا درویش نے کہا کہ جو آپ کی تجویز ہو وہی مناسب ہے لمکن ان کشتگان راہ خدا کی رسم فاتحہ خوانی سے تو فراغ حاصل کیجیے بعد اُسکے سکندان جنی کو حاکم کر کے خانہ کعبہ کو چلے جایئے گا فرمایا خیر دیکھا جائیگا درویش نے دبی زبان سے کہا کہ عقد بھی ہو نا ضروری امر ہے اسے فراموش نہ کیجیے گا بدیع الملک نے کہا کہ اس جوش صدمہ و الم مین عقد کا کونسا موقع ہے درویش نے کہا کہ یہ ضروری امر ہے کہ سلسلہ نسل بنی آدم اسی سے جاری ہے خواجہ خضران نے کہا کہ ابھی آپ کے ساتھ بہت سے بکھیڑے ہین مین اب رخصت ہوتا ہون اسلیے کہ آپ کی خوشی کے واسطے اور حکم والد ماجد سے مین نے ایک مرتبہ عزم اپنا منوقوف رکھا اور راہ سے پلٹ آیا آخر کہانتک اب کچھ زاد آخرت بھی جمع کرنا چاہیے کہ دہان دولت دنیا کام نہ آئیگی بقول شاعر ؎ دام پیدا کیجیے گر ہو چکی مفلس ہوئے + بیٹھیے مسجد مین بنکر پارسا دو چار دن + بس اب بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ سب امور کو ترک کر کے خانہ کعبہ کو چلے چلین کیونکہ عمر آخر ہو چلی ہے زندگی کا کوئی بھروسا نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا کہ انشاء اللہ اور حکم دیا کہ سب خیمے اپنے اسی مقام پر برپا کرین کہ اُن کشتگان راہ خدا پر روئین چنانچہ حسب الحکم صاحبقران عالیشان کے خیمے برپا ہونے لگے تھوڑے عرصہ مین تمام خیمے خرگاہ بارگاہ وغیرہ استادہ ہو گئے اول صاحبقران عالیشان نے دو رکعت نماز ادا کی اور دعا کی کہ خداوندا جسطرح تو نے فتا می نہ طاق عنایت کی اُسیطرح مجھے خانہ کعبہ پہونچا دے تاکہ مین زیارت سے اُس مقام متبرک کی مشرف ہو کر تیری یاد و عبادت مین مصروف رہون یہ فرما کر بہت روئے اتنے مین شام ہو گئی فریضہ مغرب مین کو ادا کیا اب سب سردار اپنے اپنے خیمہ مین داخل ہوئے بدیع الملک بھی مع ملکہ روشن گہر و خواجہ خضران و حسین برق جاد و ایک خیمہ مین آکر بیٹھے عوض مین گانے بجانے کے ذکر کشتگان کرتے تھے اور روتے تھے یہانتک کہ زلف لیلاے شب کمر تک پہونچی جوانان اسلام مہینون سے جاگے ہوئے تھے اطمینان کے ساتھ سو رہے کہ یکایک لشکر عین الزمان نور الزمان مین منم اکوان تاجدار کا نعرہ ہوا اور چالیس ہزار پتلہ ہاے سحر طلسمی سے اکوان تاجدار آکر گرا اور لوگون کو قتل کرنے لگا ہر طرف سے شور و غل کی صدا کا ئمین عین الزمان اور نور الزمان کے پہونچی یہ بھی اپنے اپنے خیمون سے نکل آئے اور لڑنا شروع کیا صبح تک جنگ رہی آخر کار تریب

صبح یہ دونون شاہزادے بھی مارے گئے اور لشکر بھی انکا کام آگیا اگوان تاجدار
تو پتلہ ہاے طلسمی کو لے کر جسطرف سے آیا تھا اسیطرف چلا گیا اور یہان
صاحبقران زمان نے جو آکر دیکھا تو سب کو کشتہ پایا بہت روئے اور
اشین اکھوا الردن کو آئین لیکن متحیر تھے کہ مین نے تو اسکو قتل کر ڈالا تھا
اب یہ کیا پھر پیدا ہو گیا خضران سے ارشاد کیا کہ یہ کیا معرکہ ہے کہ
عین الزمان و نور الزمان مع لشکر قتل کیے ہوئے پڑے تھے
اور حریف کی ایک لاش بھی نہ ملی ایسے بہادر وصف شکن جنھون نے
صاحبقران اول کے زمانے سے لے کر اسوقت تک ہزارہا معرکے
جیتے ہزارون کافرونکو واصل جہنم کیا وہ اسطرح قتل ہو گئے کہ حریف کا ایک
آدمی بھی اسنکے ہاتھ سے قتل نہ ہوا جلد اس راز کو بیان کرو کہ یہ کیا بھید ہے وہ
اگوان کونسا تھا جسے مین نے قتل کیا اور یہ اگوان کونسا ہے جسنے اب خروج
کیا ہے خواجہ خضران نے جواب دیا کہ آپ جب پوچھتے ہین مجھی سے پوچھتے
کہ مین کیا اور کوئی عیار آپ کے لشکر مین نہین ہے اور یہ بات تو عیار سے پوچھنے
کی ہے مجھے نہین اسکو تو کسی نجومی یا رمال سے دریافت کیجیے مین کیا جانون جو
میرا کام تھا وہ مین کر چکا کہ پیر زال کاہنہ ایسی ساحرہ کو مارا کہ جسنے تمام طلسم
نہ طاق کو اسنے پر چھاے احکام سے ہر نیک و بد کی خبر دی تھی اور زمانہ
بربادی بتلا دیا تھا اور اسوقت مین نے اسیکو مارا ہے کہ لشکر کا خاتمہ ہوا جاتا
تھا سو آپ کے سب ہمراہی بچ رہے تھے اگر پیر بھی اور پیر زال کاہنہ
زندہ رہتی تو سب قتل ہو جاتے ایک آپ اکیلے اگر طلسم فتح کر بھی رہجاتے
تو کیا حاصل تھا آپ کے فرمانے مین کسی عیار نے ایسی عیاری کی ہو تو
مجھے بتا دیجیے یہ مفاخرت میری کیا بیجا ہے ہان امیر اول و امیر ثانی کے
زمانے مین جد بزرگوار پاوالہ ماجد نے شاید ایسی عیاری کی ہو اس معرکہ
سے مین بالکل بیخبر ہون کہ کس شخص نے ان لوگونکو قتل کیا اور کسنے اگر سبکو
مارا صاحبقران زمان نے رنجیدہ ہو کر فرمایا کہ اب تم سے نہ پوچھین گے
اور اسیوقت ایک ہارلی بریا کرائی اور آپ وضو کر کے داخل ہوئے اور
دو رکعت نماز حاجت پڑھ کر دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار تو عالم و دانا
قادر و توانا ہے تجھ پر سب حال روشن ہے کہ مین کس مصیبت مین گھرا ہوا
ہون اور چند کہ تیری مدد سے مین نے اسکے تجے طلسم کو فتح کیا جسکے نام
سے لوگون کے اندام مین رعشہ پڑتا تھا اور کسی کا حوصلہ نہ ہوتا تھا
کہ اسطرف کا رخ بھی کرے مگر ہمت میری تھی اور مدد تیری تھی کہ یہ
طلسم فتح ہو گیا مگر اب یہ کیا ماجرا ہے کہ عزیز میرے قتل ہو رہے ہین اور

دشمن کا پتہ نہین ملتا کیسے کیسے دوست اور کیسے کیسے عزیز آنکھون کے سامنے
دنیا سے اُٹھ گئے اور پھر بھی مفر نہین ہے مجھے اس لوح کے ذریعہ سے آگاہی ہو
کہ یہ کیسا معرکہ گذرا تمنے ان لوگونکو قتل کیا یہ دعا کرکے کچھ اسماء الٰہی ورد زبان کیے
اور لوح کو ملاحظہ کیا فوراً حروف روشن ہوئے اور یہ عبارت نظر آئی کہ اے
بدیع الملک واقع مین جیسی جفائین کہ تم نے اس طلسم کے فتح کرنے مین اُٹھائی
ہین نہ حمزۂ اول پر پڑین نہ امیر ثانی پر گذرین اور ان لوگونکی قضا آچکی تھی جو
اس مقام پر قتل کیے گئے اور ابھی بہت سے اجل رسیدہ تمھارے لشکر
مین موجود ہین کہ اُنکی خاک بھی اسی مقام کی ہے لیکن تم کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ جنکو
تمنے قتل کیا وہ اکوان تاجدار نہ تھا بلکہ اُسکی شبیہ تھی اور اُسی کے نام پر یہ
طلسم بنا تھا تم نے لوح پاکر تمام دربونکو توڑا اکوان طلسمی کو مارا اور اکوان
اصلی ابھی زندہ ہے اور اصل یہ ہے کہ قضا اُسکی تمھارے ہاتھ سے نہین ہے اُسکا
قاتل وہ شخص ہے جو بعد تمھارے صاحبقران رابع ہوگا اور یہ اکوان جو تمنے
مارا ہے یہ بھی اکوان اصلی کی ایک شبیہ ہے بعد اسکے قتل ہونے کے تم کو
اطمینان حاصل ہوگا اور تم خانۂ کعبہ چلے جانا کہ صاحبقرانی تمھاری تمام ہوئی
اب اور شخص کار دار ہوگا اور تم کو خبر نہین کہ طلسم نہ طاق کہانتک تھا بہت سے
مرحلے اسکے جو لوح طلسمی کے علاوہ تھے وہ اور لوگونکا حصہ تھے جنھون نے
اُن مقامات کو صاف کیا اور وہ سب کے سب اُسیطرف چلے آئے
ہین لیکن راہ مین ہین دیکھیے کسوقت پہونچتے ہین تم کو چاہیے کہ قتل اکوان
کی کوشش کرو ہرچند کہ وہ ایسے مقام پر ہے جہان کسی کا گذر ممکن نہین اسلیے
کہ وہ مقام ساختہ اور شخص کا ہے اور نظرون سے پوشیدہ ہے لیکن تم صاحب
اقبال اور اس اکوان کے بھی قاتل ہو کیا عجب ہے کہ کسی صورت سے پتا
اُسکا مل جائے بس اس سے زیادہ پتہ لوح سے نہین مل سکتا یہ دیکھ کر
صاحبقران کو نہایت تردد ہوا خضران نے بھی بہت کوشش کی عیارونکو
دور دور بھیجا مگر کہین اُسکا پتہ نہ لگا آخر عیار بھی پریشان ہو ہوکر پلٹ آئے
آج شب کو بھی وہی معرکہ گذرا کہ جب آدھی رات گذری تو لشکر امیر الزمان
و تورج و خورشید مین ہنگامہ برپا ہوا اور اکوان تاجدار مع پتلہ ہائے
طلسمی جنکی تعداد چالیس ہزار تھی آکر لشکر پر گرا اور قتل و قمع کرنے لگا یہ تینون
ہاشمی شیر بھی اپنے اپنے خیمہ سے باہر آئے اور تلوار پکڑکر لشکر حریف پر
گرے اور صبح تک پھر جنگ رہی بدیع الملک خبر پاکر دوڑے جسوقت تک
پہونچین یہ تینون سردارونکا مع فوج و رفقا خاتمہ ہوگیا زمین پر لاشین
پڑی دیکھین اور اکوان تاجدار مع فوج چلد یا بدیع الملک نے

گریبان چاک کیا اور حال اپنا پریشان کیا ہر چند تلاش کی مگر کوئی لاش حریف کی
نہ ملی اُسی حال پر ملال مین لاشون کو دفن کیا اور فرمایا کہ آج مین خود لشکر کا
طلایہ پھرونگا جسوقت شام ہوئی تو فریقہ مغربین کو ادا کرکے خضران کو
ساتھ لیا اور گرد لشکر کے طلایہ پھرنے لگے لوح سونے مین پڑی ہوئی تھی
تیغہ خارا شگاف کمر مین لگا ہوا تھا باانہمہ صاحبقران تن پر آراستہ کیے
ہوئے تھے کہ ایک مرتبہ نعرۂ اکوان تاجدار کی آواز گوش زد ہوئی صاحبقران
نے پلٹ کر دیکھا تو لشکر سلطان جنی مین ہنگامہ پایا جلدی سے تلوار کھینچکر
جھپٹے وہان اتنے عرصہ مین اکوان تاجدار نے سلطان جنی کو قتل کیا
حصار سحر بند تڑپ کر خیمہ سے نکلی اور اپنے آئینہ کا عکس ڈالکر بہت سے
پتلہ ہاے طلسمی اسنے جلادیے لیکن اکوان تاجدار نے شعلہ بنکر آئینہ پر
عکس ڈالا کہ آئینہ ٹوٹ گیا اور اُسی آئینہ مین سے ایک شعلہ نکلکر حصار سحر بند
پر گرا کہ اسکو جلاکر خاک کردیا شور گیر ودار بلند ہوا بیرون نے شور کیا کہ کشتی
مرا نام من حصار سحر بند جادو بود حیف مردیم وجان دادیم وبہ مطلب خود نرسیدیم
یہ آواز جو صاحبقران کے گوشزد ہوئی بیتاب ہوکر لوح چمکاتے ہوئے
قریب خیمہ سلطان جنی کے آئے اکوان تاجدار تو پتلہ ہاے طلسمی کو لیکر
جلدیا اور بدیع الملک نے دیکھا کہ لاش حصار سحر بند اور سلطان جنی
کی پڑی ہوئی ہے اور تمام رفقا و ملازم سلطان جنی کے قتل کیے ہوئے پڑے
ہین بدیع الملک کو مثل اپنے دیگر عزیزون کے ان دونونکا بھی صدمہ
ہوا لاشین اُٹھوا کر دفن کین جوانی پر ان دونون کی افسوس کرتے تھے اور
کہتے تھے کہ کیا بدنصیب یہ دونون تھے جنکو وصل میسر نہ ہوا اور نامراد دنیا سے
اُٹھ گئے یہ فرماتے ہوئے اور روتے ہوئے داخل خیمہ ہوئے اور خضران
کو حکم دیا کہ ملکہ روشن گہر اور حسین برق جسقدر عزیز و احباب ہمارے
ہین سب کو بارگاہ داؤدی مین لے جاکر رکھو ایسا نہ ہو کہ ان سب کا حال
بھی وہی ہو جو اور لوگونکا ہو چکا ہے خواجہ خضران نے جاکر روشن گہر اور
حسین برق کو بارگاہ داؤدی مین مقیم کیا اور تمام عزیزان صاحبقران کو
پیام صاحبقران کا پہونچایا ہر ایک جاکر بارگاہ داؤدی مین مقیم ہوا لیکن
اسد غازی پاس صاحبقران زمان کے آئے اور کہا کہ مین زندگی سے
سیر ہون یہان آکر کس کس کے داغ نہین دیکھے ہان اگر آپ بھی بارگاہ داؤدی
مین قیام کیجیے تو کچھ مضائقہ نہین ہے صاحبقران نے فرمایا کہ میرے پاس لوح
ہے مین بارگاہ مین نہ رہونگا اسد نے کہا کہ مین بغیر آپ کے بارگاہ داؤدی
مین نہ جاؤنگا غرضکہ اسد غازی خیمہ مین بدیع الملک کے آکر بیٹھے

اور خضران کو طلب کرکے صاحبقران نے فرمایا کہ ای خضران بایمان خود تمھین تین دن کی مہلت دیتا ہون اگر تم نے اس زمانہ مین اکوان ملعون کا پتہ نہ لگایا تو اس عذاب الیم سے قتل کرونگا۔ ماہیان دریا و مرغان ہوا تمھارے حال پر گریہ کرینگے اور اگر پتہ لگا دیا تو جان بخشی کے ساتھ ایک لاطور روپیہ انعام دون گا یہ سنتے ہی خضران لرز گیا اور کہا کہ سبحان اللہ مادہ بر اعضاے ضعیف پیر زار ہمارا قتل تو آسان ہی اکوان کو قتل نہین کرسکتے جو ستھراؤ کیے دیتا ہی وہ جو تمھارے دادا پردادا سے حرکت کی تھی وہی طریقہ تم نے بھی اختیار کیا بھلا اسمین میرا کیا اختیار ہی مین کیونکر اسکا پتہ لگاؤن جسکا نشان لوح نے بھی نہ بتایا ربع المکنت نے کہا بس زیادہ باتین نہ بناین کوئی عذر و حیلہ تیرا سماعت نہ کرونگا کوئی ہرا سکو گرفتار کرو اور ضمانت اس امر کی لو کہ اگر یہ تین روز کے اندر کوشش کرے پتہ اکوان کا نہ لگائے گا یا بھاگ جائے گا تو عوض اسکے ضمانت کرنیوالا مجرم قرار پائے گا خضران نے کہا واہ ای عرب تو مروت کیا انصاف کیا ہی سبحان اللہ بھلا ایسی ضمانت کون کرے گا سید نجاری نے کہا کہ مین ضمانت ہون یہ ضرور کوشش کرے پتہ اکوان کا لگائیگا اور تعمیل ارشاد کریگا اگر کوتاہی کرین یا بھاگ جائین تو مین ذمہ دار ہون خضران نے سید نجاری کیطرف دیکھ کر کہا کہ آپ کو تو وہ زمانہ یاد ہوگا جب کہ مجھا میرا سکندر غبار انگیز ہاتھ سے آس بن الھوس مارا گیا اور ناک اسکی داداصاحب نے کاٹ لی تو صاحبقران نے بھی عمرو کے لیے حکم قتل جاری کیا تھا اور جب وہ بچکر نکل گئے مین تین مرتبہ حاضر ہوکر عذر کیا مگر پذیرا نہ ہوا ہر مرتبہ گرفتار کرکے دشمن کے حوالے کردیا مگر خدا نے اسکو بچایا اور جب وہ پکڑ کر چلے گئے ہین تو یہ حکم تھا کہ کوئی نام بھی انکا نہ لے وہی حرکت آج انھون نے میرے ساتھ کی ہی اگر آپ ضمانت نہ کرتے تو مین بھی قتل ہوجاتا کیا خوب ہماری محنتون کا صلہ ملا ہی یہ کہتا ہوا اور روتا ہوا بارگاہ سے نکلکر جانب صحرا روانہ ہوگیا جاتے جاتے ایک دیو کو مین پہونچا درہ کے منھ پر ایک طرف جال لیا سی لگایا اور دوسری جانب کمند آصفیا باصفا لگا کر خوب اپنی حفاظت کا انتظام کرکے کہ اگر کوئی آئے تو وہ پھنس جائے زمین کو بالون سے جھاڑا اور اشکون سے چھڑک کر بیٹھے اور دونون ہاتھ بلند کرکے استغاثہ کرنے لگے کہ ای خالق عزوجل تو جلال مشکلات جہان ہی اس میری مشکل کو بھی حل کر بدیع الملک کی بیمروتی اور بے خلقی مجھ پر بھی روشن ہی اگر پتہ اکوان ملعون کا مین نہ لگا سکا تو قتل ہوجاؤنگا اور اسکا پتہ لگانا میرے امکان کی بات نہین ہی ہان اگر تو مدد کرے تو سب کچھ ممکن ہی اب مین تیری مدد کا امیدوار ہون تا وقتیکہ یہین بیٹھے بیٹھے بھکو پتہ

اُس کافر خاسر کا نہ ملے گا اُسوقت تک مین یہانسے نہ جاؤنگا چاہے بدیع الملک
اسی جگہہ آکر مجکو قتل کرڈالین اور بعد تین روز کے یہ جال اور کمند بھی اُتار لون گا یہ
استغاثہ کرتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے اتنا دن اور ساری رات اسی
حالت مین بسر ہوئی نہ کچھ کھایا نہ پیا بلکہ یہ عہد کر لیا تھا کہ اب نہ کھاؤنگا نہ پیونگا
جب تک کہ گوہر مدعا ہاتھ نہ آئے گا اسی حالت مین قریب صبح دیکھا کہ ایک
مرد بزرگ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ دعا تیری درگاہ ایزدی مین مستجاب ہے
تو اس کوہ کے پہلو کیطرف جانا اور دیکھنا ایک انبار آتش کا تجکو نظر آئے گا
اُسکے اندر ایک شخص بند ہے کہ نام اسکا **حوران بیابانی** ہے اُس سے کہنا کہ اگر
ہم تجکو اس بلا سے نجات نہین تو تو ہم کو پاس درویش **قیطان گوشہ نشین** کے
پہونچادے گا کہ چور ہمارا اُسکے پاس ہے جب وہ اقرار کرے تو یہ اسم پڑھکر اُس آتش
پر دم کرنا وہ آتش سرد ہوجائے گی اور حصار ٹوٹ جائے گا اور حوران خود نکل آئے گا
حوران اُسی درویش کا قیدی ہے اور اُسی کا ملازم ہے اسوجہ سے اُسکے ذریعہ سے آستانہ
درویش تک رسائی ممکن ہے اسکے سوا کوئی راستہ نہین بتا سکتا ہے نہ وہانتک
پہنچا سکتا ہے نہ اُس مقام سے واقف ہے وہ مقام سب کی نگاہون سے پوشیدہ
ہے اور اکوان نہ طاقی بھی اُسی درویش کے مکانمین ایک گوشہ مین جاکر پوشیدہ
ہوا ہے اسی سبب سے حال اکوان کا نہین معلوم ہوتا یہ فرماکر وہ مرد بزرگ
نظرون سے پوشیدہ ہوگئے خضران نے سجدۂ شکر ادا کیا اور کوہ کے پہلو پر آئے
اور مرد بزرگ کی ہدایت کے موافق اُس مقام تک پہونچے جہان آگ روشن
تھی اور حوران بیابانی اُسی آگ کے اندر مقید تھا خضران نے سلام کیا اور
کہا اے شخص اگر مین تجھے رہا کردون تو تو بھی مجھ میرے کام آئے گا اُسنے جواب دیا
کہ جو کام میرے کرنے کا ہوگا اُسمین دریغ نہ کرونگا خضران نے کہا کہ مجکو پاس
درویش قیطان گوشہ نشین کے پہونچا دینا یہ سُنکر حوران کچھ دیر خاموش
رہا آخر اقرار کرنا پڑا کہ سوا اسکے رہائی کی کوئی صورت نہ تھی جسوقت اقرار
ہوگیا تو خضران نے وہی اسم متبرک مرد بزرگ کا تعلیم کیا ہوا پڑھا اور اُس
آتش پر دم کیا فوراً آگ فرو ہوگئی اور حوران بیابانی باہر آیا خضران نے کہا کہ
بس اب دیر نہ کرو اور جلد مجکو پاس درویش قیطان گوشہ نشین کے پہونچادو
حوران نے کہا کہ مین بھوکا اور پیاسا ہون ابھی مجھ مین طاقت چلنے کی
نہین ہے خواجہ نے زنبیل سے خرمہ اور روٹی نکالکر اُسکو کھلائی اور پانی
پلاکر سیر و سیراب کیا اب حوران کے ہوش و حواس درست ہوئے
کہا کہ اب چلیے خواجہ خضران نے اپنی صورت ایک درویش کامل کی
بنائی اور نام اپنا درویش ہلا کو تجویز کرکے پشت پر حوران کے سوار ہوئے

تھوران تھوا بہہ کو سے کہ طرف قیطان کوشہ نشین کے روانہ ہوا انکو تو راہ مین چھوڑیے
اور اب حال اکوان نہ طاق کا سنیے کہ آج کی شب کو اس ملعون اسد کے لشکر
پر چھاپہ مارا اسکے تمام رفقا بارکیان برپا کیے ہوئے علیحدہ علیحدہ بیٹھے تھے اور
اسد غازی مع ضرغام شیر دل ہمراہ بدیع الملک کے بیٹھے ہوئے تھے
اور جاگ رہے تھے وہان اکوان نے قتل وقمع شروع کر دیا پتلہ ہاے طلسمی
تلوارین لیے ہوئے لشکر کے قتل مین مصروف تھے جسپر تلوار ماری دو پارہ ہوا
تلوارین انکی نہ سپر سے رکتی تھین نہ جوشن وبکتر کو باقی تھین اپنی کسی کا حربہ کارگر
نہ ہوتا تھا اور خود اکوان تاجدار سرداران لشکر کو قتل کر رہا تھا کسی پر شعلہ
گرایا کسی کو گولہ پھینک مارا کسی پر ترنج کسی پر نارنج اسیطرح ہر سردار کے مقابلہ کو جاتا
تھا اور اُسے قتل کرتا تھا کہ اسی اثناء مین شاہزادہ بدیع الملک اور
اسد غازی آپہونچے جہان پتلہ ہاے طلسمی لشکر کو قتل کر رہے تھے اور
اسد غازی اکوان تاجدار کیطرف متوجہ ہوئے اول حال بدیع الملک
کا سنیے کہ انھون نے عکس لوح کا کرنا شروع کیا جس پتلے پر عکس لوح پڑا وہ
جلکر خاک ہوا اب تو یہ پتلے بھی بھاگنے لگے اور بدیع الملک اُن پتلونکو
جلاتے ہوئے چلے اُدھر اسد غازی نے دیکھا کہ اکوان تاجدار میرے
فرزندونکو قتل کر چکا اور اب اور سردارون کو تلاش کر رہا ہے بس یہ پشت پر
اکوان کی اسطرح پہونچے کہ اُسنے آتے ہوئے انکو نہ دیکھا بس قریب
پہونچتے ہی کمند ماری کہ ساتون حلقے گلے مین اکوان تاجدار کے پڑے جلدی
سے جھٹکا مارا کہ اکوان تاجدار کمند مین اُلجھ کر زمین پر گرا اسد نے آواز دی کہ
اے بدیع الملک جلد آؤ کہ مین نے اکوان تاجدار کو گرفتار کیا ہے ایک
ہاتھ مار کر کام اسکا تمام کرو کہ تم صاحب لوح ہو اور مین مجبور رہون کہ قضا
اسکی میرے ہاتھ سے نہین ہے بدیع الملک یہ سنتے ہی دوڑے کہ کام
اکوان کا تمام کرون لیکن جب تک پہونچین پہونچین یہان اکوان نے
اف کی کہ تمام حلقے کمند کے جل گئے اور اکوان دھوان بنکر نکل گیا جاتے
وقت اسنے آواز دی کہ معلوم ہوا قضا تم لوگون کی میرے ہاتھ سے نہ تھی
جو بچ گئے خیر مین نے بھی لشکر کا کشتہ اوکر دیا اور اب ایسی جگہ جا کر پوشیدہ
ہوتا ہون کہ اگر تمھارے فرشتے بھی ڈھونڈینگے تو مجھکو نہ پائینگے یہ کہکر اپنے
مسکن کیطرف روانہ ہوا یہان صبح کو جو دیکھا اور لاشونکو پہچانا تو ابراہیم بن
مالک لندھاوہ بن لندھور جمہور بن جمہور مقبول بن مقبل وفادار
عدیل بن عادی ومرزنگ بن مرزبان وعلقہ بن جمہور فرزیل بن
فرامرز تین بیٹے اسد غازی کے یعنے معروف بہ غازی غضنفر غازی

ضیغم شیر شکار یہ سب مقتول پڑے تھے اور برادر اسد رستم خوے بھی
قتل ہو چکا تھا صاحبقران نے ان سب کو دفن کیا اور با چشم گریان
و دل بریان داغ بر دل مع اسد غازی و شہنشاہ گوہر کلاہ جانب بارگاہ
داؤدی روانہ ہوئے راستہ انھین لوگون کے ذکر وفاداری و تہور شعاری
مین ختم ہوا یہان تک کہ داخل بارگاہ ہوئے بار بار آہ سرد دل پر درد سے
کھینچکر ارشاد کرتے تھے کہ واقع مین سوا ذات باری تعالے کے بقا کسی کو
نہین تھی نہ کوئی رہا ہے نہ رہے گا بقول شاعر ؎ رہے گی غنچہ مین رنگت نہ گل
مین بو باقی + یہ سب مٹین گے تجھی پر رہے گا تو باقی + یہ سفر ایک روز ہر شخص
کو طے کرنا ہوگا فرق اتنا ہی ہے کہ کوئی آگے روانہ ہوا کوئی گرد پس کاروان کیطرح
پیچھے رہ گیا لیکن گرتے پڑتے سبھی پہونچین گے کافر ہو یا مسلمان مرتد ہو یا
صاحب ایمان انجام سب کا موت ہے بقول درد ؎ شیخ کعبہ ہو کے پہونچا
ہم نشست دل مین ہو + درد منزل ایک تھی ٹک راہ ہی کا پھیر تھا + اے یاران
گزشتگان اس پس ماندہ کا کچھ خیال نہ کیا خیر دیکھا جائے گا انشاء اللہ ہم بھی
بہت جلد آکر تم سے ملحق ہوتے ہین ؎ موت سے کس کو رستگاری ہے + آج
وہ کل ہماری باری ہے + اب ان سب کو تو حالت سوگ نشینی انتظار
خضران بن عمرو ثانی مین چھوڑا جاتا ہے اور اول کچھ حال کشندۂ ساحران ریش
تراشندۂ کافران خواجہ خضران بن عمرو ثانی کا بیان ہوتا ہے کہ یہ جو حوران بیابانی
کو رہا کرنے کے بعد چلے تو جاتے جاتے ایک صحرا مین پہونچے دیکھا کہ وسط
صحرا مین ایک بہت بھاری پتھر پڑا ہوا ہے حوران بیابانی نے خواجہ کو اتار دیا
اور کہا کہ بس منزل میری تمام ہوئی اب اگر آپ سے یہ پتھر ہٹ سکے
تو اسے ہٹا دیجئے ایک دہنہ نقب کا نمودار ہوگا آپ اس دہنہ مین داخل
ہو جیے گا بس یہی راستہ مکان درویش کا ہے جسوقت راہ طے ہو جائے گی
تو آپ مکان درویش قیطان گوشہ نشین مین پہونچ جائیے گا خواجہ
نے دیکھا کہ پتھر اتنا بھاری ہے جو دیو سے بھی نہ اٹھ سکے گا بھلا میری کیا
حقیقت ہے جو اسے اٹھا سکونگا کھڑے ہو کر سوچنے لگے سوچتے سوچتے
ایک ترکیب ذہن مین آئی بیساختہ بول اٹھے کہ وہ مارا پتھر ہٹا دیا حوران
نے کہا کیا خوب یہ کیا آپ نے کھڑے کھڑے خواب دیکھ لیا پتھر تو اسیطرح
اپنے مقام پر موجود ہے خضران نے کہا کہ دیکھو ابھی ہٹا جاتا ہے یہ کہکر قریب
اس پتھر کے آئے اور کمند آصفیہ با صفا زنبیل سے نکالکر ایک سرا
کمند کا اس پتھر مین باندھا اور دوسرا جا کر ایک درخت یا کنار مین باندھ دیا
اور معجزہ طلب کیا کہ ای کمند طیار ہو جا اس پتھر کو بس یہ کہنا تھا کہ کمند طیار ہو

پتھر کھنچ آیا حوران نے نہایت تعریف کی اور کہا کہ گو یہ تحفہ آپ کے پاس تھا اور اسی کی مدد سے آپ نے اس پتھر کو کھینچا مگر ایسا سوجھنا یہ بھی آپ ہی کیوا سطے ہر بھلا دوسرا کیا سوچ سکتا ہے ان تحفہ جات کے لائق بھی آپ ہی ہین خواجہ نے کہا کہ اب چلو یہ سُنکر حوران خوب درویش سے تھرا گیا ہاتھ باندھ کر کہا کہ مجھے تو معاف رکھیے جسوقت اُستاد مجکو دیکھین گے تو اب کی نہین معلوم کس بلا مین مبتلا کرینگے کہ رہائی دشوار ہو گی خضران نے کہا کہ اچھا تم اسی جگہ ٹھہرو کہین جانے کا قصد نہ کرنا مین خطا تمھاری عفو کرا کر تمھین خدمت درویش مین طلب کرونگا یہ کہکر آپ دہنہ نقب مین داخل ہوئے دیکھا کہ دہنہ نقب نہایت تاریک ہے ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجھتا بھلا رات کیونکر طے ہوگی اسیوقت فتیلہ عیاری روشن کیا اور اس راہ کو بہت جلد طے کرکے اس مقام پر پہونچے کہ جہان درویش قیطان گوشہ نشین بیٹھے ہوئے تھے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ باریش دراز و سفید بہ شکل دربانی بیٹھے ہوئے کچھ پڑھ رہے ہین اور بخور لوبان عنبر اگرو وغیرہ کا ہو رہا ہے تمام مکان خوشبو سے بسا ہوا ہے اور کچھ عطر ہار پھول وغیرہ بھی رکھے ہوئے ہین سبھی چیزین از قسم خوشبویات موجود ہین نظر جو درویش قیطان کی خواجہ خضران پر پڑی نہایت حیران ہوئے اور بغور انکی طرف دیکھا چونکہ خضران بھی اُنسی لباس مین تھے اور درویش ہلا کو سمجھے ہوئے تھے بڑھ کر کہا یا ولی اللہ درویش نے جواب دیا کہ موجود اللہ اب دونون فقیر و نمین بولی ٹھولی کی گفتگو ہونے لگی جو فقرا مین رائج ہے لیکن درویش قیطان حیران تھا کہ یہ کیونکر مجھ تک پہونچا کیا یہ مجھ سے بھی زیادہ صاحب کمال ہے جو اسنے راہ مخفی کو پیدا کیا اور یہان تک پہونچ گیا ادھر خضران پریشان تھے کہ درویش تک رسائی ہو گئی لیکن اکوان نہ طاقی ابھی تک نظر نہین آیا کیا یہ میری محنت و مشقت یون ہی رائگان جائے گی اور مین بدیع الملک کے ہاتھ سے قتل ہی ہو جاؤنگا اور ادھر اکوان ملعون ایک گوشہ مین بیٹھا ہوا متحیر تھا اور دل مین کہہ رہا تھا کہ مین نے تو اس مقام کو نہایت محفوظ سمجھکر دامن پناہ کا لیا تھا کہ اس مقام تک کوئی نہ پہونچ سکے گا مگر یہ درویش انسے بھی بڑھے ہوئے اور پہونچے ہوئے معلوم ہوتے ہین جو اس مقام تک پہونچ گئے اب انسے ملاقات پیدا کرکے طلسم کشائی شکایت انسے کرنا چاہیے اگر یہ پشتی پر ہو گئے تو پھر فتاح طلسم میرا کچھ نہ کر سکے گا یہ سوچکر اپنے مقام سے چلا گویا اپنے پاؤن سے اپنی قبر کیطرف چلا اور سامنے دونون درویشون کے آکر نہایت ادب کے ساتھ سلام کیا درویش قیطان نے سر اُٹھا کر پوچھا کہ تو کون ہے اور کہانسے آیا ہے خضران تو اسکو دیکھ کر بہت

خوش ہوئے کہ خیر پتہ تو لگا اب شاید کچھ کار برآری ہو یہ تو دل مین یہ خیال کر رہے ہین
کہ اسکو کس ترکیب سے گرفتار کرون اور اکوان نے درویش قیطان سے عرض
کی کہ مین بادشاہ نہ طلسم ہون نہ طلسم سے یہان آیا ہون درویش قیطان نے کہا کہ تجھے
یہانتک پتہ کیونکر ملا اکوان نے کہا کہ میرے سرپرست حکیم فیلقوس ثانی تھے
جنکی وجہ سے مین خمار و تند نہ طلسم بنگیا اتنا بڑا اور مضبوط طلسم میرے قبضہ اقتدار
مین تھا کہ جسکے نام سے ساحران عالم تھراتے تھے حکیم فیلقوس نے ہوا کو
ایسا مسخر کر دیا تھا کہ مین ہر مقام کے حال سے مطلع ہوتا تھا جس جگہ جو واقعہ
گذرتا تھا اسکی خبر مجھ تک پہونچ جاتی تھی تمام نہ طلسم مین میری حکمرانی تھی رفیقان
جان نثار اور شیران خوش کردار وزیران آزمودہ کار میری خدمت مین حاضر رہتے
تھے افواج بیشمار میرے قبضہ مین تھین اور مین نہایت اطمینان کے ساتھ طلسم
نہ طلسم مین بسر کرتا تھا کہ اس عرصہ مین ایک شخص جسکا نام بدیع الملک
تھا فوج بیشمار و سرداران نامدار کو اپنے ساتھ لیے ہوئے آیا تیار اسکا
نہایت مکار تھا پہلے تو خوب لڑائیان ہوئین چونکہ طلسم کی بنا مین نے
اپنی شبیہ پر بانیان طلسم سے قائم کرائی تھی اس بنا پر مین نے اپنی شبیہ کو قتل
کرا دیا اور اپنی جان بچا کر گوشہ پناہ لیا اور اس مقام کا پتہ مجکو انھین حکیم
فیلقوس ثانی سے ملا تھا کہ وہ مقام ایسا ہی جہان کوئی پہونچ نہین سکتا جب
وقت مصیبت مجھ پر پڑا اور مین تنہا رہ گیا تو اس مقام پر آکر پوشیدہ ہوا ہر چند
کہ مجھ سے اور بدیع الملک سے بڑے بڑے مقابلے ہوئے اور وہ صاحب
فتوح تھا مگر میرا کچھ نہ کر سکا اور میری نانی صاحبہ ملکہ سرزالہ کا ہنہ نے تو لشکر
آدھا کر دیا تھا مگر برا ہو اس عیار مکار کا کہ اسنے آکر نانی صاحبہ کو قتل کیا اور
میرے لشکر کے صدہا ساحرون کو مارا اسوقت مین نہایت پریشان ہوا مین نے
مصلحت وقت سمجھ کر اپنے ہم شبیہ کو قتل کرا دیا اور آپ چالیس ہزار پتلہ ہائے
طلسمی تیار کر کے شبخون مارنا شروع کئے یہانتک کہ اکثر رفیقان و عزیزان
طلسم کشا کو قتل کیا اب معدودے چند باقی رہ گئے ہین وہ ہی تین محلون مین
انکو بھی قتل کرا ڈالتا ہون لیکن آبرو میری آپ کے ہاتھ ہے کہ مین نے
آپ کے یہان آکر دامن پناہ کا لیا ہے یہ سنکر قیطان گوشہ نشین تو متحیر
ہوئے اور خواجہ خضران نے آواز دی کہ او ملعون پہچان کہ مین وہی تیرا
ہلاک الموت اور عدوے جان ہون جسنے تیری نانی لکاتہ کو مارا تھا یہ کہتے
کہتے حلقے کمند آصفیاے باصفا کے کھول لیے اور ادھر تو اپنے کلام کو ختم
کیا ادھر کمند ماری کہ ساتون حلقے گلے مین اکوان تاجدار کے پڑ گئے جھٹکا
مارا کہ اوندھے منھ گرا اکوان نے چاہا کہ تڑپ کر نکل جاؤن ہر چند اُف اُف

کرتا ہر شعلے اسکے دہن سے نکلتے ہین مگر کمند پر کوئی اثر نہین ہوتا اگر دوسری کمند
مثل کمند اسکے ناری سے ہوتی تو کمند جل جاتی اور اکوان پھر نکل جاتا اور
جون جون یہ تڑپتا ہر کمند اور جسم مین پیوست ہوتی جاتی ہر اسپر خضران اپنی
ہیئت اصلی پر آگئے اور منھ پر ہاتھ پھیرتے ہی اور صورت ہوگئی اکوان نے
صورت جو خواجہ کی دیکھی اندام مین رعشہ پڑگیا ادھر درویش قیطان گوشہ نشین
متحیر تھے کہ یہ کیا معرکہ ہے پہلے کچھ ہیئت تھی اب کچھ صورت ہوگئی لیکن اکوان
نے جانب فلک چشم حسرت سے دیکھکر یہ شعر پڑھا ؎ فریاد ز دست
فلک سفلہ مزاج + شہزادہ بخواری و گدا زادہ بناز + افسوس کہ وہ اکوان تاجدار
جو خداوند نہ طاق کہلاتا ہوا اور جسکے قبضہ اقتدار مین ہزارون ساحر ہون وہ
آج ایک عیار مکار کے ہاتھ سے بندھا ہوا کھڑا ہر نہ سحر کام دیتا ہر نہ کوئی ناصر
و مددگار نظر آتا ہر یہ کہکر رونے لگا درویش قیطان گوشہ نشین کا دل بھرآیا
خواجہ کو دیکھکر آوازدی کہ جاے عبرت و تاسف ہر کہ اتنا بڑا شخص کیسا
بے بس ہوگیا ہر خیر اول تو آپ اپنے یہانتک پہونچنے کا حال بیان کیجیے
کہ کس نے آپ کو اس مقام کا پتہ دیا اور یہانتک پہونچایا بعد اُسکے یہ کہ
اکوان کو چھوڑ دیجیے کہ اسکو حکیم فیلقوس ثانی نے عزت دی تھی اور اس مقام کا
پتہ بھی انھون نے بتایا تھا جو مجھ تک پہونچا اور اسنے دامن پناہ کا لیا اور
مین نے چند سبق حکیم سے پڑھے تھے مجھے شرم آتی ہر کہ جسکو وہ عزت دین
وہ میرے گھر سے ذلیل ہوکر اسیر ہوجاے خواجہ نے کہا کہ اول تو میرے
آنے کی کیفیت سنیے کہ مین کیونکر اس مقام تک پہونچا مجھے خواب مین
ایک درویش نے بشارت دی اور پتا آپ کا بتایا مین نے جاکر قید
آتش سے آپ کے شاگرد و حوران بیابانی کو ببرکت اسماء الٰہی رہا کیا
اور اُسی کے ساتھ اُس مقام تک پہونچا جہانتک زینہ نقب پر پتھر رکھا ہوا
تھا اور وہ پتھر نہایت وزنی تھا مگر مدد پروردگار سے مین نے اس پتھر کو ہٹایا
اور اس مقام تک آیا اور یہ راہ نقب کی درہ کوہ مین واقع ہوئی تھی اور
نہایت تاریک تھی مگر قسمت رساتھی کہ اس مقام تک مین پہونچ گیا
اور آپ سے ملاقات ہوئی اور ہیئت اسلیے بدل لی تھی کہ یہ ملعون مجھے
دیکھکر بھاگ نہ جاے یہ سُنکر قیطان گوشہ نشین نے حوران کو بلایا اور
کہا کہ بیشک مین نے اُسکو مقید کیا تھا بارہ برس سے وہ حصار آتش
مین تھا اور ایک روٹی مین نے اُسکو دے کر کہدیا تھا کہ جسروز یہ روٹی
ختم ہوگی اُسی روز رہا کرنے والا تیرا آئے گا حوران سے اس بات کو
دریافت کیجیے چنانچہ جسوقت حوران بیابانی سامنے آیا تو اُس سے

دریافت کیا حوران نے کہا کہ بیشک بارہ سال مجکو قید آتش مین گذرے کل وہ روٹی
تمام ہوئی اور اسی کی صبح کو آپ تشریف لائے اور مجکو اس قید سے رہا کیا خواجہ
نے شاہ صاحب سے سعی کرکے تصور حوران کا عفو کرا دیا جب قیطان گوشہ نشین
نے خطا حوران کی معاف کی تو خضران سے کہا کہ اب میری خاطر سے آپ
اسکی خطا بھی عفو کر دیجیے اور اسکو رہا کر دیجیے خضران نے کہا مین تعجب کرتا
ہون کہ آپ ایسے کافر کی سعی کرتے ہین جسکے سر پر ہزارہا مسلمانو نکا خون ہے اور
اب بھی وہ قتل مسلمانان سے باز نہین ہے باوصفیکہ آپ خود بھی مسلمان ہین یہ
وہی اکوان تاجدار ہے جسنے لاکھون بندگان خدا کا خون کیا ہے اور کرورہا کا ایمان
برگشتہ کرکے اُنسے اپنی پرستش کرائی ایسا خدا کو بھول گیا کہ آپ خدا بن بیٹھا
شاہ صاحب نے کہا کہ عیسے ہدین خود موسی ہدین خود جیسا کچھ اسنے کیا ہے اُسکی
سزا روز حشر مین پائے گا جب یہ اپنی بدی سے باز نہ آئے تو آپ نیکی سے
کیون باز رہیے خضران نے کہا کہ اسکے ساتھ نیکی کرنے مین اپنے ساتھ
بدی ہوتی ہے وہ یہ کہ اگر مین اسکو خدمت بدیع الملک مین نہ پہونچاؤنگا
تو وہ عرب مجکو قتل کرڈالے گا کہ قسم کھا چکا ہے پس اگر آپ اسکا قتل ہونا نہین
پسند کرتے تو میری گردن کاٹ کر بدیع الملک کے پاس بھیجدیجیے دوسرا
یہ امر ہے کہ یہ گنہگار میرا نہین ہے ورنہ مین آپ کا حکم نہ لاتا بلکہ یہ گنہگار ہے
بدیع الملک کا بخشنا نہ بخشنا اُسکا فعل ہے اگر بخشے تو رحمت نہ بخشے
تو شکایت کیا + سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے + ہان یہ ممکن ہے کہ مین
شفارش اسکی بدیع الملک سے کرونگا اور اگر یہ اسلام اختیار کرلے گا
تو کچھ شفارش کی ضرورت نہین ہے بدیع الملک اسے خود ہی چھوڑ دینگے اور
اسکا ملک بھی اسی کو دیدینگے بلکہ اگر اور ممالک کی خواہش بھی رکھتا ہوگا
تو اور ملک بھی صاحبقران عنایت کرینگے درویش قیطان گوشہ نشین
نے اکوان کیطرف دیکھ کر کہا کہ اے اکوان بات بھی رہتی ہے اور جان بھی بچتی
ہے یہ صورت صلح اچھی ہے تو دین اسلام کو قبول کر اور اس کینہ دیرینہ کو اپنے
دل سے نکال ڈال یہ سُنکر اکوان تاجدار آنکھو نمین آنسو بھر لایا اور کہنے
لگا کہ کیا خوب انصاف آپنے کیا ہے بھلا خیال تو فرمایئے کہ جو خود خداوند کہلاتا
ہو وہ ایک خدا پرست کا مطیع بنے ہان اگر بدیع الملک کو دعوی
خداوندی ہوتا تو یہ ممکن تھا کہ وہ بڑے خداوند کہلاتے ہین چھوٹا خداوندہین بنجاتا
وہ تو اپنے کو خدائے نادیدہ کا بندہ ظاہر کرتے ہین پھر مین کیونکر اُنکی اطاعت
کردن اسکے علاوہ تمام طلسم برباد ہوا عزیز دوست رفیقان جان نثار و وفاشعار
کام آچکے حیات خوش جمال ایسی معشوقہ اور ایک فرزند جوا سی سے

بطن سے تھا دونون آگ مین جلکر مرگئے اور رفاقت بدیع الملک کی اختیار نہ کی
تو اب مین کب اطاعت اختیار کر سکتا ہون یہ سُنکر درویش قیطان گوشہ نشین
خاموش ہو رہے خضران نے درویش قیطان سے کہا کہ مین چاہتا ہون اب
صاحبقران زمان کو بھی لاکر آپ سے ملاؤن فرمایا کہ بالفعل مین چلہ مین ہون
اور قریب ہے کہ چلہ میرا تمام ہو مین خود کسی مقام پر اُنسے مل لونگا لیکن تمھین
قسم ہے اپنے پیدا کرنے والے کی کہ جہانتک ہو سکے اکوان کی رہائی کی
کوشش کرنا اور اسکو بھی سمجھانا شاید یہ خدا پرست ہو جائے خضران نے
کہا جیسا آپ ارشاد فرماتے ہین ایسا ہی ہوگا مین کوئی دقیقہ اسکی رہائی مین ہرگز
فروگذاشت نہ کرونگا یہ کہکر اکوان کو داخل رنبیل کیا اور شاہ صاحب سے
رخصت ہو کر چلے شاہ صاحب مع حوران بیابانی خواجہ کے پہونچانے کو
تا بہ دہنہ نقب آئے اور اُسی پتھر کو جادو کیا سی سے کھینچکر دہنہ نقب پر
رکھ کر آپ سمت لشکر اسلام روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہے اور
یہانسے دو کلمہ داستان صاحبقران و لشکر صاحبقران عالیشان کے بیان
کیے جاتے ہین کہ یہ بانتظار خواجہ خضران بیٹھے ہین تیسرا روز ہے صاحبقران
بار بار اسد غازی سے ارشاد فرما رہے ہین کہ آپ نے اُس زردمکار کی
ضمانت کی ہے آج تیسرا روز ہے اور اُسکا پتہ بھی نہین اسد غازی ارشاد
فرما رہے ہین کہ یا صاحبقران ایسا نہین ہے کہ خضران نہ آئے یہ تو خیال
کیجیے کہ وہ کتنے بڑے کار اہم کے انجام دینے کو گیا ہوا ہے کہ دوسرے کا
حوصلہ بھی نہ پڑتا خضران آج شام تک ضرور واپس آئے گا اور اگر نہ آئے
تو مین اُسکے عوض موجود ہون کہ یکایک جانب آسمان سے لگا ابر بلوری نمودار
ہوا اور آتے آتے وہ ابر شق ہوا اور اسمین سے ایک ساحر نمودار ہوا
کہ یہ منہنگ پر سوار تھا جسم اُسکا مانند شیشہ کے روشن تھا اسنے
میلا نمین پہونچکر منہنگ کو زمین پر اتارا یہ وہی بلور برق افگن جادو ہے جو
سپہ سالار ملکہ ذوالخیام جادو کا تھا اور اسنے بیاس ملکہ افسونہ سحرساز
کے قلعہ پنہان سے کنارہ کشی کی تھی اسوقت یہ نہ طاق مین آکر پہونچا
اور حال بربادی طلسم سے آگاہ ہوا معلوم ہوا کہ اکوان تاجدار اپنے ہمشیرہ
کو قتل کرا کر پورشیدہ ہو گیا اور لشکر طلسم کشا پر شبخون مارا کرتا ہے یہ سنکر
بلور برق افگن جادو بتلاش اکوان تاجدار چلا کہ اگر خداوند سے
ملاقات ہو جائے تو شرکت کرنا چاہیے یہ خیال کرکے جانب صحرا روانہ
ہوا اور ایک مقام تجویز کر ہوم خانہ تیار کیا اور سحر جگانے مین مصروف
ہوا انتہا ے کار و التفاقات روزگار کہ سوسن سیہ زبان جادو بھی باغ

گل افشان سے جو بھائی تھی تو اس صحرا مین آکر پہونچی اور بلور برق افگن کو پہچانتا
اسنے طاؤس سحر کو زمین پر اُتارا اور بلور برق افگن جادو سے حال بیابان
خزان بہار کا پوچھا بلور نے تمام ماجرا بیان کیا کہ میرے سامنے تک ملکہ
ذوالخیام جادو زندہ تھین لیکن نقاب بدار یا قوت پوشش مع مسلکہ
افسونہ سحر بساز جادو قلعہ پنہان تک پہونچ گیا تھا سوسن سیہ زبان
نے کہا کہ کیا افسونہ بھی خدا پرستون کی شریک ہوگئی بلور برق افگن جادو نے
کہا کہ اگر شریک نہ ہوتین تو اپنے مامون کے ملازمون کو قتل نہ کرتین اور
دشمنونکو مدد نہ پہونچاتین بعد اسکے سوسن سیہ زبان نے اپنا واقعہ بیان
کیا کہ ملکہ گل افشان جادو بھی اپنے مامون سے برگشتہ ہوگئین اور مجھپر سحر
کرکے سحر میرا پلٹ دیا ہے تو جانتا ہے کہ سحر میرا کس قیامت کا تھا کہ جس سے جو
کہدیا وہ اُسنے مان لیا اور اب وہ حالت ہے کہ جو جس سے کہون وہ اُسکے
خلاف کرے گا جب تک یون بات کر رہی ہون دیا تنک میمنت ہے
اگر اسم سحر سے کام لون اور کوئی بات تم سے کہون تو تم بھی اُسکا الٹا جواب
دوگے مین یہان اس امید پر بھاگ کر آئی تھی کہ خداوند سے سحر اپنا درست
کراؤنگی اور جنگ مین شریک ہونگی بلور برق افگن نے کہا کہ خداوند
تو پوشیدہ ہوگئے ہین اور ہم شبیہ کو اپنے قتل کرا دیا مین بھی اسی فکر مین
یہان آکر بیٹھا ہون کہ آج شب کو جو خداوند لشکر اسلام پر شبخون مارین
تو اُنکی شرکت کرین سوسن سیہ زبان نے کہا کہ رائے تمھاری صائب
ہے مین بھی اتنا دن یہین گذارتی ہون شب کو دیکھا جائے گا یہ کہکر یہ بھی
اُسی صحرا مین اتر پڑی مگر سحر تیار کرنے سے مجبور تھی کہ ملکہ گل افشان جادو نے
اسکو کسی کام ہی کا نہ رکھا تھا قضاے کار و اتفاقات روزگار مہتر ضرغام شیر دل
واسطے بالادوی کے نکلا تھا اس صحرا مین گذرا اسکا ہوا دیکھا کہ ایک جادوگر
اور ایک ساحرۂ زبردست بیٹھی ہوئی باتین کر رہی ہے ضرغام سمجھ گیا کہ یہ تلاش
مین اکوان تاجدار ہی آئے ہونگے اور ضرور ہی انکی ذات سے کوئی نہ
کوئی فتنہ برپا ہوگا حال انکا دریافت کرنا چاہیے یہ خیال کرکے رنگ و
روغن عیاری چہرہ پر ملکر صورت اپنی ایک ساحرہ کی بنائی اور سامنے
بلور برق افگن جادو کے پہونچا اور بطریق ساحران اسکو سلام کیا
بلور برق افگن جادو نے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو
جواب دیا نام میرا مہیب سرمست جادو ہے مین فرستادہ خداوند
اکوان تاجدار ہون اور اسواسطے آیا ہوا ہون کہ جو لوگ تلاش خداوند
اکوان تاجدار مین آئین اُنکو خدمت مین خداوند کی پہونچاؤن

اسلیے کہ اب خداوند ایسے مقام پر ہین کہ بغیر راہبر کے کسی کا گذر اُن تک ہو نہین
سکتا یہ سُنکر بلور برق افگن جادو اور سوسن سیہ زبان دونون نہایت
خوش ہوئے ور کہا کہ ہمین جلد خدمت خداوند مین لے چلیے اسلیے کہ ہم لوگ
اپنے اپنے مرحلہ پر سے نقابداروں کو تباہ کیے ہوئے یہانتک پہونچے
اور یہان بھی تباہی کا سامنا معلوم ہوتا ہی کہ طلسم برباد ہو گیا جدھر دیکھو سوا
دشمنون کے دوست نظر نہین آتا مجبوراً اس صحرا مین آکر قیام کیا اور منتظر
تھے کہ جسوقت خداوند شجعون مارینگے تو اُنکی شرکت کرکے ان خدا پرستونکو برباد
کرینگے ہزار ہزار شکر ہی کہ خداوند نے ہماری خبر لی اور آپ کو بھیجدیا اب ہمین ایک
پل یہان ٹھہرنا شاق ہی جسوقت خدمت خداوند مین پہونچینگے تو انسے عرض
کرینگے کہ آپ کی بھانجیان نقابداروں کی شریک ہو گئین اور چوکیان
راستون کی انھون نے مٹادین یہ سُنکر ضرغام شیر دل جو مہیب سر مست
بنا ہوا تھا دل مین کہنے لگا کہ اب انکا چھوڑنا کسیطرح درست نہین ہی یہ
خیال کرکے ایک ایک سیب نکالکر ان دونونکو دیا اور کہا کہ یہ سیب خاص
باغ بہشت کا ہی اگر کھالوگی تو خدمت خداوند مین پہونچ جاوگی کہ
اسکی تاثیر یہی ہی پھر تمھین اہل دنیا نہ دیکھسکینگے اور تم اُنکو دیکھوگی اور راستے
بہشت کے نگاہونکو معلوم ہونے لگین ہونگے یہ سُنکر وہ سیب ان دونون نے
لے لیے اور ایک سیب بلور برق افگن جادو نے کھا لیا اور دوسرا
سوسن سیہ زبان نے سیب کھاتے ہی آسیب اجل اُنکے سر پر سوار
ہوا کہ یہ دونون برہنہ ہو کر ناچنے لگے ہوا لگتے ہی بیہوشی نے طمانچہ مارا
چھینک مار کر دھم سے گرے بس انکا کرنا تھا کہ مہتر ضرغام شیر دل نے نعرہ
کیا اور دونونکو ایک ہی پشتارہ مین باندھکر بخدمت شاہزادہ بدیع الملک
روانہ ہوئے یہان بدیع الملک انتظار خضر ان مین بیٹھے ہوئے تھے
کہ ضرغام شیر دل پشتارہ بدوش آکر پہونچا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کسکو
گرفتار کرلایا ضرغام نے پشتارہ کھولکر سوسن سیہ زبان اور بلور برق افگن جادو
کو نکالکر پیش کیا اور حالات اسکے بیان کیے کہ یہ دونون ملازم ہین اکوان
ملعون کی چوکیان انکی نقابداروں نے آکر تباہ کین اور یہ دونون بھاگ کر
اکوان کی تلاش مین آئے تھے اور شجعون مین شرکت کرنے کا قصد
رکھتے تھے حضور کے اقبال سے مین پہونچ گیا جوان دونونکو گرفتار کرکے
حاضر خدمت کیا یہ سُنکر صاحبقران عالیشان نے فرمایا کہ ان دونون کو
ستون بارگاہ سے باندھکر ہوشیار کرو ضرغام نے دونونکو ستونسے باندھکر
ہوشیار کیا جسوقت آنکھ ان دونون کی کھلی اپنے کو ایک بارگاہ فلک جاہ

مین ستون سے بندھا ہوا پایا کر پھر آنکھین بند کرلین اور کہنے لگے کہ یا خداوند یہ سے کیا
خطا ہوئی جو یہ حالت ہماری بنائی گئی ہے حضرغام شیر دل نے کہا کہ تم دونون بارگاہ
صاحبقران مین ہو خداوند تمھارا دزد مکار تھا کہ طلسم برباد کراکے اور اپنے رفقا
اور اعزا کو قتل کراکے آپ پوشیدہ ہوا ہے اور مہیب سرمست مین ہیون
جسنے تم کو عیاری کرکے گرفتار کیا آگاہ ہو جاؤ کہ نام میرا حضرغام شیر دل ہے یہ سنکر
دونون تھر تھر کانپنے لگے اور دل مین کہتے تھے کہ واقع مین عیاران لشکر اسلام
بلائے بد ہین اسمین جوڑی ہر کارون کی گردمین آلودہ اور پسینے مین غرق
حاضر خدمت ہوئی اور بعد صفت وثنا کے عرض کی کہ خواجہ سلامت مہتر خضران
بھی آتے ہین صاحبقران کو یہ سنکر نہایت خوشی ہوئی فرمایا کہ سردار واسطے
استقبال کے جائین چنانچہ تمام سردار جسقدر یہان موجود تھے خضران کے
استقبال کو روانہ ہوئے اور باعزاز تمام لاکر داخل بارگاہ کیا خضران نے سلام
کرکے نگاہ نیچی کرلی صاحبقران نے فرمایا کہو خواجہ کیا خبر ہے اکوان کو گرفتار
کیا یا نہین خضران نے منھ بناکر اور ناک بھون چڑھاکر کہا کہ بھلا اکوان کا
پتہ کب مل سکتا ہے مین نے آپ کے حکم سے موافق تین روز اس ملعون کی
تلاش کی مگر پتہ نہ پایا آخر واپس آیا اس خیال سے کہ اسد غازی نے میری
ضمانت کی ہے آپ کے اسکے بے لطفی نہ ہو ورنہ مین اسیطرف سے خانہ کعبہ
چلا جاتا اور اب زندگی مین صورت نہ دکھاتا بدیع الملک نے ایک آہ
سرد دل پر درد سے کھینچی اور فرمایا کہ بعد تمھارے جانے کے یہان یہ سانحہ
گذرا کہ اکوان ملعون نے شبخون مارکر اسد غازی کے تینون فرزندون کو
بھی قتل کرڈالا اور باقی ماندہ سردارونمین سے چند کس رہ گئے ہین اور کل
شہید ہوئے اسد غازی کے بارہ ہزار قزاقونمین سے ایک نہ بچا سب
مارے گئے افسوس کہ یہ داغ اٹھانے کے واسطے ہم زندہ رہ گئے اب تم
بھی اپنی مصیبتین بیان کرو کہ ہم سے چھوٹ کر تم پر کیا گذری خضران نے اپنی
پریشانی صحرا مین ٹھوکرین کھانا پہاڑون سے سر ٹکرانا بیان کیا اور کہا کہ اے
بدیع الملک تم ہی خیال کرو کہ ایسے پرآشوب زمانے مین اُس کافر
خاسر کا کیونکر پتہ مل سکتا بالکہ تم صاحب لوح ہو اور فتاح طلسم اسپر بھی اکوان
سامنے آکر نکل گیا پس مین اگر اسکو پا بھی جاتا تو کیا کر سکتا تھا سوا اسکے کہ
اپنی جان دیتا لیکن مجبوری یہ ہے کہ قضا تو میری تمھارے ہاتھ سے ہے اکوان
مجھے کیونکر ملتا ہر چند مین نے تلاش کی اور کوئی دقیقہ اسکی گرفتاری مین
فروگذاشت نہین کیا مگر اُس ملعون کا پتہ نہ پایا اب مجھے قتل کرو یہ سنکر
بدیع الملک نے کوئی جواب خضران کو نہین دیا مگر سامنے سے اشارہ کیا

کہ اُسنے دو جام بھر کر پیش کیے بدیع الملک نے اپنے ہاتھ سے دونون مین سے وہ
الماس ملایا اور ایک جام خضران کیطرف بڑھا دیا دوسرا جام اپنے ہاتھ
مین لے کر فرمایا کہ خواجہ بڑے افسوس کی بات ہی کہ طلسم فتح کر لیا اور دشمن کو
گرفتار نہ کر سکے خیر جو مرضی معبود مگر اس زندگی سے مرجانا بہتر ہی کہ تمام
عزیز و احباب قتل ہو گئے اب مجھ مین طاقت کسی کا داغ دیکھنے کی نہین ہی
نہ مین اپنے قول سے پھر سکتا ہون مین نے کہدیا تھا کہ اگر اندر تین یوم کے
اکوان کا پتہ نہ لگا یا تو تم کو قتل کرونگا لہذا مین اپنے قول کا پابند ہون اور ہرگز
تمھارے قتل سے باز نہ آؤنگا اور بعد تمھارے زندگی ہیچ ہی کوئی لطف
زندگی نہین لہذا ایک جام تم پی لو اور ایک مین پی لون کہ جھگڑا پاک ہو
اب جو ہونا ہوگا وہ ہمارے بعد ہوگا سامنے تو نہ ہوگا نہ ہم ہونگے نہ
کسی کا داغ دیکھینگے خضران کا دل ان باتون پر بھر آیا اور ضبط کرکے
کہنے لگا کہ ای بدیع الملک میرا جام پینا تو بجا ہی کہ مین گنہگار تمھارا ہون
لیکن تمھارا جام زہر پینا بالکل پست ہمتی کی دلیل ہی بدیع الملک نے
فرمایا کہ میری ہمت تو بیشک پست ہو چکی ہی جب آصف انجم طلعت
دنیا مین نہ رہین تو ہم زندہ رہکر کیا کرینگے یہ فرماکر چاہتے تھے کہ جام ہونٹھون
سے لگا کر پی جائین کہ خضران نے ایک ہاتھ مارا اور جام گر کر ٹوٹ گیا
شراب زہر آلودہ بہ گئی اور قدمون سے لپٹ کر کہنے لگا کہ یا صاحبقران
کبھی بھی یہ غلام آپکا خالی پڑا ہی جو ارادہ کیا وہ آپ کے اقبال سے پورا ہوا
مین نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اس ملعون کو گرفتار کیا اور زنبیل مین
ڈالکر لایا ہون کہ راستے مین اسکا کوئی مددگار نہ ملجائے اور مجھ سے اسکو
چھین نہ لے یہ سنکر صاحبقران عالیشان نے فرمایا کہ خواجہ جلد اُس ملعون
کو زنبیل سے نکالو کہ جی گھبراتا ہی خواجہ نے اکوان کو زنبیل سے نکالا
اور ایک ستون سے اسکو باندھ دیا چونکہ خاصہ بارگاہ داؤدی کا یہ ہی
کہ ساحر اندر اس بارگاہ کے آکر سحر بھول جاتا ہی لہذا اکوان تاجدار
اور بلور برق افگن اور سوسن سیہ زبان یہ سب سحر بھولے ہوئے
تھے اب خواجہ نے تمام سرگذشت اصلی اپنی سامنے صاحبقران زمان
کے بیان کی درۂ کوہ مین بیٹھکر استغاثہ کرنا دعا کا قبول ہونا مرد بزرگ کا
آکر پتہ حوران بیابانی کا بتانا بعد اُسکے اپنا روانہ ہوکر حوران کو رہا کرنا اور
ساتھ حوران کے درویش قیطان گوشہ نشین تک پہونچنا اور وہان
اکوان کو بعد گفتگو گرفتار کرنا سب بیان کیا صاحبقران نے خضران
کی اس گرفتاری پر آفرین کی اور خضران سے حال گرفتاری بلور برق افگن و

سوسن سیہ زبان بیان کیا اور مہتر ضرغام شیر دل کی نہایت تعریف کی کہ
اس ستم بین انھون نے یہ بہت بڑا کام کیا کہ دو پشتارون کو تنہا لائے اب
صاحبقران زمان بلور برق افگن کیطرف مخاطب ہوئے اور ارشاد
کیا کہ تو اپنا حال بیان کر بلور برق افگن نے تمام ماجرا بربادی بیابان
خزان بہار کا ہاتھ سے نقابداران قاف کے بیان کیا اور یہ بھی خبر دی
کہ بھانجی خداوند کی اُن نقابارون کی شریک ہی یہ سُنکر اکوان تاجدار
نے ایک آہ کھینچی اور فلک کیطرف دیکھا کہ سب اپنے دشمن ہوگئے
لیکن صاحبقران بااقبال نے اسد غازی کیطرف دیکھکر فرمایا کہ یہ
نقابداران قاف کون لوگ ہین اسد دلاور نے فرمایا کہ تمھارے ہی
کنبے والے ہونگے اور یہ شان وشوکت خدا نے کسکو عطا کی ہی لیکن
خضران نے عرض کی کہ سب دعوی دار صاحبقرانی کے ہین اب آپ تو
خانہ کعبہ جانے کا عزم رکھتے ہین پھر بعد آپ کے بھی کوئی صاحبقران ہونا
چاہیے بعد اُسکے صاحبقران سوسن سیہ زبان سے مخاطب ہوئے اور
فرمایا کہ تو اپنی سرگذشت بیان کر اسنے بھی حال نقابدار یاقوت پوش کے
آنے کا بیان کیا اور کہا کہ مین لشکر کو اُسکے تباہ ہی کر چکی تھی مگر بھانجی خداوند
کی ملکہ گل افشان جادو نے آکر قیامت کردی سحر میرا پلٹ دیا جسمین سحر
سے لوگ میرے مطیع ہوا کرتے تھے وہی سحر ایسا پلٹ گیا کہ دوست دشمنی
پر آمادہ ہوگئے فرمانبردار نافرمانی کرنے لگے آخر مین نے باغ کو چھوڑ دیا اور
راہ نہ طاق اختیار کی صاحبقران نے اسد کیطرف دیکھکر ارشاد کیا کہ
ان نقابدار یاقوت پوش سے تو مین اتنا واقف ہون کہ جسوقت
قوم عاد نے مجھ پر لشکر کشی کی ہی اور مین بیابان نہ طاق مین نابینا ہورہا تھا تو
انھون نے آکر مدد کی تھی اور مجکو مع لشکر ہاتھ سے اُن ظالمون کے بچایا
تھا اسد غازی نے کہا کہ مجھ سے بھی انسے ملاقات ہوئی تھی ایک مقام پر
مین ایک ساحر کے دام مین پھسا تھا تو یہ نقابدار میری رہائی کیواسطے
آئے تھے لیکن خود بھی اسیر بلا ہوگئے تھے تو نقابدار ابلق سوار نے
آکر ہم دونون کو رہا کیا تھا صاحبقران نے فرمایا کہ نقابدار ابلق سوار کون
شخص ہی اسد غازی نے کہا کہ کیا کہون اے بدیع الملک گزشتہ نقابدار
کا گرز سام بن نریمان سے کم نہین ہی اور شان وشوکت رعب وداب
بھی بیان نہین ہوسکتا مجھ ایسا چرب زبان اور اُسکی بات کا معقول جواب
نہ دے سکا عجب نہین ہی کہ بعد آپ کے وہی صاحبقران وقت ہو کہ
میری نگاہ مین سوا اسکے اس رتبہ کے لائق دوسرا سردار نہین معلوم ہوتا

صاحبقران نے فرمایا کہ نقابدار یاقوت پوش بھی لائق صاحبقرانی ہین
ہین نے اُسکے زور و جرادت کا تماشا آنکھون سے دیکھا ہے کہ بہرام عادسے
پہلوان کو اسطرح اٹھالیا تھا جسکو مردان عالم دیکھکر وجد کرتے تھے اور طوفان عاد کو
مع کرگدن اُٹھاکر میل آہنی پر مارا تھا کہ پیلا اُسکی چور ہو گئی تھی اسد غازی
نے فرمایا کہ نقابدار یاقوت پوش کو بھی پسینے آگئے تھے جب گزر پر نقابدار لایق سوا
کے زور کیا تھا یہ سُنکر صاحبقران کو حیرت ہوئی فرمایا کہ خدا جسکو چاہے عزت
دے کسی کو اپنی شان و شوکت پر غرور نہ کرنا چاہیے یہ فرماکر اکوان کیطرف
مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ اے اکوان تاجدار آج وہ خداوندی کہان ہے اور وہ
رفقا و جان نثار کیا ہوئے جنکے زور سحر پر تجکو ناز تھا دیکھا تو نے قدرت
پروردگار عالم کو کہ اُسنے مجھ ایسے ناتوان کو تجھ پر غالب کیا کہ تیرے علم و یقین
ہین میرا مار ڈالنا مجھ اور چیونٹی سے زیادہ آسان تھا اکوان نے یہ کلمات
سُنکر گردن جھکالی صاحبقران نے فرمایا کہ لے جاؤ اسکو اور سمجھاؤ شاید یہ راہ
راست پر آجائے خضران نے بدیع الملک سے کہا کہ درویش فیطان نے
اسکی سفارش بھی کی تھی کہ اگر یہ اسلام قبول کرے تو اسے رہا کر دینا صاحبقران
نے فرمایا کہ بایمان خود اگر اسوقت یہ دعوت اسلام قبول کرے تو میں اسکے
ممالک اسکو واپس دیتا ہون اور اپنے عزیزون کے خون سے بھی دست بردار
ہوتا ہون اور اور ملک و مال جسقدر یہ طلب کرے دینے کو موجود ہون
مگر مجکو یقین نہین کہ یہ دین اسلام کو قبول کرے گا خضران نے اکوان کو
داخل زنبیل کر لیا اور کہا کہ اسکو سیر ہمارے ملکون کی کرائی جائے اور
صاحبقران عالیشان بلور برق افگن و سوسن سیہ زبان لیطرف
مخاطب ہوئے اور ارشاد کیا کہ دیکھا تم نے اپنے خداوند کو کہ کیا انجام ہوا
اور کس ذلت و خواری کے ساتھ مثل تمھارے اسیر ہوا کوئی سحر بھی کام
آیا بلور برق افگن نے تو گردن جھکالی اور کہا کہ واقع مین یہ اگر خداوند ہوتا
تو بندون کے ہاتھ سے اسطرح ذلیل نہ ہوتا لیکن سوسن سیہ زبان سوچی
کہ اب بغیر فریب کیے جان بچتی نظر نہین آتی بظاہر مسلمان ہوکر اگر بن
پڑے تو خداوند کو بھی رہا کرا کر لے کر یہان سے نکل چل پھر دیکھا جائے گا
یہ سوچکر اسنے بھی مثل طوطے کے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوئی بلور برق افگن
از سر صدق مسلمان ہوا صاحبقران نے دونونکو خلعت عنایت فرمایا اور
واسطے تعلیم دین کے عازم شعبدہ باز کو مقرر کیا کہ یہ اچھی طرح اصول
مذہب سے واقف ہو چکا تھا جبکہ رات ہوئی اور عازم شعبدہ باز
ان دونون کو اصول مذہب اسلام سمجھاکر سویا بلور برق افگن بھی سو رہا

لیکن سوسن سیہ زبان جاگی اور اس فکر مین تھی کہ کسطرح پتہ اکوان تاجدار کا
لگا ملے تو اسکو بھی رہا کرکے چند دن اکوان کا پتہ بلنا تو محال تھا کہ وہ زنبیل
مین قید تھا لیکن سوسن سیہ زبان نے عازم شعبدہ باز کو بزور سحر اسیر
کیا اور بلور برق افگن کو جگا کر کہا کہ مین نے اس نمک حرام کو تو گرفتار کر لیا
ہے اور اس سے بہتر نکلجانے کا وقت نہ ملے گا کہ پردہ شب ہے شب غافل
ہین اگر تم کو بھی کچھ پاس نمک اکوان تاجدار کا ہو تو نکل چلو اور فکر رہائی خداوند
مین مصروف رہو ورنہ مین تو جاتی ہون یہ کہکر اسنے پر پرواز پیدا کیے اور
عازم شعبدہ باز کو پنجہ مین دبا کر لے اڑی بلور برق افگن جادو نے دیکھا
کہ یہ لکاتہ عازم کو لیے جاتی ہے صبح کو صاحبقران پوچھین گے تو کیا جواب
دے گا اگرچہ یہ سحر و ساحری مین تجھسے زبردست ہے لیکن ہنکہ کل افشان جادو
نے سحر اسکا بیکار کر دیا ہے جو کائنات کا سحر تھا اسکی تاثیر پلٹ گئی ہے اور
سحر ایسے ہین جنکا جواب مین دے سکتا ہون یہ خیال کرکے اسنے بھی پر پرواز
پیدا کیے اور تعاقب مین سوسن سیہ زبان کے روانہ ہوا انکو تو راہ مین
چھوڑا جاتا ہے اور اب اول حال صاحبقران عالیشان کا بیان کیا جاتا ہے
کہ جب صبح ہوئی صاحبقران بارگاہ داؤدی مین تشریف لائے ارکین دولت
حاضر ہوئے خواجہ خضران بھی کرسی ہدہد پر بیٹھے تھے تمام عیار خشت
زرین پر کھڑے تھے کہ ایک مرتبہ بلوزبان عازم شعبدہ باز سر پٹکتے
ہوئے آئے اور رو رو کر عرض کرنے لگے کہ یا صاحبقران جن دونون قیدیونکو
آپ نے عازم شعبدہ باز کے سپرد کیا تھا نہ اسکا پتہ ہے نہ عازم کا معلوم
ہوتا ہے کہ وہ بہ مکر مسلمان ہوئے تھے عازم کو قید کرکے لے گئے یا قتل کرکے
کہین پھینک گئے یہ سنکر صاحبقران نہایت پریشان ہوئے فرمایا ہے کوئی
ایسا کہ جائے اور خبر عازم کی لائے یہ سنکر خواجہ خضران نے کہا کہ مین
جاتا ہون اور اسیوقت باغہاے عیاری سے درست ہو کر پاے شاطری
مارتے ہوئے روانہ ہو گئے جاتے جاتے ایک مقام پر ٹھہر کر سوچے کہ
کسطرف جاون ایک راہ اختیار کی اور چلے اب انھین راہ مین چھوڑیے
اور حال سوسن سیہ زبان کا سنیے کہ اسنے جاکر پشتارہ عازم شعبدہ باز
کا دامنہ کوہ مین اتارا اور قصد کیا کہ عازم کو قتل کرون کہ فوراً بلور برق افگن جادو
پہونچا اور پکارا کہ او سوسن مکارہ یہ کیا کرتی ہے منم بلور برق افگن
سوسن سیہ زبان نے کہا بڑا تعجب ہے کہ تو نے بھی اپنے خداوند کو چھوڑا
اور دشمنون کا شریک ہوا بلور برق افگن نے کہا مین ایسے خداوند پر
ہزار ہزار لعنت کرتا ہون جو بندون کے ہاتھ کی جوتیان کھاتے اور ذلیل ہو

معلوم ہوا کہ اگوان ایک ساحر زبردست ہے خداوند نہین ہے خدا وہی ہے جسکو مسلمان مانتے ہین سوسن سیہ زبان نے کہا کہ تو کس ارادہ سے آیا ہے بلور برق افگن نے کہا کہ تجکو گرفتار کرکے خدمت صاحبقران عالیشان مین لے جاؤنگا سوسن سیہ زبان نے کہا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ ہم سے مقابلہ کا ارادہ رکھتا ہے یہ کہکر اسنے کچھ اسم سحر پڑھ کر ایک ترنج سحر بلور برق افگن جادو پر مارا بلور برق افگن نے جھوٹی پر ہاتھ ڈالکر ایک آئینہ نکالا اور ترنج کو آئینہ پر روکا ترنج پڑتے ہی ادھر تو آئینہ اڑا اُدھر ترنج جلکر خاک ہوا دونون کے سحر بیکار ہوگئے اب بلور برق افگن جادو نے کچھ اسم سحر دم کرکے اُف کی کہ ایک شعلہ دہن سے اسکے نکلا اور چمک کر مانند برق کے سوسن پر گرا سوسن سیہ زبان بھی بلا کی ساحرہ ہے اسنے بھی کچھ اسم سحر پڑھکر پیشانی مین نشتر دیا اور خون پیشانی چلو مین لے کر اُسپر شعلہ پر مارا کہ شعلہ تھر تھراکر گل ہوگیا اب ان دونو نمین سحر چل رہے ہین جو سحر سوسن کرتی ہے وہ بلور رد کر دیتا ہے جو سحر بلور کرتا ہے وہ سوسن رد کر دیتی ہے اسی رد و بدل مین اتنی دیر گذری کہ خواجہ خضران ڈھونڈھتے ہوئے صورت ایک بنجارے کی بنے ہوئے آپہونچے دیکھا کہ ایک پشتارہ رکھا ہوا ہے اور دو ساحر آپسمین لڑ رہے ہین بلا کے سحر ہو رہے ہین کوئی آگ برساتا ہے کوئی دریا بہاتا ہے یکایک اُن دونون نے زمین پر غلطک ماری اور بازو بحری بنکر لڑنے لگے جب چلنے لگا خواجہ نے کمند آصفیاے با صفا نکالی اور زمین پر بچھا دی کہ اگر غرق ہونا چاہین تو اسمین پھنس جائین اور جال الیاسی لے کر کھڑے ہوئے یکایک بازو بحری دونون لڑتے ہوئے پیچے آئے خواجہ نے جال مارا کہ بازو جال مین پھنس گیا اور بحری تڑپ کر زمین پر آئی اور قصد کیا کہ غرق زمین ہو جائین کہ حلقہ کمند آصفیا کا گلے مین اُلجھا خواجہ نے جال اور کمند کو کھینچکر دونون کو داخل زنبیل کیا اور خود قریب پشتارہ کے آئے پشتارہ کو کھولا دیکھا تو عازم شعبدہ باز ہے خواجہ نے عازم کو ہوشیار کیا عازم حیران تھا کہ مین تو بستر پر تھا یہان کیونکر پہونچا خواجہ خضران نے کہا کہ مین نے دو ساحرونکو گرفتار کیا ہے وہ دونون آپسمین لڑ رہے تھے اب یہ نہین معلوم کہ آپ کو گرفتار کسنے کیا تھا اب خدمت صاحبقران مین چلیے کہ امیر بہت پریشان ہین اب دیوان ان دونون کا سامنے صاحبقران کے سجھا جائے گا یہ کہکر عازم شعبدہ باز کو اپنے ہمراہ لیا اور خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے بدیع الملک نے عازم کو دیکھکر شکر خدا کیا کہ امید جاتی رہی تھی اور خضران سے پوچھا کہ کیونکر انکا پتہ لگا اور وہ دونون یعنے سوسن و بلور کیا ہوئے

حضران نے سارا ماجرا سامنے صاحبقران کے بیان کرکے دونو نکور نبیل سے نکالکر سامنے صاحبقران کے پیش کیا اور پوچھا کہ تم دونون آپسمین کیون لڑتے تھے یہ دونون بسبب برکت بارگاہ داؤدی کے اپنی ہیئت اصلی پر آگئے سب نے دونو نکو پہچانا کہ انمین ایک سوسن ہی اور دوسرا بلور ہی بلور برق افگن جادو نے بیان کیا کہ شب کو سوسن عازم شعبدہ باز کوے گئی اور مجھسے یون کہا کہ تو بھی تکل چل مین نے کہا کہ مین حسن کش اور نمک حرام نہین ہون کہ صاحبقران سے دغا کرون اسی بات پر میرے اور سوسن کے نزاع بڑھ گیا یہانتک کہ لڑائی ہوئی اور اثنائے جنگ مین خواجہ پہونچ گئے دونو نکو گرفتار کرلائے یہ سنکر صاحبقران نے سوسن سیہ زبان سے کہا کہ یہ سچ کہتے ہین یا جھوٹ سوسن نے عرض کی کہ بیشک بہت صحیح ہی یہ خطا مجھ سے ضرور ہوئی لیکن اب مین قسم کھاتی ہون کہ مین نے ہزار ہزار مرتبہ دین اکوان پرستی پر لعنت کی چاہے آپ کو اعتبار ہو یا نہ ہو بیشک دین آپ کا برحق ہی کہ کوئی فکر نہین چلتی اور گرفتاری کا سامنا ہوجاتا ہی اب کی مرتبہ یہ بھی از سر صدق مسلمان ہوئی اب صاحبقران نے حکم دیا کہ اکوان کو نکالو خواجہ نے اکوان کو نکالکر پھر ستون سے باندھا اور پوچھا کہ تو کہان تھا اکوان نے کہا کہ مین ایک صحرا مین کنارے دریا کے بیٹھا تھا کہ یکایک نظر میری ایک بنگلہ پر پڑی اور وہان محفل عیش آراستہ دیکھی مین اس صحبت مین پہونچا اور ایک پری جمال کو دیکھکر شیدا ہوگیا اسنے پوچھا تم کون ہو مین نے کہا کہ آپ کا شیدا ہون چاہتا ہون کہ مین بھی اس صحبت مین شریک ہون یہ سنکر وہ نازنین ہنسی اور مسکراکر کہا کہ یہ سب ہمارے عاشق زار ہین دل و جان سے میرے حسن و جمال پر نثار ہین تو بھی اگر ہم سے محبت رکھتا ہی اور شریک صحبت ہوا چاہتا ہی تو یہان نذا قیہ آنکھ موچی رھپ کی صحبت ہو رہی ہی تو بھی آ اور اسمین شریک ہو چونکہ مین دلدادہ حسن و فریب اس شاہد رعنا کا تو ہو ہی چکا تھا مین نے خوشی خوشی منظور کیا اور اس صحبت مین شریک ہوا مگر ایسا اتفاق ہوا کہ جتنی دیر صحبت مذاق منعقد رہی چور مین ہی رہا اور چپت مارنے والے کو پکڑ نہ سکا چار و نطرف سے مجھ پر دھولین پڑنے لگین اسقدر دھپین طمانچین کہ تمام چندیا پلپلی ہوگئی واہ استاد اچھے مقام پر آپ نے مجھے بھیجا تھا کہ جہان پہونچکر میرا یہ حال ہوا شاہزادہ بدیع الملک یہ حال سنکے بہت کھلکھلاکے ہنسے اور کہا کہ خوب سزا دی اس حرامزادے کو اسوقت شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کہ قسم بر رب کعبہ اگر تو دین اسلام قبول کرے اور صدق دل سے مشرف بدولت ایمان ہو تو مین تجکو یہانکی حکومت دے دون اور

تیرا ملک تجکو مبارک کرون کو مجھے ایسے ایسے رنج و ملال پہونچ چکے ہین کہ دلمین داغ پڑے ہوئے ہین اس مقام پر تمام رفیق و عزیز میرے قتل و منع ہوکر پیوند خاک ہوگئے ہین اور کیسے کیسے گل رعنائے گلزار صاحبقرانی صرصر فنا سے پامال ہوئے ہین مگر باوصف ان صدمات جانگزا کے اگر خدا پرستی اختیار کرے اور ایمان لائے تو مین ابھی تجکو رہا کیے دیتا ہون اسنے دیکھکر کہا کہ یہ امر ناممکن ہی اور ایک لمحہ اور ایک ساعت مین پردۂ دنیا پر رہنا اس زلت و خواری سے پسند نہین کرتا ہون ہر چند صاحبقران عالیشان نے اسکو فہمایش کیا مگر ؎ زنگ کفر اسکے آئینہ دل سے دور نہ ہوا سچ ہی ؎ گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ + بہ آب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد + غرضکہ کسیطرح اکسیر پند و نصیحت صاحبقران اسکے مس قلب پر اثر پذیر نہ ہوئی آخر فش مجبور ہوکر شاہزادہ نے حکم دیا کہ یہ بدبخت ایمان نہین لاتا ہی تو اسکو قتل کیا جائے چنانچہ تنگلہ سوزن اسکی زبان مین دیا گیا اور میدان خونی طیار ہوا ریگ کا چبوترہ بنایا گیا اور بوریاے ہلاکت اُسپر بچھا دیا الحاصل خضران اسکو ستون بارگاہ سے کھولکر میدان خونی مین لائے ریگ کے چبوترے پر اسکو بٹھایا ایک عالم اسکے دیکھنے کے لیے موجود تھا اژدہام کثیر اور جم غفیر لگا ہوا تھا ہر ایک تماشائی بچشم عبرت دیکھ رہا تھا کہ اتنا بڑا شخص جو کہ تمام ملک نہ طاق کا حاکم تھا بلکہ وہان خدائی کرتا تھا آج وہ اسطرح ذلت و خواری سے قتل کیا جاتا ہی ایک عبرت کا سماں بندھا ہوا تھا اور بے ثباتی دنیا کا نقشہ پیش نظر تھا کہ کل تک یہ تخت حکومت پر جلوہ گر تھا اور آج خاک مذلت پر سرنگون بیٹھا ہوا مرگ کے انتظار مین ٹھنڈی سانسین بھر رہا ہی سچ ہی گردش چرخ مکار ؎ [illegible] کسے را کہ بافتند [illegible] کسے نے دم نہ مارا کوچۂ فنا کا رستہ لیا پنجۂ موت سے کسی کو رستگاری نہ ہوئی ؎

ان دلا کر نظر بدیدۂ عبور	دیکھو دنیاے بے ثبات کا طور	بھول مت دیکھو دیکھو آرایش
نہین دنیا مقام آسایش	کوئی جرم طرب کا بانی ہی	کہین ماتم ہی نوحہ خوانی ہی
کہین چوتھی ہی اور چالا ہی	کہین افضال حق تعالے ہی	ہی کہین شادی حنا بندان
اور کہین شور مرگ فرزندان	ہی یہ دنیاے دون کا سررشتہ	نوش اسکا ہی نیش آغشتہ

اس دہر ناپایدار مین بنی ہوئی بات کا بگڑنا آسان ہی اور بگڑی ہوئی بات کا بننا بسا دشوار ہی کس مشکل سے دنیا مین نام پیدا ہوتا ہی اور کیا جلدی مٹ جاتا ہی

رندگانی دنیا محض بے ثبات مثل حباب ہی ہر رنگ میں انکا نقش بر آب ہی بڑے بڑے شاہان اولوالعزم اس دنیا سے اسطرح چلے گئے اور انکا جاہ وحشم ایسا خاک مین مل گیا کہ اب کسی کا پتہ بھی نہین ؎ نہ گور سکندر رہی نہ ہی قبر دارا + مٹے نامیون کے نشان کیسے کیسے + الحاصل خضران نے تمام مجمع کی نظر سے پھرا سکو سمجھایا اور بہت کلمات وحدانیت پروردگار مین بیان کیے لیکن سود مند نہ ہوئے آخرالامر خنجر نکالکر خضران نے ایک ہاتھ ایسا مارا کہ سر اسکا جسم سے کٹ کر دور گرا اسکے مرتے ہی شور گیر ودار بلند ہوا آندھی سیاہ اٹھی برف باری سنگ باری ہونے لگی برقین چمک چمک کر گرنے لگین شعلے ہر سمت آتش فشانی کرنے لگے بیر و شیاطین اسکے حال زار پر گریہ کرتے تھے بگولے خاک اڑاتے تھے اور جو اشیا و مکانات وقصر اسکے ساختہ تھے وہ سب تو پہلے ہی منہدم ہوکر نیست ونابود ہوگئے تھے ؎ وہ بھی تھی اک سیمیل کی سی نمود + صبح کو رزمہ واختر طلا + اسی ہنگامہ مین آواز آئی کہ کشتی مرا نام من الکوان تاجدار جادو بود افسوس کہ مردیم وجاندادیم وبمطلب خود نہ رسیدیم غرضکہ تھوڑے عرصہ تک شور وشر ہی پا رہا جب کہ سب بلیات برطرف ہوگئے تاریکی دور ہوئی روشنی ہونے لگی شاہزادہ بدیع الملک شکر خدا بجالائے اور دو رکعت نماز شکرانہ کی پڑھکر شکریہ پروردگار عالم ادا فرمایا اور جبین نیاز بدرگاہ کریم کارساز جھکاکر عرض کیا کہ ای خالق ارض وسما ہزار ہزار شکر واحسان ہی تیرا کہ آج مجکو اس غمصہ سے نجات ملی ؎ لیکن ٹھکانے لگی محنت میری + طی ہوئی آج کی منزل مین مسافت میری + اور پھر آپ نے غلطاق گوشہ نشین سے کہا کہ اب یہان کی حکومت کس کو دیجاوے انھون نے کہا کہ سوا ہے للہ کے دوسرا لائق حکومت ومستحق سلطنت نہین ہی انھین کو یہانکی حکومت دینا چاہیے وہی زیبندۂ سریر سلطنت واورنگ جہانبانی ہین بلکہ نے یہ کلام سنکر کہا کہ مین ہرگز ایسی بادشاہت نہین چاہتی اور کوئی حق مجکو حاصل نہین ہی اور نہ مین یہان کی فرمانروائی پسند کرتی ہون آپ کی خدمت مین حاضر رہنا اور حضور کی کنیزی اختیار کرنا اپنا فخر سمجھتی ہون اور سلطنت ہفت اقلیم سے بہتر جانتی ہون آپ کی جدائی ایک لمحہ مجھ پر شاق ہے مین بخدا آپکی کنیزی اختیار کرنے کے مقابلہ مین یہان کی بادشاہت بدتر از گدائی سمجھتی ہون شاہزادہ نے یہ کلمات سنکر فرمایا کہ میری ہمراہی کسی طرح ممکن نہین ہی معلوم نہین مین یہانسے کہان جاؤن اور کن کن مشکلات ومصائب مین مبتلا ہون اور کیسی کیسی سختیان جھیلنا پڑین لہذا تمھارا ساتھ رہنا مین کسیطرح مناسب

تھین سمجھتا ہون اسپر اسد نے دیکھ کر کہا کہ کیا فصاحت ہے اسمین آپ ملکہ کے ساتھ
عقد فرمائیے کہ یہ آپ سے محبت رکھتی ہین اور آپ کی عاشق زار ہین اور ملکہ حسین برق
سے خضران بن نجم کا عقد کر دیجیے کہ وہ انکی شیفتہ اور دلدادہ ہے اور چند سے یہان
قیام فرمائیے تاکہ کچھ حظ بھی یہان کی حکومت کا ملکہ کو حاصل ہو اور چند روز مطمئن
صحبت رہے درویش عنطاق گوشہ نشین نے بھی سمجھایا اور اسد کے کلام کی
تائید کی کہ بہت مناسب ہے آپ ملکہ کے ساتھ عقد فرمائیے اور کچھ عرصے تک یہان
استراحت فرماکر اور یہان کی حکومت ملکہ کے سپرد کر کے جسطرف چاہیے جانے کا
قصد فرمائیے گا جبکہ اسد کے اور درویش نے سمجھانے اور اصرار کرنے سے
شاہزادہ مجبور ہوا اور چار و ناچار انکو عقد منظور کرنا پڑا حسن اخلاق شاہزادہ کا اور
انسانیت و حمیت مقتضی اسکی نہ تھی کہ یہ ملکہ کو مایوس چھوڑ دیتے غرضکہ تاریخ عقد
مقرر ہوئی اور ملکہ برق حسین نے سحر سے توبہ کی درویش گوشہ نشین نے
وقت مناسب اور ساعت سعید پر عقد شاہزادہ والاجاہ کا ملکہ روشن گہر کے
ساتھ اور ملکہ برق حسین کا عقد خضران کے ساتھ پڑھا صحبت عیش و نشاط
منعقد ہوئی ساقیان سیمین ساق و طربان شہر کا آفاق جام مے گلفام لے کر حاضر ہوئے
دور جام چلنے لگا مغنیان خوش آواز نے اشعار عاشقانہ حسب حال الحان
خوش سے گانا شروع کیے

قطرے جو مے کے ہونے ہی لب پر چھلک پڑے
جھلکا دہ کش کی آنکھ سے آنسو نکل پڑے

دل شوق مین جو توڑ کے پہلو نکل پڑے
پردہ سے بیخودی مین ابھی تو نکل پڑے

تھا اک زبان حال مرا ماجرائے عشق
پوچھی کسی نے بات تو آنسو نکل پڑے

وحشت مین سیر دشت کو آئے ہین گھر سے ہم
احباب کیون تلاش مین ہر سو نکل پڑے

چھوٹی تسلیون سے بڑھایا جو اضطراب
مطلب یہ تھا کہ دل کسی پہلو نکل پڑے

ہون سوز غم سے صورت شمع گداخته
جب دل جلا تو آنکھ سے آنسو نکل پڑے

تشفی سے کم نہ تھین یہ تری مہربانیان
کی ایسی چھیڑ چھاڑ کہ آنسو نکل پڑے

ذی حوصلہ ہو گو کہ دل ناتوان بہت
اتنا گمان کہ ٹوٹ کے پہلو نکل پڑے

کم التفاتیون سے تری غم فزون ہوا
پوچھا جو ایک سیکڑون آنسو نکل پڑے

پہلو سے اسطرف ذرا دہ سرکتے جاؤ
ایسا نہ ہو کہ تکیہ زانو نکل پڑے

ہان سلسلہ نہ قطع ہو اظہار رنج کا
نالہ رکے تو آنکھ سے آنسو نکل پڑے

سامان قتل ہین یہ تری خود نمائیان
سر کی نقاب بنکر ابرو نکل پڑے

اپنی خوشی کے ساتھ میرا غم نباہ دو
اتنا ہنسو کہ آنکھ سے آنسو نکل پڑے

دے اک طرف سے یون نہ فشار اضطراب دل
ان تسلیون سے دب کے یہ پہلو نکل پڑے

ہون جوش گریہ سے ہمہ تن چشم آرزو
جو آبلہ دبا دیا آنسو نکل پڑے

جب بدر نصف لیلائے شب تاب کر چکی نثار نوش بر خاست ہوئی مجلہ عروسی آراستہ
تھا شاہزادہ و خضران شب باش ہوئے خلوتخانہ وصال مین آرام فرمایا
طالب و مطلوب دولت وصل سے شاد کام ہوئے فضل خدا سے حاملہ ہوئین جبکہ شاہ خاور نے کاشانہ مشرق سے برآمد ہوکر اپنے نور سے
عالم کو منور کیا شاہزادہ نے بھی مجلہ عروسی سے رونق افروز ہوا [illegible] کیا
دیوانخانہ مین تشریف لائے رفیق و مصاحب دربار مین حاضر ہوئے ہر ایک
کا مجرا و سلام ہوا خواجہ خضران بھی غسل کرکے صحبت مین آکر بیٹھے درویش
گوشہ نشین بھی تشریف لائے اور کہا یہ عقد آپ کو مبارک ہو ہر چند کہ موقع
جشن عیش طرب و خوشی خرمی کا ہین بجہ سبب آلام و صدمات مفارقت عزیزان
و رفیقان کے مگر مقام شکر ہے کہ بلکہ عنایت خدا سے حاملہ ہوئین اور اُنکے بطن
سے ایک شاہزادہ پیدا ہوگا کہ نہایت قسمتی و صفت شکین صاحب اقبال
ہوگا اور اُس سے بھی بہت سے کارنمایان ظہور مین آئینگے اور خضران سے
یہان فرزند پیدا ہوگا کہ وہ اُس شاہزادہ کا رفیق ہوگا جیسی کہ خضران
سے آپ کے ساتھ رفاقت کی ہے ویسا ہی وہ بھی رفیق و جان نثار شہزادہ
کا ہوگا اور نام شاہزادہ کا مین نے وجیہ الملک اور خضران کے لڑکے
کا رضوان بن خضران تجویز کیا ہے اندر محل کے ملکہ سے کہلا بھیجا جائے کہ
جب خدا وند وہ دن دکھلائے تو تمام ان دونون مولود مسعود کے یہی رکھے جائین
غرضکہ وقت مقررہ تک دربار آراستہ ہا بعد برخاست شاہزادہ محل مین
تشریف لے گیا خاصہ تناول فرما کے آرام کیا سہ پہر کو پھر صحبت رفیقون اور
ندیمون کی منعقد ہوئی شاہزادہ بھی محل سے برآمد ہوکر صحبت مین رونق افروز
ہوا تھوڑی دیر تک کے سیر و تفریح کے لیئے سوار ہوا سیر سبزہ زار و کیفیت آبشار
دیکھ کر مراجعت فرمائی محل مین داخل ہوا رفیق و مصاحب اپنے اپنے
مقام قیام پر آکر آرام پذیر ہوئے امید فلاح شاہزادہ چند روز داد عشرت و
کامگاری دیتا رہا اب شاہزادہ بدیع الملک نے چند روز یہان قیام
فرما کر اُن احباب و اعزا کے مقبرے طیار کرائے کہ جنھون نے اُنکی رفاقت
مین جام شہادت پیکر اپنی جانین نثار کی تھین اُنکے مزارون پر قرآن خوان
مقرر کیے جاروب کشی و روشنی وغیرہ کا انتظام کر دیا اور فرمایا کہ یہ یادگار
اس مقام پر رہے کہ فلان وقت مین بدیع الملک یہان آیا تھا اور
اسقدر احباب و رفقا عزیزون کو یہان چھوڑ کر سب کی مفارقت کا داغ
اپنے دل پر لے گیا اور جنکون کو یہان آباد کیا اور ایک عرضی اس مضمون
کی بادشاہ اسلام کی خدمت مین لکھی کہ جن احباب جان نثار و رفقا سے

صداقت شعار کو مین اپنے ہمراہ لایا تھا وہ یہان آکر سب بچھڑ گئے اور مسافر راہ
عدم ہوئے اب مین تنہا آپ کو کیا منھ دکھاؤن آپ کے اقبال سے طلسم
نہ طاق فتح ہوا اور کوئی خرخشہ باقی نہ رہا مع آئینہ اندام وغیرہ کے سب کو
نیست و نابود کیا حکم صاحبقران بجالایا اس ملک کو ظلمت کفر و بدعت
سے پاک وصاف کر دیا لہذا عرض میری یہ ہے کہ آپ مع لشکر و فوج وغیرہ کے صحرائے
گرد باد کی جانب تشریف لائیے کہ وہ راستہ خانہ کعبہ کا قریب ہے اور کل مین بھی
اس مقام سے بہ قصد زیارت خانہ کعبہ روانہ ہونگا چنانچہ یہ عرضی ضرغام جہان کشتی
کے ہاتھ کہ یہ ہر کارہ بہت تیز رو چالاک ہے خدمت مین بادشاہ اسلام کی لیکر
روانہ کی وہ تو اُدھر روانہ ہوا اور صبح کو شاہزادہ بدیع الملک خود بھی طیاری
سفر کی کرکے یہ بھی بارادہ خانہ کعبہ رہ گرائے منزل مقصود ہونے کا قصد کرتے
ہین غرضکہ اسی طیاری مین وہ دن گذرگیا شام ہوئی رات بھر تمام لشکر مین درستی
سامان سفر ہوا کی ہنگام سحر جبکہ مسافر چرخ چہارم اپنی منزل روز طے کرنے کے
لیے مشرق سے برآمد ہوا لیتے ہے ۔ ع صبحدم دروازۂ خاور کھلا + مہر عالمتاب کا
منظر کھلا + سے علے الصباح کل لشکر تیار ہوکر در دولت پر حاضر ہوا تمام رفیق و ندیم
افسران فوج گھوڑے پر سوار بانتظام قدوم میمنت لزوم شاہزادہ عالیمقدار باادب
استادہ تھے کہ اتنے مین شاہزادہ والا تبار پوشاک سفر زیب جسم کیے ہوئے
محل سے برآمد ہوا کیا دیکھتے ہین کہ سامنے سے دُر دریائے فتوت انجم سپہر
صولت اسد بن کرب دلاور ہاتھ مین ہیراگی لیے شنجرفی پوشاک زیب تن
کیے نمودار ہوئے شاہزادہ بدیع الملک نے قصد سلام کیا تھا کہ انھون نے
کہا بادرویشون کا سلام ہے بس شاہزادہ بدیع الملک کو یہ کیفیت دیکھکر
تاب ضبط باقی نہ رہی بے اختیار دوڑ کر گلے سے لپٹ گئے اور فرمایا کہ
آپ نے یہ کیا شکل بنائی ہے خدا کے واسطے اسکا باعث ارشاد کیجے
اسپر اسد نے دیکھ کر کہا کہ اے شاہزادہ بدیع الملک کسکو ہمراہ لیے
چلوگے اور کون میرے ساتھ ہے تین گل اندام اس سرزمین ویران پر آکر
سو رہے اُنکو جگاتا تھا وہ نہین جاگتے تھے مین رات بھر اُنکو جگاتا رہا کہ
چلو رات قلیل باقی ہے سفر خانہ کعبہ کا درپیش ہے چلکر زیارت اپنے فانا پر نانا
کی کرو مگر وہ کچھ ایسی میٹھی نیند سو رہے ہین کہ کوئی مطلق جواب نہین دیتا
مین پکارتا تھا اور کہتا تھا کہ ع یہ کیسی نیند آگئی اے مسافران رہ عدم کو
کچھ ایسا سوئے کہ پھر نہ چونکے تھکے ہم اُنکو جگا جگا کر + وہ آسودگان خواب
راحت ایسے غافل سو رہے تھے کہ ہماری آواز اُنکے کان تک پہونچتی ہی
نہ تھی مین نے خیال کیا کہ نسیم غفلت کی چل رہی ہے اُمنڈ رہی ہین تفاکی نیند

چھوا ایسے سوئے ہین سونے والے کہ جاگنا حشر تک قسم ہے + پس وہ ہمراہیان قدیم
یعنے لندھاوہ تن لندھور ابراہیم بن مالک عدلان شاہ و فضلان شاہ
قمہور بن جمہور غرض اسیطرح کے اٹھارہ سو رفیق و مہربان میرے وہ تو یہان سوئین
اور رہین تنہا آپ کے ساتھ جاؤن کسیطرح مین گوارا نہین کرسکتا بس چاہتا
ہون کہ اسی چمن مین جسکو صرصر اجل نے پامال کردیا ہے جہان کہ نسیم فنا چل رہی
ہے مین بھی یہین کی سیر کرتا رہون اور کچھ ایسا ہو کہ مین بھی جلد ترانمین شریک
ہوجاؤن شاہزادہ بدیع الملک نے یہ کلام عبرت انضمام سنکے فرمایا کہ
اگر یہی راے ہے تو مین بھی ایسی ہی پوشاک پہنکر یہین کی سکونت اختیار کرتا
ہون اور آپ کی معیت مین انھین مزارہاے غریبان کی مجاورت مین مین بھی مشغول
ہون بقول شخصے ؎ خوب گذرے گی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو + یہ دیکھکر
اسد غازی نے فرمایا کہ حضور یہ مصلحت وقت نہین ہے آپ اپنی منزل
کھوٹی نہ کرین اور جو قصد آپ نے خانہ کعبہ جانے کا کیا ہے اسکو فسخ نکرین
بسم اللہ آپ سوار ہون اور میری طرف سے یہی عرض کردیجیے گا کہ مین قافلہ
سے چھوٹ کر یہین رہ گیا ؎ بچھڑا ہون کارواں سے ہے مسافر جریدہ ہون +
شاہزادہ بدیع الملک نے چاہا کہ مین کچھ اور کہون کہ خضران بن عمرو نے
عرض کی ؎ مجھے کچھ آپ سے تنہائی مین عرض کرنا ہے شہزادہ نے فرمایا کہ کچھ
بتاؤ تو سہی کیا کہنا ہے میرا دم الجھتا ہے عرض کیا کہ انھین کے متعلق کچھ باتین آپ
سے عرض کرنا ہین شاہزادہ ہمراہ ہوا علحدہ آکے خضران نے عرض کیا
کہ آپ کو شاید خیال نہین ہے مین نے زبانی دادا صاحب کی یون سنا ہے کہ
آپ کے والد ماجد شاہزادہ نور الدہر کو جب التقاش خون آشام
بحکم زمرد شاہ باختری واسطے بربادی و قتل کے لے گیا تو لشکر سے کرب
نوجوان بھیجے گئے تھے اور جاکر انھون نے التقاش خون آشام کو جواب
دیا اور فنون سپہ گری مثل تیر اندازی و نیزہ بازی وغیرہ آپ کے والد کو
تعلیم کیے پس اگر یہ رہ جائینگے اور شاہزادہ وحید الملک پیدا ہونگے
تو یہ انکو فنون سپہ گری تعلیم کرینگے دوسرے کیا عجب ہے کہ چاہ ماران مین
جو منگیتر ملکہ کا ہے وہ خروج کرے یا سمدھی اکوان تاجدار کا یورش کرے
آئے تو یہ ضرور اس موقع خاص پر بھی ملکہ کی اعانت کرینگے جب
خضران نے یہ کہا تو شاہزادہ نے بھی خیال کیا کہ واقعی سچ کہتے ہو بظاہر
قرین مصلحت تو معلوم ہوتا ہے اور یہ خیال کرکے اندر محل کے تشریف
لے گئے ملکہ سے کہا کہ یہ بزرگ میرے فقیر ہوکر یہان ٹھہرے مین انکا اعزاز و
رفقا کی گوشہ نشینی اختیار کرکے رہنا پسند کرتے ہین لہذا ان مقبرون کا

انتظام اور یہان کی خبر گیری سب انھین کے متعلق رکھنا اور انھین کی را
حل امور اس انتظام سے محول رکھنا اُنکے خلاف حکم کوئی بات نہ کہنا
اسے اور جب تمھارے یہان لڑکا پیدا ہو تو اُنکی گود مین ڈال دینا اور جب بڑا ہو
اور بخدا وہ ایسا ہوگا کہ وہ جوان چڑھے تو تعلیم و تربیت کے لیے انھین سے
سپرد کر دینا یہ کہکے ملکہ سے رخصت ہوا اور ملکہ کا بوسہ لیکر و پاس شہزادہ سے
کہنا شروع کیا اے خاک پا شہ فرہاد لیتا جا + مجھے رکاب مین اوٹھا لیتا جا
عجب حیرت خیز ماجرا تھا کہ تمام عورات محل شہزادہ کو گھیرے ہوئے کھڑی تھین
اور آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے کلمات حسرت و یاس زبان پر جاری ملکہ کی
بیقراری گریہ وزاری جو کوئی دیکھتا کیسا ہی سنگدل ہوتا اُسکی آنکھ سے بھی
آنسو نکل پڑتے ملکہ شاہزادہ کا دامن پکڑے ہوئے کھڑی تھی اور کہہ رہی
تھی کہ آپ مجھے کس پر چھوڑے جاتے ہین مین کیونکر آپ کی مفارقت مین
اپنی زندگی بسر کرونگی اور کسطرح ہو کر رہونگی شہزادہ نے کہا کہ ملکہ خدا تمھارا حافظ
و نگہبان ہو اُسی کے ظل حمایت مین تم کو سپرد کرتا ہون وہی تمھارا حافظ حقیقی
ہو تم کسیطرح گھبرانا نہین اور نفر بخدا رکھنا اگر اسلو منظور ہو تو پھر ملاقات ہوگی
شہزادی کا یہ پیغام سنکر عرض کرتا کہ دیکھیے جمال باکمال کی کب زیارت ہوتی
ہے شاہزادہ کا یہ فرمانا کہ دیکھیے اختیار خدا ہے الغرض شاہزادہ خدا حافظ و ناصر
کہکے محل سے برآمد ہوا اور بمقتضی ملازم کہ اس مقام پر چھوڑ دیے تھے انکو بلا کر
فرمائش کی کہ شاہزادہ اسمد ہمارے بزرگ ہین انکی اطاعت و فرمانبرداری
سے کبھی تخلف نہ ہونا اور جو کچھ یہ فرمائین اُسی پر عمل کرنا ہرگز آنمین پہلو
تہی نہ کرنا اور خلاف انکی رائے کے جو کوئی کرے گا اور مجھے معلوم ہوگا تو بین
اُسکو قتل کرونگا ان سب نے عرض کیا کہ جیسا حضور نے ارشاد فرمایا ہے اُسی
سطابق عمل ہوگی اور خلاف شاہزادہ اسمد کے ہماری کیا مجال ہے جو ایک
قدم رطبین حضور کے فرمانے سے بڑھ کر اُنکی اطاعت اور فرمانبرداری مین
سرگرم نہ رہینگے اور اسی طرح یہ تماشا کرکے شاہزادہ بدیع الملک سوار ہوئے
اور اسمد غازی اُن مقابر کی چاروب کشی مین مصروف ہوئے اب
شہزادہ اسمد کو اسی مقام پر چھوڑا جاتا ہے اور اول حال شاہزادہ
بدیع الملک کا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ رہروی کرتے ہوئے چلے جاتے
ہین فوج و سپاہ ہمراہ ہے رفیق و ہمراہ جب گرد حلقہ کیے ہوئے گھوڑون پر سوار
ہمراہ رکاب ہین اور منزل طے کرتے ہوئے جا رہے ہین وہ صحرا لق و
دق وہ تمازت آفتاب وہ کوہستان و ریگستان کا سفر اُدھر ملکہ کا خیال
شاہزادہ اسمد کی مفارقت کا رنج و ملال یہ سب امور پیش نظر مگر باین ہمہ

سخت منزل طے کر رہے ہین چلتے چلتے قریب ایک صحرا کے سبزہ زار اور دشت
ہموار کے پہونچکر انکو شام ہوئی شاہزادہ نے اس صحرا کو پسند کر کے حکم دیا کہ آج
شب یہان مقام کیا جائے سب نے عرض کیا حضور بہت مناسب ہے یہ صحرا
ہل نہایت پر فضا ہے چشمۂ آب بھی قریب ہے اہل لشکر کو بہت آرام ملے گا غرضکہ
ی صحرا مین مقام کیا ڈیرے خیمے استادہ ہو گئے اہل لشکر کے بستر لگ گئے
را ایک لشکری اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہوا نصف شب تک بڑی
ہل پہل رہی جب زیادہ شب کا برطرف ہوا اور نماز صبح کے واسطے شاہزادہ
ربیع الملک بیدار ہوئے شاہزادہ گوہر کلاہ اور خضران ساتھ ساتھ
تھے واسطے ادا کرنے فریضہ سحری کے مسجد کے پاس کے قریب پہونچے تھے کہ
ملو سے ایک مار سیاہ پیدا ہوا اور شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ کی کمر سے
پٹ گیا اور لے اڑا لاکھ کوشش کی بدیع الملک نے اور خضران نے
بہت کچھ ہاتھ پاؤن مارے مگر اُس مار کو پکڑ نہ پایا اور نہ معلوم ہوا کہ وہ کدھر
لے گیا جب کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو لشکر سے اسرار اختر شناس منجم کو بلوایا
اور اُس سے سفر کا حال اور اس سانحۂ عجیب کا ماجرا دریافت کیا اسنے
کہا کہ معلوم ہوتا ہے کوئی ساحرہ شاہزادہ کو اُٹھا کر لے گئی ہے اگر خواجہ
قصد کرین تو کیا عجب ہے کہ پتہ شاہزادہ کا بلجائے خضران سے بدیع الملک
نے کہا کہ بھئی تم جاکے شاہزادہ کا پتہ لگاؤ خضران نے عرض کیا کہ مجھے کوئی
عذر و انکار ہو ہی نہین سکتا مین جاتا ہون اور پتہ لگاتا ہون آپ اسی مقام پر
قیام فرمائین شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کہ بہتر ہے لیکن تم جلد جاؤ اور
اس واقعہ کی سراغرسانی کرو یہ فرماکر حکم دیا کہ آج کے روز اسی جگہ مقام ہوگا
کل لشکر مین خبر کر دی گئی ہے ایک شخص کو معلوم ہو گیا مگر تمام اہل لشکر از حد پریشان
ہین کہ شاہزادہ گوہر کلاہ کو کون اُڑا لے گیا ہے ایک دست بدعا ہے اور شاہزادہ
کی خیریت کے لیے درگاہ جناب باری مین التجا کر رہا ہے الغرض خضران بن عمرو
نے کسوت عیاری اُٹھائی اور پاتابہ سقر لاتی وحیلہ ہائے ناحق سے تنگ
دست ہو کر گوپین عیاری و بادمہرے وغیرہ لگا کر یہانسے ایک سمت کو روانہ
ہوئے کہ حال انکا بروقت بیان ہوگا اول یہ عرض کیا جاتا ہے کہ جب خبر تباہی
و بربادی نہ طاق کی قران فیلسوار کو پہونچی تو اسنے بارادہ فوج کشی اپنے
فیلان جنگی سے یورش کرنے کا قصد کیا اسکی معشوقہ نے جو یہ کیفیت دیکھی
کہ یہ فوج کشی پر آمادہ ہوا اسنے کہا کہ آپ اسقدر کیون زحمت اُٹھائیے مین
طلسم کشا کو جو کہ سرمنشاء اس تباہی و بربادی کا ہوا و جسکی وجہ سے یہ
سب خرابی واقع ہوئی اُسی کو کیون نہ گرفتار کر لاؤن اور میرے نزدیک

آپ کا اسطرح فوج کشی کرکے جانا کسیطرح مناسب وقت نہین ہی ابھی ہین گئے
اور اُسے لائی طرفۃالعین مین تو مین اُسے گرفتار کیے لاتی ہون بس اسنے
کہکر فوراً ایک اسم سحر پڑھا اور غلطک مار کے شکل ایک مار سیاہ کی اسنے
پیدا کی اور سمت لشکر صاحبقران روانہ ہوئی اُسوقت یہ لشکر مین پہونچی کہ
جب شہزادہ بدیع الملک مع شہنشاہ گوہر کلاہ و خضران بن عمرو اسے
ادائے نماز صبح کے مسجد کر پاس کیطرف جاتے تھے اسنے قصد کیا کہ شاہزادہ
بدیع الملک کو لے جاؤن مگر بہ سبب اشیاء متبرک کے جو اُنکے پاس
تھین اسوجہ سے اسکا قابو نہ چل سکا اسنے خیال کیا کہ اب خالی کیا پھرون
پس یہ فوراً شہنشاہ گوہر کلاہ کی گردن و کمر مین پیچیدہ ہوکر ایک سمت کو
اُنھین لے چلی ہر چند شہزادہ بدیع الملک نے اور خضران بن عمرو نے
کوشش کی مگر کچھ کارگر نہ ہوئی اور مار سیاہ صاف شہزادہ کو لیے چلا گیا
شہزادہ بدیع الملک جلدی سے نماز سحر ادا کرکے اپنے مقام پر واپس
آئے اور نہایت متردد و پریشان بیٹھے تھے کہ خضران نے عرض کی حضور
اسرار اختر شناس منجم کو طلب کرنا چاہیے چنانچہ منجم اختر شناس کو بلوائے
اُس سے حال سفر اور شہنشاہ گوہر کلاہ کے دفعتہً غائب ہوجانے کا
حال دریافت کیا اختر شناس نے اپنے علم نجوم و رمل کے زور سے
بتلانا شروع کیا کہ شاہزادہ کو ایک ساحرہ لے گئی ہی اُسکا رہا ہونا وقت پر منحصر
ہی اگر خضران بن عمرو اگر شہزادہ کی تلاش مین جائینگے تو یقین ہی کہ شاہزادہ کا پتہ
بتلائے اور بہت جلد وہ آپ سے آکر ملین اور بہت شان و شوکت سے
تشریف لائین چنانچہ شہزادہ بدیع الملک نے خضران سے مخاطب
ہوکر فرمایا کہ خواجہ تم شاہزادہ کی تلاش مین جاؤ اور جہانتک ممکن ہی کوئی
دقیقہ سعی و کوشش مین باقی نہ رکھنا خضران نے دل مین خیال کیا کہ یہ
وقت کوئی عذر و معذرت پیش کرنے کا نہین ہی کیونکہ یہ شاہزادہ کے
مزاج سے خوب واقف ہین اور سابق مین ایسا ہوچکا ہی کہ ذرا سے عذر و حیلہ
پیش کرنے مین مزاج شاہزادہ کا برہم ہوگیا اور نہایت بیرونی و ناراضی ظاہر
کی اس خیال سے اُنھون نے کوئی عذر و حیلہ نہ کیا اور عرض کیا کہ مجھے آپکے
حکم مین کیا عذر و انکار ہوسکتا ہی مین بجان و دل سے ایک ادنے بندۂ درگاہ و مترصد فرمان ہون مین ابھی
بسر و چشم فوراً روانہ ہوتا ہون اور آپ کے اقبال سے شاہزادہ کا پتہ
لگاکے حاضر خدمت ہوتا ہون حتے المقدور اپنے کوئی دقیقہ کوشش و
تلاش مین فروگذاشت نہ کرونگا اور خدا نے چاہا تو بامراد واپس آؤنگا آپ
میری واپسی تک اسی مقام پر قیام فرمائین چنانچہ شہزادہ کے اُسی صحرا مین مقام کیا

لشکر کو حکم دے دیا کہ یہین فروکش رہے اور خسران بن عمرو منطورہ کا رہنے والا دیا تا کہ
ستمگر لائی حیلہ باے ناحق سے تنگ و چست ہو کر یہان سے ایک سمت
کو روانہ ہوے انکو تو رہنے دی یہین چھوڑا جاتا ہی اور حال سیف جباد و ساحرہ کا
عرض کیا جاتا ہی کہ یہ شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ کو لیے ہوے قریب اسنے
مقام کے پہونچی اور غلطک مارکے اسنے شکل انسانی پیدا کی نہایت حسین
وجمیل برس پندرہ ایک کا سن و سال تیر مژگان و ابرو ہلال پوشاک مفرق
پہنے زیور و جواہر سے آراستہ و پیراستہ کنگھی چوٹی کیے ہوے بنی سنوری اپنے
تئین بزور سحر پری جمال بنا کر سامنے آئی اور شاہزادہ سے اپنا تعشق ظاہر کیا
اور حد درجہ کی الفت و محبت کا اظہار کر کے بکمال اختلاط و گرمجوشی ان سے
طالب وصل ہوئی اور دل خواہش کرنے لگی کہ تمھارا حسن و جمال دیکھ کر
مین تم پر فریفتہ ہوئی ہون دل مشتاق سینہ مین طپان ہی کلیجہ فرط شوق مین ہاتھون
اچھل رہا ہی جب خیال آتا ہی دل مضطر بیچین ہو جاتا ہی مین نہین چاہتی ہون
کہ تم آن فیل سوار کے ہاتھ سے تجھ سا محبوب تم طلعت کیوان منزلت قتل
کیا جاے اور تمھارے حسن و جمال کے آگے اسکی کیا حقیقت ہی مین تم کو
اسپر ترجیح دیتی ہون اور ہزار جان سے تم پر شیفتہ و دلدادہ ہون۔ میرا نام
سیف جباد ہی اور مجکو یہ طاقت ہی کہ مین جس ملک کو چاہون تمھارے
قبضہ و اختیار مین کر دون بس اگر تم میرا کام دل مجھے دو اور اپنے وصل
سے مجکو شاد کام کرو تو مین تم کو کمال مرتبہ اعلے پر پہونچا دونگی اور نہایت صاحب
اقتدار کر کے کسی ملک کا تم کو فرمانروا کر دونگی شاہزادہ نے فرمایا کہ او مکارہ
تو نہایت بد وضع معلوم ہوتی ہی کہ تو اپنے معشوق کی خاطر سے مجکو اٹھا لائی ہی
اور اب میرا حسن و جمال دیکھ کر مجھ سے مرتکب فعل شنیع ہوا چاہتی ہی تیرا کیا
اعتبار ہی اگر مجھ سے بہتر کسی کو پائے گی تو اسکو دیکھ کر پھسل جائے گی تو خوب
سمجھ لے کہ ہم لوگ خدا پرست اس فعل کو نہایت قبیح جانتے ہین اور ساحرہ عورتون
سے ہم لوگون کو نفرت کلی ہی اگر بالفرض انکا حسن و جمال اصلی ہو بدکش اور
زاہد فریب بھی ہو تو ہم لوگ آنکھ اٹھا کر نہین دیکھتے تو کیا ہم کو اپنے دام مکر و
فریب مین پھنسا سکتی ہی چل دور ہو میرے سامنے سے جب اس ساحرہ
نے دیکھا کہ شاہزادہ کسیطرح رضامند نہین ہوتا تو اسنے مجبور ہو کر یہ ترکیب
کی کہ شاہزادہ کو بارگاہ قران مین لے گئی یہان دربار قران فیلسوار
کا آراستہ ہی تمام سردار اسکے دنگلون اور کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین اور یہ
بکمال کبر و غرور تخت پر بیٹھا ہوا حکمرانی کر رہا ہی کہ اس ساحرہ نے لا کر
شاہزادہ کو پیشکش کیا اسنے اسیوقت آہنگرونکو بلوا کر شہزادہ کو سلسل بہ قید

آہن کرادیا ہاتھو نمین ہتکڑیان پیرون مین بیڑیان گلے مین طوق بغلو نمین خاردار
لٹو وغیرہ تمام جسم مین قید آہن پہنا کر مسلسل وسطوتی کردیا چونکہ سیف جادو
اس لیو سف جمال کی صورت زیبا پر عاشق وشیدا ہوچکی ہی اسوجہ سے یہ ایذا
کڑی جوانہ اسنے دیکھی اس سے اٹھائی نہ گئی یہ تو وہانسے رخصت ہوکر اپنے
مسکا نپر چلی گئی اور یہان قران نے دیکھ کر کہا کہ تم نے اور تمھارے باپ نے
تمام ملک کو تباہ و برباد کیا اور لکھو کھا بندگان خداوند کا خون ناحق اپنی گردن
پر لیا اب اُسکے عوض مین تم کو مین قتل کرنا چاہتا ہون یہ کہکے جلاد کو طلب کیا
رستم فیلسوار اسکا سپہ سالار جو پہلو مین بیٹھا ہوا تھا اسنے بادشاہ سے دیکھ کر
کہا کہ ایسے جوان کا یون قتل کرڈالنا اچھا نہین ہی اس سے صاف ظاہر ہوتا ہی
کہ اسکا کوئی وہان ہمسر نہ تھا جو اُسکو اسطرح مجبور کرکے بہ حالت بے بسی
قتل کرادیا لہذا مین چاہتا ہون کہ اس سے مقابلہ کرکے اور زیر کرکے اسے
قتل کرون بادشاہ نے کہا ایسا نہین ہوسکتا اور جلاد سے کہا مار تلوار اُدھر
جلاد نے تیغہ اُٹھایا ساتھ ہی رستم فیلسوار چمک کر اُٹھا اور ایک طمانچہ
جلاد کو مارا کہ وہ پھڑک کر گرا اور واصل جہنم ہوا بس یہ معرکہ دیکھکر قران فیلسوار
نے اور سردارون و پہلوانو نکو حکم دیا کہ مار لو اس نمک حرام رستم کو اسنے
غضب کیا کہ جلاد کو مار ڈالا اور ہمارے حکم مین رخنہ ڈالدیا اور ایک خدا پرست
کو جسکے باپ نے لکھو کھا بندگان خداوند کا خون ناحق کیا ہی اور تمام ملک خراب
و برباد کردیا ہی اُسکو رہا کرنا چاہتا ہی تم لوگ یہ حال دیکھتے ہوا اور مار نہین لیتے
ہو اس حرامزادہ کور نمک کو جسنے اپنے ولی نعمت کی حکم مین رخنہ پردازی کی
بس بادشاہ کی زبان سے یہ سننا تھا کہ اسپر لوگ ٹوٹ پڑے اور لگی تلوار
چلنے شہزادہ شہنشاہ گوہر تکلاہ نے جو یہ معرکہ دیکھا یا یزدان پاک کہکر اب جو
ہتکڑی کو بیڑی مین ڈالکر زور کیا تو قید آہن کو مثل تار عنکبوت کے توڑ کر پھینکدیا
اور آپ بھی کسی کی تلوار چھینکر لڑنے لگے یہ معرکہ دیکھکر قران فیلسوار شہزادہ
کیطرف جھپٹا یہ کہتا ہوا کہ اس نمک حرام نے مجکو چھڑا دیا مگر کگذارم کہ از دست
من زندہ و سلامت بدر روی یہ کہکے اور جھپٹ کے تیغہ مارا شاہزادہ نے تیغہ کا وار
خالی دیا اور اسکا بند دست پکڑکے جھٹکا مارا کہ یہ جھکا بس شہزادہ نے کمر زنجیر کا
بند پکڑکے اسکو اُٹھا لیا اب اسنے دیکھا کہ شہزادہ کے ہاتھو سے بچنا
ممکن نہین اور کسیطرح جان نہین بچ سکتی بس یہ گھبرا کر کہنے لگا کہ امان شہزادہ
نے فرمایا بشرط ایمان اسنے قبول کیا شاہزادہ نے چھوڑ دیا اسنے فوج کو منع
کیا کہ خبردار اب شہزادہ پر ہاتھ نہ اُٹھانا مین نے اطاعت انکی اختیار کی
یہ سنکے شہزادہ کو لاکر مقام صدر پر بٹھایا اور لاشونکو اُٹھوا کر بارگاہ کو پاک

لاف کرادیا اور از سر صدق کلمہ طیبہ پڑھکر فوج و لشکر کے یہ مسلمان ہوا اور حقیقت
سے شاہزادے کی خوب واقف ہوکر کل لشکر کو اور فیلون کو اپنے ہمراہ لے کر
بیموقت اسنے کوچ کیا اور ہمراہ رکاب سعادت انتساب شاہزادہ عالیجاہ
کے بڑے کروفر سے روانہ ہوا ایک منزل اسنے طے کی تھی کہ دیکھا سامنے سے
سیف جادو پیدا ہوئی آثار غیظ و غضب اسکے چہرہ سے نمایان تھے اسنے
یکھ کر کہا کہ ہمارے قبضہ سے اب باہر ہوئے جاتے ہو بھلا اب مین تمھین کب
چھوڑتی ہون یہ کہکر اسنے ایک ناریل کھینچکر فلک کیجانب مارا اور وہ ہوا سے
سمان ہوکر چٹخا اور اُسمین سے ایک ابر پیدا ہوا اور روہ آکر تمام فوج پر چھا گیا
اور کل فیلو نیر محیط ہوگیا اور اُسمین سے بارش ہونے لگی اُسکی یہ تاثیر تھی کہ
جسپر ایک بوند پڑی وہ پتھر کا ہوگیا اب جو دیکھا تمام فوج اور سردار و قران فیلسوار
مع شاہزادہ عالیوقار کے سب پتھر کے ہوگئے سیف جادو علیحدہ افسوس
کنان ایک درہ پہاڑ پر آکر پہونچی یہ کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی اور افسوس کر رہی
تھی کہ سامنے سے ایک بڑھیا کچھ انڈے وغیرہ لیے ہوئے ایک لاٹھی بانس
کی اسکے ہاتھ مین سوسی کا پاجامہ پہنے جسمین سیکڑون پیوند لگے ہوئے ٹوٹا
جوتہ پانون مین جسکے کلے پھٹے ہوئے جاسوسی کرتی ہوئی سامنے سے پیدا
ہوئی اُسی درہ پہاڑ کیطرف سے یہ چلی آتی ہے ہاے افسوس کرتی ہوئی سیف
نے پوچھا کہ تو کون ہے بڑھیا نے دیکھ کر کہا کہ بلا لون مین نے سُنا تھا یہان
لشکر اترے گا مین انڈے لے کر واسطے فروخت کے یہان آئی تھی یہان آکر
دیکھا تو اور ہی صورت نظر آئی کہ سب اپنی ہئیت سے گذر گئے ہین اور یہ
کہکر چہکون پہکون رونے لگی اور بیان کرنا شروع کیا کہ ہاے مین کیون اپنے گھر
سے چلکر خراب ہوئی اور مفت مین تکلیف منزل کی مجکو اُٹھانا پڑی مین
کمبخت کیا جانتی تھی ورنہ اسقدر زحمت کیون برداشت کرتی خداوند غارت
کرین اُسکو جسنے اس لشکر کو پتھر کا بنا دیا کہ میرا نقصان بھی ہوا اور منزل کی
تکلیف بھی ہوئی یہ کہتی جاتی ہے اور پھوٹ پھوٹ کر رو رہی ہے چنانچہ یہ زار نالی
بڑھیا کی سُنکر سیف جادو نے کہا او بڑھیا تو اپنے پھوٹے کے لیے
خواہ مخواہ کسی کو کوستی ہے اور اسقدر چہکون پہکون روتی ہے جو کچھ تیرا نقصان
ہوا ہو مجھ سے لیلے لا انڈے لا بڑھیا نے انڈا اسکے ہاتھ مین دیا اسنے
اُٹھا کے پتھر پہ کھینچ مارا انڈا ٹوٹا اُسمین جو دیکھا تو بجاے زرد ہ ایک بقہ
نکلا اور شل تیر کے اُڑکے اسطرف کو چلا اسنے کہا ارے یہ کیا اتنا کہنا
تھا کہ ایک چھینک اسکو آئی اور یہ بیہوش ہوکر گری اُسوقت سوا اسکے
اسکے مار ڈالنے کے اور کوئی صورت نہ تھی کہ یہ لوگ جو پتھر کے ہوگئے تھے

اپنی ہئیت اصلی پر آئے لہذا خضران نے نعرہ کیا کہ منم خضران بن عمرو اور نکالے
خنجر اس صفائی سے ایک ہاتھ مارا کہ اسکے دو ٹکڑے ہوئے اسکے مرتے ہی
صدائے گیرودار بلند ہوئی آندھی سیاہ چلنے لگی ہر سمت غل مچاتے تھے بگولے
خاک اڑاتے تھے برقین کوند کوند کر گرتی تھین شعلے چہار طرف آتش افشانی
کرتے تھے برف باری سنگ باری کل بلیات کا تھوڑی دیر تک زور شور رہا
چند ساعت کے بعد یہ بلائین برطرف ہوئین ہیر نے اسکے صدا دی کہ کشتی مرا
نام من سیف جادو بود افسوس مردیم وجاندادیم وبہ مطلب خود نرسیدیم
اب جو دیکھا تو لشکر کے لوگ پھر اپنی ہئیت اصلی پر آئے شہنشاہ گوہر کلاہ
نے بہت تعریف کی اور قران فیلسوار نے خضران کی بہت مدح و
ثنا کی اور بہت کچھ بادشاہ نے انکو دیا اور کہا کہ آپ نے بڑا کار نمایان کیا کہ ہم
سب کی جانین بچائین نہ آپ اس مقام پر پہونچکر عیاری کرتے نہ ہم لوگ
اپنی ہئیت اصلی پر آتے یہ کہکے تصدق وغیرہ شاہزادہ پر سے اتروایا اور لشکر
مین خوشی کے شادیانے بجنے لگے اسروز وہین مقام کیا شب بھر آرام کیا
پھر رات رہے سے لشکر مین کمر بندی ہونا شروع ہوئی ہنگام سحر شہنشاہ
گوہر کلاہ وقران فیلسوار مع کل فوج ولشکر کے روانہ منزل مقصود ہوئے
خضران بن عمرو پہلے سے یہ خبر دینے شاہزادہ بدیع الملک کو چلے کہ
شاہزادہ عالم بخیر ومحبوبی تشریف لاتے ہین اور قران فیلسوار مع اپنے
سپہ سالار اور سرداران لشکر کے اور کل فوج وسپاہ کے مطیع ہوکر ہمراہ رکاب
شاہزادہ عالیمقدار کے ہے اور ہین نے اس ساحرہ کو جو شہزادہ کو لیگئی تھی
آپ کے اقبال سے واصل جہنم کیا اس ساحرہ نے وہان بڑا ہنگامہ برپا
کیا تھا اور شہزادہ کے دشمنو نکو مع قران فیلسوار اور کل اسکی فوج وسپاہ
کے پتھر کا بنا دیا تھا غرضکہ خضران نے کل واقعہ جو گذرا تھا شہزادہ
بدیع الملک کے سامنے بیان کیا اور مبارکباد دی شہزادہ بلند اقبال
نے یہ مژدۂ جانفزا سنکے سجدۂ شکر ادا فرمایا اور چندر فیقون کو حکم دیا کہ استقبال
کرکے شاہزادہ کو لاؤ غرضکہ چند رفیق ومصاحب گئے اور شاہزادہ کو باعزازو
اکرام لاکر داخل بارگاہ کیا بدیع الملک کو شاہزادہ کے آنے کی نہایت
خوشی ہوئی اور کل لشکر مین جو شاہزادہ کے یک بیک غائب ہوجانے
سے افسردگی چھائی ہوئی تھی وہ مبدل بفرحت وانبساط ہوئی ہر شخص شادان
وفرحان ہوکر خوش وخرم ہوا اسقدر دن اور رات عیش وعشرت مین گذرے
دوسرے روز صبح کو شاہزادہ بدیع الملک با اقبال مع کل فوج ولشکر
کے پھر بیابان گرد باد کیطرف منضت فرما ہوئے اور یہ قصد کیا کہ وہین سے

ادہ کعبہ جاؤنگا اور بادشاہ اسلام کا انتظار کرونگا بس یہ تہیہ فرما کر روانہ ہوا
ی تماحل و قطع منازل کرتے ہوئے چٹیل میدانون اور گرم و خشک ریگستانون
ی صعوبتین اُٹھاتے ہوئے ایک صحرا سے ہولناک مین پہونچے جسمین
نام و بہزار دشواری طے کیا اس صحرا سے ہولناک مین تمام لشکر کو بے
یاہ ہونے کے بڑی تکلیف برداشت کرنا پڑی کہ نہین مشکیزون اور
ر جو بھرے ہوئے لشکر کے ہمراہ تھے قناعت کی گئی اور کہین چشمہ
یا اس جنگل کی گرم ہوا مین صرصر عاد کا دم بھرتی تھین اور راہ
یتی تھین الغرض خدا خدا کرکے اُس صحرا کی مسافت کو طے کیا اور شب کو بیابان
من کوہ مین لشکر کا قیام ہوا صبح کو پھر منزل مقصود کا رستہ لیا اسیطرح چلتے
چلتے جبکہ قریب بیابان گرد باد کے پہونچے تو دیکھا کہ وہ صحرا تمام گرد باد ہے اور
سقدر پُرآشوب و پُرغبار ہورہا ہے کہ راہ نہین معلوم ہوتی اور جو گرد صحرا اڑتی ہے
ور اُس گرد باد سے اپنا ہم جنس سمجھ کر ملتی ہے وہ شعلۂ آتشبار ہوکر جل جاتی ہے
ہر ذرہ اُس ریگ بیابان کا اخگر کا کام کرتا ہے بشر کی کیا مجال ہے جو اُس گرد باد
پرآشوب مین قدم رکھ سکے یا اُس گرد و غبار مین جانے کی جرأت کرے بڑے
ڑے بہادرون و پہلوانون کا اُس تیرہ و تار غبار کو دیکھ کر زہرہ آب ہوتا ہے
ور قدم رکھنا اُسمین تو نہایت دشوار و محال ہے الغرض اس حال کو دیکھ کر چند
یارون و سردارون نے آکر بیان کیا کہ دور سے ہم نے یہ کیفیت دیکھی ہمین معلوم
یہ کسطرح کا بیابان ہے اور یہان کی کیا کیفیت ہے یہ حال شہزادۂ عالی مرتبت نے
ربانی عیارون و سردارون کی سُنکر لشکر کو تو اسی مقام پر فروکش ہونے کا حکم
دیا اور زہرا سے اختر شناس کو طلب کرکے انسے یہ سب ماجرا بیان کیا منجم
ندکور نے بقاعدۂ علم نجوم و رمل کچھ کیفیت بیان کی خضران بن عمرو بھی اس
مشورہ مین شریک تھے ہر شخص اپنی اپنی رائے ظاہر کرتا تھا آخر الامر یہ مصلحت
قرار پائی کہ پہلے دو چار قیدی کسی میعاد والے بلکہ حبس دوام بعبور دریائے
شور کی جنکو سزا دی گئی ہے اُنکو اس بیابان کیجانب بھیجا جائے اور اُنسے یہ کہا
جائے کہ تم اس بیابان کیجانب جاؤ اور وہان کی خبر لاکر حال وہانکا بیان کرو
تو تم رہا کردیے جاؤگے اور انعام بھی تم کو عنایت ہوگا چونکہ قید کی سختیان
جھیلتے جھیلتے وہ اپنی جان سے عاجز تھے انھون نے غنیمت جان سے جانا
منظور کیا چنانچہ پانچ قیدیونکو اجازت دی گئی کہ تم ہتھیار لگاکر بیابان گرد باد
مین جاؤ اور وہان کی خبر لاکر حضور مین عرض کرو تمھاری رہائی بھی ہوجائیگی
اور انعام بھی ملے گا بس یہ پانچون قیدی خوشی خوشی مسلح و مکمل ہوکر بیابان
گرد باد کیجانب روانہ ہوئے جب قریب حد بیابان کے پہونچے تو اُس گرد مین سے

پچھ گرد علیحدہ ہوکر گرمی اور ان پانچون کو لپٹ کر لیگئی اور اسی گرد مین لے جاکر
شریک کیا اور پانچ شعلہ آتش نکلکر گل ہوگئے یہ معرکہ جو لوگ کہ دور کھڑے
دیکھ رہے تھے انھون نے آکر شاہزادہ کے حضور مین من وعن بیان کیا
شاہزادہ نے سنا اور خضران بن عمرو سے فرمایا کہ ای یار صادق ودوستدار موافق
اب اسکی کیا تدبیر کیجائے عرض کیا کہ حضور کی عقل سے مین زیادہ عقل نہین رکھتا
حضور کا جیسا ارشاد ہو یہ آپ کا تابعدار سراپا انکسار بجا لائے ہر چند کہ
زاد راہ حسب کایہ معمول تھا کہ سفر کے واسطے وہ ضرور رجعت وتکرار فرماتے تھے
کہ اُس مقام پر خرچ کرنا پڑے گا وہان کے لوگونکو کچھ دینا ہوگا تو ضخواہ مجکو
جانے نہین دیتے ہین تنخواہ جو سرکار والا سے قدر قلیل ملتی ہو وہ اہل وعیال
کے خرچ کو کفایت نہین کرتی اُن لوگونکو بھی کچھ خرچ کے لیے دیدے جاؤن
کچھ تو ضخواہ ہولون کو دون تاکہ وہ مجکو کھین نہین غرضکہ اسیطرح کے حیلہ وحوالے
کرکے میلے کچھ روپیہ ضرور وصول کر لیتے تھے جب کسی مقام پر جانے کی حامی
بھرتے تھے لیکن مین ان امور کو مکروہ سمجھتا ہون شاہزادہ نے ہنسکے فرمایا
کہ مال تو آپ کا حاصل ہوگیا گو آپ نے ظاہرا طلب نہین کیا لیکن اشارۃً
وکنایۃً اپنے حسن طلب کے پیرایہ مین خواہش ظاہر کی خیر مطلب آپکا
بھی پورا ہوجائے گا پانچ ہزار روپیہ آپ کو اس کام کے معاوضہ مین ملے گا
آپ کسی ترکیب سے اُسکا حال دریافت کیجیے خضران نے عرض کیا کہ
مین تو پہلے ہی گذارش کرچکا ہون کہ مجکو آپ کی تعمیل ارشاد مین کبھی عذر ہوا ہی
نہ ہوگا مین جاتا ہون اور حتے الامکان وہان کی خبر لاتا ہون لیکن آپ اس
مقام سے لشکر کو آگے نہ بڑھایئے گا نہ خود نقل وحرکت کرکے کہین جایئے گا
کیونکہ یہ صحرا پر آشوب ہی واللہ اعلم کیا افتاد پڑے اور کس آفت کا سامنا
ہو پھر اُسوقت کچھ بنائے نہ بن پڑے گی اور سخت تکلیف اُٹھانا پڑیگی
لہذا بہتر ومناسب یہی ہی کہ حضور لشکر ہی مین قیام فرمائین کہین سیر وشکار کو
بھی ہرگز نہ جائین اور لشکر بھی اسی جگہ خیمہ زن رہے تاوقتیکہ غلام خود واپس
نہ آئے یا خبر آپ کو نہ ملجائے کہ وہ جان نثار بھی آتش بار ہوکر اسی غبار
مین مل گیا یہ کہکر آپ نے روزنامچہ سفر نکالا اور اسمین احکام وغیرہ مطالعہ
کرنا شروع کیے اور ایک سمت کو تجویز کرکے جسطرف حکم روزنامچہ سے
ہوا تھا یہ اُسطرف کو روانہ ہوئے زنبیل وکسوت عیاری انکے پاس ہر
باتہائے عیاری سے چست وچالاک بنے ہوئے قنطورہ زربفتی وپاتابہ
سفر لاتی حیلہ ہائے ناحق سے آراستہ وپیراستہ ہوکر باد مہے آپ نے
پیرون مین باندھ لیے اور سمت مقررہ کیطرف چل نکلے تھوڑے ہی عرصہ

ہین یہ سبب باد مہرون کے یہ رہبری کرتے ہوئے بہت دور نکل گئے اور ایک
مقام پر ٹھہر کے انھون نے دیکھا تو دور سے ایک قصر عالیشان نظر آتا ہی اور اس
قصر سے علیحدہ ایک دوسرا مکان اور ہی کہ اسمین کچھ لوگ آتے جاتے ہوئے
معلوم ہوتے ہین انھون نے وہین سے اپنی شکل ایک درویش قلندر کی بنالی اور
کچھ اوچھے ہوکر جس سے ہانکتے ہوئے معلوم ہون یہ آکر اس مکان کے قریب
پہونچے وہ لوگ انکو دیکھ کر نہایت خائف و پریشان ہوگئے اور گھبرا کر
شاہ صاحب کو دیکھنے لگے آپ ایسا لباس عمدہ و پر تکلف زیب تن کیے
ہوئے ہین کہ جسپر نگاہ نہین ٹھہرتی جواہر اسپر تمام نصب کیا ہوا ہی اور کلاہ
چار ترک جسکے ہر گوشہ مین جواہرات بے بہا نصب ہی زیب سر کیے ہوئے
بڑے بڑے بال دوش پر پڑے ہوئے بیراگی ہاتھ مین اس وضع سے آپ
تشریف لائے ایسا خوش جمال اور خوش وضع درویش ان لوگون کی نظر سے
کبھی گاہے کو گذرا تھا بس صورت دیکھتے ہی سب کے سب متعجب و متحیر
ہوکر رہ گئے کچھ لوگون نے شاہ صاحب کو دیکھ کر سلام کیا اور کچھ لوگون نے
یہ تجویز کیا کہ یہ سونے کی چڑیا ہاتھ آئی ہی اسکو لوٹ لو بس اسمین سے دو
تین آدمی جھپٹ کر جا ہی پڑے کہ لپٹ کر انکا لباس چھین لین اور شاہ جی کو
پکڑ لین کہ شاہ صاحب نے یہ حالت دیکھ کر اپنے دونون ہاتھ جھٹک دیے
کہ جاؤ حرامزادون حباب بیہوشی آپ کی گھاتیون مین دبے ہوئے تھے
کہ وہ ان لوگون کے دماغون پر پڑے اور ٹوٹے یہ لوگ معاً بیہوش ہوکر
گر پڑے بس یہ حال دیکھ کر یہ لوگ نہایت خائف ہوئے اور شاہ صاحب
کی خدمت مین دست بستہ حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضور آپ انکو زندہ کر دین
یہ لوگ اپنی بے ادبی کی سزا پاگئے آپ نے فرمایا کہ ان حرامزادون نے
بڑی گستاخی کی تھی اس حرکت کی انکو سزا دی گئی انکا مرجانا ہی بہتر تھا جب
ان لوگون نے بہت منت و عاجزی کی قدمون پر شاہ صاحب کے
گر پڑے اور گریہ وزاری کرنا شروع کی تو آپ نے فرمایا کہ خیر تم لوگون کی
منت و سماجت پر مجکو رحم آگیا لو یہ پھول لے جاؤ انکو سنگھا دو یہ زندہ
ہوجائینگے یہ کہکے شاہ صاحب نے ایک پھول نکال کر دیا ان لوگون نے
لے جاکر سنگھایا پھول سونگھتے ہی وہ لوگ اٹھ بیٹھے اب تو یہ لوگ
شاہ صاحب کے قدمبوس ہوکر بلا گردان ہوئے اور کمال معتقد ہوگئے
اب اُن لوگون نے بکمال ادب پوچھنا شروع کیا کہ حضور جو صحرا ے
پر آشوب مین تشریف لائے کہ جہان آجتک کوئی نہین آیا تھا آپ
یہانتک کیونکر منزلین طے کرکے آئے اور کیونکر کھانے پینے کا بندوبست

کیا کیونکہ اس صحرائے پر آشوب مین کوسون اور منزلون بوے عمرانات تک
نہین آتی بشر کی تو کیا تاب وطاقت ہی کہ اس صحرائے ہولناک مین قدم
رکھ سکے آپ ایسے جامع کمالات ہین جو صحیح وسالم اس مقام تک پہونچے اور
آپ کے بشرے پر کوئی تکان اور کسل راہ صعوبت سفر بالکل نہین معلوم ہوتی
آپ کے صاحب کمال ہونے مین کوئی شک وشبہہ نہین شاہ صاحب نے
اُن لوگون کی متعجبانہ تقریر سنکے ارشاد فرمایا کہ مین معدن ہون ہر شی کا اور کل
اشیاء عالم کا خزینہ میرے قبضہ اقتدار مین ہی تمھین جس چیز کی خواہش ہو بیان کرو
مین نے الفور حاضر کردونگا اُن لوگون نے یہ حال سنکے عرض کیا کہ جو کچھ آپ
ارشاد فرماتے ہین بہت بجا اور درست ہی یہ کہکے شاہ صاحب کو لاکر مقام صدر
پر بٹھایا اور پچاس ساٹھ آدمی اُنکی خدمت مین دست بستہ حاضر ہوئے اب
کسی نے آب سرد مانگا کسی نے شراب وکباب کی خواہش ظاہر کی کوئی طعام
لذیذ وخوشگوار کا طالب ہوا کسی نے پھول وغیرہ خوشبو کے طلب کیے
کسی نے میوہ جات تر ہر ایک ملک کے فرمائش کی کسی نے کپڑے کی قسم
سے کسی نے ادویہ وغیرہ غرضکہ مختلف اقسام کی خواہشین ہر ایک شخص نے
ظاہر کین شاہ صاحب نے ہر ایک شخص کی خواہش کے مطابق چیزین طلب
کرنا شروع کین زنبیل کیطرف ہاتھ لیگئے اور جسکی جو خواہش تھی کہا
لاؤ بس فورا نکالکر اس سائل کو دیدی اس عجائبات کے دیکھنے سے یہ سب
لوگ نہایت متعجب ہوئے اور حیرت کے عالم مین سب کے سب دنگ
ہوگئے آپ نے فرمایا کہ بھی انکی قیمت پہلے دیدو پھر شوق سے اپنے
مصرف مین لاؤ ہر شخص نے ان اشیاء کی قیمت دے دے کر ہر ایک چیز کو
اپنے مصرف مین لانا شروع کیا اور نہایت تعریف کی کہ کیا عمدہ ذائقہ کی چیزین
ہین کہ جنکی صفت وثنا ہم لوگون کی زبان سے ادا نہین ہو سکتی ہم نے
آجتک ایسی لذیذ چیزین نہین کھائین کسی نے کہا کہ ہم نے ایسا آب سرد و
خوشگوار نہین پیا کسی نے عرض کیا کہ ایسی عمدہ شراب ارغوانی ہم نے کبھی
نہین پی نہ ایسے لذیذ کباب کھائے غرضکہ کسی نے کپڑے کی کسی نے
پھولون کی خلاصہ یہ کہ ہر ایک شخص نے اپنی مطلوبہ چیز کی تعریف کرنا
شروع کی اور ہر شخص محو حیرت ہوگیا اور آپس مین کہتا تھا کہ جب ایسے
صاحب کمال ہین جب تو اسطرح بیخوف وخطر ایسے صحرائے ہولناک مین
تشریف لائے اور اس قصر معلے تک پہونچے اور کیطرح کا گزند نہین پہونچا
اب شاہ صاحب نے اُن لوگون سے پوچھا کہ تم لوگ اس مقام پر کیون
مقیم ہو اور کیا باعث ہی تمھارے یہان رہنے کا اور یہ تالاب خوشنما کیسا ہی اور

عمارت بنوائی ہی اور اس بیابان گرد باد مین یہ قصر رفیع کنگرے تعمیر کیا ہی اُن لوگون سے
عرض کیا کہ جناب شاہ صاحب خضر ریاضت کش ایک بزرگ تھے آپنے یہان
آکر رہنا ہی اور ہم لوگ بطور مجاور کے واسطے حفاظت و نگہبانی قصر کے مقرر کیے
گئے ہین یہ وجہ ہی ہمارے یہان رہنے کی اور اُن درویش حقیقت کیش کی ایک
بیٹی ہی کہ نام اُسکا ملکہ ماہ قلندری ہی نہایت حسین وجمیل کہ حسن وخوبی مین وہ
بےنظیر نہین رکھتی وہ سال بھر کے بعد عرس کرنے کے لیے اس مقام پر تشریف
لاتی ہین اور کچھ اور لوگون کے بھی مزار یہان بنے ہوئے ہین کہ جنکا مفصل حال
ہم لوگونکو معلوم نہین ہی بس اب زمانہ عرس کا قریب آگیا ہی طیاری سامان عرس
کی ہوا چاہتی ہی شاہ صاحب نے یہ کیفیت سنکے ان لوگون سے پوچھا کہ بھئی
اُس عرس مین ہم بھی شریک ہوسکتے ہین اُن لوگون نے عرض کیا کہ آجتک
تو کوئی شخص غیر یہان شریک نہین ہوا لیکن آپ مین چونکہ ایسے کمالات ہین
اور آپ مخزن اور معدن ہین تمام اشیاء عالم کے کیا عجب ہی کہ آپ بسبب اپنے
کمالات کے شریک ہوسکین یہ عرس تین روز تک رہتا ہی اور تیسرا دن
جو آخری ہی وہ لائق دید ہی کیا مضائقہ ہی آپ عرس کے دن تک اس مقام پر
قیام فرمائین اور زمانہ عرس کا اب بہت قریب ہی اور کیفیت عرس کی قابل دیدار
آپ ایسے صاحب کمال کے ملاحظہ کرنے کے لائق ہی چنانچہ قصر کے
ایک درجہ مین شاہ صاحب کے قیام کی تجویز ہوئی اور شاہ صاحب نے
اُس درجہ مین قیام فرمایا طرفۃ العین مین سب سامان آسایش مہیا ہوگیا وہ
لوگ شاہ صاحب کے کمالات دیکھ دیکھکر نہایت متعجب ہوتے تھے
کیا دیکھتے ہین کہ اُس درجہ مین فرش بچھا ہوا ہی ایک پلنگڑی جواہر نگار لگی ہوئی
اُسپر بچھونا نہایت صاف و پاکیزہ بچھا ہوا لگے رکھے ہوئے ہین اور اُسپر
شاہ صاحب آرام کر رہے ہین اور چار نازنینان پری پیکر مثل کنیزون کے
اُنکے پانوں دبا رہی ہین بھی کوئی نازنین حسین وجمیل پُرنور ولباس سے آراستہ
و پیراستہ پلنگڑی کے قریب بیٹھی ہوئی ستار بجا رہی ہی کبھی ناچ رنگ ہو رہا ہی
کبھی رقص و سرود کی آراستہ ہی کبھی دیکھا دسترخوان وسیع بچھا ہوا ہی اُسپر
طرح طرح کے کھانے لذیذ و نفیس چنے ہوئے ہین دنیا کی ہر نعمت
دسترخوان پر موجود ہی خدمتگار صراحیان برف کی لیے حاضر ہین کبھی صحبت
پینو شیخی کی آراستہ ہی گشتیان شراب کی رکھی ہوئی ہین اُسمین کنٹر و شیشہ
مے گلرنگ سے بھرے ہوئے گچھے سے منھ اُنکے بندھے ہوئے نورہ
پوش نہایت مغرق ڈھکے ہوئے جامہاے نقرئی و طلائی رکھے ہوئے
کباب و گزک انواع و اقسام کے موجود ہین کسی روز اس درجہ مین دیکھا کہ

خوب روشنی ہو رہی ہے جھاڑ فانوس لمپ وغیرہ روشن ہین کبھی گلدستے رکھے
ہوئے شیشہ آلات وغیرہ سے مکان آراستہ و پیراستہ ہے غرضکہ ہر روز اسیطرح
کے سامان نئے طرز سے دیکھنے مین آتے یہ لوگ یہ عجائبات دیکھ کر نہایت
متعجب ہوتے تھے کہ واقعی شاہ صاحب بڑے صاحب کمال ہین کہ ہر ایک
قسم کا سامان روز دکھائی دیتا ہے اور صبح کو وہ غائب ہو جاتا ہے یہ کوئی بادشاہ
ہین یا جن کی قسم سے ہین کچھ سمجھ مین نہین آتا مگر صاحب کمال ہونے مین
اسکے کسیطرح کا شک و شبہ نہین یہ لوگ تو اس حیرت مین ہین اور آپسمین
اسکے عجائبات و کشف و کرامات کے تذکرے کیا کرتے ہین تا اینکہ زمانہ عرس
کا آپہونچا اور ملکہ رضیہ خاتون کی سواری بڑی دھوم دھام کمال شوکت و
شان سے اُس قصر مین آئی یہ ملکہ وزیرزادی ہے ملکہ ماہ قلندری کی اور
واسطے طیاری قصر اور سامان عرس کے ملاحظہ کرنے کے آئی ہے اُسکے ہمراہ
بہت سی کنیزان پری چہرہ اور رفیق و مصاحبین حسین و جمیل موجود ہین
غرضکہ ملکہ رضیہ خاتون اس قصر مین آکر ایک کرسی جواہر نگار پر بیٹھی
گرد و پیش کنیزان خوش جمال کا جھرمٹ ہو گیا اب ملکہ نے اُن لوگون کو
طلب کیا جو قصر مین متعین تھے اور واسطے طیاری قصر کے حکم دیا وہ
لوگ ہر طرح کے سامان درستی کرنے لگے اور ملکہ بھی سامان آرائش قصر
کی بساوٹ اور انتظام فرش و فروش و شیشہ آلات کی صفائی و آراستگی
کے ملاحظہ مین مصروف ہوئی اسمین وقت بہت صرف ہوا اور خاصہ
آنے مین کچھ دیر ہوئی تھی کہ ملکہ نے خادمون سے کہا کوئی جاکر دیکھے
کہ کیا وجہ ہے جو خاصہ ابتک نہین آیا اتنے مین انھین لوگون مین سے
ایک شخص نے ملکہ کے حضور مین عرض کیا کہ یہان ایک درویش صاحب
کمال تشریف لائے ہین کہ اسکے کمالات کی کچھ صفت و ثنا بیان نہین
ہو سکتی وہ بزرگ معدن اشیاء عالم و مخزن اسرار نامتناہی ہین اُن کے
کس کس کمال کا تذکرہ کیا جائے منجملہ اور بے انتہا کمالات کے ایک
صفت انمین یہ بھی ہے کہ جس چیز کی خواہش اُنسے کیجائے فی الفور وہ شے عمدہ
سے عمدہ موجود ہو جاتی ہے ایسا دوسرا کمال شخص آجتک ہماری نظر سے نہین
گذرا مثلاً کھانے کی قسم سے جسطرح کے طعام لذیذ کی خواہش ہو وہ نہایت
عمدہ خوش ذائقہ اسیدم موجود ہو جاتا ہے اسیطرح میوہ و مٹھائی و زیور و جواہرات
و اقسام گل و ریاحین و گلدستہ ہائے رنگین و اسلحہ و اقمشہ و کتب وغیرہ
وغیرہ جو چیز آپ طلب فرمائین فوراً وہ حاضر ہو جائے گی اور یہ نہین کہ
فقط نمائشی ہو بلکہ قیمت اسکی دیدیجیے اور اپنے مصرف مین لائیے

خلاصہ یہ کہ تمام دنیا کی چیزون مین سے کوئی ایسی چیز نہین ہو کہ شاہ صاحب طلب فرمائین اور چشم زدن مین حاضر نہو جائے
یا شارہ پر کام ہوتا ہے بس ہاتھ بڑھایا اور لاؤ کا لفظ زبان پر جاری کیا معاً وہ چیز موجود ہو گئی ملکہ رضیہ خاتون کو یہ
کیفیت سنکے نہایت تعجب ہوا فرمایا کہ تم لوگ کیا کہتے ہو بشر کا تو یہ کام نہین جو تم نے بیان کیا مجکو ہرگز اسکا یقین
نہین آتا کوئی نظر بندی یا شعبدہ ہوگا اُن لوگون نے عرض کیا کہ حضور عیا نراچہ بیان آپ اُنکو طلب فرما کے ملاحظہ
فرمالین ہمارے جھوٹ سچ کا حال سب حضور پر روشن ہو جائے گا چنانچہ اُن لوگون نے اسدرجہ عجائبات شاہ صاحب
کے بیان کیے کہ ملکہ کے دل مین بھی ایک اشتیاق پیدا ہوا اور فرمایا کہ اچھا یہ پانچ اشرفیان لے جاؤ اور ہمارے
لیے خاصہ لاؤ اور دو خواصین ساتھ کر دین وہ شخص خواصون کو ہمراہ لیے ہوئے شاہ صاحب کی خدمت مین آیا اور
وہ اشرفیان شاہ صاحب کے سامنے پیش کین اور ملکہ رضیہ خاتون کا حال بیان کیا کہ ہماری ملکہ کی وزیرزادی
تشریف لائی ہین اُنھون نے آپ کے کمالات و عجائبات ہم لوگون کی زبانی سُنکے اپنا اشتیاق ظاہر فرمایا ہے اور
اپنی خواصونکو بھیجا ہے کہ ہمارے لیے خاصہ لاؤ اب اُنھون نے وزیرزادی کا نام سُنکے اسکی لائق شان کے انواع و
اقسام کے کھانے تر بتر شیرین و نمکین عمدہ سے عمدہ تحفہ و نادر جو بادشاہ وزیرون کے دسترخوان کے لائق ہون
ایک خوان بھر کر ظروف طلائی و نقرئی مین لگا کر مع کشتی شراب ارغوانی و کباب خوش ذائقہ کے آراستہ کر کے
بہت تکلف کے ساتھ توزہ پوش متعرق کارچوبی زربفتی وغیرہ ڈھانک کر وزیرزادی کی خدمت مین بھیجے
خواصون نے وہ خوان و کشتی حضور مین وزیرزادی کے پیش کیا وزیرزادی نے یہ سامان دیکھ کر بہت تعجب
ظاہر کیا اور خاصہ خوش جان فرما کے اور شراب و کباب تناول کر کے بہت خوش ہوئی اور زبان مبارک پر
یہ کلمہ جاری کیا کہ واقعی کیا
کے ہر شیرین و نمکین
سے دماغ معطر ہو جائے
پر بنا ہوا اور تمامو نے چا
نفیس جنکو نوش فرما کر
خوشگوار کے طیار کیے اور کیا
شاہانہ مرتب و مزین تھی نے ا
وزیرزادی واسطے ملاقات
اور طرحدار ملکہ کے ہمراہ ہین
نظارہ لطف دیدا اُٹھائے کہ ا
آپ کی ملاقات کے واسطے آ
آراستہ کیا اور فرش و فروش
پاس وزیو سے آراستہ دیدا
نازنین و رشک حسن جنکا حسن و جمال
اور وزیرزادیون کو استقبال کر
ملکہ نے جا کے دیکھا کہ مکان نہایت آراستہ ہے اور ایک مسند زرنگار پر شاہ صاحب بیٹھے ہوئے ہین

رہا تھا ایسا پر نگاہ حسین ہوا ہر بیٹھے بہا لصب ہین جنکی آب رتاب پر نگاہ نہین ٹھہرتی تھی
خاص کڑی ہوئی مرد صاحبجمالی کو دیکھی ہوا اسکا حسن و جمال بھی ماہ
بھی دنگ ہوتی کمال حیرت سے دل مین کہتی تھی کہ یہ درویش بڑے کامل ہین مسافرت مین
ہو بس یہ شاہ صاحب کا حسن و جمال و انکا کمال دیکھکر بہت معتقد ہوئی اور انکی صورت دیدار سے
جمال سے عاشق ہوگئی اور شاہ صاحب کا بھی یہی حال ہوا کہ ملکہ رضیہ خاتون کے حسن جمال نے انکو بھی بیحین کیا

تھی نظر یار جی کی آفت تھی	وہ نظر رہی وداع طاقت تھی	ہوش جاتا رہا	نگاہ کے ساتھ
صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ	ولیہ کرنے لگا طپیدن ناز	رنگ چہرہ	سے گر گیا پرواز

شاہ صاحب بڑے صاحب استقلال ہین دلپر جبر اختیار کرکے ضبط سے کام لیا لیکن تھا
آشفتہ ہوا لیے سو روانی نظر چشم من آشیانہ تست ۔ کریم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست ۔ سو گر
بکشم کہ ناز نہی ۔ آپ نے بڑی مسافر نوازی فرمائی کہ مجھ حقیر کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفر
بنیوا کو اپنے جمال جہان آرا سے زیب و زینت بخشی ۔ شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا ۔ غرض
کو شاہ صاحب نے بکمال اعزاز و اکرام لاکر مسند پر بٹھایا مزاج پرسی کرکے وہ تقریر دلپذیر کی کہ
عشق کرنے لگی اگر بابل ہزار داستان انکی بچھے دار تقریر سنتا تو اسکا بھی ناطقہ بند ہوجاتا
انکی بہت مدح و ثنا کی اور فرمایا کہ واقعی آپ نے کرامات و عجائبات کی تعریف جو یہان سنی
تھی اس سے بڑھکر مشاہدہ کیا گیا اور آپکا حسن اخلاق نہایت وسیع اور قدر و منزلت آپ کی کمال درجہ رفیع ہے
آپ کی ملاقات سے نہایت مظفر حاصل ہوا القصہ گفتگوے بسیار کے بعد شاہ صاحب
اس قصر مین تشریف لانے کا کیا باعث ہوا اور یہ کونسا مکان ہے اور یہانکا مالک و حاکم کون
ملکہ نے کہا گو کہ ہر چند یہ داستان طول طویل ہے لیکن مختصراً کچھ حال عرض کیا جاتا ہے کہ حضرت
بکمال خوار رسیدہ ہوکا یہان مزار پر انوار ہے انھون نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے
سرسبز و شاداب کیا اس سے پہلے شیر و بھیڑیے اور جانوران درند یہان رہتے تھے اور صحرا سے ویران
درویش باکمال نے اس مقام کو آباد ایسا کیا کہ کئی ہزار آدمی مسلمان انھون نے جمع کیے اور
لگاکر سلسلہ معاش انکا قائم کردیا چنانچہ رفتہ رفتہ ایک ملک آباد کیا اور ہر ایک پیشہ و حرفے کے لوگ یہان آباد
ہوگئے لیکن ایک ساحر ہے کہ نام اسکا ہلاکشان جادو ہے اور بیابان گرد باد کوہ اسکا
وہین بیٹھکر رہتا ہے ایک زمانہ مین اس ساحر نے ملکہ کی خواستگاری کی تھی مگر حضرت
آپ سے کوئی بادشاہی نہین ہے ہم اپنی قوم و قبیلہ مین اسکی شادی کرینگے غیر کفو مین
اور وقت اسکو کسیقدر رنج ملال ہوا اور اسنے کہا مین ایک شرط کرتا ہون کہ جو شخص
شرط پوری کرے اپنے ایک نقارہ مین رکھوا دونگا اسپر آرچوب لگائے ایک نقارہ بجے
تو اسکے ساتھ ملکہ کی شادی
ہوگی چنانچہ مجبوراً مصلحت وقت سمجھکر حضرت ریاضت کش نے منظور کیا الحاصل
ملکہ راج قلندری بادشاہ ہوئین اور حکمرانی کرنے لگین چنانچہ بڑے بڑے شاہان جہان
خواہمند تھے کہ ملکہ کے حسن و جمال کا تصرہ سنکے خواستگاری کے لیے
اور نقارہ بجایا اور

ریاضت کش ایک
ہیں بیابان آشیانہ ہوکر
یہان مسکن و دام تھا اس
انکو کاز راعت وغیرہ مین
کے لوگ یہان آباد
بطور درجہ قائم کیا ہے اور
ریاضت کش نے کہا کہ
عقد و مناکحت نہ کرینگے
خواستگاری کرے پہلے وہ
پورا ہوا اسکو خبر
تو اسکے ساتھ ملکہ کی شادی
باپ کے انتقال کے بعد
اور شہر یار تاجدار نہایت
اور نقارہ بجایا اور

قا بدرخا کی پوشش سے مقابلہ ہوا وہ ہاتھ سے اُس خاکی پوشش کے مارے گئے اُن کشتگان محبت کے مزار بھی بنے ہوئے
ین جنھون نے ملکہ کے عشق مین اپنی جان شیرین نثار کی اور حسرت وارمان سے کرنا شاد و نامراد دنیا سے سدھارے
تا پنجہ سال بھر کے بعد **عصر ریاضت کش** کے عرس مین **ملکہ** لباس عروسی سے آراستہ و پیراستہ ہوکر تشریف
تی ہین اور دو روز عرس مین تشریف رکھتی ہین تیسرے روز جو آخری دن عرس کا ہو اُسدن **ملکہ** اُسی پوشاک عروسی
سے مزار ہاے عشاق پر جاتی ہین اُسدن جوش گریہ **ملکہ** کا انسان ہرگز نہین سُن سکتا در و دیوار اس قصہ کے رونے ہین
نہ کی طاقت نہین ہو کہ تاب لاسکے جب یہ کیفیت شاہ صاحب سُن چکے تو اُنھون نے کہا کہ کوئی حلیہ **ملکہ** کی شکل و
سائل کا مین بھی سُنتا نہایت مشتاق ہون **ملکہ رضیہ خاتون** نے کہا کہ تصویر **ملکہ** کی میرے پاس ہر وقت موجود
تی ہو ہر چند کہ بہت سی تصویرین تقسیم ہوگئی ہین وہ مین آپ کی خدمت مین پیش کرتی ہون چنانچہ یہ کہکر تصویر شاہ صاحب
دی اور شاہ صاحب نے تصویر کو دیکھکر دل مین کہا کہ ایسے بھی بندے خوشنما خداوند کریم نے پیدا کیے اور اس لباس
کی ہین یہ حسن و جمال
یہ باتین ہوکر وزیرزادی شاہ صاحب سے رخصت ہوئی اور کہا کہ آپ کے کمالات کا حال
ر آپ کی ثنا و صفت ش
دی **ملکہ ماہ قلندری** سے بیان کرونگی اور عرس کا زمانہ بھی قریب ہو آپ تشریف
یئے گا عرس کی کیفیت
قابل دید ہو اور آپ کے کمالات سُنکے **ملکہ** بھی آپ کی مشتاق ہونگی آپ ضرور اسی مقام
شریف رکھیے گا یہ کہکر وزیرزادی رخصت ہوئی شاہ صاحب نے وہ سب سامان برخاست کرکے نذر زنبیل کیا
اُن لوگون سے کہا کہ مجھ کو ایک ضرورت سے شب بھر کے لیے یہان سے جاؤنگا آپ لوگ کچھ تعجب نہ کرین مین بہت
روز پیش آجاؤنگا بس وزیرزادی تو اُدھر **ملکہ** کی خدمت مین روانہ ہوئی اور شاہ صاحب کا حال بیان کرکے تیاری عرس
کی بمجملہ تن مصروف ہوتی ہو اور شاہ صاحب تصویر لے کر وہان سے شاہزادہ **بدیع الملک** کی خدمت مین
روانہ ہوتے ہین کہ انکا حال آیندہ معلوم ہوگا انشاءاللہ

خاتمۃ الکتاب حصہ دوم آفتاب شجاعت جلد پنجم

لا تعد اُس رب حقیقی و مالک تحقیقی کا جسکے افضال بیحد سے بمدد اقبال اقدس اقاے نامدار گرامی مرتبت بلند وقار
م اللہ سلطنتہ و سلطانہ اخدم الخدام قدیم الخدمت **محمد عبدالرشید عبدالعزیز** عنا لابوری نے بارے
ول شرف ملاحظہ اعلےٰ
ت والا منزلت مربع نشین چاربالش شہریاری اریکہ آراے جہانداری نواب معلے
اب امیرالملک رکن الدولہ نصرت جنگ مخلص الدولہ حافظ الملک ہزہائینس
ب بہادر خامس عباسی خلد اللہ ملکہ و اقبالہ فرمانروا ے ریاست اودھ الیہ
اعر شیرین زبان ناصر فصیح البیان شیخ **تصدق حسین** متانگو لکھنوی و
اثر لکھنوی سے ترتیب دلاکر بزینت جناب بابو پراگ نرائن صاحب مالک
تاکہ لباس طبع سے ملبس ہو کر محبوب ناظرین و مرغوب سامعین عالم ہو فقط۔

تمہ دوم از جلد پنجم دفتر آفتاب شجاعت از کارپردازان مطبع

کائنات اور تحفہ بیشتر
ہدیہ پیشکش جناب فخر موجودات علیہ و علےٰ آلہ افضل الصلوات
اشائقین قصہ جات کو کتابہ لاجواب از دفتر انتخاب داستان امیر حمزہ صاحبقران